# لعل نامہ

دفتر ہشتم

# داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیدا کنار ہے جسکی بالا دوی مین پیک خیال بھی معترف بہ عجز و قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے وہ کماحقہ واقف و آگاہ ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین - الحق کہ اُنکے اصول فارسی کے مصنف ہمہ دان شیخ ابو الفیض فیضی نے جو داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے اسقدر وسیع البیانی اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی - اس داستان کے آٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

| تعداد دفتر | نام داستان | تعداد جلد | تعداد دفتر | نام داستان | تعداد جلد |
|---|---|---|---|---|---|
| اول | نوشیروان نامہ | ۲ جلد | پنجم | طلسم ہوش ربا | ۷ جلد |
| دوم | کوچک باختر | ۱ جلد | ششم | صندلی نامہ | ۱ جلد |
| سوم | بالا باختر | ۱ جلد | ہفتم | تورج نامہ | ۲ جلد |
| چہارم | ایرج نامہ | ۲ جلد | ہشتم | لعل نامہ | ۲ جلد |

ان داستانون مین سے طلسم ہوش ربا کی ساتون جلدین طبع ہو کر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب خواہش خریداران نوبت طبع مکرر آئی اور فی الحال بقیہ طلسم ہوش ربا کی دو جلدین طبع ہوئین اور ان آٹھ دفترون مین سے کل دفاتر طیار ہو کر فروخت ہو رہے ہین اور ہر ایک کے مکرر سہ کرر چھپنے کی نوبت آچکی ہے اور آٹھوان باقی فروخت ہو گیا چنانچہ منجملہ جلد ہاے مذکورہ بالا کے یہ دفتر لعل نامہ جو داستان کا آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین وہ دو جلدون پر منقسم ہے اسکی

## جلد اول

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار خوش بیان ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم جناب راے بہادر منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع منشی نولکشور بڑی محنت و مشقت سے بزبان اردو نہایت فصیح ترجمہ کیا

بار دوم ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

باہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

## مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد و ثنا وہ خالق بے ہمتا ہی جسنے ایک لفظ کن سے دو عالم کو پیدا کیا اپنی قدرت کو ہویدا کیا تعریف و توصیف اسکی اگر حضرت خضر بھی چاہین تو باین عمر بیشمار و بدستیاری اقلام اشجار صفحات کائنات پر بتحریر لاسکین نہین مین خاکسار ذرہ بیمقدار کس شمار و قطار مین ہون جو ایسے بحر زخار ناپیدا کنار کی شناوری کرون مگر شمہ از شمائل و ذرہ از خورشید فضائل مشتے نمونہ از خروارے و کمتر از بسیارے کچھ تحریر کرتا ہون ؎ حمد ہی جسنے جو کلام کیا ✚ مین نے یون حمد کو تمام کیا ✚ و نعت سرور کائنات خلاصہ موجودات مربع نشین چار بالش رسالت اریکہ آرائے ایوان نبوت باعث ایجاد کونین رسول الثقلین شافع روز محشر محبوب داور کاشف اسرار نہانی راز دار ربانی خاتم النبیین سید المسلمین اشرف المرسلین رسول دوسرا جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین الطاہرین امکان بشری سے باہر ہی انکے اوصاف سے خدا ہی خوب ماہر ہی پروردگار عالم نے انکا رتبہ کچھ قاب قوسین ہی سے نہین بڑھایا ہی بلکہ انکے لیے وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی بھی فرمایا ہی اصل یون ہی شعر مطلع آدم عالم محمد عربی ✚ دلیل مطلق بود دستور حضرت باری ✚ و منقبت جناب شیر خدا امیر شیرب البطحا وصی احمد مختار قسیم کوثر و نار فاتح خیبر والد شبیر و شبر نفس رسول زوج بتول خویش ختم المرسلین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہمسے کچھ مع زبانون سے کیا بیان ہو ✚ شعر ✚ علی کا رتبہ علی کو ہی نہین سمجھا ✚ خدا کے بعد رسالت مآب سمجھے ہین ✚

آغاز داستان مع اس بیتے کے جسکا ذکر توجنامہ مین کیا گیا ہی معہ دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا

## ساقی نامہ

آئی فصل بہار ساقی
ای ساقی گلبدن گل اندام

اب رند ہین بیقرار ساقی
دے بھر کے مے سرور کا جام

اب طبع بہت ہی کند ساقی
دے بادۂ خوشگوار ساقی

دے بادۂ تیز و تند ساقی
اب دیر ہی ناگوار ساقی

گھنگھور گھٹا کا دیکھ جوبن
گرنے کو کہیں لپک رہی ہی
آنے پائے یہان نہ زاہد
ہر مست پڑا ہی پاے خم پر
ہیں لب بلب شباب کے پڑے مین
کہتا ہو کہ دے شراب تو ہی
پوری ہو جو دل کی آرزو ہو
ہان پردے حجاب کے اٹھا دے
بیٹھا ہون لگائے تاک جسپر
خود سو گھور رہا ہی جسکی بو شک
آرام کرون جو مین بغل مین
غارتگر ہوش ہی سراپا
آواز ملی ہی کیا رسیلی
آغوش مین کھینچکر بٹھا دون
بو آئے شراب کی دہن سے

کیا ست اٹھا ہی ابر بہمن
بجلی کیسی چمک رہی ہی
قاضی مفتی محتسب کوئی ہو
بھٹی پہ ہی میکشونکا بستر
رندون پہ چڑھا ہی ساقیا جن
ہان اور پلائے جلو جو کبھی
ساقی وہ بنا ہوا در تو ہو
شکل بنت العنب کھلائے
پہلو مین بٹھائے اسکو لاکر
جسکا ہی لقب ختام مسک
ہر شب ہو وہی پری بغل مین
عشوہ غمزہ ادا کرشما
آنکھین بالی ہین کیا نشیلی
کچھ دل کے ہین جو حوصلے نکالون
مستی بڑھے مرے سخن سے

کتنا ہی گرج کے رعد ہو تل
کیسا ہی گھرا سیاہ بادل
قفل در میکدہ کھلا ہی
اللہ ری میکشون کی محفل
یہ رند یہان تو وہ کہین ہی
دے بادہ کہ روح کو ہو طاقت
او پیر مغان ترا بھلا ہو
اب لوٹ اسی پری پہ جی ہی
اس دختر رز کا آشنا ہون
ہی حسن کی جسکے چار سو دھوم
ہر گام پہ دل کا کام ہون مین
ہی فرق سے تا قدم بہ مستی
شیشہ جام شراب لگا دون
کیفیت مے لالہ گون سوا ہو
کچھ ہو نہ کمی ترے کرم مین

ہان بادہ کشو اٹھاؤ بوتل
برسا تو بھر لگے آج جل تھل
اک بھیڑ ہی بند راستہ ہی
سب لوٹ رہے ہین مثل بسمل
ہوش ایک کا ایک کو نہین ہی
اللہ رکھے تجھے سلامت
تو روئے زمین کا بادشاہ ہو
جو شیشہ بغل سے جھانکتی ہی
مین دیر سے تجھکو تاکتا ہون
کہتے ہین جسے رحیق مختوم
مستانہ روش پہ جان دون مین
شوخی چنچل بل ترنگ مستی
بوسے لب دختر رز کے لیون
مستی مین کچھ اور ہی مزا ہو
دے بادۂ عیش جام جم مین

بادہ کشان رحیق شجاعت و میخواران خمخانہ ہمت و جرأت محفل خلد مشاکل مردانگی مین جام شراب نام آوری کو یون تقسیم فرماتے ہین کہ راقمان فسانۂ حیرت + می نگار رند حالت جرأت + ناظرین والامقام و سامعین ذوی الاحترام کو یاد ہوگا کہ توزج نامہ مین ذکر کیا گیا ہی کہ جن پر وزیر نے حمزۂ ثانی کو عقابین پر قفس آہنی مین بند کرکے چڑھا دیا اور آنکے جملہ سرداران نامی و گرامی ایک جا پر موجود ہین پس جب حمزۂ ثانی نے اس قید سے نجات پائی اور اپنے سرداران نامی سے ملے تو تمام سرداران کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور حمزۂ ثانی نے ایک صحبت عیش و نشاط قرار دی اور حکم دیا کہ ایک بارگاہ زرنگفتی استادہ کی جائے حسب الحکم خادمون نے بارگاہ استادہ کی اور بآرایش تمام اس بارگاہ فلک اشتباہ کو اسباب نفیس سے مزین کیا جب خادمون نے زینت بارگاہ سے فراغت پائی حمزۂ ثانی کو اطلاع دی کہ حضور بارگاہ بکمال زیب و زینت استادہ ہی حمزۂ ثانی اس بارگاہ مین مع اپنے سرداران نامی و گرامی کے تشریف لائے اور مرتبۂ صاحبقرانی پر جلوہ افروز ہوئے سب سردار بھی اپنے اپنے مقامات پر بادب بیٹھے حکم ہوا شراب ناب کا دور چلے اور ماہرویان سیمبر و پری رویان حور پیکر حاضر ہوکر مصروف مجرا ہون فوراً گلابیان شراب کی اور قابین کباب کی حاضر محفل ہوئین جام شراب گردش مین آیا اور ماہرویان پری پیکر ناچنے گانے مین مصروف ہوئین اب وہ وقت ہی کہ سب سرداران نامی محو لطف صحبت ہین کہ ایک چوبدار نے آکر حمزۂ ثانی کو سلام کیا اور دعائے دولت دیگر عرض کی کہ حضور ایک شخص بسائل کی طرف سے آیا ہی اندازے سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی کا نامہ دار ہی امیدوار باریابی ہی حمزۂ ثانی نے فرمایا کہ بلالو چوبدار یہ حکم پاکر باہر آیا اور اس شخص کو اندر لیگیا جیسے ہی اس نے حمزۂ ثانی کو دیکھا بادب آگے سلام کیا اور دعائے دولت دیگر ایک عرضی پیش کی حمزۂ ثانی نے اسکے ہاتھ سے وہ عرضی لیکر لفافہ کو چاک کیا اور نامہ

کو باہر نکال کر پڑھنے لگے دیکھا کہ اُسمین بعد القاب و آداب کے تحریر ہو کہ زمرد ثانی سات آٹھ لاکھ فوج لیکر سبائل پر چڑھ آیا ہو اور ہمراہ اُسکے افغان آدم خوار اور ساجاد آدم خوار اور بہمن آدم خوار اور طوفان آدم خوار ہین اور علاوہ اِن چار مردم خوارون کے ایک پہلوان قوی تن تیغزن اولاد طہماس سے یعنے ارماس بن غرماس بھی ہمراہ ہو جب یہ مضمون نگاہ سے حمزۂ ثانی کے گذرا بدرجہ کمال متردد ہوئے اور داروغہ میخانہ کو حکم دیا کہ جام کلہ عفریت شراب سے بھرکے حاضر محفل کرو فوراً حسب الحکم داروغہ نے جام کو شراب ناب سے مملو کرکے حاضر صحبت کیا حمزۂ ثانی نے مثل صاحبقران کے باواز بلند ارشاد فرمایا کہ وہ کون ایسا بہادر صف شکن اور پہلوان پیلتن ہو جو سبائل پر جاکے ساکنان سبائل کو شکست دے یہ جو کلمہ داراب سیمین زرہ نے سُنا یہ بیٹے حمزۂ ثانی کے ہین جوش شجاعت مین آکر اپنے دنگل زرین سے کود پڑے اور جام سے تھوڑی شراب چھلکا عدیل بن عادی کی جانب اشارہ کیا کہ آپ لیجے اِس شراب کو نوش فرمایئے اور خدمت مین اپنے والد نامدار کے عرض کی کہ غلام اس خدمت کو بجا لائیگا ساکنان سبائل کو شکست دیکر آئیگا یہ کہکر حمزۂ ثانی سے رخصت طلب کی حمزۂ ثانی نے بمجبوری رخصت دی داراب سب سردارون سے رخصت ہو کر دربارگاہ پر آئے اور اپنے اسپ صبا رفتار کو طلب کیا سائیس نے حسب الارشاد فوراً گھوڑا حاضر خدمت کیا داراب نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے اور طرف سبائل کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب دو کلمہ داستان دربار حمزۂ ثانی کے ملاحظہ فرمایئے کہ جب داراب رخصت لیکر طرف سبائل کے روانہ ہوئے تو حمزۂ ثانی نے فوراً دربار کو برخاست کیا اور مغموم و مضمحل محل مین داخل ہوئے جملہ سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے چنانچہ لندھور بن سعدان گرد جوانی بارگاہ مین آئے خاصہ طلب کیا خادمون نے دسترخوان بچھایا جب خاصہ تناول کر چکے بستر خواب پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا اثنائے خواب مین دیکھا کہ مین ایک باغ پرفضا نواح دلکشا مین گیا ہون مگر خوبی و لطافت اُس چمن بے نظیر کی ایسی ہو کہ آجتک دنیا مین ایسا مرغزار زیبا نظر سے نہین گذرا ہر پھول کی عجب خوشبو ہو ہر پھل کا نرالا رنگ ہو ہر درخت کا نیا ڈھنگ ہو چمن کا پہلو پری ہو جو شئی ہو ہری ہری ہو ہوائے فرحت خیز چل رہی ہو عروس چمن نئی پوشاک بدل رہی ہو نازنینان بہار کا جوبن غضب ڈھاتا ہو قدرت پروردگار کا سما نظر آتا ہو بیچ مین ایک نہر مصفا مثل آئینے کے بہی ہو اُسمین فوارے سر بفلک کشیدہ پائین نہر سبزہ نو دمیدہ قطرے جو فوارے سے گرتے ہین سبزے پر عجب لطف دکھاتے ہین گویا کہ فرش مخمل سبز پر گوہر شاہوار لگے ہوئے نظر آتے ہین ایک جانب ابر مثل محیط آسمان ہی شفق کا نرالا سامان ہو شعر زمین چمن گل کھلاتی ہو کیا کیا + بدلتا ہو رنگ آسمان کیسے کیسے نظم

پھر بجا ہو بہار کا جو قرہ
رو ہوا وج پہ کیا چمن کا اقبال
پھولون کی طرف نظر نہین ہو
کو بخت ہو تھا سے آسمان مین
کس شوق سے دولت مصراع
صد برگ کی ہو قبا بسنتی
لالہ کی قبا وہ ارغوانی

کچھ اور ہی رنگ ہو چمن کا
دیوانی ہو خود بہار ہمال
اپنی بھی اُسے خبر نہین ہو
ہین نسبہ مجوش حباب مین
ہوتی ہو ہزار بار قربان
دامان نظر جدا بسنتی
چنپا کا لباس زعفرانی

اک طرفہ علی علی شباب گلشن
مستون کی روش ہوا ئی چالی
گلشن سے جو لالی ہین ہوا ہین
جب دیکھتی ہو نسیم گلشن
یون نکہت گل ہو مست چلتی
ہر شاخ پہ بلبلون کے غنچے
سوسن کی وہ سوسنی قبا تنگ

گدرایا ہو کیا گلون کا جوبن
پھرتی ہو نسیم رنگ رلی
غنچون کے چٹکنے کی صدا ہین
ابھرا ابھرا گلون کا جوبن
جسطرح بھرے کوئی شرابی
لیتے ہین گلون کے منھ کیلئے
ہر گل کے لباس کا جدا رنگ

جسم گل کی دیکھتا ہوں رنگت
آئی ہو نظر خدا کی قدرت
کیا لکھے قلم گلاب کا حال
ہو وصف گلاب میں یہاں لال
جو ہی ہو چنبیلی سو تپ ہو
بیلا کیوڑا مہک رہا ہو
مرغان چمن کا وہ چہکنا
پھولوں کا وہ دمبدم مہکنا
آنکھوں میں کھپی ہو زیر افلاک
سبزے کے چمنکی دھانی پوشاک
نرگس کے اشارے وہ گلوں سے
وہ ناز گلوں کی بلبلوں سے
گلچیں کا چمن میں ہو نشیمن
پھولوں سے بھرا ہوا ہو دامن
فوارے جو چھوٹتے ہیں دن رات
بے فصل کی ہو رہی ہو برسات
وہ تیز رواں ہیں آبشاریں
تیغوں کی سی کند جنکے دھاریں
موروں کا وہ رقص آفت جان
بسمل جسے دیکھکر ہو انسان

نسرین کہیں یاسمن کہیں ہو
خوشبو کہیں نسترن کہیں ہو
دیکھا کرے ہر بشر ہر اکدم
داؤدی دلفریبی کا عالم
سنبل کے وہ پیچ اور وہ خم
معشوق کی جیسے زلف برہم
زردی جس پھول کی نظر آئے
سرسوں آنکھوں میں پھول جائے
خوشے انگور کے وہ رنگین
جسطرح فلک پہ عقد پروین
سوسن کا وہ پیرہن کبودی
مستی وہ لبوں کی اور دودی
ہم کیا ہیں جو اندنوں شاکی
سنتا نہیں باغباں خدا کی
ورقی ہیں بہار روے گل پر
بوندیں شبنم کی مثل گوہر
لیتی ہیں داغ جگر میں گیندی
دلکش وہ صدا ہیں قمریوں کی

یہ سماں جو نظر آیا لندھور بہت گھبرایا دل میں خیال کرتا ہو کہ میں کہاں ہوں اور یہ باغ کسکا ہو مجھکو یہاں کون لایا ہو یہ سوچتا ہی چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک بارہ دری ہمصورت پری عالیشان جنت نشان بیچ میں اُس گلشن پر بہار کے بنی ہو جسکی صناعی پر عقل کام نہیں کرتی ہو عقیق سرخ پر سنگ سبز کی گلکاری ہو عجب قدرت باری ہو ایک پھاٹک عالیشان بنا ہوا ہو لندھور اُس پھاٹک کے اندر آیا دیکھا تو دور تک ایک چاردیواری سنگ مرمر کی کھچی ہو اُسکے بیچ میں وہ بارہ دری ہو پردے اطلسہاے رنگارنگ کے پڑے ہیں دروازوں میں نگینے جڑے ہیں ایک پردہ پر زر بیچ کے دروازے میں پڑا ہو اندازے سے معلوم ہوتا ہو کہ یہی اندر جانیکا راستہ ہو لندھور نے اُس پردے کو اُٹھایا بارہ دری کے اندر آیا دیکھا عجیب سجاوٹ ہو ہر طرف قرینے سے آئینہ بندی ہو شیشہ آلات ترتیب سے لگا ہو شہ نشین پر فرش مخمل سیاہ بچھا ہو ایک جانب اُس فرش کے مسند زرتار بچھی ہو اُسپر ملک قاسم عالی ہمم رونق افروز ہیں سامنے کتاب خدا رکھی ہو مصروف تلاوت ہیں لندھور نے ملک قاسم کو جو دیکھا اور زیادہ متعجب ہوا کہ قاسم عالی ہمم یہاں کیونکر آئے بڑی دیر تک چپکا کھڑا رہا جب قاسم نے تلاوت سے فراغت پائی اور پر آنکھ اُٹھائی لندھور نے جھک کے سلام کیا قاسم نے جواب سلام دیا اور پھر مصروف تلاوت کتاب خدا ہوئے جب لندھور کو یقین ہوا کہ قاسم اب میری طرف متوجہ نہونگے مجبور ہوکر بارہ دری سے باہر آیا اور پھر سیر چمن کرتا ہوا آگے بڑھا لیکن عجیب حیرت کے عالم میں ہو کہ میں تو یہاں آیا تھا ملک قاسم یہاں کیونکر آئے اور ایسے مکان نفیس میں انکا داخلہ کیونکر ہوا یہ سوچتا چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک چاردیواری سنگ سرخ کی نہایت درجہ بلند بنی ہوئی ہو لیکن اُس دیوار پر کسی اچھے نقاش نے طلائی گلکاری کی ہو درخت جو دیوار سے اونچے ہیں اُنکی چوٹیاں نظر آتی ہیں اُنمیں میوہ لگا ہوا ہو قریب پھلوں کے طیور بیٹھے ہیں آپسمیں بحث ہو رہی ہو فوارے کی دھاریں نظر آتی ہیں لندھور قرینے سے سمجھا کہ اسکے اندر بھی باغ ہو دروازے کی جستجو میں دیواروں کا طواف کیا جب ایک دیوار ختم ہوئی تو دیکھا ایک پھاٹک نہایت عالیشان بنا ہو لندھور اُس پھاٹک کے اندر آیا دیکھا ایک باغیچہ نہایت نفیس بنا ہو قدرت باغبان قضا و قدر نظر آتی ہو ایک ایک پھول ایسا ہو جسکے دیکھنے سے بھوک پیاس انسان کی جاتی ہو روش پٹریاں صاف صحن چمن شفاف نہر کا پانی

حوض کوثر کی لطافت دکھاتا ہی پانی اسقدر صاف ہی کہ تہ کا تنکا تک نظر آتا ہی ایک جانب ایک مکان بلند
رفیع الشان بنا ہی لندهور نے جو مکان کو دیکھا بے تکلف اندر آنیکا قصد کیا لیکن دروازہ نپایا تلاش راہ
مین مکان کے گرد پھرنے لگا ایک طرف دیکھا کہ ایک پردہ اطلس زرنگاری کا پڑا ہی اسمین جھالر موتیون
کی لگی ہی لندهور نے جو اس پردے کو اٹھایا ایک زینہ باقرینہ نظر آیا لندهور نے اس زینے پر پاؤن رکھا
نام خدا لیکر بے تکلف کوٹھے پر چڑھا جیسے ہی زینے کو طی کرکے کوٹھے پر پہونچا ایک کمرہ نہایت نفیس دیکھا کہ
تین دروازے بنے ہین ہر دروازے مین چلمنین پڑی ہین لندهور نے بیچ کے دروازے کی چلمن اٹھائی اندر کا
دیکھا فرش نہایت عمدہ بچھا ہی کمرہ بھی خوب سجا ہی ایک جانب مسند پر زر بچھی ہی اسکے آگے شیرویہ عالی تبار
معروف نماز ہین لندهور نے توقف کیا جب شیرویہ نے نماز سے فراغت پائی لندهور
کی طرف دیکھا اسنے جھک کے سلام کیا شیرویہ نے جواب سلام دیکر دوسری نماز شروع کی
لندهور وہان سے بھی مجبور واپس آیا اور پھاٹک سے باہر نکلا آگے بڑھا تھوڑی دور چلکر دیکھا ایک جا پر
ٹٹیان مہندی کی دور تک مثل چار دیواری کے بنی ہوئی ہین سامنے ایک دروازہ کسی اچھے باغبان نے قایم کیا ہی
اسپر بیلین انگور کی چڑھی ہوئی ہین لندهور اسی دروازے سے قعلہ اندر آیا وہان عجیب پرفضا مقام پایا دیکھا
چھوٹے چھوٹے خوشبودار درخت ہر طرف جمے ہوئے ہین ایک طرف ایک حوض سنگ مرمر کا بنا ہی اسکے قریب
ایک تخت صندل بچھا ہی اسپر ایک جوان صاحب شوکت و شان گردن نیچی کیے ہوئے بیٹھا ہی جب لندهور
قریب آیا تو دیکھا کہ قباد عالی نژاد اس تخت صندل پر رونق افروز ہین ہاتھ مین تسبیح ہی کچھ اسماے الٰہی
پڑھ رہے ہین لندهور دیر تک خاموش اس امید مین کھڑا رہا کہ جب فراغت پائینگے سر اٹھائینگے لیکن
قباد والا نژاد ایسے محو طاعت پروردگار تھے کہ انکو کچھ خبر نہوئی اور گردن نہ اٹھائی جب عرصہ ہوا
تو لندهور سمجھ گیا کہ یہ سر نہ اٹھائینگے وہان سے واپس آیا اور ایک مقام پر تھک کر بیٹھ گیا یکایک
اسکے کان مین آدمیون کے شور و غل کی آواز آئی لندهور ادھر ادھر دیکھنے لگا جب کوئی نظر نہ آیا اور زیادہ
متعجب ہوا اپنے دل سے کہنے لگا کہ یہ کوئی مقام سحر ہی کہ جہان مین آیا ہون یا خواب دیکھ رہا ہون کیا ماجرا ہی
کچھ سمجھ مین نہین آتا یہ خیال ہنوز ختم نہونے پایا تھا کہ دیکھا ایک سمت سے جوانان حسین گلبدن پوشاک
نورانی پہنے ہوئے ہوا پر معلق حلقہ باندھے ہوئے چلے آتے ہین لیکن انکے چہرون سے نور ایسا ساطع ہی
کہ نگاہ خیرگی کرتی ہی اب لندهور سنبھل کے بیٹھا اور وہ حلقہ بھی قریب آیا اب جو لندهور نے نگاہ
کرکے دیکھا چار جوانان گلبدن لباس پرتکلف و نورانی زیب جسم کیے ہوئے ایک تخت جواہر نگار کو اپنے
کاندھون پر رکھے ہوئے چلے آتے ہین اس تخت پر ایک جوان حسین بیٹھا ہی سر پر تاج زرین ہی جسم مین
لباس فاخرہ گرد ماہرویان حور پیکر حسین زہرہ جبین مہر تمکین گلفشانی کرتے ہوئے چلے آتے ہین دو جوان
گلبدن عقب مین تخت کی ہوا پر معلق ہین چنور زرین دونون کے ہاتھ مین ہین مگس رانی اس جوان
عالیشان کی کرتے ہوئے چلے آتے ہین جب بہت قریب آگئے اور لندهور نے اچھی طرح دیکھا تو معلوم ہوا
کہ علمشاہ عالیجاہ تخت پر جلوہ گر ہین لندهور کھڑا ہو گیا اور تخت کے ساتھ ساتھ چلا تھوڑی دور
چلکے ایک چار دیواری نہایت بلند نظر آئی وہ تخت تو اس چار دیواری کو پھاند گیا لندهور اندر
جانے کے واسطے بیتاب ہوئے اور راہ تلاش کرنے لگے جب چارون طرف گھوم چکے اور کہین راہ کا

پتہ نہ پایا اور نہایت خستہ ہوگئے تو ایک مقام پر بیٹھکر اپنی تنہائی پر آب دیدہ ہوئے اور دست دعا
درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے اور دعا کی کہ ای کریم کارساز ای بندہ نواز میری تنہائی پر رحم فرما اور
منزل مقصود پر پہونچا لندھور نے تڑپ کے دعا جو کی قبول درگاہ ایزدی ہوئی دیکھا ایک جوان حسن حسین
مہر جبین سامنے سے پیدا ہوا لندھور نے اُسکی شان شوکت دیکھکر سلام کیا اُس جوان نے جواب سلام دیا
اور کہا کہ ای شخص تو کیون اسقدر گریان ہی اور کس بات کی دعا مانگتا ہی لندھور نے جب اُسکو اپنا غمگسار
پایا شکر پروردگار بجا لایا اور کہا کہ ای جوان مین عرصے دراز سے اس طلسم عجیب مین گرفتار ہون مگر نہ دھوپ
نکلتی ہی نہ شام ہوتی ہی جو دنون کے اندازہ پر معلوم ہو پس ایسا ہی وقت ہر وقت رہتا ہی یہی معلوم ہوتا ہی
کہ ابھی وقت نماز ہی مگر مین اسدرجہ یہان بیٹھا ہون کہ اب طاقت رفتار باقی نہین ہی گو مجھسے اور شاہزادون
سے ملاقات ہوئی مگر اُنھون نے بھی میرے حال پر توجہ نہ کی سب کے یہان سے مین مجبور و ناچار واپس گیا
تقدیر نے یہان تک پہونچایا یہان آکر ایک نئی بات دیکھی ایک تخت پر علمشاہ عالیجاہ کو باشوکت و صولت
دیکھا امید ہوئی کہ یہ کچھ توجہ فرمائینگے جملہ راز نہانی اُنسے کھل جائینگے اُنھون نے بھی میری طرف نگاہ نہ کی تخت
اُن دیوارون کو پھاندکر اندر چلا گیا مین نے اندر جانے کا راستہ بہت تلاش کیا مگر نہ پایا مجبور ہوکر یہان
بیٹھ رہا اب اگر تو راہبری کریگا مین اپنے منزل مقصود تک پہونچ جاؤنگا اُس جوان نے لندھور سے پوچھا
کہ تم کہان جاؤگے لندھور نے کہا کہ مین علمشاہ کی خدمت مین جاؤنگا اُس جوان نے لندھور کا ہاتھ
اپنے ہاتھ مین لیا اور کہا آنکھین بند کرلو لندھور نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ ای
لندھور آنکھین کھول دو لندھور نے جو آنکھین کھولین اپنے کو ایک گلزار پر بہار مین پایا جلدی سے
پلٹ کے ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ وہ جوان جسنے یہان تک پہونچایا کہان ہی کچھ اُسکا شکریہ تو ادا کرون لیکن اُس
جوان کو کسی طرف نہ پایا لندھور اور زیادہ متعجب ہوا اور خیال کیا کہ درحقیقت یہ کوئی طلسم ہی آنکھ اُٹھاکے
چمن کی طرف جو دیکھا تو جو کچھ سیر کی تھی سب بھولا جو شے ہی عجیب ہی جو بات ہی غریب ہی ایک پھول ہزار
رنگ سے کھلا ہی ہر درخت کا نیا سما ہی بعض درختون مین ایسے میوے لگے ہین جو آج تک نگاہ سے نہین گذرے
طیور عجیب و غریب صورتون کے پرون پر بخط نسخ اسماے پروردگار لکھے ہین جو نام کہ پرون پر لکھا ہی اُسی کو
وہ طائر باواز دلکش پڑھ رہا ہی پھولون مین بخط گلزار تعریف پروردگار لکھی ہی نہر مصفا مین لہرین اس طور
سے آتی ہین جنسے نام خدا پیدا ہوتا ہی فوارے سے جو دھارین نکلتی ہین اُنسے صاف نام اللہ پیدا ہوتا ہی غرض
ہر چیز مصروف توصیف پروردگار ہی مالی ہر ویان حور پیکر چمن مین مصروف اہتمام ہین کیاریون مین پانی دیتے
ہین خس و خاشاک چمن سے دور کرتے ہین لندھور یہ سیر دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی کہ نظر اُسکی بارہ دری پر پڑی
آنکھون مین چکا چوندھ آگئی جب نظر قائم ہوئی دیکھا ایک بارہ دری رشک پری عالیشان جنت نشان
گنگا جمنی طلائی نقرئی خوبصورت دروازے اُن پر موتیون کے گندھے ہوئے پردے پڑے ہین ہر دروازے
پر چار جوان حسین خوبصورت مہر طلعت تسبیحین ہاتھون مین لیے کھڑے ہین لندھور نے ایک دروازے کی
جانب جانے کا قصد کیا ایک جوان نے کہا کہ ای شخص یہ دروازہ آمد و رفت کا نہین ہی لندھور وہان سے
واپس آیا اور دوسرے دروازے کا پردہ اُٹھانیکا قصد کیا وہان بھی ایک جوان نے منع کیا لندھور وہان سے
اور آگے بڑھا تیسرے در پر آکے دروازے کا پردہ اُٹھایا وہان بھی ایک جوان نے اسکو منع کیا غرض یون ہی

لندھور بارہ درون پر گیا اور جوانان پاسبان نے منع کیا تب بارھوین در کے پاسبان سے لندھور نے پوچھا
کہ بھائی آخر اس بارہ دری کے اندر جانیکا راستہ کدھر ہی اس جوان نے جواب دیا کہ اسکا راستہ پہلو سے ہی
داہنے پہلو کی جانب جاؤ وہان ایک دروازہ گنگا جمنی جڑاؤ بنا ہی یاقوت سرخ کے دانون کا گندھا ہوا پردہ
پڑا ہی وہان جاکے اپنی اطلاع کراؤ اگر حکم ہوگا تو اندر جانے پاؤگے ورنہ یونہی واپس آؤگے لندھور
اُس جوان سے یہ بات سنکر داہنے پہلو کی جانب چلا تھوڑی دور چلکے دیکھا کہ ایک دروازہ گنگا جمنی بنا ہی اور
ایک پردہ نہایت پر تکلف دانہائے یاقوت سرخ کا گندھا ہوا پڑا ہی اور آٹھ جوان حسین مہر تمکین اُس دروازے
پر کھڑے ہوئے نام خدا پڑھ رہے ہین لندھور نے چاہا کہ پردہ اُٹھاکے داخل بارہ دری ہو اُن جوانون نے منع
کیا اور کہا کہ اگر تمھارا قصد اندر جانے کا ہی تو ہم تمھاری اطلاع کراتے ہین جیسا حکم صادر ہوگا ویسا کیا جائیگا
یہ کہکر اُن جوانون سے ایک جوان نے آہستہ آواز دی ایک جوان حسین کمسن پوشاک نورانی زیب جسم کیے ہوئے
اندر سے برآمد ہوا اُن جوانون نے اسکو سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا اور طلب کرنیکا باعث دریافت کیا سب نے
کہا کہ یہ ایک شخص نہین معلوم کہ خلاف دستور کہان سے آیا ہی اندر جانے کا قصد کرتا ہی ہمنے اسکو روکا اب جیسی
آپکی رائے ہو اگر اطلاع کرنا مناسب جانیے تو اسکا نام ونشان دریافت کرکے اطلاع کیجیے ورنہ اسنے کہدیجیے کہ
یہان سے چلے جاؤ اُس جوان نے لندھور کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ ای جوان کیا نام ہی کہان سے آیا ہی کیا کام
ہی لندھور نے جواب دیا کہ نام میرا لندھور بن سعدان کرد ہی امیدوار ہون کہ زیارت سے اس صاحب قصر
کی مشرف ہون وہ جوان یہ سنکر واپس گیا اور تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا لندھور سے کہا آئیے لندھور خوش خوش
داخل بارہ دری ہوا جیسے ہی لندھور پردے کے اندر گیا عجب سامان نظر آیا دیکھا عجیب مکان ہی خدا کی شان ہی
معطر کن دماغ خوشبوئین آرہی ہین ہر در و دیوار پر اسمائے الٰہی لکھے ہین جا بجا عود سوز روشن ہین لندھور کیفیتین
دیکھتا ہوا اُس جوان کے ہمراہ چلا جاتا ہی تھوڑی دور چلکے ایک اور دروازہ طلائی نظر آیا وہ جوان تو وہین ٹھہر گیا
وہان سے دوسرا جوان لندھور کے ساتھ ہوا اُسنے اُس دروازے کا پردہ اُٹھاکے لندھور کو دوسرے دروازے تک
پہونچایا وہ دروازہ بھی نہایت نفیس جڑاؤ بنا ہوا تھا وہ جوان رہتا تو وہین ٹھہر گیا وہانسے اور ایک جوان
لندھور کے ہمراہ ہوا غرض اسی طرح سے چھ دروازے طی کیے جب ساتوین دروازے پر لندھور بن سعدان کرد
پہونچا دیکھا وہ دروازہ موتی کا بنا ہی لندھور سے اُس جوان نے کہا اب تم اندر جاؤ مجھکو اجازت نہین ہی
لندھور بن سعدان کرد نے نام خدا لیکر اُس دروازے کا پردہ اُٹھایا اپنے کو اندر پہونچایا دیکھا عجیب مقام
ہی آجتک ایسی سجاوٹ پردۂ دنیا پر نگاہ سے بھی نہین گذری جسطرف نگاہ جاتی ہی پلٹتی نہین پہرون ایک ایک
نقش ونگار کی رنگینی کو دیکھا کیجے جی نہ بھرا مجبوری سے نگاہ کو دوسری طرف پھیرا ادھر اُس سے بہتر پایا
کسی طرف کوئی گلدستہ بنا ہوا رکھا ہی ہر پھول نیا ہی پہرون اُسی کو دیکھا کیا بڑی دیر تک لندھور اُسی
مقام پر کھڑا رہا آخر کار ایک جوان حسین نے روبرو آکر کہا کہ تم کیون توقف کرتے ہو صاحب مکان تمھارے
منتظر ہین لندھور نے کہا کہ مین پیشتر اس مکان کے عجائبات کی تو سیر کرلون پھر مالک مکان کی قدمبوسی کرونگا
اُس جوان نے کہا ای شخص اگر تو قیامت تک اسی جگہ پر کھڑا رہیگا تو بھی اسکی لطافت کو کامل طور سے نہ دیکھیگا
بہتر یہی ہی کہ خدمت مین مالک مکان کے چل اور شرف قدمبوسی سے مشرف ہو لندھور اُس جوان کے
ہمراہ چلا لیکن آرائش ولطافت مکان کی بھی مقام مقام پر ٹھہر ٹھہر کر دیکھتا جاتا ہی جب ایک دالان

کو ملاحظہ کیا ایک زینہ جواہر نگار شہ نشین کا نظر آیا نگاہ جو لندھور نے اُٹھائی دیکھا ایک مجمع ہی ہزارہا جوانان حسین مہ جبین
زرین کمر سیم بر دست بستہ باادب دور تک دو رویہ کھڑے ہین بیچ مین راستہ ہی بعد اُنکے بہت سے جوان کرسیون پر
بیٹھے ہین اُنکے بعد ایک تخت جواہر نگار بچھا ہی اُسپر ایک جوان رعنا تاج شاہی سر پر رکھے لباس نورانی زیب جسم
کیے ہوئے بیٹھا ہی چار پری روشان حور پیکر عقب مین اُسکے کھڑی ہین ہاتھون مین اُنکے چنور ہین مگس رانی
اُس جوان کی کر رہی ہین لندھور اُس زینے پر چڑھا اور قریب تخت کے پہونچا تو دیکھا کہ علمشاہ باشوکت
و جاہ اُس تخت زرین پر جلوہ گر ہین لندھور نے جھک کے سلام کیا علمشاہ نے جواب سلام دیکر کہا ای
لندھور کہو مزاج کیسا ہی لندھور نے دعاے دولت دیکر عرض کی کہ ای شہنشاہ مین بہت حیرت مین ہون کہ
مین کہان آیا ہون اور آپ حضرات یہان کیونکر آئے ہین کیونکہ مجھے ملک قاسم عالی ہمم اور قیرو یہ عالی تبار
اور قباد شہریار سے بھی ملاقات ہوئی اور اُنکے بھی جاہ و حشم دیکھے گر وہ حضرات مجھسے اس طرح مخاطب ہوئے
جس طرح حضور نے بندہ پروری فرمائی اس مجمع عام مین عزت بڑھائی اب امیدوار اس امر کا ہون کہ اس
راز کو بیان فرمایئے علمشاہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ ای لندھور یہ باغ بہشت عنبر سرشت ہی اور یہ جوانان
حسین مہ جبین غلمان ہین اور یہ پری وشان حور پیکر حورین ہین اور یہ لباس جو تو میرے جسم مین دیکھتا ہی حلۂ بہشتی
ہی ہم لوگ ہر وقت معروف عبادت خدا رہتے ہین جس وقت جس چیز کو ہمارا جی چاہتا ہی فوراً اُسکا ذائقہ زبان پر
آتا ہی چونکہ ہم لوگون نے دنیا مین دین کے واسطے بہت بڑی تکلیف اُٹھائی تو بعد مرگ یہ دولت باقی ہمارے
ہاتھ آئی بس ای لندھور اب جاؤ ہماری عبادت مین خلل واقع ہوتا ہی خدا تمکو بھی عنقریب جیسے ملائیگا
یہی مرتبہ تمھارے بھی ہاتھ آئیگا لندھور نے سلام رخصت کیا علمشاہ نے جواب دیا لندھور رخصت
ہوکر اُنھین راستون کو طی کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا جہان اسکو ایک جوان نے چار دیواری سے
اندر لاکر چھوڑا تھا اب پھر لندھور راستے کے تجسس مین حیران ہوا دیکھا وہی جوان رعنا سامنے
سے نام خدا لیتا ہوا چلا آتا ہی قریب لندھور کے آکر سلام کیا لندھور نے جواب سلام دیا جوان نے
کہا ای شخص کیون مضطرب ہی لندھور نے کہا کہ اب مجھکو یہان ٹھہرنے کی اجازت نہین ہی اُس جوان نے
کہا کہ اچھا جلد میرا ہاتھ پکڑ اور آنکھین بند کر لندھور نے اُس جوان کا ہاتھ پکڑا اور آنکھین بند کین تھوڑی دیر
کے بعد لندھور کے کان مین آواز آئی کہ آنکھین کھول دو لندھور نے گھبرا کے آنکھین جو کھولین اپنے کو
بستر خواب پر پایا نگاہ جو کی تو وہی اپنا خیمہ ہی اپنی مسہری پر لیٹا ہی آنکھین ملتا ہوا اُٹھا دیکھا کہ وقت نماز ہی
خادم تو موجود تھے سب نے تعجیل آفتابہ حاضر خدمت کیا لندھور نے وضو کرکے فریضہ سحری ادا کیا اور
پوشاک تبدیل کرکے سلاح جسم پر آراستہ کیے طرف دربار حمزہ ثانی کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر
کیا جائیگا اب کیفیت حمزہ ثانی کی سنیے کہ جب داراب سیمین زرہ رخصت لیکر طرف سبائل کے
روانہ ہوے تو حمزہ ثانی دربار کو برخاست کرکے محل مین تشریف لائے خاصہ طلب کیا خادمون نے دسترخوان
بچھایا گو اُس حالت مین کھانا کب خوش آتا لیکن قدرے نوش فرماکے ہاتھ منھ دھوکر فرش خواب پر
استراحت پذیر ہوے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا اثناے خواب مین ایک عجیب واقعہ نظر آیا
دیکھا کہ ایک جنگل ویران ہی کوسون تک صاف میدان ہی کہین درخت کا نام نہین طائر کا اُس صحرا مین کام
نہین دھوپ کی تیزی قیامت کا نمونہ دکھاتی ہی زمین تپتی ہی ریگ بیابان کا جو ذرہ اُڑکر جسم پر پڑتا ہی

بدل ڈال دیتا ہو حمزہ ثانی راہ کی تلاش مین ایک جانب چلے تھے کہ دیکھا ایک طرف آواز فریاد و زاری کی آ رہی ہو
مگر آواز ایسی ہو کہ جس سے گوش آشنا ہین حمزہ ثانی اُس طرف متوجہ ہوے چلتے چلتے جب قریب پہونچے اور
آواز اچھی طرح سنی تو اپنے فرزند دلبند داراب سیمین زرہ کی آواز پائی ہوش اُڑ گئے اپنے کو بہت جلد
قریب پہونچایا دیکھا کہ داراب عجیب حال مین ہین نہ سر پر خود ہو نہ زرہ جسم مین سالم ہو نہ کوئی چیز آلات حرب
سے اُنکے پاس ہو انتہا کے زخمدار ہین دریاے خون مین غوطہ مارتے ہوے صداے فریاد بلند
کر رہے ہین حمزہ ثانی نے جو یہ حال اپنے فرزند دلبند کا دیکھا ضبط کا یارا نہ رہا چیخین مار کر رونے لگے
چونک کر آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر خواب پر پایا آنکھین ملتے ہوے اُٹھے دیکھا وقت نماز ہو خادم تو موجود
ہی تھے سب نے جلدی سے آفتابہ طلائی حاضر خدمت کیا حمزہ ثانی نے وضو کر کے فریضہ سحری ادا کیا
اور مغموم و مضمحل پوشاک تبدیل کر کے بیرون محل تشریف لاے یہان سب سرداران نامی منتظر تھے جیسے ہی
چلدار نے پردہ بارگاہ کا اُٹھایا اور حمزہ ثانی باہر تشریف لاے سرداروں نے جھک کر سلام کیا اور
حمزہ ثانی کو آگے لیا تا بہ بارگاہ خرامان خرامان سب سردار عقب مین حمزہ ثانی کے آئے جب حمزہ ثانی
داخل بارگاہ ہوے اور مرتبہ صاحبقرانی پر بیٹھے سب سردار بھی اپنے اپنے مقامات پر سلام کر کے باادب بیٹھے
لیکن سب نے چہرہ جو حمزہ ثانی کا دیکھا تو اُداس پایا سرداروں نے متفق اللفظ عرض کی کہ تا بعد ازین حضور
کو بہت متردد پاتے ہین سب لوگ گھبراتے ہین کچھ غلاموں سے ارشاد کیجیے نصیب دشمنان طبع کیسا ہو طبع والا
پر کیسا صدمہ پہونچا ہو حمزہ ثانی نے کہا کہ مین جو دربار برخاست کر کے محل مین گیا کھانے سے فراغت پا کر
سو رہا شب کو اُٹھنے خواب مین عجیب سانحہ نظر آیا دیکھا کہ مین ایک صحراے ہول خیز وحشت انگیز مین گیا
ہون راہ تلاش کر رہا تھا کہ کان مین کسی کی آواز آئی کہ فریاد کر رہا ہو مین اُس آواز کی طرف چلا جب قریب
پہونچا تو وہ آواز اپنے فرزند دلبند داراب سیمین زرہ کی پائی بیتاب ہو کر اُس طرف بڑھا تھوڑی دور چلکے
دیکھا کہ داراب ایک نشیب مین کھڑا ہوا ہو نہ خود سر پہ نہ زرہ سالم جسم مین نہ آلات حرب اُسکے پاس
انتہا کا زخمدار ہو دریاے خون مین غوطہ مارے فریاد کر رہا ہو یہ کیفیت مین نے دیکھی ضبط کا یارا نہ رہا مین
چیخین مار کر رونے لگا چونک کر آنکھ کھل گئی وقت نماز قریب تھا جلدی سے اُٹھکر فریضہ سحری ادا کیا جب سے
قلب کی عجیب کیفیت ہو خود بخود دل بھر آتا ہو پیش نظر وہی سامان ہو خدا خیر کرے آثار اچھے نظر نہین آتے ہین
جب یہ کیفیت حمزہ ثانی کی زبانی سرداروں نے سنی بہت متردد ہوے لندھور کہ کئی کو
خواب دیکھ چکے ہین انھون نے کسی سے اپنا خواب تو بیان نہین کیا مگر اپنے دنگل سے اُٹھکر سامنے حمزہ ثانی
کے آئے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور یہ خواب ہو اسکا خیال نہ فرمایئے وہ جوان عالیشان تیغزن صف شکن
اکیلا ایک لشکر کو کافی ہو آج شجاعت مین اُسکے جھنڈے گڑے ہین بڑے بڑے پہلوان اُسکی تلوار کا لوہا مانے
ہوے ہین اور اگر یہ امر باعث بار خاطر اقدس ہو تو غلام کو بھی اجازت رخصت فرمائی جاوے
کمترین جا کر اُس جری کی مدد کریگا جو بلا آئیگی حضور کے اقبال سے رد کریگا جب حمزہ ثانی نے لندھور
کو مستعد پایا اجازت دی لندھور نے جھک کے سلام کیا رخصت ہو کر اپنی بارگاہ مین آیا اور اپنے
سرداروں سے کہا کہ ہمارا ارادہ ہو کہ آج شام کو طرف صبائل کے کوچ کرین لہٰذا تم دو کہ پیش خیمہ
ابھی سے طرف صبائل کے روانہ کیا جاوے اور تم سب لوگ بھی اپنا اپنا اسباب سفر جلد درست کرو

اگر دامنہ گردشنگان ہوا دیکھا کہ چالیس ہزار سوار سب کے آگے داراب سیمین زرہ مثل صاحبقران گھوڑے
کو گرمائے ہوئے چلے آتے ہیں قریب آکر داراب نے نعرہ کیا کہ باشیداے لشکر کفار منم داراب سیمین زرہ
جیسے ہی ساکنان قلعہ نے نعرۂ داراب کی صدا سنی شکر خدا بجا لائے اور دروازہ قلعے کا کھولدیا داراب نے
چاہا کہ اپنے تئیں قلعے میں داخل کریں کہ قرماس مردم در جو قریب خندق کے پہونچ گیا تھا اسنے ایک ہاتھ
تلوار کا داراب پر مارا داراب نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور ہاتھ بڑھا کر تلوار اُس نابکار کی چھین لی
اُس نے چاہا کر دوال کمر میں ہاتھ ڈال دے داراب نے مرکب کو پیچھے ہٹا کے ایک ہاتھ تلوار کا اُسکی
کمر پر مارا دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا بھائی اسکا عنقاے مردم در نے جو یہ ماجرا دیکھا تلوار کھینچکر داراب پر
آپڑا تلوار چلنے لگی دو پہر کامل تلوار چلی ایک مقام پر داراب نے جھک کے ایک ہاتھ مارا کہ پانوں عنقاے مردم در
کے کٹے اور یہ زمین پر گرا گرتے گرتے اس نے چاہا کہ میں بھی مرکب داراب کو زخمی کروں مگر داراب گھوڑے
سے کود پڑے اور مرکب کو اپنی پشت پر لیا اُسنے دوڑ کر کمر میں داراب کے ہاتھ ڈال دیا اور چاہا کہ زمین
سے اُٹھا لوں داراب نے لنگر قائم کیا اور سر جھکائی میں عنقا کے اڑا کر سے دوڑے جیسے قدم پر
لاکر جھکا ما ا پہلے ہی زور میں سر سے بلند کیا اور چکر دیکر زمین پر دے مارا کہ استخوان عنقا کے چور چور
ہوگئے داراب پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مصروف کارزار ہوئے جو پہلوان اُنکے سامنے آیا اُسکو
قتل کیا پرے کے پرے پسپا کر دیے داراب تنہا نہنگانہ دغا کر رہے ہیں فوج زمرد پیچھے ہٹی جاتی ہے
قلعے سے آواز تحسین و آفرین بلند ہے قریب ہے کہ داراب فوج کو شکست دیں کہ یہ حال زمرد شاہی نے جو دیکھا
حکم دیا کہ سب فوج یکبارگی داراب پر چار طرف سے ٹوٹ پڑے اتنا حکم جو فوج نے پایا سب نے چاروں طرف
داراب کو گھیر لیا ہر طرف سے تلواریں نیزے تیر پڑنے لگے مگر داراب اُسی طرح سے شیرانہ وغا کر رہے
ہیں کچھ خوف نہیں ہے اسی طرح تین بار فوج زمرد نے داراب پر حملہ کیا اور داراب نے تین بار فوج کو پسپا
کر دیا تب تو زمرد شاہی کو بہت ہراس ہوا آواز دی فوج کی طرف کہ ایک جوان سے تم سب ہمت ہارے
دیتے ہو کیا نہیں ہے تم میں کوئی ایسا کہ داراب کو روکے یہ صدا سنکر امر ماس بن عزماس کہ
یہ ملعون تیرہ سو من کا ساطور باندھتا ہے ایک پرے سے نکلکر سامنے داراب کے آیا اور داراب کو روک کر
ساطور کا حملہ کیا داراب نے چاہا کہ گھوڑے کو بڑھا کے ساطور اسکا چھین لوں ناگاہ گھوڑے نے سکندری
کھائی داراب باگ کو سنبھال کر ابھرے یہاں ساطور سر تک پہونچ چکا تھا ادھر شاہزادے کا خود گھوڑے
کی سکندری کھانے سے ڈھلک گیا ساطور سر پر پڑا تا جگرگاہ اُتر آیا داراب نے دستانہ مار دیا کہ ساطور
ہٹا ہوا اور چادر خون کی چہرے پر داراب کے آئی لیکن اُسی عالم میں شاہزادے نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا
کہ گھوڑا امر ماس کا زخمی ہو کر زمین پر گرا امر ماس گرتے گرتے سنبھلا اور پشت پر آ کے دوسرا ساطور کمر پر
شاہزادے کی مارا داراب گھوڑے سے زمین پر آئے لشکر داراب میں غلغلہ بلند ہوا اور سپاہیان
داراب نے حملہ کر کے اپنے کو پاس داراب کے پہونچا دیا اب جو دیکھا تو داراب انتہا کے زخمدار
ہیں سر سے جگرگاہ تک ساطور کا زخم ہے بالکل جان بلب ہیں مگر یہ کلمات حسرت آمیز زبان پر جاری ہیں کہ افسوس
صد ہزار افسوس زیارت سے والد نامدار کی محروم رہے بڑے مقام پر موت آئی ایک سردار نے
شاہزادے کو بڑھکر اُٹھانا چاہا اُسوقت داراب نے بکمال حسرت آمیز کہا کہ اگر ممکن ہو تو میری لاش کو

قبلہ و کعبہ تک پہونچا دینا بس یہ کلمہ زبان سے نکلا اور داراب جان بحق تسلیم ہوئے سرداروں نے صدائے فریاد و غوغا بلند کی اور لاش داراب کی لیکر چلے زمرد سے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اگر لاش داراب کی یہ لوگ لیجائینگے تو بڑی خرابی کی بات ہو خبردار لاش داراب جانے نہ پائے فوج نے جو یہ بات سنی سب ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی عرصہ تک خوب تلوار چلی آخرکار فوج کفار بیشمار تھی فوج اسلام کو زخمی کرکے پسپا کیا اب لشکر اسلام کا یہ حال ہو پیچھے ہٹتے جاتے ہیں دس بیس برابر مرکر گرے ہیں سب نے وہان جان دی عجب حالت مین گرفتار ہین جب بہت مجبور ہوے تو سب نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات

مین بلند کیے اور کہا نظم
خدایا زبانی کہ بخشندہ کا　　بہ نیروی جانی کہ بخشندہ
جو پیدا تو باشی نہان ہم توئی　　اگر پردہ باشم آن ہم توئی
بہر پردہ وو مساز کش تو ہست　　شناسندہ راز کس جز تو نیست
ہمانا از انجا کہ تو شیخ ذات　　بود فرد فہرست حسن و صفات
تقاضای فرمانروای بدست　　ظہور شیون خدا سے وہ ہست
ترا با خود اندر برند خیال　　بود نقش زان صفات کمال
اگر ان نقطہ خیز و سیاہ و سفید　　ز درون پردہ بالد ہراس سپید
بدان تازہ گردد مشام از نسیم　　بدان بشگفد گل بباغ از نسیم
از انجا نگر و روشنائے پرو　　و از انجا نفس نغمہ زائے برد

بلک کر جو خدا کو یاد کیا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دیکھا صحراے گرد آلود ہی جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا قریب پانچ لاکھ فوج کے لندھور بن سعدان گرد رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہی قریب لشکر زمرد پہونچ کے نعرہ کیا نعرہ لندھور جزیرہ ہاے دریا اگر نعم تا ہندستان [1] اگر نامش نپرسی انم لندھور بن سعدان نعرہ کرکے فوج پر ٹوٹ پڑا لڑتے لڑتے نگاہ جو اسکی لاش داراب سیمین زرہ پر پڑی بیتاب ہوگیا اور غصہ بڑھا اپنے سرداروں کو آواز دی کہ ہان بہادرو اپنی اپنی جانین لڑا دو لشکر کفار ہمارے شاہزادہ والا تبار کی لاش نہ لیجانے پائین کافرون نے بڑا غضب کیا چراغ محفل صاحبقرانی کو گل کردیا زینت بزم اہل اسلام کو بجھایا نامردون نے ایسے شیر جری کو مار ڈالا خبردار کوتاہی نہ کرنا جو خرابی جس سے لشکر کفار کی ہوسکے کرنے مین دریغ نکرے مین نے بروقت رد انکی حمزہ ثانی سے وعدہ کیا تھا کہ مین جاکر شاہزادے کی مدد کرونگا جو آفت آئیگی حضور کے اقبال سے رد کرونگا اب مین انکو جاکر کیا منہ دکھاؤنگا سب سرداران فوج مجھکو کیا کہینگے کہ اپنی جان بچاکر چلا آیا شاہزادے کے مارے جانیکا خیال نہ کیا آقاے نامدار کی اسوقت کیا کیفیت ہوگی جب لاشہ داراب سیمین زرہ کا دیکھینگے ایک ادنی سا خواب دیکھنے سے تو انکی یہ کیفیت تھی کہ کسی پہلو چین نہ آتا تھا جسوقت لاشہ فرزند نوجوان سامنے جائیگا اسوقت انکی کیا حالت ہوگی یقین ہو اپنے تئین ہلاک کر بیٹھے اور جو کیفیت ہو تھوڑی ہو ایک تو فرزند دلبند لخت جگر نور بصر دوسرے سعید رشید تیسرے قوی تن پہلوان صف شکن تیغزن ہمت اُسکی اسی سے ظاہر ہو کہ خوف نکیا اتنے بڑے لشکر سے کیسی بہادری سے لڑا اصل تو یون ہو کہ مرتے مرتے کام کرگیا شجاعت سے ابھر کر مرگیا ایسے جری ایسے بہادر کاہیکو ہوتے ہین یہ بات انھین لوگون پر ختم ہو انکی نگاہ مین ایک اور لاکھ برابر ہین ایسے بہادر ہین مجھکو اب سب سے بڑھکر یہ خیال ہو اسی بات کا ملال ہے کہ اب جو مین پلٹ کے جاؤنگا سرداران نامی اور حمزہ ثانی کو کیا منہ دکھاؤنگا کاش جلدی اجل آجاے تو بھی شاہزادے کے پہلے رہجانے سے روح میری آقاے نامدار سے شرمندہ رہیگی سب سے بہتر یہ ہوگا کہ اب مین کسی طرف نکل جاؤنگا آقاے نامدار کو منہ نہ دکھاؤنگا سرداروں نے لندھور کی یہ کیفیت دیکھی تو سب پاس آکے سمجھانے لگے کہ مشیت پروردگار مین کیا چارہ ہو اور آپ تو اب تشریف لاے ہین یہ شیر تو بڑی دیر سے لڑ بھڑ کر جان

بجی تسلیم ہو چکا تھا ہان اگر آپ موجود ہوتے اور یہ واقعہ گذرتا تو البتہ کسی قدر شرمندگی کی جگہ تھی گو جب بھی کچھ
بس نہ تھا آقائے نامدار ایسے نا سمجھ نہین ہین جو آپکو الزام دین اور فوج اسلام کے سرداران نامی آپکی جرأت
و ہمت سے بخوبی آگاہ ہین کسی کو اس امر کا خیال بھی نہو گا بلکہ سب یہی کہینگے کہ افسوس اس بات کا ہی کہ
لندھور قبل سے نہ پہونچے نہین شاہزادے کی جان نامردون کے ہاتھ سے کیون جاتی حمزہ ثانی
بھی یہی کہینگے کہ جو لندھور پہلے پہونچ جاتے تو داراب کے عوض اپنی جان دے دیتے مگر شاہزادے
پر آنچ نہ آنے دیتے آپ بیکار ایسے خیال فرماتے ہین لندھور سب کی سن رہے ہین مگر عجیب حالت
ہی ہچکی بندھی ہوئی ہی آنسو آنکھون سے بہ کر تا بہ سینہ پہونچے فرط الم سے گریبان چاک کیا ہی خود سر سے
ڈھلک گیا کچھ ہوش نہین ہی یہ بھی خیال نہین کرتے کہ لشکر کفار لاش داراب لے جائینگے مصروف نوحہ و بکا ہین
اُدھر لشکر کفار نے جو اتنی فرصت پائی حاملان لاش داراب پر ٹوٹ پڑے تلوارین مارنے لگے یہ چند کس
اُنکو کیونکر جواب دین ہر چند آوازین سرداران اسلام کو دیتے ہین مگر یہ لوگ لندھور کے سمجھانے مین
ایسے مصروف ہین کہ بالکل انکو سنائی نہین دیتا لندھور ایسے مصروف نوحہ و بکا ہین کہ انکو بھی کچھ ہوش
نہین ہی جب کافرون نے حاملان لاش داراب کو مار کر گرا دیا اور لاش داراب کی لیکر چلے تو ایک سردار
کی نگاہ پڑی کہ لاش داراب کافر لیے جاتے ہین اسنے سب سردارون سے کہا کہ تم سب تو یہان فریاد و فغان
مین پڑے ہو وہان بڑا غضب ہو گیا لاش داراب کافرون کو ملگئی وہ لیے جاتے ہین نہین معلوم ظالم لاش
سے کیا ظلم کرینگے یہ کلمہ جو لندھور نے سُنا اسی حال سے اپنے تئین بیچ مین لشکر کفار کے ڈال دیا تلوار کھینچکر
ننگا نہ پلنگانہ جنگ کرنے لگا اب لندھور عجیب صورت سے وغا کر رہا ہی کہ آنکھون سے آنسو جاری کلیجہ
پر غم و الم طاری خود ڈھلکا ہوا جامہ تن چاک چاک فرط گریہ سے آنکھین بند اگر کوئی زخم بھی بدن پر
پڑتا ہی تو جوش رقت سے معلوم نہین ہوتا ہی یون ہی لڑتا بھڑتا قریب اُس گروہ کے پہونچا جو لاش داراب
کی لیے جاتے تھے جاتے ہی اپنے تئین قلب مین ڈال دیا اور حاملان لاش داراب کو قتل کرکے اپنے
کاندھے پر لاش داراب کو ڈالا اور ایک ہاتھ مین قبضہ تلوار کا لیا کافرون کو مارتا ہوا اُس
غول سے نکلا سرداران سے جو وہان موجود تھے انکو لاش داراب سپرد کی اور یہ تاکید بھی کر دی کہ دیکھو
خبردار اب لاش نہ چھینوا دینا بڑی ہوشیاری سے رکھنا اگر لاش چھن جائیگی تو مین زندہ نہ رہونگا ایک تو شاہزادے
کا قتل ہونا ہی مجھپر شاق ہی دوسرے لاش کا میری موجودگی مین چھن جانا مجھکو زندہ نہ رکھیگا سب نے
دست بستہ عرض کی کہ حضور خاطر اقدس مطمئن رکھین لاش کے ساتھ ہماری جان ہی کیا تاب طاقت کسی کی
جو لاش کی طرف نگاہ اٹھا کے دیکھ سکے سب کو سمجھا کے لندھور پھر مصروف جنگ و جدال ہوا اور لشکر کفار
کو مارتا ہوا دور تک پسپا کر لیگیا قریب تھا فوج شکست کھائے کہ زمرد ثانی نے پکار کر آواز دی کہ ایک
سردارے تم لوگون کا یہ حال ہو گیا کیا لشکر مین ہمارے کوئی بہادر اب باقی نہین رہا جو اسکو بھی داراب
کے پاس بھیجے یہ سنکر ایک پہلوان پیلتن تیغزن بادۂ کبر و نخوت سے مست کرگدن پر سوار صف سے نکلا اور
لندھور کے سامنے آکر کہا کہ او جوان کیا عورتون کی طرح مرے ہوون کو رو رہا ہی مردان عالم سے
آنکھین چار کر جب زندہ پھر کر گھر جانا اپنے مرے ہوون کو با طمینان تمام بیٹھکر رو لینا یہ میدان جنگ ہی
عزا خانہ نہین ہی گھوڑے پر سنبھل کے بیٹھ اور آلات حرب و ضرب درست کر لندھور نے جو یہ کلمات سخت سنے

القصہ نہ کب تاب کہ ایسے کلمے سن سکین بتعجیل تمام آنکھون سے آنسو پونچھے سلاح جنگ کو درست کیا گھوڑے پر
سنبھل کے بیٹھے اور اُسکو جواب دیا کہ او نامرد کیا بیہودہ بکتا ہی تم سب نے ایسے شیر بیشہ جرات و یکتاز میدان
شجاعت کو مکر نامردی سے مارا اب اگر مین تم سب کو زیر تیغ بھی کردون تو بھی تو اُس شیر بیشہ صاحبقرانی کے
خون کا بدلا نہوگا لاجوحرب رکھتا ہو اُس نے نیزہ لندھور کے سینہ پر مارا لندھور نے خالی دیکر ایک وار
نیزے کا جو کیا تو نیزہ ہاتھ سے اُس ملعون کے نکل گیا خفیف ہوکر تلوار میان سے کھینچی لندھور کے سر پر
وار تلوار کا کیا لندھور نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور ہاتھ بڑھا کر کلائی مضبوط پکڑلی اُسنے دوسرا ہاتھ چھڑانے
کو بڑھایا لندھور نے اُس ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑا اب دونون مین زور ہونے لگا آخر کار دونون جوان زین
پر سے کود پڑے اور کمرون مین ہاتھ ڈال کے زور کرنے لگے بڑی دیر تک یون ہی زور رہا قریب شام لندھور نے
دوڑ کے دس قدم پر آگے ہکا مارا نام خدا لیکر ایک ہی زور مین سر سے اُس خود سر کو بلند کیا اور چرخ دیکر
اس زور سے زمین پر دے مارا کہ زمین ہلگئی ساکنان قلعہ سے صداے تحسین و آفرین بلند کی استخوان اُس
مردود کے چور چور ہوگئے زمرد شانی نے جو یہ کیفیت دیکھی کل لشکر کو حکم دیا کہ یکبارگی لندھور پر ٹوٹ
پڑے ہنوز لندھور گھوڑے پر بھی نہ سوار ہونے پایا تھا کہ تمام لشکر کفار بلوہ کرکے لندھور پر ٹوٹ
پڑا لندھور نام خدا لیکر مصروف جنگ ہوا اب کیفیت یہ ہی چہار طرف سے سوار و پیدل لندھور پر حملہ
کر رہے ہین اور لندھور بھی پشت بہ پہلوے ہوشیار جنگ کر رہا ہی سپر پاس نہین ہی جو آدمی سامنے
آگیا اُسکو ہاتھ مین اُٹھا لیا بجاے سپر سامنے کر دیا یون ہی لڑتے بھڑتے قریب زمرد شانی کے پہونچ گئے وہ
ملعون پیچھے ہٹ گیا لندھور نے تلوار ماری اور سردار جو آگے بڑھ آئے تھے وہ زخمی ہوئے لندھور نے
چاہا کہ مین دوسرا وار کرون کہ ایک طرف سے فوج جھرمٹ کرکے لندھور پر آپڑی لندھور ادھر متوجہ
ہوا زمرد پیچھے ہٹ گیا لندھور پر کلمات لعن طعن کہکے میدان سے پلٹا اور لشکر کو مار کر دور تک لیگیا وہان
لشکر کی کیفیت بے ترتیب ہوگئی اور چند آدمی ایک طرف گھوڑے بھگا کر نکل گئے یہ کیفیت جو بختگان
نے دیکھی وزیر ہو زمرد شانی کا اُس نے زمرد شانی سے عرض کی کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی
کہ اب طبل بازگشت بجوا کر پلٹ جایئے کیونکہ اب شام بھی قریب ہی اور فوج کی کیفیت دگرگون نظر
آتی ہی ایسا نہو کہ فوج شکست کھائے کل صبح کو جیسا ہوگا دیکھا جائیگا اُسوقت لندھور کے ہاتھ سے
کوئی نجات نہ پائیگا زمرد شانی نے بھی اس راے کو پسند کیا اور حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے حسب الحکم
طبل بازگشت بجا اور لشکر پلٹا سب سرداران کفار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے لندھور بھی لاش
داراب لیکر پلٹا خادمون نے ایک طرف کو کچھ بارگاہین استادہ کی تھین وہان آکر لندھور نے لاش
داراب سیمین زرہ رکھی اور اپنے یہان کے کشتون کی لاشون کو منگوا کر جمع کیا ہمراہیان داراب
بھی آکر جمع ہوئے اب لندھور نے کیفیت دریافت کرنا شروع کی کہ داراب سیمین زرہ کیونکر مارے گئے
اور کس ملعون کے ہاتھ سے زخمی ہوئے اور کس لعین نے ایسے جوان کو جان سے مارا کہ اُسکو اُسکی
شجاعت اور جرات پر بھی رحم نہ آیا تب ہمراہیان داراب نے کہا کہ آقاے نامدار نے بڑی جرات و
شوکت سے فوج کفار کو زیر کیا جب زمرد شانی نے یہ کیفیت دیکھی کہ اب قریب ہی کہ فوج گریزان
ہو تب باواز بلند کہا تم مین کوئی بہادر باقی نہین رہا ہی جو اس جوان کا مقابلہ کرے یہ سُنکر ارماس

بن عرماس مقابلہ مین آقاے نامدار کے آیا اور تیرہ سو من کے ساطور کا حملہ آقاے نامدار کے سر پر کیا آقاے نامدار
نے خالی دی اور اسکا گھوڑا بڑھا کر ساطور چھین لون گھوڑے نے آقاے نامدار کے سکندری کھائی سنبھلنے مین
گھوڑے سے ڈھلک گیا سنبھلتے سنبھلتے ساطور سر پر پڑ گیا تا بجگرگاہ پہونچا آقاے نامدار نے اسی حالت
مین دستادہ مارا کہ ساطور نکل گیا چادر خون کی منھ پر آئی آقاے نامدار نے ہاتھ تلوار کا مارا گھوڑا اس بیچارے کا مارا
گیا گھوڑے سے گرتے گرتے اس ملعون نے سنبھل کر اور آقاے نامدار کی پشت پر آکے ایک وار اور کیا وہ
ساطور کمر پر پڑا آقاے نامدار گھوڑے سے زمین پر گرے ہم لوگون نے جو یہ واقعہ دیکھا صبر نہ رہا اپنے تئین
بدقت تمام آقاے نامدار تک پہونچایا اب جو دیکھا تو آقا کی عجیب کیفیت بری حالت ہے کچھ دیر سے جہان مین
کلمات حسرت ورد زبان ہین کہ افسوس صد ہزار افسوس ایسے مقام پر موت آئی کہ زیارت سے والد بزرگوار
کے محروم رہے نہین معلوم ہے کہ فرلاشہ کو کیا کرینگے ہم لوگون نے جب آقا کو اس حال مین پایا لاشہ
اٹھا کے لیجانے کے واسطے قریب پہونچے اور لاش کو اٹھا کرکے چلنے کا قصد کیا تو آقاے نامدار نے یہ کلمہ
زبان سے ارشاد فرمایا کہ جہان تک ممکن ہو لاش میری خدمت مین والد نامدار کے لیجانا کافرون کے ظلم سے
بچانا ہم لوگ حسب وصیت لاش کو لیکر چلے زمرد ملعون نے جو یہ حالت دیکھی کہ لاش ہم لوگ لیے جاتے ہین اپنی
فوج کو حکم دیا کہ خبردار لاش نہ جانے پائے ورنہ بڑا غضب ہوگا جس طرح ممکن ہو لاش کو چھین لو یہ حکم جو فوج
نے پایا سب ہم چند آدمیون پر ٹوٹ پڑے پھر کہان فوج بیشمار کہان چند کس وہ بھی بے سردار کیا کرتے
جہان تک ممکن ہوا انکو مارا جب بہت زخمی ہوئے خدا کو یاد کیا پروردگار عالم نے ہماری دعا قبول فرمائی
آپ ایسے سردار نامی کو ہمارے مدد بھیجا لندھور نے جب یہ کل کیفیت سُنی بہت افسوس کیا اور کہا کہ
اے سرداران دارااب مین تو اب خدمت مین آقاے نامدار کے یون نہ جاؤنگا یا تو میری بھی لاش
اس شیر کی میت کے ساتھ جائیگی یا ارماس ملعون کو واصل جہنم کرونگا کیونکہ جبوقت آقاے نامدار
اس شیر کی لاش کو ملاحظہ فرمائینگے غم سے اپنی کیا حالت بنائینگے میرا بھی ضرور خیال آئیگا کہ
لندھور کیا وعدہ کرکے گئے تھے شاہزادے کو قتل کرادیا آپ زندہ سلامت موجود ہین گو سب سردارون
نے بہت سمجھایا کہ آقاے نامدار ایسے ناسمجھ نہین ہین جو آپ کی نسبت یہ خیال فرمائین آیندہ جیسے انکی خوشی
ورنہ ہمارے نزدیک تو بہتر یہ تھا کہ رات کی رات یہان دم لیجیے صبح کو لاش دارااب سمیت زرہ لیکر آقاے نامدار
کی جانب روانہ ہوتے وہان جیسی تدبیر وہ فرماتے ویسا عمل مین لاتے لندھور نے کہا کہ مجھکو یہ ہرگز نہین
منظور ہے یہ کہکر ایک ہرکارے کی طرف اشارہ کیا کہ خبر تو لا کہ اسوقت ارماس ملعون کہان ہے وہ حسب الحکم
لندھور کو سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا اور طرف لشکر زمرد کے چلا وہان جاکر دیکھا تو ارماس ملعون
خیمے مین زمرد شاہ کے بیٹھا ہوا ہے اور سب سرداران نامی و گرامی دست بستہ اسکے سامنے کھڑے ہین
اور زمرد شاہ مدح و ثنا ارماس کی کرتا ہے اور یہ مردود بھی نشۂ نخوت مین مست ہے جو اسکی تعریف کرتا
ہے یہ خود بھی کہدیتا ہے کہ ہان یہ امر عظیم سواے میرے اور کس پہلوان سے ہو سکتا کہ دارااب سے شجاع
کو سر میدان تہ تیغ کرتا میری ہی قوت و قدرت تھی کہ ایسے پہلوان کو یون قتل کیا ہرکارہ لندھور نے جو یہ
کیفیت دیکھی بارگاہ زمرد سے واپس آیا اور حاضر خدمت لندھور ہوا بعد دعا و ثنا کے عرض کی
کہ حضور ارماس ملعون اسوقت بارگاہ زمرد مین نشۂ نخوت مین چور بیٹھا ہوا ہے سب سردار اسکے آگے

اُسکے آگے دست بستہ حاضر ہین مدح وثنا کر رہے ہین اور وہ ملعون بھی اپنی تعریف و توصیف بیان کر رہا ہی وہی تیرہ سومن کا ساطور اُس ملعون کے آگے رکھا ہی در بارگاہ پر افغان آدم خوار کا پہرا ہی بہت سے آدم خوار اُسکے ہمراہ ہین گرد بارگاہ پھیر رہے ہین لندھور یہ بات اُس ہرکارے سے سنکر اُٹھا اور ہاتھ مین اپنا تیغہ آبدار لیا اور سردارون سے کہا کہ اگر تمکو آنا منظور ہو تو میرے بعد آنا ورنہ میرے ساتھ کوئی نہ آئے مین تنہا جاؤنگا یہ کہکر در بارگاہ پر آیا اور اپنے فیل فلک شکوہ پر سوار ہوا اور کہا کہ اے فیل میمونہ مبارک یہ آخری سواری میری ہی تو بھی جان اپنی لڑا دے ہاتھی نے جو یہ بات سُنی آبدیدہ ہوگیا اور مثل گھوڑے کے کام دینے لگا لندھور ہاتھی کو اُڑاتا ہوا در بارگاہ زمرد پر پہونچا یہان افغان آدم خوار مع اپنے چالیس ہزار ہمراہیون کے حفاظت بارگاہ مین مصروف تھا اُس نے جو لندھور کو دیکھا چلّا کر آواز دی کہ او پہلوان کہان آتا ہی لندھور نے جو اُس آدم خوار کو دیکھا چاہا بڑھکر وار تیغہ کا کرون مگر اسکی آواز سنکر اُسکے چالیس ہزار ہمراہی آگئے اور لندھور کو چارون طرف سے گھیر لیا لندھور نے بھی نعرہ کیا کہ آدم خوارون مین ہل چل پڑگئی اب نعرہ لندھور کی صدا جو اہل لشکر نے سُنی سب کے سب مسلح ہو کر لندھور پر ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی لندھور پر چارون طرف سے زخم پڑنے لگے مگر لندھور بھی شیرانہ وغا کرنے لگے جو سامنے آیا اُسکو ٹوک کر مارا اور کہا کہ او کافر کدھر جاتا ہی جب لندھور نے تھوڑی دیر مین تمام فوج کو پسپا کر دیا تو افغان سامنے لندھور کے آیا اور ایک ہاتھ تلوار کا مارا لندھور نے اُسکو خالی دیکر ہاتھی کو بڑھایا ایک وار تیغہ برق تاب کا سر افغان پر جو کیا دو ٹکڑے ہوکر وہ ملعون زمین پر گرا اسکا گرنا اور فوج کا پراگندہ و منتشر ہونا فوج تو اودھر اُدھر ہٹ گئی لندھور نے پردۂ بارگاہ زمرد اُلٹ دیا اور ہاتھی سے کود کر داخل بارگاہ ہوا اور نعرہ کیا کہ ہاشیدار کافران غدار منم لندھور بن سعدان گرد زمرد نے جو لندھور کو اس حالت مین پایا تخت سے پیچھے ہٹ گیا لندھور نے کہا او ملعون کہان ہی وہ ارماس بن عزماس جسنے ایسے شیر بیشہ جرأت و یکہ تاز میدان جلالت کو ایسی نامردی سے مارا یہ سنکر ارماس اپنے تخت زرین سے کودا اور سامنے آکر اُسنے ساطور کا وار سر لندھور پر کیا لندھور نے خالی دیکر پاؤن اپنا ساطور پر رکھدیا اور کہا او مردود اگر تجھمین کچھ طاقت ہو تو ساطور میرے پاؤن کے نیچے سے نکال لے ہرچند ارماس نے زور کیا مگر ساطور نے ذرا بھی جنبش نہ کی تب لندھور نے کہا کہ دیکھا تو نے ملعون ہمارے زور کو نہ نکال سکا اپنا ساطور میرے پاؤن کے نیچے سے یہ کہکر جھپٹ کے ایک طمانچہ ارماس کے مارا کہ وہ ملعون چیخ کھا کر زمین پر گرا لندھور نے جھکر ایک پاؤن اس ملعون کا ہاتھ مین لیا اور دوسرے پیر کو اپنے پاؤن کے نیچے دبا کر نام خدا لیکر چیر ڈالا اور بڑھکر چاہا کہ زمرد کو بھی واصل جہنم کرے مگر بہت سے سردار بیچ مین آگئے لندھور اُن سے لڑنے مین مصروف ہوا زمرد بھاگ کر دوسری بارگاہ مین گوشہ گزین ہوا اب یہان لندھور اور سرداران زمرد سے اندر بارگاہ کے تلوار چلنے لگی اُسوقت بارگاہ زمرد مین بارہ سے کرسی نشین اور چیدہ سردار جمع تھے سب نے لندھور کو گھیر لیا لندھور بھی شیرانہ لڑنے لگا جو سامنے آیا تیغہ اُسکے سر پہ مارا دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا کسیکو گردن مین ہاتھ دیکر دوڑا دیا چوب بارگاہ سے جا کر ٹکر کھائی سر چور چور ہوگیا کسی کو گردن پکڑ کے آپسمین ٹکرا دیا دونون کے سر چور چور ہوگئے تھوڑی ہی دیر مین تمام سرداران کو مار کر بارگاہ مین ڈال دیا اور آگے بڑھا جو باقی ماندہ ادھر اُدھر گوشون مین پوشیدہ ہوگئے تھے اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے لندھور نے قتل کیا جب زمرد نے

یہ حال دیکھا کہ لندھور نے بالکل سرداران نامی کو نیست و نابود کر دیا چاہا کہ فوج کو حکم دے کہ لندھور پر نرغہ
کرے تخنگان وجنگان کہ وزیر اسکے ہین انھون نے راے دی کہ اسوقت لندھور سے کچھ خبر نہ ہوجیے اسکو
جانے دیجیے کہین ایسا نہو غصہ مین تخت خداوندی اُلٹ دے اس سے بہتر یہی ہی کہ اسوقت لندھور کو نکل جانے
دیجیے پھر جو کچھ مناسب سمجھا جائیگا ویسا کیا جائیگا زمرد نے منظور کیا اور خاموش ہو رہا لندھور وہان سے سب
حاضران بارگاہ کو جو اسکو ملنے سے تھے قتل کرکے اور لاش ارماس ملعون کی لیکر باہر بارگاہ سے آیا یہان اسپ
ہاتھی کو عجیب حال مین پایا کہ زخمون سے چور چور خون بہ رہا ہی گردن جھکاے ضعف کی حالت مین در بارگاہ پر کھڑا ہی
تھوڑی سی لاشین اُسکے پاس پڑی ہین لندھور سمجھا کہ جو مجھے بیکر باہر آئے اُنکو ہاتھی نے مارا لندھور نے اُس
فیل سے اشارہ کیا وہ آگے لندھور کے آکر بیٹھ گیا لندھور اُسپر سوار ہوے اور لاشہ ارماس ملعون لیکر پہنچے
اپنی بارگاہ مین آئے وقت نماز قریب تھا لندھور نے لاشہ ارماس ایک طرف ڈال دیا بعجیل تمام وہ پوشاک
خون آلود اُتاری دوسرا لباس زیب جسم کرکے وضو کیا اور معروف نماز ہوے سردار جو بعد لندھور کے طرف لشکر
زمرد کے گئے تھے وہ بھی آئے اور سب اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر معروف نماز ہوے لندھور نے جب نماز سے
فراغت پائی دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے اور عرض کی ای کریم کارساز ای بے نیاز اس عبد ذلیل
نے دنیاے فانی مین دین کے واسطے بہت سی تکلیفین اُٹھائین اب اُمیدوار ہو کہ اس مقام ناپایدار کو مجھے
خالی کرا اپنی رحمت میرے اوپر شامل حال فرما بعد داراب ایسے جوان بیٹے کے اس مقام پر میرا زندہ رہنا
غیرت سے بہت بعید ہی اب مین حمزہ ثانی کو کیا منہ دکھاؤن مرکر اپنے نیک کامون کا صلہ پاؤن جب دعا ختم
ہوئی لندھور نے سجدہ شکر کیا اور خادمون نے سجادہ آگے سے اُٹھایا لندھور بیرون بارگاہ آئے اور
نشستگاہ مین جاکر رونق افروز ہوے سب سرداران نامی بھی جمع ہوے سب نے مدح و ثناے لندھور کی بحساب
کی لندھور نے کہا کہ مین لاشہ ارماس ملعون لایا ہون اُسکو میرے سامنے لاؤ خادم حسب الحکم لندھور لاشہ
ارماس بن عرماس کا سامنے لندھور کے لائے لندھور نے لاش کو دیکھکر شکر خدا کیا کہ مین نے قاتل داراب
کو واصل جہنم کیا مگر ابھی مین ان کافرون کو دم تھوڑی لینے دونگا پھر لندھور نے حکم دیا کہ لاشہ داراب بیمین زرہ
کا بھی لاؤ جب لاشہ داراب سامنے لندھور کے آیا اور لندھور کی نگاہ لاش پر پڑی دیکھا کہ تلوار داراب کے ہاتھ مین
ہی اسوقت تک تلوار نہین چھوٹی یہ شجاعت دیکھکر لندھور کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ڈاڑھین مار کر رونے لگا
اور اپنے بیٹے فرہاد خان ہندی سے کہا کہ تم اور جن جن سردارون کو چاہو ساتھ لو اور لاشہ داراب بیمین زرہ
اور لاشہ ارماس بن عرماس خدمت مین حمزہ ثانی کے لیجاؤ اور میری طرف سے آداب و تسلیمات
کہنا اور یہ سنانا اس فرزند نوجوان صف شکن تیغ زن کا دینا اور کہنا کہ عرض کی ہی کہ خدا کسی باپ کو لاشہ ایسے
فرزند ارجمند جری بہادر کا نہ دکھاے مگر مرضی خدا سے بس نہین ہی اور اب غلام حاضر خدمت ہونے کے
قابل نہین رہا کیونکہ حضور کو اب کیا منہ دکھائیگا اور سرداران نامی مجھکو کیا کہینگے غلام حضور سے وعدہ کر کے آیا
تھا جو کہ آفت شہزادے پر آئیگی حضور کے اقبال سے غلام رد کریگا ہر حال مین مدد کریگا قسمت کی شومی سے
ایسے وقت پہونچا کہ کافران بے دغا اس شیر بیشہ جرأت یکتاز میدان جلالت کو قتل کر چکے تھے گو میرا ارادہ ہوا کہ مین
بھی اپنی جان جی سے دون اپنے ہاتھ سے گلا کاٹ کے مر جاؤن مگر پھر خیال آیا کہ اگر ایسا ہی کیا تو کیا مزا ہوا لشکر
کفار یہی خیال کریگا کہ ہمارے مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اسقدر جمع دیکھکر ارماس کی شجاعت کا معت بل

کرکے اپنے تئین آپ ہلاک کرڈالا اور علاوہ اسکے قاتل داراب بھی زندہ رہیگا جب یہ خیال مجھکو آیا کہ قاتل داراب
زندہ رہیگا یہ بات مجھکو گوارا نہوئی گو مین تمام لشکر کفار کو مع زمرد شاہ لعین کے قتل کرتا تو بھی ایک قطرہ خون
داراب کا بدلا نہوتا یہ سوچ کر اسوقت تک قرطاب غیرلی سے زندہ رہا مگر اب جو حوصلہ کہ میرے دل مین تھا
وہ خدا نے پورا کر دیا یعنے قاتل داراب کو مین نے واصل جہنم کیا اب مجھکو زندگی شاق ہی حضور کسی اور سردار
کو یہان روانہ فرمائین کہ جو آکر حفاظت ناموس صاحبقرانی کی کرے کمترین اب چراغ سحری ہی ایک پل
مانند ایک صدی کے بمجبر گذرتا ہی یہ سب باتین کہکر اپنے فرزند ارجمند کو گلے سے لگایا اور کہا کہ بیٹا یہ ملاقات
آخری ہی اب مین تم سے کبھی نہ ملونگا بلکہ تم تک میرے مرنے کی خبر بھی نہ جائیگی ای فرزند مین اسوقت جو باتین
کہ تمسے کہتا ہون انکو وصیت جانو اور تاحیات اپنی خلاف ان باتون کے نہ کرنا ورنہ میری روح تمسے
تاقیامت ناخوش رہیگی وہ یہ کہ جب تک تمھارے تن مین جان رہے اطاعت سے آقائے نامدار کے منہ
نہ موڑنا اُنکا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا جیسے بڑے کے انکو جانشین اپنا ولی نعمت ماننا اپنی جان اُنپر نثار کردینا
اے خدا حافظ و ناصر اب تم جاؤ فرہاد خان نے جو یہ باتین اپنے والد نامدار کی سُنین ضبط کا یارا نہ رہا آنکھون
سے اشک حسرت بہنے لگے رو کر عرض کی ای والد نامدار پروردگار عالم آپکو تا دیر گاہ قیامت ہمارے سرپر
سلامت رکھے آپ یہ کیا ارشاد فرماتے ہین اگر آقائے نامدار آپ کی یہ کیفیت سُنین گے یقین ہی خود تشریف
لائینگے انکو آپکا صدمہ کب گوارا ہوگا اور غلام سے جو ارشاد فرمایا کہ اطاعت آقا سے ہاتھ نہ اُٹھانا تو کمترین
کی کیا طاقت ہی جو اُنکی فرمانبرداری سے کنارہ کشی کرے یہ سُنکر سلام آخری لندھور کو کیا لندھور نے
دعا دے کے گلے سے لگا لیا فرہاد خان مع چند سردارون کے طرف حمزہ ثانی کے روانہ ہوئے اُنکے جانے
کے بعد لندھور نے جراح کو طلب کیا اور اپنی زخم دوزی کرانے لگے چونکہ زخم کھائے ہوئے بڑی دیر ہوگئی
تھی منہ زخمون کے کھل گئے تھے خون جسم کا بہت بہ گیا تھا اُسکے سبب سے ضعف بہت تھا جراح نے بڑی دیر تک
زخم دوزی کی قریب شام ہونے لگا کہ فراغت پائی اب لندھور کو خیال اپنے ہاتھی کا آیا گھبرا کر اُٹھا ہاتھی کے
تھان پر آکے دیکھا وہ فیل رفیق بھی زفرط زخمداری سے مرگیا ہی لندھور نے جو ہاتھی کو مردہ پایا بہت افسوس
کیا اور کہا کہ ای یار وفادار تمنے سفر آخرت مین مجھے سبقت کی خیر ہم بھی قریب آتے ہین یہ کہکر مغموم و محزون
وہان سے واپس آیا تو آفتاب غروب ہوچکا تھا لندھور نے نماز مغرب مین ادا کی اور بوجہ ضعف کے اپنی
خوابگاہ مین آکر لیٹ رہا جب سردارون نے دیکھا کہ لندھور اپنی خوابگاہ مین گئے سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے پاسبان گرد بارگاہون کے گھومنے لگے اب حال لشکر
زمرد کا سنیے کہ جب لندھور ارماس ملعون کو مار کر اور بارگاہ مین بہت سے سردارون کو قتل کرکے
مع لاشہ ارماس ملعون اپنے لشکر کی طرف واپس آئے اور زمرد کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ لندھور اب اپنی
بارگاہ مین داخل ہوچکا ہی اور سب سردار بھی اُسکے عقب مین چلے گئے تب وہ ملعون باہر نکلا اور اپنی بارگاہ
مین آیا دیکھا تو یہان بارگاہ کی عجیب کیفیت ہی لاشے سردارون کے پڑے ہین مگر ارماس بن عمر ماس
کا کہین پتہ نہین ہی وزیرون سے کہا کہ ارماس کو مین نے یہان تک تو دیکھا تھا کہ اُس نے مقابلہ لندھور کیا مگر
پھر نہین معلوم کہ ارماس کہان چلا گیا اور اب کہان ہی کیا ہیبت لندھور سے کسی جانب نکل گیا وزیرون نے
کہا وہ ایسا پہلوان تو نہ تھا کہ ہیبت سے لندھور کی بھاگ جاتا پھر جو بد اُون سے کہا کہ باہر جاکر دیکھو

گھسن ارماس زخمی ہوکر گرتو نہین گیا ہی چوبدار حسب الحکم باہر گئے یہان آکر لوگون سے دریافت کیا تمنے ارماس
قاتل داراب کو دیکھا ہی اُنھون نے کہا ہمنے یہان تک نہین دیکھا چوبدارون نے کہا وہ مقابلہ لندھور سے
غائب ہوگیا ہی لوگون نے کہا ہمنے اچھی طرح خیال نہین کیا مگر اتنا دیکھا کہ لندھور جب باہر آئے تو دونون کاندھون
پر ایک لاش دوپارہ لیے ہوئے تھے شاید وہ لاش ارماس کی تھی چوبدارون نے جب لشکر لندھور مین آکر
خفیہ طور سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لندھور لاش ارماس لائے ہین یہان سے یہ سنکر چوبدار خدمت مین
زمرد کے حاضر ہوئے اور دعاے دولت دیکر عرض کی کہ حضور ارماس کو لندھور دو ٹکڑے کرکے یہان سے
لیگئے ہین اور لاش ارماس کو داراب کی لاش کے ساتھ خدمت مین حمزہ ثانی کے روانہ کیا ہی زمرد نے
ارماس کے مارے جانے کی جو خبر سُنی کانپ گیا کہ بڑا غضب ہوا اب لندھور کسی کو زندہ نہ چھوڑے گا جب
اُسنے ایسے پہلوان چابتن کو یون بارگاہ مین گھُس کر مارا اور اتنے سردارون کو مار کر لاش اُسکی لیگیا تو اب
یہ فوج اُسکے آگے کیا چیز ہی یہ سوچ کر اپنے وزیران باعقل و تدبیر یعنے بختگان و بختکان سے متوجہ ہوا کہ
اب کیا تدبیر کرنا چاہیے وزیرون نے کہا حضور اسوقت سب سے بہتر یہ ہی کہ وہ جو چار آدم خوار حضور کے
ہمراہ ہین اور اُنکے ساتھ چالیس ہزار آدم خوارون کا لشکر ہی اُنکو طلب فرمایئے اور حکم دیجیے کہ سب
جاکر اسوقت لندھور کی بارگاہ کو گھیر لین یقین ہی کہ انتہا کا زخمدار ہی اور اسوقت سوتا ہوگا زمرد کو یہ بات
پسند آئی اور حکم دیا کہ وہ جو چار آدم خوار بادولت کے ساتھ ہین اُنکو جاکر اطلاع کرو کہ تمھاری طلب ہی جلد
چلو چوبدار حکم پاکر باہر آئے اور پہلے اسجاد آدم خوار کے خیمے مین گئے یہ ملعون بیخبر سو رہا تھا چوبدارون نے
پاؤن دباکے جگایا جیسے ہی اُسکی آنکھ کھلی پوچھا کیون کہا کہ حضور خداوندی مین آپکی طلب ہوئی ارشاد کیا ہی جس
حال سے ہون ویسے آنا اسجاد اُٹھا اور جلدی سے پوشاک درباری پہنی اور طرف بارگاہ زمرد کے روانہ ہوا چوبدار
اُسکو بھیجکر خیمہ مین طوفان آدم خوار کے آئے یہ ملعون بھی بیخبر سو رہا تھا چوبدار نے اُسکو بھی جگایا اور طرف
بارگاہ زمرد کے روانہ کیا وہان سے چوبدار خیمے مین بہمن آدم خوار کے آئے یہ بھی سوتا تھا اسکو بھی جگایا اور کہا
کہ جلد جایئے حضور خداوندی مین آپکی طلب ہی وہان سے چوبدار خیمے مین افغان آدم خوار کے آئے دیکھا یہان کوئی
بھی نہین خیمے مین اندھیرا پڑا ہوا ہی ٹٹولتا ہوا خیمے کے اندر آیا پلنگ کے پاس پہونچے دیکھا پلنگ بھی خالی
پڑا ہی حیران ہوا کہ افغان کہان چلا گیا مجبور ہوکر وہان سے واپس آیا اور طرف بارگاہ زمرد کے چلا
جب بارگاہ مین زمرد کے پہونچا دیکھا کہ اسجاد و طوفان و بہمن اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین مگر افغان
کا یہان بھی پتہ نہین ہی ہنوز یہ عرض نہ کرنے پایا تھا کہ زمرد نے کہا کیا تو نے افغان آدم خوار
کو اطلاع نہین دی چوبدار نے دست بستہ عرض کی کہ حضور غلام حکم پاکر پہلے اسجاد آدم خوار کے خیمے مین
گیا یہ آرام فرماتے تھے مین نے انکو خواب سے بیدار کیا جو حکم قضا شیم صادر ہوا تھا اُس سے انکو آگاہی دی
یہ حاضر خدمت خداوندی ہوئے پھر غلام خیمے مین طوفان آدم خوار کے گیا انکو بھی سوتا پایا پاؤن دباکے جگایا
حکم محکم خداوندی سے مطلع کیا اُنھون نے بھی فوراً دربار کا راستہ لیا وہان سے خانہ زاد خیمہ مین بہمن آدم خوار کے گیا
انکو بھی سوتے پایا فوراً جگاکر حکم سرکار سنایا یہ بھی طرف دربار کے روانہ ہوئے مین انکے ہمراہ اپنے طرف خیمے افغان
آدم خوار کے گیا وہان جاکر دیکھا تو اندر بارگاہ کے اندھیرا پڑا ہی ٹٹولتے ہوئے بارگاہ کے اندر گیا پلنگ کے پاس
پہونچا پلنگ کو خالی پایا خیال مین آیا کہ شاید وہ طرف بارگاہ کے چلے گئے ہون پھر سوچا کہ اگر وہ چلے جاتے

جو کوئی اُسکے خدمتگزارون سے تو یہان ہوتا اور اگر وہ بھی نہوتا تو خیمے مین روشنی تو ہوتی وہان سے مجبور حاضر
خدمت فیضدرجت ہوا یہ بات چوبدار سے سنکر زمرد بہت متحیر ہوا اور آدم خوار بھی بہت گھبرائے اور زمرد سے
عرض کی کہ حضور ہم لوگ خود جاکر اپنے بھائی کے خیمے مین دیکھینگے یہ کہکر اور زمرد سے اجازت لیکر یہ تینون آدم خوار
یعنے اسجاد و طوفان و بہمن باہر بارگاہ زمرد کے آئے اور طرف خیمے افغان کے چلے جب در خیمے پر پہونچے
دیکھا واقعی مین خیمہ کے اندر اندھیرا پڑا ہوا ہی اندر خیمے کے آئے ٹٹولتے ہوئے پلنگ کے پاس پہونچے دیکھا
پلنگ بھی خالی پڑا ہی جلدی سے خدمتگار سے کہا کہ جاؤ مشعل کو لے آؤ خدمتگار مشعل کے لینے کو گیا اور یہ لوگ
وہان کھڑے ہوکر سوچنے لگے کہ افغان کس طرف چلا گیا یہ سوچ رہے تھے کہ مشعل بھی آکر موجود ہوا یہ
سب آدم خوار لشکر مین ڈھونڈھنے لگے کبھی نام لیکر پکارتے ہین کبھی جو کوئی آدمی سامنے آگیا اُسنے پوچھا کہ تمنے
ہمارے بھائی افغان آدم خوار کو تو نہین دیکھا ہی وہ جواب دیتا ہی کہ دیکھا کیون نہین ہزارون بار دیکھا ہی یہ
لوگ جھلا کے کہتے ہین ارے بھئی ہم ابھی کا ذکر کرتے ہین تمنے انکو ابھی ابھی کہین دیکھا ہی وہ جواب دیتا ہی کہ
ابھی ہمنے نہین دیکھا ہی یہ مجبور ہوکر اور آگے بڑھتے ہین بڑھتے بڑھتے یہ لوگ قریب اُس مقام کے پہونچے کہ جہان
لندھور سے اور افغان سے مقابلہ پڑا تھا روشنی مشعل سے سب صاف معلوم ہوتا ہی دیکھا کہ ایک آدم خوار
لشکر افغان کا مرا ہوا پڑا ہی اسجاد نے طوفان سے کہا کہ بھائی یہ آدم خوار تو بھائی صاحب کا ملازم ہی
اسکو کسنے قتل کیا یہ کہہ رہے تھے کہ نگاہ بہمن کی ایک اور کشتے پر پڑی اُسنے بھی طوفان سے کہا کہ دیکھیو ایک لاشہ
اور پڑا ہی اب جو نگاہ انکو سب نے دوڑایا تو دیکھا کہ لاشے بہت سے آدم خوارون کے جو افغان کے ملازم تھے
پڑے ہین اب تو طوفان و اسجاد و بہمن کے ہوش پران ہوگئے اور کہا کہ بھائی خیریت بھائی صاحب
کی نظر نہین آتی اُنکا تمام لشکر تو مردہ پڑا ہی معلوم ہوتا ہی کہ لندھور بن سعدان سے اور بھائی صاحب سے مقابلہ
پڑا یہ باتین کرتے ہوئے چلے آتے تھے کہ دیکھا لاشہ افغان مردم خوار دو ٹکڑے زمین پر پڑا ہی جیسے ہی نگاہ اسجاد
کی پڑی یہ تو ہائے بھائی کہکے بیہوش ہوگیا طوفان نے جو اسکی یہ کیفیت دیکھی اور نگاہ بڑھا کے دیکھا تو لاشہ پڑا ہی
یہ بھی ہائے بھائی صاحب کہکے سر پیٹنے لگا بہمن نے بھی لاشہ کو دیکھا یہ بھی رونے لگا اب اسجاد جب زمین سے
اُٹھا تو اسنے دیکھا دو ٹکڑے ہین افغان مردم خوار کے بہت رویا اور کہا کہ بھائی تمنے مفت اپنی جان دی کیون
مقابلہ کیا لیکن اب تمھارے خون کا بدلا لندھور بن سعدان کر دے ہم لوگ لینگے یہ کہکر تینون بھائیون نے
لاشہ اسکا اُٹھایا اور طرف بارگاہ زمرد کے چلے جب قریب بارگاہ کے پہونچے تو زمرد کے کان مین رونے کی
آواز آئی چوبدارون سے کہا جاکر دیکھو تو یہ کون روتا ہی چوبدار جو باہر آئے تو یہ واقعہ دیکھا کہ اسجاد اور طوفان
اور بہمن ایک لاش اپنے کاندھون پر لیے چلے آتے ہین انھون نے آکر زمرد شاہ سے عرض کی کہ حضور اسجاد
و طوفان و بہمن ایک لاشہ لیے ہوئے آتے ہین انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ لاش افغان کی ہی اور لندھور
سے مقابلہ پڑا اُسنے افغان کو بھی قتل کیا یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ یہ لوگ بھی لاش لیے در بارگاہ پر آئے اور پردہ
اُٹھا کے اندر آئے لاش افغان کی سامنے زمرد کے رکھدی اور رونہ دھونا کرنے لگے زمرد نے بھی اسکے
دیکھنے کو نہایت افسوس ظاہر کیا اور حکم دیا کہ اس لاش کو یہان سے لے جاؤ یہ سب وہان سے لاش کو
لیکے چلے اور اپنے طور سے اسکی تجہیز و تکفین کی اور فراغت پاکر پھر دربار مین زمرد کے آئے اور کہا کہ یا خداوندا
ہم لوگون کو اجازت رخصت فرمائی جاوے کہ ہم لندھور سے مقابلہ کرین اور اپنے بھائی کے خون کا بدلا

لیکن زمرد تو اس بات کو خود ہی چاہتا تھا ان لوگون کو خاص اسی واسطے بلایا تھا مگر جب یہ خود سائل ہوئے کہ لندھور
سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لینگے تو زمرد نے بطور دنیاداری کے انکو بہت سمجھایا آخرکار رخصت دی اور یہ لوگ رخصت
پاکر زمرد کو سلام کرکے بارگاہ کے باہر آئے اور اپنی اپنی بارگاہون مین گئے اور سردارون کو بلاکے حکم دیا کہ اسباب
حرب و ضرب آراستہ کرو ہم مقابلہ مین لندھور بن سعدان کرد کے جائینگے اسکا خون زمین پر بہائینگے
اپنے بھائی کے خون کا بدلا لینگے سردارون نے جو یہ خبر پائی اپنے اپنے خیمون مین آکر درستی کرنے لگے
ادھر یہ ملعون بھی سلاح ذات پر آراستہ کر رہے ہین جب سب مسلح و مکمل ہو چکے تو پیسلاب کے اسجاد و آدم خوار
چالیس ہزار سوار لیکر طرف بارگاہ لندھور کے بطور شبخون چلا اور آتے ہی بارگاہ لندھور کو گھیر لیا یہان لندھور
بن سعدان کرد کہ زخمداری کی وجہ سے نہایت ضعیف ہو گئے تھے دوسرے داراب کے مارے جانیکا صدمہ
انکو پہونچا تھا تیسرے دو روز سے خاصہ بھی نہین تناول فرمایا تھا حالت غش مین اپنی بارگاہ فلک اشتباہ
مین پڑے تھے اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین سو رہے تھے کہ یکایک مرکبون کے سمون کے کھڑاکے
کی جو آواز بہادرون کے کانون مین پہونچی گھبرا کے اٹھ بیٹھے اور تلوارین پکڑ کے باہر نکل آئے ادھر
لندھور بن سعدان کی بھی آنکھ غش سے کھل گئی یہ بھی تیغ برقتاب پکڑ کر اپنی بارگاہ سے باہر نکل آئے
اب جو دیکھتے ہین تو اسجاد و آدم خوار چالیس ہزار سوارون کی جمعیت سے بارگاہ کو گھیرے ہوئے کھڑا ہی
چاہتا ہے کہ پردہ بارگاہ اٹھا کے اندر آئے کہ لندھور نے نعرہ کیا او ملعون کہان آتا ہے منم لندھور بن سعدان کرد
نعرہ کرکے ایک ہاتھ تیغ برقتاب کا مارا اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغ سپر پر پڑا سپر کو کاٹ خود و سر مین
در آیا یہ ملعون گھوڑے سے کود کر بھاگا اور لشکر کو اشارہ کیا کہ سب لندھور پر ٹوٹ پڑو لشکر نے جو اجازت
پائی سب لندھور پر ٹوٹ پڑے اور بوٹیان لندھور کی کاٹ کاٹ کے کھانے لگے لیکن لندھور بھی مستانہ
وغا کرنے لگا جو اسکے لپٹا اسکو ایک گھونسا ایسا مارا کہ استخوان بدن چور چور ہو گئے واصل جہنم ہوا اپنے
کئے کی سزا پائی مگر کہان ایک کہان چالیس ہزار لیکن لندھور نے سب آدم خوارون کو مار کر میدان جنگ کو
لاشون سے پاٹ دیا خون کا دریا بہا دیا آدم خوارون مین ایک شور برپا ہوا تھوڑی دیر گذری تھی کہ مردم خوارون
نے راہ فرار لی اب لندھور نے جو دیکھا کہ آدم خوار بھاگ نکلے تلوار پکڑ کر انکا پیچھا کیا اسجاد مردم خوار جو ان
سب کا افسر تھا وہ للکارتا ہے کہ یارو ایک جوان سے کیون ہمت ہارے دیتے ہو ارے نرغہ کرکے ٹوٹ پڑو
ایک ایک کے دس دس لپٹ جاؤ گوشت نوچ نوچ کے کھا جاؤ تسپر وہ کسی طرح مقابلہ نہ کر سکیگا دیکھو ہمت ہارو
اگر اس جوان کو مار لو تو زمرد ثانی دولت دنیا سے نہال کر دیگا دامن ہوس در شاہوار سے بھر دیگا
بہادرون مین نام ہو گا لاکھ یہ سب کو للکارتا ہے لیکن دیتا ہو دل بڑھاتا ہے مگر بھاگے ہوئے کب رکتے ہین
لشکر بھاگ کر دور پہونچ گیا طوفان کوہ خد نے جو یہ معرکہ دیکھا اپنی فوج دریا موج چالیس ہزار جوان آدم خوار
لیکر لندھور بن سعدان کرد پر ٹوٹ پڑا آدم خوار لندھور سے لپٹ گئے لندھور نے بھی بے دریغ تیغ کو
شروع کیا اب لشکر اسجاد نے جو دیکھا کہ فوج طوفان نے بھی لندھور پر حملہ کیا ہے یا تو یہ سب بھاگے
جاتے تھے یا پلٹ پڑے اور درست ہو کر پھر لندھور پر حملہ آور ہوئے جب لندھور نے دیکھا کہ اب
دو لشکر ملکر پھر حملہ کرتے ہین پیشت جلوے ہوشیار اور لڑنے پر تیار ہو گیا کسی کو طمانچہ زور سے مار دیا کسی کو
گھونسا ایسا مارا جو تیغ کی زد پر آیا اسکو دو ٹکڑے کیا کسی کی گردن پکڑ کر دو ٹکڑا ہوا زمین پر گرا لشکر کے پیدل سوارون

کے

اس بھیڑ مین خیال بھی نہ کیا روند ڈالا کسین ایک ہاتھ مین ایک جوان کی گردن پکڑی دوسرے ہاتھ مین دوسرے
کی گردن لی آپسمین اس زور سے دونون کو ٹکرایا کہ مغز سر باہر نکل آیا کسی کو واستا نہ مار دیا کسی کو پانون کے نیچے
روند ڈالا دب کر مر گیا اگر کوئی جوان قوی تن مقابل آیا ایک پیر ہاتھ مین لیا دوسرے پیر کو اپنے پانون کے نیچے دبایا
چیر کر پھینک دیا ہزارون کو قتل کیا جب آدم خوارون نے دیکھا کہ اب فتح نہ پائینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ سب ملکر
لندھور سے لپٹ جائین اور اسکا گوشت نوچ نوچ کر کھائین یہ صلاح سب نے آپسمین کرکے نرغہ کیا اور لندھور
سے آکر لپٹ گئے گوشت لندھور کا نوچ نوچ کے کھانے لگے لندھور کی سپاہ نے جو یہ رنگ دیکھا کہ لندھور
اس بلائے عظیم مین مبتلا ہو گئے ہین یہ سب بھی نام خدا لیکر ٹوٹ پڑے تلوارین مارنے لگے بہت سے آدم خوار جب
قتل ہوئے سب لندھور کو چھوڑ کر پیچھے ہٹے مگر لندھور نے بھی اس نرغے کے عالم مین بہت سے آدم خوار
مارے جب آدم خوار پیچھے ہٹے اور لندھور نے نجات پائی پھر تیغہ برق تاب لیکر ٹوٹ پڑا اور آدم خوارون کو
واصل جہنم کرنے لگا ادھر ہمراہیان لندھور آدم خوارون کو قتل کر رہے ہین ادھر لندھور کافرون کو واصل جہنم
کر رہا ہی ایک ہنگامہ بلند ہی حشر بپا ہی خون کے فوارے چل رہے ہین سر آدم خوارون کے مثل حباب دریاے
خون مین تیرتے پھرتے ہین قریب ہی کہ لشکر **طوفان** بھی گریزان ہو کہ **طوفان** آدم خوار خود مقابلے مین لندھور
کے آیا اور آواز دی کہ او پہلوان مردان عالم سے آنکھ چار کر لندھور نے جو دیکھا تو ایک جوان بلند قامت سیاہ رنگ
بازو بھرے بھرے سینہ پر گوشت کوہ سے زیادہ چوڑا ماتھا کوتاہ آنکھین چھوٹی چھوٹی پانون ستون بارگاہ سے زیادہ
ایک حال ہاتھی کی ہی باندھے کہ جو سم رکب سے تحت مین اور سر رکاب سے فوق مین ملی ہوئی اور بہت آلات حرب
عجیب وغریب قسم کے جو آجتک نگاہ سے نہین گذرے زیب جسم کئے ہوئے ہاتھ مین ایک سنگ گران لیے
ہوئے نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہی لندھور نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا آواز دی او ملعون کدھر آتا ہی اُسنے
جواب دیا کہ تجھسے مقابلہ کرونگا تو نے میرے بھائی **افغان** آدم خوار کو قتل کیا ہی مین بھی تجھکو اس بیدردی
سے قتل کرونگا کہ تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا افسوس کرینگے یہ کہکر وہ سنگ گران جو ہاتھ مین
تھا طرف لندھور کے پھینکا لندھور نے اُسکو خالی دیا اور پکار کر آواز دی کہ او ملعون اپنا نام تو بتا کہ تو کون
ہی اسنے کہا مین **طوفان** آدم خوار برادر **افغان** آدم خوار ہون تیری بہادری اور طاقت دیکھنے آیا ہون
تو نے بہت بڑا غضب کیا کہ زینت لشکر زمرد کو بچھاڑا بیٹے ارماس بن عزماس کو مارا علاوہ اسکے میرے بھائی
افغان آدم خوار کو تو نے بیگنہ قتل کیا دیکھ تو سہی تجھکو بھی کس بیکسی سے قتل کرتا ہون لندھور نے یہ سنکر
آواز دی کہ او ملعون تو بھی جہنم مین اپنے بھائی کے پاس جائیگا یہ ارمان تیرے خانۂ دل مین رہجائیگا معلوم
ہوا تیری بھی موت آئی ہی جو یہ کلمات لاف و گزاف بکتا ہی اور ارماس ملعون کو قتل کرنے سے کیا مجھے تسکین
ہوئی ہی ارے مین اگر تمام لشکر کو مع زمرد ملعون کے قتل کرونگا تو بھی خون ناحق شیر بیشہ دلاوری کہ بیکس ہوا
کا عوض ہرگز نہوگا دیکھ تو مین دم بھر کے عرصے مین کیا کرتا ہون اگر خدا نے چاہا تو زمرد شقی کو ٹوک کر سیدھا
مارونگا ورنہ مین تو اپنی جان سے ہاتھ دھوئے بیٹھا ہون اب مجھکو پلٹ کے خدمت فیضدرجت مین
آقائے نامدار کے جانا شاق ہی تم لوگون نے ایسے شیر بیشہ جرأت و یکہ تاز میدان جلالت کو دغا سے قتل کیا
کہ جسکی وجہ سے مین آقا کو منہ دکھانے کے قابل نہین رہا اب جو مین اُنکی خدمت مین جاؤنگا کیا منہ دکھاؤنگا
وہ مجھکو دیکھکر کیا فرمائینگے سب سرداری کلمہ زبان پر لائینگے۔ لندھور نے شاہزادے کے قتل ہونے کا غم

خیال نہ کیا اپنی جان سلامت لیکر واپس آیا یہ کلمات جو لندھور کی زبان پر آئے اور خیال داراب سیمین زرہ
کا آیا اشک آنکھون سے جاری ہوگئے طوفان ملعون نے جو یہ کیفیت لندھور بن سعدان کی دیکھی طعن سے
کہا کہ او پہلوان کیا عورتون کی طرح سے مرے ہوؤن کو روتا ہی جب لڑائی سے جان بچکی اور کوئی اس کی جگہ لیگی
تب باطمینان ایک گوشے مین بیٹھے اپنے کشتون کو رو لینا یہ میدان جنگ ہی نہ افسانہ نہین ہی یہان کوئی کسی
کو پرسا نہین دینے آتا ہی لاجو کوئی وار رکھتا ہو لندھور نے جو یہ کلمہ سنا ضبط کا یارا نہ رہا چاہا بڑھکر
ایک طمانچہ اس لعین کے گلے پر مارون کہ دانت ٹوٹ جائین تاکہ آیندہ کسی جری سے ایسی زبان درازی
نکرے لیکن وہ اس زد پر نہ تھا اسوجہ سے تیغ برق تاب کا ایک ہاتھ جھک کر جو مارا تو مرکب اس لعین کا مارا گیا
یہ زمین پر گرا گرتے گرتے سنبھل کر غول مین لشکر کے پوشیدہ ہوا اور اسقدر ہیبت لندھور اسپر طاری
ہوئی کہ صف آخر کی پشت پر جاکر چھپا یہ حال جو تختگان وزیر زمرد نے دیکھا جاکر زمرد ثانی سے عرض کی
کہ حضور اسوقت لندھور کسی سے نہ زیر ہوگا نہ مارا جائیگا عجیب کیفیت سے لڑ رہا ہی تمام آدم خوارون
کو قتل کر رہا ہی میدان جنگ لاش مقتولان سے بھر رہا ہی بہتر ہوتا کہ اگر اسوقت کسی صورت سے آدم خوار
واپس آتے اور پھر کبھی جب قابل پاتے مار لیتے زمرد نے کہا میری تو اب عقل کام نہین کرتی ای تختگان
جو تو مناسب جان وہ کر تختگان یہ حکم سنکر باہر آیا اور اپنے ساتھ چند سردارون کو لیکر اس مقام پر
آیا جہان لندھور آدم خوارون کو قتل کر رہا تھا آتے ہی اسنے آواز دی کہ ای پہلوانان روئے زمین تن ای گردان
صف شکن ارشاد قدرت یہ ہی کہ آخر لندھور بھی تو ہمارا بندہ ہی اسکا غصہ بھی تو ہمین اٹھانا لگیگا لیکن ای
بندگان اسوقت لندھور سے نہ بولو جب ہمارے جی مین آئیگا اسکو دنیا سے اٹھا لینگے مگر اسوقت
ہمکو اپنے بندے کی بیکسی اور شجاعت پر رحم آگیا ہی لہذا اسوقت اسکو نہ ستاؤ اگر نہ ہم اپنے اسی بندے
کی طاقت بڑھا دینگے تم سب کا زور گھٹا دینگے آخر کو تمھاری شکست ہوگی اسکی فتح ہوگی پھر یہ بات کب
ما بدولت کو گوارا ہوگی کہ رفیقان خداوند قتل ہون اس سے بہتر ہی کہ اسوقت اسکے مقابلے
سے ہٹ آؤ لندھور نے جو یہ بات تختگان سے سنی اور نگاہ اسکی تختگان پر پڑی نعرہ کیکر
او ملعون تو ابھی تک زندہ رہا یہ کہکر لندھور تختگان کی جانب بڑھے اس ملعون نے چاہا کہ اپنے
تئین کسی پرے مین پوشیدہ کرے لندھور نے بڑھکر ایک وار جو تیغ آبدار کا بڑھکر کیا سر تختگان
کا اڑگیا اسکا مارا جانا کہ لشکر مین ایک غلغلہ بلند ہوا ہر ایک دل دردمند ہوا یہ خبر ہرکارون نے
زمرد ثانی کو پہونچائی کہ حضور کا وزیر خوش تدبیر یعنی تختگان ہاتھ سے لندھور کے سر میدان مارا گیا
زمرد نے جو یہ خبر سنی بہت افسوس کیا اور بھائی اسکا تختگان کہ یہ بھی وزیر ہی زمرد ثانی سے اس
خبر کو سنکر بہت گھبرایا زمرد سے اجازت لیکر باہر آیا اور بہت سے سردارون کو ہمراہ لیکر اپنے بھائی کی لاش
لینے کو میدان کی طرف چلا جیسے ہی قریب میدان کے پہونچا دیکھا آدم خوارون کے بے انتہا لاشے میدان
مین پڑے ہین لیکن جو زندہ ہین انھون نے لڑائی مین جان لڑا دی ہی لندھور بھی پشت پہلو سے
ہوشیار نہنگانہ شیرانہ دغا کر رہا ہی آدم خوار مر مر کر گر رہے ہین بازار موت گرم ہی یہ لاش اپنے بھائی
تختگان کی ڈھونڈھتا ہوا آگے بڑھا جاتے جاتے قریب ایک درخت کے پہونچا دیکھا نیچے اس درخت
کے لاش تختگان کی پڑی ہوئی ہی مگر سر نہین معلوم ہوتا زاغ و زغن بوٹیان نوچ نوچ کر کھا رہے ہین

اسکی نگاہ جو لاش پر پڑی اور یہ حالت اپنے بھائی کی دیکھی ضبط کا یارا نہ رہا اپنے تئین لاش پر بختگان کی گرادیا شور وغوغا
وفغان بلند کیا جو لوگ اسکے ہمراہ تھے انھون نے سمجھانا شروع کیا کہ حضور صبر فرمایئے بہت گریہ نہ کیجئے تقدیر سے
کیا چارہ ہی وقت موت کا کب ٹلتا ہی اب انکی تجہیز و تکفین کی فکر کیجئے بختگان سب کی باتین سنتا ہی مگر رونا اسکا
موقوف نہین ہوتا ہی آخر کار بڑی مشکل سے ہمراہیان بختگان نے اسکو لاش سے بختگان کی جدا کیا اور لاش
کو ایک چارپائی پر ڈال کے اسکے ہمراہ لے چلے یہ پیچھے پیچھے لاش کے روتا جاتا ہی اسی حالت سے دربارگاہ زمرد شاہی
پر پہونچے بختگان لاش کو اندر بارگاہ کے لایا اور حال اسکا زمرد کو دکھایا زمرد نے بہت افسوس کیا اور حکم
دفن دیا جب بختگان نے تجہیز و تکفین سے بختگان کے فراغت پائی تو حاضر خدمت زمرد ہوا ہاتھ باندھ
کے عرض کی کہ حضور میرے بھائی کو لندھور نے بیگناہ قتل کیا ہی یا تو مین لندھور سے اپنے بھائی
کے خون کا بدلا لونگا یا اپنی بھی جان دونگا مجھکو اجازت میدان مرحمت فرمائی جائے زمرد اپنے دل مین
سوچا کہ کیا عجب ہی یہ اسوقت اپنے بھائی کے غم مین قیامت برپا کردے اور لندھور کو قتل کرے یہ
سوچکر ظاہری انکار کیا جب دو تین بار کہنے سے بختگان نے قبول نہ کیا تو زمرد نے اسکو بھی اجازت دی
اور اپنے دو سردار اسکے ساتھ کیے یہ سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا اور پچاس ہزار سوار لیکر طرف میدان
کے روانہ ہوا جب قریب میدان جنگ پہونچا دیکھا لندھور آدم خوارون کے لشکر مین بیغارہ وغا کر رہا ہی
قریب لندھور کے جاکر نعرہ کیا کہ او لندھور تو نے میرے بھائی بختگان کو بیخطا مارا مین تو تجھسے نہ بولتا مگر
اب اپنے بھائی کے خون کا بدلا لونگا میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا اس بیکسی سے تجھکو قتل کرونگا کہ تیرے
حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا افسوس کرینگے لندھور نے یہ بات اس نابکار سے سنکر جواب دیا کہ
او ملعون تو ہمکو کیا قتل کریگا پیشتر اپنی جان کی خیر منا تجھکو بھی تیرے بھائی کے پاس جہنم مین بھیجتا ہون
یہ کہکر لندھور تیغ پکڑ کے طرف بختگان کے چلے اسنے اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب ایک بار لندھور پر ٹوٹ
پڑو فوج نے جو یہ اجازت پائی لندھور پر چارون طرف سے تیغ و نیزہ و تیر برسنے لگے لندھور بھی سنبھل
معروف جنگ ہوا اب لندھور کی عجیب کیفیت ہی ایک تو تین روز سے بے آب و دانہ ہین دوسرے
کوئی جگہ انکے جسم مین خالی نہین ہی جہان زخم نہون آدمخوارون نے بوٹیان نوچ نوچ کے کھالی ہین
خون جسم سے روان ہی فیل وفادار مرچکا ہی پیادہ پا لاکھون سوارون سے وغا کر رہے ہین سوارون مین
لندھور کے جو چند کس باقی ہین وہ بھی بیچارے شجاعت کے دھنی ہین انتہا کے زخمدار ہین مگر پاؤن معرکہ
سے نہین ہٹاتے ہین لڑ رہے ہین بہت سے جوانان ہندی بھی مارے گئے ہین مگر لڑائی مین سب ایسے
مصروف ہین کہ باپ کو بیٹے کے اور بیٹے کو باپ کے اور بھائی کو بھائی کے مارے جانے کی خبر نہین ہی
ہنگامہ گیر و دار بلند ہی دل دردمند ہی خون کے فوارے چل رہے ہین ایک طرف آدم خوارون کا نرغہ
ہی ایک طرف بختگان ملعون لڑ رہا ہی مگر لندھور دونون کو جواب دے رہے ہین بڑے زور و شور سے
تیغ زنی کر رہے ہین لشکر کفار پیچھے ہٹا جاتا ہی لندھور آگے بڑھتے آتے ہین جب بختگان نے یہ کیفیت
دیکھی کہ لندھور نے لشکر کو پسپا کردیا قریب ہی کہ میرے ہمراہی بھاگ کھڑے ہون پکار کر آواز دی کہ اے
جوانان صف شکن کیا تم مین کوئی اب ایسا باقی نہین ہی جو اس پہلوان زخمدار کو قتل کرے بڑے تعجب کی بات
ہی کہ ایک سے تم اسقدر ہمت ہارے دیتے ہو ارے نامردو اسکی جرات کو تو دیکھو کہ پاؤن زمین پر نہین جمتے ہین

ہاتھ دستگیری نہیں کرتے ہین مگر کس جواں سے لڑ رہا ہے تم مین کوئی ایسا نہین ہے جو اسکا اس حال مین مقابلہ
کرے اب اسکا مار لینا بہت آسان ہے یہ سنکر ریسے دو دونون سردار جو زمرد نے اسکے ساتھ کر دیے ہین
اُنمین سے ایک پہلوان نکلا اور سامنے لندھور کے آیا وار کیا لندھور نے خالی دیکر چاہا کہ تلوار اس ملعون
کی چھین لون مگر فرط ضعف سے پانون بہک گیا زمین پر گرے اُس کافر نے ایک ہاتھ تلوار کا لندھور کو مارا
لندھور نے بائین ہاتھ کو چہرے کی پناہ کیا اور جب تیغ اسکی قریب پہونچی بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال
دیا اور وہی سہارا پاکر اُٹھ کھڑے ہوئے وہ ملعون لندھور کے لپٹ گیا لندھور نے اُسکو سر سے بلند کرکے
چکر دینا شروع کیا دونون لشکرون مین لوگ تعجب سے دیکھنے لگے اور لندھور کی جرأت پر تحسین و آفرین
کرنے لگے کہ ایسی حالت مین ایسا کار نمایان کرنا اسی جوان پر ختم ہے کیا طاقت کسی کی جو اس سے مقابلہ
کر سکے اس طاقت کی کچھ حد بھی ہے کہ اُسکو سر سے اونچا کیا جسکا لنگر ایک کوہ سے زیادہ ہے اور پھر کس حال مین
ایک دن اور ایک رات سے برابر جنگ کرتے گذرے اور آب و دانہ بہم نہین پہونچا اُسپر اسقدر زخمدار ہے ایسے
شیر سے کون مقابلہ کر سکتا ہے اُدھر تو یہ چرچا تھا ادھر لندھور نے اُس نابکار کو چکر دیکر اس زور سے
زمین پر دے مارا کہ زمین کارزار کانپ اُٹھی گرد بلند ہوئی استخوان اُس بدکیش کے چور چور ہو گئے دوسرا
بھائی اُسکا جو پرے مین موجود تھا اسکی آنکھون مین بھائی کے مارے جانے سے اندھیرا آگیا اپنے پرے سے
گھوڑے کو گرما کے نکلا اور لندھور پر آتے آتے وار کیا لندھور نے اسکو بھی اُسی طرح سے چکر دیکے
زمین پر دے مارا کہ یہ ملعون بھی واصل جہنم ہوا اور لندھور پھر تیغ پکڑ کر مصروف جنگ ہوا یہان تک تیغ زنی
لندھور نے کی کہ بختگان کی فوج گریزان ہوگئی جب بختگان نے فوج کا یہ حال دیکھا بہت کچھ دل
بڑھایا لیکن بھاگے ہوئے کب رکتے ہین فوج نے ساعت بھی نکی آخرکار بختگان بھی مجبور ہو کر فوج کے ساتھ
ہوا اور طرف بارگاہ زمرد کے واپس آیا زمرد سے آکر کل کیفیت بہادری لندھور کی بیان کی اور دونون
سردارون کے مارے جانے کا واقعہ بھی سنایا زمرد یہ بات سنکر بہت متعجب ہوا اور حالت تردد مین بختگان
سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے انداز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جری اب تھوڑی دیر مین سب آدم خوارون
کو بھی مار کر یہان پہونچ جائیگا اُسوقت سوائے قتل ہو جانے کے کچھ بن نہ آئیگا اب جو تو رائے دے ویسا
کیا جائے بختگان نے جب زمرد کو اسقدر متردد پایا عرض کی خداوندا اب اگر لندھور نے فتح بھی پائی
تو فقط بعد فتح پانے کے تھوڑی دیر زندہ رہیگا کیونکہ انتہا کا زخمدار ہے اور زخمون سے خون بہت بہ گیا ہے
ضعف سے اُسکا نہین جاتا ہے ہاتھ تری مشکل سے اُٹھتا ہے لیکن جرأت ایسی بلا اور رعب ایسا ہے کہ کوئی اُسکے
پاس نہین جا سکتا اگر کوئی دل کڑا کرکے اُس تک چلا بھی جاتا ہے تو سوائے مارے جانے کے پلٹ کے آنا نصیب
نہین ہوتا اس سے بہتر یہ ہے کہ اسوقت جسقدر ملازمان خداوند یہان موجود ہین سب کو حکم دیا جاوے کہ ہجوم
کرکے لندھور پر ٹوٹ پڑین جب اسقدر آدمی پاس ایک زخمدار کو چارون طرف سے گھیر لینگے تو کیا دشوار
ہو جائیگا تعجب ہے کہ اس ہجوم کے ہاتھ سے نجات نہ پاکے مارا جائے زمرد نے جو یہ کیفیت سنی حکم دیا کہ ہمارے
جسقدر ملازم ہین سب جاکر لندھور کو گھیر لین اُسوقت اُس سے خوف نکرین وہ انتہا کا زخمدار ہے کچھ بھی
نہ بنا سکیگا قتل ہو جائیگا یہ حکم پاتے ہی فوج زمرد تیار ہوئی اور تمام ملازمان زمرد میدان کارزار کیطرف
چلے جب قریب پہونچے دیکھا کہ لندھور نے مردم خوارون کو مار کر پیچھے ہٹا دیا ہے قریب ہے کہ آدم خوار پناہ

طلب کرین یا راہ فرار لین لشکر زمرد نے جو یہ کیفیت دیکھی آتے ہی لندھور پر ٹوٹ پڑے چارون طرف سے
لندھور کو گھیر لیا مگر اب لندھور مین اتنی حالت بھی باقی نہین ہو کر اپنی جگہ پر تھم سکے پاؤن ثابت قدمی نہین
کرتے ڈگمگاتے ہین اور پھر اسقدر آدمیون نے آکر چارون طرف سے گھیر لیا لندھور نے بھی سنبھل کر لڑنا
شروع کیا جو اہلی زور آیا اسکو واصل جہنم کیا اور ہمراہیان لندھور بھی ہر ایک اپنی اپنی شجاعتین دکھا رہے تھے
فوج دریا موج زمرد سے مقابلہ ہو اگر کوئی سردار کہین نرغے مین گھرا پکار کر لندھور کو آواز دی لندھور
مثل شیر غضبناک جھپٹ کے آیا اس نرغے کو وہان سے ہٹایا اپنے ہمراہی کو بچایا اگر کوئی پہلوان سامنے
لندھور کے آگیا اُسکو زمین سے اٹھا کے سر سے بلند کیا چکر دیکر دے مارا استخوان اُسکے چور چور ہو گئے واصل
جہنم ہوا ایسی کیفیت سرداران لندھور کی بھی ہے کہ جو سامنے آتا ہے اسکو مار کر گرا دیتے ہین کسی کو زمین پر دے مارا
کسی کو تلوار سے دو ٹکڑے کیا لندھور بڑی دیر تک اسی صورت سے دغا کرتا رہا جب فوج زمرد پسپا ہوئی
اور اسجاد آدم خوار اور طوفان آدم خوار نے یہ کیفیت دیکھی آپسمین صلاح کی کہ یہان سے نکل چلنا اسوقت
مناسب ہے باہم یہ صلاح کر کے ایک طرف کو چلے تھے کہ دیکھا وہان بہمن آدم خوار اپنے چالیس ہزار سوار
لیے ہوئے کھڑا ہے ان دونون نے کہا کہ بھائی تم یہان کیا کر رہے ہو وہان لندھور نے قیامت برپا کر دی
ہم لوگون کو یہان تک عاجز کیا کہ سوائے چلے آنے کے دوسری بات مناسب نہ پائی بہمن نے جو طوفان
اور اسجاد کی یہ گفتگو سنی کہا مین یہ جانتا تھا کہ آپ دونون حضرات لندھور کو مار کر بیٹھین گے خراب مین جلتا
ہون جب ان دونون کافرون نے بہمن کو آمادہ پایا انکے بھی دل قوی ہوئے اور اپنی بھاگی ہوئی
سپاہ کو ایک جا کیا تھوڑی دیر وہان دم لیا بعد مین ہمراہ بہمن یہ دونون چلے بہمن نے آتے ہی لندھور
کے سامنے نعرہ کیا کہ او پہلوان ہوشیار ہو جا مین بہمن آدم خوار ہون تو نے میرے بھائی افغان آدم خوار کو
بیگناہ قتل کیا ہے اُسکے خون کا بدلا تجھسے لونگا لندھور نے جو اس ملعون کو آتے ہوئے دیکھا پکار کر آواز دی
کہ او نابکار تو مجھسے کیا بدلا خون کا لے گا بلکہ اپنی ہی جان کی خیر منا تجھکو بھی پاس افغان لعین کے بھیجتا ہون
یہ کہکر لندھور تیغہ برقتاب پکڑ کر لشکر بہمن پر مانند شیر غضبناک کے آیا خوب تیغزنی کی اتفاق سے
اثنائے جنگ مین تلوار لندھور کی ٹوٹ گئی اور کوئی حربۂ ضرب لندھور کے پاس نہ رہا تب لندھور
نے خدا کو یاد کیا اور دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے عرض کی کہ اے کریم کارساز و اے بندہ نواز
اب تیرے بندۂ حقیر کو اس دنیائے ناپائیدار مین رہنا ناگوار ہے یہ دعا کر کے لندھور ایک مقام پر
کھڑا ہو گیا اور جو اسکے پاس آیا تو اسکو چرخ دیکر زمین پر دے مارا کسی کو چیر کر پھینک دیا اس حال مین بھی لندھور
نے بہت سے آدم خوارون کو واصل جہنم کیا پھر کہان ایک مجروح ناتوان کہان ایک لشکر گران آدم خوار
چارون طرف سے آکر لندھور سے کپٹ گئے کس کسکو ہٹائے کس کسکو قتل کرے جہان تک کافر
مارے گئے وہان تک قتل کیے آخر کار مجبور ہو گیا کسی آدم خوار نے آکر ایک ہاتھ لندھور کا مضبوط
پکڑا اور گوشت نوچ نوچ کے کھا گیا کسی نے پاؤن لندھور کا پکڑا اور گوشت کھا گیا استخوان باقی رہ گئے
اسی طرح آدم خوارون نے تمام گوشت لندھور کا نوچ کے کھایا صرف استخوان باقی رہ گئے جب
آدم خوارون نے دیکھا کہ استخوان باقی رہ گئے سب وہان سے چلے اور فوجون مین آواز مبارک بلند ہوئی
سرداران ہندی جو لڑ رہے تھے سب نے یہ آواز جو سنی اپنے تئین زمین پر گرا دیا فریاد و فغان بلند کی جسطرح عکس ہوا

اپنے تئین قریب اُس غول کے پہونچایا وہان جو دیکھا لاشش کا کہین پتہ نہین ہی بلکہ جو آدم خوار سے ملگئے
اُنھون نے اِن لوگون کو بھی ستایا بعض تو لڑکر نکل آئے بعض طعمہ آدم خوارون کا ہوئے لیکن اب
سردار لاشہ لندھور کا ڈھونڈھتے ہین مگر کہین لاش کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی جب دیر تک لاشش کو
ڈھونڈھا اور نہ پایا تو خیال کیا کہ شاید کافرون نے مارا اور لاش بھی اپنے ساتھ دربار زمرد مین لیگئے
یہ جو خیال آیا تو سب نے آپسمین یک دل و یک زبان ہو کر یہ بات کہی کہ اگر لاشہ ہمارے سردار کا دربار
مین زمرد کے گیا ہی تو ہم لوگ بھی جسطرح ہوسکے گا اپنے کو وہان پہونچا دینگے اور بن پڑیگا تو لاشہ وہان سے
اُٹھا کر چھین لاوینگے اگر زندہ رہینگے تو لاشہ بھی لے آوینگے نہین تو بعد ایسے سردار کے دنیا پر رہنا ہیچ ہی
یہ خیال کر کے سب سردار طرف بارگاہ کے چلے تھوڑی دور راستہ طے کیا ہو گا کہ دیکھا ایک مقام پر کچھ
استخوان پڑے ہین مگر استخوان کے اندازے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی بڑے پہلوان کی ہڈیان ہین سرداران
ہندی نے آپسمین کہا کہ دیکھو یہ ہڈیان کسکی پڑی ہوئی ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہی لاش ہمارے آقائے نامدار
کی ہی یہ کہکر سب کے سب قریب اُن ہڈیون کے آئے دیکھا تو اُسی مقام پر ایک انگشتری طلائی پڑی ہی سردارون
نے وہ انگوٹھی بارہا لندھور کے ہاتھ مین دیکھی تھی ایک سردار کی نگاہ جو پڑی تو اُس انگشتری کو اُٹھا لیا
اور کہا کہ یہی لاش ہی ہمارے آقائے نامدار کی دیکھو انگشتری اُنھین کی ہی اب جو سردارون کو لاش لندھور
کی ملی سب نے فریاد و فغان بلند کی کہتے تھے کہ بھائیو شجاعت اسکا نام ہی کہ جو زبان سے کہا تھا وہی کیا آخر اپنی
جان دیدی اور حمزہ ثانی کو منھ نہ دکھایا مگر کس بہادری سے جان دی ہی ایسے جری پہلوان دنیا مین کاہیکو
ہوتے ہین مگر آقائے نامدار بہشت عنبر سرشت مین داخل ہوئے ہم لوگ اب واقعی کسی کام کے نہین رہے جب
یہان سے واپس جاوینگے امیر ثانی کو کیا منھ دکھلاوینگے ایک تو اُنکو اپنے فرزند صف شکن پیلتن تیغزن کے صدمے
مین زیست ناگوار ہوگی دوسرے ہم جا کر جسوقت یہ خبر سناوینگے وہ اپنی غم سے کیا حالت بنالینگے ہی وُہ تین
سردار زینت لشکر اسلام تھے انھین پر سب کا دار و مدار تھا افسران لشکر ہم لوگون کو کیا کہینگے کہ اپنے
سردار کو سر میدان قتل کرادیا آپ زندہ سلامت پھر آئے علاوہ ان سب کے فرزند اسکا فرہاد خان
ہندی کہ نور چشم لخت جگر نور بصر بن لندھور بن سعدان گرد کے وہ اپنی کیا حالت بنالینگے ہمین کیا کہینگے
ہماری آنکھین کیونکر اُنکے سامنے ہونگی اور اگر ہمین لڑکر جان دیے دیتے ہین تو لاش آقائے نامدار کی
کافر لیجاوینگے نہین معلوم لاش سے کیا بے ادبی کرینگے اس سے بہتر یہی ہی کہ یہان سے لاش آقائے نامدار
کی لے چلین جس طرح بن پڑے خدمت مین امیر ثانی کے اس لاش کو پہونچا دینگے ہم لوگ بھی فرط گرسنگی
سے بہت تکلیف مین ہین علاوہ اسکے تین روز گذرے کہ برابر معرکہ آرا ہین اس اثنا مین آب
و دانہ بھی ہم لوگون کو بہم نہین ہوا فرط ضعف سے چلنے کی طاقت کہان ہی ایک قدم اٹھانا برابر ایک
منزل کے ہی لیکن جہان تک ہوسکیگا کوشش کرینگے اگر راہ مین اجل آگئی تو مجبور ہین یہ کہکر سب نے
ایک چادر مین وہ استخوان باندھے اور فریاد و فغان کرتے ہوئے طرف حمزہ ثانی کے چلے ادھر تو یہ لوگ
لاش لندھور بن سعدان گرد لیکر روانہ ہوئے اُدھر فوج کفار طبل و نوبت نقارے بجاتی ہوئی خیمہ
مین زمرد ثانی کے پہونچی اور بہمن آدم خوار جسکی فوج نے لندھور کا گوشت کھالیا تھا
سب کے آگے بڑھا ہوا داخل بارگاہ ہوا اور زمرد ثانی کو جھک کر سلام کیا اور فتح کی مبارکباد دی

زمرد نے اُسکو اپنے برابر تخت پر بٹھالیا اور خلعت پر زر سے خلع کیا بعد مین سب سرداروں کو خلعت عطا ہوئے اور
زمرد نے حکم دیا کہ سامان جلسہ عشرت ترتیب دیا جائے بارگاہ مین استادہ ہون حسب الحکم ملازمان زمرد نے اہتمام
جلسہ کا کرنا شروع کیا اور سرداران زمرد اپنی بارگاہون مین گئے سب نے کربن کھولین ہتھیار دھوئے
حمام خانون مین نہانے کے واسطے داخل ہوئے یہان زمرد کو خیال آیا کہ لاش لندھور کی میرے
سامنے نہین آئی یہ جو خیال زمرد کو آیا فوراً حکم دیا کہ لاشۂ لندھور میرے سامنے لاؤ جہین کہ برابر تخت کے
بیٹھا تھا اسنے دست بستہ عرض کی کہ خداوند لاش لندھور کیسی میرے آدم خوارون نے اُسکا تمام گوشت
کھالیا شاید کہین اُسکی ہڈیان پڑی ہونگی زمرد نے کہا وہ ہڈیان میرے سامنے لاؤ اور اُنکو جلادو واسنے میرے
زبردست لشکر کو قتل کیا فوج مین ایک ہنگامہ ڈال دیا حسب الحکم لوگ لندھور کی ہڈیان لینے چلے یہان
داروغہ نے آکر عرض کی حضور تشریف لیچلین اسباب عیش سب مہیا ہو صرف خداوند کی دیر ہی بارگاہ مین
استادہ ہین پریوشان خور پیکر مجرا کرنے پر آمادہ ہین ساقیان سمن بر جام بلورین لیے ہوئے کھڑے ہین
یہ سُنکر زمرد اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ بخشگان کا لیے ہاتھ مین لیا طرف بارگاہ کے چلا یہان آکر
جو دیکھا تو واقعی بارگاہ بکمال زیب و زینت آراستہ ہو جیسے ہی لوگون نے زمرد کو آتے ہوئے دیکھا
تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے لاکر تخت خداوندی پر زمرد کو بٹھایا اب زمرد نے حکم دیا کہ جام شراب گردش مین
آئے ساقیان سمن بر نے جام شراب ارغوانی سے مملو کیا اور محفل مین تقسیم کرنے لگے پریوشان حور پیکر نے
اُٹھکر سلام کیا طبلے پر تھاپ پڑی ناچ ہونے لگا زمرد تماشائی اور سب سرداران نامی ناچ دیکھ رہے ہین وہ لوگ
جو لندھور کی ہڈیان لینے گئے تھے وہ حاضر بارگاہ ہوئے اور زمرد کو سلام کیا بعد دعا و ثنا کے عرض کی
حضور ہم لوگون نے بہت تلاش کی مگر ہڈیان لندھور کی کہین نہین ملین ہان اور بہت سی ہڈیان ہمراہیان
لندھور کی وہان پڑی ہین اگر حکم ہو تو اُنکو اُٹھا لائین مگر لندھور کی ہڈیان نہین ملین انداز سے معلوم
ہوتا ہو کہ ہمراہیان لندھور ہڈیان لندھور کی لیگئے زمرد نے کہا خیر اب کیا ہو سکتا ہو اور وہ لوگ
نہین معلوم کہ مرگئے ہونگے اور اُسکے ہمراہیون کی ہڈیان کس کام کی ہین ہان اگر اُسکے استخوان مل جاتے
تو جلا کر خاک کر ڈالتا تب میرے دل کو چین آتا مگر اصل تو یون ہو کہ بڑی جرأت سے لڑکر جان دی ایک
نے ہزارون کے جی چھڑوا دیئے اپنی بہادری عیان کر دی پردہ دنیا پر خود نہ رہا مگر کام ایسا کیا
کہ تا قیامت نام رہیگا میرے سردربار ارماس بن عزماس ایسے پہلوان نامی کو جسنے والہین زیر
سے صف شکن تیغزن کو سر میدان یون مار اچیر کر پھینک دیا افغان آدم خوار کو میرے بر قتل کیا
اُسکے چالیس ہزار ہمراہیون کو کیسی شجاعت سے مارا بر وقت جنگ لاشہ دار اب نہین زرہ کیسی
بہادری سے لڑیگا کسی کا کچھ خوف نہ کیا وہ تو خیر ایک پہلوان نامی تھا مگر ہمراہی اُسکے کیسے ثابت قدم بہادر
عالی ہمم تھے کہ اپنے سردار پر اپنی جانین نثار کر دین اتنے بڑے لشکر کو دیکھکر کچھ بھی خوف نہ کیا ایک ایک
سردار نے سو سو کو جان سے مارا اصل تو یون ہو کہ تیغزنی صف شکنی انھین لوگون پر ختم ہو اگر اس مقام پہ
کوئی اور ہوتا ان بہادرون کے خوف سے گریزان ہوتا مگر ہمارے سرداران نامی و پہلوانان گرامی
بھی کیسے شجاع و دلیر صاحب شوکت و شان ہین کہ اُنھون نے بھی جس طرح بن پڑا ایسے بہادر کو
قتل کیا لندھور اصل مین مرد شجاع دلیر تھا اُسکا قتل کرنا بڑا کام تھا لیکن بہادران نامی

نے بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے اس معرکہ کو سر کیا زمرد یہ باتین بنا رہا ہی ہوا خواہ اُسکے بجا و درست
کہ رہے ہین سامنے ناچ ہو رہا ہی دور شراب چل رہا ہی جو نشہ زمرد کا بڑھتا ہی وہ وہ اور زیادہ بیہودہ گوئی
کرتا ہی کبھی کہتا ہی کسکی مجال ہی جو بادولت سے مقابلہ کر سکے اگر لندھور سے ہزار جوان ہوتے تو میرا کیا
بنا سکتے تھے مین علاوہ اور کرامات کے زور و طاقت مین بھی کسی سے کم نہین ہون مجھکو کسی کا
خوف نہین ہی اگر حمزۂ ثانی خود میرے مقابلے کو آتے تو وہ بھی اپنی جان سلامت لیکر نہ جاتے اور اب
یہی ہونا ہی جب حمزۂ ثانی داراب و لندھور کی لاش دیکھینگے بہت ملال ہوگا غم سے عجب حال
ہوگا کیا عجب ہی کہ خود میرے مقابلے کو آئین حال میری طاقت و قوت کا جب ہی سب پر کھل جائیگا
وہ میرا کیا بنا لینگے مین بردہ دنیا پر کسی کو ایسا نہین پاتا ہون جو میرا ہمسر ہو مجھسے مقابلہ کی تاب لا سکے
جب وزرا نے زمرد کی یہ کیفیت دیکھی کہ نشہ مین بدمستی کر رہا ہی بعد مدح و ثنا کے عرض کی حضور نے
تین شبانہ روز سے آرام نہین فرمایا ہی ایسا نہو کہ نصیب دشمنان طبیعت دشمنون کی ناساز ہو جائے
اس سے بہتر یہ ہی کہ اب دربار کو برخاست کیجیے اور تھوڑی دیر آرام فرمایئے زمرد نے یہ بات سُنکر
دربار برخاست کیا اور اپنے خواب گاہ مین آیا بارہ دار طلب ہوئے بستر خواب پر آکے لیٹا اسکے جانے کے
بعد سب سردار بھی وہانسے اُٹھے اور اپنی اپنی بارگاہون مین آکر بستر خواب پر گئے پوشاک خوابی پہنکر
سو رہے ادھر داروغہ فراش خانہ نے سب اسباب زینت اُس بارگاہ سے اُٹھایا چار کنول گل کروا کے
پردہ بارگاہ کا چھوڑ دیا اور پاسبانون کو حکم دیا کہ تم یہان پاسبانی کرو کیونکہ ابھی یہان تمام
اسباب باقی ہی یہ حکم دیکر وہ بھی اپنی بارگاہ مین گیا اور بستر خواب پر جا کر سو رہا اب ان سبکو
تو اس حال مین چھوڑیے

## دو کلمہ داستان ہمراہیان لندھور کے ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ لوگ جو بیابان سے استخوان لندھور لیکر چلے تو سب نے راستہ مین یہ صلاح کی کہ اب لاشہ اپنے سردار کا خود
خدمت مین حمزۂ ثانی کے لیجانا مقتضائے غیرت نہین ہی اگر انکی لاش لیکر جائینگے حمزۂ ثانی کو کیا منہ دکھائینگے
وہان سب ہمکو کیا کہینگے اس سے بہتر ہی کہ لاش انکی طرف ہند کے لیچلین اور انکے وطن مین چلکر دفن کر دین اور
وہین اپنی بھی بود و باش اختیار کرین اب حمزۂ ثانی کو منہ دکھانے کے نہین ہان اطلاعاً ایک عرضی ضرور اُنکی
خدمت مین روانہ کر دین جب سب مین یہ صلاح قرار پائی تو ایک عرضی اس مضمون کی حمزۂ ثانی کو تحریر
کی کہ پروردگار عالم آپکو مع جملہ وابستگان دامن دولت کے تا قیامت سلامت و باکرامت رکھے اور عزیزان
فرزند نوجوان کے صبر عطا فرمائے خداوند نعمت بعد روانگی لاشہ داراب سیمین زرہ لندھور
بن سعدان کردنے بڑی شجاعت سے یہان کافرون کو مارا بسبب شرم کے حضور تک حاضر نہوئے لڑ بھڑ کر
اپنی جان یہین حضور کے نام پر نثار کی ہم چند بدبخت کہ بوجہ اپنی بے غیرتی کے یا ایام زندگی زیادہ ہونے کے
زندہ رہے لیکن اب اس لائق نہین ہین کہ حضور کی زیارت سے مشرف ہون کیونکہ اگر ہم بھی ساتھ لندھور
بن سعدان کے جان دیتے تو خوب تھا لیکن بوجہ شرم کے ہم لوگ وہان نہ حاضر ہوئے اور لاشہ اپنے آقا کا
طرف ہند کے بے اجازت حضور لیے جاتے ہین امید ہی کہ سرکار فیض آثار ہم لوگون کی اس خطا کو معاف
فرمائینگے جب یہ عرضی تیار ہو چکی ایک جانے والے کو تجویز کر کے وہ عرضی کو خدمت مین امیر ثانی کے

روانہ کی اور آپ طرف ہند کے روانہ ہوئے بعد طے مراحل و قطع منازل اقلیم ہند مین پہونچے یہان اہل ہند
کو خبر ہوئی کہ چند کس لاشہ لندھور بن سعدان کرد کا لیکر آئے ہین جو لوگ کہ لندھور سے ربط رکھتے
تھے ان لوگون کے لینے کو سرحد شہر پہ پہونچے وہان جا کر جو دیکھا تو چند سرداران ہند مغموم چلے آتے ہین
مگر اُنمین ایک سردار چیتارہ بردوش ہے ان لوگون نے جو سرداران ہندی کو دیکھا جو کہ آشنا سا تھا اُسنے
اُس سے بڑھکر صاحب سلامت کی اُسنے آبدیدہ ہوکر جواب دیا لیکن یہ لوگ جو خبر آمد لاش لندھور
سنکر گئے تھے اُنھون نے دریافت کیا کہ ہمنے یہ تو سنا کہ لندھور بن سعدان کرد نے اپنی جان بڑی
بہادری سے دی مگر یہ تو بتاؤ کہ لاش اُس دلیر کی کہان ہے ان لوگون نے جو یہ بات ساکنان ہند سے
سنی رونے لگے اور وہ چادر کھول کے کہا کہ یہی لاش ہے اُنھون نے جو دیکھا تو کچھ استخوان اُس
چادر مین بندھے ہوئے ہین ہڈیان دیکھکر یہ لوگ بھی رونے لگے اور کہا کہ یہ کیا ماجرا ہوا اسکی کما حقہ کیفیت
بیان کرو کیا لاش راہ مین بوجہ گرما کے خراب ہو گئی اور استخوان سے گوشت جدا ہو گیا سرداران
لندھور نے کہا کہ نہین باعث اسکا یہ تھا کہ زمرد ثانی ملعون سات لاکھ فوج لیکر سبائل پر چڑھ
آیا اور خبر اسکی حمزہ ثانی کو پہونچی وہ متردد ہوئے اور جام کلہ عفریت شراب سے بھروا کر محفل مین
رکھوا دیا اور پکار کر کہا کہ کونسا بہادر ایسا ہے کہ جو ساکنان سبائل کو جا کر شکست دے یہ بات سنکر
داراب سیمین زرہ کہ بیٹے حمزہ ثانی کے تھے اپنے دنگل زرین پر سے کود پڑے اور اُس جام سے
شراب پی اور حمزہ ثانی سے اجازت لیکر طرف سبائل کے روانہ ہوئے انکے جانے کے بعد
حمزہ ثانی نے ایک خواب دیکھا کہ داراب سیمین زرہ ایک صحرا مین کھڑے ہوئے فریاد کر رہے ہین
اور انکے تمام زخمی ہین یہ خواب دیکھکر حمزہ ثانی کی آنکھ جو کھلی بہت پریشان ہوئے اور کہا کہ مین نے
اس حالت مین اپنے فرزند دلبند کو دیکھا ہے لندھور بن سعدان کرد نے جب حمزہ ثانی کو بہت
متردد پایا عرض کی کہ حضور یہ خواب ہے اسکا خیال نہ کیجے اور اگر یہ امر بہت خلاف ہے تو کمترین کو بھی اجازت
رخصت فرمائی جائے حمزہ ثانی نے انکو بھی اجازت دی اُنھون نے بھی طرف سبائل کے کوچ
کیا بعد قطع مراحل و طے منازل اُسوقت جا کر وہان پہونچے کہ جسوقت داراب سیمین زرہ ہاتھ سے
ارماس بن عزماس کے مارے جا چکے تھے اور کافر لاش داراب بھی چھینا چاہتے تھے یہ معرکہ جو
لندھور نے دیکھا اپنا حال بہت تباہ کیا اور قاتل داراب کو دریافت کرکے سر دربار جا کر بڑی شجاعت
سے مارا اور لاش اُس ملعون کی لا کر ساتھ لاشہ داراب کے خدمت مین حمزہ ثانی کے روانہ کر دی
زمرد نے جو یہ معرکہ دیکھا اپنی فوج کو حکم دیا کہ جب لندھور کا لشکر سو جائے اُسوقت رات کو شبخون مارو
فوج نے جو حکم پایا ایسا ہی کیا ایک تو ہمارے آقا دو دن کے تھکے تھے دوسرے داراب کے مارے
جانے کے غم مین آب و دانہ بھی نہین ممکن ہوا تھا اور فرط غیرت سے یہ کلمہ بھی خدمت مین حمزہ ثانی
کے کہلا بھیجا تھا کہ اب غلام آپکو منہ نہ دکھائیگا بہین لڑ بھڑ کر مر جائیگا پھر جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا کہ جب
رات ہوئی تین آدم خوار اپنا لشکر چالیس چالیس ہزار کا لیکر ٹوٹ پڑے اور غضب کی تلوار چلی بہت سے
آدم خوار مارے گئے آخر کار آدم خوار آقا سے نامدار سے لپٹ گئے اور گوشت نوچ نوچ کے کھا گئے جب
ہم لوگون نے آواز آقا کی نہ سنی اور وہان جا کر دیکھا تو ایک شور فتح کا بلند ہے اب جو خیال کیا تو یہ چند استخوان

پاے انکو وہان سے اُٹھا لائے شرمندگی سے خدمت مین امیر ثانی کے نہ گئے آپسمین صلاح کرکے اسی
طرف واپس آئے اب لاش آقاے نامدار کی سیرگاہ مین دفن کر دینگے اور اپنی بقیہ زندگی یہین کاٹینگے اب
حمزہ ثانی کو منھ نہ دکھاینگے ساکنان ہند نے جو یہ کیفیت سنی بہت رنجیدہ ہوئے اور سردارون کو بسا
لندھور کا دیا اور اپنے ساتھ طرف شہر کے لائے جیسے ہی یہ لوگ شہر مین داخل ہوئے اور سیرگاہ لندھور
مین پہونچے اور خیال آیا کہ لندھور یہان ایک زمانے مین عیش و عشرت رہتے تھے سردارون کی فرط گریہ
سے عجیب کیفیت ہوئی غرض اسی مقام پر لاش لندھور بن سعدان کردی دفن کی اور وہین اپنی بود و باش
اختیار کی انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیے

## اب دو کلمہ داستان امیر ثانی کے ملاحظہ فرمایئے

کہ جب فرہاد خان یکضربی پسر لندھور بن سعدان مع چند سردارون کے لاش داراب سیمین زرہ
اور سیت ارماس بن عزماس لیکر خدمت مین حمزہ ثانی کے پہونچے اور حمزہ ثانی کو خبردار نے خبر
دی کہ فرہاد خان ہندی مع لاش داراب سیمین زرہ داخل لشکر ہوئے ہین اُسوقت حمزہ ثانی اپنی
بارگاہ مین مع جملہ سرداران نامی و گرامی کے بیٹھے ہوئے تھے یہی ذکر کر رہے تھے کہ نہین معلوم ہے فرزند ارجمند
داراب سیمین زرہ پر کیا گذری اور لندھور بن سعدان کردنے کیا کیا کارنمایان کیے کہ یک
ناگاہ ہرکارے نے آکر یہ خبر وحشت اثر سنائی قریب تھا کہ حمزہ ثانی اپنے تئین دنگل سے گرا دین مگر سردارون
نے اُٹھکر تھام لیا حمزہ ثانی نے فرمایا فرہاد خان کو بلا لو چوبدار نے آکر فرہاد خان سے کہا
کہ چلیے اُنھون نے کہا کہ مین نہ جاؤنگا اب منھ نہ دکھاؤنگا اور سردارون سے اشارہ کیا کہ تم یہ دونون
لاشہ خدمت مین آقا کے لے جاؤ اور والد نامدار کی طرف سے بعد آداب و تسلیمات کے عرض کرنا
اور کہنا کہ اُنھون نے عرض کیا ہی کہ خدا ایسے جوان بیٹے کی لاش کسی باپ کو نہ دکھائے اور آپکو صبر عطا
فرمائے یہ کمترین اب منھ حضور کو نہ دکھائیگا یہین ٹوٹ کر مر جائیگا کسی اور سردار کو یہان بھیجیے کہ وہ آکر
ناموس صاحبقرانی کی حفاظت کرے عنقریب غلام بھی حضور پر تصدق ہوا چاہتا ہی کیونکہ فدوی نے
ایک خواب دیکھا تھا کہ مین ایک باغ مین گیا ہون اور وہان مجھے ملک قاسم عالی ہمم اور شیر دیالی تبار
اور قباد شہریار اور علمشاہ ذیجاہ سے ملاقات ہوئی ہی اور مجھے علمشاہ نے فرمایا تھا کہ ای لندھور اب
تمکو بھی خدا ہمسے بہت جلد ملائیگا یہی مرتبہ تمھارے بھی ہاتھ آئیگا پس معلوم ہوتا ہی کہ ایام زیست
اس کمترین کے پورے ہوگئے ساغر عمر لبریز ہو گیا عنقریب ہی چھلک جائے اور بعد ایسے شیر کے آپکو کیا
منھ دکھاؤن سردار یہ کل باتین فرہاد خان ہندی سے سنکر بارگاہ مین امیر ثانی کے آئے جیسے
ہی نظر حمزہ ثانی کی لاش پر داراب کے پڑی ضبط کا یارا نہ رہا اپنے تئین لاشہ پر گرا کے اور لاشہ کو
چھاتی سے لگا کے رونا شروع کیا فرماتے تھے کہ ای فرزند ارجمند تیرے بعد زندگی ہیچ ہی جب تجھسا
فرزند سعید رشید جری شجاع تیغزن صف شکن نہ رہا تو اب دنیا مین کیا باقی ہی جب سردارون
نے دیکھا کہ امیر ثانی کی روتے روتے عجیب حالت ہو گئی ہی اور قریب ہی کہ اپنے تئین فرط الم
سے ہلاک کرین سب نے لاش سے داراب کے امیر ثانی کو بدقت تمام جدا کیا اور لاشہ کو
وہان سے اٹھوا دیا جب امیر ثانی کو تھوڑی دیر کے بعد رونے سے فرصت ہوئی اور لاش ارماس بن عزماس

کی دیکھی حکم دیا کہ اس لاش کو پھینک دو اور پکارے کہ فرہاد خان کو لاؤ سرداروں نے عرض کی حضور
فرہاد خان تو یہاں نہیں ہیں فرمایا ابھی تو سُنا تھا کہ وہ بھی ہمراہ لاش آئے ہیں کہ چوبداروں نے عرض کی
کہ حضور وہ در بارگاہ پر بیٹھے رو رہے ہیں اپنی جان غم سے کھو رہے ہیں کہتے ہیں کہ میں اندر نہ جاؤنگا اپنے
منھ آقا کو نہ دکھاؤنگا حمزہ ثانی نے جو یہ بات سُنی اپنے مقام سے اُٹھے اور در بارگاہ پر آئے یہاں جو دیکھا
تو فرہاد خان کی عجیب حالت ہے انتہا سے زیادہ جوش رقت ہوا امیر ثانی نے گلے سے لگایا اور بہ شفقت
فرمایا کہ اسمیں کسی کا چارہ نہیں یہ امور قضا و قدر ہیں اور تمکو ایسا خیال کرنا خلاف عقل ہے تمھاری جانب
ایسے خیالات کون کر سکتا ہے تم لوگوں کی شجاعت اظہر من الشمس ہے اپنے والد کی کیفیت بیان کرو یہ کلمے جو
فرہاد خان نے سُنا اور وہ کلمات لندھور کے یاد آئے اور زیادہ جوش رقت ہوا حمزہ ثانی نے
گھبرا کے پوچھا کیوں فرہاد خان خیر تو ہے اُنھوں نے گریہ کو ضبط کر کے عرض کی حضور خیر ہے والد نامدار کا مزاج
اچھا ہے حضور کو آداب و تسلیمات عرض کیا ہے اور یہ بھی عرض کیا ہے کہ خدا کسی کو نہ دکھائے ایسے فرزند ارجمند
کا لاشہ حق تعالیٰ حضور کو اسکے عیوض میں صبر عطا فرمائے اور اب کسی اور سردار کو اس طرف روانہ فرمایئے
کیونکہ کمترین بھی اب چند روز کا مہمان ہے حضور کو اب منھ نہ دکھاونگا حمزہ ثانی نے جو یہ بات سُنی اور زیادہ
مغموم ہوئے فرزند لندھور کو اندر بارگاہ کے لیکر آئے اور باتیں کرنے لگے یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں
کہ پھر چوبدار نے آکر عرض کی کہ حضور ایک شخص در بارگاہ پر حاضر ہے انداز سے نامہ دار کسی کا معلوم ہوتا ہے امیدوار
بار یابی ہے امیر ثانی نے حکم دیا کہ اندر بلاؤ حسب الحکم وہ شخص اندر بارگاہ کے آیا امیر ثانی کو سلام کیا
اور ایک عرضی پیش کی امیر ثانی نے جب اُس عرضی کو لیا دیکھا کہ لفافہ ایک طرف سے کھلا ہے فرمایا خدا خیر کرے
یہ کہکے جب اُس عرضی کو لفافے سے نکالا اور پڑھا تو اُسمیں بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ حضور کو خدا مع
وابستگان دامن دولت کے سلامت رکھے ہم لوگ اب اس قابل نہیں رہے جو حضور کے دربار میں آئیں
اور آپ کو منھ دکھائیں ہمارے سردار نامدار لندھور بن سعدان کرد نے آدم خواروں سے لڑ بھڑ کر میدان رزم
میں اپنی جان دی ہم لوگ زندہ رہے لاش کو اپنے سردار کی وہاں سے لے آئے اور بوجہ شرمندگی کے
حاضر خدمت فیضدرجت نہوئے اور بے اِذن سرکار فیض آثار طرف ہند کے جاتے ہیں اور تجویز یہ کیا ہے
کہ لاش اپنے سردار نامدار کی سیرگاہ ہند میں دفن کردیں حضور ہماری اس خطا کو معاف فرمائیں کہ بے اجازت
ایک امر عظیم اپنی رائے سے کیا ہے یہ جو مضمون امیر ثانی نے پڑھا اپنے مقام سے اُٹھے اور فرہاد خان
پسر لندھور کے پاس آئے اور اُنکو گلے سے لگا کر رونے لگے فرہاد خان بھی سمجھ گئے کہ والد نامدار نے
جو کہا تھا شاید وہی کیا اپنی بھی جان دیدی یہ بھی رونے لگے سرداروں نے جو پوچھا کہ حضور اُس
عرضی میں کیا تحریر تھا امیر ثانی نے فرمایا کہ کس زبان سے کہوں کہ اسمیں کیا لکھا ہے لندھور
بن سعدان کرد بھی راہی ملک عدم ہوئے بڑا غضب ہوا غرضکہ وہ شب تو حمزہ ثانی نے ماتم میں
بسر کی دوسرے روز نماز صبح پڑھکے اپنے سرداروں سے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ لاش دارا ب سیمین زرہ
کی خدمت میں امیر کشور گیر کے لیجاؤں اور خبر مرگ لندھور بھی اُنکو سناؤں آپ لوگوں کو اب اپنے فعل کا
اختیار ہے اگر مزاج میں آئے تو طرف سبا ئل کے جایئے ورنہ میں کسی پر جبر نہیں کرتا ہوں جب سب نے
امیر ثانی کی یہ کیفیت دیکھی سب اور رونے لگے اور دست بستہ عرض کی کہ غلام جب آپ سے آقا کے

قدمون سے جدا ہونگے کیونکر زندہ رہینگے اور کون ہماری قدر کریگا ہم بھی ہمراہ رکاب ملکہ معظمہ چلینگے زیارت
سے امیر کشورگیر کی بھی مشرف ہونگے حمزہ ثانی نے فرمایا کہ اگر آپ حضرات کا یہی قصد ہی تو اس سے یہ بہتر ہوگا
کہ آپ لوگ یہان سے طرف سبائل کے روانہ ہون اور وہان جا کر زمرد ثانی ملعون سے مقابلہ کرین کہ اب
اُس کافر کے مقابلہ مین کوئی نہین یہ فرما کر امیر ثانی نے لاش داراب کی ہمراہ لی طرف کعبہ طیبہ کے کوچ فرمایا
یہان جو سردار اور بادشاہ باقی تھے اُنھون نے بھی سامان سفر درست کرنا شروع کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ لشکر کا
سامان درست کیا جائے اور اٹالا لدوایا جائے آج ہی کل مین ہم لوگ سمت سبائل سفر کرینگے یہ حکم پا کر ملازمون نے
سب انتظام سفر درست کیا اور اٹالا لدوایا جب سب پیش خیمہ روانہ ہو گیا تو تھوڑی دیر کے بعد سب غازیان دیندار نے
بھی مع اپنے اپنے بادشاہون کے کوچ کیا اور طرف سبائل کے روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

## اب دو کلمہ داستان زمرد ثانی کے سنیے

کہ جب زمرد ثانی نے دربار برخاست کیا اور اپنے آرام گاہ مین جا کر سو رہا شب بھر تو خواب راحت مین گذری صبح کو
ایک نامہ زمرد ثانی کے پاس آیا زمرد ثانی نے اُس نامہ کو کھولا تو اُسمین لکھا تھا زبرجد ثانی اور علاس
بن دمامہ اور نجیل سب قال وقیل ان لوگون نے وعدہ کیا ہی اور ایک دن قرار دیا ہی کہ ہم لوگ سب چاہ بابل
پر جمع ہون اور وہان کچھ باتین صلاح جنگ کی کی جاوین لہذا فلان روز وہ جلسہ مقرر ہی آپکو بھی اطلاع دیجاتی
ہی کہ ضرور تشریف لایئے اور شریک صلاح ہوجیے یہ نامہ جو زمرد نے پڑھا فوراً بجنگان کو طلب کیا
بجنگان حاضر خدمت فیضدرجت ہوا زمرد نے کہا کہ میرے پاس ابھی ایک نامہ آیا ہی جسکا خلاصہ مدعا
یہ ہی کہ زبرجد ثانی وغیرہ نے ایک جلسہ قرار دیا ہی اور اُس جلسہ مین صلاح جنگ ہوکر ہم لوگ اہل اسلام سے
بعوض خون بزرگان لینگے کیونکہ توریج ولعل بن توریج نے سامان لشکر کشی درست کیا ہی مین اس نامے
کے آنے سے اسوقت بہت خوش ہوا اور ضرور بالضرور اس جلسہ مین جاؤنگا تم یہ کام کرو کہ قبل میرے جانے
کے طرف چاہ بابل کے روانہ ہو جاؤ اور ایک نامہ میرا لیتے جاؤ یہ ملکہ اشرار جادو معشوقہ کو میری دے
دینا اور اُسکو اس طرف روانہ کرکے تم چاہ بابل کی طرف چلے جانا مین بعد خرابی سبائل اُس طرف ضرور
آؤنگا وزیر نے کہا بہت مناسب ہی مجھکو نامہ عطا فرمایا جاوے زمرد ثانی نے ایک نامہ اپنے ہاتھ سے اُسی
وقت تحریر کیا اور بجنگان کو دیکر رخصت کیا یہ طرف ملکہ اشرار جادو کے روانہ ہوا بعد قطع منازل وطی
مراحل وارد بیابان اشرار ہوا اور ملکہ اشرار جادو کے مکان پر گیا نامہ زمرد ثانی کا اُسکو
پہونچایا اُسنے نامہ جو زمرد کا دیکھا ناز و غمزے سے اُس نامے کو بجنگان کے ہاتھ سے لیکر کہا کہ کچھ واہیات
خرافات تحریر ہوگی اسکے پڑھنے کی کیا ضرورت ہی تمکو اگر یہان آنا تھا تو خود چلے آئے ہوتے اس نامے کی
کیا حاجت تھی کہین راہ مین پھینکدیا ہوتا بجنگان نے کہا حضور اس نامے کو ملاحظہ فرمائین آپکو ہمارے
شہریار نے طلب کیا ہی اور علاوہ اسکے کل کیفیت جنگ بیان کی اور یہ بھی بات ظاہر کردی کہ اب پھر قریب
لڑائی ہونے والی ہی آپکا جانا بہ ضرور ہی اشرار نے کہا کہ مجھکو اتنی فرصت نہین کہ مین اُن تک جاسکون
ہان اگر میرے مزاج مین آئیگا چلی جاؤنگی بجنگان نے جب بہت اصرار کیا تو ملکہ اشرار جادو نے
نامہ زمرد ثانی کا کھولا اُسمین لکھا تھا کہ ای مونس شبہائے تنہائی وای انیس خاطر اندوہگین وناشکیبائی
پس از اشتیاق دیدار فرحت آثار کے واضح ہو کہ گو اسوقت سب سامان عیش مہیا ہین مگر بے تمھارے سب

سچ ہے تمسے زندگی کا مزا ہے یہان مین نے ایسا بڑا کام کیا جو کسی سے نہو سکتا مین نے داراب سیمین زرہ کو کہ بیٹے حمزہ ثانی
کے تھے اور مجھسے مقابلہ کرنے آئے تھے قتل کیا بعد اُسکے لندھور بن سعدان کو مارا اب سبائل مین کوئی ایسا نہین ہے
جو میرا مقابلہ کرے عنقریب مین اس مقام کو تباہ کر کے طرف چاہ بابل کے جانے والا ہون اگر تم اتنی توجہ کرو کہ اس نامے
کے دیکھتے ہی میرے پاس چلی آؤ تو میرا دل نہ گھبراے یہ زمانہ بعیش و خوشی بسر ہو جاے پھر یہان سے ہمارے
ساتھ طرف چاہ بابل کے چلو وہان کے میلے مین شریک ہو ملکہ اشترار جادو نے جو یہ مضمون پڑھا تیوری
چڑھا کر بختگان سے کہا کہ مین تو اسکے مضمون کو بے پڑھے سمجھ گئی تھی کہ اپنے مطلب کی تحریر ہوگی خیر اگر مجھکو
فرصت ہوئی جاؤنگی اُنکی بھی خوشی کر دونگی وزیر زمرد نے بہت منتین کر کے تاکید کر دی کہ آپ ضرور ضرور تشریف
لیجائیے گا کیونکہ مین بھی خداوند کے پاس نہین ہون جو اُنکی طبیعت کو بہلاتا رہون اور وہ تنہائی مین بہت گھبرائینگے
دل جب ہی بہلے گا جب آپ سے رفیق کو پائینگے ملکہ اشترار جادو نے کہا خیر دیکھا جائیگا پھر اور باتین کرو بختگان
تھوڑی دیر اشترار سے باتین کرتا رہا بعدہ رخصت ہو کر طرف چاہ بابل کے روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد
ملکہ اشترار جادو حمام مین گئی اور غسل کر کے پوشاک تبدیل کی زیور رتن سے آراستہ کیا اور اپنی کنیزان مہر طلعت
کو بھی نہلانے کا حکم دیا جب ان سب نے بھی بناؤ سنگار سے فراغت پائی تو ملکہ اشترار جادو نے ایک طاؤس
سحر طیار کیا اور اُسپر سوار ہو کر اور اپنی کنیزون کو ہمراہ لیکر ایک ابر سحر بنایا اور طرف سبائل کے پاس زمرد ثانی
کے روانہ ہوئی اب انکو اور بختگان کو راہ مین چھوڑیئے

## دو کلمہ داستان حمزہ ثانی کے ملاحظہ فرمایئے

کہ جب یہ لاشہ داراب سیمین زرہ لیکر طرف مکہ معظمہ کے چلے تو بعد طے مراحل و قطع منازل داخل مکہ معظمہ ہوئے
اور خدمت مین امیر کشور گیر حمزہ صاحبقران کے پہونچے اُنھون نے جاتے ہی دیکھا کہ امیر مصروف تلاوت
کتاب خدا ہین حمزہ ثانی خاموش کھڑے رہے جب صاحبقران نے آنکھ اُٹھائی اُنھون نے جھک کے سلام کیا
اور قدمون سے لپٹ کے رونے لگے صاحبقران نے انکی پشت پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا کیون اسقدر
گریہ کا کیا باعث ہوا انھون نے رو کر عرض کی کہ حضور میری صاحبقرانی مین سواے میرے زوال کے اور کچھ حاصل
نہین ہے کافرون نے میرے دل کو بہت ستایا جوان فرزند کو قتل کیا علاوہ اسکے زینت لشکر اسلام یعنی لندھور
بن سعدان کرد کو بھی قتل کیا اب مین بھی اپنی بقیہ عمر آپ ہی کے زیر قدم مبارک عبادت خدا مین صرف
کرونگا اور اس جوان کی لاش جہان ارشاد والا ہو دفن کی جاوے امیر نے جو اپنے سردار کے مرنیکا واقعہ اس
طور سے سنا اور لاش داراب نوجوان کی دیکھی بہت افسوس فرمایا اور ارشاد کیا کہ اس لاش کو قبر قباد شہریار کے
پہلو مین دفن کرو اور صبر کرو مشیت پروردگار مین کیا چارہ ہے اور ایسا قصد ابھی نہ کرو تمھارا ابھی یہ زمانہ نہین
ہے بہتر ہوگا کہ جہان تمنے سب لشکر کو روانہ کیا ہے وہان تم خود بھی چلے جاؤ حمزہ ثانی نے بہت عذر کیا مگر
صاحبقران نے کچھ نہ مانا اور انکو مع عمرو ثانی دعا سے رخصت کیا اور یہ رخصت ہو کر چلے کہ حال انکا بھی
عرض کیا جائیگا مگر زمرد ثانی کہ قلعہ سبائل پر مقیم ہے اسکو خبر معلوم ہوئی کہ لشکر اسلام بڑے زور و
شور سے آتا ہے اسنے اپنے سردارون کو جمع کر کے یہ بات ظاہر کی کہ ہم لوگ چونکہ بہت ہی پریشان ہین اور
ابھی دو سردارون نے آکر ہمارے لشکر کو اس طرح خراب و برباد کیا ہے اور اب یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ لشکر
اسلام کے سب سردار بڑے زور و شور سے غضنفر وار داراب و لندھور سنگ آتے ہین اگر ہم اس حالت مین

اُنسے مقابلہ کرینگے ضرور تکلیف اُٹھاینگے اس سے کوئی ایسی راے معقول نکالنا چاہیے کہ مقابلہ بھی لشکر اسلام سے
ہو اور زحمت بھی اُٹھانا نہ پڑے سردارون نے یہ بات سنکے عرض کی کہ خداوند ہماری راے مین یہ بات
مناسب ہی کہ حضور طرف نخوت حصار کے تشریف لیچلین کہ وہ مقام یہانسے بہت نزدیک ہی اور بادشاہ
وہان کا نخوت شیر سر اہل اسلام کا دشمن ہی جب حضور وہان تشریف لیجاینگے اور اُس سے ملینگے
آنیکا سبب بتاینگے وہ ضرور حضور کی مدد کریگا زمرد شانی نے یہ بات سنکے بہت پسند کی اور
صبح کو نخوت حصار کی راہ لی دو روز تک برابر روا روی کرتا ہوا چلا گیا تیسرے روز سرحد نخوت حصار
مین پہونچا وہان کے حاکم یعنی نخوت شیر سر کو جو یہ خبر پہونچی کہ زمرد شانی سبائل سے یہان آیا
ہی پانچ ہزار سردار ہمراہ لیکر واسطے استقبال کے آیا اور بڑے اعزاز و اکرام سے زمرد شانی کو اپنے
یہان لایا تخت پر بٹھایا تشریف آوری کا سبب دریافت کیا زمرد نے کل کیفیت ابتدا سے بیان کرکے
کہا کہ اب آپ کوئی تدبیر ایسی فرمایئے کہ اہل اسلام تباہ و خراب ہون کیونکہ ان لوگون نے ہمارے بزرگون
کو بجرم وحشیا اس حسرت و یاس سے قتل کیا ہی کہ جنکی حالت ابتک یاد آکر ہم لوگون کو مغموم و مضمحل کردیتی
ہی نخوت شیر سر نے جو یہ باتین سنین کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے چین سے سیر کیجیے مین اسکا کل انتظام
کر لونگا یہ کہکر ایک نامہ عزازیل جادو کو تحریر کیا کہ تم اس نامے کو دیکھکر فوراً ہمارے پاس چلے آؤ ایک
ضروری کام ہی اگر عرصہ ہوگا تو یہ موقع پھر ہاتھ سے نکل جائیگا یہ وقت آیندہ نہ ملیگا اور جتر غرور کہ
عیار اسکا ہی اُسکو دیکر کہا کہ اس نامے کو جلد پاس عزازیل جادو کے پہونچاؤ اور اُنکو اپنے ساتھ لیکر بہت
جلد میرے پاس آؤ یہ تو نامہ لیکر طرف عزازیل کے روانہ ہوا اور یہان خبر آمد زمرد تمام نخوت حصار
مین مشہور ہوئی اور لوگ شائق ہو کر زمرد کی ملاقات کو آنے لگے اور سب بہت خوش ہوئے مگر
معلم کتاب دار کہ زیر خوش تدبیر اور ملازم قدیم ہی نخوت شیر سر کا اور خفیہ مسلمان ہو اسلیے جو تباہی مسلمانان کی خبر سنی بہت
محزون و مغموم ہوا اور ایک نامہ جمشید بوریا نشین کو کہ درویش تارک الدنیا ہی تحریر کیا اور بعد
القاب و آداب کے یہ لکھا کہ یہان زمرد شانی آیا ہی اور اُسنے ہمارے شہریار نخوت شیر سر سے بمقابلہ مسلمانان
مدد چاہی ہی ہمارے شہریار نے اُسکو قبول فرمایا اور ایک نامہ خاص اپنے ہاتھ سے لکھکر عزازیل جادو
کو روانہ کیا ہی اور اُسکو طلب فرمایا ہی دیکھیں اُس سے کیا کام لیا جاتا ہی تو بہتر اور تم سے جہان تک ممکن ہو در پردہ
مدد کرو اہل اسلام کی کیونکہ وہ لوگ امر حق کی کوشش کرتے ہین جب یہ نامہ جمشید کو پہونچا اور وہ اُس
مضمون سے مطلع ہوا تو اُسنے جواب مین اس نامے کے معلم کتاب دار کو یہ تحریر کیا کہ مین بھی اہل اسلام
کو اور دین خدا پرستی کو بہت عزیز رکھتا ہون اور مجھے جہانتک ممکن ہوگا مین مدد اہل اسلام
کی ضرور کرونگا آپ خاطر جمع رکھیے گا جب یہ جواب نامہ معلم کتاب دار نے دیکھا بہت خوش ہوا
اس نامے کو پڑھ ہی رہا تھا کہ ایک ہرکارے نے آکر اس سے عرض کی کہ حضور کو شہریار طلب فرماتے ہین
یہ پوشاک درباری پہنکر دربار نخوت شیر سر مین آیا یہان آکر عجیب سامان دیکھا کہ مکان بہت تکلف سے
آراستہ کیا گیا ہی ہر جانب آئینہ بندی ہی شیشہ آلات مقام مقام پر سقف بارہ دری مین آویزان ہین تمام
اہل دربار جمع ہین ایک جانب دو تخت زرین بچھے ہین ایک پر زمرد شانی دوسرے پر نخوت شیر سر
بیٹھا ہی جام شراب گردش مین ہی ماہرویان سمن بر و پری وشان حور پیکر با تمکین جلسہ بہ ناز و

انداز سے بیٹھی ہین ایک زہرہ خصال حور جمال سیم بر رشک قمر بجاؤ بتا کے یہ غزل گا رہی ہی اہل محفل کو سُنا رہی ہی

## غزل

نگہ کیا اور مژہ کیا ہم تو دونون کو بلا سمجھے
بہا خون کوے قاتل مین اُسیکو خونبہا سمجھے
ہر اک گردش مین سو انداز ناز فتنہ زا سمجھے
ادا پر بھی نہ سمجھے وہ تو اُس بت سے خدا سمجھے
سمجھے ای سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے
ہم اپنی خاکساری اپنے حق مین کیمیا سمجھے
نسیم صبح گلشن مین اگرچہ ہو دم عیسیٰ
چٹکنے کو صبا غنچے کی آواز درا سمجھے
حساب اصلا نہ دیکھے مجھسے میرے دلکے زخمونکا
کہ عاشق اپنے پہلو مین سیکو دل کی جا سمجھے
ہنسے ہو زخم دل تدبیر جراح سے کہدو
دل شکستہ میر اپنے حق مین مومیا سمجھے
سجے آنا ہو رحمت اُس رند دُردآشام پر ساقی
اگر تجھے تو داغ معصیت کو نقش پا سمجھے
نحوست بھی سعادت ہو گئی سودے مین ہمکو
کہین ایسا نہو تجھے وہ کا زاد سمجھے
ترے کوچے کو وہ بیمار غم دارالشفا سمجھے
اسے تیر قضا اُسکو یہ تیر قضا سمجھے
دہی مجھے تلخکام اس زندگانی کا مزا سمجھے
فلک کو ہم کسی کافر کی چشم سرمہ سا سمجھے
بُرائی مین بہلائی وہ اگر اپنا بھلا سمجھے
بڑی ہین جھپر تجھپر باقی ہم تجھے تو کیا سمجھے
ترے کشتے جو یون خواب عدم سے یک بیک چونکے
ترا بیمار غم تجھ بن سموم جانگزا سمجھے
نہ دی رخصت نظر کو میری جانب کیون تغافل نے
حساب دوستان در دل اگر وہ دلربا سمجھے
ارے او رسا مری جو سیر عالم بالا
انھین جانکے منہ تجھے خندۂ دندان نما سمجھے
عدو آیا ہی جبکر نامہ پر لکھا نصیبون کا
نہ جو جو داکو رجانے نہ جو خندہ صفا سمجھے
خبر سنتے تھے قاتل سے ہوئے ہم بیخبر بالکل
لکیر تیرہ بختی سبزہ ہر ظل ہما سمجھے
سمجھو بالین نہین آتی ہی کوئی بات وقائع کی
اجل کو جو طبیب درد رگ کو ابجی دوا سمجھے
شہیدان محبت خوب آئین وفا سمجھے
کہ جوہر آب تیغ یار کو آب بقا سمجھے
ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
بُرا سمجھے بُرا سمجھے برا سمجھے بُرا سمجھے
وہ ہنسے خاکسارون کو جب اپنا خاک پا سمجھے
اگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے
روان ہوتا ہی اس بستان سے کاروان
اسے بھی آ گیا میرا ہی بخت نارسا سمجھے
اگر دل کو نکالا سیر کر پیکان تو رہنے دو
فلک کو بھی یون ہی ایک آبلہ سا زیر پا سمجھے
محبت زرا اگر موم ہو اس سنگدل کا دل
اگر بیٹھے لگے خدا کیا مدعی سے مدعا سمجھے
نہ آیا نامہ کبھی رستہ تجھ مین عمر رفتہ کا
ترے پیغام کو گویا کہ پیغام قضا سمجھے
ہوائے زلف کو چھیڑا اپنا دل لرزتا ہی
کوئی جلنے نہ کیا جانے کوئی تجھے تو کیا سمجھے

معلم کتاب راوی نے جو یہ کیفیت بھی دربار مین آیا پہلے نخوت شیر سر کو سلام کیا بعدہ زمرد دہقانی کو تسلیم کر کے روبرو کے نخوت ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا نخوت نے اشارہ بیٹھنے کا کیا معلم اپنے مقام وزارت پر آ کر بیٹھا اور گانا سُننے لگا تھوڑی دیر گذری تھی کہ اسنے دیکھا کہ عزازیل جادو نے دربار مین آکر زمرد کو سلام کیا نخوت شیر سر نے مزاج پوچھا اسنے جواب دیا نخوت نے اسکو اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور ناچ موقوف کر کے اس سے متوجہ ہوا اور کہا کہ ای عزازیل جادو لشکر اسلام ادھر آتا ہو لہذا ہم انکی گرفتاری کی تدبیر یون کرتے ہین کہ ایک نامہ اخواص آدم خوار کو لکھتے ہین کیونکہ قلعہ اسکا قریب دریا ہی اور لشکر اسلام بھی دریا کی راہ سے آئیگا اگر وہ تمسے بھی اسمین مدد چاہین اور کوئی کام تمھارے سپرد کرین تو اُسکو بخوبی تمام انجام دینا اسکا مضمون مین ہونگا عزازیل نے اس امر کو بسر و چشم منظور کیا اور نخوت سے رخصت ہو کر روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد نخوت نے ایک نامہ اپنے ہاتھ سے لکھا اور سر نامہ پر اپنی مہر کی مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ لشکر اسلام تمھاری طرف آتا ہی تم سب سرداروں کو گرفتار کرو کیونکہ یہ غذا تمھاری بہت معقول ہو اور ہماری بھی اسمین خوشی ہی جب یہ نامہ تیار ہوا نخوت نے مہتر غرور کو بلا کر دیا اور پتہ قلعۂ خواص کا بتلا یا غرور یہ نامہ لیکر روانہ ہوا جب بعد طی مراحل و قطع منازل پاس اخواص کے پہونچا اور یہ نامہ اُسکو دیا اُسنے نامے کو پڑھا اور جواب اُسکا لکھ دیا کہ مین ضرور تعمیل حکم کرونگا اور اپنے ہرکارے کی معرفت عزازیل جادو کو بلوایا اور

نگہبانی دریا کی اُسکے سپرد کی یہ تو پہلے ہی نخوت سے وعدہ کرچکا تھا دریا پر محافظت کرنے لگا اسکو تو اس حال مین
چھوڑیئے اب کیفیت لشکر اسلام کی ملاحظہ فرمایئے کہ جب سرداران اسلام کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ زمرد شانی
سبائل سے بھاگ کر بیابان نخوت مین پہونچا ہی اور وہان مقیم ہی ان لوگون نے یہ صلاح کی کہ اب سبائل
کی طرف چلنا مناسب نہین ہی بہتر یہ ہی کہ ہم لوگ بھی بیابان نخوت کی طرف چلین اور وہان پہونچ کے زمرد
سے مقابلہ کرین یہ بات آپسمین پختہ کرکے سب اہل اسلام متوجہ ہوئے طرف بیابان نخوت کے اور کشتیون
کو اُسطرف پھیرا سب کے آگے ایک کشتی پر ایرج نامدار سوار تھے اُنھون نے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ دریا
دریا کے ایک قصر نفیس نظر آتا ہی دروازے اُس مکان کے کھلے ہین پردے نہایت عمدہ عمدہ پڑے ہین دور سے
یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس مکان مین کچھ لوگ بھی بیٹھے ہین جلسہ ہو رہا ہی جو جو کشتی قریب پہونچتی جاتی ہی لطافت
اُس مکان کی معلوم ہوتی ہی جب بہت قریب پہونچے تو آواز ستار کی دی معلوم ہوا کہ کوئی خوش آواز تانین لے
رہا ہی یہ آواز جو ایرج کے کان مین آئی دل بیچین ہونے لگا کشتیبان سے کہا کہ کشتی کو اسطرف پھیر دے
مین ضرور اسکی کیفیت معلوم کرونگا نہین معلوم یہ جلسہ کسکا ہی اور بانی جلسہ کون ہی کشتیبان نے حسب الحکم
کشتی کو اُسطرف پھیرا اور کشتی قریب اُس مکان کے پہونچی اور اب جو ایرج نے نگاہ کی تو دیکھا واقعی مکان
اندر سے بھی بہت نفیس ہی جا بجا قرینے سے روشنی ہو رہی ہی ماہرویان لالہ عذار صف بصف بیٹھی ہین اور ارباب
نشاط ناچ گانے مین مصروف ہین اُنھون نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین اس مکان مین ضرور جاؤنگا
یہ کہکر کشتیبان سے کہا کہ کشتی قریب اس دروازے کے لگا دے جیسے ہی کشتی ہٹ کے قریب دروازے کے
لگائی اور ایرج نے اُترنے کا قصد کیا دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین سمن بر رشک قمر مسند زرین سے اُٹھکر
قریب دروازے کے آئی اور ایرج سے کہا کہ ای شہریار تشریف لایئے زہے نصیب ہم لوگون کے کہ آپسا پہلوان
جلیل ہماری محفل کو زینت بخشے یہ کہکر ہاتھ ایرج کا اپنے ہاتھ مین لیا اور باعزاز تمام کشتی سے اُتار کر اندر مکان
کے لیگئی ایرج نے جو اسکو اسقدر متوجہ پایا انکو بھی کچھ خیال پیدا ہوا نازنین نے انکو لیجا کر مسند پر بٹھایا اور ایک
صراحی اٹھا کر اپنے ہاتھ سے جام بلورین کو لبریز کیا اور کہا کہ ای شہریار اسکو نوش فرمایئے ایرج نے چاہا مین
جام اپنے ہاتھ مین لون مگر نازنین نے نہ مانا اور کہا میری خوشی یہ ہی کہ آپ میرے ہاتھ سے شراب نوش فرمایئے
ایرج کہ مبتلا ہو چکے تھے بے تکلف اس شراب کو پی گئے جیسے ہی شراب حلق سے اتری چونکہ بیہوشی از حد ملی
ہوئی تھی کا سر چکرایا اور اس نازنین نے کہا کہ منم عزازیل جادو ایرج نے چاہا کہ تلوار ماردون مگر
بیہوشی اپنا کام کرچکی تھی لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے اسنے انکو بہت جلد وہان سے اُٹھا کر ساحل کیا اور
ایک ساحر کو انکی صورت بنا کر اُس مسند پر بٹھا دیا اور ناچ گانا اسی طرح سے ہونے لگا بعد
تھوڑی دیر کے اُسی طرف سے سبز قبا کی بھی کشتی آئی اور انکی نگاہ پڑی کہ کشتی ایرج کی ایک مکان کے دروازے
کے قریب قائم ہی اور اسپر چند آدمی بیٹھے ہین مگر ایرج اور عیار انکا نہین معلوم ہوتے سبز قبا نے لوگون سے
کہا کہ ذرا دریافت تو کرو یہ کیا معرکہ ہی جب لوگون نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایرج اندر تشریف لیگئے ہین سبز قبا
قریب اس دروازے کے آئے اندر سے ایرج نقلی نے آواز دی کہ یہان تشریف لایئے یہ جلسہ بہت معقول
ہی سبز قبا نے جو قدم آگے بڑھایا اور اندر بارگاہ کے داخل ہوئے تو دیکھا مکان کا ہیکو ہی قصر بہشت
کا نمونہ ہی مہ جبینان مہر تمکین و ماہرویان مہ جبین زیور وجواہر سے آراستہ حسین و نازنین صف بصف

میٹھی مین روشنی قاعدہ سے ہو رہی ہی ساقیان سمن عذار جام بلورین شراب ارغوانی سے مملو کرکے محفل جنت
شمائل مین تقسیم کر رہے ہین گانا ہو رہا ہی سبز قبا یہ سب سامان دیکھتے ہوے قریب مسند ایرج نقلی کے
ہوپنچے ایرج نقلی نے انکی تعظیم کی اور انکو مسند پر بٹھلایا اُسی نازنین نے ایک صراحی کھینچکر اور جام ہاتھ مین
لیکر شراب بھر کے سبز قبا کو دیا اور کہا کہ جہان آپ نے اتنی تکلیف اُٹھائی ہی اور اس کنیز کی حرمت بڑھائی
ہی اس شراب کو بھی نوش فرمایئے سبز قبا بھی اپنے محو لطافت جلسہ تھے کرکچھ خیال نہ کیا اور اُس جام شراب
کو منھ سے لگا کر پی گئے پیتے ہی سر چکرایا اس نازنین نے کہا دیکھو اوسبز قبا یون گرفتار کر لیتے ہین
سنکر عزازیل جادو سبز قبا نے چاہا کہ اُٹھکر تلوار مارین بیہوشی اپنا کام کرچکی تھی گر پڑے اُس نے
انکو بھی مسلسل کرکے الگ بٹھایا اور لوگون سے کہا کہ انکو خدمت مین نخوت شیر سر کے لیجاؤ اور دو
آدمیون کو اُنکی اور اُنکے عیار کی صورت بنا کر مسند پر بٹھا دیا پھر اُسی طرح سے ناچ گانا ہونے لگا
دور شراب چلنے لگا تھوڑی دیر مین کشتی امیر الزمان کی بھی اُس طرف سے آئی اُنھون نے جو دو کشتیان
اس مقام پر ساکن پائین کشتیبان سے کہا کہ ہماری کشتی بھی اسی طرف لے چل کشتیبان نے حسب الحکم
کشتی کو اُس طرف پھیرا جب کشتی قریب آئی تو امیر الزمان نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کہان
گئے ہین جو لوگ اُن کشتیون پر بیٹھے تھے اُنھون نے عرض کی کہ حضور یہ لوگ اندر گئے ہین کہ ایرج
نقلی نے جو امیر الزمان کی آواز سُنی پکار کر کہا کہ آپ بھی تشریف لایئے یہ جلسہ قابل دید ہی امیر الزمان
بھی کشتی سے اُتر کر اُس دروازے پر گئے جیسے ہی مکان کے اندر قدم رکھا لطافت اُس مکان کی دیکھکر
اور اُن پری وشون کی صورت کا معائنہ کرکے حیران جمال و محو دیدار ہو گئے سبز قبا نے انکو بھی اپنے
پاس بلایا مسند پر بٹھایا ایک نازنین حور پیکر رشک قمر کو دیکھا کہ تاج مرصع کار سر پر رکھے دریائے جواہر مین
غوطہ مارے ایک طرف بیٹھی ہی اُسنے امیر الزمان کو دیکھکر صراحی کھینچی اور جام شراب مملو کرکے اُنکو بھی
دیا اُنھون نے بھی اُس جام کو پیلیتے ہی یہ بھی بیہوش ہوے اُسنے انکو بھی گرفتار کرکے نخوت کے
پاس بھیجا اسی طرح بتیس سردار اہل اسلام کے آئے اور یہان گرفتار ہوے بعد ان بتیس [۳۲] کشتیون کے
کشتی بادشاہ لشکر اسلام کی آئی اور اُنھون نے یہ بات سُنی کہ سب سردار اس مکان مین گئے ہین
اُنھون نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مجھکو شک پیدا ہوتا ہی نہین معلوم اس مکان مین کیا اسرار ہی
تب تو شاپور شیر دل عیار طرار نے کہا کہ حضور خاطر جمع رکھے غلام اسکی ماہیت دریافت کرتا ہی یہ کہکے
چالاک ثانی اور برق ثانی کو بُلایا اور انکو دو نازنینون کی صورت بنایا اور دو کشتیان طلب کرکے
اپنے تئین تاجر بزرگ کی صورت بنا کر اور اُن دونون کو ہمراہ لیکر اُن کشتیون پر سوار ہوا اور اُس
مکان کی طرف چلا جب کشتی اُسکی قریب اُس مکان کے پہونچی اپنے تئین اُس مکان مین پہونچایا
لوگون نے جو اسکو دیکھا پوچھا کہ ای مرد بزرگ تو کون ہی یہان تیرا کیا کام کہان کا رہنے والا ہی کیا نام ہی
شاپور شیر دل نے کہا کہ مین ایک مرد تاجر ہون وطن میرا اصفہان ہی صدر ظلمانی میرا نام ہی
مین نے دو لڑکیان ایک ملک سے نہایت حسین پائی ہین انکو علم موسیقی تعلیم کرایا اب وہ ایسی ہوشیار
ہوئین کہ ایک کی مثل دوسری ہی باقی اور اُنکا جواب دینے والا بردۂ دنیا پر نہین ہی اس امید پر
انکو ساتھ لیے پھرتا ہون کہ شاید کوئی بادشاہ مجاہ اُنکی قدر کرے اور میرا دامن گوہر مقصود سے بھرے

عزازیل نے جو یہ بات سُنی اپنے مقام سے اُٹھکر کہا کہ ای مرد تاجر وہ لڑکیان کہان ہین تاجر نے جواب دیا کہ میرے ساتھ دوسری کشتی پر ہین عزازیل نے اپنے ایک مصاحب خاص کو حکم دیا کہ اُن لڑکیون کو جاکر دیکھ آؤ کہ کیسی ہین وہ مصاحب ساتھ اُس تاجر کے باہر مکان سے آیا اور تاجر نے اُن لڑکیون کو دکھایا اب جو نگاہ مصاحب کی لڑکیون پر پڑی بیچین ہوگیا دیکھا ایک زہرہ جبین دوسری مہر تمکین ایک سمن بر دوسری رشک قمر ایک حسن مین بیمثال دوسری حور خصال ایک لالہ عذار دوسری ماہ رخسار نہ اسکا کوئی ہمسر ہو نہ اسکا کوئی نظیر ہی حسن مین بیمثل ایک ایک ماہ منیر ہی مصاحب وہان سے واپس آیا اور عزازیل کو آکر یہ حال سُنایا کہ حضور آجتک ہزارون حسین مہجبین دیکھین مگر ایسی حسینان مہجبین جنکو عابد کش و زاہد فریب کہنا بجا ہی نگاہ سے نہین گذرین عزازیل مشتاق ہوا اور تاجر کو حکم دیا کہ اگر مناسب جانو تو یہین لاؤ ورنہ ہم تمھارے ساتھ وہین چلکر دیکھین تاجر نے عرض کی حضور مالک و مختار ہین مگر یہان لانے مین غلام کو صرف اتنی ہی بات سے انکار ہی کہ آپکی محفل مین ایسے ایسے جانان عالیشان حسین بیٹھے ہین اور انکے بھی شباب کے دن سن ہین اگر کسی کی طرف میل طبیعت ہوا تو غلام کہین کا نہ رہا اس سے بہتر یہ ہی کہ اگر حضور اُنکے دیکھنے کے مشتاق ہین تو ہم لوگون کو کوئی مکان الگ بتایا جائے کہ ہم وہان ٹھہرین اور حضور اُنکو ملاحظہ فرمالین عزازیل نے جو یہ بات سُنی بہت پسند کی اور ایک مکان الگ تجویز کرکے لوگون سے حکم دیا کہ اس تاجر کو وہان لیجاؤ اور لڑکیون کو بھی اُتار دو ہم آکر دیکھین گے حسب الحکم لوگ تاجر کے ہمراہ ہوئے اور اسکو اُس مکان تک لیگئے وہان لیجاکر اُن لڑکیون کو بھی اُتارا تھوڑی دیر مین عزازیل بھی اُس مکان مین آیا نگاہ جو اسکی جمال پر اُن نازنینون کے پڑی حیران جمال و محو دیدار ہوگیا اپنے دل سے کہتا ہی کہ یہ واقعی انسان ہین یا از قسم پری جان ہین حور ہین یا پری ہین صانع قدرت نے ہر چیز انکو عجیب عطا فرمائی ہی آنکھین رشک غزال ہین ابرو مانند ہلال ہین زلف کی تعریف ممکن نہین بینی کو شمع حسن کی لَو کہنا بجا ہی تعریف دہان سے بیچ زبانونکا کام نہین رخسار سے بدر کامل سے بہتر ہین مژگان نشتر ہین گردن صراحی بلور ہی عزازیل نے جو دونون کو سدرہ جبین پایا ایک سے متوجہ ہوا اور کہا کہ تمھارا نام کیا ہی اُس مہجبین نے کہا کہ مجھکو یاسمن لالہ عذار کہتے ہین عزازیل جادو نے پوچھا کہ تم اس تاجر کے پاس کیونکر آئین یاسمن لالہ عذار نے کہا کہ میرے والدین نے میری صغرسنی مین انتقال کیا اور مجھکو عزیزون کے سپرد کیا وہ مجھکو اپنے یہان لیگئے مین ازبسکہ بہت ناسمجھ تھی اور باپ میرا بھی ایک تاجر جلیل تھا مال و متاع بیشمار رکھتا تھا بعد اُسکے حسب وصیت میری پرورش اور عزیزون نے کی اور مال و متاع میرے باپ کا سب اپنے قبضے مین کیا لیکن مجھسے اُن لوگون کو خیال رہتا تھا کہ جب یہ جوان ہوگی اپنے باپکے مال کی خواستگاری کریگی کسی صورت سے اسکو الگ کرنا چاہیے وہ لوگ تو اس تدبیر مین رہتے تھے اسی زمانے مین یہ تاجر اس ملک مین پہونچا اُن لوگون نے اس تاجر سے کہا کہ ہم لڑکی حسین مہجبین اگر تمکو دین تو ہمکو اُسکے بدلے مین کیا دوگے اس تاجر نے دیکھنے پر معاوضہ مقرر کیا عزیزون نے مجھکو اس تاجر کو دکھایا اسنے وہ لالہ روپیہ معاوضے کے دیکر مجھکو اپنے ساتھ لیا اور میری پرورش اپنی اولاد سے بڑھکر کی جب مجھ مین کچھ سمجھ آئی اسنے علم آداب سکھلایا پھر علم موسیقی سکھانے کے واسطے بہت سے استاد اس فن کے

جاننے والے ملکون ملکون سے جو اپنے شہر مین یکتا تھے بلا کر میرے واسطے مقرر کیے اور مین علم موسیقی سیکھنے لگی حضور انہنے مجھے نو برس تک ماہران فن کو مقرر کیا اور سوا اس کام کے مجھکو دوسرا کام نہ رہا جب نو برس گذر گئے تو انہنے مجھکو اپنے ساتھ لیکر کوچ کیا اگرچہ اسوقت بڑے بڑے شاہزادگان ذوی الاقتدار نے میری خواستگاری کی لیکن اسنے بوجہ فرط محبت کے مجھکو جدا نہ کیا قول اسکا یہ ہی کہ جب کوئی ہم دونون کو ایک جا رکھنے کا وعدہ کرے اور تاجر کو حسب خواہش اُس کے زر دیدے تب یہ ہماری جدائی گوارا کریگا بلکہ یہ بھی اکثر کہتا ہی کہ مین یہ بھی وعدہ کرونگا کہ مین سال مین ایک بار آکر ان دونون کو دیکھ جایا کرونگا عزازیل نے پہلے تو صورت ہی دیکھی تھی جب تقریر سنی تو اور حیران ہوا کہ ایسی سحر بیان فصیح البیان آجتک نگاہ سے نہین گذری واقعی تاجر نے ان پر بڑا ریاض کیا ہی علم ادب بھی خوب سکھایا ہی جب عزازیل اسکا احوال دریافت کر چکا تو دوسری کی جانب متوجہ ہوا اور اُس سے بھی پوچھا کہ تم اپنی سرگذشت بیان کرو کہ تم کون ہو اور وطن تمھارا کہان ہی نام کیا ہی اُس نازنین نے ہاتھ باندھ کر جواب دیا کہ نام میرا سوسن گلرخسار ہی سرزمین بدخشان اپنا دیار ہی والدین میرے بہت آسودہ حال تھے اتفاق قضا و قدر سے سیار گلشن جنان ہوئے مجھے اور عزیزون نے پرورش کیا جب سن میرا چار برس کا ہوا تو میرے پرورش کنندہ لوگون کو سفر پیش آیا انھون نے مجھکو ہمراہ لیکر سفر کیا اثنائے راہ مین قزاقون نے آکر گھیر لیا اور بہت سے آدمیون کو زخمی کیا بعض بیگناہ جان سے مارے گئے مین ازبسکہ صغیر سن تھی اور زیور بھی پہنے ہوئے تھی میرا مارڈالنا اُن کافرون کو گوارا نہوا کم سنی اور طفلی پر رحم آیا مجھکو ایک قزاق نے گود مین اُٹھا لیا اور وہان سب قزاق اپنے اپنے مقامون پر چلے نہین معلوم میرے اعزا پر کیا گذری اور اب وہ کہان ہین زندہ ہین یا مر گئے اُس قزاق نے مجھکو اپنے گھر مین لاکر رکھا اتفاقات روزگار سے گذر اُس شہر مین خواجہ صدر ظلمانی کا ہوا اور اُنھون نے وہان اس مضمون کا ایک اشتہار دیا کہ اگر کسیکو کوئی کنیز یا غلام بیچ کرنا ہو تو ہمارے پاس آئے ہم حسب دلخواہ اُسکا معاوضہ دینگے وہ قزاق جو مجھکو لایا تھا اُس روز بہت پریشان تھا دو روز سے آب و دانہ میسر نہوا تھا مجبور ہو کر مجھکو اپنے ساتھ لیا اور پاس خواجہ صدر ظلمانی کے آیا اور مجھے پیش کیا خواجہ نے میرے معاوضہ مین ڈھائی لاکھ روپیہ اُس قزاق کو دیا اور مجھے ہمراہ لیکر وہان سے کوچ کیا جب اپنے شہر مین آیا مدت تک مجھے علم ادب سکھایا جب مین نے حسب ضرورت اسکی تحصیل سے فراغت پائی تو صدر ظلمانی نے مجھکو علم موسیقی کی تعلیم دلائی بہت دنون تک اس علم کی تحصیل مین بھی عرق ریزی کی بہت سے شہرون سے بڑے بڑے استاد آئے اُنھون نے سکھایا جب اس علم سے بھی فراغت پائی تو صدر ظلمانی نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور سفر کیا اثنائے سفر مین بڑے بڑے بادشاہان جلیل نے میری خواستگاری کی مگر کوئی حسب مرضی صدر ظلمانی کے معاوضہ دے سکا اور بعض نے صدر کے شرائط کو نامنظور کیا کیونکہ خواہش صدر کی یہ ہی کہ مجھے اور یاسمن کو ایک شخص قبول کرے کیونکہ ہم دونون مین انتہا کی موافقت ہی اگر ایک دوسری سے جدا ہوگی تاب فراق نہ لا سکیگی تڑپ تڑپ کے مر جائیگی اور صدر ظلمانی بھی ہم دونون کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا ہی ہر ایک خواستگار سے یہی شرط کرتا ہی کہ مین سال مین ایک بار انکے دیکھنے کو ضرور آؤنگا یعنی ہر شخص ہمارا معاوضہ کیونکر دے سکتا ہی اسی وجہ سے صدر ہمکو اپنے ہمراہ رکھتا ہی عزازیل نے

اسکی بھی کیفیت سُنی اور شیرین کلامی کی داد دی بعدہ صدر ظلمانی سے مخاطب ہو کر کہا کہ واقعی تمنے بڑا کام کیا
بہت اچھی طرح سے ان لڑکیون کو علم مجلس تعلیم کیا ہو صدر نے اُٹھکر سلام کیا عزازیل نے کہا کہ اب مین انکے دوسرے
کمال کا مشتاق ہون صدر نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور یہ دونون انکے کمال کا اظہار کیا ہوگا نہ یہان سازندے
موجود ہین نہ محفل شراب وکباب ہی نہ مجمع جاننے والون کا ہی جو انکا دل لگے اور حضور کو بھی حظ وافر ملے علاوہ
ان سب باتون کے مسافت سفر بھی ضرور ہی اگر حضور کو یہی منظور ہی تو جلسہ آراستہ کرائیے شراب وکباب منگائیے
سازندگان سرکاری آئین پھر انکو سنیئے تاکہ جو انکے کمال سے حضور کو بھی آگاہی ہو عزازیل نے صدر کا کہنا
قبول کیا اور حکم دیا کہ محفل کا سامان درست کرو خادم جو اُس جگہ پر موجود تھے یہ حکم لیکر اُس مقام سے چلے
صدر ظلمانی نے کہا کہ انکو حال دریافت کرنا منظور ہی عزازیل کو اپنی طرف مخاطب کیا اور ایسی دلچسپ باتین
کین کہ عزازیل بہت خوش ہوا اور کہا اے تاجر تو تو ان دونون لڑکیون سے بھی زیادہ خوش بیان ہی
مین نے تو آئین کو بھی کہا تھا کہ خوش بیانی مین انکا نظیر نہین ہی مگر تو نے تو میرے دل کو اپنے قبضے مین کرلیا
صدر ظلمانی نے عجز وانکسار سے کام لیا اور تعجب سے دریافت کیا کہ آپ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے
کچھ پتا بتائیے کیونکہ خادم ایک مدت سے تجارت کرتا ہی مگر آجتک کسی اقلیم مین حضور کی زیارت سے مشرف
نہین ہوا عزازیل نے کہا کہ اے صدر میرا نام عزازیل جادو ہی لوگون کو گمراہ کرنا میرا کام ہی مالک میرا
اخواص آدم خوار ہی مین یہان ایک ضرورت سے مقیم ہون بہت جلد یہان سے اپنے مکان پر چلونگا
تجھکو بھی ہمراہ لونگا دربار مین اخواص آدم خوار کے لیجاونگا اور تجھے خلعت فاخرہ دلاؤنگا صدر ظلمانی نے
جو یہ کیفیت سُنی کہا حضور آپکے بادشاہ کو دریا مین کونسی ضرورت ہی جو آپکو یہان تعین فرمایا ہی
عزازیل نے کہا کہ مین تجھسے اس بات کو ظاہر کرتا ہون اس راز سے ماہر کرتا ہون ابھی اس بات کو اپنے
ہی تک رکھنا کسی اور اپنے ہمراہی سے بھی نہ کہدینا وجہ اسکی یہ ہی کہ زمرد شانی سبا گل پر سے دہشت
مسلمانان سے فرار ہو کر پاس نخوت خیر سر کے آیا اور اُس سے مدد چاہی یہ خبر اہل اسلام کو کسی نے پہونچائی
وہ لوگ از بسکہ صاحب جرأت وہمت ہین انکی طرف متوجہ ہوئے نخوت خیر سر نے ایک نامہ ہمارے شہنشاہ
یعنی اخواص آدم خوار کو لکھا کہ آپ کا قلعہ قریب دریا ہو آپ اہل اسلام کے سردارون کو جس طرح
بن پڑے گرفتار کرکے میرے پاس بھیجدیجئے اخواص نے ایک نامہ مجھکو تحریر کیا کہ یہ کام سوا اسکے
تمھارے کسی سے نہوگا تم دریا کی نگہبانی کرو اور سرداران اہل اسلام کو میرے پاس گرفتار کرکے
بھیجو مین نے یہان آکر سحر سے یہ مکان بنایا اور بہت سے سردارون کو اپنے دام مکر مین پھنسایا انکو
قید کرکے پاس نخوت کے بھیجدیا اب اور لوگون کی راہ دیکھ رہا ہون اسی طرح تمام لشکر اسلام کو گرفتار
کرکے پاس نخوت کے روانہ کرونگا وہ ان سب کو اخواص آدم خوار کو دیدیگا اور آدم خوار بڑے مزے
سے گوشت اہل اسلام کا کھائیگا صدر ظلمانی نے جو کیفیت سنی بہت غمگین ہوا اور خدا کو یاد کیا اور اپنے
دل مین کہا کہ میرے ہاتھ سے جب بچ جاتا تو اور سرداران اسلام کو پاتا مگر افسوس زیادہ اس بات کا ہوا
کہ عزازیل نے یہ بیان کردیا کہ مین نے اُن سردارون کو اسیر کرکے پاس نخوت کے بھیجدیا ہی
صدر ظلمانی اپنے دل مین کہتا ہی کہ ایسا نہو کہ وہ ملعون ان سب کو دیکھتے ہی قتل کرادے تو بڑا غضب ہوگا
یہ تو اس خیال مین تھا کہ ملازمون نے عزازیل سے آکر عرض کی کہ حضور محفل آراستہ ہو تشریف لیچلین

عزازیل اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ صدر ظلماتی کا اپنے ہاتھ مین لیا ٹہلتا ہوا طرف محفل کے چلا ان دونون
کے پیچھے وہ دونون نازنین لڑکیان بھی ہین یعنی چالاک شامی اور برق شامی اور شاپور شیردل
صدر ظلماتی کی صورت بنا ہوا عزازیل کے ہمراہ ہے اسی صورت سے محفل تک عزازیل کے پہونچا
صدر نقلی کی جو نگاہ محفل کی طرف پڑی دنگ ہو گیا دیکھا محفل ہے یا مجمع حسینان جنت ہے جو ہے وہ جوان
خوش رو خوش خو لباس مکلف زیب جسم کیے ہوے موتیون کے پہنے ہوئے بیٹھا ہے مقام محفل ایسا آراستہ ہے جسکی تعریف مین
زبان لال ہے فرش قالین سے زمین رشک صحن گلشن ہو جھاڑ فانوس مردنگ کی روشنی سے عجیب سما ہے رات
پر دن کا دھوکا ہے اگر سوزن باریک گرے صاف معلوم ہو جاسے آئینہ سرو قد چارون طرف رکھے ہین صحبت
تو ایک ہی ہے مگر عکس سے دور تک محفل معلوم ہوتی ہے کشتیان کباب کی گلابیان شراب کی بڑے تکلف
سے وسط محفل مین رکھی ہین بائین اُسکے ساقیان سیمین عذار بیٹھے ہین منتظر ہین کہ حکم پائین اور صراحی
اُٹھائین عزازیل کو جو سب نے آتے دیکھا تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوے دروازے تک استقبال کو
آئے یہان سے عزازیل کو لیجا کر مسند زرین پر بٹھا دیا صدر ظلماتی کو عزازیل نے اپنے پاس بٹھایا
اور اُن لڑکیون کو بھی بیٹھنے کی اجازت دی یہ دونون مہ جبیان مہ تمکین اور پری وشان نازنین جو ساتھ ہاتھ
مین ہاتھ دیے ہوے اُس محفل مین آئین سب کو حیرت ہوئی یا تو محفل کی خوبی پر ناز تھا یا انکی صورت جو دیکھی
سب مثل تصویر خاموش رہ گئے انکی طرف سے کسی کی نگاہ نہین ہٹی آپس مین سب کہ رہے ہین کیون ایسی صورتین
بھی نگاہ سے گذری ہین جو چیز ہے خوب ہے ہر ادا انکی دل کو مرغوب ہے علاوہ صورتون کے زیور کیسا کیسا زیب
جسم کیا ہے جو آجتک بڑے بڑے شاہان جلیل کو میسر نہین ہے اہل محفل تو اس حال مین تھی کہ عزازیل
نے صدر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ سازندے موجود ہین اب انکو اجازت دو کہ یہ اپنے کمال کو ظاہر کرین
صدر نے حسب الحکم عزازیل پکار کر کہا کہ یاسمن ارشاد حضور ہے کہ کچھ اپنا کمال ظاہر کرو یہ اپنے مقام سے
اُٹھی اور اپنے طازمون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے اسنے پیشواز منگائی ملازم پیشواز لائے اب جو پیشواز کو
کھولا اہل محفل کی آنکھون مین چکا چوند آگئی بہ تعجیل تمام پیشواز کو زیب جسم کیا اب جو دیکھتا ہے کہتا ہے
کہ یہ انسان نہین ہے واقعی پری ہے پیشواز پہنکر سامنے عزازیل کے آئی پھر جھک کے سلام کیا اور ایک
ادا سے وسط محفل مین کھڑی ہو کر سازندون کو جو وہان موجود تھے اشارے سے بلایا وہ جلدی
سے اسکے عقب مین آکر قاعدے سے کھڑے ہوے طبلے پر تھاپ پڑنے لگی سارنگیان ملنے لگین جب سب
ساز مل چکے نازنین نے توڑے لینا شروع کیے کبھی کچھ منہ سے بول کے اُنھین کو گھنگرو بجا کے ادا کیا
کبھی خالی کوئی توڑا ایسا لیا جس سے اہل محفل کے دل پائمال ہے غرض ناچ سے فراغت
پائی اور اہل محفل کو دیکھا کہ بہت بیخود ہین عزازیل کو سلام کرکے بیٹھ گئی تھوڑی دیر دم لیا
جب ساز مل چکا تو گنگنا کر یہ غزل شروع کی

## غزل

نہ دامن یار چھوٹے دیکھے غبار دامن سے
رہے گرد و غبار سے تو جدا ہر تار دامن سے
گریبان جھٹکا اگر چہ ہوا ہو یار دامن سے
ہوا ہے جدا بھی ہے تو اُٹھے یون کی یار [illegible]

جبرون جیب کی پاہن ہون شیدائی اُن
نہ چھوٹے خون مرا پر تیرے ابھی خونخوار اُن سے
ترے سے جو جدا ہو رہے ہین ہو خاک تو وہ
بنایا درمیان اک پردہ دیوار دامن سے

الگ کیا ہو نہ جیب کھینچ کر اہر تار دامن سے
جنون مجھے ہین ناخن جیب اور خار دامن سے
کیا تو نے کنارا جب سے اور ہاتھون کی خوشی
نہ پایا مجھے حور نے ای پری رخسار دامن سے
وہی زیبا ہوا اُسکے لیے جو قطع ہو جسکی

ابلق چشم سیہ مست کو تیری دیکھا
سر جمشید پہ اگر گمس جام شراب
مجھکو اُس بوسۂ دندان سے ہی بس ہے لب
لب نازک کو ہی اُسکی ہوس جام شراب

ورنہ ابتک نہ نشہ تھا نہ ہوس جام شراب
محل جینے سے خدا جانے کہ ساقی کسکو
دیجے نقل نمکین چند لیس جام شراب

سبکے میخانے کی غفلت تو نہ بیٹھے ہرگز
پہلے پہونچے تو پیشتر ہیں جام شراب
ذوق جلدی کر کہ رنگ ہے بس ساغر دل

نازنین نے جو اس غزل کو خوش الحانی سے گایا اور شراب گلرنگ کا ساغر دست حنائی پر رکھکر عزازیل کے آگے بڑھایا اسکو بے پئے نشہ ہو گیا وجد مین آکر جھومنے لگا نازنین نے چشم سرگین سے اشارہ کیا کہ جام میرے ہاتھ سے اُٹھائیے شراب نوش فرمائیے عزازیل نے جام شراب ہاتھ سے اُس نازنین کے لیا اور طرف صدر ظلماتی کے بڑھایا کہا تم پہلے پی لو پھر مین پیونگا صدر ظلماتی نے بہت کچھ انکار کیا مگر اسنے نمانا آخر مجبور ہوکر صدر نے اُس جام شراب کو ہاتھ سے عزازیل سے لیکر اور اسکی آنکھ بچاکر شراب کو اپنے رومال دستی مین جذب کر لیا اور خالی جام نازنین کو دیا یار دیگر نازنین نے چاہا کہ شراب مین بیہوشی ملائے لیکن صدر نقلی نے اشارے سے منع کیا نازنین نے شراب خالص سے جام کو مملو کرکے پھر عزازیل کو دیا اسنے اُس جام کو منھ سے لگا کر سب شراب پی لی اور جام خالی نازنین کو واپس دیا اسی طرح اُس نازنین نے جام شراب بھر بھر کر سب حاضرین محفل کو دیے سب بہت خوش ہوئے اپنے دلمین سمجھتے تھے کہ یہ بھی ہماری قسمت کہ ایسی نازنین مہجبین رشک قمر پری پیکر جسکی شاہان عالم خواہش کرین وہ ہمکو اپنے ہاتھ سے جام شراب دے سب نے جب خوب شراب پی اور دماغ سب کے بادہ ناب سے گرم ہوئے عالم بیخودی مین پکار پکار کر کہنے لگے کہ بی یاسمن تمھاری کیا تعریف کی جاے واقعی کیا حسن خداداد پایا ہی اصل تو یون ہی کہ صانع قدرت نے تمکو اپنے ہاتھ سے بنایا ہی کمال بھی خداداد ہی مگر اس حسن وجمال پر اس کسب کمال پر خلق بھی تمھارے حصے مین آیا ہی یہ بات بہت کم دیکھی لیکن اب امیدوار ہین کہ ایک چیز اپنی خوشی کی اور سنا دو ہم لوگون کو اپنا کمال دکھاؤ نازنین سے جو سب اہل محفل نے کہا اسنے بھی پہلے تو بہت عذر کیا کہ اب مجھکو بہت دیر ہوئی ہی آواز بھی کم کرتی ہی لیکن جب اہل محفل نے بہت اصرار کیا یاسمن نے ایک غزل اور گائی ادھر تو نشہ مین سب جھوم رہے تھے ادھر اسکے گانے کا اثر جو دلون پر پڑا محفل کا عجیب رنگ ہو گیا عزازیل نے جو دیکھا کہ محفل کا رنگ بیرنگ ہی حکم دیا کہ محفل برخاست ہو اور آپ صدر کا ہاتھ پکڑ کے اُٹھا خیمے مین لایا اپنے سامنے بڑے اعزاز سے بٹھایا اور کہا کہ اے تاجر ابتک تو میرا ارادہ یہ تھا کہ تجھکو مع ان دونون نازنینون کے خدمت مین اخواص کے بھیجونگا جہانتک ممکن ہوگا سعی کرونگا تیری مراد دل حاصل ہوگی مگر اب میری طبیعت کی عجیب کیفیت ہی اگر تو راضی ہو تو مین اِس نازنین کو اپنا خاتون محل قرار دون دوسری مہجبین کی سعی اخواص سے کرون میری بہت بڑی عزت کرتا ہی اپنے برابر بٹھاتا ہی اپنا قوت بازو زینت پہلو جانتا ہی صدر نے جو اسکی رغبت پائی کہا حضور یون تو یہ آپکی کنیزی مین حاضر ہی مگر غلام یہ عہد کر چکا ہی کہ ان دونون کو ایک جگہ رکھونگا کیونکہ یہ خود بھی آپس کی جدائی پسند نہین کرتی ہین اور مجھکو بھی انکا ایک ہی جا رہنا اچھا معلوم ہوتا ہی کہ مین سال بھر کے بعد آیا کرونگا ان دونون کو دیکھ جایا کرونگا جب عزازیل نے دیکھا کہ صدر کسی طرح پر راضی نہین ہوتا ہی مجبوری سے

دوسری کو بھی منظور کیا صدر ظلماتی کو بہت کچھ مال وزر دیا اور حکم دیا کہ ای صدر ما اسوقت تو تم اپنے
مقام پر جاکے بیوپار ہو کل تمکو یہان سے ہم اپنے مکان پر لیچلینگے کچھ روز وہان رکھینگے ایک صحبت عیش
و نشاط قرار دینگے اپنے مذہب کے موافق اس نازنین سے عقد کرینگے مگر اسوقت ہم اس نازنین کو اپنے
ساتھ لیے جاتے ہین کچھ دیر باتین کرکے پھر تمھارے پاس پہونچا دینگے صدر ظلماتی نے منظور کیا اور
وہان سے اٹھکر اپنے مقام پر آیا عزازیل یاسمن کو اپنے ہمراہ لیکر طرف خوابگاہ کے چلا اسوقت
یاسمن کا ناز و انداز سے چلنا کہین لچکنا سامنے سے جھجک کر عزازیل سے کہنا کہ یہ کون میرے ساتھ
آتا ہی کہین ٹھہر جانا غرض اس ناز و انداز سے بستر خواب پر پہونچی وہان جاکر جو یاسمن نے دیکھا تو عجیب
مقام ہی مکان نہایت نفیس ہی پردے عمدہ پڑے ہین آئینے قرینے سے لگے ہین روشنی ہو رہی ہی
ایک طرف گلابیان شراب کی کشتیون مین چنی ہوئی رکھی ہین ایک مسہری نہایت پر تکلف وہان بچھی
ہی اس مین ریشمی پردے اوپر اٹھے ہوئے ہین عزازیل نازنین کا ہاتھ پکڑے ہوئے اس مسہری پر
آیا اور چاہا کہ دست ہوس گستاخ کرے نازنین نے کہا ٹھہرو جلدی تلے دم لو یہ کہکے کشتی مین سے ایک
گلابی کھینچی اور جام اٹھاکر شراب انڈیلی آنکھ بچاکر بیہوشی تھوڑی ملادی اور وہ جام عزازیل کو دیا
اور کہا کہ ہمارے ہاتھ سے پی لو اسکو کچھ نشہ تو پیشتر کا تھا مگر جب دوبارہ اس نازنین نے بہت اصرار
کیا عزازیل پی گیا پیتے ہی اسکا سر چکرانے لگا دل گھبرانے لگا کلیجہ جلنے لگا دم نکلنے لگا
گھبرا کر کہا یہ کیسی شراب تھی بالکل خراب تھی میرا کلیجہ پھنکا جاتا ہی دم لبون پر آتا ہی نازنین نے کہا
کہ ذرا اٹھو دو قدم ٹہلو جیسے ہی عزازیل اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے گرا نازنین نے لپٹ
کے خنجر مارا اور نعرہ کیا کہ منم مہتر برق ثانی اسکا مرنا اور مکان کا گرنا وہ جتنی آرایش و زیبایش تھی
کچھ بھی نہ رہی ایک اندھیرا ہو گیا آسمان سے خاک برسنے لگی پتھر گرنے لگے اولے پڑنے لگے ہوا زور سے
چلنے لگی پر غل مچانے لگے کشتی مرا نام من عزازیل جادو بود مکان چکر مین آیا برق کی کیفیت عجیب
ہو گئی مکان جو اس زور سے چکرایا برق کے قدم نہ ٹھہرے زمین کو پکڑکے بیٹھ گیا جب تھوڑی دیر
کے بعد وہ تاریکی موقوف ہوئی اور مکان کو سکون ہوا تو برق نے دیکھا کہ نہ وہ مکان ہی نہ وہ
سامان ہی نہ وہ کنیزان حسین و مہ تمکین ہین نہ وہ نازنینان زہرہ جبین ہین چند ساحر نیلی
لنگوٹیان باندھے ہوئے بڑے بڑے بال کھولے ہوئے دوڑتے پھرتے ہین بعض انمین سے
گنڈے ہاتھون مین لیے انپر تیل پڑا ہوا ہی مشعل کی طرح سے جل رہے ہین دریا مین چند
تختے پڑے ہین انھی پر وہ ساحر کھڑے ہین اب برق نے نگاہ دوڑائی کہ شاپور شیر دل اور
چالاک ثانی نے کہا جس خدا نے اس ملعون پر فتح دلائی ہی وہی کوئی صورت نجات کی بھی
نکالیگا ساحر تو روتے پیٹتے لاش پر عزازیل کے آئے اور اسکا لاشہ اٹھا لیجانا چاہا کہ آثار صبح
آسمان پر دکھائی دیے اور پھر کچھ روشنی عالمگیر ہوئی کہ برق نے دیکھا کشتیان تختون کے
کنارے پر کھڑی ہین اسنے چالاک اور شاپور سے کہا کہ وہ ہماری کشتیان کھڑی ہین چلو اپنی
کشتیون پر بیٹھین یہ کہکے یہ عیار طرار قریب اپنی کشتیون کے آئے اور بادشاہ لشکر اسلام سے
بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور نے یہ کارخانہ سحر ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے کہا کہ واقعی تم لوگون نے

بڑا کارنمایان کیا مگر کچھ خبر امیر الزمان اور رستم ثانی اور ایرج کی بھی معلوم ہو کہ وہ لوگ کہان ہین اور
یہ کیا معرکہ تھا عیارون نے عرض کی کہ حضور یہ ماجرا اس طرح پر ہی کہ زمرد ثانی نے ورود مسعود لشکر
اسلام جو سُنا سابل سے فرار ہو کر پاس نخوت شیر سر کے پہونچا اُس سے مدد چاہی ادھر
لشکر اسلام کو اسکے بھاگنے کی خبر ملی اور جلسے قیام سے آگاہی ہوئی آپ لوگ اس طرف متوجہ ہوئے
نخوت نے ایک نامہ اخواص کے نام تحریر کیا اُسنے عزازیل کو بلایا اور سرداران اسلام کے قید
کا حکم دیکر دریا کی نگہبانی اُسکے سپرد کی اُس ملعون نے یہان یہ دام مکر پھیلایا اور امیر الزمان اور
رستم ثانی اور ایرج کو گرفتار کر کے نخوت شیر سر کے پاس بھیجدیا بادشاہ یہ خبر سنکر متردد
ہوئے اور فرمایا کہ لنگر کشتیون کے اُٹھادو اور سیدھے طرف قلعۂ اخواص آدم خوار کے چلو بعد مین جیسا ہوگا
دیکھا جائیگا ملاحون نے حسب الحکم لنگر کشتیون کے اُٹھائے اور کشتیان چل نکلین ادھر ساحرون نے
جو رونے پیٹنے سے فراغت پائی سب نے صلاح کی کہ لاشہ عزازیل کا پہلے کر پاس اخواص کے لیچلین بعد
مین جلادین یہ صلاح کر کے سب ساحر لاشہ عزازیل لیکر چلے جب دریا کو طے کر کے خشکی مین پہونچے
تو لاشہ کو سب نے زمین پر رکھدیا اور بانس لیکر ایک ارتھی بنائی اُسپر لاشہ رکھا اور پاس اخواص کے آئے
اخواص اُسوقت بیٹھا ہوا نوکرون سے کہرہا تھا کہ سواری ہماری بہت جلد تیار کرو ہم چاہ بابل
پر میلہ دیکھنے جائینگے ملازم سامان سفر درست کر رہے تھے کہ یکایک کان مین آواز رونے کی
آئی اخواص ادھر متوجہ ہوا کہ دیکھا سامنے سے چند ساحر ایک لاشہ لیے چلے آتے ہین جب قریب
آئے تو سب نے لاشہ عزازیل کا اخواص کے سامنے رکھدیا اور رونے لگے اخواص نے
جو لاشہ عزازیل کا دیکھا بہت افسوس کیا اور کہا کہ ارے اسکو کسنے مارا سب ساحرون نے
عرض کی کہ حضور ہمکو نہین معلوم کسنے مارا ہان اتنا جانتے ہین کہ ایک تاجر صدر ظلمانی اصفہان
کا رہنے والا آیا تھا اور اُسکے ساتھ دو لڑکیان کمسن حسین مہجبین تھین اُسنے یہ بات کہی کہ یہ لڑکیان
علم موسیقی مین کامل ہین میرا قصد ہی کہ کسی بادشاہ کو نذر دونگا اُسکے عوض مین بیشمار مال و زر لونگا
عزازیل نے صحبت آراستہ کی اُنمین سے ایک لڑکی محفل مین خوب گائی اُنکی نگاہ اُسپر پڑی اُس
سوداگر سے خواستگار ہوئے ہم سب کو الگ بٹھادیا آپ بھی وہان سے اُٹھکر ایک مکان تنہا مین گئے
اُسکے تھوڑی دیر کے بعد اُنکے مرنے کی آواز بلند ہوئی ہم لوگون نے جو وہان آکر دیکھا اُنکا لاشہ
پڑا پایا لیکن اُس تاجر اور اُن لڑکیون کا پھر پتہ معلوم نہوا کہ کیا ہو گئین اور کہان گئین اخواص نے
کہا کہ ارے کمبختو معلوم ہوتا ہی کہ کسی عیار نے عیاری کی مفت اسکی جان لی اچھا اسکی لاش کو لیجاؤ
اور پھونک دو ساحر تو اُسکی لاش لیکر چلے اخواص نے ایک نامہ نخوت شیر سر کو تحریر کیا مضمون
اُسکا یہ تھا کہ میرے مقرب یعنی عزازیل جادو کو عیاران اسلام نے قتل کیا مین ان لوگون سے اچھی
طرح سے اسکا بدلا لونگا سبکو قتل کرونگا تب مجھکو چین آئیگا جب یہ نامہ تیار ہوا تو اجلال تیزرو
کو عیار اسکا ہی بلاکر اسکو نامہ دیا اور کہا کہ تو تو نامے کو پاس نخوت شیر سر کے لیجا مین یہان قتل
مسلمانان کی تدبیر کرتا ہون عیار نامہ لیکر طرف بیابان نخوت کے روانہ ہوا چلتے چلتے دو روز کے بعد
گذر اسکا بیابان نخوت مین ہوا اندر شہر کے پہونچا دیکھا شہر کی آرایش بکمال زیب و زینت کی گئی ہی

دور دیہ دکان پر آئینہ بندی ہی شاطر گرشے مین روشنی کا سامان ہو رہا ہی ہنگیرے مقام مقام
پر استادہ این تلیج کا انتظام درست ہو رہا ہی عیار سب شہر کی سیر کرتا ہوا قریب قلعہ نخوت شیر سر
کے پہونچا دیکھا قلعے پر چار جانب توپین لگی ہین مرمت شکست وریخت کی ہو رہی ہی عیار قلعے کے
اندر آیا یہان اور بھی کچھ سامان دیکھا کہ قلعے کے اندر صفائی ہو رہی ہی روشنی کے واسطے جابجا اسباب روشنی
مہیا کیا گیا ہی اس غیر شخص کو جو ملازمان قلعے نے دیکھا کہا تو کون ہی کہان سے آیا ہی اجلال تیز رو نے کہا کہ مین نامہ
لایا ہون اخواص آدم خوار کا خدمت مین نخوت شیر سر کے جاؤنگا لوگون نے کہا کہ تمھاری
اطلاع سرکار مین کرتے ہین لیکن مزاج شاہی سے ڈرتے ہین کیونکہ آج کل ہمارے یہان
زمرد ثانی مہمان ہین اُنھین کی دعوت کے یہ سب سامان ہین ہم لوگون پر اس امر کی تاکید ہی
شہنشاہ کا حکم شدید ہی کہ اگر کوئی شخص کہین سے آئے بے ہماری اطلاع کے یہان آنے نہ پائے
ہم تمھارے واسطے جاتے ہین ابھی حکم لیکر آتے ہین تم یہین پر ٹھہرو جلدی نکرو یہ سنکے ایک آدمی
اندر آیا نخوت سے کے بعد زمرد ثانی کو سلام کیا اور عرض کی کہ حضور ایک نامہ دار اخواص آدم خوار
کا آیا ہی امیدوار باریابی ہی نخوت شیر سر نے حکم دیا کہ اندر بلالو یہ حکم پاکر وہ شخص باہر آیا نامہ دار کو
حکم نخوت شیر سر سنایا کہا اندر چلو شرف ملازمت حاصل کرو اجلال تیز رو تھا ساتھ اُس آدمی کے اندر
آیا یہان آکر جو دیکھا تو عجیب سامان ہی محفل عیش و نشاط کا بندوبست ہو رہا ہی اجلال تیز رو نے
نخوت شیر سر اور زمرد ثانی کو سلام کیا بعد دعا و ثنا کے نامہ اخواص کا دیا نخوت نے اُس
نامے کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ اے نخوت شیر سر مین نے تمھارے کہنے سے لشکر مسلمانان کے تباہ
کرنے کی کوشش کی اپنے مقرب یعنے عزازیل جادو کو برائے نگہبانی دریا مقرر کیا اور اُس نے کئی
سردارون کو گرفتار کرکے بھیجا مگر اہل اسلام کے عیارون نے غضب کیا اُسکو عیاری کرکے مار لیا یہ
امر بہت ہی این جانب کے خلاف ہوا اور قصد ہی کہ اب اس امر کا بدلا خدا پرستون سے لون ایک ایک
سردار کو میدان مین قتل کرون جسوقت لشکر اسلام میرے قلعے کے پاس پہونچیگا مین ضرور لشکر کشی کرونگا
اور تم اس نامے کے دیکھتے ہی اسیران اسلام کو میرے پاس روانہ کردو مین سامنے لشکر اسلام کے اُنکو
قتل کرونگا تم باطمینان اپنے مہمان کو لیے ہوئے قلعے مین بیٹھے رہو کسی بات کا خیال نکرو مین سمجھ لونگا
نخوت شیر سر نے جو یہ مضمون پڑھا کچھ خوش کچھ رنجیدہ ہوا کیونکہ اسکا قصد تھا آجکی رات بھر جلسے
رہتا صبح مین اسیرون کو قتل کرتا لیکن جب نامہ کا یہ مضمون دیکھا زندانخانے سے اسیرون کو طلب کیا
اور اجلال تیز رو سے کہا کہ ہم اپنے ملازم تمھارے ساتھ کرتے ہین وہ قیدی جائینگے اور جواب نامہ بھی
لکھے دیتے ہین یہ لکھکر ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ مین خبر مرگ عزازیل جادو سنکر نہایت مغموم
ہوا اور حسب الحکم اسیرون کو روانہ کرتا ہون آپ جنگ آغاز کیجیے وقت پر مین بھی شراکت کرونگا مین
اسی وقت مع اپنے لشکر کے آتا لیکن یہ امر خلاف ہی کہ ملنے یہان ایک مہمان آیا ہی اُسکی خاطر نہ کرون
اور چلا آؤن لیکن ایک ہی دو روز مین آؤنگا آپ جنگ اہل اسلام سے آغاز کیجیے یہ نامہ لکھکر اجلال تیز رو
عیار کو دیا اور قیدی ساتھ کرکے رخصت کیا یہ تو ادھر روانہ ہوئے یہان آفتاب عالمتاب پردہ مغرب مین
نہان ہوا اور فراش ماہ نے سطح زمین پر فرش چاندنی کا بچھایا نخوت شیر سر نے باہر دیوان پری پیکر

وحیدہ خان قمر منظر کو طلب فرمایا محفل سوہت مزہ دار ہوئی بربائی شراب کا دور چلنے لگا جب ایک ایک دور شراب کا ہو چکا تو نخوت شیر سرنے ایک سہ جبین مہ جبین کو حکم دیا کہ مصروف رقص ہو وہ نازنین اُٹھی محفل مین آکر کھڑی ہوئی طبلہ پر تھاپ پڑنے لگی سارنگیان ملنے لگین جب ساز مل چکا نازنین نے ہاتھ اُٹھا کر گت شروع کی پھر تو وہ وہ توڑے لیے کہ اہل محفل کے ہوش اُڑا دیے کبھی گھنگرو بجائے کبھی اس سبکی سے قدم پڑ جائے کہ گھنگرو کی آواز تک نہ نکلی کبھی منھ سے بول کہکے انکو ادا کیا ایک ایک توڑے کو صاف صاف ظاہر کر دیا اپنے کمال سے اہل محفل کو ماہر کر دیا دو تین ترکیبین دکھا کر نخوت شیر سر کو سلام کیا کچھ قریب آکر بیٹھ گئی پھر ساز ملے ایک غزل گائی اہل محفل نے بہت پسند کیا ایک شوقین نے فرمایش کی کہ بائی صاحب تمکو اگر حضرت آبرو لکھنوی کی وہ غزل یاد ہو جسکی ردیف دل ہے اور مصنف صاحب نے بحر خفیف مین تصنیف فرمائی ہے تو گاؤ یہ سنکر اہل محفل سے ایک شخص نے کہا کہ وہ غزل مین نے اور ایک جلسہ مین سُنی تھی میرے تو پسند نہین ہے بلکہ بہت سی جگہ پر ظاہری غلطیان موجود ہین جو باعث تعجب ہین سبھون نے کہا کہ اُس غزل کے مصنف ایسے نہین ہین جنسے ایسی غلطیان ہو جاتین جنھون نے فرمایش کی تھی انھون نے چین بجبین ہو کر کہا کہ اب آپ اسوقت مجھکو غلطیان سمجھا دیجیے گا ہان بائی صاحب آپکو اگر یاد ہو تو شروع کیجیے نازنین نے سُنکر اور یہ غزل شروع کی غزل

اپنی قامت مین مبتلا ہے دل
اور نرگس درد کی دوا ہے دل
اسکی زلفون مین پھنس گیا ہے دل
جام جمشید سے سوا ہے دل
بیقراری کی یہ سزا ہے دل
پھر وہ نرگس درد کی دوا ہے دل
جیسے تیر حضور کا ہے دل
اُنکا پیکان دوسرا ہے دل
میر الفت کا آشنا ہے دل
ایک شیشی ہے دوسرا ہے دل
صنعت غنچہ کھل گیا ہے دل
کر جگر سے لپٹ گیا ہے دل
کس ستمگر پر آگیا ہے دل

اسکی زلفون مین پھنس گیا ہے دل
نظر آتا ہے ہمین روے صنم
تم جو بگڑے تو اور دیکھو لطف
ہاے چھوٹا ہے جس سے مرے
عشق مین کھا رہا ہے چوٹ پہ چوٹ
ہے زمین پر وہ نقش پا جس جا
کوئی ارمان اب نہین سکتا
جگر اچھا سہی اُسی کو تو
کوچۂ جانان سے اب نہ آئیگا
کیون ہے داغ ہجر ہمین پیدا
اب جگر بھی کسی طرف کو چلا
تم کو کیونکر سے لیا سمجھے

سو رہا الفت کُھلا ہے دل
صاف آئینہ بنگیا ہے دل
اپنے جینے سے بھی خفا ہے دل
پھر اُسی لت مین پھنسا ہے دل
تخت جمشید سے بھی سوا ہے دل
وہ بلا پیار پڑا ہوا ہے دل
حسرتون سے بھر گیا ہے دل
تمنے مانا اگر بُرا ہے دل
چھوڑ کر ہمکو بنگیا ہے دل
کیا اسیواسطے بنا ہے دل
عشق مین جل بُھن گیا ہے دل
ہم تو کہتے نہین دیا ہے دل

مائل زلف ہو گیا ہے دل
غم کے خاطر فقط بنا ہے دل
بیچ بیچ اب اُٹھائیگا
سیر دونون جہان کی ہے اسمین
پاک کرکے جو مجھکو پھینکدیا
جب ہے بیمار عشق سے پرہیز
بیچ ہے ایسا کسی حسین کا نہین
کیون نہ جینے سے ہم لگے ڈرنے
اب چھپا تو چھپا ملیگا کبھی
دونون بستے ہین وہ مین گھٹے
ٹھنڈی سانسین ہماری کہتی ہین
خوفناک ایسی ہے ہری شب ہجر
آبرو کیون ترپتے پھرتے ہو

نازنین نے جو اس غزل کو بتا بتا کے بناز و ادا گایا محفل کی عجیب کیفیت ہو گئی لیکن زبان پر داد تھی جیسکے لب پر آدھی جنھون نے فرمایش کی تھی اُنھون نے طعن سے کہا کہ کیون جناب آپ نے کوئی غلطی نہ بتائی جو صاحب غزل کو غلط کہ رہے تھے شرمندہ ہوئے اور نازنین سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ مجھے اس غزل کو یون نہین سنا تھا ایک شخص نے ہمارے سامنے اس غزل کو پڑھا تھا اُسمین بہت سے مصرعے غلط تھے نازنین نے کہا کہ آپکے سامنے کسی جاہل نے غزل پڑھی ہو گی اور وہ مذاق شاعری سے آگاہ نہو گا یا کوئی مصنف غزل کا دشمن ہو گا کیونکہ مصنف صاحب

فی زمانا شاعر نازک خیال سخن فہم شیرین مقال مشہور ہین انکی خوش گوئی کے شہرے نزدیک و دور ہین انکے دشمن بہت ہین مگر کیا بنا سکتے ہین چاند کو کہین خاک سے چھپا سکتے ہین بقول شاعر شعر

| | | |
|---|---|---|
| تند ہے نگہبان اعلیٰ کی آبرو کا | منہ پر پڑا اسی کے جسنے فلک پہ تھوکا | یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین |

آدھر زمردثانی نے تخوت شیر سر سے کہا کہ اب اگر مناسب جانیے تو جلسہ برخاست کیجیے رات بہت آئی ہو تخوت شیر سر نے کہا کہ مین آپکا تابع فرمان ہون جیسا حکم دیجیے ویسا کیا جائے یہ جلسہ خاص آپ کی خوشی کے واسطے منعقد کیا گیا تھا ورنہ مین جلسہ ایسے وقت ہرگز نہ کرتا زمردثانی نے کہا لیکن کچھ مجھے بھی فرمایئے تخوت شیر سر نے کہا اب بعد ختم جلسہ عرض کرونگا یہ کہکر سب کو حکم دیا کہ جلسہ برخاست ہوا اور آپ ہاتھ زمردثانی کا پکڑے تخت سے اٹھا ملازم کنول لیکر آگے بڑھے راہ مین تخوت شیر سر نے زمردثانی سے کہا کہ ابھی ایک نامہ اخواص آدم خوار کا میرے پاس آیا تھا اسمین یہ مرقوم تھا کہ عیاران اسلام نے عزازیل جادوگر کو مکر سے قتل کیا مجھکو اس بات کا بڑا صدمہ ہوا لیکن مین اسکا عوض مسلمانون سے لونگا ایک ایک کو سر میدان قتل کرونگا مجھے قیدی طلب کیے تھے مین نے روانہ کر دیے اور یہ بھی لکھا تھا کہ لشکر مسلمانان ایک ہی دو روز مین سفر دریا سے فراغت حاصل کریگا اور کنارے پر اتر کر میرے قلعہ پر حملہ آور ہوگا مین نے جب اس حال کو پڑھا بہت متردد ہوا جی مین آیا کہ ابھی وقت اپنی فوج کو آراستہ ہونیکا حکم دون اور رجیع ہونے ہوتے یہان سے کوچ کرون مگر آپکی وجہ سے جانا مناسب نجانا اب بیحد جازت طلب ہون اور گستاخانہ عرض کرتا ہون کہ مجھکو رخصت فرمائی جائے حضور یہان تشریف رکھین زمردثانی نے یہ باتین سنکر جواب دیا کہ بھلا مین یہ کسطرح کہون کہ آپ تشریف لیجایئے اور مین یہان رہون اگر یہی قصد ہو تو مین بھی آپکے ہمراہ چلونگا لیکن انتظار مجھکو دو آدمیون کا ہے ایک تو ملکہ اخترار جادو کو مین نے نامۂ طلبی لکھا ہے یقین ہے کہ وہ بیابان اختیار سے چل چکی ہون اور دوسرے مین نے اپنے وزیر بخنگان کو چاہ بابل پر بھیجا تھا اور کہدیا تھا کہ میرا انتظار وہان کرنا مین بہت جلد آؤنگا لیکن بچند وجوہ جانا میرا نہوا یقین ہے کہ دربار کا جلسہ بھی ختم ہو گیا ہوگا اور بخنگان بھی آتا ہوگا ان دونون آدمیون کو آلینے دیجیے پھر آپ قلعہ اخواص کی طرف سفر کیجیے ملکہ اشرار جادو کے آنے سے بہت بڑی قوت ہو جائیگی اور لشکر اسلام انھین کے ہاتھ سے تباہ و برباد ہوگا تخوت نے منظور کیا راہ بھر یہی باتین رہین جب دونون نے اپنی خوابگاہ تک پہنچے بستر خواب پر جا کے سو رہے انکو تو اس حال مین چھوڑیے۔

## مختصر کیفیت لشکر اسلام و اخواص آدم خوار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ بعد قتل عزازیل جادو لشکر اسلام آگے بڑھا دو روز کے بعد کنارے کشتیان لگائی گئین ہر کارے جو دریا پر موجود تھے انھون نے اخواص آدم خوار کو خبر پہونچائی کہ لشکر اسلام آپہونچا سردار کشتیون سے اتر رہے ہین اسنے جو یہ خبر سُنی برائے سیر قلعہ پر آیا دیکھا جوانان چلتن و پہلوانان تیغزن کشتیون سے اتر رہے ہین ایک طرف کو بارگاہین استادہ کرائی جاتی ہین اس نے جو شکوہ لشکر اسلام کو دیکھا اپنے جی مین خائف ہوا ادھر لشکر اسلام جب کنارے پر آچکا اور بارگاہین استادہ ہو چکین تو سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین داخل

ہوئے اخواص آدم خوار نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجاؤ دو ہم صبح کو اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے حسب الحکم طبل جنگی بجا اور یہ خبر ہرکارون نے بادشاہ لشکر اسلام کو پہونچائی اُنھون نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بعنایت خداوند قہار طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی رات بھر دونون طرف سامان جنگ ہوا کیے لشکر اسلام کے سردارون نے اپنے اپنے ہتھیارون کی درستی مین رات گذار دی جب شہسوار زرین پوش مشرق فوج ثوابت و سیار کو شکست دیکے جلوہ افروز توسن فلک ہوا لشکر میدان کو جانے لگے ادھر لشکر اسلام بعد فراغت فریضۂ سحری عازم دشت نبرد ہوا اور مقابلے مین لشکر کفار کے سرداران اسلام صفین جا کر کھڑے ہوئے اور رکاب کے برابر کھڑے ہوئے نقیبون نے نقابت کرنا شروع کی جوش دلانے کے واسطے چند شعر بے ثباتی دنیا سے ناپائدار کے پڑھے **نظم**

از دست مرگ ہیچ کسے در امان نماند ‖ ہیہات با حیات کسے در جہان نماند
ہر کس کہ آمدہ در گلشن جہان ‖ آباد کرد و رفت درین بوستان نماند

بہادرون نے نقیبون سے جو مذمت دنیائے ناپائدار اور گردش چرخ کج رفتار کی شکایت سنی اور یہ معلوم ہوا کہ دنیا سرا ہے سدا اسمین کون رہا ہے جب ایک دن مرنا ضرور ہے تو اسی وقت جان دینے مین کیا قصور ہے سب کے دلون مین جو یہ خیال آیا تلوارین پکڑ کے ٹوٹ پڑے ادھر سے لشکر کفار بھی مستعد جنگ ہوا تلوارین چلنے لگین دم بھر مین زمین جنگ دریائے خون جنگی سر مانند حبابون کے بہنے لگے لشکر اسلام نے کفارون کو مار کر ایک طرف کر دیا اب سب کی کیفیت یہ ہے کہ ساکت کھڑے ہین کوئی حربہ اہل اسلام پر نہین کرتے اور اہل اسلام مانند تصویر گل سب کے سر اڑاتے ہوئے آگے بڑھے چلے آتے ہین اخواص آدم خوار نے جو یہ کیفیت دیکھی خیال کیا کہ خدا پرست اب تھوڑی دیر مین داخل قلعہ ہو جائینگے پھر ہمارے بنائے کھیل بگڑ جائیگا اپنی فوج کو آواز دی کہ کیا اب تم مین سے کوئی بہادر ایسا نہین ہے جو مقابلہ کر سکے یہ کہکر اپنا گھوڑا پرے سے نکالا اور پکار کر آواز دی کہ کیا مین نے تمھین سب سے بڑھ کے مسلمانون سے مقابلہ کیا ہے جب سپاہ نے دیکھا کہ اخواص آدم خوار خود آمادۂ جنگ ہے مجبور ہو کر پھر سب نے یلغار کیا اہل اسلام نے پھر سب کو ایک طرف کر دیا اور قتل کرنا شروع کیا اسی طرح سات حملے لشکر کفار نے کیے اور سات بار پسپا ہوا آٹھوین مرتبہ اخواص آدم خوار خود پرے سے نکلکر مقابلے مین آیا اور فوج کو حکم دیا کہ تم لوگ دور سے اہل اسلام کو تیر و تفنگ مارو اور مین سب کے گھیرنے کی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر اپنی فوج کو چارون طرف پھیلانے لگا جب اس نے محاصرہ لشکر اسلام کا کر لیا اور تیر چارون طرف سے خدا پرستون پر پڑنے لگے یہ لوگ بھی پشت دیکر سے ہوشیار ہو گئے اور نہنگانہ دغا کرنے لگے ترکیب یہ کی کہ ایک ایک سردار ایک ایک طرف مصروف جنگ ہوا بیچ سردار بیچ مین رہے ایک جانب سکندر فرخ لقا مصروف حرب و ضرب ہوئے ایک جانب رستم ثانی مائل نبرد ہوئے ایک جانب بدیع الملک کافرون کو قتل کرنے لگے ایک جانب اور سردار مصروف تیغ زنی ہین یہانتک تیغ زنی کی کہ لشکر کفار کو قتل کر ڈالا اور لاشون سے میدان کو پاٹ دیا باقی جو تھوڑے سے سواران کفار بچے اُنھون نے خوف سے راہ فرار برقرار کیا اخواص آدم خوار کے ہوش اُڑ گئے اور اپنی جان سے عاجز و پریشان ہو کر مقابلہ مین شاہزادہ سکندر فرخ لقا کے آیا اور وار تلوار کا

کیا شاہزادے نے اس وار کو خالی دیکر تیغ برق تاب کا وار اُسکے سر پر کیا مع گھوڑے چار ٹکڑے ہو کر
زمین پر گرا لشکر اسلام گھوڑوں کو دوڑا کر داخل قلعہ ہوا یہاں جو لوگ تھے وہ دہشت لشکر سے فرار ہو گئے
اہل اسلام نے فتح پائی اور قلعہ میں آکر زندان خانے کی طرف چلے دروازہ زندان خانے کو توڑا تو دیکھا شاہزادہ
امیر الزمان اور ایرج اور اسی طرح چھتیس سردار مع اپنے اپنے عیاروں کے مسلسل و مطوق قید میں
بہادروں نے انکی قید کاٹی ان شیروں نے بھی رہائی پائی بارگاہ اخواص آدم خوار میں آئے لشکر نے اُس
بارگاہ کو بہت خراب و برباد کیا غرض بعد بربادی قلعہ لشکر بفتح و فیروزی پلٹا شام ہو چکی تھی سب نے یہاں
آکر اپنی اپنی کمریں کھولیں شاداں و فرحان بارگاہوں میں داخل ہوئے ادھر سامان جشن ہونے لگا جب
بارگاہ میں محفل جشن آراستہ ہو چکی سب بہادر وہاں آکر رونق افروز ہوئے جام شراب گردش میں آیا ماہرویان
حور پیکر نغمہ سرائی میں مصروف ہوئیں تھوڑی دیر جلسہ عیش و نشاط برپا رہا بعد برخاست ہوا اور سردار
اپنی اپنی بارگاہوں میں جا کر محو خواب ہوئے شب تو اہل اسلام نے یون بسر کی جب صبح ہوئی تو رائے
سب کی یہ ہوئی کہ زمرد شاہ ثانی جسکے واسطے اتنی کوشش کی ہے وہ نخوت شیر سر کا مہمان ہو کر رات
دن عیش و عشرت میں بسر کرتا ہے بہتر یہ ہے کہ یہاں سے کوچ کریں اور طرف بیابان نخوت کے
چلیں وہاں زمرد شاہ ثانی اور نخوت سے مقابلہ کریں یہ رائے قرار دیکر لشکر اسلام نے وہاں سے
کوچ کیا اور تین روز کے بعد بیابان نخوت میں آکر پہونچے ہرکاروں نے خبر نخوت شیر سر
کو پہونچائی کہ لشکر اسلام بڑے اوج و احتشام سے آتا ہے تھوڑے عرصے میں وارد بیابان نخوت
ہوگا نخوت شیر سر نے جو یہ خبر سنی بہت گھبرایا ہرکاروں سے کہا کہ لشکر خدا پرستوں کا
کس طرف سے آتا ہے ہرکاروں نے عرض کی کہ حضور قلعہ اخواص آدم خوار کی طرف سے آتا ہے
اخواص آدم خوار کو قتل کیا قلعہ لوٹ لیا اب ادھر چڑھائی کی ہے حضور سے ضرور مقابلہ پڑیگا
نخوت شیر سر تماشائے لشکر دیکھنے کو مع زمرد شاہ ثانی اپنی بارگاہ سے باہر نکل آیا دیکھا کہ لشکر بہت
قریب آچکا ہے سرداران اسلام بڑے جاہ و احتشام سے انتظام لشکر کرتے ہوئے آرہے ہیں آتے آتے میدان
میں بارگاہیں استادہ ہونے لگیں لشکر اسلام آکر ٹھہرا جب بارگاہیں استادہ ہو چکیں سب غازی
اپنے اپنے گھوڑوں سے اُترے بارگاہوں میں داخل ہوئے سائیسوں نے گھوڑوں کو ٹہلانا شروع
کیا بعد تھوڑی دیر کے اصطبل میں لیجا کر سب گھوڑوں کو باندھ دیا زمرد اور نخوت شیر سر وہاں سے
یہ کیفیت دیکھکر لرزاں و پریشان پھرے راہ میں نخوت شیر سر نے زمرد شاہ ثانی سے کہا کہ آپ نے حشمت
لشکر اسلام ملاحظہ فرمائی زمرد شاہ ثانی نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا میرے تو ہوش اُڑ گئے ایسا جل
ایسے بہادران سے کون مقابلہ کر سکتا ہے نخوت شیر سر نے کہا حضور مطمئن رہیں خاطر اقدس جمع
رکھیں آپ کے اقبال سے میں کل مقابلہ کرونگا تھوڑی دیر تک نخوت شیر سر زمرد شاہ ثانی سے
باتیں کرتا رہا قریب شام حکم دیا کہ طبل جنگی بجے حسب الحکم طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکاروں نے لشکر
اسلام میں خبر پہونچائی یہاں بھی نقارۂ رزمی گرگرایا دونوں لشکروں میں تیاریاں جنگ کی ہونے
لگیں رات بھر بہادروں نے انتظام جنگ میں بسر کی جب صبح ہوئی تو دونوں لشکر میدان کارزار میں
آئے اور صفیں باندھ کر کھڑے ہوئے ایک طرف لشکر اسلام ایک طرف لشکر نخوت شیر سر ادھر

شاہزادہ امیر الزمان شاہزادہ بدیع الملک شاہزادہ سکندر فرخ لقا رستم ثانی ایرج نامدار اور شل
انکے سرداران نامی و گرامی پرے جمائے ہوئے گھوڑے بڑھائے ہوئے قبضون پہ ہاتھ ڈالے ہوئے لشکر
کفار پر نگاہین ڈال رہے ہین ادھر نخوت شیر سر اور زمرد بدسیر اور تمام لشکر کفار لرزان و ترسان لشکر
اسلام کی طرف دیکھکر آپسمین ایک دوسرے سے کہ رہا ہی کہ ایسے شجاعون سے کیونکر لڑینگے یقین تو یہ ہی
کہ زندہ نہ بچینگے نخوت شیر سر کا غرور تھوڑی دیر مین کافور ہوا جاتا ہی اخواص آدم خوار کی طرح
یہ بھی سرداران اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوگا زمرد ثانی بھی شکست فاش اٹھائیگا کتے کی موت مارا
جائیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی رہی تھین کہ نقیبان خوش آواز نے نقابت کی کہ گرد کیت گرد کا کلکر پھینک
ایک پہلوان نخوت شیر سر کے سامنے آیا آداب شاہی بجالایا پھر عرض کی کہ اجازت میدان مرحمت
ہو تا سب بہادرون مین میری عزت ہو زمرد ثانی اور نخوت شیر سر نے اجازت دی اسنے میدان
کی راہ لی وسط میدان مین آکر آواز دی کہ ای فرزندان ایرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آئے
یہ آواز کان مین شاہزادہ بدیع الملک کے پہونچی اپنی صف سے گھوڑے کو نکال کے مقابلے مین اس
پہلوان کے آئے پہلے تو بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوا کی سنان سے سنان بنان سے بنان لڑائی شاہزادہ
نے جب ہنر نیزہ بازی کے دکھائے اور اسکے کمال کا اندازہ کر لیا تو ایک بند باندھکر اور نیزے کو
ایسی جکان دی کہ نیزہ اس شریر کے ہاتھ سے نکل گیا تب تو اسکو بڑی خفت ہوئی اور کہا کہ او جوان
تو نے بڑا غضب کیا کہ دو لشکرون کے سامنے نیزہ میرے ہاتھ سے نکال دیا مگر اب میرے ہاتھ سے
تو بچکر کہان جائیگا یہ کہکے میان سے تلوار نکالی اور وار شاہزادہ والا قدر پر کیا انھون نے وار کو
خالی دیکر بازو بڑھا کے کلائی پہ ہاتھ ڈال دیا اس ظالم نے لاکھ چاہا کہ ہاتھ چھوڑائے مگر شیر کے پنجے
سے کیا ہاتھ چھوڑا سکتا تھا جب زور کرکے مجبور ہوا تو اپنے دونون ہاتھ کمر مین شاہزادہ کے ڈالدیے اور
زور ہونے لگا اور پہلوان جو تماشا دیکھنے کو لشکر سے آگے بڑھ آئے تھے پکار کر کہنے لگے ای پہلوانو تمہارا
بار زمین نہ اٹھائیگی مرکب پست ہو جائینگے دونون پہلوان گتھے ہوئے زمین پر کودے مدد ہونے لگا شاہزادے
نے اسکے سینے مین ہاتھ اڑایا اور ریل کرکے دوڑے بیش قدم پر لاکے جھٹکا مارا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کیا اور
چرخ دیکر اس ور سے زمین پر پٹکا کہ استخوان پہلوان کے ریزہ ریزہ ہوگئے لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی
نخوت دنگ ہو گئی اسی طرح شاہزادے نے متواتر سات جوان لشکر کفار کے قتل کیے جب کوئی نخوت کیطرف
سے برائے مقابلہ نہ آیا تو شاہزادہ اپنے مرکب پہ سوار ہو کر بیٹھا نخوت شیر سر نے جو سپاہ کا یہ رنگ
دیکھا کہ اب کوئی برائے مقابلہ مسلمانان فوج سے نہین نکلتا ہی پکار کر کہا کہ کیا اب تم مین کوئی بہادر
باقی نہین رہا یہ کہکر چاہتا تھا کہ اپنے گھوڑے کو بڑھائے کہ فوج سے کئی افسر اس کی
خدمت مین آئے دعائے دولت دیکر عرض کی کہ حضور مسلمانان آفت کے شجاع ہین انکی قوت
حضور نے ملاحظہ فرمائی کہ ایک جوان نے سات پہلوان متواتر مارے اور پہلوان بھی کیسے کہ جو زینت
لشکر تھے نخوت شیر سر نے کہا اچھا اگر ایک کی جرأت نہین ہوتی ہی تو سب لوگ یلغار کرکے لشکر اسلام
پر ٹوٹ پڑین جہان تک ممکن ہو تیر و تفنگ سے لڑین مسلمانون کے قریب نہ جائین افسر یہ حکم
سنکر اپنی اپنی صفون مین آئے اور سرداران فوج کو اس حکم سے آگاہی دی سب نے یہ خبر جو سنی

تلوارین تیر و تفنگ لیکر مسلمانون پر ٹوٹ پڑے تیرون کا منہ برسانے لگے اہل اسلام سے جو یہ کیفیت دیکھی
اپنے اپنے گھوڑون پر سنبھل بیٹھے پشت و پہلو سے ہوشیار ہوکے جنگ کرنے لگے تھوڑے عرصے مین جادو
نخوت شیر سر کو مار کر ایک طرف کردیا یہان تک تلوارین مارین کہ زمین جنگ سے پاؤن لشکر کے
اکھڑ گئے اہل اسلام نے بھاگے ہوؤن کا تو پیچھا نہ کیا زمرد ثانی اور نخوت خیر سر پر جا پڑے یہان
بہت سے سردار آگے آگئے اور تلوار چلنے لگی یہان تک کہ انکو بھی مار کر گرادیا اور قریب زمرد ثانی
اور نخوت شیر سر کے پہونچ گئے شاہزادہ امیر الزمان نے چاہا کہ سر زمرد ثانی بردار کرین کہ
آسمان پر ایک برق کی چمکی کہ آنکھین انکی جھپک گئین چاہا سنبھلون مگر سنبھلا نہ گیا زمرد نے جو انکو لپٹے
سے اتنا قریب پایا اور تلوار اٹھائے دیکھا سپر کو چہرے کی پناہ کیا جب وار ہوئے اور وار اسپر پڑا
تو اس نے سپر چہرے سے ہٹائی دیکھا تمام لشکر ساکت ہی غور رجوکیا تو معلوم ہوا کہ سب پتھر کے ہوگئے
ہین متحیر ہوا پہلو کی طرف جو اسکی نگاہ پڑی دیکھا ملکہ اشرار جادو کھڑی ہی خوش ہوگیا کہا کہ ملکہ عالم تم نے
اسوقت کیا کارنمایان کیا میری جان بچائی ملکہ اشرار جادو نے جواب دیا کہ اگر مین اسوقت
نہ آتی تو لشکر اسلام نے تم سب کا خاتمہ کردیا تھا کیون اے زمرد ثانی ہمارے کہنے کو تمنے نہ مانا
آخر اسکی سزا پائی جسوقت تمنے چلنے کا قصد کیا تھا ہمنے اسی وقت تمکو سمجھایا تھا کہ یہ ساعت اچھی نہین
ہی اسوقت نہ جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے زمرد ثانی بہت محجوب ہوا اور خوشامد کرنے لگا نخوت نے بڑے
اعزاز سے ملکہ اشرار جادو کا مزاج پوچھا اور خوشی کی نوبت و نقارے بجاتا ہوا اپنے قلعہ کی طرف
چلا قلعہ مین آکر مع زمرد ثانی اور ملکہ اشرار جادو تخت پر بیٹھا ساقیان گلعذار حاضر ہوئے
جام شراب گردش مین آیا جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا ہر ایک بے شرم ہوا نخوت شیر سر کہنے لگا کہ اب
ایک تاریخ قتل مسلمانان کی مقرر کیجائے اور اسکی اطلاع ہر خاص و عام کو دی جائے کہ اس روز معین
پر سب حاضر ہون اور قتل مسلمانان کا تماشا دیکھین زمرد ثانی نے ایک تاریخ قتل مقرر کی محرران
زود نویس نے کتابت اشتہار شروع کی اور شہر مین ڈھنڈورا پیٹ گیا اشتہار چسپان ہوگئے کہ فلان
روز میدان نخوت مین مسلمان قتل کیے جائینگے سب ساکنان شہر تماشا دیکھنے آئین یہان تو یہ کیفیت ہوئی

## اب کچھ مختصر حال حمزہ ثانی کا ملاحظہ فرمائیے

کہ بلاغہ داراب سیمین زرہ کا لیکر خدمت مین صاحبقران کے لے گئے اور صاحبقران نے انکو سمجھا کر
مع عمرو ثانی کے رخصت کیا اور یہ لوگ وہان سے لشکر کا پتہ دریافت کرتے ہوئے چلے چلتے معلوم ہوا کہ
لشکر بسا کل کی طرف گیا ہی پھر راہ مین یہ خبر پائی کہ اخواص آدمخوار کے قلعے پر لڑائی ہوئی اور کئی سردار گرفتار
ہوگئے آخر کو اہل اسلام نے شکست دی اور نخوت شیر سر کے مقابل مین گئے ہین جب یہ کل کیفیت سنی
او عمرو ثانی کو یہ حال معلوم ہوا کہ لشکر اس طرح سے سحر ملکہ اشرار جادو مین مبتلا ہی صاحبقران ثانی
سے عرض کی کہ حضور ابھی تشریف رکھیے مین جاتا ہون جو کچھ حال واقعی ہو دریافت کرکے آتا ہون
پھر جو مناسب ہوگا وہ کیجیے گا حمزہ ثانی نے منظور کیا عمرو ثانی رخصت ہوکر طرف بیابان
نخوت خیر سر چلا جب سب راہ طے کی اور میدان نخوت شیر سر مین آیا تو دیکھا کہ یہان عجیب وقت
ہی سب سردارون کو کسی سنگدل نے پتھر کا بنا دیا ہی کسی مین حس و حرکت کا نام نہین

عجیب حسرت برس رہی ہو جس حال مین تھا اُسی عالم مین ہو کسی کے ہاتھ مین نیزہ ہو دشمن پر وار کرنا
چاہتا ہو دشمن کا تو نام نہین ہو مگر وہ جری مع نیزے پتھر کا ہو کوئی تلوار اُٹھائے کھڑا ہو عمرو ثانی نے
جو یہ کیفیت سب کی دیکھی خاموش ہوا اور دریاے حسرت کا جوش ہوا بڑی دیر تک اس قہر خموشان مین افسوس
کرتا رہا بعد تھوڑی دیر کے وہان سے چلا اور خدمت مین امیر ثانی کے حاضر ہوا عرض کی اے آقاے نامدار
لشکر کی کیا حالت عرض کرون دیکھکر صدمہ ہوتا ہو کلیجہ منھ کو آتا ہو سب سردار پتھر کے ہین امیر ثانی نے یہ
کیفیت سُنکے فرمایا کہ مین چلتا ہون جو خدا کو منظور ہوگا پیش آئیگا عمرو ثانی نے عرض کی کہ میرے نزدیک
آپکا ابھی تشریف لے چلنا مناسب نہین ہو آپ میرے ہمراہ چلئے جہان مین آپ سے عرض کرون وہان
تشریف رکھیے امیر ثانی کشتی پر سے اُترے اور عمرو ثانی کے ہمراہ چلے عمرو ثانی نے قریب ایک
پہاڑ کے لاکے ایک گڑھا کھودا اور حمزہ ثانی کو اُسمین بٹھا دیا اور عرض کی کہ غلام اب رخصت ہوتا
ہو وہ سامنے بیابان نخوت شیر سر ہو جس وقت مین خبر و سفید نقب مین پھونکون آپ اُسی بیابان مین
تشریف لائیے گا امیر ثانی سُنکر چپ ہو رہے عمرو ثانی وہان سے روانہ ہوا قریب اور ایک
پہاڑ تھا وہان رنگ و روغن عیاری کا نکالا اور اپنی صورت لقاے بے بقا کی بنائی کہ یہ باپ
عمرو ثانی کا ہو یہ صورت بناکر اور ایک تخت پر بیٹھکر چارون طرف سلگنے خوشبو کے نکلنے روشن
کیے اور اسباب جاہ و شوکت بھی اُس جا پر آراستہ کیا خوشبو کی چیزین جو سلگائین تو دامن صحرا عنبر
ہو گیا معلوم ہوتا تھا کہ ہزار ہا قرابے عطر کے کھل گئے ہین نیچے اُس کوہ فلک شکوہ کے
لکڑیان فروش وہان جمع تھے اور تھوڑی لمبے جانورون پر لادکر لیجایا کرتے تھے اُس سمت
جو ہیزم فروش وہان آئے بہت گھبرائے آپسمین کہنے لگے کہ آج پہاڑ پر سے خوشبو کیسی آتی ہو ایسی
خوشبو تو آجتک یہان نہین پائی گو ہم لوگ بہت مدت سے آتے ہین مگر ایسی خوشبو یہان کبھی نہین
تھی چلو پہاڑ پر چلکر دیکھین بعض نے کہا کیا ضرورت ہو نہین معلوم کیا سانحہ ہو وہان کیا کرنے جائین
مفت مین اپنے تئین آفت مین کیون پھنسائین بعض نے کہا آفت کیون آنے لگی غرض یہی گفتگو
کرتے ہوئے سب پہاڑ کے اوپر آئے اور چارون طرف پھرنے لگے جون جون یہ لوگ نزدیک پہونچے
ہین خوشبو اسی قدر زیادہ پاتے ہین پھرتے پھرتے ایک جا پر دیکھا کہ ایک گوشے سے دھوان
بلند ہو ان لوگون نے کہا دیکھو اسی مقام پر کوئی اسرار ہو چلو نزدیک سے چلکر دیکھین جب نزدیک
آئے اور گوشے سے جھانک کے دیکھا تو عجیب سانحہ نظر آیا دیکھا ایک شخص بڑی شان و شوکت سے
ایک تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہو گرد اُسکے فوارے چل رہے ہین پتھر سے سبزہ نکلا ہو چھوٹے
چھوٹے خوشبودار پھولون کے درخت گرد جمے ہوئے ہین سلگنے روشن ہین اور تخت نشین
کی بھی بڑی شان و شوکت ہو عجیب صورت ہو تاج زرین سر پر لباس مکلف دربر داڑھی
زلف محبوب سے زیادہ دراز ہو مگر داڑھی مین عجیب حُسن ہے آرایش و زیبایش کی ہو عقل کام نہین
کرتی پوشاک مین عجیب صفت ہو کہ کبھی سُرخ دکھائی دیتی ہو کبھی زرد ہو جاتی ہو کبھی نیلی نظر
آتی ہو ہیزم فروش یہ کیفیت دیکھکر حیران رہگئے کچھ مارے خوف کے بیہوش ہوئے مگر اُس تاجدار
دراز ریش نے کسی کو کچھ کہا نہین جس جس نے سلام کیا تھا اُسکو البتہ جواب دیدیا لیکن منھ سے

نہیں ہوتا صرف ہاتھ اُٹھا دیا یہ لوگ یہ کیفیت دیکھکر وہاں سے حیران و ششدر نیچے اُترے اور لکڑیاں لادکر
شہر کی طرف چلے آپس میں ایک دوسرے سے کہتا جاتا ہی کہ کیوں بھائی یہ کون شخص ہی ایسا آدمی تو آجتک
آنکھ سے نہیں گذرا ایک کہتا ہی اسکے علاوہ ڈاڑھی اسکی کیونکر اتنی بڑی ہو گئی کوئی کہتا ہی مجھے تعجب کی تو
یہ بات ہی کہ پوشاک کا رنگ برابر تبدیل ہو جاتا ہی کبھی سفید کبھی سبز کبھی اودا کبھی لال کبھی زرد یہ کیا بات
ہی عجیب کرامات ہی یہ باتیں کرتے ہوئے یہ لوگ داخل شہر ہوئے اور جو اُنکی دوکانوں پر آیا اُس سے
بھی اُنھوں نے اسبات کو مع اُسکے حلیہ کے بیان کیا رفتہ رفتہ یہ خبر زمرد ثانی نے سُنی اور بیان
کرنے والے نے پورا پورا حلیہ بیان کیا زمرد ثانی نے اپنے جی میں خیال کیا کہ حلیہ تو میرے والد نامدار
کا بیان کرتا ہی اُس آدمی سے کہا کہ بھلا تمنے اُس شخص کو اپنی آنکھ سے بھی دیکھا ہی اُسنے عرض کی کہ حضور میں نے
تو نہیں دیکھا ہی مگر ہیزم فروش البتہ یہ بیان کرتے تھے کہ ہم اپنی آنکھ سے دیکھ آئے ہیں زمرد نے کہا اچھا
اُن ہیزم فروشوں کو ہمارے پاس لاؤ یہ شخص یہاں سے چلا زمرد ثانی نے اور آدمی بھی اسکے ہمراہ
کر دیے کہ ہیزم فروشوں کو جلدی لاؤ جب ملازمان زمرد ثانی ہیزم فروشوں کے پاس گئے اور اُنکو حکم
زمرد ثانی کا سُنایا لاچار و مجبور وہ لوگ حاضر خدمت زمرد ثانی ہوئے زمرد ثانی کو دیکھکر
سلام کیا اور دعاے دولت دی ہاتھ باندھکر سامنے کھڑے رہے زمرد ثانی نے بیٹھنے کی اجازت دی
یہ لوگ سلام کرکے پائین مسند بیٹھے زمرد ثانی نے اُنسے پوچھا کہ تمنے پہاڑ پر کسکو دیکھا تھا اُنھوں نے
کل کیفیت بیان کی زمرد ثانی نے کہا اب تم وہاں چل سکتے ہو ہیزم فروشوں نے عرض کی کہ خداوند ہم
لوگ تو اکثر وہاں جاتے ہیں زمرد ثانی نے کہا اچھا اسوقت ہمارے ہمراہ چلو ہیزم فروش مجبور ہوئے
عرض کی بہت بہتر ہی غلام حضور کے ساتھ چلینگے زمرد ثانی نے جو سب کو مستعد پایا سواری کا حکم دیا سواری
فوراً تیار ہوئی زمرد ثانی مع نخوت شیر سر کے ہمراہ ہیزم فروشوں کے طرف اُس پہاڑ کے چلا
تھوڑی دور راستہ طے کیا ہوگا کہ دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ ہی جب اُس طرف سے جھونکا ہوا کا آتا ہی
دماغ جان معطر ہو جاتا ہی قلب کو طاقت ہوتی ہی روح کو راحت ہوتی ہی زمرد ثانی نے نخوت
سے کہا کہ ایسی خوشبو مجھے آجتک کسی چیز میں نہیں پائی نخوت شیر سر بھی ہاں ہاں کرتا ہوا اسکے ساتھ
چلا آتا ہی آتے آتے جب نیچے اُس پہاڑ کے پہونچا خوشبو اور زیادہ بڑھی اب تو نخوت شیر سر کو بھی
تعجب ہوا اور زمرد ثانی سے کہا کہ میں اکثر براے شکار یہاں آیا لیکن ایسی خوشبو آجتک یہاں
نہیں پائی ایک ہیزم فروش نے عرض کی کہ حضور اس پہاڑ کے اوپر تشریف لیچلیں زمرد ثانی نخوت شیر سر کا
ہاتھ پکڑے ہوئے اُس پہاڑ پر چڑھا ہیزم فروش سے زمرد ثانی نے کہا کہ تم آگے آگے چلو ہیزم فروش آگے
ہوا اور قریب اُس گوشے کے پہونچا جہاں سے خوشبو آرہی تھی نخوت اور زمرد سے کہا کہ اب
حضور آگے تشریف لیجائیں میرا دل کانپتا ہی زمرد ثانی اور نخوت شیر سر آگے بڑھے جیسے ہی زمرد نے
قدم گوشے کے باہر رکھا دیکھا لقاے بے لقا بڑے جاہ و تجمل سے ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہی چاروں طرف
لخلخے خوشبو کے روشن ہیں زمرد ثانی یہ دیکھکر دنگ ہو گیا اپنے دل میں کہنے لگا کہ یہ کیا معرکہ ہی
وہاں اسی امید میں چپکا کھڑا رہا کہ جب سر اُٹھاینگے میں سلام کرونگا نخوت شیر سر بھی بہت متحیر ہوا
کہ یہ کون شخص ہیں اور یہاں کیونکر آئے جب بڑی دیر گذر گئی اور لقا نے سر نہ اُٹھایا تو زمرد

قریب آیا اور قدمون کو بوسہ دیا لقا نے آنکھ اُٹھا کر اور دیکھا اس نے جھک کے سلام کیا نخوت شیر سر نے بھی قدمون کو بوسہ دیا اور سلام کیا لقا نے دونون کی پشت پر ہاتھ پھیرا زمرد شانی نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور یہان کیونکر تشریف لائے اور اپنا سایۂ بلند پایہ ہم لوگون کے سرون سے کیون اُٹھایا لقا نے کہا کہ بیٹا اب ہم لوگون کی خداوندی کو جاہل زمانہ نہین مانتے ہین اسلیے مین نے اپنی غیبت بہتر جانی اور اب تجھے بھی یہی نصیحت کرتا ہون زمرد شانی نے پھر عرض کی کہ مجھکو بھی اہل اسلام نے بہت ستایا ہی یہ لوگ مجھکو صدمے پر صدمے دیتے ہین کسی وقت چین نہین لینے دیتے ابھی سبائل پر بہت معرکے بڑے مسلمان خوب لڑے وہان بھی سرداران لشکر قتل ہوے مگر مجھکو ایسا پریشان کیا کہ مین وہان سے اپنی جان بچاکے یہان چلا آیا یہان بھی مجھکو چین نہ لینے دیا قریب تھا کہ مجھکو ہلاک کرتے لیکن عین وقت پر ملکا اشرار جادو نے آکر سحر کیا سب کو پتھر کا بنا دیا اب مین نے ایک روز مقرر کیا ہی سب کو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا لقا نے کہا تمھین اپنے فعل کا اختیار ہی زمرد شانی نے عرض کی کہ اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو کچھ عرض کرون لقا نے کہا کہو زمرد شانی نے کہا کہ اگر زحمت نہو اور خلاف طبیعت نہو تو بروز قتل مسلمانان براے تماشا حضور بھی تشریف لیچلین نخوت شیر سر نے بھی عجز وانکسار کیا مگر لقا نے منظور نہ کیا آخر کار نخوت اور زمرد شانی دونون نے قدمون پر سر رکھدیا لقا نے کہا اچھا مجھکو بروز قتل مسلمانان طلب کرلینا مین آؤنگا مگر جسنے سحر کرکے ان لوگون کو سزاے کامل دی ہی مین اُسکا بہت مشتاق ہون تم بروز قتل اُسی کو بھیجدینا مین چلا آؤنگا اب تم لوگ یہان نہ ٹھہرو چلے جاؤ لقا نے جو ذرا تیور بدل کے یہ باتین کین نخوت شیر سر نے زمرد شانی سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہی کیونکہ خداوند نے آنیکا بھی وعدہ فرمایا ہی ایسا نہو کہ مزاج خداوند برہم ہو جاے اور مسلمانون کی تقدیر قوی کر دین تو ہم لوگون کو بڑی مشکل پڑیگی زمرد شانی نے بھی اسکی راے سے موافقت کی اور قدمون کو لقا کے بوسہ دیا سلام کرکے رخصت ہوے اور راہ بھر یہی باتین کرتے ہوے قلعہ تک آے کہ خداوند کی شان خداوندی دیکھی اپنے کو مردمان دنیا کی نگاہون سے پوشیدہ کر لیا تھا ہم لوگون کی ایسی ہی تقدیر تھی جو نور کرامت ظہور خداوند دیکھ لیا نخوت بھی کہتا ہی کہ آپ بہت بجا ارشاد فرماتے ہین اب جس روز جشن قتل مسلمانان منعقد ہوگا اس روز دعوت خداوند کرینگے کیون آپ کیا فرماتے ہین خداوند میری دعوت قبول فرماوینگے یا نہین زمرد شانی کہتا ہی کہ آپ اُسنے وعدہ کیا ہی اگر قبول فرماوین تو آپکی تقدیر بھی ایسی کر دینگے کہ تا بقاے دنیا آپ بھی قائم رہین اور اگر نہ بھی قبول فرماوینگے تو بھی تا بکی اس سعادت پر خیال کرکے کچھ نہ کچھ تقدیر تو ہر دو کر دینگے یہی باتین کرتے ہوے قلعہ مین داخل ہوے اور ملکا اشرار جادو سے زمرد شانی نے کہا کہ خداوند قدیم کی زیارت آج نصیب ہوئی انھون نے تمھاری بہت مدح و ثنا کی ہی اور تمھارے دیکھنے کا بہت اشتیاق ظاہر کیا ہی ہمنے اُنسے عرض کیا تھا کہ آپ بروز قتل مسلمانان تشریف لائیگا پہلے تو انھون نے بہت انکار فرمایا آخر کار منظور کیا مگر اس شرط سے کہ ملکا اشرار جادو میرے لینے کو آئین ملکا اشرار جادو نے کہا مین آنکھون سے سر سے اپنا فخر سمجھکے جاؤنگی اور مجھکو تو زیارت خداوندی کی خود بھی تمنا ہی لیکن مجھکو یہ ضرور در جلا دینا کہ اُنسے ملنے کی کیا ترکیب ہی زمرد شانی کہا جب جانا تو پہلے خداوند کے قدمون کو بوسہ دینا وہ دست شفقت تمھاری پشت پر پھیر دینگے جو بات اُنسے کہوگی جو تمنا اُنسے ظاہر کروگی ویسی ہی تقدیر

کر دینگے ، اشرار نے کہا پھر مین آج ہی شاہ کی زیارت سے مشرف ہو آؤن زمرد شاہی نے کہا نہین آج جانا
مناسب نہین ہی کیونکہ خداوند نے یہ ارشاد فرمایا ہو کہ بروز قتل مسلمانان ملکہ اشرار جادو کو جاری
قدرت مین بھیجنا اگر تم آج جاؤگی محروم واپس آؤگی خداوند اپنا جمال باکمال تمکو نہ دکھائینگے وہ تمکو دیکھ سکینگے
تم اُنکو نہ دیکھ سکوگی اور اگر یہ امر خلاف مزاج خداوند ہوا تو مجھسے بھی برہم ہو جائینگے اور تم پر بھی نگاہ قہر و غضب
ڈال دینگے کہ جلکر خاک سیاہ ہو جاؤگی ملکہ اشرار جادو نے جو یہ باتین زمرد شاہی سے سنین کہا مین آج
ہرگز نہ جاؤنگی بلکہ بروز قتل مسلمانان جاؤنگی مگر ڈرتے ڈرتے قدرت سے باتین کرونگی زمرد نے کہا اب
قتل مسلمانان مین کچھ بہت دن باقی نہین ہین غرض یہی باتین تین دن تک رہین اور اشرار
شوق دیدار لقائے بے بقا مین تڑپا کی جب تاریخ قتل مسلمانان آئی تو ملکہ اشرار جادو نے صبح کو اُٹھکے
لباس مکلف پہنا اور اپنے تئین زیور جواہر بیش بہا سے آراستہ کیا اور پاس زمرد کے آئی کہا مین براے
زیارت قدرت جاتی ہون کچھ لوگ بطور رہبری میرے ساتھ چلین بہت سے آدمی جو شوق دیدار مین
بیقرار تھے ملکہ اشرار جادو کے ساتھ ہوے زمرد شاہی نے کہا کہ خداوند کے پاس تم تنہا جانا اور کسیکو
اپنے ہمراہ وہان نہ لیجانا خود ہی اُنسے عرض کرنا کہ حضور نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم بروز قتل مسلمانان ضرور
آوینگے مین حسب الحکم قدرت حاضر ہوئی اور شرف قدمبوسی حاصل کیا اب خداوند میرے ہمراہ تشریف لیچلین
ملکہ اشرار جادو یہ سب باتین سُنکر ایک تخت سحر پر بیٹھکے طرف اُس پہاڑ کے روانہ ہوئی تخت تھوڑی دیر
مین اُس پہاڑ پر آکے اُترا ملکہ اشرار جادو نے سب آدمیون کو تو وہین چھوڑا ایک واقف کار کو ساتھ
لیکر اُس مقام تک آئی وہ شخص بھی اُس گوشے تک پہونچا کے پلٹ گیا ملکہ اشرار جادو نے جیسے ہی قدم آگے
بڑھایا دیکھا ایک مرد پیر نہایت مسن ڈاڑھی مانند زلف محبوب دراز بلکہ کچھ اُس سے بھی سوا عجیب تکلفات
سے آراستہ تاج مرصع نگار مرصع کار جسمے بڑے بڑے گوہر ٹکے ہوے سر پر رکھا ہی پوشاک کی عجیب کیفیت ہو گھڑی
گھڑی رنگ تبدیل ہوتا ہی کبھی اودی کبھی زرد کبھی لال کبھی سبز نگاہ کام نہین کرتی ہی تخت بھی عجب تکلف کا بچھا ہی
گرد اُس تخت کے تختے روشن ہین پہاڑ پر خوشبودار درخت چارون طرف تخت کے اُگے ہوے ہین انمین پھول
لگے ہین عقل کام نہین کرتی کہ پہاڑ پر یہ درخت کیونکر پیدا ہوے غرض ایسی عظم و شان سے وہ ضعیف بیٹھا ہی
جو آجتک بڑے بڑے شاہان جلیل کو خواب مین بھی دیکھنا نصیب نہین ہوا ملکہ اشرار جادو سکتے
کے عالم مین بڑی دیر تک خاموش کھڑی رہی لقائے نقلی نے جب گردن نہ اُٹھائی اور اُسکی
طرف متوجہ نہوا تو اُسنے چاہا کہ مین خود جاکر قدمون کو بوسہ دون پھر دل مین سوچی کہ اگر یہ امر خلاف طبع
قدرت ہوا اور اُنھون نے مجھے بد تقدیر کردی تو مین ابھی جلکر خاک ہو جاؤن یا پانی ہوکے بہ جاؤن
یا کوئی اور آفت ناگہانی نازل ہو یہ سوچکر پھر خاموش جہان کھڑی تھی وہین کھڑی رہی جب لقائے
نقلی نے دیکھا کہ میرا رعب اسکو مانع کلام ہی سر اُٹھایا ملکہ اشرار جادو کی تو آنکھین اسکی طرف تھی ہین
جیسے ہی اسنے سر اُٹھایا ملکہ اشرار جادو نے جھک کے سلام کیا اور بڑھکے قدمون کو اسکے بوسہ دیا
لقائے نقلی نے ہاتھ اپنا اسکی پشت پر پھیرا اور اپنے پہلو مین بٹھالیا تعریفین اسکی کرنے لگا کہ تو نے بہت
بڑا کام کیا مین نے تجھکو اپنا بندہ خاص قرار دیا اور اب دیکھ تیرا کیا مرتبہ کرتا ہون کہ جو آجتک بڑے
بڑے بادشاہون کو کبھی نہوا ہو ملکہ اشرار جادو گردن نیچی کیے ہوے ادب سے جواب دے

رہی ہو ڈر کے مارے بات اسکے منھ سے نہین نکلتی ہی لقاے نقلی نے کہا کہ ذرا تو اپنا منھ تو اوٹھا مین تیری صورت
دیکھون اسنے گردن اوٹھائی لقاے نقلی نے کہا کہ مین پہلا مرتبہ تیرا بڑھاتا ہون کہ تیرے حسن کو دونا
بناتا ہون یہ کہکے ایک رومال نکالا اور ملکہ اشرار جادو کو دیا کہا کہ اسکو اپنے منھ پر پھیر ابھی تیرا حسن
مثل حوران جنت کے ہوجائیگا تجھسے حسن مین کوئی مقابلہ نکر سکیگا ملکہ اشرار جادو نے خوشی خوشی
اُس رومال کو اپنے منھ پر پھیرنا شروع کیا رومال مین بیہوشی کا کلپ دیا ہوا تھا دو ہی تین دفعہ منھ پر
پھیرا تھا کہ بیہوش ہوکر گر پڑی لقاے نقلی نے اسکو اپنے آگے تخت پر ڈال لیا اور تخت کی کل
پر ہاتھ رکھا تخت اونچا ہوا لقاے نقلی تخت اوڑاتا ہوا پہاڑ سے طرف میدان نخوت کے چلا اُسوقت
آکر پہونچا کہ یہان سب لوگ اسکا انتظار کر رہے تھے اور زمرد اور نخوت مع فوج دریا موج تلوارین
برہنہ ہاتھون مین لیے آمادۂ قتل مسلمانان کھڑے تھے میدان نخوت شیر پر ہین اور ساکنان شہر
جو بہر تماشا آئے تھے چارون طرف اسقدر جمع تھے کہ مرغ نظر کو بھی نکل جانیکا راستہ نہین ملتا تھا
لقاے نقلی نے بیچ بیچ مین میدان کے اپنا تخت ہوا پر قائم کیا کہ زمرد ثانی کی نگاہ تخت پر پڑی دیکھا
لقاے بے بقا تخت پر سوار ہی آگے ملکہ اشرار جادو مثل مردے کے پڑی ہین اسکو تعجب ہوا اور
نخوت شیر پر سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے خداوند تشریف لاتے ہین مگر عجب کیفیت ہی آگے ملکہ اشرار جادو
مردے کی طرح پڑی ہین یہ کیا ماجرا ہی نخوت نے کہا اسمین بھی کوئی مصلحت خداوندی ہوگی کیونکہ
کوئی امر خداوند کا ایسا نہین ہوتا ہی جو خالی مصلحت سے ہو جب سب کی نگاہین تخت کی جانب لقاے
نقلی نے مخاطب پائین کرے خنجر نکالکر نعرہ کیا کہ منم عمرو ثانی عیار صاحبقران ثانی او زمرد ثانی
اب تو کہان بھاگکے جائیگا یہ کہکے خنجر ملکہ اشرار جادو کے گلے پر پھیر دیا گردن اسکی کٹ گئی اور خون بہنے
لگا اسکے مرتے ہی لشکر اسلام اپنی حالت اصلی پر آگیا عمرو ثانی نے سر ملکہ اشرار کا کاٹ کے
جہان زمرد اور نخوت کھڑے تھے پھینک دیا اور وہانسے بہ تعجیل پلٹ کے حسب وعدہ مہرہ سفید
نقب مین پھونک دیا یہان امیر ثانی نعرہ کرکے باہر نکل آئے اور رو داروی کرکے اپنے تئین میدان
نخوت مین پہونچایا یہان آکے جو دیکھا تو سرداران مانند ابر نوبہار لشکر کفار پر برس رہے ہین سواران
کفار بھاگتے ہین مگر بھاگنے کی راہ نہین پاتے چارون طرف سے گھرے ہوے ہین امیر ثانی نے
بھی بیچ مین لشکر کے آکے نعرہ کیا کفار کی اور بری کیفیت ہوگئی آپسمین لڑنے لگے ایسے بدحواس ہوگئے
کہ اپنے بیگانے سرداروں کو نہ پہچانا غرض بڑے عرصے تک لشکر اسلام نے کفار کو تباہ کیا جب زمرد ثانی
اور نخوت نے یہ کیفیت دیکھی اور خیال کیا کہ اب تھوڑی دیر مین سپاہ کے پاؤن میدان جنگ
سے اوکھڑ جائینگے آپسمین صلاح کرکے طبل بازگشت بجوا دیا اور پلٹ گئے ادھر سرداران اسلام بھی مع
صاحبقران ثانی پلٹے اور اپنی اپنی بارگاہون مین آئے یہان جو پہونچے تو دیکھا کہ بارگاہون کی
عجب کیفیت ہی کوئی بارگاہ جل گئی ہی کوئی گر پڑی ہی اسباب کا نام نہین مال ومتاع خزانہ جو کچھ تھا
اسکا بھی نشان نہین ملتا سرداران اسلام بہت متعجب ہوئے کہ یہان نگہبان بھی موجود تھے مگر اسباب
کون لیگیا اور خیمے کسنے آکر جلا دیے نگہبانون کو نہ معلوم ہوا تھا تو ہم لوگ تو ضرور دیکھتے نگہبانون کو طلب
کیا اور انسے دریافت کیا کہ خیمے کسنے لوٹ لیے اور آگ کسنے لگا دی اونھون نے کہا ہمکو اسکا مطلق ہوش

نہین ابھی ہمنے خیال جو کیا تو معلوم ہوا کہ نیچے چلے اور گرے پڑے ہین ہم لوگ خود نہایت متعجب تھے تب امیر ثانی
اور عمرو ثانی سے کہا کہ آپ حضرات کو افرار جادو نے سحر کرکے پتھر کا بنا دیا تھا اور آج اسکی تاریخ قتل مقرر ہوئی
تھی خدا نے اپنا فضل شریک حال کیا اور حقیقت امر تو یہ ہے کہ عمرو ثانی نے آج بہت بڑا کار نمایان کیا
کہ کافرون کے ہاتھ سے جان بچائی تب سب کو معلوم ہوا کہ ہم کو مبتلاے سحر کرکے خیمے لوٹ لیے اور جلا دیے
سردارون نے اُس شب تو اُنھین بارگاہون مین امیر ثانی کے آنیکا اور اپنی فتح پانیکا جلسہ مقرر کیا
اور امیر ثانی کو سب نے نذرین دین یہ لوگ تو ادھر مصروف عیش و نشاط ہوے ادھر زمرد اور نخوت
جو اپنے قلعہ مین بیٹھ گئے تھے تو اپنے وزرا امرا کو جمع کیا اور بزم مشاورت قرار دی اور یہ راے پوچھی کہ اب
خدا پرستون سے کیونکر مقابلہ کیا جاے یا انکے مقابلے سے باز رہین کسی طرف نکل چلین کیونکہ افرار جادو
کے مارے جانے سے اور امیر کے آنے سے لشکر اسلام کو بڑی قوت ہو گئی ہے اُن سے سربر ہونا دشوار
ہے اگر ابھی مقابلہ کرینگے تو ہمارے حق مین اچھا نہو گا نخوت کے وزیر خوش تدبیر نے یہ صلاح دی
کہ میرے نزدیک سب سے بہتر یہ بات ہے کہ آج کی رات خدا پرست بہت مضمحل ہونگے اگر شبخون ماریں
کیا عجب ہے کہ یہ لوگ اس طرح زیر ہو جائین اور قتل ہون نخوت نے اس بات کو بہت پسند کیا
اور سامان شبخون کا حکم دیا لشکر تیاری شبخون مین مصروف ہوا تیاریان ہونے لگین جبکہ سلطان
زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب پردۂ مغرب مین پوشیدہ ہوا اور شہنشاہ شب زندہ دار نے
فوج ثوابت و سیارگان کو ہمراہ لیکر قصد شبخون کیا تو نخوت شیر سر نے اپنی سپاہ کو قلعہ کے اندر درست
کیا اور آپ اور زمرد ثانی قلعہ کے میدان مین ٹہلنے لگا جب زلف لیلاے شب کمر سے گذری اور
گھڑیال نے گجر بجایا نخوت شیر سر اپنی فوج دریا موج کو ہمراہ لیکر قلعہ سے باہر آیا اور لشکر اسلام
کیطرف متوجہ ہوا یہان وہ وقت ہے کہ اہل اسلام اپنے اپنے مقامون پر گرم خواب ہین چوکیدار حفاظت کر رہے ہین
کہ کان مین آواز سم اسپان کی آئی چوکیدار سمجھے کہ براے مدد نخوت شیر سر و زمرد ثانی کہین سے فوج آئی ہے
اسوقت داخل اس قلعہ مین ہوا ہے یہ سوچ رہے تھے کہ سامنے سے کچھ روشنی معلوم ہوئی خیال جو کیا تو
معلوم ہوا کہ روشنی اسی طرف آتی ہے تب تو چوکیدار گھبراے آپس مین کہا کہ یہ روشنی اور لشکر اس طرف
کیون متوجہ ہے بعض نے کہا شاید کوئی سردار ہمارے لشکر کا پیچھے رہ گیا ہوگا وہ اب آیا ہے بعض نے کہا
کہ بھلا سردار کو اسوقت آنے کی کیا ضرورت تھی کیا اُسکو کہین شب کو اُترنے کی جگہ ممکن نہ تھی یہ
باتین ہو ہی رہی تھین کہ لشکر نخوت شیر سر نے آکر سب کو گھیر لیا اب تو ہرکارے اور چوکیدار بہت گھبراے
خیمے مین امیر ثانی کے آے امیر ثانی کہ مدت سے انکو راحت نصیب نہوئی تھی اس دن جو کچھ امن ملی اور جنگ
سے بھی ذرا مہلت پائی تھی آرام کیا تھا ہرکارون نے آکر جگایا تمام ماجرا سنایا امیر تلوار آبدار ہاتھ مین لیکر اُٹھے
اور خیمے کے باہر آئے تو دیکھا یہان عجیب ہنگامہ برپا ہے سرداران لشکر نخوت شیر سر طنابین خیمون کی کاٹ
رہے ہین امیر ثانی نے شیرانہ نعرہ کرکے جا پڑے تلوار چلنے لگی نعرہ امیر کی صدا جو بلند ہوئی سرداران اسلام
بھی چونک پڑے سب تیغین لیکر ٹوٹ پڑے شمشیر زنی ہونے لگی یہان سب سرداران اسلام مسافت جنگ
اُٹھائے ہوے اشرار کے سحر کی ایذا کا صدمہ ایسا پہونچا تھا جسکے سبب سے کسی مین طاقت و قوت باقی نہین
رہی تھی صرف جرأت سے کارزار کرتے تھے اور لشکر نخوت شیر سر مین سب توانا و تندرست تھا فوج

تحیر لیکن اہل اسلام نے کچھ خوف نہ کیا بید رنگ کفار کو قتل کرنے لگے جسکی صف سے آگے بڑھا ہوا پایا اُسکو [illegible]
کے مارا لڑائی کا عجب انتظام کر لیا کہ ایک جانب تو صاحبقران ثانی دوسری جانب شاہزادہ بدیع الملک
ایک جانب رستم ثانی ایکجانب ایرج ایک طرف شاہزادہ امیر الزمان ایک رخ شاہزادہ سکندر فرخ فال
سب سرداران نامی وگرامی ہر جانب گرم جنگ ہوئے لشکر کفار کو محصور کر لیا کسی طرف بھاگنے کا راستہ نہ پایا اتنی
تلوار چلی کہ زمین جنگ دریاے خون تھی حباب وار سرہاے کفار بہتے پھرتے تھے لشکر کفار چاہتا تھا کہ بھاگ جائے
مگر اہل اسلام نے لڑائی کا بند وبست ایسا کر لیا تھا کہ کوئی اُس حصار کے باہر نہیں نکل سکتا تھا آخرکار فوج
کفار میں تلاطم پڑ گیا بعض بعض کی زبان سے صداے الامان بلند ہو گئی نخوت اوندھ مرد نے جو یہ کیفیت اپنے
لشکر کی دیکھی دل میں خیال کیا کہ ایسا نہو تھوڑی دیر میں فوج مجھ سے منحرف ہو جاے اور امان طلب کرے تو
مجھسے بھی نہ بن پڑیگا یہ سوچ کے دونوں کافروں نے پکار کر کہا کہ اے سرداران لشکر اگر تم میں اب کوئی بہادر نہیں
باقی ہی میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ امان طلب کرو بلکہ جسکو اپنی جان پیاری ہو وہ نکل جائے ہم لوگ خود لشکر
اسلام سے مقابلہ کرینگے کیا ہمنے تمھارے بھروسے پر لشکر اسلام کے مقابلے کا قصد کیا ہی بلکہ اپنے زور بازو کے
بھروسے پر جنگ آغاز کی ہی جسکو اپنی جان آبرو سے زیادہ عزیز ہو ہمارے لشکر سے نکل جائے اور اب ہماری
لڑائی کا تماشا دیکھے کہ ہم کیونکر سرداران اسلام کو سر میدان زیر تیغ کرتے ہیں یہ جز مرد اور نخوت نے پکار کے
کہا بعض کافروں کو تقاضائے بیتاب کر دیا تیر وکمان ہاتھ میں لیکر لشکر اسلام پر مینہ تیروں کا برسانے لگے لیکن
یہ جری کب مانتے ہیں اسکا بھی کچھ خیال نہ کیا گو بہت سے سردار اس حملے میں کشتہ بھی ہوئے مگر لشکر اسلام کے
سرداروں نے بھی لڑائی میں جانیں لڑا دیں اور پھر سپاہ کفار کو مارنا شروع کیا لکھا ہی کہ تمام رات دونوں لشکر
مصروف حرب وپیکار رہے جب شہسوار توسن فلک یعنی خورشید خاور نیزہ خطوط شعاعی لیے ہوئے فوج
سیارگان کو شکست دیکے جلوہ افروز چرخ نیلی ہوا تو سپاہ کفار بہت کم رہگئی اور سب نے ہمت ہار دی پس
نخوت شیر سر یہ معرکہ دیکھکر نیزہ ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پکار کے آواز دی کہ کہاں ہیں امیر ثانی میدان
میں آکر دان عالم سے آنکھیں چار کریں صاحبقران ثانی نے اپنا مرکب صبا رفتار آگے بڑھایا اور سامنے
اس ملعون کے آئے اسنے کہا او حمزہ ثانی لا کیا وار رکھتا ہی امیر ثانی نے فرمایا ہمارا یہ دستور نہیں
کہ پیشدستی کریں جب تیرے حربے سے خدا بچائیگا ہم بھی اپنا وار کرینگے یہ سنکر اُس ملعون نے امیر ثانی
پر نیزے کا وار کیا امیر ثانی نے اُسکو خالی دیکر اپنا نیزہ سنبھالا اور بڑھ کر اُسکے نیزے سے لڑا کر ایک تکان
ایسی دی کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا نخوت شیر سر بہت خفیف ہوا اور جھلا کے تلوار پر ہاتھ ڈالا امیر نے
بھی میان سے شمشیر آبدار کو نکالا اسنے وار تلوار کا کیا امیر ثانی نے تلوار اسکی تلوار پر روک کر دھار
بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اس نے چھڑانے چاہا کہ دوسرے ہاتھ کی مدد سے اپنے ہاتھ کو چھڑائے مگر کیا
طاقت تھی بہت زور کیا ہاتھ کو امیر ثانی کے جنبش بھی نہوئی اسنے جھلا کے ہاتھ ہٹا لیا اور دوال کمر میں ہاتھ
ڈال دیا زور ہونے لگا تھوڑے عرصے میں دونوں گھوڑے سے زمین پر گتھے ہوئے آئے امیر کے پاؤں
جیسے ہی آشنائے زمین ہوئے یہ نعرہ کرکے اور زور کرکے نخوت کو لے دوڑے اکیس قدم پر لاکے ہکا مارا
ایک ہی زور میں سر سے اُسی خود سر کو بلند کیا اور چرخ دیکر زمین پر اس زور سے پٹکا کہ استخوان اس
ملعون کے ریزہ ریزہ ہو گئے لشکروں سے صداے تحسین وآفرین بلند ہوئی لشکر اسلام سے باجا

لکاذون کو پھر قتل کرین مگر سب سپاہ نے امان طلب کی اور اطاعت امیر ثانی کی قبول کی زمرد ثانی نے
جو یہ معرکہ دیکھا کچھ لوگ اپنے ہمراہ لیکے ایک جانب بھاگ نکلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا یہان امیر ثانی
بعد فتح و فیروزی کے قلعہ مین داخل ہوئے دیکھا قلعہ بہت وسیع اور مستحکم بنا ہی صاحبقران ثانی چارون طرف
قلعہ کے گئے اور سب مقامات دیکھے زندان خانہ مین جب داخلا امیر ثانی کا ہوا دیکھا ایک جوان حسین مہ جبین
تاج شاہی سر پر لباس کہنہ زیب جسم فریاد کر رہا ہی انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ بہت مدت سے قید ہی امیر کو جو اس
جوان نے دیکھا جھک کے سلام کیا صاحبقران کو اُسکے حال پر رحم آیا بشفقت پاس جا کے فرمایا کہ کیون ای جوان
تاجدار تیرا کیا نام ہی تجھسے کیا خطا سرزد ہوئی جو یہان قید ہوا اُس جوان نے جو امیر کو اپنے حال پر مہربان پایا
کہا کہ مین بدنصیب اس ملعون کا گنہگار نہ تھا میرے والد نامدار خاور زرین قبا اس سرزمین کے حاکم تھے
یہ ملعون اُنکا مقرب تھا ایک روز مجھ و والد نامدار ابن بدکردار سے آزردہ ہوئے اس نمک حرام نے پکڑ اُنکو گرفتار
کیا اور قتل کرکے لاشہ اُنکا دریا مین پھینکوا دیا ہمنے کو بہت منع کی مگر اسنے ایک نہ مانی اس زندان بلا مین
قید کیا امیر ثانی کو بہت رحم آیا اپنے ساختہ والون سے فرمایا کہ قید اس جوان کی کاٹ دو سب حسب الحکم
فوراً قید اُسکی کاٹی اُسنے رہائی پا کے صاحبقران ثانی کے قدمبوسی کی اور بصدق دل مشرف باسلام ہوا
امیر ثانی نے نام اُس جوان کا دریافت کیا اُس نے دست ادب باندھکے عرض کی کہ نام میرا
خورشید بیدار بخت ہی امیر ثانی نے اُسکو اس قلعہ کا حاکم کیا اور ایک شب وہان رونق افروز رہے
دوسرے روز بیابان نحوست سے کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر ہوگا۔

**اب دو کلمہ داستان بجنگان وزیر زمرد ثانی جسکو زمرد نے چاہ بابل کی طرف روانہ کیا ہی ملاحظہ فرمائیے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا مخمس عوض ساقی نامہ**

| | | |
|---|---|---|
| پھیری بھری جو ستارے نے سبا تو پھر کیا | پھر اول جگر کو سینہ سیا تو پھر کیا | ای چارہ گر مرے پہ چارہ کیا تو پھر کیا |
| قابو مین ہون مین تیرے گو جیتا تو پھر کیا | خنجر تلے کسی نے تا کہ دم لیا تو پھر کیا | ہم دشتیون کو جسدم خواہش ہوئی اُنکی |
| زخمون کے ناخنون سے زیبایش ہوئی | چھلنی جگر جو ساتھ کا دہی رہی کے خون کی | کر قطع ہاتھ پہلے تب فکر کر رفو کی |
| تاج چھپر گریبان تو نے سیا تو پھر کیا | سینے مثال جس کی آواز لن ترانی | سولی پہ عشق قدرین چڑھیے مسیح ثانی |
| جاہ ذقن کی جانب ہم پر جادو انی | ملیے اگر جنون سے ہو لطف زندگانی | ای خضر آب حیوان تمنے پیا تو پھر کیا |
| کب تکلے سر ہوگے قصے مین بیچ وہ راہ ہی | اب کی لگی ہوئی ہی ہو شو نہ آہ آہ ہی | جو دم ہوا ہو اس مین ہو سانس کی نگاہ ہو |
| اس وقت مین جو مجھ تک پہونچ تو واہ واہ ہی | گر قصد بعد میرے تمنے کیا تو پھر کیا | کہتے ہین قیس عاشق مجنے ہوئے ہین شیدا |
| عشاق کو خیال ناموس و ننگ کیسا | ہر نامیون کا ذکر کیا مانند شاد و رسوا | سودا ہوا اُون عاشق کیا یا مری گرو کا |
| شمشاد ہی وہ اسنے جب لیا تو پھر کیا | چھرہ رہ نوردان دیار محبوب باد وفادر حلہ بیابان جانگزا سیدان | |

سمند کرّ کاس پہ بصد داستہب خامہ یون جادہ فرسائی فرماتے ہین شعر | | رہ نوردان وادی حیرت

کی نگار ندا این بصد شرکت | | ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحترام کو ضرور یاد ہوگا کہ قلم حقیقت رقم
نے قبل تحریر کیا ہی کہ بجنگان وزیر زمرد ثانی ملکہ اسرار جادو کو مانند مرد دیگر طرف چاہ بابل کے حسب الحکم
زمرد روانہ ہوا تھا بعد قطع منازل و طے مراحل گذر اسکا ایک صحراے پر فضا و فراخ دلکشا مین ہوا
بجنگان نے جو اس صحراے سراپا بہار کو دیکھا اسکو سکتا ہوگیا کہ یہ جنگل ہی یا کسی بادشاہ

عالیجاہ کا باغ ہے عقل کام نہیں کرتی جس طرف نگاہ جاتی ہے طرفہ بہار نظر آتی ہے عجیب قدرت رب ذوالمنن ہے
صحرا رشک گلشن ہے ہر چیز پر جوش بہار ہے یہ قدرت پروردگار ہے انواع و اقسام کے پھول کھلے ہیں خوشبو
آرہی ہے بہار زر گل لٹا رہی ہے قدرت باغبان قضا و قدر ظاہر ہے درخت ایسے باقاعدہ لگے ہیں کہ معلوم ہوتا
ہے کسی صناع باغبان نے انکو ترتیب دیا ہے فاصلے ایسے چھوٹے ہیں کہ چمن بندی کا دھوکا ہوتا ہے گرد پھول اور
درختوں کے خودرو درختوں کی قطار سے مہندی کی ٹٹی کا گمان ہے طیور خوش خوش ہر شاخ پر بیٹھے ہیں
نہ صیاد کا کھٹکا نہ گلچین کا دھڑکا بلبلیں زمزمہ سرائی کر رہی ہیں قمریاں قدرت خدا کا دم بھر رہی ہیں تمام
صحرا مشک بیز عطر خیز ہو رہا ہے ایک جانب گل نرگس کی دیدہ بازی ہے ایک سمت سوسن کی زبان درازی ہے
مسی مالیدہ لب دکھانا غنچوں کا مسکرانا صبا کا گلوں سے اٹھکھیلیاں کرنا الفت بہار کا دم بھرنا سبزی کا
لہکنا طائران صحرا کا چہکنا قطرات شبنم جو سبزے پر گرے ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ فرش مخمل سبز پر در خوش آب
ٹکے ہیں ایک طرف دور تک نہر مصفا رواں ہے یہ بھی عجیب سماں ہے پانی میں عکس گلزار ہے باغ
کی دونی بہار ہے حباب جو نہر سے سر اٹھاتے ہیں مانند نجوم چرخ زنگاری نظر آتے ہیں نہر شاہد
باغ کی آئینہ دار ہے عروس بہار کا عجب سنگار ہے بختگان نے جو صحرا کا یہ عالم دیکھا اسے بڑا تعجب
ہوا اسی سوچ میں چلا کہ یہ صحرا ہے یا کسی کا باغ ہے یا کوئی طلسم ہے اپنے دل سے باتیں کرتا ہوا
چلا جاتا تھا کہ ایک گوشے سے کچھ آدمیوں کے باتیں کرنے کی آواز آئی بختگان اس طرف یہ سوچ کر
چلا کہ انسے یہ حال معلوم ہو جائیگا جب اس گوشے کے قریب پہونچا دیکھا کہ چند کاہ فروش گھانس کے
گٹھے لیے بیٹھے ہیں انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ اور ساتھی انکے ابھی نہیں آئے ہیں یہ انھیں کے منتظر ہیں بختگان
انکے پاس آیا کیفیت اس صحرا کی دریافت کرنے لگا کاہ فروشوں نے جواب دیا کہ یہ صحرا رشک چمن اس
وجہ سے ہے کہ یہاں تجیل بے قال و قیل سکونت پذیر ہے یہ سنکر بختگان نے پوچھا کہ تجیل بے قال و قیل
کون صاحب ہیں یہاں کیوں فروکش ہیں انکا خاص مکان کہاں ہے کاہ فروشوں نے کہا کہ تجیل بے قال
و قیل وزیر مکرم اور دستور معظم زینت پہلو قوت بازو خداوند افلاک جادو کے ہیں اس صحرا میں برائے
سیر و شکار اکثر تشریف لاتے ہیں جنگل کو رشک گلشن بناتے ہیں مکان جنت نشان انکا شہر افلاکیہ
میں ہے کہ جہاں افلاک جادو خدائی کرتا ہے بختگان نے کہا کہ اگر کوئی زیارت خداوند
افلاک کی چاہے تو وہ کس ذریعے سے وہاں تک جائے کاہ فروشوں نے کہا کہ خداوند اپنا
جمال باکمال کسی کو نہیں دکھاتے ہیں دیکھنے والے تاب نظارہ نہیں لاتے ہیں اگر کسی کا کوئی مطلب ہوتا ہے
تو وہ تجیل بے قال و قیل سے بیان کرتا ہے تجیل خداوند کی خدمت میں عرض کر دیتے ہیں جیسا جواب پاتے
ہیں سائل کو سناتے ہیں بختگان نے کہا کہ ملاقات تجیل بے قال و قیل سے کیونکر ہو کاہ فروشوں
نے کہا سامنے تھوڑی دور جاؤ بارگاہ تجیل بے قال و قیل ملیگی دربانوں سے اپنی اطلاع کرانا جب انکو خبر
ہوگی تمکو اندر بلائینگے تعظیم و تواضع سے عزت بڑھائینگے پھر جو کچھ تمہارا مطلب ہو انسے عرض کرنا یقین ہے
مطلب حصول ہوگا دل ملول نہ ہوگا مدعا بر آئیگا غنچہ مراد کھل جائیگا بختگان کاہ فروشوں سے یہ بات سنکر
جدھر کا پتہ انھوں نے دیا تھا اس طرف چلا تھوڑی دور چلکے اسنے دیکھا کہ ایک بارگاہ زربفتی بصد
عظمت و شان استادہ ہے گرد اس بارگاہ کے اور چھوٹے چھوٹے خیمے ہیں بہت سے آدمی

اُس بارگاہ زربفتی کے دروازے پر بیٹھے ہین ایک قفس طلائی رکھی ہوئی ہی کہار بُرزر وردیان پہنے قیمتی
بھاری پگڑیان سرون پر رکھے ہوئے پاس اُس قفس کے کھڑے ہین اور بھی تھوڑے سے آدمی پوشاک
نفیس پہنے باریک ململ کے دوپٹے صندلی رنگے ہوئے کنارے منقیشی سنہرے ہوئے سرون سے باندھے
ہوئے قریب اُس قفس کے کھڑے ہین بختگان سمجھا کہ اب شاید برائے سیر تخییل سبے قال وقیل سوار
ہوگا بہتر ہی کہ مین بھی یہین ٹھہرون اپنی اطلاع نہ کراؤن جب سوار ہونے کو آئیگا میرا بھی سلام ہوجائیگا
یہ سوچکر بختگان قریب قفس کے آیا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دیکھا اُسنے ایک جوان نے پردہ بارگاہ
کا اُٹھایا جو آدمی بعہدۂ پاسبانی در بارگاہ پر بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دو رویہ صفین باندھ
کے مجتمع ہوگئے کہ اندر سے ایک مرد ضعیف باریش سفید قبائے زربفتی پہنے سر پر گوشے دار پگڑی
باندھے ہوئے ایک عصا ہاتھ مین باہر نکلے پیچھے اُنکے کئی خدمتگار پگڑیان باریک ململ کے دوپٹون
کی جنمین منقیشی آنچل ٹکے ہوئے تھے باندھے ہوئے ہاتھون مین خاصدان لئیا گڑگڑی لیے ہوئے
نکلے پاسبانون نے جھک کے سلام کیا اور لوگ جو وہان پر کھڑے تھے سب برائے سلام جھکے وہ مرد ضعیف
سب کے سلام لیتا ہوا قفس کے قریب آیا بختگان آگے بڑھا جھک کر سلام کیا مرد ضعیف نے جواب سلام
دیکر پوچھا اے شخص تو کون ہی کہان سے آیا ہی کیا مطلب رکھتا ہی بختگان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ
فدوی بہت دور سے آپ کے حسن اخلاق کی تعریف سنکر حاضر خدمت فیض درجت ہوا ہی امیدوار
ہی کہ صحبت فیض موہبت مین شرف باریابی سے مشرف فرمایا جاوے تخییل نے جو اسکی گفتگو سنی
یہ بھی تو ولیعہد خداوند افلاک ہی ادب خاہی سے بخوبی ماہر ادب کا جاننے والا ہی اس نے بختگان کو
پہچان لیا اور دل مین خیال کیا کہ یہ بھی کوئی مرد مودب ہی یہ سوچکر تخییل نے کہا کہ آپ یہان تشریف
رکھیے مین ابھی آتا ہون تھوڑی دور برائے سیر جاتا ہون یہ کہکے ایک خدمتگار سے کہا کہ انکو بارگاہ کے
اندر لیجاؤ بصد اعزاز کرسی پر بٹھاؤ مین بھی آتا ہون خدمتگار بحکم پاکر بختگان کو لیکر بارگاہ مین آئے
کرسی پر بٹھایا تھوڑی دیر کے بعد بختگان نے دیکھا کہ کچھ آدمی خوش لباس اور آئے بختگان سے صاحب
سلامت کرکے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اسی طرح سے ایک ایک دو دو آدمی آتے گئے اور کرسیون پر
بیٹھتے گئے جب تھوڑا عرصہ ہوا تو وہی مرد ضعیف سیر کرکے واپس آیا پردہ بارگاہ کا اٹھا سب حاضرین بجہت
تعظیم اُٹھ کھڑے ہوئے تخییل اندر آیا سب نے سلام کیا سلام لیکر تخییل بھی اپنے مقام پر بیٹھا اور
بختگان سے مخاطب ہوکر کہا کہ اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث ارشاد
فرمایئے بختگان نے جو تخییل کو مہربان پایا اپنی کیفیت بیان کرنے لگا کہ اے وزیر اعظم دستور معظم
مین خاندان عالی سے ہون میرے بھی آبا و اجداد شاہان جلیل کے یہان عہدۂ وزارت پر
ممتاز رہے ہین اور مین بھی بالفعل نمرود ثانی ابن لقا سے بقا کہ جو دعوے خداوندی
کا رکھتا ہی اسکا وزیر ہون شہنشاہ کو اہل اسلام نے بہت پریشان کیا ہی صاحبقران تو مع خواجہ عمرو
بیعت اللہ مین تشریف رکھتے ہین مگر اُنکے فرزند دلبند امیر ثانی جا بجا لشکر کشی کرتے پھرتے ہین ابھی حال
مین ہمارے شہنشاہ سے اور فرزند امیر ثانی سے قلعہ اسباکل پر مقابلہ پڑا تھا شہنشاہ نے فرزند
امیر ثانی کو قتل کیا بعد اُسکے ایک سردار لندھور بن سعدان آیا اُس نے لشکر شاہی کو بہت تباہ کیا

آخر کار آدم خوار عمل کے ہاتھ سے وہ بھی مارا گیا نہیں معلوم اب کیا کیفیت ہے مجھکو شہنشاہ نے طرف چاہ بابل کے براے شراکت جلسہ بھیجا تھا مین نے راہ مین یہ خبر پائی کہ وہ جلسہ ملتوی رہا اب خدمت مین شہنشاہ کی جاتا ہون مجھکو یہی خیال ہوا اسی بات کا ملال ہے کہ فوج شاہی لشکر حضور نے بہت تباہ کردی ہو اور اب کی بار امیر ثانی خود مقابلہ کو آینگے نہیں معلوم کیسی گذرے مسلمان بڑے تیغ زن صف شکن ہین علاوہ اُنکی جرات و بہادری کے اُن لوگون کے ساتھ عیار طرار ایسے ایسے ہین کہ جنھون نے بڑے بڑے کارہاے نمایان کیے ہین یقین ہے کہ آپ نے بھی کتابون مین ملاحظہ فرمایا ہو کہ وہ لوگ ساحر نہین ہین مگر ساحر کش ہین کیسے کیسے ساحران جلیل عیارون نے مارے کہ جنکا مثل و نظیر اب ممکن نہیں ہے جب مجھکو یہ خیالات آتے ہین دل گھبراتا ہے کہ اب شہنشاہ اکیلے ہین کوئی اُنکے پاس ایسا نہیں ہے کہ جو اُنکو باے احسن دے تجبیل نے جو یہ کیفیت زمرد ثانی کی زبانی بختگان سے سنی بہت افسوس کیا اور اسکو تشفی دیکر کہا کہ اے بختگان تم نہ گھبراو اپنے شہنشاہ کا پتہ لگاؤ ہم اُنکی مدد کرینگے جو بلا اُنپر آئیگی رد کرینگے اپنے خداوند کی خدمت مین لیجاینگے اُنسے سجدہ کراینگے ہمارے خداوند اُنکے معین و مددگار ہونگے اگر پھر اہل اسلام سر اُٹھائینگے تو اپنی خطا کی سزا پائینگے کیا مجال اہل اسلام کی جو یہان تک آسکین یا ہم لوگون کے مقابلہ کی تاب لا سکین بڑی بڑی کہی باتین رہین تجبیل بے تال وقیل نے بختگان کو یہان تک تسلی و دلاسا دیا کہ یہ خوش ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر اجازت مرحمت ہو تو مین تلاش مین شہنشاہ کی جاؤن انکا تلاش کرکے آپکے پاس لاؤن آپ خداوند کی خدمت مین لیجائین وہ انکی مدد فرمائین تجبیل سے تال وقیل نے کہا اتنی جلدی کیا ضرور ہے صبح کچھ دور ہے رات تھوڑی باقی ہے علی الصباح جائیے گا مگر جلد تلاش کرکے اپنے شہنشاہ کو لائیے گا بختگان نے وہ رات تو انتظار سحر مین بسر کی صبح ہوتے ہی کوچ کیا ادھر تو بختگان تجبیل سے رخصت ہو کر چلا اور ادھر زمرد ثانی شکست کھا کر گاؤ تجوت سے فرار ہوا بختگان منزلین طی کرتا ہوا چلا جاتا ہے تیسرے روز اسکو ایک بارگاہ بلند دور سے نظر پڑی جب بختگان قریب آیا دیکھا بارگاہ کی عجیب حالت ہے بڑے بڑے چھید پڑے ہین ستون جلنے کا نشان بنا ہے طنابون مین ہزارون گرہین پڑی ہین کچھ لوگ زخمی در بارگاہ پر بیٹھے ہین مگر بہ نگاہ حیرت چہار جانب دیکھ رہے ہین بختگان جو اُن لوگون کے پاس آیا اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ سب تو ملازمان زمرد ثانی ہین ملازمون نے جو بختگان کو دیکھا سب نے سلام کیا پوچھنے لگے اے وزیر اعظم آپ اتنے دنون سے کہان تھے بختگان نے کہا مین سب کیفیت روبرو شہنشاہ کے بیان کرونگا میری اطلاع کر دو گھبراو نہیں مین نے تم سب کا ایک معین پیدا کیا ہے لوگون نے جاکے زمرد ثانی کو خبر کی کہ حضور وزیر اعظم آئے ہین امیدوار باریابی ہین زمرد ثانی نے کہا بلا لو ہرکارون نے بختگان کو خبر دی یہ اندر آیا پایہ تخت زمرد ثانی کو بوسہ دیا عرض کی کہ حضور یہ کیا کیفیت ہے زمرد ثانی نے ابتدا سے کل کیفیت بیان کی بختگان نے کہا حضور آپ کچھ خوف نہ فرمائین مین نے وہ تدبیر کی ہے کہ مسلمان اپنی خطاؤن کی سزا پائینگے زمرد ثانی نے کہا کیا تدبیر کی ہے بختگان نے عرض کی کہ غلام جو قدم مبارک حضور سے جدا ہوا تو طرف بیابان استرار کے پہنچا وہان ملکہ استرار جادو کو حضور کا نامہ محبت شمامہ دیا زمرد ثانی نے جو ملکہ استرار جادو کا نام سنا بہت غمگین ہوا بختگان نے کہا کہ حضور یہ دار فانی ہے یہان سدا کون رہا ہے جب خداوند لقا سے بے بقا نے بھی چود

تبدیل کر دیا تو ہماری کیا حقیقت ہی صبر فرمایئے اس رنج والم کے عوض وہ تدبیر کیجئے کہ سلمان
اپنی اس خطا کی سزا پائین زمرد ثانی اسکے سمجھانے سے خاموش ہو رہا بجنگان نے پھر کیفیت بیان
کرنا شروع کی کہ حضور مین جب بیابان اشرار سے آگے بڑھا تو مجھکو معلوم ہوا کہ وہ جلسہ
موقوف رہا یہ خبر سنکر مین نے قصد پلٹنے کا کیا راستہ بھول کر ایک اور صحرائے پر فضا و نواح
دلکشا مین پہونچا حضور وہان کی بہار کی کیا تعریف کرون مین نے آجتک یہ بہار بڑے بڑے
بادشاہون کے باغ مین بھی نہین دیکھی مین حیرت سے چارون طرف پھر رہا تھا کہ مجھکو کاہ فروشون کی
زبانی یہ معلوم ہوا کہ یہان تجیل بے قال و قیل مقیم ہین مین نے دریافت کیا کہ تجیل بے قال و قیل
کون صاحب ہین کاہ فروشون نے مجھسے کہا کہ تجیل بے قال و قیل وزیر خوش تدبیر عاقل بے نظیر
دستور خداوند افلاک ہو مین نے پوچھا خداوند افلاک کہان فروکش ہین انھون نے
بیان کیا کہ شہر افلاکیہ مین خدائی کرتے ہین مین نے اُن لوگون سے کہا کہ اگر کوئی شخص اُن تک
جانا چاہے اور انکی زیارت سے مشرف ہونے کی امید رکھتا ہو وہ کیونکر خداوند تک پہونچ سکتا ہی
کاہ فروشون نے کہا کہ وہ اپنا جمال باکمال کسیکو نہین دکھاتے ہین کیونکہ دیکھنے والے تاب نظارہ
نہین لاتے ہین اگر کسی کی کوئی غرض ہوتی ہو وہ تجیل بے قال و قیل سے عرض کرتا ہی یہ خداوند
سے بیان کرتے ہین پھر جیسا حکم وہان سے ہوتا ہو وہ کیا جاتا ہو حضور مین نے تجیل
بے قال و قیل سے ملاقات کی واقعی عجب مرد لائق ہی ہمہ دان و ہمہ گیر ہی بڑا خوش تدبیر
ہو مجھسے بھی باعزاز پیش آیا تعظیم و تکریم کرکے میرا رتبہ بڑھایا سب حال میرا دریافت کیا
مین نے کماحقہ بیان کر دیا آپکا بھی ذکر آیا تجیل بے قال و قیل نے آپ کے حالات سنکر
بہت افسوس کیا مجھکو ہراسان پاکر دلاسا دیا اور کہا کہ تم اپنے شہنشاہ کو ہمارے پاس لاؤ ہم
انکی مدد کرینگے جو آفت ان پر آئیگی روکرینگے انکو اپنے خداوند کی خدمت مین لیجا کر سجدہ کرائینگے
زمرد ثانی نے جو سجدہ کا نام سنا کہا ای بجنگان وہ خود دعوی خدائی کرتا ہی بھلا مجھکو
وہ سجدہ کیونکر کریگا بجنگان نے ہاتھ باندھکے عرض کی کہ حضور غلام کی خطا معاف کی جائے
تو غلام اسکا مطلب حضور کو سمجھائے زمرد ثانی نے کہا کہو بجنگان نے کہا کہ حضور تجیل بے قال و قیل
کا یہ منشا ہی کہ آپ اُسکو سجدہ کرین زمرد ثانی نے کہا کہ یہ تو مجھسے کبھی نہوگا کہ مین ایک
ادنی آدمی کو باین قدرت سجدہ کرون بجنگان نے کہا کہ حضور کیا ہوگا سجدہ کرنے سے آپکی
خدائی کو کیا نقصان ہوگا اور اسپر احسان ہوگا یہ بات مشہور بھی نہوگی اور کام بھی نکل جائیگا
پیشتر ان لوگون سے عجز و انکسار کیجئے جب آپکا کام نکل جائے تو اُنسے اس غرور کا بدلا لیجئے بجنگان
نے یہانتک زمرد ثانی کو سمجھایا کہ راضی ہو گیا اور کہا کہ ای بجنگان بہتر ہی کل یہان سے طرف اس
بیابان کے چلین بجنگان نے عرض کی کہ جب حضور کے مزاج مبارک مین آئے میرے نزدیک تو جلدی
چلنا مناسب ہی زمرد ثانی نے وہ رات تو اسی میدان مین بسر کی صبح کو ہمراہ بجنگان طرف بیابان
بہار کے چلا بعد قطع منازل و طی مراحل تیسرے روز گذر اسکا اُس صحرائے پر بہار مین ہوا اب
زمرد ثانی کے جسم مین ہوا جو لگی اور نظر اسکی گلہائے رنگارنگ و شگوفہ ہائے بوقلمون پر پڑی

پکارنے لگا کہ قدرت مابہ بین قدرت مابہ بین میری قدرت دیکھو کیسے کیسے پھول کھلائے ہین مین نے
کیا کیا عجائبات بنائے ہین میرا ثانی کون ہی مین ابھی چاہون ان پھولون کو خشک کر دون درخت
جل جائین پانی نہر کا جذب ہو جائے اسکے عوض نہر آگ سے روشن ہو جائے بختگان نے جو دیکھا
کہ یہ بیہودہ پھر یاوہ گوئی کرنے لگا جاہل جہالت کا دم بھرنے لگا جلدی سے اسکے قریب آیا ہاتھ پکڑ کے
کہا کہ یہ آپکو کیا ہوا ہی ذرا عقل سے کام لیجیے پرائی قدرت پر قبضہ نہ کیجیے کیا آپ نے سب باتین جو جو
مین نے عرض کی تھین فراموش فرمائین زمرد ثانی نے بختگان سے کہا ای بختگان کیا مجھ مین اب
اتنی بھی قدرت نہین ہی کہ مین ایسے درخت پیدا کر سکون یا انکو خشک کر سکون بختگان نے کہا
حضور اب اظہار قدرت کا موقع نہین ہی اسے ابھی پوشیدہ کرنے کا محل ہی جو جو باتین مین نے
عرض کی ہین آپکا خیال رکھیے گا کہین تجیل بے قال وقیل کے سامنے یہ نہ فرمائیے گا کہ مین
قدرت کو مین نے اس سے یہ بات کہی تھی کہ ہمارے شہنشاہ خداوند لقا سے بے لقا
کے نذر نظر ہین اب خود سب انکے اختیار مین ہی لیکن مین انکے خلیفت ہوا اب آپ
نہ فرمائیے گا ورنہ یہ سب بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا
زمرد ثانی اسکے سمجھانے سے خاموش ہوا تھوڑی دیر کے بعد بارگاہ تجیل بے قال وقیل
نظر آئی زمرد ثانی نے کہا کہ ای بختگان یہی بارگاہ ہی واقعی تو سچ کہتا تھا کہ بڑی عظمت و شان
سے تجیل بے قال وقیل اس صحرا مین فروکش ہوا ہے یہ سامان تو آجتک کسی بادشاہ
عالیجاہ کی بارگاہ کا نہین دیکھا بختگان نے کہا ابھی آپ نے کیا ملاحظہ فرمایا ہی اندر تشریف لے چلیے
بارگاہ کی سجاوٹ ملاحظہ فرمائیے زمرد ثانی اسکے ساتھ ساتھ در بارگاہ پر آیا ہرکارون
نے تجیل بے قال وقیل کو خبر دی وہ اپنے مقام سے اٹھکر در بارگاہ تک اسکے استقبال
کو آیا اندر لاکے بصد عزت مسند زرین پر زمرد ثانی کو بٹھایا آپ بھی باادب بیٹھا نہایت قاعدے
سے باتین کرنے لگا زمرد ثانی نے کیفیت لڑائی کی دریافت کی اسنے کل کیفیت بیان کی اور آخر مین
یہ بھی کہا کہ مجھکو یہ خیال ہی کہ اہل اسلام میرے پیچھے ضرور آئینگے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ آپ کیون
مضطرب ہوتے ہین اگر یہان اہل اسلام آئینگے سزا پائینگے ایک ہی بار سب کو گرفتار کرونگا اور علاوہ اسکے
اگر وہ یہان تک آئینگے تو کیا پائینگے ہم دو ایک روز کے بعد آپکو خدمت مین اپنے خداوند کے
لیچلینگے وہان کوئی آ نہین سکتا ہی خداوند کی عزت افزائی فرمائینگے اگر آپ انسے مدد طلب کیجیے گا کچھ
برائے قتل مسلمانان مدد بھی دینگے وہان کا ایک ایک ادنی جا کر تمام لشکر اسلام کے مبتلائے بلا
کرنے کو کافی ہی اور اگر ایسی ہی کوئی مہم سخت درپیش ہوگی تو خداوند علامہ جن دمامہ کہ عاشق جمال
باکمال خداوند ہین انکو حکم دینگے وہ ایسی ساحرہ ہی کہ جسکے مقابلے مین سامری و جمشید عاجز ہین
خداوند نے تقدیر اسکی ایسی کی ہی کہ جو کسی کے ہاتھ سے کبھی قتل ہو ہی نہین سکتی آپکے بارہ
مین بھی تقدیر کر دیجیے کہ آپ اہل اسلام پر فتحیاب ہون زمرد ثانی ہان ہان کر رہا ہی تجیل
بے قال وقیل اسکو تسلی دے رہا ہی کہ وقت غروب آفتاب قریب آیا تجیل بے قال وقیل
نے زمرد ثانی سے کہا کہ اب اگر مناسب جانیے تو برائے سیر تشریف لے چلیے زمرد ثانی نے

منظور کیا تجمیل بے قال وقیل نے ایک ہوادار مع اپنی قفس کے طلب کیا فوراً ملازمین سے گئے اور
ہوادار مع قفس کے لائے آکر عرض کی کہ حضور سواری حاضر ہی تشریف لیچلئے تجمیل بے قال وقیل
مع زمردشانی کے اُٹھا اور باہر آکے زمردشانی کو ہوادار پر سوار کیا آپ قفس مین بیٹھا کہارون
نے سواریان اُٹھائین اور طرف صحرا کے لے چلے تھوڑی دور جاکے کہار پلٹے اور پھر بارگاہ کی
طرف در بارگاہ پر آکے کہارون نے قفس اور ہوادار رکھدیا زمردشانی اور تجمیل بے قال وقیل
اُترے بارگاہ کے اندر آئے اب یہان جو آکے زمردشانی نے دیکھا تو عجیب کیفیت ہی بڑے بڑے
کی صحبت ہی شعرا محقق داستان سرا تاریخ دان نجومی رمال ہر علم و فن کا آدمی
یہان جمع ہی زمردشانی و تجمیل بے قال وقیل کو سب نے آتے ہوئے دیکھا تعظیم کو اُٹھے
باعزاز تمام سب نے ان دونون کو لاکر مسند پر بٹھایا اب ذکر ہونے لگے کوئی شعر تعریف مین
افلاک کے پڑھتا ہی کسی نے تجمیل بے قال وقیل کی مدح مین قصیدہ کہا ہی کسی نے کوئی غزل
نئی تصنیف کی ہی اُسکو سناتا ہی تھوڑی دیر کے بعد بختگان نے کہا کہ اے خداوند بخداوند افلاک
آپکی ایسی پاکیزہ صحبت ہی مگر زینت محفل اور آرام دل اس محفل مین نہین ہی تجمیل بے قال وقیل
نے کہا کہ مین نہین سمجھا تُنے کیا کہا بختگان نے کہا کہ یہ محفل اس لائق تھی کہ ساقیان سیمبر رشک قمر
اس محفل مین حاضر ہوتے جام شراب ارغوانی گردش مین آتا نازنینان پری پیکر حور منظر مصروف
رقص ہوتین تب لطف محفل تھا تجمیل بے قال وقیل نے کہا اے بختگان مین نے شراب سے
توبہ کی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ مین اکثر عملیات کا ورد رکھتا ہون ایسی باتون سے گریزان رہتا
ہون بختگان نے کہا کہ حضور جس زمانے مین عمل پڑھا کیجیے اس زمانے مین ترک کردیا
کیجیے یہ تو لطف زندگانی ہی جب بختگان نے بہت کہا تو تجمیل بے قال وقیل نے کہا
کہ اگر تمہارا جی چاہتا ہی تو مین نہ پیونگا مگر سامان سب میرے سلیقہ موجود ہی لے ابھی ساقی
بچون کو طلب کرتا ہون ارباب نشاط بھی حاضر ہوتے ہین یہ کہکے تجمیل بے قال وقیل نے حکم دیا
کہ داروغہ میخانے سے کہو کہ فوراً شراب حاضر محفل کرے اور ارباب نشاط بھی بہت جلد حاضر ہون
ملازم یہ حکم پاکر باہر آئے اور میخانے مین جاکر داروغہ کو اطلاع دی اُدھر دوسرے ملازم نے ارباب نشاط
کو حکم تجمیل بے قال وقیل سے مطلع کیا اُدھر تو گلابیان شراب کی درست ہونے لگین کباب
تیار ہونے لگے کشتیان آراستہ ہوئین اُدھر پریشان حور پیکر و حسینان رشک قمر بناؤ سنگار
کرنے لگین کوئی زیور سے اپنے کو آراستہ کر رہی ہی کوئی سرمہ لگا کر تیغ نگاہ کو صیقل کر رہی ہی
کسی نے برائے پامال قلب عاشقان پازیب زیب پا کی ہی کسی نے پیشوازہ پہنی تھوڑے ہی
عرصہ مین ہر ایک نے اپنی اپنی زینت سے فراغت پائی پہلے ساقیان سیمین عذار مہر رخسار گلابیان
شراب کی کشتیان کباب کی لیکر حاضر ہوئے اُنکے بعد نازنینان حور خصال مہر جمال بصد ناز و ادا
مستانہ چال سے داخل محفل ہوئین ساقیون نے جام شراب سے مملو کیے اور دور چلنے لگا جب
ایک دور شراب ناب کا ہوا اور دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوئے تو بختگان نے تجمیل
بے قال وقیل سے کہا کہ آپ نے شراب نوش نہین فرمائی تجمیل بے قال وقیل نے کہا

کہ مین تو تائب ہو چکا ہون صرف آپ حضرات کے واسطے مین نے یہ انتظام کیا بختگان اٹھا اپنے ہاتھ مین
صراحی لیکر جام بادہ مین مین شراب ارغوانی بھری اور سامنے تجیل بے قال وقیل کے آیا یہ شعر زبان پر لایا

کہیں لوسی تو یہ بھی ہو جائیگی زاہد | بحث قیامت بھی آئی نہین جاتی

بختگان نے ایسی باتین کہین کہ تجیل بے قال وقیل مجبور ہوا بختگان سے کہا کہ تم کیون اصرار کرتے ہو اسنے کہا اب باتین نہ بنایئے
جام شراب منھ سے لگایئے جب تجیل بے قال وقیل کو کچھ نہ بن پڑا جام شراب اسکے ہاتھ سے لیا اور پی گیا
اور دور مین دو دو رنے شراب کے ہوئے تجیل بے قال وقیل نے ایک نازنین کی طرف اشارہ کیا نازنین
مسکرا کے اٹھی وسط محفل مین آکے کھڑی ہوئی عقب مین اسکے سازندے بھی آئے جلدی جلدی سب
نے ساز ملائے نازنین نے بعد دو ایک تین ٹلنے کے یہ غزل شروع کی

## غزل

سینے جو دوستون مین ذرا دل بہل گیا | آنکھیں حباب کی کھلیں دم نکل گیا
مین تیر سا ہدف کیلئے سے بعل گیا | دنیا بھر مین ہمارا نکل گیا
فصل دن مین قطرہ خون ہو دل اجیف | کس کی کو تیر سے آنکھ لگی ہے نزاق
پوچھا جو مین نے دل کی لگی کس طرح بجھے | نکلا جو بوند کبھی ہم کو عمل کیا
دیکھی جو ہستے شمع کی ابر انجمن کیا | پروانہ آرزو کے شمع کے شعلے پہ جل گیا
سنجوا اٹھے تو خیال عمل لیا | سینے سے بھی زیادہ مین نازک مزاج تھا
ہر نشانہ جب طلب آئین نہ لیکے کیا | سرگشتہ مین گوشہ نشین بھی ہو گیا

نازنین نے جو یہ غزل گائی محفل کی عجیب حالت ہوئی دو تین غزلین گا کے نازنین
ٹھہری تجیل بے قال وقیل نے زمرد شانی سے کہا کہ اب جلسہ برخاست کیا جائے آپ آرام فرمایئے
کیونکہ ابھی آپ سفر دور دراز سے تشریف لائے ہین بہت تکلیف مناسب نہین ہے زمرد شانی نے بھی کہا کہ بہتر ہے
جلسہ برخاست ہوا زمرد شانی اور تجیل بے قال وقیل اور تمام حاضرین دربار اپنی اپنی بارگاہون مین
آئے اور بستر خواب بچھا کے سو رہے انکو تو اس حال مین چھوڑ دیجئے ۔

## اب دو کلمہ داستان شوکت بیان امیر شانی کے ملاحظہ فرمایئے

امیر شانی اپنی بارگاہ مین فروکش ہین کہ ہرکارون نے آکے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور زمرد شانی
جو مقابلہ حضور سے بھاگا تھا تو اسنے جا کر صحراے بہار مین دم لیا وہان تجیل بے قال وقیل
کہ وزیر ہے افلاک جادو کا اسنے اسکو دامن پناہ دیا ہے اور یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم تمکو افلاک جادو
کے پاس لے چلین گے وہ بربادی مسلمانان مین تمکو مدد دیگا امیر شانی نے فرمایا کہ افلاک جادو
ملعون کون شخص ہے ہرکارون نے عرض کی کہ حضور ایک ساحر غدار ہے اور وہ ملعون دعوے
خدائی بھی کرتا ہے شاید اب حضور کے مقابلے مین آئیگا امیر شانی نے اسی وقت عدیل بن
عادی کو طلب فرمایا جب عدیل بن عادی خدمت مین حاضر ہوئے تو امیر شانی نے فرمایا کہ اعلان
لشکر کا روانہ کرو ہم طرف صحراے بہار کے کوچ کرینگے عدیل بن عادی حسب الحکم بارگاہ کے
باہر آیا اور اسنے اعلان لدوانا شروع کیا جب پیش خیمہ روانہ ہو چکا تو امیر شانی نے بصد جاہ و
تجمل طرف صحراے بہار کے کوچ کیا بعد قطع منازل وطے مراحل تیسرے روز داخلہ امیر شانی کا صحراے
بہار مین ہوا امیر شانی نے تھوڑا فاصلہ دیکے بارگاہین استادہ ہونیکا حکم دیا ہرکارون نے یہ
خبر وحشت اثر تجیل بے قال وقیل کو پہونچائی زمرد شانی نے جو خبر آمد لشکر اسلام سنی رنگ رو متغیر
ہو گیا تجیل بے قال وقیل سے گھبرا کے کہا کہ اب کیا ہوگا مین تو آپ سے عرض کرتا ہی تھا کہ امیر شانی
ضرور میری تلاش مین آئینگے دیکھیے اب کیا ہوتا ہے آپ نے خداوند کی خدمت مین بھی مجھکو نہ پہونچا دیا جو

وہ کوئی تقدیر معقول ہماری بابت کر دیتے تجیل بے قال وقیل نے جو ایسکو اسدرجہ بدحواس پایا بہت
سمجھایا کہ آپ خاطر جمع رکھیے لشکر اسلام کچھ نہین کر سکتا ہی اور خداوند کی خدمت مین جانے ہی پر تقدیر
تھوڑی موقوف ہی انکو قدرت کے زور سے خبر ہو گئی ہو گی اور کیا عجب ہی جو کوئی تقدیر معقول
بھی کر دی ہو مین آج ہی جاونگا آپکا ذکر کرونگا بختگان نے کہا کہ اگر مناسب جانیے تو شہنشاہ کو
بھی لیتے جائیے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ انکا ابھی جانا مناسب نہین ہی جب مین وہان ایکبار
پہلے ہو آؤن تب انکو لیجاؤن زمرد ثانی نے کہا تو اب آپ مجھکو یہان تنہا چھوڑ جائیےگا جلد آئیےگا ایسا
نہو کہ لشکر اسلام کچھ زیادتی کرے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے لشکر اسلام
آپ سے نہین بول سکتا ہی اور مجھکو کیا کچھ دن تھوڑے ہی ہونگے شاید دو تین گھنٹے کے عرصے مین واپس
آؤنگا پروے ہوا اُڑتا ہوا جاؤنگا یہ کہکے تجیل بے قال وقیل تو وہان سے روانہ ہوا اور زمرد ثانی
نے بختگان سے کہا کہ ای بختگان مین جانتا ہون کہ تجیل بے قال وقیل ہیبت لشکر اسلام دیکھکر
بھاگ گیا اب نہ آئیگا اگر مناسب سمجھو تو تم بھی کسی طرف نکل چلو زمرد ثانی نے جو ہراس کی باتین کہین
بختگان نے کہا کہ حضور کا خیال بیجا ہی تجیل بے قال وقیل ایسا نہین ہی واقعی وہ خداوند افلاک
کی خدمت مین آپکی سعی کرنے گیا ہی آپ خاطر جمع رکھیے ہراسان نہ ہوجیے وہ آتا ہی ہوگا یہان
تو یہ باتین ہیین وہان تجیل بے قال وقیل تھوڑے ہی عرصے مین دربار افلاک جادو مین پہونچا جاتے
ہی پایہ تخت کو بوسہ دیا عرض کی حضور زمرد ثانی بیٹا لقاے بے بقا کا جسنے سابق مین دعوے خدائی
کیا تھا مسلمانون کے ہاتھ سے پریشان ہوکر بامید پناہ زیر سایہ دامن دولت آیا ہی امیدوار ہی کہ
خداوند کوئی ایسی تقدیر کرین کہ مسلمانون پر فتحیاب ہو افلاک جادو نے تجیل بے قال وقیل سے
یہ بات سنکے کہا کہ ای تجیل بے قال وقیل اگر وہ لقاے بے بقا کا بیٹا ہی تو اُسکو ہمارے پاس لاؤ
اُس سے سجدہ کراؤ ہم اُسکی تقدیر مستحکم کرینگے تجیل بے قال وقیل نے عرض کی خداوند لشکر مسلمانان
بھی آگیا ہی صحراے بہار مین ٹھہرا ہی عجب نہین جو قبیل جنگی کچھ دے افلاک جادو نے کہا کہ تم جاکر لشکر
اسلام کو روکو اور زمرد ثانی کو ہمارے پاس لیکر آؤ تجیل بے قال وقیل افلاک سے رخصت ہوا
اور طرف بیابان بہار کے چلا یہان امیر ثانی نے ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ ای تجیل بے قال وقیل
تمنے کس فراری کو اپنے یہان جگہ رہنے کو دی بہتر ہوگا کہ تم اسکو ہمارے حوالے کرو تا روز سیاہ
ہمارے ہاتھ سے نہ دیکھو کیونکہ ہم اس ملعون کو یا دائرۂ اسلام مین لائینگے یا در دوزخ مین
پہونچا دینگے جب یہ نامہ تحریر ہوچکا تو امیر ثانی نے حسب قاعدہ تیغ و سپر و خلعت فاخرہ طلب کیا
خادمون نے حسب الحکم فوراً حاضر کیا اور وسط بارگاہ مین رکھدیا امیر ثانی نے باواز بلند
فرمایا کہ کوئی صف شکن و تیغزن ایسا ہی کہ جو اس نامے کو تجیل بے قال وقیل تک پہونچائے اور اسکا
جواب شافی لیکر آئے مگر اس امر کا خیال رہے کہ وہ ملعون نامے سے بے ادبی نہ کرنے پائے امیر ثانی
نے جو یہ فرمایا رستم ثانی اپنے دنگل سے کود پڑے اور آکے عرض کی کہ غلام اس خدمت کو بجا لائیگا
والا نامہ جناب کا لیکر جائیگا امیر ثانی خوش ہوگئے فرمایا کہ رستم ثانی یہ کام تمھین پر زیب ہی
میرا خود بھی یہی ارادہ تھا کہ تمکو پکار کر نامہ دون خیر شکر ہی کہ تم نے خود ہی اس کو گوارا کیا جاؤ خدا حافظ

دنگہبان ہی رستم ثانی نامہ لیکر باہر بارگاہ کے آئے اشارا سپ صبادم طلب کیا ملازمین نے گھوڑا حاضر
خدمت کیا رستم ثانی اپنے ساتھ تھوڑے سے جوان لیکر طرف بارگاہ تجیل بے قال وقیل کے چلے ہر کارے
جو تجیل بے قال وقیل کے موجود تھے یہ خبرین لیکر بھاگے اور بارگاہ تجیل بے قال وقیل مین آئے
یہان وہ وقت ہی کہ تجیل بے قال وقیل افلاک جادو کے پاس سے آیا ہی اور زمرد شاہ کو افلاک
کا حکم سنا رہا ہی تشفی دیتا جاتا ہی کہ ہر کارون نے آکر تجیل بے قال وقیل کو سلام کیا بعد دعا و ثنا
کے عرض کی کہ حضور امیر ثانی کا نامہ رستم ثانی لاتے ہین بڑے جاہ و تجمل سے آتے ہین کچھ جوانان
صف شکن و تیغ زن انکے ساتھ بھی ہین مگر سب مسلح و مکمل ہین تجیل بے قال وقیل مخاطب ہوا
بختگان کی طرف اور کہا ای بختگان یہ نامہ حمزہ ثانی نے کیسا بھیجا ہی اس کا مضمون کیا ہو گا
تم تو ان لوگون کے قواعد سے آگاہ ہو کچھ مجھکو باہر کرو بختگان نے کہا کہ ای وزیر اعظم اسمین کچھ آپکو بڑا
بھلا لکھا ہو گا کچھ ہمارے شہنشاہ کی مذمت ہو گی کچھ خداوند افلاک کی شان مین کلمات ناروا تحریر
ہونگے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ پھر تمہارا منشا کیا ہی یہ یہان نہ آنے پائین بختگان نے کہا کہ
انکے آنے سے یہان شر ضرور پیدا ہو گا تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ خیر ہم انتظام کیے لیتے ہین
انکو وہین روکے دیتے ہین یہ کہکے ملازمون کو آواز دی ملازم حاضر ہوئے اسنے کہا ہماری قفس لا دو
حسب الحکم فوراً قفس کہارون نے در بارگاہ پر لگا دی یہ ملعون اٹھا اور تاج وزارت لئے سر پر رکھکر
قفس مین بیٹھکے طرف رستم ثانی کے چلا اور کچھ سوار اپنے بھی ہمراہ لے بختگان نے جو یہ ہوکر دیکھا
یہ بھی سوار ہوکے قفس کے پیچھے پیچھے چلا کوس بھر پر آکے اسنے دیکھا کہ رستم ثانی گھوڑے کو جھپٹے
ہوئے آتے ہین پشت پر انکے چالیس ہزار سوار مسلح و مکمل ہین یہ اپنی قفس سے اترا رستم ثانی
نے جو یہ ہوکر دیکھا سمجھے کہ تجیل بے قال وقیل خود میرے استقبال کو آیا ہی مصلحت وقت جانکے یہ بھی
اپنے گھوڑے سے کود پڑے سب ہمراہی انکے بھی پیدل ہو گئے ادھر تجیل بے قال وقیل کے اترتے
ہی اسکے بھی ہمراہی مع بختگان کے پیدل ہو گئے تھے اب تجیل بے قال وقیل نے بڑھکر رستم
کو سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ مین شرط استقبال بجا لایا اب حضور
اپنا مدعا ارشاد فرمائین کہ آپ کس قصد سے تشریف لائے ہین رستم ثانی نے جواب دیا کہ آپکو بڑی
تکلیف ہوئی مین نامہ امیر ثانی کا لیکر آیا ہون اسمین کچھ ضروری باتین تحریر ہین آپ سے جواب لیکر
پلٹ جاؤنگا تجیل بے قال وقیل نے جو تیور رستم ثانی کے دیکھے تو اچھے نہ پائے یہ بھی مرد جہان دیدہ
کار آزمودہ ہی سخت کلامی بہتر نہ جانی شیرین زبانی سے کام لیا کچھ اسم پڑھکر اپنے ہاتھون پر دم کیا
ہاتھون کو منھ پر پھیرا اور بالکل قریب رستم ثانی کے آکر کھڑا ہوا اور کہا ای شہریار افسوس ہی کہ
آپ نے سیر بیابان فنا نشین کی محض سیہ گرگی مین اپنی اوقات بسر کی اب جو آپ نے ایک ادنی آدمی
کے واسطے اتنی تیزی جان کاہی کی اس سے سواے زحمت کے آپکو اور کیا حاصل ہوا ای شہریار دنیا و لد
ناپائدار ہی زیست کا کیا اعتبار ہی کیسے کیسے شاہان عالیجاہ انجم سپاہ کیوان حشم مریخ خشم دریا نوال یوسف
جمال اس دنیاے فانی سے طرف ملک جاودانی کے بحسرت و افسوس چلے گئے یہ بھی نہ معلوم ہوا
کہ خلقت انکی ہوئی بھی تھی یا برائے تذکرہ فرضی نام رکھ لیے ہین زندگی مین تو کیسے نام آور و نامدار تھے

صف شکن و جرار تھے کیسے کیسے مکان رفیع الشان بنائے کیا کیا عظم و جاہ دکھائے جب وقت معین کا زمانہ
آیا کچھ زور نہ چلا راضی برضا سب چھوڑ کر عزیزون سے منھ موڑ کر تنہا راہی ملک عدم ہوئے نہ وہ امیری
میری نہ وہ عظمت شان نہ وہ جاہ و جلالت کے نشان یا تو وہ شاہی تھی وہ بلا ہی تھی یا چند
روزون کے بعد انھین کی قبر سے چراغ کسی پر آشیانہ زاغ ہین کہین پر سکونت زاغ قطعہ

| | |
|---|---|
| چشم عبرت بین کشا و حال شاہان را نگر | تاجہ سان از گردش گردون گرفتار شدہ اند |
| پردہ داری میکند بر طاق کسری عنکبوت | بوم نوبت میزند بر گنبد افراسیاب |

ای شہریار جو ذی حیات ہی ایک روز بادل پرسوز ذائقہ مرگ چکھے گا اس
ذائقہ کو تا بہ قیامت یاد رکھیگا دست مرگ سے امان نہین کون ہی جو اس سے ہراسان نہین قطعہ

| | |
|---|---|
| ز سہات با حیات کسے در جہان نماند | از دست مرگ ہیچ کسے در امان نماند |
| ہر بلبلے کہ آمدہ در گلشن جہان | فریاد کرد و رفت درین بوستان نماند |

اگر کوئی پہلوان صف شکن یا بہادر سیف زن ہی یا حسین مہ جبین نازنین
ہر تمکین ہی تو کیا ہی سواے ذات معبود کسکو بقا ہی ای شہریار جب بے ثباتی عالم کی یہ کیفیت ہی تو سب بیکار
ہی تاج شاہی کشکول گدائی سے بدتر ہی جوانی پیری کے برابر ہی میرے نزدیک تو یہ امر مناسب
ہی کہ آپ اس دنیاے مردنی سے ہاتھ اٹھائین مصروف عبادت پروردگار ہو جائین کہ عقبی کا کام
ہی اسکا نیک انجام یہی ہی انسان کے ساتھ جاتا ہی گناہون سے بچاتا ہی تا قیامت آرام ملتا ہی غنچہ آرزو
کھلتا ہی آپ میرے کہنے سے بیابان **فنا** کو تو ملاحظہ فرمائین صرف ایکبار دیکھ آئین پھر آپکو خود ہی حالات
سچے ظاہر ہو جاوینگے ان اسرار نہانی سے آپ ماہر ہو جاوینگے مجھکو جو کچھ عرض کرنا تھا از راہ خیراندیشی
گزارش کیا اب آپکو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہی تجمیل بے قال و قیل نے اس طرح ان کلمات
کو شاہزادے سے رنگین چار کرکے ادا کیا کہ کلام اسکا دل پر رستم ثانی کے تاثیر کر گیا رستم ثانی
ہمہ تن تصویر بنگئے آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے جب تجمیل بے قال و قیل نے رستم ثانی کو
اس حال مین پایا کہا ای شہزادہ آپ نے مجھے ارشاد نفرمایا میرا عرض کرنا شاید ناگوار طبع مبارک ہوا
جب اسنے اس قسم کے کلمات کے رستم ثانی اپنے ہمراہیون سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ ہم تو اب بیابان
فنا کو جاوینگے تم اسے جانا تو بہت جلد وہان سے پلٹ کے آوینگے تم جا کر خدمت میں امیر ثانی کے بعد آداب
و تسلیمات کے عرض کرنا کہ جب غلام سیر بیابان فنا سے رخصت پاویگا تو حضور سے والا نامے کا جواب
لیکر آویگا تجمیل بے قال و قیل سے بھی کہا کہ تم بھی ہمراہ آپ لوگ بھی جا کر خدمت امیر ثانی مین عرض
کر دین رستم ثانی بہت جلد واپس آوینگے فوج نے چاہا کچھ کہے مگر رستم ثانی نے مکرر کہا کہ تم لوگون کو اسمین
کیا دخل ہی جو تم سے کہا جاتا ہی ویسا کرو اپنی رائے کو ہماری بات کے درمیان دخل ندو اگر
کوئی کلمہ زبان سے نکالوگے تو بہتر نہوگا مین اب بے سیر بیابان فنا پلٹ کے نہین آؤنگا جب ہمراہیان
رستم ثانی نے یہ دیکھا کہ اب رستم ثانی اپنے ہوش مین نہین ہین اور زیادہ تکرار کرنے مین
ایسا نہو کوئی بات خرابی کی پیدا ہو اس سے بہتر یہی ہی کہ یہان سے خدمت مین امیر ثانی کے پلٹ چلو
جیسا وہ مناسب جانینگے ویسا کرینگے یہان ٹھہرنا بھی خالی از نقصان نہین ہی سب نے یہ سوچکر رستم ثانی
کو سلام کیا اور غمگین و محزون طرف امیر ثانی کے چلے خدمت مین امیر ثانی کے آکر سب نے بچشم اشکبار
عرض کی کہ حضور عجب واقعہ گزرا رستم ثانی جو حضور سے رخصت لیکر مع والا نامے کے طرف

بارگاہ تجیل کے گئے تھے وہ ملعون خبر پاکے خود استقبال رستم ثانی کے واسطے ایک کوس تک آیا آتے ہی اُسنے
نہیں معلوم کیا پڑھکر اپنے ہاتھوں پر دم کیا اور ہاتھ منھ پر پھیر کر رستم ثانی سے ہمکلام ہوا کچھ مذمت دنیا بیان
کرکے رستم ثانی کو تسخیر کرلیا اب وہ ساتھ اُس ملعون کے بیابان فنا میں گئے ہیں امیر ثانی نے جو یہ کیفیت سُنی
بہت افسوس کیا اور کہا کہ میں اُسکا بندوبست کرتا ہوں مگر ایرج نوجوان کہ والد نامدار ہیں رستم ثانی کی
یہ بات سُنکر اُنکو تاب نہ رہی اور اپنے مقام سے تیغہ آبدار ٹیک کر اُٹھے خدمت میں صاحبقران ثانی کے عرض
کی کہ اب مجھکو اجازت مرحمت ہو میں اسکا بندوبست کرونگا امیر ثانی نے فرمایا کہ تمھارا جانا مناسب وقت نہیں
ہے میں کچھ اور انتظام کرتا ہوں ایرج نے کہا میں اب بے قتل تجیل بے قال وقیل یا بے لائے رستم ثانی کے
نہ مانونگا جب امیر ثانی نے بہت اصرار کیا اور ایرج نے نہ مانا تو مجبور ہوکے اُنکو بھی رخصت کیا یہ دربارگاہ پر
آئے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے طرف میدان کے مع چالیس ہزار سوار کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب حال رستم ثانی کا ملاحظہ فرمائیے

کہ تجیل بے قال وقیل نے انکو اپنے دام کلام میں گرفتار کیا اور ہمراہی اُنکے خدمت میں امیر کے روانہ ہوئے
تو تجیل بے قال وقیل نے رستم ثانی کو اپنے ساتھ لیا اور باتیں کرتا ہوا طرف صحرا کے چلا بختگان ملعون
فخار سے تعریفیں کرتا جاتا ہو کہ ای تجیل کیا کارنمایاں کیا ہی سوائے تمھارے یہ بات کسکو نصیب ہو طاقت
انسانی کے باہر ہے ہیں تجیل بے قال وقیل بھی اپنے کمال پر فخر کرتا ہوا جاتا ہو تھوڑی دور جاکے اپنے
اپنے سب ہمراہیوں سے کہا کہ تم لوگ پلٹ جاؤ اسی میدان میں ٹھہرو میں ابھی انکو بیابان فنا میں
پہونچا کے آتا ہوں ہمراہی تو اسکے یہ اشارہ پائے پلٹے بختگان بھی مجبور ہوا سب کے ساتھ یہ بھی پلٹا
اب صرف تجیل اور رستم ثانی طرف بیابان فنا کے چلے تجیل بے قال وقیل راستے بھر رستم ثانی
سے بے ثباتی دنیا کی باتیں کرتا ہوا قریب ایک بیابان کے آیا رستم ثانی سے کہا حضور نے ملاحظہ فرمایا
یہاں کا سمان کچھ پسند آیا اب رستم نے گردن جو اُٹھائی عجیب کیفیت نظر آئی دیکھا دورنگ
ایک میدان پر فضا نظر آتا ہو جسکے نظارے سے دل آرام پاتا ہو جا بجا درخت خوشنما خوشبو دار
پھولوں سے سجے ہیں کہیں میوہ دار درختوں کی قطار ہی قدرت پروردگار کا اظہار ہو درختوں
میں پھول ایسے کھلے ہوئے ہیں جو آجتک نظر سے نہیں گذرے پھل ایسے خوشنما ہیں جو کبھی نہ
دیکھے خوشبو بھی نئی قسم کی آرہی ہو پتے درختوں کے زمین پر گرتے ہیں گرتے گرتے طائر بنکر
اُڑ جاتے ہیں درختوں پر بیٹھکے نغمہ سرائی کرتے ہیں قدرت صانع کا دم بھرتے ہیں خوش الحانی
سے اشعار پڑھتے ہیں دنیائے بے ثبات کی مذمت کرتے ہیں باد صبا سے پتے درختوں کے
ہوا میں اڑجاتے ہیں اُنسے بھی عجیب وغریب صدائیں پیدا ہوتی ہیں جوانان باغ اکڑتے
پھرتے ہیں ایک طرف ایک نہر مصفا جاری ہو اُسمیں فوارے چل رہے ہیں قطرات آب جو فواروں
سے زمین پر گرتے ہیں درخوش آب بنجاتے ہیں فوارے کی دھاریں سربفلاک کشیدہ ہیں صاف
یہ معلوم ہوتا ہو کہ موتیوں کی لڑیاں آسمان سے زمین تک آویزاں ہیں عمارتیں سنگ مرمر کی قریب
قریب نہایت پرتکلف بنی ہیں رستم ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی تجیل بے قال وقیل سے متوجہ ہوکر فرمایا

اس مقام کا کیا نام یہان کا کون حاکم ہی تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ حضور اسکو بیابان فنا رشک قصر جنت الماوا
سکتے ہین نیک اعمال لوگ بعد فنا یہان آکر رہتے ہین چنانچہ آپکے بھی بہت سے عزیز و اقربا یہان سکونت پذیر
ہین اگر حضور کا جی چاہے اپنے کسی عزیز سے ملاقات کیجئے اُس سے حال یہان کا پوچھیے رستم ثانی نے
کہا مین چاہتا ہون کہ اپنے جد بزرگوار یعنے قاسم عالی تبار کی زیارت سے مشرف ہون تجیل بے قال وقیل
نے کہا کہ یہ کیا کوئی مشکل بات ہی وہ مکان جو سنگ سرخ کا معلوم ہوتا ہی آپ وہان تشریف لیجائین
اُنکی زیارت نصیب ہوگی رستم ثانی تجیل بے قال وقیل سے رخصت ہوئے اور طرف اُس قصر کے چلے
تجیل بے قال وقیل اپنی بارگاہ کی جانب روانہ ہوا رستم ثانی جب اُس مکان کے قریب پہونچے
دیکھا ایک چار دیواری سنگ سرخ کی بنی ہوئی ہی لیکن اندر جانیکا راستہ معلوم نہین ہوتا ہی رستم ثانی
تلاش دروازے مین گرد اُس چار دیواری کے پھرنے لگے ایک جانب اُنھون نے دیکھا زینہ بنا ہوا
ہی رستم ثانی اُس زینے پر نام خدا لیکر چڑھے اور اوپر آئے یہان انکو اور ایک زینہ دیوار کے برابر
معلوم ہوا اُس زینے کو بھی طے کرکے چار دیواری کے اندر آگئے یہان جو پہونچ کے دیکھا تو جو کچھ سیر بیرون
چار دیواری کے تھی سب فراموش کی دیکھا یہان سب سے بہتر فضا ہی جہان تک نظر کام کرتی باغ
لالے کا لگا ہی ہر تختے لال ہی عجب شان ایزد متعال ہی قرینے سے چمن بندی ہی مگر سب کیاریون مین
لالے کے درخت لگے ہین سوائے اسکے اور کوئی دوسرا درخت باغ بھر مین نہین نہر یاقوت سرخ
کی بیچ مین لہرین لے رہی ہی پانی پر نہر کے شراب ارغوانی کا دھوکا ہوتا ہی نازنینان مہر تمکین
و حسینان زہرہ جبین لباس سرخ پہنے اہتمام چمن مین مصروف ہین خس و خاشاک چمن سے دور
کر رہی ہین سقے مقام مقام پر چھڑکاؤ کر رہے ہین ان لوگون کو جو رستم ثانی نے دیکھا اور تعجب ہوا
کہ ایسے ایسے حسین یہان باغ کی صفائی پر مقرر ہین جنکے عہدے ایسے بڑے ہونگے اُن کی صورت
کیسی ہوگی جو لوگ اہتمام چمن کر رہے تھے رستم ثانی کو دیکھکر سب نے سلام کیا اور کہا کہ ای
شہریار آپ نے بڑی تکلیف فرمائی سخت زحمت اُٹھائی اب آپ اپنے جد نامدار ملک قاسم عالی وقار
سے ملیے رستم ثانی نے سبکو جواب سلام دیا اور کہا کہ مین اب کس طرف جاؤن جو اپنے منزل مقصود تک
پہونچون اُن لوگون نے کہا کہ آپ اس بارہ دری کے اندر تشریف لیجائیے وہین آپکے جد نامدار
تشریف رکھتے ہونگے آپکو دیکھکر بہت خوش ہونگے رستم ثانی اُنکے کہنے سے اُس بارہ دری کی
طرف چلے جب قریب پہونچے دیکھا دس جوانان حسین مہر تمکین کمسن وہان بیٹھے ہین اور حفاظت
کر رہے ہین ان لوگون نے جو رستم کو دیکھا جھک کے باادب سلام کیا اور بعد دعا و ثنا کے عرض
کی کہ آئیے تشریف لائیے آپکے جد بزرگوار یہان تشریف رکھتے ہین رستم ثانی آگے قدم بڑھایا اور بارہ دری کا
پردہ اُٹھا کے اندر تشریف لائے جب قریب شہ نشین پہونچے دیکھا ایک تخت صندل سرخ کا بچھا ہی اُسپر
فرش مخمل کا ہی فرش پر ملک قاسم عالی گہر جلوہ گر ہین ایک چادر سرخ جسپر نگاہ نہین کام کرتی
زیب جسم انور ہی تیغ و سپر آگے رکھی ہی آنکھین بند کیے عالم سکوت مین بیٹھے ہین رستم ثانی
نے باادب جھک کے سلام کیا مگر قاسم ایسے سکوت مین تھے کہ جواب سلام نہ دیا جب
تھوڑی دیر کے بعد وہ سکوت برطرف ہوا تو قاسم نے آنکھ اوپر اُٹھائی رستم ثانی نے

پھر سلام کیا ملک قاسم نے جواب سلام دیا رستم ثانی نے چاہا کہ مین گلے سے اپنے جد بزرگوار کے
لپٹ جاؤن مگر قاسم نے منع کیا اور فرمایا کہ تمھارے واسطے یہی بات کافی ہی کہ مینے تمھارا سلام لے لیا
اور تجسے بات کی ورنہ بھلا کوئی شخص یہان آتا اول تو آنے ہی کیون پاتا اور اگر شاید اپنی نیک اعمالی کی
وجہ سے گذر اسکا بیابان فنا مین ہوتا اور میرا اشتیاق ہوکر اس قصر تک پہونچتا تو مین ہرگز اُسکے سیلیے
آنکھ نہ اٹھاتا اور تم چونکہ میرے پارۂ جگر ہو اور طبیعت تمھاری اب مائل براہ راست ہوئی اور لہو لعب دنیا
کو تمنے کچھ ترک بھی کر دیا ہی اسوجہ سے مین تجسے ہمکلام ہوا گو تجسے ابھی مین ناخوش ہون کیونکہ تمنے آجتک اپنی ساری
عمر لہو لعب دنیوی مین بسر کی کچھ عقبیٰ کا خیال نہ کیا ای فرزند کیا تم یہ جانتے ہو کہ اب تمکو تا قیامت دنیا مین
رہنا ہی یہ تمھارا خیال خام و تصور ناتمام ہی ہم بھی پہلے ایسا ہی جانتے تھے عقبیٰ کی باتون کو کم ملتے تھے ایسا ہی
ہمارا بھی خیال تھا مگر جب آنکھ بند ہوئی تو یہ کیفیت کھل گئی کہ دنیا ایک مقام گذرگاہ ہی آبادی اسکی ایک روز
دست اجل سے تباہ ہی علاوہ اسکے بیوفائی زمانہ ظاہر ہی ہر ایک جوان و پیر اس بات سے ماہر ہی کیا
ساتھ جسنے وفا کی اس بیوفا نے اسی کو دغا دی ای فرزند جہانتک ممکن ہو اسکے دام مین نہ پھنسنا
اسکے مکر سے ہوشیار رہنا اس جرأت و بہادری سے کچھ حاصل نہین ہی سب سے بہتر یہ ہی کہ عوض
اس سرکشی کی عبادت کرو اس طرح اوقات ضائع کرنے سے کیا فائدہ ہی رستم نے جو ملک قاسم عالی ہمم
کی یہ باتین سنین اور زیادہ ولولہ بڑھا جی مین کہتے ہین کہ واقعی دنیا مقام بے ثبات ہی یہان کون ہمیشہ
رہتا ہی اصل تو یون ہی کہ اتنی عمر اپنی بالکل بیکار ضائع کی بہتر اسمین ہی کہ اب کچھ دنون عبادت پروردگار
کرین اس جانبازی سے دست بردار ہون رستم ثانی تو یہ سوچ رہے تھے کہ ملک قاسم نے
فرمایا کہ ای جگر بند اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی میرے رجوع قلب مین فرق آتا ہی اب تم
یہان سے جاؤ اور اس دنیائے ناپائدار سے ہاتھ اٹھاؤ رستم نے کہا یہان اور سردار بھی ہین
اُنسے کیونکر ملاقات ہوگی قاسم نے کہا کہ یہان ایک مقام ہی کہ اسکو قبر بزرگ کہتے ہین وہان
سال مین ایک روز مقرر ہی کہ اس روز سب سردار اور جسقدر اس باغ مین نیک کردار ہین وہان
جمع ہوتے ہین جسکو زیارت کی تمنا ہوتی ہی وہان اس روز مقررہ پر آتا ہی زیارت سے رتبہ پاتا ہی
اگر تمکو سب سے ملنا منظور ہو تو اس دن کے منتظر رہو جب وہ دن آئیگا سب سے ملاقات ہو جائیگی
رستم ثانی نے اس مقام کا پتا اچھی طرح سے دریافت کر لیا اور قاسم سے عرض کی کہ اب غلام رخصت
ہوتا ہی سلام کو جھکے تھے کہ ایک طرف پردہ دروازے کا اٹھا اور ایک نازنین مہ جبین زہرہ خصال
حور جمال پردے سے باہر آئی اور رستم سے کہا کہ ای شہریار آپ میرے ساتھ تشریف لیچلیے مین آپکو
قبر بزرگ پر پہونچا دونگی بلکہ آپکی خدمتگذاری بھی کرونگی رستم ثانی قاسم سے رخصت ہوکر اُس
نازنین کے ہمراہ چلے نازنین نے اُنسے کہا کہ ای شہریار یہان کا دستور ہی جو کوئی اُس قبر بزرگ کی
زیارت کو آتا ہی وہ اپنا لباس معمولی نہین پہنتا ہی جو یہان سے جامہ عطا ہوتا ہی اُسکو پہنکر بزرگان دین
سے ملاقات کرتا ہی رستم ثانی نے کہا پھر وہ جامہ مجھکو تو نہین عطا ہوا نازنین نے ایک کشتی رستم
کے سامنے پیش کی رستم ثانی نے کشتی پوش جو اٹھایا دیکھا کہ ایک کرتہ نہایت باریک آب رواں
کا شجرفی رنگا ہوا اس کشتی مین رکھا ہی برابر اُس کے ایک تہمت نیلا رکھا ہی رستم ثانی نے

اپنے لباس کو اُتارا اور رقص کرتے اور تہمت کو زیب جسم کیا نازنین نے ایک جام بلورین اُٹھایا اور صراحی
جھکا کر شراب اُنڈیلی رستم کو وہ جام دیا اور کہا ای شہریار اسکو نوش فرمایئے یہ جام عرفان ہی رستم ثانی
نے اُسکے ہاتھ سے وہ جام لیا اور بے اندیشہ انجام پیا جام کے پیتے ہی رستم کی عجیب حالت ہوگئی کلمات
ناجائز زبان پر جاری ہوئے ہمراہ نازنین کے طرف قصر زرنگار کے چلے راہ مین جو کوئی مکان نظر آتا ہی
نازنین سے پوچھتے ہین یہ کسکا مکان ہی وہ بتا دیتی ہی کہ آپکی فوج کے فلان سردار کا قصر ہی وہ اسمین
بعنایت خداوند افلاک مصروف عبادت ہی غرض اسی طرح کیفیت دیکھتے ہوئے رستم ثانی
ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ عجیب مقام ہی پیور تک ایک قبر بنی ہی اُسپر سنگ مرمر کی لوح
نصب ہی لوح پر اشعار مذمت دنیا مین لکھے ہین اور نہین معلوم کیا کیا باتین لکھی ہین گرد
اُس قبر کے پتھر کی کرسیان بنی ہین کرسیون کے آگے نہایت عمدہ گلدستے رکھے نازنین نے
رستم ثانی سے کہا کہ آپ کرسی پر تشریف رکھیے رستم ثانی ایک کرسی پر بیٹھے نازنین پشت پر
آکے کھڑی ہوئی جام شراب رستم ثانی کو پے در پے پلانے لگی رستم ثانی تو اس حال سے
یہان بیٹھے ہین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت تجیل بے قال وقیل کی ملاحظہ ہو

کہ جب یہ رستم ثانی کو بیابان فنا مین پہونچا کے طرف اپنی بارگاہ کے چلا راہ طی کرکے داخل بارگاہ
ہوا یہان بختگان نے زمرد ثانی سے کل کیفیت تجیل بے قال وقیل کی بیان کی تھی زمرد تعریفین
کر رہا تھا کہ تجیل بھی آیا زمرد اپنے مقام سے اُٹھا تعظیم کرکے مسند پر بٹھایا بختگان تعریفین
کرنے لگا کہ ای تجیل بے قال وقیل کیا کارنمایان کیا ہی تعریف سے زبان قاصر ہی اس سحر مین خوبی کی
کون بات چھوڑی ہی جو کچھ تعریف کرون تھوڑی ہی تیرا مثل اب کہین نہین ہی اگر سامری وجمشید
ہوتے تیرے آگے فروغ نہ پاتے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے تجیل کو سلام کیا اور عرض
کی حضور لشکر اسلام سے ایرج نوجوان برائے مقابلہ دوہزار سوار اپنے ساتھ لیکر آئے ہین تجیل بے قال
نے کہا کہ ای بختگان تین سے اس شخص کا نام تو بہت سُنا ہی کہ بڑا پہلوان صف شکن ہی جری ہی
تیغ زن ہی شجاعت اسکی بہت مشہور ہی تیغ زنی کا شہرہ نزدیک و دور ہی مگر یہ نہین معلوم کہ یہ
کون جوان ہی بختگان نے کہا ای تجیل بے قال وقیل یہ جوان شوکت نشان والد ہی
رستم ثانی کا جسکو ابھی تونے بیابان فنا مین پہونچایا ہی تجیل بختگان سے یہ سُنکر اُٹھا اور
کہا کہ ای بختگان تم بھی میرے ساتھ آؤ اور اس لڑائی کا تماشا دیکھو کہ یہ بھی اپنے فرزند جگر بند
کے پاس تھوڑی دیر مین جائینگے وہان بجز حسرت وافسوس کے اور کیا پائینگے بختگان
تجیل کے ساتھ ہوا تجیل بے قال وقیل نے آکے دربارگاہ پر اپنی فنس طلب کی اور حکم دیا
کہ چالیس ہزار جوان مسلح ومکمل ہوکے ہمارے ساتھ چلین فوراً حسب الحکم چالیس ہزار جوان سلاح جنگ
سے آراستہ ہوئے اور گھوڑون پر بیٹھکے ہمراہ تجیل بے قال وقیل کے طرف میدان
جنگ کے چلے ایرج کے سامنے آکے تجیل بے قال وقیل اپنی فنس سے اُترا اور لشکر کو حکم دیا کہ ایرج

سے مبارز طلبی کرے یہ حکم سنکر ایک جوان نے اپنا گھوڑا صف سے آگے بڑھایا اور آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان جسکو
تمنائے مرگ ہو میرے سامنے آئے مین اشتیاق تو یہ رکھتا تھا کہ ایرج نوجوان سے مقابلہ کرتا مگر بعد مین اُس سے
بھی مقابلہ ہو جائیگا ایرج نے جو یہ کلمات لاف وگزاف اُس بیحیا کی زبان سے سنے تاب نہ رہی اپنا مرکب عالم
کر سامنے اُسکے آئے اور کہا او نامرد کیا بیہودہ بکتا ہی منم ایرج نوجوان پسر قاسم ذیشان لا جو ہو اپنے پاس
رکھتا ہو اُس ملعون نے وار نیزے کا کیا ایرج نے اُسکے وار کو خالی دیکر گلوگاہ کو بچا کے ڈانڈ پر ہاتھ ڈال دیا اور
نیزہ چھین کر توڑ کے زمین پر پھینک دیا اُس بیحیا نے جھلا کے تلوار میان سے کھینچی ایرج نے بھی قبضہ پر ہاتھ ڈال
دیا تلوار چلنے لگی دو چار وار ایرج نے خالی دیکر خبردار خبردار کہکر تلوار سر پر اُس بیحیا کے جو لگائی تا بجگرگاہ
اتر آئی اُس بیحیا نے بہت چاہا کہ دستانہ ماروں مگر تلوار جگرگاہ تک آچکی تھی لڑکھڑا کر گھوڑے سے زمین پر
گر کر واصل جہنم ہوا اسی طرح ایرج نے بہت جوان مارے آخر کو تیغ پکڑ کے فوج پر ٹوٹ پڑے تجمیل بے قال و قیل
نے چاہا کہ مین بڑھوں مگر زمرد شاہی جو اُسکے پاس کھڑا تھا اُسنے کہا کہ ای تجمیل ایسا نہو ایرج لڑتے لڑتے
یہان تک آجائین تو جان بچانا مشکل پڑیگی تجمیل بے قال و قیل نے کہا کہ مین اسم پڑھتا ہون یہ کہکے اُسنے
اسم پڑھا لیکن تجمیل بے قال و قیل اُسوقت نشہ مین شراب کے تھا اسم نے کچھ تاثیر نہ دکھائی ایرج اُسیطرح
نہنگانہ ہنگامہ دغا کیے گئے تجمیل بے قال و قیل بہت مجبور ہوا اور زمرد شاہی سے کہا کہ اسوقت مین اسم
مین تاثیر نہین پاتا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی یہ کہکے تجمیل چاہتا ہی میدان سے چلے کہ صحرا سے
گرد اڑی تجمیل نے زمرد شاہی سے کہا کہ اب چلنے کی کوئی ضرورت نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ خداوند نے
مراۃ قدرت کو ملاحظہ فرمایا اور ہماری مدد کو سیہ تاب ظلماتی کو بھیجا اب اسکے ہاتھ سے کون امان پائیگا
سرداران اسلام کو قید کرکے لیجائیگا جب وہ گرد و غبار موقوف ہوا تو سب نے دیکھا کہ ایک جوان نقابدار
ایک مشکی گھوڑے پر سوار از سر تا پا سیاہ پوش دل مین جرأت کا جوش ایک گرز گران ہاتھ مین
لیے رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہی گرز مین پھول اس ترکیب سے پلٹے ہین کہ معلوم ہوتا ہی یہ گرز پھولون
کا بنا ہی زمرد شاہی اور بختگان نے تجمیل بے قال و قیل سے پوچھا کہ گرز اس جوان کا کیا پھولون کا
بنا ہوا ہی تجمیل بے قال و قیل نے کہا نہین آپ لوگ اس گرز کا تماشا دیکھیے غرضکہ وہ جوان سیہ پوش
آکے میدان مین کھڑا ہوا اور نعرہ کیا کہ منم سیہ تاب ظلماتی پہلوان یکتا ای ایرج نوجوان مین بہت
دنون سے مشتاق تھا کہ آپ سے مقابلہ کرون آج تقدیر سے یہ دن ہاتھ آیا ہی آئیے میرے آپکے
مقابلہ ہو اگر آپ زیر کرینگے تو مین بدل و جان اطاعت آپکی قبول کرونگا اور اگر مین آپکو زیر کرونگا
تو با عزاز و اکرام اپنے ساتھ آپکو لیجاؤنگا ایرج نے جو اسکی تقریر سنی خیال کیا یہ کوئی مرد بہادر
ہی اس سے مقابلہ کرنے مین حظ جنگ حاصل ہوگا یہ سوچ کے ایرج سامنے اُس پہلوان کے
آئے اُسنے کہا کہ آپ وار کرین ایرج نے کہا ہم لوگ پیشدستی نہین کرتے ہین تم اپنا وار کرو جب ہمکو
خدا تمھارے وار سے بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے اُس جوان نے کہا کہ ای پہلوان یکتا و ای بہادر بے ہمتا
یہ گرز گران جو میرے ہاتھ مین ہی ضرب اسکی بڑے بڑے پہلوان نہین اٹھا سکتے ہین بہتر ہی کہ آپ پہلے
اپنا وار کر لین کہ حسرت آپکے دل مین باقی نہ رہجائے ایرج نے جھلا کے جواب دیا کہ اس بیہودہ گوئی سے
کیا فائدہ ہی تو کیون نہین وار کرتا جب ایرج نے بہت اصرار کیا تو اُسنے گرز کا وار کیا ایرج نے وار کو

روکا مگر کچھ تکان بھی ایرج کے ہاتھ پر نہ معلوم ہوا اور گرد سے ایک بدھی پھولون کی گلے مین ایرج
کے پڑ گئی ایرج نے چاہا اس بدھی کو گلے سے اُتارین اُس جوان نے کہا کہ آپ اسیر ہوئے ایرج
نے چاہا کہ مین جواب دون مگر خوشبو پھولون کی جو ایرج کے دماغ مین پہونچی ایرج خموش ہو رہے
اُس جوان نے جب ایرج کو خاموش پایا کہا اب آپ یہان سے تشریف لے چلیے کچھ دنون کے لیے
بیابان فنا کی سیر کیجیے ایرج نے بھی اپنے ہمراہیون سے کہا تم لوگ پلٹ جاؤ مین طرف بیابان
فنا کے جاتا ہون ہمراہیون نے ایرج کو سمجھایا ایرج نے جھلا کے جواب دیا کہ تمھین ہماری
بات مین کیا دخل ہی اگر اب کوئی مجھکو مانع ہوگا میرے ہاتھ سے جان سلامت لیکر نہ جائیگا
ہمراہی گریان و نالان طرف لشکر کے پلٹے ایرج ساتھ اُس جوان سیہ پوش کی طرف بیابان
فنا کے چلے راہ مین جوان سیہ پوش نے اُنسے کہا کہ ای ایرج نامدار آپ نے اپنی اوقات
فضول ضائع کی اس بہادری سے آپکو کیا ہاتھ آیا سوا اسکے کہ دنیا مین نام پایا عقبیٰ کا کچھ
خیال نہ کیا گمراہی مین اپنی عمر بسر کی مگر اب تو کچھ خیال فرمایئے بیابان فنا مین چلکر مصروف عبادت
ہوجیے ایرج اور زیادہ مبہوت ہوئے جوان یہ باتین کرتا ہوا ایرج نوجوان کو بیابان فنا مین
لایا اور کچھ عجائب و غرائب وہان کا دکھایا جب شاہزادہ ایرج نوجوان بہت مضطرب ہوئے
اور اپنے افعال گذشتہ سے توبہ کرنے لگے تو اُس جوان نے انکو بھی لاکر قبر بزرگ کے قریب
ایک کرسی پر بٹھا دیا ایرج نے اُس جوان سے پوچھا کہ اس مقام کو کیا کہتے ہین اُسنے جواب دیا کہ ای
شہریار اسکو قبر بزرگ کہتے ہین یہان جسقدر نیک اعمال لوگ ہین بعد مردن اُنکی روحین آتی ہین
ایرج نے کہا کہ روحون کو کوئی کیونکر دیکھ سکتا ہوگا جوان سیہ پوش نے کہا کہ وہ روحین اپنی صورت
اصلی پر یہان آکے جمع ہوتی ہین آپکے لشکر کے بھی بہت سے سردار ہین ایرج نے کہا وہ لوگ
کس روز آتے ہین جوان سیہ پوش نے کہا کہ ایک روز اُنکے آنیکا مقرر ہی ایرج نے کہا کہ اگر
ہم یہین بیٹھے رہین تو اُنسے ملاقات ہو جائیگی جوان نے کہا کہ ضرور ملاقات ہوگی اور آپکے واسطے
بھی وہی سامان یہان سے ملیگا جو انکو خداوند نے عطا فرمایا ہی ابھی تو آپکے واسطے صرف پوشاک آئیگی
اور ایک کنیز آپکی خدمتگذاری کے واسطے مقرر ہو جائیگی ایرج نے کہا کہ پھر پوشاک کہان ہی جوان نے
یہ سنکر ایک دستک دی دیکھا ایرج نے کہ سامنے سے ایک نازنین مہ جبین دریائے جواہر مین غرق
چلی آتی ہی پیچھے اُس نازنین کے دو عورتین دو کشتیان لیے ہوئے آتی ہین جیسے ہی وہ نازنین
قریب پہونچی ایرج کو جھک کے سلام کیا اور کشتی سامنے رکھکر کشتی پوش اُٹھایا اور عرض کی کہ
حضور اس لباس کو زیب جسم فرمائین ایرج نے دیکھا کہ ایک کرتہ شجرفی رنگ کا اور ایک تہمت نیلا اسمین
رکھا ہی انھون نے اپنی پوشاک اُتاری وہ کپڑے پہنے نازنین نے جام مین شراب بھر کر انکو دی اور کہا کہ ای
شہریار بہت دنون آپ نے دنیا مین اوقات ضائع کی اب اس جام عرفان کو نوش فرمایئے ایرج نے
وہ جام اُس نازنین کے ہاتھ سے لیا اور بے اندیشہ انجام پی لیا پشت پر آکے کھڑی ہوئی اور
جوان سیہ پوش سلام کرکے رخصت ہوا ایرج عالم محویت مین وہین بیٹھے رہے اب ان سبکو
تو اس حال مین چھوڑیے

## کچھ کیفیت دربار امیر ثانی کی ملاحظہ فرمائیے

کہ امیر ثانی اپنی بارگاہ فلک اشتباہ میں رونق افروز ہیں ذکر تجیل بے قال وقیل کا ہو رہا ہی امیر فرما رہے ہیں کہ یہ بڑا ساحر ہی یا عامل ہی ایسے جوان بیٹے رستم ثانی کو دو باتوں میں تسخیر کر لیا سردار بجا و درست کہ رہے ہیں پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے ہیں کہ دیکھا سامنے سے ہمراہیان ایرج نالان دگریان آتے ہیں امیر ثانی نے فرمایا کہ خدا خیر کرے آثار بُرے نظر آتے ہیں ہنوز یہ کلام امیر کا ختم بھی ہونے پایا تھا کہ سرداران ایرج روتے ہوئے سامنے آئے اور عرض کی کہ حضور ایرج نے اس طرح سرداران تجیل بے قال وقیل کو واصل جہنم کیا صحراے ایک جوان نقابدار سیہ پوش آیا گرز اُسکا پھولون کا بنا ہوا تھا اُسنے اگر ایرج نوجوان پر اُس گرز کا وار کیا شاہزادے کے گلے میں ایک بدھی پھولون کی پڑ گئی بدھی پڑتے ہی ایرج کے تیور بدل گئے ہم لوگون سے کہا کہ تم جاؤ ہم اب بیابان فنا کو دیکھ آئینگے جب ہم لوگون نے سمجھایا تو اُنھون نے جھلا کے فرمایا کہ جو کوئی ہماری بات میں دخل دیگا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ کہکے ساتھ اُس جوان سیہ پوش کے ایک طرف چلے گئے حضور ہم لوگ بسبب خوف اُنکو روک نہ سکے اب آپ جو مناسب جانیے وہ کیجیے امیر ثانی نے جو یہ خبر سُنی بہت رنجیدہ ہوئے اور اُن لوگون کو بیٹھنے کی اجازت دی فرمایا ہم اب تدبیر کرتے ہیں مگر عمرو ثانی اور شاپور شیردل کہ حاضر دربار دُربار صاحبقرانی تھے اُنھون نے جو یہ خبر وحشت اثر سُنی یہ کہکے اُٹھے کہ ہم ابھی بیابان فنا کی طرف جاتے ہیں اگر خدا نے چاہا تو رستم ثانی اور ایرج کو رہا کر کے لاتے ہیں یہ کہکے بارگاہ کے باہر آئے اور بانہا سے عیاری سے آراستہ ہوکے الگ الگ طرف صحرا تلاش میں بیابان فنا کے چلے ایک روز کامل پریشان رہے مگر بیابان فنا کا نشان بھی نہ پایا آخر مجبور ہوکے وہان سے پلٹے اور دربار میں تجیل بے قال وقیل کے آئے صورتین بدلے ہوئے ہیں دربار میں جو آکے دیکھتے ہیں تو عجیب وقت لطف ہی صحبت عیش ونشاط برپا ہی دور شراب چل رہا ہی ایک نازنین زہرہ جبین یہ غزل گا رہی ہی غزل

نگنجد جذبہ طوفان بستر دم موج طوفان را
ز بیتابی بزخم سر نگون کردن نمکدان را
گداز جوہر نظارہ در جام است مستان را
ز جا بر داشت جوش دل ہمانا داغ ہجران را
پس از عمرے کہ یادم داد رسم و راہ پیکان را

نوید التفات شوق دادم از بلا جان را
پرستارم جگر دریافت یارب در دل اندازش
چنان گرم است بزم از جلوہ ساقی کہ پنداری
ندارم شکوہ از غم با ہجوم شوق خرسندم
رسیدن ہاسے منقار ہما بر استخوان غالب

نازنین نے جو غزل ختم کی تجیل بے قال وقیل نے تعریف کی اور حکم دیا اب نلچ گا تا موقوف ہو کہلے کی صحبت ہوگی نازنین تو سلام کرکے پیچھے ہٹی اور عوام میں جن لوگون کا شمار تھا وہ بھی تجیل بے قال وقیل کو سلام کرکے رخصت ہوئے اب صرف بختگان اور زمرد ثانی اور تجیل اور چند خدمتگار بارگاہ میں رہ گئے اُسوقت تجیل نے کہا کیون اے بختگان تمنے میرے بندوبست دیکھے میں اسی طور سے تمام سرداران اسلام کو گرفتار کر کے بیابان فنا میں بھیجونگا تھوڑے ہی عرصے میں لشکر اسلام کا خاتمہ ہو جائیگا بختگان نے کہا کہ میں آپکے اس

بندوبست ملکی کیا تعریف کر سکتا ہون بہت سے لوگ ساحر عامل میری نگاہ سے گذرے مگر آپکو سب سے بہتر پایا یہ بات سوائے آپکے اور کسی مین نہین دیکھی مگر حضور مجھکو ایک امر کا بہت بڑا خوف ہی اس اندیشے سے مجھکو رات بھر نیند نہین آتی ہی جب اُس امر کا خیال آجاتا ہی ساری خوشی مبدل بغم ہوجاتی ہی تجیل بے قال وقیل نے گھبرا کے پوچھا ای بختگان وہ کونسی بات ہی بیان کرو مین اُسکا بھی انتظام بہت جلد کرون بختگان نے کہا کہ حضور کیا عرض کرون خداوند افلاک آپکو اُنکے مکر سے بچائے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ کسکے مکر سے. بختگان نے کہا اُسکے مکر سے تجیل نے کہا ارے کسی کا نام لیتا ہی بختگان نے کہا یہ تو مجھسے کبھی نہوگا آپ سمجھ جائیے وہی تجیل نے کہا کون امیر ثانی. بختگان نے کہا جی نہین اُنکا تو کچھ اندیشہ نہین ہی مین اُنکو کہتا ہون کہ جنھون نے مہتر بلا شور کو اُنکے بیٹے کے کباب پکا کے کھلائے تھے اور میرے جد بزرگوار کا بھی خون ناحق اپنے سر پر لیا اور حریف پکایا تجیل نے کہا کہ تم عمرو کو کہتے ہو بختگان نے جیسے ہی عمرو کا نام سُنا کانپ گیا کان پکڑ لیا گھبرا کے کہا اب نہ اس نام کو دوبارہ لیجیے گا جی ہان مین اُنھین کو کہتا ہون اُنھین نے بڑے بڑے ساحرون کو بڑے بڑے بادشاہون کو مار ڈالا ہی اب نہ نام لیجیے گا تجیل نے کہا ای بختگان تم تو اس نام کو سُنکر ایسے گھبرائے کہ جیسے وہ ابھی دربار ہی مین آگیا وہ کیا بنا سکتا ہی بختگان نے کہا حضور اُسکو نفرین کیجیے اور اُنکے مکر سے بچیے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ مین اُنکی صورت سے آشنا نہین ہون اگر مجھکو اُنکی صورت ایک بار دکھادو تو مین پہلے اُنھین کی فکر کرلون. بختگان نے کہا کہ مین اُنکی تصویر حاضر خدمت کرون آپ پہچان لین تجیل بے قال وقیل نے کہا اس سے بہتر کیا ہی بختگان نے کہا حضور غلام اسی وقت اُنکی تصویر لاتا ہی میرے پاس لکھی ہوئی ہی اگر آپ نے اُنکو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا تو یقین ہی کہ حمزہ ثانی خود اپنا گلا کاٹ کے مرجائینگے تجیل نے کہا اچھا ای بختگان جاؤ جلد تصویر لیکے آؤ بختگان بہت اچھا کہکے اُٹھا شاپور شیر دل اور عمرو ثانی اُس بارگاہ مین موجود تھے ان لوگون نے یہ سب باتین سُنین عمرو ثانی تو باہر چلے آئے اور ایک طرف گوشے مین جاکے ٹہلنے لگے مگر شاپور شیر دل جو باہر آیا تو اپنے رنگ و روغن عیاری کو نکالا اور ایک بڈھے مشعلچی کی صورت بنکر دستی گٹی ہاتھ مین لیکے مشعلچیون مین جاکے بیٹھ رہا جب بختگان باہر آیا تو اُسنے اپنا مرکب طلب کیا سائیس نے گھوڑا حاضر کیا مشعلچی بھی آکر موجود ہوا یہ گھوڑے پر سوار ہوا چند آدمی اسکے ہمراہ چلے اب بختگان اپنی بارگاہ کی طرف جاتا ہی کہ ایک مقام پر ایک اُتار پڑا مگر نہایت ناہموار مشعلچی پیچھے رہگیا بختگان نے اندھیرا جو پایا پلٹ کے دیکھا تو مشعلچی بہت پیچھے ہی اُسنے جھلا کے آواز دی کہ او بے ادب ہم تو اندھیرے مین جاتے ہین روشنی کیا تو نے اپنے واسطے کی ہی مشعلچی نے کہا بے ادب تو تیرا باپ جسنے نوکری کی پاک پروردی ہی بس اب کلمات بخت و سخت منہ سے نکالا جب بختگان نے یہ باتین مشعلچی کی سُنین اور اسکو خیال آیا تو گھبرا گیا اتنے مین مشعلچی بھی گھوڑے کے پاس آیا اب بختگان نے پہچانا کہ شاپور شیر دل ہی تب تو اُسنے ہاتھ جوڑ کے عرض کی کہ معاف فرمائیے گا مین نے پہچانا نہین تھا اگر مین جانتا کہ بھائی صاحب ہین تو ہرگز ایسی گستاخی مجھسے نہوتی اب گھوڑے سے اُتر پڑون شاپور شیر دل نے کہا بس اب زیادہ باتین نہ بنا چل جہان تجھکو چلنا ہی بختگان گھبرایا ہوا در بارگاہ پر آیا اور ملازمون سے کہا کہ تم سب

یہین ٹھہرو ہمین کچھ تخلیہ مین کام ہے سب لوگ باہر ٹھہرے بختگان ہاتھ مشعلچی کا پکڑے ہوئے اندر خیمے کے لایا اور
مسند پر بٹھا کے کہا کہ حضور نے کیون تکلیف فرمائی ہے مین اسوقت آپ سے بہت محجوب ہوا بھائی صاحب میری
خطا کو معاف فرمائیے گا شاپور نے کہا کہ بھائی تیرے کیون جھک مار رہے ہو تم شاپور شیردل
بختگان نے کہا کہ مین آپ سے بہت ڈرتا ہون شاپور نے کہا بس اب بس واہیات نہ بنا جو مین کچھ سے
دریافت کرون اسکا جواب دے بختگان نے کہا ارشاد فرمائیے شاپور نے کہا کہ تجبیل بھیا کس طور
سے سب کو تسخیر کر لیتا ہے کوئی اسم پڑھتا ہے یا سحر کرتا ہے بختگان نے کہا مین اس امر سے مطلق واقف
نہین کہ کس طرح تسخیر کرتا ہے شاپور نے کہا اچھا اب تو جس واسطے آیا ہے اس تصویر کو نکال بختگان نے
کہا بہت اچھا جلدی سے اپنے صندوقچے کھولا اسمین سے ایک تصویر عمرو ثانی کی نکالی اور شاپور شیردل
کے حوالے کی جب شاپور تصویر عمرو ثانی کی لیچکے تو اپنے توڑے سے ایک خرما نکالا اور کہا کہ اے بختگان
یہ ہمکو ایک شخص نے تحفہ دیا ہے تم بھی اسکا ذائقہ چکھو بختگان نے کہا آپ مجھکو بیہوش کرنا چاہتے ہین
مجھکو اسمین بھی عذر نہین ہے یہ کہکے وہ خرما ہاتھ سے شاپور شیردل کے لیا اور کھا گیا تھوڑا عرصہ گذرا تھا
کہ گر کر بیہوش ہوا شاپور نے کپڑے تو اسکے اتار لیے اور اسے ایک صندوق مین بند کر کے قفل دے دیا
اور آپ رنگ و روغن عیاری کا لگا کے اسکی شکل بنے اور طرف دربار تجبیل بے قال و قیل کے چلے جیسے ہی
شاپور بصورت بختگان دربار تجبیل مین آئے تجبیل نے کہا کہ اے بختگان تمہارے نہ ہونے
سے دربار خالی معلوم ہوتا تھا بختگان نقلی نے عرض کی حضور مین حاضر ہوا تجبیل نے کہا کہ تصویر بھی لائے
بختگان نے کہا جی ہان اسی کے واسطے تو گیا تھا اور اسیکو تو لاتا تجبیل نے کہا کہان ہے بختگان نے
تصویر ایک عمرو کی نکال کے اسکے ہاتھ مین دے دی تجبیل بے قال و قیل نے اس تصویر کو دیکھکے
کہا کہ بس اب مین خوب پہچان گیا صبح ہونے دو مین پہلے اسی کی فکر کرونگا یہ کہکے کہا کہ اے بختگان اب تو
تمنے دو چار روز سے ایسی عادت خراب کر دی ہے کہ مجھکو کوئی بغیر شراب کے آرام نہین ملتا ہے بختگان
نے کہا پھر کیا اسوقت شغل شراب کو آپکا جی چاہتا ہے تجبیل نے کہا ہان گو ابھی تمنے مجھکو بہت شراب پلائی
ہے مگر پھر میرا بے اختیار جی چاہتا ہے بختگان نقلی میخانے کی طرف چلا اب حال عمرو ثانی کا سنیے کہ جو
دربار تجبیل سے باہر آئے تو ادھر ادھر ٹہلنے لگے سوچتے جاتے ہین کہ کیا ترکیب کرون جو عمرو ثانی
اور تجبیل بے قال و قیل کو گرفتار کرکے آقا کے پاس لیچلون اس فکر مین اپنی شکل تبدیل
کیے ہاتھ سے عیاری سے آراستہ گھاٹیون مین حباب دباتے ہوئے چارون طرف گھوم رہے ہین قضاے
کار گذر انکا طرف میخانے کے ہوا دیکھا انھون نے کہ ایک طفل حسین مہ جبین ایک کرسی پر بیٹھا ہے لباس پر تکلف
زیب جسم کیے ہوئے ہاتھون مین مہندی ملے ہوئے جواہر کی سمرنین ہاتھون مین بندھی ہوئی بڑی شان
سے کرسی پر بیٹھا ہے اسنے جو دیکھا کہ کوئی میخانے کی طرف آتا ہے پکار کے آواز دی کون آتا ہے وہین ٹھہر یہان
کسی کے آنیکا حکم نہین ہے عمرو ثانی بصورت مبدل اسکے قریب پہونچے اور کہا تو آدمی کو دیکھکے بات نہین
کرتا ہے اس نے کہا کہ مجھکو حکم ملا ہے کہ یہان کوئی نہ آنے پائے تم کون ہو کہان سے آئے ہو چلے جاؤ ورنہ تمکو
ابھی گرفتار کرکے پاس تجبیل بے قال و قیل کے بھیجدونگا عمرو ثانی نے کہا وہ بھیا سالے گرا لیگا اور تو کیا بنا لیگا
یہ کہکے ایک طمانچہ اس ساقی بچے کے مارا حباب تو گھاٹیون مین دبے ہی ہوئے تھے طمانچہ پڑتے ہی ساقی بچہ

بیہوش ہوا عمرو ثانی نے زیور اور لباس تو اسکا اُتار لیا اور اُسکو لیجا کے ایک گوشے مین ڈال دیا آپ اسکی صورت
بنکر اُس کرسی پر بیٹھے ادھر یہ بجستگان نقلی شراب لینے کو پہنچے اور جا کے اُس ساقی بچے سے کہا کہ کنجی
میخانے کی ہمکو دو شراب واسطے تجمیل بے قال و قیل کے لیجا ئینگے اور تم بھی ہمارے ساتھ چلو اہل بزم کو
شراب پلاؤ آج شب بھر جلسہ رہیگا گو ابھی کچھ امور تخلیہ طلب تھے اُنکے سبب سے گانا موقوف کرا دیا گیا تھا
مگر اب پھر ارباب نشاط طلب ہوئے ہین تمکو بھی سب محفل مین یاد کر رہے ہین عمرو ثانی کہ بصورت ساقی
بچے کے یہان بیٹھے ہین اُنھون نے آنکو چلالی تو پہچان لیا کہ شاپور شیر دل ہی ہی مین کہا کہ جہان مین عیاری
کرتا ہون وہان یہ بھی ضرور عیاری کرتا ہے یہ خیال کرکے عمرو ثانی نے ہاتھ شاپور شیر دل کا پکڑ لیا اور کہا کہ
آپ یہ تصور فرماتے ہین کہ جو ہم کرینگے اُسکو کوئی نہ جان سکیگا یہان کے کارخانے ایسے نہین ہین ہمکو آپ کے
آنے سے قبل اطلاع ہوئی ایک پروانہ ہمارے پاس آیا اسمین یہ لکھا تھا کہ شاپور شیر دل عیار بصورت
بجستگان آتا ہے یہ جانے نہ پائے فوراً گرفتار کرکے اسکو ہمارے پاس بھیجدو اب آپ میرے
ہاتھ سے چھوٹ کر کہان جا سکتے ہین شاپور شیر دل نے جو ساقی بچے سے یہ باتین سنین دل مین کہا کہ یہ تو بُری
بات ہوئی یہ سوچکر چاہا کہ خنجر مارون کہ ساقی بچہ ہنسا اور کہا بھائی صاحب کیا آپ نے نہین پہچانا مین
عمرو ثانی ہون شاپور شیر دل خوش ہو گیا کہا بھائی صاحب آپ یہان کیونکر تشریف لائے عمرو ثانی
نے کل کیفیت اپنی بیان کی شاپور شیر دل نے کہا کہ شراب تو آپ نے درست کر لی ہے عمرو ثانی نے
کہا کہ ہان مین نے نمک سرکاری شریک کر دیا ہے آپ شوق سے تجمیل بے قال و قیل کو پلائیے شاپور شیر دل
بصورت بجستگان مع ساقی بچے کے میخانے سے شراب لیکر نکلا محفل مین آکر جو اسنے دیکھا وہی رنگ پایا
کہ جو پہلے محفل کا رنگ تھا تجمیل بے قال و قیل کو دیکھا کہ یہ بیٹھا ہوا انگڑائیان لے رہا ہے جیسے ہی اسنے
ساقی بچے کو دیکھا خوش ہو گیا محفل مین آکے ساقی بچے نے کشتیان شراب و کباب کی رکھدین اور اپنے
دست حنائی مین جام بلورین لیکر صراحی سے شراب اُنڈیل کر پہلے تجمیل بے قال و قیل کے سامنے
لایا تجمیل نے جام اسکے ہاتھ سے لیا اور بے اندیشۂ انجام پی گیا ساقی بچے نے دوسرا جام مملو کرکے
زمرد ثانی کو دیا اس ملعون نے بھی جام ساقی بچے کے ہاتھ سے لیا اور پی گیا پھر تو تمام
محفل نے شراب پی تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ محفل مین سب کے دل گھبرائے ایک نے ایک کی طرف
دیکھا اُسنے کہا بھائی تجھے کیا دیکھتے ہو تمھاری پشت پر ایک آدمی اور کھڑا ہوا تمھاری نقل کر رہا ہے ادھر
جو پلٹے تو پرچھائین نظر آئی سمجھے یہ کوئی آدمی میری نقل کر رہا ہے غصے سے اُٹھے کہ اسکو سزا دون
بیہوشی نے طمانچہ مارا دھڑ سے زمین پر گر کر بیہوش ہوئے کسی نے کسیکو طمانچہ مار دیا کسی نے
کسی کی پگڑی اُچھال دی تجمیل نے زمرد کی طرف بنگاہ قہر دیکھا اور کہا او فراری تو لشکر اسلام سے
بھاگ کر میرے یہان کیون آیا ہے چلا جا میری بارگاہ سے ورنہ تیرا سر کاٹ لونگا زمرد ثانی نے
کہا او بے ادب تجھکو شرم نہین آتا ہے اُٹھ مجھکو سجدہ کر ورنہ ابھی تجھے پانی کر دونگا تو نہین جانتا
ہے مین کون ہون تجمیل نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہے غرض دونون مین یہان تک بحث بڑھی کہ
دونون غصے مین اُٹھے لڑکھڑا کر گرے بیہوش ہوئے اب تو تمام بارگاہ کے لوگ بیہوش
ہو گئے عمرو ثانی نے لپک کے تجمیل بے قال و قیل کی زبان مین سوزن دیا اور سوزن دیکر پکارا رو

باندھ لیا شاپور شیر دل نے زمرد ثانی کا پشتارہ باندھا بارگاہ کو لوٹ لیا اور دونون کے پشتارے
لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے رات بہت قلیل باقی تھی تھوڑی دیر مین آثار سحر فلک پر نمایان ہوے
اور لشکر اسلام کے سردارون نے فریضۂ سحری ادا کیا صاحبقران ثانی بھی نماز سے فراغت
کرکے باہر تشریف لائے اور اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما ہوے کہ شاگردان عمرو ثانی نے آکے
امیر ثانی کو سلام کیا بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور استاد اور شاپور شیر دل دونون صاحب
پشتارہ بدوش آئے ہین امیر ثانی خوش ہوگئے یہ ذکر تھا کہ دونون عیار پشتارہ بدوش آکے داخل
بارگاہ ہوے پہلے امیر ثانی کو سلام کیا پھر پایۂ تخت کو بوسہ دیا عرض کی کہ حضور کا اقبال شامل
حال ہوا اور رنج و ملال ہوا تجیل بے قال و قیل اور زمرد ثانی کو لائے ہین گو ہم لوگ تو فکر مین
بیابان فنا پہنچ گئے تھے کہ رستم ثانی اور ایرج نوجوان کو رہا کرین مگر اس بیابان کا تو پتہ نہ پایا
یہ دل مین آیا کہ تجیل بے قال و قیل کی فکر کرین وہان جو گئے تو زمرد ثانی ملعون کو بھی پایا اسکو بھی
گرفتار کر لائے اب اسکے بابت جو حکم ہو وہ بجا لائین امیر ثانی نے فرمایا ان دونون کو باندھو عمرو ثانی
نے دونون کو باندھ کر ہوشیار کیا جب دونون کو ہوش آیا اپنے کو اس حال مین پایا کہ زبان
مین سوزن ہی بندھے ہوے دربار مین کھڑے ہین تجیل بے قال و قیل کی جو آنکھ کھلی اور شوکت
دربار صاحبقران ثانی دیکھی دنگ ہو گیا صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ کیون ای تجیل بے قال و قیل
اب شناخت مین پروردگار وحدہ لاشریک کے کیا کہتا ہی بہتر اب یہ ہی کہ لعنت کر افلاک
ملعون پر اور بصدق دل مسلمان ہو تجیل بے قال و قیل کی زبان مین تو سوزن تھا اشارے سے
قلم دوات اپنے طلب کی ملازمان امیر ثانی نے قلم دوات اسکے آگے رکھدی اسنے ایک پرچہ پر یہ
تحریر کیا کہ اگر کوئی میرے عضو عضو کو قلم کرے تو ہر عضو سے میرے تعریف و توصیف خداوند افلاک
جادو نکلے گی امیر ثانی نے جو یہ مضمون لکھا ہوا دیکھا بہت غصہ آیا پھر زمرد ثانی سے مخاطب ہوکر
کہا اس بیحیا نے بھی ایسا ہی جواب عمل دیا امیر ثانی نے عمرو ثانی اور شاپور شیر دل سے
کہا کہ یہ دونون بیحیا طریقۂ اسلام قبول نہین کرتے ہین لہذا یہ تمھارے قیدی ہین جو تم اسکے
حق مین چاہو وہ کرو عمرو ثانی اور شاپور شیر دل نے کہا کہ ای آقاے نامدار انکے واسطے سوا
قتل کے اور دوسری ترکیب نہین ہی چنانچہ حارث بن سعد کہ بادشاہ لشکر اسلام ہین انھون
نے بھی یہی فرمایا کہ ان دونون کو قتل کرنا چاہیے جب یہ راے قرار پاگئی تو امیر ثانی نے حکم دیا
کہ میدان خونی تیار ہو حسب الحکم میدان خونی کی تیاری ہونے لگی صحرا مین ریگ سے کے
چبوترے تیار ہوے جلاد تیغہ بکف کے میدان مین غلغلین لگانے لگے تجیل بے قال و قیل
اور زمرد ثانی کو چبوترون پر بٹھا دیا چوبدار شاہی آنے لگے حکم سلطان سنانے لگے ابھی دو ہی
حکم آنے تھے تیسرا حکم چوبدار لیکر چلا ہی ہنوز پہونچنے نہین پایا کہ سامنے گرد اڑی جب وہ گرد شگافتہ
ہوا تو دیکھا لوگون نے کہ وہی جوان سیہ پوش جو ایرج نوجوان کے مقابلے مین آیا تھا اور ایرج
کو بیہوش بنا کر لیگیا تھا اپنا گرز ہلاتا ہوا چلا آتا ہی جیسے ہی قریب پہونچا لوگون نے روکنا چاہا اس
جوان سیہ پوش نے جسکو گرز مار دیا وہ بیہوش ہوکے زمین پر گر پڑا اسکا ہنگامہ جو بلند ہوا اور

ہرکارون نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی کہ حضور وہی جوان نقابدار سیہ پوش جو پہلے مقابلہ
ایرج نوجوان آیا تھا وہ پھر آیا ہی اور لوگون کو بیہوش کر رہا ہی یقین ہی کہ اب قریب زمرد شانی اور
بختیلے قال وقیل کے پہونچ گیا ہو امیر شانی متردد ہوئے کہ شاہزادے بدیع الملک اپنے دنگل
زرین سے کود کر سامنے امیر شانی کے آئے اور عرض کی کہ غلام جاتا ہی اگر حضور کا اقبال شریک
حال ہی تو اس جوان کو قتل کرکے آتا ہی گو امیر شانی نے بہت اصرار کیا کہ وہ ساحر ہی اُسکے
مقابلہ مین جانا بیکار ہی مگر شاہزادے نے کچھ خیال نہ کیا اور دربارگاہ پر آکے اپنا مرکب طلب کیا
خادمون نے حسب الارشاد گھوڑا حاضر خدمت کیا شہزادہ پشت مرکب پر سوار ہوکے طرف میدان
خونی کے روانہ ہوا اور پہونچ کے نعرہ کیا کہ او جوان نقابدار کیا بیہودگی کر رہا ہی اگر کچھ جوش جرأت
ہی تو مردان عالم سے آنکھین چار کر وہ جوان نقابدار ہنسا اور اپنے گھوڑے کو پھیر کے سامنے شاہزادے
بدیع الملک کے آیا آتے ہی اپنے گرز کا وار کیا شاہزادہ تو یہ سُن ہی چکا تھا کہ جسکے گلے مین بجلی
پڑجاتی ہی وہ بیہوش ہوجاتا ہی بدیع الملک نے گرز کو خالی دیا دو چار وار جب اُسکے شاہزادے
نے خالی دیئے تو اپنے ایک گرز سر مرکب بدیع الملک پر لگایا کہ گھوڑا شاہزادے کا زخمی ہوا بدیع الملک
گھوڑے سے کود پڑے اور ایک وار تیغ آبدار کا کیا کہ پانون اُس ملعون کے بھی مرکب سے کٹے
تب تو وہ جوان بھی زمین پر گرا گرتے گرتے سنبھلکر ایک وار اپنے گرز کا سر پر بدیع الملک
کے کیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور گرز چھین کر پھینکدیا جوان
نقابدار لپٹ پڑا شاہزادہ نے اُس ملعون کو سر سے بلند کرکے چرخ دیا اور زمین مین پٹک کے
خنجر سے سر اسکا جدا کرنا چاہا مگر وہ ہیچیا رویئن تن تھا خنجر سے ذبح نہو سکا تب تو شاہزادہ کو غصہ آیا
اور ایک پانون اُس ملعون کا ہاتھ مین لیا اور دوسرا پانون اپنے پانون کے نیچے دبایا اور نام خدا لیکر
چیر ڈالا لشکر سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی ہرکارون نے یہ خبر امیر شانی کو پہونچائی کہ شاہزادے
بدیع الملک نے اُس جوان سیاہ پوش کو چیر کر پھینک دیا امیر شانی بہت خوش ہوئے اور
مدح و ثنا بدیع الملک کی کرنے لگے فرماتے تھے کہ اصل مین بدیع الملک لائق صاحبقرانی کے ہی
ایسے ہیچیا رویئن تن کو کیسی بہادری سے قتل کیا یہان اس نقابدار کے مرتے ہی ایک تاریکی
ہوگئی ہوا گرم چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی آوازین ہیبت ناک آنے لگین بعد ہ
کے ایک آواز آئی کہ کشتی مرا نام من سیہ تاب جادو بود افسوس مردیم و جاندیم بمطلب خود نرسیدم
جب بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی اور سنگ باری موقوف ہوئی اور ایک کو ایک نظر آنے لگا تو پھر تکا
ہواے گرم کا چلا اور خاک اُڑنے لگی یہان تک کہ وہ ہوا ترقی پذیر ہونے لگی رفتہ رفتہ اس ہوا نے
بہت ترقی کی جب ہوا بہت زور سے چلنے لگی تو سب نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے ایک ابر تیرہ و تار
آتا ہی زیر ابر بجلیان زمین پر لوٹتی ہوئی چلی آتی ہین آتے آتے وہ ابر جان پر بختیلے قال و قیل
اور زمرد شانی براے قتل بٹھائے گئے تھے اور شاہزادہ بدیع الملک کھڑے تھے
وہان وہ ابر ٹھہرا اور ایک آواز عجیب آئی اور ایک برق کڑک کر آسمان سے گری اس زور سے
برق گرائی کہ سب لوگ جھجک گئے آنکھین بند ہوگئیں اب جو سب نے آنکھین کھولین تو کچھ سواے

تاریکی کے نہ نظر آیا آوازیں سن رہے ہیں مگر تاریکی اسقدر ہو کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا سب حیران ہیں کہ یا رب یہ کس
بلا میں گرفتار ہوئے نقابدار مر چکا اُسکی تاریکی بھی دفع ہوئی اب یہ ظلمت کیوں چھائی ہو سب تو اس فکر میں
مبتلا تھے کہ ایک آواز مہیب آئی منم علاسر دمامہ عاشق جمال خداوند الملاک اس آواز کے آتے ہی وہ
تاریکی دفع ہوئی اب روشنی جو ہوئی تو سب نے دیکھا کہ نہ وہ ریگ کے چبوترے ہیں نہ زمرد اور تجمیل
ہیں نہ بارگاہ تجمیل بے قال و قیل دکھائی دیتی ہو مگر لاشہ بدیع الملاک کا پڑا ہو سب گھبرا گئے
جاکر خدمت میں امیر ثانی کے عرض کی کہ حضور بڑا غضب ہوا شاہزادہ بدیع الملاک جان بحق تسلیم
ہوئے امیر ثانی نے جو یہ خبر وحشت اثر سُنی زانو پر ہاتھ مار لیا کہا بڑا غضب ہوا ایسا جری بہادر
تیغزن صف شکن یوں مارا جائے کہ اُسکی حسرت دل میں رہجائے ارے ابھی تو اُس شیر نے جوان
نقابدار کو دو پارہ کر ڈالا تھا یہ کون ایسا ظالم آیا جسنے اُس شیر بیشۂ جرأت کو جان سے مار ڈالا تمام
بارگاہ ماتم سرا ہو گئی سردار بھی رونے لگے امیر ثانی اپنی جگہ سے یہ فرماکے اُٹھے کہ میں چلکر اپنے
دلبند کی لاش تو دیکھوں سب سردار انکے ہمراہ طرف میدان کے چلے امیر ثانی نے جو لاش بدیع الملاک
کی دیکھی ایک آہ کی غم سے حالت تباہ کی قریب لاش آکے رونے لگے سب سردار بھی اپنی جان
کھونے لگے کسی نے خنجر نکالا کہ اپنے مار لیں ساتھ اس شیر کے جان دیں کسی نے گریبان چاک کیا
کوئی نعرہ مارکے رو رہا ہو کوئی جوانی پر بدیع الملاک کی افسوس کرتا ہو کوئی کہتا ہو یہ وہ جوان
صاحب شوکت و شان تھا کہ اسکی بہادری سے جھنڈے گڑے ہوئے تھے بڑے بڑے جری اسکی
تلوار کا لوہا مانے ہوئے تھے اصل تو یوں ہو زینت لشکر اسلام تھا پھر کیسا سعید و رشید ارجمند امیر ثانی
نے تو یہاں تک گریہ فرمایا کہ بیہوش ہو گئے جب غش سے آنکھ کھلی امیر ثانی نے رو کے فرمایا
اب لاشہ اس جوان کا بارگاہ میں لے چلو سرداروں نے صبر کیا دل پہ جبر کیا لاشہ شاہزادے کا
اُٹھایا بارگاہ میں لاکے رکھدیا سب لاش کو گھیر کے بیٹھ گئے خیمے میں شور فریاد و فغان بلند ہوا ہر ایک کا
دل دردمند ہوا لاش کی تجہیز و تکفین کی تدبیریں ہونے لگیں کہ عمرو ثانی نے امیر ثانی سے عرض کی
کہ حضور ابھی گریہ نہ فرمائیں جو میں عرض کروں اُسکو عمل میں لائیں امیر ثانی نے کہا کہو کیا کہتے ہو
عمرو ثانی نے کہا کہ دربار صاحبقران کا دستور تھا کہ جب کوئی ایسی آفات میں مبتلا ہوتا تھا
تو خواجہ زادوں سے یہ معاملہ رجوع کیا جاتا تھا جیسا وہ کہتے تھے ہم لوگ ویسا ہی عمل میں لاتے تھے
آپ بھی خواجہ زادوں کو طلب فرمایئے اُنسے یہ کیفیت بیان کیجیے امیر ثانی نے فرمایا کہ اے
عمرو ثانی صاحبقران کو جب کسی بات پر شک ہوتا تھا تب خواجہ زادوں کو تکلیف دی جاتی
تھی اور یہ امر تو واقعی ہوا اسکی تحقیق کی کیا ضرورت ہو عمرو ثانی نے کہا کہ آپ دریافت تو فرمایئے
میرے نزدیک خالی دریافت کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہو جب عمرو ثانی نے بہت اصرار
کیا تو امیر ثانی نے خواجہ سعید اور خواجہ دریا دل اور خواجہ والا گہر کو طلب کیا اور حسب دستور
قدیم چوکی صندل کی بارگاہ میں بچھائی گئی خواجہ زادے تشریف لائے اور چوکی پر فروکش
ہوئے امیر ثانی نے کل کیفیت بدیع الملاک کی خواجہ زادوں سے بیان کی خواجہ زادوں نے ساعت
کو غور کرکے سوال کو اپنے ذہن میں لیا اور تختہ پر قرعہ پھینکا قرعہ کو جو اُٹھا کر ملاحظہ فرمایا شکلیں اچھی

نظر آئین معلوم ہوا کہ بدیع الملک زندہ سلامت موجود ہین یہ کوئی شعبدہ سحر ہی خواجہ زادون نے اچھی طرح سے تحقیق و تدقیق کرکے امیر ثانی سے کہا کہ آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین شاہزادہ بدیع الملک بفضل ایزدی حیات ہین اور انشاءاللہ العزیز بہت جلد آپ سے قدمبوس ہونگے مدد الٰہی غیب سے پیدا ہوگی امیر ثانی نے جو خواجہ زادون سے یہ سنا گریہ موقوف کرکے فرمایا کہ اگر بدیع الملک حیات ہین تو یہ کون شخص ہی جو بالکل اُس شیر بیشۂ جرأت و یکتا زمیدان جلالت سے مشابہ ہی خواجہ زادون نے کہا یہ کوئی اور آدمی ہی از روے سحر اسکو بدیع الملک کی صورت بنایا ہی آپ ابھی اسکا امتحان فرمائین اسم اعظم پڑھکر اسکا منھ دھلائین ابھی ظاہر ہو جائیگا ہر ایک اس راز سے ماہر ہو جائیگا امیر ثانی نے پانی طلب کیا خادمون نے حسب الحکم آناً بہ حاضر کیا امیر ثانی نے پانی چلو مین لیا اور اسم اعظم پڑھکر اسپر دم کیا اور منھ پر چھینٹا دیا جیسے ہی چھینٹا اُسکے منھ پر پڑا صورت بدل گئی اصلی شکل ظاہر ہوئی اب جو سب نے دیکھا تو ایک مرد کوہی سیہ فام بد انجام مرا پڑا ہی جب امیر ثانی نے یہ حالت دیکھی دلکو تسکین ہوئی خواجہ زادون کی بہت مدح و ثنا کی اور فرمایا کہ اب شاہزادہ بدیع الملک کبتک مجھسے ملینگے خواجہ زادون نے آٹھ دن مین فرمایا امیر ثانی کو تسکین ہوئی حکم دیا کہ اس لاش کو پھینکدو اور یہ خبر جلد لاؤ کہ تجیل بے قال و قیل اب کہان ہی خادمون نے عرض کی کہ حضور جسوقت وہ ہوا سے تند چلی اور تاریکی پھیلی جب روشنی ہوئی تو نہ تجیل بے قال و قیل کو پایا نہ زمرد ثانی کو دیکھا خیال کیا کہ یہ لوگ اسی تاریکی مین اپنی اپنی بارگاہون کی طرف چلے گئے ہونگے جب بارگاہون کی جانب گئے تو نہ بارگاہین نظر آئین نہ لشکر کا پتہ ملا نہین معلوم سب مرگئے اور بارگاہین اتنی دیر مین کیا ہوگئین امیر ثانی خاموش رہے اور سکوت کیا

## اب کیفیت زمرد اور تجیل کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ دونون بھیا مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بعد علامہ زن دمامہ پاس افلاک جادو کے پہونچے پہلے تجیل بے قال و قیل نے بڑھکے افلاک کو سجدہ کیا زمرد نے کچھ تامل کیا تھا کہ افلاک نے خود پکار کر کہا او زمرد ثانی تجھے کیا ہوا ہی نہین جانتا کہ مین کون ہون اگر اپنی خیر ہت تجھکو درکار ہی تو ما بدولت کو سجدہ کر زمرد ثانی کانپ گیا اور رودھوکر اسنے افلاک ملعون کو سجدہ کیا افلاک نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ ہمنے تیری تقدیر قوی کی اب تو مسلمانون سے بیخوف مقابلہ کر فتح پائیگا زمرد ثانی نے جھککر سلام کیا افلاک تجیل بے قال و قیل کی طرف مخاطب ہوا اور کہا اے بندۂ خاص کیا کیفیت ہوئی سب مجھسے بیان کر اگرچہ قدرت کو سب حال آئینہ ہی مگر اہل دربار کے سننے کے لیے تجھسے بیان کراتا ہون ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی تجیل بے قال و قیل نے سب کیفیت بیان کی اور حال سیہ تاب جادو کا بھی کہا افلاک نے کہا مین اسکو اپنا قوت بازو سمجھتا تھا حاضرین دربار نے عرض کی کہ خداوند نے پھر اسکی تقدیر مضبوط کیون نہ کردی افلاک نے کہا کہ مین نے عمداً ملک الموت قدوس کو قبض روح کا حکم دیا کیونکہ اُسکے مزاج مین اب غرور بہت آگیا تھا اور یہ قدرت

کو بہت ناپسند ہی اسی کی وجہ سے قدرت نے بہت سے بندگان خاص کو نیست ونابود کردیا یہ کہکر اسنے کہاکہ
ای تجیل ایک نامہ ہماری طرف سے خونخوار آدم خوار کو تحریر کرو ناظرین والا مقام پر واضح ہو کہ
خونخوار آدم خوار ایک بہت بڑا پہلوان ہی اسکا قد پچاس گز کا ہی اور دو آدمی روز کہاتا ہی افلاک
اسکو بہت مانتا ہی اور اسکا بھروسا افلاک کو ہی جب کوئی مشکل پڑتی ہی تو افلاک اسکو طلب کرتا ہی اور
یہ افلاک کی مدد کرتا ہی چنانچہ اسحال لشکر افلاک کے ہوش پراگندہ ہوگئے تھے اسی وجہ سے
اسنے تجیل بے قال وقیل سے کہاکہ ای تجیل بے قال وقیل خونخوار کو ایک نامہ اس مضمون کا
میری طرف سے تحریر کرو کہ ہم تین خدا پرست تمہارے پاس بھیجتے ہین تم انکو کہاکر مع اپنے
لشکر کے ہمارے پاس آؤ کیونکہ آجکل مسلمانون نے بہت سر اٹھایا ہی ہم چاہتے ہین کہ انکو سزا
دیوین جب تجیل بے قال وقیل نے یہ نامہ تحریر کرایا تو افلاک نے سر نامے پر اپنی مہر کی اور
تجیل بے قال وقیل سے کہاکہ وہ تینون سردار اہل اسلام جو بیابان فنا مین قید ہین انکو مع اس
نامے کے پاس خونخوار آدم خوار کے بھیجدو تجیل بے قال وقیل نے حسب الحکم یہ نامہ ایک قاصد کو
دیا اور چند آدمیون کو بیابان فنا کی جانب روانہ کیا کہ وہ رستم ثانی اور ایرج نوجوان اور شاہزادہ
بدیع الملک کو مسلسل ومطوق کرکے پاس خونخوار آدم خوار کے لیجائین ملازم حسب الحکم تجیل
بیابان فنا مین آئے اور ان شاہزادون کو مسلسل ومطوق کرکے طرف خونخوار آدم خوار کے لے چلے
دو روز کے بعد اسکے پاس پہونچے قاصد نے نامہ دیا خونخوار آدم خوار نے مہر افلاک کے نامے پر
پائی نامے کو آنکھون سے لگایا بوسہ دیا سر پر رکھا لفافہ کھولا اسمین سے خط نکالکے پڑھا تو یہ
کیفیت معلوم ہوئی کہ افلاک نے ہماری خوراک بھیجی ہی یہ بہت خوش ہوا اور حاملان قید کو
حکم دیا کہ ان خدا پرستون کو زندان خانے مین لیجاؤ ہم انکے کباب کل کہائینگے اور اپنے ہم مشربون
کو بلائینگے اور قاصد افلاک سے کہاکہ میری طرف سے خداوند افلاک کو سجدہ کرنا اور عرض
کرنا کہ مین بہت جلد قدمبوسی کا شرف حاصل کرونگا اور جو حکم ہوگا اسکو بسر وچشم بجالاؤنگا یہ کہکے
اسنے فرستادگان افلاک کو رخصت کیا بعد انکے جانے کے اپنے ملازمین کو طلب کیا اور کہاکہ
ہمارے احباب واعزا مین خبر کردو کہ خداوند افلاک نے ہمکو تین مسلمان بطور تحفہ بھیجے ہین ہم کل
بوقت صبح انکو ذبح کرکے کباب انکے کہائینگے سب لوگ اس جشن مین آکر شریک ہون ہرکارے تو
براے اطلاع روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب دو کلمہ داستان طرماس بن طہماس کے ملاحظہ فرمائیے

ناظرین والا مقام پر واضح ہو کہ طرماس بیٹا ہی طہماس کا اور طہماس سردار لشکر اسلام تھا کہ طہماس
جب مارا گیا ہی تو طرماس بہت صغیر سن تھا اسکو اسکی مان خاتون شیر دل نے پرورش کیا تھا اور
مذہب سے آگاہی دی تھی اسنے اپنے باپ یعنی طہماس کو نہین دیکھا تھا مان سے اپنی اکثر اسکی جرات
وشوکت کا حال سنتا تھا اور اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین بھی خدمت مین صاحبقران کے
جاؤن اور اپنے والد نامدار کے عہدے پر قبضہ کرون مگر مان اسکی بسبب مہر مادری اسکو اپنے سے جدا

نہ کرتی تھی ایک روز اسنے اثناے خواب مین دیکھا کہ ایک جوان صاحب شوکت وشان قوی الجثہ ایک
جگہ پر کھڑا ہوا زار زار رو رہا ہی منھ آنسوؤن سے دھو رہا ہی اسنے اُس جوان کو جو اس حال مین پایا قریب
آیا پوچھا ای جوان تجھپر کیا مصیبت پڑی ہی جو تو اس طرح رو رہا ہی اُس جوان نے اشک حسرت اپنے چہرے
سے پاک کئے اور کہا کہ ای طرماس تو نے مجھکو نہین پہچانا طرماس نے کہا کہ مین تجھکو نہین جانتا
ہون تب اُس جوان نے کہا کہ ای طرماس تو میرا فرزند دلبند ہی مین تیری صغر سنی مین مارا گیا
تھا میری تصویر تیری والدہ خاتون شیر دل کے پاس ہی تو اُس تصویر کو دیکھنا جب طرماس
نے یہ کیفیت سنی تو پوچھا آپ گریہ کیون فرماتے ہین اسکا باعث ارشاد کیجیے طہماس نے کہا کہ
ای فرزند مین شکر کرتا ہون کہ تو بھی مذہب اسلام پر قائم رہا میری گریہ کرنیکا سبب یہ ہی کہ
آج افلاک جادو نے جو کافر دعوی خدائی کرتا ہی قید کر کے شاہزادہ بدیع الملک اور رستم ثانی
اور ایرج نوجوان کو پاس خونخوار آدم خوار کے بھیجا ہی اور اُس ملعون نے کل کا دن مقرر کیا ہی
کل ان شاہزادون کو قتل کریگا اور یہ وہ جوان ہین کہ جو لخت دل صاحبقران ہین اور یہی تین
سے لشکر اسلام کی زینت ہی اگر خدا نکردہ یہ شاہزادے قتل ہوگئے تو صاحبقران زندہ نرہینگے
اپنی جان دے دینگے ای فرزند اگر تجھسے ہوسکے تو ان شاہزادون کی مدد کر اس بلا کو رد کر اپنی جان
دے دینا مگر ان شاہزادون کو بچا لینا یہ دیکھکے طرماس کی آنکھ کھل گئی دیکھا ستارہ سحری
نور بخش خلائق ہی طرماس بستر خواب سے اُٹھا اور اپنی مان خاتون شیر دل کے
پاس آیا خواب بیان کر کے کہا کہ آپ کے پاس تصویر جو والد نامدار کی ہی مجھکو عنایت فرمایے
مین مطابق کرونگا اسکی مان نے تصویر طہماس کی اسکے حوالے کی اب جو طرماس نے تصویر
دیکھی بالکل مطابق پائی اسی وقت اسنے حکم دیا کہ ہماری فوج تیار ہو ہم اسی وقت کوچ کرینگے
فوج اُسی وقت تیار ہوئی اور یہ چالیس ہزار سوار لیکر طرف بیابان خونخوار کے چلا کیفیت بیابان
خونخوار کی یہ ہی کہ دوست احباب خونخوار کے حسب الوعدہ جمع ہوئے ہین علاوہ انکے بہت سے
تماشائی بھی کھڑے ہین ایک مجمع ہی کہ خونخوار تیغ بکف ایک کرگدن مست پر سوار پیچھے اسکے
پچاس ہزار فوج اس میدان مین آکے پہونچا کہ جہان سب لوگ جمع تھے خونخوار نے خیمہ استادہ
کرایا تھا کہ جو کوئی اسکا دوست یا عزیز آتا تھا اُس خیمے مین بیٹھتا تھا بہت سے آدم خوار خیمے مین بیٹھے
ہین کہ خونخوار آکے پہونچا سب تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے اسکو باعزاز سب نے لاکر مسند پر بٹھایا
بیٹھتے ہی اسنے حکم دیا کہ قیدیان اسلام کو لاؤ اور میدان مین ریگ کے چبوترے بناؤ اور ہمارے
خاصہ پزون کو حکم دو کہ جلد آئین اہل اسلام کے کباب بنائین ملازم چلے جا کر خاصہ پزون کو حکم
خونخوار سنایا وہان سے قیدخانے کے داروغہ کے پاس جاکے اُسکو آگاہ کیا کہ حکم ہی قیدیان
طلسم کو لیکر جلد آؤ داروغہ نے چند کس کو اپنے ہمراہ لیا اور قید اہل اسلام کو لیکر چلا جب میدان
مین آکے پہونچا خونخوار کو جھک کے سلام کیا اور عرض کی کہ حضور حسب الطلب اہل اسلام
کی قید حاضر ہی کیا حکم صادر ہوتا ہی خونخوار نے کہا کہ انکو ریگ کے چبوترون پر بٹھاؤ داروغہ
نے ریگ کے چبوترون پر لاکے بٹھایا خونخوار نے کہا کہ پہلے بدیع الملک کو ذبح کروا دو

اپنے کباب بناؤ اب جلاد تیغ پکڑ کے سامنے آیا بدیع الملک کی گردن پر کوڑے کا خط دیا ایرج و رستم نے جو یہ معرکہ دیکھا بیقرار ہو گئے پکار اٹھے کہ او جلاد نابکار پہلے میرا سر تن سے جدا کر تب بدیع الملک کو قتل کر نا اب ہر ایک کا یہی قول ہی آخر بدیع الملک نے کہا کہ اس کہنے سے کیا حاصل ہوگا بہتر یہ ہی کہ اسکے عوض دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات رب السموات بلند کریں اُس سے دعا مانگیں تب سب نے ہاتھ درگاہ بے نیازی کی طرف اٹھائے اور دعا کی کہ ای خالق کارساز ای رب بے نیاز اس آفت سے ہم کو نجات دے ہم لوگ بالکل بیخطا ہیں تڑپ کے جوان شیرون نے دعا کی قبول بارگاہ احدیت ہوئی سب نے دیکھا کہ صحرا سے گرد اُٹھی خونخوار آدم خوار بھی اُدھر متوجہ ہو گیا جلاد بھی اسی طرف دیکھنے لگا جب دامن گرد کا شگاف ہوا تو دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان ایک کرگدن مست پر بیٹھا ہوا چلا آتا ہی پشت پر پچاس ہزار سوار سب مسلح و مکمل دریائے آہن میں غرق رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہی قریب اُس مجمع کے آکے اُس جوان نے نعرہ کیا کہ با خبر ای کفار منم طرماس بن طہماس آتے ہی ایک ہاتھ ساطور کا جلاد کو مارا کہ سر اسکا زخمی ہوا زمین پر گر کے واصل جہنم ہوا خونخوار آدم خوار نے جو یہ کیفیت دیکھی تلوار پکڑ کے آپڑا اسکے فوج والون نے جو دیکھا کہ خونخوار آدم خوار لڑ رہا ہی یہ لوگ بھی گھوڑوں پہ سوار ہو کر پشت پر اسکی ٹھہرے بدیع الملک نے ایرج و رستم ثانی سے کہا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ پروردگار عالم نے غیب سے مددگار بھیجا لیکن اب آپ لوگ کیا اسکے منتظر ہیں کہ یہ جوان آکے اپنے ہاتھ سے ہماری قید کاٹے یہ جو بدیع الملک نے کہکر قید توڑی تو ایرج نوجوان اور رستم ثانی دونون نے قید توڑ ڈالی اور نعرہ کر کے یہ بھی برابر خونخوار آدم خوار کے آگئے خونخوار نے وار تلوار کا سر پر طرماس کے کیا طرماس نے ساطور پر وار اسکا گانٹھ کے رد کیا اس نے دوسرا وار کیا طرماس نے چاہا کہ میں اسکو بھی خالی دون مگر تلوار چل چکی تھی گینڈا طرماس کا مارا گیا طرماس زمین پر کود پڑا اور ساطور اسکے گینڈے کے سر پر مارا کہ اسکا بھی گینڈا مرا خونخوار آدم خوار بھی زمین پر آیا اور طرماس سے لپٹ گیا دونون میں زور ہونے لگا بعد تھوڑی دیر کے طرماس ریل کر خونخوار کو لے دوڑا چند قدم پر لا کے جو کا مارا اپنا ہی زور میں زمین سے خونخوار کو اٹھا کر سر سے بلند کیا اور چت کر کے سینے پر خنجر لیکر بیٹھا اور کہا ای خونخوار اب لعنت کر افلاک جادو ملعون پر اور بصدق مسلمان ہو خونخوار نے بدل و جان اسکا کہنا قبول کیا طرماس اسکے سینے سے اُتر ا بعد اسکے دیکھا کہ شاہزادے بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی میری پشت پر کھڑے ہیں اسنے سب کو سلام کیا اور خونخوار آدم خوار کو شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی کہ آپ حضور اسکو قواعد مذہبی تعلیم فرمائیے بدیع الملک نے اسکو ارکان اسلام تعلیم کیے خونخوار آدم خوار بصدق دل مسلمان ہوا شاہزادے بدیع الملک سے دست بستہ خونخوار آدم خوار نے عرض کی کہ حضور میرے یہان تشریف لیچلیں اس حقیر کی عزت افزائی فرماوین بدیع الملک نے کہا کہ گو اب مجھے ایک پل ٹھہرنا ناگوار ہی مگر تمھاری خوشی کرنا ضرور ہی یہ فرما کے شاہزادہ مع رستم ثانی اور ایرج نوجوان اور طرماس اور ہمراہیان طرماس کے خونخوار آدم خوار کے یہان تشریف لائے اپنے صحبت عیش و نشاط آراستہ کی رات بھر تو بعیش و مسرت سب نے بسر کی جب صبح ہوئی تو

شاہزادے نے فرمایا کہ ای خونخوار اب ہمنے تمھاری خوشی کر دی ہمارا ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہی
کیونکہ صاحبقران زمان سے نہین معلوم ہماری جدائی مین اپنی کیا حالت کی ہوگی اب ہمین اجازت
دو خونخوار آدم خوار نے کہا کہ ای شہریار میرا جی تو نہین چاہتا ہی کہ حضور تشریف لیجاوین مگر کیفیت صاحبقران
سنکر البتہ مجھکو بھی خیال ہوا بہتر ہے حضور تشریف لیچلین یہ غلام بھی ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہی شاہزادہ
بدیع الملک نے بہت سمجھایا کہ بھائی تم ہمارے ساتھ کہان چلوگے مگر خونخوار آدم خوار نے نہ مانا عرض کی
کہ ای آقاے نامدار اگر مین قدم مبارک سے جدا ہونگا تو زندہ نہ رہونگا بدیع الملک نے اُسی روز مع خونخوار
اور طرماس بن طہماسپ اور ایرج فلک اساس اور رستم ثانی حق شناس کے طرف اپنے لشکر کے
کوچ کیا کر ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب مختصر کیفیت دربار دُربار امیر ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

کہ صاحبقران حسب احکام خواجہ زادگان اُس صحرا مین فروکش تھے جان سے بدیع الملک غائب
ہوئے تھے روز خواجہ عمرو ثانی سے فرماتے تھے کہ ای خواجہ آج بعنایت خدا ایک دن کم ہوا اب
سات دن باقی رہے پروردگار جلد ہمے اُس شیر کو ملاے جب آٹھ روز گذر گئے تو امیر ثانی کو
شب روز نہم حالت اضطراب مین گذری ہر بار خواجہ سے فرماتے تھے ای خواجہ اب صبح کو
شاہزادے بدیع الملک ہمسے ضرور ملینگے عمرو عرض کرتے تھے حضور خواجہ زادون نے تو یہی فرمایا
ہی اور اجتک کوئی حکم خواجہ زادون کا خلاف نہین ہوا ہی اسی گفتگو مین وہ رات ختم ہوئی اور سلطان
زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب شرق سے عازم سفر غرب ہوا اور آثار سحر آسمان پر نمایان
ہونے لگے تو امیر ثانی نے وضو کیا اور بخشوع و خضوع فریضۂ سحری ادا فرمایا اور برجوع قلب درگاہ
احدیت مین دست تمنا بلند کرکے دعا کی کہ ای کریم کارساز ای رب بے نیاز تیرا نام جامع المتفرقین ہی
میرے حال زار پر رحم فرما صورت بدیع الملک کی مجھے دکھلا تڑپ کے جو امیر ثانی نے دعا کی قبول
درگاہ خدا ہوئی ہنوز امیر ثانی سجادے سے نہ اُٹھے تھے کہ دیکھا صحراے گرد اڑی صاحبقران
اُس طرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ بہت سے سوار گھوڑون کو بگٹٹ ڈالے
ہوئے چلے آتے ہین جب قریب پہونچے تو امیر ثانی نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک اور ایرج
نوجوان اور رستم ثانی بصد شوکت و جلالت آگے آگے عقب مین انکے ایک لشکر گران ہی دو
جوان ہیبت نشان انتظام لشکر کرتے ہوئے چلے آتے ہین امیر ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی کمال درجہ
خوش ہوئے اور فرط مسرت سے بیرون بارگاہ تشریف لائے چند قدم آگے بڑھے ہونگے کہ شاہزادہ
بدیع الملک کی نگاہ امیر ثانی پر پڑی یہ فوراً اپنے گھوڑے سے اُتر پڑے انکے اُترتے ہی ایرج
نوجوان اور رستم ثانی بھی اپنے اپنے گھوڑون سے اُتر پڑے انکو دیکھکر تمام فوج پیادہ ہو گئی
شاہزادہ بدیع الملک بھی فرط شوق قدمبوسی صاحبقران مین جلد بڑھ آئے وہین سے جھک کے
سلام کیا اور دوڑے چاہتے تھے کہ قدمبوس ہون امیر ثانی نے گلے سے لگا لیا پھر ایرج نوجوان
کو گلے سے لگایا پھر رستم ثانی کو گلے سے لگایا طرماس نے آکے امیر ثانی کی قدمبوسی کی خونخوار آدم خوار

نے قدمون کو بوسہ دیا امیر ثانی نے سب کو گلے سے لگایا اور با عزاز تمام بارگاہ مین لیگئے بدیع الملک نے طرماس کی طرف اشارہ کیا کہ تم اپنے باپ کے دنگل پر بیٹھو طرماس صاحبقران کو سلام کر کے اُس دنگل پر بیٹھا خونخوار آدم خوار کے واسطے بھی جگہ تجویز ہوئی اِسنے بھی دربار مین آبرو پائی اب امیر ثانی نے شاہزادہ بدیع الملک اور رستم ثانی اور ایرج نوجوان سے حال پوچھا ان لوگون نے مفصل کیفیت بیان کی امیر ثانی نے فرمایا کہ اب میرا قصد ہی کہ مین افلاک جادو کے ملک خاص مین جاؤن اور اُس ملعون کو دعوی خدائی کرنے کی سزا دون اور زمرد ثانی سے بھی انتقام لون یہ فرما کر ہرکارون کو حکم دیا کہ دیکھو راہ ملک افلاک کی کس طرف سے ہی ہرکارے تو یہ حکم پاکر روانہ ہوئے لیکن خونخوار آدم خوار کہ واقف کار ہی اپنے دست ادب باندھکر عرض کی کہ یا صاحبقران زمان آپ افلاک جادو کے ملک مین تشریف تو لیے چلتے ہین مگر خدا آپ کو مکر و سحر علامہ بن دمامہ سے بچائے کہ وہ ملعونہ بڑی ساحرہ ہی جب کوئی مشکل افلاک جادو پر پڑتی یہ مدد کرتی ہی امیر ثانی نے فرمایا ہمارا حافظ و نگہبان خدا ہی علامہ بن دمامہ کون ہی خونخوار آدم خوار نے عرض کی کہ حضور یہ عاشق ہی افلاک جادو پر امیر ثانی نے کہا کہ اگر تائید غیبی شریک ہی تو اِس ملعونہ کو بھی واصل جہنم کرینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکر دعاے ترقی واقبال امیر ثانی کو دے اور عرض کی کہ حضور ہم لوگون نے اچھی طرح دریافت کیا معلوم ہوا راستہ ملک افلاکیہ کا دریا سے ہی گو خشکی سے بھی راہ ہی مگر بہت بڑی خرابیان اُس راہ مین واقع ہین کوسون پانی نہین ملتا ہی جنگل بڑے بڑے درمیان مین ملتے ہین اب جیسی حضور کی مرضی امیر ثانی نے فرمایا ای عدیل بن عادی تم پیش خیمہ لیکر چلو ہم بھی تمھارے عقب مین آتے ہین عدیل بن عادی یہ حکم پاکر اہل لشکر سے رخصت ہوئے اور طرف ملک افلاک جادو کے چلے انکے جانے کے بعد امیر ثانی نے بھی مع اپنے تمام سرداران نامی گرامی کے سفر کیا دو روز کے بعد قریب دریا پہونچے کشتیان طلب کین جب کشتیان آئین تو امیر ثانی نے سب سے پہلے شاہزادے بدیع الملک سے ارشاد کیا کہ تم سوار ہو انکے بعد ایرج نوجوان سوار ہوئے انکے بعد امیر ثانی نے رستم ثانی کو سوار کیا پھر شاہزادے سکندر فرخ لقا کشتی پر بیٹھے انکے بعد تمام فوج مع سلطان لشکر کشتیون پر سوار ہوئے اور اس شوکت و جلالت سے طرف شہر افلاکیہ کے کوچ کیا اب انکو تو راہ مین چھوڑیئے

## دو کلمہ داستان حیرت بیان تخیل سے ملاحظہ فرمایئے

کہ اسکو جو علامہ بن دمامہ نے مع زمرد ثانی و تمام لشکر کے پاس افلاک کے پہونچایا اور افلاک نے خونخوار آدم خوار کو نامہ لکھایا اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی و شاہزادے بدیع الملک کو اسکے پاس بھیجدیا تو ان لوگون کے جانے کے بعد افلاک نے کہا کہ ای زمرد گو تو نے مجھکو سجدہ کیا ہی مگر مین تیرے دل کی کیفیت سے بخوبی واقف ہون تو نے سجدہ مجھکو ڈر سے کیا ہی تو مجھکو بخدا وندی نہ مانے گا لیکن خیر پھر مین تیرے دل مین یہ بات بھی پیدا کردونگا کہ تو مجھکو بصدق دل اعتقاد کرے

اسوقت تو تیری مدد کرتا ہون اب تو جاکر صحراے جلوہ گاہ مین مع اپنی فوج کے ٹھہر جب مسلمان آئین تو انکو
روکنا ہم تیری مدد کرینگے زمرد ثانی نے کہا کہ اگر مجھے کسی امر مین قدرت سے صلاح لینی ہوگی تو کیونکر آپ تک
پہونچ سکونگا افلاک نے کہا کہ اس صحرا مین ایک پہاڑ ہی وہان اکثر قدرت جاتے ہین شائقون کو دیدار
دکھاتے ہین جب تجھے کچھ خدمت قدرت مین عرض کرنا مطلوب ہو تو اُس کوہ کے پاس جانا پہلے سجدہ بجالانا
پھر اپنا مطلب بیان کرنا غیب سے تجھکو جواب ملیگا کیا عجب ہی کہ نور قدرت بھی نظر آجاے تو دولت کونین
پاجاے زمرد ثانی نے منظور کیا اور براے تیاری سفر بختگان سے کہنا چاہا مگر بختگان اسکو نظر نہ آیا
گھبراے اپنے تجیل بے قال وقیل سے کہا کہ میرا وزیر خوش تدبیر بختگان کہان ہی جسے مین یہان آیا ہون
اسکو نہین پاتا ہون تجیل نے کہا کہ مین نے بھی اسکو نہین دیکھا یہ دونون تو آپسمین یہ باتین کررہے تھے
کہ ہرکارے نے آکے افلاک سے کہا کہ حضور بختگان وزیر زمرد ثانی امیدوار باریابی ہی اگر حکم قدرت
پائین تو اسکو اندر بارگاہ کے لائین افلاک نے کہا کہ بلا لو ہرکارے گئے اور بختگان کو اپنے ہمراہ لیکر
آئے اسنے آکر افلاک کو سجدہ کیا اور تجیل اور زمرد ثانی کو سلام کیا زمرد نے کہا کہ ای بختگان کہان
تھے اسنے کہا کیا عرض کرون کہان تھا یہ کہکر تجیل کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ آپ سے مین جو بات کہتا
تھا اسکا امتحان آپکو ہوا تجیل نے کہا واقعی عیاران اسلام بلا کے ہین مجھے ہوشیار رہے تو یون
عیاری کی اگر عین وقت پر خداوند مدد نہ فرماتے تو ہم قتل ہوجاتے ای بختگان تمپر کیا گذری اور
یہان تک کیونکر پہونچے بختگان نے کہا کہ مین نے آپکی بھی اور اپنے شہنشاہ کی بھی مفصل کیفیت نہین
سُنی کہ آپ حضرات پر کیا گذری گو مجھسے لوگون نے بیان کیا مگر خلاصہ حال نہین معلوم ہوا اب پہلے
آپ اپنی کیفیت بیان فرمائیے تو مین بھی اپنا حال عرض کرونگا تجیل نے کل کیفیت از ابتدا تا انتہا
سامنے بختگان کے بیان کی اسنے سنکے کہا اب کبھی انکا نام نہ لیجیے گا ورنہ اس سے بڑھکے آفت
مین مبتلا ہوجیے گا میری کیفیت یہ ہوئی کہ جب آپ سے رخصت ہوکے تصویر اُن حضرت کی لینے
گیا تو راہ مین آپکے بھائی صاحب سے ملاقات ہوئی اُنھون نے مجھے ایک خرما کھلاکے بیہوش کیا اور
میرا لباس آپ پہنکر میری صورت بنے مجھے ایک صندوق مین بند کردیا اور آپکی بارگاہ مین آکے آپ
لوگون کو لیگئے مین اُسی صندوق مین بند پڑا رہا حتی کہ یہان آپ لوگ آگئے جب مین ہوشیار ہوا تو مین
نے صندوق کے اندر سے لوگون کو پکارنا شروع کیا جب کسی شخص کے کان مین آواز پہونچی تو سب نے مجھے
صندوق سے باہر نکالا تجیل بے قال وقیل یہ تقریر سنکر دنگ ہو گیا اور کہا کہ ای بختگان تمھارے
شہنشاہ کو حکم ہوا ہی کہ صحراے جلوہ گاہ مین جاکے ٹھہرین جب لشکر اہل اسلام کا آئے تو اسکو روکین
قدرت مدد کرینگے لہذا تم بھی اپنے آقا کے ساتھ جاؤ زمرد تو اسکا منتظر ہی تھا اسکے آتے ہی چلا گیا اور
بعد دو تین روز کے صحراے جلوہ گاہ مین پہونچا اور لشکر کو لیکر بڑے کر و فر سے وہان اُترا آگے حال
اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت امیر ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

کہ امیر جب بعد آنے بدیع الملک اور ایرج اور رستم کے کشتیان طلب فرماکے طرف شہر

افلاکیہ کے روانہ ہوئے تو دو روز تک تو سب جہاز بخوبی تمام پانی پر چلے گئے تیسرے روز جب دن گذر چکا اور آفتاب عالمتاب قریب غروب پہونچا تو ناخدا نے دوربین اٹھائی آنکھون سے لگائی دیکھا ایک سمت سے ایک ابر تیرہ و تار آتا ہی قاعدہ کی روسے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہوا تیز ہی اور پانی بھی بہت زور و شور سے برس رہا ہی ناخدا گھبرایا خدا کو یاد کیا وہ ابر آتے آتے محیط آسمان ہو گیا اور ہوا کا زور بھی بڑھنے لگا پانی بھی ترقی پذیر ہونے لگا ہر ایک جہاز کے ناخدا نے انتظام کرنا شروع کیا مگر قسمت سے عاجز تھے یہان تک ہوا کا زور بڑھا اور پانی ترقی پذیر ہوا کہ ناخدا کا کچھ زور نہ چل سکا جہاز جو آپس مین مسلسل تھے ہوا کے تھپیڑون سے پانی کے جزر و مد سے الگ ہو گئے زنجیرین ٹوٹ گئین جہازون کا سلسلے سے الگ ہونا اور جوار بھاٹے کا متفرق کرنا کوئی جہاز تو جانب شرق چلا کوئی غرب کی طرف پہونچا کسیکو موجۂ آب روان نے جنوب کی طرف پھینکا کسیکو سیلاب نے شمال کی طرف بہا دیا ہر ایک نے آس ہی چھوڑنے سے ہراس ہی رات کی تاریکی پانی کا طلاطم جہازون کا چکر کھانا سب بلک بلک کے دعائین کر رہے ہین امیر ثانی کی عجیب کیفیت ہی کبھی دعا کرتے ہین آہ سرد بھرتے ہین فرماتے ہین

شعر

شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین حائل ٭ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

امیر تو اس آفت مین مبتلا تھے کہ ایکبار توپ کی آواز آئی صاحبقران نے زانو پر ہاتھ مار کر کہا کہ بڑا غضب ہوا کوئی جہاز غرق دریا ہو گیا ابھی صاحبقران اسکا افسوس کر رہے تھے کہ دو توپین چھوٹین امیر اور زیادہ بیقرار ہو گئے عمرو ثانی سے فرمایا کہ خواجہ غضب ہوا دو جہاز اور غرق ہوئے یہ فرما ہی رہے تھے کہ ایک توپ کی آواز اور آئی تب تو امیر کو ضبط کا یارا نہ رہا رونے لگے اور ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے درگاہ احدیت مین عرض کی کہ ای کس بیکسان ای حاجت روائے غریبان اپنا فضل شریک حال کر اس بلاسے نجات دے امیر نے بلک کے جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت تک پہونچا پانی کا زور گھٹنے لگا ہوا موقوف ہوئی رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی جہاز سلامتی سے کنارے پر پہونچے کشتیان آئین سب اترنے لگے پہلے سب سے صاحبقران اترے کنارے پر آکے ٹھہرے بعد ان کے اور تمام سردار بھی اترے جب سب لشکر کنارے پر آیا تو امیر نے خیال فرمایا شاہزادے بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی اور شاہزادے سکندر فرخ لقا کو نہ پایا امیر ثانی رونے لگے اور عمرو ثانی سے فرمایا کہ خواجہ بڑا غضب ہوا زینت لشکر اسلام مٹ گئی شاہزادہ بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی اور سکندر فرخ لقا کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی وہ جو چار بار توپین فیر ہوئی تھین انھین لوگون کے جہاز تباہ ہوئے تھے بڑا غضب ہی کہ ایسے شیر دلیر جری بہادر صف شکن تیغزن جوان صاحب شوکت و شان یون یکبارگی مجھسے جدا ہو جائین مجھکو کیونکر صبر آئے دیکھیے اب انسے کب ملاقات ہوتی ہی یا قیامت تک شوق دیدار مین بیقرار رہنا ہوتا ہی امیر نے بہت اپنی حالت تباہ کی عمرو ثانی اور سرداران اسلام نے بہت سمجھایا امیر نے صبر کیا اور لشکر کو لیکر چلے ہرکارون کو برائے خبر روانہ کیا تھوڑی دیر کے بعد ہرکارے واپس آئے امیر کو دعا دی اور عرض کی حضور زمرد ثانی بیابان جلوہ گاہ مین بڑی جمعیت سے قیام پذیر ہی حضور بھی وہین تشریف لیچلین امیر اُس طرف روانہ ہوئے اور جاکر مقابلہ مین لشکر زمرد ثانی سے روکش

ہوئے زمرد نے جو آمد امیر کی خبر پائی بختگان سے کہا کہ ای بختگان تم طرف کوہ جلوہ گاہ کے جاؤ پہلے
وہان جا کر غسل کرنا پھر خداوند افلاک کو سجدہ کر کے عرض کرنا کہ ای خداوند افلاک جادو وقت مدد ہی
اب مدد فرمایئے ورنہ لگا ہے لشکر اسلام آگیا ہی غلام کے لشکر کے مقابلہ مین آرہا ہی وہان سے جو کچھ
جواب ملے ہمسے آکر کہنا بختگان تو اسطرف راہی ہوا یہان لشکر اسلام سے ہرکارون نے امیر ثانی
کو خبر پہنچائی کہ بختگان کوہ جلوہ گاہ کی طرف گیا ہی وہان جا کے افلاک سے مدد طلب کریگا امیر ثانی
نے عمرو ثانی کی طرف دیکھا اور کہا کہ خواجہ تم بھی جاؤ ذرا اس ملعون کی خبر لاؤ کہ یہ وہان جا کے کیا
کرتا ہی عمرو ثانی بھی روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا بختگان جو قریب اس پہاڑ کے پہونچا
کنوئین سے پانی اپنے ہاتھ سے بھر کر نہایا حسب دستور پوجا افلاک کا کیا اور باواز بلند کہا کہ ای خداوند
اب کیا ارشاد ہوتا ہی لشکر اسلام آگیا مانند ابر چھا گیا اب وقت مدد ہی بختگان نے جو یہ باتین کہین اور
ہاتھ جوڑ کے خاموش کھڑا ہوا تھوڑی دیر کے بعد جھلے سرد چلنے لگی غنچے اُس جگہ کے مسکرانے لگے بلبلین چہچہے
کرنے لگین قمریان دم بھرنے لگین نرگس نے آنکھین کھولین سوسن کے لبون کو جنبش ہوئی بات کرنے کی
کوشش ہوئی پہاڑ ہلنے لگا ایک آواز آئی کہ ای بختگان اپنی جبین انکسار کو خاک مذلت پر جھکا اور سجدے
سجدہ کر تمہیں خداوند افلاک جادو کو کیا کہتا ہی اب بختگان نے جو آنکھ اوپر اُٹھائی عجب صورت اسکو نظر
آئی دیکھا ایک پتلا طلائی بروے ہوا معلق ہی اور آواز دے رہا ہی بختگان نے پھر سر سجدے مین جھکایا اور
ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ یا خداوند مجھے زمرد ثانی نے آپکی خدمت مین بھیجا ہی اور یہ عرض کیا ہی کہ مدد فرمایئے
ورنہ لگا ہے لشکر اسلام آگیا میرے مقابلہ مین آترا ہی بختگان نے جو یہ باتین کہین تصویر سے آواز آئی کہ ای
بختگان زمرد ثانی ہمکو ابھی بخداوندی نہین مانتا ہی گر وہ ہمکو بصدق دل سجدہ کرے تو ہم اُسکی مدد کرین
بختگان نے کہا کہ ای خداوند افلاک آپ یہ لڑائی فتح کرا دیجیے زمرد خود آپکو سجدہ کریگا بخداوندی ماننے کا
تصویر نے کہا اچھا ہم قبول کرتے ہین اور پہلے فکر عمرو ثانی کی ہوتی ہی بختگان نے جو عمرو کا نام سُنا کانپ
گیا یکبارگی وہ تصویر تو غائب ہوئی بختگان نے بھی چاہا کہ چلے برق کوندی بختگان ٹھہر گیا دیکھا لپٹے
ہواے سرد چلنے لگی گلون کی رنگت بدلنے لگی سبزہ لہلہانے لگا ہوا باغ کا لطف دکھانے لگا ابر آگیا
تمام ہوا پر چھا گیا چھوٹی چھوٹی بوندین پڑنے لگین بلبلین میوے کے گل مین اکڑنے لگین طائر نغمہ سرائی
کرنے لگے آمد فصل بہار کا دم بھرنے لگے پہاڑ شق ہوا اُسمین سے ایک تخت زرین نکلا اب جو بختگان نے
تخت کی جانب نگاہ کی دیکھا ایک نازنین مہ جبین رشک قمر تیمر گیسو تا بہ زانو پڑے ہوئے مانگ میں افشان
بھری ہوئی پیشانی شفاف صبح حلب ہی زلف پریشان شام غریبان عارض شفاف مہر درخشان آنکھین
غزالی حرم رشک نرگس شہلا ہین مژگان تیر قضا ہین ابرو ایسی ہوتی تلوارین ہین یا دو ہلال ایک جا ہین
بینی شمع حسن کی لو ہے لبہاے نازک برگ گل یاسمن کو خجلت دیتے ہین معشوق انھین سے اعجاز کا کام
لیتے ہین مردے جلاتے ہین عیسی دوران کہلاتے ہین دندان صاف سلک گوہر ہین زبان ماہی
حوض کوثر ہی زنخدان سیب ہی تشبیہ بلا ریب ہی گلو سے صاف صراحی بلور ہی یا شمع طور ہی سینہ کا
ابھار قیامت ہی شکم صاف دریاے حسن ہی ناف اُسکی دریا کا بھنور ہی کمر نازک راہ عدم ہی آنکھون
سے نہان یہ بات سب کے درمیان ہی بس جو چیز نظر نہ آئے اُسکی تعریف کیونکر نہیں ہو سکے پاؤن ستون ہین

دست و بازو ولا ثانی انگشتی ہوئی جوانی لباس مکلف زیب جسم انور ہی زیور جواہرات سے آراستہ ہی ہاتھ مین ایک نیچہ
ہلالی ہی کونسی بات ادا سے خالی ہی تخت پر بصد ناز و انداز جلوہ گر ہی ترچھی نظر ہی پشت پر بہت سی کنیزین
وہ سراپا حسین جمیل شکیل گلفشانی کرتی ہوئی قہقہے لگاتی ہوئی چلی آتی ہین بختگان نے جو اس شوکت
و جلالت سے اُس نازنین کو دیکھا خوش ہو گیا آگے بڑھکے سلام کیا نازنین نے مسکرا کے جواب سلام دیا
بختگان نے کہا ای شہنشاہ دیار محبوبان ای تاجدار اقلیم بہلو شان ای قرار خاطر بیقراران ای مرہم زخم
دلفگاران آپ کہان سے تشریف لاتی ہین کیا نام ہی اس دشت پر خطر مین کیا کام ہی نازنین مسکرائی جواب
دیا ای بختگان نام میرا ہلال بیچہ زن ہی مین فرستادہ خداوند افلاک جادو ہون برائے گرفتاری
لشکر اسلام خداوند نے مجھکو بھیجا ہی نازنین یہ باتین کرتی ہوئی تخت سے اُتری کنیزون نے جلدی سے
بارگاہ زرنگاری استادہ کی نازنین بارگاہ مین داخل ہوئی سابق مین عرض کر چکا ہون کہ عمرو ثانی بھی
برائے خبر بختگان آئے ہین اُنھون نے جو تلے سے یہ باتین سنین اور نازنین کی تقریر سے آگاہ ہوئے
ایک گوشے مین پوشیدہ ہوکے کھڑے ہو گئے اتفاق سے ایک کنیز کسی کام کو بارگاہ سے نکلی خواجہ
نے جو کنیز کو جاتے ہوئے دیکھا اسکے پیچھے پیچھے چلے تھوڑی دور پر جاکے ایک ویرانہ ملا خواجہ نے
کنیز کو باتون مین لگاکے بیہوش کیا اور اُسکی پوشاک اُتار کے آپ پہنی اور اسکی صورت بنکر طرف بارگاہ
ہلال بیچہ زن کے چلے اب خواجہ کو خیال آیا کہ مین نے نام نہ دریافت کیا نہین معلوم اُس کنیز کا نام کیا
تھا یہ سوچتے ہوئے بارگاہ مین آئے ہلال نے کہا کہ ای صنوبر تم کہان گئی تھین اب خواجہ سمجھے کہ صنوبر
نام ہی عرض کیا حضور ایک ضرورت سے بیرون بارگاہ گئی تھی ہلال خاموش ہو رہی بختگان نے کہا کیون
بی ہلال تم تو عورت ہو خداوند نے تمکو کیا سمجھ کے مردون کے مقابلہ مین بھیجا یہ بھی خیال نہ کیا
ہلال بیچہ زن نے کہا کہ ای بختگان ہمکو مردون سے کچھ ہراس نہین ہی خداوند نے ہماری تقدیر مضبوط
کی ہی ہم دو کنیزین دربار قدرت مین یکتا ہین فن عیاری مین کوئی ہمارا جواب دینے والا نہین ہی ایک
مین اور ایک جناب ہمشیرہ ثریا سے تاجدار اسوقت دربار قدرت مین ہم دونون کی یکتائی کے ڈنکے
بجے ہوئے ہین آج فرمان قدرت ہوا کہ برائے گرفتاری فوج اسلام جاؤ ہم حاضر ہوئے اب سرداران
اسلام کو گرفتار کرکے لیجائینگے قدرت کو دکھائینگے اُسکے عوض مین انعام پائینگے قدرت عزت بڑھائیگی
کیون ای بختگان اگر تمسے ہم کوئی بات دریافت کرین اُسکا خلاصہ بتاؤگے یا ہمسے چھپاؤگے
بختگان نے کہا کہ مین بسر و چشم بتادونگا قسم کھاتا ہون کہ عذر نہ کرونگا ہلال نے پوچھا کہ تمھارے
شہنشاہ زمرد ثانی لشکر اسلام سے کیون فرار ہوئے اُنکے تو بڑے بڑے ساحر مددگار ہوسے
بختگان نے کہا کہ ای ہلال تمنے وہ بات دریافت کی جو مین نہین بیان کر سکتا یہ سب اور ایک
صاحب کی ذات بابرکات سے ہین اُنکا مین نام نہ لونگا ہلال نے کہا کہ کیون تم اُنکا نام کیون نہ لوگے
بختگان نے کہا کہ یہ تاثیر ہی کہ جہان اُنکا نام کسی نے لیا اور اُنھون نے سمت کو منھ کیا جب دوسرے
بار اُنکا نام زبان پر آیا اُنھون نے اُسطرف قدم اُٹھایا تیسری بار نام زبان سے نکلا اور اُس مجمع مین
اُنکا داخلہ ہوا پھر جہان تشریف لیجاتے ہین کیا وہان سے خالی آتے ہین ہلال نے کہا کہ آخر وہ کیا
کوئی جن ہین یا کوئی سانپ ہین کون ہین تم شوق سے اُنکا نام لو مین بھی تو سنون اور یہان کسکی مجال

جو کوئی آسکے بے مجھسے آنکھ ملا سکے ابھی سحر کرکے پتھر کا بنادون قتل کر ڈالون بختگان نے کہا کہ وہ
ایسے سحر کو نہین مانتے ہین بڑے بڑے ساحرون کو مارا ہی وہ تو اب یہان نہین ہین بیت اللہ مین
صاحبقران قدیم کے ہمراہ ہین مگر اُنکے صاحبزادے کہ وہ بھی مثل انھین کے ہین امیر ثانی
کے ساتھ ہین ای ہلال اب کوئی دوسرا ذکر کرو اس ذکر کو ابھی جانے دو کیا فائدہ شاید ذکر کرتے کرتے
نام منھ سے نکل جائے تو قیامت آئے میری روح کانپتی ہی ہلال نیچہ زن نے بختگان سے کہا تم بڑے
ظریف ہو اب دلگی ہو چکی نام بتاؤ بختگان نے کہا کہ مین دلگی نہین کرتا ہون سچ سچ کہہ رہا ہون ہلال نیچہ زن
نے کہا کہ ای بختگان تم نام تو کسیکی یہ مجال نہین ہی کہ میری بارگاہ مین آئے یا مجھے ستائے ابھی
تیر کر دون غیر ساحر کا مجھسے کیا بس چل سکتا ہی بختگان نے کہا کہ اب تم اپنی محفل کو برہم کرایا چاہتی
ہو تو مین نام اُنکا یون تو نہ لونگا بلکہ نہایت ادب سے ساتھ ایک چوکی پر بیٹھ کے اور کلی کرکے اُنکا
نام لونگا ہلال نیچہ زن نے کہا کہ ای بختگان یہ باتین تم سچ کہہ رہے ہو یا دلگی کرتے ہو بختگان
نے کہا کہ بھلا دلگی کی کیا ضرورت تھی ہلال نیچہ زن نے کہا پھر پانی منگوایا جائے تم کلی کرکے اُنکا نام لو
بختگان نے کہا اور ایک چوکی بھی تو منگواؤ ہلال نیچہ زن نے کنیزون سے کہا کہ ارے آفتابے مین پانی
لاؤ بختگان کا منھ دھولاؤ یہ کسی کا نام لینگے کنیزون نے حسب الحکم فوراً آفتابے مین پانی حاضر
کیا بختگان نے کلی کی اور ہاتھ منھ دھوکے کہا کہ ای ہلال نیچہ زن اب چوکی منگواؤ ہلال نیچہ زن
نے چوکی منگوائی بختگان چوکی پہ بیٹھا اور کہا کہ ہلال نیچہ زن اب بھی اس ذکر کو جانے دو کیون
اپنی محفل کو تباہ کرانا چاہتی ہو ہلال نے کہا کہ اب باتین نہ بناؤ نام لو اُنکو ہم دیکھین وہ کیونکر
آتے ہین بختگان نے کہا کہ مین یون اُنکا نام کیونکر لے سکتا ہون کچھ نذر بھی تو اُنکے واسطے
یہان رکھو تب مین اُنکا نام لون ہلال نے کہا کون حاضر ہی کنیزین حاضر تھین حاضر ہوکے سامنے
آئین ہلال نیچہ زن نے کہا کہ پانچ توڑے لاکے یہان رکھدو کنیزون نے پانچ توڑے بھی لاکے
وہان رکھدیے ہلال نے کہا کہ ای بختگان اب تو کوئی عذر باقی نہین ہی بختگان نے کہا کہ ابھی
ایک عذر باقی ہی کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہی نام نہ لون تو اچھا ہون ہلال نیچہ زن نے کہا کہ ای بختگان
اگر اب کی بار تم نے عذر کیا تو مین ابھی خدمت مین خداوند کے پلٹ جاؤنگی اور تمھاری شکایت کرونگی
بختگان جب عاجز ہوا اور ہلال نیچہ زن نے بہت اصرار کیا تو اسنے چوکی پر بیٹھ کے کہا کہ سنیے
مہتران مہتر و بہتران بہتر سرخیل پابوسان آدم مولانا ے معظم و مکرم جامع الفضل والکرم سرتاج
روندگان عالم قلعہ گیر بے جنگ صاحب قنطورہ و زنگ مردان را سرہنگ و نامردان را پالنگ
یعنی جناب فطرت مآب خواجہ عمرو ثانی نامدار یہ کہکر بختگان کانپ گیا اور ہاتھ باندھ
کے کہا کہ آپ تشریف لائیے نذر قبول فرمائیے بختگان نے جو یہ کہا ہلال نیچہ زن بہت ہنسی اور کہا
کہ ای بختگان تم عجب مسخرے ہو نہ کوئی آیا نہ گیا اچھی ہوا باندھتے ہو ہلال نیچہ زن نے جو یہ کہا
پشت پر سے صنوبر کنیز اٹھی اور توڑون کے پاس آکے کھڑی ہوئی کہا کہ بی بی آپ بھی کس
مسخرے کی بات کا اعتبار فرماتی ہین یہ دیوانہ ہو گیا ہی بیہودہ بکتا ہی اگر کوئی آنے والا
ہوتا تو اب تک آچکتا اور حضور کا ارشاد بجا ہی یہان کون آسکتا ہی ابھی آپ سحر کرکے مین پتھر کا بن

جا بجا بختگان نے جو کنیز کو دیکھا کہا کہ بھائی صاحب مین آداب عرض کرتا ہون صنوبر نے کہا کہ
چہ خوش بھائی آپکے کہین اور ہونگے مجھے آپکو مجھپر گمان ہوا بختگان نے کہا خواجہ اب دیر نہ لگایئے
صورت اصلی دکھلایئے نذر قبول فرمایئے تشریف لیجایئے عمرو ثانی نے یہ سنکر جال اپنا زنبیل سے
نکالکر توڑون پر پھینکا سب توڑے سمیت کے نذر زنبیل کیے اور ایک جست کی کہ بارگاہ کے باہر
پہونچے بختگان نے ہلال تیغہ زن سے کہا کہ کیون ای ہلال تیغہ زن دیکھا تمنے مفت مین اپنا
اسقدر روپیہ بھی برباد کیا ہلال تیغہ زن نے کہا کہ مین نے صرف اتنا دیکھا کہ ایک شخص لاغر نحیف الجثہ
طویل القامت ایک جست کرکے بارگاہ کے باہر گیا پھر نظر نہ آیا کہ کیا ہو گیا بختگان نے کہا کہ مین تمسے پہلے
ہی کہتا تھا تمنے میرا کہنا قبول نہ کیا آخر اسکا ثمرہ دیکھا یہ وہ صاحب ہین جو بڑی بڑی محفلون سے یون
ہی اپنا نذرانہ لیکر چلے گئے ہین اور لوگ منھ دیکھکر رہگئے ہین ہلال نے کہا کہ ای بختگان مین ضرور اس سے
مقابلہ کرونگی چلو تمھارے شہنشاہ زمرد ثانی سے پیشتر ملون پھر انکے واسطے صاحبقران کے پاس جاؤن
اور وہان جاکر انسے مقابلہ کرون بختگان بھی اٹھا ہلال تیغہ زن بھی ہمراہ بختگان زمرد ثانی کی طرف چلی
کنیزین بھی اسکے ہمراہ ہین

## مگر اب حال خواجہ عمرو ثانی کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو بارگاہ ہلال تیغہ زن سے پانچ توڑے لیکر چلے تو خدمت مین امیر ثانی کے آکے پہونچے امیر ثانی نے فرمایا
کہو خواجہ بختگان کی خبر معلوم ہوئی عمرو ثانی نے کل کیفیت بیان کی جب ذکر بارگاہ ہلال تیغہ زن کا آیا تو
امیر ثانی نے فرمایا کہ وہانسے کچھ لائے بھی خواجہ نے کہا ہان لایا کیون نہین امیر ثانی نے کہا کہ کیا لائے کہا اپنی جان
سلامت لایا امیر ثانی نے فرمایا کہ ارے بھائی اسکے علاوہ کچھ اور بھی لائے کہا ہان اسکے علاوہ اور کچھ بھی لایا ہون
امیر ثانی نے کہا کہ ہم اسیکو پوچھتے ہین کیا لائے ہو بتاؤ عمرو ثانی نے کہا کہ اسکے آنے کی خبر لایا ہون امیر ثانی نے فرمایا
کہ آپ جیسے ظریف ہین ہمارے پوچھنے کا منشا یہ ہے کہ کچھ روپیہ پیسا بھی آپکو حاصل ہوا عمرو ثانی نے تیوری بدل کے
جواب دیا کہ سب کا روپیہ پیسا مفت کا ہوتا ہے اور وہ مجھکو دے دیا کرتے ہین امیر ثانی نے کہا بہت اچھا آپ تشریف
رکھیے حال کھل جائیگا عمرو ثانی نے کہا کہ مجھپر لوگ بہتان بھی لیا کرتے ہین اگر آپ سے کوئی کہے تو
ہرگز یقین نہ لایئے گا یہان تو یہ باتین ہو ہی رہی تھین اور وہان زمرد ثانی کو ہرکارون نے خبر
پہونچائی کہ حضور ہلال تیغہ زن عیارہ بھی فرستادۂ خداوند افلاک جادو برائے مدد حضور بڑے
جاہ و حشم سے آتی ہے زمرد ثانی یہ خبر فرحت اثر سنکر خوش ہو گیا اور اپنے چند سردارون کو حکم
دیا کہ برائے استقبال ہلال تیغہ زن جائین اور باعزاز ہماری بارگاہ مین لائین خود بھی در بارگاہ پر
آکے کھڑا ہوا سردار آگے بڑھ گئے ہلال تیغہ زن کو استقبال کرکے لیچلے زمرد ثانی در بارگاہ پر کھڑا
ہی تھا جیسے ہی اسنے ہلال تیغہ زن کو دیکھا دنگ ہو گیا جی مین کہتا ہے ایسی مہ جبین حسین حور جمالی پری
خصال تو آجتک میری نگاہ سے نہین گذری بھلا مین کیونکر گوارا کرونگا کہ یہ میرے سامنے تکلیف مقابلہ
اٹھائے غرض جب ہلال تیغہ زن قریب پہونچی اسنے زمرد ثانی کو جھک کے سلام کیا زمرد ثانی نے
جواب سلام دیا اور اپنے ساتھ بارگاہ کے اندر لایا ایک کرسی جواہر نگار پر بٹھایا آپ تخت پر بیٹھا ہلال تیغہ زن

نے کل واقعہ عمرو ثانی کا بیان کرکے عرض کی کہ اب میرا قصد ہی کہ مین اسی وقت لشکر صاحبقران
مین جاؤن اور عمرو ثانی کی شکایت کرون اور گرفتار کرکے لے آؤن زمرد ثانی نے کہا کہ میرے
نزدیک تم عورت ہو تمھارا جانا لشکر اسلام مین ٹھیک نہین ہی کیونکہ وہان ایک ایک جوان صاحب
شوکت و شان موجود ہی اگر تم کسی پر مائل ہوئین کسی کی تیغ ابرو کی گھائل ہوئین تو پھر کچھ بن نہ پڑیگا
ہلال نیمچہ زن نے کہا یہ آپکا خیال خام ہی تصور ناتمام ہی مین کنیز خداوند افلاک جادو ہون
مجھے عشق و عاشقی سے کیا کام ہی جس کام کو جاتی ہون اُس سے فراغت کرکے ابھی چلی آؤنگی زمرد ثانی
نے کہا کہ ابھی تو تم یہ باتین کرتی ہو مگر کسی کو دیکھ لوگی تو دل قابو مین نہ رہیگا ابھی خداوند کی دوست
بنتی ہو جب کسی پر دل آ جائیگا تمھین دشمن خداوند ہو جاؤ گی ہلال نیمچہ زن نے کہا کہ مجھسے آپ ایسی
امید نہ رکھین بڑے بڑے شاہ و شہریار میرے خواستگار ہین مین نے قبول نہ کیا دامن قدرت
ہاتھ سے نہ چھوڑا تو بھلا حمزہ ثانی اور پسران حمزہ کیا چیز ہین جو مین فریفتہ ہو جاؤنگی زمرد ثانی
نے کہا کہ بڑی بڑی پاک دامن صاحب عصمت حمزہ ثانی پر اور پسران حمزہ پر عاشق ہوئین اور
اپنے گھر اپنے ہاتھ سے مبتلائے عشق ہو کر بگاڑ دیے تو تمھارا ناز کرنا بیکار ہی طبیعت پر کسکا اختیار رہی
جب جنون عشق آدمی کو گھیرتا ہی تو کچھ سجھائی نہین دیتا ہلال نیمچہ زن نے کہا اچھا آپ اسکا بھی امتحان
فرمائین مجھکو رخصت دین زمرد نے بہت روکنا بھی مناسب نجانا مجبور ہو کے رخصت دی ہلال نیمچہ زن
اپنی کنیزون کو ہمراہ لیکر طرف لشکر صاحبقران کے چلی تھوڑی راہ طی کرکے پہونچی کنیزون کو الگ ٹھہرایا
آپ دربارگاہ پر آئی یہان عدیل بن عادی دربارگاہ پر بیٹھے تھے ہلال نیمچہ زن نے جو انکو دیکھا
دنگ ہو گئی جی مین کہنے لگی یہ آدمی ہی یا کوئی دیو شاخ بریدہ ہی صاحبقران کے ساتھ ایسے ایسے
آدمی بھی ہین ہلال نیمچہ زن اسکو دیکھکر کھڑی ہو رہی عدیل بن عادی نے کہا کہ کیا کام ہی کہان کا
ارادہ ہی کیا نام ہی ہلال نیمچہ زن نے کہا کہ مین خدمت صاحبقران مین جاؤنگی کچھ عمرو ثانی کی نسبت
عرض کرنا ہی ہلال نیمچہ زن میرا نام ہی عیارنچی ہون خداوند افلاک جادو کی معشوقہ ہون عدیل
بن عادی نے کہا اچھا یہان توقف کرو ہم تمھاری اطلاع امیر ثانی سے کرتے ہین جیسا وہ فرمائینگے
ویسا کیا جائیگا عدیل بن عادی اسکو دربارگاہ پر ٹھہرا کے آپ بارگاہ کے اندر آئے صاحبقران
کو سلام کیا اور دست بستہ عرض کی کہ حضور ایک عیارنچی ہلال نیمچہ زن اپنا نام بتاتی ہی کچھ بارہ
خواجہ عمرو کہنا چاہتی ہی یہ بات عدیل بن عادی سے جونہی خواجہ عمرو ثانی نے سنی کہا کہ دربار
مین عورت کا کوئی کام نہین ہی اے عدیل تم جلکے منع کر دو کہ وہ عیارنچی یہان نہ آسکے
صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ خواجہ کیا تم اسکا کچھ مال لیکر بھاگے ہو عمرو ثانی نے کہا کیا مین
چور ہون جو کسی کا مال لیکر بھاگون امیر ثانی نے فرمایا چونکہ تمنے کلام مین سبقت کی اور اسکو
دربار مین آنے کی اجازت نہین دی اسوجہ سے مجھے خیال پیدا ہوا کیونکہ جب وہ فریادی
آئی ہی تو اسکے آنے مین کوئی قباحت نہین ہی عمرو ثانی نے کہا جہان ایسے ایسے غازیان
دیندار جمع ہون وہان ایک زن بد سلیقہ کے آنے کی کیا ضرورت ہی امیر ثانی نے
عدیل بن عادی سے اشارہ کیا کہ بلاؤ عدیل نے باہر آکے کہا چلو تمکو اجازت ملگئی

ہلال نیچہ زن بلا تکلف بارگاہ فلک اشتباہ امیر ثانی مین آئی نگاہ جو اسکی دربار پر پڑی اور زینت دربار
جو دیکھی کہ ایک سے ایک جوان رعنا حسین دیکتا بصد شوکت وجلالت تشریف فرما ہین بیچ مین صاحبقران
زمان دہ تجمل شوکت پر رونق افروز ہین ہلال نیچہ زن شوکت دربار کو دیکھکر دنگ ہو گئی جی مین
کہتی ہی کہ ای ہلال نیچہ زن ایسے صف شکن پیسے تیغ زن صاحبقران کے ساتھ ہین ایسے
ہو کر کون فتح پائیگا جو مقابلہ کریگا مارا جائیگا دل سے یہ باتین کرتی ہوئی روبروے صاحبقران
آئی جھک کے اپنے سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی ایک کرسی مرصع کار
پر ہلال نیچہ زن بیٹھی صاحبقران نے کہا ای ہلال تمہارے آنیکا کیا باعث ہی ہلال نیچہ زن نے
جو امیر ثانی کو مخاطب پایا ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ حضور خواجہ عمرو ثانی میرا بہت سا روپیہ لے
آئے ہین مین اُنسے مقابلہ کرنا چاہتی ہون امیر ثانی نے طرف خواجہ کے دیکھا اور کہا کیون خواجہ
تم کچھ روپیہ لائے ہو عمرو ثانی نے کہا ایسے بہت سے لوگ مجھپر بہتان از روے خصومت لیتے ہین
آپ کچھ اسکا اعتبار نہ کرین امیر ثانی مسکرائے اور کہا کہ خواجہ اب وہ مقابلہ کرنے کو کہتی ہی خواجہ
نے کچھ جواب نہ دیا امیر ثانی پھر ہلال نیچہ زن کی طرف مخاطب ہوئے ہلال نے پھر عرض کی کہ مین
امیدوار ہون کہ خواجہ سے ضرور مقابلہ کرون انکو اپنی عیاری پر بہت ناز ہی سر میدان سب کھل
جائیگا ایک نو برس کا لڑکا انکی مشکین باندھ کے لیجائیگا لیکن امیدوار اس امر کی ہون کہ ایک کاغذ
بطور اقرار نامہ تحریر ہو جائے تاریخ مقابلہ مقرر ہو اگر خواجہ کو مین زیر کرون اپنے ساتھ گرفتار
کرکے لیجاؤن اور اگر خواجہ مجھکو زیر کرین تو انکو میری بابت اختیار ہی اب جملہ سردار خواجہ کی طرف
مخاطب ہوئے اور خواجہ سے کہا کہ دیکھو ہلال نیچہ زن کیا کہتی ہی خواجہ نے اسوقت تجاہل عارفانہ
کرکے پوچھا کہ کیا بی ہلال نیچہ زن آپ کچھ مجھے کہتی ہین ہلال ہنس پڑی اور کہا کہ مین آپ ہی
سے عرض کرتی ہون عمرو ثانی نے کہا کہ آپ کیا فرماتی ہین ہلال نے کہا کہ مین یہ عرض کرتی ہون
کہ آپ ایک دن مقرر فرمائین اُس دن میرے آپکے مقابلہ ہو خواجہ نے کہا کہ مجھے مقابلہ کرنیکی کیا
ضرورت ہی لشکر اسلام مین کیا اور عیاران طرار نہین ہین برق ثانی و چالاک ثانی و شاپور شیر دل
اور اسی طرح سے بہت لوگ ہین اُنسے مقابلہ کرو مین بیچارہ ایک مرد محتاج مجھسے کیا مقابلہ کرو گی
ہلال نیچہ زن یہ باتین سنکر صاحبقران سے مخاطب ہوئی اور عرض کی کہ اب آپ فرمائیے تو
خواجہ عمرو مقابلہ پر راضی ہو جائینگے امیر ثانی نے اہل دربار کی طرف اشارہ کیا کہ آپ لوگ کچھ تحریک
کرین اہل دربار متوجہ ہوئے خواجہ عمرو کی طرف اور کہا کہ ای خواجہ تم کیون نہین مقابلہ کرتے ہو
خواجہ عمرو ثانی نے کہا کہ میرے حواس آجکل بوجہ مفلسی کے بجا نہین ہین آمد کم خرچ زیادہ آپ لوگ
خوب جانتے ہین کہ جو یہان سے میرا مقرر ہی وہی تین روپیہ کی اوقات ہی خرچ کی یہ کیفیت ہی کہ جہان
بازار مین نکلا جتنے والون نے آکے گھیر لیا محتاج فقیر گرد و پیش آگئے اگر کسیکو نہ دون تو نام سرکار کا
بدنام ہو کہ ملازم صاحبقران ہو کر ایسے مفلوک کہ دس بیس منگتے والون کو پچاس ساٹھ فقیرون کو
کچھ نہین دے سکتے پھر ہمیشہ قرض پر میرا صرف رہتا ہی روز مہاجنون سے سود کی بابت تکرار رہتی
ہی اب نکلنے سے عاجز ہون یہانتک تمنے پریشان کیا کہ مین اُس سے بھیپ کے یہان بیٹھا ابھی

حالت مین کیا خاک مقابلہ کرون ذرا باہر نکلونگا جہان جن سے پھر گفتگو بڑھیگی اس سے بہتر یہ کہ اور لوگ بھی
جو یہان موجود ہین وہ اس سے مقابلہ کرین مین معاف فرمایا جاؤن اہل دربار عمرو ثانی کی باتین سنکے
ہنسنے لگے اور سب نے حسب اوقات خواجہ عمرو ثانی سے دینے کا وعدہ کیا کہ اگر آپ مقابلہ کرینگے تو ہم
سب لوگ اسقدر روپیہ آپکو دینگے عمرو ثانی نے کہا کہ اس جینے کے سود ہی سے ادائی ہو جائیگی یہ کہکر
طرف ہلال تیجہ زن کے مخاطب ہوئے اور کہا کہ کیا یاوہ گوئی کر رہی ہو کہ نو برس کا لڑکا مشکین باندھ کے
لیجائیگا مجھکو چار برس کی لڑکی مشکین باندھ کے لے آئیگی جب تیرے فراج مین آئے ہم مقابلہ کو موجود
ہین ہلال تیجہ زن نے امیر ثانی سے عرض کی کہ حضور جو کچھ مین نے عرض کیا ہی اور جو کچھ خواجہ عمرو نے
مجھسے فرمایا ہی اسکو تحریر کرا دیجے امیر ثانی نے اسی وقت دونون کا بیان قلمبند کرا دیا ہلال تیجہ زن
امیر ثانی سے رخصت ہوئی اور طرف بارگاہ زمرد ثانی کے چلی امیر ثانی نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ عمرو
تمنے یہ کیا بات کہی کہ تیری مشکین تین برس کی لڑکی باندھ لائیگی بھلا اسنے جو کہا کہ نو برس کا لڑکا میدان مین
آئیگا اور مقابلہ کریگا تو یہ امر قرین قیاس ہی مگر تین یا چار برس کی لڑکی کا میدان مین یا کسی طور پر کسی سے
مقابلہ کرنا بالکل خلاف عقل ہی خواجہ عمرو ثانی نے کہا اب تو میری زبان سے نکل گیا جو منظور خدا ہوگا
وہ ہوگا آپ تردد نفرمایے یہان تو یہ باتین تھین اور وہان ہلال تیجہ زن قطع راہ کرکے بارگاہ زمرد ثانی
مین پہونچی زمرد ثانی نے کہا کہ اے ہلال تیجہ زن کہو لشکر صاحبقران مین ہوآئین کیا گفتگو ہوئی
ہلال تیجہ زن نے کہا کہ واقعی جیسا آپ فرماتے تھے دربار امیر ثانی کو اس سے بڑھکے پایا ایک سے
ایک شکیل جوان تیغزن صف شکن وصاحب شوکت ذی مرتبت اپنے اپنے مقامات پر بصد اعزاز
رونق افروز ہین خواجہ عمرو ثانی بھی ایک کرسی پر بیٹھے تھے مین نے جب جا کے مقابلہ کو کہا تو انھون
نے عجیب وغریب عذر پیش کیے آخر سب سردارون نے اُنسے کچھ دینے کا وعدہ کیا تب اُنھون نے
کہا کہ مین مقابلہ کرونگا مین نے کہا تھا کہ خواجہ عمرو ثانی کو اگر ترانا ہو تو مجھسے مقابلہ کرین ایک لڑکا
نو برس کا انکی مشکین باندھ کے لے آئیگا خواجہ عمرو ثانی نے جواب دیا کہ چار برس کی لڑکی تمھاری مشکین
باندھ کے لائیگی کیون اے زمرد ثانی کیا ساربان زادہ ساحر بھی ہی زمرد ثانی نے کہا کہ ساحر تو نہین
ہی مگر سحر سے بڑھکے کام کرتا ہی لیکن تجھے اتنا مین کہتا ہون کہ بہت ہوشیار رہنا اور عقلمندی سے
کام لینا اگر مین بھی کسی وقت تجھسے کوئی بات کہون پہلے مجھکو بہت اچھی طرح سے پہچان لینا پھر میرے
کہنے پر عمل کرنا مین کیا چیز ہون ساربان زادہ خداوند افلاک کی صورت بنکر آئیگا تمکو بہکائیگا خبردار
اسکے مکر مین نہ آنا ہلال تیجہ زن نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے کچھ خوف نکیجیے خداوند افلاک جادو
ہمارے ہر وقت نگہبان ہین یہ کہکر ہلال تیجہ زن نے کہا کہ اب مناسب جانیے تو طبل جنگی کو حکم دیجیے
زمرد ثانی نے اسی وقت طبل جنگی بنام ہلال تیجہ زن کے بجوایا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر
پہلے صاحبقران زمان کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ حضور زمرد ثانی نے بنام ہلال تیجہ زن
طبل جنگی بجوایا ہی امیر ثانی نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بعنایت الہی نام پر خواجہ عمرو ثانی
کے نقارہ رزمی بجے یہان بھی طبل جنگی پر چوب پڑی ہلال تو طبل جنگی کے بجتے ہی طرف ایک کوہ
کے روانہ ہوئی دو چار کوس کی راہ طے کرکے ایک پہاڑ پر پہونچی وہان بیٹھکے اپنے اسباب سحر نکالا

اور ایک پتلا ماش کے آٹے کا بنایا اُسپر سحر کرنے لگی رفتہ رفتہ جب اُس پتلے کو سحر سے مملو کردیا تو پتلے کے
جسم کو حرکت ہوئی اسنے ایک جام شراب پتلے کے منھ مین اُنڈیل دیا شراب جو اسکے منھ مین پہونچی اُسکو
چھینک لیکر اُٹھ بیٹھا ہلال تیجہ زن نے اسکو بانہاے عیاری سے آراستہ کیا اور پھر ایک جام شراب اسکو
پلایا کہ بیہوش ہوا ہلال تیجہ زن نے ایک صندوق مین اسکو بند کیا اور اپنے لشکر کی طرف تخت سحر پر
بیٹھکے اور صندوق تخت پر رکھکے راہی ہوئی قریب صبح لشکر مین داخل ہوئی یہان دیکھا کہ تیاریان جنگ
کی ہو رہی ہین بہت سے نگہبان گرد بارگاہ زمرد ثانی کے پھر رہے ہین اپنی بارگاہ مین آئی دیکھا کہ کنیزین
منتظر بیٹھی ہین اسکو جو آتے دیکھا سب کنیزین اُٹھ کھڑی ہوئین ہلال تیجہ زن مسند پر آکر بیٹھی سب نے
کہا داری آپ کہان تشریف لیگئی تھین ہم لوگ بڑی دیر سے حضور کے منتظر تھے ہلال تیجہ زن نے کہا
مین کوہ عجائب پر سحر تیار کرنے گئی تھی اب فراغت پائی صبح کو ایک نو برس کا لڑکا سر میدان عمرو ثانی
کو مع اسکے سب شاگردون کے گرفتار کر لائیگا پھر مین لشکر اسلام کو تباہ و برباد کر دونگی سب اسکی
تعریفین کرنے لگین اسی گفتگو مین وہ رات تو بسر ہوئی اور سلطان زرین پوش فلک بصد عظم و شان
جلوہ فرماے تخت چرخ زبرجدی ہوا اور عابد شب زندہ دار ماہ نے سر اپنا سجدۂ غروب مین
جھکایا یعنے آفتاب عالمتاب نے رونق افروز آسمان ہوکر زمین کو روشنی سے منور فرمایا لشکر اسلام
آواز اذان آنے لگی برہمن دیر مین گھنٹ و ناقوس بجانے لگے لشکر طرف میدان کارزار کے
جانے لگے وہان زمرد ثانی نے اپنا لشکر درست کیا اور ہلال تیجہ زن نے اُس لڑکے کو صندوق
سے نکالا پانی پر کچھ سحر پڑھکے منھ پر اُسکے چھینٹا دیا وہ لڑکا اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ اے ملکہ ہلال تیجہ زن
کیا حکم ہی جو کچھ حکم ہو اُسکو بجا لاؤن ہلال تیجہ زن نے کہا کہ اب ہم طرف میدان جنگ کے چلتے ہین
تم بھی ہمارے ساتھ چلو جو کوئی تمھارے مقابلہ کو آئے اسکو گرفتار کرکے ہم تک پہونچانا لڑکے نے
بہت خوب کہا اور ملکہ نے ایک تخت سحر تیار کیا اپنی کنیزون کو ہمراہ لیکر طرف میدان کارزار کے
چلی لڑکا تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے بانہاے عیاری سے آراستہ برابر تخت کے چلا آتا ہی
اس صورت سے ہلال تیجہ زن میدان مین آکر اپنی کنیزون کی قاعدے سے
صفین جماکر کھڑی ہوئی

## اب کیفیت خواجہ عمرو کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ بھی بانہاے عیاری سے آراستہ ہوئے ایک لاکھ چوبیس ہزار عیار اپنے ہمراہ لیکر بڑے کر و فر سے
میدان کارزار مین آگے پہونچے دیکھا خواجہ نے کہ ایک نازنین مہجبین زیور جواہرات سے آراستہ
ایک تخت پر بصد ناز و ادا بیٹھی ہوئی ایک لڑکا آٹھ نو برس کا پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے کھڑا ہی مگر بانہاے
عیاری سے آراستہ انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ پھرتی رگ رگ مین عوض خون کے بھری ہی
چار جانب دیکھ رہا ہی ایک سمت زمرد ثانی مثل لقاے بے بقا کے تخت پر بیٹھا ہی تخت چار ہاتھیون
پر کسا ہی پشت پر اسکی بجنگان وزیر اسکا بیٹھا ہی اور سب فوج بھی اسکی مسلح و مکمل کھڑی ہی
یہان بھی سرداران اسلام براے نمایش کیفیت جنگ خواجہ عمرو ثانی مسلح و مکمل ہوکے آئے

دونون لشکر کھڑے ہین کہ صحرا سے گرد اُڑی سب اُس طرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد کا شگاف
ہوا تو دیکھا کہ ایک لشکر عظیم آرہا ہے آتے آتے وہ لشکر قریب پہونچا صف سے ایک جوان نے مرکب
اپنا آگے بڑھایا برائے دریافت احوال لشکر بحکم زمرد ثانی چلا دریافت کرکے پلٹا آکے زمرد ثانی
سے عرض کی کہ عمار بن مہران کو خداوند افلاک جادو نے آپکی مدد کے واسطے بھیجا ہے زمرد ثانی
نے بختگان سے کہا کہ اب افلاک جادو کو بھی مسلمانون سے کد و کاوش ہوگئی ہے جب تو میری مدد کو
برابر عیار اور سردار روانہ کرتا ہے بختگان نے کہا کہ حضور آپ اسکی اطاعت کرتے رہیے وہ اس
لڑائی کو فتح کرا دیگا جب لڑائی فتح ہوجائے پھر آپکو اختیار باقی ہے گو اطاعت اسوقت مین بھی اچھی ہے
کیونکہ افلاک جادو بہت بڑا شخص ہے اور اُسکو کاربرداز سلطنت ایسے ایسے ممکن ہین جو سحر و ساحری
مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے مثل علامہ بن دعامہ و بجیل سے قال و قیل اور اسی طرح اور
بہت سے آدمی ہین آپکی مدد کے واسطے ایک عیار بھی بھیجی ہے دیکھیے کس طور سے لڑیگی یقین ہے
کہ جس ارادے سے آئی ہے اُسکو پورا کرکے پھریگی یہ باتین ہو رہی تھین کہ عمار نے آکر زمرد ثانی
کو سلام کیا اور کہا مجھکو خداوند افلاک جادو نے آپکی مدد کے واسطے بھیجا ہے مین لشکر اسلام سے لڑونگا
سب کو زیر کرکے بخدمت خداوند لیجاؤنگا آپ خاطر جمع رکھیے تردد نفرمائیے زمرد نے کہا کہ مجھے اب
کوئی تردد نہین ہے جب فضل خداوند افلاک جادو شریک ہوا تو اب میری طبیعت بہت مطمئن ہے
اور توجہ خداوند افلاک کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ قدرت کو میرا اسقدر خیال ہے کہ روز میری مدد
کے واسطے تم ایسے بندگان خاص کو بھیجتے ہین یہ باتین کرکے عمار نے پوچھا کہ اسوقت کس سے
مقابلہ ہے زمرد ثانی نے مقابلہ کی کیفیت بیان کی عمار بھی ایک طرف اپنے لشکر کو لیکر کھڑا ہوا
اور تماشا دیکھنے لگا کہ ہلال بچہ زن نے اُس لڑکے سے اشارہ کیا لڑکا جست و خیز کرکے میدان
مین آیا پکار کر آواز دی کہ اے فرقہ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میدان مین آئے
لڑکے نے جو نعرہ کیا تو اُسکی آواز اتنی بڑی تھی کہ تمام میدان گونج گیا بہت سے گھوڑے
بھڑک گئے اس نعرے کو سنکر لشکر سے چالاک ثانی نے آکر عمرو ثانی سے اجازت لی اور طرف
میدان کے چلا آکر اس لڑکے کے مقابلہ مین کھڑا ہوا لڑکے نے کمند ماری چالاک ثانی حلقون مین
سے یون نکلا جیسے عینک سے نگاہ پھول سے بو دل سے ارمان چالاک ثانی نے نکلکر کمند ماری
وہ لڑکا بھی کمند سے نکلا اسی طرح تھوڑی دیر تک کمند بازی رہی آخر کو دونون نے سر سے گوپھن
کھولے اور پتھر چلنے لگے اب یہ کیفیت ہے کہ ادھر سے وہ لڑکا پتھر پھینکتا ہے اُس طرف سے چالاک ثانی
پتھر مارتا ہے بیچ مین دونون پتھر آپس مین لڑتے ہین سرمہ ہوجاتے ہین تھوڑی دیر تک دونون
آپس مین اس طور سے لڑے جب اس مین بھی فیصلہ ہوتے نظر نہ آیا تب دونون نے تیغ نیام
انتقام سے لیے اور تیغ چلنے لگا ایک مقام پر لڑکے نے قریب چالاک ثانی کے آکے ایک ہاتھ
تیغ کا مارا اور بآواز بلند نعرہ کیا منم غلام ملکہ ہلال بچہ زن اس زور سے اپنے نعرہ کیا کہ سب
کے دل ہلنے اور چالاک ثانی کا ہاتھ رک گیا لہرانے لگا لڑکے نے چلّے کمند کے اُسکے گلے مین
ڈال دیے جھٹکا مارا چالاک ثانی زمین پر گرا اُسکی مشکین باندھکے ملکہ ہلال بچہ زن کے حوالے کیا

ہلال نیچہ زن نے کنیزون کو حکم کیا او کہا کہ اسکو جا کر قید بہناؤ اور حفاظت سے قید کرو اسکی باتون
پر نہ آنا یہ سب خاندان عمرو ثانی کے لوگ ہین فطرت انکی رگ و ریشہ مین بھری ہی اگر کسی قسم کا
لالچ دین اعتبار نہ کرنا یہ سمجھنا کہ ہماری جان لینے کی تدبیر کی ہی کنیزین قید چالاک ثانی لیکر چلین
اور ایک مقام محفوظ پر لا کے چالاک ثانی کو ہتھکڑیان و بیڑیان پہنائین اور آپ بیٹھ کے اسکی
حفاظت کرنے لگین یہان لڑکا جو ہلال نیچہ زن کو قید سپرد کر کے پلٹا میدان مین آکے اپنے پھر
نعرہ کیا ابکی بار برق ثانی خواجہ عمرو ثانی سے اجازت لیکر نکلا اور میدان مین آیا برق
نے بھی خوب خوب کار نمایان کیے آخر یہ بھی مبہوت ہو گیا لڑکے نے اسکو بھی اسی طرح کمند مار کے
قید کیا اور ملکہ کے حوالے کیا ہلال نیچہ زن نے کنیزون کے سپرد کیا کنیزون نے برق ثانی کو بھی وہین
پہونچا یا جہان چالاک ثانی قید تھا لڑکے نے پھر میدان مین آکے نعرہ کیا اب تو عیارون کے کان
کھڑے ہوئے آپسمین باتین ہونے لگین عمرو ثانی نے پلٹ کے دیکھا ابو الفتح اصفہانی نے
آکر اجازت لی اور طرف میدان کے روانہ ہوئے انھون نے آتے ہی لڑکے پر حلقے کمند
کے مارے لڑکے نے کمند سے نکلکر پھر نعرہ کیا منم غلام ملکہ ہلال نیچہ زن اصفہانی کی بھی
وہی کیفیت ہوئی لڑکے نے انکو بھی گرفتار کر کے حوالے ہلال نیچہ زن کے کیا ملکہ نے انکو بھی وہین
بھیجدیا غرض اسی طرح اس لڑکے نے تیس آدمی گرفتار کیے اب تو عمرو ثانی کو انتشار ہوا
اور رات بھی ہو گئی تھی ہلال نیچہ زن بھی اور وہ لڑکا بھی تھک چکا تھا آخر کار طبل بازگشت بجا
اور دونون لشکر اپنی اپنی طرف پلٹے ہلال نیچہ زن تو نوبت نقارے بجاتی ہوئی چلی اور اپنی
بارگاہ مین آکے عیارون کو طلب کیا صحبت عیش و نشاط برپا کی زمرد بھی یہان ہی کنیزون نے
حسب الطلب اسیرون کو حاضر کیا اسیر سامنے کھڑے ہین زمرد ثانی اور بختگان ہلال کی تعریفین
کر رہے ہین زمرد ثانی کہتا ہی کہ اے ہلال نیچہ زن آج تنے وہ کار نمایان کیا ہی جو کسی سے نہوا تھا
اور یہ وہ لوگ گرفتار ہوئے جو عمرو ثانی کی زینت پہلو قوت بازو تھے اب عمرو ثانی کا گرفتار
کرنا ہی وہ بڑا مکار و غدار ہی ملکہ ہلال نیچہ زن کہتی ہی کہ میرے سامنے کچھ مکر و غدر نہ چلیگا
کل سر میدان اسی طرح سے وہ بھی گرفتار ہونگے سب کو یکبارگی باندھ کے خدمت مین
خداوند افلاک جادو کے لیجاؤنگی زمرد ثانی کہتا ہی مجھکو بھی اسکی امید ہی یہان تو
بزم عیش و عشرت برپا تھی

## اب کیفیت عمرو ثانی کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو میدان سے پلٹے تو اپنی بارگاہ مین جا کے مغموم و مضمحل بیٹھے ہوئے دعا مانگ رہے
تھے کہ خداوندا میری عقل کو زیادہ کر اور حریف پر فتح دے کہ سامنے سے برق فرنگی آتے
تھے انھون نے جو دیکھا کہ مرشدزادے کی یہ کیفیت ہی کہ دست دعا طرف آسمان کے بلند ہین
درگاہ مجیب الدعوات مین بعد الحاح و زاری کچھ عرض کر رہے ہین بہتر برق فرنگی ٹھیر
گئے جب عمرو نے دعا سے فراغت پائی تو برق نے کہا کہ کیون اے مرشدزادے کیا کیفیت ہی

خواجہ عمرو ثانی نے کہا کہ ای برق کیا بتاؤن شعر

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

ای برق عجیب حالت ہی طرفہ کیفیت ہی اُس سے مقابلہ ہی
جو سحر و ساحری مین طاق ہی مکر و حیلہ مین مشاق ہی کوئی تدبیر بن نہین آتی دیکھیے خدا کو کیا
منظور ہی یہ باتین کرتے کرتے خواجہ نے کہا کہ ای برق مین نے سُنا ہی کہ تم زمانہ مین شہنشاہ اوج
عیاری یعنی والد نامدار کے بھیڑیا بننے کی عیاری خوب کرتے تھے برق نے کہا جی ہان یہ عیاری
میری بھی خالی نہین جاتی تھی عمرو ثانی نے کہا کہ اچھا تم میرے سامنے بھیڑیا بنو مین تمکو
دیکھون کہ کیسا بنتے ہو برق نے تو ایک کنارے جاکے پوست گرگ نکالا اور اُسکے درست کرنے
مین مصروف ہوئے یہان خواجہ نے زنبیل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ دادا جان میری صورت ایک چار
برس کی لڑکی کی بن جائے فوراً صورت خواجہ کی بدل گئی اور ایک چار برس کی لڑکی کی شکل بنکر
جہان بیٹھے تھے وہین بیٹھ رہے اب برق وہان سے بھیڑیا بنکے آئے یہان خواجہ کو نہ پایا حیران
ہوکے ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ ابھی مرشدزادے یہان تشریف رکھتے تھے وہ کہان گئے دیکھا کہ انکے
مقام پر ایک لڑکی چار برس کی نہایت حسین دونون ہاتھون مین مہندی لگی ہوئی چھوٹے چھوٹے
سونے کے بتانے گوری گوری کلائیون مین پہنے ہوئے مینڈھیان گندھی ہوئی کنگھی کی ہوئی چھوٹی
چھوٹی بالیان کانون مین پہنے ہوئے مقام پر مرشدزادے کے بیٹھی ہوئی ہی برق نے جو اس لڑکی کو
دیکھا حیران ہوگیا کہ یہ لڑکی کسکی ہی اور یہان کیونکر آئی اور مرشدزادے کس طرف چلے گئے آخر اس سے
ضبط نہو سکا پکار کر آواز دی کہ ای مرشدزادے آپ کہان تشریف لے گئے مین حسب الحکم حاضر ہون تشریف
لائیے ملاحظہ فرمائیے خواجہ نے آواز دی کہ ای برق مین تو یہین موجود ہون تم ناحق پکارتے ہو
برق نے جو اس لڑکی سے یہ کلام سُنا دنگ ہوگیا اب سمجھا کہ یہی مرشدزادہ ہین گرد پھرنے لگا کہا کیا تعریف
کی جائے واقعی اسوقت آپ نے شہنشاہ اوج عیاری یعنی اپنے والد نامدار کو یاد دلا دیا سبحان اللہ کسکی
مجال ہی جو اس فن عیاری مین آپکا مقابلہ کرے عمرو نے کہا کہ ای برق اب یہ وقت تعریف نہین ہی
اب جو مین تجھسے کہون وہ کرو برق نے کہا ارشاد خواجہ نے کہا کہ تم مجھکو اپنی پیٹھ پر لادکے طرف
لشکر ہلال بجہ زن کے لیچلو برق نے یہ سُنکر خواجہ کو پیٹھ پر لادا اور طرف بارگاہ ہلال
کے چلا راستہ طے کرکے قریب بارگاہ پہونچا لوگون کی نگاہ پڑی کہ بھیڑیا ایک حسین لڑکی کو اپنی پیٹھ
پر لادے لیے جاتا ہی سب نے ایک ہلڑ کیا بھیڑیا لڑکی کو چھوڑکے بھاگا لوگون نے لڑکی کو اُٹھا لیا
ہلال بجہ زن کہ ابھی زمرد کو مع جنگان کے رخصت کرچکی ہی اب اپنی خاص صحبت مین بیٹھی ہی دورہ
شراب کا چل رہا ہی نازنینان پری پیکر بیٹھی ہین گانا ہو رہا ہی ملکہ نے جو یہ ہلڑ سُنا اپنے ملازمین سے کہا کہ جاکر
خبر تو لاؤ یہ ہلڑ کیسا ہی ملازم باہر آئے دریافت کرکے پلٹے ملکہ سے آکر عرض کی کہ حضور ایک بھیڑیا ایک لڑکی
کو لیے جاتا تھا حضور کے دربانون نے اسکو مارکر لڑکی کو چھین لیا لڑکی نہایت حسین ہی معلوم ہوتا ہی کہ کسی
رئیس کی لڑکی ہی پیاری پیاری باتین کررہی ہی اپنے والدین کا نام سب کو بتا رہی ہی پہرے پر
سپاہی لڑکی کو لیے ہوئے بیٹھے ہین ہلال بجہ یہ کیفیت سُنی کنیزون سے کہا کہ اُس لڑکی کو ہمارے
سامنے لاؤ ہم بھی اُسکو دیکھین کہ وہ لڑکی کیسی ہی کنیزین یہ حکم پاکر پہرے پر آئین سپاہیون سے

کہا کہ ملکہ عالم لڑکی کو طلب فرماتی ہین سپاہیون نے کچھ عذر نہ کیا لڑکی کو کنیزون کے حوالے کردیا کنیزین اسی لڑکی کو
گود مین اُٹھائے روبرو ملکہ کے لائین لڑکی نے جھک کے ہلال تیجہ زن کو سلام کیا ہلال نے جو اسکی صورت
دیکھی عاشق ہوگئی تمیزداری کو دیکھکر حیران ہوئی کہ اس سن مین ایسی صاحب تمیز ہی معلوم ہوتا ہی کہ واقعی کسی
رئیس کی لڑکی ہی یہ خیال کرکے ہلال تیجہ زن نے اسکو گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا کنیزون سے کہا کہ میرے
دل مین اسکی تمنا بھی تھی کہ میرے اولاد ہو سامری جمشید نے مجھکو یہ اولاد عطا فرمائی مین اسکو اپنی بیٹی کرونگی
کنیزون سے یہ کہکے ملکہ نے کہا کہ بیٹا تم کچھ خوف نہ کرو صدمہ نہ اُٹھاؤ تمھارے ماں باپ سے بڑھکے ہم تمھاری
پرورش کرینگے ایک لحظہ اپنے پاس سے جدا نہونے دینگے اب اگر تمھارے ماں باپ بھی کسی وجہ سے یہانتک
پہونچ جائین اور ہمسے تمکو طلب کرین تو جسطرح ہوگا ہم تمھین اُنکو نہ دینگے اُنسے بھی رسم پیدا کرینگے تمکو اپنے
ہی پاس رکھینگے اب تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو یہ بھیڑیا تمکو کیونکر پاگیا
تمھارے ماں باپ نے تمکو اپنے سے کیونکر جدا کیا والدین تمھارے کون ہین کہان کے رئیس ہین کیا
نام ہی لڑکی نے کہا کہ ای مادر مہربان اب آج سے مین آپکو اپنی ماں تصور کرونگی اپنے والد کی زوجہ سمجھونگی
ای مادر مہربان مین ایک تاجر کی بیٹی ہون باپ میرا سلطان تاجران ہو شاید آپ نے اُنکا نام سنا ہوگا ملکہ نے
کہا کہ اب تم بتاؤ لڑکی نے کہا کہ نام میرے باپ کا ایاز اصفہانی ہی سب تاجر اُسکو مانتے ہین اپنے سے
بہتر جانتے ہین مین اُسکی دختر ہون اُسوقت کیفیت یہ ہوئی آج کئی برس کے بعد صبح کو والد نامدار سفر سے
آئے مین پیدا بھی نہین ہوئی تھی کہ والد نامدار نے جانب حلب کوچ کیا تھا جب سے آج صبح کو تشریف
لائے مجھکو جو دیکھا تو نہ پہچانا والدہ معظمہ سے دریافت فرمایا کہ یہ لڑکی کسکی ہی اُنھون نے کہا کہ یہ تمھاری دختر
نیک اختر ہی والد نے جوش پدری مین مجھے گلے سے لگایا بہت خوش ہوے میرے لیے دعائین کرنے لگے دن
بھر تو اُنکی خبر آمد سنکر اہل شہر ملنے کے واسطے آیا کیے اُنھین اندر تشریف لانیکی فرصت نہین ہوئی جب شام
ہوئی تو سب کو رخصت کرکے محل مین تشریف لائے والدہ ماجدہ نے باغ مین فرش بچھوایا تھا وہان مین
بھی اُنکے پاس بیٹھی تھی کہ والد نامدار بھی وہان تشریف لائے دسترخوان بچھا سب نے ملکر کھانا کھایا جب
دسترخوان اُٹھ گیا تو صراحیان شراب کی آئین مین نے ایک جام بھرکے والد نامدار کو دیا اُنھون نے پی لیا
پھر دوسرا جام بھرکے والدہ ماجدہ کو دیا اُنھون نے بھی پیا اسی طرح مین نے دو جام دونون صاحبون
کو پلائے کہ والد ماجد نے والدہ سے فرمایا کہ ذرا بارہ دری مین چلو تمسے کچھ کہنا ہی والدہ نے کچھ انکار کیا
آخر کو اُنکے ہمراہ چلین مین بھی اُٹھی تھی کہ اُنکے ہمراہ جاؤن والد نامدار نے فرمایا کہ بیٹا تم یہین ٹھہرو کیا
ہم کہین جاتے ہین ابھی ابھی آتے ہین تم یہین بیٹھی رہو ہمارے واسطے ایک ساغر بھر رکھو مین اُنکے
ارشاد کے موجب وہین ٹھہری اور صراحی سے شراب اُنڈیلنے لگی وہ دونون صاحب تو بارہ دری
مین داخل ہوے مین تنہا رہگئی یکایک کان مین میرے کھٹ پٹ کی آواز آئی مین سمجھی کوئی کنیز
میری تنہائی پر خیال کرکے والد نامدار نے بھیجی ہی وہ آتی ہوگی مین یہ تصور کررہی تھی کہ دیکھا سامنے سے
ایک بھیڑیا چلا آتا ہی مین نے چاہا کہ اُٹھکے بھاگون لیکن وہ جست کرکے جہان مین بیٹھی تھی وہان
آیا اور مجھکو اپنی پیٹھ پر لادکے لے چلا آپکے لشکر کی طرف سے گذرا یہان لوگون کو رحم آگیا مجھکو اُس
ظالم کے پنجے سے چھوڑایا نہین تو وہ کہین لیجاتا مجھے ہلاک کرتا اپنا شکم بھرتا میری جان جاتی والدین

کی نہین معلوم کیا کیفیت ہوتی لیکن آپکے ملازمون نے جان بچائی اب یہی مجھکو بھی خیال ہی کہ نہین معلوم والدین
کی کیا کیفیت ہوگی اپنا کیا حال کیا ہوگا والدہ نے تو مجھکو آج ہی دیکھا ہی افسوس کہ وہ جی بھر کے دیکھنے بھی نہ پائی
کہ فلک نے اُنکے قدمون سے مجھے جدا کیا اور والدہ نے تو اتنے دونون مجھے پرورش کیا ہی راتون کو میرے
واسطے جاگی ہین دن کو میرے لیے اپنا آرام ترک کیا ہی مجھکو تو اُنکی بابت یہ گمان ہی کہ میری جدائی مین زندہ
نہ رہینگی اپنی جان دے دینگی والد بھی اپنی بڑی کیفیت کرینگے والدہ سے فرماتے تھے کہ اب خدا نے
ہمکو اولاد بھی عطا فرمائی یہ مراد بھی ہماری برآئی اب مین اسکی شادی بہت جلدی کرونگا اپنے تمام ہم پیشہ
لوگون کو جمع کرونگا اسی وجہ سے میرا ایک قوت بازو اور ہوگا پھر مین تو ایک گوشے مین بیٹھکے اپنی
بقیہ عمر صرف کرونگا اسی کو سب اختیار دونگا جو اُسکے مزاج مین آئیگا وہ کریگا اگر تجارت کی طرف طبیعت
راغب ہوگی تو بہتر ہی ورنہ کس بات کی کمی ہی سب بعیش و آرام بسر کرینگے اور اسکے علاوہ بہت سی
باتین فرماتے تھے وہ اپنی کیا کیفیت کرینگے علاوہ اُنکے جسقدر عزیز ہین مجھے زیادہ عزیز رکھتے ہین
سب کی کیا کیفیت ہوگی لڑکی نے جو یہ باتین ہلال سے کہین ملکہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے
ہوش اُڑ گئے کہ ایسی صاحب تمیز و فصیح البیان اس سن کی لڑکی آجتک نگاہ سے نہین گذری واقعی
یہ تاجر کی لڑکی ہی اب تو ہلال بیجہ زن مخاطب ہوئی لڑکی کی طرف اشارہ کیا اور کہا بیٹا تم کسی بات
کا صدمہ نہ کرو مجھے اپنی ماں سمجھو تمھارے والدین کیسے تھے مجھکو تو اُنکی یہ کیفیت سُنکر بہت تعجب ہوتا ہی
کنیزون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو اتنی سی جان کو باغ مین اکیلا چھوڑ کے آپ عیش و عشرت
مین مصروف ہوئے باپ تو خیر کہ وہ مرد ہی مگر ماں کو کیونکر یہ بات گوارا ہوئی کہ اپنی اولاد کو اکیلا
باغ مین چھوڑ دیا ویسے ہی اپنے کیے کی سزا پائی اگر مجھکو اس لڑکی کے ماں باپ ملین تو مین اُنسے
کہون کہ تمھین یہ بات زیبا تھی کہ اپنی ایسی صاحب تمیز لڑکی کو اسطرح تنہا باغ مین چھوڑ دیا اگر مین
یہان نہوتی اور میرے ملازم بھیڑیے کو ہلاک نہ کرتے تو بچی کی جان مفت مین جاتی اب اپنے کیے کی
سزا پا رہے ہونگے آنکھون سے آنسو بہا رہے ہونگے باپ کہتے ہونگے کہ ہاے مین نے تو اپنی نور چشم کو
آج ہی دیکھا تھا ماں کہتی ہونگی کہ مین نے تو اتنے دنون ریاض کیا ہاے آج اُسکا یہ پھل ملا اب
اب کوئی اُنسے جا کر اس حالت مین پوچھے کہ تم تو شراب کے نشے اور جوش مستی مین دیوانے ہوگئے
اپنے ہاتھ سے لڑکی کو کھویا آخر اُسکو تنہا کیون چھوڑا مجھے ایسی باتین پسند نہین آتین ہین اب شاید
وہ اسکے ماں باپ پتہ لگا لینگے پھر تب آئینگے مین تو قیامت برپا کرونگی لڑکی کو ہرگز نہ دونگی اگر بہت
بگڑینگے تو صاف صاف اُنسے کہدونگی کہ اب آپ مہربانی فرمائیے لڑکی کو نہ لیجائیے ایک بار تو بھیڑیے سے
ہم لوگون نے بچایا اب کی اسکے دشمنون کو شیر ہی کھا جائیگا اور کوئی بچانے والا بھی نہ ملیگا معلوم ہوتا
ہی کہ آپکو اولاد پیاری نہین ہی اب مین اسکو اپنے پاس رکھونگی آپ سے زیادہ اسکی خدمتگذاری کرونگی
لڑکی بھی سر جھکائے یہ سب باتین سُن رہی ہی سب کنیزین بجا و درست کہتی جاتی ہین جب
ملکہ خاموش ہوئی تو لڑکی نے ایک بات پھر چھیڑ دی ہلال بیجہ زن نے پھر سب کو اپنے
سے مخاطب کر لیا اب خواجہ عمرو ثانی یہ سوچ رہے ہین کہ مین کس طور سے عیاری کرون
گردیکھا سامنے عیاران اسلام مسلسل مطوق کھڑے ہین عمرو ثانی کے دل پر قلق ہوا کہا

کہ ای مادر مہربان یہ موے سونڈی کاٹے کون ہین جو میری طرف دیکھتے جاتے ہین مجھکو انکی نگاہون
سے ڈر معلوم ہوتا ہی کیا آنکھین نکال نکال کے دیکھ رہے ہین ہلال نیچہ زن نے کہا کہ بیٹا یہ
عمرو ثانی کے لشکر کے عیار ہین اور اُسی کے شاگرد ہین لڑکی نے کہا انسے کہدیجیے کہ منھ پھیر
کے بیٹھین میری طرف نہ دیکھین ہلال نیچہ زن نے عیارون سے کہا کہ اپنے اپنے منھ اُس طرف
کو پھیر لو ادھر نہ دیکھو ہماری صاحبزادی بلند اقبال ڈرتی ہین عیارون نے مجبور ہوکے منھ اپنے
اپنے پھیر لیے آپس مین کہنے لگے کہ لڑکی بڑی تیز ہی نہین معلوم کہان سے آئی ہی کیا باتین کرتی ہی ملکہ
سی تند مزاج کو دو ہی باتون مین رام کر لیا ہمارے منھ ادھر پھیروا دیے کوئی کہتا ہی بھائی
مجھکو تو اس لڑکی پر پیار آتا ہی اگر ملجائے تو مین اپنی بیٹی بناؤن عیار تو یہ باتین کر رہے ہین
کہ ادھر لڑکی نے ملکہ سے کہا کہ ای مادر مہربان آپ شراب پیجیے گا ملکہ نے کہا کہ نہین بیٹا مین نے
شراب بہت پی ہی نشہ موجود ہی اب نہین پیونگی لڑکی نے کہا کہ مین تو ضرور پلاؤنگی یہ کہکے
صراحی کی طرف ہاتھ بڑھایا ہلال نے کہا کہ صراحی کا لنگر تجھسے نہین سنبھلے گا سنبھل کے شراب
انڈیلنا لڑکی نے جام بلورین مین شراب انڈیلی اور تھوڑی بیہوشی ہلال کی نگاہ بچا کے
اسمین ملا دی اور جام اپنے ہاتھ مین لیکر ہلال کے منھ کے پاس لائی اور کہا کہ آپ نوش
فرمائیے ملکہ نے شراب پی لی تھوڑی دیر ہو گذری اور ہلال بیہوش نہوئی خواجہ نے
پھر شراب کی طرف ہاتھ بڑھایا ہلال نے کہا کہ اب مین نہ پیونگی نشہ بہت ہو جائیگا لڑکی
نے کہا کہ امان جان آپکو میرے سر کی قسم ایک جام اور پی لیجیے ہلال نیچہ زن نے کہا بیٹی
تمنے مجھکو قسم دیکر مجبور کر دیا اچھا تمھاری خوشی کرونگی ایک جام اور پیونگی لڑکی صراحی ہاتھ
مین لیکر چلی بالاتفاق سے صحرا مین سے کسی جانور کے بولنے کی آواز آئی لڑکی نے صراحی ہاتھ سے
چھوڑ دی شراب سب فرش پر گری اور ہلال نیچہ زن کے گلے مین ہاتھ ڈال کے یہ کہکر لپٹ
گئی کہ امان جان بھیڑیا آتا ہی وہ آواز دے رہا ہی جلدی کسیکو بھیجیے کہ وہ جاکر اُسکو ہکا دے نہین
مین اس خوف سے مر جاؤنگی ہلال نے اُسکو لپٹا لیا اور کہا کہ بیٹا اب بھیڑیا کہان ہی لڑکی نے
کہا کہ بول تو رہا ہی ملکہ نے کہا اچھا ہم اسکا انتظام کرتے ہین یہ کہکر کنیزون سے کہا کہ تم سب جاؤ
جتنی رات باقی ہی درخیمے سے نہ ہٹنا وہین کھڑی رہنا اور پہرے پر جو لوگ ہین اُنسے کہو کہ بھیڑیے
کو ہکا دین صاحبزادی ڈرتی ہین یہ سنکر سب کنیزین تو وہان سے اُٹھین عمرو ثانی اور
ہلال وہان تنہا رہے اب خواجہ عمرو ثانی اپنے جی مین کہتے ہین کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ اب تک
یہ بیہوش نہوئی اُنھون نے پھر جام شراب بھرا اور کہا کہ مین نے آپکو قسم دی تھی آپ نے
جام نہین پیا ملکہ نے کہا کہ اچھا لاؤ لڑکی نے وہ جام اپنے ہاتھ مین اُٹھایا گھائی سے ساڑھے
تین ماشے بیہوشی کی پڑیا نکالی اور آنکھ بچا کے جام مین ملا دی اور ہلال نیچہ زن کو وہ جام
پلا دیا اب شراب پیتے ہی ملکہ کا سر چکر آیا اسنے خیال کیا کہ شراب آج مین نے بہت پی ہی
اس سبب سے یہ بات ہوئی ہی اب لڑکی ذرا اس سے دور ہٹ کے بیٹھی کہ اسکو خیال آیا
کہ مجھے خواجہ عمرو ثانی نے کہا تھا کہ تجھکو تین برس کی لڑکی گرفتار کر لائیگی کہین یہ لڑکی

وہی تو نہین یہ خیال کرکے اُتھی لڑکی سنے پیچھے سرکنا شروع کیا دو قدم چلی تھی کہ تیسرے
قدم بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گری عمرو ثانی نے نعرہ کرکے مشکین اسکی باندھین زبان مین
سوزن دیئے سوچے کہ اگر خواجہ تم اسکو یون لیکر چلے شاید راہ مین کوئی اُفتاد پڑے اور یہ
رہا ہو جائے تو پھر اسکا اسیر ہونا بہت دشوار ہوگا اس سے بہتر یہ ہوگا کہ اسکو نذر زنبیل کرو
یہ سوچ کے عمرو ثانی سنے اسکو تو نذر زنبیل کیا اور اپنے عیارون کو رہا کیا عیارون سنے جو
خواجہ عمرو ثانی کو دیکھا خوش ہوگئے تعریفین کرنے لگے کہ ای خواجہ عمرو کیا کہنا کوئی کہتا ہی
کہ ای اُستاد کیا کہنا سوائے آپکے اور یہ بات کسکو حاصل ہی کون آپ سے مقابلہ کرسکتا ہی عمرو
تو سب کی باتین سنتے ہوئے سب کو اپنے ہمراہ لیکر ایک طرف سے مع اپنے چالاک کرکے نکل گئے

## اب کیفیت لشکر ہلال کی ملاحظہ فرمائیے

کہ تمام سپاہی اور کنیزین بانس ہاتھون مین لیے ہوئے تمام صحرا بھر مین ہڑسے ہڑسے کرتی پھرتی ہین
اگر کسی درخت کا پتہ بھی کہین کھڑکا تو کہا کہ وہ بھیڑیا جاتا ہی جانے نہ پائے مار لینا تمام صحرا مین ایک بلا ہی
ہی کہ مار لو جانے نہ پائے ایک کہتا ہی کہ وہ بھیڑیا جاتا ہی ادھر مین جا رہوں چلے لینا لینا کہتے ہوئے کہین
گڑھے مین پاؤن پڑا دہم سے گرے پکار کر آواز دی کہ ارے بھائیو دوڑو بھیڑیا پکڑے لیے جاتا ہی
چند آدمی جھپٹ سے پہونچے کہا کہ ارے بھائی یہان تو کوئی بھی نہین ہی کہا نہین مجکو جو آتے دیکھا
مجھے یہان چھوڑ کے بھاگ گیا یہ ہلڑ جو بجتگان نے سنا زمرد ثانی سے کہا کہ آپ سماعت فرماتے
ہین کہ یہ غل کیسا ہو رہا ہی کچھ آدمیون کو بھیجیے وہ جا کر خبر لائین کہین معاملہ دگرگون نہو جائے
زمرد ثانی نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی مین نے تقدیر کردی ہی اور میری
تقدیر کی ہوئی بہت مضبوط ہوتی ہی مین ویسی تقدیر نہین کرتا جیسے والد نامدار اکثر تقدیرین
کیا کرتے تھے وہ بالکل بودی ہوتی تھین اور وہ اہل اسلام کی رعایت بھی بوجوہ کرتے تھے اور
مجھے ذرا ان لوگون کی رعایت نہین ہی بجتگان نے جو اسکو شراب کے نشے مین بدمست پایا
خوش ہو رہا جی مین کہنے لگا کہ دیوانہ ہوا ہی تقدیر کیا کریگا بھاگا کو ٹیڑا پھرتا ہی مسلمانون کا نام
سنکر روح کانپتی ہی یہ تقدیر کریگا بجتگان تو بجا درست کہکر خاموش ہو رہا یہان سب اُسی طرح
غل مچایا کیے اور عمرو ثانی مع اپنے ہمراہیون کے طرف لشکر صاحبقران کے چلے اور ہرکارون نے
بڑھکے یہ خبر امیر ثانی کو پہونچائی کہ خواجہ عمرو ہلال کو گرفتار کرکے لائے ہین امیر نے جو وقت سے
یہ خبر سنی تھی کہ خواجہ ہلال نیچہ زن کی بارگاہ مین گئے ہین اُسی وقت سے خواجہ کے منتظر
بیٹھے تھے یہ خبر سنکر بارگاہ سے نکلے اور فرط شوق مین مع اپنے چند سردارون کے یہ کہکر آگے بڑھے
کہ چلکر خواجہ سے راہ مین ملاقات کرین رات بھی بہت تھوڑی باقی ہی خواجہ عمرو ورواروی کرتے
ہوئے آتے ہین کہ دیکھا اُنھون نے سامنے روشنی دکھائی دیتی ہی خواجہ رُکے روشنی جب آگے
بڑھی تو دیکھا کہ صاحبقران زمان اور کئی سردار انکے ہمراہ آتے ہین صاحبقران نے بھی آواز
عمرو کی پا کے کہا کہ خواجہ کیا کارنمایان کیا ہی عمرو ثانی سنے سلام کیا اور کہا کہ آقا مین نے جرأت کی

شرط کی تھی وہ پوری کی جب حاضر ہونگا تو ہوشیار کرکے سب دریافت کرادونگا امیر ثانی تعریفین
کر رہے ہین خواجہ بہت قریب آگئے ہین کہ ایک بجلی آسمان سے چمک کر زمین پر گری اور ایک
سنہری پنجہ اُس بجلی سے پیدا ہوا عمرو ثانی کو اُٹھا لے چلا امیر ثانی نے بہت تدبیرین کین تیر مارنا چاہا
مگر اُس پنجہ کا پھر نشان نہ معلوم ہوا امیر ثانی مغموم و مضمحل وہان سے پلٹے سردارون سے کہتے
ہوئے کہ یارو غضب ہو گیا خواجہ عمرو کو پنجہ اُٹھا لیگیا نہین معلوم اب خواجہ پر کیا گذری امیر ثانی
یہ کہتے ہوئے وہان سے آئے خیال کیا تو صبح ہو گئی ہے صاحبقران نے نماز پڑھی اور بارگاہ کی طرف
چلے بارگاہ مین آکے جلوہ فرما ہوئے سردارون سے عمرو ثانی کی باتین کرنے لگے انکو تو
اسی کیفیت مین چھوڑئیے

## اب دو کلمہ داستان زمرد ثانی سے ملاحظہ فرمائیے

کہ جب صبح کو یہ اور بختگان خواب غفلت سے بیدار ہوئے تو ہرکارونے آکر عرض کی کہ حضور رات کو
ہلال بچہ زن کو کوئی لیگیا تمام رات لشکر صحرا مین ہر طرف ڈھونڈھتا پھرا بختگان نے جھک کے زمرد
کو سلام کیا اور کہا کہ آپ نے تو تقدیر مستحکم کی تھی یہ بودی کیونکر ہو گئی زمرد ثانی شرمندہ ہوا اور
کہا کہ ای بختگان تم نہین جانتے ہو اسمین ایک وجہ تھی اسکے باعث سے ہلال بچہ زن گرفتار ہوئی
بختگان نے ہرکارون سے پوچھا کہ اری یہ رات کو تمام صحرا مین ہڑ کیسا تھا یہ جواب شب کو معلوم ہوا کہ
ملکہ ہلال کو کوئی لیگیا رات بھر سب کیا کرتے رہے ہرکارون نے کہا کہ حضور شب بھر بھیڑیا پکارتا رہتا
تھے کہا اری بھیڑیا کیسا کہا حضور اصل مقدمہ یہ ہے کہ ایک بھیڑیا ایک لڑکی کو اُٹھا کر لایا تھا پہرے والون
نے اُس سے لڑکی کو چھین لیا یہ خبر ہلال بچہ زن کو معلوم ہوئی ہلال نے لڑکی کو بلایا چونکہ لڑکی بہت
خوبصورت تھی ہلال بچہ زن کو بہت پیار آیا اسکو اپنی بیٹی کیا لڑکی نے بھی ایسی باتین کین کہ
ہلال بچہ زن کو رام کر لیا وہی بیٹھی تھی کہ صحرا مین بھیڑیا بولا لڑکی ڈرنے لگی ملکہ نے سپہ کو حکم
دیا کہ جا کر بھیڑیے کو بھگاؤ جب سب بھگانے گئے تو ہلال بچہ زن اور وہی لڑکی بارگاہ سے غائب ہو گئین
سب لوگ یونہین چیختے پیٹتے رہے بختگان نے زانو پر ہاتھ مارا کہا کہ بڑا غضب ہوا جس امر کا ہمکو ڈر
تھا وہی پیش آیا کیون ای خداوند میرا آپ سے جھوٹ نکلے زمرد ثانی کو بھی حیرت ہو گئی اور کہا مین بہت
حیران ہون کہ چار برس کی لڑکی کیونکر آئی اگر کسی کی صورت بنکر کوئی عیار جاتا اور وہ جوان ہوتا تو ایسی
صورت ممکن تھی یا بڈھا ہوتا تو ممکن تھی یہ چار برس کی لڑکی کیونکر بنگیا زمرد ثانی سے بختگان نے کہا کہ
حضور یہ لوگ آفت کے پتلے ہین انسے کیا تعجب ہے جو چاہین وہ کرین خیر آپ ذکر کو تو جانے دیجئے یہ فرمائیے کہ
اب تدبیر جنگ کیا ہو زمرد ثانی نے کہا کہ عماد بن تہران آیا ہے وہ لشکر اسلام سے مقابلہ کریگا بختگان نے
کہا بہتر ہے مگر نہین معلوم کہ ہلال بچہ زن پر کیا گذری ادھر تو لشکر زمرد ثانی مین ہلال بچہ زن کا تردد تھا
اور ادھر لشکر امیر ثانی مین خواجہ کی فکر ہے دن تو اسی فکر و تجسس مین گذرا جب شام ہوئی تو زمرد ثانی
نے کہا کہ ای بختگان طبل جنگی بجواؤ بختگان نے آکر حکم دیا طبل جنگی بجا عماد بن تہران نے بجوایا
ہرکارے لشکر اسلام کے جو حاضر تھے یہ خبرین لیکر روانہ ہوئے اور خدمت مین امیر ثانی کے آئے بعد دعا و ثنا کے

عرض کی کہ حضور زمرد ثانی نے طبل جنگی نام پر قہار بن مہران کے بجوایا اور امیر ثانی نے کہا کہ ہمارے لشکر
مین بھی بعنایت الٰہی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین تیاریان
رہین جب شہسوار عرصۂ مشرق نے سمند مغرب پر کمر باندھی اور نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر توسن فلک پر جلوہ افروز
ہوا اور فوج ثوابت وسیارگان خوف سے گریزان ہوئی صاحبقران زمان نے بخضوع وخشوع فریضۂ
سحری ادا کیا اور محلسرا سے برآمد ہوئے ملازم نے اسپ صبا رفتار در دولت پر حاضر کیا امیر ثانی
نام خدا لیکر پشت مرکب پر بیٹھے سب سردار بھی مسلح ومکمل ہوکر حاضر دردولت صاحبقرانی ہوئے امیر نے
سب کو اپنی پشت پر لیا گھوڑا بڑھا کر طرف میدان کارزار کے چلے راہ طی کرکے میدان رزمگاہ مین آکر
پہونچے صفین جما کر بصد عزت واحتشام کھڑے ہوئے کہ دیکھا ایک جانب سے قہار بن مہران بڑی
جمعیت سے چلا آتا ہے آتے آتے امیر کے مقابلے مین آیا زمرد ثانی کا بھی تخت آیا جب دونون لشکرون
کی صفین آراستہ ہو چکین تو نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کر ہٹے قہار بن مہران گھوڑا جھپکا کر میدان
مین آیا اور آواز دی کہ ای فرزند خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آئے اسنے جو نعرہ کیا
تو الماس بن لندھور امیر کے سامنے آیا اور عرض کی کہ ای شہریار اجازت میدان ہو امیر نے فرمایا
ای الماس جاؤ حوالے خدا کے کیا الماس بھی گھوڑا جھپکا کے میدان مین آیا دونون پہلوان آپس مین
نگاوردن ہوے نیزہ بازی ہونے لگی قہار کو اپنی نیزہ بازی پر بڑا ناز ہے الماس نے ایک مقام پر
گلوگاہ کو بچا کے ہاتھ نیزے پر ڈال دیا اور نیزہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور توڑ کے پھینکدیا اسکو غصہ
آیا گرز اٹھایا گرز چلنے لگا بڑی دیر تک دونون جوانون سے خوب گرز چلا الماس نے ایک مقام پر
خالی دیکر گرز پر بھی ہاتھ ڈال دیا اور اسکے ہاتھ سے گرز بھی چھین کر پھینکدیا تب تو اسکو اور زیادہ غصہ آیا
تلوار کو کھینچ کے کہنے لگا کہ ای جوان تو نے یہ دونون حربے میرے چھین لیے اب اپنی جان بچا کر کہان جائیگا
الماس نے کہا او بے ادب اس یاوہ گوئی سے کیا کام ہے لا جو ضرب رکھتا ہو اسنے تلوار کا ہاتھ مارا
الماس نے چاہا کہ مین بار خالی دیکر تیغ پر ہاتھ ڈالون کہ گھوڑے نے سکندری کھائی تیغ چل چکا
تھا الماس سپر بھی نہ اٹھا سکے کہ تیغ سر پر پڑا تا دو ابرو پہونچا الماس نے دستانہ مار دیا تیغ تو
چھٹا کر نکل گیا خون کی چادر اسکے منہ پر آئی قریب تھا لڑکھڑا کے گھوڑے سے زمین کا ہو فوج
انکو لیگئے اب اسکے بعد ابراہیم بن مالک لشکر سے نکلے اور میدان کارزار مین آئے ڈٹ کر
آواز دی کہ او قہار بن مہران لا جو حربہ رکھتا ہو اسنے وہی تیغ انپر بھی ماری ابراہیم نے سپر کو
چہرے کی پناہ کیا تیغ اچٹ کر سر مرکب پر آیا مرکب ابراہیم کا مارا گیا یہ گھوڑے سے گرے
چاہا کہ سنبھلین مگر نہ سنبھل سکے قہار بن مہران نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ شانہ ابراہیم بن مالک
کا زخمی ہوا قہار نے چاہا دوسرا وار کرون مگر انکی مدد کے واسطے لشکر سے کچھ آدمی پہونچ گئے
اور ابراہیم بن مالک کو اٹھا لائے اب اسنے منہ سے لاف وگزاف بکنا شروع کیا کہ
علقمہ بن جمہور نے صاحبقران سے آکر اجازت میدان طلب کی صاحبقران
نے انکو بھی اجازت دی علقمہ میدان مین آیا یہ بھی اسی طور سے زخمی ہوا یونہی کئی سردار
لشکر اسلام کے قہار بن مہران کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تب تو صاحبقران کی زبان سے نکلا کہ

کون تم مین سے ایسا ہی جو میرے مقابلے کی تاب لاسکے یا مجھسے آنکھ ملاسکے بہتر اسی مین ہی کہ اب
سب میرے ہمراہ پاس خداوند افلاک جادو کے چلو اپنی خطائین معاف کراؤ یہ سنکر طرماس بن
طہماس کو غصہ آیا صف سے نکلکر روبروے صاحبقران حاضر ہوا عرض کی حضور اجازت
میدان مرحمت ہو امیر ثانی نے اسکو بھی اجازت دی اسنے میدان کی راہ لی مقابلے مین
جہار بن مہران کے آکر للکارا کہ او نابکار کیا لات وگزاف منھ سے نکالتا ہی بس زیادہ یاوہ گوئی
نہ کرنا لا جو کسر رکھتا ہو اپنے وار تیغ کا کیا طرماس نے ساطور کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ اسکا
ساطور پر سے اچٹ گیا طرماس نے وہی ساطور اسکے سر پر مارا اسنے چاہا سپر کو چہرے کی پناہ کرون
مگر ساطور سر تک پہونچ چکا تھا خود سر کو کاٹ صندوق سینہ مین در آیا صندوق سینہ سے کاٹ کر جو بڑھا
تو اسکے گینڈ سے کمر تک ٹکڑے ہوکے زمین کو بوسہ دیا باب جہار بن مہران کے مع کرگدن چار ٹکڑے ہوئے
فوج اسلام سے صداے تحسین وآفرین بلند ہوئی لشکر جہار نے جو یہ سوکر دیکھا طرماس کو آکر گھیرا ادھر
سے فوج اسلام بھی براے مدد طرماس بڑھی تلوار چلنے لگی دریاے خون بہنے لگا سر وخود سرون کے
ٹھوکرین کھانے لگے ہنگامہ دار وگیر بلند ہوا کافرون کا دل دردمند ہوا سپاہ اسلام نے لشکر کفار کا
محاصرہ کر لیا سر کٹ کٹ کے گرنے امیر ثانی نے بڑھکر علم فوج قایم کیا دیکھا کہ زمرد ثانی اپنے تئین بچائے
ہوئے کھڑا ہی امیر ثانی نے چاہا کہ مین زمرد ثانی کو بڑھکے اٹھا لون کہ بختگان کی نگاہ صاحبقران
زمان پر پڑی اور تیور امیر ثانی کے بُرے پائے زمرد ثانی سے کہا کہ طبل امان جلد بجوائیے نہین
تو غضب ہو جائیگا دیکھیے حمزہ ثانی کے تیور بُرے ہین اُنکی طرف بڑھتے ہوئے چلے آتے ہین
کہین ایسا نہو کہ یہان تک پہونچ جائین زمرد ثانی نے جو امیر ثانی کے تیور دیکھے کانپ گیا سمجھا
کہ اگر اسوقت امیر مجھکو پائینگے زندہ نہ چھوڑینگے یہ سوچ کر اسنے جلدی سے حکم دیا کہ طبل بازگشت
پر چوب پڑے صاحبقران فتح وفیروزی طرف اپنی بارگاہ کے پلٹے اور زمرد ثانی اور بختگان بصد رنج
وغم اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے یہان آکر بختگان سے زمرد ثانی نے کہا کہ اب کیا انتظام کرنا چاہیے
بختگان نے جواب دیا کہ ابھی تو جنگ موقوف رکھیے اور ایک عرضی بخدمت خداوند افلاک
اس حال پر ملال کی تحریر کرکے روانہ فرمائیے جب افلاک کی نگاہ سے یہ واقعہ گذرے گا
ضرور کچھ انتظام کریگا یقین ہی کسی امیر کو روانہ کرے زمرد نے کہا کہ میرے نزدیک بھی یہی بہتر ہی
یہ رائے کرکے ایک عرضی اس مضمون کی زمرد نے تحریر کی کہ ای خداوند افلاک آپ نے ایک
پہلوان اور ایک عیار بچی کو براے مدد خاکسار روانہ کیا تھا انکے حالات تحریر کرنے کی کوئی ضرورت
نہین قدرت کو ضرور فرشتون نے خبر پہونچائی ہوگی لیکن مین پھر عرض کرتا ہون کہ عیار بچی کو تو ساربان بادیہ
نے گرفتار کر لیا اور جہار بن مہران کو طرماس بن طہماس نے قتل کیا اب مین بے یار ومددگار
اس صحرا مین پڑا ہون اب قدرت میری مدد فرمائین یہ عرضی لکھکر ایک نامہ دار کے ہاتھ طرف شہر افلاک
کے روانہ کی نامہ دار دو چار کوس کی راہ طی کرکے پاس افلاک کے پہونچا عرضی زمرد ثانی کی پیش
کی افلاک نے عرضی کا لفافہ چاک کیا اب جو دیکھا تو اسمین یہ مضمون لکھا تھا پڑھتے ہی افلاک کو
غصہ آیا اور کہا کہ اہل اسلام بڑے زبردست ہوگئے ہین کہ فرستادگان قدرت کو تباہ وبرباد کرتے

ہین یہ کہکر علامہ بن دمامہ سے کہا کہ تم کس شخص کو گرفتار کرکے لائی ہو علامہ بن دمامہ نے کہا
کہ مین اُس شخص کو لائی ہون جس سے مجھے یہ خوف تھا کہ یہی ایک روز میرا قاتل ہوگا اُسنے جا کر بارگاہ
ہلال تیجہ زن مین آفت برپا کردی ہلال تیجہ زن کو گرفتار کرکے چلا تھا کہ میرا گذر اُس جا ہوا دیکھا
مین نے کہ وہی شخص ہی مین نے اُسکی کمر مین پیچ دیا اور لے اُڑی افلاک نے کہا کہ آخر نام تو مین اُسکا سنون
علامہ بن دمامہ نے کہا کہ ای خداوند نام تو اُسکا لیتے ہوئے اچھا نہین معلوم ہوتا کیونکہ اُسکے نام مین
ایک تاثیر بھی ہی کہ جہان اُسکا نام لیا اور ایک دو بار کہا وہ اُس محفل مین موجود ہوا افلاک نے کہا جب
وہ اسیر ہوا اور مبتلاے سحر ہی تو کیا کر سکتا ہی علامہ بن دمامہ نے کہا کہ ساربان زادہ یعنی خواجہ عمرو جسکو
سب کہتے ہین یہی عیار مشہور ہی افلاک نے جو عمرو ثانی کا نام سنا خوش ہو کر کہا کہ ای علامہ کیا واقعی تم
ساربان زادے کو گرفتار کر لائین ہی تو مجھکو بھی تلاش تھی لاؤ جلد اُسکو حاضر دربار کرو مین ابھی اُسکو قتل کرونگا
تب خون ہمارے جہان کا بدلا ہوگا اسی واسطے مین نے تمسے دریافت کیا تھا کہ تم کس کو گرفتار کرکے
لائی ہو علامہ نے کہا کہ مین ابھی حاضر کرتی ہون یہ کہکر وہان سے چلی جہان خواجہ کو
قید کیا تھا وہان آئی قفس خواجہ کا اُتارا اور دربار مین افلاک جادو کے لا کر رکھدیا افلاک
نے کہا کہ ہلال تیجہ زن کہان ہی علامہ نے کہا کہ مین کیا جانون یہی جانتا ہوگا افلاک نے
خواجہ سے پوچھا کہ ہلال کو تونے کیا کیا خواجہ نے کہا کہ میرے پاس ہی کہا لاؤ مجھکو دو عمرو ثانی
نے کہا یا خداوند وہ یون تھوڑی آسکتی ہی اُسکے واسطے بڑا انتظام کرنا پڑیگا جب وہ ملیگی افلاک نے
کہا کہ انتظام کیا کرنا پڑیگا خواجہ نے کہا کہ بہت روپیہ صرف ہوگا افلاک نے کہا کہ آخر روپیہ
کاہے مین صرف ہوگا خواجہ نے کہا کہ روپیہ اسمین صرف ہوگا کہ مین نے اُسکو نذر زنبیل کردیا ہی
اب وہ وہان بڑی تکلیف مین ہی جب مین اُسکو طلب کرونگا تو تین دربند ہین ہر ایک دربند کا
حاکم بے پانچ ہزار روپیہ لیے ہوئے اُسکو آنے نہین دیگا افلاک نے کہا کہ اچھا ای خواجہ
تجھکو پندرہ ہزار روپیہ دیا جاتا ہی لیکن تم ہلال تیجہ زن کو جلد نکالدو عمرو نے کہا تو یہان مین تھوڑی نکال
سکتا ہون کسیکے سامنے کوئی زنبیل سے برآمد نہین ہوتا ہی مجھکو ایک تخلیہ کا مقام بتایا جائے مین
وہان جاؤن حاکمان دربند زنبیل کو روپیہ پہونچاؤن تب وہ آئیگی افلاک نے کہا کہ اچھا خواجہ
تجکو ایک مقام تخلیہ بھی ملتا ہی حکم دیا کہ ہمارے خلوت خانے مین قفس خواجہ کا لیجاؤ خواجہ نے کہا
کہ قفس مین تو مین بڑی مشکل سے دب کر بیٹھا ہون بھلا جب اُسکو نکالونگا تو کہان بٹھاؤنگا اور زنبیل کہان
رکھونگا افلاک نے کہا کہ اچھا قفس سے خواجہ کو نکال لو لوگون نے عمرو کو قفس سے باہر نکالا
علامہ بن دمامہ نے اپنا سحر اُتارا لوگ کشان کشان عمرو کو خلوت خانۂ افلاک مین لائے عمرو
نے کہا کہ یارو میری قید تو کاٹ دو مین اُسکو کیونکر نکالونگا لوگون نے قید خواجہ کی کاٹ دی اب
خواجہ خلوت خانے مین داخل ہوئے وہان جا کر خواجہ نے ایک ضعیفہ کو زنبیل سے نکالا کہ
اُسکو خواجہ نے مصر مین نذر زنبیل کیا تھا اب جو وہ ضعیفہ زنبیل سے نکلی آنکھین پھاڑ پھاڑ کے
چارون طرف دیکھنے لگی خواجہ نے کہا کہ کیا دیکھتی ہی اُسنے عرض کی کہ مین یہ دیکھتی ہون کہ
مین کہان ہون خواجہ نے کہا کہ مین تجھکو جوان بنا دون اُسنے کہا کہ بھلا یہ امر ممکن ہی

خواجہ نے کہا کیون نہین ممکن ہی یہ کہکر رنگ روغن عیاری کا نکالا اور اُس ضعیفہ کو ہلال بچہ زن کی صورت
بنایا لباس کاغذ کا نکالا اور اُسکو پہنا کر آئینہ دکھایا اب جو وہ ضعیفہ اپنی صورت دیکھتی ہی سبحان اللہ دل مین
کہتی ہی تو مین بیاہ رنگ بھی ہالا اب ایسی سہاد بیبیون جو بات ہی حسن کے ساتھ ہی خواجہ نے اُسکو جامۂ قرطاس
جیتی تو پہنا ہی دیا تھا تھوڑا عطر بھی اُسکے لگادیا آنکھون مین کاجل بھی لگادیا اور اُسکو تعلیم کرنے لگے کہ اگر
کوئی تجھسے پوچھے کہ عمرو ثانی نے تجھکو کیونکر گرفتار کیا تو کہنا کہ مین اپنی بارگاہ مین بیٹھی تھی ایک چار
برس کی لڑکی میرے پاس آئی اُسکو ایک بھیڑیا لایا تھا مین نے اس لڑکی کو پسند کیا اپنی فرزندی مین
لیا تھوڑی دیر کے بعد اُسنے مجھکو بیہوش کیا اور یہی شخص تھی اور عمرو سے شرط تھی مین نے کہا تھا کہ خواجہ
تمکو ایک نو برس کا لڑکا پکڑ لیجائیگا اور خواجہ نے کہا تھا کہ تجھے چار برس کی لڑکی پکڑ لیجائیگی تو وہی لڑکی
مجھکو گرفتار کر لیگئی پھر مجھے نہین معلوم کیا ہوا اسوقت جو مجھے خواجہ نے ہوشیار کیا تو مین نے اپنے
تئین ایکی خلوت گاہ مین پایا سخت حیران ہوں کہ مین کہان تھی اور کہان آئی اُسنے سب منظور
کیا خواجہ نے نام بھی بتلادیا کہ نام تمھارا ہلال بچہ زن ہی اگر کوئی یہ نام لیکر پکارے تم جواب دینا
یہ کہکر آواز دی کہ جسکے فراق مین آئے وہ اس نازنین کو یہان سے لیجائے خواجہ کی آواز جو باہر گئی تو
ثریاے تاجدار بہن ہلال بچہ زن کی باہر کھڑی تھی فرط مسرت سے بلا تکلف اندر چلی آئی خواجہ
نے کہا کہ تم کون ہو اُسنے جواب دیا کہ مین ہون بہن ہلال بچہ زن کی نام میرا ثریاے تاجدار
ہی خواجہ نے کہا آئیے یہ آگے بڑھی تو دیکھا کہ ہلال عروسانہ لباس پہنے ہوئے روبروے خواجہ
بیٹھی ہی ثریاے تاجدار گلے سے لپٹ گئی اور کہا کیون بہن مزاج کیسا ہی ہلال بچہ زن نقلی نے
جواب دیا کہ شکر ہی خداوند افلاک کا اچھی ہون اسنے کہا کہ اب خدمت مین خداوند کے چلو اُسنے
کہا بہتر تو تجھو ثریاے تاجدار اور ہلال بچہ زن نقلی دونون پاس افلاک کے چلین
یہان افلاک نے صحبت عیش و نشاط برپا کی ہی ساقیان سیمین عذار جام شراب بھر بھر کر پلا رہے
ہین ایک نازنین سہ جبین دو پیکر رشک قمر نازک بدن ہی اور علامہ روبروے افلاک کے بیٹھی ہی افراسیاب جادو
منہ پر نقاب سیاہ ڈالے ہوئے بیٹھا ہی کہ اتنے مین ثریاے تاجدار مع ہلال بچہ زن کے آکر پہنچی
ہلال نقلی نے بڑھکر تخت افلاک کو بوسہ دیا افلاک نے اُسکا مزاج پوچھا اسنے شرماکے جواب
دیا افلاک نے کہا کہ اے ثریا عمرو ستمگر کو اسکے باندھنے سے عیاری کیا کیے اور اسکی عروس بناکے
محفل مین کیون کھینچا یہ خلاف حرکت کیون کی ثریا یہ خواجہ کے پاس آئی اور کہا کہ خواجہ خداوند
فرماتے ہین کہ اسکا لباس اور باندھنے سے عیاری کیا کیے عمرو نے کہا کہ خداوند نے صرف پندرہ
ہزار روپیے دیے مالکون سے دو بندون سے ہلال بچہ زن کو بہت بچا کر سے مین نے اپنے پاس
سے پہنانے ہان اگر خداوند اسی قدر روپیہ اور صرف کرین تو اسکے باندھے عیاری اور
لباس بھی آجائے اگر خداوند کو اسکا لباس بہت عزیز ہوگا تو ضرور روپیہ عنایت فرمائینگے
ثریاے تاجدار یہ سنکر پہنچی اور آکر افلاک سے کہا کہ یا خداوند خواجہ کہتے ہین کہ خداوند نے
صرف پندرہ ہزار روپیہ صرف کیا مالکان دو بندے سے ہلال بچہ زن کو بہ ہزار نکال دیا باقی
مین نے اپنے پاس سے پہنایا اسکی قیمت مجھکو ملنا چاہیے اور اگر اسکے باندھے عیاری

اور لباس قدرت کو بہت عزیز ہو تو اسی قدر روپیہ اور عنایت فرمایا جائے مین لباس بھی اسکا جس طرح
بن پڑیگا منگا دونگا افلاک نے کہا کہ اچھا ای ثریا یہ باتین صبح کو ہوجاینگی لباس منگوا دیا جائیگا
ہمکو تو اسکا قتل کرنا منظور ہی اسی وقت حکم دے دیتے مگر مشکل یہ ہی کہ ہلال بیچہ زن اُسکے پاس موجود
تھین اگر وہ قتل ہوتا تو پھر انکا ملنا دشوار ہوتا اب یہ آگئی ہین صبح کو اُسکو روپیہ دے دیا جائیگا
وہ لیکر کہان جائیگا جب باندھے عیاری اور لباس انکا منگوا دیگا اُسکو قتل کرڈالین گے ابھی کوئی
جلدی نہین ہی آؤ یہان بیٹھو مدت کے بعد تمھاری بہن آئی ہین انکی خاطر کرو صحبت عیش و نشاط
مین بیٹھو ایک دو جام شراب کے پیو اپنی بہن کو پلاؤ گانا سنو گھڑی گھڑی ساربان زادے کے
پاس جاؤ ایسا نہو کہ کوئی مکر پھیلائے ثریا سے تاجدار حسب الحکم بیٹھ گئی افلاک نے ساقی بیچے سے
اشارہ کیا ساقی بیچے نے جام بھر کر ثریا سے تاجدار کو دیا ثریا نے افلاک کو سلام کرکے وہ
جام ساقی بیچے کے ہاتھ سے لیا اور پی گئی دوبارہ اُسنے طرف ہلال بیچہ زن کے اشارہ کیا اُسنے
بھی اُسکو جھکے سلام کیا اور جام ساقی بیچے سے لیکر پی گئی اسی طرح تمام محفل مین ایک دورہ شراب
کا ہوا جب دورہ شراب ختم ہوا تو خداوند افلاک جادو نے ایک نازنین کو اشارہ کیا اُسنے
اُٹھکے پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور قصد ناچنے کا کیا افلاک نے کہا کہ بیٹھکے کوئی غزل عاشقانہ گاؤ اگر
قدرت خوش ہونگے تیری نقد پر مضبوط کردینگے عمر بھر تجکو موت نہ آئیگی نازنین مسکرا کے بیٹھ گئی سازندے
طبلے پر رباب پرنے لگی جب ساز مل چکے تو نازنین نے گلگلا کے خداوند افلاک جادو سے آنکھ ملاکے

یہ غزل شروع کی **غزل**

از عشق حسن تو باہم گردد گفتگو
اندوہ فرصت یک طرف ذوق تماشا یک طرف
خار افگنان در راہ حق سازد ز برق آہ من
تقدم بمنزل یک طرف زخم اجل یک طرف
ہم مہر دارم ہم حیا بر نقشم آرید شرح را
زخمی بجان خویش کن غمخواری یک طرف

ای گروہ وفا گرم خبر شوز ز نشانہا یک طرف
خسرو و مجنون یک طرف فرہاد و لیلی یک طرف
از جنبش بزم اثر بغارت ہوش گر
طفلان نادان یک طرف پیران دانا یک طرف
با دیدہ و دل از دو سو ہاندم بہ بند غم فرد
خویشان نیستون یک طرف خصمان غوغا یک طرف
غالب ہو تسکین دہی ہجران سرو سہی

زخم بساحل یک طرف شستم بدریا یک طرف
تا دل بدنیا و ادہام و کشمکش افتادہ ام
مطرب بالحان یک طرف ساقی بصہبا یک طرف
واماندہ و درماندہ از بیخودی ہا جا بجا
اندوہ پنہان یک طرف شور و شوب پیدا یک طرف
آید اگر پیش نظر مستانہ بر خود جلوہ گر
رشک رقیب میکشد و غمہا یک طرف

نازنین نے جو یہ غزل بخوش الحانی گائی اہل محفل کی عجیب کیفیت ہوگئی کوئی آہ کرتا تھا کوئی واہ کہتا تھا کسی کی آنکھون
سے آنسو جاری تھے کوئی ہمہ تن خاموش تھا کوئی صورت حیرت بنا تھا کوئی اپنے سر سے پگڑیان اچھالتا
تھا افلاک نے بھی بہت تعریف کی اور کہا کہ بائی صاحب آپ نے غزل تو اچھی گائی مگر فارسی
کی تھی کوئی غزل اگر آپکو اُردو کی یاد ہو تو گائیے نازنین نے کہا کہ بہت بہتر ابھی عرض کرتی
ہون افلاک نے کہا کہ ذرا توقف کیجئے یہ کہکر ساقی بیچے کی طرف اشارہ کیا اُسنے جام بلورین
کو شراب ارغوانی سے مملو کیا اور اپنے دست حنائی پر رکھکر خداوند کے سامنے لایا یہ شعر مناسب وقت
بخوش الحانی ساقی بیچے نے پڑھا **شعر**

| بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند | چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند |
| --- | --- |

افلاک جادو نے جام شراب ساقی بیچے سے لیکر پیا اور ایک ایک جام ساقی بیچے نے سبکو دیا خداوند
افلاک جادو نے نازنین کی طرف اشارہ کیا اور کہا ہان بائی صاحب کوئی **غزل**

## اُردو کی گائیے نازنین نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

مزے یہ دل کے لیے تھے نہ تھے زبان کے لیے — جو تھے دل میں مزے سوزش نہان کے لیے
نہیں ثبات بلندی عز و شان کے لیے — کہ ساتھ اوج کے پستی ہے آسمان کے لیے
ہزار لطف ہیں جو ہر ستم ہیں جان کے لیے — ستم شریک ہوا کون آسمان کے لیے
فروغ عشق سے ہے روشنی جہان کے لیے — یہی چراغ ہے بس تیرہ خاکدان کے لیے
صبا جائے خس و خار گلستان کے لیے — قفس میں کیونکہ نہ دل پھڑکے آشیان کے لیے
سدا تپش پہ تپش ہے دل تپان کے لیے — ہمیشہ غم پہ ہے غم جان ناتوان کے لیے
جگر کو چھوٹے ہی پہ ہے رنج کعبہ اگر — تو روتے ہیں ہمے بھی اس سنگ آستان کے لیے
نہ چھوڑ تو کسی عالم میں راستی کہ یہ شے — عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کے لیے
جو پاس مہر و محبت کہیں یہان بکتا — تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لیے
خلش سے عشق کی ہے خار پیرہن تن زار — ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کے لیے
تپش سے عشق کے یہ حال ہے مرا گویا — بجائے مغز ہے سیماب استخوان کے لیے
مرے مزار پہ کس طرح سے نہ برسے نور — کہ جان دی ترے روے عرق فشان کے لیے
الٰہی کان میں کیا اس صنم کے پھونکدیا — کہ ہاتھ رکھتے ہیں کانون پہ سب اذان کے لیے
نہیں ہے خانہ بدوشون کو حاجت سامان — اثاثہ چاہیے کیا خانۂ کمان کے لیے
نہ دل رہا نہ جگر دونون جل کے خاک ہوئے — رہا ہے سینے میں کیا چشم خونفشان کے لیے
نہ لوح گور پہ مستون کے ہو نہ تعویذ — جو ہو تو خشت خم ہی فقط نشان کے لیے
اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانۂ یاس — بہشت ہے ہمیں آرام جاودان کے لیے
وہ مول لیتے ہیں جب دم کوئی نئی تلوار — لگاتے پہلے مجھی پر ہیں امتحان کے لیے
مثال نے ہے مرا جب تلک کہ دم میں دم — فغان ہے میرے لیے اور ہیں فغان کے لیے
بلند ہوئے اگر کوئی میرا شعلۂ آہ — تو ایک اور ہو خورشید آسمان کے لیے
چلے ہیں دیر کو مدت میں خانقاہ سے ہم — شکست توبہ لیے ارمغان مغان کے لیے
وبال دوش ہے اس ناتوان کو سر لیکن — لگا رکھا ہے ترے خنجر و سنان کے لیے
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو — زبان دل کے لیے ہے نہ دل زبان کے لیے
رہے ہے ہول کہ برہم نہ ہو مزاج کہیں — بجا ہے ہول دل اُنکے مزاج دان کے لیے
بنایا آدمی کو ذوق ایک جزو ضعیف — اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کے لیے

نازنین نے جو یہ غزل ختم کی خداوند افلاک نے بہت تعریف کی موتیون کا مالا اپنے گلے سے اُتار کے اسکے گلے میں ڈال دیا سب اہل محفل کی عجیب حالت ہوئی ایک ایک شعر کو تین تین مرتبہ کہلوایا مگر جی نہ بھرا نازنین نے دو تین غزلین ٹھمریان اور گائین آخر کو جب نازنین بہت تھک گئی خداوند سے دست بستہ عرض کی کہ حضور اب کنیز کو اجازت مرحمت ہو آواز کام نہین دیتی ہے مجبور ہون خداوند نے نازنین کو رخصت کیا بڑی دیر تک حاضرین محفل اسکی تعریف کیا کیے اور ثریا سے تاجدار نے کہا کہ خداوند اگر

حکم ہو تو مین اب خواجہ عمرو ثانی کے پاس جاؤن ہلال نیچہ زن کے اسباب کا تقاضا کرون خداوند نے
کہا کہ وہ ساربان زادہ بڑا ہوشیار و چالاک ہی عیار طرار ہی وہ بے روپیہ لیے اسباب نہین دیگا اور اگر
بے روپیہ لیے دیدے تو اس سے لے آنا اگر نہ مانے تو ہم روپیہ بھی منگا دینگے کیونکہ وہ اسباب زر کثیر کی
قیمت رکھتا ہی ثریا تم جاؤ پھر ساربان زادے کو حکم قدرت سناؤ اگر دے دے تو لے آؤ
ثریاے تاجدار اپنے مقام سے اٹھی اور طرف خواجہ عمرو ثانی کے چلی جب خلوتخانے کے پاس
آکے پہونچی دیکھا خواجہ عمرو ثانی خاموش بیٹھے ہین ثریاے تاجدار نے آکے کہا کہ خواجہ قدرت نے
اسباب ہلال نیچہ زن طلب فرمایا ہی اور یہ ارشاد کیا ہی کہ اب روپیہ کی کوئی ضرورت نہین جب جتنا ایکبار
روپیہ دے دیا تو اب بار دیگر روپیہ کیون دین پندرہ ہزار روپیہ بہت ہوا اور مال غیر پر حاکمان دربند
کیون قبضہ کرتے ہین اُسکی رہائی کا روپیہ تو لیچکے اب اُسکا اسباب کیون نہین دیتے خواجہ عمرو ثانی
نے کہا کہ ای ثریاے تاجدار قدرت سے کہنا کہ حاکمان دربند کا یہی دستور ہی جس کسیکو بار کرتے ہین
پوشاک اُسکی اُتار لیتے ہین وہ بطور نشانی اپنے پاس رکھتے ہین اور اگر مالک پوشاک اپنی طلب
کرتا ہی تو جسقدر روپیہ اُسکی رہائی کا لیتے ہین اُسکا دونا روپیہ اُسکی پوشاک اور اسباب کا لیتے ہین
مگر ہلال نیچہ زن کی بابت چونکہ فرمان قدرت ہی اسوجہ سے مین نے پانچ جوڑے متین کرکے اُتنے
ہی روپیہ پر مالکان دربند کو راضی کیا ہی جتنا روپیہ کہ اُنکو رہائی ہلال نیچہ زن کا دیا ہی اب میری
طرف سے خداوند افلاک جادو سے کہدینا کہ اب زیادہ عذر نفرمایے روپیہ داخل کیجیے اسباب
لیجیے ایسا نہو کہ مالکان دربند کو ضد ہو جاے روپیہ بھی لیلین اور اسباب بھی ندین تو مین مفت مین
خداوند سے شرمندہ ہونگا ثریاے تاجدار یہ باتین خواجہ کی سنکر پلٹی اور پاس افلاک کے آئی
افلاک سے کہا کہ خداوند خواجہ یہ کہتے ہین کہ بے روپیہ لیے ہوئے مالکان دربند پوشاک اور
اسباب نہین دینگے افلاک نے کہا کہ اچھا جسقدر روپیہ وہ طلب کرتا ہی لیجاؤ آخر تو ساربان زادے کو
ابھی قتل کرینگے کہان جائیگا سب روپیہ لینے کا حال کھل جائیگا علامہ بن دمامہ نے کہا کہ یا خداوند
اگر آپ فرمایے تو مین جاکر بھی اسکو ایسے سحر سخت مین مبتلا کرون کہ عاجز ہوکر سب اسباب دے دے
افلاک نے کہا وہ ہرگز ندیگا اور تمھارا اُسکے پاس جانا اچھا بھی نہین وہ مکار ہی بلا کا عیار ہی اگر کوئی مکر
کرکے تمھین کسی قسم کی تکلیف دے تو قدرت سے کب دیکھی جائیگی اور یہی تھا ارادہ قول تھا کہ مجکو اس
ساربان زادے سے خوف معلوم ہوتا ہی اس سے بہتر یہی ہی کہ روپیہ اُسکو بھیجدیا جاے جو ہوسیا ہوگا دیکھا
جائیگا علامہ بھی خاموش ہو رہی افلاک نے اپنے ملازمون سے کہا کہ پندرہ ہزار روپیہ عمرو کو جاکر
دو اور کہدو کہ خواجہ اب کچھ عذر باقی نرکھنا اسباب ہلال کا منگوا دینا اور ثریاے تاجدار کی طرف
اشارہ کیا کہ تم جاؤ اور اسباب اپنی ہمین کلاے آؤ ثریاے تاجدار حکم پاکر وہان سے چلی اور خواجہ
کے پاس پہونچی خواجہ نے کہا کیون آئی ہو ثریاے تاجدار نے کہا کہ حکم قدرت لیکر آئی ہون اُنکو روپیہ
بھیجا ہی خواجہ روپیہ کا نام سنکر خوش ہوگئے کہنے لگے کہان ہی ثریا نے لوگون سے اشارہ کیا
تھوڑی دیر روپیہ خواجہ کے آگے رکھا خواجہ نے روپیہ تو اُٹھاکے نذر زنبیل کیا اور لوگون سے کہا کہ
تم سب یہان سے جاؤ ثریا نے سب سے کہا کہ اچھا تم لوگ جاؤ مین خواجہ سے اسباب لیکر آتی ہون سب لوگ چلے گئے

چلے آئے ثریاے تاجدار وہین ٹہلا کی تھوڑی دیر کے بعد خواجہ نے آواز دی کہ ای ثریاے تاجدار اندر آؤ
ثریا اندر گئی خواجہ نے کہا مین جانتا تھا کوئی تین چار لاکھ روپیہ کا اسباب ہوگا یہ تو ایک ہیچ وہان سے آیا ہی ثریا نے
پہچانا کہ یہ ہی ہیچ ہی جو ہمشیرہ صاحب لگاتی ہین ثریا نے خواجہ سے ہیچ لیا خواجہ نے کہا ای ثریا اسکو کھینچ کے دیکھ تو پھر
یہ نہ کہنا کہ ہیچ بدل لیا مجکو لوگ بدنام بہت کرتے ہین ثریا نے خواجہ کی تقریر سنکر اُس ہیچ کو میان سے کھینچا بیہوشی
اُڑی ثریا نے چھینک لی زمین پر گر کے بیہوش ہوئی خواجہ نے اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور آپ رنگ و روغن
عیاری کا نکال کے اصلی صورت بنے کپڑے تو اسکے اُتار ہی لیے تھے وہی پوشاک زیب جسم کرکے خواجہ
خلوتخانہ سے باہر نکلے پاس افلاک کے آئے اور کہا کہ یا خداوند خواجہ کا تو وہان پتہ نہین معلوم ہوتا ہی
ابھی مجھے روپیہ طلب کرتے تھے مجھسے کہا کہ باہر ٹھہرو مین بھی سب کے ساتھ باہر چلی آئی بڑی دیر تک منتظر
رہی کہ اب خواجہ آواز دینگے جب بہت عرصہ ہوا تو مین نے جھانک کے دیکھا وہان مجھکو کچھ نظر نہ آیا مین
بلا تکلف اندر چلی گئی وہان بھی خواجہ کو نہ پایا نہین معلوم کیا ہوگئے کہان چلے گئے اگر دروازے سے جاتے
تو مین ضرور دیکھتی نہین معلوم کیا بات ہوئی اور کیونکر خلوتخانہ سے نکلگئے افلاک نے جو یہ بات سُنی بہت تعجب
کیا ثریاے نقلی سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ میرے خلوتخانہ سے یون نکلجائے اور کسی کے ہاتھ نہ آسکے
ثریاے نقلی نے جواب دیا کہ خداوند افسوس کی بات تو یہ ہی کہ اتنا روپیہ بھی صرف ہوا اور کچھ حاصل نہوا سارا زر زیادہ
بڑی عیاری کر گیا افلاک نے جواب دیا کہ ای ثریا اب اسکی مین دوسری تدبیر کرونگا افلاک اور ثریا تو آپسمین
یہ باتین کر رہے ہین مگر علامہ دنیا مہ بغور صورت ہلال بیچہ ین کی دیکھ رہی ہی اور اُسکے لباس و انداز کو دیکھ دیکھ
کر تعجب کر رہی ہی کہ یہ کیا بات ہی کہ اسکی کل باتین خلاف عادت ہین آخر کو اُس سے تاب نہ آئی ہلال سے مخاطب ہوکر
اُسنے پوچھا کہ ای ہلال تمھاری والدہ ماجدہ کا مین نام بھول گئی ہون ذرا اُنکا نام لینا اب لے معلوم ہو تو یہ
نام نے جب اسے کچھ نہ بن پڑا تو ہلال نقلی نے ایک فرضی نام بتایا علامہ تو ہلال کی مان کا نام جانتی تھی
امتحانًا اُس سے پوچھا تھا نام مین جو اُسنے فرق پایا ایک طمانچہ زور سے اُس ضعیفہ کے لگایا طمانچہ جو پڑا تو اُسکے
دانت جو خواجہ نے چونا بنا کے چڑھا دیے تھے سب ٹوٹ گئے ہلال نقلی اُٹھ کے بھاگی کپڑے جو پہنے تھے کاغذ
کے تھے سب پھٹ گئے اور ضعیفہ صورت اصلی پر آگئی فریاد کرنے لگی کہ مجھے آپ کیون مارتی ہین مین
تو بالکل بےخطا ہون مجکو عمرو نے نہین معلوم کیا بنا کے یہان بھیجا تھا مجھسے کہا تھا کہ تیرے ساتھ خداوند
افلاک اپنی شادی کرینگے علامہ نے ضعیفہ کو جو دیکھا غصہ اسکا بڑھ گیا اور اسی حالت مین اُسنے اُس
ضعیفہ کو بارگاہ کے باہر روانہ کیا اور افلاک سے کہا کہ آپ نے عمرو کی عیاری ملاحظہ کی ہلال کو اُسنے
نہ دیا افلاک کو بہت افسوس ہوا ثریاے نقلی نے عرض کی کہ خداوند اس بات سے میرا رنج دونا ہوگیا
ہی کہ میری بہن بھی مجھسے نہ ملی اور موئے کا تا سارا زر زیادہ لیگیا اُسنے اتنا روپیہ بھی خداوند کا لیا اور پھر بھی
میری بہن کو نہ دیا آخر آپ بھی غائب ہوگیا تھوڑی دیر تک اسکا افسوس رہا بعد تھوڑی دیر کے افلاک نے کہا
ای ثریا اب زیادہ افسوس کرنے سے کیا فائدہ ہی بہتر ہی کہ کچھ دیر جلسہ شراب و کباب کا بھی ہوجائے بہت دن
ہوئے کہ تمھارے ہاتھ سے شراب نہین پی ہی ثریاے نقلی نے کہا خداوند گو میرا قلب ٹھکانے نہین ہی مگر خداوند کی
خوشی سے مجھے کام ہی آپ عمرو کی کوئی ایسی تدبیر کردین کہ سارا زر زیادہ خود یہان چلا آوے میری بہن
مل جائے افلاک نے کہا کہ مین صبح کو اسکا بھی انتظام کردونگا ہلال کو عمرو سے چھین لونگا خاطر جمع رکھو

پریشان ہو ثریا سے نقلی اُٹھی میخانے میں گئی ساقی بچوں سے کہا کہ خداوند تم سب کو طلب فرماتے ہیں سب ساز و سامان جلد جلو دیر نہ کرو ساقی بچے اُٹھے اسباب میکشی درست کرنے لگے خواجہ بصورت فریا ہیں انھوں نے نگاہ ساقی بچوں کی بچا کر بیہوشی شراب میں ملانا شروع کی بہت اچھی طرح سے شراب کو درست کیا اور بارگاہ میں افلاک جادو کی بشکل ثریا سے تاجدار آئے اور کہا کہ خداوند میں آج امیدوار ہوں کہ خداوند میرے گانے کو سماعت فرمائیں ایک جلسہ تازہ اُٹھائیں میں نے اس فن میں بڑا کمال حاصل کیا ہے افلاک نے کہا کیا مضایقہ ہے اگر تمکو کچھ علم موسیقی میں مہارت ہے تو گاؤ ثریا سے نقلی نے پہلے ایک دور شراب کا سب حاضرین محفل کو تقسیم کیا اور سامنے افلاک کے یہ غزل شروع کی

| | |
|---|---|
| شرح ہو درد جگر کیا دیدار سے | جو نگہ ہو کم نہیں سوفار سے |
| ہاتھ اُٹھا دو عشق کے بیمار سے | کوئی بچتا بھی ہے اِس آزار سے |
| سب طرز نالہ ہائے زار سے | سیکھے بلبل نے لہو منقار سے |
| فرش گل ہے مجکو بھر یار سے | کم نہیں خار رگ گل پھانس سے |
| بے نصیب ایسے ہیں گر دیدار سے | سی دو آنکھوں کو نگہ کے تار سے |
| تجربہ ہی تبسم سے ترے | گل چمن میں ہیں جگر افگار سے |
| کرتا ہو وصف جو ن جب کاکل کی | ہی الجھتا ہو نفس کے تار سے |
| یہ بھی اس نازک بدن کو بار ہو | گر کمر باندھے نگہ کے تار سے |
| اٹھ جھکا دو ناتوان ہو رہ گیا | دب کے تیرے سایۂ دیوار سے |
| لپٹے دامن کو بچا کر جائیو | برق برسے وادی پر خار سے |
| اب اُٹھے تب جب نگہ کو ضعف سے | گر نہیں مژگان کی عمد دیوار سے |
| اس میں ہی نکتۂ موزوں عجب | منتخب ہو مخزن اسرار سے |
| خاک عاشق ہو اُٹھے جا کے غبار | فتنۂ محشر تری رفتار سے |
| زلف کی کجی سے دل رہتا نہیں | بھوت بھاگے جو در گنہگار سے |
| جوہر اس سے یون لکھا ہیں جسطرح | حرف قرطاس غلط بردار سے |

| | |
|---|---|
| ہیں ترے رشک شعلۂ رخسار سے | دلمیں آئینے کے جوہر خار سے |
| کھائے داغ آتشیں سنسار سے | کم نہیں دل مرغ آتش خوار سے |
| آس ہمکیا دل کو تیر یار سے | ہو منشا پر زخم بھی تلوار سے |
| یون نگہ نکلے ہے چشم یار سے | مست جیسے خانۂ خمار سے |
| آئنہ اس شعلۂ رخسار سے | گرم ہے دو دکان آتش کار سے |
| مارے کیسی لہو زلف پہ عرق | جھڑ پڑی ہے دامن ہاں یار سے |
| ولے قسمت تلخکامی بد نصیب | ہمکو اُسکے لعل شکر بار سے |
| سنگ میری جان کنی کو کوہ کن | جون صبا الٹا پھر انکسار سے |
| نقطۂ خال اُسکا سودا خیز ہے | پھرتے ہیں اک پاؤں ہم پرکار سے |
| توبہ تو ہمکتی استغفار ہے | وقت توبہ میری استغفار سے |
| چاہیے جبر محبت میں ہمیں | کشتی اُسکی تیغ ننگ دار سے |
| تیر سے ری پاؤں پہ قاتل گرا | سر اڑا کر تری تلوار سے |
| صاف اک رشفق آلودہ ہے | زلف اُسکی سرخی رخسار سے |
| تاکسو بھی کہا کہیں ارستگان | اُلجھے کب دامن حنا کا خار سے |
| دلکو آئینے کے گر دے گذار | یار اپنی گرمی رخسار سے |
| بے تمیز دلکو ہو نقصان الحمد | لیں ہیں نام طفل دعا یار سے |

ثریا سے نقلی نے جو یہ غزل بصد ناز و ادا گائی اور ساقیان سیمین عذار نے پے در پے سب کو شراب پلائی شراب میں خواجہ بیہوشی ملا چکے تھے تمام محفل کی عجیب کیفیت ہوئی افلاک پر تو شیطان سوار ہوا علامہ بن دمامہ کا ہاتھ پکڑا کہا ای محبوب لاثانی ای بہار باغ جوانی اب میرے دل کو تاب نہیں ہے جلد خلوت میں چلو اپنے وصل سے میرا دل شاد کرو علامہ نے ہونٹ سے تیوری چڑھائی غصہ کی صورت بنائی کہا خداوند کی سب باتیں مجکو قبول ہیں مگر اسمیں کیا حصول ہے سب کے سامنے آپ فرماتے ہیں بھلا یہ کون موقع ہے سب حاضرین محفل مجکو کیا کہیں گے آپ کی نسبت کیا خیال کرینگے افلاک نے کہا پھر تو کچھ ہو مگر اسوقت خوشی کرو علامہ نے بہت انکار مناسب نجانا کیونکہ یہ خود عاشق جمال قدرت اپنے تئیں کہتی ہے پہلی اُسکے ساتھ اُٹھی افلاک اور علامہ بن دمامہ خلوت میں جانے کے لیے اُٹھے جیسے ہی دو تین قدم چلے کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گرے بیہوش ہوئے ملازمین جو دربار میں حاضر تھے سب اپنے اپنے مقام سے افلاک و علامہ کے اُٹھانے کو اُٹھے شراب تو

پی پی چلے تھے سب گر کر بیہوش ہوئے اب تو خواجہ نعرہ کرکے جا پڑے خنجر کھینچ لیا چاہتے ہین کہ مین پاس
افلاک کے پہونچون اور اُس بڑھیا کا سر کاٹ لون کہ ایک برق چمکی اور نعرہ ہوا کہ منم مریخ جادو دایہ خداوند
افلاک او ساربان زادہ اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اپنے کیے کی سزا پائیگا عمرو نے دیکھا ایک بڑھیا
سیہ فام بدشکل چھوٹے چھوٹے بال اُڑتے ہوئے لبیان نکلی ہوئی دانت ٹوٹے ہوئے رال بہتی ہوئی جھریان تمام
اعضا پر پڑی ہوئین ایک نیلی بھینی رنگی تہبند باندھے پرانی جھولی کھاروے کی کاندھے پر پڑی ہوئی چلی آتی ہے
خواجہ نے جو اسکو دیکھا جلدی سے گلیم اوڑھ کے الگ ہوئے بڑھیا جو محفل مین آئی اُسنے خواجہ کو نہ پایا حیران
ہو کر چار جانب دیکھنے لگی جب اسکو کسی طرف کوئی نظر نہ آیا مجبور ہو کر اُسنے ابر سحر برسایا وہ بوندیان جو سب پر
پڑین ہوشیار ہوئے افلاک کی بھی آنکھ کھلی علامہ بن دمامہ بھی ہوشیار ہوئی اور سب لوگون کو بھی ہوش آیا
افلاک نے ثریا سے تاجدار کو نہ پایا کہا اری ثریا کہان گئی مریخ نے کہا داری مجھ سے سنو میری طرف مخاطب ہو اب
جو افلاک بیٹا دیکھا مریخ جادو بیٹھی ہے کہا اب آپ اسوقت یہان کہان مریخ نے کہا کہ مین اسوقت اپنے مکان
مین بیٹھی ہوئی اوراق سامری کی سیر کر رہی تھی دل مین آیا کہ تم لوگون کی کیفیت دریافت کرون ورق الٹ
کے جو دیکھا تو صاف یہ ظاہر ہوا کہ اسوقت تمھارے دربار مین عمرو ثانی ثریا سے تاجدار کی شکل بنکر آیا ہے سب کو
شراب بیہوشی ملا کر پلا رہا ہے مین وہان سے بہت جلد آئی اُسوقت پر پہونچی کہ جب ساربان زادہ سب کو بیہوش
کر چکا تھا اور خنجر نکال کے تمھاری طرف چلا تھا مین نے وہین سے نعرہ کیا جب زمین پر آئی تو ساربان زادے
کو نہ پایا نہین معلوم وہ کہان چلا گیا کون اُسکو یہان سے لے گیا اگر مین اور دم بھر نہ آتی تمھارے دشمنون کو
زندہ نہ پاتی علامہ بن دمامہ اس عیاری کو دیکھکر کانپ گئی کہا خداوند آپ نے ملاحظہ فرمایا عمرو نے
تو ہم سب کا خاتمہ کیا تھا اگر مریخ جادو اسوقت نہ آجاتین تو وہ اپنا کام کر چکا تھا دیکھیے ایسا عیار طرار
مکار و غدار ہو اسکے مکر سے بچنا بہت دشوار ہے اب اُسکو کیونکر تلاش کرین کہان پائین نہین معلوم
کسی کی صورت بنکر کہین چھپ گیا یا کوئی اور تدبیر کی افلاک نے جتنے ملازم اُسوقت وہان موجود تھے
اُن سب کا منھ دھلوا دیا اور کہا سمجھے سب پر یقین کرادو اگر عمرو انھین ہوگا ظاہر ہو جائیگا کہان بھاگ
کے جائیگا علامہ نے سب کے منھ دھلائے عمرو کہان ہے گلیم اوڑھے ہوئے سب کا تماشا دیکھ رہے ہین جب سب
منھ دھو چکے اور گمان افلاک کا باطل ہوا خواجہ کا پتہ نہ لگا تو افلاک نے کہا اب اتنی رات باقی ہے اسکو تو
ہنس بول کے گذار دو صبح کو جیسا ہوگا دیکھا جائیگا مگر میرے یہ حکم کر دو کہ سب ہوشیار رہین اور یہان بھی
سب ہوشیاری سے بیٹھین سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر درست ہو کے بیٹھے وہ شراب جو محفل مین رکھی تھی
افلاک نے حکم دیا کہ مع صراحیون کے اور مع جامون کے اُسکو پھینک دو اور شراب لاؤ علامہ نے کہا اب
شراب محفل مین نہ آئے تو بہتر ہے یونہین صحبت مین گانے بجانے کا چرچا ہو شراب کے آنے مین پھر خوف
ہے افلاک نے اس بات کو منظور کیا اور شغل شراب موقوف کیا محفل مین گانا ہونے لگا آپسمین ہنسی دل لگی
ہونے لگی کنیزین بھی آپسمین ہنسنے لگین کہ ایک بار ایک نے سر کھجانے کو ہاتھ جو اٹھایا تو بال کٹے ہوئے
معلوم ہوئے اب جو خیال کیا تو واقعی چوٹی ندارد ہے اُسنے پلٹ کے کہا کہ کیون یا زیب محفل تمھین یہ کونسی
دل لگی سوجھی کہ تمنے میری چوٹی کاٹ لی زیب محفل نے کہا ہوا تم کچھ دیوانی ہو گئی ہو یا شراب کا نشہ ابھی
تک باقی ہے بھلا مجکو تم سے کیا دشمنی تھی جو مین تمھاری چوٹی کاٹ لیتی یہ دونون تو لڑ رہی تھین کہ ایک کنیز نے

اور پلٹ کے کہا اری نرگس تونے میرا پاندان کہان چھپا دیا ہو واہ مجھے ایسی دلگی نہین اچھی معلوم ہوتی ہی
نرگس نے کہا کہ تمھارے دماغ کو گرمی چڑھ گئی ہی مین اتنی دور بیٹھی ہون تمھارا پاندان مین کیونکر چھپا دیتی ایک
کنیز نے بیٹھے بیٹھے ایک چیخ ماری اور مڑ کے کہا کیون ری سوسن سچ ہے یہ کیا سوجھی تھی کہ تونے میرے کان
سے بجلیان کھینچ لین سوسن نے کہا بوا گلرخسار ہوش مین آؤ بہت زبان درازی نہ کرو مین کیا سڑن جوگی
تھی جو تمھاری بجلیان کانون سے کھینچ لیتی خواجہ نے جو ایسی دست اندازیان کرنا شروع کین تو کنیزون مین
شور مچنے لگا افلاک نے جو یہ کیفیت دیکھی پوچھا ارے کیا ہی کیون غل مچاتی ہو تم سے چپکا خاموش نہین بیٹھا جاتا
ہی کنیزون نے کیفیت بیان کی کسی نے کہا کہ میری چوٹی کاٹ لی کسی نے کہا کہ میرا پاندان لے لیا کسی نے کہا خداوند
میری تو کانون سے بجلیان کھینچ لین تمام کان زخمی ہوگئے لہو بہنے لگا کنیزین یہ باتین کر رہی تھین کہ افلاک کے
سر سے تاج غائب ہوگیا علامہ کے گلے مین مالا موتیون کا تھا وہ از خود اتر گیا تب تو افلاک بھی گھبرایا علامہ کے
ہوش اڑ گئے افلاک سے کہا آپ جانتے ہین یہ کیا بات ہی یہ ساری کارروائی عمرو کی ہی مگر نہین معلوم یہ کمبخت
کدھر سے چھپ کے آیا ہی جو ہم لوگون کا اسباب لیے جاتا ہی اے خداوند عیاری اسکا نام ہی آپ نے ملاحظہ فرمایا
کہ آپ کے سر سے تاج خداوندی غائب ہوا میرے گلے سے موتیون کا مالا لیا نہ آپ کو خبر ہوئی نہ مجھکو معلوم ہوا مگر اُسنے
اپنا کام کر لیا افلاک اب تو بہت حیران ہوا علامہ سے کہا کہ اب کیا تدبیر کیجائے عمرو کیونکر ہاتھ آئے علامہ نے کہا
مین آپ سے عرض کرونگی اسوقت موقع نہین ہی اتنی رات یہ بھی گذر جائے تو مین صبح کو آپ سے سب عرض کرونگی
افلاک نے کہا پھر اسوقت جلسہ برخاست کردو علامہ نے کہا نہین جلسے رہنا اچھی بات ہی اور تخلیہ کر دینا مناسب
نہین ہی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اور رات بہت کم باقی ہی قریب ہی صبح ہو جائے گی خواجہ عمرو ثانی سب کو خوب پریشان
کرکے بارگاہ افلاک سے باہر آئے ایک گوشہ مین آکے خواجہ نے ہلال بچہ زن عیارہ کو زنبیل سے نکالا اور زبان مین اسکی
دوہرا سوزن دے کر اسے ہوشیار کیا اب اُسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو اور مقام پر پایا دیکھا سامنے خواجہ کھڑے ہین اُسنے خواجہ
کو سلام کیا خواجہ نے کہا کیون اے ہلال بچہ زن مین نے جو تجھ سے شرط کی تھی وہ تمھارے خلوہ مین آئی مین نے اپنی شرط کے
مطابق تجکو گرفتار کیا ہلال بوجہ دوہرے سوزن کے زبان مین ہونے سے بول نہ سکی اور اشارے سے جواب دیا کہ خواجہ آپ سچے
ہی اقرار نمایان کیا اور جو شرط مجھسے کی تھی اُسی کے مطابق مجکو کچھ عذر نہین ہی اب مین بصدق دل مسلمان ہوتی ہون تم میری
زبان سے سوزن نکال لو خواجہ نے جو اسکے تیور درست پائے زبان سے اُسکی سوزن نکال لیا اور کہا اے ہلال بچہ زن
مین یہان عجیب آفت مین مبتلا ہون جس طرح بن پڑے مجھے یہان سے لے چلو ہلال نے عرض کی خواجہ آپ کہان ہین
اس مقام کا کیا نام ہی خواجہ نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ تم اس مقام کو نہین پہچانتی ہو اے ہلال یہ مقام افلاک جادو
کا ہی تمھارے آنے سے کے چند دن گرفتار ہوا مین نے یہان آکے عیاری کی اب جانا دشوار معلوم ہوتا ہی تم یہان کی واقفکار
ہو کسی طرح مجکو یہان سے لے چلو ہلال نے عرض کی کہ خواجہ آپ نہین جانتے ہین کہ یہان کیا مقدمہ ہی اور افلاک جادو
نے کیا انتظام کیا ہی خواجہ نے کہا مین تو نہین واقف ہون تم بیان کرو ہلال نے کہا خواجہ بارگاہ افلاک عجب ڈھب
کی بنی ہی افلاک نے اس بارگاہ کے چار در بند مقرر کیے ہین اُن چار در بندون پر چار حاکم ہین در بند اول کا حاکم آباد جادو ہی
اور در بند دوم کا مالک برباد جادو ہی اور در بند سوم کا منتظم بیداد جادو ہی اور در بند چہارم کا مالک صحرا جادو ہی یہ چارون
ساحر بلا کے ہین انسے پوشیدہ ہوکے کوئی جا نہین سکتا خواجہ نے کہا اے ہلال پھر کوئی تدبیر تو چلنے کی کرو ہلال نے عرض کی
کہ اچھا آپ یہان ٹھہریے مین در بندون پر جاتی ہون سب کی خبر لاتی ہون اگر کوئی غافل ہوگا تو مین آپ کو لے چلونگی

خواجہ بچہ گلیم اوڑھ کے غائب ہو گئے ہلال چلی تین دربند طی کر کے جب پہونچے تھے دربند پہ پہونچی تو دیکھا کہ حاکم اس
دربند کا حداد جادو بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہی ہلال وہان سے ہٹی اور طرف خواجہ کے چلی یہان جو آئی تو خواجہ کو نہ پایا
بہت گھبرائی خواجہ نے جو ہلال کو دیکھا گلیم اُتار کے ظاہر ہوئے اب تو ہلال نے خواجہ سے پوچھا کہ خواجہ مین نے
ابھی آپ کو یہان بہت تلاش کیا مگر نہ پایا پھر آپ میرے سامنے سے ظاہر ہوئے اسکا کیا باعث ہی خواجہ نے ہلال
سے کل کیفیت اپنی بیان کی اور کہا ای ہلال کہو جس کام کو تم گئی تھین اُسکی کیا خبر ہی ہلال نے کہا خواجہ حداد
ذرا سا غافل ہو چلیے مین آپ کو اُسی کی طرف سے چلون خواجہ راضی ہو گئے ہلال خواجہ کو لیے ہوئے
دربند حداد تک آئی قریب دربند پہونچ کے اُسنے پر پرواز پیدا کیے اور خواجہ کی کمر مین پنجہ دے کر لے
اوڑی حداد جادو کہ یہ بیٹھا ہوا کتاب سامری پڑھ رہا تھا اُسنے چونکا اوپر اُٹھائی دیکھا ایک ساحرہ حسین
وجمیل کسی کو لیے جاتی ہی یہ بھی پر پرواز پیدا کر کے اونچا ہوا قریب آ کے جو دیکھا تو بی ہلال پنجہ زن خواجہ عمرو ثانی
کو لیے جاتی ہین حداد نے کہا کیون بی ہلال تمکو ذرا بھی خوف خداوند نہین ہی اور تم عمرو کو لیے جاتی ہو بس
خیریت اسی مین ہی کہ عمرو کو مجھے دے دو نہین تو تمھارے واسطے بڑی خرابی ہوگی ہلال نے کہا او مردود کیا بکتا
ہی اتنا جو ہلال نے کہا حداد کو غصہ آیا اُسنے اپنی صورت ایک باز کی بنائی اور چاہا پنجون سے اور منقار سے
آنکھین ہلال کی نکال کے پھینک دون ہلال نے جو دیکھا کہ اس ملعون نے صورت اپنی باز کی بنائی ہی اُسنے بھی
فوراً ایک تخت سحر بنایا اور عمرو کو اُس تخت پر بٹھایا تخت کو ہوا پر معلق چھوڑا اور آپ ایک بہری کی شکل بنکر تیار ہوئی
اب باز و بہری پنجہ و منقار چلنے لگے دونون آپسمین گتھے ہوئے لڑ رہے ہین عمرو ثانی کہ تخت پر بیٹھے ہین دعا
کر رہے ہین کہ ای رب کارساز وای مالک بے نیاز تو بچانے والا ہی اگر یہ ملعون ہلال پر قابض ہوا اور اسکو خدا نکردہ مار ڈالا
تو اسکا سب سحر بھی مٹ جائیگا یہ تخت بھی نہ رہیگا مین اتنی دور سے زمین پر گرونگا چکنا چور ہونگا یا یہ ملعون مجھکو گرفتار
کر کے لے جائیگا پاس افلاک. جیتا نہ پہونچائیگا خواجہ تو یہ دعائین مانگ رہے ہین اور باز و بہری سے لڑائی
ہو رہی ہی کہ ایک چڑیمار بغل مین پنجلی دبائے دو چار تھیلے لٹکائے دھوکے کی ٹٹی کاندھے پر رکھے لاسا کپا ہاتھ
مین لیے اُس صحرا مین وارد ہوا باز و بہری کو لڑتے دیکھکر تماشا دیکھنے لگا کپے کو درست کر کے ہاتھ مین لیا
باز کی نگاہ جو اُسپر پڑی کہا ای مرد مفلوک کیا دیکھتا ہی چڑیمار نے کہا تمھاری لڑائی دیکھتا ہون باز نے کہا
کیا مجھے ہماری گرفتاری کی سوجھی ہی چڑیمار نے کہا سوا اسکے اور میرا کام کیا ہی اور پھر تجھ ایسا باز جو مثل
طوطی کے باتین کرتا ہو تجھکو پکڑ کے لیجاؤنگا کسی امیر کو نذر دونگا انعام پاؤنگا باز یہ سنکر نیچے آیا اور چڑیمار
سے کہا کہ ہم جانور نہین ہین آدمی ہین مگر ساحر ہین آپسمین شکلین تبدیل کر کے لڑ رہے ہین اگر تو کسی طرح
اس بہری کو گرفتار کرے تو مین تجھکو تیری ہوس سے زیادہ دونگا مالا مال کر دونگا مین لڑتے لڑتے اسکو
نیچے لاؤنگا تو جال مار دینا چڑیمار نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہی آپ لڑتے لڑتے نیچے ہو جیے مین گرفتار
کر دونگا باز چڑیمار سے یہ بات کہکے پھر بہری کے مقابلہ مین گیا اُسی طرح منقار چلنے لگی مگر باز اب نیچا
ہوتا جاتا ہی بہری بھی اُسکے ساتھ نیچی ہوتی جاتی ہی یہان تک کہ جب دونون قریب زمین ہو گئے لپٹ کے باز
نے بہری کو زمین پر گرایا چڑیمار تو اسکا منتظر تھا اُسنے بہری پر جال ڈالدیا بہری نے چاہا مین جال کو جلا کے نکلون مگر
چڑیمار نے حباب مار دیا یہ بیہوش ہو گئی اب باز زمین پر لوٹ مار کے آدمی کی صورت بنا اپنی ہیئت اصلی پر آیا
چڑیمار کی بہت تعریف کی کہا بھائی تو نے اسوقت کیا کارنمایان کیا ہی چڑیمار نے کہا آپ یہ تو فرمائیے کہ یہ مکر کیا

تھا اُسنے کل کیفیت کہہ سنائی اور کہا کہ عمرو وہ تخت پر بیٹھا ہو چڑیمار نے کہا اب آپ جائیے اور عمرو کو بھی زمین پر
لائیے پھر دونون کو روبروے خداوند کے چلیے یہ سُنکر حداد طرف آسمان کے چلا قریب تخت پہونچکے اُسنے عمرو
کو نیچے مین دبا با زمین پر لایا چڑیمار سے کہا اب چلو مین تمکو دربار خداوند مین لے جاؤنگا وہان سے بہت کچھ
انعام دلاؤنگا عمرو نے جو یہ کیفیت دیکھی بہت پریشان ہوا جی مین کہتا ہو خدا خیر کرے رنگ بیرنگ نظر آتا
ہو جب چڑیمار سے حداد نے کہا کہ خدمت مین خداوند کی چلو اُسنے کہا ٹھہریے چلونگا یہ کہکے بغل سے
ایک دونا نکالا اور حداد کے سامنے رکھدیا کہا اسکو نوش فرمایئے مین آپ کے واسطے کباب بھی تیار کرتا ہون
آج صبح کو مین ایک صحرا مین گیا تھا وہان مجکو تیتر نہایت فربہ ملا ہی یہ کہکے جھنگی سے تیتر نکالا اور اُسکو ذبح کیا
ہوا سے خس و خاشاک جمع کر کے چقماق سے آگ جھاڑی تیتر کو صاف کیا نمک مرچ اپنے پاس سے نکال کے
اُسکے کباب تیار کیے حداد اُسکی تعریفین کر رہا ہو کہ بھائی تم کتنے سلیقہ مند ہو شراب مین تم بھی شراکت کرو
چڑیمار کہتا جاتا ہو آپ پیجیے مین بہت پی چکا ہون غرضکہ اُسنے کباب تیار کر کے حداد کو دیے اُسنے کباب
کھائے تھوڑی دیر کے بعد حداد نے کہا بھائی مجکو گرمی معلوم ہوتی ہو چڑیمار نے کہا اٹھکر ٹہلیے جیسے ہی
اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے زمین پر گرا چڑیمار نے نعرہ کیا منم شاپور شیر دل نعرہ کر کے خنجر مار حداد
کو واصل جہنم کیا بیری کو جال سے نکال کے ہوشیار کیا یہ بھی زمین پر لوٹ مار کے اپنی حالت اصلی پر آئی خواجہ
نے اُٹھکے شاپور کو گلے سے لگا لیا اور کہا بھائی صاحب کیا بات ہی یہ عیاری کا ہے کو کرامات ہی اسوقت
آپ کی عیاری نے عجب مزہ دکھایا والد نامدار بھی اکثر آپ کی تعریف فرماتے تھے ہلال تیچہ زن نے بھی
شاپور شیر دل کی بہت تعریف کی عمرو ثانی نے پوچھا کہ بھائی صاحب اسوقت آپ کا تشریف لانا کیونکر ہوا
شاپور نے کہا مین نے آپ کی گرفتاری کی خبر سُنی تھی سبجے چین کہان تھا آپ ہی کی تلاش مین پھر رہا تھا
اسوقت اتفاق سے اس صحرا کی طرف نکل آیا یہان یہ سامان دیکھا دل بیتاب ہو گیا مگر شکر ہی خدا کا کہ عیاری
بن پڑی اب آپ اپنی سرگذشت بیان فرمایئے عمرو نے کہا کہ مین نے جب ہلال تیچہ زن کو گرفتار کیا اور
اسکو داخل زنبیل کر کے چلا راہ مین سے مجھے ایک نیچہ اُٹھا لیگیا جب دربار افلاک مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ
علامہ بن دمامہ مجھے لیگئی تھی وہان میرے قتل کی صلاح ہوئی افلاک نے ہلال کو مجھسے طلب کیا مین نے
ایک ضعیفہ کو اُسکی صورت بنا کر دربار مین بھیجا افلاک نے اُسکے بانسے عیاری مجھسے طلب کیے ثریاے تاجدار
بہن ہلال کی میرے پاس آئی مین نے اُسکو بھی بیہوش کر کے نذر زنبیل کیا ہلال نے جو اپنی بہن کا نام سُنا
کہا خواجہ کیا ثریاے تاجدار تمھارے پاس ہی خواجہ نے کہا ہان میرے پاس ہی یہ سُنکے خواجہ نے
ثریاے تاجدار کو زنبیل سے نکال کر شاپور شیر دل کے حوالے کیا کہا بھائی صاحب آپ اسکو سمجھا کے
مشرف باسلام کیجیے ہلال نے جو اپنی بہن کو دیکھا کہا خواجہ تمنے بڑا کمال کیا مین تمھاری بہت ممنون ہوئی کہ
تمنے میری بہن کو مجھسے ملایا خواجہ نے کہا اے ہلال وہ تمھارا طفل عمر بھی میرے پاس ہی لو تمکو دیدون جس
اُس صندوق کو جسمین وہ بند تھا نذر زنبیل کر لیا ہی ہلال نے کہا وہ اب کسی مرض کی دوا نہین ہی خواجہ
نے کہا مین نے تو احتیاطاً لی تھی اُسکو بھی زنبیل مین رکھ لیا تھا اب شاپور شیر دل نے ثریاے تاجدار کو ہوشیار
کیا ثریا کی جو آنکھ کھلی اپنے کو عجیب عالم مین پایا زبان مین سوزن بدن کی قوت طبیعت مکدر حواس مین
خلل گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگی دیکھا ایک پہاڑ پر مین ہون سامنے ہلال تیچہ زن کھڑی ہین دو عیار

ابھی بیٹھے ہین ثریا حیران ہوئی کہ مین خواب دیکھ رہی ہون یا کسی طلسم مین گرفتار ہوئی ہون مین دربار مین
افلاک جادو کے تھی خواجہ عمرو ثانی سے اپنی بہن کے بارے عیاری طلب کر رہی تھی پھر مین اس
پہاڑ پر کیونکر آئی اور ہلال یہان تک کیونکر پہونچین اور یہ دونون عیار کون ہین مجھے یہان کیون لائے ہین
ثریا اس فکر مین تھی کہ شاپور شیردل نے کہا اے ثریاے تاجدار کیون خموش ہو کچھ باتین کرو ثریا نے کہا کہ
آپ کون شخص ہین اور مین یہان کیونکر آئی ہون اس مقام کا کیا نام ہی میرے لانے سے آپ کا کیا فائدہ ہوا
خلاصہ مجھ سے بیان فرمایئے شاپور شیردل نے کل کیفیت از ابتدا تا انتہا بیان کی ثریاے تاجدار اور
ہلال بچہ زن دونون بصدق دل مشرف باسلام ہوئین اور دونون نے خواجہ عمرو ثانی اور شاپور شیردل
کی بہت تعریف کی ہلال نے بعد تعریف و توصیف کے عرض کی کہ اے خواجہ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین کچھ
عرض کرون خواجہ نے کہا اے ہلال کیا کہتی ہو ہلال بچہ زن نے عرض کی کہ خواجہ ہمارا اور ثریا کا اعلانیہ
آپ کے ساتھ رہنا مناسب وقت نہین ہی اگر ہم دونون کنیز زن کو حکم ہو تو ہم اپنی والدہ ماجدہ ملکہ فہیم عقل آرا
کی خدمت مین جائین اور انکو یہ مژدہ سنائین وقتاً فوقتاً ہم حاضر خدمت ہوتے رہینگے خواجہ نے کہا اے
ہلال کیا مضائقہ ہی مگر ہمسے وقتاً فوقتاً ملتی رہنا ہلال نے عرض کی خواجہ آپ کے فرمانے کی کیا ضرورت
ہی مین خود آپ کے قدم مبارک سے جدا نہونگی مگر مناسب وقت یہی ہی اسی مین بہتری ہی یہ کہکر خواجہ سے
ہلال بچہ زن اور ثریاے تاجدار رخصت ہوکر پاس ملکہ فہیم عقل آرا کے پہونچین اور اُسنے کل کیفیت
بیان کی فہیم نے بھی مذہب اسلام قبول کیا سامری جمشید پر لعنت کی خواجہ ان دونون کے جانے کے بعد
مع شاپور شیردل طرف امیر ثانی کے چلے دو چار کوس راہ طی کرکے خدمت مین امیر کی پہونچے جیسے ہی امیر
خواجہ کو دیکھا خوش ہوگئے کہا اے خواجہ کہو کیا گذری خواجہ نے عرض کی حضور کے اقبال سے اچھی گذری کہ
ہلال بچہ زن اور ثریاے تاجدار اسکی بہن دونون کو مسلمان کیا امیر نے کہا پھر وہ دونون کہان ہین خواجہ
نے عرض کی حضور وہ دونون مجھسے اجازت لیکر اپنی مان سے ملنے گئین انکا ہمراہ رہنا بچند وجوہ خلاف مصلحت
تھا وہ وقتاً فوقتاً ملتی رہینگی امیر نے فرمایا کہ خواجہ اب زمرد سے آغاز جنگ کیونکر ہو کیا بات کرنا چاہیے
عمرو نے کہا ابھی تو مین اسکو نہین عرض کر سکتا ہون پھر کے جواب دونگا یہان تو یہ چرچے ہین مگر اب حال
زمرد کا بیان کیا جاتا ہی کہ اُسنے ایک عرضی جو پاس افلاک کے بھیجی اسکے جواب مین عرصہ ہوا زمرد نے بختگان
سے کہا کہ عرضی بھیجے ہوئے دو روز کا زمانہ گذرا ہی مگر ابھی تک جواب نہین آیا ہی بختگان نے کہا دوسری عرضی میری
طرف سے خداوند افلاک کو لکھو کہ مین نے ایک عرضی ارسال خدمت کی مگر ہنوز اُسکے جواب سے مشرف نہوا
قدرت اب میرے باب مین کیا ارشاد فرماتے ہین مجکو اب تاب مقابلہ نہین ہی کوئی مددگار میرے پاس باقی
نہین رہا اب جلد خبر لیجیے نہین تو اہل اسلام مجھے تنگ کرینگے یہ عرضی لکھوا کر ایک نامہ وار کے ہاتھ پاس
افلاک کے بھیجی نامہ دار جب دربارگاہ افلاک پر پہونچا ملازمون سے اطلاع کرائی افلاک نے اُسکو اندر
بلالیا اور اسکے ہاتھ سے عرضی لیکر لفافہ چاک کیا دیکھا تو اُسمین یہ مضمون تحریر ہی افلاک نے عرضی پڑھ کے
علامہ سے کہا کہ کیون ملکہ عالم اب تم کیا کہتی ہو مین مدد زمرد کے واسطے کسکو بھیجون علامہ بن دماسہ
نے کہا مین ابھی اسکی فکر نہین کرسکتی ہون کیونکہ مجھپر یہ دن بہت ہی سخت ہین میرا قصد ہی کہ براے چندے مین
یہان سے چلی جاؤن افلاک نے کہا اے ملکہ عالم آپ پھر کہان جایئے گا علامہ نے کہا کہ مین کچھ دنون کے واسطے باغ شاداب

مین جاکر رہونگی بلا خداوند بھی اپنی بارگاہ سے باہر قدم نہ نکالین تو بہت بہتر ہی افلاک نے کہا بہتر ای ملکہ اگر زمرد
پر اہل اسلام نے زیادتی کی تو اُسکا بچانے والا کون ہی علامہ نے کہا آپ زمرد سے کہلا بھیجیے کہ وہ بخوف طبل جنگی
بجوائے بروقت جنگ ایک نقابدار آئیگا سب کو ایک عجائب تماشا دکھلائیگا مگر آپ بارگاہ کے باہر قدم نہ دیجیے گا
افلاک نے اقرار کیا اور کہا مین اپنی بارگاہ سے بیٹھے تماشا دیکھونگی جب تک تم نہ آؤ گی باہر نہ نکلونگی علامہ
نے جب سمجھانے سے فراغت پائی پرواز پیدا کرکے اُڑی اور باغ شاداب مین آکر پہونچی افلاک نے
زمرد سے کہلا بھیجا کہ تم طبل جنگی بجواؤ بروقت جنگ نقابدار قدرت آئیگا جو کسی نے نہین دیکھا وہ تماشا دکھائیگا
زمرد نے جو یہ کیفیت سُنی بہت خوش ہوا جنگیان سے بلا کے کہا جنگیان نے طبل جنگی بجوایا ہرکارے اسلام
کے یہ خبر سنکر روانہ ہوئے خدمت مین امیر کی آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا دی اور عرض کی کہ حضور زمرد نے
طبل جنگی بجوایا ابھی ایک ہرکارہ پاس سے افلاک کے آیا تھا جسنے زمرد بے ایمان سے کہا کہ افلاک نے
کہا ہی ای زمرد تم طبل جنگی بجواؤ خوف نہ کھاؤ کل مین وقت ایک نقابدار آئیگا عجیب و غریب تماشا سب کو دکھائیگا
اُسکے کہنے پر عمل کیا طبل جنگی کو حکم دیا امیر نے یہ سُنکر فرمایا کہ خواجہ ہمارے لشکر مین بھی جواب الی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارہ کارزار پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جوانان صف شکن آلات حرب
و ضرب درست کرنے لگے کسی نے تلوار کو تیز کیا کسی نے تسمہ پر لگایا کسی نے صیقل گر کو بلا کے تلوار درست کرائی
کسی نے تیرون کو درست کیا کسی نے گرز کو صاف کیا کوئی زرہ کی درستی مین مصروف ہوا کسی نے خود کو مانجا کوئی
اپنے دوست سے خیمے مین گیا باتین لڑائی کی کرنے لگا کہ بھائی صبح کو روز امتحان ہی اگر خدا زندہ پھیر کے لائیگا پھر
عیش و عشرت کی باتین ہونگی اگر مر جائینگے تو نام بہ دہ دنیا پر کر جائینگے کوئی کہتا ہی زمرد فراری ہی ہزارون مرتبہ لڑائی
سے بھاگا ہی کیا مقابلہ کریگا جب کڑی پڑیگی پھر بھاگ نکلیگا کوئی کہتا ہی کیون بھائی وہ نقابدار کون ہی جو صبح کو
آئیگا دیکھین کیسا جوان ہی کیا کیا کمال رکھتا ہی کس سے پہلے مقابلہ ہوتا ہی کون زیر کرتا ہی رات بھر تو بہادرون مین
یہ باتین رہین لطف کی حکایتین رہین جب فوج کواکب سیارگان فرار ہوئی اور نقابدار زرین پوش فلک نے نقاب
تیرگی کو اپنے چہرہ روشن سے اُٹھایا اور نیزہ خط شعاع کو ہاتھ مین لیکر تمام دنیا کو اپنے نور سے منور فرمایا صاحبقران بعد
عظیم الشان فریضہ صبح سے فراغت کرکے بقصد جنگ طرف میدان کارزار کے چلے بہادرون نے بھی پہنچکر اپنے مرکب چمکائے
امیر ثانی کے ہمراہ ہوئے میدان مین آکر لشکر اسلام صفین جما کر ٹھہرے دیکھا سامنے سے زمرد ثانی مع اپنی فوج کے
آتا ہی اسنے بھی آکر میدان مین صف بندی کرائی کڑکیتون نے کڑکا کہا نقیبون نے دنیا کی مذمت تمہید بیان کی کہا
سرداران صف شکن و ای پہلوانان تیغ زن یہ حال ظاہر ہی ہر ایک اس رمز سے ماہر ہی کہ دنیا بے ثبات ہی برائے
چندے حیات ہی ہمیشہ کوئی اس دنیا ناپائدار مین رہا نہین بجز ذات پروردگار کسی کو بقا نہین اگر ہزار برس تک
کوئی جیا ایک روز ذائقہ موت کا چکھیگا اسکے طلبگار نامرد ہین مرد اس سے گریزان نہین بڑے بڑے لوگ اسکی مذمت
مین کر گئے ہین کہ دنیا مقام آرام نہین جائے دام نہین جب دنیا کی یہ حالت ہی اور زیست کی یہ کیفیت تو اس عمر
دو روزہ کے لیے سب اسباب دنیوی بیکار مگر نام آوری درکار ہی جو نام کریگا تا قیامت مر کے زندہ رہیگا محفل مین
بہادرون کی جب ذکر آئیگا جری کہا جائیگا بہادر فاتحہ خیر سے یاد کرینگے بعد مردن بھی عزت ہوگی روح کو راحت
ہوگی اگر کسی نے بدنامی کا بار سر پر لیا تا قیامت ذلیل و خوار رہا جہان ذکر آئیگا بودا کہا جائیگا بہادر نفرت
کرینگے کم ہمتی پر لعنت کرینگے تا بہ قیامت ذلیل و خوار رہیگا بہادر کا ذکر تا قیامت یادگار رہے گا نقیبون نے

جو دنیا کی مذمت سے پیرایہ مین ایسی ایسی باتین کہین لشکرون مین خروش ہوا سب کو حرارت کا جوش ہوا بہادر جھومنے
لگے لشکر حریف پر کڑی نگاہین ڈالنے لگے کسی نے تلوار میان سے نکالی اچھی طرح دیکھی بھالی کسی نے کمان
سنبھالی کوئی نیزے کو تکان دینے لگا کوئی گھوڑے کی باگ لینے لگا بہادرون کی عجیب حالت ہوئی سب نے چاہا
گھوڑون کو بڑھا دین فوج حریف پر جا پڑین کسی نے دو چار قدم پیچھے سے رہوار کو بڑھایا امیر ثانی نے طرفین کے
دیکھا اس جری نے پھر گھوڑے کو روک لیا قاعدے سے کھڑا ہو گیا لشکر زمرد شاہی پر اداسی چھائی تھی آپس مین
سب کہتے تھے کہ زمرد دیوانہ ہوا ہی صاحبقران سے مقابلہ کرتا ہی کتنی بار انھین سے شکست کھائی بھاگا اب پھر
انھین سے مقابلہ کیا ہی اسکی قضا دامنگیر ہی آج یہ ضرور امیر کے ہاتھ سے مارا جائیگا پھر حسرت و افسوس کچھ اسکے
ہاتھ نہ آئیگا بعضے کہتے تھے زمرد وہ وقت ہی کاہے کو آنے دیگا جب ذرا سا دباؤ پڑیگا بھاگ کھڑا ہوگا فوج
والے تو یہ باتین کر رہے تھے یہان بختگان نے زمرد سے کہا ای خداوند ابھی تک کوئی براے مدد نہین آیا
بڑے تعجب کی بات ہی اب تو لشکر بھی میدان مین آچکا بڑی غلطی ہوئی جب آنے والا آچکتا تب طبل جنگی بجتا
اب اگر وہ نہ آئیگا تو کیا کیفیت ہوگی بُری حالت ہوگی مین جانتا ہون افلاک بھی شوکت اہل اسلام اور عیارون
کی عیاریان دیکھ کے خائف ہو گیا اور اس حیلے سے ہم لوگون کو مقابلے مین اہل اسلام کے بھیجا آپ الگ ہو رہا
یہ تو اسنے بہت بڑا مکر کیا اگر کوئی مدد کو نہ آئیگا تو ہم لوگون کا خاتمہ ہی ہو جائیگا بختگان زمرد سے یہ باتین کر رہا تھا کہ
ہوا سے گرد اُڑی زمرد نے کہا کہ بختگان دیکھ کوئی مدد کو آتا ہی سب لوگ اُس طرف دیکھنے لگے جب دامن گرد
شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ ایک نقابدار سُرخ پوش نیزہ ہاتھ مین لیے چلا آتا ہی آتے آتے لشکر زمرد مین پہنچا اور
زمرد کو سلام کیا اور کہا اب مجکو اجازت میدان مرحمت ہو زمرد بولے کہا ای نقابدار جادو خداوند افلاک تم کو مظفر
و منصور کرین نقابدار اجازت لے کر میدان مین آیا اور نعرہ کیا کہ ای فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی
ہو میرے سامنے آئے اسکی نعرہ کی صدا سنکے جمہور جانسوز نے اپنا مرکب پرے سے نکالا اور خدمت امیر مین
آکے عرض کی ای شہریار اجازت میدان دیجیے امیر نے جمہور کو رخصت دی جمہور گھوڑا اُڑا کے مقابلے مین
نقابدار کے آئے نقابدار نگاورزن ہوا جمہور سے نیزہ چلنے لگا بڑی دیر تک نیزہ چلا ایک مقام پر نقابدار
نے نیزہ جمہور کا کاٹا تھا جمہور نے چاہا مین نیزہ نکالون گھوڑے کو بائین جانب اشارہ کیا ہاتھ کو تکان دی جیسے
ہی جھٹکا دیا دیکھا میرے ہاتھ مین ایک مار سیاہ ہی جمہور نے چاہا کہ اس مار سیاہ کو زمین پر ٹیک دون مگر اس
مار سیاہ نے اتنی مہلت نہ دی کمر سے جمہور کی لپٹ گیا اور زور کیا کہ جمہور گھوڑے سے کچھ بلند ہوئے جمہور نے
دونون ہاتھون سے یال مرکب کو مضبوط پکڑ کے لنگر قائم کیا مگر وہ لنگر کب ساعت کرتا ہی جمہور کو اُٹھا کر
آسمان کی طرف لے چلا خواجہ نے کہا لشکر زمرد مین ساحر بھی ہین جب قوت سے کچھ زور نہ چلا تو یہ ترکیب کی
امیر ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی بہت حیران ہوئے عمر و ثانی رکاب پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے اُنسے فرمایا
ای خواجہ یہ کیا ہوا جمہور طرف آسمان کے کیونکر چلے گئے خواجہ نے عرض کی ای آقاے نامدار آپ نے
ملاحظہ نہین فرمایا جمہور کے ہاتھ مین نیزہ مار سیاہ بنگیا وہی انکی کمر مین لپٹ کر لے اُڑا امیر نے
بہت افسوس فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر خواجہ یہ ملعون اسی طرح لڑیگا تو کاہیکو کوئی اس سے سر بر
ہوگا سب کو یونہین گرفتار کرکے لیجائیگا سواے افسوس کچھ ہمارے ہاتھ نہ آئیگا امیر تو
خواجہ سے یہ فرما رہے تھے مگر زمرد بے ایمان بختگان سے کہتا تھا کیون بختگان اب لشکر اسلام کہان

بچ کے جائیگا تمنے اس نقابدار کے سحر کو دیکھا جھونڈر کی کمر مین سانپ لپٹ گیا اور سے اژدہا اصل تو یون ہی کہ
افلاک نے اب ہمارے حال پر توجہ کی جو ایسے مددگار کامل کو ہماری مدد کے واسطے بھیجا زمرد و بختگان
سے تو یہ باتین ہو رہی تھین نقابدار نے پھر نعرہ کیا کہ اے فرقہ خدا پرستان کیا اب تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو
میرے مقابلہ مین آئے سپہ گری کے فن دکھلائے یہ صدا جو لشکر اسلام مین پہونچی ابراہیم بن مالک نے
اپنا گھوڑا صف سے نکالا خدمت مین امیر کی آکر عرض کی اے شہریار رخصت مرحمت ہو مین جاکر اس سے مقابلہ
کرونگا امیر نے فرمایا اے ابراہیم تم جانتے ہو کہ یہ جوان از روے فنون سپہ گری مقابلہ کرتا ہی یہ خیال تمہارا
غلط ہی یہ نقابدار ساحر ہی تمنے جھونڈر کا فسون کی کیفیت دیکھی کس حسرت و یاس سے گرفتار ہوگئے جب یہ کیفیت
ہی تو مین تمکو اجازت نہ دونگا جہان تک ممکن ہوگا خود مقابلہ کرونگا ابراہیم نے عرض کی اے آقاے نامدار جبتک
غلامان جانباز کے تن مین جان ہی وہ کیونکر گوارا کرینگے آپ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے امیر ثانی مجبور ہوکے
کہا اے ابراہیم جاؤ حوالے خدا کے کیا پروردگار تمکو مظفر و منصور کرے ابراہیم اجازت لے کر میدان مین
آئے نقابدار کو دیکھا کہ کلمات لاف و گزاف بک رہا ہی کہ فوج اسلام کو تباہ کر دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا میرے
مقابلہ کی کسکو تاب ہی اہل اسلام نے بہت سر اٹھایا کچھ نہ کر سکے ایک سردار ابھی میرے سامنے سے فرار ہوگیا ہی
ابراہیم نے یہ باتین سنین للکار کر آواز دی او نقابدار کیا بیہودہ بکتا ہی تیری کیا مجال ہی جو لشکر اسلام کے
ایک ادنی سے جا کر مقابلہ کر سکے وہان کا ایک غلام تیری مشکین باندھ لینے کو کافی ہی دیکھ تجکو زیر کریگا بس کوئی کلمہ بیہودہ کوئی
کا زبان سے نہ نکالنا اچھا جو رکھتا ہو نقابدار نے فوراً نیزہ ابراہیم پر مارا ابراہیم نے خالی دیکر مرکب کو پھیر الٹے
نیزہ کا خطا دیا اسنے نیزے کو تکان دی ابراہیم کے ہاتھ مین نیزہ مار سیاہ بنگیا انھون نے بھی چاہا کہ مین نیزے کو
زمین پر پھینک دون مگر اس مار سیاہ نے اتنی مہلت نہ دی کمر مین ابراہیم کی لپٹ گئے اژدہا گھوڑا ابراہیم کا
کوتل ہوگیا امیر نے یہ کیفیت دیکھی بہت متردد ہوئے خواجہ عمرو سے ارشاد فرمایا کہ خواجہ اگر اس نقابدار سے یون
مقابلہ رہیگا تو بھی کوئی اس سے سر بر نہوگا کمان از روے سحر لڑتا کمان زور بازو سے مقابلہ کرتا امیر تو خواجہ سے
یہ باتین کر رہے تھے کہ نقابدار نے اپنے گھوڑے کو اور گھوڑا آگے بڑھا کے نعرہ کیا کہ منم نقابدار قدرت ای اہل اسلام
بس اب تم مین سے کوئی براے مقابلہ نہ آئیگا سب نے ہمت ہار دی خیر اب آج تو مین جاتا ہون کل پھر اگر تم سبنے
مقابلہ کرونگا سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا کسکی مجال ہی جو میرے مقابلے مین آئے سر میدان مجھ سے آنکھ ملا سکے
نقابدار بیہودہ گوئی کرتا ہوا زمرد کے قریب آیا زمرد کو سلام کیا اور کہا کہ اب مین اپنے خیمے مین جاتا ہون
زمرد ثانی نے نقابدار کی بہت تعریف کی اور کہا اے نقابدار اب تم کب آؤگے نقابدار نے کہا کہ مین کل پھر
حاضر ہونگا آپ خاطر جمع رکھیے کل سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا یہان ایک کو نہ چھوڑونگا نقابدار تو یہ کہکے
طرف اپنے خیمے کے چلا گیا ادھر دونون لشکر اپنی اپنی طرف پلٹے زمرد ثانی جو اپنی بارگاہ مین آیا بختگان سے
کہا کہ آج نقابدار نے کیا کار نمایان کیا ہی مین یقین کرتا ہون کہ اگر نقابدار کل بھی آئیگا تو ضرور لشکر اسلام
کو قید کرکے لیجائیگا بختگان کہتا ہی اب بچنا لشکر اسلام کا دشوار ہی واقعی افلاک نے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ
جو کچھ اسپر ناز و تفاخر کرین وہ بجا ہی زمرد نے حکم دیا کہ ساقیان سیمین عذار اور مطربان پری رخسار حاضر بارگاہ
ہون آج ما بدولت شب بھر مصروف عیش رہینگے صبح کو پھر مقابلہ مسلمانان مین جا کھینچینگے اپنی قدرت کا تماشا
دکھائینگے اب مسلمان میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین سب کو گرفتار کرلونگا سر تابی کی سزا دونگا

بختگان سے کہا کہ بہت باتین نہ بنائیے کسی کو زیادہ قدرت نہ جتائیے اگر بہت جی خوش ہوا ہی تو تھوڑی دیر شغل مے و نقل نوشیان جور لقائے گرمجوشی ہو رقص و سرود کا سامان ہو دم بھر دل شادان ہو تھوڑی دیر یہ صحبت رہے صبح کو جب میدان مین مقابلہ ہوگا سب حال کھل جائیگا ابھی سے پیشین گوئی کی کیا ضرورت ہی زمرد نے بختگان کے کہنے پر عمل کیا خوش ہو رہا ساقیان پری پیکر و مہ جبینان حور منظر حسب الحکم محفل مین آئین دور شراب چلنے لگا ارمان نکلنے لگا نازنینان حور خصال غزلین گانے لگین دل کو لبھانے لگین ایک پری پیکر حور منظر نے یہ غزل گائی غزل

آخر بشکر رہا ہون ہر وقت تیغ ابروئے دوست
تم تو بے قابو ہوئے لعل لب پر جو آتا بوسۂ دوست
سر پہ چڑھ کر بھی نہ چھوڑین عاجزی کی عادتین
ان خوش ادا سینہ جو کئے ہین زانوئے دوست
آتی ہی آواز عاشق کی کنار قبر سے
تو بھی دیوانہ ہو ناصح دیکھ لے گر روئے دوست
سیر جنت خوب جب رضوان مجھے دکھلا چکا
جب ہلال آیا نظر مجھ کو ہوا ابروئے دوست
ماہ و بدلے میری عادت کا بدلنا ہی محال
جا سے دل سینے مین ہی ور نہ پھر کوئے دوست
حسرت دیدار مین کیا کیا تڑپی عندلیب
سو گلے پھر وہ مگر گل رہی ہی بوئے دوست
دل لگی ہو چکی اب کیا غرض الطاف سے
صید کیا صیاد افگن ہو گئے ابروئے دوست
خاکسارون کو شب آرزو درکار ہی
پیدہ پہلو ہی کہ جو ہوتا تھا ہم پہلوئے دوست
فتنہ ہائے چشم سحر آلود کی ہین شہرتین
چلتے چلتے دیکھ لین پھر اک نظر ابروئے دوست
سخت جانی کا برا ہو دل پہ ہی شرمندہ تسلیم

وہ مجھے دیکھا کرے دیکھا کرون مین جسے دوست
بے تکلف انس رہزن کا ہوتا ہی یقین
ہو گئے ہین پاؤن آکر بار گیسوئے دوست
عاشقون کی آرزو بعد فنا بھی ہی یہی
آن چھپالی دوست کے پہلو سے ہی پہلوئے دوست
دل تڑپتا ہی طبیعت مین ہی کیا کیا کچھ خیال
بے تامل منہ سے نکلا ہے سا لطف کوئے دوست
ہی بہتر روشنی یاقوت و گوہر مین نہین
چاند کا ہی ہو مگر مین سمجھتا ہون روئے دوست
مجھ کو نہ کچھ ہر شخص کو اُس سے تعلق ہی ضرور
با تعلل لائی صبا جسد و تحقین بہسے دوست
قسمت انداز ہی مین کیا کسی کا اعتبار
ہی زمین تکیہ بچائے تکیہ ہی پہلوئے دوست
کاٹتا ہون ہاے سر اپنا توقف کیا ضرور
عرش سے بہتر سمجھتا ہون زمین کوئے دوست
بیچ تو ہی ہر رگ عاشق کے تصدق جائیے
کس طرف کس جا نہین افسانۂ جادوئے دوست
زینت جلوہ دیکھتا ہو لباس دوستی
پھر گیا خنجر کا منہ شل ہو گئے بازوئے دوست

ناصحا سے راہ اپنی جا سے آئین انجمن کو دوست
جب نظر پڑتی ہی پڑی جانب گیسوئے دوست
جان نثار کیجے ورثہ عاشق پوچھا چاہیے
بدلے خلعت کے ملے رو گرد زمین کوئے دوست
مجھکو سمجھاتا ہی کیا ہم تجھکو سمجھا ناصحا رسے
دیکھے کس دن یہ سر ہو اپنا پہلوئے دوست
بدر کو دیکھا تو بھی عارض تابان یار سے
نور تن کیا یہ نگین ہی قابل روئے دوست
عشق کی مشق ہی کہ تیغ جن بھی کرتا ہی اثر
کوئی مجبور رہے جانے کون یہ ہو بروئے دوست
ہر ز معشوق بھی عاشق کہین ای عندلیب
ہیں ہم پہلوئے جگر اتنی دل ہم مگر بے کو دوست
ہر طرف تیر نگاہ ناز کرتے ہین شکار
ہو بعید از شرط الفت رنجش بازوئے دوست
چاہیے قاتل زبان چالاک تن آشنا لحاظ
چشم مصروف نظارہ سر تہ زانوئے دوست
ہان خدا ہی اجل آتنا توقف چاہیے
پھر مین ہو خاکسارون کا غبار کوئے دوست

نازنین نے جو یہ غزل گائی اہل محفل کی عجیب حالت ہو گئی سب تعریفین کرنے لگے سرد آہین بھرنے لگے کسی نے کہا بھائی صاحب کیا اچھی غزل گائی ہی جی خوش کر دیا زمرد بھی تعریفین کر رہا ہی دور شراب پے در پے چل رہا ہی یہان تو یہ کیفیت تھی مگر امیر ثانی جو اپنے لشکر کی طرف پلٹ کے آئے داخل بارگاہ ہوئے خواجہ عمرو ثانی حاضر خدمت ہوئے امیر نے کہا خواجہ تم نے آج کا معرکہ دیکھا کچھ سمجھ مین نہین آتا آخر اس نقابدار سے کیونکر مقابلہ ہو اسکو کون زیر کرے یہ تو اسی طرح مقابلہ کر کے روز دو تین سردارون کو گرفتار کر لیجایا کریگا خواجہ نے عرض کی کہ حضور مین اس امر کی تحقیق کرتا ہون کہ یہ نقابدار کون ہی اور اسکا مقام سکونت کہان ہی امیر ثانی اور خواجہ تو یہ باتین کر رہے تھے کہ ہرکارے حاضر خدمت ہوئے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور زمرد کے یہان طبل جنگی بج رہا ہی امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی

بعنایت الٰہی نقارۂ رزمی پر چوب پڑے یہان بھی طبل جنگی بجنے لگا سردار مصروف طیاری جنگ ہوئے آپسمین گفتگو ہونے
لگی ایک دوسرے سے کہتا تھا کہ یہ نقابدار کون ہو از روے سحر سردارون کو گرفتار کرکے لیگیا صبح کو پھر یقین ہو یہی
میدان کارزار مین آئیگا سب کو گرفتار کرکے لیجائیگا بعض کہتے ہین کہ خدا کچھ سامان پیدا کردیگا غیب سے مدد
ہوگی سب بلا دور ہوگی کفار پچھتائینگے اپنے کیے کی سزا پائینگے یہان رات بھر یہی باتین ہین جب عابد شب زندہ دار
ماہ نے سر سجدۂ غروب مین جھکایا اور آفتاب عالمتاب نے اپنی روشنی سے دنیا کو پر نور زرنگار
دونون لشکر میدان کارزار مین آئے نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کرکے کنارے ہٹے کہ دیکھا سب نے
ہوا سے گرد اڑی جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو وہی نقابدار ظاہر ہوا قریب لشکر آکر زمرد شاہ ثانی کو سلام
کیا اور اجازت میدان سے کرکے گھوڑا چمکاکے میدان مین آیا نعرہ کیا اے فرقہ خدا پرستان مین وہی
نقابدار قدرت ہون جو کل تم سب کے حوصلے پست کرگیا تھا آج پھر اسی ارادے سے آیا ہون سب کو
مزا چکھادونگا اپنی جرأت دکھادونگا ان تم مین سے کوئی ایسا ہو جو میرے مقابلہ مین آئے نقابدار نے
جو یہ کلمات لاف وگزاف کہے تو بدیع الزمان نے گھوڑا بڑھایا سامنے امیر کے آئے اور کہا کہ اب
مین آج اس نقابدار سے مقابلہ کرونگا امیر نے فرمایا کہ آپ کا جانا مناسب نہین ہی کیونکہ سحر کے سامنے
زور بیکار ہی اگر کوئی پہلوان نامی ہوتا تو آپ اُس سے مقابلہ کرتے بدیع الزمان نے کہا کہ یہ تو آپ سچ فرماتے
ہین سحر سے اور قوت سے مقابلہ نہین ہوسکتا لیکن آپ سُن رہے ہین کہ یہ ملعون کیا کیا کلمات طعن وتشنیع
کر رہا ہی گو اب مجھکو وہ جوش باقی نہین ہی ہوس جنگ جاتی رہی یہ سب دلولے ملک قاسم کے دم تک تھے
انکی وجہ سے کچھ عجب لطف ملتا تھا انکا مرنا تو قیامت ہی ہوگیا سارا ولولہ جاتا رہا اب جی نہین چاہتا
کسکو دکھائین جب دیکھنے والا نہ رہا واقعی عجب بہادر تھا اصل یون ہی کہ اپنا مثل جرأت وقوت ولیاقت و شوکت
مین نہ رکھتا تھا مگر قضا نے نہ چھوڑا انکے مرنے سے تو ہماری عجیب کیفیت ہوگئی شوق جنگ تو بالکل نہین
رہا آپ نے بارہا ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ مین اب امور جنگ مین بہت کم دخل دیتا ہون لیکن اسوقت اسکے
کہنے سے دل پر چوٹ لگی ہی جی مین آیا کہ زبان اسکی کھینچ کر پھینکدون بدیع الزمان نے جو قاسم کا ذکر کیا تو
امیر ثانی کو بھی صدمہ ہوا بدیع الزمان کی طرف سے جب یہ یقین ہوا کہ یہ اب سمجھانے سے نہ رکین گے
مجبور ہوکے فرمایا آپ کو اختیار ہی خدا کے حوالے کیا تشریف لیجائیے بدیع الزمان میدان مین آئے
نقابدار کے سامنے آکر نعرہ کیا کہ او بیہودہ یاوہ گو مکار غدار کیا بیہودہ بکتا ہی کل سحر کرکے دو سردارون
کو کیا گرفتار کرلیا کہ پھولون نہین سماتا ہی بس اب کوئی کلام بیہودہ منہ سے نہ نکالنا یہ میدان کارزار ہی یاوہ گوئی کی جگہ
نہین لا جو ارادہ رکھتا ہی نقابدار نے کہا آپ پہلے وار کیجیے بدیع الزمان نے فرمایا کہ ہمارا یہ دستور نہین ہی جب تیری طرح
سے ہم کو خدا بچائیگا تب ہم بھی وار کرینگے تو پہلے وار کر نقابدار نے دو ہی نیزہ بدیع الزمان کو مارا بدیع الزمان
نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا چاہتے ہین کہ بیچ سے کاٹ کھڑے نیزہ اسکا ہوائی کردون کہ
نقابدار نے کہا او جوان سنبھل کے وار کرنا دیکھ تیرے ہاتھ مین کیا ہی اب جو بدیع الزمان نے ہاتھ کی
طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ سانپ میرے ہاتھ مین ہی انھون نے چاہا کہ مین اسکو زمین پر پھینک کر تیغ آبدار
میان سے لون مگر وہ سانپ کمر مین بدیع الزمان کی لپیٹ گیا اور طرف آسمان کے لے اڑا اب تو زمرد
نے پنجتنگان سے کہا اے پنجتنگان مجھے یقین ہوا کہ واقعی افلاک صاحب قدرت ہی اور خداوند ہی دیکھا تمنے

اب کون شخص ان کے نامی ونامدار ہی جب انکی یہ کیفیت ہوگئی تو اب مجھے امید فتح قوی ہی بختگان نے کہا آپ
خاطر جمع رکھیے اسی طرح سب سردار گرفتار ہوجاینگے امیر ثانی سب کا داغ اٹھاینگے وہان ذمرد اور
بختگان مین تو یہ باتین ہو رہی تھین یہان نقابدار نے پھر وہی یاوہ گوئی شروع کی شاہزادہ نورالدہر نے
جو یہ کیفیت دیکھی کہ سانپ کمر مین لپٹ کے والد نامدار کو اٹھا لیگیا اور نقابدار یاوہ گوئی کر رہا ہی انکو تاب
نہ آئی گھوڑا جھپکا کے روبرو صاحبقران زمان کے آئے عرض کی کہ اب اس غلام کو بھی اجازت میدان مرحمت
امیر نے فرمایا ای جگر بند ابھی تمنے کیفیت دیکھی سحر کے مقابلہ مین قوت کوئی چیز نہین ہی مجھسے تو یہ ہرگز نہوگا کہ دیدہ ودانستہ
تمکو اسکے مقابلہ مین بھیج کے گرفتار بلا کرادون نورالدہر نے عرض کی سماعت فرمایئے کہ وہ مردود کیا کیا بیہودہ بک رہا ہی
آخر اسکا کیا علاج ہی امیر نے فرمایا کہ مین اپنا جانا گوارا کرتا ہون لیکن آپ صاحبون کو اجازت دینا گوارا نہین ہی
نورالدہر نے عرض کی کہ ہم اسکو کب گوارا کرینگے کہ ہماری موجودگی مین آپ اس مکار کے مقابلہ مین تشریف
لیجائین ہان ہمارے بعد حضور کو اختیار ہی امیر ثانی نے جب انکو بھی کسی طرح رکتے نہ پایا تو مجبور ہو کے فرمایا کہ اچھا
ای نور نظر جاؤ خدا کے حوالے کیا حافظ حقیقی تمکو اسکے مکر سے بچائے بفتح و فیروزی مجھسے ملائے نورالدہر اجازت لیکے
میدان مین آئے نقابدار کو للکار کے کہا کہ او اجل رسیدہ کیون زیادہ یاوہ گوئی کرتا ہی لا جو حربہ رکھتا ہو نقابدار
غدار نے وہی نیزہ شاہزادہ نورالدہر پر بھی مارا نورالدہر نے نیزے کو نقابدار بدکردار کی بغل مین دبا کے چاہا
کہ مین جھٹکا دون اور نیزہ اسکے ہاتھ سے چھین لون نقابدار نے کچھ اسم پڑھ کے انکی طرف پھونکا گھوڑا انکا چراغ پا
ہوا نورالدہر نے چاہا کہ مین گھوڑے کو سنبھالون نقابدار نے نیزے کو زور سے جھٹکا دیا نورالدہر کا گھوڑا تو چراغ پا
ہو ہی رہا تھا یہ تو اسکے سنبھالنے مین مشغول تھے جھٹکا جو پڑا گھوڑے پر گرفت نہ تھی شاہزادہ پشت زین سے برو سے
زمین گرا نقابدار بدکردار نے نیزہ اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا وہ نیزہ بھی ایک افعی ہوا لپٹ گیا اور شاہزادے کی کمر مین لپٹ کے لے
اڑا اب تو لشکر اسلام سے ایک صدائے فریاد بلند ہوئی نقابدار نے اپنا مرکب میدان سے موڑا اور سامنے ذمرد
کے آیا ذمرد نے کہا ای نقابدار کیا تعریف کیجائے تمنے تو وہ سحر کیا کہ اگر سامری جمشید ہوتے تو تمہارا حلقہ غلامی
اپنے کان مین ڈالتے واقعی تم بندۂ خاص قدرت ہو صاحب جرأت ہو اب کیا ارادہ ہی نقابدار نے کہا اب
مین طرف اپنے جیش کے جاتا ہون کل پھر بوقت جنگ آؤنگا اسی طرح دو سردار کل بھی گرفتار کر لیجاؤنگا ذمرد
نے کہا اگر خدمت مین خداوند کی جانا تو ہماری طرف سے سجدہ کر کے کہدینا کہ مین آپ کی قدرت کا قائل ہون
مجھپر اسی طور سے ہمیشہ نظر عنایت رکھیے گا نقابدار بہت بہتر کہکر طرف اپنے جیش کے روانہ ہوا یہان امیر ثانی
بھی مغموم و مضمحل طرف اپنی بارگاہ کے چلے جب داخل بارگاہ ہوئے تو مشیرون سے فرمایا کہ اب کیا مناسب ہی یہ تو
اسی طرح روز آئیگا دو سردارونکو گرفتار کر کے لیجائیگا سحر کے سامنے جرأت و شوکت توانائی و قوت کچھ کام نہین دیگی
سب گرفتار دام بلا ہونگے خواجہ عمرو قطالی نے عرض کی کہ آقائے نامدار میرے نزدیک ایک امر بہتر ہی کہ آپ ذمرد
سے آٹھ روز کی مہلت طلب فرمائین پھر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا امیر نے ارشاد کیا کہ خواجہ اگر اسنے مہلت نہ دی
تو مفت کی ذلت ہوئی خواجہ نے عرض کی کہ جب حضور نے اسکو صدہا بار مہلت دی ہی تو وہ کیون نہ دیگا
امیر نے کہا تمہین اسکا اختیار ہی مین نامہ تو ذمرد کو نہ لکھونگا ہان زبانی کہلا بھیجونگا ایسا نہ ہو کہ مین
نامہ لکھون اور وہ ملعون نامے سے بے ادبی کرے نامہ دار نہ دیکھ سکے تو مفت مین وہ بھی بیچارہ آفت مین
مبتلا ہو اور مین اسکو نامہ لکھنا برا سمجھتا ہون خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہی زبانی پیام بھیجیے خواجہ تو یہ کہکر

بارگاہ سے باہر آئے امیر ثانی نے ایک ہرکارے کی زبانی زمرد کے پاس کہلا بھیجا کہ ای زمرد ہمارا دم گھبراتا ہے ہم بہ
سیر و شکار جائینگے وہان سے آٹھ روز کے بعد واپس آئینگے ہمارے آنے تک جنگ موقوف رکھو جب ہم واپس
آئینگے تو تم سے مقابلہ کرینگے پیامبر یہ سنکر وہان سے روانہ ہوا بارگاہ زمرد پر آیا اپنی اطلاع کرائی زمرد نے اندر
بلایا پیامبر نے پیام دیا زمرد ثانی نے بختگان سے متوجہ ہو کے کہا ای بختگان دیکھا اب یہ پیام آنے لگے
صاحبقران مہلت طلب فرمانے لگے اب تمہاری کیا راے ہے مہلت دون یا لڑائی موقوف کرون بختگان
نے کہا آپ کے نزدیک کیا مناسب ہے زمرد نے کہا مین تو مہلت دینا نہین چاہتا ہون بختگان نے کہا کہ میرے
نزدیک بھی یہی بہتر ہے بختگان نے جو یہ کلمہ منہ سے نکالا ایک خدمتگار اسکی پشت پر کھڑا تھا اُسنے اسکی پیٹھ پر
ہاتھ رکھا بختگان نے پلٹ کے دیکھا خدمتگار نے کہا او ملعون کیون تیری شامتین آئی ہین ابھی مار ڈالونگا
زندہ نہ چھوڑونگا بختگان نے خیال کر کے جو دیکھا تو انداز سے معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو ثانی ہین کانپ گیا اشارے
سے کہا معاف فرمائیے گا مجھ سے واقعی خطا ہوئی خدمتگار نقلی تو خوش ہو رہا بختگان نے زمرد سے کہا کہ
آپ کو انھون نے بارہا مہلت دی ہے بہتر ہے کہ آپ بھی مہلت دیجے اور مہلت بھی بہت نہین طلب کرتے
ہین صرف آٹھ روز کے واسطے کہین براے شکار جائینگے آپ کا کیا نقصان ہے زمرد نے کہا ای بختگان
اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو بہتر ورنہ مین تو ہرگز مہلت نہ دیتا بختگان نے کہا حضور یہ امر خلاف ہے آپ اجازت
دین بختگان کے کہنے سے زمرد ثانی نے آٹھ دن کی مہلت دی پیامبر سے کہا کہ ہمنے آٹھ دن کی مہلت
قبول کی امیر براے شکار جائین پیامبر تو وہان سے رخصت ہوا بختگان نے زمرد ثانی سے کہا کہ اب آپ
ایک عرضی خدمت مین خداوند افلاک کی روانہ فرمایئے مضمون اسکا یہ ہو کہ حمزہ نے بھیجے ایک پیامبر
کی زبانی کہلا بھیجا تھا کہ ہمکو آٹھ دن کی مہلت دو یا تو ہم بعد آٹھ روز کے تم سے جنگ کرینگے یا خداوند افلاک
کو چلکر سجدہ کرینگے یہ پیام آتے ہی سنکر حمزہ ثانی کو آٹھ دن کی مہلت دی ہے زمرد ثانی نے یہی عرضی میر منشی سے
لکھوا کر پاس افلاک جادو کے روانہ کی یہان پیامبر جو پلٹ کے آیا امیر کی خدمت مین دعاے دولت کے
عرض کی کہ حضور اس بیحیا نے مہلت دی ہے امیر نے خواجہ عمرو کو طلب فرمایا خواجہ حاضر ہوئے امیر نے فرمایا
کہ خواجہ مہلت تو ملگئی اب کیا کرنا چاہیے عمرو ثانی نے عرض کی کہ حضور اب خواجہ زادون کو بلایئے انسے کیفیت
دریافت فرمایئے کہ اب کیا کرنا لازم ہے امیر نے خواجہ زادون کو طلب کیا خواجہ زادے آئے امیر نے چوکی
صندل کی بچھوائی خواجہ زادون سے کل کیفیت بیان فرمائی خواجہ زادون نے از روے رمل امیر ثانی سے
کہا کہ آپ تردد نہ فرمایئے بحیلہ شکار جانب مغرب تشریف لیجایئے وہان پروردگار کوئی صورت مدد پیدا کر دیگا یہ
ساری شعبدہ بازی علاسہ بن ومامہ کی ہے جب تک وہ قتل نہ ہوگی یہ لڑائی ہونہین رہیگی امیر نے
خواجہ زادون کو خلعت مرحمت فرمایا اور رخصت کیا خواجہ زادے تو رخصت ہو کر اپنے خیمون مین آئے
امیر نے اسی وقت حکم دیا کہ سامان شکار درست ہو ہم براے شکار جائینگے حسب الحکم سب سامان شکار
درست ہوا امیر ثانی نے عمرو ثانی اور کرب غازی اور اندلس عیار کرب کو ساتھ لیا جانب مغرب
حسب الاجازت خواجہ زادگان کوچ کیا شکار کھیلتے ہوئے چلے جب ایک منزل کو طے کیا تو امیر ثانی
نے فرمایا کہ اب یہان تھوڑی دیر استراحت کرینگے بعدہ پھر چلینگے امیر تو وہان استراحت پذیر ہوے
مگر کرب غازی حسب دستور اندلس بن عمرو کو ہمراہ لے کر راستہ دیکھتے ہوئے چلے تھوڑی دور

کے بعد کرب نے دیکھا کہ ایک چار دیواری عالیشان نظر آئی ہی کرب نے اندلس بن عمرو سے کہا کہ
یہ چار دیواری کیسی ہی اس جنگل مین کسی نے مکان بنایا ہی اندلس نے عرض کی کہ حضور قریب تشریف
لے چلیے کیفیت معلوم ہو جائیگی کرب آگے بڑھے دیکھا ایک ٹھیکرے پر ایک فقیر بیٹھا ہی کرب اُس
فقیر کے پاس آئے اور کہا کیون شاہ صاحب یہ مکان کسکا ہی کون اسمین رہتا ہی کرب تو اس سے یہ دریافت
کر رہے تھے اُنکے کان مین آواز گانے کی آئی کرب بیقرار ہوگئے فقیر سے کہا شاہ صاحب یہان گانا بھی
ہوتا ہی فقیر نے کہا حضور یہ مکان وقف ہی یہان براتین آ کر اترا کرتی ہین کوئی برات اُتری ہی آپ بھی اندر تشریف
لیجائیے ملاحظہ فرمائیے کسی کی ممانعت نہین ہی کرب نے جو درویش سے یہ کیفیت سنی اندلس بن عمرو سے فرمایا
کہ تم یہین ٹھہرو مین ابھی آتا ہون ذرا اس مکان کو اندر سے دیکھ آؤن اندلس تو وہین ٹھہرا کرب مکان کے
اندر آئے دیکھا مکان کاہی کو قصر بہشت ہی جو چیز ہی نایاب ہی انتخاب ہی ایک باغ بہشت آئین بنا ہی عندلیبان
خوشنوا ہر طرف نغمہ سرائی کر رہے ہین آمد بہار کا دم بھر رہے ہین درخت میوہ دار قدرت پروردگار کا ساق دکھا
رہے ہین دل لبھا رہے ہین غنچے مسکراتے ہین چٹکتے ہین عندلیبون کو چٹکیون مین اُڑا رہے ہین ایک سمت
نرگس شہلا بصد ناز و ادا مصروف نظارہ بازی ہی ایک سمت سوسن کی زبان درازی ہی سبزہ نو دمیدہ لہلہا
رہا ہی ایک ایک پھول مہک رہا ہی عروس بہار کا جوبن غضب ڈھاتا ہی ہر سمت سوائے غنچہ و گل کچھ نظر نہین
آتا ہی ہوائے عنبر بیز عطر خیز چل رہی ہی آرزوے بلبل شیدا مچل رہی ہی فاختہ کی کوکو قمری کی حق سرہ
سے کیفیت تازہ و لطافت بے اندازہ حاصل ہوتی ہی قلب کو سرور ہوتا ہی وحشت زائل ہوتی ہی ایک
نہر آب مصفا جاری ہی اسپر بھی عجیب کیفیت طاری ہی پانی موتی سے زیادہ آبدار ہی تہ کی ہر چیز نظر آتی
ہی اسقدر شفاف ہی عکس گلزار جو نہر مین پڑتا ہی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ادھر بھی باغ لگا ہی نہر لب جو
شاہد گلزار کا آئینہ دار ہی قدرت پروردگار ہی فوارے مثل آہ عاشقان تا بہ فلک جاتے ہین فرشتگان
ملا اعلے پر چھینٹین پڑتی ہین اپنے مقام سے سرک جاتے ہین کرب غازی یہ کیفیت دیکھتے ہوے چلے جاتے
ہین دل مین کہتے ہین عجیب باغ پر بہار ہی یہ کیفیت آج تک نگاہ سے نہین گذری نہایت عالی ہمت اللہ
مرتبت ہی جس نے اس باغ کو وقف عام کیا ہی کرب یہ کیفیت دیکھتے جاتے ہین سامنے ایک بارہ دری
رشک پری نظر پڑی کرب غازی بارہ دری کی لطافت اور خوبی عمارت کو دیکھنے لگے جس چیز پر اُنکی
نگاہ پڑتی ہی پھرون اُدھر سے نظر نہین ہٹتی کرب غازی تو محو نظارہ تھے ہر ایک چیز کو بحیرت دیکھ
رہے تھے کہ ایک شخص نے کرب غازی کے سامنے آکر سلام کیا اور عرض کی کہ ای شہریار آپ
یہان کیونکر تشریف لائے اسقدر زحمت کیون گوارا فرمائی کرب نے کل کیفیت اپنے
آنے کی بیان کی اُس شخص نے کہا کہ حضور اندر تشریف لے چلین جلسے کو رونق بخشین
کرب غازی اُسکے ساتھ چلے وہ بارہ دری کے اندر کرب غازی کو لایا کرب غازی نے
دیکھا کہ بارہ دری خوب سجی ہی ایک محفل جشن آراستہ ہی امرا شرفا وہان بیٹھے ہین
ایک جانب ایک مسند بچھی ہی اسپر ایک دولھا سہرا باندھے ہوئے بیٹھا ہی دولھا نے
جو کرب غازی کو آتے ہوئے دیکھا تعظیم کو اٹھ کھڑا ہوا لب فرش آکر کرب غازی کو سلام
کیا عرض کی ای شہریار تشریف لائیے کرب غازی کو اپنے ساتھ لیجا کر مسند پر بٹھایا ساقی بچے نے

جام کرب غازی کے پیشکش کیا اُنھون نے شراب پی ایک نازنین نے کرب غازی کو سلام کیا
اور اشارے سے اپنے سازندون کو طلب کیا سازندے جلدی سے ساز ملا کر محفل مین آئے نازنین
نے رقص شروع کیا دو تین توڑے ناچ کے کرب غازی کو سلام کرکے بیٹھ گئی سازندون نے پھر ساز
ملانے نازنین نے یہ غزل شروع کی غزل

ہین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویان ہی رہا
پر مرے حق مین تو سنگ زیر دندان ہی رہا
پاؤن کب نکلا رکاب حلقۂ زنجیر سے
جامۂ فانوس مین بھی شعلہ عریان ہی رہا
جلوہ ہی مایل اگر تیرا نہین حیرت فزا
شمع ... الاشین سر در گریبان ہی رہا
سب کو دیکھا اُس نے اور سکو دیکھا جو نگاہ
ملک دل پہ ہمیشہ کافرستان ہی رہا
دین و ایمان ہو ... ہو ذوق کیا ...

بعد مرنے بھی خیال یار قربان ہی رہا
قبر مین پیچیدہ اسیر عشق پیچان ہی رہا
بند ہے مکتوب سے مضمون ... ہان ...
تو سن شفت ... بہار گرم جولان ہی رہا
آدمیت ... علم ... اور ...
دیدۂ ... نے کیا دیکھا کہ حیران ہی رہا
تونے ای ... پیکان دونون سینے مین ...
وہ رہا آنکھون مین اور آنکھون سے پنہان ہی رہا
... مین ... ہی گویا ... سے گل
اب کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا

سبزۂ تربت مرا وقف غزالان ہی رہا
لب سُفندی ہی کلام غیر مین وہ لعل لب
ہاتھ اپنا فکر مین زیر زنخدان ہی رہا
کب لبلبین نیوی مین چھپتے ہین رو ... ضمیر
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا
حلقۂ گیسو مین دیکھین کسکے رخسار کی تاب
آخرش دل بن گیا خون ہوکے پیکان ہی رہا
آئے دلمین بستی تھین اور اب آنکھین تری
وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا

نازنین نے جو اس غزل کو ختم کیا
کرب غازی نے بہت تعریف کی نازنین چاہتی ہی کہ مین دوسری غزل شروع کرون کہ ایک چوبدار نے آکر
کرب غازی کو سلام کیا اور دعا ے دولت دے کر عرض کی کہ حضور ذرا میرے ہمراہ تکلیف فرماین ایک
کار ضروری ہی زحمت تو ہوگی مگر میری کچھ خطا نہین ہی مین ایک مریض غم کا فرستادہ ہون کرب غازی
بھی ہمراہ اُس چوبدار کے چلے چوبدار کرب غازی کو قریب ایک کمرے لایا کرب غازی سے عرض کی کہ
حضور اب اندر تشریف لیجاین کرب نے پردہ اُٹھایا اندر تشریف لائے دیکھا کمرہ نہایت نفیس بنا
ہی ایک مسہری بچھی ہی پردے مسہری کے اُٹھے ہین اُسپر ایک نازنین ماہجبین بیٹھی ہی صورت سے
یہ ظاہر ہوتا ہی کہ کچھ علیل ہی گرد اُس نازنین کے حسینان عالم بیٹھی ہین کوئی مروحہ جنبانی کرتی ہی کوئی
پالزن دباتی ہی کوئی باتین کر رہی ہی کرب نے جو اُس نازنین کو دیکھا صبر و خرد کو رونمائی مین نثار
کیا قریب تھا کہ لڑکھڑا کر زمین پر گرین مگر اپنے تئین سنبھالا قریب اُس نازنین کے پہونچے نازنین کو غش
مین پایا بنگاہ حیرت دیکھنے لگے خواصون نے کرب سے عرض کی کہ ملکہ عالم نے آپ کو بلایا تھا آپنے
عرصہ کیا ملکہ کو فرط غم سے غش آگیا ہی آپ سرہانے بیٹھ جائیے اپنی آواز سنائیے کرب نے سرہانے بیٹھ کے
اپنے رومال سے عرق جبین ملکہ پونچھا گلاب کیوڑا بیدمشک چھڑکا ملکہ کو ہوش آیا اپنا سرہانے سے
کرب پر پایا ملکہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھی کرب غازی سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ ماشاء اللہ بڑے بے تکلف ہین
جو پرائے مکان مین بے اجازت چلے آئے کرب نے مسکرا کے فرمایا کہ اس بے تکلفی کو معاف فرمائیے ملکہ
ہنس پڑی خواصون سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دوسرے کمرے مین جاکر ٹھہرو ہم بھی وہین آتے ہین خواصین
تو وہان سے اُٹھ گئین جب تخلیہ ہوا تو ملکہ نے کرب سے مخاطب ہوکر کہا کیون صاحب کسی بلانصیب کو
یونہین تڑپاتے ہین ہم تو آپ کے فراق مین قریب مرگ پہونچے اور آپ نے ہماری خبر بھی نہ لی کرب نے کہا
اے ملکہ مجھے اسکی خبر بھی نہ تھی اور اب تک دل مین امر کی حسرت ہی کہتے مجھے کہان دیکھا جو میرے ملنے کا اشتیاق

پیدا ہوا ملکہ نے کہا کہ مین نے آپ کی تصویر ایک سوداگر کے پاس دیکھی طبیعت مائل ہوگئی تیغ ابرو کی گھایل
ہوگئی تصویر اُس تاجر سے لے لی آپ کو بہت لوگون سے تلاش کرایا مگر پتہ نہ پایا آج قسمت نے یاری کی طالع
نے مددگاری کی آپ یہان تشریف لائے میرے ملازمون نے مجھے اطلاع دی کہ جسکو آپ تلاش کراتی ہین
وہ آج یہان تشریف لائے ہین مین نے چوبدار کو آپ کی خدمت مین بھیجا یہ کہکر ایک صندوقچہ اُٹھایا اور اُسکو
کھول کے تصویر کرب غازی کی نکالی کہا اے شہریار اپنی تصویر ملاحظہ فرمائیے اور اگر آپ کو میرے عشق صادق
کا یقین نہو تو یہ تصویر جو آپکے ہاتھ مین ہی میرے عشق کی گواہی دے رہی ہی یہ کہکر تصویر کی طرف مخاطب ہوئی
اور کہا اے شبیہ محبوب سچ بتا کہ مین عاشق ہون یا نہین شبیہ سے آواز آئی کہ اے کرب غازی ملکہ تیری شیدا ہین
تمھاری فکر مین انکو خواب و خور حرام ہی جب تصویر سے آواز آئی تو کرب کو حیرت ہوگئی متحیر ہوکے تصویر کیطرف
دیکھنے لگے تصویر تڑپ کے کرب کے ہاتھ سے نکلی اور زمین پر گر کے ایک شکل مہیب بن گئی اور کرب غازی
کو للکار کر کہا کہ او جوان اب کہان جائیگا مین زنجبیل جادو نعرہ کر کچھ ماش کے دانے کرب غازی کی طرف
پھینکے کرب بیہوش ہوکے گر پڑے زنجبیل جادو نے کرب کو لیجا کے ایک کوٹھری مین بند کر دیا اور
آپ بشکل کرب اسی محفل مین آکے بیٹھا یہان اندلس کو جو عرصہ ہوا تو اُسنے خیال کیا کہ ابھی تک
آقاے نامدار نہین آئے ہین کیا باعث ہی یہ خیال کرکے اندلس بن عمرو بھی فقیر کے پاس سے
اُٹھا اور اندر بارہ دری کے آیا لوگون نے کہا تم کون ہو اندلس نے کہا ہمارے آقاے نامدار
کرب غازی یہان تشریف لائے ہین اُنکی تلاش مین ہم بھی آئے ہین لوگون نے کہا کہ وہ
اندر بارہ دری کے تشریف رکھتے ہین ناچ دیکھ رہے ہین تم بھی چلے جاؤ اندلس باوجود عیار
ہونے کے کچھ نہ سمجھا اور بارہ دری کے اندر آیا یہان کرب غازی کو بیٹھے ہوئے پایا کرب نقلی
نے اندلس کو دیکھکر آواز دی کہ اے اندلس آؤ مین یہان سب کے روکنے سے ٹھہر گیا تھوڑی دیر
بعد خدمت مین امیر کی چلتے ہین اندلس بھی محفل مین آکر بیٹھا زنجبیل جادو نے اسکو بھی گرفتار کیا اور
اُسے کوٹھری مین بند کر دیا یہ دونون تو گرفتار ہین مگر اب کیفیت صاحبقران ثانی کی ملاحظہ فرمائیے
کہ صاحبقران کی جو آنکھ کھلی اپنے پاس کرب غازی کو نہ پایا عمرو ثانی سے فرمایا کہ خواجہ کرب غازی
کہان گئے ہین خواجہ نے عرض کی کہ انکو گئے ہوئے بہت عرصہ ہوا مین خود متشوش ہون کہ ابھی تک
نہین آئے ہین امیر نے فرمایا چلو اُنکی تلاش کرین یہ فرماکر اُٹھے اور مع عمرو ثانی برائے تلاش کرب
نقش پا کو دیکھتے ہوئے چلے تھوڑی دور جاکے دیکھی چار دیواری انکو بھی نظر پڑی عمرو سے فرمایا کہ خواجہ
کیا عجب ہو کہ کرب غازی یہین گئے ہون یہ فرماتے ہوئے چلے آتے تھے کہ دیکھا ایک ٹیکرا بلند ہی
اُسپر ایک فقیر ضعیف بیٹھا ہی اُسنے امیر کو دیکھکر سلام کیا امیر نے جواب سلام دے کر فرمایا کہ شاہ صاحب یہ
مکان کسکا ہی اسمین کون رہتا ہی درویش نے عرض کی حضور یہ مکان وقف عام ہی یہان اکثر براتین ٹھہرتی
ہین چنانچہ ابھی تک ایک برات ٹھہری ہوئی ہی ابھی ایک صاحب اور بھی تشریف لائے تھے آپ ہی کی صورت
سے مشابہ تھے وہ یہین تشریف لیگئے ہین امیر نے فرمایا کہ اگر ہم جائین تو کوئی مانع تو نہ ہوگا درویش
نے کہا جی نہین آپ شوق سے تشریف لیجائیے کوئی مانع نہوگا امیر ثانی نے خواجہ عمرو ثانی کو اسی درویش
کے پاس چھوڑا اور آپ اندر تشریف لائے دیکھا باغ نہایت عمدہ بنا ہی امیر سیر باغ کرتے ہوئے

قریب بارہ دری پہونچے لوگون نے جو امیر کو دیکھا سب نے سلام کیا اور عرض کی ای شہریار تشریف
رکھیے بارہ دری کے اندر جلسہ ہی اپنے قدوم میمنت لزوم سے جلسہ کو زینت بخشیے امیر ثانی نے
خیال کیا کہ یہ لوگ بہت خلیق ہین بارہ دری کے اندر آئے دیکھا کرب غازی مع اپنے عیار
کے مسند پر بیٹھے ہین ایک دولھا بھی سہرا باندھے ہوئے بیٹھا ہی کرب نے جو امیر ثانی کو آتے
ہوئے دیکھا اُٹھ کھڑے ہوئے عرض کی تشریف لائیے کرب کے اُٹھتے ہی سب حاضرین جلسہ
اُٹھ کھڑے ہوئے امیر کو باعزاز تمام مسند پر لا کے بٹھایا امیر کے سامنے ناچ ہونے لگا تھوڑی
دیر کے بعد ایک شخص نے امیر سے عرض کی آپ کرب سے کچھ عداوت رکھتے ہین امیر نے کہا مین
تو کسی سے عداوت نہین رکھتا ہون اُسنے کہا کرب غازی فرماتے ہین کہ صاحبقران مین ہون
اگر وہ مجھسے مقابلہ کرین تو انکو زیر کر دون امیر نے کہا کرب نے یہ کبھی نہ کہا ہوگا اُسنے عرض کی کہ آپ کے
برابر بیٹھے ہین پوچھیے امیر نے کرب نقلی کی طرف مخاطب ہو کے فرمایا کیون ای کرب کیا مجھسے مقابلہ کر
سکتے ہو کرب نقلی نے کہا کیون کیا مین تجھسے کم ہون امیر کو بہت برا معلوم ہوا اور کہا کہ پھر دیر کس بات کی
ہی اُٹھو کرب اُٹھے اور صحن بارہ دری مین امیر سے کشتی ہونے لگی امیر چونکہ صاحب اسم اعظم تھے اسوجہ سے
یک بیک وہ ملعون غائب نہ ہوسکا مگر امیر کی یہ کیفیت ہوئی کہ ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہونے لگا اب
تو امیر کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا بات ہی مگر کچھ خیال نہ کیا یہ دونون تو یہان مصروف کشتی ہین عمرو ثانی کو وہان
بیٹھے ہوئے عرصہ ہوا تو انھون نے خیال کیا کہ مقرر یہ کوئی سحر کا معاملہ ہی یہ سوچ کے انھون نے
اُس فقیر کو باتون مین لگا کے بیہوش کیا اور زمین کھود کے اُسکو وہان دفن کر دیا اور اُسکے کپڑے اُتار لیے
اور اُسکی صورت بنکر وہی لباس پہنکر اندر بارہ دری کے چلے لوگ راہ مین جو اُنکو ملے اُنھون نے پوچھا
ای نگہبان جادو تم کہان جاتے ہو عمرو نے کہا ایک ضروری امر ہی اُسکی اطلاع کو جاتا ہون جواب تو عمرو
نے دیدیا مگر نام سنکر خیال کیا مقرر یہ معاملہ سحر ہی اور یہ فقیر بھی ساحر تھا شکل بدلے ہوئے بیٹھا تھا
عمرو باغ وغیرہ کی سیر کرکے بارہ دری مین پہونچے دیکھا صحن مین امیر ثانی اور کرب غازی سے کشتی ہو رہی
ہی عمرو کو تعجب ہوا یقین ہو گیا کہ ضرور یہ کوئی ساحر ہی اپنے سحر سے اپنی صورت کرب کی بنائی ہی پکار کر آواز دی
ای آقائے نامدار اسم اعظم پڑھیے امیر نے خواجہ کی آواز سنکر اسم اعظم جو پڑھا تو کرب نقلی نے چاہا کہ مین
بھاگ جاؤن مگر امیر نے ایک ہاتھ سے کرب نقلی کا ہاتھ پکڑا اور اسم اعظم پڑھ کے دوسرے ہاتھ سے
طمانچہ مارا کہ سر کرب نقلی کا اُڑ گیا اُسکے سر کا اُڑنا تھا کہ ایک غل بلند ہوا آندھیان چلنے لگین تاریکی چھا گئی
بڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من نجبیل جادو بود جب تاریکی برطرف ہوئی تو امیر نے دیکھا نہ وہ
محفل ہی نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری ہی راکھ کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہی عمرو ثانی نے عرض کی کہ آپ نے
یہ بھی نہ خیال فرمایا کہ بھلا کرب مجھسے کیون لڑنے لگے امیر نے کہا مین نے یہ خیال کیا تھا لیکن ای
خواجہ مین نہین کہ سکتا کہ میری کیا کیفیت ہو گئی تھی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ دیکھا سامنے کرب غازی
اور اندلس بن عمرو چلے آتے ہین امیر نے فرمایا ای کرب غازی کیا کیفیت ہی کرب غازی نے کہا کیا عرض
کرون اس مکار نے بڑا مکر کیا تھا اگر آپ تشریف نہ لاتے تو نہین معلوم یہ ملعون میرے واسطے کیا
کرتا یہ باتین کرتے ہوئے چلے تھے کہ دیکھا ایک برق چمکی شریلے تاج بلا اور ہلال نیچہ زن سامنے

آئین دونون نے امیر کو سلام کیا اور خواجہ کی بہت کچھ تعریف کرکے عرض کی کہ حضور اب قتل علامہ بن دو مامہ کی فکر کرین کیونکہ جب تک وہ قتل نہو گی یہی خرابیان درپیش آتی رہینگی امیر نے فرمایا کہ خدا مالک ہی اسکے قتل کا بھی سامان پیدا ہوجائیگا ثریا اور ہلال نے عرض کی کہ اب کنیزین رخصت ہوتی ہین امیر نے ان دونون کو رخصت کیا اور آپ مع عمرو ثانی اور کرب غازی اور اندلس بن عمرو شکار کھیلتے ہوئے آگے بڑھے تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچے دیکھا عجیب نواح دلکشا مقام فرح افزا ہی عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی غنچون کی رعنائی و زیبائی پھولونکا مہکنا سبزے کا لہکنا نرگس کی دیدہ بازی سوسن کی زبان درازی ہواے سرد چل رہی ہی معشوقہ بہار رحمانی پوشاک بدل رہی ہی تختہ ہا اگر رہے ہین طاؤسان طناز بصد ناز پھر رہے ہین قمری کی حق سرو فاختہ کی کوکو بلبلین بصد خوش الحانی بزبان بے زبانی یہ اشعار آبدار ثناے بہار مین پڑھتی پھرتی ہین

## نظم

کاجبین قطرہ زنی نابر بہارست بہار
خوے خوے ترا قاعدہ دانست خزان
وردست شانہ گیسوے نگارست بہار
جعد مشکین ترا غالیہ سائیست نسیم
از کمین گاہ کہ زخم خورد شکارست بہار
سنبل و گل اگر آنگہ شناسنست چہ غم
در ند کوہ و بیابان بچہ کارست بہار

لازم آئین کرم ... گرے خویش
خوبے روے ترا قاعدہ وارست بہار
ہم حریفان ترا طرف بساطست چمن
رخ رنگین ترا غازہ نگارست بہار
بجہان گرمی بازار حسن ہست ز عشق
بہر ما گلفشان دو شرارست بہار
میتوان یافتن از ریزش تیغم غالب

چہ جنون تازہ بجائے گل خارست بہار
دشت را شمع و چراغ شب تاراست بہار
در غمت غازہ رخسار ہوس ست جنون
ہم شہیدان ترا شمع مزارست بہار
وحشتی بہ عوارز گرد پرافشانی رنگ
شورش اندازہ ز غوغائے ہزارست بہار
خارہا در رہ سودا زدگان خواہد ریخت
کز رشک نفس در رہ رفتارست بہار

امیر کو جو یہ بیابان پر فضا نظر آیا بہت پسند فرمایا ٹہلنے لگے دیکھا سامنے سے ایک ہرن چلا آتا ہی ایک جھول نہایت پُر تکلف پشت پر ہرن کی آراستہ طلائی سنگوٹیان چڑھی ہوئین سمّون مین مہندی لگی ہوئی امیر نے جو اس ہرن کو دیکھا پلٹ کے فرمایا کہ خواجہ اس ہرن کو زندہ گرفتار کرنا چاہیے امیر نے جو یہ بات فرمائی تو سب نے آہو کو گھیر لیا لیکن آہو نے جو طرارہ بھرا امیر کے سر کو پھاندکے نکل گیا امیر گھوڑے پر سوار ہوکے تعاقب مین اُس آہو کی چلے کرب غازی اور خواجہ عمرو ثانی اور اندلس بن عمرو منع کرتے رہے مگر صاحبقران نے کسی کا کہنا نہ مانا گھوڑا ہرن کے پیچھے ڈالے ہوئے چلے گئے عقب مین اسکے کرب وغیرہ بھی روانہ ہوئے لیکن امیر جو اس آہو کے پیچھے چلے جاتے جاتے قریب ایک خندق کے پہونچے ہرن رکا امیر نے تیر لگایا اُسکے سُم پر پڑا تڑپ کے آہو نے جست کی خندق کو پھاند کے اُس پار نکل گیا امیر نے بھی گھوڑے کو پیچھے ہٹا مہمیز کیا باگ ڈھیلی کردی گھوڑا بھی خندق کو پھاند گیا ہرن بھاگتے بھاگتے قریب ایک پھاٹک کے پہونچا اور سیدھا پھاٹک کے اندر چلا گیا امیر بھی بے تکلف ہرن کے ساتھ چلے گئے دیکھا اُس پھاٹک کے بعد ایک دروازہ بہت چھوٹا سا ہی ہرن تو اُس دروازے مین چلا گیا امیر نے گھوڑے کو روکا اور پشت مرکب سے اُترے گھوڑے کو وہین چھوڑا آپ داخل باغ ہوئے کچھ دور بڑھ کے جو دیکھا تو ایک پلنگڑی مرصع کار بچھی ہی اسپر ایک نازنین لیٹی ہی سر مین اُس نازنین کے صندل لگا ہوا ہی انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ درد سر مین مبتلا ہی ہرن اُسکے آگے کھڑا ہی وہ نازنین اپنے ہاتھ سے ہرن کے پانون مین پٹی باندھ رہی ہی خود صین کہہ رہی ہین کہ نہین معلوم کس کمبخت ستمگار نے

نے اس بیگنہ کو زخمی کیا اُسکو ایسکا اجر غیب سے ملے ملکہ عالم معلوم ہوتا ہے کسی بیدرد نے اسکو مار کر اسکا اپنا
لینے کا قصد کیا تھا یہ بھاگا اُسنے اِسکو تیر مارا ملکہ بھی افسوس کرتی جاتی ہے امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی
اور نگاہ جمال باکمال ملکہ پر پڑی بیساختہ امیر کے منہ سے آہ نکل گئی چاہا پلٹون مگر دل نے گوارا نہ کیا
کچھ دور رہا اور آگے بڑھکے کھڑے ہوگئے کہ خواصون مین سے ایک کی نگاہ جو امیر پر پڑی اور سب سے
کہا اب تو اسکا چرچا ہوا ملکہ نے کہا کیا ہے خواصون نے عرض کی حضور کوئی شخص بے اجازت اس باغ
مین چلا آیا ہے ملکہ نے جو نگاہ اُٹھائی امیر کی صورت نظر آئی ملکہ نے بآواز بلند کہا کیون صاحب آپ کون
ہین اس باغ مین بے اجازت کیون تشریف لائے ہین اب امیر نے اپنے تئین پوشیدہ کرنا مناسب
نہ جانا پاس ملکہ کے چلے گئے کہا کہ مین ایک غریب الوطن مبتلاے رنج و محن ہون ملکہ نے کہا کہ اس ہرن
کو آپ ہی نے زخمی کیا اگر ایسا ہی آپ کو شکار کا شوق تھا تو آپ نے کسی اور صحرائی ہرن کو شکار کیا ہوتا
امیر نے کہا ملکہ بخدا مین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ ہرن تمھارا ہے ورنہ مین کبھی اسکا تعاقب نہ کرتا اور مین نے
تو یہ قصد کیا تھا کہ اسکو زندہ گرفتار کرلون جب یہ گرفتار نہوا تو مین نے اسکا تعاقب کیا خواصین کہنے
لگین کہ جسنے اس بے زبان کو زخمی کیا اُسکے بھی ایسا ہی زخم لگے تاکہ اُسکو بھی زخم کا مزا معلوم ہو ملکہ نے
کہا خاموش رہو نادانستگی مین ایک بات ہوگئی امیر نے کہا ملکہ اب تم اسکے عوض مین مجھے بھی نشانہ بناؤ
مجھپر تیر لگاؤ ملکہ نے کہا اب زیادہ باتین نہ بنائیے میرے دل کو نہ دکھائیے ایک تو مین اسوقت درد سر
مین مبتلا تھی دوسرے آپ نے اور درد دل دیا خیر جو کچھ کیا اچھا کیا تشریف رکھیے آپ تو ہمارے مہمان
ہین امیر اُسی پلنگڑی پر بیٹھ گئے ملکہ نے ایک کنیز سے کہا کہ اری تجھسے کہا تھا فصاد کو جلد لا تو نے اتنا عرصہ
کیا کنیز نے عرض کی کہ حضور مین فصاد سے کہہ آئی تھی وہ اپنا اسباب درست کرکے آتا ہے کہ اتنے مین ایک
کنیز نے آکر عرض کی حضور فصاد حاضر ہے ملکہ نے کہا اوٹ یہان کھڑا کرکے فصاد کو بلا لو کنیزون نے اوٹ
کھڑا کیا فصاد کو بلا لیا فصاد اندر آیا ملکہ کو سلام کیا بیٹھ گیا کنیزون نے ایک چوکی صندل کی لاکر بچھائی
ملکہ اُس چوکی پر بیٹھین فصاد نے ایک مہرہ یاقوت نکالا ملکہ سے عرض کی حضور اس مہرہ کو ہاتھ مین اٹھالین
ملکہ نے اُس مہرہ کو اُٹھا لیا فصاد نے ایک پٹی نکالی ملکہ کے بازو پر باندھی امیر یہ سب کیفیتین دیکھ رہے ہین
جب فصاد پٹی ہاتھ مین ملکہ کے باندھ چکا تو نشتر آبدار مانند مژگان محبوب طرار کسوت سے نکالا کنیزون نے
ملکہ کی پشت پر آکے رومال ہلانا شروع کیا فصاد نے فصد کھولی خون جاری ہوا ملکہ کو غش آیا کنیزون نے
نخلخہ سنگھایا ملکہ ہوشیار ہوئی امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی عجیب حالت ہوگئی فرمایا اے ملکہ مین بھی اپنی
فصد کھلواؤنگا ملکہ نے کہا آپ کے دشمنون کو فصد کھلوانے کی کیا ضرورت ہے امیر نے فرمایا ملکہ تمھاری
فصد کھلی میرے دل مین نشتر غم چبھا جبتک مین فصد کھلوا نہ لونگا تبتک مجھے چین نہ آئیگا ملکہ نے ظاہری
بہت کہا کہ آپ فصد نہ کھلوائیے مگر امیر نے نہ مانا فصاد کے سامنے اپنا بھی ہاتھ بڑھا دیا فصاد نے امیر کی
بھی فصد کھولی خون دست حق پرست صاحبقران سے جاری ہوا نہایت ضعف طاری ہوا امیر تو جہان
اس حال مین ہین مگر اب حال کرب غازی کا عرض کیا جاتا ہے کہ یہ جو تعاقب مین امیر کے چلے تو نشان سم اسپ
دیکھتے ہوئے اُس باغ تک پہونچے پھاٹک مین داخل ہوئے دیکھا گھوڑا صاحبقران کا کھڑا ہے کرب نے
بھی اپنے گھوڑے کو وہین چھوڑا اور باغ کے اندر آئے آگے بڑھکے دیکھا ایک اوٹ بیچ مین ہے

اوٹ کے پاس طرف ایک فصاد بیٹھا ہی نشتر اُسکے ہاتھ مین ہی کرب بلا تکلف اوٹ کے اُس طرف گئے دیکھا امیر
کی فصد کھلی ہی ہاتھ سے خون جاری ہی ایک نازنین مہ جبین بیٹھی ہی کرب غازی کو دیکھکر ملکہ نے کہا کہ تم کون
امیر ثانی نے اشارے سے منع کیا کہ ملکہ انکو کچھ نہ کہو کرب نے امیر کی یہ حالت دیکھکر احوال دریافت کیا امیر نے
فرمایا ملکہ کی فصد کھلی مجھے تاب نہ رہی مین نے بھی اپنی فصد کھلوالی کرب نے کہا کہ مین بھی اپنی فصد کھلواؤنگا
کرب کو بھی سب نے منع کیا اُنھون نے بھی ایک کا کہنا نہ مانا ہاتھ فصاد کے آگے بڑھا دیا فصاد نے انکی بھی
فصد کھولی خون انکے ہاتھ سے بھی جاری ہوا ہنوز فصاد نے نشتر کو صاف نہ کیا تھا کہ اندلس بن عمرو جو عقب
مین کرب غازی کے آتا تھا وہ بھی آکر موجود ہوا یہ کیفیت دیکھکر حیران ہو گیا عرض کی ای آقاے نامدار یہ کیا
کیفیت ہی کرب نے کل حال بیان کیا اندلس نے کہا کہ مین بھی فصد کھلواؤنگا اندلس کو بھی سب نے منع کیا
مگر اُسنے نہ مانا اور اپنا ہاتھ بڑھا دیا فصاد نے اُسکی بھی فصد کھولی امیر بھی ضعف طاری ہوا اب ملکہ نے امیر
اور کرب اور اندلس ان تینون آدمیون کو ایک بارگاہ مین لاکے پلنگ بچھوا دین اور کہا آپ لوگ
آرام کرین کیونکہ آپ بہت پریشان ہین خون کے نکلجانے سے ضعف کی شدت ہی امیر اور کرب اور
اندلس وہان لیٹے ملکہ نے ایک نامہ اُسی وقت علامہ بن عامہ کو تحریر کیا کہ مین نے حسب الحکم امیر اور
کرب اور اندلس بن عمرو کو گرفتار کیا ہی اب اگر ارشاد ہو تو زندہ بھیجون نہین تو سر بھیجون انکو قتل
کیجیے مین عمرو کی بھی فکر کرتی ہون یقین ہی بہت جلد اُسکو بھی گرفتار کرکے خدمت والا مین روانہ کرون
جب نامہ لکھ چکی تو ایک کنیز کو بلایا نامہ دے کر کہا کہ پاس علامہ جادو کے اس نامے کو پہونچا دینا جواب
لے کر چلی آنا کنیز نامہ لے کر طرف علامہ بن عامہ کے چلی لیکن خواجہ عمرو ثانی جو تلاش مین صاحبقران
کی چلے تو نشان سم مرکب صاحبقران دیکھتے ہوئے اُسی باغ کی طرف آ نکلے تھے کہ دور سے اُنھون نے
دیکھا ایک عورت کمسن حسین لباس مکلف پہنے ہوئے زیور جواہرات سے آراستہ ایک کاغذ ہاتھ مین لیے
چلی آتی ہی خواجہ سمجھے کہ یہ مقرر کسی کی نامہ دار ہی یہ سمجھکر خواجہ نے رنگ روغن عیاری کا نکالا ایک نازنین
کی صورت بنکر ایک گڑھے مین جاکے لیٹ رہے جیسے ہی وہ عورت اس گڑھے کے پاس آئی خواجہ نے
فریاد کرنا شروع کی عورت نے پلٹ کے دیکھا کہ ایک نازنین گڑھے مین پڑی ہوئی ہاے ہاے کر رہی ہی
عورت نے کہا ای نازنین تو کون ہی یہان کیونکر آئی نازنین نے کروٹ لی اب جو اُسنے دیکھا تو تمام لباس پارہ
ہاتھون پر تلوار کے زخم پڑے ہوئے کان زخمی عجیب کیفیت ہی بڑی حالت ہی نازنین نے پوچھا کہ تم کون
ہو جو مجھ ایسی بدنصیب کے حال پر رحم کیا اس عورت نے جواب دیا کہ نامہ لیے ہون ملکہ انجم مروارید پوش
کی پاس علامہ جادو کے جاتی ہون ہماری ملکہ نے امیر اور کرب اور اندلس بن عمرو کو گرفتار
کیا ہی یہی نامہ مین تحریر کیا ہی اگر ملکہ علامہ جادو انکو زندہ طلب فرمائینگی تو ہماری ملکہ انکو زندہ بھیجدیگی
اور اگر انکے سر مانگین گی تو اُنکو قتل کرکے سر بھیجے جائینگے نازنین نے کہا اچھا اتنا میرے حال پر
رحم کرو کہ مجھکو اس نشیب سے باہر نکالو کنیز نے نشیب سے نکال کر زمین پر اُس نازنین کو بٹھایا
نازنین نے کہا تم تو وہان نامہ لیکر جاؤ گی مین یہان تنہا رہجاؤنگی یہ سنکر کنیز نے کہا کہ تم تو اپنی کیفیت بیان
کرو کہ اس دشت ویران مین کیونکر آئین نازنین نے کہا کہ میرے باپ کا ایک زنگی غلام تھا آج اُسکے
ساتھ سیر کرتی ہوئی اسطرف آئی وہ یہان آکے مجھکو تنہا پاکے وصل کا خواستگار ہوا مین نے انکار کیا

اُسنے تلوار کھینچی مجھکو زخمی بھی کیا اور مال و اسباب جو میرے پاس تھا وہ لے کر چلا گیا کنیز نے جو نازنین کی کیفیت
سُنی رحم آیا کہا مین بہت مجبور ہون تمکو کیونکر اپنے مکان مین لے چلون اگر پلٹ کے جاؤنگی تو ملکہ مجھسے
ضرور جواب نامہ طلب فرمائینگی اگر نہ دونگی تو آزردہ ہو جائینگی نازنین نے کہا کہ اب میرے حق مین تم مسیحا ہو
جو مناسب جانو وہ کرو کنیز کو کچھ بن نہ پڑا کہا اچھا تم میرے ساتھ چلو مین نامہ دے کر وہان سے
جواب نامہ لے لون تو تمکو اپنے ساتھ لے چلون نازنین نے کہا مین تمھارے ساتھ چل نہ سکونگی کیونکہ
انتہا کی زخمی ہون کنیز نے کہا مین تمھین اپنی پشت پر سوار کر لونگی نازنین نے کہا پھر تم اس صورت
سے ملکہ علامہ جادو کے پاس کیونکر جا سکوگی کنیز نے کہا کہ مین اُنکے پاس نہین جاؤنگی نازنین نے
کہا پھر نامہ کیونکر دوگی اور جواب کس طرح لوگی کنیز نے جواب دیا کہ ملکہ علامہ جادو کو عمرو ثانی کا
اسقدر خوف ہی کہ کسی کو اپنے پاس نہین بلاتی ہین دروازے پر ایک سنہری پتلی قرنا ہاتھ مین لیے
کھڑی رہتی ہی جو کوئی نامہ دار جاتا ہی پتلی کو نامہ دکھاتا ہی پتلی قرنا پھونک دیتی ہی ایک طاؤس آکر نامہ
لیجاتا ہی وہی جواب بھی دیجاتا ہی نازنین نے کہا کہ تمھاری تکلیف بھی مجھکو گوارا نہین ہی نہین معلوم ملکہ علامہ
کتنی دور رہتی ہین کنیز بول اٹھی وہ بہت دور تھوڑی رہتی ہین وہ سامنے جو دھوان نظر آتا ہی وہی باغ ملکہ
علامہ جادو کا ہی بس وہین تک جاؤنگی پھر پلٹ آؤنگی تم میری پشت پر بیٹھو تکلیف کا خیال نکرو یہ سنکے
کنیز منھ پھیر کے بیٹھی نازنین نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے پلٹ کے کنیز نے دیکھا حباب بیہوشی
مار دیا نعرہ کیا منم عمرو ثانی کنیز بیہوش ہوکر گری عمرو ثانی نے اُسکے کپڑے اُتار کے آپ پہنے اور وہ
نامہ بھی اپنے قبضے مین کیا رنگ روغن عیاری کا نکال کے کنیز کی صورت بنے کنیز کو تو ایک گڑھے مین
گھوڑ کے گاڑ دیا اور آپ اُسکی صورت بنکے طرف باغ علامہ بیچ ماہ کے چلے راستہ تو کنیز سے دریافت
کر چکے تھے بیخوف چلے آئے کوس بھر راہ طی کی ہوگی کہ دیکھا ایک دیوار پتھر کی معلوم ہوتی ہی لیکن دھوان
اسقدر نکل رہا ہی کہ کچھ ثبوت نہین ہوتا دھوئین کے آگے ایک سنہری پتلی قرنا ہاتھ مین لیے کھڑی ہی خواجہ
کی بصورت کنیز ہین قریب آئے اور آواز دی کہ منم نامہ دار ملکہ انجم مروارید پوش یہ کہکے اُس پتلی کو نامہ دکھایا
اُسنے قرنا پھونکا ایک طاؤس اُڑکے قریب آیا اور مثل انسان کے گویا ہوا کہ ای شہلاے شوخ چشم نامہ
ملکہ انجم مروارید پوش کا لاؤ اب خواجہ کو معلوم ہوا کہ نام میرا شہلاے شوخ چشم ہی طاؤس کو جواب
دیا کہ اس نامے مین کچھ ایسی باتین تحریر ہین کہ مین سوائے ملکہ کے اور کسی کے ہاتھ مین نہین دیسکتی تم جاکر
ملکہ سے اتنا عرض کر دو کہ ایک کنیز ملکہ انجم مروارید پوش کی آئی ہی آپ کو نامہ دیکر کچھ زبانی کہنا چاہتی
ہی طاؤس نے یہ تقریر سنکر جواب دیا کہ ای شہلا آج تم نئی باتین کرتی ہو ملکہ کے پاس کبھی اور بھی نامہ
لیکر گئی تھین شہلاے نقلی نے کہا کہ آج ایک ایسی ہی ضرورت ہی طاؤس نے کہا تم ہرگز نجانے پاؤگی
یہان تو طاؤس اور شہلاے نقلی مین یہ باتین ہو رہی تھین وہان علامہ بیچ ماہ نے خیال کیا کہ اسوقت
مین اپنے دشمن یعنے خواجہ عمرو ثانی کی کیفیت تو دریافت کرون کیونکہ مین نے جب دریافت کیا ہی
جواب ملا کہ عمرو تمھارا قاتل ہی اسوقت تو دریافت کرون کہ وہ کہان ہی یہ خیال کرکے اُسنے ایک صندوقچہ
نکالا اور صندوقچے کو کھولا اُسمین سے پانچ پتلیان سنہری نکلین اور کہا کہ ہمین کیون طلب کیا علامہ نے
چار پتلیون کو صندوقچے کے اندر رکھ دیا ایک پتلی سے پوچھا کہ اسوقت ہمارا قاتل کہان ہی اور اب

اُسکا کیا ارادہ ہی پتلی قہقہہ مار کے ہنسی اور کہا آپکی زیر دیوار باغ بشکل شہلاے شوخ چشم کنیز ملکہ
انجم مروارید پوش ایک نامہ لیے ہوئے کھڑا ہی قصد اندر آنے کا کر رہا ہی جلد جاکر گرفتار کیجیے اگر یہ اسوقت گرفتار
نہ ہوگا تو قیامت کبرا برپا کریگا علامہ برق رامہ نے جو یہ کیفیت پتلی سے سُنی کانپنے لگی گھبرا کر کہا پھر اب میرا جانا
تو مناسب نہین ہی بہتر ہوگا کہ اس کام کو تمہین انجام دو پتلی نے لوٹ لگائی اپنی صورت ایک ساحرہ کی بنائی
سحر سے پر پرواز پیدا کرکے بلند ہوئی براے گرفتاری خواجہ عمرو چلی یہان خواجہ نے جب دیکھا کہ رسائی
مشکل ہی اور اب طاؤس آگاہ ہو جائیگا تو بڑی خرابی ہوگی یہ سوچکر طاؤس سے کہا اچھا نامہ تو لیجاؤ مین وہ راز
بھی تجھے سکھے دیتی ہون میرے پاس آؤ طاؤس دیوار سے اُسکے پاس آیا شہلاے نقلی نے کہا وہ راز یہ ہو کہ
ملکہ عالم سے کہنا تھا کہ عمرو ثانی فکر مین ملکہ کی اسی طرف آیا ہی ملکہ ذرا زیادہ ہوشیاری کرین یہ کہتے
کہتے کہا الو طاؤس دیکھ وہ سامنے ایک دُبلا سا آدمی پتون مین بھاگ کر ابھی چھپ گیا طاؤس نے منھ
پھیرا شہلاے نقلی نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے طاؤس اسے کرکے پلٹا تھا کہ حباب مار کے
بیہوش کیا اُٹھا کے طاؤس کو نذر زنبیل کیا خواجہ چاہتے ہین کہ آگے بڑھین کہ آسمان پر برق کی نعرہ
ہوا او عمرو ثانی کہان جائیگا مین آپہونچی عمرو نے جو یہ آواز سُنی اور نگاہ اُٹھا کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک
ساحرہ مانند ستارے کے بلند ہی لیکن مائل بپستی ہوتی جاتی ہی خواجہ نے جلدی سے منڈھی حضرت
داؤد کی زنبیل سے نکال کے آراستہ کی اور آپ منڈھی مین آکے بیٹھ رہے کہ وہ ساحرہ مائل بپستی ہوئی
اور کڑک کے گری جیسے ہی منڈھی کے اندر آنے کا ارادہ کیا خواجہ نے کہا لینا فوراً حلقے کمند کے اُسکے
دونون بازون مین پڑ گئے خواجہ نے بڑھ کر اُسکو نذر زنبیل کیا اور آپ پھر آکر بیٹھ رہے جب اسکو دیر ہوئی
تو علامہ برق رامہ نے دوسری پتلی صندوقچے سے نکال کے روانہ کی وہ بھی آکے گرفتار ہوئی علامہ نے
تیسری پتلی کو بھیجا وہ بھی گرفتار ہوئی اسی طرح پانچون پتلیان آئین اور خواجہ نے پانچون کو نذر زنبیل
کیا اور آپ نے منڈھی مین بیٹھے بیٹھے اپنی صورت ایک مہیب ساحرہ کی بنائی اور ایک تخت زنبیل سے نکالا
اُسپر بیٹھے جب علامہ نے دیکھا کہ کوئی پتلی پھر کے نہین آئی تو اُسنے اسباب سحر جھولی مین رکھا اور خود براے
گرفتاری خواجہ چلی جیسے ہی دیوار باغ کو پھاند کے ادھر آئی دیکھا اُسنے کہ ایک منڈھی مین ایک عورت
ضعیف بیٹھی ہی مگر عجب مہیب صورت لباس کی عجیب کیفیت ہی لحظہ بہ لحظہ رنگ لباس بدلتا ہی علامہ ڈری
اُسنے پوچھا آپ کون ہین اُس عورت نے کہا کہ تو مجھے نہین پہچانتی ہی مین ام السحر ہون سحر و ساحری میری
ذات سے رائج ہوا تو نے ذرا ذرا سی چھوکرین کو میری گرفتاری کو بھیجا مین اُنکو کھا گئی علامہ نے کہا مین نے
آپکی گرفتاری کو تو نہین بھیجا تھا بلکہ عمرو ثانی کے واسطے بھیجا تھا ضعیفہ نے کہا مین نے اُسکو اسی روز
گرفتار کر لیا جسوقت وہ نامہ دار بنکے آیا تھا اور جا ملکہ انجم مروارید پوش کے یہان جو تین شخص اور ہین اُنکو
بھی مع انجم کے میری خدمت مین حاضر کرین انجم کو تحسین و آفرین کرونگی اور اُن اسیرون کو جہنم مین ڈال
دونگی علامہ نے پر پرواز پیدا کیے اور اُڑتی ہوئی باغ مین انجم مروارید پوش کے آئی یہ کل کیفیت
آکے سنائی کہا تمکو بھی طلب کیا ہی اور قیدیون کو بھی مانگا ہی انجم نے جلدی سے تخت سحر تیار کیا
امیر اور کرب اور اندلس کو تخت پر بٹھا کے مع علامہ برق رامہ پاس ام السحر نقلی کے پہونچی انجم
نے جھک کے سلام کیا ضعیفہ نے دعا دی اور کہا لاؤ ان قیدیون کو بھی سب مجھے دے دے مین جہنم مین ڈالدون

امیر نے جو اس ضعیفہ کی صورت دیکھی جی مین خیال کیا دیکھین یہ ملعونہ کیا کرتی ہی انجم نے امیر اور کرب اور
اندلس بن عمرو کو حوالے کیا ضعیفہ نے پہلے امیر کو اُٹھا کے کہا ای فرشتگان جہنم اسے لینا یہ کہکے نذر زنبیل کیا پھر
کرب کو اُٹھا کر یونہین نذر زنبیل کیا پھر اندلس کو بھی نذر زنبیل کیا اب تو علامہ بن دمامہ کا اعتقاد بڑھا ضعیفہ
نے انجم مروارید پوش سے کہا کہ تمنے اپنے باپ کو دیکھا تھا انجم نے کہا مین نے اپنے والد نامدار کو نہین دیکھا
ہان سُنتا ہی کہ والد نامدار سحر و ساحری مین یکتا تھے ضعیفہ نے کہا میرے پاس آ مین تیرے باپ کو دکھا دون انجم
قریب خواجہ کے آئی خواجہ نے گھنڈیان زنبیل کی کھولین اور کہا دیکھو اب جو انجم نے دیکھا تو ایک باغ جنت
پر فضا اسکو نظر آیا یہ محو ہو کر دیکھنے لگی کہا ابھی طرح دیکھ جا کے دیکھ آ یہ کہکے ذرا سہارا دیا انجم کو نذر زنبیل کیا
اور ایک آدمی بالکل اپنی صورت کا زنبیل سے نکال کے علامہ سے کہا کہ لے اپنے قاتل کو تو قتل کر علامہ
نے خوشی خوشی عمرو نقلی کو لیا اور باہر منڈھی کے لا کر اُسنے عمرو نقلی کو زمین پر پٹک دیا چھاتی پر چڑھ کے
گلے پر چھری پھیر دی گلا کاٹ لیا لیکن خون نہ نکلا عوض خون کچھ خاک سی اُڑی علامہ چھینک کے بیہوش
ہوئی اور دو چار کنیزین جو اُسکے ہمراہ تھین وہ بھی سب بیہوش ہوئین اب تو خواجہ نعرہ کر کے خنجر کھینچ کے
چاہا کہ علامہ کے گلے پر خنجر پھیرا لیکن ہر چند تین تین بھی خنجر نے کام نہ دیا عمرو ثانی نے چاہا کہ مین کوئی اور ترکیب
کرون کہ آسمان پر برق چمکی اور ایک صداے مہیب آئی کہ خبردار اے عمرو ثانی کیا کرتا ہی منتر زلزلہ جادو دایہ
علامہ بن دمامہ خواجہ تو یہ آواز سنکے منڈھی مین چلے آئے زلزلہ جادو نے آکر باران سحر برسایا علامہ
بن دمامہ کو ہوش آیا آنکھ جو کھلی تو اُسنے دیکھا کہ زلزلہ جادو کھڑی ہی منڈھی کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ
عمرو ثانی بیٹھے ہین علامہ کانپ گئی اب خواجہ نے زنبیل سے امیر اور کرب اور اندلس کو نکالا اور کرسیان
جواہر نگار نکال کے بچھائین امیر اور کرب کو کرسیون پر بٹھایا اور ایک پلنگڑی نہایت عمدہ نکال کے بچھائی
اور ایک نازنین کو زنبیل سے نکالا اور آپ اُس پلنگڑی پر لیٹ رہے نازنین پانون دبانے لگی علامہ کی
جو نگاہ منڈھی کی طرف پڑی عجب سامان نظر آیا دیکھا کرسیان جواہر نگار بچھی ہین امیر امیر ثانی اور
کرب غازی بیٹھے ہین اندلس بھی بیٹھا ہوا ہی سب شراب پی رہے ہین روشنی ہو رہی ہی خواجہ
ایک پلنگڑی پر لیٹے ہین ایک نازنین پانون خواجہ کے دبا رہی ہی علامہ نے زلزلہ جادو سے کہا کہ دیکھو تو
اس عیار نے کیا جال پھیلایا ہی پرائی زمین پر قبضہ کر کے بیٹھا ہی نازنین جو پانون دبا رہی تھی اُسنے
کہا او علامہ چپ رہو ابھی خواجہ کی آنکھ لگی ہی علامہ نے کہا یہ اور طرہ ہوا زلزلہ جادو نے کہا کہ مین ابھی
یہ ساری شان و شوکت مٹائے دیتی ہون اسکو خاک مین ملائے دیتی ہون یہ کہکے اسم سحر پڑھا اور
اپنے اوپر دم کیا چاہتی ہی کہ منڈھی کے اندر جاؤن جیسے ہی قدم اندر رکھا خواجہ نے کہا لینا گلے مین
پھندے کمند کے پڑ گئے خواجہ نے اُٹھکر اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور علامہ سے کہا کہ تم آؤ علامہ یہ کیفیت دیکھکر
بھاگی اور اپنے باغ مین آئی باغ مین آکر سحر سے باغ کو پوشیدہ کر دیا خواجہ نے زلزلہ اور انجم مروارید پوش
کو مع ان پانچ پہلوانون کے زنبیل سے نکال کے قتل کیا امیر ثانی نے خواجہ کی بہت تعریف کی اور
کہا خواجہ یہ عیاری تمنے ایسی کی کہ شہنشاہ اوج عیاری یعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو یاد دلایا
کرب نے بھی بہت تعریف کی کہ آسمان پر برق چمکی ہلال کچھ زن و ثریا سے تاجدار آکے پہنچین
خواجہ کی بہت مدح و ثنا کی کہا خواجہ کہا تاع ہی یہ عیاری ہی یا کرامات ہی مگر خواجہ جب تک

علامہ قتل نہوگی یونہین خرابیان درپیش ہوتی رہینگی خواجہ نے کہا ای ہلال ابھی علامہ کو قتل کیا ہوتا مگر وہ
روئین تن تھی جب تک مین نے دوسری تدبیر کرنا چاہی کہ زلزلہ جادو آکر پہونچی اُسنے علامہ کو ہوشیار کردیا
مین نے اُسکو گرفتار کرکے قتل کیا لیکن علامہ بھاگ گئی اب تو اُسکا باغ بھی نہین دکھائی دیتا ہی ہلال نے
عرض کی کہ خواجہ اُسنے سحر کرکے باغ کو پوشیدہ کیا ہی خواجہ نے ثریا سے پوچھا کہ اب تم کوئی ترکیب بتاؤ کہ علامہ
کو کسطرح قتل کرین ثریا نے عرض کی کہ ای خواجہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک پہاڑ ہی کہ نام اُسکا
جبال ابیض ہی وہان ایک مرد خداشناس ضعیف مصروف عبادت پروردگار ہی اگر آپ اُسکے پاس تشریف
لیجائین تو وہ آپ کو تدبیر قتل علامہ بن دمامہ بتلائیگا ثریا تو یہ بات بتلا کر رخصت ہوئی اب خواجہ عمرو علی
اور صاحبقران ثانی اور کرب غازی و اندلس بن عمرو طرف جبال ابیض کے چلے دو چار کوس
راہ طی کرکے امیر اور عمرو اور کرب اور اندلس اُس پہاڑ پر پہونچے دیکھا ایک مرد ضعیف ایک پوست
آہو پر دوزانو بیٹھا ہی تجری کی کرتہ گلے مین نیلی تہمت باندھے ہوئے سر کھلا ہوا سفید بال گھونگھر والے
شانون پر پڑے ہوئے داڑھی سفید ناف سے نیچی تسبیح ہزار دانہ ہاتھ مین آنکھین بند کیے ہوئے
اسمائے الٰہی پڑھ رہا ہی درویش نے قدم کی چاپ جو پائی آنکھ کھول گردن اُٹھائی دیکھا دو جوانان
یکتا بغل دبے بستا اور دو عیاران طرار بانۂ عیاری سے آراستہ سامنے چلے آتے ہین درویش اپنی
جگہ سے اُٹھا اور صاحبقران ثانی کا استقبال بجالایا امیر کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا اور کہا
ای درویش سالک مزاج کیسا ہی فقیر نے دعاے خیر امیر کو دی اور کہا کہ ای شہریار تشریف رکھیے امیر
اُس فقیر کے پاس بیٹھے درویش سے ارشاد فرمایا کہ ای فقیر سالک ای تارک دنیاے دون اپنے
نام نامی سے آگاہ فرمایئے فقیر نے عرض کی کہ نام میرا زاہد قناعت پسند ہی صاحبقران
نے ارشاد کیا کہ آپ اس کوہ پر کب سے مصروف عبادت ہین زاہد قناعت پسند نے عرض کی
کہ حضور مجھے گھربار چھوڑے عزیزون سے منھ موڑے دو سو برس کا عرصہ ہوا اسی پہاڑ پر رہتا ہون
شب و روز عبادت پروردگار مین بسر ہوتی ہی ہر شب جاگ کر سحر ہوتی ہی اب آپ اپنے قدوم رنجہ فرمانے کا
باعث اور تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایئے کہ مجھ گدائے بینوا کو کیون سرفراز فرمایا اس خاکسار کا رتبہ
کیون بڑھایا امیر مسکرائے اور فرمایا کہ ای زاہد قناعت پسند یہ امر تو ظاہر ہی اس راز سے ہر ایک جوان
و پیر ماہر ہی کہ ترقی دین اسلام کا خواہان ہون اسی کی فکر مین شب و روز پریشان ہون بالفعل ایک کافر
بیحیا مکار بیہودہ دغا سے جنگ درپیش ہی لیکن اُسکی مدد افلاک جادو نے کی افلاک جادو کی وجہ سے علامہ
بن دمامہ نے سحر کرکے قیامت برپا کر رکھی ہی اسوقت تک تو خداے عز و جل نے اپنا فضل شریک
حال رکھا ہی مجھکو کسی طرح کا گزند نہین پہونچا لیکن میرے سردار بہت سے اُسکے دام مکر مین گرفتار ہوئے
دین نہین معلوم اُنپر کیا گذری اسکو قتل کرنا منظور ہی راہ مین میرے ایک دوست قلبی نے خبر دی تھی کہ آپ
سے تدبیر قتل علامہ حاصل ہوگی اسی وجہ سے یہان تک آیا اب جو آپ ارشاد فرمایئے اسکو مین بسروچشم
بجالاؤن یہ سنکر زاہد نے عرض کی کہ ای شہریار قتل علامہ بن دمامہ بہت دشوار تھا مگر شکر ہی کہ پروردگار نے
آپکو مجھ تک پہونچایا اب جو مین عرض کرون آپ اُسپر عمل کیجیے صاحبقران نے کہا فرمایئے درویش نے
عرض کی کہ آپ کو یہ کیفیت نہین معلوم ہی کہ سردار جو آپ کے لشکر کے مقید ہوگئے ہین وہ کہان ہین

امیر نے ارشاد کیا مین نہین جانتا درویش نے عرض کی وہ سب تجیل بے قال وقیل کے سپرد ہین وہ اُنکی قید
لیے ہوئے جاتا ہی آپ صحرائے عجائب مین تشریف لیجائیے وہان قتل علامہ بن دمامہ کی صورت نکل آیگی
امیر نے کل نشانات اُس صحرا کے زاہد قناعت پسند سے دریافت کر لیے اور تنہا اُس صحرا کی طرف چلے
عمرو ثانی نے عرض کی آقا مین آپ کے ہمراہ چلونگا امیر نے فرمایا تمھارا کوئی کام نہین ہی یہین ٹھہرو مین
جلد واپس آونگا زاہد نے بھی عمرو کو روکا امیر فانی روانہ ہوگئے امیر کے تشریف لیجانے کے بعد
عمرو ثانی بھی ایک طرف روانہ ہوگیا امیر نے دو چار کوس راہ طے کی دیکھا ایک صحراے پر فضا و مقام
فرح افزا عجائبات سے معمور ہی ہر بات کا نیا دستور ہی جو سامان ہی نیا ہی ایک پھول ہزار رنگ سے
کھلا ہی درخت خوب پٹریان مرغوب قدرتی چمن بندی ہی نئے نئے قسم کے درخت لگے ہین پھول عجیب و غریب
کھلے ہین نہرون مین رنگین پانی بھرا ہی فوارے چل رہے ہین طائر مثل انسان کے گفتگو کرتے ہین آپسمین
کہتے ہین آج اس صحرا مین صاحبقران آئے ہین ایک کہتا ہی یہ بھی تمکو معلوم ہی کہ صاحبقران کے دلمین ارادہ
کیا ہی اور یہان کسنے بھیجا ہی دوسرا جواب دیتا ہی سب مجھے معلوم ہی صاحبقران تدبیر قتل علامہ بن دمامہ
کرنے کو یہان آئے ہین زاہد قناعت پسند نے یہ راے دی ہی لیکن سب کوشش بیکار ہوگی ملکہ
کے قتل کی تدبیر نہ نکلیگی جب بہت عاجز ہونگے آپ پلٹ جائینگے سردار جو اُنکے اسیر ہین اُنکو حکم تجیل
بے قال وقیل وزیر خداوند افلاک خدمت مین ملکہ علامہ کی لیجائینگے وہ سب کو قتل کا حکم دیگی سب
قتل ہو جائینگے وہان زمرد ثانی فوج کو تباہ کر دیگا میدان قتال لاشون سے بھر دیگا جب صاحبقران
واپس جائینگے ایک کو زندہ نہ پائینگے خود مقابلہ کرینگے نقابدار قدرت انکو بھی گرفتار کر کے خدمت مین
ملکہ علامہ کی روانہ کریگا وہ انکے نام کی دشمن ہین زندہ نہ چھوڑینگی صورت دیکھتے ہی قتل کا حکم دینگی ہان بچنے کی
یہ صورت ہی کہ خداوند افلاک کی اطاعت قبول کرین اور اُسکو خداوندی مانین تو کیا عجب ہی کہ خداوند انکے گناہ معاف
کردین امیر نے جو یہ گفتگو سنی حیران ہوئے کہ طائر یہان کے مثل انسان باتین کرتے ہین تمام صحرا عجائبات سے
مملو ہی امیر کو یہ باتین سنکے غصہ آگیا لیکن ضبط کر کے آگے بڑھے دن بہت قلیل باقی تھا صاحبقران نے ایک
چشمہ پر آکے وضو کیا فریضہ ادا کر کے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ شام ہوگئی صاحبقران بھی تھک گئے تھے
دور سے دیکھا ایک درخت بہت بڑا معلوم ہوتا ہی ارادہ ہوا کہ اُسکے نیچے چلکر بیٹھ رہین شبنم سے بچینگے
یہ سوچتے ہوئے اُس درخت کے قریب آئے دیکھا درخت مین بجائے برگ و ثمر انسان کے سر آویزان
ہین افلاک جادو کی مدح و ثنا کر رہے ہین امیر لاحول پڑھکے وہان سے نکلے اُن سرون سے
قہقہے کی آواز آئی یا تو وہ سر تعریف افلاک جادو کی کر رہے تھے یا امیر کو دیکھکر آپسمین کہنے لگے کہ
صاحبقران آئے ہین جانے نہ پائین ایسی تدبیر ہو کہ اسی صحرا مین عمر بھر تباہ رہین
صاحبقران یہ سنتے ہوئے اور ایک درخت کہ کچھ دور پر تھا جاکے وہان بیٹھے چاندنی کی کیفیت
دیکھنے لگے کہ یکایک ایک طائر اُسی درخت پر آکے بیٹھا جسکے نیچے امیر بیٹھے تھے طائر نے
درخت پر بیٹھ کے مثل انسان کے آہ کی اور بفصاحت گویا ہوا کہ ای کریم کارساز ای بندہ نواز
اب تک تو نے صورت صاحبقران نہ دکھلائی جو ہماری رہائی کی تدبیر ہوتی زاہد قناعت پسند
نے تو کہا تھا کہ امیر اسی ہفتہ مین تشریف لا کر رہا کرینگے آج اس ہفتہ کا بھی یوم آخری ہوگا ابھی

کوئی بھی نہین آیا کیا آج کی رات بھی گذر جائیگی اور ہماری امید نہ بر آئیگی ای خداے چارہ ساز میرے حال زار پر
رحم فرما صاحبقران نے جو یہ آواز سُنی اور یہ بھی سماعت فرمایا کہ یہ خداے التجا کرتا ہی معلوم ہوا کہ کوئی
مرد مسلمان مبتلاے سحر ہو گیا ہی اسکی مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ اپنا نام لے رہا ہی یہ سوچ کے صاحبقران
نے کہا ای آفت رسیدہ و ای مصیبت کشیدہ تو کون ہی کس بلا مین مبتلا ہی میرے پاس آ مین تیری مدد کرونگا
طائر یہ صدا سنکر درخت کے نیچے اترا صاحبقران کے قدمون کو بوسہ دیا عرض کی ای شہریار آپ ہی
صاحبقران ہین امیر نے کہا تم اپنا مطلب بیان کرو اور یہ راز ظاہر کرو کہ تم کون ہو طائر نے عرض کی
کہ حضور نام مجھ آوارہ دشت ادبار کا کیا دریافت فرماتے ہین جب تک قسمت بر سر یاری تھی زمانہ موافق تھا
تو لوگ مجھے جمشید تاجدار کہتے تھے اور اب تو میرا نام آوارہ دشت غربت مبتلاے رنج و مصیبت مرگ
آمادہ دلدادہ ننگ خاندان حیران و پریشان جو کہیے بجا ہی صاحبقران طرز گفتگو سے سمجھے کہ یہ مقرر کسی
پر عاشق ہی معشوق توجہ نہین کرتا ہی صدمۂ ہجر سے یہ موت مرتا ہی یہ تصور کرکے امیر نے ارشاد کیا
کہ ای جمشید تاجدار یہ تو تمنے کچھ ایسے سخن بیان کیے جو میری سمجھ مین خلاصہ طور سے نہین
آئے یہ تو مین سمجھا کہ تم کسی پر عاشق ہو مگر اپنی کیفیت خلاصہ بیان کرو حال دل عیان
کرو جمشید نے آہ سرد بھر کے عرض کی کہ یا صاحبقران مین ایک مدت سے ملکہ
زرین گیسو کشا پر عاشق ہون اور علامہ بن دمامہ میری مادر مشفق کی حقیقی بہن ہین ایک روز مین
اور ملکہ زرین گیسو کشا مع علامہ بن دمامہ و دیگر ملازمان و عزیزان علامہ ایک جلسہ مین
شریک تھے ملکہ زرین گیسو کشا نے کہا کہ ای جمشید مین نے مذہبی کتب کی بہت سیر کی
لیکن مذہب اسلام کو بہ مقابلہ دیگر مذاہب بہت مستحکم پایا پونے دو سو خداوندون کی مرتب
کی ہوئی کتابین دیکھین سب یہی تحریر کرتے ہین کہ ہمنے دنیا کو بنایا اور انسان و حیوان کو خلق
کیا اور جملہ اسباب دنیوی ہمنے موجود کیے پس انھین سے کسکے کلام کا اعتبار کرین کیونکہ پونے
دو سو خداوندون کا یہی قول ہی کہ ہم خداوند ہین ہماری قدرت سے تمام خلقت پیدا ہوئی انکے
دعوے سے سب جھوٹے معلوم ہوتے ہین علاوہ اسکے مثل ہم لوگون کے وہ بھی بیمار ہوتے
اگر ذرا بھی قدرت ہوتی تکلیف اپنے اوپر کیون گوارا کرتے بہت سے اہل اسلام کے ہاتھ سے
مارے گئے اگر خداوند تھے تو دشمن کو اپنے پر کیون غالب آنے دیا علاوہ ان سب باتون کے
پونے دو سو خداوند کی پیدائش کے سنہ موجود ہین یہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ فلان سنہ مین پیدا
ہوئے اور فلان سنہ مین مر گئے لیکن مسلمانون کے خداے نادیدہ کا حال آج تک نہ معلوم ہوا یہ
امر ظاہر ہی کہ خداے نادیدہ بہت قدیم ہی یہ مدعی کاذب تھے خداے اصلی نے انکو بھی پیدا کیا
تھا انھون نے اس معبود کو نہ پہچانا اور از روے جہالت خود دعوے خدائی کیا پس ایسون کی پرستش کا
نتیجہ اچھا نہین ہی اُسی خداے کریم کی پرستش باعث حصول دولت عقبی ہی ای جمشید تاجدار
تم اس باب مین کیا کہتے ہو ای شہریار جب مین نے ملکہ کی زبانی ایسے ایسے دعوی ہاے مستحکم سنے
مجھے بھی اس بات کا خیال ہوا کہ واقعی پونے دو سو خداوند جھوٹے ہین مگر خداے نادیدہ وحدہٗ لاشریک
ہی سب کو اسی نے پیدا کیا اپنی قدرت کو چھپا کیا یہ سوچ کے مین نے ملکہ کی راے سے اتفاق کیا اور کہا

ای ملکہ عالم آپ بہت درست کہتی ہین مذہب اسلام بہت مستحکم ہی آج سے مین نے ان کافرون پر لعنت کی اور مذہب اسلام اختیار کیا یہ کلمہ جو میرے منھ سے نکلا علامہ بن کرامہ سے میری طرف بنگاہ قہر دیکھا اور جھنجھلا کر مجھسے کہا ای جمشید یہ کیا بیہودہ بکتے ہو اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ بہت پچتاؤگے تم ابھی تک سے خداوندون کے واقف نہین ہو وہ مرے نہین ہین صرف چولہ تبدیل کر دیا ہی اور ہر ایک کا دعوے الجاد صحیح ہی کیونکہ پہلے سب غائب تھے سب نے ملکے دنیا کو بنایا تھا پہلے ایک بڑے سیر دنیا آیا جب خوب سیر سے سیر ہو گیا پھر اپنے مقام پر چلا گیا اُسکے بعد دوسرا آیا وہ بھی چلا گیا اسی طرح یکے بعد دیگرے تا اینندم آمد و رفت جاری ہی اب ایسا کلمہ کبھی زبان پر نہ لانا ای شہریار علامہ نے جو یہ باتین کہین مجھے غصہ آیا ملکہ زرین گیسو کشا نے بھی فرمایا کہ ای جمشید تاجدار یہ سب باتین فضول ہین کسی کو جھانا ان جہال کو ہرگز بخدا ای نہ ماننا مین نے کہا کہ ملکہ عالم آپ کے کہنے کی کیا ضرورت ہی مین خود سب پر لعنت کرتا ہون علامہ نے جو میری یہ حالت دیکھی خیال کیا کہ اب اسکا اعتقاد کم نہ ہوگا اُس وقت تو مصلحت خاموش ہو رہی کیونکہ جانتی تھی کہ ملکہ زرین گیسو کشا سحر و ساحری مین یکتا ہین اگر کوئی امر خلاف مجھسے سرزد ہوگا ملکہ ضرور مجھسے آمادہ جنگ ہوگی گو مجھسے سحر و ساحری مین کم ہی لیکن مین اسکو گرفتار کر سکونگی مگر اُسکے دوسرے روز ہم لوگون کو غافل پاکر بکر بیہوش کرکے گرفتار کر لیا ملکہ زرین گیسو کشا کی تو زبان مین سوزن دیکر ایک چاہ عمیق مین قید کیا اور مجھے بصورت طائر بنا کر اس صحرا مین چھوڑ دیا اس روز سے اسی صحرا مین تباہ و برباد پھرتا ہون جب ملکہ زرین گیسو کشا کی یاد آتی ہی اور اپنی اس حالت موجودہ کو دیکھتا ہون بے اختیار منھ سے نکلجاتا ہی نظم

دردم ز رواے تو فزون شد شده باشد
این خویش اگر بو قلمون شد شده باشد
آن فتنۂ بیدرد من اندیشه ندارد
از بار ثمر شاخ نگون شد شده باشد
گفتم ز غم عشق تو دیوانه ام ای شوخ
گفتا الحذرم نیست که چون شد شده باشد
از زلف سودا چه غم آن شاه بتان را

این هم اگر از بخت زبون شد شده باشد
در عاشقی ار مرگ چه پروا که سپے دل
انگل ... نام ساغر خون شد شده باشد
گلچه بدل از سحر نشد رام خیالش
گفتا اگرت خبط و جنون شد شده باشد
از رفته بودیم از اینجا طمع خام
دیوانه از شهر برون شد شده باشد

عشق تو بصد رنگ چو بگداخت دلم را
جان هم اگر از جسم برون شد شده باشد
هر گل اسید نچیدیم درین باغ
در شیشۂ پری گر نفسون شد شده باشد
اکس موجب قتل من از ان شوخ جو پرسید
گو کالشه ز چرخ نگون شد شده باشد

جمشید تاجدار سے اس غزل کو اس طور سے پڑھا کہ صاحبقران اسکی مصیبت سے آبدیدہ ہو گئے ارشاد فرمایا ای جمشید تاجدار رہائی ملکہ زرین گیسو کشا کی کیا ترکیب ہی مجھسے بیان کر مین کوشش کرونگا جمشید نے عرض کی حضور میرے ہمراہ تکلیف فرمائین مین آپ کو بتلا دون صاحبقران جمشید تاجدار کے ہمراہ چلے رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دور پر آگے صبح ہو گئی امیر عجائب و غرائب صحرا دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین جمشید بشکل طائر صاحبقران کے سر پر پرون کا سایہ کیے ہوئے بر روے ہوا جاتا ہی راستہ طی کرکے قریب ایک ستون فولاد کے پہونچے جمشید تاجدار نے عرض کی یا صاحبقران اسم اعظم پڑھکر اس ستون کو زمین سے نکال کر پھینک دیجیے امیر نے اسم اعظم پڑھا اور ستون اُکھاڑ کر پھینک دیا ستون کے اُکھڑنے سے ایک دہن نقب کا ظاہر ہوا امیر اس دہن نقب مین جانا چاہا جمشید نے

عرض کی یا صاحبقران میری بھی تدبیر رہائی فرمایئے امیر نے کہا ہو کو مین موجود ہون جمشید نے عرض کی
اگر آپ اسم اعظم پانی پر پڑھ کے پانی میرے اوپر چھڑک دین تو مین ابھی اس سحر سے نجات پاؤن اپنی صورت
اصلی پر آؤن امیر قریب ایک چشمہ کے آئے چلو مین پانی لیا اسم اعظم پڑھکر امیر دم کیا جمشید پر
چھڑکا پانی چھڑکتے ہی جمشید زمین پر گرا بیہوش ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے کو بصورت اصلی
پایا اب صاحبقران زمان نے جو نگاہ کی دیکھا ایک جوان والاشان حسین برہنہ کھڑا ہی صاحبقران کو
اُس جوان نے سلام کیا امیر نے اپنی کمر سے پٹکا کھول کر دیا کہا ای جمشید اسکو باندھ لو جب ہم ملکہ کو رہا کر کے
واپس آئینگے تو پھر انتظام ہو جائیگا اُس جوان نے امیر سے پٹکا لے کر سلام کیا صاحبقران وہان سے
اُسی نقب کے پاس آئے نام خدا لیکر نقب مین کود پڑے تھوڑی دیر کے بعد پاؤن آشنا زمین ہوئے
صاحبقران نے دیکھا ایک مکان تاریک ہی سامنے دو تین دروازے معلوم ہوتے ہین امیر اُن دروازون
کے پاس آئے سب کو مقفل پایا امیر نے اسم اعظم پڑھکر قفل کو جھٹکا دیا قفل کھل گیا امیر دروازہ کھول کے
اندر آئے جیسے ہی امیر نے قدم اندر رکھا رونے کی آواز کان مین آئی کہ کوئی شخص الغن بہک بہک کر یہ گریہ زاری
کر رہا ہی کہ ای پروردگار حقیقی ای کارساز تحقیقی ابھی تک صاحبقران تشریف نہین لائے امیر نے جو یہ آواز
سُنی کہا ای پابند رسن مصیبت تیری دعا قبول ہوئی مین آ پہونچا اب نہ گھبرا اتنا یہ کہکر صاحبقران نزدیک
آئے دیکھا زہرہ خصال حور مثال ایک قفس آہنی مین بیٹھی رو رہی ہی امیر نے قفس کو تاڑا نازنین امیر کو
سلام کر کے شکر پروردگار بجا لائی امیر نے اسم اعظم پڑھکر قفس پر دم کیا قفس ٹوٹا نازنین باہر آئی امیر کے
قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کی یا صاحبقران میری زبان سے سوزن نکال لیجیے امیر نے تعجب
کر کے کیا کہتی ہی فرمایا مین تمہارا مدعا نہین سمجھا اُس نازنین نے زبان کی طرف اشارہ کیا تب صاحبقران کو
خیال آیا کہ اسکی زبان مین سوزن ہی اسوجہ سے الفاظ درست اسکے منہ سے نہین نکلتے ہین جلدی سے
صاحبقران نے اُسکی زبان سے سوزن نکالکر پوچھا ای نازنین تیرا کیا نام ہی اُس نازنین نے دست بستہ
عرض کی نام میرا ملکہ زرین گیسو کشا ہی یہان اسیر تھی شب کو اثنائے خواب مین ایک مرد بزرگ نے
آپکی تشریف آوری کی خبر دی تھی اور اصول مذہب اسلام تعلیم فرمائے تھے شکر ہی کہ آپ اسوقت تشریف
لائے یہ کہکر اُس نازنین نے سحر کیا وہ سب مکان منہدم ہوا مکان کے گرتے ہی ایک اندھیرا ہو گیا جب تاریکی
دور طرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ مین اُسی مقام پر کھڑا ہون جہان نقب مین پھاندا تھا جمشید تاجدار
بھی سامنے کھڑا ہی جمشید تاجدار نے جیسے ملکہ زرین گیسو کشا کو دیکھا دوڑ کے امیر کے قدمون پر گر پڑا
آنکھین پانے امیر سے ملنے لگا امیر نے کہا ای ملکہ زرین گیسو کشا اب قتل علامہ بن دمامہ کی کیا
ترکیب ہی ملکہ زرین گیسو کشا نے کہا مین آپ کا یہ ارشاد بجا لاؤنگی لیکن پہلے زاہد قناعت پسند
کی خدمت مین مجھے جانا ضرور ہی امیر نے کہا مین بھی اُس درویش خدا شناس سے ضرور ملونگا جمشید نے عرض
کی کہ ہم لوگ بھی ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہین امیر مع جمشید تاجدار و ملکہ زرین گیسو کشا طرف
زاہد قناعت پسند کے روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر ہو گا لیکن

## اب دو کلمہ کیفیت خواجہ عمرو تائی کے ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو بعد جانے صاحبقران کے ایک سمت کو چلے دو چار کوس راستہ طی کر کے دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ نمایان

بلند معلوم ہوتا ہی خواجہ اُس کوہ کی طرف چلے ہنوز قریب کوہ نہ آئے تھے کہ اُنکے کان مین صداے گریہ وزاری آئی
خواجہ ادھر متوجہ ہوئے دیکھا چند عورتین نازنین مہر جبین کمسن ایک جانب سے روتی ہوئی چلی آتی ہین پیچھے پیچھے
اُنکے ایک گھوڑے وار پر ایک تمثال عالم سوار آنکھون سے دریاے اشک جاری دل پر غم والم طاری ہوا دانا آہستہ آہستہ
چلا آتا ہی خواجہ یہ کیفیت دیکھکر ایک گوشہ مین چھپ گئے ہوا دار قریب اُس گوشے کے آکر ٹھہرا وہ تمثال عالم ہوا دار
سے اُتری سب عورتین بھی ٹھہر گئین آپسمین باتین ہونے لگین ایک نے کہا اے ملکہ عالم اب دیکھین آپکی قدیر مین
کیا نصیب ہوتی ہی اور کیا کیا مصائب آپ کو وہان پہونچکے پیش آتے ہین تجیل سے کیا گفتگو ہوتی ہی کچھ سختی
تو نکریگا کیونکہ آپکے نام پر جان دیتا ہی فقط طالب وصل ہوگا آپ بھی مناسب وقت جواب دیجے گا ملکہ کہتی ہین
کہ ابھی مین تو بہت متردد ہون میری آبرو اُسکے ہاتھ سے خداوند افلاک بچائے مین تو اُسکی صورت سے خوف
کرتی ہون اُسکو اپنے خداوند کا بھی پاس نہین ہی جب پہلے اُسنے مجکو نامہ لکھا تھا تو مین نے اُسکا جواب
دیا تھا کہ اگر اب مجھسے اس قسم کا سوال کروگے تو مین خداوند افلاک سے اسکی شکایت کرونگی اُس
ملعون نے اپنے خداوند کا بھی خوف نہ کیا یہان آکر حشر برپا کر دیا اب اگر نہین جاتی ہون تو وہ ظالم
بزور عمل مسخر کریگا جواب اُسکی کیفیت ہو وہ میری ہو جائیگی سب کنیزین بھی سمجھانے لگین ملکہ عالم
جب آپکے والدین نے اس امر کو منظور کر لیا تو اب آپ کیا کر سکتی ہین عمرو نے جو یہ باتین
سنین بیتاب ہو گیا دل مین خیال کیا کہ اے خواجہ اگر اس مقام پر عیاری کرکے تجیل کے پاس
نہ پہونچے تو کچھ کام نہ کیا اس فکر مین بیٹھے تھے کہ ایک خواص ٹہلتی ہوئی اُس طرف آئی عمرو
نے اُسکو بیہوش کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر ملکہ کے سامنے آکر عرض کی اگر مناسب
جانیے تو تھوڑی دیر اس پہاڑ کے نیچے سیر کیجیے ملکہ نے کہا کہ مین کیونکر سیر کر سکتی ہون سواری
آتی ہوگی کہا جب سواری آئیگی پلٹ آئیے گا ملکہ اُٹھکر اُسکے ساتھ چلین راہ مین کہا کہ وادی مین
ابھی اس درہ مین گئی تھی وہان عجیب وغریب درخت خوشبودار لگے ہین آپ بھی تشریف
لے چلیے ملکہ اُسکے کہنے سے اُس درے مین آئین عمرو نے باتون مین لگا کے حباب مار دیا ملکہ بیہوش
ہوئین خواجہ نے سب کپڑے ملکہ کے اُتار کے اُسکو تو نذر زنبیل کیا اور آپ ملکہ کی صورت بنکر وہی کپڑے
پہنے درۂ کوہ سے نکلکر کہا کہ یہ بھی کیسی دلگی باز ہی مجھسے بھی ہنستی ہی نہ وہان درخت ہین نہ پھول ہین جب
نکل گئی تو آپ ہنس کے ایک طرف بھاگ گئی یہ باتین ہو رہی تھین کہ آسمان پر ہواے سرد چلی عطر کی
خوشبو آئی سب کی آنکھین بند ہو گئین اب جو سب نے آنکھین کھولین دیکھا چار عقاب زرین بال
ایک قفس طلائی پر تکلف لیے ہوئے چلے آتے ہین آکر قفس زمین پر رکھی اور ایک عقاب مثل
انسان کے گویا ہوا کہ ملکہ نگار آئینہ رخسار کہان تشریف رکھتی ہین حکیم تجیل بے قال وقیل وزیر خداوند
افلاک نے طلب فرمایا ہی عمرو کہ بصورت نگار آئینہ رخسار ہین سب سے ملکے اس قفس مین
بیٹھے اُن چارون عقابون نے قفس اُٹھائی طرف تجیل بے قال وقیل کے چلے راہ طے کرکے
قریب بارگاہ تجیل بے قال وقیل پہونچے یہ منتظر ہی تھا جیسے ہی قفس کو آتے ہوئے دیکھا
بارگاہ سے باہر نکل آیا عقابون نے قفس لاکر رکھدی ملکہ نگار نقلی قفس سے اُترکر اندر بارگاہ کے
آئین خواصین اگرد ملکہ کے بیٹھ گئین تجیل بے قال وقیل بھی پوشاک تبدیل کرکے آیا حسن وجمال ملکہ

دیکھکر بےچین ہوگیا پریزادون سے زانو ملاکر بیٹھا ساقیان سیمین عذار کو طلب کیا ماہرویان پری پیکر آکر حاضر ہوئین ساقی بچے جام تقسیم کرنے لگے ماہرویان سیمین بر کو تجیل بے قال وقیل نے اشارہ کیا ایک نازنین مہ جبین اپنی جگہ سے اُٹھی سازندون نے ساز درست کیے نازنین نے رقص کرکے اہل محفل کو خوب خوش کیا جب محفل کو اپنی طرف مخاطب کر چکی تجیل بے قال وقیل کو سلام کرکے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

بلا سے گر ہو نوالادبان مار مین دل
ہمیشہ وزن سینہ کیون ہی چشم براہ
پروے زلف مسلسل کے تار تار مین دل
برنگ غنچۂ پیکان وغنچۂ تصویر
خوشی ہی کیونکہ ہوا سپاہی کی حصار مین دل
نہ ہو تین خلد مین حورین تو رہتا خاد بجنین
رہیگا میرے عوض میر کوے یار مین دل

بغل مین جیسا مرا دل بغل کا دشمن ہے
اگر نہین کسی جوش کے انتظار مین دل
اگر یکا شکل شرر کرتے ہوکے سنگ نہ
نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار مین دل
ہزار دشمن جان ہے اک دوست بڑا
لگا ہے صحبت خوبان گلعذار مین دل

سینے نہ جلنے کبھی بے تاب دار مین دل
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار مین دل
ترا سنگار بھی ہے وہ بلا کہ جاسے گھر
سیاہ اگر ہو نہین گرم تپش مزار مین دل
فلک کے رنگ سے ظاہر ہی مانگی ثار
جو پوچھے کون ہے تو مین کہون ہزار مین دل
اُٹھا تو لیا ہے مجھے سیر سے ہمنشین ای دوق

نازنین نے جو اس غزل کو خوش الحانی بتا بتا کے گایا تجیل بے قال وقیل جوش مین آ گیا حاضرین محفل تعریفین کرنے لگے تھوڑی دیر تک صحبت عیش ونشاط گرم رہی جب رات زیادہ گئی تو تجیل بے قال وقیل نے صحبت کو برخاست کیا آپ ملکہ نگار آئینہ رخسار کا ہاتھ پکڑ کے اُٹھا نگار نقلی سر جھکائے تجیل کے ساتھ ساتھ چلین تجیل ملکہ کو لیے ہوئے ایک مقام پر آیا پلنگ لگا ہوا تھا ملکہ سے کہا آپ آرام فرمائیے ملکہ اس پلنگ پر بیٹھین تجیل بے قال وقیل بھی اسی پلنگ پر بیٹھ کے ملکہ سے باتین کرنے لگا تھوڑی دیر کے بعد دست شوق دراز کیا ملکہ نے ہاتھ اسکا جھٹک دیا کہا کتنے بڑے بے صبر ہو مین تو تمھارے بس مین ہون کیا کہین چلی جاؤنگی تجیل نے کہا ملکہ عالم خیال فرمایئے کہ مین ایک مدت سے تیرا فریفتہ ہون آج میری قسمت سے یہ دن نصیب ہوا کہ آپ نے میرے کلبۂ احزان کو اپنے جلوۂ حسن سے منور فرمایا اب مجھسے کیونکر صبر ہوسکیگا نگار نقلی نے جواب دیا کہ صاحب مین بھلا عالم ہوشیاری مین تو کاہے کو منظور کرونگی اگر تم بہت ہی بیتاب ہو تو مجکو تھوڑی سی شراب پلا دو جب مین اُسکے نشہ مین بیہوش ہوجاؤن پھر تمکو اختیار ہی تجیل بے قال وقیل نے گلابی اُٹھائی ملکہ نے گلابی اُسکے ہاتھ سے چھین لی جام اُٹھا کر لبریز کیا اور تجیل کو دیا تجیل نے کہا ای ملکہ عالم مین نے جلسہ مین بہت شراب پی ہے اب نہ پیونگا نگار نقلی نے کہا اب مین تمکو پوری گلابی جب تک نہ پلاونگی ایک قطرہ شراب اپنی زبان پر نہ ڈالونگی یہ کہکے شراب مین بیہوشی ملائی اور تجیل کے ہاتھ پکڑ کے صراحی اُسکے منھ سے لگادی یہ فرط محبت ملکہ نگار سے پوری صراحی پی گیا پیتے ہی سر اسکا چکرایا کہا ای ملکہ عالم اس شراب مین کیا ملا تھا کہ میرا سر چکرانے لگا نگار نقلی نے کہا شاید شراب تیز ہوگی اسوجہ سے سر چکر اتا ہی ذرا آنکھ کے شلوچیسے ہی اپنے مقام سے جنبش کرتا ہی بیہوش ہوکے گرا عمرو ثانی جو کہ بشکل نگار آئینہ رخسار تھے اُنھون نے جلدی سے تجیل بے قال وقیل کی زبان مین سوزن دیا اور اُسکو مقید زنبیل کیا رنگ ورونغن عیاری کا نکال کے آپ تجیل کی صورت بنے اور اُسی پلنگ پر لیٹ رہے رات تھوڑی باقی تھی دم بھر مین

صبح ہوگئی خواجہ نے نگار آئینہ رخسار کو زنبیل سے نکال کر اُس پلنگ پر لٹا یا وہی چار دن طار قفس لیکر
آئے نگار آئینہ رخسار کو قفس مین سوار کرکے لیگئے خواجہ بشکل تجیل بے قال وقیل اپنے مقام سے
اُٹھے بیرون بارگاہ ملازم منتظر تھے جیسے ہی سب نے تجیل کو آتے ہوئے دیکھا اُٹھ کھڑے ہوئے
تجیل نے امور ضروری سے فراغت حاصل کی اور ملازمون سے کہا آج ہم اسیران اسلام کو دیکھنے جائینگے
دیکھین بلاشان جادو نے کیا انتظام اُنکے واسطے کیا کیونکر اُنکی حفاظت کرتا ہی میرا قصد یہ ہی کہ سب کو
آج زیر تیغ بیدریغ کرون کیونکہ حفاظت اُنکی بہت مشکل ہی مدد خدا پرستون کی غیب سے ہوتی
ہی ملازم اسکے ساتھ ہوئے تجیل نقلی طرف زندان خانہ کے چلا یہان لوگون نے بلاشان جادو کو خبر دی
کہ ہوشیار ہو جاؤ وزیر اعظم خداوند افلاک جادو برائے معائنہ اسیران آتے ہین بلاشان جادو یہ خبر سنکے
اپنی بارگاہ سے اُٹھکر برائے استقبال چند قدم آیا کہ اُسنے دیکھا تجیل بے قال وقیل آتے ہین اُسنے
جھک کے سلام کیا تجیل نقلی نے جواب سلام دیا اور کہا ای بلاشان جادو سرداران اسلام
کہان ہین میرا قصد ہی کہ آج اُن سب کو قتل کرون کیونکہ حفاظت اُنکی بہت مشکل ہی بلاشان جادو نے
کہا میری بھی یہی رائے تھی لیکن عرض نہ کر سکتا تھا آج آپ نے خود تجویز فرمایا تجیل نقلی نے کہا وہ لوگ
کہان ہین بلاشان جادو نے عرض کی کہ حضور میرے ہمراہ تشریف لیچلین مین دکھادون تجیل نقلی
بلاشان جادو کے ہمراہ طرف قید خانہ کے چلا قید خانے مین آکے دیکھا کہ سرداران اسلام مغموم و مضمحل
بیٹھے ہین تجیل نقلی برابر بدیع الزمان کے آیا اور آنکھ ملا کر عرض کی کہ حضور غلام یہان تک بفضل
ایزدی پہونچا اب دیکھیے کیا ہوتا ہی بدیع الزمان نے پہچانا کہ خواجہ عمرو ثانی ہین خوش ہوگئے اور کہا
بھائی کیا ستم کی عیاری کی ہی اب جلدی کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہاتھ سے اس بیحیا کے چھوٹین عمرو ثانی
نے عرض کی خاطر مطمئن رکھیے خدا کو اختیار ہی بدیع الزمان سے اشارتاً باتین کرکے طرف بلاشان کے
متوجہ ہوئے اور کہا ای بلاشان جادو تو نے ان لوگون پر کس قسم کا سحر کیا ہی مجھ سے تو بیان کر بلاشان
جادو نے کہا ای وزیر معظم ای دستور مکرم اول تو مین نے ان لوگون کی طاقت زائل کی اور دوم ایسا سحر
کیا ہی کہ یہان سے اگر فرار ہو کر جائین تو عمر بھر راستہ نہ پائین نابینا ہو جائین تجیل نقلی نے اسکی بہت تعریف
کی اور کہا ای بلاشان جادو اب تم اپنا سحر انپر سے اُتار لو کیونکہ مین انسے بہت آزردہ ہون آج قتل
کرونگا بلاشان جادو نے فوراً سحر سب سردارون پر سے اُتار لیا تجیل نقلی نے کہا ای بلاشان جادو
واقعی تمھارا سحر بہت پختہ ہی یہ کہکے ایک ڈلی مٹھائی کی رومال سے کھولی اور کہا کہ لو اسکو کھاؤ یہ مٹھائی
نذر سامری کی ہی تمھارا سحر اور زیادہ پختہ ہوگا بلاشان جادو نے اُس ڈلی کو سلام کرکے تجیل نقلی
سے لیا اور کھا لیا کھاتے ہی چکر کھا کے زمین پر گرا عمرو ثانی نے اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور وہان سے
باہر آیا یہان ملازم در زندان پر ٹھہرے ہوئے تھے تجیل نقلی کو دیکھکر سب پوچھنے لگے حضور
بلاشان جادو کہان ہین تجیل نقلی نے کہا وہ ابھی زندان خانہ کے اندر ہین قیدیون
پر سحر جو کیا تھا اُسکو اُتار رہے ہین آج مین سب کو قتل کرونگا کوئی اندر قید خانہ کے نہ جانے
تجیل نقلی سب سے یہ کہکر طرف اپنی بارگاہ کے چلا ملازم ہمراہ ہوئے جب در بارگاہ پر پہونچا
ملازمون سے کہا کہ تم سب یہین ٹھہرو جب تک مین نہ بلاؤن خبردار اندر بارگاہ کے نہ آنا ملازم

تو وہین ٹھہر گئے تجیل نقلی اندر بارگاہ کے آیا ویسے ہی خواجہ بصورت تجیل داخل بارگاہ ہوئے آکر
ایک کرسی جواہر نگار پر بیٹھے اور زنبیل سے تجیل بے قال وقیل کو نکالا اور بلا شان جادو کو نکالکر
اُسکی زبان مین سوزن دیا دونون کو چوب بارگاہ سے باندھ دیے ہوشیار کیا جیسے ہی آنکھ کھلگئی
اپنے کو مقید پایا زبان مین سوزن دل پر پیچ و محن خواجہ نے تجیل سے مخاطب ہوکے کہا
او گرفتار پنجۂ اجل اگر تجکو اپنی زندگی عزیز ہی تو اقرار کر وحدانیت پروردگار کا اور لعنت کر افلاک
ناپاک بے حیا پر تجیل نے اشارے سے کہا کہ ای خواجہ مین بصدق دل مسلمان ہوتا ہون اب
آپ مجھے رہا کرین خواجہ عمر و ثانی نے تجیل کو چوب خیمہ سے کھولا یہ کلمہ پڑھکے بصدق دل
مسلمان ہوا اور اطاعت دین اسلام کی قبول کی اسکے بعد خواجہ متوجہ ہوئے طرف بلا شان
بے ایمان کے اور کہا او مردود تو اپنے کو کس حال مین پاتا ہی اب بہتر اسی مین ہی کہ لعنت کر
سامری و جمشید و افلاک ناپاک پر بلا شان نے اشارہ سے انکار کیا خواجہ نے اس سے
بہت اصرار کیا جب اُسنے گوارا نہ کیا تو خواجہ نے خنجر اُس بیدین کافر کے گلے پر پھیر دیا اُسکے مرتے
ہی اندھیرا ہوگیا آواز آئی کشتی مرا نام من بلا شان جادو بود تھوڑی دیر کے وہ تاریکی موقوف ہوئی
دیکھا لاشہ بلا شان جادو کا اُس مقام پر نہین ہی خواجہ نے تجیل بے قال وقیل سے پوچھا کہ لاشہ
بلا شان جادو کا کون لیگیا تجیل بے قال وقیل نے کہا ای خواجہ غضب ہوگیا لاشہ بلا شان جادو
کا پاس علامہ بن دمامہ کے پہونچا اب اُسکو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی قیامت برپا کریگی یہان
یہ باتین ہو رہی تھین کہ دربارگاہ پر غل ہوا تجیل بے قال وقیل در بارگاہ پر آیا ملازمون سے پوچھا
یہ غل کیسا ہی سب نے عرض کی کہ حضور نہین معلوم بلا شان جادو پر کیا افتاد پڑی جو قیدی رہا
ہوگئے اب لوگ جو اُنکو روکتے ہین وہ لڑنے پر آمادہ ہوتے ہین بہت سے آدمیون کو سرداران
اسلام نے قتل بھی کیا ہی کسی کے روکے سے نہین رکتے ہین تجیل بے قال وقیل یہ سنکے باہر
نکل آیا اور اپنے ملازمون کو منع کیا کہ خبردار کوئی ان لوگون سے نہ بولے اور اپنے ہاتھ رومال سے
باندھ کے روبرو بدیع الزمان کے آیا عرض کی اب حضور میری خطا عفو فرمائین عزت بڑھائین
یہ خاکسار مسلمان ہوا بدیع الزمان نے تجیل بے قال وقیل کو گلے سے لگایا اور کہا کہ ای تجیل
اب سحر سے توبہ کرو تجیل بے قال وقیل نے عرض کی ای شہنشاہ غلام ابھی سحر سے توبہ نہ کریگا کیونکہ
ابھی حضور کو علامہ بن دمامہ اور افلاک ناپاک سے مقابلہ کرنا ہی ان دونون سے بلا سحر تعامل
پڑینگے بڑے بڑے ساحر حضور سے لڑینگے ابھی میرا سحر سے تائب ہونا مناسب وقت نہین ہی انشاء اللہ
بعد فتح سحر سے توبہ کرونگا بدیع الزمان نے فرمایا تمکو اختیار ہی یہ کیفیت جو ملازمان تجیل نے
دیکھی بہت متعجب ہوئے آپسمین کہتے تھے کہ وزیر اعظم کو یہ کیا ہوگیا دین اسلام قبول کر لیا
تجیل بے قال وقیل بدیع الزمان اور جملہ سرداران اسلام جو جو اسکے پاس قید تھے ان سبکو
لیکر باعزاز تمام اپنی بارگاہ مین آیا اور ملازمون کو بلا کر کہا کہ مین نے آج سے اطاعت اہل اسلام
اختیار کی ہی تم مین سے جو مذہب اسلام کو قبول نہ کریگا سزا پائیگا بہت سے لوگ تو مشرف
با اسلام ہوئے کچھ فرار ہوگئے کچھ کج بحثی کرکے داخل جہنم ہوئے اب تجیل بے قال وقیل نے

شاہزادۂ بدیع الزمان سے عرض کی کہ حضور کچھ روز یہان قیام فرمائین بعد اپنے لشکر مین تشریف لیجائین عمرو ثانی نے کہا ای تجیل مین امیر سے وعدہ کر چکا ہون کہ مین آپ کو ضرور جبال ابیض پر لے چلونگا اور وہان کرب غازی اور اندلس بن عمرو موجود ہین صاحبقران ثانی برائے قتل علامہ بن دمامہ ایک صحرا مین تشریف لیگئے ہین اگر وہ پلٹ کے آئینگے اور ہمکو نہ پائینگے تو بہت متردد ہونگے ایسے وقت مین ہم لوگون کا ٹھہرنا مناسب نہین ہی تجیل بے قال وقیل نے کہا بہتر ہی جو آپ کی رائے ہو مین بھی ہمراہ رکاب ہون بدیع الزمان نے تجیل بے قال وقیل کو بہت بہت منع کیا مگر اُسنے قبول نہ کیا وہ شب تو بعیش و سرور وہان بسر کی صبح کو تجیل بے قال وقیل اور شاہزادۂ بدیع الزمان اور جملہ سردار جو اسیر ہو کر آئے تھے مع عمرو ثانی کے طرف جبال ابیض کے برائے ملاقات صاحبقران ثانی کے چلے مگر علامہ بن دمامہ کو ترک مذہب تجیل اور رہائی سرداران اسلام کی خبر اُن لوگون سے ملی جو ہمراہی تجیل کے مسلمان نہوئے تھے اور بھاگ گئے تھے اُنھون نے جاکر علامہ بن دمامہ سے یہ کیفیت بیان کی کہ تجیل نے اطاعت اہل اسلام قبول کی اور قیدیون کو رہا کردیا عمرو ثانی نے ایسی عیاری کی کہ تجیل کا اعتقاد پلٹ گیا اور بلاشان جادو مارا گیا اب سب اسیر اور خواجہ عمرو ثانی مع تجیل بے قال وقیل کے طرف جبال ابیض کے گئے ہین وہان صاحبقران سے ملاقات ہوگی صاحبقران کو آپ کے قتل کی بڑی کد و کوشش ہی سنا ہی کہ زاہد قناعت پسند نے کوئی تدبیر بھی بتائی ہی علامہ بن دمامہ نے جو یہ کیفیت سنی غصہ مین کانپنے لگی جھنجلا کر کہا کہ تجیل بے قال وقیل کے قتل کی ساعت قریب آئی ہی کہان بچ کے جائیگا دم بھر مین اسکو پردۂ دنیا سے نیست و نابود کردونگی اور سرداران اسلام سل ہو کر کہان جائینگے مین ابھی ان سب کا انتظام کرتی ہون یہ کہکے علامہ بن دمامہ نے ایک دستک دی ایک طائر سبز رنگ پیدا ہوا اُس طائر نے آتے ہی علامہ کے قدمون پر سر رکھا اور تعریف افلاک جادو مین بہت سے شعر پڑھے علامہ نے کہا ای سبز پوش آسمان سیر میرا نامہ ہزبر فیل دندان جادو کو پہونچادے یہ کہکے ایک پرچہ اُس طائر کے آگے ڈال دیا طائر نے اُس پرچے کو منقار مین لیا اور علامہ بن دمامہ کو سلام کرکے اُڑ گیا تھوڑی دیر کے بعد علامہ جادو نے اپنے ملازمون سے کتاب سامری طلب کی اُسکو دیکھا کیفیت معلوم ہوئی کہ ہزبر فیل دندان جادو برائے مقابلہ سرداران اسلام و تجیل بے قال وقیل گیا ہی یہ تو خاموش ہو رہی سب نے دریافت جو کیا کہ حضور نے کیا بات اسوقت کتاب سامری مین ملاحظہ فرمائی تھی علامہ بن دمامہ نے کہا کہ مین نے ایک ساحر کو بھیجا ہی وہ تجیل بے قال وقیل کو جاکر قتل کریگا اور لشکر اسلام کے سردارون کو بھی تکلیف پہونچائیگا ملازم یہ سنکر اُسکی تعریفین کرنے لگے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین مگر ہزبر فیل دندان نامہ علامہ بن دمامہ دیکھکر تلاش تجیل بے قال وقیل مین روانہ ہوا ادہر سے ہوا پر اڑا ہوا چلا آتا ہی کہ دیکھا اُسنے ایک مقام پر تجیل بے قال وقیل اور سرداران اسلام ٹھہرے ہوئے ہین قریب ایک چشمۂ آب ہی یہ لوگ وہان پانی پیتے ہین سب کے آگے ایک جوان دبستان چہرہ آفتاب سے زیادہ روشن بند قبا کھولے ہوئے ٹہل رہا ہی ہزبر فیل دندان نے وہین سے نعرہ کرکے کہا کہ ای تجیل بے قال وقیل ارے تو وزیر اعظم دستور معظم تھا خداوند افلاک جادو کا

مجھے ایسا مناسب تھا تجیل نے جو دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بدنظام بال کھلے ہوئے تا بہ کمر دو دانت بڑے
بڑے آگے نکلے ہوئے نیلی جھولی بائین کاندھے پر پڑی ہوئی سحر کرتا ہوا چلا آتا ہی تجیل نے بھی للکارا کہ
او ساحر ٹھہر جا خبردار یہان آنے کا قصد نہ کرنا نہین بہت پچھتائیگا یہ سُنکر ہژبر فیل دندان کو تاب
نہ آئی برابر تجیل بے قال وقیل کے آگے ایک گولا مارا گولے کے پھٹتے ہی تمام صحرا مین آگ برسنے لگی
خواجہ عمرو نے جو یہ کیفیت دیکھی گلیم اوڑھ کر ایک کنارے ہو گئے مگر یہان تجیل سے اور ہژبر سے
سحر چلنے لگا ہژبر نے جو آگ برسائی تجیل نے پانی سحر سے برسایا آگ بجھی اسقدر سردی ہوئی کہ
ہژبر فیل دندان کانپنے لگا تجیل نے چاہا کہ مین سحر لوا اور زور دون لیکن ہژبر فیل دندان نے جھولی
سے ایک چکر لوہے کا نکال کے طرف آسمان کے پھینکا وہ چکر بلند ہو کر مائل بہ پستی ہوا تھوڑی دور پر آکے
قائم ہوا اب جو لوگون نے غور کر کے دیکھا تو ایک نیر اعظم چمک رہا ہی لیکن حدت اس آفتاب کی ترقی
پذیر ہوتی جاتی ہی بڑھتے بڑھتے یہان تک حدت بڑھی کہ وہ سردی دفع ہو گئی اور لوگون کا مغز
استخوان پگھل کے بہنے لگا تجیل بے قال وقیل نے چاہا سحر کرون ہژبر فیل دندان نے آفتاب
کو اشارہ کیا وہ نیر اعظم گر کے تجیل پر گرا تجیل بے قال وقیل کے ٹکڑے ہوئے اسکے مرتے ہی
اندھیرا ہو گیا ہوا تند چلنے لگی بعد ہوا کے آواز آئی کشتی مرا نام من تجیل بے قال وقیل بود
بدیع الزمان نے جو یہ آواز سُنی تیغ کھینچکر طرف ہژبر فیل دندان کے چلے انکے بڑھتے ہی
اور سب لوگ بھی تلوارین کھینچ کے بڑھے ہژبر فیل دندان نے جو یہ کیفیت دیکھی للکار کر آواز
دی ای فرقہ خدا پرستان بس اب آگے نہ بڑھنا یہ کہکر ایک گولہ زمین پر دے مارا غبار بلند ہوا تاریکی چھاگئی
تھوڑی دیر کے بعد وہ سیاہی جو ہر طرف ہوئی تو لشکر تجیل اور سرداران اسلام تا بگلو قید ہوگئے اُسوقت
کی یاس وحسرت سرداران اسلام کا حیران حیران دیکھنا اپنی بے بسی پر افسوس کرنا کوئی جی مین کہتا تھا
کہ افسوس ایسے مقام پر اجل آئی کہ زیارت امیر ثانی سے محروم رہے کوئی کہتا تھا کہ افسوس زیست
نے اتنا بھی توقف نہ کیا کہ ایک بار بیت اللہ جا کر صاحبقران قدیم سے مل آتے شرف قدمبوسی حاصل
کرتے یہان یہ لوگ تو اس حال پُر ملال مین ہین مگر خواجہ عمرو ثانی یہ کیفیت دیکھکر برائے
اطلاع طرف جبال ابیض کے روانہ ہوئے دل مین خیال کیا کہ ای خواجہ حال مصیبت مآل کی خبر
کسی طرح صاحبقران تک پہونچ جائے کہ وہ بھی کچھ تدبیر فرمائین اور اگر صاحبقران
جبال ابیض پر نہ ہونگے تو زاہد قناعت پسند سے اس کیفیت کا اظہار کرینگے شاید وہ مرد باخدا کوئی
تدبیر بتلائے یہ سوچکر افتان وخیزان طرف جبال ابیض کے چلے دو چار کوس راہ طی کر کے اُس پہاڑ پر
پہونچے دیکھا امیر ایک پوست آہو پر بیٹھے ہین سامنے ایک جوان حسین اور ایک نازنین لباس
مکلف پہنے بیٹھی ہی عمرو نے دل مین خیال کیا کہ شاید یہ کوئی ساحرہ ہی اور یہ جوان بھی کوئی ساحر ہی
برائے قتل علامہ ہین وکامہ دونون کو زاہد قناعت پسند نے بلایا ہی عمرو ثانی یہ سوچتے ہوئے چلے
جاتے ہین کہ نگاہ امیر کی پڑی دیکھا خواجہ بحال پریشان چلے آتے ہین گھبرا کے پوچھا کیون خواجہ
خیر تو ہی عمرو ثانی نے عرض کی حضور کیا عرض کرون جو واقعہ گذرا ہی امیر نے فرمایا خواجہ جلدی بیان
کرو عرض کی حضور غلام نے تجیل بے قال وقیل کو مسلمان کیا اور اپنے لشکر کے سردارون کو

رہا کرایا سب ہمراہ خوشی خوشی حضور کے پاس آتے تھے راہ مین ایک ساحر نے آکر مقابلہ کیا تجیل
بے قال وقیل تو مارا گیا اور سرداران لشکر تا بہ گلو تیجر کے ہوگئے ہین اُس ساحر نے وہین بسحر ایک
مکان بنایا ہی وہین شب و روز پاسبانی مین مصروف رہتا ہی نہین معلوم اُن سب کی کیا کیفیت ہوگی امیر
یہ خبر وحشت اثر سُنکر بہت متردد ہوئے اور کہا خواجہ تمنے تو بڑا کام کیا تھا لیکن فلک کج رفتار و گردون
غدار کو اچھا نہ معلوم ہوا اب نہین معلوم وہ ملعون ساحر سردارون سے کیونکر پیش آئے عمرو نے کہا
آفتاب نامدار آپ کہان تشریف لے گئے تھے اور سامان قتل علامہ بن دمامہ کہان ممکن ہوا اور یہ
دونون صاحب کون ہین امیر نے فرمایا خواجہ سامان قتل علامہ بن دمامہ تو ابھی تک کوئی نہین
ممکن ہوا ہی ہان ان دونون صاحبون سے یون ملاقات ہوئی کہ مین ایک صحرا مین گیا اُسکو عجائبات
سے مملو پایا وہان اس جوان سے ملاقات ہوئی کہ اُسوقت یہ جوان بصورت طائر تھا پھر ملکہ کو قید سے
رہا کیا اب یہ لوگ کچھ سامان قتل علامہ بن دمامہ بتلاوینگے مگر پہلے مین سامان رہائی سرداران لشکر
کرونگا تب کسی اور کام مین مصروف ہونگا یہ کہکر امیر اپنے مقام سے اُٹھے اور درویش سے کہا کہ مین
رخصت ہوتا ہون اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد آپ سے ملونگا زاہد قناعت پسند نے کہا ای شہنشاہ
آپ تشریف لیجائیے خدا آپ کو مظفر و منصور کرے انشاء اللہ تعالی فقیر بھی کسی وقت حاضر ہوگا خاطر
مطمئن رکھیے گا امیر نے مع کرب نامدار و اندلس بن عمرو و خواجہ عمرو ثانی کوچ کیا تھوڑی دور
چلے تھے کہ دیکھا میدان نہایت وسیع معلوم ہوتا ہی اُس میدان مین ایک طرف کو سب سردار
تا بہ گلو تیجر کے بے حس و حرکت معلوم ہوتے ہین امیر کو بہت صدمہ ہوا چاہتے ہین کہ اپنے تئین نزدیک
ان اسیران بلا کے پہونچائین کہ نعرہ ہوا منم ہزبر فیل دندان او حمزہ ثانی کہان جاتا ہی خبردار قریب
ان اسیرون کے نہ جانا نہین تو تیرا بھی وہی حال ہوگا جو اُنکی کیفیت ہی امیر نے یہ سُنکر تیغ آبدار کو علم
کیا اُسوقت دیکھا کہ ہوا سے سرد چلی اور پھول آسمان سے برسے ایک تخت جواہر نگار زمین پر آیا امیر نے
خیال جو کیا تو ایک تخت جواہر نگار کو چار طاؤسان زرین بال لیے ہوئے اُسپر ثریا سے تاجدار
اور ہلال بچہ زن بڑے جاہ و تجمل سے بیٹھی ہوئی ہین امیر کو دیکھکر ثریا سے تاجدار اور
ہلال بچہ زن تخت سے اُتر پڑین جھک کے باادب امیر کو سلام کیا اور کہا ای شہریار آپ توقف
فرمائین کنیزین سمجھ لینگی یہ کہکے ثریا سے تاجدار سحر سے پرواز پیدا کرکے اونچی ہوئی مثل ستارہ
آسمان پر چمکی وہان سے برق بنکر گری ہزبر فیل دندان نے جو بجلی کو گرتے ہوئے دیکھا اپنے
سر کا ایک بال توڑکے کھینچ مارا وہ بال ریسمان بنکر ثریا کے گلے مین پڑا ہاتھ پاؤن بھی اُلجھے ثریا
زمین پر گری ہزبر فیل دندان چاہتا ہی کہ بڑھ کے سر ثریا سے تاجدار کا کاٹے اور ہلال بچہ زن
کا قصد ہی کہ اپنی بہن کو اس آفت سے بچائے کہ بادل کے گرجنے کی آواز آئی برق چمکنے لگی ایک
ابر سیاہ ظاہر ہوا ہزبر فیل دندان ٹھہر کر اس ابر کو دیکھنے لگا ہلال بچہ زن نے بھی
امیر سے عرض کی کہ حضور خدا خیر کرے کسی بڑے ساحر کی آمد معلوم ہوئی خواجہ عمرو ثانی
نے جو یہ بات سُنی جلدی سے گلیم اوڑھ کے کنارے ہوئے وہ ابر پھٹا اور ایک تخت
ظاہر ہوا اور نعرہ ہوا کہ منم مکلل خان جادو پسر نعرہ ہوا منم ابیض جادو اب جو

امیر نے دیکھا کہ مکلل خان جادو و عاشق جمال شاہزادہ نور الدہر ایک تخت پر بیٹھے ہوئے اور
پہلو مین اُنکے ایک ساحر بیٹھا ہوا تخت اوڑاتا ہوا چلا آتا ہی قریب امیر کے آکر دونون تختہ سے اُترے
جناب کے امیر کو سلام کیا مکلل خان کہ یہ سحر سے توبہ کر چکے ہین امیر کو سلام کرکے اپنے تخت پر آکر کھڑے
ہو گئے اور ابیض جادو کو اشارہ کیا کہ یہ وقت امتحان ہی کوئی بات اُٹھا نہ رکھنا ابیض جادو نے سحر کرکے
ایک گولہ طرف آسمان کے پھینکا ایک پنجہ آسمان سے گرا اور ثریا ے تاجدار کو اُٹھا کے لے چلا اُسوقت
ہزبر فیل دندان نے بھی ایک ترنج پھینکا ایک پنجہ اور پیدا ہوا اور ثریا ے تاجدار کو چھیننا چاہا دونون
پنجے آپسمین گتھ گئے زور ہونے لگا اُسوقت ابیض کڑک کے گرا اور ثریا کو اس کشاکش سے
چھوڑا کے بلند ہوا مانند ستارے کے اونچا ہو کر مائل بہ پستی ہوا زمین پر آکے ثریا ے تاجدار کو
ہوشیار کیا ثریا نے چاہا کہ مین پھر سحر کرون مگر ابیض نے منع کیا کہا ای ثریا ے تاجدار اب تم سحر
نہ کرو مین اس نابکار سے سمجھ لونگا یہ کہکر ایک دستک دی ایک طائر سفید رنگ پیدا ہوا اُسنے
آکر ہزبر فیل دندان کے سر پر سایہ ڈالا اور آواز دی ای ہزبر فیل دندان میری طرف دیکھ ہزبر نے گردن
اُٹھا کر اوپر دیکھا جیسے ہی نگاہ ہزبر کی طائر پر پڑی اور طائر کا عکس اسکی آنکھون پر پڑا نابینا ہو گیا ابیض
نے چاہا بڑھ کر تیغ سحر سے سر اُس خود سر کا کاٹ لے مگر ہزبر فیل دندان بھی بلا کا ساحر ہی جھولی مین ہاتھ
ڈالا ایک سلائی نکال کر آنکھون مین پھیری دکھائی دینے لگا سلائی جھولی مین رکھکر ایک آئینہ نکالا جیسے ہی
ابیض جادو آگے بڑھا ہزبر نے آئینہ سامنے کر دیا نگاہ جو ابیض کی آئینہ پر پڑی بصارت چشم زائل ہو گئی
ابیض جادو چاہتا ہی کہ سحر کرکے اس آفت کو دفع کرے مگر ہزبر نے مہلت نہ دی تیغ سحر کا وار کیا ابیض نے
آواز تیغ کے کھینچنے کی سنی سپر سحر کو سر کی پناہ کیا تیغ چل چکا تھا سپر سر تک نہ پہونچنے پائی تھی کہ تیغ تا کمر
اُتر آیا ابیض زمین پر گرا گرتے ہی اُسکے اندھیرا ہو گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی آندھی سیاہ چلی
بعد عرصۂ دراز کے آواز آئی کشتی مرا نام من ابیض جادو بود اسکے مرنے کی جو صدا بلند ہوئی مکلل خان جادو
نے ہاتھ زانو پر مارا امیر سے عرض کی حضور نے ملاحظہ فرمایا ابیض جادو نثار قدم اقدس ہوا امیر کو بھی
صدمہ ہوا امیر چاہتے ہین کہ مین بڑھون مگر ثریا ے تاجدار نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ابھی کنیز جان نثاری
کو حاضر ہی عذر ہلال نیمچہ زن ہوا اور امیر کو بدقت تمام روکا ثریا ے تاجدار سحر کرکے بلند ہوئی اور کڑک
کے گری تھی کہ ہزبر فیل دندان نے ہاتھ ہلایا برق چمکی ثریا ے تاجدار کے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی
کشتی مرا نام من ثریا ے جادو بود اسکے مرنے کی صدا سنکر امیر کو ضبط نہ رہا تلوار کھینچ کے آگے بڑھے
مکلل خان جادو کہ نہایت مرد ضعیف ہی اُسنے بھی تلوار نیام انتقام سے نکالی اور تخت سے کود کر
طرف ہزبر فیل دندان کے بڑھا ہزبر نے سحر سے ایک دیوار فولادی اپنے اور امیر کے درمیان مین
بنائی مکلل خان جادو کہ سحر سے توبہ کر چکا تھا امیر سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ حضور غلام نے تو
سحر سے توبہ کی ہی اب اس دیوار آہنی کو کون توڑے حمزۂ ثانی نے ارشاد کیا کہ ای مکلل خان
خدا اس مشکل کو بھی آسان کر دیگا یہ کہکر قریب دیوار کے آئے اسم اعظم پڑھکر دیوار مین پھونک مارا دیوار
گری امیر آگے بڑھے قریب ہزبر فیل دندان کے پہونچ گئے ہزبر نے چاہا کہ سحر سے پر و بال پیدا کرکے بھاگے کہ تہا
پر سناٹا ہوا تند چلی بادل کے گرجنے کی آواز آئی امیر ثانی نے گردن اُٹھا کے دیکھ

کہ ایک ابر سیاہ صحرا کی طرف سے آتا ہو دیکھتے دیکھتے وہ ابر قریب آیا اور ایک برق چمکی نعرہ ہوا کہ منم تاریک بلاکش
خبردار اے حمزہ ثانی قدم آگے نہ بڑھانا یہ کہکر تخت کو زمین پر لایا امیر نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام
بدانجام میلی دھوتی باندھے نیلی جھول بائین ہاتھ پر ڈالے سحر کرتا تخت سے اترا اترتے اترتے ایک گولا
طرف آسمان کے پھینکا گولہ کچھ دور جا کے پھٹا گولے کے پھٹتے ہی تاریکی چھا گئی امیر نے اسم اعظم ورد
زبان کیا تاریکی موقوف ہوئی روشنی ہو گئی اسوقت تاریک بلاکش نے دستک دی کہ صحرا سے
ایک غول شیرون کا آکر امیر ثانی پر حملہ آور ہوا امیر نے اسم پڑھا شیر پاس سے ہٹ گئے جب امیر پھر خاموش
ہوئے شیرون نے پھر نرغہ کیا امیر نے ایک شیر کو قتل کیا جتنی بوندین اس شیر کے لہو کی گرین اتنے ہی
شیر اور پیدا ہوئے تھوڑی دیر مین اسی طرح رفتہ رفتہ وہ صحرا شیرون سے معمور ہو گیا شیر بہ برکت اسم اعظم
امیر کو گزند تو نہین پہونچا سکتے ہین مگر ہر طرف سے حربہ کرنے کا قصد کرتے ہین مشکل جانا بھی شیرون کو قتل
کرسکا ہی جب اسکو عرصہ ہوا اور شیر نہ کم ہوئے اور امیر بہت پریشان ہوئے تو دست دعا درگاہ قاضی الحاجات
مین بلند کرکے عرض کی کہ اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اس بلاے عظیم سے نجات عطا فرما ہنوز
امیر کی یہ دعا ختم نہوئی تھی کہ صحرا سے سناٹے کی آواز آئی سب ادھر دیکھنے لگے دیکھا علامہ بن دمامہ تخت
اڑاتی ہوئی چلی آتی ہی مگر عجیب حالت ہی طرفہ کیفیت ہی اسباب سحر بہت سا آگے رکھا ہی ایک چادر کاندھے
پہ پڑی ہوئی ہی اسکا رنگ کبھی سرخ ہو جاتا ہی کبھی سبز ہوتا ہی کبھی زرد ہوتا ہی ساحر یہ کیفیت دیکھکے
حیران ہو گئے آپسمین ایک دوسرے سے مخاطب ہونے لگے کیا خداوند افلاک کی قدرت ہی
دیکھو تو چادر مثل عالم رنگ بدلتی ہی ساحر تو یہ باتین کر رہے تھے کہ تخت قریب آیا ساحر آگے بڑھ گئے
علامہ بن دمامہ نے کہا اے ہژبر فیل دندان واہ کیا کام کیا سب کو پتھر کا بنا دیا اب مین کیا انکو چھوڑونگی
حمزہ کو بھی گرفتار کرونگی جب وہ بھی گرفتار ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ سبکو قتل کرون اب مسلمان بچ کے کہان جاینگے
کیونکر امان پاینگے یہ کہکے دوسرے ساحر کی طرف مخاطب ہوئی کہا اے تاریک بلاکش تونے بھی بڑا کام کیا ابیض کو
ہژبر فیل دندان نے بڑے زور شور سے قتل کیا اور تونے حمزہ کو ایسی آفت مین مبتلا کیا ہی کہ عمر بھر اس بلا سے
نجات نہ پایگا وہین خشک سے مرجائیگا دیکھو تمہارے کیا مرتبے ہونگے خداوند افلاک ایسی تقدیرین کرینگے
کہ شاہان عالم رشک کرین یہ کہکے دو پھول دونون ساحرون کو دیے اور کہا اے ہژبر فیل دندان اور اے
تاریک بلاکش تم دونون ان پھولون کو سونگھو سو سو برس تمہاری عمرین بڑھینگی یہ گل حیات ہین دونون
ساحرون نے خوشی خوشی سلام کرکے وہ پھول لیے اور سونگھنے مین ان پھولون کے مصروف ہوئے تھوڑی
دیر نہ گذری تھی کہ دونون لڑکھڑا کے زمین پر گرے علامہ بن دمامہ نقلی نے نعرہ کیا منم سلطان اقلیم عیاری
و تاجدار غداری عمرو ثانی نعرہ کرتے پہلے تاریک بلاکش کے خنجر مارا کہ وہ ملعون واصل جہنم ہوا
پھر ہژبر فیل دندان کو قتل کیا مرتے ہی اسکے اندھیرا ہو گیا پتھر برسنے لگے برف گرنے لگی ہیولون
نے غل مچانا شروع کیا کشتی مرا نام من ہژبر فیل دندان بود کشتی مرا نام من تاریک بلاکش
بود افسوس مردیم و جان دادیم بر مطلب خود نرسیدیم بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی موقوف
ہوئی روشنی ہوتے ہی امیر نے دیکھا کہ سب سردار جو پتھر کے ہو گئے تھے اپنی حالت اصلی
پر آئے امیر اسطرف بڑھے بدیع الزمان وغیرہ نے جو امیر کو دیکھا جلدی سے آگے بڑھے

سبنے امیر کو سلام کیا امیر نے سب کو گلے سے لگایا کہ خواجہ نے آکر امیر کو سلام کیا صاحبقران ثانی نے فرمایا
کہ اے خواجہ کیا کام کیا ہے اسوقت تجھے شہنشاہ اوج عیاری یعنے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو یاد دلایا
عیاری اسکا نام ہے خواجہ نے عرض کی اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہے طرف جبال ابیض
کے تشریف لیچلیے اور زاہد قناعت پسند کو اس خوشی سے آگاہ فرمایئے اور سامان قتل علامہ بن
دمامہ کی راے لیجیے امیر نے کہا خواجہ چلتے ہین ذرا دم تو لینے دو خواجہ عمرو نے کہا اے شہریار یہان
ٹھہرنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ کوئی اور بلا نازل ہو امیر نے کہا خدا اُس سے بھی نجات عطا فرمائیگا یہان
تو یہ باتین ہو رہی ہین مگر علامہ بن دمامہ نے جب تاریک بلاکش کو براے مدد ہزبر فیل دندان
بھیجا تھا تو اسکے ہاتھ سے ایک گلدستہ سحر بنواکر اپنی بارہ دری مین رکھا تھا یہان خواجہ نے جو
تاریک بلاکش کو قتل کیا تو گلدستہ اُسکے ہاتھ کا بنا ہوا جلنے لگا علامہ بن دمامہ کی نگاہ جو گلدستہ پر
پڑی اُسنے بہت افسوس کیا کنیزین جو حاضر تھین اُنھون نے کہا واری خیر تو ہے آپ کا مزاج کیسا ہے
علامہ نے کہا غضب ہو گیا تاریک بلاکش کو کسی نے قتل کیا گلدستہ اُسکے ہاتھ کا بنایا ہوا جلگیا یہ کہکے
اُسنے اوراق سامری طلب کیے اُنمین جو پڑھا تو صاف تحریر تھا کہ تاریک بلاکش خواجہ عمرو ثانی کے ہاتھ سے مارا
گیا اور ہزبر فیل دندان بھی قتل ہوا علامہ بن دمامہ دیکھکر دنگ ہو گئی اور کنیزون سے مخاطب ہو کے
کہا کہ مین ہرگز اپنے قصر سے باہر نہ نکلتی کیونکہ مجھ پر ماہ بہت سخت ہے لیکن کیا کرون مجبور ہون اگر مین نہ جاؤنگی
تو حمزہ ثانی مرد جری ہے اور اُسکی مدد غیب سے ہوتی ہے علاوہ اسکے عیار اُسکا بلاے روزگار ہے
ایسا نہو کہ مجھ سے یہین آکے کوئی مکر کرے اس سے بہتر یہ ہے کہ مین اسی وقت جاکے اُسکی تدبیر کرون
تم لوگ یہان ہوشیاری سے رہنا کسی غیر کو باغ کے اندر نہ آنے دینا اول تو مین نے باغ کو نظر مردم
سے پوشیدہ کر دیا ہے لیکن شاید وہ عیار طرار کسی طور سے یہان تک پہونچے اور کوئی تدبیر میرے قتل کی
کرے لہذا تم لوگ اچھی طرح محافظت باغ کرنا کنیزون نے کہا واری کسی کی کیا مجال جو اندر قصر کے
قدم رکھے ہم سب کنیزین بہت ہوشیاری سے محافظت باغ کرینگی آپ تشریف لیجایئے علامہ بن دمامہ
کنیزون کو سمجھا کر چلی اسباب سحر بہت سا اپنے پاس رکھ لیا تخت سحر اُڑا اُڑی ہوئی آتی ہے یہان امیر
بدیع الزمان وغیرہ سے باتین کر رہے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا بادل کے گرجنے کی آواز آئی
پرندین تڑپ تڑپ کے زمین پر گرنے لگین خواجہ نے تو مارے خوف کے گلیم اوڑھ لی امیر بھی اُسطرف
دیکھنے لگے کہ آسمان سے نعرہ ہوا کہ باش اے حمزہ ثانی منم علامہ بن دمامہ امیر نے قبضہ
شمشیر پر ہاتھ ڈالا علامہ بن دمامہ نے تخت کو ہوا پہ معلق چھوڑ کے زمین پر گری امیر پر
سحر کیا صاحبقران نے بھی اسم اعظم ورد زبان کیا سحر علامہ بن دمامہ باطل ہوا اُسنے
دو چار سحر کرکے ایک دستک دی ایک طائر سفید رنگ آسمان پر آکے بہ فصاحت گویا ہوا اے ملکہ
عالم کیا ارشاد ہے تابعدار حاضر ہے علامہ بن دمامہ نے کہا اے کافور بلند پرواز بیجان نقارہ زن
کو جلد پہنچ میرا پیغام دینا کہ مع اپنے نقارے کے آئے یہان آکے نقارہ بجائے اپنا سحر کرے سبکو
گرفتار کرے طائر رخصت ہوا اسکے جانے کے بعد ایک ابر سیاہ آسمان پر معلوم ہوا
آتے آتے وہ ابر شق ہوا امیر نے دیکھا کہ ایک ساحر قوی تن تخت پر بیٹھا ہے آگے

اسکے ایک نقارہ رکھا ہی تخت اُڑتا ہوا چلا آتا ہی زمین پر آکے علامہ بن دمامہ کو سلام کیا اور کہا اے ملکہ عالم
آپنے سبب مجھے کیون طلب فرمایا علامہ بن دمامہ نے کہا حمزہ ثانی کو اپنے اسم اعظم پر بڑا ناز ہی
ذرا انکی خبر لینا ہیجان نقارہ زن نے کہا اے ملکہ عالم یہ کتنی بڑی بات ہی مگر آپ اتنی تکلیف فرمایئے
کہ یہان سے الگ تشریف لیجایئے نقارہ کی آواز کان مین نہ پہونچے کیونکہ اسکی آواز مین یہ اثر ہی
کہ جسکے کان مین آواز آجائیگی وہ مبہوت ہوجائیگا علامہ بن دمامہ تخت اُڑا کے ایک طرف
نکل گئی خواجہ عمرو کہ گلیم اوڑھے ہوے یہ سب سحر دیکھ رہے تھے اُنھون نے جو ہیجان نقارہ زن
کی یہ باتین سنین دو کوس پر ایک گانون تھا وہان جا کے ٹھہرے یہان ہیجان نقارہ زن نے
کہا یا صاحبقران مین سحر کرتا ہون آپ اسم اعظم پڑھیے دیکھون کیونکر میرے سحر کو باطل کرتا ہی
امیر نے اسم اعظم الٰہی پڑھا اسنے ایک ماہی پر وار جھولی سے نکالکے چھوڑی وہ ماہی طرف امیر
کے چلی قریب صاحبقران اگرد پھری اور پھر ہیجان نقارہ زن کے پاس پلٹ آئی اُسنے
ماہی کو جو آتے دیکھا ایک شیشہ آگے کر دیا ماہی اُس شیشہ کے اندر آئی اُسنے شیشہ کا منھ
بند کر لیا امیر کی زبان مین لکنت آگئی الفاظ اسم اعظم زبان سے غلط نکلنے لگے اب ہیجان نقارہ زن
نے طبل پر چوب ماری آواز مہیب طبل سے نکلی جتنے سردار وہان موجود تھے مع صاحبقران
کے مبہوت ہو گئے ایک دوسرے کا منھ دیکھنے لگا تلوارین نیام مین رکھ لین ہیجان نے چاہا تلوار
پکڑکے سب کو قتل کر دن کہ پہلو سے نعرہ ہوا باش او ہیجان کیا کرتا ہی منم زاہد قناعت پسند ہیجان رکا
زاہد کی آواز امیر کے کان مین جو گئی ہوش درست ہوے دیکھا وہی درویش خدا پرست ایک تخت پر
بیٹھا ہوا ہی چار جوانان حسین تخت اٹھائے ہوے درویش تسبیح ہزار دانہ پڑھتا ہوا چلا آتا ہی قریب امیر کے
آکے سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا درویش نے عرض کی یا صاحبقران ہوشیار ہوجایئے یہ ملعون
مکار ہی دیکھیے مین اسکو سزا دیتا ہون ہیجان نقارہ زن نے کہا او درویش اگر اپنی خیر چاہتا ہی
تو یہان سے جلد چلا جا ورنہ وہی کیفیت تیری بھی ہوگی جو لشکر اسلام کے سردارون کی ہی درویش نے
کہا او کافر بیحیا کیا بیہودہ بکتا ہی تجھے اپنے سحر پر بہت ناز ہی اگر تو ساحر ہی تو حقیر عامل ہی دیکھون تو اپنے
کیا کیا سحر دکھاتا ہی ہیجان نقارہ زن نے کہا او درویش اب مین تیرے زور عمل کو دیکھ لون تو پھر اپنا
زور سحر دکھاؤنگا تجھکو بھی مبہوت بناؤنگا زاہد قناعت پسند نے ایک اسم پڑھا اور پکار کر آواز دی اے
معکلان اسم اعظم جلد میرے سامنے آؤ زاہد قناعت پسند نے جو یہ کہا زمین شق ہوئی اور دو جوانان
حسین وجمیل درویش کے پاس آئے کہا اے زاہد قناعت پسند کیا ارشاد ہی کیون ہم کو طلب کیا
ہی درویش نے انکو اشارہ کرکے ہیجان سے کہا کہ او مردود اب نقارے کو بجا دیکھین آواز
بھی نکلتی ہی یا نہین ہیجان نقارہ زن نے مسکرا کے نقارے پر چوب ماری آواز نہ نکلی ہیجان بہت
گھبرایا چوب پر چوب سحر کرکے نقارے پر لگائی مگر آواز نہ نکلی اسی طرح کئی بار اسنے چوب نقارہ پر سحر کیا
مگر نقارے نے آواز نہ دی درویش نے کہا او ہیجان نقارہ زن تو نے ہمارا زور عمل دیکھا اب خیر
اسی مین ہی کہ اطاعت مذہب اسلام قبول کر اور سامری وجمشید پر لعنت کر ہیجان نقارہ زن نے کہا
او فقیر تو سمجھے صداے نقارہ بند کرکے ڈراتا ہی دیکھ مین دوسری ترکیب کرتا ہون یہ کہکے اُسنے

تھیلی سے ایک نے نکالی ہونٹون پر رکھکر پھونکنا شروع کیا مگر نے سے بھی کچھ آواز نہ نکلی اُسنے نے کو بھی
زمین پر پھینکا کچھ پڑھکر دستک دی ایک غلام زنگی صحرا سے دوڑتا ہوا اُسکے پاس آیا ہاتھ باندھ کے
کہا مجھے کیون یاد فرمایا ہیجان نقارہ زن نے کہا ای خیر خواہ ما بدولت وہ قرنا جو انجناب نے جنگ
ساحران مین بجائی تھی جلد لاکر حاضر کرو زنگی دوڑتا ہوا چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک قرنا اُسنے لاکر
ہیجان نقارہ زن کو دی ہیجان نقارہ زن نے اسکو بھی بجانا چاہا مگر آواز قرنا سے نہ نکلی درویش نے
کہا او بچہ ابھی تجھے میرے کہنے کا یقین نہین ہوا ہے دیکھ بہت پچھتائیگا مارا جائیگا ہیجان نقارہ زن نے
کہا ای فقیر کیا بیہودہ بکتا ہے ابھی سحر کر دون تو سب موم ہو کے بہ جائین درویش نے کہا یہ بھی حوصلہ تیرے
دل مین نہ رہجائے شوق سے سحر کر دیکھون تو کس طرح سب کو موم کا بناتا ہے مجھے معلوم ہوتا ہے
کہ اسوقت تیری قضا دامنگیر ہے ہیجان نقارہ زن نے کہا او درویش اب مین عمل کا مشتاق ہون تو اپنا
زور عمل دکھا مین اسکو باطل کر دونگا درویش نے یا جبار یا قہار کہکر انگلی سے اشارہ کیا ہیجان نقارہ زن
زمین پر گرا ایک شور عظیم بلند ہوا زمین کو حرکت ہوئی آگ برسنے لگی تاریکی چھا گئی صدائین عجیب آنے لگین
بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام من ہیجان نقارہ زن بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود
نرسیدیم یہ آواز جو علامہ بن دمامہ نے سنی بیتاب ہو کے دوڑی دو چار کنیزین جو اسکے ہمراہ تھین اُنسے
مخاطب ہو کے کہا کہ بڑا غضب ہوا کسی نے ہیجان نقارہ زن کو مار ڈالا بڑا کمال کیا ابھی ہیجان نے مجھسے
کہا تھا کہ ای ملکہ عالم آپ کہین دور نکلجائیے کہ نقارہ کی آواز کان مین نہ پہونچے مین ابھی تو یہان آکے
ٹھہری تھی اپنے اوپر سحر بھی بہت سا کر لیا تھا تم لوگون پر بھی اسم سحر پڑھ کے دم کر دیا تھا کہ شاید
تھوڑی تھوڑی آواز نقارے کی کانون مین پہونچے تو گزند نہو جو ایسا ساحر کامل و یگانہ ہو وہ اسطرح
مارا جائے میرے کان مین صدائے نقارہ پہونچی مجکو یقین ہوا کہ اُسنے سب کو مبتلائے سحر کر لیا ہوگا
میرا قصد تھا کہ چل کر سب کو قتل کرون کہ اسکے مرنے کی آواز آئی وہ کون ایسا شخص تھا جسپر صدائے
نقارہ نے اثر نہ کیا امیر غازی کا اسم اعظم بھی اسنے پہلے بند کر لیا تھا یہ باتین کرتی ہوئی علامہ بن دمامہ
بجائیں قریب اس میدان کے آکے پہونچی جہان ہیجان نقارہ زن مارا گیا تھا آکے جو اُسنے نگاہ کی تو دیکھا
تاریکی چھائی ہوئی ہے سنگ باری برف باری ہو رہی ہے ہر غل مچا رہے ہین علامہ بن دمامہ نے سحر کر کے
اُس تاریکی کو دفع کیا یہان اُسکے مارے جانے سے سرداران اسلام بھی اپنے ہوش مین آگئے امیر نے
جو علامہ بن دمامہ کو دیکھا تلوار کھینچ کے اُسکی طرف چلے زاہد قناعت پسند نے آواز دی
ای شہنشاہ آپ تکلیف نہ فرمایئے مین اس ملعونہ کو بھی واصل جہنم کرتا ہون علامہ بن دمامہ نے جو
زاہد قناعت پسند کو دیکھا کانپ گئی جلدی مین اور تو کچھ بن نہ پڑا اسم کر کے غرق زمین ہو گئی
موکلون نے جو درویش کے پاس موجود تھے چاہا علامہ کا تعاقب کرین درویش نے منع کیا موکل
ٹھہر گئے درویش امیر کے قریب آیا عرض کی ای شہریار فتح مبارک ہو امیر نے کہا ای زاہد قناعت پسند
کیا کار نمایان کیا ہے زاہد قناعت پسند نے عرض کی اب حضور فقیر کے ہمراہ تکلیف فرمائین کچھ ضروری
امور عرض کرنا ہین امیر مع سب سردارون کے درویش کے ہمراہ چلے تھوڑی دور چل کے
امیر نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ عمرو خانی کہان ہین درویش نے عرض کی حضور وہ بھی آجائینگے

یہ ذکر تھا کہ دیکھا سامنے سے خواجہ چلے آتے ہین امیر نے کہا خواجہ کہان گئے تھے عمرو نے عرض کی ہین
اس قریہ مین چلا گیا تھا یہ کہکے امیر کے ہمراہ ہوئے امیر راہ طی کر کے جبال ابیض پر پہونچے درویش نے امیر کو
بڑے اعزاز سے بٹھایا بہت خاطر سے پیش آیا عرض کی ای شہریار شکر ہی پروردگار عالم کا کہ اسوقت اتنے
مسلمان یہان جمع ہین فقیر کی تجہیز و تکفین بہت اچھی طرح سے ہو جائیگی یا صاحبقران اب فقیر اس دار فانی
کو چھوڑتا ہی اہل دنیا سے منہ موڑتا ہی آپ سے اتنی التجا ہی کہ اپنے ہاتھ سے اس خاکسار کو مٹی دیجئے گا
کہ آپ کی شرکت سے اس عاجز کی مغفرت ہو جائیگی امیر نے کہا ای زاہد یہ کیا کہتے ہو درویش
نے عرض کی کہ اب ساغر عمر اس فقیر کا مملو ہو چکا عنقریب چھلکا چاہتا ہی کیونکہ شب کو اثنا ے
خواب مین ایک مرد بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ ای زاہد قناعت پسند اب وہ وقت قریب آیا
ہی جسکی خبر تجھکو بہت عرصہ ہوا کہ دیگئی تھی امیر نے فرمایا کہ ای زاہد خبر کیسی درویش نے عرض کی یا صاحبقران
جب مین نے لہو و لعب دنیا کو ترک کیا اور اس پہاڑ پر آکے مصروف عبادت ہوا تو یہی مرد بزرگ جو شب
کو میرے خواب مین آئے تھے اس روز بھی خواب مین تشریف لائے اور بہت سے کلمات تحسین فرمائے
اور ارشاد کیا کہ ای زاہد قناعت پسند تم بہت دنون اس کوہ پر مصروف عبادت رہوگے ایک دن
ایسا آئیگا کہ صاحبقران ثانی کسی ضرورت سے تمھارے پاس تشریف لائینگے پھر ایک آفت مین مبتلا
ہو جائینگے تم انکی مدد کروگے اسی روز تم جان بحق تسلیم ہوگے پس ای شہریار وہ آج ہی کا دن ہی اور
وہ بزرگوار برائے یاد دہانی شب کو خواب مین تشریف لائے تھے امیر نے کہا ای زاہد بڑے افسوس کی
بات ہی کہ ہمارے تمھارے اچھی طرح ملاقات بھی نہونے پائی درویش نے کہا جو مرضی پروردگار کی
درویش رو بقبلہ لیٹا چاہتا ہی گلیم سے منہ ڈھانپ کے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کرے کہ خواجہ عمرو
قریب درویش کے آئے اور کہا ای زاہد قناعت پسند مجھے تمھارے جان بحق تسلیم ہونے کا
بڑا قلق ہوگا مگر مشیت پروردگار سے مجبور ہون کیا کرون لیکن ایک بات تجھسے پوچھتا ہون درویش
نے کہا خواجہ فرمایئے خواجہ نے کہا اگر پوشیدہ نہ کرو تو مین کہون درویش نے کہا خواجہ مین آپسے پوشیدہ
نہ کرونگا صاف صاف کہدونگا خواجہ نے کہا آپ کو میری وضع سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ مین ایک مرد مفلس
ہون اگر مرد توانگر ہوتا تو ہرگز آپ سے نہ کہتا کیونکہ یہ بھی ایک کار ثواب تھا مجھے ہرگز عذر نہوتا مگر اب
مین آپ سے یہ عرض کرتا ہون کہ اگر آپ نے اپنی عمر مین کچھ روپیہ جمع کیا ہو تو وہ مجھکو مرحمت فرمایئے
مین آپ کی فاتحہ وغیرہ دلاتا رہونگا درویش نے مسکرا کے کہا کہ خواجہ مین نے آپ کا حق پیشتر ہی
رکھ چھوڑا تھا آپ میرے بعد کوٹھری کے اندر تشریف لیجائیے گا وہان جو کچھ ہو آپ لے لیجئے گا
وہ آپ کا حق ہی خواجہ اسی وقت کوٹھری مین پہونچے دیکھا ایک جانب جواہرات بیش قیمت کا انبار
لگا ہی ایک جانب روپیون کا ڈھیر ہی ایک طرف اشرفیان بے حد رکھی ہین خواجہ نے جال
الیاسی نکال کے مارا ہاتھ بھر مٹی سمیٹ کے نذر زنبیل کی پھر خیال آیا خواجہ یہ تو تم نے لیا
مگر اسباب ضروری جو درویش کا ہی یہ کیا ہوگا یہ جو خیال دل مین آیا وہین سے پکار کے آواز دی
ای زاہد قناعت پسند ابھی دم روکے رہنا ایک بڑی ضروری بات تجھسے کہنا ہی ای امیر حمزہ اور
بدیع الزمان وغیرہ تو یہ سمجھ رہے ہین کہ خواجہ کی طمع بعض وقت بری معلوم ہوتی ہی

ایک شخص تو اپنی جان سے جاتا ہی انکو مسخرا پن سوجھا ہی امیر نے کہا مین منع کیے دیتا ہون کہ خواجہ باز آئے
امیر نے اشارے سے منع کیا خواجہ عمرو نے منھ پھیر لیا اور درویش کے پاس جاکے کہا ای
زاہد قناعت پسند یہ تو تجنے میرا حق مجکو دیا مین یہان سے جاکے قصدارون کو دیدونگا تمھارا
فاتحہ پھر رہجائیگا اگر کہو یہ اسباب جو تمھارے روزمرہ کے کام کا ہی اسکو لیے لون لشکر مین جاکے
اسی وقت فروخت کر دونگا جو کچھ دام آئینگے تمھارا فاتحہ دے کے وہی کھانا کسی کے ہاتھ فروخت
کرونگا تمھاری روح کو ثواب فاتحہ بھی پہونچ جائیگا اور دام بھی واپس آجائینگے اسی طرح ہمیشہ
تمھارا فاتحہ دلاتا رہونگا درویش نے مسکرا کے کہا خواجہ تمھین میرے کل مال و اسباب کا اختیار
ہی جو چاہے سو کرو خواجہ بہت خوش ہوگئے اور کہا خدا تمکو غریق بحر رحمت کرے اب دیر نہ کرو دنیا
مقام زشت ہی تم فقیر اللہ کے ہو جلدی دنیا سے کوچ کرو مین اس بوریے کو اٹھا لون جسپر تم بیٹھے ہو
ذرا احتیاط سے لیٹے رہنا کہ بوریہ کہنہ ہی کہین سے نکل نہ جاے کہ نقصان عظیم ہو درویش نے مسکرا
کے آنکھین بند کین اور کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا صاحبقران وغیرہ کو سلام کیا ایک ہچکی لے کر
راہی ملک جنان ہوا امیر نے بہت افسوس کیا اور سردارون نے بھی درویش کے واسطے اشک حسرت
بہائے صاحبقران نے موافق حکم شرع درویش کو غسل دے کر کفن پہنایا جہان پر زاہد نے اپنی
قبر کا پتہ دیا تھا وہان جا کر تھوڑی زمین کھودی ایک قبر نمایان ہوئی امیر نے درویش کو اس
قبر مین دفن کیا اور محزون و غمگین پہاڑ سے اترے کرب غازی نے کہا اب بہتر یہ ہی کہ طرف لشکر کے
تشریف لے چلیے معلوم نہین انکا کیا حال ہوا خدا جانے کیا گذری ہو امیر نے بھی قبول کیا اور سب لوگ
ملنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاوے گا۔

## اب کیفیت علامہ بن دمامہ کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو زاہد قناعت پسند کو میدان مین دیکھکر بخوف جان غرق زمین ہو کر فرار ہوئی تھوڑے عرصہ مین اپنے باغ
مین آکے پہونچی یہان کنیزین اسکی منتظر تھین جیسے ہی اسکو آتے دیکھا اٹھ کے سلام کیا عرض کی اے ملکہ عالم کیسے لشکر اسلام
کیونکر مقابلہ ہوا سب کو آپ نے کیا سزا دی علامہ بن دمامہ نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا کہ کیا بیان کرون مسلمانون
نے عاجز کر دیا انپر فتحیاب ہونا بہت مشکل ہی انکی مدد غیب سے ہوتی ہی کنیزون نے عرض کی داری خداوند
افلاک کوئی ایسی تقدیر نہین کرتے کہ مسلمان غارت ہو جائین علامہ بن دمامہ نے کہا کہ خداوند افلاک
برائے نام خداوند ہین و گرنہ جو سامری و جمشید کو منظور ہوتا ہی اسکا ظہور ہوتا ہی مین تو افلاک
کی بھی مدد نہ کرونگی کسی مقام محفوظ مین جاکے پوشیدہ ہونگی ساری خداوندی کھلجائیگی میری
وجہ سے اتنے دنون اپنے تئین خداوند مشہور کیا لوگون سے سجدہ کرایا اب دیکھون کیا بنا لیتے
ہین اپنی جان مسلمانون کے ہاتھ سے کیونکر بچاتے ہین کنیزون نے عرض کی آپ کہان تشریف
لیجائینگی علامہ بن دمامہ نے کہا میرا قصد ہی کہ مین طلسم بہارستان سلیمانی مین جاکر رہون
وہان کسی کا گذر نہین ہو سکتا ہی کنیزون نے کہا کہ آپ کے اس باغ مین کون آسکتا ہی اول تو یہ
باغ نظر مردمان سے پوشیدہ دوسرے بڑے بڑے ساحر نگہبان تیسرے آپ سحر مین یکتا زمانہ
اگر کوئی چلا بھی آئیگا تو آپ کے ہاتھ سے بچ کے کہان جائیگا علامہ بن دمامہ نے جواب دیا کہ سبب

باتین تو سچ ہین مگر تم لوگ تو نہین واقف ہو مسلمان بلاے ہین اگر کوئی شخص انسے بھاگ کے زمین
کے نیچے پوشیدہ ہو تو یہ لوگ وہان بھی اُسکو چین نہ لینے دین عیار ایسے ایسے بلاے روزگار ہین
جنکے ہاتھ سے امان پانا دشوار ہی نہ میرا سحر اُنکے مکر سے مجھے بچا سکتا ہی نہ باغ کا پوشیدہ ہونا اُنکے
آنے کو مانع ہی نہ نگہبان روک سکتے ہین کنیزون خاموش ہو رہین علامہ بن دمامہ نے اُسی وقت لینے
جانے کی تیاری کرنا شروع کی تھوڑے عرصے کے بعد کنیزون سے مخاطب ہوکے کہا کہ تم لوگ یہان
بعیش و آرام رہو مین طلسم بہارستان سلیمانی مین جاتی ہون وہان سے خداوند کو سجدہ کرونگی بعیش
و آرام رہونگی تم لوگ یہان حفاظت کرنا کسی کے دام مکر مین نہ پھنسنا یہ کہکے ایک تخت سحر بنایا کچھ اسباب
سحر جو ضروری تھا وہ ہمراہ لیا اور تخت اڑا کے طرف طلسم بہارستان سلیمانی کے روانہ ہوئی اُسکا ذکر اُسی وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران کی لکھی جاتی ہی

کہ امیر نے جو درویش کو دفن کر کے فراغت پائی تو کرب اور بدیع الزمان وغیرہ نے عرض کی کہ اب لشکر کیطرف
چلنا ضرور ہی کہ اُنکی کیفیت بہت دنون سے معلوم نہین ہوئی ہی امیر نے بھی اس بات کو پسند کیا اور مع سب
سردارون کے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان یہ واقعہ گذرا کہ جب امیر کو گئے بہت دن گذر گئے
تو ایک روز زمرد نے بختگان سے کہا کہ ای وزیر خوش تدبیر قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ حمزہ بھاگ
گیا بختگان نے عرض کی مین تو نہین کہ سکتا ہون کیونکہ آجتک یہ امر نہین ہوا ہی زمرد نے کہا پھر کیا وجہ
کہ آجتک لشکر طلیل کے نہین آیا بختگان نے جواب دیا کہ آپ اس مضمون کی ایک عرضی افلاک جادو
کو تحریر کیجیے کہ حمزہ نے مجھ سے رخصت لی تھی مدت رخصت ختم ہو گئی لیکن ابھی تک حمزہ نہین آیا
ہی کچھ تھوڑا سا لشکر اُسکا جو اسیر ہونے سے بچا ہی وہ اب تک یہین موجود ہی اب جو آپ
ارشاد فرماوین وہ کیا جاے زمرد نے اس راے کو بہت پسند کیا اور اسی مضمون
کی عرضی لکھکر پاس افلاک جادو کے روانہ کی جب نامہ دار زمرد ثانی [illegible] افلاک جادو
پہونچا ایک شخص نے اسکو روکا کہا تو کہان جائیگا نامہ دار نے جواب دیا کہ مین عرضی زمرد ثانی
کی لایا ہون خدمت مین خداوند افلاک جادو کی جاؤنگا اُس آدمی نے نامہ دار کو وہین ٹھہرایا عرضی
اُس سے لیکر پاس افلاک جادو کے آیا عرضی پیش کی زبانی بھی کہا کہ یہ عرضی زمرد ثانی نے
ایک ساحر کے ہاتھ بھیجی تھی افلاک نے لفافہ کو چاک کیا عرضی پڑھی کیفیت معلوم ہوئی
افلاک نے اُسی وقت میر منشی کو طلب کیا میر منشی حاضر ہوا اُسنے جواب عرضی کا اسطرح لکھوایا
کہ ہماری طرف سے زمرد کو لکھو کہ اب لشکر کو تباہ کرے جب حمزہ ثانی آئیگا وہ بھی سزا پائیگا بہتر یہ ہے
کہ آج شام کو طبل جنگی بجوا دیا جاے کل قدرت بھی تیری مدد کرینگے خود تشریف لاوینگے جب جواب
تحریر ہو چکا افلاک نے اُسی شخص سے کہا کہ جو ساحر عرضی لایا تھا اُسے یہ کاغذ جا کر دو اور زبانی یہ بات
کہو کہ خبردار تباہی مسلمانان مین دریغ نہ کرے قدرت براے مسلمانان تقدیر فنا کر چکے اُس آدمی نے
وہ عرضی نامہ دار زمرد کو دی اور زبانی بھی کہا نامہ دار جواب لے کر پاس زمرد کے آیا زمرد نے جواب
کو پڑھا بختگان سے کہا بختگان نے کہا اب دیر نہ فرمایے طبل جنگی بجوایے کل خداوند افلاک خود
تشریف لاوینگے لشکر اسلام مین ایک دیکھیات باقی نہ رہیگا زمرد ثانی نے حکم دیا طبل جنگی بجے کل ہی

لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے حسب الحکم اسکے لشکر مین طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے حاضر
تھے یہ خبر پاکے روانہ ہوئے خدمت مین بادشاہ لشکر اسلام کے آئے دعا و ثنائے شہنشاہی بجا لائے
ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور زمرد شانی نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اس کافر کا یہ ہے کہ صبح کو میدان
مین آکے معرکہ آرا ہو بادشاہ لشکر اسلام کو یہ خبر سنکے تردد ہوا امیروارون سے فرمایا کہ اس کافر
نے ایسے وقت پر طبل جنگی بجوایا ہے کہ صاحبقران تشریف نہین رکھتے خیر جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا بفضل
ایزدی ہمارے لشکر مین بھی نقارۂ رزمی بجے یہان بھی طبل سکندری پر چوب پڑی دونون لشکر مین تیاریان
ہونے لگین مگر اب کیفیت افلاک جادو کی عرض کیجاتی ہے کہ جب اُسنے زمرد شانی کی عرضی کا جواب
یہ لکھوا کر بھیجا تو ایک ساحر کو حکم دیا کہ اسی وقت ملکہ علامہ بن دمامہ کے باغ مین جا اور اُنسے یہ سب
کیفیت بیان کر اور ایک رقعہ اس مضمون کا لکھکر دیا کہ اے ملکہ عالم جسطرح ہو سکے اپنے تئین جلد پہونچاؤ یا کوئی
دوسری تدبیر کرو کہ مسلمان امان نہ پائین یا گرفتار ہون یا مارے جائین یہ رقعہ دیکے اُس ساحر کو روانہ کیا
چلتے وقت ایک قفس بھی اسکو دیدیا اور کہا کہ جب قریب باغ پہونچنا تو اس قفس کی کھڑکی کھولنا ایک
طائر سفید رنگ نکلے گا اُسکو یہ نامہ دیدینا کیونکہ ملکہ نگاہون سے پوشیدہ ہے وہ ساحر طرف بیابان علامہ
بن دمامہ کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین وارد بیابان ہوا قفس کی کھڑکی کھولی طائر سفید رنگ باہر آیا
ساحر نے اُسکو چھوڑ دیا طائر تھوڑی دور جا کے غائب ہو گیا ساحر وہین بیٹھ گیا دم بھر کے بعد طائر اُسکے سامنے
آیا اور کہا کہ اے شخص علامہ بن دمامہ کی مین کنیز ہون میری طرف سے خداوند کو سجدہ کرنا اور عرض
کر دینا کہ ملکہ عالم بجرت مسلمانان طلسم بہارستان سلیمانی مین تشریف لے گئین یہان حمزہ آیا تھا اس سے
مقابلہ ہوا مصاحبان ملکہ عالم قتل ہوئے ناچار قناعت پسند نے امیر تابانی کی مدد کی اب ملکہ عالم کا یہان
آنا بہت دشوار ہے ساحر وہان سے واپس آیا افلاک جادو سے جو کیفیت گذری تھی حرف بحرف
بیان کی افلاک کو بڑا صدمہ ہوا اُسی وقت ایک رقعہ زبرجد نگار جادو کو لکھا کہ یہ ملعون بھی دعوے
خدائی کرتا ہے مضمون اس رقعہ کا یہ تھا کہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہے مین نے زمرد شانی کی مدد کی تھی وہ
بھی پسر خداوند ہے خود بھی اپنے ملک مین خدائی کرتا تھا لہذا آپ بھی تشریف لائیے شریک جنگ ہو جائیے
یہ نامہ زبرجد نگار کو لکھکر افلاک جادو تو شراب خواری مین مصروف ہوا یہان لشکر اسلام اور
لشکر زمرد مین رات بھر سامان جنگ رہا جب سلطان زرین لباس مشرق نے عزم سیر ظلمت سرائے
عالم کیا اور عابد شب زندہ دار ماہ نے سیاہی شب کو پوشش بیت الحرام جان کے سر سجدۂ غروب مین
جھکایا اور رونمائی عالم مین خورشید فلک نے اپنے نور کرامت ظہور سے دنیا کو منور کیا لشکر اسلام مین صدائے
اللہ اکبر بلند ہوئی نسیم سحر چلنے لگی شوالون سے گھنٹ اور ناقوس کی صدائین آنے لگین اہل
لشکر اسلام نے فریضہ صبح سے فراغت حاصل کی لشکر تیار ہوا بادشاہ برآمد ہوئے نعرۂ بسم اللہ سب کی
زبان سے نکلا بادشاہ لشکر اسلام بصد کر و فر اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے طرف میدان کارزار کے
روانہ ہوئے ادھر سے لشکر زمرد شانی کی آمد ہوئی سب نے دیکھا کہ آگے آگے جاروبیان مست پر ایک
تخت زبرجد کسا ہوا ہے اُسپر زمرد شانی بصد نخوت و غرور بیٹھا ہے پہلو مین بخشگان موجود ہین عقب مین
ایک خواص مگس رانی کرتا ہوا آتا ہے اس طور سے زمرد شانی میدان مین آکے ٹھہرا صفین جمنے لگین کہ

ایک بار ہوا سے سرد چلی یا سامری یا جمشید کی صدائین آئین سب نے دیکھا افلاک جادو ایک تخت
طلائی پر سوار اژدہاے خونخوار تخت اُٹھائے بہت سے ساحر اُسکے پیچھے باز بط قرقرے پر سوار اپنی
سحر آزمائی کرتے ہوئے چلے آتے ہین نقاب چہرہ افلاک پر پڑی ہی یہ بھی ایک سمت آکر ٹھہرا کہ ایک طرف
سے ابر تیرہ و تار اُٹھا بجلیان چمکنے لگین رعد گرجنے لگا وہ ابر تھوڑی دور آکے متفرق ہوا سب نے
دیکھا زبرجد نگار جادو ایک اژدہے پر سوار پیچھے ساحرون کی قطار جمتا ہوا افلاک کے برابر آکے اُترا
افلاک نے مزاج پوچھا اُسنے بکبر و نخوت جواب دیا کہ قدرت کے مزاج پوچھنے کی احتیاج نہین ہر وقت
اچھا رہتا ہی آج تو بڑے تکلف کی بات ہو تین خداوند ایک جگہ میں ہین خوب ہی بانٹ کے
خدائی ہوگی مگر جسکی مین تقدیر کردون سب اُسی کے تابع رہین افلاک نے کہا یہی میرا بھی
قول ہو زمرد نے چاہا کہ مین بھی کچھ کہون بختگان نے کہا آپ چپکے بیٹھے رہیے ایسا نہو کوئی بات
آپ کی آن کے خلاف ہو تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے زمرد خاموش ہو رہا افلاک و زبرجد نگار جادو مین
رد و بدل جو تھین ہوگئین سب کج بحثی موقوف ہوئی تو افلاک جادو نے کہا اے زبرجد نگار جادو تم کس کس
شخص کو ہمارے مقابلہ لائے ہو زبرجد نگار جادو نے کہا میرے ساتھ چار پہلوانان صف شکن تیغ زن
ایسے موجود ہین جنکا نظیر دنیا مین ممکن نہین ایک میر سپہ سالار اسمام روئین تن فولاد بدن اور
ایک مریخ تیغ زن ایک برست پیلتن ایک صمصام صف شکن یہ چارون پہلوان ایسے ہین جنکا مثل
ممکن نہین افلاک جادو نے کہا پھر ایک کو میدان مین بھیجو زبرجد نگار جادو نے اسمام روئین تن کی طرف
اشارہ کیا یہ گرز گران لیے ہوئے بڑھا میدان مین آکے سلح شوری دکھائی پکار کے آواز دی اے فرقۂ خداپرستان
تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر طرماس نامی ایک پہلوان نے رخصت لی
اور میدان مین آیا اسمام نے وار گرز کا کیا طرماس نے خالی دیا تلوار کھینچ کے چاہا اسپر وار کرون
اُسنے دوسرا وار گرز کا کیا کہ سر پر طرماس کے پڑا زخم کاری لگا قریب تھا کہ چکر کھاکے گھوڑے
سے زمین پر گرے کہ اُسکے ساتھ والے اُٹھا لے گئے اسمام نے پھر پکار کے آواز دی لشکر اسلام
مین سب نے سکوت کیا اسمام نے دوبارہ کہا کہ اے فرقۂ خداپرستان کیا اب تم مین کوئی مرد باقی نہین ہی
جو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر بادشاہ لشکر اسلام کو تاب نہ آئی خود برائے مقابلہ چلے لوگ آگے رخصت
طلب کرنے لگے بادشاہ نے کہا مین اب قصد کر چکا یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرا سے گرد اُڑی سب اُسطرف
متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد کا شگاف ہوا دیکھا سب نے امیر ثانی اور بدیع الزمان شاہزادہ
نور الدہر وغیرہ بڑے جاہ و تجمل سے آتے ہین بادشاہ لشکر کو نہایت خوشی ہوئی امیر آ کے
لشکر مین داخل ہوئے سب نے کیفیت بیان کی بدیع الزمان نے میدان کی اجازت لی برائے
مقابلہ اسمام آگے اسمام نے وار گرز کا کیا بدیع الزمان نے خالی دے کے جو وار کیا تلوار لگی
لیکن تلوار اُسکے جسم پر سے اُچٹ گئی بدیع الزمان سمجھے کہ یہ روئین تن ہو تلوار کو نیام مین کیا اُسکی کمر زنجیر
مین ہاتھ دے کے قاش زین سے اُٹھا لیا چرخ دینا شروع کیا اور کہا او اسمام شناخت مین
پروردگار کی کیا کہتا ہی اسمام بدانجام نے کچھ جواب نہ دیا بدیع الزمان نے اُسکو زمین پر دے
مارا اور ایک پیر اُسکے اپنے پاؤن سے نیچے دبایا دوسرا پیر ہاتھ مین لیکر بقوت تمام اُس بدانجام کو چیر کر پھینک دیا

لشکرون سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی اسکے مرنے سے زبرجد کے ہوش اُڑ گئے بدیع الزمان تو فتح پاکر
پلٹے زبرجد نے مریخ تیغزن کو براے مقابلہ بھیجا مریخ نے آکے نوہ کیا نورالدہر نے جا کے اسکو بھی
قتل کیا جب افلاک نے یہ کیفیت دیکھی پکارا کہ زبرجد مین بھی اپنی کل فوج کو حکم دیتا ہون
اور تم بھی اپنے سارے لشکر کو حکم دو کہ یکبارگی نرغہ کرکے لشکر اسلام پر ٹوٹ پڑین زبرجد
نے اپنے تمام لشکر کو حکم دیا افلاک اور زمرد نے بھی کل فوج کو حکم دیا سب یلغر کرکے لشکر اسلام پر چلے
یہان جو سردارون نے یہ کیفیت دیکھی یہ بھی تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہوئی دریاے خون
جوش زن ہوا کافرون کا نشہ ہرن ہوا سر گو کر مین کھانے لگے کفار سوے جہنم جانے لگے آب شمشیر کا
مینہ برسنے لگا امیر نے اُس ہنگامہ مین اپنے تئین قریب علمدار فوج پہونچایا علمدار نے سر امیر پر
وار کیا امیر نے علم فوج کو قلم کیا علمدار کو قتل کرکے قریب تخت افلاک پہونچے ساحرون نے سحر کیا
اسنے بھی کچھ شعبدات دکھائے امیر نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا بڑھ کے تلوار اُس نابکار کے سر پر لگائی
اُسنے سپر اُٹھائی مگر سپر کیا چیز تھی سپر کو کاٹ کر شمشیر برق تاب تا بکمر آئی اسکے مرتے ہی زمین سے غبار سیاہ
بلند ہونے لگا سنگ باری ہونے لگی صدائین مہیب آنے لگین طیور اُڑنے لگے ایک آفت برپا ہوئی
بڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من افلاک جادو بود یہ آواز جو زبرجد نگار جادو نے سُنی
افتان و خیزان میدان سے بھاگا امیر صفون کو درہم برہم کرکے قریب تخت ہو گئے تھے
بختگان نے کہا اے شہنشاہ بڑا غضب ہوا صاحبقران آ گئے زمرد تخت سے کود کے بھاگا بختگان
بھی اُسکے ساتھ ہوا صفون مین چھپ کے یہ تو نکل گیا بختگان اور کچھ اسکے ملازم اسکے ہمراہ ہین کہ ذکر اسکا
وقت پر کیا جائیگا مگر صاحبقران نے جو تخت پر زمرد کو نہ پایا کہا خیر یہ بے ایمان آج بھی فرار ہو گیا کہان
جائیگا ساحرون نے جو یہ کیفیت دیکھی جادو رہانا شروع کی امیر نے سب کو پناہ دی ساحر رومال سے
ہاتھ باندھ باندھ کر خدمت امیر مین حاضر ہوئے امیر نے سبکو مسلمان کیا خزانہ وغیرہ افلاک کا خواجہ
عمرو نے لوٹ کے نذر ذیل کیا صاحبقران نے کہا خواجہ یہ اتنا بڑا شخص تھا اسکا خزانہ کہان ہی
خواجہ عمرو نے عرض کی یا امیر خزانہ تو اسکا نہین تھا کچھ مٹی کے کونون مین پیسے کوڑیان بھری
تھین وہ مین نے فقرا کو تقسیم کر دین امیر مجلس سے جب ہو رہے بفتح و فیروزی میدان سے پلٹے
بہادرون کو خلعت عطا ہوئے صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی شب بھر تو غازیون نے بعیش بسر کی صبح
کو امیر نے ارشاد کیا کہ خواجہ کچھ یہ بھی خبر ہی کہ زمرد کس طرف بھاگ کر گیا خواجہ عمرو نے عرض
کی مین سے تحقیق نہین عرض کر سکتا پتہ لگاؤنگا خواجہ تو براے تلاش زمرد بارگاہ سے نکلے لوگون
سے دریافت کرنے لگے مگر اب حال زمرد کا عرض کیا جاتا ہے کہ یہ ملعون جو بھاگا تو اسقدر خوف
امیر غالب تھا کہ تین روز تک برابر بھاگتا ہوا چلا گیا اگر تھکا دم بھر کہین زیر نخل ٹھہر گیا تیسرے
روز گذرا اُسکا ایک صحراے عجیب و مقام غریب مین ہوا دیکھا ایک صحراے وسیع بہ از گلزار ارم ہی
ہر چیز نئی ہی ہر شجر بہ بہار ہی انواع انواع رنگ کے پھول کھلے ہین عجائب قسم کے طیور بیٹھے ہین نغمہ سرائی
کر رہے ہین لیکن صحرا عجائبات سے مملو ہی پھول گھڑی گھڑی رنگ بدلتے ہین طائرون کی بھی صورت
تبدیل ہوئی وہ مثل انسان کے آپس مین باتین کرتے ہین زمین کا غبار جو اُٹھتا ہو اُس سے رنگ

ظاہر ہوتا ہی زمرد یہ کیفیت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی بھی بختگان سے کہتا ہی کہ یہ کون سی جگہ ہی اسکے عجائبات
سمجھ مین نہین آتے ہین زمرد تو باتین کرتا ہوا جاتا تھا کہ ایک بار آواز آئی ای طائران صحرا برائے سجدۂ خداوند
چلو اس زور سے یہ آواز آئی کہ زمرد کا پتہ ہلنے لگا بختگان سے کہا یہ آواز کسکی ہی بختگان نے کہا نہین
معلوم کہ دیکھا زمرد نے تمام جانور صحرا سے اُڑے درخت غائب ہوے صحرا مین سناٹا ہو گیا نہ وہ
بہار رہی نہ وہ طائر رہے زمرد کو بہت تعجب ہوا تھوڑی دور آگے بڑھا تھا کہ دیکھا ایک کوہ بلوری
سر بفلک کشیدہ بلند اتنا ہی کہ جہان تک نگاہ کام کرتی ہی پہاڑ نظر آتا ہی طرفہ یہ بات ہی کہ پہاڑ مین
درخت جو جمے ہین صفائی کی وجہ سے جڑین تک نظر آتی ہین زمرد نے کہا ای بختگان ایسا پہاڑ
آجتک نگاہ سے نہین گذرا نہین معلوم یہان کون رہتا ہی اس مقام کا کیا نام ہی خداوند یہ لوگ کسکو کہتے
ہین یہ کہہ رہا تھا کہ آدمیون کی آواز کان مین آئی زمرد ادھر متوجہ ہوا دیکھا چند کاہ فروش سے گھاس کے
باندھ رہے ہین زمرد نے پوچھا اس مقام کا کیا نام ہی یہان کا کون حاکم ہی کاہ فروشون نے کہا یہ طلسم
بہارستان سلیمانی ہی کیفیت اسکی آج تک نہین معلوم ہوئی راستہ اسکے اندر جانے کا نہین ملا ہان سال
بھر کے بعد یہان ایک میلہ ہوتا ہی تب ایک در کا راستہ کھلتا ہی در بند اول تک لوگ جاتے ہین میلے
مین شریک ہوتے ہین ایک قبر بہت بڑی بنی ہی اُسپر بہت تیاری ہوتی ہی شب بھر وہان صحبت حال
و قال رہتی ہی صبح کو جب سب چلے آتے ہین راہ پھر نظر مردم سے غائب ہو جاتی ہی اسقدر تو
ہم بھی جانتے ہین اور کیفیت ہمکو نہین معلوم زمرد نے جو بہارستان سلیمانی کا نام سنا بختگان سے کہا
کہ مین نے یہ خبر پائی تھی کہ علامہ بن دمامہ یہین آکر پوشیدہ ہوا ہی کوئی ترکیب ایسی ہو کہ مین بھی اس طلسم
مین جا کر بادشاہ طلسم سے مدد مانگون اگر وہ مدد کرین تو ضرور حمزۂ ثانی قتل ہو جائین بختگان نے کہا
آپ زیر کوہ تشریف لیجائیے اور باواز بلند فرمائیے کہ یا خداوند مین آپ کو سجدہ کرتا ہون میری مدد فرما
اور علامہ بن دمامہ کو بھی پکاریے شاید کوئی ذریعہ ایسا ہاتھ آئے کہ رسائی وہان تک ہو زمرد زیر کوہ
گیا پکارنے لگا بہت سی آوازین جب زمرد نے دین اور بہت زاری کی تو ایک شخص نے اسکے پہلو مین سے
آکے پوچھا ای زمرد ثانی کیون فریاد کرتا ہی تو نہین جاسکیگا زمرد اس شخص کے قدمون پر گر پڑا اور کہا
برائے خداوند طلسم میری جان بچائیے مجھے خدمت مین خداوندی کے لے چلیے اُس شخص نے ہنس کے
جواب دیا ای زمرد تیرا خیال کیا ہی خدمت خداوندی مین کون جاسکتا ہی مین ایک ادنی ملازم ہون ایک ملازم
خداوند کے ملازم کا مین اسوقت اپنے مقام پر بیٹھا تھا تیری آواز سنکر رحم آیا یہان تک چلا آیا زمرد نے
کہا اچھا مجھے اپنے آقا تک لیچلو اُس شخص نے جواب دیا کہ اُن تک بھی تیرا جانا بہت دشوار ہی زمرد نے
جب بہت منتین کین اُس ساحر کو رحم آیا کہا بیشتر تو چلکے میرے یہان رہو مین اپنے آقا سے تذکرہ کرونگا
اگر انکی مرضی ہوگی تو مین وہان تک تجھے لے چلونگا زمرد راضی ہوا اُس ساحر نے کہا ای زمرد اپنی آنکھین
بند کر زمرد نے کہا میرے ساتھ میرا وزیر اور چند سردار بھی ہین انکو بھی لے چل ساحر نے تامل کیا زمرد نے
منتین کرنا شروع کین ساحر نے کہا ای زمرد اس طلسم مین کسی کے آنے کی اجازت نہین ہی خیر مین تیری
خاطر سے تجھے لیکر جاتا ہون اگر فرمان شہنشاہی آئیگا کہ اس نو وارد کو نکال دو تو مین بھی نہ رکھونگا زمرد
نے کہا تمہین اختیار ہی لیکن میرے ہمراہیون کو بھی لیچلو ساحر مجبور ہوا کہا اپنے ہمراہیون کو بھی بلا لے

زمرد نے سب کو بلا لیا بختگان وغیرہ آئے اس ساحر نے کہا تم سب لوگ آنکھیں بند کرو سب نے آنکھیں
بند کرلیں تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ساحر نے کہا آنکھیں کھولدو سب نے آنکھیں جو کھولیں دیکھا نہ وہ پہاڑ
ہی نہ وہ جنگل ہی ایک قصر نہایت معقول گرد کمرے بنے ہوئے باغ بہت وسیع نہریں جاری باغبان اور
باغبانیاں پرزر لباس پہنے درستی چمن میں مصروف ہیں زمرد نے بختگان کی طرف دیکھا کہا ای بختگان
یہ خواب دیکھ رہا ہوں یا واقعی ہی بختگان نے کہا یہ معاملات طلسم ہیں اب آپ بہت اچھے مقام پر آئے
یقین ہی یہاں آپ کی مدد کیجائے زمرد نے کہا مجھے بھی یقین ہی اس ساحر نے زمرد کو ایک کمرے
میں لیجاکر بٹھا دیا دو آدمی اسکی خدمت کو مقرر کیے زمرد بعیش تمام بسر کرنے لگا مگر اب کیفیت
خواجہ عمرو ثانی کی ملاحظہ فرمایئے کہ یہ جو برائے تلاش زمرد چلے لوگوں سے پوچھتے ہوئے قریب کوہ بلور تک
پہونچے وہاں کاہ فروشوں میں یہ نقطہ خبر پائی کہ زمرد کو ایک ساحر اس طلسم میں لے گیا ہی خواجہ یہ خبر لیکے
سیدھے خدمت میں امیر ثانی کی حاضر ہوئے امیر یہاں عیش وعشرت میں مصروف تھے خواجہ عمرو
نے آکر کل کیفیت بیان کی امیر نے حکم دیا کہ لشکر میں سامان سفر درست کیا جاے ہم طرف
طلسم بہارستان سلیمانی کے کوچ کرینگے لشکر میں سامان سفر درست ہوا شام ہوتے ہوتے امیر نے
وہاں سے کوچ کیا بعد قطع منازل و طے مراحل امیر زیر کوہ بلور میں پہونچے لوگوں سے دریافت کیا
کہ نامہ طلسم میں کسطرح سے بھیجیں لوگوں نے عرض کی اسکا راستہ کسی کو آج تک نہیں معلوم ہوا
ہاں سال بھر کے بعد ایک میلہ ہوتا ہی تو اس روز ایک دروازہ نمایاں ہوتا ہی اہل شہر شریک ہوتے
ہیں وہ میلہ شب بھر رہتا ہی جب صبح کو سب میلے سے واپس آتے ہیں دروازہ پھر غائب ہو جاتا ہی
یہ بھی سننے میں آیا ہی کہ وہ میلہ خاص طلسم میں نہیں ہوتا ہی بلکہ در بند اول پر ہوتا ہی امیر نے پوچھا وہ
میلہ کون کرتا ہی ان لوگوں نے کہا مالک در بند اول کی طرف سے ہوتا ہی ہم اسکا نام نہیں جانتے
امیر نے دریافت فرمایا کہ طلسم کا بادشاہ کون ہی سب نے عرض کی ہم اتنا جانتے ہیں کہ کوئی
حکیم ہی نام نہیں معلوم امیر خاموش ہو رہے ان لوگوں کو رخصت کیا اپنی بارگاہ میں آ کے سب سرداروں کو
جمع کیا اور کہا کہ نامہ اس طلسم میں بھیجنے کی تدبیر کیونکر ہو سب نے موافق اپنی عقل کے راے
دی مگر کرب غازی نے کہا آپ نامہ تحریر فرمایئے میں لے جاؤنگا امیر نے نامہ تحریر کیا مضمون یہ تھا
کہ ای پناہ بخش زمرد کو ہمارے حوالے کرو ورنہ اپنے طلسم سے نکال دو ہم اس مکار کو بے مسلمان کیے
نہ چھوڑینگے اور اگر مسلمان نہوگا تو قتل کرینگے یہ نامہ کرب غازی کو دے کر رخصت کیا
کرب غازی نامہ لے کر روانہ ہوئے زیر کوہ بلور پہونچے آواز دی ای پناہ بخش زمرد میں نامہ
امیر ثانی کا لایا ہوں جب دو تین آوازیں دیں ایک شخص نے زمین سے سر نکالا کہا ای کرب غازی
کیا کہتے ہو کرب غازی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرا نام اسکو کیونکر معلوم ہو گیا کرب نے پوچھا ای شخص تجھے میرا
نام کیونکر معلوم ہو گیا اس شخص نے جواب دیا کہ یہ طلسم بہارستان سلیمانی ہی ہر در بند پر ایک وزیر
خداوند موجود ہی جو امر گذرنے والا معلوم ہوتا ہی اسکی خبر ایک ہفتہ پیشتر سب کو ملجاتی ہی کرب غازی
نے کہا یہ نامہ امیر کا میں لایا ہوں پناہ بخش زمرد کو پہونچا دے اس شخص نے کہا ای کرب غازی
اب زمرد کی نسبت کچھ کلام نہ کرو زمرد ایسی جگہ اب پہونچا ہی کہ اگر ہزار تدبیریں اب کوئی کرے

تو بھی زمرد کو نہ پاے زمرد کو یہان سے نگہبان جادو ملازم وزیر خداوند لیگیا اُسنے جاکر وزیر سے زمرد کو
ملوایا اُنھون نے بہت بڑے اعزاز سے اُسکو اپنے پاس رکھا ہی کرب غازی نے کہا وزیر صاحب کا نام
کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ جمشید نام ہی کرب غازی نے کہا یہ نامہ جمشید کو دیدو اُسنے کہا
تم یہان توقف کرو مین پہلے دریافت کرون اگر اجازت ہوگی تو تمسے نامہ لیجاؤنگا کرب غازی تو وہان
کھڑے رہے وہ ساحر تھوڑی دور جاکے غائب ہوگیا گھڑی بھر کے بعد آکے کرب غازی سے کہا آپ بھی
تشریف لیچلیے جمشید ثانی نے بلایا ہی کرب اُس ساحر کے ساتھ ہوئے تھوڑی دور لیجاکر اُس ساحر نے
کرب غازی سے کہا آپ آنکھین تو بند کرین کرب غازی نے آنکھین بند کرکے فوراً کھولدین دیکھا تو
نہ وہ صحرا ہی نہ وہ پہاڑ ہی ایک شہر بہت آباد دوکانین معقول اہل شہر خوش حال کرب غازی کو بہت تعجب
ہوا کہ سامنے سے کچھ سوار کچھ پیدل ایک گھوڑا لیے ہوئے آئے جو لوگ سوار تھے وہ پیدل ہوئے
کرب غازی کو سلام کیا عرض کی ہمکو جمشید ثانی نے براے استقبال حضور بھیجا ہی خود دروازے
تک تشریف لائے ہین آپ کا انتظار کر رہے ہین کرب غازی بہت خوش ہوے اپنے جی مین
کہتے ہین کہ یہ لوگ نہایت مہذب ہین براے استقبال جو لوگ آئے تھے اُنھون نے کرب غازی کو
گھوڑے پر سوار کیا آپ پیادہ پا ہمراہ چلے راہ طی کرکے قریب مکان جمشید ثانی پہونچے کرب نے دیکھا
ایک مکان رفیع الشان بڑے تکلف کا بنا ہی ملازم نگہبان بہت ہین کرب غازی کو دیکھکر کھڑے
ہوگئے سب نے سلام کیا کرب غازی نے جواب سلام دیا پھاٹک کے پاس جمشید ثانی
تخت پر سوار ہوکے آیا کرب غازی کو دیکھکر تخت سے اُترا کرب غازی بھی گھوڑے سے اُترے
صاحب سلامت ہوئی جمشید نے کہا آپ نے کیون تکلیف فرمائی کسی ملازم کو بھیجدیا ہوتا کرب نے کہا
تکلیف تعمیل حکم امیر مین نہین ہوتی البتہ آپ کو تکلیف ہوئی جمشید نے باعزاز تمام کرب غازی کو
اپنی بارگاہ مین لاکر بڑے اعزاز و اکرام سے بٹھایا کرب غازی نے نامہ امیر کا دیا جمشید نے
نامہ پڑھا کہا ای کرب نامدار مین آپ کو اسکا جواب بروز عرس دونگا کرب غازی نے کہا عرس کے
کتنے روز باقی ہین جمشید نے عرض کی دو روز درمیان مین باقی ہین آپ کو مع جملہ سرداران غازی
تکلیف فرمانا ہوگا اور میری طرف سے دست بستہ صاحبقران سے فرما دیجیے گا کہ آپ بھی تشریف
لائیے کمترین کی عزت بڑھائیے کرب غازی نے منظور کیا جمشید سے رخصت ہوے جمشید تا دروازہ
ہمراہ آیا ایک ساحر کو ہمراہ کر دیا ساحر نے تھوڑی دور پہونچ کے کہا آپ آنکھین بند کیجیے کرب نے آنکھین
بند کین لیکن بہت جلدی کھولدین دیکھا مین اُسی مقام پر کھڑا ہون جہان سے گیا تھا گھوڑا بھی اُسی
مقام پر کھڑا ہی کرب غازی گھوڑے پر سوار ہوے خدمت امیر مین آئے کہا مین نامہ دے آیا
جواب کے لیے جمشید ثانی نے بروز عرس وعدہ کیا ہی بلکہ تمام سردارون کو بلایا ہی اور آپ کی
خدمت مین بھی عرض کی ہی کہ از راہ غریب نوازی تشریف لائیے کمترین کی عزت بڑھائیے امیر
نے کہا مین نہین جاؤنگا اور سب کو اختیار ہی کرب غازی نے کہا جمشید ثانی بہت با تہذیب اور
عقلمند ہی عجب نہین جو بروز عرس وہ زمرد ثانی کو حوالے کر دے امیر نے کہا اچھا ہوگا اگر یون نہ
دیگا تو خیر ورنہ بزور شمشیر اُس سے چھین لینگے کرب غازی نے کہا وہ خود ہی دے دیگا

صاحبقران نے سب سرداروں سے مخاطب ہو کے کہا میرا دم گھبراتا ہے برائے شکار جاؤنگا بہت
جلد آؤنگا سرداروں نے کہا بہت مناسب ہے آپ تشریف لیجائیں امیر اور خواجہ عمرو ثانی مع
چند ملازمان جانباز کے برائے شکار روانہ ہوئے جملہ سردار اور بادشاہ لشکر اسلام مصروف
عیش ہوئے جب وہ دو روز گذرے تو لشکر اسلام میں سب نے دیکھا کہ کوہ بلورین جو معلوم ہوتا
تھا اسکا تو نشان بھی نہیں ہے ایک پھاٹک رفیع الشان طلائی دکھائی دیتا ہے ایک چار دیواری بلور کی
معلوم ہوتی ہے تماشائی جوق جوق گروہ گروہ چلے آتے ہیں دکاندار دکانیں لیے ہوئے جاتے
ہیں ارباب نشاط جو پہلوں میں بیٹھے ہوئے برائے سیر چلے جاتے ہیں کرب نامدار نے سب
سرداروں سے کہا جن جن صاحب کے مزاج میں آئے میرے ہمراہ تشریف لے چلیں نامہ کا جواب
بھی لینگے میلے کی سیر بھی دیکھیں گے بدیع الزمان سے کہا میں چلونگا شاہزادہ نور الدہر بھی
چلنے پر آمادہ ہوئے بادشاہ لشکر سے کہا کہ آپ کی خدمت میں بھی جمشید سے عرض کی تھی بادشاہ نے
کہا میں نہیں جاؤنگا آپ لوگ تشریف لیجائیے کرب غازی اور بدیع الزمان اور شاہزادہ نور الدہر
مع اور چند سرداروں کے برائے سیر چلے بادشاہ لشکر میں رہے یہ لوگ تھوڑی دیر میں راہ طے
کر کے میلے میں پہونچے دیکھا میلہ بڑے تکلف سے آراستہ ہے بدیع الزمان نے چاہا میلے کی کیفیت
دیکھیں کرب غازی نے کہا پیشتر جس کام کے واسطے آئے ہیں اُس کام کو انجام دے لیں
بعد میں جیسے مہمان ہیں اُس سے اجازت لے لیں پھر میلے کی سیر کریں بدیع الزمان نے منظور کیا
اور طرف جمشید کے چلے لوگوں سے دریافت کیا کہ جمشید سے کہاں ملاقات ہوگی سب نے پتہ دیا
کہ آپ کو آگے بڑھتے ایک مقبرہ ملیگا وہیں جمشید ثانی وزیر خداوند سے ملاقات ہوگی کرب غازی اور
بدیع الزمان وغیرہ آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد ایک مقبرہ سنگ سفید کا دکھائی دیا یہ جملہ سردار
اُس مقبرے کے اندر آئے عجب سامان مکلف نظر آیا مقبرے کو خوب سجا پایا سامان روشنی
ہو رہا ہے دیواروں میں گلاس برائے روشنی لگائے ہیں تھا مر بندی ہو رہی ہے روشنیں مہندی
کی برابر کیجاتی ہیں مقبرے میں چھوٹی چھوٹی کیاریاں خوشبودار درختوں کی بہ کمال آراستگی بنی ہیں ایک
تکیہ وسعت بڑا استادہ ہے طلائی چوبیں زربفتی تکیے منقش کے چار دار آویزاں ہیں اُس تکیے کے مردان
خوش لباس تاج شہریاری سروں پر رکھے ہوئے ایک جانب بیٹھے ہیں ایک طرف درویشان
تارک الدنیا تبحر فی کرتے پہنے نیلی تہبند باندھے تسمے کمروں میں بعض کے آگے کشکول گدائی
رکھا بعض برہنہ سر ہیں گھونگر والے بال بیٹھے جھوم رہے ہیں ایک جانب عوام کا مجمع ہے چبوترے سے
ملا ہوا ایک حجرہ ہے اُسمیں جھاڑ فانوس مردنگ قرینے سے اپنے اپنے مقام پر آراستہ ہیں قبر پہ ایک چادر
مخمل کاشانی کی پر زربفت ہوئی پڑی ہے اُسپر پھولوں کی چادر ایک سہری طلائی اُسمیں لڑیاں پھولوں کی
گندھی ہوئی آویزاں عود و عنبر روغن جو پہلے آتا ہے قبر کے پاس جاتا ہے مجاوران درگاہ حاضر
ہیں نذریں لے رہے ہیں تبرک دے رہے ہیں کسی نے کوئی مراد مانگی کسی نے خالی فاتحہ
پڑھا کوئی جا کے قبر کے پاس خاموش بیٹھ کے اشک حسرت بہانے لگا کوئی طواف قبر کرتا ہے کوئی
آستانہ پہ سر دھرتا ہے کرب غازی و بدیع الزمان وغیرہ یہ کیفیت دیکھتے ہوئے اُس چبوترے کے

تشریف لائے جمشید نے جو کرب غازی وغیرہ کو آتے دیکھا برائے تعظیم کھڑا ہوا اور بڑے اسکے استقبال تالب فرش آیا بڑے اعزاز و اکرام سے سب سرداروں کو لیگیا فرش نفیس بچھا تھا اپنے پاس سب سرداروں کو بٹھایا ہر ایک کی مزاج پرسی کرکے عرض کی حضور آپ ہی کا انتظار تھا اب کچھ رسم معمولی ہوگا آپ حضرات نے بڑی تکلیف کی اس خاکسار کی عزت بڑھائی بدیع الزمان وغیرہ اس تقریر اور تہذیب پر بہت خوش ہوئے جمشید ثانی نے ارباب نشاط کو طلب کیا قوال محفل میں آتے آتے ہی ساز ملانے بعد سوز و گداز ایک غزل گنگنانے شروع کی چونکہ صحبت اہل تصوف ہو تارک الدنیا جمع ہیں تصوف کے اشعار کی سب نے فرمایش کی قوالوں نے یہ غزل گائی غزل

ای گل ز نقش کف پاسے تو دامان ترا
رونق صبح بہار است گریبان ترا
جذبۂ لطف دلم کار گر افتاد مباد
ہی شناسم اثر گرمے پنہان ترا
چشم آغشتہ بخون ہیں خلوت پیدا ہے
تار بائیم دل باز ناز پشیمان ترا
حسرت باد کہ سرود سرود کارت کرم
پردۂ ساز بود زمزمہ سنجان ترا

گلفشان کردہ صبا سر دحر دامان ترا
ہر قدر شکوہ کہ در حوصلہ گرداند بود
علطۂ غربال کند مغز نمکدان ترا
راحت دائمی ذوق طلب نازم
اینک ابر شفق آلودہ گلستان ترا
بہ غم از سیلی سنگ شمش کرد کبود
آفتاب لب بام ایم شبستان ترا
فارغش ساختہ حسرت پیکان غالب

تازہ خون نیظر از زین پردۂ شفق باز دمد
گوئی گردیدۂ خستین غم چوگان ترا
ندمد بوسے کباب از نفس غیر خوشم
گرد نمناک بود سایہ بیابان ترا
آتی از رزم رقیب و سرراہست میرم
سبزہ زاریست ہم طرف خیابان ترا
ہر جا بہ گہر پرور دسے ہنگامۂ شوق
حق بود در جگر ریش تو دندان ترا

یہ غزل جو قوالوں نے گائی محفل کی عجیب حالت ہوئی مثل مرغ نیم بسمل اہل محفل تڑپنے لگے ایک ایک شعر کو چار چار بار سنا سر دھنا قوالوں کو کسی نے کرتہ اُتار کے عنایت کیا کسی بزرگ نے کرتے ٹکا کھولکر عطا فرمایا تمام شب یہی صحبت رہی حال و قال کی شدت رہی جب صبح ہوئی تو کچھ رسوم حسب معمول ہوئے فاتحہ خوانی کا دورہ ہوا مشائخین رخصت ہوئے جلسہ برخاست ہوا کرب نامدار نے جمشید ثانی سے کہا ای جمشید اب کیا جواب دیتے ہو جمشید نے کہا میری یہ گذارش ہی کہ اب زمرد کی بابت مجھ سے کچھ ارشاد نفرمایئے اسنے یہان آکے پناہ لی ہے مین ہرگز آپ کے حوالے نہ کرونگا آپ اسقدر تو اسکو پریشان کرچکے اب کیا فائدہ وہ آپ حضرات سے کبھی دغا نہ کریگا بہتر اسی مین ہی کہ اپنے لشکر کو واپس جایئے اور امیر ثانی کی خدمت مین میری طرف سے پس از آداب فراوان و تسلیمات بے پایان گذارش کیجیے کہ آپ صاحبقران زمان مین آپ نے بڑے بڑے کارہائے نمایان کیے اب بیت اللہ تشریف لیجائیے عبادت مین بقیہ عمر بسر کیجیے زمرد کو چین لینے دیجئے زیادہ اصرار نفرمایئے ایسا نہو کہ غلاموں سے بھی کوئی امر خلاف سرکار وقوع پذیر ہو کرب وغیرہ نے جو یہ گفتگو سنی قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ ڈال کے کہا ای جمشید مناسب وقت یہی ہی کہ زمرد کو ہمارے حوالے کردو کہ یہ مروت باقی رہے اور ہمارے تمھارے یہ رسم و اتحاد ہمیشہ جاری رہے جمشید نے کہا ای کرب نامدار اب زیادہ کلام کو طول نہ دیجیے ورنہ دشمنوں کے حق مین اچھا نہوگا یہ سنکے سب سرداروں کو غصہ آیا بدیع الزمان نے فرمایا کہ ای جمشید تو ہمارے سامنے سے ہٹ جا مجھے بہت دریغ ہے کہ جمشید نے جو سب کو بہم پایا اصلاح کی باتین کرنے

اپنے ایک ملازم کو بلایا حکم دیا کہ ابھی جائے مضراب نے نواز کو بلا لا وہ خادم گیا اور مضراب نے نواز کو
لایا جمشید نے اشارہ کیا مضراب نے نی نکالی بجانا شروع کیا تھوڑی دیر مین سرداران اسلام
کی عجیب کیفیت ہوگئی سب تصویر سے بنے سکتہ ہوگیا جب یہ لوگ اسدرجہ مبہوت ہوئے کہ سروتن
کا ہوش باقی نہ رہا تو نے سے ایک تار پیدا ہوا اور پیچ و خم کھاتا ہوا قریب سرداروں کے آیا سب
سرداروں کو اُس تار نے لپیٹ لیا جب سب سرداروں کے دست و پا بندھ گئے تو مضراب
نے نے کو موقوف کیا ایک دستک دی ایک طائر ہفت رنگ آیا مضراب جمشید ثانی کی طرف متوجہ
ہوا جمشید نے اُسکو نامہ دیکر کہا کہ پاس آتش خوار جادو کے لیجا اور اسکو بلا لا اُس نے
طائر کو پرچہ دیا وہ روانہ ہوا تھوڑی دیر مین آتش خوار جادو آکے پہونچا جمشید ثانی سے کہا کیا ارشاد
ہی جمشید نے کہا قید سرداران اسلام کی تیرے حوالے کرتے ہین اسکی حفاظت کرنا عیاروں سے
بچنا ایسا نہو کوئی عیار آئے مکر کرکے تجھے بھی قتل کرے اور قیدیوں کو بھی چھوڑا لیجائے آتش خوار جادو
نے کہا عیار کی کیا مجال ہی جو مجھ سے کسی طرح کا مکر کرسکے جمشید نے قید سرداران اسلام کی آتش خوار
کو دی یہ لیکے روانہ ہوا مگر جمشید نے زمرد ثانی کو بلایا کل احوال کہ سنایا زمرد ثانی بہت خوش
ہوا جمشید نے کہا ای زمرد خاطر جمع رکھو مین آج تمکو وزیر اعظم خداوند تاریک چہارچشم کے پاس
بھیجونگا اور اُنسے تمھاری بابت سفارش کرونگا وزیر اعظم تمھاری مدد کرینگے مسلمانوں کو گرفتار
کرینگے اگر وہ ایک سحر بھی بنا کے بھیجینگے تو مسلمان امان نہ پائینگے سب گرفتار ہوجائینگے زمرد
نے کہا مناسب ہی جو آپ میرے حق مین تجویز کرینگے وہ بہتر ہوگا جمشید نے زمرد کو اپنے ہمراہ لیا
اور طرف مکان وزیر کے روانہ ہوا اور راہ مین زمرد نے کہا وزیر اعظم کا نام کیا ہی جمشید ثانی نے کہا
نام اُنکا حکیم روشن قیاس ہی وہ علم حکمت مین آپ ہی اپنا مثل ہین آبائی کام انکا حکمت ہی لیکن خداوند
تاریک چہارچشم اُنکا بہت پاس کرتے ہین اُنکو بھی خداوند سے محبت قلبی ہی کسی وقت جدا نہین ہوتے
ہین زور حکمت سے عجائبات بناتے ہین اُنکے بزرگ بہت سے ہوقت تک حبس دم کیے بیٹھے ہین
اُنکے واسطے ایک مکان الگ ہی جسکو حبس دم کرنے کی ضرورت ہوتی ہی اُس مکان مین جاتا ہی حکیم صاحب
نے بزور حکمت چاند سورج بنائے ہین اور انکا طلوع غروب ہوتا ہی تمام طلسم کو انکی وجہ سے فائدہ
پہونچا رہتا ہی خداوند کے واسطے آسمان از روے حکمت بنایا ہی اُسپر خداوند کو بٹھایا ہی آپ بھی
وہان جاتے ہین جب کوئی کام ہوتا ہی تو زمین پر آتے ہین سب باتوں مین خداوند اُن سے
خوش ہین مگر اب ایک بات بہت ناگوار ہی زمرد نے کہا کون سی بات ناگوار ہی جمشید نے جواب
دیا کہ وہ خداوند کو سجدہ نہین کرتے ہین اور خود بھی دعوے خدائی رکھتے ہین زمرد نے کہا پھر کیا
اسمین شک بھی ہی جب اُنھوں نے چاند سورج آسمان بنایا ہی تو اُنکے صاحب قدرت ہونے
مین کیا شک ہی جمشید نے کہا آخر یہ عقل اُنکو کس نے دی ہی اگر خداوند چاہین تو وہ ابھی بیوقوف
ہوجائین زمرد نے کہا مین خداوند سے کیونکر لڑون جمشید نے جواب دیا کہ وزیر اعظم سے عرض
کرنا اُن سے بڑھکر کوئی نہین ہی وہ اگر چاہینگے تو خداوند سے ملوا دینگے زمرد راضی ہوگیا
یہ باتین کرتے ہوئے قریب مکان روشن قیاس کے پہونچے زمرد نے دیکھا عجیب

مکان ہی عجائبات سے معمور ہی اس طور کا بنا ہی کہ عقل کام نہین کرتی مکان معلق ہی چار نہر سے
بہتے چارون کونون پر مکان کے قرنا بدست کھڑے ہین طائر انسان کیطرح سے آپسمین باتین کرتے
ہین زمین مثل بلور صاف معلوم ہوتا ہی کہ برف کا میدان ہی اُسپر درخت اُگے ہین صفائی اسقدر
ہی کہ درختون کی جڑین جو زمین مین پیوست ہین وہ صاف نظر آتی ہین درخت مین بجاے
ثمر سر انسان آویزان ہین آپسمین باتین ہو رہی ہین جو کوئی آدمی وہان جاتا ہی وہ سر اُسکا نام لیکر
پکارتے ہین مزاج پوچھتے ہین جمشید اور زمرد زیر مکان پہونچے جمشید نے ایک قرنا نواز
سے اشارہ کیا قرنا نواز نے قرنا پھونکی زمرد نے دیکھا ایک غبار سرخ بلند ہوا نقیبون کی آوازین
آنے لگین زمرد حیران حیران چارون طرف دیکھنے لگا اسی غبار سے چند جوانان کمسن گلفشانی
کرتے ہوئے پیدا ہوئے اُنکے بعد اور جوانان حسین بیرقین کھولے ہوئے دکھائی دیے
بعد اُنکے ایک تخت زمردی نظر آیا زمرد نے دیکھا اُسپر ایک مرد ضعیف قباے اطلس پرند
زیب جسم کیے ہوئے سر پر شملہ نہایت پر تکلف ایک کتاب ہاتھ مین لیے ہوئے مطالعہ کرتے
ہوئے چلے آتے ہین تخت کو چار آدمی اُٹھائے ہین پرے سے ہوا پرواز کرتے آتے ہین زمرد
یہ جاہ و تجمل دیکھ کے دنگ ہوگیا جمشید سے پوچھا کیا یہی خداوند ہین جمشید نے کہا یہ حکیم صاحب
وزیر اعظم خداوند تاریک چہار ستیم ہین یہ سب کارخانہ جو دکھائی دیتا ہی انھین نے بزور حکمت بنایا
ہی زمرد نے کہا اب انکے پاس کیونکر جانا ہوگا جمشید نے کہا جب یہ نشستگاہ مین جائینگے خدمتگار
کو بھیجینگے وہ آکے لیجائیگا زمرد یہ باتین کر رہا تھا کہ ایک آدمی نے آکے جمشید کو سلام کیا کہا
آپکو وزیر اعظم طلب فرماتے ہین زمرد نے جمشید سے پوچھا مکان تو معلق ہی کیونکر جا سکتے ہین جمشید
نے جواب دیا خاموش رہو ابھی پہونچ جاؤگے کہ ایک برق چمکی زمرد کی آنکھین بند ہوگئین گھبرا کے
آنکھین جو کھولین اپنے کو مع جمشید ثانی ایک باغ بہشت آئین مین پایا دنگ ہوگیا باغ کے
عجائب و غرائب دیکھنے لگا جمشید نے کہا آپ میرے ساتھ چلے آئیے اگر عجائبات دیکھیے گا تو
عمر گذر جائیگی عجائبات ختم نہونگے زمرد بمجبوری جمشید کے ساتھ چلا تھوڑی دور چلکے دیکھا کہ ایک
مکان رفیع الشان عجیب صورت کا بنا ہی پردے پُر زر آویزان ہین بارہ دری رشک پری بنی ہی
ہر در پر دس دس جوانان کمسن دربان ہین جمشید کو جو دیکھتا ہی جھک کے سلام کرتا ہی پردہ دروازے
کا اُٹھا دیتا ہی سب دروازے طی کرکے زمرد اور جمشید اندر بارہ دری کے پہونچے جمشید نے
زمرد سے کہا بارہ دری مین پہونچکے محو دید اشیاء عجائبات نہو جانا وزیر اعظم کو باادب سلام کرنا زمرد نے جواب
دیا مین ضرور ایسا ہی کرونگا کسی طرف نگاہ نہ پھیرونگا جیسے ہی بارہ دری کے اندر داخل ہوئے زمرد کی
آنکھون مین تیرگی آگئی جمشید نے اُسکا ہاتھ دبایا خود بھی براے سلام جھکا زمرد نے بھی سلام کیا
حکیم روشن قیاس نے دونون کو ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھایا بعد مزاج پرسی کے کہا اے جمشید بڑے
افسوس کی بات ہی کہ تم ایسے عقلمند ہو کے ایسی نادانی کرتے ہو بلکہ ایسی بیوقوفی کا کام کیا
جو باعث آزردگی خداوند ہوا تمنے زمرد ثانی کو پناہ دی کتاب سلیمانی کا حکم بھلا دیا اسمین کیا
تحریر ہی جمشید نے کہا اے زمرد تمنے آکے ہمکو بھی معتوب درگاہ خداوندی کیا جمشید تو زمرد سے

کہنے لگا مگر حکیم روشن قیاس نے کہا اے جمشید اب بہتر یہ ہے کہ زمرد کو ہم خداوند کے پاس پہونچا دین
وہان جانے سے شاید وہ آفات جو آنے والی ہین رک جائین جمشید نے کہا بہت اچھی بات ہے آپ انکو خداوند
کے پاس لیجائیے بلکہ خاطر جمع رکھیے مین نے بہت سے سردار اہل اسلام کے گرفتار کر لیے ہین اب
صرف حمزہ اور بادشاہ لشکر اور چند سردار باقی ہین روشن قیاس نے جواب دیا کہ سردارون کے
گرفتار ہونے سے کیا ہوگا مدد اہل اسلام کی غیب سے پیدا ہو جاتی ہے لیکن بتنے کون کون سردار گرفتار
کیے ہین جمشید نے بدیع الزمان اور کرب غازی اور نور الدہر وغیرہ کے نام بتائے روشن قیاس
نے کہا جسکا سب کو ڈر ہے وہی نہین گرفتار ہوا ان سردارون سے ہمین کیا کام ہے یہ لوگ ہمارا کیا کر سکتے
ہین مگر ہمین بڑا خیال شہنشاہ گوہر کلاہ کا ہے کہ وہ قاتل ہم لوگون کا ہے اور فتاح اس طلسم کا ہے اگر وہ گرفتار
ہو جاتا تو فوراً حکم قتل دیتے ذریعہ آمد شہنشاہ موجود ہے وہ ضرور آئیگا طلسم مین فساد برپا ہوگا دیکھا
چاہیے کیا ہوتا ہے جمشید نے کہا اب اطمینان رکھیے مین کسی طور سے شہنشاہ کو گرفتار کرونگا روشن قیاس
نے تصویر شہنشاہ گوہر کلاہ جمشید کو دکھائی زمرد نے کہا یہ شخص لشکر اسلام مین بہت بڑا جری ہے
اور اسکا باپ بھی مرد شجاع ہے بہت سے طلسم اسکے باپ نے توڑے ہین جمشید نے کہا اب مین نے
تصویر دیکھ لی شکل پہچان لی امروز فردا مین اسکو بھی گرفتار کرونگا یہ کہہ کے جمشید نے روشن قیاس
سے کہا کہ اب آپ زمرد ثانی کو برائے زیارت خداوند کب لیجائیے گا روشن قیاس نے کہا لیجاؤنگا
مگر لازم زمرد کو یہ ہے کہ خداوند کو سجدہ کرے اور بہ خداوندی مانے اور اپنی منسوخ خطائی پر عذر ادا کرے
زمرد نے کہا مین ضرور خداوند کو سجدہ کرونگا اور بخدائی مانونگا جمشید نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون
زمرد کو آپ ہی کے پاس چھوڑے جاتا ہون آپ انکو اپنے ہمراہ لیجائیے گا روشن قیاس نے کہا اے
جمشید ثانی تھوڑی دیر ٹھہرو ایک جام شراب تو پی لو خصوصاً آج زمرد ثانی ہمارے مہمان ہین انکی
دعوت کرنا واجب و لازم ہے آج تم بھی شب کو یہین رہو بلکہ خدمت خداوند مین ہم تم ساتھ چلین جمشید
نے منظور کیا روشن قیاس نے شراب طلب کی ایک ایک جام شراب سبنے پیا روشن قیاس نے
تخت طلب کیا ملازمون نے تخت حاضر کیا روشن قیاس مع جمشید ثانی و زمرد ثانی تخت پر سوار ہوا
طرف تاریک چہار چشم کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین تخت مقام تاریک چہار چشم پر پہونچا زمرد نے
دیکھا ایک انسان عفریت مثال تاج جواہر سر پر رکھے ہوئے منہ پر نقاب سیاہ ڈالے ہوئے چار زانو
معلق بیٹھا ہے زمرد یہ سحر دیکھکر دنگ ہو گیا جمشید نے سجدہ کیا زمرد نے بھی سر جھکایا روشن قیاس
نے سلام کیا اور اپنے عہدہ وزارت پر جاکے بیٹھا جمشید بھی اپنے مقام پر بیٹھ گیا زمرد کو کرسی زرین ملی
یہ بھی بیٹھا زمرد نے جو محفل کو دیکھا عجیب پرتکلف پایا نازنینان سرجبین و مہ جبینان مہر طلعت چارون طرف
بصد ناز و ادا بیٹھے ہین تاجدار اپنے اپنے مقام پر خاموش باادب فروکش ہین خدام سرکاری حاضر ہین دردر
تک دربار آراستہ ہے عرضیان گذر رہی ہین لوگ آتے ہین سجدہ کرتے ہین پاس تاریک چہار چشم
کے ایک اور آدمی قوی تن کھڑا ہے وہ سبکو جواب سلام دیتا ہے اگر کوئی کچھ مراد مانگتا ہے تاریک
چہار چشم اشارہ کر دیتا جو کچھ ایما اشارہ کا ہوتا ہے وہ شخص جو قریب کھڑا ہے اُس سے کہدیتا ہے زمرد
تاریک چہار چشم کے قد و قامت کو دیکھکر دنگ ہو گیا کہ آجتک اس قد و قامت کا آدمی نگاہ سے

نہیں گذرا تھا مگر نازنینان مہ جبین کو دیکھ کر ٹھنڈی سانسیں بھرنے لگا اس درجہ مبہوت ہوا کہ یہ اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا اشعار

کیا میرے دل کے حال سے آگاہ تو نہیں
واعظ ہمیں پسند تری گفتگو نہیں
غنچے میں بو بھری ہوئی ہے دیکھو باغبان
یہ جان لینا میں نہیں یا آج تو نہیں
میخوار آئے اٹھی گھٹا سبحہ یہ کیا
بس اب تو تیرے دل میں کوئی آرزو نہیں
بیٹھے ہیں یہ غنچہ دہن باغ میں
کیا میرے دل کے حال سے آگاہ تو نہیں
عاشق کا دل دکھانا برا ہے حذر کرو
گھٹتا کسی طرح دل پر آرزو نہیں
اسطرح چاک دست جنون نے کیا ہے
عارض پہ اسکے سبزۂ خط کا نمو نہیں
گلشن سے آکے بھی ادا ایسی نسیم
تو بے حجابیوں جانے کی اب آرزو نہیں
کیوں مثل غنچہ مشک چھپا ہے
اسکے سوا بس اور کوئی آرزو نہیں

تنہا اگر جہان میں کوئی خوبرو نہیں
تیرے سوا کسی کی مجھے جستجو نہیں
کسطرح شب گذرتی ہے تیرے فراق کی
پہلو میں میرے یہ دل تیرہ آرزو نہیں
میں چاہتا ہوں مٹ کے زبان کوئی
شیشے بھرے بھرے ہیں کہیں سبو نہیں
نالے بلند ہو رہے ہیں اپنے ہوشیار
انہیں ذرا وفا و محبت کی بو نہیں
ہے نور شور نوح کے طوفان سے زیادہ
بہائے دیتے ہیں تمہیں ابھی یہ تو
تو چاہتا ہے میرے دامن چھوٹ جائے
ممکن ہے جائے جان تن میں رفو نہیں
آنکھیں کر کے ہوئے نمو ہے
سونگھا جو صبح ہوتے ہی غنچہ دہن بو نہیں
سر پھوڑا کوہکن نے تو آئی یہی صدا
کچھ عمر جاودان کی ہمیں آرزو نہیں

ہمسایہ بھی کوئی عاشق پُر آرزو نہیں
کیوں حرام بزم میں کیوں کر رہا ہے تو
شاید کہ تمنے حال سنا ہو بہو نہیں
واعظ تو پھر شراب کو ہی برا کہا
دلمیں ترے وصال کی کیا آرزو نہیں
بعد وصال پوچھتے ہیں کیوں وہ ناز سے
اے آسمان ہم نہیں یا آج تو نہیں
انجان بنکے پوچھتا ہے کیوں ہوا یک
دریائے اشک تو کر ابھی تا گلو نہیں
جلوہ مجھے دکھا کے وہ جیسے چلے گئے
قاتل شہید ناز کا ایسا لہو نہیں
کہو اب اسکو جو ہر آئینہ عاشق
لیکن دہن کے باب میں کچھ گفتگو نہیں
کوچہ میں انکے رہ کے یہ ہے عاشقوں کا قول
ہے سے تیر کوہ پہ جاری لہو نہیں
مدفن ہو کر بلائے محلے میں آبرو

یہ اشعار عاشقانہ جو زمرد کی زبان سے نکلے جمشید نے کہا اے زمرد ثانی اپنے ہوش میں آ ایسی باتیں نہ بنا و مقام ادب ہے ایسا نہو کوئی اور سن لے تو بڑی خرابی ہو زمرد نے چپکے سے کہا اے جمشید ثانی اسوقت ایسی دلفریب صورتیں دیکھیں کہ دل پر قابو نہ رہا بیساختگی میں یہ شعر میری زبان سے نکلے معاف کرنا جمشید نے کہا خاموش رہو اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ سب منظور نظر خداوند ہیں اگر انکی طرف نظر بد سے دیکھو گے سزا لے سخت پاؤ گے بہت پچھتاؤ گے عمر بھر قید غم سے آزاد نہو گے تو بے ترتیب سے مرو گے زمرد خاموش ہو رہا تاریک چشم نے کہا اے جمشید ثانی تمنے یہ کیا حرکت ناشائستہ کی ایسے شخص کو پناہ دی ہے جسکا ذکر قدیم کتب میں بانیان طلسم نے کیا ہے اور صاف صاف لکھدیا ہے کہ اگر زمرد ثانی طلسم میں آئیگا تو خرابی ہوگی تمنے اس حکم کو بھلا یا اچھا نہ کیا جمشید نے عرض کی کہ خداوند اب تو مجھ سے نادانستگی میں خطا سرزد ہوئی خداوند معاف فرمائیے اور یہ آپ کا بندہ گرفتار بلا ہے اسکو بھی اس آفت سے بچائیے آپ اگر توجہ فرمائینگے تو اسکے مطالب بر آئیں گے اپنی مراد پائیگا خوش ہو جائیگا آپ اگر تقدیر کردیں تو سلمان کا بے کو نندہ بھیں تاریک چشم نے کہا اے جمشید مجھے تمھاری خاطر بھی منظور ہے مگر تم زمرد ثانی کو میرے پاس چھوڑ جاؤ یہیں رہیں تمھارے پاس انکا رہنا مناسب نہیں ہے عیار لشکر اسلام کے مزور آپہنچے جب گرفتاری سرداران کی خبر پائینگے انھیں رہا کرینگے کیا تعجب ہے شہنشاہ گوہر کلاہ علی بطرف کا

عزم کرے تو بڑی خرابی پڑے گو وہ کچھ کر تو نہین سکتا ہی لیکن ذرا ہلاکت تو ہوگی اور قدرت بسبب
جرأت اُسکو کسیقدر عزیز رکھتے ہین تقدیر فنا بھی کرنے مین تامل ہوگا تم زمرد کو ہمارے پاس چھوڑ جاؤ
یہ یہین رہے جمشید نے کہا اس سے بڑھ کے کیا بات ہی کہ بخدمت مین خداوندی کی حاضر رہین
سب طرح سے انکی مدد ہوگی بہ آرام بے اندیشہ انجام یہان بسر کرینگے زمرد نے چپکے سے کہا
ای جمشید ثانی مین تو یہان رہونگا مگر بختگان وزیر میرا بے میرے بہت گھبرائیگا ایک لحظہ اسکو
چین نہ آئیگا اگر تم اسوقت اُسکی بھی سفارش کروگے تو خداوند ضرور اُسے یہین بلا لینگے جمشید
نے جواب دیا ای زمرد اسی کو غنیمت جانو اسوقت تمھارے حال پر رحم کیا یہ فرما دیا کہ زمرد ہمارے
پاس رہے اب اگر مین بختگان کے واسطے کہونگا تو خداوند آزردہ ہوجائینگے ایسا نہو کہ تسکو بھی
نکال دین تو پھر کوئی اپنے یہان تمھین نرکھ سکیگا روشن قیاس نے جو زمرد کی یہ گفتگو سنی کہا ای زمرد
کیا کہتے ہو یہان رہنا نہین چاہتے ہو کوئی اور مقام خداوند سے کہہ کے دلوادون زمرد نے کہا مین نے یہ
عرض کیا تھا کہ مین تو یہان رہونگا مگر بختگان بے میرے بہت پریشان ہوگا اگر خداوند اسکو بھی یہین طلب
فرمائین اور اپنی خدمت مین رکھین تو بعید از رحمت خداوندی نہوگا اور اگر مرضی خداوند نہ ہوگی تو مین
کیا کر سکتا ہون روشن قیاس نے کہا کہتا ہون اگر قدرت کے مزاج مین آئیگا تو ابھی بلوا لینگے
زمرد نے کہا آپ وجہ سے یہ مطلب میرا ہوجائیگا روشن قیاس نے تاریک چہار چشم کی طرف
مخاطب ہوکے کہا زمرد ثانی کی ایک امید ہی قدرت اگر اسکو بر لائین تو بعید از عنایت خداوندی
نہین ہی تاریک چہار چشم نے کہا ای وزیر با عظمت تمھارا کہنا کبھی مین نے رد نہین کیا اگر تمھاری خوشی
ہو تو مین ابھی بختگان کو بلا دون زمرد نے جو یہ بات سنی دنگ ہوگیا کہا ای جمشید خداوند کو
معلوم ہوگیا جمشید نے کہا پھر کیا تعجب کی بات ہی جب خداوند ہین تو انکو کل چیزین اور سب حالات
معلوم ہوجاتے ہین یہ تو جمشید سے باتین کرنے لگا مگر روشن قیاس نے تاریک چہار چشم
سے کہا میری خوشی یہی ہی کہ آپ بختگان کو بھی اپنی خدمت مین بلا لیجیے روشن قیاس نے یہ کہا کہ
زمرد ثانی کو سمجھا دو ایک روز مین بختگان آجائیگا یہ خیال کر رہا تھا کہ بختگان نے آکے تاریک
چہار چشم کو سجدہ کیا اور تمام حاضرین دربار کو سلام کیا اسکو بھی ایک کرسی مرحمت ہوئی یہ بھی
برابر زمرد کے بیٹھا زمرد کو بڑا تعجب ہوا کہا ای بختگان تم یہان کیونکر آئے بختگان نے کہا مین
بستر پر سو رہا تھا کہ ایک شخص نے شانہ میرا ہلایا اور کہا اٹھ تجھے خداوند تاریک یاد فرماتے ہین
آنکھ جو کھلی اپنے تئین یہان پایا زمرد ثانی بہت خوش اور کہا اب یہان مسلمان کیونکر آسکینگے اور
میرا کیا بنا سکینگے خداوند ایک تقدیر ایسی کر دینگے کہ سب مر جائینگے زمرد تو بختگان سے باتین کرنے لگا
دن بہت قلیل باقی تھا شام ہوگئی شام ہوتے ہی روشنی جابجا از خود ہوگئی تاریک نے کہا آج
زمرد اور بختگان ہمارے یہان مہمان ہین انکی خاطر قدرت کو کرنا لازم ہی داروغہ میخانہ کو
خبر کرو جلد اسباب مینوشی حاضر محفل کیے اور منتظم ارباب نشاط بھی مع ساز و سامان جلد حاضر
ہون خادم یہ سنکر دوڑے میخانے مین داروغہ کو خبر دی ارباب نشاط کے منتظم کو بھی جا سنایا
دونون نے جلدی جلدی تیاری کرنا شروع کی تھوڑے عرصہ مین زمرد نے دیکھا کہ گلابیان

اور گاؤ رات بھر جلسہ رہا صبح کو جمشید ثانی رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا زمرد ثانی کو وہین چھوڑ گیا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب بدیع الزمان وغیرہ پلٹ کے نہ آئے تو بادشاہ لشکر اسلام اور جملہ سرداران نامور جو لشکر اسلام مین باقی
تھے بہت متردد ہوئے بادشاہ نے کہا خبر کیونکر منگائی جائے وہان کوئی جا نہین سکتا ہی اسی فکر مین تین روز
گذر گئے آخر کار بادشاہ لشکر نے مجبور ہو کے ہرکارون کو بلایا اور ایک نامہ بنام امیر تحریر کیا کل کیفیت
بدیع الزمان وغیرہ کی تحریر کر دی اور ہرکارون کو نامہ دے کر روانہ کیا ہرکارے امیر کو تلاش کرتے ہوئے
صحرا بہ صحرا چلے ایک روز تھک کر ایک صحرا مین زیر نخل بیٹھے کہ سامنے سے گرد اُڑی ہرکارے اسطرف
دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ امیر ثانی گھوڑے پر سوار عمرو ثانی رکاب پر
ہاتھ ڈالے ہوئے چلے آتے ہین ہرکارے خوش ہو گئے اپنی جگہ سے اُٹھے قریب امیر آئے جھک کے
سلام کیا بعد دعا و ثنا کے نامہ نذر دیا امیر نے نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی امیر بھی بہت پریشان
ہو گئے عمرو ثانی کیطرف متوجہ ہو کے کہا خواجہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے نہ طلسم مین کوئی جا سکتا ہی جو خبر لاوے
نہ وہان بیک نگاہ لشکر کشی کر سکتے ہین کچھ بن نہین پڑتا ہی مینے ان لوگون سے کہا بھی تھا کہ ذرا سمجھ کے وہان
جانا مگر انھون نے کچھ سماعت نہ کی عمرو نے کہا یا صاحبقران آپ لشکر مین تشریف لے چلیے پھر
جو کچھ بن پڑیگا وہ کیا جاویگا امیر اُسی وقت اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے بعد قطع منازل و طی مراحل
اپنے لشکر مین پہونچے سب نے امیر کی قدمبوسی کی امیر بارگاہ مین آ کے جلوہ فرما ہوئے سرداران جمع ہوئے
امیر نے فرمایا اب اس امر مین سب صاحبون کی کیا صلاح ہی میرا قصد یہ ہی کہ اس طلسم کی فتح کو جاؤن
سردارون نے عرض کی غلامان جانباز کسواسطے ہین خواجہ عمرو نے کہا یا صاحبقران پیشتر سردارون کی
رہائی کی تدبیر کرنا واجب و لازم ہی امیر نے کہا پھر خواجہ تدبیر رہائی کیونکر ہو خواجہ نے کہا مین جاتا اور
کوئی فکر ضرور کرتا اور بفضل ایزدی رہا کرا لاتا لیکن باہر نکلنے سے مجبور ہون کیونکہ مین ایک مرد شوقین آمد کم خرچ
زیادہ جہان بازار مین نکلا حقے والون نے حقہ منہ سے لگا دیا فقیرون نے آ کے چارون طرف سے گھیر لیا
دو تین روپیے روز صرف ہو جاتے ہین قرضدارون کا ہجوم رہتا ہی سود کی تکرار رہتی ہی اگر کچھ اسکا بندوبست
فرما دیا جاوے تو مین کوئی فکر کرون سب سردار ملازم جمع ہو گئے یک زبان ہو کر کہنے لگے خواجہ ہم [illegible]
اب تو خواجہ نے چادر پھیلا دی چارون طرف سے روپیہ پیسا پڑنے لگا تھوڑی دیر مین زر کثیر جمع ہو گیا
خواجہ نے اُٹھا کے سب کو نذر زنبیل کیا اور آپ برائے فکر رہائی سرداران اسلام چلے برق ثانی
و چالاک ثانی و قران ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ اُستاد جاتے ہین یہ لوگ بھی روانہ ہوئے
خواجہ عمرو تو منزلین طی کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کوئی مسافر راہ مین ملا اُسکو مار کر کپڑے اُتار لیے
لوگون سے دریافت بھی کرتے جاتے ہین کہ لشکر اسلام یہان کیون آ کے اُترا ہی ان لوگون کا کیا ارادہ
ہی کہ چالاک ثانی وغیرہ جو چلے قریب ایک پہاڑ کے پہونچے دیکھا پہاڑ سنگ سفید کا بہت بڑا اور
تک سبزہ زار چشمہ آب شفاف جاری اُن لوگون نے جو یہ کیفیت دیکھی پہاڑ پر چڑھ آئے چارون
طرف گھومنے لگے پھرتے پھرتے ایک طرف جو پہونچے دیکھا ایک فقیر ضعیف ایک ماشی چادر
اوڑھے بیٹھا ہی نیچے ایک پوست آہو بچھا ہی آگے فقیر کے کشکول رکھا ہی تسبیح ہزار دانہ ہاتھ مین

آنکھیں بند کیے دانون کو گردش دے رہا ہے چالاک کہ اسم با مسمی ہے سب سے آگے بڑھکے کھڑا ہوا
فقیر نے جو پاؤن کی آہٹ پائی آنکھ کھولی گردن اوپر اٹھائی چالاک نے جھک کے سلام کیا فقیر نے
جواب سلام دیا اشارے سے اپنے قریب بیٹھنے کی اجازت دی چالاک ثانی و برق ثانی و قران
ثانی سلام کرکے بیٹھ گئے جب فقیر اُس تسبیح کو ختم کر چکا چالاک ثانی کیطرف متوجہ ہوا اور کہا اے جوان
صالح تیرا یہان آنے کا کیونکر اتفاق ہوا اور یہ ہمراہی تیرے کون ہین اور کسکی تلاش مین تم سب نکلے
ہو چالاک ثانی نے کل کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا اگر آپ کچھ مدد فرمائینگے تو ہم آوارۂ راہ
ناکامی منزل مقصود پر پہونچ جائینگے فقیر ہنسا اور کہا بابا یہ امر بہت دشوار ہے قید سرداران اسلام کی
بہت دور ہے یون اُنکا پتہ ملنا ممکن نہین بیچ مین بہت سے عجائبات واقع ہین جبتک وہ نہ ٹلینگے
تا بہ قید رسائی نہوگی اگر اُن عجائبات کو مٹا کے کوئی تا بہ قید پہونچا بھی تو آتش خوار جادو بڑا ساحر
مکار ہے اُسکے دام مکر سے بچنا بہت دشوار ہے عیار اسکا میمون تیز قدم اسی فکر مین رہتا ہے کہ اگر
کوئی عیار لشکر اسلام کا آوے تو اُسکو پکڑ گرفتار کرکے پاس آتشخوار جادو کے پہونچا دے چالاک
نے کہا اے درویش کامل عیار سے کوئی خوف نہین ہے اور ساحر سے بھی ہم لوگ نہین ڈرتے ہین
ہر وقت مین خدا ہمارا حامی و مددگار رہتا ہے مگر آپ یہ فرمائین کہ عجائبات درمیان مین کیا کیا واقع ہین فقیر
نے جواب دیا کہ پہلے ایک باغ ملتا ہے کہ نام اُس باغ کا گلزار ملیح ہے مالک اُس قصر کی ملکہ ملیح
شوربخت جادو ہے اگر کوئی مسلمان اُس باغ مین جاوے فوراً طائر اُسے گرفتار کرادین اور ملیح
شوربخت اہل اسلام سے بغض و عناد رکھتی ہے فوراً قتل کرڈالے اگر اُس سے نجات پاوے
اور اُس باغ سے بعافیت و سلامتی گذر جاوے تو کوہ قدمگاہ سامری سے گذرنا دشوار ہے وہان
ایک فقیر ہر وقت مصروف عبادت سامری رہتا ہے جو کیفیت گذرنے والی ہوتی ہے ایک ماہ پیشتر سے
بیان کردیتا ہے خرقہ پوش سامری اُسکا نام ہے وہان سے گذرنا انسان کا کام نہین اُسکے بعد
ایک باغ ہے مرأۃ آئینہ وہان رہتا ہے ہر وقت اُسکے روبرو ایک آئینہ رہتا ہے ایک ہفتہ کی
آئندہ کیفیت وہ ساحر اُس آئینے مین معائنہ کرتا ہے وہ بھی دشمن اہل اسلام کا ازلی ہے اُسکا قتل ہونا
بہت دشوار ہے اور جب تک وہ قتل نہوگا راستہ نہ کھلیگا اُسکے ملازم بہت سے ساحر غدار ہر وقت
اسی تلاش مین پھرا کرتے ہین کہ کسی کو راہ مین جاتے دیکھا اُسکے طریقہ کو دریافت کیا اگر سامری پرست
ہوا اُسکو قتل کرڈالا وہان سے جب گذر جاوے تب آتشخوار جادو کا ٹھکانا پاوے پھر اُسکے
مکر سے نپٹے قیدیون کو رہا کرے چالاک یہ سب سُنکر فقیر سے رخصت طلب ہوا فقیر نے کہا اے شخص
خبردار یہ قصد نہ کرنا اس راہ مین قدم نہ دھرنا ورنہ مفت مین مارا جائیگا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا
چالاک نے کہا شاہ صاحب خدا مالک ہے بے حکم خدا کوئی ضرر نہین پہونچا سکتا ہے درویش نے بہت
سمجھایا مگر چالاک نے نہ مانا اور برق ثانی اور قران ثانی کو ہمراہ لے کر روانہ ہوا دو چار کوس
راہ طے کرکے چالاک نے دیکھا ایک باغ سامنے نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے بیچ مین باغ کے ایک مکان
نہایت معقول سنگ سفید کا بنا ہے چالاک نے کہا اے برق درویش نے اسی باغ کا پتہ دیا تھا
صورتین تو یہ سب تبدیل کیے ہوئے تھے بیخوف اُس باغ کی طرف چلے جیسے ہی قریب دیوار باغ پہونچے اور

قصد کیا کہ دروازے مین داخل ہون غنچے چٹکنے لگے طائرون نے آپسمین گفتگو شروع کی ایک نے کہا کچھ خبر ہے
دوسرے نے جواب دیا کہ ہان کوئی مسلمان آیا ہے تیسرے نے کہا عیار ہین ایک نہین کئی ہین
برائے تلاش قیدیان اسلام جاتے ہین انسے ڈرنا چاہیے یہ لوگ بڑے مکار ہوتے ہین ہزارہا بندگان
سامری و جمشید انھون نے قتل کیے ہین چالاک نے برق کی طرف دیکھا برق نے کہا
یہین ٹھہر جاؤ اندر باغ کے ابھی جانا مناسب نہین ہے جبتک اچھی طرح سے سمجھ نہ لین سب وہین ٹھہرے
اس فکر مین کہ اب کیا کرنا چاہیے اور کیونکر باغ سے نکلنا چاہیے یہ سوچ رہے ہین کہ غل ہوا دیکھا ایک ساحرہ
اُسکے گرد طائران باغ غل مچاتے ہوئے چلے آتے ہین سب کی زبانون پر یہی کلمہ ہے کہ حضور باغ مین عیار
اہل اسلام کے آئے ہین انکو جلد قتل کرڈالیے وہ ساحرہ بھی تیغہ سحر ہاتھ مین لیے ہوے جھومتی ہوئی
چلی آتی ہے چالاک نے جو یہ مڑکر دیکھا برق و قران سے کہا جلد کہین پوشیدہ ہو ورنہ یہ آکر قتل
کرڈالے گی سب اپنی اپنی طرف بھاگے برق تو جاکر ایک غار تھا اسمین پوشیدہ ہوا چالاک بھی
ایک مقام پر جہان کوڑا بہت جمع تھا وہان جاکر چھپ گیا قران بھی ایک محفوظ مقام مین جاکر پوشیدہ
ہوے سب نے حلقہ ہاے کمند درست کرلیے ہین کہ وہ ساحرہ آکر اُس میدان مین ٹھہری اور پکارنے لگی
آواز دی اے عیاران اسلام اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو نکل آؤ ورنہ ایسا سحر کرونگی کہ جس مقام پر ہوگے
جل بھکے رہجاؤگے کسی نے جواب نہ دیا اُسنے ایک طائر سے اشارہ کیا کہا جہان جہان عیار پوشیدہ
ہون انکو گرفتار کرلا طائر اُڑا پہلے چالاک جہان پوشیدہ تھا وہان آکر اپنے پرون کا سایہ ڈالا چالاک
نے چاہا تڑپ کے کلون لاکھ اُٹھنے کا قصد کیا مگر نہ اُٹھ سکا مجبور ہوکے وہین بیٹھا رہا اُس ساحرہ
نے آکر اُسکو گرفتار کرلیا وہان سے طائر اُڑکے جس مقام پر برق چھپا تھا وہان آیا پرون کا سایہ ڈالا
برق کے بھی ہاتھ پاؤن بیکار ہوے اسکو بھی ساحرہ نے گرفتار کرلیا اسی طور سے قران بھی گرفتار ہوئے
جب یہ سب عیارون کو گرفتار کرچکی تو ایک ساحر کو بلایا اُسکے سپرد کیا کہا انکی حفاظت بہت اچھی طرح سے
کرنا انکو یا تو آتشخوار جادو کے پاس روانہ کرینگے یا قتل کرڈالینگے ساحر تو انکو لیکر روانہ ہوا پلیچ جادو
اپنی بارہ دری مین آکے بیٹھی اسنے لاکے برق و چالاک و قران کو ایک زندان خانہ مین مسلسل کرکے
قید کیا چالاک نے کہا کیون میان ساحر تمھارا نام کیا ہے اُس ساحر نے کہا میرا نام جلانوش جادو ہے
مین نگہبان ہون زندان خانہ کا چالاک نے کہا تمھین اپنے زندان خانے کا اختیار بھی ہوگا جسکو چاہو رہا کردو
اور جسے چاہو رہنے دو جلانوش نے کہا یہ اختیار مجھے نہین ہے قید کرنا اور رہا کرنا بالکل اختیار ملکہ عالم کو ہے
چالاک نے کہا تمکو ملکہ عالم کی ملازمت کیے ہوئے کتنے روز ہوے اُس ساحر نے کہا تمھین ان باتون کے
پوچھنے کی کیا ضرورت ہے چالاک خاموش ہو رہا جب رات ہوئی تو چالاک نے دیکھا کہ ایک عورت
کرہ منظر ایک گلابی شراب کی ہاتھ مین لیے ہوے آئی جلانوش نے اسکو بلاکے اپنے پاس بٹھایا
شراب کا دور چلنے لگا تھوڑے عرصے کے بعد جب دونون کو نشہ اچھی طرح سے ہوا جلانوش نے طنبورہ اٹھایا عورت نے
گنگنانا شروع کیا اُسنے طنبورہ چھیڑا عورت گانے لگی چالاک نے جو یہ کیفیت دیکھی زندان خانہ سے یہ
بھی تانے لگانے لگے عورت نے جو ایسی تانین سنین جھوم گئی کہا اے جلانوش یہ تانین کون لگاتا ہے جلانوش
نے کہا مین خود حیران ہون معلوم ہوتا ہے کوئی عیار گانا بھی جانتا ہے وہی گا رہا ہے اُس عورت نے کہا عیار

کیسے بلانوش نے کہا آج تین عیار اہل اسلام کے آئے تھے ملکہ عالم نے انکو قید کیا ہی اُس عورت نے کہا
ای بلانوش جو کوئی ہو اُسے یہان لے آؤ دو ایک چیزین اُس سے سُنین دیکھو تو کیسی تانین لگا رہا ہی کلیجہ
کے پار ہوئی جاتی ہین بلانوش نے کہا ای ملکہ ایسا نہو کہ ملکہ عالم کو خبر ہو جائے تو ہمارے واسطے خرابی ہو عورت نے
جب اصرار کیا تو آخر مجبور ہو کے قید خانہ کے اندر آیا کہا کون گا تا تھا چالاک تو خاموش بیٹھا رہا اور
قیدیون نے کہا کہ یہ عیار گا رہا تھا ہم سب کے دل بیجا رہا تھا حقیقت مین کیا اچھی آواز ہی گانے مین بڑا
سوز و گداز ہی بلانوش نے کہا ای عیار ہمارے ساتھ چل تھوڑی دیر محفل مین بیٹھ دو ایک چیزین گا شراب و
کباب وہان موجود ہی شغل میخواری کریں پھر ملکہ عالم سے تیری سفارش کرینگے جسطرح ممکن ہوگا رہائی
دلوا دینگے چالاک نے برق کی طرف اشارہ کیا کہ یہ گا رہا تھا مجھے تو گانے کے نام سے نفرت ہی بلانوش
نے یہی باتین برق سے کین برق نے قران کی جانب اشارہ کیا کہ یہ گاتے تھے مین گانا نہین جانتا
ہون بلانوش نے قران سے کہا قران نے کہا صاحب مین گانا نہین جانتا بلانوش نے کہا ای چالاک
سب تمھین کو کہتے ہین ذرا محفل مین چلکر ایک چیز کہد جا پھر شب بھر وہین رہنا یا یہان چلے آنا جو تمھاری
مرضی ہو وہ کرنا چالاک نے کہا صاحب مین ان دونون آدمیون کے بغیر گا نہین سکتا ہون بلانوش
نے کہا ان دونون کو بھی لے چلینگے چالاک نے کہا ہان اب مجکو انکار نہین ہی آپ لے چلیے بلانوش
نے چالاک و برق و قران کو ساتھ لیا اپنے ٹھکانے پر آیا کہا ہان میان عیار صاحب آپ کچھ
گائیے چالاک نے کہا کیا گاؤن میری شکست یہ لوگ کرتے ہین سب پر سے سحر اتار دو تو ہاتھ پاؤن قابو
مین ہون یہ لوگ ساز چھیڑین مین گاؤن تمکو سناؤن بلانوش نے سب پر سے سحر اتارا برق نے
طنبورہ اُٹھایا چالاک نے کہا اگر اجازت ہو تو مین ایک جام شراب خود بھی پیون اور آپ لوگون کو
بھی پلاؤن بلانوش نے کہا میان عیار صاحب ایک جام کیا تم ابھی طرح شراب پیو چالاک نے
جام پر کیا آنکھ بچا کے تھوڑی بیہوشی بھی شراب مین ملائی پہلے بلانوش کو جام دیا بلانوش نے بے اندیشہ انجام
وہ جام پی لیا دوسرا جام بھر کے اُس ساحرہ کو دیا اُسنے بھی پیا اب تو برق نے طنبورہ چھیڑا چالاک
نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی ؎

ہم ایسے سوختہ تن ہوش وحشت مین ہوجائے
نہ جائیگی سیہ بختی ہماری بعد مردن بھی
کرون گر نالۂ گرم اس بت بیکس کی الفت مین
ہو ہر بلی طرح ٹکڑے جگر کی اپنا جامہ تن بھی
اثر دیکھو جناب عشق کا ٹھنڈے ہوا آخر
اب بے جھجک کہی میخانہ مین شیشی کی گردن بھی
کسی بیتاب کو کیا ذبح کر کے آج آئے ہو
الوہی ہی چوالی بھی ہزاروں ہی لڑکپن بھی
نہ ہو پوشاک آلودہ لہو کی ذبح کرنے مین
گئی گردش نہ قسمت کی ہماری بعد مردن بھی

کسا نے دشمنی کی ہاے مجھ سے بعد مردن بھی
ہماری آہ سوزان سے جلا سوا کا دامن بھی
نہین تخصیص بلبل کے نشیمن ہی کی ای گلچین
تو سنگ کر وہ بہمن رہیگا ناقوس برہمن بھی
تری ہم کو نیہ اور مستی ملے جو خونیہ قربان ہی
زلیخا کے گریبان کیطرح یوسف کا دامن بھی
کہان تھے شب کو تم اب تک نشیلی ہو رہی ہی چتون بھی
تمھاری آستین بھی خون مین آلودہ ہی دامن بھی
ہماری قبر پر جو لوگ جب ہنستے ہوئے دیکھا
اُلٹ لوا آستین گردان وہ تم اپنے دامن بھی
شب تاریک فرقت مین مرا دل یاد کر آیا

اُڑا دی جلد ورنہ بجھا دی شمع مدفن بھی
چراغ قبر غریب شہر کا گوئی گل ہوگا
کہ برق خندۂ گل سے جلیگا سارا گلشن بھی
اگر سودا ہے الفت مین ہی یکسان بلا برطبل
چمن مین چشم نرگس بھی زبان برگ سوسن بھی
ز جمعیت بر شعاد دست سیاہ دست جیب
ملا دو اُسکے سب سکا ہوا ہی جامہ تن بھی
تمھین اب دیکھکر عشاق بیحیرت ہو کہتے ہین
جلا دو گرا نکا تو کیا ہی نہ رلائی شمع مدفن بھی
بگولے مین ملی گر خاک مین جا کر مری مٹی
بجھا دی جبکہ آہون کی ہواے شمع مدفن بھی

جتا مجھ بیکس کے قتل کو کیونکر چھپائے گا
تو پہنادی کفن کے ساتھ ہی زنجیر آہن بھی
مرے صحرائے وحشت کی گرمی تھی دھوپ اسقدر
اگر کھلجائے دروازہ مثال چشم سوزن بھی
وہ اپنے بام پر ہین اب نگاہ ایسی چلے یارب
خوشی جبھی ہو کہ تیری آہ سے کٹ جائے گردن بھی

بھرا ہے خون سے قاتل ترا خنجر بھی دامن بھی
بیابان مین جو وحشت لائی ہے مجھ وحشی عریان کو
کہ بنکر سوم نکلی پانون مین زنجیر آہن بھی
ہین باطن مین عدو ظاہری الفت نہ جانا تو
مرے دل کی طرح اُلٹے نقاب روئے روشن بھی
ہوئی یہ بات اب ای آبرو فیض فصاحت سے

اُٹھا دے جب غزل مجھ مجنون کی میت کو
کفن کو کوئی چادر بھی ہے صحرا کا دامن بھی
نحیف وزار ہون ایسا رہے گر عشق یا او
جا سے دوستو کی بزم مین آتے ہین دشمن بھی
بھری ہے تو نے بھی ہے ابھی تو دست نازک کر
مرے اشعار کی مدح و ثنا کرتے ہین دشمن بھی

چالاک نے اس طرح یہ غزل گائی کہ بلانوش جادو کی آنکھون مین آنسو بھر آئے گر بیہوشی تاثیر کر چلی تھی آنکھون کے نیچے اندھیرا آنے لگا سر چکرایا بلانوش جادو نے کہا میان عیار صاحب یہ شراب کیسی تھی سر چکراتا ہی آنکھون کے نیچے اندھیرا آتا ہی چالاک نے کہا ذرا کھڑے ہو جائیے بلانوش نے چاہا اپنے مقام سے اُٹھے بیہوشی نے طمانچہ مارا دم سے زمین پر گرا وہ ساحرہ اُسکے سنبھالنے کو اُٹھی لڑکھڑا کے زمین پر گری چالاک خنجر کھینچکر بڑھا دونون کا فیصلہ کیا وہان کا مال و اسباب لوٹ کر ان دونون کا فردون کو صحرا مین جا کے دبا دیا آپ انکی صورت بنکر طرف باغ ملکہ ملیح جادو کے روانہ ہوا در باغ پر پہونچ کے ایک دربان سے کہا کہ ملکہ عالم کو یہان بلا دو مجھے ایک ضروری کام ہی دربان نے ملیح کو اطلاع کرائی ملیح فوراً باہر نکل آئی کہا ای بلانوش جادو اسوقت کیا کام ہی کہا حضور غضب ہوا آپ نے جو نئے قیدی میرے سپرد کیے تھے وہ کہین فرار ہو گئے ملیح نے کہا مجھسے بچ کے کہان جاوینگے مین ابھی ایک طائر کو بھیجدونگی گرفتار کر لائیگا آج انکو قتل کر ڈالونگی وہ عیار ہین انکا زندہ رہنا مناسب نہین ہی یہ کہکر ملیح بلانوش کے ساتھ چلی کہا مین چلکر قیدخانہ مین دیکھون کہ وہ کس صورت سے فرار ہوئے ہین تھوڑی دور چل کے چالاک نے کہا دیکھیے حضور ایک قیدی وہ سامنے پتون کے ڈھیر مین پوشیدہ تھا ہم لوگون کو آتے دیکھ کے بھاگا ملکہ تو اُسطرف مخاطب ہوئی چالاک نے حلقے کمند کے مارے ملیح گھبرا کے بیٹھی چالاک نے چاہا حباب ماردون مگر ملیح نے سحر کیا حلقے کمند کے جل گئے ایک دانہ ماش کا اُسنے مار دیا چالاک زمین پر گر پڑا ملیح نے کہا او مکار مجھسے مکر کرتا ہی بتا وہ دونون کہان پوشیدہ ہین چالاک نے کہا ملکہ عالم مین اُن دونون کو کیا جانون ملیح جادو نے کہا ارے بلانوش جادو کو کیا کیا چالاک نے کہا اسکی کیفیت وہی دونون جانتے ہین مین نے یکایک سحر سے نجات پائی جی مین آیا آپ کے پاس چلون اپنی عرض حاجت کرون آپ سے اُمید بر آئیگی مین آج تک قدردان کو ڈھونڈھتا تھا شکر ہی کہ آج پایا اب اُمیدوار ہون کہ غلام کو قدم اقدس سے جدا نہ کیجیے گا ملیح جادو نے کہا او مکار خاموش رہ ورنہ ابھی قتل کر ڈالونگی چالاک نے کہا حضور مالک ہین جو آپ کے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے آپ کی سرپرستی خداوندانہ سے مجھے اُمید ہی کہ آپ ضرور میری خطا معاف فرمادینگی ملیح جادو نے یہ باتین سُن کے ایک دستک دی ایک طائر آیا طائر سے کہا تلاش کرو وہ دونون عیار کہان پوشیدہ ہین طائر نے جا کے جہان برق و قیران چھپے ہوئے بیٹھے تھے اپنے پرونکا سایہ ڈال دیا ہاتھ پانون انکے بیکار ہو گئے طائر نے پکار کے آواز دی کہ ملکہ عالم دونون عیار یہان چھپے ہوئے بیٹھے ہین ملکہ نے کہا مبہوت جادو

کو بلالا طائر غائب ہوگیا چالاک نے دیکھا تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر قوی تن بالکل برہنہ
جھومتا ہوا ملیح کے قریب آکر سلام کیا کہا ملکۂ عالم آپ نے تابعدار کو کیوں یاد فرمایا ہے ملکہ نے کہا
ہے یہ تیری خوراک جمع کی انکو اٹھالیجا تو یہ سوچ کے کھاجا ساحر بہت خوش ہوا چالاک و برق
و قران کو گردنیں پکڑ کے اٹھالیا اور ملیح جادو کو سلام کرکے چلا ملکہ ملیح اپنے باغ کی طرف
چلی گئی ساحر چالاک وغیرہ کو لیے ہوئے خوشی خوشی اپنے جنگل کیطرف جاتا ہے قضائے کار خواجہ
عمرو ثانی جو تلاش سرداران اسلام میں نکلے تھے لوگون سے دریافت کرتے ہوئے چلے جاتے
ہیں اس روز خواجہ عمرو تھک کے ایک نخل کے سایہ میں بیٹھے تھے کہ دیکھا سامنے سے ایک
ساحر قوی تن برہنہ چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثانی کی گردنیں پکڑے ہوئے خوشی خوشی
چلا آتا ہے قاعدہ سے خواجہ سمجھے کہ یہ آدم خوار ہے انکو کھاجائیگا نہیں معلوم یہ کیونکر اس آفت ناگہانی
میں مبتلا ہوگئے اب انکی رہائی کرنا ضرور ہے یہ سوچ کے ایک گوشے میں آئے رنگ روغن عیاری
کا نکالا اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی کچھ سانپ ہاتھ پاؤں میں لپٹائے ایک جیت گلے میں
ڈال لی ایک ترسول لوہے کا ہاتھ میں لے کر تخت زنبیل سے نکال کے اسپر سوار ہوئے تخت اڑاتے
ہوئے سامنے اس ساحر کے آئے للکار کر او زوبی او ساحر کہاں جاتا ہے ساحر نے پلٹ کر صورت
جو دیکھی کانپ کر وہیں کھڑا ہو رہا خواجہ عمرو نے تخت اتارا کہا تو کون ہے مبہوت آدم خوار نے
جواب دیا کہ میں اسی صحرا میں رہتا ہوں مبہوت آدم خوار میرا نام ہے خواجہ عمرو نے کہا یہ تین
آدمی کہاں سے لایا ہے مبہوت آدم خوار نے کہا ملکہ ملیح جادو نے ان لوگون کو گرفتار کیا
مجھے کھانے کے لیے عنایت فرمایا میں انکو کھاجاؤنگا خواجہ عمرو نے کہا اسمیں ہمکو بھی شریک
کرلے ہم مجھے کا ناشتا کیجئے شراب پلائینگے مبہوت آدم خوار نے کہا کیا مضائقہ ہے آپ بھی شریک
ہوجایئے خواجہ عمرو نے ایک صراحی شراب کی نکالی جام لبریز کرکے مبہوت آدم خوار کو دیا کہ
پہلے شراب تو پی لے پھر ان سب کے کباب بنائینگے مبہوت نے شراب پی خواجہ نے متواتر دو تین
جام اسکو پلائے شراب پیتے ہی اسکو گرمی معلوم ہوئی گھبرا کے اپنے مقام سے اٹھا بیہوشی نے طمانچہ
مارا لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے خنجر کھینچ کے اسکا شکم چاک کیا اندھیرا ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی
کشتی مرا نام میں مبہوت آدم خوار جب تاریکی برطرف ہوئی تو خواجہ نے چالاک و برق و قران
کو اپنے پاس بلایا سب شکریہ ادا کرنے لگے خواجہ سب پر بہت خفا ہوئے برق نے کہا اب جنگل کی
کیا تدبیر کیجئے گا یہاں باغ ہے ملکہ ملیح شوربخت جادو کا وہاں طائر گرفتار کرا دیتے ہیں خواجہ نے کہا
خدا سب آسان کردیگا گر تم لوگ عیاری کو بگاڑ دیتے ہو برق نے کہا استاد اب امور تقدیر کو کوئی کیا
کرے سب کام تو درست کیا تھا بلانوش جادو کو قتل کیا اسکی صورت بنکر نکلے ملیح جادو کو بھی گرفتار
کرلیا ہوتا مگر اسکی قضا نہ تھی مجبور ہوگئے خواجہ نے ایک خربانکال کر چالاک کو دیا کہا تو چالاک یہ ایک
شخص نے ہمکو تحفہ دیا تھا تم بھی کھاؤ برق تم بھی او قران تم بھی ہوا کئے ایک کی صورت دیکھی خواجہ
نے زبردستی سب کو کھلا دیا جب یہ لوگ بیہوش ہوئے سب کو تہ زنبیل کیا آپ نام خدا لیکر طرف باغ
ملیح شوربخت کے روانہ ہوئے قریب باغ پہنچے گلیم خواجہ نے اوڑھ لی داخل باغ ہوئے

طائر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے چہار جانب دیکھنے لگے کچھ نظر نہ آیا خاموش بیٹھے رہے خواجہ نے تمام باغ کی سیر
کی ایک گوشہ مین بیٹھ کے دم لینے لگے دیکھا ایک نازنین مہ جبین زہرہ خصال حور تمثال ہوادار پر سوار زرد
کنیزان زرین پوش حلقہ باندھے ہوے ایک سمت سے چلی آتی ہین خواجہ سمجھے کہ ملکہ بلیغ شور بخت
یہی ہے جب سواری قریب آئی وہ نازنین ہوادار سے اتری باغ مین ٹہلنے لگی کنیزین بھی عقب مین اُسکے
رومال ہلاتی ہوئی خرامان خرامان سیر باغ کرنے لگین تھوڑی دیر کے بعد وہ نازنین ہوادار پر سوار ہوئی
ہوادار چلا خواجہ عمرو بھی ساتھ ہوادار کے ہوئے تھوڑی راہ طے کرکے ہوادار قریب ایک بارہ دری
کے پہونچا نازنین اتری اُس محفل مین داخل ہوئی خواجہ عمرو بھی ساتھ ساتھ اُس نازنین کے داخل محفل
ہوئے وہ نازنین تو جا کر مسند پر بیٹھی خواصین بھی اپنے اپنے مقام پر حاضر ہوئین ملکہ نے ایک خواص کو بلایا
کہا جاؤ ملکہ بلیغ شور بخت کو بلا لاؤ کہنا آپ کی بہن آپ کو بلاتی ہین تنہا ہین گھبراتی ہین اب خواجہ عمرو
سمجھے کہ یہ بلیغ شور بخت نہین ہے کوئی اور ساحرہ ہے تھوڑی دیر گذری تھی کہ خواجہ نے دیکھا ایک
ساحرہ سیہ فام ایک تخت پر سوار آکے پہونچی نیچے اترکے برابر اُس نازنین کے آکے بیٹھی نازنین نے کہا
تم اتنی بڑی بیمروت ہو بے بلائے کبھی آتی ہی نہین بلیغ نے جواب دیا کہ بہن مجھے ایک فکر ایسی
لاحق ہے جسکے باعث سے مجھے خواب و خور حرام ہے نازنین نے کہا کیو فکر تو ہے بلیغ نے کہا دو روز کا عرصہ ہوا کہ تین
عیار لشکر اسلام کے آئے تھے مین نے انکو گرفتار کرکے بلانوش جادو کے حوالے کیا عیارون نے مکر کرکے
بلانوش جادو کو مارا آپ قید خانہ سے نکلے ایک عیار بلانوش کی صورت بنکر میرے دربار پر آیا
مجھے بلوایا کہا بڑا غضب ہوا قید خانہ سے عیار نکل گئے مین اُسکے ساتھ روانہ ہوئی ایک گوشے مین آکے
مجھ سے کہا دیکھیے ایک عیار وہ سامنے بھاگا جاتا ہے مین اسطرف ملتفت ہوئی اُسنے حلقے کمند کے میرے گلے مین
ڈال دیے اگر سحر نہ کرتی تو مجھے گرفتار کرکے قتل کرتے مین نے سحر کیا زمین نے پاؤن اُنکے تھام لیے
مین نے مبہوت آدم خوار کو بلا کر دے دیا یقین ہے وہ کھا گیا ہوگا نازنین نے جواب دیا کہ پھر اب
کاہے کا اندیشہ ہے مبہوت آدم خوار تو اُنکو کھا گیا ہوگا نازنین سے بلیغ شور بخت نے کہا اندیشہ اسکا
ہے کہ آمد عیارون کی شروع ہوئی جب تک یہ بیت کے لشکر مین نہ جا نکلے اور عیار انکی تلاش مین آنکلے
نہین معلوم وہ کیا مکر کرین یہ لوگ قیامت کے مکار ہوتے ہین کسی سے خوف نہین کرتے بڑے بڑے
ساحرون کو مار ڈالا نازنین نے کہا کوئی بھی نہین بول سکتا تمھارا سحر کسی کو کب آنے دیگا جو آئیگا گرفتار
ہو جائیگا اب تھوڑی دیر عیش و راحت مین بسر کرو دو ایک جام شراب کے پیوگی تو سب فکر بیکار ہے کوئی نیا سحر تیار
کرلو کوئی نہ آسکے بلیغ شور بخت خوش ہو رہی اُس نازنین نے خواصون سے کہا کہ شراب لاؤ گانے
والیون کو بلاؤ خواص اٹھ کے چلی خواجہ عمرو یہ کیفیت دیکھ رہے تھے خواص کے ہمراہ گلیم اوڑھے ہوے چلے
خواص تو میخانہ مین گئی خواجہ بھی اپنی صورت ایک خواص کی بنا کے میخانے مین پہونچے اس خواص
کو آواز دی کہ اری زرنگار اتنی دیر لگائی حضور طلب فرماتی ہین وہ خواص باہر نکل آئی خواجہ نے
کہا دیکھو آخر حضور خود تشریف لاتی ہین آج تیری شامتین آئی ہین خواص مڑ کے دیکھنے لگی خواجہ
عمرو نے حلقے کمند کے اسکے ڈالے لپٹی حباب بیہوشی مار دیا خواص بیہوش ہوئی خواجہ عمرو نے
اسکو اٹھا کے نذر زنبیل کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر میخانے مین گئے ساقی بچے سے کہا ارے شراب

جلدی سے چل ملکہ عالم طلب فرماتی ہین اسکو بھی باتون مین لگا کے بیہوش کیا اب خواجہ نے اپنی صورت ساقی کی بناکر شراب کو خراب کیا اور کشتیون مین لگا کر محفل مین لائے سلام کرکے ایک جانب بیٹھ گئے نازنین نے کہا اب دیر نکرو دور شراب شروع ہو جائے خواجہ عمرو نے صراحی سے شراب انڈیل کے جام ملکہ ملیح کو دیا ملکہ ملیح نے جام پیا خواجہ عمرو نے کہا حضور مین نے اپنا بہت روپیہ صرف کرکے ایک کمال حاصل کیا ہی اگر حکم ہو تو اسوقت اسکا اظہار کرون نازنین نے مسکرا کے کہا کیا کمال ہی خواجہ عمرو نے کہا حضور علم موسیقی کو حاصل کیا ہی اگر حکم ہو تو اسوقت کچھ سناؤن نازنین نے اجازت دی خواجہ عمرو نے نئی نکالی محفل مین بیٹھ کے یہ غزل شروع کی (غزل)

بتنگ زیست ہی ہون میرے ذوالجلال مجھے
سنبھال لون تجھے مین اور تو سنبھال مجھے
مجھے قبول یہ ذلت یہ شرط اتنی ہی
ملا کے خاک مین کرتے ہین پائمال مجھے
ہی کب سے ہجر مین ارمان ہی مرگ
نہین ہی عشق مین معلوم اپنا حال مجھے
وہ آئے بھی ہین تو منہ پھیر بیٹھے ہین
تم اپنے ہاتھ سے کرتے تو ہو ملال مجھے
کل اپنے پاس بلایا تھا میری ضد سے
نہین وہ اہل نظر جو کہین غزال مجھے
مدد ضرور ہی پیری مین اے عصا سے آہ
کبھی نصیب نہو نازِ وصال مجھے
عزیز ہٹ گئے تربت مین رکھ کے لاش مری
خوشی تو جب تھی کہ کرتے نہین ملال مجھے
ضرور شادی و غم مین جہان مین توام
یقین ہی یہ بتائے عدم کا حال مجھے

فراق مین بھی ہر وقت ہی خیال مجھے
جو تجکو رحم نہ آئے ذوالجلال مجھے
اخیر وقت یہی آرزوے دل نکلے
کہ تو ہی آنکے بھری بزم سے نکال مجھے
چھری بھی کند ہی انکی کلائی بھی نازک
کبھی نصیب بھی ہو گا ترا وصال مجھے
خوشی ہی غیر کی قسمت مین یار عالم کی
ہی روز ہجر سے بدتر شب وصال مجھے
اذان دے کے موذن نے آخر شب وصل
اب آج کہتے ہو مطلق نہین خیال مجھے
پھر اچھی طرح سمجھ مین نہ آیا اے واعظ
ہی رعشہ ہاتھ نہین کرتے کیون سنبھال مجھے
دل اُنسے چھپکے سے کہتا ہی میرے پہلو مین
اب آ مین دیکھو کوئی پری جمال مجھے
خطا یہ غم ہی کہ یا انکی اب رہی کمان
یقین ہو گیا صبح شب وصال مجھے
اے کیون ہو ناز مجھے اپنی شعرگوئی پر

اگر دکھیون لب ہو عمر اور وصال مجھے
شراب پی کے جو تھکے مین رو گئے ہین پاؤن
دبا کے سینے کو زانو سے کر حلال مجھے
مجھے ہین دیکھ وہ مستی تو قبر روندتے ہین
مین سخت جان ہون کرین کس طرح حلال مجھے
جو ہی تو بس اسی غفلت شعار کی ہی خبر
جہان بھر کا ملا ہی غم و ملال مجھے
نہین کلائی مین دیکھو نہ پیچ آ جائے
کیا مگر عمداً بے چھری حلال مجھے
ہی اشتیاق کہتی ہی چشم شوخ انکی
سنا یا وعظ مین تو نے کہا انکا حال مجھے
تڑپ تڑپ کے دعا گر نہ مانگتا شب ہجر
خبر جگر کو نہو اسطرح نکال مجھے
جو حکم قتل کا جلاد کو دیا تو کہا
وہ دل کو لیجئے اسکا نہین خیال مجھے
کرے نکل کی ہی تیغ انکی پوچھون اب سے
ملا جو ابرو استاد ذی کمال مجھے

خواجہ عمرو نے اس ترکیب سے یہ غزل گائی کہ اہل محفل دنگ ہو گئے سب کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے ملیح شور بخت تو چیخین مار کے رونے لگی منتظر بانہ اپنے مقام سے نکلے بیہوشی اپنا کام کر چکی تھی لڑکھڑا کر گری وہ نازنین بھی ارے کہکر اٹھی بیہوش ہو گئی ساری محفل شہر خموشان کا نمونہ ہوئی خواجہ عمرو ثانی نے خنجر نکال کر قتل کرنا شروع کیا سر کاٹتے ہوئے قریب ملیح شور بخت جادو کے پہونچے اسکو بھی خنجر مارا شکم چاک ہوا چونکہ ساحرہ زبردست تھی اسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا سنگ باری ہونے لگی آوازین مہیب آنے لگین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ملیح شور بخت جادو بود خواجہ قریب اس نازنین کے پہونچے چاہا قتل کر ڈالین مگر یہ خیال آیا کہ عورت حسین ہی لشکر مین چلکر کسی کے ہاتھ بیچ ڈالین گے یہ خیال کرکے اسکی زبان مین سوزن دے کر نذر

زنبیل کیا سب مال و اسباب وہان کا لوٹ لیا اب خواجہ عمرو کو خیال آیا کہ ملیح شور بخت کے باغ مین
جاؤن اتنی بڑی ساحرہ تھی کچھ مال و اسباب ضرور ہوگا یہ خیال کر کے خواجہ عمرو طرف اُس باغ کے
چلے تھوڑی دور راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری ہی راکھ کا ڈھیر معلوم ہوتا ہی یہ ظاہر ہو
کہ سب جل گیا خواجہ عمرو نے راکھ کے قریب جا کے مٹی کو ہٹا کر دیکھا مراد یہ تھی کہ اگر کچھ مال ہوگا
تو ضرور اس راکھ مین دب گیا ہوگا مگر کچھ نہ پایا مجبور ہو کے وہان سے واپس آئے ایک درخت
کے سایہ مین آ کے بیٹھے خیال کرنے لگے کہ اب کس طرف چلنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے یہ سوچ رہے
تھے کہ خیال آیا وہ نازنین جو بند زنبیل کی ہی اُسکو نکال کے کچھ حالات یہان کے دریافت کرون شاید
اُس سے کچھ مدد ملے یہ سوچ کے خواجہ عمرو نے اُس نازنین کو زنبیل سے نکالا جس درخت
کے نیچے بیٹھے تھے اُسمین اُسکو باندھ کر ہوشیار کیا نازنین نے آنکھ جو کھولی اپنے کو گرفتار پایا
گھبرا کے چاہا سحر کرون زبان مین سوزن پایا نازنین مجبور ہو کے تقاضائے کمسنی سے رونے لگی خواجہ
عمرو نے قریب آ کے کہا اے نازنین مہ جبین کیون صدمہ کرتی ہی نازنین نے اشارے سے کہا مین کہان
ہون اور تم کون ہو اور مین یہان کیونکر آئی خواجہ عمرو نے کہا مین عمرو ثانی عیار صاحبقران
ثانی ہون برائے رہائی سرداران اسلام جاتا تھا راہ مین ایک مردم خوار سے ملاقات ہوئی
میرے شاگردون کو لیے جاتا تھا مین نے اُسکو قتل کیا اپنے لوگون کو چھڑایا ملیح شور بخت جادو
کو مارا تم پر مجھکو رحم آیا یہان لایا اب اگر تم اسلام قبول کرو اور سامری و جمشید پر لعنت کرو ابھی تمکو
رہا کر دون اپنے ساتھ لے چلون نازنین چونکہ بہت پریشان تھی بصدق دل مطیع اسلام ہوئی اشارہ
کیا کہ مجھے رہا کر دو مین دین اسلام قبول کرتی ہون خواجہ عمرو نے اُسکی پیشانی کو دیکھا نور اسلام
سے منور پایا زبان سے سوزن نکال کر مشکین کھول دین پوچھا تمھارا کیا نام ہی اُس نازنین نے
کہا نام میرا بہار تنگ قبا ہی اس صحرا مین رہتی تھی ملیح شور بخت سے بدرجہ کمال مجھے محبت تھی اور
وہ میرے نام پر رشیدا تھی خواجہ عمرو نے کہا مسکن خاص تمھارا کہان ہی بہار تنگ قبا
نے جواب دیا کہ مسکن خاص ہمارا طلسم بہارستان سلیمانی ہے مگر جب سے والد نامدار نے
دنیا کو چھوڑ عزیزون سے منہ موڑا اور کوہ گذرگاہ سامری پر جا کے مصروف یاد سامری ہوے مجھ سے
محبت زیادہ رکھتے تھے مجھے بھی حکم کیا کہ یہین تو بھی اپنی سکونت اختیار کر کچھ دنون مین وہان رہی
جب میرا دل بہت گھبرایا ملیح شور بخت جادو کے برابر مکان بنایا یہان رہنا اختیار کیا اب
روز علی الصباح والد ماجد کے سلام کو جاتی ہون خواجہ عمرو ثانی نے کہا تمھارے والد ماجد
کا کیا نام ہی بہار تنگ قبا نے جواب دیا کہ نام نامی و اسم گرامی اُنکا خرقہ پوش سامری
ہی بار ہا سامری و جمشید اپنی صورت اصلی پر اُنکے سامنے آتے ہین راز و نیاز کی باتین ہوتی
ہین جو کچھ بات اُس شہر مین گذرنے والی ہوتی ہی والد نامدار ایک مہینا قبل اُسکی خبر
دیتے ہین ایک روز معین ہی اُسدن تمام باشندگان شہر وہان جمع ہوتے ہین والد ماجد
ایک کرسی پر تشریف رکھکر سب خبر بیان کرتے ہین کوئی مسلمان وہان تک جانے نہین
پاتا ہی اب کی ماہ مین اُنھون نے آپ کے آنے کی خبر دی تھی اور یہ بھی بیان کیا تھا

کہ میرا اسلام ظاہر ہوگیا عنقریب میں سامری کے پاس جاؤنگا مجھے بہت بڑا تردد تھا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی
قول انکا سچا ہوا مگر میں تو اب اسلام کو قبول کر چکی اگر اب کوئی لاکھ باتیں بنائے اور مذہب سامری
کی خوبی میرے روبرو بیان کرے تو مجھے ہرگز اعتبار اسکا نہ ہو خواجہ عمرو نے کہا اے بہار تنگ قبا
وہ جلسہ کس روز ہوتا ہی بہار تنگ قبا نے جواب دیا کہ خواجہ عمرو اب اس جلسہ کے صرف
دو روز باقی ہیں خواجہ عمرو نے کہا پھر ہم کس صورت سے اس جلسہ میں جائیں بہار تنگ قبا نے
کہا خواجہ عمرو اگر وہاں جاؤگے گرفتار ہو جاؤگے کہ الدنا مدار کو فوراً ہی خبر ہو جائیگی وہاں پوشیدہ
ہونا دشوار ہی آیندہ تمکو اختیار ہی میں تمہارے ہمراہ ہوں خواجہ عمرو نے کہا اے بہار تنگ قبا
خدا ہر وقت میں مددگار ہی تم مجھے وہاں تک لے چلو بہار تنگ قبا نے کہا خواجہ ایسا نہو کہ تم
اپنے تئیں بھی مبتلائے مصیبت کرو اور میری جان بھی مفت میں جائے خواجہ عمرو نے بہار
تنگ قبا کو سمجھایا بہار نے فوراً ایک تخت سحر بنایا مع خواجہ عمرو کے تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئی
تھوڑے عرصہ میں تخت اس پہاڑ کے قریب پہونچا بہار تنگ قبا نے تخت زمین پر اتارا کہا
خواجہ سامنے یہ جو پہاڑ معلوم ہوتا ہی اسی کا نام گذرگاہ سامری ہی یہیں والد ماجد رونق افروز ہیں
اب جو آپ کے مزاج میں آئے وہ کیجیے میں اب آگے نہیں جاسکتی ہوں خواجہ عمرو نے اسکو تو
کسی طور سے بیہوش کرکے نذر زنبیل کیا شب بھر تو اسی صحرا میں گلیم اوڑھ کے بسر کی جب صبح ہوئی
تو خواجہ عمرو صورت تبدیل کرکے شہر کی طرف چلے جیسے ہی داخل شہر ہوئے دیکھا تمام باشندگان
شہر اسی پہاڑ کی طرف چلے جاتے ہیں خواجہ نے بھی وہی وضع اپنی بنائی جو وہاں کے اہل شہر
کی تھی اور ہمراہ سب کے گذرگاہ سامری پر چلے جب وہاں جاکے پہونچے خواجہ عمرو نے دیکھا ایک
کوہ فلک شکوہ ہی پہاڑ کے اوپر ایک حجرہ ہی حجرے کے آگے پتھر کی زمین بہت دور تک
صاف و شفاف ہی اسپر فرش بچھا ہی ایک فقیر حجرے کے اندر بیٹھا ہی آگے ایک انگیٹھی رکھی
ہی لوبان جلا رہا ہی جو کوئی آتا ہی فقیر کے پاس جاتا ہی فقیر کے پاؤں چومتا ہی باہر آکے قاعدے سے
بیٹھ جاتا ہی خواجہ عمرو نے مصلحتاً اندر جانا مناسب نہ جانا لوگوں سے آنکھ بچا کے وہیں بیٹھ گئے
جہاں اور لوگ بیٹھے تھے تمام اہل شہر جمع ہوگئے تو ایک منادی نے در حجرہ پر کھڑے ہو کے
آواز دی اے حاضرین باادب باش سب لوگ اپنے اپنے مقام سے اٹھ کھڑے ہوئے وہی فقیر
ایک عصا ہاتھ میں لیے نیلی چادر اوڑھے حجرے سے باہر آیا کرسی پر بیٹھ کے سب سے پہلے
یہ بات کہی کہ اے حاضرین جلسہ آج عمرو ثانی اس محفل میں آیا ہی تم سب کو واجب و لازم ہی
کہ ہوشیار رہو شب کو سامری میرے پاس تشریف لائے مجھ سے کہہ گئے کہ اے خرقہ پوش
اگر کل تو نے عمرو ثانی کو قتل نہ کر ڈالا تو وہ تجھے قتل کریگا پس اے حاضرین لازم تم سب کو یہ ہی کہ
بیشتر خواجہ عمرو ثانی کو ڈھونڈھ کے قتل کرو پھر میں حالات مستقبل بیان کروں خواجہ عمرو نے
جو یہ بات سنی گلیم اوڑھ لی لوگ چار جانب تلاش کرنے لگے خواجہ عمرو نے ٹوپیاں سب کے
سروں سے لینا شروع کیں یہانتک کہ سب کے ننگے سر کر دیا اور خرقہ پوش کی بھی کلاہ فقیری
سر سے اتار کے نذر زنبیل کی سب لوگ جب تلاش کر کے عاجز ہوئے خرقہ پوش کے پاس آکے

سب نے کہا کہ ہم نے عمرو کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ اُسکا نہین ملتا اگر آیا ہوتا تو یہین کہین پوشیدہ ہوتا
مگر ایک نے دوسرے کو ننگے سر دیکھا کہا تمھاری ٹوپی کیا ہوگئی اُسنے سر پر ہاتھ رکھا ٹوپی نہ پائی خیال جو کیا
تو سب برہنہ سر نظر آتے ہین خرقہ پوش کی بھی کلاہ فقیری کوئے گیا سب نے خرقہ پوش سے کہا کہ
بڑے تعجب کی بات ہے کسی کے سر پر ٹوپی نہین ہے اور آپ بھی برہنہ سر ہین خرقہ پوش نے سر پر ہاتھ
رکھا ٹوپی نہ پائی سب سے کہا یہ اُسی عیار طرار کا کام ہے سوائے اُسکے اور کوئی ایسی حرکت نہین کر سکتا سب نے
کہا وہ یہان اگر موجود ہوتا تو ہم لوگون نے اتنے سحر کیے تھے ابتک گرفتار ہو جاتا خرقہ پوش نے
کہا وہ ضرور یہان موجود ہے پھر تلاش کرنا اب کیفیت سنو مین حال مستقبل بیان کرتا ہون یہ کہکے پھر
فقیر نے ایک کتاب کھولی آنکھون مین آنسو بھر کے کہا اے حاضرین جلسہ شہر برباد ہونے کا زمانہ
آگیا اس ہفتے مین اس شہر مین کوئی سامری پرست باقی نہ رہیگا مال و اسباب اس شہر کا قبضہ غیر مین جائیگا
مسلمانون کا قبضہ ہوگا اور آج عمرو ثانی قیامت برپا کریگا کیا عجب ہے کہ کوئی ہم مین سے اُسکا شاگرد ہو
اور اُسکی مدد کرے اور اب بھی مدد کرتا ہے سب نے کہا ہم لوگون مین سے جسپر گمان ہو اُسکا نام ارشاد
فرمایئے ہم سب ملکر ابھی اُسکو قتل کرین خرقہ پوش نے جواب دیا کہ وہ تم لوگون کے ہاتھ سے قتل بھی نہین ہوگا
اور اسوقت یہان موجود بھی نہین ہے بس اب زیادہ عرصہ نہ لگاؤ جہان تک ممکن ہو عمرو ثانی کی تلاش کرو
اگر کسی کو دستیاب ہو فوراً قتل کر ڈالے زندہ نہ رکھے یہ کہکے وہ فقیر کرسی سے اترا اور اپنے حجرے مین
گیا سب لوگ اس پہاڑ سے متردد اتر کر شہر کی جانب روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو ثانی کہ گلیم اوڑھے ہوئے
یہ سب باتین سُن رہے تھے اُسی پہاڑ پر ہے جب سب لوگ چلے گئے اور سناٹا ہوا تو خواجہ عمرو
گلیم اوڑھے ہوئے خرقہ پوش کے حجرے مین آئے ایک گوشہ مین بیٹھ رہے خواجہ عمرو کے آتے ہی
درویش چارون طرف دیکھنے لگا کچھ نظر نہ آیا درویش خاموش ہو رہا خواجہ عمرو حجرے مین اُس درویش کے
دن بھر بیٹھے رہے جب آفتاب عالمتاب غروب ہوا تو درویش نے چراغ جلایا پوجا کیا جب پوجے
سے فراغت ہوئی تو اپنے مرگ چھالے پر آکے بیٹھا خواجہ عمرو اس فکر مین ہین کہ اب کیونکر عیاری
کرون یہ سوچ رہے ہین کہ دیکھا خواجہ عمرو نے ایک ساحر برہنہ کریہ منظر بڑے بڑے بال حجرے
کے اندر آیا درویش کھڑا ہو گیا تعظیم کرکے اُسکو اپنے پاس بٹھایا اُسنے کہا اے خرقہ پوش اب
تیرا زمانہ موت قریب آیا ہے خرقہ پوش نے کہا اے مقبول سامری تنے مجھ سے جو کچھ کہا تھا وہ مین نے
آج سب بیان کیا اہل شہر نے بہت ڈھونڈھا مگر کہین عمرو ثانی کا پتہ نہ ملا ایک بات عجیب ہوئی کہ
سب کے سرون سے ٹوپیان غائب ہوگئین اور میری بھی کلاہ فقیری غائب ہو گئی اتنا تو مجھے معلوم
ہوگیا کہ یہ کام عمرو کا ہے لیکن پتہ اُسکا نہین معلوم ہوا مقبول سامری نے کہا اے خرقہ پوش عمرو
اسوقت بھی یہین کہین موجود ہے اور آج کی شب تیر نہین گذریگی تا بسحر عمرو ثانی تمھین قتل کر ڈالے گا
اگر تم اُسے گرفتار کر لینا تو ہرگز ہرگز اُسکی باتون مین نہ آنا فوراً قتل کر ڈالنا خرقہ پوش نے
کہا مین جیسے ہی اُسے پاؤنگا زندہ نہ چھوڑونگا مقبول سامری نے کہا لاکھ کچھ ہو مگر آج کی شب
تم عمرو ثانی کے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگے خرقہ پوش نے کہا جہانتک میرا امکان ہے مین عمرو
کو زندہ نہ چھوڑونگا میرے سامنے اگر ہیئت تبدیل کرکے آیگا رنگ و روغن عیاری کا اُڑ جائیگا

مجھے معلوم ہوگا فوراً قتل کرونگا ایک لمحہ زندہ نہ رہنے دونگا دیر تک خرقہ پوش مقبول سامری سے
ایسی باتین کرتا رہا جب رات بہت آئی تو مقبول سامری نے کہا ای خرقہ پوش اب تک تو کوئی
نہین آیا رات زیادہ آئی ہی مین جاتا ہون خرقہ پوش نے کہا تم جاؤ مین آج شب بھر بیدار رہونگا
مقبول سامری تو اپنی طرف روانہ ہوا خواجہ عمرو گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ سے نکلے ایک گوشے
مین آکے اپنی صورت مقبول سامری کی بنائی اور ایک پتلا ماش کے آٹے کا بناکر اسمین بیہوشی
بھری اُسکو بیچو پر لادے کے چلے حجرے کے قریب آکے آواز دی ای خرقہ پوش مع خنجر باہر آ مین نے
عمرو کو گرفتار کیا خرقہ پوش خنجر لے کر باہر نکلا اُسکو چلے تو خیال آیا تھا کہ شاید مجھے عمرو
ثانی پکارتا ہو کوئی مکر کریگا مگر جب اُسنے پشت پر لدا ہوا ایک آدمی دیکھا چراغ اُٹھا یا دیکھا واقعی ایک
عیار کو مقبول سامری بیچو پر لادے ہوئے کھڑا ہی خرقہ پوش باہر آیا مقبول نقلی نے کہا ای
خرقہ پوش مین نے اسے بڑی کوشش سے گرفتار کیا ہی مبتلاے سحر ہی بے حس و حرکت ہی
مین اپنا سحر بھی نہ اُتارونگا یونہین زمین پر لٹائے دیتا ہون تم ذبح کر ڈالو خرقہ پوش نے کہا آپ نے
میری جان بچائی جلدی اسکو زمین پر لٹایئے مقبول نقلی نے عمرو مصنوعی کو زمین پر لٹایا خرقہ پوش
نے بڑھکر اُسکے گلے پر خنجر پھیر دیا پتلے نے کٹتے ہی خون کے عوض کچھ خاک اُڑی خرقہ پوش
دم سے ریکھکر اکڑ زمین پر گرا خواجہ عمرو نے نعرہ کیا منم عمرو ثانی نعرہ کر کے خرقہ پوش پر جا پڑا
خنجر مارا کہ شکم اُس ملعون کا چاک ہوا اُسکے مرتے ہی ایک آفت برپا ہوئی لاش اسکی جلنے لگی
سناٹا ہوگیا خواجہ عمرو نے مارے خوف کے گلیم اوڑھ لی جب لاش اسکی بالکل جلکر خاک سیاہ ہوگیا
تب ایک آواز مہیب آئی کہ کشتی مرا نام من خرقہ پوش سامری بود اب ہوا بھی درست ہوئی درخت
بھی تھمے چاندنی بھی نکل آئی خواجہ عمرو نے گلیم اُتاری اُس خاک کو تو زمین کھود کے ایک گڑھے
مین بھر دیا اور اپنی صورت خرقہ پوش سامری کی بنا کے اُسی حجرے مین مرگ چھالے پر جا بیٹھے رات
چونکہ بہت کم باقی تھی تھوڑے عرصے مین صبح ہوئی خواجہ عمرو نے دل مین خیال کیا کہ
ایسا نہو کہ مقبول سامری کچھ آفت برپا کرے اُس ملعون کی بھی خبر لینا ضرور ہی ابھی شہر مین جانا
مناسب نہین ہی اِس ملعون کو بھی واصل جہنم کرون تو شہر کی جانب چلون یہ سوچ کے خواجہ عمرو نے
بہار تنگ قبا کو زنبیل سے نکالا بہار تنگ قبا کی جو آنکھ کھلی اپنے کو قدمگاہ سامری پر
پایا دیکھا سامنے خرقہ پوش سامری بیٹھا ہی اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ شاید میرے مسلمان
ہونے کی خبر دادا کو ہوگئی انھون نے خواجہ عمرو کو بھی قتل کیا اور مجھے بھی تعذیب دینے کے
لیے یہان بلایا ہی جی مین کہتی ہی ای بہار اب تو جو دین اختیار کیا اُس سے منحرف ہونا خلاف ہی اگر خرقہ پوش
سامری مار بھی ڈالے تو سامری پرستی اختیار نہ کرون خدا ضرور مدد کریگا اگر زندہ بچین گے تو صاحبقران
ثانی کے پاس پہونچین گے وہان جا کر رہین گے اسنے جو یہ سمجھا سکوت کیا خواجہ عمرو نے کہا ای بہار
چپ کیون ہو شاید مجھے نہین پہچانا منم عمرو ثانی ای بہار تنگ قبا مین نے خرقہ پوش کو
واصل جہنم کیا مگر ابھی ایک کافر باقی ہی اُسکا پتہ تجھ سے معلوم ہو جائیگا بہار تنگ قبا بہت
خوش ہوئی کہا خواجہ عمرو کیا کارنمایان کیا مجھ سے آپ کیا تحقیق فرماتے ہین ارشاد کیجیے خواجہ نے

اے بہار مقبول ساحری کون شخص ہے شب کو تمہارے باپ کے پاس آیا تھا اُسنے کل حال بتایا تھا
مین نے اُسکی صورت بنکر عیاری کی تھی وہ اگر زندہ رہیگا ضرور فساد برپا کریگا اُسکا بھی قتل ہونا واجب
و لازم ہے جب تک اُسکو نہ قتل کرلونگا شہر مین نہ جاؤنگا بہار تنگ قبا نے کہا مین مقبول ساحری
سے واقف نہین آج آپ کی زبانی سُنا ہے خواجہ عمرو بہت متردد ہوئے مگر خرقہ پوش کی شکل
بنے ہوئے بیٹھے رہے وہ دن بھی گذرا آفتاب غروب ہوا خواجہ عمرو نے حسب قاعدہ چراغ روشن
کیا بہار تنگ قبا سے کہا اب وہ آتا ہوگا تم کہین پوشیدہ ہوجاؤ بہار ہٹ گئی ایک گوشے
مین جاکے ٹھہری خواجہ عمرو وہین بیٹھے رہے جب رات زیادہ گئی تو خواجہ نے ایک پتلا ویسا ہی
اپنی صورت بناکر سامنے لٹا دیا اور آپ خاموش بیٹھے رہے تھوڑی دیر کے بعد وہی ساحر آیا خواجہ
عمرو کو بصورت خرقہ پوش دیکھکر مسکرایا کہا اے خرقہ پوش تنے عمرو کو گرفتار کرلیا قتل نہ کرڈالا
خواجہ عمرو نے اُسکے تیور بُرے جو دیکھے چاہا اُٹھ کر گلیم اوڑھون مگر مقبول ساحری نے
اشارہ کیا عمرو کے ہاتھ پاؤن بیکار ہوئے زمین پر گر پڑا مقبول ساحری نے ایک دستک دی ایک
ساحر آکے موجود ہوا مقبول ساحری نے اُس سے کہا اے سفاک جا عمرو کو لیجا مین صبح کو اسے قتل
کرونگا سفاک تو عمرو کو لیکر روانہ ہوا اور آتا جلا مقبول ساحری غرق زمین ہوا بہار نے جو
یہ سوکہ دیکھا کہ خواجہ عمرو کو ایک ساحر لیے جاتا ہے تڑپ کے بلند ہوئی برق بنکر گری سفاک کے
دو ٹکڑے ہوگئے خواجہ عمرو کو چھین کر زمین پر لائی سحر اُتارا خواجہ عمرو ہوشیار ہوئے دیکھا بہار
تنگ قبا سامنے کھڑی ہے خواجہ نے کہا بہار یہ تو بڑے غضب کی بات ہے مین جانتا ہون کہ وہ
ساحری مین سب سے زیادہ ہے اُس سے تمہارا کچھ زور نہ چلیگا وہ اب تھوڑی دیر مین آکے مجھے اور تمہین
پکڑ لیجائیگا بہار نے کہا پھر خواجہ کیا کرنا چاہیے خواجہ نے جواب دیا خدا مالک ہے کچھ تردد نہ کرو
اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے نکل چلو جب سردارون کو خبر دیکے ملینگے تو اسکا انتظام
کرینگے بہار تنگ قبا نے یہ سنکر چاہا کہ مین ایک تخت سحر تیار کرون اور خواجہ کو یہان سے
لیکر چلون کہ ایک بار ستاتا ہوا خواجہ عمرو نے چاہا مین پوشیدہ ہون کہ مقبول نے نعرہ کیا باش
او عمرو اب میرے ہاتھ سے بچ کے کہان جائیگا اُسوقت خواجہ نے خدا کو یاد کیا مقبول قریب
آگیا چاہتا ہے کہ سحر کرون اور ہاتھ پاؤن عمرو کے بیکار کردون کہ ایک برق گری مقبول نے نگاہ اُٹھا کے
اوپر دیکھا کہ خواجہ عمرو نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے چاہا اسنے کہ مین حلقون کو جلا دون
خواجہ عمرو نے فرصت نہ دی جھٹکا مارا جب مارا مقبول بیہوش ہوکے زمین پر گرا خواجہ عمرو
نے خنجر مارا کہ شکم اُس جھیا کا چاک ہوا مرتے ہی اُسکی بھی لاش جلنے لگی تھوڑی دیر کے بعد
آواز آئی کشتی مرا نام مین مقبول ساحری ہون خواجہ عمرو نے شکر خدا کیا اور پھر اپنی صورت
خرقہ پوش کی بناکر اسی حجرے مین آئے بہار تنگ قبا بھی بہت خوش ہوئی خواجہ عمرو کی بڑی
تعریف کی خواجہ عمرو نے کہا اے بہار اہل شہر اگر یہ خبر سُن پائینگے سب میری اور تمہاری جان کے دشمن
ہوجائینگے ان لوگون کو بھی سزا دینا ضرور ہے بہار نے کہا خواجہ پھر جو کچھ کہو خواجہ عمرو نے کہا اے
بہار تم اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بناؤ اور شہر مین جاکر حاکم شہر سے کہو کہ خرقہ پوش ساحری نے

عمرو کو قتل کیا ہی اسکی خوشی کرنا منظور ہی لہذا تمہین بلایا ہی جب حاکم شہر یہان آجائیگا سب کام درست
ہو جائینگے بہار نے اسی وقت اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی اور جانب شہر روانہ ہوئی
یہان آکر لوگون سے دریافت کیا کہ حاکم شہر کا کیا نام ہی لوگون نے کہا مغرور مینوش نام ہی بہار
نے کہا ہمین خرقہ پوش ساحری نے بھیجا ہی ایک ضرورت ہی ہم حاکم شہر تک جائینگے کچھ پیام کا
پہونچائینگے خرقہ پوش کا نام سنکر لوگون نے بہار کو دربار مغرور مینوش مین پہونچا دیا مغرور
مینوش نے اسکو دیکھکر کہا اے ساحر تو کون ہی تیرا کیا نام ہی کہان سے آتا ہی کیا کام ہی بہار نے کہا
مجھے اژدر خوار صحرا نشین کہتے ہین خانگاہ سامری میری جاے مسکن ہی مجھے خرقہ پوش ساحری
نے آپ کے پاس بھیجا ہی اور یہ پیام دیا ہی کہ ہمنے خواجہ عمرو کو عنایت سامری سے قتل کیا لہذا اسکی
خوشی کرنا ضرور ہی آپ بیشتر ہمارے پاس ہو جایے کچھ صلاح آپ سے کرنا ہی مغرور مینوش نے اسی وقت
ایک تخت طلب کیا طرف خرقہ پوش ساحری کے روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد تخت اسکا
کوہ قدمگاہ سامری پر آکے پہونچا یہان خواجہ عمرو نے ایک گنوار کو مار کے اپنی صورت بنایا تھا
اور لاشہ اسکا اپنے مرگ چھالے کے آگے ڈال دیا تھا جیسے ہی مغرور مینوش آگے پہونچا تخت
سے اترکے حجرے مین آیا دیکھا لاشہ ایک عیار کا پڑا ہے بہت خوش ہوا خواجہ عمرو نے کہا مین نے
تمکو اسواسطے بلایا ہی کہ یہ ایسا شخص قتل ہوا ہی جسکی وجہ سے اہل اسلام بے دست و پا ہوگئے لہذا
اسکی خوشی کرنا ضرور ہی تو ایک روز ایسا معین کرو کہ تمام اہل شہر جمع ہون اور یہان سب کی دعوت ہو
مغرور نے کہا آپکو اختیار ہی جس روز فرما دیجیے سب جمع ہو جائین خواجہ عمرو نے کہا جسدن تم
مناسب جانو اپنے شہر مین سب کو اطلاع کرا دو مغرور مینوش نے کہا کچھ بیان تو فرمایئے کہ اسکو
آپ نے کیونکر قتل کیا خواجہ عمرو نے کہا کہ شب کو جب سامری میرے پاس آئے اور صحبت شراب
وکباب برپا ہوئی اور کنیزان سامری مصروف رقص ہوئین اسوقت عمرو ایک کنیز کی صورت
بنکر آیا مین نے اسکو پہچان لیا گرفتار کر کے فوراً قتل کر ڈالا بلکہ تھوڑی سی شراب سامری کی جھوٹی
ابھی تک ایک جام مین رکھی ہی تاثیر اسکی یہ ہی کہ جو کوئی اس شراب کو پی لے روشن ضمیر ہو جاے تمہارا
جی چاہی تو پی لو مغرور نے کہا مین ضرور پیونگا عمرو نے جام اٹھا کے مغرور کو دیا مغرور نے وہ جام پیا
پیتے ہی اسکا سر چکرایا گھبرا کے چاہا اپنے مقام سے اٹھون بیہوشی اثر کر چکی تھی رو بزمین گرا بیہوش ہو گیا
خواجہ نے اٹھکے اسکی زبان مین سوزن دے کر کمند سے مشکین باندھ کے ہوشیار کیا آنکھ جو مغرور
کی کھلی اپنے کو گرفتار پایا خواجہ عمرو سامنے آئے کہا او مغرور بہتر اسی مین ہی کہ لعنت کر سامری و
جمشید پر ورنہ بہت پچھتائیگا اپنی جان سے جائیگا علاوہ اسکے خواجہ نے بہت سی باتین
تردید مذہب سامری پرستی کی ایسی بیان کین کہ مغرور نے سامری پرستی سے توبہ کی اشارہ کیا کہ خواجہ عمرو
مجھے رہا کرو مین بصدق دل مسلمان ہونگا خواجہ نے اسکی پیشانی کو دیکھا ظلمت کفر سے خالی پایا نور
اسلام کی ضیا نظر آئی خواجہ عمرو نے اسکی زبان سے سوزن نکال کے کھول دیا مغرور بصدق دل مسلمان ہوا
کہا خواجہ آپ جو کچھ فرمایئے مین بسر و چشم بجا لاؤن خواجہ عمرو نے کہا اپنے اہل شہر کو ترغیب دے کہ
سب سامری و جمشید پر لعنت کرین اور اس مذہب باطل کو ترک کر کے اسلام قبول کرین مغرور نے کہا

خواجہ آپ شہر مین تشریف لے چلئے مین اسکا انتظام بہت اچھی طرح سے کرونگا خواجہ عمرو مع بہار تلک تب مغرور کے ہمراہ شہر مین تشریف لائے مغرور نے دربار عام کیا سب باشندگان شہر جمع ہوئے مغرور نے پکار کے کہا کہ ای حاضرین دربار مین نے آج سے سامری وجمشید پر لعنت کی اور مذہب اسلام اختیار کیا لہذا جسکو مذہب سامری ترک کرنا منظور ہو اسلام قبول کرے اور جسے اسلام سے انکار ہو میرے ملک سے نکل جائے بہت سے آدمیون نے اسلام اختیار کیا بہت سے لوگ شہر چھوڑ کے نکل گئے مغرور مینوش نے خواجہ عمرو کی دعوت کی بزم عیش وعشرت منعقد ہوئی ساقیان سیمین عذار پری وشان حور رخسار حاضر بزم ہوئین جام شراب گردش مین آیا ایک نازنین نے وسط محفل مین آکے اپنے سازندون کو بلا کے یہ غزل شروع کی (غزل)

ہی ابھی کہ ترے کمر نہین ہی
یہ آہ تو بے اثر نہین ہی
دل میرا ابھی کو پھیر دیجیے
گل کا دامن بھی تر نہین ہی
معدوم ہی بس دہن بھی یونہین
جسکو خالق کا ڈر نہین ہی
وہ لیتے ہین چٹکیے غم مین میرے
نالون مین اگر اثر نہین ہی
اک بوسہ وہ دیکے دل جگر لین
دل میرا تری کمر نہین ہی
منہ کھول کے بولے وہ شب وصل
ہی باغ مین شب سحر نہین ہی
کیون سہتا ہون ظلم ابرو مین
کچھ اسکی تجھے خبر نہین ہی
زندہ ری بیخودی الفت
منظور نظر اگر نہین ہی
پہلو سے جو میرے لے گئے تم
جسطرح تری کمر نہین ہی
گھر ہی عالم کی شوخیون کا
دماغ مین درد سر نہین ہی
کیون تجکو ہی دھیان اُسکا اے دل
اُنکا تو کوئی ضرر نہین ہی
کہتے ہین وہ معرکہ مین مجھ سے
اب بھی یہ کہو سحر نہین ہی
وہ تیری گلی مین کس کی ہی قبر
الفت مجھے اُسنے گر نہین ہی
نالہ جو ہی نارسا تو بس خیر
اپنا بھی مجھے خبر نہین ہی
رونی ہی چمن مین خاک بلبل
پھر کیا ہی وہ گر جگر نہین ہی
وہ بھی ڈرتا ہی تجھ سے اے بت
چشم بت فتنہ گر نہین ہی
دل تھامے ہوئے بھر آئے کیون تم
جسکو تری کچھ خبر نہین ہی
تم ہوکے نہ آنا اک نہ اک دن
گر پاؤن ہٹے تو سر نہین ہی
نکل چاندنی سے کٹھے مین صاحب
جسپر کوئی توجہ گر نہین ہی

نازنین نے اس سوز وگداز سے اس غزل کو گایا کہ اہل محفل کی آنکھون مین آنسو بھر آئے سب نے تعریف کی شب بھر یہی صحبت رہی جب صبح ہوئی تو خواجہ نے مغرور سے کہا ای مغرور اب ہمین رخصت کرو بہت دور جانا ہی درمیان مین بڑے بڑے معرکے پڑینگے شکر ہی خدا کا کہ اُسنے دو موذیون سے تو نجات دی مغرور نے کہا خواجہ آپ کہان تشریف لیجائیے گا خواجہ نے کل کیفیت اپنے آنے کی بیان کردی مغرور متردد ہوا کہا خواجہ اب آپ تشریف نہ لیجائیے کیونکہ اُس ملعون سے سامنا ہوگا جو اسوقت سحر مین اپنا نظیر نہین رکھتا ہی ہر وقت ایک آئینہ اسکے روبرو رکھا رہتا ہی کیفیت آئندہ کا معائنہ کرتا رہتا ہی ایک ہفتہ پیشتر کی خبر اُس بدسیر کو معلوم ہوجاتی ہی اہل اسلام کے نام کا دشمن ہی میرے نزدیک تو آپ وہان تشریف نہ لیجائین صاحبقران کو جا کے اطلاع کیجیے جب وہ تشریف لائینگے بزور سحر اعظم اُس ملعون کو قتل کرینگے راستہ کھل جائیگا صاحبقران دشمنخوار کو بھی قتل کرکے بدیع الزمان وغیرہ کو رہا کرینگے خواجہ نے جواب دیا کہ ای مغرور ہر وقت مین خدا معین ومددگار ہی مجھے تم وہان کا پتہ بتادو مین وہان تک پہونچ جاؤن پھر تو جو خدا چاہیگا وہ

ہوگا معزور نے کہا خواجہ مین آپ کو تنہا نجانے دونگا مین بھی ہمراہ چلونگا مین اُس سے سحر مین کم ہون مگر جو
کچھ ہو خواجہ نے معزور کا ہمراہ لینا مناسب نجانا آپ اور ملکہ بہار اسطرف چلے راہ مین خواجہ نے کہا
ملکہ یہ جو مقام ملیگا اسکا کیا نام ہی اور یہان کا مالک کون ہی بہار نے جواب دیا کہ خواجہ نام تو اس باغ
کا قصر زعفران زار ہی مگر بعض لوگ اُسے آئینہ خانہ جمشیدی بھی کہتے ہین کیونکہ مالک اُس
باغ کا مرآۃ صاف باطن ہی اُسکے پاس ایک آئینہ رکھا ہی جو کیفیت گذرنے والی ہوتی ہی ایک
ہفتہ پیشتر معلوم ہوجاتی ہی خواجہ عمرو نے کہا ای بہار میرے پہونچنے کی بھی خبر اُسکو ہوجائے گی
بہار نے کہا ضرور بلکہ معلوم ہوگیا ہوگا اُسنے انتظام کرلیا ہوگا آپ کے پہونچتے پہونچتے دیکھیے وہ کیا
کرتا ہی خواجہ نے کہا خدا مالک ہی کوئی کچھ نہین کرسکتا یہ کہتے ہوئے خواجہ عمرو چلے جاتے ہین کہ ایک
دھوان نظر آیا خواجہ عمرو نے بہار سے پوچھا یہ دھوان کیسا معلوم ہوتا ہی بہار نے کہا خواجہ یہی باغ ہی
گرد اسکے دھوان ہی اس سبب سے معلوم نہین ہوتا ہی خواجہ نے کہا یہ دھوان گرد باغ کے کیون ہوتا ہی بہار
نے کہا معلوم ہوتا ہی سحر سے گرد باغ آگ پھیلائی ہی اُسی سے دھوان اُٹھتا ہی کیا عجب ہی جو خندق بھی
ہو خواجہ نے کہا پھر اس آتش سے کیونکر گذر ہوگا بہار نے کہا خواجہ یہ تو ایک چھوٹی سی بات ہی اس
آتش کو جب آپ طے کر جائیے گا تو اس سے زیادہ سختیان پیش آئنگی خواجہ نے کہا پروردگار سب آسان
کردیگا بہار نے کہا خواجہ اب میرا ہمراہ رہنا مناسب وقت نہین ہی وقتاً فوقتاً حاضر ہوتی
رہونگی اب بسم اللہ کرکے تشریف لیجائیے مین اُدھر جاتی ہون خواجہ نے قبول کیا بہار سحر
کرکے بلند ہوئی مثل ستارہ کے چمکی اور غائب ہوگئی خواجہ نے صورت اپنی تبدیل کی طرف اُس باغ
کے روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کرکے قریب اُس دھوین کے پہونچے خواجہ نے دیکھا ایک
خندق گرد باغ کے معلوم ہوتی ہی خندق مین سے شعلہ ہائے آتش نکل رہے ہین اگر کوئی جانور بھی اُس
طرف سے اُڑکے اندر باغ کے جانا چاہتا ہی تو شعلہ ہائے آتش اونچے ہوکے اُسکو جلا دیتے ہین کباب
ہوکر اُسی آگ مین گرتا ہی جل کر خاک ہوجاتا ہی خواجہ اس کیفیت کو دیکھکر ایک جانب چلے
گئے چند قدم کے بعد خواجہ کو ایک درخت ملا سایہ دار پھول اُسکے نہایت خوبصورت خواجہ زیر نخل
ٹھہرے ہوا جو سرد چلی آنکھ خواجہ کی بند ہوگئی قضا سے کار مرآۃ صاف باطن کو اسکو آئینے نے
خبر دی تھی کہ خواجہ عمرو اس باغ مین آنے والے ہین اُنکے آنے سے فساد ضرور برپا ہوگا جسطرح بن
اُس قابل ساحران کو اپنے باغ مین نہ آنے دو مرآۃ نے آگ روشن کی تھی اور آپ برائے تلاش
باہر باغ سے پھرا کرتا تھا اور ملازمون کو بھی حکم دیا تھا کہ جو عمرو کو گرفتار کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا ملازم
بھی شب و روز اسی فکر مین پھرا کرتے تھے کہ مرآۃ جو گھومتا ہوا اس درخت کے سامنے آیا ایک مسافر کو سوتے
پایا قریب جاکے دیکھا تصویر عمرو کی پاس تھی تصویر کے خلاف شکل پائی گمان دفع ہوا مگر اسکے آنے کی وجہ سے خواجہ کی آنکھ
کھل گئی دیکھا سامنے ایک ساحر ضعیف لباس فاخرہ پہنے ہوئے کھڑا ہی خواجہ نے سلام کیا مرآۃ نے جواب سلام علیکم
اللہ کہا ای شخص تو کون ہی خواجہ نے کہا مین ایک مرد مسافر ہون مگر آپ فرمائیے کہ اس صحرا مین کیون تشریف لائے
ہین اور اسم اقدس سے مطلع کیا ہو مرآۃ نے کہا میرا نام مرآۃ صاف باطن ہی یہ جو سامنے آتش معلوم ہوتی ہی
اسکی پشت پر میرا باغ ہی یہ آگ مین نے برائے حفاظت روشن کی ہی مین دو متنفر ہون جو کچھ گذر چلا ہوتا ہی ایک

ہفتہ پیشتر اسکی خبر سب کو دیتا ہون اسوقت مین اپنے مقام سے برائے تلاش عمرو اُٹھا تھا حالات
دریافت کرنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عمرو اس ہفتے مین ضرور آئیگا اور فساد پھیلائیگا خواجہ نے کہا عمرو کیا
چیز ہی اگر عمرو آئیگا تو زید کیا کریگا اور بکر کہان جائیگا ارے صاحب دل لگی نہ کیجئے مراۃ نے ہنسکر جواب دیا
کہ عمرو ایک آدمی کا نام ہی وہ عیار ہی خواجہ نے کہا عیار کسے کہتے ہین مراۃ نے کہا وہ ایسا شخص
ہی جسنے لاکھون ساحرون کو جان سے مار ڈالا اور اُسکی موت دست ساحران سے نہین ہی وہ دشمن ساحران
ہی اگر یہان آئیگا تو ضرور فساد پھیلائیگا خواجہ نے کہا کیا وہ سحر مین سب سے بڑھ کے جاتا ہی مراۃ نے کہا وہ
ساحر نہین ہی خواجہ نے کہا جب وہ ساحر نہین ہی تو آپ کیون خوف کرتے ہین اگر وہ یہان آئے آپ سحر
کر دیجیے اُسکو گرفتار کرکے قتل کر ڈالیے مراۃ نے کہا اُسکی تو قضا ساحر کے ہاتھ سے ممکن نہین اور گرفتار
ہو جانا بھی امر آسان نہین ہی بہت مشکل ہی اگر وہ قتل ہو تو اہل اسلام کچھ بنا نہین سکتے ہین جو کچھ کام کرتا
ہی عمرو کرتا ہی وہ لوگ بھی شجاع تیغ زن صف شکن بہادر ہین لیکن غیر ساحر ہین عمرو اگر ساحرون
کو قتل نہ کرے تو اہل اسلام کو لشکر ساحران پر فتح نہو خواجہ عمرو نے کہا مین بھی عمرو کو دیکھون کہ وہ کیسا
آدمی ہی کیون صاحب اسکے کئی آنکھین ہین مراۃ نے کہا ای مرد ساذج تو بالکل احمق ہی وہ مثل انسان کے وہ بھی
ہی خواجہ نے کہا مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون جہان عمرو ملجائیگا مجھے ضرور دکھا دیجئے گا مین اُس سے
کچھ باتین کرونگا مراۃ نے کہا ای شخص کیون اپنے مال [illegible] اسباب کے پیچھے پڑا ہی اگر عمرو مل جائے گا
تجھے قتل کرکے مال و اسباب اپنے قبضے مین کریگا مسافرت مین کوئی اپنا بھی نہین ہی جو تیری لاش
دفن کردے طعمۂ زاغ و زغن ہو جائیگا اہل وطن تیرے منتظر ہین گے خواجہ نے کہا واہ جب مین اُنسے
کہونگا کہ مین آپ کا دوست ہون تو وہ مجھے کیون قتل کرینگے مراۃ نے کہا وہ ایسی دوستی سے روپے
کو اچھا جانتے ہین خواجہ اور مراۃ یہ باتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین کہ سامنے سے ایک ہرن چوکڑیان
بھرتا ہوا نکلا خواجہ نے کہا ای مراۃ صاف باطن دیکھو عمرو آتا ہی مراۃ نے کہا کہان خواجہ نے کہا ابھی
ابھی میرے دیکھتے دیکھتے آدمی سے ہرن بنگیا ہی جلدی سے سحر کرو مراۃ تو اسطرف متوجہ ہوا خواجہ نے
حلقۂ کمند کے اُسکے گلے مین ڈال دیے پلٹ کے چاہا کہ سحر کرے عمرو نے خنجر مارا کہ شکم اُسکا چاک چاک
ہوا اُسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا آوازین مہیب آنے لگین اسی عالم مین ایک پنجہ آ کر خواجہ عمرو کو اُٹھا لیگیا
خواجہ بہت کچھ تڑپے پر کچھ بس نہ چلا جہوڑ الٰہی لیگیا خواجہ بیہوش ہو گئے تھے جب تھوڑی دیر کے بعد
آنکھ خواجہ کی کھلی اپنے کو ایک صحرا مین زیر نخل پایا دیکھا بہار رشک قبا زانو پر سر لیے ہوئے بیٹھی ہی خواجہ
نے کہا ای بہار مین کہان ہون بہار نے کہا خواجہ آپ قریب شہر آتشخوار جادو ہین خواجہ نے کہا مجھے یہان
کون لایا بہار نے کہا خواجہ مین لے آئی اگر تھوڑی دیر آپ اور وہان ٹھہر جاتے تو بڑا غضب ہوتا پھر عمر بھر راستہ نہ ملتا
خواجہ نے کہا اسکا کیا سبب ہی بہار نے کہا ملکہ تیغ سحر نگار دختر مراۃ کی بلا کی ساحرہ ہی اسے خبر ہو گئی تھی راستہ بند کرنا
چاہتی تھی پہلے راستہ بند کر دی پھر آپکی تلاش مین نکلی آپ کو یہان پاتی زندہ نہ چھوڑتی خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ مین
اسوقت وہان پہونچ گئی اب یہانسے تھوڑی دور پر ایک پہاڑ ہی وہان ایک بت رکھا ہی روز صبح کو تمام اہل شہر اسکے
پوجنے کو آتے ہین سب نے یہ مشہور کیا ہی کہ یہ اصل مین خداوند ہین مگر ابھی ظہور نہین فرمایا جب ظہور کا وقت آویگا
تمام عالم کو اپنا بندہ بنا لیوینگے وہین آتشخوار بھی آتا ہی وہان سے پانچ کوس پر آتشخوار کا باغ ہی اب آپ تشریف

لیجا مجھے مین پھر کسی وقت حاضر ہونگی ہمراہ رہنا میرا مناسب نہین ہو بہار تو یہ کہکر غائب ہوئی کہ خواجہ جو چلے تو تھوڑی دیر مین اس کوہ پر آکے پہونچے جہان وہ بت رکھا تھا دل مین خیال کیا کہ اب شہر مین یونہین چلے جانا مناسب نہین ہو اس پہاڑ پر ٹھہرون اہل شہر کی کیفیت دیکھ لین یہ سوچ کے خواجہ اُس پہاڑ پر آئے دیکھا ایک حجرہ سنگ سرخ کا بنا ہو جسمین ایک بُت بڑا رکھا ہو خواجہ قریب اُس بُت کے گئے دیکھا برابر اُس بت کے ایک چاہ عمیق بنا ہو خواجہ نے جھانک کے اس چاہ کے اندر دیکھا کچھ روشنی معلوم ہوئی کچھ آواز آدمیون کی فریاد و فغان کی سنائی دی خواجہ حیران ہوئے کہ یہ کون فریاد کرتا ہو پھر سوچے ایسا نہو کوئی آفت آجائے یہان سے ہٹ چلو اور عقب حجرہ سے نقب لگا کر نیچے اُس بُت کے مہرۂ نقب توڑین اور وہین سے بیٹھ کے اہل شہر سے گفتگو کرین یہ سوچ کے خواجہ نے ایسا ہی کیا اور بُت کے نیچے آکے بیٹھے وہ رات تو یونہین بسر کی جب صبح ہوئی تو سب کے پہلے عیار آتشخوار اُسطرف آیا اسنے خیال کیا کہ جب مین اِدھر آیا ہون تو خداوند کو سجدہ بھی کرون یہ سوچ کے عیار کہ اسکا نام میمون تیز قدم ہو اوپر اُس کوہ کے آیا یہان خواجہ نے مہرۂ نقب توڑا تو بُت کو بھی اندر سے خالی پایا خواجہ بہت خوش ہوئے اور بفراغت اُس بُت کے اندر بیٹھے عیار نے آکے بت کو سجدہ کیا اور ہاتھ باندھ کے عرض کرنے لگا کہ یا خداوند مین جسکی تلاش مین نکلا ہون ▪ مجھے ملجائے خواجہ کہ بت کے اندر موجود ہین جیسے ہی اُسنے یہ بات کہی بت کے اندر سے آواز آئی کہ جا تیری مراد بر آئیگی عیار حیران حیران چہار جانب دیکھنے لگا بت مین آواز آئی کیا چارون طرف دیکھتا ہو ہم خداوند عیار کانپ گیا اور کہا اے خداوند اب آپ ظہور فرمایئے سب کو اپنا جمال دکھایئے بت مین سے آواز آئی کہ جا کر ہمارے بندۂ خاص آتشخوار کو خبر کر دو کہ خداوند نے یاد فرمایا ہو عیار وہان سے دوڑا ہوا آتشخوار کے پاس آیا آتشخوار اسوقت سو رہا تھا اسنے پاؤن دبا کے جگایا کل حال کہہ سنایا آتشخوار جلدی مین اپنے مقام سے اٹھا میمون کے ہمراہ ہوا تھوڑے عرصہ مین دونون اُس پہاڑ پر پہونچ گئے اور بہت لوگ جو اُسکے ہمراہ آگئے تھے تا خواجہ نے کسی سے بات نہین کی جب آتشخوار آکے پہونچا تو اُسنے سجدہ کیا اور کہا خداوند حسب طلب آپکا بندہ حاضر ہو بت مین سے آواز آئی او بیوقوف قدرت اندھے نہین ہین روشپست یکسان دیکھتے ہین جب تو اپنے مکان سے چلا تھا اسیوقت ہمکو معلوم ہو گیا تھا اور جو لوگ بہ جا کے آئے تھے یہ دیکھ کے دنگ ہو گئے سب یکطرف جمع ہونے لگے بت مین سے آواز آئی اے بندو اسوقت تم سب کے ٹھہرنے کی یہان ضرورت نہین قدرت کچھ راز کی باتین اپنے بندۂ خاص آتشخوار سے کرینگے جب ان باتون سے فراغت پا لینگے تب تم سبھون کو بلا لینگے بعضون نے کہا بھی اگر قدرت کی مرضی ہو تو ہم لوگ باہر ٹھہرے رہین بت مین سے آواز آئی کہ زیادہ باتین نکرو مقام ادب ہو چلے جاؤ آتشخوار نے کہا بھائیو ضد نکرو چلے چلے جاؤ یہی کیا تمنے کسی اور کا معاملہ مقرر کیا ہو یہ قدرت کی بات ہو جو کچھ فرماتے ہین اسکو بسر و چشم بجا لاؤ دیر نکرو باہر جاؤ سب لوگ بمجبوری وہان سے سجدہ کرکے باہر آئے آتشخوار نے عیار سے کہا دیکھو کوئی یہان ٹھہرنے نہ پائے عیار نے دیکھا سب باہر چلے گئے ہین میمون اندر آیا کہا حضور سب چلے گئے ہین کوئی بھی وہان باقی نہین ہو آتشخوار نے بت کے سامنے ہاتھ باندھ کے کہا اب کیا ارشاد قدرت ہو بت مین آواز آئی اے بندۂ خاص اب بے ہمارے ظہور کے انتظام درست نہوگا آج تک بہت سے بندے ہمارے دعوی خدائی کیلئے گر انتظام درست نہ کیا اور نہ ہو سکا اول تو مسلمانون کے ہاتھ سے ساری بستون کو ضائع کرایا اگر کسی قابل ہوئے ایسا کیون ہونے دیتے دوسرے بہت سے طلسم برباد کر دیئے اب بے ظہور قدرت کچھ نہوگا اے بندۂ خاص تونے کیا انتظام کیا ہو آتشخوار نے عرض کی کہ قدرت خوب جانتے ہین بت مین سے آواز آئی واقعی تو نے بہت بڑا کام کیا جو سوا ان اسلام کو گرفتار کیا گر ایسا نہو

کہ وہ لوگ تازمان ظہور قدرت کوئی فکر کرکے نکل جائیں اور پھر قدرت کو تکلیف ہو آتشخوار نے کہا کہ وہ
سحر میں ایسے مبتلا ہیں کہ نکل نہیں سکتے جسوقت جمشید ثانی مالک دربند بہارستان سلیمانی نے
انکو گرفتار کیا تھا ایسا سحر کامل کیا کہ اب اگر خود بھی رہا کرنا چاہیں تو بے چالیس روز کے سحر اثر نہیں سکتا
پھر بت میں سے آواز آئی کہ اے آتشخوار جمشید وغیرہ کو اطلاع دو کہ ہماری زیارت کو آئیں اور اے آتشخوار
کیا تم ہمارا جمال باکمال دیکھو گے آتشخوار نے عرض کی خداوند میں بہت مشتاق ہوں کہا کہ تم جمشید ثانی اور
مضراب ذی نواز کو بلا لاؤ قدرت انہیں بھی جمال دکھائیگی آتشخوار جادو اسی وقت سجدہ کرکے
پیچھے ہٹا باہر آکے پر پرواز پیدا کرکے بروے ہوا اڑتا ہوا چلا تمام دن اوسنے زمین پر بسر کیا قریب شام شہر
جمشید ثانی میں آکے پہونچا جمشید کے سامنے آیا سلام کیا جمشید نے کہا اے آتشخوار جادو میں تمکو
بلانے والا تھا میرا قصد ہے کہ لشکر اسلام میں اور جو کچھ سردار باقی رہگئے ہیں انکو بھی گرفتار کرکے تمھارے
حوالے کروں تم انہیں بھی لیجاکر قید کرو پھر جسدن فرمان خداوند تاریک چہار چشم ہو سب کو قتل کریں
آتشخوار جادو نے کہا میں آپ کے پاس فرستادہ خداوند آیا ہوں ہمارے قدیمی خداوند ہیں تم ایک
مدت سے سجدہ کیا کرتے ہیں اب انکا وقت ظہور آگیا مجھے میمون تیز قدم سے بلوایا جب میں گیا تو
ایسے کلمات فرمانے کہ میری عزت بڑھی آپ کا ذکر میں نے کیا تھا قدرت نے حکم دیا کہ وہ بھی ہمارا
بندۂ خاص ہے اسکا بھی اسوقت یہاں ہونا ضرور ہے ہم اسکو بھی جمال دکھائینگے رتبہ اسکا بھی بڑھائیں گے جلد
اسکو ہمارے ظہور کی اطلاع کرو بلکہ کہدو کہ صبح ہی خدمت قدرت میں حاضر ہو اور مضراب ذی نواز
کو بھی بلایا ہے جمشید کو بہت تعجب ہوا کہا میں اسی وقت چلونگا خداوند کی زیارت کرونگا ایک خادم کو
مضراب ذی نواز کے پاس روانہ کیا اور حکم دیا کہ مضراب سے کہنا ابھی آئے ہمارے ساتھ چلے
جو لوگ وہاں مصاحبان جمشید سے موجود تھے اس خبر کو سنکر سبنے کہا ہم بھی چلیں گے آپس میں باتیں
ہونے لگیں کہ مضراب آگیا پہونچا جمشید فوراً اٹھ کھڑا ہوا مع سب ہمراہیوں کے آتشخوار جادو کے
ہمراہ روانہ ہوا ایک روز کی مسافت طے کرکے شام کو مکان آتشخوار پر پہونچا آتشخوار اسی وقت پہاڑ
پر آیا بت کو اس بے دین نے سجدہ کیا دست ادب جوڑکے عرض کی حضور جمشید ثانی مع مضراب
وغیرہ کے حاضر ہیں اگر حکم ہو تو یہاں حاضر کروں بت میں سے آواز آئی صبح کو جسے جمال باکمال قدرت
دیکھنا منظور ہو حاضر ہو کر شرف کورنش حاصل کرے آتشخوار جادو یہ سنکر واپس آیا جمشید سے آکر
کل کیفیت بیان کی اور کہا اب صبح کو تشریف لے چلئے گا جمشید کی خاطر سے آتشخوار نے اس شب کو جلسہ
آراستہ کیا محفل شراب وکباب برپا کی یہاں خواجہ نے باہر نکل کے بارگاہ داشیالی استادی اور
اپنی صورت ایک مرد ضعیف کی بنائی داڑھی بہت بڑی لگائی سر پر تاج زرین کج رکھا نازنینان مہ جبین
کو زنبیل سے نکال کے برائے خدمت گزاری مقرر کیا چار جانب عود و عنبر روشن کیا جامہ پر تکلف زیب جسم
کرکے ایک نقاب باریک چہرے پر ڈال کے تخت پر بیٹھے نازنینان مہ جبین مصروف خدمتگزاری ہوئیں
یہاں صبح کو جمشید ثانی و مضراب ذی نواز و آتشخوار جادو و چند مصاحبان جمشید اس کوہ کیطرف
چلے آتشخوار چونکہ سبسے زیادہ واقف کار ہے سب کے پہلے پہاڑ پر چڑھا خوشبو ایسی اسکے دماغ میں
آئی کہ جو عمر بھر نہ سونگھی تھی خیال جو کیا تو ایک بارگاہ فلک جاہ استادہ ہے کنیزان مرصع پوش مصروف

اہتمام مین غلامان زرین کر دست بستہ حاضر ہین سامنے ایک تخت زرنگار بچھا ہے اوس پر ایک مرد ضعیف صاحب
شوکت بصد نخوت لباس پر تکلف پہنے ہوئے تاج شہریاری سر پر دھرے بیٹھا ہے آتشخوار کی آنکھین جھپک
گئین دور سے سجدہ کرنا چاہا ایک غلام نے آواز دی اوبے ادب وہین ٹھہر کہان آتا ہے یہ کہکے پردہ بارگاہ کا
چھوڑ دیا آتشخوار نے کہا مجھ سے کیا خطا ہوئی ہے جو حاضر ہونے سے روکا گیا خواجہ نے کہا کہ جمشید کو پہلے
بلاؤ غلام نے کہا جمشید ثانی کو خداوند طلب فرماتے ہین جمشید پردہ بارگاہ اوٹھا کے اندر آیا جھک
کے سجدہ کیا خواجہ نے کہا ای جمشید تو نے بہت بڑا کام کیا کہ سرداران اسلام کو گرفتار کر لیا ہم تیرا بہت
بڑا مرتبہ کرینگے ہم تجھے اپنے عرش کی سیر کراوینگے جمشید آگے بڑھا خواجہ نے گھنڈیان زنبیل کی کھولکر جمشید
سے کہا دیکھو جمشید نے دیکھا عجب کیفیت ہے بغور دیکھنے لگا خواجہ نے جب دیکھا کہ اب یہ
بالکل محو ہے جو تردد مین ہاتھ ڈالکر نذر زنبیل کیا ناظرین کو خیال ہوگا کہ خواجہ نے چالاک ثانی و
برق ثانی و قران ثانی کو زنبیل مین رکھ لیا ہے جمشید کو تو زنبیل مین ڈالا اور برق کو زنبیل سے
نکال کے جمشید کی صورت بنایا برق نے کہا استاد یہ آپ کہان ہین خواجہ نے کہا چپ رہ بچے
کیا ہم کہین ہین اس کرسی پر بیٹھ جا برق تو بصورت جمشید کرسی پر بیٹھا خواجہ نے ایک غلام سے کہا
کہ اب مضراب کو بلاؤ غلام نے آواز دی کہ مضراب ذی نواز کو خداوند طلب فرماتے ہین مضراب
بھی پردہ اوٹھا کے بارگاہ کے اندر آیا جلدی سے جھک کے سجدہ کیا خواجہ نے اسکو بھی باتون مین لگا کے
نذر زنبیل کیا اور چالاک ثانی کو نکالا اسکی صورت بنا کر ایک کرسی پر بٹھایا پھر آتشخوار جادو کو بلایا اسے
بھی نذر زنبیل کیا اور قران ثانی کو اسکی صورت بنا کر ایک کرسی پر بٹھایا میمون تیز قدم کو بلایا یہ بھی اندر آیا
اسے بھی خواجہ نے نذر زنبیل کیا اور پردہ بارگاہ کا اوٹھا دیا پہلے خواجہ نے جمشید ثانی کو زنبیل سے نکال کے
سلسل کر کے سامنے باندھ دیا اور کوڑا لیکر سامنے کھڑے ہوئے اور کہا او جمشید ثانی ہم خواجہ
عمرو ثانی اور دو کرسے سرداران لشکر اسلام کو گرفتار کر لیا اب لعنت کر سامری و جمشید پر اور
مذہب حق اختیار کر ورنہ زندہ نہ بچیگا جمشید سے خواجہ نے ایسی باتین تردید مذہب سامری پرستی کی
بیان کین کہ جمشید بصدق دل مسلمان ہوا اور عرض کی کہ خواجہ مین نے سامری و جمشید پر لعنت کی
اور بصدق دل مذہب اسلام قبول کیا خواجہ نے اسکی پیشانی کو دیکھا نور اسلام سے منور پایا رہا کر دیا اجازت دی کہ
جمشید تم کرسی پر بیٹھو جمشید کرسی پر بیٹھا خواجہ نے مضراب ذی نواز کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی باندھا
یہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا اسکو بھی خواجہ نے کرسی پر بٹھایا آتشخوار جادو کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی باندھ
کے خواجہ نے کہا او آتشخوار اب لعنت کر سامری و جمشید پر اور مذہب حق اختیار کر آتشخوار نے
انکار کیا خواجہ نے خنجر مارا کہ شکم اس ملعون کا چاک ہوا خواجہ نے میمون تیز قدم عیار کو زنبیل سے
نکالا یہ بصدق مسلمان ہوا اسی طرح خواجہ نے اور ہمراہیان جمشید کو زنبیل سے نکال کے مسلمان کیا جمشید
نے عرض کی اب آپ میرے ہمراہ زندانخانے مین تشریف لے چلیے سردارون کو رہا کیجیے اور خدمت
صاحبقران مین چلکر میری خطو تقصیر کرا دیجیے خواجہ جمشید ثانی کے ہمراہ زندانخانے کی طرف روانہ
ہوئے زندانخانہ مین آکے سردارون کی جو کیفیت دیکھی خواجہ کو بہت صدمہ ہوا دیکھا سب شیران دغا
خاک پر پڑے ایڑیان رگڑ رہے ہین نہ ہاتھون مین طاقت نہ پانون مین قوت عجیب حالت ہے خواجہ بھی

پریشان ہوئے جمشید ثانی نے عرض کی آپ نہ گھبرائین یہ سب صاحب ابھی تندرست ہو جائینگے یہ کہکے مضراب کی طرف اشارہ کیا مضراب نے کرے نی نکالی بجانا شروع کی دیر تک اسنے نی بجائی سرداروں نے آنکھیں کھولین اُٹھکے بیٹھے مگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ آئی خواجہ نے کہا اے جمشید یہ تو چل نہین سکتے اسکا کیا علاج ہے مضراب نے کہا اے خواجہ سحر نے اثر اسقدر تاثیر کی ہے کہ اب میرے اُتارے سے بھی نہین اُتر سکتا ہے لیکن آپ متردد نہوں اور لشکر مین تشریف لے چلیے یہ لوگ جام شفا کا پانی پئین گے تب انکے ہاتھ پاؤن مین طاقت آئیگی یا صاحبقران اسم اعظم پڑھکر ان سب صاحبون پر دم کرین تب یہ سحر اُترے خواجہ نے جواب دیا کہ اے جمشید ثانی اب چلنے کی کیا تدبیر ہو جمشید نے فوراً بہت سے تخت سحر طیار کیے اور سرداران اسلام کو تختون پر بٹھاکے براے نگہبانی ایک ایک ساحر ایک ایک تخت پر مقرر کیا خواجہ سے کہا آپ بھی ایک تخت پر تشریف رکھیے خواجہ نے کہا اے جمشید مین خزانہ کی تلاش مین ہون آتشخوار جادو نے اپنی عمر بھر پیدا کیا آخر سب اسنے کیا کیا جمشید نے خواجہ کو مکان آتش خوار مین پہونچا دیا خواجہ نے سب مال و اسباب اسکا لوٹ لیا اور تخت پر سوار ہو گئے مع جمشید ثانی و مضراب نی نواز و میمون تیز قدم و دیگر صاحبان جمشید ثانی سرداران لشکر اسلام کو لیکر صاحبقران کیطرف چلتے ہین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب دو کلمے داستان لشکر اسلام کے بیان کیے جاتے ہین

کہ جب صاحبقران ثانی نے خواجہ عمرو ثانی کو براے تلاش سرداران اسلام روانہ کیا اور آپ بھی ایک سمت مع چند سردارون کے براے شکار روانہ ہوئے لشکر کو اسی مقام پر اس خیال سے چھوڑا کہ جبتک خواجہ نہ آئینگے اور خبر بدیع الزمان وغیرہ کی نہ معلوم ہوگی تب تک کوئی بند و بست جنگ نہوگا مگر علامہ بن دمامہ کہ یہ بھی بخوف مسلمانان اسی طلسم مین آکے پوشیدہ ہوئی اسنے جو زمرد ثانی کی خبر سُنی براے ملاقات زمرد آئی زمرد ثانی اپنے کمرے مین جیٹھا تھا علامہ دریافت کرکے اسکے پاس پہونچی پہلے کیفیت افلاک جادو کے قتل ہونے کی زمرد نے بیان کی علامہ بہت روئی پھر سب کیفیت زمرد ثانی نے اپنے آنے کی بیان کی اور یہ بھی کہا کہ چند سرداران اسلام کو جمشید ثانی نے گرفتار بھی کر لیا ہے اور بہت سے لوگ لشکر کے زیر کوہ اُترے ہوئے ہین بلکہ مین نے یہ خبر پائی ہے کہ خود حمزہ ثانی بھی آئے ہین کہین شکار کو گئے ہین خبر گرفتاری سرداران سنکر براے انتقام لشکر تشریف لائے ہین علامہ نے کہا اے زمرد مجھے کسی سے خوف نہین ہے مگر وہ مکار تو نہین ہے زمرد نے کہا کون علامہ نے کہا نام نہ لونگی نہین وہ ابھی آجائیگا زمرد نے کہا عیار حمزہ علامہ نے کہا ہان اُسی کو پوچھتی ہون اُسی کے خوف سے یہان آکے پوشیدہ ہوئی ہون اب تک یہی خوف ہے کہ ایسا نہو وہ آکے مجھے قتل کر ڈالے کیونکہ مین نے یہان آکے خداوند تاریک سے اپنا حال بیان کیا خداوند نے مجھے بڑا مرتبہ دیا ایک در بند کا مالک کیا مگر یہ بھی فرمایا کہ عمرو تیرا قاتل ہے قدرت سو برس پیشتر یہ تقدیر کر چکے اور اب اس تقدیر کا منقلب ہونا ممکن نہین مین نے لاکھ لاکھ خداوند سے کہا کہ یہ تقدیر پلٹ دیجیے مگر اُنھون نے سماعت نہ فرمایا مین نے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ وہ مجھے کب ہلاک کریگا خداوند نے فرمایا اسی ہفتہ مین مجھے اسی کا بہت بڑا اندیشہ ہے طلسم سے باہر نہین جاتی ہون کسی کو اپنے پاس آنے نہین دیتی تکلیف گوارا ہے اپنے کل کام خود ہی کر لیتی ہون کنیزون کو باغ مین بھیج دیا ہے دیکھون کیا ہوتا ہے اسوقت ڈرتے ڈرتے تمھارے پاس آئی مگر قلب کی یہ کیفیت ہے کہ تھر

مجھے یہ گمان ہوتا ہی کہ کہین یقین تو مرے قاتل نہ ہو زمرد شالی نے ہنس کر کہا تم اتنی بڑی ساحرہ ہو کر ایک
غیر ساحر سے ڈرتی ہو ابھی اشارہ کر دو تو جلکر رہجائے ہمت نہ ہارو جاکر لشکر مین دیکھو اگر وہان ملے قریب
نہ جاؤ دور سے سحر کر کے مار ڈالو علامہ نے کہا مین جسوقت اسکی صورت دیکھ لیتی ہون میرے قلب
کی عجب کیفیت ہوجاتی ہی اس اضطراب مین سحر کرتے بن نہین پڑتا مجھے تو یہ کبھی نہ ہوگا کہ مین اسوقت
جاؤن اور اگر وہ مل جائے تو سحر کر کے مار ڈالون اگر وہی کسی جگہ مجھے مار ڈالے تو میری جان مفت
مین جائے زمرد شالی نے کہا تمھین اختیار ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک ہرکارے نے زمرد سے
آکے کہا کہ آپ کو خداوند طلب فرماتے ہین اور ملکہ علامہ بن دمامہ کو بھی یاد کیا ہی یہ دونون وہان سے
اٹھ کے پاس تاریک چہار چشم کے آئے زمرد نے پہلے تاریک کو سجدہ کیا پھر علامہ بن دمامہ
نے اسکے قدمون سے آنکھین ملین روشن قیاس نے زمرد کو اپنے پاس کی ایک کرسی پر بٹھایا
علامہ بھی بیٹھی زمرد نے کہا خداوند نے مجھے کیون طلب فرمایا ہی تاریک نے کہا ای زمرد شالی
جمشید شالی تو نہین معلوم کہان گیا ہی میرا قصد یہ تھا کہ اگر جمشید ہوتا تو اسکو حکم دیتا کہ بقیہ سرداران
اسلام کو مع حمزہ شالی کے گرفتار کرے جب وہ گرفتار کر لیتا مین سب کو قتل کر ڈالتا کیونکہ ان
لوگون کا زندہ رہنا اچھا نہین ہی انکی ذات سے ہمیشہ فساد برپا رہتے ہین زمرد نے کہا اگر جمشید شالی
تشریف نہین رکھتے ہین تو قدرت کو ہر طرح کا اختیار ہی کسی اور کو تجویز فرما دیجئے وہ جاکر سب کو گرفتار
کرلائے تاریک نے علامہ بن دمامہ کیطرف دیکھکر کہا ای علامہ تم جاؤ اور بقیہ سرداران اسلام
کو جسطرح بن پڑے ابھی گرفتار کر لاؤ علامہ نے کہا خداوند مین نہین جاؤنگی مجھے ہر وقت خیال عمرو سے
چین نہین ہی اگر مین جاؤن اور وہ کوئی مکر کر کے مجھی کو قتل کر ڈالے تو مفت مین میری جان جائے تاریک
نے ہنسکر جواب دیا کہ ابھی قدرت نے اس امر کی تقدیر نہین کی ہی قاتل تو تمھارا وہ ضرور ہی مگر آج نہین
کچھ بنا سکتا ہی تم بیخوف لشکر مین جاؤ سرداران کو گرفتار کر کے لاؤ مین نے فرجنگالی تھی کیفیت معلوم
ہوئی کہ عمرو یہان نہین ہی علامہ بن دمامہ ڈرتے ڈرتے اٹھی کہا یا خداوند ذرا میری تقدیر مضبوط کر دیجئے
تاریک چہار چشم نے کہا ای علامہ تو جا اسوقت تجھ سے کوئی بول نہین سکتا ہی علامہ چلی اپنے مقام پر
آئی سحر کر کے ایک تخت بنایا اسپر اسباب سحر لادکے آپ تخت پر بیٹھی طرف لشکر اسلام کے چلی تھوڑے عرصہ
مین تخت قریب لشکر پہونچا علامہ نے باران سحر برسانا شروع کیا جسپر ایک قطرہ اس پانی کا پڑا بیہوش
ہوگیا تمام سرداران لشکر اسلام بیہوش ہوکے گرے جو خیمون مین بیٹھے تھے وہ ان لوگون کے دیکھنے کو باہر نکلے
وہ بھی بیہوش ہوئے جب علامہ تمام لشکر کو بیہوش کر چکی تو اسنے کچھ ساحر طلب کیے ایک کنیز کو ایک پرچہ
دیکر روانہ کیا طلسم سے بہت سے ساحر آکر موجود ہوئے علامہ نے کہا ان سب کو اٹھاکے طلسم مین پہونچا دو
ہم بھی آتے ہین جو مناسب سمجھین گے وہ انکے واسطے کرینگے وہ ساحر سرداران اسلام کو لے کر روانہ
ہوئے علامہ بھی انکے بعد چلی ساحرون نے سب سردارون کو لاکے ایک زندانخانے مین بند کر دیا علامہ
کے انتظار مین بیٹھے تھوڑی دیر مین علامہ بھی آکے پہونچی ساحرون سے کہا سردار کہان ہین سب نے
کہا اس زندانخانے مین بند ہین علامہ نے سب سردارون کو مسلسل کیا اور سحر کامل انکا اتار لیا پر ایسا
نام سحر کر دیا کہ قید توڑ نہ سکین سب کو کشان کشان لیکر سامنے تاریک چہار چشم کے چلی یہان زمرد شالی

اور نجنگان وزیر زمرد اور حکیم روشن قیاس وزیر اعظم تاریک چہار چشم کرسیون پر بیٹھے ہین گرد نازنینان
مہ جبین زہرہ تمکین بصد ناز و ادا متمکن ہین دور شراب چل رہا ہی سلطان خوش گلو حاضر ہین محفل رقص و سرود برپا
ہی تاریک گانا سننے مین محو بیٹھا ہی کہ علامہ نے آکر سلام کیا سجدے کو سر جھکایا تاریک نے دیکھا کہ علامہ بن
دمامہ آگئے آگے پشت پر سرداران اسلام مسلسل چلے آتے ہین تاریک نے خوش ہو کے کہا ای علامہ
بہت بڑا کام کیا ہم تیرا مرتبہ بہت بڑا کرینگے علامہ نے کہا سب قدرت کے اقبال سے ہوا تاریک
نے علامہ سے کہا کہ ان قیدیون مین حمزہ بھی ہی اور شہنشاہ گوہر کلاہ بھی ہی علامہ نے کہا یا خداوند
نہ اسمین حمزہ ہی اور نہ شہنشاہ ہین تاریک نے کہا ای علامہ حاصل نہ ہوا حمزہ اور شہنشاہ کا بڑی
بات ہی کیونکہ میری خوشی جب ہوتی جب شہنشاہ اور حمزہ ثانی کو گرفتار کر لاؤ علامہ نے کہا خداوند
شہنشاہ اور سرداران نامی حمزہ کے ہمراہ ہین حمزہ برائے شکار گیا ہی اور عیار اُسکا تلاش مین شاہزادہ
بدیع الزمان وغیرہ کے گیا ہی تاریک نے کہا ایک عیار نہین اگر سو عیار بھی جائین ہرگز تا بہ قید
بدیع الزمان نہ پہونچین اب جو کوئی برائے تلاش گیا ہوگا زندہ پلٹ کے نہ آئیگا مفت مارا جائیگا۔
اول تو وہانتک پہونچنا دشوار ہی اور اگر کوئی پہونچ بھی جائے تو وہان بندگان خاص قدرت ایسے ایسے
موجود ہین جنسے جان بچانا بہت دشوار ہی علامہ خاموش ہو رہی تاریک نے کہا ای علامہ اب تم حمزہ
ثانی اور شہنشاہ اور جملہ سرداران نامی جو ہمراہ حمزہ ثانی کے ہین انکو کسی طرح گرفتار کرو علامہ بن دمامہ
نے کہا یا خداوند حمزہ جب یہان آئیگا اور سردارون کو نہ پائیگا ضرور کچھ فساد پھیلائیگا اُسوقت اُسکو گرفتار
کرونگی اور اگر تلاش حمزہ مین جاؤنگی تو پریشان ہونگی دیکھئے حمزہ پر کیا معرکہ گذرتا ہی زندہ بھی پلٹتا ہے
یا نہین تاریک نے کہا اچھا ان لوگون کو کسی مقام محفوظ پر قید کرو اور محافظون سے منع کردو کہ انکے پاس
کوئی نہ جانے ایسا نہو کہ یہ لوگ کچھ کر بیٹھین علامہ نے کہا خداوند اب یہ لوگ کوئی مکر نہین کر سکتے ہین یہ
کہکر ساحرون سے کہا کہ انکو لیجاؤ قید کرو ساحر تو ان سردارون کو لیکر وہان سے ایک زندانخانے مین
آئے اور سب کو قید کیا کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

## اب حال صاحبقران ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ امیر مع شہنشاہ گوہر کلاہ و دیگر سرداران نامی بعلیہ شکار برائے تلاش بدیع الزمان وغیرہ روانہ ہوے
تو تفرج دیکھتے ہوے چلے جاتے تھے کہ ایک چاردیواری سنگ سفید کی امیر کو نظر پڑی امیر نے شہنشاہ
سے فرمایا کہ یہ عمارت کیسی ہی شہنشاہ نے عرض کی کہ مین خلاصہ نہین عرض کر سکتا ہون اگر حکم ہو تو قریب
جا کے تحقیق کرون امیر نے فرمایا ای شہنشاہ اگر تکلیف نہو تو قریب جاؤ تحقیق کرو شہنشاہ گوہر کلاہ صاحب
عزت وجاہ اسپ صبا رفتار کو جپیٹ کر طرف اُس چاردیواری کے متوجہ ہوے قریب پہونچ کے دروازے
کی تلاش مین دیوار کے گرد پھرنے لگے جب دور ختم ہوا اور دروازہ نظر نہ آیا شہنشاہ از بسکہ وعدہ کرکے
امیر سے آئے ہین کہ مین ضرور کیفیت تحقیق کر دونگا مقتضائے جرات نہوا کہ یونہین پلٹ جائین گھوڑا بہت
دور ہٹا لیگئے وہان جا کر گھوڑے کو گرمایا قریب دیوار باغ کے پلٹا لیگئے تین بار اسی طور سے گھوڑے کو گرما کر
قریب دیوار لائے اور پلٹ گئے چوتھی مرتبہ گھوڑے کو رانون مین داب کر باگ ڈھیلی کی تازیانہ کیا
گھوڑے نے طرارہ بھر دیوار کو پھاند کر پار پہونچا اب جو شہنشاہ نے نگاہ کی عجب مقام فرحت افزا دیکھا

دیکھا ایک باغ سراپا بہار عجائب و غرائب سے مملو چقمر کے ترشے ہوئے درخت نہر میں بجائے آب ایک
آئینہ کلان رکھا ہے اسپر نہرین ترشی ہوئی ہین بجائے قطرات آب فوارے سے موتی بہ تسلسل گرتے ہین طائر
بھی پتھر کے تراشے ہوئے درختون پر بیٹھے ہین **شہنشاہ** یہ کیفیت دیکھتے ہوئے حیران حیران چلے
جاتے تھے کہ ایک طرف نگاہ جو کی دیکھا ہزار ہا سر آدمیون کے ڈھیر مین لیکن سب پتھر کے ہین ایک جانب دھڑ بھی
پڑے ہین لیکن وہ بھی پتھر کے ہین **شہنشاہ** کو بہت تعجب ہوا حیران ہوئے کہ یا الٰہی یہ کیا معرکہ ہے کچھ سمجھ
مین نہین آتا نہ کوئی نظر آتا ہے جس سے کچھ حقیقت دریافت کرون اس سوچ مین چلے جاتے تھے کہ دیکھا ایک تصویر
سنگ سفید کی ایک درخت کے سایے مین کھڑی ہے ہر تصویر سے حسن ظاہر ہے سر پر اُس تصویر کے ایک ہما سا
فگن ہے لیکن وہ بھی پتھر کا ہے **شہنشاہ** کی جو نگاہ اُس تصویر پر پڑی بیساختہ منہ سے آہ نکل گئی دونون ہاتھون سے
کلیجہ تھام لیا گرتے پڑتے قریب اُس تصویر کے آئے چہرہ پر جو نگاہ کی تاب نظارہ جمال نہ لاسکے لڑکھڑا کر گرے
بیہوش ہو گئے **شہنشاہ** کو یہان عرصہ جو ہوا **امیر ثانی** نے اور ایک سردار کو روانہ کیا وہ بھی آکر اسی کیفیت
مین ہوا اسی طور سے **امیر** نے باری باری سب سردارون کو روانہ کیا آخر کار مجبور ہو کے آپ اندر
باغ کے آئے کل کیفیت دیکھتے ہوئے **امیر** اُس تصویر کے قریب پہونچے دیکھا واقعی ایسا حسن آجتک
نگاہ سے نہین گذرا عجب حسن خداداد ہے **امیر** بھی بڑی دیر تک اُس تصویر کی حسن و خوبی کو دیکھا کیے
مگر ان وجہون سے بیہوشی و غش طاری نہ ہوئی اول صاحب اسم اعظم ہین دوسرے **جام شفا** **امیر** کے پاس
ہے **امیر** پر اسکے حسن نے کچھ اثر نہ کیا تھوڑی دیر تک محو نظارہ رہے **بعد چند عرصہ کے آگے بڑھے**
تھوڑی دور چلکر دیکھا کہ کچھ لوگ پتھر کے معلوم ہوتے ہین **امیر** اُنکے قریب آئے دیکھا **شہنشاہ** گوہر کلاہ
اور دیگر سرداران نامی از سر تا پا پتھر کے بن گئے ہین **امیر** بہت متردد ہوئے اسم اعظم پڑھکر **شہنشاہ** گوہر کلاہ
پر دم کیا **جام شفا** کا پانی بھی سب پر چھڑکا سب حالت اصلی پر آئے **امیر** نے کیفیت دریافت کی **شہنشاہ**
نے عرض کی کہ مین نے یہان ایک تصویر نہایت حسین دیکھی اور اسقدر محو دید ہوا کہ غشی طاری ہوئی اب آنکھ کھلی
تو آپ کو اپنے قریب پایا **امیر** نے ارشاد کیا یہ **شہنشاہ** یہ کون مقام ہے اسکا کیا نام ہے کوئی طلسم ہے کسی
ساحر کا مکان ہے **شہنشاہ** نے عرض کیا یا **صاحبقران** نہین معلوم کیا ہے تھوڑی دیر یہان پھریے کچھ حال
معلوم ہو جائیگا **امیر** نے ارشاد کیا کہ اُس تصویر کے پاس چلو اُسپر اسم اعظم دم کرون دیکھین کیا ہوتا ہے
**امیر** اور سب سرداران نامی پاس اُس تصویر کے ٹہلتے ہوئے آئے **امیر** نے اسم اعظم پڑھکر اُس
تصویر پر پھونکا تصویر جلنے لگی تھوڑی دیر کے بعد جب تصویر جل چکی تو اُس خاک سے ایک طائر پیدا
ہوا اور اُڑکے چلا تھا کہ **امیر** نے تیر مارا طائر کے سینے پر پڑا طائر زمین پر گرا تڑپنے لگا تڑپتے تڑپتے غائب
ہو گیا **امیر** حیران ہوئے کہ یہ کیا معرکہ ہے اس فکر مین کھڑے ہوئے تھے کہ تمام قفل جلنے لگے دیوارین
باغ کی گرین تھوڑی دیر مین سناٹا ہو گیا نہ وہ باغ رہا نہ وہ درخت رہے نہ وہ تصویرین رہین **امیر**
نے جب اپنے کو ایک میدان مین پایا مجبور ہو کے **شہنشاہ** سے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے معلوم ہوتا ہے
وہ جو تصویر برکت اسم اعظم جل گئی وہی بانی طلسم تھی لیکن یہ قیدی رہا ہوئے کچھ نہین ہوئے نہین معلوم یہ کیا
تھا مگر اب کوئی باقی نہین رہا **شہنشاہ** نے چاہا کہ گھوڑا بڑھائین کہ ایک برق چمکی سب کی آنکھین بند ہو گئین
پنجہ آسمان سے گرا **شہنشاہ** کو اٹھا لیگیا سب نے آنکھین کھول کے جو دیکھا اسپ **شہنشاہ** کو تنہا پایا **امیر**

کو نہایت افسوس ہوا سب نے فرمایا غضب ہوا نہین معلوم کون دشمن تھا جو شہنشاہ کو لے گیا امیر اس فکر و تردد مین آگے بڑھے کہ دیکھا کہ ابر گلنار آسمان پر معلوم ہوتا ہی امیر اسطرف متوجہ ہوئے تھوڑی دیر مین وہ ابر قریب آکر شق ہوا دیکھا بہت تخت ہین ہر ایک تخت پر ایک شخص بیٹھا ہی بعد اُن تختون کے ایک تخت پر خواجہ عمر ثانی بیٹھے ہین اُسکے بعد اور ایک تخت ہی اُسپر ایک ضعیف بیٹھا ہی امیر نے خوش ہوکے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ خواجہ تو بڑے سامان سے آتے ہین امیر یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نے آکے سلام کیا جمشید نے بھی تخت سے اُترکے اپنے ہاتھ رومال سے باندھے صاحبقران کے قدمون پر گرا امیر نے سر سینہ سے لگایا ہاتھ کھولے تخت کے سامنے آئے امیر نے دیکھا بدیع الزمان وغیرہ تختون پر بیحس و حرکت پڑے ہین ان لوگون نے جو امیر کو دیکھا آبدیدہ ہوکے سلام کیا امیر نے فوراً آب جام شفا سب کو پلایا حواس درست ہوئے ہوش آیا سب سردار اُٹھ بیٹھے خواجہ نے کل کیفیت امیر سے بیان کی امیر نے خواجہ کی بہت تعریف کی بعد مین یہ بھی کہا کہ خواجہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ ہمکو ایک لحظہ بھی دلجمعی سے نہین گزرتا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران خیر تو ہی امیر نے اپنا شکار کے لیے آنا اور چاردیواری مین جانا اور وہان کی سب کیفیت آخر مین شہنشاہ کا گم ہونا بیان کیا خواجہ کو بھی افسوس ہوا مگر جمشید نے اور ملکہ بہار رنگ قبا نے کہا کہ یا صاحبقران آپ نہ گھبرایئے شہنشاہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آپ سے ملین گے بہار رنگ قبا نے خواجہ سے مخاطب ہوکے کہا کہ خواجہ آپنے ملاحظہ فرمایا یہ کسکی حرکت ہی اور شہنشاہ کو کون لے گیا اور یہ کسکا باغ تھا خواجہ نے جواب دیا کہ اے بہار رنگ قبا مین نہین واقف کہ یہ باغ کسکا ہی بہار نے کہا یہ باغ ملکہ صبح سحر نگاہ کا ہی اور وہی شہنشاہ کو لے گئین خواجہ نے کہا ملکہ صبح سحر نگاہ کسکا نام ہی بہار نے کہا خواجہ صبح سحر نگاہ دختر مراۃ صاف باطن ہی جسکا ذکر مین نے آپسے کیا تھا خواجہ نے کہا اے بہار رنگ قبا وہان تک کیونکر پہونچین بہار نے کہا خواجہ وہان جانا بہت مشکل ہی صبح سحر نگاہ ساحرہ زبردست ہی باغ اپنے نگاہ مردم سے پوشیدہ کیا ہی اگر کوئی وہان تک جائے بھی تو باغ نظر نہ آئیگا خواجہ آپ صبر فرمایئے مین جانتی ہون کہ صبح سحر نگاہ جمال شہنشاہ پر فریفتہ ہوئی ہی وہ کسی طرح کی گزند نہین پہونچائیگی بلکہ عجب نہین کہ مسلمان ہوجائے شہنشاہ کے ہمراہ لشکر مین آئے خواجہ نے کہا اے بہار اگر وہ باغ نظر مردم سے پوشیدہ ہی تو اسکی حد تک صاحبقران کو پہونچادو صاحبقران اسم اعظم پڑھین گے کیا عجب ہی کہ باغ ظاہر ہوجائے بہار نے کہا ہان یہ امر ممکن ہی کہ مین حد باغ تک صاحبقران کو پہونچادون خواجہ نے صاحبقران سے آکے کل کیفیت بیان کی صاحبقران نے کہا خواجہ جمشید ثانی کہتے ہین کہ آپ خاطر جمع رکھیے مین اسکا انتظام کرونگا مگر ابھی دو چار روز صبر کیجیے دیکھیے کیا ہوتا ہی میرا گمان یہ ہی کہ صبح سحر نگاہ جمال جہان آرا سے شہنشاہ گوہر کلاہ پر عاشق ہوئی ہی عجب نہین ہی کہ مسلمان ہوجائے اور شاہزادے کے ہمراہ آئے خواجہ خموش ہو رہے جمشید نے کہا خواجہ مین نے سُنا ہی کہ آپ خوب بجاتے ہین مین بہت مشتاق ہون اگر اسوقت کچھ شغل فرمایئے تو عین عنایت ہی خواجہ نے اپنے معمولی عذرات پیش کیے جمشید ثانی نے بہت کچھ ملل و اسباب نذر کیا خواجہ نے دو تکالی اور یہ غزل بجانی شروع کی غزل

| | | |
|---|---|---|
| جب کوئی کہ تمکین ہی کیا ہو پھر دھوان کیونکر ہو | کیا عجب سوز الفت ہی جو دل مین غیر کے | سوز دل سبب پیدا ای جان جان کیونکر ہو<br>وہ تو تیر ہی تیر آگ آہ مین نہان کیونکر ہو |

بھڑکے میرے جسم مین جب آتش عشق بتان
پھر زمین کوئے قاتل آسمان کیونکر نہو
راہ مین [illegible] جب چھوڑ کر ہی جائے مجھ سا ناتوان
کاروان [illegible] وہ خوش وہ جوان کیونکر نہو
[illegible] لائے رکھا بار احسان غیر نے
[illegible] کے منھ مین زبان کیونکر نہو
[illegible] مری [illegible] کر جاہین جواب
عاشق تیرا [illegible] کے ہم ایسا جوان کیونکر نہو
ہم فصیحان زمانہ کی تجھے صحبت نصیب
پھر گوئین خون کے بدلے دھوان کیونکر نہو
آئے رنجش مین مرے آگے جو وہ پردہ نشین
پھر جرس کیطرح نالان کاروان کیونکر نہو
سوز الفت مین نکلتی ہی برابر منھ سے آہ
سچ ہی تیرے سے طبع نازک پر گران کیونکر نہو
جب اکیلا گھر سے نکلے ڈھنگ وہ پردہ نشین
پھر وہان لو رمین لعل زبان کیونکر نہو
آئی قسمت کا مزا ہو جب مجھے رنج و الم
آبرو تو خوش بیان شیرین زبان کیونکر نہو
پھوٹے جب خون شہید انکی شفق پر صبح و شام
پھر غبار دل کا پردہ درمیان کیونکر نہو
آسمان پیر جب مجھ پر کرے جور و ستم
خاک تو جلکر نہین ہی پھر دھوان کیونکر نہو
تحفۂ جانانہ [illegible] پروانون سے کچھ کہنے کو گر
[illegible] سکے میری آہ ہو کا دھوان کیونکر نہو
ثانی خلد برین ای حور ہی کوچہ ترا
پھر مری راحت نصیب دشمنان کیونکر نہو

خواجہ نے اس طور سے یہ غزل بجائی کہ جمشید ثانی کی عجب حالت ہوئی مضراب ای نواز نے دست بستہ عرض کی کہ خواجہ مین نے فن ای نوازی کو ایسا حاصل کیا کہ اسکے ذریعہ سے انسان کو مبہوت کرکے سحر مین گرفتار کرلیتا ہون لیکن یہ بات آجتک کسی استاد مین نہین پائی واقعی آپ اس فن مین یکتاے روزگار ہین تھوڑی دیر تک یہ صحبت رہی آخر مین صاحبقران نے فرمایا ای جمشید میرا ارادہ ہی کہ کسی طور سے اس طلسم کو فتح کرون اور زمرد بیدین کو یا تو قتل کرون یا مسلمان کرون بعد اسکے خانہ کعبہ چلا جاؤن چونکہ تم واقف کار طلسم ہو اسلیے تمسے اس معاملے مین راے لیتا ہون جو مناسب جانو وہ کہو جمشید نے دست بستہ عرض کی یا صاحبقران فتحیابی اس طلسم کی بہت مشکل ہی گو بانیان طلسم نے پتہ طلسم کشا کا مع نام کے تحریر کردیا ہی لیکن بہت دشوار ہی صاحبقران نے فرمایا ای جمشید طلسم کشا کون ہی جسکا نام بانیان طلسم نے قبل سے تحریر کردیا ہی جمشید نے عرض کی حضور فتحیابی اس طلسم کی شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کے نام ہی اگر یہ کد و کاوش فرمائینگے تو ضرور یہ طلسم فتح ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کوشش تو بہت اچھی طرح کرینگے آگے مرضی خدا جو وہ چاہیگا وہ ہوگا مگر ای جمشید طریقہ اس طلسم کا کیا ہی جمشید نے عرض کی یا صاحبقران در بند اول تو فتح ہوگا جب مین جاؤنگا وہان کے سب عجائبات مٹاؤنگا راستہ ظاہر ہو جائیگا مگر ابھی پانچ در بند اور باقی ہین جب اسکے خدا نجات دیگا تب لوحدار جادو تک رسائی ہوگی لوحدار کو قتل کرنا بہت مشکل ہی صاحبقران نے فرمایا کیون مشکل کا کیا باعث ہی کیا وہ روئین تن ہی جمشید نے عرض کی یہ مجھے نہین معلوم نہ مین یہ جانتا ہون کہ لوحدار عورت ہی یا مرد ہی سنتا ہون کہ لوحدار کو کوئی قتل نہین کرسکتا ہی صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی مگر شہنشاہ کی اب خبر لینا ضرور ہی کیونکہ جبتک وہ نہ آئینگے طلسم مین کوئی نہین جائیگا اگر تم جاؤ اور شہنشاہ سے کل کیفیت بیان کرو بلکہ یہ بھی کہدو کہ آپ کو براے فتحیابی طلسم جانا ہوگا تشریف لیچلیے کیسے ہی عیش مین مصروف ہونگے مگر یہ خبر سنکر دوڑا چلے آئینگے جمشید نے کہا غلام صبح کو ضرور جائیگا جسطرح بن پڑیگا شاہزادے کو لائیگا یہ کہکر جمشید رخصت ہوا اپنی بارگاہ مین آکے سو رہا صاحبقران نے بھی آرام فرمایا رات قدرے باقی تھی تھوڑے عرصہ مین صبح ہوگئی جمشید ثانی تو رات ہی کو صاحبقران سے رخصت ہوچکا تھا صبح ہوتے ہی پر پرواز پیدا کرکے طرف باغ ملکہ صبح تسخیر نگاہ روانہ ہوا ساحر زبردست ہی راستہ طی کرکے تھوڑی دیر کے بعد باغ کے قریب ہو کر چھوڑ کے آتش کے طرف باغ کے پھینکے دھوان اٹھنے لگا چند عرصہ مین وہ دھوان موقوف ہوا جمشید نے دیکھا

کہ باغ ملکہ صبح سحر نگاہ کا ظاہر ہوا جمشید باغ کے اندر چلا آیا سیدھا بارہ دری کے قریب پہونچا ملکہ کو کنیزون نے
خبر دی کہ حضور جمشید ثانی نے سحر کر کے آپ کے سحر کو مٹایا اور باغ کو ظاہر کر دیا ہے آپ اندر باغ کے چلا آیا ہے جو
کوئی ہوتا ہے اُس کو سحر کر کے جلا دیتا ہے ملکہ اُسوقت بصد عیش و خوشی شہنشاہ گوہر کلاہ کے ہمراہ مشغول
میکشی تھی اُسنے جو یہ خبر سُنی نہایت ناگوار ہوا کنیزون سے کہا کہ جمشید کو کیا ہو گیا ہے لے کے باہر آئی جمشید نے
اسکو آتے جو دیکھا ایک گولا ہاتھ مین لیکر کچھ اسم سحر پڑھ کے اُسکی طرف پھینکا اُسنے گولے کی جانب اشارہ کیا
گولا زمین پر پھٹ کے گرا صبح نے کہا اے جمشید تمہین کیا حاصل ہوا جو ہمارے سحر کو خراب کیا باغ کو ظاہر کر دیا
اور بے تکلفانہ یہان چلے آئے جمشید نے کہا اے صبح سحر نگاہ خیر اسی مین ہے کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو میرے
حوالے کر دو مین اُنکو لے جاؤن صاحبقران بہت متردد مین صبح نے کہا مین شہنشاہ کو ہرگز نہ دونگی جمشید
نے کہا اے صبح بہت پچھتاؤ گی صبح نے جواب دیا کہ ای جمشید مین نے شاہزادہ سے عہد کیا ہے کہ مین آپ کے
ہاتھ سے طلسم بہارستان سلیمانی فتح کرا دونگی جب تک مین آپ کو نکلنے کی اجازت نہ دون آپ باہر نہ نکلیے
کیونکہ آپ کا نام کتاب مین تحریر ہے کہ فتاح اس طلسم کا شہنشاہ ہے اگر آپ کو کوئی دیکھ لیگا قید کر لیجائیگا
پھر عمر بھر رہائی ممکن نہوگی جمشید نے کہا ای صبح تم مجھے دشمن سمجھتی ہو صبح نے کہا اگر تم نے مکر کیا ہو یہ باتین ہو رہی تھین
کہ شہنشاہ بھی آکر کھڑے ہوئے جمشید نے جو سطوت شہنشاہ کو دیکھا حیران ہو گیا جھک کے سلام کیا
شہنشاہ نے جواب سلام دیا اور کہا آپ یہان کیون تشریف لائے ہین جمشید نے عرض کی کہ آپکو
صاحبقران نے طلب فرمایا ہے بہت گھبراتے ہین اور سردار بھی رہا ہو کے آئے ہین آپ کا چلنا ضرور
ہے شہنشاہ نے صبح سحر نگاہ سے کہا کہ ای ملکہ اب ہمکو جانے دو صاحبقران نے یاد فرمایا ہے اگر نہ
جاؤنگے وہ آزردہ ہو جائینگے علاوہ اسکے چند سردار رہا ہو کے آئے ہین اُن سے ملاقات کرنا ضرور ہے صبح سحر نگاہ
نے کہا مین بھی ہمراہ چلونگی صاحبقران کو مع سب ہمراہیون کے اپنے باغ مین لاکے رکھونگی شہنشاہ نے
کہا تم کو اختیار ہے صبح سحر نگاہ اور جمشید ثانی اور شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ خدمت صاحبقران
مین روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد آکے پہونچے شہنشاہ نے صاحبقران کو جھک کے سلام کیا
صاحبقران نے گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا ملکہ صبح سحر نگاہ نے بھی صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران
نے ملکہ کو بھی بصد اعزاز جگہ دی صبح نے عرض کی یا صاحبقران اس کنیز کے باغ مین تشریف لے چلیے راحت
سے رہیے صاحبقران نے قبول کیا صبح کے ہمراہ باغ مین آئے صبح نے بڑے تکلف سے سامان دعوت
کیا کئی روز تک صاحبقران نے وہین مقام کیا چوتھے روز جمشید سے فرمایا اب کیا تدبیر کرنا چاہیے
شہنشاہ بھی آگئے ہین جمشید نے عرض کی اب آپ میرے یہان تشریف لے چلیے پھر جو مناسب
وقت ہوگا وہ انتظام کیا جائیگا صاحبقران نے صبح سحر نگاہ کو بلایا کل احوال کہہ سنایا آخر مین یہ بھی
کہا کہ اب ہمین اجازت دو کیونکہ اتنا بڑا کام کرنا ہے کئی روز اسکی صلاح مین گذر جائینگے صبح نے عرض کی کہ
صاحبقران کنیز بھی ہمراہ رکاب چلیگی وقتاً فوقتاً مدد دیگی صاحبقران نے بہت سمجھایا مگر صبح نے قبول نہ کیا
شہنشاہ کی جوش محبت مین ہمراہ ہوئی صاحبقران صبح کو مع بدیع الزمان و نور الدہر و کرب غازی
و شہنشاہ گوہر کلاہ و خواجہ عمر ثانی و چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثانی و بہار تنگ قبا و دختر
خرقہ پوش سامری طرف مکان جمشید ثانی کے روانہ ہوئے راہ مین جمشید نے بہت سی

باتین صاحبقران سے متعلق تماشی طلسم کین صاحبقران نے کہا سب سختیون کو خدا آسان کریگا ای جمشید
خاطر جمع رکھو شہنشاہ جرأت مین یکتاے زمانہ ہی اسی طرح تین روز تک کوچ و مقام کرتے ہوئے مکان جمشید ثانی
مین آکے پہونچے جمشید نے صاحبقران کو بڑی خاطر سے اپنے مکان مین اتارا خادم خدمتگار اسکے یہ حال دیکھکر
بہت متعجب ہوئے جمشید نے سب سے یہ بات کہی کہ جسنے سامری و جمشید پر لعنت کی جسے مذہب اسلام قبول
کرنا ہو وہ ہمارے ہمراہ رہے اور جسے خیال مذہب سامری کا ہو وہ اسی وقت ہمارے یہان سے چلا جائے
بعض لوگ جو راہ راست پر تھے حاضر خدمت صاحبقران ہوئے اور عرض کی کہ آپ اصول دین اسلام
تعلیم فرمایئے صاحبقران نے قواعد دین اسلام تعلیم کیے وہ لوگ بصدق دل مسلمان ہوئے بعض کافرون
نے اچھا نہ جانا آپسمین صلاح کی کہ کیا اب نوکری کہین اور ممکن نہوگی جو اپنے مذہب کو تبدیل کرین بہتر یہ ہی
کہ یہان سے نکل چلین نوکری کہین اور کرلینگے باپ دادا کے طریقے کو کیونکر چھوڑدین آپسمین یہ صلاحین کرکے
سب لوگون سے پوشیدہ ہوکے فرار ہوگئے آخر صاحبقران نے اُس رات کو تو آرام کیا کیونکہ مسافت سفر
اٹھائے ہوئے تھے صبح کو بیدار ہوکے حکم فرمایا کہ ہم اپنی فوج کو چھوڑ آئے ہین جمشید انکو بھی یہین بلاؤ جمشید
نے عرض کی غلام خود جاتا ہی ابھی سب کو لاتا ہو صاحبقران نے فرمایا ای جمشید تم کیون تکلیف کرو کسی
خادم کو بھیجدو وہ جاکر سب کو یہان لے آئے جمشید نے کہا مین خود جاؤنگا یہ کہکر طرف لشکر امیر کے
روانہ ہوا وہان پہونچ کے جو دیکھا تو کچھ آدمی حیران و پریشان خیمون مین بیٹھے ہین بارگاہین اکھڑی ہوئی
پڑی ہین گھوڑے غازیون کے جنگل مین پھرتے ہین آپسمین لڑکر بہت سے مرگئے ہین عجیب حالت ہی جمشید
نے ان آدمیون سے جو باقی رہ گئے تھے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ ہمین مطلق اسکی
خبر نہین ہم اُسوقت یہان موجود نہ تھے جس وقت یہ واقعہ گذرا ہی ہمنے آکے اسی حالت سے بارگاہون
کو دیکھا بخوف جان ان خیمون مین پوشیدہ ہوکر بیٹھے ہین نہین معلوم کیا آفت آئی اور سب لوگ کیا
ہوگئے جمشید نے اُن لوگون کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ گھوڑون کو اور بارگاہون
کو لیکر ہمارے بعد آنا ہم ان لوگون کو لیکر خدمت صاحبقران مین پہلے جاتے ہین ملازمون نے گھوڑون
کو جمع کرنا شروع کیا جمشید خدمت صاحبقران مین آکے حاضر ہوا کل کیفیت بیان کی صاحبقران
نے بہت افسوس کیا کہا ای جمشید یہ کیا غضب ہوا کچھ عقل نہین کام کرتی جمشید نے عرض کی یا
صاحبقران معلوم ہوتا ہی کہ زمرد جیانے کچھ مکر کیا اور کسی ساحر کو وہان بھیجا وہ سب کو مبتلاے
سحر کرکے لیگیا امیر نے کہا میرا اسکا بندوبست کیونکر ہو اور سب سردار کیونکر رہا ہون جمشید نے کہا یہ لوگ
بے فتح زندان طلسمی کے رہا نہونگے کیونکہ زندان طلسم مین قید ہین مالک اس زندان کا شب بیدار جادو
ہی وہ کسی وقت غافل بھی نہین ہوتا ہی ہر وقت بیدار رہتا ہی صاحبقران نے فرمایا اب اسکی اور کوشش
بیکار ہی جب انکا زمانہ رہائی آئیگا کوئی روک نہ سکیگا اب دربارہ روانگی شہنشاہ کیا انتظام ہوتا ہی جمشید
نے عرض کی حضور شہنشاہ کو تو پہلے طلب فرمایئے دیکھیے وہ اپنے جانے کی نسبت کیا کہتے ہین صاحبقران
نے شہنشاہ کو طلب فرمایا کل کیفیت آپنے بیان کی شہنشاہ نے عرض کی یہ قصد آپکے ارشاد سے
پہلے تھا مگر کوئی واقفکار میرے پاس موجود نہ تھا کہ جسکی رائے سے مین روانہ ہوتا مگر اب جمشید ثانی جو
کچھ رائے دین ویسا کیا جائے جمشید نے جو شہنشاہ کو ہمرکاب جانے کو آمادہ پایا عرض کی ای شہنشاہ ہدایت ہوگی

غیب سے ہونا چاہیے اب آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں صاحبقران نے فرمایا ای شہنشاہ شب کو عبادت
کرو دیکھو کیا بشارت ہوتی ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے قبول کیا جب شام ہوئی وضو کرکے سجادے پر تشریف
لائے عبادت خدا میں مصروف ہوئے جب وظائف سے فراغت ہوئی دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات
بلند کیے بخشوع وخضوع مصروف دعا ہوئے۔ رجوع قلب کے سبب آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے
اسی عالم گریہ میں آنکھ بند ہوئی دیکھا کہ ایک مرد بزرگوار ایک تخت پر جلوہ فرما ہیں سامنے دو جوان حسین
کم سن دست بستہ حاضر ہیں شہنشاہ گوہر کلاہ کو جھک کے سلام کیا اس مرد بزرگوار نے جواب سلام دیکر
فرمایا شہنشاہ گوہر کلاہ تم اس طلسم کے فاتح ہو مگر بہت سمجھ کے کام کرنا میں ایک پرچہ دیتا ہوں جبتک
لوح طلسمی دستیاب نہو تمھیں جو نوشتہ پانا اسے عمل میں لانا طلسم انشاء اللہ تمھارے ہاتھ سے فتح ہوگا شہنشاہ
نے جو یہ بات سنی اور پرچہ پایا خوشی کے مارے گھبراکے آنکھ کھولدی دیکھا اپنے سجادے پر بیٹھا ہوں ہاتھ طرف
آسمان کے بلند ہیں خیال جو کیا ہاتھوں پر ایک پرچہ رکھا ہے شہنشاہ نے خوش ہوکے اس پرچہ کو اٹھا لیا
دیکھا تو اس میں لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور دربند جمشید فتح ہو تو لازم ہے کہ طلسم کشا صحرائے عنبرین میں جاکر
ٹھہرے ایک طائر عجیب الخلقت وہاں آئیگا اپنی پشت پر سوار کرکے لے جائیگا ایک چشمہ آب کے قریب وہ طائر
اپنی پشت سے اتار دیگا اور فوراً غائب ہو جائیگا اسوقت اپنے کو اس چشمہ میں داخل کرے آیندہ جو امر پیش آئے
پرچہ کو دیکھے شہنشاہ امیر سے رخصت ہوئے جمشید ثانی سے کہا ای جمشید صحرائے عنبرین کہاں ہے
جمشید نے کہا حضور اسی جانب اس صحرا کے تشریف لے جائیں یہاں سے دس کوس پر صحرائے عنبرین ہے
غلام بھی وقتاً فوقتاً حاضر ہوتا رہیگا جو کام غلام کے لایق ہوگا دریغ نہ کریگا شہنشاہ نے فرمایا ای جمشید صرف
تمھاری دعا کافی ہے سب کام بمدد خداوند کارساز درست ہو جائینگے یہ کہہ کے سب سے رخصت ہوئے ملکہ
صبح سحر نگاہ کی بارگاہ میں آئے کہا ملکہ خدا حافظ ہم صحرائے عنبرین میں جاتے ہیں تمھیں خدا کے حوالے کیا ملکہ
یہ سنکر آبدیدہ ہوئی کہا ای شہزادہ والا قدر کنیز بھی ہمراہ چلیگی آپ کا تنہا جانا مجھے کیونکر گوارا ہوگا میں یہاں جب
مشتاق دیدار ہونگی کیونکر قرار آئیگا دل بیقرار ہوگا جینا دشوار ہوگا ہجر کی راتیں کیونکر کٹینگی دل پر کیا گزریگی
شہنشاہ نے فرمایا ای ملکہ صبر کرو خدا نے چاہا تو جلد آئینگے تمھیں صورت دکھائینگے مجبور ہیں طلسم کشا کو تنہا جانا
چاہیے ہیں تمھیں کیونکر ہمراہ لے لوں ملکہ نے کہا میں کیونکر کہوں کہ آپ تشریف لے جائیں ہاں یہ فرما دو کہونگی کہ
میرے دل کو چین وصبر آئے وہ ترکیب بتلائیے اب دل قابو میں نہیں ہے طبیعت گھبراتی ہے زندگی جنجالت
کی نظر آتی ہے اصل تو یوں ہے کہ جیسا کیا ویسی سزا پائی جیسے بچھائے شامت آئی اب فراق ناگوار ہوتا ہے دل
بیقرار ہوتا ہے خدا دشمن کو بھی اس بلا میں نہ پھنسائے فراق محبوب نہ دکھائے کوئی مبتلائے محبت خود
طالب وصلت نہو

## غزل

گر چاہیے یہ فلک کہ مجھے راحت ذرا نہو
کس کام کا وہ دل ہے جو مجھ پر فدا نہو
کیسے مکان تنگ میں کرتے ہیں دل گزر
صاحب کہیں یہ شوخی دزد حنا نہو
دھوکوں نہ کر تباہ ای دل رہ خیال

یارب کسی کو الفت زلف دوتا نہو
وہ درد دے کہ جسکی میسر دوا نہو
تجویز اگر ہزار اطبا کریں تو کیا
کیوں بیقرار طائر قبلہ نما نہو
بیکس وہ ہوں کہ کوئی مرا آشنا نہیں
شرمندہ کوئی حشر میں پیش خدا نہو

دشمن بھی اس بلا میں کبھی مبتلا نہو
بیکار ہے وہ آنکھ نہیں جسکو شوق دید
بیمار ہجر کو کوئی نافع دوا نہو
اتنا یہ ہنسنے تونے چرایا نہیں ہے دل
مر جاؤں بھی تو رنج کسی کو ذرا نہو
دل اپنا اس پری سے عدو بھی کر لگائے

میری طرح سے مورد رنج و بلا نہو
بولے رقیب مجکو وہ جب ذبح کرچکے
کتنی ہی نازکی کہین خنجر اُٹھا نہو
میری نگاہ شوق کرے خوب اپنا کام
وقت سحر قبول بھلا کیون دعا نہو
ای آبرو یہ فہم و فراست سے ہی بعید

معشوق گر ملا بھی تو کج خلق و بدزبان
گردن مین دیکھ لو کوئی کسمر لگا نہو
بوسہ جو مین نے لیلیا آزردہ کیون ہو تم
وصلت کی شب جو پاس تمھارے حیا نہو
منہ ہی جو اُسکے گھر کیطرف تو یہ چاہیے
امداد غیر پر کوئی نازان ذرا نہو

مجھسا کبھی بدنصیب کوئی ای خدا نہو
وہ میرے ذبح کرنیکو مین مستعد مگر
مرضی نہو تو پھیر لو لیکن خفا نہو
میری یہی آرزو ہی مجھے اُسکے وصل کی
مضطر مثال طائر قبلہ نما نہو

ملکہ صبح سحر نگار نے اس سوز و گداز سے یہ غزل پڑھی کہ شہنشاہ کے آنکھون مین بھی آنسو بھر آئے کہا ملکہ صبر کرو اب اجازت دو ہمین وہم ہوتا ہی ایسا نہو وقت گذر جائے تو یہ دن پھر سال بھر کے بعد ہاتھ آئے ملکہ نے مجبور ہو کے کہا آپ بسم اللہ کرین کنیز بھی کسی موقع پر انشاء اللہ حاضر ہوگی شہنشاہ ملکہ کی بارگاہ سے باہر آئے سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا نام خدا لیکر سوار ہوئے طرف صحرائے عنبرین کے روانہ ہوئے صاحبقران اور جملہ سردار جہان تک نگاہ نے کام کیا دیکھا کئے جب شہنشاہ بہت دور نکل گئے سب مجبور واپس ہوئے یہان شہنشاہ بعد شوکت و جاہ صحرائے عنبرین مین پہونچے گھوڑے کی پیٹھ سے اُتر کر ٹہلنے لگے کہ دیکھا ایک طائر ہفت رنگ آسمان سے زمین پر آیا چاہا شہنشاہ کو اپنے پنجون مین اُٹھا لیجائے مگر اُنھون نے بقوت تمام اُس طائر کو زمین پر بٹھایا آپ اُسکی پیٹھ پر سوار ہوئے گھوڑے کو اُسی صحرا مین چھوڑا طائر اُڑ کے چلا شہنشاہ سیر کرتے ہوئے چہار جانب کے عجائب و غرائب دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ ایک مقام پر طائر مائل بہ پستی ہوا شہنشاہ کو قریب ایک چشمے کے اُتارا اور آپ غائب ہوگیا شہنشاہ نے پرچے کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اس چشمے مین کود پڑو قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو شہنشاہ [illegible] نام خدائے عزوجل لیکر اس چشمے مین کود پڑے آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد پانون شہنشاہ کے آشنائے زمین ہوئے آنکھ کھولی دیکھا مین ایک شہر پناہ کے قریب کھڑا ہون بہت متعجب ہوئے قریب پھاٹک کے آئے قصد کرتے ہین کہ داخل شہر ہون کہ دیکھا سامنے سے اسپ صبا رفتار جسے اس صحرا مین چھوڑا تھا چلا آتا ہی شہنشاہ بہت خوش ہوئے گھوڑے کے قریب جا کر اُسکی گردن پر تھپکی دی سوار ہو کر داخل شہر ہوئے شہنشاہ نے دیکھا شہر بہت آباد ہی ملک زرین معلوم ہوتا ہی دوکاندار بہت قرینے سے اپنی اپنی دوکانون پر بیٹھے ہین دو رویہ دوکانین پختہ بنی ہین باشندگان شہر سفید پوش صاحب وضع شریف صورت راستہ چل رہے ہین جسکا سامنا ہوتا ہی وہ جھک کے شہنشاہ کو سلام کرتا ہی دوکاندار دوکانون سے اُٹھ اُٹھ کے دیکھتے ہین آپسمین کہتے ہین دیکھو کیا جوان حسین ہی ایسے بھی جوان نگاہ سے نہین گذرے تیاری کتنی خوبصورت ہی ایک کہتا ہی تلوار کسقدر نگار معلوم ہوتی ہی ہر ایک کی زبان پر مدح و ثنائے توسن ہر کوئی کہتا ہی پوشاک کتنی بھاری زیب جسم کئے ہی ایک کا قول ہی کہ یہ کسی ملک کا بادشاہ ہی کوئی کہتا ہی نہین آسمان سلطنت کا ماہ ہی نہین معلوم اپنا وطن کیون چھوڑا عزیزون سے کیون منہ موڑا کسلیے آوارہ دشت ادبار ہوا یہان تک نہین معلوم کیونکر پہونچا ایک کہتا ہی صحرا مین قزاقون نے اسپر بھی حملہ کیا ہوگا ایک کہتا ہی قزاق کیا جان رکھتے ہین جو اس جوان صاحب شوکت و شان پر حملہ کرتے اگر سو ہوتے تو یہ سب کے سر کاٹ کے ڈال دیتا بعض کہتے ہین اسکو قریب بلا مین کیفیت دریافت کرین بعض منع کرتے ہین کہ ایسا نہو بلانا ہمارا اسے

کے خلاف ہو بگڑ جائے تلوار کھینچ کے سامنے آئے غضب مین فساد ہو نہین معلوم کون ہے کہان جاتا ہے صبر کرو
تھوڑی دیر مین آپ ہی حال کھل جائیگا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ در دولت شہنشاہی پر جائیگا کچھ
عرض حال کریگا لوگ کہتے ہین اگر بادشاہ اسکی شان کو دیکھینگے فوراً بلا لینگے زینت صحبت بادشاہی ہو صورت
تو ایسی ہی ہے نہین معلوم سیرت کیسی ہو سب کہتے ہین سیرت بھی بہت سی باتون سے ظاہر ہے اول تو ہتھیار لگانے
کے قاعدے ایسے ہین جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جوان فن سپہ گری مین یکتا ہے گھوڑے پر اس شان سے
بیٹھا ہے کہ شہسوار بے بدل معلوم ہوتا ہے سب کے سلام کو خلق سے لیتا ہے بامروت ہونا بھی ظاہر ہے پھر جاہ
وحشم جب ممکن ہے تو آداب خسروانہ سے ضرور ماہر ہوگا بعض کہتے ہین یہ خود شاہزادہ ہے مگر دلدادہ مرگ آمادہ ہے
کسی کے عشق مین آوارہ ہو کر ادھر نکل آیا ہے بادشاہ سے ملاقات کریگا دو چار روز رہیگا پھر چلا جائیگا افسوس
اسکا ہے کہ اپنی جوانی یونہین گنوائیگا لطف شباب کیا ملیگا غم تمنا کیا کھائیگا اسی بلا مین گرفتار رہیگا یونہین دیار
بدیار پھرتا رہیگا اگر کسی آفت عظیم مین پھنس جائیگا کلفت مشکل ہوگا ٹکر کھا کے مر جائیگا داغ سب کے کلیجون
پر دھر جائیگا اب بھی ماں باپ کے دل کا عجیب حال ہوگا ہر وقت اسی کا خیال ہوگا ہر گھڑی بیتاب ہوتے
ہونگے اسکو یاد کر کے روتے ہونگے نہین معلوم وہ سنگدل ستم ایجاد دلبر جفا پیشہ کون ہے جسپر یہ شیدا ہو
گھر بار چھوڑ کے اسکی جستجو مین نکلا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ یہ سب باتین سنتے ہوے چلے جاتے ہین کہ ایکطرف
سے نوبت نقارے کی آواز آئی شہنشاہ نے پلٹ کے دیکھا ایک تاجدار بصد شوکت و وقار ایک فیل فلک
شکوہ پر سوار آگے آگے افسران سپاہ بڑے جاہ وحشم سے چلا آتا ہے شہنشاہ نے گھوڑے کو روکا ایک کنارے
کھڑے ہو کے تماشا سواری کا دیکھنے لگے جب سب جلوس نکل گیا اور سواری اُس تاجدار کی قریب آئی
تاجدار نے ہاتھی کو روکنے کا حکم دیا فیلبانون نے ہاتھی کو روکا تاجدار نے شہنشاہ کو باادب سلام کیا
ہاتھی سے اتر کے سامنے آیا شہنشاہ بھی گھوڑے سے اُترے تاجدار نے کہا کہ شاہزادہ والاقدر آپ
نے کمال عزت افزائی فرمائی اس خاکسار کی آبرو بڑھائی تشریف لے چلیے غریب خانہ کو اپنے قدوم میمنت
لزوم سے رشک خلد برین بنائیے دعوت قبول فرمائیے شہنشاہ نے دعوت کا نام سنکر سر جھکا لیا دعوت
کا رد کرنا مناسب نہ جانا اُس تاجدار کے ہمراہ ہوئے تاجدار نے ہاتھ باندھ کر عرض کی آپ گھوڑے پر
سوار ہو جئیے یہ خاکسار رکابداری کرے ہمراہ مثل چاکران کمترین چلے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا کہ
یہ امر نا ممکن ہے آپ ہمارے میزبان ہین آپ بھی سوار ہون ورنہ مین پیادہ چلونگا تکلیف گوارا کرونگا
تاجدار مجبور ہوا سوار ہوا شہنشاہ بھی گھوڑے پر بیٹھے طرف مکان تاجدار کے چلے تھوڑی دیر نگذری
تھی کہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا ایک پھاٹک عالیشان مانند آغوش عاشق وا ہے تاجدار پھاٹک کے
قریب آ کے اُترا رکاب تھامی شہنشاہ ہاتھ مین لی لاکھ لاکھ شہنشاہ نے منع کیا مگر تاجدار نے نہ مانا کہا حضور
اب کچھ نہ ارشاد کرین غلام کا یہ فخر ہے شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوے کہ عجیب خلیق ہے نہین معلوم
یہ کون ہے طریقہ اسکا کیا ہے وہ تاجدار اسی اعزاز سے شہنشاہ کو اندر لایا شہنشاہ نے دیکھا ایک
باغ پر بہار میوہ دار نہایت وسیع بیچ مین ایک بارہ دری بہت رفیع ہے باغ مین عندلیبان خوش نوا
کے چہچہے کہین قمری کی کوکو فاختہ کی حق سرہ پھولون کا جوبن بہار پر گلشن گل خود رو کی زیبائی درختون کی رعنائی
سبزہ نو دمیدہ کی کیفیت خوشبو دار پھولون کی بھینی بھینی نکہت بلبلون کا پہلوے گل مین ہجوم آمد بہار کی

دھوم نرگس کی نظارہ بازی سوسن کی زبان درازی نسیم کی اٹھکھیلیان بہار کا سون شبنم کے قطرے جو پھولون پر پڑے ہین عارض محبوب کے پسینے کا لطف دکھاتے ہین سنبل نے زلفون کو سنوارا ہی شمشاد نے قد زیبا کے حسن کو دکھایا ہی چمن کا ہیکو قدرت خدا کا نمود ہی نہر باغ سے ہر شے کا حسن دونا ہی پانی صاف ہی اندرونی حالات نظر آتے ہین اتنا شفاف ہی نہر کا ہیکو شاہد گلزار کا آئینہ ہی ہر چیز کا عکس نمودار ہی فوارہ سے جو قطرات آب گرتے ہین موتی کو شرماتے ہین نہر کو معدن گوہر کہنا زیبا ہی بگلون کی ہنسی پر نہر چمن ہوتی نثار کرتی ہی ماہیان نہر کی تعریف کیونکر ہو کے سرخ سبز دھانی زرد چست و چالاک پھرتی ہین کبھی صاف نظر آتی ہین کبھی تہ نشین ہو گئین کبھی بالاے آب نظر آتی ہین کبھی دریا مین چالاکی سے غوطہ لگاتی ہین اگر تڑپتی ہین تو یاد دیتی ہین قلب مضطر عاشق کی صورت دکھاتی ہین سایہ اشجار سے زمین باغ پر گمان نقش و نگار ہی باغ کی رونق بہار ہی باغبان نوجوان حسین مہ جبین مصروف صفائی گلشن ہین ان کی صورتون سے گمان ہوتا ہی کہ غلمان جنت مصروف سیر چمن ہین جنکی تعریف حسن مین زبانین فصیحون کی الکن ہین جو کوئی پھول بتوجہ صبا سے زمین پر گر پڑا اٹھا کے باغ سے دور پھینک دیا بلبلین نالے کرتی ہوئی قریب اُس پھول کے آئین رنگین بیٹھین چلائین پھول کو منقار مین لیا رخ جانب گلشن کیا پر کھول کے بازو تول کے اڑین ایک درخت پر آ بیٹھین پھول منقار سے زمین پر گرا چھین چلا بلبلین شاخ سے ٹوٹ کے گرین پھول کو اٹھا لگئین گلچین منھ دیکھ کے رہ گیا ستم سہہ گیا بلبل نے پھول پایا قہقہہ لگایا شہنشاہ یہ سیر دیکھتے ہوئے اس تاجدار کے ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین کہ قریب بارہ دری پہونچے نگاہ جو پڑی دیکھا بارہ دری ہی یا رشک پری ہی ستون خوب محراب مرغوب ابروے حسینان سے بہتر خمیدگی مین ہلال عید سے خوشتر بارہ دری بلندی مین ہمت صاحبان لیاقت ہی آگے صحن کی بڑی وسعت ہی زینہ با قرینہ صدا نے مثال آغوش آرزومندان وا ہین خوبی مین یکتا ہین تاجدار بصد شوکت و وقار شہنشاہ ذیجاہ کو بارہ دری کے اندر لایا مقام صدر پر تخت بچھا تھا عرض کی حضور تشریف رکھین تخت و تاج آپکو زیبا ہی خدا نے آپکو یہ مرتبہ دیا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا ہم تاج بخش ہین تاجدار نہین ہین یہ تاج و تخت تمھارا تمکو مبارک رہے یہ کہکے برابر تخت کے ایک دنگل زرین بچھا تھا اُسپر جلوہ فرما ہوے وہ تاجدار سلام کرکے پایٔن دنگل پر بیٹھنے لگا شہنشاہ نے کہا اے تاجدار عالی وقار تمھین یہ لازم نہین ہی ہماری خاطر سے تخت پر بیٹھو تاجدار نے انکار کیا مگر شہنشاہ نے اُسکو دنگل سے اٹھا تخت پر بٹھایا رتبہ بڑھایا تاجدار نے رامشگران زہرہ خصال و ساقیان پری جمال کو طلب کیا شہنشاہ گوہر کلاہ تاجدار کیجانب متوجہ ہوئے کہا ای تاجدار عالی وقار اپنے نام سے آگاہ کرو کہ تم کون ہو اس شہر کا کیا نام ہی تاجدار نے عرض کی اس خاکسار کو فریدون زرین پوش کہتے ہین اس شہر کا عنبرین سواد نام ہی غلام یہان کی حکومت کرتا ہی حضور کی تشریف آوری کی خبر پائی تھی کہ آپ براے فتح طلسم تشریف لاتے ہین چونکہ درمیان راہ غلام کا ملک واقع تھا اس سبب سے آپنے اسطرف بھی قدم رنجہ فرمایا قسمت کا تب بڑھا تھا غلام پر استقبال فرض ہوا آپکو شاہ درویش نواز پایا اب مین آپکا باب سعادت انتساب کو نہ چھوڑونگا اگر حضور کا اقبال شامل حال ہوگا تو مرحلجات طلسم فتح کرادونگا لوح طلسمی دلادونگا حضور خاطر اقدس جمع رکھین یہان معروف عیش رہین غلام سب تدبیرین کردیگا شہنشاہ گوہر کلاہ یہ تقریر فریدون زرین پوش کی سنکر بہت خوش ہوے کہا ای فریدون تمھاری دعا کافی ہی خدا چاہی ہی لوح بھی ملجائیگی مرحلجات بھی فتح ہو جائینگے یہ ذکر تھا کہ ساقیان گلبدن و غنچہ دہان پریوشان لالہ رخسار حاضر دربار ہوے

رباب نشاط سے ایک مہ جبین مہر تمکین محفل مین آئی سازندون نے ساز درست کئے بعد ناز و ادا مصروف
رقص ہوئی ساقیون نے جام شراب مملو کرکے دورہ کرنا شروع کیا پہلے جام بھر کے شہنشاہ گوہر کلاہ کے
کے آگے لائے کچھ اشعار عاشقانہ بجوش الحانی پڑھے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جام بے اندیشہ انجام پیا جام کے
پیتے ہی سر چکرایا غش آیا تاجدار نے غرہ کیا منم خدنگ جادو منتظم طلسم بہارستان سلیمانی ملازمون سے
اشارہ کیا کہ مشکین باندھو ملازمون نے مشکین شہنشاہ گوہر کلاہ کی باندھوین خدنگ نے کہا اسکے
پاس ایک پرچہ عطیۂ بزرگان دین اسلام ہی اسکو لیلو ورنہ جب ہوشیار ہوگا اسکو پڑھے گا کوئی اسم لکھا
ہوا ملیگا قید بدن سے جدا ہو جائیگی پھر ہمارے دام مکر مین نہ پھنسیگا برکت سے اس پرچہ کی سحر اس پر
تاثیر نہ کریگا ملازمون نے وہ پرچہ کمر سے شہنشاہ کی نکال لیا خدنگ نے کہا اس وقت لیجاکر اسکو قید
کرو صبح کو قتل کرونگا ملازمون نے زندان خانے مین لاکر قید کیا شہنشاہ کو ہوش آیا گھبرا کے جو آنکھ
کھولی دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری ہی نہ وہ صحبت ہی ایک مکان تنگ و تاریک مین اپنے کو سلسلہ بزنجیر
پایا بہت تردد ہوا دل مین کہا شاید دھوکا کھایا پرچے کو نہ دیکھا کمر مین ہاتھ ڈالا جستجو کی پرچہ نہ ملا مجبور ہو کے
خدا کو یاد کیا مگر اب کیفیت ملکہ صبح سحر نگار اور جمشید ثانی کی تحریر کی جاتی ہی کہ جب شہنشاہ کو گئے
ہوئے دو روز ہوئے تو جمشید ثانی کہ علم نجوم مین مداخلت وافی و کافی رکھتا ہی اس نے شمار کیا تو معلوم ہوا
کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کسی مصیبت مین گرفتار ہوے جمشید امیر کی خدمت مین حاضر ہوا امیر اسوقت
دربار مین بیٹھے ہین خواجہ عمر ثانی ملکہ بہار تنگ قبا ملکہ صبح سحر نگاہ اور جملہ سرداران نامی و گرامی حاضر
ہین کہ جمشید نے آکر عرض کی کہ حضور شہنشاہ گوہر کلاہ کسی مصیبت مین گرفتار ہوے معلوم ہوتا ہی کہ
مرحلہ عنبرین مین خدنگ جادو نے کچھ مکر پھیلایا کیونکہ سحر مین تو شہزادہ مبتلا ہو نہین سکتا تھا کسی
حیلے سے گرفتار کیا اسمین براے مدد جاتا ہون ملکہ صبح سحر نگاہ نے جو یہ بات سنی دل بیقرار ہو گیا اسیوقت
اپنے مقام سے اٹھین صاحبقران کے سامنے آکے عرض کی اس کنیز کو رخصت مرحمت ہو شاہزادے
کی مدد کو جاؤنگی جمشید نے کہا ای صبح تم یہان سے جاکے کیا کروگی مین جاتا ہون اگر فضل خدا شامل حال ہی
تو اس ملعون کو قتل کرونگا ورنہ جو منظور الہی ہوگا وہ ظہور مین آئیگا ملکہ نے کہا ای جمشید ثانی تمھین اپنے
جانے کا اختیار ہی مگر مین ضرور جاؤنگی سب نے سمجھایا مگر صبح سحر نگاہ نے نہ مانا اسی وقت پر پرواز پیدا کرکے
بلند ہوئین انکے جانے کے بعد جمشید ثانی بھی صاحبقران سے رخصت ہوکر روانہ ہوا کہ ذکر ان دونون
کا وقت پر کیا جائیگا یہان جو صبح ہوئی اور خدنگ جادو سو کے اٹھا بعد فراغت ضروریات معمولی
اسنے حکم دیا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو لاؤ ملازم دوڑے ہوے قید خانے مین آئے شہنشاہ کو کشان کشان
لے چلے سامنے خدنگ جادو کے لاکر کہا حضور یہ قیدی حاضر ہی خدنگ نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی طرف
بنگاہ غیظ دیکھا اور کہا ای شہنشاہ کیا تم نے فتاحی طلسم بہارستان سلیمانی کی بہت آسان سمجھی
تھی اب تمھاری کیا کیفیت کی جائے شہنشاہ نے جھلا کے جواب دیا او مردود جو تجھ سے ہمارے حق مین ہوسکے
دریغ نہ کر خدنگ نے کہا ای شہنشاہ مین تمکو چھوڑ دیتا لیکن تم اپنے اس ارادے سے باز نہ آؤگے پھر فساد
پھیلاؤگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا او بیحیا تو ہمکو قتل کرسکتا ہی نہ رہا کرسکتا ہی جو منظور الہی تھا
وہ ہوا اور جو ہونا ہی وہ ہوگا خدنگ نے کہا ای شہنشاہ زیادہ گوئی نہ کرو با دولت کا ادب لازم ہی

شہنشاہ نے جواب دیا او بیہودہ ہم تیرا ادب کرین یہ کہکے چاہا قید توڑ ڈالین کہ خدنگ نے سحر کر دیا ہاتھ پاؤن شہنشاہ کے بیکار ہوگئے بو نجھ چاہ کے رہ گئے خدنگ نے جلاد کو طلب کیا بہت سے جلاد تیغہای لنگر دار لیے ہوئے حاضر ہوئے میدان مین آکے شتنگین لگانے لگے خدنگ نے کہا اس اسیر کو لیجاؤ قتل کرو ملازمون نے جلادون کو بلایا جلاد آئے شہنشاہ کو کشان کشان میدان مین لائے ایک نئے رنگ کا چبوترہ بنایا اس چبوترے پر شہنشاہ گوہر کلاہ کو بٹھایا گردن پر کولے کا خط دیکر منتظر احکام خدنگ جادو ہوئے تیغہ تولتے جاتے ہین زبان پر کلمات یاوہ گوئی جاری ہین کہ آج کون خاطی اپنی سزا کو پہونچا اور کس کا رشتۂ حیات قطع ہوا کون شربت مرگ کے ذائقے سے واقف ہوگا کس کو عروس مرگ کا وصال نصیب ہوگا جلاد تو یہ کلمات یاوہ گوئی بک رہے ہین مگر شہنشاہ گوہر کلاہ نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کرکے عرض کی اے سامع الدعا اے خالق یکتا تیری ذات کس بیکسان چارہ ساز درد مندان ہے اگر تو چاہے قوی کو ضعیف بلکہ بالکل خفیف کرے اور ضعیف کو قوت دے پہاڑ اکھاڑنے کی طاقت دے تو خوب آگاہ ہے کہ مین نے جو اس راہ مین قدم رکھا آوارہ دشت ادبار ہوا قصد میرا ترقی دین اسلام ہے تو ارحم الراحمین ہے اسوقت رحم فرما دشمن کے ہاتھ سے بچا بخضوع و خشوع شہنشاہ نے جو دعا کی قبول درگاہ خدا ہوئی ادھر خدنگ جادو نے خادمون سے کہا کہ جلاد سے جاکے کہدو کہ اب اور حکم کا منتظر نہ رہے قتل کرے خادم نے جلاد سے آکے کہا کہ خدنگ جادو ارشاد فرماتے ہین کہ اب اور حکم کے منتظر نہ رہو قتل کرو جلاد نے جو یہ حکم پایا ہاتھ اٹھایا چاہتا ہے کہ تلوار لگائے کہ ایک برق چمکی جلاد کا سر اڑ گیا سب کی آنکھین جھپک گئین ایک پنجہ گرا شہنشاہ کو اٹھائے گیا لوگ دوڑے ہوئے خدنگ کے پاس آئے کہا حضور بڑا غضب ہوا جلاد نے چاہا ہاتھ لگائے کہ ایک برق گری خود جلاد کا سر اڑ گیا آسمان سے کوئی آیا شاہزادے کو اٹھالے گیا خدنگ نے کہا خیر جو لیگیا ہے وہ بھی سزا پائیگا اور شاہزادہ کہان جائیگا بے مجھسے مقابلہ کیے کہین اور نہین جاسکتا ہے اور اب اسکو ہدایت کرنے والا کون ہے پہلے تو ایک پرچہ اسکے پاس تھا جو اسمین نوشتہ پاتا تھا وہ کام کرتا تھا اب تو وہ پرچہ بھی ماہ دولت نے چھین لیا اب اسے ہدایت کون کریگا ملازم کہتے ہین حضور اب اس کا آپ کے ہاتھ سے بچنا بہت دشوار ہے اور حضور سوائے یہان کے اور کہان جائیگا بے اس طرف کے آئے ہوئے راستہ نہ پائیگا یہ باتین ہو رہی تھین مگر جمشید ثانی جو برا سے دو صاحبقران سے رخصت ہو کر چلا تھوڑی دیر مین داخل دربند عنبرین ہوا دیکھا اسنے کہ خدنگ جادو ایک تخت پر بیٹھا ہوا اپنے ملازمون سے کہہ رہا ہے کہ شہنشاہ میرے ہاتھ سے بچکے کہان جائیگا اب تو اس پر سحر بھی تاثیر کریگا یہ کہہ کے خادم سے کہا ارے وہ پرچہ لاکر حاضر کر ماہ دولت اسے نیست و نابود کر دیتی ہے ایسا نہ ہو پھر کسی طور سے اسکو ملجائے اور وہ فساد پھیلائے جمشید نے جو پرچہ کا نام سنا اپنے تئین پوشیدہ کرکے داخل بارگاہ کیا خدنگ نے جھولی سے پرچہ نکالا جمشید ثانی نے ہاتھ خدنگ کی طرف بڑھایا اور بجالا کی تمام پرچہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور پرپرواز پیدا کرکے اڑا خدنگ نے جو یہ معرکہ دیکھا ناگاہ ادیرا اٹھائی اور للکار کر آواز دی او جمشید ثانی مین نے پہچانا کہان جاتا ہے یہ کہکر خدنگ بھی بلند ہوا برق بنکر جمشید پر گرا جمشید بھی بلا کا ساحر ہے دونون مین سحر چلنے لگے جمشید کے پاس پرچہ ہے اسکی برکت سے سحر تاثیر نہین کرتا ہے خدنگ زخمی ہوتا جاتا ہے اسکے ملازم بھی تماشا دیکھ رہے ہین

بعض بعض سحر بھی کرتے ہین جب خدنگ کو خیال آیا کہ جمشید پر سحر تاثیر نہ کریگا اور یہ جو حربہ چاہتا ہے وہ کرتا ہے میرے زخم بڑھتے جاتے ہین یہ سمجھ کر خدنگ تو غرق زمین ہوا جمشید نے چاہا کہ مین اسکے ساتھ جاؤن اور جہان ملے اسکو قتل کرون مگر پھر یہ خیال کیا کہ پر شہنشاہ کو پہونچ جاے تو بہت بہتر ہے ایسا نہو معاملہ طلسم ہے کوئی اور افتاد ہو یہ سوچکر پر پرواز پیدا کر کے چلا مگر اب حال شاہزادے کا بیان کیا جاتا ہے کہ جب انھین چبوترہ ریگ سے پنجہ اٹھا لیگیا تو شہنشاہ بیہوش ہوگئے تھے جب غشی برطرف ہوئی تو اپنے کو ایک پہاڑ پر پایا سرہانے ملکہ صبح سحر نگاہ کو دیکھا کہ سر زانو پر لیے ہوئے بیٹھی ہین شہنشاہ اٹھ بیٹھے صبح کی طرف دیکھا کہ آبدیدہ بیٹھی ہے پوچھا ای صبح سحر نگاہ رنجیدہ کیون ہو یہ تو خوشی کا محل ہے کہ خدا نے جان بچائی تمسے ملایا صبح نے کہا ای شہنشاہ یہ تو آپ بہت درست فرماتے ہین مگر یہ مقدمہ طلسم ہے ہزار جگہ ایسے سانحہ گزرینگے اسوقت تو کنیز پہونچ گئی خدا نے اپنا فضل کیا آپکو دست جلاد سے بچایا اگر کوئی مرحلہ ایسا درپیش ہو جہان کنیز کی رسائی نہو اور دشمنون پر کوئی مصیبت پڑی تو وہان کون مدد کریگا شہنشاہ نے کہا ملکہ ہر جگہ خدا حامی ہے وہی مدد کرتا ہے وہی سب بلاؤن کو رد کرتا ہے اگر اسوقت فضل خدا شامل حال نہوتا تو تم کیونکر وقت پر پہونچتین ہمکو کیونکر یہان لاتین اسیطرح سے خدا ہر جگہ فضل کریگا شر دشمنان سے بچائیگا غیب سے سامان مدد پیدا ہوگا تم اسکی فکر نہ کرو اب لشکر مین جاؤ دیر نہ لگاؤ ہمین بھی ابھی منزل سخت طے کرنا ہے پھر ہم مین جائینگے اس ملعون سے مقابلہ کرینگے ملکہ نے کہا ای شاہزادہ والا قدر اگر آپکا یہ ارادہ ہے تو کنیز بھی جان دینے پر آمادہ ہے آپ کے ہمراہ مین بھی چلونگی خدنگ جادو سے مقابلہ کرونگی شہنشاہ نے فرمایا ای ملکہ مجھے تنہا جانے دو مین پیشتر بھی تنہا گیا تھا اور اب بھی تنہا جاؤنگا ملکہ نے کہا ای شہنشاہ پہلے آپکے پاس پرچہ تھا اسمین جو نوشتہ پاتے تھے اُسے عمل مین لاتے تھے اب وہ بھی پاس نہین ہے اور ایسے مکار و غدار سے سامنا ہے جبتک کنیز ہمراہ نہوگی راہ بھی آپکو مشکل سے ملیگی شہنشاہ نے بہت سمجھایا مگر صبح سحر نگاہ نے نہ مانا ہر بار یہی جواب دیا کہ اگر آپ کے پاس کوئی حربہ موجود ہوتا جسکے ذریعہ سے آپ پر سحر تاثیر نہ کرتا اور اسکی ہدایت کے بموجب آپ کاربند ہوتے تو میری ہمراہی کی ضرورت نہ تھی یہ باتین سنتے ہوے شہنشاہ چلے جاتے ہین کہ ایک جانب سے ابر تیرہ و تار اٹھا ملکہ صبح سحر نگاہ نے کہا ای شہنشاہ خدا خیر کرے کسی ساحر جلیل کی آمد ہے نہین معلوم کس ارادے سے آتا ہے ہنوز یہ کلمہ ملکہ کی زبان سے ختم نہوا تھا کہ وہ ابر سر پر آگیا ملکہ نے نگاہ اٹھا کے دیکھا ایک برق چمکی ابر منتشر ہوا ملکہ نے دیکھا ایک تخت پر ایک ساحر سیاہ فام ہاتھ مین زنبور لیے بیٹھا ہے ملکہ صبح سحر نگاہ کو دیکھکر تخت زمین پر اتارا چاہا ملکہ کی کمر مین پنجہ دیکر لے اڑون لیکن ملکہ صبح بھی ساحرہ زبردست ہے اشارہ کر دیا بجلیان گرنے لگین اسنے اس سحر کو دفع کیا اور ایک پھول جھولی سے نکال کے کھینچ مارا پھول ملکہ کی پیشانی پر پڑا لڑکھڑا کے زمین پر گرین اس ساحر نے کمر مین پنجہ دیا اور لے اڑا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بہت چاہا کہ اسکو روکین مگر اس ساحر نے ایک پھول شہنشاہ کو بھی کھینچ مارا یہ بھی بیہوش ہو کے زمین پر گرے اس ساحر نے شہنشاہ کو تو اسی حالت مین وہین چھوڑا آپ ملکہ کو لیکر تخت پر بیٹھا ایک سمت کو چلا گیا شہنشاہ اسی جنگل مین بیہوش پڑے رہے قضاے کار بیٹا شہنشاہ گوہر کلاہ کا یعنی لعل بن مرجان بخبر گرفتاری شہنشاہ سنکر چلا آتا منزلین طے کرتا ہوا چلا جاتا تھا گزرنا اسکا اُس صحراے وحشت ناک مین ہوا دھوپ کی تیزی تھی شہزادہ بڑھی لعل بن مرجان کو

شدت تشنگی ہوئی پانی کی تلاش کی جب کہین پتہ پانی کا نہ ملا اور رعب سے سوا تھک گیا مجبور ہو کے ایک درخت
کے سایے مین بیٹھا لیکن شدت تشنگی سے جو جگر کباب ہو رہا تھا تاب نہ آئی پھر برائے تلاش آب چلا ایک طرف
جو نگاہ کی دیکھا ایک جوان گرد مین آلودہ ایک درخت کے نیچے پڑا ہی لعل بن مرجان سمجھا کہ شاید کوئی مسافر
ہوگا شدت تشنگی سے مرگیا ہی پھر خیال کیا کہ اسکے قریب چلکر دیکھین کہ کون آوارۂ دشت غریب ہی یہ خیال
کرکے لعل بن مرجان قریب آیا مونہہ سے جو دیکھا تو اپنے آقائے ذیجاہ یعنے شہنشاہ گوہر کلاہ کو پایا
کہ زمین پر صحرا کی خاک مین آلودہ پڑے ہین قریب تھا کہ لعل اُس حال پُر ملال کو دیکھکر زمین پر گر پڑے مگر
اپنے کو روکا صبر کیا دل پر جبر کیا سینۂ شہنشاہ پر ہاتھ رکھا قریب بینی آئینہ رکھا آمد نفس سے آگاہی ہوئی
معلوم ہوا کہ جسم مین جان باقی ہی لعل کو یقین ہوا کہ کسی عیار نے بیہوش کیا ہی دوائے دفع بیہوشی سونگھائی
مگر کچھ اثر اُسکا نہوا لعل حیران ہوا کہ کیا ہو کہ کندۂ سر شہنشاہ زانو پر لیکر اسی درخت کے سایے مین
بیٹھا مگر بدحواس اشک حسرت چشم تر سے جاری انتہا کی بیقراری تڑپ تڑپ کے دعائین کر رہا ہی کہ اے
کریم کارساز اے رب بے نیاز اسوقت مدد کر کسی معین کو بھیج کہ کیفیت معلوم ہو شاہزادے کی بیہوشی
دفع ہو نہین معلوم کس کمبخت نے سحر کر دیا اب کوئی ساحر آئے تو یہ بلا دفع ہو اسی تردد مین لعل بن مرجان
تو دعائین کر رہا ہی کہ ایک طرف سے سناٹے کی آواز کان مین آئی دیکھا جمشید ثانی بروے ہوا اڑتا ہوا
چلا آتا ہی لعل نے پکار کے آواز دی اے جمشید ثانی اسیطرف آنا اور کسی طرف نہ جانا دیکھو شاہزادہ
کس مصیبت مین مبتلا ہی کیا واقعہ گذرا ہی جمشید نے جو لعل کی آواز سنی نگاہ نیچی کی دیکھا لعل بن مرجان
عیار شہنشاہ گوہر کلاہ پکار رہا ہی جمشید بیتاب ہو کے زمین پر اترا قریب شہنشاہ کے ہمراہ لعل آیا
دیکھا شہنشاہ کی عجیب کیفیت ہی بُری حالت ہی آمد شد نفس کی باقی ہی کوئی دم کے مہمان ہین جمشید کو
اسوقت بیکسی پر شہنشاہ کے رونا آگیا جلدی سے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پھول سفید نکالا اسپر کچھ اسم سحر
پڑھا شاہزادے کی ناک کے پاس رکھا بڑی دیر تک وہ پھول رکھا رہا شہنشاہ کو ہوش نہ آیا مگر انقطاع نفس
جو بگڑا ہوا تھا وہ کسیقدر درست ہوا جمشید نے ایک پھول اور نکالا اُسپر بھی کچھ اسم سحر پڑھا وہ پھول بھی شاہزادے
کو سنگھایا مگر ہوش نہ آیا لیکن ہاتھ پاؤن مین کچھ حرکت پیدا ہوئی جمشید نے اسی طور سے سات پھول شاہزادہ
شہنشاہ گوہر کلاہ کو سنگھائے جب ساتوان پھول سونگھا اور ہوش نہ آیا شہنشاہ اُسیطرح بیہوش رہے کچھ
حس و حرکت ذرا سی ہاتھ پاؤن ہلاکر سمجھا اسوقت جمشید مجبور ہوگیا کہا اے لعل یہ سوائے امیر کے اور کسی سے
ہوشیار نہونگے جب وہ اسم اعظم پڑھینگے تب یہ ہوشیار ہونگے لعل نے کہا اے جمشید تم اسوقت یہان کیونکر
آئے جمشید نے کہا مین برائے مدد شہنشاہ دربند عنبرین پر گیا تھا وہان شاہزادے کو نہ پایا مجبور
واپس آیا لیکن پرچہ جو انھین ملا تھا وہ میرے پاس ہی لعل نے کہا اے جمشید اُس پرچہ کو جسم شہنشاہ
سے مس کرو وہ عطیۂ بزرگان دین ہی اپنی تاثیر دکھائیگا ابھی سب سحر اُتر جائیگا جمشید نے کہا لعل واقعی
تم بہت صحیح کہتے ہو مجھے ابھی تک اس امر کا خیال نہ تھا یہ کہکے جمشید نے جھولی سے پرچہ نکالا شہنشاہ
کے جسم سے مس کر دیا شہنشاہ نے آنکھین کھولدین بسم اللہ کہکے اٹھ بیٹھے دیکھا سامنے
جمشید ثانی سرہانے لعل ابن مرجان عیار بیٹھا ہی شہنشاہ کی جو آنکھ کھلی جمشید اور لعل کا سلام
لیکر جمشید سے کہا غضب ہوگیا جمشید نے کہا کیا ہوا شاہزادے شہنشاہ نے کہا ایک ہی ستم کیا کہ تھا

کہ ایک پرچہ عطیہ بزرگان دین جو ہادی مراحل طلسم تھا وہ خدنگ جادو نے بکر مجھسے لیلیا مجھے بھی زیر تیغ بٹھایا مگر خداوند کریم نے عین وقت پر ملکہ صبح سحر نگاہ کو پہونچایا اُنھوں نے دستگیری کی وہان سے لے نکلین ایک پہاڑ پر لاکے ہوشیار کیا وہان سے میرے ہمراہ اس وجہ سے آئی تھین کہ پرچہ میرے پاس نہین ہے اب کون رہبری کریگا گو مین نے بہت سمجھایا مگر خلاف میرے ساتھ رہین دوسرے یہ ہوا کہ اس صحرا مین ایک ساحر سیہ فام تخت پر سوار آتا تھا ملکہ کو ایک پھول مارکے بیہوش کیا لے جانیکا ارادہ کرتا تھا کہ مین نے چاہا اُسکو روکون اُسنے ایک پھول مجھے بھی کھینچ مارا مین بھی بیہوش ہوکے زمین پر گرا وہ ملکہ صبح سحر نگاہ کو لیگیا اے جمشید مجھے بڑا قلق ہے جمشید نے جو شاہزادے کو بہت غمگین پایا پرچہ نکال کے دیا کہا اس پرچے کو اب احتیاط سے رکھیے گا ہر بات پر ملاحظہ فرمایئے گا شہنشاہ نے کہا اے جمشید پرچہ تو ملا لیکن جبتک ملکہ صبح سحر نگاہ نہ ملیگی مجھے چین نہ آئیگا مین نے اُنھین بہت سمجھایا کہ ملکہ میرے ہمراہ نہ چلو لشکر کو پلٹ جاؤ مگر اُنھون نے خیال نہ کیا ویسا ہی صدمہ اُٹھایا میرا اب ارادہ ہے کہ پیشتر تلاش مین اُس یار جانی محبوب لاثانی کے جاؤں صحرا الصحرا پھروں ڈھونڈھ کے پیدا کروں غزل

کف پا مین خلش ہو پھپھولین جا بجا تلیان کی

ہوا ہے جوش وحشت پھر مجھے صحرا ہے بیابانکی
حفاظت کر رہا ہے چہرۂ پر نور جانان کی
اگر نکلیگی مجھ عاشق کے دل سے جھنجھلاہٹ کی
جو یاد لعل لب مین اے فلک شکوہ اہو رودون
شراب ناب مین بیشک ہے تاثیر آب حیوانکی
رہ وحشی ہون کیا جلتہ باغ نفس ترو مین
بتا تار نظر اپنا کرن خورشید تابان کی
یقین تو ہے فرشتے آسمان کے اوج کو بھی لینگی
دہان زخم مین اشک ہے نمکدان سیکا کی
نو شب بھی تو نہین سنو تو غیر اے گرفون
تھین بیجا خدا نے وقت پر کیا مشکل سا کی
قریب شام ہوا اے آبرو دہر بند جاتے ہی

مجھے ہے دل سے الفت سلیمان جادوکی
غلط تو ہے نزہی ہر جا رہ داری گلستان کی
دیا کانٹا صاحبی نے تخت مرو جی اُٹھا میرا
شفق کرن چاند لی ہو جاسے ہے ادا جانکی
دل عشاق گھبراتے ہین سینون مین الجھنے مین
کنش دست جنون پھاڑ کر لاشین جی پر بانکی
اگر زیبان یا نچے اپنے چاک کرکے وحشت سے مین
کبھی گر دیکھ لین تو تخت زمین کرسے جانانکی
بھلا عشاق شب ہجر اُسکو ہی کسطرح جاتے
سحر پر صبح تا پیدا ہے شام ہجران کی
جو نہین دیکھتو یکسان ہے اپنا ظاہر و باطن
لپیٹا آئی اُداسی کیا انھین کو غیر جانکی

کہ ہوا سیا نے شب کو تربت پر چراغانکی
بھلا اس تنگنائے دہر مین کیونکر سمائیگی
سوادی ہو گئی تابوت مین تخت سلیمان کی
چوپی ہے پارسا دو گھونٹ مر جاودان پائے
بلا جب گھیر لیتی ہے تری زلف پریشان کی
کیا جب صبح و مونظارہ اُسکے پرند ہوتی کا
ارادہ مین جمشید نے دیجیان صحرا کے ولایان کی
نگاہ لطف سے کسکو نہ دیکھا باغ نگارا اور دل
مثال دیدۂ انجم نہ جھپکی آنکھ دربان کی
تجھے دیدار کی حسرت تھی دم آنکھ انکھو نہین
وہی حالت ہے دل کی تیرے جو دیکھی گریبانکی

شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو بعد جوش و خروش یہ اشعار وحشت انگیز حیرت خیز پڑھے جمشید ثانی کو یقین کامل ہوا کہ شاہزادہ ضرور تلاش صبح سحر نگاہ مین جائیگا ہاتھ باندھ کر عرض کی حضور اسقدر کیون بیتاب ہوتے ہین پرچہ کو ملاحظہ فرمایئے جو ہدایت ہو ویسا عمل مین لایئے ملکہ مل جائیگی شہنشاہ نے پرچہ کو دیکھا تو لکھا پایا کہ اے شہنشاہ گوہر کلاہ اگر ابھی تلاش ملکہ مین جاؤ گے بہت پچھتاؤ گے ملکہ نہین ملیگی تم بھی گرفتار ہو جاؤ گے لازم یہ ہے کہ خدنگ جادو کو قتل کرو تاراست و ربند دوئم کا طلسم خدنگ کے قتل ہونے کے بعد ملکہ کا بھی پتہ ملیگا بموجب ہدایت شہنشاہ امر کہ اس پرچہ مین دیکھ لینا شہنشاہ نے کل کیفیت جو پرچہ مین پڑھی تھی جمشید ثانی سے بیان کی جمشید نے کہا آپ تشریف لے جایئے خدنگ جادو سے مقابلہ کیجیے مگر اب کسی مکر مین گرفتار نہو جایئے گا پرچہ دیکھکر کام کیجیے گا شاہزادہ جمشید سے رخصت ہوا لعل بن مرجان بھی ہمراہ چلا جمشید نے کہا اے شہنشاہ

آپکو تنہا جانا لازم ہی انکو بیکار اپنے ہمراہ لیے جاتے ہین شہنشاہ نے کہا اے لعل ہین تو مقابلہ خدنگ جگ دو
مین جاتا ہون تم تلاش ملکہ صبح سحر نگاہ مین جاؤ جہان تک ہوسکے رہا کر کے مجھسے ملانا اور اگر کوئی امر مشکل لاحق
ہو تو مجھے تلاش کر کے اطلاع دینا مین اُس کا انتظام کرونگا لعل بن مرجان نے عرض کی حضور خاطر جمع
رکھین غلام جان لڑا دیگا اگر خدا نے چاہا تو ملکہ کو رہا کر کے لاؤنگا یہ کہہ کے لعل رخصت ہو کر ایک طرف چلا
کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اور جمشید ثانی رخصت ہو کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ
یکہ و تنہا رہے پرچہ کو پھر ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ یہان سے دس کوس کی سرحد مرحلہ عنبرین ہے جسطرح ممکن ہو
رات بھر مین اپنے تئین وہان پہونچاؤ قریب صبح دروازہ شہر تک پہونچ جاؤ بلا تکلف اندر شہر کے چلے جانا
جب داخل شہر ہونا پھر پرچہ دیکھنا جیسا نوشتہ پایا تا عمل مین لانا شہنشاہ وہان سے افتان وخیزان روانہ
ہوئے رات کا وقت جنگل کا سناٹا جانوران صحرا کی مہیب صدائین باد تند کا چلنا درختون کا آپسمین جھوم
جھوم کے رہجانا کہین کسی درخت کا ٹہنا پھٹ پڑا کوئی درخت جڑ سے اکھڑ گیا دھم سے زمین پر گرا دلزلا آگیا
تاریکی کی یہ کیفیت کہ دامن صحرا ابحر دہ ظلمات ہے بلکہ سیاہی ظلمات بھی مات ہے کسی طرف شیر نعرہ مار کے نکلا
کسی طرف سے خرس قوی ہیکل چنگھاڑتا ہوا سامنے آیا علاوہ انکے بہت سے درندگان صحرائی اُس آفت مین
اپنے اپنے آشیانون سے پریشان ہو کے جو نکلے ہین تمام صحرا مین دوڑتے پھرتے ہین دامن صحرا کشادہ ہوا
کا زور دور جینا چارون طرف میدان ہر طرف سے ہوا بجولی تمام آتی ہے کہین رکنے نہین پاتی ہے جب تھپیڑا ہوا
کا آیا پانون جنگل سے اکھڑ گئے اگر کوئی کم طاقت نحیف الجثہ اس میدان مین ہو کوسون اڑجاکے ڈھونڈھنے
والا پتا نہ پائے اس مصیبت کو طے کرتے ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ چلے جاتے تھے کہ بادل کے گرجنے کی آواز آئی
شہنشاہ نے گردن اوپر اٹھائی دیکھا ایک جانب برق چمک رہی ہے جب بجلی چمکتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑے
زور سے ابر آیا ہے شہنشاہ اس ابر کو دیکھ رہے تھے کہ دیکھتے دیکھتے وہ ابر قریب آیا ترشح ہونے لگا بجلی
چمکنے لگی بادل گرجنے لگا پانی کا برسنا ترقی پذیر ہونے لگا تھوڑی دیر مین اس زور سے بارش ہونے
لگی کہ راہ چلنا ناممکن ہوا شہنشاہ مجبور کیا کرین جنگل ہے کہین کوئی جا ایسی بھی نظر نہین آتی جہان جاکر
بیٹھین اور پانی گزند نہ پہونچائے اگر کسی درخت کے نیچے جاکے کھڑے ہوئے ہوا کے زور سے
درخت اکھڑ گیا ہاتھ پانون مین چوٹ آئی وہان سے الگ ہٹ کے کھڑے ہوئے سردی کی طغیانی
ایسی ہوئی کہ دانت بجنے لگے صحرا مین پانی چارون طرف جو بہا اور بارش کی جو زیادتی ہوئی قد آدم سے
پانی اونچا ہوگیا لیکن یہ شناور دریائے جرات وآشنائے قلزم شجاعت دعوی سپاہگری رکھتا ہے کل
فنون سے ماہر ہے فن شناوری بھی خوب جانتا ہے پانی جو بڑھا ملاحی کاٹ کے ایک درخت کے قریب
پہونچا درخت کے اوپر چڑھ کر بیٹھا ہوا نے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کے بہا دیا اُس نے درخت سے کود کے
دوسرے درخت پر قبضہ کیا اسی مصیبت مین رات بسر کی جب صبح ہوئی تو شہنشاہ نے دیکھا مین
قریب ایک ٹیلے کے زمین پر بیٹھا ہون نہ پانی ہے نہ وہ جنگل ہے شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اس دروازہ
مین داخل ہوئے پرچہ کو جیب سے نکالا نوشتہ پایا کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک باغ ہے دروازہ اس
باغ کا بند ہے قفل پڑا ہے جب در باغ پر پہونچنا قفل سے اس پرچہ کو مس کرنا قفل کھل جائیگا دروازہ
کھول کے داخل باغ ہونا پھر پرچہ کو دیکھنا شہنشاہ گوہر کلاہ یہ مضمون پڑھکے آگے بڑھے تھوڑا راستہ

چلکر کے اُس دروازے کے قریب پہونچے دیکھا ایک قفل آہنی بہت بڑا اُس دروازے مین پڑا ہوا ہے
شہنشاہ گوہر کلاہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکے پڑھا اس قفل سے مس کیا قفل کھلا شہنشاہ گوہر کلاہ
نے دروازہ کھولا دیکھا باغ نہایت پر بہار بنا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے پرچہ نکالکر دیکھا نوشتہ پایا کہ اپنے تئین
قریب نہر باغ کے پہونچاؤ وہان ایک بجرا نظر آئیگا اُسپر سوار ہونا قدرت خدا کا تماشا دیکھنا شہنشاہ ٹہلتے
ہوئے قریب نہر پہونچے وہان ایک بجرا نہایت معقول نظر آیا شاہزادہ بجرے پر سوار ہوا بجرا چلا وسط نہر
مین پہونچ کر بجرے نے چرخ کھا غرق ہو گیا شاہزادے کی آنکھین بند ہو گئین تھوڑی دیر کے بعد پانون
آشنائے زمین ہوئے شاہزادے نے آنکھ کھولی دیکھا ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہی شاہزادے نے پرچہ کو نکالا
نوشتہ پایا کہ اسم جانفیہ کو چالیس بار پڑھو ایک مرغ آئیگا نامہ دیگا شاہزادے نے اسم جانفیہ چالیس بار پڑھا
ایک مرغ آیا منقار مین ایک کاغذ دبائے تھا وہ شاہزادے کے روبرو رکھدیا شاہزادے نے اُس کاغذ
کو اُٹھا لیا لفافہ کو چاک کیا خط نکال کے پڑھنے لگا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم بہارستان سلیمانی اب اگر
آپ نے اتنی تکلیف فرمائی ہی اور یہان تشریف لائے ہین تو ایک روز ہمکو بھی سرفراز فرمائیے ہمسے
جو کچھ مدد ہو سکیگی دریغ نہ کرینگے آپ کی تشریف آوری سے ہماری عزت بڑھ جائیگی ہمارے مکان کا
پتہ نشان لکھا تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُس نامے کو پڑھا پتہ جو تحریر تھا اُسطرف روانہ ہوئے تھوڑی
راہ طے کر کے قریب ایک دیوار کے پہونچے بعد غور شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا کہ ایک دیوار پتھر کی
معلوم ہوتی ہی مگر دروازہ نظر نہین آتا اسی فکر مین کھڑے تھے کہ ایک عقاب دیوار سے کند تول
کے نیچے آیا شہنشاہ گوہر کلاہ کے سامنے آ کے بیٹھ گیا اشارہ یہ تھا کہ آپ میری پشت پر سوار ہون
شہنشاہ گوہر کلاہ اُس عقاب کی پشت پر سوار ہوئے عقاب اُڑ کے چلا دیوار کے اُس پار پہونچا
شہنشاہ گوہر کلاہ کو اپنی پشت سے اُتارا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک شہر نہایت آباد جا بجا مساجد تعمیر
مین اہل اسلام کی بستی ہی جیسی ہی شہنشاہ گوہر کلاہ پشت عقاب سے اُترے ایک طرف سے چند لوگ ایک
ہوادار لیے ہوئے آئے شہنشاہ سے بطور اہل اسلام کے صاحب سلامت کی ہوادار پر سوار کیا بڑے اعزاز
اکرام سے لے چلے راہ مین سب شاہزادے کو سلام کرتے ہوئے شاہزادہ سب کو جواب دیتا ہوا شہر کی خوبی
دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی کہ ہوادار قریب ایک کمرے کے پہونچا شاہزادے کی نگاہ جو اٹھی ایک آفتاب محشر کو دیکھا
چلمن کی آڑ مین ایک جواہر نگار کرسی پر بصد زیب و زینت جلوہ فرما ہی گرد اُسکے حسین جلیسین حاضر ہین شاہزادے
کی نگاہ جو پڑی قریب تھا کہ غش آجائے مگر اپنے کو سنبھالا ضبط سے کام لیا اُف کر کے کلیجہ تھام لیا رنگ رو
متغیر ہو گیا حواس گم ہوئے ملک دل پر سلطان عشق نے قبضہ کیا قلب مضطر ہوا ہوادار آگے بڑھ گیا تو شاہزادہ
سجدہ پیشانی سلام لیتا ہوا چارون طرف نظر کرتا ہوا چلا جاتا تھا یا سر جھکا لیا دل سے باتین ہونے لگین
لوگ جو قریب شاہزادے کے تھے یہ دیکھ کے سب نے عرض کی کیون حضور مزاج کیسا ہی شاہزادہ نے
کہا شکر ہی خدا کا مجھے اسوقت کچھ اپنے لشکر کا خیال آگیا تھا اسی وجہ سے سکوت مین تھا کہ کہارون نے
ہوادار زمین پر رکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی صدا بلند ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا کہ ایک مرد
ضعیف نورانی صورت سیاہ عبا کاندھے پر عمامہ سر پر عصائے تلخ بادام ہاتھ مین کفش مخمل زرد پہنے ہوئے آہستہ
آہستہ چلے آتے ہین عقب پر اُن بزرگوار کے بہت سے آدمی کرتے پہنے ہوئے لیکن سب ضعیف با ادب ہمراہ ہین

آن بزرگوار نے آکے بکشادہ پیشانی شاہزادے کو سلام کر کے مصافحہ کیا شہنشاہ نے فرمایا آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین تو خود حاضر ہوتا تھا وہ بڑی خاطر سے شاہزادے کو اپنے ہمراہ لے گئے ایک کمرے مین لے جا کر مسند پر بٹھایا مزاج پرسی کے بعد کہا ای گل نو دمیدہ ریاض اسلام تمنے بڑی عرق ریزی و جانفشانی کی انشاللہ تعالے یہ طلسم تمھارے ہاتھ سے فتح ہو گا خاطر جمع رکھو شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوئے مرد بزرگ سے کہا کہ امیدوار ہون اپنے نام نامی و توصیف ذات گرامی سے آگاہ فرمایئے آن بزرگوار نے کہا مین ایک شخص گمنام ہون اپنا کیا نام بتاؤن نام پروردگار نے آپ حضرات کو عطا فرمایا ہے شاہزادے نے کہا آپ بزرگ ہین عزت افزائی فرماتے ہین آبرو بڑھاتے ہین مناسب ہے اگر مین اسم والا سے ماہر ہو جاؤن مرد بزرگ نے کہا ای شاہزادۂ والا قدر دبیر ہفت زبان میرا نام ہے بعنایت الٰہی سات زبانون کا عالم ہون اس گوشۂ عافیت مین بسر اوقات کرتا ہون مصروف عبادت پروردگار رہتا ہون کچھ منتر خوانی سے ذوق ہے یہی شوق ہے اس طلسم مین سب کافر ہین مجھسے عداوت قلبی رکھتے ہین مگر بفضل ایزدی کوئی برائی میرے ساتھ نہین کر سکتے ہین لیکن ہمی آج تک کچھ زیادتی نہین کرتا تھا ورنہ جس روز چاہتا طلسم کو مٹا دیتا اپنا زور عمل دکھا دیتا لیکن سب کافر مانتے ہین اپنا دشمن تو ہی جانتے ہین جسوقت کوئی ساحر میرے سامنے آتا ہے سامری و جمشید کو برا کہتا ہے اسلام کی تعریفین کرتا ہے جب یہان سے چلا جاتا ہے میری برائیان اپنے ہمچشمون سے کرتا ہے سال بھر مین ایک دن مقرر ہے اسدن سب ایکجا جمع ہوتے ہین میرے قتل کی تدبیرین کرتے ہین مگر کوئی تدبیر نہین چلتی ہے مایوس ہو جاتے ہین حاکم طلسم یعنے تاریک چہار چشم بار بار میرے پاس آیا بصد عجز مجھسے کہا کہ آپ ہم لوگون کے حال پر اتنی عنایت فرمایئن کہ ہمین عبادت کرنے کی اجازت دیجئے ہم آپ کے خوف سے ناقوس نہین بجا سکتے ہین مین نے آجتک اجازت نہین دی اب آپ دو ایک روز یہان استراحت فرمایئن پھر آپ کو مین روانہ کرونگا خدنگ جادو کو قتل کیجیے گا اسکے بعد تین مرحلے اور درپیش ہونگے مگر لوح آپ کو جلد حاصل ہو جائیگی مراد دلی بر آئیگی شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوئے یہ باتین ہوتی تھین کہ ایک آدمی نے آکے شہنشاہ گوہر کلاہ سے کہا فدا میرے پاس تشریف لایئے کچھ عرض کرنا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ اپنے مقام سے اٹھے اس شخص کے پاس آئے اسنے ایک نامہ شہنشاہ کو دیا اور زبانی یہ عرض کیا کہ حضور اس نامہ کو یہین پڑھین اور جو مناسب ہو وہ جواب دین شہنشاہ گوہر کلاہ نے لفافہ جو چاک کیا ایک نامہ نکلا اس مین لکھا تھا کہ ای گل سر سبز حسن و جمال و ای گوہر بحر اجلال پس از تمنائے وصال کے واضح ہو کہ یہ مبتلائے دام محبت و کشتۂ شمشیر الفت مانند مرغ نیم بسمل ہر وقت طپان ہے ہر دم یہ غزل آبرو کی ورد زبان ہے

## غزل

پھر یہ دعوائے مسیحائی بجا آتی نہین
کمسنی کیجے سے نادان بستر مین کیا کرین
شل ترے ناز کرتی ہے قضا آتی نہین
آٹھ رہا ہے موسم باران مین گھٹی کا دہوان
پر شب فرقت مرون کی صدا آتی نہین
پھول اٹھا کر میرے سر پہ مجھ بوسہ غیرے

کل تو جاتی تھی مرے گھر سے نکہ کجھ جیح بجا
تم سکھا دو عاشقو ان کو وفا آتی نہین
قافلہ سے چھوٹ کے ناطاقتی مین ہم کجیت
سامنا کرنے کو اب کالی گھٹا آتی نہین
یاد مین ایک چاند سے چہرے کے گھر آتا ہے ہم
سو گھٹا ان مین تو چھو بوسہ وفا آتی نہین

تمکو تو بیمار الفت کی دوا آتی نہین
آج دل سے لب تلک آہ رسا آتی نہین
شام سے مین سکار منہ دیکھتا ہون ہجر مین
دور مین اتنے کر آواز دعا آتی نہین
وصل کی راتون مین تو دیتا ہے پچھلے سے اذان
نیند شب ہائے جدائی مین ذرا آتی نہین
کاروان اشک نے ہے میری آنکھون سے روان

کہا ملکہ عالم شکر ہو اُس جامع المتفرقین کا جسنے یہانتک پہونچایا تمہے یارجانی محبوب لاثانی سے یون بآسانی
ملایا گو دن ہجر تڑپ کے بسر کیا مگر شکر ہو کہ جذب دل اور عشق صادق نے اپنا اثر بہت جلد دکھایا ملکہ سے
باتین ہونے لگین شراب محفل مین طلب ہوئی نازنینان خوش گلو حاضر ہوئین دور شراب چلنے لگا شاہزادہ زانو
ہلانے لگا کبھی ملکہ کے جانب بہ نگاہ شوق دیکھا کبھی بیتاب ہو کے دست تمنا کو دراز کیا ملکہ نے شرما کے
ہاتھ جھٹک دیا چپکے سے کہا آپ بہت گستاخ ہین جسنے تو اپنا مہمان سمجھ کے آپ کو تکلیف دی کہ آپ ہمارے
شہر مین تشریف لائے ہین تو پہر بھی خاطر فرض ہو مگر آپ نے ہمارے بلانے سے اور اپنے بے تکلفانہ چلے
آنے سے نہین معلوم کیا سمجھا ہوش مین آئیے حواس کی باتین کیجئے آپ نے مجھے کیا کوئی زن بازاری مقرر
کیا ہو شہزادہ ان باتون پر اور بیتاب ہوتا ہو مسکرا کے جواب دیتا ہو آپنے بڑی عنایت فرمائی میری عزت
بڑھائی مجھے بندہ دام بنایا اپنے دام زلف مین پھنسایا اب اختیار ہو جو جفا کیجئے جسطرح چاہیے حق محبت ادا
کیجئے ہمارے دل لگانے کی سزا ہو آپ پر کیا منحصر ہو سب معشوقون کا یہی شیوا ہو ملکہ یہ سنکر ہنس دیتی ہین کہتی
ہین صاحب آپ کی باتین عجیب ہین جب دست درازی سے مجبور ہوئے تو زبانی حوصلے نکالنے لگے کیونجی جناب
معشوق کسے کہتے ہین اور عاشق کس کا نام ہو ان دونون کے ذکر کا اس محفل مین کیا کام ہو وفا کیا چیز ہو جفا کیونکر
کی جاتی ہو عاشق معشوق پر جفا کیون کرتا ہو عاشق محبت کا دم کیون بھرتا ہو میرے نزدیک تو بڑا بیوقوف ہو
جب معشوق اپنے اوپر ظلم کرے تو آپ اُسکی محبت کا دم کیون بھرے یہ بات قرین قیاس نہین ہو کہ معشوق
جفا کرتا ہو اور عاشق اُسکے بدلے مین وفا کو دخل دیتا ہو یہ ہی شاعرون نے ایک بات بنالی ہو جہان اور
سب جھوٹی باتین بناتے ہین کہ معشوق ایسا حسین ہوتا ہو کہ مثل اُسکا سوائے اُسکے دوسرا ممکن ہی
نہین ہو کمر تو بیچارے معشوق کو نصیب ہی نہین ہوتی ہو دہن تنگ ایک نقطہ موہوم ہوتا ہو آنکھین
غزال حرم ابرو تیغ دودم مژگان پیکان زلف آفت جان ناخن ہلال معشوق کیا ہوا ایک عجائب المخلوقات
ہوا اور عاشق نہ کھاتے ہین نہ سوتے ہین رات دن فراق محبوب مین روتے ہین شب ہجر اُن کے لئے
کبھی سحر نہین ہوتی چین سے بسر نہین ہوتی جنگلون مین جاتے ہین پہاڑون سے سر ٹکراتے ہین کبھی خوش
نہین ہوتے چین سے نہین سوتے یہ سب شعرا کی باتین ہین فریب کی گھاتین ہین کیون صاحب آپ بھی
عاشق ہین تو پھر جنگل ہی تشریف لے جائیے حضرت قیس کا پہلو بسائیے گریبان چاک کیجئے چشم نمناک کیجئے
اپنے کو ثانی فرہاد بنائیے مجنون کو اُستاد بنائیے لیکن آپ کا معشوق ستمگار و مکار و عیار کون ہو وہ آپ
پر بہت بیداد کرتا ہوگا روز نئے ستم ایجاد کرتا ہوگا آپ اُس کے عوض مین وفا کرتے ہونگے اُس کے
ترقی حسن کی دعا کرتے ہونگے شاہزادے نے مسکرا کے جواب دیا کہ اے تسکین قلب مضطر و اے حور پیکر
آپ کا ارشاد بجا ہو قول سچا ہو سچ ہو عاشق بیوقوف ہوتے ہین معشوقون کے ظلم سہتے ہین روتے
ہین لیکن بعض خوش نصیب جو کسی طور اپنے محبوب پر قابو پاتے ہین وہ آپ کی طرح سے باتین بناتے
ہین دل کا تو خدا ہی حافظ ہوتا ہو بے اختیار یہی جی چاہتا ہو کہ جلد آرزوے دلی بر آئے حوصلہ نکل
جائے مگر ظاہرا ایسی باتین کرتے ہین دوست پر الزام دھرتے ہین درپردہ وہ دھندھلا لیتے ہین
تھوڑی دیر کے لئے اُس کو بھی صدمہ دیتے ہین محبوب کو اپنے بس مین پاتے ہین پھولے
نہین سماتے ہین آپ بہت سچ فرماتی ہین مگر مجھ بیچارے کو عاشق کیون بناتی ہین مین ایک

آوارہ دشت غربت گرفتار رنج مصیبت یہان آیا آپ کو خدا سلامت رکھے کہ مجھے اپنا مہمان بنایا عزت افزائی فرمائی آبرو بڑھائی مین تو عشق و عاشقی سے آگاہ نہین دل مین کسی یوسف جمال کی چاہ نہین اور اگر ہو تو اُسکا ظاہر کرنا کسی کو اس راز سے ماہر کرنا سراسر خلاف ہو بقول مصنف شعر بے جرم تہ تیغ تھا رکھنا تھا نگاہ کچھ بات بری منھ سے نکلی تھی جلے کو ٭ ملکہ نے جو شہزادے کی تقریر فخر آمیز سنی مسکرا کے جواب دیا کہ اب بہت باتین نہ بنائیے تیزی طبیعت نہ دکھائیے دیکھئے گانے والی نے غزل شروع کی ہے ادھر مخاطب ہوجیے آبرو لکھنوی کی غزل ہے یہ شخص بھی کتنا شوخ طبیعت ہے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ طبیعت مین شوخی کوٹ کوٹ کے بھری ہے آپ خود ملاحظہ فرمائینگے شہنشاہ گو بہر کلاہ ادھر متوجہ ہوئے گانے والی نے یہ غزل شروع کی اور اسطرح گانے لگی

## غزل

جہان بین چھپکے سوتے ہین سو ہیولے شب
کہ ایک تیر ہے کافی دل و جگر کے لیے
ترے خدنگ نگاہ و مژہ نہین بیکار
اُدھر مین نالے کیا کرتا ہون سحر کے لیے
فلک جو چھایا ہے ضد سے نسیفتہ شب ہجر
اب آج کیون نہین کرتے دعا سحر کے لیے

اگر تو عشق مین ہے دو دن بدر مر سکے لیے
شب فراق تڑپتا ہون مین سحر کے لیے
تری گلی سے جب اُٹھتا ہون رشک سے صبا
ہے ایک دل کے لیے دوسرا جگر کے لیے
ہین اُنکی تیر مژہ دیکھئے کتنا ہون
دعائین کرتا ہون اپنی پستی سحر کے لیے
گیا جو جیتے جی شب روتے روتے [illegible]

تو وہان وہان سے کہ زخم دیتا جگر کے لیے
[illegible] تو تیرے جوبن تاک اور قدر ابرو لیا
تو تو یہ بتا ہو وہ دیتے ہو سحر کے لیے
ادھر نکالتے ہین دل بیٹھے شب فرقت
کچھ انہین [illegible] کہتے ہین تو پوچھ کر لیے
شب وصال وہ کہتے ہین [illegible]
فلک نے پیدا وہ [illegible] سحر کے لیے

دیر تک صحبت عیش و نشاط رہی جب رات تھوڑی رہی شہنشاہ نے حسرت و یاس ٹھنڈی سانس بھر کے کہا شعر باغ کی سیر ہی کی پھول چنے قادر ہے ٭ باغبان جانے ہین گلشن ترا آباد رہے ٭ ای ملکہ عالم تا اجازت تو اب مین اجازت دو رخصت کرو رات بہت کم باقی ہے تھوڑی دیر مین صبح ہو جائیگی اُس وقت ہمارا جانا مناسب نہین یقین ہے کہ دبیر ہفت زبان علی اصبح ہمارے پاس تشریف لائینگے اگرچہ ہم کو وہ نہ پائینگے تو کیا بیٹھینگے گو اسکا پوشیدہ ہونا ممکن نہین جس وقت تمنے نامہ بھیجا تھا وہ اُسی وقت سمجھ گئے تھے کنایہ مین مجھسے فرمایا جب مین نے کچھ تحریک کی تو باتون مین ٹال دیا اب جو بستر پر نہ پائینگے یہی خیال کرینگے ادھر جائینگے اس مین تمھارے واسطے بھی بدنامی ہے اور مجھے بھی ذلت ہوگی ملکہ نے یہ کلام سنکر ٹھنڈی سانس بھر کے کہا شعر جانیکا قصد اگر ہے تو اچھا سدھارئیے ٭ نوبت بجے سحر کی خدا راستہ چلے ٭ ای شاہزادہ والا قدر یہ آپ نے کیا فرمایا میرے دکھے ہوئے دل کو اور دکھایا افسوس صد ہزار افسوس شعر حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ٭ اب آپ تو تشریف لیجائینگے ہم رنج مفارقت اُٹھائینگے یہ دن کیونکر بسر ہونگے چین کیونکر آئیگا قلب کسطرح راحت پائیگا شہنشاہ نے فرمایا ای ملکہ اسقدر بیتاب نہو خاطر جمع رکھو خدا سے لَو لگائے رہو ہمارا تمھارا ساتھ ہوگا عیش و عشرت کی راتین ہونگی لطف کی باتین ہونگی ارمان دل نکلینگے لیکن ابھی تو ہمکو فتاحی طلسم بہارستان سلیمانی درپیش ہے انشاء اللہ اسکے بعد ہم بے تکلف دبیر ہفت زبان سے اس بات کو ظاہر کرینگے اس راز سے ماہر کرینگے ہمکو یقین کامل ہے کہ جب وہ اس امر کو ہماری زبان سے سنینگے تو ضرور منظور کرینگے ملکہ نے کہا پھر یہ امر تو آج نہین ہوتا ہے نہین معلوم کب اسکا ظہور ہو جب تک مدت دراز تک ہماری جان کیون چھوڑیگا شاہزادے نے بہت تشفی دی کہا ملکہ تم رنج نہ کرو انشاء اللہ بہت جلد اسکا ظہور ہوگا یہ امر ضرور ہوگا مگر چندے صبر کرو دل پر جبر کرو کیا ہمین اس بات کا خیال فرقت کا ملال نہو گا لیکن چندے

صبر کرینگے تکلیف اُٹھائینگے بفضل ایزدی یہ ایام ہجر بہت جلد گذر جائینگے جب ملکہ نے دیکھا کہ فی الواقع صبح بہت قریب ہی بخوف بدنامی شہنشاہ گوہر کلاہ کو رخصت کیا ادھر تو شہنشاہ طرف اپنے ٹھکانے کے روانہ ہوئے ادھر ملکہ کی عجیب کیفیت ہوگئی مانند مرغ نیم بسمل وہ برشتۂ دل طپان ہوئی آتش عشق شعلہ فشان ہوئی کنیزین انیس جلیسین قریب آگئین سمجھانے لگین کہ ای ملکہ عالم صبر فرمایئے اسقدر بیتاب نہ ہوجیے فقد وہ بھی دن دکھائیگا کہ شاہزادہ بخوف دیم یہان آئیگا آپ کیون تردد فرماتی ہین دل کو بہلایئے ملکہ جواب دیتی ہین کہ مین کیونکر خوش رہون کس طرح نہ تڑپون دل پر قابو نہین آرام کسی پہلو نہین ہی جی چاہتا ہی گریبان چاک کرون شہر سے نکل جاؤن جنگل بساؤن مزار مجنون کی جاروب کشی اختیار کرون مرقد فرہاد پر اپنی آرزو کا اظہار کرون کیا تعجب ہی جو مراد بر آئے ان حضرات کی مدد سے کام نکل جائے کیونکہ یہ لوگ ثابت قدمان کوے محبت تھے مشتری بازار الفت تھے برائے عشق اُنکی خلقت ہوئی انھین کے دلون کے لئے خلق محبت ہوئی شاید یہی ہی خالق نے اسی واسطے بنایا نیرنگ عشق کا تماشا دکھایا **نظم**

انکھین باقی ہین فقط دید کی حسرت کے لیے
دلمین کھیلا ہی کچھ اس طرح ہجوم غم نے
دھوپ پڑتی ہی مری سبزۂ تربت کیلئے
میرے نالون سے اُڑی نیند جو اُنکی شب ہجر
شوخی اتنی بھی نہین اچھی طبیعت کے لئے

ہوگا فیصل نہ یہان میرا تمھارا جھگڑا
مضطرب آرزو دین ہین مری حسرت کیلئے
گو سزا دیجیگا یاور یہ سمجھ لیجے گا
صبح کو خود ہی چلے آئے شکایت کے لئے
آبرو طعنہ زنی یون تو کرینگے احباب

دل ملا ہمکو حسینون کی محبت کے لیے
اب انتظار کھواے روز قیامت کے لیے
ناگوار اسکا لگا ہی جو گورستان مین
کیا ہی تجویز گنہگار محبت کے لیے
جو مرے پہلو مین رہتا ہی وہ ہنس دیتے ہین
ڈھونڈھ لو حیلہ کوئی ترک محبت کے لیے

کنیزون نے ملکہ کی جو عجیب کیفیت دیکھی سب نے عرض کی ای ملکہ عالم صبر فرمایئے بہت بیتاب نہ ہوجیے اگر ایسا ہی دم گھبراتا ہی تو باغ مین تشریف لے چلیے وہان طبیعت بہل جائیگی تھوڑی دیر وہان تشریف رکھیے گا قریب شام پھر چلی آیئے گا امید ہی کہ شاہزادہ آج بھی ضرور آئے ملکہ کو بھی یہ بات پسند آئی سواری منگائی اور خواصون کو ساتھ لیکر طرف باغ کے روانہ ہوئین مگر اب حال **شہنشاہ گوہر کلاہ** کا عرض کیا جاتا ہی کہ یہ جو ملکہ سے رخصت ہوکر طرف مکان **دبیر ہفت زبان** کے روانہ ہوئے آتش فراق ملکہ مین عجیب حالت ہی آنکھون مین اشک حسرت بھرے ہوے ہین جی ہین اُسی محبوب کی یاد لب پر فریاد کبھی آہ گرم کرتے ہین کبھی ٹھنڈی سانسین بھرتے ہین اسی حالت سے گریان و نالان اپنے ٹھکانے تک پہونچے بستر خواب پر جاکے لیٹے تڑپنے لگے گو رات بہت کم باقی تھی مگر شاہزادے کو پہاڑ ہوگئی خدا خدا کرکے روے سحر پردہ مشرق سے نمایان ہوا **دبیر ہفت زبان** وظایف سے فراغت حاصل کرکے شاہزادے کے پاس آیا صاحب سلامت کرکے کہا ای **شہنشاہ** آج مزاج مبارک کیسا ہی چہرہ بہت متغیر نظر آتا ہی **شہنشاہ گوہر کلاہ** نے جواب دیا کہ الحمدللہ چہرہ تو میرا متغیر ہوگا اور اگر شاید کچھ تغیر ہی تو شب کو زیادہ عرصہ تک بیدار رہا اس کا باعث ہوگا **دبیر ہفت زبان** نے کہا ای **شہنشاہ** اب آپ کی کیا راے ہی آج ہی تشریف لے جایئے گا یا ابھی چندے یہان قیام فرمایئے گا **شہنشاہ** نے جواب دیا کہ ای **دبیر ہفت زبان** جو آپ کے نزدیک مناسب ہو وہ کیا کرو **دبیر ہفت زبان** نے کہا اگر آپ کو اپنے دل پر اختیار ہو تو تشریف لے جایئے ورنہ اور دو چار روز یہین تشریف رکھیے انشاءاللہ مین بہت اچھا بندوبست کردونگا **شہنشاہ گوہر کلاہ** نے جواب دیا کہ ای **دبیر ہفت زبان** مین اس تقریر کا مدعا نہ سمجھا **دبیر ہفت زبان** نے کہا اے آپ خلاصہ

بیان کرائیے گا جو امور گزرے ہین وہ سب مجھے معلوم ہین خیر شکر ہے خداوند کارساز کا کہ ہماری عزت و حرمت
مین فراوانی ہوئی آپ زیادہ تردد نہ فرمائین برائے فتاحی طلسم تشریف لے جائین جب وہان سے تشریف لائیے گا
جو امر شرعی ہے اُس کا ظہور ہوگا جس طرح آپ کو منظور ہوگا شہنشاہ نے جو یہ گفتگو سنی سر جھکا لیا کہا اے
دبیر ہفت زبان ہمارے جانے کا بندوبست فرما دیجئے ہمکو رخصت کیجئے دبیر ہفت زبان نے
ایک بازوبند شاہزادے کو دیا اور رخصت کیا پتہ سب بتا کے آخر مین یہ کہا وہ یہ جو جواب کہ بزرگان دین نے
عنایت فرمایا ہے اسکو ہر قدم پر دیکھتے رہیے گا بلا اُسکے کوئی کام نہ کیجیے گا انشاء اللہ مین بھی اگر زندہ رہا تو وقتاً فوقتاً
حاضر ہوتا رہونگا مگر جب خداوند اپنا فضل کرے اور آپ خدنگ جادو کے قریب پہونچیے تو اُسکے قتل کی تدبیر
یہی ہے کہ یہ بازوبند جو اس خاکسار نے حاضر خدمت کیا ہے اُسکو ملاحظہ فرمائیے گا جو اسمین تدبیر تحریر ہو اُس
طور سے اس ملعون کو قتل کیجئے گا اگر مکر سے امان طلب کرے ہرگز نہ دیجیے گا شاہزادہ دبیر ہفت زبان
سے رخصت ہو کر طرف دربند خدنگ کے روانہ ہوا مگر اب کیفیت خدنگ جادو کی عرض کی جاتی ہے کہ یہ
بااطمینان تمام اپنے مکان مین آ کے بعد روانگی شہنشاہ بیٹھا تو اُسنے اوراق سامری ایک صندوقچے سے
نکال کے کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ دریافت کی معلوم ہوا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ دبیر ہفت زبان کے
پاس پہونچا اور دبیر ہفت زبان نے بازوبند سلیمانی دیکر برائے فتاحی طلسم بہارستان سلیمانی
روانہ کیا ہے خدنگ جادو کے ہوش پراگندہ ہو گئے مشیرون سے کہا کہ کسی طرح شاہزادے کو دام مکر مین پھنساؤ
بازوبند چھین لاؤ اگر بازوبند نہ ملیگا تو وہ یہان آ کے مجھے ضرور قتل کریگا اور میرے بعد لوح دار تک
اُسکی رسائی باسانی ہو جائیگی لوح مل جائیگی فتاحی مین مصروف ہوگا اُس سے مقابلہ کون کرسکتا ہے جب
اُسکی مدد کرنے کو دبیر ہفت زبان سا عاقل یگانہ فرزانہ موجود ہے تو اب کس کی مجال ہے جو اُس سے
مقابلہ کرسکے مشیرون نے عرض کی کہ خداوند اُس کے پاس دو چیزین ایسی موجود ہین کہ جس کی وجہ سے نہ مکر
اس سے کرتے بنے گا نہ سحر تاثیر کریگا خدنگ جادو نے کہا کوئی ایسا مکر کرنا چاہیے کہ شہنشاہ بازوبند
وغیرہ نہ دیکھیں ایسے محو ہو جائین ایک ساحر نے عرض کی کہ اگر مجھے اجازت ہو تو مین جا کر شاہزادے کو اپنے دام
مکر مین پھنساؤن خدنگ جادو نے کہا اگر تو شاہزادے کو گرفتار کرکے لائیگا تو دولت دنیا سے تجھکو نہال
کر دونگا یہ ساحر اجازت لیکر روانہ ہوا خدنگ جادو سے یہ دریافت کر لیا تھا کہ شاہزادہ کس طرف سے آئیگا
خدنگ نے اوراق سامری مین دیکھ کے مفصل پتہ بتلا دیا تھا نام اس ساحر کا کاروان جادو ہے
خدنگ نے یہ بھی کہدیا تھا کہ اے کاروان جادو جو کام کرنا بہت سمجھ کے کرنا ایسا نہو کہ شاہزادے کے ہاتھ
سے قتل ہو کاروان جادو نے کہا حضور خاطر مطمئن رکھیے مین ایسا مکر پھیلاؤنگا کہ شاہزادے کو گرفتار
کرکے لاؤنگا یہ کہکے یہان سے روانہ ہوا دو چار کوس راہ طے کرکے قریب ایک دریا کے آ کر بیٹھ کر سحر سے
کچھ شعبدات بنانے لگا مگر شہنشاہ گوہر کلاہ جو دبیر ہفت زبان سے رخصت ہو کر برائے قتل خدنگ
روانہ ہوئے راستہ طے کرتے ہوئے آتے تھے کہ قریب دریا پہونچے کشتی طلب کرکے سوار ہوئے دریا کے پار
ہوئے گھاٹ پر جو آئے عجیب کیفیت دیکھی کہ ایک مکان رفیع الشان لب دریا بنا ہے دروازے
چارون طرف سے کمرے کے کھلے ہین معلوم ہوتا ہے کہ اندر کمرے کے جلسہ ہو رہا ہے شاہزادے نے
جو گانے کی آواز سنی طبیعت بے چین ہو گئی ایک گوشے مین آ کے کھڑے ہو کے گانا سننے لگے محفل مین جو نگاہ کی

تو عجیب رونق پائی کہ نازنینان مہ جبین مہر تمکین بصد ناز و ادا وریائے جواہر مین غوطہ ارے مسندہائے پرزر پر بیٹھی ہین جام شراب گردش مین ہی ارباب نشاط حاضر ہین ناچ ہو رہا ہی شاہزادہ ایک ایک نازنین کی صورت کو لیور دیکھ رہا ہی جی مین کہتا ہی یہ رشک بت خانہ آزری کس صاحب جاہ و تقدیر کی ذات سے یا بین حسن و خوبی آراستہ ہی نہین معلوم کون اس چمن منظر کا گلچین ہی شاہزادہ تو کھڑا ہوا یہ سوچ رہا تھا نا گاہ ایک کنیز محفل سے اٹھ کے باہر آئی اسکی نگاہ جو شاہزادے پر پڑی محو جمال جہان آرائے شہنشاہ ہو گئی اسی عالم مین پلٹ کے اندر کمرے کے چلی گئی شاہزادے نے دیکھا کہ ایک مہ پارہ چرخ حسن کا ستارہ مہر جمال یوسف خصال لباس شاہانہ پہنے ہوئے تاج پرزر سر کج دھرے ہوئے ایک مسند پر جلوہ فرما ہے وہ کنیز جو گھبرائی ہوئی گئی اس نازنین نے کہا اری مہر انگیز تو دیوانی کیون ہو گئی جو محفل مین گھبرائی گھبرائی پھرتی ہی کنیز نے ہاتھ باندھ کر عرض کی واری آج ایک نئی بات دیکھی ہی آپ حضور یہان تشریف لائیے اکثر صحبت عیش و عشرت برپا ہوئی ہی مگر کبھی ایسا واقعہ نگاہ سے نہین گذرا اس نازنین نے کہا اری بیان تو کر کیا واقعہ ہی کنیز نے عرض کی واری ایک جوان صاحب شان رشک قمر حور پیکر لباس شاہانہ پہنے دروازے کی آڑ مین خاموش کھڑا ہی سب کی کیفیت دیکھ رہا ہی مین جو باہر گئی اسکو دیکھ کر دنگ ہو گئی وہ نازنین کنیز سے یہ بات سنکے گھبرا کے کہنے لگی کہ اس جوان کو ہمارے سامنے لاؤ ہم بھی دیکھین چند کنیزین گئین شاہزادے نے چاہا کہ اپنے تئین پوشیدہ کرے مگر کنیزون کی نگاہ پڑ گئی سب نے آ کے شاہزادے کو گھیر لیا اور کہا اندر تشریف لے چلئے ملکہ عالم بلاتی ہین آپ کی مشتاق ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا مین ایک مسافر غریب الدیار ملکہ عالم مجھے کیون طلب کرتی ہین مین نہ جاؤنگا جب کنیزون نے بہت کہا تو شاہزادہ مجبور ہو کر سب کے ہمراہ ہوا محفل مین جا کے پہونچا اس نازنین نے اٹھ کے شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس مسند پر بٹھا لیا ایک ساقی سیمبر نے جام شراب لبریز کر کے شاہزادے کے پیشکش کیا شاہزادہ چاہتا ہی کہ جام کو ہونٹھون سے لگائے شراب پی جائے کہ بازو بند کھل گیا شاہزادے نے تامل کیا بازو بند کو اٹھا کر دیکھا لکھا تھا کہ اگر شراب پی لی تو ابھی جل جاؤ گے یہی جام جمشید ہی اسکی تاثیر یہی ہی کہ جو اسمین شراب پی لے فوراً جل کے مر جائے اور اگر خالی جام کو دیکھے تمام عالم کی کیفیت نظر آئے خبردار جام نہ دینا اس شراب کو پھینک دو جام لیکے کمرے سے باہر نکلو کوئی کچھ نہ کر سکیگا جو بولیگا مارا جائیگا شاہزادے نے جو یہ کیفیت دیکھی بازو بند کو بازو پر باندھا اس نازنین نے کہا صاحب شراب پیو جام ہاتھ مین لیے کیون بیٹھے ہو شاہزادے نے شراب زمین مین پھینک دی تلوار ٹیک کر اٹھے جام ہاتھ مین لیے ہوئے باہر چلے تب تو اس نازنین نے نعرہ کیا کہ او شہنشاہ کہان جاتا ہی ستم کاروان جادو شہزادے پر سحر کیا مگر بسبب بازو بند وغیرہ کے کچھ تاثیر نہوئی شاہزادے نے تیغ آبدار میان سے نکالی اس کافر کے دو ٹکڑے کیے اسکے مرتے ہی وہ مکان جلنے لگا وہ کنیزین جسقدر معلوم ہوتی تھین اسی مکان کے ساتھ جلکر خاک ہو گئین شاہزادے نے شکر خدا کیا پرچہ کمرے سے نکال کے ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم اگر خداوند اپنا فضل شریک حال کرے اور جام جمشید ہاتھ آ جائے تو خدنگ جادو کے سامنے اسی جام مین پانی بھر کر اور اسم جو کچھ بازو بند سلیمانی مین لکھا ہی اس پانی پر پڑھ کے وہ پانی طرف خدنگ جادو کے پھینک دینا شاہزادہ بہت خوش ہوا آگے بڑھا یہان خدنگ جادو نے اوراق سامری منگائے کاروان جادو کا حال دریافت کیا تو معلوم کہ کاروان جادو ہاتھ سے

شہنشاہ کے قتل ہوا خدنگ جادو یہ مضمون دیکھکر بہت حیران ہوا اپنے مصاحبون سے کہا ارے یارو
جلد کاروان کے مکان پر جاؤ اُسکے پاس جام جمشید ہے وہ لے آؤ کہین ایسا نہو اُس خدا پرست
کے ہاتھ وہ جام لگے تو میرے قتل کی تدبیر کرے لوگ تو مکان کاروان کی جانب روانہ ہوئے یہان
خدنگ جادو کو یہ خیال آیا کہ مین جاکر دیکھون تو کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کتنی دور آیا ہے یہ خیال کرکے خدنگ
نہایت جلد اپنے مقام سے چلا اوراق سامری سے دریافت کر چکا تھا تھوڑی دیر کے بعد ایک گاؤن
کے قریب آکے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت و جاہ چلے آتے ہین اُسنے یہ خیال کیا کہ اسوقت
اس صحرا مین چلکر شہنشاہ سے مکر کرنا چاہیے اور دام مکر مین گرفتار کرکے بازو بند پرچہ اُن سے
چھین لینا چاہیے یہ سوچ کے جس طرف شہنشاہ جاتے تھے اُس طرف روانہ ہوا اور دوسری راہ سے اُس
صحرا مین پہونچکر اپنی صورت ایک درویش خدا پرست کی بنائی کچھ اسباب درویشی بھی آگے رکھ لیا
ایک بوریا بچھاکر ہزارہ صندل کا لیکر اُس صحرا مین بیٹھ رہا تھوڑی دیر کے بعد شہنشاہ گوہر کلاہ بھی آ
صحرا مین پہونچے دیکھا ایک فقیر سامنے بیٹھا ہے مگر نہایت ضعیف تسبیح ہزار دانہ ہاتھ مین آنکھین بند کیے
جھوم رہا ہے شہنشاہ دیکھتے ہوئے چلے گئے جب تھوڑی دور پر نکل گئے تو فقیر نے آنکھ کھولی گردن
اُٹھائی پکار کے کہا بابا خدا بھلا کرے شاہزادے نے پلٹ کے دیکھا فقیر نے کہا بابا اگر تھک گیا ہو
ٹھہر جا شاہزادہ مسافت راہ سے مضمحل بھی ہو رہا تھا فقیر کے پاس جاکے بیٹھا فقیر نے کہا بابا اگر پیاسا ہو
تو پانی لاؤن تجھے پلاؤن اگر کچھ خواہش طعام ہو تو جو کچھ فقیر کو میسر ہے حاضر کرے شاہزادہ نے کہا شاہ صاحب
مجھے کچھ ضرورت نہین ہے فقیر نے کہا بابا اتنی دور سے آیا ہے ہاتھ پاؤن دھو ڈال منھ پر بہت گرد پڑی
ہے شاہزادے نے کہا شاہ صاحب مجھے آپ کی تکلیف کا خیال ہے فقیر نے کہا بابا مجھے کچھ تکلیف نہوگی یہ کہکے
اپنے مقام سے اُٹھا کہا بابا تو یہین ٹھہر جا مین پانی تیرے لیے لے آؤن شاہزادہ تو اسی مقام پر ٹھہرا فقیر وہان
سے چلا جب فقیر کچھ دور چلا گیا تو شاہزادے کو خیال آیا کہ پرچہ دیکھنا چاہیے کہین اسنے بھی مکر نہ کیا ہو یہ
سوچ کے شاہزادے نے پرچہ کمر سے نکالا نوشتہ پایا کہ اگر ہاتھ منھ دھولوگے تو نابینا ہو جاؤگے پانی مین
ایسے اجزا شامل ہین جو اندھا کر دینگے یہی خدنگ جادو ہے تمکو چاہیے جب یہ پانی لائے تو جام جمشیدی
مین اس سے پانی لو اور بازو بند سلیمانی کو دیکھو جو اسم اسمین مرقوم ہو اُسے ایک بار پڑھکے پانی پر
دم کرکے اس پانی کو اس فقیر پر چھڑک دینا شاہزادے نے جلدی سے بازو بند نکالا اسم اعظم الٰہی لکھا
ہوا پایا اسکو جلدی حفظ کیا اتنے مین وہ فقیر بھی پانی لیے آیا کہا بابا پانی لایا ہون شاہزادے نے جام
جمشیدی کے گرد رومال لپیٹ کے کہا بابا اس مین پانی دو مین پیونگا فقیر نے جام کو نہ پہچانا کیونکہ گرد
اُسکے کپڑا لپٹا ہوا تھا جیسے ہی جام مین پانی بھرا شاہزادہ اسم اعظم بازو بند تو حفظ کر ہی چکا تھا
ایک بار پڑھکے اُس پانی پر دم کیا پانی فقیر پر پھینک دیا پانی کے پڑتے ہی فقیر نے ایک چیخ ماری
صورت بدل گئی شاہزادے نے دیکھا خدنگ جادو ہے صورت بدلتے ہی جلنے لگا بہت کچھ تڑپا دو فغان
کی مگر کچھ حاصل نہوا جل گیا شاہزادے کو اُسکے مارے جانے کی بڑی خوشی ہوئی شکر خدا بجا لائے پرچہ کو
کمر سے نکال کے دیکھا نوشتہ پایا کہ اب اپنے تئین خدنگ کے مکان پر پہونچاؤ اور اسکا سب مال
و اسباب اپنے تحت و تصرف مین لاؤ شاہزادہ روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد راستہ طے کرکے مکان پر

پہونچا دیکھا قلعہ مین آگ لگی ہوئی ہی بہت سے لوگ چارون طرف کہجا گتے پھرتے ہین باشندگان شہر کی عجیب کیفیت ہی آگ تمام شہر مین پھیلتی جاتی ہی جو جو چیزین خدنگ جادو کے سحر کی تہی مین وہ جل جل کے گر رہی ہین شہر مین ایک آفت برپا ہی شاہزادے کو جو سب نے دیکھا کہا اسی جوان صاحب شوکت وشان نے خدنگ جادو کو قتل کیا ہی اب ہمکو بھی ہلاک کرنے آیا ہی اگر یہ خود نہ ہلاک کریگا تو آگ ہمکو جلا دیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ اسی سے پناہ مانگین سب کے سب یہ رائے آپس مین قرار دیکر شاہزادے کے پاس آئے قدمون پر گر پڑے کہا ای شہنشاہ ہم سامری وجمشید پر لعنت کرتے ہین اور بصدق دل مسلمان ہوتے ہین ہمکو پناہ دیجیے اس آگ سے بچا لیجیے شاہزادہ نے پرچہ کرتے نکالا لکہا تہا کہ اسم حاشیہ پڑہکر سنگریزے طرف اس آگ کے پہینکو آگ بجھ جائیگی سب کو امن ہوگی شاہزادے نے ویساہی کیا آگ موقوف ہوئی سب لوگ وہان کے بصدق دل مسلمان ہوئے شاہزادے کو باعزاز قلعہ مین لے گئے وہان سب مال واسباب شاہزادے کے پیشکش کیا شاہزادے نے سب کو انعام دیا خلعت تقسیم کیے اہل شہر بہت خوش ہوئے شب کو محفل عیش ونشاط منعقد ہوئی سب باشندگان شہر حاضر ہوئے جو جو لوگ معززین تھے وہ قریب شاہزادہ والاقدر بیٹھے شہزادہ کو بشاش نہ پایا سب نے متفق ہو کے عرض کی ای شہنشاہ ذیجاہ کیا سبب ہی جو حضور یون ملول ہین نصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہی کچھ غلامون سے ارشاد فرمایئے شاہزادے نے آہ سرد بھر کے کہا کیا کرون **شعر** سر کنم شکوہ اگر تاب شنیدن داری ❊ سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری عجیب حال ہی دل پر ہجوم ملال ہی پہلا صدمہ تو ملکہ صبح سحر نگاہ کا اٹھایا دوسری مرتبہ دل کو دام زلف سفاک عنبرین کاکل دختر وبیر سیفت زبان مین پہنسایا نہین معلوم کہ وہ بستہ زنجیر الفت اپنی شام فرقت کیونکر بسر کرتی ہوگی اور یہ کشتہ شمشیر محبت کو کس طرح رو رو کر سحر کرتی ہوگی دونون کی عجیب کیفیت ہوگی ایک حیران ایک پریشان ایک کو جینے سے یاس ایک کو مراد بر آنے سے ہراس ایک اسیر رنج وغم ایک ذبیح خنجر الم ایک جاندادہ ایک مرگ آمادہ ایک بیتاب ایک بیخواب ایک گریان ایک نالان ایک تشنہ دیدار ایک کشتہ انتظار ایک مجروح خنجر اشتیاق ایک مجروح خدنگ فراق ایک حریق آتش محبت ایک غریق ورطہ الفت غرض دونون جاندادہ مرگ آمادہ جینے سے بیزار ہونگی انتہا کی بیقرار ہونگی جو میرے دل کی کیفیت ہی یہی انکی بھی حالت ہی یہان تو دل پریشان ہی چشم گریان ہی فرقت کا ملال ہی یہ غزل حسب حال ہی **نظم**

بطفلی مابسر بردم جوانان زندگانی را
سحر چون در برش دیدم لباس ارغوانی را
بعید زاری شودم یار را مائل بقتل خود
چرا پوشیدہ جانان لباس زعفرانی را

کہ حرف عشق طفلان کردم ایام جوانی را
ز ضعف از جانہ جنبد دو خاکستر ز جگر
بخون ناب جگر شستم شباب سرگرانی را
نہ از بہر فریب سادگان بستم خضاب کنون

ہم از بدبخت چشم تر سرشک ارغوانی را
کشی دامن ہنوز از من بجانم بدگمانی را
نمیخواہی اگر ہمرنگ مابودن تو خود فرما
سیہ پوش است ہر مو در غم مرگ جوانی را

شاہزادے سے اس سوز وگداز سے یہ اشعار پڑہے تمام حاضرین جلسہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے جنکو شاہزادے نے مخاطب کیا تہا انھون نے عرض کی حضور ہمین غلام ہین پتہ بتایئے ہم جائین ملکہ عالم جہان ہون لے آئین شاہزادے نے جواب دیا کہ ایک ہجران دیدہ اپنے مکان مین ہی دوسری آفت کشیدہ کا پتہ نہین معلوم راہ مین ایک ساحر اٹھالے گیا مجھے بیہوش کرکے دہن ڈال دیا حیات باقی تھی کہ میرا عیار لعل بن مرجان اس صحرا مین آیا مجھے بیہوش پایا سر اپنے زانو پر رکھا اتنے عرصہ مین جمشید ثانی نے آکے ہوشیار

کیا جب مین نے ملکہ کو نہ پایا بہت پریشان ہوا چونکہ فتاحی طلسم درپیش تھی عرصہ کرنا مناسب وقت نہ جانا
ادھر چلا آیا راہ مین دختر دبیر ہفت زبان پر مائل ہوا اُسکی تیغ ابرو کا گھائل ہوا وہ تو اپنے گھر مین آئی مگر
تکلیف فراق اُٹھاتی ہوگی آنسو بہاتی ہوگی مگر ملکہ صبح سحر نگاہ نہین معلوم کہان ہوگی کیا گذری ہوگی کیسے
قابو مین ہون افسوس صد ہزار افسوس شعر گذشت آنکہ مرا بود جا بکوے کسے ÷ کنون من و غم ہجران جستجوے کسے
اُسپر طرہ یہ ہوا کہ میرا مونس و غمگسار یار وفادار یعنے لعل بن مرجان عیار برائے تلاش ملکہ صبح سحر نگاہ گیا
تھا اجتک پلٹ کے نہین آیا اُسکا حال بھی نہین معلوم ہوا کہ اس بیچارے مصیبت کے مارے پر کیا گذری کہان گیا کہان
ہوگا غربت مین سرگردان ہوگا لوگون نے جو اس درجہ شاہزادے کو بیتاب پایا ہاتھ باندھ کے سمجھایا کہ حضور
اسقدر بیتاب ہوتے ہین ہم برائے تلاش ملکہ صبح سحر نگاہ جاتے ہین اگر بن پڑتا ہے تو اُن کو ڈھونڈھ کے لاتے
ہین حضور چند سے یہان قیام فرمائین جب تک غلام نہ آجائین حضور کہین تشریف نہ لے جائین یہ سب
لوگ تو صبح کو شاہزادے سے رخصت ہوکر طرف صحرا کے روانہ ہوے چار جانب چلے کہ تذکرہ انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کچھ مختصر کیفیت ملکہ سحر نگاہ اور لعل بن مرجان عیار اور قہرمان جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب قہرمان جادو ملکہ صبح سحر نگاہ کو اُٹھا لیگیا اور شاہزادے کو بیہوش اُسی صحراے وحشتناک
مین پڑا رہنے دیا تو نہایت شادان و خوش اپنے قلعہ مین پہونچا تخت اُتارا ملکہ کی زبان مین سوزن بھی
نہ دیا غرور مین لو خمین ہوشیار کیا مسند پر بٹھایا آپ ہاتھ باندھ کے سامنے آیا عرض کی اے ملکہ عالم یہ تابعدار
خطاوار حاضر ہے جو چاہے سزا دیجئے یا قصور معاف کیجیے آپ مالک و مختار ہین اب جو ہمارے حق مین بہتر
جانئیے وہ کیجیے ملکہ نے کہا اے شخص تو کون ہے خطاوار تو ہم ہین جو اسوقت مانند اسیرون کے تیرے سامنے
حاضر ہین یہ کلمات اگر ہم کہین تو زیبا ہے مگر تیری منت کیا کرین تو ہمارے قید کرنے اور رہا کرنے پر قادر
نہین ہے ان سب باتون کا اختیار پروردگار وحدہ لاشریک کو ہے ہم اُسی سے اپنی عرض حاجت کرتے
ہین مگر تو کیون اسقدر بیتابانہ خطا معاف کراتا ہے قہرمان نے کہا اے ملکہ عالم نام اس حقیر کا قہرمان جادو
ہے اس ملک کا بڑا بادشاہ ہون بڑا عالیجاہ ہون بہادری مین کوئی میرا ہمسر نہین مجھسے بہتر نہین صورت
بھی سامری نے ایسی بنائی کہ دوسرے کو عنایت نہ فرمائی حسینان جہان ہمیشہ مجھپر مائل رہے میری
تیغ ابرو کے گھائل رہے مگر مین نے کسی پر توجہ نہ کی آجتک اپنے حسن کا غرور رہا سب سے دور رہا
مگر آپ کا جمال جہان آرا جو دیکھا شیدا ہو گیا دل مین آرزوے وصل پیدا ہوئی چہرے سے حسرت ہویدا
ہوئی آپ کے اخلاق سے امید قوی ہے اسی سے زیادہ خوشی ہے کہ آپ میرا سوال رد نہ کرینگی زیادہ کد
نہ کرینگی میری جان بچالینگی اپنا بندہ بے دام بنالینگی میری آرزو نکل جائیگی مصیبت عشق راحت سے
بدل جائیگی یہ ملک و مال تاج و تخت آپ کو مبارک ہو مین ایک ادنی چاکر کی طرح سے حاضر خدمت ہونگا
جور و جفا سہونگا ملکہ نے جو یہ تقریر واہیات سنی غصہ مین آکے کانپنے لگی کہا او بیہودہ کیا بکتا ہے زبان کو روک
ایسے کلمات اب زبان سے نہ نکالنا تو نہین جانتا کہ مین کس کی والہ و شیدا عاشق و مبتلا ہون اگر وہ سن پائیگا
یہان ضرور آئیگا تجھے زندہ نہ چھوڑیگا بس خیریت اسی مین ہے کہ مجھے چھوڑ دے اور میرے عشق سے درگذر
ورنہ بہت پچھتائیگا سوائے حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا قہرمان جادو نے جو ملکہ کو اسدرجہ
برہم پایا کہا ملکہ عالم تم کس کو کہتی ہو کہ زندہ نہ چھوڑیگا وہ خدا پرست تو نہین معلوم کب کا مر گیا ہوگا

درندان صحرا اُسکو کھا گئے ہونگے ہڈیاں بھی اب باقی نہونگی جس وقت مین تمکو لیکر چلا اُسنے مجکو روکا مین نے
اشارہ کر دیا وہ بیہوش ہو کے وہین گر پڑا درندون نے اُسکو کھا لیا ہوگا اب اگر تمھین اپنی خیریت مدنظر ہی تو
میرا وصل قبول کرو ورنہ بہت پچتاؤگی ملکہ نے جو یہ سُنا کہ شاہزادے کو درندے کھا گئے ہونگے قریب تھا
کہ فرط غم سے جان نکل جائے صدمہ اُٹھانے کی تاب نہ لائے مگر زندگی باقی تھی ملکہ کی آنکھون سے آنسو
جاری ہوگئے دل مین خیالات فاسد آنے لگے اب قہرمان نے کلمات سخت سست کہنا شروع کئے ملکہ
نے کسی کا جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہین جب قہرمان بہت کچھ کہہ چکا تو مجبور ہو کے ایک قفس طلائی
طلب کیا ملکہ سے کہا ای ملکہ عالم اس قفس مین تشریف لے جائیے اب تاقید حیات رہائی آپکی ممکن نہین ہی
ملکہ سحر قہرمان مین اس درجہ مبتلا تھین کہ نہ سحر یاد آتا تھا نہ کچھ کہتے بن پڑتا تھا قہرمان نے جب قفس کی
طرف اشارہ کیا ملکہ خموش اُٹھکر قفس مین چلی گئین قہرمان نے قفس کو بند کرکے ایک زنگی کے سپرد کیا کہا
اسکو لے جاؤ نہایت حفاظت سے رکھو اگر ملکہ کسی وقت زیادہ بیچین ہون تو ہمارے روبرو لانا تاہم تشفی ملکہ کو دیجیے
وہ زنگی قفس ملکہ لیکر روانہ ہوا قہرمان باحال پریشان اپنے ٹھکانے پر گیا مگر فراق ملکہ مین اسکی عجب
کیفیت ہو رہی ہی دل سے کہتا ہی کہ ای قہرمان اگر اس آفت جان جانان نے وصل قبول نہ کیا اور
مین نے مدعائے دلی حصول نہ کیا تو میری کیا حالت ہوگی زندگی کسی طرح وفا نہ کریگی مرجاؤنگا زندہ نہ
بچونگا کیا بات کرنا چاہیے کہ یہ ستمگار منظور کرلے پھر اپنے جی مین کہتا ہی کہ ابھی نئی نئی اُس جوان سے
چھوٹی ہی وہ جوان نہایت حسین اور جمیل تھا اُسپر جان دیتی تھی جب تھوڑے دنون مین اسکا خیال
جاتا رہیگا تو قبول کریگی کیا ہمیشہ اسکے سوگ مین مبتلا رہیگی کبھی گھبرا کے قفس ملکہ کے پاس جاتا ہی
باتین بناتا ہی ملکہ سے عرض کرتا ہی کہ ملکہ عالم اب بھی اپنا نا بیمار جانو قبول کرلو تم اُسکا ہجر ناحق
کرتی ہو وہ خداپرست مارا گیا جان سے بیچارہ گیا اور اگر زندہ بھی ہوتا تو سامنے ما بدولت کے یہ بھی
اُسکی طاقت تھی کہ نیز نگاہ ڈال سکتا اسی وجہ سے مین نے پہلے ہی اُسکا خاتمہ کر دیا اول تو وہ مسلمان
تم ساحر پرست تمھارا اُسکا ساتھ کیا ہم لوگ تو مسلمانون کو برا جانتے ہین وہ ایک ہم پوجنے دو سو
خداوندون کو مانتے ہین تمنے اسکو کیونکر قبول کر لیا معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے کسی ساحر کامل سے تمھاری بابت
مدد لی تب تو تم اسکے فریفتہ ہوگئین ای ملکہ عالم وہ ایک مفلس و محتاج تھا کیا مال و زر رکھتا تھا جو تمھین
دیتا مین اس ملک کا بادشاہ ہون ملک تمھارے نام کرتا ہون سارے ملک کی حکومت کرو عیش و
عشرت کرو مین مثل چاکران کمترین کے حاضر خدمت فیضدرجت رہونگا اور اس خداپرست کو کیا نصیب
تھا جو تمکو دیتا ملکہ نے جھلا کر جواب دیا کہ او بیہودہ اُس شہنشاہ اقلیم شجاعت و کجکلاہ ملک جرأت
کو کس چیز کی کمی تھی نہین معلوم کس کس کو تجھ سے بہتر بادشاہ بنا دیا ہوگا کتنا خزانہ لٹا دیا ہوگا
جسقدر سلطنتین اُنھون نے لوگون کو دیدی ہونگی اُسقدر تجکو خواب مین بھی دیکھنی نصیب نہ ہونگی ای کافر
اگر اب کچھ کلمات اُس شہنشاہ اقلیم جرأت کے باب مین منہ سے نکالیگا تو مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی
جان دیدونگی قہرمان جب مجبور ہوتا ہی تو ملکہ سے الگ جاکے پہرون روتا ہی یہان تو یہ کیفیت ہو رہی
ہی مگر لعل بن مرجان عیار شہنشاہ گوہر کلاہ جب رخصت ہو کر برائے تلاش ملکہ روانہ ہوا
لوگون سے دریافت کرتا ہوا خود بھی دیکھتا بھالتا شکل تبدیل کئے ہوئے قلعہ قہرمان کے نزدیک

پہونچا دیکھا بہت سے آدمی بدحواس ایک جانب بھاگے جاتے ہین لعل یہ کیفیت دیکھکر ٹھہر گیا اُن لوگون سے
دریافت کیا کہ تم اسقدر بدحواس کیون ہو اُنھون نے جواب دیا کہ آج کل ہمارے بادشاہ کی عقل مین فتور
آگیا ہے جب سے ایک شاہزادی کو کہین سے اُٹھا کے لائے ہین تب سے اُسی کے پاس دست بستہ بامید وصل
بیٹھے رہتے ہین ہر وقت اُس سے سوال وصل کرتے ہین وہ جواب صاف دیتی ہے راضی نہین ہوتی ایک خدا پرست
پر جان دیتی ہے بادشاہ نے اُس خدا پرست کو تو مار ڈالا ہے اب شاہزادی کو قید کیا ہے آجتک بہت منت کی
آخر مجبور ہوکے یہ سوچے کہ اب مین ایک سحر ایسا کرون کہ وہ خود مجھپر عاشق ہو جائے اُسی کے تیار کرنے کے
لیے کچھ اسباب ضروری ہم لوگون سے منگوایا ہے ہمین قبر جمشید پہ بھیجا ہے وہان جائینگے قبر کی خاک لائینگے
وہ قہرمان جادو کو دینگے وہ نازنین پر کچھ پڑھکے ڈال دینگے نازنین خود اُسپر عاشق ہو جائیگی لعل نے
جو یہ سب خبر سنی جی مین خیال کیا کہ اس موقع پر چوک جانا اچھا نہین ہے اُن سب لوگون کو لعل بن مرجان
نے باتون مین لگا کر بیہوش کیا اور آپ اُنہین سے ایک کی صورت بنکر روانہ ہوا راہ مین خیال آیا کہ بڑے
افسوس کی بات ہے کہ مین نے نام اُسکا نہ دریافت کر لیا جسکی مین صورت بنا ہون یہ سوچتا ہی چلا جاتا تھا
کہ راہ مین ایک چوبدار نے پکار کے کہا بھائی احول چشم جادو تمکو تو بادشاہ نے قبر جمشید پر روانہ کیا تھا
تم کیون نہین گئے لعل نے جواب دیا کہ مین گیا کر تا میرے پاس خاک قبر جمشید موجود ہے جب بادشاہ کے
سامنے سے باہر آیا تو مجکو یاد آگیا اور میرے ہمراہی چلے گئے میرا قصد ہے کہ انکو کسی سے بلوا لون بیکار وہان تک
جائینگے اتنی مصیبت اُٹھائینگے یہان میرے پاس موجود ہے مین ابھی جاکر بادشاہ کو دیدونگا اُسکے عوض مین
بہت کچھ خلعت و انعام لونگا چوبدار ہنسنے لگا احول چشم نقلی نے قدم آگے بڑھایا در دولت شاہی پر آیا
معرفت ایک چوبدار کے اطلاع کرائی کہا جاکر عرض کرو کہ حضور نے برائے طلب خاک سامری جو احول چشم
جادو کو روانہ فرمایا تھا وہ حاضر در دولت ہے امیدوار قدمبوسی ہے چوبدار نے آکے اسی طرح سے
قہرمان کے سامنے بیان کیا قہرمان کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنی جلد خاک قبر جمشید کیونکر لایا چوبدار سے
کہا بلا لو جب احول چشم نقلی اندر آیا قہرمان کو سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا دعائے دولت دیکر عرض
کی کہ خداوند حضور کے اقبال سے خاک قبر جمشیدی یہین ممکن ہو گئی وہان جانے کی ضرورت بھی نہین
ہوئی اور ہمراہی میرے چونکہ مجھسے الگ ہو گئے تھے ایک مقام پر سب کے ملنے کا وعدہ تھا وہ سب تو
چلے گئے مگر مین اس خاک کو پاکر خدمت والا مین حاضر ہوا قہرمان نے خوش ہوکے کہا لاؤ ہمین دو احول
چشم نے عرض کی کہ حضور اس خاک کو یہان نہین دے سکتا ہون اگر آپ تخلیہ مین تشریف لے چلیے تو حاضر
کرون قہرمان وہان سے اُٹھا اور تخلیہ مین آیا احول چشم نے ایک پڑیا جھولی سے نکالی قہرمان سے کہا
حضور اسکو ملاحظہ فرمائین کہ اصل خاک قبر جمشید ہے ابھی تک اسمین بوئے عرق جمشید آتی ہے فدا سونگھیے
تو قہرمان نے جیسے ہی اُس پڑیا کو کھولکر سونگھا احول چشم نقلی نے ہاتھ کی تھپکی دی کہ تمام خاک دماغ
مین چڑھ گئی قہرمان کو چھینک آئی دھم سے زمین پر گرا بیہوش ہو گیا احول چشم نقلی نے نعرہ کیا منم
لعل بن مرجان عیار شہنشاہ گوہر کلاہ ذیشان چاہا خنجر نکالکر شکم اس بیدین کا چاک کرے مگر پھر خیال
آیا کہ یہ اچھا نہین ہے کیونکہ اس ملک کا بادشاہ ہے اسکے مرنے مین بہت سی خرابیان واقع ہونگی سب جان
جائینگے زندہ یہان سے نکلنا بہت دشوار ہوگا یہ سوچ کے وہان بہت گہری زمین کھودی قہرمان کو کپڑے

آتار کے دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کے اُس گشتے مین دفن کر دیا اور آپ قہرمان کی صورت بن کے وہی
لباس قہرمان کا پہنکے باہر آیا ایک پڑیا اپنے ہاتھ مین لایا کہا واقعی اسوقت اصل چشم جادو نے کیا کام
کیا ہے اصلی خاک قبر جمشید کی لاکے دی اب مین ملکہ کو دانی کرونگا تھوڑی دیر مین وہ مثل میرے مجھپر
عاشق ہو جائیگی سب مصاحبین عرض کرتے ہین حضور بہت بجا فرماتے ہین قہرمان نقلی نے کہا کہ قفس ملکہ
کا لاؤ مین اُس سے کچھ باتین کرونگا ملازم فوراً دوڑے گئے قفس لیکے تھوڑی دیر مین آئے قہرمان نے
کہا اس قفس کو تخلیہ مین رکھدو مین بھی وہان آتا ہون ملازمون نے قفس کو تخلیہ مین رکھدیا قہرمان نقلی
وہان سے اٹھکر تخلیہ مین آیا پہلے تو ملکہ سے دیر تک باتین کین آخر مین کہا ای ملکہ عالم آگے بڑھیے مین
آپ کی زبان سے سوزن تو نکال دون منم لعل بن مرجان عیار شہنشاہ گوہر کلاہ ذیشان ملکہ نے
جو یہ بات سنی کہا او مرجان میری زبان مین سوزن نہین ہی بلکہ مجھے سحر فراموش ہی جب تک قہرمان
مارا نہ جائیگا مجھے ہوش نہ آئیگا لعل نے جواب دیا کہ ملکہ اگر مین نے قہرمان کو مارا تو بہت سی چیزین
جو اُسکے سحر کی بنائی ہوئی ہین وہ برباد ہونگی لوگ مجھے پہچان لینگے زندہ نہ چھوڑینگے ملکہ نے کہا جسوقت
کوئی تدبیر جلد کریگا ہم تمھین بچا لینگے لعل بن مرجان نے کہا او ملکہ ایسا نہو کہ تم اپنے تئین بچا کر نکل جاؤ
اور مجکو دشمنون مین چھوڑ جاؤ ملکہ نے جواب دیا کہ ای لعل تم ایسی بات کہتے ہو لعل نے کہا مین ابھی
جاتا ہون اُسے قتل کر ڈالونگا یہ کہہ کے لعل وہان سے چلا باہر آیا کہا ملکہ کو کوئی نہ لیجائے مین ابھی آتا ہون
یہ کہہ کے وہان پر آیا جہان قہرمان کو گاڑ دیا تھا جلدی جلدی زمین کھودی قہرمان کو زمین سے نکالا خنجر اسکے
شکم مین مار دیا کہ یہ لعین واصل جہنم ہوا اسکے مرتے ہی اندھیرا چھا گیا آواز آئی کشتی مرا نام من قہرمان جادو
بود یہ صدا جو اُسکے مصاحبون نے سُنی سب دوڑے وہان قفس ٹوٹا ملکہ صبیح سحر نگاہ قفس سے نکلین سحر کرنا شروع
کیا پہلے آکر لعل بن مرجان کو اپنے ہمراہ لیا سحر کرتی ہوئی چلین لاکھون کو نابینا بنا دیا بہت سے ساحر
مار ڈالے ساحر تو ملکہ سے لڑنے مین مصروف ہوئے لعل بن مرجان نے جو اتنی مہلت پائی ایک سمت جھپٹ کر
روانہ ہو گیا یہان ملکہ سے اور ساحرون سے بڑی لڑائی ہوئی مگر کہان ایک کہان اسقدر آخر سب نے ملکہ کو
گرفتار کر لیا قہرمان جادو کا بیٹا کجکلاہ جادو تخت پر بیٹھا اسنے فوراً حکم دیا کہ ملکہ صبیح سحر نگاہ کو قتل
کرو حکم پاکر جلاد حاضر ہوئے قتل کی تیاری ہونے لگی ملکہ کو سنگ نے چبوترے پر بٹھایا گردن پر کوڑے کا
خط دیا احکام کے منتظر ہوئے یہان ملکہ صبیح نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے اور عرض کی
ای رب بے نیاز ای چارہ ساز و حاجت رواے بیکسان ای توجہ فرماے بحال غریبان وقت مدد ہی ایک تیری
بندی حقیر دست کفار سے قتل ہوا چاہتی ہی ای معبود اسوقت مدد فرما کسی کو براے کفالت پہونچا ملکہ نے
جو تڑپ کے دعا کی قبول درگاہ احدیت ہوئی وہ ساحر جو خدنگ جادو کے قلعہ سے شاہزادے کی
اجازت سے روانہ ہوئے تھے تلاش کرتے ہوئے اسوقت آکر پہونچے شاہزادے نے اشتار تقریر مین تصویر
ملکہ کی دکھائی تھی ان ساحرون نے جو دیکھا یقین ہو گیا کہ یہ وہی گل گلزار خوبی و سرو باغ محبوبی ہی جسکے
فراق مین شاہزادہ شب و روز بیتاب رہتا ہی نعرہ کرکے گرے ملکہ کی کمر مین کمند ڈالکر اُٹھا لیگئے یہان ساحرون
نے جو یہ کیفیت دیکھی سب نے کجکلاہ جادو سے آکر مفصل حقیقت بیان کی کجکلاہ باہر نکل آیا یہ سب ساحر
قندیل فلک تو چلے تھے کجکلاہ جادو نے بہت سے سحر کیے مگر یہ لوگ کب سماعت کرتے ہین بڑھکے

اشارہ کر دیا سحر اُٹھا پھر اُسی کا زور نہ چلا مجبور ہو گئے یہ لوگ ملکہ صبح سحر نگاہ کو لیکر روانہ ہو گئے
تھوڑی مسافت طے کر کے شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے ملکہ کو شاہزادے کے
حوالے کیا شاہزادہ بہت خوش ہوا انعام و اکرام عطا فرمایا ملکہ کو حمام مین بھیجا پوشاک تبدیل کرائی ملکہ سے
کہا کہ ای ملکہ ہمارا دوست قلبی یعنے لعل بن مرجان عیار تمھاری تلاش مین گیا تھا نہین معلوم اُسپر کیا
گذری ملکہ نے جواب دیا کہ اُسی نے ہمکو بھی رہا کیا تھا مگر ساحرون نے بیہوش کیا نہین معلوم وہ موقع پاکر
کس طرف نکل گیا شاہزادے نے کہا اب امید اُسکے آنے کی قوی ہو گئی ایک دو روز مین ضرور آجائیگا مگر
ای ملکہ اب تم یہان کی حکومت کرو ہمین اب برائے تلاش لوح جانا ہو کل مجھنے پرچۂ عطیۂ بزرگان کو دیکھا تھا
نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور خدنگ جادو قتل ہو تو لوحدار کی تلاش مین جانا ضروری
اگر دو روز اور گذر جائینگے تو پھر سال بھر تک اسی جگہ قیام کرنا ہوگا تب لوح ملیگی اس سے بہتر یہ ہے کہ ہمین
رخصت کرو تم یہان حکومت کرو ملکہ نے کہا ای شہنشاہ ذیجاہ اتنے دنون کے بعد تو صحبت حاصل ہوئی ہو تسکین
دل ہوئی ہو پھر آپ جانیکا ارادہ کرتے ہین مجھے مرنے پر آمادہ کرتے ہین مین کیونکر آپ کو اجازت دون اپنے
سر بلاون مجھے شبہاے فرقت کی درازی ایام ہجر کی طعنہ سازی چین نہ لینے دیگی جان دینی پڑیگی جب
آپ کا خیال ہوگا دل پر ہجوم ملال ہوگا ای عجب کیفیت ہوگی بُری حالت ہوگی شاہزادے نے جب ملکہ کو
انتہاے درجہ بیقرار پایا تسکین دی گلے سے لگایا کہا ای گل گلزار خوبی وای سرو باغ محبوبی تم کو تو جدائی
نامنظور ہو اور ہمین فتح طلسم ضرور ہو اپنا منشا ظاہر کرو کیفیت سے باہر کرو ویسا انتظام ہو اس گفتگوے
دردآمیز کا اختتام ہو ملکہ نے کہا مین بھی ہمراہ چلونگی یہان تنہا نہ رہونگی شاہزادے نے بہت سمجھایا جب
ملکہ نے از حد اصرار کیا شاہزادہ مجبور ہوا ہمراہ لینا ضرور ہوا مگر یہ بھی فرمایا کہ ای ملکہ یہ امر تمکو ناگوار ہو اسکی وجہ
سے دل بیقرار ہو ہمارے یہان ناموس پر جادو ساقط ہو تمھارا چلنا بہتر نہین ہمارے ہمراہ اور ساحر ہین
فن جادوگری سے بخوبی ماہر ہین وہ ہماری مدد کرینگے جو آفت آئیگی رد کرینگے ملکہ نے نہ مانا تنہا چھوڑنا بہتر
نہ جانا کہا ای شاہزادۂ والا قدر آسمان جلالت کے بدر مین ایسے عذرات بیجا نہ سنونگی ہمراہ چلونگی آخر
شہنشاہ نے حکم دیا کہ کل کل فوج ہماری طیاری سفر کرے ہمین برائے تلاش لوح جانا ضرور ہو فتح اس
طلسم کی جلد منظور ہو فوج ساحران تو سامان سفر مین مصروف ہوئی یہان محفل عیش و نشاط گرم ہوئی شب بھر
محفل رہی صبح کو شہنشاہ نے کوچ کیا پرچہ کو ملاحظہ فرما چکے تھے ہدایت ہوئی تھی کہ سیدھے طرف جبال آتش فشان
کے پہونچا تو وہان لوح ملیگی کلی آرزو کی کھلے گی شاہزادہ نماز صبح سے فراغت کر کے مع سپاہ
ساحران و ملکہ صبح سحر نگاہ طرف اُس پہاڑ کے روانہ ہوئے منزلین طے کرتے ہوئے چلے ایک روز ایک
صحراے عنبر بیز و فرحت خیز مین پہونچے ملکہ صبح نے کہا ای شہنشاہ آج کی شب یہین مقام کیجیے رات بھر آرام
کیجیے صبح کو پھر کوچ کیجیے گا شاہزادے کو بھی یہ بات بہت پسند آئی حکم دیا کہ آج لشکر یہین اترے صبح کو چلینگے
حسب الحکم لشکر شہنشاہ وہان اترا سب ساحران نامی اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے دن بہت
کم باقی تھا کہ دیکھا ایک سمت سے گرد عظیم بلند ہوئی سب اُسطرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگاف
ہوا تو دیکھا بہت سے ساحران غدار بازو بہ فرقرے پر سوار یا سامری یا جمشید پکارتے نعرے
مارتے چلے آتے ہین شاہزادے نے ملکہ صبح سحر نگاہ سے کہا کہ ملکہ یہ لشکر کس کا ہو تم تو یہان سے

لوگون سے واقف ہو ملکہ نے جواب دیا کہ ای شہنشاہ مجھے وقفیت اچھی طرح سے نہین ہی مگر یہ لشکر مجھے
اشرار کرگدن سوار جادو کا معلوم ہوتا ہی یہ بہت بڑا پہلوان اور ساحر بھی زبردست ہی شہنشاہ نے
کہا یہ کہان جاتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ ملازم طلسم بہارستان سلیمانی ہی سپرد اسکے یہان کی نگہبانی ہی
برلے پاسبانی نکلا ہی چارون طرف پھرتا ہی یہ باتین تھین کہ وہ لشکر قریب آیا اور اشرار نے دیکھا کہ ایک
لشکر اور بھی یہان پڑا ہی فوراً ایک ہرکارے کو خبر کے واسطے روانہ کیا ہرکارے نے خبر دی کہ حضور
شہنشاہ گوہر کلاہ برائے فتاحی طلسم جاتے ہین ایک ساحرہ اُنکے ہمراہ ہی خدنگ جادو کو قتل کیا ہی
اسکی سپاہ پر قبضہ کیا ہی اب تلاش لوح مین نکلے ہین اشرار نے کہا کیا طاقت شہنشاہ کی جو قدم آگے
بڑھا سکین یہ کہکے ایک نامہ بنام شہنشاہ گوہر کلاہ تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای شہنشاہ بہتر اسی
مین ہی کہ اب قدم آگے نہ بڑھاؤ اُسی طرف پلٹ جاؤ ورنہ بہت خرابی ہوگی ہزارہا بندگان سامری و جمشید
کی جانین مفت جائینگی تمھارے ہاتھ کچھ نہ آئیگا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور طرف لشکر شہنشاہ کے
روانہ کیا نامہ دار نے وہ نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے اُسکے مضمون کو پڑھکر نامہ چاک کیا نامہ دار نے
کچھ کلمات سخت کہے شہنشاہ نے نامہ دار کو قتل کیا یہ خبر جو اشرار کو ہوئی اسنے طبل جنگی بجوا دیا شہنشاہ
نے بھی یہ خبر سنکر نقارۂ رزمی کے بجنے کا حکم دیا دونون لشکرون مین شب بھر تیاریان رہین جب صبح ہوئی
تو ایک طرف سے شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت و جاہ میدان مین آئے ایک طرف سے اشرار
بدکردار لشکر لیکر آیا خود ہی اپنا گینڈا بڑھایا پکار کر آواز دی کہ ای شہنشاہ مین تمھارا مشتاق ہون
شہنشاہ نے بھی مرکب بڑھایا مقابل مین آکے کھڑے ہوئے اشرار نے نیزے کا وار کیا شہزادہ
شہنشاہ گوہر کلاہ نے خالی دیکر نیزے کا تھپیڑا مارا کہ اُسکے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا نیزے کے نکلنے سے
اسکا غصہ زیادہ ہوا تلوار کھینچ کے وار کیا شہنشاہ نے بڑھ بچاکے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اسنے کمر مین
شاہزادے کے ہاتھ ڈالا دونون جوان گتھے ہوئے زمین پر آئے تا شام کشتی رہی جب غروب آفتاب
قریب ہوا اشرار کا حال عجیب ہوا شہنشاہ ریل کرکے دو ڈھائی اکیس قدم پر لائے کہ مارا بایان غضنفر
اسکا آشنا بزمین ہوا چاہا لنگر قائم کرون شہنشاہ نے فرصت نہ دی ایک ہی زور مین سر سے بلند
کیا چاہا زمین پر دے مارون اشرار نے کہا ای شہنشاہ امان دیجیے مین اطاعت اسلام قبول کرتا
ہون شہنشاہ نے آہستہ سے زمین پر رکھا اشرار بصدق دل مسلمان ہوا اسکی فوج کے بھی بہت
سے سردار مطیع اسلام ہوکر سب مصروف عیش ہوئے شب بھر صحبت نشاط گرم رہی صبح کو شہنشاہ
نے پرچہ کو احتیاطاً ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اگر تنہا تلاش لوح مین نہ جاؤگے تو ہر روز ایک نئی آفت
ایسی ہی ہوتی رہیگی شہنشاہ گوہر کلاہ نے یہ مضمون ملکہ صبح سحر گاہ سے بیان کیا اور سب کو وہین چھوڑا
آپ تنہا تلاش لوح مین روانہ ہوئے تین روز کے بعد شہنشاہ نے دیکھا ایک پہاڑ سے شعلہ ہائے
آتش نکل رہے ہین جانیکا راستہ معلوم نہین ہوتا ہی بہت پریشان ہوئے پرچہ کو ملاحظہ فرمایا اُسمین
لکھا تھا کہ اسم اعظم الٰہی جو اسمین تحریر ہی اُسکو ورد زبان کرو اور بے تکلف اس آگ مین چلے جاؤ جب
تھوڑی دور جاؤگے ایک چاہ تختہ ملیگا اس کنوئین مین کود پڑنا قدرت الٰہی کا تماشا دیکھنا شہنشاہ نے
اسم کو ورد زبان کیا اور اُس آگ کی طرف چلے بسبب اسم کے آگ نے کچھ تاثیر نہ کی شاہزادہ برابر چلا گیا تھوڑی

ہو ورجاکے ایک چاہ ملا شہنشاہ اُس کنوئین مین نام خدا لیکر پھاند پڑے تھوڑی دیر کے بعد پانوٗن آشنا بہ زمین
ہوے دیکھا کہ مین ایک باغ بہشت آئین رشک خلد برین مین کھڑا ہون مگر باغ اتنا وسیع ہی کہ تاحد
نگاہ سے نہین گذرتا کوسون میدان مین گیاہ سبز نظر آتی ہی کہین پر درخت گنجان کہین پر کف دست میدان
کسی طرف ایک ٹیلہ معلوم ہوتا ہی اُسمین سے اژدر نکلتے ہین منہ سے قلابہ آتشین چھوڑتے ہین مار ان سیاہ
منہ نکالتے ہین عجب باغ ہی صحرا کی کیفیت معلوم ہوتی ہی مگر صحرا ایسے پر بہار مقام کو کہنا خلاف ہی
کیونکہ صحرا مین بہت سے مقام ویران ہوتے ہین درخت خشک کہین کوڑا ڈھیر کہین کوئی جانور مردہ
پڑا ہوا کسی طرف پانی میلا بھرا ہوا ہوتا ہی اور یہان تو صاف وشفاف درخت میوہ دار باغ کی بہار
سبزے کا لہکنا پھولون کا مہکنا صبا کا مست ہوکے بہکنا بلبلون کا جوش مین چہکنا عجب لطف دکھاتا ہی
باغبان قدرت کی صناعی کا لطف آتا ہی جھاڑیان اپنی بہار دکھاتی ہین باردار شاخین جھکے نہین سماتی ہین
پھولون کی رنگت بھینی بھینی نکہت صبا کا رک رک کر درختون سے اٹکھیلیان کرنا صنعت باغبان قدرت کا دم بھرنا
قمری کا سرو پر نعرۂ حق سرہ بلند ہی رعنائی قد شمشاد پسند ہی نرگس شہلا اپنی خوش چشمی دکھاتی ہی سوسن اپنے
پھولون کی اُداہٹ سے پھولون نہین سماتی ہی سنبل نے زلف بنائی ہی عشق پیچان نے عجب ادا دکھائی ہی
یاسمن کی نزاکت گل لالہ کی شوخ رنگت گلون کی خوشبو جو پھیلی ہی دماغ معطر ہوا ہی اگر کوئی گل چٹکا تو
صبا سے کہا کیا کرتا ہی سبزہ سوتا ہی ایک جانب نہر آب روان ہی زلال ساں ہی پانی کی لہرین شمشیر برا ہین
یہی وجہ ہی جو ماہیان نہر کار بریدہ او۔ از سر تا پا زخمدار ہین ماہیان نہر کے جسم مین کوئی جگہ ایسی نہین جسپر
نشان زخم نہو ہزارون شمشیرین پڑتی ہین گویا ماہیون کو بجاے سپر اپنی حفاظت کے واسطے جوشن کی
پناہ کرتی ہین مگر شمشیر ہاے موج ۔ نکو کا شکر تباہ کرتی ہین فوارے نہر مین سر بفلک کشیدہ ہین عجب
لطافت رسیدہ ہین نخل شمشاد سے ہمسری کرتے ہین اُسکی برابری کرتے ہین تن تن کے اپنا جوبن دکھاتے
ہین سرو لب جو کو شرماتے ہین شاہزادہ یہ کیفیت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی ہر قدم پر لطف تازہ وکیفیت بے اندازہ
اُٹھاتا ہی کہ ایک طرف سے کچھ آواز آدمیون کی آئی شاہزادہ اُدھر متوجہ ہوا دیکھا ایک مجمع پریشان مہ جبین
رشک بتان چین از سر تا پا زیور جواہر سے بہار زیب جسم کیے ہوے ہاتھون مین طبق گل لیے ہوے پھول
لٹاتی جوبن دکھاتی ہوئی چلی آتی ہین سب کمسن مرادون کے دن آفت جان غارت گر دین وایمان حسین
مہر تمکین لباس پرزر پہنے ہوے چلی آتی ہین شاہزادہ اُس طرف متوجہ ہوا دیکھا بیچ مین ایک زہرہ خصال
حور جمال اُٹھتی جوانی آفت کی نشانی بادۂ حسن سے مخمور سراپا نور گدرایا بدن اُٹھتا جوبن زلفین مار سیاہ ہین
یا عاشقون کا دود آہ ہین پیشانی رشک عارض حور ہی یا صبح نور ہی ابرو ہلال ہین آنکھین کش غزال ہین مژگان
پیکان ہین آفت جان ہین عارض کو کس چیز سے تشبیہ دون اگر قمر کہون تو اُسمین داغ ہی رخسار مہ جبین اُنکا بے داغ
ہی یہ تشبیہ بھی باطل ہی چراغ کس قابل ہی گل سر سبز باغ رضوان ہی اصل تو یہ ہی کہ تشبیہ ناممکن ہی ہر سخندان
حیران ہی بینی شمع حسن کی لو ہی عجب پر ضو ہی تشبیہ ہاتھ آئی ہی زیر محراب ابرو اسنے جگہ پائی ہی دہن کے باب
مین گفتگو بیکار ہی واسطے نکتہ کا ظاہر ہونا دشوار ہی دہن معدوم ہی یہ بات ہر ایک کو معلوم ہی مگر چاہ زنخدان
ہی یا یوسف دل کے لیے وہ کنوان ہی جسمین گرکے نکلنا دشوار ہی قریب زنخدان قطرات عرق کی عجیب
بہار ہی گلوے نازک صراحی بلور ہی عجب پر نور ہی دونون بازو حسن کی ترازو تشبیہ باصواب ہی یک کا دو

جواہر سینہ بے کینہ مخزن ناز وادا ہے اور معدن غمزہ بھی کہنا بجا ہے سینہ کا ابھار آفت روزگار ثمر باغ جوانی
شباب کی نشانی ہے شکم نازک از حد صاف ہے نرم ہے شفاف ہے دریاے حسن کہیے تو بجا ہے اور ناف کو ایسے
دریا کا بھنور کہنا زیبا ہے کمر کی تعریف میں عقل حیران ہے کیونکہ یہاں عنقا نام ہے مگر بے نشان ہے راہ عدم تشبیہ
دین یا جواب وہن کہیں اب بعد کمر کیا کہوں کس چیز سے تشبیہ دوں کیونکہ جب کمر ہی نظر نہ آسکے تو اسکے
بعد کا حال کیونکر ظاہر ہو جائے یا نون کو ستون حسن کہنا بجا ہے تشبیہ زیبا ہے اب تعریف زیور جواہرات میں
زبان لال ہے دور تو کیا کہوں زیور کے زیب جسم کرنے سے دونا جمال ہے پوشاک کی خوبی ہر شے کی خوش اسلوبی
اپنا اپنا رنگ دکھاتی ہے عاشق مزاجوں کے دلوں کو پھنساتی ہے بناؤ سنگار کی تعریف باعث طول ہے عبارت
بڑھانے سے کیا حصول ہے زیادتی عبارت بیجا ہے ایک شعر پر تعریف ختم کرنا اچھا ہے شعر سنا یوسف کو حسینان جہاں
بھی دیکھیے ایسا ہمیشہ طرحدار رشید دیکھا نہ سنا شاہزادے کی جو نگاہ جمال باکمال پر پڑی قلب کی عجیب حالت
ہو گئی صبر رخصت ہوا ہوش نیست ہوا دل سے آہ زبان سے واہ نکلی محو دید ہو کے پیچ سے قریب راحت سے
بعید ہوے وہ نازنین ٹہلتی ہوئی قریب آئی اچھی طرح اپنی صورت دکھائی شاہزادہ بیقرار تو تھا ہی بیساختہ
منہ سے نکلا مصرعہ بیا بیا کہ مرا تنگ در کنار کشی یہ سنکے وہ نازنین مسکرائی کلمات محبت آمیز زبان پر
لائی کہا اے مسیحاے زمان اے راحت بخش جہان آپ نے بڑی تکلیف فرمائی میری آبرو بڑھائی آپ کی
تشریف آوری سے شاد ہو گئی قید حیات سے آزاد ہو گئی شاہزادے نے کہا ملکہ یہ کیا قید حیات سے
آزاد ہونا کیسا یہ سمجھ میں نہ آیا نازنین نے کہا کہ آپ میرے قاتل ہیں گر ہم آپ پر مائل ہیں اپنی جان دیکے
آپ کی خوشی کرینگے جو آپ کی خوشی ہوگی ہمیں انکار نہیں بے تعمیل حکم کیے دل کو قرار نہیں شہنشاہ گوہر کلاہ
نے فرمایا ملکہ ہوش میں آؤ زیادہ باتیں نہ بناؤ میں تمھارا قاتل ہونگا تمھاری جان لونگا بھلا یہ آج تک
ہوا ہے کہ کسی عاشق نے اپنے معشوق کو قتل کیا ہے نازنین نے جواب دیا کہ ابھی سب حال کھل جائیگا آپ میرے
ہمراہ تشریف لے چلیں یہاں تکلیف نہ اٹھائیں شاہزادہ اسکے ہمراہ ہوا ایک حجرہ کا خیال آیا ہر حجرہ پر جو نگاہ کی اپنی
حالت تباہی کی لکھا تھا کہ یہ نازنین لوح کی حامل ہے نہ مسلمان ہے نہ کافروں میں شامل ہے خورشید روشندل
اسکا نام ہے شب و روز عیش و عشرت سے کام ہے اسی کی وجہ سے یہ کاروبار طلسم جاری ہے بانیان طلسم نے اسکے
سینے میں لوح رکھی ہے جب اسکو ہلاک کرے سینہ کو چاک کرے تب لوح ملے غنچہ آرزو کھلے مدعا ہاتھ آئے
محنت رائگان نہ جائے اے شہنشاہ اب دیر نہ کرو جلد خنجر کھینچ لو یہ اسم پڑھ کر اسکے گلے پر خنجر پھیر دو جو
نہ ہوا اگر یہ چند ساعتیں گذر جائینگی تو پھر خورشید روشندل ہاتھ نہ آئیگی شاہزادے نے جو یہ مضمون
دیکھا قلب تھرا گیا پسینہ آگیا آنکھوں سے اشک حسرت رواں ہوئے قلب و جگر تپاں ہوئے بنگاہ
یاس خورشید کی طرف دیکھا خورشید نے حسرت آلود نگاہ کی شاہزادے نے دل تھام کے آہ کی جو لکھا
ہے تہ میں دیکھ چکے ہیں کہ چند ساعت گذرنے نہ پائے کہ یہ قتل ہو جائے مجبور کمر سے خنجر نکالا اسم
مذکور ورد زبان کیا آنسو جاری دل پر بیقراری کبھی قصد قتل میں بڑھے جوش نے روک دیا ٹھہر گئے
خورشید روشندل نے جو یہ حالت شہنشاہ کی دیکھی کہا او بہار حسن گلشن جمال اے گل سرسبد باغ جلال
اب دیر نہ کیجیے رحم کا نام نہ لیجیے تجھے آپ سے پیشتر ہی کہا تھا کہ آپ ہمارے قاتل ہیں اپنا ہم مقتول ہیں ہر طرح
آپ کے مطالب حصول ہیں آپ نے تعجب کیا تھا یہ جواب دیا تھا کہ ہم کو قتل کریں ناحق وخون میں غلطان

دیکھیں یہ تو بہت ہوگا پھر کیا منحصر ہو کسی عاشق نے ایسا نہیں کیا لیکن آپ کیا کیجے سرنوشت قسمت یہی تھی میری موت کے
ہاتھ لکھی تھی اب جو میں کہوں اسکو قبول فرمائیے گا کبھی کبھی مزار غریبان پر بھی تشریف لائیے گا تو آپ کو کمال زحمت ہوگی
لیکن اس جاں نثار کی روح کو راحت ہوگی بھول نہ جائیے گا اگر ہو سکے تو کاہے کا ہے ضرور آئیے گا اور
احسان کیجیے گا ثواب پائیے گا کہ یہاں سے ایک کوس پر صحراے بہارستان ہے جب جنگلوں کی جان ہو وہاں
صبح میری نعش کے تشریف لیجائیے گا درویش بوریا نشین کو بلائیے گا اُس سے کل کیفیت بیان کیجیے گا حال جو
کہیگا وہ آپ کو ایک درخت کے نیچے لیجائے گا میری قبر بتائے گا مجکو وہیں دفن کیجیے گا اتنا فرمائیے گا بسم اللہ
اب جو دیر نہ لگائیے گا حاضر ہوں خنجر پھیرئیے ساعت گزر نہ جائے کہ قیامت آ جائے شاہزادے نے مجبورانہ اُس
نازنین کو زمین پر لٹایا سر اپنے زانو پر رکھا صورت زیبا دیکھکر جوش رقت ہوا منہ پر رومال رکھ کے رونے لگے
جان کھونے لگے پہلو سے آواز آئی او نادان کیا غضب کرتا ہے ارے جلد اپنے کام میں مصروف ہو نصف
ساعت رہ باقی ہے شاہزادے نے پلٹ کے دیکھا کہ دبیر ہفت زبان ایک تخت پر بیٹھے ہوئے کہہ رہے
ہیں جیسے ہی شاہزادے کی نگاہ دبیر پر پڑی دبیر غائب ہوگئے شاہزادے نے صبر کرکے دل پر جبر کرکے آہستہ
سے خنجر اُس نازنین کے گلوے نازک پر پھیرا کہاں وہ گلوے نازک کہ جسمیں پانی سینے میں ظاہر ہوتا تھا
کہاں خنجر آبدار کس طرح برداشت کرسکے صرف خنجر کے رکھنے کی دیر تھی ہاتھ پھرانا بھی نہ پڑا گلا جو کٹا
حلق بریدہ سے صدا آئی شعر کیا کیا صفائی سے جدا سر اپنے بسمل کا ؛ جو بس چلتا تو قبضہ چوم لیتا تیغ قاتل
کا ؛ شاہزادے کو ایسا صدمہ ہوا کہ فرط غم سے بیہوش ہوگیا پھر پہلو سے آواز آئی ارے نادان یہ مقام رنج و
غم نہیں ہے معاملۂ طلسم ہے اپنے کام میں مصروف ہو رنج و غم کو دخل نہ دو اسکا سینہ چاک کرکے اپنی راہ لو
شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا دبیر ہفت زبان پہلو میں کھڑے ہوئے فرما رہے ہیں نگاہ پڑتے ہی غائب ہوگئے
شہنشاہ نے سینہ اُس نازنین کا چاک کیا دل کو نکال لیا خنجر سے دل کے دو حصے کیے جیسے ہی دل کو چاک کیا
شاہزادے کی آنکھیں جھپک گئیں دیکھا کہ ایک تختی الماس کی نہایت صاف اُسپر یاقوت سرخ کے حروف
ایک ڈورا ریشمی پڑا ہوا شاہزادے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کے لوح گلے میں ڈالی لوح کے گلے میں
آتے ہی شاہزادے کا رنج و غم کچھ رفع ہوا اب جو دیکھا تو اُس باغ میں عجب قیامت برپا ہے کنیزان مہر تمکین
با قلب حزین گریان و نالان ہیں نام خورشید سب کے ورد زبان ہے کوئی کہتی ہے ملکہ عالم کو قضا نے نہ چھوڑا
یوں ہی چند ساعتیں اور گذر جائیں تو پھر کبھی ملکہ کی موت نہ تھی دیکھیں اب کیا ہوتا ہے ملکہ کی نعش کیا ہوتی ہے
بعض کہتی ہیں شہنشاہ سے تو وصیت کی ہے کہ صحراے بہارستان میں جاکر درویش کو بلائے گا جہاں وہ
آپ کو بتائیگا وہاں دفن کر دیجیے گا جلانیکو منع کیا ہے بہانے کی بھی اجازت نہیں دی ہے بعض کنیزیں کہتی ہیں کہ
ملکہ مسلمان تھیں بعض کہتی ہیں وہ سامری پرست تھیں آپسمیں یہ جھگڑا ہو رہا ہے کہ شاہزادہ گوہر کلاہ وہاں تشریف
لائے سب کو تسلی و تشفی دے کر خاموش کیا کنیزوں نے پوچھا اے شاہزادہ والا قدر ملکہ نے آپ سے کیا
وصیت کی ہے شہنشاہ نے کل کیفیت بیان کر دی سب نے عرض کی کہ آجتک ملکہ کے طریقۂ مذہب سے ہم لوگ
نہ آگاہ ہوئے آپ سے ضرور فرمایا ہوگا شہنشاہ نے جواب دیا کہ مجھسے در بارۂ مذہب تو کچھ بھی نہیں کہا
مگر سینہ میں اُنکے لوح تھی اور لوح میں اسماے الٰہی تحریر ہیں اس وجہ سے سامری پرستی سے انکو نفرت
تھی سمجھ نہیں جاتی تھیں برکت لوح سے دو صفیر تھیں اب نعش انکی صحراے بہارستان میں لیجائینگے وہیں

ایک درویش ہی اُسکو بلا کر قبر کا پتا پوچھیں گے۔ یہیں دفن کر دیئے سب نے جلدی جلدی انتظام کیا شہزادہ
لاش لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد اُس صحرا میں پہونچا فقیر کو بلایا وہ حاضر ہوا شاہزادے نے کل کیفیت
اس سے بیان کی سُنتے قبر بتائی شاہزادے نے وہاں کی زمین کھودی تین ہاتھ کے بعد قبر نمودار ہوئی
شاہزادے نے نعش کو قبر میں اُتارا قبر کو بند کر کے اُسپر نشان بنا دیا سبزہ جما دیا بصد حسرت و یاس
وہاں سے چلے تھوڑی دور آکے لوح ملاحظہ فرمائی نیت یہ تھی کہ اب کیا کرنا چاہیے نوشتہ پایا کہ ابھی
ایک جزو اس لوح کا باقی ہے وہ ایک مہرہ گران بہا ہے خورشید روشن دل کا شوہر جو کافر قرار دیا جاتا تھا
اور جسکے ساتھ ملکہ کی نسبت قرار پائی تھی وہ مہرہ اُسکی ران میں ہے جبتک وہ مہرہ نہ ہوگا لوح ناقص ہے
شہنشاہ بہت متردد ہوئے کہ مہرہ اُسکی ران میں ہے نہیں معلوم وہ کہاں ہے لوح میں دیکھا اُسکے شہر کا
پتا پایا شاہزادہ تنہا اُسطرف روانہ ہوا تھوڑی دور پر جا کے ٹھہر گئے چونکہ مسافت کشیدہ اور آفت رسیدہ
تھا اس عزت سے خورشید کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا تھا اسکا صدمہ دل کو کب چین لینے دیتا تھا ایک
چشمۂ آب نظر آیا شاہزادہ قریب اُس چشمہ کے جا بیٹھا مُنہ ہاتھ دھو رہا تھا کہ ایک جانب سے ابر سیاہ اُٹھا
شاہزادہ اُس ابر کو دیکھنے لگا وہ ابر قریب آ کے شق ہوا دیکھا شاہزادے نے کہ ایک ساحرہ ضعیف ایک
تخت پر بیٹھی ہوئی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں بہت سے آدمی گرد ہاتھ پکڑے ہیں ہر دم قصد کرتی ہے
کہ اپنے کو ہلاک کرے لوگ جو پاس بیٹھے ہیں وہ ہاتھ پکڑ لیتے ہیں سمجھاتے ہیں اس صورت سے وہ ساحرہ
زمین پر آ پڑی قریب شہنشاہ گوہر کلاہ کے آئی روتی پیٹی چلائی کہا اے شاہزادہ والا قدر تمنے جو کیا بہت
خوب کیا اُس ناشاد نامراد کی یوں ہی قضا آئی تھی منظور خدا یوں ہی تھا تمھاری اسمیں خطا نہیں ہے مگر اے
شہنشاہ اب مجھے تم سے الفت ہو گئی ہے دل میں محبت ہو گئی ہے میں بدنصیب خورشید روشن دل کی دایہ
ہوں اُسکو بچپن سے اسوقت تک پرورش کیا کبھی کسیطرح کا رنج نہ دیا خیر جو منظور الٰہی تھا وہ ہوا اب میں
تمھارے ساتھ ہوں ساحری و جمشید پرستی کی تمھارے طریقہ کو اختیار کیا شاہزادہ خوش ہوا ملکہ کا
پرسا دیا پوچھا آپ کا نام کیا ہے مجھے آگاہ کیجیے دایہ نے جواب دیا کہ نام میرا معین سحر آفرین ہے یہاں
سے دو کوس پر میرا باغ ہے اے شہنشاہ وہاں تشریف لیچلیے دو ایک روز وہاں آرام فرمائیے بعد ازاں
جیسا مناسب جانیے گا ویسا کیجیے گا شاہزادہ اُسکی مہربانی دیکھکے بہت خوش ہوا کہا مجھے ابھی تکمیل لوح کرنا ہے
کیونکہ جبتک مہرہ نہ ملیگا لوح ناقص رہیگی معین سحر آفرین نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ مہرہ تو ایسے شخص کے پاس
ہے جو ہر علم و کمال میں یگانہ و مشہور آفاق ہے سحر و ساحری میں بھی یکتا ہے جرات و شوکت میں بھی بے ہمتا ہے صورت میں بھی
یکتائے جہان ہے ہر علم میں بھی طاق ہے اُس تک پہونچنا دشوار ہے اگر پہونچ بھی گئے تو مقابلہ پڑیگا خوب لڑیگا اُسپر ظفر
پانا مشکل ہوگا شہنشاہ نے کہا ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ کسی نامی گرامی سے مقابلہ پڑے کوئی جری صاحب شوکت
ہمسے آ کے لڑے اُسکی جرات کی ہم داد دیں وہ ہماری شجاعت کی قدر کرے معین سحر آفرین نے بہت سمجھایا
مگر شہنشاہ نے نہ مانا کہا آپ مجھے اُسکے مکان کا پتا بتلا دیں میں چلا جاؤنگا انشاء اللہ دو ایک روز میں مہرہ
لیکر آؤنگا معین سحر آفرین نے جواب دیا کہ یوں بہتر نہیں ہے کہ آپ تنہا اُسکے ملک میں تشریف لیجائیے بلکہ
ہم ایسی تدبیر کرتے ہیں کہ اُسی کو یہاں بلاتے ہیں شہنشاہ نے کہا جیسا آپ مناسب سمجھیے مجھے تو مقابلہ کرنے
سے کام ہے معین نے اُسیوقت ایک کنیز کو طلب کیا اور ملکہ خورشید روشن دل کی کیفیت اُس سے بیان

کی اور طرف مکان سہراب اختر جمال کے روانہ کی کنیز جو نامہ لیکے چلی تھوڑے عرصہ مین اسکے مکان پر آکے
پہونچی سہراب اختر جمال کو اطلاع کرائی سہراب نے اندر بلایا کنیز نے نامہ دیا سہراب اختر جمال
نے نامہ پڑھا قریب تھا کہ اپنے تئین ہلاک کرے لوگون نے ہاتھ پکڑ لیا سہراب کا جب گریہ موقوف ہوا تو
اُسنے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین جاکے کہدو کہ آج سب سامان سفر درست کرین ہم کل صبح کو یہان سے کوچ
کرینگے لشکر مین جو یہ خبر پہونچی سب نے بتعجیل تمام اسباب سفر درست کیا صبح ہوتے ہوتے سہراب اختر جمال
مع فوج بیشمار روانہ ہوا لیکن سہراب کی عجیب حالت ہی خبر مرگ ملکہ خورشید روشندل سنکر دیوانہ ہو گیا
آپ سے آپ باتین کیا کرتا ہی کبھی کہتا ہی ملکہ تم کہان جاتی ہو مین تمھارے قاتل کو قتل کر دونگا لوح تمھارے
دل مین رکھونگا زندہ ہو جاؤگی ایک تصویر ملکہ خورشید روشندل کے گلے مین ڈالے ہی کبھی اُس تصویر کو
دیکھتا ہی چیخین مار کے روتا ہی لوگ اگر سمجھاتے ہین تو انکو سزا دیتا ہی کہتا ہی مین ابھی ملکہ سے ہمکلام تھا
تمنے کیون مجھسے بات کی جو ملکہ عالم تشریف لیگئین لوگ مجبور ہین سب نے سمجھانا چھوڑ دیا ہی ہان
جسوقت قصد ہلاکت کرتا ہی اسوقت بہت سے آدمی ہاتھ پکڑ لیتے ہین اس صورت سے تین روز
کے بعد سہراب اختر جمال معین سحر آفرین کے باغ کے قریب پہونچا معین کو بلایا بہت رویا معین
بھی او بسکہ خورشید روشندل سے محبت رکھتی تھی اسکو بھی تاب نہ رہی خوب روئی جب گریہ موقوف
ہوا تو سہراب نے کہا اے معین سحر آفرین یہ تو بتاؤ کہ قاتل اُس نامراد کا کون ہی اور کہان ہی معین
نے جواب دیا کہ اے سہراب قاتل ملکہ کا شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ ہی اسی شہر مین کہین مقیم ہی مین
دریافت کر دونگی یہ سنا ہی وہ شخص بلا کا چلا ہی جرأت مین یکتا ہی قوت مین بھی اپنا مثل نہین رکھتا سہراب
نے کہا مجھسے کیا مقابلہ کر سکیگا بہت سے لوگ یونہی دعوے جرأت کرتے ہوئے آئے جب مقابلہ ہوا
اپنی جان سے گئے اور اسکو تو ایک قلم صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا قتل ملکہ کا مزہ چکھا دونگا بعد کو مین بھی
خود خنجر مار کے مرجاؤنگا زندہ نہ رہونگا معین سحر آفرین نے کہا اپنی جان دینے سے کیا فائدہ حاصل
ہوگا سہراب نے کہا اے معین سحر آفرین بعد ملکہ زندگی ہیچ ہی جب وہ راحت جان قلب مضطر نہ رہی تو اب
جینا بیکار ہی مگر اس سے عوض خون ملکہ لینا ضرور ہی یہ کہکے معین کو رخصت کیا او چلتے چلتے یہ کہدیا کہ اتنی
عنایت فرمائیے گا کہ بہت جلد پتا لگائیے گا معین نے کہا مین تھوڑی دیر مین دریافت کرکے تمکو اطلاع دونگی کیا
خاموش رہونگی یہ کہکے معین تو اپنے گھر مین آئی اور شاہزادے کو ایک مکان مین لیجاکر تنہا بٹھا دیا اسباب
ضروری شاہزادے کے پاس رکھدیا اور کل کیفیت سہراب اختر جمال کی بیان کی کہا اے شاہزادۂ والا قدر
مین بھی مدد کرونگی مگر بہت ہوشیاری سے مقابلہ کیجیے گا شہنشاہ نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے خدا مالک ہی حفظ
فرمائیگا اگر خدا نے چاہا تو میرے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیگا مہرہ مین اُس سے ضرور بے دونگا اسکو قتل
کرونگا یہ کہکے شاہزادے نے سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیے اور دنگل زرین پر بعید شوکت آکر بیٹھے
رخصت ہو کر آئی اور سہراب کے پاس ایک کنیز کو روانہ کیا اور یہ بھی کہدیا کہ جسوقت چاہے اُس سے
مقابلہ کرلو وہ ہر وقت مکان مین رہتا ہی نہین معلوم کس کے دھیان مین رہتا ہی سنتی ہون کہ ملکہ پر وہ
بھی فریفتہ تھا مگر کچھ اسباب ایسے تھے جنکی وجہ سے ملکہ کو قتل کیا بغیر قتل ملکہ چارہ نہ تھا اب بہت پچھتاتا
ہی رات دن آنسو بہاتا ہی کنیز نے یہ کل کیفیت سہراب اختر جمال سے بیان کی سہراب نے جو

جلد سُنا کہ ملکہ کا قاتل ملکہ پر عاشق بھی ہوا اور غضب میں آگیا اُسیوقت اپنی جگہ سے تلوار جھٹک کر اُٹھا تھوڑا سامان
سپہ بھی ساتھ لیا سو دو سو افسران سپاہ بھی ساتھ ہوئے گھوڑے پر سوار ہو کے طرف مکان شہنشاہ گوہر کلاہ
کے روانہ ہوا یہاں شہنشاہ بصد شوکت و جاہ بالاخانے پر تخت زرین بچھائے جلوہ گر تھے آئندہ و روندہ کی سیر
کر رہے تھے کہ دیکھا ایک طرف سے گرد اڑی شہنشاہ اسطرف متوجہ ہوئے جب وہ گرد شگافتہ ہوا شہنشاہ
نے دیکھا چند سوار قوی تن چلے آتے ہیں آگے اُنکے ایک جوان کم سن حسین مہر جبین مگر قوی تن سینہ چوڑا کمر پتلی
بازو بھرے بھرے جسم پر خوبصورتی کی طیاری سلاح جنگی جسم پر آراستہ کیے ہوئے مرکب صبا رفتار پر سوار
چلا آتا ہے شاہزادہ سمجھ گئے کہ سہراب اختر جمال یہی ہے شاہزادے نے بھی اپنا مرکب طلب کیا خادموں نے
گھوڑا حاضر کیا شہنشاہ گوہر کلاہ بھی مرکب پر سوار ہو کے اپنے مکان کے دروازے پر آکے گھوڑے کو کاوے
پر لگایا کہ سہراب نے قریب آکے آواز دی او جوان تو کون ہے کیا نام ہے شہنشاہ نے کہا میں شہنشاہ گوہر کلاہ
ابن بدیع الزمان عالیجاہ ہوں کافر کہاں آتا ہے وہیں مغرور سہراب نے کہا او شہنشاہ تو اسقدر سنگدل و نڈر ہے
کہ تو نے ایسے حسین مہر جبین کو قتل کیا اور بادولت کا خوف نہ کیا شہنشاہ کو غصہ آیا قبضہ پر ہاتھ ڈال کے فرمایا او
بیہودہ کیا واہیات بکتا ہے کر کچھ دعوے جرأت ہو تو لا جو حربہ رکھتا ہے سہراب نے وار نیزے کا شہنشاہ گوہر کلاہ
پر کیا شہنشاہ نے اسکے وار کو خالی دیا پیچھے ہٹ کر خود وار کیا سہراب نے خالی دیا اسیطرح بڑی دیر تک
نیزہ بازی رہی ایک مقام پر شہنشاہ گوہر کلاہ نے نیزہ سہراب کا کاٹ کر اپنے نیزے کو آزاد کیا کہ نیزہ سہراب
کے ہاتھ سے نکل گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ چشم سہراب میں دنیا تاریک ہوگئی للکار کر کہا او شہنشاہ تو نے میرے
ہاتھ سے نیزہ نکال دیا دیکھ تو سہی کیا مزا تجھے دیتا ہوں کہ تو مان جائے شہنشاہ نے فرمایا او سہراب اب بیہودہ
نہ بک یہ معرکہ جنگ ہے یہاں زبان تیغ و سنان سے گفتگو ہوا کرتی ہے سہراب نے تلوار میان سے کھینچی شہنشاہ پر
وار کیا شہنشاہ نے اسکے وار کو خالی دیا اُسنے دوسرا وار کیا شہنشاہ نے چاہا کہ سپر کو چہرے کی پناہ کریں کہ گھوڑے
نے سکندری کھائی تیغ سپر تک پہونچ چکا تھا خود پر پڑا خود کو کاٹ کے دو انگل سر میں در آیا شاہزادے نے دستانہ
مار دیا تیغ کو بچا کے نکل گیا لیکن زخم جو لگا تو شہنشاہ کو غصہ آیا للکار کر آواز دی او سہراب اب ایک وار مردان عالم
کا بھی قبول کر یہ کہکے اور خبردار کرکے تلوار کا وار کیا سہراب نے جھٹ کے سپر اُٹھائی بھلا سپر کیا روک سکتی ہے تلوار
سپر کو کاٹ کے خود میں در آئی خود کو کاٹتی ہوئی سر و سینہ کا لہو چاٹتی ہوئی قاش زین پر آکے مرکب کو دو ٹکڑے
کرکے زمین کو بوسہ دیا لشکر سہراب میں جو مردان جری تھے اُنکی زبان سے واہ نکل گئی بعضوں نے اچھی طرح سے
شہنشاہ کو داد دی بعض سواروں نے جو مالک کو قتل ہوتے دیکھا نعرہ کرکے ٹوٹ پڑے شہنشاہ بھی بیدریغ
تہ تیغ کرنے لگے کسی کو لاش کے قریب نہ آنے دیا لاشہ ملعون نہ اُٹھانے دیا بعض دلیر جو شجاعت کے دھنی جرأت
کے قدردان تھے وہ شہنشاہ کے شریک ہوئے جہاں اور سب فوج پڑی تھی وہاں بھی خبر پہونچی وہ لوگ بھی
آئے تا شام تلوار چلی آخر شہنشاہ کے ہاتھ سے بہت سے کافر قتل ہوئے شہنشاہ نے لوح نکالی اُسکو دیکھا
لکھا تھا کہ داہنی ران اس بے ایمان کی چاک کر کے مہرہ نکال لو شہنشاہ گوہر کلاہ نے داہنی ران چاک کی مہرہ
نکال لیا اسکو بھی ایک صحرا میں دفن کرا دیا وہ شب تو وہیں بعیش و عشرت بسر کی صبح کو شہنشاہ نے لوح دیکھی
نوشتہ پایا کہ اب تم یہیں تنہا طرف مرحلہ موسیقار جادو کے ہو جاؤ مگر بہت بچتے رہنا راہ میں فریب ظاہر
اگر تمسے بچے جاؤ گے لوح لینے کے واسطے لوگ مکر کرینگے ہر امر میں لوح دیکھنا اپنی طبیعت سے کوئی کام نہ کرنا نہیں کہ کھاؤ گے

بہت بچاؤگے شہنشاہ کل سپاہ کو چھوڑ کے یکہ و تنہا طرف مرحلہ موسیقار جادو کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## مگر اب کچھ کیفیت دربار تاریک چہار چشم کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب لوح شہنشاہ گوہر کلاہ کو ملی اور مہرہ بھی دستیاب ہوا تو حکیم روشن قیاس نے کہا آپ کو کچھ خبر بھی ہی کیا ستم ہوگیا تاریک نے گھبرا کے کہا خیر تو ہی حکیم صاحب نے کہا لوح مع مہرے کے شہنشاہ گوہر کلاہ کے ہاتھ آگئی اور طلسم کے اکثر مرحلے فتح ہو چکے جمشید ثانی و مضراب ذی نواز وغیرہ اہل اسلام کے شریک ہوگئے ہیں اب شہنشاہ گوہر کلاہ طرف مرحلہ موسیقار جادو کے جاتا ہی اگر وہ قتل ہوگیا تو غضب ہو جائیگا اشتہار جادو کے مرحلہ کا رستہ کھل جائیگا تاریک چہار چشم یہ جملے سنکے دنگ ہوگیا کہا ای حکیم روشن قیاس اب کیا کرنا چاہیے اور کیونکر اسکا انتظام درست ہونا چاہیے روشن قیاس نے کہا میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ کچھ ساحران نامی کو حکم ہو جائے وہ جا کر یکہ شاہزادے سے لوح لے لیں جب لوح لے چکیں تو شاہزادے کو بھی گرفتار کر لیں جب دربار حضور میں حاضر کریں آپ فوراً اُسکو قتل کرڈالیے زندہ نہ رکھیے تاریک کو یہ بات بہت پسند آئی حکم دیا کہ ہمارے یہاں دربار خاص میں کے آنیوالے جسقدر ساحر ہیں ان سب کو بلا لاؤ خادموں نے اُسیوقت سبکو اطلاع دی ساحر حاضر ہوئے تاریک نے پانچ ساحر نامی وگرامی چھانٹ لیے اور سب کو رخصت کر دیا ان پانچوں ساحروں میں علامہ بن دمامہ بھی تھا اُسنے جو دیکھا کہ آج مجھے باہر جانا پڑیگا جلدی سے اپنے ٹھکانے پر آئی کتاب سامری اُٹھائی اپنی زیست کا حال دریافت کیا معلوم ہوا آج ساحر عمر لبریز ہو چکا عنقریب چھلک جائیگا اسنے کتاب لا کر تاریک چہار چشم کے پیشکش کی کہ خداوند ملاحظہ فرمائیں تاریک نے کہا یہ سب واہیات ہی جب سامری و جمشید کی خدائی منسوخ ہو کر لکھا ہوا نکلا کسیطرح بچا قدرت نے تیری عمر پانچ سو برس کی تقدیر کی اب تجھے کوئی نہیں ہلاک کر سکتا ہی پانچسو برس کے بعد پھر قدرت اگر زیادہ خوش ہونگے تو دس ہزار برس کی تقدیر کر دینگے علامہ نے کہا قدرت ایسا نہ کیجیے گا کہ تقدیر پوری کی ہو پھر پلٹ دیجیے تاریک نے کہا جا اب تیری تقدیر بہت مستحکم ہی میں لکھتا ہوں تیری تقدیر میں کوئی نقص واقع ہوگا علامہ کو جب یقین آیا تو مجبور ہو کے اُن پانچوں ساحروں کے ہمراہ برائے تلاش شہنشاہ گوہر کلاہ روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا مگر اب کیفیت لشکر اسلام بیان کیجاتی ہی کہ جب شاہزادہ گوہر کلاہ کو جمشید ثانی نے اُس آفت سے بچایا اور اپنے کو خدمت صاحبقران میں پہونچایا تو کل کیفیت شاہزادے کی بیان کی امیر نے دعاے خیر شہنشاہ گوہر کلاہ کو یاد فرمایا مگر جب کئی روز گذر گئے تو جمشید ثانی سے صاحبقران نے فرمایا کہ ای جمشید کئی روز گذرے کچھ احوال شہنشاہ گوہر کلاہ کا نہ معلوم ہوا اگر تم اتنی تکلیف کرو کہ برائے خبر چلے جاؤ اور مفصل خبر سناؤ تو جمعیت خاطر ہو جمشید نے کہا غلام ابھی جاتا ہی مفصل خبر لاتا ہی قضاے کار اسوقت خواجہ بھی موجود تھے خواجہ نے کہا ای جمشید ثانی ہمنے اس طلسم کی سیر نہیں کی ہی اگر تم مجکو اپنے ساتھ لیچلو تو ہم بھی اس طلسم کی سیر کر لیں جمشید نے کہا خواجہ طلسم کا مقدمہ ہی سب اپنے دشمن ہیں اگر کوئی آپکو کسیطرح کا گزند پہونچ جائے تو کیا ہو خواجہ نے کہا میں سرحد طلسم پر پہونچکر ٹھیر اور رہونگا مضراب ذی نواز نے کہا اچھا تو پھر خواجہ کو بھی لیچلیں تھوڑی دور تک لیے تو چلے ایہ جمشید نے بہت منع کیا مگر خواجہ نے نہ مانا مع مضراب ذی نواز و خواجہ عمرو ثانی و جمشید برائے خبر شہنشاہ روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت لعل بن مرجان عیار کی بیان کی جاتی ہی

کہ یہ جو ملکہ صبح سحر نگاہ کو رہا کر کے روانہ ہوا تو پھرتا گھومتا صحرائی خاک چھانتا ہوا نکلا تک کے ایک درخت سے

نیچے جو بیٹھ گیا دیکھا سامنے سے کچھ لوگ آتے جاتے ہین لعل وہان سے اُٹھا اور اُن لوگون کے ساتھ ہوا وہ سب
لوگ ایک خیمے کے قریب آئے لعل نے دیکھا خیمے مین بڑی تیاری ہی بہت سے خادم جمع ہین گرد اُس بارگاہ
کے بہت سے خیمے استادہ ہین معلوم ہوتا ہی کہ ایک لشکر مختصر سا یہان اترا ہی لعل بن مرجان نے لوگون سے
دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ لوگ برائے گرفتاری شہنشاہ گوہر کلاہ تاریاب چہار چشم کے بھیجے ہوئے جلد
ہین لعل نے خیال کیا کہ اگر یہ لوگ آقا تک پہونچ جائینگے تو قباحت ہی بہتر ہوگا کہ ان سب کو اگر مین پکڑے تو
بہین شکل کر یہ خیال کرکے لعل بن مرجان نے ایک چوبدار کو الگ بلایا اُسکو بیہوش کرکے آپ اُسکی صورت
بنکر اندر بارگاہ کے آیا دیکھا چار ساحر اور ایک ساحرہ بیٹھے ہوئے کچھ باتین کر رہے ہین جب لعل بن مرجان
قریب آیا تو اُسنے سنا کہ وہ ساحرہ اُن سب سے کہہ رہی ہی کہ خداوند اگر آج میری تقدیر پانچ سو برس کی نہ کرتے تو
مین گھر با ہر نہ نکلتی کیونکہ آج مین نے کتاب سامری مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ آج ایام زیست پورے ہوکے ساغر
عمر بھر جاتا عنقریب چھلکے گا اور آج ہی شہنشاہ تک پہونچنا ضرور ہی گو خداوند تقدیر بہت مستحکم کر چکے ہین مگر مجھے
خوف آتا ہی کہین ایسا نہو خداوند نے میری خوشی سے کہدیا ہو کہ ہمنے تیری پانچسو برس کی تقدیر کی لعل بن مرجان
نے جو یہ تقریر سنی بصورت چوبدار تو کھڑا تھا بڑھکے عرض کی حضور جب خداوند نے تقدیر کی تو اب آپ کو شک
لانا خلاف ہی کیونکہ خداوند کبھی کسی سے جھوٹ نہین بولتے ہین آپ یقین کرین اور شوق سے برائے
گرفتاری شہنشاہ جائین اور اُنکو گرفتار کرکے لائین علامہ بسکہ عیارون سے خوف کھائے ہوئے ہی کسیقدر اندازے
سے بھی عیارون کے پہچان گئی ہی اسکو کچھ شک جو ہوا فوراً سحر کیا لعل بن مرجان کے چہرے سے رنگ و روغن
عیاری کا اُڑ گیا اصلی صورت نکل آئی علامہ نے دیکھکر کہا ممکن نہین کہ عیارون کا کوئی فریب کرے اور یہ لوگ وہان
موجود ہون لعل نے چاہا بھاگ کے نکل جاؤن علامہ نے سحر کیا کہ زمین نے اسکے پاؤن پکڑ لیے ایک آدمی کو
اُسنے بلایا اور لعل بن مرجان کی مشکین باندھنے کا حکم دیا اُسنے فوراً لعل کی مشکین باندھ لین علامہ نے کہا
تو کون ہی لعل نے کہا مین ایک مرد مسافر ہون یہان جاتا تھا لشکر کو دیکھا ٹھہر گیا علامہ نے کہا اگر ذرا بھی
خلاف کہیگا تو ابھی تجھے جلا دونگی اگر تو نہ بتائیگا مین اپنے سحر سے دریافت کر لونگی لعل نے دیکھا کہ اب حال
تو کھل ہی گیا پوشیدہ رکھنا بیکار ہی کل کیفیت بیان کردی علامہ نے سب کیفیت سنکر لعل کو تو اُسی ساحر کے
حوالے کیا جسنے مشکین باندھی تھین اُسنے لیجا کر لعل کو ایک خیمے مین قید کیا علامہ نے سب کو بلایا [illegible]
بیٹھے اُسیوقت وہان سے روانہ ہوئی راہ مین علامہ نے کہا کہ بہتر ہوگا اگر لعل بن مرجان کی صورت بنکر
فریب دین اور پیچ لین سب نے کہا بہت بہتر ہی ایک ساحر کو علامہ نے سحر سے لعل بن مرجان کی صورت
بنایا اور اپنے ہمراہ لیا سحر سے کل کیفیت دریافت کی حال معلوم ہوا کہ شاہزادہ فلان مقام پر [illegible] ہوئے
اسی مقام پر آکے سب لوگ پہونچے علامہ نے کہا تم لوگ اب شاہزادے کو تلاش کرو ہم لوگ تو ایک گوشے
مین پوشیدہ ہوتے ہین مگر ہمصورت لعل کو شاہزادے کے قریب بھیجو یہ جاکر جو مناسب گفتگو ہو وہ کرے دغا
سے ہمکو بلوا لے سب ایک گوشے مین پوشیدہ ہوئے ہمصورت لعل کو روانہ کیا کہا جہان شاہزادہ ملجائے
لوح لے لینا پھر ہم لوگ آکر اُسکو گرفتار کرینگے یہ سنکے وہ تو تلاش مین شہنشاہ گوہر کلاہ کے روانہ ہوا یہ لوگ یہین ٹھہرے
ہمصورت لعل تلاش کرتا ہوا قریب ایک چشمے کے پہونچا دیکھا اُس چشمے پر شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت و جاہ رونق افروز
ہین ہمصورت لعل بن مرجان سامنے آیا جھک کے شاہزادے کو سلام کیا شہنشاہ نے جانب لعل بن مرجان

گویا پایا اُٹھکے اپنے گلے سے لگالیا اور محبت سے کہا ای لعل بن مرجان تم کہان تھے لعل نقلی نے عرض کی حضور مجھے بڑی بڑی جفائین اُٹھائین خیر شکر ہے کہ آج حضور تک پہونچا راہ مین خبر پائی تھی کہ حضور نے بفضل ایزدی لوح طلسمی مع مہرے کے پائی اور علاوہ اسکے اور تحفہ جات بھی حاصل ہوئے شاہزادے نے کہا ای لعل خدا نے اپنا فضل شریک حال کیا لوح بھی حاصل ہوئی مہرہ بھی ملا و بیر ہفت زبان سے ایک بازوبند سلیمانی بھی پایا اب انشاء اللہ بہت جلد طلسم کو فتح کرتا ہون لعل نے عرض کی ای شہنشاہ مین مشتاق ہون کہ لوح دیکھون اور بازوبند اور مہرے کی بھی زیارت کرون شہنشاہ نے لوح گلے سے اُتاری مہرہ کمر سے نکالا بازوبند ڈنڈھے سے کھول کے لعل نقلی کے حوالے کیا اتنے سب چیزین شاہزادے سے لیکر کہا ای کاے نامدار سامنے سے یہ ساحر کیون آتے ہین شہنشاہ تو اُسطرف متوجہ ہوئے اور لعل نقلی سحر کرکے بلند ہوا تھوڑی دور پر جاکے نعرہ کیا باش او طلسم کشا منم مکار سحر ساز جادو ملازم خداوند تار یک چارچشم شاہزادے نے چاہا تیر ماردون مگر مکار سحر ساز بلند ہو چکا تھا بہت سے تیر شاہزادے نے لگائے مگر اُسنے پٹ گے سحر کیا کہ سب تیر جلکر گر پڑے یہ تو لوح لیکر دیکھا ہوا مگر ایک آواز اسنے دی کہ ای ملکہ علامہ بن دمامہ مین نے لوح شہنشاہ سے لے لی ہے اب تم اسکو یہان نہ چھوڑنا گرفتار کرکے لیجانا علامہ نے جو یہ آواز سنی اسیوقت مع سب ساحرون کے آکر شاہزادے کے سامنے کھڑی ہوئی کہا کیون او طلسم کشا اب تیری کیا کیفیت کیجائیگی اسیر ہوگا یا حکم قتل دیا جائیگا طلسم کشائی کا دعوے کرنے کی سزا پائیگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے چاہا کہ اسی بچیا کو تیر مارین مگر اسنے سحر کیا شاہزادے کے ہاتھ سے کمان چھوٹ گئی لوکھڑا کر زمین پر گرے علامہ بڑھی کہ مین اُٹھالون کہ آسمان سے نعرہ ہوا باش او علامہ منم مضراب ذی نواز یہ کہکے مضراب نے ...کو پھونکا علامہ کے ہمراہ جو ساحر تھے وہ تو بیہوش ہوئے مگر علامہ نے چند دانے ماش کے ہوا کیطرف پھینکے کہ نوبت ہوگئی مضراب گھبرایا علامہ نے بڑھکے ایک گولا مارا کہ برق گری مضراب کے دو ٹکڑے ہوئے جمشید نے جو کیفیت دیکھی گولہ لیکر بڑھا سحر کرکے طرف ہمراہیان علامہ کے پھینکا گولہ جو پھٹا تو ہمراہیان علامہ کے سر کٹ کے زمین پر گر پڑے علامہ نے اسپر گولہ مارا جمشید نے گولے کو روک کے کچھ تھوڑی سی خاک طرف علامہ کے پھینک ماری قریب تھا کہ علامہ لڑکھڑا کر گرے مگر ساحرہ زبردست تھی اسنے سنبھل کے سحر جو کیا جمشید ساحر بیہوش ہوگیا علامہ چاہتی ہے کہ مین بڑھکے سر جمشید کا کاٹ لون کہ ایک آواز قریب کی معلوم ہوئی کہ ملکہ ذرا صبر کیجئے یہ فرمان خداوند لیجیے علامہ نے مڑکے دیکھا ایک ساحر سیہ فام ایک نامہ ہاتھ مین لیے ہوئے روتا چلا آتا ہے علامہ نے ہاتھ روکا ساحر نے آکر نامہ دیا علامہ نے جیسے ہی لفافہ کو چاک کیا لفافہ میں سے کچھ خاک اُڑی علامہ چھینک لیکر بیہوش ہوئی نعرہ ہوا کہ منم عمرو ثانی خنجر کھینچ کے جا پڑے گلے پر خنجر پھیرا کہ سرتن سے جدا ہوا سمجھے کہ یہ روئین تن ہے تمام لباس اسکا خواجہ نے اُتار لیا اور اسکے جسم مین خواجہ نے آگ لگادی تھوڑی دیر مین جلکر خاک سیاہ ہوگئی آواز آئی کہ مارا مجھکو نام مرا تھا علامہ جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اسکے مرتے ہی جمشید کو بھی ہوش آیا خواجہ کی بہت کچھ مدح و ثنائی شہنشاہ کو بھی ہوش آیا خواجہ نے جمشید سے کہا کہ اب چلنا مناسب ہے جمشید نے خواجہ کی کمر مین پنجہ دیا شہنشاہ سے رخصت ہوا کہا آپ کو خدا کے حوالے کیا یہ کہکے بلند ہوا تھوڑی دیر مین لشکر صاحبقران مین آکے پہونچا کل کیفیت بیان کی امیر نے عمرو کی بہت تعریف کی لیکن وہ ساحر کہ جو لوح لیکر چلا تھا راہ مین اسکو مکان موسیقار جادو کا ملا جی مین آیا تھوڑی دیر یہان ٹھہر جاؤن دم لے لون شاید لشکر سے دو لوگ بھی قید شہنشاہ لیکر آجاتے ہین

تو ہمراہ چلیں یہ سوچکر بائیں بر بیتی ہوا تھوڑی دیر میں باغ موسیقار میں آکے پہونچا موسیقار جادو کو سلام
کیا موسیقار نے کہا اے مکار سحر ساز کہاں سے آتے ہو مکار نے عرض کی حضور کو خبر نہیں طلسم کشا لوح طلسمی پا گیا
گیا تھا پچھے مرحلہ پر دوم مرحلہ فتح کرکے آتا تھا میں اُس سے لوح طلسمی اور مہرہ طلسم اور بازو بند سلیمانی جو اسکو
درج حضرت زبان نے دیا تھا فریب دیکر لے آیا ہوں اب اُسکو لوگ قید کرکے لاتے ہونگے موسیقار یہ خبر سنکر بہت
حیران ہوا کہا اے مکار مجکو اسوقت تمھاری زبانی یہ کیفیت معلوم ہوئی ہے واقعی بہت بڑا کام کیا مکار کی بہت
خاطر کی جب مکار کو وہاں بیٹھے بیٹھے بہت عرصہ ہوا تو گھبرا گیا کہا اے موسیقار جادو ابھی تک طلسم کشا کو لوگ
قید کرکے نہیں لائے کیا باعث ہے موسیقار نے کہا شاید دوسری راہ سے چلے گئے ہونگے مکار سحر ساز
نے کہا سوائے اس راہ کے اور کسیطرف نہیں جاسکینگے کیونکہ میرا خیال اُنکو ضرور ہوگا اور سے جی سب ضرور
ملینگے ذرا کسی آدمی کو روانہ کرو کیا کیفیت کچھ معلوم ہو موسیقار نے ایک ساحر کو اُسیوقت روانہ کیا کہ جاکر خبر
لاؤ کہ وہ لوگ وہاں کیا کر رہے ہیں وہ ساحر فوراً حکم پاکر روانہ ہوا جس صحرا کا پتہ مکار سحر ساز جادو
نے دیا تھا اُس صحرا میں جو آیا تو دیکھا چند لاشیں پڑی ہیں ایک طرف ڈھیر راکھ کا پڑا ہوا ہے ساحر وہاں سے
روتا پیٹتا پاس موسیقار جادو کے آیا عرض کی اے شہنشاہ بڑا غضب ہوا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا نے سب کو
قتل کیا آپ جان بچاکر کسی طرف کو نکل گیا موسیقار نے یہ کیفیت جو سنی ہوش اُڑ گئے چند ملازموں کو بلاکر حکم دیا
کہ اسیوقت تمام اس طلسم میں اس امر کی خبر کردو کہ طلسم کشا اپنے آدمیوں کو مارکر کسی طرف نکل گیا جہاں جانے
قتل کیا جائے یا گرفتار کرکے ہمارے پاس بھیجیں اور مکار سحر ساز سے کہا کہ اے مکار لاؤ لوح طلسمی اب جلد
دیدو ایسا ہو کہ تمھے طلسم کشا سے مقابلہ پڑجائے اور وہ پھر لوح طلسمی وغیرہ تمسے چھین لے تو پھر اسکا ملنا
بہت دشوار ہوگا مکار کی بھی سمجھ میں یہ بات آگئی اسنے جلدی سے لوح طلسمی و مہرہ و بازو بند سلیمانی موسیقار
کے حوالہ کیا موسیقار نے اپنی جھولی میں رکھا اور اُسیوقت سب اہل دربار کو طلب کیا جب سب لوگ جمع ہوئے تو موسیقار
نے کہا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو طلسم کشا کو بلکہ گرفتار کر لائے جو گرفتار کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا یہ سنکر ہمین سرخ چشم
جادو کہ ساحرہ بھی زبردست تھی اور بیٹی مکار کی اپنے مقام سے اٹھی اور کہا میں طلسم کشا کو گرفتار کرلاؤنگی بہت
انعام بکر میں لینا لونگی موسیقار جادو نے اُسکو اُسیوقت خلعت دیکر رخصت کیا ہمین سرخ چشم چلی

## مگر اب حال شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کا بیان کیا جاتا ہے

یہ جو بعد قتل علامہ وغیرہ وہاں سے چلے تو اُس مقام پر تکے پہنچے جہاں اُس نازنین نیے لوحدار کو دفن کیا
تھا شہنشاہ نے جو قبر اس نازنین کی دیکھی ضبط کا یارا نہ رہا آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے قبر کے پاس بیٹھ کے رونے
لگے غم سے جان کھونے لگے بحسرت و افسوس فرماتے تھے کہ جسکے واسطے میں نے یہ امر مہم گوارا کیا کہ اس نازنین کو
قتل کیا وہ چیز بھی میرے پاس نہ رہی افسوس میں نے ناحق اسکو قتل کیا اگر یہ زندہ رہتی میرے نام پر جان دیتی
شاہزادہ تو بحسرت و افسوس یہ فرمارہا تھا کہ دیکھا ایک ضعیفہ بال کھولے ہوئے چادر سر سے ڈھلکے ہوئے
آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے سر پیٹتی ہوئی چلی آتی ہے شاہزادے نے جو اسکو دیکھا قبر پر سے
اٹھ کھڑا ہوا وہ ضعیفہ قبر پر آکے گر پڑی گریہ و زاری کرنے لگی شاہزادے نے جو اسکو حال خراب سے دیکھا قریب جاکر
ہاتھ پکڑ لیے کہا او ضعیفہ اب آہ و فغاں سے کیا ہوتا ہے صبر کرو جو ہونا تھا وہ ہوا تمسے ملکہ خورشید سے کیا
واسطہ تھا ضعیفہ نے کہا کہ ملکہ خورشید مہ شمائل میری نواسی تھی اسکی ماں نے بہت صغر سنی میں انتقال

کیا تھا مین نے جب سے اسکو پالا تھا ہاے اٹھارہ سال کی محنت کسی ظالم نے برباد کردی نہین معلوم وہ کون
ستمگر تھا جسکو اسکی جوانی پر رحم نہ آیا شاہزادے نے فرمایا ای ضعیفہ یہ میری خطا ہی مجھہ جو تیرے مزاج مین آئے
سزا دے افسوس ہی کہ مین نے بے سمجھے اُسکو قتل کیا اور لوح میرے پاس بھی نہ رہی جو تسکین ہوتی ایسے محبوب
لاثانی کو قتل بھی کیا اور پھر مراد دل حاصل نہ ہوئی ای ضعیفہ بہتر ہی کہ تو اُسکے عوض مین مجھے قتل کر تیرا دل ٹھنڈا ہو
اس ضعیفہ نے کہا ای شاہزادہ والاقدر اسکے قتل ہونے سے مجھے کیا خوشی ہوئی جو آپ کے دشمنون کو بھی قتل کرون
مین اب بجاے اسکے آپکو تصور کرتی ہون جب دل بیقرار ہوگا آپ کی صورت دیکھہ لونگی شاہزادے نے کہا ای ضعیفہ
تیرے دل کو تو یون صبر آجائیگا جب مجھے اُسکی یاد آئیگی تو مین کیونکر تسکین دل کرونگا کسے دیکھونگا ضعیفہ نے
کہا ای شہنشاہ یہ امر تو ناممکن ہی اب اس گفتگو کو جانے دیجیے یہ فرمایے کہ لوح طلسمی کیا ہوئی شاہزادے نے کل
کیفیت لوح کی بیان کی اُس ضعیفہ نے کہا اب آپ ہمارے ہمراہ تشریف لیچلیے ہم آپ کو موسیقار جادو کے پاس
لیچلین وہ مالک مرحلہ ہی تاریک چار چشم سے آزردہ ہی وہ آپکی دستگیری کریگا لوح طلسمی لادیگا اب آپ
فاتح طلسم کیجیے شاہزادے نے کہا ای ضعیفہ اگر ایسا ہو تو مین موسیقار جادو کو بعد فتح طلسم بادشاہ طلسم بناؤن
بڑا مرتبہ کرون اُس ضعیفہ نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے شاہزادہ راضی ہو ضعیفہ کے ہمراہ چلا پیشتر پہنچے
مکان پر آئی اسکی ایک بیٹی ہی ملکہ نرگس شوخ چشم اسنے جو شاہزادے کو دیکھا کہا ای مادر مہربان یہ کون ہین اسنے
جواب دیا کہ یہ بھی ایک میرے فرزند ہین اور تنہائی مین جاکے کہا کہ یہی طلسم کشا ہی اسنے لوح لے لی تھی مگر لوح تو
مکار سحرساز جادو اس سے دھوکا دیکر لیگیا اور لوگون نے اسکو بھی گرفتار کرنا چاہا تھا مگر نہین معلوم اسنے
کیونکر اُن سب ساحران نامی کو قتل کیا یہ خبر جو موسیقار جادو کو ہوئی اُسنے کہا جو طلسم کشا کو گرفتار کرکے
لائیگا بہت کچھہ انعام پائیگا مین نے اقرار کیا اسے دھوکا دیکر گرفتار کر لائی ہون اب صبح کو موسیقار جادو کے
پاس لیجاؤنگی وہ اسے زندہ نہ چھوڑیگا فوراً قتل کرڈالیگا نرگس شوخ چشم کو اسکی تقریر سُنکے بہت صدمہ ہوا
اور حال پر شہنشاہ کے رحم آیا مگر بخوف کچھہ کہہ نہ سکی دل مین بات لیے رہی خیال کیا اگر اسوقت کچھہ زبان سے نکالتی
ہون تو نہین معلوم یہ کیا خیال کرے بروقت قتل اسکی جان بچاؤنگی برائے مدد ضرور جاؤنگی غرض شوخ چشم نے
شب بھر تو شاہزادے کو اپنے یہان رکھا بہت خاطر کی صبح کو اپنے ہمراہ لیکر پاس موسیقار جادو کے لے گئی
ہوئی جب دربار مین پہنچی موسیقار جادو کو پہلے الگ بلایا جس طرح لائی تھی سب کیفیت بیان کردی تحسین بھی
بھی کہا کہ پہلے بہت خاطر کیجیے گا جب اچھی طرح گرفتار دام مکر ہوے تب اسے سحر کرکے بیکار کردیجیے گا موسیقار نے
اسکو بہت کچھہ انعام دیا و تعریف کی وہان سے آکے شاہزادے کو ایک دنگل زرین پر بٹھایا کہا ای شہنشاہ گیتی پناہ
اپنا ارادہ ظاہر کیجیے ہمکو بھی اس راز سے ماہر کیجیے شہنشاہ نے فرمایا ای موسیقار جادو اگر تم لوح طلسمی لادوگے
اور تمھارے ذریعہ سے سب تحفہ جات مجھے دستیاب ہوجائینگے تو بعد فتح طلسم تمھین بادشاہ بناؤنگا موسیقار نے
کہا ای شہنشاہ اب بھی تمھین ہوس طلسم کشائی باقی ہی بس لیجیے کلمات واہیات زبان سے نکالتے ہین تمکو قتل کرونگا تم
بڑا ستم کیا اُن ساحرون کو قتل کیا جنکا مثل و نظیر ممکن نہین اب میرے ہاتھہ سے بچکے کہان جاؤگے اپنے کیے کی سزا
پاؤگے شہنشاہ نے جو یہ گفتگو سُنی اپنے مقام سے تیغ کھینچکے اُٹھنا چاہا مگر اُٹھہ نسکے دنگل مین پاؤن لپٹ گئے
شہنشاہ دانت پیسکر رہ گئے موسیقار نے ایک ساحر کو بلایا حکم دیا کہ اس جوان کے ہتھکڑیان و بیڑیان پہنا دو لیجا کر
قید کردو مین اسے زندہ نہ چھوڑونگا دو ہی ایک روز کے عرصہ مین قتل کرونگا اس ساحر نے شہنشاہ کے ہتھکڑیان و بیڑیان

ہنسائین قید خانے مین لیجا کر قید کیا یہان موسیقار نے محفل عیش و نشاط برپا کی مطربان خوش گلو طلب ہوئے ساقیان مہ جبین عذار حاضر محفل ہوئے جام شراب گردش مین آیا ایک نازنین نے محفل مین آکر یہ غزل شروع کی اور اس طرح گانے لگی غزل

ادھر خورشید تغافل کی تپش غیر پہ نہ پڑی برسون
اسی دلمین رہا حسرت کا جھگڑا برسون
ہم سے پاس آنکے بیٹھے ہو تو غیروں کے بلانے سے
تو شبنم ہو گئی اور خاک اڑائیگی صبا برسون
مکان تنگ مین تڑپا کئے کب تلک آخر
ہمین ملا ہے خاک و آتش و آب و ہوا برسون
وہم رنیت جورت صاف اپنا آئینہ دیکھا
زمین پر بیٹھے ہم دیکھا کیے اپنا تماشا برسون
کہین جایا کر بیٹھے اسکے کوچے مین جو ہم وحشی
کرین صاحب ای صورت کسے ایسی ہی جفا برسون

ادھر تنہائی فرقت مین میں رویا کیا برسون
اہا آخر کو نکلی ہی ہمین کچھ شرکت ضروری ہے
اسیدم اٹھ گئے وہ مجلس سے ہم سویا کیا برسون
گیا جب غیر کے گھر وہ ستمگر پیچ مرتے ہی
پر ہین گذرے تجھے ای طائر قبلہ نما برسون
کسلیے عشق مین یا تنگ کئے مین نے جان تو دینی
تو مثل آئینہ وہ شیخ خود حیران رہا برسون
عجائب لطف دانائی و نادانی نے دکھلایا
وہ کافر ان کیطرح سے نہ ہو گا ستا برسون
پر اسے فاتحہ گور غریبان مین بہت ڈھونڈھا

ہی سر مین رہا سودا اسکی زلف کا برسون
نہ دیکھی رنگ گرچہ خالی نگاہون کے خفا برسون
جو مجھ بلبل کو بھی صیاد لیجائیگا گلشن سے
تو دیکھی طرح سے لاشہ مرا تڑپا کیا برسون
تن تنہا مین ہی کیا جمع اضداد اسکی قدرت سے
مگر بزم حسینان مین مرا چرچا رہا برسون
رہا ہو اشتیاق اسکی سواری کے نکلنے کا
دعا دیتے رہے ہم اسکو وہ کوسا کیا برسون
گلے مل مل کے پیچھے چٹکیان دیتین مین ساقی ہون
نہ پایا آبرو کی قبر کا اسنے پتا برسون

تھوڑی دیر یہ صحبت رہی بزم عیش و عشرت رہی آخر موسیقار جادو نے محفل کو برخاست کیا خاص خاص لوگونکو روک لیا آخر مین یہ بات ظاہر کی کہ اب طلسم کشا کو کیا کرنا چاہیے میرا ارادہ تو یہ ہے کہ طلسم کشا کو قتل کرون زندہ نہ رکھون ایسا نہو کہ اسکی ذات سے اور کوئی فساد پھیلے سب نے کہا اگر آپ طلسم کشا کو قتل کیجیے گا تو طلسم مین کوئی آفت ضرور پیدا ہوگی بلکہ بعض واقف کارون کا تو یہ قول ہے کہ اگر طلسم کے اندر خون طلسم کشا گریگا تو طلسم مین آگ لگجائیگی سارا طلسم جلیگا کوئی زندہ نہ بچیگا موسیقار نے جواب دیا کہ ہم طلسم کشا کو نہ طلسم سے باہر لے جاکر قتل کرینگے سب نے کہا یہ بات تو بھی اوگر بانیان طلسم نے ایک قید مقرر کر دی ہے کہ جب طلسم کشا گرفتار ہو دو سال قید رہے جب دو برس گذر جائین پھر اختیار ہے چاہے اسکو قتل کرو خواہ رہا کرو واگر اس میعاد مقررہ کے اندر طلسم کشا قتل ہوگا تو اچھا نہو گا موسیقار جادو نے کہا اب قتل طلسم کشا کی راے کسی ایسے شخص سے لیجائے جو واقف کار طلسم بھی ہو اور علم سحر وغیرہ مین اچھی طرح دخل رکھتا ہو سب نے یہ راے دی کہ حضور اسکے واسطے جوگی جیپال سے بڑھکر کوئی شخص نظر نہین آتا وہی اس امر مین راے دیگا جو قاعدے کی بات ہوگی وہ کہیگا موسیقار جادو نے کہا وہی یہ بات مجھے بھی پسند آئی صبح کو ایک شخص جائے میری طرف سے جوگی صاحب کو سلام کہے اور اپنے ہمراہ میرے پاس لے آئے وہ شب تو اسی طرح باتون مین بسر ہوگئی جب صبح ہوئی تو ایک ساحر کو موسیقار نے جوگی جیپال کے پاس روانہ کیا اسکو سمجھا دیا کہ بہت ادب سے جوگی صاحب سے باتین کرنا میرا پیام دینا اپنے ہمراہ یہان لے آنا وہ ساحر رخصت ہو کر چلا اسکو تو راہ مین چھوڑیے

## اب کیفیت لعل بن مرجان کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب بعد قتل علامہ وغیرہ کے قید سے رہائی پائی تو اسے یقین ہوا کہ شاہزادے نے سب کو قتل کیا یقین ہے کہ یہین کہین ہوگا تلاش کرتا ہوا شاہزادے کو چلا اتفاق سے شہنشاہ اودھر چلے گئے اور لعل بن مرجان اودھر گیا کئی روز تباہ رہا تھک کے ایک درخت کے سایے مین بیٹھا سامنے ایک چشمۂ آب تھا دیکھا اس چشمۂ آب پر ایک ساحر نے آکے پانی پیا اور سحر کر کے بلند ہو گیا لعل نے چاہا تھا کہ مین اسے کسی ترکیب سے بیہوش کر دون یا اسکی کیفیت دریافت کرون کہ یہ کہان جاتا ہے مگر وہ نہ ٹھہرا ایک طرف اڑ کر چلا گیا جسطرف یہ گیا تھا اسیطرف لعل بھی روانہ ہوا تھوڑا راستہ

جا کے دیکھا کہ وہی ساحر پیادہ پا چلا جاتا ہے لعل نے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی اُسکے برابر آیا پوچھا کیون بھائی
ساحر تم کون ہو کہان جاتے ہو اُس ساحر نے جواب دیا کہ مین موسیقار جادو کا ملازم ہون جوگی جیپال کے
پاس جاتا ہون مجھے موسیقار جادو نے بھیجا ہے جوگی صاحب کو بلایا ہے طلسم کشا کے قتل کرنیکی صلاح لینگے لعل نے
پوچھا طلسم کشا کون ساحر نے جواب دیا کہ ایک خدا پرست ہے اُسنے قصد طلسم کشائی کیا تھا موسیقار جادو نے اُسکو
گرفتار کیا ہے قتل کرنیکا ارادہ کیا تھا لوگون نے کہا کہ اگر آپ اسکو قتل کیجیے گا تو طلسم مین آگ لگجائیگی موسیقار جادو
کی راے ہوئی کہ ہم اُسکو حد طلسم کے باہر لیجا کر قتل کرینگے سب نے کہا تو بھی خرابی درپیش ہے کیونکہ بانیان طلسم نے
ایک میعاد مقرر کی ہے کہ جو کوئی ارادہ طلسم کشائی کرکے تنے اور وہ گرفتار ہو جاے تو اُسکو دو برس قید رکھین
جب دو سال گذر جائین تب قتل کرین اسیکی صلاح کیواسطے موسیقار جادو نے جوگی جیپال کو بلایا ہے کیونکہ
اُنکو طلسم کشا کا زندہ رکھنا منظور نہین ہے لعل نے جو یہ کیفیت سُنی بیتاب ہوگیا کہا بھائی ہوگا اور ذکر کردیہ تو بڑے
لوگون کی باتین ہین ہمارے تمھارے اسمین کیا دخل ہے ارادہ لعل کا یہ ہوا کہ اسکو بیہوش کرکے قتل کرے اور آپ اسکی
صورت بنکر جوگی کے پاس پہونچے اُسکو عیاری کرکے قتل کرے جوگی جیپال کی صورت بنکر موسیقار جادو
تک پہونچے اُسکو قتل کرکے شاہزادے کو رہا کرے لیکن وہ ساحر قریب جیپال کے مکان کے پہونچ گیا تھا
لعل سے کہنے لگا کہ بھائی ہمتو اس باغ مین جائینگے تمھین جہان جانا ہو جاؤ لعل نے بہت سی باتین کرکے اسکو
ٹھہرانا چاہا مگر یہ نہ ٹھہرا باغ کے اندر چلا گیا لعل کو بہت افسوس ہوا کہ اسکو کیون جانے دیا مگر مجبور تھا وہان اُس ساحر
نے جوگی جیپال کو جاکر سلام کیا کہا آپکو ہمارے مالک نے سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ ہمنے طلسم کشا کو گرفتار کیا
ہے زندہ رہنا اُسکا ہمارے نزدیک بہتر نہین ہے اگر قتل کرتے ہین تو طلسم پر آفت آتی ہے کیونکہ اندر طلسم کے خون طلسم کشا
طلسم کو جلا دیگا اور اگر حد سے باہر لیجا کر قتل کرین تو میعاد پوری نہین ہوئی ہے بانیان طلسم نے دو برس مقرر کیے ہین
لہذا آپکو تکلیف ہوگی تشریف لیچلیے جو مناسب ہو وہ صلاح دیجیے اور جشن قتل طلسم کشا مین شریک ہوجیے جوگی
جیپال نے کہا مین ضرور آؤنگا اور جشن مین شریک ہونگا لیکن راے دینا میرا کام نہین ہے اسکو وہ خود بخوبی سمجھ سکتے
ہین مین انکی خاطر سے چلا آؤنگا میری طرف سے بھی سلام کہنا کہ آپنے بہت بڑا کام کیا سارے طلسم مین خوب نام کیا
یہ کہکے اُس ساحر کو رخصت کیا جوگی نے اپنے چیلون کو بلایا سب سے یہ حال بیان کیا چیلے باتین کر رہے تھے کہ ناگہان باغ
سے رونیکی آواز آئی جوگی حیران ہو کے چارونطرف دیکھنے لگا دیکھا در باغ کے جانب سے ایک نازنین مہ جبین مہرجبین
روتی ہوئی چلی آتی ہے جوگی نے جو اُسکا جمال جہان آرا دیکھا طبیعت کو اچھا معلوم ہوا چیلون سے کہا اس نازنین
کو یہان لاؤ نہین معلوم اسپر کیا مصیبت پڑی جو اسقدر بیتاب ہے چیلے گرو کا حکم پاکر اُٹھے اُس نازنین کے پاس آئے
کہا اے نیکبخت تجھے ہمارے مرشد نے طلب فرمایا ہے چل جو تیری حاجت ہوگی وہ بر آئیگی نازنین نے جواب دیا کہ مین
خود مرشد صاحب کی خدمت مین حاضر ہوتی ہون چلکر کچھ عرض حال کرونگی اگر اجازت دیجیے تو شب و روز انھین
کی خدمت مین رہونگی چیلے اُس نازنین سے باتین کرتے ہوے جوگی کے پاس آئے نازنین نے جوگی کو سلام کیا
جوگی نے دعا دی اپنے پاس بٹھایا حال دریافت کیا کہا اے نازنین تجھپر کیا مصیبت پڑی ہے جو اسطرح واویلا کرتی
نکلی ہے تیرا کیا نام ہے کہان رہتی ہے یہان کیون آئی ہے کیا فریاد لائی ہے نازنین نے کہا جوگی صاحب مین ایک زمیندار
کی بیٹی ہون باپ کے مرے ہوے عرصہ ہوا ایک بہن میری تھی وہ بھی مرگئی صغر سنی مین میری شادی والدین نے
کردی تھی شوہر کے اطوار اچھے نہ تھے اُسنے مجھے طلاق دی ایک اور عورت کو گھر بٹھا لیا مین مجبور ہوئی گیا

کرتی کہاں جاتی اپنی عصمت کا بھی خیال آیا ناچار اس طرف نکل آئی آپکا نام نامی و توصیف ذات گرامی ہر صغیر
و کبیر برنا و پیر سے سنی تھی آپکی ہی خدمت میں حاضر ہونا مناسب وقت تصور کیا اب امیدوار اس امر کی ہوں کہ
شب و روز آپکی خدمت گذاری میں مصروف رہوں جوگی نے کہا بابا یہ فقیر کا گھر ہے جو کچھ میسر ہو تو بھی شریک ہو
اللہ تیرا بھی کوئی سامان پیدا کرونگا مگر جوگی اس نازنین سے بہت خوش ہوا ایک ٹھکانا اُسکے رہنے کے لیے
بتا دیا کہا تم یہاں چین سے اپنی بسر کرو جو کچھ فقیر سے تمھاری خدمتگذاری ہو سکے گی کمی نہ کریگا اپنا نور نظر سمجھونگا
کسی وقت نگاہ سے پوشیدہ نہونے دونگا بالفعل تو مجھے موسیقار جادو نے بلایا ہے وہاں جانا ضرور ہے جب وہاں سے
فرصت پاؤنگا اور یہاں آؤنگا تو تمھارا سامان ضروری درست کر دونگا نازنین نے کہا کہ آپکو موسیقار نے کیوں بلایا
ہے اور موسیقار جادو کون شخص ہے کہاں رہتا ہے جوگی نے جواب دیا کہ موسیقار طلسم بہارستان سلیمانی کا
منتظم ہے ایک شخص طلسم میں بارادہ فتحیابی آیا تھا موسیقار نے اُسکو گرفتار کیا ہے منظور یہ ہے کہ اُسکو زندہ نہ چھوڑے
قتل کروا دے لیکن شرائط طلسم سے مجبور ہے کہ طلسم کشا اندر طلسم کے قتل کیا جائیگا تو طلسم میں آگ لگ جائیگی اور اگر وہ
طلسم سے علیحدہ لیجایا جائیگا تو ایک میعاد مقرر ہے جب اسکی تعداد ختم ہو تب قتل کا اختیار ہے اسی امر کی نسبت کچھ رائے
لیگا اور جشن بھی بہت بڑا کریگا نازنین نے کہا کیا میں بھی آپکے ہمراہ چل سکتی ہوں فقیر نے کہا کیا مضائقہ ہے اگر تمھیں زحمت
نہو تو میں لیچلوں نازنین نے کہا مجھے زحمت نہوگی ضرور آپکے ساتھ چلونگی جوگی نے اُسیوقت سامان سفر درست
کیا قریب شام اُس مقام سے کوچ کیا چیلے ہمراہ ہوئے گھنٹ و ناقوس ہاتھ میں لیے جوگی کو آگے پالکی پر بٹھایا بیچ
میں سب نے [illegible] چیلے گرد تھے طرف موسیقار جادو کے روانہ ہوئے نازنین بھی ایک پالکی میں سوار ہے اور
چند آدمی بھی ٹٹوؤں پر بیٹھے میں کوئی بھینسے پر زین کسے بے تکلف بیٹھا ہے اس شان سے جوگی صاحب نے
دو چار کوس راستہ طے کیا یہاں موسیقار جادو مع اپنے جملہ ملازمین کے برائے استقبال جوگی جیپال ایک
میدان میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اسکے کان میں آواز ناقوس آئی موسیقار آگے بڑھا جوگی صاحب کو دیکھا کہ ایک
پالکی میں سوار ہیں بہت سے چیلے جو گرد ہوتے ہوئے ہمراہ ہیں موسیقار نے جوگی کو سلام کیا جوگی نے دعا دی
موسیقار کی نگاہ اس پالکی پر پڑی جسمیں وہ نازنین بیٹھی تھی دیکھا ایک آفتاب محشر بصد ناز و ادا جلوہ گر ہے
دیکھتے ہی اسکے دل کی عجیب کیفیت ہو گئی قریب اسکے بہمن سرخ چشم جادو تھی بہمن سے مخاطب ہوکے کہا کہ دیکھو
تو یہ کون ہے بہمن نے کہا حضور میں اس نازنین سے واقف نہیں ہوں مگر کیا بلا کی صورت پائی ہے موسیقار نے کہا
اگر جوگی جیپال اس نازنین کو مجھے دیں تو میں اسکو اپنے کل محلات سے بڑھکے رتبہ دوں اسکے ساتھ شادی کروں
بہمن نے کہا اگر آپ جوگی صاحب سے کہیے گا تو یقین ہے کہ وہ انکار نہ کرینگے لیکن یہ امر خلاف ہے کہ وہ تو آپ کے
یہاں مہمان آئے ہیں اور آپ اُنسے ایک شخص کے سائل ہو جئے موسیقار نے کہا پھر میں کیا کروں میری تو جان
جاتی ہے بہمن نے کہا ترکیب سے اس بات کو ظاہر کیجیے گا وہ خود مرد عاقل ہے ایسی گفتگو سے ضرور آپکے حوالے کر دیگا
موسیقار نے کہا میں ضرور کہونگا اور جسطرح ممکن ہوگا اس نازنین کو ضرور لونگا بہمن سرخ چشم نے کہا زیادہ جبر نہ
کیجیے گا جوگی جیپال نازک مزاج ہے ایسا نہو رنجیدہ ہو جائے اور کسیطرح اس امر پر خائف ہو تو اسکا بگڑنا بہتر نہیں ہے
موسیقار نے کہا اگر بگڑیگا تو میرا کیا بنا لیگا بہمن نے کہا آپکو اختیار ہے یہ باتیں کرتا ہوا جوگی جیپال کو لیکر اپنے
مکان پر آیا بڑی تعظیم و تکریم سے جوگی کو اتار مسند پر بیٹھنے کو کہا جوگی نے اپنے ایک چیلے سے اشارہ کیا اُسنے
مسند پر مرگ چھالا بچھا دیا جوگی بیٹھا موسیقار اسکے پہلو میں مؤدب بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد موسیقار نے

پوچھا کیون جوگی صاحب یہ نازنین کون ہی اور آپ کے پاس کیونکر آئی آجتک ہمنے اسکو آپ کے پاس نہین
دیکھا تھا جوگی نے کہا بابا یہ بھی ایک مصیبت کشیدہ ہی فقیر کے پاس آئی جو کچھ مجھسے خاطر ہو سکتی ہی کمی نہین کرتا ہون
اور یہ بھی میرا بہت لحاظ کرتی ہی اپنا بزرگ جانتی ہی بہت مانتی ہی موسیقار نے کہا کہ اگر آپ اتنی عنایت فرماوین
کہ اسکو میرے حوالے کرین تو مین حسب قاعدہ مذہبی اسسے عقد کرون جوگی نے کہا بابا اگر یہ راضی ہون تو فقیر کو
کسی کے عقد مین دخل نہین ہی جوگی نے موسیقار جادو سے یہ کہا تو بکمال غصہ جوگی کو آگیا خیال کیا کہ بڑا
بیہودہ ہی اسکو یہ راز ظاہر کرنے سے کچھ شرم نہ آئی مگر آدمی با تہذیب ہی خاموش ہو رہا موسیقار نے تنہائی مین
بہمن سرخ چشم کو بلایا کہا ای بہمن مین نے جوگی صاحب سے کہا تھا انھون نے فرمایا کہ اگر وہ نازنین قبول
کرے تو تمکو اختیار ہی عقد کرلو مجھے دخل نہین اب یہ کام تمھارا ہی کہ اس نازنین کو جاکے راضی کرو بہمن نے
کہا مین جاکر اس نازنین سے کہتی ہون اگر راضی ہوگی تو آپ سے عرض کرونگی ورنہ جبر یہ ممکن نہین موسیقار نے
کہا ای بہمن جسطرح بن پڑے اسکو راضی کرنا کہنا یہ بادشاہ ہی کل سلطنت تمھارے نام کردیگا آپ بھی خدمتگذاری مین
مصروف رہیگا جو تمھارے مزاج مین آئیگا وہ کرنا اور اب تم ایک فقیر کے پاس کیا آرام پاتی ہوگی بہت سی آرزوئین
و تمنائین تمھاری غنچہ دلکو پژمردہ کرتی ہونگی کیونکہ ابھی ایام جوانی ہین جو کچھ ہو وہ تھوڑا ہی ابھی تمھارا سن
نہین ہی کہ سب سے منہ موڑ کے دنیا کو چھوڑ کے ایک فقیر کے پاس جاکر رہو ابھی دنیا مین تمنے کیا دیکھا کس چیز
کا مزہ چکھا ہی کیا بات ناگوار ہوئی جو اسکو ترک کیا ای بہمن ایسی ایسی باتین کہنا کسی مقام پر بند نہ رہنا اسنے بھی تو
جوگی جیپال کی صحبت اٹھائی ہی اور جوگی کتنا بڑا لسان مشہور ہی یہ بھی تقریر کا طول دیگی مگر تم سمجھ کے جواب دینا
وہ راضی ہو جائیگی میرا نام سنکر خود خواہش کریگی بہمن سرخ چشم نازنین کے پاس جاکر بیٹھی اور کہا ای ملکہ عالم میرا
بہت جی چاہا کہ اسوقت آپ سے کچھ باتین کرون گو گستاخی تو مجھسے ہوئی کہ بے اجازت چلی آئی لیکن آپ معاف
فرماوین نازنین نے جواب دیا کہ ملکہ عالم آپ ہونگی ہمتو خاکساران جہان ہین آپ نے بڑی عنایت فرمائی
فقیر نوازی کی جو مجھے سرفراز کیا تشریف رکھیے مین تو کسی قابل نہین ہون جو موافق رتبہ حضور خاطر
کرسکون بہمن نے کہا آپ کی شیرین زبانی سب خاطرون سے زیادہ ہی بس یہی کافی ہی مگر امیدوار ہون کہ کچھ اپنی
سرگذشت بیان فرمائیے بہت مشتاق ہون نازنین نے کہا میری سرگذشت آپکے سماعت فرمانے کے قابل نہین
ہی آپ کو زیادہ تکلیف ہوگی بہمن نے کہا میری خاطر سے آپ کچھ تو بیان فرمائیے نازنین نے کہا اب زیادہ اصرار
نکیجے اس امر کو پوشیدہ ہی رہنے دیجیے اگر مین اسکو بیان کرونگی آپ سنکے غمگین ہو جائینگی دونون شخص تاب نہ لائینگے
اس سے کیا ضرورت ہی کوئی اور تذکرہ کیجیے بہمن نے کہا اگر آپکو میری خوشی درکار ہی تو ضرور کسیقدر بیان فرمائیے
مجھے سب سے زیادہ اشتیاق ہی جب نازنین نے دیکھا کہ اب یہ بہت ہی بیتاب ہی کہا آپ نے نہ مانا اور مجھے بھی
مجبور کرو یا خیر سنیے مین آوارہ دشت حسرت و گرفتار دام مصیبت ایک زمیندار کی بیٹی ہون باپ میرا بہت
بڑا مرد شجاع تھا اسکو لوگون نے زہر دیکر مار ڈالا ماں بھی اسکے تھوڑے دنون کے بعد مر گئی عقد میرا صغر سنی
مین والدین نے کر دیا تھا جب یہ دونون آدمی مرگئے تو میرے شوہر نے آکر سب مال و اسباب پر قبضہ کیا کچھ
دنون تو مجھسے موافق رہا بعد چند دنون کے اسکے اطوار خراب ہوگئے ایک زن بازاری کو لاکر گھر مین رکھا
مجھسے اسکی خدمتگذاری کو کہا جتنا مجھسے نہ اٹھ سکی اسنے مجھے طلاق دیکر نکالدیا مین ایک مدت سے جوگی صاحب
کا نام سنتی تھی انکے پاس چلی آئی یہ کہکر نازنین رونے لگی بہمن نے اسکے آنسو پونچھے کہا ای نازنین تو کیون اسقدر اپنا

حال تباہ کرتی ہو اگر تیرے شوہر نے تجھے طلاق دی تو کیا خوف ہی اسوقت حاکم شہر بادشاہ دہر موسیقار جادو تجھ پر مائل
ہوا ہی تیری تیغ ابرو کا گھائل ہوا ہی اگر تیرے شوہر نے تجکو چھوڑ دیا تو سامری نے اُس سے بہتر عطا کیا موسیقار کا
قول ہی کہ مین سب محلات سے مرتبہ بڑھا دونگا سلطنت تمھین کے نام لکھ دونگا خود مانند چاکران کمترین خدمتگذاری
مین مصروف ہونگا نازنین نے جو یہ بات سنی چین بجبین ہوکے جواب دیا کہ ای بہمن شوخ چشم جادو آپ جانتی ہین
کہ جوگی صاحب میری کیسی خاطر کرتے ہین مجھے بجاے اولاد تصور کرتے ہین یہ امر خلاف ہی کہ مین انکا ساتھ چھوڑ دون
اور عیش و آرام دیکھکر یہان رہون اور مجھے جوگی صاحب کے یہان کیا تکلیف ہی جو یہان عیش ہوگا بہمن نے
کہا جوگی صاحب سے اسکا ذکر آیا تھا انھون نے خود فرمایا تھا کہ اگر وہ راضی ہون تو مین بہت اچھی طرح
سے شادی کردون نازنین نے جواب دیا کہ دیکھا جائیگا مین سمجھ کے اس بات کا جواب دونگی بہمن وہانسے
رخصت ہوئی اور پاس موسیقار کے آئی کہا بیجے مبارک ہو وہ ہم پر راضی نہ مجھسے کہا ہی کہ مین سمجھکر جواب دونگی
موسیقار خوش ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد نازنین نے بہمن کو بلایا کہا مین نے اس امر مین بہت فکر کی میرے
نزدیک کبھی بہتر ہی مگر مصلحت ہو کہ جوگی صاحب کو نہ معلوم ہو اپنے بادشاہ سے کہنا کہ مجھے پوشیدہ طور سے
اپنے پاس بلا لین جوگی صاحب سے ذکر نہ کرین جب ہم ان تک پہونچ جائین تو کسی مکان مین پوشیدہ کردین
بہمن نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہی ابھی اسکا انتظام ہوجاتا ہی یہ کہکر موسیقار جادو کے پاس آئی کہا حضور
نازنین کہتی ہی کہ جوگی صاحب سے اس بات کو نہ بیان کیجے گا مین پوشیدہ طور سے آپکے پاس آؤنگی کہین مکان
پوشیدہ مین مجھے رکھیے موسیقار نے کہا مین ابھی اسکا انتظام کیے دیتا ہون ای بہمن وہ باغ جو ہمارا دریا کے
کنارے ہی تم وہان اس نازنین کو لیجانا مین جوگی جیپال کو اپنے ہمراہ لیے سیر لیجاؤنگا لیکن ای بہمن اُس
باغ مین تنہا اسکا دم گھبرائیگا تم یہان چلی آؤگی کچھ ایسا انتظام کرو کہ اُسکے پاس کسی کو چھوڑ دو بہمن نے کہا پھر یہ
کون ہی جو اُنکے پاس وہان رہے موسیقار نے جواب دیا کہ ایک آدمی ضرور ہونا چاہیے جہان تمنے سب انتظام
کیا ہی ایک آدمی بھی تجویز کرو بہمن نے کہا کہ سوا اسکے کہ مین اپنی لڑکی نرگس شوخ چشم کو تھوڑی دیر کیواسطے
انکے پاس باغ مین چھوڑ دون اور کون ہی موسیقار نے کہا اس سے بڑھ کے کیا بات ہی اور اُس سے زیادہ کون خاطر
کرسکیگا یہ سنکے موسیقار تو باہر آیا جوگی جیپال سے کہا کہ اگر مناسب ہو تو اسوقت تفریح کے لیے تشریف
لیچلیے جب واپس آئینگے تو رفتہ رفتہ طلسم کشائی کی تدبیر کرینگے جوگی نے کہا بہت مناسب ہی مین چلتا ہون یہ کہکر
سب چیلون کو بلایا موسیقار کے ہمراہ ہوا باہر سیر چلا یہان بہمن شوخ چشم جادو نے اس نازنین سے کہا
کہ اب بہت اچھا موقع ہی جوگی صاحب ہمارے بادشاہ کے ہمراہ باہر سیر تشریف لے گئے ہین اگر وہ آجائینگے تو پھر جانا دشوار
ہوگا اب دیر نہ کیجیے اٹھیے نازنین اٹھی بہمن کے ہمراہ ہوئی بہمن نے ایک تخت سحر بنایا نازنین کو اُس تخت پر بٹھایا
وہان سے لے گئی تھوڑی دیر مین اپنے مکان کے قریب پہونچی نرگس شوخ چشم کو بلا کے کہا میرے ہمراہ آؤ کچھ کام ہی
نرگس نے جو اس نازنین کو دیکھا اور اپنا ہمسن پایا کہا ای مادر مہربان یہ کون ہی بہمن نے کہا تجھے معلوم
ہوجائیگا ابھی چلی میرے ساتھ چلی آ نرگس شوخ چشم بہت تیز ہی شوخی اسکے مزاج مین کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی
پھر پوچھا کہ ای مادر مہربان پہلے بتا دیجیے کہ یہ کون ہین بہمن نے کہا تجھے چین نہین ہی اب مجھسے نہ پوچھنا نرگس نے
اس نازنین سے پوچھا کیون بوا تم کون ہو نازنین کی نگاہ جو نرگس پر پڑی اور اسکی شوخیان دیکھین دل مین محبت
پیدا ہوئی وصل کی آرزو ہوئی بوس و کنار کی جستجو ہوئی مگر نرگس کے پوچھنے پر سر نیچا کرکے کہا کہ مین آدمی ہون نرگس

نے جواب دیا کہ میں آپکو خارج انسانیت کب جانتی ہوں مگر یہ دریافت کرتی ہوں کہ آپ کہاں سے تشریف لائی
ہیں یہاں کیوں آئی ہیں نازنین نے کہا باغ میں چلو معلوم ہو جائیگا سب کیفیت بیان کرونگی خاطر جمع رکھو یہ باتیں
تھیں کہ بہمن نے تخت اُتارا نازنین نے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس بنا ہے بیچ میں اس باغ کے ایک بارہ دری
تھی بہمن نے نازنین و نرگس کو وہاں لیجا کر بٹھایا نرگس سے کہا یہ موسیقار جادو کی ایک دوست ہیں انھوں
نے حکم دیا تھا کہ انکو باغ میں پہونچا دو میں لیکر جب آنے لگی تو مجھسے کہا کہ تنہا انکا دم گھبرائیگا کسی کو وہاں انکے ہمراہ
رہنے کیلیے تجویز کر لو سو دست مجھے تمہارا خیال آگیا یہاں رہو دو ایک روز میں اور مصاحب آجائینگے اپنے مکان
چلی جانا نرگس شوخ چشم نے منظور کی بہمن نے کہا ای نرگس اب میں جاتی ہوں ہوشیار رہنا شب کو
سرکار سے خاصہ آئیگا کچھ خدمتگار رہیں آئینگے مگر جبتک کوئی نہ آئے بہت ہوشیار رہنا زیادہ شرارت نہ کرنا ملکہ عالم
بہت نازک مزاج ہیں ایسا نہو کوئی بات ناگوار طبیعت گذرجائے تو ہم پر عتاب سلطانی آئے نازنین نے مسکرا
کے کہا کہ یہ آپ کیا فرماتی ہیں میں تو نازک مزاج نہیں ہوں اور نازک مزاجی کیوں کروں میں ایک فقیر محتاج
ہوں بہمن نے کہا یہ آپ بیکار فرماتی ہیں یہ بھی گردش قسمت تھی کہ جو آپ وہاں تشریف لیگئیں ورنہ بفضل سامری
مالک تاج و تخت ہو نگین نازنین مسکرا کے خاموش ہو رہی بہمن سرخ چشم جادو وہاں سے روانہ ہوئی نرگس نے
شوخی شروع کی زیادہ تیزی کا یہ باعث ہے کہ نرگس کو اس نازنین کی صورت دیکھکر محبت دلی پیدا ہو گئی ہے اور
نازنین تو آرزو مند وصال ہے نرگس جیسی بات کہتی ہے نازنین اُسکا جواب بھی ویسا ہی دیتی ہے نرگس اور زیادہ
بیتاب ہوئی جاتی ہے یہانتک اپنے شوخی اور شرارت شروع کی کہ ہاتھا پائی پر نوبت پہونچی نرگس شوخ چشم کا ہاتھ
پکڑ لیا جلدی سے ہاتھ کھینچ لیا نازنین سے پوچھا میں ایک بات پوچھیں بتاوگی پوشیدہ تو نہ کروگی نازنین نے
کہا صاف صاف کہدینگے پوشیدہ نہ کرینگے نرگس نے کہا اب تمھاری کیفیت کھل گئی چھپانے کی کیا ضرورت ہے
اگر چھپاوگی تو بہت پچھتاوگی تمنے بہت بری حرکت کی اگر اسکی خبر بادشاہ کو ہو جائے تو تمھاری کیا حالت بنائے
لعل نے چاہا میں بات بناؤں نرگس نے کہا اب اگر زیادہ باتیں بناؤگے تو میں سحر کرونگی صاف صورت
نکل آئیگی خیر بہتر اسی میں ہے کہ سچ کہو تم کون ہو نازنین نے کہا ای ملکہ نرگس شوخ چشم میں عیار ہوں شہنشاہ گوہر کلاہ
کا جسکو موسیقار نے قید کیا ہے انکی رہائی کی فکر میں آیا ہوں اب جو تمھارے مزاج میں آئے میرے حق میں کرو نرگس
نے جواب دیا کہ ای لعل بن مرجان واقعی تمنے بہت بڑا کام کیا مجکو شاہزادے کی بیکسی پر رحم آیا تھا لیکن مجبور
تھی اگر کچھ کوشش کرتی تو خوف مادر و ہمیشہ تھا کس سے کہتی تو بدنامی کا ڈر تھا ہر طرح مجبور تھی خیر اب تم یہاں آگئے
امید ہے کہ ضرور رہائی شہنشاہ ہو جائے گی ای لعل بن مرجان جب تم اپنے شاہزادے کو رہا کر لوگے تو میں
ضرور تمہاری شکایت شاہزادے سے کرونگی اسکی سزا تمکو دلاؤنگی تمنے مجھسے بہانہ کیا اور مجھے دھوکا دیا میں نادانی
سے تمسے باتیں کرنے لگی تمنے موقع پاکے ارمان نکالنا شروع کیے لعل نے ہاتھ باندھکر کہا ملکہ مجھسے بیشک خطا تو
ہوئی معاف کرنا میری خطا نہ تھی دل نے مجکو مجبور کر دیا تھا ملکہ نے کہا کیا خوب اب آپ در پردہ میرے عاشق
بھی بنتے ہیں ہوش میں آئیے منہ بنوائیے خدا کی شان آپ مجھپر مائل ہوں لعل نے کہا ملکہ جو کچھ کہتی ہو بہت صحیح
کہتی ہو بیشک مجھسے خطا ہوگئی معاف فرما دیجیے ملکہ اور لعل بن مرجان میں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں لیکن جب
موسیقار اور جوگی جیپال سیر کرکے واپس آئے جوگی نے موسیقار سے کہا نازنین کہاں ہے موسیقار نے کہا میں
تو آپکے ہمراہ تھا مجھے کیا معلوم جوگی نے بہت تلاش کرایا مگر وہاں نازنین کا پتا نہ پایا جوگی خاموش ہو رہا موسیقار

جادو جوگی کے پاس سے بہمن سرخ چشم جادو کے پاس آیا کہا کہ تم نے سب انتظام کر لیا بہمن سرخ چشم جادو نے کہا
حضور سب انتظام درست ہو گیا اور موسیقار کہ بہت خوش ہوا بہمن کو بہت کچھ انعام دیا یہاں جوگی جیپال نے
اپنے جوگ کے قاعدے سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دریا کے کنارے ایک عورت کے ہمراہ مصروف بوس و
کنار ہے جیپال بہت حیران ہوا کہ عورت کے ساتھ مصروف بوس و کنار ہوتا کیسا اسنے پھر دریافت کیا پھر وہی کیفیت
معلوم ہوئی اسی طور سات بار جوگی نے دریافت کیا اور سات بار سے وہی کیفیت نظر آئی تب جوگی نے نام دریافت
کیا معلوم ہوا کہ اسکا نام لعل بن مرجان ہے جوگی نے دریافت کیا یہ کون ہے معلوم ہوا کہ عیار ہے طلسم کشا کا پھر جوگی
نے دریافت کیا کہ یہ میرے پاس کیوں آیا تھا کیفیت معلوم ہوئی کہ یہاں کے آنے کی فکر تھی جوگی نے کسب چیلوں
کو بلا کے کہا کہ دیکھو موسیقار کی موت آئی ہے وہ جسنے اس نازنین کو پوشیدہ کیا ہے وہ اصل میں عورت نہیں ہے عیار
ہے وہ اسکو قتل کر ڈالیگا اور اب میں بھی اسکا ساتھ نہ دونگا بلکہ اس عیار کی مدد کرونگا کیونکہ قتل موسیقار یوں
ممکن نہیں ہے جبتک سامان قتل موسیقار جادو ملتی نہو چیلوں نے پوچھا سامان قتل موسیقار کیا چیز ہے جوگی نے
کہا اب سب کو معلوم ہو جائیگا لیکن لعل بن مرجان کو کسطرح ہم تک لے آؤ کہ ہم اس سے سب باتیں تعلیم کر دیں
چیلوں نے کہا اب کیونکر ممکن ہے کسطرح جا سکتے ہیں وہاں موسیقار جادو نے پہرے دروازے پر مقرر کیے ہیں جوگی
نے کہا وہ آئیگا تب دیکھا جائیگا اور یہاں لعل بن مرجان نے نرگس سے کہا کہ اے ملکہ شاہزادہ کس جگہ قید ہے
نرگس نے کہا مجھے اسکی کیفیت کما حقہ نہیں معلوم ہوئی اور جبتک موسیقار جادو قتل نہو گا تب تک شاہزادے
کے ہاتھ پاؤں بیکار رہینگے سنتی ہوں کہ اسنے شاہزادے پر سحر بھی کر دیا ہے کہ ہاتھ پاؤں شاہزادے کے قابو میں
نہیں ہیں لعل نے کہا اے ملکہ موسیقار کو تو بہت جلد میں قتل کرونگا ابھی اسکے پاس کہلا بھیجونگا کہ مجھے آپ سے
کچھ کہنا ہے دم بھر کے واسطے یہاں ہو جائیے جب وہ آئیگا اسکو میں قتل کرونگا نرگس نے کہا اس خیال میں نہ رہیے کہ
قتل موسیقار بے سامان کے نہیں ہے جبتک اسکا سامان قتل مہیا نہو گا وہ قتل نہو گا لعل بن مرجان نے کہا آخر
اسکا سامان قتل کیا ہے ملکہ نے کہا یہ وہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا یا شاید جوگی جیپال جانتا ہے لعل نے کہا اگر جوگی
جیپال جانتا ہے تو میں اس سے ابھی جا کر دریافت کیے لیتا ہوں تم اتنی مہربانی کرو کہ مجھے راستہ اس طرف
جانیکا بتا دو ملکہ نے کہا اسے ایسا غضب نہ کرنا کہ کسی پر بے تیغے حربہ کرنا یہاں سب کے قتل کے سامان مقرر
ہیں جبتک وہ دستیاب نہوں تب کوئی قتل نہو گا لعل نے کہا میں کسی کو قتل نہیں کرونگا صرف جوگی جیپال سے
تحقیق کر کے ابھی چلا آؤنگا اسکو بھی فقرہ دونگا ملکہ نے کہا چلو ہم تمہیں پہنچا دیں لعل بن مرجان ملکہ کے ہمراہ
ہوا ملکہ نے تھوڑی دیر میں آگے پہنچا دیا کہا اے مرجان ہم یہیں ٹھہرے ہیں وہ سامنے باغ جو معلوم ہوتا ہے
اسی میں جوگی جیپال اترا ہے لعل بن مرجان پوشیدہ ہو کر ایک نخل کی آڑ میں آیا اچھی طرح راہ کا اندازہ کیا
چھپتا ہوا چلا تھوڑی دیر میں تک اس باغ میں پہنچا چھپکر دیکھا کہ یہاں موسیقار جادو تو نہیں بیٹھا ہے
موسیقار اسوقت وہاں موجود نہ تھا لعل بن مرجان وہی نازنین کی صورت بنائے ہوئے ہو سامنے جیپال جوگی
کے آیا جھک کے سلام کیا جیپال نے مسکرا کے سلام لیا لعل بن مرجان نے کہا مجھے مشکل ملکہ بہمن سرخ چشم نے
گرفتار کیا تھا میں وہاں جا نکلی مجھے ایک کمرے میں بند کیا کہا میرے موسیقار جادو فریفتہ ہے اسنے جیسے فرمائش کی تھی کہ ملکہ کو
کسطرح اپنے یہاں بلاؤ ہمارا پیام دو میں نے اسکو دھوکا دیا اور اپنی آبرو بچا کر نکل آئی جوگی نے کہا آپ نے بہت خوب
کیا اور جو کچھ کیجیے گا بہت خوب کیجیے گا جب آپ نے مجھ سے بڑھے کو اپنے دام مکر میں پھنسایا تو بہمن کی کیا حقیقت ہو بہتر

اب یہ ہی کہ آپ اسکو وجو ڈالیں اور اپنی صورت اصلی ظاہر کریں میں آپکا دوست ہوں لعل کو اس کلام سے کچھ تسکین
ہوئی کہا میں نے اور کوئی خطا ایسی نہیں کی ہے آپ اسقدر خفا کیوں ہوئے اور آخر میں یہ کلمہ کیا فرمایا کہ اپنی صورت
اصلی پر آؤ میں کیا کوئی ساحرہ ہوں جو سہو سے صورت بدلی ہی جوگی نے کہا اے لعل بن مرجان تم ساحر کش ہو ساحروں
کی تمھارے سامنے کیا حقیقت ہی اب پیشتر اپنا ارادہ ظاہر کرو مجھسے جو کچھ ہو سکیگا مدد کرونگا لعل نے جب اسکو اپنا
دوست پایا تو کہا میرا ارادہ تھا کہ میں شاہزادے کو رہا کروں مگر یہ سنا کہ شاہزادہ مبتلائے سحر موسیقار ہی اور
جبتک موسیقار قتل نہوگا تب تک شاہزادہ رہائی نہیں پا سکتا قتل موسیقار بہت دشوار ہی کیونکہ اسکے واسطے
سامان فراہم کرنا پڑتا ہی اور وہ سامان سوائے آپکے کوئی نہیں جانتا جوگی نے کہا میں سامان قتل موسیقار بھی آپکو
بتادونگا مگر پہلے آپ شاہزادے کو رہا کرلائیے میں آپکو ایک مہرہ دیتا ہوں جب آپ قریب شہنشاہ پہونچیے گا
اُس مہرے کو جسم شہنشاہ گوہر کلاہ سے مس کر دیجیے گا ہاتھ پاؤں میں طاقت آجائیگی سب سحر اُتر جائیگا
لعل بن مرجان نے کہا ایک محسن میرے ہمراہ اور ہی جوگی نے کہا اُسے آپ میرے پاس لے آئیے وہ
یہاں رہیگا میں جانتا ہوں جو آپ کا محسن ہے آپ نے بھی اُسپر بڑا احسان کیا ہی لعل بن مرجان ہنسی کے
خموش ہو رہا وہاں سے اُٹھ کے ملا نرگس شوخ چشم کے پاس آیا کہا خدا نے اپنا فضل شامل حال
کیا جیپال موسیقار جادو سے بنی ہو گیا مجکو بتائے رہائی شہنشاہ گوہر کلاہ بتلایا ہی یہ ایک مہرہ دیا ہی
اور سامان قتل موسیقار جادو بتانیکا وعدہ کیا ہی اور تمھیں بھی بلایا ہی نرگس شوخ چشم نے کہا اے
لعل مجھے وہاں جاتے ہوئے شرم آتی ہی لعل نے کہا سوائے وہاں کے اور کوئی جا ایسی نہیں ہی جہاں ہو گا
کہ تم وہاں چلکر ٹھہرو میں تھوڑے عرصہ میں شاہزادے کو رہا کرکے لاتا ہوں تسے ملونگا پھر جو کچھ ہوگی وہ کرونگا نرگس
نے کہا مجھے اپنے ہمراہ جوگی جیپال کے پاس لے چلو تنہا میں نہیں جاؤنگی لعل نے نرگس شوخ چشم کو اپنے
ہمراہ لیا اور پاس جوگی جیپال کے آیا نرگس کو جیپال کے سپرد کیا اور آپ طرف قیدخانے کے چلا راہ میں
اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی در قیدخانہ پر آکر ایک ساحر پاسبان جو بیٹھا تھا اُس سے کہا کیوں بھائی داروغہ صاحب
یہاں کسوقت تشریف لاتے ہیں اُسنے کہا اب تھوڑی دیر کے بعد آئینگے کیوں تمھیں اُنسے کیا کام ہی کہا مجھے
ایک ضرورت ہی وہ انھیں سے کہونگا یہ کہکر اُس ساحر کے پاس بیٹھ گیا کہا کیوں بھائی تمھارا نام کیا ہی
اُس ساحر نے کہا کہ نام میرا نگہبان جادو ہی کہا کیوں بھائی اسوقت داروغہ صاحب یہاں تک کیا کرینگے
نگہبان نے جواب دیا کہ بھائی رات کا وقت ہی قیدیوں کو کھانا پہونچائینگے جب سب قیدی کھانے سے فراغت
کر چکینگے تب قفل بند کرکے کنجی لیکر چلے جائینگے کہا کیوں بھائی کھانا قیدیوں کو کون کھلانے جاتا ہی نگہبان نے کہا
کبھی میں چلا جاتا ہوں کبھی خود داروغہ صاحب جاتے ہیں لعل نے باتوں میں لگا کے اُس ساحر کو بیہوش کیا اور آپ نقلی
صورت بنائے اسکو تو ایک کونے میں جہاں ہیر کوڑا پڑا تھا اُس کوڑے کے نیچے دبا دیا تھوڑی دیر کے بعد داروغہ قیدخانہ
آیا سب نے کہا داروغہ صاحب آتے ہیں نگہبان جادو ہوشیار ہو جاؤ نگہبان نقلی نے کہا کہ میں بہت ہوشیار
ہوں داروغہ صاحب تشریف لائیں کہ داروغہ نے قدم پہلے دروازے میں رکھا نگہبان نقلی نے وہیں آواز دی
ابے تو کون ہی اسوقت کیوں آتا ہی داروغہ صاحب کے آنیکا وقت ہی داروغہ نے کہا ارے نگہبان جادو آج تو شرابی
ہوگیا نگہبان نقلی نے کہا شرابی تو تیرا باپ بس مجھسے زیادہ باتیں نہ بنا میں ابھی داروغہ صاحب سے کہکر اسقدر جوتے
کھلواؤنگا کہ سر میں ایک بال باقی نہ رہیگا داروغہ نے کہا ارے تو کسی کو پہچانتا بھی ہی کسکے جاتا ہی نگہبان نقلی وہاں سے

دوڑ کے پاس آیا صورت دیکھ کے ہاتھ باندھنے لگا کہا داروغہ صاحب میں نے خطا کی اور ساگر یہاں چلا آتا ہی
اسوجہ سے میں نے روکا اور اتنی باتیں کہیں خطا معاف کر دیجیے داروغہ ہنسنے لگے کہا اے نگہبان اب کبھی ایسی خطا نہ کرنا
کہا حضور کیا مجال آپکی غلامی سے کبھی گردن تابی نہ کرونگا داروغہ اپنے ٹھکانے پر آکے بیٹھے کنجی ازار بند سے کھولی کہا
نگہبان ذرا جا کر قفل تو کھولو سب کیوں بیٹھے کھانا لیکر آتے ہیں نگہبان نقلی نے کنجی لیکر قفل کھولکر داروغہ صاحب کو آواز دیکر
کہا حضور تشریف لائیے داروغہ آکے اندر جا کر سب کو کھانا تقسیم کیا جب قیدیوں سے فرصت کی داروغہ نے کہا نگہبان
تمنے قفل کہاں رکھا ہے لاؤ ہم بند کریں سب قیدی فرصت کر چکے نگہبان نقلی نے قفل داروغہ کو دیا داروغہ نے قفل بند
کر کے کنجی اپنے ازار بند میں باندھی کہا نگہبان بہت ہوشیار رہنا طلسم کشا قید ہے نگہبان نقلی نے کہا حضور خاطر جمع
رکھیں میں شب بھر بیدار رہتا ہوں داروغہ تو وہاں سے چلا گیا نگہبان نقلی یعنی لعل بن مرجان نے اٹھکر قفل کاٹا
دروازہ کھولا قیدخانے کے اندر آیا چاروں طرف تلاش کی مشعل روشن کر لی ہر ایک مقام پر شہنشاہ کو دیکھتا ہوا چاروں طرف
پھرتا ہے مگر شہنشاہ کا کہیں پتا نہیں ملتا لعل بن مرجان بہت گھبرایا گھومتا ہوا ایک مقام پر آیا دیکھا ایک چھوٹی سی
کوٹھڑی معلوم ہوتی ہے لعل نے اس کوٹھڑی کے قریب آکے دیکھا اسمیں قفل پڑا ہوا تھا جلدی سے اس قفل کو کاٹا کوٹھڑی کھولی
ایک کنواں معلوم ہوا لعل اس کنوئیں میں اترا دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ دیگاہ بیہوش پڑے ہیں لعل نے دوا مفرح جسبت
شاہزادے کے مس کی شہنشاہ نے کروٹ لی آنکھ کھولی اٹھ بیٹھے لعل نے جھک کے سلام کیا شہنشاہ نے لعل کو
گلے سے لگا لیا کہا اے لعل بن مرجان کیا کارنمایاں کیا ہے شاباش و مرحبا یہ کہکر اٹھے لعل کے ہمراہ باہر آئے لعل نے
ایک قیدی کو بیہوش کر کے شہنشاہ کی صورت بنایا اور گلے میں نیند عیاری کا ٹھونس کے اسی کنوئیں میں ڈال دیا اور
کوٹھڑی میں قفل لگا کے باہر آیا باہر کا دروازہ بند کیا نگہبان جادو کو اسکے ٹھکانے پر لا کے لٹا دیا اور آپ وہاں سے
مع شہنشاہ طرف جوگی جیپال کے روانہ ہوئے یہاں جوگی بھی ان لوگوں کا منتظر تھا لعل نے آکے جوگی کو سلام کیا
شہنشاہ کو دکھایا جوگی نے شہنشاہ کی تعظیم کی بہت خوش ہوئے جمال بیمثال دیکھ کے محبت پیدا ہوئی شہنشاہ سے
عرض کی کہ فقیر آپکو اپنی آنکھوں کا نور سمجھتا ہے جو آپکی خوشی ہوگی وہ بسر و چشم بجا لاؤنگا شاہزادے نے بھی بہت کچھ تعریف
جوگی جیپال کی کی لعل نے کہا اے جیپال اب سامان قتل موسیقار رجیم ہونا ضرور ہے کیونکہ بے اسکے میرا راستہ نہیں کھلیگا
جیپال نے کہا اے لعل راستہ کھلنے کے علاوہ لوح بھی اُسکے پاس ہے اور مہرہ بازو بند بھی قبضہ میں ہے تم جا کر لوح کا
بندوبست کرو ہم یہاں لوح کی تدبیر کرینگے لعل نے کہا اے جیپال جو حکم ہو وہ میں بجا لاؤں جیپال نے کہا تم
دشت طاؤسان میں جاؤ اور ایک خنجر اپنے پاس رکھو جسوقت تم شب کو جانب دو آب رود کے چلکر جاؤگے اور دشت طاؤسان
میں پہونچوگے تو بہت سے طاؤس تمہیں دکھائی دینگے مگر ایک طاؤس بہت بڑا اور نہایت حسین اس صحرا میں آخر وقت
رقص کرتا ہوا آمد ہوگا اس طاؤس کو دیکھکر سب طاؤسان صحرا اُسکے گرد حلقہ کرینگے اور وہ رقص کرتا ہوا ایک
چار دیواری کے قریب جائیگا جیسے ہی قریب چار دیواری کے پہونچیگا پرواز کر کے چار دیواری کے اندر جائیگا اگر ہمت
ہو تو تم بھی اسی کے ہمراہ کسی طرح اپنے کو اندر پہونچا دینا اگر وہاں تمسے کام بن پڑا تو ایک ایسی چیز دستیاب ہوگی جسکا مثل
دنیا میں ممکن نہیں ہے اور اگر جرأت نہ ہو سکے تو باہر ہی ٹھہرے رہنا وہ طاؤس تھوڑے عرصے کے بعد پھر رقص کرتا ہوا آئیگا
سب طاؤس اسکو پھر گھیر لینگے اسوقت تم اُسکو گرفتار کر کے ذبح کرنا اور خنجر کو اُسکے خون میں خوب آلودہ کر لینا جب وہ خنجر
موسیقار جادو کے گلے پر پھیرو گے تب وہ قتل ہوگا ورنہ ہزار کوشش کوئی کریگا لیکن وہ قتل نہ ہوگا لعل بن مرجان
نے کہا میں جاؤنگا اس طاؤس کو ضرور قتل کرونگا اور اُس دیو کے اندر بھی ضرور جاؤنگا جوگی جیپال نے ایک انگشتری

لعل بن مرجان کو دی کہ جب کوئی مصیبت درپیش ہو اس انگوٹھی کو دیکھنا جو اس پر تحریر ہو اسکو پڑھنا مصیبت برکت اسم
دفع ہو گی لعل نے سلام کر کے وہ انگوٹھی لی اور جوگی سے رخصت ہوا شاہزادے کو سلام کیا نرگس شوخ چشم سے بھی
رخصت ہوا کہا اے جان جان خدا حافظ اب دیکھیں خدا کب ملاتا ہے اور کیا سامان اب ہمارے لیے پیش آتا ہے نرگس آبدیدہ
ہوئی اور کہا ایسے کام کو تم جاتے ہو کہ جو کہنا بھی مناسب نہیں اور ہمارے جانے سے یہ کام انجام نہ پائیگا کیونکہ تمام طلسم
میں لوگ پہچانتے ہیں اگر ہم جائینگے لوگ والدہ ماجدہ کو خبر کر دینگے وہ آکر جلد گرفتار کر لیگی اور تمہارا جانا بہت مناسب ہے ہم
صبر کر لینگے دل پر جبر کرینگے شاید کہیں ایسا ہی دل بیقرار ہوگا تو آپ کے دیکھنے کو چلے آئینگے جہاں ملاقات ہوگی آپ سے ضرور
لینگے لعل نے کہا ملکہ تمہارا تکلیف کرنا مجھے گوارا نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلو اور میری ملاقات کو چلو کوئی راہ میں
دیکھ لے تمہاری والدہ سے خبر کر دے تو تمہارے لیے نجات ہو چکی اور زیادہ مصیبت ہو تم خاطر جمع رکھو اگر خدا نے چاہا تو ہم
بہت جلد آئینگے یہ کہکے لعل رخصت ہوا یہاں جوگی جیپال نے شاہزادے سے کیفیت دریافت کی کہ آپ نے قتل ہی کا
عزم کیوں کیا اثنائے راہ میں کیا کیا سانحے گذرے شاہزادے نے کہا اے فقیر سالک ایک کافر ہیں زمرد شاہ باختری
لقا کا دعوی خدائی کا کرتا تھا بہت داستان طویل ہے میں تمہے کہاں تک بیان کروں مختصر یہ ہے کہ وہ امیر ثانی سے مقابلے
سے بھاگا افلاک جادو کہ وہ بھی دعوی خدائی کا کرتا ہے وہاں جا کر زمرد نے پناہ لی صاحبقران ثانی نے
وہاں جا کر افلاک جادو کو مارا وہاں سے زمرد بھاگا اس طلسم میں آکے پوشیدہ ہوا یہاں صاحبقران سے مجھے
حکم کیا کہ تم جا کے اس طلسم کو شکست دو میں سبب حکم صاحبقران یہاں آیا فتح طلسم میں مصروف ہوا راہ میں بڑے
بڑے مصائب اٹھائے مگر شکر ہے خدا کا کہ اسوقت تک صحیح و سلامت رہا جوگی جیپال نے کہا اے شہنشاہ صاحبقران
کون صاحب ہیں میں مدت سے انکا نام سنتا ہوں گو شوق زیارت از حد ہے لیکن کیونکر ان تک پہونچوں آپ کچھ تعریف
انکی بیان فرمائیے میں نے سنا ہے کہ وہ پردہ قاف میں تشریف لے گئے دیوان شریر سے مقابلہ کیا انہیں زیر کر کے ملک
لیا ملکہ آسمان پری سے شادی ہوئی علاوہ اسکے اور بڑے بڑے کارہائے نمایاں کے سنتا ہوں طاقت و قوت میں آج
کوئی انکا مثل نہیں ہے اور ان اذکار سے یہی ظاہر ہے کہ واقعی طاقت و شجاعت میں یکتا ہیں اگر ایسے نہ ہوتے تو پردہ قاف
میں کیونکر جاتے دیوان شریر کو زیر کس طرح کرتے مگر آپ کچھ انکی تعریف بیان فرمائیے میں انکے اوصاف سننے کا بہت
مشتاق ہوں شہنشاہ نے کہا وہ صاحبقران اعظم تھے جو پردہ قاف میں تشریف لے گئے اور دیوان شریر سے
مقابلہ کیا انکو زیر کر کے ملک دبال لیا اور یہ صاحبقران ثانی ہیں انہیں کی نشانی ہیں انھوں نے بڑی کوشش
سے پائے ہے صاحبقرانی پائے ہیں جوگی جیپال نے کہا وہ صاحبقران کون تھے اور یہ کون ہیں اور وہ صاحبقران
کیا ہوئے جو عہدہ صاحبقرانی انکو ملا شاہزادے نے کہا وہ صاحبقران امیر حمزہ عالیشان فرزند دلبند عبد المطلب
تھے اور یہ انکے پارہ جگر و نور نظر ہیں وہ خانہ کعبہ میں تشریف رکھتے ہیں جوگی نے کہا وہ خانہ کعبہ کیوں تشریف لیگئے ہیں
شہنشاہ نے فرمایا کہ وہ منتظر ہیں بعثت حضرت محمد مصطفی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جب وہ جناب مبعوث برسالت
ہونگے انکے ہمراہ رہکے شرف کونین حاصل کرینگے اب انکا ارادہ ہے کہ زمرد بے ایمان کو قتل کریں یا مسلمان کریں اور خانہ
کعبہ میں تشریف لیجائیں جوگی نے کہا اے شاہزادہ والا قدر میں چاہتا ہوں کہ شرف خدمت حاصل کروں انکی زیارت سے
مشرف ہوں شاہزادے نے فرمایا انشاءاللہ بعد فتح طلسم ہمارے ہمراہ چلنا انسے ملاقات کرنا تمہاری بڑی خاطر کرینگے شفقت
فرمائینگے تمکو حظ ملاقات حاصل ہوگا وہاں اور سرداران نامی موجود ہیں انسے ملنا وہ بھی تمہاری خاطر کرینگے جیپال
خوشحال افسوس اسکا ہے کہ کئی سرداران نامی جو لشکر کی جان تھے وہ یہیں ہیں خدا جانے ان پر کیا گذری کہاں ہیں

زندہ بھی ہیں یا نہیں جوگی نے پوچھا ای شہنشاہ وہ کیا ہوئے شہنشاہ نے جواب دیا کہ وہ غرق ہوگئے اُن میں ہمارے والد
نامدار بھی تھے جنکا اسوقت شجاعت میں مثل و نظیر ممکن نہیں ہے صاحبقران بھی اُنکو اچھا جانتے ہیں اپنے برابر یقین کرتے ہیں
بہت سے طلسم فتح کیے بڑے بڑے ساحروں سے مقابلے پڑے بفضل خدا سب کو زیر کیا دین اسلام کو ترقی دی جوگی
نے پوچھا ای شہنشاہ اُنکا نام نامی تو ارشاد فرمایئے کیونکہ بہت زمانہ ہوا ایک جوان صاحب شان حسین و جمیل با حشمت و جاہ
و حشمت و شوکت [illegible] لیے صحرا کی طرف سے جاتا تھا اتفاق سے میں اُسوقت کسی ضرورت سے در باغ پر کھڑا تھا میں
نے جو اس جوان کو دیکھا طبیعت خوش ہوئی سلام کیا مزاج پوچھا ہاتھ باندھ کے عرض کی اگر تکلیف نہو تو آج کی شب
یہیں قیام فرمایئے اس فقیر کی مہمانی قبول کیجیے اُس جوان نے میرے حال پر بڑی عنایت فرمائی لشکر کو روک لیا آپ
گھوڑے سے اُتر کے میرے باغ میں آیا شب بھر میرے یہاں مہمان رہا میں نے جو شب کو اُن سے کیفیت دریافت
کی اُنہوں نے فرمایا کہ ہم اپنے لشکر سے چھوٹ گئے راہ میں غرق دریائے ہوئے بڑی بڑی مصیبتیں اُٹھائیں جفائیں
سہیں مگر خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا ایک شہر میں گذر ہوا وہاں کے حاکم نے قدردانی کی ایک آفت عظیم وبال
اُس ملک پر آئی تھی کوئی اُسکو رد نہ کر سکتا تھا مجھسے لوگوں نے اُسکا تذکرہ کیا میں نے اُسکے دفع کرنے کا وعدہ کیا بادشاہ
نے مجھے بڑی عزت سے اپنا مہمان کیا جب سال ختم ہوا اور آفت اس ملک پر آئی میں نے تلوار سے دفع کیا مگر بہت
پریشان ہوا اس تباہی میں ایک طرف اور نکل گیا وہاں لوگوں نے گرفتار کیا کسی نے اُس شہر کے ولیعہد کو قتل کیا تھا قاتل اُسکا
میری ہی صورت سے بہت مشابہ تھا لوگوں نے مجھپر گمان کیا گرفتار کرکے پیش بادشاہ لیگئے اُسنے حکم قتل دیا خدا نے
ایک [illegible] وقت پر بھیجدیا اس نے بچایا ایسی ہی بہت سی مصیبتیں پڑیں اگر بیان کروں تو ایک دفتر کا
دفتر ہو لیکن شکر ہے پروردگار کا کہ آسنے پھر وہی جاہ و حشم عنایت کیا اب اپنے لشکر کو تلاش کرتا ہوں خدا اُن کو بھی کہیں
ملا دے دنیا شہنشاہ یہ خبر سنکے بہت خوش ہوئے فرمایا ای جوگی جیپال اُن نیک خصال کا سن شریف کیا تھا کیا شکل تھی
بات کا کیا انداز تھا جوگی نے تقریر میں تصویر دکھائی شاہزادے نے فرمایا کہ ہمارے والد ماجد کا نام نامی پہلوان یکتا شیر
میدان [illegible] شکن و نبیون صاحب جرأت و شوکت منبع شجاعت یکتائے جہان بدیع الملک ذیشان ہے انتہا کے
فنون میں بہادری میں یکتائے زمانہ ہیں عجز مزاج میں بہت ہے باوجود اس جرأت و طاقت کے کبھی دعوی اپنی زبان سے
کسی بات کا نہیں کیا علاوہ اسکے شاہزادے نے بہت سے پتے دیے جوگی نے کہا یہ امر تو بالکل خلاف پائے جاتے ہیں
ہاں کچھ باتیں البتہ ملتی ہیں شہنشاہ سمجھے کہ کوئی اور سردار ہمارے لشکر کا ہوگا مگر شکر ہے کہ صحیح و سلامت ہے
خدا جلد ملا دے اُن کی صورت دکھلائے امید تو ذات پروردگار سے ہے اور یہی تمنا ہے کہ خدا سب کو بخیر و خوبی ہم سے
ملائے دعا سے دل بر آئے لیکن جو مشیت پروردگار ہوگی وہی ہوگا جوگی نے عرض کی ای شہنشاہ عالیجاہ اس طلسم میں
آپ کے واقف کون کون شخص ہیں شاہزادے نے فرمایا سوائے ایک شخص کے اور میں کسی کو اپنا شریک نہیں سمجھتا تھا لیکن
اسوقت اپنے طالع سے ہوئی نرگس شوخ چشم کو دیکھا شکر ہے کہ اب تین دوست اس طلسم میں ہوئے جوگی نے عرض کی ہو
ہم دو شخصوں کے اور کون ہے شاہزادے نے فرمایا کہ وزیر ہفت زبان ایک مرد عاقل و دانا ہے بہت بڑا عامل زبردست
ہے فرشتہ عبادت سے مست ہے جوگی نے جو وزیر ہفت زبان کا نام سنا کان پکڑ لیا کہا ای شہنشاہ آپکی رسائی
وہاں تک کیونکر ہوئی شہنشاہ نے اسکی بھی کیفیت بیان کی مگر خیال ملکہ نے دل کو بیقرار کر دیا کہا ای جیپال نیک
خصال تجھے ناحق اسوقت یہ کیفیت پوچھی دل بیقرار ہو گیا جینا دشوار ہو گیا قلب کی عجیب کیفیت ہو گئی یہ حالت ہو گئی
کہ دل گھبرانے لگا آئینہ دل نے تصویر اُس ماہرو کی دکھائی ہائے کیا کروں کیونکر اُس یار جانی کو دیکھوں نظم

عاجز بہت ہین طالب دیدار کیا کرین
خون جگر ہمین نہ تو میخوار کیا کرین
پھنستے ہین دام زلف مین ہم عاشقون کے دل
اتنی سی بات کے لیے تکرار کیا کرین
ہین ان کے عزم قتل سے پہلے ہی مر گیا
ایک جنس کے ہین اتنے خریدار کیا کرین
وہ سو رہے ہین وصل کی شب اپنا یار
پر شوق دل نے کر دیا لاچار کیا کرین
مدت سے انکی آنکھین نہین آشناے خواب
پشتین نہ بڑھکے پاؤن سے تو غار کیا کرین
بے پوچھے میکدے سے اگر آ گیا تو خیر
آخر وہ اپنے آتے ہوے بار کیا کرین

ہین بند ان کے روزن دیوار کیا کرین
رحمت کبھی ہو کنارہ کش اپنے میان حشر
نالے بھلا ہم ایسے گرفتار کیا کرین
شیخ و برہمن آپ پہ ہو کر فریفتہ
اب میان سے وہ کھینچ کے تلوار کیا کرین
پہونچے نہ تا فلک ترے ستے ہین گر پڑے
ہم ان کو خواب ناز سے بیدار کیا کرین
آتا نہین ہے بادہ کش و میکدے کی سمت
درمان تمھاری چشم کے بیمار کیا کرین
ملین ہین ترکے ہجر بچالین کہ ہین نحیف
اک جام مے پہ شیخ سے تکرار کیا کرین
بہتر ہو کر نشہ بھی کچھ کہ ہین آبرو

گو دے مغان جو تھوڑی سی تکرار کیا کرین
تو ہی بتا کہ تیرے گنہگار کیا کرین
اے عشق دل وہ مانگتے ہین دل بھی ہین نہین
سبحہ ہین کے توڑین نہ زنار کیا کرین
دل اپنا ایک بوسہ پہ ہم کس حسین کو دین
باقی نہین ہے طاقت رفتار کیا کرین
جاتے نہ ہم تو کوے ستمگر مین عمر بھر
جاتا ہے ابر جانب گلزار کیا کرین
روندے ہماری قبر ہے قصد غیر کا
اونچی بہت ہے باغ کی دیوار کیا کرین
قبر شہید ناز پہ بیٹھے ہین دور سے
آخر اکیلے بیٹھے ہین ناچار کیا کرین

شاہزادے نے اسطورسے یہ غزل پڑھی کہ جوگی کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے بیتاب ہو گیا شاہزادے کو سمجھانے لگا چونکہ آدمی سن رسیدہ ہے جہاندیدہ تجربہ کار ہے ہوشیار ہے ہزار دن زمین دیکھی ہین بہت سختیان جھیلی ہین پند آمیز باتین کرنے لگا کہ اے شاہزادہ والا قدر میرا سن زیادہ ہے بہت اچھی طرح سے زمانے کو دیکھا ہے اس دنیا کی خوب سیر کی ہے برسون خاک چھانی ہے جب خوب جان لیا دنیا کو خوب پہچان لیا تو مجبور ہو کے دنیا کو چھوڑا لہو و لعب سے منھ موڑا فقیری اختیار کی گوشۂ تنہائی کو غنیمت جانا ابھی آپکی ماشاءاللہ جوانی ہے نہین معلوم دشمنون کو کیا کیا مصیبت اٹھانی ہے اتنی ہی سی بات مین ایسے عاجز ہوے کہ جان کھونے لگے فراق محبوب مین رونے لگے اے شہنشاہ سب کو دیکھا ہے بہت سے عاشق نگاہ سے گذرے ہین بہت سے محبوب خوش اسلوب دیکھے مگر سب کو اپنے مطلب کا پایا کسی کو دوست صادق یار موافق نہ دیکھا اور آپ کو خدا نے جری کیا ہے بڑا مرتبہ دیا ہے مقتضاے جرات یہ ہے کہ صبر کیجیے دلیر جو کیجیے ہراسان نہ ہوجیے جان نہ کھوئیے ہمنے مانا کہ آپ ملکہ پر شیدا ہین مگر انکو بھی تو آپکی تمنا ہے یہ بیتابی جب زیبا تھی کہ کوئی دسترس نہوتا کسی طرح آپ وہان تک نہ جاسکتے یا کوئی اور مشکل درپیش ہوتی جب ہر وقت یہ امر ممکن ہے تو بیتابی بیکار ہے بعد فتح طلسم وہان تشریف لیجائیے گا ملکہ کو دیکھیے گا آپ تو خود ہی اس ارادے سے تشریف لائے ہین کہ پیشتر طلسم کو فتح کرلین پھر ملکہ سے ملین اب ایسے کلمات زبان سے نہ نکالیے گا اگر کوئی سنیگا تو یہی کہیگا کہ باین جرات و شوکت شاہزادے سے صبر نہین ہوسکتا ہے اسوقت آپکو ملال ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی خوش رہیے زیادہ بیتابی کو دخل نہ دیجیے جب طلسم کو فتح کر چکیے گا تو ارمان دل نکالیے گا جوگی نے جو یہ نصیحت کی باتین کہین شاہزادے کے دل پر اثر ہوا جواب دیا کہ اے فقیر سالک مین اپنی کیفیت کیا بیان کردن کیونکر حال دل عیان کردن اگر ایک صدمہ ہوتا اور مین صبر کرتا تو آپکا فرمانا بجا تھا مین قائل ہو جاتا لیکن میرے دل کی تو عجیب کیفیت ہے ملکہ صبح سحر نگاہ کی جب یاد آتی ہے دل کی بیقراری اور زیادہ ہوتی ہے علاوہ ان دونون کے جب لوح میرے ہاتھ آئی ہے تو عجیب معرکہ گذرا ہے جوگی نے کہا اے شہنشاہ مین اس معرکے سے بخوبی آگاہ ہون واقعی آپ نے بڑی جوانمردی کا کام کیا مگر وہ حسن ظاہری تھا اور وہ بسنت آمیز زمین آپ کے قابل نہین ہین اگر آپ ان پر توجہ فرماتے دشمنون

کو زندہ نہ پاتے وہ نازنین باتین بناتی تھی عرصہ لگاتی تھی منشا اُسکا یہ تھا کہ آپ باتون مین محو ہوجاین ساعتین نکل جاین شاہزادہ مجبور ہو مین اپنا کام کرون اسکی جان لون آپ نے بہت اچھا کیا جو اُسکی باتون کی سماعت نہ کی اب اُسکا صدمہ بیکار ہو اگر وہ زندہ بھی رہتی تو آپ کے پاس نہ آتی اور آپ سے راضی نہوتی اور اب یہ قول خضر کا یاد رکھیے گا کہ شاید اس طلسم مین کوئی اور موقع ایسا ہو تو لللہ کچھ خیال نہ فرمایئے گا جو مناسب وقت ہو وہ عمل مین لائیگا یہ مقامات طلسم ہین اور آپ تو ماشاء اللہ بہت عاقل و دانا ہین امور طلسم سے بھی بخوبی آگاہ ہین آپ کو تو خود ایسے امور کا خیال رکھنا چاہیے شاہزادہ جوگی کی باتون سے بہت خوش ہوا کہا ای جیپال نیک خصال اسوقت تمھاری باتون سے لطف بزرگی آیا میرے دل نے باین بیقراری قرار پایا جیسا تم کہتے ہو انشاء اللہ ایسا ہی کرونگا دھوکا نہ کھاونگا تمھاری رائے بہت مناسب ہے اور سب باتین درست ہین جوگی نے عرض کی کہ ای شہنشاہ ایک امر باعث تردد ہے کہ دبیر ہفت زبان جب آپکا شریک ہے تو اُسنے آپکی مدد کیون نہ کی وہ تو اس طلسم مین ایسا شخص ہے جسکے خوف سے تمام ساحران غدار زیادہ سر نہین اُٹھا سکتے مگر تعجب ہے کہ آپکا شریک ہو اور کسی وقت مشکل پر کام نہ آوے کوئی ایسا امر عظیم واقع ہوا ہے جو اُس نے کمی کی ہے ورنہ وہ ایسا شخص نہین ہے اور خیر آپ کے جملہ امور کی اُسکو ہر وقت ہوتی ہے شاہزادے نے فرمایا ای جیپال دبیر ہفت زبان دو ایک جگہ میرے پاس آئے جب مین نے لوحدار کے قتل کا ارادہ کیا اور ہاتھ بسبب نجاست نہ اُٹھا تو اُسوقت دبیر نے آکے میری طبیعت کو قتل پر راغب کیا اور تاکید قتل کی آمیزیا تک مجھے کہا کہ مین نے اُسے قتل کیا علاوہ اسکے بہت سے مقامات پر آیا لیکن اب کئی روز سے البتہ مین نے اُسکو نہین دیکھا مجھے خود بھی تشویش ہے اگر کسی طور سے بن پڑیگا تو بعد اس مرحلے کے فتح ہونے کے انشاء اللہ ضرور اُسکے وہان جاونگا ملکہ کو بھی ایک نظر دیکھ آونگا اور دبیر کے مزاج کی کیفیت معلوم ہوجائیگی طبیعت کو سکون ہوگا خاطر جمع ہوجائیگی جوگی نے کہا ای شہنشاہ بعد فتح ہونے اس مرحلے کے آپکو فوراً یہان سے کوچ کرنا ہوگا کیونکہ اسکے بعد مرحلۂ آتشبار جادو ہے اور وہ بھیا بلا کا مکار ہے جبتک اُسکو قتل کر لیجیے گا اور کوئی قصد نہ فرمایئے گا اُسکے مرحلے کی تمام کیفیت ہر وقت مین آپ سے عرض کرونگا اور خود بھی ہمراہ رکاب چلونگا دبیر کی خبر آپ کو معلوم ہو جائیگی ملکہ کا بھی حال دریافت ہوجائیگا آپ اطمینان تمام رکھیے بعد فتح ہونے اس طلسم کے مین سب کیفیت آپ کو دریافت کرونگا شاہزادہ یہ سنکر نہایت خوش ہوا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک چوبدار نے آکے جوگی جیپال سے کہا کہ آپکو موسیقار جادو نے بلایا ہے تشریف لیچلیے جوگی نے کہا تم چلو ہم بھی آتے ہین چوبدار تو وہان سے واپس ہوا جوگی نے شاہزادے سے عرض کی کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین اُس کافر کے پاس تھوڑی دیر کے واسطے چلا جاؤن میرا جانا مناسب وقت بھی ہے کہ اُسکا عندیا معلوم ہوجائیگا دیکھون اب بھیا کیا کہتا ہے وہ جو کچھ اچھی طرح سے دریافت کرونگا آپ سے آکر عرض کرونگا تو گستاخی تو ہے لیکن مناسب وقت تصور کرکے جاتا ہون ابھی آتا ہون جب تک نرگس شوخ چشم سے باتین کیجیے آپکا دل بہلا جائیگی اور آپکی ہم مذاق بھی ہین انکو بھی لعل بن مرجان کا خیال ہے بڑا ملال ہے جب سے محو تنہا بیٹھی رہتی ہین کسی سے بات نہین کرتی ہین اب آپ اُن سے باتین کیجیے تشفی دیجیے شاہزادے نے فرمایا آپ بخاطر بیٹھتی ہین تو خیر نرگس شوخ چشم نے آپ کا کیا نقصان کیا ہے جو آپ نے اُن کو یہ خلعت دیا جوگی ہنسکر چلا گیا خادمون سے تاکید کر گیا کہ خبردار حکم شاہزادے کا نہ ٹالنا مثل میرے بلکہ مجھ سے بڑھ کے جاننا تم میرے تابعدار ہو اور مین شاہزادے کا غلام بدن بندہ بے دام ہون خادمون نے عرض کی حضور جو کچھ شاہزادہ والا قدر فرمائینگے ہم آنکھون سے بجا لائینگے آپ تشریف لے جایئے تردد نہ فرمایئے جوگی چند چیلے ساتھ لیکے موسیقار کے دربار مین آیا موسیقار نے جو جوگی

جھپال کو آتے ہوئے دیکھا تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا مسند کی طرف اشارہ کیا چیلون نے مرگ چھالا مسند پر بچھوایا
جوگی بیٹھا موسیقار نے مزاج پوچھا کہا اسوقت آپ کیا کر رہے تھے جوگی نے کہا بابا اپنے ایک دوست صادق
یار موافق سے باتین کر رہا تھا تمھارے ملازم نے جا کر خبر دی یہان چلا آیا کیون تمنے اسوقت کیون بلایا ہے
موسیقار جادو نے کہا مین نے دو وجہون سے آپکو اسوقت تکلیف دی اول تو یہ ہے کہ اسوقت صحبت عیش و نشاط
یہان برپا ہے گانا شروع ہوگا دور شراب ہوگا آپ کی شرکت ضرور تھی جوگی نے ہنس کے جواب دیا کہ بابا ہمکو شراب
و کباب سے کیا کام اور گانا سننے سے کیا علاقہ ہم فقیر تارک الدنیا ہر وقت نشۂ قناعت سے مست رہتے ہیں
اور گانا سننا تو دنیا دارون کا کام ہے مین ناحق تکلیف دی اپنی صحبت بے مزہ کی موسیقار نے کہا واہ آپ کی
تشریف آوری ہم لوگون کا باعث فخر ہے اور یہ راگ رنگ تو یہان روز رہتا ہے اسوقت آپ نے عنایت فرمائی
ہے سب سے زیادہ ہملوگون کو حظ ملیگا اور خاص مدعا میرا یہ تھا کہ جس واسطے مین نے آپکو خاص آپ کے
شہر سے یہان بلایا ہے یعنے برائے صلاح قتل طلسم کشا بلایا ہے لہذا اب آپ کیا فرماتے ہین طلسم مین یہ قید ہے کہ
جو کوئی دعوے طلسم کشائی کر کے آئے وہ اندر طلسم کے گردن نہ مارا جائے اگر اسکا خون زمین طلسم پر گریگا تمام
طلسم مین آگ لگ جائیگی کچھ بن نہ آئیگی مین نے یہ تجویز کیا تھا کہ طلسم سے باہر بھیجکر قتل کرون لیکن دوسری شرط
کے خلاف ہوا جاتا ہے وہ شرط یہ ہے کہ اگر طلسم کشا گرفتار ہو تو اُسے دو برس تک قید رکھین بعد دو برس کے
اُسکے قتل کرنے کا اختیار ہے اب آپ کیا فرماتے ہین اور مجھے زندہ رہنا طلسم کشا کا ناگوار ہے ویسا نہو کہ کوئی آفت
پھر برپا ہو یہ لوگ مسلمان ہین انکی مدد غیب سے ہوتی ہے جوگی نے جواب دیا کہ موسیقار میرے نزدیک تو قتل
کرنا طلسم کشا کا کسی طرح مناسب وقت نہین ہے سب سے بہتر یہ ہے کہ قید طلسم کشا کو پاس تاریک چہار چشم
کے روانہ کرو وہ جب اسکو ملاحظہ فرمائینگے تمھاری عزت بڑھ جائیگی جو مناسب جانینگے وہ کرینگے اور مجھے بھی تم سے ایک
بات ضروری دریافت کرنا منظور تھی مگر خلوت مین کہونگا موسیقار نے اسیوقت سب کو ہٹا دیا خلوت ہو گیا جھپال
نے پوچھا کہ تمنے جو لوح طلسمی پائی تو کس کو دی موسیقار نے جواب دیا کہ مین نے لوح کسی کو نہین دی اپنے
پاس رکھی اسوقت بھی میری جھولی مین موجود ہے یہ کہہ کے لوح اور مہرہ اور بازو بند سلیمانی جوگی کو دکھایا جھپال
کے جی مین یہی آیا کہ لوح اس سے اسیوقت چھین لون مگر پھر سوچا کہ اسوقت اس پر سحر تاثیر نہ کریگا اگر مین
نے لوح لینے کا قصد کیا اور اس نے اپنے ملازمون کو بلا لیا تو سب ملکر مجھپر حملہ آور ہونگے مین سحر نہ کر سکونگا
قباحت ہوگی یہ سوچ کے خاموش ہو رہا صرف اتنا تو کہا کہ اس لوح کو اچھی طرح رکھنا کسی وقت اپنے پاس سے
جدا نہ کرنا اور اپنے تئین مکر سے بچانا کسی کے دام مکر مین نہ پھنس جانا موسیقار نے کہا آپ خاطر جمع رکھین
مجھے کوئی مکر نہین کر سکتا ہے عیار کی تو مجال نہین کہ میرے سامنے آئے فوراً رنگ و روغن اُڑ جاتا ہے اصلی نقشہ
رہ جاتا ہے آپکی عنایت سے سحر مین اسوقت کوئی میرا جواب دینے والا نہین ہے خود تاریک چہار چشم باوجودیکہ
خداوند ہین مگر مجھکو بہت مانتے ہین اپنا قوت بازو جانتے ہین بارہا وہان ساحرون سے مقابلے ہونے کتنی
مرتبہ میرے امتحان لئے گئے مگر جب کوئی میرے مقابلے مین آیا ذلت اُٹھائے گیا جمشید ثانی جو اب مسلمانون
کا شریک ہو گیا ہے بہت بڑا ساحر زبردست ہے لیکن مجھے اُستاد کہتا ہے میرے سامنے آج تک سحر نہین کیا جوگی
دل مین اس کی باتون پر ہنستا ہے کہ لعل بن مرجان نے اسکو اچھا احمق بنایا اُن کا رنگ و روغن
اس کی ساحری نے نہ اُڑایا اگر اسکو یہ تدبیر نہ کرنا ہوتی تو اب تک وہ اُنکی خبر لے چکا ہوتا مگر مصلحتاً

اسکی باتون پر ہان ہان کرتا جاتا ہی جب یہ بہت خوب اپنی تعریفین کریگا تو پھر اُسنے کہا ای جوگی صاحب اب آپکی کیا رائے ہی
اب طلسم کشا کو کیونکر قتل کرنا چاہیے جوگی نے کہا ای موسیقار جادو تمہین اختیار ہی جب شرایط طلسم کے خلاف ہی تو
مین رائے نہین دیسکتا موسیقار نے کہا یہی بہتر ہو کہ ایک روز مقرر کیا جائے کہ تمام رعایا کو بھی اطلاع ہوجائے سر حد طلسم سے باہر نکل
چلین وہان چلکر طلسم کشا کو قتل کرین جوگی نے کہا آپ کو اختیار ہی جسدن خوشی ہو اُس روز قتل کیجیے ایک دن
موسیقار بدکردار نے مقرر کیا ہرکارون کو بلا کے حکم دیا کہ تمام شہر مین اس بات کی خبر کردو کہ فلان روز طلسم کشا
قتل کیا جائیگا اور جشن عام ہوگا سبکو اُس روز حاضر ہوکر شریک خوشی ہونا ضرور ہی اور جو اُس روز آئیگا سرکار سے کچھ انعام
بھی پائیگا ہرکارے یہ خبر سنکر روانہ ہوئے جوگی جیپال بھی موسیقار سے رخصت ہوا موسیقار خود دور تک
پہونچانے آیا جوگی دروازے کے باہر نکل آیا موسیقار واپس گیا جوگی جیپال یہان جو آیا شاہزادے کو بیدار
پایا آپسمین باتین ہونے لگین شاہزادے نے پوچھا جوگی صاحب آپ کو موسیقار نے کیون بلایا تھا کیا باتین
ہوئین شاہزادے سے جوگی نے عرض کی ای شہنشاہ اُس کے دماغ مین خلل واقع ہی خود ہی کہتا ہی کہ قتل
طلسم کشا اندر حد طلسم و میعاد طلسم سے باعث بربادی عجائبات ہی اور پھر خود ہی کہتا ہی کہ مین طلسم کشا
کو ضرور قتل کرونگا زندہ نہ چھوڑونگا کیسے بزدل ہین خوف ذات طلسم کشا سے ہین ان لوگون کی مذہب سے
پیدا ہوتی ہی مبادا طلسم کشا رہا ہوجائے اور آفت برپا کردے میرے در پے قتل ہو تو مجھے پھر مشکل پڑیگی
اس سے بہتر یہ ہی کہ مین قتل ہی کروا ڈالون یہ سوچ کے ایک روز معین کیا ہی ہرکارون سے کہا ہی کہ جاکر ہر ایک
رئیس و امیر و شریف کو اطلاع دو اور باقی تمام شہر مین منادی ہوجائے کہ سب فلان روز ضرور شریک
ہون شاہزادے نے فرمایا ای جیپال نیک خصال عجب دل لگی ہوگی اگر تمہارے نزدیک مناسب ہو تو مین
بھی اس تماشے کے دیکھنے کو چلون جوگی نے کہا آپکو اختیار ہی تشریف لے چلیے گا مگر ای شاہزادہ والاقدر مین
یہ بہت حیران ہون کہ جسوقت قیدخانے مین جائینگے تو وہان کیا پائینگے شہنشاہ نے مسکرا کے کہا جوگی صاحب
آپ ملاحظہ فرمائیگا کہ ایک جوان میری ہی صورت کا میدان خونی مین آئیگا نہ منہ سے بول سکیگا نہ ہاتھ پانون
مین حرکت ہوگی اسکو قتل کرینگے عجب تماشا ہوگا جوگی نے گھبرا کے کہا ای شہنشاہ اسکی کیا وجہ شاہزادے نے
جواب دیا کہ جسوقت لعل بن مرجان نے مجھے رہا کیا تھا ایک قیدی کو میری صورت بناکر اور وہی سب
قید آہن پہناکر گلے مین گیند عیاری کا ٹھونس کے دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کر اسی قعر عمیق مین ڈال کے
چلا آیا تھا وہ اُسی حالت سے اُسوقت تک وہان پڑا ہوگا جب لوگ قیدخانے مین جائینگے اسی کو لے آئینگے
اپنے دل کا حوصلہ نکالینگے جوگی بہت ہنسا کہا لعل بن مرجان بھی بڑا چالاک ہی کیا کمال کیا آپ کی
صورت کسی کو وہان بناکر چھوڑ دیا یہان تو یہ باتین ہورہی ہین اور موسیقار اپنی بارہ دری مین بیٹھا ہوا شراب
پی رہا ہی ایک روز قتل طلسم کشا اُس نے مقرر کیا سب کو اُس روز بلایا ہی اسکو بڑی خوشی پیدا ہوئی ہی

### مگر اب کیفیت مختصر لعل بن مرجان کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ جوگی جیپال وغیرہ سے رخصت ہوکے چلا تو بہت دور جاکے ایک صحرا مین پہونچا دیکھا تمام درخت صحرا
کے جلے ہوئے نظر آتے ہین زمین سیاہ ہو رہی انتہائی گرم ہی لعل بن مرجان حیران ہوا کہ اس جنگل مین آگ
کیونکر لگی اور کس نے لگائی اور پھر کیونکر کم ہوگئی اسی تعجب مین لعل بن مرجان حیران و پریشان چلا جاتا تھا کہ ایک
طرف سے آوازین مہیب آنے لگین لعل ایک غار مین جاکر پوشیدہ ہوگیا مگر بہت ہوشیاری سے اُس غار مین چھپا

ہو حلقہ کمند کے درست ہین نیت یہ ہو کہ اگر کوئی بہانتک آئے چھانک کے دیکھے تو حلقے کمند کے ماردون کھینچنے نہ دون حباب مار کے بیہوش کردون گرتے گرتے خنجر ماردون فیصلہ کردون یہ خیال کررہا تھا کہ لعل بن مرجان نے دیکھا ایک مرد قوی الجثہ عجیب الخلقت فیل بلند پر سوار ہاتھ مین ایک گرز گران لیئے ہوئے ہاتھی کو دوڑاتا ہوا چلا آتا ہو لعل بن مرجان نے جو اس کے قد وقامت کو دیکھا مانند بید کانپنے لگا وہ فیل سوار قریب اُس غار کے آیا فیل سے اُتر کے بیٹھا پھر اسباب سحر جھولی سے نکالا سحر کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین ابر آسمان پر آیا پانی برسنے لگا اس زور سے مینھ برسا کہ جل تھل بھر گئے وہ جو زمین کی سیاہی تھی دفع ہوئی درخت جو جلے ہوئے معلوم ہوتے تھے ہرے نظر آنے لگے یا تو زمین انتہا درجہ گرم تھی یا خنکی زمین کی اس درجہ بڑھی کہ پاؤن رکھنا ناگوار ہوا سردی اسقدر ترقی پذیر ہوئی کہ دانت سے دانت بجنے لگے تھوڑی دیر مین وہ سردی بھی دفع ہوئی ہوائے معتدل چلنے لگی جنگل نمونہ گلشن بن گیا گویا بہار آگئی لعل بن مرجان حیران ہوگیا کہ یہ کیا معرکہ ہو مگر بہار کو دیکھ کے بہت خوش ہورہا تھا کہ یکایک پھر ہوائے گرم چلی پھول درختون کے مرجھانے لگے وہ فیل سوار اپنے فیل پر سوار ہوا لعل بن مرجان نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بلند بالا ایک اژدھے پر سوار ہو اژدھا منھ سے شعلے چھوڑتا ہوا چلا آتا ہو جو چیز سامنے آتی ہو اُس کے منھ مین چلی جاتی ہو لعل بن مرجان بہت پریشان ہوا دل مین خیال کیا کہ اگر مین اُسکے سامنے آجاؤنگا تو زمین پر کیونکر ٹھیر سکونگا اُسکے دہن مین چلا جاؤنگا بے موت مرجاؤنگا یہ خیال کرتا تھا کہ وہ اژدر قریب آگیا دم جو کھینچا تو جو کچھ خس وخاشاک وہان تھا اُسکے منھ مین چلا گیا لعل بن مرجان کب سنبھل سکتا ہو یہ بھی لقمۂ دہن اژدر ہوگیا لعل بن مرجان بیہوش ہوا کیونکہ یقین موت اسکو ہوگیا تھا مگر تھوڑی دیر کے بعد لعل بن مرجان کو ہوش جو آیا اپنے کو ایک اور صحرا مین پایا خیال جو کیا تو معلوم ہوا وہی صحرا ہو جس کا پتہ جوگی جیپال نے دیا تھا دیکھا بہت سے طاؤس درختون پر بیٹھے ہین اور کوئی طائر نظر نہین آتا صرف طاؤس ہی طاؤس دکھائی دیتے ہین لعل بن مرجان بہت خوش ہوا اور اُس طاؤس کا منتظر ہوکر بیٹھا دیکھا سامنے ایک چاردیواری بھی پتھر کی معلوم ہوتی ہو لعل بہت حیران ہو کہ مین تو دہن اژدر مین چلا گیا تھا اس صحرا مین کیونکر آگیا یہ کیا معاملہ ہو مین جاگتا ہون یا خواب دیکھ رہا ہون پھر خیال کرتا ہو کہ مقدمہ طلسم تو یہی کیا ہوا جہان اور سب عجائبات ہین وہان ایک یہ بھی واقعہ عجیب تھا پھر خیال کرتا ہو کہ آخر اُس فیل سوار نے بہار اس صحرا مین کیون بنائی اور اژدر سوار نے آکے اُس بہار کو مٹا کیون دیا ایسے خیال کررہا ہو کہ یکایک سب طاؤس ایک جانب چلے لعل سمجھا کہ اب وہ طاؤس بزرگ آتا ہوگا یہ سوچ رہا تھا کہ دیکھا صحرا سے ایک طاؤس بہت بڑا لیکن نہایت حسین اور نئے انداز سے رقص کرتا ہوا پیدا ہوا سب طاؤسون نے گرد اُسکے حلقہ کیا وہ رقص کنان طرف اس چاردیواری کے چلا لعل بن مرجان بھی اسکے پیچھے پیچھے پوشیدہ ہوتا ہوا روانہ ہوا جب وہ طاؤس قریب اُس چاردیواری کے پہونچ گیا تو اُڑ کے اندر اُس چاردیواری کے چلا سب طاؤس پر پھیلا کر باہر رہ گئے لعل بن مرجان نے دیکھا کہ دیوارین بہت اونچی ہین کسی طرح جانا ممکن نہین ہو دن ہو پوشیدہ بھی نہین ہو سکتے اگر شب ہوتی تو کمند مار کے چڑھ جاتے یہ خیال کرکے چارون طرف پھرنے لگا ایکجانب دیکھا کہ دیوار تھوڑی ٹوٹی ہوئی ہو لعل بن مرجان اُس راہ سے اندر آیا عجب مقام پایا دیکھا سب

پتھر کا مکان ہو پتھر کے درخت ہیں پتھر کے آدمی ہیں پتھر کے جانور کل چیزیں پتھر کی ہیں لعل بن مرجان یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہو دیکھا سامنے بارہ دری بنی ہو اس میں حسینان عالم کا مجمع ہو لیکن سب پتھر کے ہیں لعل بن مرجان بہت حیران ہوا کہ یا الٰہی یہ سب پتھر کے کیوں بن گئے پھر خیال کیا کہ ابھی طاؤس یہاں آیا تھا وہ کہاں ہو طاؤس کو چار جانب دیکھنے لگا لیکن پتہ نہ پایا اور زیادہ حیران ہوا بیچ میں ایک نہر بے آب بہتی تھی وہاں آکر کنارے نہر کے بیٹھا خیال کر رہا تھا کہ جوگی جیپال نے مجھے یہاں ناحق بھیجا یہاں تو کچھ بھی نہیں ہو سب پتھر کی تصویریں رکھی ہیں کہ ان میں سے ایک تصویر لیجاؤں جوگی صاحب کو لے جا کر دوں دل میں یہ کہ رہا تھا کہ ایک تصویر کھینچی لعل بن مرجان نے دیکھا اس تصویر میں سے ایک طائر پیدا ہوا اور قریب لعل بن مرجان نے آئے چاہا کہ اپنی منقار میں اٹھا لیجاوے لعل بن مرجان نے حلقے کمند کے مارے طائر کو اسیر کیا خنجر کو نکال کے بے اندیشہ انجام خنجر مار دیا اس طائر کے مرتے ہی ایک شور و غل پیدا ہوا سب تصویریں متحرک ہوئیں صدائیں مہیب آنے لگیں اندھیرا ہو گیا لعل بن مرجان نہر کے قریب تو کھڑا ہی تھا پاؤں پھسل گیا نہر میں گرا نہر میں پانی نہ تھا مگر لعل بن مرجان کو معلوم ہوا کہ میں پانی میں گرا بہت چاہا سنبھلوں مگر رک نہ سکا ایک طرف بہتا ہوا چلا تاریکی چھائی ہوئی تھی کہ دکھائی نہیں دیتا تھا لعل بن مرجان بہت پریشان ہو کہ میں کس آفت میں مبتلا ہوا ہوں الٰہی خیر کرنا کہ ایکبار پانی نے چکر کھایا لعل بن مرجان نے سنبھلنا چاہا نہ سنبھل سکا غرق ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد پاؤں زمین سے آشنا ہوئے لعل بن مرجان نے گھبرا کے آنکھیں کھولیں دیکھا میں اسی صحرا میں کھڑا ہوں جہاں سے اژدہے کے منہ میں چلا گیا تھا حیران ہوا کہ یہ کیا سانحہ گذرا دیکھا دشت تپ رہا ہو درخت جلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں لعل بن مرجان ایک سمت کو راہی ہوا دیکھا ایک طرف سے سنانے کی آواز آتی ہو لعل بن مرجان ایک درخت پر چڑھ گیا دل میں کہ رہا ہو کہ یا الٰہی خیر کرنا یہ کیا آفت آتی ہو یہ خیال کر رہا تھا کہ دیکھا وہی فیل سوار آیا اسی طرح اس نے مینہ برسایا درخت ہرے ہوئے ہوائے سرد چلی دشت میں بہار آئی کہ یکایک پھر ہوائے گرم چلی دیکھا وہی اژدر سوار آیا سب بہار کو برباد کیا اژدر نے دم کھینچا لعل بن مرجان پھر اژدر کے منہ میں چلا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد اپنے کو پھر اسی جنگل میں پایا لعل بہت گھبرایا اسی طرح تین بار لعل بن مرجان وہاں گیا اور پلٹا پھر اسی صحرا میں آیا جب بہت مجبور ہوا تو اس نے خیال کیا کہ اب یہاں سے واپس چلوں جوگی جیپال سے کل کیفیت بیان کروں جیسی وہ رائے دیں وہ کیا جائے یہ سوچ کے وہاں سے چلا تھوڑی دور چلے دیکھا کہ ایک دیوار عالیشان پتھر کی بنی ہوئی ہو آگے راستہ نہیں معلوم ہوتا ہو لعل بن مرجان نے بہت افسوس کیا خیال ہوا کہ اب تمام عمر اسی صحرا میں بسر ہو گی کہ یہاں سے وہاں جائینگے اور وہاں سے یہاں آئینگے اگر کسی روز کچھ زیادہ ادبار آئیگا کوئی ساحر پکڑ لے جائیگا زندگی دشوار ہو جائیگی یہ خیال جو آیا تو اس دیوار کے نیچے بیٹھ کے رونے لگا اثنائے گریہ میں یاد آیا کہ ایک انگشتری جو جوگی صاحب نے عطا کی تھی اور کہدیا تھا کہ جب کوئی مشکل درپیش ہو تو اس انگوٹھی کو نکال جو اسم اس میں تحریر ہو اس کو پڑھنا لعل نے جلدی سے اس انگوٹھی کو دیکھا اس میں ایک اسم لکھا تھا لعل بن مرجان نے اس اسم کو ورد زبان کیا دیکھا ایک طائر ہفت رنگ آیا اور قریب لعل بن مرجان کے آکر گویا ہوا اور کہا کہ ای لعل بن مرجان

کیون مجھے بلایا ہی کونسی مشکل درپیش ہی لعل بن مرجان نے کہا مین دشت طاؤسان مین جاونگا لیکن وہان سے بے اپنا کام کیے نہین آونگا اگر یہ امر ممکن ہو تو مجھے پاس جوگی جیپال کے پہونچا طائر نے کہا ای لعل بن مرجان تم خوف نہ کرو ہم تمکو دشت طاؤسان مین ابھی پہونچا دینگے اور کام بھی تمھارا ہوجائیگا اتنے ہی سے عجائبات مین تم گھبرا گئے ابھی تو بڑی بڑی باتین ظہور پذیر ہونگی ایسا نہ گھبرایا کرو ہر حال مین خدا کو قادر و توانا جانا کرو لعل بن مرجان نے کہا ای طائر مین گھبرایا نہین ہون بلکہ مجھے یہ خیال یہ ہی کہ نہین معلوم شاہزادہ گوہر کلاہ پر کیا گذری لوح ملی یا نہین ملی کچھ فساد تو نہین برپا ہوا یہ خیالات مجھے جس وقت آتے ہین طبیعت بہت پریشان ہوجاتی ہی لعل بن مرجان نے شہنشاہ وغیرہ کا ذکر کیا تو یاد ملکہ نرگس شوخ چشم کی آگئی اور زیادہ حواس باختہ ہوگئے ایک آہ کر کے کلیجہ تھام لیا دل جو زیادہ بیقرار ہوا آنسو آنکھون سے بہنے لگے دل تڑپنے لگا تصویر خیالی ملکہ نرگس شوخ چشم کی پیش نگاہ دل مین سوزش لب پر آہ زیادہ بیقراری ہو بڑھی یہ اشعار حسب حال زبان سے بیساختہ نکل گئے نظم

مرا انگشت بر لب گیر کز دود [illegible] را
بزیر تیغ گاہی دیدہ باشی نیم [illegible] را
دلا ای بے بیسان [illegible]
اگر بلبل خود رو در خون خندان [illegible] مانی را
بترس از روز محشر و در سر ناگی بگذر
چہ پروا گر تو خواہی مرد بے پروا جوانی را
بیا و بند گیچی ہا ادمی می ندم از خود
اگر بینی تجھے با تجلوت دلستانی را
ز قتل زخمی سکین محبین بر خود جبین بردم

نگہ از یک نالہ بر ہم میزنم رنگ بہانے را
بہ یادی کہ بوے گل گران جلوہش آید
ز بے قسمت اگر بر ہم روزی آشنائے را
جدا از صبح روییت شب سان عمر بسیار نیم
کشش بحیرم چون ان نیم جانی ناتوانی را
اگر از چشمت افتادیم دگر خواہیم در جب
کسے چون یکشد ر بیرجا نکتہ دانی را
گر از حال عالم باری خبر ہم کس نیلن
چہ شد گر گشتہ بے ہیچ چون افتاد نوانی را

چہ ای پرسی ز مردم حال چون تو تاب توانے را
کرم بگوید پیام بلبل آتش دہانے را
اگر مالی کسی بر شیشہ دو روز چون شب
بیا تماشاے رو دیگر سوز آزردہ جانے را
چہ حاصل لاف عشق ای دل چو سعد اظہار بے تابی
سزائے تا کرم ما دادیم چو تو بد گمانی را
بہ بیند اضطراب ما این شوخی و [illegible]
ز کویش نیز ما مردیم تیغ خون چکانی را

لعل بن مرجان کو جو طائر نے اس درجہ بیقرار پایا کہا ای لعل بن مرجان بیتابی کو ایسے مقام پر کام نہ دو اپنی آنکھین بند کرو میری پیٹھ پر سوار ہو مین تمہین سرحد صحراے طاؤسان مین پہونچا دونگا وہان سے تم چلے جانا لعل بن مرجان اس طائر ہفت رنگ کی پشت پر سوار ہوا طائر اڑا تھوڑی دیر کے بعد کہا ای لعل بن مرجان آنکھین کھول دو لعل بن مرجان نے جو آنکھین کھولین اپنے کو ایک پہاڑ کے قریب پایا گھبرا کے طائر سے پوچھا اب مین کس طرف جاؤن طائر نے راستہ بتایا اور کہا ای لعل بن مرجان بہت ہوشیاری سے جانا کسی کے مکر مین نہ پھنسنا زیادہ لالچ نہ کرنا عجائبات کو دیکھکر گھبرا نہ جانا جو چیز نظر آئے اُس کی طرف زیادہ خیال نہ کرنا اپنی راہ چلے جانا تھوڑے عرصے مین صحراے طاؤسان مین پہونچ جاؤگے جس طرح جوگی جیپال نے تعلیم کیا ہی اُسی طرح سب کام کرنا بلکہ کچھ اپنی طرف سے اضافہ کرنا اگر کسی کے فریب مین نہ آوگے تو صحیح و سلامت اپنا کام کر جاؤگے طائر تو یہ کہکر اڑ گیا لعل بن مرجان جدھر طائر نے کہا تھا اُسی طرف روانہ ہوا آگے جاکے پہاڑ ملا لعل بن مرجان اس پہاڑ پر چڑھا بہت دور تک راستہ طے کرتا ہوا چلا گیا یہان تک کہ شام ہوگئی لعل بن مرجان بہت تھک گیا تھا خیال کیا کہ رات بھی ہوگئی ہی ٹھہر جانا ضرور ہی ایسا نہو کہ کوئی جادوگر پہاڑ سے نکلکر گزند پہونچائے یہ سوچ کر جاے امن تجویز کرنے لگا دیکھا سامنے ایک درہ معلوم ہوتا ہی

لعل بن مرجان وہان سے چلا جب قریب درہ کے پہونچا خوب غور سے دیکھا تو وہی جگہ ہی جہان سے
پہاڑ پر چڑھا تھا لعل بن مرجان نے بہت افسوس کیا کہ آج دن بھر کی محنت رائگان ہوئی اب کل بہت
خیال سے چلینگے یہ شب کو اسی درہ مین بیٹھ رہا رات بھر بسر کردی صبح وہان سے پھر چلا مگر اب خوب راہ
کا خیال کرتا جاتا ہو دن بھر لعل بن مرجان نے راہ طے کی شب کو پھر اُسی مقام پر آکے پہونچا جہان سے
چلا تھا لعل بن مرجان کو بڑا صدمہ ہوا اور ہمت جاتی رہی مگر دوسرے روز پھر آمادہ سفر ہوا اسیطور
سے تین روز تک لعل بن مرجان نے چلنے کی ہمت کی مگر شب کو وہین آکر پہونچا کہ جہان سے روانہ ہوا
تھا تیسرے روز اُس نے انگشتری کو نکالا دیکھا کہ ایک اسم تحریر ہی اُس کو ورد زبان کیا ایک مرد ضعیف
سامنے [illegible] آیا اور کہا کہ ای لعل بن مرجان تم نے ہمین کیون طلب کیا ہی لعل بن مرجان نے سب کیفیت
بیان کی پیر مرد نے کہا ای لعل بن مرجان نہ گھبراؤ ہم تمھین ابھی پہونچا دیتے ہین لعل بن مرجان
نے کہا بہت مناسب ہی پھر پیر مرد نے ایک چادر سفید کمر سے کھولی اور لعل کو دیکے کہا کہ ای لعل بن
مرجان تم اس چادر کو اوڑھ لو کوئی عضو کھلا نہ رہے لعل بن مرجان نے اُس چادر کو اوڑھ لیا
پھر پیر مرد نے کہا کچھ دکھائی دیتا ہی لعل بن مرجان نے کہا اب کچھ نہین معلوم ہوتا پیر مرد نے
کہا چادر اُتار ڈالو لعل بن مرجان نے چادر اُتار ڈالی دیکھا مین اُسی صحرا مین ہون جہان سے طاؤس
کے ساتھ [illegible] رہ گیا تھا وہ پیر مرد چادر لیکر غائب ہوگئے لعل بن مرجان اُس طاؤس
کی تلاش [illegible] آخر ہوا تو حسب معمول وہ طاؤس ہمراہ رقص کنان پیدا ہوا سب طاؤسان
ہمراہ [illegible] بن مرجان اُسکے ہمراہ ہوا طاؤس چاردیواری کے اندر گیا لعل بن مرجان تو
راہ [illegible] چاردیواری کے اندر گیا اُسی طرح سے سب کارخانہ رنگین پایا لعل نے
اور کچھ [illegible] طاؤس کے انتظار مین بیٹھا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو ایک تصویر ٹوٹی اور
وہ طاؤس رقص کنان اُس تصویر سے نکلا لعل بن مرجان نے چاہا کہ مین بھی اسی طاؤس کے ہمراہ
اُس چاردیواری [illegible] چلون مگر یہ خیال آیا کہ جوگی جیپال نے کہا تھا کہ اُس چاردیواری کے اندر
سے ایک [illegible] ہوگی جس کا مثل و نظیر ممکن نہین ہی وہ کیا چیز ہی لعل بن مرجان
[illegible] نکل کے چلا اس وقت لعل بن مرجان نے یہ خیال کیا کہ پہلے طاؤس
کی خبر لینا چاہیے اُسکے بعد جیسا ہوگا دیکھا جائیگا یہ سوچ کے طاؤس کے پیچھے چلا باہر آکے کمند طاؤس پر
ماری حلقہ کمند کے طاؤس کے گلے مین پڑے جھٹکا دیا طاؤس زمین پر گرا یہ واقعہ جو طاؤسان صحرا نے
دیکھا سب دوڑ کے لعل بن مرجان کے لپٹ گئے کوئی بازو مارتا تھا کوئی منقار سے زخمی کرتا تھا
مگر لعل بن مرجان نے کسی کی بھی جانب نہ دیکھا جیسے ہی طاؤس گرا لعل بن مرجان نے خنجر نکال
کے اُس کی گردن پر پھیر دیا لعل بن مرجان نے خوب خنجر اُسکے خون مین آلودہ کیا اس کے ذبح
ہوتے ہی جسقدر طاؤس لعل بن مرجان کے گرد جمع تھے سب اشجار صحرا سے سر ٹکرانے لگے تڑپ
تڑپ کے سب نے جان دیدی اب لعل بن مرجان نے پلٹ کے چاردیواری کی جانب دیکھا وہان کا
عجیب نقشہ پایا دیکھا دیوارین گر گئی ہین سب تصویرین ٹوٹ گئی ہین لعل بن مرجان اندر آیا دیکھا
اُس باغ کی عجیب حالت ہوگئی ہی یا تو پتھر مین نقش و نگار کا لطف تھا کچی کاری کی زیبائی معلوم ہوتی

تھی یا اب ہر مقام پر خاک کے ڈھیر ہیں لعل بن مرجان نے کہا کہ جوگی جیپال نے مجھسے دل لگی
کی تھی یہاں سوائے خاک کے اور کیا ہے یہ باتیں دل سے کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک چاہ عمیق تعمیر
کا بنا ہوا ہی چاروں طرف زنجیریں پڑی ہیں لعل بن مرجان اُس کنوئیں کے قریب آیا دیکھا کنوئیں
کے اندر روشنی معلوم ہوتی ہی جس سے نظر کی تو کچھ درخت معلوم ہوئے لعل بن مرجان ایک زنجیر
پکڑ کے اُس کنوئیں میں اُتر دیکھا یہاں بہت سے آدمی جلے پڑے ہیں بیچ میں ایک بنگلہ سنگ سرخ
کا باقی ہی اور سب عمارتیں گری پڑی ہیں لعل بن مرجان اُس بنگلے کے قریب آیا دروازے کو مقفل
پایا قفل کو کاٹا دروازے کو کھول کر اندر آیا دیکھا بنگلے کے اندر ایک تخت جواہر نگار ہی اُسپر
ایک تاج اور ایک تلوار ایک سپر اور ایک مسند ونچی طلائی جواہر نگار اسکے علاوہ کچھ اور اسباب
زینت وہاں رکھا ہی جواہرات بیش قیمت کا ایک طرف انبار ہی لعل بن مرجان نے سب
کا پشتارہ باندھا جلدی میں مسند ونچی کو کھول کے نہ دیکھا کہ اسمیں کیا ہی وہاں سے باہر آیا چاروں
طرف دیکھ بھال کے زنجیر کے ذریعہ سے چاہ کے اوپر آیا ایک سمت چلا کہ ذکر اسکا پھر کیا جائیگا

## اب ذرا موسیقار جادو کا عرض کیا جاتا ہی

کہ جب جوگی جیپال کو رخصت کیا اور بزم عیش و عشرت برپا ہوئی تو موسیقار جادو نے
بہمن سرخ چشم جادو [illegible] جوگی جیپال کو جس میں نے نہیں بیٹھنے دیا اور عوام لوگوں کو
بھی [illegible] اس وقت اُس نازنین کو لے آؤ بہمن سرخ چشم جادو
نے کہا جب اُسکو صرف یہاں بلانا ہی ہی تو میرے جانے کی کیا ضرورت ہی کسی اور ملازم کو روانہ فرما
دیجیے وہ جاکر اُسکو بلا لائے بلکہ نرگس شوخ چشم آپکی کنیز بھی وہیں ہی اُسکو مکان پر پہونچا دے
موسیقار جادو نے کہا ای بہمن سرخ چشم جادو نرگس شوخ چشم اپنی دختر کو یہاں کیوں
نہیں بلاتی ہو تھوڑی دیر ٹھہر کے چلی جائیں وہ بھی شریک صحبت ہوئے بہمن سرخ چشم نے کہا
حضور میرے بھی مالک ہیں اور اُسکے بھی مالک ہیں مگر میں نے آجتک اسکو کسی صحبت میں نہیں جانے
دیا آپس میں جو اکثر شادیاں ہوتی ہیں میں وہاں بھی اُسکو بمجبوری بھیجتی ہوں موسیقار جادو نے
کہا تمھیں اختیار ہی یہ کہکے ایک خادم کو بلایا کہا ہمارے باغ میں جاؤ اور وہاں سے ملکہ عالم کو لے آؤ
سامان سواری لیتے جانا بہمن سرخ چشم نے سب سے کہدیا کہ وہ باغ جو دریا کے کنارے ہی وہاں
جانا ملکہ اور نرگس شوخ چشم دونوں وہیں ہیں نرگس شوخ چشم کو تو میرے مکان پر پہونچا دینا اور
ملکہ کو یہاں لے آنا ملازم سواری لیکر روانہ ہوئے یہاں موسیقار جادو انتظار کرنے لگا کبھی گھبرا کر
بہمن سرخ چشم جادو سے کہتا ہی کہ اب ملکہ آتی ہوگی آج میں اپنا حوصلہ تو نکال لوں پھر عقد بھی ہو جائیگا
بہمن سرخ چشم کہتی ہی آپ شوق سے آرزوئے دل نکالیے عقد کی کیا ضرورت ہی ایسی ایسی باتیں
ہو رہی تھیں کہ ایکبار ملازم جو ملکہ کو لینے گئے تھے در دولت پر حاضر ہوئے اپنی اطلاع کرائی موسیقار
نے اندر بلایا ملازموں سے پوچھا سواری کہاں ہی سب نے عرض کی حضور ہم لوگ باغ میں گئے
سب مکانات جو باغ میں بنے ہیں اُسکے گرد و نواح تلاش کیا مگر ملکہ عالم کو نہ پایا اور نہ نرگس شوخ چشم
کو دیکھا بہمن سرخ چشم نے کہا نرگس شوخ چشم ملکہ عالم کو اپنے ساتھ مکان پر نہ لے گئی ہوں وہاں

جاکر دیکھو ملازم وہان بھی گئے تھوڑی دیر مین پلٹ کے آئے موسیقار جادو اور بہمن سرخ چشم سے کہا
کہ حضور آپکے مکان پر بھی گئے وہان بھی کوئی نہین ہے اب جہان حکم حکم صادر فرمائین غلام جائین پلک کو
لائین موسیقار جادو نے جو یہ کیفیت سنی زدۂ غم سے عجب حالت ہوگئی قریب تھا کہ بیہوش ہوجائے تاب ضبط نہ
لایا مگر بہمن سرخ چشم جادو نے سمجھا کے کہا حضور صبر فرمائین ہمکو ملاحظہ فرمائین کہ اپنی بیٹی کے گم ہونے کی
کیفیت سنی ہے مگر دامن استقلال دست صبر سے نہین چھوٹا ہے جو کچھ ہوگا ظاہر ہوجائیگا موسیقار جادو
نے کہا اے بہمن سرخ چشم جادو مین کیونکر صبر کرون اور کس طرح اپنے دل کو بہلاؤن جب ایسا محبوب
یکتا بانی ناز و ادا یون چھوٹ جائے تو دل کو کیونکر قرار آئے اس وقت اس کی تصویر بے نظیر
میری آنکھون کے نیچے پھر گئی دل اور بیقرار ہوگیا ایک تو پہلے ہی مین اسکا والہ و شیدا تھا لیکن اسنوا اور زیادہ
ملال ہوا اور میرا یہ حال ہوا الکلم

امروز کو آن پری دارد تماشاے دگر
ہر شب نے تازہ ہر روز سوداے دگر
از بسکہ در چشم من دریاد آن سیب ذقن
اے من بلا گردان او کو سرو بالاے دگر
از من چہ قدر سرزد خطا کو ہر قسم غمزہ واش
کار میرم گر جز این دارم تمناے دگر
بگذار تا در کوے او در زق سگے باشد تنم

اے بردہ زلفش دل ز من باشور و غوغاے دگر
افتادہ جاے کشتۂ بسمل تپان جاے دگر
ای رست آن گل پیرہن با غیر در طرف چمن
بگریست اندر ہر چمن از موج دریاے دگر
ہر جان غیرت پیشہ ام مجتباے بیمان مکن
با غیر دارد ہر زمان ہر روز ایماے دگر
یکشب بیا بنشین بمن پیمانہ خود بہ من دہ
زخمی مکن مدفون مرا ہر خاک جاے دگر

حسب از جان حزین دارد تقاضاے دگر
دارد دل دیوانہ ام از زلف در دو آن پری
با ہم خنجر در کف دو در سر تمناے دگر
گیرم کہ گردم کو بکو اما چنین با کیز خو
ان بادہ پیمائی مکن با بادہ پیمائی دگر
خواہم کہ دین هجر و ستم چون تو سلطانے شوم
تا چند آری بر سرم ہر دم جفاہاے دگر

موسیقار جادو کو جو بہمن
نے اسقدر بیقرار پایا تشفی دی سمجھایا کہا حضور آپ اسقدر کیون بیتاب ہوتے ہین مین اسکا پتہ لگا دونگی
جہان ملے گی حضور مین حاضر کرونگی کیونکہ مجھے بھی تو بڑی فکر ہے نرگس شوخ چشم نہین معلوم کہان
گئی اور کیا ہوئی لیکن آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ مین کسقدر اپنے تئین سنبھالتی ہون مگر افسوس ہے کہ
آپ بہت بیتاب ہوئے جاتے ہین ذرا تو صبر فرمایئے بہمن سرخ چشم جادو نے جو ایسی باتین کین تو
موسیقار کے دل کو کچھ تسکین ہوئی مگر دو تین روز اس امر کا خیال رہا جب دو تین روز گذر گئے
اور یوم مقررہ قتل طلسم کشا قریب آیا یعنی ایک روز اور باقی رہا موسیقار جادو نے کہا تمام شہر
کو آئینہ بند کرو آرائش عمدہ طور سے ہو سب لوگ لباس مکلف پہنین دربار عام کی تیاری ہو ہم
طلسم کشا کو یہین قتل کرینگے دیکھین کیونکر طلسم مین آگ لگتی ہے یہ بھی بانیان طلسم نے ایک بات
کہدی بھلا طلسم کشا کے قتل سے آگ کیون لگنے لگی اور آفت کیون آنے لگی سب کہنے کی باتین ہین
بہمن سرخ چشم جادو نے کہا حضور جو بات ہے اُس کے خلاف کیون کیجیے موسیقار جادو نے کہا
اے بہمن سرخ چشم مابدولت کل امور اپنے نزدیک خوب سمجھتے ہین سب باتون کا خیال ہے کوئی امر
خلاف ہوگیا مجال ہے جو ہم کرینگے بہتر ہوگا تم ہمارے حکم کی تعمیل کرو ایسا نہ ہو کوئی بات رہ جائے تو کارپردازان
سلطنت پر بدنامی آئے بہمن سرخ چشم نے جو کچھ موسیقار جادو سے سنا تھا ویسا انتظام کیا دوسرے
روز ایک انبوہ کثیر و ہجوم غفیر مکان موسیقار کے سامنے ایک میدان وسیع تھا وہان مجتمع ہوا بہت
سے دوکاندار گئے ایک بہت بڑا میلہ قرار پایا موسیقار بدکردار لباس فاخرہ پہن کے تخت شاہی

پر بیٹھا تلوار کھینچ کے آگے رکھی جوگی جیپال کو بلایا ہرکارے نے آکے جوگی صاحب کو حکم سلطانی سنایا جوگی جیپال نے جواب دیا کہ تم چلو ہم آتے ہیں ہرکارہ وہاں سے واپس آیا جوگی جیپال نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو بلا کے کہا حضور تشریف لے چلیں یہ تماشا قابل دید ہے شہنشاہ گوہر کلاہ چلنے پر آمادہ ہوئے نرگس شوخ چشم نے کہا میں بھی چلونگی یہ سیر دیکھونگی جوگی جیپال نے دونوں کی صورتیں بدلیں اپنے ہمراہ لیا اور سب چیلوں کو ساتھ لیکر طرف دربار موسیقار جادو کے روانہ ہوا یہاں وہ وقت ہے کہ موسیقار جادو جوگی جیپال کا انتظار کر رہا ہے کہ لوگوں نے عرض کی حضور جوگی صاحب بڑے مجمع سے تشریف لاتے ہیں یہ خبر سنکر موسیقار جادو اپنی جگہ سے اٹھا کچھ دور بطور استقبال جوگی جیپال کے لینے کو آیا اور بڑے اعزاز سے تا بہ تخت لے گیا کہا حضور تخت پر تشریف رکھیں میں آپکے برابر کرسی پر حاضر رہونگا جوگی جیپال نے جواب دیا کہ بابا فقیروں کو بوریا تخت شاہی سے افضل ہے بجاے دوشالہ کمل ہے زمین ہمارا تخت ہے اور قناعت زر تار ہے بجاے چتر سر پر سایہ پروردگار ہے ہمیں تخت سے کیا علاقہ تخت تمھیں زیب ہے ہمارے واسطے یہ مرگ چھالا غنیمت ہے اسی سے ہماری وقعت ہے تم تخت پر بیٹھو ہم اپنے مرگ چھالے پر بیٹھتے ہیں موسیقار جادو نے بہت اصرار کیا مگر جوگی جیپال نے نہ مانا ایک طرف اپنا مرگ چھالا بچھایا شہنشاہ گوہر کلاہ کو کرسی پر بٹھایا نرگس شوخ چشم کو بھی بیٹھنے کی جگہ دی موسیقار جادو نے ان سب کی بہت خاطر کی جب جوگی جیپال باطمینان بیٹھ چکے اور سب لوگ بھی آگئے تو اُس وقت موسیقار جادو نے جوگی جیپال سے کہا اب اگر آپ اجازت دیں تو طلسم کشا کو بلواؤں جوگی جیپال نے کہا تمھیں اختیار ہے بلواؤ موسیقار جادو نے ہرکاروں سے کہا کہ داروغہ زندان خانہ کو بدولت کا حکم پہونچاؤ کہ طلسم کشا کو حاضر کریں اور جلاد بھی حاضر ہوں ہرکارے دوڑے طرف زندان خانہ کے اور حکم موسیقار جادو سے داروغہ کو مطلع کیا داروغہ تو منتظر ہی بیٹھا تھا فوراً قید خانے میں گیا اور وہاں سے طلسم کشائی نقلی بیٹھے جس کو لعل بن مرجان نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی صورت بنا دیا تھا لیکر نکلا ایک ادا بہ پر ڈال لیا اور فوراً موسیقار جادو کے پاس آیا موسیقار جادو نے داروغہ زندان خانہ و محافظ و نگہبان زندان خانہ سب کو خلعت ہاے فاخرہ دیے پھر جلاد کو طلب کیا جلاد فوراً حاضر ہوا موسیقار جادو نے جلاد سے کہا کہ طلسم کشا کو ابھی لیجا کر قتل کرو اور پکار کے آواز دو کہ جو ایسی خطا کریگا یعنے دعوے طلسم کشائی رکھتا ہوگا اُس کا بھی یہی حال ہوگا سب کو لازم ہے کہ بسر و چشم اطاعت خداوند تاریک چہار چشم میں مصروف رہیں اور خداوند کو خدائی مانیں جلاد کشاں کشاں اس اسیر کو میدان میں لایا حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ جو اس جرم کا مرتکب ہوگا اُسکا یہی حال ہوگا بہتر اسی میں ہے کہ خداوند تاریک چہار چشم کو خدائی مانو اور اُن کی اطاعت قبول کرو یہ کہہ کے تلوار کھینچ کے منتظر احکام کھڑا ہوا کہ ایک حکم آیا جلاد نے شلنگیں لگانا شروع کیا کلمات بے معنی ورد زبان تھے جب دوسرا حکم آیا جلاد نے پینترا بدلا تلوار اونچی کر کے درست کھڑا ہوا کہ تیسرا حکم بھی ہرکارے نے سنایا جلاد نے ہاتھ لگایا سر اڑ گیا نقارچی نے طبل پر چوب لگائی خوشی کی نوبت بجنے لگی شہنشاہ گوہر کلاہ کو ہنسی آئی جوگی جیپال نے کہا آپ نے اس آفت زدہ کے اس قتل کو ملاحظہ

فرمایا اور پھر سحر ااپنے تئین ساحر کہتا ہی اور عاقل و دانا تصور کرتا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا ہی جیپال
نیک خصال ہمارا خدا قادر و توانا ہی کوئی کیا کر سکتا ہی اب اسکی بھی اجل دامنگیر ہی نرگس شوخ چشم بھی ہنسنے
لگی موسیقار جادو نے ارباب نشاط کو طلب فرمایا ساقیان نازنین اندام صراحیان لے کر حاضر ہوے
جام شراب گردش مین آیا نازنینان زہرہ خصال پریوشان حور جمال نے محفل مین آکے رقص آغاز
کیا مبارکباد گانے کے بعد سب نے ملکر موسیقار جادو سے بہت کچھ انعام لیا اور اپنے ٹھکانے پر
بیٹھین ایک نازنین نے یہ غزل شروع کی

## غزل

کچھ پتہ ہے واعظ آرام نہین
اور اگر ہو تو ہجر دلبر مین

[illegible] مہر و آفتاب ہے [illegible]
[illegible] گلرنگ کب ہے ساغر مین

پیالہ آتے ہی [illegible] مین [illegible]
دون شراب آج سب کے ساغر مین

کیا عجب گر جگر بھی چھوڑے ساتھ
جا چکا دل تو کوے دلبر مین

رند وہ میکدہ سے نکلا شیخ
مے کی بوتل چھپائے چادر مین

اور اک حشر ہو گیا برپا
چال ایسی چلے وہ محشر مین

گردش بخت مرے ابھی نہ گئی
تلخی ہماری ساغر مین

صبح کو بدلے آئینہ کے وہ ترک
اپنا منہ دیکھتا ہے خنجر مین

قطرہ خون نہ چھکے ذبح کے بعد
اک نگینہ جڑا ہی خنجر مین

خون فرہاد سے بھری ہوئی ہی
جو ہے رگ بیستون کے پتھر مین

تھی جو گردش سر مقدر مین
رہا مانند چرخ چکر مین

دل نے مجبور کر دیا مجکو
ورنہ جلتا نہ کوے دلبر مین

آنکھ سونے سے ہے شعاع مہر
ایک ایک تار اپنے بستر مین

ہو رہا ہے سنگار صبح سے کیون
آج مہمان رہو گے کس گھر مین

کل بلانے سے تو نہین آئے
آج خود آئے وہ مرے گھر مین

دل کی سب آرزوئین کشتہ ہوئین
نہ رہا کوئی بھی بھرے گھر مین

گئے تم غیر کا مکان شاید
ورنہ آتے نہ یون مرے گھر مین

دل رہا غیر کے یہان اُن کا
وہ بظاہر ہے مرے گھر مین

کیا نہین رکھی تو نے ای سلطان
رحم کی جا دل ستمگر مین

گھٹ گیا ہے جو قلب تنگی مین دم
تو ہے پیس پیس کے سر مین

آبرو بیہودہ ہی سی راحت
ہوگی گر ہو نہ سے مقدر مین

نازنین نے اس غزل کو ختم کیا موسیقار جادو نے بہت کچھ انعام دیا جوگی جیپال نے شاہزادے
سے کہا کہ ای شہنشاہ گوہر کلاہ لوح موسیقار بدکردار کے پاس ہی اب اسوقت اس سے کشتی
لڑکے چھین لیجئے مگر اتنا توقف فرمایئے کہ اسکو اور تمام حاضرین دربار کو شراب پی کے بدمست ہونے
دیجئے جب یہ سب نشہ مین آجائینگے اُن کے ہاتھ پاؤن بھی بے قابو ہو جائینگے طبیعت کی بھی عجیب کیفیت
ہوگی بیہوشی کی سی حالت ہوگی اسوقت آپ اُسکے سامنے جایئے گا یہ ضرور پوچھے گا کہ آپ کون ہین صورت
آپکی اس وقت اصلی ہوگی اس بیچارے کچھ دل لگی کیجیے گا فرما دیجئے گا کہ مین روح طلسم کشا ہون
تیرے لینے کو آیا ہون یا تو میرے ہمراہ چل یا لوح مجھے دیدے اُس وقت یہ ملعون ضرور کچھ ہان
نہین کریگا آپ اسکو توہین دے ماریئے گا اور لوح جھولی سے نکال لیجئے گا جو کر نہین سکتا ہی
کیونکہ لوح اس کے پاس موجود ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے قبول کیا نرگس شوخ چشم کی بھی یہی
رائے ہوئی کہ ایسا ہی ہو تو بہتر ہی جب لوح اس کے قبضہ سے نکل آئیگی پھر کیا بنا سکیگا اور اگر اس
لوح لینے کے درمیان مین کوئی ساحر آپ سے بولیگا تو ہم لوگ سمجھ لینگے اسکو زندہ نہ رہنے دینگے
شاہزادہ خموش بیٹھا رہا تھوڑی دیر کے بعد محفل کی عجیب کیفیت ہوئی سب کے دماغ بادہ ناب سے
گرم ہوئے سب ساحر بے شرم ہوئے آپس مین جوتی بیزار ہونے لگی ایک دوسرے سے لڑنے لگا بکار
کو بگڑنے لگا شہنشاہ گوہر کلاہ کی صورت اصلی جوگی جیپال نے ظاہر کی شاہزادہ اپنے مقام سے
اُٹھا موسیقار جادو کے سامنے آیا موسیقار جادو نے کہا ای طلسم کشا تم کو ابھی قتل کیا تھا تم

اب کیونکر چلے آئے شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا مین روح طلسم کشا ہون تیرے لینے کو آیا ہون
موسیقار نے کہا مین تمھارے ہمراہ نہین جاؤنگا شاہزادے نے کہا اگر تو نہین جائیگا تو لوح مجھے دے
موسیقار نے کہا مین لوح بھی نہ دونگا شہنشاہ گوہرکلاہ نے کہا مین تجکو اپنے ہمراہ لے چلون گا
موسیقار جادو نے کہا تمھاری اتنی مجال نہین جو مجھے اپنے ہمراہ لے چلو شاہزادے نے نعرہ کیا او بھیا
کیا بیہودہ بکتا ہی منم شاہزادہ شہنشاہ گوہرکلاہ ابن بدیع الزمان عالیجاہ او موسیقار بدکردار
تیری بھی یہی نہی تھی تو ہمارے قتل پر قادر ہوتا یہ کہکے اُسکی گردن مین ہاتھ ڈالا اور دوسرا ہاتھ تخت
کے نیچے دیکر مع تخت سر سے بلند کیا اور زمین پر دے مارا چھاتی پر چڑھکر خنجر کمر سے نکالا اور اُسکے
گلے پر پھیرا مگر یہ ملعون ذبح نہوا شاہزادہ سوچ رہا ہی کہ مین کیا کرون کہ پہلو سے آواز آئی اے شہنشاہ
یہ خنجر لیجئے اس سے حرامزادے کو حلال کیجئے پلٹ کے جو شہنشاہ گوہرکلاہ نے دیکھا لعل بن مرجان
اپنے عیار کو پایا خنجر لعل بن مرجان کے ہاتھ سے لیکر اسکے گلے پر پھیرا گلا کٹا بیحیا واصل جہنم ہوا شہنشاہ
گوہرکلاہ نے جھولی مین ہاتھ ڈال کے لوح نکال لی مہرہ و بازوبند سلیمانی قبضے مین کیا اس کے
مرنے سے اندھیرا ہو گیا آسمان سے پتھر گرنے لگے برقین چمکنے لگین بعد عرصہ کے آواز آئی کشتہ مرا نام من
موسیقار جادو بود افسوس مردیم وجان وادیم در سطلب خود نرسیدیم ساحران غدار اسکے مرنے
کی آواز سنکے اُپڑسے سحر کرنے لگے جوگی جیپال نے ایک سحر ایسا کیا کہ سب کو بیکار کردیا شاہزادے
نے تلوار کھینچی لوح گلے مین ڈالی ساحرون کو بیدریغ زیر تیغ کرنے لگے جب بہت سے ساحر
قتل ہوئے اور افسر مارے گئے تو مجبور ہوکے سب نے امان طلب کی شاہزادے نے تلوار روکی
سب ساحر وہان سے اپنے ہاتھ باندھ کر خدمت شہنشاہ گوہرکلاہ مین حاضر ہوئے شاہزادے
نے سب کی خطائین معاف کین سب لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے شاہزادے نے جوگی جیپال سے کہا
کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ اس سلطنت کو آپ قبول فرمائین کچھ عذر درمیان مین نہ لائین جوگی
جیپال نے عرض کی اے شہنشاہ ذیجاہ مین ایک مرد فقیر ہون مجھے سلطنت سے بڑھکے یہ ہی کہ آپ کے
ہمراہ رکاب رہون شاہزادے نے جوگی جیپال سے ہرچند کہا جوگی نے ہر مرتبہ یہی عرض کی آخر مین یہ بھی کہا
کہ میرے علاوہ حضور جسکو انتظام سلطنت کے موافق سمجھین اُسکے حوالے کرین مجھے زیارت حضور بہتر از سلطنت
ہفت اقلیم ہی شاہزادے کو جب یقین کامل اس امر کا ہوا کہ جوگی جیپال سلطنت نہ قبول کریگا مجبور
ہوکے ایک اور شخص کو وہان کا حاکم بناکر تخت پر بٹھایا رتبہ بڑھایا لوگون نے اسکے نذرین دین شاہزادے
نے صحبت عیش ونشاط منعقد کی جام شراب گردش مین آیا نازنینان زہرہ خصال پریوشان حورجمال
نے محفل مین آکے رقص آغاز کیا اُس کے بعد ایک نازنین نے یہ غزل شروع کی

غزل

کچھ نہین ہی اُسکے آگے قدر خجلی حور کی
کیونکر مت اُس سے کہا اس دل مہجور کی
یون تجلی سے تری جل بھن گیا ہی دل مرا
دم کرون لکھ کر اگر آیات سورہ نور کی
بے کشش مہر ہجر کوئی وصل نا سکتا تھا ہاتھ

دیکھنا جی خود پسندی اُس بت مغرور کی
ہجر مین دیکھ آنکھ بہتی مری بولا طبیب
جسطرح سرمہ ہوئی تھی خاک کوہ طور کی
شمع تیرے رنگ کیسی ہوگئی جل کے ہوا
گر جہ کوشش کو بکن نے پنچے تا مقدور کی

نام عاشق سنکے چونکیگا بھلا اے قدر دان
یار کا دیدار ہی دارو اسی ناسور کی
تیرگی خط سے تیرے ڈرتا ہون مین آگے آ
کیا بلا رکھتی تھی وہ کچھ خاصیت کافور کی
ہر انانیت مین ابدل سلامت بول کچھ

| ورنہ قائم ہوتی ہی حالت ابھی منصور کی | اب تو پھرتا ہی لیے تلوار وہ ظالم تراب | کچھ نہیں معلوم کس کی قتل پر منظور کی |
|---|---|---|

نازنین نے اس غزل کو ختم کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواہرات بیش بہا لوگون کو تقسیم کیا لعل بن مرجان کو بھی بہت بھاری خلعت دیا اور احوال دریافت کیا لعل بن مرجان نے مفصل سب کیفیت بیان کی اور شاہزادے کے سامنے وہ سب مال پیش کیا شاہزادے نے وہ سب مال لعل بن مرجان کو معاف کر دیا مگر جب لعل بن مرجان نے صندوقچہ دکھایا تو عرض کی ای شہنشاہ نے اس صندوقچے کو جلدی مین نہین کھولا ذرا جانیے اس مین کیا ہی آپ اپنے ہاتھ سے کھولین جوگی جیپال نے کہا ای شہنشاہ گوہر کلاہ اس صندوقچے مین کچھ نہین ہی خالی ہی لعل بن مرجان کو دے دیجیے آپ نہ کھولیے اور پھر لعل کی طرف دیکھکے اشارہ کیا کہ صندوقچہ شاہزادے کے ہاتھ سے کھولنے نہ دو شاہزادے نے اشارہ کرتے جوگی کو دیکھ لیا مسکرا کے کہا کہ ای جیپال مین ضرور اس صندوقچے کو کھولونگا اسمین کچھ بھید ہی جوگی جیپال نے کہا آپ کو اختیار ہی مین ہرگز اسکے کھولنے کی نہ دونگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا اچھا آپ یہ فرماوین کہ اسمین کیا ہی اور آپ مجکو کیون منع کرتے ہین جوگی نے عرض کی کہ اگر آپ اس صندوقچی کو کھولیے گا بہت پریشان ہو جائیگا دل بیقرار ہو جائیگا اس وقت کچھ ہاتھ نہ آئیگا شاہزادے نے کہا ای جوگی صاحب مین ضرور اس صندوقچے کو کھولونگا اور دیکھونگا جوگی نے بہت منع کیا مگر شاہزادے نے نہ مانا صندوقچے کو کھولا نگاہ کی دیکھا ایک آئینہ غلاف مخمل مین رکھا ہی شاہزادے نے اس غلاف کو اٹھایا جوگی نے کہا حضور اب بھی نہ ملاحظہ فرمائیے اسی صندوقچے مین اس آئینے کو رکھ دیجیے یہ آئینہ باعث غبار طبیعت ہوگا شاہزادے نے فرمایا اب تو مین صندوقچے کو بھی کھول چکا اب اس آئینے کے دیکھے مجھے چین نہ آئیگا یہ کہہ کے اس غلاف کو ہٹایا دیکھا ایک تصویر کسی مہ جبین مہر تمکین کی اس مین ہی گویا شیشے مین پری کو اتارا ہی مگر صورت خوب ہی ہر دل کو مرغوب ہی خوبصورتی مین یکتائے عالم کو نازیبا ہی شاہزادے کی نگاہ جو تصویر پر پڑی تاب نظارہ تصویر نہ لا سکے بیہوش ہو کے گرے جوگی نے سنبھالا سر اپنے زانو پر رکھا لعل بن مرجان سے مخاطب ہو کے کہا کہ ہم اسی وجہ سے منع کرتے تھے تم نے بیکار صندوقچہ شاہزادے کے ہاتھ مین دیا بیٹھے بٹھائے دشمنوں کو دیوانہ کیا اب شاہزادے کو قرار نہ آئیگا لعل بن مرجان نے کہا جوگی صاحب مجھے کیا معلوم تھا کہ اس صندوقچے مین یہ قیامت ہی نہین تو مین اس کو یہان کیون لاتا شاہزادے کو کیون دکھاتا خیر اب توجہ زیادہ ہو شاہزادے کو ہوشیار کیجیے جوگی جیپال نے گلاب و کیوڑا منگوایا لخلخہ بنایا شاہزادے کو سنگھایا بڑی دیر مین ہوش آیا مگر عجب حالت ہی لب پر کلمات یاس و حسرت ہین جوگی نے تصویر چھپا دی تھی شاہزادے نے غش سے جیسے ہی آنکھ کھولی تصویر کو ڈھونڈھنے لگے جب نہ پایا تو کسی سے کلام نہ کیا رونے لگے جان کھونے لگے جوگی جیپال نے کہا کیون شاہزادے عالم مزاج کیسا ہی دشمنون پر کیا صدمہ گذرا ہی کیون گریہ فرماتے ہین آنسو بہاتے ہین شاہزادے نے آہ سرد بھر کے یہ کہا اور رونے لگے **شعر** مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ای جیپال ہوشش دل قابو مین نہین ہی بیقراری حد سے گذری ہی جی مین آتا ہی چیخین مار مار کے خوب روؤن یا گریبان چاک کر کے جنگل کی راہ لون حضرت قیس کی تربت

پر جاؤں مزار فرہاد کا پہلو بساؤں ان حضرات سے مشورہ کروں ماجرائے عشق سنوں ایک تو میرے دل کی یہ
حالت تھی عجب کیفیت تھی اُسپر طرہ یہ ہوا کسی بیرحم نے تشفی قلب مضطر یعنے شبیہ محبوب بیگم کو بھی مجھسے
جدا کیا بڑا ستم کیا مجھے قتل کرو واللہ آپ لوگوں سے جن صاحب نے وہ تصویر بے نظیر لی ہو وہ مجھکو
دے دیں میں اسے سینہ سے لگاؤں حرز جان بناؤں اُسکے باعث سے کچھ دل کو تسکین ہوگی اضطراب
کم ہو جائیگا کچھ کچھ دل مضطر کو قرار آئیگا جب جوگی جیپال نے دیکھا کہ شاہزادہ گوہر کلاہ بہت مضطر
و پریشان ہیں اور بے تصویر دیکھے ہوئے قرار آئیگا دل چین نہ پائیگا مجبور ہو کے تصویر شاہزادے کے
حوالے کر دی شاہزادہ اس تصویر کے پاتے ہی نہایت خوش ہو گیا جلدی سے سینے پر رکھ لی اور
ایسا محو تھا کہ بوسے عارض تصویر کے لینے لگے یہ بھی خیال نہ کیا کہ یہاں کون کون بیٹھا ہے جوگی
جیپال نے جب شاہزادے کو اس درجہ بیقرار پایا ہاتھ جوڑ کے عرض کی اے شاہزادہ والاقدر
آپ سا عقلمند ایسی باتیں کرے تو بالکل خلاف ہے آپ اس تصویر کو کیا تصور فرماتے ہیں
آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کسی کی شبیہ ہے یہ خیال آپ کا خام ہے تصویر نا تمام ہے کسی مصور نے اپنے
ہاتھ کی قوت دکھائی ہے خیالی تصویر بنائی ہے اس تصویر کو الگ رکھیے ہوش کی باتیں کیجیے اگر یہ
کسی کی اصلی شبیہ ہوتی تو صاحب تصویر کا نام ضرور تحریر ہوتا شاہزادے نے کہا اے
جوگی صاحب آپ مجھکو بہلاتے ہیں بگڑی ہوئی بات کو بناتے ہیں اگر یہی تھا تو آپ مجھکو صندوقچے کے
کھولنے سے کیوں مانع ہوئے تھے اب آپ کو یہ ضرور بتانا ہوگا کہ صاحب تصویر کا نام کیا ہے
جوگی نے عرض کی اے شاہزادہ عالم میں جو کچھ آپ سے عرض کرتا ہوں وہ بہت صحیح ہے آپ یقین
فرمائیں زیادہ بات نہ بڑھائیں اس تصویر کی کچھ اصل نہیں ہے محض خیالی تصویر ہے آئندہ آپ کو
اختیار ہے فقیر مجبور و ناچار ہے جو حق سمجھنے کا تھا عرض کر چکا اب دخل نہ دونگا اس بات میں بولونگا
جو آپ کے مزاج میں آئے وہ کیجیے ہم لوگوں سے رائے نہ لیجیے شاہزادے نے فرمایا جوگی صاحب
آپ کو ضرور اس صاحب تصویر کا نام بتانا ہوگا بلکہ دیار محبوب تک پہونچانا ہوگا سوائے آپ کے
اس مقدمہ میں ہمارا کون کفیل ہوگا آپ ہی کی وجہ سے یہ امر انجام پائیگا مدعا میرے ہاتھ آئیگا اگر آپ
اسکے افشا میں پہلو تہی کرینگے میں اپنی جان دونگا گناہ بے لذت مفت سر لونگا اگر آپ کو مجھ سے
محبت ہوگی تو اس راز کو نہ چھپائیے گا ضرور بتائیے گا میری زندگی ہو جائیگی آپکا ممنون احسان ہونگا
یہ آپ کو بھی میری طبیعت سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ اب اس خیال کا میرے سر سے دور ہونا بہت مشکل
ہے بلکہ ممکن نہیں اب اگر آپ کو مجھ سے محبت ہوگی ضرور میرے صدمہ و رنج کا خیال فرمائینگے
نام و نشان اس محبوب جانی یار لاثانی کا بتائینگے اور اگر پوشیدہ کرینگے مجھے زندہ نہ پائینگے جب
جوگی جیپال نے دیکھا کہ شاہزادہ اب کسی طرح قرار نہ پائیگا تو مجبور ہو کے کہا اے شہنشاہ گوہر کلاہ
آپ نے اس فقیر کو بہت مجبور کر دیا یہ وہ شخص ہے کہ جس تک پہونچنا کسی طرح ممکن نہیں اگر طلسم بھی
فتح ہو جائے تو بھی یہ ہاتھ نہ آئے اس قتال عالم کو مردوں سے نفرت ہے صورت دیکھنا تو بڑی بات ہے
آواز تک سننا اُسکے مشرب میں عیب ہے یہاں تک مزاج میں احتیاط ہے کہ جس پھول کا نام مذکر ہے اُسکو
اپنے باغ میں نہیں رکھتی ہے جب اسکے باغ تک بھی نہ پہونچ سکینگے تو وہ کیونکر آپ کے ہاتھ آئیگی

شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا آپ ہمکو اسکے باغ تک پہونچا دیجیے پھر خدا کو اختیار ہے جیسا ہماری قسمت
مین ہو ویسا ہوگا جوگی جیپال مرد سن رسیدہ تجربہ کار جہاندیدہ تھا اور شاہزادے کا دوست صادق
تھا اپنے دل مین سوچا کہ اگر ابھی شاہزادے کو اسکے باغ تک پہونچا دیا تو فتاحی طلسم مین خلل پڑ جائیگا
اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے شاہزادے سے اس طلسم کو فتح کرا لین پھر جو کچھ ہوگا وہ کیا جائیگا یہ سوچ کے
جوگی جیپال نے کہا کہ شاہزادۂ عالم جبتک آتشبار جادو کو قتل نہ کیجیے گا تب تک کچھ خلاصہ کیفیت
اسکی نہ معلوم ہوگی اور مل جانا اس محبوب کا فتح طلسم پر موقوف ہے جب طلسم فتح ہوگا تو اسکے باغ
تک رسائی ہوگی وہان بھی چند ساحرون سے مقابلہ ہوگا انکو قتل کیجیے گا تب اس محبوب کو خبر ہوگی
اور آپ تک آئیگی بعد مکر پھیلیگی جب سب سے خدا آپ کو نجات دیگا تب یہ حاضر خدمت ہوگی اور اطاعت
قبول کرے گی پھر آپ کو اختیار ہے شاہزادے نے کہا اے جوگی جیپال اس حور خصال کا نام تو بتاؤ کہ
اسکا نام کیا ہے اور کون ہے جوگی نے کہا حضور نام اس قتال عالم کا ملکہ چلپین ابرو کمان ہے یہ دختر
بلند اختر ہے تاریک چہار چشم کی جو جیسا اس طلسم مین خدائی کرتا ہے شاہزادہ نام سنکر اور زیادہ
بیقرار ہوا فرمایا اے جیپال نیک خصال اب جلد کوئی تدبیر ایسی کرو کہ رسائی اس محبوب تک ہو جوگی
نے عرض کی کہ حضور یہان سے مرحلہ آتشبار پر تشریف لیچلین اور اس مکار کو قتل کرین آگے
راہ کھلے پھر جیسا ہوگا وہ دیکھا جائیگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا کہ اے جیپال مرحلۂ آتشبار
یہان سے کتنی دور ہے اور وہان کی کیا کیفیت ہے جوگی نے عرض کی حضور وہ مرحلہ تو بہت نزدیک ہے
لیکن کیفیت وہان کی اگر مین عرض کرونگا تو حضور یقین نہ لائینگے مجھے جھوٹا بنائینگے وہان کے
ایسے عجائبات ہین کہ عقل کام نہین کرتی ہے جو بات ہے وہ خلاف عقل ہے پہلے تو ایک پہاڑ ملتا ہے اور پہاڑ
کے نیچے دور تک ایک جنگل بہت وسیع ہے دن بھر تو اس جنگل مین خاک اڑتی ہے اور رات کو تا وقت صبح
شب بھر ایک دریاے زخار تا بہ فلک موجزن رہتا ہے کسی کی مجال نہین ہے جو رات کو بے تاؤ اس صحرا
مین جاسکے اور جب اس صحرا سے گذر جائے اور پہاڑ پر چڑھے تو وہان کے عجائبات دیکھنے سے تعلق
رکھتے ہین عقل کام نہین کرتی انشاء اللہ اب حضور وہین تشریف لیجائینگے سب ملاحظہ فرمالینگے شاہزادے
نے فرمایا کہ اے جیپال جب آتشبار جادو قتل ہو جائیگا تو سب پانی خشک ہو جائیگا راہ دیار محبوب
کی کھل جائیگی جوگی نے عرض کی حضور پانی تو اسکے مرنے سے البتہ خشک ہو جائیگا مگر راہ دیار محبوب
کی بے طلسم کے ٹوٹے نہین کھلیگی شاہزادہ گوہر کلاہ یہ سنکر خموش ہو رہا جوگی جیپال نے عرض کی
اب حضور بہت تردد نہ فرمائین انشاء اللہ بہت جلد آپ کی تمنا بر آئیگی جو آرزو ہے وہ نکل جائیگی
چندے دل پر جبر کیجیے کیونکہ طلسم کی فتاحی در پیش ہے اگر اس اثنا مین دل کو نہ سنبھالیے گا تو کہین دھوکھا
کھا جائیے گا اور عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی اس کام کو استقلال سے انجام دے لیجے جب طلسم
فتح ہو جائیگا آپ راست کل آئینگے شاہزادے نے فرمایا اے جیپال اب یہ تو بتاؤ کہ طرف مرحلۂ آتشبار جادو
کے کب چلین اور کیونکر چلین جوگی نے عرض کی آج کی شب یہان قیام کیجیے صبح کو یہان سے کوچ فرمائیے
بلکہ میرے نزدیک تو بہتر یہ ہے کہ لوح ملاحظہ کیجیے جو کچھ لوح خبر دے وہ کیجیے شہنشاہ نے اسوقت
تو لوح کا دیکھنا موقوف رکھا جب صبح کو بعد ادائے فریضۂ سحر لوح ملاحظہ فرمائی

نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم اگر خدا اپنا فضل کرے اور موسیقار جادو قتل ہو تو طرف مرحلۂ آتشبار
جادو کے جانا ضرور ہی لیکن لازم یہ ہی کہ فوراً کوچ کرے اور بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرے
اور مکر سے ساحران غدار کے بچے مگر شرط یہ ہی کہ تنہا ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے جوگی جیپال سے
کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہی کہ فوراً یہاں سے جائے مگر شرط یہ ہی کہ طلسم کشا تنہا ہو کوئی ہمراہ نہ
جائے مکاروں سے بچے کوئی کام بے لوح دیکھے نہ کرے گی جوگی جیپال نے کہا آپ علے الصباح
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کے تشریف لیجائیے انشاء اللہ خدا آپ کی مدد کریگا اور بخیال تنہائی نہ گھبرائیے گا
اور غلام کو ہر وقت اپنی خدمت میں تصور فرمائیے گا میں ہر وقت آپکی کیفیت یہاں سے دریافت کرتا رہونگا
جب دشمنوں پر کوئی وقت سخت ہوگا آپ کو ضرور پہونچاؤنگا ہر بات میں لوح ملاحظہ فرمائیے گا بے لوح
دیکھے کوئی کام نہ کیجیے گا اگر کوئی کسی دوست کی صورت بنکے لوح مانگے تو ہرگز نہ دیجیے گا اور آپ
خود ماشاء اللہ عاقل و ہوشیار مرد شجاع و تجربہ کار ہیں مگر احتیاطاً غلام نے عرض کر دیا ان
امور کا خیال رکھیے گا شاہزادے نے کہا اے جیپال نیک خصال تم خاطر جمع رکھو بدولت کوئی امر
خلاف نہوگا اگر فضل خدا شامل حال ہی تو بعد فتح مرحلۂ آتشبار جادو صحیح و سلامت تم سب سے
ملینگے جوگی جیپال نے کہا مجھے امید قوی ہی لعل بن مرجان نے کہا اے آقائے نامدار اگر میں
آپ کے ہمراہ چلوں تو کوئی حرج تو نہیں ہی جوگی جیپال نے کہا طلسم کشا کو بقصد مقابلہ تنہا ہی جانا
چاہیے یہی دستور ہی شب بھر تو یہ باتیں رہیں صبح کو شہنشاہ گوہر کلاہ سب سے رخصت ہوکے
طرف مرحلۂ آتشبار جادو کے روانہ ہوئے

## مگر اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب امیر ثانی کو کل کیفیت سے آگاہی ہوئی تو صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ اے جمشید ثانی اب
قصد میرا یہ ہی کہ میں بھی کسی طرح سے مدد شہنشاہ گوہر کلاہ کی کروں اور انکا شریک ہوں کیونکہ
معاملہ طلسم ہی اور وہ شیر غزا شجاعت میں کسی کی حقیقت نہیں سمجھتا ہی ایسا نہو کہ ساحران غدار کے
ہاتھ سے کچھ گزند پہونچے جمشید ثانی نے عرض کی حضور آپ خاطر جمع رکھیں میں امید کرتا ہوں کہ
اب شاہزادہ بفتح فیروزی واپس آئیگا کیونکہ جوگی جیپال شریک حال ہوا ہی اور وہ مرد دانا ہی بہت
بڑا ساحر ہی علم فقیری میں بھی کمال حاصل ہی تمام طلسم میں اسکا شہرہ ہی علاوہ اسکے دبیر ہفت زبان
جب قید سے رہائی پائیگا تو ضرور تمام طلسم کو درہم و برہم کر دے گا صاحبقران نے فرمایا کہ اے
جمشید ثانی جوگی جیپال کون ہی اور دبیر ہفت زبان کن صاحب کا نام ہی جمشید ثانی نے
عرض کی جوگی جیپال شہنشاہ گوہر کلاہ کا بہت بڑا دوست واقف کار عجائبات طلسم سے ہوا اور
شریک ہوا ہی اور دبیر ہفت زبان ایک مرد عامل تھا شاہزادہ وہاں تشریف لے گیا اسکی
دختر بلند اختر روے زیبا شہنشاہ گوہر کلاہ پر فریفتہ ہوئی اور پھر دبیر ہفت زبان نے ایک
مقام پر شاہزادے کی مدد کی یہ حال کھل گیا مقابلہ تو اُس سے کوئی بھی نہیں کر سکتا تھا
تاریک چاہ حشیم نے اسکو حیلے سے گرفتار کر کے ایک مقام تاریک و تنگ میں قید کر دیا ہی
سینے پر اسکے مردود نے ایک سنگ گران رکھا ہی گلے میں ایک طوق اس قدر بھاری

پہنایا ہی کہ جسکی وجہ سے کلام کرنا دشوار ہی اور علاوہ اسکے لب اُس بادب کے ٹانک دیے ہین تاکوئی لعل پڑھ نہ سکے اور اُسکی تمام ریاست کو تباہ و برباد کردیا ہی سب لوگون کو قتل کرڈالا ایک کو زندہ نہ چھوڑا بیچارہ نبک دختر نیک اختر اُسکی جو شہدہ ہے حال شہنشاہ بھی اُس کا کچھ بہتر نہین ہی کہ کیا ہو گئی جب شہنشاہ گوہر کلاہ اُسکی خبر پاوینگے غم سے اپنی عجیب حالت بنائینگے کوشش رہائی دبیر ہفت زبان ضرور کرینگے غافل نہ رہینگے امیر نے کہا اے جمشید ثانی اگر ہوسکے تو ہمکو وہان تک پہونچا دو کہ جہان دبیر ہفت زبان قید ہی ہم اُس مرد دیندار کو رہا کرینگے جس طرح بن پڑیگا ہر طرح اُسے قیدخانے سے نکال لائینگے جمشید ثانی نے عرض کی وہانتک بشر کا مقدور نہین جو جاسکے تاریک چہارچشم نے بڑے بڑے انتظام راہ مین کیے ہین جب اُنکو بھی طی کر جائے تو مقام قید دبیر ہفت زبان مین نہین پہونچ سکتا ہی صرف ایک غبار سا معلوم ہوتا ہی ہم مین اتنی قدرت نہین ہی جو اُس غبار کو برطرف کرین اور مقام قید ظاہر ہو امیر نے فرمایا اے جمشید ثانی خدا مالک ہی تم مجھے لے چلو جیسا مناسب وقت ہوگا کرینگے اور اُس مرد دیندار کو قید الم سے رہا کرکے شہنشاہ گوہر کلاہ کی مدد کو روانہ کرینگے پھر خود بھی تمام لشکر اپنے ہمراہ لیکر براے مدد شہنشاہ گوہر کلاہ جائینگے اور اُس شیر نر کو ہر ایک آفت سے بچائینگے امیر نے جو یہ گفتگو کی تو جمشید ثانی نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی تعمیل حکم منظور ہی زیادہ عذر کیا ضرور ہی اگر آپ کا ارادہ مستحکم ہی تو مع لشکر ظفر اثر تشریف لیچلیے امیر نے منظور کیا اور اُسی وقت حکم دیا کہ خازنان تہور شعار اسباب سفر درست کرین ہمارا قصد ہی کہ کل یہان سے کوچ کرینگے طرف زندانخانے کے چلینگے یہ حکم قضا شیم سنکر ہر ایک دلاور درستی اسباب سفر مین مصروف ہوا شب بھر طیاری کی اُٹھاعت باری کی صبح کو امیر ثانی نے بعد فراغت نماز جمشید ثانی کو طلب فرمایا کہا اے جمشید ثانی یہ وقت ہمارے روانگی بہت مناسب ہی اور لشکر بھی چلنے پر آمادہ ہی بہتر ہوگا اگر اسوقت روانہ ہوجائین جمشید ثانی نے بھی امیر ثانی کے کلام کی تائید کی اُسی وقت صاحبقران زمان مع فوج گران ہمراہ جمشید ثانی روانہ ہوا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب مختصر کیفیت حضرت لعل بن مرجان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو تلاش کرتے ہوے جاتے تھے جب دن تمام ہوا تو ایک درخت کے قریب پہونچے درخت بہت گنجان تھا لعل بن مرجان نے خیال کیا کہ آج کی شب اسی درخت پر بسر کرون اگر زمین پر بیٹھون تو کیا عجب ہی کوئی جانور صحرائی آکر تکلیف پہونچائے یہ خیال کرکے اُس درخت پر چڑھ گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک سناٹا اُس صحرا مین ہوا لعل بن مرجان خائف ہوکر چپ و راست دیکھنے لگا دیکھا ایک سمت سے ایک ساحر عجیب شیر پر سوار ہاتھ مین مشعل سحر لیے ہوے چلا آتا ہی لعل بن مرجان نے اپنی شکل رنگ و روغن عیاری کا نکال کے ایک حسین عورت کی بنائی اتنے عرصے مین وہ ساحر بھی اُس درخت کے قریب آیا درخت کے نیچے بیٹھ کے تھوڑی زمین کھودی ایک صندوقچہ جیب سے نکال کے اُس گڑھے مین دفن کیا اور جسطرف سے آیا تھا اُسی جانب راہی ہوا اُسکے جانے کے بعد لعل بن مرجان درخت سے نیچے اُترا زمین سے

اُس صندوقچے کو نکال کے کھولا جیسے ہی صندوقچے کو کھولا آنکھیں جھپک گئیں لعل بن مرجان نے دیکھا
کہ ایک تختی الماس کی اور ایک مہرہ یاقوت سرخ کا اور ایک بازوبند اُس صندوقچے میں ہے تختی پر بغور جو
نگاہ کی تو معلوم ہوا کچھ تحریر ہے درخت کے نیچے سے ہٹ آیا روشنی ماہ میں بغور دیکھا اُس تختی پر لکھا تھا کہ یہ
لوح طلسم بہارستان سلیمانی لعل بن مرجان کو خوشی تو حاصل ہوئی مگر فوراً خیال آیا کہ نہیں معلوم شہنشاہ
گوہر کلاہ پر کیا گذری جو لوح اس ساحر کے ہاتھ آئی یہ خیال جو آیا لعل بن مرجان بیتاب ہو گیا اُسیوقت
اُس صحرا سے روانہ ہوا خوف سحر تو جاتا رہا تھا اور مہرہ و بازوبند پاس ہونے سے یہ بھی خیال تھا کہ کوئی
جانور صحرائی گزند نہیں پہونچا سکیگا لعل بن مرجان تین روز برابر طے مراحل و قطع منازل کرتا ہوا چلا گیا
اگر کہیں کوئی درخت سایہ دار ملا بھی تو بوجہ عجلت ٹھہرنا مناسب نہ جانا تیسرے روز قریب ایک کوہ کے
پہونچا چونکہ بہت پریشان تھا آگے نہ بڑھ سکا اُسی کوہ کے قریب جاکر ٹھہر گیا سامنے ایک چشمۂ آب تھا
وہاں جاکر پانی پیا ہاتھ منھ دھوکر چاہا کہ ذرا دیر دم لے لوں کہ سامنے سے گرد اُڑی لعل بن مرجان
ادھر متوجہ ہوا جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا ایک لشکر آتا ہے لعل بن مرجان نے بخوف اپنی صورت
تبدیل کی لشکر کی سیر دیکھنے کو آگے بڑھا جب لشکر کے قریب پہونچ گیا تو دیکھا صاحبقران زمان بصد شوکت
و شان پشت اسپ پر سوار اور جملہ سردار ہمراہ رکاب شکار کرتے ہوئے چلے آتے ہیں لعل بن مرجان
روا روی صاحبقران کو دیکھکر بہت خوش ہوا قریب جاکر سلام کیا صاحبقران نے پوچھا ای
لعل بن مرجان شہنشاہ گوہر کلاہ کی کیفیت بیان کرو کہ وہ شیر بیشۂ جرأت کہاں ہے لعل بن مرجان
نے عرض کی حضور مجھکو کیفیت آقاے نامدار کی نہیں معلوم ہاں ایک امر حضور سے عرض کرنا ضرور ہے
جسکی وجہ سے قلب میں ناسور ہے صاحبقران نے فرمایا ای مہتر لعل جلد کہو دیر نہ کرو لعل بن مرجان
نے کل کیفیت ساحر کے آنے کی اور لوح پانے کی بیان کی صاحبقران نے لوح طلب کی لعل بن مرجان
نے صرف لوح حوالے کی اور مہرہ وغیرہ نہ دیا جب صاحبقران نے لوح کو دیکھا تو جمشید ثانی سے
متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای جمشید ثانی نہیں معلوم اُس شیر پر کیا گذری اور یہ لوح اُس ساحر کو کیونکر ملی اور وہ
اب کس حال میں ہے جمشید نے از روے نجوم صاحبقران سے کیفیت شہنشاہ بیان کی کہ یا صاحبقران
شہنشاہ ایک صحراے وحشتناک میں بیہوش پڑے ہیں اگر کل تک ہم لوگ وہاں نہ جائینگے تو ہم شاہزادے
کو زندہ نہ پائینگے صاحبقران نے جو یہ کیفیت جمشید ثانی سے سنی لوح تو لعل بن مرجان کے حوالے کی
اور فرمایا کہ ای لعل بن مرجان اب تمکو اختیار ہے چاہے ہمارے ہمراہ اپنے آقا کے پاس چلو یا تنہا
جاؤ اگر تمھیں یہ امید ہووے کہ ہمسے پیشتر پہونچ جاؤگے تو الگ جاؤ ورنہ ہمارے ساتھ رہو لعل نے
منظور کیا ہمراہ لشکر صاحبقران ہوا جمشید ثانی راہ بتاتا ہوا بہ تعجیل تمام صاحبقران کو دوسرے
روز علی الصباح اُس صحرا میں لایا جب سرحد صحرا میں داخل ہوے تو جمشید ثانی نے عرض کی یا امیر
اسی صحرا میں تلاش کرایے شہنشاہ گوہر کلاہ کا پتہ ملیگا صاحبقران نے لعل بن مرجان سے فرمایا
کہ تمھارے آقاے نامدار اسی صحرا میں ہیں جلد تلاش کرو جہاں ملیں پیشتر لوح گلے میں ڈالدینا پھر بازوبند
باندھنا مہرہ جسم سے مس کرنا انکو فوراً ہوش آجائیگا لعل تلاش کرتا ہوا شاہزادے کو جنگل کی طرف
روانہ ہوا قریب دوپہر ایک نشیب کے قریب پہونچا چاہتا ہے کہ کسی درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھ کے

دم لون کہ نشیب کیطرف نگاہ کی دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ ریگ گرم پر تابش آفتاب مین پڑے ہین
حس و حرکت جسم مین نہین معلوم ہوتی آمد و شد نفس بند ہی لعل بن مرجان سمجھا کہ آقا مین دم باقی نہین
رہا جو صدمہ ہو گیا روح نے مفارقت کی اگر جلدتر یہان پہونچ جاتے تو آقا کو زندہ پاتے یہ خیال کرکے روتا ہوا
اُس نشیب کی جانب چلا جب نشیب مین پہونچا اور نگاہ قائم ہوئی تو سینے پر ہاتھ رکھنے سے معلوم ہوا
کہ ابھی قدرے جان جسم ناتوان مین باقی ہی لعل بن مرجان نے خوش ہوکر لوح سنگھے ذرا دیر مین شہنشاہ
گوہر کلاہ نے آنکھ کھولی کہا نام خدا بیکر اُٹھ بیٹھے لعل بن مرجان نے جھک کے سلام کیا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے گلے سے لگا لیا اور کہا اے لعل بن مرجان کیا کارنمایان کیا مرنے سے بچا لیا
لعل بن مرجان نے عرض کی حضور صاحبقران ثانی آپ کی تلاش مین اس صحرا مین تشریف لائے
ہین جمشید ثانی اُنکے ہمراہ ہی اگر مناسب وقت ہو تو اُنسے بھی مل لیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے خوش
ہوکر کہا اے لعل بن مرجان مین خود چاہتا تھا کہ کسی صورت سے قدمبوسی صاحبقران زمان کی
نصیب ہو رنج دور راحت قریب ہو جلد یہان سے چلو یہ کہکر شہنشاہ گوہر کلاہ اُس مقام سے اُٹھے
لعل بن مرجان کے ہمراہ ہوے صاحبقران ثانی کو تلاش کرتے ہوے چلے جب دو چار کوس راہ
طی کی نوبت نقارے کی آواز مین کان مین آئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے لعل بن مرجان سے فرمایا کہ معلوم
ہوتا ہی لشکر صاحبقران اسطرف آتا ہی کہ سامنے سے لشکر ظفر اثر صاحبقران زمان ظاہر ہوا شہنشاہ
نے دیکھا کہ صاحبقران ثانی بصد شوکت و شان مرکب بادرفتار پر سوار ہمراہ سرداران جرار نوبت
نقارے بجاتے شان و عظمت دکھاتے چلے آتے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوے اپنے
مقام سے بہ تعجیل تمام بڑھکر صاحبقران ثانی کے مرکب کے قریب آئے سلام کرکے قدمبوسی کو جھکے
صاحبقران ثانی نے اُنکو گلے سے لگا لیا بہت کچھ تعریف و توصیف کی شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی
کہ حضور اس خاکسار نے دامن ہمت اسوقت تک ہاتھ سے نہین چھوڑا ہی کسی معرکہ سے منھ نہین موڑا
ہی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہی تو اس طلسم کو فتح کرتا ہون صاحبقران ثانی نے فرمایا مجھے تمھاری
ذات سے امید قوی ہی ورنہ اگر یہ امید نہ ہوتی تو اس مہم عظیم کے سر کرنے کو تمھین کیون مقرر کرتا اے فرزند شیر بیشۂ
دلاوری و اے ہژبر میدان صفدری یہ معرکہ طلسم ہی جو کام کرنا بہت سمجھ کے کرنا کہین دھوکھا نہ کھا جانا
اول تو تم خود ہوشیار ہو دلاور ہو جرار ہو میرے سمجھانے کی ضرورت نہین زیادہ تاکید کی حاجت نہین لیکن
تمھارے دعوے جرأت سے خوف معلوم ہوتا ہی کہ جوش جرأت مین دشمنون پر کوئی مصیبت نہ آجائے گو مین
تمھاری مدد کے لیے ہمراہ ہون لیکن تم طلسم کشا ہو تمھارے واسطے بہت کچھ زحمتین پیش آئینگی اور وہ سواے
تمھارے زور سے کی مدد سے آسان ہونگی اور مجھے جمشید ثانی کی زبانی معلوم ہوا ہی کہ یہ مرحلۂ آتشبار
جبار و بہت مقام سخت ہی اگر فضل خدا سے یہ در بند ٹوٹے تو طلسم کی قوت مین کمی واقع ہو جائے فتح کرنا
بہت آسان ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا کہ آپ از راہ بزرگی جو فرماتے ہین بہت بجا و درست ہی
مجھے خود ایسے امور کا خیال رہا ہمیشہ احتیاط ہر کام مین کی یقین ہی آپنے لوح دار سحر دوکا ماجرا سُنا ہوگا
علاوہ اسکے اور بھی بہت سے معرکے اس طلسم مین واقع ہوے لیکن فضل ایزد متعال اور حضور کے اقبال سے
سبکو فتح کیا اور یہی ارادہ ہی میرے نزدیک تو حضور تکلیف نہ فرمائین میرے حق مین دعا کرین یہ سب مرحلہ جات

فتح ہو جائیگی صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ اے دلاور میں نے سنا ہے کہ اس طلسم میں تمھارا ایک دوست خیر اندیش دبیر ہفت زبان بھی ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی حضور وہ بڑا مرد کامل ہے مگر نہیں معلوم کیا باعث ہے جو بہت دنوں سے ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا اُس سے ملاقات نہونا خالی از علت نہیں ہے شہنشاہ گوہر کلاہ کی دبیر ہفت زبان کا نام لیتے ہی یہ کیفیت ہوئی گویا آنکھیں بیقرار ہو گئیں دختر دبیر ہفت زبان کی یاد نے دل کو بیتاب کر دیا مگر بلحاظ صاحبقران ثانی شہنشاہ گوہر کلاہ نے ضبط کیا مختصر باتیں کر کے عرض کی کہ میں مناسب جانتا ہوں کہ آج شب کو اسی جا مقام فرمائیے صبح اسطرف لوح خیرہ دلی روانہ ہونگے صاحبقران ثانی نے بھی اس بات کو پسند کیا مگر کیفیت چہرۂ شہنشاہ دیکھکر بہت متحیر ہوئے کہ ابھی تو نہایت خوشی خوشی مجھسے باتیں کر رہے تھے یا دفعتہ ایسی کیفیت ہو گئی کہ چہرے سے یہ زردی چھا گئی آنکھوں میں تری آ گئی بہکی بہکی باتیں کرنے لگے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں بھرنے لگے صاحبقران ثانی نے جو یہ حالت شہنشاہ گوہر کلاہ کی دیکھی نہایت حیرت ہوئی جمشید ثانی نے چپکے سے عرض کی حضور غلام نے جو کچھ عرض کیا تھا آپ نے ملاحظہ فرمایا شہنشاہ گوہر کلاہ کی یہ حالت یک بیک کیوں ہو گئی صاحبقران ثانی نے کہا مجکو تمھارے کہنے کا مطلق خیال نہیں ہے جلد آگاہ کرو جمشید ثانی نے عرض کی حضور شہنشاہ گوہر کلاہ شیدائے جمال جہان آرائے دختر دبیر ہفت زبان ہیں آپ نے جو دبیر ہفت زبان کا اسوقت نام لیا شہنشاہ گوہر کلاہ کو یاد اُس سرو باغ حسن و جمال کی آ گئی آپ کے لحاظ سے اور تو کچھ نہ کہہ سکے باتوں کو مختصر کر کے یہ کہدیا کہ آج کی شب یہیں مقام فرمائیے صبح کو جو کچھ ہوگا وہ سمجھا جائیگا صاحبقران ثانی نے جواب دیا کہ اے جمشید اب تمھاری کیا رائے ہے میں کیفیت خود ظاہر کروں اس راز سے شاہزادے کو ماہر کروں کوئی خرابی کی شکل تو ظہور پذیر نہوگی جمشید ثانی نے عرض کی آپ کو اختیار ہے کوئی برائی تو نہیں ہے بلکہ میرے نزدیک اس بات کا ظاہر کر دینا مناسب وقت ہے کیونکہ شاہزادہ صاحب لوح ہے اور کیفیت دبیر ہفت زبان سنکر ضرور تلاش میں روانہ ہوگا میں وہاں پہونچا دونگا بہ برکت لوح دبیر ہفت زبان کو شاہزادہ رہا کریگا اور اُسکے رہا ہونے سے بڑی مدد حاصل ہوگی وہ رہا ہوتے ہی تمام طلسم کو درہم برہم کر دیگا صاحبقران ثانی نے کہا اچھی اس بات کو شہنشاہ گوہر کلاہ سے بیان کرتا ہوں جمشید ثانی نے عرض کی اگر حکم ہو تو میں اچھی طور سے شاہزادے سے یہ کیفیت بیان کروں اور سب بھید خلاصہ کروں آپ لشکر کو حکم دیں کہ ملازمان جانباز بارگاہیں استادہ کریں صاحبقران ثانی یہ سنکر طرف سرداروں کے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آج شب کو اسی صحرا میں قیام کرینگے صبح کو جس طرف شہنشاہ گوہر کلاہ کی رائے ہوگی روانہ ہونگے لشکر ظفر اثر یہ حکم پاکر مصروف انتظام قیام ہوا یہاں جمشید ثانی نے شہنشاہ سے ایسی تقریر دلپذیر کی کہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے کل واقعہ خود بیان کر دیا جب جمشید ثانی کل واقعہ زبانی شہنشاہ گوہر کلاہ کی سن چکا تو ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور دبیر ہفت زبان کو لوگوں نے جعلسازی سے قید کر لیا ہے اور اُسکی ریاست کو تباہ و برباد کر دیا ہے الا شاہزادے نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی گھبرا کے پوچھا کہ اے جمشید ثانی کچھ کیفیت اُس یار جانی محبوب لاثانی کی بھی معلوم ہے جمشید ثانی نے عرض کی خداوند میں نے بہت کچھ کوشش کی مگر پتہ اُس نامدار دیار حسن و جمال کا نہیں پایا خدا جانے

کیا ہوئی اور بیکل ہوگیا شاہزادے نے جو یہ کیفیت سنی بہت متردد ہوا دل سے آہ سرد کھینچکر کہا نظم

| | | |
|---|---|---|
| جہاں امکان ہست تنہائی زمین آن یار تنہا را | کہ باخود برد آغوش وداع صبح دریا را | بقربان سر عریانان مردن ہوش این مردم |
| بلا گردان شود دنیا فراموشان عشقی را | ز تشویش سینہ بخشان بود جمعیت عالم | شکست مومیائی سیہ ہم پیوندد اختصار را |
| دل شوریدہ ام خواہد ازان سوے عدم رنگی | کہ از ہمسایگی این شہر وا رو تنگ صحرا را | |

شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو بیقرار
ہوکے یہ اشعار پڑھے جمشید ثانی کی بھی آنکھون مین آنسو بھر آئے چونکہ مرد سنجیدہ کار آزمودہ و
جہاندیدہ تھا شاہزادے کو سمجھانے لگا بگڑی ہوئی بات کو بنانے لگا عرض کی حضور اس قدر
کیون صدمہ کرتے ہین اگر منظور الہی ہی تو وہ یوسف گم گشتہ پھر ملیگا آرزوے دلی بر آئیگی مراد حاصل
ہوگی تسکین دل ہوگی اسکی فکر کیجئے جسطرح سے بن پڑیگا پتا اسکا لگائینگے جہان ملیگا اسکو ڈھونڈھ
کے لائینگے مگر اب آپ کو دبیر ہفت زبان کی رہائی کی فکر مین جانا ضرور ہی جب اس مرد عاقل
کو رہا کیجیے گا تو وہ سب کام بتا دیگا اس محبوب مطلوب کو بھی آپ سے ملا دیگا شاہزادے نے
فرمایا ای جمشید ثانی مین تلاش مقام قید دبیر ہفت زبان مین کسطرف جاؤن کیونکر اس پیر بزرگ
کا پتا پاؤن جمشید ثانی نے جواب دیا کہ مین آپ کو وہان پہونچا دونگا سب پتہ بتا دونگا مگر ای شہنشاہ
وہان کے عجائبات سے بچنا اور بیجرات اس مہم عظیم کو فتح کرنا آپ کی جرات کا کام ہی جہانتک ممکن ہو
صبر کیجیے گا احتیاط ہر کام مین واجب و لازم جانئیے گا وہان تاریک چہار چشم نے بڑے بڑے
ساحران قدر اہل حفاظت زندانخانہ مقرر کیے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا ای جمشید ثانی مجھے
کمال تعجب ہی کہ اس مرد کامل اور ایسے بڑے زبردست عاقل کو ان ساحران مکار نے کیونکر گرفتار کر لیا
اسنے کچھ تدبیر نہ کی اور اب اگر وہ قید بھی ہی تو کوئی بات ایسی نہین پیدا کر سکتا ہی جو باعث رہائی ہو جائے
جمشید ثانی نے جواب دیا کہ ای شہنشاہ گوہر کلاہ اسکو مکر سے لوگون نے گرفتار کر لیا اب قید مین
اسیر اتنی سختی ہی کہ کوئی تدبیر اس سے ہو نہین سکتی اول تو لب اسکے ٹانک دیے ہین کہ کوئی اسم پڑھ
نہ سکے دوسرے گلے مین ایک طوق خاردار پہنایا ہی جسکی وجہ سے وہ حس و حرکت بھی نہین کر سکتا ہی
جسطرف گردن پھراتا ہی خار طوق تکلیف دیتے ہین سینے پر ایک سنگ گران رکھا ہی ہر طرح اسکو
مجبور کر دیا ہی تاریک چہار چشم اسکو زندہ نہ رہنے دیگا ضرور قتل کر ڈالے گا آپ جلد یہان سے
روانہ ہوجیے بموجب احکام لوح کام کیجیے شاہزادہ یہ سنکر دنگ ہو گیا بڑی دیر تک افسوس کرتا رہا جمشید
نے عرض کی اب مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران ثانی کی بارگاہ مین تشریف لائے وہان اور کچھ صلاح
بھی اس امر کے متعلق ہو گی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا مین بھی تمھارے ہمراہ بارگاہ صاحبقران
مین چلتا ہون جمشید ثانی اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور لعل بن مرجان بارگاہ صاحبقران مین
آئے صاحبقران ثانی نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو بدرجۂ کمال غمگین و ملول پایا بہت کچھ تشفی دیکر
فرمایا ای نور نظر اسقدر تشویش کرنے کی کیا ضرورت ہی انشاء اللہ مراد دلی حاصل ہوگی اور مین خود بھی
تمھارے ہمراہ فکر رہائی دبیر ہفت زبان مین چلونگا جسطرح بن پڑیگا اس مرد بزرگ کو رہا کرونگا
خاطر جمع رکھو رنج نہ کرو شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی آپ کے تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہی ان
ساحران غدار کی سرکوبی کو غلام کافی ہی وہان پہونچکر آفت برپا کر دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا مجھ سے

بچکر کہاں جا سکینگے یہاں نہ پا سکینگے وزیر ہفت زبان کو رہا کرونگا پھر آکر انشاءاللہ صحیح و سالم پہونچونگا مجھکو تجھے
اجازت رخصت دیجئے اب بھی امیدوار ہوں صاحبقران نے جمشید ثانی کی طرف دیکھا جمشید ثانی
نے عرض کی کہ شہنشاہ بے فتح ہوئے طلسم یعنی مرحلۂ آتشبار جادو کے وہاں تک رسائی مشکل
ہے پیشتر اسکے فتح کی تدبیر کیجیے پھر وہاں تشریف لیجائیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا کہ یہ کیا بڑی بات ہے
میں اس دربند کو بھی بفضل الٰہی فتح کرونگا تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں آخر کار سب سردار صاحبقران
ثانی سے رخصت ہوکر اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے شہنشاہ گوہر کلاہ بھی رخصت ہوکر آئے بعد فراغت
طعام بستر خواب پر گئے مگر بدو دختر وزیر ہفت زبان میں نیند کیونکر آتی تڑپ تڑپ کے وہ رات بسر کی
بوقت صبح بعد فراغت نماز شہنشاہ گوہر کلاہ نے لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر اس
صحرا تک رسائی ہو تو لازم ہے کہ جانب کوہ عقیق جاکر چشمۂ عقیق نگار پر ماہیان جادو کو قتل کرے
جب وہ قتل ہوگی تو آتشبار جادو خود برائے مقابلہ آئیگا اسکو بھی جسطرح بن پڑے قتل کرے یہ
دربند ٹوٹ جائیگا راستہ کھلے گا منزل مقصود تک بخیر و خوبی پہونچے گا مگر واجب یہ ہے کہ بجا نبات سے
ساحروں کے جیتے انکے دام مکر میں نہ پھنسے شہنشاہ گوہر کلاہ اس مضمون کو ملاحظہ فرما کے خدمت
صاحبقران ثانی میں آئے کل کیفیت بیان فرمائی دست ادب جوڑ کے رخصت طلب کی صاحبقران
نے گلے سے لگایا رخصت دی شہنشاہ گوہر کلاہ بعد عزت و جاہ جانب چشمۂ عقیق روانہ ہوئے
لوح کے دیکھنے سے پتہ تو بخوبی معلوم ہوگیا تھا سیدھے چلے لعل بن مرجان نے بہت بہت کہا کہ اے شہریار
مجھے بھی ہمراہ لیتے چلیے مگر شہنشاہ نے منظور نہ کیا لعل بن مرجان کو لشکر میں چھوڑا تنہا روانہ ہوئے
انکے جانے کے بعد جمشید ثانی نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ حضور یہ مقام بہت سخت ہے
میں بھی اجازت طلب ہوں کہ برائے مدد شہنشاہ گوہر کلاہ جاؤں اور حضور سے امیدوار ہوں کہ مع لشکر
ظفر اثر آپ بھی کوچ و مقام کرتے ہوئے جانب کوہ عقیق نگار تشریف لائیے وہاں بڑے معرکے پڑینگے
بہت سے ساحر ادھر سے نکلینگے ماہیان جادو سے مقابلہ ہوگا وہ آفت کی ساحرہ ہے بہت عرصہ ہوا کہ
اسنے اپنا مکان زیر چشمۂ عقیق نگار بنایا ہوا ہے ہمیشہ اگر کسی وقت بھی جاتا تو باہر نکلکر سبزہ زار کی سیر
کی مگر اسکے ملازم جو ہیں سب نگہبانی پر آتے ہیں سب مکار و غدار ہیں جسوقت شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھینگے
ضرور اپنے دام مکر میں پھنسا لینگے اور حضور سے بھی تاکیداً عرض کرتا ہوں کہ آپ بھی وہاں بہت
ہوشیاری سے تشریف لیجائیے گا صاحبقران زمان نے فرمایا اے جمشید ثانی تم روانہ ہو میں بھی
تمہارے عقب میں آتا ہوں جمشید ثانی تو رخصت پاکر اسی وقت روانہ ہوا یہاں صاحبقران
نے سرداروں کو طلب کیا جب سب سردار و جانباز حاضر ہوئے تو امیر ثانی نے فرمایا کہ میں
آج شب کو یہاں سے کوچ کرونگا اور برائے مدد شہنشاہ گوہر کلاہ چلونگا کیونکہ مجھسے جمشید
ثانی نے کہا ہے کہ یہ مرحلہ بہت سخت و صعب ہے اور شاہزادہ مبتلائے آفت عشق ہے ایسا نہو کہ
جوش میں کسی ساحرہ کے مکر میں پھنس جائے تو خرابی پیش آئے اسوجہ سے میرا چلنا بھی ضرور ہے جمشید
تو روانہ ہوگیا اب تم سب لوگ اپنے اپنے اسباب درست کرو میں قریب شام یہاں سے کوچ کرونگا
حکم پاکر تمام سرداران لشکر درستی سامان سفر میں مصروف ہوئے قریب شام سب اسباب درست

ہو گیا صاحبقران ثانی نے بعد فراغت نماز مغرب اُسی صحرا سے کوچ کیا اور طرف کوہ عقیق کے
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## مگر اب چند کلمے جوگی جیپال کے ملاحظہ فرمائیے

کہ جب شہنشاہ گوہر کلاہ کو کئی روز کا عرصہ ہوا تو جوگی جیپال نے بقاعدۂ نجوم دریافت کیا کیفیت معلوم
ہوئی کہ شاہزادہ جانب کوہ عقیق برائے تلاش چشمۂ عقیق نگار روانہ ہوا ہے جوگی جیپال نے جو یہ
کیفیت دیکھی سب لوگوں کو جمع کرکے کہا کہ شاہزادہ جانب کوہ عقیق برائے تلاش چشمۂ عقیق نگار
روانہ ہوا ہے اور یہ وہ مقام ہے کہ جہاں انسان تو کیا فرشتے کا بھی گذر دشوار ہے ماہیان جادو جو
چشمۂ عقیق نگار میں رہتی ہیں بڑی زبردست ساحرہ ہیں اُسکے اور ملازمین بعہدۂ نگہبانی بیرون چشمہ گشت
کیا کرتے ہیں وہ بھی بڑے مکار ہیں جسوقت وہ لوگ شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھیں گے ضرور دام مکر
پھیلاینگے کسی حیلے سے گرفتار کرکے ماہیان جادو تک لیجاینگے وہ مکارہ فوراً حکم قتل دیگی پھر
شہنشاہ کا رہا ہونا بہت دشوار ہوگا ہم سب اگر ہزار کوشش کرینگے لیکن کچھ نہوگا بہتر اسی میں ہے کہ
ہم ابھی سے جاکر شاہزادے کی مدد کریں تم سب لوگ یہیں ٹھہرو جبتک ہم نہ آئیں تب تک کہیں جانے کا
قصد ہرگز نہ کرنا سب نے اس بات کو منظور کیا جوگی جیپال سب سے رخصت ہوکر روانہ ہوا اسکو بھی
راہ میں چھوڑئیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کچھ کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ کی بیان کیجاتی ہے

کہ شہنشاہ جب صاحبقران سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے منزلیں طے کرتے ہوئے چلے جب
دو روز کے بعد ایک صحرا میں پہونچے صحرا کو نہایت پرفضا پایا ازبسکہ دو روز کی مسافت طے کیے ہوئے
تھے تھک کے ایک تخت سایہ دار کے نیچے گھوڑے سے اُترے زین پوش بچھاکر زیر درخت بیٹھے
تھوڑے عرصے کے بعد ایک آواز دردناک آئی شہنشاہ گوہر کلاہ گھبرا کے چاروں طرف
دیکھنے لگے ایک طرف جو نگاہ اُٹھائی دیکھا کہ ایک جوان نہایت حسین سلاح جنگی سے آراستہ
زنجیر آہنی میں بندھا ہوا زمین گرم پر پڑا ہے اور اپنی مصیبت پر گریہ وزاری کر رہا ہے شہنشاہ
گوہر کلاہ کو اُسکے حال پر رحم آیا جھپٹ کے قریب اُس جوان کے آئے پوچھا اے شخص تو کس مصیبت میں ہے
اور تجھسے کیا خطا سرزد ہوئی ہے جو تیرے واسطے یہ سزا تجویز کی گئی اُس جوان نے عرض کی اے شہریار میں
مرد مسلمان ہوں اور باپ میرا بادشاہ ہے اتفاق سے ایک جنگل میں شکار کھیلتا ہوا چلا گیا تھا وہاں
ایک ساحرہ کا گذر ہوا مجھکو دیکھکر فریفتہ ہوئی اُٹھا لیگئی اپنے مکان پر لیجاکر مجھسے سوال وصل کیا
میں نے اُس سے کہا کہ ہمارے طریقہ میں غیر کفو سے عقد جائز نہیں ہے اگر تو اس ملت کو ترک کردے
اور بت پرستی مجبور رہو سے تو البتہ تیری مراد دلی بر آوے اُس مکارہ نے اس بات کو قبول نہ کیا اور
یہی جواب مجھکو بھی دیا کہ تو اپنا طریقہ چھوڑ کر مذہب سامری پرستی اختیار کر یہ کلام اُس بد انجام کا سنکر
مجھکو بہت برا معلوم ہوا چاہا اسکو ضرب تیغ سے قتل کروں مگر اُسنے سحر کردیا کہ میرے ہاتھ پاؤں بیکار
ہوگئے زمین پر گر پڑا اُسنے کہا اے شخص اب بھی مجھکو تجھسے دشمنی نہیں ہے لیکن تو آئندہ ایسی بات نہ کہنا اور
اپنا تبدیل مذہب بھی نہ کر لیکن مجھسے وصل حاصل کر اے شہریار اُسنے بہت کچھ مجھسے کہا میں نے قبول نہ کیا

جب وہ کہکر عاجز ہوئی اور امید وصل قطع ہوئی تو اُسنے مجھے اسطرح سے قید کرکے یہاں ڈالدیا اور قریب
شام میرے پاس آتی ہو تسلی دیتی ہو سمجھاتی ہو اور یہی کہتی ہو کہ میرا وصل قبول کرو تو رہائی ممکن ہو اگر وصل
میرا نہ قبول کروگے تمام عمر اسی صحرا میں مبتلائے رنج و محن رہوگے میں نے ابتک تو وصل اُس
مکارہ کا قبول نہیں کیا ہو ہر وقت خدا سے یہی دعا ہو کہ یا تو پروردگار عالم اس رنج و محن سے
نجات عطا فرمائے یا موت آجائے کہ اس کشاکش سے مہلت ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو یہ تقریر
سنی کہا ای جوان تو نہ گھبرا پروردگار عالم نے تیری تکلیف برطرف کی زمانہ راحت قریب آگیا یہ کہکر
لوح گلے سے اُتاری مہرہ کمر سے کھولا لوح کا عکس اُس اسیر پر ڈالا مہرہ چمکایا عکس پڑتے ہی
جسم سے سب قید جدا ہو گئی مگر بیتابی اُس جوان کی کم نہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا ای جوان
اب تو قید بھی تیری جدا ہو گئی کیوں نہیں اُٹھتا ہو اُسنے جواب دیا کہ ای شہریار میرے قلب میں آگ
لگی ہوئی ہو اور ہاتھ پاؤں قابو میں نہیں ہیں آپ یہ لوح مجکو مرحمت فرمائیے تاکہ اسکی برکت سے یہ تکلیف
بھی دفع ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے کچھ خیال نہ کیا لوح اور مہرہ اس مکار کے حوالے کر دیا جیسے ہی لوح
اُسکے ہاتھ میں آئی کروٹ لیکر اپنے مقام سے اُٹھا کہا ای شہریار آپ نے اسوقت کار مسیحائی کیا برائے
خدا اپنا نام و نشان بتلائیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے کل کیفیت اپنی بیان کی ہنوز گفتگو ختم نہوئی تھی کہ دیکھا
سامنے سے چند ساحران غدار چلے آتے ہیں شہنشاہ گوہر کلاہ اسطرف متوجہ ہوئے ساحروں نے
چند دانے ماش کے طرف شہنشاہ کے پھینکے شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُس جوان سے لوح طلب کی
اُسنے نعرہ کیا کہ ای ماش او شہنشاہ گوہر کلاہ منم گرداب جادو شہنشاہ نے چاہا کہ بڑھکر اسکو
قتل کریں یہ مکار پیچھے ہٹ گیا بسبب لوح کے سحر تو نہ کرسکا اور ساحر جو آگئے تھے اُنسے اشارہ
کیا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو جانے نہ دینا اب گرفتار کر لینا انکا کتنی بڑی بات ہو سب ساحروں نے سحر
کرکے شہنشاہ گوہر کلاہ کو بیہوش کر دیا گرداب جادو تو مہرہ اور لوح لیکر اُسی وقت روانہ ہوگیا
اور اُن ساحروں سے کہ گیا کہ شہنشاہ کو گرفتار کرکے پاس ملکہ ماہیان جادو کے لے آؤ
سب ساحروں نے شاہزادے کو ایک تخت سحر پر ڈال کے رسیاں سے باندھ دیا اور آپ تخت
سحر تیار کرکے طرف ملکہ ماہیان جادو کے روانہ ہوئے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ دیکھا آسمان پر
ایک ابر سیاہ معلوم ہوتا ہو ساحروں نے آپس میں کہا کہ یہ ابر کیسا ہو ایک نے انھیں کے ہمراہیوں
میں سے جواب دیا کہ کوئی ساحر طلسم ہوش ربا سیر کہیں جاتا ہوگا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ ابر قریب آیا
اور ایک برق کڑک کر گری اور نعرہ ہوا کہ ہاشیدا ای ساحران بیحیا منم جمشید ثانی ساحروں نے جو
جمشید ثانی کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا گئے سب نے کہا کہ ہم میں اتنی طاقت نہیں ہو جو جمشید ثانی
سے مقابلہ کریں اگر جمشید ثانی سے لڑیں گے تو انجام اچھا نہوگا جان مفت جائیگی اور قید بھی
شہنشاہ گوہر کلاہ کی ہم سے چھٹ جائیگی ساحر تو اس گھبراہٹ میں ایک جانب بھاگ جانے کے
ارادے سے دیکھنے لگے مگر جمشید ثانی نے ایک گولا جھولی سے نکالا اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے اُن
جادوگروں پر کھینچ مارا اُس گولے کے پھٹتے ہی اندھیرا ہوگیا جمشید ثانی نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو اُس
تخت سے اُتار کر اپنے پاس لا کر رکھا اور ایک گولا اور پھینکا کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی ساحروں نے اپنے

بیہوش بے حس و حرکت پایا جمشید ثانی نے تلوار کھینچکر سب کو قتل کیا اور شہنشاہ گوہر کلاہ پر سے سحر اتارا
شہنشاہ گوہر کلاہ کو جو ہوش آیا جمشید ثانی کو اپنے قریب پایا متحیر ہو کر چارون طرف دیکھنے لگے
جمشید ثانی نے کہا آپ کیا ملاحظہ فرماتے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا مین دیکھتا ہون کہ ان
ساحرون مین وہ نہین ہین جنہون نے مجھ سے لوح لی تھی جمشید ثانی نے عرض کی ای شہنشاہ وہ
ایک ہی مکارہ ہے گرد آب جادو آپ سے لوح لے گیا ہے اگر غلام اور دم بھر نہ آتا تو یہ سب ساحر آپکو
ماہیان جادو کے پاس لے جاتے وہ مکارہ فوراً حکم قتل دیتی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا
ای جمشید ثانی اب لوح کیونکر ہاتھ آئیگی اور ماہیان جادو کسطرح قتل ہوگی جمشید ثانی نے
عرض کی حضور اب یہ امر بہت دشوار ہے لوح ماہیان جادو کے پاس جائیگی یا تو وہ لوح کو اپنے
پاس رکھے گی یا پاس تاریک چار چشم کے روانہ کریگی مگر اس سے مقابلہ کرنا بہت بڑی بات
ہے ہر ایک کا کام نہین ہے علاوہ سحر کے وہ مکر اسقدر جانتی ہے کہ اُسکے مکر سے بچنا انسان کو بہت
مشکل ہے اب آپ تامل فرمایئے صاحبقران بھی تشریف لاتے ہین اگر وہ کچھ کوشش کرینگے تو کیا
عجب ہے ہر حال ٹوٹ جائے میری اتنی مجال نہین ہے کہ تنہا اس معرکے مین کوشش کرون شہنشاہ
نے کہا ای جمشید ثانی مین بہت محجوب ہونگا صاحبقران ثانی مجھے دیکھکر یہی فرماینگے کہ آخر کو
نا تجربہ کار سے دھوکا کھا گئے جمشید ثانی نے عرض کی حضور یہ معاملہ طلسم ہے بڑے بڑے دھوکے
کھا جاتے ہین آپ پر کیا منحصر ہے کیا خود صاحبقران نے نہین دھوکا کھایا ہوگا آپ خاطر جمع
رکھین اس امر مین محجوب ہونے کی کوئی بات نہین ہے یہ باتین کرتا ہوا جمشید ثانی شہنشاہ کو
اپنے ہمراہ لیے ہوے ایک جانب کو جاتا ہے کہ دیکھی صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی جمشید ثانی نے کہا
لیجیے صاحبقران ثانی بھی آپہنچے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو شہنشاہ گوہر کلاہ کی نگاہ صاحبقران
پر پڑی براے استقبال شہنشاہ گوہر کلاہ آگے بڑھے جمشید ثانی عقب مین چلا صاحبقران
نے بھی وہین شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا جلد راستہ طے کرکے قریب آئے گھوڑے سے اُتر کے
شہنشاہ گوہر کلاہ کو سینے سے لگایا مزاج کی کیفیت دریافت فرمائی جو واقعہ گذرا تھا
شہنشاہ گوہر کلاہ نے حرف بحرف صاحبقران ثانی سے سب بیان کیا جمشید کے رفاقت
کی بہت تعریف کی صاحبقران ثانی نے بھی یہ کیفیت سنکر بہت افسوس کیا لوح کے جانے سے
بہت تشویش ہوئی جمشید ثانی سے فرمایا کہ اب تمہاری کیا راے ہے جمشید ثانی نے عرض کی جو
آپ مناسب جانین وہ کرین یہ بندہ بے دام ہر حال مین جان نثار کرنے کو موجود ہے اتنا ضرور
عرض کرونگا کہ ماہیان جادو بڑی زبردست ساحرہ ہے اُس سے مقابلہ کرنا ہر ایک کا کام نہین ہے
غلام موجود ہے جو آپ حکم کرین صاحبقران نے فرمایا ای جمشید ثانی تمہاری راے مقدمات طلسم مین
مناسب ہے کیونکہ تم واقف کار طلسم ہو اور ہم اس طلسم کے قواعد سے بالکل واقف نہین ہین تم جو کچھ
کہوگے وہ بہت مناسب ہوگا اور اسپر عمل کرنا باعث بہتری ہوگا جمشید ثانی نے عرض کی میرے
نزدیک یہ بات ہے کہ ابھی دو ایک روز تامل فرمایئے دیکھیے ان لوگون کی خبر قتل سنکر ماہیان جادو
کیا کرتی ہے اگر اُسنے کچھ سامان جنگ کیا تو دیکھا جائیگا نہین تو چشمۂ عقیق نگار پر جاکر اس سے

مقابلہ کرینگے آپ کو بھی تکلیف ہوگی یہ معرکہ قابل دید ہوگا عجائبات سحر ملاحظہ فرمائیے گا صاحبقران نے
بھی اس رائے کو بہت پسند کیا اور بارگاہ میں استادہ کرنے کا حکم دیا حسب الحکم بارگاہ میں فوراً استادہ ہوئی
صاحبقران ثانی مع شہنشاہ گوہر کلاہ اور جمشید ثانی کے داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہوئے اور
لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے مگر گرداب جادو جو لوح لیکر روانہ ہوا تو پاس ماہیان جادو
کے پہونچا پہلے لوح نذر دی بعد سب کیفیت بیان کی اور یہ بھی کہا کہ ساحر قید شہنشاہ گوہر کلاہ لانے
میں ماہیان جادو بہت خوش ہوئی اور قید شہنشاہ گوہر کلاہ کا انتظار کرنے لگی جب بہت عرصہ گذر گیا
اور کوئی نہ آیا تو اُسنے گرداب جادو سے مخاطب ہوکر کہا کہ ابھی تک کوئی قید شہنشاہ گوہر کلاہ لیکر نہیں آیا
گرداب جادو نے کہا اے ملکہ عالم مجکو بھی اس امر میں تشویش ہے ماہیان جادو نے چند ملازمون کو حکم دیا
کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ کیا واقعہ گذرا جو اتنی دیر ہوئی ملازم حکم پاتے ہی روانہ ہوئے تلاش کرتے ہوئے اُس
صحرا میں آئے جہان سب کے لاشے پڑے تھے ملازمون نے جو سب کو کشتہ پایا تو فوراً اپنا عجیب
حال بنایا روتے ہوئے لاشے لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں ماہیان جادو کے پاس پہونچے یہان یہ تو
بیٹھی تھی رونے کی آواز جو کان میں آئی گھبرا کے اُٹھ کھڑی ہوئی کہا اے یہ رونے کی آواز کہان سے آتی ہے ایک
ملازم نے آکر عرض کی حضور جو ملازم برائے خبر گئے تھے وہ دروازے پر حاضر ہیں بہت سے لاشے اُنکے ساتھ
ہیں حکم ہو تو یہان حاضر ہون ماہیان جادو نے کہا بلاؤ اُس خادم نے جاکر سب سے کہا کہ جلد چلو
تمکو ملکہ عالم یاد فرماتی ہیں وہ سب بحال پریشان گریان و نالان اندر آئے ماہیان جادو نے جو سب کو
اس درجہ بیتاب و بیقرار پایا اور لاشے بھی اپنے ملازمون کے دیکھے گھبرا کے پوچھا اے یہ کیا ہوا ان
لوگون کو کس نے قتل کیا ساحرون نے جواب دیا حضور یہ کیفیت تو ہمکو نہیں معلوم ہم نے لاشے انکے
ایک صحرا میں پڑے ہوئے دیکھے وہان سے اُٹھا لائے ماہیان جادو نے کہا اسے کوئی اور لشکر
وہان تھا یا کچھ آدمی اور نظر آئے اُن لوگون نے جواب دیا وہان تو کسی کا نشان بھی نہیں ہم نے خود
تلاش کیا کہ اگر کوئی لشکر یہان ہو تو ملے تو اُس سے کیفیت دریافت کریں اور قاتل کو تحقیق کرکے عوض
خون ان بیگناہون کا لیں مگر وہان کسی کو نہ پایا مجبور ہوکے لاشے انکے اُٹھا لائے اب جیسا حضور
حکم دیں وہ کیا جائے ماہیان جادو نے کہا ان لوگون کو جلا دو ہم اسکی کیفیت ابھی دریافت کرتے
ہیں وہ ساحر تو لاشے لیکر روانہ ہوئے ماہیان جادو نے اوراق سامری طلب کرکے دیکھا
کیفیت خلاصہ معلوم ہوئی کہ ان لوگون کو جمشید ثانی نے قتل کیا ہے اور لشکر صاحبقران کا اس
نواح میں آگیا ہے مقابلے کی تدبیر ہو رہی ہے شہنشاہ گوہر کلاہ بھی لشکر میں موجود ہیں اے ماہیان
جادو اگر ہوسکے تو جلد انتظام کرو ورنہ بہت خرابی واقع ہوگی صاحبقران مالک اسم اعظم ہیں
اگر وہ اسطرف لشکرکشی کرینگے تو بہت کشت و خون ہوگا اور اہل اسلام کی مدد غیب سے پیدا
ہوتی ہے جسطرح ہوسکے ان لوگون کو جلد قتل کر ماہیان جادو نے جو کتاب سامری میں یہ
کیفیت دیکھی گرداب جادو سے کہا کہ اے وزیر اعظم مجھے معلوم ہے کہ ان لوگون کو کس نے
قتل کیا ہے گرداب جادو نے ہاتھ باندھ کے جواب دیا کہ میں تو اس راز سے مطلق آگاہ نہیں
ہون آپ نے جو کچھ کتاب سامری میں ملاحظہ فرمایا ہو بیان کیجیے میں انتظام کرنے کو موجود ہون

ماہیان جادو نے کہا قائل ان سب ساحرون کا جمشید ثانی ہو مالک در جند اول شاد و ہو مین نے اُسکی خبر پائی ہو کہ اُس نمک حرام نے دین سامری کو ترک کرکے مذہب مسلمانان اختیار کیا ہو اور ہر حال مین اُن لوگون کی مدد کرتا ہو جب تو لوح بیکر اسطرف آیا جمشید نے علم نجوم سے کیفیت طلسم کشا دریافت کی جھکی مکو معلوم ہوا ہوگا کہ لوگ طلسم کشا کو قید کرکے پاس ملکہ ماہیان جادو کے لیے جاتے ہین بوجہ دوستی سے تاب نہ آئی آکر سب کو قتل کیا طلسم کشا کو چھڑا لیگیا اور یہ بھی معلوم ہوتا ہو کہ ایک لشکر عظیم آیا ہو اور سردار اُس لشکر کا کوئی شخص صاحبقران نامے ہو اے گرداب جادو اگر اسکا انتظام جلد نہ کیا جائیگا تو بڑی خرابی واقع ہوگی کیونکہ جس شخص کا نام صاحبقران ہو وہ صاحب اسم اعظم ہو اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اگر وہ لشکرکشی کرکے یہانتک آئیگا تو قیامت برپا کردیگا علاوہ اسکے جمشید ثانی بھی ساحر زبردست ہو سواے میرے یہان کوئی اُسکا ہمنبرد نہین ہو جو اُسکے مقابلہ مین جائیگا شکست فاش اُٹھائیگا اسکا بھی مجھے اندیشہ ہو لیکن مین اُس نمک حرام سے مقابلہ کرونگی تو صاحبقران کو کسیطرح گرفتار کرلا صاحبقران صاحب اسم اعظم ہو اُسپر سحر تاثیر نہین کریگا گرداب جادو نے کہا ملکہ عالم یہ صاحبقران وہ شخص ہو جسنے بہت سے ساحران نامی وگرامی کو قتل کیا اور بڑے بڑے طلسم برباد کیے اسکا گرفتار ہونا بہت دشوار ہو لیکن مین تدبیر کرتا ہون جسطرح ہوسکے گا اسیر کرکے حضور مین حاضر کرونگا آپ جمشید ثانی کی فکر کرین ماہیان جادو نے کہا جبتک صاحبقران قید ہوکر میرے پاس نہ آئینگے تب تک بن فکر جمشید ثانی نہ کرونگی گرداب جادو ماہیان سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا خیال کیا کہ آج شب کو چلکر صاحبقران کو گرفتار کرلاؤنگا اسی فکر مین دن گذر گیا جب رات ہوئی تو گرداب جادو نے اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا اور صورت بدلکر روانہ ہوا تھوڑے عرصے کے بعد لشکر صاحبقران مین پہونچا یہان سب لوگ بخوف معروف آرام سے تھے گرداب چونکہ صاحبقران کو پہچانتا نہ تھا اس لشکر مین ٹہلنے لگا کہ اگر کوئی خادم خدمتگار نظر آئے تو اُسے کوئی فقرا دیکر بارگاہ صاحبقران کو دریافت کرون اور صورت و وضع کو بھی پوچھ لون گرداب جادو تو اس فکر مین ایک مرد مسافر کی صورت بنا ہوا ٹہل رہا تھا قضاے کار شہنشاہ ایح عیاری لینے خواجہ عمرو ثانی ایک طرف سے آتے تھے اسنے جو خواجہ کو دیکھا کہا او شخص ذرا ٹہرجا مجھے تجھ سے کچھ کام ہو خواجہ ٹہر گئے گرداب جادو نے قریب آکے پوچھا کہ یہ لشکر کس کا ہو اور مالک کا کیا نام ہو خواجہ نے جواب دیا کہ او شخص تمکو اسکے دریافت سے کیا کام ہو گرداب نے جواب دیا کہ مین ایک مرد مسافر ہون اگر مالک کی مرضی ہوگی تو آج شب کو یہین رہجاؤنگا صبح کو اپنی راہ لونگا خواجہ نے جو اُسکی پیشانی کو دیکھا علامت سحر ظاہر ہوئی سمجھے کہ کوئی جاسوس ہو مکر کرنے کو آیا ہو اسکا گرفتار کرنا لازم ہو یہ سوچکر کہا بھائی مالک لشکر کے دریافت کرنے کی کیا حاجت ہو تم شوق سے آج شب بھر یہان آرام کرو صبح کو چلے جانا تمھین کوئی مانع نہوگا گرداب نے کہا مین مالک لشکر سے ملاقات کرونگا خواجہ نے کہا اسوقت مالک لشکر کسی سے ملاقات نہین کرتے ہین کیونکہ شب بھر عبادت خدا مین معروف رہتے ہین اُنکی عبادت مین خلل واقع ہوگا اگر تمھین اُنسے ملاقات کرنا منظور ہو تو صبح کو ملاقات ہوگی شب بھر تم یہین آرام کرو گرداب نے پوچھا اُنکی بارگاہ کہان ہو اور وہ کس خیمے مین عبادت گذاری کرتے ہین یہ سنکر خواجہ کو یقین کامل ہوگیا ایک سرادہ کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ بارگاہ ہو اسی مین معروف عبادت رہتے ہین گرداب

جادو نے کہا خیر اور بہت سی باتیں اس قسم کی دریافت کیں جنسے خواجہ کو یقین کامل ہو گیا خواجہ نے
کہا بھائی تم نہیں معلوم کتنی دور سے آئے ہو گے اور کتنی دور جاؤ گے بہت تھک گئے ہو گے چلو میں
تمکو اپنے خیمے میں لیجاؤں دو ایک جام شراب کے پیو اگر کھانے کی ضرورت ہو تو کھانا بھی وہاں موجود ہے مگر
ایک بات ہنوگی کہ کوئی دوسرا آدمی تمھارے پاس نہوگا کیونکہ میں تو اسی طور سے تمام شب بھر گشت کرونگا
تم آرام کرنا گرداب جادو نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اس سے بہتر اور کیا ہوگا ایک مقام مناسب بیٹھنے کو
ملتا ہے یہ آدمی ضعیف العقل کیا بنا لیگا جس وقت صاحبقران کو لیکر نکلونگا اگر کوئی دیکھ لیگا تو سحر کرکے بیہوش
کر دونگا یہ سوچکر خواجہ کے ساتھ ہوا خواجہ گرداب جادو کو اپنے ہمراہ ایک خیمہ خالی میں لائے جلد
جلدی بچھونا کرکے گرداب جادو کو بٹھایا صراحی بلوریں زنبیل سے نکالی جام میں شراب بھر کے تھوڑی
بیہوشی ملائی گرداب جادو کو جام دیا گرداب جادو نے جام پیا اسی طرح پے در پے دو تین جام دیے
جب بیہوشی نے اپنی تاثیر کی تو گرداب جادو کی آنکھوں میں سرسوں پھولی کہا اے شخص مجھے کوئی آسمان
پر لیے جاتا ہے خواجہ نے کہا کوئی حرج نہیں ہے شراب چونکہ نئی تھی تیز زیادہ ہے فکر مت کرو یہ بات دفع ہو جائیگی
گرداب جادو اپنے مقام سے اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گرکے بیہوش ہوا خواجہ نے اسکی مشکیں
باندھیں خیال آیا کہ مبادا یہ ساحر ہو یہ سوچکر زبان میں سوزن دیا اور چوب خیمے سے مضبوط باندھکر
ہوشیار کیا تازیانہ ہاتھ میں لیکر لوٹتے ہوئے کہا او مکار خلاصہ بیان کر تو کون ہے اور تجکو کسنے بھیجا ہے میں
عمرو ثانی عیار صاحبقران زمان گرداب جادو کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس مصیبت میں پایا گھبرا کے
کل حال اپنا بیان کیا خواجہ نے اسکو شب بھر اسی چوب میں بندھا رکھا جب شب گذر گئی تو خواجہ
گرداب جادو کو لیکر خدمت امیر میں حاضر ہوئے امیر بارگاہ سلیمانی میں جلوہ فرما تھے سب
سرداران جانباز اپنے اپنے مقامات پر رونق افروز تھے جمشید ثانی سے صلاح ہو رہی تھی کہ خواجہ نے
آکر امیر کو سلام کیا امیر نے پوچھا خواجہ یہ کون شخص ہے جسکو تم گرفتار کرکے لائے ہو خواجہ نے تمام
کیفیت شب کی بیان کی جمشید ثانی نے گرداب جادو کو پہچانا عرض کی یا صاحبقران گرداب جادو
وزیر ماہیان جادو یہی ہے یہ بڑا مکار ہے خواجہ نے بہت بڑا کام کیا جو اسکو قید کر لیا صاحبقران نے فرمایا
کہ اگر یہ اسلام قبول کرے تو خطا اسکی معاف کرو ورنہ تمھارا قیدی ہے تمھیں اختیار ہے خواجہ نے گرداب
سے کہا کہ اے گرداب جادو لات و منات پر لعنت کر اور مذہب حق اختیار کر گرداب نے
قبول نہ کیا خواجہ نے بہت کچھ اسکو سمجھایا آخرکار مجبور ہوکے گرداب جادو کو قتل کیا اسکے قتل کے
بعد جمشید ثانی نے صاحبقران سے عرض کیا کہ اب آمد ساحروں کی شروع ہوئی معلوم ہوتا ہے
ماہیان جادو کو حضور کے نزول اجلال و ورود اقبال کی خبر ہو گئی ہے جب اسکے قتل ہونے کی خبر پاویگی
تو خود قصد کریگی عجب نہیں ہے کہ لشکر گران ہمراہ لیکر برائے مقابلہ آئے کیونکہ یہ اتنا بڑا ساحر زبردست
تھا کہ اس سے بہتر ساحر اسکے یہاں کوئی نہیں ہے اور اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ جب ایسا ہی تھا تو
عہدہ وزارت اسکو ملا امیر نے فرمایا اے جمشید ثانی خدا مالک ہے جسنے اسکے شر سے بچایا وہ اسکے
بھی شر سے امان دیگا یہاں تو یہ باتیں تھیں مگر تصویر گرداب جادو جو ماہیان جادو کے پاس تھی
جس وقت ماہیان جادو نے اسکو رخصت کیا تھا تو تصویر اسکی اپنے سامنے رکھ لی تھی جب یہاں

خواجہ نے اُسکو قتل کیا تو تصویر بھی اسکی جل گئی ماہیان کی جو نگاہ تصویر پڑی اپنے زانو پر ہاتھ مارکے
سے کہا کہ غضب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ گرداب جادو کو کسی نے قتل کیا یہ کہکر اپنے ملازمون کو بلایا اور
کہا کہ تم مین کوئی ایسا ہے کہ جو اسوقت جاکر خبر لائے کہ گرداب جادو کو کسنے قتل کیا ہے اور قاتل کو
بھی گرفتار کرکے حاضر کرے یہ سُنکر ایک ساحر موجہ جادو ماہیان جادو سے اجازت لیکر روانہ
ہوا قاتل گرداب جادو کے گرفتار کرنے کا وعدہ کیا ہے ماہیان جادو نے چلتے وقت ایک گلدستہ
اسکے ہاتھ سے بہ تدبیر سحر تیار کرا لیا کہ جو واقعہ اُسپر گذرے اُس گلدستے کے ذریعہ سے وہی کیفیت
معلوم ہوجائے موجہ جادو جو وہان سے روانہ ہوا پیشتر اپنے مکان پر آیا چند ساحران نامی ہمراہی اپنے ہمراہ
لیے طرف لشکر صاحبقران کے آیا لشکر صاحبقران کے نزدیک پہونچ کے لشکر کی آبادی او مجمع کو دیکھکر
بہت پریشان ہوا دل مین خیال کیا کہ یہ لوگ اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک مشت خاک میرے لشکر پر ڈالینگے
تو پتا ہم لوگون کا نہ معلوم ہوگا یہ بات اپنے ہمراہیون سے ظاہر کی ہمراہیون نے جواب دیا کہ آپ بیکار تشویش
فرماتے ہین یہ سب غیر ساحر ہین موجہ جادو نے کہا یہ غیر ساحر ساحرون سے بہتر ہین انمین صاحبقران
جس شخص کا نام ہے او مرد شجاع تیغزن صف شکن صاحب اسم اعظم ہے اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے اور اسم اعظم
کی یہ تاثیر ہے کہ جسپر پڑھکر پھونکتا ہے کیسے ہی سحر مین مبتلا ہو نجات پائے اگر اسکے ہمراہیون کو سحر مین
مبتلا کرینگے یہ اسم اعظم کے ذریعے سے انکو تندرست کرے گا اور علاوہ اسکے جمشید جوان لوگون کا بہت
بڑا دوست ہے وہ کیسا ساحر زبردست ہے اُس سے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے مگر مجبور ہون کہ ملکہ سے مین نے
وعدہ کر لیا ہے اب اگر یہ مین پلٹ جاؤنگا تو ملکہ کو کیا منہ دکھاؤنگا ملکہ مجھکو اپنے دربار مین نہ آنے دیگی
بہت کچھ لعنت و ملامت کریگی علاوہ اسکے اپنے ہمچشمون مین ذلیل ہونگا اب جو کچھ ہوگا سہہ لونگا یہ
باتین کرکے اسنے مقابلے مین لشکر صاحبقران کے اپنے لشکر کو بھی اتارا ہرکارون نے لشکر اسلام
مین خبر پہونچائی امیر نے یہ خبر سنکے جمشید کو طلب کیا کل کیفیت بیان کی جمشید نے کہا آپ اس معاملے
مین تردد نہ فرمائین غلامان جانباز سمجھ لینگے اگر وہ طبل جنگی بجوائیگا تو کل غلام اُس سے مقابلہ
کریگا حضور بھی برائے تماشہ میدان مین تشریف لیچلین گے، اسکی کیا حقیقت ہے جو مقابلہ کریگا سوائے
ماہیان کے اور کسی کو اس [illegible] مین زبردست اپنے سے زیادہ نہین جانتا ہون ہان ماہیان
سے مقابلے کا البتہ تردد ہے مگر حضور کے اقبال سے اُسکو بھی زیر کرونگا امیر نے فرمایا اے جمشید مجھکو
اس ساحر کے آنے سے تردد نہین ہوا تمسے کیفیت بیان کر دی بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ اگر اُس نے
روز جنگ میرا نام لیکر بلایا تو مین کسی کو میدان مین نہ جانے دونگا خود ہی اُس مکار سے مقابلہ کرونگا
تھوڑی دیر یہ باتین ہوئی تھین کہ ہرکارون نے آکے امیر کو سلام کیا اور دعائے دولت دیکر عرض کی
صاحبقران کی عمر دراز ہو موجہ جادو نے طبل جنگی بجوا دیا ارادہ اُسکا یہ ہے کہ کل صبح کو میدان مین
آکر معرکہ آرائے نبرد ہو صاحبقران نے کہا ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے حسب الحکم صاحبقران
لشکر اسلام مین بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی جوانان صف شکن آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے
دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین لشکر موجہ جادو مین ساحران غدار سحر تیار کرنے لگے موجہ داخل
ہوم خانہ ہوا لوگون سے کہدیا کہ ہمارے خیمے مین کوئی نہ آئے ہم ایک سحر عجیب تیار کرتے ہین اگر کوئی ہمارے خیمے مین

آئیگا تو سزا سے معقول پائیگا سب نے کہا ہماری کیا مجال ہی جو آپ کے خیمے مین آئین موجہ جادو نے کہا نگہبانی
بہت اچھی طرح سے کیجائے مجھے خوف ہی کہ کوئی شخص لشکر اسلام سے بعزم شبخون سواران تیغزن کو ہمراہ لیکر نہ
آئے لوگون نے عرض کی آپ خاطر جمع سے تشریف رکھئین جو کوئی یہان آئیگا زندہ بچکر نہ جائیگا موجہ جادو تو داخل
حمام خانہ ہوا لوگ اُسکی پاسبانی کرنے لگے لشکر اسلام مین سرداران اسلام نے جب اپنے اپنے اسباب جابجا
درست کرنے سے فراغت پائی تو متفق ہوکر آپس مین باتین کرنے لگے خواجہ عمرو نامی نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ
اب سب اپنے اپنے خیام مین مصروف کار ہین اُسیوقت طرف لشکر موجہ جادو روانہ ہوے اپنی صورت
ایک ساحر کی بنائی موجہ جادو کے لشکر مین پہونچ کے ایک ساحر سے کہا کہ تم لوگ اسطرف پاسبانی کرتے ہو اور
پشت خیمہ پر کسی نے آگ لگادی ہی پاسبان لوگ اُسطرف روانہ ہوے خواجہ گلیم اوڑھکر اندر اُس خیمہ کے آئے
جسمین موجہ جادو سحر تیار کر رہا تھا خواجہ نے آکے دیکھا کہ موجہ جادو ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہی سامنے ایک پتلا
ماش کے آٹے کا رکھا ہوا ہی کچھ سحر کو کرکے اُسپر ماش کے دانے مار رہا ہی خواجہ اُس کے تخت کے پیچھے چھپ کر
پوشیدہ ہوے اور صورت اپنی نہایت مہیب بنائی ماش کے دانے اپنے ہاتھ مین لیے کچھ چھوٹی چھوٹی گولیان آٹے
کی لیکر آواز دی اے موجہ جادو کیا بیہودہ سحر کر رہا ہی موجہ جادو متعجب ہوا کہ یہ کون شخص مجھکو آواز دیتا ہی [illegible]
چاروطرف دیکھنے لگا جب کچھ نظر نہ آیا بہت گھبرایا پکارا تم کون شخص ہو کیون مجھکو آواز دیتا ہی خواجہ نے زیر تخت
سے آواز دی تو مجھکو نہین جانتا ہی کہ ہم کون ہین موجہ جادو نے کہا مین آپ کو نہین پہچانتا ہون کہ آپ
کون ہین خواجہ نے جواب دیا کہ ہم وہ ہین کہ جسکی تو روز پرستش کرتا ہی موجہ جادو نے دیکھا کہ تخت کے نیچے سے
آواز آتی ہی جھککر تخت کے نیچے نگاہ کی خواجہ گلیم اوڑھے تھے اسسے کچھ نظر نہ آیا موجہ جادو نے کہا اگر آپ اپنا
جمال باکمال مجھے دکھائین تو میری پرستش کا نتیجہ مجھکو حاصل ہو خواجہ نے کہا تو ہمارے جمال کے دیکھنے کی
تاب لا سکیگا موجہ جادو نے کہا اگر آپ چاہینگے تو یہ بات کیا مشکل ہی خواجہ نے کہا اب ہوشیار ہو جا ہم اپنا
جمال دکھلاتے ہین موجہ جادو تخت پر سنبھل کے بیٹھ گیا خواجہ نے گلیم اُتاری اور سر کو بلند کیا تخت کو جنبش ہوئی موجہ
جادو کو زلزلہ معلوم ہوا خواجہ تخت کو اُٹھاتے ہوے ظاہر ہوے موجہ جادو کی جو نگاہ پڑی خوف سے کانپنے لگا جلدی سے
دوڑ کے قدم چومے گرد پھرنے لگا خواجہ نے کہا یہ کیا واہیات سحر تیار کر رہا ہی مین تجھکو وہ چیز دیتا ہون کہ تمام لشکر
حریف کو ایک سحر مین درہم و برہم کردے موجہ جادو نے ہاتھ باندھکر کہا اس سے بہتر کیا ہی خواجہ نے وہی ماش
کے دانے اور آٹے کی گولیان موجہ جادو کو دین کہا جسوقت لشکر حریف تیرے مقابلے مین آئے ہمارا نام لیکر یہ
ماش پھینک مارنا سب بیکار ہو جائینگے موجہ جادو نے کہا مین آپ کے نام نامی سے آگاہ نہین ہون خواجہ نے
کہا تو روز کس کی عبادت کرتا ہی موجہ جادو نے جواب دیا مین سامری کی عبادت کرتا ہون خواجہ نے کہا مین سامری
ہون تیری عبادت کی وجہ سے آج تیری مدد کی یہ کہکر کہا کہ تو ہمارے رہنے کے مقام کو بھی دیکھے تجھے سیر وہان کی
کرادین بہشت و دوزخ دکھادین موجہ جادو ہاتھ باندھے ہوے خواجہ کے آگے آیا خواجہ نے زنبیل کی گھنڈیان کھولکر
موجہ جادو کو قریب بلا کر کہا دیکھ کیا دکھائی دیتا ہی موجہ جادو نے جو نگاہ کی عجب سیر نظر آئی دیکھا ایک طرف آگ
بیشمار روشن ہی بہت سے غلامان زنگی مصروف انتظام ہین ایک جانب بیحد و بیشمار مال و زر کا انبار ہی دریاے قہار
جوش زن ہی حسینان مہ جبین بجرون پر بیٹھے ہوے سیر دریا مین مصروف ہین موجہ جادو بغور دیکھنے لگا جب خواجہ نے
خیال کیا کہ اب یہ بالکل بیخود ہی ہاتھ کا سہارا دیکر داخل زنبیل کیا رنگ و روغن عیاری کا نکال کے آپ اُسکی صورت

بنے اُسی تخت پر بیٹھ کے مال و اسباب اُس بارگاہ کا اپنے قبضے میں کرنے لگے شب بھر تو خواجہ عمرو ثانی اس
کام میں مصروف رہے جب صبح ہوئی تو بارگاہ سے بشکل موجہ جادو برآمد ہوئے ملازموں نے اسباب
ضروری حاضر کیا خواجہ نے سب ملازموں سے کہا کہ کوئی ہرگز سحر نہ کرے میں نے ایک سحر ایسا تیار کیا ہی کہ وہ
سب مسلمانوں کو لڑنے سے بیکار کر دیگا جملہ ملازموں نے منظور کیا خواجہ لشکر کو لیکر میدان میں آئے اُدھر
صاحبقران نماز صبح سے فراغت حاصل کرکے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر عازم میدان جنگ ہوئے رزمگاہ
میں آئے صفوف لشکر جب آراستہ ہو چکیں تو خواجہ کہ بشکل موجہ جادو تھے فوج سے آگے بڑھے اور ایک ملازم
کو طلب کرکے کہا کہ تو جا کر امیر سے یہ اطلاع کر کہ ہمارے افسر صاحب کچھ آپ سے کہنے کو تشریف لاتے ہیں میرا
قصد یہ ہی کہ اس خدا پرست کو پیشتر سمجھا دوں اگر لڑنے سے باز رہے اور جہاں سے آیا ہی وہیں واپس چلا جائے
تو میں اپنے ارادے سے باز رہوں اور بہت سے بندگان سامری کی جان بچے یہ سُنکر ملازم خدمت میں صاحبقران
کے آیا یہ کیفیت بیان کی کہ ہمارے افسر آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں صاحبقران نے فرمایا انکو یہاں آنے
سے کوئی مانع نہیں ہی شوق سے آئیں ملازم رخصت ہو کے واپس آیا خواجہ سے کل کیفیت بیان کی خواجہ طرف لشکر اسلام
چلے چند ملازم ہمراہ ہوئے خواجہ نے سب کو منع کر دیا کہ تمہارے آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہی میں تنہا جاؤنگا وہ لوگ
وہیں ٹھہر گئے خواجہ تنہا پاس صاحبقران کے حاضر ہوئے صاحبقران کو پیشتر سلام کیا بعد میں کہا کہ اے
صاحبقران میرے نزدیک بہتر یہی کہ آپ اپنے اس ارادے سے باز رہیں مفت میں بہت سے آدمیوں کا
خون ہوگا تم مجھسے زیادہ سحر میں نہ ہوگے میں نے شب کو ایک سحر ایسا تیار کیا ہی کہ جسکے روکنے کی تاب سامری
و جمشید میں بھی نہیں ہی تم اپنے اسم اعظم پر بیکار غرّا کرتے ہو دم بھر میں تمہارے اسم اعظم کو بند کر دونگا تمام فوج
کو از روے سحر بیہوش کر دونگا صاحبقران نے جو یہ تقریر سُنی قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا او بیہودہ گو کیا واہیات
بکتا ہی ہم ہر حال میں خدا پرست ہیں تو ہمارا کیا بنا سکتا ہی تجھ سے بہتیرے کی ہیں مگر یہ کیا چاہا وار تلوار کا کروں خواجہ نے
کہا امیر نہیں پہچانا میں عمرو ثانی امیر عمرو کو دیکھا خوش ہوگئے خواجہ نے کل کیفیت جو شب کو گذری تھی روبروے
امیر بیان کر گئے یہ بھی عرض کی کہ میں جاتا ہوں لشکر کو آگے بڑھاتا ہوں آپ جمشید ثانی کو حکم دیں وہ تمام لشکر کو
تباہ و برباد کریں امیر نے کہا ای خواجہ موجہ جادو کہاں ہی خواجہ نے عرض کی میرے پاس موجود ہی یہ کہکر خواجہ امیر
سے رخصت ہوے امیر اپنے مقام پر واپس آئے جمشید نے عرض کی یا صاحبقران موجہ جادو کیا کہتا تھا امیر نے
فرمایا جمشید یہ موجہ جادو نہیں تھا خواجہ عمرو نامدار تھے موجہ جادو کو خواجہ نے اسیر کر لیا ہی جمشید نے
عرض کی پھر موجہ جادو کہاں ہی امیر نے فرمایا خواجہ کے پاس زنبیل میں موجود ہی اب تم تمام لشکر کو تباہ کر دو
جمشید نے چاہا آگے بڑھ کے سحر کرے امیر نے کہا ابھی ٹھہر جاؤ جب کوئی لشکر حریف سے مبارز طلب کریگا اسوقت
تم کو اختیار ہی دیکھو پہلے کس کو پکارتے ہیں یہ باتیں تھیں کہ خواجہ نے لشکر موجہ جادو میں پہونچ کے جملہ ملازموں سے
کہا کہ میں نے بہت سمجھایا مگر یہ شخص کسی طرح نہیں مانتا اب میں مجبور ہوں یہ کہکے خواجہ بشکل موجہ جادو صف
سے بڑھے اور پکار کے آواز دی ای جمشید ثانی تجھے اپنے سحر و ساحری پر بڑا ناز ہی نکل کر معرکہ آرا ہو تا کہ آج سب
حال کھل جائیگا جمشید صاحبقران زمان سے اجازت لیکر صف سے نکلا اسباب سحر درست کیا مقابلہ میں موجہ
جادو نقلی کے آیا موجہ نقلی نے ایک گولہ مارا جمشید نے سب کے دکھانے کو اُسکو روکا اور جھولے سے ایک جال نکال
کے کچھ اسم سحر آمیز پڑھا کہ وہ جال بلند ہوا اور طرف لشکر موجہ جادو کے چلا خواجہ نے پلٹ کے لشکر کیطرف آواز دی

کہ یارو اس جال سے مطلق خوف نہ کرنا یہ تم لوگوں کا کچھ نہیں بنا سکتا ہے ایسی باتیں لیکن کہ لشکر والے بالکل محو گفتگو سے
خواجہ ہوئے اور وہ جال آکر سب کے اوپر گرا خواجہ تو کود کر الگ کھڑے ہو گئے لیکن تمام لشکر اس جال میں لپٹ گیا
جب سب لوگ جال کے اندر آچکے تو وہ جال پھر اونچا ہوا اور طرف جمشید کے چلا خواجہ حیمون کی طرف
دوڑے مال و اسباب پر انھوں نے بھی جال ایسا ہی مارا تمام مال و متاع لشکر نذر زنبیل کیا لیکن یہ جال
جو سب کو اسیر کرکے چلا اور جمشید تک آکر زمین پر گرا جمشید نے اُس جال کو آدمیوں سے الگ کیا سب
نے دیکھا کہ تمام سرداران لشکر موجہ جادو بیہوش اس جال میں لپٹے ہوئے تھے جب جمشید نے جال الگ
کیا تو مثل مردے کے سب زمین پر گر پڑے جمشید نے سب کی زبان میں سوزن دیکر مشکیں باندھ لیں اتنی دیر
میں خواجہ بھی آئے اور جمشید کے سحر کی تعریف کی ملازم سب کو اٹھا کر خدمت صاحبقران میں لائے
صاحبقران بفتح و فیروزی میدان جنگ سے طرف بارگاہ سلیمانی کے پلٹے بارگاہ میں آکر تخت صاحبقرانی پر
جلوہ افروز ہوئے خواجہ نے موجہ جادو کو زنبیل سے نکالا زبان میں سوزن دیکر ہوشیار کیا جمشید نے بھی سب کی
زبانوں میں سوزن دیدیے تھے اپنا سحر [illegible] سب کو بستہ کرکے سامنے صاحبقران کے لائے صاحبقران نے
خواجہ کی طرف اشارہ کیا کہ ان لوگوں سے دریافت کرو اگر اسلام قبول کریں تو انھیں رہا کرو اور اگر اسلام
قبول نہ کریں تو قتل کرو خواجہ تازیانہ ہاتھ میں لیکر کھڑے ہوئے دوات و قلم موجہ جادو کے سامنے رکھکر کہا اے
موجہ جادو اب ساحری [illegible] پر لعنت کرو اور خدا وحدہ لاشریک کو اپنا معبود جانو موجہ جادو نے انکار کیا خواجہ
نے اسکو بہت سے تازیانے لگائے مگر اسنے اسلام قبول نہ کیا امیر نے حکم دیا کہ اسکو قتل کرو اسی طرح سات
کافروں سے دریافت کیا کسی نے قبول نہ کیا آخر کار سب کو [illegible] قتل دیا صاحبقران نے اس خوشی کے سبب
سے محفل عیش و عشرت منعقد کی شب بھر سب پہلوانان تیغ زن صف شکن مشغول مے نوشی رہے جمشید نے
صاحبقران سے عرض کی کہ اب ماہیان جادو خود قصد کریگی اور لشکر گران ہمراہ لیکر آئیگی صاحبقران
نے فرمایا خدا مالک ہے جس کریم نے ان کفار پر فتحیاب کیا ہے وہی کریم اُس پر بھی فتحیاب کریگا یہاں تو یہ باتیں تھیں
مگر ماہیان جادو نے جو تصویر موجہ جادو کی اپنے پاس رکھی تھی اسکے قتل ہوتے ہی وہ تصویر ٹوٹ گئی ماہیان نے
جو تصویر کو دیکھا زانو پر ہاتھ مارکے کہا کہ بڑا غضب ہوا لوگوں نے پوچھا ملکہ عالم خیر تو ہے ماہیان جادو نے جواب دیا کہ
موجہ جادو کو کسی نے قتل کیا تصویر اسکی ٹوٹ گئی معلوم ہوتا ہے یہ لوگ بڑے زبردست ہیں کہ اب جادو [illegible]
حاملان قید طلسم کشا کو قتل کیا اب موجہ جادو کی جان لی اب میں جبتک خداوند سے [illegible] کی تقدیر مستحکم نہ کراونگی
تب تک مقابلہ میں ان لوگوں کے نہ جاؤنگی جب خداوند تقدیر کر دینگے تو میں ان لوگوں سے لڑونگی یہ کہکر اسیوقت
تخت سحر تیار کیا اور تخت پر بیٹھ کے طرف تاریک چہار چشم کے روانہ ہوئی راہ طے کرکے مکان تاریک میں پہونچی تاریک
چہار چشم اُسوقت مشغول شراب خواری تھا ماہیان کو دیکھکر پوچھا اے ماہیان جادو آج آنے کا کیا سبب ہے ماہیان
نے جواب دیا قدرت کو سب حال روشن ہے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ مسلمانوں کے
ہاتھ سے قدرت اپنے بندگان خاص کو قتل کراتے ہیں گو اب جادو و ساحر کیا میرا وزیر خوش تدبیر ہاتھ سے مسلمانوں
کے مارا گیا موجہ جادو کو انھیں لوگوں نے قتل کیا حاملان قید طلسم کشا کی جان مفت گئی قدرت نے کچھ خیال نہ فرمایا
تاریک چہار چشم نے مسکرا کر جواب دیا کہ اے ماہیان جادو وہ لوگ جو قتل ہوئے قدرت نے عمداً انکو قتل کرایا
اور تقدیر مستحکم نہ کی کیونکہ انکے مزاجوں میں غرور زیادہ ہو گیا تھا اور قدرت کو کسی کا غرور پسند نہیں ہے اس وجہ

سے انکو سزا اس بات کی دیگئی ہو واقعی وہ نہیں ہوسکے ہین قدرت کو مجھے دنون کے بعد انکو پھر زندہ کریگی ماہیان
جادو نے کہا اب قدرت نے کیا ارادہ کیا ہے کہ مسلمانون سے مین مقابلہ کرون یا نہ کرون تاریک چہار چشم نے جواب دیا کہ
اے ماہیان جادو تو مسلمانون سے مقابلہ کر مگر کسی وقت مین غرور نہ کرنا اگر غرور کریگی تو تیرا بھی یہی حال ہوگا ماہیان
نے کہا قدرت خوب جانتے ہین کہ میرے مزاج مین غرور بالکل نہین ہے اگر غرور کرنا ہوتا تو بایں ثروت و
جمال کبھی سے بات نکرتی اور آج تک قدرت میری آبرو روز افزون کیون کرتے علاوہ اسکے مین نے اتنا بڑا
نام پایا ہے کہ جو کسی سے نہ ہوسکتا مین نے لوح اور مہرہ دختر طلسم کشا سے لیا اسپر بھی مجھکو کچھ ناز نہین ہے اب
تو بندہ قدرت مالک و مختار ہین جیسی تقدیر کر دیتا تاریک چہار چشم نے کہا تو ماہیان جادو لوح اور مہرہ قدرت
کے حوالے کر کہ قدرت اسکو بحفاظت تمام آسمان پر بھیجدین طلسم کشا تمام عمر اگر تلاش کرے تو نہ پائے اور تمہاری
تقدیر بہت مستحکم کی ہے ایک ہزار برس تک موت نہ آئیگی بشرطیکہ غرور کو اپنے دل سے دور رکھو ماہیان خوش ہوگی
کہا میری کیا مجال کہ جو عذر کرون لوح اور مہرہ وغیرہ جھولی سے نکال کے تاریک کے حوالے کیا تاریک نے لوح
اور مہرہ ایک ساحر کو دیا کہ نام اسکا بہرام گنبد نشین تھا اور تمام ساحران طلسم سے سحر مین زیادہ تھا تاریک
چہار چشم اسکو بہت مانتا تھا اپنا معین و مددگار جانتا تھا بے اسکی صلاح کے کوئی کام نکرتا تھا بہرام گنبد نشین لوح
و مہرہ لیکر روانہ ہوا تاریک چہار چشم نے ماہیان جادو سے کہا کہ تم جاؤ ہر وقت مقابلہ قدرت تمہارے واسطے
مدد بھیجینگے خاطر جمع رکھنا ماہیان خوشی خوشی وہان سے روانہ ہوئی اپنے خیمہ کے قریب پہونچکر داخل مکان ہوئی
ملازمون کو بلا کر حکم دیا کہ لشکر تیار کرو قدرت نے اجازت جنگ دی تقدیر بھی مضبوط کی ہے کل برائے مقابلہ
عدو بے ستان جائینگے سب کو سیر کر کے لائینگے ملازمون نے بھی خوشی خوشی سامان جنگ کرنا شروع کیا دو سہ روز
مین سب نے درستی سامان سے فراغت پائی ماہیان جادو نے اسی روز شب کو وہان سے کوچ کیا اپنے ہمراہ
علاوہ لشکر گران کے مال و خزانہ بھی بہت لیا صاحبقران کو اسکے آنے کی خبر معلوم ہوئی اپنی بارگاہ سے تماشا
دیکھنے کو باہر آئے جمشید ثانی بھی ہمراہ ہوا شہنشاہ کو ہر کارہ بھی ایک سمت آکر مصروف تماشا ہوئے صاحبقران
نے دیکھا کہ لشکر ساحران غدار بیشمار آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوئے اژدران آتش فشان پر سوار کوئی باز پر سوار بڑھے ہوا
پران بیچ مین ایک تخت مرصع کار پر ایک ساحرہ سیہ فام بد انجام تاج جواہر نگار کج سر پر رکھے ہاتھ مین اسباب سحر لیے
ہوے جھولی بائین ہاتھ پر پڑی ہوئی یا سامری یا جمشید کہتی ہوئی چلی آتی ہے صاحبقران سے جمشید نے عرض کی کہ حضور
ماہیان جادو اسیکا نام ہے بڑی زبردست ساحرہ ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خدا مالک ہے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ
ماہیان جادو آکر اتری لشکر مین بارگاہین استادہ ہونے لگین ساحران اپنی بارگاہون مین داخل ہوے بیچ مین ایک بارگاہ
زربفتی استادہ کی گئی ماہیان جادو اسمین داخل ہوئی جب سب لشکر اپنے اپنے ٹھکانے پر گیا تو صاحبقران بھی
اپنی بارگاہ مین تشریف لائے جمشید نے عرض کی اب کیا بندوبست کرنا چاہیے صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی
ٹھہرو دیکھو ماہیان جادو پیشتر کیا انتظام کرتی ہے جمشید بھی خاموش ہو رہا ادہر ماہیان جادو نے ایک منشی کو
طلب کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرنے کو حکم دیا کہ ہماری طرف سے صاحبقران کو تحریر کرو کہ بہتر اسی مین
ہے کہ اپنے قصد سے درگذرو اور خداوند تاریک چہار چشم کی اطاعت کرو ہم بھی تمہاری ان باتون کو جو تم سے خلاف
مرضی ہوئی ہین درگذر کرینگے اور اگر اس امر کو قبول نکروگے تو بہت پچھتاؤگے جب یہ نامہ تحریر ہو چکا تو
ایک ساحر کو بلا کر ماہیان نے وہ نامہ دیا اور کہا کہ اس نامے کو صاحبقران کے پاس لیجاؤ اور ابھی اسکا جواب لیکر

آتو وہ ساحر اُس نامے کو لیکر صاحبقران کے پاس لشکر میں آیا ہرکارے نے آکر صاحبقران کو دعائے دولت دینی
قدمبوسی کرکے عرض کی حضور ایک نامہ دار ماہیان جادو کا آیا ہوا امیدوار باریابی ہے امیر نے فرمایا بلا لو ہرکارے
نے باہر آکے نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا پھر امیر کی خدمت میں آیا نامہ دار نے جو دربار امیر کو دیکھا دنگ ہو گیا
اقبال و اجلال امیر کا دیکھکر سلام کیا ہاتھ باندھکر عرض کی حضور ایلچی ہے خط لایا ہے آپ کو ملکہ ماہیان جادو نے نامہ
بھیجا ہے امیر نے اُس نامہ دار سے نامہ لیکر پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے تو صاحبقران فرط غیظ سے دانت پیسنے
لگے نامے کو چاک کیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے کہا کہ اُس ملعونہ سے کہدینا کہ جو تجھ سے ہمارے واسطے برائی
ہو سکے دریغ نکر ہم ہمیشہ سامری و جمشید پر لعنت کرتے ہیں ہاں اگر تجکو اپنی جان بچانا منظور ہے تو تو بھی سامری جمشید
پرست کراو تاریک چہار چشم کی اطاعت ترک کر کہ وہ ایک کافر مکار ہے اسلام اختیار کر خداوند واحد یکتا
کو اپنا معبود حقیقی و رب تحقیقی جان اگر اس امر کو قبول نکریگی تو اپنے تئیں بڑے غضب میں پائیگی ساحر بوجہ رعب
صاحبقران سے کچھ نہ کہہ سکا خاموش ہوکر وہاں سے چلا آیا اور کیفیت ماہیان جادو سے بیان کی بعد میں یہ بھی
کہا کہ صاحبقران سے لڑنا بہتر نہیں ہے اول تو وہ صاحب اسم اعظم ہیں اُن پر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے دوسرے شجاع
صف شکن تیغ زن ہیں وہ کسی حال میں بند نہیں رہینگے کیسا معرکہ پڑیگا قدم انکا پیچھے نہیں ہٹیگا ماہیان جادو نے
جواب دیا کہ تجھے ان معاملات میں کیا دخل ہے اگر وہ صاحب اسم اعظم ہیں تو ہوں ہمیں کچھ خوف نہیں قدرت ہماری
مدد کریگی جو آفت آئیگی اُسکو دور کریگی یہ کہکر اُسنے حکم دیا کہ طبل جنگی ہمارے لشکر میں بجے ملازموں نے تعمیل حکم
کی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہاں موجود تھے اُنھوں نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی صاحبقران نے فرمایا کہ
ہمارے لشکر میں بھی طبل ایزدی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ غازی پر چوب پڑی شب بھر تو دونوں لشکر تیاری جنگ
میں مصروف رہے ماہیان جادو بھی اوم خانہ میں داخل ہوئی تیاری کرنے میں مصروف ہوئی رات بھر میں اسنے
بھی سحر تیار کیا جب ساحر زرین پوش فلک میدان چرخ زبرجدی میں آکر مصروف سحر سازی ہوا اور اپنے سحر سے
عالم کو منور کیا یہاں صاحبقران زمان فریضۂ سحری ادا کرکے باہر تشریف لائے لشکر در دولت پر منتظر تھا سب نے
صاحبقران کو دیکھکر سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر مرکب طلب فرمایا گھوڑے پر سوار ہوکے طرف
میدان کارزار کے روانہ ہوئے تمام سرداران لشکر ہمراہ رکاب بڑے جاہ و تجمل سے صاحبقران میدان جنگ
میں آکر جلوہ فرما ہوئے دیکھا ایک جانب لشکر ماہیان جادو بھی کوچ کرتا ہوا آکر روبروے لشکر امیر
صفیں جمانے لگا جب صفیں جم چکیں تو نقیبوں نے نقابت کی کڑکیتوں نے کڑکا ادا بہادران لشکر کو جوش
شجاعت نے بیتاب کیا ہر ایک کا یہی ارادہ ہوا کہ پہلے گھوڑا میدان میں بڑھائے دشمن کو ٹوک کے مارے مگر
بخوف افسر دونوں لشکروں کے بہادر اپنے مقام سے حرکت نکر سکے ملکہ ماہیان جادو نے چاہا کہ اپنا تخت
بڑھائے مبارز طلب کرے کہ صحرا سے گرد اُٹھی سب اُدھر متوجہ ہوئے جب دامنۂ گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا
ایک نابکار سلاح جنگی سے آراستہ مرکب باد رفتار پر سوار رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہے تھوڑی دیر میں وہ نقابدار
ماہیان جادو کے لشکر میں داخل ہوا ماہیان جادو سے اجازت جنگ لیکر میدان میں آیا پہلے بہت کچھ تعریف
تاریک چہار چشم کی بیان کی بعد میں پکارکے آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم سے جسکو اپنے زور بازو پر ناز ہو وہ میرے
مقابلہ میں آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے ایک جوان قوی تن امیر کشور گیر کے سامنے آیا ہاتھ جوڑکے عرض کی یا صاحبقران
اجازت میدان دیجیے امیر نے اس جوان کو رخصت میدان دی وہ پہلوان صف شکن میدان میں آیا نقابدار سے کے

نیزہ اُٹھایا بڑی دیر تک خوب نیزہ بازی ہوئی آخرکار نیزہ دست نقابدار سے نکل گیا اسکو غصہ آیا تلوار میان سے
لی اور کہا او جوان تو نے غضب کیا کہ میرا نیزہ نکال دیا اب تیرا زندہ واپس جانا محال ہے یہ کہکر نقاب چہرے سے
اُٹھائی اُس جوان صاحب شان نے چہرے کی طرف نگاہ کی ایک برق گری کہ اُس بہادر کے دو ٹکڑے ہو گئے
نقابدار نے پھر نعرہ کیا او خدا پرستان تم میں سے ایک کو تو میں نے قتل کیا اب جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے
مقابلے میں آئے امیر کو یہ گمان ہوا کہ اس جوان کو نقابدار نے ضرب شمشیر سے قتل کیا کیونکہ نقابدار نے تلوار کھینچ کے نقاب
چہرے سے اُٹھائی تھی امیر نے افسوس کیا ایک اور جوان صاحب شان نے امیر سے اجازت میدان لی اور
میدان میں آکر بڑی دیر تک نقابدار سے مصروف جنگ رہا نقابدار نے اسی طور سے اُس بیچارے کو بھی راہی ملک
عدم کیا اسکے بعد چالیس جوان لشکر اسلام سے یکے بعد دیگرے گئے اور نقابدار کے دام مکر میں گرفتار ہو کر راہی عدم
ہوئے امیر کو ہر مرتبہ یہی گمان ہوتا تھا کہ نقابدار ضرب شمشیر سے لوگوں کو قتل کرتا ہے جب اس قدر جوانان اسلام
قتل ہوئے تو صاحبقران نے چاہا کہ میں مرکب بڑھا کر نقابدار سے مقابلہ کروں جمشید ثانی نے قریب آکر عرض کی
کہ یا صاحبقران یہ نقابدار ساحر معلوم ہوتا ہے غلام کو اجازت ہو تو میں اس سے جاکر مقابلہ کرے امیر نے جمشید ثانی
کو اجازت میدان دی جمشید اسباب سحر درست کر کے میدان میں آیا للکار کر نقابدار کو آواز دی کہ او نقابدار
مکار اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائیگا تو نے اتنے بندگان خدا کی جان مفت لی اگر اُنسے بے سحر لڑتا تو
حقیقت حال معلوم ہوتی جمشید نے جو اسطرح کی باتیں کیں نقابدار نے جواب دیا او بدفرجام بدانجام تو اپنے سحر
و ساحری پر بہت نازاں ہے دیکھو تو آج تجھکو سزا سے نکرائی دیتا ہوں خون حاملان قید طلسم کشا کا بدلا لیتا ہوں
اور جو تیری فوج کے جوان میں نے قتل کیے محض اپنی قوت بازو سے اُنکو ہلاک کیا میں علاوہ ساحری کے فنون جنگ
میں طاق ہوں کس کی مجال ہے کہ مجھسے آنکھ ملا سکے اب تو سحر آزمائی کرنا چاہتا ہے میں اسمیں بھی چند منیں یہ کہکے ایک
گولا طرف جمشید ثانی کے پھینکا کہ ایک برق گری جمشید نے اُس گولے کو رد کیا اور ایک ماش کا دانہ کچھ اسم سحر پڑھکے
اُس نقابدار مکار کی جانب پھینکا کہ نقابدار لڑکھڑایا ماہیان جادو نے آواز دی ای نقابدار قدرت سنبھل کیوں ہٹتا
ہے یہ آواز سنکر نقابدار سنبھلا اور نقاب اپنے چہرے سے الٹ دی جمشید کی جو نگاہ چہرہ نقابدار پر پڑی ایک برق کڑک کر
گری لاکھ جمشید نے چاہا کہ میں سحر کر کے سنبھلوں مگر سنبھلا نہ گیا برق جمشید کے دو ٹکڑے کر کے زمین میں پیوست
ہو گئی ماہیان جادو کے سازوں نے نقابدار کی بہت تحسین و آفرین کی نقابدار نے جو جمشید کو قتل کیا اور غلغلہ
بلند ہوا صاحبقران نے جو لاشہ جمشید دیکھا بہت افسوس کیا چاہا کہ اپنا گھوڑا بڑھائیں مگر چاروں طرف سے
سرداروں نے آکے گھیر لیا سب نے متفق اللفظ ہو کہا کہ غلامان جانباز کس لیے ہیں امیر نے کہا تم لوگوں سے
یہ نقابدار زیر نہ ہوگا اور میں برکت اسم اعظم سے اس مکار کو زیر کرونگا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ آسمان پر ایک جانب
ابر تیرہ و تار اُٹھا صاحبقران اور جملہ سرداران لشکر اُس ابر کی جانب متوجہ ہوئے ماہیان جادو بھی ابر کو دیکھنے لگی
وہ قریب لشکر صاحبقران آکر شق ہوا سب نے دیکھا ایک مرد ضعیف ریش دراز سر میں بالوں کی بکھری لٹیں ہوئی ماتھے
پر تلک لگا ہوا ایک تخت پر مرگ چھالا بچھائے ہوئے کاٹھ کا ہزارا ہاتھ میں لیے ہوئے سنجرفی کرتہ پہنے اُس ابر میں سے
ظاہر ہوا صاحبقران بغور اُس مرد ضعیف کیطرف دیکھنے لگے شہنشاہ گوہر کلاہ کی جو نگاہ پڑی خوش ہو گئے صاحبقران
کے قریب آکے عرض کی کہ جوگی جیپال ای نیک خصال کا نام ہے عجب مرد نیک انجام ہے حضور کی قدمبوسی کا اشتیاق
اسکو مدت سے زیادہ تھا اسوقت بڑے مزہ آیا صاحبقران بھی خوش ہوئے جوگی جیپال پہلے صاحبقران کے پاس آیا

بہت ادب سے سلام کیا اور دعا دی پھر شہنشاہ کیطرف متوجہ ہوا اور دعا دیکر کہا مزاج مبارک کیسا ہے شہنشاہ نے جواب دیا
جوگی جیپال نے امیر سے عرض کی کہ فقیر کو آپ کی قدمبوسی کا بہت دنون سے اشتیاق تھا نام نامی و توصیف گرامی
ہر صغیر و کبیر سے اور میرے سنا کرتا تھا شکر ہے کہ آج یہ امید بھی بر آئی اب [illegible] یہ اجازت مرحمت فرمائی جائے
فقیر اس مکار کو سزا دے امیر نے فرمایا جوگی صاحب آپ ہمارے مہمان ہیں [illegible] ہم موجود ہیں تو آپ کو مقابلہ
کرنے کی کیا ضرورت ہے جوگی جیپال نے عرض کی حضور غلام کی اس عرض کو قبول کریں بہت جلد اجازت دیں
دشمن مکار مبارز طلب کر رہا ہے غصہ ہوتا ہے جب امیر نے دیکھا کہ جوگی جیپال کسیطرح نہیں مانتا مجبور ہوکے
فرمایا آپ کو اختیار ہے مجھے مجوب نہ کیجیے جوگی نے عرض کی آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں میں ایک فقیر آپ تاج بخش
تاج ستان میری بھی یہ مجال ہے کہ آپ کو مجوب کرون یہ بھی آپ کی فقیر نوازی ہے [illegible] سے خلق و
مروت بات کی میری عزت بڑھائی یہ کہکر جوگی جیپال میدان میں آیا نقابدار کیطرف دیکھکر کہا او مکار تو نے مجھ
جوانان صف شکن کو قتل کیا اب کہان جائیگا اپنے کیے کی سزا پائیگا نقابدار نے یہ سنکر ایک گولا طرف جوگی جیپال
کے پھینکا جوگی جیپال نے اشارہ کیا وہ گولا پلٹ کے نقابدار کیطرف چلا نقابدار نے نقاب پر ہاتھ ڈالا جوگی
جیپال نے جھولی سے ایک آئینہ نکالا نقابدار نے جیسے ہی نقاب اٹھائی جوگی نے آئینہ سامنے کیا نقابدار کی نگاہ جو
اپنے چہرے پر پڑی ایک برق کڑک کر گری نقابدار کو مع مرکب چار ٹکڑے کرکے غرق زمین ہوئی لشکر فیروزی سے صدائے
تحسین و آفرین بلند ہوئی صاحبقران خوش ہوگئے شہنشاہ گوہر کلاہ سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ جوگی
جیپال بڑا مرد کامل معلوم ہوتا ہے تمنے دیکھا کس جرأت و تدبیر سے نقابدار کو قتل کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض
کی حضور اسکا نظیر تمام طلسم میں نہیں ہے یہ دو شخص کاملین اس طلسم ہوشربا میں مشہور ہیں سحر و ساحری میں جوگی جیپال بعلم
و عمل میں دبیر نیک خصال ہے بعد دبیر کے جوگی [illegible] کوئی ثانی طلسم میں [illegible] اپنا مثل رکھتا ہے تمام ساحران
غدار ان دونون کے خوف سے مانند بید کانپتے ہیں [illegible] کے مقدور نہیں [illegible] دبیر کو نہیں معلوم مکارون نے
کیا مکر کرکے گرفتار کر لیا اگر وہ رہا ہو جائینگے تو تمام طلسم میں آفت برپا کر دینگے یہان تو یہ باتین تھیں وہان ملکہ
ماہیان جادو نے جو نقابدار کی لاش کو جلتے ہوئے دیکھا ہوش اڑ گئے اپنے ملازمون سے مخاطب ہوکر کہا
کہ جب نقابدار قدرت کو اس فقیر نے مارا تو اب میری کیا حقیقت ہے بہتر یہ ہے کہ میں یہان سے اپنے خیمہ میں واپس
جاؤن اور پھر خداوند کی خدمت میں جاکر یہ کیفیت بیان کرون کہ وہ کوئی تدبیر معقول کریں سب ملازمون نے
بھی اس بات کو پسند کیا ماہیان جادو تخت اڑا کر فرار ہوئی عقب میں اس کے اور تمام ملازمین بھی چلے چونکہ
نقابدار کے مارے جانے سے ایک غلغلہ بلند تھا کسی نے خیال نہ کیا کہ ماہیان جادو کدھر نکل گئی جب یہ تھوڑی
دور راہ طے کر چکی تب جوگی جیپال نے خیال کیا کہ ماہیان جادو نہیں معلوم ہوتی ہے میدان سے یہ کہکر بیٹھا اگر
یہ یہان سے فرار ہوگئی تو کیا نقصان ہے اسکو خیمہ عقیق نگار پر جاکے نہ قتل کیا تو کچھ کام نہ کیا میدان سے جوگی جیپال بفتح
و فیروزی خدمت صاحبقران میں آیا صاحبقران نے بہت تعریف کی باعزاز تمام جوگی جیپال کو اپنے ہمراہ لیکر
بارگاہ سلیمانی میں آئے محفل عیش منعقد کی گو صاحبقران کو جمشید کے مارے جانے کا بہت صدمہ ہوا تھا لیکن
جوگی جیپال کے آنے کی خوشی سے اس غم کو فراموش کیا جوگی جیپال نے عرض کی کہ یا صاحبقران میرا ارادہ
ہے کہ کل خیمہ عقیق نگار پر جاکے ماہیان جادو کو قتل کرون اسکے بعد آبشار جادو سے مقابلہ پڑیگا وہ بہت بڑا
ساحر زبردست ہے جب وہ قتل ہوئے گا تب تاریک چار چشم تک رسائی ہوگی صاحبقران نے فرمایا جوگی صاحب

ہم بھی آپ کے ہمراہ چلینگے جوگی نے عرض کی حضور کی تکلیف فرمائی کی ضرورت نہین ہے غلام اس کام کو انجام دیگا
صاحبقران نے فرمایا ہم بھی ضرور چلینگے تمھارے لڑنے کا تماشا دیکھینگے جوگی نے عرض کی حضور مالک و مختار ہین
دوسرے روز صاحبقران نے کوچ کیا وہان سے کوچ کیا دو روز کے بعد جوگی جیپال مع سب لوگون کے خیمہ
عقیق نگار پر پہونچا اُس شب کو تمام لشکر صاحبقران اُس صحرا مین استراحت پذیر رہا دوسرے روز علے الصباح
جوگی جیپال اُس خیمے کے نزدیک آیا ایک ماش کا دانہ کچھ پڑھ کے خیمہ کے اندر ڈالا پانی کو جوش و خروش ہوا
مچھلیان تہہ کھول کھول کے پانی کے اوپر تیرنے لگین لہرین مانند نغمۂ محبوب بل کھانے لگین صدائین مہیب
آئین پانی دو دو نیزہ بلند ہونے لگا ایک عجیب ہنگامہ برپا ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ جوش و خروش کم ہوا پانی تھما
مچھلیان غائب ہوئین صاحبقران نے جو نگاہ کی تو نہ وہ خیمہ ہے نہ مچھلیان ہین ایک پہاڑ سامنے معلوم ہوتا ہے
بالائے کوہ ایک قلعہ سنگین بنا ہے ساحران نمدار قلعہ پر کھڑے ہوئے ہین امیر کو کمال تعجب ہوا جوگی جیپال سے
آیا جوگی صاحب وہ خیمہ کیا ہوا جوگی نے عرض کی یا صاحبقران وہ سب کارخانہ سحر تھا ابھی دیکھیے اور کیا
کیا تماشا اب نظر آئیگا اس قلعہ کا فتح ہونا بہت دشوار ہے مگر حضور کے اقبال سے اور خداوند کریم کے افضال سے
اسے بھی فتح کرونگا ماہیان جادو اسی قلعہ کے اندر ہے جب یہ قلعہ ٹوٹیگا تب فوج ماہیان جادو سے مقابلہ
ہوگا پھر ماہیان جادو خود میرے مقابلہ آئیگی یہ کہکر جوگی آگے تھوڑی دور جا کے نظرون سے غائب ہوگیا
صاحبقران کی حیرت اور زیادہ بڑھی شہنشاہ گوہر کلاہ سے فرمایا کہ جوگی جیپال تو نظرون سے غائب ہوگیا
نہین معلوم کہان گیا شہنشاہ نے عرض کی حضور خاطر جمع رکھین جوگی جیپال فرد کامل ہے اس مین کچھ مصلحت ہوگی
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ قلعہ چکر مین آیا سب لوگ اُس طرف مخاطب ہوئے یہان تک قلعہ کو چکر ہوا کہ نگاہ سے معدوم
ہوگیا صرف ایک غبار سا معلوم ہوتا تھا اور قلعہ کسی کو نظر نہ آتا تھا تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز آئی کہ جیسے
مکان گرتا ہے سب نے خیال کیا تو دیکھا تمام قلعہ گر گیا ہے اندر کی عمارتین معلوم ہوتی ہین جوگی جیپال نے سامنے
آکر صاحبقران سے عرض کی کہ اگر حضور کو تماشائے جنگ دیکھنا مقصود ہے تو تشریف لے چلیے صاحبقران جوگی
کے ہمراہ مع لشکر ظفر اثر قلعہ کے اندر آئے دیکھا تمام قلعہ گر گیا کہین کہین عمارتین باقی ہین مگر ایک فوج دریا موج سامنے
معلوم ہوتی ہے صاحبقران کثرت فوج دیکھکر متردد ہوئے جوگی جیپال نے عرض کی حضور اس کثرت کا تردد نہ فرمایئے
یہ سب سحر کی فوج ہے ابھی تباہ ہوتی ہے یہ کہکر آگے بڑھا جھولی سے ایک پھل روئی کا نکالا کچھ سحر کرکے اُسپر دم کیا وہ پھل بلند
ہوا آسمان پر جا کے مثل ابر پھیلا جوگی نے کچھ دانے ماش کے طرف آسمان کے پھینکے کئی دستکین دین پانی زور شور سے مثل مینہ
برسنے لگا جسپر ایک قطرۂ آب گرا وہ پانی ہوکر بہگیا اسیطرح تمام فوج پانی ہوکے بہگئی صاحبقران کمال ہی جوگی جیپال کے
آفرین فرماتے ہین اور تماشا دیکھ رہے ہین کہ دیکھا ایک اژدر آتش فشان سامنے سے پیدا ہوا اور روبروے جوگی
جیپال اُس اژدہے نے اکر دم کھینچا جوگی نے ایک کارد جھولی سے نکال کے اُس اژدر پر کھینچ ماری کہ سر اُسکا
کٹ کر دور گرا اُسکے مرتے ہی اندھیرا ہوگیا پتھر برسنے لگے آگ برسی ہوا سے تند چلنے لگی آوازین مہیب آنے لگین
تمام لشکر صاحبقران پر تاریکی چھاگئی صاحبقران نے اسم اعظم باواز بلند پڑھا وہ سب تاریکی دفع ہوئی ایک
آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ماہیان جادو بود اس آواز کے آنے سے اور جسقدر مکان جا بجا باقی تھے وہ بھی گر پڑے
صرف ایک بارہ دری عالیشان باقی رہگئی کہ وہ تعمیر سحر نہ تھی صاحبقران بہت خوش ہوئے جوگی جیپال نے آکے عرض
کی کہ شہنشاہ مبارک ہو کہ ماہیان جادو قتل ہوئی خواجہ عمرو اُس بارہ دری کے اندر داخل ہوئے خزانے کو تلاش

کرکے نذر زنبیل کیا امیر بھی مع جوگی جیپال و تمام ہمراہیان نیک خصال داخل بارہ دری ہوے خزانے
کی طرف تشریف لائے خزانے کو خالی پایا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران بڑے تعجب کی بات
ہو کہ یہ ایسی ساحرہ تھی کہ تاریک چہار چشم اسکو بہت مانتا تھا اپنا قوت بازو جانتا تھا لاکھون روپے
اسنے پیدا کیے مگر خزانہ خالی ہو اسکا کیا سبب ہو صاحبقران نے فرمایا کہ جوگی صاحب آپ اس کو نہین
جانتے ہین خزانہ ایک صاحب کی وجہ سے بچنے نہین پاتا ہو یہ فرماکر خواجہ کو بلایا مسکرا کر فرمایا کہ خواجہ تمسے
بارہا کہا کہ خزانہ حق غازیون کا ہو مگر تم سماعت نہین کرتے یہ اچھی بات نہین ہو خواجہ نے کہا صاحبقران آپ
تو یونہین فرمایا کرتے ہین خزانہ یہان کہان تھا کچھ مٹی کے گھڑون مین کوڑیان بھری ہوئی تھین مین نے فقیرون
کو تقسیم کردین آپ کا گمان بیجا ہو امیر مسکرا کے خاموش ہو رہے اُس شب اُسی بارہ دری مین صاحبقران
نے جلسہ عیش و نشاط برپا کیا مہرویان حور پیکر مصروف رقص و سرود ہوئین تین دن تک وہ جلسہ رہا تیسرے
روز جوگی جیپال نے امیر سے عرض کی کہ اب اس جگہ کسی کو حاکم کیجیے کیونکہ جانب آبشار جادو
جو مالک خاص اس مرحلہ کا ہو جاتا ہو اور اُسکو قتل کرکے پھر تلاش لوح کرتا ہون امیر نے فرمایا جو
آپکی راے ہو وہ بہتر ہو جلسہ اُس روز برخاست ہوا امیر نے حکم دیا کہ آج سب سامان سفر درست
کرین کل ہم یہان سے کوچ کرینگے تمام سرداران لشکر تیاری کوچ مین مشغول ہوے بوقت سحر امیر
نے مع تمام لشکر و جوگی جیپال وہان سے کوچ کیا اور برے مقابلہ آبشار جادو روانہ ہوے کہ ذکر
انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت آبشار جادو کی عرض کی جاتی ہو کہ یہ ایک ساحر غدار ہو ایک پہاڑ
کی چوٹی پر بیٹھا ہو اُس کے بالون سے پانی جاری ہو پہاڑ کے نیچے پانی گرتا ہو وہان سے دریا مین جاکر ملجاتا ہو
مکار شب و روز شراب خواری مین مشغول رہتا ہو سواے اسکے کوئی دوسرا کام اس بدانجام کو نہین ہو ایک روز
اپنے کوہ پر بیٹھا ہوا شراب خواری کررہا تھا کہ رونے کی آواز اسکے کان مین آئی متعجب ہوکے چارون طرف
دیکھنے لگا جب کوئی نظر نہ آیا تو اسنے ایک دستک دی ایک طائر ہفت رنگ پیدا ہوا آبشار جادو نے
اُس طائر سے کہا کہ اس رونے والے کو ہمارے پاس لا وہ طائر وہان سے اُڑا تھوڑی دیر کے بعد ایک
ساحر کو اپنی منقار مین دبائے ہوے لایا آبشار جادو نے اُس ساحر کو دیکھکر حال دریافت کیا کہ اے ساحر
تجھ پر کیا مصیبت پڑی ہو جو دھاڑین مار مار کے روتا ہو تیرا کیا نام ہو کہان رہتا ہو یہان کسطرح تیرا آنا ہوا
ساحر نے کہا مین ملازم ہوا تھا ملکہ ماہیان جادو کا ماہیان جادو کو جوگی جیپال نے مارا قلعہ برباد
ہوگیا اب وہان کوئی باقی نہین ہو آبشار جادو نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی گھبرا کے کہا ارے ماہیان جادو
کو جوگی جیپال نے کیون مارا اور وہان تک اُسکی رسائی کیونکر ہوئی ساحر نے جواب دیا کہ ایک شخص طلسم کشائی
کرنے آیا تھا اسکو ماہیان جادو کے وزیر نے گرفتار کیا پیشتر اُسکی مدد کیواسطے جمشید ثانی جو خداوند
تاریک چہار چشم کیطرف سے مالک دربند اول تھا آیا اور حاملان قید کو مار کے طلسم کشا کو رہا کرکے گیا
بعد اُسکے ماہیان جادو لوح لیکر خدمت خداوند مین گئی خداوند نے تقدیر کی اور لوح لیکر اپنے قبضے
مین کی وہان سے ماہیان جادو نے آکر مقابلہ کیا ایک آتما بدار برے مدد آیا اسنے جمشید ثانی کو قتل
کیا اور بہت سے لوگ لشکر طلسم کشا کے مارے گئے مگر جب بعد قتل جمشید جوگی جیپال نے آکر اس آتما بدار
سے مقابلہ کیا تو آتما بدار کے سحر نے تاثیر نکی ہاتھ سے جوگی جیپال کے مارا گیا ماہیان جادو یہ کیفیت دیکھکر اپنے

قلعہ مین پوشیدہ ہوئی جوگی جیپال نے پہچانا چھوڑا وہان بھی آکر قیامت برپا کردی آخر قلعہ کو تباہ کیا ماہیان جادو
کو مارا اب آپکیطرف جوگی جیپال نے آنے کا قصد کیا ہے طلسم کشا بھی اُسی کے ہمراہ ہے اور بہت سا لشکر بھی ہے
آبشار جادو یہ سنکر سُن ہوگیا اُس ساحر سے کہا کہ جوگی جیپال کی موت آئی ہے مین ایک کو زندہ چھوڑونگا وہ
میرا کیا بنا سکتا ہے تو باطمینان خاطر یہان رہو مین ابھی اسکا انتظام کیے لیتا ہون یہ کہہ کے جوگی جیپال کا
حال دریافت کرنے کو کچھ اوراق پریشان جھولی سے نکالے انکو دیکھکر اُس ساحر سے مخاطب ہوکر کہنے لگا
کہ جوگی جیپال بہت قریب آگیا ہے مین اُس کا راستہ بند کرتا ہون تمام عمر بھٹکتا رہیگا مجھ تک نہ پہونچیگا
یہ کہکر ایک دستک دی اُس ساحر نے دیکھا کہ ایک آدمی عجیب الخلقت حاضر جانثر کہتا ہوا اُس کے
سامنے آیا آبشار جادو نے کہا اے ارژنگ جادو جوگی جیپال بہت قریب آگیا ہے تو جاکر اپنا سحر کرکے
وہ آگے نہ بڑھ سکے ایک دیوار آہنی بنادے کہ جوگی اُس دیوار کو دیکھکر وہین رہجائے ارژنگ جادو
بہت بہتر کہکر آبشار سے رخصت ہوا آبشار جادو پھر شغل مینوشی مین مصروف ہوا لیکن جوگی جیپال
جو مع صاحبقران وشہنشاہ گوہر کلاہ ولشکر ظفر اثر ماہیان جادو کو قتل کرکے تلاش مین آبشار
جادو کے روانہ ہوا تو صحراؤن اور پہاڑون کی راہ طے کرتا ہوا تین روز کے بعد ایک صحرائے پرخار مین پہونچا
تمام لشکر زحمت رہروی سے خستہ وپریشان ہورہا تھا امیر نے فرمایا کہ جوگی صاحب اگر آپ کی
رائے ہو تو آج کی شب کوئی مقام مناسب دیکھکر وہان مقام کیجیے جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران
یہان کوئی مقام ایسا نہین ہے جہان آرام ملے اس صحرا مین نہ تو پانی ممکن ہے نہ کوئی جگہ ایسی ہے کہ یہان بارگاہ
استادہ ہوسکے تمام صحرا مین خاروخس اسقدر ہے کہ جسکی وجہ سے جانور تک اس صحرا مین نہین رہتے ہین
آج کے روز وشب اور رہروی مین بسر کیجیے کل صبح کو کسی مقام مناسب پر ٹھہر کر دو ایک روز آرام کرینگے
امیر خاموش ہورہے لیکن تھوڑی دور چلکر لشکر شدت تشنگی سے بیتاب ہوگیا اور پانی بھی خرچ ہین
باقی نہ رہا گھوڑے بھی شدت عطش سے پریشان جوانان لشکر کی بھی عجیب حالت زبانون مین کانٹے پڑے
ہوئے قلب شدت تشنگی سے مانند کباب بریان سب نے لاکھ لاکھ کاوش آب کی مگر پانی میسر نہوا سب مجبور
ہوئے جوگی جیپال نے کہا کہ یہانسے جلد نکل چلو آگے بڑھ کے پانی ملیگا وہین مقام کرینگے یہ کہتے ہوئے
لوگ آگے چلے کہ اب جلد چلو ایسا نہو کہ پیاس کی شدت سے سب ہلاک ہوجائین اسیطور رہروی کرتے
ہوئے تھوڑی دیر مین قریب چار کوس کے چل گئے کہ مقدمۃ الجیش نے آکر خبر دی کہ آگے راستہ نہین ہے ایک
دیوار آہنی بہت عالیشان معلوم ہوتی ہے جوگی جیپال اور صاحبقران بہت ہراسان ہوئے تمام لشکر کے
لوگ صاحبقران سے عرض کرنے لگے کہ اب طاقت مراجعت بھی ہم لوگون مین باقی نہین ہے امیر نے فرمایا خدا کو
یاد کرو وہ کریم کارساز اس مشکل کو بھی آسان کردیگا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران فقیر کا اتفاق کئی
بار اس صحرا مین آنے کا ہوا مگر دیوار کبھی نہین دیکھی یہ تعمیر جدید کسی سحر کی ہے مین ابھی قریب دیوار جاتا ہون مفصل
خبر لاتا ہون یہ کہکر جوگی قریب دیوار آیا دیوار کو تعمیر سحر پایا جوگی نے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک ترنج برنجی نکالا کچھ اسم
سحر اسپر دم کیا طرف دیوار کے پھینکا دیوار سے شعلے نکلنے لگے قریب جوگی جیپال کے جو شعلہ آیا اسے ہر دو انا
بازو سے سحر اسکو رد کیا ایک ترنج اور اُس دیوار کیطرف پھینکا اور زیادہ شعلے نکلے جب جوگی نے دیکھا کہ یہ دیوار کسیطرح
فنا نہین ہوتی تو ایک سنار بین نکال کے کچھ سحر اسپر پھونک کے اپنی زبان کا خون اُسپر چھڑکا اور ناریل کو طرف

اُس دیوار کے پھینک دیا تار بیل کے پڑتے ہی دیوار مین ہزار ہا سوراخ ہوگئے مگر دیوار گرنے سے محفوظ رہی
جوگی جیپال نے جو اُن سوراخون پر نگاہ کی دیکھا ایک ساحر عجیب الخلقت عقب دیوار کھڑا ہوا کچھ سحر کر رہا ہے
جوگی جیپال نے اُس ساحر کو للکارا کہ او مکار اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا معلوم ہوا یہ تیری جعلسازی ہے
اُس ساحر نے ایک گولا طرف جوگی کے پھینکا کہ دیوار کے قریب آکر وہ گولا پھٹا اور کچھ پانی کے قطرے اُس گولے
مین سے نکلے جوگی جیپال نے اُسکو روکا مگر کچھ تبخالے جسم پر پڑ گئے جوگی نے بھی ایک گولا اُسطرف پھینکا کہ ایک
برق کڑک کر گری اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوے ساحر کے مرتے ہی وہ دیوار بھی اُڑ گئی جوگی جیپال خوشی خوشی
خدمت صاحبقران مین واپس آیا دعا دولت دیکر عرض کی حضور آپ تشریف لے چلین راہ صاف ہے وہ
دیوار سحر کی بنی ہوئی تھی فقیر نے اُسکو تباہ کر دیا صاحبقران نے جوگی جیپال کی بہت تعریف کی اور مع لشکر
اُدھر روانہ ہوے تھوڑی دور بڑھ کے ایک صحرا ہے سبزہ زار ملا تمام لشکر وہان اُترا صاحبقران کی بھی بارگاہ استادہ
ہوئی سقون نے پانی فوج مین پہونچایا سب نے پانی پیا جانورون کو بھی پلایا سیراب ہوے دو روز تک لشکر صاحبقران
اسی صحرا مین مقیم رہا تیسرے روز علی الصباح امیر نے وہان سے کوچ کیا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران
اب آبشار جادو کو بھی آپ کی تشریف آوری کی خبر ہوگئی ہے اُسنے انتظام شروع کر دیا ہے امیر نے فرمایا خدا
مالک ہے جوگی جیپال نے کہا اب مقام آبشار جادو بہت نزدیک ہے دو روز مین وہان پہونچ جائینگے امیر مع لشکر
اسلام و جوگی جیپال رواروی کرتے ہوے چلے جاتے ہین اور آبشار جادو اپنے کوہ پر باطمینان بیٹھا ہے
کیونکہ اُسکو یقین ہے کہ ارژنگ جادو نے دیوار سحر بنائی ہوئی جوگی جیپال دیوار کو کسطرح توڑ سکے گا
دشت پرخار مین مع تمام لشکر بے آب و دانہ مرجائیگا اس خیال مین بیٹھا ہے کہ دیکھا سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی
اور نشان آمد لشکر کا معلوم ہوا آبشار جادو اپنے مقام سے اُٹھا پہاڑ کے نیچے آکر تماشا دیکھنے لگا جب دامنہ گرد
شگافتہ ہوا تو دیکھا ایک فوج دریا موج رواروی کرتی ہوئی چلی آتی ہے آبشار جادو کو کمال تعجب ہوا اور چشم
حیرت فوج کو دیکھنے لگا جو شان فوج کی شوکت و شان دیکھکر حیران تھا کہ اُسکی نگاہ تخت جوگی جیپال پر پڑی
دیکھا ایک مرد ضعیف ریش دراز داڑھی مین گرہ دیے ہوے بڑے بڑے بال سر سے لپٹے ہوے تخجری کرتہ پہنے
گیروی تہبند باندھے ایک کشکول آگے رکھا ہوا مرگ چھالا بچھا ہوا بائین ہاتھ پر بھبوتی پڑی ہوئی کاٹھ کا ہزارا
ہاتھ مین تخت اُڑاتا ہوا چلا آتا ہے آبشار جادو یہ جاہ و تجمل لشکر اسلام کا اور یہ وضع جوگی جیپال کی دیکھکر
دنگ ہوگیا دل مین خیال کیا کہ اسنے ارژنگ جادو کو کیونکر مارا اور دیوار سحر کو کسطرح برباد کیا معلوم ہوتا ہے بہت
بڑا کامل ہے وہ شخص ہے آبشار جادو دیکھ رہا ہے کہ جوگی جیپال نے تخت روکا صاحبقران سے عرض کی کہ اب
حضور بھی یہین توقف فرمائین حکم دیجیے کہ خیمے استادہ ہون لشکر بھی جلد اُترے یہ سامنے جو کوہ معلوم ہوتا ہے آبشار
جادو کا یہی مقام ہے بلکہ یہ پانی کا فوارہ جو معلوم ہوتا ہے یہ پانی اُسی کے سر سے نکل رہا ہے یقین ہے کہ ہمکو اُسنے دیکھ لیا
ہے صاحبقران نے حسب فرمایش جوگی جیپال اُسی جگہ مرکب صبا رفتار کو روکا سرداران لشکر سے فرمایا کہ
بارگاہین استادہ کرو اسی جگہ مقام کرینگے لوگون نے حسب الحکم بارگاہین استادہ کرنے کا انتظام کرنا شروع کیا تھوڑے
عرصہ مین سب بارگاہین استادہ ہوگئین امیر با توقیر داخل بارگاہ سلیمانی ہوے جوگی جیپال بھی اُترا ایک بارگاہ
مین داخل ہوا آبشار جادو یہ کل معرکہ دیکھکر خائف ہوا اور اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اتنے بڑے لشکر
سے مقابلہ کرنا تنہا تو بہتر نہین ہے مناسب وقت یہ ہے کہ تاریک چہار چشم کے پاس چلون جیسی اُنکی راے ہو

ویسا کیا جائے یہ سوچکر اُسی وقت اپنے کوہ سے روانہ ہوا تھوڑی دیر میں بارگاہ تاریک میں پہونچا تاریک
چہار چشم اُس وقت مشغول عیش تھا آبشار جادو کو دیکھکر پوچھا ای آبشار جادو اسوقت کس طرح
تمھارے آنے کا اتفاق ہوا آبشار نے کہا خداوند نے ماہیان جادو کو مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرا ڈالا
اور قلعہ اُسکا برباد ہو گیا طلسم کشا کی قید مسلمان چھین لے گئے نقابدار قدرت قتل ہو گیا قدرت نے ایک کی بھی
تقدیر مضبوط نہ کی اب طلسم کشا مع لشکر گران جوگی جیپال کو ہمراہ لیکر میرے دربند پر آیا ہے جوگی جیپال کی
بہت بڑی تعریف سنتا ہوں اب قدرت کیا فرماتے ہیں جوگی بعزم جنگ آیا ہے اگر وہ پیام جنگ میرے پاس بھیجے تو
میں اُسکا کیا جواب دوں تاریک چہار چشم اس کیفیت کو سنکر متردد ہوا مگر سب کے سنانے کو یہ کہا کہ جوگی جیپال
اگرچہ ساحر زبردست ہے تو کیا چیز ہے اُسکو بھی تو قدرت ہی نے بنایا ہے ابھی تقدیر فنا کر دیں مر جائے اور طلسم کشا کیا
چیز ہے ایک عبد ذلیل قدرت ہے مگر قدرت کو منظور یہ ہے کہ اس سے کوئی عمل نیک ہو جائے تو عفو تقصیر کر دیں
پس ای آبشار جادو تم جاؤ اور ایک نامہ اس مضمون کا جوگی جیپال اور طلسم کشا کو لکھو کہ تم لوگ گنہگار قدرت
ہو لازم یہ ہے کہ اپنے افعال خود کردہ پر منفعل ہو کر عفو تقصیر چاہو اور اپنے اس ارادے سے باز آؤ اور جسطرف سے
آئے ہو اُسیطرف واپس جاؤ اگر اس امر کو عمل میں نہ لاؤ گے تو معتوب درگاہ قدرت ہو جاؤ گے قدرت تقدیر فنا کر دینگے
دم بھر میں نیست و نابود ہو جاؤ گے پتا بھی نہیں ملیگا اگر اسکے جواب میں وہ لکھیں کہ بسر و چشم منظور ہے تو سب کو ہمارے
پاس حاضر کرنا اور اگر انکار کریں تو اُنسے مقابلہ کرنا قدرت ضرور مدد کرینگے آبشار جادو نے کہا ای قدرت آپ کو
یہ حال بھی معلوم ہے کہ وہ کسقدر لوگ ہیں اور ہر ایک جوان صاحب شان دریائے آہن میں غوطہ زن ہے میں
تنہا ہوں اتنے لوگوں سے کیونکر لڑ سکونگا اگر میرے پاس بھی لشکر گران ہوتا تو ضرور اُنسے مقابلہ کرتا اور کتاب
ساحری کے دیکھنے سے یہ کیفیت بھی معلوم ہوتی ہے کہ سردار لشکر اُن سب کا ایسا ہے کہ جو صاحب اسم اعظم ہے اُسپر
سحر تاثیر نہیں کرتا ہے اور جسپر وہ اسم اعظم دم کر دیتا ہے کیسا ہی مبتلائے سحر ہو مگر فوراً نجات پاتا ہے اسی سبب
سے میں تامل کرتا ہوں اگر یہ امر نہ ہوتا تو میں مقابلے سے خوف نہ کرتا ایک سحر میں سب کو لڑنے سے بیکار کر دیتا
تاریک چہار چشم نے جواب دیا کہ ہم اُسکا بھی انتظام کر دینگے اور تیرے ساتھ بھی کچھ لوگ کار آزمودہ کیے
دیتے ہیں اور تقدیر بھی تیری بہت مضبوط کر دی ہے آبشار نے کہا قدرت نے ماہیان جادو کی بھی تو تقدیر
بہت مضبوط کی تھی پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے کیوں ماری گئی تاریک نے کہا تجھے معاملات قدرت میں
کیا دخل ہے اپنے کام سے کام ہے تیری تقدیر مضبوط کر دی جب تک اپنے دل میں خیالات واہیات یعنی کبر و نخوت
کی باتیں نہ لائے گا زندہ رہیگا اور دشمن پر فتح پائیگا جسدن غرور کریگا گھنٹے کی موت مریگا آبشار نے کہا میری
کیا مجال ہے جو غرور کو راہ دوں قدرت میرے دل کی حالت سے خوب آگاہ ہیں ابھی تک تو میرے دل میں
غرور نہیں ہے تاریک نے کہا یہاں آکے سب کی طبیعت بخوف قدرت غرور سے بری ہو جاتی ہے اور جب یہاں
سے چلے جاتے ہیں تو کبر و نخوت کی باتیں بناتے ہیں کبر و نخوت قدرت کو پسند نہیں ہے جس بندے میں
ادنیٰ نخوت پائی فوراً تقدیر موت کر دی ذلت سے مر گیا آبشار نے بہت کچھ اقرار کیا کہ میں اپنے دل میں
بھی خیال غرور نہ لاؤنگا قدرت میری تقدیر بہت مضبوط کر دیں تاریک نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے اور
بصدق دل توبہ کرتا ہے تو جب تک تو اپنے منھ سے موت نہ مانگیگا تب تک قضا تیری نہیں آئیگی آبشار جادو
بہت خوش ہو گیا دل میں کہتا ہے کہ قدرت نے میری بہت بڑی خاطر کی موت میرے اختیار میں دیدی میں کبھی طلب

موت نکرونگا قدرت کے مرنے کے بعد بھی زندہ رہونگا اسی خوشی مین تاریک سے کہا کہ اب قدرت سے مجھے رخصت عنایت کریں اور جن لوگون کو میری ہمراہی کے واسطے تجویز کیا ہی انکو حکم ہو جائے کہ وہ میرے ساتھ چلیں اور میرے ہر حال مین شریک رہین تاریک چار چشم نے ایک ملازم کیطرف اشارہ کیا کہ جاکر آتشخوار بلا خیز کو اطلاع کرو کہ وہ مع اپنی فوج کے ہمراہ آبشار کے روانہ ہو مسلمانون سے مقابلہ کرے اور جو کچھ آبشار جادو اسے منظور کرے ملازم نے اسیوقت جا کر آتشخوار بلا انگیز کو خبر کی وہ مکار حکم پاتے ہی فوج گران ہمراہ لیکر چلا تھوڑے عرصہ کے بعد دربار تاریک چار چشم مین آکر اس مکار نے تاریک کو سجدہ کیا اور کہا کہ خداوند کے حسب الطلب مین حاضر ہوا ہون اب جو کچھ حکم مکرم صادر ہو بسر و چشم بجا لاؤن تاریک نے کہا ہمنے تیری تقدیر بہت مضبوط کی تو ہمراہ آبشار جادو مسلمانون سے مقابلہ کر خبردار کسی امر سے خائف نہ ہونا قدرت تیرے واسطے اور مدد بھی روانہ کرینگے آتشخوار نے کہا بھلا غلام کس سے خوف کریگا غیر ساحرون سے کیا ڈر ہے جاتے ہی سب کو لڑنے سے بیکار کر دونگا آبشار جادو نے کہا قدرت کسی اور کو بھی میرے ہمراہ کر دیں تو مناسب ہے تاریک نے کہا اور کسی کی ضرورت نہین ہے جب قدرت کو مدد روانہ کرنے کی ضرورت ہوگی تو روانہ کرینگے یہ ایک آدمی سو ساحران نامی کے واسطے کافی ہے آبشار جادو خوش ہوا تاریک چار چشم سے رخصت ہو کر مع آتشخوار جادو طرف اپنے کوہ کے روانہ ہوا راستہ طے کرکے کوہ پر پہونچا جاتے ہی اسنے ایک منشی کو طلب کیا اور جو کچھ مضمون تاریک نے تعلیم کیا تھا لکھوا کر ایک ساحر کے ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کے پاس روانہ کیا ساحر نے آکر ایک ملازم سے لشکر اسلام کے دریافت کیا کہ ہم طلسم کشا کو یہ نامہ آبشار جادو کا دینے آئے ہین ہماری اطلاع کر دو ملازم نے شہنشاہ گوہر کلاہ سے آکر اطلاع کی شہنشاہ اسوقت بارگاہ صاحبقران مین رونق افروز تھے یہ خبر سنکے صاحبقران کیطرف متوجہ ہوئے ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور آبشار جادو نے ایک نامہ میرے پاس بھیجا ہے نامہ وار دولت سرا پر حاضر ہوا امیدوار باریابی ہے اگر حکم ہو تو اندر بلایا جائے صاحبقران نے فرمایا بلاؤ شہنشاہ نے اس آدمی سے کہا کہ اپنے ہمراہ لے آؤ وہ ملازم حکم پاکر باہر آیا ساحر کو اپنے ہمراہ لیگیا ساحر نے جو رونق بارگاہ صاحبقران دیکھی دنگ ہو گیا اسقدر خوف غالب ہوا کہ ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا نامہ ہاتھ مین لیے ہوئے حیرت مین بشکل تصویر کھڑا رہا صاحبقران نے فرمایا بھائی تم جس کام کے لیے آئے ہو اسکو انجام دو ساحر نے نامہ صاحبقران کے ہاتھ مین دیا صاحبقران نے جو سرنامے کو دیکھا تو نام شہنشاہ گوہر کلاہ کا لکھا تھا امیر نے وہ نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے لفافے کو چاک کیا نامہ نکال کے پڑھا پڑھتے ہی تیور بدل گئے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا نامے کو چاک کرکے پھینکدیا اور کہا او نامہ دار چونکہ تو ایلچی ہے اس سبب سے تیری جان بخشی کی ورنہ تجھے بھی قتل کرتا بہتر اسی مین ہے کہ یہانسے چلا جا اور آبشار بدکردار سے کہدینا تو کیا چیز ہے تو اور تاریک چار چشم کس بیہودہ کا نام ہے ایک دم سب کو زیر تیغ کرونگا اگر تم سب کو اپنی جان بچانا منظور ہو بصدق دل اسلام قبول کرو اور سامری و جمشید پر لعنت کرو خداوند کریم کو یکتا و بے ہمتا جانو صاحبقران زمان کی اطاعت کرو اگر خلاف کروگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر ساحر کو رخصت کیا ساحر بخوف جان بارگاہ سے نکل آیا اور آکر آبشار جادو سے کل کیفیت بیان کر دی بعد میں یہ بھی کہا کہ اے آبشار جادو مین نے جو خیمہ گاہ مین جاکے دیکھا تو عجیب نقشہ پایا ہر ایک وہان پہلوان بلتن تنومند نظر آیا تھا وہ جسکو طلسم کشا کہتے ہی نوجوان مرد جری ہے ایک تخت زرنگار زرین پر بیٹھا تھا طلسم کشا اسکا بہت بڑا لحاظ کرتا ہے ہاتھ باندھکے مودب اس سے باتین کرتا ہے ہر ایک اسکا مطیع

شہنشاہ ہر طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی سب کا سردار ہے ای آبشار جادو ایسا مرد قوی تن آجتک نگاہ سے نہین
گذرا اول تو جتنے لوگ اس بارگاہ مین موجود تھے ایسے ہین کہ اس شکل و شمائل کے جوان آجتک مین نے نہین دیکھے
آبشار نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہے یہ خداوند تاریک کے بنائے ہوے ہین اب انھین سے برسر پرخاش ہین یہ نہین
سمجھتے ہین کہ وہ خداوند ہین ابھی ذرہ برابر غضب کرین تو سب مرجائین اور یہی ہونا ہے کل میدان مین جا کر سب کے غرور و
نخوت کو خاک مین ملا دونگا ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا ایک تو یا بدولت کا سحر اور پھر خداوند تاریک کی مدد کسی کی مجال ہے
جو روک سکے یہ کہکر بیٹھ آتشخوار جادو سے کہا اب طبل جنگی بجوانا چاہیے آتشخوار نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے ملازمون نے
تعمیل حکم اس نابکار کی بجا لائے لشکر اسلام کے جو یہان موجود تھے یہ خبر پا کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے بارگاہ صاحبقران
مین حاضر ہوکر دعائے دولت دی اور عرض کی کہ حضور آبشار جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ کل میدان
مین آکر معرکہ آرا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل خداوند قہار طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ
رزمی پر چوب پڑی شب بھر دونون لشکرون مین تیاریان رہین ادھر جوگی جیپال نیاب خصال ادھر آبشار اور
آتشخوار نادم نامہ مین داخل ہوے سحر تیار کرنے لگے جب شب گذر گئی اور ساحر روشن تن فلک نے اپنے سحر
سے عالم کو منور کیا تو صاحبقران زمان نے فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کی باہر تشریف لائے
یہان سب لوگ مستعد تھے اسپ صبا رفتار حاضر کیا تھا صاحبقران پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوے ایک جانب
شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت و جاہ بر آمد ہوے مرکب باد رفتار پر سوار ہو کے ہمراہ صاحبقران روانہ ہوے
اسطرح سے جوگی جیپال نیاب خصال بھی جوگی نامہ سے بر آمد ہوا اپنے تخت چوبی پر سوار ہو کے عقب
صاحبقران حاضر ہوا اس جاہ و تجمل سے لشکر اسلام میدان کارزار مین آیا صفین درست ہوئین بہادر جوش بجا
مین تھے نہین تو ٹوٹے کہ دیکھا ایک جانب سے ساحرون کا [illegible] سوار تخت پر آتشخوار و آبشار ساحر
آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوے سامری و جمشید کا نعرہ بلند کرتے ہوے آگ برساتے کودتے چلے آتے ہین مقابلہ مین
لشکر اسلام کے آکر آبشار نے بھی لشکر کو ٹھہرایا صفین بنین نقیب لشکرون سے نکلے نقابت کرکے ہٹے کہ ملکیون
نے جب [illegible] آتشخوار نے بآواز بلند کہا کہ ای طلسم کشا اب بھی خیر ہے جو جان بچے تو آیا ہے وہین
پلٹ جا ورنہ تیرے حق مین اچھا نہ ہوگا شہنشاہ گوہر کلاہ اس کلمہ کو سنکر ہونٹ چباتے ہوے اپنی صف
سے بڑھے اور نعرہ کیا کہ او بے ایمان کیا بیہودہ بکتا ہے تو خود کیون نہین میدان جنگ سے پلٹ جاتا ہے ہم
اسلیے آئے ہین کہ میدان سے پلٹ جائین اب اگر پلٹین گے تو تیرا سر لیکر پلٹین گے یہ کہتے ہوے صف سے
بہت دور نکل گئے جوگی جیپال نالہ منع کرتا رہا کہ ای شہنشاہ یہ آپ کیا کرتے ہین وہ مکار تیغ و خنجر کی لڑائی
سے باہر ہین صرف اپنے سحر کی وجہ سے یہ کلمات کہتا ہے آپ کیون تشریف لیے جاتے ہین سحر کی اور قوت کی لڑائی
خلاف عقل ہے ہر چند ایسی بہت سی باتین جوگی کہتا رہا مگر شہنشاہ نے کچھ سماعت نہ کیا اور گھوڑے کو بڑھائے ہوے
جوش شجاعت مین قریب تخت آتشخوار پہونچکر کہا ای مردود تو جو جرأت رکھتا ہو یہ میدان جنگ ہے یہان زبان تیغ
سے سوال و جواب ہونا چاہیے آتشخوار جادو یہ ہمت شہنشاہ کی دیکھکر خائف ہوا قریب تھا کہ اپنے تئین تخت سے
گرا دے مگر سنبھلکر اس نے جواب دیا کہ ای طلسم کشا مین تو تجھسے کیا لڑون مگر ایک جوان تمھارے واسطے بلاتا ہون
وہ خوب تجھسے لڑیگا اور تمھارا سر کاٹ کے تجھکو دیگا شہنشاہ نے جواب دیا کہ جلد اس نابکار کو بلا کہ اب تاب
ضبط نہین ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ سب نے دیکھا ایک جوان قوی تن کرگدن مست پر سوار ہاتھ مین نیزہ لیے ہوے

جھومتا ہوا چلا آتا ہو سامنے شہنشاہ گوہر کلاہ کے آکر کھڑا ہوا اور کہا او طلسم کشا ابھی حربہ رکھتا ہو شہنشاہ
نے جواب دیا کہ پیشدستی ہمارا دستور نہیں پیشتر تو وار کر جب ہم کو خدا تیری ضرب سے بچا لیگا تو اپنا وار کرینگے اُس
جوان نے نیزہ لگایا شہنشاہ نے وار اُسکا خالی دیکر چاہا میں وار کروں کہ گھوڑے نے شہنشاہ کے
بدلگامی کرنا شروع کی شہنشاہ بہت بہت گھوڑے کو سنبھالتے ہیں مگر مرکب کسی طرح نہیں تھمتا مجبور ہو کے
شہنشاہ نے چاہا کہ مرکب سے اُتر پڑیں مگر کسی طرح سے بھی بن نہ پڑا مجبور رہے جوگی جیپال نے جو یہ کیفیت
دیکھی کہ گھوڑا شہنشاہ کا بدلگامی کر رہا ہے سمجھا کہ کسی مکار نے سحر کیا جھولی سے کچھ دانے ماش کے نکالے شہنشاہ
کی جانب پڑھ کے پھینکے گھوڑا درست ہوا شہنشاہ نے اُس جوان پر وار کیا نیزہ اُسکے جسم کو چھو کے اچٹ گیا اُسنے
دوسرا وار شہنشاہ پر کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُس وار کو بھی خالی دیا چاہا پھر وار کریں مرکب نے پھر بدلگامی کرنا
شروع کی جوگی جیپال نے پھر سحر اُتارا اور چند دانے ماش کے اُس مکار کیطرف پھینکے شہنشاہ نے جو نیزہ لگایا
اُس نابکار کے قلب میں در آیا جوگی جیپال نے سحر کو زور دیا شہنشاہ نے بقوت تمام اُس مکار کو قاش زین
سے نیزے پر اُٹھا کے اس طور سے بلند کیا کہ لشکر طرفین سے صداے تحسین و آفرین آئی شہنشاہ نے زمین
پر اُسکو پھینک دیا گھوڑے سے کود کے اُسکی چھاتی پر سوار ہوئے کمر سے خنجر نکال کے بجت تمام کہ شکوہ فرمایا کہ شتاب
میں خدا کے کیا کہتا ہے اُس مردود نے انکار کیا شہنشاہ نے خنجر گلے پر پھیر دیا بجرأت تمام سر اُس بدانجام کا
کاٹ کر اپنے مرکب پر سوار ہوئے یہ کیفیت جو آتشخوار نے دیکھی پکارا کہ آواز دی جوگی جیپال تم میدان
میں آؤ کو کیفیت ہو کیا چھپ کے ایک بیگناہ کی جان لی لطف تو یہ ہے کہ خود آکر معرکہ آرا ہے تیرا ہو جائے تمام
سحر کی کیفیت سب پر روشن ہو جوگی جیپال نے تخت آگے بڑھایا کہا او بے ایمان مکار رہے جہانان صف شکن
سے یوں بگڑ رہا ہے اب جو کچھ تجھکو دعوے ہو میں موجود ہوں کوئی بات اُٹھا نہ رکھ آتشخوار نے ایک کارد
فولادی جھولی سے نکالی طرف جوگی جیپال کے پھینکی جوگی جیپال نے اُس چھری کیطرف اشارہ کیا کہ وہ پلٹ
کے آتشخوار کیطرف چلی اسنے لاکھ چاہا کہ میں خالی دوں مگر کچھ بن نہ پڑا سینہ پر کینہ ملعون پر پڑی توڑ کر پشت پار
نکل گئی لاشہ اُس نابکار کا زمین پر گر کر جلنے لگا تمام میدان میں تاریکی چھا گئی آوازیں مہیب آنے لگیں پھر صدا
دوزانو آواز آئی کشتی مرا نام میں آتشخوار بلا انگیز جادو ہوں اس صدا کو سنکر آبشار جادو کے ہوش اُڑ گئے
تخت بڑھا کر میدان میں آیا نعرہ کر آواز دی کہ او جوگی جیپال تو مجھے نزدیک بڑا ساحر ہوا ہے سحر سے خوب ماہر
ہو میرے مقابلہ میں آ جوگی جیپال نے تخت بڑھایا مقابلے میں آیا نعرہ کیا کہ او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے تجھے بھی دم
میں اُسی بدکردار کے پاس بھیجتا ہوں آبشار نے ایک تیغ شیشے کی نکالا کچھ سحر پڑھ کر طرف جوگی جیپال کے پھینکی
جوگی نے اس تیغ کیطرف بھی اشارہ کیا وہ تیغ بھی پلٹا آبشار جادو تک نہ پہونچا تھا کہ آبشار نے پھر اشارہ کیا
وہ تیغ پھر جوگی جیپال کیطرف چلا جوگی نے پھر اُس تیغ کو پلٹایا اسی طرح کئی مرتبہ وہ تیغ اس آنے جانے میں رہا
آخر کو آبشار جادو نے اس تیغ کو بیکار کر کے زمین پر گرا دیا جوگی جیپال نے جب دیکھا کہ یہ عاجز ہوا اور تیغ کو زمین
پر گرا دیا جوگی نے جھولی میں ہاتھ ڈالا ایک سرخ پھول نکالا کچھ اسم سحر پڑھا طرف آبشار جادو کے پھینکا یا وہ
پھول قریب آبشار جادو کے ہو کر پھٹا کچھ قطرے خون کے اُس پھول میں سے نکلے آبشار جادو پر جو پڑے
تمام جسم میں آبلے پڑ گئے آبشار جادو نے چاہا میں بھی کوئی سحر کروں مگر سحر یاد نہ آیا جب مجبور ہوا تو فرار ہونے کا
قصد کیا جوگی جیپال نیچہ پکڑے آگے بڑھا جھپٹ کے وار کیا سر اُس بیحیا کا کٹ کر زمین پر گرا تاریکی چھا گئی لاش

آبشار کی پانی ہو کر بہ گئی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من آبشار جادو بود اسکے مرتے ہی تمام ساحران بکار
جو آتشخوار کے ہمراہ آئے تھے بھاگے جوگی جیپال کو لا ئیکر بمعاجت سے ہاتھ باندھکر جوگی کے روبرو آئے
بہت سے بھاگ کر نکل گئے تمام پہاڑ اُسکے مرنے سے اُڑ گیا میدان نظر آنے لگا جوگی جیپال چند ساحرون
کو اپنے ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا اُنکی خطا معاف کرائی سب مشرف بہ اسلام ہوئے
صاحبقران نے جوگی کی بہت تعریف کی خواجہ عمرو ثانی نے کہا کیون جوگی صاحب آبشار جادو کا
خزانہ بھی کہین ہے جوگی نے جواب دیا کہ خواجہ آبشار جادو کو خزانے اور مال سے کیا غرض ہے یہ ایک کوہ میت
تھا اسکے صرف بھر کو تاریک چہارچشم روز دیتا تھا ملازمان تاریک اشیاء ضروری اُسکو پہونچا جاتے
تھے اور کسی کام سے اسکو علاقہ نہ تھا اُس پہاڑ پر بیٹھا ہوا ہر وقت مصروف شراب خواری رہتا تھا خواجہ
نے کہا جہان بیٹھا ہوگا کچھ اسباب ضرورت تو اسکا وہان ہوگا جوگی نے کہا خواجہ اسکا اسباب ضرورت
بھی کچھ نہ تھا خواجہ خوش ہو رہے صاحبقران اپنے ہمراہ جوگی جیپال کو باعزاز تمام بارگاہ مین لائے صحبت
عیش آراستہ کی شب بھر صحبت رہی صبح کو جوگی جیپال نے صاحبقران سے عرض کی کہ اب برائے تلاش
لوح چلنا بہت ضرور ہے کیونکہ جبتک لوح نہ ملیگی تب تک اور حالات سے آگاہی نہ ہوگی صاحبقران نے کہا
نہین معلوم لوح وغیرہ کہان ہے اور کس کے پاس ہے یہ سنکر ملازمان آتشخوار جو مشرف بہ اسلام ہوئے تھے
دست بستہ امیر سے کہنے لگے کہ حضور لوح اور مہرہ اور بازو بند بہرام گنبد نشین وزیر تاریک چہارچشم کے پاس
ہے اور وہ بڑا ساحر زبردست ہے تاریک اُسکی بہت بڑی خاطر کرتا ہے اپنا معین و مددگار جانتا ہے چنانچہ ابھی اُس سے
ایک کام ایسا ظہور پذیر ہوا کہ جسکی وجہ سے اور زیادہ اُسکی آبرو بڑھی امیر نے فرمایا کیا کام اُس سے ہوا
ساحرون نے عرض کی حضور دبیر ہفت زبان کو اسنے دھوکے سے گرفتار کیا چالیس روز تک ایک تہخانہ
مین قید رکھا آخر کو اُس مرد نیک کو قتل کر ڈالا اور اسکے اہل و عیال کو نہین معلوم کس جزیرے مین جا کر قید کیا ہے خدا
جانے وہ زندہ بھی ہین یا نہین امیر کو دبیر کی کیفیت سنکر نہایت افسوس ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ کی بھی یاد
تلک مین عجیب حالت ہوئی اور دبیر کی شفقتون کو یاد کرکے بہت غمگین و محزون ہوئے صاحبقران نے جو
شہنشاہ کو بیتاب پایا بہت کچھ سمجھایا جو جو ارادے شہنشاہ کے تھے اُن سے باز رکھا مگر حال لوح وغیرہ
کا اُن ساحرون کی زبانی معلوم ہوا جوگی جیپال نے کہا یا صاحبقران بہرام گنبد نشین وزیر تاریک
چہارچشم کا ساحری کے فن مین مثل اُسکا اس طلسم مین نہین ہے اگر لوح اُسکے پاس ہے تو واقعی ملنا دشوار ہے وہ
کوئی نہ کوئی جدید ترکیب پیدا کریگا اور لوح محفوظ کرکے آپ مقابلہ مین آئیگا اگر آپ اسکو قتل بھی کرینگے تو لوح کا
ملنا دشوار ہوگا مگر مین آپکے اقبال سے اُس نابکار سے مقابلہ کرونگا مجھ سے کیا مکر کر سکتا ہے لیکن لوح کی
کیفیت اسوقت خلاصہ کسی طور سے معلوم ہو جائے کہ جسوقت وہ میرے مقابلے مین آئے کیونکہ جہان وہ رکھیگا
وہ جگہ اُسکے مرنے بعد برباد ہو جائیگی اگر کیفیت معلوم ہوگی تو وہان فوراً پہونچکر لوح پر قبضہ کرینگے نہین تو
زیادہ کوشش کرنا پڑیگی امیر نے فرمایا خدا مالک ہے لوح کا پتا بھی مل جائیگا اب اُسکے مقابلے کی فکر کرنا چاہیے
جوگی جیپال نے کہا ابھی نہین تامل فرمائیے کچھ ساحر بھاگ کر نکل گئے ہین جب وہ تاریک کو قتل آبشار کی
خبر پہونچائینگے تو وہ مردود ضرور کوئی فکر ہم لوگون کے واسطے کریگا پھر دیکھا جائیگا کیا عجب ہے کہ بہرام ہی کو برے مقابلہ
بھیجدے امیر نے قبول کیا اور وہین قیام پذیر رہے اب کیفیت ان ساحران فراری کی تحریر کیجاتی ہے کہ بعد قتل آبشار

جادو جو یہ اُنکے یہاں سے بھاگے تو تاریک چہار چشم کے دربار میں روتے پیٹتے پہنچے تاریک نے جو
رونے کی آواز سُنی ایک ملازم سے کہا کہ دریافت کرو کیوں گریہ وزاری کرتا ہے ملازم باہر دربار کے آیا
دیکھا ہمراہیان آتشخوار روتے پیٹتے چلے آتے ہیں استفسار اُن لوگوں سے دریافت کیا تمھارے رونے کا
کیا سبب ہے خداوند دریافت فرماتے ہیں ساحروں نے جواب دیا کہ کیا خداوند کو خود نہیں معلوم ہے جو ہم سے
دریافت کرتے ہیں خود ہی تو ملک الموت کو حکم دیا کہ جا کر آتشخوار جادو کی قبض روح کرے اور خود ہی پوچھتے
ہیں اگر خداوند کو یہی منظور تھا تو ہم لوگوں کے بیچ تقدیر کیوں کی تھی سب کے سامنے تو کہدیا کہ تمنے تمھاری تقدیر بہت
مضبوط کی اور پھر ملک الموت کو حکم دیکر اُنکی قبض روح کرائی وہ ساحر یہ خبر لیکر واپس آیا تاریک سے یہ
کیفیت بیان کی تاریک بے ہوش ہوگئے کہا اُن لوگوں کو یہاں بلاؤ جب وہ لوگ سامنے تاریک کے
بہت کچھ روئے پیٹے شکایت کی کہ خداوند نے ہمارے آقا کو دست دشمن سے ہلاک کرایا ذرا بھی رحم نہ آیا اگر
آپ کو اُنکی موت ہی منظور تھی تو سب کے سامنے آپنے تقدیر کیوں مضبوط کی تاریک نے جواب دیا کہ کو
مقدمات قدرت میں کیا دخل ہے نہیں معلوم قدرت نے کس وجہ سے ایسا کیا چونکہ اور سب کے تاریک
نے یہ بات کہی مگر اس خبر کے سننے سے دل کی عجب کیفیت ہوگئی ہوش اُڑ گئے اُسی وقت دربار برخاست
کرکے ایک ملازم کو بلایا حکم دیا کہ اسیوقت بہرام گنبد نشین کو بلا لاوے ملازم بتعجیل تمام بہرام کے مکان پر
گیا کہا آپ کو قدرت طلب فرماتے ہیں جلد چلئے کچھ ضروری کام ہے آخر دیر لگانے کا قدرت بہت آزردہ ہوتے
بہرام نے کہا مجھے آزردگی قدرت سے خلل اور لوگوں کے خوف نہیں ہے میں خود قدرت ہوں اگر چاہوں
تو بندے پیدا کر دوں اور زمین تو اور آسمان جدید تعمیر کروں مگر تاریک چہار چشم سے مجھکو محبت ہے اور
الفت کچھ میرا بہت بڑا خیال ہے اسوجہ سے خاموش ہوں جب میرا جی چاہیگا تو اوسے کہدونگا کہ اب
تجھے بہت دنوں خدائی کی چند سے وزارت میری کر میں خدائی کرونگا وہ فوراً تخت خداوندی سے اتر پڑیگا اور میں
خدائی کرنے لگونگا ایسی باتیں بنا کے اُس ساحر کے ہمراہ تاریک چہار چشم کے پاس آیا تاریک نے اسکو بلا کر
اپنے پاس بٹھایا کہا اے وزیر خوش تدبیر میں نے اسوقت اسواسطے تمکو بلایا ہے کہ طلسم کشا نے تو آفت برپا کردی ہے
باوجودیکہ لوح اُسکے پاس نہیں ہے مگر وہ وہ آفتیں برپا کر رہا ہے کہ جسکی وجہ سے مجھے خوف بربادی طلسم پیدا ہوگیا
ہے اور عمر طلسم بھی اکثر وجود سے تمام ہوچکی ہے آتشخوار اور آبشار کا مارا جانا کتنا بڑا امر عظیم ہے طلسم کشا کو تو سحر بھی کچھ
دخل نہیں ہے مگر اُسکے ہمراہ ایک شخص ایسا ہے کہ وہ کسی کے سحر کو خیال میں نہیں لاتا ہے بہرام نے کہا وہ شخص کون
ہے تاریک نے جواب دیا کہ وہ جوگی جیپال ہے جو ایک مدت سے اپنے صحرا میں بیٹھا تھا اب نہیں معلوم کیا
سبب ہوا کہ شریک طلسم کشا ہوگیا طلسم کشا نے بھی کئی ورند فتح کیے سنتا ہوں کہ وہ بھی بڑا مرد شجاع ہے
کسی کو خیال میں نہیں لاتا ہے کوئی اور شخص اُنکا بزرگ ہے کہ نام اُسکا صاحبقران ہے اُس پر سحر تاثیر نہیں
کرتا ہے اور جو کوئی اُس کے ہمراہیوں میں سے مبتلائے سحر ہوتا ہے اسکو بھی اسم اعظم کی وجہ سے صحیح کر لیتا ہے اب
آبشار جادو بھی قتل ہوگیا ہے طلسم کشا وہاں سے مجھ تک پہونچ جائیگا کیونکہ ہمراہ اُسکے واقف کار طلسم
بنے جوگی جیپال سا شخص ہے وہ ضرور اُسکو یہاں لے آئیگا ایسا نہ ہو کہ یہاں آکر کسی طور سے لوح قبضے
میں کرے اور مجھ سے مقابلہ کرے طلسم کو شکست دے اگر تجھ سے کچھ انتظام ہو سکے تو جلد کر بہرام نے کہا آپ
بیکار اسقدر اضطراب فرماتے ہیں میں کل جا کر سب کو تباہ کر دونگا کہیے زندہ پکڑ لاؤں اور اگر حکم ہو تو سب کے

سر لاؤں تاریک نے کہا تمکو اختیار ہے کسی طور سے اس بلا کو میرے سر سے ٹال دو بہرام نے کہا آپ خاطر جمع
رکھیے میں یہاں سے کوچ کرونگا تاریک نے کہا اگر مناسب ہو تو لوح اور مہرہ اور بازوبند کا کوئی انتظام معقول
کرو بہرام نے کہا میرے پاس رہنے کے سوا اور کوئی انتظام نہیں ہے اگرچہ اشیا میرے پاس رہینگی تو بہت
احتیاط سے رہینگی تاریک خاموش ہو رہا بہرام رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا اسنے ایک گنبد بنایا ہے جب کسی
کے مقابلے کے واسطے جاتا ہے تو اسی گنبد میں بیٹھ کے جاتا ہے علاوہ روانی کے اس گنبد میں اور عجائبات بھی ہیں وہ
حال بر وقت بیان کیا جائیگا غرض اس روز تو بہرام اپنے مکان میں سامان سفر درست کرتا رہا دوسرے روز
علی الصباح اسنے کتاب سامری کو دیکھا اور پتا لشکر اسلام کا دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی بہرام اپنے گنبد میں بیٹھ
اور بہرام سحر پڑھا طرف لشکر اسلام کے اشارہ کیا گنبد اپنے مقام سے چلا کیفیت اسکی وقت پر تحریر کیجائیگی

## اب حال صاحبقران کا تحریر کیا جاتا ہے

کہ بارگاہ سلیمانی میں جلوہ فرما ہیں پردے بارگاہ کے اٹھے ہوئے ہیں سب خوش و خرم بیٹھے ہیں جوگی جیپال ذکر سحر
کر رہا ہے امیر مخاطب ہیں شہنشاہ گوہر قاہ بھی دل لگا کر سن رہے ہیں کہ ایک بار ہوائے تند چلی سب لوگ دیکھنے لگے آسمان
پر سناٹا ہو گیا جوگی جیپال نے کہا یا صاحبقران کسی ساحر کی آمد ہو گیا تعجب ہے بہرام گنبد نشین آتا ہو امیر نے فرمایا
کہ بارگاہ کے باہر چلکر اسکا تماشا دیکھیں جوگی جیپال اپنے مقام سے اٹھا امیر بھی باہر آئے سب سردار باہر آکر دیکھنے لگے
امیر نے دیکھا کہ ایک جانب آسمان پر ابر تیرہ و تار آتا ہے وہ ابر قریب آتے آتے جناب نے دیکھا کہ ایک گنبد سنگی بہت
بڑا ہوا سے ہوا چلا آتا ہے دروازے اس گنبد کے کھلے ہوئے ہیں اسمیں ایک ساحر سیہ فام بد انجام بیٹھا ہے اور گرد اس
گنبد کے تصاویر لگی بہت چھوٹی چھوٹی رکھی ہیں ہاتھوں میں ان تصویروں کے کمانیں ہیں تیر چڑھے ہوئے کھنچی ہیں
جوگی جیپال اس معرکہ کو دیکھکر ہنسنے لگا امیر نے فرمایا جوگی صاحب یہ چھوٹے چھوٹے آدمی جو چٹکی کے بنے ہوئے
اس گنبد پر رکھے ہیں انکے ہاتھوں میں چھوٹی چھوٹی کمانیں کس مصلحت سے ہیں جوگی نے عرض کی آپ اسکا تماشہ
ملاحظہ فرمائیے کہ یہ لشکر ہو بہرام کا امیر بھی ہنسنے لگے کہا جوگی صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہیں تصویر کیسا کام
کریگی جوگی نے کہا یہ ہمیشہ اسی طور سے لڑتا ہے بروقت جنگ عجب کیفیت ہوگی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ بہرام نے
گنبد اپنا روبروئے بارگاہ صاحبقران اتارا اور ایک پتلے کی طرف اشارہ کیا وہ بہرام کے پاس اپنے مقام سے
اٹھکر آیا بہرام نے چپکے اس سے کہا وہ پتلا بہرام کو سلام کر کے پھر اپنے مقام پر آیا آگے اس پتلے کے ایک
چھوٹا سا نقارہ رکھا تھا دو ٹکڑے تنکے کے بجائے چوب اسکے ہاتھ میں تھے پتلے نے اپنے مقام پر بیٹھکر
نقارہ بجانا شروع کیا دیکھنے میں تو وہ نقارہ جام آب سے بھی چھوٹا تھا مگر جب اس پتلے نے چوب اسپر لگائی
تو ایسی آواز نکلی کہ تمام صحرا گونج گیا امیر اس واقعہ عجیب کو دیکھکر متحیر ہوئے جوگی جیپال نے عرض
کی حضور آپ کو منشا بھی اس امر کا معلوم ہوا اس مکار نے طبل جنگی بجوایا ہے امیر نے یہ سنکر حکم دیا کہ بفضل
خدا ہمارے لشکر میں بھی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جوگی جیپال اور جملہ ہمراہیان
صاحبقران پھر بارگاہ میں آئے لشکر میں تیاری جنگ ہونے لگی امیر جوگی جیپال سے کیفیت اسکی دریافت
کرنے لگے جوگی جیپال نے کیفیت بیان کرنا شروع کی اسی ذکر میں شب بسر ہو گئی امیر نے بوقت سحر نماز
پڑھی لشکر اسلام میدان میں آئے لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے جوگی جیپال نے عرض کی آپ کس کا انتظار
کرتے ہیں امیر نے فرمایا میں لشکر حریف کو دیکھتا ہوں جوگی نے کہا لشکر حریف یونہی آتا ہے اور ترکیب ہی دیگر

تھا کہ ایک چیلا گنبد کے نیچے اُترا اور کمان کو کھینچکر تیر چلہ مین جوڑا اور للکار کر آواز دی ای فرقہ خدا پرستان تم سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے اسکو اپنے جوہر جرأت دکھلائے اس زور سے اُسنے آواز دی کہ تمام
میدان کارزار ہل گیا سب کو تعجب ہوا کہ بایں کوتاہی آواز مین یہ طوالت ہو لشکر امیر سے بھی ایک سردار نے
للکار کر کمان کاندھے سے اُتاری اور مقابلہ مین اُسکے گیا اُس طفل گلی نے تیر طرف سردار کے سر کیا اسنے چاہا کہ
تیر کو خالی دیکر مین بھی تیر سر کرون مگر وہ تیر خالی نہ گیا سینہ پر اُس سردار کے پڑا پشت سے پار نکل گیا اسیطرح کئی
سردار لشکر صاحبقران سے نکلے سب کے سینون پر تیر پڑے اور راہی ملک عدم ہوے جب تو امیر کو تردد
ہوا چاہا کہ خود اپنا مرکب بڑھائین جوگی جیپال یہ کیفیت دیکھکر آگے بڑھا جھولی سے ایک ناریل نکالا کچھ
اسپر پڑھکے زمین پر دے مارا زمین اُس جگہ کی شق ہوئی ایک شجر تناور زمین سے روئیدہ ہوا سب نے
دیکھا کہ اُس شجر مین بجاے ثمر ہزارہا گرگ چھوٹے چھوٹے آویزان ہین جوگی نے ایک گرگ کیطرف اشارہ کیا وہ درخت
سے زمین پر گرا اُس لڑکے کو اپنی پیٹھ پر لادکے طرف صحرا کے راہی ہوا بہرام نے دوسرے طفل کو اشارہ کیا وہ
گنبد سے کود کر تیر و کمان ہاتھ مین لیکر میدان مین للکار کر مبارز طلب کرنے لگا جوگی نے بھی ایک گرگ کیطرف
اشارہ کیا وہ درخت سے گرا اُس لڑکے کو بھی اُٹھا کے طرف صحرا کے راہی ہوا لشکر امیر مین جو یہ کیفیت لوگون نے
دیکھی آپس مین ایک دوسرے سے ہنس ہنس کر کہنے لگا کہ عجب قسم کی میدان داری ہو صاحبقران بھی اس
واقعۂ غریب کو دیکھکر ہنستے بھی جاتے ہین اور جوگی جیپال کی تعریف بھی کرتے جاتے ہین بہرام گنبد نشین نے
جو یہ کیفیت دیکھی کہ جوگی جیپال نے میری تردید سحر اس طور سے کی ہو سب تصویرون کو اشارہ کر دیا کہ یکبارگی
سب طفلان گلی کمانین ہاتھون مین لیے گنبد کے نیچے آئے اور باران تیر کرنے لگے اس مین کئی سردار لشکر صاحبقران
کے راہی ملک عدم ہوے جوگی جیپال نے بھی سب گرگان سحر کو اشارہ کیا جتنے گرگ اُس شجر مین آویزان
تھے سب زمین پر آئے اور طفلان گلی کو اپنی پشت پر لادکے صحرا کیطرف راہی ہونے لگے لاکھ یہ طفل چاہتے ہین کہ کسی
طرح سے اپنے تئین بچائین مگر گرگ کسی کے تیر کو خیال مین بھی نہین لاتے ہین بہرام نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک
گولا طرف آسمان کے پھینکا کہ ایک برق کڑک کر گری اُس برق نے اُن اطفال گلی اور گرگان شجری کو جلا کر خاک
کر دیا جوگی جیپال نے کہا اے بہرام گنبد نشین کیا کہنا کیا خوب سحر کیا اپنے سحر کو بھی مٹایا اور میرے سحر کو
بھی روکا مین تجھسے پوچھتا ہون کہ مین نے جو یہ گرگ بنائے تھے تو کس لیے بنائے تھے منشا انکے بنانے کا یہی تھا
کہ یہ گرگ ان اطفال بدخصال کو تباہ و برباد کرین وہی تونے کیا میرا مطلب ہر طرح حاصل ہوا تمھارا سحر خاک
مین ملا یہ تو تمنے بہت بہتر کیا کہ اپنے سحر کا خود ہی دفعیہ بھی کر دیا پھر کوئی سحر ایسا ہی کرے خود ہی اسکو دفع کرو
ہم تماشا دیکھین صاحبقران کا بھی دل بہلے بہرام یہ کلام جوگی جیپال کا سُنکر بہت محجوب ہوا اور خیال
کیا کہ واقعی یہ مین نے کیا نادانی کی اپنے سحر کو زور دیتا ان بھیڑیون کو دفع کرتا یہ سوچکر اُسے غصہ آیا اور
للکار کر اسنے آواز دی او جوگی جیپال تو اس چھوٹے سے سحر پر اتنا بڑا ناز کرتا ہو یہ سحر میرے ناپسند تھا یہ جو
اسکو مٹا دیا مین تجھسے جب باہکی کا رکھتا ہون تو ایسے سحر تیار کرون بہتر اسی مین ہو کہ اطاعت خداوند
تاریک چارچشم قبول کر اور میرے ہمراہ چلکر اپنی عفو تقصیر کا خواہان ہو مین سعی کرکے تیری خطا معاف
کرا دونگا یون تمام عمر کو روا رکھیگا تو ہرگز فتح نہ پائیگا جسدن خداوند کو غصہ آئیگا فوراً ملک الموت کو حکم
دیدینگے وہ تیری قبض روح کریگا جوگی جیپال نے کہا او مکار و غدار کیا بیہودہ بکتا ہو تو کیا چیز ہو اور

تاریک کیا ہو مین نے تجھ تک تاریک کی مذمت ہر ایک سے بیان کی اب تیرے کہنے سے آج اُس کی
اطاعت قبول کرون تو خود اطاعت صاحبقران قبول کر اور تاریک پر لعنت کر تا انجام تیرا بخیر ہو بہرام
یہ سنکر بہت آزردہ ہوا اور غصہ مین اپنے گنبد کو آگے بڑھا کے ایک ترنج رنجی طرف آسمان کے پھینکا آگ
برسنے لگی جوگی جیپال نے اشارہ کیا پانی برسا تمام آتش سرد ہوئی بہرام نے ایک جام بلورین جھولی سے
نکال کے طرف جوگی کے پھینکا وہ جام سر پر جوگی جیپال کے آکر مثل ایک گنبد کے ہو گیا اور قریب تھا کہ جوگی
جیپال اُس گنبد مین چھپ جاے مگر یہ نہیں تمام جوگی جیپال نے کچھ دانے ماش کے طرف آسمان کے پھینکے
تیر برسنے لگے وہ گنبد بھی اوٹھا اس گنبد کے ٹوٹتے ہی جوگی جیپال نے ایک ریسمان اپنی جھولی سے نکالی اور
طرف بہرام کے پھینکی اسکے چند حلقے ہو کے گلے مین بہرام کے در آئے بہرام نے سحر کیا وہ ریسمان جلی جوگی نے دوسری
ایک ریسمان طرف اُس بے ایمان کے پھینکی بہرام نے پھر سحر کر کے اُسکو بھی جلا دیا جوگی نے جب یہ سحر دیکھا
تو تیغ پکڑ کے بہرام پر جا پڑا بہرام نے بھی میان سے کھینچ لیا آپس مین تیغ چلنے لگا جب بہرام کو یہ یقین ہوا کہ
جوگی اس سے نہ بچو لگا تو زمین مین لوٹ مارکے ایک اژدر مہیب کی صورت بنکر شعلہ ہاے آتشین منہ سے چھوڑنے
لگا جوگی نے بھی تیغ میان مین رکھا اور بصورت اژدر بنکر اُسکے مقابلے مین آیا بڑی دیر تک دونون خوب
آتش فشانی رہی جب بہرام اسمین بھی عاجز ہوا تو سحر سے اپنے تئین بصورت ہنس بنا کر چاہا پرواز کر کے نکل جاوے
تا جوگی جیپال کب جانے دیتا ہو فوراً اپنی صورت باز بلند پرواز کی بنائی اور برو ے ہوا اُسکو جا کر اپنے پنجون
دابکر زمین پر لایا اُسنے بہت چاہا کہ تڑپ کر اسکے پنجے سے نکل جاؤن مگر کوئی تدبیر کارگر نہوئی جوگی جیپال نے
تو چونچ سے اُسکو پھینک دیا جیسے ہی اُسکا طایر روح قفس تن سے نکلکر مائل پرواز ہوا ایک آندھی سیاہ چلی کہ تمام میدان
مین تاریکی چھا گئی صداے مہیب آنے لگین امیر نے اسم اعظم بھی ورد زبان کیا تھوڑی دیر کے بعد وہ تاریکی دفع
ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من بہرام گنبد نشین جادو وزیر خداوند تاریک چہار چشم بود افسوس مردیم و جان
دادیم بمطلب خود نرسیدیم اس صدا کو سنکر امیر نے فرمایا کہ جوگی جیپال نے بہرام کو قتل کیا امیر یہ فرما رہے
تھے کہ جوگی جیپال سامنے سے آیا امیر کو سلام کر کے عرض کی حضور مبارک ہو کہ حریف زبردست مارا گیا
امیر نے جوگی کی بہت کچھ مدح و ثنا کی اور فرمایا کہ اب اپنی بارگاہ کیطرف واپس چلین جوگی جیپال نے کہا بہتر
ہو سب لوگ طرف اپنی لشکرگاہ کے چلے کہ جوگی جیپال کی نگاہ گنبد بہرام پر پڑی دیکھا گنبد سبز زنگاری ہو جوگی کو
بہت تعجب ہوا ٹھہر کر اُس گنبد کو دیکھنے لگا اُسکے ٹھہرنے سے صاحبقران نے فرمایا کہ جوگی صاحب آپنے
تامل کیون فرمایا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران ایک امر ایسا ہو کہ مین حیران ہون بہرام تو
مارا گیا مگر گنبد ابھی تک قائم ہو اور یہ گنبد اُسی کے سحر کا بنایا ہوا ہو یہ کیون نہ منہدم ہو گیا یہ کہکر جوگی جیپال کا
چہرہ بشاش ہو گیا اور خوش ہو کر شہنشاہ گوہر کلاہ کو آواز دی کہ اے شہنشاہ جلد آئیے خدا نے اپنا
فضل شامل حال کیا گوہر مدعا ہاتھ آیا آپ نام خدا لیکر اس گنبد مین تشریف لیجائیے لوح و مہرہ وغیرہ
اسمین موجود ہو اُسی کی برکت سے گنبد اب تک قائم ہو شہنشاہ خوشی خوشی قریب اُس گنبد کے آئے نام
خدا لیکر قدم اندر رکھا دیکھا ایک صندوقچہ گنبد کے اندر رکھا ہو شہنشاہ نے بسم اللہ کہکر اُس صندوقچہ
کو کھولا لوح اور مہرہ اور بازو بند اُسمین سے برآمد ہوے شہنشاہ نے لوح گلے مین ڈالی بازو بند کو زیب بازو
کیا مہرہ کمر مین رکھا اُس گنبد سے باہر نکلے جیسے ہی شہنشاہ نے قدم گنبد سے باہر نکالا گنبد گر پڑا شہنشاہ

گوہر کلاہ لوح لیکر میں پہنچے ہوئے قریب صاحبقران کے تشریف لائے امیر کو لوح دکھائی تمام لشکر میں خوشی
ہوئی شب بھر محفل عیش و عشرت رہی صبح کو جوگی جیپال نے عرض کی کہ ای شہنشاہ اب آپ لوح کو ملاحظہ
فرمائیں جو ہدایت ہو اسکو عمل میں لائیے شہنشاہ نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اگر فضل خدا سے مرحلہ
ابشار جادو فتح ہو اور بہرام گنبد نشین مارا جائے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے تئین مقام تاریک چہار چشم
پر پہونچائے مگر راستے کے عجائبات سے ہوشیار رہے ہر امر میں لوح کو دیکھے بے ہدایت لوح کے کوئی کام نہ کرے
کہ باعث خرابی کا ہی بعد اُسکے پتا مکان تاریک کا تحریر تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے جوگی جیپال سے کہا
آپ تشریف لیجائیے عرصہ نہ لگائیے یہ ساعت بھی بہت مناسب ہی شہنشاہ گوہر کلاہ اُسیوقت سب
سے رخصت ہوئے لعل بن مرجان نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو غلام ہمراہ چلے شہنشاہ نے فرمایا کہ شرط
تنہائی کی ہی میں اکیلا جاؤنگا کسی کے ہمراہ لے جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہی فضل خدا ہر حال میں شامل
رہنا چاہیے جوگی جیپال نے عرض کی ای شہنشاہ آپ تشریف لیجائیے غلام بھی ضرور بوقت مشکل
حاضر ہوگا شہنشاہ نے فرمایا جوگی صاحب وقت مشکل سب کا حامی خدا ہوتا ہی یون آپ کو اختیار ہو تشریف
لائیے گا یہ کہکر شہنشاہ روانہ ہوئے انکو لوح کے دیکھنے سے معلوم ہوگیا تھا رواروی کرتے ہوئے
چلے لشکر صاحبقران اُسی مقام پر ٹھہرا جوگی جیپال نے امیر سے عرض کی کہ یا صاحبقران اب
آپکی بے خبری میں بھی کہین نہ تشریف لے جائیے گا یہ کہکر جوگی جیپال بھی امیر سے رخصت ہو کر
ایک جانب روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد امیر بہت گھبرائے سردارون کو بلا کر فرمایا کہ جوگی جیپال
ایسا مرد لائق ہی کہ اُسکی تعریف میں زبان قاصر ہی اُسکی وجہ سے دل میرا بہلا رہتا تھا اب وہ بھی چلا
گیا ہی میری طبیعت بہت گھبراتی ہی مگر مجبور ہون کہ چلتے وقت جوگی صاحب نے مجکو بھی منع کیا ہی کہ کہین
جانے کا ارادہ نکرنا مین مجبور ہون سردارون نے جو امیر کو پریشان خاطر پایا صحبت عیش و نشاط برپا کی
کہ اسکی وجہ سے امیر کا دل بہلا رہیگا صاحبقران تو اسی اشغال مشغول ہوئے مگر اب کیفیت شہنشاہ
گوہر کلاہ کی عرض کی جاتی ہی کہ جب شہنشاہ امیر اور تمام سرداران لشکر سے رخصت ہو کر طرف مکان
تاریک چہار چشم کے روانہ ہوئے بعد دو چار کوس راہ طی کرنے کے ایک دریائے قہار نظر آیا مگر
کشتی کا پتا نہ پایا شہنشاہ بہت مجبور ہوئے کنارے پر ٹھہر کے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا
کہ اسم حاشیہ کو سو مرتبہ پڑھو اسی دریا سے ایک نہنگ پیدا ہوگا وہ منھ کھولکر تمھاری طرف آئیگا
تم بیخوف و بیم اُسکے منھ میں نام خدا لیکر بیٹھ جانا پھر تماشا قدرت خدا کا دیکھنا شہنشاہ نے اُس اسم کو
پڑھنا شروع کیا جب تعداد معین ختم ہوئی دیکھا ایک نہنگ مہیب اُس دریا سے پیدا ہوا منھ کھولکر
طرف شہنشاہ کے آیا شہنشاہ نے نام خدا لیا اور منھ میں اُس نہنگ کے کود پڑے کودتے ہی آنکھیں
بند ہوگئیں تھوڑی دیر کے بعد پاؤن زمین سے آشنا ہوئے شہنشاہ نے آنکھ کھولی دیکھا مین ایک
باغ پر فضا مین کھڑا ہون شہنشاہ متحیر ہو کر باغ کو دیکھنے لگے کہ ایک طرف سے صدائے دلکش
کان مین آئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی خوش گلو بصد سوز و گداز کچھ گا رہا ہی شہنشاہ اُس صدا کیطرف
متوجہ ہوئے معلوم ہوا کہ گوشہ باغ سے یہ آواز آتی ہی شہنشاہ اُدھر چلے جب قریب اُس گوشے کے
پہونچے دیکھا ایک حسینہ حسن [illegible] درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی بخوش الحانی گا رہی ہی شہنشاہ اُسکی صورت دیکھ کر

دیکھکر مائل ہوگئے تیغ ابرو کے گھائل ہوگئے بیساختہ زبان سے نکل گیا شعر میری جان تم پہ طبیعت آگئی ؛
اب ہماری جان پہ آفت آگئی ؛ اُس نازنین نے گردن اُٹھا کے دیکھا مسکرا کے کہا ماشاء اللہ آپ بڑے
بیباک ہیں چست و چالاک ہیں عشق کا ایکو کھیل ہوگیا طبیعت صورت دیکھتے ہی مائل ہوگئی جو اس کی باتیں
کیجیے اپنی راہ لیجیے اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالیے گا اس صورت پر تو یہ باتیں زیبا نہیں ہیں شہنشاہ نے کہا
شعر ستم جو کچھ کرو مجھ پر بجا ہے ؛ یہ میرے دل لگانے کی سزا ہے ؛ جو آپ کے مزاج میں آئے باتیں سنا لیجیے مگر ایک
مرتبہ گردن انگار جمال جہاں آرا دکھا دیجیے کہ تسکین دل بیقرار ہو جائے آرام ملجائے اُس نازنین نے جواب دیا کہ
آپ سے ایک مرتبہ میں نے عرض کی کہ آپ زیادہ باتیں نہ بنائیے چپکے چلے جائیے آپ سماعت نہیں کرتے
ہیں ایک تو بے اجازت پرائے باغ میں چلے آئے اُسپر چڑھ ہوا عشق کا دم بھرنے لگے جان جانے لگی مرنے لگے
شہنشاہ کو یہ باتیں سنکر اور زیادہ اشتیاق ہوا اُسکا نہ دیکھنا شاق ہوا دامن گردانے مرکب سے اُتر کر
اُسکے برابر آکے زمین پر بیٹھ گئے اُس نازنین نے جو شہنشاہ کی یہ کیفیت دیکھی وہاں سے الگ ہٹ کے
بیٹھی شہنشاہ نے بہت کچھ منت کی مگر وہ آہستہ آہستہ وحشی رام ہوئی جب شہنشاہ بہت منت کر چکے تو اُس
نازنین نے کہا میں آپکے عشق کا کیونکر یقین ہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ امتحان کر لو اُس نازنین نے
کہا اگر آپ ہمپر مائل ہیں اور ہماری تیغ ابرو کے گھائل ہیں تو اپنا سر ہم سے عزیز نہ کیجیے جان دیدیجیے شہنشاہ
نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے یہ کہکر کمر سے خنجر نکالا جھکنے میں لوح پہ نگاہ پڑی شہنشاہ کو بھی کچھ خیال آیا لوح کو
نیچی نظر سے دیکھا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا یہ کیا غضب کرتا ہے اپنا خون کرکے کیوں گناہ عظیم مول لیتا ہے
یہ نازنین نہیں ہے پیرزن ساحرہ ہے اسی خنجر سے اسکا کام تمام کر قدرت خدا کا تماشا دیکھ شہنشاہ نے کمر سے خنجر
نکال کے بسم اللہ کہکر اُس نازنین کا ہاتھ پکڑا اُسنے غل مچایا شہنشاہ نے کچھ سماعت نہ کی دو زانو اُسکے سینے
پر رکھا خنجر پھیر دیا اُسکے مرتے ہی زمین چکر میں آئی گلے سے ایک خون کی دھار نکلی زمین پر گری درختوں پر
بجلی سب میں آگ لگ گئی تھوڑی دیر میں وہ باغ جلکر خاک ہوگیا قصہ پاک ہوگیا شہنشاہ گوہر کلاہ لاحول
ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر آگے چلے راست نظر آیا ایک میدان وسیع پایا شہنشاہ آگے چلے تھوڑی دور چل کے
ایک گاؤں میں پہنچے قریہ کو بہت آباد پایا شہنشاہ رہروی کرتے کرتے تھک گئے تھے ایک مقام پر ٹھہر گئے
وہاں کے لوگوں نے جو شہنشاہ کو دیکھا زمیندار کو جا کر خبر کی کہ ایک جوان صاحب شوکت و جلال اس
گاؤں میں آیا ہے جو طریقے سے معلوم ہوتا ہے کسی ملک کا بادشاہ ہے راہ بھول کر اس طرف آنکلا ہے مگر ایسے جوان
حسین شکیل آج تک نگاہ سے نہیں گذرے زمیندار نے کہا اُس جوان کو میرے پاس لاؤ لوگ دوڑے
شہنشاہ کے پاس آئے کہا آپ کو ہمارے زمیندار صاحب بلاتے ہیں وہیں چلکر ٹھہریے ہمارے زمیندار صاحب
کا قاعدہ ہے کہ جو کوئی مسافر اس گاؤں میں آتا ہے اسکو اپنے یہاں ایک روز مہمان رکھتے ہیں دوسرے روز
رخصت کرتے ہیں آپ کو بھی ایک روز مہمان رکھینگے شہنشاہ نے فرمایا کیا اچھا ہے زمیندار کے پاؤں میں
مہندی لگی تھی جو خود نہ آیا تنگ نہ کیجیے ہم ہرگز نہیں جائینگے سب نے کہا آپ کو یہ بات لازم نہیں ہے زمیندار صاحب
کی عدول حکمی کرنا مناسب نہیں چلیے اگر انکو خبر ہو جائیگی تو بہت خرابی ہوگی شہنشاہ نے قبضۂ شمشیر پر
ہاتھ ڈالا کہا ہمارے واسطے سب اچھا ہوگا جا کر کہدو کہ اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو ہمارے حضور
تقصیر حاضر ہو اہل قریہ نے جو یہ کیفیت شہنشاہ کی دیکھی بخوف جان بھاگے پاس اُس زمیندار کے آئے

زمیندار نے کمہارے وہ جوان کہان ہو سب نے کہا وہ نہین آتا زمیندار نے کمہارے اُس سے جاکر کہو کہ
مین تجھپر کچھ ظلم نہین کرونگا شاید اسوجہ سے خوف کرتا ہو کہ بے اذن میری سرحد مین آگیا ہو اور میری پہلوانی
اور تیزرَوی کا حال لوگون سے سنا ہو تم لوگ جاکر اُسکو تشفی دیکر یہان لے آؤ مین اُس جزو بے لد بار کو حسب
قاعدہ ایک روز مہمان رکھونگا لوگون نے کہا وہ اسوجہسے نہین خوف کرتا ہو اور ہی سبب ہو زمیندار نے
کہا کیا سبب ہو لوگون نے جوابدیا کہ ہمنے اُس سے جاکر کہا کہ تمھین ہمارے زمیندار صاحب بلاتے ہین
اُسنے کہا کہ تمھارے زمیندار صاحب کے پاؤن مین مہندی لگی ہو جو خود میرے بلانے کو نہ آئے ہمنے بہت
سمجھایا اُسنے تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھکر کہا کہ اپنے زمیندار سے جاکر کہدو کہ اپنی خطا معاف کرانے ہمارے
پاس آئے اگر نہ آئیگا تو بہت پچھتائیگا زمیندار نے کہا یہ کون بیہودہ ہو اُسکو قید کرکے ہمارے پاس لاؤ اُسے
سزا دینگے لوگون نے کہا ہمارے قید کرنے سے وہ قید نہین ہوگا آپ چلین اُسکو گرفتار کرلین زمیندار نے
اپنے کاندھے پر کچھ لوہیا تلوار کہاروے کے غلاف مین رکھا بڑی سی ڈھال دوسرے شانے پر لٹکا کے کہا چلو
مین ابھی اُسے گرفتار کیے لیتا ہون زمیندار تو آگے آگے چلا پیچھے پیچھے تمام گاؤن والے لٹھ کاندھون پر دھرے
ہمراہ ہوئے آپس مین یہ بھی کہتے جاتے ہین کہ مسافر کی قضا آگئی زمیندار صاحب تو تلوار نکالتے رہینگے ہم
لٹھ مار ہی دینگے الغرض اسطور سے زمیندار قریب شہنشاہ پہونچا شہنشاہ نے جو اُسکو اس کیفیت سے
آتے ہوے دیکھا بے اختیار ہنس پڑے زمیندار جب قریب شہنشاہ پہونچا جاہ و حشم دیکھکر خائف ہوا اور ڈرتے
ڈرتے اتنا کہا کہ ہمنے تمھین بلایا تم کیون نہین آئے شہنشاہ نے قبضے پر ہاتھ رکھا تلوار جھٹک کے اُٹھے
قریب جاکر کہا او بیہودہ کیا بکتا ہو تیرے پاؤن مین مہندی لگی تھی جو ہمارے بلانے کو گنوارون کو بھیجا یہ کہکر ہاتھ
جو زمیندار کا پکڑ کر اوسے معلوم ہوا کہ کلائی ٹوٹ گئی جنبش کرنے لگا پگڑی اپنی سر سے اتار کے شہنشاہ کے قدمون پہ
رکھدی اور اپنے ساتھ اپنی گڑھی مین لایا کیفیت دریافت کرنے لگا شہنشاہ نے کل حال بیان کیا زمیندار نے
کہا اب آپکا قصد کہان کا ہے شہنشاہ نے جوابدیا کہ ہم تاریک کے مکان خاص پر جائینگے اور وہ کہتے ہین زمیندار
نے کہا وہ تو خداوند ہین شہنشاہ نے کہا وہ ایک کافر مکار ہے خداوند سب کا پاک پروردگار ہے اپنا اس عقیدے
کو ترک کر خداوند کریم کو احد و یکتا جان زمیندار بصدق دل مسلمان ہوا شہنشاہ سے عرض کی کہ آپ دو
چار روز یہین قیام کیجئے بعیش و عشرت آرام کیجئے میرا بھائی تاریک چہار چشم کا ملازم ہو وہ دو ایک روز مین
یہان آئیگا باسانی اپنے ہمراہ آپکو لیجائیگا اگر یون تشریف لیجائیے گا تو راہ مین ساحران مکار کے ہاتھ سے تکلیف
اُٹھائیے گا شہنشاہ کو بھی اُسکی بات پسند آئی وہین قیام کیا دوسرے روز اُسکا بھائی آیا شہنشاہ کو جو دیکھا
بھائی سے پوچھا یہ کون شخص ہو اُسنے جوابدیا کہ یہ طلسم کشا ہو یہ لے قتل کیا جاتا ہو مین نے روک لیا ہو کہ جب میرا
بھائی آئیگا وہ آپکو باسانی مکان خاص تاریک چہار چشم مین پہونچا دیگا اُسنے کہا ہم تو تاریک کے نوکر ہین
بھلا طلسم کشا کو وہان کیونکر لیجائینگے اِسکے عوض مین خداوند سے انعام پائینگے زمیندار نے کہا اوسے اس مکار کو
خداوند کہو خداوند وہ ہو جسنے سب کو بنایا ہو اُسے خداوند کہنا گناہ ہو غرض ایسی باتین زمیندار نے اپنے
بھائی کے سامنے کین کہ اُسکا دل جانب اسلام رجوع ہوا اور یہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا زمیندار اپنے ہمراہ
لیکر خدمت شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہوا شہنشاہ نے اُسکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اُسنے کلمہ پڑھا شہنشاہ نے
کہا کہ اب ہمارے پہونچنے مین تاخیر نہ کرو کیونکہ یہ خبر دی ہو کہ اسی ہفتے مین وہان تک ہمکو پہونچنا ضرور ہو اگر

جو عرصہ ہوا تو مشکل ہوگی اُسنے عرض کی ایک دو روز تو یہان تشریف رکھیے جو کچھ ما حضر میسر ہو اُسکو قبول کیجیے
پھر غلام آپکو لیچلے گا وہان پہونچا دیگا شہنشاہ نے فرمایا تمھارے یہان دو روز سے مہمان ہین اب ہمارا زیادہ
ٹھہرنا مناسب نہین ہی مجبور ہوکر اُسنے عرض کی آج شب بھر توقف فرمایئے کل علی الصباح مین آپکے ہمراہ چلونگا
اور رہبری کرونگا شہنشاہ نے قبول کیا شب بھر توقف کیا یہان جب دوسرے روز صبح کو اہل قریہ سے رخصت ہوکر اور اُس
زمیندار نے لاکھ چاہا کہ مین بھی ہمراہ رکاب رہونگا آپکے ساتھ چلونگا مگر شہنشاہ نے منظور نہ کیا زمیندار کے
بھائی کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے راستے کے عجائبات دیکھتے ہوئے دو روز کی راہ [ادوی] مین قریب ایک شہر کے
پہونچے زمیندار کے بھائی نے کہا حضور یہی سرحد شہر [ہونار] ایک چار چشم بیابان نے ہین کوس بھر پر ہوتا ہو وہین
سب مکانات شاہی بنے ہین جب آپ وہان پہونچینگے تو کل کیفیت معلوم ہو جائیگی شہنشاہ نے کہا اب تم
جاؤ ہم بھی آتے ہین اُسنے عرض کی مجھے ہمراہ رہنے مین بھی کچھ عذر نہین ہی شہنشاہ نے کہا کوئی ضرورت ہمارے
ہمراہ رہنے کی نہین ہی خدا مالک ہی وہ تو رخصت ہوکر داخل شہر ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے تھوڑی دیر وہان
توقف کیا جب اُسکے گئے کو عرصہ بہت ہوا تو شہنشاہ گوہر کلاہ بھی نام خدا لیکر داخل شہر ہوئے شہر کو جو دیکھا
تو بہت آباد پایا دوکانین خوب رستے مرغوب دوکاندار خوش حال ہر ایک مالا مال خریدار دوکانون پر ہر
دوکان پر ایک مجمع ہی دلال سودا کر رہے ہین ایک جانب بزازہ قرینے سے بنا ہی دوکانین بلند ہر دو رویہ بزاز
[نشانین] ایک جانب صراف روپیہ پیسونکا ڈھیر ایک جانب جوہری ہیرا زمرد الماس بکھرائے لیے بیٹھے ہین
کسی طرف عطر فروش کی دکان ہے خوشبو کی لپٹین آرہی ہین شہنشاہ گوہر کلاہ بازار کی سیر کرتے ہوئے جاتے ہین
جسکی نگاہ جمال جہان آرا پر پڑتی ہی رعب و حشم دیکھکر سر تسلیم خم کرتا ہی شہنشاہ دونون ہاتھون سے سلام سبکے
لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے ہین سب سلام تو کر لیتے ہین مگر کسی کی جرات اتنی نہین ہوتی ہی کہ یہ دریافت
کرے کہ آپ کیون اس شہر مین وارد ہوئے ہین اسیطرح سے شہنشاہ سب کے سلام لیتے ہوئے قریب ایک
باغ کے پہونچے دیکھا دروازہ باغ مانند آغوش عاشق کھلا ہی اندر سبزہ زار کی بہار دل لبھانے کو تیار ہی شہنشاہ
بیخوف اُس باغ مین آئے باغ کو نہایت پر فضا پایا ہر چیز کا نرالا سمان دیکھا بلبلونکی زمزمہ سرائی نے انکے طبیعت
مین جوش پیدا کیا انگورونکی رعنائی پر نظر کی [ولکو سبزہ] آنکھون مین نور حاصل ہوا سیر باغ کرتے ہوئے قریب ایک
بارہ دری کے پہونچے بارہ دری کے دروازے بھی کھلے پائے بلا تکلف اندر آئے جیسے ہی دروازے کے اندر قدم
رکھا گردن اٹھائی عجب قدرت نظر آئی دیکھا ایک جلسہ بکمال زیب و ترتیب آراستہ ہی حسینان مہ جبین و
مہ جبینان مہر تمکین بیشمار اُس محفل مین جلوہ افروز ہین ہر ایک کی صورت زیبا اور جمال جہان آرا ایسا ہی
جو نگاہ سے نہین گذرا ساقیان سیمین عذار جام شراب ہاتھون مین لیے ہوئے تقسیم کرتے پھرتے ہین ایک نازنین
بصد عشوہ و ناز نگار بنی ہوئی اہل محفل کو بیٹھا ہی ہی سامنے مسند زرنگار بچھی ہی اُس مسند پر ایک ماہ جبین دلدار
حسن و زیبائی رشک شاہ ملک رعنائی بصد شوکت و حشم جلوہ گر ہی حسن اُسکا قتال عالم ہی مگر قیافے سے
معلوم ہوتا ہی کہ اسوقت کچھ مزاج برہم ہی خواصون سے تھوڑی تھوڑی بات پر چڑھ کے باتین کرنا حسن پرستونکو بے چینی
ملال کرتا ہی عاشق مزاجون کا عجیب حال کرتا ہی شہنشاہ کو جو یہ صورت نظر آئی طبیعت بیقابو ہو صبر
رخصت ہوا دل صفا سفر ہی مائل حسن و صورت ہوا دل کو تھام لیا لاکھ ضبط سے کام لیا مگر منہ سے آہ
نکل گئی وہ پری پیکر کچھ آواز پاکر اپنے مقام پر سنبھل گئی شہنشاہ گرتے پڑتے اُس محفل مین پہنچے سب نے جو دیکھا

ایک شخص غیر کو اس طرف سے آتے ہوئے دیکھا بحیرت شہنشاہ کو سب دیکھنے لگے وہ نازنین بھی اپنی خواصوں سے
آزردہ ہو کر کہنے لگی کہ تم سب سے پیشتر ہی منع کیا تھا کہ دروازہ باغ کا بند کر دو مگر کسی نے نہ مانا دیکھو یہ کون
شخص غیر بلا اجازت میرے باغ میں چلا آیا شہنشاہ نے جو اس حور شمائل کو برہم پایا بہ شیرین کلامی یہ کلمہ سرایا
اد واقعی میں خطاوار ہوں سراپا گنہگار ہوں مگر اب جو سزا مناسب جانیے میں حاضر ہوں نازنین نے مسکرا کے
جواب دیا کہ آپ کیوں خطاوار ہیں خطا ان لوگوں کی ہے جو نگہبانی اچھی طرح سے نہ کی خیر جو آپ تشریف لائے ہیں یہ
خلاف انسانیت ہو کہ آپسے کسی قسم کی شکایت کیجائے تشریف لایئے شہنشاہ نے جو اسکو باصد رنجہ مہربان پایا
ملاحظہ کیا اسکے برابر جا کے بیٹھے نازنین نے کہا آپ کی تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانیکا باعث کیا ہے شہنشاہ نے
از ابتدا تا انتہا کل کیفیت اپنی بیان کی نازنین نے کہا آپ طلسم کشائی کیواسطے تشریف لائے ہیں آپکا مقصد ہیچ و سہ مگر میں اتنا
تو ضرور کہونگی کہ آپ نے تنہا قصد کیا اور لشکر وغیرہ ساتھ نہ لیا شہنشاہ نے فرمایا لشکر میرا ایک مقام پر قیام پذیر ہے
چونکہ شرط یہ ہے کہ طلسم کشا کو تنہا بر سر فتح طلسم جانا چاہیے اسوجہ سے میں تنہا یہاں تک آیا ہوں اب دیکھوں خدا کیا
دکھاتا ہے اس نازنین نے کہا ابھی تو آپکا جانا ممکن نہیں ہے جبتک میری اجازت نہو آپ تشریف نہ لیجانے کا کیوں اپنے
ارادے سے آپ تشریف لائے اور میری اجازت سے جائیے گا شہنشاہ نے ہنسکر جواب دیا انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا
جبتک آپکی اجازت نہوگی میں نہ جاؤنگا مگر امید یہ ہے کہ ابھی تو آپ مجھے جلد اجازت دیں جب میں فتح طلسم کرکے واپس
آؤں پھر آپکو اختیار ہے نازنین نے کہا اسمیں آپ کچھ نہ فرمائیں جو میرے مزاج میں آئیگا وہ ہوگا شہنشاہ خاموش
ہو رہے نازنین نے خواصوں سے اشارہ کیا باری باری سب اس مقام سے اُٹھکر چلی گئیں تخلیہ ہو گیا نازنین نے
ہاتھ بڑھا کے صراحی اُٹھائی جام بلورین لبریز کرکے اپنے دست حنائی سے شہنشاہ گوہر کلاہ کے روبرو پیش کیا کہا
ایک جام نوش فرمایئے شہنشاہ اس جام کو بے اندیشہ انجام پی گئے اُسنے دوسرا جام بھر کے دیا شہنشاہ نے وہ بھی
جام پیا شراب پیتے ہی شہنشاہ کو گرمی معلوم ہوئی بس چکر آیا اب شہنشاہ کو کچھ خیال آیا نازنین نے تیور جو شہنشاہ
کے بُرے دیکھے تھوڑی دور ہٹ کے نعرہ کیا اور پاس آکر کہا طلسم کشا میں نگہبان جادو شہنشاہ نے دیکھا نعرہ کرتے ہی
صورت اسکی بدل گئی ایک ضعیفہ ستر اسی برس کی نیلی تہمد باندھے ہوئے نظر آئی شہنشاہ نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ
ڈالا چاہا اُٹھکے وار کریں لڑکھڑا کے گرے بیہوش ہو گئے اس مکارہ نے جلدی سے لوح شہنشاہ کے گلے سے اتار لی خنجر
بھی اپنے قبضے میں کیا بازوبند بھی لیا شہنشاہ کی مشکیں باندھیں ایک کمرے میں لیجا کر ہوشیار کیا کہا کیوں اے
طلسم کشا اب فتح طلسم کیونکر کریگا ارے یہ طلسم بہارستان سلیمانی ہے اسکا فتح کرنا آسان نہیں ہے اب اپنی جان سے
ہاتھ دھو شہنشاہ نے جواب دیا او مکارہ کیا بیہودہ بکتی ہے اگر خدا ہمارا حامی ہے تو تو ہماری جان لینے پر قادر نہیں ہے اور ہم
اس طلسم کو ضرور فتح کرینگے اس ساحرہ نے شہنشاہ کو تو وہیں چھوڑا آپ لوح اور خنجر اور بازوبند لیکر پاس تاریک
چہار چشم کے روانہ ہوئی تاریک اُسوقت تردد میں بیٹھا تھا تمام ساحران طلسم جمع تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ طلسم کشا کا
داخلہ اس شہر میں ہوا طور اچھے نظر نہیں آتے ہیں تاریک کہتا تھا غضب تو یہ ہوا کہ بہرام گنبد نشین سا ساحر زبردست
مارا گیا اور لوح طلسم کشا کو مل گئی اسکی مدد سے وہ یہاں تک پہونچا اب دیکھئے تھوڑے عرصہ میں وہ قلعہ طلسمی تک پہونچیگا
وہاں آفت برپا کریگا مجھے کچھ بن نہیں پڑتا ہے سب ساحر اسکو تشفی دے رہے ہیں کہ نگہبان جادو نے آکر سلام کیا
تاریک نے پوچھا اے نگہبان جادو آج کدھر آئیں نگہبان نے کہا حضور ایک خوشخبری لیکر حاضر ہوئی ہوں اب یہ بات
ہوں کہ پہلے یہ فرما دیجئے کہ جو کوئی طلسم کشا کو مع لوح گرفتار کرے اسکو کیا انعام عنایت ہو تاریک نے کہا

مین اُسکو دیبا و زیبا نظم کرونگا علاوہ اُسکے بہت کچھ نقد و جنس دونگا نگہبان نے خوش ہو کر لوح اور مہرہ اور بازوبند
تاریک چہار چشم کو نذر دیا تاریک نے خوش ہو کر لوح کو لیا اور مہرہ وغیرہ بھی قبضے مین کیا کہا اے نگہبان جادو
کیا کار نمایان کیا ہے طلسم کشا کہان ہے نگہبان نے کہا حضور میرے مکان مین قید ہے تاریک نے کہا کچھ لوگ نگہبان
جادو کے مکان پر جائین اور طلسم کشا کو لائین فوراً چند ساحر نگہبان جادو کے ہمراہ ہوے اُسکے مکان پر پہنچے
گئے شہنشاہ کو ایک تخت سحر پر ڈال کے طرف تاریک چہار چشم کے روانہ ہوے تھوڑی دیر مین دربار مین
آئے شہنشاہ نے دیکھا کہ تاریک چہار چشم بہت بڑا آدمی ہے نشان ہے مگر دیو معلوم ہوتا ہے دربار مین ہوچکے
شش ہاں اسلام سلام کیا تاریک کو اور زیادہ غصہ آیا شہنشاہ کو سامنے استادہ کیا کہا تمہین سے طلسم کشائی
اب بھی کچھ جرأت طلسم کشائی باقی ہے شہنشاہ نے جواب دیا کہ ہماری جرأت مین کمی کسوقت پائی جو اسوقت یہ سوال
کیا تاریک نے کہا اب تمہین زندہ نہ چھوڑینگے ابھی قتل کرینگے شہنشاہ نے جھلا کر جواب دیا کہ او مردود تو ہمارے
قتل پر قادر نہین ہے جو چاہتا ہے خدا کرتا ہے تاریک نے کہا او شہنشاہ بہت غصہ نکرو جو مین کہتا ہون اُسکو سمجھے
سمجھا وندی مانو اپنا معبود جانو خطا تقصیر کرا دُون تمہین اپنی طرف سے اس طلسم کشا کا حاکم اعلیٰ بناؤنگا مرتبہ بڑھاؤنگا
سب تمہارے تابع فرمان رہینگے مجھے تمہاری جوانی پر اور جرأت شجاعت پر رحم آتا ہے اگر تمہارے عوض کوئی دوسرا
ہوتا ابھی قتل کرتا یہ ذکر تھا کہ ایک بہرکارے نے عرض کی کہ ملکہ بہار تاجدار تشریف لاتی ہین تاریک نے کہا آئین
ناظرین پر واضح ہو کہ ملکہ بہار تاجدار تاریک چہار چشم کی بیٹی ہے اور طلسم اسی کے نام سے نامزد ہے تاریک اس دختر
بلند اختر کو بہت عزیز رکھتا ہے بغیر اسکی رائے کے کوئی کام نہین کرتا ہے جیسے ہی اسنے خبر آنیکی سنی خوش ہوگیا شہنشاہ
بھی دیکھنے لگے کہ ملکہ بہار تاجدار کون ہے کہ یکایک پردہ ڈیوڑھی کا اُٹھا خواصین آگے آگے نظر آئین اُنکے بعد
جو شہنشاہ نے نگاہ کی ایک حور پیکر قمر منظر بانی غمزہ و نزاکت صاحب جاہ و حشمت سرتاج حسینان جہان سردار دیار
محبوبان سر سے پانک ہمہ تن نور رشک پری غیرت حور حسن مین خوب محبوب مرغوب آہستہ آہستہ ناز و انداز سے
دل کو پامال کرتی چلی آتی ہے گرد و خواصون کا ہجوم ہے سارے دربار مین آمد ملکہ کی دھوم ہے اسطور سے بہار تاجدار تاریک
کے قریب آئی باپ نے تسلیم کرون جھکائی تاریک نے دعا دیکر اپنے پاس بٹھا لیا شہنشاہ نے جو جمال باکمال اس گل سرسبد
حسن و خوبی کا دیکھا ضبط کا یارا نرہا ہوش و حواس جاتے رہے دل دھڑکنے لگے خواہش وصل پیدا ہوئی بیتابی بڑھنے
لگی ملکہ بہار تاجدار تاریک چہار چشم کے پاس بیٹھین سب لوگ باری باری سلام کو سامنے آئے ملکہ نے جب سب کے
سلام لینے سے فراغت پائی تو نگاہ شہنشاہ کو ہر کلاہ پر پڑی قریب تھا کہ بیہوش ہو جائین مگر اپنے تئین سنبھالا تیر عشق
جگر کے پار ہو گیا شہنشاہ سے زیادہ ملکہ کا دل بیقرار ہو گیا تاریک سے پوچھا اے والد نامدار یہ کون شخص ہے جو
مسلسل سامنے کھڑا ہے تاریک نے کہا بی بی یہ طلسم کشائی کرنے کو آئے تھے اب اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہین شہنشاہ
نے جو یہ بات سنی بقوت تمام قید توڑ ڈالی للکار کر آواز دی او مکار کیا بیہودہ بکتا ہے تو کیا ہماری جان لے سکتا ہے یہ کہکر
قصد کیا کہ تاریک پر جا پڑون مگر ساحر وہان موجود تھے سب نے سحر کردیا ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے شہنشاہ ہوش
چار رہگئے ملکہ بہار تاجدار یہ جرأت و قوت دیکھکر بیتاب ہو گئی اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسے شجاع صاحب قوت
بھی دنیا مین موجود ہین کہ بیٹھے آگے قید آہن کا توڑ ڈالنا اور مجمع عام مین ایسی کم گذرنا کوئی بات نہین ہے اصل تو
یون ہے کہ سوائے ابا جان کے یہ بات دوسرے مین نہوگی دل مین یہ خیال کرتی جاتی ہے اور صورت زیبا شہنشاہ کی دیکھتی
جاتی ہے تاریک نے کہا اے شہنشاہ اسوقت مین تمکو فرصت دیتا ہون تم میری جلد بات کا جواب سوچ کے دینا جہانتک

ذکر نا بہت سمجھ کے جواب دینا شہنشاہ نے کہا مجھسے اگر ہزار بار بھی پوچھا جائیگا تو یہی جواب دونگا جو اسوقت دیتا ہوں تاریک نے کہا ان جوابات کو میں سند نہیں رکھتا ہوں کہ تم اسوقت تازہ اسیر ہو ہوش و حواس تمھارے بجا نہیں ہیں دو چار روز قید خانے میں رہو گے مصائب اسیری اٹھاؤ گے تب میں تجھسے یہی سوال کرونگا اور اسوقت کے جواب کو ٹھیک جانونگا شہنشاہ نے فرمایا کہ تو تو بے مغز ہو تیرے ساتھ زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہو تاریک نے داروغہ زندان خانہ کو بلایا کہا اس قیدی کو لیجاؤ احتیاط سے قید کرو دو تین روز کے بعد پھر اسکو بلا کے حال دریافت کرینگے داروغہ شہنشاہ کو لیکر زندانخانہ میں آیا طوق و سلاسل پہنا کر ایک حجرے میں بند کر دیا اور داروغہ نگہبان بہت سے مقرر کیے کیفیت دربار تاریک یہ ہوئی کہ جب داروغہ شہنشاہ کو لیکے آیا تو ملکہ بہار تاجدار کو نہایت بیتابی ہوئی کیونکہ روے محبوب نظروں سے پوشیدہ ہوا تھوڑی دیر بیٹھ کے باپ سے رخصت ہو کر اپنے مکان میں آئیں گوشۂ تنہائی میں جا کر بیٹھیں حکم دیا کہ ہمارے پاس کوئی نہ آئے سب خواصوں نے جو مزاج ملکہ کا برہم پایا اپنے مقام پر جا کے خاموش بیٹھ رہیں ملکہ گوشۂ تنہائی میں شہنشاہ گوہر کلاہ کی فراق میں ملاقات کے اشتیاق میں گریہ و زاری کرتی تھیں اور یہ اشعار درد انگیز پڑھنے لگیں نظم

کس شب ہجر بیاد من نالان نرسید
جان بلب آمد و ستم گر بجان من نرسید
اشک از بیم کسی تا سر مژگان نرسید

بیکسی بین کہ غم تا بلبم جان نرسید
جان بجد رفت و غم تمام تو خواب بلب
یکدم از یار جدا ماندم و جان شد بفغان
زخمی ہجران چہ چیست کہ من [illegible]

بر زبانم سخنے از غم پنہان نرسید
تا شد بیکسی آہ و بپایان نرسید
لب من یار دگر بر لب جانان نرسید
بر سر گریبان ز دامان نرسید

نالۂ گرم من [illegible] جانان نرسید
تا توانی چو [illegible]
تا ستم گر [illegible]

بیان کو ملکہ بہار تاجدار کی یہ کیفیت تھی ہجر میں بری حالت تھی وہاں شہنشاہ گوہر کلاہ بعد نالہ و آہ یاد میں ملکہ کی بار بار فرماتے تھے نظم

اگر بر سرم من بے تو خبر نیست مرا
پیش آ بازو [illegible]
بے تو گشتہ [illegible]

من شنیدم [illegible]
ہمدم از [illegible]
چہ [illegible]

[illegible]
گر [illegible]
[illegible]

معلق شد کہ نسیم [illegible]
چہ بلا [illegible]
تا ز من [illegible]
بیان ملکہ کو جو تکلیف میں دیکھا

خواصوں نے آپس میں کہا کہ نہیں معلوم مزاج مبارک ملکہ کا کیسا ہے جو آج گوشۂ تنہائی پسند آیا ہے ہاں تو روز بے ہمسے ایک لمحے چین نہ آتا تھا گوشۂ تنہائی نہ بھاتا تھا تنہا بیٹھنا ناگوار تھا لمحہ بھر چپ رہنا دشوار تھا آج نئی بات ہے جو ملکہ گوشۂ تنہائی میں تشریف لیگئی ہیں چلو ذرا مزاج کی خبر تو دریافت کریں ایک نے کہا ملکہ عالم نے منع فرمایا تھا کہ ہمارے پاس کوئی نہ آئے ایسا نہو ہم لوگوں کے جانے سے کچھ آزردہ ہو جائیں صلواتیں سنائیں ایک نے جواب دیا کہ ہم باتوں میں لگی کیفیت تو مزاج کی معلوم ہو جائیگی یہ ذکر تھا کہ نسیم گوہر پوش وزیرزادی ملکہ بہار تاجدار کی آئی خواصوں سے پوچھا اری تم سب یہاں کیوں بیٹھی ہو ملکہ عالم کہاں تشریف رکھتی ہیں انکو تنہا کیوں چھوڑ دیا سب خواصوں نے عرض کی کہ آج سے ملکہ عالم کی طبیعت بنصیب دشمنان ناساز ہے جب سے خداوند کے پاس سے آئی ہیں کمرے میں تشریف لیگئی ہیں سب کو یہ حکم دیا ہے کہ کوئی ہمارے کمرے میں نہ آئے نہیں معلوم کیا بات ہے ہم لوگ خوف سے وہاں نہیں جاسکتے ہیں اب آپ تکلیف فرمائیے تشریف لیجائیے کیفیت خلاصہ معلوم ہو نسیم نے کہا ملکہ کس کمرے میں ہیں خواصوں نے کمرے کا پتا بتلایا نسیم گوہر پوش اس کمرے میں آئی دیکھا ملکہ منہ لپیٹے بستر غم پر لیٹی ہے ٹھنڈی سانسیں بھر کر زار زار رو رہی ہے نسیم یہ حالت دیکھکر بہت متعجب ہوئی قریب ملکہ کے آئی منہ سے آنچل ہٹا کے دیکھا اشک حسرت رخسارۂ گلگوں پر غلطاں ہیں چہرہ زرد ہے لب پر آہ سرد ہے نسیم کو اور زیادہ تعجب ہوا ملکہ نے جو وزیرزادی کو دیکھا افشاے راز کے خوف سے دل دھڑکنے لگا رنگ چہرے کا اور زیادہ اڑ گیا نسیم نے بلائیں لیکر کہا کیوں مزاج کیسا ہے یہ کیا حالت ہے ملکہ نے

جواب دیا کہ کچھ طبیعت میری سست ہے اس وقت مزاج نادرست ہے جبھی تو منع کیا تھا کہ کوئی ہمارے پاس نہ آئے تمکو یہاں
آنا کیا ضرور تھا اب چلی جاؤ جب ہمارے مزاج میں آئیگا باہر آئینگے اسوقت تمھارا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے نسیم نے عرض
کی بھلا مجھ سے یہ کیونکر ہوگا کہ آپکو اس حال میں دیکھوں اور تنہا چھوڑ کے چلی جاؤں آپ کیفیت مزاج بتلائیے بات نہ
چھپائیے ملکہ نے کہا اے نسیم کیفیت مزاج کیا بیان کروں اور حالت دل کیونکر عیان کروں ایسی بات ہے جو کہنے کے قابل
نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ قابو میں دل نہیں ہے زیست ناگوار ہے قلب بیقرار ہے ہماری تقدیر کی راحت رنج و کلفت سے بدل
گئی دل پر غم و اندوہ کی تلوار چل گئی وزیرزادی نے جو یہ تقریر ملکہ کی سنی از بسکہ عاقلہ تھی سمجھی کہ ضرور کسی پر شاہزادی کا
دل آگیا ابر ملال چھا گیا کسی کی تیغ ابرو کی گھائل ہوئی ہے بے طرح مائل ہوئی ہے اب اسکا راہ راست پر آنا دشوار ہے حد سے
زیادہ بیقرار ہے یہ مرض بہت برا ہے سوائے وصل حبیب دوا اسکی نہ پیدا ہے یہ سوچکر کہا ملکہ عالم یہ تو جو کچھ آپنے فرمایا یہ
سب بطور معمہ کے تھا اب خلاصہ فرمائیے ورنہ لگائیے ہم بیقراری کو دفع کرینگے آپ کیوں اسقدر گھبراتی ہیں غم کھاتی ہیں
خلاصہ بیان فرمائیے جب ہمارے تاجدار نے دیکھا کہ اب وزیرزادی پر بیان افشا ہو گیا صرف خلاصہ تحقیق کرنا
اسکو منظور ہے تو مجبور ہو کے کہا اے نسیم گوہر پوش میں آج دربار میں والد نامدار کے برائے سلام گئی تھی وہاں ایک
آفت جان غارت گر دین و ایمان کو دیکھا کہ صبر و ہوش رخصت ہوئے گرفتار مصیبت ہوئی اسکو والد نامدار نے
زندانخانے میں روانہ کیا میں فراق کی تاب نہ لا سکی فوراً اُسے رخصت ہوئی یہاں آکر اس گوشے میں جو دلین تھا اُس
محبوب کے تصور خیالی کو پیش نگاہ کر کے سب بیان کیا اب اگر اُس یار جانی کو اپنے پاس نہ پاؤنگی تو زندگی سے ہاتھ
اٹھاؤنگی مر جاؤنگی زہر کھاؤنگی تڑپ تڑپ کے جان دیدونگی نسیم نے عرض کی آپ صبر کریں اسقدر بیتاب نہوں ہم اُس
محبوب کا پتا لگائینگے جس طرح ممکن ہوگا یہاں لائینگے آپ باہر تشریف لے چلیے بیٹھیے یہ لیے خاطر جمع رکھیے ملکہ نے کہا اے
نسیم جمعیت خاطر اور خوشی اُسوقت ہوگی جب اُس گل گلزار حسن و جمال عندلیب بوستان اجلال کو اپنے پاس پاؤنگی
نسیم نے عرض کی ملکہ آپکے سامنے خداوند نے اُس یوسف بیکاروان شہنشاہ حسینان جہان کو زندانخانہ میں بھیجا ہے
ملکہ نے کہا میرے روبرو اُس ماہرو کو داروغہ کے حوالے کیا بلکہ یہ بھی بتاکید فرمایا کہ اسکی نگہبانی میں غفلت نہ کرنا
ایسا نہو کوئی اسکا مددگار آئے اور قید خانے سے لیجائے تو پھر ملنا اسکا دشوار ہوگا ہزار ہا تدبیریں کیجائینگی مگر یہ نہ
گرفتار ہوگا نسیم نے عرض کی خیر آج شب کو اُسکی تدبیر کرینگے ملکہ نے کہا اے نسیم ایک امر میرے نزدیک بہتر ہے کہ
شاہزادے کی رہائی باسانی ہو جائے اور اگر کوئی کوشش بھی کرے تو نہ پائے نسیم نے کہا مجھ سے ارشاد کیجیے اگر ہو سکیگا
دریغ نکرونگی ملکہ نے جواب دیا کہ لوح والد نامدار کے پاس ہے اگر لوح ہاتھ آئے تو وہ اسیر دام بلا ابھی رہا ہو جائے نسیم نے
کہا ملکہ عالم لوح کے لانے سے حضور کی بدنامی ہوگی اور خداوند بہت آزردہ ہونگے اور شاہزادہ جسوقت لوح پائیگا
کسی کو خاطر میں نہ لائیگا طلسم کے برباد کرنے میں مصروف ہوگا آپکے والد سے لڑائی پڑیگی نہیں معلوم کیا ہو ملکہ نے کہا
وہ شیر بیشہ جرات کسی سے کم نہیں ہے اگر لاکھ آدمی ہوں تو بھی اُسے خوف نہیں ہے میرے سامنے بند آہن سو بار
اُسنے توڑ ڈالے والد نامدار سے سخت گفتگو آئی مگر جواب معقول دیے اپنی جان کا خوف نہ کیا والد نامدار کو اُسکے
حسن و شباب پر رحم آیا زندانخانہ میں بھیجدیا ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم ہمارے تئیں خداوندی مانو اور اپنا معبود جانو
تو تمھاری خطا معاف کرکے اس طلسم کا حاکم کریں سب باشندگان طلسم تمھارے زیر حکومت رہیں مگر اُنھوں نے
منظور نہیں کیا نسیم نے کہا میری عرض کرنیکا منشا یہ ہے کہ اگر لوح وہ پا گئے تو خداوند سے مقابلہ ضرور کرینگے مبادا
خداوند کو غصہ آجائے اور تقدیر فنا کر دیں تو پھر آپ کیا کیجیے گا اور یہ امر پوشیدہ بھی نہیں رہیگا خداوند کو جب سب خبریں

اور تمام کیفیتین جو دنیا مین گذرتی ہین معلوم ہوجاتی ہین تو کیا یہ امر پوشیدہ رہیگا بلکہ مجھکو تو یہ خوف ہو کہین کیفیت
بھی نہ معلوم ہوگئی ہو ملکہ نے کہا کسی کے دل کا حال کوئی نہین جانتا ہو خداوند ہمارے دل کی بات کو کیا جانین نسیم
نے کہا پھر جو آپکے مزاج مین آئے وہ کیجیے ہمسے بھی جو کچھ ہوسکیگا حتی الوسع کوتاہی نکرینگے ملکہ نے کہا مین آج شب کو
پھر والدہ نامدار کے پاس جاؤنگی جسطرح بن پڑیگا لوح طلسمی اور کل اسباب یعنی مہرہ اور بازو بند لاؤنگی نسیم خاموش
ہورہی شاہزادی نے تڑپ تڑپ کے اتنا دن بسر کیا جب شام ہوئی تو خواصون کو ملکہ نے طلب فرمایا کہا ہمارا ہوادار
جلد تیار کرو اسوقت والدہ نامدار کے پاس جائینگے کچھ ضروری کام ہو خواصون نے جلدی جلدی ہوادار تیار کیا ملکہ
ہوادار پر بیٹھکے تاریک چہار چشم کیطرف روانہ ہوئین تاریک اسوقت اپنے محل مین داخل ہوچکا تھا خواصون نے
جو دریافت کیا یہ کیفیت معلوم ہوئی سب نے ملکہ سے آکر عرض کی کہ حضور خداوند اسوقت محل مین جلوہ فرما ہین
آپکی والدہ بھی آپ کو طلب فرماتی ہین ملکہ نے کہا وہین چلو خواصین ہوادار لیکر اسطرف متوجہ ہوئین تھوڑے
عرصہ مین ملکہ محل مین داخل ہوئین باپ کو سلام کیا تاریک نے دعائین دین مان نے بلائین لین ملکہ قریب
تاریک چہار چشم کے بیٹھ گئین تاریک اسوقت اپنی زوجہ سے کہہ رہا تھا کہ مین نے آج طلسم کشا کو گرفتار کرلیا
اور لوح طلسمی اُس سے چھین لی ہو اب اُسے قیدخانے مین بھیجا ہو اگر وہ مجھے بخداوندی مانیگا اور اپنا معبود جانیگا تو
اُسکی خطا معاف کردونگا کیونکہ ایسا جوان حسین جری بہادر میری نگاہ سے آجتک نہین گذرا اُسسے تمام طلسم کا
کام کرونگا یہ سنکر ملکہ بہار تاجدار نے کہا کیون ای والد مہربان لوح طلسمی کیسی ہو مین نے آجتک نہین دیکھی اور مہرہ
کیسا ہو تاریک نے لوح اور مہرہ اور بازو بند بیٹی کو دیا کہا دیکھو لوح ایسی ہوتی ہو ملکہ نے لوح بھی خوب دیکھکر کہا ای
والدہ نامدار یہ تو بہت اچھی چیز ہو اور بازو بند کو بھی بہت پسند کیا کہا آخر آپ کسی کو ضرور دیجیے گا کہ وہ اپنے پاس رکھے اگر
یہ میرے پاس رہے تو کوئی حرج تو نہین ہو تاریک نے کہا تمھین اپنے پاس رکھو مگر احتیاط کرنا کسی کو کبھی نہ دکھانا یہ تمام
طلسم کی جان ہو جسکے پاس یہ تختی اور مہرہ ہو اُسکے نزدیک اِس طلسم کا توڑ ڈالنا بڑی بات نہین ملکہ نے کہا مین
اپنی جان سے زیادہ اُسکی احتیاط کرونگی تاریک نے کہا اب تم سدھارو رات زیادہ آئی ہو تمھاری وزیرزادی منتظر
ہوگی ملکہ بہار تاجدار لوح لیکر تاریک چہار چشم سے رخصت ہوئی اپنے باغ مین آئی وزیرزادی کو دکھائی کہا
ای نسیم اب اتنا کام تم کرو کہ کسی صورت سے شاہزادے کو یہانتک لاؤ یا مجھے اُس تک پہونچاؤ نسیم نے کہا
واری گو یہ امر بہت دشوار ہو لیکن آپ کی وجہ سے مین کوشش کرتی ہون یہ کہکر نسیم نے کنیزون سے شراب منگائی
اُسمین خوب بیہوشی ملائی طعام لذیذ جو کچھ اُسوقت موجود تھا اُسمین بھی بیہوشی ملا کر درست کیا اور چند خوان کھانے
کے اور کشتیان شراب کی خواصون کے سرون پر رکھواکر شاہزادی کی ہیئت بدلوا کر طرف قیدخانے کے روانہ ہوئی
جب در زندان پر پہونچی نگہبانون نے کہا اسوقت یہان کون آتا ہو خداوند کا حکم نہین ہو یہان طلسم کشا قید ہو
وزیرزادی نے کہا کوئی غیر نہین ہو ہم ملکہ بہار تاجدار کے ملازم ہین شاہزادی کی طبیعت دو روز سے کچھ
ناساز ہوگئی تھی تو منت مانی تھی کہ جب شاہزادی کو شفا ہوگی تو اسیرونکو کھانا کھلائینگے لہذا قیدیونکے واسطے
کھانا لائی ہین تم لوگ بھی شریک ہوجاؤ شاہزادی نے تمھارے واسطے بھی شراب بھیجی ہو نگہبانون نے کہا
اسوقت ہم قیدیون کو کھانا نہین دے سکتے ہین کنجی قفل در زندان کی داروغہ صاحب کے پاس ہو نسیم نے کہا اسوقت
کھانا لیکر اپنے پاس رکھو صبح کو جب داروغہ صاحب آئین تو اُنکو یہ کھانا دیکر کہدینا کہ اسیرونکو تقسیم کردین اور تم
لوگ شراب پیلو نگہبانون نے اس بات کو قبول کیا اور خوان کھانے کے لیکر رکھے نسیم نے گلابیان شراب کی دین سب نے

خوب شراب پی بیہوشی چونکہ زیادہ ملی تھی پیتے ہی سب بیہوش ہوے نسیم نے ملکہ سے کہا اب آپ کیا فرماتی ہین ملکہ نے
کہا کہ قفل کو کسی ترکیب سے دور کرو نسیم نے کہا ملکہ عالم آپ جانتی ہین کہ یہ کل جادو کا کارخانہ ہے اور یہ قفل بھی سحری
لوح اس قفل سے مس کیجیے قفل کھل جائیگا ملکہ نے لوح کو قفل سے مس کیا قفل کھل گیا بہار تاجدار مع نسیم گوہر پوش
داخل زندانخانہ ہوئین خواصین آگے آگے شمعین لیے ہوے عقب مین انکے ملکہ ہیئت تبدیل کیے ہوے دو چار
قدم بڑھکے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ ایک گوشے مین قید سحر پہنے ہوے بیٹھے ہین آہ سرد لب پر ہے اشعار عاشقانہ
زبان پر جاری حالت غم طاری ملکہ نے کہا اے نسیم معلوم ہوتا ہے یہ بھی کسی پر مائل ہین کسی کے تیر نظر کے گھائل ہین
دیکھو اسوقت انکی کیا حالت ہے کیسی مصیبت ہے اشعار عاشقانہ پڑھ رہے ہین نسیم نے کہا آپ بھی ملاحظہ فرمائیے اب
بھی اپنے عشق سے درگذر کیجیے ملکہ نے کہا واہ واہ بہت خوب کہا وہ کیا یہ کہتی ہوئی قریب شہنشاہ کے آئین شہنشاہ نے
جو گردن اٹھائی گو ملکہ ہیئت تبدیل کیے ہوے تھین مگر حسن و جمال کا عجیب عالم تھا شاہزادی کی نظر سے نظر لڑی
ادھر شہنشاہ بیہوش ہوے ادھر ملکہ پر غشی طاری ہوئی نسیم نے ملکہ کا سر زانو پر لیا اسوقت اور تو کچھ ممکن نہ تھا
بازو کھینچکر باندھو یا دوپٹے کے آنچل سے ہوا دی ملکہ نے آنکھ کھولی دیکھا شاہزادہ بھی بیہوش پڑا ہے ملکہ نے
نسیم سے کہا کہ تمنے انکا خیال نہ کیا یہ کہکر خود اپنے زانو پر سر شاہزادے کا لیکر لوح گلے مین ڈال دی پھر وہ سینے پر رکھا
قید سحر کٹ کر گری شاہزادے نے آنکھ کھولی دیکھا سر زانوے حبیب پر ہے خوش ہو گئے ملکہ نے جو آنکھین کھلی
ہوئی پائین اپنا زانو سر کے نیچے سے نکالکر کہا چہ خوش بہت جو آتی تھا ہری آپنے نہین معلوم کیا تصور فرمایا اب اٹھکر
بیٹھیے شاہزادہ اٹھا ہاتھ اپنے گلے مین پائی شکر خدا کیا ملکہ نے کہا اب یہان ٹھہرنا آپکا مناسب نہین ہے میرے
باغ مین تشریف لیچلیے یہ کہکر اپنے ہاتھ سے بازوبند باندھ دو یا پھر دیکر کہا اسکو احتیاط سے رکھیے شاہزادے نے
پھر کمر مین رکھا وہانسے اٹھکر بہار تاجدار کے ہمراہ چلا در زندانخانہ پر پہونچ کے سب کو بیہوش پایا کیفیت
دریافت کی بہار تاجدار نے کل کیفیت بیان کردی شاہزادے نے شکر خدا کیا ملکہ کے ہمراہ باغ مین آیا تمام
شب تو عیش مین بسر کی نسیم گوہر پوش نے صبح کو کہا اے ملکہ آپکا یہان دستور پر رہنا مناسب نہین ہے میرے
نزدیک تو بہتر ہے کہ کوئی مکان انکے واسطے الگ تجویز کیا جائے تھوڑے دنون وہان تشریف رکھین [illegible]
آپکے والد تاجدار کو خبر ہوتی ہے وہ کیا انتظام فرماتے ہین ملکہ نے کہا اے نسیم اب اسوقت تو مکان انتظام نہین ہو سکتا
ہو سوائے شب کے جبتک کوئی مکان ایسا تجویز کرو جہان یہ جا رہین نسیم نے کہا تعمیل حکم ہو جائیگی آپ خاطر جمع
رکھین یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین صبح کو نگہبان جو زندانخانے کے ہوشیار ہوے قفل در زندانخانہ ٹوٹا ہوا
پایا اندر آئے شہنشاہ کو نہ دیکھا سب بہت گھبرائے روئے پیٹے داروغہ زندانخانہ کے پاس آئے سب کیفیت
بیان کی شب کا واقعہ بھی کہہ دیا داروغہ اسوقت تاریک کے پاس گیا تاریک سے کل کیفیت بیان کی کہ حضور
شاہزادی کے یہان سے کچھ خواصین آئین نگہبانون کو بیہوش کرکے شاہزادے کو قید خانے سے نکال لیگئین
تاریک نے جو یہ ماجرا سنا ہوش اڑ گئے یہی خیال آیا کہ شب کو بہار تاجدار لوح مجھسے مانگ لیگئی ہے کہین یہ
فساد اسی نے تو برپا نہین کیا ہے یہ سوچ کے محل مین آیا اپنی زوجہ سے کہا کہ بڑا غضب ہوا بہار تاجدار نے آفت
برپا کردی شب کو مجھسے دھوکا دیکر لوح لیگئی طلسم کشا کو قید خانے سے جاکر رہا کر دیا نہین معلوم طلسم کشا کہان ہے
اور لوح شاہزادی نے کیا کی اسکی زوجہ نے جواب دیا کہ مین ابھی کسی کو اسکے پاس بھیجتی ہون کیفیت دریافت ہو جائیگی
تاریک نے کہا مین خود یہ چاہتا ہون کہ کوئی ایسا آدمی جائے کہ وہ کیفیت دریافت کرکے جلد چلا آوے وہان

کسی کو خبر بھی نہو یہ کہکر ایک خواص کو زوجہ تاریک نے بلایا کہا تم بالا بالا اس خبر کو دریافت کر کے چلی آنا ہمارے
سے اسکا ذکر مطلق نہ کرنا خواص اُسیوقت روانہ ہوئی طرف باغ ملکہ بہار تاجدار کے چلی باغ مین ہو چکر خفیہ کیفیت
دریافت کرتی ہوئی جاتی تھی کہ دیکھا ایک طرف سے باغ کے صداے رقص و سرود آرہی ہے خواص اُسیطرف آئی
دیکھا ایک بنگلے مین ملکہ بہار تاجدار اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور نسیم گوہر پوش بیٹھے ہین جام شراب گردش مین ہے
گانا ہو رہا ہے خواص یہ کیفیت دیکھکر الٹے پانون پھری اپنے تئین پاس تاریک چہار چشم کے پہونچایا یہان آکر کل کیفیت
بیان کی تاریک کی آنکھون مین دنیا تاریک ہوئی اپنی زوجہ سے کہا کہ اسوقت مجھے کوئی تدبیر نہین آتی ہے اب
طلسم کشا کا گرفتار ہونا بہت دشوار ہے اگر اسوقت باغ ملکہ کا محاصرہ کرتا ہون تو طلسم کشا لوح کی برکت سے نکلکر مقابلہ
کریگا اور خود بھی مرد شجاع ہے لڑ بھڑ کر نکل جائیگا آخر کار یہ صلاح ہوئی کہ باغ ملکہ کو سواران سپاہ جو شہر مین بھی
دخل رکھتے ہون جا کر گھیرین تاریک نے باہر آکے سب لشکر کو درست کر کے طرف باغ ملکہ کے روانہ کیا اور لشکر نے
آکر باغ کا محاصرہ کر لیا ایک سوار نے آکر دربان باغ سے کہا کہ ہمین اندر جانے دو یہان خداوند کا قیدی پوشیدہ
ہے اُسکو ہم گرفتار کر کے بھیجینگے نگہبان باغ نے کہا ہمین ملکہ کا حکم نہین ہے کسی کو اندر نہین جانے دیجیے سوار نے
جواب دیا کہ جو لوگ اسقدر ہین تمکو قتل کرینگے اور باغ کے اندر زبردستی چلے جائینگے نگہبان نے جواب دیا کہ اسکا ہمین
اختیار ہے جبتک ہم زندہ ہین تب تک تم باغ کے اندر نہین جاسکتے وہ سوار وہانسے پلٹا اور جلد فوج سے جاکر
اطلاع دی سب نے متفق ہوکر دربانون کو قتل کیا اور باغ کے اندر آئے یہ خبر ملکہ بہار تاجدار کو معلوم ہوئی یہ
گھبرائین شاہزادے سے یہ کیفیت بیان کی کہ بڑے غضب کی بات ہے والد نامدار کو خبر آپکی ہوگئی وہ انکی فوج چڑھ
آئی ہے اور نگہبانون کو بھی قتل کیا سب لوگ باغ کے اندر آگئے ہین شاہزادے نے کہا ملکہ خدا کو یاد کرو یہ فوج کیا
چیز ہے اگر تمام طلسم کے ساحر اور تاریک چہار چشم خود بھی آئے تو کچھ نہین بنا سکتا ہے یہ کہکر اُٹھے ملکہ نے ہاتھ پکڑ لیا
کہا بھلا مین آپکو جانے دونگی اتنے مجمع مین تنہا جانا بالکل خلاف عقل ہے شاہزادے نے کہا ملکہ اس امر مین اصرار کرنا
اچھا نہین ہے میرے خلاف ہو تم مجھے جانے دو جب ملکہ عاجز ہوئین اور یہ یقین ہو گیا کہ اب شہنشاہ نہ رکینگے
مجبور ہوکے ہاتھ چھوڑ دیا شہنشاہ لوح گلے مین پہنے ہوے بارہ دری سے باہر آئے دیکھا فوج کے لوگ باغ کے اندر
چلے آئے ہین شاہزادے نے آگے بڑھکے ایک سوار کو مارا اُسکا سلاح اور گھوڑا اپنے قبضہ مین کیا گھوڑے پر سوار
ہوکے آگے بڑھے اور لوگون نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا یارو جانے نہ دینا طلسم کشا یہی ہے یہ کہکر جسقدر فوج تھی سب
ٹوٹ پڑی سحر کرنا شروع کیا شاہزادے پر بسبب لوح سحر نے تاثیر نہ کی بخوف شہنشاہ نے قتل کرنا شروع کیا تھوڑی
دیر مین باغ مین لاشونکے انبار لگا دیے سب کو مار کر باغ کے باہر کر دیا آپ بھی بیرون باغ آئے فوج تاریک پیچھے
ہٹنے لگی شاہزادہ سب کو زیر کرتا ہوا چلا آتا ہے کسی نے یہ خبر تاریک چہار چشم کو پہونچائی کہ طلسم کشا باغ سے
لڑتا ہوا نکلا ہے تمام فوج کو پسپا کرتا ہوا اسیطرف چلا آتا ہے تاریک کو خوف طاری ہوا کہا ارے ایک شخص سے
اتنے لوگوں کا بس نہین چلتا یہ کہکر اور ساحرونکو روانہ کیا اور یہ بھی کہدیا کہ جو اسوقت طلسم کشا کو قید کر کے میرے
سامنے لائیگا نصف طلسم کی حکومت پائیگا ساحر یہ سنکر روانہ ہوے راہ مین آکر سب نے شہنشاہ کو گھیر لیا جب سب کو
یقین ہوا کہ سحر کرنا بیکار ہے تو تلوارین پکڑ کے ٹوٹ پڑے شہنشاہ سے تلوار چلنے لگی کہان ایک اور کہان اتنے ایسی
تلوار چلی کہ بہت سے ساحران نامی مارے گئے اور شاہزادہ بھی انتہا کا زخمی ہوا اُسوقت شہنشاہ گوہر کلاہ نے
ہاتھ درگاہ بے نیاز مین بلند کیے اور عرض کی اے رب کارساز وقت مدد ہے مین تنہا کہانتک اس مجمع کثیر سے

رہ ون یہ کہکر شاہزادے نے چاہا کہ گھوڑے پر جن کے بیٹھے مگر سنبھلا نہ گیا پشت مرکب سے زمین پر گرا ساحرون
نے چاہا دوڑ کے گرفتار کرین کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا اور شاہزادے کو اٹھا لیگیا سب نے ہرچند سحر کیا لیکن
وہ پنجہ تھوڑی دور جاکے غائب ہوگیا سب ساحر وہان سے پلٹ گئے تاریک کے پاس آئے کل حقیقت بیان
کی تاریک نے کہا مین اکثر سنتا تھا کہ مسلمانون کی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہے یہ بات بہت سچ ہے نہین معلوم کون
دوست شاہزادے کا اسوقت مین آگیا جو اسکو اٹھا لیگیا یہ کہکر اسنے حکم دیا کہ بہار تاجدار کو چند آدمی جاکر
لے آئین قدرت اسکو اسیر کرینگے اسیوقت کچھ ساحر ملکہ کے باغ مین آئے مگر ملکہ کو بھی نہ پایا سب نے آکر تاریک سے
یہ بات بھی بیان کی کہ حضور وہان نہ ملکہ ہین نہ خواصین ہین باغ خالی پڑا ہے تاریک کو اور زیادہ تعجب ہوا سب سے
کہنے لگا اب طلسم کشا اگر زندہ رہیگا تو آفت برپا کریگا بہتر یہ ہے کہ ہماری تمام فوج درستی کرے اور تیار رہے قدرت بھی
... مقابلہ جائینگے جہان ملیگا طلسم کشا کو زندہ نہ چھوڑینگے فوج یہ حکم پاکر درستی مین مصروف ہوئی تاریک نے چہار [illegible]
... زمرد ثانی اور بخنگان کو طلب کیا جب زمرد ثانی آیا تو اس سے کل کیفیت بیان کی اور یہ بھی کہدیا کہ یہ سب
... سب تمھاری وجہ سے پیدا ہوے اب بہتر یہ ہے کہ تم بھی سامان سفر درست کرو قدرت برائے تلاش طلسم کشا
جاتی ہے زمرد نے بخنگان سے کہا بخنگان نے کہا حضور اب اس طلسم کا باقی رہنا ممکن نہین ہے بہتر اس مین ہے کہ
ہمارے کسیطرف نکل چلیے شہنشاہ اس طلسم کو توڑینگے تاریک ضرور قتل ہوگا ایسا نہو کہ آپ پر بھی کوئی صدمہ
پہونچے زمرد نے کہا یہ توضیح ہے مگر اس طرح سے تاریک کا ساتھ چھوڑنا مناسب نہین ہے ہمارے اسکے ہمراہ چلو جب
کوئی موقع ایسا ملیگا اسوقت کسی طرف نکل چلینگے بخنگان نے بھی منظور کیا اور درستی سامان سفر مین مصروف
ہوا تیسرے روز تاریک کی تمام فوج تیار ہوئی تاریک نے اپنے ہمراہ لشکر گران لیکر کوچ کیا اور طرف
قلعہ طلسمی کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جاے گا

## اب کیفیت شہنشاہ اور ملکہ بہار تاجدار کی عرض کیجاتی ہے

شہنشاہ کو جو عین گرمی جنگ سے پنجہ اٹھا لیگیا تو بوجہ زخمداری کے شہنشاہ کو غش آگیا تھوڑی دیر کے بعد
آنکھ جو کھولی اپنے تئین ایک بارگاہ مین پایا گرد پھیرے دیکھا کہ سرہانے جوگی جیپال بیٹھا ہوا اور اسکے تمام چیلے
بیٹھے مصروف خدمت ہین شہنشاہ کو ہوش مین پاکر جوگی نے سلام کیا شہنشاہ کو ہر گاہ نے جواب سلام دیکر کہا
جوگی صاحب آپ یہان کیونکر تشریف لاے جوگی نے کہا فقیر آپکے جانیکے بعد صاحبقران سے رخصت ہوا جتنا
یہ سب ہمراہی مقیم تھے وہان جاکر انکو بھی ہمراہ لیا جب اس مقام پر پہونچا حضور کا خیال آیا نجوم سے دریافت کیا معلوم
ہوا کہ اسوقت یہ کیفیت ہے تاب نہ رہی حاضر خدمت ہوا وہان آپکی کیفیت نظر آئی عین گرمی جنگ سے لے آیا شہنشاہ
نے کہا جوگی صاحب یہ کام بہت ہی میرے دل کو بیقرار کرتا ہے جوگی نے کہا ارشاد کیجیے شہنشاہ نے فرمایا کہ فراق ملکہ بہار
تاجدار کا جوگی جیپال نے کہا وہ شہنشاہ وہ بھی موجود ہین یہ کہکر جوگی نے سب کو بارگاہ سے ہٹا دیا ملکہ کو لاکر شہنشاہ کے
پاس بٹھا دیا شہنشاہ کو بہت مسرت حاصل ہوئی جوگی نے عرض کی اب آپ یہان دو ایک روز قیام فرمایئے مین خدمت
صاحبقران مین جاتا ہون لشکر کو یہان لاتا ہون جبتک آپکا لشکر نہ آئیگا یہ جنگ سر نہ ہوگی شہنشاہ نے کہا بہتر جوگی
وہ جوگی رخصت ہوکر روانہ ہوا شہنشاہ سے سب لوگ آکر ملے دو تین روز کے بعد زخم بھی شہنشاہ کے بھر آئے
منتظر لشکر صاحبقران ہوے یہان جوگی جیپال نے آکر صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی صاحبقران نے جوگی
کی بہت تحسین و آفرین کی دوسرے روز مع لشکر ظفر اثر صاحبقران نے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا۔

## اب کیفیت تاریک چہار چشم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو مع لشکر گران طرف قلعہ طلسمی کے چلا راہ مین دیکھا کہ چند خیمے ایک جگہ پر استادہ ہین بیچ مین ایک بارگاہ بھی
معلوم ہوتی ہے اسنے ہرکارون سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کون لوگ ہین اور یہان کیون اُترے ہوے ہین ہرکارے
روانہ ہوے یہان آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ یہان مقیم ہین ہرکارون نے کہا کہ شہنشاہ
گوہر کلاہ سپ نے کہا جو اس طلسم کے فتح کرنیکو آئے ہین ہرکارے یہ خبر لیکر تاریک چہار چشم کے پاس آئے کیفیت
بیان کی تاریک نے کہا ہمارا بھی لشکر اسی جا پر اُترے طلسم کشا کو گھیر کر مارینگے تمام لشکر تاریک اسی صحرا مین
براے مقابلہ شہنشاہ گوہر کلاہ کے اترا شہنشاہ نے جو لشکر کو دیکھا خبر منگائی کہ یہ لشکر کس کا ہے معلوم ہوا کہ تاریک
چہار چشم قلعہ طلسمی پر جاتا تھا ارادہ یہ تھا کہ وہان جاکر پہلے جنگ تیار رہے جسوقت آپکی خبر سنے لشکر کشی کرے
چونکہ آپکو اس صحرا مین مقیم پایا یہین اترا شہنشاہ نے کہا کچھ خوف نہین ہے دشمن اگر قوی ہست نگہبان قوی تر ہست
کچھ خوف کی جگہ نہین ہے دیکھو وہ کیا انتظام کرتا ہے یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکے سلام کیا دعاے دولت دیکے عرض
کی حضور تاریک چہار چشم نے طبل جنگی بجوایا ہے شہنشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بالفضل ایزدی طبل جنگی
بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی تاریک کے لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا یہان اس لشکر قلیل مین جو کچھ
چند سوار و پیدل تھے تیاری جنگ مین مصروف ہوے شب بھر تیاری کی صبح کو دونون لشکر میدان کارزار مین آئے
شہنشاہ نے دیکھا ایک طرف تخت تاریک بڑے جاہ و حشم سے گرد غلامان زنگی چنور ہاتھون مین لیے ہوے
مروحہ جنبانی کرتے ہوے ہوا معلق قائم ہے ایک جانب زمرد نگار تخت اسکا فیلان مست کے اوپر رکھا ہوا ہے
مین تکیہ لگائے بیٹھا ہوا اُسپر بھی چنور ہو رہا ہے عقب مین ان دونون بدکردارون کے فوج بیشمار ایک جانب ساحران
غدار ایک طرف غیر ساحران بڑے تبع سے یہ دونون نابکار میدان کارزار مین آکر ٹھہرے صفین لشکر کی درست
ہوئین ایک ساحر بلند قامت پرے سے نکلکر مبارز طلبی کرنے لگا کہ اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ ہو
میرے مقابلہ مین آئے یہ سنکر شہنشاہ نے چاہا کہ اپنا مرکب بڑھا دین ایک جوگی بچے نے آکے عرض کی کہ غلامان
جان نثار کس لیے ہین ہمارے بعد آپکو اختیار ہے یہ کہکر شہنشاہ سے رخصت ہو میدان کارزار مین آیا اس ساحر
سے سحر چلنے لگا بڑی دیر تک آپس مین سحر چلا آخر کو جوگی بچہ مجبور ہوے تیغ پکڑ کے اُس ساحر پر جا پڑا ساحر نے بھی تیغ نکالا
دونون سے تیغ چلا جوگی بچہ قتل ہوا ساحر نے پھر آواز دی اور ایک جوگی بچہ گیا وہ بھی قتل ہوا ایسے ایسے جوگی اُس
ایک ساحر کے ہاتھ سے قتل ہوے تب تو شہنشاہ نے اپنا مرکب بڑھایا اُسکے مقابلے مین آئے اُسنے سحر کیا شہنشاہ نے
لوح چمکائی سحر باطل ہوا ہاتھ تلوار کا شہنشاہ نے مارا ساحر دو حصہ ہو کر جہنم ہوا پھر تو شہنشاہ گوہر کلاہ تلوار پکڑ کے لشکر
تاریک مین در آئے ساحر و غیر ساحر کو بیدریغ زیر تیغ کرنے لگے جب بہت سے ساحر شہنشاہ نے قتل کیے تو تاریک نے کہا
اسے اس جوان پر سحر کارگر نہین اسکے پاس لوح موجود ہے سحر تاثیر نہین کرتا سب ملکر حملہ آور ہو اسکی فوج پر ٹوٹ پڑو اور اسے
بھی گرفتار کر لو ساحرون نے یہ حکم جو پایا یکبارگی سب بدکردار شہنشاہ گوہر کلاہ پر حملہ آور ہوے لشکر شہنشاہ نے جو
یہ کیفیت دیکھی یہ لوگ بھی ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی کہان اُس لشکر کا اسقدر مجمع کثیر کہان یہ چند کس انسے
کیا ہو سکتا ہے شہنشاہ بھی انتہا کے زخمدار ہوے علاوہ اسکے فوج بھی انکی سب برباد ہوئی ساحر چارون طرف سے
حملہ آور ہوے شہنشاہ مجبور ہو زخمداری و تنہائی سے رنج رہا اب قوت باقی نہین ہے شہنشاہ کو اُسوقت اپنی حالت پر
بہت افسوس ہوا اور دل مین خیال کیا کہ ایسے مقام پر موقع آئی کہ زیارت صاحبقران بھی نصیب نہوئی نہین

معلوم ہوگا فولاش کو کیا کرینگے گور و کفن بھی نصیب ہوگا یا تن بھی طعمۂ زاغ و زغن ہو جائیگا یہ خیال جو آیا درگاہ
کبریا میں بصد الحاح و زاری عرض کی کہ ای کس بیکسان ای رب دو جہان وقت مدد ہے شہنشاہ نے بہ رجوع قلب
جو دعا کی فوراً قبول درگاہ جناب باری ہوئی دیکھا کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی سب اسطرف متوجہ ہوے شہنشاہ
بھی دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہے تاریک نے کہا غضب ہوا لشکر طلسم کشا
آ پہونچا شہنشاہ نے صاحبقران کو جو دیکھا شکر خدا کیا ہاتھ پاؤن میں قوت آگئی پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے ساحرون
کو قتل کرنے لگے تاریک نے اپنی فوج سے کہا اے یارو اگر ہو سکے تو جلد طلسم کشا کو گرفتار کرو لشکر اسکا آپہونچا لوگ کمندین
لیکر بڑھے مگر صاحبقران مع لشکر قریب آگئے دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ بڑی جوانمردی سے مصروف کارزار ہیں شہنشاہ
نے صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے قریب آکے شہنشاہ کو گلے لگایا ہمت و جرأت کی تعریف کی نعرہ کرکے
لشکر کفار پر جا پڑے تمام لشکر اسلام بھی تلوارین کھینچکر ٹوٹ پڑا جنگ مغلوبہ ہونے لگی صاحبقران قریب تخت زمرد کے
پہونچے تھے کہ نجگان نے کہا ای حضور جلدی تاریک سے کہیے کہ طبل امان بجوا دے صاحبقران بہت قریب
آگئے ہیں زمرد نے تاریک سے کہا کہ جلدی طبل امان بجوا دو ورنہ سوقت شکست فاش ہو جائیگی صاحبقران
قریب پہونچ گئے ہیں اور لشکر بھی تمھارا تھکا ہوا ہے تاریک نے بھی یہی بات مناسب جانی حکم دیا طبل امان بجے
لشکر میں اسکے طبل امان پر چوب پڑی صاحبقران ٹھہر گئے تاریک اپنے لشکر کو لیکر پلٹا صاحبقران بھی پلٹے جہان
پر شہنشاہ گوہر کلاہ کی بارگاہ تھی وہان بارگاہ سلیمانی استادہ ہوئی اور بہت دور تک خیام لشکر اسلام استادہ ہوے سب
بہادرون نے کمرین کھولین اپنے اپنے خیمون میں داخل ہوے شہنشاہ کی زخم وزی ہوئی امیر نے جرأت شہنشاہ
کی بہت تعریف کی مگر تاریک چہار چشم جو اپنی بارگاہ میں آیا اسنے زمرد ثانی کو بلایا کہا اب تمھاری کیا رائے ہے زمرد نے
کہا دو ایک روز کی مہلت طلب کرو اور کچھ انتظام بہ ہمت خود کر کے مقابلہ کرو تاریک نے اسی وقت ایک نامہ
امیر کی خدمت روانہ کیا کہ ہمیں چار روز کی مہلت دیجائے امیر کے پاس وہ نامہ آیا امیر نے مہلت دی تاریک نے
مہلت پا کر اپنی مدد کیواسطے جہان جہان ساحرون کی علمداری تھی وہان سے اور فوجین طلب کین پہلوانونکو خطوط روانہ کیے
چار روز میں اسکے یہان بہت سی فوجین آکر جمع ہو گئین چوتھے روز اسنے پھر طبل جنگی بجوایا لشکر اسلام میں بھی نقارہ
رزمی جواب میں بجا جب شب گذر گئی صبح کو دونون لشکر میدان کارزار میں آئے صفین درست ہوئین نقیبون نے
نقابت کی کروکیت کرکا کر ہٹے تاریک نے ایک ساحر کو میدان میں بھیجا اس ساحر نے آکے کہا میں بہت مشتاق ہون
اگر جوگی جیپال میرے مقابلے میں آئیں کچھ اپنے ہنر دکھائیں تو میری عین خوشی ہے جوگی جیپال نے اسکا جو
یہ آواز سنی نزدیک صاحبقران کے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور مجھے اجازت عطا فرمائیں یہ مکار میرا نام لیکر
پکارتا ہے صاحبقران نے فرمایا اے جوگی صاحب حوالے خدا کے کیا جوگی شہنشاہ سے رخصت ہوا اپنے تخت کو
اڑاتا ہوا میدان میں آیا پکار کر آواز دی او مکار میں موجود ہون اس ساحر نے کہا جوگی صاحب میں نے آپکی بہت کچھ
تعریف سنی ہے مشتاق ہون کہ آپ کچھ ہنر دکھائیے جوگی نے کہا ہمارا قاعدہ یہ نہیں ہے کہ قبل دشمن جنگ میں سبقت
کریں جو تیرے مزاج میں آئے حملہ کر اگر خدا چاہیگا تو ہم بھی جواب دینگے اس ساحر نے ایک ترنج طرف جوگی جیپال
کے پھینکا جوگی نے اسکو رد کیا اور اپنی جھولی سے ایک گولا نکالکر اسکی طرف مارا کہ سینہ کو توڑ کے پار گذرا اور وہ
ساحر مر کے گرا اسیطرح سات ساحر جوگی جیپال نے مارے تاریک چہار چشم نے جب دیکھا کہ جوگی جیپال کسیکے
سحر کو نہیں مانتا ہے تو ایک ساحر کو اشارہ کیا کہ سحر و ساحری میں فرد - فاضل یکتا دو حرف سے تاریک چہار چشم

کے اکثر قریات و دیہات کی حکومت کرتا تھا بہت سے ساحر اسکے تابع فرمان تھے بیس برس ایک غار مین بیٹھ کر اسنے
سامری کی پرستی کی تھی یہ جو میدان مین آیا جوگی جیپال نے اسکا نام پوچھا اسنے اپنا نام بتایا کہ میرا نام مہیب دم خوار
ہے میرے مثل سحر و ساحری مین کوئی نہین ہے جوگی نے کہا او بے ایمان تو نے بیس برس اپنی اوقات ضائع کی سامری کو
پوجا کیا اس سے کیا حاصل ہوا اب بہتر یہ ہے کہ لعنت کر سامری و جمشید پر اور اطاعت اسلام قبول کر مہیب دم خوار
نے کہا اے جوگی جیپال تو نے جو شریک طلسم کشا ہو کے اپنی عاقبت برباد کی اسکی سزا تجھکو کیا دیجائے جوگی نے جواب دیا
او بیہودہ اب زیادہ یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر کچھ حوصلہ ہے تو سحر کر مہیب نے ایک گولا جھولی سے نکال کے جوگی
کیطرف پھینکا جوگی نے اس گولے سے بچکر ایک ترنج اسکی طرف پھینکا مہیب نے ترنج کو خالی دیا اسیطرح بڑی دیر تک
آپس مین رد و بدل رہی جب مہیب نے دیکھا کہ جوگی سے سحر کر کے کامیاب ہونگا تب اسنے ایک دستک دی ایک
طائر مرصع رنگ آیا اسنے بخوش الحانی کہا اے جوگی میری طرف متوجہ ہو اور سُن کہ مین کیا کہتا ہون جوگی اُس طائر
کیطرف متوجہ ہوا طائر نے کہا جوگی صاحب چونکہ تم مرد فقیر ہو اسوجہ سے چند نکات تمھارے سامنے بیان کرتا ہون
امید ہے کہ ضرور تاثیر کرینگے جوگی نے کہا بیان کر طائر نے کہا اصل تو یون ہے کہ تجھسا عاقل و دانا فہیم و فرزانہ ساحرین
میں کیا دوسرا نہین ہے لیکن سب عقل و فراست و فہم و کیاست بیکار دنیا مقام ناپائدار ہے اے جوگی جیپال اتنے دنون
تو نے دنیا سے دلی کو ترک کیا فقیری کا مزہ لیا جب ایام مرگ قریب آئے تو اس محنت کو یون برباد کر دیا کہ جیسے کبھی نہین
کی تھی اے فقیر سالک تو نے جو اپنی فقیری کو دین مسلمانون کیواسطے چھوڑا اس سے کیا حاصل ہوا اپنی محنت کو برباد کیا
اب بہتر اسی مین ہے کہ اس دنیا داری کو ترک کر اپنے قدیمی اطوار اختیار کر طائر نے اس خوش الحانی اور دلچسپی سے اس
تقریر کو ادا کیا کہ جوگی جیپال کو سکتا ہو گیا طائر کیطرف بغور دیکھنے لگا جب مہیب جادو نے دیکھا کہ جوگی اب بالکل
محو ہے بچکے کھینچکر قریب آیا اور بچھوا کا کیا نیمچہ جوگی جیپال کی گردن پر پڑا سر مثل آفتاب گرا جوگی جان بحق تسلیم ہوا امیر نے
جوگی جیپال کو یوں قتل ہوتے دیکھا بہت افسوس کیا شہنشاہ گوہر کلاہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے امیر نے
لاشہ اسکا میدان سے منگوا لیا مہیب دم خوار نے آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے
سامنے آئے یہ سنکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنا مرکب آگے بڑھایا سب نے منع کیا مگر شہنشاہ نہ رُکے میدان مین آکر
اس سے مقابلہ کیا اسنے بہت سے سحر کیے لیکن کسی نے تاثیر نہ کی شہنشاہ نے تیغ تیز نیام انتقام سے لی اسنے بھی
مجبور ہوکے تلوار نکالی شہنشاہ پر وار کیا شہنشاہ نے اُس وار کو خالی دیکر تلوار اسکے سر پر لگائی تا جلگاہ اُتر
آئی یہ گھوڑے سے گر کر واصل جہنم ہوا اسیطرح شہنشاہ نے بہت سے ساحرونکو قتل کیا جب تاریک نے دیکھا
کہ اگر ایسا ایک روز رہا تو عنقریب شہنشاہ پر فتحیاب ہونگے اپنے مجمع کو حکم دیا کہ تم سب ملکر شہنشاہ پر حملہ کرو ساری
فوج نے ملکر شہنشاہ پر حملہ کیا شہنشاہ بھی دلیرانہ مشغول کارزار ہوے امیر ثانی نے جو یہ معرکہ دیکھا تلوار کھینچکر
جا پڑے تمام فوج امیر بھی ٹوٹ پڑی جنگ مغلوبہ ہونے لگی شہنشاہ گوہر کلاہ اُسی ہنگامہ مین قریب تخت
تاریک پہونچگئے تاریک نے جو شہنشاہ کو آتے ہوے دیکھا سحر کرنا شروع کیا شہنشاہ نے لوح سامنے کی
سحر باطل ہوا جب بالکل قریب پہونچے تو اسنے تلوار کا وار کیا شہنشاہ نے خالی دی اُسکی کمر پر تلوار لگائی تیغ
اصیل ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کا تاریک چہار تخم پر پڑا دو ٹکڑے ہوے شہنشاہ نے چاہا کہ زمرد تک پہونچین
سنجگان نے زمرد سے کہا اب ٹھہرنے کا موقع نہین ہے جلد یہانسے فرار ہونا بہتر ہے زمرد ثانی نے اپنے تئین
تخت سے نیچے گرا دیا سنجگان بھی کود پڑا مگر تاریک کے مرتے ہی ایک زلزلہ آیا زمین ہلنے لگی تاریکی چھا گئی

بہت سے سوار گھوڑوں سے گر پڑے کان مین آوازیں مہیب آنے لگین ہنگامہ برپا ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی دوپہر
کامل یہی غلغلہ رہا بعد دوپہر کے ایک آواز مہیب ناک آئی کشتی مرا نام مین تاریک چہار چشم جادو مالک طلسم
بہارستان سلیمانی ہون ساحران غدار اس آواز کو سنکر جادو مین ہلانے لگے امان طلب کی امیر نے تلوار روکی اہل لشکر کو
بھی منع کیا سب رک گئے سب ساحر ہاتھ باندھکر خدمت شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہوئے عفو تقصیر چاہی
شہنشاہ نے سب کو امیر کے قدمون پر گروایا سب کی خطائین معاف کرائین امیر نے فرمایا کہ زمرد بے ایمان کہان ہے
شہنشاہ نے عرض کی جب مین نے تاریک چہار چشم کو قتل کیا اور اسکیطرف متوجہ ہوا اُسنے اپنے تئین تخت سے
گرا دیا پھر تاریکی اسقدر چھا گئی کہ کیفیت اُسکی معلوم ہوئی کہین فرار ہو گیا امیر نے فرمایا میرے ہاتھ سے کہان بھاگیگا
ساحران طلسم جو آئے تھے اُنھون نے عرض کی ہم اُسکا پتا لگا دینگے اب حضور تختگاہ تاریک مین تشریف لیچلین وہان
جلوس فرمائین شہنشاہ اور امیر ثانی مع تمام لشکر تختگاہ تاریک مین آئے تمام مال طلسمی قبضے مین کیا شہنشاہ
نے فرمایا کہ دختر نیک اختر تاریک چہار چشم ملکہ بہار تاجدار میرے ہمراہ ہے اُس سے بڑھکر اس سلطنت کا اور کون
مستحق ہے ملکہ بہار کو تخت سلطنت پر بٹھایا محفل عیش و عشرت منعقد کی دو روز تک جلسہ رہا تیسرے روز صاحبقران
نے فرمایا کہ اب مجھکو تلاش زمرد ثانی مین جانا ضرور ہے کیونکہ زمانہ صاحبقرانی میرا بہت کم ہے قصد میرا یہ ہے کہ باقی اس
بے ایمان کو دائرۂ اسلام مین لاؤن یا قتل کرون بعد اسکے بیت اللہ کو جاؤن شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی جو جو
حضور کی مرضی مین موجود ہون امیر نے فرمایا آج شب کو اسکی صلاح ہوگی یا تو یہانسے کوچ کرینگے یا جو امر مناسب
ہوگا اُسکو عمل مین لائینگے شہنشاہ خاموش ہو رہے جب وہ دن تمام ہوا تو امیر نے سب کو ایک جگہ جمع کیا
اور فرمایا زمرد ثانی کی نسبت کیا صلاح ہے مین جانتا ہون کہ وہ کسیطرف بھاگ کے نکل گیا ہے اُسکی تلاش مین کوچ
کرنا بہتر ہے سب نے عرض کی یا صاحبقران آپ بہت بجا فرماتے ہین لیکن بے سمجھے کیونکر کوچ کرین نہین معلوم
وہ کدھر گیا ہے اور کہان جا کے پوشیدہ ہوا ہے بہتر یہ ہے کہ چند ہرکارے ہر چہار جانب روانہ کیے جائین تا کہ وہ
اُس مکارہ کا پتا لگائین جہان ہوگا مفصل کیفیت معلوم ہو جائیگی اُسوقت مع لشکر تشریف لے چلیے گا آیندہ جو
مرضی مبارک مین آئے غلامان جان نثار حاضر ہین امیر نے اس رائے کو پسند فرمایا اور چند ہرکارون کو بلا کر حکم دیا
کہ تم لوگ چارون طرف جاؤ زمرد ثانی کا پتا لگاؤ مگر جہانتک ممکن ہو اس کام مین تعجیل لازم ہے ہرکارون نے
عرض کی حضور ہم بہت جلد پتا لگا دینگے جائے امن اُسکی تلاش کر کے دو ہی ایک روز مین آجائینگے یہ کہکر ہرکارے
امیر سے رخصت ہوئے شب بھر تو لشکر مین رہے صبح کے وقت چارون طرف روانہ ہوئے مگر اب کیفیت زمرد ثانی
کی عرض کیجاتی ہے کہ یہ مع ججگان تاریک چہار چشم کے قتل ہونے مین تخت سے اپنے تئین گرا کر بھاگا ججگان
بھی اسکے ہمراہ ہوا دو روز تک برابر بھاگتا ہوا چلا گیا پلٹ کے بھی پیچھے نہ دیکھا تیسرے روز قریب شام یہ
بہ انجام تھکا کر گر پڑا ججگان بھی بہت خستہ تھا زمرد ثانی کو زمین سے اُٹھایا ایک سایہ دار درخت کے نیچے لایا
زمرد نے کہا اے ججگان اب تو شدت گرسنگی سے بات کرنا دشوار ہے اور پیاس کی شدت ہے اگر ممکن ہو تو کچھ
انتظام کر ججگان نے کہا اس صحرا مین کیا ممکن ہو سکتا ہے دیکھیے اگر پانی کہین بہم پہنچا ہے تو حاضر کرتا ہون یہ
کہکر ججگان تلاش آب مین روانہ ہوا زمرد بھی اُٹھ کے پانی تلاش کرنے لگا پھرتے پھرتے ایک منڈھی اسکو
دکھائی دی منڈھی کے قریب آیا دیکھا ایک فقیر نہایت ضعیف اس منڈھی مین بیٹھا ہے زمرد نے اُس فقیر کو
سلام کیا فقیر نے کہا بابا خوش رہ کہانسے آیا ہے کسطرف جانیکا ارادہ ہے زمرد نے کہا مین شدت گرسنگی سے

بات نہیں کرسکتا ہوں اگر کچھ ممکن ہو تو مجھے عنایت فرمائیے فقیر نے کچھ چنے بھنے ہوئے زمرد کو دیے اُسنے کھا کے تھوڑا
پانی پیا کچھ حواس درست ہوئے فقیر نے پوچھا کہ سرگذشت بیان کر کہا کہ میں خداوند زادہ ہوں اور خود بھی دعوے
خدائی کا رکھتا ہوں گروہ مسلمانان سے بہت پریشان ہوں تا ایک جادو جمشید کے یہاں آکر پناہ لی تھی اُن لوگوں نے
یہاں بھی آکر قیامت برپا کردی طلسم کو درہم برہم کیا میں بھاگ کر اسطرف نکل آیا یقین ہے وہ لوگ بھی میرے
تعاقب میں آتے ہونگے میں یہاں بھی نہ ٹھہرونگا کہیں اور جاؤنگا فقیر نے کہا او زمرد اگر تجھے یہی منظور ہے تو یہاں سے
تھوڑی دور پر ایک صحرا ہے کہ اُسے صحرائے یاقوت نگار کہتے ہیں [illegible] وہ صحرا معلوم ہوتا ہے مگر اصل میں
طلسم بند ہے اُس صحرا میں سب کچھ موجود ہے لیکن نظر مردم سے نہاں ہے تو اُس صحرا میں جا کر ایک درخت ہے کہ اُسکو
سب لوگ خداوند شجر کہتے ہیں اور خداوندی مانتے ہیں اُسی کی سب لوگ پرستش کرتے ہیں تو اُسی درخت کے
پاس جا کر اپنے حال کو بیان کر شاید تیری بھی اطلاع یاقوت تاجدار تک ہو جائے اور وہ تیرے حال پر رحم کرے
اور تجھکو قتل مسلمانان کیواسطے مدد دے زمرد ثانی نے فقیر سے سب کیفیت دریافت کی اور رخصت ہو کر ہی
مقام پر آیا جہاں سے بختگان کو بدلے تلاش کے روانہ کیا تھا وہاں جو آیا دیکھا بختگان بیٹھا ہوا ہے زمرد نے
پوچھا کہیں پانی کا پتا پایا بختگان نے کہا میں تمام صحرا میں پھرا مگر کہیں پانی نہ ملا زمرد نے کہا اگر تجکو پیاس کا غلبہ
ہوگیا ہو اور بھوک کی شدت ہو تو اس جانب ایک فقیر ہے اُسکے پاس جاؤ وہ پانی بھی دیگا اور کھانے کا بھی
انتظام کر دیگا میں ابھی وہیں گیا تھا اُسی نے ایک تدبیر بھی بتلا دی ہے جب تم فراغت کر آؤ تو میں تم سے کل
حقیقت بیان کروں بلکہ فقیر سے تم کہہ دینا کہ میں وزیر ہوں خداوند زمرد ثانی کا بختگان اُسطرف چلا فقیر
کی منڈھی میں پہونچا فقیر کو سلام کر کے کہا او مرد فقیر [illegible] میں وزیر ہوں زمرد ثانی کا ابھی آقائے نامدار یہاں
تشریف لائے تھے آپ کی بہت کچھ مدح و ثنا بیان کی مجھے شتیاق قدمبوسی ہوا حاضر خدمت ہوا اگر پانی ممکن ہو
تو غلام کو بھی عطا فرمائیے دو روز سے بیتاب ہوں [illegible] ضعیف ہوں فقیر نے کچھ چنے بھنے ہوئے بختگان کو
بھی دیے اور ایک جام آب بھی سامنے رکھا بختگان نے اُن چنوں کو کھا کر پانی پیا جب ہوش درست ہوئے
تو اُس فقیر سے کہا کہ آپ نے ہمارے شہنشاہ کو کیا راہ دی ہے فقیر نے کل قصہ کہہ سنایا بختگان بھی خوش ہوا
فقیر سے رخصت ہو کر زمرد کے پاس آیا کہا فقیر نے رائے تو بہت مناسب بتائی ہے اگر وہاں تک رسائی ہو جائے
زمرد نے کہا پھر وہاں چلنا ضرور ہے بختگان نے کہا آج شب بھر تو اسی صحرا میں قیام کیجیے صبح کو اُس درخت کے پاس
چلینگے زمرد بھی تھکا ہوا تھا اُس شب اسی صحرا میں رہا دوسرے روز صبح کو اُٹھکر جانب صحرائے یاقوت نگار یہ
دونوں ملکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد مسافت راہ طے کر کے قریب اُس درخت کے پہونچے بختگان نے
زمرد سے کہا اب آپ درخت کے پاس تشریف لیجائیے اپنی حاجت عرض کیجیے زمرد درخت کے پاس گیا کلمات
منت آمیز زبان پر لایا کہا او خداوند شجر تجکو معلوم ہے کہ میں زمرد ثانی خداوندزادہ ہوں اور خود بھی دعوی خدائی
رکھتا ہوں گروہ مسلمانان سے پریشان ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں تو مجھے پناہ دو درخت سے ایک آواز مہیب
آئی کہ واہ خداوندی کا دعوے کرکے بندوں کی شکایت کرنا صاف حماقت کو ظاہر کرنا ہے ہم خداوند ہیں کہ
سب کو ہمنے بنایا ہے اپنی قدرت کا جلوہ دکھایا ہے تو کیا خدائی کریگا اور تیرا باپ کیا چیز تھا اگر وہ خداوند ہوتا تو دست
مسلمانان سے کیوں مارا جاتا اُسکو بھی قدرت نے بنایا تھا جب [illegible] ملک الموت کو حکم دیا اُسنے
اُسکی قبض روح کیے مسلمانوں کے ہاتھ سے [illegible] اگر تجکو ہمارے [illegible] منظور ہے تو

سجدہ کی ہم تجھے پناہ دینگے اور مسلمانون کو مٹا دینگے اور اگر خداوند وہ سبب کا تو اپنے باپ کیطرح سے تو بھی مارا
جائیگا بختگان نے کہا جب آپ مسلمانونکو تباہ کردیجیے گا تو ہم آپکو ضرور سجدہ کرینگے اور زمرد شاہ بھی اسیر ہو تو آپکو
خداوندی مانینگے درخت سے آواز آئی ہمنے قبول کیا اب تیری مدد کیجائیگی لیکن ابتا نہیں آج سے دو روز یہاں
لوگ ہمارے سجدہ کرنیکو آئینگے پرسوں تو بھی آنا ہم تیرے واسطے اپنے بندۂ خاص یاقوت تاجدار کو بھیجینگے
وہ تجھکو اپنے ہمراہ لیجائیگا جب لشکر اسلام یہاں آئیگا تو دیکھا جائیگا زمرد نے کہا میں دو روز تک کہاں رہونگی
درخت سے آواز آئی کہ دو روز تک تو اسی صحرا میں بسر کر زمرد خاموش ہو رہا دو روز تک مع بختگان زمرد نے اسی
صحرا میں بسر کی جب تیسرا روز ہوا تو زمرد نے دیکھا وہاں لوگ جمع ہونے لگے تھوڑی دیر میں دیکھا ایک تاجدار تخت یاقوتی
پر سوار بیش لباس پہنے ہوے بہت سے ملازم مروحہ جنبانی کرتے ہوے تخت برابر ہوا اُترتا ہوا چلا آتا ہے زمرد نے
کہا یاقوت تاجدار شاید یہی ہے نام ہو بختگان سے کہا اب آپ بھی تشریف لے چلیے زمرد بھی قریب درخت آیا کہا میں
حاضر ہوں حضور نے آج طلب فرمایا تھا اب میری نسبت کیا ارشاد ہو درخت سے آواز آئی کہ تامل کر یاقوت
تاجدار کو آنے دو وہ کہلا بھیجتی کہ یاقوت نے آکر درخت کو سجدہ کیا درخت سے آواز آئی اے یاقوت تاجدار یہ زمرد شاہ
جنات ہی تھا اور اسنے اپنے باپ کی خدائی پر ناز ہو اور خود بھی دعوے خدائی کرتا ہو مگر بندونکے ہاتھ سے عاجز ہو اسکی قدرت
بھی عجب حالت زدہ ہو گئی ہے سجدہ کرتا ہو کہ اگر خداوند میری مدد کریں اور مسلمانونکو برباد کردیں تو میں بھی سجدہ کرون
لہذا تو اسکو اپنے ہمراہ لے اور اسکی مدد مسلمانون کے غارت کرنے کے لیے خداوند عجائب سے مدد لے زمرد نے کہا
خداوند عجائب کون ہیں درخت سے آواز آئی اصلی خداوند وہی ہیں میں صرف نیابتاً خدائی کرتا ہوں زمرد نے
بختگان سے کہا کہ عجائب کوئی بہت بڑا شخص معلوم ہوتا ہو جسکے نائب میں بڑی قدرت ہو بختگان نے کہا واقعی
جب نائب کو یہ قدرت حاصل ہو لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں تو خداوند میں کیا بات ہوگی یقین ہو یہاں
مطلب ہمارا ہوگا زمرد بھی بہت خوش ہوا تھوڑی دیر تک لوگ وہاں جمع رہے بعد اسکے اپنے مکانونکیطرف روانہ ہوے
یاقوت تاجدار زمرد شاہ کو ہمراہ لیکر چلا صحرا میں آکر کہا اے زمرد شاہ یہ صحرا سب طلسم بندی ہو یہاں جو جو عجائبات ہوا
ہیں وہ نظر نہیں آتے ہیں کسیوقت تمکو اسکی کیفیت دکھائینگے ایک مسلمان کو زندہ نہ چھوڑینگے تمھارا مطلب دلی پورا کرینگے
یاقوت تاجدار زمرد شاہ سے باتیں کرتا ہوا اپنی بنگاہ میں آیا زمرد کو باعزاز اپنے برابر تخت پر بٹھایا اور لشکریان اپنی
طلب کیا سامان جلسۂ عیش و طرب مہیا کیا ساقیان سیمین عذار حاضر ہوے جام شراب گردش میں آیا زمرد
نے ہر ایک چیز کو اس مکان کی نہایت نفیس پایا یاقوت تاجدار نے ایک نازنین کو اشارہ فرمایا وہ اپنی جگہ
سے سلام کرکے اٹھی سازندوں کو بلایا سب نے ساز ملایا جب ساز درست ہو چکا نازنین نے ناچ شروع
کیا اہل محفل کو جب خوب محو پایا وہ اپنی طرح سے اپنا کمال دکھایا سلام کرکے بیٹھ گئی گلگشن نے

یہ غزل گانا شروع کی

## غزل

ہمیں وحشت شبہا فگار چشم پاسبانش
بیا در عالم مستی ببین چاک گریبانش
پریشان گشتہ چون مار سیہ بر خویش پیچیدہ
کند ہشم باطراف چمن آلودہ دامانش

چہ از ہم واشود وقت تکلم لعل خندانش
بہار خون ہمیں گل کردہ لبہای خندانش
دلا از جام و از چیدن دوست کوتہ کن
شود ہیم برگ غنچہ چون کاکل پریشانش
کو ہمسایہ بنامیدہ در شب تاریک روشن تر

نامیدہ روز و شب با ہم بسی مالیدہ دندانش
اگر نظارۂ صبح قیامت آرزو داری
تبخی ماہ خود چہرہ نما تا رخ پستانش
مگے دارم کہ من گریان بود و ہر شب
بسی بخشید صفای تازہ ای از گلی بہ پستانش

جب نازنین نے اس غزل کو ختم کیا یاقوت تاجدار نے جلسہ برخاست کرکے زمرد کو ایک مکان مسقف میں رہنے کو

چنانچہ بختگان بھی ہمراہ آیا زمرد نے کہا دیکھو بختگان یہاں کی کیفیت دیکھی یہ سب مقام تو سحر سے معمور ہیں یہاں زندہ رہنے
کی کیا مجال ہے زمرد سلیمان بختگان نے کہا میرا یہ قول بھی نہیں ہے کیونکہ مسلمان کہاں کہاں آپ کیواسطے گئے اور کیسے
کیسے طلسم توڑے یہاں بھی ان کا آنا تعجب نہیں ہے ان پر اور بات ہے کہ مقابلہ چنین یہاں کے ساحر اتنے خوب
ہیں یہاں لشکر اسلام کا یہاں تک آنا اور شکست پانا ممکن نہیں ہے امیر ثانی جب خبر پائینگے لشکر کشی کرکے ضرور آئینگے
زمرد نے کہا جو کچھ ہو اگر میری قسمت میں ہے تو ضرور یہاں آکر امیر ثانی شکست پائینگے ذلت اٹھائینگے اور اگر خون نے
یہاں بھی تباہی ڈالی تو جبتک یہاں رہونگا چین کرونگا بختگان نے کہا میں یہ بھی نہیں عرض کرسکتا کہ امیر اس جگہ
کبھی ضرور ڈنکا کرینگے اور یہاں آکے فتح پائینگے کیونکہ یاقوت نگار جو صحرا ہے وہ عجائبات سے بھرا ہے آپ سے خود
یاقوت تاجدار نے کہا تھا کہ یہ سب طلسم بند ہے یہاں جو جو عجائبات ہیں وہ کسی وقت دکھائینگے یہاں کا خلاصہ حال
بتلائینگے امید تو قوی ہے آگے جو قسمت میں لکھا ہے وہ ضرور ہوگا تھوڑی دیر تک بختگان اور زمرد میں یہ باتیں ہوئیں
جب رات بہت آئی تو دونوں مکار محو خواب ہوئے اب کیفیت لشکر اسلام کے ہرکاروں کی تحریر کیجاتی ہے کہ ہرایک
جو چاروں طرف برائے سراغ زمرد روانہ ہوئے تھے وہ دور تک تباہ و برباد ہوئے ایک ہرکارہ لشکر اسلام کا
اتفاق سے پتہ لگاتے لگاتے اس صحرا میں آکے پہونچا جہاں زمرد نے فقیر سے صحرائے یاقوت نگار کا حال پوچھا تھا
یہ ہرکارہ دشت غربت کا آوارہ بہت تھک گیا تھا سامنے فقیر کی منڈھی پر نگاہ آئی دل میں خیال کیا کہ اس فقیر کے
پاس چلیں تھوڑی دیر یہاں آرام لیں پھر تلاش کسی طرف کو چلیں گے یہ سوچ کے اس فقیر کی منڈھی کے قریب آیا فقیر
نے جو اسکو دیکھا پوچھا بابا کہاں تم بھی زمرد ثانی کے ہمراہی ہو ہرکارے نے زمرد کا جو نام سنا پوچھا کہ اس وقت
جا کر کہاں ہیں انکے ہمراہ میں نہیں تھا مگر ساتھ چھوٹ گیا نہیں معلوم وہ کہاں گیا میں اسی کی تلاش میں پھرا ہوں فقیر
نے کہا زمرد ثانی صحرائے یاقوت نگار میں گیا ہے اسکو یاقوت تاجدار نے اپنا مہمان کیا ہے اسکو مدد میں دیا
جب مسلمان یہاں آئینگے شکست پائینگے سامنے جو صحرا معلوم ہوتا ہے یہ سب طلسم بند ہے اسی صحرا میں ایک درخت
ہے کہ سب اسکو خداوند سمجھتے ہیں مہینا بھر کے بعد اس درخت سے ایک آواز آتی ہے اسی روز سب وہاں جمع ہوتے
ہیں سجدہ کرتے ہیں تھوڑی دیر ٹھہر کر چلے جاتے ہیں زمرد ثانی نے درخت سے اپنی عرض حاجت کی تھی درخت نے
اسکو یاقوت تاجدار کے سپرد کیا یاقوت اپنی گنجگاہ میں لیگیا اگر تجھے زمرد سے ملنا منظور ہو تو گنجگاہ یاقوت
تاجدار میں جا وہاں ملاقات ہو جائیگی ہرکارے نے کہا گنجگاہ کہاں ہے فقیر نے سب پتے بتائے ہرکارہ دوڑا
خوشی خوشی چلا یہاں امیر ثانی مع تمام لشکر منتظر تھے شب و روز یہی ذکر تھا کہ ابھی تک ہرکارے واپس نہیں آئے
نہیں معلوم اس بیدین کا پتا معلوم ہوا یا نہیں شہنشاہ گوہر کلاہ کہتے تھے کہ جبتک وہ لوگ ابھی یہاں سے پتا
نہ لگا لینگے واپس نہیں آئینگے یہاں تو یہ ذکر تھا کہ ایک ہرکارے نے آکر امیر کو سلام کیا اور دعاے دولت دے کر
عرض کی حضور غلام نے بہت سے صحرا چھان ڈالے لیکن اس بیدین کا پتہ نہیں ملا امیر خاموش ہو رہے تھوڑی
دیر کے بعد دوسرا ہرکارہ بھی حاضر ہوا اور اسنے بھی یہی عرض کی اسیطرح اور ایک جاسوس نے آکر عرض کی کہ حضور زمرد
بے ایمان کا نشان نہیں پایا بہت سے جنگلوں میں اور پہاڑوں پر تلاش کیا امیر متردد ہوے کہ اتنے میں ہرکارہ جس نے
لشکر اسلام کا قدم کو بوسہ دیا عرض کی یا صاحبقران زمرد بے ایمان صحرائے یاقوت نگار میں پوشیدہ ہوا ہے
یاقوت تاجدار نے اسکو اپنے یہاں رکھا ہے مگر وہ صحرا طلسم بند ہے ایک درخت ہے سب اسکی پرستش کرتے ہیں
مہینا بھر کے بعد اس درخت سے آواز آتی ہے اسروز خلقت وہاں جمع ہوتی ہے سب اس درخت کو سجدہ کرتے ہیں

ابھی سب مسند دوزانو مؤدب بیٹھا داراب کے اور ہمراہی بھی وہاں موجود تھے سب نے دیکھا کہ دو پردے گڑے
سب کی آنکھیں جھپک گئیں پردوں کے اندر سے نازنینان مہ جبین برآمد ہوئیں حلقہ کیے ہوئے کشتیاں شراب
کی لیے ہوئے محفل میں آئیں قرینے سے کشتیاں لگائیں یاقوت تاجدار کو سلام کرکے واپس گئیں اور ایک پردہ
اُٹھا اُس میں سے بھی نازنینان مہر جبین برآمد ہوئیں اُنھوں نے صراحیاں شراب کی اُٹھا کر جام ہاتھوں میں لیے
شراب اُنڈیل تقسیم کرنا شروع کی داراب یہ ماجرا دیکھکر حیران ہیں کہ ابھی تو یہ سب صحرا تھا یکایک کیا ہوگیا
جو ایسے مکانات اور یہ سامان پیدا ہوا اسی شش و پنج میں تھے کہ ایک پردہ اور اُٹھا ایک شہنشاہ حسینان جہان
و فرمانروائے ملک مہ جبینان پشواز پر زر زیب جسم کیے ہوئے ہاتھ میں بصد ناز و ادا ایک صراحی لیے ہوئے محفل
میں آئی داراب اُس نازنین کو دیکھکر محو دیدار ہوگئے اُس نازنین نے صراحی رکھی ایک خواص کو طلب کیا وہ بھی
پردہ اُٹھاکے حاضر ہوئی نازنین نے کہا جام لا وہ خواص گئی ایک جام زمرد کا لائی نازنین نے شراب صراحی سے
اُنڈیل جام مملو کرکے ایک دور محفل میں اپنے ہاتھ سے تقسیم کیا جب صراحی خالی ہوئی نازنین نے خواص کیطرف
اشارہ کیا خواص سلام کرکے نیچے بیٹھی تھوڑی دیر کے بعد پردہ جو اُٹھا داراب نے دیکھا کہ چند جوانان حسین
کمسن ساز ہاتھوں میں لیے محفل میں آئے سب نے یاقوت تاجدار کو سلام کیا قاعدے سے سب فرش پر
کھڑے ہوئے نازنین بھی اُٹھی سازندوں نے ساز چھیڑے نازنین نے ناچ شروع کیا تھوڑی دیر تک وہ مہ جبین
مشغول رقص رہی جب تھک گئی سلام کرکے بیٹھی دو ایک غزلیں گائیں اہل محفل کو سنائیں اسکا گانا سنکر سب کو
سکتا سا ہوگیا اور داراب کشور کشا ہمہ تن محو حالت ہوگئے اُس نازنین کی صورت ایسی پسند آئی کہ طبیعت پر قابو
نرہا مگر صبر کیا دل پر جبر کیا تھوڑی دیر یہ جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی تو یاقوت تاجدار نے کہا جو رسم ہمارے یہاں کا
تھا وہ ختم ہوا اب آپ جس کام کے واسطے تشریف لائے ہیں ارشاد فرمائیے داراب کشور کشا نے کہا میں نامہ امیر
ثانی لیکر آیا ہوں یہ کہکر نامہ کمر سے نکالا یاقوت کے حوالے کیا یاقوت نے نامہ کو کھولکر پڑھنا شروع کیا جب سب
مضمون پڑھ چکا تو اُس نے کہا کہ اسکے جواب میں نامہ کی پشت پر لکھے دیتا ہوں مگر آپ میری طرف سے زبانی
یہ فرمائیے گا کہ آپ اس ارادے سے درگذریں زمرد پوش کے پاس رہنے دیں آپ خانۂ کعبہ کو تشریف لیجائیے
اسکو نہ ستائیے اور مجھ سے لڑکر سر بر ہونا ممکن ہے آپنے ملاحظہ فرمایا کہ ابھی یہاں صحرا تھا ابھی ایسا مکان تعمیر
ہوگیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہی مکان زندان بنجائے آپ سب لوگ یہیں اسیر ہوجائیں امیر کے پاس تک بھی نہ پہنچ سکیں
میں جس وقت چاہوں تمام دنیا کو اسیر کرلوں مجھ سے لڑنا بیکار ہے اور آپ لوگوں کی شجاعت و ہمت و جرأت کا شہرہ
اور آجتک آپ حضرات نے جس مہم کیطرف رخ کیا اسکو سر کیا اور بڑے بڑے پہلوانان نامی نے آپ کے حلقۂ غلامی
اپنے کان میں ڈالے ہیں آپکو سب جانتے ہیں ایسا نہو کہ مجھ سے بحث کرکے کسی طرح کی خرابی واقع ہو داراب کو ان
کلمات کے سننے سے غصہ تو آیا مگر مصلحت وقت جانکر کچھ جواب نہ دیا رخصت ہوئے اپنے لشکر کیطرف چلے قریب صبح
بارگاہ صاحبقرانی میں پہونچے یہاں صاحبقران منتظر تھے جیسے ہی داراب کشور کشا کو دیکھا فرمایا کہ بہت دیر ہوئی
میں تو خیال کرتا تھا کہ کچھ بحث آپڑی اور خدا نخواستہ کچھ خرابی پیدا ہوئی ہو داراب نے کہا بحث تو واقعی آجاتی
مگر مصلحت نہ تھی یہ کہکر نامہ دیا اور زبانی بھی جو کچھ یاقوت تاجدار نے کہا تھا عرض کیا امیر نے نامہ کو
ملاحظہ فرمایا جواب نامہ میں لفظ جنگ تحریر تھا امیر نے ارشاد کیا کہ یاقوت تاجدار کو جنگ منظور ہے ہمیں کیا عذر ہو
داراب نے وہاں کی تعریف کی وہاں کے عجائبات دیکھکر بیہوش جاتے رہے جب میں یہاں سے گیا تو یاقوت نے

چند آدمیون کو برائے استقبال روانہ کیا آپ در تختگاہ پر آکر منتظر کھڑا ہوا جب مین وہان تک پہونچا تو مجھکو اپنے ہمراہ
ایک میدان مین لایا جیب سے ایک مہرہ نکالا ایک تختی گلے سے اُتاری آفتاب کیطرف عکس دونونکا ڈالا برقین
زمین پر گرنے لگین جو برق گرتی تھی ایک مکان معقول بنجاتا تھا تمام صحرا باغ پربہار بنگیا مجھکو بارہ دری کے اندر لیگیا
وہان کی آرایش و زیبائش کیونکر عرض کرون ایسا اسباب زینت آجتک تو میری نگاہ سے نہین گذرا دوسری بات
یہ ہوئی کہ اس مکان مین پردے اطلس کے پڑے تھے جو پردہ اٹھا اُسمین سے ایک غول نازنینان مہجبین کا برآمد
ہوا سب نے شراب پلائی بعد مین ایک پردے سے ارباب نشاط برآمد ہوے سب نے مجرے کیے چلتے وقت مجھ سے
یاقوت تاجدار نے کہا کہ امیر کو ہماری طرف سے بعد سلام یہ اطلاع دینا کہ آپنے بہت تکلیف اٹھائی یہان تشریف
لائے اگر خلاف نہو تو دعوت ہماری قبول فرمایئے اور زمرد ثانی کو زیادہ نہ ستایئے اب قصد خانۂ کعبہ جانیکا کیجیے
ویسے طون ناحق سے درگذریے کعبہ کو تشریف لیجایئے اور اگر اس امر کو منظور نفرمایئے گا تو مین بھی مجبور ہو جسطرح
بن پڑیگا زمرد کو آپ سے بچاؤنگا اور مجھ سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے کیونکہ آجتک آپ حضرات نے جس مہم کا رُخ
کیا اُسکو سر کیا اور زمانے مین اپنی شجاعت کے ڈنکے بجادیے یہ مقام مثل اُن طلسمون کے نہین ہے کہ جنکو آپنے
فتح کیا اس طلسم کا فتح ہونا کسیطرح ممکن نہین آپ قصد جنگ کرکے بہت پچھتایئے گا سوا حسرت و افسوس کچھ ہاتھ
نہ آئیگا میرے عجائبات مشہور دیار و امصار ہین مجھ سے لڑنا بہتر نہین ہے امیر نے فرمایا اب تو سنے نامے مین نقطۂ جنگ
تحریر کیا ہے مین بے فتح نہ مانونگا جسطرح ہوگا بفضل ایزدی اس لڑائی کو بھی فتح کرونگا اگر وہ نقطۂ جنگ نہ لکھتا تو مین مرد
کے بے قتل کیے نہ چھوڑتا اور جسطرح سے ممکن ہوتا اسکو لیتا داراب نے عرض کی وہان عجائبات تو واقعی نادر زمانہ ہین
وہ خود مجھسے بھی کہتا تھا کہ کہیے تو ابھی یہ مکان عیش و راحت آپکے واسطے زندان بنجائے اور آپ لوگ اُسمین اسیر
ہوجائین اُس سے تو لڑنا اچھا نہین ہے امیر نے فرمایا پھر کیا کیاجائے ہم نے جواب نامہ مین نقطۂ جنگ لکھا ہے اب مین
کیونکر اُس سے نہ لڑون خدا مالک ہے جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے لڑنے سے باز رہینگے داراب خاموش ہو رہے امیر نے
بھی اور ذکر آغاز کیا لیکن لشکر مین یہ حکم دیا کہ سب درستی سامان جنگ کرین صبح و شام مین کفار کیطرف سے طبل جنگی
بجایا جاتا ہے فوج تو بیخبر ہے لشکر اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے مین مشغول ہوئی امیر ثانی منتظر طبل جنگی ہوے
اسی انتظار مین تین دن گذر گئے یاقوت تاجدار نے تیسرے روز ایک ہرکارے سے کہا کہ جاکر خبر لا کہ صاحبقران
کہان چلے گئے ہرکارہ لشکر صاحبقران مین آیا تھوڑی دیر کے بعد واپس گیا یاقوت سے کل کیفیت بیان کی کہ صاحبقران
موجود ہین لشکر سامان جنگ کر رہا ہے یاقوت نے تختگان سے کہا کہ امیر ثانی اب یہان کیون مقیم ہین تختگان نے
جواب دیا کہ طبل جنگی بجنے کے منتظر ہین جب تمھاری طرف سے طبل جنگی بجے گا تو وہ بھی اپنے یہان حکم دینگے سبقت وہ نہین کرتے
ہین یاقوت تاجدار نے کہا مین نے بہتیرا امیر کو سمجھایا زبانی داراب کشورکشا کے کہلا بھیجا مگر امیر کی سمجھ مین نہ
آیا تختگان نے کہا اے شہنشاہ صاحبقران ایسے نہین ہین کہ آپکی طرف سے جواب نامہ مین نقطۂ جنگ تحریر ہوکے جائے
اور وہ خاموش ہو رہین اب بے مقابلہ کیے ہوے نہین مانینگے یاقوت نے کہا اب مین مجبور ہون یہ کہکر طبل جنگی بجنے کا
حکم دیا اسکے یہان طبل جنگی بجنے لگا ہرکارون نے لشکر امیر کے صاحبقران کو بھی خبر پہونچائی یہان بھی جواب مین نقارۂ
رزمی پر چوب پڑی لشکر امیر مین سامان تو درست تھا ہی مگر اُس شب بھی لشکر تیاری مین مصروف رہا یاقوت تاجدار نے
زمرد اور تختگان کو اپنے ہمراہ لیا ایک پہاڑ پر آیا کہ اُسکو سب کوہ عجائب کہتے تھے پہاڑ پر آکے اپنے مہرہ کو کوہ سے لگایا
پہاڑ شق ہوا زمرد نے دیکھا کہ پہاڑ کے اندر سے ایک مرد ضعیف پیدا ہوا یاقوت تاجدار نے اُسکو سجدہ کیا زمرد سے

کہا انکو جلدی سجدہ کرو اصلی خداوند یہی ہین زمرد بھی گھبرا گیا اُس ضعیف نے زمرد کا نام سنا کہا اے یاقوت تونے اس
شخص کو عبث اپنے یہان رکھا زمرد ثانی سبز قدم مشہور ہے جہان جاتا ہے اُس اقلیم کو خاک مین ملاتا ہے تونے اسکو اپنے یہان
پناہ دی بہت برا کیا یاقوت نے کہا مجھے اسکی سفارش خداوند شجر نے کی تھی جو ہونا تھا وہ ہوا اب یہ فرمایے کہ
صبح کو لشکر اسلام سے مقابلہ ہے آپ کیا انتظام فرماتے ہین اُس ضعیف نے کہا اے یاقوت تاجدار اگر تیری خوشی ہو
تو کل ہی سب کو اسیر کرون نہین تو ہر روز سو پچاس سردار لشکر اسلام کے اسیطرح گرفتار کیے جائین کہ اُن سب کو
معلوم ہو کہ یہ جلکر مر گئے یاقوت تاجدار نے کہا آپکو اختیار ہے وہ ضعیف اُس کوہ سے باہر نکلا ہمراہ یاقوت جدا
راہ مین زمرد نے پوچھا کیون یاقوت تاجدار یہ کون صاحب ہین یاقوت نے کہا کہ خداوند عجائب نگار جادو
انکا نام ہے اصلی خداوند یہی ہین عجائب ہمراہ یاقوت تاجدار خیمہ گاہ مین آیا جب اتنی شب وہ بھی بسر ہوئی اور
سلطان زرین پوش فلک نے چرخ زبرجدی پر جلوس فرمایا امیر با توقیر نے نماز صبح سے فراغت حاصل کی صدر
پر تشریف لائے اپنے لشکر ظفر اثر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کارزار کے روانہ ہوے میدان کارزار مین آکر جلوہ فرما
ہوے صفوف لشکر سردارون نے درست کین امیر منتظر لشکر یاقوت تھے کہ دیکھا میدان کارزار اتنا روشن
ہوگیا کہ نگاہ خیرگی کرنے لگی امیر حیران کہ یارب یہ کیا شعبدہ ہے اس حیرت مین تھے کہ سامنے سے ایک آفتاب
تابان ہوا سب نے آنکھ اٹھاکر جو دیکھا تو ایک تخت زیر آفتاب نظر آیا مگر کچھ خلاصہ کیفیت نہ دکھائی دی کیونکہ
آفتاب کی چمک اسقدر تھی کہ نگاہ خیرگی کرتی تھی امیر نے فرمایا کہ یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ زیر آفتاب ایک تخت ہے مگر
نہین معلوم تخت پر کون شخص بیٹھا ہے خواجہ عمرو ثانی نے جو یہ تماشا دیکھا ایک کوٹھے مین آکر ایک ظرف مین پانی بھرکر
نگاہ کی تو عجیب کیفیت نظر آئی دیکھا آفتاب مین کچھ طائر کچھ آدمی مثل ماہیان دریا کے پیرتے نظر گئے اور تخت پر
ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ بیٹھا ہے گرد اسکے بہت سے جوانان شکیل مروحہ جنبانی کرتے ہوے چلے آتے ہین عمرو نے
امیر ثانی سے آکر عرض کی حضور ہین نے ماہیت اس آفتاب کی دریافت کی آفتاب کے اندر کچھ طائر کچھ آدمی چھوٹے
چھوٹے پیرتے ہوے نظر آتے ہین اور تخت پر ایک مرد ضعیف تاج سر پر رکھے ہوے بیٹھا ہے نہین معلوم آفتاب مین
کیا اسرار ہے امیر نے فرمایا جو کچھ ہوگا وہ سب ظاہر ہو جائیگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے یاقوت تاجدار
ایک تخت پر سوار جادوان آتش فشان اسکا تخت اٹھائے ہوے ظاہر ہوے ایک طرف زمرد بھی مع بختکیان
کے آکر برائے تماشا کھڑا ہوا اور وہ آفتاب روبروے امیر ثانی آکر ٹھہرا اُس مرد تخت نشین نے آواز دی کہ اے
صاحبقران بہتر یہی ہے کہ اب بھی اپنے ارادے سے باز رہو اور جہان سے آئے ہو واپس جاؤ کیونکہ مجھسے
آجتک کسی نے ارادہ جنگ نہین کیا ہے کوئی ایسا نہین ہے جو میرا ہم نبرد ہو علاوہ سحر و ساحری اور قدرت
خداوندی کے جوانان صاحب قوت ایسے رکھتا ہون کہ جنکے مقابلے کی تاب رستم و اسفندیار نہین لاسکتے ہین
امیر نے فرمایا جو کچھ تو کہتا ہے وہ ظاہر ہوگا مگر اپنا یہ شیوہ نہین ہے کہ مقابلہ حریف سے واپس جائین جو کچھ ہوگا اسکو
جھیلین گے اب زیادہ کلام نکر یہ معرکہ رزم ہے یہان سوال و جواب زبان تیغ و خنجر سے ہوتے ہین عجائب نگار جادو کہ
اس تخت پر سوار تھا اسنے آفتاب کیطرف نگاہ کی ایک شعلہ بھڑک کے گرا سب کی آنکھین جھپک گئین نگاہ جو قائم
ہوئی تو دیکھا ایک سوار جوان قوی ہیکل سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہاتھ مین نیزہ لیے مرکب کوہ کمل پر سوار
میدان کارزار مین سلحشوری دکھا رہا ہے جب اپنے سلحشوری دکھا کے مرکب کو روکا تو آواز دی اے فرقہ خداپرستان
تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ مین آکے اپنے جوہر جرأت دکھائے لشکر اسلام سے بھی ایک سردار

برائے مقابلہ میدان میں آیا اس جوان نے وار نیزہ کا کیا سرداران اسلام نے خالی دیکر اپنا وار کیا اس جوان نے
نیزہ اسکے نیزے سے ملایا سردار کے ہاتھ میں نیزہ ایک شعلۂ آتش بنگیا اسنے گھبرا کے نیزہ ہاتھ سے پھینکدیا
تلوار میان سے کھینچی یہی کیفیت تلوار کی بھی ہوئی اسنے تلوار بھی پھینکدی آخر کو نوبت کشتی کی آئی وہ سردار
ہمہ تن ایک شعلۂ آتش بنکر اس سردار اسلام سے لپٹا اور اسکو بھی ہمہ تن شعلہ بنا کر لے اڑا تھوڑی دور جا کے
سب کی آنکھوں سے غائب ہوگیا امیر کو اس واقعہ عجیب کے معاینہ سے کمال تعجب ہوا عجائب جادو نے پھر
آفتاب کیطرف دیکھا اسیطرح دوسرا سردار میدان میں آیا سلحشوری دکھا کے مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے اور
ایک سردار اسکے مقابلے میں گیا اسکی بھی یہی کیفیت ہوئی اسیطرح اُس روز کی میدان داری میں چالیس سردار
لشکر اسلام کے ضائع ہوئے تب تو امیر کو بہت تردد ہوا چونکہ دن ختم ہوچکا تھا دونوں لشکر میدان کارزار
سے پلٹے اُٹھ کر گئے تب جادو نے یاقوت تاجدار سے کہا کہ ہم اسی صحرا میں رہینگے حکم دو کہ بارگاہیں استادہ
ہوجائیں یاقوت تاجدار نے اسیوقت حکم دیا بارگاہیں استادہ ہوگئیں عجائب جادو داخل بارگاہ ہوا
ادھر امیر ثانی بھی بارگاہ سلیمانی میں تشریف لائے عمرو ثانی سے کہا کہ آج کی کیفیت تمنے دیکھی کہ چالیس
سردار نامی ڈاکرای ضائع ہوئے عمرو نے عرض کی یا صاحبقران مجھے اُنکی بابت کچھ شک ہے اگر آپ بھی مناسب
جانیے تو خواجہ زادوں کو بلائیے اُنسے کچھ اُنکی کیفیت دریافت فرمائیے اور اسکی نسبت بھی تحقیق کیجیے کہ اس مہم کے
سر ہونیکی کیا صورت ہے امیر کو بھی یہ بات پسند آئی خواجہ زادوں کو بلایا بارگاہ میں صندل کی چوکی بھی حسب دستور جو
سامان ہمیشہ ہوتا تھا وہ کیا گیا خواجہ زادے بارگاہ میں آئے چوکی پر بیٹھے بعد تحقیق امیر سے کہا یا صاحبقران آپ
خاطر اقدس جمع رکھیں یہ سردار جو آج اثنائے جنگ سے غائب ہوئے ہیں خانۂ حیات انکا خبر دیتا ہے کہ ہنوز زندہ ہیں اور یہ
بھی معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلد آپ سے ملینگے اور جو یہ مہم سر ہونی اسمیں کچھ کوشش خواجہ عمرو ثانی کو کرنا واجب و لازم ہے
بے انکی کوشش کے کچھ نہوگا خواجہ نے جو یہ سنا کہا سبحان اللہ آپنے بھی کسکو ڈھونڈھ کے کوشش تجویز فرمایا میں
بیچارہ ساحروں کے نام سے خوف کرتا ہوں بھلا میں کیا کوشش کرونگا ہاں کسی سردار کو تجویز کیا ہوتا تو قرین قیاس بھی
یہ بات تھی کہ وہ بزور تیغ کوشش کرکے اس مہم عظیم کو سر کرتا اگر میں جاؤں بھی تو کیا کر دکھاؤں تو میں قرضداروں کے ڈر
سے باہر نکل نہیں سکتا جہاں باہر نکلا چاروں طرف سے قرضداروں نے آکر گھیر لیا اوقات کم خرچ زیادہ قرضداری کی یہ
صورت ہے کہ کبھی پورا ایک مہینے کا سود بھی نہیں ادا ہوتا ہے مگر خرچ کی وہی کیفیت چلی جاتی ہے جہاں بازار میں نکلا سب نے
چاروں طرف سے آکے گھیر لیا حقہ والے اپنی طرف بلاتے ہیں حقہ زبردستی پلاتے ہیں تنبولی زبردستی گلوریاں بنا کر دیتے ہیں
فقیر دیکھا ہجوم ہوتا ہے صرف کثیر ہوا معلوم ہوتا ہے جب میں اپنی مصیبت میں آپ مبتلا ہوں تو پھر اور کوئی کوشش کیا کروں
ہاں اگر کوئی میری فکر کو رفع کرے تو جہانتک مجھسے ہوسکیگا کوشش کرونگا حاضرین دربار نے جو یہ گفتگو خواجہ کی سنی سب نے
کہا خواجہ جو تمہاری اوقات ہے ہم آپکی نذر کرینگے آپ تشریف لیجائیے کوئی تدبیر فرمائیے خواجہ نے کہا صاحب بندگی
یہ میں جائز نہیں رکھتا بلکہ آپ سب صاحب یہ فرمائیے کہ خواجہ ہم ابھی تمہاری نذر کرتے ہیں تو البتہ میں بھی عرض
کروں کہ ابھی جاتا ہوں غرض تمام ملازمان لشکر اسلام نے حسب اوقات خواجہ کو دیا خواجہ نے اُس زر کثیر کو نذر داخل
کیا کہا اب میں کوئی ساعت نیک دیکھکر جاؤنگا جب تو بانسے کامیاب ہوکر آؤنگا اگر بے ساعت دیکھے ہوئے جاؤں
اور خدانخواستہ وہاں کسی بلا میں گرفتار ہوں تو آپ حضرات سے تو یہ بھی امید نہیں ہے کہ میری رہائی کی کوشش کیجیے گا
سب خوش ہوئے لیکن جعفر برق ثانی اور قران ثانی اور خاپور نے یہ کیفیت دیکھکر آپس میں صلاح کی کہ خواجہ

فرمایا کرتے ہیں کہ ہمیں ساعت دیکھنے اور دن دیکھنے عیاری کیواسطے ساعت اور دن دیکھنے کی ضرورت نہیں فقط
تمکو گون کے ڈوبانے کو ایک فقرا اُنھون نے بتایا ہو اگر تم سب کی رائے اتفاق کیے تو چلکر عیاری کرنا بہت مناسب
ہو یہ سب لوگ یکدل ہوے اور طرف بارگاہ عجائب جادو کے روانہ ہوے مہتر برق ثانی النگ روانہ ہوے اور
قران ثانی النگ چلے شاپور شیر دل النگ سب عیاران طرار النگ النگ روانہ ہوے بیشتر سب کے مہتر برق ثانی
ہو گئے راہ میں اُنھون نے دیکھا کہ ایک بہلی چلی آتی ہو ٹھہر کر اس بہلی کو دیکھنے لگے جب وہ گاڑی قریب آئی مہتر برق
نے دیکھا کہ ایک نازنین چار دہ سالہ حُسن میں بے مثال اُس بہلی پر سوار ہو برق قریب بہلی کے آیا اپنی صورت ایک
ساحر کی بنائی گاڑیبان سے کہا میاں گاڑیبان ذرا ٹھہر جانا گاڑیبان ٹھہر گیا گاڑی کو روک لیا برق بصورت
ساحر گاڑیبان کے پاس آیا پوچھا کیون بھائی تم کہان جاتے ہو کہاں سے آتے ہو گاڑیبان نے جواب دیا کہ ہم ملازم
ہین یاقوت تاجدار کے بہت دنون کے بعد خداوند عجائب نگار جادو نے حضور فرمایا ہو اس نازنین کے لانیکو
حکم ہوا تھا اسکو دربار میں لیے جاتے ہین وہان صحبت عیش و عشرت آراستہ ہو انکا آج مجرا ہو برق نے کہا ہم بھی
ملازم ہین شہنشاہ یاقوت نگار کی گاڑیبان نے کہا اسکی کیفیت مجھکو نہیں معلوم برق قریب اُس نازنین کے آیا
پوچھا کیون بائی صاحب کیا آپ بھی ملازم ہین یاقوت تاجدار کی نازنین نے کہا مین مدت سے ملازم ہون برق
نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو کہ مین نے آجتک تمکو وہان نہیں دیکھا نازنین نے جواب دیا کہ اتفاق جانیکا بہت کم ہوا ہو
برق نے کہا یہ لوگ اسواسطے مقرر کیے گئے ہین کہ جو کوئی نیا آدمی آئے اُسکو تعلیم کرین کہ جب سامنا خداوند
عجائب نگار جادو کا ہو تو اس قاعدے سے سجدہ کرے اگر کوئی شخص اسکے خلاف کریگا خداوند فوراً اسکو فنا
کر دینگے اُس نازنین نے کہا آپ مجھکو بھی وہ طریقہ بتا دیجیے برق نے کہا الگ آؤ وہ نازنین بہلی سے اُتری برق کے
ساتھ الگ آئی برق نے باتون میں محو کرکے بیہوش کیا رنگ روغن عیاری کا نکال کے اُس نازنین کی صورت بنے
اسباب کپڑے اُسی کے زیب بدن کیے وہان سے ہنستے ہوے بہلی کے قریب آئے خیال آیا کہ برق سب کچھ تو کیا مگر نام نہ
دریافت کیا اگر کوئی موقع ایسا آگیا تو کیا کروگے یہ سوچ رہے تھے کہ گاڑیبان نے کہا کیون بی مہتاب بائی میان ساحر
صاحب نے تمھین طریقہ سجدہ خداوند کا بتا دیا برق نے جواب دیا کہ ہان مجھے معلوم ہو گیا اگر وہ نہ بتاتا تو مین آج ضرور
معتوب درگاہ خداوند ہو جاتی اب برق کو معلوم ہو گیا کہ نام اس نازنین کا مہتاب بائی تھا ہنستے ہوے بہلی
پر سوار ہوے گاڑیبان نے گاڑی ہنکائی تھوڑی دیر میں بارگاہ عجائب نگار مین نازنین داخل ہوئی اہل محفل نے
دیکھا کہ آج تو بی مہتاب بائی غضب کے ناز و انداز دکھاتی چلی آتی ہین ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ چال کیسی
خوب ہو کسی نے جواب دیا کہ علاوہ جمال کے جو بات ہو وہ مرغوب ہو نازنین نے آکر پہلے عجائب نگار کو جھک کے سجدہ
کیا عجائب نے مسکرا کے پیٹھ پر ہاتھ رکھہ دیا کہا مہتاب بائی اپنے کام میں مشغول ہو نازنین نے سازندون کو
طلب کیا سازندے حاضر ہوے ساز درست ہوتے ہی نازنین نے ناچ شروع کیا دو تین توڑے لیکے گھنگرو بجا
اپنا کمال دکھلا کے سلام کرکے بیٹھ گئی گنگنا کے یہ غزل شروع کی

## غزل

گرد در گلشن بہر سو دو شنا در بوی حنش
نکہت ایدل بگبر پاسی ز نشانہ چون حنا
کہ شیرین نغمہ در گوش من از بیستون آمد
چپی [illegible] یاران الا [illegible] عشق و جان

سزد گر صد جفا از ناز گردد آسمان بر من
کہ ہر کس بگذرد نفروخت آخر سرنگون آمد
گہ سنا پیچون شرر در کف از دو دم دم
نگہ بے گردد ام و گر گشید الم کہ چون آمد

اداہی ناوک افگن باقبا ے لالہ گون آمد
بسینہ طبع رنگینش بیاس نیلگون آمد
سہاک گردون آن ساعت شاید محفل شیرین
کہ گوئی آفتاب محشر از مغرب برون آمد
حزان افسانہ عشق و خموشی پیشکن [illegible]

غرض خوش زبانی قصہ پردازان زرین سخن نازنین نے اس تال دادا اور خوش الحانی سے یہ غزل گائی کہ اہل محفل محو ہوگئے
عجائب نگار نے کہا بی مہتاب بائی کیا کہنا کس حسن سے اس غزل کے ایک ایک شعر کو ادا کیا ہے کیا جی خوش ہوا ہم
اب میں یہ چاہتا ہوں کہ اسوقت ساقیگری بھی تمھین کرو نازنین نے جھک کے سلام کیا کہا خداوند ہماری تمنا
دلی بھی یہی تھی کیوں نہ ہو آپ خداوند ہیں ہر ایک کے دل کا مطلب خوب جانتے ہیں یہ کہکر صراحی پر ہاتھ ڈالا خوشی
خوشی جام اٹھایا جی میں کہتا ہے کہ برق عیاری تو بن پڑی اب میرے ہاتھ سے کہاں جاتا ہے شراب پلاکر بیہوش
ہوا ایک کو تو زندہ نہ چھوڑونگا سب اسباب اپنے قبضے میں کرونگا استاد سے کہونگا کیوں اب تو عیاری کی دو بھی
بہت خوش ہونگے صاحبقران بھی تعریف کرینگے یہ خیال کرتا جاتا ہے اور شراب انڈیلتا جاتا ہے جب جام شراب
بھر چکا گھاتی سے پڑیا بیہوشی کی ملائی شراب درست کرکے پاس عجائب نگار کے لایا عجائب نے مسکرا کر برق کا
ہاتھ پکڑ لیا کہا واہ جی ای استر برق تمھارے استاد ہونے میں کوئی شک نہیں ہے تمنے بہت اچھی عیاری کی اتنے میں
اس کار نمایاں پر کیا سزا دوں اپنے مقام پر کیا کہو گے بہتر یہی ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ اور اب نہ آنا برق کے
ہوش اڑ گئے مگر حواس درست کرکے کہا حضور خداوند ہیں قدر دانی فرماتے ہیں ہم لوگ بھی یہی ڈھونڈھتے ہیں کہ
قدر دان سے سابقہ ہو اب غلام امیدوار ہے کہ حضور کی خدمتگذاری کیا کرے عجائب نے کہا اب آپ مہربانی
فرمائیے زیادہ باتیں نہ بنائیے برق یہ کہہ رہا تھا کہ ایک پنجہ کمر میں برق کی لپٹا اور اٹھا کر باہر بارگاہ کے پھینکدیا
برق گرتے ہی وہاں سے اٹھ کے بھاگا ایک گوشے میں آکر چھپا دیکھنے لگا پھر تھوڑی دیر کے بعد دھم سے آواز آئی برق نے
گردن اٹھا کے دیکھا کسی نے ایک چوبدار کو باہر پھینکدیا ہے غور جو کی صاحبقران ثانی تھے بشکل چوبدار یہاں آئے تھے وہ
بھی ایک جانب بھاگ کر پوشیدہ ہوئے پھر ایک آواز آئی برق نے دیکھا بشکل ساقی بچہ تھا پھر خیر دل میں اسکو
کسی نے باہر پھینکدیا ہے برق کو تو اس حالت کے دیکھنے سے ہنسی بھی آئی اور پھر یہ صدمہ بھی ہوا کہ برق اب
عیاری کرنا بہت دشوار ہے اگر استاد بھی یہاں آئینگے تو اسیطرح وہ بھی پھینکدیے جائینگے یہ سوچکر لشکر اسلام کیطرف بھاگا

## مگر اب حال خواجہ عمرو ثانی کا تحریر کیا جاتا ہے

کہ انھوں نے جو برق و قران کی یہ کیفیت دیکھی تو سمجھ گئے کہ اب اسکی بارگاہ میں جانا بہت مشکل ہے وہاں تو عیار کو کبھی
نہیں ہونے پاتا جاتے ہی ایک پنجہ اٹھا کر باہر پھینکدیتا ہے دل میں خیال کیا کہ خواجہ اب کیا کرنا چاہیے جو اس مکان کی راہ
تک رسائی ہو سوچے کہ خواجہ بہتر یہ ہے کہ بختگان کے پاس چلیں اور اس سے یہ کیفیت دریافت کریں جو واقعہ اصلی ہوگا
وہ بتلا دیگا مگر اسکے واسطے ہوشیاری تدبیر کرنی ہے یہ سوچکر اپنی صورت ایک مزدور کی بنائی اور ایک خوان سر پر رکھا خیمہ بختگان
پوچھتے ہوئے چلے جو کوئی راہ میں ملا اس سے دریافت کیا بختگان وزیر زمرد شاہی کس بارگاہ میں ہیں انکے واسطے خداوند
عجائب نگار جادو نے کچھ تحفہ بھیجا ہے ایک شخص نے بارگاہ کا پتا بتلا دیا مگر بختگان نے یہ انتظام کیا تھا کہ چند ملازم
دربارگاہ پر اپنے مقرر کیے تھے اور انسے یہ کہدیا تھا کہ جو کوئی ہماری بارگاہ میں آنیکا قصد کرے اسکو ہرگز نہ آنے دینا
مجھے بہت بڑا خوف ہے ملازم شب و روز نگہبانی میں مصروف رہتے تھے اسوقت بھی بہت سے لوگ دربارگاہ پر بیٹھے تھے آپس
میں ذکر کرتے تھے کہ وزیر صاحب نے زبردستی یہ حکم دیا ہے کہ یہاں کوئی آنے نہ پائے خداوند عجائب نگار یہاں موجود
ہیں کسکی طاقت ہے جو اسطرف آنیکا قصد کرے کہ دیکھا ایک مزدور خوان سر پر رکھے ہوئے چلا آتا ہے دربارگاہ پر آکے
اسنے کہا کہ خداوند عجائب نگار نے کچھ تحفہ وزیر صاحب کے واسطے بھیجا ہے ملازموں نے کہا لاؤ ہم پہونچا دیں مزدور
نے کہا کہ خداوند نے مجھسے کہدیا تھا کہ کسی دربان کے ہاتھ نہ بھیجنا خود جا کر دینا دربانوں نے جا کر بختگان سے خبر کی

کہ حضور ایک مزدور کچھ تحفہ لایا ہے خداوند عجائب نگار نے آپکو بھیجا ہے مگر تاکید یہ فرمائی ہے کہ ہرگز کسی دربان کی
معرفت یہ تحفہ بارگاہ کے اندر نہ جانے پائے بلکہ خود جاکر اپنے ہاتھ سے دینا بختگان نے کہا مین خوف کرتا ہون ایسا
نہو کوئی صاحب لشکر اسلام سے تشریف لائین دربانون نے کہا جی نہین واقعی مزدور ہے بختگان نے کہا بلا لو یہان
باہر آئے مزدور کو اپنے ہمراہ بارگاہ مین لیگئے مزدور خوان لیے ہوے سیدھا مسند کے پاس پہونچا لوگ دربان کہتے
رہے کہ ارے بے ادب کہان جاتا ہے مگر اسنے کچھ سماعت نہ کی بختگان کے قریب پہونچکے بائین آنکھ کا تل دکھایا بختگان
اٹھ کھڑا ہوا جلدی سے جھک کے سلام کیا اور بازونسے کہا آپ لوگ باہر جائین جبتک مین نہ بلاؤن یہان آنے کا
ارادہ نہ کرنا سب لوگ باہر آئے مزدور نے کہا صاف صاف بتلاؤ کہ یہ کیا کیفیت ہے کہ ہم لوگ بارگاہ عجائب نگار
جادو کے نہین جاسکتے ہین اور یہ سوا جو ہمارے لشکر کے ضائع گئے یہ سب کہان ہین بختگان نے قسم کھا کر کہا کہ مجھکو
مطلق اسکی خبر نہین ہے ہان اسقدر جانتا ہون کہ وہ لوگ مرے نہین ہین ہنوز زندہ ہین مگر کسی عذاب سخت
مین مبتلا ہین یہ نہین معلوم کہ کہان قید ہین خواجہ نے کہا پھر ہم اسکی بارگاہ مین کیونکر جائین بختگان نے کہا مین نہین
عرض کرسکتا خواجہ نے خوان کو کھولا اسمین سے ایک ڈلی مٹھائی کی اٹھائی کہا یہ ایک تحفہ ہے تم اسکو کھاؤ بختگان نے
کہا آپکو جو کیفیت میری بتانی منظور ہو مین موجود ہون اسکی کیا ضرورت ہے خواجہ نے کہا بہت باتین نہ بنایئے نہین تو
ابھی فیصلہ کردونگا بختگان خوف کے مارے اس ڈلی کو کھا گیا خواجہ نے ناک اسکی جلدی چھینک کر بیہوش ہوا
خواجہ نے ایک روغن عیاری کا نکالا بختگان کو اپنی صورت بنایا آپ بختگان کی صورت بنے تھے مین بختگان کے
گلیند عیاری کا ٹھونس دیا کہ آواز نہ نکل سکے ایک ریسمان اپنے پاس سے نکال کے مشکین اسکی باندھین ملازمونکو
آواز دی سب اندر آئے یہان عجیب واقعہ دیکھا کہ وزیر صاحب نے ایک آدمی کو گرفتار کیا ہے سب نے عرض کی
حضور وہ مزدور کہان گیا اور یہ کون ہے بختگان نقلی نے کہا ارے یہی عمرو عیار ہے مزدور کی شکل بنکر آیا تھا مینے
اسے بڑی کوشش سے گرفتار کیا ہے سواری جلد لاؤ مین اسکو خدمت مین خداوند عجائب نگار کے بھیجونگا ملازم
اور اسکا اسپ ترکی لاکر حاضر کیا بختگان نقلی گھوڑے پر سوار ہوا اور عمرو نقلی کی مشکین باندھکر اپنے ہمراہ لیا اسیصورت
سے بارگاہ عجائب نگار مین پہونچا لوگونسے کہا جاکر اطلاع کردو کہ بختگان وزیر زمرد ثانی عمرو عیار کی مشکین باندھکر
لایا ہے امیدوار باریابی ہے ملازمون نے جاکر عجائب نگار سے اطلاع کی عجائب نگار نے ہنس کے کہا بلالو ملازم انکو
اندر لیگئے بختگان نقلی نے عجائب کو سلام کیا عجائب نگار نے پوچھا کیون وزیر صاحب اسوقت آپکے آنے کا
کیا باعث ہے بختگان نقلی نے کہا کہ حضور مین نے اسوقت وہ کار نمایان کیا ہے کہ جسکا ہونا بہت دشوار تھا عمرو عیار
کو گرفتار کرلیا حضور اسکو بھی وہین بھیجدین جہان اور سرداران امیر قید ہین بلکہ میرے نزدیک تو قتل ہی لائق ہے
عجائب نگار ہنسا اور کہا خواجہ واقعی کیا اچھی عیاری کی ہے اگر دوسرا ہوتا تو ضرور تمہارے دام مکر مین گرفتار ہوجاتا
مگر مین خداوند ہون ایسی باتین مجھسے کرنا بیکار ہین مین تمہارے مکر مین گرفتار نہ ہونگا تمہاری استادی مین کچھ
شک نہین ہے مگر اب میری بارگاہ مین آنیکا قصد نکرنا خواجہ دنگ ہوگئے کہا حضور مدت سے مین اس کام کو کرتا
ہون مگر آجتک کوئی قدردان نہین ملا تھا شکر ہے آج آپ سا قدردان میرے حال پر مہربان ہوا اب مین ایسے وقت
کو چھوڑ کر کہان جاؤن عجائب نگار نے کہا زیادہ باتین نہ بنایئے تشریف لیجایئے عمرو نے چاہا مین کچھ کہون مگر ایک
پنجہ غیبی کمر مین پڑا اور اسنے بارگاہ کے باہر پھینکدیا عجائب نگار جادو نے ملازمون سے کہا کہ یہ جانا عمرو عیار ہی
تھا اور یہ جو بشکل عمرو بارگاہ مین موجود ہے یہ بختگان ہے دیکھے گئے ہین کچھ کارروائی کیگئی ہے لوگون نے بڑھکے گلے کو

جو دیکھا گیند عیاری کا پایا سب نے گیند نکال کے منہ دھلایا صورت اصلی بختگان کی ظاہر ہوئی بختگان تو مغموم
و متحمل اپنی بارگاہ کیطرف چلا مگر خواجہ کو کمال افسوس ہوا کہ اس محنت سے تو مین نے عیاری کی اور وہ یون
بیکار گئی خیر پھر دیکھا جائیگا یہ سوچکر خواجہ بھی اپنے لشکر مین واپس آئے رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح
ہوگئی امیر ثانی نے نماز صبح سے فراغت کی لشکر اسلام بھی مسلح و مکمل ہو کر در دولت صاحبقران پر حاضر ہوا
امیر برآمد ہوے مرکب طلب کیا گھوڑے پر سوار ہوکے مع لشکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے جنگاہ مین پہنچکر
صفوف لشکر جماکر انتظار آمد لشکر یاقوت کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ہی تخت عجائب نگار جادو کا پیدا ہوا
سب نے دیکھا کہ وہی آفتاب سر پر عجائب جادو کے سایہ فگن ہے زیر تخت یاقوت تاجدار و زمرد ثانی بڑے جاہ و حشم
سے کچھ سوار لیے ہوے ایک طرف میدان مین آکر ٹھہر کر تماشا دیکھنے لگے عجائب نگار جادو نے اپنا تخت روکا
وہین سے نعرہ کیا منم خداوند عجائب نگار جادو ای امیر ثانی اب بھی میرے مقابلے سے باز آؤ ورنہ ایک حرکت مین
سب کو گرفتار بلا کر دونگا امیر نے جواب دیا کہ یہ میدان جنگ ہے یاوہ گوئی کا مقام نہین جو تجھسے ہمارے حق مین
ہوسکے کمی نکر یاقوت تاجدار نے یہ کلام امیر کا سنکر جواب دیا کہ صاحبقران آپکی شجاعت کا زمانے مین شہرہ ہے
آپکو ایسا نہین لازم ہے کہ اپنے نام کو یون مٹائیے ہم لوگونسے لڑکر آپ سربر ہونگے صاحبقران نے فرمایا کیا
بیہودہ بکتا ہے یاقوت خاموش ہو رہا عجائب نگار نے آفتاب کیطرف اشارہ کیا ایک شعلہ بھڑک کے گرا سب نے دیکھا کہ
اسی روز کیطرح سے ایک سردار میدان مین کھڑا ہوا مبارز طلب کر رہا ہے لشکر امیر سے بھی ایک سردار اُسکے مقابلے
مین گیا وہی واقعہ گذرا کہ شعلہ بنکر نظر مردم سے غائب ہوگیا اُس روز بھی لشکر اسلام کے اسی سردار غائب ہوے
جب شام قریب ہوئی تو عجائب نگار نے کہا صاحبقران مجھ مین یہ بھی قدرت ہے کہ مین ایک ہی مرتبہ سب کو گرفتار
کرلیجاؤن مگر آپ حضرات کو کوئی حوصلہ باقی نہ رہے اور اب بھی مین چاہتا ہون کہ آپ حضرات اپنے اس ارادے
سے باز آئین اور زمرد ثانی کو مجھسے نہ طلب فرمائین تو بہتر ہے یہ کہکر یہ بھی کہا کہ مین آپ لوگونکو چار روز کی مہلت دیتا
ہون سمجھ کے اسکے جوابات مجھکو دیجیے گا یہ کہکر عجائب اپنے تخت کو پھیر کر اپنی بارگاہ کیطرف چلا گیا امیر مع سرداران
اپنی بارگاہ کیطرف واپس آئے بارگاہ مین آکر مغموم و متحمل بیٹھے خواجہ کو بلایا کہا خواجہ اگر اب تمنے کوئی کام نہ
کیا تو سب ہلاک ہو جائینگے خواجہ نے عرض کی حسب الارشاد غلام جائیگا جہانتک ممکن ہے کوشش کرونگا یہ کہکر خواجہ
سب لوگونسے رخصت ہوے اور طرف بارگاہ عجائب نگار کے روانہ ہوے مگر عجائب نگار جادو جو میدان جنگ
سے واپس آیا اُسنے کہا مین نے آج مسلمانونکو چار دن کی مہلت دی ہے قصد میرا یہ ہے کہ جاکر شکار کھیل آؤن یاقوت
نے کہا بہت مناسب ہے اسنے اُسیوقت سامان سفر درست کیا اور صبح ہوتے ہوے وہانسے کوچ کیا خواجہ جو
وہان پہونچگئے تھے انھون نے بھی اپنی صورت ایک خدمتگار کی بناکر ہمراہی عجائب نگار کی اختیار کی علاوہ انکے
شاپور و قران و برق بھی وہان موجود تھے بہ تبدیل شکل ہمراہ عجائب نگار روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر امیر کی ملاحظہ فرمائیے

کہ خواجہ کے جانے کے بعد امیر نے فرمایا کہ چار دن کی مہلت اس مکار نے دی ہے میرا دل گھبراتا ہے سامان شکار
درست کرو کل شکار کو جاؤنگا اور جسکو چلنا ہو میرے ہمراہ چلے یہ حکم پاکر ملازمون نے سامان شکار درست کیا
نماز صبح سے امیر نے فراغت حاصل کرکے برائے شکار ایک جانب کوچ کیا ہمراہ امیر علاوہ ملازمون کے خورشید
یزدان پرست پسر بدیع الزمان ہوے تلاش شکار مین ایک طرف چلے تھوڑی دور جاکے ایک صحرا

نظر آیا امیر نے فرمایا کہ یہاں تھوڑی دیر ٹھہرو شاید شکار ملے سب لوگ وہاں ٹھہرے قراول برائے تلاش
شکار روانہ ہوئے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دو ہرن گوشۂ صحرا سے کرچھالیں بھرتے ہوئے نکلے امیر کی نگاہ پڑی
خورشید یزداں پرست سے فرمایا کہ دیکھو وہ دو ہرن معلوم ہوتے ہیں یہ کہکر دونوں بہادروں نے گھوڑے اٹھائے
ہرن تھوڑی دور تک برابر بھاگے جب کچھ دور نکل گئے ایک جانب راست دوسرا جانب چپ کرچھال بھرکے نکل گیا
جانب راست شاہزادہ خورشید یزداں پرست روانہ ہوئے اور جانب چپ امیر عالیشان نے رخ کیا خورشید تا شام
اس ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالے ہوئے چلے گئے قریب شام وہ ہرن ایک خندق کے نزدیک پہونچا خندق جو ہرن کو
نظر آئی جست کرنے کے ارادے سے ٹھہرا شاہزادہ نے تیر بہرہ کمان میں پیوست کرکے مارا ہرن کا شانہ نشانہ ہوا
خورشید نے جلدی سے جھپٹ کے اس آہو کو بقربانی پہونچاکر کمر سے چقماق پتھری نکال آگ خالی صحرا سے خس خاشاک
جمع کرکے اس آہو کے کباب تیار کیے بہت تھکے ہوئے تھے زین پوش ایک درخت کے نیچے بچھایا تلاش آب میں روانہ
ہوئے تھوڑی دور جاکے دیکھا ایک پھاٹک نہایت عالیشان بلند بنا ہوا ہے مگر بند ہے صرف ایک کھڑکی کھلی ہوئی ہے
شاہزادہ چونکہ شدت تشنگی اور ازدیاد گرسنگی سے بہت بیتاب تھا تلاش آب میں بے تکلف اس کھڑکی میں در آیا
جیسے ہی قدم اندر رکھا دماغ میں خوشبودار پھولوں کی بو آئی دماغ نے قوت پائی شاہزادے نے دیکھا کہ باغ بہشت
بہار ہر طرف لالہ زار جا بجا قرینے سے روشنی ہو رہی ہے فرش سامنے سطح زمین پر چاندنی کا فرش بچھایا ہوا ایسا جلوہ
دکھایا ہے روشیں سب صاف نظر آتی ہیں بار ثمر سے درختوں کی ڈالیاں جھکی جاتی ہیں ہوا ست جو پھول ٹوٹ کر گرا
گل قالین بنگیا بھینی بھینی خوشبو سے دماغ جان معطر ہو گلشن بہار پر ہو چراغاں کی کیفیت عجیب سماں دکھاتی ہے خدا کی
قدرت کا تو کیا ذکر بشر کی جدت نظر آتی ہے گل شبو کا جوبن غضب ڈھاتا ہے صفائی میں تقلیس ماہ کو شرماتی ہے
چاندنی صاف صحن چمن شفاف حائز و نگو صبح کا دھوکا ہوتا ہے بے اختیار ذکر لیتے ہیں صبح چمن میں زبان
کھولتے ہیں آسمان پر دھوکا ہوتا ہے کہ صحن باغ میں شامیانہ زربفتی کھنچا ہے خورشید یہ سیر کرتے چلے جاتے
تھے کہ ایک طرف سے صدائے دلکش ایسی آئی کہ خورشید یزداں پرست کا قلب مضطر ہو گیا گھبرا کے چاروں
طرف دیکھنے لگے اس آواز کی سمت کو پہچان کر روانہ ہوئے جوں جوں قریب ہوتے جاتے ہیں آواز اچھی طرح سے آتی
ہے جاتے جاتے قریب ایک بارہ دری کے پہونچے نگاہ جو اٹھائی عجیب قدرت خدا نظر آئی دیکھا ایک بارہ دری
سنگ مرمر کی بنی ہے چبوترے پر سائبان زربفتی کھنچا ہے ایک جلسہ آراستہ ہے مگر اہل محفل سب تمثال عالم عارہ کش
ودّاہو فریب ہیں سب حسین مہ جبین گلبدن زیور جواہرات سے آراستہ پوشاکیں نفیس پہنے ہوئے حلقہ باندھے
بیٹھی ہیں ایک جانب ایک مسند پر زرنگار بچھی ہے اس پر ایک نازنین حسن و جمال میں یکتا دریائے جواہر میں غوطہ
مارے بیٹھی ہے اسی کے سامنے گانا ہو رہا ہے دور شراب چل رہا ہے خورشید کو جو صورت اس نازنین کی نظر آئی
دل بے قابو ہو گیا تاب نظارہ نہ لا سکے لڑکھڑا کر گرے گرنے کی آواز جو محفل میں آئی سب خواصیں پلٹ کے دیکھنے
لگیں اس نازنین نے کہا خیر تو ہے سب نے عرض کی حضور کوئی آدمی اس درخت کے قریب گر پڑا ہے نہیں معلوم
کون ہے کہاں سے آیا ہے ملکہ نے کہا اسے وہاں جاکر دیکھو ہو تو آج ایک نئی بات ہوئی آج تک ایسی واردات
نہیں ہوئی تھی ہم روز یہاں آتے ہیں کبھی ایسا واقعہ نہیں گذرا خواصیں قریب اس درخت کے آئیں دیکھا ایک
آفتاب عالمتاب شہریاری ونجم درخشان اوج جہانداری زیر درخت بیہوش پڑا ہے خواصوں نے جو صورت
زیبا وطلعت جہان آرا دیکھی ہمہ تن محو دیدار ہو گئیں اس نازنین نے کہا ارے کیا ہے ہمارے باغ میں کون

آیا ہی کسکی اجل قریب ہوئی موت نصیب ہوئی جو ہمارے باغ مین آیا اپنی شامتین لایا خواصون نے عرض کی ملکۂ عالم
نہین معلوم کون ہی اتنا تو ضرور عرض کرینگے کہ بشر نہین ہی یا تو کوئی فرشتہ ہی یا کوئی پرستان کا شاہزادہ مرگ آمادہ
ہی عجب صورت زیبا پائی ہی خدا نے اُسکی شکل اپنے یدِ قدرت سے بنائی ہی اگر انسان ہی تو ہمہ تن خدا کی شان
ہی ملکہ نے کہا اری ہم تجھسے یہ نہین پوچھتے حسین ہی تو اپنے لیے تم صورت دیکھکر کیون بیتاب ہوئی جاتی ہو زبانی
تو جیلے نکالتی ہو ملکہ نے یہ بات تو کہی مگر مشتاق دیدار ہوئی اپنے مقام سے اُٹھکر قریب شجر آئی جیسے ہی نگاہ جمال
بیمثال خورشید یزدان پرست پر پڑی تاب نظارہ یہ بھی نہ لائی غش کھا کر گری بیہوش ہو گئی خواصون نے جو یہ
کیفیت دیکھی جلدی سے زمین مین بیٹھ گئین سر زانو پر رکھکر گلاب کیوڑا چھڑکا آنچل سے ہوا دی ملکہ ہوش مین
آئی کہا ارے اس مسافر غریب الوطن پابند رنج و محن کو اُٹھا کر لیچلو نہین معلوم کون ہی کہانسے آیا ہی کس طرف
جاتا ہو بھولے سے یہان آگیا ہی نہین معلوم کیا مصیبت پڑی ہی کیون اس صحرا مین آیا ہی خواصون نے جو ملکہ کی
نگاہ بے طور پائی شاہزادے کو ہاتھون ہاتھ اُٹھا کر بٹھایا ملکہ خود قریب آئی پاس بیٹھ گئی زلف محبوب کی خوشبو
نے نخلخے کا کام کیا شاہزادہ ہوش مین آیا دیکھا وہی یار جانی محبوب جاودانی قریب ہی اوج پر نصیب ہی شاہزادے
نے آنکھین جو کھولین اُس نازنین نے کہا کیون صاحب آپ کون ہین کہانسے تشریف لائے ہین اسطرف کا ارادہ
ہی یہان آنے کا کیونکر اتفاق ہوا شاہزادے نے ایک آہ سرد کھینچکر کہا مین اپنی سرگذشت کیا بیان کرون
مناسب اسی مین ہی کہ خموش رہون ملکہ نے کہا ہم آپکی سرگذشت نہین دریافت کرتے ہین اسکا سبب پوچھتے
ہین کہ آپنے اس وادی پرخار کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے کیون رشک گلزار بنایا یعنے اس باغ مین
تشریف آوری کا سبب کیا ہوا جو بے اذن یہان چلے آئے یہ بھی نہ سمجھے کہ نہین معلوم یہ باغ کس کا ہی کون اسمین
رہتا ہی بے تکلفی کی حد کردی شاہزادے نے جو یہ تقریر دلپذیر اُس ماہ منیر کی سُنی اور زیادہ بیتابی دل بڑھی جواب دیا
کہ آپکے باغ مین مجھے میری قسمت لائی یہان آکے سنان غم دل پرالم پر کھائی پایہ کھون کہ آنے کی سزا پائی نازنین
نے کہا آپ جو چاہین فرمائین باتین بنائین مگر آپ کو ایسا لازم نہ تھا جیسا قصد کیا شاہزادے نے کہا مین
ہر طور خطاوار ہون جو تعزیر تجویز فرمایئے سزاوار ہون ملکہ یہ سُنکر ہنس پڑی کہا آپ ایسی باتین ضرور
بنا لیجے گا ہم آپ کو کیا سزا دینگے خیر آپنے اگر سرفراز فرمایا ہی تو تشریف لے چلیے شعر رواق منظر چشم من آشیانۂ
تست بکرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست ۞ شاہزادہ اُس حور جمال خورشید مثال کو اپنے حال پر مہربان پاکر
بہت خوش ہوا شکر خدا بجا لایا اُس جگہ سے اُٹھکر ہمراہ اُس نازنین کے محفل مین آکے بیٹھا نازنین نے اشارہ
کیا خواصون نے جام شراب لبریز کر کے شاہزادے کو دیا پھر از سر نو گانا شروع ہوا دور شراب چلنے لگا
آپس مین لطف کی باتین ہونے لگین ملکہ نے کہا اب تو اپنا نام و نشان بتائیے زیادہ نہ چھپائیے آپ کون
ہین کہان سے آئے ہین خورشید یزدان پرست نے فرمایا او ملکہ یہی میرا بھی سوال ہی پیشتر تم اپنا نام و نشان
ظاہر کرو اس راز سے ہمکو ماہر کرو پھر ہم بھی بتا دینگے ملکہ نے جواب دیا کہ کیا میرا نام آپ کو نہین معلوم ہی اگر نام
نہ معلوم ہوتا اور میرا ذکر نہ سُنتے تو یہان کیون تشریف لاتے اتنی مسافت کیون اُٹھاتے ملکہ کو یہ خیال ہوا
کہ شاید یہ مشتاق دیدار ہی عاشق زار ہی کسی ملک کا شاہزادہ ہی اسیر و دلدادہ ہی میرے واسطے اتنی مسافت
طے کرکے آیا ہی بڑی کوششین کی ہین جب میرا پتہ پایا ہی یہ سوچکر ملکہ نے کہا کہ میرا نام آپ خوب جانتے ہین
جب شاہزادے نے قسم کھائی ملکہ کو یقین آیا فرمایا کہ میرا نام جمیل بلال ابرو ہی باپ میرا اس ملک کا بادشاہ ہی

ہو یاقوت تاجدار اُسکا نام ہی عدل و انصاف سے کام ہی خورشید یہ کلام اُس گل اندام سے سُنکر زیادہ خوش
ہوے جب شاہزادی نے کمال اصرار کیا اور نام پوچھا تو خورشید یزدان پرست نے اپنا نام بتایا کل قصہ بیٹے
آنے کا کہ سُنایا ملکہ اس واقعہ کو سُنکر سُن ہوگئی دانتوں مین اُنگلی دبا کے کہنے لگی کہ غضب کیا بیٹھے بٹھائے اچھا
سودا مول لیا دیکھین قسمت کیا دکھاتی ہی کونسی رات پیش آتی ہی خورشید نے جو جمیل کو اسدرجہ بیتاب
پایا بہت کچھ سمجھایا کہا ملکہ کچھ اندیشہ نکرو اگر خدا نے چاہا تو کوئی خرابی پیش نہ آئیگی بگڑی بات بن جائیگی ملکہ خوش
ہو رہی دور شراب چلنے لگا گانا شروع ہوا انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیے

## اب حال خواجہ عمرو نامدار اور عجائب نگار کا ملاحظہ فرمایئے

کہ خواجہ جو بشکل خدمتگار عجائب نگار کے ہمراہ ایک صحرا مین آئے دیکھا صحرا نہایت سرسبز و شاداب ہی آہوان
وحشی کثرت سے ہین اور درندگان صحرائی چلتے پھرتے نظر آتے ہین عجائب نگار مشغول شکار ہوا عمرو نے شاپور
کو دیکھا کہ ایک چوبدار کی صورت بنائے ہمراہ ہی اشارے سے اپنے پاس بلایا کہا آپنے جو اپنی یہ صورت بنائی ہی
اسمین کیا بہتری سوچی ہی اب جو کچھ مین بتاؤن وہ تدبیر کیجیے جو قوفی کو راہ نہ دیجیے شاپور نے کہا جو آپ فرمائین
ہم بسر و چشم بجا لائین خواجہ نے ایک جانور زنبیل سے نکال کے شاپور کو دیا کہا تم اسکو لیکر عجائب نگار کے
پہلو مین کھڑے رہو مین باز بلند پرواز کو جسوقت چھوڑون تم اس جانور کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینا مگر اتنا خیال
رہے عجائب نگار جادو کے برابر یہ جانور چھوٹے شاپور نے کہا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا وہ جانور لیکر پہلو سے
عجائب نگار مین آئے جب سب بازداروں نے باز اُڑائے خواجہ نے بھی ایک باز کو اسی جانب چھوڑا
جہان عجائب نگار کھڑا تھا اِدھر تو خواجہ کے ہاتھ سے باز اُڑا اُدھر شاپور نے اُس طائر کو چھوڑا باز نے
طائر پر حملہ کیا جیسے ہی طائر کے پنجہ لگا ایک دھوان نکلا طائر کا پیٹ پھٹ گیا چونکہ عجائب نگار جادو قریب تھا
اُسنے چھینک لی بیہوش ہوگیا پہلو سے نعرہ ہوا منم شاپور شیردل ایک جانب سے نعرہ ہوا منم عمرو ثانی
عیار صاحبقران خنجر لیکر یہ دونون عیار طرار چلے کہ تخت عجائب نگار جادو سے ایک تڑاقے کی آواز
پیدا ہوئی دو چیلے نکلے اُنھون نے عجائب نگار کو ہوشیار کیا اُسنے جو آنکھ کھولی عمرو و شاپور کو خنجر بکف
دیکھا تعریف کرنے لگا کہا واقعی عیاری مین تم لوگ کا مثل و نظیر ممکن نہین ہی کیا غضب کی عیاری کی ہے
مجھ سے آدمی کو بیہوش کیا یہ تمہارا ہی کام تھا عمرو نے جھک کے سلام کیا کہا حضور آپ قدردانی فرماتے ہین
آگے بڑھاتے ہین ہمین مدت العمر مین قدردان آپ ہی ملے ہین ہم تو خود چاہتے ہین کہ کچھ دنون حضور کی خدمتگاری
کرین عجائب نگار نے کہا زیادہ باتین نہ بناؤ تمہاری یہ خطا بھی عفو کی اپنے لشکر مین چلے جاؤ خواجہ نے کہا
حضور مین نے اتنا بڑا کار نمایان کیا ہی امیدوار ہون کہ خلعت عطا فرمایا جائے انعام بھی بجا ہے عجائب نگار
نے اسیوقت حکم دیا ملازمون نے خلعت لاکر عمرو و شاپور کو دیا جب خلعت پہن چکے تو خواجہ نے کہا اب انعام
کے بھی امیدوار ہین عجائب نگار نے کہا خواجہ مجھی پر عیاری کی اور مجھی سے انعام چاہتے ہو عمرو نے جواب
دیا ہم اپنے لشکر مین جائینگے صاحبقران دریافت فرمائینگے آپ کی کیفیت بیان کرینگے کہ ایسے قدردان پر عیاری
کی دیتا انعام پایا اور اگر انعام مرحمت نہوا صاحبقران فرمائینگے کہ باین ریاست قدردانی نہین کرتے اہل ہنر
کو صلہ نہین دیسکتے عجائب نگار نے دو ہزار روپیہ خواجہ کو بطور انعام دیا اور کہا کہ خواجہ اب کبھی میرے
پاس آنے کا قصد نہ کرنا ورنہ بہت پچھتاؤگے مصیبت اُٹھاؤگے خواجہ نے کہا ہم لوگ اسی کام کیواسطے پیدا

ہوئے ہیں اور جب ایسا قدردان پایا ہے تو ضرور ہی جی چاہیگا کہ حضور کو اپنا کمال دکھائیں اور اب حضور کو
لازم ہے کہ آپ ہماری عیاری سے بچیں ہمیں کسی قسم کی تکلیف نہ دیں اور ہمارے کمالات ملاحظہ فرمائیں
عجائب نگار نے کہا میں آپکے کمالات کا مشتاق نہیں ہوں تشریف لے جائیے خواجہ وہاں سے مغموم چلے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت صاحبقران کی عرض کی جاتی ہے

کہ صاحبقران نے جو اُس آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا تھوڑی دور پر جاکے اُسے شکار کیا بقربانی ہو چکا پایا تو کباب
تیار کرکے نوش کیے وہاں سے واپس ہوئے جہاں سب ہمراہی منتظر تھے وہاں تشریف لائے آتے ہی دریافت فرمایا
کہ خورشید یزدان پرست کہاں ہیں سب نے عرض کی وہ آپ ہی کے ہمراہ گئے تھے جب سے ابتک یہاں نہیں
آئے صاحبقران نے لوگوں کو چہار جانب روانہ کیا کہ خورشید یزدان پرست کو تلاش کریں سب لوگ بہت دور
دور گئے مگر خورشید کا پتا نہ پایا مجبور ہوکے واپس آئے سب نے امیر سے عرض کی حضور بہت دور دور تک
تلاش کیا مگر پتا شاہزادے کا نہیں ملا صاحبقران بہت غمگین ہوئے خود بھی بہت دور تک تشریف لیگئے
جب خورشید کے ملنے کی امید منقطع ہوئی تو مغموم و ناچار اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے دوسرے روز داخل
لشکر ہوئے یہاں آکر سب سے خورشید کی روداد بیان کی سب کو کمال افسوس ہوا دعائے خیر حق میں
خورشید کے کرنے لگے صاحبقران اسی فکر میں بیٹھے ہیں کہ خواجہ عمرو ثانی اور شاپور نے آکر سلام کیا
امیر نے فرمایا خواجہ کہو کیا بند و بست کیا عمرو نے جواب دیا کہ یا صاحبقران ہم اُسکے ہمراہ ایک صحرا میں
گئے وہ برائے شکار گیا تھا وہاں جاکے ایسی عیاری کی کہ اُسکو بیہوش کیا چاہتے تھے کہ خنجر سے سر اسکا
جدا کریں کہ بخت سے کمبخت کے دو بیٹے پیدا ہوئے انھوں نے ہوشیار کردیا اپنی حکمت سے جان بچائی
اُس سے خلعت لیا مجبوراً واپس آئے امیر نے فرمایا اب کل کا ایک دن باقی ہے وہ کافر سیدھا ہم سب
کو مبتلائے بلا کر دیگا جسطرح ممکن ہو خواجہ برائے خدا اسکی کوئی تدبیر کرو خواجہ سے جب امیر نے بہت
کہا تو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں اب پریشان ہوں خانہ کعبہ جاؤنگا یہاں نہ رہونگا امیر نے
فرمایا خواجہ باتیں نہ بناؤ اپنے کام کو جاؤ خواجہ نے کہا میں آپ سے خلاف نہیں عرض کرتا ہوں میرا
قصد مصمم یہی ہے آج ضرور یہاں سے روانہ ہو جاؤنگا آپ جو چاہیں تدبیر کریں یہاں اور بھی عیاران طرار
موجود ہیں وہ کوئی تدبیر کرینگے امیر نے جبکہ خواجہ کو خانہ کعبہ جانے پر مستعد پایا اور زیادہ غمگین ہوئے
پہلے تو بہت سمجھایا جب دیکھا خواجہ اب سماعت نہ کرینگے مجبور ہوکے خاموش ہو رہے خواجہ سب سے
رخصت ہونے لگے جو خواجہ کے پاس آتا ہے سمجھاتا ہے خواجہ انکار کرتے ہیں جب سب سے مل چکے تو
صاحبقران کو سلام آخری کرکے روانہ ہوئے صاحبقران کو خواجہ کے جانیکا ایسا ملال ہوا کہ
اشک آنکھوں میں بھر لائے مگر ضبط کیا خواجہ ایک طرف کو روانہ ہوئے شب بھر اسی طور سے چلے
گئے جب مسافر روشن اندام فلک یعنی آفتاب عالمتاب مسافت شرق کو طے کرکے رہرو منزل فلک
ہوا تو خواجہ نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت بلند سامنے معلوم ہوتا ہے خواجہ نے گلیم اوڑھی اُس پھاٹک کے
اندر آئے باغ پر بہار دیکھا کچھ میوے باغ کے توڑے گرسنہ تھے اُن پھلوں کو کھایا نہر باغ سے پانی پیا
آگے بڑھے قریب بارہ دری پہونچے بارہ دری کو نہایت پرتکلف پایا اندر آئے عجب سامان دیکھا کہ

جو کی تو دیکھا کہ خورشید یزدان پرست ایک نازنین مہجبین کو بغل مین لیے ہوے بیٹھے ہین خواجہ بہت خوش
ہوے سوچے کسطرح سے اپنے تئین خورشید یزدان پرست پر ظاہر کرون یہ فکر کر ہی رہے تھے کہ ایک خواص ملکہ
کی اُٹھکر کسی کام سے باہر آئی خواجہ نے اُسکو بیہوش کیا آپ اُسکی صورت بنکر ہنستے ہوے بارہ دری کے
اندر آئے خورشید یزدان پرست کے قریب آکے بیٹھے کان مین کہا کہ تم تو یہان عیش و عشرت مین مصروف
ہو وہان صاحبقران کی تمھارے خیال مین عجب حالت ہو علاوہ اسکے کل لشکر کفار سے مقابلہ ہو تمھارا
جانا بھی ضرور ہو خورشید نے پہچانا چپکے سے کہا خواجہ تم یہان کیونکر آئے خواجہ نے جواب دیا کہ یہ مین بعد
مین بیان کرونگا تم اپنے جانے کا سامان کرو خورشید نے کہا خواجہ مین مجبور ہون یہ جانے ہی نہین دیتی
مجھے خود صاحبقران کا خیال ہو خواجہ نے کہا یہ کون ہو خورشید نے کل کیفیت ملکہ جمیل کی بیان کی
خواجہ کو اور زیادہ خوشی ہوئی کہا تم اس سے کہو کہ افسوس ہو ہمارے مذہب مین پابندی نکاح ایسی ہو
کہ جو مانع ہو حسرت دل کی نکالنے کو یہ تجھسے کہیگی کہ نکاح کیونکر ہوتا ہو تم کہنا کہ ہمارے لشکر مین خواجہ
سب کا نکاح پڑھتے ہین اگر وہ آئین تو نکاح ہو جاے اگر ملکہ تم دعا کرو تو خواجہ ابھی آجائین جب یہ
دعا کریگی مین اپنے تئین ظاہر کرونگا خورشید نے منظور کیا اور ملکہ سے لفظ بلفظ بیان کیا ملکہ نے کہا
مین ابھی دعا کرتی ہون یہ کہکر ہاتھ اُٹھا کے دعا کی کہ یارب اکبر خواجہ عمرو کو جلد پہونچا ہنوز اسکی دعا
ختم بھی نہوئی تھی کہ خواجہ نے اپنے تئین ظاہر کیا سب خواصون نے جو صورت خواجہ کی دیکھا متحیر
ہوگئین آپس مین کہنے لگین کہ یہ تو ہمارے ساتھ کی خواص تھی خواجہ نے کہا صاحب مجھکو اسوقت
کیون تکلیف دی خورشید نے کہا خواجہ مین چاہتا ہون کہ نکاح میرا ملکہ کے ساتھ ہو جاے خواجہ نے
کہا بھلا نکاح کیونکر ہو سکتا ہو صاحبقران اس رنج مین مبتلا ہین لشکر کفار سے مقابلہ ہو جبتک یہ
لڑائی فتح نہوگی نکاح کیونکر ہو سکتا ہو ملکہ جمیل نے کہا خواجہ لڑائی کا فتح ہونا تو بہت مشکل ہو خواجہ
نے جواب دیا کہ نکاح کا ہونا بھی آسان نہین ہو جبتک عجائب نگار قتل نہوگا اور یہ لڑائی فتح نہوگی نکاح نہ
ہوگا ملکہ جمیل نے کہا خواجہ قتل عجائب نگار جادو ایک طور سے ممکن ہو کہ کوئی میرے باپ کے پاس جاے اور اسکے جوتے
مہرہ اور گلے سے تختی لاسکے تاثیر اسکی یہ ہو کہ جب کوئی مہرہ کو تختی سے مس کرکے آفتاب کیطرف عکس ڈالیگا تو کل آفات نفس نیا
ہو جاینگے اور خالی مہرہ کا عکس جسپر ڈالدیگا وہ جل جائیگا آفتاب جو سر عجائب نگار پر سایہ فگن رہتا ہو اگر اس مہرہ کا
عکس اسپر پڑجاے تو آفتاب غربال ہو جاے وہ سامان موت عجائب نگار ہو اسکو خود ہی
عجائب نگار نے بنایا ہو جسکے پاس وہ مہرہ ہو وہ عجائب نگار کو قتل کرسکتا ہو خواجہ نے کہا
ملکہ پھر وہ مہرہ کیونکر دستیاب ہو اور وہ تختی کیونکر ہاتھ آئے جمیل نے کہا خواجہ مجھ مین اتنی قدرت
نہین ہو کہ مین اُس مہرہ کو لا سکون خواجہ نے کہا تم مجھے اپنے ہمراہ لیچلو مین ایک خواص کی صورت بنکر
چلونگا جسطرح سے ہو پڑیگا مہرہ اور تختی لے لونگا جمیل نے کہا یہ امر ممکن ہو آج ہی شب کو میرے ساتھ
چلو خواجہ نے رنگ روغن عیاری کا نکالا ایک خواص کی شکل بنے ملکہ نے بہت تعریف کی کہ خواجہ
واقعی تم صاحب کمال ہو ایسی صورت بدلی کہ شناخت نہین ہو سکتی خواجہ نے کہا ملکہ یہ کیا بات ہو
عیاری تمنے ابھی نہین دیکھی ہو جمیل نے بھی آئینہ طلب کیا بعد فراغت آرائش پوشاک تبدیل کی دن
بھی تمام ہوا ملکہ نے تخت پر جلوہ فرمایا خواجہ کو بصورت کنیز اپنے عقب مین بٹھایا تخت کو اُڑائی ہوئی اُڑی

دیکر یون اپنے باپ کے پاس پہونچی اُسوقت یاقوت تاجدار کسی ضرورت سے محل ہی مین تھا ملکہ نے جاکر سلام
کیا یاقوت سننے لگے سے لگایا کہا ای نور نظر مزاج کیسا ہی چہرہ آج کیون اُترا ہوا ہی ملکہ نے کہا مین نے خبر پائی
ہی کہ حضور سے اور لشکر اسلام سے جنگ آغاز ہوئی اسی فکر مین میری عجب حالت ہی یاقوت نے کہا تم کسی
بات کا فکر نہ کرو اتنی طاقت کسی مین نہین ہی جو مجھسے مقابل ہو حالانکہ خداوند عجائب نگار جادو دو پہر کو وہ فلک شکوہ
سے باہر تشریف لائے ہین مسلمانون سے مقابلہ کر رہے ہین انکو بھی یہ شغل لیسے آیا ہی چاہین تو دم بھر مین سب کو
گرفتار کر لین مگر انھین بھی اچھا معلوم ہوتا ہوگا ساتھ ساتھ ستر ستر سو دار روز لشکر اسلام کے گرفتار کر لیتے
ہین جمیل نے کہا اب خاتمہ لشکر اسلام کا کب تک ہو جائیگا یاقوت تاجدار نے جواب دیا کہ خداوند نے چار یوم
کی مہلت صاحبقران کو دی تھی اگر وہ راہ راست پر آگئے ہونگے تو انکی گرفتاری سے درگذر کرینگے اور اگر
وہ لوگ پھر بہی مقابلہ آئینگے تو اسی روز سب گرفتار ہو جائینگے ملکہ نے جواب دیا کہ اب مجھے تسکین ہوئی یاقوت
نے پوچھا کہ یہ تمھارے ساتھ کون ہی ملکہ نے کہا یہ میری خواص خاص ہی اپنا مثل نہین رکھتی یاقوت تاجدار
نے پوچھا کس فن مین اپنا مثل نہین رکھتی ملکہ نے کہا علم موسیقی مین یکتا ہی بے مثیل و بے ہمتا ہی علاوہ اسکے اور
بہت سے فنون لائق مصاحبت اسکو معلوم ہین یاقوت نے کہا ہمنے آجتک اُسکو نہین دیکھا تھا خواص نقلی نے
کہا حضور اگر ارشاد ہو تو کنیز کچھ حضور کو محظوظ کرے یاقوت تاجدار نے کہا مین مشتاق ہون خواص نقلی نے
کہا حضور سازندونکو حکم ہو جائے کہ میری سنگت کرین یاقوت نے اُسیوقت سازندونکو طلب کیا سامان محفل
عیش و طرب مہیا کیا سازندے فوراً حاضر ہوے کنیز محل کے جیتی سازندون نے ساز ملائے کنیز نے گنگنا کے ایک
غزل شروع کی اس خوش الحانی سے غزل گائی کہ یاقوت تاجدار جھومنے لگا کنیز نے کہا حضور یون میرا گانا
بے رنگ ہوتا ہی اگر ساقی گری بجا لاؤن تو صحبت ہو تب لطف زیادہ حاصل ہو یاقوت نے میخانے کی کنجی خواص نقلی کو
دی خواص اُٹھی میخانے مین گئی شراب کو درست کیا گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی بے تکلف سے محفل
مین لا کے رکھین یاقوت تاجدار سلیقہ مندی اس خواص کی دیکھکر نہایت خوش ہوا اپنی بیٹی سے کہا کہ واقعی
خواص بڑی سلیقہ شعار ہی لائق صحبت رئیسان ہی جمیل نے عرض کی حضور ابھی کیا ہی اسکی ساقیگری ملاحظہ
فرمائیےگا تو اور زیادہ محظوظ ہوجیےگا یاقوت تاجدار نے کہا ای خواص صاحبہ اب شراب پلائیے دیر نہ لگائیے
خواص نقلی نے جام شراب سے بھر کے پہلے یاقوت تاجدار کے پیش کیا ایک شعر مناسب وقت بخوش الحانی
ادا کیے یاقوت تاجدار جام بے اندیشہ انجام پی گیا پھر تو تمام محفل مین ایک دورہ شراب کا ہوا بیہوشی شراب
مین زیادہ ملی تھی جسنے پی اُسکی آنکھون مین سرسون پھول ایک نے بیٹھے بیٹھے کہا کہ عجائب نگار جادو تشریف
لائے ہین یاقوت تاجدار نے کہا اگر وہ اسوقت یہان آئینگے جوتے کھائینگے ایک نے کہا آپ بادشاہ وقت ہوکے
خداوند کو بُرا کہتے ہین یاقوت نے کہا ایسے خداوند بہت میرے یہان خدمتگاری کیا کرتے ہین پھر تو اس بحث
نے ایسا طول کھینچا کہ نوبت بفساد پہونچی یاقوت تاجدار تلوار کھینچکر اُٹھا بیہوشی سے لڑکھڑا کے دھم
سے گرا خواص نقلی نے نعرہ کیا کہ ہم برق فرنگی عیار صاحبقران زمان ہین خنجر کھینچا تھا زمین پر گرا خواجہ سے چاہا
یاقوت تاجدار کا سر کاٹ لین جمیل نے کہا خواجہ انھین میری خاطر سے زندہ گرفتار کرو شاید تمھارے مذہب
کو یہ قبول کرین تو کیون انکی جان جائے خواجہ نے سوزن یاقوت تاجدار کی زبان مین دیکر نذر زمین کیا اور
جتنے لوگ دربار کے تھے سب کے کپڑے اُتار لیے زبانون مین سوزن دیکر ایک کوٹھری مین سب کو بند کر دیا رنگ

روغن عیاری کا لگایا اپنی صورت یاقوت تاجدار کی بنائی جمیل سے کہا کہ ملکہ تم خورشید یزدان پرست کو اس
معرکہ کی خبر پہونچا دو جمیل نے کہا خواجہ مہرہ اور تختی تمنے اپنے قبضے میں کرلیا خواجہ نے مہرہ اور تختی دکھائی جمیل
نے کہا میں شاہزادے کو لیکر یہین آئی ہون آپ میرے منتظر رہیے گا جبتک میں نہ آؤن تب تک کہیں جانے کا
قصد نہ فرمایئے گا خواجہ نے کہا تم جاؤ لیکن بہت جلد آنا کیونکہ صبح کو عجائب نگار جادو بر سے مقابلہ آئیگا
جمیل اُسیوقت خواجہ سے رخصت ہوئی خواجہ برآمد ہوئے بشکل یاقوت تاجدار بنے ہیں جسطرف جاتے ہیں
لوگ باادب پیش آتے ہیں وہ شب تو خواجہ نے بعیش و آرام بسر کی صبح ہوتے جمیل بھی مع خورشید یزدان پرست
خواجہ کے پاس آئی خواجہ نے جمیل کو تو محل میں چھوڑا خورشید سے بھی کہا کہ تم بھی یہین رہو جب یہ معرکہ
فتح ہو جائیگا تم اُسوقت صاحبقران سے ملنا ابھی موقع نہیں ہے ملکہ کی بدنامی کا خوف ہے خورشید نے قبول
کیا رات تو بہت تھوڑی باقی تھی انھیں باتون مین صبح ہوگئی خواجہ بشکل یاقوت محل سے باہر آئے خادم خدمتگار
چوبدار دولت شاہی پر حاضر تھے یاقوت تاجدار نقلی کو دیکھکر برسے تسلیم خم ہوئے مہرہ اور لوح خواجہ کے
پاس ہے ملازمون نے دیبی چار اژدرو کا تخت حاضر کیا یاقوت نقلی تخت پر بیٹھکے طرف میدان جنگ کے
روانہ ہوا راہ میں بختگان اور زمرد شاہ سے ملاقات ہوئی زمرد نے کہا شب کو آپ کہاں تشریف رکھتے تھے
بارگاہ میں بہت انتظار کیا یاقوت نقلی نے جواب دیا کہ شب کو محل میں ایک کار ضروری تھا اسوجہ سے نہیں آسکا
زمرد نے کہا خداوند عجائب نگار آپ کو بہت یاد فرمائیے یاقوت نے کہا اب اسوقت اُنکی قدمبوسی حاصل
ہو جائیگی مجھے اُنسے کچھ ضروری امور عرض کرنا ہیں یہ باتیں کرتے ہوئے میدان جنگ میں آکر کھڑے ہوئے عجائب
بھی اپنا تخت اُڑاتا ہوا معلق ٹھہرا زمرد نے سلام کیا یاقوت نقلی نے بھی کراہتاً سلام کرکے کہا خوب خفا رکھیا
عجائب نگار جادو نے کہا اے یاقوت میں بچ گیا نہیں خود شکار ہو جاتا یہ کہکر کل کیفیت عیاری خواجہ کی بیان
کی یاقوت نے کہا واقعی خواجہ کی استادی میں تو کوئی شک نہیں ہے عجائب نگار نے کہا میں صاحبقران سے
آج پھر کہتا ہوں کہ اب بھی اپنے ارادے سے باز رہیں یاقوت نقلی نے دیکھا کہ لشکر صاحبقران زمان صفیں
جمائے ہوئے مرنے پر آمادہ کھڑا ہے صاحبقران بھی مع عمرو و عملہ صف سے بڑھے کھڑے ہیں یاقوت تاجدار
نقلی نے جو امیر کو متفکر پایا اپنا تخت آگے بڑھایا پکارکے آواز دی اے عجائب نگار جادو میں تم سے ایک بات
کہتا ہوں مگر پیشتر وعدہ کرلو کہ ضرور منظور کرینگے عجائب نگار نے کہا میں نے آجتک کوئی بات تمھاری
ردکی ہے یاقوت نقلی نے کہا کہ تم صاحبقران سے جنگ موقوف کرو اور زمرد شاہ کو اُنکے حوالے کردو ایسا
شجاع پردہ دنیا پر پیدا نہیں ہوا ہے اور واقعی تم اُنسے لڑکے فتح نہ پاؤگے کتے کی موت مارے جاؤگے بختگان
نے جو یہ تقریر سنی خوف طاری ہوا ہاتھ پاؤن میں رعشہ پڑگیا زمرد شاہ سے کہا او غضب ہوا یاقوت تاجدار
بھی راہی ملک عدم ہوئے زمرد نے کہا یہ خلاف بات ہے یاقوت کو کون مار سکتا ہے اور اگر یاقوت مارے
گئے تو یہ کون ہے جو عجائب نگار سے کلام کر رہا ہے بختگان نے کہا یہ خواجہ صاحب ہیں بشکل یاقوت یہاں
تشریف لائے ہیں زمرد نے کہا میں اس بات کو نہیں مانوں گا بختگان نے کہا آپ کو تھوڑی دیر میں یہ حال
کھل جائیگا زمرد نے کہا دیکھئے ہیں اگر ایسا ہوا تو بڑی آفت برپا ہوگی بختگان نے کہا مجھے اب یہ خوف ہے کہ
یہانسے کسطرح نکلنے پائینگے زمرد نے کہا ابھی سے یہ خیال کرنا کیا ضرور ہے دیکھو طریقہ جنگ کیسا ہے آج کیا ہوتا
ہے اگر کچھ خرابی دیکھینگے مثل اور مقاموں کے یہانسے بھی نکل چلینگے بختگان نے کہا یہانسے نکلنا بھی مشکل ہوگا

کیونکہ اور جگہ تو لشکر ہوتا تھا فوجیں ہوتی تھیں یہاں تو وہ بھی نہیں ہیں جو سرداران اسلام کو روکینگی
اور اُنکے ذریعہ سے چھپکر نکل جائینگے زمرد نے کہا پھر جو کچھ تقدیر میں ہوگا وہ پیش آئیگا یہاں تو یہ باتیں
ہو رہی تھیں مگر عجائب نگار جادو نے جو یاقوت نقلی کی یہ گفتگو سنی کہا ای یاقوت آج تمکو کیا ہو گیا ہی کیا طبع
اُلٹ گیا ہی جو ایسی باتیں کرتے ہو یاقوت نقلی نے جواب دیا کہ ای عجائب نگار میں سب سچ کہتا ہوں اگر میرے
کہنے پر عمل کروگے بہت اچھے رہوگے اگر اسکے خلاف کروگے پچھتاؤگے عجائب نگار نے کہا کہ دنیا میں کوئی
ایسا نہیں ہی جو مجھ سے مقابلہ کر سکے میں سامری و جمشید کو بھی خیال میں نہیں لاتا ہوں خواجہ نے کہا
میں خود اُنکو لغو جانتا ہوں اور تمھیں کو کب سچا خداوند تصور کرتا ہوں عجائب نگار اور یاقوت تاجدار کی
جو یہ گفتگو صاحبقران نے سنی تعجب کیا اور اہل لشکر سے فرمایا کہ آج کیا امر ہی جو آپس میں ایسی گفتگو ہو رہی ہی
سب نے جواب دیا کہ نہیں معلوم کیا امر ہی یہ گفتگو صاحبقران سب سے کر رہے تھے کہ یاقوت نقلی نے پکار کر
آواز دی کہ یا صاحبقران اگر میں اس لڑائی کو سر کر دوں تو اُسکے عوض میں مجھے کیا عطا فرمائیگا صاحبقران
نے پہچانکر کہا جو طلب کرو یاقوت نقلی نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا عجائب نگار جادو نے کہا یاقوت
آج تمکو کیا ہو گیا ہی یاقوت نقلی نے کہا ای عجائب زبان سنبھال کے بات کرنا نہیں تو ساری شان و شوکت
خاک میں ملا دونگا ابھی تجھکو جلا دونگا عجائب نگار نے جو یہ بات سنی غصہ آیا آفتاب کیطرف دیکھکر اشارہ
کیا آفتاب طرف یاقوت کے چلا یاقوت نقلی نے مہرہ نکالا آفتاب کیطرف عکس ڈالا آفتاب میں گھن لگنے لگا
عجائب نگار نے سحر کو زور دیا یاقوت نقلی نے مہرے کو اچھی طرح سامنے کیا شعاعیں جو مہرے کی پڑیں آفتاب
مثل غربال کے ہو گیا سیکڑوں سوراخ پڑ گئے عجائب نگار چونکہ ساحر زبردست تھا بخوف جان سحر کرکے
غرق زمین ہو گیا آفتاب سیاہ ہو کر زمین پر گر پڑا سب نے دیکھا کہ ایک لوہے کا توا ہی خواجہ نے نعرہ کیا
تھا کہ بختگان نے زمرد ثانی سے کہا ایسے میں خیر ہی جلد نکل چلیے زمرد اپنے تخت کو بڑھا کر نکل گیا بہت سے
آدمی بھی اسکے ہمراہ ہو لیے اُسوقت ہلڑ میں کسی نے خیال نہ کیا خواجہ خدمت امیر میں حاضر ہوئے امیر نے
بہت تعریف کی سب لشکر نے بھی خواجہ کی عیاری دیکھکر بہت بہت تعریفیں کیں عیاران لشکر اسلام نے
بھی کہا کہ اسوقت خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کی عیاری کی کیفیت ظاہر ہو گئی واقعی عیاری اسکا نام ہی
قران ثانی بھی اُنکے قدم چومے برق نے بھی آکے کہا کہ مرشدزادے یہ آپ ہی کا کام تھا کیا طاقت
کسی میں ہی جو ایسے مقام نازک پر عیاری کرے خواجہ کو بہت کچھ مال و زر اُسوقت وصول ہوا امیر نے
فرمایا خواجہ تمنے زمرد ثانی بے ایمان کو کہاں چھوڑا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران زمرد ثانی مع
بختگان کے ابھی یہیں موجود تھا کہیں فرار ہو گیا امیر نے فرمایا خیر جانے دو پہلے اس مرحلے کو تو سر کرلو
معلوم ہوتا ہی عجائب نگار جادو اُسکو اپنے ہمراہ لیگیا ہی جبتک عجائب نگار قتل نہ ہوگا زمرد کا
خلاصی پانا معلوم ہوگا خواجہ نے کہا پیشتر اپنے لشکر کے سرداروں کو تو رہا کریں اور خورشید یزداں پرست
کو بھی لاویں امیر نے فرمایا خواجہ خورشید تمھیں کہاں ملے خواجہ نے عرض کی کہ مجھسے راہ میں ملاقات ہوئی
ایک باغ میں مصروف عیش تھے ایک نازنین کو پہلو میں لیے بیٹھے تھے جب میں نے جاکر کیفیت دریافت کی
تو معلوم ہوا کہ وہ نازنین بیٹی ہی یاقوت تاجدار کی میں نے اُسکی مدد سے یہ مہرہ اور تختی حاصل کی یاقوت
تاجدار کو زندہ گرفتار کیا امیر نے فرمایا خواجہ یاقوت تاجدار کہاں ہی خواجہ نے کہا میرے پاس زنبیل میں ہی

موجود ہوا امیر نے فرمایا خواجہ بہتر ہے تم خورشید کو لاؤ خواجہ اسیوقت روانہ ہوے تختگاہ یاقوت تاجدار
مین آئے خورشید یزدان پرست اور ملک جمیل ہلال بابرہ کو جا کر خبر فتح دی جمیل سے کہا اب مقام قید
سرداران اسلام بتاؤ جمیل نے کہا خواجہ جبتک اُس درخت کو نہ تباہ کروگے تب تک اسیران اسلام
رہا نہ ہونگے خواجہ نے کہا تم لوگ لشکر مین چلو مین اُس درخت کے تباہ کرنے کو جاتا ہون خورشید نے کہا
خواجہ صاحبقران کو بھی ہمراہ لے لو مقابلہ سحر و ساحری ہے نہین معلوم وہان کیا واقعہ ہو خواجہ نے
اس بات کو قبول کیا اور خورشید اور جمیل کو ہمراہ لیکر لشکر مین آئے صاحبقران کو خورشید کے ملنے کی
نہایت خوشی ہوئی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب اُس درخت کو برباد کرنا باقی ہے آپ تشریف
لے چلیے تو اُسکو بھی مین برباد کرون اُسکے بعد پھر عجائب نگار جادو کی تدبیر قتل ہو صاحبقران چند
سردارون کو ہمراہ لیکر خواجہ کے ساتھ درخت کے پاس تشریف لائے خواجہ نے درخت پر مہرے کا عکس
ڈالا ایک آواز مہیب آئی کہ مین جنگ قاف سے بھاگ کر بخوف صاحبقران یہان پوشیدہ ہوا تھا مگر
مجھے یہان بھی آرام نہ لینے دیا یہ صدا آتے ہی وہ درخت زمین پر گرا اور ایک دھوان اُسکی جڑ سے نکلکر
طرف آسمان کے چلا گیا اب جو خواجہ نے نگاہ کی تو دیکھا ایک دہنہ نقب دکھائی دیتا ہے خواجہ نے کہا
اب کوئی صاحب اس نقب مین تشریف لیجائین تو عجائب نگار جادو کو قتل کرین امیر نے خواجہ زادون سے
جو دریافت کیا تو بنام خواجہ کے فتاحی قرار پائی خواجہ سے سب نے کہا کہ اب آپ ہی تشریف لیجائیے
خواجہ نے جواب دیا کہ مین تو ہرگز نہ جاؤنگا مین طلسم کا فتح کرنا کیا جانون یا صاحبقران آپ خود کیون
نہین تشریف لیجاتے ہین جو مجھے مجمع ساحران مین بھیجتے ہین امیر نے فرمایا کہ خواجہ فتاحی اس طلسم کی
تمھارے نام ہے مین جا کر کیا کرونگا جب خواجہ ہر طرح سے مجبور کیے گئے تو ناچار اُس نقب مین داخل
ہوے خواجہ کے جانے کے بعد امیر کو خیال آیا کہ خواجہ تنہا گئے ہین ایسا نہو کہین جنگ عظیم پڑ جائے
گو خواجہ کا کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہے لیکن مین بھی ضرور جاؤنگا سب نے روکا مگر امیر نہ رکے اسم اعظم
پڑھکر اُس نقب مین پھاند پڑے مگر خواجہ عمرو ثانی جو داخل نقب ہوے تھوڑی دور جا کے خواجہ نے
ایک میدان وسیع دیکھا خیال کیا کہ اب کس طرف مجھے جانا چاہیے یہ خیال کرتے ہوے ایک جانب چلا
دیکھا ایک ساحر سامنے سے آتا ہے خواجہ نے اُسکو بلا کر کیفیت مقام عجائب نگار کی دریافت کی اُس
ساحر نے پتا بتلا دیا خواجہ اُسی جانب روانہ ہوے تھوڑا راستہ طے کیا تھا خواجہ نے دیکھا کہ دھوان
معلوم ہوتا ہے مہرے کا عکس اُس دھوئین پر ڈالا ایک برق چمک کر گری کہ وہ دھوان برطرف ہوا ایک
قلعہ سنگین دکھائی دیا خواجہ نام خدا لیکر اُس قلعہ کیطرف متوجہ ہوے دیکھا زیر قلعہ ایک خندق
عمیق کھدی ہے اُسمین آگ روشن ہے خواجہ نے وہین سے مہرے کا عکس ڈالا وہ آگ برطرف ہوئی قلعہ
چکر مین آیا دو تین گردشون کے بعد وہ سب عمارت منہدم ہو گئی راستہ صاف ہو گیا سامنے ایک دیر
نظر آیا دیکھا کہ وہان چند ساحر گھنٹے و ناقوس لیے ہوے کھڑے ہین خواجہ کو آتے ہوے دیکھا
سب نے سحر کرنا شروع کیا خواجہ نے مہرے کا عکس ڈالا ساحرون پر برقین گرین کہ گرتے ہی جلکر خاک
ہوے خواجہ قریب دیر پہونچ جاتے تھے کہ دیر پر چڑھ جاؤن کہ ایک در پیچے سے آواز آئی خبردار
یہان آنے کا قصد نکرنا خواجہ نے گردن اٹھا کے جو دیکھا تو عجائب نگار جادو کو پایا کہ دیر مین بیٹھا ہوا ہے

خواجہ نے اسپر بھی مہرے کا عکس ڈالا عجائب نگار نے ہاتھ ہلا دیا ایک برق چمکی آواز تو بہت بڑی ہوئی مگر کچھ اثر اُسکا بسبب مہرے کے ظاہر نہ ہوا خواجہ نے پھر عکس مہرے کا ڈالا عجائب نگار سست ہوا جب عرصہ تک اسپر عکس مہرے کا پڑتا رہا تو بے حس و حرکت ہوکر زمین پر گر پڑا خواجہ دیرے اوپر چڑھ آئے کمر سے خنجر نکالکر سر عجائب نگار جادو کا تن سے جدا کیا اُسکے مرتے ہی ایک زلزلہ آگیا تمام زمین ہلنے لگی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونی شروع ہوئی بجلیاں گرین عرصے کے بعد آواز آئی کہ کشتی [illegible] عجائب نگار جادو بود خواجہ اس دیرے باہر نکلے وہ تاریکی دفع ہوئی خواجہ نے باہر آکے دیکھا تو بہت سے ساحر مرے پڑے ہین حیران ہوے کہ انکو کسنے قتل کیا سب کے کپڑے تو خواجہ نے اپنے قبضے مین کیے اور دیر مین جو کچھ مال و زر تھا وہ سب خواجہ نے نذر زنبیل کیا آگے بڑھے تھے کہ دیکھا سامنے سے صاحبقران بصد شوکت و شان تشریف لاتے ہین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ یہان کیونکر تشریف لائے امیر نے فرمایا کہ خواجہ تمھاری تنہائی کا خیال جو آیا مین بھی نقب مین کود پڑا اسکو عجائب نگار جادو کہان ہے خواجہ نے سر اُسکا دکھایا امیر بہت خوش ہوے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ دیکھا وہ سردار جو شعلہ منکر غائب ہوگئے تھے چلے آتے ہین سب نے امیر کو سلام کیا امیر نے ایک ایک کو گلے سے لگایا وہانسے آگے بڑھے تھوڑی دور چلکے اپنے تمام لشکر کو پایا امیر نے فرمایا کہ خواجہ ہم تو نقب کی راہ سے آئے تھے یہان لشکر کیونکر ملا خواجہ نے عرض کی وہ سب سحر عجائب نگار کا تھا اُسکے مرنے سے باطل ہوگیا امیر نے شکر خدا کیا بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوے محفل عیش و عشرت منعقد ہوئی جام شراب گردش مین آیا دو روز تک جلسہ رہا تیسرے روز صاحبقران نے فرمایا کہ تلاش مین زمرد ثانی کے جانا ضرور ہے سب سرداران لشکر سامان سفر درست کرین کل یہانسے کوچ کرونگا سرداروں نے جو یہ خبر سنی [illegible] سفر درست کرنے مین مشغول ہوے دوسرے روز امیر نے سب کو تیار پاکر شہر یاقوت نگار سے مع لشکر [illegible]

برائے تلاش زمرد کوچ کیا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا

## دو کلمہ داستان جلالت عنوان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نجات پانا آفت ناگہانی سے یعنی برآمد ہونا دریائے قہار سے بعد ساحرہ اور قتل کرنا اُس ساحرہ کو اور پہونچنا ملک سبز پوش کین باقی حالات متعلقہ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

کرین کس واسطے بدنام عشق شعلہ رویان کو
جلایا آپ ہی نے مضطرب کرکے آہ سوزان کو
نگہ تیری وہ فتنہ جس سے روز اول [illegible]
ہمیشہ کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجان کو
تری آنکھون ہی سے کیا چشم نرگس کو حیرت ہے
عجب سامان عشرت آج ہو مہیا ہے ہمدم ساقی
نہین قلقل دما دم بیا ہے شیشہ [illegible] ہمدم ساقی

تپ دوری کو کیونکر آرام ہو درد فراق ہجر کا
جگر کو سینے کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو
ہوا ہے نور رخ کے روبرو حیرت عالم مین
دہن سے تیرے عاجز ہو کے گل غنچہ کا بنتا ہے
ترے نام [illegible] شعلہ [illegible]
[illegible] سرشک [illegible] ساقی
[illegible] کو [illegible] پرستان کو

لگا دین کس لیے بستان [illegible] سوز نہان کو
[illegible] بزم حسینان تو ہے زیب عالم مین
[illegible] دندان لب نے کر دیا حقیر عالم مین
نمایان [illegible] تیرے ہوگی ہی نزاکت ہو
سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو
[illegible] ہیں سب ہو [illegible] ساقی
[illegible] تمنا کے [illegible]

ہمیں نہیں تحمل در شبنم کی طرح رویا کرے کوئی
ہوا کو ابر کو سبزے کو گل کو صحن بوستان کو
کسی کا کچھ قصور اس میں نہیں پایا لیے اپنا
نہیں بھاتے چمن تک آپ کو بھی سمجھتے ہیں
ہمیشہ کنج تنہائی میں ہم مونس سمجھتے ہیں
کہ بجز تحت جانی سے یہی ہے سخت ہی مشکل
گنہگاری کو خنجری کو بانک کو خنجر کو پیکان کو
اگر رو بے کوئی مجھے تو میں کہدوں نہ دینے

جو تو ہو تو بہار باغ بھی نوشا کرے کوئی
نگاہوں میں جو کچھ راز محبت کہہ دیا اپنا
دو چار آنکھ ہم نے آپ دشمن کر لیا اپنا
جگہ کے موزوں ہے اپنے دیدۂ نرگس کہتے ہیں
الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرمان کو
گئی ہیں ہم سے پہلو نشین اور ایک سے اول
فزوں عزت ہو کسی آدمی کو عزت و شان سے
بنایا کب ہے بہتر ز خضر خالق نے ضنا سے

شب ہجر تو پی وساقی بھلا پھر کیا کرے کوئی
تو پھر آنکھوں میں کیا پیر سے خون دل بہا دینا
نظر کو ناز کو انداز کو ابرو کو مژگان کو
یہی ہیں یار جلوہ رونق مجلس سمجھتے ہیں
نہ گھر ہوں خاک پر کیونکر بہ تکلف ہار بیٹھیں
جگہ کس کس کو دوں اتنی جگہ ... دل میں تجلی
شرف اس خاک کے پتلے کا جب نا بجز انسان کو
ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو

جوہر شناوران بحر شجاعت و آشنایان دریائے جرأت و غرقہ مضامین جنگ و جدال میں یوں غواصی فرماتے ہیں کہ آشنایان قلزم ہیجا و جنگار ندو داستان و غا ناظرین ذوی الاحترام کو یاد ہوگا خاکسار نے قبل میں تحریر کیا تھا کہ جب صاحبقران زمان عزت شیر سر کو قتل کر چکے تو زمرد شاہ باختر بھاگ کر افلاک جادو کے پاس پہونچا صاحبقران زمان نے قصد سفر کیا راہ میں ایک دریائے ذخار ملا امیر کشتیاں طلب کرکے طرف افلاک کے روانہ ہوئے راہ میں چار کشتیاں تباہ ہو گئیں جنمیں شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اور ملک ایرج اور شاہزادہ اسکندر قبح تھا اور رستم بن ایرج سوار تھے چنانچہ کیفیت بدیع نوجوان کی تحریر کیجاتی ہے کہ انکی کشتی جو تباہ ہوئی تو جملہ بحری غرق دریائے فنا ہوئے مگر بدیع الملک نوجوان بقدرت خالق یزدان ایک تختے پر بہتے ہوئے بسبب تکلیف شاہی سے بیہوش ہو گئے تھے ایک شب و روز ہوش نہ آیا دوسرے دن غش سے آنکھ کھولی اپنے تئیں ... لطف میں پایا مگر تختہ تین دن تک برابر بہتا ہوا چلا گیا تھا تیسرے روز بدیع الملک نوجوان بھوک کی شدت سے ... بدرجہ بیتاب ہوئے کہ قلب و جگر آتش گرسنگی سے کباب ہونے لگے ضبط کا یارا نہ رہا دست ... بکیا بلند کرکے عرض کی ای چارہ ساز غریبان و بیکسان وقت ... اب ضبط دشوار ہے زندگی سے دل بیزار ہے تو کوئی ذریعہ الفت پیدا کر یا ملک موت کو حکم دے کہ وہ میری قبض روح کرے بلکہ شاہزادے نے یہ دعا کی قبول درگاہ حق سبحانہ تعالے ہوئی قضائے کار ایک ساحرہ کسی کام سے تخت اُڑائے ہوئی جاتی تھی قریب دریا تخت جو پہونچا ساحرہ نے نیچی نگاہ کی عجب کیفیت نظر آئی دیکھا ایک آفتاب برج حسن و جمال ایک تختے پر بہتا ہوا چلا جاتا ہے ساحرہ کی جو نگاہ جمال عدیم المثال بدیع الملک پر پڑی عاشق جانباز ہوگئی تخت کو زمین پر اُتارا اچھی طرح دیکھا پھر سحر کرکے بلند ہوئی بدیع الملک کی آنکھوں میں پنجہ دبا اپنے تخت پر لاکے بٹھایا بدیع الملک سے کیفیت دریافت کی شاہزادے نے جواب دیا کہ شدت گرسنگی سے مجھ میں یارائے گفتگو نہیں ہے علاوہ اسکے چار روز کا زمانہ ہوا کہ اس آفت میں مبتلا ہوں جب حواس درست ہو جائینگے تو اپنا حال بیان کرونگا بجز عیان کرونگا ساحرہ تخت کو اپنے باغ میں واپس لائی کچھ میوہ بدیع الملک کے پیش کش کیا شاہزادہ نے اسکو نوش کیا از بسکہ چار دن سے گرسنہ تھے غذا جو ملی ضعف کی شدت ہوئی شاہزادہ مسہری پر جاکے لیٹا ساحرہ نے اپنی کنیزوں سے کہا کہ مجھے تو اسوقت برائے ضرورت جانا ہے تم بدل و جان خدمت میں شاہزادے کی مصروف رہنا کنیزیں بھی مسہری پر آئیں شاہزادے کے پاؤں دبانے لگیں ساحرہ اپنے کام کو روانہ ہوئی شاہزادہ چونکہ چار روز کا مسافت کشیدہ عاجز خستہ جان ...

بیخبر سو گیا ساحرہ جو گئی تھی تھوڑی دیر مین بیتابانہ واپس آئی دیکھا شاہزادہ محو خواب ہی منھ سے دوشالہ کو
ہٹا کر روے زیبا دیکھ لیا دل کو تسکین ہو گئی تھوڑے عرصے کے بعد بدیع الملک نوجوان بیدار ہوے
آنکھ کھولی انگڑائی لیکر اُٹھے ساحرہ نے پوچھا کیون شہریار مزاج کیسا ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ چار
روزہ تکلیف اُٹھائی ہی جسکے بیان کرنے سے تکلیف ہوتی ہی مگر اب توفضل خدا سے طبیعت کچھ اصلاح پر آتی جاتی
ہی ساحرہ نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے یہان کسی قسم کی تکلیف آپ کو نہین ہوگی اگر مزاج مبارک مین تفنن
تو برائے سیر تشریف لیچلیے شاہزادے نے جواب دیا کہ ابھی مسافت وماندگی سفر کی زائل نہین ہوئی ہی
طبیعت جانے کو نہین چاہتی ہی جب طبیعت درست ہوئی تو ضرور چلینگے ساحرہ خوش ہو رہی شاہزادہ پلنگ
مسہری پر لیٹ رہا اسیطرح کئی روز تک بدیع الملک نوجوان ساحرہ کے مکان سے باہر نہین نکلے ساتوین
روز جب خستگی سفر زائل ہوئی تو بدیع الملک نے کہا اب میری طبیعت بفضل خدا بہت درست ہی لیکن اپنے
ہمراہیون کا خیال جب آتا ہی دل پر عجب صدمہ گذرتا ہی اگر یہان ممکن ہو تو برائے شکار جائین ساحرہ نے
عرض کی آپ تشریف لیچلیے یہان ایک صحرا بہت پر فضا ہی شکار بھی بہت ملتا ہی یہ کہکر ساحرہ اُٹھی اپنی
بارگاہ سے باہر آئی ملازمون کو طلب کرکے کہا کہ ایک مرکب اور سلاح بہت جلد حاضر کرو ملازمون نے
اُسیوقت جملہ اسباب مطلوبہ بہم پہونچایا ساحرہ نے بدیع الملک نوجوان کے پیش کیا شاہزادے
نے خوشی خوشی سب سلاح ذات پر آراستہ کیے مرکب پر سوار ہوے برائے شکار جانب صحرا ہمراہ
اُس ساحرہ کے روانہ ہوے جب صحرا مین پہونچے مصروف سیر و شکار ہوے ساحرہ از بسکہ عاشق جمال
تھی وہان بدیع الملک کو تنہا جو پایا ہاتھ باندھکر سامنے آئی عرض کی اے شہریار یہ کنیز کچھ عرض حال
کیا چاہتی ہی اگر قبول افتد زہے عز و شرف بدیع الملک نے فرمایا کہ جو مزاج مین آئے [illegible] کہئے تو
ضرور قبول کرونگا تم نے میرے ساتھ احسان کیے ہین ہمارے ملت مین احسان فراموشی روا نہین ہی جو
کہوگی اُسکو بسر و چشم قبول کرینگے ساحرہ نے عرض کی کہ یہ کنیز عاشق جمال باکمال ہی امیدوار وصال
ہی اگر منظور ہو تو میری زندگی ہو جائے مراد دل بر آئے بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہمارے ملت
مین اس طور سے یہ امر جائز نہین ہی اور اسکے منظور کے واسطے بہت سے سبب ہین جب وہ امور تمکو منظور
ہونگے تو دیکھا جائیگا ساحرہ نے عرض کی بیان فرمائیے دیر نہ لگائیے کنیز بدل و جان منظور کریگی
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ شرط اول تو یہ ہی کہ سامری پرستی ترک کرے اور دوسری بات یہ کہ
سہو سے توبہ کرے خدا پرستی اختیار کرے تب ہم لوگ قبول کرتے ہین ساحرہ نے عرض کی مین تمسے
تو یہ کیونکر کر سکتی ہون اسی کی وجہ سے یہ جاہ و حشم مجھکو میسر ہی اور مذہب سامری پرستی کو ترک کرکے دوسرا
مذہب اختیار کرنا یہ امر بالکل خلاف ہی مجھسے یہ شرطین پوری نہین ہوسکتی ہین اُنکے علاوہ اور جو کچھ فرمائیے
بسر و چشم بجا لاؤن ہان یہ اقرار کرتی ہون کہ کبھی آپ کے مذہب کی نسبت کوئی حرف ناشنوا زبان پر
نہ لاؤنگی بدیع الملک نے جھلا کے جواب دیا کہ آئندہ ایسے کلمات زبان پر نہ لانا چونکہ تو نے ہمارے
ساتھ احسانات کیے ہین اسوجہ سے ہم خاموش ہو رہے اگر دوسرے کی زبان سے یہ کلمات سنتے تو ابھی
قتل کر ڈالتے ساحرہ یہ باتین سُنکر دنگ ہو گئی کہا اے شہریار آپ جانتے ہین کہ ہملوگ ساحر ہین ہمسے ایسی
جراءت کرنا بیکار ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہم ساحر کش ہین یہ کہکر قبضے پر ہاتھ رکھا ساحرہ نے چاہا

کہ مین سحر کرون مگر فرط محبت سے دل نے قبول نہ کیا اپنے کو بچا کر ہٹ گئی کہا اے شہریار غصہ نہ فرمایئے جو مین کہتی ہون
اسکو قبول کیجیے مجھے کنیزان کنیز سے تصور فرمایئے اگر ہمارے کہنے کو خیال مین نہ لایئے گا بہت پچھتایئے گا یہی صحرا
آپ کے واسطے زندان بنجائیگا عمر بھر پھریے گا مگر راہ نہ پایئے گا اسی مقام پر ہر طرف سے پھر کر رہیے گا بدیع الملک
نے چاہا مین جھپٹ کے ایک ہاتھ تلوار کا مارون ساحرہ سحر کر کے بلند ہو گئی پھر بدیع الملک کو بہت سمجھایا
جب بھی اسکے خیال مین نہ آیا تو ساحرہ مجبور ہو کے یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ اے شہریار اب آپ اس صحرا سے اگر
کہین جانے کا قصد فرمایئے گا راستہ نہین ملیگا مین البتہ دو وقت حاضر ہوا کرونگی بدیع الملک نے خیال بھی
نہ کیا ساحرہ چلی گئی اُسکے جانے کے بعد بدیع الملک کو خیال آیا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے خدا نے اس کافرہ
کے پاس سے بھی نجات عطا فرمائی کسی طرف چلیں یہ سوچکر ایک جانب روانہ ہوے قریب شام تھک کر ایک
درخت کے نیچے بیٹھے جب رات زیادہ آئی اور غلبۂ خواب نے پریشان کیا تو بدیع الملک زین پوش بچھا کر اسی
درخت کے نیچے سو گئے جب صبح کو آنکھ کھلی اپنے تئین اُسی صحرا مین پایا جہان اُس سے گفتگو ہوئی تھی اب تو
بدیع الملک کو کلام اُس ساحرہ کا یاد آیا سمجھے اُسنے سحر کر کے راستہ روکا ہے پھر گھوڑے پر سوار ہوے
اور دوسری جانب روانہ ہوے قریب شام پھر تھک کر ایک مقام پر بیٹھے نیند آ گئی جب صبح کو آنکھ کھلی اپنے
تئین اُسی صحرا مین پایا دیکھا وہ ساحرہ بھی بروے ہوا اپنا تخت قائم کیے ہوے کہہ رہی ہے کہ اے شہریار آپنے
ملاحظہ فرمایا اب بھی اقرار وصل کیجیے نہین تو عمر بھر اسی صحرا مین پھرتے رہیے گا بدیع نے جواب بھی نہ دیا ساحرہ
مجبور ہو کے چلی گئی بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہو کر تیسری جانب روانہ ہوے قریب شام ایک دریا
ملا خیال کیا آج شام کو لب ساحل سیر کرین جاگ کر سحر کرین صبح کو پہلے سے روانہ ہو جاینگے یہ سوچ کے
دریا کے کنارے زین پوش بچھا کے بیٹھے ہوا سرد چلنے لگی بدیع الملک کی آنکھ بند ہو گئی تھکے ہوے
تھے بیخبر سو گئے صبح کو جب آنکھ کھلی اپنے تئین اُسی صحرا مین پایا بہت پریشان ہوے دیکھا وہی ساحرہ
بالاے ہوا کہہ رہی ہے کہ اے شہنشاہ اب بھی غصہ سے درگذریے وصل قبول کیجیے بدیع الملک نے پھر کچھ
جواب نہ دیا ساحرہ یہ کہکر غائب ہوئی کہ اگر کل بھی آپ نے قبول نہ کیا تو مین اس سے بھی زیادہ سختی سے
کام لونگی بدیع الملک نے اتنا تو کہا کہ ہمارا خدا سب سختیون کو آسان کردیگا ساحرہ تو غائب ہو گئی
بدیع الملک نے درگاہ کبریا مین دعا کی کہ اے رب بے نیاز جب تو نے ایسی بلاے عظیم سے نجات عطا
فرمائی ہے تو یہ کیا بڑی بات ہے اس مشکل کو بھی آسان کر یہ دعا کر کے گھوڑے پر سوار ہوے چوتھی سمت روانہ
ہوے تھوڑی مسافت طے کی تھی کہ ایک پہاڑ نظر آیا بدیع الملک جب زیر کوہ پہونچے خیال آیا کہ اس پہاڑ
پر چلکے دیکھیں کیا ہے یہ خیال کر کے گھوڑے سے اُترے پہاڑ پر چڑھے دیکھا کوہ عجیب طریقے سے واقع
ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کسی نے تراش کے بہترین بنائی ہین چمن بندی کی ہے بدیع الملک سیر قدرت الٰہی دیکھتے
ہوے جاتے تھے کہ ایک جانب کچھ دھوان نظر آیا اسطرف متوجہ ہوے معلوم ہوا کہ کچھ آدمی بھی اسطرف
ہین بدیع الملک ادھر روانہ ہوے جون جون اُس دھوئین کے قریب پہونچتے تھے عود و عنبر کی خوشبو سے
دماغ معطر ہوتا جاتا تھا بدیع الملک حیران کہ یہ کیا سانحہ ہے پہاڑ پر عود و عنبر کا کیا کام ہے کہین کوئی اور
بات تو نہین ہے مگر جرأت تمام اُس دھوئین کے قریب پہونچے دیکھا ایک گوشہ کوہ سے دھوان نکل رہا ہے
بدیع الملک اُس گوشے مین آنے جیسے ہی قدم رکھا دیکھا ایک مرد بزرگ پاک صورت نیک سیرت بیٹھے ہین

بند کیے ایک ہرن کی کھال پر بیٹھا ہی سامنے ایک مجمر فولادی رکھی ہی اُسمین عود و عنبر سُلگ رہا ہی بدیع الملک
نے باآواز بلند سلام کیا فقیر نے آنکھ کھولی گردن اُٹھائی جواب سلام دیا اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا
بدیع الملک اُس فقیر کے قریب جا کے بیٹھ گئے فقیر دیر تک آنکھین بند کیے بیٹھا رہا جب عرصہ گذرا تو فقیر
نے آنکھین کھولین بدیع الملک سے پوچھا کہ بابا کہانسے آنا ہوا ہی کس طرف جانے کا ارادہ ہی بدیع الملک
نے اپنی کیفیت بیان کی فقیر نے مسکرا کے جواب دیا کہ اتنی ہی سی بات سے آپ پریشان ہین راستہ آپ پر کوئی نہین
بند کر سکتا ہی یہ کہکے اپنے بازو سے ایک مہرہ کھولا بدیع الملک کو دیکر کہا اس مہرے کو احتیاط سے رکھیے گا
جب تک یہ تمھارے پاس رہیگا سحر تاثیر نہین کریگا جب اُس ساحرہ کا سامنا ہو اس مہرے کو کھینچ مارنا
قدرت معبود کا تماشا دیکھنا بدیع الملک نے کہا مہرہ تو ضائع نہین جائیگا فقیر نے کہا نہین مہرہ تمھارے
پاس پھر واپس آئیگا جب تک تم خود کسی کو اپنے ہاتھ سے نہ دوگے تب تک کوئی اُسپر قابض نہین ہو سکتا ہی
بدیع الملک مہرہ پاکر نہایت خوش ہوے فقیر نے کہا اب آپ دیر نہ لگایئے تشریف لیجایئے شاہزادہ فقیر
سے رخصت ہوا پہاڑ سے اُترکے گھوڑے پر سوار ہوکر ایک جانب روانہ ہوا حسب معمول دن بھر رہروی
کی شام کو ایک مقام پر تھک کر بیٹھے نیند آگئی نصف شب گذری تھی کہ رونے کی آواز بدیع الملک
کے کان مین پڑی گھبرا کے آنکھ کھولی دیکھا وہی ساحرہ روبرو ہے ہوا اپنا تخت لیے ہوے گریہ و زاری کر رہی
ہی اور یہ کہہ رہی ہی کہ افسوس مجھے اِس امر کا خیال نہ رہا بڑی غفلت کی اپنی جان مفت دی شاہزادہ جو بیدار
ہوا اور ساحرہ کی نگاہ پڑی کہا ای شہنشاہ اب بھی آپ سے منت کرتی ہون میرے کہنے کو قبول کیجیے
نہین تو ایک سحر مین قیامت برپا کر دونگی آپ جو فقیر کی مدد پر نازان ہین اُس سے کچھ نہ ہوگا بدیع الملک
نے وہی مہرہ کھینچ مارا ایک آواز آہ کی شاہزادے نے سنی ساحرہ زمین پر گری لاش اُسکی جلنے لگی آواز
آئی کشتی مرا نام من سیران جادو بود بدیع الملک نے شکر خدا کیا اُتنی رات اُسی صحرا مین جاگ کر بسر کی
خیال یہ تھا کہ شاید کوئی اُسکے ملازمین سے یہ خبر سُنکر آئے پھر شاہزادے کو مہرے کا خیال آیا اُسکو
بازو پر بندھا پایا بہت خوش ہوے جب صبح ہوئی نماز سحر سے فراغت کی گھوڑے پر سوار ہوکے ایک
جانب روانہ ہوے دن بھر رہروی مین مصروف رہے قریب شام ایک دروازہ عالیشان نظر آیا کچھ آدمی
بھی نظر آئے بدیع الملک نے اُن لوگون سے دریافت کیا کہ یہ دروازہ کیسا ہی اور آپ لوگ یہان کسطرح
تشریف رکھتے ہین ان سبنے شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھکر عرض کی کہ یہ در شہر پناہ ہی اور ہم لوگ
اسی شہر کے باشندے ہین بدیع الملک نے پوچھا کہ نام اس شہر کا کیا ہی اور بادشاہ کون ہی یہان کے لوگ
کیسے ہین ان لوگون نے جواب دیا کہ زرین سواد اس شہر کا نام ہی اور قہرمان زرین پوش یہان کا حاکم
ہی قواعد اور عہدون سے یہان کے اچھے ہین بادشاہ عادل ہی رعیت خوش حال باشندگان شہر سب وضیع
و شریف ہین بدیع الملک سب کیفیت دریافت کرکے داخل شہر ہوے جیسا سُنا تھا اُس سے زیادہ شہر
کو پر تکلف پایا دوکانین بہت آراستہ دیکھین بدیع الملک ایک طرف روانہ ہوے تھوڑی راہ طے کی ہوگی
کہ دیکھا ایک مرد ضعیف درباری پوشاک پہنے ہوے ایک ہوادار پر سوار گرد غلامون کی قطار شہر کی
بازارون کو دیکھتا ہوا چلا آتا ہی جیسے ہی بدیع الملک کے قریب سواری آئی اُس مرد بزرگ نے شان و
شوکت شاہزادے کی دیکھکر برائے سلام ہاتھ اُٹھایا بدیع الملک نے جواب سلام دیا پوچھا آپ یہان

کس عہدے پر مامور ہین اُس مرد بزرگ نے عرض کی مین یہان حضور بادشاہ مین عہدۂ وزارت سے کامیاب
ہون اگر آپ کا ارادہ ملاقات شاہ کا ہو میرے ہمراہ تکلیف فرمایئے مین آپ کو بادشاہ تک پہونچادونگا
جب سلطان آپ کو دیکھین گے بڑی قدر و منزلت کرینگے اگر آپ کسی امید کو ظاہر کرینگے یقین ہی کہ ور گذر نکرینگے
آپ کے سوال کو رد نکرینگے بدیع الملک نے جواب دیا کہ امید ہماری سوائے خدا کے اور کسی سے نہین
ہی مگر ملاقات انکی ضرور لازم ہی وزیر نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لایئے مین اسوقت دربار
مین جاتا ہون بدیع الملک اسی حالت سے ہمراہ وزیر دربار قہرمان زرین پوش کیطرف روانہ ہوے
شہر کی سیر کرتے جاتے ہین ہر ایک چیز کو نہایت پرتکلف پاتے ہین اس کیفیت کو دیکھ رہے تھے کہ کہار و نے
ہوادار زمین پر رکھا وزیر اترا بدیع الملک بھی گھوڑے سے اُترے وزیر کے ہمراہ چلے وزیر نے اپنی وزارت
کی کچہری مین لاکر بدیع الملک کو بٹھایا عرض کی حضور یہان تشریف رکھین غلام حضور سلطان مین
جاتا ہی آپ کا ذکر کرکے ابھی تکلیف دیتا ہون بدیع الملک نے کہا تمہین اختیار ہی وزیر دربار مین
آیا بادشاہ کو سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا عرض کی حضور آج ایک جوان صاحب شوکت و شان بھی
شہر مین نظر آیا قرینے سے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ کسی ملک کا بادشاہ ہی بڑا صاحب عزت و جاہ ہی مین نے
بہت چاہا کہ حال دریافت کرون مگر رعب مانع رہا کچھ نہ پوچھ سکا اپنا اسکا دریافت کیا معلوم ہوا حضور کی
ملاقات چاہتا ہی آپ یہان بلاکے سبب دریافت فرمایئے یقین ہی حضور بھی اُس جوان کی شان و شوکت
دیکھکر بہت خوش ہونگے ایسے جوان آج تک نگاہ سے نہین گذرے باتون سے جرأت و ہمت ٹپکتی ہی
غرض وزیر نے ایسی تعریف کی کہ بادشاہ کو بھی آرزوے دید پیدا ہوئی کہا اے وزیر وہ جوان صاحب
شوکت و شان کہان ہی مجھکو تمہارے بیان سے دیکھنے کا اشتیاق ہوا ہی وزیر نے عرض کی حضور میری
کچہری مین تشریف فرما ہی اگر حکم شہنشاہ ہو تو ابھی حاضر کرون بادشاہ نے کہا جلد لاؤ بلکہ اپنے ہمراہ
اور اراکین دولت کو بھی لیتے جاؤ وزیر نے چند عائدین کو اپنے ہمراہ لیا اور طرف اپنی کچہری کے چلا ہیا
بدیع الملک نوجوان منتظر آمد وزیر کے بیٹھے تھے جب اور عائدین کو آتے ہوے دیکھا اپنی جگہ سے
اُٹھے سب نے شوکت بدیع الملک دیکھکر سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیا لوگون نے
عرض کی آپ کو ہمارے بادشاہ طلب فرماتے ہین اگر تکلیف ہو تو تشریف لے چلیے بدیع الملک نے
فرمایا مین بسر و چشم چلونگا بادشاہ سے ملاقات کرونگا یہ کہکر اُن اہل دربار کے ہمراہ دربار قہرمان مین تشریف
لائے قہرمان کی نگاہ جو شان و شوکت بدیع الملک پر پڑی تخت سے اُٹھکر کھڑا ہوا برائے استقبال
چند قدم آگے بڑھا با عزاز تمام بدیع الملک کو لے گیا قریب تخت جاکر کہا حضور تخت پر تشریف رکھیے
بدیع الملک نے کہا ہم لوگون کا یہ قاعدہ نہین ہی کہ تخت پر بیٹھین ہمارے واسطے تخت کی ضرورت نہین
قہرمان بہت کہتا رہا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے خود بھی زیر تخت بیٹھا بدیع الملک
کے واسطے ایک دنگل زرین اسیوقت منگایا تخت کے پاس بچھوایا بدیع الملک دنگل پر رونق افروز
ہوے قہرمان نے ساقی بچون کو اشارہ کیا ساقی بچون نے جام شراب لبریز کیے محفل مین دور شراب
چلنے لگا بادشاہ بدیع الملک کی طرف متوجہ ہوا کہا ای شہنشاہ آپ کی تشریف آوری کا باعث
قدم رنجہ فرمانے کا سبب کیا ہوا کہان سے تشریف لائے یہان کیونکر آئے بدیع الملک نے جواب دیا

کہ اے قہرمان زرین پوش اس حکایت کو نہ پوچھو یہ قصہ بہت طول و طویل ہے کہانتک بیان کرونگا
بادشاہ نے یہ جملہ جو بدیع الملک کی زبانی سُنا اور زیادہ اشتیاق ہوا کہا اب تو ضرور تکلیف دہ
ہونگا خطا معاف فرمائیے مختصر سی کچھ بیان کیجیے بدیع الملک نے ابتدا سے کیفیت بیان کرنا شروع
کی اس فصاحت سے شاہزادے نے گفتگو شروع کی کہ قہرمان ہمہ تن گوش ہوگیا اور محو خوبی گفتار ہوا
شاہزادے نے جب سب کیفیت اپنی بیان کردی قہرمان زرین پوش نے عرض کی واقعی حضور نے بڑی
مسافت اُٹھائی اور بڑے بڑے مصائب حضور پر گذرے مگر اب چندے یہاں استراحت فرمائیے
غلام آپ کے لشکر کی تلاش کرنے کو چند آدمی روانہ کرتا ہے جب اُنکا پتہ مل جائے گا آپ اپنے لشکر مین
تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے منظور کیا قہرمان نے شاہزادے کو ایک مکان نہایت نفیس
آراستہ کرا دیا بدیع الملک اُس مکان مین تشریف لے گئے تھوڑے زمانے تک براحت و آرام
وہان بسر کی جب زمانہ قریب ایک ماہ کے گذرا طبیعت بدیع الملک کی گھبرائی اپنے ہمراہیون کی یاد
آئی اسی خیال مین خاموش بیٹھے تھے کہ قہرمان نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے فرمایا اسوقت کیونکر
آنے اتفاق ہوا قہرمان نے عرض کی اسوقت برائے قدمبوسی حضور حاضر ہوا تھا کیون نصیب دشمنان
مزاج مبارک کیسا ہے خاموش ہونے کا کیا باعث ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ مین تنہا تھا اسوجہ سے
خاموش بیٹھا تھا قہرمان نے عرض کی یہ تو بجا ارشاد ہوتا ہے لیکن کیفیت روے مبارک سے یہ بات
ظاہر ہوتی ہے کہ اسوقت کسی قسم کی فکر عظیم لاحق ہے جب قہرمان نے بہت اصرار کیا تو بدیع الملک نے
فرمایا کہ اے قہرمان مجھے اسوقت اپنے ہمراہیون کا خیال آیا کہ نہین معلوم اُن بیچارون پر کیا گذری ہوگی
اور صاحبقران زمان کا مزاج کیسا ہوگا اور تمام سرداران لشکر اسلام کس حال مین مبتلا ہونگے اسی
فکر مین اسوقت سر بزانو تھا قہرمان نے عرض کی غلام نے چند ہرکارے چارون طرف روانہ کیے ہین
وہ بہت جلد خبر لیکر آئینگے حضور کیون گھبراتے ہین بدیع الملک نے کہا میرے قلب کی واقعی عجب حالت
ہے قہرمان نے عرض کی حضور برائے شکار تشریف لے جائین وہان دل بہلائین جب تک خبر بھی
آپ کے لشکر کی آجائیگی بدیع الملک کو بھی یہ بات پسند آئی فرمایا اے قہرمان مین بھی یہی خیال
کر رہا تھا اچھا سامان شکار درست ہو مین ضرور جاؤنگا قہرمان نے اُسیوقت اپنے ملازمون کو پکار کر
حکم دیا کہ اسباب شکار درست کرو ہمارے شہنشاہ برائے شکار تشریف لیجائینگے ملازم یہ حکم پاکر
اسی وقت روانہ ہوئے اسباب شکار بہ تعجیل تمام درست کیا تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہو کر عرض کی
کہ سب سامان درست ہے جس وقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لے چلیے قہرمان نے بدیع الملک
سے عرض کی کہ اب حضور کا کیا قصد ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ بہتر ہوگا آپ دیر نکرین قہرمان
نے کہا مین بھی ہمراہ رکاب ہون بدیع الملک نے کہا اگر تمھارے امور سلطنت مین کسی طرح کا حرج
نہو تو میرے ہمراہ چلو ورنہ کوئی ضرورت نہین ہے قہرمان نے عرض کی امور سلطنت مجھکا حضور سے
زیادہ عزیز نہین ہین مین ضرور چلونگا بدیع الملک نے منع کیا بڑی تکرار سے قہرمان نے بدیع الملک کے ساتھ
بہت سے لوگون کو ہمراہ لیکر برائے شکار روانہ ہوئے جو لوگ واقف کار تھے اور مقامات شکار سے
بخوبی جانتے تھے وہ شاہزادے کو ایک صحرا مین لے گئے وہان دن بھر شکار کھیلا بہت سے

آہوان صحرائی کو زندہ اسیر کیا جب بالکل شام ہو گئی تو بدیع الملک نے کہا اب اسی صحرا مین آج شب بسر کرینگے کل شکار کھیلتے ہوئے یہان سے چلینگے ملازمون نے عرض کی یہان کیون رہیے تھوڑی دور پر ایک باغ ہے وہ باغ بھی بادشاہی ہے وہان سب اسباب موجود ہے تشریف لے چلیے شب کو وہین آرام فرمائیے یہان سو طرح کی تکلیف ہے بدیع الملک نے کہا بہت مناسب ہے لوگ شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیکر طرف اُس باغ کے روانہ ہوئے جب قریب باغ پہونچے شاہزادے نے دیکھا کہ دور روشنی معلوم ہوتی ہے ملازمون سے دریافت کیا کہ یہی باغ ہے سب نے عرض کی ہان حضور باغ یہی ہے بدیع الملک نے کہا یہان اس قدر روشنی ہونے کا کیا سبب ہے کیا کوئی اس باغ مین رہتا ہے ملازمون نے عرض کی یہ باغ ملکہ زہرہ جبین دختر قہرمان زرین پوش کا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شاہزادی صاحب خود باغ مین تشریف رکھتی ہین اسی سبب اس قدر روشنی یہان ہو رہی ہے بدیع الملک نے کہا پھر وہان جانا مناسب نہین ہے لوگون نے عرض کی حضور کے واسطے ممانعت نہین ہے جہان مزاج مین آئے تشریف لے چلین بدیع الملک نے جواب دیا کہ یہ تو صحیح ہے لیکن باغ مین شاہزادی خود موجود ہین میرے جانے سے اُنکو کمال تکلیف ہوگی سب نے کہا اب تو حضور یہان تشریف لا چکے کچھ خیال نہ فرمائیے بدیع الملک نے کہا اچھا اگر یہی منظور ہے تو پیشتر ایک آدمی جاکر ہماری اطلاع وہان کر دے جیسا ہوگا دیکھا جائیگا یہ سُنکر ایک ملازم اُسی وقت باغ کی جانب روانہ ہوا باغ مین پہونچکر دربان سے کہا کہ اطلاع کر دو کہ مہمان شاہ یعنے بدیع الملک ذیجاہ برائے شکار یہان تشریف لائے تھے رات ہو جانے کے باعث سے شب یہین رہنے کا قصد کیا ہے دربان نے محلدار کو طلب کیا یہ کیفیت محلدار سے بیان کی محلدار نے جاکر اُسیوقت تمام کیفیت ملکہ زہرہ جبین سے عرض کی ملکہ نے کہا شوق سے تشریف لائین باغ اُنکا ہے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے جب ہمارے والد نامدار کے مہمان ہین تو ہمکو بھی اُنکی خاطر فرض عین ہے محلدار یہ حکم لیکر باہر آئی اور فرستادۂ بدیع الملک سے کہا کہ تم ملکہ عالم کی جانب سے کہدو کہ آپ شوق سے تشریف لائیے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے ملازم نے آکر یہی کیفیت بدیع الملک سے بیان کی بدیع الملک سوئے باغ روانہ ہوئے یہان ملکہ زہرہ جبین نے جو خبر آمد بدیع الملک سنی جس کمرے مین آپ بیٹھی تھین اُسے خالی کر دیا اپنی خواصون سے کہا کہ دوسری بارہ دری مین جاکے جلد فرش کرو ہم وہان بیٹھینگے یہان شاہزادہ بدیع الملک تشریف لائینگے اب سر دست دوسری بارہ دری اسباب تکلف سے آراستہ نہین ہو سکتی ہے بہتر یہی ہے کہ ہم کسی دوسری جگہ چلے جائین اور شاہزادے کو یہان بٹھائین خواصون نے جلدی جلدی دوسری بارہ دری مین فرش کیا ملکہ زہرہ جبین وہان تشریف لے گئین مسند پر جاکے بیٹھی تھین کہ ایک خواص نے آکر عرض کی کہ حضور شاہزادہ در باغ پر آگیا ملکہ نے کہا ہماری طرف سے بعد سلام شاہزادے سے کہنا کہ مجبور ہون کہ برائے استقبال خود حاضر نہین ہو سکتی ہون نہ کسی کو روانہ کر سکتی ہون میری اس گستاخی کو معاف فرمائیے گا بدیع الملک سے اُس خواص نے آکر جو جو ملکہ نے کہا تھا سب عرض کیا بدیع الملک نے کہا ہماری طرف سے ملکہ سے کہدینا کہ مین خود محجوب ہون کہ اسوقت آکر تمکو تکلیف دی نہین معلوم آپ اسوقت کس شغل مین مشغول تھین میرے آنے سے تمھاری صحبت برہم ہوئی خواص نے جو آکر ملکہ سے یہ باتین کین ملکہ نے مسکرا کے کہا کہ مین کس

شغل مین مشغول تھی اچھا چلا کہا جاکر میری طرف سے کہہ دو کہ مین تو کسی شغل مین مشغول نہ تھی اور آپ کی
تشریف آوری سے راحت حاصل ہوئی لیکن آپ البتہ اسوقت نہین معلوم کہانسے پریشان وخستہ کس
خیال مین رہروی کرتے ہوے ہماری قسمت سے یہان آنکلے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے
اس مقام پُرخار کو رشک گلزار بنایا ہمین محجوب ہونا ضرور ہے کہ آپ کی خاطرداری بالکل نہین ہوسکتی خواص
نے آکر پھر یہ گفتگو بدیع الملک سے بیان کی بدیع الملک اپنی بات کا جواب باصواب سنکر خوش ہو
گئے دل مین خیال کیا کہ شاہزادی ظریف طبع معلوم ہوتی ہے اسی طور کے دو چار جملے پھر خواص سے کہدیے
خواص نے پھر شاہزادی سے جاکر بیان کیے شاہزادی نے پھر اُسکا جواب اُسی کی زبانی بدیع الملک
کو کہلا بھیجا مگر ملکہ زہرہ جبین کے بھی دل مین شاہزادے کی ظرافت اور تیز طبع ہونے کا خیال اس
طور سے جاگا کہ آرزوے دیدار پیدا ہوئی اور یہی کیفیت بدیع الملک کی بھی ہوئی اسی خیال مین
بدیع الملک اُس بارہ دری مین آکر بیٹھے بارہ دری کو دیکھکر بہت خوش ہوے آرائش بہت اچھی
دیکھی چارون طرف نظر کرنے لگے ایک جانب دیوار پر جو نظر کی ایک تصویر دیکھی تاب نہ رہی اُٹھ کے
قریب اُس تصویر کے آئے روشنی تو بارہ دری مین بہت اچھی طرح ہو رہی تھی قریب آکر جو نگاہ کی
تاب ضبط نہ رہی قریب تھا کہ غش کھاکے گر پڑین مگر ضبط سے کام لیا دل کو تھام لیا دیکھا لکھا ہے کہ یہ
تصویر ملکہ زہرہ جبین دختر قہرمان زرین پوش کی ہے بدیع الملک نے اُس تصویر کو اُتار کر اپنی
جگہ پر لاکے سامنے رکھا محو دیدہ ہوگئے اور ملازمین قہرمان جو ہمراہ تھے اُنھون نے جانا کہ نہین معلوم
کس کی تصویر ہے شاہزادہ اسکی تختی پر غور کر رہا ہے اور یہان بدیع الملک کے قلب کی عجیب کیفیت
ہے تھوڑی دیر کے بعد سب نے عرض کی حضور اس مرقع مین کیا بنا ہے جو آپ بڑی دیر سے اسکو ملاحظہ
فرما رہے ہین بدیع الملک نے فرمایا کہ اسمین کسی اچھے مصور نے ایک تصویر بنائی ہے اپنے ہاتھ کی
قوت دکھائی ہے مین اُسکے کمال کو دیکھ رہا ہون یہ کہکے بات کو ٹال دیا آپ پھر محو دیدہ ہوگئے یہان
بدیع الملک تو اس شغل مین تھے وہان ملکہ زہرہ جبین اشتیاق دیدار مین جو زیادہ بیقرار ہوئین
خواصون سے کہا کہ مین نے سُنا ہے شاہزادہ بہت حسین ہے والد نامدار ایک روز فرماتے تھے کہ آجتک
ایسے حسین نگاہ سے نہین گذرے ذرا مین بھی کسی صورت سے دیکھ سکتی ہون خواصون نے عرض کی
ملکہ عالم یہ کیا بڑی بات ہے شاہزادہ بارہ دری مین ہے آپ اوپر کے کمرے مین تشریف لے چلیے چلمنین تو
پڑی ہین دیکھ لیجیے ملکہ نے کہا ایسا نہو کوئی خرابی پیدا ہو خواصون نے عرض کی کسی کو کیا خبر ہوگی تو نہین
ہوگا ملکہ کا دل تو چاہتا ہی تھا اُنھین خواصون نے کنول آگے آگے روشن کیے ملکہ کمرے پر تشریف
لائین چلمن کے پاس آکے بیٹھین نگاہ جو ڈالی دیکھا کہ شاہزادہ ایک تصویر کی طرف محو ہے غور سے جو دیکھا
تو معلوم ہوا کہ تصویر میری ہی ہے شاہزادہ اُسکو بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہے خواصون سے کہا کہ شاہزادہ تو
اُس طرف مخاطب ہے صورت نہین دکھائی دیتی بیچنے کھڑے ہاتھ مین انگوٹھی تھی اُسے اُتار کر بدیع الملک
کی جانب پھینک دی وہ انگوٹھی چہرہ پر بدیع الملک کے پڑی شاہزادے نے پلٹ کے دیکھا ملکہ کی
نگاہ جو جمال پر بدیع الملک کے پڑی بیہوش ہوگئین خواصون نے جلدی سے سر زانو پر لیا گلاب کیوڑا
بید مشک چھڑکا پنکھا جھلا تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا مگر عجیب کیفیت سینہ مین قلب مضطر

آنکھیں تر رنگ رو متغیر لب پر آہ خواصوں نے پوچھا واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا خواصیں
سمجھ کے خاموش ہو رہیں مگر بدیع الملک نے جو پلٹ کے دیکھا کسی کو اپنی پشت پر نہ پایا پیچھے جو نگاہ
کی ایک انگشتری پڑی دیکھی اسکو اٹھا کر نگینے پر نگاہ کی اسپر نام ملکہ زہرہ جبین کا تحریر تھا شاہزادہ
خاموش ہو رہا انگوٹھی کو چھپا لیا لوگوں نے پوچھا بھی کہ اے شہنشاہ خیر ہے آپ یہ کیا چیز ملاحظہ فرما رہے ہیں
بدیع الملک نے بات کو بنا کر کہا کہ میرے ہاتھ سے انگوٹھی نکل گئی تھی اسکو دیکھتا تھا سب خاموش
ہو رہے مگر اب بدیع الملک کی اور حالت ہو گئی زانو بدلنے لگے اوپر کمرے سے بھی کچھ عورتوں
کی آواز معلوم ہوئی سمجھے کہ جناب عشق نے اپنا اثر دکھایا لیلی کو مجنون بنایا اسی سوچ میں بیٹھے
تھے وہاں ملکہ نے ایک خواص سے کہا کہ جا کر شاہزادے سے دریافت کرو کہ آپ کہاں آرام
فرمائیے گا خواص نے بدیع الملک کو آکر سلام کیا اور عرض کی کہ ہماری ملکہ عالم فرماتی ہیں کہ آپ
آرام کہاں فرمائینگے شاہزادے نے جواب دیا کہ اپنی شاہزادی صاحبہ سے کہدینا کہ ہم آپ کی مرضی پر
موقوف ہے جس جگہ کو آپ پسند فرمائیے مجھے انکار نہیں ہے خواص پلٹی ملکہ سے آکر عرض کی حضور آپ نے
جو دریافت فرمایا کہ شاہزادہ عالم کہاں آرام فرمائینگے لہذا وہ فرماتے ہیں کہ جس جگہ کو آپ پسند فرمائیے
ملکہ سننے کو مجبور ہنسی جواب دیا کہ جا کر کہدو میرے نزدیک تو مناسب ہو کہ باغ میں آرام فرمائیے وہاں
بھی سب اشیائے راحت موجود ہے بنگلہ نہایت عمدہ ہے وہیں تشریف لے جائیے خواص نے آکر شاہزادے
سے جو جو ملکہ نے کہا تھا سب بیان کیا بدیع الملک بھی کچھ سوچکر خاموش رہے تھوڑی دیر کے بعد
وہاں سے نکلے ملازموں سے کہا کہ تم سب لوگ شب کو یہیں سو رہو ہم بنگلے میں جا کر سوئینگے ملازموں نے
عرض کی حضور کو تنہا ہم کیونکر چھوڑ سکتے ہیں بدیع الملک نے جواب دیا کہ اسکا کچھ خیال نہ کرو ہم
خود بخوشی اجازت دیتے ہیں تم لوگ بھی دن بھر کے خستہ ہو شب بھر آرام سے سو میری تنہائی کا خیال
نہ کرو یہاں ملازمان ملکہ میری خدمت کو کافی ہیں ملازمین زیادہ اصرار نہ کر سکے بدیع الملک کو سب
بنگلے تک پہونچانے گئے جب بنگلے کے دروازے پر پہونچے بدیع الملک نے سب سے کہا کہ اب تم
لوگ جاؤ سب وہاں سے سلام کرکے واپس ہوئے بدیع الملک بنگلے کے اندر آئے دیکھا بنگلے کے
اندر شان خدا نظر آتی ہے چہار جانب شیشے کے دروازے گرد بنگلے کے ایک نہر بہت وسیع بنی تھی
بنگلے کے اندر سے اس نہر کی کیفیت بھلی معلوم ہوئی شاہزادہ ایک دروازے کے قریب کرسی رکھ
پر بیٹھ کے نہر کی سیر کرنے لگا خواصوں نے یہ خبر ملکہ زہرہ جبین کو پہونچائی کہ حضور شاہزادہ بنگلے میں
داخل ہو گیا نہر کی سیر میں مشغول ہے ملکہ نے کہا اب تم سب لوگ بھی اپنے اپنے مقام پر جا کے سو رہو
خواصیں ملکہ کی طرز گفتگو سے تاڑ گئیں کہ ضرور کچھ بھید ہے مصلحت وقت سمجھ کر سب اپنے اپنے
ٹھکانے پر گئیں ملکہ نے اپنی وزیرزادی گلعذار نازک تن کو بلایا سب حال اپنا کہہ دیا آخر میں یہ
بھی جملہ کہا کہ اگر ملاقات شاہزادے سے اسوقت نہ ہوئی تو میری زندگی محال ہے وزیرزادی نے
جو ملکہ کو اس درجہ بیتاب پایا کہا واری آپ نے غضب کیا بیٹھے بٹھائے بڑا سودا مول لیا اگر شہنشاہ
کو خبر ہو جائیگی وہ میری کیا حالت کرینگے اور آپ سے کس طرح پیش آئینگے اور اس بیچارے مسافر کا
کیا حال ہوگا آپ نے بہت ہی برا کیا اب بھی اس خیال سے درگذریے ملکہ نے کہا اے گلعذار زیادہ تم

نہ جا مین کسی کا کہنا قبول کرونگی اگر تجھے میری جان عزیز ہی تو اسوقت اسکی تدبیر کر نہین تو مین اپنی جان
دیدونگی گلعذار نے دیکھا کہ ملکہ کا مزاج درست نہ ہوگا اگر زیادہ کد کرینگے تو مفت مین یہ اپنی جان
دیدیگی مناسب یہی ہی کہ اسکو شاہزادے کے پاس پہونچائین یہ خیال کرکے کہا کہ پھر کیا مشکل ہی شاہزادہ
بنگلے مین موجود ہی وہان تشریف لے چلیے ملکہ نے کہا مین تو ہرگز پہلے نہ جاؤنگی اگر انھین غرض ہو تو خود
میرے پاس یہین آوین وزیرزادی نے کہا یہ آپنے بہت ہی خوب فرمایا کہ اگر انکو غرض ہو تو یہین
آوین انھون نے آپکے پاس پیام بھیجا ہی ملکہ نے کہا تجھے ان جھگڑون سے کیا کام ہی جاکر ان سے
کہو کہ اگر تم ہمارا احسان مانو تو ہم تمھین اپنی ملکہ کے پاس لے چلین گلعذار نے کہا یہ فقرا اس سے بھی
کرا ہوا ہی جب تو ملکہ بہت ہی خفیف ہوئی آخر مجبور ہوکے رونے لگی کہا اے گلعذار میری تو جان پر بنی ہی
اور تجکو دل لگی سوجھتی ہی گلعذار نے جواب دیا کہ ملکہ عالم مین بھی جانتی ہون آپ نہین معلوم کیا سمجھتی
ہین مجھے کیا کسی بات مین انکار ہی یہ کہکر ملکہ کے پاس سے اٹھی ملکہ نے کہا گلعذار دیکھو خبردار کوئی
ایسی بات نہ آنے پائے جس سے یہ بات ثابت ہو کہ مین نے بلایا ہی گلعذار نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے
مین بہت ہی خوبصورتی سے انکو یہان لاؤنگی یہ کہکر شاہزادی کے پاس چلی بنگلے کے قریب آکے
دیکھا کہ ایک دروازہ بنگلے کا کھلا ہی شاہزادہ سرنگون بیٹھا ہی لب پر آہ ہی حالت تباہ ہی نام ملکہ کا زبان
پر ہی گلعذار نے اپنے دل مین کہا کہ انکی تو حالت ملکہ سے بھی زیادہ ابتر ہی قریب نہر آکے کہا کہ دروازے
کے قریب کون بیٹھا ہی بدیع الملک آواز سنکر چہار جانب دیکھنے لگے دیکھا سامنے مین ایک نازنین
مہرجبین پانچے ہاتھ مین اٹھائے ہوئے ایک روش پر کھڑی ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ اپنے
پوچھنے کا پیشتر سبب بتاؤ گلعذار یہ چست فقرا سنکر پھڑک گئی دل مین سوچی ایسے حاضرجواب کو اپنے
دام مکر مین گرفتار کرنا بہت دشوار ہوگا مگر پھر کچھ دل مین سوچ کے جواب دیا مین اس سے پوچھتی ہون
کہ یہ وقت ہر ایک شخص کے راحت و آرام کا ہوتا ہی آپ کو تنہا اس کیفیت سے دیکھکر عرض کی معاف
فرمائیے گا مین نے پہچانا نہین تھا بدیع الملک نے جواب دیا مین تو اپنی راحت کو ترک کرکے خیر
اس مقام پرفضا مین بیٹھا ہون بہت سے لوگ ایسے ہین جو اسوقت اپنی راحت کو ترک کرکے مارے
مارے پھرتے ہین گلعذار نے خیال کیا کہ شاہزادے سے اگر زیادہ باتین کرونگی تو سوائے خفت کے
اور کچھ حاصل نہ ہوگا بہتر یہ ہی کہ خلاصہ طور سے بیان کرون پھر سوچی کہ خلاصہ کہ دینے مین یہ شخص
حاضرجواب ہی ایسا نہ ہو ملکہ سے باتون باتون مین اس قسم کے جملے بیان کردے تو ملکہ کو خفت ہو اور
مجھ سے آزردہ ہو جائین یہ سوچ کر بنگلے کے اندر آئی کہا اگر آپ کا دم گھبراتا ہی تو میرے ہمراہ تشریف
لے چلیے مین آپکو ملکہ کے جلسہ مین لیچلون گو ملکہ عالم کے یہ امر خلاف تو ہوگا مگر آپ مہمان ہین آپ کی
خاطر سب پر واجب ہی جو کچھ انکی آزردگی ہوگی مین سمجھ لونگی آپ کی طبیعت بہل جائیگی اور ملکہ عالم
آپ سے کچھ نہ کہینگی بلکہ خاطر زیادہ کرینگی کیونکہ مہمان کا خیال ازحد ہوتا ہی بدیع الملک اس بات
کے نشتے کو سمجھے اور ہنسکر جواب دیا کہ آپنے بہت بیجا فرمایا صرف آپکے آنے سے اور ایسے گرماگرم فقرے
سنانے سے میری طبیعت بہل گئی آپ بھی بہت بڑی مہمان نواز ہین اور آپکی ملکہ عالم کی تعریف مین تو
زبان لال ہی مین بھلا اس لائق ہون کہ ملکہ کی صحبت مین جاؤن آپ میرے عوض کسی اور کو احمق بنائیے

ملکۂ عالم کی مہمان نوازی ظاہر ہو گلعذار نے کہا کیوں اُنھوں نے کیا کیا جو آپ کے خلاف ہوا بدیع الملک
نے کہا خوب میں اگر ملکہ کی تعریف کروں تو آپ اسکو مذمت تصور کیجیے گلعذار نے کہا آپ ظرافت طبیعت
کو ظاہر کرتے ہیں میں بھلا ان باتوں کو کیا جانوں میری دانست میں تو ملکۂ عالم نے کوئی دقیقہ مہمان نوازی
کا اُٹھا نہیں رکھا بدیع الملک نے کہا میں کب انکار کرتا ہوں یہی کیا کم مہمان نوازی فرمائی کہ ایسا مقام
راحت بخش جہاں انسان تو کیا حیوان کا بھی نام نہیں میرے واسطے تجویز فرمایا اور یہ کہ مجھے اپنے باغ
میں بُلایا اور خود یہ کہلا بھیجا کہ میں آنے سے مجبور ہوں براے استقبال کیونکر آؤں گلعذار نے ہنس کر
جواب دیا کہ پھر اس میں کیا چارہ ہے وہ کیونکر آپ کے لینے کو آسکتی تھیں مگر اسوقت انکو خود خیال آیا مجھے
فرمایا کہ جاکر خبر تو لاؤ بدیع الملک نے کہا آپ میری طرف سے کہ دیجیے گا کہ جو مقام آپ نے میرے واسطے
پسند فرمایا تھا شاید وہاں جانا مجھکو ممکن نہیں ہوا اور بھول کر کسی اور جگہ آپ کے ملازمین نے مجھکو پہونچا دیا
تھا اس مقام تنہائی میں بمشکل تمام رہا لیکن اب وحشت دل زیادہ ہو گئی یہاں ٹھہرنا بہت مشکل ہے
گلعذار نے کہا میں ابھی جاکر آپ کے ارشاد کو ملکہ سے بیان کرتی ہوں اور جو کچھ جواب وہاں سے ملیگا آپ
سے آکر عرض کردونگی یہ کہکر گلعذار ملکہ کے پاس آئی کہا ملکۂ عالم شاہزادہ بلا کا حاضر جواب ہے اُس سے
بات کرنا ممکن نہیں بعد اسکے جو جو باتیں بدیع الملک نے کہی تھیں سب ملکہ سے بیان کیں ملکہ نے کہا
ابکی بار جاکر کہو کہ آپ کو ملکہ نے بلایا ہے تشریف لے چلیے گلعذار پھر بدیع الملک کے پاس آئی کہا دیکھیے
آپ نے مہمان نوازی ہماری ملکہ کی ملاحظہ کی میں نے جو جاکر آپکی تنہائی کی شکایت کی بہت فرمایا کہ
ہماری طرف سے جاکر کہو کہ اگر آپ کا دم وہاں گھبراتا ہے تو ہمارے پاس تشریف لائیے یہاں تھوڑی دیر
دل بہلائیے بدیع الملک نے کہا واقعی آپکی ملکہ پر مہمان نوازی ختم ہے مگر ماشاء اللہ مزاج میں
امارت بھی حد سے زیادہ ہے کیوں نہ ہو شاہزادی ہیں اگر اس کہنے کے بدلے خود تشریف لاتیں تو خلاف
شان ضرور تھا مگر مہمان نوازی سے بعید نہ تھا گلعذار نے کہا پھر اب کیا مرضی ہے بدیع الملک نے
کہا جان آپ نے میری سب باتیں اپنی ملکہ سے بیان کی ہیں وہاں یہ چند جملے بھی کہ آئیے پھر میں بسر و چشم
آپ کے ہمراہ چلونگا اور آپکی ملکہ کی مہمان نوازی کی بہت کچھ تعریف کرونگا گلعذار پھر ملکہ کے پاس
واپس آئی اور کل تقریر بدیع الملک کی کہ سنائی ملکہ نے کہا انکو یہاں آنا منظور نہیں ہے خیر ہمیں چلتے ہیں واقعی
مہمان نوازی کے خلاف بھی ہے یہ کہکے وزیرزادی کا ہاتھ ہاتھ میں لیکر اُٹھی طرف بنگلے کے چلی بدیع الملک
بنگلے میں بیٹھے ہوے تھے ملکہ کو دیکھکر اپنے مقام سے بنگلے کے نیچے اُترے نہر میں راستہ آمد و رفت کا
بنا ہوا تھا اُسکو طے کرکے قریب ملکہ کے پہونچے ملکہ نے بدیع الملک کو دیکھکر شرم سے آنچل دوپٹے کا منھ
پر ڈال لیا وزیرزادی نے کہا شاہزادۂ عالم یہ بات آپ کو لازم نہ تھی کہ اس طور سے سامنے آجاتے میں وہاں
اگر جب پردہ کر دیتی تو ملکۂ عالم خود وہیں تشریف لاتیں ایسی باتیں نہ ہوتیں آپکو سامنے آجانا مناسب
نہ تھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ رسم استقبال چونکہ ملکۂ عالم سے رہگیا تھا اس لیے میں اسکو بجا لایا
خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ ملکہ کے خلاف ہو ملکہ یہ سنکر بیتاب ہو گئی کچھ منھ دھا گیا بول اُٹھی کہ صاحب آپنے
خوب کیا آپ کو کوئی مانع نہیں ہے بدیع الملک نے کہا یہ سب آپکی مہمان نوازی ہے اسی طرح کی چھیڑ چھاڑ
کرتے ہوے سب آدمی بنگلے میں گئے ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ اری دوگلا بیان بھی اپنے ہمراہ لیتی آئی

اب کیا خاطر شاہزادے کی کیجائے گلعذار نے کہا میں ابھی حاضر کرتی ہوں یہ کہکر اٹھی اور گلابیان لینے
کو چلی گئی یہاں بدیع الملک نے جو ملکہ کو خلوت میں پایا اظہار عشق کرنا شروع کیا ملکہ بھی دلدادہ تھی
لیکن شرم و حیا کے سبب انداز معشوقانہ ظاہر کیے گئی تیوری چڑھالے گئی کبھی مسکرادی یا کبھی جواب دیا کبھی
خاموشی اختیار کی بدیع الملک ذن دلفریب کی اداؤں پر اور زیادہ بیتاب ہوے ملکہ بھی حسن تقریر
بدیع الملک سے اپنے دل میں بیچین ہوئی جاتی تھی یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ وزیرزادی شراب کی
گلابیان اور جام زمرد میں لیکر حاضر ہوئی ملکہ نے وزیرزادی کو آتے دیکھکر بدیع الملک سے کہا کہ اپنی زبان
روکیے گلعذار آتی ہی اگر وہ یہ باتیں سن پائیگی مجھے اور آپ کو چٹکیوں میں اڑائیگی بدیع الملک بمصلحت
چپ ہوکر خاموش ہو رہے گلعذار نے صراحیاں اور جام لاکر ایک میز پر رکھدیا ملکہ نے کہا جان تمنے اس قدر
تکلیف کی وہاں اتنی زحمت اور کی کہ ساقی بنو گلعذار نے ہنس کے جام اور صراحی کو اٹھاکر شراب انڈیلی کے
پہلے بدیع الملک کے پیش کش کی بدیع الملک نے جام گلعذار کے ہاتھ سے لیکر ملکہ کیطرف بڑھایا
ملکہ نے کہا پیشتر آپ شوق فرمایئے بدیع الملک نے کہا یہ کیونکر ہوگا پیشتر آپ سے دورہ شروع ہو
آخر میں میں بھی پیونگا ملکہ نے بہت کچھ انکار کیا آخر بدیع الملک نے اپنے ہاتھ سے ملکہ کو جام پلایا پھر
گلعذار نے دوسرا جام بھر کے چاہا بدیع الملک کی طرف بڑھائے ملکہ نے جلدی سے گلعذار کے ہاتھ سے
لیکر بدیع الملک کو اپنے ہاتھ سے پلایا غرض تھوڑی دیر شغل مینوشی رہا جب رات بہت کم باقی رہی اور
بدیع الملک کو یقین ہوا کہ اب صبح بہت قریب ہے دل دھڑکنے لگا خیال فراق کی صورت سے تکلف نہیں چھپ سکی
ملکہ نے جو چہرہ شاہزادے کا اداس پایا کہا اے شہنشاہ خیر تو ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ اب ایکدم
بھر میں یہ صحبت برہم ہو جائیگی ہم بھی چلے جائینگے تم بھی یہاں نہ ٹھہر سکوگی یہ بات جو بدیع الملک نے
کہی ملکہ کی بھی عجیب کیفیت ہو گئی سمجھیں کہ یہ نہ ٹھہرینگے چلے جائینگے بیتاب ہو کے کہا کیوں اے شہنشاہ
ایسی بیمروتی آپ کو تو شایان نہیں ہے بڑے افسوس کی بات ہو کہ ایک گرفتار دام محبت کو تڑپتا چھوڑ کے
آپ چلے جائیے بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ بات کیا میں اپنی خوشی سے کہتا ہوں مجبور ہوں کچھ بن نہیں
پڑتا اگر نہ جاؤنگا اور اسی باغ میں رہجاؤنگا تو خبر اسکی قہرمان کو ضرور پہونچیگی اور تم بھی اس باغ میں
موجود ہو نہیں معلوم وہ کیا خیال کرے اور قہرمان میرا محسن ہے مجھے بھی اسکا لحاظ ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا تو
میں خود کاہیکو جاتا ملکہ نے کہا اے شہنشاہ یہ تو بتایئے کہ اب صورت ملاقات کیونکر ہوگی بدیع الملک
نے کہا خدا مالک ہے کوئی صورت نکل ہی آئیگی میرا ارادہ یہ ہے کہ کل پھر برائے شکار ادھر آؤنگا باغ میں
رہجاؤنگا یہیں تم سے ملاقات ہو جائیگی ملکہ بھی خاموش ہو رہی اتنے میں صبح ہو گئی بدیع الملک نے
ملکہ سے کہا کہ اب تم سدھارو اپنی بارہ دری میں ایسا نہ ہو یہ راز کسی پر افشا ہو جائے ملکہ زہرہ جبین ناچاری
روتی ہوئی شاہزادے سے رخصت ہوئیں بدیع الملک کے بھی قلب کی عجیب کیفیت ہوئی ملکہ کے
جاتے ہی ہوش و حواس درست نہ رہے زبان پر کلمات درد آمیز جاری ہوے مائل گریہ و زاری ہوے
دل کی تڑپ بڑھ گئی بیتاب ہو کر بنگلے کے باہر نکلے دروازے پر سب ملازم بھی جمع ہو گئے سب نے
شاہزادے کو دیکھکر سلام کیا اداس پاکر عرض کی مزاج بخیر ہے؟ بدیع الملک نے جواب دیا کہ شب کو نیند نہیں آئی اسوجہ
سے طبیعت نادرست ہے ملازم خاموش ہو رہے بدیع الملک نے حوائج ضروری سے فراغت حاصل کی

ملازمون سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی جلد چلو قہرمان زرین پوش چاہے منتظر ہونگے ملازمون
نے جلدی جلدی چلنے کی تیاری کی تھوڑی دیر مین شاہزادہ وہان سے روانہ ہوا مگر کیفیت ملکہ زہرہ جبین
بعد جانے بدیع الملک کے دگرگون ہو گئی بستر غم پر مضطربانہ آہ و زاری کرنے لگین ٹھنڈی سانسین بھرنے
لگین آنکھون سے آنسو جاری ہوے غم و الم دل پر طاری ہوے خواصون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب پاس
آئین پوچھا کیون واری مزاج کیسا ہی ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا گلعذار نے کہا کچھ طبیعت سست ہی تم لوگ
اپنے اپنے کام مین مصروف ہو کنیزین تو پیشتر ہی سے اس بات کے سر ہو چکی تھین اپنے اپنے مقام پر جاکے
آپس مین باتین کرنے لگین کہ بوا ملکہ عالم کی کیفیت اچھی نہین ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی اگر شہنشاہ کو خبر ہو جائیگی تو خدا جانے
وہ کیا کرینگے ایک نے کہا بوا سوا اسکے کہ شاہزادی کو تو چشم نمائی کر دینگے مگر مفت مین اُس بیچارے مسافر کی
خرابی ہو گی نہین معلوم کسکے واسطے کیا سزا تجویز کیجاے دوسری نے جواب دیا کہ بوا اتنی تو خاطر کرتے ہین اور
انھین کے واسطے سزا تجویز کرینگے سب نے کہا کیون کیا ہوا خاطر کرتے ہین تو اس واسطے کرتے ہین کہ ہمارے
ناموس مین دھبا لگانے مہمان تھے شرط مہمان نوازی پوری کر رہے ہین ایسی ایسی باتین خواصین تو آپس
مین کر رہی ہین مگر ملکہ کی کیفیت بیقراری لحظہ بلحظہ ترقی پذیر ہوتی جاتی لاکھ لاکھ گلعذار سمجھاتی ہی مگر
ملکہ کو کسی پہلو چین نہین آتا ملکہ اسی کیفیت مین تھین کہ دروازے پر ہڑ بڑ ہوا گلعذار نے جب خواصون سے
کہا کہ جاکر دریافت تو کرو یہ غل کیسا ہی خواصون نے جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بادشاہ نے سواری
بھیجی ہی ملکہ کو بلایا ہی خواصون نے آکر ملکہ سے عرض کی حضور کو سلطان عالم نے بلایا ہی سواری در دولت
پر حاضر ہی ملکہ نے وزیرزادی کی طرف دیکھکر کہا کہ ای گلعذار اب مین کیا کرون مجھسے وہان کیونکر
بات ہو سکے گی یہان تو تنہائی ہی اور پھر بھی غمگسار موجود ہو اگر مین وہان جاؤنگی زندہ نہ ہونگی
گلعذار نے عرض کی حضور تشریف لے جائین اس امر مین کچھ عذر نہ کرین اگر نہ تشریف لیجائیے گا تو
واقعی خرابی ہی سلطان عالم ضرور اس بات کی پرسش کرینگے کہ ہمنے طلب کیا اور تمھارے نہ آنے کی
کیا وجہ اُسوقت کیا جواب دیجیے گا ملکہ نے کہا پھر مجھسے تو اب صبر مشکل ہی گلعذار نے عرض کی آپ
اسوقت تشریف لے چلیے ہم تھوڑی ہی دیر مین پھر آپ کو باغ مین لے آئینگے ملکہ زہرہ جبین گلعذار
کے کہنے سننے سے سوار ہوئین تھوڑی دیر مین اپنے باپ کی ڈیوڑھی پر پہونچین محلدارون نے سواری کو دیکھکر
اندر اطلاع کی محل کی عورتون نے آمد خبر ملکہ سنکر ڈیوڑھی پر ہجوم کیا کہارون نے محافہ ملکہ کا دوسری
ڈیوڑھی پر لگایا ملکہ مع گلعذار کے اترین لیکن غم سے کلیجہ خون سرنگون اشک حسرت آنکھون سے
جاری قلب پر ہجوم بیقراری گلعذار لاکھ لاکھ سمجھاتی ہی مگر ملکہ سے ضبط نہین ہو سکتا ہی اسی حال
پر ملال سے ملکہ اپنی مادر مہربان تک پہونچین جھک کے سلام کیا مان نے ملکہ کو گلے سے لگایا مزاج پوچھا
کیفیت دیکھکر کہا کیون بی بی یہ کیا حالت ہی ملکہ تو جواب نہ دے سکین مگر گلعذار نے عرض کی حضور
نصیب دشمنان کچھ طبیعت ناساز ہی باغ مین جب تک تشریف فرما تھین کسیقدر طبیعت کو سکون تھا
راہ مین اور زیادہ طبیعت بے چین ہو گئی ملکہ کی مان یہ کیفیت گلعذار سے سنکر گھبرائی کہا ارے طبیعت
کیون بیچین تھی گلعذار نے عرض کی حضور خود بخود ملکہ عالم کا دم گھبراتا ہی نہین معلوم کیا باعث ہی اسیوقت
قہرمان زرین پوش کو ملکہ کی مان نے اطلاع کرائی کہ حسب الطلب آپکے صاحبزادی باغ سے

تشریف لائی ہیں مگر دشمنوں کی طبیعت کچھ ناساز ہے آپ جلد تشریف لائیے اور حال قہرمان کا عرض
کیا جاتا ہے کہ اپنے دربار میں بیٹھا ہوا ارکین دولت حاضر ہیں ذکر شاہزادۂ بدیع الملک کا ہو رہا ہے
کہ ہرکاروں نے آکے عرض کی کہ خدا حضور کی دولت و اقبال کو روز افزوں کرے اور یہ جاہ و حشم تا
بقائے جہان قائم رہے شاہزادۂ بدیع الملک شکار سے تشریف لائے ہیں ابھی دولت سرا کی طرف
تشریف لے گئے ہیں قہرمان نے لوگوں سے کہا کہ بدیع الملک شکار سے تو تشریف لائے مگر مجھے
ابھی تک سرفراز نہیں کیا اسکا کیا باعث ہے کیا مجھ سے کچھ آزردہ ہیں لوگوں نے عرض کی نہیں مسافت
سفر اٹھائے ہوئے ہیں برائے آرام اپنی دولتسرا میں تشریف لے گئے ہیں جب خستگی سفر زائل ہو جائیگی
ضرور تشریف لائینگے قہرمان نے کہا اب میرا جانا بہت ضرور ہے یہ کہکر چند ارکین دولت کو ہمراہ لیا
اور جہان بدیع الملک فروکش تھے وہاں آکر موجود ہوا مگر بدیع الملک جو سواری سے اُترے
اور مکان میں داخل ہوئے خادم خدمتگار دوڑے سب نے ہاتھوں ہاتھ شاہزادے کو سواری سے
اُتارا مسند پر لاکے بٹھایا بدیع الملک بھی الاحد بیتاب تھے آخر کار ضبط نہ ہو سکا ملازمین سے
کہا کہ تم سب لوگ باہر جاکر اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جب تک ہم نہ بلائیں ہرگز یہاں نہ آنا اور
جو کوئی بلا اجازت ہمارے یہاں آئیگا وہ سزا پائیگا خادموں نے عرض کی ہماری کیا مجال ہے جو بدون
اجازت حاضر خدمت ہو سکیں یہ کہکر سب ملازم باہر آئے بدیع الملک بھی بستر غم پر مصروف آہ و زاری
ہوئے دروازے کمرے کے بند کر لیے تصور خیالی ملکۂ زہرہ جبین کی پیش نگاہ کرکے شکایت رنج فرقت
کرنے لگے لیکن قہرمان زرین پوش جو برائے ملاقات بدیع الملک اپنے دربار کو برخاست کرکے چلا
تھوڑی دیر میں آکر موجود ہوا ملازموں سے دریافت کیا کہ اسوقت شہنشاہ کہاں تشریف رکھتے ہیں لوگوں
نے عرض کی ابھی ہم سب لوگوں کو ہٹا دیا آپ تنہا کمرے میں ہیں قہرمان نے کہا ہماری اطلاع کرو ملازموں
نے عرض کی ہمیں حکم یہ ہے کہ جب تک ہم نہ بلائیں یہاں کوئی آنے کا قصد نہ کرے اور جو بے اجازت
ہماری آئیگا وہ سزائے سخت پائیگا قہرمان چونکہ بدیع الملک سے زیادہ بے تکلف تھا سب سے
کہا اطلاع کی کچھ حاجت نہیں ہے میں جاتا ہوں یہ کہکر اُس کمرے میں آیا جہاں بدیع الملک مصروف
گریہ و زاری تھے دروازے ہی سے اُسنے آہ و زاری کی آواز سنی جلدی سے کمرے کے اندر آیا
دیکھا بدیع الملک پلنگ پر لیٹے ہوئے کروٹیں بدل رہے ہیں لب پر آہ ہے حالت تباہ ہے رنگ
متغیر ہے قلب مضطر ہے قہرمان گھبرا گیا قریب آکر بآواز بلند سلام کیا بدیع الملک نے جو قہرمان کو
اپنے نزدیک پایا طبیعت کو سنبھالا گھبرا کے اُٹھ بیٹھے بگڑی ہوئی بات کو بنایا قہرمان سے فرمایا کہ ابھی
میں نے ایک خواب ایسا پریشان دیکھا جسکی وجہ سے مجھ پر یہ حالت طاری ہوئی اگر آپ اور تھوڑی
دیر نہ آتے تو یقین تھا کہ میری بیتابی بڑھ جاتی آپ کے آنے سے آنکھ کھل گئی قہرمان زرین پوش نے
شاہزادے کی خاطر سے بجا و درست کہدیا مگر صورت دیکھکر سمجھا کہ ضرور بدیع الملک پر کوئی مصیبت
پڑی چہرے سے کیفیت معلوم ہوتی ہے تھوڑی دیر بدیع الملک سے سیر و شکار کی باتیں ہوئیں قہرمان
نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اسوقت اس راز کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے پھر کسی وقت بطور
مستحسن دریافت کرونگا یہ خیال کرکے بدیع الملک سے عرض کی اب آپ آرام فرمائیے میں رخصت

ہوتا ہون بدیع الملک تو یہ چاہتے تھے قہرمان سے کہا کہ بہتر ہو آپ تشریف لیجایئے مین ابھی سستاتا ہون
تھوڑی دیر اپنے تئین راحت دونگا قہرمان وہان سے واپس آیا جو ملازم کہ بدیع الملک کے ہمراہ گئے تھے
انکو بلایا سب سے کہا سچ سچ بیان کرو کہ شاہزادے پر راہ مین کیا کیا واقعے گذرے ملازمون نے عرض کی حضور
صحرا مین جاکر شکار کیا بہت سے آہوان صحرائی کو زندہ گرفتار کیا وہ موجود ہین قہرمان نے کہا ہم اس کو
نہین پوچھتے ہین بلکہ یہ پوچھتے ہین کہ راہ مین کسی سے ملاقات تو نہین ہوئی لوگون نے کہا حضور کسی سے ملاقات
نہین ہوئی دن بھر وہان شکار کھیلا جب قریب شام وہان سے پلٹے تو قریب ملکہ عالم کے باغ کے پہونچ کے
شام ہوگئی شاہزادے نے فرمایا کہ آج کی شب یہین مقام کرو صبح کو چلینگے بارگاہ استادہ ہونے کو حکم دیا
ہم لوگون نے عرض کی کہ حضور بارگاہ استادہ ہونے کی کیا ضرورت ہے یہان سے قریب جو یہ باغ دکھائی
دیتا ہے یہی باغ شاہی ہے یہان تشریف لے چلیے شب بھر یہین رہیے گا صبح کو اختیار ہے شاہزادے نے
بھی اس صلاح کو منظور کیا اور باغ تک سب آئے در باغ پر پہونچ کے معلوم ہوا کہ ملکہ عالم خود باغ مین
تشریف رکھتی ہین شاہزادے نے کہلا بھیجا کہ ملکہ عالم سے ہماری طرف سے کہنا کہ اگر ایک شب کے واسطے
کوئی مقام ہم لوگون کو مل سکے تو شب بھر یہین رہین صبح کو چلے جائینگے ملکہ نے یہ سنکر بہت اعزاز و اکرام
سے شاہزادے کو اندر بلایا اپنی بارہ دری خاص خالی کردی شاہزادہ وہان جاکر بیٹھا دعوت قبول کی
شب کو برائے آرام وہ بنگلہ نہر مین جو بنا ہے وہان شاہزادہ تشریف لے گیا صبح کو ملکہ سے رخصت ہوکر
ہم سب لوگون کو ہمراہ لیکر یہان تشریف لے آئے اسکے سوا اور کوئی سانحہ راہ مین نہین گذرا قہرمان
نے کہا جب سے شاہزادہ شکار سے واپس آیا ہے طبیعت کی کیفیت دگرگون ہے یہ سنکر سب نے عرض کی
حضور کیفیت طبیعت تو ملکہ عالم کی باغ سے ایسی ہی ہے جب بارہ دری مین جاکے بیٹھے ایک مرقع وہان نصب
تھا اسکو جب سے دیکھا تب سے شاہزادے کی کیفیت ابتر ہے ملکہ اس تصویر کو بڑی دیر تک اپنے سامنے رکھے
محویت کے عالم مین رہے ہم لوگون نے عرض کی حضور خاموش کیون ہین ہم سے فرمایا کہ اس مصور کے کمال
کو دیکھتا ہون کہ اسنے اس تصویر کے بنانے مین اپنا کمال ظاہر کیا ہے اسکے بعد جب آرام کرنے کو بنگلے مین
تشریف لے گئے تو ہم لوگون کو حکم دیا کہ تم سب یہین سو رہو مین تنہا بنگلے مین جاکے سوؤنگا ہم سب نے
دو ایک بار کہا جب قبول نہ کیا تو مجبور ہوگئے شاہزادہ بنگلے مین تشریف لے گیا اور شب بھر تنہا اس
بنگلے مین رہا اب تو قہرمان کے خیالات منتشر ہونے لگے اسی خیال مین تھا ہی کہ ایک چوبدار محل کا
بعد دعاے دولت کے عرض کی کہ قبلہ عالم کو محل مین بلایا ہے قہرمان اسی فکر مین سرنگون محل مین آیا
جہان ملکہ زہرہ جبین اور گلعذار اور مادر ملکہ زہرہ جبین تھین وہان آکر بیٹھا بیٹی کی جو حالت دیکھی
پوچھا کیون بی بی مزاج کیسا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ جب سے مین باغ سے آئی ہون خود بخود طبیعت کی عجیب
کیفیت ہے قہرمان زرین پوش چونکہ مرد عاقل تھا دل مین اپنے سمجھ گیا کہ ضرور باغ مین کچھ گل کھلا شاہزادے
کی ادھر یہ حالت ہے وہان بدیع الملک کی وہ کیفیت ہے مگر سوچ کے خاموش ہو رہا دل مین خیال کیا
کہ اگر اس بات کو ابھی ملکہ سے ظاہر کرتا ہون تو سراسر خلاف ہے مگر بدیع الملک کی توجہ کو خیال کرکے
بہت خوش ہوا کہ اگر یہ منظور کیجئے تو اس سے بہتر دوسرا شخص برائے ملکہ کہین نہ ملے گا یہ سوچ کر اپنی
زوجہ کو تنہائی مین بلا کر کہا مین ایک امر تم سے بیان کرتا ہون مگر اسکو اپنے تک رکھنا کسی اور سے اسکا

تذکرہ کرتا یہ جوان صاحب شوکت و شان جو میرے یہان مہمان ہی بہت بڑا عالی ہمت ہی اور شجاعت مین
فرد ہی مین نے اسکی شجاعت و ہمت دیکھکر یہ نیت کی ہی کہ ملکہ زہرہ جبین کا عقد اُسکے ساتھ کرون ایسا
صاحب شوکت کہین نملیگا اور ملکہ کی بیقراری کی بھی یہی وجہ ہی اُسکی کیفیت بھی بہت ابتر ہی بعد اسکے
بدیع الملک شکار کو لیکر گئے جب زہرہ جبین کے باغ کے نزدیک پہونچے شام ہو گئی میرے
ملازمون نے راے دی کہ شب کو یہین استراحت فرمایئے صبح کو پھر چلیگا بدیع الملک شب بھر وہان
رہے کسی طور سے ملکہ کا سامنا ہو گیا وہ بھی جوان حسین ہی اور ملکہ بھی حسن و جمال مین یکتا ہی دونون کے
سامنا ہو جانے سے یہ حالت پیدا ہوئی ہی بہتر ہوگا کہ عقد ہو جائے مگر تم ملکہ سے اس بات کو یون دریافت
کرو کہ تمھارا عقد شاہزادہ بدیع الملک کے ساتھ قرار پایا ہی تمھاری کیا خوشی ہی مادر ملکہ زہرہ جبین نے
قبول کیا اور قہرمان زرین پوش سے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئین گلعذار کو اپنے پاس بلایا کہا جو کہ تم
ملکہ کی ہمراز ہو تم سے ایک بات کہتی ہون اسکو ملکہ سے دریافت کرو گلعذار نے عرض کی جو آپ ارشاد
فرمائین زہرہ جبین کی مان نے کہا کہ کوئی شاہزادہ بدیع الملک سا عالی حسب و نسب بہت کم ہی ہماری
تقدیرون سے یہ جوان یہان آگیا لہذا سلطان عالم نے براے عقد اُسکو تجویز کیا ہی ملکہ کی بھی راے لینا
ضرور ہی تم اُسکی ہمراز ہو اس بات کو اُس سے دریافت کرو گلعذار نے کہا مجھے عرض کرنے مین کوئی عذر نہین
ہی مگر جو آپ حضرات کی راے اُنکے حق مین ہوگی وہ بہتر ہوگی یہ کہکر دل مین یہ خیال کرتی ہوئی اُٹھی کہ معلوم
ہوتا ہی یہ بات سلطان عالم کو ظاہر ہو گئی اور شاہزادے کی بھی حالت اُنھون نے دیکھی اور یہ انتظام فرمایا
یہ خیال کرتی ہوئی ملکہ کے پاس آئی کہا مین ایک خوش خبری لیکر آئی ہون ملکہ نے جواب دیا کہ خوش خبری
سواے ملاقات شاہزادہ ہمارے واسطے نہین ہی گلعذار نے عرض کی ملاقات تو کنار تمام عمر کے لیے
بعیش و آرام ہمراہی ہوئی ملکہ نے کہا جلدی بیان کرو گلعذار نے تمام حقیقت بیان کی ملکہ شکر گزار
ہو گئی دانت کے نیچے اُنگلی دبائی مگر چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہو گیا وزیرزادی سے کہا گلعذار غضب
ہی معلوم ہوتا ہی کہ شاہزادے کی بیقراری والدہ نامدار نے ملاحظہ فرمائی اور مجھے بھی اس حال پر ملال
مین دیکھا کسی طور سے اس امر کو تحقیق بھی کیا اُنکو سب حال معلوم ہو گیا گلعذار نے ملکہ کے دل سے اس
بات کو دور کیا لیکن ملکہ کو خیال ضرور رہا اور شرم سے آنکھین چار نہو سکین گلعذار سے کہا کہ جو تمھارے
مزاج مین آئے مناسب سمجھکر میری طرف سے امان جان سے بیان کرو مجھ سے تو اسوقت بات
نہین کی جاتی معلوم نہین کس نے یہ خبر مفصل والدہ نامدار کو دی گلعذار ملکہ کے پاس سے اُٹھکر
آئی دیکھا خود سلطان عالم بھی اپنی زوجہ کے پاس بیٹھے ہین گلعذار نے آکر عرض کی کہ حسب الارشاد
مین نے ملکہ سے عرض کیا تھا اُنھون نے آپ کی خدمت مین عرض کی ہی کہ ان امور مین مجھے دخل نہین ہی
جو آپ کے نزدیک مناسب ہو مین حاضر ہون قہرمان وہان سے اُٹھکر باہر آیا بدیع الملک کے
کمرے مین جا کر حسن کے ساتھ اس امر کو ظاہر کیا بدیع الملک نے بھی منظور کیا عقد کا سامان
ہونے لگا دو تین روز کے بعد قہرمان زرین پوش نے نجومیون کو طلب کیا تاریخ کی نسبت تحقیق کیا
نجومیون نے مناسب سمجھکر ایک تاریخ مقرر کی شاہزادہ بھی دربار مین رونق افروز ہی کہ ایک چوبدار
روتا ہوا سامنے سے آیا قہرمان نے کہا خیر تو ہی چوبدار نے عرض کی حضور کس منہ سے عرض کرون کیا

معرکہ ہو قہرمان گھبرا گیا کہا ارے جلدی بیان کر چوبدار نے عرض کی حضور شاہزادی کو کوئی اٹھا لے گیا قہرمان یہ خبر وحشت اثر سنکر گھبرا گیا کہا ارے کون اٹھا لے گیا چوبدار نے عرض کی یہ نہیں معلوم آپ محل میں تشریف لے چلیے قہرمان گھبرایا ہوا اٹھا محل میں آیا بدیع الملک بھی یہ خبر سنکر بہت پریشان ہوئے قہرمان جو محل میں آیا کہرام برپا دیکھا سیدھا اپنی زوجہ کے پاس گیا پوچھا ارے یہ کیا معرکہ گذرا وہ بیان کرنے لگی کہ شاہزادی مع گلعذار اور چند خواصوں کے برائے سیر کوٹھے پر گئیں تھوڑی دیر سیر کی جب وہاں سے واپس آنے لگیں خود بخود زمین سے بلند ہوئیں گلعذار نے یہ معرکہ جو دیکھا چاہا شاہزادی کو دوڑ کر پکڑ لے مگر شاہزادی بلند ہو گئی گلعذار نے غل مچایا جب تک سب پہونچیں شاہزادی نگاہوں سے غائب ہو گئی قہرمان کو بڑا صدمہ ہوا اسی فکر میں باہر آیا نجومی جو اسوقت دربار میں موجود تھے ہی سب سے اس کیفیت کو بیان کیا نجومیوں کو حکم دیا کہ دریافت کرو یہ کیا بات ہے سب نے اپنی اپنی عقل کو زور دیا تھوڑی دیر کے بعد متفق اللفظ یہ بات کہی کہ جانب شمال ملکہ کو ایک ساحر لے گیا قاعدے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ بعافیت و سلامتی بہت جلد ملیں گی اگر کوئی شخص شجاع ایس امر کی کوشش کرے اور جانب شمال جائے اس ساحر کا پتا لگائے تو شہزادی ہاتھ آئے بدیع الملک نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھکر قہرمان سے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے میں جاؤنگا اگر فضل خدا شامل حال ہے تو ضرور ملکہ کو لاؤنگا قہرمان نے کہا اے شہنشاہ مجھے آپ کا جانا گوارا نہیں آپ تشریف نہ لیجائیے میں کسی اور کو روانہ کرتا ہوں بدیع الملک نے کہا اگر اسمیں آپ کچھ عذر کریں گے تو مجھے بہت ملال ہوگا مجھے جانے دیجیے اگر حیات مستعار باقی ہے تو انشاءاللہ بہت جلد آپ سے ملونگا قہرمان نے جب دیکھا کہ بدیع الملک اب کسی طرح نہ مانینگے مجبور ہوئے کہا اچھا اتنا تو تامل فرمائیے کہ میں اپنے لشکر کو درستی کا حکم دوں اور ہمراہ چلنے کی تیاری کروں بدیع الملک نے فرمایا کہ آپ کو چلنے کی کیا ضرورت ہے اور فوج کشی کی کیا حاجت ہے میں تنہا جاؤنگا ملکہ کو لاؤنگا قہرمان نے کہا اے شہریار اب اسمیں جو عذر کیجیے گا تو مجھے ملال ہوگا بدیع الملک مصلحت جانکر خاموش ہو رہے قہرمان نے اسیوقت حکم دیا کہ ہماری کل فوج تیار ہو ہم برائے تلاش ملکہ جائینگے یہ حکم پاکر تمام فوج نے سامان کوچ درست کیا دوسرے دن قہرمان زرین پوش نے بدیع الملک سے کہا کہ اب بھی آپ میری عرض کو قبول کیجیے تاج و تخت لیجیے یہاں کا انتظام فرمائیے تلاش ملکہ میں نہ جائیے میں جاتا ہوں اگر خدا نے چاہا تو ملکہ کو لاتا ہوں بدیع الملک نے کہا اب یہ نہ فرمائیے گا مجھے ملال ہوتا ہے میں ہرگز قبول نہ کرونگا قہرمان خاموش ہو رہا صرف اتنا کہا کہ آپ کو اختیار ہے بدیع الملک نے کہا اب دیر نہ کیجیے جلد چلیے فوج اسیوقت تیار ہوئی سواری بادشاہ کی آئی بدیع الملک ایک اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے سلاح جنگی تن پر آراستہ کرکے بسم اللہ کہکے جانب شمال روانہ ہوئے قہرمان بھی ہمراہ فوج دریا موج ساتھ رہ نوردی کرتے ہوئے چلے کہ ذکر انکا آیندہ کیا جائے گا۔

## اب کیفیت ملکہ زہرہ جبین کی بیان کیجاتی ہے

کہ انکو جو کوٹھے پر گلعذار و وزیرزادی اپنے ہمراہ لے گئی تھی اور شاہزادی چاروں طرف مصروف سیر و تماشائی قضائے کار مغرور ہفت جوش بادشاہ ملک ہفت جوش بر سر ہوا اڑا ہوا جاتا تھا نگاہ جو جمال ملکہ زہرہ جبین پر پڑی شیدائے جمال جہان آرا ہو گیا تاب نہ رہی سب کی نگاہ کو سحر سے بند کیا

آپ شاہزادی کو اٹھائے گیا شاہزادی اِس صدمے سے بیہوش ہو گئی اُسنے اپنے تخت پر ڈال لیا جب وہ
مکان پر آیا شاہزادی کو تخت سے اُتارا گلاب کیوڑا بید مشک طلب کیا خادموں نے فوراً حاضر کیا مغرور
نے شاہزادی پر چھڑکا ملکہ کو غش سے افاقہ ہوا آنکھ جو کھولی اپنے کو ایک مکان پر تکلف میں پایا مگر گردن جو
اٹھائی دیکھا سامنے ایک شخص سیہ فام بد انجام لباس شہنشاہی پہنے ہاتھ باندھے بیٹھا ہے ملکہ نے ڈر سے
آنکھیں بند کر لیں مغرور نے کہا ملکہ عالم میں غلام ہوں مجھے اپنا بندہ بے دام تصور فرمائیے یہ کمترین
اس سرزمین کا بادشاہ ہے سات ملک میرے قبضے میں ہیں علاوہ اسکے بہت سے بادشاہان ذی جاہ خراج
دیتے ہیں میرا نام ہفت اقلیم میں مشہور ہے سب بادشاہ میرے نام سے کانپتے ہیں یہ سب سلطنت آپ کو
مبارک ہو میں ہر وقت تابعداری میں حاضر ہونگا جو آپ کے مزاج میں آئیگا وہ کیجئے گا مجھے اپنا
بندہ بے دام جانیے گا شاہزادی خاموش بیٹھی رہی دل میں خیال کرتی تھی کہ میں یہ خواب دیکھتی ہوں یا
بیدار ہوں کس حال میں مبتلا ہوں اور یہ شخص سیہ فام کون ہے اس خیال میں بیٹھی ہے دل میں بدیع الملک
نوجوان کی یاد باعث گریہ و زاری عجب حالت طاری تھی خیال کرتی تھی افسوس وصل حبیب سے محروم
رہی گرفتار دام مصیبت ہوئی اور مغرور ہفت جوشن یہ باتیں کر رہا تھا جب اسنے ملکہ کو بالکل خاموش
پایا اور بہت بیتاب ہوا تو ہاتھ بڑھایا ملکہ نے اپنے تئیں دوپٹے سے بہت اچھی طرح پوشیدہ کر لیا تھا
جب دیکھا کہ یہ ہاتھ بڑھاتا ہے دبی زبان سے کہا اے شخص تو کون ہے مجھے یہاں کیوں لایا ہے تیرا مطلب
کیا ہے مغرور نے ہاتھ باندھکر کہا میں تابعدار ہوں غلام جان نثار ہوں مجھے غلامی میں قبول فرمائیے
میری آرزوئے دلی بر لائیے یہ تاج و تخت آپ کو مبارک رہے میں آپ کی خدمتگذاری سے تا بقائے حیات
منہ نہ موڑونگا ملکہ نے کہا خاموش رہ ایسی باتیں نہ بنا آئینہ لیکر اپنی صورت دیکھ اگر مجھکو ہاتھ لگائیگا
اپنی جان دیدونگی مغرور نے کہا ملکہ عالم ایسی باتیں آپ کو زیبا نہیں ہیں مجھ میں آپ نے کیا خرابی دیکھی
ہے جو ایسی باتیں فرماتی ہیں بہتر اسی میں ہے کہ اب مجھے قبول فرمائیے یہ تاج و تخت لیجیے ملکہ نے جواب دیا
کہ اب بہت باتیں نہ بنا مجھے تاج و تخت کی کیا پروا ہے خدا نے سب کچھ دیا ہے تجھکو خوف خدا نہ آیا مجھے
تمام عزیز و اقارب سے چھڑایا مغرور نے کہا ملکہ اب بھی میں منت کرتا ہوں کہ مجھے قبول فرمائیے ملکہ نے
کچھ جواب نہ دیا جب مغرور بہت کچھ کہہ چکا اور دیکھا کہ ملکہ کسی طور سے راضی نہیں ہوتیں مجبور ہو کے
ایک ساحر کو بلایا کہا ملکہ کو لیجا کر بحفاظت رکھو اور چند کنیزیں انکی خدمت کے واسطے مقرر کر دے
وہ ساحر ملکہ کو اپنے ساتھ لے گیا ایک مکان معقول میں لیجا کر رکھا کنیزیں برائے خدمت حاضر ہوئیں
مگر سب کنیزیں بھی ملکہ سے ہر وقت یہی کہتی تھیں کہ ملکہ عالم مغرور ہفت جوشن بادشاہ عالیجاہ ہے آپ
اسکو کیوں نہیں قبول فرماتی ہیں ملکہ کسی کو جواب نہیں دیتی تھیں ہر وقت یاد میں شاہزادہ بدیع الملک
کے رویا کرتی تھیں مغرور دن بھر میں دو بار آتا تھا ملکہ سے منت و سماجت کرتا تھا کہ ملکہ عالم مجھکو اپنی
غلامی میں قبول فرمائیے ملکہ کچھ جواب نہ دیتی تھیں جب اسی صورت پر بہت زمانہ گذرا تو ایک روز
مغرور ہفت جوشن نے آکر ملکہ سے کہا کہ ملکہ اگر آج آپ نے قبول نہ کیا تو میں ایک سحر ایسا کرونگا کہ
آپ از خود مجھ سے راضی ہو جائیں ملکہ نے جو یہ کلمہ سنا ہوش اُڑ گئے دل میں خیال کیا کہ یہ ساحر تو ہے
کیا تعجب کہ مغرور ایسا سحر کرے اگر ایسا ہوا تو بڑا غضب ہوگا یہ سوچکر ملکہ نے جواب دیا کہ اے مغرور

اگر دو ایسا نہ کیا تو مجھے جب ہوش آئیگا اپنی جان دیدونگی مغرور نے کہا پھر آپ کیون منظور کرتی ہیں
کون مانع ہے جس طرح سے منت و سماجت کی جب آپ کو کسی طرح منظور نہیں ہے تو مجبور ہو کے میں نے یہ
ارادہ کیا ہے اگر اب بھی آپ اپنی اس ضد کو ترک کیجیے میں اس ارادے سے باز رہوں مغرور تو بکا کیا مگر
ملکہ زہرہ جبین نے پھر کچھ جواب نہ دیا آخر کار مغرور مجبور ہو کے یہ کہتا ہوا اٹھا کہ ملکہ اسوقت تو میں جاتا
ہوں مگر کچھ [illegible] سامان بپا کرونگا اور سحر تیار کرکے لاؤنگا ملکہ کے ہوش اڑ گئے مغرور تو چلا گیا ملکہ نے
بصد [illegible] ہاتھ اٹھا کر درگاہ بے نیاز میں عرض کی کہ اے [illegible] اے کس بیکسان تو اس کافر کے
دست ظلم سے میری عصمت کو بچا یا موت دے کہ میری عصمت باقی رہ جائے یہاں تو ملکہ الحاح و زاری
کر رہی تھیں اور مغرور اپنے مقام پر آکے سحر تیار کرنے لگا دیکھئے ان دونوں کا وقت کیا جائے گا

## ابتدائے کیفیت قہرمان زرین پوش اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی بیان کی جاتی ہے

کہ دونوں جرار جو برائے تلاش ملکہ روانہ ہوئے فوج بیشمار ہمراہ تھی راہ میں بدیع الملک نے قہرمان
سے کہا کہ یوں بے تحقیق ایک سمت چلے جانا مناسب نہیں ہے کچھ معلوم شاہزادی کو کون لے گیا اور
کہاں ہے کچھ سراغ رسانی بھی ضرور کرنا چاہیے قہرمان نے کہا میرا عیار مہتر بیباک کمند کش جو [illegible] ہے اس
سے بہتر سراغ رسانی کون کر سکے گا بہتر ہے کہ اسکو روانہ کیجیے پتہ ملکہ کا لگائے بدیع الملک نے
کہا آپ روانہ کیجیے قہرمان نے اسیوقت بیباک کمند کش کو بلایا کہا جس طرح بن پڑے اس بات کی
سراغ رسانی کرو کہ ملکہ کہاں ہے بیباک اسی وقت بصورت مبدل روانہ ہوا ہر ایک سے دریافت
کرتا ہوا کہ یہاں کون رہتا ہے اور [illegible] کا کیا نام ہے اسی طرح سے دو روز تک برابر چلا گیا تیسرے روز
قلعہ ہفت جوشن [illegible] حاکم مغرور ہفت جوشن جادو تھا پہونچا لوگوں سے دریافت کیا کہ اس
قلعہ کا کیا نام ہے یہاں کا حاکم کون ہے سب نے نام و نشان سے آگاہ کیا بیباک نے پوچھا حاکم سے یہاں
کے کس وقت ملاقات ہوتی ہے کیا قرینہ ہے لوگوں نے کہا اب تو کوئی قرینہ چند روز سے نہیں ہے بیباک
نے پوچھا کیوں کیا سبب ہے سب نے کہا شہنشاہ کہیں سے ایک شاہزادی کو لائے ہیں انکے حسن و جمال
پر فریفتہ ہیں وہ وصل پر راضی نہیں ہوتی ہے اسی کی منت و سماجت کیا کرتے ہیں بیباک سمجھ گیا اور
سب امور بھی جو ضروری تحقیق کرنا تھے پوچھے اور وہاں سے روانہ ہوا ایک دن کے بعد قہرمان
سے سب کیفیت آکر بیان کی بدیع الملک سے بھی کہا کہ حضور وہ ساحر بہت بڑا ہے اور قلعہ ایسا ہے کہ
جس میں گذر ہونا دشوار ہے بعد اسکے فوج اسکے پاس بیشمار ہے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے بدیع الملک
نے فرمایا بیباک خدا مالک ہے تردد نکرو میں خدا پر بھروسا رکھتا ہوں وہی فتح دیگا [illegible] یہ کہکر
قہرمان زرین پوش سے کہا کہ اب تامل نکیجیے قلعہ ہفت جوشن کی راہ لیجیے قہرمان حسب الارشاد
بدیع الملک اسی وقت روانہ ہوا ایک روز کے بعد قلعہ ہفت جوشن کے قریب پہونچا لشکر اترا
خیمہ بارگاہ ایستادہ ہو گئیں سب سامان [illegible] آراستہ اس شب کو قہرمان نے بدیع الملک سے
کہا کہ اب آپ کی کیا رائے ہے کس طرح سے اطلاع کی جائے بدیع الملک نے کہا ایک [illegible]
لکھ کے مغرور ہفت جوشن تم نے ایسی جرأت ناشایستہ کی کہ جسکے [illegible]

دیجاے تو بھی تلافی ممکن نہین مگر ہم درگذر کرتے ہین اب بہتر تمھارے واسطے اسی مین ہے کہ شاہزادی کو
یہان بھیجدو اور خود حاضر ہو کر عفو تقصیر کراؤ اگر ذرا بھی اسکے خلاف کروگے تو بہت پچھتاؤگے آئندہ تمکو
اختیار ہے اطلاعاً تمکو یہ تحریر کیا جاتا ہے قہرمان نے میر منشی کو طلب کیا اور اس مضمون کا نامہ تحریر کراکے
ایک جوان کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ مغرور ہفت جوشن کو دینا اور جواب معقول لینا خبردار کوئی گستاخی
نہ کرسکے اگر کچھ کلمات ناشایستہ زبان سے نکالے تو جواب باصواب دینا رہ نہ جانا جیسا ہوگا سمجھا
جائیگا وہ جوان بڑے جاہ و تجمل سے اسپ صبا رفتار پر بیٹھ کے روانہ ہوا جب در قلعہ پر پہونچا دربانون
نے روکا جوان نے کہا مین نامہ لایا ہون سلطان قہرمان زرین پوش کا میری اطلاع کرو دربان نے
اسیوقت اطلاع کرائی مغرور اسوقت باہر بیٹھا تھا اور لوگ بھی جمع تھے چوبدار نے جو اس سے آکر یہ
بات بیان کی اس نے کہا اس نامہ دار کو اندر بلاؤ ہم دیکھین نامہ دار کیسا ہے اور کس واسطے نامہ لایا ہے
نامہ دار کو لوگ اندر لے گئے مغرور نے کہا کہان سے نامہ لائے ہو نامہ دار نے کہا سلطان قہرمان
زرین پوش کا نامہ لایا ہون مغرور نے نامہ کو لیکر مضمون پڑھا اور اسکے جواب مین اسیوقت اپنے ہاتھ
سے لکھا کہ جو کچھ میرے واسطے خرابی تمھارے لیے ہو سکے دریغ نکرو مین موجود ہون اور اگر اپنی خیریت
درکار ہو تو یہان آؤ اپنی بیٹی کو سمجھاؤ راضی کرکے میرے ساتھ عقد کردو یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا
کہا ہماری طرف سے زبانی بھی کہدینا کہ کشت و خون کرانے سے تمھین کیا حاصل ہوگا مجھسے مقابلے کی
تاب نہ لاؤگے بہتر یہ ہے کہ میرے تمھارے باہم اتحاد رہے جو کچھ مین نے لکھا ہے اسکو قبول کرو اور یہان
چلے آؤ نامہ دار نے کہا آپ نے زیادہ تقریر کو کیون طول دیا مجھسے شہنشاہ نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ اگر
اپنی عفو تقصیر کرانے پر راضی نہ ہون تو جواب جنگ لکھوا لانا ہم انسے کسی طرح بند نہین ہین مغرور
چونکہ اسم بامسمّیٰ ہے اسنے جھلا کے منشی سے کہا کہ لکھدے ہمکو جنگ منظور ہے دیکھون میان قہرمان
میرا کیا بنا لیتے ہین یہ کہکر جواب نامہ تو نامہ دار کو دیا اور ملازمون کو بلا کر کہا کہ طبل جنگ بجنے کا حکم
دیا جاے یہان تو طبل جنگی بجا اور نامہ دار جواب نامہ لیکر پاس قہرمان زرین پوش کے آیا خط کا جواب
دکھایا بدیع الملک نے کہا بہت بہتر ہوا ہم اس مغرور کا سر نیچا کر دینگے نامہ دار نے کہا حضور اس نے
طبل جنگی بھی بجوا دیا ہے بدیع الملک نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی
نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون جانب تیاریان ہونے لگین قہرمان نے بدیع الملک کو بلا کر کہا کہ
مغرور تو سحر سے لڑیگا اور ہمارے لشکر مین کوئی سحر سے آگاہ نہین ہے بدیع الملک نے کہا آپ خدا
پر نگاہ رکھیے کچھ گزند نہین پہونچیگا مین اس سے مقابلہ کرونگا قہرمان نے کہا مجھے یہ بات کب گوارا
ہوگی کہ آپ مقابلے مین ساحرون کے جائین بدیع الملک نے کہا آجتک مین نے کبھی فضل خدا سے ساحرون
کے مقابلے مین خوف نہین کیا علاوہ اسکے کچھ عطیۂ بزرگان میرے پاس موجود ہے سحر کی کیا حقیقت
ہے جو مجھپر تاثیر کرسکے جب مین دریا سے نکلا تھا اور ایک ساحرہ نے مجھے لیجا کر اپنے مکان مین رکھا تو
مجھسے طالب وصل ہوئی مین نے اس سے انکار کیا اس نے ایک صحرا مین مجھے قید کیا اور سحر اس
طور سے کیا کہ راستہ بند کردیا قدرت خدا سے ایک سمت مین پیرا پیدا ہوا ایک پہاڑ پر ایک راہ نکلنے کا
اتفاق ہوا وہان ایک پیرمرد سے ایک مہرہ دستیاب ہوا تاثیر اس مہرے کی یہ ہے کہ جسکے بازو پر ہوگا

اسپر سحر تاثیر نہین کریگا قہرمان نے جو یہ کیفیت سُنی کچھ خاطر جمع ہوئی لیکن بدیع الملک سے کہا کہ
آپ تنہا ہین اُسکی فوج بیشمار ہو اگر آپ پر سحر نے تاثیر بھی نہ کی تو آپ کیا کیجیے گا بدیع الملک نے کہا کل
تماشا دیکھنا قہرمان زرین پوش خاموش ہورہا بدیع الملک رخصت ہوکر اپنی بارگاہ مین آئے شب بھر
عبادت ذوالجلال مین مصروف رہے جب عابد شب زندہ دار نے اپنا سر سجدہ مین جھکایا اور زاہد زرین پوش
فلک یعنی آفتاب عالمتاب نے برلے ادائے فریضہ سحر اپنا قدم طرف سجادۂ فلک کے بڑھایا اور
وقت نماز صبح آیا بدیع الملک نے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کرکے دست تمنا طرف آسمان
کے بلند کیے اور درگاہ بے نیاز مین بصد الحاح و زاری برجوع قلب عرض کی اے رب بے نیاز اے
کریم کارساز تو واحد و یکتا ہو قادر و توانا ہو دشمن قوی پر تو ہی فتح دینے والا ہو بہت ہی بلک بلک کے
دعا کی جب دعا سے فراغت پائی تو خادمون نے سجادہ اُٹھایا بدیع الملک برآمد ہوے یہان سب
سرداران لشکر منتظر تھے بدیع الملک کو جو قہرمان زرین پوش نے دیکھا شان و شوکت دیکھکر
دنگ ہوگیا گو شاہزادے کو بارہا ہتھیار سجے ہوے قہرمان نے دیکھا تھا مگر بعزم جنگ کبھی دیکھنے کا
اتفاق نہ ہوا تھا بدیع الملک اپنے مرکب پر سوار ہوے فوج ہمراہ ہوئی قہرمان سے فرمایا کہ آپ صرف تماشا
دیکھیے گا لڑائی مین دخل نہ دیجیے گا قہرمان نے کہا اے شہنشاہ مجھ سے یہ نہو سکیگا بدیع الملک نے جواب دیا
کہ اگر آپ لوگ دخل دیجیے گا تو لڑائی خراب ہوجائیگی کیونکہ وہ ساحر ہو قہرمان نے کہا میدان مین چلکر دیکھا
جائیگا یہ باتین کرتے ہوے میدان کارزار مین آئے بدیع الملک نے قاعدے سے صف بندی کرائی
انتظام تو انسے بہتر کون کرسکتا ہو بہت خوش انتظامی سے لشکر کو میدان کارزار مین لاکر جمایا دیکھا کہ
سامنے سے لشکر مغرور بہت جوش آتا ہو لیکن ساحران غدار بازیچہ قرقرے پر سوار آگے آگے مغرور
ایک اژدر آتش فشان کو اُڑاتا ہوا اس طور سے آکر میدان مین اس نے بھی صف بندی کی جب جانبین
کے لشکر مین صف بندی ہو چکی تو نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کردی تو کہکر ہٹے مغرور نے اپنا اژدہا میدان
مین بڑھایا کہا مین قہرمان زرین پوش سے کچھ کہنا چاہتا ہون قہرمان سامنے گیا مغرور نے کہا مین
جانتا ہون کہ آپ بادشاہ ہین صاحب عزت و جاہ ہین بہتر ہو کہ مجھ سے اور آپ سے نفاق نہونے پائے
بلکہ باہمی اتحاد سے ہم آپ ہمیشہ بسر کرین آپ امر مذکورہ کو منظور فرمایئے میرے یہان تشریف لایئے
گو یہ امر آپ نے خود نہین کیا ہو مین جانتا ہون کہ جس شخص نے آپ کو ترغیب دی ہو مین اُنسے ڈرتا نہین
ہون بہتیرے اس طور کے جوان یہان آئے مگر آجتک میرے ہاتھ سے کسی نے امان نہین پائی
قہرمان نے کہا اے مغرور خبردار اب زیادہ بیہودہ گوئی نکرنا ورنہ حسرت کلام تیرے دل کی کدورت
منزل مین رہجائیگی اور مجھے کسی نے ترغیب نہین دی ہو مگر تیری حرکت ناشایستہ نے مغرور یہ سنکر
بلبلا کہا تمھین اختیار ہو مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا ایک سحر مین سب کا خاتمہ کردونگا یہ کہتا ہوا اپنے لشکر
کے قریب جاکر کھڑا ہوا اور پکارکے آواز دی کہ مین بہت مشتاق ہون اُن صاحب کے جوہر جرأت
دیکھنے کا جو بڑے دم و دعوے سے یہان آئے ہین بدیع الملک نے یہ سنکر اپنا مرکب بڑھایا قہرمان نے
کہا شہریار ہم لوگ جان نثار کس لیے ہین بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہم لوگون کا قاعدہ یہ ہو کہ جب کوئی نام
لیکر پکارے تو وہی شخص جائے جسکا نام لیکر پکارا ہو قہرمان مجبور ہوگیا بدیع الملک میدان مین آئے

کہا اے مغرور مین موجود ہون جو تیرے دل مین حوصلہ ہو اُسے اٹھا نہ رکھ مغرور نے جواب دیا کہ پہلے آپ
وار کیجیے کہ حسرت دل مین باقی نہ رہجائے بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہمارا یہ دستور نہین کہ پیشدستی کرین
جب تیرے وار سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی وار کرینگے یہ سنکر مغرور نے ایک کارد سحر جھولی سے نکالی اور بدیع الملک
کیجانب کچھ اسم سحر پڑھکر پھینکدی مگر بدیع الملک کے بازو پر مہرہ دافع سحر کا بندھا ہوا تھا چھری الٹک
گری بدیع الملک پر نہ پڑی مغرور متحیر ہوا بدیع الملک نے کہا اے جوان کیا تو سمجھا جیسا تنہا ہے
بدیع الملک نے فرمایا ہم سحر اور ساحر دونون کو تجربہ کر چکے ہین ہمارا خدا ہر وقت حامی و مددگار ہے مغرور
نے کہا اچھا اب تم بھی وار کرو بدیع الملک نے تلوار میان سے کھینچی مغرور نے ہاتھ جھولی مین ڈالا کچھ دانے
ماش کے نکالے چاہا بدیع الملک کیجانب پھینکون مگر بدیع الملک نے اتنی مہلت نہ دی تلوار کا وار
کیا مغرور نے دانے پھینک کر سپر سحر کو اٹھایا بدیع الملک کی تلوار جو پڑی بازوبند کی برکت سے سپر سحر کٹی
اور تلوار اُچٹکے سر پر پڑی قریب تھا کہ تلوار کا عمل جگرگاہ تک آ جائے مغرور جلدی سے تڑپکے غرق زمین ہوگیا
قہرمان زرین پوش یہ حال دیکھکر پھڑک گیا سب کی زبان سے شور تحسین بلند ہوا لشکر مغرور نے جو یہ کیفیت
دیکھی سب بدیع الملک پر سحر کرتے ہوئے آ پڑے بدیع الملک تلوار پکڑکے غول مین در آئے شیرانہ وار
لڑنے لگے قہرمان نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ شاہزادے پر تمام فوج نے نرغہ کیا ہے یہ بھی تمام فوج لیکر ٹوٹ پڑا مگر
یہ سب غیر ساحر تھے ساحرون نے سحر کرکے ان سب کو بیکار کر دیا بدیع الملک نے یہ حال دیکھکر قہرمان کو منع
کیا کہ آپ کیون تکلیف فرماتے ہین صرف آپ تماشا دیکھیے قہرمان نے کہا شہریار آپ اتنی فوج سے تنہا کیونکر
عہدہ برآ ہونگے بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہے قہرمان پھر اپنے مقام پر آکے کھڑا ہوا شاہزادہ پھر فوج کو قتل
کرنے لگا ساحر لاکھ لاکھ سحر کرتے ہین مگر بدیع الملک پر تاثیر نہین ہوتی بدیع الملک بے دریغ سب کو قتل
کر رہے ہین جب تھوڑی دیر بازار کارزار گرم رہا اور بہت سے ساحر قتل ہوئے تو سب نے امان طلب کی بدیع الملک
نے ہاتھ روک لیا سب ساحر وہان سے ہاتھ باندھکر حاضر ہوئے بدیع الملک نے مشرف باسلام کیا
ساحرون نے بدیع الملک سے عرض کی اب حضور قلعہ مین تشریف لے چلین بدیع الملک قہرمان
زرین پوش کو لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوئے کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت مغرور ہفت جوشن کی تحریر کیجاتی ہے

یہ جو کری جنگ مین رو برو سے بدیع الملک سے غرق زمین ہوکر فرار ہوا تو اسنے قلعہ مین آکر دم لیا سوچا
کہ اب بدیع الملک سب کو زیر کرکے قلعہ مین داخل ہوگا اور مجھکو بھی قتل کریگا ملکہ کو بھی لیجائیگا یہ خیال کرکے
ملکہ کے پاس آیا اور ملکہ کو سحر کرکے بیہوش کیا جلدی سے ایک تخت سحر تیار کرکے ملکہ کو تخت پر ڈالا اپنے وزیر
نخوت کشند ذہن کو بلایا کہا مین اسوقت بہت متردد ہون کیا کرون اور کہان بھاگ جاؤن یہ واقعات
درپیش ہین اب مین ملکہ کو لیکر کہان جاؤن وزیر نے کہا بہتر یہ ہے کہ آپ طرف طلسم ہشت پہلو کے تشریف
لے جائیے مین جب یہان شاہزادے کو مع قہرمان وغیرہ کے گرفتار کرونگا آپ کو اطلاع دونگا آپ
تشریف لے آئیے گا مغرور نے کہا اے نخوت بھلا شاہزادے کی گرفتار کرنے کی کیا تدبیر ہے نخوت نے عرض
کی حضور خاطر جمع رکھین مین کسی حکمت عملی سے گرفتار کرونگا ملکہ کو بھی لیجانا ضرور ہے مغرور نے کہا اچھے
تو تمھاری مجھے معلوم ہو جائے کہ تم کس طور سے بدیع الملک کو گرفتار کروگے نخوت نے کہا مین

شاہزادے کا دوست بنکر اُسکو بھی گرفتار کر لیگا مغرور نے کہا بہت مناسب بات ہے مین بھائی صاحب کے پاس
جاتا ہون یہ کہکر مغرور تو اُسیوقت طلسم ہندسہ کیجانب روانہ ہوا کہ یہانکا مالک اسکا بھائی تھا شاہزادی کو بھی
یہین چھوڑا نخوت کند ذہن نے ملکہ کو ہوشیار کرکے کمرے مین بٹھادیا اتنے عرصے مین غل ہوا لوگ قلعہ سے
نکلکر دیکھنے لگے سب نے دیکھا کہ آگے آگے ایک جوان رعنا جرأت و شوکت مین یکتا برابر اُسکے ایک
تاجدار پیچھے فوج بیشمار سب قلعہ کی سیر کرتے ہوئے چلے آتے ہین لوگون نے جاکر نخوت کو اطلاع دی کہ حضور
شاہزادہ اور قہرمان زرین پوش قلعہ مین آگئے نخوت کند ذہن نے کہا کہ اب کیا انتظام ہو سکتا ہے جب
ہمارا بادشاہ فرار ہوگیا تو ہم کیا کر سکتے ہین سب خاموش ہو رہے بدیع الملک اور قہرمان زرین پوش
تختگاہ مین داخل ہوئے بدیع الملک نے قہرمان سے فرمایا کہ آپ تخت پر تشریف رکھیے قہرمان نے کہا
مجھسے یہ نہوگا کہ آپکے ہوتے مین تخت پر بیٹھون بلکہ یہین پر منحصر نہین ہے خاص اپنے شہر مین چلکر آپ ہی کو
تخت پر بٹھاؤنگا تخت آپ ہی کے لیے خدا نے بنایا ہے بدیع الملک نے کہا اہل لوگون کا یہ قاعدہ ہے کہ
تاج و تخت کی جانب توجہ نہین کرتے ہین ہمین اسکی ضرورت نہین جب قہرمان بہت مجبور ہوا تو تخت پر بٹھا
شاہزادہ بدیع الملک دنگل زرین پر رونق افروز ہوئے قہرمان نے شہزادیکی جرأت و جلادت کی بہت تعریف کی
نخوت کند ذہن وزیر مغرور ہفت جوش کا رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہوا شاہزادہ بدیع الملک
نے کہا یہ کون صاحب ہین وہ ساحر جو مسلمان ہوئے تھے اُنھون نے عرض کی کہ یہ نخوت کند ذہن
وزیر ہین ہفت جوش کے بدیع الملک نے اپنے ہاتھ سے نخوت کے ہاتھ کھولے کہا اے نخوت اب بہتر
یہین ہے کہ اقرار وحدانیت پروردگار کرو اور کلمہ پڑھو نخوت نے کہا غلام کی ایک مدت سے مشتاق
شکر ہے اُس خدائے یکتا کا کہ آج یہ امید بر آئی یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک سے کہا کہ اب مجھے کلمہ
تعلیم کیجیے بدیع الملک نے کلمہ بتایا نخوت کلمہ پڑھکر پکا مسلمان ہوا اُسیوقت شاہزادے بدیع الملک
کو نذر دی بعدہ عرض کی حضور ملکہ عالم آپکی یاد مین بہت بیقرار ہین اُنکے پاس تشریف لیچلیے شاہزادہ
بدیع الملک نے قہرمان کیطرف دیکھا قہرمان نے کہا آپ تشریف لیجائیے بدیع الملک نے کہا ابھی
مجھے جانا مناسب نہین آپ جاکر تسکین دیجیے قہرمان اُٹھا ملکہ کے پاس آیا بہت کچھ تسلی دی کہا
خدا نے پھر تم سے زندہ ملایا ہم تو سمجھ چکے تھے کہ اب تمھارا ملنا بہت دشوار ہے مگر بدیع الملک نے جو
کام کیا اصل تو یون ہے کہ آدمی سے نہین ہو سکتا ہے شاہزادی خاموش بیٹھی سب سُنا کی قہرمان زرین پوش
تھوڑی دیر کے بعد شاہزادی سے یہ کہکے اُٹھا کہ اب ہم تو شاہزادہ بدیع الملک کے پاس جاتے ہین
تم یہان باطمینان خاطر رہو جب سب انتظام یہانکا درست ہو جائیگا اور خزانہ وغیرہ روانہ کر لینگے یہان
کسی کو حاکم کرینگے تب ہم لوگ چلینگے تمھارے بھیجدینے کے لیے مین شاہزادے سے دریافت کرونگا جیسا
وہ فرمائینگے وہ کیا جائیگا ملکہ زہرہ جبین نے کہا مین بھی آپ ہی کے ہمراہ یہانسے چلونگی قہرمان نے کہا
اب جیسی مرضی بدیع الملک نوجوان کی ہوگی وہ کیا جائیگا تمھاری بابت اب اُنھین کو اختیار ہے یہ کہکر
قہرمان زرین پوش چلتا ہوا آیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا آپ ملکہ کو تسلی دے آئے قہرمان نے کہا
مین تسلی تو دے آیا لیکن اب آپ اُنکے جانے کی بابت کیا ارشاد فرماتے ہین اُنکو آج روانہ کردین کیونکہ
ہمین تو ابھی یہان کا انتظام کرنے مین عرصہ ہوگا اُسوقت تک ملکہ یہان بیکار کیون رہین بدیع الملک

نے کہا آپ کو اختیار ہے قہرمان زرین پوش نے کہا کہ میرے نزدیک تو انکا چلا ہی جانا بہت مناسب ہے بدیع الملک
نے کہا بہت بہتر ہے آج ہی روانہ کر دیجیے قہرمان نے اُسیوقت اپنے لشکر مین سے چند سردار چھانٹ کر کہا کہ تم
سب ملکہ کو لیجاؤ مگر راہ مین بہت بڑی حفاظت کرنا اُنھون نے کہا ہماری جان تک نثار ہے بھلا ہم لوگ حفاظت
مین کوتاہی کرینگے قہرمان نے سب کو جمع کر کے محافہ طلب کیا فوراً محافہ آیا قہرمان محافہ لیکر جہان ملکہ
تعین آیا بیٹی سے کہا بی بی ہمنے شاہزادے سے اس بات کا اظہار کیا اُنکی بھی راے ہے کہ تمھارا جانا
مناسب ہے ملکہ نے عرض کی مجھے کیا عذر ہے قہرمان نے کہا بسم اللہ سواری موجود ہے ملکہ کے دل مین
اتنا تو خیال ضرور تھا کہ اگر کسی طرح ممکن ہوتا تو ایک نظر شاہزادے کو دیکھ لیتی اور یہی کیفیت بدیع الملک
کی بھی تھی لیکن دونون بپاس قہرمان زرین پوش کچھ اپنا حال اظہار نہین کر سکتے تھے ملکہ یہ تمنا لیے ہوے
محافے مین سوار ہوئی وزیر یعنے نخوت کند ذہن کو جو اس امر کی خبر ہوئی کہ ملکہ کو قہرمان اور بدیع الملک
نے سوار کر دیا ہے اُسیوقت اپنے مکان سے چلا یہان محافہ کہار لیکر مع اُس فوج کے جو قہرمان نے ہمراہ کر دی
تھی روانہ ہو گئے قہرمان بدیع الملک کے پاس آیا کل کیفیت بیان کر دی شاہزادے نے کہا آپنے
بہت بہتر کیا یہ گفتگو تھی کہ نخوت کند ذہن بھی آیا شاہزادے کیطرف دیکھکے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ مینے
سنا ہے کہ حضور ملکہ عالم کو روانہ کرتے ہین بدیع الملک نے جواب دیا کہ اُنھین سوار ہوے عرصہ ہوا نخوت دل
مین تو بہت متردد ہوا مگر بدیع الملک سے یہ بات ظاہر کی کہ اگر اب حضور کی مرضی ہو تو ملکہ عالم کو روک
لیجیے کیونکہ غلام نے آج کچھ سامان دعوت کیا ہے اور آپ کی کنیزون نے بھی براے ملکہ عالم ہی انتظام کیا ہے
اگر ملکہ سرفراز فرمائینگی تو ہماری عزت بڑھ جائیگی ایسا ہی ہے تو کل اُنھین روانہ کر دیجیے گا قہرمان نے
بدیع الملک کیطرف اشارہ کیا شاید یہ تھا کہ جو امر ہو گیا اب اُسکو معطل کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے
بدیع الملک نے کہا مین اسمین دخل نہین دے سکتا ہون قہرمان کیجانب اشارہ کر کے کہا کہ آپ مالک
ہین انسے کہیے نخوت نے قہرمان سے کہا قہرمان نے جواب دیا کہ اب ملکہ کو واپس بلانا زحمت سے
خالی نہین ہے ہم لوگ تو موجود ہین اُنکی کیا ضرورت ہے نخوت نے بہت اصرار کیا مگر قہرمان نے قبول نہ کیا
آخر کو مجبور ہوکے خاموش ہو رہا مگر اسے بڑا تردد ہوا کہ اب مین معزور کو کیا جواب دونگا بڑا غضب
ہوا اب جو معزور ہفت جوش مجھسے فرمائینگے کہ تمنے ملکہ کو خود یہان رکھنے کی صلاح دی تھی اور اُنکا کچھ
انتظام نہ کیا تو مین کیا جواب دونگا یہ سوچتا ہوا اپنے مکان پر واپس آیا جب وہ دن تمام ہوا اور شام
ہوئی تو نخوت پھر حاضر ہوا قہرمان اور بدیع الملک سے عرض کی حضور اگر سرفراز فرمائینگے تو غلام
کی عزت بڑھ جائیگی امیدوار ہون کہ تشریف لیچلیے جو کچھ ماحضر میسر ہے اُسکو قبول کیجیے مصرع شاہان
چہ عجب گر بنوازند گدا را * بدیع الملک اور قہرمان نے کہا ہم ضرور چلینگے اور تمھاری دعوت قبول کرینگے
نخوت نے کہا زہے نصیب اور زہے طالع میرے کہ آپ ایسا بادشاہ اور شاہزادے سا دیگاہ مجھکو
سرفراز فرمائے میری عزت بڑھ جائے بدیع الملک قہرمان کا ہاتھ پکڑ کے اُٹھے کہا بسم اللہ تشریف لیچلیے
عرصہ نہ کیجیے قہرمان زرین پوش اور بدیع الملک نوجوان دونون خرامان خرامان مع اپنے چند سرداران
نامی کے نخوت کے مکان کیطرف چلے نخوت ان دونون سے رخصت ہو کر پیشتر براے انتظام اپنے مکان
مین آیا اور یہان آکر ساقیون سے کہا کہ شراب مین اسقدر بیہوشی ملا دو کہ جسکا ایک جام فوراً بیہوش کر دیگا

کافی ہو مین بدیع الملک اور قہرمان کو بھی گرفتار کیے لیتا ہون ساقیون نے ایسا ہی کیا کہ شراب مین
بہت اچھی طرح بیہوشی ملادی محفل مین کشتیان لاکر چُنین اتنے عرصہ مین بدیع الملک نوجوان اور قہرمان
بھی آکر پہونچے نخوت نے بڑے اعزاز و اکرام سے دونون کو لیجاکر مسند پر بٹھایا بہت کچھ الفاظ خوشامد
زبان پر لایا پھر ساقی کو حکم دیا کہ جام شراب کا دور شروع ہو اور فوج جو کچھ کہ قہرمان کے ہمراہ برلے
جنگ آئی تھی سب کو اسنے شراب بھجوادی یہان ساقی نے جام شراب بھر کر پہلے بدیع الملک کو دیا
بدیع الملک نے ساقی سے اشارہ کیا کہ پہلے قہرمان کو پلاؤ قہرمان نے کہا پیشتر آپ نوش فرمائین
بدیع الملک نے وہ جام ساقی سے لیکر پیا ساقی نے دوسرا جام بھر کر قہرمان زرین پوش کو دیا قہرمان
بھی بے اندیشہ انجام پی گیا شراب کے پیتے ہی بدیع الملک کا سر چکرایا فوراً دل مین خیال آیا کہ اس
نخوت کند ذہن نے دغا کی معلوم ہوتا ہے شراب مین بیہوشی ملادی یہ خیال جو آیا تو بدیع الملک نے
قہرمان سے فرمایا کہ غضب ہوا قہرمان نے کہا خیریت ہے شاہزادے نے جواب دیا کہ نخوت نے بڑا دھوکا دیا
شراب مین ضرور کچھ خرابی ہے قہرمان نے کہا سر تو میرا بھی چکراتا ہے یہ باتین تھین کہ نخوت سامنے آیا بدیع الملک
نے کہا کیون نخوت کند ذہن یہ شراب کیسی تھی نخوت نے کہا آپکو کیسی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک نے کہا ایسا
تو سر چکراتا ہے نخوت نے کہا مجھے نہین معلوم یہ شراب کیسی تھی اسمین کچھ ملا ہوگا بدیع الملک نے یہ سنکر
قبضے پر ہاتھ ڈالا چاہا گھٹنون پر لڑکھڑا کر گرے بیہوش ہوے قہرمان نے جو یہ کیفیت دیکھی شاہزادے
کے اٹھانیکو اٹھا یہ بھی لڑکھڑا کر گرا اسیطرح اور سب سردار جو ہمراہ تھے باری باری اٹھے سب گر کر بیہوش
ہوے نخوت نے اپنے ملازمون سے کہا کہ سب کی مشکین باندھ لو ملازمون نے سب کی مشکین باندھ لین نخوت
نے اُسیوقت سب کو مسلسل و مطوق کیا اور اسیوقت ایک ساحر کو بلایا اور ایک نامہ لکھکر مغرور رفعت جادو
کو بھیجا اسمین یہ لکھا تھا کہ اب آپ اس قلعے کے دیکھتے ہی یہان تشریف لائیے مین نے قہرمان اور بدیع الملک کو
قید کر لیا ہے مگر ایک خطا بھی غلام سے سرزد ہوئی ہے جسکی معافی کی امید ہے ساحر تو نامہ لیکر مغرور کیطرف
روانہ ہوا نخوت نے ان سب کو زندانخانے مین بھیجا شاہزادے کی آنکھ جو کھلی اپنے تئین مقید پایا قہرمان سے
کہا کہ بڑا غضب ہوا اسنے فریب کیا مینے اُسیوقت آپ سے کہا تھا کہ اسنے شراب مین کچھ کر ضرور کیا ہے مگر لشکر کو
ملکہ کو روانہ کر دیا تھا اگر ملکہ یہان ہوتین تو البتہ کچھ فکر زیادہ ہوتی اب تو ہم ہر طرح سمجھ لینگے پروردگار عالم اس
مشکل سے بھی نجات عطا فرمائیگا قہرمان نے کہا اب بچنا بہت مشکل ہے نخوت مغرور کو اطلاع کریگا وہ آکر
مغرور ہے اسکو حکم قتل دیگا بدیع الملک نے کہا اسکا کچھ خوف نہین ہے آخر کو ایک روز مرنا ضرور ہے قہرمان یہ سنکر
خاموش ہو رہا لیکن وہ ساحر جو نامہ لیکر مغرور کے پاس گیا تھا راہ کو طی کرکے طلسم ہی کی سرحد پر پہونچا
وہان ساحرون نے روکا اُسنے نامہ دکھایا سب نے کہا ہم نامہ وہان پہونچائے دیتے ہین تم یہین ٹھہرو جواب
ابھی لا دینگے یہ ساحر تو یہین ٹھہرا اور نامہ بھیجا مغرور اسوقت اپنے بھائی کے پاس بیٹھا تھا ساحر نے اسکو
لاکر نامہ دیا مغرور نے نامے کو کھولکر دیکھا تو مضمون مندرجہ ذیل سے آگاہی ہوئی بہت خوش ہوا اپنے
بھائی سے کہا کہ مین اب رخصت ہوتا ہون دشمن کو وزیر نے گرفتار کر لیا ہے اب مین جاکر اسکو قتل کرونگا بھائی
سے رخصت ہوکر اُسیوقت روانہ ہوا تھوڑی دیر مین راہ طی کرکے قلعہ پر پہونچا تو وزیر کو طلب کیا بہت کچھ خلعت و
انعام دیا وزیر نے کہا حضور یہ سب تو مین نے حضور سے پایا لیکن امیدوار ہون کہ ایک امداد اور منظور فرمایا جاوے

مغرور نے کہا نخوت جو کچھ کہو میں منظور کروں تمنے ایسا کارنمایان کیا ہے جسکے صلے میں تمکو جو کچھ دون تھوڑا ہے وزیر
نے جب دیکھے حالیکہ مغرور کو بہت مہربان فرمایا تو ہاتھ باندھکر عرض کی کہ غلام سے ایک خطا ہوگئی ہے پیشتر وعدہ
فرمایئے کہ میں معاف کردونگا تو عرض کروں مغرور نے کہا اے نخوت میں ضرور معاف کردونگا تم بیان کرو وزیر
نے کہا حضور ملکہ کو قہرمان نے پیشتر روانہ کردیا جیسے ہی قلعہ میں داخل ہوا سب سے پیشتر یہی کام کیا کہ ملکہ کو
سوار کردیا جب مجھے اسکی اطلاع ہوئی تو میں نے بہت کچھ سر پٹکا مگر قہرمان نے ملکہ کو نہ روکا میں مجبور ہوگیا
زیادہ اصرار بھی نہ کرسکا قہرمان نے بدیع الملک کو البتہ گرفتار کرلیا مغرور یہ سنکر سن ہوگیا اور کہا اے نخوت میں اگر
وعدہ نہ کرلیتا تو ہرگز تیری خطا معاف نہ کرتا بلکہ حکم قتل دیتا مگر مجبور ہوں کہ وعدہ کرچکا نخوت نے کہا حضور
مالک ہیں مغرور نے کہا اچھا اب قہرمان اور بدیع الملک کو جلدی حاضر کر نخوت اسیوقت اٹھا زندانخانہ میں
آیا داروغہ کو بلایا کہا شہنشاہ قیدیوں کو طلب فرماتے ہیں جلد چلو داروغہ اسیوقت سب قیدیوں کو لیکر نخوت
کے ہمراہ ہوا مغرور ہفت جوشن کے سامنے نخوت قہرمان اور بدیع الملک کو لیکر آیا مغرور نے بدیع الملک
اور قہرمان کو دیکھکر کہا کہ کیوں بدیع الملک اب وہ ہمت وجرأت تمھاری کیا ہوئی بدیع الملک نے جواب دیا
کہ موجود ہے اب بھی ارادہ رکھتا ہوں کہ تجھکو مع تخت زمین پر پٹک کے پیوند خاک بنادوں مغرور نے کہا ایسے
کلمات بیہودہ مت زبان سے نکال ورنہ ابھی حکم دونگا تو تیرا سر کاٹ لیا جائیگا بدیع الملک کو یہ کلمہ سنکر تاب
نہ رہی زور کرکے قید توڑ ڈالی اور قید کو توڑکے مغرور کو مع تخت اٹھا لیا چاہا زمین پر ماروں کہ استخوان ٹکڑے
ٹکڑے ہوجائیں مگر مغرور ساحر تھا پرواز پیدا کرکے بلند ہوگیا بدیع الملک نے وہی تخت سامنے نخوت
کھڑا تھا اسپر پھینکا کہ استخوان اسکے چورچور ہوگئے اب شاہزادے نے قصد کیا کہ قہرمان کی قید بھی
جدا کرے ہنوز قریب نہ پہونچا تھا کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا اور قہرمان کو اٹھا لیچلا بدیع الملک نے
بہت کوشش کی مگر تھوڑی دور جاکے وہ پنجہ غائب ہوگیا بدیع الملک کو اس امر کا بڑا صدمہ ہوا
کہ ایک دوست اسطرح ضائع گیا دیکھیے اب اس سے ملاقات ہوتی بھی ہے یا نہیں پھر یہ خیال ہوا کہ جبتک اس
امر کا پتہ نہ معلوم ہو تب تک دوسرا کام کرنا خلاف ہے یہ بھی ہمارا دوست صادق تھا ضرور اسکا پتا لگانا چاہیے
یہ خیال کرکے بدیع الملک آگے بڑھے چونکہ سب ساحروں نے اطاعت قبول کرلی تھی یعنے بہت سے تو پیشتر ہی
بصدق دل مسلمان ہوے تھے بہت سے اب مطیع اسلام ہوے ہیں اور بدیع الملک کی سب نے اطاعت
قبول کی ہے چنانچہ بدیع الملک نے ان لوگوں سے کہا کہ مجھکو ایک امر کی بہت بڑی فکر ہے سب نے عرض کی
جو ہے ارشاد فرمایئے بدیع الملک نے کہا نہیں معلوم قہرمان کو کون لیگیا ساحروں نے عرض کی ہم اسکا پتا
لگادینگے آپ تشویش نہ فرمایئے بدیع الملک نے کہا جہانتک ممکن ہو جلد اسکی سراغ رسانی کرو سب نے کہا
ہم ابھی چلتے ہیں یہاں ایک مقام ہے وہاں ایک آئینہ رکھا ہے اسکو مرآۃ سامری کہتے ہیں جب کبھی مغرور کو
کوئی بات تحقیق کرنا منظور ہوتی تھی اسی آئینے کے ذریعے سے دریافت کرلیتا تھا بدیع الملک نے کہا میں ابھی
اس آئینے کو دیکھونگا ساحروں نے شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا اور اس آئینے کے پاس گئے بدیع الملک
نے دیکھا کہ ایک آئینہ قدآدم رکھا ہے ساحروں نے اس آئینے کے قریب جاکر پوچھا کہ اے مرآۃ سامری قہرمان کی
کیفیت کا اظہار کر جو لیگیا ہے اسکی صورت دکھادے اور جہاں لیگیا ہے وہاں کی شکل بھی دکھا بدیع الملک نے
دیکھا کہ آئینے میں مغرور ہفت جوشن کی صورت دکھائی دی بعد اسکے ایک زمانہ تھا نہ معلوم ہوا سب نے

بدیع الملک سے عرض کی کہ حضور مغرور ہفت جوشن قہرمان کو لیگیا ہے طلسم ہندسہ مین جا کر قید کیا
ہی نہین معلوم اس بات مین اُسنے کیا منشا سوچا ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ سوے بغض و عداوت کے
اور کوئی منشا نہین ہی خیر اسکی تدبیر کیجائیگی یہ کہکر تشنے کے پاس سے چلے آئے ساحرون نے بارہ دری مغرور
ہفت جوشن کی کھولی بدیع الملک نے بارہ دری مین جلوس فرمایا سب ساحر حاضر ہوے بدیع الملک نے
سب سے کہا کہ اب مین طلسم ہندسہ مین جاؤنگا اور قہرمان کو قید سے چھڑاؤنگا ساحرون نے کہا ہم سب
بھی ہمراہ رکاب ہین بدیع الملک نے کہا آپ لوگون کے تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہی ساحرون نے
عرض کی حضور طلسم ہندسہ ایسی جگہ ہی جہان جانا بہت دشوار ہی اور مقام لوح طلسم سے بہت دور ہی کسی
صحرا مین جبتک لوح ہاتھ نہ آئیگی فتح طلسم ممکن نہین اگر لوح کا پتا ملجائیگا راستہ نہ ملیگا شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا لوح کیواسطے کہان جانا چاہیے ساحرون نے کہا اسکی کوشش بھی ہم کرینگے آپ خاطر
جمع رکھیے ابھی تو آپ کو یہان کے انتظام مین بہت دن گذرینگے بدیع الملک نے جواب دیا کہ یہان کے
انتظام کیواسطے ہم کسی منتظم آدمی کو مقرر کر دینگے اور ہم براے رہائی قہرمان روانہ ہونگے ساحرون نے
عرض کی حضور کیون اسقدر تعجیل فرماتے ہین کیفیت تو قہرمان کی اب معلوم ہی ہو گئی ہی تدبیر رہائی بھی خدا
کر ہی دیگا بدیع الملک نے کہا سراغ لوح بھی لگانا ضرور ہی سب نے جواب دیا کہ ہم بسر و چشم لوح کی کوشش
کرینگے بدیع الملک خاموش ہو رہے اُس شب تو قہرمان کا خیال بدیع الملک کو ایسا رہا کہ کوئی سامان
عیش نہونے پایا دوسرے روز علی الصباح جب شاہزادہ بیدار ہوا سب ملازم حاضر ہوے سب نے
شاہزادے کو سلام کیا بدیع الملک اُٹھے حوائج ضروری سے فراغت حاصل کر کے دیوانخانے مین تشریف
لائے عائدین دولت حاضر خدمت ہوے بدیع الملک نے سب کی طرز طبیعت دیکھکر ایک مرد عاقل نیکنام
کو اخذ کیا اور کہا میرے آنے تک اس جوار کا انتظام جبتک آپ کیجیے جبتک مین قہرمان زرین پوش کو رہا کر
لاؤن تب تک آپ یہان انتظام کرین جب قہرمان یہان آئینگے تب استقلال کی بھی صورت ہو جائیگی نام
اُس مرد عاقل و خردمند کا خورشید خوش تدبیر تھا بدیع الملک نے خورشید کو جب منتظم شہر قرار دیا تو خورشید
سے کہا اب یہ انتظام پہلے ہونا ضرور ہی کہ میرا ارادہ کوچ کرنیکا ہی پیشتر کچھ لوگ ایسے واقف کار یہان سے
جائین جو لوح طلسم ہندسہ کا پتا لگائین جب لوح کا پتا معلوم ہو جائیگا تب مین یہان سے روانہ ہو جاؤن
خورشید نے کہا مین ابھی لوگون کو روانہ کرتا ہون اور اسباب سفر بھی مع فوج کے درست کرتا ہون آپ بالفعل
خاطر مشغول عیش رہیے یہ کہکر خورشید نے بہت سے ساحرون کو طلب کر کے حکم دیا کہ لوح طلسم ہندسہ کا
پتا لگاؤ جہان لوح ملے اُسکا حال بتاؤ ساحر تو یہ حکم پاکر روانہ ہو گئے یہان خورشید نے فوج جمع کرنا شروع
کی اور اسباب سفر درست کیا تھوڑے دنون مین بہت سی فوج جمع ہوئی اور اسباب سفر درست ہو گیا
خورشید نے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی حضور فوج تو بیشمار تیار ہی مگر ابھی وہ لوگ
واپس نہین آئے ہین جو سراغ رسانی لوح کو گئے ہین بدیع الملک نے کہا بس مین اُنھین کا منتظر ہون جب وہ
واپس آئینگے اور مجھے لوح کا پتا بتائینگے مین اسیوقت یہان سے کوچ کر دونگا مگر خورشید کے حسن انتظام کو
دیکھکر بدیع الملک بہت خوش ہوے اور بہت تعریف کی دو تین روز کے بعد وہ ساحر جو براے
سراغ رسانی لوح گئے تھے واپس آئے سب نے آکر خورشید سے کہا کہ ہم نے بہت کچھ صحرا نوردی کی مگر

لوح کا پتہ نہین ملا بلکہ یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ لوح کس صحرا مین ہی اور کس کے قبضے مین ہی خورشید نے افسوس کیا
اور سب سے کہا تمنے تلاش کرنے مین کوتاہی کی سبنے بقسم اس بات کو ظاہر کیا کہ ہمنے ذرا بھی تلاش لوح
مین کمی نہین کی خورشید نے یہ خبر بدیع الملک کو دی کہ لوح کی بہت تلاش کی مگر مقام لوح نہین معلوم ہوتا
بدیع الملک نے کہا اب ہم خود جائینگے اور لوح کا پتا لگائینگے خورشید نے عرض کی حضور یون بے سروسامان
جانا خلاف ہی بدیع الملک نے کہا ہم لوح کی تدبیر کر لینگے تم اتنا بندوبست کرو کہ فوج درست ہو جائے
ہم چل جائینگے خورشید نے عرض کی کل آپکو فوج تیار ملیگی بدیع الزمان پھر اپنی بارہ دری مین آئے اُس
شب کو بدیع الملک نے عبادت الہی مین بسر کیا جب صبح ہوئی تو بدیع الملک بعد ادائے فریضۂ سحر
بارہ دری کے باہر تشریف لائے فوج کو طلب کیا خورشید نے فوج دردولت پر حاضر کی بدیع الملک نے
دیکھا کہ فوج بیشمار ہی ہر ایک جوان صاحب شان جرار ہی بہت خوش ہوے شکر خداے عزوجل بجا لائے
خاصہ کی سواری کا گھوڑا سائیس نے حاضر کیا نام خدا لیکر پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوے فوج کو پشت پر لیا
خورشید سے رخصت ہوکر چلے نہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت قہرمان زرین پوش اور مغرور ہفت جوشن کی بیان کی جاتی ہی

کہ جب مغرور بخوف جان پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوا تو اسکو خیال آیا کہ قہرمان کو بھی لے چلون اور اسپر سختی
کرون شاید بہ تکلیف مین قبول کرے اور ملکہ کا عقد میرے ساتھ کردے یہ سوچ کے قہرمان کی کمر مین پنجہ دیا اور
لے اُڑا جب اپنے لاکر طلسم مہندسہ مین قہرمان کو اُتارا اور اُسکو ہوشیار کیا تو قہرمان نے اپنے کو نئی جگہ
پایا آنکھ اُٹھا کے دیکھا سامنے مغرور کھڑا ہی قہرمان نے کہا او مغرور تو نے مجھے شاہزادے سے چھڑایا مجھے
کیا فائدہ ہوا مغرور نے کہا ای قہرمان اب بھی مین تیرے خون سے درگذرونگا مگر میری بات قبول کرے
ملکہ کو میرے حوالے کر اگر اسکے خلاف کریگا تو ابھی تجھے قتل کر ڈالونگا یہان شاہزادہ کہان ہی جو تیری مدد کریگا
اور اس مصیبت سے چھڑائیگا قہرمان نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا اگر تجھے میرا قتل کرنا منظور ہی
تو شوق سے قتل کر اول تو تو میرے قتل پر قادر نہین ہی جبتک انسان کی موت نہین آتی ہی اُسکو کوئی نہین
مار سکتا ہی تو کیا چیز ہی جو بے موت مجھے مار ڈالے مغرور نے کہا تیرا عقیدہ تو اب خدا پرستون کا سا ہو گیا ہی
اس پیرانہ سالی مین تجھے یہ ننگ کیونکر گوارا ہوا کہ اپنے آبا و اجداد کے مذہب کو ترک کرکے نیا طریقہ اختیار کیا
قہرمان نے جوابدیا کہ تجھے ہمارے افعال سے کیا کام ہی ہمارے امور مین کیون دخل دیتا ہی مغرور نے کہا مجھے
دخل دینے کی کیا ضرورت ہی تمھین اپنے فعل کا اختیار ہی جو مین نے تم سے کہا ہی اُسکا بندوبست البتہ تمکو کرنا
ہوگا قہرمان نے جوابدیا کہ ایسا ہرگز نہین ہوگا مغرور نے کہا اسکا جواب پھر دینا یہ کہکر لوگونکو بلایا اور قہرمان کو
اُنکے سپرد کیا آٹھ دن تک قید رکھا مگر اسقدر تکلیفین دین کہ قہرمان بہت پریشان ہوا اور زیست سے بیزار
ہو گیا آٹھوین روز پھر اُسکو مغرور نے بلایا اور کہا ای قہرمان اب کیا کہتے ہو قہرمان نے کہا جو قول اُسوقت
تھا وہی اب بھی ہی مغرور نے جھلا کر حکم دیا کہ اسکو ابھی قتل کرو یہ حکم پاکر جلاد آیا قہرمان کو لوگون نے کشان
کشان ایک میدان تک پہونچایا جلاد نے ریگ کا چبوترہ بناکر شمشیر [illegible] لگانا شروع کیا منتظر احکام ہوا
کہ مغرور خود آکر کھڑا ہوا اور کہا ای قہرمان اب بھی تیرے خون سے درگذرون بشرطیکہ تو میرا کہنا قبول
کرے قہرمان نے کچھ جواب نہ دیا مغرور نے مکرر سوال کیا قہرمان پھر خاموش رہا جب تیسری بار مغرور نے

کہا تو قہرمان نے جواب دیا کہ میرا قول تو وہی ہی جو کہہ میں تجھ سے ایک بار کہہ چکا ہوں اب جو تیرے دل میں آئے
میرے حق میں کوتاہی نکر قہرمان نے جو ایسا جواب دیا مغرور نے جلاد سے کہا کہ سر اس لنبان دراز کا تن سے
جدا کر جلاد نے کہا ای شہنشاہ قتل کرنا میرا کام ہی جلانا میرا کام نہیں ہی جو مجھے حکم فرماتے ہو مغرور نے
کہا ارے میں سو حکموں کا ایک حکم دے چکا ہوں اپنا کام کر جلاد نے پھر توقف کیا مغرور نے کہا تو کیوں
تامل کرتا ہی جلاد نے کہا حضور ایک بار اور فرمادیں مغرور نے کہا کہ ہم ایکبار تجھسے کہہ چکے کہ ہم سو حکم کا
ایک حکم دیدیا ہی تو اپنا کام کر جلاد نے جو حکم ثالث پایا گردن پر کوسے کا خط لگایا پیترا بدل کر تلوار گردن
قہرمان پر لگائی کہ سر اس بیگناہ کا تن سے جدا ہوگیا مغرور نے کہا کہ لاشہ اسکا پھینکدو جلاد نے لاشہ
قہرمان زیں پوش کا پھینکدیا مغرور نے پھر قصد کیا کہ اب اگر میں قہرمان کے ملک میں جاؤنگا تو وہاں ملک کو
خالی پاؤنگا بدیع الملک تو یہاں ہی قہرمان قتل ہو چکا تھوڑی سی فوج ہمراہ لیکر جاؤں جو آجکل وہاں حاکم ہی اسکو قتل
کراؤں اور شاہزادہ بھی بچ جائیگا یہ خیال کرکے تھوڑی فوج ہمراہ لیکر سفر کیا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا۔

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ فوج قاہرہ ہمراہ لیکر رستے تلاش لوح طلسم ہند سے روانہ ہوے روا روی کرتے ہوے ایک روز برابر
چلے گئے جب شام ہوئی تو شاہزادے نے کہا کہ آج دن بھر کی مسافت بہت ہوئی بہتر یہ ہی کہ اس شب کو
اسی صحرا میں ٹھہریں صبح کو جو صلاح مناسب ہوگی کیجائیگی تمام فوج ٹھہر گئی بارگاہیں خیمے استادہ ہونے لگے
جب بدیع الملک کی بارگاہ استادہ ہوچکی شاہزادہ اندر داخل ہوا سب فوج بھی اپنے اپنے خیموں میں
جاکر استراحت پذیر ہوے بدیع الملک نے پھر چند ساحروں کو بلایا اور کہا کہ تم لوح کا مقام دریافت کرنے کو
روانہ ہو شاید کہیں پتا لگے ساحر روانہ ہوے بدیع الملک مع سرداران نامی اپنی بارگاہ میں رونق افروز
ہوے تھوڑی دیر کے بعد صحبت برخاست ہوئی سب نے جاکر آرام کیا صبح کو جب بدیع الملک نوجوان فریضہ
سحری سے فراغت حاصل کر چکے سرداروں نے یہ عرض کی اب آپکی کیا راے ہی تشریف لیچلیے گا یا یہیں قیام
فرمائیے گا بدیع الملک نے کہا کہ میں نے چند آدمی براے کار روانہ کیے ہیں جبتک وہ نہ آلینگے تب تک یہاں
سے جانا مناسب نہیں ہی سب خاموش ہو رہے اور ذکر ہونے لگا بدیع الملک نے بارگاہ کے پردے اٹھوائے اور
وقت صبح کی صحرا کی کیفیت دیکھ رہے ہیں کہ ایک جانب سے غبار بلند ہوا سب اسطرف متوجہ ہوے جب
دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ مغرور ہفت جوش تھوڑا سا لشکر ہمراہ لیے ہوے آتا ہی بدیع الملک
نے کہا یقین ہی قہرمان کی قید بھی اسکے ساتھ ہو یہ کہہ رہے تھے کہ لشکر قریب آیا اور مغرور نے بھی لشکر
بدیع الملک کو دیکھا مگر یہ خیال ہوا کہ یہ لشکر کس کا ہی ایک آدمی سے کہا کہ خبر تو لا یہ کون شخص ہی جسکا لشکر
اس کروفر سے صحرا میں اترا ہی ہرکارے لشکر بدیع الملک میں آئے لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ
لشکر بدیع الملک کا ہی ہرکاروں نے جاکر یہ خبر مغرور ہفت جوش کو پہونچائی کہ یہ لشکر بدیع الملک کا ہی
براے فتح طلسم ہند سے جاتے ہیں یہ سنکر بہت گھبرایا دل میں خیال کیا کہ جوان جرات و ہمت میں یکتا ہی کیا
کیا ارادہ کیا ہی یہ سوچکر اسیوقت ایک خط لسنے عجائب کو جو بادشاہ طلسم تھا تحریر کیا کہ آپ سے مقابلے کو ایک شخص
آتا ہی میں نے اسکو راہ میں روکا ہی لیکن لشکر میرے ساتھ بہت کم ہی جلد میری مدد کے لیے فوج روانہ کیجیے تو
میں اسکو قتل کروں یا گرفتار کرکے آپکی خدمت میں پہونچاؤں یہ نامہ جب طلسم میں لیے پہنچا اور سلطان طلسم کی

نکلو سے گذرا اُسنے کہا بھلا یہ تو کس کی مجال ہے جو مجھ سے مقابلے کے لیے آئے اور یہان آنے پائے خیر اگر کسی
نے اس خیال محال کو اپنے نزدیک بہتر سمجھا ہے تو مبتلاے بلا ہوگا مین ایک ساحر کو اپنے بدلنے روانہ کرونگا
وہ تمام لشکر کو گرفتار کرکے لے آئیگا یہ کہکر جواب نامہ مین لکھا کہ اے معزور ہفت جوشن بڑے تعجب کی بات ہے
کہ تم اتنے بڑے ساحر زبردست ہو کر مجھسے مدد طلب کرتے ہو کیا تم اُسکے گرفتار کرنیکو کافی نہین ہو تم جنگ
آغاز کرو مین ایک ساحر کو روانہ کرتا ہون وہ سب کو گرفتار کرکے لے آئیگا یہ نامہ لکھکر معزور کے پاس بھیجا
معزور نے جو مضمون اسکا پڑھا کہا افسوس ہے بادشاہ صاحب سے مین نے یہ امر نہ ظاہر کیا کہ سحر اُسپر تاثیر نہین
کرتا ہے لشکر کی ضرورت ہے لوگون نے کہا اب دوسرا نامہ لکھکر روانہ کیجیے معزور نے اُسیوقت دوسرا نامہ روانہ
کیا اس نامے کو دیکھکر بادشاہ طلسم نے سکوت کیا اور فوج جرار تیار کرنیکا حکم دیا اور یہان معزور کو لکھ بھیجا
کہ اب ہمکو کیفیت خلاصہ معلوم ہوئی تمھاری مدد کے لیے فوج بے حساب روانہ کرتے ہین تم جنگ آغاز کرو معزور
نے اُسیوقت طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہرکارے جو لشکر شاہزادۂ بدیع الملک کے حاضر تھے خبرین لیکر روانہ ہوے
بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے بعد مین عرض کی حضور معزور ہفت جوشن نے
طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ کل صبح کو میدان مین آکر معرکہ آراے نبرد ہو بدیع الملک نے کہا جاے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکر دشمن شب بھر
تیاریان رہین معزور نے اپنے ہوا خواہون سے کہا کہ اگر سحر اس جوان پر تاثیر نہین کرتا ہے مگر اسکی فوج کے
برباد کرنے کے لیے تو کچھ سحر تیار کرون کیونکہ شاہزادۂ بدیع الملک کے لشکر مین ساحر بھی بہت جمع ہین مگر
مابدولت کے سحر کو روک نہین سکتے سب نے کہا حضور ضرور سحر تیار فرما دین ہوم خانے مین تشریف لیجائین
معزور ہوم خانے مین داخل ہوا سب اسباب سحر مہیا کیا بفراغت تمام وہان بیٹھکر سحر تیار کرنے لگا یہان
بدیع الملک نے بعد برخاست دربار اپنی خوابگاہ مین تشریف لاکر آرام فرمایا جب آفتاب عالمتاب نے اپنے نور
سے ظلمت سراسر عالم کو منور کیا یعنے صبح ہوئی تو بدیع الملک نوجوان فریضۂ سحری ادا کرکے باہر تشریف لائے
یہان لشکر منتظر تھا شاہزادے کو دیکھکر سب نے سلام کیا سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بدیع الملک
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے طرف معرکہ کارزار کے چلے میدان مین پہونچے صفوف لشکر درست ہوئین سب
باقاعدہ میدان مین کھڑے ہوے کہ دیکھا معزور ہفت جوشن ایک اژدہاے آتشین پر سوار عقب مین ساحرون کی
قطار اُسکے بعد لشکر غیر ساحران سب کے سب یا سامری یا جمشید کہتے ہوے چلے آتے ہین اسطور سے معزور نے
بھی آکر مقابلے مین بدیع الملک کے اپنا لشکر صف آرا کیا نقیبون نے نقابت کی کرکیت گرد کا لکھکر ہٹے معزور
نے اپنے لشکر کیطرف دیکھا اور ایک جوان سے اشارہ کیا کہ میدان مین جاکر مبارز طلبی کیجیے اُس جوان نے اپنے
گھوڑے کو صف سے نکالا میدان مین آکر کچھ شہسواری دکھانے کے بعد آواز دی اے فرقۂ خداپرستان تم مین سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آئے ادھر سے بھی ایک جوان بدیع الملک سے اجازت میدان لیکر
مقابلے کو آیا پہلے تو آپس مین بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوئی جب نیزہ بازی سے مطلب دلی حاصل نہوا تو دونو
نے تیغین میان سے لین معزور نے سحر کیا کہ گھوڑا سردار لشکر اسلام کا بدلگامی کرنے لگا اسنے بہت چاہا کہ مین
گھوڑے کو روکون مگر گھوڑا نہ تھم سکا آخرکار یہ سردار زمین پر گرا اسکے گرتے ہی حریف نے وار تلوار کا کیا کہ سر اس
بہادر کا کٹ کے دور گرا بدیع الملک سے دوسرا جوان اجازت لیکر میدان مین آیا اسکا بھی یہی حال ہوا اسیطرح

چالیس جوان متواتر میدان مین آئے سب پر یہی واقعہ گذرا بدیع الملک بہت پریشان ہوئے اور جا اک سپاہ کے
بڑھا وین لوگ قدمون پر سر رکھنے لگے کہ جبتک غلامان جانباز زندہ ہین آپکے تشریف لیجانیکی کیا ضرورت
ہی بدیع الملک نے کہا مجھے رنگ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی جو جائیگا اسی آفت مین مبتلا ہوگا ساحرون نے عرض
کی ابکی بار کسی جوان کو میدان مین روانہ فرمائیے اگر سحر ہو تو ہم روک لینگے بدیع الملک نے سکوت کیا ایک جوان
نے اجازت طلب کی میدان مین آیا پہلے نیزہ بازی رہی جب تیغ زنی پر نوبت آئی اسکا گھوڑا بھی بدلگامی کرنے لگا
ساحر جو لشکر مین موجود تھے انھون نے کچھ ماش کے دانے پھینکے گھوڑا درست ہوا بدلگامی موقوف کی ساحرون
نے اُس سوار کے گھوڑے کیطرف کچھ سحر پڑھکے پھونکا کہ وہ بدلگامی کرنے لگا مغرور نے بھی اُس گھوڑے کو
درست کیا اتنے مین چوٹین چلنے لگین یہانتک نوبت پہونچی کہ خلاصہ طور سے مغرور ہفت جوش گولہ ہاتھ
مین لیکر میدان مین آیا اور پکارکے آواز دی کہ جسکو ساحری مین دعوی ہو میرے مقابلے مین آئے لشکر بدیع الملک
سے بھی ایک ساحر نیرنگ جادو برائے مقابلہ مغرور نکلا مغرور نے گولہ اسکی طرف پھینکا اسنے اشارہ کیا کہ گولا
پھر مغرور کیجانب پلٹا مغرور نے سحر کیا کہ گولا زمین پر گرکے پھٹ گیا نیرنگ نے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک گلدستہ
نکالا مغرور کیطرف پھینکا وہ گلدستہ جو کھلا ہر ایک پھول برق بنکر مغرور پر گرا مغرور نے سحر کرکے دفع کیا مگر
بہت جگہ سے سر اسکا شگافتہ ہوگیا مغرور نے رومال نکالکر سر مین باندھا اور للکارکر آواز دی او نیرنگ نمک حرام
تونے برسون مابدولت کا نمک کھایا اسوقت تجھے ذرا خیال نہ آیا اگر مابدولت سحر مین طاق نہوتے تو اسوقت
تونے جان لی ہی تھی مگر اب میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی یہ کہکر ایک کارد سحر جھولی سے نکالی نیرنگ کیجانب
پھینک ماری نیرنگ نے روکا مگر تھوڑا سا سر زخمی ہوا نیرنگ نے بھی رومال سر سے باندھا اور آواز دی
کہ او مغرور یہ تیرا اعدا کا سحر تھا بیکار ہوا اب کیا کر سکتا دیکھ سحر اسکو کہتے ہین یہ کہکر جھولی سے ایک ریسمان نکالی کچھ
اسم سحر پڑھکر دم کیا ریسمان سے مغرور نے بہت کچھ چاہا کہ بچون مگر پناہ نملی ریسمان گلے مین آکر پڑی از سرتا پاؤن
ریسمان مین مغرور لپٹ گیا اُسکی فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ گھوڑے تیغ تابخ لیکر آپڑے سب نے ملکر سحر کیا کہ
ریسمان مغرور کے جسم سے جدا ہونے لگی نیرنگ جادو نے پھر کچھ پڑھکر اُس جانب پھونکا سحر کو اپنے زور دیا
ریسمان اپنی قدیمی حالت پر آگئی نیرنگ نے آگے بڑھکے تلوار میان سے نکالی قریب جاکر چاہتا ہی کہ مین سر کاٹ لون
لشکر مغرور نے آپس مین صلاح کی کہ یہ وقت جانبازی کا ہی جسطرح ہوسکے اسوقت آقا کی جان بچاؤ سب ملکر اسپر
ٹوٹ پڑو ساحر ایک جانب سے سحر کرین اور غیر ساحر ایک طرف حملہ آور ہون ساری فوج نے یہ صلاح کرکے نیرنگ
جادو پر حملہ کیا بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے گھوڑے کو بڑھایا اُنکے بڑھتے ہی تمام فوج بڑھی لشکر مغرور
پر جا پڑی مگر لوگ نیرنگ کے قریب پہونچ چکے تھے ساحر اور غیر ساحر ملکر جو ایکبار حملہ آور ہوئے نیرنگ تاب مقابل
نہ لاسکا جانتک طاقت بیکار رہی لڑا جب قوت نے جواب دیا ہاتھ بیکار ہوئے سب نے ملکر اسکو قتل کر ڈالا اسکے
قتل ہوتے ہی مغرور نے رہائی پائی یہانسے فوج شاہزادہ بدیع الملک جا پہونچی جنگ مغلوبہ ہونے لگی
بدیع الملک قریب مغرور کے پہونچے تھے کہ صحرا کیطرف سے گرد اڑی سب اُسطرف مخاطب ہوئے دیکھا کہ
ایک لشکر گران ساحران غدار کا مانند دریا کی موج مارتا ہوا چلا آتا ہی بدیع الملک نے کہا خدا خیر کرے معلوم
ہوتا ہی یہ سب ساحر اسی کی مدد کو آتے ہین کہ وہ فوج قریب آگئی سردار فوج نے خیال کیا کہ لشکر مغرور کیطرف ہی
مغرور کو دیکھا پریشان و ہراسان صفون مین چھپتا پھرتا ہی ایک جوان صاحب شوکت و شان اُسکی فکر قتل مین

ہر ایک صف کو جہان جا کر وہ پوشیدہ ہوتا ہی درہم و برہم کر دیتا ہی سردار نے جو یہ کیفیت دیکھی نعرہ کیا کہ
خبردار او جوان کیا لڑتا ہی بدیع الملک نے پلٹ کے دیکھا ایک سردار گھوڑے پر سوار عقب مین فوج بیشمار
لیے چلا آتا ہی بدیع الملک تلوار علم کر کے اوسی پر جا پڑے اوسنے اپنی تمام فوج کو اشارہ کیا کہ خبردار جنگ مین
دریغ نہ کرنا اور مغرور کو سلام کر کے کہا حضور خاطر جمع رکھیے کہ مین گیا آپکے چچا صاحب نے فرمایا ہی کہ کسی
طور سے پریشان نہو مین اور فوج بھی روانہ کرونگا مغرور خوش ہو گیا لیکن اتنا کہا کہ او سرہنگ جادو بہتر
یہ ہی کہ سحر کی لڑائی موقوف کرو کیونکہ سحر کی لڑائی مین کچھ حاصل نہین ہوتا ہی تیغ و سپر کی لڑائی رہے سرہنگ نے
کہا جسطرح آپ فرمائین مغرور نے جواب دیا کہ اپنی فوج کو بھی منع کر دو پھر تو سرہنگ نے تمام فوج کو تاکید کر دی کہ
کوئی سحر نہ کرے سب لشکر تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے بڑی شان سے جنگ مغلوبہ ہونے لگی بدیع الملک صفونکو
درہم و برہم کر کے سرہنگ کے قریب پہونچے اوسنے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے اسکے ہاتھ سے گرز چھین کے
اس زور سے جھٹکا دیا کہ گھوڑے سے منھ کے بھل زمین پر گرا بدیع الملک نے تلوار سے اسکے دو ٹکڑے کیے
اسکے مرتے ہی تمام فوج کے حواس جاتے رہے بدیع الملک جنکو تلوار سے درہم و برہم کرنے لگے شام تک بدیع الملک
نے اور انکی فوج نے دریاے خون میدان رزمگاہ مین بہا دیا لاشونکا انبار لگا دیا مغرور نے یہ کیفیت دیکھکر
طبل امان بجوانے کا حکم دیا طبل امان پر چوب پڑی دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس گئے بدیع الملک فتح و فیروزی
اپنی بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوے سب نے نذرین گذرانین سرداران نامی بارگاہ بدیع الملک مین حاضر ہوے
صحبت عیش آراستہ ہوئی جام شراب گردش مین آیا لیکن مغرور جو طبل امان بجوا کے پلٹا جب اپنی بارگاہ
مین آیا سرداران نامی کو بلایا اور کہا میرے نزدیک کل جنگ کرنا مناسب نہین ہی چار روز کی مہلت طلب
کرتا ہون اگر بدیع الملک نے چار دن کی مہلت دی تو کچھ انتظام کرونگا اور لشکر جمع کرونگا چچا صاحب کو اطلاع
کیجائیگی وہان سے فوراً فوج گران آئیگی پھر بدیع الملک سے لڑونگا سب نے کہا آپکی راے بہت بہتر ہی ایک
نامہ تحریر کرا کے بدیع الملک کے پاس بھیجیے یقین تو ہی کہ مہلت ملجائے مغرور نے اوسیوقت ایک نامہ تحریر
کرایا ایک سوار کو دیا کہ جا کر بدیع الملک کو یہ نامہ دینا اور زبانی بھی کہنا کہ کچھ انتظام ضروری کرنا ہی
اسوجہ سے چار دن کی مہلت کی ضرورت ہی نامہ دار روانہ ہوا جب در بارگاہ بدیع الملک پر پہونچا
دربانون نے روکا اسنے کہا کہ مین نامہ مغرور ہفت جوشن کا لایا ہون دربان نے کہا تمھاری اطلاع
کرتے ہین جیسا کچھ حکم ہوگا ویسا کرینگے دربان نے اطلاع کرائی بدیع الملک سے بعد دعاے عرض کی
حضور کی عمر و دولت مین ترقی رہے نامہ دار مغرور ہفت جوشن کا آیا ہی بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو
چوبدار اسکو اپنے ہمراہ لیگیا جب نامہ دار بارگاہ کے اندر آیا رعب و داب بدیع الملک کا دیکھکر کانپنے لگا
جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے بیٹھنے کا اشارہ کیا نامہ دار بیٹھا بدیع الملک نے کہا کس غرض سے آنا
اتفاق ہوا ہی نامہ دار نے نامہ پیش کیا بدیع الملک نے نامے کو کھولکر دیکھا اوسیوقت جواب لکھدیا کہ ہمنے
مہلت دی تم شوق سے اپنے انتظامات کر لو لوگون نے عرض کی حضور نے اس نامے مین کیا لکھا بدیع الملک
نے کہا کہ مغرور ہفت جوشن نے چار دن کی مہلت طلب کی ہی مین نے لکھدیا مہلت دی سردار بھی خاموش
ہو رہے نامہ دار جواب نامہ لیکر رخصت ہوا مغرور کو جواب نامہ لاکر دیا مغرور بہت خوش ہوا یہان
بدیع الملک نوجوان شب بھر تو عیش و عشرت مین مشغول رہے جب صبح ہوئی تو سرداران نامی سے کہا کہ

جنگ تو ابھی چار دن تک موقوف رہے بہتر ہوگا برائے شکار چلیں سردار بھی راضی ہوئے بدیع الملک ایک
جانب برائے شکار روانہ ہوئے تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ وہ ساحر جنکو برائے تلاش مقام لوح طلسم ہند سے
روانہ کیا تھا ملے بدیع الملک کو دیکھکر سب نے سلام کیا عرض کی حضور کے دولت و اقبال میں ترقی ہو غلاموں
نے پتا لگایا مقام لوح معلوم ہوا مگر بہت دشوار ہے کہ وہاں تک پہنچ سکیں بدیع الملک نے کہا اگر فضل خدا
شامل حال ہے تو سب آسان ہو جائیگا کوئی تردد کا محل نہیں ہے بیان کرو ساحروں نے عرض کی یہاں سے
تین منزل پر ایک صحرا ہے کہ اسکو صحرائے کوہساران کہتے ہیں وہاں لوح ہے اور بھی جو کچھ حالات وہاں کے دریافت
کیے تھے سب بدیع الملک کے روبرو بیان کیے بدیع الملک نے فرمایا کہ بعد فراغت جنگ انشاء اللہ تعالی
وہاں جائینگے اور لوح لائینگے ساحروں سے یہ سنکر رخصت ہوئے کہا تم سب لشکر میں جاؤ ہم تیسرے
روز آئینگے ساحر تو لشکر کیجانب روانہ ہوئے بدیع الملک صحرا میں جاکر مصروف شکار رہے جو نیا صحرا
بھی بہت پر بہار تھا بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہ یہاں استادہ کیجائے شب کو بھی یہیں قیام کرینگے وہاں
بارگاہ استادہ ہوئی بدیع الملک اور چند سردار ایک جانب شکار کھیلنے نکل گئے دیکھا چند آہوان صحرائی
ایک مقام پر چرا کر رہے ہیں بدیع الملک نے کہا انکو شکار کرنا ضرور ہے جتنے سردار ہمراہ تھے سب نے ایک
ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا بدیع الملک بھی ایک آہو کے پیچھے چلے ہرن بھی چوکڑیاں بھرتا ہوا اچھلتا تھوڑی
دور جاکے ہرن تو ایک جانب نکل گیا بدیع الملک نے بہت تلاش کیا مگر کہیں نشان بھی نہ پایا نا امید ہوکے
واپس ہوئے تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک آہو تیر خوردہ نظر آیا بدیع الملک نے اسپر دیکھا اور تیر لگایا آہو
چونکہ زخم کھا چکا تھا دوسرا زخم جو پڑا زمین پر گر کے تڑپنے لگا بدیع الملک نے بہ تعجیل اسکو قربانی کیا چاہتے
تھے کہ صاف کرکے اسکے کباب درست کریں کہ کان میں صدائے کھل سم مرکب آئی بدیع الملک دیکھنے
لگے دیکھا ایک جانب سے غبار بلند ہے اور غبار میں ایک سوار نظر آتا ہے بدیع الملک سمجھے ہمارے ہمراہیوں
میں سے کوئی آتا ہے ٹھہر گئے جب وہ غبار برطرف ہوا تو دیکھا کہ ایک تاجدار پوشاک سبز پہنے تاج شہریاری
سر پر رکھے گھوڑے کو دوڑائے ہوئے چلا آتا ہے بدیع الملک نے خیال کیا کہ یہ کون شخص ہے اور کہاں جاتا ہے
مگر جاہ و حشم اس جوان کا دیکھکر یہ بھی دل میں خیال آیا کہ یقین ہے یہ جوان صاحب ہمت و جرات بھی ہوگا
اگر بن پڑے تو کسی طور سے اسکا امتحان جرات کریں یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ سوار قریب آیا بدیع الملک کو
دیکھکر کہا کیوں ای جوان تو نے ہمارے شکار کو اپنے قبضے میں کیوں کیا بدیع الملک نے جواب دیا کہ اس
آہو پر کیا تمہارا نام لکھا تھا یا یہ خاص تمہارے واسطے خلق ہوا تھا اس جوان نے کہا کہ میں نے اسپر تیر
لگایا تھا میری نشانی ابتک موجود ہے بدیع الملک نے کہا تمنے خوب کیا اسکو شکار کیا اب تمکو اتنی جرات
ہو ہمسے لے لے اس جوان نے کہا زیادہ گفتگو سے کیا فائدہ آپ یہ آہو مجھے دیدیجیے اپنی راہ لیجیے زیادہ
تکرار کرنا مناسب نہیں آپ مجھے نہیں جانتے ہیں مجکو آپکی جوانی اور جرات پر رحم آتا ہے اگر دوسرا ایسا کلمہ منہ سے
کہتا میں اسکو سزائے معقول دیتا بدیع الملک نے کہا آپ ہی مہربانی فرمائیے یہانسے چلے جائیے آہو کا ملنا
بہت دشوار ہے ہماری جان کے ساتھ ہے اور اگر کچھ امتحان جرات منظور ہو بسم اللہ ہم اسمیں بھی بند نہیں
ہیں اس جوان نے کہا آپنے مجبور کر دیا اب بھی میں در گذر کرتا ہوں آہو مجھے دیدو بدیع الملک نے کہا
کہ آہو تو نہیں ملیگا وہ جوان یہ کہکر آہو کیطرف بڑھا کہ کیا مجال کسی کی جو آہو کو یہاں سے لیجائے بدیع الملک

بھی بڑھے اُس جوان نے تلوار میان سے کھینچ لی بدیع الملک نے بھی تیغ کھینچی آپسمین تلوار چلنے لگی ایک
مقام پر بدیع الملک نے بازو بچاکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اُس جوان نے دوسرا ہاتھ مارا مگر بدیع الملک پر پڑا لا
بدیع الملک نے تلوار چھین لی جوان لپٹ گیا دونون گتھے ہوئے گھوڑون سے زمین پر آئے بڑی دیر تک آپسمین
زور رہا آخر کو بدیع الملک ریل کرے دو ڈھے دس قدم پر لاکے پٹ مارا اُسنے چاہا لنگر قائم کرون بدیع الملک
کب لنگر قائم ہونے دیتے ہین ایک ہی زور مین سر سے بلند کیا اُس جوان نے کہا اے شہنشاہ امان کا طلبگار ہون
بدیع الملک نے کہا امان بے ایمان کو ممکن نہین جوان نے غرضکہ اطاعت ہر طرح قبول کی بدیع الملک نے
زمین پر باہستگی رکھدیا کلمہ تعلیم فرمایا وہ جوان بصدق دل بطیع اسلام ہوا بدیع الملک سے عرض کی حضور
اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے اور غلام کی خطا عفو کیجیے بدیع الملک نے فرمایا بھائی مردان عالم کا یہی
شغل ہے تمھاری خطا کیا ہے بلکہ ہم بہت خوش ہین اور تمھاری ہمت وجرات مین شک نہین ہے واقعی صاحب حمیت
وجرات ہو جوان نے عرض کی مین بہت مشتاق ہون اپنا نام نامی مجھے بتائیے شاہزادہ بدیع الملک نے اپنا
نام بتایا اور بہت سے پتے دیے بعد اسکے پوچھا کہ تم اپنے نام ونشان سے آگاہ کرو جوان نے عرض کی خادم
کا نام سہراب سبز پوش ہے بدیع الملک نے کہا اس صحرا مین کیونکر آنکلا اتفاق ہوا سہراب نے عرض کی
یہان ایک فقیر سالک دنیا کو ترک کیے برسون سے رہتا ہے جناب والد ماجد کا اگرچہ آفتاب ریاست
فلک چہارم پر تابان ہے لیکن بے اولاد گھر بے چراغ تھا بہت کچھ تمنا تھی مگر اولاد کی شکل نظر نہ آتی تھی اسی غم مین
آوارہ دشت وجبل ہوئے اتفاق سے اس صحرا مین پہونچے درویش کامل سے ملاقات ہوئی اُنھون نے اپنی
حاجت عرض کی درویش نے دعا دی بقدرت الٰہی مین پیدا ہوا والد ماجد مجکو اپنے ہمراہ لیکر انھین درویش
کی خدمت مین حاضر ہوئے درویش نے اپنی چادر مجھپر ڈالدی اور والد ماجد سے فرمایا کہ اسکی پوشاک ہمیشہ
سبز رنگ رکھنا اور نام بھی انھین نے رکھا بدیع الملک نے فرمایا کہ نام اُن درویش کا تمکو معلوم ہے سہراب نے
کہا درویش سبز پوش انکا لقب ہے اسیوجہ سے اُنھون نے میرا نام سہراب سبز پوش رکھا اور پوشاک کی
نسبت فہمائش کی بدیع الملک نے کہا ہم بھی کسیطرح اُنسے مل سکتے ہین سہراب نے عرض کی کیا مشکل جب
مزاج مبارک مین آوے میرے ہمراہ تشریف لیچلیے اُنسے ملاقات کیجیے بدیع الملک نے کہا یہانسے کتنے
فاصلے پر ہین سہراب نے عرض کی اسی صحرا مین بہت نزدیک ہین بدیع الملک نے کہا ابھی چلینگے سہراب نے
کہا تشریف لیچلیے بدیع الملک اُسیوقت سہراب کے ساتھ درویش کی ملاقات کو حاضر ہوئے تھوڑی دور
جاکے دیکھا کہ ایک مقام پر درخت اسقدر گنجان ہین کہ معلوم ہوتا ہے کسی نے فرض کرکے سطرون سے درخت
لگائے ہین جو چیزین کہ اُسطرف کی ہین وہ نظر نہین آتین بدیع الملک نے فرمایا کیون سہراب یہ درخت کیسے ہین
سہراب نے عرض کی یہی مقام ہے درویش صاحب اسی جگہ فروکش ہین اسکی کیفیت وہان چلکر ملاحظہ فرمائیے گا
کہ درختون نے کیا کیا تکلف ہے بدیع الملک کا اشتیاق اور زیادہ بڑھا سہراب نے عرض کی اگر خلاف مرضی مبارک
ہو اور میری خطا بھی معاف فرمائی جاوے تو کچھ گستاخانہ کلمہ عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا کہو میرے
خلاف ہوگا سہراب نے ڈرتے ڈرتے عرض کی کہ ذرا یہان توقف فرمائیے مین شاہ صاحب سے اطلاع
کرون شہزادہ بدیع الملک نے کہا بہت اچھی بات ہے سہراب اندر گیا بدیع الملک وہین ٹھہرے رہے
سہراب نے آکر درویش سبز پوش سے کہا کہ حضور کی ملاقات کے مشتاق ایک شہنشاہ عالیجاہ ہمارے

آفتاب دین پناہ تشریف لائے ہیں اگر اجازت ہو تو یہاں لاؤں حضور کو بھی اُنکی ملاقات سے لطف حاصل ہوگا فقیر نے کہا میں تارک الدنیا مجھے شہنشاہ کی ملاقات سے کیا حظ ملیگا سہراب نے عرض کی آپ بہت خوش ہونگے وہ بھی مرد خداشناس ہیں نیک اساس ہیں درویش نے کہا بلالو سہراب باہر آیا کہا اب حضور تشریف لیچلیں بدیع الملک نے قدم آگے بڑھایا عجب سمان نظر آیا دیکھا درخت اسطور سے جمے ہیں کہ عجائبات کی صورت نظر آتی ہے قدرت خدا کا ظہور ہے ہر ایک درخت اس قاعدے سے ہے کہ جیسا ہونا چاہئے تھا بدیع الملک نے سہراب سے پوچھا کہ یہ درخت کسنے لگائے ہیں سہراب نے عرض کی اسکے حال سے غلام آگاہ نہیں ہے بدیع الملک نے کہا کیا درختوں کی عمارت بنائی ہے بڑی صنعت دکھائی ہے سہراب سے باتیں کرتے کرتے بدیع الملک قصر تک پہونچے دیکھا ایک مرد پیر نہایت ضعیف سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک سجادہ پر بیٹھا ہے آگے ایک کتاب رکھی ہے کچھ پڑھ رہا ہے درویش سبز پوش نے جو بدیع الملک کی شوکت و جلالت دیکھی محو جمال ہوگیا خود ہی سلام میں سبقت کی بدیع الملک کو اپنی جگہ پہ بٹھایا آپ الگ ہٹ کے بیٹھا سہراب بھی یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا دل میں کہتا تھا کہ فقیر نے بڑی منزلت کی میرے والد نامدار جب تشریف لاتے تھے اتنی منزلت نہیں ہوتی تھی یہ خیال کر رہا تھا کہ فقیر نے بدیع الملک سے کہا کہ اے شہنشاہ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے بدیع الملک نے اپنا نام بتایا خاندان کا پتا دیا فقیر نے ہاتھ چومے کہا آپ حضرات کی تعریف و توصیف فقیر ایک مدت سے سنتا تھا شکر ہے خدا کا کہ آج قدمبوسی حاصل ہوئی آرزوے دلی برآئی یہ تو فرمائیے کہ آپکا آنیکا اتفاق کیونکر ہوا بدیع الملک نے تمام و کمال قصہ بیان کیا فقیر نے بہت افسوس کیا اور آخر میں بدیع الملک نے یہ بھی کہا کہ اب میرا ارادہ ہے کہ طلسم ہندسہ کو فتح کروں پھر جسطرح ممکن ہو صاحبقران سے ملوں فقیر نے طلسم ہندسہ کا نام سنکر کہا اے شہنشاہ آپنے بڑے مرحلۂ عظیم کے فتح کرنیکی کوشش کی خیر خدا مالک ہے آپ فتحیاب ہونگے لوح اُس طلسم کی صحراے گرگساران میں ایک گرگ بزرگ کی شکل میں ہے جب کوئی اُس گرگ کو ملے اور لوح قبضے میں آئے تب فتح طلسم میں مصروف ہو اور وہ گرگ اصلی نہیں ہیں سب سحر کے بنے ہیں اُنسے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے مگر اے شہنشاہ آپ کچھ تردد نہ فرمائیے خدا اس مشکل کو آسان کریگا یہ کہکر ایک تختی اپنے بستر کے نیچے سے نکالی اور کہا درویش کے پاس اور کچھ نہیں ہے جو آپکی نذر کرے اس تختی کو قبول فرمائیے جب صحراے گرگساران میں پہونچیے گا اور سب منازل طے کرکے گرگوں سے مقابلہ پڑے اس تختی کو اپنے گلے میں رکھیے گا جو کچھ کام کیجیے گا اس تختی کو ملاحظہ فرمایئے گا جیسا کچھ اسمیں مرقوم ہوا اسپر عمل فرمائیے گا فتح دینے والا خدا ہے شہزادہ بدیع الملک بہت خوش ہوئے فقیر سے اس تختی کو لیکر اپنے گلے میں پہنا رخصت ہو کر مع سہراب اُس سبزہ زار کے باہر آئے گھوڑے موجود تھے سوار ہو کر چلے سہراب نے عرض کی اب اتنی تکلیف اور فرمائیے اس غلام کی آبرو بڑھائیے یہاں سے دو کوس پر میرا لشکر قیام پذیر ہے میں وہاں سے اپنے لشکر کو ہمراہ لیلوں اور حضور میرے غریب خانے پر تشریف لیچلیں دعوت قبول کریں بدیع الملک نے فرمایا کہ اے سہراب مجھے کسیطرح انکار نہیں ہے مگر کیا کروں کہ مجبور ہوں میرا لشکر بھی یہاں سے دو کوس کے فاصلے پر آگیا ہے برائے شکار اس صحرا میں آیا تھا ایک آہو کے تعاقب میں اسطرف چلا آیا یہاں بھی کچھ لوگ میرے ہمراہ ہیں اور مغرور جنت جوشن سے جنگ پڑی ہے اُسنے چار دن کی مہلت طلب کی تھی اسکو مہلت دیکر یہاں آیا تھا اگر جنگ واقع نہوتی تو میں ضرور تمہارے ہمراہ چلتا ہاں وعدہ کرتا ہوں کہ بعد ختم جنگ میں تمہارے یہاں ضرور

آؤنگا تم اپنے لشکر مین جاؤ مین بھی اپنی بارگاہ کیطرف جاتا ہون سہراب نے عرض کی ای شہنشاہ یہ تو ممکن ہی
نہین کہ مین اب قدم مبارک سے جدا ہون میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ حضور اسوقت میرے لشکر مین تشریف لے چلین
دن اب باقی نہین ہی شب کو اب وہان استراحت فرمائین صبح کو غلام مع لشکر آپکے ہمراہ رکاب حضور کی بارگاہ
کیطرف چلونگا اور وہانسے آپکے لشکر مین بہیج کے حضور کی خدمتگذاری مین مصروف رہونگا بدیع الملک نے کہا
ای سہراب مین مجبور ہون اگر میرے سردار مجکو نہ پائینگے تو بہت گھبرائینگے سہراب نے عرض کی مین اپنے لشکر مین
پہونچکر چند آدمیونکو آپکے لشکر مین بھیجکر خبر کرا دونگا بدیع الملک نے کہا مجھین ہر طرح میرا کہنا منظور ہی اچھا مین
چلتا ہون سہراب خوش ہو گیا اور بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیے ہوے اپنے لشکر مین آیا لوگون نے دیکھا آج
آقا کے ہمراہ کوئی اور جوان صاحب شوکت و شان آتا ہی لوگون نے کہا یہ جوان کون ہی سردارون سے کہا معلوم
ہوتا ہی آقا نے اس جوان کو زیر کیا ہی اور اسنے اطاعت قبول کی ہی جب سہراب لشکر مین آیا سب نے سلام کیا
سہراب نے کہا آقاے نامدار کی قدمبوسی کرو ابتو سبکے ہوش اڑگئے جو لوگ زیادہ گستاخ تھے انھون نے سہراب
سے پوچھا کہ آپ کی کچھ تعریف فرمائیے اپنے آقا کے ملنے کا سبب بتائیے سہراب نے کہا مین نے انکی اطاعت قبول کی
اور تمام قصہ بیان کیا آخر مین یہ بھی کہا کہ جسکو اطاعت اسلام قبول کرنا ہو میرے پاس رہے ورنہ چلا جائے سب نے
بسر و چشم اطاعت قبول کی اور بصدق دل مطیع اسلام ہوے سہراب بدیع الملک کو اپنی بارگاہ مین لایا مسند پر
بٹھایا خاطر مین مصروف ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اب میرے لشکر مین اطلاع کرا دو سب سردار گھبراتے
ہونگے سہراب نے اسیوقت چند سردارونکو روانہ کیا بدیع الملک نے اچھی طرح سے سب کو بتا دیا اور اپنی مہر
چھلا کے دیا کہ اسکو بطور نشانی سب کو دکھا دینا اور کہہ دینا کہ انشاء اللہ کل ضرور آئینگے سردار روانہ ہوے راہ
طے کر کے بارگاہ بدیع الملک کے قریب جو پہونچے دیکھا سب سردار گھوڑون پر سوار برائے تلاش بدیع الملک جاتے
ہین ان لوگون نے جا کر سب کو تشفی دی اور مہر دکھایا کہا آقاے نامدار ہمارے لشکر مین ہین انشاء اللہ صبح کو ضرور
آئینگے شاہزادہ بدیع الملک کے سردارون نے کہا آپ لوگ اسوقت کہان تشریف لیجائیے گا رات کا وقت ہی صبح کو تو
آقاے نامدار یہان تشریف لائینگے پھر آپ جا کر کیا کیجیے گا ضرورت ہی شب کو یہین تشریف رکھیے دعوت قبول فرمائیے
آپ ہمارے مہمان ہین اور مہمان ہمارے مذہب مین فرض ہی آپکو اسوقت ہرگز جانے نہین دینگے سردارون نے
کہا ہمین رہنے مین کوئی انکار نہین ہی مگر خیال یہ ہی کہ آقا کے خلاف ہو گا ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم آقا سے کہہ دینگے
آپ اسکا خیال نہ فرمائیے مجبور ان لوگونکو شب کو یہین رہنا پڑا بدیع الملک کے سردارون نے بڑی خاطر سے
ان لوگونکو مہمان رکھا یہان سہراب نے بدیع الملک کی بہت خاطر کی شب بھر عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو
بدیع الملک نے کہا کہ اب چلنے کی تیاری کرو سہراب نے عرض کی شہنشاہ مین نے شب کو چند سردار آپکی بارگاہ
کیجانب روانہ کیے تھے ہنوز واپس نہین آئے ہین بدیع الملک نے کہا وہ سب رات کو وہین رہے ہونگے
سہراب نے عرض کی ایسا ممکن نہین بدیع الملک نے کہا وہان چند سردار موجود تھے انھون نے اصرار کیا
ہوگا آنے نہ دیا ہوگا مجبور ہو کے وہین رہ گئے ہونگے انکی کچھ خطا نہین ہی سہراب خاموش ہو رہا چلنے کا
سامان ہونے لگا تھوڑی دیر مین بارگاہین بھی لد گئین اور جملہ اسباب بھی روانہ کیا گیا اس سب کے بعد
سہراب سبزپوش اور بدیع الملک نوجوان لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے بدیع الملک نے راہ مین سہراب سے
کہا کہ مین بعد فراغت جنگ انشاء اللہ صحراے گرگساران مین جاؤنگا وہان سے پھر طلسم لاؤنگا تم اتنا انتظام

کرنا کہ قلعہ ہفت جوشن پر بیری فوج کو لیجاتا اور وہان کا انتظام بطور احسن کرتا گو مین وہان ایک شخص آزمودہ کار
کو چھوڑ آیا ہون مگر وہ انتظام حکومت سے واقف نہین ہے سہراب نے عرض کی غلام آپکے ہمراہ رکاب چلیگا
بدیع الملک نے کہا خیر ایسے امور مین تنہائی کی ہوتی ہی نہین مین خود تمھین ہمراہ لیچلتا راہ بھر یہی باتین
کرتے ہوئے چلے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آکر داخل ہوئے سب نے دیکھا لشکر
گران ہمراہ ایک جوان تاجدار سبز پوش مسلح و مکمل ساتھ سردار دیکھکر بہت خوش ہوئے بدیع الملک نے
سہراب کو اپنی بارگاہ مین اُتارا کہا آجکی شب یہان مقام کرو کل اپنے لشکر کیجانب روانہ ہونگے اُس شب بھی یہین بسر
کی صبحکو بدیع الملک مع سہراب اور لشکر کے اب اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## مگر اب کیفیت مغرور کی بیان کی جاتی ہے

کہ اسنے جو چار دن کی مہلت پائی اپنے ہوا خواہون سے صلاح کی کہ میرے نزدیک یہان ٹھہرنا مناسب
وقت نہین ہے کیونکہ بدیع الملک سے جب مقابلہ پڑیگا ہمکو فتح نصیب ہوگی ہاور اسکا قصد یہ ہے کہ طلسم چند سر
کیطرف جائے اور جنگ آغاز کرے اُسکو وہین جانے دو بجائے صاحب سمجھ لینگے اور سوائے اُنکے کیسی سے عاجز نہ
ہوگا سب نے کہا حضور کی رائے بہت مناسب ہے مغرور نے کہا پھر آج شب کو اسکا انتظام کرنا چاہیے رفتہ رفتہ
سب کو روانہ کرو ایسے مین بدیع الملک وہان نہین ہے جب وہ آجائیگا تو جانا بہت مشکل ہوگا سردارون نے
اُسیوقت سے اسباب سفر درست کرنا شروع کیا سر شام بارگاہین بھی اُکھڑ کر بار ہو گئین اور سب اسباب بھی
روانہ کر دیا کچھ تھوڑے سے خیمے باقی رہے مغرور نے کہا کہ یہ بھی حکم دیدو کہ گھوڑے تیار رہین سائیسون نے
یہ خبر پا کر گھوڑونکو تیار کیا سب جوانان لشکر بھی درست بیٹھے جب زلف لیلائے شب کمر سے گذری تو مغرور نے
ایک تخت سحر بنایا سب سے کہا کہ اب طلسم مین ملاقات ہوگی یہ کہکر تخت پر بیٹھکر سحر کیا تخت اُڑا یہان سب فوج
بھی روانہ ہوئی جلدی مین خیمے جو باقی تھے اُنکو بھی چھوڑ دیا صبح جو ہوئی سرداران بدیع الملک نے دیکھا کہ
لشکر مغرور مین نہ تو کوئی آدمی نظر آتا ہے نہ بارگاہ ہونکا پتا ہے چند خیمے دکھائی دیتے ہین یہ لوگ قریب گئے
دیکھا وہان ایک آدمی بھی نہین ہے سب نے کہا مغرور شب کو فرار ہو گیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ صحرا سے گرد نظر
بلند ہوئی سب اُس طرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان گھوڑے
پر سوار پشت پر فوج بیشمار برابر بدیع الملک کے ایک تاجدار سبز پوش اس جاہ و حشم سے تشریف لاتے ہین
سب حیران ہوئے کہ اسقدر لشکر آقائے نامدار کو کہانسے دستیاب ہوا اور یہ جوان سبز پوش کون ہے اسی
حیرت مین تھے کہ بدیع الملک لشکر مین داخل ہوئے لوگون نے سلام کیا بدیع الملک سہراب کا ہاتھ
پکڑے ہوئے بارگاہ مین داخل ہوئے بڑے اعزاز و اکرام سے تمام لشکر سہراب کو اُتارا اور اُسیوقت حکم دیا
کہ محفل عیش و نشاط کا سامان ہو ملازمون نے بارگاہ مین آراستہ کرنا شروع کین جبتک بدیع الملک اور
سہراب سبز پوش حمام مین گئے غسل کرکے لباس تبدیل کیا حمام سے برآمد ہوئے یہان ملازمون نے بارگاہ
کو آراستہ کر دیا تھا بدیع الملک مع سہراب سبز پوش بارگاہ مین آئے سہراب کو بڑے اعزاز و افتخار
سے بٹھایا اور جملہ سردار بھی حاضر ہوئے ساقیان سیمین ساق کو حکم ہوا کہ جام شراب تقسیم کرین ارباب نشاط
طلب ہوئے محفل عیش و نشاط گرم ہوئی بدیع الملک نے اُسی عالم مین اپنے سردارون سے پوچھا کہ اب
مغرور و ہفت جوشن کی کیا کیفیت ہے اور کس انتظام مین ہے سب نے عرض کی کہ وہ بخوف جان یہان سے

فرار ہوگیا بلکہ چند خیمے ابتک باقی ہین تعجیل کے سبب نہ لیجا سکا بدیع الملک نے فرمایا کہ خیر میرے ہاتھ سے بچکر
کہان جائیگا معلوم ہوتا ہے کہ یہ غدار جو طلسم مین جا کر پوشیدہ ہوا لوگون نے عرض کی حضور یہ بھی معلوم نہین ہوا کہ
کب بہانے بھاگ گیا بدیع الملک نے کہا جانے دو مین انشاء اللہ طلسم مین جا کر اسکو زیر کرونگا تھوڑی دیر تک
محفل گرم رہی جب رات بہت گئی تو بدیع الملک نے صحبت کو برخاست کیا سہراب کیواسطے ایک بارگاہ الگ
استادہ کرائی تھی سہراب تو رخصت ہو کر اپنی بارگاہ مین آیا بدیع الملک اپنی خوابگاہ مین تشریف لیگئے فرش خواب
پر جاکے آرام کیا رات چونکہ بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی بدیع الملک بیدار ہوے سہراب بھی
سو کر اٹھا سب بدستور سلام بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے دربار جمع ہوا بدیع الملک نے کہا اب مین جانب صحرائے
گرگساران جاؤنگا لوح طلسم ہفت سرہ کا پتا لگاؤنگا آپ سب لوگونکو مناسب یہ ہے کہ قلعہ ہفت جوشن پر جاکے قیام
کیجیے مین انشاء اللہ بہت جلد واپس آؤنگا سردارون نے عرض کی ہم لوگ آپکو تنہا نہ جانے دینگے ہم بھی ساتھ چلینگے
بدیع الملک نے فرمایا کہ قید یہ ہے کہ جسکو لوح لینا ہو یا ایسے امر مین دخل دینا ہو وہ تنہا جائے کوئی ہمراہ نہو مین
لوح کو دیکھونگا جو کچھ اسمین لکھا ہوگا اُسکے بموجب کرونگا سردارون نے پوچھا شہنشاہ لوح کیسی بدیع الملک نے
کل قصہ فقیر کے پاس جانیکا اور تختی پانیکا بیان کیا سردار بہت خوش ہوے بدیع الملک نے اُس روز و شب کو بھی
بعیش و عشرت بسر کیا صبح کو تختی جو فقیر نے دی تھی اُسکو دیکھا نوشتہ پایا کہ اب تم صحرائے گرگساران مین ہو کر
شرط تنہائی کی منظور ہے اور بعد اسکے پتا اُس صحرا کا لکھا تھا بدیع الملک نے سب سے کہا کہ اسمین تنہائی کی شرط
ہے آپ لوگ قلعہ ہفت جوشن پر تشریف لیجائین بفضل ایزدی بہت جلد واپس آؤنگا سردار مغموم ہوے بدیع الملک
سے رخصت ہو کر جس طرف کا پتہ تختی مین دیکھا ادھر روانہ ہوے اور سہراب کو تمام لشکر کا منتظم قرار دیا اور یہ بھی کہدیا
کہ جب قلعہ پر پہونچنا تو وہانکا بھی انتظام دیکھنا جو جو امر خلاف ہون انکو اصلاح دینا سہراب جب بدیع الملک سے
رخصت ہونے لگا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے فرمایا کیون اسقدر تردد کرتے ہو مین بہت جلد تم سے
ملونگا بدیع الملک تو ادھر روانہ ہوے اور تمام سپاہ قلعہ مین آکر خورشید سے ملی خورشید خوش تو ہوے مگر
پوچھا کہ تم سب نے شاہزادے کو کہان چھوڑا اور یہ جوان سبز پوش کون ہے سب نے کہا کہ شاہزادہ لوح لینے کیواسطے
صحرائے گرگساران مین گیا ہے اور ہم لوگونکو یہ حکم دیا تھا کہ تم سب قلعے پر جاکے ٹھہرنا ہمارے منتظر رہنا اور جو کچھ خورشید کو
کہنا تھا خورشید سے کہدیا خورشید نے سہراب سبز پوش کو بڑے اعزاز و اکرام سے اپنے برابر بٹھایا کہا آپکو اختیار
ہے جس طرح مزاج مین آئے یہانکا انتظام کیجیے سہراب نے جواب دیا کہ مین انتظام آپ سے بہتر نہین کرسکتا یہ بھی آقا
کی قدردانی تھی جو انھون نے ایسا فرمادیا آپکو مبارک رہے ہان جو خدمت میرے لائق ہوگی انشاء اللہ اسمین دریغ
نہ کرونگا خورشید بھی سہراب سبز پوش سے بہت خوش ہوا اب فوج براحت و آرام قلعہ مین قیام پذیر ہوئی

## ذکر اب کیفیت بدیع الملک کی گذارش کی جاتی ہے

کہ یہ جو اپنے لشکر سے رخصت ہو کر حسب ہدایت لوح طرف صحرائے گرگساران کے روانہ ہوے تھوڑی دور چلے
ایک دیوار سنگین نظر آئی شاہزادہ حیران ہوا کہ اب کدھر جاؤن لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ لوح کو دیوار سے مس
کرو و پھر قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک نے دیوار کے قریب پہونچکے لوح کو مس کیا ایک آواز مہیب
آئی دیوار اڑ گئی راستہ صاف ہوا بدیع الملک آگے بڑھے تھے کہ ایک مرد ہفت سر ظاہر ہوا اُسنے آواز دی
کہ او جوان تونے اس دیوار کو کیون گرایا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسی تختی کا عکس اُسپر ڈالو

جل جائیگا بدیع الملک نے عکس لوح کا اُسپر ڈالا وہ مرد ہفت سر جلکر خاک ہوا قصہ پاک ہوا بدیع آگے بڑھے
دن تھوڑا باقی تھا ایک صحرا مین پہونچے شام ہوگئی شاہزادہ بدیع الملک ایک درخت کے نیچے آکر بیٹھے گھوڑا
درخت سے باندھ دیا میدانی زین پوش بچھا کر سو رہے جب صبح ہوئی اور آنکھ کھلی اپنے کو ایک تختے پر دریا کے
بہتے پایا بدیع الملک کو سخت تعجب ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ خوف کا مقام نہین ہے تختے پر بیٹھے رہو اسم حاشیہ
ورد زبان کرو بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح ورد زبان کیا تختہ تھوڑے عرصہ مین بہکر دریا کے کنارے پہونچا
بدیع الملک تختے سے اترے خشکی مین آئے شکر خدا بجالائے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ جانب شمال جاؤ بدیع الملک
پیادہ پا جانب شمال روانہ ہوے شام تک رہروی کی آخر تھک کر ایک مقام پر ٹھہر گئے رات کا وقت ہوا کا سناٹا
دن بھر کی مسافت طے کیے ہوے تھکے ہوے سرد جو چلی بدیع الملک کی آنکھ بند ہوگئی جب صبح کو آنکھ کھلی اپنے کو
ایک کوہ پر پایا سخت حیران ہوے کہ مین تو جنگل مین سویا تھا کوہ پر کیونکر پہونچا لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ نام خدا لیکر اس
کوہ سے پھاند پڑو بدیع الملک قلۂ کوہ پر آئے نام خدا لیکر پھاند پڑے آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد پاؤن
آشنائے زمین ہوے شاہزادے نے آنکھ کھولی اپنے کو ایک صحرا مین پایا لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ صحرائے گرگسار
یہی ہے وہ سامنے جو صندل کا درخت معلوم ہوتا ہے اُسکے قریب جاؤ اسم حاشیہ لوح سات بار پڑھو درخت کو جڑ سے اکھاڑو
گرگ ظاہر ہونگے اس لوح کو سب کے سامنے پھینکدینا عجب تماشا دیکھنا بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو ورد زبان
کیا درخت کے قریب آئے جب سات بار اسم پڑھ چکے نام خدا لیکر درخت کو اکھاڑ کر پھینکدیا درخت کے اکھڑتے ہی ایک
دہن نقب ظاہر ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ نقب سے ایک گرگ نے سر نکالا اور بدیع الملک کی جانب چلا
بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یہی اسم پڑھے جاؤ کوئی تمھارے پاس نہ آئیگا جب سب گرگ جمع ہوجائینگے
تو آخر مین ایک گرگ بزرگ آئیگا اُسکے بعد پھر کوئی نہین ہے جب وہ بھی آچکے تب اس لوح کو زمین پر پھینکدینا بدیع الملک
اسی اسم کو پڑھتے رہے جب سب گرگ نکل چکے تو آخر مین وہی گرگ بزرگ نقب سے نکلا تو بدیع الملک نے لوح کو
زمین پر پھینکدیا سب گرگ لوح کیطرف جھپٹے ہر ایک نے چاہا ہم اُٹھالین مگر آپسمین اسقدر مجمع ہوا کہ کوئی لوح تک
نہ جاسکا تنگ آکے لڑنے لگے یہانتک لڑے کہ تھوڑی دیر مین سب لڑ بھڑ کر مرگئے فقط وہ ایک گرگ بزرگ باقی
رہا جب سب مرگئے تو اُسنے قصد کیا کہ مین بھاگون بدیع الملک نے جلدی سے لوح کو اُٹھاکے دیکھا لکھا تھا
کہ بھاگنے نہ پائے جلد اسکو مارو بدیع الملک نے کمان کاندھے سے اُتاری ترکش سے تیر نکالا تیر کمان مین
پیوست کرکے طرف اُس گرگ کے سر کیا گرگ نے چاہا جست کرون کہ ناوک اُسکی پشت پر پڑا پار نکل گیا گرگ زمین
پر گرکے تڑپنے لگا بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ شکم اسکا چاک کرو لوح نکالو بدیع الملک نے
جھپٹ کے خنجر سے شکم اُس گرگ کا چاک کیا دیکھا ایک تختی الماس کی اُسپر حرف یاقوت سے کھنچے ہین گرگ کے دل مین
رکھی ہوئی ہے بدیع الملک نے وہ تختی اُسکے دل سے نکالی اور اپنے گلے مین ڈالی شکر خدا کیا پھر لوح کو دیکھا پایا
مگر وہ تختی جو شاہ صاحب نے دی تھی گلے مین نہ پائی بدیع الملک سخت حیران ہوے جو خاص لوح طلسم ہند سے
تھی اُسکو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور لوح طلسمی ملے وہ طلسم کشا کو لازم ہے کہ جانب
مغرب روانہ ہو تا منزل مقصود پر پہونچے بدیع الملک جانب مغرب روانہ ہوے ایک صحرا مین پہونچے دن
تھوڑا باقی تھا چونکہ کئی پہلے کے حادثات دیکھ چکے تھے کہ صحرا مین سے دریا مین گئے خوف کھایا کہا یا اب ایسا ہوگا
لوح میرے پاس ہے کوئی دشمن گلے سے لوح اُتار لیجائے یا کھوئی اور مشکل پیش آئے تو اب وہ تختی جو شاہ صاحب نے

عطا فرمائی تھی موجود نہیں ہے پھر خیال آیا کہ لوح کو تو دیکھ لیں یہ سوچکر لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ کو کئیں
بار پڑھو ایک طائر آئیگا اُسکی پشت پر سوار ہونا وہ تمھیں تمھارے لشکر کے قریب پہونچا دیگا مگر آنکھیں اپنی بند کر لینا
شاہزادۂ بدیع الملک نے اُس اسم کو کئیں بار پڑھا دیکھا ایک طائر سفید رنگ پیدا ہو بدیع الملک کے قریب
آیا چاہا شاہزادے کو منقار میں دباکے لے اُڑے ون بدیع الملک نے اُسکے بازو پکڑے طائر بیٹھ گیا بدیع الملک پشت
پر اُس طائر کے سوار ہوئے آنکھیں بند کر لیں طائر اُڑا تھوڑے عرصہ میں پاؤں شاہزادے کے زمین سے آشنا
ہوئے اور آواز بھی آئی کہ اے طلسم کشا آنکھیں کھولیے بدیع الملک نے آنکھیں کھولدیں دیکھا سامنے قلعہ
ہفت جوشن دکھائی دیتا ہے بدیع الملک نے شکر خدا کیا قلعہ کیطرف روانہ ہوئے لوگ جو قلعے پر آتے جاتے تھے
اُنھوں نے جو شاہزادے کو دیکھا سب حاضر خدمت ہوئے بعض نے آکر سہراب اور خورشید کو اطلاع دی کہ
آقائے نامدار پیادہ پا تشریف لاتے ہیں جلد مرکب بھیجا سہراب نے جو یہ خبر سنی بہت خوش ہو گیا جلدی سے
مرکب تیار کرایا خود لیکر خدمت میں بدیع الملک کے حاضر ہوا اور جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے گلے سے
لگایا سہراب نے پوچھا کیوں آقائے نامدار مراد حاصل ہوئی بدیع الملک نے لوح دکھائی سہراب بہت خوش
ہوا شکر کا سجدہ کیا خورشید بھی فرط مسرت سے بدیع الملک کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا اسیطور سے سب شاہزادے کو
قلعے میں لائے صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی بدیع الملک نے کہا کہ اب دیر کرنا خلاف مصلحت ہے میں تو کل
جانب طلسم روانہ ہونگا آپ لوگ لشکر لیکر آئیے گا سہراب نے کہا کیا ہمراہ آپکے اب بھی جانا خلاف ہے
بدیع الملک نے کہا بھائی یہ معاملات طلسم ہیں انمیں تنہائی کی شرط ہوتی ہے سہراب نے پھر عرض کی کہ ابھی آپ
اسقدر مسافت سفر اُٹھائے ہوئے آتے ہیں دو ایک روز تو یہاں استراحت فرمائیے ابھی تجھے بدیع الملک نے
کہا جب خدا نے لوح دلوادی ہے تو اب تامل بہتر نہیں میں آج سے کل تک یہاں ہوں پھر تو سہراب خاموش ہو رہا
مگر صبح کو حکم دیا کہ سب سپاہ درست ہو اُسدن بھی بدیع الملک مصروف عیش رہے جب دن تمام ہوا تو بدیع الملک
نے خدمتگار سے کہا کہ سجادہ بچھاؤ خدمتگار نے سجادہ بچھایا بدیع الملک جاکر مشغول عبادت ہوئے شب بھر
عبادت خدا میں بسر کی صبح ہوتے ہی فریضہ صبح سے فراغت حاصل کرکے دست دعا طرف آسمان کے بلند کیے اور
بالحاح و زاری درگاہ جناب باری میں عرض کی کہ اے فتاح حقیقی و اے رب تحقیقی اپنے اس عبد ذلیل کی دعا کو
قبول کر اور تمنائے دل کو پورا کر عرصہ تک بدیع الملک برجوع قلب دعا مانگا کیے جب دعا سے بھی فراغت پائی
باہر تشریف لائے اسپ صبا رفتار طلب کیا سب سے ملکر گھوڑے پر سوار ہوئے نام خدا لیکر جانب طلسم ہندسہ
روانہ ہوئے لوح کے ذریعے سے یہ تو بخوبی معلوم ہو گیا تھا اور ملکہ سہراب وغیرہ کو بھی تعلیم کر دیا تھا کہ لشکر کسطرف
سے لیکر آنا شاہزادۂ بدیع الملک تو جانب طلسم روانہ ہوئے ہیں کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب حال مغرور ہفت جوشن اور بادشاہ طلسم ہندسہ یعنی قباد اژدر سر کا ملاحظہ فرمائیے

کہ مغرور جو بخوف بدیع الملک فرار ہو کر طلسم ہندسہ میں پہونچا تو اپنے بھائی یعنے قباد اژدر سر کے پاس
گیا اسنے پوچھا کیوں مغرور کیا واقعہ گذرا جو تم چلے آئے مغرور نے کہا بھائی صاحب بدیع الملک سے مقابلہ
کرنا آدمی کا کام نہیں ہے اب اسکا ارادہ یہ ہے کہ آپکے طلسم کیطرف آئے اور لوح کی فکر کر رہا ہے تو لازم ہے کہ اب
بندوبست لوح کا کیجیے کیونکہ جبتک میں اُسکے مقابلے میں ٹھہرا ہوا تھا تب تک وہ بھی رکا ہوا تھا اب میں ادھر
آیا ہوں وہ ضرور لوح کی تلاش میں جائیگا اور تعجب نہیں ہے کہ لوح کی تدبیر کریگا قباد نے کہا کہ لوح کا پانا کچھ

انسان کا کام نہین ہی اگر وہان جائیگا مارا جائیگا لوح نہ پائیگا مغرور نے کہا آپکا فرمانا تو بہت بجا ہی مگر جو کتاب بست
ضرور فرمائیے مین جو کچھ آپ سے بیان کرتا ہون اُسکو یقین کیجیے کہ بدیع الملک ضرور لوح تک جائیگا اور سو
ترکیبین کرکے لوح لائیگا اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی قباد نے کہا جسوقت مقام لوح تک کوئی پہونچیگا دیکھا جائیگا اور
کسکی مجال ہی کہ لوح تک جاسکے مغرور نے کہا آپکو اختیار ہی قباد نے کہا جب مقام لوح تک کوئی پہونچیگا مجھے
اُسیوقت خبر ملجائیگی مین بندوبست کرونگا مغرور خاموش ہو رہا قباد دوسرے روز اپنے دربار مین آیا مغرور
کو بھی ہمراہ لایا سب اہل دربار جمع ہین کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی کہ حضور کاہن طلسم تشریف لاتے ہین قباد
نے کہا آنے دو مغرور نے کہا کیون بھائی صاحب کاہن صاحب کے آنے کی کیا ضرورت ہی کہین بدیع الملک
لوح تک تو نہین پہونچگئے قباد نے کہا تمھارے ایسے ہی خیالات رہتے ہین یہ ذکر تھا کہ کاہن طلسم نے آکر قباد کو
سلام کیا قباد نے بیٹھنے کی اجازت دی کاہن طلسم بیٹھا قباد نے پوچھا کیون کاہن صاحب آج آپکا کیونکر
اتفاق ہوا کاہن نے کہا حضور ذالحجہ ختم سال کا جو کیا تو سحر طلسم تمام معلوم ہوئی اور یہ ظاہر ہوا کہ یہ سال اس
طلسم کا سال آخری کا ہی جب مین نے یہ کیفیت دیکھی تو لوح کیجانب نگاہ کی قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ لوح اپنے
مقام پر نہین ہی قباد کا رنگ زرد ہو گیا مغرور نے کہا بھائی صاحب مین نے آپ سے جو کچھ عرض کیا تھا اسکا
امتحان آپنے کیا قباد نے کہا تمھین نے تو بلا لگائی ہی یہ کہکر ایک ملازم کو بلایا کہا ارے کتاب سامری تو جلد لا
مین اس لوح کی کیفیت تو دیکھون ملازم جاکر کتاب سامری لایا قباد نے کتاب مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ واقعی
گرگسار جادو قتل ہوا اور لوح بدیع الملک کو ملگئی بدیع الملک دو ہی ایک روز مین داخل حد طلسم ہونیوالا
ہی اگر ممکن ہو تو جلد کوئی بندوبست کیا جاوے ورنہ پھر کچھ بن نہ پڑیگا قباد نے جو یہ کیفیت دیکھی رنگ اڑگیا مغرور
سے مخاطب ہوکے کہا کہ تمنے میرے پیچھے ابھی بلا لگائی بڑا غضب ہوا لوح بدیع الملک کو مل گئی اگر کچھ بندوبست
نہ کیا جائیگا تو وہ دو ایک روز مین سرحد طلسم مین آجائیگا مغرور نے کہا بھائی صاحب مین نے کیون بلا لگائی اُسکا
ارادہ پیشتر سے یہی تھا کہ اس طلسم کو فتح کرے قباد نے کہا فتح تو کیا کر سکے گا اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی اب مین ایک ساحر
روانہ کرتا ہون وہ جاکر لوح بھی لے آئیگا اور اُسکو بھی گرفتار کریگا مغرور نے کہا بھائی صاحب اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی
آپ ساحر کو ناحق روانہ کرتے ہین قباد نے کہا سبب بھی تو معلوم ہو کہ سحر کیون نہین تاثیر کرتا مغرور نے کہا اسکی وجہ مجھکو
نہین معلوم کہ اُسپر سحر کیون نہین اثر کرتا ہی قباد نے کہا خیر سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ کہکر ایک ساحر کو بلایا اور کہا
ای صمصام جادو تم جاؤ طلسم کشا لوح پا گیا ہی بڑے فتاحی طلسم آتا ہی جسطرح بن پڑے اُس سے لوح بھی لیلاؤ اور اُسکو
بھی گرفتار کرکے لاؤ صمصام جادو نے کہا غلام جائیگا بسر و چشم ارشاد بجا لائیگا قباد نے کہا ایک امر کا خیال رہے کہ
اُسکے پاس کوئی چیز ایسی ہی کہ اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا اسکو بھی تحقیق کرنا اور جو شی اُسکے پاس ہو اُسکو بھی اپنے قبضے
مین کرنا جب اُسپر سحر تاثیر کریگا اگر اسکا انتظام نہ کروگے تو اُسسے ہاتھ لگنا بہت مشکل ہی صمصام جادو نے کہا حضور
کے اقبال سے مین لوح اور طلسم کشا کو حاضر خدمت کرونگا قباد نے کہا اگر اس کام کو تم انجام دوگے تو بہت کچھ خلعت
و انعام پاؤگے صمصام رخصت ہو کر قباد سے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ جو اپنے لشکر سے رخصت ہو کر روانہ ہوے تو سہراب اور خورشید بھی بدیع الملک کے جانے کے بعد
مع لشکر گران طرف طلسم ہندسہ کے چلے کہ ان لوگون کا ذکر بھی وقت پر ضرور ہوگا مگر بدیع الملک جو چلے

ایک دریا کے قریب پہونچے شام ہوئی بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لوح مین نوشتہ پایا کہ یہان ٹھہرنا مناسب
نہین ہی اسم حاشیہ کو پڑھو ایک نہنگ ظاہر ہوگا تمھارے نزدیک آکر منھ کھولیگا نام خدا لیکر اُسکے منھ
مین کود پڑنا بدیع الملک دریا کے قریب آئے اُس نہنگ نے منھ کھولا شاہزادہ بسم اللہ کہکے نہنگ کے منھ
مین کود پڑا آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد پانون آشنائے زمین ہوئے شاہزادہ کی آنکھ کھلی دیکھا
ایک صحرائے لق و دق کوسون میدان ہی بدیع الملک بہت گھبرائے پھر لوح کو دیکھا نوشتہ پایا آج کی
شب اسی صحرا مین قیام کرو یہ مقام اگرچہ ویران ہی مگر بیخوف ہی شاہزادہ بدیع الملک جہان کھڑے تھے
وہین بیٹھ گئے دن بھر کی رہروی سے بہت خستہ تھے صحرا مین ہوائے سرد چلی بدیع الملک کی آنکھ بند
ہوگئی جب بوقت سحر آنکھ کھلی شاہزادہ اُٹھا فریضہ سحر سے فراغت حاصل کرکے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا
کہ جانب شمال روانہ ہو مگر بدون حکم لوح کے کوئی بات نکرنا بدیع الملک جانب شمال روانہ ہوئے تھوڑی
دور چلنے کے بعد ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا بدیع الملک نے دیکھا کہ بہت سے دربان اُس پھاٹک پر
بیٹھے ہوئے ہین دربانون نے بدیع الملک کو جو دیکھا سب نے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام
دیکر پوچھا کہ یہ مکان کس کا ہی دربانون نے کہا یہ باغ ملکہ سیمتن دختر حکیم روشن ضمیر کا ہی بدیع الملک نے کہا اس
باغ کے اندر جانیکی ممانعت ہی نگہبانون نے کہا اگر آپکا جی چاہے تشریف لیجائیے سیر کر آئیے بدیع الملک نے کہا
پھر تو کوئی خرابی نہ آئیگی نگہبانون نے کہا اس باغ مین ساحر اور بت پرست لوگونکو جانیکا حکم نہین ہی اہل اسلام
کے لیے ممانعت نہین ہی بدیع الملک بہت خوش ہوئے باغ کے اندر تشریف لیگئے دیکھا باغ کہ بہت پر بہار ہی
ہر طرف لالہ زار ہی بدیع الملک سیر کرتے ہوئے بارہ دری کے قریب آئے دیکھا ایک بارہ دری رشک پری
بہت عالیشان بنی ہی نیچے بارہ دری کے نہر بہت نفیس سنگ سفید کی بنی ہی بدیع الملک نہر کو دیکھنے مین مشغول
ہوئے پانی مین ایک عکس نظر آیا شہزادہ بدیع الملک نے جو غور کیا تو دیکھا ایک نازنین زہرہ جبین کوٹھے پر
کھڑی ہوئی ہی شاہزادہ بدیع الملک صورت زیبا اور طلعت جہان آرا دیکھکر مائل ہوگئے تیغ ابرو کے گھائل
ہوگئے گردن اوپر اُٹھائی دیکھا واقعی ایک نازنین کوٹھے پر کھڑی ہی یہی ملکہ سیمتن ہی رشک نسرین و یاسمن
ہی شاہزادے نے جو گردن اُٹھائی اور ملکہ سے چار آنکھین ہوئین اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ یہان آؤ
بدیع الملک مائل تو ہو ہی چکے تھے راستہ تلاش کرکے کوٹھے پر پہونچے نازنین نے کہا آپ تو بڑے
بیباک ہین چست و چالاک ہین ایک تو بے اجازت باغ مین آئے دوسری بلا تکلف تو حد کی ہوئی کہ کوٹھے پر
چلے آئے بدیع الملک نے کہا واقعی آپ بجا فرماتی ہین مین خطاوار ہون اب جو مزاج مین آئے سزا دیجیے ملکہ
نے کہا اچھا تو آپ میرے مہمان ہین آپکی خاطر مجھپر واجب و لازم ہی بدیع الملک نے کہا آپکی بندہ نوازی ہی ملکہ نے
کہا اچھا تو آپ تشریف لائے ہین نیچے تشریف لیچلیے آرام سے بیٹھیے بدیع الملک نے کہا جہان حکم ہو مین
چلنے کو موجود ہون ملکہ نے ہاتھ مین ہاتھ لیا کوٹھے سے نیچے اُتری بدیع الملک کو لیکر ایک کمرے مین
آئی بدیع الملک نے دیکھا کمرا نہایت آراستہ ہی شیشہ آلات بہت قاعدے سے آویزان ہین ایک مسند
چہار زانو بچھی ہی ملکہ نے کہا تشریف رکھیے بدیع الملک مسند پر بیٹھے ملکہ بھی برابر بیٹھی کنیزونکو طلب کیا جب کنیزین
آئین ملکہ نے شراب طلب کی کنیزون نے شراب حاضر کی ملکہ نے خود اپنے ہاتھ سے جام مین شراب بھری
بدیع الملک سے کہا کہ نوش فرمائیے بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیا تھا کہ دل دھڑکنے لگا

بدیع الملک چونکہ تجربہ کار تھے جلدی سے لوح پر نگاہ کی نوشتہ پایا کہ ایسا غضب نکرنا کہ جام پی جانا اگر جام
پی جاؤگے ابھی بیہوش ہو گے بدیع الملک کو جو غصہ ہوا نازنین نے کہا اب جام ملاحظہ فرمایئے بدیع الملک نے
نازنین سے کہا کہ میں جام پیتا ہوں یہ کہکر پھر لوح دیکھنے لگے اُسمیں لکھا تھا کہ یہ نازنین نہیں ہے صمصام جادو کا
یہ سب کارخانہ سحر کا بنایا ہے اسم حاشیہ لوح ایکبار اس جام پر پڑھکے پھونکدو اور یہی جام اسپر پھینک دو بدیع الملک
نے اسم پڑھا جام پر پھونک کے اُس نازنین کیطرف جام پھینکدیا شراب جو اُس نازنین کے جسم پر پڑی آگ لگ گئی
تھوڑی دیر میں جلکر خاک ہوا ایک آواز مہیب آئی کہ کشتی مرا نام من صمصام جادو بود اس آواز کے آتے ہی وہ سب
مکان منہدم ہو گیا بدیع الملک نے دیکھا کچھ بانس گڑے ہیں کا نہیں خیلا سوت لپٹا ہے بدیع الملک لاحول ولاقوۃ
کہکر باہر آئے لوح کو دیکھا اُسمیں نوشتہ پایا کہ اب یہ صحرا بخوف ہے اسی سمت چلے جاؤ کل سرحد طلسم میں داخلہ ہوگا
بدیع الملک اُسی جانب کو روانہ ہوے مگر صمصام کے مرنے کی خبر قباد کو پہونچی وہ ساحر جو شکل دربان دروازے
پر بیٹھے تھے اُسکے مرنے کی آواز سُنکر پر پرواز پیدا کرکے قباد کے پاس پہونچے اور اُس سے بیان کیا کہ صمصام
جادو کو طلسم کشا نے قتل کیا قباد کا رنگ زرد ہو گیا مغرور سے کہا تمھاری وجہ سے دیکھوں اب کیا ہوتا ہے
تم ہمارے طلسم میں اگر گوشہ گیر ہوتے نہ یہ آفت یہاں آتی مغرور نے کہا بھائی صاحب آپ زبردستی مجھکو الزام
دیتے ہیں بدیع الملک کا پیشتر سے ارادہ تھا کہ وہ اس طلسم کیطرف آئے قباد نے کہا اور تمھارے آنے سے مصمم
ارادہ ہو گیا مغرور خاموش ہو رہا قباد نے کہا اب سر دست کوئی تدبیر ایسی سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ طلسم کشا
گرفتار ہو جائے میں اس امر کا وعدہ کرتا ہوں کہ جو طلسم کشا کو گرفتار کرکے لائیگا اُسکو ایک شہر کا حاکم کرونگا اور
علاوہ اسکے بہت کچھ انعام دونگا یہ سُنکر ایک ساحر ارژنگ جادو اپنے مقام سے اُٹھا قباد اژدر ہم کے
سامنے آکے کہنے لگا کہ میں جاؤنگا طلسم کشا کو ضرور گرفتار کرکے لاؤنگا قباد نے کہا واقعی تمھاری ذات سے امید
تو یہی ہے مگر اتنا خیال رکھنا کہ طلسم کشا کے پاس علاوہ لوح کے کوئی چیز ایسی ہے جسکی وجہ سے اُسپر سحر تاثیر نہیں
کرتا ہے ارژنگ نے کہا میں سب اُس سے لیلونگا لیکن ایک امر کا امیدوار ہوں کہ تھوڑا سا لشکر میرے ہمراہ
کر دیا جائے قباد نے حکم دیا فوراً تھوڑے سے جوان اگر ارژنگ کے ہمراہ ہوے ارژنگ چلا اگر بدیع الملک
نوجوان جو صمصام جادو کو قتل کرکے حسب ہدایت لوح چلا تو دوسرے روز ایک خندق ملی بدیع الملک
نے دیکھا کہ خندق میں آگ روشن ہے شعلے سر بفلک کشیدہ ہیں بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ یہ
آتش سحر ہے برکت لوح کچھ تاثیر نہیں کریگی یہی طلسم کی سرحد ہے بسم اللہ کہکے چلے جاؤ بدیع الملک نام خدا لیکر اس
آگ پر سے سیدھے چلے گئے دو تین قدم چلے آگ ختم ہو گئی بدیع الملک ادہر بڑھے اب تو طلسم کی عمارتیں نظر
آنے لگیں بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جسقدر جلد ممکن ہو اپنے کو زنجبیل جادو کے مقام پر پہونچاؤ
اور اُسکو قتل کرو تاکہ وہ مرحلہ تو طے ہو راستہ کھلے بدیع الملک کو علاوہ اسکے اور بھی امور لوح کے دیکھنے سے معلوم
ہوے اور پتا بھی معلوم ہوا بدیع الملک اُس طرف روانہ ہوے اب جو لوگ راہ میں ملتے ہیں بدیع الملک کو
بنگاہ حیرت دیکھتے ہیں بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ کون صاحب ہیں کہاں سے تشریف لائے ہیں ابتک کیونکر
آپکے خندق کی آگ نے کچھ گزند آپکو نہ پہونچائی بدیع الملک مناسب سمجھکر جواب دیتے ہیں لوگ تعجب کرتے
ہیں اور جنکو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ طلسم کشا ہیں وہ خوف کے مارے بدیع الملک کے سامنے سے علحدہ ہو جاتے
ہیں بدیع الملک بخوف آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں کہ سامنے سے گرد اُڑی بدیع الملک اُس گرد کیطرف

دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ چند سوار گھوڑوں کو ڈپٹے ہوئے چلے آتے ہیں آگے آگے اُن سب
کے ایک جوان نہایت حسین تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ زیب جسم کیے بڑے جاہ و حشم سے آتا ہی
بدیع الملک بغور اُس جوان کو دیکھنے لگے جب بالکل قریب آیا تو اُس جوان نے بدیع الملک کو سلام کیا
بدیع الملک نے جواب سلام دیکر پوچھا اے جوان تو کون ہے اپنے نام سے آگاہ کر اُس جوان نے عرض کی میں اسی
طلسم میں رہتا ہوں مگر کوئی تعلق قباد سے نہیں رکھتا ہوں مغرور نے آپکی بہت کچھ صفت بیان کی مجھے
شوق دید پیدا ہوا اب امیدوار ہوں کہ امتحان جرأت ہو جائے بدیع الملک نے کہا بسم اللہ ہمیں کیا انکار
ہے جوان نے نیزہ سنبھالا بدیع الملک کو بھی ایک نیزہ دیا شہزادہ بدیع الملک نے کہا اسکی کیا ضرورت ہے تو
امیدوار کر ہمیں نیزے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اگر ہمارے مقدر میں فتح ہے تو ہر طرح فتح ہوگی جوان نے بہت کچھ
اصرار کیا مگر بدیع الملک نے نیزہ نہ لیا آخر کو اُسنے تلوار لگائی بدیع الملک نے بھی تیغ آبدار نیام سے لی تلوار
چلنے لگی بدیع الملک نے ایک مقام پر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی جوان کو غصہ آیا شاہزادہ بدیع الملک
کے کمربند میں ہاتھ ڈالدیا آپس میں زور ہونے لگا بدیع الملک اُس جوان کو لے دوڑے دس قدم پر لاکے ہاتھوں پر
سر سے بلند کیا اُس جوان نے امان طلب کی شاہزادہ بدیع الملک نے کہا امان بشرط ایمان وہ جوان ظاہر میں
کلمہ پڑھ کے بظاہر مسلمان ہوا شاہزادہ بدیع الملک سے کہا کہ میری تمنا بھی یہی تھی کہ آپکی خدمت اختیار کروں
بدیع الملک اسکے شریک ہونے سے بہت خوش ہوئے اس جوان نے بارگاہ استادہ کرائی شاہزادہ بدیع الملک
کو لیکر بارگاہ میں آیا شاہزادہ سرداری میں معروف ہوا دن تو بہت قلیل باقی تھا تھوڑی دیر میں شام ہوگئی جوان نے
بزم عیش و عشرت منعقد کی بدیع الملک نے تھوڑی دیر میں بزم عیش طرب میں بسر کی جب رات زیادہ گئی تو
فرمایا کہ ہمنے مسافت بہت بڑی طے کی ہے بہتر ہوگا کہ اب جلسہ کو برخاست کرو جوان نے جلسہ کو برخاست کیا
بدیع الملک خوابگاہ میں تشریف لائے چونکہ دن بھر کے مسافت کشیدہ تھے لیٹتے ہی سو گئے یہ مکار غدار تو
اسی فکر میں تھا شاہزادے کو جو غافل پایا بارگاہ میں آیا بیہوشی رومال میں رکھکر بدیع الملک کے دماغ کے
پاس رکھی شاہزادے نے سانس جو کھینچی چھینک مارکے بیہوش ہوئے اُسنے اُسیوقت لوح گلے سے بدیع الملک
کے اُتاری اور قید آہن طلب کی ملازموں نے طوق بیڑیاں حاضر کیں اُسنے بدیع الملک کو مسلسل و مطوق
کرکے ہوشیار کیا جب شاہزادے کی آنکھ کھلی اپنے کو گرفتار دام مصیبت پایا بدیع الملک نے کہا او مکار اس سے
کیا ہوتا ہے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو ہم پھر رہا ہو جائینگے اُس مکار نے کہا اے طلسم کشا میرے قید سے رہا ہونا
دشوار ہے میں ارژنگ جادو ہوں اب جو بدیع الملک نے خیال کیا تو صورت اُس جوان کی نہیں ہے بلکہ اور ایک
ساحر سیہ فام بدانجام بیٹھا ہے بدیع الملک خاموش ہو رہے ارژنگ نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اب
زیادہ توقف کرنا یہاں اچھا نہیں ہے طلسم کشا کو خدمت بادشاہ میں بھیجوا اور پھر قتل کر ڈالو سب ہمراہی اسکے
قید بدیع الملک لیکر روانہ ہوئے انکو تو راہ میں چھوڑیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## مگر اب چند کلمے کیفیت لشکر بدیع الملک کے ملاحظہ فرمایئے

کہ بعد بدیع الملک کے جانے خورشید خوش تدبیر اور سہراب سبز پوش جو لشکر گران ہمراہ لیکر
چلے بدیع الملک حسب ہدایت بدیع الملک ان لوگوں کو بھی بتا بتا گئے تھے اور آپ دوسری راہ سے گئے تھے لشکر
اُسی پتہ پر شب و روز کوچ و مقام کرتا ہوا چلا جاتا تھا روز خورشید نے کہا نہیں معلوم آقائے نامدار کا مزاج

کیسا ہے کچھ کیفیت نہیں معلوم ہوتی ہے سہراب نے کہا خدا مالک ہے حال معلوم ہو جائیگا یہ تو یقین ہے کہ آقائے نامدار
اقبال مند ہیں جہاں جائینگے کوئی ضرورت موقوف نہیں رہیگی علاوہ اسکے صاحب جرأت ہیں انسے کون
مقابلہ کرسکتا ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ لوح انکے پاس موجود ہے خورشید نے جواب دیا کہ اے سہراب تم ابھی طلسم کے
نشیب و فراز سے آگاہ نہیں ہو لوح ملجانے سے ہماری امید قوی تو ہے کہ طلسم فتح ہو جائیگا مگر ساتھ ہی اسکے
یہ خیال بھی ہے کہ ساحران غدار بلا کے مکار ہوتے ہیں مبادا آقائے نامدار کو بیخبر گرفتار کریں اور خدانخواستہ
لوح لے لیں سہراب نے کہا لوح سب کے مکر کی بھی خبر دیتی ہے اور جملہ حالات اُسکے ذریعے سے معلوم ہو جاتے
ہیں اور اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہوگا تو آقائے نامدار پر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے جو کوئی لوح بھی لیلیگا تو وہ نہنگ بحر
شجاعت بزور شمشیر پھر لوح حاصل کرینگے خورشید نے کہا یہ سب صحیح ہے لیکن معاملات طلسم بُرے ہوتے ہیں
تم انسے آگاہ نہیں ہو ہمنے تمام عمر اپنی انھیں کیفیتوں کے دیکھنے میں بسر کی ہے اسکے سب نشیب و فراز ہم خوب
جانتے ہیں اور یہ بھی ضرور ہے تمھارا کہنا بھی بجا و درست ہے کہ آقائے نامدار اقبال مند بھی ہیں اور تجربہ کار بھی
ہیں انپر بھی بہت سے واقعات گذر چکے ہیں مگر پھر مکر بری چیز ہے ہر وقت آقائے نامدار کے حق میں دعائے خیر
کرنا چاہیے پروردگار عالم انکو کید ساحران غدار سے بچائے اور بخیر و خوبی ہمسے ملائے یہ باتیں ہو رہی تھیں
کہ صحرا سے گرد اڑی سہراب نے کہا معلوم ہوتا ہے آقائے نامدار آتے ہیں خورشید نے کہا انکے ہمراہ لشکر
کہاں تھا سہراب نے جواب دیا کہ انھیں لشکر کی کمی نہیں ہے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ خوفناک صورت
سوار آتے ہیں انکے آگے ایک ساحر ایک شیر ببر پر سوار ہے خورشید ٹھہر کر یہ تماشا دیکھنے لگا جب وہ سوار قریب
آئے تو سب نے دیکھا کہ ایک قفس آہنی میں شاہزادہ بدیع الملک مسلسل و مطوق بند ہیں خورشید اور سہراب
اس معرکے کو دیکھکر بیتاب ہو گئے تاب نرہی سہراب تلوار کھینچکر لشکر ساحران پر جا پڑا ارژنگ نے جو یہ
کیفیت دیکھی سحر کردیا سہراب کے ہاتھ پاؤں بیکار ہو گئے خورشید گرز لیکر بڑھا اور جو ساحر لشکر میں تھے وہ
بھی آمادۂ کارزار ہوئے آپس میں سحر چلنے لگا ساحروں نے سہراب پر سے سحر اتارا خورشید نے ارژنگ
کیجانب گولہ پھینکا ارژنگ نے گولے کو روک کر جھولی سے کچھ دانے ماش کے نکالے خورشید کو کھینچ مارے
بہت سی برقیں کڑک کڑک کر خورشید پر گریں خورشید نے سب روکیں اسیطرح سے بڑی دیر تک آپس میں سحر
چلتا رہا ایک مقام پر خورشید نے ایک کارد جھولی سے نکالی کچھ اسم سحر پڑھکے ارژنگ پر ماری چھری سینے
پر پڑی پشت کو توڑکے پار گذر گئی تاریکی چھاگئی سنگ باری ہونے لگی بعد عرصے کے آواز آئی کشتی مرا نام من
ارژنگ جادو بود اسکے مرنے کی صدا سنکے ہمراہی اسکے گھبرا گئے سب نے کہا اب جنگ بیکار ہے جب آقا ہمارا
مارے گئے تو ہمیں فتح کی کیا امید ہوگی یہ کہکر سب ہمراہیان ارژنگ خورشید کے پاس ہاتھ باندھکر حاضر
ہوئے خورشید نے قفس شاہزادے کا طلب کیا ساحروں نے فوراً قفس حاضر کیا خورشید نے قفس سے
بدیع الملک کو نکالا ساحروں سے پوچھا کہ لوح شاہزادے کی کہیں تھی کیا ہوئی سب نے کہا لوح ارژنگ
نے لی تھی پھر ہمیں نہیں معلوم کیا ہوئی خورشید کو تردد ہوا قریب ارژنگ کی لاش کے آیا اسکی جھولی میں
دیکھا لوح نہ ملی اور خود بھی خیال کیا کہ اگر لوح اسکے پاس ہوتی تو سحر اسپر کیوں تاثیر کرتا بدیع الملک سے کہا
کہ آقا لوح کا پتا نہیں ملتا ہے اسی تردد میں تھے کہ ساحروں نے عرض کی کہ لوح ایک ساحر کو دیکر روانہ کردیا تھا آپ
صرف قید لیکر جاتا تھا لوح قباد افروز کے پاس پہنچ گئی ہوگی خورشید نے بہت افسوس کیا بدیع الملک نے

کہا خدا مالک ہی پھر کوئی صورت عمل ہی آئیگی سہراب نے کہا آقائے نامدار پھر درویش سبز پوش کے پاس تشریف لیچلیے وہ کوئی تدبیر بتا دینگے لوح ملجائیگی بدیع الملک نے کہا پروردگار سے بہتر کوئی نہین ہی جب اُسکی مرضی ہوگی لوح خود ملجائیگی اسی گفتگو مین شام ہوگئی اُسی مقام پر بارگاہ استادہ ہوئی شب کو اُسی صحرا مین قیام کیا صبح کو ایک جانب روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## مگر اب کیفیت لوح کی بیان کی جاتی ہی

کہ جب ارژنگ جادو نے بدیع الملک نوجوان کو بیگر گرفتار کر لیا تو لوح عالم بیہوشی مین شاہزادے کے گلے سے اُتار لی تھی اور اپنے مقام پر لاکے یہ سوچا کہ لوح کو اپنے پاس رکھنا مناسب نہین ہی ایسا نہو کہ یہ شخص کسیطورسے رہا ہو اور بزور شمشیر مجھ سے لوح لیلے سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہی یہ لوح ضرور دے لیگا جب لیلیے مقام سخت سے لوح لے آیا تو میرے پاس سے لیجانا کتنی بڑی بات ہی یہ سوچ کے اسنے بھائی خرچنگ جادو کو بلایا اور سب سے پوشیدہ کرکے لوح اُسکو دی اور کہا بھائیصاحب اسکو اپنے پاس رکھیے کہ جب مین قید بدیع الملک کی لیکر قباد کی خدمت مین جاؤنگا تو بدیع الملک کو قباد کے سپرد کرکے آپ کے پاس آؤنگا اسوقت آپ سے لوح لیلونگا ابھی مین اپنے پاس رکھنا مناسب نہین جانتا ہون اور قباد نے مجھ سے وعدہ بھی کیا ہی کہ مین ایک شہر کی حکومت دونگا جب مین بدیع الملک کو اُسکے سپرد کر دونگا اور حکومت لیلونگا تب لوح دونگا ایک ہی مرتبہ دو نو کا دینا اچھا نہین ہی خرچنگ نے کہا بہت مناسب ہی آپ لوح ہمکو عنایت فرمایئے مین اپنے پاس رکھونگا اسنے لوح اُسکو دیدی اور اپنے ہمراہیون سے یہ بات کہی کہ مین نے لوح قباد افسرسر کی خدمت مین روانہ کر دی ہی یقین ہی کہ انکو مل بھی گئی ہو سب نے جانا سچ کہتا ہی مگر خرچنگ جو لوح لیکر آیا سوچا کہ اس لوح کے ذریعے سے بھائی صاحب حکومت پائینگے مجھے کیا نفع ہوگا بہتر یہ ہی کہ لوح بھائی صاحب کو نہ دون اور قید بھی بدیع الملک کی اُنسے لیلون پھر سوچا کہ قید کا بے لڑے بھڑے ملنا ممکن نہین ہی کچھ سامان لشکرکشی درست کرون کیونکہ اُنکے ساتھ بھی کچھ لوگ ہین اور وہ خود بھی ساحر زبردست ہین یہ خیال کرکے اسنے چند آدمی مہیا کیے اور چھوٹا سا لشکر درست کرکے برائے مقابلہ ارژنگ جادو چلا دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا صحرا کو نہایت پرفضا پایا سب سے کہا کہ آج کی شب یہین مقام کرو صبح کو چلینگے لوگون نے اسکے کہنے کے موجب خیمے استادہ کر دیے خرچنگ اسی صحرا مین اترا اور اپنی بارگاہ مین جاکے بیٹھا کچھ دن باقی تھا اسنے صحرا کی سیر دیکھنے کو پردے بارگاہ کے اٹھوا دیے مصاحبون کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا صحرا کی سیر دیکھنے لگا کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی خرچنگ جادو نے کہا معلوم ہوتا ہی بھائیصاحب آتے ہین اگر وہ ہونگے تو مین اسیوقت اُنسے کہونگا کہ آپ طلسم کشائی قید مجھے سپرد کیجیے مین لیجاؤنگا ایسا نہو کہ کوئی مددگار اُسکا آئے اور آپ سے چھین لیجائے تو محنت رائگان ہو اگر وہ مجھے دیدینگے تو خیر ورنہ بزور شمشیر و سحر اُنسے لیلونگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ لشکر عظیم بڑی شان و شوکت سے آتا ہی اسپر خرچنگ نے بھی کہا کہ یہ لشکر تو بھائی صاحب کا نہین ہی اُنکے پاس اتنی فوج کہان تھی یہ باتین ہو رہی تھین کہ لشکر قریب آگیا سب نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بصد عظم و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوے آتے ہین جو نہ جانتے تھے اُنھون نے خرچنگ سے پوچھا کہ یہ جوان صاحب شوکت و شان کون ہی خرچنگ نے کہا یہی طلسم کشا ہی نہین معلوم اسنے قید کیونکر رہائی پائی

اور اتنا لشکر کس طرح فراہم ہوا اب مین اس جوان کو جانے نہ دونگا فوراً گرفتار کرونگا سرداران لشکر نے کہا بھلا
اس جوان کا گرفتار ہونا محال ہی خرچنگ نے کہا کیون اسکا گرفتار ہوجانا کیا بڑی بات ہی سب نے کہا اُسکے
لشکر کے ساتھ ساحر اور غیر ساحر بھی کس قدر ہین اور آپکے ہمراہ بہت کم لشکر ہی خرچنگ نے جواب دیا کہ جب تو
مین سحر کرونگا سب بیکار ہوجاوینگے اور تم سب اس جوان پر ٹوٹ پڑنا سحر نہ کرنا تیر و نیزہ سے زخمی کر کے
گرفتار کر لینا اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی سب نے اُسکے کہنے کو بخیر قبول کر لیا مگر بدیع الملک نوجوان نے
جو دیکھا ایک لشکر چھوٹا سا صحرا مین اُترا ہی ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے گئے اور
خبر لائے کہ حضور یہ لشکر خرچنگ جادو برادر ارژنگ کا ہی اور قصد اُسکا یہ ہی کہ حضور سے معرکہ آرا
ہو بدیع الملک نے بھی حکم دیا کہ ہمارا لشکر بھی اسی صحرا مین اُترے سب اُنکا فوراً بارگاہین استادہ ہوئین
غازیان لشکر بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوے خرچنگ نے آپس مین یہ صلاح کی کہ پیشتر اس جوان کو بذریعہ
ایک نامے کے اطلاع دینا چاہیے کہ اگر تمھین اپنی جان بچانی منظور ہی تو ہمارے ساتھ خدمت مین قباد زردار
کی چلو خطا تمھاری معاف کرادی جائیگی اور اگر اس حکم کی تعمیل نہ کروگے تو بہت پچھتاؤگے سب نے صلاح
دی کہ بہت مناسب ہی خرچنگ نے اُسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھا اور آخر مین نامے کے یہ بھی لکھدیا
کہ اگر ہمسے لڑنے کا ارادہ کروگے اور اپنے لشکر کے بھروسے پر ہمارے حکم کی تعمیل نہ کروگے تو بہت مصیبت
اُٹھاؤگے تمھارے لشکر کا اگر دہ چند بھی لشکر ہو تو مجھے کچھ خوف نہین ہی سحر مین مجھسے کوئی عہدہ برا نہوگا
کیونکہ میرے پاس لوح اس طلسم کی ہی اسیواسطے تمھاری گرفتاری کو آیا ہون مجھے حضرت قباد داتور سر کا
پہونچا ہی جب یہ نامہ ختم ہوا ایک ساحر کو دیا کہ جاکر بدیع الملک کو دے ساحر آیا دربار بارگاہ پر دربانون نے
روکا چوبدار نے بدیع الملک سے آکر اطلاع کی بدیع الملک نے کہا اچھا بلا لو چوبدار اُس ساحر کو
اپنے ہمراہ لیگیا ساحر شان و عظمت بدیع الملک کی دیکھکر کانپنے لگا نامہ نذر دیا بدیع الملک نے
نامے کو پڑھا بہت غصہ آیا فوراً اُس نامے کو چاک کر ڈالا اور جھلا کے جواب یہ دیا کہ اس بے ایمان سے کہدینا کہ ہم
خود تیری تلاش مین اسطرف آگئے ہین اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو اطاعت اسلام قبول کر اور [illegible] جلد
حاضر ہو ورنہ کل تیرا نشان تک نہ معلوم ہوگا ساحر خوف کے مارے کچھ کہہ نہ سکا چپکا سلام کرکے بارگاہ سے
باہر آیا خورشید اور مہراب نے پوچھا کیون اسکے آنے کا ماجرا کیا معاملہ تھا بدیع الملک نے کہا
کہ خرچنگ جادو ارژنگ جادو کا بھائی کچھ لشکر لیکر میرے گرفتار کرنیکو آیا ہی اور یہ بات بھی ظاہر
کرتا ہی کہ میرے پاس لوح طلسمی موجود ہی اُسنے نامہ لکھا تھا کہ میرے پاس چلے آؤ مین قباد کے پاس لیچلون
اور تمھاری خطا معاف کرادون مجھے غصہ آیا نامے کو چاک کر ڈالا مہراب نے عرض کی اگر حکم ہو تو اسیوقت
اُسکی بارگاہ مین جاکر اس گستاخی کی سزا دون بدیع الملک نے کہا کیا ضرورت ہی وہ تو خود میدان جنگ
مین آئیگا یہان تو یہ گفتگو تھی مگر نامہ دار جو بدیع الملک کے یہان سے واپس گیا اُسنے جاکر خرچنگ جادو سے
کہا کہ وہان تو رنگ ہی اور ہی ہم سمجھتے تھے کہ نامے کو دیکھکر طلسم کشا خائف ہوگا ضرور کوئی مصالحہ کی بات کریگا
مگر حضور مین نے جو نامہ دیا طلسم کشا کو غصہ آگیا نامے کو چاک کرکے ایسے کلمات ناشایستہ آپکی شان مین کہے
کہ مین دنگ رہگیا خرچنگ نے کہا تو نے کچھ جواب نہ دیا نامہ دار نے کہا مین اگر جواب دیتا تو طلسم کشا کے
ملازم مجھے بیچ دیکھ رہے تھے قتل کر ڈالتے خرچنگ نے کہا آخر طلسم کشا نے کیا کلمات کہے تھے نامہ دار نے

کہا مین اُن کلمات کو اپنی زبان سے نہین کہہ سکتا ہون خرچنگ نے کہا مین نے تیری گستاخی معاف کی بیانکر
نامہ دار نے کہا حضور طلسم کشا نے کہا ہے کہ ہم خود تیری تلاش مین یہان آئے ہین اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو
تو مع لوح ہمسے آکر عفو تقصیر کا خواہان ہو اور اطاعت اسلام قبول کر ورنہ کل تیرا نشان مانند حرف غلط کے
صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا خرچنگ کو غصہ آیا کہا اچھا کل طلسم کشا کو حال کھلجائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ طبل جنگی
بجے خرچنگ کے لشکر مین طبل پر چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے بامر جاسوسی حاضر تھے خبر لیکر اپنے
لشکر کیطرف روانہ ہوے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوکر دعاے دولت دی اور عرض کی کہ حضور
خرچنگ نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ کل میدان مین ہنگامہ معرکہ آراے نبرد ہو بدیع الملک نے کہا
کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون
مین تیاریان ہونے لگین شب بھر اسی سامان مین غازیون نے بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے
فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کرکے سواری طلب کی لشکر مسلح و مکمل ہوا سواری در دولت پر حاضر ہوئی بدیع الملک
نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے دیکھا ایک جانب
سے خرچنگ جادو بھی تھوڑا سا لشکر ہمراہ لیے ہوے میدان مین آیا پرا جمایا بدیع الملک کے لشکر مین بھی
صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے خرچنگ نے اپنا اژدر آتشین میدان مین
بڑھاکر آواز دی کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے لشکر بدیع الملک
سے ایک ساحر موسوم بہ گلپوش جادو میدان مین آیا خرچنگ نے کہا اے گلپوش تیری قضا تجھے میدان
مین لائی ہے اگر اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے تو میری رفاقت قبول کر تیرا بڑا مرتبہ کرونگا گلپوش نے کہا او بیہودہ
کیا بکتا ہے یہ میدان جنگ ہے یہان ایسی باتین بیکار ہین لا جو کچھ حربہ رکھتا ہے خرچنگ نے ایک گولا سحر کا
گلپوش کیجانب پھینکا گلپوش نے چاہا اُس گولے کو دفع کرے وہ گولا آپ زمین پر گر پڑا گلپوش نے کہا
اے خرچنگ مین تو تیرے سحر کی بڑی تعریف سنتا تھا مگر ایسا سست سحر کرتا ہے خرچنگ نے جواب دیا کہ اب
مین تیرے سحر کا مشتاق ہون گلپوش نے بھی ایک گولا خرچنگ کیجانب پھینکا خرچنگ کے پاس لوح
موجود تھی اُسنے لوح کو جھکا دیا گولا زمین پر گر پڑا گلپوش نے اُسیطور سے دس گولے خرچنگ کیجانب
پھینکے مگر بوجہ لوح کے کوئی گولا کارگر نہوا خرچنگ تلوار کھینچ کے گلپوش کیطرف چلا گلپوش نے سحر کیا
مگر بوجہ لوح کے کچھ بھی نہوا خرچنگ نے قریب پہونچ کے وار تلوار کا کیا کہ سر گلپوش کا کٹ کر زمین پر گرا
خرچنگ نے پھر پکار کے آواز دی اور ایک ساحر لشکر اسلام سے مقابل ہوگیا خرچنگ نے اُسکو
بھی قتل کیا اسیطرح متواتر دس ساحر لشکر اسلام سے گئے اور خرچنگ کے ہاتھ سے مارے گئے اب تو
سب کو خیال ہوا اور سب نے سکوت کیا خرچنگ نے پکار کے کہا کہ کیا تم مین کوئی اس قابل نہین ہے جو
میرے مقابلے مین آئے یہ سُنکر خورشید نے رکاب شاہزادہ بدیع الملک کو بوسہ دیا اور عرض کی کہ
اے آقاے نامدار اجازت میدان عطا ہو بدیع الملک نے مجبوراً خورشید کو اجازت میدان دی خورشید
خرچنگ کے مقابلے مین آیا بڑی دیر تک رد و بدل رہی آخر خرچنگ نے اُسی طور سے خورشید کو بھی
قتل کیا کہ جیسے اور سب ساحر قتل ہوے تھے بدیع الملک نے جو یہ معرکہ دیکھا بہت صدمہ ہوا اپنا
گھوڑا بڑھایا سب نے آکر گھیر لیا بدیع الملک نے کہا بے میرے جانے یہ قتل نہوگا آپ سب صاحب

یہین توقف کرین سب کو چھوڑ کے بدیع الملک میدان مین آئے خرجنگ سے کہا او مکار اب تیرا
مکر مجھپر کھلا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا خرجنگ نے وار شمشیر کا کیا بدیع الملک نے اُس وار کو
خالی دیکر چاہا کہ اُسپر ہاتھ مارین کہ یہ ملعون دو ٹکڑے ہو مگر تمام فوج خرجنگ کی یہ معرکہ دیکھکر بدیع الملک
پر ٹوٹ پڑی بدیع الملک بھی شیرانہ وغا کرنے لگے خرجنگ مہلت پاکر پیچھے ہٹ گیا ادھر لشکر بدیع الملک
نے جو یہ حال دیکھا یہ سب لوگ بھی تلوارین لیکر گرے جنگ مغلوبہ ہونے لگی سحر بھی چل رہا ہو تلوارین
بھی برس رہی ہین بدیع الملک صفون کو درہم وبرہم کرکے خرجنگ کے قریب پہونچے اسنے پھر تلوار
کا وار کیا بدیع الملک نے پھر خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے تلوار چھین کر
جھٹکا دیا کہ سنہ کے بل اژدر سے زمین پر آیا اژدر نے چاہا کہ شاہزادہ بدیع الملک کو گزند پہونچا
مگر بدیع الملک نے اس زور سے اژدر کے سر پر تھاپ ماری کہ اژدر مرگیا بدیع الملک نے
خرجنگ سے کہا کہ اب شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہو خرجنگ نے جواب نہ دیا بدیع الملک
گھوڑے سے کودے اور اُسکو چیر کر پھینک دیا جھول اُسکی اٹھائی لوح نکالی بسم اللہ کہکر اپنے
گلے مین پہنی مگر اسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ کے بعد آواز آئی
کشتی مرا نام من خرجنگ جادو بود ملازمان خرجنگ بھی سب قتل ہو چکے تھے کچھ لوگ باقی تھے
انھون نے جو صدا سنی کانپ گئے سب نے چلانا شروع کیا بدیع الملک نے اپنے لشکر والون کو
روکا ملازمان خرجنگ ہاتھ باندھکر خدمت مین بدیع الملک کی حاضر ہوے شاہزادے نے
سب کو مشرف باسلام کیا سب نے بدل وجان اطاعت بدیع الملک قبول کی بدیع الملک
کو لوح ملنے کی نہایت خوشی ہوئی مگر خورشید کے مرنے کا رنج بھی بہت ہوا سہراب سے فرمایا کہ
جلسہ کی تیاری کرو آج شب کو یہین رہینگے کل لوح جہان کی ہدایت کریگی وہان جائینگے
سہراب نے حسب الحکم محفل عیش وعشرت کی تیاری کی بارگاہ سجی گئی بدیع الملک بارگاہ
مین داخل ہوے تھوڑی دیر تک عیش وعشرت مین مصروف رہے جب رات زیادہ گئی تو خوابگاہ
مین جاکر آرام فرمایا صبح کو بعد فراغت فریضۂ سحر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اپنے کو جس طرح
بن پڑے زنجبیل جادو کے مقام پر پہونچا جب تک وہ قتل نہو گا راستہ نہ کھلیگا اور شداول وہی
ہے بدیع الملک باہر آئے گھوڑا طلب کیا لشکر کو اُسی مقام پر چھوڑا سب سے رخصت ہوکر طرف
زنجبیل جادو کے روانہ ہوے دو چار کوس کے بعد ایک صحراے لق ودق نظر آیا راستہ اُسکا
چارون طرف تھا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا داہنے ہاتھ کی جانب جاؤ تھوڑی
دور کے بعد ایک چاہ عمیق ملیگا بیخوف اُس چاہ مین کیا ند پڑنا پھر جو معاملہ درپیش ہو دیکھنا
بدون حکم لوح کوئی کام نہ کرنا بدیع الملک داہنے ہاتھ کے جانب روانہ ہوے دو کوس کے بعد
ایک چاہ عمیق نظر آیا بدیع الملک نام خدا لیکر اُس کنوئین مین کیا ند پڑے گرتے ہی بیہوش
ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد پاؤن آشناے زمین ہوے شاہزادے نے آنکھ کھولی دیکھا ایک قلعہ آہنی
نظر آتا ہے گرد قلعہ کے خندق بہت عمیق کھدی ہوئی ہے خندق مین خون بھرا ہے بہت سے لاشے پڑے
ہین ایک منارہ پتھر کا بنا ہوا اُسپر ایک زنگی کھڑا ہے اُسکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ ہے جو کوئی جانور

اگر کوئی قلعے کے پھاٹک تک جانے کا ارادہ کرتا ہے زنگی وہین سے تلوار کا اشارہ کر دیتا ہے یہان جانور ذبح ہو جاتا
ہے لاش اسکی خندق مین گر پڑتی ہے شاہزادہ بدیع الملک اس معرکے کو دیکھ کر بہت حیران ہوئے
لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ یہ سب کارخانہ سحر ہے اصلی کیفیت نہین ہے صرف خوف کے واسطے یہ سامان
بہان کیا گیا ہے اس سے خوف نہ کرو اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھ کے اس خندق مین کود پڑو یہ خون اصلی
نہین ہے شہزادہ بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھا قریب خندق آ کر کود پڑے دریاے خون
مین ایک تلاطم برپا ہوا زنگی نے بہت کچھ تلوار سے اشارے کیے جب مجبور رہا خود مینار پر سے کود پڑا
بدیع الملک جو خندق مین کودے بعد تلاطم کے وہ دریاے خون خشک ہوگیا بدیع الملک نے
اپنے کو قریب منارے کے پایا دیکھا ایک زنگی تلوار برہنہ لیے ہوئے وار کرنا چاہتا ہے بدیع الملک
نے لوح پر نگاہ کی لکھا تھا کہ اسکو تلوار سے قتل کرو مگر اسم جو تحریر ہے ایک بار اسکو پڑھ لو بدیع الملک
نے اس اسم کو ایک بار پڑھا زنگی نے خود سر آگے کر دیا تلوار کے پڑتے ہی سر اڑ گیا تاریکی چھا گئی آوازین
مہیب آنے لگین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من سیہ فام جادو بود اسکے مرتے ہی
منارہ گرا کچھ دیوارین بھی منہدم ہوئین بدیع الملک نے دیکھا کچھ سوار زنگی تلوارین کھینچے ہوئے
چلے آتے ہین بدیع الملک بھی تلوار سنبھال کے درست ہوئے زنگی قریب آئے سب نے ملکر شاہزادہ
بدیع الملک پر حملہ کیا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ خبردار ان پر تلوار کا
وار نہ کرنا اگر ایک قطرہ خون انکا زمین پر گرے گا تو ایک سوار انھین کی شکل کا پیدا ہوگا اسیطرح
سے جس قدر قطرے زمین پر گرینگے اتنے ہی زنگی پیدا ہونگے انکے قتل کی یہ تدبیر ہے کہ لوح کو بیچ
مین ڈال دو یہ سب آپس مین لوح کے قبضہ کرنے پر لڑین گے آخر کو ایک باقی رہ جائیگا جب وہ لوح
اٹھا کے چلے تو اس سے کشتی لڑ کر لوح چھین لینا شاہزادہ بدیع الملک نے لوح گلے سے اتار کے
زمین پر ڈال دی زنگی اٹھانے کو بڑھے ایک نے چاہا لوح مین اٹھا لون دوسرے نے چاہا مین
قبضہ کرون اس طمع کی وجہ سے آپس مین تلوار چلنے لگی یہانتک کہ سب زنگی آپس مین لڑ کر مرے
ایک باقی رہا اسنے لوح اٹھائی بدیع الملک نے اس زنگی کو زمین پر دے مارا بقوت لوح
اس سے لے لی جب لوح شاہزادے کے قبضے مین آئی زنگی خود تڑپ کے مر گیا بدیع الملک
نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اب مقام زنجبیل جادو پر جاؤ وہان مقابلہ پڑے گا زنجبیل لشکر
کو لیکر آئیگا سحر بھی کرے گا مگر نہین چھپا لیگا جو معاملہ درپیش ہو بے معائنہ لوح کوئی کام نہ کرنا
بہت سخت مقام ہے بدیع الملک حسب ہدایت لوح ایک جانب روانہ ہوئے تھوڑی راہ
طے کرکے پھاٹک قلعہ کا نظر آیا بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پھاٹک نہایت عالی شان بنا
ہوا ہے بہت سے ساحر اس پھاٹک پر بیٹھے نگہبانی کر رہے ہین بدیع الملک نے چاہا مین
پھاٹک کے اندر جاؤن اپنے کو زنجبیل تک پہونچاؤن دربانون نے جو دیکھا منع کیا کہا اے جوان
تو کون ہے جو بے اذن یہانتک چلا آیا تجھے سیہ فام جادو نے بھی نہ منع کیا بدیع الملک
نے کہا مجھے سیہ فام جادو کیا روک سکتا تھا اور تمھاری کیا مجال ہے جو مجھے مانع ہو مین جاتا ہون
نگہبانون نے جو یہ کیفیت بدیع الملک کی دیکھی آلات حرب لیکر کھڑے ہوگئے بدیع الملک

نے بھی تلوار میان سے لی وہ لوگ ساحر تھے چاہا سحر کریں بدیع الملک جا پڑے وہ لوگ بھی ماش کے
دانے پڑھ پڑھ کے شاہزادے کی جانب پھینکنے لگے مگر بدیع الملک چونکہ صاحب لوح تھے
اُن پر سحر نے تاثیر نہ کی سب سحر اُنکے بیکار ہوئے جب ساحر لاچار ہوئے تو تلوارین لیکر بدیع الملک
پر چلے بدیع الملک نے بھی بید رنگ سب کو قتل کرنا شروع کیا جب بہت سے نگہبان قتل ہوئے
تو ساحر وہان سے بھاگ کر زنجبیل جادو کے پاس آئے زنجبیل جادو اُس وقت اپنے دربار مین بیٹھا
یہ ذکر کر رہا تھا کہ مین نے شُنا ہی کہ کوئی شخص بعزم طلسم کشائی یہان آیا ہی اور بڑی عرق ریزی و جانفشانی
سے لوح بھی اُسنے حاصل کی ہی مگر نہین معلوم ابھی وہ کہان ہی یہان تک تو مجال نہین جو آسکے اگر لوح
اُسکے پاس ہی تو کیا ہو سکتا ہی یہ وہ دربند ہی کہ اگر سامری و جمشید بھی آنے کا قصد کرتے تو بغیر
میری اجازت کے یہان قدم نہ دھر سکتے زنجبیل جادو تو یہ ذکر کر رہا تھا کہ لوگون نے آکر سلام
کیا زنجبیل نے کہا اسوقت تم لوگ مضطرب کیون ہو سب نے کہا حضور بڑا غضب ہوا زنجبیل
نے کہا ارے کیا ہوا سب نے کہا حضور ایک جوان بے اجازت نہین معلوم کس طرح سے قلعے
کے پھاٹک تک آگیا تعجب یہ ہی کہ اُسکو سیہ فام جادو نے بھی منع نہ کیا جب ہم لوگون نے اُس
جوان کو روکا تو اُسنے تلوار میان سے لی اور بہت سے ساحر قتل کر ڈالے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا
ہی یہ عجیب بات ہی یہ سُنکر زنجبیل جادو کا رنگ زرد ہو گیا کہا طلسم کشا یہان تک آگیا اور اُسنے
سیہ فام جادو کو قتل کیا سب نے کہا اب کیا تدبیر کی جائے زنجبیل جادو نے کہا اب بے مرے
جانے کچھ نہو گا یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور ملازمون کو بلا کر حکم دیا کہ ہماری فوج سے جا کر
اطلاع کرو کہ جلد مسلح و مکمل ہو کر حاضر ہو ہم برائے گرفتاری طلسم کشا جائینگے ملازمون نے
اُسی وقت فوج کو اطلاع کی فوج تیار ہوئی زنجبیل ایک تخت سحر پر بیٹھ کے قلعے کے باہر آیا
دیکھا بدیع الملک ساحرون کو بید ریغ قتل کر رہے ہین زنجبیل نے دور ہی سے نعرہ کیا
او طلسم کشا ہوشیار ہو منم زنجبیل جادو مالک دربند طلسم ہند ہی تو نے غضب کیا ہماری
بے اجازت یہان چلا آیا اور سیہ فام جادو کو قتل کیا دیکھ تو تجھے اس خطا کی کیسی سزا دیتا ہون
اور یون سیہ فام کا بدلا لیتا ہون میرے ہاتھ سے کہان جائیگا بدیع الملک نے کہا او
مکار تیری کیا طاقت ہی جو ہم سے بدلا لے سکے ہم خود تجھے سیہ فام جادو کے پاس بھیجتے ہین
زنجبیل تو نعرہ کر کے بدیع الملک کے قریب آیا تھا شاہزادے بدیع الملک نے لوح کو
دیکھا لکھا تھا پیشتر اُسکی فوج سے مقابلہ کرو جب فوج کو شکست دوگے تب مراد حاصل ہوگی
اُسکی موت یون نہین ہی بدیع الملک تلوار پکڑ کے اُس کی فوج پہ جا پڑے ساحرون نے سحر
کرنا شروع کیا مگر بدیع الملک پر سحر کیونکر تاثیر کرتا یہ البتہ بید ریغ قتل کرنے لگے جب زنجبیل
نے یہ معرکہ دیکھا اپنی فوج سے کہا کہ ارے اس جوان پر سحر تاثیر نہین کریگا تلوار و نیزہ و تیر سے لڑو
جہانتک ممکن ہو اسکو زندہ گرفتار کر لو اُسکی فوج نے بھی تلوار میان سے لین مگر ساحر نیزہ بازی
اور شمشیر بازی کیا جانین بید ریغ قتل ہونے لگے جب زنجبیل جادو نے دیکھا کہ اب فوج اسی طرح
سے قتل ہو جائیگی اور طلسم کشا قلعے مین داخل ہو جائیگا نہین معلوم وہان کیا بات پیش آئے قلعے

یہن طلسم کشا کا جانا مناسب نہین ہے یہ سوچکر اوسنے ایک ملازم کو بلایا اور کہا ارے جلد جاکر ہمارے
قلعہ مین حکم دے کہ لشکر غیر ساحران اور لشکر ساحران جسقدر اسوقت موجود ہے مسلح و مکمل ہو کر
یہان آئے اسلئے آدمیون سے یہ جوان نہین رکے گا اُس ملازم نے قلعے کے اندر آکے رسالہ دارون
کو خبر دی رسالہ دارون نے اُسیوقت سب لشکر درست کیا اور جتنی فوج قلعے مین تھی اُسکو لیکر باہر
آئے زنجبیل جادو نے کہا ارے پھاٹک قلعے کا جلد بند کر دو سب نے پھاٹک قلعے کا بند کر لیا فوج
باہر آئی بدیع الملک نے جو کثرت فوج کو دیکھا خدا کو یاد کیا گلے سے لوح اُتار کے دیکھنے لگے
نوشتہ پایا کہ بہت بھوے جنگ کرنا لشکر بہت ہے مگر پریشان خاطر ہنو نا خدا تمھاری فتح کرے گا
بدیع الملک سمجھ کے حواس بجا ہوے نام خدا لیکر پھر مصروف کارزار ہوے زنجبیل جادو نے
اپنی تمام فوج کو حکم دیا کہ ساحر و غیر ساحر چارون طرف سے اس جوان کو گھیر لین اور جسقدر انداز
بھی اسکی جستجو مین لگے یہ سنکر زنجبیل جادو کی تمام فوج نے بدیع الملک کو گھیر لیا کمند انداز
بھی کمند پیچ و رسمہ دار ے عقب مین بدیع الملک کے پہونچ گئے اس گھات مین ہوے کہ کہین
شاہزادہ [illegible] غافل پائین تو اپنا کام کرین بدیع الملک تنہا یگانہ وغا کرنے لگے مگر کہان
ایک [illegible] مسافت کشیدہ اور کہان اسقدر فوج دریا موج کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہے شاہزادہ
تنہائی کا زخمدار ہو گیا اور قوت کارزار باقی نہ رہی قبضہ شمشیر ہاتھ مین جم گیا ذرہ مانند آتش تپ کے
تپنے لگی یا خون [illegible] سے لگے چکر آنے لگے ہاتھ کا اٹھانا دشوار ہوا شاہزادہ بہت لاچار ہوا کافرون
نے [illegible] جماعت باندھ کر چاہا شاہزادے کو گرفتار کرلین بدیع الملک زمین پر بیٹھ گئے گھٹنون کے
بل [illegible] ہو کر تلوار ہلانے لگے اُس عالم مین بھی جو قریب آیا اُسکو قتل کیا اس خوف سے کوئی قریب نہین
آتا تھا زنجبیل پکار پکار کے آواز دیتا تھا کہ ارے طلسم کشا کو جلدی گرفتار کرلو ایسا نہو کوئی اُس کا
مددگار آجائے اور [illegible] کر اُس کو یہان سے لیجائے تو پھر [illegible] دشوار ہوگا لشکر والے کہتے تھے
آپ بجا [illegible] تو اُسکے پاس جانے کی کسی کو ہمت نہین ہوتی ہے کیونکر اُسکے پاس جائین اور گرفتار کرین جو اُسکے
پاس جاتا ہے وہ قتل ہو جاتا ہے زنجبیل کہتا تھا کہ زندہ کر کے گرفتار کرلو ارے تم تو اتنے ہو اور طلسم کشا
تو تنہا ہے مگر افسوس ہے کہ ہمت ہارے دیتے ہو اگر ایک کی جرأت نہین ہوتی ہے تو سب ملکر گرفتار کرلو
اہالیان لشکر نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ اس جوان کو زخمی اور تنہا نہ تصور فرمائیے اسوقت بھی کسی
کی مجال نہین کہ اس جوان کے قریب جاسکے زنجبیل نے کہا اگر تم سب نے اسوقت طلسم کشا سے
خوف کیا اور یہین سے نکل گیا تو مین ایک کو بھی تم مین سے زندہ نہ چھوڑونگا سرداران فوج مجبور ہو ناچار
بدیع الملک کے قریب آگئے بدیع الملک نے جو سب کو آتے ہوے دیکھا دست دعا طرف
آسمان کے بلند کیے اور درگاہ قاضی الحاجات مین عرض کی کہ اے کس بیکسان اے چارہ ساز غریبان
سوا تیری ذات کے اسوقت مین کوئی معین و مددگار نہین ہے اے رب حقیقی و اے مالک تحقیقی اپنے بندۂ ذلیل
کو اس آفت سے بچالے اور شر دشمنان سے محفوظ رکھ یہ کہنے کے جو بدیع الملک نے دعا کی قبول
درگاہ حق تعالے ہوئی ایک پنجہ آسمان سے گرا اور بدیع الملک کو اٹھا لے گیا زنجبیل نے
اُس مجمع مین اس واقعہ کو نہین دیکھا جب سردارون نے کہا کہ اے شہنشاہ کیا آپنے طلسم کشا کو

گرفتار کر لیا زنجبیل نے کہا اگر مین گرفتار کر لیتا تو تمسے کیون تاکید اکید کرتا کہ طلسم کشا کو جلد گرفتار کرو یہ سنکر
سب گھبرا گئے کہا ای شہنشاہ طلسم کشا کا پتا نہین معلوم ہوتا ابھی ابھی آسمان سے ایک پنجہ گرا اور
طلسم کشا کو اُٹھا لے گیا ہم سمجھے کہ آپ نے سحر کے زور سے طلسم کشا کو گرفتار کر لیا زنجبیل یہ کیفیت سنکر
زرد ہوگیا اپنی فوج والون سے کہا کہ مجھے جس امر کا خیال تھا آخر وہی پیش آیا نہین معلوم کون مددگار
طلسم کشا کا اسوقت مین آگیا جو ہم لوگون سے بچا کر طلسم کشا کو نکال لے گیا افسوس صد ہزار افسوس
تم لوگون کی غفلت سے یہ بات ہوئی اب طلسم کشا جب صحت پائیگا تو اپنے مددگار کو بھی ہمراہ لیکر
یہان آئیگا قیامت ہین برپا کر دیگا کسی کے بنائے کچھ نہ بن پڑیگا مجھے بدنامی حاصل ہوگی قباد ازدر سر
مجھے اپنا قوت بازو جانتا ہے بہت مانتا ہے اسی وجہ سے اس دربند کی حکومت میرے حوالے کی ہے
جب طلسم کشا یہان سے گذر جائیگا تو اور دربندون کا فتح کر لینا اُسکے نزدیک کتنی بڑی بات ہے
ایک ہی دو کروز کے عرصے مین سب دربندون کو تباہ کر کے خاص طلسم مین داخل ہو جائیگا
قباد ازدر سر سے لڑائی ہوگی نہین معلوم کیا گذرے مگر قباد یہ ضرور کہیگا کہ زنجبیل جادو
نے کچھ توجہ نہ کی طلسم کشا کو گرفتار نہ کر لیا یہان تک کیون آنے دیا اگر مین ابھی اُسکے پاس جاتا
ہون تو وہ ضرور کہیگا کہ ہمنے تمھین اس دربند کا حاکم کیا ہے تمسے کچھ انتظام نہین ہو سکتا ہے گو وہ
مدد تو ضرور دیگا مگر مجھے خجالت ہوگی آج تک دربار قباد مین میرا رتبہ سب سے زیادہ ہے
ہر ایک ساحر مجھے سحر مین کامل جانتا ہے کسی کو آج تک یہ جرأت نہوئی جو میری ہمسری کا دعوے
کرتا یا امتحان سحر کی درخواست کرتا زنجبیل ایسی باتین کرتا ہوا اور اپنے لشکر کو کلمات سخت و سست کہتا
ہوا مغموم قلعے مین داخل ہوا امرا و وزرا اسکے آنے کی خبر سنکر آئے سب نے پوچھا کہ طلسم کشا
سے کیونکر مقابلہ ہوا کیا واقعہ پیش آیا زنجبیل جادو نے کہا کہ مین نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا تھا
مگر میرے لشکر کے لوگون نے بخوف جان ایسی غفلت کی کہ طلسم کشا کا کوئی مددگار آپہونچا اور
اُسکو اٹھا لے گیا نہین معلوم وہ کون تھا اور طلسم کشا کو کہان لے گیا لیکن ابکی بار اگر طلسم کشا
زندہ رہا اور صحت پا گیا تو اپنے مددگار کو بھی ہمراہ لائیگا پھر مقابلہ کریگا اور قلعے مین در آئیگا ایسے
شجاع و صف شکن جری و شیر افگن نگاہ سے نہین گذرے تمسے ہوا خواہون نے جواب دیا
کہ اگر آپ کو کچھ خوف ہے تو قباد ازدر سر کے پاس تشریف لیجائیے اُنسے مدد ملیگی طلسم کشا
اسیر ہو جائیگا مطلب دلی بر آئیگا زنجبیل جادو نے جواب دیا کہ مجھے جاتے ہوئے شرم آتی ہے
یہی ذکر مین راہ مین کرتا تھا کہ آج تک میرے سحر کا شہرہ رہا اور کبھی کسی نے مجھسے ہمسری کا
دعوے نہین کیا اور قباد مجھے سحر مین طاق جانتا ہے اگر مین اُس سے مدد طلب کرونگا نگاہ سے
سب کی گر جاؤنگا اور کیا عجب ہے کہ قباد یہ بھی کہے کہ جب تم اس دربند کے حاکم ہو تو وہان کی
بھلائی برائی سب تمکو سمجھنا چاہیے کیا تم اس امر کا انتظام نہین کر سکتے ہو جو مجھسے مدد چاہتے
ہو مین کیا جواب دونگا وزرا نے کہا یہ آپکا خیال خام ہے قباد آپکو بہت عزیز رکھتے ہین جسوقت
سنینگے کہ یہ مشکل در پیش ہے فوراً بندوبست فرمائینگے یا خود ہی یہان تشریف لائینگے اُن کے
تشریف لانے سے طلسم کشا ضرور گرفتار ہوگا زنجبیل نے جواب دیا کہ مجھے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے

شرم آئیگی آج تک مین قباد کے روبرو سب ساحرون کی مذمت کیا کیا اور اپنے کو ہمیشہ سب پر ترجیح دی اگر آج جاکر اُس سے مدد طلب کرونگا سب اہل دربار جنکو مین اپنے سے کمتر سمجھا کیا وہ کیا کہین گے سب نے کہا اسوقت پران باتون کا لحاظ نہین کرنا چاہیے آپ ضرور تشریف لیجائیے زنجبیل جب سب لوگون کے کہنے سے مجبور ہوا تو اسنے اپنا تخت سحر طلب کیا ملازمون نے فوراً تخت حاضر کیا زنجبیل جادو تخت پر بیٹھا دو تین ساحر جلیل کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب قباد اُڑ کر روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو اثنائے جنگ مین انتہائے درجہ زخمدار ہوے اور انکو ایک بچہ اُٹھا لیگیا شاہزادہ وفور زخمداری اور تکان سے بیہوش ہوگیا ہوش جو آیا تو اپنے کو ایک مکان معقول مین پایا گھبرا کر چارون طرف دیکھنے لگے دیکھا گروہ نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین شیشہ ہائے گلاب ہاتھون مین لیے بیٹھی ہین اور ایک نازنین سردار حسینان جہان یکتائے زمان لباس مرصع کار زیب جسم کیے ہوے ایک لخلخہ ہاتھ مین لیے ہوے سنگھارہی ہی بدیع الملک کی نگاہ جو جمال جہان آرا پر پڑی بیخود ہوگئے مگر نازنین نے جو شاہزادے کو ہوش مین پایا لخلخہ ہاتھ سے رکھدیا بدیع الملک سے کہا اب مزاج کیسا ہی بدیع الملک نے جو اپنے حال پر سبکو مہربان پایا آنکھین کھولین اُٹھکے بیٹھے نازنین کو جواب دیا کہ خدا کے فضل سے اور آپ کی عنایت سے اچھا ہون آپ کا شکریہ کیونکر ادا کرون جو کچھ احسان آپ نے کیا ہی اسکا شکریہ ادا نہین ہوسکتا نازنین نے گردن جھکا کے کہا آپ کیا فرماتے ہین احسان کیسا دنیا مین ایسا ہی ہوتا ہی مگر آپ اسکا سبب بیان کیجیے کہ اسقدر فوج نے آپ کو کیون گھیرا تھا اور آپ یہان کیونکر تشریف لائے تھے اور کہان جانے کا عزم تھا بدیع الملک نے تمام قصہ اپنا بیان کیا نازنین نے جو تمام کیفیت سُنی رنگ زرد ہوگیا بدیع الملک نے انتشار کا سبب پوچھا نازنین نے کہا اس امر کو نہ دریافت فرمائیے میری تقدیر بُرائی پر تھی بڑا غضب ہوا شاہزادے نے جب بہت اصرار کیا تو نازنین نے عرض کی کہ زنجبیل جادو میرے والد نامدار ہین آپ بارادۂ فاتحی طلسم یہان تشریف لائے ہین اور والد ماجد سے مقابلہ بھی پڑا ہین آپ کو اس مشکل مین دیکھکے آئی اب اگر والد نامدار کو خبر ہوگی تو وہ میری کیا حالت کرینگے اور آپ کو بھی گرفتار کرکے لیجائینگے نہین معلوم آپ سے کس طرح پیش آئین مجھے اسکی فکر ہی بدیع الملک نے کہا ملکہ تم خاطر جمع رکھو ہمارا خدا ہمکو آفت دشمنان سے امان دیگا کسی کی یہ طاقت نہین ہی کہ ہمین گرفتار کرسکے اور تم اپنے واسطے جو کہتی ہو تو جبتک مین زندہ ہون کوئی تمھاری جانب آنکھ نہین اُٹھا سکتا ہی اور اگر زنجبیل جادو یہان آئیگا تو میرا کیا بنائیگا ایک بار مقابلہ کرکے میرا کیا نقصان ہوا اور اگر پھر مقابلہ ہوگا تو کیا بگڑ جائیگا ملکہ نے کہا آپ یہ تو بہت بجا فرماتے ہین کہ آپ سے مقابلے کی کس کو تاب ہی مگر والد ماجد کے پاس لشکر بیشمار ہی آپ تنہا ہین اتنے لشکر سے کیونکر مقابلہ کیجیے گا شہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا نازنین نے کہا مجھے یہ تعجب ہی کہ آپ نے دتنے بڑے امر عظیم کا تو قصد کیا اور لشکر ہمراہ نہ لیا بدیع الملک نے کہا کہ لشکر تو بفضلہ میرے ہمراہ بے شمار تھا مگر حکم

لوح سے مجبور ہو گیا لوح کی ہدایت تھی کہ تنہا جاؤ اور دیبے کو زنجبیل جادو تک پہونچاؤ اسکو قتل
کرو تو طلسم کا راستہ کھلے میں اسوجہ سے تنہا اسطرف آیا لشکر کو ایک صحرا میں چھوڑ دیا نازنین نے
عرض کی پھر اب لشکر آپکا کیونکر یہانتک آئے اور انکو کون خبر پہونچائے بدیع الملک نے کہا
لشکر کو اگر کیفیت معلوم ہو تو ابھی اپنے مقام سے روانہ ہو جائے نازنین نے کہا اگر آپ کا لشکر چلے تو
یہان کتنے عرصے میں آجائے بدیع الملک نے فرمایا میں خلاصہ نہیں کہہ سکتا ہون کیونکہ میں تو
عجائب و غرائب راہون سے آیا ہون نازنین نے کہا آپ اپنے لشکر کا پتا اچھی طرح بتا دیجیے جہانتک
ممکن ہوگا میں اس بارے میں کوشش کرونگی آپ کے لشکر کو اس امر کی اطلاع ہوجائیگی بدیع الملک
نے فرمایا کہ ملکہ اسمین جلد کوشش کرو اگر تمکو منظور ہے کہ یہ آفت ٹل جائے تو میرے لشکر کو اطلاع کرو
اور مجھے اپنی جان کا خیال نہین ہے کیونکہ جو چاہتا ہے پروردگار کرتا ہے وہی ہر وقت میرا نگہبان ہے اور مجھے
دشمن پر فتحیاب کریگا مگر تمھاری بدنامی کے خیال سے یہ بات چاہتا ہون اگر فوج میری یہان آجائیگی تو میں
اپنے لشکر میں چلا جاؤنگا تمھاری کیفیت کسی کو معلوم بھی نہوگی ملکہ نے کہا میں اس امر کا بہت جلد
انتظام کرونگی تھوڑی دیر تک یہی گفتگو رہی بعد میں بدیع الملک نے اور ذکر شروع کیا ملکہ سے پوچھا
کہ اے ملکہ اپنا نام نامی تو بتاؤ ملکہ نے کہا مجھے زرین روشن تن کہتے ہین شاہزادہ بدیع الملک نے
اور حالات زنجبیل جادو کے ملکہ زرین روشن تن سے دریافت کیے ملکہ نے سب کیفیتین بیان
کین اسی گفتگو میں شام ہوگئی ملکہ نے شاہزادے کیواسطے صحبت عیش و نشاط آراستہ کی بدیع الملک
محفل میں آکر رونق افروز ہوے جام شراب گردش میں آیا شاہزادے کے سامنے ناچ ہونے لگا
ملکہ نے اپنے ہاتھ سے جام بھر کے شاہزادہ بدیع الملک کے ہاتھ میں دیا شاہزادے نے بھی جام
شراب علو کرے ملکہ کو دیا تھوڑی دیر تک یہ شغل رہا جب رات بہت گئی تو ملکہ نے بدیع الملک سے
کہا اب اگر مزاج میں آئے تو آرام فرمایئے زیادہ تکلیف نہ اٹھایئے بدیع الملک نے کہا بلکہ میں تمھارے
سبب سے محفل میں بیٹھا تھا ورنہ مجھے اسوقت بہت سے خیالات گھیرے ہوے ہین ملکہ نے جلسہ کو برخاست
کیا شاہزادے کو خوابگاہ میں لائین بدیع الملک مسہری پر لیٹے تھوڑی دیر کے بعد آرام کیا جب شب
گذر کر سحر ہوئی ملکہ زرین روشن تن نے بدیع الملک سے عرض کی کہ اب آپ یہان تشریف رکھیے
مین آپکے لشکر کی تلاش میں جاتی ہون اگر ممکن ہوا تو انکو آپکی کیفیت سے آگاہ کرونگی اور یہان کا پتا
بخوبی تمام انکو دونگی بدیع الملک نے کہا جاؤ خدا حافظ و مددگار ہے زرین بدیع الملک سے
رخصت ہوکر ایک جانب روانہ ہوئی بدیع الملک نے تنہا بخوبی دیکھا تھا زرین تماشات دکھتی ہوئی
اسطرف روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی تحریر کیجاتی ہے

کہ بعد جانے بدیع الملک کے سہراب سبزپوش نے سب سردارونکو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ شاہزادہ
تو برائے مقابلہ زنجبیل جادو تشریف لیگیا ہے نہین معلوم وہان کیا واردات گذرے آؤ تنہا ہیں بہتر
ہے کہ کسیطور سے ہم لوگ بھی اپنے تئین زنجبیل جادو کے مقام تک پہونچائین سردار بھی اس بات پر راضی
ہوگئے سہراب نے کہا کہ آج کی شب تو یہین قیام کرو کل صبح کو یہان سے پتا پوچھتے ہوے زنجبیل جادو

کے مقام تک چلین گے اگر راہ مین آقا سے ملاقات ہوگئی تو بہتر ہی ورنہ وہان پہونچکے تو ضرور ملین گے
سرداروں نے قبول کیا سہراب نے وہ شب تو اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو ساحر جو لشکر مین تھے اُنسے
پوچھا تمھین مکان زنجبیل جادو کا معلوم ہی ساحرون نے کہا کہ چھین مکان تو نہین معلوم ہو لیکن یہ
جانتے ہین کہ صحراے نرگستان کے بعد زنجبیل جادو کا مقام ہی سہراب نے کہا کہ وہ صحرا کسطرف ہی
ساحرون نے سمت بتلائی سہراب سبز پوش سب لشکر کو لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت زنجبیل جادو کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو وزرا و امرا کی صلاح سے چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر قباد اژدر سر کے پاس آیا اسوقت قباد
اپنے دربار مین بیٹھا تھا مغرور ہفت جوشن بھی بھائی کے برابر موجود تھا کہ ایک چوبدار نے آکے عرض
کی کہ حضور زنجبیل جادو مالک دربند اول یہان آیا ہی باریابی خدمت کا امیدوار ہی قباد نے کہا بلالو
چوبدار باہر آیا زنجبیل جادو سے کہا کہ آپ تشریف لیچلیے شہنشاہ کا حکم ہی زنجبیل چوبدار کے ہمراہ
اندر آیا قباد کو سلام کیا دعاے دولت دیگر جو قدیمی اسکا مقام تھا وہان بیٹھا قباد نے کہا زنجبیل
جادو آج کیونکر آنے کا اتفاق ہوا زنجبیل نے کہا کہ مدت سے شرف خدمتگذاری سے بھی مشرف نہین
ہوا تھا اور ایک امر ضروری بھی عرض کرنا تھا قباد نے گھبرا کے پوچھا کہ کوئی امر طلسم کشا کے نسبت تو
نہین ہی زنجبیل نے عرض کی حضور اُسی کی بابت کچھ عرض کرنا ہی قباد نے کہا ارے جلدی بیان کر زنجبیل
نے کہا حضور نہین معلوم طلسم کشا کس طرح سے میرے دربند تک پہونچا اور لوح کیونکر ہاتھ آئی اور
میرے قلعے کی سرحد مین کسطرح چلا آیا جب مین نے یہ خبر پائی کہ طلسم کشا سرحد قلعے مین آگیا تو اُس
سے مقابلہ کیا اُس یکہ و تنہا نے لشکر کو بھگا دیا میرا حوصلہ پست کردیا اگر اُسیوقت براے مدد اور فوج نہ
طلب کرتا تو بڑا غضب ہوجاتا طلسم کشا زور بڑھا کر قلعے مین چلا آتا قلعے کو تباہ و برباد کرتا اگر مین نہوتا تو
اُس سے کون مقابلہ کرسکتا تھا مین نے اُسیوقت براے مدد اور فوج بلائی اُس جوان کو چارونطرف
سے گھیر لیا مگر اُسنے کچھ خیال نہ کیا بیخوف تلوار پکڑ کے مانند شیر غضبناک لشکر پر حملہ آور ہوا اتنے
جوان قتل کیے کہ میدان مین سواے خون کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا مگر پھر ایک اکیلا ہی میری تمام
فوج نے اُسکو گھیر کر مجروح کیا جب اُس جری مین کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی تو گھٹنون کے بل
بیٹھکے تلوار ہلانے لگا اُس عالم مین بھی جو اُسکے قریب گیا اسکو قتل کیا یہ کیفیت جو میرے لشکر نے دیکھی
سب ایک طرف اُس سے دور جاکے کھڑے ہوے گو مین نے سب کے دلون کو بڑھایا بہت کچھ لالچ دیا
مگر بخوف جان کوئی اُس جوان کے پاس نہ گیا مین نے چاہا کہ خود بڑھ کے اُسکو گرفتار کرون اتنے عرصے
مین طلسم کشا غائب ہوگیا نہین معلوم کون لیگیا کیا ہوا مجھے بہت قلق ہی اور اگر ابکی بار طلسم کشا
آئیگا اور اپنے مددگار کو بھی اپنے ہمراہ لائیگا تو قیامت برپا کردیگا مجھ مین تو اتنی قدرت نہین ہی جو
اُسکو روک سکونگا اگر آپ کچھ مدد فرمائیے تو البتہ طلسم کشا گرفتار ہوجائے ورنہ وہ ابکی بار قلعے کو
تباہ کردیگا قباد نے جھلا کر کہا اے زنجبیل جادو تم اتنی مدت سے تنخواہ پاتے ہو اپنے دربند پر
حکومت کرتے ہو اب تمام عمر کے بعد جو ایک بات پیش آئی ہی تو اسقدر گھبرائے گھبرائے پھرتے ہو اور
مجھسے مدد طلب کرتے ہو مین تمکو کیون مدد دون تم خود جاکر اسکا انتقام کرو یا نوکری سے ہاتھ دھو

اسکی سزا انکو دیجائے اور وہان کوئی کار آزمودہ شخص روانہ کیا جائے زنجبیل نے کہا آپ مالک ومختار
ہین جو مزاج مبارک مین آئے سزا دیجیے حاضر ہون مگر وہان کا انتظام بہر طور حضور کو کرنا پڑے گا
اس سے بہتر یہ ہے کہ میری خطا کو معاف فرمائیے اور جو انتظام تجویز فرمانا ہو جلد کیجیے مین خدمت والا
مین زیادہ نہین ٹھہر سکتا ہون طلسم کشا ایک ہی دو دن مین وہان آجائیگا پھر کچھ انتظام نہ بن پڑے گا
قباد نے کہا میری سمجھ مین تو کچھ نہین آتا ہے مین کیا انتظام کرون مین نے آج تک کسی سے طلسم کشا کی
نسبت کوئی کلمہ خلاف جرأت نہین سُنا ہر شخص یہی کہتا ہے کہ ایسا بہادر نگاہ سے نہین گذرا اور لوح
مل جانے سے تو قوت طلسم کشائی زیادہ ہوگئی ہوگی سحر اسپر یون بھی تاثیر نہین کرتا ہے زنجبیل نے کہا کہ
کچھ انتظام تو ضروری کرنا چاہیے قباد نے مغرور ہفت جوشن کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے مغرور
مخنین نے یہ بلا میرے پیچھے لگائی ہے اگر مناسب جانو تو فوج بیشمار لیکر طلسم کشا کے مقابلے کو جاؤ
مغرور نے جواب دیا کہ اگر فوج گران میرے ہمراہ ہوگی تو مین سردار طلسم کشا کو اسیر کر لاؤن گا
قباد نے زنجبیل سے کہا کہ تم اپنے قلعے پر جاؤ ہم مغرور ہفت جوشن کو مع فوج گران تمھاری مدد کو
روانہ کرینگے اگر طلسم کشا پیشتر انکے آنے کے آجائے تو اُس سے مہلت طلب کر لینا جب یہ وہان پہنچ
جائینگے تو جنگ آغاز کرنا زنجبیل خوش ہوکر وہان سے رخصت ہوا دوسرے روز قباد نے مغرور
ہفت جوشن کے ہمراہ بہت سی فوج کی اور طرف دربند زنجبیل کے روانہ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت ملکہ زرین روشن تن کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ جو بدیع الملک سے رخصت ہوکر برائے تلاش لشکر چلی ہین تو شاہزادے نے بہت اچھی طرح
سمجھا دیے تھے راہ کے نشانات دیکھتی ہوئی جاتی تھین کہ ہمراہ اُسے گرد اُڑی ملکہ زرین نے تخت زمین
پر اُتارا اُس گرد کی جانب مخاطب ہوئین جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا ایک فوج دریا موج
گھوڑون کو گرمائے ہوئے رواروی کرتی ہوئی چلی آتی ہے ملکہ نے سہراب کی شکل وشمائل بھی بدیع الملک
سے تحقیق کر لی تھی کچھ شباہت جو دور سے معلوم ہوئی ملکہ ٹھہر گئین جب فوج قریب آئی تو ملکہ نے دیکھا
کہ ایک جوان اُسی صورت کا جو بدیع الملک نے سہراب کی شکل بتائی تھی سب کے آگے گھوڑا بڑھائے
آتا ہے ملکہ نے اپنی صورت سحر سے تبدیل کی ایک ہرکارے کی صورت بنا کر قریب اُس سوار کے آئین سوار
کو سلام کیا کہا آپ ذرا گھوڑا ٹھہرائیے مجھے کچھ عرض کرنا ہے اُس سوار نے گھوڑا روکا ملکہ نے کہا آپ اپنا
نام نامی بتلائیے اُس سوار نے کہا میرا نام سہراب سبز پوش ہے ملکہ نے کہا کہ شہزادہ بدیع الملک
نے آپ کو پیام دیا ہے کہ میرا قلعہ زنجبیل جادو پر قیام ہے آپ مع فوج یہین آئیے یہان سے
جسطرف منظور ہوگا مین جاؤنگا لڑائی بھی زنجبیل جادو سے ہونے والی ہے اور اتنا اپنی طرف سے
بھی کہا کہ جلد جائیے گا تو شریک جنگ ہوجیے گا اور اگر عرصہ لگائیے گا تو شاہزادہ خود فوج گران سے
مقابلہ مین جائیگا سہراب نے جو یہ کیفیت سُنی کہا اے شخص تیرے پاس کوئی نامہ بھی ہے اُسنے جواب دیا
کہ میرے پاس نامہ تو نہین ہے مگر شاہزادے کی کچھ نشانیان البتہ موجود ہین یہ کہکر انگشتری بدیع الملک
کی جو زرین نے شاہزادے سے بطور نشانی بروقت رخصت لے لی تھی سہراب کو دکھائی سہراب نے
انگوٹھی کو پہچان کے کہا کہ اے شخص یہان سے قلعہ زنجبیل جادو کتنی دور ہے ملکہ نے جواب دیا کہ یہان سے

دو روز کی راہ ہو اور سب بیتے اپنے خلاصہ طور سے دیے سہراب نے کہا وہ شخص ہمارے ساتھ ہی چل ملکہ
نے جواب دیا کہ مجھکو حکم زیادہ ٹھہرنے کا شاہزادے نے نہیں دیا ہو یہ کہکر ملکہ سب کے سامنے سے سحر کر کے
غائب ہو گئیں سہراب دنگ ہو گیا اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ یہ عجب معرکہ نظر آیا ابھی جس شخص نے
مجھے آقا کا پیام دیا تھا یہیں کھڑے کھڑے غائب ہو گیا نہیں معلوم کہاں گیا لوگوں نے کہا کہ
کوئی ساحر ہوگا معلوم ہوتا ہو کہ کچھ لوگ آقا کے نام مارے اور جمع کیے ہیں یہ ذکر کرتے ہوئے
قریب ایک دریا کے پہونچے اسوقت کشتیاں ممکن نہوئیں سہراب مجبور ہو کے وہیں قیام پذیر ہوا
شب کو اسی جا بسر کی صبح ہوتے ہی کشتیاں طلب کیں سوار ہو کے دریا کے پار گیا اسی طور سے
دو روز تک سہراب رواروی کرکے قلعے پر زنجبیل جادو کے پہونچا ملکہ زرین روشن تن نے
اس امر کی خبر کے واسطے آدمی مقرر کر دیے تھے کہ جب کوئی لشکر آتے ہوئے دیکھنا ہمسے اطلاع کرنا
انھوں نے جو اس لشکر کو دیکھا ملکہ سے آکر اطلاع کی ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی کہ حضور وہ
لشکر آگیا میں جا کر دیکھ آؤں بدیع الملک نے یہ خبر فرحت اثر جو سنی خوش ہو گئے ملکہ زرین
دیکھنے کو روانہ ہوئیں آکر جو دیکھا تو سہراب کو پہچانا فوراً خوشی خوشی واپس گئیں بدیع الملک
سے کہا کہ لشکر تو آپکا آتا ہو مگر اب کیا حکم ہو بدیع الملک نے کہا کہ آنے دو میں آج شب کو سب سے
ملونگا اگر تمھاری بدنامی کا خیال نہوتا تو اسیوقت جاتا ملکہ نے کہا یہ تو آپ نے فرمایا کہ میں شب کو
سب سے ملونگا مگر لشکر کس مقام پر ٹھہرے بدیع الملک نے کہا کہ لشکر میں جا کر یہ اطلاع کر دو کہ
خندق کے اس پار آکے بارگاہیں استادہ کرے قلعے کے سامنے جو میدان ہو وہاں سب ٹھہریں میں شب کو
سب سے ملونگا اور اگر کوئی مانع ہو تو صاف صاف کہدیں کہ ہم طلسم کشا کیطرف سے آئے ہیں طلسم کشا
بھی آتا ہو یہاں اُترینگے کیونکہ تمسے جنگ آغاز ہو ہم لوگوں کو روکنا مناسب نہیں ہو ملکہ نے کہا میں ابھی
جا کر اطلاع دیتی ہوں یہ کہکر ملکہ اپنی صورت سحر سے تبدیل کرکے سہراب کے پاس آئیں اور جو کچھ
شاہزادے نے کہا تھا وہ سب سہراب سے کہدیا سہراب بہت خوش ہوا اور تمام لشکر کو لیکر خندق
سے ہو کے میدان قلعے میں آیا یہاں فوج زنجبیل نے جو لشکر کو خندق پھاندتے دیکھا سب مسلح و مکمل
ہو کر پہونچے سہراب تو خندق کو پھاند چکا تھا اور تمام فوج آرہی تھی کہ لشکر زنجبیل سے لوگ جا پہونچے
سب نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو کہاں سے آئے ہو اور یہاں کیوں بے اذن آئے ہو ان لوگوں نے جواب دیا
کہ ہم سب طلسم کشا کے ملازم ہیں اور طلسم کشا بھی تشریف لاتے ہیں ایک ضروری کام سے ایک جگہ
مقیم ہیں یقین ہو کہ آج ہی کل میں وہ بھی تشریف لائیں ہم لوگوں کو پیشتر روانہ کیا ہو زنجبیل کی فوج نے
کہا کہ ہمارے مالک یہاں نہیں ہیں اور نہ ہمکو اس بات کا حکم ملا ہو کہ اگر تم لوگ یہاں آؤ تو تمھیں آنے
دیں یا روکیں اور اب تو تم خود بیان کرتے ہو کہ جنگ آغاز ہو لہذا ہم تمھیں ہرگز نہیں آنے دینگے سہراب
نے جواب دیا کہ اگر تم ہمیں نہ آنے دوگے تو ہم زبردستی یہاں آئینگے فوج زنجبیل نے کہا کہ تم لوگوں کی
کیا تاب و طاقت ہو جو بے ہماری اجازت کے یہاں قدم رکھ سکو بس خیریت اسی میں ہو کہ واپس جاؤ
اپنی جان بچاؤ سہراب نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا تمام لشکر اسلام نے تلواریں کھینچ لیں یہ حال دیکھکر
فوج زنجبیل کے لوگوں نے بھی تلواریں کھینچ لیں سہراب لشکر پر جا پڑا اسکی فوج کے بھی سب لوگ جلادو

ہوئے آپس میں تلوار چلنے لگی لشکر اسلام کے بعض لوگوں نے فوج زنجبیل کو جو مصروف کارزار دیکھا جلدی
سے ایک مقام مناسب پر بارگاہیں استادہ کیں مگر ملکہ زرین پر سے جو لشکر یہاں موجود تھیں انھوں نے
جو یہ کیفیت دیکھی فوراً جاکر بدیع الملک کو اطلاع دی بدیع الملک نے کہا ملکہ اب مجھسے یہاں نہیں
ٹھہرا جائیگا میں ضرور جاؤنگا اپنی فوج کی مدد کرونگا ملکہ نے کہا او شہنشاہ اگر آپ اسوقت یہاں سے
تشریف لیجائیےگا تو یہ راز فاش ہوجائیگا بدیع الملک نے فرمایا کہ پھر کوئی تدبیر ایسی کرو کہ میں اپنے لشکر
تک پہونچ جاؤں اور یہ راز بھی فاش نہو ملکہ نے کہا میرے ذہن میں کوئی تدبیر ایسی نہیں آتی ہے بدیع الملک
نے کہا ملکہ میرا ٹھہرنا کسیطرح نہیں ہوسکتا ہے ملکہ نے کہا آپکی فوج بہت ہے یقین ہے کہ غالب آجائے اور بہادروں نے
وقت پہلے بارگاہیں استادہ کرلی ہیں آپ شب کو پوشیدہ ہوکر چلے جائیےگا بدیع الملک نے جواب دیا کہ ملکہ
یہ ممکن نہیں ہے کہ میں اپنے لشکر کے لڑنیکی خبر سنوں اور یہاں راحت سے بیٹھا رہوں ملکہ جب بہت مجبور ہوئیں تو کہا اے
شہریار اگر آپکو جانا ہی منظور ہے تو میں مجبور ہوں آپ پشت باغ پر جائیے دیوار سے نیچے اتریے میں مرکب کا بندوبست
کرتی ہوں بدیع الملک کی بابت مناسب ہے ملکہ نے سلاح حاضر کیے بدیع الملک نے سلاح زیب جسم کیے پشت باغ پر گئے
دیوار پھاندکے نیچے اترے ملکہ نے کسیطرف سے مرکب وہاں تک پہونچایا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے
جانب لشکر روانہ ہوئے قریب پہونچ کے دیکھا کہ سہراب لشکر کو ہمراہ لیے ہوئے مصروف پیکار ہے فوج زنجبیل
بھی جان دیے ہوئے لڑ رہی ہے شاہزادہ بدیع الملک وہیں سے نعرہ کرکے جا پڑے سہراب نے جو شاہزادے
بدیع الملک کو دیکھا قریب تھا کہ فرط مسرت سے شادی مرگ ہوجائے دوڑ کر رکاب سعادت انتساب کو
بوسہ دیا بدیع الملک نے سہراب کا مزاج پوچھا اتنے میں لشکر زنجبیل نے بھی دیکھا کہ طلسم کشا تندرست و توانا
گھوڑے پر سوار بارادۂ جنگ آیا ہے لشکر بدیع الملک میں سب جوان خوش ہوئے فوج زنجبیل نے آپس میں
صلاح کی کہ اب مقابلہ کرنا درست نہیں ہے اس روز تنہا جب طلسم کشا سے معرکہ پڑا تو یہ حال ہم لوگوں سے
کیسا الطاف آج تو اُسکے ہمراہ فوج ہے اگر آج اس سے مقابلہ کرینگے تو زندہ کیونکر رہینگے سب نے اس رائے سے
اتفاق کرکے بدیع الملک کے پاس ایک سردار کو بھیجا کہ تم جاکر طلسم کشا سے کہو کہ ابھی ہمارے شہنشاہ
یہاں نہیں ہیں جبتک وہ تشریف نہ لائیں آپ جنگ کو ملتوی رکھیے شاہزادہ بدیع الملک نے یہ سنکر
فرمایا کہ ہمتو خود نہیں چاہتے ہیں کہ بے اُنکے جنگ ہو کیونکہ ہمیں تم لوگوں سے کیا مطلب ہے ہمیں قلعے کے
اندر جانے دو جب زنجبیل آئیگا ہمارا اُسکا فیصلہ ہوجائیگا فوج زنجبیل نے عرض کی اگر ہم جانتے کہ آپ قلعہ میں جائینگے تو ہمارے آقا
ہمسے بہت ناخوش ہونگے آپ اسی میدان میں تشریف رکھیے بدیع الملک نے کہا یہ تو ممکن نہیں ہم
صرف شب ان قلعے میں رہینگے اور اسباب قلعے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے سب فوج مخالف شاہزادہ
بدیع الملک کے سامنے ہاتھ باندھے تو شاہزادے نے قبول کیا اور اپنے لشکر کو وہیں اتارا اپنی
بارگاہ میں داخل ہوئے سہراب اور چند سردار خدمت میں حاضر ہوئے بدیع الملک نے
سہراب سے پوچھا کہ تمھیں اطلاع کیونکر ہوئی سہراب نے عرض کی کہ ایک ہرکارے نے
مجھسے کہا تھا بدیع الملک مسکرا کے خاموش ہورہے سہراب نے مسکرانے کا سبب پوچھا
بدیع الملک نے بات کو ٹال دیا پھر سہراب نے عرض کی کہ آپ یہاں کہاں فروکش تھے
بدیع الملک نے کہا کہ میں ایک محسن کے مکان میں تھا اُسنے میرے ساتھ بڑے بڑے احسان

سکے سہراب نے کہا آقا ے نامدار مجکو بھی نسخے ملا ئیے بدیع الملک نے فرمایا کہ تم پر حال کھل جائیگا پھر سہراب بھی کچھ سمجھ کے چپ ہو رہا بدیع الملک نے کہا نہین معلوم زنجبیل جادو کہان گیا ہی انھین باتون مین شام ہوگئی بدیع الملک نے حکم دیا کہ آج بہت دنون کے بعد اپنے ہم صحبتون سے یکجائی ہوئی ہی بہتر ہو کہ کچھ دیر شغل مینوشی ہو سہراب نے اسی وقت ساقیان سیمین عذار کو طلب کیا محفل مین دور شراب چلنے لگا بدیع الملک کو اس کیفیت کے دیکھنے سے ملکہ زرین روشن تن کی یاد آئی دل بیقرار ہو گیا یہی ارادہ ہوا کہ ابھی اٹھکر ملکہ کے باغ مین جا ئین دل بہلائین کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی حضور کچھ کشتیان شراب کی اور کچھ خوان آدمی لیکر آئے ہین بدیع الملک نے کہا انکے ہمراہ کوئی اور بھی ہی چوبدار نے عرض کی کہ ایک چوبدار ایک نامہ بھی لیے ہوے ہی بدیع الملک نے کہا نامہ دار کو اندر بلا لو اور کشتیان و خوان بھی لیلو چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اندر لایا چوبدار نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک نے چوبدار کو پہچانا چوبدار نے نامہ نذر دیا شاہزادے نے لفافے کو کھولا نامہ پڑھا طرف سے ملکہ زرین روشن تن کے تحریر تھا کہ آج کی رات کا بسر ہونا دشوار ہی آپ کے نہ ہونے سے زندگی سے دل بیزار ہی صحبت گذشتہ یاد آتی ہی مگر کیا کرین مجبور رہین آپ سے دور ہین دعوت قبول فرمائیے اور اگر ممکن ہو جب نصف شب گذر جائے تو یہین تشریف لائیے دم بھر باتین رہینگی طبیعت بہل جائیگی شاہزادہ نامے کو دیکھکر خوش ہو گیا جی مین آیا کہ ابھی پہونچون مگر پھر خیال کیا کہ سب کے سامنے جانا مناسب نہین ہی جب نصف شب گذر جائیگی تو سب سے پوشیدہ ہوکر یہان سے چلا جاؤنگا دم بھر وہان ٹھہرونگا پھر چلا آؤنگا یہ سوچکر جواب نامے کی پشت پر لکھدیا کہ اے تاجدار دیار محبوبان والی شہنشاہ ملک مہرویان تمہارا نامہ وصول ہوکر تسکین بخش قلب مضطر ہوا یہ احسان بھی ہم پر ہوا کہ تمنے اپنی خیریت مزاج سے آگاہ کیا دل گم گشتہ کو رو براہ کیا ہین انشاء اللہ تعالی ضرور آؤنگا مگر دم بھر ٹھہر کر چلا جاؤنگا اگر خیال بدنامی نہ ہوتا تو ابھی آتا یہ لکھکر اپنی مہر کی اور لفافے مین بند کر کے اس چوبدار کو دیا چوبدار رخصت ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے بیتاب ہوکر جلسہ بہت جلد برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے بدیع الملک بھی اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے چاہتے ہین کہ لباس شبروی زیب جسم کر کے جانب باغ ملکہ روانہ ہون کہ ایک برق چمکی بدیع الملک کی آنکھین جھپک گئین شہزادے نے آنکھین کھول کے جو دیکھا تو ملکہ زرین روشن تن کو اپنے پاس پایا خوش ہوکر پوچھا ملکہ تم کیونکر آئین مین تو خود تمھارے یہان آتا تھا زرین نے جواب دیا کہ مجھے آپکی تکلیف گوارا نہوئی خود چلی آئی آپ وہان تشریف لاتے اگر راہ مین کوئی دیکھ لیتا تو مشکل ہوتی شہزادہ بدیع الملک ملکہ کو لیکر پھر بارگاہ مین آئے یہان بعض لوگ بارگاہ کی حفاظت کر رہے تھے شہزادہ بدیع الملک کو جو سب نے آتے ہوے دیکھا کہا اے شہنشاہ اسوقت مزاج کیسا ہی جو نیند نہین آئی بدیع الملک نے کہا ہان طبیعت بہت گھبراتی ہی تھوڑی دیر بارگاہ مین بیٹھینگے ان لوگون نے چاہا سب کو بیدار کرین مگر بدیع الملک نے منع کیا سب نے دیکھا کہ ایک نازنین بھی آقا کے ہمراہ ہی مصلحت جان کر خاموش ہو رہے بدیع الملک مع ملکہ کے بارگاہ مین آکر

بیٹھے چند ملازموں کو جو ہمراہ تھے طلب کر لیا پھر جام شراب گردش میں آیا تھوڑی دیر صحبت رہی
جب رات بہت کم باقی رہی تو ملکہ نے کہا اب میں رخصت کی امیدوار ہوں شاہزادے نے کہا میں
کیونکر کہوں دل تو نہیں چاہتا کہ تم ایک دم کو بھی جدا ہو مگر مجبوری ہے خدا حافظ جاؤ ملکہ زرین
بدیع الملک سے رخصت ہو کر اپنے باغ کے جانب روانہ ہوئیں شاہزادے کی بیقراری دونی
ہو گئی رات تو تھوڑی باقی تھی بدیع الملک نے جاگ کے کاٹی جب صبح ہوئی تو سب
ملازمین شاہزادے کے سلام کو آئے چہرہ متغیر پایا سہراب نے عرض کی کیوں آقائے نامدار
مزاج کیسا ہے شاہزادے بدیع الملک نے کہا کہ شب کو نیند نہیں آئی اسی سبب سے طبیعت
بیچین ہے سہراب کو کل کیفیت تو زبانی ملازموں کے معلوم ہو چکی تھی خاموش ہو رہا شاہزادہ
بدیع الملک بارگاہ میں آکر جلوہ فرما ہوئے لڑائی کے ذکر ہونے لگے انکو تو اس کیفیت میں چھوڑئیے

## مگر اب مختصر حال زنجبیل جادو کا تحریر کیا جاتا ہے

کہ یہ جو قباد سے رخصت ہو کر چلا تو اپنے قلعے پر پہونچا یہاں عجب سامان نظر آیا ایک لشکر کو مقیم پایا
پیشتر تو اسکو یہ گمان ہوا کہ شاید قباد نے میرے پہونچنے سے قبل فوج بھیجدی پھر خیال کیا کہ اگر وہان
سے فوج آتی تو قلعے کے اندر جاتی نہیں معلوم یہ لشکر کس کا ہے اس خیال میں گھبرایا ہوا اپنے قلعے میں
داخل ہوا اُسی وقت ملازموں کو بلا کے دریافت کیا کہ یہ لشکر کس کا اترا ہے سب نے عرض کی کہ حضور
یہ لشکر طلسم کشا کا ہے برائے مقابلہ آیا ہے اگر ہم لوگ جانبازی نہ کرتے تو قلعہ طلسم کشا نے لے لیا تھا
زنجبیل جادو نے کہا کہ کیا تم لوگوں نے طلسم کشا کو بزور شمشیر قلعہ میں نہیں آنے دیا ملازموں نے
عرض کی پہلے دو صرف فوج طلسم کشا کی آئی ہم نے منع کیا کہ ہم تمہیں خندق کے اس پار نہ آنے دینگے
اُن لوگوں نے قبول نہ کیا آمادہ فساد ہوئے ہم لوگوں نے بھی جنگ شروع کی تھوڑی دیر نہ گذری تھی
کہ طلسم کشا بھی آ پہونچا جب طلسم کشا آیا تو فوج بھی دلیر ہو کے ہم سے لڑنے لگی چونکہ آپ یہاں
تشریف نہ رکھتے تھے ہم لوگوں نے جنگ مناسب نہ جانی اور یہ خیال کیا کہ طلسم کشا جری و بہادر ہے
جب تنہا اُس روز ہم لوگوں سے لڑا اور سب کے حوصلے پست کر دیے تو آج تو فوج اسکے ساتھ بیشمار
ہے اگر ہم لوگ اس سے لڑینگے تو یہ ضرور قلعہ لے لیگا یہ سوچ کے ہم نے طلسم کشا سے مہلت طلب
کی کہ جب تک ہمارے آقائے نامدار تشریف نہ لائیں آپ جنگ ملتوی رکھیے طلسم کشا نے کہا
کہ ہمیں قلعے کے اندر جانے دو ہم نے اس کی نسبت بھی طلسم کشا سے عذر کر دیا وہ آپ کے
منتظر اس جگہ اُترے ہیں زنجبیل جادو نے کہا اگر طلسم کشا اس قدر فوج لیکر آیا ہے تو اب میرا
کیا بنا لے گا میرے واسطے قباد اشور سر اپنے بھائی مغرور ہفت جوشن کو مع لشکر گران
بھیجیں گے یقین ہے کہ آج سے کل تک لشکر میرے یہاں بھی آجائے ملازموں نے کہا کہ آپ
سے وعدہ مستحکم ہو گیا ہے زنجبیل جادو نے کہا مجھ سے وعدہ مستحکم کیا ہے بلکہ میری رائے تو یہ ہے
کہ طبل جنگی بجا دو اور صبح کو طلسم کشا سے مقابلہ کرو ملازموں نے کہا کہ ہم اس امر کو مناسب
وقت نہیں جانتے ہیں کیونکہ اگر فوج کے آنے میں عرصہ ہوا تو طلسم کشا قیامت برپا کر دیگا زنجبیل

نے کہا تم لوگوں کو اختیار ہے اور ایک روز خاموش ہو رہو خیال یہ ہے کہ طلسم کشا جب میرے آنے کی
خبر پائے گا تو ضرور کچھ سامان کریگا تعجب ہے کہ طبل جنگی بجوائے میرے مقابلے کیوں آئے اپنے دل
میں یہ تصور کرے کہ زنجبیل جادو مجھ سے خائف ہو گیا ملازموں نے کہا حضور کے آنے کی خبر
اسکو کیونکر ہو گی زنجبیل جادو نے کہا میرے آنے کی خبر جب تمام شہر میں مشہور ہے تو کیا طلسم کشا
کو نہ معلوم ہو گی ملازموں نے کہا پھر جو کچھ ہوا ابھی تو طبل جنگی بجوانے کا وقت نہیں ہے زنجبیل جادو
خاموش ہو رہا محل میں آیا اپنی زوجہ سے سفر کی کل کیفیت بیان کر کے پوچھا کہ زرین روشن تن
کہاں ہے اُسکی زوجہ نے جواب دیا کہ اپنے باغ میں ہو گی زنجبیل نے کہا میں نے بہت دنوں
سے نہیں دیکھا ہے اس وقت کسی کو بھیجو کہ وہ جا کر بلا لائے اُسکی زوجہ نے ایک خواص سے
کہا اُسنے پہرے پر آ کے خبر کی جلدی سے محافہ زرین تیار ہو کے ملکہ زرین روشن تن کے
باغ میں آیا جو لوگ محافے کے ہمراہ گئے تھے اُنھوں نے اندر خبر کرائی محلدار نے آ کر ملکہ زرین
سے کہا کہ حضور آپکو آپ کے والد نامدار نے طلب فرمایا ہے کہیں سفر سے تشریف لائے ہیں
ملکہ مغموم و مضمحل اُس وقت بیٹھی شاہزادے کی یاد میں بیقرار تھیں یہ خبر جو سُنی اور زیادہ بیتابی
بڑھ گئی مجبور ہو کر اُٹھکر در باغ تک آئیں محافے میں سوار ہو کر بہت سی کنیزوں کو ہمراہ لیکر
زنجبیل جادو کے پاس آئیں زنجبیل جادو کو سلام کیا اُسنے بیٹی کو گلے سے لگایا مزاج پوچھا
چہرہ چونکہ ملکہ کا اُداس تھا زنجبیل نے کہا کیوں بی بی آج چہرہ کیوں اُترا ہوا ہے ملکہ زرین روشن تن
نے کہا کہ طبیعت میری نادرست ہے اکثر لوگوں سے سنا ہے کہ کوئی شخص بارادۂ طلسم کشائی یہاں آیا ہے
اُس سے اور آپ سے جنگ شروع ہے آپ بھی اُسی کے سبب سے بہت متردد ہیں زنجبیل جادو
نے کہا بی بی تم اُسکی فکر نہ کرو ہم سمجھ لینگے دیکھو اب ہماری مدد کو قباد اخدر سر لشکر
روانہ کرینگے طلسم کشا بھی فوج گران لیکر آیا ہے واقعی محل تردد ہے طلسم کشا بڑا جری ہے تنہا
میرے تمام لشکر سے ایسا لڑا کہ فوج کے چھکے پست کر دیے مگر جب تنہا تھا ہے نہایت زخمی ہوا ہاتھ
ٹیک کر بیٹھ گیا تلوار ہلانے لگا اُسوقت بھی کسی کو اتنی جرأت نہ ہوئی جو طلسم کشا کو گرفتار
کر لیتا اقبال مند ایسا بڑا ہے کہ اُسی عالم میں کوئی مددگار اُس کا آیا اور اُس جگہ سے اُٹھا لے گیا
نہیں معلوم وہ شخص کون تھا اب جو طلسم کشا آیا ہے اس جمعیت سے آیا کہ لشکر بیشمار ہمراہ ہے دیکھیے
اب کیا ہوتا ہے مگر تمھیں ان معاملات سے کیا نسبت ہم سمجھ لینگے تم اس کا صدمہ نہ کرو اپنے
باغ میں بعیش و خوشی آرام کرو ملکہ نے کہا بھلا میرے دل کو کچھ فکر تا آپ آئے ہوئے ہیں تو ہر وقت
یہی خیال رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی خرابی آپ کے دشمنوں کے واسطے ہو تو ہم سب کی زندگی بیکار
ہے زنجبیل جادو نے کہا بی بی اسکا خیال نہ کرو مجھے کوئی ہلاک نہیں کر سکتا ہے میرے ہلاک
کے واسطے اسباب مہیا کرنا ہو گا وہ ایک طلسم کشا نہیں ہزار طلسم کشا اگر یہاں آئینگے تو اُس
چیز کو کہاں پائینگے جو میرے قتل کا سبب ہے ملکہ نے جو یہ بات سُنی کان کھڑے ہوئے دل میں خیال
کیا کہ اُس سبب کا بھی اسوقت دریافت کرنا ضرور ہے شاید کوئی محل ایسا ہو کہ بدیع الملک
کو ضرورت ہو تو پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا یہ سوچ کے ملکہ نے زنجبیل جادو سے پوچھا کہ

والد نامدار وہ سبب کیا ہے زنجبیل نے کہا یہان سے دو کوس پر ایک صحرا ہے وہان ایک چشمہ آب مصفا ہے اس چشمے کے اندر ایک ماہی ہے اُس ماہی کے شکم مین ایک خنجر ہے جب کوئی اُس صحرا مین جائے اول تو صحرا مین جانا دشوار ہے درمیان مین بہت سے عجائبات ہین اگر ان عجائبات کو فتح کرکے اُس صحرا مین پہونچ بھی جائے تو اُس ماہی کا ہاتھ آنا ممکن نہین اُسکے بلانے کے لیے بھی ایک سامان درکار ہے جبتک وہ سامان مہیا کرے ماہی ہاتھ نہ آئے جب وہ ماہی ہاتھ آئے تو اُسکو لیکر کوہ الوان پر جائے وہان ایک ساحر الوان جادو ہے اُسکو قتل کرے اور اُسکے خون سے کارد کو تر کرکے ماہی کا شکم چاک کرے تب اُسکے شکم سے خنجر نکلے جب وہ خنجر میری گردن پر پھیرا جائے تو مین ہلاک ہوں اور بے میرے ہلاک ہوئے یہ راستہ صاف نہوگا قلعہ اسی طرح قائم رہیگا راہ بند رہیگی طلسم کشا بہکا بہکا پھریگا اور ان اسباب کا مہیا ہونا ممکن نہین ان راہون مین عجائبات اسطرح کے ہین جنسے گذرنا دشوار ہے خود بادشاہ طلسم ان راہون مین جاتے ہوئے گھبراتے ہین طلسم کشا کو کیا چیز ہے جو ان راہون کو طے کرجائے ملکہ نے کہا اب میری تسکین دل ہوئی خوشی حاصل ہوئی اجازت مرحمت فرمائیے میرے تردد کی وجہ سے تمام کنیزین انیسین جلیسین محزون و غمگین ہین ان سب کو بھی جاکر تسلی دون زنجبیل نے بیٹی کو رخصت کیا ملکہ تو اپنے باغ مین آئی زنجبیل بھی باہر آکر اپنے دربار مین بیٹھا مصاحبون نے عرض کی حضور ابھی تک فتح نہین آئی کیا سبب ہے زنجبیل نے کہا کہ عرصہ ہوا محل تردد نہین ہے یقین ہے کہ لشکر راہ مین ہوگا یہ ذکر تھا کہ ایک چوبدار نے آکر زنجبیل سے کہا کہ مغرور ہفت جوشن لشکر گران ہمراہ لئے ہوئے آتے ہین یہ سنکے زنجبیل نے اپنے رفقا سے کہا کہ جلد تیار رہو مین خود استقبال کے واسطے جاؤنگا برادر شاہ ہین خود بھی صاحب سلطنت تھے سب لوگون نے جلدی جلدی سامان روانگی درست کیا زنجبیل بھی اپنی فوج کو ہمراہ لیکر برائے استقبال روانہ ہوا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین فروکش تھے انھون نے جو دیکھا زنجبیل جادو اپنے تمام لشکر کو ہمراہ لئے ہوئے قلعے کے اندر سے نکلا ہرکارون کو روانہ کیا کہ خبر لاؤ یہ کس ارادے سے باہر آیا ہے ہرکارے زنجبیل کے لشکر مین آئے احوال دریافت کیا معلوم ہوا کہ برائے استقبال مغرور ہفت جوشن یہ سب لوگ جاتے ہین ہرکارون نے یہی کیفیت بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا کہ مغرور دو بار تو فرار ہوچکا اب پھر آیا ہے اکی بار اسکی قضا لائی ہے یہ فرماتے ہوئے باہر بارگاہ کے تشریف لائے تماشا دیکھنے لگے دیکھا ایک جانب سے گرد اڑی مغرور کے لشکر کی آمد معلوم ہوئی لشکر زنجبیل بھی اس گرد کے قریب پہونچ گیا جب دامن گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ آگے آگے مغرور ایک تخت سحر پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے عقب مین اُسکے لشکر بیشمار بڑے بڑے پہلوان گینڈون پر سوار ایک جانب ساحران غدار بڑے بڑے ترسول ہاتھ مین لیے ہوئے سامری جمشید کو پکارتے ہوئے چلے آتے ہین بدیع الملک نے سہراب سے کہا کہ مجمع لشکر کو دیکھا سہراب نے عرض کی کہ واقعی کثرت لشکر کو دیکھکر بے تردد ہے شاہزادہ بدیع الملک نے

فرمایا اے سہراب کچھ تردد کی بات نہیں ہے خدا حامی ہے میں تجھ سے یہ کہتا ہوں کہ
مغرور ابھی اس جمعیت پر بہت نازاں ہے اور اس دعوی سے آیا ہے کہ میں ضرور شکست دونگا مگر اس
بیچارے کی قضا لائی ہے میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچے گا دو مرتبہ اسنے میرے سامنے سے فرار کیا اور
زنجبیل بھی اب بہت خوش ہے اسکو بھی یہی خیالات خراب کئے ہوئے ہیں مگر جب معرکہ پڑے گا
فتح و شکست کا حال کھل جائے گا یہ ذکر تھا کہ لشکر مغرور قریب آگیا بدیع الملک اور آگے بڑھے
زنجبیل نے گھوڑے سے اترکے مغرور ہفت جوشن کو سلام کیا بدیع الملک یہ سب تماشا
دیکھا کیے جب زنجبیل اپنے ہمراہ لیکر مغرور ہفت جوشن کو چلا تو بدیع الملک پر جو نگاہ مغرور
کی پڑی رعب و داب اسقدر غالب ہوا کہ مغرور کے ہاتھ پاؤں میں رعشہ پڑ گیا برائے سلام ہاتھ
اٹھا دیا بدیع الملک نے مسکرا کے جواب سلام دیا مغرور نے سر جھکا لیا زنجبیل اس معرکے کو
دیکھکر حیران ہو گیا مغرور سے کہا آپ نے طلسم کشا کو سلام کیوں کیا مغرور نے
بات کو بنا کر کہا کہ میرا یہ دستور نہیں ہے کہ کسی کو بنگاہ حقارت دیکھوں چونکہ طلسم کشا ایک
مرد شجاع ہے اسوقت اسکا سامنا ہوا میں نے اپنے اخلاق کو ظاہر کیا زنجبیل خاموش ہو رہا
اور بڑے اعزاز و اکرام سے مغرور ہفت جوشن کو قلعے میں لاکر اتارا لشکر کیواسطے بھی
مقام مناسب تجویز کر دیا مغرور کی خاطر میں مشغول ہوا جلسہ آراستہ کیا مغرور نے کہا
طبل جنگی بجنے کا حکم دو زنجبیل نے اسی وقت طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہرکارے لشکر شاہزادہ
بدیع الملک سے یہ خبریں لیکر روانہ ہوئے خدمت میں بدیع الملک کے حاضر ہو کر دعاے دولت
دینے کے بعد عرض کی کہ حضور زنجبیل جادو نے جلسہ آراستہ کیا ہے مغرور کی خاطر
کر رہا ہے اسوقت مغرور نے کہا کہ طبل جنگی کا حکم دو زنجبیل جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اسکا
یہ ہے کہ کل یہاں کارزار میں فکر معرکہ آرائے جبرہ ہو بدیع الملک نے فرمایا کہ مدد ہمارے لشکر میں بھی
بالفعل ابھی دری طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکر وہیں تیار ہوئے لیکن
جب سلطان زرین پوش فلک یعنے آفتاب عالمتاب نے ظلمت کدۂ عالم کو منور کیا تو شہزادہ
بدیع الملک نوجوان فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کرکے باہر تشریف لائے یہاں لشکر منتظر تھا
شاہزادے کو دیکھکر سب نے سلام کیا بدیع الملک نے مرکب طلب کیا ملازموں نے گھوڑا
حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہو کر طرف میدان کارزار کے روانہ
ہوئے ایکطرف سے زنجبیل جادو اپنے لشکر کو لیکر میدان میں آیا ہے ادھر مغرور ہفت جوشن
بھی فوج بے شمار لئے ہوئے قلعے سے نکلا اسنے بھی اپنی فوج کو آراستہ کیا نقیبوں نے نقابت کی
نوبت کرنا کا کمکر ہے مغرور نے ایک جوان کو اپنے لشکر سے میدان میں بھیجا اس جوان نے میدان
کے پہلے سلح شوری دکھائی پھر نعرہ کیا کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم میں سے جسکو تمنائے مرگ کی ہو
میرے مقابلہ میں آئے لشکر بدیع الملک سے بھی ایک جوان بہرام لشکر شکن نامے
بدیع الملک سے اجازت لیکر میدان میں آیا پہلے خوب نیزہ بازی ہوئی بہرام نے
اس جوان کا نیزہ نکال دیا اسنے تلوار میان سے کھینچی دونوں میں تلوار چلنے لگی بہرام نے ایک مقام

اسکی گردن پہ وار کیا کہ سر اس جفا کار کا کٹ کر زمین پر گرا لشکر اسلام سے صدائے تحسین بلند ہوئی
ایک اور جوان لشکر مغرور سے آیا بہرام نے اسکو بھی اسیطرح قتل کیا پھر متواتر سات جوان لشکر مغرور
کے بہرام نے قتل کیے آخر کو مغرور نے ایک جوان کو میدان مین بھیجا اور کہا کہ تو جا کے اس سے
مقابلہ کر مین سحر کرکے اسکی قوت گھٹاؤنگا تیرا زور بڑھاؤنگا وہ جوان میدان مین آیا پہلے نیزہ بازی
کی بہرام کے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا بدیع الملک یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگئے بہرام نے
بھی فرط غیرت سے آنکھین نیچی کرلین اس جوان نے کہا اے پہلوان اگر نیزہ میرے ہاتھ سے
نکل گیا ہو تو تلوار میان سے سونت بہرام نے تلوار نکالی اس جوان نے بھی تلوار کھینچکر بہرام پہ
وار کیا کہ سر بہرام کا کٹکر زمین پہ گرا بدیع الملک کو اسکے مارے جانے کا نہایت صدمہ
ہوا سہراب سے کہا کچھ معلوم کیا بات ہوئی جو یہ جوان مارا گیا تمنے دیکھا کس جرأت وہمت
سے لڑا متواتر سات جوان قتل کیے خود ایک زخم بھی نہ کھایا اور اس بیکسی و بے بسی سے
مارا گیا سہراب نے عرض کی کہ اے آقائے نامدار ظاہر مین تو کوئی بات نہین معلوم ہوتی باطن
کا حال نہین معلوم بدیع الملک نے کہا ابھی معلوم ہوجائیگا کسی اور جوان کو جانے دو یہ
باتین کررہے تھے کہ قاتل بہرام نے پکار کے آواز دی کہ کیا اب تم مین کوئی ایسا باقی نہین جو
میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر ایک جوان شہزادہ بدیع الملک کے قریب آیا رکاب
سعادت انتساب کو بوسہ دیکر عرض کی کہ اے شہریار رخصت میدان عطا ہو بدیع الملک نے
اجازت دی وہ جوان میدان مین آیا لشکر مغرور سے جو جوان آیا تھا اُسنے کہا اے جوان تو مفت
میرے ہاتھ سے مارا جائیگا بہتر ہوگا رفاقت ہمارے آقائے نامدار کی اختیار کر اسنے جھلا کر
جواب دیا کہ او بیہودہ کیا بکتا ہے تو کیا چیز ہے اور تیرا مالک کیا ہے یہ میدان رزم ہے اگر تجھے
صلح کرنا منظور ہے تو ہمارے آقا کی خدمت مین چل اپنی عرض کر وہ صاحب مروت مین تیری
خطا معاف کردینگے یہ سنکر اُسنے وار نیزے کا کیا اس جوان نے اسکے وار کو خالی دیکر
چاہا کہ قبضہ ہارون کو نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا گھوڑے نے سکندری کھائی اسنے چاہا
سنبھلون مگر سنبھلا نہ گیا پشت مرکب سے زمین پر گرا اُسنے وار تلوار کا کیا کہ سر اُس جفا کار کا
بھی جدا ہوگیا بدیع الملک نے سہراب سے کہا کہ ابکی بار کسی ساحر کو میدان مین بھیجو یہ لوگ ضرور
سحر کرتے ہین سہراب نے کہا مجھے بھی کچھ شبہ ہوتا ہے پھر اس جوان نے آواز دی کہ اب کوئی
میرے مقابلے کو نہین آتا ہے بدیع الملک نے سہراب کی جانب اشارہ کیا
سہراب نے ایک ساحر کو بلا کر اس جوان کے مقابلے مین بھیجا مگر سلاح جنگ سب جسم پر آراستہ
کیے اس ساحر نے آکر اس جوان سے مقابلہ کیا پہلے تو نیزہ بازی ہوئی بارے ساحر کو سمجھا دیا
تھا کہ اسماے رد سحر پڑھتے رہنا اس ساحر نے اسماے رد سحر ورد زبان کیے اور نیزے
ہی سے اس جوان مکار کو مارا مغرور نے بہت کچھ سحر کیا مگر یہ اسماے رد سحر پڑھ رہا تھا سحر نے
تاثیر نہ کی بہت متعجب ہوا اسنے دوسرے جوان کو میدان مین بھیجا اس نے اسکو بھی
قتل کیا اسی طور سے دس جوان لشکر مغرور کے مارے گئے تب تو مغرور

نے سحر کرنا موقوف کیا اور خود دلشگار سے بڑھ کے کہا اے زنجبیل جادو لڑائی کا لطف یون نہین
ہو کہ تین تین روپیہ کے ملازمون کو بھیجکر قتل کرائیں بہتر یہ ہو کہ تم میدان مین جا کر یا تو سہراب سبز پوش
کو اپنے مقابلے مین بلاؤ کہ یہ طلسم کشا کا بہت بڑا دوست ہی اور طلسم کشا کو اسکی جرأت پر
ناز ہے یا تو خود طلسم کشا کو بلاؤ زنجبیل نے کہا آپ دیکھتے ہین کہ طلسم کشا صاحب لوح ہے
اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے اگر اس سے مقابلہ بہ تیغ و نیزہ کیا جائے تو فنون سپہگری مین ہمارے
یہان کوئی اُسکا ہمسر نہین ہی اگر آپکے یہان کوئی پہلوان نامی ہو تو اُس کو بھیجیے کہ وہ طلسم کشا
سے جا کر مقابلہ کرے مغرور نے کہا میرے ہمراہ پہلوان چیدہ اور بہت ہین اور سب نامی و گرامی
ہین مگر مین اُنکا بھیجنا مناسب نہین جانتا ہون زنجبیل نے کہا کیون مغرور نے جواب دیا کہ وہ
اپنی جرأت و ہمت پر اسقدر نازان ہین کہ اُنکو طلسم کشا سے مقابلہ کرنا ننگ ہے اور اُنسے
کہتے ہوئے مجکو شرم آتی ہے زنجبیل نے کہا ایسے وقت مین کوئی بات ننگ کی نہین ہی اور اگر
آپ اُنسے نہ کہوگے تو یہ ہین ایک ایک جوان میدان مین جائیگا اور قتل ہوگا مغرور نے کہا
تم اُنسے کہو زنجبیل نے کہا مجھے اُنکے نام سے آگاہی نہین ہی اُنکے نام مجھے بتا دو اور صورت
دکھا دو مین خود اُنسے جا کر کہون مغرور نے کہا تم نہین جانتے ہو سفاک مردم در اور بیباک خود سر
یہ دونون پہلوان بھائی صاحب کے یہان ایک مدت سے رہتے ہین اور ہمیشہ اُنکے صرف کیلیے
ایک ہزار روپیہ ماہواری ملتا ہی اور جلد خاطرین اُنکی بھائی صاحب کرتے ہین برائے سیر میرے ساتھ
آئے ہین اُنکا ہم نبرد کون ہی جس سے مقابلہ کرین زنجبیل نے کہا بھلا مین اُنسے جا کر کہون منظور
کرینگے مغرور نے کہا ایسا نہو کہ مزاج برہم ہو جائین اور دونون آدمی کچھ شکایت بھائی صاحب
سے کرین کہ ہمین ایسا حقیر سمجھا کہ ایک مرد ناتوان کے مقابلے کیواسطے تجویز کیا زنجبیل نے کہا
مین بڑی خوبصورتی سے کہونگا کہ اُنکو ناگوار نہوگا مغرور نے کہا مین بھی تمہارے ہمراہ چلتا ہون
یہ صلاح کرکے دونون مکار سفاک اور بیباک کے پاس آئے زنجبیل نے پہلے سفاک
اور بیباک کی تعریفین کرنا شروع کین مغرور نے بھی ہان مین ہان ملانا شروع کی جب بہت کچھ
تعریفین اُنکی سب کرچکے تو زنجبیل جادو نے کہا اب مین ایک بات عرض کرون اگر آپ
حضرات کے خلاف مرضی نہو سفاک نے کہا میان کچھ بھلا آپکی بات ہمارے خلاف مرضی
ہوگی زنجبیل نے کہا کہ یہ جوان جو بارادہ طلسم کشائی یہان آیا ہی اُسنے لوح کسی طرح پائی ہے
اور اُسکے سبب سے یہ ساحرون کی اور اس طلسم کی کچھ حقیقت نہین جانتا ہی اور یہ تین روپیہ
کے ملازم اس سے مقابلہ بھی نہین کر سکتے ہین اور ساحر اگر سحر کرے تو اُسپر تاثیر نہین کرتا ہے
لہذا اب یہان کیونکر بنے اگر آپ کچھ مدد فرمایئے اور اس جوان کو اس خطا کی سزا دیجیے
تو بہت مناسب ہو سفاک نے کہا اے زنجبیل جادو آپ بخوبی واقف ہین کہ یہ جوان
ناتوان میرا ہم نبرد نہین ہی اور اُس سے مقابلہ کرنا میرے واسطے باعث ننگ ہے اگر آپکی
یہی خوشی ہی تو مین آپکے ہمراہ چلتا ہون اور اُس سے کہدونگا کہ بہتر اسی مین ہے کہ لوح ہمین
دیدو اور تم جہان سے آئے ہو وہان واپس جاؤ یقین ہی وہ میری صورت دیکھکر لوح دیدیگا

اور اگر نہ دیگا تو مین اسکے گلے سے اتار دونگا زنجبیل نے کہا ہمین بھی یہی منظور ہے کہ آپ
کی بات مین بھی فرق نہ آئے اور ہمین لوح بھی مل جائے سفاک مردم دور زنجبیل کے ساتھ
ہوا عیاک نے کہا مین بھی چلتا ہون سفاک نے کہا بھائی صاحب آپ کیا کیجیے گا ایسے بہت
سے تماشے دیکھے ہین عیاک وہین ٹھہر گیا سفاک زنجبیل جادو اور مغرور کے
ہمراہ میدان مین آیا اور پکار کے کہا کہ طلسم کشا کون شخص ہے بدیع الملک نے گھوڑا
بڑھا کر کہا کہ تم ہم ہی بارادۂ طلسم کشائی یہان آئے ہین سفاک نے کہا مجھے کچھ کہنا ہے بدیع الملک
نے کہا پھر یہان آکے بیان کرو سفاک گینڈے کو بڑھا کے بدیع الملک کے مرکب کے قریب آیا اور
کہا مجھے آپ کی صورت وجوانی پر رحم آتا ہی اس وجہ سے کہتا ہون کہ لوح طلسم آپ زنجبیل جادو
کو دیدیجئے اور یہان سے واپس جائیے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا اب ایسا بیہودہ
کلمہ زبان سے نہ نکالنا اگر کچھ دعوے جرأت ہو اور بڑا سے مقابلہ آئے ہو تو یہی گو یہی میدان
ہے سمجھ لو سفاک نے ہنس کر جواب دیا کہ مین آپ سے مقابلہ کرکے اپنے تئین بدنام
کراؤن آج بڑے بڑے بادشاہان ذیجاہ میرے نام سے تھراتے ہین اور بڑے بڑے
پہلوان میری تیغ آبدار سے خوف کھاتے ہین آپ بھلا مجھے کیا مقابلہ کیجیے گا شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا اسقدر زیادہ گوئی بیکار ہے اگر کچھ دعوے جرأت ہی تو تیغ میان سے
لے سفاک نے کہا یہ خیال خام ہے مین تجھ سے مقابلہ کرون یہ کہکر لوح کی طرف ہاتھ بڑھایا
شاہزادۂ بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے ایک طمانچہ مارا اگر سفاک خالی نہ دے تو مر
جائے مگر خالی دیکر بچ گیا ہاتھ جو شاہزادہ بدیع الملک نے اسکا بقوت پکڑا تھا
اسکو معلوم ہوا کہ ہاتھ ٹوٹ گیا بہت زور کیا کہ اپنے ہاتھ کو چھڑاؤن مگر شیر کے پنجے
کیا چھوٹ سکتا تھا مجبور ہو کے پھر اپنے گریبان کی طرف ہاتھ بڑھایا شاہزادہ بدیع الملک
نے بھی گردن مین ہاتھ ڈال دیا دونون پہلوانون مین زور ہونے لگا دونون لشکر آگے بڑھ آئے
عیاک نے جو یہ کیفیت سنی کہ بھائی صاحب اور طلسم کشا سے خوب لڑائی ہو رہی ہی یہ بھی
میدان مین آکے تماشا دیکھنے لگا مگر اپنے ساتھ والون سے کہتا جاتا ہے کہ طلسم کشا بھی بڑا
پرقوت معلوم ہوتا ہے ورنہ آجتک بھائی صاحب سے کوئی فن کشتی مین مقابل نہوا اور یہ
جوان لڑ رہا ہی یہان تو یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک سفاک کو لے دوڑے دس قدم پر لیجا کے
پٹکا مارا ایک گھٹنا سفاک کا کہ فنا بزمین ہوا چاہا لنگر قائم کرون مگر بدیع الملک کب لنگر قائم ہونے
دیتے ہین پہلے زور مین تا بزانو دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے اس
خود سر کو بلند کیا سفاک نے کہا اے شہریار الامان بدیع الملک نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان
سفاک نے کہا مجھے اطاعت قبول ہے بدیع الملک نے آہستہ سے زمین پر رکھدیا
سفاک کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کو بہت خوشی حاصل ہوئی سفاک
کی بڑی عزت کی سہراب آکر سفاک سے بغلگیر ہوا اور باعزاز تمام سفاک
کو لشکر مین لائے مگر عیاک نے جو یہ کیفیت دیکھی زنجبیل سے کہا بھائی صاحب نے بڑی حرکت

تماشا دیکھتی تھی اگر زرہ پوش نہ ہوتے تو تیر آسیب تو انکا نہ اختیار کرتے اگر وہ قتل بھی کر ڈالتے تو نام
پردۂ دنیا پہ رہجاتا اگر اب طلسم کشا میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جائیگا یہ کہکر مبارک بھی میدان
میں آیا اور للکار کر آواز دی کہ او طلسم کشا اگر تجھے بہت زعم دعوے جرات ہی تو میرے مقابلے میں آ
بدیع الملک نے گھوڑے کو میدان میں نکالا سفاک نے عرض کی میں آپکا غلام حاضر ہوں مجھے
اجازت ہو کہ اس دریدہ دہن کو جاکر اس خطا کی سزا دوں بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے
یہاں کا یہ دستور نہیں ہو جسکا نام لیکر پکارتا ہو وہی اسکے مقابلے میں جاتا ہے تم ابھی اس امر سے
بخوبی شناسا نہیں ہو انشاء اللہ یہ کیفیت بھی تمپر خلاصہ ہو جائیگی سفاک نے عرض کی کہ
آپ ابھی معرکہ عرق ریزی فرما چکے ہیں ابھی آپ کا تشریف لیجانا مناسب نہیں ہے
بدیع الملک نے فرمایا کہ خدا قادر و توانا ہے مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است
تم اس امر میں دخل نہ دو مجھے میدان میں جانے دو سہراب نے بھی کہا کہ اے سفاک
آقائے نامدار اب نہ کہو ... بیکار اصرار کرتے ہو جانے دو خدا حامی ہے کسکی مجال ہے جو آقائے
نامدار سے مقابلہ کرسکے سفاک خاموش ہو رہے بدیع الملک میدان میں آئے مبارک نے
نیزہ کا وار کیا بدیع الملک نے وار کو رد کرکے تھپیڑا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے مبارک کے
نکل گیا بہت خفیف ہوا تلوار کو نیام سے نکالا بدیع الملک نے شمشیر آبدار کھینچی آپس میں
تلوار چلنے لگی ایک مقام پر بدیع الملک نے بازو بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا مبارک نے
کمر میں ہاتھ ڈالا دونوں پہلوان گتھے ہوئے اپنے اپنے مرکبوں سے زمین پر آئے آپس میں
زور ہونے لگا بدیع الملک تھوڑی دیر کے بعد اسکو کمی سے زور سے دس قدم پر لاکے
پٹک مارا ایک ہی زور میں اسے زمین سے اٹھا لیا مبارک نے چاہا کہ میں کسی طرح سے تڑپ کے
نکل جاؤں مگر بدیع الملک کے قبضے سے نکل جانا ممکن نہ تھا شاہزادے نے زمین پر
دے مارا خنجر کھینچ چھاتی پر سوار ہوئے فرمایا اب شناخت میں پروردگار عالم کے کیا کہتا ہے
مبارک چونکہ سیہ تاب تھا مسلمان ہونے سے انکار کیا بدیع الملک نے خنجر اسکی
گردن پر پھیر دیا سر اسکا تن سے جدا ہو گیا لاشہ زمین میں تڑپنے لگا بدیع الملک وہان سے
اٹھکر پھر مرکب پر سوار ہوئے مغرور اور زنجبیل نے جو یہ کیفیت دیکھی آپس میں صلاح کی کہ
اسوقت طلسم کشا سے لڑنا مناسب وقت نہیں ہے بہتر ہوگا کہ طبل بازگشت بجوائے
پلٹ چلیں اسوقت پہلوان بھی خستہ ہیں اور تمام فوج بھی بہت پریشان ہے کل جیسا کچھ
ہوگا مناسب سمجھ کے پھر جنگ آغاز کرینگے زنجبیل نے بھی اس رائے کو بہتر جانا اور طبل
بازگشت اپنے لشکر میں بجوا دیا بدیع الملک میدان سے اپنے لشکر کو واپس آئے اور
لشکر کو لیکر طرف اپنی بارگاہ کے روانہ ہوئے ادھر زنجبیل جادو اور مغرور ہفت پیکر بھی اپنے
خیمے میں آئے مگر بہت دہشت زدہ آپس میں کہتے ہوئے کہ ان جوانوں کو طلسم کشا نے زیر کیا کہ جنکا عدیل و نظیر
ممکن نہ تھا طلسم کشا آدمی نہیں ہے جن ہے یہ طاقت بشری نہیں ہے کہ ایسے پہلوانوں کو زیر کرے
اب کسکی طاقت ہے جو طلسم کشا سے مقابلہ کریگا تمام طلسم میں یہ دو پہلوان یکتا مانے جاتے تھے

انھین کے خوف سے کسی نے آجتک سر نہین اُٹھایا آنکی یہ کیفیت ہوئی کہ میدان مین جاتے ہی زیر ہو گئے بہتر یہ ہوگا کہ یہان سے جاکر ایک انجمن مشاورت مقرر کرو اور جو بات مناسب ہو وہ کرو زنجبیل اور مغرور یہ تجویز کرتے ہوئے قلعے مین داخل ہوئے اور اُسی وقت ملازمون کو بلاکر زنجبیل نے کہا کہ ہمارا قصد ہے کہ ایک انجمن مشاورت مقرر کرین لہذا ہمارے وزرا کو اطلاع دو کہ سب آکر حاضر ہون ملازم اُسی وقت روانہ ہوئے وزیرون اور مشیرون کے مکانون پر جاکے اطلاع دی کہ آپکی طلبی ہے جلد تشریف لے چلیے یہ خبر سنکر تمام وزرا و امرا مکان زنجبیل جادو مین آئے زنجبیل نے سب سے کہا کہ ایک مقدمہ بہت سخت درپیش ہے کہ طلسم کشا کا روکنا کسی طرح ممکن نہین ہے وہ جلوان جو تمام طلسم بلکہ عالم مین یکتا مانے جاتے تھے طلسم کشا نے تہ تلوار کیا ایک اُن سے مطیع طلسم کشا ہوا دوسرے نے اپنی جان دی اطاعت طلسم کشا قبول نکی سحر بھی اُسپر تاثیر نہین کرتا ہے کہ صاحب لوح ہے اقبال مند ہونے مین بھی شک نہین ہے وزرا نے صلاح دی کہ بہتر یہ ہے آپ ایک عرضی بحضور سمت قباد اژدرسر روانہ فرمایئے اور اُنکو اس حال سے آگاہ کیجیے جبتک وہ کوئی انتظام معقول نہ کرینگے تب تک طلسم کشا کا گرفتار ہونا ممکن نہین ہے زنجبیل جادو نے کہا مین ابھی تو قبلہ سے مدد لے چکا ہون اُنھون نے اپنے بھائی صاحب کو میری مدد کے واسطے بھیجا اگر ابھی بار بار مدد طلب کرونگا تو مجھے نہین معلوم کیا سزا دینگے سب نے کہا کہ آپ اپنے نام سے عرضی نہ روانہ کیجیے بلکہ مغرور ہفت جوش اپنی طرف سے اُنکو اطلاع دین کہ مین یہان آیا اور طلسم کشا سے مقابلہ کیا کئی دن تک خوب لڑا مگر طلسم کشا کے ہمراہ لشکر بیشمار ہے اُسپر فتح پانا دشوار ہے جبتک آپ کوئی انتظام نہ فرمایئےگا تب تک کوئی صورت معقول ظہور پذیر نہوگی زنجبیل جادو نے کہا کہ ہان یہ بات بہت درست ہے مغرور نے بھی پسند کیا اور اس مضمون کی عرضی تحریر کرکے ایک ساحر کو دی اور تاکید کر دی کہ جلد اس عرضی کو بھائی صاحب تک پہونچانا اور جواب لیکر بہت جلد آنا وہ ساحر عرضی مغرور کی لیکر روانہ ہوا اُسکا ذکر اُسکے وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو لیکر فتح و فیروزی میدان سے پھرے تو سفاک مردم دزد کو ہمراہ لیکر بارگاہ مین تشریف لائے بزم عیش و نشاط بپا کی عین گرمی صحبت مین ایک چوبدار نے آکے دعائے دولت دیکر عرض کی حضور در دولت پر ایک نامہ دار حاضر ہے باریابی کا امیدوار ہے بدیع الملک نے کہا اندر بلاؤ چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اندر لے گیا نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے دیکھا کہ ملکہ زرین روشن تن کی طرف سے مرقوم ہے کہ مجھے آپ سے کچھ ضروری باتین عرض کرنا ہین اگر تکلیف نہو تو آپ تشریف لایئے ورنہ مین خود حاضر ہون بدیع الملک نے پشت پر نامے کے لکھدیا کہ اگر میرے آنے مین کچھ خرابی ہو تو مین آؤن ورنہ تم خود تکلیف کرو جو مناسب جانو مجھے ابھی اطلاع دو یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا نامہ دار رخصت ہوکر چلا گیا یہان ملکہ زرین روشن تن اپنے باغ مین جلوہ افروز ہین نامہ دار کا انتظار ہے قلب بیقرار ہے کہ نامہ دار نے

آکر نامہ دیا ملکہ نے اُسکے جواب کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی دوسرا نامہ اُسی وقت تحریر کیا
خلاصہ مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین خود آتی ہون آپ تکلیف نہ فرمایئے یہ کہکر اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار
پھر بدیع الملک کے پاس آیا بدیع الملک نے نامہ کو دیکھکر حکم دیا کہ دوسری بارگاہ شاہی آراستہ
کی جائے ہمارا ایک دوست محسن ہماری ملاقات کو آئیگا ملازمون نے فوراً بارگاہ کو جاکے آراستہ
کیا سب اسباب آرائش درست کردیا بدیع الملک نے نامہ دار سے کہا کہ ملکہ سے جاکر
ہماری طرف سے کہنا کہ یہان سب سامان درست ہو جسوقت مزاج مین آئے آؤ بارگاہ بھی نامہ دار کو
بتادی کہ ملکہ کے ہمراہ جب آنا تو اسی بارگاہ مین ہمسے ملاقات ہوگی ہم یہان منتظر ہین یہ کہکر شاہزادہ
بارگاہ مین جاکر ملکہ کا انتظار کرنے لگا نامہ دار نے آکر ملکہ کو خبر دی ملکہ نے اُسیوقت تخت سحر
بنایا نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا بدیع الملک کی بارگاہ مین آکر داخل ہوئین شاہزادے نے
ملکہ کو اپنے پاس بٹھایا جام شراب اپنے ہاتھ سے بھر کر پلایا ملکہ نے نامہ دار کو رخصت کیا
بدیع الملک نے کہا کہ اب کیفیت لڑائی کی بیان فرمایئے بدیع الملک نے سب کیفیت جنگ کی
ملکہ نے کہا والد ماجد جب تشریف لائے تھے تو مجھے طلب فرمایا تھا مین نے جاکر اُن سے
افسوس ظاہر کیا اُنھون نے میری تشفی کے لیے ایک راز جو آجتک کسی پر ظاہر نہ تھا بیان فرمایا
بدیع الملک نے کہا وہ کیا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ اگر آپ تمام عمر لڑے جایئے گا تب بھی یہ قلعہ فتح
نہوگا کیونکہ قلعہ اصلی نہین ہے ملکہ والد ماجد کے سحر کی قوت سے بنا ہو جبتک وہ زندہ ہین
تب تک قلعہ بھی قائم ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ پھر انکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہے کل کی
میدان داری مین سب کو تباہ و برباد کردونگا ملکہ نے کہا کہ والد ماجد یون قتل نہین ہوسکتے اُنکے
قتل کو اسباب درکار ہے بدیع الملک نے کہا اسباب کیا درکار ہو وہ یون قتل کیون نہین ہوسکتے
ملکہ نے جواب دیا کہ یہان سے دو کوس پر ایک صحرا ہے اس صحرا مین ایک چشمہ آب ہے چشمہ مین
ایک ماہی رہتی ہے اُس ماہی کے شکم مین ایک خنجر ہے جب کوئی اُس صحرا مین عجائبات
راہ کو طے کرکے جائے اور اس ماہی کے دستیاب ہونے کا اسباب بہم پہونچا اور ماہی
کو اپنے قبضے مین کرے تو وہ الوان پر جاکے الوان جادو کو قتل کرے اُسکے خون مین خنجر
بھرے اُس خنجر سے اُس ماہی کا شکم چاک کرے تب وہ خنجر ملے کہ جسکے وجہ سے والد ماجد
ذبح ہون بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ کتنی بڑی بات ہے کل مین زنجیل جبادو کو زندہ گرفتار کرکے
لیجاؤنگا یہ سب سامان بہم پہونچاؤنگا خدا حامی ہے مین سب کام انجام دونگا ملکہ نے کہا بس
اس امر کی اطلاع دینے حاضر ہوئی تھی اب رخصت ہوتی ہون آجکل والد ماجد مجھے بہت
طلب کیا کرتے ہین ایسا نہو اُنھون نے بلایا ہو اور مین باغ مین نہ ملون تو یہ امر باعث بدنامی
ہے بدیع الملک نے ملکہ کو رخصت کیا اور آپ پھر اُسی بارگاہ مین تشریف لائے جہان پہلے
سے تھے تھوڑی دیر تک یہان بھی صحبت رہی جب رات کم رہ گئی تو بدیع الملک اور جملہ سرداران
اپنے اپنے خیمون مین آئے استراحت پذیر ہوئے مگر نامہ دار زنجیل جبادو جو طرف سے
منہ در ہفت جوش کے نامہ لیکر قباد کے پاس گیا ایک دن کے بعد دربار قباد مین

پہونچا قباد اسوقت یہی ذکر کر رہا تھا کہ نہین معلوم بھائی نے وہان کا کیا انتظام کیا طلسم کشا گرفتار ہوا یا نہین گرفتار ہوا اب بچنا تو طلسم کشا کا محال ہے اگر سحر کے ذریعے سے نہ گرفتار ہوگا تو مین نے وہ پہلوان جو بقائے سلطنت کین روانہ کیئے ہین وہ اُسکو اور اُسکی تمام فوج کو گرفتار کر لائینگے سب کہہ رہے تھے کہ اگر طلسم کشا گرفتار ہو جاتا تو ابھی حاضر ہوتا یہ ذکر تھا کہ نامہ دار نے آکے سلام کیا قباد نے کہا شاید طلسم کشا گرفتار ہو گیا فتح نامہ میرے بھائی نے بھیجا تحریر کیا ہے یہ کہکر لفافے کو چاک کیا نامے کو جو پڑھا منہ پیٹ لیا لوگون نے کہا خیر تو ہے قباد نے گھبرا کے کہا کہ غضب ہو گیا طلسم کشا نے سفاک کو تو اپنا مطیع بنایا اور میاک کو عدم آباد کا راستہ دکھایا ارے یہ پہلوان جنکا عدیل و نظیر تمام دنیا مین ممکن نہ تھا طلسم کشا نے انھین یون زیر کیا اب کسکی طاقت ہے جو اُس سے مقابلہ کرے اور مین کسے بھیجون جو مغرور ہفت جوشن کی مدد کرے سب نے کہا حضور سفاک کو مطیع کر لیا قباد نے کہا مجھے بھی تعجب ہے کہ طلسم کشا نے کیا سحر کیا کہ ایسے پہلوان زیر ہوے یہ کہکر نامہ دار کو جواب نامہ اُسی وقت لکھدیا اور کہا کہ ہم دو ایک روز مین براے مدد ایک اور پہلوان کو روانہ کرینگے کہ وہ طلسم کشا کو ضرور زیر کریگا تم خاطر جمع رکھنا جبتک ہم اُس پہلوان کو روانہ کرین تب تک تم جنگ آغاز نہ کرنا ہم نامہ اُسکے پاس بھیجتے ہین یقین ہے کہ وہ نامے کے دیکھتے ہی چلا آئے نامہ دار تو یہ جواب لیکر روانہ ہوا قباد نے اُسیوقت ایک نامہ تیران خیرقوت کو لکھا یہ بہت بڑا پہلوان نامی تھا اور ہمیشہ اسنے ایک صحرا مین بسر کی جس جانور کو زبردست دیکھا شکار کیا اور گوشت اُسکا کھا گیا بارہا جب قباد ادثر در سر نے کسی لڑائی پر بھیجا تو اسنے تنہا تمام فوج کو شکست دی قباد اسکو بہت عزیز رکھتا تھا اور اسپر دعوی تھا کہ کوئی پہلوان دنیا مین اُسکا ہم نبرد نہین ہے جب اسکو نامہ قباد کا پہونچا تو اپنے صحرا سے جھومتا ہوا مانند فیل مست کے جانب قباد روانہ ہوا قباد کے پاس دو روز کے بعد پہونچا قباد اسوقت دربار مین بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا کہ چوبداروں نے آکر کہا حضور تیران دردولت پر حاضر ہے قباد نے کہا بلا لو چوبدار اسکو اپنے ہمراہ لیگیا قباد نے تیران کو دنگل زرین پر بٹھایا کہا اے پہلوان دوران مین نے تمہین اسواسطے تکلیف دی ہے کہ ایک شخص بارادہ طلسم کشائی یہان آیا ہے اُسنے بہت میرے ملازمون کو ہلاک کیا ہے ابھی دو روز کا زمانہ ہوا میرے بھائی مغرور ہفت جوشن نے مجھے خط لکھا کہ طلسم کشا نے سفاک سے پہلوان کو تو اپنا مطیع کیا اور اُسکے بھائی میاک کو سر میدان ذبح کیا کوئی طلسم کشا سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی مین نے خیال کیا کہ طلسم کشا سوا تمہارے اور کسی سے زیر نہوگا تیران نے جواب دیا کہ سفاک اور میاک تو ایسے پہلوان نہ تھے کہ جنکے مارے جانے سے آپ کو تعجب ہے وہ بھی مثل اور لوگون کے تھے قباد نے کہا تمہارے مقابلے مین تو وہ بھی مانند موس کے مگر اور لوگ اُنکو بہت کچھ جانتے تھے تیران نے کہا مین جاکر طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤنگا اور اگر حکم ہو تو چیر کر پھینک دون قباد نے کہا جو تم مناسب سمجھنا وہ کرنا

تمھین اختیار ہے اور جسقدر جی مین آئے لشکر اپنے ہمراہ لو تیران نے کہا مین لشکر کو ہمراہ لیجا کر
کیا کرونگا قباد نے کہا تنہا جانا خلاف ہے تیران نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہے تو پانچسو جوان میرے
ہمراہ کر دیجیے اگرچہ کوئی ضرورت نہین ہے مگر برائے زینت اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون
قباد نے حکم دیا کہ اسیوقت پانچسو جوان جو بہت نامی و نامدار ہون انکو مسلح و مکمل کر دیا جائے غرض
تھوڑی دیر مین خبر دی کہ سب جوان تیار ہین قباد نے تیران سے کہا اب عرصہ نہ کرو جاؤ تیران
قباد سے رخصت ہوا باہر آکر پانچسو جوانون کو ہمراہ لیا طرف زنجبیل جادو کے روانہ ہوا اسکا ذکر
اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک اور مغرور اور زنجبیل جادو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب میدان سے مغرور طبل بازگشت بجوا کر واپس آیا تو اسنے اسیوقت نامہ حسب صلاح بعض وزرا
قباد کو تحریر کیا اور زنجبیل سے کہا میرے نزدیک بہتر یہ بات ہے کہ اسی وقت طلسم کشا
کو بھی ایک نامہ لکھو کہ ہمین تین روز کی مہلت دو نہین معلوم بھائی صاحب کیا جواب تحریر کرین زنجبیل
نے کہا اگر طلسم کشا نے مہلت نہ دی مغرور ہفت جوشن نے جواب دیا کہ طلسم کشا کی عادت ہے
کہ جو کوئی مہلت طلب کرتا ہے فوراً مہلت دیدیتے ہین زنجبیل جادو نے کہا آپکو اختیار ہے
مغرور نے اسیوقت ایک نامہ بدیع الملک کو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ہمکو کچھ انتظام
ضروری کرنا ہے لہذا تین روز کی مہلت درکار ہے یہ نامہ ایک نامہ دار کو دیکر طرف لشکر شاہزادہ
بدیع الملک کے روانہ کیا بدیع الملک یہان محفل عیش و نشاط مین رونق افروز تھے چوبدار
نے آکر دعائے دولت دی اور عرض کی کہ حضور ایک نامہ دار مغرور جادو کا آیا ہے امیدوار
باریابی ہے بدیع الملک نے کہا بلا لو چوبدار نامہ دار کو بلائے گیا نامہ دار نے بدیع الملک کو
سلام کیا نامہ نذر دیا بدیع الملک نے نامہ کے مضمون کو پڑھ کے فوراً تین دن کی مہلت دی اور
اسکی پشت پر جواب لکھدیا کہ شوق سے جو چاہو انتظام کر لو ہمنے تین دن کی مہلت دی نامہ دار
جواب لیکر روانہ ہوا مغرور کو لاکر دیا مغرور نے خود پڑھ کے زنجبیل سے کہا کہ ہمنے تم سے کہا تھا
کہ طلسم کشا مرد شجاع ہے جو کوئی مہلت اُس سے مانگتا ہے انکار نہین کرتا زنجبیل خوش ہوگیا یہ ذکر تھا
کہ وہ ساحر بھی آیا جو نامہ مغرور کا قباد اژدر سر کے پاس لے گیا تھا اسنے بھی جواب مغرور
کے ہاتھ مین دیا مغرور نے اسکو کھولا اور جواب کو پڑھا تو لکھا تھا ابھی دو تین دن جنگ ملتوی
رکھو ہم ایک پہلوان کو روانہ کرتے ہین وہ آکر طلسم کشا کو اسیر کریگا زنجبیل سے مغرور نے کہا
وہی بات بھائی صاحب نے بھی تحریر فرمائی ہے جو مین نے تم سے کہی تھی اور جسکا بندوبست پیشتر سے
کر لیا تھا زنجبیل نے کہا واقعی آپنے بہت ہوشیاری کی یہان تو یہ ذکر تھا مگر شاہزادہ بدیع الملک
نے سہراب سبزپوش سے کہا کہ تین دن تک جنگ تو ملتوی رہیگی مین اور ایک ضروری کام
سے جاؤنگا اگر تمھین یہان رہنا منظور ہو تو یہین رہو ورنہ میرے ہمراہ چلو سہراب نے عرض کی
مین ہمراہ رکاب چلونگا یہان سفاک مردم در موجود ہین انکا یہان رہنا مجھے بہتر ہے
بدیع الملک کو بھی یہ بات پسند آئی سہراب کو ہمراہ لیا اور برائے تلاش سامان قتل

زنجبیل جادو کے روانہ ہونے کو ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا
اب چند قلعے تیران شیر قوت کے ملاحظہ فرمائیے

کہ جب پانچسو جوان اپنے ہمراہ لیکر برائے مقابلہ بدیع الملک روانہ ہوا تو دو روز کے بعد
زنجبیل جادو کے سلطے پر پہونچا جو یاروں نے مغرور ہفت جوش اور زنجبیل جادو
کو اطلاع دی کہ تیران شیر قوت کو آپکے بھائی صاحب نے برائے مدد روانہ کیا ہے عنقریب
قلعے میں داخل ہوا چاہتا ہے مغرور نے زنجبیل جادو سے کہا کہ تم بڑے استقبال جاؤ اور
بڑے اعزاز و اکرام سے اُسکو قلعے میں لاؤ یہ شخص واقعی بڑا آبرودار ہے اسکا ہمسر پیدا نہیں ہوا
بھائی صاحب اسے اپنا قوت بازو جانتے ہیں سلطنت اسی کی وجہ سے بے خوف ہے جو کوئی آفت
آتی ہے یہی اسکو دفع کرتا ہے بارہا اسنے تنہا فوجوں کو شکست دی ہے طلسم کشا کی کیا حقیقت
ہے جو اس سے مقابلہ کر سکے اکثر دیووں سے اسنے مقابلہ کیا ہے اور زیر کر کے اپنا مطیع بنایا
ہے زنجبیل چند سرداروں کو ہمراہ لیکر تیران کے استقبال کو آیا دیکھا ایک دیو خصال پانچسو
سواروں کے آگے پیادہ دوڑتا ہوا چلا آتا ہے سواروں میں دم باقی نہیں ہے گھوڑوں نے
زبانیں نکالدی ہیں اب رہے ہیں مگر تیران ہنستا ہوا چلا آتا ہے زنجبیل اسکی صورت دیکھکر
سہم گیا جب تیران قریب پہونچا زنجبیل نے اسکو سلام کیا تیران نے سلام کا جواب دیا
کہا آپنے کیوں تکلیف کی اپنے ملازم کو بھیجدیا ہوتا زنجبیل نے جواب دیا کہ تکلیف آپ نے
البتہ فرمائی کہ اتنی دور سے پیادہ پا تشریف لائے راہ میں بہت کچھ مصائب اٹھائے تیران
ہنسا اور کہا اے زنجبیل سواروں کی وجہ سے عرصہ ہو گیا کہ میں جلدی نہ پہونچ سکا یہ لوگ
میرے ہمراہ نہ آسکے ساتھ چلنے کی تاب نہ لا سکے نہیں تو میں ایک ہی روز میں یہاں پہونچ جاتا
اسقدر تو میری روز کی دوڑ ہوتی ہے تم پیادہ آنیکا خیال نہ کرو زنجبیل یہ باتیں سنکر دنگ ہو گیا
تیران کو قلعے میں لیچلا جیسے ہی اسنے پاؤں تختہ خندق پر رکھا تختہ ٹوٹ گیا تیران جست کر کے
خندق کے پار پہونچا زنجبیل اور زیادہ حیران ہوا کہ آدمی ہے یا دیو ہے واقعی یہ طلسم کشا کو
ضرور گرفتار کر لیجائیگا اب کسی طرح کا ڈر طلسم کشا کا نہ رہیگا خوشی خوشی مغرور کے پاس لایا
مغرور بھی دروازے تک اسکے لینے کو آیا بڑی خاطر سے تیران کو بارہ دری کے اندر لے گیا
ایک دنگل اندر اسیوقت طلب کیا تیران اس دنگل پر بیٹھا مغرور نے مزاج پرسی کے بعد
تمام کیفیت جنگ کی اس سے بیان کی اسنے کہا کہ کسکی طاقت ہے جو مجھسے مقابلہ کرے آپ
خوب جانتے ہیں کہ میں نے لشکروں کو تنہا شکست دی ہے کبھی کسی کی مدد نہیں چاہی اور نہ کبھی کسی
پہلوان نے مجھسے مقابلہ کرنے کا دعوی کیا طلسم کشا کیا چیز ہے اور اسکی فوج کیا ہے آپ طبل جنگی بجوا
دیں جا کر اسکی تمام فوج کو گرفتار کر لاؤنگا اور طلسم کشا کو بھی قید کر دونگا مغرور نے کہا یہ امید مجھے قوی
ہے اب ضرور سب بگڑے ہوئے کام بن جائینگے تیران نے کہا اب دیر نہ کیجئے طبل جنگی
بجوائیے زنجبیل نے کہا ابھی آپ اتنی مسافت اٹھائے ہوئے آئے ہیں ایک روز آرام فرمائیے
مجھے تین دن کی مہلت طلسم کشا سے طلب کی تھی ابھی ایک روز باقی ہے وہ دن گذر جانے

تو ہم طبل جنگی بجوادین اور یہ بھی خبر سنی ہے کہ طلسم کشا کہین باہر سیر گیا ہے وہ بھی آجائے تیبران
نے کہا اگر طلسم کشا میری آمد کی خبر سنکر بھاگ گیا ہو تو کیا ہوگا زنجبیل نے کہا آپکے لشکر کو تباہ
کرینگے تیبران نے کہا مین یہی کہتا ہون کہ اگر طلسم کشا کل نہ آئے تو تم شوق سے طبل جنگی بجوا دینا
مین اپنے لشکر کو تیار کر رکھونگا کوئی ضرورت نہین ہے کہ طلسم کشا کا انتظار کرون زنجبیل نے منظور
کیا تیبران اسی طرح کی باتین کرتا رہا یہان تو یہ گفتگو درپیش ہے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## مگر اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو براے تلاش سامان قتل زنجبیل جادو روانہ ہوے ملکہ زرین روشن تن نے پتہ تو بخوبی بتادیا
تھا اُسی جانب جاتے تھے کہ راہ مین ایک دریاے قہار ملا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
اُسمین لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پڑھکے دریا مین قدم بڑھاؤ پایاب چلے جاؤ شاہزادہ بدیع الملک
نے اسم حاشیہ لوح پڑھا دریا منجمد ہوگیا بدیع الملک زمین کی طرح دریا مین بھی راہ نورد ہوے
سہراب وغیرہ نے ارادہ کیا کہ ہم بھی جائین انکو وہ بات حاصل نہوئی بدیع الملک
نے کہا تم سب لوگ یہین توقف کرو جب کوئی کشتی آئیگی اُسپر سوار ہوکے پار اُتر آنا اور اگر
شام تک کوئی کشتی نہ آئے تو لشکر کو واپس جانا میرے تنہا جانے مین بہتری ہے سہراب
مجبور ہوکے ٹھہر گیا بدیع الملک روانہ ہوئے جہانتک سہراب کی نگاہ نے کام کیا بدیع الملک
کو دیکھتا رہا جب بدیع الملک بہت دور نکل گئے سہراب آبدیدہ ہوگیا کنارے پر
بیٹھکے کشتی کا انتظار کرنے لگا مگر بدیع الملک جو روانہ ہوے تو دریا طے کرکے
پار پہونچے رات ہوگئی تھی شاہزادے نے چاہا شب بھر اسی جا بسر کرون پھر خیال آیا کہ بے لوح
کی ہدایت کوئی کام نہ کرنا چاہیے یہ سوچکے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اگر خدا
اپنا فضل شامل حال کرے اور دریا سے گذر ہوجائے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ مکان بے روش
نو و فنون مین جائے کہ وہ کوہ سماق پر واقع ہے بدیع الملک حسب ہدایت لوح مکان نو و فنون
کو تلاش کرتے ہوے روانہ ہوئے تھوڑی دور جاکے ایک پہاڑ نظر آیا جو جو نشانات لوح مین
تحریر تھے وہ سب اُس پہاڑ مین پائے گئے بدیع الملک نام خدا لیکر اُس پہاڑ پر آئے
دیکھا ایک مکان چشمہ کا ترشا ہوا بنا ہے اُسمین ایک درویش پاکیزہ صورت بیٹھا ہے
بدیع الملک اُس درویش کے قریب آئے جھک کے سلام کیا درویش نے جواب سلام
دیکر کہا کہ تشریف لائیے بدیع الملک اُس درویش کے پاس بیٹھ گئے درویش نے پوچھا
کہ آپکے تشریف لانیکا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث کیا ہے بدیع الملک
نے اپنی تمام حقیقت بیان کی درویش نے کہا آپ شب بھر یہان آرام فرمائیے
صبح کو مین آپ سے کچھ عرض کرونگا بدیع الملک چونکہ خستہ بھی تھے اُسی بستر پر شب کو آرام
فرمایا فقیر شب بھر بیدار رہا جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے اُٹھکر فریضہ سحری
ادا کیا فقیر سے پوچھا کہ اب جو کچھ آپکو فرمانا ہو ارشاد فرمائیے درویش نے کہا آپ چشمے
پر جب پہونچ جائیگا تو فقیر بھی وہین حاضر ہوگا اُس پانی کو چشمے سے بلائے آپکے خواسے

کریگا لیکن آپ بہت سخت کمت سے جاتے ہین کوئی کام بدون ہدایت لوح نہ کیجیے گا اچھی طرح وہان
پہونچ جایئے گا مین آپکو وہین ملونگا بدیع الملک نقیر سے رخصت ہوکر چلے تھوڑی دور پر جاکے ایک
باغ پر بہار نظر آیا بدیع الملک اوس باغ کی سیر کرنے لگے دیکھا بیچ مین اوس باغ کے ایک نہر آب صفا ہے
بدیع الملک اوس نہر کے قریب آئے دیکھا ایک ماہی پانی کے اوپر آئی بدیع الملک نے دیکھا
کہ بہت بڑی مچھلی ہے بدیع الملک اوسکو بغور دیکھنے لگے ایک آواز آئی کہ او طلسم کشا کیا دیکھتا ہے
کود پڑ یہ وہی مچھلی ہے جسکی تلاش مین تو چلا ہے بدیع الملک نے پلٹ کے جو دیکھا تو درویش ذوفنون
کھڑا ہوا کہہ رہا ہے شہزادہ بدیع الملک فوراً اوس نہر مین کود پڑے پانی مین کودتے ہی شاہزادہ بیہوش ہو گیا
تھوڑی دیر کے بعد پانون آشناے زمین ہوے بدیع الملک نے دیکھا کہ مین ایک مکان تاریک مین بند
ہون بہت گھبرائے اب خیال آیا بہت بڑا دھوکا کھایا لوح کو نہ دیکھ لیا یہ خیال آتے ہی لوح پر ہاتھ ڈالا تو
لوح گلے مین نہین ہے بدیع الملک بہت غمگین ہوے خدا کو یاد کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز عجیب آئی
بدیع الملک دیکھنے لگے دیکھا ایک عورت کریہ منظر ایک مشعل ہاتھ مین لئے ہوے سامنے سے آتی ہے
بدیع الملک کے قریب آکے کہا کیون اے طلسم کشا اب کیا کرسکتا ہے بدیع الملک نے جھلا کے جواب دیا
کہ او مکارہ ہمارا خدا حامی ہے تو کیا چیز ہے جو ایسی یاوہ گوئی کرتی ہے اوس ساحرہ نے کہا مین دشت بان جادو
اے طلسم کشا لوح میرے پاس موجود ہے یہ کہکر لوح بدیع الملک کو دکھائی بدیع الملک نے چاہا آگے
بڑھین مگر دیکھا ہاتھ پاؤن بندھے ہوے ہین بدیع الملک اپنے مقام سے حرکت نہ کرسکے اوس ساحرہ نے
کہا کہ اے طلسم کشا اگر ایک بات منظور کرو تو لوح بھی تمکو دون اور تمھاری مدد بھی کردون بدیع الملک نے
کہا کس بات کو کہتی ہے ساحرہ نے کہا اے طلسم کشا اگر میرا وصل قبول کرو تو مین یہ لوح تمکو دیتی ہون
شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ایسی بات زبان پر نہ لانا ساحرہ نے بہت جھگڑے کیے مگر بدیع الملک نے
جوابات سخت دیے جب ساحرہ کو یقین کامل ہوا کہ اب طلسم کشا مجھے قبول نہ کریگا تو مجبور ہو کے یہ کہتی چلی
چلی کہ اے طلسم کشا مین نے ایک دن کی مہلت دی اس بات کو سمجھ کے جواب دینا اگر ابکی بار تو نے انکار کیا
تو مین تجھکو اسی کلور سے قباد اژدر سر بادشاہ طلسم سندس کے پاس بھیجدونگی بدیع الملک نے فرمایا اگر تو
لاکھ بار بھی ہمسے دریافت کریگی تو ہم یہی جواب دینگے جو اسوقت کہہ رہے ہین ساحرہ نے کہا ابھی تمھارے
حواس درست نہین ہین اسوجہ سے مین اس گفتگو کو درست نہین رکھتی ہون یہ کہکر وہ ساحرہ بدیع الملک
کو چھوڑ کر واپس ہوگئی مگر درویش ذوفنون جو اپنے مقام سے چلا تو چشمہ اصلی پر پہونچا بدیع الملک
کو وہان نہ پایا بہت گھبرایا سمجھا کہ شاہزادہ گرفتار مصیبت ہوا یہ سوچکر بدیع الملک کی تلاش مین چلا اور
جو [illegible] راہ مین ملے ان کے سب حاکمون کو بلا کے دریافت کیا مگر کسی کے یہان بدیع الملک کو
نہ پایا درویش بہت گھبرایا جب دشت بان کے مکان پر آیا اور دشت بان کو طلب کیا تو یہ مکارہ آئی
درویش نے پوچھا کہ تو نے بدیع الملک کو دیکھا ہے دشت بان جادو نے کہا کہ وہ جوان میری سرحد سے
گذر گیا نہین معلوم کہان گیا درویش نے بزور علم تحقیق کیا تو کل کیفیت آئینہ ہوئی درویش نے کہا او مکارہ تو نے
شاہزادے کو پوشیدہ کیا ہے اور مجھسے حیلہ کرتی ہے یہ کہکر درویش نے ایک مہرہ اپنی جھولی سے نکالا چاہا اوس
ساحرہ کے جانب پھینکے ساحرہ ہاتھ باندھکر درویش کے قدمون پر گر پڑی کہا مین ابھی شاہزادے کو حاضر

کرتی ہوں آپ توقف فرمایئے درویش نے وہیں توقف کیا دوشت بان جادو شہزادے کو جا کر قید خانے سے
لائی بدیع الملک نے دیکھا کہ درویش ذوفنون کھڑا ہے بدیع الملک نے سلام کیا درویش نے کہا بابا فقر کی بات
پر عمل نہ کیا آخر زک اٹھائی بدیع الملک نے گردن جھکالی درویش نے کہا لوح کہاں ہے بدیع الملک نے کہا
کہ اسی مکارہ کے پاس ہے درویش نے لوح بھی اُس ساحرہ سے لی بدیع الملک سے کہا کہ اسکا زندہ رہنا
اچھا نہیں ہے اسے قتل کر ڈالو بدیع الملک نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اُس مکارہ کا کٹ کر زمین پر گرا درویش نے
بدیع الملک سے کہا کہ اب مجھے تمھاری ذات سے خوف ہے کہ تم لوح کو نہیں دیکھتے ہو اب تمہارا یہاں جانا بہتر ہے
بہتر یہ ہے کہ تم آنکھیں اپنی بند کرو بدیع الملک نے آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر کے بعد فقیر نے کہا کہ آنکھیں کھول دو
بدیع الملک نے آنکھیں کھولیں دیکھا کہ ایک صحرائے لق و دق ہے بیچ میں صحرا کے ایک نہر آب جاری ہے
درویش نے کہا بابا وہ چشمہ یہی ہے اور اسی میں ماہی رہتی ہے لیکر ایک مہرہ بدیع الملک کو دیا اور کہا کہ
اس مہرہ کو پانی میں ڈالو ماہی خود تمھارے پاس آ جائیگی بدیع الملک نے اُس مہرہ کو پانی میں ڈالا مچھلی نے
منہ نکالا بدیع الملک نے مہرے کو اُٹھا لیا مچھلی جست کر کے بدیع الملک کے پاس آئی بدیع الملک نے
قبضے میں کیا درویش نے کہا مہرہ مجھے دے اور کوہ الوان کا راستہ لے اب فقیر رخصت ہوتا ہے جو میرے کرنے کا کام
تھا وہ کیا خدا حافظ و ناصر ہے فقیر سے کچھ علاقہ نہیں ہاں اتنی بات البتہ کہتا ہوں کہ بے ہدایت لوح کام نہ کرنا نہیں تو اس سے
بڑھکے مصیبت اٹھاؤگے بدیع الملک نے کہا انشاءاللہ بے ہدایت لوح کوئی کام نہ کرونگا آپ نے بڑی عنایت فرمائی
میں بہت مشکور ہوا فقیر تو رخصت ہو کر چلا گیا اور بدیع الملک جانب کوہ الوان روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کچھ مختصر کیفیت سہراب سبز پوش کی تحریر کی جاتی ہے

کہ جب آفتاب غروب ہو گیا اور اسنے کشتی نہ پائی تو اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ آگے منادار نے فرمایا تھا کہ اگر
شام تک کشتی ملے تو پار چلے آنا وگرنہ واپس جانا اب چلنا مناسب ہے سب نے اسکی رائے سے اتفاق کیا
سہراب وہاں سے جانب اپنے لشکر کے روانہ ہوا ذکر اسکا بھی وقت پہ کیا جائیگا

## بیان کیفیت مغرور ہفت جوشن و زنجبیل جادو اور تیران شیر دوست کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب تین روز گذر گئے تو زنجبیل سے تیران نے کہا کہ جو ایام مہلت گذر گئے طبل جنگی بجوانے میں کیا دیر ہے
زنجبیل نے کہا بہتر ہے جو آپکی خوشی ہو وہ کیا جائے یہ کہکر اسنے حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں طبل جنگی بجے اُسیوقت
طبل جنگ پہ چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہاں موجود تھے خبر لیکر روانہ ہوئے سفاک سے کل کیفیت
بیان کی کہ ایک پہلوان تیران نامے جو قلعہ کی طرف سے آیا ہے زنجبیل نے اُسکے نام پہ طبل جنگی بجوایا ہے سفاک
تیران کا نام سنکر گھبرایا مگر اسنے کہا کہ ہمارے یہاں بھی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ بہرزی پہ چوب پڑی دونوں لشکروں میں
تیاریاں ہونے لگیں سفاک نے شب کو سب سے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آقائے نامدار نے
ابھی تک ادھر کا قصد نہیں کیا شاید دل فراموش ہو گیا بعض لوگوں نے کہا نہیں معلوم مزاج کیسا ہے جو ابھی تک
تشریف نہیں لائے بعض کا قول تھا کہ نہیں معلوم آقائے نامدار سے اور کس سے مقابلہ پڑ گیا یا کسی نے اپنے یہاں مہمان کر لیا
جو ابھی تک تشریف نہیں لائے اسی ذکر میں صبح ہو گئی اور لشکر اسلام تیار ہوا سفاک کو سب نے اپنا سردار بنایا بڑے
جاہ و حشم سے میدان میں آئے ادھر قلعے سے مغرور اور زنجبیل سب کے آگے تیران جادو باگرز گاؤسر ہاتھ میں لئے ہوئے
مانند فیل مست کے جھومتا ہوا سفاک تیران کو دیکھکر گھبرا گیا دست دعا درگاہ قاضی الحاجات میں بلند کرکے عرض کی کہ اے

کب بدیع الملک کی کیفیت کہ سنکر نیران کو ٹوکا کہ او پہلوان ٹھہر جا کہ میرے تیرے مقابلہ ہوگا نیران نے
ہنسکر کہا پھر مجھے کون مانع ہے شوق سے میرے مقابلے میں آ سہراب نیران کے مقابلے میں آیا نیران نے
گرز کا وار کیا سہراب نے اس وار کو رد کیا سب نے سہراب کی اس جرات پر صدائے آفرین بلند کی
اسیطرح دیر تک رد و بدل ہی ایک مقام پر نیران نے گرز سہراب کے سر پر مارا سہراب نے چاہا خالی دون
مگر گھوڑے نے سکندری کھائی وار کو نہ روک سکا گرز سر پر پڑا کاسہ سر شکستہ ہوا سہراب گھوڑے سے زمین پر
گرا نیران نے فوراً دوسرا وار کیا کہ سہراب کے استخوان سر چور چور ہو گئے لشکر اسلام سے صدائے ماتم بلند ہوئی سہراب
راہی ملک عدم ہوا شام تو ہو ہی گئی تھی لشکر اسلام نے طبل بازگشت پر چوب لگائی دونوں لشکر اپنے آرامگاہ کیطرف سیدھے
لشکر اسلام جو بارگاہ میں آیا سب نے صلاح کی کہ اگر مہلت ملے تو تین دن کی مہلت طلب کرنا مناسب ہے سب نے اس
رائے کو پسند کیا ایک نامہ زنجبیل کے نام لکھا کہ ہمارے آقائے نامدار یہاں نہیں ہیں لہذا ہم چاہتے ہیں کہ جبتک
آقائے نامدار نہ تشریف لائیں تب تک جنگ موقوف رہے یہ نامہ لکھکر ایک سوار کو دیا کہ زنجبیل کو جاکر دینا اور
اسکا جواب شافی لینا وہ سوار نامہ لیکر زنجبیل کیطرف آیا نگہبانوں نے روکا استفسار کیا سب نے جاکر زنجبیل کو
اطلاع کی کہ ایک نامہ دار لشکر اسلام سے آیا ہے زنجبیل نے اندر بلایا نامہ دار نے نامہ دیا زنجبیل نے نامہ کو پڑھ کے
نیران کو دیا نیران نے کہا میں ہرگز مہلت نہیں دونگا ہاں دو صورتوں میں جان بچ سکتی ہے کہ یا تو ہماری اطاعت
کریں یا طلسم کشا کی رفاقت سے ہاتھ اٹھائیں یہی جواب نامہ کی پشت پر تحریر کر دیا اور نامہ دار کو رخصت کیا
نامہ دار پھر اپنے لشکر میں واپس آیا سب کو نامہ دکھایا سردار جواب نامہ دیکھکر بہت غمگین ہوئے سب نے اپنی اپنی
حاجت پروردگار عالم سے رجوع کی اور مشغول عبادت ہوئے انکو تو اس حال میں چھوڑیے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب دو کلمے داستان بدیع الملک کے ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو تلاش میں کوہ الوان کے روانہ ہوئے دور دور کے بعد دیکھا کہ ایک کوہ ہفت رنگ معلوم ہوتا ہے مگر پہاڑ کی
عجب کیفیت ہے گھڑی گھڑی رنگ تبدیل ہوتا ہے بدیع الملک عقل سے سمجھے کہ یہی کوہ الوان ہے لوح کو ملاحظہ
فرمایا اسمیں تحریر تھا کہ کوہ الوان یہی ہے اسی پہاڑ کے بیچ میں الوان جادو بیٹھا ہے لوح کو پہاڑ سے مس کر دو
قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک نے لوح کو پہاڑ سے مس کر دیا ایک آواز مہیب آئی پہاڑ شق ہو گیا بدیع الملک
نے دیکھا کہ ایک ساحر بہت ضعیف اس پہاڑ کے اندر سے برآمد ہوا گرجوشان و خروشان بدیع الملک کو دیکھکر
اس نے ایک گولا مارا بدیع الملک نے بیچ چکائی گولا زمین پر گرا ساحر نے اور سحر کیا بدیع الملک نے بڑھکر
تلوار کا وار کیا ساحر نے بہت کچھ سحر سے بچنا چاہا مگر سحر کیا اثر کرتا تلوار سے سر اسکا جدا ہوا خون بہنے لگا بدیع الملک
نے کمر سے خنجر نکالا خون میں خنجر کو آلودہ کیا ماہی کو نکالا وہی خنجر شکم ماہی کے بھیر دیا کہ مچھلی کا پیٹ چاک ہوا آواز مہیب
آئیں اندھیرا ہو گیا بدیع الملک نے دیکھا کہ مچھلی کے پیٹ میں ایک خنجر آبدار رکھا ہے خوش ہو کر بدیع الملک نے
اس خنجر کو نکالا اپنی کمر میں لگایا لوح کو ملاحظہ کیا اسمیں لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور الوان جادو قتل ہو اور
خنجر بھی ہاتھ آئے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئیں دریائے ہفت رنگ تک پہونچائے اور وہاں جاکر سلیمان
قتل مخمور جسم پہونچائے بدیع الملک نے پتہ دریائے ہفت رنگ کا لوح میں دیکھا وہاں سے طرف دریائے ہفت رنگ
کے روانہ ہوئے یہ دریا کوہ الوان سے بہت نزدیک تھا بدیع الملک اگر روز کے بعد دریا کے کنارے پر پہونچے
دیکھا ایک دریا ہے قہار موجزن ہے سات رنگ کا پانی ایک دریا میں بہہ رہا ہے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا

لکھا تھا کہ اسم حاشیہ کو ایکبار پڑھو ایک کشتی ظاہر ہوگی اُس کشتی پر بیٹھ جانا پھر جو واقعہ گذرے لوح کو دیکھنا بدیع الملک
نے اسم کو ایکبار پڑھا دیکھا ایک کشتی نہایت نفیس طلائی دریا مین ظاہر ہوئی بدیع الملک کے قریب آئی شاہزادہ
بدیع الملک بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اُس کشتی پر سوار ہوئے کشتی روانہ ہوئی جب وسط دریا مین پہونچی کشتی غرق
ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد پانون بدیع الملک کے آشنا زمین سے ہوئے آنکھ کھولی دیکھا ایک قصر معقول بنا
ہوا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ سامنے جو مکان پتھر کا معلوم ہوتا ہے اُسکے دروازے سے لوح کو
مس کرو دروازہ کھل جائیگا اندر جانا کیفیت عجائب و غرائب دیکھنا بدیع الملک اُس مکان کے قریب آئے
لوح کو قفل سے مس کیا قفل کھل گیا بدیع الملک دروازہ کھول کے اندر آئے دیکھا مکان بہت تکلف سے
آراستہ ہے ہر طرف شیشہ آلات قرینے سے آویزان مگر نہ کوئی سکاندار نہ کوئی نگہبان بدیع الملک کیفیت اُس
مکان کی دیکھتے ہوئے جاتے تھے جیسے ہی وسط مکان مین پہونچے ایک تصویر پتھر کی نظر آئی بدیع الملک اُس تصویر کو
دیکھنے لگے دلمین کہتے تھے کہ یہ تصویر کسنے بنائی ہے اپنی صناعی دکھائی ہے جو چیز ہے خوب ہے دلکو مرغوب ہے حسن
کیسا پایا ہے اصل تو یہ ہے نقل کو اصل کر دکھایا ہے ایسا حسن نگاہ سے نہین گذرا نہین معلوم یہ کسکی شبیہ ہے یا صرف بنانیوالے
نے اپنی صناعی دکھائی ہے اگر شبیہ ہے تو جسکی تصویر ہے وہ کون عابد کش زاہد فریب ہے بدیع الملک تو اس
خیال مین تھے کہ لوح کا عکس جو تصویر پر پڑا تو حجریت اسکی رفع ہوئی بدیع الملک نے دیکھا کہ دیکھتے دیکھتے
تصویر کی کیفیت بدل گئی اور اصلی حالت پیدا ہو گئی بدیع الملک نے یہ کیفیت دیکھکر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا پایا
کہ لوح کو اس تصویر کے جسم سے مس کرو بدیع الملک نے لوح اُس تصویر کے جسم سے مس کر دی سب کیفیت
تو بدل ہی چکی تھی نازنین نے آنکھین کھولدین گویا تن بیجان مین جان آگئی بدیع الملک کو دیکھکر منہ چھپا لیا شاہزادہ
نے جو یہ حالت دیکھی بیحال ہو گئے مگر صبر کرکے دل پر جبر کرکے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اس نازنین کے
پاس ایک انگشتری ہے جبتک وہ ہاتھ نہ آئیگی ضرور قتل نہوگا مگر اس نازنین کے دام مکر مین نہ پھنسنا اور انگوٹھی
جسطرح بنے اُس سے لینا جب انگوٹھی تمھارے قبضے مین آجائیگی تو کیفیت عجب ظاہر ہوگی بدیع الملک
یہ حال دیکھکر خوش ہوئے نازنین نے شعلی آواز سے کہا کہ آپ کون صاحب ہین یہان کیونکر تشریف لائے
شاہزادہ بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین غریب گم کردہ راہ بھولکر اسطرف نکل آیا تقدیر نے تم تک پہونچایا
نازنین نے ایک تصویر اپنے پاس سے نکالی بدیع الملک کی صورت سے ملائی تصویر بالکل مشابہ ہوئی نازنین
نے ہنسکر کہا آپ یہان بارادہ طلسم کشائی تشریف لائے ہین اے شہریار گو مین اسی واسطے یہان مقرر ہون کہ
جو کوئی بارادہ طلسم کشائی آتا ہے تو اسکو قتل کرتی ہون مگر اب میری کیا مجال ہے جو آپسے دشمنی کر سکون آپنے لوح حاصل کی
خود بھی صاحب تبرکات بزرگان ہین آپ سے کون آنکھ ملا سکتا ہے آپ ضرور اس طلسم کو فتح کیجیے گا یہان کی حکو
مت لیجیے گا آپ جسواسطے یہان تشریف لائے ہین وہ بھی حاضر کرتی ہون لیکن اے شہریار اس کنیز کو دشمنان سے
بچا لیجیے گا جب مین انگشتری آپکو دونگی تو مغرور ریار دشمن ہو جائیگا اُسکے ہاتھ سے میری جان نہ بچیگی سواے اسکے
کہ آپ میری مدد کیجیے کیونکہ اصلی طلسم کشا آپ ہی ہین یون تو بہت سے لوگ یہان آئے مگر آپکی شبیہ بانیان طلسم
بنا کر رکھی تھی کہ جب اس شکل و شمائل کا آدمی آئے تو اس سے خوف کرنا وہ ضرور طلسم کو فتح کریگا بس اے شہریار
آپ تو ضرور اس طلسم کو فتح کیجیے لیکن مغرور یہ خبر سنکر مجھے زندہ نہ چھوڑیگا نازنین نے ایسی باتین کین کہ بدیع الملک
اُسکے دام تقریر مین گرفتار ہوئے اور یقین کامل ہوا کہ یہ نازنین سچ کہتی ہے یہ خیال آیا نازنین سے کہا کہ کسی کی اتنی مجال

نہین جو تمھاری جانب نگاہ سخت اٹھا سکے تم انگوٹھی دو اور میرے ہمراہ چلو میرے لشکر مین بآرام رہنا کچھ خوف کی بات
نہین ناز زمین نے دیکھا کہ طلسم کشا کر مین گرفتار ہوگیا ہو فوراً ہاتھ پکڑ کے شہ نشین پر لائی ایک مسند زرتار بچھی تھی شاہزادہ
بدیع الملک کو اس مسند پر بٹھایا وہان بہت سی تصویرین پتھر کی جام و صراحی لیئے ہوئے کھڑی تھین ناز زمین نے
ایک شیشہ اٹھایا اُسمین سے کچھ شراب سب تصویرون پر چھڑکی کہ سب جاگ اٹھین ناز زمین نے کہا اپنے اپنے
کام مین مصروف ہو شہنشاہ آئے ہین انکی خاطر کرو اُن سب نے جام شراب سے مملو کیئے ناز زمین کے سامنے لائین
ناز زمین نے ایک جام اٹھا کے بدیع ... پیشکش کیا شاہزادے نے چاہا جام پی جائے مگر لوح کا خیال آیا نکالو تو جی کی لوح کو
دیکھا اسمین لکھا تھا کہ اگر اس شراب کو پیوگے تو ابھی پانی ہو کر بہ جاؤگے خبردار نہ پینا پیشتر اسکے ہاتھ سے انگوٹھی جو
ہفت رنگ بنی ہوئی ہے وہ اُتار لو پھر اور باتین کرو بدیع الملک۔ یہ مضمون دیکھکر ناز زمین سے کہا کہ مین نے آپ کے
اخلاق کو دیکھا اور دعوت آپکی قبول کی مگر جام اسوقت تک نہ پیونگا جبتک انگشتری آپ مجھے نذر نہ کیجئے ناز زمین نے کہا
اے شہنشاہ انگشتری کیا چیز ہو مین تو عرض کرچکی آپ حضور ہی کے قدم اقدس پر جان تصدق کردی انگشتری تو در
رنگی بات ہے مغرور میرا دشمن ہو جائیگا اگر آپ مصر ہین تو میرا کیا بس چلیگا بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ لیا انگوٹھی پر دوسرا ہاتھ
ڈالا ناز زمین نے کہا اے شہنشاہ یہ انگشتری نقلی ہو اصلی انگشتری ابھی آپکی خدمت مین لاکے حاضر کرتی ہون آپ میرا
ہاتھ چھوڑ دیجئے بدیع الملک نے پھر لوح کی طرف نگاہ کی لکھا تھا کہ اگر اسوقت اسکا ہاتھ چھوڑ دوگے تو پھر یہ تیرے ہاتھ
نہ آئیگی اور ابھی بے بس ہو مناسب وقت یہی ہو کہ انگوٹھی اسکے ہاتھ سے اُتار لو اگر نہ اُتر سکے تو اسکا ہاتھ کاٹ کر اپنے
قبضے مین کرو رحم کو اس مقام پر کام نہ دو یہ صورت اسکی اصلی نہین ہو جب انگشتری تمھارے قبضے مین آجائیگی تو اسکی
اصلی صورت ظاہر ہو جائیگی بدیع الملک نے یہ مضمون دیکھکر اُس ناز زمین کا کہنا قبول نہ کیا اور انگشتری کو اُتارنا
شروع کیا مگر انگوٹھی ناز زمین کے ہاتھ سے نہ اُتری بدیع الملک نے کمر سے خنجر نکالا ناز زمین کا ہاتھ کاٹنا چاہا اور ان
تیزیان اسکی بیحد تھین وہ عمل بیکار ہوا کیا ناز زمین نے بہت شیخی جتائی مگر بدیع الملک نے نہ مانا ہاتھ کاٹ لیا جیسے ہی
ناز زمین کا ہاتھ کٹا اور انگشتری اسکے قبضے سے جدا ہوئی اُسنے ایک چیخ ماری اور صورت بدل گئی بدیع الملک نے
دیکھا ایک عورت ضعیفہ سیاہ فام بد اندام نیلی ساری باندھے ایک جھولی گاڑھے کی کاندھے پر ڈالے بیٹھی ہوئی
زمین پر پڑی پڑی ہاتھ پاؤن رگڑ رہی ہے بدیع الملک کے دیکھتے ہی اسکے تمام جسم مین آگ لگ گئی تھوڑی دیر مین
جلکر خاک ہوئی اسکے مرنے سے تمام مکان منہدم ہوگیا باغ بھی جل گیا بدیع الملک نے دیکھا کہ صحرا نمایان ہوا
وہ سب تکلف جاتا رہا شاہزادے نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اب جسطرح ہوسکے جلد اپنے تئین
لشکر مین پہونچاؤ کہ یہ وقت بہت تنگ ہے تمھارا لشکر برباد ہو رہا ہے بدیع الملک اس عرصے کو دیکھکر گھبرا اسکے
لوح کی اور آگے عبارت پڑھی لکھا تھا کہ اسم جامعہ لوح سات بار پڑھو ایک مرکب ہیبت پیدا ہوگا اسکی پیٹھ پر بیٹھ لینا
وہ تمکو باسانی نہایت جلد تمھارے لشکر مین پہونچا دیگا بدیع الملک نے اسم جامعہ لوح کو پڑھا ایک مرکب پر پر
پیدا ہوا بدیع الملک کے قریب آیا شاہزادہ اُسپر سوار ہوا مرکب لے اُڑا کہ ذکر اسکا ابھی وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت سپاہ بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب سپاہ بدیع الملک کو مہلت نہ ملی تو دوسرے روز صبح کو یہ لوگ پھر سیاہ گین آئے اپنے لشکر کے چھپے
ہٹائے ادھر سے مغرور اور زنجبیل اور شیران لشکر کو ہمراہ لیکر قلعے سے باہر آیا اپنے لشکر کو درست کیا شیران
نے پکار کے کہا اے ہمرہیان طلسم کشا اب بھی مین تمھارے سرون سے درگذرون اور واپس جاؤن مگر میری اتنی بات

قبول کرو کہ رفاقت طلسم کشا کی ترک کرو کہیں اور جاکے نوکری کر لو یا میرے ہمراہ چلو مین تمھین حضور مین
قباد اژدر سے کے لیچلون اور سبکو عہدہ ہاے جلیل دلا دون لشکر اسلام کے سردارون نے کہا کہ ہمین عہدہ ہاے جلیل
کی ضرورت نہین ہی کسی عالم مین ہم رفاقت اپنے آقاے نامدار کی ترک نکرینگے اگر ہماری جان جائیگی
تو بلا سے نام تو باقی رہیگا تیران نے کہا ایسی رفاقت کس کام کی کہ جسکی وجہ سے جان جاتی رہی اور جسکے لئے
جان دوگے وہ تمھاری لاش تک نہ اٹھائیگا سردارون نے کہا ہمین یہ سب باتین منظور ہین مگر ترک رفاقت
نکرینگے تیران نے کہا ہم سبکو قتل کرڈالینگے سردارون نے کہا تیری کیا مجال ہی تو ہمارے قتل پہ قادر ہین
تیران نے کہا ارے تم لوگ کیسے کم عقل ہو جسکی رفاقت کی سبب سے تم اپنی جان دیتے ہو وہ خود تمھارے
آنیکی خبر سنکر کہین پوشیدہ ہو گیا ہی سردارون نے کہا او بیہودہ کیون اسقدر یاوہ گوئی کرتا ہے اگر خدا نے چاہا تو تیری سرکوبی
کو وہ بھی تشریف لاتے ہونگے ہمین معلوم کیا بات ہی جو اجتک تشریف نہین لائے مین تیران نے کہا اب مجھے
جسقدر حجت تمام کرنی تھی تمام کر چکا تم لوگ نہین مانتے ہو مین مجبور ہون یہ کہکے گرز ہلاتا ہوا بڑھا لشکر اسلام پر آپڑا
پہلوانونکو قتل کرنا شروع کیا تھوڑی ہی دیر مین اسنے تمام فوج مین تہلکہ ڈالدیا سبکو زندگی سے یاس ہوئی لشکر اسلام
نے ہاتھ طرف آسمان کے بلند کئے اور درگاہ مجیب الدعوات مین بصد الحاح و زاری عرض کی کہ اے رب بے نیاز
تو اسوقت ہماری مدد فرما دشمن قوی ہے جان بچا ترپ کر سب نے دعا کی تھی درگاہ سے رہا ہوئی سب نے دیکھا
کہ ایک جانب سے ایک ابر آتا ہی مغرور اسطرف مخاطب ہوا زنجبیل بھی دیکھنے لگا تیران بھی ٹھہرا مغرور نے
زنجبیل سے کہا کہ یہ کون آتا ہی اور اسطرف سے آنا کیسا زنجبیل نے کہا مجھے بھی تعجب ہی کہ اسطرف ابر کا
اٹھنا کیسا یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ ابر قریب فوج آکر شق ہوا سبنے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان ایک مرکب پر
سوار بصد جاہ و وقار نمایان ہوے زنجبیل نے مغرور کی جانب دیکھکر کہا بڑا غضب ہو گیا معلوم ہوتا ہی طلسم کشا
سلمان قتل لینے گیا تھا اور وہان سے یہ آیا ہی ٹھہرنا کو مناسب نہین ہی مغرور نے کہا مجھے بھی ایسا ہی کچھ خیال
ہے مین بھی نہین ٹھہرونگا یہ باتین کرکے دونون مکارون نے تیران سے یہ حقیقت بیان کی تیران نے کہا
یہی طلسم کشا ہے مغرور نے کہا ہان یہی شخص ہی تیران نے کہا تم لوگ ناحق خوف کرتے ہو ابھی مین اسکو گرفتار
کئے لیتا ہون جب اتنے بڑے بڑے جوان مین نے گرفتار کیے اور قتل کیے تو یہ کیا چیز ہی تم خوف نہ کرو مغرور
کو اسیر ہو رہا تھا زنجبیل سے کہا تیران سچ کہتا ہی بھلا طلسم کشا اس سے کیا مقابلہ کر سکیگا یہ ایک وار مین
قصہ تمام کر دیگا زنجبیل کی بھی سمجھ مین آیا کہ واقعی جب اتنے اتنے بڑے بڑے پہلوان قتل کیے تو طلسم کشا
کی کیا حقیقت ہی یہ سوچکر دونون نے جانا مناسب نہ جانا مگر وہ مرکب پر تو بدیع الملک کو لشکر مین اتار کر اڑ گیا
لشکر اسلام نے شاہزادے کو دیکھا فرط مسرت سے شادی مرگ کے قریب ہوے بدیع الملک کا مرکب صبا رفتار
جلد حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر بیٹھا سردارون سے پوچھا کہ سفاک اور سہراب کہان ہین کیا سہراب ابھی تک
واپس نہین آیا اور لشکر سب کیا ہوا سردارون نے کل کیفیت بیان کی سہراب اور سفاک کے مارے جانیکی
خبر سنکر شاہزادے کو نہایت ملال ہوا ہاتھ ملکے آنسو ٹپک پڑے مگر صبر کرکے صفونکو درست کرایا اپنا گھوڑا آگے
بڑھایا تیران نے جو یہ صولت و حشمت شاہزادہ بدیع الملک کی دیکھی تو بحال ہو گیا دلمین خیال کیا کہ ایسے جوان
حسین کو جان سے مارنا مناسب نہین ہی بہتر اسکو نشیب و فراز سمجھا دیجیے ۔ اسے تو زندہ گرفتار کرکے بادشاہ طلسم کے
پاس لیچلو وہان اسکی خطا معاف کرادینا پھر کوئی عہدہ جلیل اسکو دلادینا ایسے شجاع کہان ملتے ہوتے ہین وہ کام کیا کہ

طلسم میں تہلکہ ڈال دیا اور پھر تنہا ہی کیسے کیسے پہلوانوں کو زیر کیا کس کس ساحر کو قتل کیا اکیلا آیا عجب ایمان ہے اگر
اسقدر فوج فراہم کی اصل تو یہ ہے کہ اسی کا کام تھا یہ سوچ کر گرز ہلاتا ہوا فوج کے باہر آیا میدان میں آکے کہا اے
طلسم کشا میں افسوس کرتا ہوں کہ تم ایسے شجاع اور بہادر ہو کے ایسی نادانی کرتے ہو کلتے سے نفر لیکر فنا کی
کو آئے ہو بھلا طلسم تم سے فتح ہوگا اب اتنے ہی نام کو غنیمت جانو تم نے وہ کام کیا جو دوسرے سے نہ ہو سکتا تھا
طلسم میں آئے اسقدر فوج تمہیں سے پیدا کی لوح حاصل کر لی بڑے بڑے پہلوانوں کو زیر کیا ساحروں کے
حوصلے پست کر دیے واقعی شجاعت اسی کا نام ہے اب میرے ہمراہ چلو میں تمہارے اور بادشاہ طلسم کے
صفائی کرا دوں سفارش کر کے عہدہ جلیل دلا دوں تمہاری بہتری چاہتا ہوں مجھے تمہاری اس شجاعت پر رحم
آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ جس خدا نے ہمیں اس طلسم میں عزت عطا فرمائی وہ ہماری ذلت گوارا نہ رکھے گا
اور ہم ضرور اس طلسم کو فتح کرینگے بہتر یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں دخل نہ دو نیران نے کہا میں جو کہتا ہوں وہ تمہارے
بھلے کی ہے تمہارا رہنا اور فتح پانا ممکن نہیں یوں اگر میرے ہمراہ چلوگے تو عزت ہوگی ورنہ تمہیں گرفتار کر کے لیجاؤنگا
یہ جسقدر رتبے یہاں آکے عزت پیدا کی ہے سب مٹ جائیگی بدیع الملک نے فرمایا اب زیادہ گفتگو کی کوئی
ضرورت نہیں ہے یہ میدان جنگ ہے مقام وعظ و پند نہیں ہے یہاں زبان شمشیر سے سوال و جواب ہوتے ہیں
اگر تمہیں جنگ منظور ہے تو زیادہ قیل و قال کی حاجت نہیں نیران نے کہا اے طلسم کشا مجھے رحم آتا ہے کہ تمہاری عزت
جسکو تم نے اس شجاعت سے پیدا کیا ہے دم میں مٹ جائیگی بدیع الملک نے فرمایا او بیوقوف ہماری عزت بڑھانے
اور گھٹانے پر قادر نہیں ہے جس خدا نے ہمکو عزت دی ہے وہی نگہبان ہے بس ایکبار تجھے کہدیا کہ میدان جنگ ہے یہاں
پند و نصیحت کا کام نہیں جو تجھے ہمارے حق میں کرنا منظور ہو اسے اٹھا نہ رکھ ابھی حال کھل جائیگا یہ سنکر نیران
کو غصہ آیا گرز ہلاتا ہوا بڑھا بدیع الملک نے بھی مرکب میدان میں نکالا نیران نے کہا اے جوان جسقدر وار
تجھے کرنا منظور ہوں کر لے کہ حوصلہ باقی نہ رہ جائے بدیع الملک نے کہا ہمارا شیوہ نہیں ہے جب تیری ضرب سے
خدا بچا لیگا ہم بھی وار کرینگے نیران نے کہا اے طلسم کشا اب یہاں باتوں کا کام نہیں اس آن بان کو ابھی
رہنے دو وار کرو بدیع الملک نے کہا تجھے اس بات میں کیا دخل ہے تو وار کر نیران نے جھلا کر وہی گرز
بدیع الملک کے سر پر لگایا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر گرز پر ہاتھ ڈال کے جھٹکا دیا کہ نیران کے ہاتھ سے
گرز نکل گیا بدیع الملک نے زمین پر پھینک دیا اور مسکرا کے کہا اسی قوت پر دعویٰ جرأت تھا لاؤ کچھ جوہر رکھتا ہو نیران
یہ قوت بدیع الملک کی دیکھکر دنگ ہو گیا اور زنجیل اور مغرور کا عجب حال ہوا نیران نے خفیف ہو کر تلوار کھینچی
بدیع الملک نے بھی شمشیر آبدار نیام انتقام سے نکالی نیران نے پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر رد کیا اسیطرح بڑی دیر تک
آپسمیں ردوبدل رہی نیران عاجز ہوا تو اسنے خود کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے آپکے زور ہو جو غالب آئے مغلوب
اسکی اطاعت کرے بدیع الملک نے فرمایا کہ تمہیں اختیار ہے ہم ہر حال میں موجود ہیں یہ کہکر گھوڑے سے اتر کے
نیران آگے بڑھا ہاتھ بڑھا کے بدیع الملک کے گریبان میں ڈالا بدیع الملک نے بھی ہاتھ کمربند میں نیران کے
ڈالدیا آپسمیں زور ہونے لگے بہت دیر تک ردوبدل رہی جب شام ہوئی تو نیران بدیع الملک کو روک کر کھڑا ہوا
کہا اے طلسم کشا آپ مجھسے بہت خوب لڑے دوسرے کسی پہلوان کی اتنی مجال نہ تھی کہ مجھسے یوں مقابلہ کر سکتا
یہ بات آپ ہی کیواسطے تھی مگر اب رات ہو گئی ہے کل پھر ہمارے آپکے مقابلہ ہوگا بدیع الملک نے فرمایا کہ اے نیران
ہمارا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ میدان سے ہٹ جائیں اب یا تو زیر کر کے لینگے یا زیر ہو کے نیران نے کہا اس وقت ہماری آپکی جانبازی

کون دیکھیگا بدیع الملک نے فرمایا کہ رات کا دن کر دینا کتنی بڑی بات ہے یہ کہکر اپنے لشکر کی جانب اشارہ
کیا کہ سامان روشنی کا درست کرو فیران نے بھی روشنی کرائی میدان میں اسقدر روشنی ہوئی کہ اگر سوزن باریک
کہیں گرتی تو صاف نظر آتی مغرور اور زنجبیل یہ کیفیت دیکھ رہے ہیں بدیع الملک اور فیران پھر زور
کرنیلگے وہ شب بھی گذر گئی دوسرا دن ہوا فیران کے حواس جاتے رہے بدیع الملک زیادتیاں کرنیلگے
فیران کا زور گھٹنے لگا دم بھر گیا مغرور نے زنجبیل سے کہا کہ اب آثار اچھے نہیں ہیں فیران کی گراہی قریب ہے کہ
طلسم کشا سے امان طلب کرے زنجبیل نے کہا امان تو نہیں طلب کریگا کیا تعجب ہے کہ مہلت مانگے اور
اپنے لشکر میں واپس آئے یہ ذکر تھا کہ ایک مقام پر بدیع الملک فیران کو لے دوڑے اکیس قدم چلا کے پٹک مارا
فیران کا پاؤں گھٹنا زمین سے آشنا ہوا چاہا کہ زمین پر لنگر قائم کروں مگر حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے
دیتا ہے بدیع الملک نے پہلے زور میں تا کمر دوسرے زور میں تا بسینہ تیسرے زور میں سر سے اسکے خود سر
کو ملند کیا چرخ دیکر چاہتے ہیں کہ زمین پر ماریں فیران نے کہا اے شہریار الامان بدیع الملک نے فرمایا کہ امان
بشرط ایمان فیران نے عرض کی بے کچھ عذر نہیں ہے بدیع الملک نے آہستہ سے زمین پر رکھدیا فیران
کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کے قدموں کو بوسہ دیا شاہزادے نے گلے سے لگایا یہ قوت
دیکھکر دونوں لشکر دنگ ہو گئے صداے احسنت و آفرین کرنے لگے مغرور و زنجبیل کے چہروں سے رنگ اڑ گیا
تمام فوج کو حکم دیا کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو بدیع الملک پر چار جانب سے فوجیں ٹوٹ پڑیں بدیع الملک بھی
دلیرانہ و غازیانہ لڑنے لگے ایک جانب فیران تمام صفوں کو درہم و برہم کرنے لگا کہ شہزادہ بدیع الملک اسی
ہنگامہ میں مغرور کے قریب پہونچے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ وہی انگشتری اسپر کھینچ مارو جلکر خاک ہو جائیگا
بدیع الملک نے کمر سے انگوٹھی نکال کے مغرور پر کھینچ ماری اسکی پیشانی پر پڑی جلنے لگا زنجبیل نے
جو اسکی یہ کیفیت دیکھی اسکے قریب آیا بدیع الملک اسکے قریب پہونچے زنجبیل نے چاہا میں سحر کر کے جان بچاؤں
مگر موت دامنگیر تھی بدیع الملک نے اسکے گریبان میں ہاتھ ڈال کر جھٹکا دیا منہ کے بل زمین پر گرا بدیع الملک
نے وہی خنجر جو اسکے لائے تھے کمر سے نکالا اسکے گلے پر پھیر دیا زنجبیل کا گلا کٹنا تھا کہ ایک قیامت برپا ہو گئی
تمام میدان میں تاریکی چھا گئی برف باری سنگ باری ہونے لگی آوازیں مہیب آنے لگیں مکان گرنے لگے اسکی
لاش جلنے لگی ایک آواز آئی کہ مشتی مرا نام من زنجبیل جادو مالک دربند طلسم ہند سے بود اسکے مرنیکے بعد اور
جسقدر مکانات باقی تھے وہ بھی گر گئے تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا نہ وہ قلعہ ہے نہ وہ مکانات ہیں
دو مکان بہت وسیع بنے ہیں شاہزادے نے سب سے کہا یہ سحر کے نہیں بنے تھے ورنہ یہ بھی گر جاتے لشکر جو کچھ
زنجبیل اور مغرور کا باقی تھا کچھ تو فرار ہو گیا اور کچھ شاہزادے کے پاس آئے عفو تقصیر چاہا ہے بدیع الملک
نے سبکو مسلمان کیا پھر وہانسے ملکہ زرین کے باغمیں تشریف لائے ملکہ نے شاہزادہ کو مبارکباد فتح دی ساحروں نے خزانہ
زنجبیل کا تباہ یا بدیع الملک نے قبضہ کیا ملکہ نے اپنے باغمیں بدیع الملک کو رکھا تمام فوج اور مقاموں پر
رہی تین روز تک شب و روز جلسہ عیش منعقد رہا تیسرے روز بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ اپنے
لشکر کو ہمراہ لیکر جانب دربند ظلمات جادو کے جاؤ وہاں ظلمات جادو سے مقابلہ کرو جبتک وہ قتل نہوگا راہ
آگے نہ ملیگا بدیع الملک نے ملکہ زرین سے کہا کہ ملکہ اب ہمکو اجازت دو اگر حیات مستعار باقی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ
بہت جلد تمسے ملینگے ملکہ نے کہا اے شہریار میں بے آپکے یہاں کیونکر رہونگی مجھے بھی ہمراہ لیجئے بدیع الملک نے

فرمایا میں مجبور ہوں تمکو کیونکر ہمراہ لیجاؤں ہان یہ وعدہ کرتا ہوں کہ بہت جلد آؤنگا میں تمہاری حفاظت اور خدمت کیواسطے آدمی یہان چھوڑے جاتا ہوں تم یہان بحفاظت رہوگی ملکہ مجبور ہو گئیں بدیع الملک نوجوان رخصت ہو کر فوج گران ہمراہ لیکر طرف دربند ظلمات کے روانہ ہوئے لوح کی وجہ سے پیشتر بخوبی تمام معلوم ہو گیا تھا رہروی کرتے ہوئے ایک صحرا میں پہونچے شام ہو گئی تھی بدیع الملک نے فرمایا کہ آج شب کو اسی صحرا میں مقام کرو صبح کو یہان سے چلینگے حسب الحکم فوراً بارگاہیں استادہ ہوئیں شہزادہ بدیع الملک اپنی بارگاہ فلک جاہ میں داخل ہوئے نیران کیواسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی اسکو مرتبہ اعلیٰ دیا سب سپاہ کا افسر کیا نیران بھی خوش ہے کہ ملک قدردان ملا قباد کیا قدر کرتا تھا آجتک جرأت کی داد نہ دی بدیع الملک نے اس صحرا میں وہ شب بعیش بسر کی صبح کو لشکر کوچ کیا اسیطور سے منزل بمنزل مقام کرتے ہوئے جانب دربند ظلمات جاتے ہیں کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جاسے گا

## اب کیفیت قباد کی بیان کی جاتی ہے

اسنے جو نیران کو براے مقابلہ بدیع الملک بھیجا تھا اسدن سے بہت خوش تھا اور شب و روز یہی ذکر کیا کرتا تھا کہ نیران طلسم کشا کی مشکلیں باندھکر لاتا ہوگا کیا مجال ہے طلسم کشا کی جو اس سے مقابلہ کر سکے سب حاضرین دربار بجا و درست کہتے تھے ایک روز یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ جو لوگ بدیع الملک کے خوف سے بھاگ گئے تھے روتے پیٹتے ہوئے باب پہنچے قباد نے غل سنا ہرکاروں سے کہا اسے دریافت تو کرو یہ شور کیسا ہے ہرکارے باہر گئے وہان یہ سامان دیکھا گھبرائے ہوئے اندر آئے کہا حضور چند لوگ زنجبیل کے قلعے پر سے آئے ہیں اسیدر اندر آنے کے ہیں قباد نے خبر سنکے کہا جلد بلا لو چوبدار باہر آیا سب لوگونکو اپنے ہمراہ لیگیا ساحروں نے قباد کو دیکھکر سلام کیا قباد نے کہا ایسے کیا مصیبت پڑی جو تم سب اس کیفیت سے آئے ہو ساحروں نے کہا حضور غضب ہو آپکے بہائی صاحب قتل ہوے اور زنجبیل بھی قتل ہوئے قباد نے گھبرا کے کہا ارے مغرور کو کسنے مارا ساحروں نے عرض کی حضور طلسم کشا نے نہیں معلوم کیا سحر کر دیا کہ انکے تمام جسم میں آگ لگ گئی اور زنجبیل کو ذبح کر ڈالا قباد نے کہا ارے نیران نے مدد کی ساحروں نے کہا حضور وہ طلسم کشا کے شریک ہو گئے قباد نے کہا ارے کیونکر شریک ہو گئے سب نے کہا حضور پہلے تو تین دن تک طلسم کشا نکلا نہیں آیا نیران نے جتنے پہلوان نامی طلسم کشا کے لشکر کے تھے ان سبکو قتل کیا جب تیسرے دن طلسم کشا ایک مرکب پرند پر سوار ہو کر آیا آتے نیران سے مقابلہ نیران نے بہت کچھ سمجھایا کہ میرے ہمراہ چلو تمہاری خطا معاف کرا دونگا بلکہ سعی کرکے کوئی عہدہ جلیل دلا دونگا مگر طلسم کشا نے نہ مانا تو مجبور ہو کے نیران نے مقابلہ کیا حضور ایک دن ایک رات اور پھر دوسرے دن دوپہر تک طلسم کشا اور نیران سے کشتی رہی آخر طلسم کشا نے نیران کو زمین سے اٹھا لیا چیخ دینا شروع کیا نیران نے امان طلب کی طلسم کشا نے امان دی نیران مسلمان ہو گیا طلسم کشا کیطرف سے رہنے آیا سبکو ہلاک کر ڈالا آخر کو طلسم کشا نے آپکے بہائی صاحب کے قریب آکے نہیں معلوم کیا کیا کہ وہ جل گئے انکی کیفیت دیکھکر زنجبیل بڑھے طلسم کشا نے انکو بھی زمین پر گرا کے ذبح کر ڈالا تمام فوج طلسم کشا کی مطیع ہو گئی قلعہ منہدم ہو گیا خزانے پر طلسم کشا نے قبضہ کیا قباد یہ سنکر بہت رنجیدہ ہوا اور نیران کی کیفیت باعث حیرت ہوئی سب سے کہا اب طلسم کشا کہان گیا ساحروں نے کہا ہمارے سامنے تو کہیں نہیں گیا تھا وہی جو مکان زنجبیل کے رہنے کا تھا وہیں مقیم تھا اب نہیں معلوم کہان جاے قباد نے کہا اب میں خود نکلتا ہوں طلسم کشا دربند ظلمات پر آئیگا تو ظلمات جادو سے مقابلہ کریگا لوح اسکو خبر دیگی جب ایسے ساحر اس سے نہ روک سکے تو ظلمات کیا چیز ہے جو اسکو گرفتار کریگا بے میرے نکلے کچھ نہیں بن پڑیگا ابھی تک تو میں یہ سمجھا

کیا کہ طلسم کشا کیواسطے یہ لوگ کافی ہونگے مگر اب بے میری کوشش کئے ہوئے کچھ نہوگا طلسم کشا دربند ونکو تباہ
کریگا یہ کہکر اسنے منشی کو بلایا اور ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ اے ظلمات اپنے دربند سے بہت ہوشیار رہنا اب
طلسم کشا قریب آ پہونچا ہی ایسا نہو تمھین غافل پا کے اپنا کام کرے لازم تمکو یہ ہی جسوقت طلسم کشا تمھارے دربند
پر آجاے تو تم ہمکو فوراً اطلاع دینا ہم تمھارے واسطے مدد روانہ کرینگے جب منشی اس نامے کو تحریر کر چکا تو قباد نے
ایک ساحر کو بلا کے یہ نامہ دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ ہماری طرف سے ظلمات کو تاکید کر دینا کہ بہت ہوشیار رہے
طلسم کشا آفت برپا کر دیگا وہ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا ظلمات کے پاس پہونچا نامہ دیا ظلمات نے نامے کو پڑھا
اس ساحر سے کہا کہ مین جواب بھی ابھی دیتا ہون اور زبانی بھی جو کچھ کہون وہ جا کر عرض کر دینا ساحر نے کہا جو کچھ آپ
فرمایئے مین عرض کر دون ظلمات نے کہا میری طرف سے آداب و تسلیمات بجا لانا اور عرض کرنا مجھے آپ غافل
سمجھتے ہین ایک نہین ہزار طلسم کشا اگر اس دربند پر آئینگے تو کیا پائینگے آپ جانتے ہین کہ مین نے برسون ساحرون کی
صحبت اٹھائی ہی کتنے دنون تک حبس دم کے ریاضت کرتا تھا جوان ہوگیا سحر مین ایسا شغل پیدا نہین ہوا اور آپ
ہرگز مدد نہ بھیجئے کا قصد نہ فرمایئے گا مین تنہا ہزار ساحرونکو کافی ہون اگر طلسم کشا صاحب لوح ہی تو مجھے کچھ خوف نہین ہی
لوح بھی لونگا اور طلسم کشا کو بھی گرفتار کرونگا اگر آپ مدد روانہ فرماینگے تو مجھے صدمہ ہوگا اگر مین طلسم کشا کو نہ گرفتار
کر سکون اور لوح نہ لے سکون تو آپ جو سزا تجویز فرماینگے مین حاضر ہو جاؤنگا لاکہ مین نے اسکے عوض مین پایا ہون معاف
کیا اور اس دربند کی حفاظت تو مجھے ضروری ہی واجب و لازم ہی کیونکہ یہ حکومت ذاتی میری ہی مین مثل اور لوگون کے
ملازم نہین ہون مین خود یہانکا حاکم ہون میرے اس علاقہ پر کسی کا قبضہ نہین ہی آپ نے مجھے اس سے مطلع کر دیا مین
بہت خوش ہوا جب ساحر سے یہ کہہ چکا تو اسی مضمونکا نامہ بھی لکھکر ساحر کو رخصت کیا ساحر نامے کا جواب لیکر قباد کے
پاس آیا اسکو دکھایا قباد نے کہا ظلمات بڑا گستاخ ہی ایسے کلمات اسنے تحریر کیے اسکو ابدولت کے قہر و غضب سے
خوف نہ آیا میری وجہ سے آجتک وہان پڑا ہی جناب والا نامدار نے بارہا چاہا کہ اسکو وہان سے نکال دین اور وہانکی
حفاظت کسی اور کے حوالے کرین مین نے ہمیشہ انکو سمجھایا کہ آپکا کیا نقصان ہی ظلمات وہانکا قدیم باشندہ ہی اور مین
کچھ دینا بھی نہین پڑتا ہی اسکو رہنے دیجئے اور آج نامے مین یہ لکھتا ہی کہ مین یہانکا حاکم قدیم ہون اور کسی کو اس
علاقے پر دعویٰ نہین ہو سکتا ہی یہ دلیل کیا سمجھتا ہی یہ کہکر ایک چوبدار کو بلایا اور ایک نامہ مجیاز جادو کو تحریر کیا مضمون
اس نامے کا یہ تھا کہ اے مجیاز جادو تم اس نامے کے دیکھتے ہی ہمارے پاس چلے آؤ کہ ہمکو تم سے ایک ضروری کام
ہی اگر دیر لگاؤگے تو بڑا کام حرج ہو جائیگا یہ نامہ بھی ایک ساحر کو دیکر مجیاز کے پاس روانہ کیا مجیاز بڑا ساحر زبردست
تھا اور اسکے پاس بہت سے عجائبات ایسے تھے جو سحر سے نہین بنے تھے بلکہ حکماے اشراقین نے بزور حکمت وہ
چیزین تیار کی تھین اس سبب سے ہمیشہ ساحران نامی اس سے خوف کھاتے رہے کہ یہ سحر نہین کرتا تھا بلکہ انھین
اشیاے کام لیتا تھا اور اُنکا دفعیہ سحر سے ہو نہین سکتا تھا اسی وجہ سے سب ساحر اس سے خوف کرتے تھے
اور قباد بھی اسکو بہت مانتا تھا جب اسکو نامہ قباد کا پہونچا اسنے فوراً چلنے کا سامان کیا ساحر کو تو جواب لکھدیا
کہ مین ابھی حاضر ہوتا ہون اور رخصت کیا نامہ بر کے روانہ ہونے کے بعد آپ بھی تھوڑی دیر کے بعد روانہ ہوا قباد
کے پاس آ کے پہونچا جھک کے سلام کیا قباد نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا پہلے تو مزاج پوچھا پھر تمام قصہ طلسم کشا کا بیان
کیا اسکے بعد یہ کہا اسوقت مین نے ظلمات کو نامہ لکھا تھا اسنے ایسا جواب خلاف تہذیب تحریر کیا مجھے بہت
ملال ہوا تمکو اسواسطے تکلیف دی ہی کہ جاؤ اور ظلمات کو اس گستاخی کی سزا دو بلکہ قید کر کے میرے پاس روانہ کرو

میں اُس گستاخ کی زبان کٹوا کر قتل کروں گا کہ سبکو عبرت ہو اور آیندہ کوئی ایسی خطا نہ کرے لوا تم اس دربند پر منتظم رہو جب
طلسم کشا آوے تو اُسکو گرفتار کرو کجباز نے کہا آپ ابتک خوش رہے ایک دربند کو مت آزار پیشتر مجکو اطلاع نہ کی
ورنہ ابتک طلسم کشا گرفتار ہو جاتا آپ نے بڑی غفلت کی قباد نے کہا اے کجباز میں تمکو تکلیف نہیں دینا چاہتا
تھا اگر ظلمات ایسی گستاخی نہ کرتا تو میں اب بھی تمکو تکلیف نہ دیتا برائے مقابلہ طلسم کشا خود جاتا کجباز نے
کہا اگر مجھے اطلاع ہوتی تو رنج ہوتا جب ہم لوگ موجود ہیں تو آپکو تشریف لیجانے کی کیا ضرورت ہے قباد نے کہا
میں تمکو اپنا قوت بازو جانتا ہوں اور تم سے بڑی بڑی امیدیں ہیں مگر جسطرح بن پڑے طلسم کشا کو ضرور گرفتار
کر لینا کیونکہ میں نے سنا ہے وہ بلا کا آدمی ہے کبھی کسی کے مکر میں گرفتار نہیں ہوتا ہے اور لوح بھی اُسکو مل گئی ہے کجباز
نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے میں ایک دن میں طلسم کشا کو گرفتار کر کے حاضر خدمت کروں گا قباد نے کہا جسقدر
جسقدر فوج چاہو ہمراہ اپنے لیتے جاؤ کجباز نے کہا جسقدر حضور کی فوج میں آئے لشکر میرے ہمراہ کیا جائے
قباد نے چار لاکھ ساحر و غیر ساحر کجباز کے ہمراہ کیے اور اُسکو رخصت کیا کجباز تو رخصت ہو کر جانب ظلمات روانہ ہوا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو منزلیں عجائب و غرائب کی طے کر چکے تو دربند ظلمات کے قریب ہوئے ظلمات جادو کو پہلے ہی خبر ہو چکا
تھا بدیع الملک کے آنیکا منتظر تھا ہر گھڑی ہرکارہ بہ تقید رہتی تھی کہ جب کسی لشکر کو آتے ہوئے دیکھو ہمیں اطلاع دو
ہرکاروں نے جو بدیع الملک کے لشکر کو آتے ہوئے دیکھا اطلاع دی کہ حضور لشکر خدا پرستوں کا آتا ہے ظلمات
نے اسیوقت حکم دیا کہ ہماری فوج بھی تیار ہو طلسم کشا کے گرفتار کرنیکو جائینگے اسکی تمام فوج مسلح و مکمل ہو گئی ظلمات
نے کہا آج شب بھر توقف کرو کل صبح کو چلکر طلسم کشا کو گرفتار کر لائینگے یہ مجال نہیں جو طلسم کشا دربند کے اندر
چلا آئے کیونکہ بیچ میں ایک تاریکی حائل ہے اُس تاریکی سے گذرنا ممکن نہیں ہے جبتک طلسم کشا اُسکے دفع کرنیکی فکر
کریگا تب تک ہم لوگ چلکر اسکو گرفتار کر لینگے فوج تو یہ حکم پا کر اپنے ٹھکانے پر گئی اور ظلمات بھی اپنے دربار میں آکر
بیٹھا مگر بدیع الملک جو آگے بڑھے دیکھا آگے تاریکی چھائی ہوئی ہے کچھ نظر نہیں آتا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا تھا کہ لوح کو ہاتھ میں لو اور اسم حاشیہ ورد زبان کرو لوح چمکاتے ہوئے چلے جاؤ تاریکی دفع ہو جائیگی ظلمات کے
مقام پر جا پہونچوگے پھر لوح کو دیکھنا جو جو ہدایت ہو اُسپر عمل کرنا بدیع الملک نے لوح گلے سے اُتاری اسم حاشیہ کو
ورد زبان کیا لوح چمکاتے ہوئے چلے تاریکی دفع ہونے لگی جب سب راہ تاریک طے ہو گئی تو بدیع الملک نے دیکھا
ایک پھاٹک عالیشان نظر آتا ہے مگر دروازہ کھلا ہے بدیع الملک اُس پھاٹک کے اندر آئے جیسے ہی بدیع الملک
پھاٹک میں داخل ہوئے اور ملازمان ظلمات نے دیکھا کہ ایک جوان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے پھاٹک کے اندر
چلا آتا ہے سب بخوف جان گریزان ہوئے اسقدر گھبرائے کہ کسی نے ظلمات کو اس بات کی خبر بھی نہ کی بدیع الملک
اسطرح سے چلے گئے تھوڑی دور کے بعد اور ایک پھاٹک ملا بدیع الملک اس پھاٹک میں بھی داخل ہوئے
اسطرح دو پھاٹک اور طے کیے جب پانچویں پھاٹک پر پہونچے تو بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پردہ پڑا ہے بدیع الملک
نے پردہ اُٹھایا دیکھا ایک ساحر سو خلعت تاج سر پر رکھے تخت پر بیٹھا ہے اور بہت سے ساحر جمع ہیں بدیع الملک
نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسکا سر کاٹ لو یہی ظلمات جادو ہے بدیع الملک آگے بڑھے اُسنے جو بدیع الملک
کو دیکھا سحر کیا چاہا سحر کیا تاثیر کرتا اور اسکے مصاحب آگے بڑھے مگر بدیع الملک کے خوف سے کوئی قریب نہ آیا
شاہزادہ ظلمات جادو کے پاس پہونچ گیا تلوار تو ہاتھ میں تھی ہی بہ لباس اختتام محبت اس کافر سے کہا کہ شناخت میں

پروردگار واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے ظلمات نے کہا او طلسم کشا کیا بیہودہ بکتا ہے مین پہلو نشین سامری ہون سوا
اُسکے اور کسی کو خدا نہین جانتا بدیع الملک نے سر اُسکا کاٹا جتنے مصاحب وہان موجود تھے سب نے غوغا
کیا اور بدیع الملک پر حملہ آور ہوے شاہزادے نے سبکو زیر تیغ کیا ظلمات کے مرنے سے تاریکی ہوئی آواز آئی
کشتی مرا نام من ظلمات جادو بود اس آواز کے سُنتے سے اور جو ملازم اُسکے تھے وہان اگر موجود ہوے
بدیع الملک کے ہاتھ سے مارے گئے لشکر ظلمات نے جو یہ خبر سنی سب کی ہمت پست ہو گئی کچھ تو بخوف جان
اُسیوقت فرار ہوے کچھ آمادہ کارزار ہوے بدیع الملک ظلمات کو قتل کرکے باہر تشریف لائے فوج ظلمات
سے مقابلہ ہوا بدیع الملک کے ساتھ بھی لشکر تھا آخر لشکر ظلمات کی شکست ہوئی بہت سے ساحر مارے گئے
بہت سے مشرف باسلام ہوے بہت سے بھاگ گئے بدیع الملک نے دیکھا کہ بہت سی عمارتین جو ظلمات
کے سحر سے بنی ہوئی تھین منہدم ہو گئین مرحلہ فتح ہوا بدیع الملک کو وہان کے باشندون نے خزانے وغیرہ
بتائے شاہزادے نے سب مال و اسباب قبضے مین کیا مکان ظلمات کا بہت نفیس بنا تھا وہان جا کر
مع فوج بدیع الملک سکونت پذیر ہوے جشن کا سامان ہوا سب لوگون نے آکر شاہزادے کو نذرین
دین بدیع الملک نے سب کو خلعت و انعام تقسیم کیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو شاہزادے نے لوح ملاحظہ
فرمائی اسمین تحریر تھا کہ ابھی یہین رہو ایک ساحر بجاز جادو آتا ہے اسکو قتل کرکے جانے کا قصد کرنا بدیع الملک
مجبور ہو گئے سب لوگون سے کہا کہ ابھی چلنا مناسب نہین ہے کوئی شخص بجاز جادو ہے وہ بڑے مقابلہ آتا ہے
جو جو لوگ واقف کار تھے اُنھون نے عرض کی حضور بجاز ساحر کیا ہے تمام طلسم اُس سے ڈرتا ہے اول تو کسیکا
سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا اور جب وہ سحر کرتا ہے تو لاکھ کوئی اپنے تئین بچائے مگر بچنا دشوار ہوتا ہے نہین معلوم اُسے
یہ کمال کیونکر حاصل ہوا ہے عجائب و غرائب سحر کرتا ہے اس سے مقابلہ کرنا بہتر نہین ہے وہ لوح کی بھی حقیقت نہین جانتا
ہے بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہے وہ کیا بنائیگا جب مقابلے مین آئیگا سب حال کھل جائیگا یہ ذکر تھا کہ ہرکارون
نے آکر عرض کی کہ حضور بجاز جادو جو اس طلسم مین ساحر کیتا ہے فوج گران ہمراہ لیکر آیا ہے اُسکو بھی قتل ظلمات
کی خبر ہو گئی ہے بارگاہ مین اُسکے استادگی ہے سب لشکر مین اُترا ہے یقین ہے کہ طبل جنگی بجنے کا حکم بھی دے
بدیع الملک نے کہا کچھ خوف نہین ہے خدا مالک ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک طائر بدیع الملک کے
قریب آیا اور ایک نامہ بدیع الملک کے آگے ڈالکر چلا گیا بدیع الملک نے نامے کو دیکھا تو لکھا تھا کہ اے
طلسم کشا ہم تجھ سے بہت خوش ہوے کہ تجھے ظلمات جادو کو قتل کیا اُسے گستاخی کی تھی قباد کا بھی یہی حکم
تھا مگر اب اپنے ارادے سے باز آؤ ہمارے ساتھ خدمت مین بادشاہ کے چلو تمھاری جرأت و شوکت
دیکھکر بادشاہ کوئی عہدہ جلیل تمکو دینگے اور اگر وہ کچھ انکار کرینگے تو ہم تمھاری خطا معاف کرا دینگے اگر اسکو
منظور نہ کروگے تو بہت پچھتاؤگے مین تمھین دم بھر مین گرفتار کر لونگا بدیع الملک اس نامے کو پڑھکے چین بجبین
ہوے اور نامے کو چاک کرکے پھینک دیا لوگون نے پوچھا کیون حضور اسمین کیا تحریر تھا بدیع الملک نے
تمام کیفیت بیان کی سب سردارون نے عرض کی کہ حضور اس سے بہت بچکے مقابلہ کیجیئےگا یہ بلا کا ساحر
ہے اسکا سحر ہر ایک شخص پر تاثیر نہین کرتا ہے آپ اسکی کیفیت سے ابھی واقف نہین ہین بدیع الملک نے فرمایا
کہ فضل خدا اگر شامل حال ہے تو اس مکار کی کیا مجال جو مجھے آنکھ ملا سکے یہ کہکر اپنی جگہ سے اُٹھے باہر بارہ دری کے
تشریف لائے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین سب لوگ درست رہین اگر وہ طبل جنگی بجوائیگا تو اس سے مقابلہ کرینگے یہان

تو فوج تیاریاں کرنے لگی بدیع الملک ہمراہ سیر لشکر کجباز اُس میدان میں تشریف لائے جہاں اسکا لشکر اُترا ہوا
تھا بدیع الملک تو میدان میں کھڑے تماشا اُسکے لشکر کا دیکھ رہے ہیں مگر ہرکارے جو انکے لشکر نے خبر طبل جنگی بجنے
کی لیکر روانہ ہوئے انھوں نے دیکھا کہ آقا یہین موجود ہیں سب نے آکر قدم مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی کہ حضور
کجباز سے ایک ہمارے نے کل کیفیت آپکے دربار کی بیان کی آپنے کہا کیا مضائقہ ہی میں کل سمجھ لونگا یہ کہکر طبل جنگی کا حکم دیا آج
بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے یہاں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں لشکر میں خبر ہوئی نقارہ رزمی پر
چوب پڑی سرداران لشکر اسلام سامان جنگ میں مصروف ہوئے شب بھر سب نے تیاری جنگ میں بسر کی جب صبح
ہوئی تو بدیع الملک باہر تشریف لائے لشکر لیکر طرف میدان کے روانہ ہوئے اسطرف سے کجباز ایک تخت سحر پر سوار
پیچھے چار لاکھ ساحران غدار میدان میں آکے باجا بجاتے کھڑا ہوا بدیع الملک نے بھی اپنے لشکر کو آراستہ کیا نقیبوں نے
نقابت کی کرملیت کروکا کہکر بیٹھے کجباز نے اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کو آواز دی کہ اے طلسم کشا اگر تجھے
دعوی طلسم کشائی ہی تو میرے سامنے آ بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ یہ سکار سحر خوب جانتا ہی بلکہ شعبدات
اسکے پاس بہت ہیں لازم ہی کہ اسکے کر سے بچا رہے تیغ و تیر سے زخمی نہو گا روئین تن ہی بدیع الملک تلوار کھینچکر آگے
بڑھے کجباز نے کہا اے طلسم کشا اگر تجھے اپنی قوت پر ناز ہی تو مجھے قوت آزمائی کر اور جس فن میں تجھے دعوی ہو اُسمین
مجھسے مقابلہ کر بدیع الملک نے فرمایا جو تیرا جی چاہے میں ہر حال میں موجود ہوں کجباز نے کہا اے طلسم کشا یہ
نہ جاننا کہ میرے پاس لوح ہی اور سحر مجھپر تاثیر نکریگا ابھی ایک سحر کردوں تو تجھے گرفتار کرلوں مگر میں خلاف سمجھتا ہوں
کہ غیر ساحر سے سحر کرکے مقابلہ کروں بدیع الملک نے فرمایا کہ شوق سے سحر کر کجباز نے کہا اے طلسم کشا ایک
سحر میں سبکو نابینا کردونگا بدیع الملک نے کہا تیری کیا مجال ہی جو کسی کی طرف نگاہ بھی ڈال سکے کجباز نے
جھولی میں ہاتھ ڈالدیا ایک حباب نکالا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ حباب سحر نہیں ہی مگر جب یہ
حباب ٹوٹیگا اور دھواں اسمین سے برآمد ہوگا سب نابینا ہو جائینگے اسکے پاس ایسے شعبدات بہت سے ہیں
اگر اُنسے نہ بچوگے تو یہ ضرور گرفتار کرکے لیجائیگا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا قریب اسکے تخت کے آگئے وہ چاہتا تھا
کہ حباب مارے بدیع الملک نے اُسکے ہاتھ سے حباب چھین لیا کجباز نے چاہا ہاتھ چلاؤں بدیع الملک
نے جھکادیا کہ تخت کے نیچے آیا اسکے لوگونے جو یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک کو چاروں طرف سے گھیر لیا بدیع الملک کی بھی
فوج ٹوٹ پڑی تلوار چلنے لگی مگر شاہزادے نے کجباز کو جو تخت سے کھینچا خود بھی گھوڑے سے اُترے اور اسکے
ایک پاؤنکو پاؤں کے نیچے رکھا دوسرے پاؤنکو ہاتھ میں لیکر زور کیا اور چیرکر پھینک دیا سب لوگ یہ قوت
بدیع الملک کی دیکھکر دنگ ہوگئے کجباز کے مرنے سے اُسکی فوج بدحواس ہوگئی شاہزادے کی جرأت
و قوت کا حال سب پر ظاہر ہوگیا آپسمین صلاح کی کہ اب لڑنا مناسب نہیں ہی بہتر اسی میں ہی کہ شاہزادے کی
اطاعت قبول کرو ورنہ جان نہ بچیگی اگر ہم لوگ بھاگینگے تو طلسم کشا کی فوج ہمارے تعاقب میں آئیگی مفت جان
جائیگی سب نے اطاعت قبول کی بدیع الملک اُس روز بھی بفتح و فیروزی میدان کارزار سے پلٹے ظلمات جادو
کے قلعے میں آئے شب بھر تو عیش و عشرت میں بسر کی صبح کو بدیع الملک نے لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا
اپنا فضل شامل حال کرے اور در بند ظلمات فتح ہو تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ خاص قلعہ طلسم کیطرف جائے اور قلعہ پر
قبضہ کرے بدیع الملک نے سرداران لشکر سے کہا کہ سامان کوچ کرو میں قلعہ طلسمی پر جاؤنگا فوج حسب الحکم
درست ہوئی پیش خیمہ روانہ ہوگیا دوسرے روز بدیع الملک نے بھی مع لشکر ان وہاں سے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت قباد اژدر سر بادشاہ طلسم کی بیان کی جاتی ہے

قباد نے جو مجاز کے مرنے کی خبر پائی اور یہ بھی سنا کہ ظلمات مارا گیا در بند فتح ہوا اب طلسم کشا خاص قلعہ طلسمی
کے جانب روانہ ہوا ہے قباد نے کہا ہماری سب فوج تیار رہے ہم خود طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے دو تین ساحرون کو قتل
کرکے طلسم کشا کو ناز ہو گیا ہے جبتک مین نہ جاؤنگا طلسم کشا اسیر نہو گا یہ حکم دیکر قباد نے چند نامے تحریر کرائے
اور جابجا ساحرون کو روانہ کیا مضمون ان سب کا یہ تھا کہ ایک شخص بارادۂ طلسم کشائی یہان آیا ہے اور چند
ساحرون کو اسنے قتل بھی کیا بلکہ دو در بند جو طلسم کی جان تھی وہ بھی توڑ ڈالے بڑے بڑے ساحر نامی جیسے مجاز کو مارا
اور بہت سے پہلوان جنکا عدیل و نظیر ممکن نہین انکو بھی اسنے زیر کیا اب خاص قلعہ طلسمی کیطرف گیا ہے لہذا
میرا قصد یہ ہے کہ مین خود اُس سے مقابلہ کرون جبتک وہ قتل نہوگا مجھے چین نہ لیگا اور بے میرے جائے اسکا قتل
ہونا ممکن نہین اسیوجہ سے تم سبکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس نامے کے دیکھتے ہی جلد اپنے تئین مجھ تک پہونچاؤ میرا قصد
یہ ہے کہ بعد تین روز کے قلعہ طلسمی مین جاؤنگا اس عرصہ مین تم سبکو یہان جمع ہو جانا چاہیے اس مضمون کے نامے
لکھواکر ساحرونکو اور جہان جہان بڑے بڑے جادوگر رہتے تھے انکو روانہ کردیے آپ درستی لشکر وغیرہ مین
مصروف ہوا دو ہی روز گذرے تھے کہ جگہ جگہ سے ساحرون کی آمد شروع ہو گئی تیسرے روز تین ہزار ساحران نامی
جنھین اپنے سحر پر ناز تھا اور سب لوگ انکو سحر و ساحری مین کامل جانتے تھے قباد کے یہان آکر جمع ہوئے اُسی دن
سب نے کوچ کیا علاوہ ان تین ہزار ساحرون کے بہت سا لشکر ہمراہ لیا دو روز کے بعد قلعہ مین پہونچا جسقدر قلعہ مین
کارخانۂ سحر تھا اسکو اور رو برو دیا بہت کچھ انتظامات جدید کیا بہت سے لوگ اس کام پر مقرر کیے کہ وہ آمد
طلسم کشا کی خبر دین اور آپ قلعے مین آیا اور سحر جدید ہر ایک مقام پر کرنے لگا کہین کچھ طائر سحر کے بنا کے چھوڑ دیے
کہ جب طلسم کشا آئے تو یہ اسکی فوج کو تباہ کر دین کہین کچھ ابر سحر بنا کر قائم کر دیا کہ جسوقت اسکو اشارہ کرون اسقدر
باران سحر برسے کہ طلسم کشا مع فوج غرق آب ہو جائے کہین کچھ آتش سحر ایسی بنائی کہ جب داخل قلعے مین طلسم کشا
کا ہو تو یہ آگ اسکو جلا دے اسی طرح سے بہت سے انتظام جدید کیے جب اسکو تین روز قلعے مین گذرے تو اپنے
مصاحبون سے کہا کہ ابھی تک طلسم کشا یہان نہین آیا شاید راہ مین کسینے اسکو روکا یا کسی عجائب و غرائب مین گرفتار
ہو گیا مصاحب اسکے کہہ رہے تھے کہ کیا عجب ہے جو ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا حضور طلسم کشا
آ پہونچا اسقدر لشکر ہمراہ ہے کہ جسکا شمار مشکل ہے قباد نے کہا ارے کہان ہے ہرکارون نے کہا ابھی یہان سے چار کوس ہے
ہمکو یقین ہے کہ قریب شام سب لشکر اور طلسم کشا یہانتک آجائے قباد نے کہا تمنے بچشم خود دیکھا یا خبر سنی ہے ہرکارون
نے کہا ہمنے بچشم خود دیکھا قباد نے پوچھا طلسم کشا بہت بڑا جوان قوی ہیکل ہے ہرکارون نے کہا وہ بھی بڑے
رعب و داب کا جوان ہے ایسے حسین ایسے صاحب شوکت نگاہ سے نہین گذرے نیران لشکر کا انتظام کرتا ہوا
ہمراہ ہے طلسم کشا سب کے آگے آگے ایک مرکب کوہ کفل پر سوار ہے بڑے جاہ و تجمل سے آتا ہے قباد نے
کہا ہم بھی آمد طلسم کشا کا تماشا دیکھین گے سب نے کہا حضور کے قلعے سے دور تک کی کیفیت معلوم ہوتی ہے
تشریف لیچلیے قباد اسیوقت قلعے پر آیا اور دور بین طلب کی ہرکارون سے سمت دریافت کرکے اُس جانب جو دیکھا
تو لشکر کی شان و شوکت اور شہزادی کی حالت دیکھکر دنگ ہو گیا مصاحبون کو دور بین دی کہا دیکھو طلسم کشا
بہت قریب آگیا ہے سب کیفیت صاف معلوم ہوتی ہے اب کوس بھر فاصلہ باقی ہے دیکھو کسقدر لشکر ہمراہ ہے
اور طلسم کشا کیا اچھا جوان ہے مصاحبون نے بھی دیکھا سب نے کہا حضور طلسم کشا کے ہمراہ لشکر بیشمار ہے

قباد نے کہا اسکا کچھ خوف نہین ہی لشکر کچھ نہین بنا سکتا ہی جب طلسم کشا میرے مقابلے مین آئیگا حال کھل جائیگا
ابھی اُسکو گرفتار کرونگا چین بھی نہ لینے دونگا یہ کہکر قلعے کے نیچے آیا اپنی فوج کے سردارون سے کہا کہ طلسم کشا
تھوڑی دیر مین یہانتک پہونچ جائیگا اور قلعے کے سامنے جو میدان ہی یقین ہی یہین ٹھہرے آج تو شب بھر
استراحت کریگا جو کچھ اسکا ارادہ ہوگا کل وقوع پذیر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آج شب کو اسکا خاتمہ کردین
یعنے لشکر طلسم کشا پر شبخون مارین تم لوگ شبخون کی تیاری کرو سرداران لشکر قباد تو شبخون کی تیاری مین مصروف
ہوئے بدیع الملک نوجوان تھوڑی دیر مین قلعے کے مقابل آ پہونچے شاہزادے نے قلعے کو دیکھا کہ
نہایت عمدہ بنا ہی ہر طرف سنہری پتلیان ہاتھون مین قرنا لئے کھڑی ہین جیسے ہی طلسم کشا قلعے کے سامنے
پہونچے پتلیون نے قرنا پھونکنا شروع کیا اور عجائب و غرائب آوازین آنے لگین بدیع الملک نے
لوح کو ملاحظہ فرمایا تو نوشتہ پایا کہ یہان سے دو کوس پر ایک صحرا ہی وہان جاؤ ایک درخت صندل کا ہی اُسکو بقوت
اُکھاڑو جب دہنہ نقب ظاہر ہوا اُسمین پھاند پڑو اور فوج بھی تمھاری تمھارے بعد باری باری اُس نقب
مین جائے جب راہ نقب طی کروگے تو قلعے کے اندر پہونچوگے اسوقت قباد سے مقابلہ کرنا یہان ٹھہرنا مناسب
نہین ہی بدیع الملک نے پہلے تو نیران سے کہا تھا کہ ہم یہین ٹھہرینگے مگر جب لوح مین دیکھا اور یہ نوشتہ
پایا تو نیران سے فرمایا کہ ہم یہان نہ ٹھہرینگے یہان سے دو کوس تک اور جاینگے نیران نے چاہا تھا
کہ لشکر کو یہین اُتارین مگر جب بدیع الملک نے یہ فرمایا تو نیران نے لشکر سے کہا کہ آقائے نامدار یہان نہین
ٹھہرینگے یہ کہکر آگے بڑھا بدیع الملک نے بھی گھوڑا بڑھایا ہرکارون نے قباد سے آکر کہا کہ
حضور طلسم کشا تو سیدھا چلا گیا ہمکو یہ گمان تھا کہ قلعے کے سامنے جو میدان ہی یہین ٹھہرے گا مگر
اُسکا قصد کسی اور طرف کا ہی قباد نے کہا ارے کس طرف گیا ہی ہرکارون نے سمت کا پتہ بتلایا قباد نے
کہا نہین معلوم کیا کرنے گیا ہی آپ ہی آئیگا قباد تو اس خیال مین رہا مگر بدیع الملک اُس صحرا مین پہونچے
دیکھا ایک درخت صندل کا معلوم ہوتا ہی بدیع الملک درخت کے قریب آئے درخت کو بقوت
تمام زمین سے اُکھاڑا ایک دہنہ نقب ظاہر ہوا بدیع الملک نے نیران سے کہا کہ مین اس نقب مین
جاتا ہون تم لوگ بھی باری باری میرے عقب مین آؤ نیران نے عرض کی کہ آپ تشریف لیجائے مین سبکو
لیکر آپکے تعقب مین آتا ہون بدیع الملک نام خدا لیکر نقب مین کود پڑے انکے بعد نیران نے ایک ایک آدمی کو
نقب مین بھیجا جب سب سپاہ جا چکی تو نیران بھی کود پڑا جب راہ نقب طے ہوئی تو شہزادہ بدیع الملک نے
دیکھا کہ ایک دروازہ معلوم ہوتا ہی شاہزادہ اُسکے قریب آیا سر باہر نکالا دیکھا ایک میدان نہایت وسیع
ہی سامنے قلعہ بنا ہی گرد اس میدان کے ایک چار دیواری پتھر کی بنی ہی بدیع الملک نے قلعے کیطرف
جو نگاہ کی تو فوج قباد کو دیکھا کہ سب مسلح و مکمل ہو رہی ہی مکانات قلعے مین نہایت نفیس بنے ہین بدیع الملک
نے وہین توقف کیا جب سب سپاہ اُنکی آگئی تو شاہزادہ آگے بڑھا لشکر قباد نے جو دیکھا کہ
ایک سپاہ بیشمار آتی ہی سب گھبرا گئے کہ یہ لوگ کس طرف سے آگئے رسالدار نکل کر دوڑے بدیع الملک
کے قریب آئے پوچھا آپ کون ہین کدھر سے تشریف لائے ہین یہان آپکا کیا کام ہی بدیع الملک نے
فرمایا مین یہان بعزم جنگ آیا ہون قباد کہان ہی اُس سے کچھ باتین ضروری کرنا ہین یہ کیفیت دیکھکر
لوگون نے قباد کو خبر دی کہ حضور بڑا غضب ہوا طلسم کشا تو قلعے مین آگیا قباد نے کہا ارے طلسم کشا کدھر

کدھر سے آیا کیا دروازے پر کوئی نگہبان نہ تھا اور تختۂ خندق کیا اٹھا ہوا نہ تھا جو طلسم کشا یہان مع فوج چلا آیا سب نے کہا
حضور تختۂ خندق بھی اٹھا دیا گیا تھا اور در قلعے پر بھی کئی ہزار جوان مقرر ہین جو اسوقت تک وہان موجود ہین مگر
معلوم نہین طلسم کشا کدھر سے آیا قباد گھبرا گیا اور حکم دیا کہ ہماری فوج جلد تیار ہو ہم اسیوقت طلسم کشا
سے مقابلہ کرینگے بڑا غضب کیا فوج تو تیار تھی ہی قباد کا کہنا تھا کہ سب رسالدارون کو اطلاع ہوئی سب نے گھوڑے
طلب کئے گھوڑے بھی تیار تھے کیونکہ وہ سب شبخون مارنیکی فکر مین تھے جلدی جلدی سب گھوڑون پر سوار ہوئے
قباد ایک تخت پر سوار ہوا فوج کو لیکر بدیع الملک کے مقابلہ مین آیا جیسے ہی قباد نے بدیع الملک کو
دیکھا کہا اے جوان تو نے یہ کیا حرکت کی کہ میری بے اجازت قلعے مین چلا آیا بدیع الملک سے نیران
شیر قوت نے کہا کہ اے شہریار قباد اژدر سر یہ اسیکے قبضے مین طلسم ہے بدیع الملک نے کہا او قباد
تو کیا ہے اور تیری اجازت کی ہمین کیا ضرورت ہے اب جو تجھے ہمارے حق مین برائی ہو سکے دریغ نہ کر
قباد نے کہا تو اپنی جرأت پہ جو نازان ہے تو یہان جرأت سے کچھ کام نہ نکلیگا مفت ذلت اٹھائیگا
بدیع الملک نے دیکھا کہ قباد بہت کلمات سخت کہہ رہا ہے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھکر کہا او مکار بہتر اسی مین
ہے کہ میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ ایک ضرب مین تیرا فیصلہ ہوگا سب ارمان دل مین رہجائے گا
نیران شیر قوت بھی سینہ سپر کرکے آگے بڑھا قباد اژدر سر سے کہا کہ اگر اب تو نے کوئی کلام لا طائل
زبان سے نکالا تو اپنے تن پر سر نہ پائیگا قباد نے کہا او نمک حرام اب یہ باتین بنانا ہے یاد کر کہ تجھے
کیا وعدہ کرکے گیا تھا نیران نے کہا مین نے قدردان مالک پایا علاوہ اسکے جو میرا عہد تھا
وہ پورا ہوا اسلئے یہ عہد کیا تھا کہ جو مجکو زیر کریگا مین اسکی اطاعت کرونگا اور آقاے نامدار سے
سر میدان زیر ہوا مین نے بدل و جان انکی اطاعت قبول کی تیری ملازمت مین آجتک داد جرأت
نہین ملی کہ تو مین نے کیسے کیسے کارنمایان کئے مگر تو نے کبھی مجھے داد جرأت نہین دی اور اب
مجھے آقاے قدردان اور مالک مہربان ملا ہے قباد اژدر سر نے جھلا کے ایک گولا نیران شیر قوت
کے مارا بدیع الملک نے لوح کا عکس ڈالا گولا زمین پر گرا قباد اژدر سر نے کہا اے
طلسم کشا تو لوح طلسمی پہ ناز کرتا ہے ارے لوح کیا چیز ہے لوح تو شے ہے جب ہم موجود ہین تو لوح کیا بنا سکتی
ہے یہ کہکر دستک دی کہ آسمان سے آگ برسنے لگی بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ
خوف نہ کرو ایسے بہت سے شعبدے دکھائیگا مگر تیرے کوئی کارگر نہ ہوگا ہان لوح کی حفاظت ضرور ہے
اگر عکس لوح کا فوج پر نہ پڑیگا تو یہ آگ جسپر گریگی اسکو جلا کر خاک کردیگی بدیع الملک یہ دیکھ کر
لوح لیکر بڑھے اپنی فوج پر عکس ڈالنا شروع کیا جسپر عکس پڑا وہ تو بچا اور جسپر عکس لوح نہ پڑا وہ جل گیا جب
قباد اژدر سر نے دیکھا کہ طلسم کشا اب بھی باحواس ہے اسنے پھر دستک دی بدیع الملک نے دیکھا
کہ ایک دریاے قہار موج مارتا ہوا چلا آتا ہے بدیع الملک نے پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ کچھ خوف
نہ کرو سب کے آگے بڑھ کے کھڑے ہو جب دریا قریب پہونچے لوح کا عکس دریا پر ڈالنا پانی خشک
ہوجائیگا بدیع الملک سب سے آگے بڑھ کے کھڑے ہوئے جب دریا قریب آیا شہزادے
نے لوح کا عکس ڈالا پانی خشک ہوگیا قباد نے پھر ایک دستک دی آسمان سے خنجر اور تلوارین برسنے لگین
دو چار آدمی بدیع الملک کے جان بحق تسلیم ہوئے بدیع الملک نے پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا

کہ لوح کا عکس قباد کے چہرے کی طرف ڈالو یہ بارش شمشیر و خنجر موقوف ہو جائیگی بدیع الملک نے عکس لوح
قباد کے چہرے کیطرف ڈالا یہ سحر یعنی بارش شمشیر و خنجر موقوف ہوئی قباد نے پھر ایک دستک دی قلعے کے
ایک جانب سے سنہری بجلی تیر و کمان ہاتھوں میں لئے ہوئی پیدا ہوئی بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ
کیا لکھا تھا کہ جب تمہارے لشکر کے قریب پہونچے لوح کو ایک جام آب میں ڈالنا اور وہی پانی ان سب پر
چھڑک دینا بدیع الملک نے نیران سے کہا کہ جلدی ایک جام پانی کا لاؤ نیران نے اور ملازموں نے
کہا سب نے جام آب حاضر کیا بدیع الملک نے اُس جام میں لوح کو دھویا اتنے عرصے میں
وہ بجلی بھی قریب لشکر آگئی بدیع الملک نے پانی چھڑکنا شروع کیا جب ایک قطرہ آب پڑا وہ جلکر
خاک ہوگیا اسیطرح سے سب بجلیاں جلکر خاک ہوگئیں اب قباد کی امید قطع ہوئی اور یقین ہوگیا کہ
طلسم کشا بہت ہوشیار ہے بے لوح دیکھے کوئی کام نہیں کرتا ہے یہ سوچکر اپنی فوج سے اشارہ کیا
کہ طلسم کشا کو مع لوح گھیر لو جو اسوقت طلسم کشا کو قید کرکے میرے سپرد کرے اُسکو ایک ملک کی
سلطنت دونگا سلطنت کے لالچ میں ساری فوج بدیع الملک پر ٹوٹ پڑی بدیع الملک کی فوج بھی
یہ کیفیت دیکھکر آپڑی اور خود شاہزادہ بھی شیرانہ جھپٹا دغا کرنے لگا تلوار چلنے لگی دریاے خون رواں
ہوا سر مثل حباب بہنے لگے بدیع الملک اُسی عالم میں صفوں کو درہم و برہم کرکے قباد کے قریب پہونچے
چاہتے تھے کہ ہاتھ تلوار کا ماروں قباد نے اپنے تئیں تخت سے گرادیا زمین پر گرکے سحر کیا غرق زمین ہوکر
نکل گیا بدیع الملک تلاش کرنے لگے لشکر قباد نے جب دیکھا طلسم کشا نے قباد کو اڑا دیا ان سب نے ہمت
ہار دی جادوگر بھاگنا شروع کیں بدیع الملک نے تلوار روکی لشکر بدیع الملک بھی ٹھہرا
ساحر جعفر نامی ساتھ رومال سے ہاتھ باندھکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے
شاہزادے نے سب کو مشرف باسلام کیا قلعے میں تشریف لائے غازیوں نے کمریں کھولیں
سب لوگ انتہا کے خستہ تھے بدیع الملک نے حکم دیا کہ ابھی سب لوگ آرام کریں اب جو کچھ
انتظام کرنا ہوگا کل سمجھا جائیگا سب لوگ اپنے اپنے بستر درست کرکے محو خواب ہوئے مگر
قباد اژدر سر جو بھاگا تو اپنی شکارگاہ میں آکر ٹھہرا وزرا کو جمع کیا سب کیفیت جنگ دری کی بیان کی
وزرا سے اسکے بابت راے لی سب نے کہا اب قلعہ طلسم کشا سے قبضے میں آنا بہت مشکل ہے
مناسب یہی ہے کہ آپ یہیں تشریف رکھیے دیکھیں لشکر میں سے کون کون زندہ بچکر آتا ہے جو لوگ
آئینگے وہ اور کیفیت بھی وہاں کی بیان کرینگے اب مناسب سمجھکے انتظام کیجیے گا قباد نے کہا میرے
نزدیک یہ راے مناسب ہے کہ مجھے اور جبار آتش اندام جادو جو بادشاہ طلسم جبار ہے انتہا کا رسم ہے
اور اکثر میں نے انکی مدد بھی کی ہے انکو ایک نامہ تحریر کروں اور اُسمیں یہ مضامین لکھوں کہ میں نے بارہا
آپکی شراکت کی اور اپنی جان عزیز نثار کی اور بڑی بڑی مشکلوں سے آپکو بچایا اسوقت مجھپر ایک بلاے
ناگہانی نازل ہے اگر آپ بھی میری مدد کیجیے گا تو بعید از بندہ نوازی نہوگا وزرا نے کہا بہت مناسب ہے جب
دو شاہان طلسم ایک امر میں کوشش کرینگے تو ضرور ہے کہ یہ مرحلہ سر ہو جائے آپ ضرور یہ نامہ روانہ
فرمائیے اور اُس سے مدد طلب کیجیے قباد نے کہا اسمیں ایک بات اور بھی ہے وہ طلسم بھی اسی طلسم سے
ملحق ہے اگر اسپر کوئی زوال ہوگا تو اُسکے واسطے بھی ہے اگر کوئی وہاں کی لوح حاصل کرے تو اسکے احکام یہاں کے

دیکھتے ہین اور یہان کی لوح کے احکام وہان کام دے سکتے ہین اس راز کو مین نے آجتک زبان سے
نہین نکالا اب اسے کہا حضور اسکا کیا سبب ہی قباد نے کہا کہ یہ دونون طلسم ایک ہی شخص کے بنائے
ہوئے ہین اور پیشتر یہ طلسم دو حصون مین منقسم نہ تھا طلسم ہندسہ اور طلسم جنار ایک ہی تھا جب
سے جنار آتش اندام کی عملداری وہان ہوئی اور انکے بزرگونکو وہان کی حکومت ملی تو اس طلسم کے
دو حصے ہوگئے ایک حصے پر ہمارے بزرگ قائم رہے اور دوسرے حصے پر انکے بزرگ قابض رہے
پیشتر اس طلسم کا نام بھی کچھ نہ تھا جب جنار آتش اندام کی حکومت ہوئی تو انھون نے اسکو طلسم جنار
کے نام سے مشہور کیا اور اصل یہی ہی کہ یہ اور وہ طلسم دونون ایک ہی ہین اگر اُس طلسم پر زوال آئیگا
تو یہ طلسم بھی گرد ہو جائے اور اگر اس طلسم مین کوئی خرابی واقع ہو تو وہ ناقص ہو جائے وزرا نے
کہا جب یہ بات ہی تو آپ منشور نامہ تحریر فرمایئے بلکہ یہ حال خلاصہ لکھ دیجیے کہ تم جانتے ہو کہ یہ طلسم اور وہ
طلسم ایک ہی اگر یہان کوئی بات پیدا ہوگی تو اسکا اثر وہان بھی ضرور ہوگا اس سے لازم ہی کہ جس طرح
ہوسکے ہماری مدد کرو اس بلا کو دور کرو تاکہ طلسم مین خرابی نہ پڑے اور یہ سلطنت یونہی قائم رہے قباد
نے اسوقت منشی کو بلایا اور نامہ مطابق مضمون مذکور کے تحریر کرایا اور ایک ساحر کو بلا کر نامہ دیا کہ اسکو
جنار کو دینا اور جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب مختصر کیفیت طلسم جنار اور جنار آتش اندام جادو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہ طلسم ملحق ہی طلسم ہندسہ سے اور یہان کا بادشاہ جنار آتش اندام جادو ہی جسکا ذکر تحریر مین آچکا ہی اور اس طلسم
مین چار حکیم ہین جو شب و روز اس طلسم کے محافظ و نگہبان رہتے ہین اور عجائب و غرائب بھی بنایا
کرتے ہین انھین چار شخصون پر دار و مدار طلسم ہی اور یہی لوگ رکن اعظم ہین اس طلسم کی جنار صرف بادشاہی
کرتا ہی جو کچھ امور متعلق طلسم ہوتے ہین وہ انھین لوگونکی راے سے ہوتے ہین ہر روز شب کو ایک مجلس
مشاورت منعقد ہوتی ہی اور یہ حکما ترقی طلسم کی صلاحین اور عجائبات بڑھانے کی تدبیرین کرتے ہین جو
بات سب کے پسند ہوتی ہے وہ کیجاتی ہی اس طلسم کو ان لوگون نے ایسی ترقی دی ہی اور ایسے ایسے
عجائبات بنائے ہین کہ جنکا ذکر وقت پر ہوگا اور ناظرین انشاء اللہ تعالی بہت محظوظ ہونگے جنار کے
واسطے ایک مکان متعلق ان لوگون نے بنایا ہی جنار شب و روز وہان مصروف عیش رہتا ہی گرد طلسم
کے برف اسقدر ہی کہ دور سے دیکھنے والے کو بلور کی دیوار معلوم ہوتی ہی اسی برف کا قلعہ بھی بنا ہے
جو کوئی نامہ دار یا اور کوئی کسی ضرورت سے آتا ہی دیوار کے قریب آکر ٹھیرتا ہی چارون طرف چار برج
برف کے بنے ہین اور برف کی پتلیان قرنا ہاتھون مین لئے کھڑی ہین جب کوئی وہان آکر ٹھہرتا ہے
پتلیان قرنا پھونکتی ہین اندر سے ایک طائر آتا ہی وہ آنے والے کی صورت دیکھکر واپس جاتا ہی اور اندر طلسم
کے اطلاع کرتا ہے اُسکی بابت جو حکم ہوتا ہی وہ طائر آکر اُس سے بیان کر دیتا ہی اور اگر طلبی ہوتی ہے تو
اپنی منقار مین دبا کر لیجاتا ہی یہ انتظام یہان کا ہی گر قباد نے دوسرے جو نامہ دار کو روانہ کیا تھا تو یہ باتین
بروقت روانگی تعلیم نہین کی تھین یہ جو نامہ لیکر وہان پہونچا قصد کیا کہ پر پرواز سحر سے پیدا کر کے اُس دیوار
کو پھاند جاؤن کچھ دور جا کر اسنے پر پرواز پیدا کئے چاہتا ہے کہ دیوار کے پار پہونچے مین سرکٹ کے
زمین پر گر پڑا ساحر مر گیا پتلیون نے قرنا پھونکی طائر طلسمی آیا اسکا سر اُٹھا کر لے گیا وہان کے حاکم نے

وہ سر حکیموں کے پاس بھیجا حکیموں نے اس سر کو چنار آتش اندام کے پاس روانہ کیا اور یہ بھی کہلا بھیجا
کہ آپ آئینہ سامری مین ملاحظہ فرما لیجیے یہ سر کسکا ہے اور یہان کیون آیا تھا چنار کے پاس جو سر پہونچا اور حامل سر نامہ دار
نے پیغام حکیموں کا بیان کیا چنار اس سر کو لیے ہوئے مرآۃ سامری کے قریب آیا سوال کیا کہ
اے مرآۃ سامری یہ سر کسکا ہے اور یہ شخص یہان کیون آیا تھا آئینے مین سے آواز آئی کہ یہ نامہ دار تھا
قباد کا ایک ضروری کام کیو اسطے یہان آیا تھا یہان کے دستور سے واقف نہ تھا اسنے اندر آنیکا
قصد کیا سر کٹ گے گر پڑا نامہ اسکی جھولی مین موجود ہے لاش باہر پڑی ہے نامہ منگا کر دیکھہ لو چنار
وہان سے واپس آیا فوراً حکم دیا کہ اسکی جھولی مین ایک نامہ ہے اور لاشہ اسکا باہر پڑا ہے جلد اس نامے کو
منگایا اور کہا مین بھائی صاحب کے سے بہت بعجب ہونگا وہ مجھے ضرور برا کہین گے کہ تمنے میرے نامہ دار
کو کیون مار ڈالا تو مین انکو کیا جواب دونگا مگر نامہ تو جلد لاؤ مین دیکھون کہ اسمین کیا لکھا ہے یہ سنکر ایک ملازم
گیا اور نامہ اسکی جھولی سے نکالکر چنار کو لا کر دیا چنار نے نامہ کو کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکا
تو اسنے اس نامے کو حکما کے پاس روانہ کیا کہ اس امر مین جو رائے مناسب ہو وہ کی جائے حکیموں نے
اس نامے کو لیکر اپنے پاس رکھا جب شب کو انجمن مشاورت منعقد ہوئی تو اس نامے کو نکالکر پڑھا مضمون
سے آگاہی ہوئی سب نے بالاتفاق یہ بات کہی کہ قباد یہین اگر رہین انکو گزند نہ پہونچے گی طلسم کشا
قلعے مین آنیکا کوئی بنا لیگا یہان آ نہین سکتا آخر مجبور ہو کے چلا جائیگا اور اگر کچھ سر اٹھائے گا تو اسکو
سزا دیجائیگی جب یہ بات قرار پائی تو دوسری صبح کو حکیموں نے چنار کو اطلاع دی کہ آپ اس نامے کا جواب
یہ تحریر کیجیے کہ اگر تمھین طلسم کشا سے بہت خوف ہے تو میرے یہان چلے آؤ مین تمھین مدد دونگا اول تو
جب یہان ہو گے تو طلسم کشا تمھارا کیا بنا سکیگا اور اگر اسنے کچھ طلسم کی بربادی کا قصد تمھارے آنیکے
بعد کیا بھی تو تم یہین رہو گے اور طلسم کشا گرفتار ہو کر آ جائیگا میرے طلسم مین بے عزم جنگ طلسم کشا
آ نہین سکتا چنار نے یہ بات سنکر پسند کی اور منشی کو بلا کے ایک نامہ اسی مضمون کا لکھوا کر ایک ساحر
کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ ابھی قباد کو پہونچاؤ اور جواب اسی وقت لیکر آؤ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا
تھوڑی دیر کے بعد قباد کے پاس پہونچا قباد نے نامے کو پڑھا اسنے وزرا سے صلاح چاہی سب نے
کہا ہم لوگ یہان کا انتظام کرتے ہین آپ تشریف لیجائیے مگر جاتے ہی اس بات پر زور دیجیے گا
کہ طلسم کشا کو گرفتار کرا کے یہان بلائیے قباد نے کہا مین ضرور ایسا ہی کرونگا تم سب لوگ یہان سے
خبردار رہنا مین اسیوقت جاتا ہون وزیرون نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے بہت اچھی طرح سے یہان کا انتظام
ہوتا رہیگا مگر آپ طلسم کشا کی گرفتاری کے باب مین جہانتک ہو سکے کوشش کیجئے گا قباد سب کو
سمجھا کر اسیوقت روانہ ہوا بہ تعجیل تمام راہ کو طے کر کے چنار مین پہونچا ساحر جو چنار کا نامہ لیکر گیا تھا
اسنے کہا کہ آپ یہان توقف فرمائیے مین آپ کے لیجانے کا انتظام کرون قباد وہین ٹھہرا ساحر
اندر گیا جاتے ہی اسنے چنار کو اطلاع کی کہ قباد آئے ہین چنار تخت سے اٹھا اور مصاحب بھی اسکے ہمراہ
ہوئے خود طلسم کے باہر آیا قباد کو باعزاز تمام استقبال کر کے اندر لیگیا قباد نے جو عجائبات اور انتظام
طلسم کو دیکھا اپنے طلسم سے بہت زیادہ پایا چنار سے کہا بھائی صاحب آپ نے تو اپنے طلسم کو اسقدر
محفوظ کر دیا ہے کہ ہوا تک بے اجازت آپ کے نہین آ سکتی ہے بھلا انسان کی تو کیا مجال ہے کہ طلسم کے اندر چلا

آگے چنار نے جواب دیا کہ اس طلسم مین ایک تکلف اور ہی کہ اسکی عمر کبھی ختم نہین ہوگی یہ ہمیشہ
یونہی رہیگا اور اسکے عجائبات اور روزافزون ہوتے جائینگے قباد بجا درست کہتا اسکے ساتھ
آیا چنار اپنے مکان معلق کے قریب پہونچا اسنے اشارہ کیا چار عقاب زرین بال ایک تخت لیکر
آئے چنار قباد کو لیکر تخت پر بیٹھا عقاب تخت کو لیکر اڑے مکان مین لاکر اتارا قباد کیفیت دیکھکر
دنگ ہوگیا اپنے دلمین کہا کہ ہمارے طلسم مین یہ عجائبات نہوئے اگر ایسا ہی وہان بھی ہوتا تو طلسم کشا
کی کیا حقیقت تھی جو ہمکو عاجز کرتا اسی خیال مین بیٹھا تھا کہ چنار نے کہا بھائی صاحب اب آپ کیونکر
شیرو دین جو حکم کیجیے وہ ابھی ہو قباد نے کہا تردد مجھے اس بات کا ہے کہ جبتک مین طلسم مین موجود تھا
تب تک تو بخوف میرے طلسم کشا بربادی مین کسیقدر کمی کرتا تھا اور اب میرا نہونا باعث خرابی ہے اگر
آپ اتنی مہربانی فرمایئے کہ طلسم کشا کو قید کرا لیجیے تو مین باطمینان خاطر اپنے طلسم مین چلا جاؤن
جو جو دربند ٹوٹ گئے ہین انکو درست کرون چنار نے کہا بھائی صاحب آپ اسقدر کیون گھبراتے ہین
جسوقت فرمایئے گا مین طلسم کشا کو قید کر لونگی مع قلعہ یہان آجائے مع فوج گرفتار ہوئے
آئے آپ سے عفو تقصیر کرانے کو دست بستہ یہین حاضر ہو قباد نے کہا یہ تو آپ سب بجا فرماتے
ہین مگر اسکے پاس لوح موجود ہے اور وہ لوح اس طلسم مین بھی کام دیسکتی ہے وہ ایسے سحر مین مبتلا ہو نہین سکتا
اور کیا عجب ہے جو وہ ادھر آئے کیونکہ لوح کو دیکھیگا تو اسکو میری کیفیت معلوم ہوگی ضرور اسطرف
آئیگا چنار نے کہا بھائی صاحب آپ کس خیال مین ہین کسکی مجال ہے جو یہان آسکے اگر یہانتک
آئیگا بھی تو سرحد طلسم سے کیونکر اسطرف آسکتا ہے قباد نے کہا میرا قلعہ آپ نے بارہا ملاحظہ فرمایا
ہے کسقدر راہین اسکی مسدود ہین جو ایک راستہ سب سے آنیکا ہے وہان پہرہ ہر وقت رہتا ہے
جب مین بلائے مقابلہ اس قلعے مین آیا تو مین نے کئی ہزار آدمی اس دروازے پر متعین کیے مگر نہین معلوم
طلسم کشا کسطرف سے آیا ناگاہ غل ہوا کہ ایک لشکر عظیم مع قلعے مین آگیا مین گھبرا کے باہر آیا
دیکھا طلسم کشا اپنے لشکر کو لیے کھڑا ہے جسطرح تو وہ میرے قلعے مین آگیا تھا یونہین یہان بھی
چلا آئیگا چنار نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین نے ایسا بندوبست نہین کیا ہے جو کوئی یہان آسکے
قباد نے کہا اگر وہ یہان نہ بھی آیا تو تمام طلسم کی عمارتین اور عجائبات کو برباد کریگا جسقدر میرے
رفیق دوست وہان ہین سب کو قتل کریگا طلسم پر اپنا قبضہ کریگا چنار نے کہا مین فوج جرار
روانہ کرتا ہون وہ سب لڑ بھڑ کر طلسم کشا سے قلعہ خالی کرا لینگے اور گرفتار کرکے یہان لے آئینگے
قباد نے کہا لشکر کثیر بھیجیے گا اسکے ہمراہ فوج بہت ہے اور سحر و ساحری کے ذریعے سے وہ ہاتھ
نہ آئیگا اگر بھیڑ بھڑ ہوگا تو بزور شمشیر زیر ہوگا چنار نے کہا آپ اس معاملے مین دخل نہ دیجیے مین
طلسم کشا کو آپکے حوالے کرونگا قباد نے کہا مجھے اسکی ضرورت ہے چنار نے اسی وقت
چارون حکیمون کو ایک رقعہ لکھا کہ یہان سے فوج جانب طلسم ہند روانہ کیجائے کہ وہ طلسم کشا
کو گرفتار کرکے جلد حاضر کرے حکما نے اس رقعہ کو دیکھکر سات لاکھ کا لشکر جانب طلسم ہند کو
روانہ کیا اور سب سے یہ کہدیا کہ جب طلسم کشا کو گرفتار کرکے لاؤگے تو اسکے صلے مین خلعت و انعام
بیحساب پاؤگے فوج تو اسطرف روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

غرض یہ جو قلعے میں داخل ہوئے تو اُس روز بوجہ خستگی کے کوئی انتظام نہ کیا بلکہ بعد فراغت آب و طعام سب
محو خواب ہوئے جب صبح ہوئی اور شاہزادہ بدیع الملک بیدار ہوئے تو بعد فراغت فریضۂ سحری
شاہزادے نے لوح ملاحظہ فرمائی تو نوشتہ پایا کہ جب تک قباد قتل نہ ہوگا طلسم شکست نہ ہوگا سحر باقی رہیگا لازم ہے کہ قباد
کو قتل کرو یہاں نہ ٹھہرو جانب طلسم جبار جاؤ کہ وہ بھی وہیں جا کر پوشیدہ ہوا ہے اگر جبار آمادہ کارزار ہو تو اُس سے
بھی مقابلہ کرنا ہی ہوگا وہاں بھی کام نکلیگا بدیع الملک حسب ہدایت لوح آمادہ سفر ہوئے نیران کو بلایا حال
کہہ سنایا کہا اے نیران تم تھوڑی فوج لو یہاں رہو قلعے کا انتظام تمہارے حوالے ہے میں طلسم جبار کی جانب
جاتا ہوں اگر فضل خدا شامل ہے تو وہاں سے بفتح و فیروزی بہت جلد لوٹونگا اور تمسے آکر ملونگا نیران نے
کہا اے شہریار میں ہمراہ رکاب جاؤنگا یہاں کسی اور کو چھوڑ جائیے بدیع الملک نے فرمایا زیادہ اصرار نہ کرو
تمہارا یہیں رہنا مناسب ہے جب نیران نے دیکھا کہ آقائے نامدار کی مرضی نہیں ہے اور مجھے اپنے ہمراہ
نہ لیجائینگے تو مجبور ہوکے قلعے میں رہنا قبول کیا بدیع الملک نے تھوڑا سا لشکر نیران کے پاس چھوڑا
اور باقی لشکر ہمراہ لیکر اُسی روز وہاں سے کوچ کیا اور جانب طلسم جبار روانہ ہوئے ناظرین کو خیال رہے
کہ جبار بھی فوج روانہ کر چکا ہے کہ فولاد دیو تو تھا وقت پر جائیگا

## دوسری داستان شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا نکلنا دریائے زخار سے اور پہونچنا قلعے پر اور باقی حالات متعلقہ

ناظرین بدانند مقام کو یاد ہوگا کہ کمترین نے پیشتر ذکر کیا ہے کہ جب کشتیاں تباہ ہوئیں تو شاہزادہ سکندر فرخ لقا
کی بھی کشتی تباہ ہوگئی تھی کشتی تو ہوا کے تھپیڑوں سے ٹوٹ گئی اور جسقدر ہمراہی سکندر کے تھے سب غرق
بحر فنا ہوگئے مگر شاہزادہ ایک تختے پر بہتا ہوا دوسرے روز کنارے پر پہونچا غش سے آنکھ کھلی تختے سے
اُتر کر خشکی میں آیا مگر کبیدہ خاطر امیر کا خیال اپنے رفیقوں کے ڈوب جانیکا ملال غمگین و محزون شکر خدا کرتا
ہوا آگے بڑھا چونکہ دو دن سے کھانا نہیں پہونچا تھا شدت گرسنگی سے ضعف کی شدت تھی عجیب حالت تھی
ہر گام پر گر پڑتا پھر اُٹھ کر چلتا اسیطور سے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ ایک صحرا نظر آیا شاہزادے نے دیکھا کہ
کچھ درخت ثمردار اُس صحرا میں ہیں قریب اُن درختوں کے آکر چند پھل کھائے سامنے ایک چشمۂ آب نظر آیا
شاہزادے نے اُس چشمے سے پانی پیا ایک تختہ سنگ مرمر چشمے کے قریب رکھا تھا شاہزادہ اُس تختے پر جا کے
بیٹھا اتنے دنوں کا مسافت کشیدہ تھا لیٹتے ہی سو گیا مگر یہ مقام ایک ساحرہ کا تھا جب وہ قریب شام کے
مقام پر آئی دیکھا ایک جوان قریب چشمۂ آب سو رہا ہے ساحرہ نے نعرہ کیا سکندر کی آنکھ کھل گئی دیکھا
ایک ساحرہ سیاہ فام مہ انجام غل مچا رہی ہے شاہزادہ اٹھا ساحرہ نے پوچھا ایشخص تو کون ہے سکندر نے
اپنا نام بتایا اور یہ بھی فرمایا کہ میں حمزہ کا نور نظر پارۂ جگر ہوں دریا میں کشتی تباہ ہوئی اسطرف ایک تختے پر
بہتا ہوا نکل آیا ہوں معلوم نہیں ہمراہیوں پر کیا گذری ساحرہ نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا صاحبقران نے
بہت سے ساحروں کو قتل کیا ہے اُن سب کے عوض میں تجھے قتل کرونگی سکندر نے چاہا کہ بڑھ کر اسکو طمانچہ
ماریں کہ سر اُڑ جائے ساحرہ نے سحر کیا سکندر کے پاؤں زمین نے پکڑ لیے ساحرہ نے چاہا کہ میں بڑھ کے سکندر
کو قتل کروں شاہزادے نے ہاتھ اٹھا کر درگاہ کبریا میں بالحاح و زاری عرض کی کہ اے رب بے نیاز وقت مدد ہے
ازبسکہ جو دعا کی قبول درگاہ الٰہی ہوئی ایک پتھر آسمان سے گرا کر ساحرہ کا سر تو ریزہ ریزہ ہوگیا زمین پر گری ایکبارگی تاریکی

سکندر حیران ہوئے کہ اسکو کس نے مارا چار و ناچار طرف دیکھنے لگے ایک جانب نگاہ جو کی دیکھا ایک دیو تو پی کی کھڑا ہے
سکندر نے اس دیو سے پوچھا اے نیک خصال اس ساحرہ کو تو ہی نے مارا ہے دیو نے عرض کی مین ہی نے
اسکو قتل کیا ہے سکندر نے بہت بہت آفرین و مرحبا کہا دیو سے نام پوچھا دیو نے عرض کی کہ نام میرا سداب ہے مین سکندر پور
مین ایک وجہ سے آپ کے پاس حاضر ہوا ہون سکندر نے کہا بیان کرو دیو نے عرض کی کہ مین پردہ کاف مین
قلعہ زبرجد حصار پر رہتا ہون مجھسے اور دیو اد لال سے اس قلعے کی بابت جنگ آغاز ہوئی آخر کو اس سے شکست پائی
تین بار مقابلہ کیا یہی سا تحقیق دیا مجبور ہو کر پریون سے دریافت کیا انھون نے کہا دیو اد لال کی موت آدمزاد
کے ہاتھ سے ہے مین تلاش مین آدمزاد کے تھا اقبالا کرسی کو پا وصف شکل پاؤ تو اپنے ہمراہ لیجاؤ تو فتح وہان
بیشمار دیو کے ہمراہ کرو نگا اور دیو اد لال سے مقابلہ کرونگا اسنے قلعے پر قبضہ کر لیا ہے سکندر نے فرمایا مین بسر و چشم
موجود ہون جبتک دیو اد لال کو قتل نہ کر لونگا تب تک چین نہ لونگا دیو سداب یہ تقریر سکندر کی سنکر
بہت خوش ہوا نام و نشان پوچھا سکندر نے بتایا امیر کا نام سنکر دیو خوش ہوا کہا آپ ضرور اس بدخصال کو
قتل کرینگے یہ کہکر عرض کی کہ اب تشریف لے چلیے شب کو صحرا مین کہان رہیے گا میرے یہان تشریف لے چلیے آرام
سے رہیے یہ کہکر سداب بیٹھا سکندر اسکی پشت پر سوار ہوئے دیو سداب لیکے اڑا تھوڑی دیر مین راہ طے
کر کے قلعہ زبرجد حصار پر پہونچا اپنے مکان مین شاہزادے کو لایا خاطر تمام پیش آیا سکندر نے آرام کیا دیو شب بھر
نگہبانی مین مصروف رہا جب صبح کو شہزادے کی آنکھ کھلی سداب نے عرض کی شہریار حمام مین تشریف لیچلیے سکندر حمام مین
گئے سداب نے پوشاک اور سلاح حاضر کیے سکندر نے بعد غسل پوشاک تبدیل کی سلاح ذات پر آراستہ کئے
سکندر گھوڑے پر سوار ہوئے پھر سداب کے مکان مین آئے دیو نے عرض کی شہریار دو ایک روز آپ تشریف
رکھیں پھر مین آپکو اسکے مقابلے لیچلونگا سکندر نے کہا مجھے ضرورت ٹھیرنے کی نہین ہر تم شوق سے مجکو لیچلو دیو نے
جب سکندر کو آمادہ پایا اپنے ہمراہ لیکر ایک صحرا مین آیا سکندر نے دیکھا لشکر دیون بیشمار وہان مقیم ہے سب نے
جاہ و جلالت سکندر کی دیکھکر سلام کیا شاہزادے نے سب کا سلام لیا دیون نے سداب سے پوچھا کہ
یہ کون صاحب ہین سداب نے کل کیفیت بیان کی سب دیو خوش ہوئے سداب نے ایک بارگاہ سکندر
کے لئے استادہ کرائی شب بھر شاہزادہ اسی صحرا مین رہا صبح کو سداب نے کہا اب قلعے پر تشریف لیچلیے تاکہ
دیو اد لال سے مقابلہ ہو سکندر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر دیون ہمراہ ہوا طرف قلعہ زبرجد حصار کے روانہ ہوئے
راہ طے کر کے قلعے کے سامنے پہونچے شاہزادے نے دیکھا قلعے پر دیوان شریر چڑھ کود کر رہے ہین انھون نے
جو سداب کو آتے ہوئے دیکھا وہان سے چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد سداب نے آکر سکندر
سے عرض کی کہ حضور بارگاہ یہین استادہ ہوگی اسی میدان مین مقابلہ ہوگا سکندر نے کہا تمھین اختیار ہے جو
مناسب جانو وہ کرو سداب نے بارگاہ استادہ کرائی سکندر مع لشکر دیو [illegible] رہے دن بہت
کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہوگئی سداب نے آکر سکندر سے عرض کی کہ دشمن اد لال نے
طبل جنگ بجوایا ہے صبح کو مقابلے مین دیکھنا ہوگا ہتھیار ساتھ رہیگا سکندر نے فرمایا کہ ہمارے یہان بھی [illegible] دی
طبل جنگی بجنے یہان بھی نقارہ جنگ پر چوب پڑی دونون لشکر و تین تیاریان ہونے لگین جب آفتاب عالمتاب
نے اپنے نور سے ظلمت کدہ عالم کو منور کیا اور رخانہ شب سے صبح برآمد ہوئی شاہزادہ سکندر نے بعد ادائے
فریضۂ سحر سلاح طلب کیے خادمون نے سلاح جنگ حاضر کیے سکندر ہتھیار ذات پر آراستہ کرکے باہر تشریف

لاے یہان اسب باد رفتار در بارگاہ پر موجود تھا سکندر رنام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے طرف
میدان کارزار کے روانہ ہوے آسطرف سے اولال بدخصال لشکر دیوان ہمراہ لیے ہوے میدان مین
آیا دونون لشکرون مین صف بندی ہوئی اولال بدخصال آگے بڑھا پکار کے آواز دی اے سداب یہ
آج تو نے کیا تماشا بنایا ہی کسکو ساتھ لیکر آیا ہی ارے یہ آدمزاد مجھے مقابلہ کر سکیگا اسکے بھروسے پر لڑنے
آیا ہی جب بڑے بڑے دیوان نامی تیرے لشکر کے میرے مقابلہ کی تاب نہ لاسکے تو یہ آدمزاد کس شمار مین
ہے جو مجھے مقابلہ کریگا سداب نے کہا ارے اولال تو نہین جانتا کہ یہ جوان کون ہی ارے یہ اُس شیر کا
فرزند ہی جسنے کوہ قاف مین اپنی جرأت کے سکے بٹھا دیے اب یہ تیری سرکوبی کو تشریف لاے مین اگر
اپنی جان عزیز ہی تو ہاتھ باندھکر خدمت باسعادت مین حاضر ہو خطا اپنی معاف کر ورنہ ایکدم مین یہ تمام لشکر
یہان سے گریزان ہوگا اولال نے کہا اے سداب مین تجھسے نہین کہتا بلکہ اس آدمزاد سے کہتا ہون
کہ مفت اپنی جان سے بیزار ہوا ہی یہ سنکر سکندر نے جواب دیا کہ او بدخصال یہ میدان جنگ ہی اگر تجھے کچھ
دعوی جرأت ہی تو سامنے آیا وہ گوئی سے کیا مطلب نکلتا ہی اولال نے کہا مین تو اسی عزم سے آیا ہون
اور تیرے سامنے کھڑا ہون اگر تجھے تمنا مرگ کی ہو تو میرے مقابلہ مین آ سکندر نے یہ سنکر گھوڑا بڑھایا
دیو کے مقابلے مین آ گئے اولال نے کہا اے جوان جو وار تجھکو کرنا منظور ہو کرلے یہ حسرت نہ رہجائے
سکندر نے فرمایا کہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ پیشدستی کرین جب تیری ضرب سے خدا ہمکو بچائیگا ہم بھی اپنا وار
کرلینگے لا جو حربہ رکھتا ہو اولال نے وار شمشاد کا وار کیا سکندر نے اُس وار کو رد کردیا اولال نے دوسرا
وار کیا سکندر نے اس وار کو بھی رد کیا اسیطور سے اولال نے سات وار شاہزادے پر کیے اور سکندر نے
سب کو رد کیا جب اولال عاجز ہوا تو اسنے کہا اب مین مشتاق ہون تو وار کر سکندر نے کہا ابھی اور جو حسرت
ہو تو وار کرے اولال نے کہا اب تو وار کر سکندر نے خبردار خبردار کہکر شمشیر آبدار کا وار کیا اولال نے چاہا
سپر پر اس وار کو رد کون مگر کہان رک سکتا ہی سپر اسکے سر تک پہونچی مگر تیغہ جو گرا تو سپر کو کاٹ کر خود کو کاٹتا
سر مین در آیا اولال نے چاہا داستانہ ماروں کہ تیغہ نکل جائے اتنی فرصت نہ ملی تلوار تا جگرگاہ اتر آئی
اولال زمین پر گرا لشکر سداب سے صداے احسنت و آفرین بلند ہوئی فوج اولال نے جو یہ کیفیت
دیکھی بخوف جان گریزان ہوئی سداب کے ہمراہیون نے تعاقب کیا بہت دور تک اُن فراریون کے
پیچھے گئے بہت سے دیو لشکر اولال کے قتل ہوے آخر کو سپاہ سداب واپس آئی نوبت نقارے
بجاتے ہوے پلٹے قلعے مین داخل ہوے سداب نے سکندر کے قدمونکو بوسہ دیا سکندر نے
کہا اے سداب اب ہمین رخصت کرو کہ فراق حمزہ ثانی بہت شاق ہی دل انکے دیدار کا مشتاق ہی سداب نے
کہا اے شہریار غلام کی خوشی یہ ہی کہ ابھی چند روز یہان تشریف رکھیے کیا جلدی ہی مین یہ تو دریافت کراؤن
کہ امیر کہان ہین جب یہ کیفیت معلوم ہو جائیگی مین آپکو خود ان تک پہونچا دونگا ابھی یہین تشریف رکھیے
دعوت قبول فرمایئے غلام کی عزت بڑھایئے سکندر رخ لقا مجبور ہوے فرمایا تمھاری خوشی جیساکہو
سداب نے جلسہ جشن برپا کیا سکندر رخ لقا کو دیکھنے کو دور دور سے بہت سے دیوان
قوی ہیکل آئے جنھے شوکت و صولت سکندر رخ لقا کی دیکھی بدل و جان اطاعت قبول کی اسیطور سے
تین روز تک جلسہ رہا لیکن ہمراہیان اولال جو بعد قتل اولال بخوف جان فرار ہوے تو دور تک برابر

بھاگتے ہوئے چلے گئے تیسرے روز دیو کرنال کہ برادرزادہ دیو اولال تھا اُسکے قلعہ پر پہونچے کرنال نے
جو گریہ و زاری کی آواز سُنی اپنے قلعہ سے باہر آیا دیکھا اولال کی فوج گھبرائی ہوئی چلی آتی ہی آگے بڑھکے
دریافت کیا کہ تم لوگ کہان سے آتے ہو چچا صاحب کہان ہین فوج کے افسرون نے جواب دیا کہ آپکے
چچا صاحب قلعہ زبرجد حصار پر ہاتھ سے ایک آدمزاد کے مارے گئے اگر ہم لوگ وہان سے نہ بھاگتے
تو ہماری جان بھی مفت جاتی کرنال یہ خبر سنکر بہت غمگین و ملول ہوا فوج کو اپنے ہمراہ قلعہ پر لایا سب سے
کہا کہ تم لوگ یہان بآرام بسر کرو مین چلنے کی تیاری کرتا ہون اُس آدمزاد سے عوض خون چچا ضرور لونگا
فوج قلعہ مین آئی سب نے راحت پائی تین دن تک کرنال سامان سفر مین مصروف رہا چوتھے دن
لشکر گران ہمراہ لیکر طرف قلعہ زبرجد حصار کے کوچ کیا دو روز مین مسافت راہ طے کرکے قلعہ کے
نزدیک پہونچا میدان مین لشکر اپنا اُتارا ایک نامہ دیو سداب کو اس مضمون کا لکھا کہ اے سداب
اگر اپنی خیریت درکار ہی تو اُس آدمزاد کو جسنے ہمارے چچا صاحب کو قتل کیا ہی گرفتار کرکے ہمارے
پاس بھیجدو اور قلعہ کو خالی کردو اگر اس بات کو قبول نہ کروگے تو بہت پچتاؤگے یہ نامہ ایک
دیو کو دیا اور کہدیا کہ سداب سے خوف نہ کرنا جیسا موقع ہو مناسب سمجھکے جواب دینا دیو نامہ لیکر روانہ
ہوا قلعہ کے دروازے پر آیا یہان جشن ہو رہا تھا ہر ایک مشغول عیش و مصروف راحت تھا دربان نے
روکا دیو نے کہا مین نامہ لایا ہون کرنال کا پاس سداب کے جاؤنگا دربان نے اطلاع کرائی سداب
اُس وقت شاہزادہ سکندر رفیع القدر کے پاس بیٹھا تھا اور شراب چل رہا تھا کہ ایک دیو نے آکر عرض کیا
نامہ دار کرنال کا آیا ہی ایک نامہ لایا ہی سداب نے شاہزادہ سکندر سے کہا کیا حکم ہوتا ہی ایک
نامہ دار آیا ہی شاہزادے نے کہا بلا لو دیو وہان سے باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیگیا نامہ دار نے
سداب کے ہاتھ مین نامہ دیا سداب نے نامہ کو پڑھکر چاک کیا سکندر نے پوچھا اے سداب
خیریت تو ہے تمنے نامہ کیون چاک کیا سداب نے سب کیفیت بیان کی سکندر کو بھی غصہ آیا فرمایا
کہ لکھدو جو تیرے دل مین آئے شوق سے کہ ہم موجود ہین اگر خدا نے چاہا تو تجکو بھی اولال کے پاس
بھیجتے ہین مگر نامہ دار کرنال یہ حال دیکھکر چین بر جبین ہوا کہا اے سداب کیا وہ زمانہ تو بھول گیا
کہ تجھسے لڑ بھڑ کر ہم لوگون نے قلعہ چھین لیا تھا اور تیری فوج کو دور تک بھگا دیا تھا اب ایک آدمزاد کے
اسقدر دعوے ہو اگر اپنی جان عزیز ہی تو چل کر اپنی عفو تقصیر کرا اور مضمون نامہ پر عمل کر سکندر نے
اُٹھکر ایک طمانچہ نامہ دار کے ایسا مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا سداب نے ایک دیو سے کہا کہ اسکی لاش ابھی
جاکر لشکر کرنال مین پھینک آؤ تاکہ اُس بدخصال کو بھی معلوم ہو جائے دیو نے لاش نامہ دار کی اُٹھائی لشکر
کرنال مین لاکر پھینکدی اور دیو جو اُسطرف آئے اُنھون نے دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہی کرنال کو خبر کی
کرنال خود دیکھنے آیا لاش کو پہچان کر بہت پیچ و تاب کھایا اُسی وقت اپنی فوج مین طبل جنگ
بجنے کی فرمائش کی دیوؤن نے اُسی وقت طبل جنگی پر چوب لگائی لشکر سداب مین جو آواز پہونچی ان
لوگون نے شاہزادہ سکندر کو خبر پہونچائی کہ حضور کرنال نے اپنی فوج مین طبل جنگی بجوایا ہی اسکا ارادہ ہی
کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو شاہزادے نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان

ہوئے لیکن شب تو اسی سامان میں گذری صبح ہوئی تو شاہزادہ سکندر فرخ لقا مع لشکر میدان کارزار
میں تشریف لائے اُدھر سے کرنال بد خصال بھی لشکر دیوان ہمراہ لیکر آمادہ ہوا دونوں لشکروں میں صف بندی
ہوئی نقیبوں نے نقابت کی گرد کیت گرد کا کھڑکے کرنال نے صف سے نکلکر نعرہ کیا کہ اے آدم زاد اگر
تجھے تمنا مرگ کی ہو تو میرے مقابلہ میں آ شاہزادہ سکندر نے اپنا گھوڑا بڑھایا کرنال کے مقابلے میں ہوئے
کرنال نے وار شمشاد کا وار کیا شاہزادے نے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا دار شمشاد بجبر مروڑ کے چھین لی
اُسنے چاہا شاہزادے پر ایک پتھر اُٹھا کر کھینچ مارے سکندر نے تلوار اُسکے سر پر لگائی اُسنے سپر کو
سر کی پناہ کیا سپر کو کاٹ کر تیغ تھوڑا سا سر میں در آیا کرنال زمین پر بیٹھ گیا تیغ نکل گیا سکندر
چاہتے تھے کہ دوسرا وار کریں مگر کرنال سامنے سے شاہزادہ کے فرار ہوا اپنے لشکر کو بھی اشارہ
کیا کہ یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے سب فرار ہوئے سہراب کی فوج نے چاہا تعاقب کریں شاہزادے نے
منع کیا کرنال بھاگ کر نکل گیا سکندر بفتح و فیروزی قلعہ میں آئے سہراب نے جشن فتح کیا دوبارہ
پھر تیاری کی مگر کرنال جو بھاگا تو اپنے قلعہ پر پہنچا اُسکی ماں نے جو یہ کیفیت دیکھی پوچھا ای نور نظر
کیا حال ہے اُسنے زخم سر دکھایا اور کل حال کہ سنایا اُس مکارہ نے جواب دیا کہ میں آج سکندر کو
اسیر کر لاؤنگی اس سے عوض لونگی کرنال نے پوچھا کہ وہ کیا تدبیر ہے اُسنے جواب دیا کہ شب کو زیر بند چھپا
میں جاؤنگی سکندر کو خوابگاہ سے اُٹھا لاؤنگی کرنال بہت خوش ہوا وہ مکارہ اُسی حسن سے
اُسیوقت روانہ ہوئی قریب شام قلعہ زرجد حصار کے قریب پہونچی ایک درخت کے نیچے
پوشیدہ ہو کر ٹھہری جب نصف رات گذری تو آہستے اپنے تئین قلعہ میں پہونچایا سکندر کی
خوابگاہ میں آکر شاہزادے کو سوتا پایا اُٹھا کر اپنی پیٹھ پر لادا پرواز کرتی ہوئی اپنے مکان کی طرف چلی
شاہزادے کو جو تکان پہونچی آنکھ کھل گئی اپنے کو بر دوش ہوا پایا سخت گھبرایا نعرہ کیا کہ او مکارہ تو
کون ہے اُسنے جواب دیا کہ میں مادر کرنال ہوں تو نے میرے نور نظر کو زخمی کیا میں تجھے زندہ
نہ چھوڑونگی سکندر نے اُسکی گردن پر ایک گھونسا اس زور سے مارا کہ استخوان پشت اور
رگہاے گلو ٹوٹ کر اُسکی گردن کج ہو گئی شاہزادے نے ایک گھونسا اور مارا کہ سر اُسکا پاش پاش ہوا
زمین پر گری شاہزادہ اُسکی پشت سے اُترا شکر خدا کیا رات کا وقت تھا خیال جو کیا تو اپنے کو
صحرا میں پایا چاہا ایک سمت کو روانہ ہوں مگر راہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ایک درخت کے
نیچے قیام کیا شب بھر اُسی درخت کے نیچے بسر کی صبح کو ایک سمت کو راہ لی تھوڑی دور جا کے ایک
باغ نظر آیا شاہزادہ با تکلف اُس باغ میں آیا سیر باغ میں مشغول ہوا کہ ایک جانب سے آواز
دردناک ایسی آئی کہ کلیجہ پاش پاش ہو گیا سکندر اُس باغ کی طرف چلے تھوڑی دور جانے کے ایک
حجرہ نظر آیا سکندر نے جو خیال کیا تو آواز اُسی حجرے سے آئی مگر در حجرہ پر قفل بہت بڑا پڑا ہے
سکندر نے اس قفل کو بقوت تمام توڑا دروازہ حجرے کا کھولا اندر آ کے دیکھا کہ فریشیہ اور سلیمان
ثانی اُس حجرے میں قید میں سکندر کو دیکھکے یہ لوگ بہت خوش ہوئے شاہزادے نے دریافت کیا
کہ تمہیں کس نے لا کر قید کیا سلیمان ثانی نے کہا کہ دیو خرچاق نے یہاں لا کر گرفتار کیا ہے سکندر
نے بند قید کو دونوں کے جسم سے جدا کیا حجرے سے برآمد ہوئے تھے کہ ایک دیو بلند قامت

سکندر کے سامنے آیا گرز کا وار سکندر پر کیا شاہزادے نے پھرتی سے گرز چھین لیا اور وہی گرز اسکے سر پر مارا کہ سر اسکا پارہ پارہ ہوا اژدہا کر زمین پر گرا تڑپ کر جان دی سلیمان نے سکندر کی بہت تعریف کی باغ سے نکلے طرف گلستان ارم کے روانہ ہوئے راہ میں ویسے سامان مہیا ہوئے کہ بہت جلد منزل مقصود پر پہونچے فریشہ اور سلیمان نے سکندر کے واسطے جلسہ عیش و نشاط آراستہ کیا دو روز تک شاہزادہ سکندر وہاں مہمان رہا تیسرے روز رخصت چاہی سلیمان کو کل کیفیت سن چکے تھے سکندر سے کہا کہ مجھے بہت دنوں سے اشتیاق دیدار صاحبقران ہے میں بھی تمہارے ہمراہ چلونگا سکندر نے قبول کیا اور انکو اپنے ہمراہ لیا وہاں سے بارادہ ملاقات صاحبقران روانہ ہوئے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

دوسری داستان جلالت عنوان شہزادہ ایرج نامدار برآمد ہونا دیلے اور پہونچنا سرحد لمعانیہ میں اور ملاقات ہونا لمعان تاجدار سے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا تحریر ہونگے عرض ساقی نامہ

مجنون کا تو کمدون جی کی | لالو نہ بڑا تو کمدون جی کی | بگڑو نہ ذرا تو کمدون جی کی | گر ہو نہ خفا تو کمدون جی کی
اس دم تمھین یاد ہے کسی کی

دائم ترے جی ہے موں رہنا | لڑنا یہ جو ہاتھ کا رہنا | مردون کے لئے یہی ہے گہنا | پھولون کا بھی نہ ہار پہنا
بدمی جو پڑی تری چھڑی کی

تھا ایک تو اور یہ بھی سر شمع | بے تیغ کے ہر سر پہ سر شمع | لگتی ہے بھی یہ زور شمع | گلیرے کاٹ کر سر شمع
پروانے سے شب جلی کٹی کی

کعبہ میں گمرہ طرق دیندار | بتخانہ میں جا شامل کفار | گر شیخ ہے یہ برہمن سے بیزار | تسبیح میں چاہئیے ہے زنار
حاطر نہ شکستہ کر کسی کی

سوتے تھے جہان تم اور وہ اقبال | ہم خواب وہ کون تھا بد اقبال | پوشیدہ نہیں ہے سب کا احوال | لب شب کا چھپا ہے یہ احوال
گذری ہے خبر گھڑی گھڑی کی

محفل میں جو دیکھنے چلا فرش | آئینہ جبین کا ہو گیا فرش | اے دل ری صفائی حسن کیا فرش | بیٹھا جو وہ تو نہیں بچھا فرش
چادر ہوا گرد چاندنی کی

یہ لفت زلف میں پڑا جو دل | ہر تار مسی ہری کا جنجال | اک دم نہیں جس سے فارغ البال | صیاد بھی تو نے بیچ کر ڈال
مر جاتی بلا سے مرغ کیا جیری کی

دندان پہ ہر اک خوش اپنا ملا | آب آب ہے جس سے گرنا | انار کی چمک نہیں جو خاکا | آئینہ برق میں ہے زیبا
تصویر کھنچی تری ہنسی کی

مرغان چمن کی وضع اے خوش | ہر کل اپنی ہی وضع اے خوش | شاہد بن جن کی وضع اے خوش | ترتیب چمن کی وضع اے خوش
ہے دیوان میں مستی کی

بہرہ آشنایان دریائے علوم ہنر شناسان گوہر ہر مضامین بحر قلزم زخار سخن میں یون ہے اسی فرمانے ہیں شعر و اقعات و رموز حیرت خیز ہے کہ نگارندہ داستان ستیزہ و ناظرین و الا مقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ جب کشتیان ہمراہیان صاحبقران ثانی کی دریا میں تباہ ہوئی تھیں تو منجملہ سب کشتیون کے کشتی ملک ایرج کی بھی تباہ ہو گئی تھی اور ملک باد تند سے شکستہ ہو کر غرق دریا ہوئی تھی لیکن بقدرت خداوند یکروز

ملک ایرج نامور ایک تختے پر بیٹھے ہوئے تھپیڑے روزباد پر سوز بے حواس کنارے پر پہونچے جیسے ہی قریب
ساحل پہونچے ہوش جاتا رہا پھر بہا دست گرا ایرج نامدار تختے کو دور کنارے پر آئے شدت گرسنگی سے
عجیب حالت تھی ضعف سے قدم رکھا نہ جاتا تھا آگے نہ بڑھ سکے ایک شجر سایہ دار کے نیچے جا کر بیٹھے قضائے کار
لمعان تاجدار بادشاہ شہر لمعانیہ اسی صحرا میں واسطے شکار آیا تھا بارگاہ ملازموں نے ایک جا نصب کی تھی
اسوقت ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا آہو اسی جانب کو جا کر چھپا جسطرف ایرج عالی وقار بیٹھے تھے لمعان
بھی آہو کے تعاقب میں آ نکلا کہ اسکی نگاہ ایرج پر پڑی گھوڑا روک لیا بنگاہ غور ایرج کو دیکھا شان و
شوکت ایرج کی دیکھکر گھوڑے سے اتر شاہزادہ کے قریب آیا ایرج سے پوچھا اے مصیبت کشیدہ
تو کون ہے اور اس صحرا میں کیونکر تیرے آنے کا اتفاق ہوا ایرج نے جواب دیا کہ میں غریب زدہ دریا میں ہو کر اسطرف
چلا آیا ہوں لمعان نے جو یہ تقریر دلپذیر ایرج نوجوان کی سنی اسکو یقین ہو گیا کہ کوئی عالی خاندان
مصیبت میں مبتلا ہوا ہے یہ سمجھ کر لمعان تاجدار نے ایرج نوجوان سے کہا آپ یہاں کیوں تشریف رکھتے ہیں
میرے ہمراہ تشریف لے چلیے ایرج نوجوان اٹھے لمعان تاجدار بھی پیادہ پا ہمراہ باتیں کرتا ہوا اپنی بارگاہ تک
آیا لوگوں نے دیکھا کہ لمعان تاجدار ایک جوان صاحب شوکت و شان کو اپنے ہمراہ لاتا ہے
سب نے بڑھ کے گھوڑا لمعان کے ہاتھ سے لے لمعان بارگاہ میں داخل ہوا ایرج نوجوان کو بہ عزت
حمام میں بھیجا پوشاک تبدیل کرائی ایرج جب پوشاک تبدیل کر چکے تو بارگاہ میں لمعان تاجدار کی آئے
لمعان نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا آپ اپنی سرگذشت بیان فرمائیے ایرج نے جو کیفیت تھی وہ
بیان کر دی حسب و نسب سنکر لمعان نے بہت افسوس کیا کہ نام صاحبقران کا سنکر از بسکہ کافر تھا کیفیت
خیال ہوا ایرج سے کہا کہ آپ میرے یہاں تشریف رکھیے میں یہاں واسطے شکار آیا تھا اب نہ ٹھہروں گا ایرج
نے کہا جو آپ کی خوشی لمعان نے اسی روز وہاں سے کوچ کیا شہر لمعانیہ میں آیا ایرج کا بڑا رتبہ کیا
لیکن خیال یہ تھا کہ انھیں لوگوں نے بلوگوں کی بڑی بڑی سلطنتیں تباہ کر دیں اور بڑے بڑے بت پرستوں
کو قتل کیا جسوقت یہ خیال لمعان کو آتا تھا ایرج کی جانب سے طبیعت ہٹ جاتی تھی اور جسوقت شجاعت
و ہمت کا خیال ہوتا تھا اسوقت طبیعت رغبت کرتی تھی چندے یونہیں گذرے ایک روز لمعان اپنے
دل میں سوچا کہ میں نے ایرج کی خاطر کی ہے اور ایرج کو مجھسے محبت بھی ہو گئی ہے کیا عجب ہے کہ میرے
کہنے سے تبدیل مذہب کرے اگر یہ اپنا مذہب تبدیل کر دے تو میں سلطنت اسکو دیدوں اور آپ
وزارت کروں کیونکہ ایسا عقیل و فہیم جری بہادر جب سلطنت کریگا تو کسی طرح کا اندیشہ نہ رہیگا اور سلطنت میں
بھی ترقی ہوگی یقین تو ہے کہ سلطنت کے لالچ میں مذہب تبدیل کر دے یہ خیال کر کے اسیوقت ایرج
کے پاس آیا پہلے تو بہت کچھ سمجھ میں ہوشیاری ہمت و جرأت ایرج کی بیان کی بعد میں کہا اے شہریار آپ جانتے
ہیں کہ مجھے راحت دنیا ہر طرح سے ممکن ہے اور کوئی امید مطلب نہیں ہے کسی شئی کی پروا نہیں مگر جسوقت سمجھا ایک
خیال آتا ہے دل مرجھا جاتا ہے ایرج نے کہا اے لمعان بیان کرو شاید وہ امر جسے انجام پائے اور تمھاری مراد
برآئے تو ہم کوشش کریں لمعان نے عرض کی اے شہریار افسوس یہ ہے کہ میرے بعد کوئی وارث سلطنت
نہیں ہے اگر کوئی ایسا وارث ہوتا تو بعد میرے قبضہ غیر میں نہ جانے دیتا ایرج نے جواب دیا کہ اے لمعان یہ امر تو
خدا کے اختیار میں ہے آدمی کو کسی کا اختیار نہیں ہے لمعان نے عرض کی اے شہریار مجھے اسکا صدمہ بھی نہ ہوتا اگر

ایک امر ہو جاتا اور وہ آپ سے نہ ہو سکے اگر قبول فرمایئے تو یہ بیچ دان ہمہ طرح مطرف ہو جائے ایرج نے
کہا اے ملعان وہ امر مجھ سے ہو سکیگا اور دریغ نہ کرونگا میرے ہاتھ سے تمہارا کام ہو اور میں
پہلو تہی کروں یہ ممکن نہیں ہم تو تمہارے احسان مند ہو چکے ہیں ملعان نے کہا اے شہریار یہ کیا آپ فرماتے ہیں
میری کیا حقیقت جو آپ کے ساتھ احسان کر سکوں یہ بھی میری خوش قسمتی تھی کہ آپ اس طرف اتفاق سے
تشریف لائے بلکہ میں مجوب ہوں کہ مجھ سے آپ کی خدمتگذاری اچھی طرح سے نہیں ہو سکی ہے ایرج نے
کہا آپ اپنے مطلب کو فرمایئے میں جبتک آپ کے کام کو نہ کرونگا جب تک کسی راحت کی جانب متوجہ
نہ ہونگا مگر اے ملعان ایسا امر کہ میرے امکان میں ہو ملعان نے کہا اے شہریار آپ کے امکان میں ہے
ایرج نے فرمایا اگر میرے امکان میں ہوگا تو ہرگز دریغ نہ کرونگا ملعان نے عرض کی یہ سلطنت آپ کو
مبارک ہو مگر ایک شرط ہے ایرج نے فرمایا اے ملعان ہمکو سلطنت کی ہوس نہیں کرتے اگر اسکے متمنی
ہوتے تو آج تک نہیں معلوم کتنے ملکوں پر قبضہ ہوتا لیکن شرط بیان کرو اور سلطنت کی نسبت یہ امید کرو
کہ میں اسکو منظور کرونگا ہاں شرط اگر میرے امکان میں ہوگی تو پوری کرونگا ملعان نے عرض کی اے شہریار
اب شرط کو نہ دریافت فرمایئے مجھے قطع امید ہو گئی ایرج نے فرمایا بیان تو کرو قطع امید کیوں ہو گئی کیا
اسی امر پر منحصر تھا کہ اگر میں تمہاری سلطنت لیتا تو شرط بھی پورا کرتا میں تو خود انکار کرتا ہوں ملعان نے
کہا اسی وجہ سے تو قطع امید ہو گئی اگر آپ سلطنت کو قبول کرتے تو شرط بھی پوری ہوتی ایرج نے فرمایا
کہ بیان تو کرو میں سنوں تو کہ شرط کیا ہے ملعان نے کہا کہ پہلے قسم کھایئے کہ میں آزردہ نہ ہونگا اور اگر خلاف
بھی مرضی ہوگا تو خطا کو معاف کرونگا ایرج نے قسم کھائی ملعان نے عرض کی کہ اے شہریار مجھے آپ سے
محبت قلبی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ قدم مبارک سے جدا ہوں مگر جب خیال مذہب آتا ہے تو طبیعت کی
عجب کیفیت ہوتی ہے اگر آپ اپنے مذہب کو ترک کر کے میرے طریقے کو اختیار کریں تو موجب میری خوشی کی
ہو ایرج نے جو یہ کلمہ ملعان سے سنا چہرہ سرخ ہو گیا مگر بمجبوری قسم کہا چلتے تھے صرف اتنا کہا کہ اے
ملعان اب اس باب میں کچھ نہ کہنا میں مجبور ہوں کہ قسم کھائی ہے ورنہ اسکا جواب دیتا مگر اتنا ضرور کہونگا
کہ اگر تمکو مذہب کا بھی ایک گزنا منظور ہے تو بت پرستی کو ترک کرو اور خدا پرستی اختیار کرو کیونکہ بت کوئی چیز نہیں
ہیں خود اپنے ہاتھ سے انکو بناتے ہو اور آپ ہی انکی پرستش کرتے ہو اور سامری پرستش کرو کہ جسنے
سب کو بنایا ہے کیونکہ شبیہ سامری کو بنایا اور انکی پرستش کی اور تم سامری پرستی جادو کا کام ہے
تم ساحر نہیں ہو تمہیں لازم ہے کہ اس بت کو ترک کرو اور خدا کو واحد و یکتا جانو ملعان نے کہا اے ایرج
نامدار سامری پرستی خاص ساحروں کے واسطے نہیں ہے بلکہ جو انھیں خداوندی مانتے انکی شبیہ کو سجدہ
کرتے ایرج نے فرمایا کہ انکو کس نے بنایا تھا ملعان نے کہا انھیں کون بناتا خود انھوں نے سب کو بنایا
ہے ایرج نے فرمایا جب انھوں نے سب کو بنایا تھا تو خود کیوں فنا ہوئے ملعان نے کہا وہ فنا نہیں ہوئے
ہیں بلکہ انھوں نے چولا تبدیل کر دیا ہے پیشتر زمین پر ہم سب کے سامنے رہتے تھے اب اپنے آسمان پر
ہم لوگوں کی نظروں سے غائب رہتے ہیں ایرج نے فرمایا کہ یہ سب خلاف ہے ہونے دو سو خدا اور
ہر ایک کا یہی قول کہ دنیا کو میں نے بنایا ہے اب انکے کلام کو سچ جانیں اور کسکو دروغ کو تصور کریں ایک کے
بعد دوسرا جو آیا اسنے [illegible] کی ہو کیسی خداوندی ہے ملعان نے کہا اے ایرج نامدار

سب نے ملکر دنیا کو بنایا پہلے ایک بلاے سیر دنیا مین آیا شراکت اسکی نہ تھی اسنے دیکھا کہ جسنے دنیا کو بنایا ہی
سب یہان کی سیر سے دل سیر ہو گیا تو پھر اپنے خاص مقام پر چلا گیا دوسرا آیا اسنے تعمیر دنیا مین شراکت کی
تھی لہذا یہ بات ظاہر کی کہ مین نے دنیا کو بنایا ہی تو ہر ایک کا کلام صحیح ہی اور سب نے ملکر دنیا کو بنایا ہی اور یہ جو
آپ نے فرمایا کہ ایک دوسرے کی مذمت کرتا رہا تو اے شہریار ہم پیشہ سے ضرور عداوت ہوتی ہے
اور چار کے سامنے اپنے تئین اپنے ہم پیشہ سے اچھا بیان کرتے ہین یہ جملہ سنکر ایرج نامدار بے اختیار
ہنس پڑے فرمایا کہ اے لمعان خدائی بھی پیشہ ہی لمعان نے کہ پیشہ کیا ہے یہ سب ہوگا ہم فن مین ایرج
اسکی باتو نپر بہت ہنسے لمعان کو نہایت ناگوار ہوا کہ میرے مذہب کو بنظر تضحیک دیکھا مگر خوف کے مارے
کوئی کلمہ لاطائل طریقۂ اسلام کی نسبت منھ سے نہ نکال سکا لیکن ایرج کے دل مین بھی خیال آگیا
کہ اب یہان رہنا مناسب نہین ہم سمجھتے تھے کہ چند روز مین لمعان مسلمان ہو جائیگا لیکن زنگ کفر
اسکے سینے سے زائل نہوا ایسے کے پاس رہنا مناسب نہین یا تو اسے مسلمان کرین یا ان کلمات سخت
کی سزا دین یہ سوچکر ایرج نے فرمایا اے لمعان اب تمھین طریقۂ اسلام قبول کرنے مین کیا انکار ہی لمعان
نے جواب دیا کہ جب تک میرے جسم مین جان باقی ہی اپنے آبا و اجداد کے مذہب کو ترک نہ کرونگا ایرج
نے یہ سنکر فرمایا کہ ہماری اس رسم مین فرق آئیگا ہمنے اسقدر تمکو سمجھایا ہمارے سوالات کے جواب کتنے
کیسے مہمل دیے جنکو عقل قبول نہین کرتی اور استحکام طریقۂ اسلام ہمنے تمکو ثابت کر دیا مگر ابھی تک
تمھین حق و باطل مین فرق نہین معلوم ہوا لمعان نے جواب دیا کہ اگر آپ کو ہمارا مذہب قبول
کرنا ہو اور ہمسے یہ رسم رکھنا ہو تو اپنے مذہب کو ترک کیجیے ورنہ مجھسے یہ امید نہ رکھیے کہ مین اپنے مذہب
قدیم کو ترک کرون ایرج کو غصہ آیا فرمایا کہ او سیہ قلب اگر تو نہ قبول کریگا تو ہمارا کیا نقصان ہوگا آپ
پچھتائیگا لمعان نے چاہا کہ ایرج کو جواب دون مگر سمجھا کہ ایرج مرد شجیع ہی سخت کلامی کی برداشت
نہ کریگا ایسا نہو کہ بگڑ جائے اور مجھے قتل کرے تو یہان کوئی بچانے والا بھی نہین ہی یہ سوچ کر بفطرت
ایرج نامدار سے عرض کی کہ مین اسکا جواب پھر دونگا یا تو آپ کا مذہب اختیار کرونگا یا کچھ سوالات
آپ سے دربارۂ مذہب کرونگا اگر آپ انکا جواب دیجئے اور عقل گوارا کریگی تو مین ضرور آپ کا مذہب
اختیار کرونگا اسوقت مجکو معاف کیجیے ایرج نے کہا تمھین اختیار ہے لمعان تاجدار ایرج نامدار
سے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آیا اور اپنے وزرا کو طلب کیا یہ واقعہ سب سے بیان کر دیا آخر مین یہ بھی
کہا کہ ایرج کو قید کر لینا مناسب ہی ایسا نہو کہ اسوقت کی باتو نکا عوض لے لیکن بیکر قید کرنا لازم ہی یون تو اسکا
قید بھی ہونا دشوار ہی دھوکا دے کر اسیر کرنا چاہیے وزرا نے کہا یہ کیا مشکل ہے برائے شکار تشریف
لے چلیے ایرج کو بھی ہمراہ لیجیے وہان گرفتار کر لینگے شہر مین بھی کسی کو نہ معلوم ہوگا کہ کس خطا پر گرفتار کیا
لمعان تاجدار نے اس رائے کو بہت پسند کیا اس روز تو خموش ہو رہا دوسرے روز خود ہی ایرج
کے پاس آیا عرض کی اے شہریار مین برائے شکار جاتا ہون اگر مزاج مبارک مین آئے تشریف
لے چلیے دل بہل جائیگا ایرج اس بات کے مطلب کو کچھ نہ سمجھے اقرار چلنے کا کر لیا لمعان تاجدار
دوسرے روز مع چند رفقا و ایرج نامدار جانب صحرا روانہ ہوا اور یہ حکم دیا کہ ہمارے جانے کے بعد
تھوڑی سی فوج بھی آئے اسکے جانے کے بعد شہر لمعانیہ سے تھوڑا سا لشکر روانہ ہوا اگر

لمعان اور ایرج نامدار جو صحرا میں آئے تو سیر و شکار میں معروف ہوئے آہوان صحرائی کا خوب شکار کیا جب
آفتاب غروب ہوا تو لمعان اپنی بارگاہ میں آیا لشکر بھی آ گیا تھا ایرج نامدار لشکر کو دیکھ کے بیکسی لیے لمعان
کے ساتھ اسکی بارگاہ میں آئے لمعان نے تھوڑی دیر کے بعد کہا اے ایرج نامدار اب کیا رائے ہے
تمھاری میرے مذہب و ملت کو قبول کرتے ہو یا نہیں ایرج نے جواب دیا کہ او مکار کیا بیہودہ
بکتا ہے ہم تیرے مذہب باطل کو قبول کریں اور ملت اشرف المذاہب کو ترک کریں لمعان نے
کہا او جوان بیہودہ گوئی نہ کر میں ابھی تجھے قتل کروں گا ایرج نے کہا تیری کیا مجال ہے جو مجھے قتل کر سکے
تو ہرگز میرے قتل پر قادر نہیں ہے لمعان نے اشارہ کیا چند مصاحب ایرج کی طرف چلے ایرج نامدار
نے تلوار کھینچی لمعان نے لوگوں سے کہا کہ لشکر میں اطلاع کر دو فوراً وہاں اطلاع ہوئی لشکر والے تو کمل
و مسلح اسی واسطے بیٹھے تھے جیسے ہی یہ خبر پہونچی سب آ گئے ایرج بارگاہ سے باہر نکلے فوج نے لمعان
کی گھیر لیا ایرج شیرانہ وغا کرنے لگے لشکر تو بہت کم تھا تھوڑی دیر میں ایرج نے سبکو تباہ کر دیا آخر
لشکری تاب مقابلہ نہ لائے گریزاں ہوئے ایرج لمعان تک پہونچے اسنے چاہا میں تلوار کا وار
کروں ایرج نے تلوار اسکی چھین کر زمین پر پھینک دی اور خنجر لیکر اسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھے فرمایا کہ اب
شناخت میں خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتا ہے لمعان از بسکہ سیہ قلب تھا اسنے مسلمان ہونے سے انکار
کیا ایرج نے خنجر اسکے گلے پر پھیر دیا فوج نے جو دور سے یہ کیفیت دیکھی کہ لمعان ایرج کے ہاتھ سے
قتل ہوا سب کے حوصلے پست ہو گئے آپس میں صلاح کی کہ اب اس جوان سے کون مقابلہ کریگا
جب اسنے ہمارے بادشاہ کو اس جرأت سے قتل کیا تو اب فوج کسکی طرف سے مقابلہ کریگی بہتر ہے
اسکی اطاعت قبول کر دیں رائے متفق کر کے ایرج کے پاس دست بستہ فوج کے سردار حاضر ہوئے
اپنی خطا معاف کرائی ایرج نامدار پھر شہر لمعانیہ میں تشریف لائے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ وارث
تاج و تخت کون ہے سب نے عرض کی سوائے حضور کے اور کسکی مجال ہے جو اسکا دعویٰ کرے ایرج
نے فرمایا کہ ہمکو تو اس امر سے آج تک انکار ہے مگر جو وارث شرعی ہو اسکو تخت پہ بٹھا دیں سب نے
کہا کہ لمعان تاجدار کا ایک بھائی ہے جو مدت سے قید ہے لمعان نے اسکو قید کیا تھا وہ البتہ وارث
سلطنت ہو سکتا ہے ایرج نے فرمایا کہ اسکو رہا کر کے لاؤ لوگ گئے اور لمعان تاجدار کے بھائی کو رہا
کر کے لائے اسنے ایرج کو سلام کیا ایرج نے بیٹھنے کا حکم دیا پوچھا کہ اے برادر لمعان تمھارا کیا نام ہے
اور کیا خطا تجھ سے سرزد ہوئی کہ تمھارے بھائی نے تمکو قید کیا تھا اسنے عرض کی اے شہریار مجھکو
ریحان تاجدار کہتے ہیں میری بھی سلطنت شہر ریحانیہ میں تھی مگر برگشتگی طالع سے گرفتار مصیبت
ہوا بھائی صاحب نے از راہ خصومت مجھے اسیر کیا تھا آپ سا رحم دل یہاں تشریف لایا کہ میں رہا ہوا
ایرج نے پوچھا کہ تمکو لمعان نے کیوں اسیر کر لیا تھا ریحان نے عرض کی اے شہریار اس امر کو تحقیق
فرمائیے ایرج نے بہت اصرار کیا ریحان نے مجبور ہو کر عرض کی اے شہریار میں جب اپنے ملک
میں سلطنت کرتا تھا تو ایک روز برائے شکار صحرا میں گیا ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا آہو نکل گیا میں
راہ بھولا بھٹک کر ایک جانب نکل گیا ایک دروازہ باغ نظر آیا میں باغ کے اندر گیا
پایا چاروں طرف سیر کرنے لگا یکایک برق تجلی کہ میری آنکھیں جھپک

اپنے کو اس باغ میں پایا گھبرا کے چاروں طرف نگاہ کی دیکھا ایک مکان نہایت معقول بنا ہے
مگر خالی ہے سب اسباب عیش موجود ہے میں حیران ہوا کہ یہ مکان کسکا ہے اور یہاں کون رہتا ہے
اسی حیرت میں تھا کہ ایک دروازے کا پردہ اٹھا میں نے دیکھا ایک نازنین مہ جبین لباس پرتکلف پہنے
ہوئے اس دروازے سے برآمد ہوئی عقب اس کے اس نازنین کے بہت سی کنیزیں زرین پوش کا جمگھٹ ہے
اس جاہ و حشمت سے اس نازنین نے آکر مجھسے کہا کہ آپ یہاں کیونکر آئے میں نے سب کیفیت بیان کی
وہ نازنین مسکرائی اپنے ساتھ لیجا کر قریب مسند کے اپنے پاس بٹھایا جام شراب گردش میں آیا میں چند روز
اس نازنین کے باغ میں رہا آخر سلطنت کا خیال آیا اس سے اس راز کو بیان کیا نازنین نے مجھے جواب دیا
کہ میں بھی ہمراہ چلونگی گو میں نے بہت سمجھایا مگر اسکے خیال میں مطلق نہ آیا دوسرے روز چلنے کی تیاری کی
وہاں سے روانہ ہوئی میں اپنے شہر میں آیا ہر ایک کو مسرور و مضطرب پایا سب مجھے دیکھکر شاد ہوئے فکر وغم
سے آزاد ہوئے یہ خبر جو مشہور ہوئی تھی تو بھائی صاحب میرے ملک میں بارادہ انتظام تشریف لیگئے تھے
جب میں آیا تو مجکو دیکھکر بہت خوش ہوئے محافہ اس نازنین کا میرے ہمراہ تھا مجھسے دریافت
فرمایا کہ یہ محافہ کسکا ہے میں نے حقیقت جو تھی بیان کی بھائی صاحب سے کچھ پوشیدہ نہ کیا جب محفل میں
تشریف لیگئے تو اس نازنین کو دیکھکر فریفتہ ہوگئے مگر بہت دنون تک اپنے عشق کو پوشیدہ کیا جب
صبر نہو سکا تو زبانی کنیزون کے درپردہ اظہار عشق اس نازنین پر کیا چونکہ وہ صاحب عفت تھی اسنے انکار
کیا جب بھائی صاحب کو کچھ بن نہ پڑا تو مجھسے کہا کہ ایک بات میری قبول کرو تو میں کہون میں نے کہا
آپکی بات اور میں نہ قبول کرون جب مجھسے بہت کچھ قسمیں لے چکے تو فرمایا کہ اس نازنین کو مجھے دو
اے شہریار میں نے انکار کیا بھائی صاحب اسوقت تو خوش ہو رہے میرے یہان سے چلے گئے
دوسرے روز مجھے اپنے یہان طلب کیا میں عادت سے آگاہ تھا اپنے ہمراہ چند لوگونکو لیگیا تھا بھائی صاحب
نے اپنی محبت ختم کی مجھے شراب میں بیہوشی پلا کے گرفتار کرلیا جب مجھے ہوش آیا تو اپنے کو اس [illegible]
میں پایا بھائی صاحب نے میرے واسطے کوئی سختی اٹھا نہیں رکھی اور ایک بار قید خانہ میں جانے سے
مجھسے کہلاتے تھے کہ اب بھی قبول کرو اور اس نازنین کو میرے حوالے کرو میں ہمیشہ انکار کرتا رہا بعد چندے
میں نے لوگون سے دریافت کیا کہ اس نازنین کی کیا کیفیت ہے تو یہ سننے میں آیا کہ طمعان تاجدار
وہان گئے اور میرے شہر کو تباہ و خراب کیا کہ اس نازنین کے پاس پہونچے وہ نازنین علم موسیقی و ساحری
میں بہت ہوشیار تھی سحر کر کے غرق زمین ہوگئی اس دن سے اسکا پتہ نہیں ہے میں اکثر لوگون سے دریافت
کرتا رہتا ہوں لیکن جب کسی سے پوچھا اسنے یہی جواب دیا کہ ابھی تک اسکا پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے اے شہریار
اب اگر مجکو اجازت ہو تو میں اسکی تلاش میں جاؤن کیونکہ بے اسکے میری زندگی دشوار ہے ایرج نامدار
نے فرمایا کہ اے ریحان تم خاطر جمع رکھو تمھارے واسطے میں تجسس کرونگا اور یہ سلطنت تمکو مبارک
ہو اگر تمھارے مزاج میں آئے تو میرے ہمراہ چلو مجھے وہان کے مقامات سے آگاہ کرو میں تمھارے
واسطے کوشش کرون اس نازنین کو پیدا کرون ریحان نے عرض کی اے شہریار سلطنت آپکو
مبارک میں اتنی تکلیف دینا آپکو نہیں چاہتا ہون ایرج نامدار نے فرمایا کہ مجھے سلطنت سے انکار
ہے تم اسکے وارث ہو سلطنت کرو ریحان نے جب دیکھا کہ ایرج نہ مانینگے اور مجھے ضرور

قبول کرنا ہوگی عرض کی اے شہریار مین پیشتر رخصت چاہتا ہون کہ اس آرام جان و تسکین قلب مضطر کو تلاش کرلاؤن ایرج نے فرمایا ہم تمھارے ہمراہ چلینگے ریحان نے بہت اصرار کیا مگر ایرج نے قبول نہ کیا ریحان کو اُسی وقت حمام مین بھیجا ریحان بعد فراغت غسل پوشاک تبدیل کرکے ایرج نامدار کے پاس آیا ایرج نامدار نے تخت پر بٹھایا جلسہ عیش و نشاط گرم ہوا دو روز تک یہ جلسہ رہا تیسرے روز ایرج نے ریحان سے کہا کہ اب لشکر درست کرو چلنے کے سامان جلد ہون ریحان کو تو خود اس امر کا خیال تھا اُسیوقت حکم دیا کہ ہمکو سفر کرنا ہے لہذا ہماری تمام فوج تیار ہو اور اسباب سفر درست ہو ہم بہت جلد کوچ کرینگے حکم کے سنتے ہی رسالون مین سامان سفر درست ہونے لگے دو سرے روز رسالہ دارون نے آکر عرض کی حضور ہم لوگ تیار ہین جسوقت مزاج مبارک مین آئے سفر شروع کیجئے ریحان ایرج نامدار کے پاس آیا عرض کی حضور لشکر تیار ہے اور سب سامان سفر بھی ایرج نے فرمایا پھر دیر کیا ہے حکم دے دو کہ بارگاہ کا لد جائے پیش خیمہ روانہ ہو ریحان نے وہان سے آکر حکم دیا بارگاہ کا اسی روز لد گیا دوسرے روز ایرج نامدار اور ریحان تاجدار لشکر گران ہمراہ لے کر بہ تجسس معشوقہ ریحان روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر ہوگا

## اب کچھ کیفیت اُس نازنین کی عرض کی جاتی ہے

کہ جسکی تلاش مین یہ لوگ روانہ ہوئے ہین وہ نازنین دختر بلند اختر سمنگان جادو کی تھی اور نام اسکا ملکہ سحاب نازک چشم تھا ریحان تاجدار پر فریفتہ ہوکر اُسکو صحرا سے اٹھوا منگوایا تھا جب ریحان نے اپنے ملک مین آنیکا قصد کیا تو یہ بھی اُسکے ہمراہ جوش محبت مین چلی آئی تھی جب لمعان نے ریحان کو گرفتار کرلیا اور فوج عظیم لے کر اُسکے ملک پر چڑھ آیا تمام شہر کو تباہ و برباد کردیا جسوقت اُس نازنین کے قریب آیا اُسکو کچھ بن نہ پڑا سحر کرکے غرق زمین ہوئی اپنے باغ مین آنکلی یہان سمنگان جادو اسکا منتظر تھا جس دن سے یہ ریحان کے ساتھ چلی آئی تھی سمنگان کو اسکے آنے کی خبر نہ تھی کیونکہ یہ ملازم تھا طلسم بخشندہ مین گاہے ماہے اپنے مکان مین آتا تھا دو روز رہ کر چلا جاتا تھا بعد جانے ملکہ سحاب کے یہ آیا اور ملکہ کو نہ پایا تو بہت تعجب ہوا اپنی زوجہ ملکہ گل اندام جادو سے کہا آپکی صاحبزادی نے اچھے قاعدے اختیار کیے ہین مین جو آج اُسکے باغ مین گیا اُنھین نہ پایا کنیزون سے کیفیت معلوم ہوئی کہ کبھی کبھی باغ مین آتی ہین مین نے دریافت کیا کنیزون نے کہا کہ یہ راز ہمکو بھی نہین معلوم ہے جب کبھی اسکو دریافت کرنا چاہا ملکہ برہم ہوگئین گل اندام نے یہ خوشخبری سنکر کہا کہ مجھی سے سلام کو بھی دو دو تین تین دن نہین آتی ہین سمنگان نے کہا کہ مین ابھی اُنکو تلاش کرتا ہون جہان ہونگی لاؤنگا گل اندام نے کہا بھلا یہ کیونکر معلوم ہوسکتا ہے کہ ملکہ کہان ہین سمنگان نے جواب دیا کہ مین کتاب سامری سے یہ کیفیت دریافت کیے لیتا ہون سب حال آئینہ ہوجائے گا یہان تو یہ ذکر تھا اور ملکہ سحاب جو لمعان کو دیکھکر غرق زمین ہوئین اپنے باغ مین آکے پہونچین کنیزون نے دست بستہ عرض کی واری ابھی آپ کے والد نامدار تشریف لائے تھے بہت خفا ہوتے تھے جلد تشریف لے چلیے ایسا نہو کہ آزردہ ہوجائین ملکہ یہ باتین سنکے حیران ہوگئی اُسی وقت کنیزون کو ہمراہ لیا اور سمنگان کی جانب روانہ ہوئی

یہاں سمنگان جادو کتاب سامری کھول چکا تھا کہ ملکہ نے آکر سلام کیا سمنگان نے بنگاہ قہر و غضب
ملکہ کی جانب دیکھا کہا اب تو تم نے اچھے قاعدے اختیار کیے ہیں کہ باغ سے دو دو روز غائب رہتی ہو
میں جو یہاں نہیں رہتا ہوں تمہارا باعث آزادی ہے سچ بیان کرو کہ تم کہاں تھیں ملکہ نے بات کو بنانا چاہا
تو سمنگان نے کہا اے سحاب اگر خلاف کہو گی تو بہت پچھتاؤ گی میرے پاس کتاب سامری موجود ہے
ابھی تمام کیفیت تمہاری معلوم ہو جائیگی ملکہ نے پھر بھی پوشیدہ کیا سمنگان نے کتاب کو کھولا دیکھا تو
کیفیت جو کچھ ملکہ کی تھی وہ صاف معلوم ہوئی سمنگان کو غصہ آیا بقہر و غضب کہا او ننگ خاندان تو نے
میری عزت شادی اپنی آبرو خاک میں ملا دی ارے تجھے ہمارا خوف نہ آیا یہ کہکر اپنے زوجہ سے کہا کہ
میں تمکو بھی اسی ننگ خاندان کی وجہ سے یہاں رکھتا تھا اب تمہارے یہاں رہنے کی ضرورت نہیں ہے
میرے ہمراہ چلو طلسم تختشب میں رہو وہیں چلکر اس گیسو بریدہ کو سزا دونگا اس آوارگی کا مزا چکھاؤنگا
ملکہ گل اندام نے بھی ساتھ چلنا اور طلسم میں رہنا قبول کیا سمنگان نے ملکہ گل اندام اور ملکہ سحاب کو
اسی وقت روانہ کر دیا آپ انتظام کے واسطے ٹھہر گیا دو تین روز کے بعد ایک منتظم کو تجویز کر کے وہاں
چھوڑا اور آپ بھی طلسم تختشب میں آیا ملکہ سحاب جادو کی فراق ریحان میں عجیب کیفیت ہوئی جھنجھلا کر سحاب
کو قید کیا کیونکہ اس سے خوف تھا کہ کسی وقت موقع پا کر چل نہ جائے سحاب کی تو یہ کیفیت گذری اسکو
اس حال میں چھوڑیے

## اب دو کلمہ داستان جلالت عنوان ایرج نوجوان اور ریحان تاجدار کے ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو تلاش میں ملکہ سحاب کی روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک صحرا میں پہونچے ایرج نوجوان کو
وہ مقام بہت پسند آیا ریحان تاجدار سے فرمایا کہ آج شب کو یہیں مقام کرو صبح کو پھر چلینگے ریحان
نے منظور کیا بارگاہ استادہ ہوئی ایرج نامدار بارگاہ میں داخل ہوئے ریحان بھی حاضر خدمت ہوا
ایرج نے پوچھا کہ اب منزل مقصود کتنی دور ہے ریحان نے عرض کیا حضور اب بہت قریب ہے شاید
دو تین دن کی راہ ہو ایرج نے فرمایا کہ انشاءاللہ وہیں چلکر قیام کرینگے ریحان نے کہا جو مرضی حضور کی
تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں جب رات زیادہ آئی ایرج اپنی خوابگاہ میں تشریف لائے آرام فرمایا
صبح کو اٹھکر بعد فراغ نماز شاہزادہ ایرج نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے صحرا کی سیر کو تشریف لے گئے
ریحان تاجدار بھی شاہزادے کے ہمراہ ہوا اور دو تین سردار سپاہ کے ساتھ ہوئے ایک جانب چلے
ایرج نے دیکھا کہ ایک آہو تیز قدم سامنے سے چوکڑی بھر کر نکلا ایرج نے اسکی تعاقب میں گھوڑا
دوڑایا ریحان نے عرض کی اے شہریار یہ صحرا ملک ساحران کی سرحد میں ہے نہیں معلوم اسمیں
کیا عجائب و غرائب ہیں اکثر بڑے بڑے لشکروں نے اس صحرا میں دھوکا کھایا ہے راہ بھول کر اسی صحرا
میں جان دی ہے آپ اس آہو کا تعاقب نہ فرمائیے ایرج نے فرمایا کہ اے ریحان اب تو میں کہہ چکا بغیر
اسکے شکار کیے ہوئے نہ مانونگا ریحان نے کہا اے شہریار یہ ہرن اصلی نہیں ہے بلکہ بہکانے کے لیے کوئی
غول صحرائی بصورت ہرن آیا ہے آپ میری عرض کو قبول کیجیے لا حول کہکر پلٹ چلیے ایرج نے نہ مانا
گھوڑا بڑھایا ریحان بھی مجبور ہو گیا ایرج کے ہمراہ ہوا سب سردار بھی چلے ہرن دیر تک جہاں
کھڑا تھا کھڑا رہا جب ایرج کا گھوڑا قریب پہونچا ہرن چوکڑیاں بھرتا ہوا آگے بڑھا ریحان سنے

عرض کی اے شہریار یہ حرکت آپ نے ملاحظہ فرمائی اگر یہ ہرن اصلی ہوتا تو اتنی دیر تک آپ کے آنے کا منتظر
کیوں رہتا جیسے ہی صورت دیکھی تھی بھاگ جاتا اب بھی واپس چلیے میری عرض کو قبول فرمائیے ایرج
نے فرمایا اے ریحان اب اس مقدمے میں مجھے کچھ نہ کہنا ریحان مجبور ہو کے خاموش ہو رہا ایرج
آگے بڑھے ریحان بھی ہمراہ دوڑا دور جا کے ایک آہو اور نظر آیا ایرج نے فرمایا اے ریحان یہ آہو بھی
نہ جانے پائے ریحان نے مجبور ہو کے اسکے عقب میں گھوڑا ڈالا آہو چوکڑیاں بھرتا ہوا اچھلتا
ہوا بھاگا ایرج نے چاہا کہ ساتھ رہیں مگر ایرج کو نہ پایا تھک کے سب پیچھے رہ گئے ایک جانب ایرج نامدار
ایک طرف ریحان تاجدار آوارۂ دشت ادبار ہو کر نکل گئے جسقدر ہمراہی تھک کر رہ گئے تھے وہ
مجبور ہو کر واپس آئے لشکر میں داخل ہوئے اہل لشکر سے سب کیفیت دونوں کی بیان کی لشکر میں
سرداروں نے چاہا کہ برائے تلاش چلیں مگر سب نے کہا کہ اب جانا بیکار ہے نہیں معلوم کس جانب گئے
ہیں تھوڑی دیر میں واپس آجاینگے سرداروں نے بھی خیال کیا کہ یہ لوگ واقعی سچ کہتے ہیں یہ سوچکر سب نے
جانا مناسب نہ جانا مگر ایرج نامدار جو تعاقب میں آہو کی گئے تھوڑی دور جا کے آہو نظروں سے غائب
ہو گیا ایرج نامدار نے گھوڑے سے اتر کے ایک چشمے کے قریب جا کے وضو کیا دن بہت کم باقی تھا نماز
سے فراغت حاصل کی اسقدر مسافت کی تھی نہ بہت خستہ ہوئے تھے زین پوش بچھا کر لیٹے ہوا سرد
جو چلی آنکھ لگ گئی وہ صحرا سرحد میں طلسم تخشب کی تھا ساحر ہر وقت اسطرف سے آتے جاتے
رہتے تھے قضائے کار اسوقت تخشب ثانی بادشاہ طلسم اپنے حوالی کی سیر کرتا ہوا اسطرف گذرا
دیکھا ایک جوان رعنا سلاح جنگی سے آراستہ قریب ایک چشمے کے سو رہا ہے تخشب ثانی زمین پر آیا قریب
آکر دیکھا اپنے تخت پر بیہوش کر کے ڈال لیا تخت اڑاتا ہوا طلسم میں آیا سب سے کہا آج وہ کام میں نے
کیا ہے کہ جو کسی سے نہ ہو سکتا وزرا امرا نے پوچھا ہمیں بھی ارشاد کیجیے تخشب ثانی نے کہا جب یہ طلسم
بنایا گیا تھا تو بانیان طلسم نے ایک تصویر بھی بنائی تھی اور یہ کہدیا تھا کہ اس شکل و شمائل کا جب کوئی آدمی
اس طلسم میں آئیگا تو یہ طلسم باقی نہ رہیگا میں نے اس تصویر کو اپنے گلے میں ڈال لیا تھا آج جب میں اپنے
طلسم کی سیر کرتا ہوا جاتا تھا اس جوان پر میری نظر پڑی بالکل اس تصویر سے مشابہ پایا یہاں اٹھا لایا اب
ایک امر اس سے تحقیق کرنا باقی ہے اسکو بھی دریافت کروں سب نے کہا وہ امر کیا ہے تخشب ثانی نے کہا
کہ یہ بھی کتاب طلسم میں لکھا ہوا تھا کہ طلسم کشا کا طریقہ خداپرستی کا ہوگا اور اپنے ملت میں شریف قوم و عالی نسب
ہوگا یہ کہا قید آہن طلب کی ایرج نامدار کو طوق زنجیر پہنا کر ہوشیار کیا شاہزادے ایرج کی آنکھ جو کھلی اپنے کو
مسلسل و مطوق پایا حیران ہوئے دیکھا سامنے ایک مرد قوی ہیکل تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہے گرد اسکے
بہت سے درباری جمع ہیں ایرج نے چاہا زور کر کے قید کو توڑوں ساحروں نے سحر کیا کہ ہاتھ پاؤں ایرج
کے بیکار ہو گئے شاہزادہ ہونٹ چبا کر رہ گیا تخشب ثانی نے کہا اے جوان میں چند باتیں تجھسے تحقیق
کرتا ہوں اگر سچ سچ بتائیگا امان پائیگا ورنہ ابھی حکم قتل دونگا اپنی جان سے جائیگا ایرج نے فرمایا کہ تو ہمارے
قتل پر قادر نہیں ہے تخشب ثانی نے کہا اے جوان بیزبانی سے کیا حاصل ہے جو کچھ سوال کروں اسکا
جواب مجھے دے ایرج نے فرمایا کہ مجھکو جو پوچھنا ہو دریافت کر تخشب ثانی نے کہا اول تو یہ بیان کرو
کہ تمہارا طریقہ بت پرستی ہے یا خداپرستی ایرج نے فرمایا کہ ہم تو بت پر لعنت کرتے ہیں خدا کو واحد

دیکھا جاتے ہیں مختشب نے کہا اے جوان تو بڑا زبان دراز ہے ہمارے سامنے خداوندوں کو برا کہتا ہے
ہم تجھے اسکی سزا دینگے مگر یہ بات اور تجھسے دریافت کرتا ہوں کہ تو کس خاندان سے ہے ایرج نامدار نے
اپنے خاندان کو ظاہر کیا مختشب ثانی نے مصاحبوں سے کہا کہ میرا خیال کسی طرح غلط نہ تھا یہ بڑی خیر ہو گئی
اگر میں اسوقت … ہو جاتا اب اس جوان کو قید کرو کوئی تدبیر معقول سوچ کے اسکو
قتل کرینگے کیونکہ … اور دو برس تک اس شخص کو قتل نہیں کر سکتے ہیں مگر کوئی راہ نکال لینگے
اسی وقت لوگ … ایرج نامدار کو طرف قیدخانہ کے لے چلے شہر میں ظاہر ہو گیا کہ ایک شخص کو
مختشب گرفتار کر کے … قیدخانہ میں جاتا ہے اگر وہ اسکو نہ گرفتار کرتے تو وہ طلسم پر حملہ کرتا
پھر ایک مشتاق ہو کر دیکھنے … شدہ شدہ یہ خبر ملکہ نسرین سرو قد دختر مختشب ثانی کو پہونچی ملکہ نے
کہا ہم کیونکر اس شخص کو دیکھ سکتے ہیں کنیزوں نے عرض کی واری آپ ہی کے کمرے کے نیچے سے سب
اسکو لیجائینگے ملکہ نے کہا وہاں انتظام کرو ہم بھی دیکھنے کو جائینگے کنیزوں نے کمرے کے
دروازہ پر چلمنیں آویزاں کیں کرسیاں بچھا دیں سب اسباب راحت مہیا کیا ملکہ وہاں آکر چلمن سے
بیٹھکر تماشا دیکھنے لگیں کہ ایک جانب سے ظاہر ہوا ملکہ نے اسطرف نگاہ کی دیکھا ایک جوان آفتاب تمثال
صاحب جاہ وجلال زنجیروں میں جکڑا ہوا چلا آتا ہے نگاہ پڑتے ہی ملکہ کی عجیب حالت ہو گئی اتنے
عرصہ میں سب لوگ زیر برآمدہ ملکہ آ پہونچے ملکہ نے چلمن کو ذرا سا ہٹا کر نگاہ کی ایرج نامدار کی بھی نگاہ
اٹھ گئی چونکہ حسن ملکہ بھی … فریب تھا ایرج نامدار بھی عاشق جمال ہو گئے یہاں ملکہ نے
جو جمال با کمال ایرج نامدار کو اچھی طرح دیکھا تاب نظارہ نہ لا سکی بیہوش ہو گئی کنیزوں نے جو
یہ حال ملکہ کا دیکھا سب گھبرا گئیں جلدی جلدی گلاب وکیوڑا اور عطر پاشی کی ملکہ کو سنگھایا بعد عرصہ از
کے ملکہ کو ہوش آیا سب نے پوچھا کیوں واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے آہ سرد بھر کر کہا میں نے آجتک
اس حال سے کسی آدمی کو نہیں دیکھا تھا میرا قلب قابو میں نہیں رہا ایسی باتیں کر کے ملکہ نے کنیزوں کو
ٹال دیا مگر وہاں سے با دل پریشان اٹھکر اپنے مقام پر آئیں سبکو اپنے پاس سے اٹھا دیا
تخلیہ کر کے مسہری پر لیٹیں تصویر خیالی ایرج نامدار کی پیش نگاہ کی دل سے باتیں ہونے لگیں قلب
سوا بیقرار ہوا صبر رخصت ہو گیا گراہ گراہ با نالہ و آہ یہ اشعار درد انگیز مصیبت خیز ورد زبان کے نظم

مرتے ہیں ترے پیار سے ہم اور زیادہ
قسمت میں پڑے دیکھے درم اور زیادہ
پھیرا ہے جو کی تیغ ستم اور زیادہ
جو خلق پڑی ہو کے قلم اور زیادہ
دنیا ہو وہ رسوا زہ و دم اور زیادہ
پھرنے لگا سینے میں دم اور زیادہ
لذت سے محبت کے ہے مرا قسم جگر کو
… سے نہیں کوئی قسم اور زیادہ
گر میری طرح دوش پہ ہوا محبت

تو لطف میں کرتا ہے ستم اور زیادہ
ساقہ اپنے ہوا ب … الم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوے ہم اور زیادہ
گر شرح جنون لکھے رقم اور زیادہ
تیشے کی طرح چھوے ہیں ہم اور زیادہ
بلبل کی زخم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق نمک درد و الم اور زیادہ
کیا ہوئیگا دو چار قدح سے مجھے ساقی
ہو پشت فلک میں ابھی خم اور زیادہ

دین کیونکہ نہ وہ رنج والم اور زیادہ
کر تو بھی بلند آہ و ولم اور زیادہ
سر کٹ کے سرافراز میں ہے ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبرا کے جو دل آیا تو ہوئے ہم آغوش
اٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرنے کو سیہ ورق جرخ کو دل
میں لوں گا ترے سر کی قسم اور زیادہ
ہو جسکو پس از مرگ بھی یاد دہن تنگ

تنگ آئے نکو گرسنہ کنج عدم اور زیادہ
اُس شوخ ستمگر کو مری مرگ ہی منظور
یارون کا گیا آج بھرم اور زیادہ
دکھلائے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی
مجروح شکم ہی جو ہون آتش غم اور زیادہ
صید دل عاشق مین ہے کس صورت نگاہ
ان تیکھو مرے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے گئے
کیا ہوگا جو ہوگی تپ غم اور زیادہ
لیون مین نے کہا تجھسا خدائی مین نہین اور
گریہ سے ہے آنکھون پہ عدم اور زیادہ
جو کنج قناعت مین ہی تقدیر پہ شاکر

اُس زلف کے مارے کی اگر قدر کو چاہے
ہو زہر نہ کھانا مجھے سم اور زیادہ
ہے سوز محبت مری خاک مین لگی
ہو آہ ہو رم دیدہ کو رم اور زیادہ
ہر نکہت ریحان کا دماغ اب کسے تجھ بن
بے خوف مین اب صید حرم اور زیادہ
کیا قہر ہو جنا کہ وہ چاہت سے رکھے
کیا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ
کتنا ہے مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور ہوا اب وہ ستم اور زیادہ
نشتر یہ مجھے سر اپنے کوئی لب تک
ہو ذوق بہ لب اے سے کرم اور زیادہ

پیدا دم افعی مین ہے ستم اور زیادہ
وہ دل کو چرا کر چوگے آنکھ چرائے
کیونکر نہ اٹھاوے وہ قدم اور زیادہ
ہے روغن لعل لب سی گرہین ابریشم
آتا ہے مرا ناک مین دم اور زیادہ
اے خنجر خونخوار نہ بے تیغ مین کی کر
اسنا ہی سے چاہین ہین ہم اور زیادہ
سرعت ہی ہری نبض مین جون صبح دم برق
اس تیغ نو دم مین ہے دم اور زیادہ
اس عاشق بیچارہ کا ہے کج بر احال
لیں یالون نہ بچھلا غم اور زیادہ

یہان ملکہ کی تو یہ کیفیت تھی کہ کسی پہلو قرار نہ تھا اور زندان خانہ مین ایرج نامدار کی یہ کیفیت تھی کہ سرنگون کلیجہ خون دل مین درد لب پر آہ سرد ملکہ کا خیال ہی ہر دل لیکن اُس گل گلزار جوانی تک رسائی ہو دعا سے دل بہلتے کبھی یہ خیال کہ یہ دن کہ ہمکو نصیب ہوگا کہ اُس صنم تک جا سکینگے دل کے ارمان بر آئینگے نہین معلوم وہ سفاک کون ہے کس کے گلستان کا سیدہ نہال نو دمیدہ ہے ہم تو اُسکی یاد مین تڑپ رہے ہین لیکن اسکو ہمارا خیال بھی ہو گا کبھی دل مین کہتے ہین کہ کیا تعجب ہے جو ہماری یاد ہوتی ہو کیونکہ اس صورت سے کبھی کسی کو نہ دیکھا ہوگا رہ رہ کے ہمارا خیال آتا ہوگا اپنی جلیسون سے کچھ ذکر بھی ہمارا ضرور ہی ہوتا ہوگا مگر اس حالت کی خبر نہو گی اسطرح کی باتین دل سے کر رہے تھے آہ سرد بھر رہے تھے مگر ملکہ کی جو حالت ابتر ہوئی اور کمرے سے باہر نہ نکلی تو کنیزون نے کہا کہ آج ابھی تک ملکہ عالم برآمد نہین ہوئین اور ہم سب کو یہ حکم ہے کہ کوئی ہمارے بدون اجازت اندر نہ آئے اب کسکی مجال ہے جو اندر جائے ہان گلعذار ہوتین تو وہ ضرور ملکہ کے پاس جاتین وہ وزیر زادی ہین ملکہ کی رازدار ہین کنیزون نے کہا پھر انکو اس امر کی اطلاع کرنا چاہیے یہ صلاح کرکے سب ملکہ گلعذار کے مکان پر آئین کہا واری جسوقت سے آپ یہان تشریف لائی ہین ملکہ کمرے مین داخل ہوئی ہین ہم سب لوگون کو منع فرمایا ہے حکم یہ ہے کہ جب تک ہم نہ بلائین کوئی ہمارے پاس نہ آئے ہم لوگ مجبور رہین اور ملکہ عالم ابھی تک باہر تشریف نہین لائی ہین آپ تشریف لے چلیے ملاحظہ فرمایئے کہ مزاج کیسا ہے دشمنون کو کس بات کا فکر ہے گلعذار یہ خبر سنکر گھبرائی کہا ارے مین تو ملکہ کو تم سب کے ساتھ چھوڑ کر ایک کار ضروری سے یہان آئی تھی تم لوگون کی ذات سے کوئی صدمہ تو انھین نہین پہونچا کنیزون نے کہا بھلا ہماری یہ مجال ہے کہ سرتابی کر سکین گلعذار نے کہا نہین ملکہ عالم بہت ہی نازک مزاج ہین ذرا سی بات ناگوار ہو جاتی ہے اور عادت یہ ہے کہ اسکو زبان سے نہین نکالتی ہین بلکہ دل ہی دل مین اسکا خیال کیا کرتی ہین کنیزون نے کہا اب آپ تشریف لے چلیے تو یہ امر خلاصہ ہو جائے اگر ہم لوگون سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہوگی تو سزا دیجیے گا مگر ملکہ عالم کا رنج و ملال تو جاتا رہے گلعذار

اسی وقت کنیزوں کے ہمراہ ہوئی کنیزیں تو کمرے تک پہونچاکے پلٹ گئیں گلعذار دروازہ کھول کے
اندر گئی ملکہ نے دیکھا کہ گلعذار آتی ہے جلدی سے آنسو پونچھ کر اُٹھ بیٹھی گلعذار نے کہا واری مزاج کیسا
ہے چہرہ کیوں اترا ہوا ہے ملکہ نے بات کو ٹالا کہا میں ابھی سو رہی تھی اسوجہ سے میری طبیعت شکست
ہو گئی ہے گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم کنیز آپ کے ساتھ کھیل کر اتنی بڑی ہوئی ہے آپ کے مزاج کی کیفیت سے
بخوبی ماہر ہے آج تک یہ کیفیت چہرے کی نہیں دیکھی اور یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ کوئی راز مجھ سے پوشیدہ
نہیں کرتی ہیں جو کیفیت خلاصہ ہو بیان فرمایے ملکہ نے بہت ٹالا مگر گلعذار چونکہ بہت گستاخ تھی اُسنے
ملکہ سے بہت کچھ اصرار کیا جب ملکہ مجبور ہوئی تو خیال کیا یہ میری ہمراز ہے اس سے بیان کر دینے میں
کوئی حرج نہیں ہے شاید کوئی تدبیر نکالے یہ سوچ کر ملکہ نے کل کیفیت بیان کر دی گلعذار یہ بات سنکر خوش
ہوئی ملکہ نے کہا کیوں گلعذار تمھاری خوشی کا کیا باعث ہے گلعذار نے عرض کی واری میں اس سے
خوش ہوئی کہ آج تک ایسے ایسے شاہ و شہریار جنکا عدیل و نظیر ممکن نہیں اُنھوں نے آپ کی خواستگاری
کی اپنے ملک و مال کو چھوڑ کے آپ کے در پر آئے لیکن آپ نے اُنکو قبول نہ کیا اور ایک شخص
بیرونی کو ایسا پسند فرمایا کہ جسکا فراق شاق ہے ملکہ نے جواب دیا اے گلعذار میں نے اسواسطے تجھے
نہیں بیان کیا ہے کہ تم مجھے نصیحت کرو ملکہ اپنا ہمدرد جانکر تجھے ایک بات کہی ہے گلعذار
نے دیکھا کہ ملکہ کا دل بس قابو میں نہیں ہے میرے کہنے کو قبول نہ کریگی اگر زیادہ کہونگی تو آزردہ ہو جائیگی
یہ سوچکر عرض کی اے ملکہ الزمان میں نے جو کچھ عرض کیا وہ آپ کے خلاف ہوا میرے عرض کا منشا نہیں
تھا کہ آپ اپنے اس خیال کو ترک کریں بلکہ ایک واجبی بات عرض کی تھی اب اسکا خیال رہیگا کبھی
زبان سے ایسے کلمات نہ نکلینگے ملکہ نسرین نے جواب دیا کہ اچھا اب تم کسی بات میں دخل نہ دینا گلعذار نے دیکھا
کہ ملکہ کا مزاج بالکل برہم ہو گیا ہے اسکے جواب دیا کہ میں نے ایک بات دل لگی سے کہی آپ کے [illegible]
ہوئی بھلا میری مجال تھی کہ آپ کو نصیحت کرتی اور ایسی بہت سی باتیں کر کے ملکہ کو راضی کیا جب غصہ
برطرف ہوا تو ملکہ نے کہا اے گلعذار اب کیا تدبیر کیجائے کہ جو اُس محبوب لاثانی سے ملاقات ہو گلعذار
نے عرض کی کہ واری یہ تو بہت مشکل ہے کیونکہ آپ کے والد ماجد نے اُسکو قید کیا ہے اور در زندانخانہ
پر بڑے بڑے ساحروں کا پہرہ ہے ملکہ نسرین نے جواب دیا کہ ساحر کیا کر سکتے ہیں اگر ایک سحر کر دوں
سب بیکار ہو جائیں کسیکو ہوش نہ رہے مگر والد نامدار کا خوف ہے کہ اگر اُنکو اطلاع ہو جائیگی تو البتہ اُنسے
میں سحر میں مقابلہ نہ کر سکونگی ورنہ اور جسکا جی چاہے مجھسے سحر میں مقابلہ کر لے گلعذار نے کہا ملکہ عالم
پھر یہ تو آپ ہی کی کوشش سے ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ اگر میں یکایک اُس جوان تک جاؤنگی
تو بھید کھل جائیگا تم کسی طور سے جاکر شاہزادہ سے میری ملاقات کا اشتیاق ظاہر کرو گلعذار نے جواب دیا
کہ میری رسائی وہاں تک کیونکر ہوگی ملکہ نے کہا میں تمھارے ساتھ چلتی ہوں سب دربانوں کو سحر کر کے بیہوش
کردونگی تم زندانخانہ کے اندر جانا اُسکو لے آنا کسی مقام محفوظ میں لیجاکر رکھنا چاہیے اُسکو میری ملاقات کا
مشتاق کرنا جب اُسکا اشتیاق حد سے سوا بڑھ جائے تو میرے باغ میں لے آنا [illegible] گلعذار نے
عرض کی ملکہ عالم بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ میں اُسکو لا کر کسی مکان میں پوشیدہ کر دوں اور [illegible] جائے ملکہ نے کہا
دو ایک روز کے واسطے الگ رکھنا پھر تو ہم اپنے باغ میں پوشیدہ کر لینگے کسیکو بھی خبر نہ ہوگی گلعذار نے

کہا جو آپ کی خوشی مجھے کیا عذر ہے آپ تشریف لے چلیے سحر سے سب کو بیہوش کیجیے اگر میرا دسترس ہوگا تو
شاہزادے کو ضرور چھڑا دونگی ملکہ نسرین گلعذار کے ہمراہ ہوئی شب کا وقت ہے ملکہ نسرین کی کنیزان
لیے جو جاتے دیکھا عرض کی اگر حکم ہو تو شمعیں روشن کرلیں ملکہ نے منع کیا کنیزیں خاموش ہو گئیں ملکہ گلعذار
کے ہمراہ زندانخانہ کے دروازے تک پہونچیں ملکہ نے دیکھا بہت سے ساحر دروازے پر بیٹھے ہیں
ملکہ نے سحر شروع کیا ہوا سے سرد چلنے لگی ساحر جو نگہبانی کر رہے تھے آنکھ جھپکنا غلبہ ہوا ملکہ نے سحر کو اور
زور دیا سب کی آنکھیں بند ہو گئیں غفلت اس درجہ بڑھی کہ ایک کو ہوش باقی نہ رہا ملکہ نسرین نے گلعذار سے
کہا کہ اب دیر کرنا مناسب نہیں ہے قفل زندانخانہ کو کھول جلد اندر جا کر اس یوسف ثانی کو قید سے رہائی دو
گلعذار دروازے کے قریب آئی سحر کیا قفل کھلا ملکہ تو روانہ ہوئیں گلعذار اندر آئی دیکھا ایرج نوجوان
مانند ماہی بے آب تڑپ رہے ہیں گلعذار کو جو اسنے دیکھا سنبھل کر بیٹھے گلعذار نے قریب آکر سلام
کیا ایرج نے جواب سلام دے کر پوچھا تو کون ہو یہاں کیونکر آنے کا اتفاق ہوا گلعذار نے جواب
دیا میں اس زندانخانہ کے داروغہ کی بیٹی ہوں یہاں جان آئی تھی آپ کے کرب نے دل کو بیچین کر دیا
آپ اپنے نام و نشان سے آگاہ فرمائیے اور بیچینی کی وجہ بتائیے کیونکہ یہاں بہت سے قیدی ہیں مگر
کسی کو اس درجہ تکلیف نہیں ہے جو مثل آپ کے گریہ و زاری کرے اور آپ ہی کی طرح سے سب مسلسل و
طوق ہیں ایرج نے فرمایا کہ میرے کرب کی کیفیت نہ پوچھو میں تکلیف قید سے نہیں بیچین ہوں ملکہ اور ہی
وجہ ہے گلعذار نے عرض کی کہ میں آپ کی دوست ہوں اور ابھی اس زندانخانہ سے آپ کو
لیے چلتی ہوں مگر اپنے کرب کا سبب بیان کر دیجیے ایرج نے فرمایا کہ قصہ بہت طویل ہے اگر اسکو بیان
کروں گا تو صبح ہو جائیگی اور قصہ ختم نہوگا انشاء اللہ تعالی باطمینان تمہے بیان کر دونگا گلعذار نے بھی
قبول کیا اور سحر کر کے بستہ ایرج نوجوان کے جسم سے دور کی شاہزادہ نام خدا کے کھڑا ہوا گلعذار
نے اپنے ہمراہ لیا زندان خانہ کے باہر لائی یہاں ملکہ کو نہ پایا اپنے باغ کیطرف ایرج نوجوان کو لے چلی
تھوڑی دور راستہ طے کیا ہوگا کہ کوتوال گشت کرتا ہوا اسطرف آنکلا ایرج اور گلعذار کو جاتے
دیکھکر آواز دی کون جاتا ہے گلعذار نے ایرج سے کہا کہ بڑا غضب ہوا اب کوتوال آکر گرفتار کر لیگا اور
بادشاہ کے سامنے لیجائیگا آپ کے واسطے بھی خرابی ہے اور میرے واسطے بھی خرابی ہے ایرج نے فرمایا کچھ بھی
بات نہیں ہے خدا مالک ہے دو کوتوال کیا چیز ہے جو گرفتار کر لیجائے گا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ کوتوال قریب آیا ایرج کا ہاتھ
پکڑا ایرج نامدار نے ہاتھ چھڑا کر ایک طمانچہ مارا کہ سر کوتوال کا اڑ گیا گلعذار یہ کیفیت دیکھکر خائف
ہوئی سحر کرنے کو تیار ہوئی کوتوال جو گرا ایرج نے اسی کا گھوڑا لیا تلوار پر بھی قبضہ کیا جسقدر لوگ
اسکے ہمراہ تھے سب تلواریں کھینچکر ایرج پر جا پڑے ایرج نے بھی بیدریغ قتل کرنا شروع کیا لیکن
گلعذار سوچی اگر شاہزادہ اتنے آدمیوں سے لڑیگا تو کاہے کو زندہ بچے گا یہ سوچکر سحر کرنا
شروع کیا سب کو بیہوش کیا مگر انکے غل سے بہت سے لوگ جمع ہو گئے تھے اور جو اور آتے جاتے
تھے آنے والوں نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ جو یہاں جاتا ہے وہ بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے لوگ سمجھے کہ ضرور
جو اندر ہے مقرر ساحر ہے یہ تصور کر کے ساحروں کو خبر کی وہ بھی لیان کاندھوں پر ڈال کے چلے گلعذار
چونکہ سحر کرنا جانتی تھی ساحروں کو جو آتے ہوئے دیکھا دل میں خوف پیدا ہوا خیال آیا کہ ملکہ کو جا کر

اُٹھ کھڑا ہوا اور سلام کرکے کہا تشریف لائیے ایرج گھوڑے سے اترے اُس جوان نے اُسی وقت ایک کرسی طلب کی لوگوں نے کرسی لاکر بچھائی ایرج نامدار کرسی پر بیٹھے جوان نے پوچھا آپ کے آنیکا اتفاق کیونکر ہوا ایرج نے کل کیفیت اپنی بیان کی اُس جوان نے حال ایرج نامدار کا سنکر کہا اے جوان یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے مجھے تیری صورت پر رحم آتا ہے اسوجہ سے کہتا ہوں اگر کوئی دوسرا ہوتا تو میں گرفتار کرکے تخشب ثانی کے پاس روانہ کر دیتا میں برسوں سے اُس سرکار کا نمک خوار ہوں جب کوئی امر عظیم واقع ہوتا ہے تو میری طلب ہوتی ہے ایک دیو اس طلسم میں با ارادہ فنا کی آیا کوئی اُسکے مقابلے کی تاب نہ لا سکا مگر میں نے اسکو زیر کیا مگر آپکی جوانی پر رحم آتا ہے یہاں نہ ٹھہریئے کہیں دور نکل جایئے اگر مجھسے پرسش ہوگی تو ہم کہدینگے کہ ہماری طرف سے اس صورت کا کوئی شخص نہیں گیا ایرج نے فرمایا کہ واقعی جو کچھ تمنے کہا وہ سب سچ ہے اور جو کچھ دعوی جرأت کرو بجا ہے لیکن ہر کوئی کسی سے گرفتار کر لینے اور قتل کر ڈالنے پر قادر نہیں ہے پروردگار عالم نے ایک سے ایک کو بہتر بنایا ہے تمھارا یہ دعوے بیجا ہے کہ میں ضرور گرفتار کرکے بھیجدیتا اُس پہلوان نے جو ایرج کی یہ تقریر سنی جھلا کر جواب دیا کہ اے جوان اس طلسم بھر میں سب میرے نام سے کانپتے ہیں علاوہ اسکے شہر در شہر میرا نام مشہور ہے آجتک کسی نے میرے سامنے دعوے جرأت نہیں کیا ایرج نامدار نے فرمایا کہ میں تمھارے نام سننے کا مشتاق ہوں پہلوان نے کہا میرا نام نزدیک و دور مشہور ہے فیروز کوہ پیکر مجھکو کہتے ہیں تخشب ثانی نے میری قوت و جرأت دیکھکر تمام پہلوانان طلسم کا افسر کیا ہے سب سے مقابلہ ہوا میں نے طلسم بھر کے پہلوانوں کو زیر کیا اے جوان میں پھر کہتا ہوں کہ کسی کی مجال نہیں جو مجھسے مقابلہ کر سکے ایرج نے پھر فرمایا کہ اے فیروز کوہ پیکر تکبر خداوند کو پسند نہیں بڑے افسوس کی بات کہ یہاں جرأت ایسی باتیں کرتے ہو جسکو شجاعان عالم خوب جانتے ہیں دو تین بار جو ایرج نے ایسے کلمات کہے فیروز کے بہت خلاف ہوئے جھلا کر کہا اے جوان کیا تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے ایرج نامدار نے فرمایا اگر تیری مرضی یہی ہے تو ہم بند نہیں ہیں فیروز نے کہا میں تو تجھسے مقابلہ نہ کرونگا مگر ان سب شاگرد تجھ سے سمجھ لینگے اور اگر ان سب کو تو زیر کر لیگا تو سب کے بعد میں مقابلہ کرونگا ایرج نامدار نے قبول کیا فیروز اُسی وقت اُٹھکر اکھاڑے میں آیا اپنے ایک حقیر شاگرد کی جانب اشارہ کیا وہ اکھاڑے میں آیا ایرج نامدار بھی اکھاڑے میں آئے باہم زور ہونے لگا تھوڑی دیر بھی نہ ہوئی کہ ایرج نے اسکو زیر کیا فیروز قوت ایرج دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اب کل دوسرے شاگرد سے مقابلہ کیجئے گا ایرج نے فرمایا آج کی بات کو کل پر اُٹھا رکھنا عقلمندی کے خلاف ہے فیروز نے کہا مجھے آپکی تکلیف کا خیال ہے ایرج نے فرمایا تکلیف اور دنیا دو نبرد سے جرأت کوئی چیز نہیں فیروز نے دوسرے شاگرد کو بھیجا ایرج نے اسکو بھی اسیطرح زیر کیا کہ پھر تیسرا فیروز نے تیسرے شاگرد کو بھیجا ایرج نے اسکو بھی زیر کیا اسی طرح بیس شاگردوں کو فیروز نے باری باری بھیجا مگر ایرج نے انکو بہت جلد زیر کیا جب اسکے بیسوں شاگرد اس صورت سے زیر ہوئے تو فیروز کا رنگ سرخ ہو گیا ایرج کی جرأت و قوت پر عاشق ہو گیا کہا اے شہریار میں آپکو ایسا نہ جانتا تھا یہ زبردست آپ نے بڑے بڑے پہلوانوں کو زیر کر چکے ہیں چالیس کا تو کیا ذکر تھا ایک شب میں زیر ہوتے انہیں ایک ایسا تھا کہ اگر کسی بڑے پہلوان سے مقابلہ ہوتا اور برابر کشتی رہتی تو دو روز میں بھی ایک زیر ہوتا مگر آپ آرام فرمایئے

بہت دور سے تشریف لائے ہین مین بہت شرمندہ ہون کہ آپ کو اسقدر تکلیف دی دو تین روز استراحت
کر لیجیے پھر مجھ سے مقابلہ کیجیے گا ایرج نامدار نے فرمایا اے فیروز ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا اور یہ معاملہ
رہ جائیگا بہتر یہی ہے جو کچھ ہونا ہو اسی وقت ہو جائے فیروز نے عرض کی آپ مین پہلوانون سے زور
کر چکے ہین اب زیادہ تکلیف اٹھانا مناسب نہین ہے ایرج نے کہا میری خوشی اسی مین ہے کہ جو کچھ ہونا ہو
اسی وقت ہو جائے فیروز نے عرض کی اے شہریار اب مین مجبور ہون جیسی آپ کی خوشی یہ کہکر اکھاڑے
مین آیا ایرج نامدار سے ہاتھ ملایا سب شاگرد جنکو ایرج نامدار زیر کر چکے تھے متفق اللفظ آپس مین
کہنے لگے کہ استاد اس جوان کا کیا جا سکین کہ قوت کی انتہا نہین رگ رگ مین خون کے عوض قوت
بھری ہے یہان تو یہ ذکر تھا اور ایرج نامدار سے فیروز ہاتھ ملا کر زور کرنے لگا ایرج نامدار نے پہلے کوئی
زیادتی نہین کی فیروز زور کرتا رہا جب تھوڑی دیر گذری ایرج نے بھی زور کرنا شروع کیا کبھی ایرج
لے دوڑے کبھی فیروز ہٹا لیگیا انہین زورورون مین شام ہو گئی غرض دونون پہلوان زور کیے گئے جب دن
بھی ڈھل گیا تو فیروز ایرج کو روک کر کھڑا ہو گیا عرض کی اے شہریار ہم آپ شب سے زور کر رہے ہین
اور آپ اتنی مسافت طے کر کے آئے تھے ضرور ہے کہ خاصہ بھی کل سے تناول نہ فرمایا ہو اب مجھے
اشتہاے غذا ہے بہتر ہو گا کہ کچھ آپ بھی نوش فرما لیجیے اور مین بھی کچھ کھا لون کہ تازہ دم ہو جائین ایرج نامدار
نے فرمایا کہ ہمارا یہ قاعدہ نہین ہے کہ مقابلے کو موقوف رکھین اور کسی دوسرے کام مین مصروف ہو جائین
اگر تمھین خواہش غذا ہے تو مین اجازت دیتا ہون تم کچھ کھا لو تاکہ تازہ دم ہو جاؤ فیروز نے عرض کی بھلا کیونکر
ہو سکتا ہے ایرج نے فرمایا کہ پھر اپنی تمنا رکھو فیروز نے کہا آپ کو اختیار ہے ایرج نوجوان پھر مشغول ہوئے
فیروز کا دم گھٹنے لگا ایرج نامدار زیادتیان کرنے لگے فیروز گھبرایا ایرج نامدار نے کمربند مین ہاتھ ڈال دیا
بے زور سے ایک قدم پر لا کے ہکارا فیروز نے چاہا سنبھلون مگر حریف زبردست ہے کب سنبھلنے
دیتا ہے ایرج نامدار نے زور کیا پہلے ہی زور مین تا سینہ اٹھا لیا دوسرے زور مین سر سے بلند کیا
آہستگی زمین پر رکھا چھاتی پر سوار ہوئے فیروز نے کہا اے شہریار مین اطاعت قبول کرتا ہون ایرج
نامدار نے کلمہ تعلیم فرمایا فیروز بصدق دل مسلمان ہوا ایرج نامدار کی بہت منت کی کہ اے شہریار
میری خطا کو معاف فرمایئے گا مجھ سے بڑی گستاخی ہوئی آپ سے مقابلہ کیا ایرج نے فرمایا کہ یہ خطا
نہین ہے بہادرون کے یہی شیوے ہین اگر تم سے ایسی باتین ظہور پذیر نہ ہوتین تو ہم خوش نہ ہوتے فیروز
ایرج نوجوان کو اپنے مکان مین لایا بڑی خاطر سے پیش آیا ایرج نوجوان سے دست بستہ عرض کی
کہ یہان آپ کے لائق جشن کا سامان ممکن نہین ہے صحرا کا معاملہ ہے غلام بہت شرمندہ ہے ایرج نے فرمایا
کہ شرمندگی بیکار ہے اور اس سامان کی ضرورت کیا ہے فیروز نے کہا میری عزت بڑھ جائیگی آپ دعوت
قبول فرمایئے ایرج نوجوان نے جواب دیا کہ مجھے دعوت سے انکار نہین ہے مگر تکلفات ظاہری کو
البتہ منع کرتا ہون فیروز نے دعوت کا سامان مہیا کیا شاہزادے نے دعوت قبول کی چار روز جب
فیروز کے یہان گذر گئے تو ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اے فیروز میرے ہمراہی جسقدر تھے وہ سب
صحرا مین مجھے تلاش کر کے تباہ و برباد ہوئے ہونگے مجکو انکی خبر لینا ضرور ہے نہین معلوم ریحان تاجدار پر
کیا گذری مین انکے ہمراہ اسکی خواہش پوری کرنے کی فکر مین چلا تھا اور آوارہ دشت ادبار ہو گیا

نہیں معلوم ہوا پھر کیا گذری مجھے اسکی تلاش میں جانا ضرور ہی فیروز نے کہا ابھی دو ایک روز یہان تامل
فرمایئے غلام بھی ہمراہ رکاب سعادت انتساب چلیگا حضور اس صحرا کے راستون سے ناواقف ہین
ایسا نہو کسی اور طرف نکل جائین اور تنہا آپکا تشریف لیجانا ممکن نہین ایرج نامدار نے بہت کچھ سمجھایا مگر
فیروز نے نہ مانا ایرج مجبور ہوئے دو روز وہان اور قیام کیا تیسرے دن فیروز کو ہمراہ لے کر برائے
تلاش ریحان تاجدار اسی صحرا کی جانب روانہ ہوئے جہان ایرج نامدار نے ہرن کے پیچھے گھوڑا
دوڑایا تھا انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت نخشب ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

اسکو جو خبر ہوئی کہ طلسم کشا کو کوئی قید خانہ سے لیگیا بہت متردد ہوا سب سے کہا کہ اب طلسم کشا قید
یا کریگا اسکا ہاتھ آنا بہت مشکل ہی مین اسکی تلاش مین جاتا ہون یہ کہکر تخت پر سوار ہوا سحر کرکے ہوا کیطرف
چلا اور جس صحرا مین ایرج نامدار کو پایا تھا وہان آیا سب جنگل ڈھونڈھا مگر ایرج نامدار کا پتہ نہ ملا مجبور ہو کے آگے
ایک اور صحرا ملا وہان تلاش کر رہا تھا کہ دیکھا ایک سوار گھوڑا دوڑائے ہوئے آتا ہی انداز سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ کسی کا متلاشی ہی نخشب اس سوار کے قریب گیا پوچھا اے سوار تو کہان سے آتا ہی کیا نام ہے
اس صحرا مین کیون آیا ہی سوار نے کہا کہ میرا نام ریحان تاجدار ہی ایرج نامدار کے ہمراہ تھا انھون نے
ایک آہو کے پیچھے گھوڑا اڑا لا نہین معلوم راہ بھول کر کس طرف نکل گئے نخشب نے جو ایرج کا نام سنا
سمجھا کہ یہ سوار بھی ہمراہیان طلسم کشا سے ہی اسکو جانے دینا مناسب نہین پھر خیال آیا کہ جب ایک جوان
یہ ہی تو لشکر بھی ضرور طلسم کشا کے ہمراہ ہوگا یہ سوچ کے ریحان سے پوچھا کہ ایرج کے ہمراہ لشکر بھی تھا
یا نہین ساتھ ہی ریحان نے جواب دیا کہ لشکر بہت سا ساتھ ہی سب لوگ تلاش کر رہے ہین نخشب نے
مکر کیا ریحان سے کہا کہ سب لشکر جمع کرو گھبرانے کی بات نہین ہی ایرج نامدار میرے یہان مہمان ہین تم لوگونکی
تلاش کے لیے مجھے روانہ کیا تھا تم لشکر کو لیکر میرے ہمراہ چلو ریحان یہ خبر سنکر خوش ہوگیا نخشب سے کہا
کہ یا تو آپ میرے ہمراہ آیئے یا یہین ٹھہر جایئے مین لشکر کو لے آؤن نخشب ریحان کے ہمراہ ہوا
ریحان نے لشکرگاہ مین سب سے کہا کہ تردد نہ کرو آقائے نامدار بخیر و عافیت طلسم نخشب مین موجود
ہین تم سبکو طلب کیا ہی سب خوشی خوشی بعجلت تمام گھوڑونکو کسواکر سوار ہوئے نخشب نے سبکو ہمراہ
لیا اپنے طلسم کیطرف روانہ ہوا جب مسافت راہ طے کرکے نخشب قلعہ کے قریب پہونچا اور پل تختہ کو
طے کرکے قلعہ مین داخل ہوا تو لوگون نے پوچھا یہ لشکر کسکا ہی نخشب نے کہا یہ لشکر طلسم کشا کا ہی مین مکر سے
ان لوگون کو یہان لے آیا ہون اب سب کو قید کرونگا طلسم کشا بے لشکر کیا کریگا آخر مجبور ہو کے واپس
جائیگا یا مجھے ملجائیگا سب لوگ بہت خوش ہوئے نخشب سب کو قلعہ مین لایا ایک دروازہ
کھولا کہا اے ریحان تاجدار تم چلو یہ میدان جو سامنے معلوم ہوتا ہی اور عمارت بھی نظر آتی ہی یہان آکر
لشکر کو اتار دو مین تمھاری اطلاع کردون ریحان تاجدار اس پھاٹک کے اندر آیا میدان بہت وسیع
پایا سامنے مکانات نفیس نظر آئے ریحان تاجدار گھوڑے سے اترا سب لشکری لوگ بھی گھوڑون سے
اترے نخشب نے اپنے ملازمین سے کہا کہ جسوقت یہ لوگ گھوڑے سے اتر چکین تو گھوڑون کو
انکے اصطبل مین لیجانا اور جب غافل ہوجائین تو ایک ایک گھوڑے کو نقب کی راہ سے نکال لیجانا

مین اس تدبیر مین جاتا ہون کہ اُنکے آلات حرب اپنے قبضہ مین کر دون جب اُنکے پاس ہتھیار نہ رہینگے تو
لڑنے سے معذور ہو جاوینگے ملازمان تخشب اُس میدان مین آئے جہان ریحان کی فوج گھوڑون سے
اُتر رہی تھی ان لوگون نے کہا ہمین ایرج تاجدار نے بھیجا ہے کہ انتظام لشکر کرین اور آپ لوگونکو راحت
دین ریحان نے کہا آقائے تاجدار نے ہمکو یاد تو نہین فرمایا ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ ابھی وقت
نہین ہے وقت دربار شب کو آپ لوگونکی طلبی ہوگی یہ کہکر گھوڑون کی طرف متوجہ ہوے ریحان سے
کہا کہ گھوڑے اصطبل مین جاوینگے ایرج تاجدار کا حکم ہے کہ سب گھوڑونکو داخل اصطبل کرین ریحان نے
کہا آپ کیون تکلیف کرین صرف اصطبل بتا دیجیے سائیس ہمارے ہمراہ ہین یہ سب لوگ جاکر باندھ
دینگے اُن سب نے سائیسون کو ہمراہ لیا اور جو مقام تخشب ثانی نے بتایا تھا وہان لاکر گھوڑونکو بندھوادیا
آپ فکر مین ٹہلنے لگے کہ سب غافل ہو جائین تو ہم اپنا کام کرین لیکن تخشب ثانی ریحان کے پاس آیا
کہا آپ لوگونکو ایرج تاجدار نے طلب فرمایا ہے جلد تشریف لے چلیے قلعہ مین رونق افروز ہین ریحان
نے چاہا ہتھیار لگائے تخشب ثانی نے کہا اسکی کیا ضرورت ہے دیر ہوگی آپ آقائے تاجدار کے مزاج کو
جانتے ہین ذرا سی بات پہ آزردہ ہو جاتے ہین ریحان بے ہتھیار لگائے فوج کو خبر کی آقائے تاجدار
طلب فرماتے ہین چلو جس حال سے بیٹھا ہو جلد چلے اہل ایمان فوج کمرین کھولے ہوئے فراغت
سے اپنے بسترون پر لیٹے تھے یہ خبر سنکر اُٹھ کھڑے ہوے ریحان سب کو جمع کرکے تخشب ثانی
کے ہمراہ ہوا تخشب نے اُن لوگون سے جو گھوڑون کے واسطے مقرر کئے تھے اشارہ کیا کہ یہی
موقع ہے ان لوگون کے سلاح بھی لے لو اور گھوڑے بھی قبضے مین کر دو وہ لوگ سائیسون کے پاس
گئے کہا جاکر دانہ لے آؤ ہم گھوڑون کی پاسبانی کرتے ہین سائیس بھی ایک آدمی کے ہمراہ روانہ
ہوئے جب وہ نکل گئے تو ملازمین تخشب نے گھوڑونکو نقب کی راہ ہکانا شروع کیا سب گھوڑے
ہکا دیے دوسرے دہنہ پر لوگ موجود تھے اُنھون نے ہتھیارون پر قبضہ کیا مگر تخشب جو اپنے ہمراہ
تمام فوج کو لیے کر چلا تھوڑی دور بڑھے تھے کہ ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا تخشب ثانی نے ریحان تاجدار
سے کہا کہ تم پہلے چلو بعد مین سب فوج تمھارے عقب مین جائے مین بھی آتا ہون ریحان مع فوج اُس
پھاٹک مین داخل ہوا تخشب ثانی نے حکم دیا کہ پھاٹک کو بند کر لو لوگون نے پھاٹک بند کر لیا ریحان
جو اندر آیا تھوڑی دور آگے بڑھ کر ایک مکان تنگ و تاریک پایا نہ ایرج کو دیکھا نہ دربار کا پتہ ملا
سخت گھبرایا وہان سے پلٹا دروازے پہ ہو نکلے پھاٹک کو بند پایا آواز دی کہ یہان کوئی ہے دروازہ
کھول دو وہان کوئی نہین ملا تخشب دروازے پہ کھڑا تھا اسنے جواب دیا کہ اب وہین رہو تا قید
حیات اس قید سے رہائی ممکن نہوگی تم سب طلسم کشا کے ہمراہی ہو طلسم کشا بھی یہان قید ہے ریحان
نے کہا طلسم کشا سے ہم آگاہ بھی نہین تخشب نے جواب دیا کہ ایرج کون ہے ریحان نے ایرج کی تعریف
بیان کی تخشب نے کہا وہ یہان کس ارادہ سے آئے تھے ریحان نے کیفیت ملکہ سحاب
و تاجک ستمگر کی بیان کی اور بعد مین یہ کہا کہ ہم لوگ اُسی کی تلاش مین نکلے تھے تخشب نے کہا اب تم دو وجہ
سے مجرم ہو اول تو یہ کہ تمنے ستمگان جادو کو جو ہمارا رفیق قدیم ہے اور سحاب اُسکی دختر بلند اختر ہے
اُس کو آزار پہنچایا سحاب کو یہان سے لے گئے دوسرے یہ کہ تمنے ارادہ طلسم کشائی کیا

کیونکہ جب تک طلسم کی فتح نہو تو سحاب کیونکر ہاتھ آئے اسکے باپ نے یہین سحاب کو قید کیا ہے اور
وہ سمنگان جادو کی دختر ہے یہ خبر سنکر ریحان کو گونہ خوشی بھی ہوئی مگر مصیبت اسیری اور فراق ملکہ سحاب
اور خیمہ ایرج تاجدار سنکر صدمہ بھی عظیم ہوا مگر خدا کو یاد کیا دل مین کہا کہ اگر فضل خدا شامل حال ہی
تو اسکی کیا مجال ہے جو ہمین نگاہ گرم دیکھ سکے یہ خیال کرکے جواب دیا کہ تجھے اختیار ہے جو برائی ہمارے
حق مین تجویز کی ہوا سے موقوف نہ رکھ ہمارا خدا مالک ہے تو ہمارے تکلیف دینے پر قادر نہین ہے تخشب
نے جواب دیا کہ بدزبانی نکرو نہین جانتے ہو مین کون ہون مین تخشب ثانی بادشاہ طلسم تخشب ریحان
نے کہا جو تیرا ارادہ ہو اس سے باز نہ آ تخشب تو وہان سے چلا آیا یہ لوگ تین دن تک اسی مکان
تاریک مین بے آب و دانہ بند رہے بہت سے آدمی شدت گرسنگی اور ازدیاد تشنگی سے ضائع ہوگئے
چوتھے روز تخشب نے حکم دیا کہ ان لوگون مین کسی طرح کی قوت باقی نہین ہے سب کو طوق و زنجیر
پہنا کر خاص زندان خانہ مین داخل کرو بہت سے لوگ اس دروازے کو کھول کے اندر گئے
ان سب کو زمین پر بیتاب پایا زنجیرین ہتکڑیان بیڑیان سبکو پہنائین گو یہ لوگ بھی آمادہ ہوئے مگر کیا
کر سکتے تھے ایک تو تین دن کے بھوکے پیاسے دوسرے آلات حرب پاس نہین مجبور ہوگئے
ملازمان تخشب نے سبکو قید بیجادی اسیر کرکے کشان کشان طرف زندان خانہ طلسم کے لیگئے تخشب
سبکو اسیر کرکے بہت خوش ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ اب خاص طلسم کشا کی تلاش مین مجکو جانا ہے
نہین معلوم اسکو کون لے گیا اور کہان ہے وزرا نے پوچھا آخر طلسم کشا نے بے سبب اس طلسم پر
کیون حملہ کیا تخشب نے کہا سمنگان جادو کی دختر پر ریحان تاجدار عاشق ہوا سمنگان جادو تو
یہان تھا ریحان سحاب نازک جسم کو اسکے باغ سے اپنے مکان پر لے گیا وہان نہین معلوم کیا فساد برپا
ہوا کہ سحاب پھر اپنے باغ مین آئی سمنگان کسی طور سے ماہر ہو گیا اسکو یہان لا کر قید کیا اسی وجہ سے
یہ لوگ اسطرف آئے ایرج کو اپنے ہمراہ لائے وزرا نے عرض کی ابھی سمنگان جادو کو اس واقعہ
کی خبر نہین ہے تخشب نے کہا مجھی کو یہ بات نہین معلوم دی اب سمنگان جادو کو بلاتا ہون اس سے
بھی بیان کرونگا بلکہ اسی کو برائے تلاش ایرج نوجوان روانہ کرونگا یہ کہکر ایک ساحر کو حکم دیا کہ سمنگان
کے پاس جا اور اسکو ابھی بلا لا وہ ساحر گیا سمنگان جادو کو بلا کر لایا تخشب نے کل قصہ کہہ سنایا
سمنگان جادو کو بھی غصہ آیا کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین ابھی جاتا ہون ایرج کو تلاش کرونگا جہان پاؤنگا
لے آؤنگا تخشب نے تصویر ایرج نامدار کی سمنگان کو دی اور کہا اس سے مطابق کر لینا سمنگان
اسیوقت رخصت ہوکر روانہ ہوا تلاش مدعا مین ایرج نامدار کی چلا اب ذکر اسکا کیا جائیگا کہ ایرج نوجوان جو فیروز
کے ساتھ تلاش لشکر مین روانہ ہوئے تیسرے روز ایک بستی مین پہونچے فیروز کو ایرج نے صحرا کا نشان
بتایا تھا فیروز نے وعدہ کیا تھا کہ مین آپ کو اسی صحرا مین پہونچا دونگا کیونکہ ایرج نامدار صحرا سے ناواقف
تھے جو کچھ اس صحرا کے نشان یاد تھے وہی فیروز سے بیان کیے تھے فیروز یہان کا باشندہ قدیم ہی
فورا سمجھ گیا نزدیک کی راہون سے ایرج نوجوان کو لے چلا جب بستی مین پہونچے ایرج نامدار نے
فرمایا اے فیروز یہ کون بستی ہے یہان کا مالک کون ہے فیروز نے سب حال ایرج سے بیان کیا ایرج نے
کہا آج کی شب یہین بسر کرو صبح چلینگے فیروز نے بستی سے نکلکر ایک میدان مین بارگاہ استاد

لڑائی دن تھوڑا باقی تھا ایرج نوجوان بارگاہ کے آگے کھڑے سیر بستی کے آنے جانے والوں کا تماشا
دیکھ رہے تھے کہ ایک جانب سے گرد اڑتی اٹھی ایرج نے فیروز سے پوچھا کہ یہاں فوج بھی ہے فیروز
نے کہا کچھ آدمی ملازم ہیں فوج تو نہیں ہے ایرج نے فرمایا کہ آمد فوج کے آثار پائے جاتے ہیں فیروز
نے عرض کی کوئی اور آتا ہوگا یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک جوان ایک
مرکب مشکین پہ سوار عقب میں لشکر بیشمار گھوڑے کو اڑاتے ہوئے چلا آتا ہے فیروز کی طرف مخاطب ہوکے
پوچھا یہ جوان کون ہے فیروز نے عرض کی یہ بھی ملازم تخشب ثانی ہے مہتاب سیہ پوش اسکا نام ہے فنون
سپہ گری خوب جانتا ہے تخشب اسکو بہت عزیز رکھتا ہے یہ باتیں تھیں کہ وہ جوان قریب آگیا
فیروز بڑھا مہتاب نے گھوڑا روکا فیروز کو سلام کیا مزاج پوچھا فیروز نے کہا اے مہتاب کہاں
جاتے ہو کس ارادے سے اسطرف آئے ہو مہتاب نے کہا مجھے تخشب ثانی کا حکم پہونچا تھا کہ
ایک جوان یہاں بارادۂ طلسم کشائی آیا ہے جاؤ اسکو باندھ گرفتار کرکے لے آؤ لشکر تو اسکا گرفتار ہو گیا
ہے ایک تاجدار بھی اسکے لشکر کے ہمراہ تھا وہ بھی اسیر ہوا ہے فیروز نے کہا تم اس جوان کو پہچانتے ہو مہتاب
نے کہا میں نے دیکھا تو نہیں ہے مگر مجھے تخشب نے پتہ اس طور سے دیا ہے کہ دیکھوں تو پہچان لوں فیروز
نے کہا اس جوان کا نام بھی بتایا ہے مہتاب نے کہا کہ شاید ایرج نام ہے فیروز پہلے ہی سمجھ گیا تھا مگر نام لینے
سے یقین کامل ہو گیا عندیہ دریافت کرنیکے واسطے پوچھا کہ آخر اس جوان نے ایسا ارادہ کیوں کیا ہے مہتاب نے
کل قصہ دختر سمنگان جادو کا بیان کیا فیروز سے یہ واقعہ ایرج نوجوان کہہ چکے تھے مگر اسے نہیں معلوم تھا
کہ یہ واقعہ کسکا ہے اب مہتاب سے کل کیفیت معلوم ہوئی سب حال دریافت کر چکا تو اسنے مہتاب
سے کہا کہ میرے ساتھ آؤ میں تمہیں اس جوان تک پہونچا دوں مہتاب سیہ پوش فیروز کے ساتھ چلا
جہاں ایرج نامدار کھڑے تھے فیروز نے وہیں مہتاب کو لاکر کہا اے مہتاب سیہ پوش سلام کرو ایرج
نوجوان انھیں کا نام نامی اسم گرامی ہے یہ اس ارادے سے نہیں آئے تھے کہ طلسم کو شکست کریں اور
نہ انکو اس واقعہ سے آگاہی تھی کہ سحاب نازک چشم سمنگان جادو کی بیٹی ہے اور سمنگان جادو اس طلسم میں
ملازم ہے یہ اس نازنین کی تلاش میں یہاں تاجدار کے ہمراہ جاتے تھے راہ میں ایک آہو کے پیچھے گھوڑا
ڈالا راستہ فراموش کیا ایک جانب نکلے تھک کر ایک خیمہ کے قریب سو رہے تھے کہ تخشب ثانی انکو
اٹھا لے گیا ایرج نامدار نے یہ تقریر جو سنی کہا اے فیروزہ کیا بات ہے مجھ سے بیان کرو ایرج سے فیروز نے
کل قصہ بیان کیا ایرج نامدار خوش ہوگئے چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہو گیا فرمایا شکر ہے خدا کا کہ گرشتاسن
داوری ازبار کا پتہ لا اور خاص جسکی تلاش میں نکلے تھے اسکی بھی کیفیت بخوبی معلوم ہوئی اب فضل الٰہی سے
سب کام بن جائینگے اب تک میرے دل میں فاتح طلسم کا خیال بھی نہ تھا مگر اب اس کیفیت کے
معلوم ہونے سے ضرور ارادہ ہوا مہتاب سیہ پوش ایرج نوجوان کی سج دھج وشوکت دیکھکر دنگ ہو گیا
فیروز سے کہا تجھے ان سے کیونکر ملاقات ہوئی فیروز نے اپنی کیفیت مہتاب سے بیان کی
مہتاب نے کہا تجھے تو انکی اطاعت اختیار کی ہے تم ضرور انکی طرفداری کروگے مگر میں تمہیں اور
انھیں دونوں کو حضور تخشب میں لیجاؤنگا مجھے حکم ملا ہے کہ جوان ایرج کو باندھ گرفتار کرکے لے آؤ
تجھے اسکی اطاعت قبول کی تمہیں بھی سزا سے سخت دیجائیگی فیروز نے کہا او بیہودہ گو

تیری کیا مجال جو آقائے نامدار کو آنکھ اٹھا کے دیکھے مہتاب نے جواب دیا کہ میں تو گرفتار کر کے
سب کو لیجاؤنگا یہ چند کس تیرے گروہ میں ایسے ہیں جسپر بڑا ناز ہے میں ان سب کو باندھکر لیجاؤنگا فیروز نے
کہا کیا مجال مہتاب ایرج نامدار کی طرف بڑھا فیروز نے چاہا بڑھ کے روکے ایرج نے فیروز کو منع
کیا مہتاب ایرج نامدار کے قریب آیا چاہا ہاتھ بڑھاؤں ایرج نے کہا او مہتاب بچتا کیا گر اسنے
کچھ سماعت نہ کی ہاتھ کمربند پر ڈال دیا ایرج نامدار نے گریبان پر ہاتھ ڈال کے چاہا کہ طمانچہ ماریں مہتاب
نے خالی دی طمانچہ خالی گیا آپس میں زور ہونے لگا ایرج نامدار چاہتے تو اسکی مرضی کے مطابق لڑے
جب بہت دیر ہوگئی اور مہتاب کا دم بھر گیا تو اسنے کہا اے ایرج میں ایک زور آخری کرتا ہوں
ایرج نے فرمایا تمھیں اختیار ہے مہتاب ایرج نامدار کی بغل میں سر اڑا کے لے دوڑا اور قدم پر
لاکے ہنکا مارا ایرج نامدار نے لنگر قائم کیا مہتاب نے لاکھ چاہا کہ ایرج کو زمین سے اٹھاؤں مگر ایرج
نامدار کو جنبش بھی نہ ہوئی مجبور ہوکے مہتاب نے کہا کہ اب میں آپکے زور کا مشتاق ہوں ایرج
نامدار مہتاب کو ٹوٹ زور سے اکیس قدم پر لاکے گھمارا یا ان گھٹنا مہتاب کا آغوش میں ہو اچاہا
لنگر قائم کروں مگر ایرج کب لنگر قائم ہونے دیتے ہیں پہلے زور میں تا بہ کمر دوسرے زور میں تا بسینہ
تیسرے زور میں سر سے بلند کیا چاہا زمین پر پٹکیں کہ استخوان ریزہ ریزہ ہو جائیں مہتاب نے
امان طلب کی عرض کی اے شہریار میں آپ کی اطاعت قبول کرتا ہوں ایرج نے آہستگی زمین پر
رکھدیا مہتاب کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا ایرج سے عفو تقصیر چاہی ایرج نوجوان نے گلے سے لگایا
بڑے اعزاز و اکرام سے اپنی بارگاہ میں لائے خلعت عنایت فرمایا مہتاب کا لشکر بھی وہیں اترا مہتاب
سیہ پوش نے ایرج نوجوان سے عرض کی کہ آپ اپنا ارادہ مجھ سے ظاہر کیجیے کہ آپ اس طلسم کی فناہی کا
کیا بند و بست فرماتے ہیں ایرج نامدار نے فرمایا کہ اے مہتاب ابھی تک میرا قصد تھا کہ کیفیت
مجکو معلوم تھی اسوقت تمہارے آنے سے یہ قصہ معلوم ہوا اب میرا ارادہ ہے کہ اپنے لشکر کو دور ہا کروں اور
سحاب نازک چشم جو کہ تجسس میں کہیں جاتا تھا وہ کہیں موجود ہے جسطرح بن پڑے اسکو یہاں سے رہا
کر کے ریحان کے سپرد کروں مہتاب نے عرض کی بے فناہی طلسم اسکا رہا ہونا ممکن نہیں ہے اور اسکا
باپ آپ کی تلاش میں اسی طرف آتا ہے بڑا ساحر ہے اور اس طلسم کے ایک دربند کا حاکم ہے دربند
سمنگان بہت سخت مقام ہے اگر آپ سے مقابلہ پڑے گا تو بہت مشکل ہوگی ایرج نامدار نے فرمایا کہ
خدا مالک ہے اگر وہ ساحر ہے تو ہم بھی ساحر کش ہیں مہتاب نے عرض کی اے شہریار آپکے پاس
کوئی شے دافع سحر موجود ہے ایرج نے فرمایا کہ میرے پاس سوائے حفظ الٰہی کے اور کوئی چیز ایسی نہیں
ہے جسکی وجہ سے سحر مجھپر تاثیر نہ کرے مہتاب نے عرض کی اے شہریار ابھی تو آپ کو بڑے بڑے مرحلے
فتح کرنے پڑینگے اگر کوئی چیز دافع سحر آپ کے پاس نہوگی تو کیونکر بن پڑیگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہمارا خدا
حامی ہے مہتاب نے کہا ہاں تاہم فکر بھی کرنا ضرور ہے ایرج نے فرمایا کہ کیا فکر کروں مہتاب نے عرض کی
کہ یہاں سے بارہ دن کی راہ پر ایک مکان بلورین بنا ہے سنتا ہوں کہ اس مکان میں ایک نیمچہ رکھا ہے
جسکے پاس وہ نیمچہ ہو اسپر سحر تاثیر نہیں کریگا مگر ایک زنگی نہایت قوی ہیکل اس مکان کے دروازے پر
رہتا ہے جو کوئی اسطرف جاتا ہے زنگی اسکو کھا لیتا ہے ایرج نامدار نے کہا وہ نیمچہ کسکا ہے مہتاب نے

عرض کی بال طلسمی میں سے ہے تختب ثانی کا ہے اور اسی کی طرف سے وہ زنگی وہاں رہتا ہے کسیطرح
اُس تیمہ پر قبضہ کیجیے ایرج نامدار نے فیروز سے کہا فیروز نے عرض کی آقاے نامدار تیمہ ملنا دشوار ہے
وہاں یاجوج آدم خوار نگہبان ہے اُسکی وجہ سے کوئی وہاں نہیں جا سکتا ہے اگر کوئی آدمی وہان چلا بھی گیا
تو اُسنے اُسکو کھا لیا تختب ثانی اُسکے واسطے سو من غلہ روز بھیجتا ہے مگر اُسکا پیٹ نہیں بھرتا پہاڑ کے
پتھر چبایا کرتا ہے بڑے بڑے عالیشان درخت جڑ سے اکھاڑ کر کھا جاتا ہے وہاں تک پہونچنا دشوار ہے
ایرج نامدار نے فرمایا کہ کل ہم ضرور اُسطرف کا سفر کرینگے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو یاجوج کو مارینگے
تیمہ پر قبضے میں کرینگے فیروز نے ایرج نامدار کو بہت سمجھایا مگر شاہزادے نے کچھ خیال نہ کیا وہ رات تو
انھیں اذکار میں بسر کی لشکر میں حکم سامان سفر دے دیا تھا سب لوگ تیاریان کر چکے تھے صبح ہوتے ہی
ایرج نوجوان نے یاجوج آدم خوار کی جانب سفر کیا مہتاب راستے سے واقف تھا بارہ روز کے
بعد راہ طے کر کے ایرج نامدار ایک صحرا میں پہونچے دیکھا ایک چار دیواری بلور کی معلوم ہوتی ہے
مہتاب نے عرض کی یہی مقام ہے یاجوج آدم خوار کا ایرج نے کہا میں دیکھوں تو کہ یاجوج کی صورت کیسی
ہے مہتاب نے عرض کی جب آگے تشریف لے چلیے گا آپ معلوم ہو جائیگا یہ باتیں کرتے ہوئے
چلے آتے تھے کہ ایرج نامدار نے دیکھا ایک زنگی سیہ فام مگر اسقدر بلند کہ وہاں کے اونچے اونچے
درختوں سے سر نکلا ہوا اور اسی قدر فربہی کسی طور سے انسان کا گمان نہیں ہوتا ہے دیو سے بھی
زیادہ قوی ہیکل ایک تیغہ کئی گز کا چوڑا اور لمبا ہاتھ میں لیے بیٹھا ہے ایرج نے جو اُس زنگی کو دیکھا
متحیر ہو گئے فیروز نے عرض کی آقاے نامدار اسی کا نام یاجوج آدمخوار ہے ایرج نے فرمایا کہ کیا بنا سکتا
ہے یہان تو ایرج فیروز اور مہتاب سے باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے مگر یاجوج کے کانین
جو آدمیوں کے چلنے کی آواز گئی اُسنے آنکھیں کھولیں گھبرا کے دیکھا تو ایک لشکر گران نظر آیا یاجوج
خوش ہو گیا دل میں خیال کیا کہ آج پیٹ خوب بھریگا بلکہ کچھ کل کے ناشتے کے لیے بھی بچ رہے گا
یہ سوچ کے تیغہ زمین پر رکھا جھومتا ہوا اپنے مقام سے اٹھا ایرج نامدار نے دیکھا تو اسقدر بلند تھا
کہ درخت جو اُس صحرا میں بہت عالیشان تھے وہ اُسکی کمر تک تھے ایرج نوجوان نے خدا کو یاد کیا اور یہ
دعا کی اے رب بے نیاز و داناے کریم کارساز وقت مدد ہے ایرج نامدار ابھی دعا ہی کر رہے تھے کہ یاجوج
آدمخوار قریب آ گیا ایک چیخ ماری کہ تمام صحرا ہل گیا فیروز کی تو عجب حالت ہو گئی مہتاب بھی ڈر گیا مگر
ایرج نوجوان نے للکارا کہ او خرس بادیہ ضلالت کہاں آتا ہے زنگی نے کچھ خیال بھی نہ کیا ایرج پر ہاتھ
ڈال دیا شاہزادے نے تلوار نیام سے نکالکر وار کیا تیغہ لنگر دار دست زبردست ایرج نوجوان کی
تلوار جو ہاتھ پر پڑی پنجہ کٹکر زمین پر گر پڑا زنگی چلانے لگا فیروز اور مہتاب اور تمام لشکر ایرج نوجوان کی یہ
جرات دیکھکر دنگ ہو گئے مہتاب نے تو بڑھ کے ایرج کے ہاتھ کو بوسہ دیا عرض کی آقاے نامدار
اس ضرب کی تعریف کیا ہو سکے آپ ہی کا کام تھا مگر زنگی نے دوسرا ہاتھ بڑھایا ایرج نے اُس ہاتھ کو
بھی قلم کیا اب تو زنگی گھبرایا منھ کھول کے سر جھکایا قصد کیا کہ ایرج کو نگلجاے کہ شاہزادے نے بقوت تمام
تلوار گردن یاجوج پر لگائی تلوار نے بہت کام کیا مگر گردن جدا نہوئی یاجوج نے چیخ مار کر سر اٹھا لیا
اور چاہا کہ اپنے تئیں ایرج پر گرا دے کہ ایرج دب جائیں یہ سمجھ کر جھکا تھا کہ ایرج نے پھر گردن پر

تلوار لگائی ہاتھ پورا پڑا بقیہ گردن کٹ گئی سر زمین پر گراخون کا دریا بہنے لگا فیروز اور مہتاب سیہ پوش
اور تمام والیان لشکر یہ جرأت دیکھکر دنگ ہوگئے آپسمین کہتے تھے کہ آقاے نامدار بشر مین یا فوق بجسم
یہ کام انسان کا نہین تھا مہتاب اور فیروز ایرج نامدار کے ہاتھون کے بوسے لیتے تھے ایرج نے فرمایا
اے مہتاب اب کیا کرنا چاہیے مہتاب نے عرض کی اس مکان مین تشریف لے چلیے نیمچہ کو
قبضے مین کیجیے پھر باغ لوح تشریف لے چلیے خدا چاہے تو لوح بھی جلد دستیاب ہو اب سحر کا
تو خوف گیا لوح کی تدبیر کیجیے گا ایرج نامدار مہتاب سیہ پوش کے ہمراہ اس مکان بلورین مین آگئے
مکان کو بہت نفیس پایا نیمچے کو چارو طرف تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ تھا مہتاب بہت خجل ہوا کہ
آقاے نامدار کیا کہینگے کہ پڑا دروغگو ہے یہ خیال کر رہا تھا کہ ایک زینہ تہ خانہ کا نظر آیا مہتاب نے فیروز
سے کہا کہ تم اس تہ خانہ مین آقاے نامدار کو لیجاؤ مین یہان تلاش کرتا ہون فیروز نے ایرج سے
عرض کی کہ آقاے نامدار اس تہ خانہ مین تشریف لیچلیے شاید وہان نیمچہ رکھا ہو ایرج نامدار اس
زینہ کی طرف متوجہ ہوئے فیروز پیچھے پیچھے چلا جب سب زینہ ختم ہوا تو ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک
دور چار گز کا ایک سیو لگا ہوا ہے بیچ مین ایک تخت بچھا ہے تخت پر ایک تاج رکھا ہے تخت کے پاس
ایک دنگل زرین آراستہ ہے اسپر سامان جنگ گرانمایہ ایک کشتی مین رکھے ہین اور ایک لفافہ سب کے
اوپر رکھا ہوا ہے ایرج نامدار اس دنگل کے قریب آئے لفافے کو اٹھایا کھول کر اس نامے کو پڑھا
لکھا تھا کہ اس مال پر وہ قبضہ کرے جو یاجوج آدم خوار کو قتل کرے ایرج نامدار اس پرچے کو دیکھ
رہے تھے کہ مہتاب بھی آیا فیروز سے پوچھا کہ آقاے نامدار کیا پڑھ رہے ہین فیروز نے کہا اسی
دنگل پر یہ پرچہ رکھا تھا اسی کو پڑھتے ہین مہتاب نے کہا اے فیروز پہچانتے ہو کون نیمچہ ہے فیروز
نے کہا مین نہین واقف ہون مہتاب نے کہا جو نیمچہ تخت پر رکھا ہے اسی کے لئے اسقدر کوشش
کی گئی ہے یہ کہکر آگے بڑھا ایرج سے عرض کی آقاے نامدار یہ نیمچہ اب قبضے مین کیجیے ایرج خط پڑھ چکے تھے
اور اُدھ نیمچہ اٹھایا نیام سے نکال کے دیکھا خوش ہوگئے کہنے لگا وہ پرچہ جو دنگل پر سے اٹھایا
تھا مہتاب کو دیا کہا اسکے مضمون کو پڑھو مہتاب اسکا مضمون پڑھ کے خوش ہوا عرض کی مبارک ہو
آپکے سوا کون اسکا ذی حق ہے فیروز نے عرض کی آقاے نامدار اسمین کیا لکھا ہے ایرج نے وہ پرچہ مہتاب
کے ہاتھ سے لیکر فیروز کو دیدیا فیروز اسکی عبارت پڑھ کے بہت خوش ہوا ایرج نامدار نے وہین سب
سلاح اور لباس اپنے جسم پر آراستہ کیا جو کچھ مال و سلاح وہان تھا وہ سب قبضے مین کیا پرچے مین یہ بھی
لکھا تھا کہ اس اسباب کو لے اور اسکے لئے ایک اسپ کوہ لعل کوہ بلور پر موجود ہے لازم ہے کہ اسکو بھی
اپنے قبضے مین کرے ایرج نوجوان نے مہتاب جادو سے فرمایا کہ گھوڑا تم جاکر لے آؤ اس مکان
مین دو چار روز رہینگے اب تو کل حالات معلوم ہوگئے مہتاب رخصت ہوا دوسرے روز کوہ بلور
پر جاکے پہونچا دیکھا ایک حجرہ بنا ہے اسمین ایک پیر مرد بیٹھے ہین سامنے ایک کوہ لعل ساز مرصع کار
سے آراستہ تیار کھڑا ہے مہتاب کو جو پیر مرد نے دیکھا کہا اے جوان یہان کیونکر آیا مہتاب نے
تمام قصہ سنایا پرچہ دکھایا پیر مرد نے کہا گھوڑا سامنے بندھا ہے لیجاؤ مگر مین اس جوان کا بہت مشتاق
ہون جسنے ایسے عجیب الخلقت کو قتل کیا مہتاب نے کہا تشریف لے چلیے پیر مرد نے جواب دیا

کہ سو برس کا عرصہ ہوا کہ میں اس پہاڑ سے نہیں اترا اگر وہ اتنی عنایت فرمائیں کہ میرے پاس
تشریف لائیں تو خالی از فقیر نوازی نہوگا مہتاب نے کہا میں آپکا پیام کہدونگا یہ کہکر پیر مرد سے رخصت
ہوا گھوڑا لیا جانب قصر بلور روانہ ہوا یہاں ایرج نامدار نے جلسہ ضیافت قرار دیا اُسی مکان بلور میں
صحبت آراستہ ہوئی دور شراب ہونے لگا دوسرے روز مہتاب سیہ پوش نے آکر سلام کیا
ایرج نے فرمایا کہ مرکب لائے مہتاب نے عرض کی حضور در دولت پہ حاضر ہے ایرج نامدار نے فرمایا
کہ ہم اُس گھوڑے کو دیکھینگے یہ کہکر اُٹھے مہتاب کے ہمراہ باہر آئے فیروز بھی ساتھ ہوا
اور سب سردار چلے ایرج نے باہر آکر گھوڑے کو جو دیکھا طبیعت خوش ہوگئی جو جو صفات گھوڑے
میں ہونے چاہئے سب اسمیں موجود تھے حکم دیا کہ اصطبل خاص میں اس مرکب کو داخل کرو سائیس
فوراً حاضر ہوئے گھوڑے کو اصطبل میں لے گئے ایرج نوجوان مہتاب کو لیکر اندر آئے دو روز تک
وہاں جلسہ رہا تیسرے روز ایرج نامدار نے فرمایا کہ اب چلنے کی تیاری کیجائے مہتاب نے عرض کی
آقائے نامدار جب میں مرکب لینے کو گیا تھا تو ایک پیر مرد سے ملاقات ہوئی اُنھوں نے مجھے پوچھا کہ
تو کون ہے کہاں سے آیا ہے میں نے کل حقیقت بیان کی پرچہ دکھایا اُنھوں نے گھوڑا دیا اور کہا کہ مجھے
اُس جوان کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے جسنے ایسے قوی ہیکل عجیب الخلقت کو قتل کیا میں نے
اُنسے کہا کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اُنھوں نے یہ عذر پیش کیا کہ میں سو برس سے اس
کوہ پر بیٹھا ہوں نہیں جا سکتا ہوں اگر وہ خود یہاں تشریف لائیں تو خالی از بندہ نوازی نہوگا ایرج
نامدار نے فرمایا کہ اچھا ہم وہاں چلینگے اُسی روز کوچ کیا مہتاب کے ہمراہ کوہ بلور پہ آئے مہتاب کو پیشتر
روانہ کیا کہ جاکر ہمارے آنے کی خبر کردو مہتاب آیا دیکھا پیر مرد اپنے بوریے پہ بیٹھے ہیں مہتاب نے
سلام کیا پیر مرد نے دعا دی مہتاب نے کہا ہمارے آقائے نامدار جنھوں نے یاجوج آدم خوار کو
قتل کیا ہے وہ تشریف لائے ہیں میں نے آپ کا پیام اُنکو دیا تھا پیر مرد نے بہت دعائیں دیں کہا بابا
میری طرف سے تو ہی استقبال کو جا اور اُس جوان کو باعزاز و اکرام میرے پاس لا اور تو کہہ فقیر کے
پاس کیتین جو سامان کرے جہاں اُنھوں نے اتنی فقیر نوازی فرمائی ہے یہ بھی عنایت کرینگے کہ میرے
بوریے پہ تشریف رکھیں گے مہتاب کوہ سے اترا ایرج نوجوان سے عرض کی حضور مجھے پیر مرد
نے آپ کے استقبال کو بھیجا ہے بہت کچھ عذر فرمایا ہے آپ کی ملاقات کے بہت مشتاق ہیں تشریف
لے چلیے ایرج اسپ صبا رفتار سے اترے سب لوگ اُنکے ہمراہ ہوئے ایرج نے سبکو منع کیا صرف
مہتاب اور فیروز کو ہمراہ لے کر پہاڑ پہ آئے دیکھا ایک پیر مرد ریش سفید ایک کھجور کے بوریے پہ بیٹھے ہیں
ایرج کو دیکھکر پیر مرد نے دعا دی ایرج نامدار قریب گئے پیر مرد نے کہا بابا فقیر کا قالین بوریا ہے
اتنی فقیر نوازی کرو کہ بلا تکلف بیٹھ جاؤ ایرج نامدار بوریے پہ بیٹھے پیر مرد نے شان و شوکت ایرج
نامدار کی دیکھی دل میں محبت پیدا ہوگئی کہا بابا اس طرف آنے کا کیونکر اتفاق ہوا ایرج نامدار نے سب
کیفیت بیان کی آخر میں یہ بھی کہا کہ اب تلاش لوح میں جاتا ہوں اگر فضل الٰہی شریک حال ہے تو لوح
بھی حاصل کرونگا فقیر بہت ہنسا کہا بابا تو جس امر کو جائیگا وہ ہو جائیگا تیرا اقبال ترقی پہ ہے جب تو نے
ایسے دیو عجیب الخلقت کو بجرأت قتل کیا تو اور سب امور تیرے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں

ایرج نامدار نے فرمایا کہ پتہ لوح کا معلوم ہونا چاہیئے پھر تو بعنایت ایزدی جس طرح ممکن ہوگا وہان جاؤنگا
لوح لاؤنگا پیرمرد نے کہا کہ بابا مین لوح کا پتہ بتاتا ہون کیونکہ مجھے یقین ہو کہ یہ طلسم تیرے ہاتھ سے فتح ہوجائیگا
آغاز طلسم ہی تھا جب تیرے پاس ایسی چیز ہے کہ تجھپر سحر تاثیر نہین کریگا تو اب تجھے کس بات کا
خوف ہو ایرج نامدار نے کہا کہ پتہ لوح کا بتائیے پیرمرد نے کہا کہ یہان سے دو مہینے کی راہ جب طے کرے تو
مقام سیماب جادو ملے جب سیماب جادو کو قتل کرے تو لوح حاصل ہو مگر راہ کے عجائبات سے
بچے اور مہاجات کو توڑتا ہوا جاوے ایرج نے پتہ اچھی طرح سے دریافت کیا پیرمرد نے سب
کیفیت آئینہ کردی ایرج نامدار نے رخصت طلب کی پیرمرد نے کہا اے شہریار مین بہت محجوب
ہون کہ آپ نے مجھے سرفراز فرمایا مگر مین آپ کی خاطر کچھ نہ کر سکا یہ کہکر ایک انگشتری نکالی اور ایرج
نامدار کو دی کہا اے شہریار جب کوئی امر دقیق درپیش ہو تو اس انگشتری کو ملاحظہ فرمائیے گا جو کچھ
تحریر ہو اسپر عمل کیجیے گا کوئی مشکل ایسی نہ ہوگی جو آسان نہو جائے جب لوح لیجائے تو اسکو دریا
مین یا کسی چاہ عمیق مین ڈال دیجیے گا ایرج نامدار نے اس انگشتری کو لیا خوشی خوشی پیرمرد سے
رخصت ہوئے پہاڑ سے نیچے اترے وہی گھوڑا جو مہتاب سیہ پوش لایا تھا طلب کیا
سائیس نے حاضر کیا ایرج نامدار بصد عزت و وقار اسپ بادرفتار پر سوار ہوئے طرف قلعہ
سیمابیہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت سمنگان جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو ایرج نامدار کو ڈھونڈھتا ہوا چلا تو بہت سے صحرا اور اکثر پہاڑ چھان ڈالے مگر ایرج نامدار کا
پتہ نہ معلوم ہوا چھٹے روز تھک کر ایک صحرا مین مع لشکر کے اترا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب
دو روز یہان قیام کرینگے دم لینگے پھر چلینگے ہمراہیون نے قبول کیا اسکے واسطے ایک بارگاہ ایستادہ
ہوئی سمنگان جادو بارگاہ مین داخل ہوا تھوڑی دیر محفل رقص و سرود منعقد رہی رات بہت گئی
تو واسطے چلے کو برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین جاکر سو رہے جب صبح ہوئی تو
سمنگان ہوا کھانے کو چند مصاحب ہمراہ لیکر صحرا کی طرف چلا گیا صحرا مین ٹہل رہا تھا کہ ایکجانب
سے گرد اڑی سمنگان اس گرد کی طرف دیکھنے لگا اپنے ہمراہیون سے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا
ہے یہ ذکر تھا کہ وہ ابر گرد منکشف ہو سمنگان نے دیکھا ایک لشکر بیحساب مانند دریا کے موجین مارتا چلا
آتا ہے آگے آگے ایک اسپ بادرفتار ساز مرصع کار سے آراستہ اسپر ایک جوان سلاح جنگ تن پر آراستہ
کئے ہوئے جاہ و تجمل سے آتا ہے سمنگان دیکھنے لگا جب لشکر قریب آیا اور گھوڑے پر نگاہ سمنگان
کی پڑی تو اسنے گھبرا کے سوار کو دیکھا سوار کے دیکھتے ہی گلے سے تصویر نکالی صورت سے مقابلہ
کیا بالکل مشابہ پایا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اسی جوان کی تلاش مین نکلے تھے چار روز اسقدر پریشان
ہوئے آج ملا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اسکو گرفتار کرکے لیجاؤنگا فوج کو تباہ کر دونگا جو کچھ
مال و متاع اسکے ہمراہ ہو وہ سب میرے قبضہ مین آئیگا اب تو بہت بڑا گنہگار ہے سب نے کہا کیا یہ شخص
اسقدر گنہگار نہ تھا سمنگان نے جواب دیا کہ اب اسنے یاجوج آدم خوار کو قتل کیا ہے
یہ گھوڑا اسے وہین ملا ہے اور یہ سلاح بھی وہین سے ملے ہین یہ کہتے کہتے سمنگان نے نقارہ پر چوب مارا

کہا بڑا غضب ہوا اسکو دو تحفہ جات بھی ہاتھ آئے ایک تو اسکے پاس نیچہ دافع سحر ہے جسکی حفاظت
کے لیئے یاجوج آدمخوار مقرر تھا اسنے اسکو قتل کیا ہوگا دوسرے انگشتری سلیمانی اسکے ہاتھ مین
ہے معلوم ہوتا ہے درویش کوہ نشین نے اسکی بہت خاطر کی ہے یہ انگوٹھی دی ہے اب یہ تلاش لوح مین
جاتا ہے یہ راستہ سیماب جادو کے قلعہ کا ہے نہین معلوم کون واقفکار اسکے ہمراہ ہے لوگون سے کہا آپنے
ملاحظہ نہین فرمایا فیروز پہلوان اسکے ہمراہ ہے اور مہتاب سیہ پوش بھی ساتھ ہے اب لو سمنگان نے
غور سے دیکھا لوگون سے پوچھا کہ یہ دونون جوان اس سے کیونکر ملے سب نے کہا کچھ عقل نہین
کام کرتی ہے سمنگان نے کہا کہ لشکر تو اسکا زندان خانہ طلسمی مین قید ہوا ہے اسقدر لشکر کہان سے ملگیا
سب نے کہا ہم اسکو بھی نہین کہہ سکتے جب یہان آئیگا اور آپ سے مقابلہ ہوگا تو سب حال
کھلجائیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایرج نامدار بالکل قریب آگئے لشکر کو دیکھکر ایرج نامدار
نے مہتاب سے کہا یہ کسکا لشکر ہے اور وہ سامنے کون لوگ کھڑے ہوئے ہمارے لشکر کی طرف
دیکھ رہے ہین مہتاب نے دیکھکر عرض کی آقائے نامدار سمنگان جادو اسی کا نام ہے آپ ہی کی
تلاش مین آیا ہے یقین ہے ضرور مقابلہ کرے اسکے ہاتھ مین جو کاغذ نظر آتا ہے یہ آپ کی تصویر ہے ایرج
نوجوان نے فرمایا کہ میری تصویر اس تک کیونکر پہونچی مہتاب نے عرض کی یہ تصویر اسکو تختب ثانی
نے دی ہے ایرج نے فرمایا کہ تختب ثانی میری تصویر کہان سے لایا مہتاب نے کہا آپ کی تصویر
آج روز سے اس طلسم مین ہے کہ جس دن سے یہ طلسم بنا ہے بانی طلسم نے تصویر بنا دی تھی اور کتاب طلسم
مین لکھدیا تھا کہ اس شکل کا آدمی جب طلسم مین آئے تو یقین کرنا کہ اب عمر طلسم تمام ہوئی جب
اسکا قدم طلسم مین آئیگا تو پھر طلسم نہین رہیگا اسی وجہ سے تختب ثانی آپ کو خبر ہے سے گرفتار کرنے گیا
تھا یہ تصویر ہر وقت اسکے گلے مین رہتی تھی جب سمنگان جادو کو رخصت کیا تھا تو یہ تصویر بھی
دیدی تھی کہ اس سے مقابل کر لینا اگر یہی صورت ہو تو گرفتار کرنا ایرج نے فرمایا کہ پھر تمہاری
کیا رائے ہے مہتاب نے عرض کی مین مناسب جانتا ہون کہ آپ لشکر یہین اتارین جو کچھ اسکے
دل مین ہے ظاہر ہو جائیگا ایرج کو بھی یہ بات پسند آئی فیروز سے کہا ہم اسی صحرا مین اترینگے فیروز نے
لشکر کو روکا بارگاہین وہین استادہ ہوئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سمنگان جادو
یہ سب معرکہ دیکھکر اپنے خیمے کی جانب آیا ایک ساحر کو بلا کر کہا ہماری طرف سے یہ جوان جسکا لشکر
اس صحرا مین اترا ہے اسکو اطلاع دو کہ اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہے تو مع لشکر ہمارے پاس چلے
آؤ ہم تمکو سلطان طلسم کے پاس لے چلین اگر نہ آوگے تو بہت پچھتاوگے ہم زبردستی تمکو گرفتار
کرکے لیجاینگے تم کسی طرح بھی لڑکر سرسبز نہوگے وہ ساحر سمنگان جادو کا پیام لیکر چلا یہان ایرج
نامدار اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما تھے اور سب سلطان نامی حاضر تھے دو چوبدار سب کا جیحا ہو ر باعث کہ
ہرکارے نے آکر دعائے دولت دی اور عرض کی ایک ساحر آیا ہے کچھ پیام سمنگان جادو کا لایا
ہے امیدوار باریابی ہے ایرج نے فرمایا بلا لو چوبدار باہر آیا ساحر کو اندر لے گیا ساحر نے شوکت ایرج
نامدار کو دیکھکر سلام کیا ایرج نے بیٹھنے کا اشارہ کیا ساحر بیٹھا ایرج نے حال دریافت کیا ساحر
نے ڈرتے ڈرتے اسقدر کہا کہ ہمارے مالک سمنگان جادو نے کہا کہ آپ ہمارے پاس

تشریف لائیے لڑنے کا ارادہ نہ کیجیے ہم آپ کو بادشاہ طلسم کے پاس لیچلین اور لڑنے مین کچھ حاصل نہوگا
آپکو ہر طرح بادشاہ طلسم تک جاتا ہوگا مین وعدہ کرتا ہون کہ آپکی نسبت کوئی برائی کی بات نہوگی
جو کچھ ہین سزا دینا ہوگی ریحان کو دینگے کہ اسکی وجہ سے آپ نے اسطرف آنے کا قصد کیا ہوا ایرج
نامدار نے کہا تم ایلچی ہو اسوجہ سے تمھاری خطا معاف کی گئی مگر سمنگان سے کہدینا کہ تو ہین کیا بچائیگا
تیری کیا حقیقت ہے اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو ریحان تاجدار کو بامادی قبول کرو ورنہ سارے طلسم مین
ہلچل ڈال دونگا یہ نہ سمجھنا کہ میرے ہمراہ لشکر کم ہے اور سحر نہین جانتا ہون مین سحر اور ساحری پر لعنت کرتا
ہون اور اپنی ساحری پر اگر تجھے دعوے ہے تو باطل ہے کیا تو نے ہم لوگون کے اذکار کتب تواریخ مین نہین
دیکھے ہین کیسے کیسے ساحران غدار جو اپنے تئین استاد سامری و جمشید جانتے تھے لوگ اُنکو
بخداوندی مانتے تھے ہمین لوگون کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے جب وہ لوگ تاب مقابلہ نہ لاسکے
تو تو کیا چیز ہے چوری مین تجھے گرفتار کرکے لیجائیگا ساحر نے عرض کی مین ہرگز نہین لفظاً لفظاً عرض کردونگا یہ کہکر
ساحر رخصت ہوا سمنگان جادو سے آکر کہا حضور اس جوان کو تو بڑے دعوے ہین اگر مین زیادہ
کچھ کہتا تو یقین ہے زندہ واپس آنا نصیب نہوتا سمنگان نے کہا ارے اُسنے کچھ جواب بھی دیا ساحر
نے کہا جو جوابات اُسنے دیے ہین مین اُنکو کیونکر عرض کرون سمنگان نے کہا ہم اجازت دیتے ہین
تم بیان کرو ساحر نے کہا کہ جب مین نے آپکا پیام دیا اس جوان کا چہرہ غضب سے سرخ ہوگیا
اور جواب دیا کہ سمنگان جادو کی کیا مجال ہے جو مجھے تخت کے پاس لیجانے کیا نہین جانتا کہ ہمنے بڑے
بڑے ساحرونکو جو دعوے خدائی کرتے تھے کیسی جرأت سے قتل کیا سمنگان جادو نے کہا یہ سب
دعوے باطل ہین جب میرے مقابلے مین آئیگا سب بھول جائیگا یہ کہکر سردارون کو بلایا کہا طبل جنگ
پر چوب لگاؤ کل میدان مین جاکر ساری جرأت بھلا دونگا مین نے چاہا تھا کہ اس جوان کی خطا معاف
کردونگا اور ریحان جو گنہگار ہے اُسکو سزا دونگا مگر اسقدر مغرور ہے کہ اپنے برابر کسی کو نہین سمجھتا ہے
سمنگان جادو کے لشکر مین اُسوقت طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر ایرج کے ہر جاسوسی موجود تھے
خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ ایرج نوجوان مین آئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثنا ے بادشاہی بجا لائے عرض کی
حضور سمنگان جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے قصد اُسکا ہے کہ کل میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آراے
نبرد ہو ایرج نے فرمایا کچھ اندیشہ نہین ہے ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی سے
یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین جنگ کی تیاریان ہونے لگین جب لشکر ثوابت
و سیارگان میدان چرخ زبرجدی سے گریزان ہوا اور شہسوار زرین پوش فلک سبزہ خط و شعاعی لیکر
توسن نیلی فام فلک پر جلوہ گر ہوا یعنے خاتمۂ شب سے سحر برآمد ہوئی تو ایرج نامدار خواب راحت سے
بیدار ہوئے فریضۂ سحر کو ادا کیا ملازمون نے سلاح پیش کیے ایرج نامدار نے سلاح ذات پر آراستہ
کیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے میدان سب لشکر در دولت پر حاضر تھا سائیس وہی اسپ جو کوہ پولاد
پر لاتا تھا لیکر حاضر ہوا ایرج نامدار نام خدا لیکے گھوڑے پر سوار ہوئے طرف میدان جنگ کے
چلے اُدھر سے سمنگان جادو ایک تخت سحر پر سوار عقب مین تین لاکھ ساحران غدار لیے ہوئے
میدان مین آیا پرا جمایا ایرج نامدار کے لشکر مین بھی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی

کو کیفیت کر دکا کہ لکہ ہے سمنگان جادو نے ایک ساحر کو میدان مین بھیجا اُس ساحر نے آکر مبارز طلب کیا
ایرج نامدار کے لشکر سے ایک سردار غضنفر شیر دل نامے شاگردان فیروز سے نکلکر مقابلے مین آیا گاودر
چل پھر تو بڑے زور شور سے نیزہ بازی ہونے لگی ایک مقام پر غضنفر نے نیزہ گانٹھکر چاہا کہ پچھاڑدین
نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا مگر وہ ساحر تھا دھوکا دینے کو سلاح بچ کر آیا تھا اُسنے سحر کیا کہ
غضنفر گھوڑے سے زمین پر گرا اُسکے گرتے ہی ساحر نے تلوار کھینچکر اُسپر وار کیا کہ سر اُڑ گیا ایرج
نامدار کو بھی تعجب ہوا کہ آپ ہی نیزے کو گانٹھا اور آپ ہی گھوڑے سے گر پڑا مگر اُس ساحر نے پھر
نعرہ کیا لشکر ایرج سے اور ایک سردار اُسکے مقابلے مین گیا ساحر نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طرح
سات جوان لشکر ایرج کے قتل ہوئے ساحر نے پھر نعرہ کیا کہ کیا اب تم مین کوئی جری باقی نہین
ہے یہ سنکر ایرج نامدار نے چاہا کہ اپنا گھوڑا بڑھاوین مہتاب آکر قدمون سے لپٹ گیا عرض کی اے
شہریار غلامان جانباز کسواسطے ہین ایک جانب فیروز آکر قدمون سے لپٹ گیا ایرج نامدار نے بہت
کچھ کہا مگر دونون نے یہی جواب دیا کہ جب تک ہم زندہ ہین آپ کو میدان مین نجانے دینگے
ایرج مجبور ہوئے فیروز نے کہا مجھے اجازت میدان مرحمت فرمایئے مہتاب نے عرض کی اس
امر کا غلام امیدوار ہے ایرج نے کہا اب مین مجبور ہون آپ دونون صاحب یہان رہین مین خود جاتا
ہون ایرج کے اس کہنے سے مہتاب نے عرض کی جسکو آپ کے مزاج مین آئے رخصت دیجیے
ایرج نے فرمایا کہ مین اگر تمکو رخصت دیتا ہون تو فیروز کے خلاف ہوتا ہے اور اگر فیروز کو اجازت
دیتا ہون تو تمہارے خلاف ہوتا ہے فیروز نے کہا اے شہریار اگر آپ کے خلاف مرضی ہے تو ہم اجازت
نہین طلب کرتے ہین آپ مہتاب کو میدان مین بھیجے ایرج نے مہتاب کو میدان مین بھیجا مہتاب
اُس ساحر کے مقابلے مین آیا سمنگان نے پکار کر کہا اے جوان مہتاب کو زندہ گرفتار کر لانا جرم سلطانی
ہے جو کچھ اُسکے مزاج مین آئے گا اُسکو سزا دینگے مہتاب نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہے ساحر جو ایک سردار کی
صورت پر لشکر سمنگان جادو مین سے لڑنے آیا تھا مہتاب سے کہنے لگا کہ اے جوان اب بھی کچھ نہین گیا ہے میرے
ساتھ سمنگان جادو کی خدمت مین چل وہ تجھے بادشاہ کے پاس لیجائینگے خطا تیری معاف کرا دینگے
اگر میرا کہنا قبول نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا یہان سے گرفتار ہو کر جائیگا مہتاب نے کہا کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے
یہ میدان جنگ ہے یہان زبان تیغ سے مردان عالم سوال و جواب کرتے ہین جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اگر خدا
تجھے فتحیاب کریگا مجھے گرفتار کر کے لیجانا یا خود میرے آقائے نامدار کی اطاعت قبول کرنا اُس سردار
نے نیزہ مہتاب سیہ پوش کو مارا مہتاب نے نیزے کو خالی دیکر چاہا کہ وار کرے گھوڑا مہتاب
کا بدلگامی کرنے لگا بہت بہت بدکتا ہے مگر گھوڑا کسیطرح نہین تھمتا ایرج نامدار کیلیے معرکے بہت
دیکھے چکے مین خود لڑین کو بار بار ایسا اتفاق ہوئے ہین فوراً سمجھ گئے کہ یہ سردار ساحر ہی ہے اور اگر یہ سحر
نہین کرتا ہے تو سمنگان کی شرارت ہے وہ سحر کر رہا ہے یہ سوچ کے مہتاب کو آواز دی کہ گھوڑے سے
اُتر پڑو لشکر سے دوسرا گھوڑا تمہارے واسطے بھیجا جاتا ہے مہتاب گھوڑے سے اُتر پڑا ایرج
نامدار نے اپنی سواری کا ایک گھوڑا اصطبل سے طلب کیا اور سائیس کو اپنے پاس بلا کے نیمچہ
کمر سے نکالا جسکی وجہ سے سحر تاثیر نہین کرتا تھا سائیس کو دیا کہا یہ نیمچہ مہتاب کو دینا اور گھوڑا

بھی لیجاؤ سائیس دوڑ پہنچا اور گھوڑا لیے ہوئے مہتاب کے پاس آیا گھوڑے پر سوار ہو نیچہ کمر میں لگایا
ساحر کو للکارا اور دو بچہ ہا نیزہ بازی ہونے لگی ساحر للکارا اسم سحر پڑھتا ہو مگر مہتاب پر تاثیر نہیں ہوتی
جب عاجز ہوا تو بخوف جان بھاگا کہ بھاگ کر نکلے وہیں مہتاب نے کمر سے تیغ لی وار کیا کہ سر اڑ گیا
اسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام میں سرجوش جادو تھا مہتاب نے سمنکان کیطرف
دیکھکر کہا او مکار غیر ساحروں کے مقابلے کے واسطے ساحروں کو بھیجتا ہے تجھے شرم نہیں آتی سمنکان
نے جھلا کر خود اپنا تخت بڑھایا کہا اے مہتاب میں تجھ سے تو کیا لڑوں مگر اپنے آقا کو پیدا ہمیں بلا تو
البتہ اُسنے مقابلہ کروں مہتاب نے کہا او مکار بیشتر ہم موجود ہیں ہمارے سامنے تو اُسنے کیا مقابلہ
کریگا ہاں تو جاکر نخشب کو بلا تو البتہ وہ مقابلے میں آوینگے یہ کلام اُس بد انجام کا ایرج نامدار نے سنا
مرکب کو بڑھایا فیروز سامنے آیا عرض کی غلام جاکر اس مکار سے مقابلہ کریگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہم
لوگوں کا یہ دستور ہے کہ جسکا نام لے کر حریف پکارتا ہے وہی مقابلے میں جاتا ہے وہ میرا مشتاق ہے میں ہی
مقابلے میں جاتا ہوں اسمیں زیادہ اصرار نہ کرو فیروز خاموش ہو رہا ایرج نامدار نے میدان میں آکر مہتاب
سے کہا تم الگ ہٹ جاؤ یہ میرا مشتاق ہے میں اس سے مقابلہ کرونگا مہتاب نے تامل کیا ایرج نے
فرمایا اے مہتاب مجھے رنج ہوگا اگر تم یہ بات میری ٹالوگے مہتاب نے پھر ایرج نوجوان کو دیا ایرج
آگے بڑھے کہا اے سمنکان تم میرے مشتاق تھے میں موجود ہوں جو حربہ رکھتے ہو پیش کرو سمنکان نے کہا
اے ایرج نامدار میں نے ایسا شجاع و صاحب ہمت نہیں دیکھا آپ نے اتنی بڑی جرأت کی کہ یاجوج
آدم خوار کو قتل کیا اگر ہزار دیو بھی یہ قصد کرتے تو بھی قتل یاجوج دشوار تھا آپ نے تنہا اُسکو بجرأت قتل کیا
اور یہاں تشریف لانا آپ کا ریحان کی وجہ سے ہوا اور قصور اسی دیو کا ہے آپ محض تقاضائے
شجاعت سے یہاں تشریف لائے آپکی جرأت کا شہرہ ہو گیا طلسم بھر میں کیا ادنے اعلے جان گیا
کہ زمانہ میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے یاجوج سے دیو پیکر کو قتل کیا اور فیروز سے پہلوان نامی کو مع
شاگردوں کے ایک شب میں زیر کر لیا اور مہتاب سپہ پوش سے ہنرمند کو جسکا مثل فن سپہ گری میں نظر نہ آیا
مطیع کیا اب آپ تشریف لیجائیے ہم آپکے لشکر کو بھی جو زندان خانہ طلسم میں اسیر ہے رہا کرائے دیتے
ہیں صرف ریحان کو نہ دینگے کہ وہ ہمارا گنہگار ہے اُسکو قید رہنے دیجئے آپ بعیش و خوشی جاکر سلطنت
کیجئے اور ملک سے خراج لیجئے نخشب ثانی بادشاہ طلسم بھی آپ سے صاف ہو جائینگے ہمیشہ رسم رہیگا
کبھی ہمکو اگر مدد کی ضرورت ہوگی آپکو تکلیف دینگے اگر آپ کو بھی حاجت ہوگی ہم لوگ بسر و چشم حاضر
ہونگے اتفاق باہمی سے سلطنتوں کو ترقیاں ہونگی میرے نزدیک اس فساد سے اتفاق باہمی بہت
مناسب ہوگا آپ خود عاقل ہیں انصاف فرمائیے کہ معاملہ ناموس کسقدر نازک ہے اور خطا ریحان کی
ظاہر ہے اگر ایسے وقت میں خاموش ہو رہوں تو سب لوگ مجھے کیا کہینگے اول تو مجھ سے کب ضبط ہو سکیگا
مجبور رہوں کہ اب ریحان طلسم کے قیدیوں میں شمار کیا جاتا ہے بے انقضائے میعاد معین اُسکو قتل نہیں
کرسکتا ہوں اگر یہ امر مانع نہ ہوتا تو میں اُسکو فوراً قتل کرتا اگر میں نے خلاف عرض کیا ہو تو اسکا جواب
دیجئے ایرج نامدار نے جو یہ تقریر سمنکان جادو کی سنی خیال کیا کہ یہ شخص مثل اور ساحروں کے یاوہ گو اور
بدتمیز نہیں ہے بلکہ نہایت مہذب اور مرد دانا ہے جو کچھ اسنے کہا اُسکو بہت خوبصورتی سے ادا کیا یہ خیال کرکے

ایرج نامدار نے فرمایا اے سمنگان تم نے جو کچھ کہا یہ بہت صحیح ہی لیکن چند باتین ایسی ہین کہ جنکا کہنا تمھاری عقل سے
دور تھا اور تمھارے اخلاق کے خلاف ہی سمنگان یہی طرز تقریر ایرج نامدار دیکھکر سمجھا کہ یہ جوان بھی عاقل
خوش بیان و ادب دان معلوم ہوتا ہی عرض کی وہ باتین کیا ہین فرمایئے مین ہر حال مین رفع شبہ چاہتا ہون
ایرج نامدار نے فرمایا کہ اول تو یہ کہ ہر طرح ریحان کی خطا ثابت کیے ہوا اسی پر الزام دھرتے ہو تمھین
کیونکر معلوم ہوا کہ یہ امر ریحان تاجدار کی ذات سے ہوا اول تو وہ اس راز سے بھی واقف نہین
کہ سحاب کون ہی نہ وہ اس ارادے سے اس صحرا مین گیا بلکہ برائے شکار گیا راہ مین یہ واقعہ گذرا
وہ بھی دل سے مجبور ہو گیا گویہ امر ضرور ہی کہ جانبین کی خواہش سے یہ بات پیدا ہوئی مگر خواہش اول
ریحان کی نہ تھی نہ وہ اس راز سے ماہر تھا کہ اس شخص کو اسطرح کا سلسلہ تم سے ہی اس حالت مین
ریحان بالکل بیخطا ہی اور اسکو مجرم قرار دینا تمھاری عقل سے خلاف ہی دوسرے یہ کہ تم نے مجھسے
جو کہا کہ ہم لشکر کو بھی رہا کرائے دیتے ہین تم طلسم سے چلے جاؤ اور اپنی سلطنت مین مشغول ہو تو ہمین
سلطنت کی پروا نہین دوسرے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایک شخص کا ساتھ دیا جب اسپر ایک وقت
سخت پڑا تو ہم اسکو مبتلائے بلا رہنے دین اور اپنی عیش کی تدبیر کرین شجاعان عالم ہمکو کیا کہینگے اور
آیندہ ہمسے کوئی کیون مدد کی امید رکھے گا تمھارا یہی قول ہی کہ جب ہمکو ضرورت مدد ہوگی ہم لوگ مدد
کرینگے اگر مین اسوقت اسکی مدد سے ہاتھ اٹھاؤنگا تم بھی وقت پر یہی خیال کروگے کہ ایسے شخص کی
مدد بیکار ہی جو زبان سے کہکر پورا نہ کرے یہ بات تمھاری عقل و فراست سے بعید تھی اب اگر میرا کہنا
قبول کرو تو پھر کیون ورنہ کوئی ضرورت نہین ہی سمنگان جادو ایرج کی خوش بیانی سنکر اور عقل و فراست
و شجاعت و ہمت کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور دل مین خیال کیا کہ جسقدر باتین اس جوان نے کہین بہت صحیح ہین
اور اسکی لیاقت و جرات مین شک نہین ہی یہ سوچ کر کہا مین اس امر کا وعدہ نہین کرتا ہون کہ آپ کے
کلام کو ضرور ہی تسلیم کرونگا مگر آپ بیان فرمایئے اگر لائق قبول ہوگا تو ہرگز انکار نہ کرونگا ایرج نوجوان نے
فرمایا کہ مین نے جسقدر باتین کہین انمین سے جو امر خلاف ہو اسکو بیان کرو سمنگان جادو نے کہا
یہ باتین تو صحیح ہین بلکہ لائق اسکے ہین کہ قبول کیجائین مگر کچھ عذرات مجھے باقی ہین جو عرض کرونگا مگر قبل ایک
بات کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے تو عین عنایت ہی ایرج نے کہا کیا سمنگان نے کہا پیشتر ہمارے
آپکے باتین ہون جنگ موقوف رہے اگر مین پیشتر جانتا کہ یہ امور پیدا ہونگے تو ہرگز جنگ آغاز نہ کرتا
لڑائی شروع کرکے آپ سے بہت محجوب ہوا ایرج نامدار نے فرمایا تمھین اختیار ہے مین منظور کرتا ہون
اور جنگ آغاز کرنے مین کل حجاب نہین ہی سمنگان نے کہا آپ بھی اپنی بارگاہ مین تشریف لیجایئے
اور مین بھی رخصت ہوتا ہون شب کو مین خود ہی حاضر ہونگا اور جو جو امور عرض کرنا ہین وہ عرض کرونگا
ایرج نامدار نے کہا تمھین اختیار ہی سمنگان جادو لیرج نامدار سے رخصت ہوکر اپنی بارگاہ کی طرف گیا
ایرج نے بھی مرکب کو پھیرا مع لشکر اپنی بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے مہتاب و فیروز نے عرض کی آقائے
نامدار ہم لوگ سخت حیران ہین کہ آپ سے اور سمنگان جادو سے کیا باتین ہوئین جو وہ بھی خوشی خوشی
واپس گیا اور آپ بھی بخندہ پیشانی تشریف لائے ایرج نامدار نے فرمایا کہ سمنگان جادو نہایت
مرد معقول ہی کیا عجب ہی کہ اطاعت اسلام قبول کرے اور ریحان کو رہا کرائے یہ کہکر کل کیفیت بیان کی

یہ بھی فرمایا کہ شب کو سمنگان یہان آئیگا سامان دعوت ضرور چاہیے ملازمون نے اُسی وقت بارگاہ کو
آراستہ کیا سامان عیش و طرب مہیا ہوا دن تھوڑا باقی تھا تھوڑے عرصے مین شام ہوگئی ملازمین ایرج
نامدار نے روشنی کی ایرج بشوکت و شان بارگاہ مین جلوہ فرما ہوئے ہرکارون نے آکر عرض کی سمنگان
جادو در دولت پر حاضر ہو امیدوار باریابی ہے ایرج نامدار نے مہتاب و فیروز سے کہا کہ تم جاکر باعزاز
اپنے ہمراہ لاؤ مہتاب و فیروز بارگاہ مین لائے سمنگان اخلاق ایرج نامدار دیکھکر خوش ہوا مہتاب
سے کہا اصل تو یون ہے کہ ایسے شجیع و مہذب با این ہمہ کم سالی میری نگاہ سے نہین گذرے مہتاب نے
بہت کچھ تعریف ایرج نامدار کی بیان کی یہ باتین کرتے ہوئے بارگاہ کے اندر آئے سمنگان نے ایرج نامدار
کو سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دے کر اپنے برابر کرسی عنایت فرمائی سمنگان جادو میٹھا دل
بارگاہ دیکھکر دنگ ہوگیا ساقی نیچے نے جام سمنگان جادو کو دیا سمنگان نے جام پیا ایرج نامدار سے
مخاطب ہوکر کہا اب فرمایئے آپ اُسوقت کس امر کا ارشاد کرتے تھے جسمین قبول کرنیکی شرط تھی ایرج نامدار
نے کہا مین یہ امر بیان کرتا تھا کہ جو بات باعث بدنامی تھی وہ ہوچکی اب اس جد و کد سے اس امر کا
پوشیدہ ہونا ممکن نہین اور قتل ریحان سے یہ بدنامی مبدل بہ نیکنامی نہوگی بلکہ عقلا کے نزدیک بہت ہی
خلاف ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ ریحان کو دامادی قبول کرو اور اس ارادۂ بیجا سے باز آؤ آیندہ تمہین
اختیار ہے مین یہ نہین کہتا کہ صرف میرے ہی کہنے سے قبول کرلو بلکہ اور اپنے اعزا و اقربا جو صاحبان عقل و
شعور ہون اُنسے اس امر مین مشورہ کرلو سمنگان جادو نے کہا آپکا فرمانا تو بہت بجا ہے مگر مین اس امر کو
قبول نہین کرسکتا ایرج نے فرمایا کہ سبب نہ قبول کرنے کا کیا ہے سمنگان نے جواب دیا کہ ریحان اب
قیدیان طلسم مین محسوب ہے مین اُسکو کیونکر رہا کراؤنگا یہ امر ہوتا تو مین قبول کرلیتا ہان اسکا وعدہ کرتا ہون
کہ مین جاکر تخشب ثانی سے اس امر مین راے لونگا جیسا کچھ وہ فرمائینگے اُسپر عمل کرونگا اگر مجھے ایک ہفتہ
کی مہلت مرحمت فرمائی جاوے تو مین بادشاہ طلسم کے پاس جاؤن اور اس امر مین اُنسے صلاح لون
ایرج نامدار نے فرمایا تم شوق سے جاؤ جبتک اس معاملے کو بالکل صاف نہ کرلینا واپس نہ آنا ایک ہفتہ
پر منحصر نہین ہے جبتک یہ معاملہ صاف نہو تب تک تمہین اختیار ہے سمنگان بہت خوش ہوا کہا اب رخصت
کا امیدوار ہون ایرج نامدار نے فرمایا یہ ممکن نہین کہ تم ہمارے مہمان ہو اور رفع طعام ہمارے مشرب مین
واجب ہے پس جو شرائط خاطر ہین جب تک وہ پورے نہونگے مین ہرگز نجانے دونگا سمنگان خوش ہوا
ایرج نامدار نے ملازمون سے ارشاد فرمایا انھون نے خاص سمنگان کے واسطے دسترخوان بچھایا اور
جو لوگ سمنگان کے ہمراہ آئے تھے ایرج نامدار نے اُنسے فرمایا کہ تکلف کو راہ نہ دو جو موجود ہے قبول
کرو سمنگان دسترخوان پر آیا مع اپنے ہمراہیون کے کھانا کھایا بعد فراغت تھوڑی دیر ٹھہر کر ایرج سے رخصت
ہوا اپنی بارگاہ مین پھر آیا اپنے ملازمون سے کہا کہ اس جوان نے خلق کی حد کردی اگر تخشب اس بات کو
منظور نہ کرینگے تو اب مین ہرگز مقابلہ نہ آؤنگا وہ کسی اور کو بھیجدینگے مجھے مقابلہ کرتے شرم آئیگی اسکے ملازم بھی
ایرج نامدار کی اخلاق کے مداح ہوئے یہان تو یہ ذکر تھا اور ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین کہہ رہے تھے کہ سمنگان
بہت مرد معقول ہے یقین ہے تخشب ثانی کو جاکر سمجھاوے اور ریحان تاجدار کو رہا کرکے اپنے ہمراہ لائے
مہتاب عرض کرتا تھا کہ مجھے تخشب کی طبیعت سے یہ امید نہین ہے کہ وہ ریحان کو چھوڑ دے

اور آپ سے صلح کرے اسے آپ کی طرف سے یقین کامل ہو گیا ہے کہ طلسم کے فاتح یہی ہین پانچ سو برس
اس طلسم کو بنے ہوئے گذرے اور جب بنایا گیا تھا تو بانیان طلسم نے آپکی تصویر بھی جبھی بنائی تھی اسکو
اب یقین کامل ہے کہ طلسم آپ کے ہاتھ سے فتح ہو جائیگا اس سبب سے وہ قبول نہ کریگا بلکہ اور لشکر ہمراہ
کرکے سمنگان جادو کو یہان بھیجیگا ایرج نامدار نے فرمایا پھر کیا پروا ہے خدا مالک ہے اسکے بنانے
کچھ بھی نہین ہوگا تھوڑی دیر یہ ذکر رہا جب رات بہت گئی تو ایرج نامدار نے بستر خواب پر جاکے آرام
کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے محو خواب ہوئے سمنگان جادو نے اپنے لشکر مین حکم دیا
کہ ہم صبح اس صحرا سے کوچ کرینگے سب سامان سفر درست رہے یہان لشکرون مین سامان سفر درست
ہونے لگا قریب صبح سمنگان نے اس سحر لے جانب تخشب ثانی کوچ کیا کہ اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ نسرین کی عرض کیجاتی ہے

کہ انھون نے جو شاہزادے کو قید سے رہا کیا اور گلعذار وزیرزادی لے کر چلی راہ مین کوتوال شہر نے
روکا ایرج نے اسکو مار گھوڑا اور سلاح اسکا چھین لیا پھر اطلاع ساحر وغیرہ آئے ملکہ نسرین کو
گلعذار بنا کر لائی ملکہ نے سحر کیا بہت سے وہان قتل ہوئے آخر کو سب ساحر جلے صبح ہو گئی ملکہ نسرین
اور گلعذار چین ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ تو شاہزادے کو کسی جگہ لے آ یہان ایرج نوجوان ایک طرف
روانہ ہوئے گلعذار نے یہان آکر بہت تلاش کیا مگر کہین ایرج کا پتہ نہین پایا یہی حال ملکہ کو کہہ سنایا
ملکہ کو بہت افسوس ہوا خیال کیا کہ شاید لشکر ساحران پھر آیا اور شاہزادے کو گرفتار کر لے گیا ملکہ نے
گلعذار سے یہ بات ظاہر کی گلعذار نے کہا اگر ایسا ہوتا تو کچھ ضرور معلوم ہو جاتا ملکہ نے زندان خانہ مین
آدمی روانہ کئے تا خبر لائین کہ شاہزادہ وہان تو نہین بھیجا گیا لوگون نے زندانخانہ مین جاکر تحقیق کی
کیفیت معلوم ہو گئی سب نے ملکہ سے آکر عرض کی حضور وہان تو کوئی قیدی نہین گیا ہے ملکہ کو نہایت تعجب
ہوا گلعذار سے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے نہ تو شاہزادہ زندانخانہ مین گیا ہے نہ اس جوار مین ہے پھر کیا ہو گیا
اگر یہان ہوتا تو والد نامدار ضرور گرفتار کر لیتے بلکہ اہل شہر خود گرفتار کرکے سپرد کر دیتے نہین معلوم شاہزادہ
کس طرف نکل گیا گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم مجبوری ہے سوائے صبر کے اور کیا ہو سکتا ہے ملکہ نے کہا اے
گلعذار ہمارے قلب کی یہ کیفیت ہوئی تو ہم دیکھتے ہین کہ صبر کیونکر کیا جاتا ہے گلعذار نے عرض کی واری
پھر جو حکم ہو وہ مین بجا لاؤن ملکہ نے کہا اگر تمھین میری جان عزیز ہے تو جس طرح بن پڑے شاہزادہ کا پتہ لگاؤ
گلعذار نے عرض کی بہتر مین اسی وقت خاص اس کام کے واسطے معین کرونگی آپ شاہزادے کی تلاش
مین ہم ایسا پھرا کرینگی کہین پتہ مل ہی جائیگا ملکہ نسرین نے کہا مین خود بھی تلاش کرونگی کیونکہ بالکل آزاد
نہین ہون کہ جب چاہون چلی جاؤن آج والد نامدار سے عرض کرونگی کہ مجھے اجازت ہو جائے کہ علی الصبح
ہوا خوری چلی جایا کرون اگر وہ اجازت دینگے تو خیر ورنہ پوشیدہ طور سے مین جایا کرونگی گلعذار نے کہا
آپ کیون زحمت فرمائیے ہم ہر طرح سے شاہزادہ کو تلاش کرینگے ملکہ نے کہا جبتک مین بھی تلاش کے واسطے
نہ جایا کرونگی تب تک میرے قلب کو تسکین نہ ہوگی گلعذار نے عرض کی آپ کو اختیار ہے کنیز ہمراہ چلنے کو
تیار ہے ملکہ نے کہا ہمارا تمھارا ایک ہی جانب جانا اچھا نہین ہے تم اور طرف جانا ہم اور طرف جائینگے شاہزادہ کا
پتہ لگ جائے گلعذار نے کہا جیسی آپ کی مرضی ہوگی ویسا کیا جائیگا ملکہ یہ باتین کرکے گلعذار سے رخصت ہو کر اٹھی

کہ مین والد نامدار کے پاس جاتی ہون آنسے اس بارے مین اجازت طلب کرتی ہون گلعذار نے کہا
آپ یون کہیگا اگر مجھے حکم ہو تو علی الصباح جو آپ کا باغ اس شہر سے باہر بنا ہی وہان چلی جایا کرون دل بہلایا
کرون آج کل طبیعت گھبرائی ہے یقین ہی ضرور اجازت دین منع نہ کرین ملکہ نسرین نے قبول کیا اپنے
باپ تخشب ثانی کے پاس آئین تخشب کو دیکھکر سلام کیا تخشب نے پاس بٹھالیا مزاج پوچھا ملکہ نے
کہا آجکل طبیعت بہت گھبرائی ہی اگر آپ کی اجازت ہو تو جو باغ آپ نے بیرون شہر بنوایا ہی مین علی الصباح
گھڑی بھر کے لیے وہان جایا کرون تخشب نے کہا بی بی آج کل ایک ایسا شخص ظالم اس طلسم مین وارد ہوا ہی
جسکی وجہ سے مجھے بڑا اندیشہ ہی مین نے اسکو اسیر کرلیا تھا مگر نہین معلوم کون دوست اسکا پیدا ہوا جو
اسکو زندانخانہ سے رہا کرکے گیا راستے مین کوتوال شہر نے روکا سنتا ہون اس شخص نے کوتوال کو مارا
آپ روپوش ہوکر ایک جانب نکل گیا اب مین نے سمنگان جادو کو روانہ کیا ہی جب تک وہ اسیر ہوکر نہ آئے
تب تک تم مت کہین باہر نکلو ملکہ نے بہت سعی کی مگر تخشب نے قبول نہ کیا ملکہ مجبور ہو کے
واپس آئین گلعذار سے سب کیفیت بیان کی کہا اب اسکی تلاش کرنے کو سمنگان جادو روانہ کیے گئے
ہین بڑی مشکل ہے اب جہان شاہزادے سے ملاقات ہوگی سمنگان جادو سحر کرکے فوراً
گرفتار کرلیگا اسکو سحر سے آگاہی نہین ہی اے گلعذار مین پوشیدہ طور سے روز جایا کرونگی شاید کوئی ایسا
موقع ہو کہ اسنے سمنگان سے مقابلہ ہوجائے اور مین اس وقت پہ پہونچ جاؤن تو جان تو اسکی بچا لونگی گلعذار
نے کہا آپکو اختیار ہی مین منع نہین کرسکتی ملکہ نے کہا تم بھی کل ضرور جانا اگر کہین راہ مین دیکھنا کہ
سمنگان اسکو اسیر کیے ہوئے لاتا ہی تو خبردار کچھ دست اندازی نہ کرنا مجھے فوراً اطلاع کرنا مین ایک
سحر مین سب کو نیست و نابود کردونگی شاہزادے کو رہا کرا دونگی گلعذار بہت خوب کہتی جاتی ہی ملکہ نے
بڑی دیر تک اسی قسم کی باتین کین اس روز سے یہ معمول کیا کہ روز علی الصباح ملکہ بھی پوشیدہ ہوکر سحر
کے بلند ہوتی ہین صحرا بہ صحرا ایرج نامدار کو تلاش کرتی ہین اور گلعذار دو پہر ادہر بھی دوڑ لگاتی ہی جب
دونون واپس آتی ہین تو ملکہ گلعذار سے تحقیق کرتی ہین کیون گلعذار آج کس جانب گئی تھین گلعذار
سب بتاتی ہی واری آج مین صحراے نرگستان مین گئی تھی ملکہ عالم مین نے بہت تلاش کیا کہین پتہ نہ پایا
آپ کس جانب تشریف لیگئی تھین ملکہ کہتی ہین آج ہم کوہ سماق کی طرف گئے تھے تمام کوہ دیکھا کوہ جسقدر
جنگل تھا اسکا ایک ایک شجر سایہ دار دیکھا مگر شاہزادے کا پتہ نہین ملا اب تم کل کس طرف جاؤگی
گلعذار عرض کرتی تھی ہماری کل جانب صحراے سبزہ زار جاؤنگی آپ کا ارادہ کس طرف کا ہی ملکہ بھی
جہان کا قصد ہوتا تھا بتا دیتی تھین اب انکو تو اسی کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر ملکہ نسرین کا پھر کیا جائیگا

## کیفیت سمنگان جادو کی ملاحظہ فرمایے

کہ یہ جو ایرج نامدار سے مہلت لیکر روانہ ہوا تین روز کے بعد تخشب ثانی کے پاس پہونچا تخشب
اسوقت دربار مین بیٹھا سمنگان کا ذکر کر رہا تھا کہ اسنے جاکر سلام کیا تخشب ثانی نے کہا اے
سمنگان جادو خیر تو ہی اس طور سے تمہارا آنا تو بڑے تعجب کی بات ہی سمنگان نے کہا حضور خلوت
مین تشریف لے چلین تو کچھ عرض کرون تخشب اسی وقت دربار سے اٹھا سمنگان کے ساتھ خلوت مین آیا
کہا اے سمنگان کیا بات ہی سمنگان جادو نے کہا اے شہنشاہ مین حسب الحکم گیا اس جوان سے ملاقات

ہوئی مین نے پہلے تو اُسکے پاس ایک پیامبر روانہ کیا اور اسکو بہت کچھ سمجھا دیا کہ خبردار خوف نہ کرنا صاف صاف
کہنا کہ اگر جان عزیز ہے تو ہمارے پاس چلے آیئے ہم تمکو بادشاہ طلسم کے پاس لیچلیں خطا معاف کرا دین
تمہارا سب لشکر دلا دین یہان سے واپس جاؤ تمکو تم سے کچھ سروکار نہین ہو ہمارا خطاوار ریحان ہے ہم اُس سے
سمجھ لینگے حضور ایک ساحر یہ پیام لیکر جو گیا اسقدر رعب اُس جوان کا غالب ہوا کہ اُسکے منہ سے کچھ نہ نکلا
ڈرتے ڈرتے اتنا کہا کہ آپ جنگ سے باز رہیے ہمارے آقا کے پاس چلیے وہ آپکو بادشاہ طلسم کے پاس
لیجائینگے معافی ہو جائیگی وہ جوان صاحب ہمت ہے اُسنے ذرا بھی خوف نہ کیا صاف صاف جواب
میرے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے مالک سے کہہ دینا کہ کیا ہم لوگون سے نہین واقف ہو کہ ہم کون ہین اگر اسکو
اپنے سحر پر غرور ہے تو ہمین اپنی جرات پر ناز ہے ہمنے اُن ساحرونکو مارا ہے جو دعوی خدائی کرتے تھے اور
اُن طلسمونکو توڑا ہے جنکا شکست کرنا کسی سے ممکن نہ تھا اے شہریار مین نے یہ جواب پاکر طبل جنگی اپنے
لشکر مین بجوایا وہ جوان صبح کو میرے مقابلے مین آیا مین نے مکر کیا کہ ایک ساحر کو سردار کی صورت بنا کر
روانہ کیا اُس نے سات سردار اُس جوان کے لشکر کے قتل کیے تخشب نے کہا اے سمنگان لشکر
اُسکے پاس کہان سے آیا فوج تو اُسکی یہان قید ہے سمنگان نے کہا اسکی کیفیت آپکو نہین معلوم ہے کہ
اُسکے پاس لشکر کہان سے آیا ہے اُسنے قیامت برپا کر دی بڑی شان و شوکت پیدا کی ہے آپ کے بیٹے
پہلوان فیروز کو زیر کیا تخشب نے کہا اے فیروز کو زیر کیا سمنگان نے جواب دیا ایک فیروز پر
کیا منحصر ہے اُسنے مہتاب کو بھی اپنا مطیع کر لیا تخشب گھبرا گیا کہا اے سمنگان یہ سچ کہہ رہے ہو سمنگان
نے کہا حضور مجھے ایسی باتین خلاف عرض کرنی کیا ضرورت تھی ابھی اور سنیے جو اُسنے سب سے بڑھکر
کام کیا ہو تخشب نے کہا اے سمنگان مہتاب اور فیروز کو اُسنے زیر کر لیا اور ان لوگون سے کچھ نہو سکا
ہمین بھی اطلاع نہ کی اور اُسکی رفاقت قبول کر لی ارے فیروز کے شاگردون نے بھی مدد نہ کی سمنگان
نے کہا کیسے شاگرد اُسنے ایک شب مین سب شاگردونکو فیروز کے زیر کر لیا اور اُسی شب کو فیروز
سے کشتی ہوئی دوسرے روز فیروز کو بھی زیر کیا اُسنے اطاعت قبول کی اگر اطاعت نہ قبول کرتا تو
اپنی جان سے جاتا مہتاب جادو کو بھی زیر کیا تخشب نے کہا اور کیا ہوا سمنگان نے کہا ایک
ایسی بات ہے جو آپ کو یقین نہ آئیگی تخشب نے کہا ارے جلدی کہین بیان کر سمنگان نے کہا
یاجوج آدم خوار کو قتل کیا نیچہ دافع سحر ہاتھ آیا اسباب شہریار وہان سے آتا تھا میرا سامنا ہوا مین نے
ایک ساحر کو سردار بنا کر نکالا اُسنے سات سردار اس جوان کے قتل کیے جب آٹھوین کی نوبت آئی
تو مہتاب جادو مقابلے مین آیا اُسکے پاس نیچہ دافع سحر تھا اُسنے اس ساحر کو قتل کیا مین نے اپنا تخت آگے
بڑھایا خود اُس جوان کو اپنے مقابلے مین بلایا اُس جوان نے آکر وہ جرات کی باتین کین کہ مجھے اُسکی ہمت پر تعجب
ہوا اور اُس سے مقابلہ کرنا مناسب نجانا اے شہریار مین نے بہت کچھ تقریر کو طول دیا ارادہ میرا یہ تھا کہ
اسکو اپنے دام تقریر مین گرفتار کرون مگر وہ بھی بلا کا حاضر جواب ہے اُسنے ہر طرح مجھی کو قائل کیا جب مجکو
کچھ نہ بن آیا تو مین نے اُس سے یہ کہا کہ ایک دن لڑائی موقوف رہے ہمارے آپکے کچھ باتین تخلیہ
مین ہو جائین اُس جوان نے منظور کیا اُسوقت لڑائی کو موقوف رکھا مین شب کو اُسکی بارگاہ مین گیا
بارگاہ کی زیب و زینت کو کیا بیان کرون اُسنے ہر طرح کا تکلف صرف کیا تھا مین نے وہان بھی

اسکے ہمراہ بہت کچھ تقریر کی کہ اُسنے بھی سب باتین بہت صحیح کہین بختشب نے کہا اُسنے کیا باتین کہین سمنگان نے
جو جو باتین ایرج نامدار سے ہوئی تھین سب بیان کین بختشب نے کہا ایسا ممکن نہین تم اس پیرانہ سالی مین
ایک طفل ناتجربہ کار کی باتون مین آگئے اول تو یہ امر ممکن نہین کہ ہم اس سے صلح کرین کیونکہ ہم لاکھ صلح چاہین
مگر بانیان طلسم نے اسکی تصویر بنادی ہے اور لکھدیا ہے کہ یہی طلسم کشا ہے جب اسکا قدم طلسم کے اندر آئیگا
تو پھر طلسم نہ بچیگا تم خود ہی سنتے ہو کہ اُسنے یاجوج آدم خوار کو قتل کیا نیچہ دافع سحر ملا تقیر کوہ نشین نے انگشتری
سلیمانی دی مہتاب کو مطیع کیا فیروز نے اطاعت قبول کی اُسکے سب شاگرد تابع فرمان ہوئے مہتاب
کے ہمراہ جسقدر لشکر تھا وہ سب قبضہ مین آیا اب وہ تلاس لوح مین جاتا ہے کہ تم پہونچگئے اُسکو روک لیا
اگر تم نہ جاتے تو وہ ضرور سب مسافتین طے کرکے لوح تک پہونچ جاتا اور اُسے قبضے مین کرتا جب اس
حال مین کوئی اس سے نہین بول سکتا ہے تو جس حالتمین لوح اُسکے پاس ہوتی تو کس کی مجال تھی
جو اسپر دست اندازی کرتا اب بہتر یہی ہے کہ تم اور ساحران جاہل کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤ اور کسی فریب
سے نیچہ دافع سحر اس سے لے لو اور اُسے گرفتار کرکے حد طلسم کے باہر لیجاؤ اور فوراً قتل کر ڈالو مین
یہان ریحان کو قتل کر ڈالون کہ وہ قیدی تمھارا ہے اُسکے قتل کرنے سے کوئی نقصان طلسم مین واقع
نہین ہوگا سمنگان جادو نے کہا اے شہریار مجھے اب اس جوان کے مقابلہ مین نہ بھیجیے مجکو شرم آتی ہے
بختشب نے کہا شاید تمنے اس سے صلح کرلی اور ریحان کے واسطے یہان آئے سمنگان نے جواب
دیا کہ صلح مین اور کیا باقی رہا جب مین نے اسکی دعوت قبول کی اور اُسکے یہان گیا اُسنے ہر طرح سے میری
خاطر کی آپسمین گفتگو ہوئی اُسنے دلائل معقول سے مجھے قائل کیا اب بھی صلح نہ کرنا خلاف عقل ہے مین ضرور
اسکی راے کی تائید کرونگا سمنگان کی یہ تقریر سنکے بختشب نے کہا اگر اُسکی تائید کروگے تو تم بھی سزا
پاؤگے سمنگان جادو نے کہا کسکی مجال نہین ہے جو مجھے سزا دے سکے بختشب نے کہا اے سمنگان
تمھارا تو قلب اُلٹ گیا ہے کیسی باتین کررہے ہو سمنگان جادو نے کہا مین جو کچھ کہتا ہون بہت صحیح کہتا ہون
آپ کا کہنا سراسر خلاف ہے اُس جوان نے جو کچھ مجھے کہا وہ سچ ہے اور اُسکے خلاف کرنا عقلمندی سے
دور ہے مین پھر آپ سے کہتا ہون کہ صلح کرلیجیے نہین تو بہت پچھتائیے گا کف افسوس ملیے گا کچھ ہاتھ
نہ آئیگا وہ جوان طلسم کو فتح کریگا بختشب نے کہا کیا مجال اسکی جو نابدولت کی زندگی مین طلسم کیطرف
آنکھ اٹھاکے دیکھ سکے سمنگان نے جواب دیا کہ اُسکے نزدیک آپ سے مقابلہ کرنا اور آپکو شکست
دینا کتنی بڑی بات ہے بختشب نے جھنجھلا کر کہا اگر تجھے ایسا ہی اعتبار اُسپر ہے تو تو جاکر شریک ہوجا
سمنگان نے جواب دیا ضرور ایسا ہی ہوگا بختشب نے کہا جب تو میرے ہاتھ سے زندہ رہیگا تو
اسکی شرکت قبول کریگا یہ کہکر نیچہ میان سے لیا سمنگان سنبھلکر پیچھے ہٹا اُسنے بھی نیچہ کھینچا بختشب نے
وار کیا سمنگان نے خالی دیا یہ آواز باہر چلی گئی جو لوگ موجود تھے وہ آئے یہان یہ معرکہ دیکھا کچھ لوگ
تو یہان رہے اور بعض نے جاکر اُسکے دربار مین خبر کردی کہ ابھی شہریار یہان سے اٹھکر سمنگان کے
ہمراہ گئے تھے وہان آپسمین نیچہ چل رہا ہے اہل دربار جو اُسوقت موجود تھے اٹھ کھڑے ہوئے یہان آکر دیکھا تو
سمنگان اور بختشب سے نیچہ چل رہا ہے سمنگان بہت بڑا ساحر تھا کوئی اسپر ہاتھ نہ ڈال سکا دور سے سب نے منع کیا سمنگان
نے اُسکو باشارے سے روک دیا بختشب نے ایک دانہ ماش کا نکالکر کچھ سحر کرکے اسکی طرف کھینچ مارا سمنگان نے بچایا

بچون اور سحر کو دفع کرون مگر نہ بچ سکا آخر پاؤن بیکار ہوے لڑکھڑا کر گرا تخشب نے اپنے ملازمون سے
کہا کہ اسکو بھی ریحان کے پاس قید کرو بعد گرفتاری طلسم کشا سب کو ساتھ ہی قتل کر دونگا لوگون نے سمنگان
کو ریحان کے پاس لیجا کر قید کیا ریحان تو سمنگان کو نہ جانتا تھا مگر سمنگان ریحان کو پہچانتا تھا ریحان نے
سمنگان سے پوچھا کہ تمسے کیا گناہ سرزد ہوا جو اس مصیبت مین گرفتار ہوے سمنگان نے جواب دیا کہ
سب باتین آپ کی بدولت ہوئین ریحان نے کہا اے شخص تو دیوانہ ہی مین تجھسے واقف بھی نہین کہ تو
کون ہی اور کیون مجھپر الزام رکھتا ہی سمنگان نے کہا اے ریحان ایرج نامدار کا یہان تشریف لانا تمہارے
سبب سے ہوا ریحان نے کہا بیشک میرے باعث سے ایرج نامدار یہان تشریف لاے سمنگان نے
کہا مجھے تخشب نے اُنکے گرفتار کرنے کو لشکر گران ساتھ کر کے روانہ کیا جب میرا اُنکا مقابلہ ہوا تو مجھے
محبت قلبی پیدا ہوئی مین نے اُنسے صلح کی اُس صاحب فراست نے ایسی تقریر معقول کی کہ مجھے
سواے مان لینے کے اور چارہ نہ پڑا مجبور ہو کے قبول کیا مگر وعدہ کر کے آیا تھا کہ مین جا کر تخشب ثانی
کو سب نشیب و فراز سمجھاؤنگا اگر وہ منظور کریگا تو مین ریحان تاجدار کو رہا کر کے یہان لاؤنگا بلکہ سحاب
کو بھی آپکی خدمت مین حاضر کرونگا آپ بموجب اپنے مذہب کے عقد کیجیے گا یہان آکر مین نے تخشب
سے کل کیفیت بیان کی وہ بدعقل یہ سمجھا کہ یہ میرا دشمن ہی طلسم کشا سے جا کر ملگیا ہی اس جرم پر مجکو بھی قید
کیا اب تو ریحان کے تن بیجان مین جان آئی سمجھا کہ سمنگان جادو یہی ہی اور آقاے نامدار کو بھی سب
باتون کی اطلاع ہی جب تو ایسی کوشش بلیغ کر رہے ہین سمنگان سے پوچھا آقاے نامدار کی کیا
کیفیت ہی سمنگان نے کہا وہ بجرات تمام بڑے بڑے نامی پہلوانونکو زیر کرتے ہوے جانب قلعہ
سیمابیہ جاتے ہین وہان جا کر سیماب جادو کو قتل کرینگے لوح حاصل ہوگی ابھی تھوڑے دن ہوے
ایک ایسا کار نمایان کیا ہی جو کسی سے نہ ہو سکتا یاجوج آدمخوار کو قتل کیا نخچیر دافع سحر لیا یاجوج آدمخوار
کے قد و قامت کا بیان سنکر ریحان بہت متعجب ہوا اور ایرج نامدار کی بہت تعریف کی سمنگان نے
کہا انھون نے طلسم مین تہلکہ ڈالدیا ہی کیا عجب ہی کہ میرا راستہ دیکھکر پھر جانب صحراے سیماب روانہ
ہون اور قلعہ سیمابیہ پر لڑائیان پڑین گو سیماب جادو فوج بہت رکھتا ہی اور پہلوانان قوی ہیکل اُسکے
یہان بہت سے ہین مگر ایرج نامدار کا کیا کر سکتا ہی اُنکا اقبال ترقی پر ہی وہان جا کر اُسکو ضرور قتل کرینگے
لوح ملجائیگی جب لوح پاس ہوگی پھر کوئی کیا کر سکیگا مرحلہ جات کا توڑنا بہت آسان ہوگا مگر ایک خیال
ہی کہ قصر محبوبان سے صحیح و سلامت گذر جائین کسی مکار کا دھوکا نہ کھائین وہ بہت سخت مقام ہی نازنینان
رنگین وہان رہتی ہین اُس قصر مین ایک شیشہ ساحری رکھی ہی لوگ اسکی پرستش کرتے ہین اور جو کوئی وارد
ہونے والی ہوتی ہی ایک ہفتہ پیشتر وہ اُن سبکو اس بات سے مطلع کر دیتی ہی وہ سب بلاکے عیار ہین
انسان کو فریب دینا انکا کام ہی علاوہ اسکے بہت عجائبات اُس قصر مین ہین جنکا ذکر کرنا باعث طول
ہی جب ایرج نامدار سے بار دیگر ملینگے تو سب کیفیت تمھین سنواؤنگا ریحان تاجدار آبدیدہ ہوا
سمنگان جادو نے کہا اے ریحان محل تردد نہین ہی بلکہ خوشی کا مقام ہی کہ ایک وسیلہ ہماری رہائی کا بہت
مستحکم ہی اور وہ شہریار ایسا نہین ہی کہ جسپر کوئی دست انداز ہو سکے اور اب وہ تلاش لوح مین جائیگا جب
لوح حاصل ہو جائیگی تو پھر کوئی اُسکا کیا بنا سکیگا ریحان نے جواب دیا کہ یہ تو مین بھی جانتا ہون مگر کیا کرون

میرا دل بیقابو ہوا جاتا ہی اُنکا تنہا رہنا مجھے شاق ہی سمنگان نے کہا وہ تنہا کب ہین اُنکے ہمراہ بہت لشکر ہی
علاوہ لشکر کے دو جوان ایسے قوی تن قوی من اُنکے ہمراہ ہین جو ایک ہزار پر بھاری ہین اُسکا تردد نہ کرو
اور اصل تو یہ ہی کہ اُنکو کسی کی ہمراہی کی کیا حاجت ہی وہ خود ہزار کو کافی ہین ریحان نے کہا کہ مین یہ تو
جانتا ہون مگر دل کو کیا کرون سمنگان نے کہا کوئی ضرورت اضطراب کی نہین ہی اُسکے عوض دعا
کرو کہ پروردگار عالم بخیر و خوبی مجھے ایرج نوجوان کو ملائے ریحان تاجدار نے کہا یہ تو میری تمنا سے دلی
ہی مگر سنکے مجھے اسقدر خیال ہو کہ حد بیان سے باہر ہی سمنگان نے کہا البتہ ایک امر لائق تردد ہی وہ
یہ کہ مین الفت ایرج نامدار مین مبتلا ہو کر اسیر دام مصیبت ہوا نہین معلوم اب شاہزادے کے مقابلے
مین کون جائے اور کیا انتظام ہو خوف اس بات کا ہی کہ نخشب بڑا مکار و غدار ہی ایسا نہو کہ کسی کو
سمجھا کر بھیجے اور وہ کسی طرح کا مکر کرے اور ایرج نامدار اُسکے مکر مین مبتلا ہو جائین مجھے اس بات کا
ذرا تردد ہی ریحان نے کہا مکر کس طرح کا ہو گا سمنگان نے جواب دیا کسی ساحر کو ناصح بنا کر روانہ کریگا
تاکہ وہ جاکر ایرج نامدار کو اپنے دام مکر مین گرفتار کرے اور کسی طرح سے غافل کرکے تیغہ سے لے اور پھر
سحر کرکے ایرج نامدار کو نخشب کے پاس لائے وہ ملعون اُنکے خون کا پیاسا ہی فوراً حکم قتل دے دیگا
پھر کیا ہو گا ریحان نے کہا اے سمنگان یہ بات تمنے ایسی بتائی کہ جو میرے واسطے باعث ترک راحت
ہی سمنگان نے کہا اے ریحان تم تو ایرج نامدار کے ساتھ بہت دنون رہے ہو مگر ابھی تک شاہزادے کی
طبیعت سے آگاہ نہین ہوئے ایرج نامدار تجربہ کار ہین مگر مجکو اس امر کا خیال ہی کہ یہان کے ساحر
بھی بلا کے مکار ہین اُنھون نے بڑے بڑے لوگون کو فریب دیے ہین یہ آپکو یقین ہی کہ شاہزادہ
کسی کے دام فریب مین نہ آئیگا فوراً پہچان جائیگا مجکو امتحان ہو چکا ہی جب مجھے اور کشفیہ مقابلہ ہوا تو
مین نے ایک ساحر کو میدان مین بھیجا صورت اُسکی ایک سردار کی بنا دی تھی جب وہ میدان مین گیا
اور سرداران ایرج سے مقابلہ ہوا تو شاہزادے کے لشکر کے سات جوان اُسنے سحر کرکے قتل کیے جب
مہتاب سیہ پوش میدان مین آیا تو شاہزادے نے اپنا مہرہ دافع سحر اُسکو عنایت کیا اُس نے اُس
ساحر کو قتل کیا بھلا شاہزادہ اگر اُسے نہ پہچانتا تو مہرہ اپنا کیون دیتا پس معلوم ہوا کہ بہت کم تجربہ کار ہی
کوئی ایسا ہی کر لیا جائے تو شاید شاہزادہ دھوکا کھائے ریحان نے کہا کیا عداوت نخشب سے یہ بات
دور ہی وہ کسی تجربہ کار ساحر مکار کو بھیجدیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر نخشب نے اپنے وزرا کو طلب
کیا سب آکر موجود ہوئے وزیرون سے نخشب نے کہا کہ اب مین نے سمنگان کو قید کر لیا اور طلسم کشا
سے وہ سات روز کی مہلت لیکر آیا تھا جب سات روز گذر جائینگے تو طلسم کشا جانب صحرائے سیاہ بیہ
ضرور جائیگا اور وہان سیماب جادو سے مقابلہ کریگا اور کیا عجب ہی جو سیماب تاب مقابلہ نہ لائے گو بہت بڑا
ساحر ہی لیکن طلسم کشا بھی بلا کا ہی اور میرا ارادہ یہ ہی کہ کسی کو اُسکے مقابلے کے واسطے روانہ کرون لیکن کوئی ایسا
ساحر تجربہ کار چاہئے کہ جو اپنے دام تزویر مین طلسم کشا کو گرفتار کر لائے وزرا نے رائے دی کہ سب سے بہتر فرخ
دریا پرست ہی کہ آجتک اُسنے اپنے سحر کو تازہ رکھا ہی اور کوئی ساحر اُسکے مقابلے مین نہین گیا اگر آپ اُسکو برائے
گرفتاری طلسم کشا روانہ کردین تو کیا عجب ہی کہ وہ آپکی خدمت مین طلسم کشا کو حاضر کرے نخشب نے کہا
اگر فرخ دریا پرست جانے سے انکار کریگا تو مین اُسپر جبر نہین کر سکتا ہون مجھے بھی تو اُس سے خوف ہی

وزرا نے کہا ہم جاکر اُس سے اس طور سے کہینگے کہ وہ ضرور جانا قبول کریگا مختشب نے کہا اگر وہ جانا
قبول کرے تو اس سے بہتر کون ہے جسقدر روپیہ درکار ہو اپنے ہمراہ لے جاوے جو کچھ خزانہ کی ضرورت ہو سب موجود ہے
جب وہاں سے طلسم کشا کو لیکر آئے گا تو اسکو اسقدر انعام دونگا کہ اسکے حوصلے سے زیادہ ہوگا وزرا مختشب
سے وعدہ کرکے گئے نیرنخ دریاپرست کے پاس آئے نیرنخ نے سب کے آنے کا سبب دریافت کیا ان لوگوں نے
جواب دیا اسلیے خاص اسوقت تمھارے پاس آئے ہیں ایک امر ضروری ہے تمسے رائے لینا ہے نیرنخ دریاپرست
نے کہا کیا امر ہے بیان کرو وزرا نے کہا یہ کیفیت تو تمکو بخوبی معلوم ہوگی کہ آجکل طلسم میں ایک شخص بعزم
طلسم کشائی آیا ہوا ہے اُسنے تمام طلسم میں تہلکہ ڈال دیا ہے ایکبار شہنشاہ مختشب اُسکو گرفتار کرلائے تھے
سبب سے وہ قید سے رہا ہوا اُسنے بڑے بڑے پہلوانان طلسم زیر کیے اور یاجوج آدمخوار کو قتل کیا مال جو
جو کچھ قصر بلور میں رکھا تھا اپنے قبضہ میں کیا وہاں سے چلا تھا کہ راہ میں سمنگان جادو سے مقابلہ ہوا سمنگان
کو شہنشاہ نے بھیجا تھا کہ تم جاکر طلسم کشا کو گرفتار کرلاؤ اُسنے جو مقابلہ ہوا نہیں معلوم وہ کس طور سے طلسم کشا
کے شریک ہوگئے اور وہاں سے آکر شہنشاہ مختشب سے کہا کہ آپ ہمارا بیان طلسم کشا کو رہا کردیجئے اُس سے
جنگ بہتر نہیں ہے یہ بات شہنشاہ کے خلاف ہوئی سمنگان جادو کو قید کرلیا اب وہ قید میں ہے اور طلسم کشا
نیچہ دافع سحر پاچکا ہے قصد اسکا یہ ہے کہ قلعہ سیمابیہ میں جاؤں وہاں سے لوح لاؤں وہ ضرور جاے گا سحر
کسی کا اُسپر تاثیر نہیں کریگا سیماب جادو سے لڑ بھڑ کر لوح لے لیگا جب لوح اُسکے پاس آجاوے گی
تو اُس سے کون مقابلہ کرسکتا ہے اب تمھاری کیا رائے ہے نیرنخ دریاپرست نے جواب دیا کہ جب تک
میں زندہ ہوں تب تک کسی کی مجال نہیں ہے جو طلسم پر حملہ کرسکے اگر وہ لوح لینے جاتا ہے جانے دو وہ اُسے
زندہ پھریگا تو دیکھا جائیگا سیماب جادو ایسا نہیں ہے کہ لوح جانے دے وہ ضرور مقابلہ کریگا اور کیا عجب ہے کہ
مختشب کے پاس سر طلسم کشا کا بھیجے وزرائے مختشب نے کہا جب وہ لوح حاصل کرچکے گا تب آپ اُسکی فکر
کیجیے گا بہتر تو یہ ہے کہ ابھی سے کچھ فکر کیجیے ایسا نہ ہو سیماب جادو کو اُس سے کچھ گزند پہونچے نیرنخ دریاپرست نے
کہا خاطر جمع رکھو میں ابھی سے کچھ انتظام کردونگا کہ طلسم کشا آگے نہ بڑھ سکیگا سب نے کہا اُسپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے
نیرنخ نے جواب دیا کہ کیا وجہ ہے جو سحر تاثیر نہیں کرتا سب نے بیان کیا کہ اُسکے پاس ایک نیچہ جو قصر بلور میں
رکھا رہتا تھا اور جسکا محافظ یاجوج آدمخوار تھا اُسنے یاجوج کو مار نیچہ اپنے قبضہ میں کیا اور اسباب بھی
اپنے قبضہ میں کیا اب اُسپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے نیرنخ نے کہا میں نیچہ ابھی منگائے دیتا ہوں یہ کہکر ایک ملازم کو
بلایا کہا دوڑے فلک سیر جادو کو بلا لا ساحر اسی وقت گیا فلک سیر جادو کو بلا لایا فلک سیر نے نیرنخ
کو سلام کیا نیرنخ نے ایک مہرہ اپنی جھولی سے نکال کے دیا اور کہا اے فلک سیر اسکو منہ میں رکھو اور
جانب طلسم کشا جاؤ جسطرح بن پڑے نیچہ دافع سحر لاؤ مگر خبردار اپنی صورت اصلی پر نجانا اور نیچہ لیکر
بھی بصورت متبدل میرے پاس آنا فلک سیر جادو نے اپنی صورت سحر کرکے ایک طاؤس
زریں بال کی بنالی مہرہ منہ میں رکھ مہرہ رکھتے ہی قوت پرواز پیدا ہوئی فلک سیر اُڑتا ہوا چلا نیرنخ نے
سب پتہ وزراے مختشب سے دریافت کرکے اُسکو تعلیم کردیے تھے اُسی راہ پر فلک سیر روانہ ہوا
کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ایرج نامدار کی بیان کی جاتی ہے

اگر جب سمنگان جادو کو عرصہ ہوا اور مہلت کے دن بھی گذر گئے تو ایرج نامدار نے مہتاب سے فرمایا
کہ ابھی تک سمنگان جادو کچھ جواب دے کر نہین آیا اور نہ کوئی تخشب کی طرف سے مقابلہ کو آیا مہتاب
نے عرض کی دو ایک روز انتظار کیجیے جب کوئی نہ آئیگا تو پھر قلعہ سیابیہ کیطرف چلیے گا ایرج کو بھی یہ بات
واجبی معلوم ہوئی مہتاب سے فرمایا کہ جب دو تین دن انتظار کرنا ہی تو سب لشکر کو یہین رہنے دین ہم
برائے شکار جائین دل بہلائین مہتاب نے عرض کی غلام بھی ہمراہ چلیگا فیروز نے کہا کہ آپکے نامدار مین بھی
ہمراہ رکاب چلونگا ایرج نے فیروز زاد و مہتاب کو ساتھ لیا اور چند آدمی ہمراہ ہوئے ایک بارگاہ ساتھ
لی صحرا کی جانب روانہ ہوئے چار کوس کے فاصلہ پر پہنچ کے بارگاہ استادہ کرائی سیر و شکار مین مشغول ہوئے
دن تو سیر و شکار مین تمام کیا شب کو بارگاہ مین آئے بعد فراغت آب و طعام آرام کیا صبح کو بیدار ہوئے فریضہ سحری سے
فراغت حاصل کر کے پھر سیر و شکار مین مصروف ہوئے ایرج نامدار نے ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا
تھوڑی دور اسکے تعاقب مین گئے جب ہرن تھکا اسکو شکار کیا ارادہ ہوا کہ واپس جاؤن مگر گھوڑے
کی حالت بسبب گرمی کے بہت ابتر تھی شاہزادے نے تھوڑی دیر ٹھہرنا مناسب جانا ایک چشمہ کے
قریب آئے گھوڑے کو پانی پلایا آہو کو صاف کیا پتھر سے آگ نکالی جنگل سے خس و خاشاک چن کر ایک جا
کیا کباب تیار کیے شدت سے گرسنہ تھے کچھ کباب تناول فرمائے چشمہ سے پانی پیا غنودگی غالب ہوئی
چشمہ کے قریب زین پوش بچھا کر لیٹے ہوا سرد چل رہی تھی نیند آ گئی ایرج نوجوان نے سلاح بسبب گرمی
کے کھولکر اپنے پاس رکھ لیے تھے یہان شاہزادہ تو محو خواب ہی اور فلک سیر جادو فرستادہ شیرنج دربار
لشکر ایرج نامدار کی طرف جاتا ہی اسکو سب نے صورت ایرج کی اسلحہ بتائی ہی کہ تقریر مین تعویذ دکھائی
ہی جب یہ اس صحرا مین پہونچا جہان شاہزادہ محو خواب تھا تو بلندی سے نگاہ کی معلوم ہوا کہ ایک مرکب
درخت سے بندھا ہوا ہی چشمہ آب کے قریب ایک جوان زین پوش بچھائے سو رہا ہے فلک سیر جادو
نے زیور جواہرات جو دیکھا خیال کیا کہ اس جوان کو سحر کر کے بیہوش کر دون سب اسکا اسباب بے یون پیرزن
مفت ہاتھ آئیگی یہ سوچ کر زمین پر آیا خیال کیا جو جو پتے لوگون نے ایرج کی صورت کے بتائے تھے سب
پائے گئے اب اسکے سلاح پر لگی تو تیغہ داغ سحر بھی رکھا ہوا تھا اس تیغہ کو بخوبی پہچانتا تھا خوش ہو کر
اس نے تیغہ کو ہاتھ مین اٹھانا چاہا اور اسباب بھی قبضے مین کرون مگر دل مین سوچا ایسا نہو اسوقت کوئی
اسکا معین و مددگار یہان آ جائے اور تیغہ مجھسے چھین لے تو شیرنج کو کیا جواب دونگا جسوقت اسکو
یہ کیفیت معلوم ہوگی کہ لالچ مین آکر تیغہ قبضے سے نکلوا دیا مجھے فوراً جلا دیگا مفت مین جان جائیگی
اور یون جب تیغہ جا کر دونگا تو بہت کچھ انعام پاؤنگا یہ سوچکر مہرہ منہ مین رکھا بلند ہو کر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا
وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ نسرین دختر تخشب ثانی عاشق جمال باکمال ایرج نامدار کی بیان کیجاتی ہی

ملکہ نے قاعدہ مقرر کیا ہی کہ ہر روز بلا ناغہ علی الصباح تلاش مین ایرج نامدار کی ہر طرف نکل جاتی ہین اور گلعذار
عزیز زادی بھی جنگلون اور بستیون مین ایرج نامدار کو تلاش کرتی ہی جب دونون واپس آتی ہین آپس مین
باتین ہوتی ہین ملکہ کہتی ہین کہ مین نے آج بہت رہبری کی مگر کہین شہزادے کا نشان بھی نہ پایا گلعذار بھی یہی باتین کرتی
ہی جب بہت دن اسی حالت مین گذر گئے تو ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ اب شاہزادے کا ملنا بہت دشوار

اسنے دونون محنت کی مگر کچھ نفع نہ ہوا گلعذار نے عرض کی واری مین پیشتر آپسے عرض کرتی تھی کہ
نہین معلوم وہ آوارہ دشت مصیبت کدھر گیا کون لیگیا آپنے سماعت نہ فرمایا مین بھی خاموش ہو رہی اب پھر
عرض کرتی ہون کہ اس خیال کو جانے دیجیے صبر کیجیے اگر اسکی قسمت مین آپسے ملنا ہی تو پھر یہان آئے گا
ورنہ سوائے مجبوری کیا چارہ ہی ملکہ نے جواب دیا کہ مین کل اور جاؤنگی قسمت آزماؤنگی اگر کل کچھ پتہ لگا تو خیر
ورنہ زیست بیکار ہی گلعذار نے بہت سمجھایا مگر ملکہ نے نہ مانا وہ رات تو آہ و زاری مین بسر کی اور روکے
سحر کی علی الصباح ملکہ ایک جانب روانہ ہوئین جب دس بیس کوس نکل گئین دیکھا ایک صحرا ہے لق و دق
ہی مگر ویران آدمی تو کیسا حیوان تک کا وہان نشان نہین ہی ملکہ اس صحرا مین چارون طرف پھرنے لگین دیکھا
ایک چشمہ آب پر ایک طاؤس زرین بال پانی پی رہا ہی سامنے اسکے ایک نیمچہ پڑا ہی ملکہ کو تعجب ہوا کہ
اس صحرا مین ایسا طاؤس کیونکر آیا اور یہ نیمچہ اسنے کیونکر پایا یہ خیال کرکے نیمچے کے اٹھانے کو آگے بڑھین
اس طاؤس نے نیمچہ منقار مین دبایا اور ایک شجر پر جا کے بیٹھا اب تو ملکہ کو تعجب ہوا سمجھین کہ مقرر کوئی بھید ہی
اسکی حقیقت ضرور دریافت کرنا چاہیے زمین سے سنگریزے اٹھا کے اس طاؤس کی جانب پھینکے
مگر کچھ اثر اسکا ظاہر نہوا ملکہ کو اور زیادہ تعجب ہوا اس سے بڑھ کے سخت سحر کیا مگر اسنے بھی کچھ اپنی تاثیر
نہ دکھائی اب تو ملکہ کو کمال تعجب ہوا کہا کہ اے طاؤس زرین بال تو کون ہی اپنی حقیقت سے مطلع کر
طاؤس نے جواب دیا کہ اے گل سرسبد ریاض حسن و جمال مین طاؤس نہین ہون بلکہ انسان ہون میرا نام
فلک سیر جادو ہی ایک مدت سے گیا تھا واپس آتا ہون مریخ دریا پرست کے پاس جاتا ہون وہ
میرا مالک ہی اسی نے مجکو بھیجا تھا اور یہ تاکید کر دی تھی کہ خبردار اپنی صورت اصلی پر نجانا اسکے حکم کی مین نے
تعمیل کی اپنی صورت سحر سے بدلی ملکہ نے کہا یہ امر تعجب خیز ہی کہ تجپر سحر کیون نہین تاثیر کرتا ہی طاؤس
نے جواب دیا کہ ملکہ میرے پاس نیمچہ دافع سحر موجود ہی اسی کے لینے کو گیا تھا یہ تحفہ طلسم منتخب ہی ایک شخص
بارادہ طلسم کشائی آیا تھا اسنے اس نیمچہ پر اپنا قبضہ کیا تھا مجھے میرے آقائے نامدار نے حکم دیا کہ تو جا کر نیمچہ
جسطرح بن پڑے اس سے چھین لے مین جو گیا تو اس جوان کو ایک صحرا مین سوتا پایا نیمچہ اٹھا لایا اب وہ
کسی کام کا نہین رہا سکتا ہی جسطرف جائے گا قید ہو جائے گا ملکہ نے یہ جو کیفیت سنی اور طلسم کشا کا نام گوشزد
ہوا پوچھا اے فلک سیر جادو وہ شخص جو طلسم کشائی کے واسطے یہان آیا ہی اسکی کیا صورت ہی فلک سیر
نے سب وضع بیان کی اب تو ملکہ کو یقین کامل ہو گیا مگر فکر اسکی ہوئی کہ جسطرح بن پڑے نیمچہ اس سے لینا
چاہیے یہ سوچ کے کہا اے فلک سیر مین اس نیمچے کے دیکھنے کی مشتاق ہون فلک سیر ملکہ کے حسن و
جمال پر فریفتہ ہو چکا تھا کہا اے نازنین اپنے نام سے مجکو آگاہ کر نیمچہ کیا چیز ہی تیرے واسطے جان تک
حاضر ہی ملکہ نے اپنا نام بدل کر بتایا اور رہنے کا ٹھکانا بھی ایسا ہی کچھ بیان کیا فلک سیر نے کہا اگر
مجھے اپنی غلامی مین قبول کرو تو یہ نیمچہ تمھاری نذر کرون ملکہ نے کہا پہلے اس نیمچے کو دیکھون کہ واقعی
اسکی یہی تاثیر ہے کہ جسکے پاس یہ نیمچہ ہو اسپر سحر تاثیر نہ کرے فلک سیر نے کہا اگر آپ کو یقین نہین ہی تو
امتحان کر لیجیے یہ کہکے نیمچہ ملکہ کے حوالے کیا ملکہ نے نیمچہ میان سے نکالا فلک سیر نے کہا اب تم کسی طور کا
مجھپر سحر کرو مین دیکھون کسطرح سے تجپر سحر نہین تاثیر کرتا ہی فلک سیر نے ملکہ پر سحر کیا کچھ اثر سحر ظاہر نہوا
ملکہ نے کہا واقعی تو بہت سچ کہتا تھا فلک سیر نے کہا اب وعدہ وفا فرمائیے ملکہ نے تیوری چڑھا کے جواب دیا

اور بیہودہ کہا فضول باتیں زبان سے نکالتا ہے یہ کہکر مجبولی سے ایک کارد سحر نکال کے فلک سیر کے کھینچ ماری
کارد سینے پر آکے پڑی پشت کو توڑ کے پار نکل گئی فلک سیر کے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا آواز آئی کہ قتل
ہوا نام میرا فلک سیر جادو بعد ملکہ نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام زمین پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہے ملکہ نسرین
کو بیشتر تو ایرج نامدار کا ساحر سے معلوم ہوا تھا خیال آیا کہ اب مکان واپس جاتا کیا ضرور ہے وہاں شاہزادے کو
خیمے کے گم ہونے سے بہت پریشانی ہوگی اور یہ بھی خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن ایسے وقت میں
دست انداز ہو تو شاہزادہ کیا کر سکیگا بجز اسکے کہ گرفتار ہو جائے گا اس سے بہتر یہی ہے کہ ایسے وقت میں خیمہ
شاہزادے کو پہونچانا چاہیے یہ سوچکر اسی صحرا کی طرف روانہ ہوئیں کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت ایرج نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ تھوڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھلی تو شاہزادے نے دیکھا کہ دن بہت قلیل باقی ہے جلدی سے اٹھ کر
وضو کیا نماز سے فراغت حاصل کی سلاح ذات پر لگانے کو اٹھانے کے تو خیمہ دافع سحر نہ پایا بہت حیران
ہوئے کہ خیمہ کون لے گیا اس خیال میں تھے کہ مہتاب نے آکر سلام کیا عرض کی اے شہریار صبح سے
غلامان جانباز حیران ہیں حضور یہاں کیونکر تشریف لائے ایرج نے سب کیفیت بیان کی آخر میں یہ بھی فرمایا
کہ اے مہتاب بڑے تعجب کی بات ہے خیمہ دافع سحر جو میں اس مشکل سے لایا تھا اسوقت گم ہو گیا نہیں
معلوم کون لے گیا اور کیا ہوا مہتاب یہ خبر سنکر ساکت ہو گیا عرض کی اے شہریار خیمہ آپکے پاس تھا ایرج نے فرمایا
کہ میں سب سلاح لگا کر اپنے لشکر سے یہاں آیا تھا ہرن کا تعاقب کیا اسطرف آیا اور کو شکار کیا کباب تیار کر کے کھائے
اور سلاح کھولکر بعد ہی اس چشمے سے پانی پیا غنودگی معلوم ہوئی زین پوش بچھا کر لیٹ رہا ابھی آنکھ کھلی سلاح لگانیکو اٹھے خیمہ نہ پایا
نہیں معلوم کون اسکی گھات میں تھا مہتاب نے عرض کی آقائے نامدار بڑا غضب ہوا ایسی
چیز کا ملنا بہت دشوار ہے اور اب ساحران غدار یہ خبر سنکر ضرور حملہ کرینگے اے شہریار بہت مشکل ہو گی
ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب اگر فضل خدا شامل حال ہے تو کسکی کیا مجال ہے جو ہمیں گزند پہونچا سکے
ورنہ جو مرضی خدا بشر کا کیا چارہ یہ باتیں کرتے ہوئے مہتاب کے ہمراہ چلے تھوڑی دیر کے بعد فیروز سے
بھی ملاقات ہوئی فیروز نے کہا آقائے نامدار آپ کہاں تشریف لے گئے تھے غلامان جانباز صبح سے
پریشان تھے مہتاب نے کل کیفیت خیمے کے گم ہونیکی بیان کی فیروز کو بھی بہت صدمہ ہوا ایرج نوجوان
بارگاہ کے قریب آئے فیروز سے ارشاد کیا کہ ہم اب یہاں نہ ٹھہرینگے اسی وقت چلنے کا سامان کرو فیروز اور
مہتاب نے اسیوقت کوچ کا سامان درست کیا ایرج اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کیحال انکا آئندہ معلوم ہوگا
مگر ملکہ نسرین جو خیمہ لیکر اس صحرا میں آئیں جہاں کا پتہ فلک سیر جادو نے دیا تھا چشمے کے قریب پہونچیں
دیکھا خیمہ مع مرکب کا نشان تو معلوم ہوتا ہے مگر شاہزادے کا پتہ نہیں ہے ملکہ گھوڑے کی سموں کے نشان پر چلیں تھوڑی
دور پہونچے بالکل رات ہو گئی اور تاریکی نے تمام صحرا کو پردۂ ظلمات بنایا ملکہ بہ ورود ناز و نعم کبھی ایسا اتفاق
کاہیکو پیش آیا تھا ہمیشہ کنیزیں برائے خدمت موجود اگر ذرا سیر باغ کو گئیں وہاں سے آکر ہوش باقی نہ رہا ایک
منزل کی تھکن پیدا ہوتی اب اس صحرائے وحشت انگیز میں تنہا رہروی کرنا پڑا تو ملکہ سحر کے ذریعہ سے
بردے ہو جاتی تھیں لیکن بازو شل ہو گئے تھے تاریکی کی وجہ سے صحرا میں کچھ نظر نہ آتا تھا سب بہت
عاجز ہوئیں ایک درخت کے نیچے آکر بیٹھیں صبح کا انتظار کرنے لگیں گلعذار و زہرہ زادی جو پلیٹ کے

آئی ملکہ کو نہ پایا سخت حیران ہوئی لیکن پھر خیال کیا کہ ملکہ نے فرمایا تھا کہ مین آج ہی اور جاتی ہون تقدیر آزمائی ہون
اگر آج مدعا بر آیا منزل مقصود کا پتہ مل جائیگا تو خیر ورنہ پھر نہ جاؤنگی چونکہ آج آخری تلاش ہی اسی وجہہ سے دیر
ہو گئی یہہ سوچ کے صبر کیا جب دوپہر ڈھل گئی اور ملکہ نہ آئین تو گلعذار کی حالت ابتر ہوئی خیال آیا کہ ملکہ نے
یہ بھی کہا تھا کہ اگر آج شاہزادے سے ملاقات نہوئی تو زیست دشوار ہو کہین ایسا ہی تو نہین کیا تھک کر جان دیدی
یہ خیال ہوا تو گلعذار ملکہ کی تلاش مین نکلی کنیزین قبل مین عرض کر چکا ہی کہ ملکہ کا جسطرف قصد روانگی ہوتا تھا گلعذار
سے شب کو بیان کر دیتی تھین اور گلعذار بھی کہہ دیتی تھی کہ ملکہ عالم ہم کل اسطرف جائینگے یہ انتظام اسواسطے
ملکہ نے مقرر کیا تھا کہ ایسا نہو ایک ہی مقام پر مین اور گلعذار چلی جائین تو محنت بیکار ہو اس شب مین
بھی ملکہ نے گلعذار سے کہا تھا کہ کل ہم اس صحرا کی جانب جائینگے گلعذار اسی صحرا کی جانب روانہ ہوئی
راہ طے کر کے اسی چشمہ کے قریب پہونچی دیکھا گھوڑے کی سمون کے بھی نشان ہین اور ملکہ کے قدمون کے
بھی نشان بنے ہوئے ہین گلعذار بھی دنبال پا پر روانہ ہوئی تھوڑی دور جا کے نشان قدم ملکہ تو نہ معلوم
ہوئے مگر گھوڑے کی سمون کے نشان دور تک نظر آئے گلعذار سمجھی کہ ملکہ یہان تک آکر یا تو پلٹ گئی
ہین یا کوئی اپنے ہمراہ لیگیا یہ خیال کر کے چاہا لوٹون مگر پھر سوچی کہ پلٹ چلنا مناسب نہین ہی اگر
ملکہ مراجعت کرتین تو سواے اپنے باغ کے اور کہان جاتین نہین معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اپنے ہمراہ
کسی طور سے لیگیا ہی سم مرکب کے نشان پر چلنا بہتر ہی گلعذار بھی سمون کے نشانون پر روانہ ہوئی تھوڑی
دور پہونچی اسکو بھی شام ہو گئی ایک درخت کے نیچے تھک کر بیٹھ رہی جب صبح ہوئی ملکہ نسرین گھوڑے
سمون کے نشان دیکھتی ہوئی چلین یہان گلعذار بھی روانہ ہوئی ملکہ نسرین پہر دن چڑھے
ایک صحرا مین پہونچین دیکھا ایک مقام پر خون پڑا ہے کچھ اور بھی چیزین مثل ہیزم سوختہ وغیرہ کے
وہان ہین قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہان کچھ لوگ آکے ٹھہرے تھے انھون نے جانور ذبح
کئے تھے انھین کا خون اور استخوان یہان پڑے ہین مگر کسی آدمی کا پتہ نہین ہی ملکہ سمجھین کہ شاہزادہ
یہین مقیم تھا سوارونکے جانے کا نشان بھی معلوم ہوتا ہی ملکہ نے خیال کیا کہ اب اپنے مکان کی طرف واپس
جانا مناسب نہین ہی اگر شاہزادے سے ملاقات نہ بھی ہو تو اسی صحرا مین اپنی جان دیدین مگر مکان کو
واپس نہ جائین یہ خیال کر کے نشان سم اسپ دیکھتی ہوئی روانہ ہوئین پیچھے پاس ہی عقب مین ان کے
گلعذار بھی آئی ہی جہان نشان قدم ملکہ اسکو ملتا ہی وہان نہ مین پہ آکے صحرا مین تلاش کرتی ہی جب بہت
نہین ملتا ہی پھر اسی جانب روانہ ہوتی ہی جدھر نشان سم اسپان معلوم ہوئے ہین یہ دونون تو اس طرح
رہرو مصیبت ہین مگر ایرج نوجوان جو اپنے لشکر مین آکے سب سردار برائے سلام حاضر ہوئے شاہزادہ کو
بہت مایوس پایا سب نے مزاج پوچھا مہتاب نے کل کیفیت بیان کی ایرج نامدار داخل بارگاہ
ہوئے سب سردار بھی محزون و غمگین دربار مین حاضر ہوئے صبح کا وقت تھا ایرج نامدار نے کہا کہ
پردے بارگاہ کے اٹھا دو لوگون نے اسی وقت پردے بارگاہ کے اٹھا دیے ایرج نامدار مع
سردارون کے بیٹھے ہین مگر غمگین و ملول تھے کہ جانتا کا لال سب سردارونکا عجیب حال صحرا کی جانب
دیکھ رہے ہین کہ ایک برق چمکی ایرج نوجوان نے آسمان کی طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا نگاہ جو جھکائی تخت دام سحر
اپنی گود مین پایا ایرج خوش ہو گئے سب سردارون سے کہا نہین معلوم کس دوست قلبی نے ہمارے ساتھ

احسان کیا مگر فوراً خیال آیا کہ شاید جسنے زندان سے رہائی دلائی تھی اُسی نے یہ احسان بھی کیا لیکن حیران ہوئے
کہ یہ جو لیکر آیا تھا کہاں گیا اس فکر میں تھے کہ ایک پرچہ ایرج نامدار کی گود میں آکر گرا ایرج نامدار نے اُس پرچے کو
گود میں سے اُٹھا کے دیکھا تو لکھا تھا اے عندلیب ریاض اجلال و اے گل سرسبد گلشن جمال میں تیری تلاش
میں آوارۂ دشت ادبار ہوئی بڑی مسافت طے کر کے یہانتک پہونچی راہ میں بہت رنج کو بڑی محنتوں سے حاصل
کیا اب میں آپ سے کیونکر مل سکتی ہوں اگر ملنا آپ کو منظور ہو تخلیہ کیجیے دربار برخاست فرمایئے میں حاضر خدمت
ہو کر کچھ عرض کروں گی ایرج نے اُسی وقت دربار برخاست کیا بارگاہ میں تخلیہ ہو گیا شاہزادہ بارگاہ میں
تنہا جا کے بیٹھا پھر ایک برق چمکی ایرج نامدار نے جو دیکھا تو وہی قتال عالم عابد کش زاہد فریب ہے جسکے
فراق میں راتوں کی بیداری ہوئی تھی دیکھتے ہی ایرج نامدار فرش پر گر کے بیہوش ہو گئے نازنین یہ کیفیت
ایرج نامدار کی دیکھ کر گھبرائی جلدی سے آئی سر ایرج نامدار کا اپنے زانو پر لیا دوپٹے کے آنچل سے
ہوا دی ایرج کی آنکھ کھلی نازنین نے کہا اے شہریار مزاج کیسا ہے ایرج نامدار نے جو اُسکو اپنے حال پر
مہربان پایا کہا اے گل نودمیدہ باغ محبوبی تیرے فراق نے عجب رنگ دکھایا مجھے غم کا پتلا بنایا تھا
شب و روز تیری تصویر خیالی پیش نگاہ تھی یہی حالت تباہی اپنے نام نامی سے آگاہ کرو کہ تم کون ہو اور
یہانتک کیونکر آنے کا اتفاق ہوا میرا پتہ کسنے دیا یہ مجھے کسطرح پایا نازنین نے جواب دیا کہ زہے دستی
اپنی عاشقی ثابت کی بھلا آپ نے سوائے آج کے مجھکو کب دیکھا تھا جو عاشق ہوئے اور فراق میرا آپ پر
شاق ہوا ہاں مجھی کو فلک شعبدہ باز نے دیوانہ بنایا کہ آپ پر مائل ہوئی ورنہ کہاں میں کہاں آپ میں دختر
سلطان نخشب ثانی بادشاہ طلسم آپ مسافر نہیں معلوم کس ملک سے تشریف لائے یہاں کسکے فراق میں
آئے ایرج نامدار نے مسکرا کے جواب دیا کہ آپ نے اچھا فقرہ سنایا مجھکو در پردہ غربت زدہ وطن آوارہ
بنایا میں جب آپ کی امارت میں شک لاتا تو یہ فقرہ مجھے ارشاد فرمایا جاتا میں تو خود اسکا اقرار کرتا ہوں کہ آپ
یہاں کی حاکم ہیں اور میں بیچارہ مصیبت کا مارا اس دیار میں گردش روزگار سے آنکلا آپ نے میری
آبرو بڑھائی عزت افزائی فرمائی میں آپکا ممنون ہوا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی نے زندانخانہ
سے مجھے رہائی دلائی ملکہ یہ کلمات ایرج نامدار سے سنکے خاموش ہو گئی پھر مسکرا کے جواب دیا کہ میرا
مدعائے کلام یہ نہ تھا جو آپ کی سمجھ میں آیا بلکہ میری عرض کا یہ منشا تھا کہ آپ تو یہاں برائے طلسم کشائی
تشریف لائے مجھکو آپ نے کیونکر ملاحظہ فرمایا ایرج نامدار نے فرمایا کہ جب نخشب نے مجھکو دھوکے سے
گرفتار کر لیا تھا اور سب لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تو آپ ہی کے محل کی طرف سے ملازمان
نخشب مجھکو لیگئے تھے آپ چلمن میں تشریف رکھتی تھیں چلمن ہوا سے اُڑی میری نگاہ آپ کے
جمال جہان آرا پر پڑی اسیوقت سے دل کی عجیب کیفیت ہو گئی تھی مگر حیران تھا کہ آپ کو اپنے
حال پر مطلع کیونکر کروں کوئی تدبیر نہ آئی تھی مگر آپ ہی نے شاید کوشش فرمائی زندانخانہ سے
رہائی دلائی یہانتک پہونچا راہ میں اور جو جو مصائب اُٹھائے اُنکا ذکر بیکار ہے مگر کسیوقت آپ کی یاد
سے غافل نہیں رہا اب یہ فرمایئے کہ آپ نے مجھے کیونکر پایا ملکہ نے پہنچنے کی کل کیفیت کہہ سنائی ایرج نامدار
نے بہت کچھ شکریہ ادا کیا ملکہ نے کہا اے شہریار اب جلد کوئی انتظام فرمایئے کیونکہ آپ کے مقابلے کے
واسطے وہ شخص آتا ہے جسکا مثل تمام طلسم میں ممکن نہیں ہے ایسا سحر کا جاننے والا آج تک نظر سے

نہین گذرا اسکو پیام دیا گیا ہی اُسنے وعدہ کیا ہے کہ جب طلسم کشا لوح پر قبضہ کر چکے گا اور سیماب جادو
اُس سے لڑکر شکست پائیگا تو جاکر لوح بھی مَین لے اڑونگا اور طلسم کشا کو بھی گرفتار کر لاؤنگا ایرج نوجوان
نے کہا ایسے بہت لاکرتے ہین ہمارا خدا مالک ہی جب اُسنے ایسے ایسے قوی دشمنون پر فتح دلائی
ہی تو وہ مردود کیا چیز ہی کچھ اُسکا نام و نشان تو بتاؤ ملکہ نے کہا تیرنج دریا پرست نام ہی دریا مین رہنے کا مقام
ہی سامری کے وقت سے آجتک اُسی دریا مین رہا سب نے سامری جمشید کو سجدہ کیا مگر تیرنج
اُس زمانہ مین بھی دریا کی پرستش کرتا رہا گو سامری کے ہوا خواہون نے بہت سر اٹھایا اور اُس سے مقابلہ
کیا مگر سحر مین کوئی اُس سے سر نہوا اُس زمانہ سے ابتک اُسی دریا مین مقیم ہی والد نامدار باوجودیکہ ایسے
ساحر کیا مین کہ اُن کا بھی مقابل کوئی نہین ہی لیکن تیرنج سے ہر وقت خائف رہتے ہین بارہا یہ ذکر کیا کہ مجکو
تیرنج سے ایسا خوف ہی کہ مطلق آرام نہین ہر وقت یہی خیال رہتا ہی کہ ایسا نہو کبھی مجھ پر چڑھ آئے اور مجھے
طلسم چھین لے مگر تیرنج والد نامدار سے بہت محبت کرتا ہی جو کچھ وہ فرماتے ہین فوراً اُس کام کو انجام
دیتا ہی جب سمنگان جادو آپ کے پاس سے گیا اُسنے ایسی باتین کہین والد نامدار کو یہ گمان ہوا کہ یہ
طلسم کشا سے مل گیا ہی اس خطا پر اس بچارے کو قید کیا وزرا نے رائے دی کہ سب سے بہتر یہ ہی کہ تیرنج کو
برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ فرمائیے والد نے فرمایا کہ علاوہ کاہکو جائینگے وزرا نے وعدہ کیا کہ ہم اس طور
سے اُسنے کہینگے کہ وہ ضرور جائینگے جب وزرا نے یہ ذکر تیرنج کے سامنے کیا اُسنے یہ وعدہ کیا کہ جب
سیماب جادو طلسم کشا کو قید نہ کر سکیگا تو مین جاکر اسیر کر لاؤنگا لوگون نے کہا اُسکے پاس کچھ دافع سحر ہی
تیرنج نے اسی وقت ایک ساحر کو روانہ کیا آپ کہین صحرا مین آرام فرماتے تھے وہ ساحر مجھے آپکے پاس
لے گیا مین آپ کی تلاش مین آئی تھی راہ مین ایک طاؤس کو دیکھا کہ وہ چشمہ پر پانی پیتا ہی اور مُہرہ اُسکے سامنے
رکھا ہی مجکو کمال تعجب ہوا کہ طاؤس کے پاس مُہرہ کہان سے آیا مین نے سحر کے ذریعہ سے چاہا اسکو گرفتار
کرکے مُہرہ اپنے قبضے مین کرون بہت بہت سحر کیا مگر اُسپر کچھ تاثیر سحر نے نہین کی تب مین نے اُس سے
دریافت کیا اے طاؤس تو کون ہی طاؤس نے جواب دیا کہ مین انسان ہون فلک سیر جادو میرا نام
ہی اور کل کیفیت اپنی بیان کی مین نے اُسکو مژدہ دے کر مُہرہ اپنے قبضہ مین کیا آپ کا پتہ دریافت کر لیا تھا
اُسی نشان پر یہان آئی راہ مین بہت زحمت اٹھائی مگر تقدیر اچھی تھی کہ منزل مقصود پر پہونچی ایرج نامدار
نے کہا کیون ملکہ سمنگان جادو واقعی قید ہو گیا ملکہ نے کہا یہ بات خلاف نہین ہی مجکو علاوہ فلک سیر جادو
کے اور لوگون نے بھی اس امر کی خبر دی تھی کہ سمنگان جادو قید ہو گیا مگر یہ نہین معلوم تھا کہ کیون قید ہوا ہی
جب فلک سیر جادو سے مقابلہ ہوا تو حال مفصل معلوم ہوا ایرج نامدار کو سمنگان کا حال سنکر بہت صدمہ
ہوا ملکہ سے فرمایا کہ اب سمنگان کا بھی تلاش کرنا واجب و لازم ہی ملکہ نسرین نے عرض کی اے شہریار مجکو
اسوقت اس درجہ خوشی ہوئی کہ حد بیان سے باہر ہے مگر ایک فکر بھی ہی ایرج نے فرمایا کہ ہمکو آگاہ کرو ہم
اسکی تدبیر کرین ملکہ نے کہا اے شہریار میری وزیرزادی گلعذار میرے ساتھ بچپنے سے کھیل کر بڑی ہوئی ہی اور
اسوقت مین اُسنے میری ایسی غمگساری کی کہ اُسکے سوا دوسرے کا کام نہ تھا آپ کی تلاش مین کوسون
روز جاتی تھی مجکو تشفی دیتی تھی سمجھاتی تھی قید خانہ مین آپ کے پاس گئی بڑی ہی کوشش کی وہان سے آپ کو رہا کرکے
لائی راہ مین یہ آفت آئی وہ میرے فراق مین جان بلب ہوگئی اور کیا عجب ہی کہ مجکو دو چار روز جب نہ دیکھے تو

ابھی جان دیدے ایرج نوجوان نے فرمایا ملکہ تم جو کہو وہ کیا جائے ابھی آپکے لینے کے واسطے یہان سے
کوچ کریں ملکہ نے کہا کہ وہان تک پہونچنا بہت دشوار ہے مین سحر کے ذریعہ سے آئی ہون تو تین دن راہ مین
گذرے آپ یہان سے تشریف لیجیے گا تو مزید ایک مہینے مین پہونچیے گا جب تک اسکا زندہ رہنا محال ہے
ذکر ہو رہا تھا کہ برق جہنی ملکہ نے گھبرا کے دیکھا گلعذار نے سامنے آکے سلام کیا ملکہ خوش ہو گئین ایرج نامدار سے
عرض کی کہ مین ابھی انھین کا ذکر کر رہی تھی ایرج نامدار بھی بہت خوش ہوئے ملکہ نے پوچھا اے گلعذار
تمھین میرے آنے کی خبر کیونکر معلوم ہوئی گلعذار نے تمام کیفیت بیان کی ملکہ نے جانفشانی کی داد
دی گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم آپ کا کیا قصد ہے ملکہ نے کہا اب واپس جانا بیکار ہے والد نامدار کو میرے
گم ہونے کی خبر ضرور ہوئی ہوگی وہ تلاش کرتے ہونگے اب اگر مین جاؤنگی گرفتار مصیبت ہو جاؤنگی
ایرج نامدار نے کہا اب انکا جانا مناسب نہین ہے اول تو مین کیونکر انھین اجازت دے سکتا ہون دوسرے
یہ کہ تخشب انسے بہت بری طرح سے پیش آئے گا گلعذار نے کہا مین بھی اس رائے کو بہت مناسب
جانتی ہون ایرج نامدار ملکہ نسرین سے رخصت ہو کر باہر آئے مہتاب نے عرض کی اے شہریار یہ
آپ کس سے باتین کرتے تھے ایرج نامدار نے کل کیفیت بیان کی مہتاب نے عرض کی اے شہریار
وہ شخص آپ کا شریک ہوا کہ جبکا سحر مین کوئی جواب دینے والا نہین ہے اور طلسم کے حالات سے اسقدر
واقف ہے کہ دوسرے کو نہین معلوم ہین تخشب نے اسکے سپرد انتظام طلسم کیا ہو اب جو کچھ آپ کو
معاملات طلسم دریافت کرنا ہو آپ ملکہ سے بہتر کوئی نہین جانتا ہے انھین سے دریافت فرما لیا
کیجیے ایرج نامدار نے کہا اے مہتاب ایک خبر وحشت اثر ابھی ملکہ کی زبانی سنی ہے جسکے سننے سے
مجھے بڑا صدمہ ہوا مہتاب نے عرض کی اے شہریار مجھے بھی ارشاد فرمایئے ایرج نامدار نے سمنگان
جادو کے اسیر ہونے کی کیفیت بیان کی مہتاب کو بھی بدرجہ کمال رنج ہوا فیروز بھی اس کیفیت کو سنکر
مغموم ہوا ایرج نامدار نے فرمایا اب کس طرف چلنا چاہیے مہتاب نے عرض کی اسکی نسبت ملکہ عالم
سے صلاح لیجیے جیسا کچھ وہ فرمائین اسپر عمل کیجیے ایرج نوجوان بارگاہ مین آئے ملکہ سے پوچھا کہ اب کیا انتظام
کرنا چاہیے اور کس طرف چلنا چاہیے ملکہ نے کہا میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ طرف قلعہ سمابیہ کے کوچ فرمائیے
اور وہان سیماب جادو سے مقابلہ کیجیے وہی لوح دار ہے جب اسکو قتل کیجیے گا تو لوح ہاتھ آئیگی لیکن بڑا خوف
مجھکو سمنج کا ہے ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ کچھ خوف نہین ہے خدا مالک ہے اگر وہ بھی مقابلے مین آئیگا تو خدا
اسکو بھی اسیر مہتاب کرے گا اب طلسم کو بے فتح کیے ہوئے مین آرام نہ لونگا ملکہ نے عرض کی اب
قلعہ سیمابیہ کی جانب تشریف لے چلیے ایرج نامدار نے دو روز تو اسی صحرا مین عیش و عشرت بسر کی تیسرے
روز مع لشکر طرف قلعہ سیمابیہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت تخشب جادو وغیرہ کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اسنے وزرا کو سمنج جادو کے پاس روانہ کیا اور وزیرون نے سمنج سے آکر کل کیفیت بیان کی
تخشب بہت خوش ہوا سب سے کہا جب نجم اسکے قبضے سے نکل جائے گا تو پھر ہم کو کیا کر سکیگا
سحاب جادو اسکو گرفتار کرکے میرے پاس بھیجدیگا اسی امید پر تین دن تخشب نے بسر کی اور کسی کو لیے
انتظام روانہ کیا جب چوتھا روز ہوا تو تخشب نے اپنے وزرا سے کہا کہ ابھی سمنج دیر ہست نے کسیطرح کا جواب

نہین دیا مین یقین کرتا ہون کہ نیچہ اسکے پاس آگیا ہوگا وزرا نے کہا ہم لوگ پھر جاتے ہین مفصل خبر
لاتے ہین تخشب نے کہا ضرور جایئے وزرا تخشب سے رخصت ہوکر نیرنج کے پاس آئے نیرنج
اسوقت متردد فلک سیر جادو کے انتظار مین بیٹھا تھا ان لوگون کو جو آتے ہوئے دیکھا اپنے پاس
بلایا وزیرون نے کہا ہمین تخشب نے آپکے پاس بھیجا ہی اور کہا ہی کہ اگر نیچہ آگیا ہو تو مرحمت فرمایئے
نیرنج نے کہا مین خود اسی فکر مین ہون کہ پانچ دن کا عرصہ ہوا اب تک فلک سیر جادو نہین آیا
نہین معلوم کیا مصیبت پڑی جو اتنا عرصہ لگایا ملازمان تخشب نے کہا آپکو کل کیفیت معلوم ہو سکتی ہی
جام جہان نما آپکے پاس موجود ہی اسمین سب حال دریافت کر لیجیے نیرنج اٹھا جام کے قریب
آیا دیکھا تو سب کیفیت آئینہ ہوئی وہان سے چین بر جبین ہو کر پلٹا ملازمان تخشب نے پوچھا خیر تو ہی
نیرنج نے کہا فلک سیر جادو قتل ہوا مگر طلسم کشا نے نہین قتل کیا وہان سے تو بامراد پھرا تھا
راہ مین تخشب کی بیٹی ملکہ نسرین نے اسکو دھوکے سے قتل کیا وزرا یہ کیفیت سنکر سن ہوگئے نیرنج
نے کہا میرے ہاتھ سے طلسم کشا کہان جاتا ہی ملازمان تخشب نے پوچھا کہ آخر ملکہ نسرین کو اس سے
کیا عداوت تھی نیرنج تو غصہ کیے بیٹھا ہی کل کیفیت جو جام کے دیکھنے سے معلوم ہوئی تھی بیان کر دی اور
آخر مین یہ بھی کہا کہ اب اسی کے سبب سے طلسم کشا جانب بیابان گیا ہی اور وہ بہت بڑی معین طلسم کشا
کی ہوگئی ہی مگر جب مین جاؤنگا تو طلسم کشا کو گرفتار کرکے لے آؤنگا تم جاکر تخشب سے سب حال خلاصہ
بیان کر دینا اور میری طرف سے کہہ دینا کہ خاطر جمع رکھو مین طلسم کشا کو گرفتار کرکے لاؤنگا مگر میری رائے
کے موافق کام کرنا اپنی دختر بد اختر کو قتل کرنا گلعذار جو اسکے ہمراہ ہی اسکی بھی یہی سزا ہی گلعذار کا باپ
شاداب جادو وزیر اعظم تخشب کا اس جلسے مین موجود تھا اپنی بیٹی کا نام سنکر بہت برہم ہوا کہا یہ آپ
کیا فرماتے ہین اسکی کیا خطا ہی اسکو کیون قتل کر سکتا ہی نیرنج نے کہا اسنے ملکہ کا ساتھ کیون دیا شاداب
جادو نے جواب دیا کہ ملکہ مالک تھین وہ کیا کہہ سکتی تھی جیسا کچھ انھون نے فرمایا اسنے قبول کیا نیرنج
نے کہا اے شاداب اب بحث کو ترک کرو ورنہ تم بھی مصیبت اٹھاؤگے شاداب خاموش ہو رہا
کچھ جواب نہ دیا نیرنج نے سب کو رخصت کیا ملازمین تخشب پاس تخشب کے آئے کل کیفیت بیان کی
تخشب یہ ماجرا سنکر دنگ ہوگیا کہا مجھے کوئی عذر نہین ہی جو کچھ نیرنج دریا پرست فرمائینگے بسرو چشم قبول کرونگا
نسرین اور گلعذار دونون کو فوراً قتل کرونگا شاداب نے کہا حضور مالک ہین جا بیجا سزا دینے پر
آپسے کوئی عذر نہین کر سکتا ہی مگر غلام ایک کلمہ گستاخانہ عرض کرتا ہی کہ گلعذار کی آپنے کیا خطا تجویز
فرمائی تخشب نے کہا اسنے ایسی نمک حرامی کی شاداب نے کہا اپنے مالک کا ساتھ دینا اگر
نمک حرامی ہو تو آپ اسکو شوق سے سزا دیجیے اسنے کیا برائی کی ہان برائی ملکہ کی البتہ ہو سکتی ہی کہ
انھون نے کچھ خیال نہ کیا باوجودیکہ منتظم طلسم تھین مگر طلسم کا کچھ پاس نہ کیا اور ایک خلاف مذہب مرد
مسافر کے عشق مین ایسی مبتلا ہوئین کہ بربادی طلسم پر آمادہ ہوگئین تخشب نے کہا او شاداب تو بڑا بیہودہ
ہی بھرے دربار ایسے کلمات زبان سے نکالتا ہی اگر اب کوئی کلمہ ایسا زبان سے نکالیگا تو ہمنگان کیطرح
تجھکو بھی زندانخانہ مین بھیجدونگا شاداب نے جواب دیا آپ مالک ہین گردن زدنی کا بھی حکم دیدین تو
کسیکی یہ مجال نہین ہی جو آپکو مانع ہو مگر یہ تو مین ضرور عرض کرونگا کہ گلعذار بیخطا ہی آپکو اسکی نسبت ایسے

فرمانا نہ چاہیے تخشب کو بہت برا معلوم ہوا ملازمین سے کہا شاداب کو بھی سمنگان کے پاس لیجاکر
قید کرو سب کے ساتھ اسکی بھی گردن زدنی ہوگی شاداب خاموش ہو رہا ملازمین تخشب نے اسکو
سلسل اور طوق کرکے زندانخانہ مین داخل کیا سمنگان نے جو شاداب کو دیکھا متحیر ہوکر پوچھا
اے شاداب تجھسے کیا گناہ سرزد ہوا جو معتوب ہوئے شاداب نے جواب دیا کہ تخشب کے ہوش
پراگندہ ہین عقل تشریف لیگئی ہے طلسم کشا ہمت و جرات مین یکتا ہے وہ ضرور اس طلسم کو تباہ کریگا اور تخشب
کی بدعقلی اور بھی باعث بربادی ہے سمنگان نے کہا کچھ اپنی حقیقت تو بیان کرو کہ تمہین حکم قید کیون ہوا شاداب
نے کل کیفیت بیان کی سمنگان نے کہا تمنے بہت خوب جوابات دیے واقعی تخشب کی عقل
تشریف لیگئی ہے جب تمسے کارگذار کو اسنے حکم قید دیا تو اور لوگ کیا چیز ہین مگر مجکو تعجب ہے کہ ایسا بادشاہ عاقل
ایسی بیوقوفی کی باتین کرے شاداب نے کہا اب وقت زوال سلطنت قریب ہے تو سب باتین ہرطرح ظہور
پذیر ہوتی ہین مین تو اب طلسم کشا کی رفاقت اختیار کرونگا سمنگان نے کہا مین نے بھی اسی کی رفاقت
اختیار کی ہے اے شاداب تم جسوقت اس شیر بیشۂ جرات سے ملوگے بہت خوش ہوگے باین ہمہ سالی
میری نگاہ سے ایسے جوان عاقل حسین صاحب جرات نہین گذرے مین نے جس روز گفتگو اس جوان
سے کی اسنے وہ وہ باتین نکالین کہ مین سوائے خموش ہو رہنے کے کچھ جواب اسکو نہ دے سکا اور تکلف
یہ تھا کہ جرات کا بھی پہلو نہ چھوڑا جابجا اسکی اس سے جرات اسکی ظاہر تھی ہر بات مین ایک تکلف پیدا تھا
اور یہ تو تکیہ کلام تھا کہ مجکو لڑنے مین دریغ نہین ہے موجود ہین سوائے ذات خدا اور کسی سے نہین ڈرتے
ہین اے شاداب اس تکلف سے اس جوان نے تقریر کی تھی کہ اب ادا نہین ہو سکتی اگر حیات مستعار
باقی ہے تو تم بھی اسکی شان و شوکت دیکھ لوگے تو مجھے یقین کامل ہے کہ جب وہ لوح پائے گا تو مرحلہ جات کو فتح
کرکے پہلے یہین آئے گا ہم لوگون کو رہا کریگا پھر جو کچھ بند و بست کرنا ہوگا اسمین مصروف ہوگا شاداب
تعریفین ایرج نوجوان کی سنکر بہت مشتاق زیارت ہوا ریحان تاجدار نے بھی بہت سی تعریفین ایرج
نوجوان کی بیان کین شاداب سے ریحان نے کہا کہ اگر آپکو اطاعت ہمارے آقائے نامدار کی منظور ہے
تو پہلے مشرف باسلام ہوجیے شاداب نے قبول کیا اور کلمہ پڑھکے اسیوقت مسلمان ہوا سمنگان نے
جب یہ کیفیت دیکھی اسنے کہا اے ریحان مجھے بھی ضرور ہی اطاعت ایرج نامدار کی کرنا ہوگی لہذا مین
بھی دین سامری پرستی پر لعنت کرتا ہون اور بصدق دل مسلمان ہوتا ہون ریحان بہت خوش ہوا
سمنگان نے کلمہ پڑھا مسلمان ہوا مگر تخشب جادو نے جب شاداب کو قیدخانہ مین بھیجدیا تو اپنے
اور وزراء سے کہا کہ اب نیرنج دریاپرست کے پاس جاؤ اور یہ کل حال اس سے بیان کرو دیکھو نیرنج کیا رائے
دیتے ہین اور انکا کیا قصد ہے وزرا پھر نیرنج کے پاس آئے کل کیفیت سمنگان اور شاداب کی بیان کی
اور آخر مین یہ بھی کہا کہ طلسم کے دو فتنگار اور باعث قوت دو شخص تھے ایک کو مین نے اپنی رائے سے
قید کیا اور دوسرے کو آپکے حکم سے اسیر کیا لیکن اب طلسم کشا کی خبر لینا ضرور ہے نیرنج نے جواب دیا
تخشب سے کہدینا کہ ابھی جلدی نہین ہے مین جس روز جاونگا طلسم کشا کو معہ تمہاری دختر کے باندھ لاونگا
ابھی تو وہ جانب قلعہ سیماب بیہ جاتا ہے مجھے سیماب جادو کی ذات سے یقین ہے کہ وہ طلسم کشا کو ضرور گرفتار
کریگا کیونکہ لوح دار ہے جب تمنے ایسا ہی اسکو پایا تھا تب تخشب سے کہکر لوح طلسم اسکو دلادی تھی طلسم کشا

اسکا کچھ نہین بنا سکتا ہے اور اگر نخشب کو یہی خوف ہے تو کل مین ضرور اسکی تلاش مین جاؤنگا ایک ہفتہ کے اندر
قید کرکے لے آؤنگا نخشب سے کہدینا کہ کل ہم یہان سے کوچ کرینگے ہمارے واسطے جو جو اسباب آرام ہو
وہ مہیا کر دو اور تھوڑا سا لشکر بھی ہمراہ کر دو کہ اسکی وجہ سے رونق جنگ ہے گو تمھاری فوج کو مقابلہ نہین
کرنا پڑیگا مین تنہا لاکھ دو لاکھ کو کافی ہون لیکن فوج کو براے زینت ہمراہ لیجاؤنگا وزرا شیرنج سے رخصت ہوکے
نخشب کے پاس آئے کل کیفیت بیان کی نخشب شیرنج کو جانے پر آمادہ دیکھکر بہت خوش ہوا اسی وقت حکم دیا
دو لاکھ کا لشکر تیار ہو اور شیرنج دریاپرست کے ہمراہ جائے اور جو اسباب سفر مہیا کرکے شیرنج کے ٹھکانے پر
مع لشکر روانہ کیا شیرنج بھی یہان اپنا اسباب سحر درست کر چکا تھا لشکر کا منتظر بیٹھا تھا کہ لوگون نے آکر کہا آپکے
لیے بھی ہتھیار نخشب ثانی نے مع اسباب سفر کے بھیجے ہین شیرنج نے کہا انھین میدان مین اُتار دین مین بھی وہین
آتا ہون لوگون نے آکر لشکر کے رسالدار کو اطلاع دی کہ آپ لوگ یہین بارگاہین استادہ کرین ہمارے
آقاے نامدار بھی آتے ہین سب نے بارگاہین استادہ کین سوار اُترے بارگاہون مین داخل ہوئے ایک بارگاہ
بیچ قلب مین سب بارگاہون کے استادہ کی تھوڑی دیر کے بعد شیرنج دریاپرست بھی آیا لوگون نے
اسکی بہت کچھ تعظیم و تواضع کی بارگاہ مین لاے ایک تخت پر بٹھایا سب لوگ اسکے پائین مودب بیٹھے
شیرنج نے کہا اے حاضرین جلسہ تم لوگ یہ خوف نہ کرنا کہ مین تمکو براے جنگ اپنے ہمراہ لیے چلتا ہون بلکہ مین تم
لوگون کو براے زینت اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون مین تنہا ایک لاکھ جوانان صف شکن اور ساحران پرفن کو کافی
ہون سب نے کہا ہم بھی طلسم کشا سے لڑینگے اسکو گرفتار کرینگے اگر ہمسے کچھ نہو سکیگا تو آپکو اختیار
ہے شیرنج نے جواب دیا کہ مین نخشب سے وعدہ کر چکا ہون کسی کو اجازت جنگ نہ دونگا خود ہی طلسم کشا
سے مقابلہ کرونگا اول تو مقابلے مین کچھ عرصہ نہوگا جاتے ہی جسقدر جوان اسکے ہمراہ ہونگے سب کو گرفتار
کر لونگا گو ایک امر ایسا ہے کہ طلسم کشا کو قید کرنے مین دیر ہوگی وہ یہ کہ اسکے پاس تیغہ دافع سحر ہے جب تک
اُس تیغہ کی تاثیر نہ بند کیجائیگی تب تک طلسم کشا ہاتھ نہ آئیگا لیکن یہ بات بھی کچھ مشکل نہوگی مین جاتے ہی اسکے
تمام لشکر کو اپنے سحر مین مبتلا کرونگا جب لوگ اسکے ساتھ کے رہنے سے عاجز ہونگے تو پھر اسکے تیغے کی تاثیر کو بند
کرونگا طلسم کشا بھی اسیر ہو جائیگا سب لوگ اسکی مدح و ثنا کرتے رہے وہ رات انھین اذکار مین بسر ہوئی
صبح کو شیرنج دریاپرست دو لاکھ کا لشکر اپنے ہمراہ لیکر طرف قلعہ سیابیہ کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کچھ مختصر کیفیت ایرج نامدار کی بیان کیجاتی ہے

ادہر ایرج طرف قلعہ سیابیہ کے چلے دو روز کے بعد قریب ایک دریا کے پہونچے خبرداروں نے خبر دی کہ حضور
آگے ایک دریاے زخار ہے بے کشتی کے اُس دریا سے گذرنا دشوار ہے ہمنے بہت کچھ چاہا کہ کشتیان مہیا کرین
مگر کوئی کشتی نظر نہین آئی اب جو حکم ہو وہ بجا لائین ایرج نامدار بہت متردد ہوئے مہتاب سے کہا اب کیا کرنا
چاہیے مہتاب نے عرض کی اسمین ملکہ سے رائے لیجیے جیسا کچھ وہ فرمائین اُسپر عمل کیجیے ایرج نوجوان محافہ ملکہ
کے قریب آئے لشکر کو روک دیا ملکہ سے سب حال بیان کیا ملکہ بھی متردد ہوئین کہا اے شہریار یہ دریا اصلی
نہین ہے بلکہ عجائبات طلسم سے ہے اسکا بغیر لوح شکست ہونا دشوار ہے اور دوسرا راستہ قلعہ سیابیہ کا نہین ہے
شرط یہ ہے کہ جب کوئی اسطرف آئے لوح کو اپنے ساتھ لائے دریا خشک ہو جائیگا راستہ صاف نکل آئیگا
جب صاحب لوح پار اُتر جائیگا دریا مین پانی بھر آئے گا ایرج نامدار نے فرمایا پھر ملکہ لوح تو یہان موجود نہین ہے

اب کیا ہو سکتا ہے ملکہ نے کہا غضب تو یہ ہے کہ یہ سحر کرنے سے بھی خشک نہ ہوگا ایرج نوجوان نے یہی واقعہ مہتاب
سے آکر بیان کیا مہتاب بھی بہت مغموم ہوا فیروز نے عرض کی اے شہریار پھر چلیے کوئی دوسرا راستہ پیدا
کیا جائے گا ایرج نے فرمایا کہ ملکہ کہتی ہیں کہ دوسرا راستہ نہیں ہے سب نے کہا اے شہریار پھر کیا بند و بست
کیا جائے مہتاب نے عرض کی آقائے نامدار وقت بہت سخت ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ اسوقت اُس
انگشتری کو ملاحظہ فرمائیے جو آپ کو کوہ بلور پر فقیر نے دی تھی ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب واقعی
بہت اچھی بات تجویز کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے یہ فرما کر اس انگشتری کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جو
اسکے نگینے پر لکھا ہے اسکو پڑھتے ہوئے مع فوج چلے جاؤ دریا خشک ہو جائیگا با آسانی پار نکل جاؤ گے
ایرج نامدار نے اُس اسم کو ورد زبان کیا آگے بڑھے لشکر بھی ہمراہ ہوا ملکہ نسرین نے گلعذار سے کہا
شاہزادے کو کیا ہو گیا ہے ایسے دریائے زخّار سے کیونکر پار اتریں گے گلعذار نے عرض کی وہ خود فہیم و دانشمند
ہیں کوئی بات تو ایسی تجویز کی ہوگی ملکہ نے کہا اے گلعذار تم واقفکار ہو کے ایسی بات کہتی ہو بیچ
اس دریا سے گذرنا دشوار ہے کیونکر گذر جائینگے گلعذار نے عرض کی پھر شاہزادے کو بلا کے سبب
دریافت فرمائیے ملکہ نے فرمایا جب دریا تک پہونچینگے پوچھ لینگے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ملکہ کو دریا
نظر آیا گلعذار سے فرمایا کہ کسی طرح شاہزادے کو بلاؤ میں سبب دریافت کروں گلعذار اس تدبیر میں تھی
کہ ملکہ نے دیکھا مہتاب آتا ہے گلعذار سے کہا اے مہتاب کو بلاؤ ملکہ کے کہنے سے گلعذار نے کہا
ہمارے مہتاب سے یہ عرض کو محافہ کے قریب بلاؤ ملکہ عالم کچھ فرمائینگی چوبدار وغیرہ جو محافہ کے قریب تھے
انھوں نے مہتاب کو بلایا کہ جلد یہاں آؤ تمھیں ملکہ عالم بلاتی ہیں مہتاب حاضر ہوا محافہ کے پاس آکر
عرض کی غلام حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے ملکہ عالم نے فرمایا اے مہتاب یہ وہ دریا ہے جسمیں بے لوچ جانا ممکن نہیں
تمھارے آقا کے یہ کیا بات جو جی میں آئی ہے جو اسطرف جاتے ہیں مہتاب نے عرض کی آپ خوف
نکریں انشاء اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت اس دریا سے پار اتر جائینگے ملکہ نے کہا سبب بھی تو بیان کرو مہتاب
نے عرض کی یہ میں ابھی نہیں عرض کر سکتا ہوں مجھے معلوم نہیں کیا بات ہے جب مجھ سے آقائے نامدار
بتلاوینگے عرض کر دونگا ملکہ خاموش ہو رہیں مہتاب سلام کر کے آگے بڑھ گیا ایرج نامدار دریا کے قریب
پہونچے اسم پڑھتے ہوئے دریا میں داخل ہوئے پانی خشک ہونے لگا ایرج وہی اسم پڑھتے ہوئے
مع فوج دریا کے پار ہو گئے ملکہ نے دیکھا دریا کا راستہ طے ہو گیا گلعذار سے کہا شاہزادہ بڑا صاحب اقبال ہے
اس راستہ کو طے کیا جو ممکن نہ تھا کہ طے ہو جاتا گلعذار نے عرض کی ہواری میں نے پیشتر ہی آپ سے کہا تھا
خاطر جمع رکھیے خدا چاہیگا تو راستہ طے ہو جائے گا ملکہ کو بہت خوشی حاصل ہوئی ایرج نامدار نے مہتاب سے
کہا اب دن بہت کم باقی ہے آج کی شب یہیں مقام کرو کل پھر روانہ ہونگے مہتاب نے لشکر کو روکا بارگاہیں
استادہ ہوئیں ایرج نامدار گھوڑے سے اُترے محافہ ملکہ کا قریب بارگاہ کے ٹھہرا ملکہ محافہ سے اُتریں داخل
بارگاہ ہوئیں سب لوگ اپنے اپنے خیمے میں داخل ہوئے سامان جشن مہیا ہوا ایرج نامدار ملکہ کی بارگاہ میں
تشریف لیگئے صحبت عیش و نشاط گرم ہوئی شب بھر جلسہ رہا صبح کو ایرج نامدار باہر تشریف لائے مہتاب
سے فرمایا کہ یہ صحرا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے آج کے دن اور یہاں قیام کرو مہتاب نے عرض کی جو
حضور کی مرضی وہی غلاموں کی بھی خوشی ہے ایرج نامدار اپنی بارگاہ میں جلوہ فرما ہیں یہ دے

بارگاہ کے آگے بیٹھے ہوئے ہیں سب حاضرین دربار صحرا کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ ایک جانب سے گرد
عظیم بلند ہوئی سب لوگ اسطرف دیکھنے لگے ایرج نامدار نے مہتاب سے کہا کہ آمد لشکر کے سامان
معلوم ہوتے ہیں یہ ذکر تھا کہ وہ ابر گرد شگافتہ ہوا سب نے بغور دیکھا کہ ایک ساحر طویل القامت اژدر
آتش فشان پر سوار عقب میں دو لاکھ ساحران غدار اژدر منہ سے قلابہ آتشیں چھوڑتا ہوا چلا آتا ہے ساحران
غدار جو اسکی پشت پر ہیں تماشے میں سحر آزمائی کرتے چلے آتے ہیں جب قریب لشکر ایرج نامدار پہونچا تو اس
ساحر نے اژدر کو روکا مہتاب نے کہا اے شہریار آپ اس ساحر کو جانتے ہیں ایرج نامدار نے فرمایا
میں نہیں جانتا کچھ بیان کرو مہتاب نے عرض کی اے شہریار یہ فرنج دریاپرست اسی کا نام ہے اسی نے
عہد سامری میں سامری کو سجدہ نہیں کیا اور دریا کی پرستش کی ایرج نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے
یہ کیا کر سکتا ہے غرضکہ یہ خبر ملکہ نسرین کو پہونچی کہ فرنج دو لاکھ ساحر وغیر ساحر اپنے ہمراہ لیکر برائے مقابلہ
آیا ہے ملکہ فرنج کا نام سنکر بہت متردد ہوئیں گلعذار سے فرمایا اب کسی طرح بچنے کی امید نہیں ہے فرنج
سب کو گرفتار کرکے لے جائیگا گلعذار نے عرض کی ملکہ گھبرانے کی بات نہیں ہے ایرج نامدار کا اقبال
ترقی پر ہے آپ نے دیکھا دریا سے کیونکر گذر گیا اور علاوہ اس دریا کے کیسے کیسے کارہائے نمایاں کئے جو
امکان بشری سے باہر تھے یاجوج آدمخوار کا قتل کرنا بشر کا کام تھا پھر کس جرأت سے یاجوج کو
قتل کیا پھر لیا مہتاب نے اطاعت نہیں قبول کی فیروز زرد نہیں تابع فرمان ہوا جب سب کو بجرأت
زیر کیا تو ان لوگوں نے اطاعت قبول کی ان لوگوں کا زیر کرنا انسان کا کام نہ تھا مگر شاہزادے کا
اقبال ترقی پر تھا سب کو زیر کیا اور جس کام کی جانب رجوع ہوئے اسے بخیر و خوبی انجام دیا خدا
اسپر بھی فتحیاب کریگا ملکہ نے کہا گلعذار یہ تو سچ کہا مگر اسکی طرف سے مجکو خوف معلوم ہوتا ہے
اسنے عہد سامری میں سامری کو سجدہ نہ کیا اور ہیلو نشینان سامری سے برسر فساد ہوا وہ لوگ
اسکا کچھ نہ بنا سکے تو اور کسی کی کیا مجال ہے جو اس سے مقابلہ کرے یہ ذکر تھا کہ ایرج نامدار تشریف
لائے ملکہ نے کہا میں نے سنا ہے فرنج جادو بہت سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے ایرج نامدار نے
فرمایا کہ میرے لشکر کے مقابل اسنے اپنا لشکر اتارا ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابلہ کریگا ملکہ نے کہا
اے شہریار مجکو اسی کی ذات کا خوف تھا اس سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہے یہ اپنے تئیں سامری سے
بہتر جانتا ہے جہانتک ممکن ہو ٹال جائیے ایرج نوجوان نے فرمایا ملکہ محل تردد نہیں ہے خدا مالک ہے
اگر وہ اپنے تئیں سامری سے بہتر جانتا ہے تو ہمارا کیا بنا لیگا ملکہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر ایرج نامدار نے
قبول نہ کیا ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ ہمارا خدا ہماری مدد کریگا اس بلا کو رد کریگا ملکہ خاموش ہو رہی ایرج
نوجوان نے اور ذکر شروع کیا تھوڑی دیر تک باتیں رہیں بعد ازاں ایرج نوجوان ملکہ کے پاس سے
اٹھے ملکہ نسرین نے کہا اے شہریار فرنج کے قتل کے واسطے جب تک سامان مہیا نہ کیا جائیگا وہ
قتل نہ ہوگا اول تو سامان کے مہیا کرنے میں عرصہ ہوگا جبتک وہ ضرور شر پھیلائیگا لیکن ضرور ہے کہ اسکے
قتل کا سامان مہیا کر لیجئے ایرج نے فرمایا ملکہ کیا سامان مہیا کرنا چاہیے ملکہ نے کہا اسکا سامان مرگ یہاں سے
دس کوس پر ہے ایرج نے پوچھا کیا چیز ہے ملکہ نے کہا ایک چشمۂ آب ہے اسمیں ایک پھول پڑا ہے اگر اس
پھول کو کوئی وہاں سے لائے اور اسکے سامنے اسکو مسل کر بلکہ بالکل پارہ پارہ کرکے پھینک دے تو اسکا

پھر اسیر زخم تیغ دریزہ کارگر ہونگے ورنہ بیرو کمن تن ہیں اور روئین تنی اُسی پھول کے سبب سے ہے وہ گل حیات
تیرہ تیغ مشہور ہے کو یہان سے دس کوس پر وہ چشمہ ہے مگر راہ کی اذیتین اور عجائبات و غرائبات سے بچکر
جانا بہت دشوار امر ہے اگر آپ اس پھول کی فکر کیجیے تو اُسکے قتل کی امید ہو ایک اخر اُسکے پارہ پارہ
کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ اُسکو سحر فراموش ہو جائیگا ایرج تاجدار نے فرمایا کہ ہم اسکا بندوبست بہت معقول
طور سے کرینگے اور اُسکی نسبت لوگون سے رائے لینگے جیسا مناسب ہوگا کیا جائے گا یہ کہکر ایرج
تاجدار باہر تشریف لائے بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے سب سردار بھی حاضر ہوئے ایرج تاجدار نے گل حیات
تیرہ تیغ کی کیفیت بیان کی مہتاب نے عرض کی آقائے تاجدار اسکی فکر ضرور لازم ہے ایرج تاجدار نے
فرمایا کہ مناسب طور سے اسکی فکر کیجائے گی یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے آکے عرض کی حضور در دولت پر
ایک ساحر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے قاعدے سے کسی کا نامہ دار معلوم ہوتا ہے ایرج نے فرمایا بلاؤ
چوبدار باہر گیا اپنے ساتھ ساحر کو لیکر اندر گیا ساحر نے جو ایرج نوجوان کے دربار کی رونق کو دیکھا اور
شاہزادے کی شوکت و رعب پر نگاہ کی ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہوگیا حیران حیران چارو نطرف دیکھنے
لگا ایرج تاجدار نے فرمایا ایشخص اپنے کام کو پیشتر انجام دے لے پھر جسطرف چاہے نگاہ کرنا اس
ساحر نے نامہ ایرج نوجوان کی نذر کیا شاہزادے نے نامہ کو پڑھا اُسمین لکھا تھا اے طلسم کشا ہزار
ہزار آفرین آپ کی جرأت و ہمت پر کہ آپ نے وہ کام کیے جو امکان بشری سے باہر تھے اور اس
ہمت و جرأت کی تعریف مین میری زبان قاصر ہے جہانتک آپ کی تعریف کرون بجا ہے مگر افسوس
کی بات ہے کہ آپ نے بلاوجہ آپسمین رنج پیدا کیا اگر آپ پیشتر پیام دیتے تو کیا عجب تھا کہ ملوک
ضرور منظور کرتے اور دختر سمنگان جادو کا عقد ریحان تاجدار کے ساتھ ہوجاتا مگر آپ نے پہلے ہی
جنگ آغاز کردی آپ کی عقل سے یہ بات بہت دور ہے اب مین ازراہ دوستی آپ سے اس امر کے لئے
کہتا ہون کہ آپ اپنے ارادہ سے باز آئیے اور ادھر ہی سے واپس جائیے مین تخشب کو جا کر سمجھا دونگا
وہ آپ کا کچھ نہین کرسکتا ہے بلکہ آپ ملکہ نسرین کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جائیے ہم آپکے بھی آپ سے طالب
نہین ہین ہمکو آپ کی جرأت و ہمت نے عاجز کردیا کہ ہم کسی طرح آپ سے مقابلہ نہین کرسکتے اس کلمے کے
مطلب کو یہ نہ تصور فرمایئے گا کہ ہم آپ سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہین نہین بلکہ مطلب ہمارا یہ ہے کہ اس
جرأت پر ہمین رحم آتا ہے اور آپ کے اوصاف حمیدہ بہت لوگون کی زبانی سنے اسوجہ سے مین نہین چاہتا
کہ آپ سے مقابلہ کرون ایرج نوجوان نے جو نامے کو پڑھا مسکرا کے اپنے ہاتھ سے جواب اسی نامہ
کی پشت پر لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے تیرہ تیغ دریا پرست تمہارے نامہ کی کل کیفیت ہمکو معلوم ہوئی
تمہاری خلق و مروت کی تعریف مین زبان قاصر ہے لیکن ہم اسوجہ سے مجبور ہین کہ جنگ آغاز کرچکے ہماری
وضع کے خلاف ہے کہ پلٹ جائین اور جس کام کے واسطے آئے ہین اسکو انجام کرنا ہی خوب ہے لیکن گو ہمکو
بھی تمسے مقابلہ کرنا اسیطرح برا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ تمنے تحریر کیا مگر مجبور ہین ہان اگر ریحان اور سمنگان
کو رہا کردو اور دختر سمنگان کا عقد ریحان تاجدار کے ساتھ ہوجائے تو ہم ابھی واپس جاتے ہین
یہ جواب لکھکر اس نامہ دار کو دیا نامہ دار جواب لیکر تیرہ تیغ دریا پرست کے پاس آیا نامہ دیا تیرہ تیغ
نے نامہ کو پڑھا جب سب مضمون دیکھ چکا اسنے دوسرا نامہ لکھا کہ اے طلسم کشا تمہارے

جواب سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ تمھیں جنگ کرنا منظور ہی لہٰذا ہم تمھیں ایک ہفتہ کی مہلت دیتے ہیں کہ ہمکو
جواب بھیجے کے دو پہر ساحر نامہ لیکر ایرج نامدار کے پاس آیا ایرج نامدار نے نامے کے مضمون کو پڑھکر ساحر کو
رخصت کیا اور مہتاب سبز پوش سے فرمایا کہ نیرنج نے ایسا کچھ تحریر کیا ہے سات روز کی مہلت
دی ہے مناسب وقت یہی ہے کہ اس رہیں اُسکے سامان قتل کی فکر کریں اور اُس حنیجہ تک چلیں مہتاب نے عرض کی کہ
مین بھی تائید کرتا ہون آپ ضرور تشریف لیچلیں ایرج نامدار نے فرمایا کہ مین ملکہ سے جاکر بیان کرتا ہون
دیکھوں وہ کیا راے دیتی ہیں یہ فرماکر اندر تشریف لاے ملکہ سے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا آپ
سب لشکر کو یہیں چھوڑ دیجے صرف مہتاب اور فیروز کو ہمراہ لیجیے مین بھی آپ کے ہمراہ چلتی ہون راہ مین
جسقدر عجائب وغرائب ملینگے اُنکے شکست کرنے کی ترکیب کرونگی ایرج نے فرمایا ملکہ تم یہین براحت
وآرام بسر کرو مین جاتا ہون جو کچھ معاملات راہ مین پیش آئینگے خدا اُنکو آسان کر دے گا اور مہتاب اور
فیروز دونوں کو اگر اپنے ہمراہ لیجاؤنگا تو یہان لشکر کی محافظت اور انتظام کون کرے گا ملکہ نے کہا
ایک کو یہان چھوڑ دیجیے ایرج نامدار نے اُسی وقت باہر تشریف لاے مہتاب سے کہا تم ہمارے ہمراہ
چلو اور فیروز کو ہم یہان براے محافظت لشکر چھوڑ جائینگے مہتاب نے عرض کی اگر سب لشکر کو
ہمراہ لے چلیے تو کیسا ہے ایرج نامدار نے فرمایا کہ شاید وہان عرصہ ہو جائے تو اسوقت نیرنج کو یہی
گمان ہوگا کہ ایرج میرے مقابلے کی تاب نہ لا سکے بھاگ گئے اور جب لشکر یہان رہے گا تو اُسکو بھی
اطمینان رہیگا مہتاب نے پھر عرض کی کہ کچھ جوانان صف شکن چھانٹ کر اپنے ہمراہ لے لیجیے ایرج
نوجوان نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہے مہتاب اُسی وقت لشکر مین آیا دو سو جوانان تیغزن چھانٹ لیے
وہان سے ایرج نامدار کے پاس آیا عرض کی مین نے سب انتظام درست کر لیا ہے اب تشریف لیچلیے
مین کیا دیر ہے ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ کہتی ہیں کہ مین بھی ہمراہ چلونگی مہتاب نے عرض کی اے شہریار
اُنکو ضرور ہمراہ لے چلیے بڑے کام نکلینگے ایرج نوجوان نے فرمایا مین چاہتا تھا کہ اُنکو ہمراہ
نہ لے چلوں مہتاب نے عرض کی اے شہریار روانگار طلسم کا ساتھ رہنا بہت مناسب ہے
ایرج نوجوان ملکہ کی بارگاہ مین آئے ملکہ سے فرمایا کہ آپ میرا ارادہ معلوم ہے صرف تمسے ملنے کو آیا ہون
ملکہ نے کہا مین بھی ہمراہ چلونگی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ ملکہ ایک امر امین مشکل ہے مین تمھین ہمراہ کیونکر
لے چلوں اہل اسلام مین عورت کو ساتھ رکھنا اور اُسکی مدد سے کوئی کام کرنا معیوب ہے
ملکہ نے عرض کی اگر آپ کو یہ منظور نہیں ہے تو مین الگ آپ سے چلتی ہون مقصد مقام پر آپ سے
ملتی رہونگی ایرج نوجوان جب مجبور ہوئے تو کہا ملکہ تمھین اختیار ہے مین زیادہ مانع نہیں ہو سکتا یہ کہکر
ملکہ سے رخصت ہوے باہر تشریف لاے یہان مہتاب منتظر تھا ایرج نوجوان کے آتے ہی سائیس نے
گھوڑا حاضر کیا شاہزادہ پشت اسپ پر جلوہ فرما ہوا ملکہ نے جسطرف کا پتہ دیا تھا اُسطرف روانہ ہوئے یہان ملکہ نے
گلعذار کو اپنے ہمراہ لیا سحر کرکے ایک تخت بنایا مع گلعذار کے تخت پر بیٹھکر یہ بھی طرف قلعہ سیماب کے روانہ ہوئین
کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت گل جات نیرنج اور اُسکے قلعہ کے عجائب وغرائب کی بیان کی جاتی ہو

کہ یہان بہار جادو رہتا ہے وہ شخص ہے جسنے جزیرہ ایک قلعہ بجر کا بنایا ہو قلعہ کے نیچے خندق جو ہے اُسمین

بجائے آب پارہ بھرا ہے جب کوئی بعزم جنگ خندق تک پہونچتا ہی پارہ جوش مارکے خندق سے
نکلتا ہی جسقدر آدمی خندق کے قریب ہوتے ہین اُسکی موج مین بہ جاتے ہین وہ پارہ اسیطرح جوش مارتا
ہوا بیس کوس تک جاتا ہو ایک حد معین ہو جب اُس حد تک پہونچتا ہی پھر خندق کی جانب مراجعت
کرتا ہی جسقدر آدمی غرق ہوتے ہین وہ سب خندق مین گرجاتے ہین پھر انکی کیفیت نہین معلوم ہوتی کہ کیا
ہوئے اور بہار جادو ایک چاہ عمیق کے اندر رہتا ہو جسکا حال وقت پر بیان کیا جائے گا اُسکے پاس
ایک چشمۂ آب ہو اُسمین پارہ پھول گلاب کے پڑے ہین اُنھین مین ایک گل حیات ہی چاہ کے منھ پر
بیس ہزار جوان سلح کمل پہنے رہتے ہین جو سحر مین بھی خوب طاق ہین اور علاوہ اسکے اور بھی عجائبات
بہار جادو نے اپنے قلعہ مین بنائے ہین جنکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ایرج نامدار کی بیان کی جاتی ہے

یہ جو مع مہتاب سیہ پوش کے دو سو جوان اپنے ہمراہ لیکر چلے تین کوس راستہ طے کیا تھا کہ ایک صحرا
بہت پر فضا نظر آیا ایرج نامدار اُس صحرا کی سیر کرنے لگے ایک جانب سے رونے کی آواز آئی
ایرج اسطرف متوجہ ہوئے مہتاب نے کہا اے شہریار جنگل بہت مشہور ہو ایسے ایسے بہت معاملہ
پیش آئینگے ادھر توجہ نہ فرمایئے کوئی ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب اس درد کی صدا میرے
کان مین آئی ہی کہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہو مین ضرور دیکھونگا یہ کون مصیبت زدہ رو رہا ہی ایرج نامدار
ابھی یہ باتین کر رہے تھے کہ ایسی آواز دردناک کان مین آئی کہ جیسے نام لیکر کوئی کہ رہا ہے کہ افسوس
ایرج نامدار سے بھی چھوٹے اور ایسی جگہ موت آئی کہ گور و کفن بھی نہ میسر ہوا لاش طعمۂ زاغ و زغن
ہو جائیگی اب ایرج نامدار نے جو اپنا نام سُنا اور زیادہ اضطراب بڑھا مہتاب کا کہنا سماعت
نہ کیا گھوڑے کو بڑھاکے آواز کی جانب روانہ ہوئے مہتاب جادو بھی عقب مین چلا
ایرج نامدار نے کچھ دور آگے بڑھ کے دیکھا کہ ایک غار مین ملکہ نسرین پڑی ہین گر انتہائی زخمدار ہین ایرج
کو تاب نہ رہی دوڑ کے لپٹ گئے پوچھا اے ملکہ یہ کیا ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ اے شہریار کیا کہون
مین آپ کی تلاش مین اسطرف آئی تھی راہ مین ایک ساحر ملا اُسنے پوچھا تم کون ہو کہان جاتی ہو مین نے
اُس سے حیلہ کیا مگر اُسنے نہ مانا مجکو گرفتار کرکے لیجانا چاہا مین نے قصد کیا کہ سحر کرکے نکل جاؤن
اُسنے مجکو روکا میرے اُسکے مقابلہ ہوا اُسنے سحر کرکے مجھے زخمی کیا جب طاقت بیکار رہی مین باقی
نہ رہی اور اس غار مین گری تو وہ فرار ہو گیا مین یہین رہی ایرج نوجوان نے چاہا ملکہ کو اٹھائین ملکہ نے
کہا اے شہریار مین مبتلائے سحر ہون مجھ مین اُٹھنے کی طاقت نہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ مہتاب
بھی آگیا کہا اے شہریار کیا ہوا ایرج نوجوان نے کہا اے مہتاب تم مجکو منع کرتے تھے اگر مین نہ آتا
تو بڑا غضب ہوتا مہتاب نے کہا اے شہریار یہ تو ارشاد فرمایئے کہ یہ واقعہ کیا ہو ایرج نامدار نے
کہا کہ یہان ملکہ زخمی پڑی ہوئی تھین مہتاب بھی اس بات کو سنکر بہت غمگین ہوا ایرج نامدار نے
کہا اے ملکہ یہ سحر کیونکر زائل ہو ملکہ نے کہا اے شہریار اپنی کمر سے نیمچہ کھولکر مجکو عنایت کیجیے ابھی سب
سحر اُتر جائیگا ایرج نامدار نے کچھ خیال بھی نہ کیا نیمچہ بےخوف اپنی کمر سے کھولکر دیدیا جیسے ہی نیمچہ
اُسکے ہاتھ مین دیا اُٹھکر اُسنے نعرہ کیا کہ باش او ظلم کش منم ظلمات جادو اب میرے

ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر سحر کیا کہ ایرج اوسکو اٹھا کر زمین پر گرے مہتاب نے چاہا مین جھپٹ کے تلوار کا
وار کرون ظلمات نے اسپر بھی سحر کیا مہتاب بھی زمین پر گرا ظلمات نے دونون کی مشکین باندھین
ایک جانب لیکر روانہ ہوا مگر ملکہ نسرین جو بعد جانے ایرج تاجدار کے چلی تھین راہ کو طے کرتی ہوئی
جاتی تھین گلعذار نے کہا ملکہ عالم دیکھئے کوئی ساحر دو آدمیونکو گرفتار کیے ہوئے لیے جاتا ہے
ملکہ نے نگاہ کی دیکھا ایک ساحر دو آدمیونکو گرفتار کیے ہوئے ایک تخت سحر پر لیے جاتا ہو ملکہ نے اپنا
تخت بھی بڑھا کیا قریب آکر دیکھا تو تخت پر ایرج نوجوان اور مہتاب کو دیکھ بیرنگ ہوگئین سحر کیا مگر اُس
ساحر کے پاس کچھہ دافع سحر تھا سو نے بالکل تاثیر نہ کی ملکہ سخت حیران ہوئین پوچھا تو نے ان دونون
کو کیون قید کیا ہو اُس ساحر نے جواب دیا کہ یہ شخص یہان بعزم طلسم کشائی آیا ہو گل حیات شیخ دریاپرست
کی تلاش مین جاتا ہوا سو جہت سے مین نے اسکو قید کیا ہو اسکے پاس کچھہ دافع سحر موجود تھا مین نے بڑے
مکر سے کچھ لیا اب اسکو تخشب کے پاس لیجاؤنگا خلعت و انعام بیحساب پاؤنگا اسکے واسطے بہت
ساحر تخشب نے بھیجے مگر سب کو اسکے حال پر رحم آیا اور اسکی صورت کو دیکھکر سوجان ہوگئے مگر مین نے
وہ کام کیا جو کسی سے نہو سکا ملکہ یہ کیفیت دیکھکر سخت حیران ہوئین بسبب کچھ سحر کیا مگر اسیر بوجہ تمیچہ کے
تاثیر نہ کی ظلمات نے کہا او نسرین تو نے اپنے باپ کے گھر کو برباد کرنا چاہا ہو مین تجکو بھی گرفتار کرکے
لے چلونگا ملکہ نے کہا تیری کیا مجال ہے جو ہمکو اسیر کرکے لیجائے ظلمات آگے بڑھا ملکہ سحر کرکے
تھکے تھین ظلمات اور آگے بڑھا ملکہ اور دبکے تھین مگر وہ سحر بوجہ تمیچہ کے نہین کرسکتا اس وجہ سے مجبور تھا
اسی کیفیت مین ملکہ تھین کہ ایک طرف غبار اڑا ملکہ اسطرف دیکھنے لگین جب دامنہ گرد شگافتہ
ہوا تو ملکہ نے دیکھا کہ کچھ سوار مسلح و مکمل اسطرف کو آتے ہین جب وہ سوار قریب پہونچے اور انھون نے
یہ واقعہ دیکھا کہ ایرج تاجدار ایک تخت پر بیہوش پڑے ہین اور ایک نازنین کو ایک ساحر گرفتار کرنا
چاہتا ہو یہ لوگ بھی ہمراہیان ایرج تاجدار تھے شاہزادے کو جو اس حال مین دیکھا تلوارین لیکر بڑھے
اسکو گرفتار کرلیا ملکہ نے آگے بڑھ کے اسکی زبان مین سوزن دیا تمیچہ اسکے قبضے سے لیکر ایرج
تاجدار کے بدن سے مس کیا ایرج کو ہوش آیا اپنے کو اس حال مین پایا لاحول ولاقوۃ کہکر اُٹھے ملکہ نے
مہتاب پر سے بھی سحر اُتارا مہتاب بھی ہوشیار ہوا لوگون نے چاہا ظلمات کو قتل کرڈالین
ایرج تاجدار نے کہا ابھی اسکو قتل نہ کرو مجھے کچھ حالات اس سے دریافت کرنا ہین لوگون نے اسکو
حاضر کیا ایرج نے کہا جب تیرے پاس تمیچہ موجود تھا تو نے مجھے سحر سے کیونکر بیہوش کیا ظلمات
نے عرض کی اے شہریار آپ سے مین نے تمیچہ لیا تو تمیچے کو زمین پر ڈال کر آپ پر سحر کیا جب آپ
بیہوش ہوئے تو مین نے اسیطرح سے مہتاب کو بیہوش کیا تخت کو سحر کرکے روان کیا آپ کو اور مہتاب
کو تخت پر ڈالا خود پیادہ پا روانہ ہوا اگر مین تخت پر بیٹھ جاتا تو ہرگز تخت نہ چلتا راہ مین ملکہ سے
ملاقات ہوئی انھون نے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا مگر بوجہ تمیچہ کے مجھپر سحر نے تاثیر نہین کی جب آپکے
ہمراہی یہان آگئے تو انھون نے مجکو گرفتار کرلیا ایرج تاجدار نے فرمایا اب تو شناخت مین پروردگار عالم
کی کیا کہتا ہے ظلمات نے جواب دیا کہ اے شہریار مذہب ایسی چیز ہو جو انسان کو جان سے
بڑھکر عزیز ہوتا ہو اگر آپ حکم قتل دینگے تو مجھے اپنی جان جانے کا خوف نہین ہے مگر مذہب

نہین تبدیل کیا جائیگا ایرج نامدار نے حکم دیا کہ اسکو بھی قتل کرو لوگون نے اسکا سر کاٹ لیا مرتے ہی ظلمات
جادو کے اندھیرا ہوگیا صدائین مہیب آئین بعد عرصہ دراز کے ایک آواز آئی کہ گشتی مرا نام من ظلمات جادو
بود ایرج نوجوان نے ملکہ سے فرمایا کہ تم اسوقت یہ کیونکر پہونچین ملکہ نے اپنے آنے کی کیفیت بیان کی
ایرج نامدار نے شکر پروردگار کیا مہتاب نے عرض کی اے شہریار مین نے آپ سے پیشتر عرض کی تھی کہ یہ
صحرا سحر سے معمور ہے یہان کسی بات کا اعتبار نہ کیجیے آپ نے قبول نہ فرمایا ایرج نامدار نے فرمایا کہ یہ مکار
ایک شخص کی صورت بنا کر مجکو دھوکا ہوگیا ملکہ نے پوچھا اے شہریار یہ کسکی صورت پر آیا تھا ایرج نے
کل کیفیت ظلمات کی بیان کی ملکہ کو بہت تعجب ہوا ایرج نامدار سے کہا کہ میرے آنے کی کیفیت
اب اسقدر مشہور ہوئی کہ لوگ اس پردے مین دھوکا دینے لگے ایرج نامدار نے کہا ملکہ اگر بامر حضرت یزدان
بھی ہوا ہے تو کوئی کیا کر سکتا ہے ملکہ نے کہا مجھے کسی کا خوف نہین ہے مگر نیرنج جادو کا کہ یہ ظالم بڑا ساحر ہے
ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ اسکا خوف بھی بجا ہے خدا مالک ہے تمنے دیکھا کہ اسنے کس مصیبت سے نجات
دی ملکہ نے عرض کی یہ تو آپ کا فرمانا بہت بجا ہے مگر ظالم سے سب خوف کرتے ہین یہ باتین کرتے ہوئے
کچھ دور آگے بڑھے ایرج نوجوان نے ایک مقام پر قیام کیا مہتاب نے فوراً بارگاہین استادہ کرا دین
ایرج نامدار مع ملکہ نسرین کے داخل بارگاہ ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل
ہوئے شب کو ملکہ نسرین نے ایرج نوجوان سے کہا کہ اے شہریار یہان سے دو کوس پر طرار جادو رہتا ہے
وہ بھی ضرور سد راہ ہوگا اسکے کرے سے بچنا بہت دشوار ہے گر مین ہمراہ ہون کچھ نہین کر سکے گا ایرج
نامدار نے فرمایا ملکہ مین ہر حال مین خدا پر شاکر ہون جب وہ مہربان ہے کوئی کچھ نہین کر سکتا ہے انھین باتون مین
صبح ہو گئی ملکہ نے ایرج نامدار سے کہا آپ یہان سے کوچ کیجیے طرار جادو سے مقابلہ کرنا ہے جب تک
وہ نہ مارا جائے گا راستہ صاف نہین ہوگا ایرج باہر تشریف لائے مہتاب سیہ پوش سے کہا
ملکہ کہتی ہین یہان سے دو کوس پر طرار جادو رہتا ہے اسکو جب تک قتل نہ کر لینگے تب تک راستہ صاف
نہوگا مہتاب نے اسی وقت سب کو خبر دی کہ چلنے پر تیار رہو آقاے نامدار اسیوقت کوچ کرینگے
سب لوگ تیار ہوئے ایرج نامدار نے اسی وقت مع ملکہ اور مہتاب سیہ پوش کے طرف
طرار جادو کے کوچ کیا دو کوس تک تو جانا ہی تھا تھوڑی دیر مین طرار جادو کے مکان تک پہونچ گئے
ملکہ نے ایرج نامدار سے کہا اب یہین ٹھہر جائیے طرار جادو کا مکان سامنے معلوم ہوتا ہے ایرج نامدار
نے لشکر کو روکا فوراً بارگاہین استادہ ہو گئین ایرج نامدار بارگاہ مین آئے ملکہ بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین
تھوڑی دیر ایرج نامدار باہر بیٹھے بعدہ دربار برخاست کر کے اندر تشریف لے گئے ملکہ نے عرض کی
اے شہریار مین آپ کی منتظر تھی شاہزادے نے فرمایا خیر تو ہے ملکہ نے کہا کل صبح کو طرار جادو کے
پاس ایک نامہ اس مضمون کا روانہ فرمائیگا کہ ہم گل حیات نیرنج لینے کو جاتا ہے لہذا راستہ کھولدو
جب ہم چلے جائین پھر تمکو اختیار ہے دیکھیے وہ اس نامے کا کیا جواب دیتا ہے ایرج نامدار نے کہا مین
صبح کو ضرور ایک نامہ روانہ کرونگا تھوڑی دیر یہ باتین رہین جب رات بہت آئی تو ایرج نامدار نے خاصہ
طلب کیا بعد فراغت طعام بستر خواب پر تشریف لے گئے آرام فرمایا جب صبح ہوئی تو ایرج نامدار نے
ایک نامہ اسی مضمون کا تحریر کیا جو کچھ ملکہ نے کہا تھا اور ایک سردار کو وہ نامہ دے کر روانہ کیا

طرار جادو نے مکان کے دروازے پر بیٹھا تھا چند ساحر اور بھی اُسکے پاس بیٹھے تھے یہی ذکر ہو رہا تھا
کہ طلسم کشا گل حیات نیرنج لینے کو جاتا ہی طرار جادو کہتا تھا کیونکر جا سکتا ہی جب تک مین راستہ نہ کھولونگا
اسی صحرا مین رہیگا یہ ذکر تھا کہ سردار ایرج نامدار نے جا کر نامہ ایرج کا دیا طرار نے دیکھا تو اسمین یہ لکھا تھا
کہ ہم گل حیات نیرنج لینے کو جاتے ہین تمکو لازم ہی کہ راستہ کھولدو جب ہم چلے جاوینگے تو تمکو اختیار
ہی طرار جادو اس مضمون کو دیکھکر بہت ہنسا کہا واہ طلسم کشا تو بہت ہی زبردست ہین ہمکو لکھتے
ہین کہ راستہ کھولدو ہم چلے جاوینگے پھر تمکو اختیار ہی جو مزاج مین آئے کرنا بھلا ہم راستہ کیون کھولینگے
اُسکی پشت پر طرار نے جواب لکھا کہ ہم کبھی راستہ نہ کھولینگے جو آپکے مزاج مین آئے ہمارے حق مین
کیجیے سردار جواب نامہ لے کر ایرج کے پاس آیا نامہ دکھایا ایرج نے کہا اُس سے جا کر کہدو اگر راستہ
نہ کھولیگا تو سزا پائیگا یہ پیام لے کر پھر ایک سردار طرار کے پاس گیا طرار نے یہ پیام سنکر کہا کل ہم
بھی طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے دیکھین ہمارا کیا کر لیتا ہی سردار نے کہا اے طرار جادو اس سے بڑھکے
کوئی بات زبان سے نہ نکالنا آقا اسوقت یہان موجود نہین ہین اور ہم جان نثاران دولت سے ہین طرار
نے کہا اے جوان یہ طلسم تختشب ہی یہان کے جسقدر باشندے ہین سب مہذب ہین ہم لوگون سے
خلاف تہذیب کوئی بات ظہور پذیر نہین ہوگی اور کبھی ہم لوگ صاحبان شجاعت کے دشمن نہین ہوتے اور
آپکے آقا کی جرات کی ہملوگ تعریف کرتے ہین واقعی جو جو کام اُنھون نے کیے وہ امکان بشری سے
باہر تھے لیکن آپ خود ملاحظہ فرمایے کہ ہم یہان برائے نگہبانی ملازم ہین اگر ہم اسکی محافظت نہ کرین تو
خلاف ہی یا نہین سردار ایرج نے کہا اے طرار تم بہت سچ کہتے ہو اور مین جا کر آقا سے نامدار سے تمھارا
پیام کہدونگا یہ کہکر طرار جادو سے رخصت ہو کر سردار اپنے لشکر مین آیا ایرج نامدار سے کل کیفیت
بیان کی خلق طرار کی کیفیت سنکر ایرج نامدار بہت خوش ہوئے ملکہ سے آکر کہا طرار تو بہت مرد معقول ہی
ملکہ نے کہا اے شہریار یہان کے جسقدر باشندے ہین سب خلیق ہین انکی باتین بہت ہی شیرین ہین مگر
ان کے عجیب کیفیت ہی یہ کبھی کسی کے دوست نہین ہوتے آپ اسکی خلق و مروت پر خیال نفرمایے یہ
بہت ہی بڑا مکار ہی جسوقت میدان مین آئیگا آپکو اُسکی تقریر مین پھنسائیگا بات کا اعتبار نہ کیجیے گا ہر کام کو فطرت کی
تصور کیجیے گا ایرج نامدار نے ملکہ سے کہا کہ اسنے انتہا سے درجہ عجز و انکسار کیا ملکہ نے کہا یہ سب فطرت
ہے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین پھر ایرج نامدار باہر تشریف لائے ہرکارون نے آکر عرض کی حضور طرار
نے طبل جنگی بجوایا ہی ایرج نامدار نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وتائید ربانی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارہ زرین پر چوب پڑی دونون طرف جنگ کی تیاریان ہونے لگین تھوڑی دیر ایرج نامدار
باہر دربار مین رہے جب دو پہر رات گئی اندر تشریف لائے خاصہ نوش کرکے آرام فرمایا یہان
لشکر مین شب بھر سرداران نامی بیدار رہے اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کیا جب
آفتاب عالمتاب فلک چارم پر جلوہ گر ہوا اور تاریکی زائل ہوئی تو ایرج نامدار بیدار ہوئے فریضہ سحری
ادا کرنے کے بعد سلاح جنگ طلب کئے ملازمون نے کشتی سلاح کی حاضر کی شاہزادے نے
سلاح ذات پر آراستہ کیے باہر برآمد ہوے یہان سب لوگ منتظر تھے شاہزادے کو دیکھکر
سب نے سلام کیا مہتاب سیہ پوش آگے بڑھا سائیس کو آواز دی اسپ صبا رفتار آیا

ایرج نامدار نام خدا لیکر سوار ہوئے مع تمام لشکر کے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے ادھر سے طرار
جادو بھی لشکر گران ساتھ لے کر میدان میں آیا صفوف لشکر درست ہوئے نقیبوں نے نقابت کی گرد کیت
گرد کا لشکر طرار نے ایرج نامدار کو سلام کیا اور کہا اے طلسم کشا آپ کی جرات و ہمت کی تعریف
میری زبان سے تو نہیں ہو سکتی لیکن آپ کو ایک شخص غیر کے واسطے اپنی تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت تھی
اگر آپ نخشب ثانی سے پیشتر فرماتے اور اس تقریب کی نسبت گفتگو کرتے تو آپکا فرمانا ایسا نہ تھا
کہ وہ ٹال دیتے اگرچہ اسقدر آپ نے طلسم کو خراب کیا ہے لیکن اب بھی یہ امر ممکن ہے کہ آپ اپنے ارادے سے
باز رہیں تو ہم لوگ نخشب کو سمجھا لینگے ایرج نوجوان نے مسکرا کے جواب دیا اے طرار جادو تونے جو کچھ
کہا واقعی بہت ٹھیک ہے مگر تم ان معاملات سے واقف نہیں ہو میں خاص اس ارادہ سے نہیں آیا تھا
بلکہ ریحان تاجدار کے کام کے واسطے جاتا تھا مجھے یہ امر معلوم بھی نہ تھا کہ ملکہ اس طلسم میں رہتی ہیں اور
سمنگان جادو کی بیٹی ہیں میں تو ہیرا سے تلاش نکلا تھا نخشب ثانی خود مجھکو یہاں لے آیا قید کیا وہاں پروردگار
عالم نے میری مدد کی مجھے رہائی دی ایک جانب چلا گیا وہاں پہلوان سے مقابلہ ہوا تائید پروردگار
سے اسکو زیر کیا اسی طور سے ایرج نے سب کیفیت بیان کی آخر میں یہ کہا کہ اب تم کسکی خطا
ثابت کرتے ہو اسمیں میری خطا ہے یا تمہارے بادشاہ طلسم کی خطا ہے علاوہ ان باتوں کے جھگڑا
صرف سمنگان جادو کی وجہ سے تھا سمنگان جادو اسوقت ریحان تاجدار کو یہ دامادی قبول کرتا ہے
اس خطا پر اس بیچارے کو بھی اسیر کیا ہے اب میں اسکو بھی انشاء اللہ تعالیٰ رہا کرونگا جب اسنے
قبول کیا تھا رفع شر کرنے ریحان کے ساتھ دختر سمنگان جادو کا عقد ہو جانا مجھے اور
کسی بات کا ملال باقی نہ رہتا اب تو اگر مجھے خود نخشب بھی صلح کی بابت پیام دے اور یہ کہے
کہ ہم سمنگان اور ریحان کو نہ دینگے تو میں منظور نہ کرونگا طرار جادو نے کہا اے شہریار
نیرنج دریا پرست نے آپ سے کیا باتیں کہیں ایرج نامدار نے کل تقریر نیرنج
دریا پرست کی بیان کی طرار جادو نے کہا جب ایسا ساحر کیا آپ سے اس طور سے عجز کی باتیں
کرتا ہے تو آپکو ضرور قبول کر لینا چاہیے اے شہریار وہ شخص ہے جسکو نخشب ثانی اپنا بزرگ اور
سرپرست جانتا ہے اور آج تک اسنے کسی سے اس طور کی باتیں نہیں کہیں آپ کی جرأت و ہمت
دیکھکر وہ بھی خوش ہوا اور آپ سے کلمات عجز کے اب آپ کو لازم ہے کہ ہم لوگوں پر احسان
کیجیے اور اپنے ارادے سے باز رہیے صرف اسقدر تو آپ کے خلاف ہوگا کہ ہم سمنگان
و ریحان وغیرہ کو نہ دینگے ورنہ آپ کی اطاعت بسر و چشم کرینگے اور تبدیل مذہب بھی کرینگے ایرج
نامدار نے فرمایا اے طرار جادو اگر کافر رہو گے تو سلطنت بھی ہمیں ملتی ہوگی تو تمہارے
قتل سے درگذر نہ کرینگے کیونکہ ہم لوگ فراخی راہ دین اسلام میں اور اسی واسطے اپنے اوپر یہ
مصائب گوارا کیے ہیں سوائے ترقی دین کے دوسری بات نہیں چاہی اگر چاہتے ہوتے تو اسوقت
ہفت اقلیم پر اپنا قبضہ کر لیتے مگر اسطرف نگاہ کبھی نہیں کی بہت سی سلطنتیں کافروں کی ہاتھ آئیں
مگر اپنے تصرف میں نہ لائے اور لوگوں کو دیدیں یہ کلام جو ایرج نامدار نے کیا طرار نے
جواب دیا اے طلسم کشا تمہیں اپنی جرأت پر اگر ناز ہے تو ہمیں بھی تجھ سے مقابلہ

کرنے مین کوئی عذر نہین ہے تمنے جو یہ کلمۂ باطل زبان سے نکالا ہمارے بہت خلاف ہو ہم لوگ کافر
نہین ہین بلکہ ہمارا مذہب بہت ہی پختہ ہو ایرج نامدار نے کہا اس گفتگو سے بیکار ہے کیا فائدہ ہے جس لئے
ہم تم یہان آئے ہین اس کام کو انجام دین طرار جادو نے ایک گولا ایرج نامدار کے لشکر کیطرف پھینکا
وہ گولا پھٹا اور سب سردار بیہوش ہوکر گرے یہ حال ملکہ نسرین نے جو دیکھا تاب نہ رہی جھولی کاندھے
پر ڈال کے بارگاہ سے باہر آئین وہین سے اشارہ کیا جس قدر سردار ایرج کے مبتلاے سحر
ہوئے تھے سب کو ہوش آیا ایرج نامدار نے پلٹ کے دیکھا ملکہ نسرین جھولی کاندھے پر ڈالے
ہوئے آتی ہین خاموش ہو گئے خلاف مرضی تو ضرور کیا تھا مگر بلحاظ ملکہ کچھ نہ فرمایا ملکہ نے قریب آکر سحر کیا
کہ ہوا سے سرو علی جسقدر لشکر طرار کے لوگ تھے ملکہ نسرین کا دم بھرنے لگے ہاتھ باندھکر حاضر خدمت
ملکہ ہوئے عرض کی اے ملکہ عالم کیا ارشاد ہو ملکہ نے کہا اپنے سردار کا سر لاؤ اہل لشکر طرار جادو
کی طرف سے ملے طرار یہ معرکہ دیکھکر بہت متردد ہوا سحر کرکے پیچھے ہٹ افسران لشکر طرار آئے
اسنے ایک گولا مارا باران سحر برسا سب پر پانی پڑا ہوش آیا سب نے طرار کے ہاتھ باندھے
عفو تقصیر کے طالب ہوئے طرار نے کہا اب سنبھلکر سحر کرنا اسطرح دیوانے نہ بن جانا سب نے کہا
اب ہرگز ایسا نہین ہوگا یہ کہکر پھر سب سحر کرتے ہوئے بڑھے ملکہ نے پھر کچھ پڑھا کہ پھول برسنے لگے
خوشبو پھولون کی دماغ مین گئی پھر سب کی وہی کیفیت ہوئی ہاتھ باندھکر ملکہ کے پاس حاضر ہوئے عرض کی
اے ملکہ عالم ہم تابعدار ہین جان نثاری کو موجود ہین جو حکم ہو اسکو بسر و چشم بجا لاوین ملکہ نے کہا تمنے
ایکبار تمھے کہدیا کہ اپنے افسر کا سر لاکر ایرج نوجوان کے قدمون پر ڈالدو اگر اب کی بار عدول حکمی کی
تو ہم سزا دینگے سب نے عرض کی کیا مجال اگر ابکی بار عدول حکمی کرین تو آپ ہمین قتل کیجیے گا یہ کہکر
پھر سب لوگ طرار جادو کی طرف چلے ملکہ نے سحر کو زور دیا جس قدر یہ لوگ بڑھتے جاتے ہین ملکہ سحر کو
زور دیتی جاتی ہین ایرج نامدار خاموش کھڑے ہوئے یہ تماشا دیکھ رہے ہین کبھی مہتاب
سیہ پوش سے ہنس کے فرماتے ہین کہ ملکہ نے اچھا سب کو دیوانہ کیا ہے اپنے مالک کا سر
لینے جاتے ہین مہتاب سیہ پوش عرض کرتا ہے حضور اس طلسم مین دو ہی شخص سحر مین کامل ہین اول تو
ترنج دریاپرست اور دوسری ملکہ عالم ان دونون کا نظیر طلسم مین نہین ہے بس یہی دونون آپس مین
ایک دوسرے کا جواب ہین ملکہ سا واقفکار طلسم مین کوئی نہین ہے جو جو باتین اور حالات طلسم کے
ملکہ کو معلوم ہین وہ خود نخشب نہین جانتا ہے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر سرداران طرار
جادو طرار کے قریب پہونچے آگے اسنے چاہا مین انپر سحر اتارون مگر ممکن نہوا لاکھ لاکھ تدبیرین طرار
نے کین لیکن سحر نہ اترا سردارون نے سر طرار جادو کا تن سے جدا کیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی
آواز آئی کشتی مرا نامم طرار جادو وہ سردار اسکے سر لیکر ایرج نامدار کے پاس آئے اور ایرج نوجوان
کے قدمون پر ڈالدیا ملکہ کے پاس حاضر ہوئے عرض کی اے ملکہ عالم اب تو آپکے حکم کی تعمیل کی
امیدوار ہین کہ انعام عنایت فرمایئے ملکہ نے کہاکہ انعام ایک شرط سے ملیگا کہ اطاعت اسلام
قبول کرو اور سامری و جمشید پر لعنت کرو حسب الحکم ملکہ سب نے اطاعت مذہب اسلام
قبول کی ایرج نوجوان بہ فتح و فیروزی معرکہ کارزار سے اپنی بارگاہ کی جانب پھرے

جسقدر ساحران طرار مطیع اسلام ہوئے تھے انھون نے عرض کی اے شہریار یہان کیون تشریف رکھیے
مکان مین تشریف لے چلیے ایرج نامدار نے فرمایا کہ آج کی شب ہم اور یہان ہین کل مکانات طرار کی سیر کرینگے
سب لوگ خاموش ہو رہے ایرج نوجوان اُسکے رات بعیش و عشرت بسر کی صبح کو ساحرون کے ہمراہ طرار جادو
کے مکانات کی جانب تشریف لائے ساحرون نے خزانہ بتایا ایرج نامدار کے قبضے مین آیا وہان سے
خوشی خوشی مراجعت کی ایک ساحر کو سب مکانات کا منتظم و مہتمم قرار دیا سب خزانہ لیکر اپنی بارگاہ
مین آئے ملکہ نسرین سے کل کیفیت وہان کی بیان کی اور خزانہ بھی دکھایا ملکہ نے کہا اب یہان
ٹھہرنا بیکار ہے تھوڑی دور پر اور ایک ساحر رہتا ہے مطیر جادو اُسکا نام ہے وہان ہر وقت پانی برستا رہتا
ہے کسی کی مجال نہین ہے جو اس راہ سے گذر کرے مگر خدا مالک ہے وہان بھی ہمکو فتح نصیب ہوگی ایرج نامدار
نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا تین کوس کے بعد دیکھا پانی بڑے زور شور سے برس رہا ہے
ابر گھرا ہوا ہے برق چمک رہی ہے رعد کی آواز سے کلیجے پار ہوئے جاتے ہین سردی کی اسقدر کثرت ہے کہ
دانت سے دانت بجتے ہین ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہوتا ہے ایرج نامدار اس کیفیت کو دیکھکر بہت
حیران ہوئے مہتاب سیہ پوش سے کہا یہ عجیب معرکہ ہے اسنے خوب انتظام کیا ہے وہ کسی
یہان کون آسکتا تھا مہتاب نے عرض کی اے شہریار یہ بات نہین ہو سکتی اسقدر سردی کی زیادتی
ہے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین بوجہ نیچہ کے محفوظ ہون دیکھو خدا اس مشکل کو بھی آسان کر دے گا
یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین ملکہ نسرین نے بڑھ کے کچھ اسم سحر پڑھا پانی برسنا موقوف ہوا سردی
کم ہوئی برق کا چمکنا جاتا رہا رعد کی آواز آئی مہتاب سیہ پوش نے ملکہ کے سحر کی بہت
تعریف کی ایرج نے بھی کہا واقعی ملکہ کے کامل ہونے مین شک نہین ہے ایرج نوجوان تو یہ باتین کر رہے
تھے ملکہ نسرین نے آگے بڑھ کے کچھ پھول اپنے پاس سے نکالے اور کچھ پڑھ کے اسطرف
پھینک دیے پھولون کے پھینکتے ہی ایک دھوان بلند ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ دھوان برطرف
ہوا سب نے دیکھا ایک مکان سحر کا نہایت عالیشان نظر آتا ہے ایرج نامدار نے ملکہ کے پاس جاکے
پوچھا یہ مکان کسکا ہے اس مین کون رہتا ہے نسرین نے کہا مطیر جادو کا یہی مکان ہے اسی کے کوٹھے پر
وہ شب و روز بیٹھا رہتا ہے سحر سے پانی برسایا کرتا ہے جو کوئی اس طرف آتا ہے وہ اس پانی مین
ہلاک ہو جاتا ہے ایرج نوجوان نے فرمایا اب مطیر جادو کو ہمارے آنے کی اطلاع تو ہوئی ہوگی
ملکہ نے کہا اب وہ ہمارے مقابلے کے واسطے آئے گا اور کیا عجب ہے جو اپنے مقام سے چل چکا
ہو اسکے پاس فوج و لشکر نہین ہے چونکہ ساحر کامل ہے اس وجہ سے تنہا یہان رہتا ہے کسی کی
اتنی مجال نہین ہے کہ یہان تک آسکے یہ ذکر تھا کہ ایک بار ہوا سے تند چلی ملکہ نے کہا اے شہریار
مطیر جادو آتا ہے اسکے آنے کی علامت پیدا ہوئی ایرج نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے
کہ اتنے مین مطیر جادو سامنے آکر کھڑا ہوا پکار کے کہا اے طلسم کشا تو نے غضب کیا
طلسم کے بڑے بڑے عجائبات مٹائے اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا اپنی خطاؤن کی سزا پائیگا
ایرج نامدار نے کہا او بیہودہ بکتا ہے مطیر جادو نے کہا تو نسرین پر بہت نازان ہے مین اسکی کیا
حقیقت سمجھتا ہون ملکہ نے کہا او نمک حرام ہمارے سامنے دعوی ساحری کرتا ہے ہمارے سحر سے

سحر نے رواج پایا ہو ہمین سے سب کو تباہ ہو تو ہمارے سامنے ساحری کا دم بھرتا ہے بڑا دعوی کرتا ہے
اگر کچھ تجھے سحر مین دخل ہو تو ہمارے مقابلہ موجود ہین کوئی بات اٹھا نہ رکھنا مطیر جادو نے ایک کارد سحر
جھولی سے نکالی ملکہ کیطرف کھینچ ماری ملکہ نسرین نے سحر کرکے اوس چھری کو رد کیا اور تھوڑی سی خاک
مطیر جادو کی جانب پھینکدی مطیر جادو نے بہت چاہا کہ مین بچون مگر امان نہ پایا بہت دشوار ہوا بیہوش ہوکر
زمین پر گرا ملکہ نے بڑھ کے تیغے سے سر کاٹ لیا اسکے مرتے ہی لاش اسکی جلنے لگی صدائین مہیب آنے لگین
تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مین مطیر جادو بود ایرج نامدار خوش ہوئے ملکہ کو سب سے
بہت کچھ آفرین و مرحبا کہا ایرج نوجوان نے فرمایا کیون ملکہ اب تمھاری کیا رائے ہے ملکہ نے جواب دیا
کہ اسکے مکان مین تشریف لیچلیے علاوہ خزانے کے ایک چیز نایاب ہاتھ آئیگی شاہزادے نے
کہا ملکہ کچھ بیان تو کرو وہ کیا چیز ہے ملکہ نے کہا جب وہان تشریف لے چلیے گا تو خود کھل جائے گا ایرج
نوجوان مشتاقانہ مکان مطیر جادو مین داخل ہوئے مہتاب سیہ پوش وغیرہ بھی ہمراہ گئے
ملکہ نے جاکر سب خزائن ایرج نوجوان کو بتائے شاہزادے نے اپنے قبضے مین کئے جب سب
مال و اسباب ایرج نوجوان اپنے قبضے مین کر چکے تو ملکہ نسرین ایرج نوجوان کو ایک حجرے مین لیگئین
ایرج نامدار نے دیکھا کہ اس حجرے مین ایک پردہ پڑا ہے ملکہ نے کہا اے شہریار اس پردے کو اٹھایے
دیکھیے اسمین کیا ہے ایرج نوجوان نے اس پردے کو اٹھایا اندر حجرے کے تشریف لائے دیکھا ایک
تخت زبرجدی بچھا ہے اسپر ایک تاج مرصع کار رکھا ہے اور سب لباس شاہی موجود ہے مگر ایک چھوٹی کشتی
مین ایک بازوبند الماس کار رکھا ہوا ہے اسپر کچھ کندہ ہے ملکہ نے کہا اے شہریار اس مال کو تو تحویل
مین داخل کیجیے اور اس بازوبند کو اپنے بازو پر باندھیے جب تک یہ آپ کے پاس رہے گا سحر تاثیر
نہین کرے گا یہ بازوبند بہت بڑے مرد بزرگ کے بازو کا ہے علاوہ اسکے اور بھی بہت سی تاثیرین اسمین
ہین جو مین اور کسی وقت آپ سے عرض کرونگی ایرج نامدار نے خوش ہوکر اس بازوبند کو اپنے بازو پر
باندھا وہان سے باہر تشریف لائے اپنی بارگاہ کی جانب روانہ ہوئے ایک روز وہان قیام کیا
دوسرے دن ملکہ نے کہا اب دو کوس کے فاصلے پر بہار جادو کا قلعہ سنگ گاو ہے کل حضرت
فتح جادو ہے مگر اے شہریار ایک امر بہت دشوار ہے ہم تو خندق کے پار اتر جائینگے
مگر اور لوگ کیا کرینگے آپ بھی بجوف خندق کے پار چلے جائیے گا ایرج نوجوان نے کہا آخر اس خندق
مین کیا ہے ملکہ نے کہا اس خندق مین پارہ بھرا ہے جب آدمی وہان جاتا ہے تو پارہ جوش مارکے
خندق سے نکلتا ہے جو کوئی کنارے خندق پر ہوتا ہے وہ غرق ہوجاتا ہے بیس کوس تک پارہ جوش مارتا
ہوا جاتا ہے ایک حد اسکی معین ہے جب وہانتک پہونچتا ہے تو پھر خندق کیطرف مراجعت کرتا ہے
جو کوئی اس پارہ مین غرق ہوجاتا ہے خندق مین جاکر غائب ہوجاتا ہے وہ مرتا نہین ہے بلکہ صحیح و سلامت
رہتا ہے لوگ معین ہین اسکو نکال کر لیجاتے ہین بہار جادو اسکو قید کرتا ہے اور قلعے کے اندر
بہت کچھ عجائبات ہین جو آپکو درپیش ہونگے ایرج نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے اسی وقت
اس صحرا سے ایرج نامدار نے مع سب لوگون کے کوچ کیا مہتاب جادو کو ایرج
نامدار نے سب کا افسر بنایا ملکہ کو محافے مین سوار کیا دو ہزار ساحران نامی اور دو سو پہلوانان گرامی

ایرج نامدار نے اپنے ہمراہ والے اور باقی ساحر مطیع جادو کے مکان مین چھوڑے اس
چاہ و جنگل سے طرف قلعہ بہار جادو کے روانہ ہوئے ان سب کا حال وقت در
تحریر کیا جائے گا

## اب کچھ حال بہار تاجدار کا عرض کیا جاتا ہے

کہ اُس نے جو آمد ایرج نوجوان کی خبر پائی تو اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ جس طرح بن پڑے طلسم کشا
کو گرفتار کرکے لاؤ جو اس کو گرفتار کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا ملازمین تو تلاش ایرج نوجوان مین روانہ ہوئے
اور بہار جادو نے اپنے قلعہ مین انتظام کرنا شروع کیا ہر ایک چیز کو زور دیا جہان سو آدمی مقرر
تھے وہان دو سو کو مقرر کیا اسی طور سے بندوبست نیا کیا جس غار مین خود رہتا تھا اسکے روبرو دس ہزار
ساحران غدار مقرر کیے سب سے تاکید کردی کہ اگر طلسم کشا شاید یہانتک پہونچے اول تو یہانتک
آ نہین سکتا ہے اور اگر شاید آجائے تو اسکو قتل نہ کرنا زندہ گرفتار کرلینا مین اسکو تخشب کے پاس
بھیجونگا سب نے وعدہ کیا یہ پھر غار مین چند آدمیون کو لیکر چلا گیا مگر ایرج نوجوان جو اپنے ہمراہ
ساحران وغیرہ ساحران لیکر چلے دوسرے روز کچھ لوگ راہ مین ملے سب نے ایرج نامدار کو سلام کیا عرض کی
اے شہریار آپ کہان سے تشریف لاتے ہین کس طرف جانے کا ارادہ ہے ایرج نامدار نے کل کیفیت
بیان کی اُن لوگون نے کہا آپ ہمارے ہمراہ تشریف لےچلیے ہم آپ کو باسانی قلعہ تک پہونچا دینگے
خندق سیماب بھی کچھ گزند آپ کو نہ پہونچائیگی بغیر دخول قلعہ مین داخل ہو جائیگا
ایرج نامدار کو تو ان سب کی باتون کا یقین ہوا مگر مہتاب نے عرض کی یہ لوگ مکار معلوم ہوتے ہین انکے
کہنے کا اعتبار نہ کیجیے یہ ملازمان بہار جادو ہین آپ کو راستہ بھلا کر کسی اور طرف لیجائینگے اور پریشان
کرینگے ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب سبز پوش جو کسی بات کو کہتا ہے اور صفائی ظاہری سے
ملتا ہے ہم اسکے قول کا اعتبار کرتے ہین جو ہم سے مکر کریگا وہ اپنے کیے کی سزا پائیگا ہم حق پر ہین ہمارا
خدا حامی ہے ہر حال مین ہماری حفاظت وہی کرتا ہے مہتاب سبز پوش نے عرض کی آقاے نامدار
آپکو اختیار ہے مین جسقدر عرض کرتا ہون وہ آپ کے خلاف نہین ہے ایرج نامدار نے کہا کچھ خوف
نکرو جو جیسا کریگا ویسا ہی سزا بھی پائیگا مہتاب خاموش ہو رہا مگر یہ خبر ملکہ کو پہونچا دی
ملکہ نسرین نے جو یہ بات سنی اسیوقت گلعذار سے کہا کہ شاہزادے کو جلد یہان بلالاؤ مین اُسے
کہدون کہ جو راستہ یہ لوگ تعلیم کرین خبردار اس راہ پر ہرگز نہ چلیے گا ورنہ راستہ بھول کر تباہ ہو جائیگا
گلعذار نے چوبدار سے کہا کہ ملکہ عالم شہریار کو بلاتی ہین جا کر عرض کرو کہ کچھ ضروری باتین کہنا ہین
جلد تشریف لائیے چوبدار ایرج نامدار کے پاس آیا ہاتھ باندھکر عرض کی حضور ملکہ عالم بلاتی ہین کچھ ضروری
باتین عرض کرنا ہین جلد تشریف لے چلیے ایرج نامدار محافہ ملکہ کے قریب آئے ملکہ نے کہا اے
شہریار مین نے سنا ہے کہ کچھ لوگ نئے آملے ہین اور وہ کوئی راہ قلعہ مین جانیکی بتاتے ہین
ایرج نوجوان نے کہا ہان کچھ لوگون نے وعدہ کیا ہے کہ ہم آپ کو ایسی راہ سے قلعہ کے
اندر پہونچا دینگے کہ خندق کے اترنے کی بھی تکلیف نہ ہوگی ملکہ نے کہا اے شہریار
باوجود اس عقل و فراست کے ایسی بات آپ کرتے ہین جو بالکل آپ کی عقل کے خلاف ہے ایرج نے

فرمایا ملکہ انکے ہونے سے ہمارا کیا نقصان ہو بلکہ یہ فائدہ ہو کہ وہ ہمین خندق سے بچا کر لیجائینگے ملکہ نے
کہا اے شہریار مجھ سے بڑھ کے طلسم کا واقفکار کوئی نہین ہو اگر دوسرا راستہ ہوتا تو مین ضرور جانتی
اس قلعہ کا دوسرا راستہ نہین ہو آپ ان مکارون کے کہنے پر عمل نہ فرمایئے مین انکی حقیقت سے خوب
ماہر ہون یہ لوگ بہار کے ملازم ہین صرف آپ کو راہ بہکانے آئے ہین آپکو یقین نہین آتا ہو مین ابھی
خلاصہ کیئے دیتی ہون ذرا مہتاب کو بلوایئے ایرج نامدار نے مہتاب کو بلایا مہتاب سیہ پوش
حاضر ہوا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ عالم نے تمہین بلایا ہو نہین معلوم کیا کام ہو مہتاب نے عرض کی ملکہ عالم
مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہو ایرج نوجوان سے فرمایا ملکہ عالم مہتاب سیہ پوش حاضر ہو ملکہ نے فرمایا اے
مہتاب یہ لوگ جو قلعہ کا راستہ بتلانے آئے ہین انکو کسی طرح سے گرفتار کرلو اور ان سے حقیقت دریافت
کرو ایرج نامدار نے کہا ملکہ عالم یہ بات ہمارے خلاف ہو اب وہ ہمارے مہمان ہین انکی خاطر ہمپر واجب
ولازم ہو اگر انکی خاطر نہ کرین تو تکلیف بھی نہ دین ملکہ نے کہا اے شہریار انمین ایک آدمی کو گرفتار کیجیے
اور اس طرح اسے اسیر کیجیے کہ اور لوگون کو نہ معلوم ہو اسکو قید کیجیے دیکھیے وہ کیا کہتا ہو ایرج
نے بہ مجبوری اس بات کو منظور کیا مہتاب جادو ساحرون کے پاس آیا کہا تم سب خوب آگاہ ہو
یہ لوگ جو نئے آئے ہین سب مکار ہین اور شاہزادے کے راستہ بہکانے کے لیے انکو بہار جادو
نے بھیجا ہو اور آقائے نامدار کو کسی طرح یقین نہین آتا ہو لہذا تم لوگ انمین سے ایک آدمی کو الگ لیجاؤ اور
اسے گرفتار کرکے از راہ ظلم و تعدی کیفیت واقعی دریافت کرو ساحرون نے اس بات کو پسند کیا
چار ساحرون نے اتفاق کیا اور ان لوگون سے ایک آدمی کو کسی حیلے سے اپنے ہمراہ لیا اور دور
جاکر چارون نے اسے اسیر کرلیا اور کیفیت دریافت کی پہلے تو اُسنے بہت حیلے کیے جب دیکھا
کہ اب ان لوگون کے ہاتھ سے جان بچتی نہین معلوم ہوتی مجبور ہوکے بیان کیا کہ ہمکو بہار جادو نے
بھیجا ہو اور ہمسے وعدہ کیا ہو اگر طلسم کشا کو اسیر کرکے لاؤگے تو بہت کچھ انعام پاؤگے ہم لوگ اسلیے
یہان آئے ہین کہ طلسم کشا کو راہ بہکا کے بیابان فنا مین لیجائینگے وہان ملکہ آنا دشوار ہوگا اس صحرا مین
حکمانے عجیب بات پیدا کی ہو اس قسم کے درخت ہین کہ جہان انکے پھولون کی خوشبو دماغ مین
پہونچی پھر انسان زندہ نہین رہتا ہو یہ ساحر اسکو گرفتار کیے ہوئے ایرج نوجوان کے پاس لائے اُسنے
جو کیفیت اُنسے بیان کی تھی وہی ایرج نوجوان کے سامنے بھی کہدی ایرج نوجوان نے حکم دیا کہ ان
سب کو اسیر کرلو ساحران اسلام نے سب کو گرفتار کرلیا انھون نے بہت بہت مکر آمیز باتین کین
مگر مہتاب سیہ پوش نے قبول نہ کیا انکو طوق زنجیر پہنا کر اپنے ہمراہ لیا دوسرے روز ایرج نامدار
خندق کے قریب پہونچے تو ملکہ نے کہا اے گلعذار خندق طلسم بہار جادو قریب آگئی ہے
شاہزادے کو جلد بلاؤ مین کچھ اُسنے کہو گی ملکہ کے کہنے سے گلعذار نے چوبدار سے کہا کہ شہریار کی
خدمت مین جاکر عرض کرو کہ آپ کو ملکہ عالم بلاتی ہین کچھ ضروری عرض کرتا ہو چوبدار ایرج نامدار کے
پاس آیا عرض کی حضور کو ملکہ عالم بلاتی ہین تشریف لے چلیے کچھ ضروری باتین آپ سے عرض کرنی ہین
ایرج نامدار محافہ کے پاس آئے ملکہ نے کہا اے شہریار اب قلعہ قریب ہو بہتر یہ ہے کہ آپ یہان
مقام کیجیے جو مین عرض کرون وہ انتظام کیجیے ایرج نوجوان نے مہتاب سیہ پوش کو بلایا

کہا ملکہ کہتی ہین کہ آپ لشکر کو یہین ٹھہرائیے قلعہ قریب ہی یہان کچھ انتظام کرنا ہوگا مہتاب سیہ پوش نے
لشکر کو روکا بارگاہین فوراً استادہ ہوئین سب گھوڑون سے اترے ایرج نامدار بارگاہ مین داخل
ہوئے ملکہ کا محافہ قریب بارگاہ کے آیا ملکہ ہیچ گلعذار کے داخل بارگاہ ہوئین ایرج نامدار ملکہ کی
بارگاہ مین تشریف لائے ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین نے اسوجہ سے یہان قیام کرنا مناسب جانا
کہ اب جو امر مناسب وقت ہوگا وہ کیا جائیگا یکایک قلعہ کے اندر جانے کا قصد کرنا اچھا نہ تھا ایرج نامدار
نے فرمایا ملکہ تمنے جو کچھ کیا بہت مناسب کیا ملکہ نے کہا اب یہ انتظام کرنا چاہیے کہ لشکر کو یہین چھوڑ دیجئے
صرف تھوڑے سے ساحر جو فن سحر و ساحری مین طاق ہون انکو چھانٹ کر اپنے ہمراہ لیجیے اور داخل
قلعہ ہوجیے پھر جیسا کچھ ہوگا دیکھا جائیگا ایرج نامدار نے کہا مہتاب سیہ پوش کیونکر قبول
کریگا ملکہ نے کہا مہتاب سیہ پوش کا یہان رہنا ضرور ہی اگر وہی نہوگا تو لشکر کی محافظت اور انتظام
کون کریگا وہ بہت کاردان ہی اسکا یہان رہنا شل آپ کے ہی ایرج نوجوان نے کہا مین کیونکر کہون
کہ مہتاب سیہ پوش بغیر میرے یہان رہ سکے ملکہ نے کہا ہم اسکو سمجھا دینگے وہ راضی ہوجائیگا
ایرج نوجوان نے کہا تمہین اختیار ہی اسی گفتگو مین رات ہوگئی ایرج نامدار چونکہ راہ کی مسافت
اٹھائے ہوئے تھے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام بستر خواب پر تشریف لے گئے آرام فرمایا جب
شب گذر کر صبح ہوئی تو ملکہ نسرین نے مہتاب سیہ پوش کو اپنے پاس بلایا مہتاب حاضر ہوا ملکہ
نے فرمایا اے مہتاب قلعہ مین آج جانا ضرور ہی تو میرا یہ قصد ہی کہ بہت لوگون کو ہمراہ نہ لیجاؤن صرف لشکر
ساحران سے ایک سو آدمی تجربہ کار چھانٹ کر ہمراہ لون اور سب لشکر کو یہین چھوڑدون لہذا انتظام
اور محافظت لشکر کی تمہارے ذمہ ہی مہتاب سیہ پوش نے عرض کی ملکہ عالم انتظام اور حفاظت کسی
اور کے سپرد کیجیے مین ہمراہ چلونگا ملکہ نے فرمایا اے مہتاب سیہ پوش اور کوئی اس لائق نہین ہی علاوہ
اسکے تمہارا جانا بھی بہت دشوار ہی تم تو اس معاملے سے بخوبی آگاہ ہو کہ خندق مین کیا آفت ہی غیر ساحر
وہان کیونکر جا سکتا ہی جب ساحر وہان جاتے ہوئے گھبراتے ہین تو پھر کسی کی کیا مجال ہی جو وہان جا سکے
مہتاب نے بمجبوری منظور کیا ملکہ نے کہا اب یہ کام کرو کہ ایک سو ساحر جو بہت اچھی طرح سے علم
سحر سے ماہر ہون انکو اطلاع دو کہ تمہین قلعہ ہمار کے اندر ہمراہ ایرج نامدار کے جانا ہوگا بہتر ہی
کہ ابھی سے چلنے کا سامان درست کرو مہتاب سیہ پوش اسی وقت ملکہ سے رخصت ہوکر باہر
آیا لشکر ساحران سے سو ساحران ذیہوش کو چھانٹ کر ملکہ کا حکم سنایا اور تاکید کردی کہ اسی وقت
سے چلنے پر تیار رہو آج ہی ملکہ عالم اور آقائے نامدار یہان سے کوچ کرینگے ساحرون نے اپنے
چلنے کا سامان فوراً درست کیا تھوڑی دیر کے بعد مہتاب سیہ پوش نے ملکہ نسرین کے پاس
جاکر عرض کی ملکہ عالم سو ساحر حسب الحکم غلام نے چھانٹ لیے ہین وہ تیار ہین جسوقت مزاج مبارک
مین آئے تشریف لیجائیے ملکہ نسرین نے کہا ایرج نامدار کو یہان لاؤ مین انسے کہون کہ اب
دیر نہ کرین تشریف لے چلین مہتاب جادو ایرج نامدار کے پاس آیا عرض کی اے شہریار ملکہ عالم
فرماتی ہین کہ حضور تشریف کے لے چلنے مین کیا عرصہ ہی ایرج نامدار نے فرمایا کہ جسوقت ملکہ مجھسے
کہینگی مین موجود ہون مہتاب سیہ پوش نے عرض کی پھر دیر نہ لگائیے تشریف لے چلیے

سب سامان سفر تیار ہوا ایرج نامدار ملکہ کی بارگاہ مین تشریف لائے فرمایا کیون ملکہ عالم اب کیا عرصہ ہی
ملکہ نے عرض کی آپ کا انتظار تھا اب تشریف لے چلیے مہتاب سیہ پوش سے فرمایا اُن ساحرون
کو اطلاع دو کہ در دولت پر حاضر ہون مہتاب سب ساحرون کو لایا ایرج نامدار بر آمد ہوئے ملکہ نے
چلتے وقت ایرج نامدار سے یہ بھی کہا کہ جب آپ خندق کے قریب پہونچیے گا تو بے میرے آئے
خندق کے پار جانے کی تدبیر نہ فرمائیے گا اول تو مین خود جلد پہونچ جاؤنگی اور اگر شاید مجھے
عرصہ ہو جائے تو خبردار آپ یہ قصد نفرمائیے گا مجھ سے پہلے قلعہ مین نہ چلے جائیے گا ایرج نوجوان نے
کہا ملکہ تمھارے کہنے کی ضرورت نہین ہی مجھے خود اس امر کا خیال رہیگا یہ فرما کر ملکہ سے رخصت
ہوئے ساحرون کو ہمراہ لے کر طرف قلعہ بہار جادو کے روانہ ہوئے انکے جانے کے بعد ملکہ نسرین
بھی مع گلعذار کے تخت سحر پر بیٹھ کے روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا مگر ایرج نامدار
جو قریب خندق پہونچے خندق مین پارے نے جوش مارا اُبلنا شروع ہوا یہان تک کہ ایرج نامدار
کے قریب ہو چکا مگر بسبب نیچے اور بازو بند کے کسیطرح کی گزند نہ پہونچا سکا ساحر جسقدر ہمراہ تھے
وہ سحر کرکے بلند ہو گئے ایرج نوجوان ملکہ کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ نسرین بھی تخت
پر سوار اسباب سحر آگے دھرے ہوئے پہونچین شاہزادے کو دیکھا کہ تیغ بکف کھڑا ہی ملکہ نے گلعذار
سے کہا کہ جرأت ایرج نامدار کی دیکھو کہ ذرا ہراس نہین ہی کس استقلال سے کھڑے ہین ایرج نامدار
نے جو ملکہ کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہو گئے ملکہ نے آتے آتے ہاتھ ہلائے بر قین چمک چمک کے اس
دریاے سیماب پر گرین پھر ایرج نامدار نے دیکھا کہ ملکہ نے سحر سے دھوان بنایا وہ دھوان اونچا
ہو کر بادل بنگیا پھر مائل بہ پستی ہوا اور دریاے سیماب پر آکر گرا جسقدر پارہ جوش مار رہا تھا
اُس بادل نے سب پی لیا ملکہ نے پھر اشارہ کیا وہ بادل اُڑ گیا ہو کر نظرون سے غائب ہو گیا ایرج
نامدار کو کمال تعجب ہوا خندق خالی ہو گئی ملکہ نسرین نے ایرج نامدار کو تخت پر بٹھایا خندق کے پار
اُتار دیا جسقدر ساحر تھے وہ سب سحر کر کے خندق کے پار اُتر گئے جب کوئی خندق کے
اس پار باقی نہ رہا تو ملکہ نسرین نے ایرج نامدار سے کہا اب آپ ان ساحرون کو ہمراہ لے کر
اندر قلعہ کے تشریف لیجائیے مین بھی وقت پر حاضر ہونگی ایرج نوجوان سب ساحرون کو ہمراہ لیکر
قلعہ کے دروازے کے قریب آئے دروازہ بند پایا وہان توقف کیا ملکہ نے قریب آکر کہا اے شہریار
دیر نہ لگائیے ایسا نہو اور لوگ آجاوین تو اندر جانا مشکل ہو جس طرح بن پڑے اس دروازے
کو اکھاڑ کے اندر تشریف لیجائیے ایرج نامدار نے دروازے کو مضبوط دونون ہاتھون سے
پکڑا اور زور کر کے دروازہ زمین سے اُکھاڑ کے پھینک دیا ساحر جسقدر ہمراہ تھے قوت ایرج نوجوان
دیکھکر دنگ ہو گئے ملکہ نسرین نے گلعذار سے کہا کہ یہ آدمی کا کام تھا جو شاہزادے نے کیا
گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم اقبال ایرج نامدار ترقی پر ہی جو بات کرینگے وہ ضرور ہو جائیگی ملکہ
تو وہان سے روانہ ہوئین ایرج نامدار قلعہ کے اندر داخل ہوئے دروازے پر قلعہ کے جو نگہبان
موجود تھے یہ کیفیت دیکھکر کہ ایرج نوجوان نے در قلعہ کو اُکھاڑ کر پھینک دیا بخوف جان
بھاگے اور لوگون کو جا کر اطلاع کی کہ غضب ہو گیا طلسم کشا قلعے کے اندر آگیا ہے اُسنے

دروازہ قلعہ کا اکھاڑ کر پھینک دیا ہم لوگ اگر اس سے بولتے تو وہ زندہ کاہے کو چھوڑتا جلدی یہان
چلو ایسا ہو کہ طلسم کشا چاہ بہار تک پہونچ جائے تو بڑی قیامت آئے یہ جو سنا تو بہار جادو
کی فوج مسلح و مکمل ہو کر برائے مقابلہ طلسم کشا چلی ایرج نوجوان نے جو مجمع ساحران کو دیکھا
خدا کو یاد کیا تلوار علم کی ایک میدان وسیع دیکھ کر ٹھہرے فوج قریب آئی پہلے تو سب نے سحر کیا مگر
سحر نے ذرا بھی تاثیر ایرج نوجوان پر نہ کی جب سحر کرکے عاجز ہوئے تو تلوارین لے کر ٹوٹ پڑے
بھلا تلوار سے ایرج نامدار کا کیا بنا سکتے شاہزادہ بھی مانند شیر غضبناک جا پڑا نہنگانہ پلنگانہ وغا
کرنے لگا جس نے سحر کیا اُسکو تلوار کا ہاتھ مار دیا جس نے تیغ اُٹھائی اُسکا ہاتھ کاٹ کر زمین
پر گرا دیا ادھر تو شاہزادہ لوگون کو قتل کر رہا تھا اُدھر ساحرون مین لڑائی ہو رہی تھی مگر جو ساحر
ایرج نامدار کے ہمراہ تھے اُنھون نے بھی لاشون کے انبار لگا دیے تھوڑی دیر مین فوج
بہار جادو شکست کھا کر بھاگی ایرج نوجوان قریب چاہ بہار کے پہونچے یہان بھی سب ساحر
جمع تھے سب نے ایرج نوجوان پر سحر کیا مگر ایرج نے اُنکو بھی قتل کیا اب چاہا کہ اور آگے
بڑھون چاہ کا راستہ تلاش کرون کہ بلندی سے آواز آئی ای شہریار اس چاہ کا راستہ یہی ہے نام
خدا لیکر کود پڑئے اور آپ کے ہمراہ سب ساحر بھی اسی چاہ مین داخل ہون ایرج نامدار
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اُس چاہ مین کود پڑے انکے بعد اور جسقدر ساحر تھے وہ بھی چاہ
مین داخل ہوئے سب کے بعد ملکہ نسرین سحر کرکے چاہ مین گئین مگر ایرج نامدار جو چاہ مین کودے
اور بہار جادو نے دیکھا پنجہ کھینچکے ایرج نامدار سے مقابل ہوا تلوار چلنے لگی جس مقام پہ ایرج
نامدار چاہتے ہین کہ مین ہاتھ مارون اُسکے دو ٹکڑے ہو جائین بہار جادو سحر کرکے غرق زمین
ہو جاتا ہے ایرج نامدار کا وار خالی جاتا ہے اسی طرح بہت دیر تک مقابلہ رہا جب ایرج نامدار کو
غصہ ہو گیا اور رات ہو گئی تو ہاتھ ایرج نوجوان کے تھک گئے اب بہار جادو نے دھوکے
دینا شروع کیے سامنے غرق زمین ہوا پشت کی جانب اُبھر کر نعرہ کیا ایرج نوجوان ادھر پلٹے وہ پھر
غرق زمین ہوا پہلو کی طرف سر نکال کے آواز دی اب تو ایرج نامدار بھی حیران ہوئے کہ اسکو کیونکر
قتل کرون جم کر لڑے تو ابھی اسکو حال کھلے سے ایرج نوجوان تو اس فکر مین تھے کہ اسکے واسطے
کیا انتظام کرنا چاہیے لیکن بہار جادو نے پھر سامنے آکر نعرہ کیا شاہزادے نے پنجہ اُسکے سر پر
مارا اسنے پھر اپنے تئین غرق زمین کیا ایرج نوجوان چارون طرف دیکھنے لگے جب اسکو عرصہ ہوا
اور سر زمین سے نہ نکلا تو ایرج نامدار یہ سمجھے کہ اب یہ فرار ہو گیا یہ خیال کرکے چاہتے ہین کہ آگے
بڑھین پشت پر سے آواز آئی کہ باش او طلسم کشا منم بہار جادو ایرج نامدار جب تک پلٹین
کہ پنجہ سر پر پڑا تھوڑا سا زخم سر مین آیا ایرج نامدار نے پلٹ کے چاہا وار کرون بہار جادو
پھر غرق زمین ہوا ایرج نامدار کے منھ پر خون کی چادر آئی شاہزادہ خون چہرے سے پونچھنے
لگا پشت پر سے پھر آواز آئی اور ساتھ ہی آواز کے پنجہ سر پر پڑا اب کی بار زخم گہرا لگا ایرج نامدار
نے پلٹ کے چاہا اب کی مین وار کرون بہار جادو پھر غرق زمین ہوا اسیطرح آٹھ وار
متواتر بہار جادو نے ایرج نوجوان کے سر پر لگائے اور شاہزادہ ہر مرتبہ ہی چاہا کیا

کہ اب یہ زد پر آئے تو پنجہ سے سر اسکا اُڑا دون مگر جب وار کیا یہ غرق زمین ہو گیا وار خالی پڑا جب
نوان زخم ایرج نوجوان کے سر پر پڑا تو شاہزادے سے سنبھلا نہ گیا زمین پر گر کر پھر سنبھلے گھٹنے
ٹیک کر بیٹھے پنجہ مضبوط ہاتھ مین لیا چارون طرف سے ہوشیار ہو گئے بہار جادو تھوڑی دیر غرق
زمین رہا بعد تھوڑی دیر کے اُسنے دھوکا دے کر پھر پشت کی طرف سے وار کیا اس وار کے پڑتے
سے ایرج نوجوان مین اتنی بھی قوت باقی رہی کہ گھٹنون کے بل بیٹھے رہتے تیورا کر زمین پر گر سے
ایرج نوجوان کا زمین پر گرنا تھا کہ بہار جادو پنجہ پکڑ کے آگے بڑھا قریب آکر چاہتا ہی کہ پنجے کا وار
کرے کہ ایک برق چمک کر اُسپر گری کہ دو ٹکڑے بہار جادو کے ہو گئے اسکے مرتے ہی آواز آئی
کشتی مرا نام من بہار جادو بود ایرج نوجوان کے کان مین جو یہ آواز گئی گھبرا کے آنکھین کھولدین
دیکھا ملکہ نسرین سرہانے کھڑی ہین جا ابھی ہین کہ سر اپنے زانو پر رکھین ایرج نامدار نے کہا ای ملکہ
اسنے بڑا غضب کیا اس مکر سے مجھ سے لڑا کہ آج تک اس طور کا مقابلہ مین نے کسی سے نہین کیا
تھا کہ جب یہ میرے سامنے سے بھاگ جاتا تو یہ میری پشت کی جانب سے سر نکال کر وار کرتا تھا اسطرح
اسنے مجکو زخمی کیا ہی ملکہ نسرین نے جھکر تمہارے سر ایرج نوجوان دیکھے اُسی وقت اپنی جھولی
سے مرہم نکالا اپنے ہاتھ سے زخمون مین ٹانکے دیے پٹیان مرہم کی چڑھا دین تھوڑی دیر کے بعد
ایرج نامدار بجراءت تمام اُٹھے ملکہ اس چشمہ کے پاس ایرج نامدار کو لائین ایرج نامدار نے دیکھا
ایک چشمہ آب مصفا ہی اُسمین بہت سے پھول گلاب کے پڑے ہین مگر ایک پھول سب سے بڑا ہی
ملکہ نے ایرج نامدار سے کہا کہ بڑا پھول اپنے قبضے مین کیجیے گل حیات نیرنج یہی ہی ایرج نامدار
نے اُس پھول کو چشمہ سے نکالا پھول کے نکلتے ہی چشمہ خشک ہو گیا سب پھول غائب ہو گئے ایک
آواز مہیب آئی تاریکی چھا گئی ملکہ نسرین نے سحر کیا کہ وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا
کہ نہ وہ کنوان ہی نہ وہ چشمہ ہی ایک میدان مین کھڑے ہین سامنے ملکہ نسرین پشت پر وہی سو
ساحران جلیل جو ساتھ آئے تھے موجود ہین ایرج نامدار بہت متعجب ہوئے ملکہ سے کہا ملکہ عالم وہ قلعہ کیا
ہوا اور وہ چاہ کدھر گیا اور جسقدر فوج تھی وہ سب کیا ہوئی ملکہ نے عرض کی ای شہریار وہ سب سحر بہار جادو
کا کارخانہ تھا اُسکے قتل ہوتے ہی سب مٹ گیا دیکھیے وہ سامنے آپ کا لشکر معلوم ہوتا ہی ایرج نامدار
نے جو بجولی نگاہ اُٹھا کے دیکھا تو واقعی لشکر سامنے دکھائی دیتا ہی ایرج نامدار اپنے لشکر
مین آئے مہتاب سیہ پوش نے شاہزادہ کو دیکھکر جلدی سے قدمون کو ایرج نوجوان کے
بوسہ دیا کہا ای شہریار ہم لوگ یہان سے تماشا دیکھتے تھے قلعہ مثل قلعہ آتشبازی کے جل کر خاک
ہوا کس شدومد سے آپ نے اس جنگ کو سر کیا واقعی یہ آپ ہی کا کام تھا دوسرے مین اتنی
قدرت نہین ہی جو یہ کارہائے نمایان کر سکے ایرج نامدار نے فرمایا کہ ای مہتاب سیہ پوش
اور تو سب امور آسان در پیش ہوئے مگر جسوقت بہار جادو سے مقابلہ ہوا تو اُسنے بہت پریشان
کیا جب مین وار کرتا تھا وہ سحر کر کے غرق زمین ہو جاتا تھا اور پشت کی طرف زمین سے نکل کر وار
کرتا تھا اس طور سے اُسکے ہاتھ سے دس زخم کھائے اگر ملکہ اُسوقت نہ پہونچتین تو بہار جادو
اپنا کام کر چکا تھا مین تو بیہوش ہو ہی چکا تھا جب اُسکے مرنے کی آواز میرے کان مین آئی تب

ہوشیار ہوا تو ملکہ کو اپنے قریب پایا خیال جو کیا تو اُسکی لاش پڑی ہو ملکہ پھر چشمہ کے پاس تشریف
لیگئین پھول نکالا پھول کے نکالتے ہی ایک قیامت برپا ہوئی تاریکی چھا گئی ملکہ نسرین نے سحر
کیا وہ تاریکی دفع ہوئی خیال جو کیا تو قلعہ کا نشان بھی نہ پایا مین بہت متعجب ہوا ملکہ نے کہا وہ سب
اُسکا سحر تھا اُسکے مرتے ہی سب مٹ گیا دیکھیے وہ سامنے آپ کا لشکر دکھائی دیتا ہی مین نے جو
خیال کیا تو لشکر دراصل نظر آیا مگر کیا عمدہ چیز ہاتھ آئی گو اتنی مصیبت اُٹھائی اب نیرنج جادو کا بھی خوف
جاتا رہا ایرج نے کہا آج کے دن یہان قیام کرو کل ہم دو اپنے لشکر کی طرف چلینگے مہتاب سیہ پوش نے
کہا ابھی یہان دو تین روز قیام فرمایئے جب زخم سارے سر بالکل اچھے ہو جائین تب تشریف لے
چلیے گا ایرج نامدار نے کہنا مہتاب سیہ پوش کا قبول کیا اپنی بارگاہ مین داخل
ہوئے پانچ روز تک ایرج نوجوان اُس صحرا مین مقیم رہے چھٹے روز وہان سے کوچ کیا
تین ہزار ساحر اور دو سو جوان غیر ساحر اپنے ہمراہ لیے ملکہ نسرین بھی ہمراہ ہین مہتاب سیہ پوش
بھی ساتھ ہی اس جاہ و تجمل سے اپنے لشکر کی طرف آئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت نیرنج جادو کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب ایرج نوجوان کو پندرہ روز کا زمانہ گذرا اور نیرنج دریا پرست نے دریافت کرایا تو
اُسکو معلوم ہوا کہ ایرج یہان نہین ہین براے شکار گئے ہین یہ سمجھا کہ شاید طلسم کشا پر میرا
خوف غالب ہوا اس وجہ سے بھاگ کر کہین چھپ رہا اپنی فوج کو یہان کا زنگ پھیکے کیوا سطے
چھوڑ گیا ہی نیرنج دریا پرست نے ایک چوبدار کی معرفت فیروز کے پاس کہلا بھیجا کہ تمہارے
آقاے نامدار بخوف جان گریزان ہوئے مگر تمکو یہین چھوڑ گئے اب تمہارے حق مین مناسب
یہی ہی کہ میرے ہمراہ مخشب ثانی کے پاس دربار مین چلو مین وہان چلکر تمہاری خطا معاف کرا دونگا
مگر شرط یہ ہی کہ اپنا مذہب قدیم اختیار کرو چوبدار نے فیروز سے یہ پیام آکر بیان کیا فیروز
نے کہا ہماری طرف سے کہدینا کہ ہمارے آقا اپنی جان بچانے کی فکر مین نہین گئے ہین بلکہ
تیری جان لینے کی ترکیب مین گئے ہین خبردار اب کبھی ایسے کلمات ناشایستہ زبان سے
نہ نکالنا اپنے سحر پر بہت نازان ہی نہین جانتا ہی کہ ہمارے آقا کا مثل شجاعت وہمت مین کون
ہی وہ جان بچا کر تیرے خوف سے بھاگ جاتے اور ہم لوگون کو یہان چھوڑ جاتے ایک غیر
شخص کیلیے جسنے آج تک اطاعت بھی اچھی طرح سے آقاے نامدار کی نہین کی اسکے واسطے تو اُنھون نے
بڑی محنت اُٹھائی کہ اس طلسم مین تشریف لائے طلسم کو شکست ہونے کے قریب پہونچا دیا اب
وہ بھاگ جاتے اور ہم غلامان جانباز جنھون نے ہر طرح سے ایرج نامدار کی اطاعت کی اُنکو
تیرے مقابلہ کے واسطے چھوڑ جاتے کیون زیادہ غرور کرتا ہی جس دن وہ آئینگے تو زندگی سے یاس
ہو جائیگی تنگ آکر تو بھاگنے کی تدبیرین کریگا مگر اُنکے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا ہرکارے نے یہ سب
کیفیت نیرنج دریا پرست سے بیان کی نیرنج فیروز کی گفتگو سنکر بہت آزردہ ہوا کہا اس نمک حرام
کی قضا دامنگیر ہی مجھ سے بدزبانی کرتا ہی اسکو میرا ابھی خوف نہین ہی ابھی گرفتار کر لاؤنگا تو عمر بھر
قید سے نجات نہ ملیگی زندان خانہ مین وہ سختیان پیش آئینگی کہ تڑپ تڑپ کے مرجائیگا بعض لوگون نے

تو کہا کہ اسکی یہی سزا ہی بعض نے کہا ابھی خاموش رہیے دو ایک روز طلسم کشا کا اور راستہ دیکھیے
یقین ہی وہ ضرور آئیگا نیرنج نے کہا یقین تو مجکو بھی ہی کہ وہ ضرور ہی آئیگا مگر مین نے اسکے پاس جو یہ
پیام بھیجا تھا تو میرا خاص منشا یہ تھا کہ اس طلسم کا ملازم قدیم ہی اسکو طلسم کشا نے زیر کیا
اسنے اطاعت اُنکی اختیار کی اب جو یہ چاہے تو مین اسکو مدد دے کر طلسم کشا کے اختیار سے
نکال لون لیکن اُسکا عندیہ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ بدل وجان مطیع الاسلام ہوا ہی اب مجکو
زیادہ تحریک کی کیا ضرورت ہی جب تک طلسم کشا نہین آتا ہی اور جو چاہے بدزبانی کر لے ہم کچھ
نہ کہینگے جب طلسم کشا یہان آئیگا اُسوقت ان سب کو حال کھل جائیگا یہان تو یہ گفتگو تھی نیرنج
دریاپرست اپنے رفیقون سے کہہ رہا تھا کہ مین طلسم کشا کے آنے کا انتظار کر رہا ہون سب
لوگ اُسکی مدح وثنا کر رہے تھے کہ دیکھا ایک طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی نیرنج دریاپرست
نے کہا یہ کیا بات ہی طلسم کشا تو نہین آتا ہی لوگون نے کہا طلسم کشا کے ساتھ اسقدر لشکر نہین ہی
اُسکے ہمراہ دو سو جوان ہین نیرنج خاموش ہوا اور دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایرج
نامدار بصد شوکت و وقار اسپ صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر بیشمار نوبت نقارے بجاتے ہوئے
بڑے جاہ وحشم سے چلے آتے ہین نیرنج دریاپرست نے سب سے کہا کہ میرا گمان غلط نہ تھا
طلسم کشا آتا ہی سب نے کہا اسقدر فوج طلسم کشا نے کہان سے پائی یہ دولت کہان سے
ہاتھ آئی نیرنج دریاپرست نے کہا طلسم کشا اگر دو اقبالمند ہی اُسکو دولت کی کمی نہین ہی فوج
کا ہاتھ آنا کوئی تعجب کی بات ہی کسی سے لڑا ہوگا اُسکو زیر کر کے ملک پر قبضہ کیا ہوگا اُسی کی فوج
کو ہمراہ لایا ہی یہ ذکر تھا کہ ایرج نامدار اپنے لشکر گاہ کے قریب آئے فیروز نے ایرج نامدار
کو جو اس شوکت و وقار سے دیکھا دوڑ کر قدم مبارک کو بوسہ دیا سب سرداران لشکر حاضر
ہوئے ایرج نامدار گھوڑے سے اُترے بارگاہ مین داخل ہوئے جسقدر ساحر ہمراہ آئے تھے
اُنکے واسطے خیمے استادہ ہوئے خزانہ مہتاب سیہ پوش نے اپنی حفاظت مین رکھا ملکہ
لنسون اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین نیرنج دریاپرست یہ شان وشوکت دیکھکر گھبرا گیا تھوڑی
دیر کے بعد اسنے ایک نامہ لکھکر ایرج نامدار کو بھیجا مضمون الحسکایہ تھا کہ مین نے اب تک آپ کا
انتظار کیا آپ کی فوج کے سردارون نے مجکو بہت اذیتین ہو چکا مین سخت کلامیان کین مگر آپ
یہان تشریف نرکھتے تھے اسوجہ سے مین کچھ نہ کہہ سکا اب آپ نے میرے سوالات کا جواب
کیا تجویز کیا ہی یہ نامہ ایک ساحر کو دے کر ایرج نامدار کے پاس روانہ کیا ایرج نامدار نے نامہ
کے مضمون کو پڑھکر اُسکی پشت پر جواب تحریر کیا کہ مین تو آپ کو پیشتر ہی جواب دے چکا تھا مگر
آپ کو کچھ دنون کی مہلت درکار تھی وہ آپ نے اس پردے مین طلب کی مین بھی خاموش ہو رہا اور
جواب تو مین آپ کو دے چکا کہ ریحان تاجدار کوہار کے سمنگان جادو کی دختر کے ساتھ
اُسکا عقد ہو جائے اور سمنگان جادو بھی رہائی پائے مین اپنے ارادے سے باز رہون اگر
اسکے خلاف ہوگا تو مجھے صلح منظور نہین ہی یہ جواب لیکر وہی ساحر نیرنج دریاپرست کے پاس
آیا نیرنج نے نامہ ساحر سے لیا جواب پڑھا اُسمین یہ لکھا تھا نیرنج نے کہا طلسم کشا کو

اپنی جرأت پر ناز ہی ایک دم مین جاکر سب جرأت فراموش کرادونگا ہکو بھی اب صلح منظور نہین ہی یہ کہکر اُسنے
طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہرکارے لشکر اسلام کے جو بامر جاسوسی یہان موجود تھے خبرین لیکر اپنے
لشکر کی طرف روانہ ہوئے ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اُٹھاکر دعا و ثناے بادشاہی بجالائے
عرض کی شہریار نیرنج دریاپرست نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل صبح کو میدان کارزار مین
تاکہ معرکہ آراے نبرد ہو ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی
بجے ہمارے لشکر مین بھی نقارہ وزری پر چوب پڑے غرضکہ دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین ایرج نامدار
بارگاہ ملکہ مین تشریف لائے ملکہ سے سب حقیقت نیرنج دریاپرست کی بیان کی ملکہ نسرین نے
جواب دیا اے شہریار اب مجکو خوف نہین ہی جب صبح کو آپ میدان مین جائیے گا پھول لیتے جائیے گا
جب گفتگو زیادہ بڑھے اُس پھول کو اُسکے سامنے پارہ پارہ کرکے زمین پر پھینک دیجیے گا
اُسکو سحر فراموش ہو جائیگا کیا عجب ہی گر کر بیہوش ہو جاے ایرج نامدار تھوڑی دیر تک یہ باتین کرتے
رہے بعد مین دوسرا ذکر رہا ایرج نامدار نے جب رات زیادہ گئی خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام
آرام فرمایا یہان لشکرون مین شب بھر تیاریان رہین جب شہسوار زرین پوش فلک نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین
لیے ہوے توسن فلک زبرجدی پر سوار ہو کر لشکر ثوابت و سیارگان کو بھگا کے عازم اقلیم فلک ہوا یعنی خانہ
شب سے سحر نمودار ہوئی ایرج نامدار بیدار ہوے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کی باہر تشریف
لائے یہان در دولت پر مہتاب سیہ پوش اور فیروز گھوڑا لیے ہوے حاضر تھے اور تمام لشکر
منتظر تھا جیسے ہی ایرج نامدار نے قدم باہر نکالا سب کی زبان سے نصر من اللہ و فتح قریب
کی آواز بلند ہوئی مہتاب سیہ پوش نے بڑھ کے اسپ صبا رفتار کی رکاب سنبھالی ایرج
نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے جانب میدان کارزار چلے ادھر سے لشکر نیرنج دریاپرست
جادو اپنے ساحران غدار کو ہمراہ لیکر اژدر آتش فشان پر سوار ہو کے میدان کارزار مین آیا
صفوف لشکر فریقین مین درست ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کر چکے نیرنج جادو
نے اژدر آگے بڑھا کر پھر ایک تقریر طولانی چھیڑی ایرج نوجوان نے فرمایا اے نیرنج دریاپرست
ہم جانتے ہین کہ اس طلسم مین جسقدر ساحر و غیر ساحر ہین وہ سب خوش بیان و شیرین گفتار ہین مگر اس
تقریر کے سننے سے کوئی فائدہ نہین ہی اگر تمہین صلح منظور ہی تو ریحان تاجدار اور سمنگان
جادو کو رہا کرکے دختر سمنگان جادو کا عقد ریحان تاجدار کے ساتھ کرو تو ہم اپنے ارادے سے
باز رہین اور زیادہ گفتگو کا بڑھانا صاحبان تہذیب خلاف جانتے ہین اگر تمہین یہ امر منظور ہون اقرار
کرو ہم ابھی پلٹ جاتے ہین اگر نامنظور ہون تو زیادہ گفتگو کی ضرورت نہین جس کام کے لیے میدان مین
آئے ہین اس کام کو انجام دین نیرنج دریاپرست جادو نے کہا اے طلسم کشا اگر ایسا ہی تمہین اپنی
جرأت و لیاقت پر ناز ہی تو مین مجبور ہون یہ غرور تمکو سزاوار نہوگا تم شاید یہ تصور کرتے ہو کہ مین دب کر
تمسے ایسے کلام کرتا ہون تو یہ خیال خام ہی جب مین عہد سامری مین سامری سے نہ دبا
تو اور کسی کی کیا حقیقت ہی ایک دم مین سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا ایرج نامدار نے فرمایا
اب زیادہ یاوہ گوئی سے کیا مطلب ہی جو تمہارے دل مین ارادہ ہو اُس سے باز نہ ہو نیرنج جادو

یہ کلام ایرج نامدار سے سنکر اور آگے بڑھا ایک گولہ لشکر ایرج نامدار کی جانب مارا گولا قریب لشکر آکر
پھٹا سیاہی پیدا ہوئی کہ سب لشکر اُس تاریکی مین پوشیدہ ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد وہ سیاہی زائل ہوئی
ایرج نوجوان نے دیکھا کئی ہزار جوان زمین پر پڑے ایڑیان رگڑ رہے ہین نیرنج دریاپرست
نے پکار کے آواز دی کیون ای طلسم کشا اب تمھارے نیچہ سے اس سحر کو نہ روکا ایرج نے فرمایا
پھر کوئی حربہ کرو اور وہ کارگر ہو تو یہ دعوے تمھارا بجا ہی نیرنج دریاپرست نے کہا ای طلسم کشا
کیون اپنی جان مفت کھوتا ہی مجھے تیرے حسن و شباب پر رحم آتا ہی اب بھی اپنے ارادہ سے درگذر
اور واپس جا ایرج نامدار نے فرمایا ای نیرنج دریاپرست پھر تجھے وہی تقریر بیجا شروع کی نیرنج
نے کہا اگر نہین سمجھتے تو مین مجبور ہون یہ کہکر ایک گولا ایرج نامدار کی جانب پھینکا مگر شاہزادے پر بالکل
تاثیر نہ کی ایرج نامدار نے اُس پھول کو نکالا کہا ای نیرنج دریاپرست اب میری طرف مخاطب ہو
اور میرے حربہ سے بچو نیرنج ایرج نامدار کی طرف متوجہ ہوا دیکھا شاہزادے کے ہاتھ مین میرا
گل حیات ہی اُسکے دیکھتے ہی نیرنج دریاپرست کا رنگ زرد ہو گیا کہا ای طلسم کشا تجھنے بڑا
غضب کیا ایرج نامدار نے فرمایا کہ مین ابھی اسکو تجھین دیدون مگر شرط یہ ہی کہ بصدق دل مطیع اسلام
ہو اور مذہب باطل پر لعنت کرو نیرنج دریاپرست نے جواب دیا کہ مجھ سے یہ نہوگا ایرج نامدار
نے اس پھول کو پارہ پارہ کر ڈالا نیرنج دریاپرست زمین پر گر کر تڑپنے لگا ایرج نامدار اُس پھول کو
چاک چاک کر کے نیمچہ کھینچکر آگے بڑھے نیرنج نے کہا ای طلسم کشا اگر تو مجکو قتل کرتا ہی تو مین ایک وصیت
کرتا ہون اُسکو یاد رکھنا اور جب کبھی وہ امر درپیش ہو تو ضرور میرے کہنے پر عمل کرنا ایرج نامدار نے
کہا مین اُسکو سب کامون سے پیشتر کرونگا تم بیان کرو نیرنج دریاپرست نے کہا تم تخشب
کو قتل نکرنا اسیر کر کے اپنے ہمراہ لیجانا اور اُس سے میرا یہ پیام کہدینا کہ وہ میرے مرنے کی خبر میری دختر
نیک اختر ملکہ شہلا سے شوخ چشم کو پہونچا دے اور اُسکے ہمراہ شہلا کے مکان پر جانا
میرے بازو پر ایک مہرہ بندھا ہی یہ اُسکو دیدینا مگر خبردار اسکو کھول کر نہ دیکھنا ایرج نامدار نے فرمایا
مین انشاء اللہ تعالے ضرور جاؤنگا اور تیرا پیام دونگا نیرنج دریاپرست نے کہا ای طلسم کشا
قسم کھاؤ کہ مین مہرے کو نہ دیکھونگا ایرج نامدار نے قسم کھائی کہ مین مہرے کو نہ دیکھونگا تمھاری دختر
نیک اختر کو دیدونگا نیرنج نے خوش ہو کر مہرہ بازو سے کھولا ایرج نامدار نے دیکھا کچھ کپڑے
مین لپٹا ہوا ہی مگر قسم کھا چکے تھے اسوجہ سے کھول کر نہ دیکھا نیرنج سے لیکر اپنی کمر مین رکھ لیا
اُسکے بعد پھر نیرنج دریاپرست سے کہا کہ اب بھی اس مذہب کو ترک کرو نیرنج نے کہا اب
کیا ہو سکتا ہی مین اگر تمھارے ہاتھ سے قتل نہونگا تو تھوڑی دیر مین تڑپ کے مرجاؤنگا پھر کیون اپنے
مذہب قدیم کو وقت آخری مین ترک کرون ایرج نامدار نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اُسکا کٹ کر
زمین پر گرا مانند مرغ نیم بسمل تن بے سر زمین پر تڑپنے لگا فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی غوغا مچایا
تلوارین لے کر ایرج نامدار پر ٹوٹ پڑے شاہزادے کے لشکر مین جسقدر لوگ مبتلاے سحر نیرنج
تھے سب ہوشیار ہوئے اُنھون نے جو دیکھا کہ آقا پر فوج کا نرغہ ہی یہ لوگ بھی جا پڑے آپس مین
تلوار چلنے لگی شام تک جنگ مغلوبہ رہی آخر فوج نیرنج دریاپرست کو شکست ہوئی بہت

لوگ فرار ہو گئے بہت سے نے ایرج نامدار کی اطاعت قبول کی شاہزادہ بلند فیروزی میدان کا رزار سے طرف اپنی بارگاہ کے پلٹا بہادران لشکر نے اپنے اپنے خیمون مین جاکر کمرین کھولین جشن فتح کی تیاری ہوئی ارباب نشاط حاضر ہوئے محفل عیش و عشرت برپا ہوئی چار روز تک برابر جلسہ رہا چوتھے روز ایرج نامدار سے ملکہ نسرین نے کہا اب آپ کو طرف قلعہ سیاہ بیہ کے چلنا ضرور ہے مگر جب تک مرأت جادو کو نہ قتل کیجئے گا راستہ صاف نہ ہوگا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مرأت جادو کہان رہتا ہے ملکہ نے اُسکے مکان کا پتہ دیا کہا یہان سے چار روز کی راہ ہے وہان پیشتر جانا چاہیے جب تک اُسکو قتل نہ کیجئے گا تب تک راستہ صاف نہوگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ کل یہان سے مرأت جادو کی طرف کوچ کرینگے مہتاب سیہ پوش سے کہدینا کہ لشکر مین اطلاع دیدو کہ کل کے روز کوچ ہے سب سامان سفر درست رکھین مہتاب سیہ پوش نے لشکر مین اطلاع دی کہ کل لشکر یہان سے روانہ ہوجائیگا لازم ہے کہ سب لوگ سامان سفر درست کرلین اہل لشکر یہ خبر پاکر اپنے اپنے اسباب کی درستی مین مصروف ہوئے دوسرے روز ایرج نامدار نے وہان سے طرف مرأت جادو کے کوچ کیا کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت تخشب ثانی کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہ جب نیرنج جادو کو براے گرفتاری ایرج نوجوان بھیج چکا تو شب و روز سب سے یہی ذکر کرتا تھا کہ اب طلسم کشا کیونکر زندہ بچیگا لوگ بھی کہتے تھے کہ واقعی اب طلسم کشا کسی صورت سے نہین بچیگا جب عرصہ ہوا تو ایک روز اُسنے دربار مین آکر کہا کیا وجہ ہے جو ابھی تک نیرنج دریاپرست نہین آئے کیا طلسم کشا نے کچھ مہلت طلب کی یا نہین بھاگ کر پوشیدہ ہوا دوڑا کر رہے تھے جہان جاکر پوشیدہ ہوگا نیرنج دریاپرست کے ہاتھ سے نہ بچیگا اور اگر مہلت طلب کی ہوگی تو دو ایک روز مین اُسکی بھی کیفیت معلوم ہوجائیگی یہ ذکر تھا کہ رونے کی آواز آئی اسنے گھبرا کے کہا ارے یہ کون ہے ملازم باہر گئے روتے ہوئے آئے سب نے آکر کہا حضور غضب ہوا تخشب نے کہا ارے خیر تو ہے ملازمون نے کہا خیر کیسی چراغ طلسم گل ہوگیا تخشب نے کہا ارے جلدی کہو آخر ون نے کہا طلسم کشا نے نیرنج دریاپرست کو قتل کیا تخشب نے کہا کون کہتا ہے ملازمون نے کہا اُسکے لشکر کے سردار گریبان چاک کیے ہوئے خاک منہ پر ملے ہوئے در دولت پر حاضر ہین تخشب نے کہا ارے جلدی اندر بلا لو ملازمان تخشب باہر آئے سرداران نیرنج کو اندر لے گئے تخشب کی نگاہ جو اُن لوگون پر پڑی ایک نعرہ مارکر بیہوش ہوگیا وزراے جو اسکی یہ حالت دیکھی جلدی جلدی گلاب کیوڑا وغیرہ منگاکر چہرہ کا لخلخہ سونگھایا تخشب کو ہوش آیا اپنا گریبان چاک کیا منھ پر خاک ملی وزیرون نے بہت سمجھایا مگر اُسنے کسی کا کہنا نہ مانا اپنی حالت بہت ہی ابتر کی سب نے کہا اب طلسم کا بچنا ممکن نہین ہے جب ایسا شخص طلسم کے اندر خداپرست کے ہاتھ سے قتل ہوا تو طلسم کی امید قطع ہوگئی اب طلسم کشا کے آگے سب چیزین عجائبات و غرائبات کی بالکل آسان ہین تھوڑی ہی مدت مین طلسم کشا لوح حاصل کرکے اور مرحلہ جات کو

فتح کرکے خاص طلسم پر آکے اپنا قبضہ کریگا وزرا نے کہا حضور اُسکی کیا مجال ہی جو یہان تک آ سکے ابھی
فوج سرکاری اسقدر ہی کہ اگر طلسم کشا عمر بھر اس طلسم سے مقابلہ کرتا رہے تو بھی فوج کم نہو تخشب
نے کہا یہ سب خیال خام ہی جب اُسنے ایسے کامل واکمل کو قتل کیا تو اُسکو کوئی مشکل نہین ہی اور اقبال بھی
اُسکا ترقی پر ہی جو بات کریگا بن پڑیگی اب اُس سے خوف کرنا چاہیے وزرا نے کہا پھر اب
کیا حکم ہی اُسکے واسطے کیا انتظام کیا جاے تخشب نے کہا مین اب کچھ نہین کہہ سکتا جو جسکے مزاج
مین آئے کہے مجھے اب طلسم بچتا نہین معلوم ہوتا ایسے شخص کا قتل ہو جانا کیا چھوٹی بات ہی
سارے طلسم کو اُسی کی ذات سے قوت تھی بعد اُسکے نسرین تھی اُسنے یہ سلوک کیا کہ طلسم کشا
کی شراکت اختیار کی اگر وہ بھی اسوقت مین موجود ہوتی تو مجھے اسقدر خوف نہوتا اور اُسکو براے
جنگ روانہ کرتا وہ ضرور ہی طلسم کشا کو گرفتار کرکے لے آتی وزرا نے کہا اب تو وہ بات حاصل
نہین ہی اور کوئی تدبیر فرمائیے یہ معلوم ہو کہ طلسم کشا کہان گیا ہی اور اُسکا کیا ارادہ ہی تخشب
نے کہا طلسم کشا باغ مرأت جادو کی طرف جائیگا جب مرأت جادو سے مقابلہ کر چکے گا تو پھر
قلعہ سیماب کی جانب لوح کی جستجو مین جائیگا وہان سے لوح ضرور حاصل کریگا مرحلجات فتح کرنا شروع
کریگا خاص قلعہ طلسمی پر آجائیگا ان لوگون کی زبانی یہ بات بھی معلوم ہوتی ہی کہ اب طلسم کشا کے پاس
فوج بہت ہی اور روز افزون ہوتی جاتی ہی یہ سب کاربردازیان نسرین کی ہین وہی کُل مقامات
اُسکو بتاتی ہی طلسم کشا بھی صاحب جرأت ہی جاکر فتح کر لیتا ہی جہان کہین سحر کا موقع ہوتا ہو گا
نسرین مدد دیتی ہو گی پھر نسرین کا سحر جسکا رد کسی سے ممکن نہین ہی نیرنج دریا پرست کے بعد
نسرین کا مثل نہ تھا اب تو یکتا ہو گئی اب اُسے طلسم بھر مین کوئی نہین روک سکتا ہی وہ جہان جائیگی
سب اُس سے خوف کرینگے بلاے بے درمان ہی وزرا نے کہا حضور آپ وقت ضائع فرماتے ہین
جلد انتظام کیجیے کسی اور کو یہان سے روانہ کیجیے کہ وہ جاکر طلسم کشا کو روکے تخشب نے کہا
مین اس قابل کسی کو نہین دیکھتا ہون جواب جاکر طلسم کشا کو روکے اور مرات جادو تک
نہ پہونچنے دے یہ سُنکر شیحرا غ جادو کہ وزیران سلطنت سے تھا اُسنے کہا اگر غلام کو حکم ہو تو جاکر
طلسم کشا کو روکے تخشب نے کہا تمھین اختیار ہی فوج بیشمار موجود ہی جسقدر چاہو ہمراہ لو
جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو شیحرا غ جادو اُسی وقت اُٹھا تخشب سے رخصت ہوا خزانہ
بیشمار ہمراہ لیا دو لاکھ جوانون کو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت ایرج نوجوان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو مرأت جادو کی طرف چلے تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچ گئے ایرج نوجوان نے
ملکہ نسرین سے کہا کہ اب ایک روز کی راہ اور باقی ہی کل چلینگے آج یہین قیام کرو ملکہ نے کہا آپ کو
اختیار ہی ایرج نوجوان نے مہتاب سیہ پوش سے کہا مہتاب نے لشکر کو روکا بارگاہین
استادہ ہوئین ایرج نامدار وہان اُترے ملکہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین سب لوگ اپنے اپنے
خیمون مین گئے ایرج نوجوان تھوڑی دیر باہر دربار مین جلوہ فرما رہے جب رات زیادہ گئی
ملکہ کی بارگاہ مین تشریف لاے خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان بچھایا شاہزادے نے

مع ملکہ نسرین خاصہ نوش کیا بعد فراغت آب و طعام ملکہ نے کہا ای شہریار مین نے سنا ہی کہ آپ سے
نیرنج دریاپرست جادو نے کچھ وصیت کی ہی ایرج نوجوان نے کہا ہان وصیت کی تو ہی اور مین
اُسکے پورا کرنے کا وعدہ بھی کر چکا ہون مگر مطلب کچھ میری سمجھ مین نہین آتا ہی کہ اس وصیت کرنے سے
اُسکا منشا کیا ہی ملکہ نے کہا مجھ سے فرمائیے مین اُسکی مراد بتا دون ایرج نوجوان نے وصیت نیرنج
بیان کی اور مہرے کا بھی ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھسے نیرنج دریاپرست نے قسم لی ہی کہ اسکو نہ خود
دیکھنا اور نہ کسی کو دکھانا ملکہ جب حال وصیت کا سُن چکین تو ٹھنڈی سانس بھر کے کہا ای شہریار آپ
ہرگز اس وصیت کو پورا نہ کیجیے گا ایرج تاجدار نے کہا ملکہ کچھ سبب بیان کرو نسرین نے کہا
ای شہریار اُسکی بیٹی شہلاے شوخ چشم طلسم شہلا کی مالک ہی اور وہان جو کوئی جاتا ہی وہ تمام عمر کے
واسطے اسیر ہو جاتا ہی اور منشا نیرنج کا یہی تھا کہ آپ کو وہان بھیجے جب آپ وہان تشریف لیجائیے گا
تو جو امر سب کے واسطے ہوتا ہی آپ کے واسطے بھی ہوگا اور تخشب کے قتل کرنے کو اسواسطے منع
کیا ہی کہ نیرنج کو والد سے انس دلی تھا اپنا قتل اُسنے گوارا کیا اور اُسکے واسطے یہ تدبیر کر دی
کہ جب وہ آپ کو اُسکی دختر کے پاس لیجائینگے تو آپ تو وہان اسیر ہونگے والد نامدار طلسم مین رہینگے
آپ کی سب فوج کو تباہ کر ڈالینگے ایرج تاجدار نے کہا جو کچھ ہوا سو ہوا اب تو مین وعدہ کر چکا ضرور ہی ایفا
کرونگا کیونکہ نیرنج نے نہایت قسم سے لی ہی اگر نہ کرونگا تو گنہگار ہونگا ملکہ نے بہت بہت ایرج
تاجدار کو سمجھایا مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا آخر مین یہ کہا کہ ابھی ایک مدت باقی ہی دیکھی جائیگا اگر
تخشب کو کسی اور نے قتل کر ڈالا تو مین کیونکر جا سکونگا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات
زیادہ گئی تو شاہزادے نے آرام فرمایا مگر ملکہ نسرین کو شب بھر اسی فکر مین بسر ہوئی کہ اب
ایرج تاجدار طلسم شہلا مین ضرور بالضرور تشریف لیجائینگے اور کیا عجب ہی شہلاے
شوخ چشم جمال باکمال دیکھکر شیدا ہو جائے اور شاہزادہ بھی اُسکی صورت پر فریفتہ ہو تو بڑی
خرابی ہی کیونکہ شہلاے شوخ چشم بھی حسن و جمال مین یکتا ہی اگر شاہزادہ وہان جائیگا تو ضرور
اُسکے جمال پر فریفتہ ہو جائیگا اسی فکر مین ملکہ نسرین نے جاگ کر صبح کر دی جب ایرج تاجدار کی
آنکھ کھلی وقت نماز آخر تھا بہ تعجیل تمام سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کر کے ملکہ کے
پاس تشریف لے گئے ملکہ کا چہرہ اُداس پایا فرمایا کیون مزاج کیسا ہی چہرہ کیون اُترا ہوا ہی ملکہ نسرین
نے عرض کی ای شہریار مجھے شب بھر نیند نہین آئی ایک بات کا خیال رہا دل پر ہجوم غم و ملال رہا
ایرج تاجدار نے فرمایا ملکہ اُسکو جلد بیان کرو کیفیت عیان کرو ملکہ نے کہا مجھے یہی خیال ہی کہ
آپ حسب وصیت نیرنج دریاپرست طلسم شہلا مین ضرور بالضرور تشریف لے جائینگے اور
وہان جانا میرے نزدیک مناسب نہین ہی ایرج تاجدار نے جواب دیا ملکہ مین اگر نیرنج جادو
سے بقسم وعدہ نہ کر چکا ہوتا تو ہرگز نہ جاتا مگر اب مجبور ہون کچھ بس نہین تم کچھ اندیشہ نہ کرو خدا
مالک ہی وہی ہمارا ہر حال مین مددگار ہی اسکی بابت زیادہ اصرار نہ کرو اور اسکی امید نہ رکھو کہ مین
تمھارے اس اصرار سے اپنے ارادے کو ملتوی رکھون جب ملکہ نسرین کو یقین کامل ہو گیا کہ اب شاہزادہ
ہمارے روکے سے نہ رُکیگا تو مجبور ہو کر خاموش ہو رہین ایرج تاجدار باہر تشریف لائے مہتاب جگے

جو چہرہ ایرج نامدار کا اُداس پایا عرض کی ای شہریار نصیب دشمنان کیا ملال ہی کس بات کا خیال ہی
اسوقت چہرہ اُداس ہی کچھ ہمسے ارشاد فرمائیے اس راز کو نہ چھپائیے پہلے تو ایرج نامدار نے باتون مین
ٹالا جب جہتاب سیہ پوش نے بہت اصرار کیا تو ایرج نے سب حال ملکہ کے مانع ہونے کا بیان کیا مہتاب
سیہ پوش نے عرض کی ای شہریار ملکہ کی خلاف مرضی کوئی بات جو معاملات طلسم سے تعلق رکھتی ہو کرنا عقل
کے خلاف ہی آپ کو طلسم کی کیفیت کیا معلوم جیسا کچھ وہ فرماتی ہین اُسپر عمل فرمائیے جانے کا قصد نہ کیجیے
ایرج نامدار نے فرمایا مہتاب اس امر کی بابت مجھے منع نہ کرو اگر مین بقسم وعدہ نہ کر لیتا تو ہرگز
نہ جاتا اب تو مین بقسم وعدہ کر چکا اور اُسنے یہ مہرہ بھی مجکو دیا اب یہ امانت میرے پاس ہی اسکو
نیرنج دریاپرست کی دختر تک ضرور پہونچانا ہی مین تو ہر طرح مجبور ہون مہتاب سیہ پوش نے
عرض کی آقاے نامدار کافر کی وصیت کیا چیز ہی جسکا آپ کو اسقدر خیال ہی ایرج نوجوان نے
فرمایا کہ یہ بات حمیت اسلام سے بعید ہی کہ کسی کی وصیت پوری نہ کرین اگرچہ وہ کافر تھا لیکن اُسنے ہمسے
ہمارے مذہب کے موافق قسم لے لی اب ہمین اپنی قسم کا خیال ہی ہم اس معاملے کو کسی طرح موقوف
نہین رکھ سکتے ہین اور ابھی تو دیکھنا ہی کہ کیا واقعہ ہوتا ہی جب تک تخشب ثانی گرفتار نہین ہوتا ہی
تب تک جانا وہان ممکن نہین جب تخشب اسیر ہو اور وہ راہبری کرے تب کہین طلسم شہلا تک
جانا ممکن ہی اور وصیت نیرنج دریاپرست کی پوری ہو مہتاب سیہ پوش بھی سمجھا کہ اب
شاہزادہ کسی کا کہنا قبول نہ کریگا اور تخشب کو ہمراہ لیکر ضرور طلسم شہلا مین جائیگا نیرنج دریاپرست
کی وصیت پوری کریگا زیادہ اصرار کرنا خلاف ادب ہی ایسا نہو ناگوار خاطر ہو جاسے اور ابھی سے جانے کا
ارادہ کر دے تو ہم سب لوگ یہان تباہ و برباد ہون یہ سوچ کر مہتاب سیہ پوش خاموش ہو رہا ایرج
نامدار نے فرمایا ای مہتاب سیہ پوش اب یہان زیادہ توقف کرنا بیکار ہی بہتر ہی کہ جہان ملکہ عالم فرماتی
ہین وہان چلین اُسکو قتل کرین راہ شملی نے قلعۂ ایسا بیہ کا راستہ نظر آ سکے مہتاب سیہ پوش
نے عرض کی جو حکم ہو غلامان جانباز بسر و چشم حاضر ہین ایرج نامدار نے فرمایا اسباب سفر درست
کرو کل کے روز یہان سے سفر کرینگے مہتاب نے اسباب سفر درست کیا دوسرے روز ایرج نامدار
نے وہان سے کوچ کیا کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا پہلے

## وہ کلمہ داستان جلالت عنوان رستم بن ایرج نامدار کے بیان ہوتے ہین برآمد ہونا دریا سے اور پہونچنا ملک ترسا مین باقی حالات متعلق داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

قافلے سدھار گئے جنگلستان باقی نہین
نام ہی قائم رہا نوشیروان باقی نہین
عزت و شوکت حکومت اپنے دم کے ساتھ ہی
دار و گیر و نظم و نصفت اپنے دم کے ساتھ ہی
سرفرازان جہان کیونکر جہان سے چل بسے
حضرت آدم رہے کس عز و شان سے چل بسے
اس سرائے عاریت مین کچھ مقام اپنا نہین

نقش پائی ہر گرد کاروان باقی نہین
دمبدم دم را غنیمت دان و بیدم شو بدم
تخت و تحت و ملک و دولت اپنے دم کے ساتھ ہی
دمبدم دم را غنیمت دان و بیدم شو بدم
تھے سکندر اور دارا دم مین یانسے چل بسے
دمبدم دم را غنیمت دان و بیدم شو بدم
ہستی ہے عین نیستی مین مقام اپنا نہین

قیصر و فغفور و جم سے ملک ان باقی نہین
واقف دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم
تاج و افسر شان و شوکت اپنے دم کے ساتھ ہی
واقف دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم
نوح کشتیبان عالم دم مین یانسے چل بسے
واقف دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم
پر تو ذات خدا ہر جا ہی نام اپنا نہین

| یاد حق سے بڑھکے اس دنیا مین کام اپنا نہین | دمبدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم | واقف دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم |
|---|---|---|

چہرہ محرران فسانہ جرأت و شجاعت حال رستم بن ایرج یون تحریر فرماتے ہین **شعر** راویانے
کہ در سخن فرد اند ٭ شرح این داستان چنین کردند ٭ سابق مین مولف حال رستم بن ایرج نامدار عرض کرچکا
ہو کہ ہمراہ بدیع الملک وغیرہ انکی بھی کشتی غرق دریا ہوئی تھی چار روز تک دریا مین ایک تختے پر بہتے
رہے پانچوین روز کنارے پر پہونچے تختے سے اُترکر خشکی مین آئے مگر بدحواس عالم یاس شدت
گرسنگی سے طاقت رفتار زائل بوقت تمام دو چار قدم چلکر ایک درخت کے سایہ مین آئے درخت
ثمردار تھا کچھ پھل اُسکے نوش فرمائے بہت عرصہ کے بعد گرسنگی جو دفع ہوئی ضعف کی شدت ہوئی اُسی
درخت کے نیچے لیٹ رہے ہوا جو سرد چلی آنکھ بند ہوگئی کچھ ضعف کے سبب سے کچھ خستگی راہ کے باعث
سے ایسی غشی طاری ہوئی کہ اُس دن بھر آرام کیا اور شب کو بھی آنکھ نہ کھلی جب دوسری صبح ہوئی تو رستم
عالیوقار نے آنکھ کھولی دیکھا وقت نماز ہے جلدی سے اُٹھے ایک چشمہ کے قریب پہونچے وضو کرکے
فریضہ سحری ادا کیا ایک جانب روانہ ہوئے تمام دن رہروی مین بسر کیا جب شام ہوئی پھر ایک درخت
کے نیچے جاکر بیٹھ رہے اسی طرح ایک ہفتہ رستم بن ایرج کو صحرانوردی مین گذرا جب آٹھوان روز
ہوا تو رستم بن ایرج ایک شہر مین پہونچے شہر کو نہایت آباد پایا باشندگان شہر کو خوش و خرم دیکھا مگر رستم
بن ایرج آگے جو بڑھے دیکھا بہت سے لوگ ایک جانب جاتے ہین ہاتھ مین سب کے ایک
ایک بت سونے کا ہے رستم نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین جو بت ہاتھون مین لیے
جاتے ہین اور اس شہر کا کیا نام ہے یہان کا بادشاہ کون ہے لوگون نے رستم کی شان و شوکت دیکھکر آپس
مین کہا کہ یہ شخص مقرر کسی ملک کا بادشاہ ہے بڑا عالیجاہ ہے نہین معلوم کس مصیبت مین گرفتار ہوا جو غریب الدیار
ہوا رستم نامدار نے پھر پوچھا کہ میرے سوال کا جواب آپ حضرات نے نہین دیا سب نے عرض
کی حضور اس شہر کو ملک ترسا کہتے ہین ملک راہب زرین پوش یہان کا حاکم ہے رستم بن ایرج
نے پوچھا یہ لوگ جو بت ہاتھون مین لیے جاتے ہین یہ کون ہین کہان جاوینگے لوگون نے عرض کی یہ
سب ایک کوہ پر جاتے ہین وہان ایک دیر بنا ہے سال بھر کے بعد اُس کوہ پر مجمع ہوتا ہے باشندگان
شہر وہان جاتے ہین ایک صورت پتھر کی اُس دیر مین رکھی ہے اُسکی پرستش کرتے ہین رستم آگے
بڑھے سب نے پوچھا اے شہریار آپ نے کچھ اپنی کیفیت نہ بیان کی ہم لوگ بہت مشتاق ہین کچھ کیفیت
مختصر اپنی بیان فرمائیے رستم بن ایرج نے فرمایا میری کیفیت بہت طول و طویل ہے اُسکے بیان
کرنے مین عرصہ ہوگا آپ لوگ جہان جاتے ہین تشریف لیجائین اس حال کو نہ دریافت فرمائین
اُن لوگون نے بہت کچھ اصرار کیا مگر رستم نامدار نے اپنی کیفیت بیان نہ کی آگے بڑھے ایک
زرگر کی دوکان کے قریب پہونچے زرگر نے جو شان و شوکت رستم نامدار کی دیکھی اپنی دوکان سے
اُترکے رستم کے قریب آیا جھک کے سلام کیا عرض کی اے شہریار آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہ
کیا کیفیت ہے یہان تشریف لائیے ہماری عزت بڑھ جائے رستم اُس زرگر کی دوکان پر تشریف لے گئے
زرگر نے فوراً شاہزادے کو حمام مین بھیجا لباس اُسی وقت رستم کے لائق مہیا کیا رستم نامدار
حمام سے تشریف لائے لباس پہنکر بیٹھے زرگر نے عرض کی اب امیدوار ہون کہ اپنی کیفیت سے

آگاہ فرمائیے نام و نسب نہ چھپائیے یہ ضرور ہی کہ آپ پر کوئی مصیبت پڑی ہی جو اس شہر مین تشریف لانے کا
اتفاق ہوا رستم نے بات کو پوشیدہ کیا زرگر سے بیانہ کیا کہا مین تاجر ہون سفر دریا در پیش تھا کشتی غرق
ہو گئی سب مال و اسباب غرق دریا ہوا رفیق بھی غرق ہوئے مین ایک تختے پر بہتا ہوا تیسرے روز تا بہ
ساحل پہونچا خشکی مین آیا ایک صحراے لق و دق دیکھا اُسکو طے کرکے اس شہر مین داخل ہوا اب
دیکھون تقدیر کہان لیجاے زمانہ اور کیا نیرنگی دکھائے زرگر رستم نامدار کی شیرین گفتاری پر فریفتہ
ہو گیا عرض کی اب چندے یہان تشریف رکھیے پھر جیسا مناسب جانیے گا کیجیے گا رستم نامدار نے
ہر چند انکار کیا مگر زرگر نے نہ مانا بہت کچھ منت و سماجت کی آخر کار رستم کو مجبور کر دیا اپنا ایک مکان اُسیوقت
خالی کرایا رستم سے کہا آپ اس مکان مین تشریف رکھیے رستم وہان گئے زرگر نے اسباب راحت وہان
مہیا کرکے ایک آدمی براے خدمت رستم نامدار وہان مقرر کر دیا رستم نامدار نے وہان سکونت اختیار
کی کسی وقت براے تفریح زرگر کی دوکان پر آکے بیٹھ جاتے تھے حسب معمول ایک روز رستم نامدار
زرگر کی دوکان پر رونق افروز تھے کہ ایک ہنگامہ برپا ہوا رستم نے زرگر سے پوچھا کہ یہ ہنگامہ کیسا ہی زرگر
نے عرض کی مین نہین واقف ہون کہ کیا بات ہی یہ گفتگو تھی کہ لوگون نے آکر زرگر سے کہا کہ بادشاہ کے
یہان جو شیر ببر بند تھا نہین معلوم کس طرح سے چھوٹ گیا بہت سے آدمی اُسنے ہلاک کیے ہین اب
اسی طرف آتا ہی زرگر نے رستم سے عرض کی اے شہریار آپ تشریف لیجائیے مین بھی اپنی دوکان بند
کرتا ہون ایسا نہو کہ شیر یہان تک آجائے اور ہم مین سے کسی کو گزند پہونچا سے رستم نے فرمایا خاطر
جمع رکھو اگر فضل خدا شامل حال ہی تو شیر کی کیا مجال ہی جو ہمکو گزند پہونچا سکے زرگر نے ہر چند کہا مگر رستم نے
نہ مانا اس عرصہ مین شیر سامنے آگیا رستم نامدار اپنی کرسی سے اُٹھے زرگر بیچ مین آگیا رستم نامدار نے
زرگر کو ہٹایا شیر کے قریب پہونچے شیر نے جو رستم نامدار کو آتے ہوئے دیکھا حملہ کیا رستم نامدار نے کلائیان
شیر کی پکڑ کے جھٹکا دیا کہ دونون ہاتھ شیر کے بیکار ہو گئے رستم نے شیر کو چیر کر پھینک دیا زرگر یہ قوت رستم
نامدار کی دیکھکر دنگ ہو گیا ہاتھون کو چوم لیا رستم پھر اپنی کرسی پر آکے بیٹھے زرگر تعریفین کرنے لگا
مگر شیر راہب زرین پوش بادشاہ کا تھا لوگ اُسکے اسیر کرنے کی فکر مین تھے راہب کا حکم
تھا کہ خبردار شیر کو کسی طرح گزند نہ پہونچنے پاے اگر شیر کو کوئی تکلیف پہونچیگا گردن مارا جائیگا بہت
سے لوگ شیر کے پیچھے آتے تھے یہ واقعہ جو گزرا سب نے اُسی وقت جاکر راہب زرین پوش
کو خبر دی کہ ایک جوان نہین معلوم کہانسے آیا ہی حضور کے ملک مین زرگر کے یہان قیام پذیر ہی اُسنے شیر کو چیر کر
پھینک دیا راہب یہ سنکر بہت متعجب ہوا سب سے کہا یہ بات قوت بشری کے خلاف ہی شیر کو اس طرح
ہلاک کر ڈالنا آدمی کا کام نہین جن لوگون نے اس معرکہ کو دیکھا تھا بالقسم کہا کہ حضور ہمارے سامنے اُس
جوان نے شیر کو چیر ڈالا راہب کو بہت غصہ آیا اُسی وقت حکم دیا کہ ملازمان شاہی جائین اور اُس
جوان کو گرفتار کرکے لائین یہ حکم پاکر بہت سے لوگ طوق و زنجیر لے کر طرف دوکان زرگر کے روانہ
ہوئے کسی نے یہ خبر زرگر کو پہونچائی کہ راہب زرین پوش نے حکم دیا ہی کہ اُس جوان کو جسنے شیر کو
ہلاک کیا ہی مع زرگر کے گرفتار کرلاؤ ملازمان سلطانی آتے ہین زرگر خائف ہوا رستم نے فرمایا
محل تردد نہین ہی ہمارے سلاح ابھی منگا دو کسی کی یہ طاقت نہین ہی جو ہمین یہانسے گرفتار کرکے لیجاسکے

زرگر نے عرض کی ای رستم نامدار حاکم شہر سے پرخاش اچھی نہین ہی جو اُسکا حکم ہی میرے نزدیک اسکی
تعمیل بہتر ہی اسوقت جو لوگ ہمارے اسیر کرنے کو آتے ہین اُنکے ہمراہ بادشاہ کے حضور مین چلین جب
آپ کی صورت اور جرأت کو دیکھے گا ضرور قصور معاف کردیگا اور کیا عجب ہی جو کوئی عہدہ جلیل آپ کو سرکار
شاہی سے ملجائے رستم نامدار نے فرمایا کہ ہمین عہدۂ جلیل کی خواہش نہین ہی عزت درکار ہی اگر یون قید
ہوکر اُسکے سامنے جائینگے تو ضرور ہماری حقارت ہی زرگر نے عرض کی حاکم سے مقابلہ کرکے سربر ہوجیے گا
رستم نے فرمایا اگر فتاح حقیقی کا فضل شریک حال ہوگا تو ضرور اُسکو دنیا مطیع بنائینگے تیغ پائینگے
زرگر خاموش ہو رہا اور لوگ جو اُسکے رفیق پاس کھڑے تھے اُنھون نے چپکے سے کہا کہ اس جوان کی جرأت
دیکھتے ہو شیر کو یون ہلاک کیا اب حاکم شہر سے بر سر پرخاش ہی دیکھون اسکا کیا انجام ہوتا ہی جو کچھ
ہوگا مین بھی اس جوان کا ساتھ دونگا مجھے بہت سے خیالات نے مجبور کردیا اول تو مین نے اسے
اپنے یہان مہمان کیا ہی اگر اسکا ساتھ نہ دونگا تو یہ مرد جری ہی اپنے دل مین مجھے کیا کہیگا دوسرے
مجکو اس جوان سے محبت قلبی ہی مین اسکی کسی تکلیف کو نہین دیکھ سکتا ہون سب نے کہا آپ کو
اختیار ہی ہم لوگ بھی شریک ہین جو کچھ ہو زرگر یہ باتین کر رہا تھا کہ ملازمون نے رستم نامدار کے قریب
آکے کہا وہ کون جوان ہی جسنے شیر کو ہلاک کیا ہی رستم نامدار نے فرمایا یہ ہمارا کام ہی ملازمان راہب
رستم کی جانب یہ کہتے ہوئے بڑھے ای جوان تجھے قہر سلطانی کا خیال نہ آیا اور بادشاہی شیر کو تو نے
ہلاک کیا بس خیریت اسی مین ہی کہ ہمارے ہمراہ بادشاہ کے حضور مین چل ہمین تیری صورت و جوانی
پر رحم آتا ہی بادشاہ کے روبرو تیری سفارش کرینگے خطا معاف ہوجائیگی عوض مین سزا کے انعام پائیگا
عہدۂ جلیل تیرے ہاتھ آئیگا رستم نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا کہ تمھارے بادشاہ کو رعیت کی جان
جانے کا خیال نہ آیا بہت سے بندگان خدا اسکی وجہ سے ہلاک ہوئے اور تمھارے بادشاہ سے
کوئی انتظام اسکا نہ کیا مین نے بہت خوب کیا جو اُسکو مار ڈالا ملازمین نے جو یہ کیفیت رستم نامدار کی
دیکھی سب نے کہا اسکو گرفتار کرلو یہ کہکر آگے بڑھے رستم نے تلوار کھینچی مانند شیر غضبناک حملہ
کیا یہ چند کس رستم کے حملے کی تاب کیا لا سکتے تھے جب دس بیس کو رستم نے قتل کیا باقی جو رہے
اُنھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی چلکر بادشاہ سے اس امر کے
واسطے اطلاع کرین کہ وہ اور فوج اس جوان کے گرفتار کرنے کو روانہ کرین جب تک دو تین سو جوان
نہ آئینگے تب تک اسکا گرفتار ہونا محال ہی یہ سوچ کر وہان سے فرار ہوئے رستم نامدار نے تعاقب نہ کیا
پلٹ کر اپنی کرسی پر پھر جلوہ فرما ہوئے زرگر نے کہا ای رستم نامدار آپ نے غضب کیا اب یہ لوگ راہب
کے پاس جائینگے وہان سے اور لوگون کو اپنے ہمراہ لائینگے پھر کیا ہوگا رستم نامدار نے جواب دیا جواب
ہوا ہی جب ہوگا خدا ہماری مدد کریگا ہر آفت کو رد کریگا ابھی تمکو اعتقاد کامل نہین حاصل ہوا ہی تم نے
دو مرحلے دیکھے کہ پروردگار عالم نے کیونکر آسان کردیے زرگر نے عرض کی کہ یہ تو آپ نے بہت بجا فرمایا
مگر راہب اس ملک کا بادشاہ ہی فوج بیشمار رکھتا ہی اگر اُسنے اپنی تمام فوج کو حکم دیا تو آپ تنہا
فوج سے مقابلہ کیونکر کیجیے گا رستم نامدار نے جواب دیا کہ تم صرف تماشا دیکھو کسی بات مین دخل
نہ دو دیکھو پروردگار عالم کو کیا منظور ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر وہ لوگ جو رستم نامدار کے

سامنے سے بھاگ گئے تھے پاس راہب زرین پوش کے پہونچے کل کیفیت رستم کی بیان کی راہب
کو بہت غصہ آیا کہا مین خود اپنے ہمراہ فوج لیکر جاؤنگا اور اُس جوان کو گرفتار کر لاؤنگا وزرا نے کہا
حضور آپ کیون اسقدر تکلیف گوارا فرماتے ہین دو ہزار سوار اُسکے واسطے کافی ہین آپ تشریف نہ لیجا ئیے
راہب نے کہا مین اُس جوان کے دیکھنے کا مشتاق ہون وزیرون نے جواب دیا جب اسیر ہو کر آئیگا
ملاحظہ فرمائیے گا راہب نے قبول نہ کیا اُسی وقت رسالدارون سے کہلا بھیجا کہ تھوڑا سا لشکر تیار کرکے
جلد حاضر کرو ما بدولت اُس جوان کے گرفتار کرنے کو جائینگے رسالدار یہ حکم پاتے ہی ہوشیار ہو گئے
سب نے لشکر کو درست کیا اپنے ہمراہ لیکر راہب کے تختگاہ کے قریب آئے چوبدارون نے راہب
کو خبر دی کہ حضور لشکر تیار ہے سب کو آپ کا انتظار ہے تشریف لیچلیے راہب اُٹھا سب وزرا امرا اسکے ہمراہ
ہوئے باہر آیا ایک تخت پر سوار ہوا وزیرون نے بھی اپنی اپنی سواری طلب کی پایۂ تخت پر ہاتھ رکھکر
طرف رستم ثانی کے روانہ ہوئے لوگون نے رستم نامدار کو آکے خبر دی کہ آپ کے مقابلے کو خود
راہب زرین پوش آتا ہے اور لشکر بھی اپنے ہمراہ لاتا ہے زرگر یہ خبر سنکر زرد ہوگیا رستم ثانی سے عرض کی
مین جو کچھ کہتا تھا اُس سے زیادہ فساد برپا ہوا دیکھیے اب کیا ہوتا ہے رستم نے زرگر کو بہت کچھ تشفی دی
کہا گھبرانے کی بات نہین ہے تمھاری جان کے ساتھ میری جان ہے جب تک میرے جسم مین روح باقی ہے
تمھین کوئی گزند نہ پہونچا سکیگا زرگر نے جواب دیا مجھے آپ کا خیال ہے سب سے بڑھکر اسی کا ملال
ہے کہ آپ تنہا اور راہب زرین پوش کے ہمراہ فوج بیشمار کیا ہوگا اور کیونکر آپ ان لوگون سے مقابلہ
کیجیے گا رستم ثانی نے فرمایا خدا کو یاد کرو یہ ذکر تھا کہ راہب قریب پہونچ گیا لوگون نے کہا حضور یہ
جوان جو سامنے کھڑا ہے اسی نے شیر کو ہلاک کیا ہے ادھر زرگر نے رستم سے کہا کہ راہب زرین پوش
اسی کا نام ہے یہی یہان کا بادشاہ ہے رستم نے راہب کو دیکھکر کہا اگر خدا کا فضل شامل حال ہے تو یہ کیا بنا سکیگا
ادھر راہب زرین پوش نے جو رستم ثانی کو دیکھا جرات و شوکت دیکھکر دنگ ہوگیا جھک کر وزرا
سے کہا اگر یہ جوان گرفتار ہو جائے اور ہمارا مذہب اختیار کرے تو مین اسکو تمام لشکر بلکہ اپنے تمام
شہر کا منتظم بناؤن اصل تو یون ہے کہ جوان صاحب جرات ہے ایسے شیر ببر کو یون مارا پھر اسقدر آدمیون کو
قتل کیا اور اب بھی اُسی استقلال سے کھڑا ہے دیکھو کس طرح کی نگاہین ہمارے لشکر پر ڈال رہا ہے قبضہ پر
ہاتھ ہے بے لڑے اسکو چین نہ آئیگا ضرور سب سے مقابلہ کریگا لیکن یہ بات کہدی جائے کہ کوئی اس
جوان کو قتل نہ کرے زندہ گرفتار کرے اگر کوئی قتل کریگا تو خود بھی قتل ہو جائیگا اور جو زندہ گرفتار
کر لائیگا وہ بہت کچھ انعام پائیگا وزرا نے یہ خبر تمام لشکر مین پہونچائی سب نے کہا اس ایک جوان کا
زندہ گرفتار کر لینا کتنی بڑی بات ہے ابھی چلکر گرفتار کر لینگے یہ کہتے ہوئے رستم ثانی کے قریب پہونچے
راہب نے اپنا تخت روکنے کا حکم دیا تخت رُکا راہب نے کہا اے جوان تو نے خطا بھی کی اور پھر
اپنی خطا پر نادم بھی نہین ہوتا ہے تو نے دو خطائین کین اول تو یہ کہ شیر کو ہلاک کیا دوسرے میرے ملازمین
کو جو میرے حکم سے تیرے گرفتار کرنے کو آئے تھے اُنکو قتل کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا
اگر تجھے اپنی سلامتی درکار ہے تو ما بدولت سے عفو تقصیر کا خواہان ہو اپنے طریقۂ باطل کو ترک کر
ہمارا مذہب اختیار کر تو تیری خطا معاف کیجائے اور عہدہ جلیل بھی ما بدولت تجکو عنایت فرمائینگے

یہ تقریر جو رستم ثانی نے سنی غصہ آگیا تلوار کے قبضہ پر ہاتھ ڈال کے کہا او کافر بیحیا کیا بیہودہ بکتا ہے
اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو تو خود عفو تقصیر کا خواہان ہو اور ہمارے مذہب حق کو اختیار کر اپنے اس
طریقۂ باطل کو ترک کر اور وحدت اور بت پرستون پر لعنت کر کہ انجام تیرا بخیر ہو راہب نے اس بات
کے جواب مین اپنی فوج کی طرف دیکھا فوج سے ایک جوان سرجوش قوی ہیکل نامی نکل کر میدان
مین آیا رستم کی طرف دیکھکر آواز دی کہ اے جوان اگر تجھ کو دعوے جرات ہے تو میرے
مقابلہ مین آ رستم نامدار سرجوش کے سامنے آ گئے پہلے اس سے رستم کو بہت سمجھایا کہ ہمارے بادشاہ
جو کچھ کہتے ہین اسکو قبول کرو تمھاری عزت بڑھائی جائیگی رستم نے فرمایا اے جوان یہ میدان رزم
ہے صحبت وعظ و پند نہین ہے لا جو حربہ رکھتا ہو سرجوش نے نیزہ رستم پر مارا رستم نامدار نے نیزے
کو نیزے پر روکا کاٹ کر چھیڑا مارا کہ سرجوش کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا سرجوش کا رنگ زرد ہوگیا
جھلا کر میان سے تلوار کھینچی خبردار خبردار کہکر وار کیا رستم نامدار نے اسکے وار کو رد کیا سرجوش نے کہا
اے جوان اب مین تیری ضرب کا مشتاق ہون رستم ثانی نے وار کیا سرجوش نے سپر جھپٹ پر
لی مگر تیغہ فنگ وار دست رستم نامدار کیا تاب حریف کی جو روک سکے تیغ جوہر اسپر کے دو پرکالے
کرکے مغز سر مین در آیا خود کو کاٹ کر کاسۂ سر کو رد کیا صندوق سینہ مین اتر کر جگرگاہ کو کاٹتا ہوا
تا بزین مرکب پہونچا وہان بھی قرار نہ لیا ع راکب و مرکب چار ٹکڑے کرکے زمین کو بوسہ دیا لشکر دشمنے
آواز احسنت و آفرین بلند ہوئی راہب یہ ماجرا دیکھکر حیران ہوگیا اور ایک سوار کو میدان مین بھیجا
رستم نے اسکو بھی یونہین قتل کیا اسی طرح باری باری بیس جوان راہب نے اپنے لشکر سے بھیجے
رستم نامدار نے بیسون کو قتل کیا اب تو راہب کے ہوش اڑ گئے کمند اندازون کی طرف
دیکھکر اشارہ کیا جس طرح بن پڑے اس جوان کو اسیر کرو کمند انداز کمندین لیکر بڑھے
راہب نے تمام فوج کی طرف اشارہ کیا کہ اس جوان کو چارون طرف سے گھیر لو فوج نے
یہ حکم پاکر رستم نامدار کو چارون طرف سے گھیر لیا رستم نامدار بھی شیرانہ وار کرنے لگے مگر کمند انداز
پشت رستم پر پہونچے صفون کی آڑ مین جا کر کمندین درست کین رستم تو لڑنے مین مصروف
تھے سب نے کمندین لگائین شاہزادہ گرفتار ہوا سب دوڑ پڑے رستم نامدار کو اسیر کر لیا
زرگر نے جو یہ معرکہ دیکھا تاب باقی نہ رہی دوڑ پڑا لوگون نے اسکو بھی اسیر کر لیا راہب
وہان سے پلٹا رستم و زرگر کو قید کیے ہوئے اپنے مکان مین آیا تخت پر بیٹھا دربار کو آراستہ کیا
رستم و زرگر کو بلایا ملازمین راہب جنکے حوالے رستم و زرگر کی قید تھی دربار مین ان لوگونکو لیکے
راہب تخت پر بیٹھا تھا شمشیر برہنہ سامنے رکھی تھی رستم نے کچھ خوف نہ کیا مثل اہل اسلام سلام کیا
راہب نے کہا اے جوان ابھی تک تیرے خیالات تبدیل نہین ہوئے ہین اب تو یہ سمجھ کہ تو میرے
بس مین ہے ابھی چاہون تجھے قتل کر ڈالون رستم نے فرمایا اے راہب کوئی کسی کے قتل پر
قادر نہین ہے تم تو کیا ہو بڑے بڑے شاہان عالیجاہ نے ہم لوگونکے قتل کا قصد کیا مگر یہ حسرت لیے ہوئے
بہرہ دنیا سے جانب ملک عدم راہی ہوئے ہم اس امر سے کچھ خوف نہین کرتے ہین اگر ہماری
اجل اسی بہانے سے ہو تو کوئی اسکے دفع ہونیکی تدبیر نہین کر سکتا ہے اور اگر ہماری اجل نہین ہے

تو تیری کیا مجال ہو جو ہمین قتل کرسکے راہب نے کہا ای جوان یہ تو بتا کہ تو کس خاندان سے ہی کیا نام ہی رستم
نے اپنے خاندان کو ظاہر کیا راہب نے کہا اب تو مجکو ضرور ہوا کہ تجھے قتل کرون کیونکہ تمھین لوگون نے
ہمارے برادران ایمانی کی سلطنتونکو تباہ کیا ہی مین تم سب کے نام کا دشمن ہون رستم نے جواب دیا کہ
تیری مجال نہین ہی جو تو ہمکو قتل کرسکے یہ گفتگو تھی کہ بیزن روشن بخت راہب نے زرین پوش کا بیٹا اپنے
باپ کے سلام کو آیا راہب کو سلام کیا راہب نے بعلامت دیگر بیٹھنے کا اشارہ کیا بیزن روشن بخت
اپنی جگہ پہ بیٹھا بڑا پہلوان نامی تھا راہب نے دور دور سے پہلوانون کو بلاکر اسکو فنون جنگ تعلیم کرائے تھے
اسکو اپنی جرأت پر ناز تھا اور سب باشندگان شہر اسکو یکتاے روزگار جانتے تھے اسنے جو رستم کو دیکھا صورت
زیبا دیکھکر بہت خوش ہوا جی مین کہا ایسے حسین جوان بھی دنیا مین موجود ہین مین اسکو اپنے پاس رکھون تو
میری محفل کی زینت ہی اور کیا عجب ہو کہ شجاع بھی ہو ادھر رستم نامدار نے بیزن روشن بخت
کو دیکھکر دل مین خیال کیا کہ اگر یہ جوان ہوے مقابلہ کرے اور مین اسکو زیر کرون اور یہ اپنے مذہب کو ترک
کرکے اطاعت اسلام قبول کرے تو مین اسکو اپنے ہمراہ رکھون مگر بیزن روشن بخت نے راہب
سے کہا اس جوان سے کیا خطا سرزد ہوئی ہی جو آپ نے اسے اسیر کیا ہی راہب نے سب قصہ بیان کیا آخر
مین یہ بھی کہا کہ یہ جوان حمزہ صاحبقران کی نسل سے ہی اور حمزہ اور پسران حمزہ نے بڑی بڑی سلطنتین
ہمارے برادران قومی کی تباہ و برباد کی ہین ہم اسکو زندہ نہ چھوڑینگے قتل کرینگے بیزن نے کہا اگر یہ جوان
اپنے مذہب قدیمی کو ترک کرے اور ہمارا طریقہ اختیار کرے تو آپ اسکی خطا کو معاف کردیجیے گا راہب
نے کہا اگر یہ ایسا کریگا تو ضرور اسکی خطا بھی معاف کیجایگی اور عہدہ جلیل بھی ملیگا رستم نامدار کے
پاس آیا کہا ای جوان اپنے مذہب کو ترک کر اور ہمارے طریقے کو اختیار کر تیری خطا بھی معاف کی جائیگی
اور عہدہ جلیل بھی حضور شاہ سے عنایت ہوگا رستم نے فرمایا ای جوان ہمارا قتل ہو تا حیات ابدی کا ملنا
ہو اور عہدہ جلیل کی خواہش نہین مگر جو کوئی ہماری پشت زمین سے لگادے ہم اُس کی اطاعت
قبول کرین بیزن یہ گفتگو سنکر خاموش ہوگیا خیال کیا کہ یہ جوان صاحب جرأت بھی ہی یہ سوچ کر کہا
مین تجسے مقابلہ کرونگا لیکن اپنے عہدے سے نہ پھر جانا رستم نامدار نے کہا مردان عالم جو کہتے ہین وہی
کرتے ہین اور یقین ہی کہ تمھاری شرط بھی یہی ہو بیزن نے کہا اگر یہ میری شرط نہین تھی تو اب ہوئی
اگر تو مجھے زیر کریگا تو مین تیرا مذہب اختیار کرونگا رستم نامدار نے قبول کیا بیزن نے اسی وقت
آہنگرون کو طلب کیا رستم کو یہ بات کب گوارا تھی کہ آہنگر آکر قید جسم سے دور کرین زور کرکے قید
توڑ ڈالی حاضرین دربار دنگ ہوگئے بیزن کو بھی تعجب ہوا کہا ای جوان اسقدر تکلیف اپنے اوپر کیون
گوارا کی آہنگر آتے وہ قید تیرے جسم سے دور کردیتے یہ کہکر اٹھا اور رستم کو اپنے ہمراہ لیا راہب اور
امرا اور وزرا سب ہمراہ ہوے بیزن اپنی ورزشگاہ مین آیا رستم نے دیکھا اسباب ورزش کا
ہی ایک اکھاڑا بہت وسیع کھدا ہی بیزن نے کپڑے اتارے اکھاڑے مین اترا رستم نامدار
کو بلایا رستم بھی نام خدا لیکر اکھاڑے مین گئے سب لوگ محو دید ہوے بیزن سامنے آیا رستم سے
ہاتھ ملایا آپس مین زور ہونے لگا کبھی بیزن دس بیس قدم رستم کو ہٹا لیگیا کبھی رستم دس بیس قدم بیزن
کو دوڑا لیگئے عرصہ تک یونہین زور ہوا کیا جب دن آخر ہوا اور غروب آفتاب کا وقت آیا تو

تو رستم نے زیادہ تیان کرنا شروع کیں جس مقام پر لائے دو قدم اور کر ڈالے ایسے دیے کہ بیژن کا دم اُکھڑ گیا
جب یہ نوبت پہونچی تو بیژن گھبرایا اور لوگ جو دیکھ رہے تھے وہ بھی حیران ہوئے راہب نے اپنے
وزرا سے کہا اب انجام اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے بیژن کا دم بھر گیا ہے اور رستم زیادہ تیان کر رہا ہے وزرا
نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہے راہب نے کہا میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں بیژن کے معاملہ میں کچھ دخل دوں
ایسا نہو کہ اُسکے خلاف ہو اور غیرت میں آکر اپنی جان دیدے نہیں ابھی ممکن ہے کہ اس جوان کو بجبر گرفتار
کرلوں وزرا یہ بات راہب سے سنکر خاموش ہو رہے یہاں رستم نامدار بیژن روشن بخت کو لے دوڑے
ایک قدم پر لائے ہکا مارا ہایان گنگنا بیژن کا آشنا بزمین ہوا چاہتا تھا ترتیب سے لنگر قائم کردن مگر حریف
زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہے رستم نے زور کیا پہلے زور میں تا بہ کمر بیژن کو اُٹھایا دوسرے
زور میں سر سے بلند کیا بیژن نے امان طلب کی رستم نے کہا ای بیژن امان بے ایمان دشوار ہے بیژن
نے عرض کی ای شہریار میں اطاعت آپکی ضرور قبول کرونگا مگر ابھی کچھ شرطیں ہیں جب تک آپ
اُنکو قبول نہ فرمائینگے میں ایمان ہرگز قبول نہ کرونگا رستم نے بیژن کو زمین پر رکھا گو و کرچاق پر
سوار ہوئے کہا اب شرطیں اپنی بیان کر بیژن نے عرض کی ای شہریار مجھے اب آپ کی اطاعت قبول
کرنے میں کیا انکار ہے آپ کو میرے حق میں اختیار ہے آپ کا مذہب ضرور قبول کرونگا لیکن
ایک امر اہم ایسا درپیش ہے جسکی وجہ سے غلام کو خواب و خور حرام ہے اور میرے امکان سے باہر ہے
جو اپنے مطلب دلی کو حاصل کروں اور منزل مقصود تک پہونچوں ہاں اگر آپ مدد فرمائینگے تو میرے دل کے
ارمان نکل جائینگے اور آپکی طبیعت خوش ہو جائیگی اور سوائے آپکے وہ کام کسی دوسرے
سے ہوگا رستم نامدار نے فرمایا بیان کرو خدا چاہے تو تمہارے کام کو بخیر و خوبی انجام دوں تمہیں
خوش کروں بیژن نے عرض کی اب یہاں سے تشریف لے چلیے راحت و آرام سے بیٹھیے میں تو
اسوقت بہت مضمحل ہوں جب حواس درست ہونگے اپنی کیفیت عرض کرونگا رستم نامدار
نے قبول کیا فرمایا ای بیژن روشن بخت جب تک بیان نہ کریگا میں سینہ سے نہ اترونگا بیژن
نے عرض کی او شہریار یہاں سے بیس کوس پر ایک قلعہ ہے محراب شاہ وہاں کا بادشاہ ہے اس طرف
جسقدر شہر ہیں اُسی کے زیر حکومت ہیں اُسکی ایک دختر نیک اختر ہے ملکہ مہر بیگم کہ صورت میں چیدہ ہے
ایک سوداگر نے اُسکی تصویر لاکر مجھے دی طبیعت مائل ہوئی میں نے لشکرکشی کی محراب شاہ سے تاب
مقابلہ نہ لایا شکست کھائی جب سے اُسکی فراق میں وصل کے اشتیاق میں بیتاب ہوں بیخور و
خواب ہوں اگر آپ توجہ فرمائیں اور بوقت جنگ وہاں تشریف لیجائیں اور محراب کو زیر کرکے ملکہ کو اپنے
قبضہ میں لائیں میرا عقد ملکہ کے ساتھ ہو جائے تو ابھی میں اسلام اختیار کرتا ہوں رستم نے وعدہ فرمایا
اُسکے سینے سے اُترے بیژن رستم کو اپنے مکان میں لایا بڑی خاطر کی صحبت عیش و نشاط کا سامان کیا
جلسہ آراستہ ہوا رستم نامدار مصروف عیش و نشاط ہوئے تین روز تک جلسہ رہا چوتھے روز رستم نے فرمایا ای بیژن
لشکر کو درست کرو دیر بہتر نہیں ہے بیژن نے عرض کی او شہریار ابھی جلدی نہیں ہے تشریف رکھیے رستم
نے جواب دیا کہ دیر میرے نزدیک بہتر نہیں ہے کیونکہ جب تک یہ مرحلہ طے نہوگا تم اپنے دین باطل کو ترک
نہ کروگے مجھے اس امر کی تعجیل ہے بیژن نے کہا میں ابھی لشکر کو اس امر سے مطلع کرتا ہوں آپ خفا نہ ہوجیے

راہب سے کہا کہ آپ لشکر درست کیجیے راہب اُسیوقت اُٹھا اپنے وزراء سے کہا کہ لشکر میں اطلاع کرو کہ سامان سفر
سب درست کریں رستم نامور برائے مقابلہ مہراب تشریف لیجائینگے وزراء نے اُسیوقت رسالداروں کو طلب کیا
سب سے کہا کہ حکم سلطانی ہی کہ آپ لوگ اسباب سفر درست کریں ملک رستم نامور برائے مقابلہ مہراب تشریف
لیجائینگے رسالدار اُسی وقت رخصت ہوے فوج میں آئے اسباب سفر درست کرنیکا حکم دیا ملازمین لشکر تیاری کرنے لگے
یہاں راہب زرین پوش نے دوسرا حکم بھیجا کہ اثاثہ بارگاہ کا روانہ ہونا چاہیے فراشان فوج نے اثاثہ لدوا دیا
دوسرے روز فوج بھی سب سامان سفر درست کر چکی رستم بن ایرج نامدار سے آکر عرض کی اے شہریار سب
فوج تیار ہی صرف آپ ہی کا انتظار ہے رستم اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوے بیژن بھی ہمراہ ہوا رستم باہر تشریف
لائے راہب نے ایک اسپ صبا دم برائے ملک رستم طلب کیا چپراور فاصلے سے گھوڑے آئے رستم نامدار
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے راہب زرین پوش اور بیژن روشن بخت بھی اپنے اپنے گھوڑوں پر
سوار ہو کے ہمراہ رکاب رستم نامدار روانہ ہوے اُنکے عقب میں آٹھ ہزار جوانان آہن پوش بصد جوش
وخروش چلے رہروی کرتے ہوے پانچ کوس نکل گئے دن تھوڑا باقی تھا جب آفتاب غروب ہو گیا تو
رستم نامدار نے فرمایا آج کی شب اسی صحرا میں بسر کرنا مناسب ہی صبح کو یہاں سے چل نکلیں گے راہب
نے اُسی وقت بارگاہیں استادہ کرائیں رستم نامدار داخل بارگاہ ہوے راہب بھی اپنی بارگاہ میں داخل
ہوا چونکہ دن بھر کے مسافت کشیدہ تھے جلدی جلدی آب وطعام سے فراغت کرکے سب نے اپنے
اپنے خیموں میں جاکر آرام کیا جب صبح ہوئی تو رستم نامدار خواب سے بیدار ہوے فریضہ سحری کو
ادا کیا راہب سے کہا اب لشکر کو حکم دو سب لوگ روانہ ہوں راہب نے اُسی وقت سب کو اطلاع
دی سب درست ہوے رستم اور بیژن اور راہب مع تمام لشکر جانب قلعہ مہراب روانہ
ہوے اُس روز بھی تمام دن رہروی کی قریب شام روبروے قلعہ مہرابیہ پہونچے راہب نے
عرض کی حضور مہراب کا قلعہ یہی ہی جو کوئی اُس سے برائے مقابلہ آتا ہی اسی میدان میں ٹھہرتا ہی جب سے
اطلاع ہوتی ہی جو مناسب جانتا ہی وہ کرتا ہی رستم نامدار نے فرمایا ہمارا لشکر بھی یہیں اُترے راہب
نے لشکر وہیں اُتارا بارگاہیں استادہ ہوئیں رستم نامدار اپنی بارگاہ میں تشریف لائے راہب کو بلایا
ہمراہ بیژن بھی تھا رستم نے کہا اے راہب میرا قصد ہی کہ ایک نامہ مہراب کے پاس روانہ کروں دیکھوں
وہ اُسکا جواب کیا لکھتا ہی راہب نے عرض کی آپ کو اختیار ہی رستم نامور نے اسیوقت فوراً منشی کو
طلب کیا ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ اے مہراب شاہ بیژن روشن بخت مالک تاج وتخت تمھاری
دختر نیک اختر کا خواستگار ہو ہے اُسکے وصال کے اُسکی زندگی دشوار ہی اور یہ شاہزادہ ہی بدل وجان
تمھاری خدمت گزاری پر آمادہ ہی جری ہی بہادر ہی اصل تو یوں ہی کہ دریائے شجاعت کا بے بہا دُر ہی اگر تم
ہو امادی اسکو قبول کرو اور اسکی خاطر نہ طول کرو تو کیا قباحت ہی اسکا باپ بھی صاحب جاہ وحشمت ہی
کسی طرح تم سے کم نہیں ہی علاوہ اسکے میری بھی خوشی یہی ہی کہ ایک معاملہ ہو جائے ایک بیقرار کو قرار آئے
آخر تم اپنی دختر نیک اختر کی شادی ضرور کروگے کب تک اپنے گھر میں رکھوگے مناسب یہی ہی کہ اِس
مبتلائے دام الفت وخستۂ شمشیر محبت کی تمنا بر لاؤ اسکو زیادہ نہ تڑپاؤ اسکا ہم سے نہیں دیکھا جاتا
ایسا نہو کہ جو شخص محبت میں راہب زرین پوش تھے ملک کو دوسرے طور سے لے لے اُس وقت پچھتا

خوش رہنا ممکن نہیں ضرور ہمارے تمہارے مقابلہ و مقاتلہ ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہو جو کیفیت اصلی تھی
وہ حرف بحرف تمکو تحریر کی امید کہ جواب اس نامہ کا بہت جلد روانہ کر تا جب یہ خط تمام ہوا رستم نامدار
نے ایک سوار جرار کو بلایا کہ نام اُسکا نہنگ آتش مزاج تھا نہنگ کو نامہ دیکر طرف محراب کے
روانہ کیا نہنگ راہ کو طی کرکے تلو محراب کے دروازہ پر پہونچا دربانون نے روکا اُس نے نامہ
دکھایا اور زبانی بھی کہا کہ مین ملک رستم نامور کا نامہ لایا ہون تمہارے بادشاہ کے پاس جانا چاہتا ہون
دربانون نے نہنگ کو وہین ٹھہرایا محراب کے پاس چوبدار روانہ کیا کہ جاکر اطلاع کرے چوبدار
نے محراب سے آکر کہا حضور در دولت پر ایک نامہ دار حاضر ہے امیدوار باریابی ہے محراب نے کہا اندر
بلاؤ چوبدار آیا نہنگ کو اپنے ہمراہ لیگیا نہنگ نے جاکر محراب کے ہاتھ مین نامہ دیا محراب نے
نامہ کو کھولا پڑھا تو بہت ہی ناخوش ہوا نہنگ سے کہا یہ رستم ثانی کون ہے کہان سے آیا ہے اسکو بڑا
غرور ہے اور راہب ابھی تک اپنے ارادے سے باز نہین آیا ایک بار تو اپنی دولت سے دُکر بھاگ چکا
محراب شاید اپنی جان دینے آیا ہے نہنگ نے کہا اے محراب یہ بات خلاف آئین شجاعت ہے تمکو بھی کسی
کے منہ پر کہنا کہ وہ بھی تمہین محراب دین میرے سامنے کسی کو کچھ نہ کہنا محراب نے جواب دیا اے
نامہ دار تجھے ہماری بات مین کیا دخل ہے نہنگ نے کہا ہمارے مالک کو ہمارے منہ پر برا کوئی نہین کہ سکتا ہے
وزیرون نے محراب سے کہا حضور آپ بیکار اس سے گفتگو کرتے ہین جو کچھ آپ کو فرمانا ہے راہب
کے منہ پر کہیے کا محراب خاموش ہو رہا اور اسی وقت پشت نامہ پر لکھا کہ اے رستم آگاہ ہو کہ مین
محراب شاہ مالک شہر ایلا مین ہون کیا خیال ہے جو مجھ سے مقابلہ کریگا اور یہ ایک کم حقیقت [illegible] ہے
مین اسکے بیٹے کو یہ دامادی لیا بلکہ بلا ہی قبول کرنا اسے یہ ننگ [illegible] مارا چاہتا ہون اور ایک بار اپنے
مجھسے مقابلہ کی تو فرار ہوگیا اب کیا یہ مجھسے لڑ سکیگا نہ تمکو تمہاری تحریر سے جرات وجرأت تمہاری ظاہر
ہے اسواسطے تمکو لکھا جاتا ہے کہ اسکا ساتھ نہ دو جہان سے آئے ہو چلے جاؤ اگر میرا کہنا نہ مانو گے
تو بہت پچتاؤ گے مین راہب کو اس سوال مکرر کا مزہ چکھا دونگا اور سیمرغ کا گوشت کھلادونگا کسکی مجال
ہے جو مجھسے مقابلہ کرسکے یہ لکھکر نہنگ کو نامہ دیا اور کہا اے نامہ دار رستم کون شخص ہے کہان سے آیا ہے
نہنگ نے سب کیفیت رستم نامدار کی بیان کی یہ بھی کہا کہ صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان کی نسل
سے ہین بہت پہلوانون کو زیر کیا ہے اپنا مثل نہین رکھتا ہے محراب نے کہا مجھے کچھ خوف نہین ہے جاکر رستم سے
زبانی بھی میری طرف سے کہدینا کہ ہم تم سے مقابلہ کرنے مین عاجز نہین ہین نہنگ یہ جواب نامہ لیکر وہان سے
ہوا رستم نامدار کے پاس آیا نامہ دکھایا رستم نامہ کے پڑھتے ہی برہم ہوگئے راہب نے جو کہا کہ شاہزادے
کو غصہ آیا ہاتھ باندھکر عرض کی کیون شہریار مین کیا تحریر ہے رستم نے لفظ بلفظ جواب نامہ راہب کو
پڑھکر سنایا راہب بھی بہت برہم ہوا رستم نے فرمایا اے نہنگ اور کچھ زبانی بھی کہا ہے نہنگ نے زبانی گفتگو
محراب کی بیان کی رستم کو اور زیادہ غصہ آیا فرمایا کل جو کچھ ہوگا حال کھل جائیگا مین نے چاہا تھا اسے حرص مملکت
کو طول نہو اُسکی خاطر بھی ملول نہو اپنا کام بھی بنجائے اتفاق باہمی سے عقد سیمرغ ہوجائے مگر افسوس
نشہ بادۂ نخوت نے اسکو مدہوش کردیا ہے اپنی جرات پر نازان ہے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے حاضر ہوئے اور
دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے بعدہ عرض کی حضور محراب نے اپنے یہان طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ یہ ہے

کہ کل میدان کارزار میں نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو رستم نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی
و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ بندی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں
جوانان شیردل اسباب جنگ درست کرنے لگے اسی انتظام میں صبح ہوئی رستم نامدار بستر خواب سے
اُٹھے فریضہ سحری سے فراغت کی سلاح طلب کیے خادموں نے کشتیاں سلاح کی حاضر کیں رستم نے
سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے بیژن اور راہب بھی اپنی بارگاہوں سے سلاح سج کر باہر نکلے رستم نامدار
بھی برآمد ہوئے ملازموں نے اسب صبا رفتار حاضر کیا رستم نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے بیژن
اور راہب ہمراہ رکاب ہوئے پشت پر تمام لشکر چلا اس جاہ و تجمل سے جانب میدان کارزار روانہ ہوئے
اُسطرف سے محراب مع لشکر گران میدان میں آیا دونوں لشکروں کی صف بندی ہوئی نقیبوں نے
نقابت کی کیفیت گرد کا کم کر بیٹھے لشکر محراب سے حمائل مع نظر باہر آیا پکار کر آواز دی ای بیژن
روشن بخت ابھی تک تیرے دل میں یہ خیال باقی ہے ایکبار تو اپنی خطا کی سزا پا چکا مگر اپنے ارادہ
سے باز نہیں آتا جسکی وجہ سے تو میدان میں آیا ہے اور جسکو بڑا جری سمجھکر میدان میں لایا ہے اس کی کیا
مجال جو میرے مقابلے کی تاب لا سکے مردان عالم سے آنکھ ملا سکے بیژن نے جواب دیا او بادہ گو کیا بیہودہ
بکتا ہے آج تجکو معلوم ہو جائیگا کہ کون جری ہے جسے لڑاتا ہے یہ وہ ہیں جنھوں نے بڑے بڑے پہلوانوں
کو زیر کر کے اپنا مطیع بنایا تیری اور محراب کی کیا مجال ہے جو اُنسے آنکھ ملا سکے اور خبردار کوئی کلمہ بیہودہ
آقائے نامدار کی شان میں اپنی زبان سے نہ نکالنا نہیں تو زبان نوک سنان سے چھید ڈالونگا یہ کہکر
بیژن روشن بخت آگے بڑھا حمائل نے کہا میں گریز پائے جنگ کرنا عار جانتا ہوں ہاں اگر رستم
میدان میں آئیں تو میں اُنسے مقابلہ کروں یہ سنکر رستم نامدار نے رہوار کو بڑھایا بیژن نے آکر
رکاب کو بوسہ دیا عرض کی آقائے نامدار ابھی آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں جب تک غلام کے
جسم میں جان باقی ہے آپ میدان میں تشریف نہ لیجائیے صرف تماشا دیکھیے رستم نے فرمایا ای بیژن
تم ہمارے قاعدے سے واقف نہیں ہو ہم لوگوں کا یہ دستور ہے کہ جو جسکا نام لیکر پکارتا ہے وہی اُسکے
مقابلے میں جاتا ہے اس امر میں زیادہ اصرار نہ کرو میں اسکے مقابلے میں جاؤنگا تمکو ہرگز نہ جانے دونگا
بیژن سمجھ گیا کہ اب رستم نامدار کا رکنا محال ہے مجبور ہو کے رکاب پر سے ہاتھ اٹھا لیا رستم نے گھوڑا
آگے بڑھایا حمائل کے مقابلے میں آئے دیر تک نیزہ بازی رہی آخر کو نیزہ حمائل کا رستم نے نکالا
اُسنے جھلا کر تلوار میان سے لی رستم پر وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر خبردار کہکے تلوار اُس کے
سر پر لگائی اُسنے سپر چہرے کے بچانے کو اُٹھائی مگر تیغ کب رکتی ہے سپر کو کاٹ کر صندوق سینہ میں
آئی حمائل گھوڑے سے زمین پر گرا لشکر دشمن سے شور احسنت و آفرین اُٹھا محراب نے دوسرے سردار
کو میدان میں بھیجا رستم نے اُسکو بھی قتل کیا اسیطرح دس جوان باری باری آئے رستم کے ہاتھ سے قتل
ہوئے تب محراب نے یہ کیفیت دیکھی لشکر کی طرف اشارہ کیا کہ سب ملکر اس جوان پر ٹوٹ پڑو جسطرح ممکن
ہو زندہ گرفتار کرلو یہ اشارہ پاکر سب لشکر رستم پر ٹوٹ پڑا ادھر بیژن و راہب نے جو یہ کیفیت دیکھی وہ لوگ
بھی لشکر کو لیکر جا پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی رستم نامدار بھی شیرانہ وغا کرنے لگے شام تک جنگ مغلوبہ رہی
لشکر محراب کے اسقدر جوان قتل ہوئے کہ نصف سے بھی کم رہ گیا جب کہ آفتاب غروب ہوا محراب نے طبل

بازگشت ہوا یا مغموم و منفعل اپنے قلعہ کی جانب پھرا ادھر رستم ثانی نوبت نقارے بجاتے ہوئے خوشی خوشی بہ فتح و فیروزی اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

## اب کیفیت محراب کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو میدان جنگ سے مغموم واپس آیا اپنے وزرا سے کہا کہ واقعی اس جوان نے قیامت برپا کر رکھی یقین ہو کہ کل تمام فوج کو قتل کر ڈالے گا ہم اس سے ہرگز فتح نہ پاینگے بہتر یہ ہو کہ اسکے واسطے کوئی تدبیر مناسب کرنا چاہیے وزیرون نے کہا حضور شبخون کی تدبیر فرمایئے محراب نے کہا یہ رائے تو بہت مناسب ہو مگر وہ جوان ہو مقابلہ کریگا لشکری اُسکے مقابلے کی تاب نہ لاسکینگے بہتر یہ ہو کہ پیشتر اُس جوان کو منگوالین اور یہان قید کر لین پھر شبخون مارین وزرا نے کہا اگر حضور یہ امر ہو تو بہت ہی مناسب ہو محراب نے اُسیوقت اپنے عیار گلپوش تیز قدم کو بلایا کل حال اُس سے بیان کیا آخر مین یہ کہا کہ اگر تو اسیوقت رستم کو یہان لائیگا تو بہت کچھ انعام پائیگا گلپوش تیز قدم نے عرض کی حضور یہ کتنی بڑی بات ہو مین ابھی جاتا ہون رستم کو گرفتار کرکے لاتا ہون یہ کہکر گلپوش تو رستم کے لشکر کی جانب روانہ ہوا یہان محراب نے اپنے لشکر مین اطلاع کرائی کہ سب جوانان لشکر مسلح و مکمل رہین اور روشنی کا بندوبست اچھی طرح کیا جائے ہم آج لشکر حریف پر شبخون مارینگے یہ خبر پہونچتے ہی رسالدارون نے اسباب شبخون درست کرنا شروع کیا کہ ذکر انکا معرض تحریر مین آئیگا

## اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو فتح و فیروزی میدان جنگ سے پھرے اپنی بارگاہ مین آئے صحبت عیش و نشاط آراستہ ہوئی جام شراب گردش مین آیا تھوڑی دیر جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی تو رستم نے جلسہ برخاست کیا اپنی بارگاہ مین آرام فرمایا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے لیکن گلپوش عیار محراب جو رستم ثانی کی تلاش مین آیا تھا جب اُسنے سب کو غافل پایا رستم کے خیمے مین آیا دیکھا رستم عالی ہمم محو خواب ہین انگیٹھی مین بیہوشی رکھکر رستم کے دماغ مین پہونچائی شاہزادے کو چھینک آئی اُسنے پشتارہ باندھا بارگاہ سے نکلا یہان محراب منتظر تھا جیسے ہی اُسنے پشتارہ جا کر سامنے کھولا محراب نے اُسیوقت رستم کے واسطے قید آہن طلب کی حدادون نے قید شاہزادے کو پہنائی مسلسل و مطوق کرکے ہوشیار کیا رستم نے اپنے کو اس حال مین پایا محراب نے کہا اس جوان کو زندان خانے مین بھیجو بہت ہوشیاری سے رکھنا لوگ رستم کو قید خانے مین لیگئے کہ ذکر انکا آئندہ تحریر ہوگا۔

## اب کیفیت محراب کی عرض کی جاتی ہو

کہ اُسنے جب رستم کو قید خانے مین بھیجا تو لشکر کو پیشتر تیار کر رکھا تھا اسیوقت بعزم شبخون طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہان سب غافل سو رہے تھے کچھ لوگ نگہبانی کیواسطے طلایہ پھر رہے تھے اُنھون نے جو روشنی دیکھی سمجھے کوئی لشکر راہ بھول کر اسطرف آنکلا ہو اسی خیال مین تھے کہ محراب مع لشکر قریب پہونچگیا اب لوگونکو معلوم ہوا کہ یہ ہمارے لشکر کیطرف سب آتے ہین فورا سردارونکے خیام مین گئے سبکو بیدار کیا جبتک یہ لوگ بیدار ہوئے تبتک محراب جا پہونچا طنابین بہت سے خیام کی کاٹ دین بہت سے سردار دب کر دبے بیٹھے رہین اور داراب یہ غوغا سنکر باہر آئے یہ معرکہ دیکھا تخت گھبرائے جلدی جلدی سوارون نے سلاح جنگ آراستہ کرکے بہت کوشش کی مگر تاب مقابلہ نہ لاسکے بیٹھ رہین سنداب سے کہا ابھی تک کسی نے رستم عالی وقار کو ہوشیار نہین کیا جب تک وہ

تو دیکھئے یہ مرحلہ سر ہوگا یہ کہکر بیژن خود ہی بارگاہ رستم میں آیا یہاں شاہزادے کو نہ پایا گھبرا کر باہر
آیا اپنے باپ سے کہا نہیں معلوم رستم نامدار کیا ہوئے بارگاہ میں کوئی نہیں ہے شمع بھی خاموش ہی
راہب چونکہ مرد جہاندیدہ تھا فوراً سمجھ گیا کہ یہ کام کسی عیار کا ہے بیژن روشن بخت سے کہا اے
نور نظر بڑا غضب ہوا اسنے اپنے عیار کو بھیجکر شاہزادے کو منگا لیا اب شبخون ہمپر آیا نہیں معلوم
یہ رستم نامدار سے کس طرح پیش آئے بیژن کو بھی بہت افسوس ہوا لیکن مصروف جنگ ہوئے جب
راہب نے دیکھا کہ اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے بیژن سے کہا اے نور نظر اب اگر زیادہ جرات
کو کام میں لاؤ گے تو بہت پریشان ہو گے بہتر اسی میں ہے کہ اب یہاں سے فرار پر قرار کرو بیژن کو بھی یہ
رائے پسند آئی خیمہ و خرگاہ وہیں چھوڑکر فرار ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا۔

## اب کیفیت ملکہ مہر سیکر کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ بھی مدت سے شیدا سے جمال بیژن تھی اسے بھی ایک تاجر نے تصویر بیژن کی لا دی اسی روز سے شیدائے
جمال تھی اور یہ کیفیت بھی اُسکو معلوم تھی کہ بیژن لشکرکشی کر کے آیا اور میرے باپ کے ہاتھ سے شکست کھائی
پھرا پنے شہر کو واپس گیا خبر شکست سنکر بہت غمگین ہوئی تھی جب اسنے دوبارہ خبر سنی کہ ابکی بار بیژن بہت سا لشکر ہمراہ لیکر
آیا ہے اور ایک جوان اُسکے ہمراہ ایسا ہے جو تنہا ہزاروں سے مقابلہ کرتا ہے یہ خبر سنکر بہت خوش تھی کہ یہ خبر پہنچی کہ وہ
جوان اسیر ہو گیا محراب نے مکر سے اُسکو اسیر کر لیا اب زندانخانہ میں قید ہے مہر سیکر کو جو یہ خبر معلوم ہوئی اپنی وزیرزادی
کو بلایا کہا کیا عجب ہے کہ اب ہماری مراد دلی بر آئے اور دل کا حوصلہ نکلے اسنے کہا وہ جوان جو بیژن کے ہمراہ آیا تھا اُسکو
والد نامدار سے گرفتار کر لیا ہے اب وہ زندانخانے میں بند ہے اگر کوئی کوشش ہو سکے تو اپنے کو اُس تک پہونچاؤ اور اُس سے
اتنا کہہ آؤ کہ خاطر جمع رکھیں ہم بہت جلد اسکی تدبیر کرینگے وزیرزادی نے کہا اے ملکہ عالم میرے نزدیک تو مناسب
یہ ہے کہ آپ خود تشریف لیچلیے اور میں مرکب بادرفتار اپنے ہمراہ لیچلے وہاں نگہبانوں کو غافل کرکے اُس جوان کو
لیجائیں وہی رہبری کریگا بیژن روشن بخت تک پہونچا دیگا ملکہ کو یہ بات بہت پسند آئی وہ دن جب تمام ہوا
اور شام ہوئی تو ملکہ نے گھوڑے طلب کیے بارہ بجے شب کو ملکہ نے وزیرزادی کو اپنے ہمراہ لیا اور زندان خانہ
پر آکر وزیرزادی نے عرض کی اب آپ یہاں توقف فرمائیے میں کسی طور سے دربانوں کو غافل کرتی ہوں
اور اُس جوان کو لاتی ہوں ملکہ نے وہیں توقف کیا وزیرزادی زندانخانے کے دروازے پر آئی دیکھا دو
تین نگہبان بیٹھے ہیں اُنھوں نے جو دیکھا کہ ایک جوان گھوڑے پر سوار اسطرف آتا ہے پکارکر آواز دی یہاں کون
آتا ہے وزیرزادی نے آواز دی خوش رہو کچھ گمان بیجا دل میں نہ لاؤ دربان خاموش ہوئے وزیرزادی
قریب آئی گھوڑے سے اُتری نگہبان سے کہا تمھیں ہمارے سردار طلب کرتے ہیں
نگہبانوں نے کہا سردار تمھارے کون ہیں اسنے اپنے باپ کا نام بتایا کہ وزیر اعظم محراب کا تھا دربانوں
نے جو نام وزیر کا سنا جلدی اپنے مقام سے اُٹھکر اُس طرف روانہ ہوئے یہاں وزیرزادی نے
دروازہ زندان خانہ کا کھول دیا اندر داخل ہوئی قریب رستم بن ایرج کے پہونچی دیکھا ایک جوان
قید آہن پہنے ہوئے بیٹھا ہے وزیرزادی نے کہا اب غضب ہوا یہ شخص تو اسقدر قید پہنے ہے
اسکو نکر جا سکیگا یہ راز فاش ہو جائے گا یہ سوچ کر چاہا جلدی پلٹوں مگر رستم بن ایرج نے کہا اے
شخص تو کون ہے یہاں کیوں آیا اور کیوں واپس جاتا ہے وزیرزادی نے کہا اے شخص تیری قسمت

بری ہوں میں تیرے اوپر اکرنے کو یہاں آئی تھی مگر تو زنجیر و بیڑی میں بند ہے ہماری ملکہ عالم در زندان قلعے پر تیرے انتظار
میں کھڑی ہیں یہ سنکر رستم نامدار نے قید توڑی قریب اُس نازنین کے پہونچکر کہا میں ہمراہ چلتا ہوں وزیرزادی کو رنگ
ہو گئی کہا اے شخص تو کچھ کو بھی جانتا ہے رستم نامدار نے فرمایا میں سحر اور ساحر دونوں کو برا جانتا ہوں وزیرزادی
نے کہا اب جلد یہاں سے چلو ایسا نہو کہ ملکہ کو نگہبان گرفتار کریں تو خرابی ہو رستم نامدار باہر آئے اُسکے
عرصے میں نگہبان جو در زندان خانے پہ تھے تھک گئے تھے جب کسیکو نہ پایا تو جلدی واپس آئے یہاں آکر دروازہ
قید خانے کا کھلا دیکھا کہا بڑا غضب ہوا کوئی مکار اُس قیدی کا مددگار تھا وہ آ گیا جلدی اندر چلو وہ قیدی کو رہا
کرے یہ کہکر جیسے ہی دروازے کے اندر قدم رکھا رستم نامدار کو دیکھا کہ کسی جوان کے ہمراہ آتے ہیں نگہبانوں
نے شور مچایا رستم نے سبکو قتل کیا وزیرزادی کے ہمراہ جہاں ملکہ منتظر تھیں وہاں آئے دیکھا تین گھوڑے
کھڑے ہیں شاہزادہ رستم عالی مقام ایک گھوڑے پر سوار ہوے ایک پر ملکہ مہر پیکر ایک پر وزیرزادی
بیٹھکر روانہ ہوئی جب شہر سے باہر نکل گئی تو ملکہ نے رستم نامدار سے پوچھا کہ آپ نے لشکر بیژن روشن بخت
کو کہاں چھوڑا تھا رستم نوجوان نے پتہ دیا ملکہ نے کہا اب مجھے معلوم ہو گیا وہیں چلونگی مگر یہ تو فرمایئے
کہ آپ سے بیژن روشن بخت سے کیونکر ملاقات ہوئی رستم نے کل حقیقت کہہ سنائی اتنے میں ملکہ مہر پیکر نے
رستم نوجوان کے روبرو ہاتھ باندھے اور عرض کی اے شہریار مجھسے بہت سی باتیں خلاف ادب صادر ہوئیں
میں آپکے مرتبے سے آگاہ نہ تھی امیدوار ہوں کہ معاف فرمایئے رستم نوجوان نے فرمایا اے ملکہ اسکا خیال
ہرگز نہ کرو تم مجھے نہیں جانتی تھیں اب امیدوار کا ملکہ سے ہے کہ ہمکو اور تمکو بخیر و خوبی بیژن تک پہونچا دے
کیونکہ مجھے تمہارا خیال زیادہ ہے کہ تم ناموس ہو بیژن روشن بخت کی اسی گفتگو میں صبح ہو گئی ملکہ نے رستم
نامدار سے عرض کی اے شہریار بڑا غضب ہوا راستہ فراموش کیا رستم نے فرمایا خدا حامی ہے وہی ہمکو منزل
مقصود تک پہونچا دیگا یہ گفتگو کرتے ہوئے تھوڑی دور پہونچے تھے کہ ایک شہر پناہ نظر آئی ملکہ نے کہا
اے شہریار میں اس شہر کو پہچانتی ہوں یہ میرے ایک عزیز قریب کے زیر حکومت ہے مگر غضب یہ ہے کہ وہ بھی پیر
مائل ہو گیا ہے میرے والد سے میری بابت گفتگو آئی مگر میں نے انکار کیا اگر وہ دیکھ لیگا تو ضرور روکیگا رستم
نامدار نے فرمایا اے ملکہ تم مضطرب مت ہو خاطر جمع رکھو اگر فضل خدا شریک ہے تو اُسکی مجال نہیں ہے ہمکو روک سکے
یہ کہتے ہوے اس شہر میں داخل ہوے ملکہ نے عرض کی کہ آپ جس طرح بن پڑے اس شہر سے جلد نکل چلیے
یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے اگر داؤد جو حاکم اسکا ہے ذرا بھی خبر ہو جائے گی تو بڑی آفت آئیگی رستم نامدار نے
فرمایا اے ملکہ یہ مرحلہ درپیش ہے کیوں گھبراتی ہو خدا اس مشکل کو بھی آسان کریگا یہاں تو یہ ذکر تھا اہل شہر نے
جوان لوگوں کو دیکھا داؤد تاجدار کو خبر کی کہ ایک جوان آپ کے شہر میں آیا ہے نہایت حسین ہے مگر دو سوار
اُسکے ہمراہ نقاب پوش ہیں قامت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی اقلیم سے عورت کو نکال لایا ہے کہیں قیام کریگا بھی
قصد اُس جوان کا نہیں معلوم ہوتا ہے مگر جوان ایسا ہے کہ آج تک ہماری نگاہ سے نہیں گزرا داؤد
نے کہا پھر لوگ جائیں اُس جوان کو مع اُن دونوں نقاب داروں کے ہمارے پاس لائیں یہ سنکر ملازمین داؤد
اُن لوگوں کے ہمراہ ہوئے رستم نامدار کے پاس آئے صورت رستم دیکھکر سب نے سلام کیا پھر داؤد کا
پیغام دیا کہ آپکو ہمارے سلطان نے طلب فرمایا ہے تشریف لے چلیے رستم نے کہا ہم ٹھہر نہیں سکتے جانا ضروری
ہے اگر عرصہ ہوگا تو ہمارا نقصان متصور ہے جو لوگ داؤد کے بھیجے ہوے آئے تھے اُنھوں نے بہت کچھ کہا

جب رستم نے قبول نہ کیا تو اُنھوں سے کہا اگر آپ بہ خوشی نہ چلیے گا تو وہ یہان کے بادشاہ ہین پھر آپ کو
طلب کر لینگے رستم نے فرمایا کیا مجال جو کوئی مجکو بجبر طلب کر سکے اُن لوگون نے چاہا رستم کو گرفتار
کر لین مگر کیا مجال تھی جو شاہزادے کو اسیر کر سکتے زخمی ہو کر داؤد کے پاس گئے سب کیفیت بیان کی داؤد
خود اپنے ہمراہ تھوڑے سے جوان لیکر آیا رستم سے مقابلہ کیا رستم نے اسکو زیر کیا یہ ملعون بمکر
مسلمان ہوا رستم کو مع ملکہ مہر پیکر اور وزیرزادی کے باعزاز تمام اپنے ہمراہ لیگیا رستم کو ایک مکان
نفیس مین رکھا پھر عرض کی اے شہریار آپ کے ہمراہ جو لوگ ہین اگر وہ یہان رہ سکتے ہون تو یہین
رہنے دیجیے ورنہ اُنکو محل مین بھیجیے رستم نامدار کو یقین کامل تھا کہ یہ صدق دل سے مسلمان ہوا ہے کہا بہتر
ہوا ان لوگونکو محل کے اندر بھیج دو داؤد نے ملکہ اور وزیرزادی کو محل کے اندر بھیج دیا یہان سامان دعوت
کیا شب کو لیسنے شراب مین بیہوشی ملا کر رستم کو پلائی جب شاہزادہ بیہوش ہوا قید آہن پہنا کر زندانخانہ مین
بھیجا آپ اندر آیا اسکو پیشتر یہ نہ معلوم تھا کہ ملکہ مہر پیکر رستم کے ہمراہ ہین جب محل مین آیا اور ملکہ کے قریب
گیا تو ملکہ نے کہا اے شخص تو کون ہے اور یہان کیون آیا ہے داؤد نے ہاتھ باندھکر کہا مین ادنیٰ غلام ہون آپکا امیدوار
ہون کہ مجھے غلامی قبول فرمایئے اپنی صورت زیبا دکھایئے مین اس ملک کا بادشاہ ہون تیرا عاشق جانباز ہون
ملکہ نے جواب دیا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو چلا جا ورنہ رستم نامدار تجھے زندہ نہ چھوڑینگے ایک بار تو انکی
اطاعت قبول کر چکا اب یہ قصد کرتا ہے داؤد نے جواب دیا کہ ملکہ مین نے رستم کو پیشتر ہی اسیر کر لیا ہے
جب کہو حکم قتل دیدون ملکہ مہر پیکر نے جو یہ بات سنی دل پر ایک کوہ الم گرا جی مین کہا اب غضب ہوا راز فاش
ہو جائیگا ابھی تک اسکو میری خبر نہین ہے تھوڑے عرصے مین پہچان لیگا پھر تو رستم کو ضرور قتل کروا ڈالیگا
یہ سوچکر ملکہ رونے لگین اسی اضطراب مین گوشہ نقاب چہرۂ زیبا سے ہٹ گیا داؤد نے دیکھا پہچانا
کہ وہی آفت جان قتال عالم ہے بے اختیار ہاتھ بڑھا کے نقاب الٹ دی ملکہ نے ہاتھون سے منہ چھپا لیا
داؤد نے کہا اے جان جہان یہ کیا آفت آئی جو تو نے ایک مسلمان کا ساتھ دیا اور مجھے قبول نہ کیا ملکہ نے کچھ
جواب نہ دیا داؤد نے بہتکچھ باتین بنائین مگر ملکہ مہر پیکر خاموش رہین جب یہ کمبخت تھکا اور ملکہ سے
کسی بات کا جواب نہ پایا تو مجبور ہو کے وہان سے اُٹھا اور یہ کلمہ زبان پر لایا کہ ملکہ اگر مجھ کو قبول نہ کرو گی
تو بہت پچھتاؤ گی اور مین رستم کو ابھی قتل کرتا ہون ملکہ نے کہا اے داؤد اگر تو نے رستم کو قتل کرایا تو مجھے
بھی زندہ نہ پائیگا خیریت اسی مین ہے کہ رستم نامدار کو رہا کر دے اور ہم لوگون کا راستہ روک ورنہ اچھا نہوگا
داؤد نے کہا ملکہ تم کس خیال مین ہو نہین معلوم ہے مین نے ایام فرقت کسطرح بسر کیے ہین اور شب ہائے ہجران مین
کیا کیا مصیبتین اُٹھائی ہین اب قسمت سے تم میرے ہاتھ آئی ہو بھلا مین تمہین جانے دونگا ایسی گفتگو کر کے
داؤد باہر آیا کنیزون کو بلایا اُنسے کہا اگر ملکہ مہر پیکر کو میرے وصل پر راضی کرو گی تو بہت کچھ خلعت و انعام
پاؤ گی جسطرح بن پڑے اسے دام مکر مین پھنساؤ میری جان بچاؤ کنیزون نے کہا حضور ہم ملکہ کو راضی کر لینگے
اور وہ آپکو کیون نہ قبول کرینگی آپ بھی بادشاہ ہین پھر انکو کیا انکار ہے صرف آپ کا اشتیاق بڑھانیکو
یہ باتین ہین اور جب ہم لوگ ملکہ سے آپکی نسبت کہین گے تو ایسا دام تزویر بچھائینگے کہ انکو آپکا عاشق بنا لینگے
داؤد نے کہا اگر ایسا کرو تو میرے اُوپر تمہارا احسان عظیم ہو اور اسکے عوض مین زر و جواہر اسقدر دون
کہ تمہارے حوصلے سے زیادہ ہو کنیزون نے پختہ وعدہ کیے رخصت ہوئین جس محل مین ملکہ تھین وہان آئین سب نے

ملکہ کو سلام کیا اور عرض کی حضور ہم آپ کی خدمت کے واسطے حاضر ہین ہمکو داؤد تاجدار نے بھیجا ہی اور ہمسے
اس بات کی تاکید کی ہو کہ ملکہ کی خدمت مین کمی نکرنا اصل تو یون ہو کہ آپکے نام پر جان نثار کرتے ہین ابھی
فرماتے تھے کہ ملکہ عالم ہمسے آزردہ ہو گئین اُنکے دشمنون کو ملال ہوجا ہو تجھے تو کوئی بڑی بات نہین
کہی تھی اور واقعی یہ بات ضرور ہو کہ وہ اسوقت بادشاہ عالی جاہ ہین اُنکو ہر طرح کا اختیار ہو مگر آپ سے
محبت رکھتے ہین اس وجہ سے کسی بات کا جبر نہین کرتے ملکہ نے جلا کر جواب دیا کہ تمکو ان امور مین کیا
دخل ہو اگر تمہین رہنا ہو تو رہو ہماری باتون مین دخل ندو ہمسے کسی کا ذکر نہ کرو کنیزین خاموش ہو رہین
داؤد سے جا کر کہا کہ حضور ملکہ کسی طرح راضی نہین ہوتی ہین داؤد نے کہا جب تک ملکہ پر کسی قسم کی سختی نہ
کی جائیگی تب تک قبول نہ کریگی یہ کہکر اٹھا کہ چوبدار نے آکر کہا حضور دردولت پر منصوب خواجہ سرا
حاضر ہین امیدوار باریابی ہین داؤد نے کہا بلاؤ منصوب محراب کا ملازم ہو ملکہ مہرپیکر کو
اسی نے پرورش کیا ہی جب ملکہ محراب کے یہان سے چلی آئین تو منصوب ملکہ سے ازحد محبت
رکھتا تھا تلاش مین ملکہ کی نکلا ہر طرف تلاش کرتا ہوا یہان بھی وارد ہوا داؤد نے جو اسکا نام سنا
خوش ہو گیا جانتا تھا کہ اسنے ملکہ کو پرورش کیا ہو اور ملکہ اسکا کہنا بہت مانتی ہین اگر یہ کوشش کریگا
تو میرا مطلب حاصل ہو جائیگا یہ کہکر اسے بلایا چوبدار باہر آیا منصوب کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا
داؤد نے جو منصوب کو آتے ہوے دیکھا اٹھکر تعظیم کی اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا میان صاحب
آپ ہمارے بزرگ ہین آپ کی تعظیم و تکریم ہمپر واجب ہو منصوب بہت خوش ہوا داؤد نے ایسی ایسی
باتین کین کہ منصوب اسکے دام تزویر مین گرفتار ہوا دل مین خیال کیا کہ داؤد بڑا خلیق ہو اور
سعادتمندی مین بےنظیر ہو آجتک ہمکو اسکے خلق کی خبر نہ تھی یہ لائق ملنے کے ہو میان صاحب تو اسی خیال
مین تھے مگر داؤد نے اپنے ہاتھ رومال سے باندھے میان صاحب کے روبرو آکر کھڑا ہوا منصوب
نے جو یہ کیفیت دیکھی خود بھی اُٹھ کھڑا ہوا کہا آپ یہ کیا باتین کرتے ہین مین آپکا ادنیٰ خادم ہون میرے
واسطے ایسی باتین کرنا خلاف ہین داؤد نے کہا میان صاحب آپ ہمارے بزرگ ہین آپکے سامنے
ہاتھ باندھنا بھی ہمارے لیے فخر ہو مگر ایک امر کا امیدوار ہون اگر میری مراد بر آئیگی تو میری جان بچ
جائیگی منصوب نے کہا بہتر آپ بیٹھ جائیے اپنی کیفیت کہ سنائیے میری جان آپ پر نثار ہو اگر میرے آپ کے
واسطے کوئی کام بنتا ہوگا تو ہرگز دریغ نکرونگا داؤد نے منصوب کو پختہ کیا جب دیکھا کہ اب منصوب
ضرور میرا کہنا مان لیگا اور بات کو نہ ٹالیگا تو برابر منصوب کے بیٹھ کر کہا کہ آپنے بارہا سنا ہوگا کہ مین نے
ملکہ مہرپیکر کی بابت محراب شاہ سے تقریر کی اور محراب شاہ نے بھی ملکہ سے بہت بہت کہا لیکن ملکہ
نے منظور نکیا اب آپ اگر سعی فرمائینگے تو میری زندگی ہو جائیگی منصوب نے کہا اے شہنشاہ ملکہ کا پتہ نہین
ہو آپ کیسی بات مجھ سے فرماتے ہین نہین معلوم ملکہ کو کون لیگیا مین اسی کی تلاش مین نکلا ہون داؤد نے کہا
میان صاحب ملکہ میرے یہان موجود ہین ایک خداپرست کے ہمراہ جاتی تھین اُنکی ہمزادی بھی ہمراہ تھی مین نے
اُس خداپرست کو اسیر کر لیا میرا قصد تھا کہ عرضی محراب شاہ کو روانہ کرون لیکن آپکی تشریف آوری بہت اچھے
وقت پر ہوئی کہ اب آپ جاکر ملکہ کو راضی کیجیے ایک غیر قوم کے ہمراہ تو ملکہ نے ایسی توجہ کی اپنے والدین سے منھ موڑا
عیش و آرام چھوڑا آوارۂ دشت ادبار ہوئین نہین معلوم وہ شخص کون تھا اور مین منت کرتا ہون اس شہر کی حکومت

دیتا ہوں لیکن نہیں معلوم ملکہ کو مجھسے کیا نفرت ہے جو قبول نہیں کرتی ہیں داؤد نے جو یہ باتیں کہیں اور منصوب
نے ملکہ کا پتہ پایا خوش ہو گیا کہا میں ابھی ملکہ کو راضی کرتا ہوں آپ مجھے اُنکے پاس بھیجیں داؤد نے
کہا آپ ابھی تشریف لے جایئے مگر بے ادبانہ عرض کرتا ہوں کہ راضی کر کے تشریف لایئے گا منصوب نے
کہا میں آپ سے پختہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں راضی کر دونگا اُسیوقت داؤد نے منصوب کو ملکہ کے
پاس بھیجا ملکہ نے جو منصوب کو دیکھا اُٹھکر سلام کیا منصوب نے ملکہ کو گلے سے لگایا کہا ملکہ عالم تم نے
یہ کیا غضب کیا کیسے کیسے شاہ و شہریار تمھارے خواستگار رہے مگر تم نے کسی کو قبول نہ کیا اور ایک
مسلمان کے واسطے تمنے یہ بدنامی اپنے لیے قبول کی ملکہ نے کہا میاں صاحب میں نے مسلمان کے
واسطے واقعی یہ بدنامی نہیں قبول کی ہے ایسی قسمت میری کہاں تھی جو میں اُس شیر بیشہ جرأت کے پہلو میں بیٹھتی
اور صاحبقرانی کی بہو کہلاتی مگر بیژن روشن بخت جو سلطان لہراسپ زرین پوش کا نور نظر ہے اُسنے میرے
واسطے کیا کیا کوششیں کیں لشکرکشی کر کے آیا شکست پائی پھر بھی اُسکو تاب نہ آئی شاہزادہ رستم عالی حسب
اُسکے ملک میں آئے اور اُسکو زیر کیا تو مسلمان ہونیکو فرمایا بیژن نے اُس دلیر سے عرض کی کہ میری ایک
شرط ہے جبتک اُسکو پورا نہ کیجیے گا میں مسلمان نہونگا رستم عالی ہمت نے شرط پوچھی اُسنے بیان کیا کہ میں مہراب شاہ
کی دختر نیک اختر پر شیدا ہوں اگر اُسکے ملنے کی کوئی تدبیر نکالیے تو میں مسلمان ہوتا ہوں رستم عالی ہمم
لشکرکشی کر کے یہان آئے والد نامدار اُنسے مقابلہ نہ کر سکے مگر رستم کو گرفتار کر لیا مجھے بیژن کی بیکسی
اور بے بسی پر رحم آیا رستم نامدار کو قید خانے سے رہا کیا آگے کے بعد یہانتک آئی یہان آکر اس
مصیبت میں مبتلا ہوئی اب آپکو خدا نے مجھ تک پہونچایا یقین ہے کہ آپ ضرور میری مدد کرینگے اور رستم کو
رہا کرینگے منصوب نے کہا بی بی صبر کرو میں سب کام بنا دونگا داؤد بھی مجھسے بڑے خلق سے پیش
آیا ملکہ نے کہا سب خوشامد میرے لیے ہیں جسوقت مطلب بر آئیگا یہ آپکا دشمن ہو جائیگا منصوب
نے کہا اب میں داؤد سے جاکر کہتا ہوں کہ میں نے ملکہ کو راضی کیا ہے مناسب وقت یہ ہے کہ آپ ملکہ
کو مہراب شاہ کی خدمت میں روانہ فرمایئے اور جو مراسم اس میں فرض ہیں وہ ہوں آپ یہان سے بارات
لیکر جایئے یہان تشریف لایئے وہان عقد ہو جائے آپکی مراد بر آئے ملکہ نے کہا میان صاحب بات تو
بہت خوب ہے مگر رہائی رستم نوجوان کی کوئی تدبیر نہوئی منصوب نے کہا اسی ضمن میں کوئی بات ایسی
پیدا کر دونگا کہ رستم نوجوان بھی رہائی پائینگے ملکہ نے کہا میان صاحب جسوقت وہ شہر پہونچ جائیگا بیاہ ہو جائیگا
پھر کسیکا خوف نرہیگا وہ ایک جوان ہزار پر بھاری ہے منصوب نے کہا ملکہ تم خاطر جمع رکھو میں اسکی
بھی تدبیر کرتا ہوں یہ کہکر باہر آیا داؤد سے کہا تجھے مبارک ہو ملکہ منظور کرتی ہیں داؤد نے اسی
وقت خلعت بیش بہا منگا کر منصوب کو دیا منصوب نے کہا اب ایک عرض میری قبول فرمایئے داؤد
نے کہا فرمایئے منصوب نے کہا اگر منظور کیجیے تو کہوں داؤد نے کہا آپکا فرمانا ایسا ہے جو میں نہ قبول
کرونگا منصوب نے کہا آپ خوب جانتے ہیں کہ میں مہراب شاہ کا قدیم ملازم ہوں اور ملکہ کو میں نے
بڑی محنت سے پرورش کیا ہے میں جو کچھ کرونگا اپنے آقا کی بہتری کیلیے کرونگا داؤد نے کہا میں خوب
جانتا ہوں کہ آپ ملازم قدیم ہیں اور ہر حال میں آپ مہراب شاہ کے بہتری کے خواہان ہیں لیکن
اس تمہید سے جو مطلب آپکا ہے وہ میری سمجھ میں نہیں آیا اُسکو خلاصہ بیان فرمایئے میں آپکے

کہنے کو نہ ٹالونگا ضرور قبول کرونگا جب منصوب نے دیکھا کہ داؤد نہایت بیقرار ہو تو کہا کہ ملکہ کو میرے ہمراہ
کیجئے میں محراب شاہ کے پاس لیجاؤں اور یہ خوشخبری سناؤں کہ صاحبزادی نے داؤد تاجدار کو بدل و جان
قبول کیا اب بہتر ہو کہ سامان عقد درست کیجیے اور اس فرض سے ادا ہوجئے جلد تدبیر کیجیے داؤد نے کہا
میاں صاحب محراب کو تو یہ امر بہتر ہی منظور تھا اب وہاں جانیکی کیا ضرورت ہے منصوب نے کہا ہاں
بیشک وہ سامان عقد مہیا کرینگے اور جو جو رسم ضروری ہیں وہ ہونگے تب تک عقد کیونکر ہوگا اگر میں آپکی
خوشی کرتا ہوں تو اپنے سلطان کی آزردگی کا خوف ہے ہمارے آقا سوائے اس شاہزادی کے
اور کوئی اولاد نہیں رکھتے ہیں جو جو حسرتیں انکے دل میں ہیں کیونکر پوری ہونگی اور علاوہ اسکے اس امر
کو وہ کیونکر منظور کرینگے کہ بے انکی اطلاع کے عقد ہوجائے داؤد نے کہا اگر اختیار ہو میں انکار نہیں
کرتا ہوں جو مناسب جانیے وہ کیجیے منصوب نے کہا آپ ملکہ کو میرے ہمراہ کیجیے اور مجھے جلد رخصت
عنایت فرمائیے داؤد نے کہا ابھی دو تین روز یہیں تشریف رکھیے آرام فرمائیے ابھی کیا تعجیل ہے
چلے جائیےگا منصوب نے کہا کہ جسقدر دیر ہوگی سلطان گھبرا اٹھیں گے کیا عجب ہو کہیں میری تلاش
نہ چلے جائیں داؤد جب مجبور رہا کہا بہتر ہو آج یہیں تشریف رکھیے کل جائیےگا میں کچھ لشکر بھی آپ کے ہمراہ
کر دونگا اس روز منصوب نے وہیں قیام کیا دوسرے روز داؤد سے رخصت ہو کر چلنے کی تیاری کی داؤد
نے کچھ لشکر ہمراہ کیا چلتے وقت منصوب نے کہا کہ بہتر ہوگا اس جوان مسلمان کو بھی میرے ہمراہ کیجیے کہ وہ
خطاوار ہو ہمارے سلطان کا جو کچھ وہ سزا تجویز فرماوینگے وہ دینگے داؤد نے کہا آپکو اختیار ہو رستم کو
وزرا قید خانے سے بلا کر منصوب کے سپرد کیا اور ملکہ کو محافے میں سوار کیا منصوب کو اپنے ہمراہ لیکر
داؤد سے رخصت ہو کر روانہ ہوا داؤد نے کہا میاں صاحب اب میری حالت دیکھے جاتے ہیں جلدی وہ کام ضرور
ہو کام انجام فرمائیے منصوب نے جواب دیا کہ مجھے خود اسدن کی خوشی تھی آپ سے بڑھکے مجھکو
جلدی ہو ایسی باتیں کرکے منصوب مع ملکہ مہ پیکر اور وزیر زادی اور رستم نوجوان کے کچھ لشکر ہمراہ لیکر رخصت
ہوا جب شہر سے دو چار کوس نکل آئے تو منصوب ملکہ کے محافے کے قریب آیا کہا بی بی اب کیا رائے
ہو اسقدر لشکر اسنے ہمراہ کر دیا ہو ملکہ نے کہا جس طرح بن پڑے آپ رستم نوجوان کو رہا کر دیجیے
کہ قید انکے جسم سے دور ہو جائے منصوب نے کہا ابھی اسکا موقع نہیں ہے شب کو رستم کی قید کاٹونگا ملکہ نے
کہا اب زیادہ چلنا مناسب نہیں ہے یہیں ٹھہریے منصوب نے قبول کیا لشکر کو وہیں ٹھہرایا بارگاہیں استادہ ہوگئی ان
بہت قلیل باقی تھا تھوڑی دیر میں شام ہوگئی سب لوگ اپنی اپنی جگہ پڑ رہے منصوب ملکہ کے خیمے میں گیا کہا میں جاتا
ہوں رستم کی قید کاٹتا ہوں ابھی انکو لاتا ہوں ملکہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے رستم کو رہا کیجیے وہ ابھی تمام
لشکر کو اپنا مطیع کرینگے منصوب ملکہ سے رخصت ہو کر جہاں رستم نوجوان تھے وہاں آیا دربانوں نے کہا میاں
صاحب آپ کہاں تشریف لیجاتے منصوب نے کہا قیدی کو کچھ کھانا دونگا سب خاموش ہو رہے منصوب
اندر گئے رستم کو سلام کیا رستم نے کہا میاں صاحب تشریف لائیے منصوب نے سوہن نکالا ارادہ کیا کہ قید
رستم کے جسم سے دور کرے رستم نے کہا آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں یہ کہکر جھٹکا دیا ہتھکڑی ٹوٹ کر
زمین پر گر پڑی منصوب اس طاقت کو دیکھکر دنگ ہوگیا کہا اے شہریار آپ کیوں تکلیف کو گوارا کرتے تھے
میں تو موجود ہوں رستم نے اس مرحلے کو بسہولت توڑ ڈالی منصوب نے کہا تشریف لے چلیے رستم وہاں سے

باہر نکلے منصوب عقب مین آیا دربانون نے جو دیکھا کہ رستم کو منصوب نے رہا کر دیا منصوب سے
کہا میان صاحب یہ آپ نے کیا کیا ایسے مجرم کو رہا کیا منصوب نے کہا خبردار انکو مجرم نہ کہنا یہ تم سب کے
مالک ہین دربانون نے کہا ہم انکو اپنا مالک نہ جانین گے اور آپ کی شکایت واداؤد سے کرینگے منصوب
نے کہا واداؤد کیا ہے تم جن سے چاہو ہماری شکایت کرو داؤد ہمارے شہریار کا زیر کردہ ہے وہ کیا کر سکتا ہے دربانون
سے جو حجت بڑھی رستم نامدار آگے بڑھے کہا کیا بیہودہ تقریر ہے ہم سوائے خدا کے کسی سے نہین ڈرتے
ہین تم جا کر شوق سے ہماری شکایت کرو واداؤد نے ایکبار مقابلہ کر کے ہمارا کیا بنا لیا اور اب مقابلہ کریگا
تو کیا بنا لیگا دربان جب بہت کچھ کہہ چکے تو بد کلامی کی نوبت پہونچی رستم نامدار نے بڑھ کے ایک کو طمانچہ مارا
کہ سر اسکا اڑ گیا اسکے مرتے ہی سب پر ہیبت طاری ہوئی وہان سے بھاگے لشکر مین جا کر خبر کی جسقدر
لشکر ہمراہ تھا سب مسلح و مکمل ہو کر بارادہ قتل رستم آیا رستم نامدار نے ایک سوار کو مار کے اسکا گھوڑا لیا تلوار
بھی اسی کی لیکے کھینچی اور شیرانہ وغا کرنے لگے جب دو چار سو کو قتل کیا تو سب پر خوف طاری ہوا
آپس مین صلاح کی کہ اس دلیر سے لڑکر فتح نہ پائینگے مفت مین مارے جائینگے بہتر یہ ہے کہ اس صاحب شجاعت
کی اطاعت قبول کرین جیسی یہ قدر کریگا ویسی عزت دوسری جگہ نہ ملیگی یہ صلاح کرکے سب نے اپنے ہاتھ رومال
سے باندھے رستم نامدار کی خدمت مین حاضر ہوے سب نے عرض کی اے شہریار ہماری خطائین معاف فرمایئے ہم
آپ کی اطاعت قبول کرتے ہین رستم نے سبکو امان دی خطائین معاف کین سب نے اطاعت قبول کی رستم
نامدار نے منصوب سے کہا کہ تم ملکہ کو شہر ترسا مین لیجاؤ راہب کو ہمارا سلام کہنا پیرزال سے سب حال بیان
کرنا ہم انشاءاللہ بعد فتح ملکہ ہمراہ لیے آئینگے منصوب نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہتر ہے کہ آپ بھی تشریف لیچلیے
وہان سے لشکر ہمراہ لیکر آیئے جنگ آغاز کیجیے ابھی آپ کے پاس فوج بہت کم ہے میری
راے مین اس حالت سے جنگ آغاز کرنا بہتر نہین ہے رستم نے کہا میان صاحب ہر حال مین خدا پر نظر رکھیے
وہی فتاح حقیقی مالک تحقیقی ہے جو چاہے گا کریگا اگر ہماری قسمت مین فتح ہے تو تنہا فتح نصیب ہوگی اور اگر شکست
لکھی ہے تو ہزار لشکر بھی ہمراہ ہونگے مگر شکست اٹھائینگے آپ اس امر مین اصرار نہ فرمایئے تشریف لے جایئے
جب منصوب مجبور ہوا تو رستم سے رخصت ہو کر مع ملکہ مہر نگار طرف شہر ترسا کے روانہ ہوا ملکہ نے بھی بہت کچھ
کہا مگر رستم نے قبول نہ فرمایا جب یہ لوگ روانہ ہو چکے تو رستم نامدار نے ایک نامہ داؤد کو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا
کہ اے داؤد اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو بصدق دل مسلمان ہو اور مذہب باطل پر لعنت کر ورنہ بہت پچھتائیگا مارا
جائیگا جب یہ نامہ ختم ہوا رستم نے ایک سوار کو وہ نامہ دیکر داؤد کے پاس روانہ کیا سوار دوسرے روز داؤد کے
پاس پہونچا نامہ رستم نامدار کا دیا داؤد نامے کو پڑھ کے بہت حیران ہوا اپنے وزرا سے کہا یہ کیا غضب کیا منصوب
نے مجھسے بڑی دغا کی اور مین نے بھی غلطی کی جو اسپر اعتبار کر کے ملکہ کو اسکے حوالے کر دیا ستم ہوا کہ رستم
کو بھی دیدیا اب مین کیا کرون نہین معلوم ملکہ کو وہ مکار کہان لیگیا اور رستم کو کسنے پناہ دی مین نے حفاظت
کے لیے جو چند سوار ہمراہ کر دیے تھے وہ کیا ہوے خیر اب رستم میرے ہاتھ سے کہا جاتا ہے ابھی لشکر تیار ہو
مین جا کر اسکو گرفتار کرونگا اسنے جو لشکر کو حکم دیا فوراً رسالدارون نے تیاری کوچ کی کر دی تھوڑی دیر کے
بعد سب لشکر تیار ہو گیا داؤد وہان سے روانہ ہوا جہان رستم تلوار فروش تھے دوسرے روز وہان پہونچ
طبل جنگی بھی جاتے ہی بجوا دیا صبح کو میدان مین آیا رستم نامدار بھی اپنے لشکر قلیل کو ہمراہ

لیکر اُسکے مقابلہ مین آئے تو داؤد نے ایک سوار کو بھیجا رستم نے اُسکو قتل کیا اُسنے پھر ایک سوار کو میدان میں بھیجا رستم نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طرح اُسنے دس سوار میدان مین بھیجے رستم نے سب کو قتل کیا جب اُسنے یہ کیفیت دیکھی اور وزرا نے بھی کہا حضور اگر اسی طرح ایک ایک جوان میدان مین جائیگا تو رستم کسی کو فا‌‌ئز نہ لائیگا ہمیشہ لڑیگا مگر فتح نہ پائیگا بہتر یہ ہی کہ ساری فوج کو حکم دیجیے کہ یکبارگی رستم پر ٹوٹ پڑے داؤد نے بھی اس رائے کو پسند کیا اور تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ رستم پر ٹوٹ پڑے لشکر رستم کی طرف جبار رستم بھی تلوار لیکر مانند شیر غضبناک اُس لشکر کثیر سے لڑنے لگا وغا کرنے لگے اور جو لوگ رستم کے ہمراہ تھے وہ بھی مصروف جنگ ہوئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دریائے خون میدان کارزار میں بہنے لگا سر مانند حباب نظر آنے لگے تو بہالوں کا ابر سیاہ اُٹھا برق شمشیر چمکنے لگی بازار موت خوب گرم ہوا نقد جان لوگ دینے لگے رستم اُسی ہنگامے مین صفوں کو درہم برہم کرکے داؤد کے قریب پہونچے داؤد نے وار شمشیر کا کیا رستم نامدار نے تلوار داؤد کے ہاتھ سے چھینکر پھینک دی اسنے چاہا کہ اپنے تئین زمین پر گرا دے اور بھاگ کر نکل جائے مگر رستم نامدار نے خبردار خبردار کہکے تلوار کا وار کیا داؤد نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تیغ جو پڑی سپر کے دو پرکالے کرکے مغز سر مین در آئی سپر کو کاٹتی ہوئی جگرگاہ کا لہو چاٹتی ہوئی زین مرکب پر آئی مرکب کو خاک مین ملا کے زمین کو بوسہ دیا معہ راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے رستم نعرہ کرکے پھر لشکر پر جا پڑے لشکریون نے جو یہ کیفیت دیکھی سبکے جی چھوٹ گئے بھاگنے کا ارادہ کیا لشکر رستم نے سب کو گھیر لیا مجبور ہوئے تلوار دو کی رستم نامدار سے امان طلب کی رومال سے ہاتھ باندھکے خدمت رستم مین حاضر ہوکر بصدق دل مشرف باسلام ہوئے رستم عالی ہم سب لشکر کو ہمراہ لیکر ملک داؤد میں آئے یہاں بھی سب نے اطاعت قبول کی رستم نامدار نے چندے وہان قیام کیا پھر انتظام جدید کا حکم دیا کہ لشکر میں اطلاع کرو سامان سفر درست کرین ہم قلعہ محرابیہ کی طرف جائینگے محراب شاہ کو زیر کرکے اپنا مطیع بنائینگے فوج میں جو یہ خبر ہوئی افسرون نے کوچ کی تیاری کرنا شروع کی دو روز کے بعد سب افسر رستم نامدار کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی حضور لشکر تیار ہے جب چاہیے تشریف لے چلیے رستم نے حکم دیا کہ آج اثالا بارگاہ کا لدوا دیا جائے کل انشاء اللہ ہم بھی جانب قلعہ محراب شاہ کوچ کرینگے افسر رخصت ہوئے اسی وقت لشکر میں آکر اثالہ بارگاہ کا لدوا دیا یہاں رستم نامدار نے صحبت عیش و عشرت کا سامان مہیا کیا شب پھر اسی طور سے بسر کی صبح کو فریضۂ سحری سے فارغ ہوکر سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین رستم نامدار سلاح ذات اقدس پر آراستہ کرکے باہر تشریف لائے اسامیون نے اسپ سیار رفتار حاضر کیا رستم گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب قلعہ محرابیہ کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت منصوب کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو ملکہ مہر پیکر کو ہمراہ لیکر جانب شہر قربا روانہ ہوا راہ کو طے کرکے شہر مین پہونچا یہاں آکر جو دیکھا شہر کو بہت آباد پایا لوگوں سے دریافت کیا کہ بیژن روشن بخت کا مکان کہاں ہے اُنھوں نے بیژن کا مکان بتایا منصوب معہ ملکہ مہر پیکر کے مکان پر آیا یہاں دربان در دولت بیژن پر بیٹھے تھے اُنسے اطلاع کرائی چوبدار نے بیژن سے آکر عرض کی حضور در دولت پر ایک خواجہ سرا حاضر ہے کہتا ہے کہ مجھ کو رستم نوجوان نے بھیجا ہے بیژن روشن بخت نے جو رستم کا نام سنا خود باہر نکل آیا منصوب بیژن کو دیکھکر بہت خوش ہوا جھک کر سلام کی

بیژن نے کہا میاں صاحب ہمارے ولی نعمت کے مزاج مبارک کی خبر بیان کرو منشور نے کہا حال تو یہ ہے
اچھے ہیں داؤد کے شہر پہ بعزم جنگ گئے ہیں یقین ہے اُسکو زیر کرکے یہاں تشریف لائینگے مجھکو اور ملکہ مہر نگار
کو پیشتر روانہ کردیا ہے بیژن بہت خوش ہوا اُسیوقت منشور کو اپنے ہمراہ لیگیا ملکہ کو محل میں داخل کرایا آپ
راہب کے پاس آیا سب حال بیان کیا راہب نے کہا واقعی رستم نامدار ہمارے مالک و مختار ہیں ایسے شجاع صاحب
ہمت آجتک نظر سے نہیں گزرے بہتر ہوگا کہ ہم لوگ بھی لشکر لیکر شہریار کی مدد کو جائیں اُنکو شر اعدا سے
بچائیں وہ ہمارے مالک ہیں غلام ہم اُنکے تابعدار ہیں اسوقت میں ہمکو مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ یہ سنا ہو کہ آقا کے
ہمراہ لشکر بہت کم ہے بیژن نے عرض کی میرا بھی یہی ارادہ ہے راہب نے اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم آقائے
نامدار کی مدد کو جائینگے اُنکو شر دشمنان سے بچائینگے لشکر میں خبر ہوتے ہی سفر کی تیاری ہوئی دوسرے روز
راہب نے مع بیژن کے لشکر گران لیکر کوچ کیا روا روی کرتا ہوا جانب شہر داؤد یہ چلا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت رستم نوجوان کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ بھی لشکر گران ہمراہ لیکر جانب شہر محراب روانہ ہوئے مسافت راہ کو طے کرکے تیسرے روز قلعہ کے قریب
پہونچے خبر داروں نے محراب شاہ کو خبر پہونچائی کہ رستم نوجوان جو آپکے یہاں اسیر تھے اور قیدخانہ سے
غائب ہوگئے تھے لشکر گران ہمراہ لیکر بعزم جنگ آئے ہیں محراب نے کہا پھر کیا تردد ہے ہمارے لشکر میں بھی
اطلاع کردو کہ سب تیاری کریں اسباب جنگ درست کرو ہرکاروں نے محراب کے لشکر میں جاکر خبر پہونچائی
یہاں سامان لڑائی کا درست ہونے لگا ادھر رستم نوجوان ابھی میدان ہی میں مع لشکر کے اُترے جب شام ہوئی تو
محراب نے کہا ہمارے یہاں طبل جنگی بجے یہاں طبل جنگی بجا لشکر رستم کے ہرکاروں نے یہ خبر رستم کو پہونچائی
کہ محراب نے طبل جنگی بجوایا ہے رستم نامدار نے فرمایا کہ بفضل ایزدی وبتائید ربانی ہمارے لشکر میں بھی طبل
جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں رات تو اسی سامان
میں بسر ہوئی جب آفتاب عالمتاب نے اپنے نور سے ظلمت کدۂ عالم کو منور کیا اور ظلمانہ شب سے سر برآمد
ہوا رستم نے وظیفہ سحری ادا کیا خادموں نے کشتیاں سلاح کی حاضر کیں رستم نوجوان سلاح و ذات پر آراستہ
کرکے بارگاہ سے برآمد ہوئے باہر لشکر ظفر پیکر تھا رستم نامدار کو سب نے سلام کیا رستم نامدار گھوڑے پر
سوار ہوئے عقب میں لشکر کو لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے اُدھر سے محراب شاہ اپنے لشکر کو
ہمراہ لیکر میدان میں آیا صفیں جمیں نقیبوں نے نقابت کی [illegible] محراب نے کہا ای رستم تو نے
شاید قید کی ایذا فراموش کی ہے اب بھی تجھے قید کرونگا [illegible] رستم نے جھلا کر جواب دیا او
بادہ گو تیری کیا مجال ہے جو ہمکو اسیر کریگا ایکبار تو نے دغا سے اسیر کرلیا مردان عالم کے یہ شیوے
نہیں ہوتے ہیں جو حرکت تجھ سے ہوئی [illegible] محراب نے کہا ای رستم تم نے کیا مردی کی جو چھپ کے
زندانخانہ سے بھاگ گئے رستم نامدار نے جواب دیا کہ ہمارے خدا نے ہمکو رہائی دی [illegible] تیری بھی قید میں نہیں
آئی ہم اُسکے ہمراہ ہوئے اُسنے ہمکو قید سے نکالا محراب نے کہا اس بیان کی کیا ضرورت ہے [illegible]
رستم نے فرمایا او مکار ہم تیرے سامنے [illegible] دروغ گوئی کرینگے بس اب زیادہ باتیں کرنا اگر کسی کو [illegible] مقابلہ ہو
ہو تو [illegible] میدان میں آیا رستم نے [illegible]
رکاب [illegible] آپس میں رد و بدل ہونے لگی تھوڑی دیر تک نیزہ بازی رہی جب رستم نامدار نے محراب [illegible]

نکال دیا تو اسنے جھلا کے تلوار نیام سے لی رستم کے سر پر وار کیا شاہزادے نے بازو پکڑ کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا محراب
نے گلے پر ہاتھ ڈالا رستم نامدار نے کمر میں ہاتھ ڈالکر بلند کیا اسی صورت سے دونوں جوان گھوڑے سے نیچے
آئے زمین پر اُترتے ہی رستم نوجوان نے دو تین قدم پر لاکے ہک مارا بایان گھٹنا محراب کا تشنا
بزمین ہوا اسنے چاہا ترتیب سے لنگر قائم کرون مگر حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہی پہلے زور مین
تا بہ کمر لائے دوسرے زور مین سر سے بلند کیا چرخ دیکر اس زور سے پٹکا کہ استخوان محراب کے ریزہ ریزہ
ہوگئے لشکری جو یہ کیفیت دیکھی تلوارین لیکر رستم پر ٹوٹ پڑے لشکر رستم بھی جا پڑا آپس مین جنگ مغلوبہ ہونے
لگی عرصے تک یہی کیفیت رہی آخر سرداران محراب تاب مقابلہ لا سکے ہاتھ باندھ کر خدمت رستم مین حاضر ہوئے رستم
نے سب کی خطائین معاف کین اس روز وہین قیام کیا دوسرے روز رستم نامدار بصد شوکت و وقار قلعہ محرابیہ مین
تشریف لائے تختگاہ محراب کو جاکر آباد کیا جلسۂ عیش و نشاط برپا کیا جسقدر مال و خزانہ تھا سب لیا ایک
معتمد کو وہان کا حاکم قرار دیکر آٹھوین روز جانب شہر ترسا کوچ کیا لشکر بیشمار ہمراہ لیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بیژن روشن بخت اور راہب زرین پوش کی گذارش کیجاتی ہو۔

کہ بیژن جو لشکر گران ہمراہ لیکر رستم نامدار کی مدد کو روانہ ہوے تیسرے روز شہر ترسا مین پہونچے دیکھا وہان عجب
عیش و خوشی مین لوگ مصروف ہین ہر جگہ شامیانے استادہ ہین ناچ ہو رہا ہو تمام شہر آئینہ بندی ہو راہب نے
کہا خدا خیر کرے یہ آئینہ بندی شہر کی خالی از علت نہین ہو کوئی امر ضرور ہوا ہو جسکی وجہ سے ایسی خوشی ہو کہین
رستم نامدار کو تو کوئی صدمہ نہین پہونچا بیژن نے جواب دیا کہ مجھے بھی ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین یہ گفتگو تھی کہ ایک
رئیس شہر گھوڑے پر سوار ہمراہ دو چار خدمتگار سامنے سے وارد ہوے راہب کی طرف بغور دیکھنے لگے بیژن
نے اپنا گھوڑا بڑھایا اُنکے قریب آیا کہا یہان کیا خوشی ہو جو تمام شہر آئینہ بند ہو اُس رئیس نے جواب دیا کہ یہ ملک
پیشتر داولو تاجدار کے زیر حکومت تھا آج آٹھ روز کا زمانہ ہوا کہ رستم نامدار پسر ملک ایرج ذی وقار جو
نسل صاحبقران سے ہین اُنھون نے اب بزور شمشیر داولو کو قتل کرکے ملک پر اپنا قبضہ کیا چار روز یہان قیام فرمایا
اسکا جلسہ قابل دید تھا یہ تو کچھ نہین ہو کیونکہ رستم نامدار شہر محرابیہ تشریف لیگئے ہین محراب شاہ سے
سے مقابلہ کرینگے یہان جو لوگ باشندگان شہر ہین اُنکی خوشی کے واسطے یہ بندوبست ہو بیژن یہ سنتے ہی
بہت خوش ہوا اُنھون نے کہا آپ کون صاحب ہین کہان کا قصد ہو بیژن نے اپنی تمام کیفیت بیان کی اُن رئیس
نے کہا اب آپ کہان تشریف لے جائے گا جب وہ وہان فتح پا لینگے تو یہان تشریف لاوینگے آپ یہین
تشریف رکھیے رستم نامدار کے ہمراہ فوج بیشمار ہو اُنکو آپ کیا درکار ہو بیژن نے کہا ہمکو جانا ضرور ہو جبتک
دیدار سے مشرف ہونگے تو چین نہ آئیگا یہ کہکر اُنسے رخصت ہوا اپنے باپ راہب زرین پوش
کے پاس آیا کہا مبارک ہو کہ رستم نامدار نے اس شہر کو اپنے قبضہ میں کیا اب محراب کی طرف لشکر کشی کرکے
تشریف لے گئے ہین راہب کو بھی بہت خوشی حاصل ہوئی مگر کہا اے بیژن مجھے جسقدر خوشی ہو اُتنا ہی تردد بھی
ہو کیونکہ محراب مرد مکار ہو وہ پھر کوئی مکر کریگا اور دھوکے سے رستم نامدار کو گرفتار کرلیگا بیژن نے کہا اطمینان
رکھیے یقین ہو کہ رستم نامدار بخوشی ہمسے ملینگے اُنکو بھی واصل جہنم کرینگے اب تو وہان پہنچے ہین اگر جنگ
آغاز ہوگی تو شاہزادے کی مدد کرینگے اور اگر وہ فتح کر چکے ہونگے تو ابھی ہمراہ پھر واپس آئینگے

راہ مین یہی گفتگو کرتے ہوے جاتے تھے کہ شہر داویہ کے سرحد سے نکل گئے اور شام بھی ہو گئی راہب نے
کہا اے بیژن میری صلاح یہ ہی کہ آج کی شب اسی صحرا مین قیام کرین صبح کو چلینگے بیژن نے بھی قبول کیا راہب
نے لشکر کو وہاں بارگاہین استادہ ہوئین لشکر اسی صحرا مین اُترا چونکہ تمام دن کے تھکے ہوے تھے سب نے آب و
طعام سے جلدی فراغت حاصل کر کے اپنے اپنے خیمون مین جاکر آرام کیا شب بخیر تو اسطرح بسر کی صبحکو راہب
مع لشکر روانہ ہوا جب چار کوس راہ طی کی تو صحرا کیطرف سے گرد اُڑی راہب نے کہا بیژن یہ گرد آمد
لشکر کی خبر دیتی ہے کون آتا ہے کہان جاتا ہے بیژن نے کہا تھوڑی دیر مین یہ حال بھی خلاصہ معلوم ہو جائیگا
جلدی کیا ہے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا راہب و بیژن نے دیکھا کہ ایک لشکر گران مانند
دریا موج مارتا چلا آتا ہے بیژن نے کہا اے والد نامدار نہین معلوم کسکا لشکر ہے اور کہان جاتا ہے مگر کسیقدر
کثرت ہے نہین معلوم یہ لوگ کس عزم سے جاتے ہین یہ گفتگو تھی کہ لشکر قریب پہونچا اور صورتین صاف معلوم
ہونے لگین بیژن نے نگاہ جو کی تو دیکھا کہ ملک رستم نامدار بصد شوکت و وقار لشکر گران ہمراہ لیے
ہوے آتے ہین خوش ہو کر راہب سے کہا کہ آپ نے اچھی طرح ملاحظہ فرمایا آقاے نامدار آتے ہین
یہ لشکر اُنھین کے ہمراہ ہے معلوم ہوتا ہے محراب کو قتل کیا اور اُسکے ملک و مال پر قبضہ کیا راہب بھی دیکھکر
بہت خوش ہوا دونون گھوڑے سے اُترے اُدھر رستم نوجوان نے دیکھا کہ راہب زرین پوش و بیژن
روشن بخت آتے ہین رستم نے بھی گھوڑا آگے بڑھایا قریب آکے رستم بھی گھوڑے سے اُتر پڑے راہب
نے بڑھ کے چاہا قدم کو بوسہ دون رستم نامدار نے منع کیا بغلگیر ہوے راہب اسی وقت مسلمان ہوا
عرض کی اے شہریار غلام نے اپنے مذہب قدیم پر مدت سے لعنت کی ہے مگر آپ کلمہ تعلیم فرمائیے میری آبرو
بڑھائیے رستم نامدار نے کلمہ تعلیم فرمایا بیژن بصدق دل مسلمان ہوا بیژن روشن بخت نے عرض کی غلام
بھی اسی شرف سے مشرف ہونا چاہتا ہے رستم نے بیژن کو بھی کلمہ تعلیم فرمایا بیژن روشن بخت بھی مسلمان
ہوا رستم نامدار نے اس روز وہین قیام کیا صحبت عیش و نشاط بر پا ہوئی ساقیان سیمین عذار محفل مین
طلب ہوے جام شراب گردش مین آیا مہ جبینان مہر تمکین و زہرہ وشان حور شمائل نے محفل مین بصد سوز و
گداز یہ غزل شروع کی

## غزل

چلا بھی جا جرس غنچہ کی صدا پہ نسیم
تو کیا فراز پہ سنگ مزار ٹھہرے گا
جو سیر کرنی ہو کر لے کہ جب خزاں آئی
ہوا مین خاک یہ مشت غبار ٹھہریگا
خدنگ خوردہ دل آگے سے اُسکے جاتا ہے
جو دم یون یہ شب انتظار ٹھہرے گا

جو ہم سے وعدۂ دیدار یار ٹھہرے گا
کہین تو قافلۂ نو بہار ٹھہرے گا
نگاہ لطف سے تیرے ہمین توقع ہے
نہ گل رہیگا چمن مین نہ خار ٹھہرے گا
یہی ہے موت تو دست جنون کا ہاتھو نہی
بجز عدم نہ کہین یہ شکار ٹھہرے گا
اسے نہ دفن کرو ہمدمو یہ سمجھو تو

تو کچھ نہ پوچھ یہ دل بیقرار ٹھہرے گا
یہی ہے دل کا دھڑکنا اگر رہا تو خاک
کبھی تو وعدۂ بوس و کنار ٹھہرے گا
کرے گی تن کو بھی بیتاب بیقراری روح
نہ ایک میرے گریبان کا تار ٹھہرے گا
شتاب آئیو ٹھہرا رکھینگے ہم اُسکو
لحد مین مصحفی بیقرار ٹھہرے گا

اس طور سے نازنین نے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل دنگ ہو گئے سب کی عجیب حالت ہوئی آنکھون سے
آنسو جاری ہوے محفل کا عجب سمان ہوا وہ شب تو اسی عیش و عشرت مین بسر ہوئی صبحکو راہب و بیژن
نے عرض کی حضور والا تشریف لے چلیے یہان رہنا بیکار ہے رستم نامدار نے فرمایا میرا بھی ارادہ یہی ہے اُسیوقت
لشکر مین اطلاع کرائی کہ چلنے کی تیاری کرو اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے سب نے اُسی وقت اپنا اپنا

اسباب درست کیا تھوڑی دیر کے بعد رستم نامدار نے مع لشکر وہان سے کوچ کیا آٹھوین روز راہ طے کرکے شہر ترسا
مین پہونچے ملکہ مہر پیکر کا عقد بیژن روشن بخت کے ساتھ ہوا یہان بھی محفل عیش وعشرت برپا ہوئی آٹھ دن تک
برابر جلسہ رہا نوین روز سب لوگ رخصت ہوے راہب زرین پوش نے سبکو علی قدر مراتب انعام تقسیم کیا
جب سب لوگ رخصت ہوے رستم نامدار نے بیژن روشن بخت سے فرمایا کہ شکر خدا کرو تمھاری مراد دلی بر آئی
بیژن نے ہاتھ باندھ کر عرض کی جو کچھ ہوا حضور کی قدم کی برکت سے ہوا رستم نامدار نے اُس زرگر کو طلب کیا
جہان پہلے سکونت پذیر تھے جب زرگر آیا اور رستم کی شان وشوکت کو دیکھا بہت خوش ہوا رستم نامدار نے اُسکو
بھی سلمان کیا بہت کچھ اختیار دیا راہب نے بھی اُس زرگر کی بڑی خاطر کی رستم نامدار کے رہنے کو راہب
زرین پوش نے ایک باغ الگ آراستہ کرایا بعد دو چار روز کے عرض کی اے شہریار ایک تمنا اور رکھتا
ہون اگر قبول فرمایئے خاکسار کی عزت بڑھایئے تو کمترین کو عزت ملے غنچہ آرزو کھلے رستم نامدار نے
فرمایا کہو مین بسر وچشم قبول کرونگا تمھاری خاطر نہ ملول کرونگا راہب نے عرض کی خاکسار کی ایک دختر
ہے اگر اُسکو کنیزی مین قبول فرمایئے تو میری آبرو بڑھ جائیگی گو یہ امر خلاف ہے اور حضور کی کسر شان ہے
مگر کیا تعجب ہے کہ ازراہ غلام نوازی اس امر کو قبول کر لیجیے رستم نے فرمایا مجھے کیا انکار ہے لیکن صاحبقران
نامدار سے مجکو جلد ملنا ہے اور اپنے اعزا اور اقربا کو مدت سے نہین دیکھا ہے سب کے دیکھنے کا اشتیاق
ہے جو امر ہو یہ تعجیل ہو کہ دیر ہونا مجھے ناگوار ہے راہب نے عرض کی مین خود جانتا ہون لیکن ابھی حضور کو
یہان چندے قیام کرنا ضرور ہے کہ غلام یہان انتظام کرے اور حضور کے ہمراہ رکاب چلے رستم نامدار نے
فرمایا او راہب زرین پوش تم اپنے ملک کا انتظام کرو یہان عیش وخوشی رہو ہمارے ہمراہ چلکر کیا کروگے
راہب نے کہا غلام اب قدم مبارک سے جدا ہو کر چین نہ پائیگا رستم نامدار نے کہا تمھین اختیار ہے بیژن
روشن بخت نے عرض کی کہ غلام بھی ضرور ہمراہ رکاب چلے گا جب آپ صاحبقران سے ملیے گا مین بھی شرف
زیارت حاصل کرونگا آپ کو وہان تک پہونچا کے پھر واپس آؤنگا رستم نامدار نے فرمایا آپ حضرات کو اختیار
ہے مین مانع نہین ہو سکتا ہون راہب نے عرض کی اب کچھ رسومات شرعیہ کا ہو جانا ضرور ہے رستم نے فرمایا
تمھین اختیار ہے مگر مین بے صاحبقران کی مرضی کے کچھ نہین کہ سکتا راہب نے عرض کی تو مین اپنے شہر کا
انتظام کر لون پھر حضور کے ہمراہ چلون رستم نامدار خوش ہو رہے یہ ذکر تھا کہ محل سے ایک
شور وغوغا بلند ہوا چند خواصین روتی پیٹتی در دولت پر آئین راہب نے گھبرا کر کہا دریافت کرو یہ شور
کیسا ہے اور کون روتا ہے لوگ باہر آئے دیکھا در دولت شاہی پر چند خواصین غوغا کر رہی ہین انھون نے
دریافت کیا خواصون نے رو رو کر بیان کیا کہ ملکہ سیم تن دختر شہنشاہ محل سے غائب ہو گئین نہین معلوم کیا آفت
آسمانی آئی جو یہ واقعہ ہوا بہت تلاش کیا جب ملکہ کا پتہ کہین نہ پایا تو تعجب ہوا کہا جلدی شہریار کو اطلاع
دو کہ محل مین تشریف لائین لوگون نے آکر راہب سے کہا راہب بھی گھبرا گیا بیژن کو بھی نہایت صدمہ ہوا
دونون گھبرائے ہوے محل مین آئے وہان عجب حالت دیکھی کہ کسیکو اپنا ہوش نہین ہے راہب اپنی دختر ملکہ
روشن دل کے پاس آیا کہا یہ کیا غضب ہوا ملکہ روشن دل نے کہا اے شہریار صبح کو سیم تن بیدار ہو کر مین
چوکی پر گئین خواصین ہمراہ تھین جب عرصہ ہوا سب نے دیکھا وہان کسی کو نہ پایا تمام محل مین تلاش
کیا کہین ملکہ نہ ملین چوکی پر جاکے دیکھا وہان بھی کسی کے آنیکا نشان نہین تھا اول تو خواصین وہان

موجود تھیں اگر کوئی آتا تو کیونکر وہاں پہونچ سکتا اور اگر ایسا ہی ہوتا تو کچھ نشان قدم یا کچھ آنے کی
علامت ضرور ہی معلوم ہوتی راہب کو بھی بہت صدمہ ہوا اسی صورت سے باہر آیا رستم نامدار نے
پوچھا خیر ہے راہب نے کہا اے شہریار غضب ہوگیا جسکی نسبت میں آپ سے عرض کر رہا تھا لیکن معلوم
محل سے اسکو کون لیگیا بجز بیدار ہو کر جو کی بہ گئیں وہاں سے غائب ہو گئیں رستم نامدار کو بھی بہت افسوس
ہوا راہب نے اسیوقت کاہنوں کو طلب کیا کل حقیقت اُنسے بیان کی کاہنوں نے اپنے قاعدے
کے موافق حال بیان کرنا شروع کیا کہ ایک ساحر مدت سے اس پر عاشق تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ یہ مہر سپہر عفت
نیر برج عصمت کہاں ہے کسی طور سے اسیر فریفتہ ہوا آج اسکا سامنا ہوا چونکہ برسوں کا شیفتہ کشیدہ تھا لیگیا
آپ کو داغ دے گیا راہب نے کہا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کہاں لیگیا اور کس طرف اسکا مکان ہے نجومیوں نے
بہ فکر کی بڑی دیر کے بعد عرض کی حضور جنوب کی طرف کا رہنے والا ہے مگر جائے سکونت ایسی عجیب کی ایسی
جگہ ہے جہاں انسان جا نہیں سکتا بیچ میں سات دریا حائل ہیں اُسکے بعد اور دور مشکلیں در پیش ہیں راہب نے
کہا مجبوری ہے مجھے یہ خیال کیا تھا کہ اگر ممکنات سے ہوتا تو لشکر کے ہمراہ جاتے جسطرح بن پڑتا شاہزادی
لاتے مگر کسی طرح ممکن نہیں اول تو وہاں جانا ہی دشوار ہے اور اگر کسی طرح پہونچے بھی تو وہ ساحر غدار ہے ہم
سحر سے ناواقف ہیں اس سے کیونکر مقابلہ کر سکینگے وہ سحر کرکے ہم لوگوں کو بھی گرفتار کریگا یہ کہکر راہب
آنکھوں میں آنسو بھر لایا رستم نامدار نے فرمایا اے راہب زرین پوش افسوس نکرو میں تلاش میں جاؤنگا اگر فضل
الٰہی شامل ہے تو شاہزادی کو تلاش کرکے لاؤنگا راہب نے عرض کی اے شہر آپ کہاں تشریف لے جاینگے
وہاں سب سحر کا کارخانہ ہوگا جنگ اور جرأت کی لڑائی ہو سکتی ہے رستم نے جواب دیا کہ اے راہب مجھے بڑے
بڑے ساحروں سے مقابلے کیے بڑے بڑے طلسم توڑے مگر آج تک فضل خدا سے ساحر ہمارا کچھ نہ بنا سکے
ہم ان لوگوں کے خصائل سے خوب آگاہ ہیں اور یہ سب لوگ ہمیں اچھی طرح جانتے ہیں کوئی ساحر ایسا نہیں ہے
جس نے ہمارے جد عالی تبار امیر حمزہ ذی وقار کو نہ دیکھا ہو اور ہم لوگوں کے مقابلے سے فرار نہوا ہو تم اس
امر میں خوف نکرو میں ضرور جاؤنگا تمھارا کہنا نہ مانونگا راہب نے بہت سمجھایا مگر رستم نامدار نے قبول نکیا کہا
اے راہب اگر مجھے منع کروگے تو ملال ہوگا تم ان باتوں میں دخل نہ دو بیژن نے بھی بہت لجاجت وزاری کی
آخرکار دونوں مجبور رہے راہب نے کہا یہ غلام بھی ہمراہ رکاب چلےگا بیژن بھی چلنے پر آمادہ ہوا رستم
نے فرمایا کہ آپ دونوں صاحبوں کا چلنا بہتر نہیں ہے یہاں انتظام سلطنت میں فرق آئیگا راہب نے عرض
کی مجھے سلطنت عزیز نہیں ہے اگر آپ کی ذات سلامت ہے تو ہزار سلطنتیں ہوجائینگی میں ضرور ہمراہ چلونگا رستم
نامدار نے بہت سمجھایا جب دیکھا راہب اور بیژن کسی طرح نہیں مانتے ہیں تو کہا اے راہب زرین پوش
تم یہیں رہو میں بیژن روشن بخت کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا تمھارا چلنا مناسب نہیں ہے راہب
مجبور ہوا عرض کی آپ کو اختیار ہے میں زیادہ عرض نہیں کر سکتا ہوں رستم نے فرمایا لشکر میں
اطلاع کی جائے کہ سب اپنا بندوبست کریں ہم بہت جلد یہاں سے کوچ کرینگے چوبداروں
نے لشکر میں جاکر اطلاع دی کہ جسکو جو جو بندوبست کرنا ہو کرے آقائے نامدار رستم عالی وقار یہاں سے کوچ
کرینگے اور بہت جلد قصد روانگی ہے اہالیان لشکر یہ خبر سنکر اپنی درستی سامان سفر میں مصروف ہوئے رستم عالی
نے بیژن روشن بخت سے فرمایا کہ خزانے وغیرہ کا انتظام بہت اچھی طرح کرنا چاہیے نہیں معلوم کب سفر

ختم ہو اور کہان جانا ہو گئے دونون ڈرالی رہے بیمرتن نے خزانہ بہت کچھ ہمراہ لیا دوسرے روز رستم نامدار نے
اتالا بارگاہ کا اندر داریا تیسرے روز خود بھی وہان سے کوچ کیا کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا مگر

## اب کیفیت ملکہ سیمرتن کی ملاحظہ فرمایئے

کہ ملکہ جو محل سے غائب ہوئین اور ساحر انکو اٹھا کر لیگیا تو تکان سے ملکہ بیہوش ہو گئین آنکھ جو کھلی اپنے کو
ایک مکان نفیس مین پایا دیکھا سامنے ایک تاجدار نوجوان مگر بدشکل ہاتھ باندھے بیٹھا ہے ملکہ نے اپنے ہاتھون
سے منھ چھپا لیا اُس نوجوان تاجدار نے کہا اے ملکہ عالم مین تمھارا عاشق قدیم ہون تمھارے ہجر مین بڑی بڑی
مصیبتین اٹھائی ہین مگر سامری جمشید نے ایام فراق کو ختم کیا اور تمکو مجھے ملایا شکر سامری جمشید کا اب آپ کو میرے
حال پر رحم لازم ہے کہ مین بہت تکلیف اٹھا چکا ہون اور اے ملکہ عالم آپ کو اگر یہ غم ہو کہ آپکی حکومت اب نہین
باقی رہی تو اس خیال کو دل سے دور کیجیے کا ملک ترسا کیا چیز ہے مین آپ کے نام اپنے ملک کی حکومت
لکھے دیتا ہون اس ملک مین شہر ترسا سے بڑے بڑے قصبے ہین چنانچہ یہ طلسم جسکے اندر غلام کی تخت گاہ ہے اگر کم
حصے کیے جائین تو دو سو حصے شہر ترسا کے برابر ہون اور یہ طلسم وہ ہے جو کسی طرح ٹوٹ نہین سکتا ہے نہ اسکی عمر
ختم ہو سکتی ہے اول تو کسی کی مجال نہین جو یہان تک آسکے بڑے بڑے بندوبست راہ مین ہین طلسم دائم القرار
اسکا نام اسی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ کبھی کسی سے ٹوٹ نہین سکتا ہے اور اسکی فتح نہین ہو سکتی مین یہان کا حاکم
ہون آپکے نام اس طلسم کی حکومت لکھے دیتا ہون آپ کو یہان کی شاہی مبارک رہے مجکو برائے بسر اوقات
جو کچھ سرکار سے مرحمت ہو گا دعائے دولت دیکر لیلونگا شب و روز آپ کی خدمت گذاری مین مصروف رہونگا
یہ کہکر اُسنے چاہا کہ ہاتھ بڑھائے ملکہ نے کہا او بے ادب اگر ہاتھ لگائے گا تو تجھے زندہ نہ پائیگا تو نے یہ کیا غضب
کیا جو مجھے میرے والدین سے چھڑایا تجکو ذرا بھی رحم نہ آیا مین ہرگز تجھے قبول نکرونگی آج تک بڑے بڑے
شاہان عالیجاہ نے اپنی تصویرین بھیجین میرے خواستگار ہوے مین نے ہمیشہ انکار کیا سب مایوس ہو گئے
بہت سے تباہ ہو کر ملک و مال چھوڑ کر آئے پھر انکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کہان سے آئے تھے اور کیا ہوئے
جب مین نے انکی حالت پر توجہ نہ کی تو تو کیا چیز ہے بس خیریت اسی مین ہے کہ مجھ کو میرے والدین تک
پہونچا دے ورنہ مین اپنی جان دیدونگی تو میرے خون ناحق مین مبتلا ہو گا اس سے تجکو کیا فائدہ ہو گا اُس
تاجدار نے جواب دیا اے ملکہ اب تمکو اگر یہ امید ہے کہ میرے واسطے کوئی آ[illegible] اور یہان سے مجکو لیجائیگا تو
اس خیال کو اپنے دل سے نکال ڈالو یہ امر محال ہے کسکی مجال ہے جو یہان آسکے اور تمکو لیجائے ہر طور تمھین
تمام عمر یہین رہنا ہے بہتر یہی ہے کہ بخوشی میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو سب ملکات سے بڑھ کے تمھارا
رتبہ کرونگا قسم کہتا ہون کہ اس طلسم کی حکومت تمھارے نام لکھ دونگا ملکہ نے جواب دیا کہ مجھے اگر تمام
عالم کی سلطنت دیدیگا تو بھی مین قبول نکرونگی اپنی جان دیدونگی ساحر خاموش ہوا ملکہ کو وہین چھوڑ آپ
باہر آیا کچھ کنیزین طلب کین جب وہ آئین انکو سمجھایا کہ ملکہ کے پاس جاؤ میری طرف سے رغبت لاؤ اگر راضی کر دوگی
مین بہت ممنون احسان ہونگا انعام و اکرام بیحد دونگا کنیزون نے کہا ہم ایسا راضی کرینگے جو آپکی رغبت
ہے اس سے بڑھکے انکی حالت ہوگی آپکو طلب کرینگی منت و سماجت کرکے آپکو راضی کرینگی آپ اسوقت
کشیدگی کو کام فرمائے جلدی راضی نہو جائیگا ہمنے بہت سی شاہزادیونکی صحبت اٹھائی ہے انکی طبیعتون سے
آگاہ ہین جو ہم کہدینگے وہ قبول کرلینگی ساحر بہت خوش ہوا کہا جاؤ جلدی کرنا جسقدر دیر ہوگا اسیقدر مجھے

تکلیف ہوگی کنیزین رخصت ہوئین ملکہ کے پاس آئین سب نے ملکہ کو سلام کیا کہا واری ہم آپکی خدمت کیواسطے آئے ہین جو مزاج مین آئے ہمسے کام لیجیے ملکہ نے جوابدیا کہ میرا کیا کام ہی جو تمہارے مزاج مین آئے کرو جب ہمکو خدا اس لائق کریگا کام لینگے ابتو بےبس و بیکس ہین کنیزون نے عرض کی واری آپکے دشمن بیکس ہون اسوقت زرمہر جادو سا بادشاہ عالیجاہ آپکی غلامی کی تمنا مین جان کھو رہا ہی اگر آپ اُس سے کہدین اپنا سر آپ کے قدمون پر نثار کرے مطلق نہ انکار کرے ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا کنیزین تو ہشیار تھین سمجھین کہ ملکہ کے ناگوار خاطر ہوا اب زیادہ اگر کہینگے تو بگڑ جاینگی اور انکی آزردگی زرمہر کو کب منظور ہوگی وہ ہم لوگونسے قصاص لیگا یہ سوچکر بات کو پلٹا عرض کی ملکہ عالم ہم لوگونکی عرض کا منشا حضور کی فہم مبارک مین نہین آیا حضور سمجھے یہ عرض کیا کہ اقبالمندی آپ کی ظاہر ہی اب بھی آپ کسی کی عاجز نہین ہین اتنے بڑے بادشاہ عالیجاہ کی حقیقت نہ جانی گو اُسنے بہت کچھ منت و سماجت کی مگر آپ نے جوابات صاف دیے وہ بھی حضور کے مہر و جلال سے خائف ہوا سواے چلے جانے کے اور کچھ نہ بن پڑا اور کیونکر ایسا نکرتا کیا آپ اُس سے پایہ کمی کا رکھتی ہین ہمتو زرمہر سے بڑھکے حضور کو جانتے ہین اور اب تو آپ کے خدمتگارون مین محسوب ہوے جسمین حضور کی خوشی ہوگی وہی کرینگے اور آپ بھی ہملوگونکی خاوندی فرماینگی ملکہ نے کہا آپ لوگونکا احسان ہی اور مین اپنی حالت دل کو کسطرح عیان کرون جو کیفیت دل کی ہی خدا ہی خوب جانتا ہی سب نے کہا ملکہ عالم آپ بہت صحیح فرماتی ہین والدین سے چھوٹنا ایک شخص غیر کے پاس آنا یہان آپکا مرتبہ وہان کوئی نہین ہی ہزارون قسم کی تکالیف ہین مگر اب ہم کچھ تدبیر نکالینگے آپکو آپکے والدین تک پہونچا دینگے یون تو ہمارے شہریار زرمہر تاجدار بھی کہتے ہین کہ اگر ملکہ میری عرض قبول کرین تو مین اُنکو اُنکے والدین کے پاس پہونچاؤن اپنی خطا معاف کراؤن پھر اُنسے عقد کا سوال کرون یقین ہی وہ بھی قبول فرماینگی کیونکہ مجھ مین کوئی عیب نہین ہی اُنکی سلطنت سے زیادہ میری ریاست ہی ایک طلسم جو خاص تختگاہ ہی اُنکی عملداری سے کہین بڑھکے ہی بلکہ جب ہملوگونسے یہ بات کی تو ہمنے فوراً اُسکا جواب دیا کہ بھلا وہ کیون منظور کرنے لگے اُنکا طریقہ خدا پرستی آپ کا مشرب سامری پرستی کہین فرق ہی شہریار خاموش ہورہے ہمین یقین ہی کہ آپ کے ساتھ برائی نکرینگے کیونکہ ہم اُنکے مدت سے ملازم ہین اول تو یہ امر اُنسے خلاف عادت وقوع پذیر ہوا ہی بڑی بڑی شاہزادیون نے اُنکو اشتیاق نامے تحریر کیے مگر اُنھون نے قبول نہین کیا اور جواب صاف لکھدیا نہین معلوم یہ کیا آفت آئی کہ آپ پر اُنکی طبیعت آگئی ملکہ عالم اصل اصول تو یون ہی کہ خوش نصیب اُسکا جو شہریار کے پہلو مین بیٹھے اور شہریار کو جس سے نسبت ہو ملکہ نے جواب دیا بوا جنھون نے تمہارے شہریار کو نامے لکھے وہ شاہزادیان جہان مین ایک ادنی درجہ کی ہون اُنکو اعلی درجات حاصل ہونگے جب تو اُنھون نے اتنا بڑا حوصلہ کیا تمہارا شہریار کہ جنکی مملکت ہفت اقلیم سے ہزار حصہ بڑھکے ہو نامہ اشتیاق لکھا اُنکے حوصلے اُنکے مرتبے کے موافق تھے چونکہ میرا مرتبہ اُنسے کم ہی اسیوجہ سے مین اس امر کو قبول نہین کرتی ہون کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم آپ یہ کیا فرماتی ہین ہم آپکو سب سے بہتر جانتے ہین کہ ہمارے شہنشاہ آپکی غلامی کو اپنا شرف بتاتے ہین گو سب نے نامے لکھے پیام بھیجے مگر شہنشاہ نے کسیکو قبول نہ کیا اور آپ کے ایسے مطیع ہوے کہ باعث ناز و فخر جانا اب مرتبہ آپ کا اعلی ہی یا اُنکا رتبہ بڑا ہی ہمتو آپ ہی کو اچھا جانتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہی اگر ہمکو صدمہ دینا منظور رہی تو وہ مین تم لوگونکے بس مین ہون ورنہ اس تقریر کو چھوڑو کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم ہماری کیا مجال ہی جو آپکے دشمنونکو کسی قسم کا صدمہ پہونچا سکین اور آپ بھلا ہمارے بس مین کیون ہونے لگین جیسے بہتر آپ سے

غلامی کی تمنا رکھتی ہین اور آپ کے بس مین ہین اگرچہ ذکر خلاف مرضی مبارک ہو تو آپ ایسے ذکر کنیزون کی زبان سے
کبھی نہ سنیے گا یہ گفتگو تھی کہ دن تمام ہوا غروب آفتاب کا وقت قریب آیا ملکہ نے اپنے گھر کو یاد کیا آنکھون مین آنسو
بھر آئے کنیزون نے جو یہ حالت دیکھی عرض کی واری خیر تو ہے اس وقت مزاج کیسا ہے ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا کنیزون نے
پھر پوچھا دو چار بار سب نے اصرار کیا تو ملکہ نے کہا عبث جستجو دریافت کی کیا ضرورت ہے میرا حال تباہ ہے ہر ایک پر
ظاہر ہے کہ مین صدمۂ عظیم مین مبتلا ہون کیونکر نہ روؤن مجھے نہین معلوم کیا یاد آیا یہ کہکر اور زیادہ جوش بکا ہوا کنیزون
نے آنسو پونچھے عرض کی واری کنیزون سے ارشاد فرمایئے آپ کو کیا یاد آیا اگر وہ یہان ممکن ہو تو حاضر کرین
ملکہ نے جواب دیا کہ بیان کیا ممکن ہوگا اسوقت مین والدۂ ماجدہ کے پاس جاتی تھی وہ مجھے اپنے پہلو مین بٹھا کے
مہر مادری صرف کرتی تھین والد نامدار تشریف لاتے تھے تھوڑی دیر انکی خدمت مین حاضر رہتی تھی پھر اپنے
باغ مین جاتی تھی وہان کنیزون سے دل بہلاتی تھی مجھے اسوقت ایسے خیالات آئے انھون نے طبیعت کو
بیچین کر دیا کنیزون نے عرض کیا باغ یہان موجود ہے آپ تشریف لے چلیے ہم لوگ حاضر ہین ارباب نشاط کو
حکم ہو تو وہ بھی حاضر ہون آپ دل بہلایئے ملکہ نے فرمایا کہ میرا دل کیا بہلیگا کنیزون نے اسیوقت زرمہر
کے پاس کہلا بھیجا کہ اسوقت ملکہ کی طبیعت بہت گھبراتی ہے اگر کچھ گانیوالیان بھیج دیجیے تو کیا عجب ہے کہ کچھ
طبیعت بہل جائے اور خیال مٹ جائے زرمہر نے جو یہ بات سنی فوراً گانیون کو حکم دیا کہ جلد جاؤ ملکہ کا دل بہلاؤ
گانیین روانہ ہوئین جہان ملکہ تھین وہان آکے پہونچین انکے بعد زرمہر کو بھی تاب نہ آئی خود بھی چلا آیا جہان
ملکہ تھین وہان اگر پہونچا ملکہ نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا منہ پھیر لیا کنیزون نے کہا واری اس شرم و حجاب سے
کیا فائدہ ہے اسطرف ملاحظہ فرمایئے کچھ حظ جوانی اٹھایئے اتنا بڑا بادشاہ عالیجاہ آپکی خوشامد کرتا ہے فراق مین مرتا ہے
اب آپکو بھی رحم لازم ہے کنیزین تو یہ کہا کین زرمہر ملکہ کے پاس آکر بیٹھ گیا کہا ملکۂ عالم اب میری خطا معاف
فرمایئے عرض قبول کیجیے مین آپ کی غلامی کو اپنا فخر جانتا ہون ابھی مین نے سنا کہ دشمنون کے قلب نازک برہم
غبار ہے تاب نہ رہی گانیون کو پہلے روانہ کیا جب طبیعت بیچین ہوئی تو خود حاضر ہوا ملکۂ عالم مجھسا عاشق صادق
آپکو ملے گا انصاف فرمایئے کہ مین جو چاہون آپکے حق مین کر سکتا ہون مگر دل قبول نہین کرتا آپکو بھی لازم ہے
کہ زیادہ نہ تڑپایئے میری مراد دلی بر لایئے اگر مین چاہون تو اسوقت ایک سحر کر کے آپ کو اپنا عاشق بنا لون
لیکن اس بات کو معیوب جانتا ہون جو آپکی خوشی وہی میری رضا مین ہر حال مین آپکا بندۂ بے دام ہون ایک
خیر اندیش غلام ہون ملکہ نے فرمایا اے زرمہر اب ان باتون کو درمیان مین لانا بیکار ہے مین کبھی قبول نہ کرونگی
جو ایکبار میری زبان سے نکل گیا وہی ہوگا اب اس خیال مین نہ رہنا کہ مین منظور کرونگی زرمہر نے جھلا کے
کہا اے ملکہ تم ایسا منظور کرو کہ جیسے مین اس وقت تمہاری منت کر رہا ہون اسی طرح تم میری التجا کروگی یہ کہکر
اٹھا اپنے مکان مین آکے سحر تیار کرنے لگا ان سبکو تو اسی حال مین چھوڑیے

## اب حال ملک رستم نامدار کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو بیژن روشن بخت کو مع لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے دسوین روز ایک صحرا مین پہونچے رستم نامدار
نے بیژن سے فرمایا کہ آج اسی صحرا مین قیام کرونگا پھر چلینگے بیژن نے لشکر کو روکا وہین بارگاہ استادہ ہوئی
رستم نامدار بارگاہ مین آئے حکم دیا کہ سائبان بارگاہ کے آگے کھینچ دیا جائے خادمون نے اسیوقت سائبان بھی
بارگاہ کے آگے کھینچ دیا رستم نامدار نے کرسیان بچھوائین جو لوگ مقرب تھے وہ بھی حاضر ہوئے بیژن بھی ایک

کرسی پر بیٹھا باتین ہونے لگین تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ رستم نامدار نے دیکھا کہ صحرا کی جانب سے ایک گرد اٹھی
رستم نامدار نے فرمایا اے بیژن روشن بخت دیکھو کوئی لشکر آتا ہے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر گران
مانند دریا موج مارتا چلا آتا ہے بیژن روشن بخت نے رستم سے عرض کی کہ شہریار کسیکا بڑا لشکر ہے نہین معلوم کون
ہے کہان جاتا ہے رستم نے فرمایا اضطراب کس بات کا ہے ادھر ہی آتا ہے معلوم ہو جائے گا یہان تو یہ ذکر تھا کہ لشکر
قریب آگیا رستم نامدار کے لشکر سے کچھ فاصلے پر وہ لشکر اترا رستم نامدار نے دیکھا کہ ایک جوان صاحب شوکت و
شان چہرے سے فر شاہی نمایان تاج شہریاری کج سر پر دھرے ہوئے دو مصاحبان زرین پوش یمین و یسار
عقب مین اور خادم و خدمتگار اس شان و شوکت سے آکر گھوڑے سے اترا ملازمون نے بارگاہ ایستادہ کین
وہ جوان بارگاہ مین داخل ہوا تمام لشکر اترا رستم اسکی شان و شوکت دیکھکر حیران ہوے بیژن روشن بخت سے کہا کہ
واقف ہو یہ جوان کون ہے بیژن نے عرض کی غلام اس جوان سے نہین واقف ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی
ملک کا بادشاہ ہے مگر بڑا عالی جاہ ہے صاحب جرات و شوکت ہے عالی ہمت ہے نہین معلوم کہان جاتا ہے رستم نے فرمایا
تحقیق ہو جائیگا اسکے تیور سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رنگ لائیگا جب گھوڑے سے اترتا تھا میرے لشکر کی طرف
عجب نگاہون سے دیکھ رہا تھا کیسی بچشم نگاہ ڈالتا تھا تمہاری طرف دیکھتا تھا یقین ہے ضرور کسی قسم کا پیام بیان
بھیجے بیژن نے کہا اگر مقابلے کے واسطے کہے گا یا پیام بھیجے گا تو مین اس جوان سے ضرور مقابلہ کرونگا رستم
نے فرمایا جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا اسی ذکر مین شام ہو گئی رستم بارگاہ مین تشریف لے گئے تھوڑی ہی
دیر کے بعد چوبدار حاضر ہوا دعاے دولت دینے کے بعد عرض کی کہ حضور ایک نامہ دار در دولت پر حاضر
ہے امیدوار باریابی ہے رستم نے فرمایا بلا لو چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا نامہ دار نے جو زینت
بارگاہ و رستم عالی جاہ کو دیکھا حیرت چہار جانب نگران ہوا رستم نے فرمایا بھائی جس کام کو آئے ہو اسکام کو بجا
لاؤ پھر چار طرف دیکھ لینا نامہ والے نے نامہ نذر دیا رستم نامدار نے لفافے کو چاک کیا پڑھنا شروع کیا لکھا تھا
کہ اے سردار لشکر آگاہ ہو کہ مین سیاملک کج کلاہ ملک توران کا بادشاہ طلسم واکمرالقرار کی طرف براے جنگ
جاتا ہون اور قصد میرا یہ ہے کہ وہان کے مالک زرمہر تاجدار کو زیر کرکے اپنا مطیع کرون تا مطلب
دلی حاصل ہو تمہارے واسطے بہتر یہ ہے کہ میری اطاعت قبول کرو اور میرے ہمراہ چلو کہ مجھے فوج
کی زیادتی کی ضرورت ہے اور چونکہ تم صاحب جرات و لیاقت ہو تمھین کل فوج کا سپہ سالار کرونگا اور جب
طلسم کو فتح کرکے فراغت ہوگی تمھین اس شہر کا بادشاہ کردونگا اگر میرے حکم کے خلاف کروگے تو بہت
پچھتاؤگے مین وہ ہون کہ جسکے نام سے بادشاہان عالم تھراتے ہین بہت سے اقلیم سے خراج لیتا ہون تم
مجھ سے مقابلہ کرکے فتح نہ پاؤگے رستم نامدار نے جو یہ مضمون پڑھا غصہ آگیا پشت پر اسی نامے کے تحریر
کیا کہ اے سیاملک ہم سواے ذات خدا کے کسی سے نہین ڈرتے ہین اگرچہ شاہان روزگار خائف
ہون مگر ہمکو تمہاری ذات سے کچھ خوف نہین ہے جو تمہارے مزاج مین ہمارے واسطے اٹھا نہ رکھو
یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا رستم نامدار نے بیژن روشن بخت سے کہا کہ جو بات سمجھے کہی تھی
وہی پیش آئی یہ جوان جو اسقدر لشکر اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے اسکا نام سیاملک ہے ملک توران کا بادشاہ ہے کوئی طلسم
واکمرالقرار ہے وہان جاتا ہے یہ نہین معلوم ہوا کہ کیون اس نے لشکر کشی کی مجھے لکھا تھا کہ میری اطاعت قبول
کرو اور میرے ہمراہ جانب طلسم چلو جب مین طلسم کی فتحیابی سے فراغت پاؤنگا تمھین وہان کا بادشاہ بناؤنگا

میں نے اسکے جواب میں لکھدیا کہ میں تمہاری ذات سے کچھ خوف نہیں ہے جو تمہارے مزاج میں آئے ہمارے واسطے
اُٹھا نہ رکھو دیکھوں اب کیا انتظام کرتا ہے پیرزن نے عرض کی سوائے طبل جنگی بجوانے کے اور کیا تدبیر کریگا رستم
نے فرمایا اگر طبل جنگی بجوائیگا تو ضرور میدان میں آئیگا سب حال کھل جائیگا پیرزن اور رستم سے یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ ہرکارے نے آکر عرض کی حضور کی عمر و دولت میں ترقی ہو جو لشکر آپ کے مقابلے میں اُترا ہے اُسکے افسر
نے اپنے یہاں طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اُسکا یہ ہے کہ کل میدان جنگ میں معرکہ آرائے نبرد ہو رستم نے فرمایا
ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونوں
لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں رات بھر سامان جنگ میں بسر کی جب صبح ہوئی تو ایک جانب سے رستم
نامدار بصد شوکت و وقار میدان کارزار میں تشریف لائے ایک جانب سے سیامک اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر
میدان میں آیا صفیں درست ہوئیں نقیبوں نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے سیامک نے مرکب کو جولان
کیا میدان میں آیا بآواز بلند کہا اے سردار لشکر میں تمہارے نام سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں رستم نامدار نے
جواب دیا کہ ہمارا نام مانند آفتاب روشن ہے ہر ایک جانتا ہے رستم بن ملک ایرج بن قاسم نبیرۂ صاحبقران
حمزہ عالی شان سیامک نے جو نام صاحبقران کا سنا کہا آپ خاندان صاحبقران سے ہیں رستم نے فرمایا اگر
تمہیں کچھ شناخت اولاد صاحبقران کی ہو تو دیکھ لو سیامک نے کہا میں اس خاندان کی تعریف بہت دنوں سے
سنتا ہوں کہ اولاد صاحبقران سے جو لوگ ہیں بڑے شجاع ہیں مگر آج تک کسی سے مقابلہ نہیں ہوا جو کیفیت اصلی
معلوم ہوتی مگر آج بہت اچھا ہوا جو آپ سے مقابلہ پڑا لیکن میں اب بھی آپ سے کہتا ہوں کہ اس جنگ و جدال کو
موقوف رکھیے میرے ہمراہ طلسم میں چلیے آپ کو اپنی کل فوج کا سردار کرونگا بڑا مرتبہ دونگا رستم نے فرمایا اگر تمہیں مدد
کی ضرورت ہے اور تنہا جاتے ہوئے خوف معلوم ہوتا ہے تو میں تمہاری مدد کو موجود ہوں طاہر کو فتح کر دونگا
جو تمہارا مطلب ہے وہ حاصل ہو جائیگا مگر شرط یہ ہے کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور اطاعت اسلام قبول کرو
سیامک نے جواب دیا اے رستم عالی ہمم آپ اپنی شجاعت پر نازان ہیں یہ بات اچھی نہیں ہے آج تک مجھ سے کسی نے مقابلے کا
نام نہیں لیا بڑے بڑے پہلوانوں کو میں نے زیر کیا اور بہت سے پہلوان میرے مطیع ہوئے تو اس وقت
بھی میرے ہمراہ میں آپ مجھ سے لڑکر فتح نہ پا سکینگے ذلت اُٹھائینگے رستم نامدار کو غصہ آیا فرمایا یہ میدان جنگ
ہے یہاں زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہے یہاں نیزہ و شمشیر سے سوال و جواب ہونا اس موقع پر مناسب ہے سیامک
نے کہا اگر آپ نہیں منظور کرتے تو میں مجبور ہوں تشریف لائیے میرے آپکے مقابلہ ہو جائے رستم عالی ہمم
میدان میں آئے سیامک نے نیزہ سنبھالا لنگر وزن ہوا نیزہ چلنے لگا پہر بھر کامل نیزہ بازی رہی ایک کو دوسرے
کی جرات ظاہر ہوئی جب اسقدر عرصہ ہوا تو سیامک نے اعلیٰ درجے کے بند باندھنے شروع کیے رستم سبکو
رد کرتے رہے ایک مقام پر سیامک نے وار کیا رستم نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا گھما کر پیچ دیا
کہ سیامک کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا سیامک کی آنکھوں میں جہان تاریک ہوا جھلا کر کہا اے رستم تونے
غضب کیا میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا یہ کہکر تلوار میان سے لی رستم نامدار نے بھی تیغ کھینچی بڑی دیر تک تلوار
چلی مگر دونوں جوانوں میں ایک کے بھی زخم نہ آیا تھکن بھی آ رہی تھی سیامک نے کہا اے رستم نامدار آج
آپ مجھ سے خوب لڑے مگر اب دن تمام ہوا ہے جا کر آرام فرمائیے کل پھر ہمارے آپکے مقابلہ ہوگا رستم نامدار
نے فرمایا اے سیامک ہم لوگوں کا یہ دستور نہیں ہے کہ میدان سے یوں ہی پلٹ جائیں سیامک نے کہا اب ہمارے

آپ کے کل فیصلہ ہو جائیگا اور اب رات کو جاری آپکی جانبازی کو دیکھا رستم نے فرمایا رات کا دن بنانا کتنی بڑی
بات ہے روشنی ہو جائیگی سیامک نے کہا اور رستم کیا دن ہوگا رستم نے فرمایا کہ ہمارے قاعدے کے خلاف ہے ہم
نہیں کرسکتے سیامک خاموش ہو رہا روشنی کو حکم دیا رستم نے بھی روشنی طلب کی بیژن نے بتعجیل تمام انتظام
کیا دونوں طرف سے روشنی ہونے لگی سیامک نے رستم نامدار سے کہا کہ اب تیغیں بیکار ہو گئی ہیں مناسب
ہو کہ ہم آپ گھوڑوں سے اتر کر زور کریں رستم نے فرمایا مجھکو منظور ہے سیامک گھوڑے سے اترا رستم بھی
زمین پر تشریف لائے ارزہ ہونے لگا کبھی رستم نامدار سیامک کو دس بیس قدم ہٹالے گئے کبھی سیامک کچھ دور
رستم کو ریل لایا اسی طرح وہ شب بسر ہوئی سیامک نے کہا اے رستم عالی تبار مجھکو شدت گرسنگی سے کچھ سجھائی
نہیں دیتا ہے بہتر ہے کہ ہم آپ کچھ ناشتہ کرلیں اور پھر تازہ دم ہو کر لڑیں رستم نامدار نے فرمایا ہمارا تو یہ دستور
نہیں ہے ہاں تمکو اختیار ہے سیامک نے بہت بہت رستم نامدار سے کہا مگر انھوں نے قبول نکیا مجبور ہو کر سیامک
نے کہا اچھا مجھے اجازت مرحمت ہو کہ میں کچھ ناشتہ کروں رستم نے فرمایا میں تمھیں مانع نہیں ہوں شوق سے
ناشتہ کرو سیامک نے اپنے لشکر کی طرف اشارہ کیا فوراً خوانوں میں میوہ بھرکے آیا سیامک نے رستم
سے پھر کہا کہ میں بہتر جانتا ہوں کہ آپ بھی کچھ شغل کریں رستم نے فرمایا کہ بھائی ہمارے خلاف دستور ہے اور
جو امر ہمارے یہاں دستور کے خلاف ہے وہ نہیں ہوسکتا میں تمکو مانع نہیں ہوں سیامک نے کہا اے رستم
والا حشم یہ امر خلاف ہے کہ میں تو آپ کے اکل و شرب میں مصروف ہوں رستم نے فرمایا اسمیں خلاف کیا ہے آپ کو
عادت نہیں ہے اور ہم لوگ اسکے عادی ہیں سیامک نے مجبور ہو کے کچھ میوہ کھایا حواس درست ہوئے تازہ دم ہو کر پھر
رستم کے مقابلے میں آیا کشتی ہونے لگی رستم نامدار زیادہ تیان کرنے لگے سیامک حیران ہوا دل میں خیال کیا کہ میں ابھی
تازہ دم ہو چکا ہوں اور یہ جوان جسوقت سے میدان میں آیا ہے اب تک اس نے کسی قسم کی راحت پہنچانے کو روا نہیں
کی مگر مجبور ہو کر پھر لڑنے میں مشغول ہوا ایک مقام پر رستم نامدار نے دوڑے اکیس قدم پر لاکے ہکہ مارا پایان
گلشن سیامک کا کشتا بند میں ہوا چاہا تڑپ کے لنگر قائم کردن مگر حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہے
رستم نے زور کرکے سیامک کو تا بہ کمر لائے دوسرے زور میں تا بہ سینہ لائے تیسرے زور میں سر سے بلند کیا
چاہا زمین پر دے ماریں سیامک نے کہا اے شہریار آپ نے مجھے سر سے بلند کیا ہے اب امیدوار ہوں کہ خاک
مذلت پر گرا کے عزت خاکسار خاک میں نہ ملائیے کا بسر و چشم آپکی اطاعت قبول کرتا ہوں رستم نامدار نے بہ آسانی
زمین پر رکھدیا سیامک کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا رستم نامدار بفتح و فیروزی سیامک کو ہمراہ لیے ہوئے
اپنی بارگاہ کی طرف چلے بیژن بھی آگے آیا بارگاہ میں جلدی جلدی تیاری کی اس عرصہ میں رستم نامدار بھی پہنچے
تمام لشکر بھی آیا سب نے کمریں کھولیں اپنے خیموں میں گئے سیامک کو رستم اپنی بارگاہ میں لائے بیژن نے
سب اسباب راحت بہم پہونچایا جلسۂ تہنیت کے سامان ہونے لگے سیامک نے رستم سے کہا اے شہریار
اگر حکم ہو تو میں اپنے لشکر کو بھی بلالوں رستم نے کہا بہت مناسب ہے سیامک نے اسیوقت اپنے لشکر کے
سالار کے پاس کہلا بھیجا کہ بارگاہ میں ہمارے لشکر کی بھی آقائے نامدار کے لشکر میں استادہ ہوں جب سب
لشکر یہاں آچکا تو سیامک باہر آیا لشکریوں کو جمع کیا کہا میں نے بدل و جان مذہب اسلام قبول کیا اور
اطاعت رستم والا حشم کی منظور کی جسکو مسلمان ہونا منظور ہو اور اطاعت رستم نامدار کی قبول کرے وہ میرے لشکر
میں رہے اور جسکو ان باتوں سے انکار ہو وہ چلا جائے سب نے متفق اللفظ کہا کہ ہمکو بدل و جان آپ کا

فرمانا قبول ہو ہم اطاعت رستم نامدار کی کرینگے اور مطیع اسلام ہونگے سیامک نے سبکی رفاقت کی داد دی پھر رستم
نامدار کی خدمت مین آیا اپنے خاص خاص مصاحبونکو طلب کیا وہ سب حاضر ہوے سیامک نے کہا آقاے
نامدار کے قدمونکو بوسہ دو کہ انکی تصدیق سے مذہب باطل کو ترک کیا اور شرف عقبیٰ حاصل کیا مصاحبون نے
رستم کی قدمبوسی کی رستم نے سبکو بغلگیر کیا سیامک نے عرض کی کہ آقاے نامدار یہ کون شخص ہے جو انتظام کر
رہا ہے رستم نے فرمایا یہ بیژن روشن بخت ولیعہد اقلیم ترسا ہے میرے ہمراہ چلا آیا مین نے بہت کچھ سمجھایا مگر کہنا
نہ کیا انکے والد نامدار ملک راہب زرین پوش کا یہی قصد تھا کہ وہ بھی میرے ہمراہ آئے لیکن مین نے انکا آنا
مناسب نہ جانا کیونکہ ابھی دو ملک فتح ہوے ہین انکا انتظام جدید ہونا چاہیے تھا اگر وہ بھی چلے آتے تو وہان
انتظام کون کرتا گو مین انکو بہت کچھ تشفی دیکر آیا ہون مگر مجھے ہر وقت یہی خیال رہتا ہے کہ ایسا نہو جوش محبت مین
راہب بھی چلے آئین اور انتظام مین خلل پڑے سیامک نے عرض کی آقاے نامدار آپکا عزم کہان تشریف لیجانیکا
ہے رستم نے کل حقیقت بیان کی سیامک نے عرض کی شہریار آپ نے جسقدر پتے دیے انمین سے میرے خیال مین
نہ آیا کہ آپ کس جگہ کو فرماتے ہین اور جب اُس ساحر کا نام و نشان نہین معلوم ہے تو آپ کیونکر تشریف لیجائینگے
رستم نے فرمایا خدا مالک ہے کوئی صورت نکل آئیگی اور ہم وہانتک پہونچ جائینگے مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو
کہ تمھارا عزم کہان کا ہے سیامک نے عرض کی اے شہریار مین ایک مدت سے دختر زرمہر تاجدار پر عاشق
ہون بہت سی تدبیرین کین مگر کچھ مطلب نہ نکلا اور زرمہر تاجدار نے ایک طلسم مین اسکو رکھا ہے بلکہ خود بھی
وہین رہتا ہے اور وہی پایہ تخت قرار دیا ہے نام اُس طلسم کا طلسم دائم القرار ہے پیشتر مین نے اُسکو مانگا اُسنے
منظور نہ کیا اور جوابات سخت تحریر کیے مین نے پھر معذرت کی لیکن اُسکو ذرا بھی میرا خیال نہوا اب مجبور ہو کے
مین نے لشکر کشی کی دیکھون خدا کیا دکھاتا ہے یہ تو امید نہین ہے کہ مین اُس سے لڑ کر فتح پاؤنگا ہان یقین ہے کہ
گرفتار ضرور ہو جاونگا اور جب وہ گرفتار کریگا تو زندہ نہ چھوڑیگا قتل کر ڈالیگا رستم نے فرمایا اے سیامک خدا کی ذات
سے امید ہے کہ تم ضرور اُس طلسم کو فتح کروگے سیامک نے عرض کی اے شہریار مجھے اس زندگی سے وہ موت بہتر ہوگی
مجھکو فراق نے از حد ستایا ہے غم کا پتلا بنا رکھا ہے ایسے وقت مین کسی نے ساتھ نہین دیا گو بہت سے یار و آشنا تھے مگر
کوئی ہمراہ نہ آیا سب نے کنارہ کشی کی اب آپکی ذات سے امید قوی ہے کہ اگر آپ ذرا بھی میری مدد فرماینگے تو
میرے مقاصد دلی بر آئینگے رستم نامدار نے کہا اے سیامک مین پیشتر تمھارے کام کو چلونگا پھر دوسرے کام
مین مصروف ہونگا سیامک نے عرض کی حضور جس کام کو تشریف لیے جاتے ہین اُسکو تو انجام دے لین
رستم نے فرمایا مجھکو اسی طرف جانا ہے یا تو راہ مین طلسم دائم القرار ملیگا یا پیشتر تم منزل مقصود پر پہونچ جائینگے
ہماری بھی وہی راہ ہے سیامک نے عرض کی کیا عجب ہے وہی ٹھکانا ہو رستم نے فرمایا کہ مین نے اسقدر پتے کہہ
دیے انمین سے کوئی بات وہان کی ہے سیامک نے عرض کی آقاے نامدار مین اُس راہ سے نابلد ہون
مجھے خود نہین معلوم کہ اُس طلسم کی راہ مین کیا کیا باتین ہین یہ سنا تھا کہ اس طرف وہ طلسم ہے رستم نے فرمایا
دیکھا جائیگا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین پھر شغل مے نوشی شروع ہوا شب بھر اسی عیش و عشرت مین بسر کی صبح
کو رستم نامدار نے فرمایا کہ اب زیادہ ٹھہرنا بہتر نہین ہے کیونکہ دو کامون کو انجام دینا ہے یہان سے آج سفر کرنا اچھا
ہے اُسی روز رستم نامدار نے وہان سے سفر کیا منزلین طے کرتے ہوے چلے تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے
سیامک نے عرض کی آقاے نامدار آج یہان مقام کیجیے کل تشریف لیجیے گا رستم نامدار نے سیامک سے

کہا اپنے لشکر کو روکو بارگاہیں استادہ کراؤ آج شب کو یہیں قیام کرینگے کل روانہ ہونگے بیژن نے لشکر کو ٹھہرایا
بارگاہیں استادہ کرائیں لشکر اُترا تھوڑی دیر گذری تھی کہ رستم نامدار سے ایک ہرکارے نے آکر عرض کی حضور
در دولت پر ایک نامہ دار حاضر ہی امیدوار باریابی ہی رستم نے فرمایا اندر بلالو چوبدار اجازت لیکر باہر آیا نامہ دار کو
اپنے ہمراہ اندر لے گیا رستم نے دیکھا ایک ساحر کریہ منظر میلی دھوتی باندھے ایک نیلی جھولی کاندھے پر ڈالے چلا آتا
ہی وسط بارگاہ میں پہونچکے رستم کو سلام کیا نامہ دیا رستم نے نامے کو پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ اے سردار لشکر
تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور اِدہر کدہر کا ارادہ ہی اسطرف راستہ نہیں ہی تم نے راہ فراموش کی ہی جو اسطرف
آگئے ہو بہتر یہ ہی کہ پلٹ جاؤ یہ سرحد طلسم دارالقرار ہی لازم تمکو یہ ہی کہ اسی وقت پلٹ جاؤ یہاں کسیکو ٹھہرنے
کی اجازت نہیں ہی رستم نے جو نامہ دیکھا اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ ہم طلسم کے فتح کرنے کو جاتے ہین ہرگز نہ
پلٹینگے اگر تمھیں کچھ دعویٰ ہو تو بازنہ رہو جو ہمارے حق مین چاہو کرو یہ جواب لکھکر اُس نامہ دار کو دیا اور زبانی
کہا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ ہم طلسم کے فتح کرنے کو جاتے ہین تم ہمین مانع ہو ورنہ تمھارے واسطے خرابی
ہی ساحر جو نامہ لیکر آیا تھا اُسنے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین اگر آپکو اپنی جان عزیز ہی تو اسی وقت پلٹ جائیے
نہیں تو ایسی مصیبت مین گرفتار ہو جیے گا کہ عمر بھر وہ لطف نہ اُٹھائے ہونگے ساحر قریب رستم کے کھڑا تھا
رستم نامدار کو جو غصہ آیا طمانچہ مارا سر ساحر کا اُڑ گیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی
کشتی مرا نام من سیمران جادو بود بیژن اور سیامک اس واقعہ کو دیکھکر بہت حیران ہوئے کہا آقائے نامدار اسکے
مرنے سے اندھیرا کیون ہو گیا رستم نامدار نے فرمایا کہ ساحر جس وقت مارا جاتا ہی تاریکی چھا جاتی ہی شور و غل ہونے لگتے
ہین اور بڑے بڑے واقعہ ہوتے ہین سیامک نے عرض کی غلام نے یہ کیفیت آج ہی دیکھی رستم نے فرمایا
ابھی بہت سے عجائبات دیکھوگے یہ تو ایک معمولی بات تھی اس ناتجربہ کاری پر تم نے فتاحی طلسم کا قصد کیا تھا
جاتے ہی گرفتار ہو جاتے سیامک خاموش ہو رہا رستم نے لاشہ اُس ساحر کا پھنکوا دیا مگر اب حال اُس ساحر کے
آنے کا عرض کیا جاتا ہی کہ اسکو خنجر گذار جادو نے بھیجا تھا اور خنجر گذار جادو بیابان کا نگہبان ہی زرد مہر کا ملازم
ہی اس نے جو لشکر رستم کو دیکھا خیال کیا کہ یہ لوگ راہ بھول کر اس طرف چلے آئے ہین انکو آگاہ کردون کہ پلٹ
جائین اس واسطے اُس نے نامہ لکھا اور نامہ دار سے کہدیا تھا کہ جواب لیکر بہت جلد آنا جب نامہ دار کو دیر
ہوا تو اسنے دوسرے ساحر کو روانہ کیا اور کہا جاکر خبر لاؤ کہ اُسنے کہان دیر کی وہ ساحر جو چلا قریب لشکر
رستم پہونچا دیکھا نامہ دار کا لاشہ پڑا ہی اس نے تختہ سحر بنایا اسپر لاشہ اس ساحر کا ڈال لیا اسیوقت خنجر گذار
جادو کے پاس آیا خنجر گذار نے جو اسکا لاشہ دیکھا گھبرا کر پوچھا ارے اسکو کس نے مارا اُس نے جواب دیا
کہ یہ مجھکو نہین معلوم کہ کس نے اسکو قتل کیا لاشہ راہ مین پڑا تھا مین اُٹھا لایا خنجر گذار جادو نے کہا مین ابھی
اس کیفیت کی تحقیق کے واسطے خود جاتا ہون یہ کہکر اُٹھا سحر کرکے بلند ہوا لشکر رستم مین آیا در بارگاہ
رستم پر پہونچا دربانون نے روکا اس نے پوچھا کہ ہمنے ایک نامہ دار کو تمھارے سردار کے پاس بھیجا تھا
اُسکا لاشہ ہم تک پہونچا مگر نامہ نہیں آیا دربانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین جیسا حکم وہان سے ہوگا
کہا جائیگا یہ کہکر دربانون نے چوبدار کو بلایا کہا یہ ایک ساحر کمین سے آیا ہی اندر جانا چاہتا ہی اسکی اطلاع حضور
سے جلد کرو چوبدار اندر آیا دعائے دولت دیکر عرض کی حضور دروازے پر ایک ساحر حاضر ہی امیدوار
باریابی ہی رستم نے فرمایا بلالو چوبدار پھر باہر آیا خنجر گذار کو اپنے ساتھ اندر لیگیا خنجر گذار نے جو رونق بارگاہ

رستم کو دیکھا دنگ ہو گیا رستم نامدار نے اسکو کرسی عنایت فرمائی خنجر گذار کرسی پر بیٹھا اُس نے پوچھا میں نے
آپ کے پاس ایک ساحر کو بھیجا تھا اور ایک نامہ بھی لکھ دیا تھا وہ آپ تک آیا یا نہیں میرے پاس اُسکا
لاشہ پہونچا نہیں معلوم اُسکو کس نے قتل کیا رستم نے فرمایا واقعی اُس سے بے ادبی سرزد ہوئی اسکو ہمارے
تمھارے معاملات میں کیا دخل تھا تمنے جو کچھ تحریر کیا تھا میں نے اُسکا جواب تمھیں لکھا تھا اور کچھ پیام زبانی
دیا تھا اُس نے بدزبانی کی تھی قتل کیا خنجر گذار جاہ و اخلاق و جاہ و حشم رستم کا دیکھکر بہت خوش ہوا کہا آپنے
ایسا جواب تحریر کیا تھا میں نے آپکی بہتری کے واسطے تحریر کیا تھا اور نامہ دار کو آپنے اگر بے ادبی پر قتل
کیا تو بہت خوب کیا مگر میں امیدوار ہوں کہ جو کچھ جواب آپ نے تحریر کیا تھا مجھے ارشاد فرمایئے رستم نے
فرمایا جو کچھ تمنے تحریر کیا تھا اُسکو بیان کرو خنجر گذار نے کہا میں نے یہ لکھا تھا کہ اس طرف راستہ نہیں ہی یہ
زمین سرحد ہی طلسم و ام القرار کی یہاں کسی کے ٹھہرنے کا حکم نہیں ہی جو اسطرف آتا ہو وہ بہت رنج اُٹھاتا
ہی مگر آپ راہ فراموش کرکے اس طرف چلے آئے میں بہتر یہ ہی کہ اسی وقت یہاں سے تشریف لے جایئے
رستم نامدار نے فرمایا ہمنے راہ فراموش نہیں کی ہی بلکہ ہمارا ارادہ طلسم میں جانیکا ہی خنجر گذار نے کہا
کس کام کے لیے آپ وہاں تشریف لے جائینگے رستم نے فرمایا میرا ارادہ ہی کہ زرمہر تاجدار سے اور سے کچھ
ضروری باتیں کہوں خنجر گذار نے کہا کمترین سے اُن امور کو بیان فرمایئے رستم نے نیسا ملک کی کیفیت بیان
کی خنجر گذار نے کہا اس امر کو وہ کبھی قبول نہ فرمائینگے رستم نے کہا اگر وہ یوں قبول نکرینگے تو ہم بزور شمشیر اُنسے
اپنا کام لینگے خنجر گذار نے کہا یہ آپکا خیال خام اور تصور ناتمام ہی آپ کے ہمراہ اسقدر فوج ہی اسکی وجہ سے
آپ کو دعوی ہی یہ تو فوج کوئی چیز نہیں اول تو وہاں تک آپ کی رسائی مشکل ہی راہ میں آپ ضرور گرفتار ہو جائینگے
کیونکہ یہ طلسم مثل اور طلسموں کے نہیں ہی یہ کسی سے فتح نہیں ہو سکتا ہی اور اسکی عمر کبھی ختم نہیں ہی مجھ کو آپ
کے جاہ و جرات پر رحم آتا ہی اسوجہ سے کہتا ہوں کہ آپ زیادہ کوشش نہ فرمایئے جہاں سے تشریف
لائے ہیں وہیں واپس جایئے ایک ادنی درجہ میرا یہ ہی کہ طلسم کی سرحد کی نگہبانی کرتا ہوں آپکا یہیں سے
بچکر جانا دشوار ہی رستم نے فرمایا کہ میں نے نامے کے جواب میں لکھ دیا تھا کہ آپ سے جو برائی میرے
واسطے ہو سکے کوتاہی نکیجے خنجر گذار نے کہا آپ سب باتیں عقل کے خلاف کرتے ہیں میں اس وقت
جاتا ہوں کل آپ سمجھ کر جواب دیجیے گا رستم نے فرمایا جو ہمنے ایک مرتبہ کہدیا وہی ہمارا قول ہزار بار ہوگا
آپ بیکار رعونت کرتے ہیں میں کل بھی یہی جواب دونگا جب خنجر گذار نے دیکھا کہ رستم کسی طرح نہ مانینگے
تو جھنجھلا کر کہا میں اس وقت یہ قدرت رکھتا ہوں کہ آپکے سب لشکر کو گرفتار کر لوں مگر آپ کے دل
میں ارمان جنگ باقی رہیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ میں کل میدان میں آؤنگا سب کو گرفتار کر لیجاؤنگا رستم نے
فرمایا ہم بھی دیکھتے ہیں کہ آپ کیونکر سب کو گرفتار کر لیجائینگا خنجر گذار رخصت ہوا آتے ہی اُسنے طبل جنگ بجوایا اسکی خبر
نے رستم کو خبر پہونچائی رستم نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے
یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر رستم میں جنگ کی تیاری ہونے لگی رات بھر بہادروں نے
سامان جنگ میں بسر کی جب آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا رستم نامدار لشکر کو ہمراہ لیکر میدان میں
آئے اور سب آمد لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد رستم نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے دھواں
بلند ہوا سب لوگ اُسطرف دیکھنے لگے اور نیسا ملک نے کہا ای شہریار یہ دھواں کیسا ہی رستم نے

فرمایا جب قریب آئینگا سب حال معلوم ہو جائیگا یہ ذکر تھا کہ وہان کا دہوان قریب آکے پھٹا سب نے دیکھا اُس دہوین سے ایک اژدر آتش فشان نکلا عقب مین اُسکے خنجر گذار جادو ایک ترسول ہاتھ مین لیے ہوے یا سامری جمشید کہتا ہوا برآمد ہوا میدان مین آکے رستم سے کہا اب بھی خیر ہو اپنے ارادے سے باز آئیے پلٹ جائیے ورنہ ابھی آپکا لشکر گرفتار ہو جائیگا رستم نے فرمایا کہ ای خنجر گذار جادو کیا تجھے میرے قول کا اب تک اعتبار نہین کیا مین تجسے ایکبار کہہ چکا ابھی تک تجکو یہ امید ہو کہ مین اپنے قول سے پھر جاؤنگا خنجر گذار جادو نے کہا ای رستم نامدار بہت پچھتاؤ گے ابھی اس میدان مین ایک صورت بھی نہ دکھائی دیگی رستم نے کہا جو کچھ تم سے ہوسکے دریغ نکرو خنجر گذار نے اُس اژدر کے سر پر یا سامری کہکے ترسول مارا اژدر نے ایک چیخ ماری دم کھینچا چیخ مارنے سے سب بیہوش ہوے جب سب زمین پر گرے تو دم کی کشش سے اژدر کے منھ مین چلے جسقدر لشکر رستم نامدار کا تھا مع رستم سب اژدر کے شکم مین گیا خنجر گذار جادو نے پھر ترسول اژدر کے سر پر مارا پھیر کر پھیلا جب اُسنے منھ کھولا سب کو اژدر نے اُگل دیا خنجر گذار نے جادو کو بلا سبکو سلسل و مطوق کرایا سحر کرکے آب تو برسایا سب کو ہوش آیا اپنے کو اس حال مین پایا بیژن اور سیامک کو نہایت افسوس ہوا اشکبار ہوے مگر رستم نامدار نے سبکو تشفی دی کہا کہ اس حال مین خدا کو یاد کرو ہر ساعت تو وہ مالک ہو اس بلا سے نجات عطا فرمائیگا ہمنے اس سے بڑھ بڑھ کے مصائب اُٹھائے ہین خدا اس مصیبت کو بھی دفع کر دیگا خنجر گذار نے جسقدر مال و اسباب رستم نامدار کا تھا سب اپنے قبضے مین کیا پھر رستم سے کہا مین نے آپسے کہا تھا کہ مجھسے زیادہ کد نہ کیجیے میرا کہنا رد نہ کیجیے ورنہ زک اُٹھائیگا بہت پچھتائیگا رستم نے فرمایا او مکار اگر ہمارا خدا چاہیگا تو اسکی سزا تجکو دینگے اپنا بدلا لینگے اور اگر موت ہماری اسی حیلے سے آئی ہو تو پردہ دنیا پر ہمارا نام باقی رہیگا خنجر گذار نے کہا ای رستم اب تم کیا بدلا لوگے مین تمکو اسی حالت سے زرمہر تاجدار جادو کے پاس بھیجدونگا وہ تمھین قتل کروائیگا رستم نے فرمایا ہمارے قتل پر کوئی قادر نہین ہو بے حکم خدا کوئی نہین قتل کر سکتا ہو خنجر گذار نے کہا ای رستم اب بھی تمھاری جان بچنے کی ایک صورت ہو اگر اپنا مذہب ترک کرو اور دین سامری پرستی اختیار کرو تو مین رہا کردون بلکہ اپنے ہمراہ لیجا کر تمھاری سفارش زرمہر سے کرون وہان کوئی عہدہ جلیل تمکو دلادون مجھے تمھاری ہمت و جرأت پر افسوس آتا ہو اصل یون ہو کہ تمھاری جرأت مین فرق نہین ہو مگر جو بات امکان سے باہر ہو تم اُسکی خواہش کرتے ہو رستم نے فرمایا بس بیہودہ گوئی نکر ہم ہمیشہ سامری جمشید پر لعنت کرتے ہین اگر تجھے ہم سے محبت ہو تو ہمارا دین قبول کر اور اپنے مذہب باطل کو چھوڑ دے خنجر گذار یہ کلام سنکر بہت ناخوش ہوا کہا ای رستم اب مین ضرور تمکو زرمہر تاجدار کے پاس بھیجونگا خود تمھارے قتل کی تاکید کرونگا کہ وہ ضرور تمکو قتل کریگا اور تمھاری جوانی اور صورت پر رحم نہ کھائیگا رستم نے جواب دیا کہ تو دریغ نکر جو تجسے ہوسکے اُٹھا نرکھ خنجر گذار نے اُسیوقت ساحرونکو بلایا کہا یہ سب لوگ سلطان زرمہر تاجدار جادو کے گنہگار ہین انکو بہت جلد سلطان تک پہونچاؤ اور میری طرف سے عرض کرنا کہ ان لوگون کے حال پر رحم نکرین یہ سب بارادۂ فتاحی طلسم یہان آئے تھے مین نے سب کو بہت سمجھایا اور دین سامری پرستی کیطرف رجحان دلایا مگر یہ سب خدا پرست رہین ہمارے خداوندون کی شان مین کلمات لاطائل زبان سے نکالتے ہین جہان تک ہوسکے ان لوگونکو تکلیف دیکر قتل کرنا ساحرون نے کہا جیسا آپ کہتے ہین ہم اسی طرح سلطان

بیان کرینگے خنجر گذار نے اسی وقت ساحرون کو معہ تمام لشکر رستم کے روانہ کیا مگر ہتھیار کسی کے نہین لیے
اور ساحرون سے کہدیا کہ یہ سب ہتھیار ان لوگون کے بعد قتل سلطان سے لیکرکے لینا یہی اس واسطے
ابھی ہتھیار ان لوگون کے نہین لیتا ہون کہ سلطان انکی ہیئت اصلی دیکھین ساحرون نے کہا آپ خاطر
جمع رکھیے ہم ہتھیار انکے بعد قتل کے لینگے یہ کہکر سب ساحر روانہ ہوے لشکر رستم معہ رستم و بیژن
و سیامک سلاسل و طوق پہراو منزلین طی کرتے ہوے چلے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ سیمرش کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسے زرمہر بہت عاجز ہوا اور ملکہ نے کسی طرح اسکا قبول نہ کیا تو اس نے مجبور ہوکر ایک گلدستہ
بزور سحر تیار کیا تاثیر اسکی یہ رکھی کہ جسکے دماغ مین اس گلدستے کی خوشبو جائے وہ زرمہر پر عاشق ہوجائے
اس نے بہت دنون مین یہ گلدستہ تیار کیا قصد ہوا کہ اس گلدستے کو لے جاؤن ملکہ کو سنگھا کر اپنا عاشق
بناؤن اس ارادے سے اٹھا تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے کہا حضور در دولت پر چند
ساحر خنجر گذار کے بھیجے ہوے آئے ہین مگر قیدی اسقدر ہمراہ لائے ہین کہ آج تک اس قدر قیدی
طلسم مین نہین آئے زرمہر نے کہا ساحرون کو اندر بلالو چوبدار باہر آئے ساحرون کو اندر لے گئے جب
سب ساحر اندر آئے سب نے زرمہر کو سلام کیا پھر خنجر گذار کا پیام دیا بعد مین کہا حضور یہ قیدی بارادہ
طلسم کشائی یہان آئے تھے سبکو ہمارے افسر صاحب نے گرفتار کیا پیشتر تو انسے بہت بہت کہا کہ تم جہانسے
آئے ہو وہین پلٹ جاؤ انھون نے نہ مانا تو انھون نے انکو گرفتار کرلیا جب اسیر ہوے تو انسے ہمارے
افسر صاحب نے کہا کہ اب بھی ہم تمھاری خطا معاف کرا دینگے مگر طریقہ سامری بر حق اختیار کرو اور مذہب
اسلام کو ترک کرو ان سب نے ہمارے خداوندون کو بہت کچھ برا کہا افسر صاحب اسی وقت انکو قتل
کرتے مگر آپکو اطلاع کرنا ضرور تھی اور سب کو حضور کے ملاحظہ مین پیش کرنا تھا اس وجہ سے انکو قتل
نہین کیا اور جس ہیئت سے آئے تھے اسی طرح آپ کے ملاحظے کے واسطے بھیجدیا ہے بلکہ یہ کہدیا ہے کہ جب
یہ لوگ قتل ہوچکین تو ہتھیار اور لباس انکا میرے پاس بھیجا جائے کہ وہ بطور سند میرے پاس رہینگے
زرمہر نے کہا وہ لوگ کہان ہین ساحرون نے کہا باہر سب موجود ہین زرمہر نے کہا انکو یہان لاؤ ہم دیکھنا چاہتے
ہین ساحر گئے سبکو اندر لائے زرمہر نے رستم نامدار کی صولت و حشمت دیکھکر پوچھا کہ یہ جوان کون ہے ساحرون
نے جواب دیا کہ یہ سب کا افسر ہے زرمہر نے کہا یہ بات تو ظاہر ہے مین یہ پوچھتا ہون کہ یہ جوان کس خاندان
سے ہے اور کیا نام ہے کس لیے اس نے طلسم مین آنیکا ارادہ کیا تھا ساحرون نے کہا یہ ہمکو نہین معلوم
ہے زرمہر رستم کی طرف مخاطب ہوا کہا اے جوان تو کون ہے کہان سے آیا ہے اور کیون اس طلسم مین آنے کا
ارادہ کیا تھا رستم نے حسب و نسب اپنا ظاہر کیا اذنے سے ماہر کیا زرمہر نے جو حسب و نسب رستم نامدار کا
سنا اور صاحبقران کے نام سے آگاہ ہوا اور ارادہ رستم کا معلوم ہوا کہا اے جوان اب تیرا قتل کرنا واجب ہوگیا
کیونکہ تو اس خاندان سے ہے جو دشمن ساحران مشہور ہے اور تم لوگون نے بڑے بڑے ساحران جلیل کو
جو بزرگان دین مانے جاتے تھے قتل کیا ہین تمکو قتل کرکے ان سب کے خون کا بدلا لونگا رستم نے فرمایا
تیری مجال نہین جو ہمکو قتل کرسکے کیونکہ تو ہمارے قتل پر قادر نہین ہے زرمہر نے کہا مین ابھی بالتونکو نہین مانتا دیکھ
ابھی جلاد کو حکم دونگا تیری گردن زدنی ہوجائے رستم نے فرمایا کیا مجال ہے تیری زرمہر نے کہا اسکو لے جاؤ

اور زندان خانے مین لیجاکر قید کرو مین ایک جلسہ عظیم کرونگا اور اپنی تمام رعایا کو جمع کرکے اس جوان کو قتل کرونگا
ملازمان زرمہر رستم کو مع اور سب سردارون کے زندان مین لیگئے زرمہر نے کہا مین تعجب کرتا ہون کہ اس
جوان کو اسقدر لشکر کہان سے مل گیا جو ساحر اسکے پاس بیٹھے تھے اُنھون نے کہا حضور یہ اولاد حمزہ سے
ہین انکے واسطے لشکر کی کیا کمی ہے اور مال و زر کی کیا حاجت ہے جس ملک مین گئے اُسکو تباہ و برباد کیا وہان
حاکم کو اپنا مطیع بنایا مال خزانہ اُسکا اپنے قبضے مین کیا فوج وہان سے ہمراہ لی دوسرے ملک کی طرف روانہ
ہوئے یہ لوگ اسی فکر مین رہتے ہین زرمہر نے کہا یہ لوگ واقعی شجاع ہین سب نے جواب دیا کہ انکی شجاعت
مین کیا شک ہے آپ نے تقریر سنی کہ ہو کس طرح آپکے بس مین ہین مگر جو انکے قول آزادی مین رہتے ہین وہی
اسیری مین ہین انکو کسیکا خوف نہین سوائے صاحبقران کے اور یہ لوگ کسی سے نہین ڈرتے مرنے کو حیات ابدی
جانتے ہین انکی شجاعت کا کیا ذکر ہے آپکے طلسم مین ایسا انتظام ہے تو یہ لوگ گرفتار بھی ہوئے اگر کوئی
دوسرا طلسم ہوتا تو وہان آفت برپا کرتے اب حضور انکو اسیر نہ رکھین قتل کر ڈالین ان لوگون کے مددگار بھی غیب سے
پیدا ہوجایا کرتے ہین اور ایسی مدد انکی ہوتی ہے اور وہ لوگ مدد کرتے ہین جنپر کسیکا گمان بھی نہین ہوتا ہے اس
جوان کا زندہ اسیر رہنا مناسب نہین ہے ضرور قتل کر ڈالیے زرمہر نے کہا مین خود اس جوان کو قتل کرونگا
مگر ایک روز معین کیا جائے تمام رعایا جمع ہو سب کو شراب و کباب تقسیم ہو اس روز یہ جوان قتل کیا جائے اور
مجھے کوئی عذر اسکے قتل کرنے مین نہین ہے جیسا اکثر طلسمون مین یہ رسم ہے کہ جو شخص بارادہ طلسم کشائی آئے
اُسکو بمدت مقررہ تک طلسم مین قید رکھتے ہین جب میعاد منقضی ہوجاتی ہے تو طلسم کے باہر لیجاکر قتل کرتے ہین
قول اُن لوگون کا یہ ہوتا ہے کہ اگر اندر میعاد کے طلسم کشا کو کوئی قتل کرے اور طلسم کے اندر یہ واقعہ ہو تو تمام طلسم مین آگ
لگ جائے مجھکو یہ خیال بھی نہین ہے میرا طلسم دائم القرار اسم با مسمیٰ ہے اس طلسم کی عمر کبھی ختم نہین ہے یہ طلسم
ہمیشہ رہیگا سب نے کہا پھر جو دن حضور مناسب جانین مقرر فرمائین اور اُسکو اس روز قتل کرین زرمہر نے
ایک دن مقرر کیا اور وہی ساحر جو قید لیکر آئے تھے اُنسے کہدیا کہ شیحر گلزار جادو کو بھیجدینا اور تم لوگ بھی اُسکے
ہمراہ آنا بلکہ اور جسقدر وہان کے باشندے ہون سبکو خبر دینا ساحر رخصت ہوئے یہان زرمہر نے شہر مین
منادی کرا دی کہ فلان روز سب لوگونکو حاضر ہونا چاہیے دربار عام ہے سب کو اطلاع ہوئی تاریخ مقررہ کا
انتظار کرنے لگے جو جو ملازمین زرمہر کے علاقہ جات پر تھے اُنکو طلب کیا تاریخ مقررہ تک بہت سے لوگ
جمع ہوگئے جب یوم موعودہ آیا باشندگان طلسم جہان کی نسبت انکو اطلاع دیگئی تھی وہان جمع ہوئے زرمہر بھی
لباس مکلف پہن کر اپنے ملازمین کو ہمراہ لیکر بڑے جاہ و حشم سے اُس میدان مین آیا بارگاہ زرنگار استادہ
ہوئی دور تک کرسیان بچھین سب ارکین سلطنت بیٹھے ایک تخت مرصع کار پر زرمہر بیٹھا ملازمون سے
حکم کیا کہ اسیرون کو جلد حاضر کرو بہت سے ملازم طرف زندان خانے کے روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد
سب نے دیکھا ایک مجمع کثیر ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہوئے چلا آتا ہے سب کو تعجب ہوا کہ اسقدر لوگ ایک
مرتبہ اسیر کسطرح ہوئے بعض نے کہا یہ بات سوائے سلطان زرمہر کے اور کسی کو حاصل نہین جو اس قدر
لشکر کثیر کو گرفتار کرے اُنھون نے بارادہ طلسم کشائی کا کیا تھا یہان اگر سرحد طلسم پر گرفتار ہوئے اب یہ
قتل ہوجاینگے بعض لوگ افسوس سے کہتے تھے کہ طلسم کشا کیا جوان صاحب شوکت و شان ہے اسکو قتل کرنا
اچھا نہین ہے یہان اسیر رکھنا مناسب ہے بعض اُنکے جواب مین کہتے تھے کہ سلطان کا مزاج تم لوگ جانتے ہو

انکو یہ بات بہت ناگوار ہوئی اگر آج اس طور سے انکو قتل نہ کرینگے تو روز ایسے فتنے برپا ہوا کرینگے بسکے
قتل سے سبکو ہیبت ہو جائیگی یہ بہت اچھی بات ہے یہ ذکر تھا کہ سب قیدی زرمہر کے روبرو آئے زرمہر نے
حکم دیا کہ انمین سے جو دین سامری پرستی قبول کرے اسکو چھوڑ دو اور جو اس دین کو اختیار نہ کرے اسکو
قتل کرو ارکین سلطنت سب کھڑے ہوئے سب سے مخاطب ہو کر کہا تم مین کون ایسا ہے جو دین سامری پرستی
قبول کرے اور خدا پرستی کو ترک کرے جو دین سامری پرستی قبول کریگا اسکی خطا معاف ہوگی اور قتل کیا
جائیگا سب نے متفق اللفظ یہ جواب دیا کہ ہم نسبت زرتشت کے دین سامری جمشید ہرگز دین سامری پرستی قبول
نکرینگے سب نے زرمہر سے کہا یہ لوگ بہت پختہ ہین اپنے دین کو ترک نہین کرتے زرمہر نے کہا سبکو
قتل کرو یہ جو زرمہر نے کہا اسیوقت جلاد میدان مین آئے ریت سے چبوترے بنائے زرمہر نے
کہا پہلے رستم کو قتل کرو پھر اور سب کو قتل کرنا جلادونے رستم نامدار کو چبوترے پر بٹھایا گردن پر کوے
اکا خط لگایا بیژن روشن بخت اور سیامک نے جو یہ کیفیت دیکھی بیقرار ہوگئے جلادون سے کہا پہلے ہمکو قتل
کرو پھر آقائے نامدار کے حق مین تمکو اختیار ہے کسی نے انکا کہنا قبول نہ کیا جلاد تلوار پکڑ کے کھینچنے لگا اسے
لگا احکام کا منتظر ہے زرمہر نے کہا کیا انتظار کرتا ہے قتل کر جلاد نے پھر توقف کیا پھر زرمہر نے کہا مین سو حکم کا
ایک حکم دیکا تو ایسا کام کر اس وقت رستم نامدار کی بیقراری آہ و زاری حسب بالکل یقین ہوا کہ جان پہنچی
دست دعا طرف آسمان کے اٹھائے درگاہ الٰہی مین بالحاح و زاری عرض کی اے کریم کارساز اے بے نیاز تو
امداد کر اس بیکسی سے نجات عطا فرما تڑپ سکے جو رستم نے دعا کی قبول درگاہ اجابت ہوئی ایک برق
چمک کر گری جلاد کا سر اڑ گیا رستم نامدار کی قید کشکر زمین پر گری سب نے دیکھا ایک پنجہ آسمان سے گرا رستم
کو اٹھا لیگیا سب نے سحر کیا مگر کچھ اثر ظاہر نہوا اس حیرت مین سب تھے کہ پھر آسمان سے پنجہ گرا بیژن
روشن بخت کو اٹھا لیگیا اسکی طرف سب متوجہ ہوئے دوسرے بار پنجہ گرا سیامک تاجدار کو لیگیا زرمہر کو
حیرت ہوئی اسی وقت اسنے کہا جو لوگ باقی ہین انکو جلد قیدخانے مین لیجاؤ نہین یہ سب بھی ہاتھ سے
جاتے رہینگے اور یہ لوگ رہا ہوکر آفتین برپا کر دینگے معلوم ہوتا ہے کوئی بڑا شخص انکا کفیل ہے جلد انکو زندان
لے جاؤ ملازمین زرمہر تمام لشکر رستم کو قیدخانے کی طرف لیکر چلے تھوڑی دور گئے تھے کہ برقین چمک چمک
کے گرین سبکی قیدین کشکر زمین پر گرین آزاد ہوئے جو ملازمان قید تھے وہ بیہوش ہوکر گرے ان لوگون نے
رہائی پائی جس طرف چاہا نکل گئے یہ خبر زرمہر کو پہونچی زرمہر گھبرا کے وہان آیا دیکھا تمام لشکر رستم
تلوارین کھینچے ہوئے چہار سمت جاتا ہے وہ ریکر برق تجلی ہے ہر غول سے تین چار آدمی غائب ہوجاتے ہین
اس نے پھر سحر کر کے سبکو بیہوش کیا اس برق کا چمکنا موقوف ہوا زرمہر نے اور لوگون کو بلایا جسقدر
بیہوش پڑے تھے سبکو قیدخانے مین بھیجا آپ مایوس ہوکر پلٹا اپنے یہان آکر وزیرونکو بلا کر کہا یہ
کیا ستم ہوا تم لوگ سچ کہتے تھے کہ مسلمانون کی مدد غیب سے ہوتی ہے نہین معلوم یہ کون شخص انکا مددگار
ایسے وقت مین پیدا ہو گیا عجب شخص تھا مین نے بہت بہت سحر کیا مگر اسپر ذرا بھی تاثیر نہوئی میرا سحر اور
اسطرح خطا کرے نہین معلوم کیا اسرار تھا اور کون تھا جسکو یہ قدرت حاصل تھی کہ مین نے سحر کیا اور
اسپر اثر نہوا میرا سحر مشہور خلائق ہے سامری کی کلیات میری پاس موجود ہے جو جو سحر سامری مین تھے سب میرے
پاس موجود ہین اور اسی سحر کے ذریعے سے سب کام لیتے ہین کوئی انکو ہر طرح [illegible] دقیقہ [illegible] چھوٹے چھوٹے

سحر سامری سے شاید کیے مگر جو اعلےٰ درجہ کے سحر تھے وہ کسیکو نہین سلے سوا میرے کہ مین کتاب کلیات
سامری کا محافظ ہون اور مجھے وصیت بزرگان دین کی ہی کہ ان مین کے سحر کسی کو نہ دیے جاے مگر
ورنہ تاثیر جاتی رہیگی مین نے وہ سحر کیے مگر اسپر کوئی اثر نہ پڑا بالکل آتا نہ معلوم ہوا وہ میری طرف متحا
بھی ہوا اپنے کام مین مصروف رہا اگر یہ شخص مدد کریگا تو البتہ اُس سے مقابلہ کرنا مشکل ہوگا مگر وقت پر
دیکھا جایگا اگر مین پھر اسکے واسطے خرابی نکر سکونگا تو وہ مجکو بھی کوئی تکلیف نہین پہونچا سکیگا یہی وزیرون سے کہا مظفر
سے کوئی مقابلہ نکر سکیگا زرمہر نے کہا ایک انتظام کرنا ضرور ہی کہ طلسم مین طلسم اسکی خبر رکھین کہ اگر رستم طلسم مین
پھر نہ داخل ہوا اگر ابھی بارہ دری طلسم مین آسکے تو مجکو فورا اطلاع ہو مین اُسکا بندوبست کرون سب نے کہا آپنے
فرمایا بجا کیا ضرورت ہی ہم سب لوگون کو خود اسکا خیال رہیگا زرمہر نے کہا ہر ایک کو اسکا خیال رکھنا ضرور ہی بلکہ کچھ
لوگ اس امر کی سراغ رسانی کے لیے جدید ملازم کیے جائین وزیرون نے کہا یہ انتظام بھی ہوا جاتا ہی
یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی انکو تو اسی حال مین چھوڑیے کہ وقت پر انکا ذکر ہوگا

## پہلے کیفیت رستم نامدار اور بہزاد روشن بخت اور سیاہک تاجدار کی ملاحظہ فرمایے

کہ جب رستم نامدار کو نیند آگئی تو شاہزادہ تکان وہ نیند سے بیہوش ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد
ہوش جو آیا اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا دیکھا سامنے بہزاد روشن بخت بھی ایک مسہری پر بیٹھا ہی دوسری
نگاہ جو کی سیاہک کو دیکھا شاہزادہ حیران ہوا گھبرا کے چارون طرف دیکھا اپنے لشکر کے اور سردارون کو بھی
ایک دات نہ پایا دل مین خیال کیا کہ مین ہوشیار ہون یا سو رہا ہون یہ خواب ہی یا اصلی واقعہ ہی اس فکر مین تھے
کہ چند کنیزون نے آکے سلام کیا عرض کی آپ بارہ دری مین تشریف لے چلیے ہماری ملکہ آپ کو بلاتی ہین رستم
نامدار کنیزون کے ہمراہ ہوے راہ مین دیکھا باغ بہت معقول بنا ہی بہت اچھی عمارتین نظر آئین رستم
حیران حیران چارون طرف دیکھتے ہوے جاتے تھے کہ کنیزون نے عرض کی آپکے استقبال کو خود ملکہ عالم
تشریف لاتی ہین رستم نے دیکھا سامنے سے بہزاد بارہ دری کا اُنظار رستم نامدار کی آنکھین جھپک گئین نظر
جب قائم ہوئی تو دیکھا کہ ایک سہی قد لباس پر زر پہنے ہوے کنیزین گرد حلقہ کیے ہوے مگر نقاب پوش اُس
پردے سے باہر آئی رستم نامدار نے کنیزون سے کہا یہ کون ہی جو نقاب منہ پر ڈالے ہی کنیزون نے عرض کی
ملکہ خورشید جمال نقاب پوش دختر معمار روشن دل یہی ہین آپکو اس باغ مین لائی ہین یہ ذکر تھا کہ ملکہ خورشید جمال
قریب رستم کے آگئین کنیزون نے رستم نامدار کو سلام کیا رستم نامدار نے سبکو جواب سلام دیا ملکہ نے دبی زبان
سے کہا مزاج مبارک کیسا ہی رستم نامدار اس ادا پر فریفتہ ہوگئے بے اختیار زبان سے نکلا مزاج کی کیفیت
کیا بیان کرون جو دل پر گزرتی ہی اسکو کیونکر بیان کرون ملکہ شرم سے کچھ جواب نہ دے سکین
صرف اتنا کہا آپ نے بڑی تکلیف فرمائی میرے ہمراہ تشریف لے چلیے رستم نامدار ملکہ خورشید جمال
کے ہمراہ بارہ دری مین آئے دیکھا بارہ دری ہی یا اصل مین رشک پری ہی جو چیز ہی خوب ہی ہر بات میں خوبی ہی ملکہ
نے مسند پر شاہزادے کو بٹھایا رستم نے کہا آپ بھی تشریف رکھیے ملکہ بھی دوسری مسند پر بیٹھین رستم نامدار نے
کہا آپکا یہان تشریف لانا کیونکر ہوا رستم نامدار نے کیفیت کہ سنائی ملکہ نے کہا آپ نے غضب کیا کہ ایسے
ساحران غدار کے طلسم پر اس طرح لشکرکشی کی یہ خیال مبارک مین نہ آیا کہ یہ لوگ ساحر ہین ہم سے مقابلہ نہین
کیا ہوگا کیونکر انپر فتح پائینگے رستم نے جواب دیا کہ ملکہ ہمکو ساحرون سے خوف نہین بہت سے ساحران غدار سے

مقابلے رہے مگر آج تک یہ خوف نہیں کیا ہر جگہ اللہ نے مدد کی جو آفت آئی رد کی اگر یہی خیال کرتے تو اب تک
قاتل ساحران نام نہ ہوتا ملکہ یہ گفتگو رستم کی سنکر بیچین ہو گئی اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ واقعی بڑا صاحب شجاعت ہے
ظاہر میں رستم کے سنانے کو کہا آپ سچ کہتے ہیں آپ بڑے شجاع ہیں عقلمندی کے بھی معتقد ہیں کہ
بے سمجھے کسی کام کو کرے انجام پر نظر نہ رکھے رستم مسکرا کے خاموش ہو رہے ملکہ نے کہا یہ لوگ جو آپکے
ہمراہ ہیں یہ کون ہیں رستم نے انکی کیفیت مجھ بیان فرمائی ملکہ نے کہا اور جو لوگ اسیر ہیں رستم نے فرمایا وہ لشکری
لوگ ہیں انکو بھی رہا کر دیجیے کوئی تدبیر کیجیے بیگم مگر اپنی حقیقت تو بیان کیجیے کہ آپ کون ہیں یہاں سے انکو
کیا توسل ہے جو اس طلسم میں آپ سکونت پذیر ہیں خورشید جمال نے کہا میں اس طلسم میں والدنامدار
کی وجہ سے رہتی ہوں والدنامدار اس طلسم کے ساحروں میں تسخیر طلسم بنائے ہیں علاوہ اسکے اور بھی جو ضرورت
طلسم میں ہوتی ہے نہیں مدد دیتے ہیں زرمہرہ کو بھی بتایا ہے بلکہ ابتک جو ضرورت ہوتی ہے والدنامدار سے
دریافت کرتا ہے وہ کسی کا سامنا نہیں کرتے ہیں جب میں جاتی ہوں اسوقت تو انھیں اپنے کام ملتوی کرنا
ہوتے ہیں اور تھوڑی دیر مجھسے باتیں کرتے ہیں ورنہ کوئی جا نہیں سکتا ہے زرمہرہ کو جس بات کی ضرورت
ہوتی ہے [illegible] بتاتا ہے وہ جواب تحریر کر دیتے ہیں سامنے زرمہرہ کا بھی نہیں کرتے ہیں رستم نے فرمایا زرمہرہ
تو کہتا ہے کہ میں [illegible] سحر و ساحری میں نہیں [illegible] نے جواب دیا کہ یہ دعوی تو غلط ہے مگر سحر خوب جانتا ہے
والدنامدار [illegible] اچھی طرح [illegible] کیا ہے رستم نامدار نے فرمایا کہ میرے لیے روشن بخت اور سیاہ بخت نامدار
وہاں ہے ہوشیار ہو کر [illegible] بیٹھے تو بہت گھبرائے گی کوئی آدمی انکی خدمت کے واسطے بھیج دو ملکہ
نے کہا آپکے فرمانے کی ضرورت نہیں ہے میں نے اسکا انتظام پیشتر ہی کر لیا ہے رستم نے فرمایا کسی قسم کی ان کو تکلیف
نہو ملکہ نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیں انکو کسی قسم کی تکلیف نہو گی یہ کہکر خواصوں کی طرف
اشارہ کیا سب سلام کر کے پیچھے ہٹیں تھوڑی دیر میں گلابیاں شراب کی کشتیاں کباب کی محفل میں آئیں ملکہ نے
بڑھ کے ایک گلابی ہاتھ میں اٹھائی گلاس زمردین دوسرے ہاتھ میں لیا اپنے ہاتھ سے شراب انڈیلی
دست حنائی پہ رکھ کر رستم نامدار کے پیش کیا شاہزادے نے مسکرا کے فرمایا پہلے آپ ملاحظہ فرمائیے
پھر مجھکو دیجیے ملکہ نے کہا آپ ہمارے مہمان ہیں آپ کی خاطر ہمپر واجب ہے پیشتر آپ نوش فرمائیے پھر ہم
بھی شغل کرینگے رستم نامدار نے فرمایا میں ایک شرط سے قبول کرونگا ملکہ نے کہا میں آنکھوں سے بجا لاؤنگی
رستم نے فرمایا نقاب چہرہ زیبا سے اٹھائیے صورت دکھلائیے ملکہ نے کہا کیا خوب بے تکلفی آپکے حصہ میں
آئی ہے کیا صفائی ہے صورت کیوں دکھاؤں نقاب کس لیے اٹھاؤں میں نے تو آپ کی خاطر کی آپ نہیں
معلوم کیا سمجھے اچھی فرمایش ہے سبحان اللہ آپ سے یہ امید نہ تھی صورت دکھانے سے آپ کا کیا فائدہ ہوگا
رستم نے کہا مراد دلی بر آئیگی دل کی حسرت نکل جائیگی آپ تو بڑی مہمان نواز ہیں میرا کہنا قبول کرنا
کیا قاعدہ مہمان نوازی کے خلاف ہے ملکہ نے کہا مہمان نوازی مہمان کے موافق کیجاتی ہے اور مہمان کو
میزبان نوازی بھی فرض ہے جبتک مہمان میزبان نوازی نہ کرے گا تو میزبان مہمان نوازی کے کل فرائض
کیونکر ادا کر سکتا ہے رستم نامدار نے فرمایا آپ نے عبارت کی ہے واقعی ہمتو ایک غریب الدیار ہیں میزبان نوازی
کی قدرت کہاں رکھتے ہیں آپ البتہ عالم صاحب کی صاحبزادی ہیں آپ نے عنایت فرمائی بیجا بیجا
بیجا ہیں اسکا شکریہ کیونکر ادا کر سکتا ہوں اور اسکا عوض آپ کے ساتھ کیا کر سکتا ہوں مگر جب آپ کو

اپنے حال پر مہربان پایا ایک مطلب دلی کا خواستگار رہا اگر آپ قبول فرمائینگا میری حسرت نکل جائیگی ورنہ زیادہ عرض
بھی نہیں کرسکتا شاید خلاف مرضی مبارک ہو ملکہ نے جو یہ گفتگو رستم نامدار کی سنی سمجھی شاہزادے کے خلاف
ہوا مسکرا کے جواب دیا آپ نے میرے کہے کو سچ جانا میں یہ نہیں کہتی تھی آپنے یہ کیا کم مہربان نوازی فرمائی
کہ میرے حال پر توجہ کی یہ کہکر نقاب اُٹھی رستم نامدار کی نگاہ جو جمال جہان آرائے ملکہ پر پڑی بہت ضبط کیا مگر
نہ سنبھل سکا غش کھا کر گرے ملکہ نے جلدی سے اپنے زانو پر سر رکھ لیا گلاب کیوڑا بید مشک طلب
کیا رستم نامدار کو لخلخہ سنگھایا ہوش آیا رستم نے دیکھا سر زانوئے محبوب پر ہے پھر آنکھیں بند کرلیں ایما یہ تھا
کہ ہم ابھی ہوشیار نہیں ہوئے مگر ملکہ نے اس حرکت پر مسکرا کے کہا اے شہریار میں نے آپکی شوخی کو دیکھا
آپ بیکار بگڑی بات کو بناتے ہیں رستم نامدار کو بھی خیال آیا کہ زانوئے نازک کو تکلیف ہوگی یہ تصور
کرکے سر زانو سے ہٹا لیا اُٹھ کر بیٹھے ملکہ نے کہا مزاج کیسا ہے کیا واقعہ تھا رستم نامدار نے سر جھکا لیا
ملکہ ہنس کر خاموش ہو رہیں دن قلیل باقی تھا ملکہ خورشید جمال نے کہا اے شہریار مجھے اجازت رخصت دیجئے
کہ میں والد نامدار کی خدمت میں جاؤں یہ میرا معمول ہے اور اس وقت جاتی ہوں اگر آج نجاؤنگی تو اُنکو
خیال پیدا ہوگا رستم نے فرمایا شوق سے جاؤ مگر جلد آنا دیر نہ لگانا جبتک تم نہ آؤگی طبیعت گھبرائیگی ملکہ نے
وعدہ کیا کہ میں بہت جلد آؤنگی صرف والد کے پاس جاکر سلام سے فراغت حاصل کرکے آتی ہوں آپ
جبتک اپنے رفقا کے پاس تشریف لیجائیے اُنکو اپنی صورت دکھلائیے صبح سے بیتاب ہیں الغرض ملکہ
اُنکو سمجھایا کہ رستم اندر تشریف رکھتے ہیں مگر وہ کہتے ہیں ہمکو بھی اُنکے پاس پہونچاؤ رستم نامدار نے
فرمایا واقعی وہ لوگ مجھے ایسی ہی محبت کرتے ہیں یہ کہکر اُٹھے ملکہ نے تخت طلب کیا کنیزوں نے تخت حاضر کیا دو
تین کنیزیں ہمراہ ہوئیں ملکہ تخت پر بیٹھیں تخت بلند ہوا رستم نامدار کا دل روشن ہوا جہانتک تخت نظر آیا دیکھا کیے
جب نظروں سے غائب ہوگیا وہاں سے باہر آئے کنیزوں کو ہمراہ لیا جس مقام پر بیژن رخشندہ بخت سیامک
تاجدار وغیرہ تھے وہاں آئے بیژن نے جو رستم کو دیکھا دوڑ کر قدموں کو بوسہ دیا رستم نے گلے سے لگایا فرمایا
مزاج کیسا ہے بیژن نے عرض کی صبح سے آپ کا انتظار تھا گو یہاں لوگوں نے بڑی خاطر کی مگر آپ کی خبر
اچھی طرح سے نہ معلوم ہوئی تھی یہی باعث رنج و الم تھا سیامک بھی آیا عرض کی شہریار مزاج کیسا ہے رستم
نے فرمایا شکر ہے اُس خدا کا جس نے ایسی بڑی آفت سے نجات دی بیژن نے عرض کی آقا سے نامدار
میری امید قطع ہو چکی تھی سیامک نے کہا میں بھی یہی جانتا تھا کہ اب بچنا دشوار ہے رستم نے فرمایا کہ کبھی
ہراساں نہونا خدا پر نظر رکھنا وہی حافظ حقیقی ہے ہر حال میں مدد کرتا ہے جو آفت آئی ہو رد کرتا ہے دیکھو جادو کے
ہاتھ سے بچایا کیسا عیش دکھایا اب دیکھو کوئی صورت ایسی پیدا ہوگی کہ طلسم کو بھی فتح کرینگے بیژن اور
سیامک نے کہا خدا مالک ہے وہ دن بھی آئیگا کہ ہم لوگ اپنی اپنی مرادوں کو پہونچینگے ان لوگوں کو تو اس حال میں چھوڑیے

## اب حال ملکہ خورشید جمال کا ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو اپنے باپ معیار روشن دل کے پاس گئیں معیار نے بلایا ملکہ نے سلام کیا معیار نے گلے سے لگا اپنے پاس بٹھایا پوچھا
بی بی مزاج کیسا ہے عرض کی خیریت ہے معیار روشن دل نے کہا بی بی میں فکر کرتا ہوں کہ تجھے ایسے شخص کو بیاہ دوں
اور ایسے شخص کو اپنا مالک گردانوں جو یکتائے روزگار جری و نامدار ہو آج تک بہت سے شاہان ذی مرتبت نے
تمہاری خواستگاری کی مگر تجھے اُنکو قبول نہ کیا یہ شخص اُن سب سے افضل ہے اور عالی نسب

دوسرے جری شجاع صاحب شوکت آفرین ہے تمھاری عقل پر ملکہ نے سر جھکا لیا دل مین شرمندہ ہوئین خیال کیا
کہ والد نامدار کو کل حال معلوم ہو گیا نہین معلوم یہ باتین واقعی ہین یا طعن کی راہ سے کہہ رہے ہین معیار نے
جو ملکہ کو خاموش پایا کہا بی بی رنجیدہ نہو مین رستم نامدار کی مدد کرونگا اور انکے ہاتھ سے اس طلسم کو فتح کرا دونگا
وہی اس طلسم کے فتاح ہین منازل عجائب و غرائب کے سیاح ہین کل صبح کو جب میرے پاس آنا اپنے
ہمراہ اُس شیر بیشۂ جرات کو لیتی آنا ملکہ نے از فرط شرم سے کچھ جواب نہ دیا معیار نے کہا بی بی اب سدھارو
رستم نامدار تمھارا انتظار کرتے ہونگے ملکہ معیار روشن دل کو سلام کر کے رخصت ہوئین چلتے
وقت معیار نے پھر کہا کہ بی بی دیکھو شرم نہ کرنا کل اپنے ہمراہ رستم نامدار کو ضرور لیتی آنا ملکہ آج تم انکو
میری طرف سے سلام کہنا اور یہ پیام دینا کہ کل آپ تکلیف فرمایئے فقیر کے پاس تشریف لایئے آپ
سے کچھ ضروری باتین عرض کرنا ہین جو آپ کے مفید مطلب ہین اور جب آپ یہان تشریف لاینگے تو
بہت خوش ہونگے ملکہ سلام کر کے رخصت ہوئین تخت پر بیٹھ کے کنیزون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئین یہان
رستم نامدار گھبرا رہے تھے کنیزون سے گھڑی گھڑی فرماتے تھے ابھی تک ملکہ نہین آئین کیا باعث ہے کنیزین
عرض کرتی تھین کہ حضور صبر فرمایئے جو وقت انکے روز آنے کا معین ہو گا اُس وقت تشریف لاینگی
جب رستم نوجوان بہت بیزار ہوئے تو ملکہ کی خواصون کے پاس آئے کہا کیا سبب ہے ابھی تک ملکہ نہین
آئی ہین کنیزون نے عرض کی ابھی اُنکا وقت نہین ہے خاصہ روز وہین نوش فرماتی ہین جب خاصے سے فراغت
پائینگی تب تشریف لائینگی رستم نامدار نے دل مین خیال کیا ابھی دیر ہے کیونکر صبر ہوگا بہتر ہے کہ باغ مین چلکر سیر
کرین یہ سوچ کے باغ کی طرف چلے کنیزین ہمراہ ہوئین شاہزادے نے سب کو منع کیا فرمایا تم لوگون کی
کوئی ضرورت نہین ہے مین برائے تفریح جاتا ہون کنیزون نے جب رستم نامدار کا ایما نہ پایا وہین ٹھہر گئین
رستم نامدار باغ مین آئے ٹہلنے لگے کبھی درختون کی طرف جاتے تھے کبھی نہر پر جا کے دل بہلاتے تھے کبھی
اشعار عاشقانہ زبان پر جاری تھے غم و الم دل پر طاری تھی اس حال پر ملال مین ٹہل رہے تھے کہ ایک
برق تجلی چمکی رستم نے گردن اُٹھا کر دیکھا ملکہ نے شاہزادے کے پاس تخت اُتارا مسکرا کے کہا کیون شہریار
مزاج مبارک کیسا ہے رستم نامدار نے کہا اچھا ہے تمھارے انتظار مین یہ کیفیت تھی کہ چین نہ آتا تھا گو
طبیعت کو بہت سمجھاتا تھا مگر وحشت دل ترقی کرتی جاتی تھی ملکہ نے کہا آپ کو والد ماجد نے سلام کہا ہے
اور فرمایا ہے کہ کل تکلیف فرما کر فقیر کو سرفراز فرمایئے یہان تشریف لایئے کچھ ضروری اُمور آپ سے بیان کرنا ہین رستم
نامدار نے فرمایا انکو میرے آنے کی خبر کیونکر ہوئی ملکہ نے کہا مین نہین کہہ سکتی کہ اُنسے کس نے بیان
کیا جب مین حسب معمول سلام کو گئی تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ بی بی تمنے بہت اچھا کیا جو ایسے شخص کی قدر
کی اور اُسے مالک بنایا مین نے یہ کلام سنکے سر جھکا لیا اُنھون نے فرمایا کل رستم والا حشم کو میرے پاس
لانا مجھے کچھ ضروری امور اُن سے بیان کرنا ہین اور یہ بھی فرماتے تھے وہ اس طلسم کے فتاح ہین اگر خدا نے چاہا تو
اُنھین کے ہاتھ سے یہ طلسم فتح ہوگا رستم نامدار نے فرمایا مین کل ضرور چلونگا ملکہ رستم کو اپنے ہمراہ بارہ دری مین
لائین پھر صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی ساقیان مہ جبین ساغر و صراحیان لیکر حاضر محفل ہوئین جام شراب ارغوانی
گردش مین آیا ملکہ نے حسب دستور صراحی اُٹھائی جام لبریز کیا اپنے دست نازک پر رکھ کر رستم کے پیش کش کیا رستم
نامور نے فرمایا اُس وقت تو آپ نے نقاب اُٹھائی تھی صورت زیبا دکھائی تھی اب اسوقت اُسکے عوض

میں کونسی بات ہوگی ملکہ نے کہا آپ کو انجمن آرا کا خیال رہتا ہے بسم اللہ نوش فرمائیے زیادہ باتیں نہ بنائیے رستم
نامدار نے ملکہ کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ میں جام لیکر ملکہ کے منہ کی طرف بڑھایا کہا اسوقت آپ اپنے
ہاتھ سے شراب نوش فرمائیے نقاب اٹھنے کا شوق ہو جائیگا ملکہ نے بہت انکار کیا رستم نے قبول نہ کیا
اپنے ہاتھ سے شراب ملکہ خورشید جمال کو پلائی ملکہ نے دوسرا جام بھر کر رستم نے چاہا ملکہ کے جام میں مگر
خورشید جمال نے کہا یہ نہوگا آپ کو بھی میرے ہی ہاتھ سے شراب پینا ہوگی رستم نے ملکہ کے ہاتھ سے
شراب پی تھوڑی دیر تک یہ راز و نیاز کی باتیں رہیں جب رات زیادہ گئی ملکہ نے خاصہ طلب کیا کنیزوں نے
دسترخوان بچھایا رستم نامدار نے خاصہ تناول فرمایا بعد فراغت رستم نے کہا اب رات زیادہ آگئی ہے خواب بھی
معلوم ہوتا ہے بہتر ہے کہ اب آرام فرمائیے ملکہ نے عرض کی آپ کو اختیار ہے یہ کہکر صحبت برخاست کی رستم
نامدار کا ہاتھ پکڑ کے مسہری پر آئیں کہا آپ یہاں آرام فرمائیے کنیزیں حاضر ہوئیں باری واریاں اپنے اپنے
کام پر موجود ہوئیں رستم نامدار نے آرام فرمایا رات تھوڑی سی باقی تھی صبح جلد ہوئی رستم بیدار ہوئے فریضہ
ادا کیا ملکہ بھی بیدار ہوئیں رستم سے کہا اے شہریار اب تشریف لے چلیے والد ماجد آپکا انتظار کر رہے
ہونگے رستم نے فرمایا بسر و چشم چلیے ملکہ نے اپنا تخت منگایا اس تخت پر رستم نامدار کو بٹھایا اپنے واسطے دوسرا
تخت طلب کیا کچھ کنیزوں کو ہمراہ لیا معیار روشن دل کی طرف روانہ ہوئیں تھوڑے عرصے میں راہ کو طے کر کے
ملکہ معیار روشن دل کے مکان پر پہونچیں رستم نامدار نے دیکھا ایک باغ بہت معقول ہے بیچ میں ایک مکان
سنگ سفید کا بنا ہے ملکہ نے اس مکان کے بالاخانے پر تخت اتارا رستم نامدار سے کہا پیشتر آپ تشریف
لے جائیے میں آپ کے ہمراہ وہاں جاؤنگی تھوڑی دیر کے بعد اگر والد ماجد یاد فرمائینگے تو حاضر ہونگی رستم نے
کہا ملکہ مجھکو وہ کیا جانیں ملکہ نے کہا جسوقت آپ کی صورت دیکھیں گے فوراً پہچان لینگے آپ بیساختہ میں
پیش قدمی فرمائیے تشریف لے جائیے رستم نامدار نے قدم آگے بڑھایا زینے سے اترے دیکھا سامنے
ایک کمرہ بہت معقول بنا ہے اس کمرے میں ایک پوست آہو پر ایک مرد ضعیف بیٹھا ہے ایک کتاب اسکے ہاتھ
میں ہے جسکا مطالعہ کر رہا ہے قدم کی آواز جو سنی مرد ضعیف نے بائیں گردن اٹھائی دیکھتے ہی اپنے مقام سے
اٹھا کمرے سے باہر آیا یہ شعر زبان پر لایا شعر رواق منظر چشم من آشیانۂ تست کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست اے شہریار
آپ نے بڑی تکلیف فرمائی فقیر کی عزت بڑھائی تشریف لائیے رستم نے سلام کیا اسنے جواب سلام دیا باعزاز و اکرام
رستم کو اپنے ہمراہ کمرے میں لے گیا پوست آہو پر بیٹھنے کا اشارہ کیا یہ بھی کہا اے شہریار اگر آپ نے فقیر نوازی کی ہے
تو کچھ تکلف نہ فرمائیے بوریا ہے یہ بچھا ہے بیٹھ جائیے رستم نے فرمایا یہ فرش قاقم و سنجاب سے بہتر ہے یہ فرما کر
اسی پوست آہو پر بیٹھے فرمایا معیار روشن دل آپ ہی کا اسم مبارک ہے مرد ضعیف نے جواب دیا کہ غلام ہی
کا نام ہے رستم نے فرمایا میں نے آپکی تعریف بہت کچھ سنی کل آپ نے طلب فرمایا تھا میں آج حاضر خدمت ہوا جسقدر
آپ کا خلق سنا تھا اس سے بڑھ کے پایا معیار نے کہا فقیر نے آپ کو اس لیے تکلیف دی ہے کہ کچھ امور ضروری
مجھکو عرض کرنا ہے رستم نامور نے فرمایا ارشاد کیجیے رستم نے کہا میں مدت سے دین اسلام سے رغبت
رکھتا ہوں اور طریقہ ساحری پرستی کو برا جانتا ہوں لیکن کچھ سوال اس قسم کے ہیں کہ جب تک جوابات شافی
نہ سنے ہوئے ہیں تبدیل مذہب نہیں کر سکتا ہوں اور نہ کوئی یہاں ایسا آیا جو ان سوالوں کا جواب دیتا
چونکہ آپ سے بہتر دحقیقت اسلام کسکو ہوگی آپ سے وہ سوال کیے جائینگے مگر میری خطا معاف فرمائیے گا ایتو

مجھے ہر طرح اسلام قبول ہی رستم نے فرمایا آپ شوق سے سوال کیجیے اگر مین جواب دے سکتا ہون تو دونگا ورنہ
خاموش ہو رہونگا معیار روشن دل نے کہا اے شہریار یہ بات میرے سمجھ مین نہین آئی کہ آپ لوگ خدا کو
وحدہ لاشریک بتاتے ہین لیکن آج تک کسی نے دیکھا نہین اور جو شے ہوتی ہی وہ ضرور نظر آتی ہی پس ذات
پروردگار کیا شے ہی جو آجتک کسی نے اُسکی زیارت نہین کی اسکا سبب کیا ہی اور خدا کے ہونیکی کیا دلیل ہی رستم
نے فرمایا یہ سوال تو آپ نے بہت ہی سہل کیا اسکا جواب مین عرض کرتا ہون ملاحظہ فرمایئے مدعا آپکے سوال کا
یہ ہی کہ جب پروردگار عالم ہی تو اُسکو کسی نے دیکھا کیون نہین معیار نے کہا ہان میرا یہی منشا ہی رستم نے
فرمایا بہت سی چیزین ایسی ہین جو ہوتی ہین اور نظر نہین آتین مثل روح کے کہ جسم انسان مین موجود ہی
لیکن نظر نہین آتی مثل اسکے اور بہت سی چیزین موجود ہین اور دکھائی نہین دیتین اب پروردگار کا نظر نہ آنا
اور ضرور ہونا آپکو یقین ہوا علاوہ اسکے جمال الٰہی ایسا ہی جسکے دیکھنے کی کوئی تاب نہین لاسکتا ہی آپنے
قصہ موسیٰ ضرور سنا ہوگا کہ ایک جلوے مین ایسے بیخود ہوے کہ ہوش نہ رہا پس جب نبی کے لیے یہ بات
ہوئی تو ہم آپ کیا چیز ہین جو اُسکے جمال کے دیکھنے کی تاب لاسکین معیار نے کہا آپ بہت درست
فرماتے ہین اور مین نے آپ کے جواب کو منظور کیا اب دوسرا سوال یہ ہی اُسکو بھی ملاحظہ فرمایئے اور
جواب دیجیے تا مین باعتقاد کامل مسلمان ہون رستم نے فرمایا بیان کیجیے وہ سوال کیا ہی معیار نے کہا آپ
حضرات کا قول ہی کہ ہمارا خدا رحیم ہی ظالم نہین ہی اور نہ کوئی فعل بغیر اُسکی مرضی کے ہوتا ہی اگر ایسا ہی ہی تو
خدا نے جہنم کیون خلق کیا اور لوگ گناہ کیون کرتے ہین کیونکہ آپ لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ کوئی بات بے ارادہ
اُسکی نہین ہوتی تو گناہ بھی بندے اُسی کے حکم سے کرتے ہین جبتک اُسکی مصلحت نہین ہوتی ہی ایک ذرہ
بھی اپنی جا سے حرکت نہین کرتا ہی رستم نے فرمایا یہ سوال بھی آپ کا بہت آسان ہی جواب ملاحظہ فرمایئے پروردگار
عالم نے انسان کو عقل سی شے کس واسطے عنایت فرمائی ہی معیار نے کہا جس کے ذریعہ سے انسان اچھا برا
جان سکے رستم نے فرمایا اور یہ بات ضرور ہی کہ دنیا مقام امتحان ہی انسان بھلائی اور برائی کو دیکھ سکتا ہی
اگر وہ اپنی عقل کی مدد سے افعال حسنہ کرے تو ضرور عقبیٰ مین بہشت مین جائیگا اور اگر اُسنے عقل کو دخل
نہ دیا اور گرفتار ہوا و ہوس دنیاوی رہا اور اس سے افعال ناشائستہ سرزد ہوے ضرور جہنم مین جائیگا
کیونکہ وہ فعل خود کردہ انسان ہی پروردگار عالم نے عقل اسی واسطے عطا فرمائی ہی کہ انسان بھلائی و برائی
کو دیکھ سکے جب انسان خود خیال نہ کرے تو وہ فعل خدا نہین ہی بلکہ خود کردہ ہی اُسکی سزا ضرور ہی اگر
مثال طلب فرمایئے تو بہت سی مثالین پیش کی جائین معیار نے عرض کی میری سمجھ مین آیا آپ نے بہت
درست فرمایا گو بہت سے سوالات تھے مگر اب اُنکی تحقیق کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود اُنکے جوابات
نکال لونگا آج سے ساحری پر لعنت کرونگا آپ کو شاہد کرتا ہون کہ مین نے آج سے دین اسلام کو قبول کیا رستم
نامدار بہت خوش ہوے فرمایا آپ کی بیچگی مذہب مین کچھ فرق نہین ہی معیار نے کہا اے شہریار مین اس سحر سے
توبہ کرتا ہون اپکے جو اکثر کام مین دوستے خورشید انکے جواب دیگی اول تو مین خبر آپ کو دیتا ہون کہ
کسی کی مدد کی ضرورت نہوگی رستم نے فرمایا ہم ہر حال مین خدا کی مدد کے طلبگار ہین جب اُسی کی مدد
ہوگی تو سب کام بن آئینگے اور اگر اُسکی مصلحت نہین ہی تو کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی معیار نے کہا یہ آپ
صحیح فرماتے ہین مگر اسباب ظاہری کا بھی ہونا ضرور ہی رستم نے فرمایا ضرور ہی کہ اسباب ظاہری درست ہو

معیار نے ایک لوح رستم نامدار کو دی کہا اس لوح کو اپنے پاس رکھیے جبتک لوح اصلی طلسم کی نہ ملیگی یہ لوح
آپ کو کام دیگی جس وقت اصلی لوح ہاتھ آئیگی یہ ناقص ہو جائیگی رستم نامدار نے لوح معیار سے لیکر گلے مین
ڈالی معیار نے کہا اب سب تدبیرین آپ کو خورشید سے ہاتھ آئینگی اے شہریار عجب تکلف کی بات ہے کہ
اُسکو طلسم مین کوئی نہین جانتا ہے مگر وہ تمام سرزمین سے بہت اچھی طرح سے واقف ہے اور سب نشیب و فراز
طلسم اُسکے پیش نگاہ ہین اور جسقدر وہ واقف کار ہے اتنی کیفیتین مجھکو نہین معلوم ہین آپ اُسی کی رائے
سے سب کام کیجیے گا وہ سحر مین بھی طاق ہے مین دعوے سے یہ بات کہتا ہون کہ اُسکے برابر طلسم مین سحر
جاننے والا دوسرا نہین ہے جسوقت وہ سحر کریگی خود مالک طلسم کی مجال نہین ہے جو اُس سے مقابلہ کرسکے
اور جو امر نازک ہین وہ مین اُسکو تعلیم کرتا رہونگا مگر اے شہریار ایک کلمہ بے ادبانہ عرض کرتا ہون گو مجھے
آپ کی ذات سے امید قوی ہے مگر دل سے مجبور ہون یہ ایک دختر ہے بڑے ناز و نعم سے پرورش ہوئی
ہے اسکو مین نے آپ کی کنیزی مین دیا ہے اُسکی دلجوئی کرنے سے مین آپ کا ممنون احسان ہونگا رستم نامدار
نے فرمایا آپ کے فرمانے کی کیا ضرورت ہے مجھے خود اس امر کا خیال ہے انشاءاللہ کوئی بات اس قسم کی نہوگی
جسمین ملکہ کے دل پر ملال ہو ہے معیار نے کہا مجھے آپ سے امید قوی ہے اور میری عزت افزائی فرمائی
جو آپ نے اس کنیز کو قبول فرمایا رستم نے بعد ان باتون کے معیار سے رخصت چاہی معیار روشن دل نے
عرض کی جہان آپنے فقیر کی عزت تشریف آوری سے بڑھائی ہے ایک امر اور قبول فرمایے تو میری عین خوشی
ہے گو عرض کرنا بے ادبی ہے مگر کرم باے تومار اگر گستاخ رستم نے فرمایا آپ ارشاد فرمایے مین بسر و چشم
بجا لاؤنگا معیار نے کہا جو کچھ نان و نمک فقیر کو میسر ہے قبول فرمایئے تو عین بندہ نوازی ہے ورنہ تو مین عرض کرسکتا
کہ دعوت ہے مین کس قابل ہون جو یہ کلمہ زبان پر لاؤن لیکن شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را رستم نامدار نے
فرمایا کہ مجھے انکار نہین ہے معیار نے اُسی وقت خادمون کو آواز دی خادمون نے آکر رستم نامدار کو سلام کیا
معیار نے کہا دسترخوان لاؤ اور ملکہ کو اطلاع دو کہ یہان آئین خادم اُسی وقت گئے ملکہ کو بلا کر لائے پھر دسترخوان
لا کر بچھایا کھانا چنا گیا رستم نے خاصہ نوش کیا تھوڑی دیر تک باتین ہوئین پھر معیار نے ملکہ خورشید جمال کی
طرف متوجہ ہو کر کہا بابی اگر تمہین میری خوشی درکار ہے تو ہمیشہ شہریار کے حکم سے گردن نہ پھیرنا جو حق اور
ناحق یہ ارشاد فرمائین اُسے بسر و چشم بجا لانا ملکہ نے گردن جھکا کر جواب دیا کہ مجھے کسی امر مین عذر نہوگا رستم
معیار سے رخصت ہوے پھر ملکہ نے تخت پر بٹھا کر سحر کرکے تخت کو اُڑایا اپنے باغ مین آئین رستم
نے کہا مین نے بیژن سے ملاقات نہین کی ہے وہ بیتاب ہوگا اُسکے پاس جانا ضرور ہے ملکہ نے کہا
تشریف لے جایئے رستم نامدار باہر تشریف لائے بیژن روشن بخت نے عرض کی آقاے نامدار کہان
تشریف لے گئے تھے ہم لوگ صبح سے منتظر ہین کہ آپ باہر تشریف لائین تو قدمون سے سلام ہو جائین رستم
نے کل کیفیت کہہ سنائی آخر مین لوح محفوظہ دکھائی بیژن اور سیامک بہت خوش ہوے سیامک
نے کہا آپ کی اقبال مندی مین شک نہین پروردگار عالم ہر مقام پر آپکی مدد کرتا ہے دیکھیے غیب سے
کیا کیا سامان پیدا ہوتے جاتے ہین رستم نامدار نے کہا مین نے تمسے پیشتر ہی کہدیا تھا کہ جب فضل الٰہی شامل
حال ہوتا ہے تو سب کام بن جاتے ہین تھوڑی دیر تک رستم نامدار باہر تھے جب زیادہ عرصہ ہوا تو خواص
محل سے آئی رستم سے کہا آپ کو ملکہ عالم بلاتی ہین رستم نامدار نے بیژن سے کہا اب مین جاتا ہون ملکہ

ملکہ سے کچھ صلاح در بارہ فتح طلسم ہوگا بیژن نے عرض کی تشریف لے جائیے دیر لگائیے خدا اس کام کا نیک انجام کرے تدبیر اچھی نکلے لشکر جو اسیر ہے وہ رہائی پائے ہم لوگوں کی مراد دلی بر آئے رستم نامدار اندر تشریف لائے ملکہ خورشید جمال نے کہا آپ نے بہت عرصہ لگایا رستم نے فرمایا بیژن سے مجھکو از حد محبت ہے اور وہ بھی مجھسے الفت رکھتا ہے جبتک مجھے نہیں دیکھتا ہے اُسکے دل کی عجب کیفیت رہتی ہے اُس سے باتیں کرتا تھا تم نے کیوں بلایا ملکہ نے کہا آپ سے اور والد ماجد سے کیا باتیں ہوئیں رستم نے سب کیفیت بیان کی لوح محفوظ دیکھکر ملکہ بہت خوش ہوئیں کہا اے شہریار اب سب کام بن جائینگے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہیں لوح طلسم کی فکر بہت جلد کرونگی اب آپ اِسکے احکام کے مطابق کام کریں اور کل اِس لوح کو ملاحظہ فرمائیے جو کچھ اسمیں نوشتہ ہو اُسکے موافق کام کیجیے رستم نامدار نے قبول کیا وہ دن بھی گذرا شب ہوئی شب کو تھوڑی دیر شغل مینوشی رہا جب رات زیادہ گئی تو رستم نامدار نے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام آرام کیا صبح کو ملکہ نے عرض کی اب لوح ملاحظہ فرمائیے رستم نے فرمایا آج اِس معاملہ کی نسبت معیار سے فال سے تحقیق کراؤ کہ اب یہیں لوح کو دیکھوں اگر اُنکی اجازت ہو تو یہیں لوح کو دیکھوں ملکہ خورشید جمال روانہ ہوئیں جب معیار کے پاس آئیں شاہزادے کا پیام دیا معیار نے کہا میری طرف سے بعد آداب و تسلیمات کے عرض کرنا کہ اب حضور ضرور لوح کو ملاحظہ فرمائیں جو کچھ اسمیں لکھا ہو اُسکو عمل میں لائیں ملکہ رخصت ہوئیں رستم نامدار سے آکر کل کیفیت بیان کی رستم نے فرمایا اب میں کل اِسکو ضرور دیکھونگا جب وہ دن تمام ہوا اور شب ہوئی تو رستم نامدار نے سجادہ بچھوایا ملکہ سے کہا ہم آج شب بھر عبادت کرینگے صبح کو لوح دیکھیں گے ملکہ نے عرض کی آپ کو اختیار ہے رستم نامدار مشغول عبادت پروردگار ہوئے تمام شب عبادت الٰہی میں بسر کی جب صبح ہوئی تو وظیفہ سحری ادا کیا ہاتھ طرف آسمان کے اُٹھائے درگاہ کبریا میں عرض کی اے فتاح حقیقی و اے مالک حقیقی تو مالک ہے ہر حال میں مجھکو تیری مدد درکار ہے تو ہی فتح دینے والا ہے قبول کر میری دعا کو جب دعا ختم ہوئی شاہزادے نے لوح گلے سے اُتار کر ملاحظہ فرمائی اُسمیں لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص بارادہ طلسم کشائی آئے اور کسی صورت سے اُس کی رسائی طلسم کے اندر ہو جائے تو اُسکو لازم ہے کہ اپنے تئیں بدخشان جادو کے مقام پر پہونچائے اور بدخشان جادو کو قتل کرکے اُسکے سینے سے ایک مہرہ نکالے اُسکو اپنے بازو پر باندھے کہ قوت طلسم کشائی بڑھے اور باعث دفع سحر ہو مگر لازم ہے کہ راہ میں ساحران بدکار سے بچے بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرے اگر بے ملاحظہ لوح کوئی کام کریگا زک اُٹھائیگا بہت پچھتائیگا مگر شرط یہ ہے کہ بدخشان جادو کے مقام تک تنہا جائے کوئی ہمراہ نہو رستم نامدار نے ملکہ کو بلایا کہا لوح میں یہ لکھا ہے میں بدخشان جادو کے مقام پر جاؤنگا ملکہ نے عرض کی اے شہریار تشریف لے جائیے سفر فتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی آپ بے اندیشہ تشریف لے جائیے کنیز بھی وقت پر حاضر ہوگی اگر مزاج میں آئے بیژن کو بھی ہمراہ لے لیجیے رستم نے فرمایا اسمیں شرط تنہا جانے کی تحریر ہے ملکہ نے کہا اچھا تنہا تشریف لے جائیے خدا مالک ہے یہ کہکر ایک انگشتری اپنے ہاتھ سے اُتار کر رستم نامدار کو دی اور عرض کی کنیز کو اپنے ہمراہ تصور فرمائیے گا اور جس وقت دشمنوں پر کوئی وقت سخت ہو شاید کنیز اُس وقت حاضر نہو تو اِس انگشتری کا آفتاب کی طرف عکس ڈالیے گا میں اُسی وقت حاضر خدمت ہونگی اگر رات ہو تو لوح سے انگشتری کو مس کیجیے گا مجھے اطلاع ہو جائیگی رستم نامدار نے کہا ملکہ ہم سوا اسکے خدا کے دو صرف ... [illegible]

چاہیے انگشتری رہنے دو لوح کافی ہے یہی سب کام دیگی تمھاری کیا ضرورت ہے ملکہ خورشید جمال نے کہا آپ انگشتری رہنے دیجیے رستم نامدار نے مجبور ہو کر انگوٹھی ملکہ کے ہاتھ سے لی خورشید جمال سے رخصت ہو کر باہر آئے بیژن اور سیامک وغیرہ سے سب کیفیت بیان کی کہ خدا حافظ و ناصر ہے میں جاتا ہوں بیژن و سیامک نے کہا آقا اے نامدار غلام بھی ہمراہ رکاب چلینگے حضور کو تنہا نہ جانے دیجیے رستم نے فرمایا وہاں تنہا جانیکی شرط ہے کچھ اندیشہ نکرو انشاء اللہ تعالی میں بہت جلد تم سے ملونگا میرے پاس لوح موجود ہے کل کیفیت طلسم آئینہ ہوتی سوجھیگی بیژن اور سیامک وغیرہ مغموم ہوئے رستم نامدار اُنسے رخصت ہو کر پھر ملکہ کے پاس آئے ملکہ نے خادموں کو طلب کیا خادم فوراً حاضر ہوئے ملکہ خورشید جمال نے کہا ایک اسپ صبا دم برائے شاہزادہ رستم ابھی حاضر کرو خادم گھوڑا لینے کو روانہ ہوئے ملکہ شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کے ایک کمرے میں لیگئیں رستم نے دیکھا اُس کمرے میں چند کشتیاں رکھی ہیں ملکہ نے عرض کی یہ تحفہ والد نامدار نے حضور کو بھیجا ہے شاہزادے نے کشتی پوش ہٹایا دیکھا ایک کشتی میں جامہ پُرتکلف مع زرہ و جوشن کے رکھا ہے دوسری کشتی میں ایک جوڑا نہایت عمدہ ہے اور کشتیوں میں ہتھیار ہیں ایک کشتی کہ اُسپر کارچوبی کشتی پوش پڑا تھا رستم نے کشتی پوش کو جو ہٹایا دیکھا ایک خنجر آبدار رکھا ہے رستم نامدار نے خوش ہو کر اس اسباب کو زیب جسم فرمایا اتنے عرصے میں خادم اسپ صبا رفتار در دولت پر لایا ملکہ خورشید جمال نے کہا اب سدھاریے صرف اسی کا انتظار تھا اے شہریار اس جانشین کی تاثیر عجیب ہے نہ تو خوف آتش ہے نہ پانی کا ڈر ہے اگر کہیں مقابلہ پڑیگا زخم نہ آئیگا تلوار کارگر نہوگی علاوہ اسکے اور بہت سے فوائد اسکے ہیں وہ آپ کو وقت پر معلوم ہونگے اور یہ اسپ بھی نایاب زمانہ ہے جس طرف آپ قصد فرمائینگے اور اس سے ارشاد کرینگے کہ مجکو فلان مقام پر جانا ہے گھوڑا آپ کو لیجائیگا راہ بھی نہ بھولیگا رستم نامدار خوشی خوشی ملکہ سے رخصت ہو کر باہر آئے گھوڑے پر سوار ہوئے گھوڑے کے کان میں کہا ای اسپ خوش رفتار میں بدخشان جادو کے مقام پر پہونچا گھوڑے نے یہ کلمہ سنتے ہی طرارہ بھرا رستم کو لیکر چلا شاہزادے کے جانے کے بعد ملکہ خورشید جمال بھی روانہ ہوئیں اُنکو اس حال میں چھوڑ کے ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت زرمہر کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب کئی دن گذر گئے اور رستم نامدار کی آمد کا نشان اس نے نہ پایا تو اپنے وزرا سے کہا کیا باعث ہے رستم ابھی تک نہیں آیا سب نے کہا حضور اُسنے اپنی جان بچا غنیمت جانی اب کیا آئیگا زرمہر نے کہا وہ ضرور آئیگا اور اگر وہ مجکو تباہ کریگا تو اُسکا مددگار اسفندیار [illegible] لائیگا میں اُسکی کیفیت ابھی دریافت کرتا ہوں وزرا نے عرض کی حضور ہم جسقدر عرض کرتے ہیں اُسکو یقین فرمائیے وہ اب نہیں آئیگا زرمہر نے کہا میں اُسکی حقیقت ابھی دریافت کیے لیتا ہوں جب یہ ممکن ہے کہ میں اُسکے حال سے آگاہ ہو جاؤں تو اسمیں عقل آرائی کی کیا ضرورت ہے یہ کہکر خادموں سے کہا گنجینۂ سامری لاؤ خادم ایک صندوقچہ لائے زرمہر کے سامنے رکھا زرمہر نے صندوقچہ کھولا اُسمیں سے ایک پتلا سنہرا نکالا زرمہر نے کہا اے فرمانبردار سامری کیفیت رستم بیان کر کہ وہ اب کیا کرتا ہے اور اُسکا کیا قصد ہے پتلا غرق زمین ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد آیا زرمہر سے کہا رستم بارادۂ قتل بدخشان جادو تیرے ٹھکانے سے چل چکا یقین ہے کہ کل شام تک وہاں پہونچ جائے زرمہر نے کہا کل شام تک کیونکر پہونچیگا راہ میں اسقدر عجائب غرائب ہیں وہاں دھوکا بھی نہیں کھائیگا پتلے نے کہا جب

مزا اب اسکو مانع نہین ہو سکتے ہین جب مین گیا تو ارادہ یہ ہوا کہ رستم کو تیرے پاس اٹھا لاؤن مگر جب اسکے قریب
جانے کا قصد کرتا تھا تو میرے تمام جسم مین ایسی سوزش ہوتی تھی جس سے مجھے یقین ہوتا تھا کہ مجھ مین آگ
لگ گئی اور اب جل جاؤنگا جب میری یہ حالت ہوئی تو اور کوئی کیا کر سکتا ہی رستم بدخشان جادو کے یہان
پہونچ جائیگا اور اسکو بے تردد قتل کریگا زرمہرے نے کہا اسکے پاس کیا چیز ہو جو اسکی محافظ ہی پتلے نے کہا یہی تعجب
کی بات ہی کہ ظاہر مین اسکے پاس کوئی چیز نہین معلوم ہوتی زرمہرے نے کہا اچھا تم جاؤ تمسے کیفیت خلاصہ نہین
معلوم ہوتی ہی تم اور کسی کو بھیجے ہین پتلا صندوقچے کے اندر گیا چلتے چلتے یہ کہا کہ ای زرمہر تاجدار اب طلسم کا
بچنا محال ہی اگر ہو سکے تو کوئی بندوبست کرو زرمہرے نے کہا تو عقل سے خارج ہی زیادہ باتین بنا میرے طلسم کو
کوئی گزند نہین پہونچا سکتا ہی پتلا چلا گیا زرمہرے نے آواز دی ای سرجوش سامری تم باہر آؤ تمسے کچھ کہنا ہی سب
نے دیکھا ایک پتلا سنہرا اور نکلا زرمہرے نے کہا تو جا کر تحقیق کر کہ رستم کے پاس کیا چیز ہی کہ جسکی وجہ سے اسکے پاس
کوئی نہین جا سکتا ہی اور اگر بن پڑے تو اسکو گرفتار کرکے میرے پاس لا یہ پتلا بھی غرق زمین ہوا تھوڑی
دیر کے بعد بدحواس آیا زرمہر اسکی صورت دیکھکر گھبرایا کہا کیون سرجوش سامری خیر تو ہی پتلے نے کہا
بالکل خیر ہی زرمہرے نے پوچھا کیفیت تو بیان کر پتلے نے کہا رستم قریب بدخشان جادو کے ٹھکانے کے پہونچ
گیا یقین ہی کہ شام تک وہان پہونچ جائے زرمہر یہ کلمہ سنکر اور زیادہ گھبرایا کہا ابھی فرمانبردار سامری کو مین نے
بھیجا تھا وہ کہتا تھا کہ رستم کل تک بدخشان جادو کے مقام پر پہونچیگا تو یہ کہتا ہی کہ شام تک وہان پہونچ
جائیگا اچھا وہ کیفیت بیان کر کہ اسکے قریب کوئی نہین جا سکتا ہی پتلے نے کہا اسکے جسم سے آگ نکلتی ہی جو
کوئی پاس جانے کا ارادہ کرتا ہی جسم جلنے لگتا ہی زرمہرے نے کہا کیا سبب ہی اسکے پاس کیا چیز ہی پتلے
نے کہا اسکی کیفیت مجھکو نہین معلوم ہی زرمہرے نے کہا تو بھی جا مین اور کسیکو روانہ کرونگا یہ پتلا بھی صندوق
مین گیا مگر چلتے چلتے کہہ گیا کہ ای زرمہر اب تجھے لازم ہی کہ اپنے طلسم کی محافظت کر کہ طلسم تمام ہوئی اب
طلسم کا بچنا دشوار ہی زرمہرے نے کہا یہ بھی خلاف عقل باتین کرتا ہی یہ کہکر جاسوس سامری کو پکارا ایک
پتلا اسکی صندوقچے سے نکلا زرمہرے نے کہا مین چاہتا ہون کہ رستم کی حقیقت کسی طرح دریافت کرکے مجھے بتا دی
اور اگر ملجائے تو گرفتار کر لا وہ بھی غرق زمین ہوا یہان زرمہرے وزرا سے کہا نہین معلوم آج ان لوگون کو
کیا ہو گیا ہی جو ایسی بہکی بہکی باتین کرتے ہین نہین تو یہ لوگ کسی کی حقیقت نہین جانتے ہین گنجینہ سامری کا
ذیروار دمدار ہو اگر یہی کام نہ دے سکے تو مین کیا کر سکتا ہون گو ابھی اعلی درجہ کے لوگون کو مین نے نہین تکلیف
دی یہ لوگ جنکو مین نے بھیجا ہی بالکل ادنے درجے کے ہین ابھی اس گنجینہ مین دو سو صورتین ہین ایک سے
دوسرے کا رتبہ زیادہ ہی علاوہ ان دو سو کے ایک صورت سامری ہی اسکے یہ سب تابع ہین وہ صورت نہی
نہین ہی بلکہ اسکو روح سامری کہنا چاہیے جسوقت وہ نکلیگی تو اسکے اختیار مین کل چیزین ہین چاہے آدمی
کو جانور بنادے اور جانور کو آدمی بنادے اسے سب طرح کے اختیار ہین وزرا بجا و درست کہہ رہے تھے
کہ پتلے نے سر نکالا زرمہرے نے دیکھا کہ پتلے کا رنگ سیاہ ہی گھبراہٹ چہرے سے معلوم ہوتی ہی زرمہر خود
بھی گھبرا گیا کہا ای جاسوس سامری کیا بات ہی تم اسقدر کیون گھبرائے ہو اس پتلے نے جواب دیا کہ مین گیا تھا
رستم صحرائے بدخشانی خطے کو چکا تھا بات اسکے مانے سے جلتر تھا ہوئے یقین ہی اب بدخشان جادو کے
مکان پر پہونچ گیا ہو اور بدخشان جادو کو ہلاک کرے زرمہر یہ سنتے ہی گھبرا گیا اے ای سرجوش

سامری کہتا تھا کہ وہ قریب شام وہان پہونچے گا تو کہتا ہو کہ وہ وہان پہونچ گیا ہے اور عجائبات کی تباہی بیان کرتا ہو
چتلے نے کہا مین بچشم خود دیکھ آیا ہون کہ جن جن ساحرون نے راہ مین عجائبات بنائے تھے وہ سب مرے پڑے
ہین زرمہر نے کہا ارے رستم کے پاس کیا چیز ہو جسکی وجہ سے یہ آفت برپا ہو رہی ہو چتلے نے کہا مین نہین جانتا کیا چیز ہو
اسقدر معلوم ہو کہ جب مین اُنکے پاس جانے کا ارادہ کرتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ میرے تمام جسم مین آگ لگ گئی اور یہی کیفیت
اُن سبکی بھی دیکھی جو وہان مرے پڑے ہین کہ سب جلکر خاک ہوے ہین نہین معلوم اُنکے پاس کیا چیز ہو جسکی یہ تاثیر ہے
زرمہر نے کہا یہ معلوم ہو سکتا ہو کہ اسکی مدد کس نے کی ہو اور کوئی مددگار اسکے ہمراہ ہو یا نہین چتلے نے کہا مددگار تو کوئی
بھی ہمراہ نہین ہو نہ مددگار کا نام معلوم ہو سکتا ہو زرمہر نے کہا تو بھی جا مین اور کسیکو روانہ کرونگا چتلے نے کہا اب اور کسیکو
نہ بھیجو اگر ہو سکے تو بدخشان جادو کی جان بچانے کی تدبیر کرو نہین رستم مار ڈالیگا اور اپنے طلسم کی محافظت کرو کہ یہ
طلسم تمام ہو چکی زرمہر نے کہا اچھا تم جاؤ زیادہ عقل آرائی مگر وہم اور کسیکو بھیجتے ہین ابکی بار ہم ایسے کو روانہ کرینگے
جو رستم کو لیکر آئیگا چتلے نے کہا کسیکی مجال نہین جو رستم کو گرفتار کر لاوے اُنکے پاس نہین معلوم کیا شے ہو جسکی وجہ سے
کوئی اُنکے پاس نہین جا سکتا ہو زرمہر نے کہا مین کہتا ہون کہ اب زیادہ باتین نہ بنا اپنے ٹھکانے پر جا چتلا چلا کر مسند کے
مین گیا زرمہر نے شمشیر سامری کو پکارا ایک چتلا اور نکلا زرمہر نے کہا ای شمشیر سامری جلد خبر لا کہ رستم کہان ہو چتلے
نے کہا مجھے جانے کی کیا ضرورت ہو مین یہین سے بتلائے دیتا ہون کہ رستم بدخشان جادو کے مکان پر پہونچ گیا ہو قریب
اُسکے عجائبات کو مٹایا چاہتا ہو رستم نے کہا یہین سے بے کہے بوجھے کہدیا وہان جاتو دیکھ اگر بن پڑے تو رستم کو
گرفتار کر کے لا چتلے نے کہا رستم مجھے گرفتار نہو نگے مین اُنکے پاس نہ جا سکونگا زرمہر نے کہا او دور ہو میرے
سامنے سے چتلے نے کہا او بے ادب زبان سنبھال کے بات نہین کرتا ہو مین پہلو نشین سامری ہون مجھے میرا ادب لازم
ہو اگر اب ایسا کلمہ زبان سے نکالیگا تو بہت پچھتائیگا بے قوف تو نے سلطنت کی اب یہ طلسم تمام ہوئی خبر ہے نہین رستم
سبکو ہلاک کر کے یہان تک پہونچیگا اور تجھکو بھی ہلاک کریگا زرمہر نے کہا اچھا آپ تشریف لے جائیے زیادہ باتین
نہ بنائیے چتلا صندوقچے کے اندر گیا اپنے تئین اسم سحر پڑھا جو کلمات سامری کی تعریف مین ادا کیے یا سامری لکھ کر
آواز دی سب نے دیکھا صندوقچے سے ایک تصویر نکلی بہت سے چتلے اُسکے ہمراہ سب قدم بقدم پر اُسکو سجدہ کرتے
ہوئے زرمہر بھی اُس تصویر کو دیکھکر اُٹھا جھککر سجدہ کیا ہاتھ باندھکر کہا مین نے اس واسطے آپکو تکلیف
دی ہو کہ رستم کی کیفیت مفصل آپ سے معلوم ہو جائیگی چتلے نے سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد جواب پا کر رستم
بدخشان جادو کے مکان پر پہونچا اور بعض بعض عجائبات جو اُسکے مکان کے دروازے پر تھے اُنکو تباہ بھی کر چکا
اب مکان کے اندر جاتا ہو اور بدخشان جادو اسوقت اپنے مکان مین نہین ہو بلکہ ایک صحرا مین گیا ہو
اگر اس وقت رستم پہونچ جائینگے تو تمام عجائبات مٹ جائیگا اور جب بدخشان جادو پلٹ کر آئیگا تو مارا جائیگا
بہتر یہ ہو کہ ابھی اُسکی تدبیر کرو جس طرح بن پڑے اپنے تئین وہان پہونچا رستم سے مقابلہ کرو زرمہر نے کہا آپ
فرمائیے کہ اُس کے پاس کیا چیز ہو جو اُس پر کسی کا مکر نہ چلا اور جہان جہان وہ گیا سب عجائبات
برباد ہوے ساحر جلکر رہ گئے شبیہ سامری سے آواز آئی زرمہر آگاہ ہو کہ اُس کے پاس لوح محفوظ جادو ہو
ردسحر ہو اسپ راہبر ہو سلاح سحر کش اُسکے جسم پر آراستہ ہو کس کی مجال ہو جو اُنکو روک سکے زرمہر نے
کہا یہ تحفجات اُنکو کہان سے دستیاب ہوئے شبیہ سامری نے کہا یہ مجھے نہ دریافت کر مین نہین بتا سکتا
ہون اور ایک شخص اُسکا کفیل بھی ہو جو ماتند سائے کے ہر وقت اُسکے ہمراہ رہتا ہو زرمہر نے

کہا بتلائیے تو کہ وہ کفیل کون ہو اور یہ تحفہ جات کسکے ہاتھ کہان سے آئے شبیہ سامری نے جواب دیا کہ اسکو مجھ
سے پوچھو مین نہین بتا سکتا زرمہر نے کہا اسکی کیا وجہ ہے شبیہ سامری نے جواب دیا کہ معاذاللہ ایسے شخص کا ہی جسکا نام لینا
تمھارے واسطے قباحت ہو اور مین اب اُس سے مقابلہ کرنے کی طاقت اپنے مین نہین دیکھتا ہون زرمہر نے
کہا اچھا اُسکے نام و نشان سے آگاہی دیجیے جو ہر وقت رستم کے ہمراہ رہتا ہے شبیہ سامری نے کہا وہ بھی نہین
بیان کر سکتا ہون زرمہر نے کہا مین بہت پریشان ہونگا شبیہ سامری نے جواب دیا کہ تمکو کیفیت معلوم ہو جائیگی
ابھی تعجیل نکرو مگر اس وقت دیر کرنا اچھا نہین ہے جادو بدخشان جادو کو اس آفت سے بچاؤ زرمہر نے کہا آپ
تشریف لے جائیے مین ابھی اسکا انتظام کرتا ہون شبیہ سامری مسند و پیچے مین گئی زرمہر نے کہا کون ایسا ہی جو
اس وقت بدخشان جادو کی مدد کرے ایک ساحر کہ مقرب تھا زرمہر جادو کا وہ اپنے مقام سے اُٹھا کہا مین
جاؤنگا بدخشان جادو کو اس آفت سے بچاؤنگا اور رستم کو بھی گرفتار کرکے لاؤنگا زرمہر بہت خوش ہوا
اسکو رخصت کیا جب یہ تھوڑی دور جا چکا تو زرمہر کو یہ خیال آیا کہ مبادا یہ مارا جائے تو مجھے اسکی خبر کون دیگا بہتر ہو
کہ اسکا انتظام کرلون یہ سوچکر ملازمون سے کہا خشت بار جادو کو بلا لینا ایک ضروری بات یاد آئی ہی ملازم
دوڑے خشت بار کو بلا کر لیگئے زرمہر نے کہا اے خشت بار مین تمھاری حقیقت دریافت کرنے کے
واسطے ایک انتظام کرتا ہون کہ مجھے ہر وقت تمھاری کیفیت معلوم ہوتی رہے شاید کوئی وقت سخت
تمپر پڑے تو اس وقت تمھاری مدد کرون خشت بار نے کہا جو حکم ہو زرمہر نے کہا ایک گلدستہ
اپنے ہاتھ سے بنا دو کہ وہ مجھے ہر وقت تمھاری خبر دیتا رہے خشت بار نے کہا جس طرح سے آپ
فرمائین مین گلدستہ بنا دون زرمہر نے ترکیب بتائی خشت بار نے اُسی طرح سے گلدستہ بنایا زرمہر نے
خادمون سے کہا گلدستہ ہر وقت ہمارے سامنے رہے خادمون نے ایک طاق پر گلدستہ رکھ دیا
خشت بار جادو پھر رخصت ہو کر طرف مکان بدخشان جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو ملک سے رخصت ہو کے چلے گھوڑے نے بدخشان جادو کے مکان کی راہ لی چار دن کا راستہ تھا
دو ہی دن مین طے کیا رستم نامدار نے دیکھا ایک مکان سنگ سیاہ کا بنا ہی گرد اسکے ایک باغ ہی مگر درختون
کی جاپر تیغ و خنجر زمین سے نکلے ہوئے ہین رستم نامدار نے جو قدم اندر رکھا تلوارین آپس مین لڑنے لگین
خنجر بھی حرکت کرنے لگے نیزے سیدھے ہوئے رستم نامدار نے لوح محفوظ کو دیکھا لکھا تھا کہ کچھ خیال نکرو یہ
کوئی چیز تمکو گزند نہین پہونچا سکیگی جب تم وہان پہونچوگے سب جلکر خاک ہو جائینگی رستم نامدار خدا کا نام لیکر
دروازے کے اندر آئے تیغ و خنجر پر جو عکس پڑا مانند ہیزم جلنے لگے رستم نامدار برابر چلے گئے تھوڑی دور
بڑھکے دیکھا مکان کا دروازہ نہایت عالیشان بنا ہی مگر دروازے پر ایک اژدہا بیٹھا ہی رستم کو جو اژدہے
نے دیکھا فوراً آتشین چھوڑنے لگا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کچھ خوف نکرو بے تکلف
اندر چلے جاؤ بدخشان جادو نہین ہی جو کچھ اسکے اندر عجائبات ہین اسکو شاد و دیکھو مگر خبردار کسی کے فریب مین نآنا
نہ کہنا اب وہان جاتے ہو جو مقام مخزن عجائبات ہی جو کام کرنا سمجھ کے کرنا اور یہان پر لوح کی حفاظت ضروری ہی
رستم نامدار دروازے کے اندر داخل ہوئے لوح کا عکس اژدر پر ڈالا اژدر جلکر خاک ہوا رستم اندر گئے دو چار
قدم آگے بڑھے تھے کہ دیکھا ایک نازنین مہ جبین کم سن مسکراتی ہوئی سامنے سے آئی رستم کو دیکھکر پلٹ گئی

مگر شاہزادے نے جو اُس نازنین کو دیکھا تیر عشق جگر کے پار ہوا سخت بیقرار ہوا کلیجہ تھام کر آہ کی غم سے
حالت تباہ کی اُسی کے تجسس مین اندر آیا مگر اُسکا پتہ نپایا چارون طرف تلاش کرنے لگا تمام
مکان ڈھونڈھا بالاخانے پر جاکے دیکھا وہان بھی نپایا خیال کیا کہ میرے خوف سے کہین پوشیدہ
ہوگئی ضرور اسی مکان مین ہوگی اسی خیال مین تھی کہ ایک زینہ نظر آیا رستم نامدار اُس زینہ کی طرف چلے زینہ بہت
دور تھا جب سب زینے طے کیے تو ایک مقام تاریک نظر آیا رستم نے جانا یہ تہخانہ ہے بس بے تکلف چلے گئے
دو چار قدم بڑھ کے دیکھا ایک چمک معلوم ہوتی ہے رستم نے یقین کیا کہ وہی نازنین یہان آکے پوشیدہ
ہوئی ہے یہ سوچکر اُس جانب چلے قریب جاکر دیکھا تو واقعی وہی نازنین تھی رستم نے کہا ای جانجان ای
آرام دل عاشقان مجھسے اسقدر شرم و حیا لازم نہین ہے نازنین نے جواب دیا تم کون ہو یہان کیون آئے ہو
مین تم سے شرم و حیا کیون نکرون خبردار مجھے ہاتھ نہ لگانا یہان آنے کی تمکو کس نے اجازت دی رستم نامدار کو
رکھائی پسند آئی کہا مجھے تمھاری الفت یہان کھینچ لائی اب تمھارے بس مین ہون جو چاہے سزا دو
نازنین نے کہا آپ مہربانی فرمائیے یہان سے تشریف لے جائیے رستم نے کہا مین کیونکر جا سکتا ہون ہان
اگر تم رہبری کرو اپنے ہمراہ لے چلو میرے ساتھ چلنے کو تیار ہون کچھ انکار نہین نازنین نے جواب دیا اب
زیادہ باتون سے کیا حاصل ہے اگر بدخشان جادو آجائیگا تو آپکو اسیر کریگا رستم نامدار نے فرمایا کیا مجال
بدخشان جادو کی جو مجھے گرفتار کر سکے نازنین نے کہا اسکا سبب رستم نے فرمایا میرے پاس لوح محفوظ موجود
ہے علاوہ اسکے میرے لباس مین یہ تاثیر ہے کہ سحر مجھپر اثر نہین کرتا ہے میرا مرکب جو باہر ہے اُسکے سایہ سے کارخانہ
سحر ابتر ہوتا ہے بدخشان جادو کیا چیز ہے جو مجھے گرفتار کرے نازنین نے کہا ای جوان تو مجھے اپنے دام مکر مین
پھنساتا ہے اچھی باتین بناتا ہے رستم نے کہا تمھین یقین نہین آتا ہے نازنین نے کہا مین ایک مدت سے بدخشان
جادو کے سحر مین مبتلا ہون بدخشان بارہا مجھسے طالب وصل ہوا مین نے انکار کیا گو مین بھی سحر مین طاق
تھی مگر اُسنے میرے سحر کو بند کر دیا ہے ایک مدت ہوئی کہ سحر فراموش ہے بالکل یاد نہین آتا رستم نامدار نے
فرمایا کہ جب بدخشان جادو آئیگا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا تم غم نہ کھاؤ میرے ہمراہ چلو نازنین نے
کہا ای جوان میرا سحر اُسکے مرنے سے بھی نہین کھلیگا جبتک ایک تہخانہ جو اُسنے ایک ساحر سے
سحر کراکے بند کر دیا ہے نہ کھلیگا اُسوقت تک میرا سحر بند رہیگا رستم نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے تہخانہ مجھکو
بتاؤ مین ابھی اُسکو کھول دون نازنین نے کہا شرط یہ ہے کہ تہخانہ میرے ہاتھ سے کھلے رستم نے کہا کیا
مضائقہ ہے تم اپنے ہاتھ سے کھولنا نازنین رستم کو ایک مقام پر لائی کہا آپ ہاتھ سے ملاحظہ فرمائیے کہ قفل
لگا ہے رستم نے دیکھا تو واقعی قفل لگا تھا نازنین نے کہا اسی کو کھولنا چاہتی ہون رستم نے گلے سے لوح اُتار کے
حوالے کی کہا اُسکو اس قفل سے مس کر دو ابھی کھل جائیگا نازنین نے کہا ای جوان جہان تو نے یہ احسان
کیا ہے اسقدر اور عنایت کر کہ یہ لباس بھی مجھے دے رستم نے سب لباس بھی اُس نازنین کو پہنا دیا جب سب
اسباب اُسکے قبضہ مین آیا تو اس قفل کو کھولکر نعرہ کیا کہ باخبر ہو رستم مین خشت بار جادو فرستادۂ سلطان زمہر
تاجدار جادو بادشاہ طلسم دائم القرار ارے نادان کیا تو نے اس طلسم کا فتح کر لینا آسان جانا تھا لیکن اب
تم ہمراسی مین رہو رستم نے کہا او مکار ہمارا خدا نگہبان ہے اگر تو نے یہ اسباب مجھ سے لے لیا تو خدا ہماری مدد
کریگا دیکھ لینا کہ اس طلسم کو بعنایت الٰہی مٹا دینگے جسقدر عجائبات ہین اُنکو خاک مین ملا دینگے خشت بار

نے کہا پیشتر ابھی جان کی خیر مناؤ زیادہ باتین نہ بناؤ جب زندہ رہتا تو طلسم کو فتح کر لیتا اب یہان اپنے حامی کو بلاؤ
جب جانین کہ تمھارا مددگار یہان سے تمکو نکال لے جائے رستم نے فرمایا او مکار ہمارا حامی خدا ہی وہ ہر حال مین
ہماری مدد کرتا ہی کیا تو نے وہ وقت نہین دیکھا جب زر مہر نے زیر تیغ بٹھایا تھا اُس بلا سے کس نے بچایا تھا
جسنے اُس آفت سے نجات عطا فرمائی تھی وہی اب بھی مدد کریگا خشتت بار نے کہا دیکھو لینگے اب مین
جاتا ہون بدخشان جادو کو لاتا ہون اُنکو اور تمھین اپنے ہمراہ لیکر خدمت مین سلطان کے جاؤنگا وہان
بہت کچھ خلعت و انعام پاؤنگا رستم نے فرمایا جا ہمارا بھی خدا حامی ہی اگر اُسکا فضل شریک حال ہو تو تیری سرکوبی کرینگے
خشتت بار وہان سے روانہ ہوا رستم تنہا اُس خانہ تاریک مین رہے جب رات ہوئی اور گرمی زیادہ بڑھی
رستم نامدار کو تکلیف ہوئی بیتاب ہو کے دعا کی کہ ای کریم اس بلا سے نجات عطا فرما اس خانہ تاریک مین دم
بہت اُلجھتا ہی رستم نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ صمدیت ہوئی ایک آواز آئی ای شہریار اپنے عقب کی
لوح کے لکھے پر عمل کیا اُس آواز کے آتے ہی ایک برق چمکی وہ مکان اُڑ گیا روشنی ہوئی رستم نے دیکھا
ملکہ خورشید جمال سامنے موجود ہین پوچھا ملکہ عالم تمکو میری خبر کیونکر معلوم ہوئی ملکہ نے کہا ابھی ایک خادم
والد ماجد کا میرے پاس آیا اُسنے مجھسے کہا صاحب فرماتے ہین کہ رستم نامدار بدخشان جادو کے مکان
مین اسیر ہو گئے ہین جلد اُنکو رہا کر اس خبر وحشت اثر کو سُنکر مین بیتابانہ روانہ ہوئی یہان آکر آپ کو اس حال مین پایا
مکان کو اُڑایا اب کیفیت بیان فرمایے کہ سامان آپنے کیا کیا رستم نامدار نے سر جھکا کے کل کیفیت بیان کر دی
ملکہ خورشید جمال ہنس کر خاموش ہو رہین اتنا تو کہا کہ آپ کی عقل سے یہ بات خلاف تھی در جب یا توکل ایسا ہوا
ہان اُسکی صورت دلفریب ایسی ہی تھی اب اگر وہ پھر آئے اور آپ سے کچھ طلب کرے تو کیا دیجیے گا جو لباس جسم مین
ہو یقین ہو کہ یہ بھی عنایت کر دیجیے گا رستم بہت محجوب ہوئے کہا ملکہ اب ایسی باتین نکرو انسان سے خطا بھی ہوتی
ہو مین فرشتہ نہین تھا جو اُسکے فریب مین نہ آتا ملکہ نے کہا آپ بہت صحیح فرماتے ہین مگر عقل انسان کو کس لیے
خدا نے عطا فرمائی ہی آپ ہی نے والد نامدار سے فرمایا تھا مگر خود آپ نے عمل نہ کیا لوح آپ کو جو خبر
خبر دے چکی تھی آپ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا ہوتا رستم نے کہا اچھا جو کچھ ہوا وہ ہو گیا اب کیا تدبیر ہو کیا
کرنا چاہیے ملکہ نے کہا اُن اشیا کا ملنا بہت مشکل ہی کیونکہ سحر اُن لوگون پر اثر نہین کریگا مگر کوئی صورت کی جائیگی
اُمید ہین توقف فرمایے اُنکو آنے دیجیے جب وہ یہان آئینگے کوئی تدبیر کی جائیگی رستم نے فرمایا جب اُن پر سحر تاثیر
نہین کریگا تو یقین ہی کہ وہ بھی سحر کرنے سے عاجز ہون ملکہ نے کہا ضرور ایسا ہوگا رستم نے کہا پھر کیا بڑی بات ہی
مین لوح وغیرہ اُنسے چھین لونگا ملکہ نے کہا اُنکی یہان عملداری ہی بہت سے لوگ اُنکے ملازم ہین وہ آپ
آپ سے مقابلہ کرینگے رستم نے فرمایا ہمکو اس بات کا خوف نہین ہی چاہے جسقدر
آدمی آئین ہم ایک اور سو کو بتائید الٰہی یکسان جانتے ہین ملکہ نے کہا پھر اُنکا انتظار فرمایے جس وقت
بدخشان جادو کو دیکھیے گا اُس سے مقابلہ کیجیے گا اگر اُسکے پاس لوح ہوگی تو سحر نہین کر سکیگا آپ
لوح وغیرہ اُس سے چھین لیجیے گا اور اگر دوسرے ساحر کے پاس ہو تو اُس سے بھی اسی طرح
پیش آیے گا اور جو آپ پر سحر کریگا وہ سزا پائے گا مارا جائے گا رستم نے کہا ملکہ تم خاطر جمع رکھو انشاءاللہ
کرونگا مین لوح اپنے قبضے مین کر لونگا جو آئیگا اُس سے لڑونگا ملکہ نے کہا اب میری خاطر جمع ہوئی تو رخصت
ہوتی ہون یہ کہکر رستم نامدار کے سامنے سے غائب ہوئین رستم نامدار خشتت بار کے انتظار

مین ایک مقام پر تک کے بیٹھے تھوڑی دیر مین دیکھا کہ دو ساحر سیہ فام بد انجام سامنے سے چلے آتے ہین ایک
وہی لباس پہنے ہی جو رستم نامدار کو میعار روشن دل نے دیا تھا رستم نے پہچانا کہ یہ وہی ساحر ہی جس نے
تاز مین ناگ مجھے فریب دیا تھا یہ خیال کر کے اُس مقام سے اُٹھے مگر اُن دونون نے جو دیکھا کہ مکان
وغیرہ معلوم نہین ہوتے تحیر ہوئے رستم نامدار نعرہ کر کے جا پڑے اُن ساحرون نے کہا ای غدار رستم
تم نے یہان بھی اپنے مددگار کو بلا یا مگر اب تمہارا مددگار کیا کر سکتا ہی جس چیز کے ذریعہ سے تم کو قوت
تھی وہ اب تمہارے قبضے سے نکل گئی اب کیا کر سکو گے رستم نے فرمایا او مکار اب اپنی جان بچا میری اشیا
مجھکو واپس دے خشت بار نے کہا اب تم کیا لے سکو گے رستم آگے بڑھے بدخشان جادو اُس کے ہمراہ
تھا اپنے قبضے کر کیا رستم نامدار وکھو اٹھنے تھے کہ ایک ایرق بھی بدخشان جادو کا سر اُڑ گیا مگر زمین پر
گرا آتش جلنے لگی تاریکی چھا گئی بعد لمحے کے آواز آئی اکشتی مرا نام من بدخشان جادو بود اسکے مرنے کے گرنے
سے خشت بار جادو حیران ہوا پر رستم نامدار دوڑ کے خشت بار کے لپٹ گئے اسکو زمین پر دے مارا سب
اسباب اپنا اسپنے قبضے مین کیا اس کے کہا ای خشت بار اگر اسلام قبول کر تو تیری جان بچتی ہی ورنہ تو بھی بدخشان
جادو کے پاس جاتا ہی خشت بار نے کہا ای رستم مین ہرگز اسلام قبول نکرونگا رستم نامدار نے خنجر اٹھا کر خشت بار
کے گلے پر پھیر دیا خشت بار کے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ دراز
کے آواز آئی اکشتی مرا نام من خشت بار جادو بود اس آواز کے بعد تاریکی موقوف ہوئی رستم نامدار نے
دیکھا گھوڑا سامنے موجود ہی سب لباس زیب جسم کیا لوح محفوظ گلے مین ڈالی گھوڑے پر سوار ہوکے قصد
چلنے کا کیا برق چمکی ملکہ خورشید جمال ظاہر ہوئین کہا ای شہریار مبارک ہو فضل خدا سے دو مرحلہ فتح ہوا جو بہت
سخت تھا اب لوح کو ملاحظہ فرمائیے جو تحریر ہو عمل مین لائیے کنیز رخصت ہوتی ہی یہ کہکر ملکہ خورشید جمال
پھر غائب ہوئین رستم نامدار نے لوح کو ملاحظہ کیا اسمین لکھا تھا کہ اب طرف زندان خانہ طلسم کے جاؤ تمہارا
لشکر وہان مقیم ہو اُسکو چھڑاؤ رستم نامدار گھوڑے پر بیٹھے کہا ای اسپ خوش رفتار مجھے زندان خانے کی
طرف جاتا ہی اپنے لشکر کو قید سے چھڑاتا ہو مرکب نے طرارہ بھرا طرف زندان خانے کے چلا انکو تو
راہ مین چھوڑیے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

## اب زر مہر کی کیفیت بیان کی جاتی ہے

کہ خشت بار کو روانہ کر کے بہت خوش تھا کہ اب رستم اسکے مکر سے بچکر کہان جا سکینگے یہ ضرور اسیر
کر لائیگا اپنے مکر مین پھنسائیگا وزرا سے کہنے لگا کہ یقین ہو دو ہی ایک روز مین خشت بار رستم
کو گرفتار کر کے لائے عجب نہین ہی جو اُسکے ہمراہ بدخشان جادو بھی آئے وزرا بجا و درست کہہ رہے
تھے زر مہر خوش بیٹھا تھا کہ تڑاقا ہوا گلدستہ جو خشت بار کے ہاتھ کا بنا ہوا رکھا تھا جلنے لگا زر مہر
نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا کیا غضب ہوا کسی نے خشت بار جادو کو قتل کیا دیکھو اُسکے ہاتھ کا بنا ہوا
گلدستہ جل رہا ہی وزرا نے کہا حضور صحیح فرماتے سوائے رستم کے اور کون ہی جو اسکو قتل کریگا زر مہر
نے کہا یہ تو بڑے غضب کی بات ہی کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ اب رستم کس کام مین مصروف ہی
اور بدخشان جادو شکار سے واپس آیا یا نہین اور خشت بار کہان پر قتل ہوا کیا واقعہ گذرا یہ کہکر اُسنے
گنجینہ سامری منگا یا کچھ اسم سحر پڑھا سامری و جمشید کی مدح و ثنا بیان کی یا سامری کہکر آواز دی سب

دیکھا صندوقچہ کھلا شبیہ سامری نکلی زرمہر نے پاؤن چومے کہا ای شبیہ سامری خشت بار جادو پر کیا مصیبت پڑی
اور بدخشان جادو کی کیا حالت ہی شبیہ سامری نے آہ وزاری کی بدخشان جادو و خشت بار جادو دونون مارے گئے
جان سے بچا رہے سنگر خشت بار کے حال پر افسوس کرنا فرض ہی کہ وہ سب کام کر چکا تھا رستم کے پاس جسقدر تحفے
تھے سب اُس نے اپنے قبضے مین کر لیے تھے رستم کو ایک تہ خانے مین قید کیا تھا مگر اُسکا مددگار آ ہو گیا اُس نے
رستم کو رہا کیا خشت بار جادو کو رستم نے قتل کیا اور بدخشان جادو کو مددگار رستم نے قتل کیا مرحلہ تباہ ہو گیا اب
رستم قیدخانے کی طرف جاتا ہی اپنے لشکر کو رہا کریگا اور قیدی جو وہان اسیر ہین وہ رہا ہو جائینگے تنہا ہونے پر تو اُسکی
یہ کیفیت ہی جب لشکر ہمراہ ہوگا تو کیا قیامت برپا کریگا زرمہر نے کہا پھر اب کیا انتظام کرنا چاہیے شبیہ سامری نے
جواب دیا کہ اب رستم کا ملنا بہت مشکل ہی ہان ایک تدبیر ہی زرمہر نے کہا فرمائیے وہ ابھی کی جائے شبیہ سامری نے کہا
سحر و رنگ مزاج جادو ہمارے وقت سے حبس دم کیے ہوئے ایک پہاڑ کے درے مین بیٹھا ہی مگر اُسنے
پہاڑ کے درے کو بند کر لیا ہی اگر وہ نکلے تو البتہ رستم اور مددگار رستم دونون اُسکا کچھ نہین بنا سکتے ہین زرمہر
نے کہا وہ پہاڑ کہان ہی شبیہ نے پہاڑ کا پتہ دیا اور زرمہر سے کہا اگر تو خود جانا اُسکے آگے ہاتھ باندھ منتین کرنا
اگر یہ سخت وحشت سے کیے تو بڑا اسما تا زرمہر نے کہا بجا ہی مین ایسے بزرگ سے کہنے کا جرأت ہونگا مگر وہ
ہوش مین کیونکر آئینگے شبیہ نے کہا جس وقت درہ کھلیگا اور ہوا اُنکے دماغ مین جائیگی وہ ہوشیار ہو جائینگے
زرمہر نے کہا مین ابھی جاتا ہون آپ تشریف لے جائیے شبیہ سامری پھر صندوقچے مین گئی زرمہر نے غلامون
سے کہا صندوقچہ اُٹھا لے جاؤ خادم صندوقچہ لے گئے زرمہر نے اُسیوقت زیردون ابیران کو ہمراہ لیا طرف اُس پہاڑ
کے چلا جہان کا پتہ شبیہ سامری نے دیا تھا ذرا اُسکا وقت پر کیا پائیگا

## اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہی

اُدھر وہ مرکب لیکر چلا چارون کا راستہ تھا گھوڑے نے دور دور کے بعد زندان خانے کے دروازے سے پہونچایا
رستم نامدار کو خود وہان کے دربانون نے دیکھا چونکہ پہچانتے تھے سب نے کہا ای جوان ایک بار تو تیری
جان بچ گئی مگر ابھی تک تو اپنے ارادے سے باز نہین آیا ہی رستم نے کہا ارادے سے کیا باز آئینگے اگر فضل
شریک حال ہوگا تو اس طلسم کو فتح کرینگے دربانون نے کہا یہ حسرت تمھارے دل مین رہیگی طلسم
واکم القرا ایسا طلسم نہین ہی جو تمھارے فتح کیے سے فتح ہو جائے اگر سامری بھی آئین اور چاہین کہ اس طلسم کو
فتح کرلین تو بھی ممکن نہین اب اگر اپنی خیریت درکار ہی تو واپس جاؤ ورنہ ابھی گرفتار کر لیے جاؤگے رستم نے قبضہ
شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا تم لوگون کی کیا مجال ہی جو گرفتار کرسکو ساحرون نے سحر کرنے کا قصد کیا مگر سحر یاد نہ آیا
سب مجبر اسے تلوارین لیکر رستم پر ٹوٹ پڑے رستم نامدار بھلا اُنکو کیا خیال مین لاتے انھون نے بھی تیغ
کھینچی تھوڑی ہی دیر مین جسقدر محافظ زندان خانہ تھے سب کو قتل کر ڈالا جو کچھ باقی رہے وہ بخوف جان گریزان
ہوئے رستم عالی ہمم دروازے کو توڑ کے اندر تشریف لائے دیکھا لشکر کے جوانان شیر دل غیظ مین بیٹھے ہوئے
زنجیرین ہلا رہے ہین رستم کو جو سب نے دیکھا خوش ہو گئے قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائین بہت سے
جوانون نے قیدین توڑ ڈالین رستم نامدار نے فرمایا کیون تکلیف گوارا کرتے ہو مین سبکو رہا کرتا ہون پھر فوراً
رستم نامدار نے سب کی قیدین کاٹین اپنے تمام لشکر کو رہا کیا جب اپنے لشکر کی رہائی سے فرصت پائی تو اور
بہت سے لوگ جو مقید تھے اُنکو بھی رہا کیا سب نے رستم کی اطاعت قبول کی مسلمان ہوئے رستم نامدار نے چاہا کہ اب

لکلین جو قیدی پرانے تھے انھون نے عرض کی ای شہریار ابھی صد قیدی باقی ہین کی لشکر اس زندان خانے مین قید ہین
اور کئی بادشاہ یہان اسیر ہین انکو تو رہا کیجیے رستم نامدار نے فرمایا وہ لوگ کہان ہین سب نے عرض کی کہ اسکے چار درجے
ہین ایک کے بعد ایک واقع ہو رستم نے فرمایا مین راستے نابلد ہون قیدیون نے راہ بتائی رستم نے دیکھا
کہ ایک زینہ معلوم ہوتا ہی رستم نامدار زینے کو طے کرکے نیچے تشریف لیگئے دیکھا وہان بھی بہت سے آدمی ہین
مگر سب مسخ و کمال کا عدم سے معلوم ہوا کہ مثل ہمارے یہ لوگ بھی مبتلاے بلا ہوسے ہین آگے بڑھکے
رستم نے دیکھا ایک تاجدار ضعیف مگر وہ بھی سیوح ذات پر لٹکائے ہوئے کپڑے جسم مین گل گئے ہین سر کے بال
بڑھے ہوسے ہین عجب حالت ہو رستم کو دیکھکر اُس مرد تاجدار نے سلام کیا اور پوچھا ای شہریار آپ کون ہین یہان
کس واسطے تشریف لائے ہین رستم نامدار نے فرمایا آپ لوگون کے رہا کرنے کو آیا ہون تاجدار یہ سنکر بہت
خوش ہوا رستم نے سبکو رہا کیا تاجدار نے رستم نامدار کے قدم کو بوسہ دیا شاہزادے نے فرمایا آپ اوپر تشریف لیجائیے
وہان اور لوگ بھی ہین مین ابھی اور قیدیون کو رہا کرکے آونگا تاجدار نے عرض کی مین ہمراہ رہونگا رستم نے فرمایا آپ
کیون زحمت گوارا کیجیے اوپر جائیے تاجدار مع اور سب لوگون کے اوپر آیا یہان لشکر رستم جو رہا ہوا تھا اسنے دیکھا کہ
ایک انبوہ کثیر زندان خانے سے برآمد ہوا وہ لوگ بیتر ہوسے تاجدار نے کہا یہین ٹھہرو سب لوگ یہان ٹھہرے مگر رستم
نامدار دوسرے درخانہ مین تشریف لے گئے وہان جاکر دیکھا تو چار جوانان حسین زنجیرون مین بندھے ہوے بیٹھے ہین
رستم نامدار نے انکو بھی رہا کیا وہ چارون جوان بھی مسلمان ہوے رستم نے فرمایا آپ لوگ بھی اوپر تشریف لے جائیے
انھون نے عرض کی کہ ای شہریار یہ تو فرمائیے کہ والد ماجد کی کیا کیفیت ہو رستم نے کہا مین انسے واقف نہین ہون
ان جوانون نے عرض کی اسی زندان خانے مین وہ بھی قید تھے بلکہ انکے ہمراہ انکی تمام فوج بھی اسیر تھی رستم
نے کہا ابھی مین نے ایک تاجدار کو رہا کیا ہو انکے ہمراہ البتہ انکی فوج تھی جوانون نے عرض کی انھین کی نسبت
ہم لوگ عرض کرتے ہین رستم نے کہا آپ انکے پاس تشریف لے جائیے مجھے ابھی اور قیدیون کو رہا کرنا ہی جوانون
نے عرض کی کہ غلام آپ ہی کے ہمراہ چلینگے رستم نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائیں مین ابھی آتا ہون چارون
جوان باہم اُٹھے زینون کو طے کرکے جہان لشکر رستم کے لوگ تھے وہین آکر اپنے باپ سے ملے مگر رستم تیسرے
تہ خانے مین داخل ہوے انتہا سے درجہ اُسکو تاریک پایا مگر جیسے ہی رستم نے قدم تہ خانے کے اندر رکھا
وہ تاریکی زائل ہوئی لوح جو رستم نامدار کے گلے مین تھی مانند آفتاب چمکنے لگی روشنی ہو گئی رستم نامدار نے دیکھا ایک
مرد ضعیف زنجیرون مین بندھا ہوا سر جھکائے بیٹھا ہو روشنی جو ہوئی اُسنے سر اٹھایا رستم کو دیکھکر کہا ای شہریار آپ
یہان کیونکر تشریف لائے مجھکو اسیر ہوے ایک زمانہ گذرا آج تک اس مکان سے پر کوئی نہین آیا یہان دو وقت
ملازمین زندانخانہ آتے ہین کچھ آب و طعام مجھکو دے جاتے ہین رستم نے فرمایا مین تمھارے رہا کرنے کو
آیا ہون وہ مرد ضعیف بہت خوش ہوا رستم نے اسکو بھی رہا کیا اور اوپر روانہ کیا یہ شخص بھی وہین آکر ٹھہرا
جہان اور سب لوگ تھے اب رستم نامدار آخری تہ خانے کی طرف روانہ ہوے بہت تلاش کیا زینہ نہ پایا لوح
کو جو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جہان پر کھڑے ہوا ہین جگہ پر ایک پتھر رکھا ہو اُسکو ہٹاؤ راستہ ظاہر ہوگا رستم
نے گردن جھکاکے دیکھا ایک پتھر رکھا ہو رستم نے اُس پتھر کو ہٹایا وہ نقب ظاہر ہوا رستم اُس
نقب مین چلا دیکھے تاریکی دور ہوئی تھوڑی دور کے بعد ایک زینہ نظر آیا رستم نامدار نے اسکو بھی طے
کیا تہ خانہ چہارم مین پہونچے وہ بھی از حد تاریک تھا مگر رستم کے جانے سے روشن ہوگیا رستم نے جو نگاہ

کی دیکھا ایک نازنین مہ جبین حسین مہر تمکین لباس پُر تکلف پہنے ہوے گردن خم کیے بیٹھی ہو آنکھون سے آنسو
جاری ہین لب پر یہ کلمات حسرت ہین کہ ای خداے واحد دیکھا آجتک تو نے اُس جوان کو نہ بھیجا کیا میرا
خواب غلط تھا رستم نے جو صورت اُس نازنین کی دیکھی دل بیقرار ہو گیا قریب تھا کہ غش کھا کر زمین پر گرین مگر اپنے تئین
سنبھالا قریب اُسکے آئے جلدی جلدی قید جسم سے دور کی نازنین نے جو صورت رستم کی دیکھی یہ بھی شیداے
جمال جہان آرا ہو گئی مگر شرم سے سر نیچا کیا جب رستم نے سب قید نازنین کی دور کی تو فرمایا ای جان جہان ای آرام
دل عاشقان تجھے کیا ابتلا سرزد ہوئی تھی جو جنگ اُس مکار نے اسیر کیا اور تیری صورت زیبا پر رحم نہ آیا نازنین
نے عرض کی ای شہریار آپ نے میری جان بچائی ہی آپ میرے محسن ہین مین آپ سے کل کیفیت عرض کیے دیتی ہون
آپ کی تشریف آوری کی خبر مجھے پیشتر معلوم ہوئی تھی شب کو بزرگان دین نے خواب مین مجھے مسلمان کیا کلمہ طیبہ تعلیم
فرمایا پھر ارشاد کیا کہ صبح کو ایک جوان صاحب شوکت و شان یہان آئے گا تجھے قید سے چھڑائیگا مین آپ کی
منتظر تھی للہ الحمد کہ پروردگار عالم نے آپ کو یہانتک پہونچایا اور مجھے اس مصیبت سے نجات دی کیفیت میری
یہ ہے کہ مین بدنصیب راہب زرین پوش بادشاہ ملک ترسا کی دختر بد اختر ہون بہت سے شاہان عالی جاہ
میرے خواستگار رہے مگر میری مرضی نہوئی والد ماجد نے بھی قبول نہ کیا ایک جوان نادان امیر حمزہ صاحبقران
سے تباہ ہو کر اُس ملک مین آیا ایک زرگر کے یہان اُس جوان صاحب شان نے قیام کیا والد ماجد کے
شیر ببر پالے تھے ایک شیر چھوٹ کر وہان تک پہونچا اُس جوان نے شیر کو ہلاک کیا والد ماجد کو یہ بات
بُری معلوم ہوئی اُس سے مقابلہ کیا اُسنے بہت سے لوگ لشکر کے قتل کیے لیکن بوجہ تنہائی کے جوان کو مکر
کمعیاداروں نے گرفتار کر لیا میرا بھائی بیژن روشن بخت وہان آیا چونکہ فنون سپہگری مین کمال رکھتا تھا اُس
جوان کو دیکھکر خوش ہوا دین اسلام کے بدلنے کی ترغیب دی اُس جوان نے شرط کی کہ جو مجھے زیر
کرے مین اُسکا مذہب اختیار کرون بھائی صاحب تو اس امر کے جویا تھے فوراً اقرار کیا حتی کہ مقابلہ ہوا بھائی
صاحب زیر ہوے اُس جوان نے ترغیب اسلام کی دی پھر بھائی صاحب نے یہ چاہا کی
وہ محراب شاہ کی دختر پر فریفتہ تھے ایکبار لشکر کشی کر کے وہان گئے تھے شکست کھا کر آئے تھے کوئی
تدبیر بن نہ آتی تھی چونکہ اُس جوان کو اپنے سے بہادر زیادہ پایا کہا اگر آپ دختر محراب کو مجھے دلوا دیجیے
تو مین آپ کا مذہب قبول کرون اُس جوان نے لشکر کشی کی اور بڑی عرق ریزی و جانکاہی سے دختر
محراب کو لایا ایک ملک اور بھی فتح کیا بھائی صاحب کے ساتھ اُسکا عقد ہوا والد نامدار بھی یہان لا کے زرملک
قبضے مین آئے والد نے یہ انعقاد اس جوان کے ساتھ کرنا چاہا سب سامان درست ہوا میری تقدیر مین یہ مصیبت
رکھا تھا تھی زرمہر جادو اُٹھا لایا مجھے طالب وصل ہوا مین نے انکار کیا جب بالکل مجبور ہوا تو ایک گلدستہ
سحر بنا کر لایا پیشتر مجھے ذکر کیا تھا کہ میرے قبضے مین یہ بات ہے کہ ابھی تم مثل میرے میری شیدا
ہو جاؤ ایک گلدستہ بناؤن اور تم کو سنگھاؤن ابھی تمھاری طبیعت کی کیفیت بدل جائے مین جب بھی
راضی نہ ہوئی اُسنے گلدستہ بنایا میرے پاس لایا مین سن چکی تھی اپنے تئین ہلاک کرنے پر آمادہ ہوئی
اُسنے گلدستہ ہاتھ سے پھینک دیا مجھکو اس زندان خانے مین بھیجا اب ہر روز یہان آتا ہی مجھے
کہتا ہی کہ اب بھی خیر ہی میرا وصل قبول کرو مین راضی نہین ہوتی ہون رستم نامدار نے جو یہ تقریر سنی بہت خوش
ہوے مگر تامل غور فرما کر کے فرمایا اب کیا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ جان کن حضور نے اسقدر عنایت فرمائی کہ

یسے والد تک مجھے پہونچا دیجیے، رستم نامدار نے کہا تمھارے والد اگر تمھارا عقد رستم کے ساتھ کر دینگے میری اس محنت کا نتیجہ کیا
ہوگا ملکہ نے جواب دیا سب آپ کے ممنون و مشکور ہونگے یہ تو نہین کہہ سکتی کہ مال و دولت سے غنی کر دینگے لیکن
اگر آپ قبول فرمائینگے تو جو میسر ہوگا نذر کیا جائیگا رستم نامدار نے فرمایا اگر تمھارے والد نامدار عقد تمھارا میرے ساتھ
کرنا قبول کرین تو کیا مضائقہ ہے مین تمھین وہانتک لے چلون اور اُنسے ملوا دون ملکہ نے عرض کی وہ کبھی قبول
نکرینگے کیونکہ رستم نامدار کو اپنا مالک جانتے ہین باپ مانتے ہین اور اُنسے اس امر کا ذکر بھی کر چکے ہین اگر خلاف
کرینگے تو رستم نامدار سرچڑھی ہے تمام ملک کو تباہ و برباد کر دیگا اول تو وہ ہرگز اس بات کو قبول نکرینگے رستم
نامدار نے کہا پھر وہان چلنا بیکار ہے تمھاری خوشی سے مطلب ہے تم تو قبول کرتی ہو ملکہ نے سر جھکا کے جواب
دیا کہ آپنے احسان ایسا کیا ہے کہ اگر مین اُسکے عوض مین آپ پر سے اپنی جان بھی نثار کر دون تو کم ہے لیکن
مجبور ہون ایسے شخص سے نامزد ہو چکی ہون اب کیا کر سکتی ہون اگر وہ مجھے قبول نکرتے تو یہ امر ممکن تھا مین
آپکی خاطر شکنی نکرتی اور کنیزی مین حاضر رہتی مگر اب مجبور ہون رستم نامدار نے فرمایا کہ جس وقت تم مجھے قبول
کر لوگی اور رستم پھر سر اُٹھائینگے مین اُنسے مقابلہ کرنے مین کند نہین ہون ملکہ نے کہا یہ نفرمایئے کوئی
جرأت و ہمت مین آپ فرق نہین ہے مگر رستم سا شجاع ممکن نہین یہ شرف اُنھین کے خاندان کے واسطے ہے وہ شجاعت
اور لوگون مین نہین پائی جاتی اور آپ اُنسے مقابلہ کسی حالت مین نہین کر سکتے ہین وہ شیر تنہا ہزارون کو کافی
ہے جب رستم یہ تقریر سن چکے تو ہنس کے فرمایا ملکہ تم نے مجھے دیکھا نہین تھا اس وجہ سے نہ پہچانا میرا ہی نام
رستم ہے تمھاری تلاش مین یہانتک آیا ہون بلکہ تمھارے بھائی صاحب بیژن روشن بخت بھی میرے ہمراہ
ہین ایک جگہ اُنکو چھوڑ کر چلا آیا تھا وہ بہت آرام سے وہان رہتے ہین تمکو مین ابھی بھیجے دیتا ہون ملکہ نے جو یہ سنا
محجوب ہوئین دل مین خیال کیا کہ شاہزادے نے کس پردے مین میری محبت کا امتحان کیا اور میری زبان
سے سب اقرار کرا لیا مگر اس شوخی پر بیقرار ہو گئین دیر تک سر جھکائے عرق انفعال مین تر رہین رستم نے
جو یہ کیفیت دیکھی ستانے کو کہا اب آپ کی شرم و حیا بیکار ہے جو آپکے دل مین تھا وہ سب ظاہر ہو گیا ملکہ نے
کہا میرے دل کی کیفیت ظاہر ہو گئی مین نے آپ کا بدلہ لیا تھا کیا یہ جانتی تھی کہ آپ خود یہان تشریف لائے ہین
رستم نے ہنس کر فرمایا اگر آپ یہ جانتی ہوتین کہ مین ہون تو کیا حیلہ لیتین ملکہ نے کہا اب ان باتون کو جانے
دیجیے یہان سے تشریف لے چلیے رستم نے خیال کیا کہ اگر ملکہ کو یون لے جاؤنگا تو بالفعل بے پردگی ضرور ہوگی
اسی فکر مین تھے کہ خیال اس انگشتری کا آیا جو ملکہ خورشید جمال نے دی تھی فوراً انگوٹھی کو لوح سے مس کیا
ایک برق چمکی ملکہ خورشید جمال تشریف لائین رستم کو جو اس کیفیت مین دیکھا مسکرا کے چپکے سے کہا مبارک ہو
رستم نامدار نے بات کو ٹالا اور کہا ملکہ خورشید جمال تم انکو اپنے ہمراہ لے چلو جہان بیژن روشن بخت ہین اُنکو
پہونچا دو بیژن روشن بخت اُنکے بھائی صاحب ہین یہ دختر راہب ہین ملکہ خورشید جمال نے کہا اچھا وہ بیژن روشن بخت
کی ہمشیرہ ہین راہب زرین پوش کی دختر بلند اختر ہین رستم نامدار نے ہنس کر کہا اب آپ باتین نہ بنایئے
مجھکو جو منظور ہوتا ہے انھین جلد لے جائیے دختر راہب نے جو یہ رنگ دیکھا رستم کی طرف دیکھ کر کہا آپ آدم بیزار ہین
ایک شخص تو آپ سے باتین کرتا ہو اور آپ اسکے ٹھہرنا ناگوار ہے خورشید روشن جمال نے جواب دیا انھین بیزار اور آپ کا
ٹھہرنا اس وقت ناگوار ہے اگر مین نہوتی یا آپ نہ تشریف رکھتی ہوتین تو شہریار کو ناگوار نہ ہوتا رستم نے کہا ملکہ
خورشید اب زیادہ باتین نہ کرو باہر بہت سے لوگ میرے منتظر ہین مجھکو ابھی اُنکی سرگذشت سننا ہے خورشید جمال

نے دختر راہب کی طرف ہاتھ اٹھا کے کہا کہ آپ کی سرگذشت سننے سے تو فراغت حاصل ہو گئی ہو گی یا ابھی کچھ باقی ہو رستم نے کہا اب کچھ باقی نہیں ہو آپ تشریف لے جایئے خورشید نے اسی وقت چھت کی طرف اشارہ کیا چھت اڑ گئی دوسری چھت نظر آئی اسکو بھی اڑا دیا اسی طرح سب چھتیں اڑ گئیں جب آسمان نظر آنے لگا تو ملکہ نے آسمان کی طرف انگلی کر کے اشارہ کیا ایک تخت جواہر نگار زمین پر آیا خورشید جمال نے دختر راہب کو اپنے تخت پر بٹھایا پھر آپ بھی تخت پر بیٹھی کر کے تخت کو بلند کیا رستم نامدار باہر آئے یہاں سب لوگ منتظر تھے سب نے عرض کی شہریار اتنی دیر کہاں ہوئی اور کوئی ہمراہ نہیں ہو گیا اس درجے میں کوئی اسیر نہیں تھا رستم نے فرمایا کچھ ایسی ہی بات در پیش ہوئی تھی جسکی وجہ سے دیر ہو گئی سب سمجھے کہ رستم کا ابھی بیان کرنے کا نہیں ہے یہ سوچکر خاموش ہو رہے رستم نامدار نے زندان خانے پر آنے کا قصد کیا کہ ان لوگوں کو کسی صورت سے ملکہ خورشید کے باغ میں پہونچاؤں وہاں سب کے واسطے اسباب درست کر دوں پھر مع لشکر مصروف جنگ ہوں اور یوں سب لوگ کیونکر ساتھ دیتے بعض بعض مقام پر آب و طعام کی دقتیں پیش آتی ہیں علاوہ اسکے پیادہ پا کہاں تک رہبری کرینگے یہ سوچکر قصد مصمم باغ ملکہ خورشید جمال کا کیا پھر خیال آیا کہ لوح کو دیکھ لینا چاہیے جو لوح خبر دے وہ ٹھیک ہو لوح کو گلے سے اتار کر ملاحظہ کیا تو نوشتہ پایا کہ یہاں سے دو کوس پر قلعہ طلسمی ہو وہاں اسباب جنگ موجود ہو اور گھوڑے بھی بہت سے ہیں اگر اُس قلعہ پر قبضہ ہو جائے تو بہت اچھا ہو مگر ابھی وہاں جانے کا ارادہ نکرنا تمہارے مقابلے کو ایک شخص عجیب الخلقت آنے والا ہو جب اُس سے فراغت پاؤ تب قلعہ کی طرف جانا رستم نامدار نے اپنی فوج کے لوگوں سے کہا ابھی یہیں ٹھہرنا مناسب ہو ایک شخص مقابلے کے لیے آتا ہو جب اُس سے فراغت ہو گی تو قلعہ کی طرف چلینگے یہ فرما کر یہیں بیٹھ گئے اُس تاجدار محبت کو جسے قید سے رہا کیا تھا بلایا اُسکی کیفیت دریافت کی تاجدار نے عرض کی کہ یہ بد نصیب مبتلائے رنج و محن ملک چین کا بادشاہ تھا کچھ امور سلطنت میں بحث پڑی یہ چار فرزند میرے دفعۃً یہاں آئے سب گرفتار ہو گئے آخر میں میں بھی آکر مبتلائے مصیبت ہوا رستم نامدار نے اُس پیرمرد کو بلایا جو درجہ سوم میں قید تھا کہا کچھ اپنی کیفیت بیان کرو کہ یہاں کیونکر آنے کا اتفاق ہوا اُس پیرمرد نے جواب دیا کہ میں زرمہر کا وزیر اعظم تھا گو سحر جانتا تھا اور سابق میں ایک فقیر روشن ضمیر نے مجھے تعلیم کیا تھا اُسکی صحبت میں اکثر باتیں ایسی سنیں کہ مجھے یہ ثابت ہوا کہ مذہب سامری پرستی بالکل بے بنیاد ہو مجھے رغبت طریقہ خدا پرستی کی جانب زیادہ تھی ایک روز دربار میں مذہبوں کا ذکر آیا زرمہر نے مسلمانوں کو برا کہا مجھے ناگوار ہوا میں نے چند سوال کیے جس سے دین سامری پرستی کا خلاف ہونا ظاہر ہوا زرمہر کو غصہ آیا مجھے اسیر کیا بار ہا مجھسے کہا کہ اپنے اعتقاد کو درست کر مگر میں ہمیشہ یہ قول رہا کہ میں اب سامری پرستی نکرونگا دیکھوں خدا میری مدد کرتا ہو یا نہیں پروردگار نے میری مدد کی آپ کو بھیجا شکر ہو کہ آپ بھی خدا پرست ہیں میں بصدق دل مسلمان ہوا رستم نامدار نے بہت کچھ آفرین و مرحبا فرمائی یہ ذکر تھا کہ صحرا سے گرد اڑی رستم نامدار گھوڑے پر سوار ہو کے سب سے کہا کہ آپ لوگ بے اندیشہ یہاں بیٹھے رہیے کسی بات میں دخل نہ دیجیے کا سب لوگ یہیں بیٹھے رہے دور دامن گرد شگافتہ ہوا رستم نے دیکھا ایک شخص عجیب الخلقت نمایاں ہوا رستم کے قریب آکر مثل اژدہے کے منہ سے شعلے چھوڑنا شروع کیے مگر شاہزادے پر کسی شعلے نے اثر نہ کیا جب بہت سے شعلے چھوڑ چکا تو ایک نعرہ مار کر رستم سے کہا او جوان تو نے غضب کیا زندان خانے کو تباہ کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جائیگا میں دو سو برس سے ایک کوہ میں بیٹھا تھا آج زرمہر نے مجھے ہوشیار کیا اور مجھسے مدد چاہی ہو

میں اپنے مقام سے اٹھ کر یہاں آیا ہوں تجھے گرفتار کر کے لیجاؤنگا رستم نے فرمایا تیری کیا مجال ہو جو تو مجھے گرفتار کر کے
لیجا سکے اُسنے بڑھ کر رستم پر ہاتھ ڈالا شاہزادے نے تلوار کا وار کیا تیغہ اچٹ گیا رستم نامدار سمجھے یہ مکار روئین تن
ہو یہ سوچکر گھوڑے سے اُتر آئے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالکر اُٹھا لیا زمین پر دے مارا چھاتی پر بیٹھ کر کہا شناخت میں خداوند
واحد و یکتا کی کیا کہتا ہے اُسنے اسلام قبول نہ کیا رستم نامدار نے بقوت تمام اُس بدانجام کو چیر کر پھینک دیا اُسکے
مرتے ہی اندھیرا چھا گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ دراز کے آواز آئی کشتی میرا نام محمود آتش مزاج
جادو بود اس آواز کے آنے کے بعد تاریکی برطرف ہوئی سب نے رستم نامدار کی قوت و جرأت کی تعریف کی چاہتے
تھے کہ اب چلنے کی تیاری کریں کہ ایک جانب سے ابر تیرہ و تار اٹھا رستم نامدار اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے وہ ابر
قریب آکر گندہ ہوا ایک برق کڑک کر گری غرق زمین ہوئی پھر دوسری برق گری وہ بھی غرق زمین ہوئی اسی طرح
دو رنگ برقیں گر گر کر غرق زمین ہوئی ہیں جب عرصہ ہوا تو ایک آواز مہیب آئی کہ باش اے رستم میں سلطان زرمہر تاجدار
بادشاہ طلسم دائم القرار ہوں تو نے زندان جاسے کو خاک میں ملایا نا بدولت کا خوف نہ آیا پھر دوسرا غضب کیا کہ
محمود آتش مزاج جادو جسکو ہم بزرگان دین کے زمرہ میں شمار کرتے تھے اسکو قتل کیا میں آج تک یہ سمجھا کیا کہ تجھ
کیا مقابلہ دن میرے ملازمین تیرے لیے کافی ہیں مگر تو نے بہت سر اُٹھایا اب کہاں جائیگا دیکھوں تیرا مددگار
کون ہے رستم نے یہ تقریر سنکر جواب دیا او مکار سامنے آ تو حقیقت معلوم ہو کیا چھپ کر باتیں بنا رہا ہے زرمہر طیش
میں آیا پھر کہا اپنے مددگار کو تو بلا میں دیکھوں وہ کون ہے رستم والا شکوہ نے فرمایا ہمارا مددگار پروردگار ہے تو کیا دیکھ
سکتا ہے وہی ہر حال میں ہماری مدد کرتا ہے اسنے ہمیشہ ایسے مکاروں پر فتح عطا فرمائی اگر تجھے اپنی جان عزیز
ہو تو اسلام قبول کر اور عقد اپنی دختر کا سیامک کے ساتھ کر دے ورنہ بہت پچھتائیگا جہنم کو جائیگا زرمہر
نے جواب دیا اے رستم یہ تو نہوگا اور جس ارادے سے تم آئے ہو کہ میں طلسم کو فتح کرونگا یہ بھی ناممکن ہے ہاں
اگر کوئی اور طلسم ہوتا تو واقعی تم اسکو فتح کر لیتے مگر یہ طلسم اسم با مسمی ہے اسکو کوئی فتح نہیں کر سکتا سامری
نے اسکی تعریف میں ختم نہیں کی ہے رستم نے فرمایا سامری اپنی موت سے تو بچ نہ سکا طلسم کی عمر ایسی کیونکر بنائی
زرمہر نے کہا کیا تم نے سامری کو مردہ سمجھا ہے سامری زندہ ہیں پہلے دنیا میں رہتے تھے اب بہشت میں ہیں
رستم نے فرمایا جہنم میں جلتے ہونگے زرمہر کو غصہ آگیا کہا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے اب بھی کچھ نہیں گیا ہے تو مذہب
سامری پرستی قبول کرے میں امان دوں رستم نے فرمایا او بیہودہ کیا بکتا ہے میں سامری و جمشید کے نام پر لعنت
کرتا ہوں رستم کی زبان سے جو یہ کلمہ نکلا زرمہر نے ایک گولا رستم کی طرف پھینکا رستم کے عقب لگ کے وہ گولا
پھٹکر زمین پر گرا شاہزادہ اسی طرح گھوڑے پر بیٹھا رہا زرمہر نے پھر ایک گولا پھینکا رستم کے قریب آکے
وہ گولا بھی زمین پر گر پڑا اسبب زرمہر بہت عاجز ہوا تو تلوار کا وار کیا رستم نامدار نے تلوار اسکی چھین لی زرمہر
چاہا میں لوح پر ہاتھ ڈالوں رستم نے طمانچہ مارا زرمہر اگر خالی دیکر نہ بچے تو سر اڑ جائے لیکن خالی دیکر بچا فوراً
دونوں پاؤں زمین پر مار کر غرق زمین ہو گیا رستم نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اس میں لکھا
تھا کہ قلعہ کی طرف جاؤ وہاں اپنا قبضہ کرو مال و اسباب لو رستم نامدار نے گھوڑے کے کان میں کہا کہ مجھے
قلعہ طلسمی پر پہونچا دے گھوڑا طرارے بھرتا ہوا چلا رستم نے باگ روکی کیونکہ بہت سے لوگ پیادہ پا
ہمراہ تھے وہاں سے قلعہ بہت قریب تھا تھوڑی دیر میں قریب قلعہ کے پہونچے رستم نامدار نے دیکھا ایک
قلعہ پتھر کا نہایت مستحکم بنا ہے گرد خندق میں آگ روشن ہے شعلے آتش کے سر بفلک کشیدہ ہیں شاہزادے

نے فوج ملاحظہ فرمائی کہا تھا اپنے ہمراہیون کو یہین چھوڑ دو قلعہ مین جاؤ رستم نے سب سے کہا آپ لوگ یہین توقف
فرمائیے جب موقع ہوگا آپ کو بلاؤنگا سب لوگ وہان ٹھہرے رستم نامدار نے گھوڑے کو ایڑ دی گھوڑا خندق
کو پھاند کر پار پہونچا رستم نے دیکھا دروازہ قلعہ کا بند ہے قریب جا کر دروازے پر زور کیا اُکھاڑ کر پھینک دیا دروازے
کے کھلتے ہی جو لوگ قلعہ کے اندر تھے اُنھون نے شور و غل مچایا فوج قلعہ سے باہر آئی رستم پر سب
حملہ آور ہوئے شاہزادے نے بھی تلوار میان سے نکالی نعرہ و غلغلہ دعا کرنے لگے جو لوگ ساحر تھے اُنھون
نے پڑھ پڑھ کے سحر کیا مگر رستم پر سحر نے تاثیر نہ کی سب حیران ہوئے بعض نے کہا یہ شخص عامل ہے کوئی کہتا تھا
ساحر زبردست ہے اسی طرح اپنی اپنی رائے ہر ایک دیتا تھا کوئی کہتا تھا اسکو تیرون کا مینھ برسا کے فنا کر ڈالو
کوئی کہتا تھا اسکو تا بہ خندق لے چلو وہان جا کر خندق مین ڈال دو اسکی نسبت ہمارے پاس سلطان کا حکم آیا ہے
کہ اس صورت کا اگر کوئی جوان آئے تو اسکو زیر کر کے قتل کر ڈالنا خبردار اسکو زندہ نہ جانے دینا اگر زندہ یہان
سے نکل جائیگا تو سلطان بہت آزردہ ہونگے وہ لوگ تو آپس مین یہ باتین کرتے تھے مگر رستم نامدار بے تامل قتل پر
تلے ہوئے تھے جس صف پر جا پڑے اسکو تباہ کر دیا عرصہ تک رستم سب سے لڑا کیے آخر تھک کر ایک مقام پر
ٹھہرے لوگون نے دیکھا کہ اب اس مین لڑنے کی طاقت باقی نہین تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے رستم نامدار پھر
بجرأت تمام اُن لوگون سے لڑنے لگے لیکن اب طاقت جواب دیتی جاتی ہے گو کوئی زخم نہین کھایا ہے
مگر سیکڑون کو قتل کیا ہے راہ کی مسافتین دو ہفتہ سے ایسے ایسے مصائب اٹھا رہے ہین آرام ممکن نہین
ہے غذا اچھی طرح بہم نہین پہونچی اور باشندگان قلعہ سب سیر و سیراب ہین یہ نوبت رستم کی ہو چکی تو شاہزادے
کو خیال آیا کہ اب کبتک مین ان لوگون سے مقابلہ کرتا ہونگا آخر مجبور ہو کر زمین پہ گر پڑونگا اس خیال کے
آتے ہی شاہزادے نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ ای مالک تحقیقی وای فتح حقیقی مدد کر یہ وقت مدد ہے دعا رستم
جو کہ مقبول درگاہ الٰہی ہوئی ایک برق چمکی کہ کئی ہزار کے سر اُڑ گئے رستم نامدار نے آسمان کی طرف دیکھا
تو معلوم ہوا کہ ملکہ خورشید جمال ہین رستم خوش ہوئے جسم مین توانائی بڑھ گئی پھر اسی طرح سب کو قتل کرنا شروع
کیا ایک صف کو رستم نامدار تباہ کرتے تھے ایک صف کو ملکہ برباد کرتی تھین تھوڑی دیر جو اس طور سے جنگ
رہی جسقدر فوج قلعہ مین تھی بدحواس ہو گئی کوئی تدبیر جب بن نہ پڑی تو سب نے امان طلب کی رستم نامدار
نے تلوار روکی ملکہ نے بھی توقف کیا رستم کے پاس آ کر بہت کچھ مدح و ثنا کی تمام باشندگان قلعہ رومال سے
ہاتھ باندھ کر رستم کی خدمت مین حاضر ہوئے شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا باشندگان قلعہ نے رستم نامدار کو
باعزاز و اکرام قلعہ کے اندر پہونچایا شاہزادے نے مال قلعہ کی فہرست طلب کی ملازمین قلعہ نے فہرست حاضر کی
رستم نامدار نے کہا کہ ہماری فوج باہر قیام پذیر ہے اُنکو اندر لاؤ سب لوگ باہر آئے جو ہمراہی رستم نامدار کے
یہان تھے اُنکو اپنے ہمراہ قلعہ کے اندر لیگئے رستم نامدار کو بڑی خوشی ہوئی ملکہ خورشید جمال نے کہا ای شہریار
نصف طلسم فتح ہو چکا مگر اب بڑے بڑے مرحلے باقی ہین جبتک وہ فتح نہو گئے سامان قتل در پیش ہے [illegible] رستم
نے فرمایا سب مشکلیان پروردگار آسان کریگا خورشید جمال نے کہا اب مین رخصت ہوتی ہون ملکہ کو جا کر اس امر کی
مبارکباد دونگی وہ بھی خوش ہونگی رستم ہنس کے خاموش ہو رہے خورشید جمال غائب ہوئین ملکہ رستم نامدار نے اپنے
تمام لشکر کو بلایا اسیوقت حکم دیا کہ آپ لوگ حمام مین تشریف لے جائیں سب حمام مین گئے رستم نے سلاح جو کہ قلعہ مین موجود تھے
وہ طلب کیے جسقدر لباس مقتولون کا تھا وہ منگایا اپنی سپاہ کو تقسیم کیا سب نے تبدیل لباس کیا رستم نے کو روز قلعہ مین جشن فرمایا [illegible]

اسکو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور قلعہ طلسمی فتح ہو تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اصلی لوح کی تلاش مین ملکہ
گیسو دراز کے باغ مین جائے مگر اُسکے مکر سے بچا رہے وہ بڑی باقی فطور ہے وہان سے لوح حاصل کرے پھر جو کچھ حکم
لوح ہو اُسے وہ بجا لائے اور اُسوقت مین لشکر کا بھی ساتھ رہنا ضرور ہے رستم نامدار نے ایک شخص معتمد کو قلعہ مین حاکم کیا
اور آپ لشکر گران ہمراہ لیکر طرف باغ ملکہ گیسو دراز کے روانہ ہوئے اُنکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت زرمہر کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب رستم نامدار کے مقابلے سے شکست کھا کر بھاگ آیا اپنے مقام پر آکے وزیر کو بلا کے کہا مین ابھی بڑے امتحان سے رستم کے
سامنے گیا تھا واقعی اُسکے پاس تحفہ جات ہین کہ اگر ساحر بھی چاہین تو اُسکو ہلاک نہین کر سکتے نہین معلوم یہ اشیا اُسکو کہان
سے ہاتھ آئے اُسکا گرفتار ہونا تو مشکل ہے جبتک کوئی ایسا ہی مکار جائے اور سب اشیا اُس سے لیکر اور قتل کر ڈالے
تو طلسم مین امن ہو اگر اُسے لیکر چلے گا یا کسی مقام پر چھوڑدیگا تو اُسکا معین ضرور آئیگا اور اُسکو آفت سے بچائیگا نہین
معلوم یہ کون شخص ہے مین نے بہت کچھ چاہا مگر یہ امر دریافت نہوا گو یہ خوف تو مجھے نہین ہے کہ طلسم تباہ ہو جائیگا کیونکہ
طلسم ہمیشہ کے واسطے ہے مگر خیال یہ ہے کہ جو عجائبات بزرگون نے بڑی محنتون سے تیار کیے ہین وہ مٹے جاتے ہین
اب اُنکا قابو بھی مشکل ہے اور ایک امر اور تعجب خیز ہے وہ یہ کہ نہین معلوم اُسکے پاس لوح کیسی ہے جو میرے طلسم کے ٹھیک پتے
دیتی ہے وہ لوح مثل اصلی لوح کے ہے ہان ساخت مین تو البتہ فرق ہے مگر احکامات ایک ہین یہ بات سمجھ مین نہین آتی وزیردن
نے کہا حضور پھر اب آپ سنگیا جمد بست فرمائےگا زرمہر نے کہا میرا ارادہ ہے کہ معلم صاحب کے پاس جاؤن اور اُنسے
اس امر کو بیان کرون اگر وہ کوئی تدبیر فرمائینگے تو سب کام بن جائینگے وزیردن نے کہا یہ کام ایسا نہین ہے جو معلم صاحب کو
تکلیف دیجیے کوئی ایسا ہی کام ہوتا جو طلسم بھر مین کسی سے نہو سکتا تو معلم صاحب کو تکلیف دیجاتی زرمہر نے کہا ایسا
نہو رفتہ رفتہ یہی مشکل ہو جائے اور پھر کسی کے بنائے کچھ نہ بن پڑیگا اس سے بہتر ہے کہ مین ابھی اُنکو جاکر اس امر کی اطلاع
دون وہ کوئی تدبیر بتادینگے فوراً رستم گرفتار ہو جائیگا وزیر نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تشریف لے جائیے زرمہر نے
کہا بے اُسکے بن نہین پڑیگا یہ کہکر سواری طلب کی ملازم اُسیوقت سواری لائے زرمہر تخت پر سوار ہوکر معیار رند کی
طرف روانہ ہوا معیار رند کے مکان پر پہونچ کے اُسنے تخت اُتارا جو لوگ ملازمین معیار وہان موجود تھے اُنسے کہا
معلم صاحب سے ہمارا آداب و تسلیمات عرض کرو اور کہو زرمہر کسی ضرورت سے حاضر ہوا ہے اگر حکم ہو تو اُسکو بیان کرے ملازمین
معیار نے اندر آکے معیار سے کہا زرمہر جادو آپ کو آداب و تسلیمات عرض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مین اسوقت ایک ضرورت
سے خدمت والا مین حاضر ہوا ہون اگر حکم ہو تو عرض کرون معیار نے کہا جاکر کہدو اسوقت ہمکو فرصت نہین ہے پھر کسیوقت
آنا ملازمون نے باہر آکے زرمہر سے کہدیا کہ معلم صاحب فرماتے ہین کہ ہمکو اسوقت مہلت نہین ہے پھر کسی وقت آنا زرمہر
نے کہا میری طرف سے پھر جاکر عرض کردو کہ مقدمہ طلسم مین مجھے کچھ مدد لینا ہے ایک شخص بارادہ طلسم کشائی یہان آیا ہے جسنے
قیامت برپا کردی ہے کسی سے اسیر نہین ہو سکتا ہے اگر آپ مدد فرمایئے تو وہ اسیر ہو جائے اور اُسکے پاس تحفہ جات
ایسے ہین کہ نہ اُسپر آگ اثر کرتی ہے نہ پانی کچھ نقصان پہونچاتا ہے نہ سحر اُسپر کارگر ہوتا ہے بے آپکے مدد فرمائے یہ امر
طے نہوگا ملازمون نے یہی تقریر معیار سے کی یہ سنکر معیار نے کہا جاکر کہدو کہ طلسم اب نہین بچیگا نہ تمھاری بربادی کا
قریب آیا ہے اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو جو کچھ وہ چاہین کہے اُسکو قبول کرو اُسکی خاطر ملول کروگے نہین تو وہ تمام طلسم کو خاک مین
ملادیگا اور اب کوئی پیام اُسکا میرے پاس نہ لانا ملازمون نے عرض کی حضور جب وہ کہتے ہین تو ہم حاضر ہوتے ہین اب اُنسے
کہدینگے کہ معلم صاحب خفا ہوتے ہین معیار نے کہا ضرور کہدینا ملازمین باہر آکے جو جو باتین معیار نے کہی تھین

سب زر مہرہ سے بیان کردین آخر مین یہ بھی کہا کہ اسوقت مجھے مہلت نہین ہے اب کوئی پیام نہ بھیجنا زر مہرہ وہانسے اٹھا لیکن
خیال کیا کہ اسوقت لعل صاحب کا طرح درست نہین ہے پھر کسیوقت آؤنگا کوئی تدبیر ضرور بتاینگے یہ خیال کرکے اپنے
یہان آیا وزیرون نے کہا حضور لعل صاحب نے کیا فرمایا زر مہرہ نے کہا وہ اسوقت کسی کار ضروری مین مشغول تھے
اس وجہ سے کچھ نہین کہا مین نے دوبارہ آدمی کو بھیجا انکو برا معلوم ہوا مجھے کہلا بھیجا کہ اب ہمارے پاس کسی کو نہ بھیجنا
ہم جواب نہ دینگے پھر کسی دن آنا مین کل پرسون جاؤنگا وہی کچھ تدبیر بتاینگے اور کیا عجب ہے کوئی بات ایسی پیدا کرین
کہ اب مجھے جانیکی بھی ضرورت نہو کیونکہ مین اُنسے کہہ آیا ہون کہ طلسم کے عجائبات برباد ہوتے جاتے ہین اُنکو اس
امر کا ضرور خیال ہوگا وزیرون نے کہا نہین معلوم کل تلک رستم کہان پہونچے ذرا اس وقت ملاحظہ تو فرمائیے کہ رستم
کہان ہے زر مہرہ نے تختہ سامری منگایا شبیہ سامری کو بلایا دریافت کیا کہ رستم اسوقت کہان ہین کس کام مین مصروف
ہین تصویر نے آواز دی کہ اب پوچھتے ہو کہ جب رستم قلعہ کو تباہ کرکے اپنے شہر کو درست کرکے ملکہ گیسو دراز کے باغ کی
جانب لوح لینے کو روانہ ہوئے یقین ہے کل تک لوح حاصل کرلینگے اے زر مہرہ تم بڑی سستی کر رہے ہو تمکو لازم ہے کہ ایسا
انتظام مناسب کرو کہ رستم راہ مین گرفتار ہو جائین اور ملکہ کے باغ تک نہ پہونچنے پائین اگر باغ تک پہونچ جائینگے
تو غضب ہو جائیگا ساحر اُنسے لڑ نہین سکتا ہے اگر غیر ساحر چاہے تو وہ ایک مو پہ بھاری لشکر لیکر اگر کوئی مقابلہ کرنا چاہے
تو اسوقت جسقدر لشکر رستم کے پاس ہے اُتنا لشکر تمام طلسم مین نہین ہے آجتک تمنے غفلت کی مگر اب غافل رہنے کا محل
نہین ہے جلد تدبیر کرو زر مہرہ نے قلعہ کی بربادی کی جو کیفیت سنی وزیرون سے کہا غضب ہوا رستم نے قلعہ طلسمی کو بھی تباہ
کردیا اور جو کچھ اسمین مال و اسباب تھا سب اپنے قبضے مین کیا بہت سے لوگ قتل ہوئے جو باقی بچے اُنھون نے
اطاعت اختیار کی مقتولون کے اسباب سے اپنے لشکر کو درست کیا اب بیشمار فوج لیکر ملکہ گیسو دراز کے باغ کو گئے ہین
وزیرون نے کہا حضور ملکہ گیسو دراز ضرور گرفتار کرلینگی علاوہ سحر کے اسمین مکر ایسے ہین جنسے ممکن نہین جو رستم بچ سکین
زر مہرہ نے کہا اگر گرفتار بھی کرلیا تو کیا ہوا اُنکا سعی ضرور آئیگا چھڑا کر لے جائیگا اگر بلکہ اس سے مقابلہ کریگی فتح نہ
پائینگی وہ شخص بھی بلائے روزگار ہے وزرا نے کہا پھر ملکہ کے پاس پیام بھیجدیجئے کہ رستم لوح لینے کو آتے ہین
جہانتک ممکن ہو انکو گرفتار کرکے فوراً قتل کرڈالنا زر مہرہ نے کہا یہی میرا بھی قصد ہے عقاب جادو کو طلب
کیا ایک نامہ اسی مضمون کا لکھدیا اور زبانی بھی تاکید کردی کہ جسوقت رستم کو گرفتار کرنا اسیوقت قتل کرڈالنا
لمحہ بھر بھی زندہ نہ رکھنا عقاب جادو یہ پیام لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا ٭٭٭

## اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہے۔

الغرض یہ جو روانہ ہوئے تو دوسرے روز باغ کے نزدیک پہونچے گھوڑے کو روکا لوح ملاحظہ فرمائی لکھا تھا یہی باغ ملکہ
گیسو دراز کا ہے آج یہین قیام کرو کل باغ مین جانا مگر بے لوح دیکھے جانیکا ارادہ نہ کرنا رستم نامدار نے فوجکو روکا
حکم دیا بارگاہ یہین استادہ کرو آج کی شب یہین رہینگے کل باغ مین جائینگے ملازمون نے جلدی جلدی بارگاہ اِستادہ
کین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب لوگ بھی اپنے اپنے خیام مین گئے شب تو
عیش و راحت مین بسر کی جب صبح ہوئی تو رستم نامدار نے لوح ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ لشکر یہی
جگہ چھوڑو تو تنہا باغ مین گیسو دراز کے جاؤ لوح طلسمی خبردار کسی کے فریب مین نہ آنا ہر بات مین لوح دیکھنا
رستم نامدار سب لشکر سے رخصت ہوئے لشکر کو چھوڑ کر گھوڑے پر سوار ہوئے باغ مین تشریف لے گئے
دروازے پر دربانون نے روکا رستم نے انکو قتل کیا اسکی اطلاع ملکہ گیسو دراز کو ہوئی ملکہ نے کہا

رستم سے کوئی نہ بولے شاہزادے کو ہمارے پاس بھیجدو ملازمین ملکہ گیسو دراز رستم کے پاس آئے کہا آپکو ملکہ نے
سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے مجھے آپسے کچھ کہنا ضروری ہی رستم نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا
تھا کہ جاؤ لیکن بچکر رہے اسکے بچنا گیسو دراز ایک حوض کے قریب بیٹھی ہی اسکے آگے تین گلدستے رکھے ہین جو گلدستہ
دست راست کی جانب رکھا ہی اسمین لوح ہی وہ ایک ایسی لوح دیگی جو الٹی خبرین بتائیگی اسکو ہرگز نہ لینا جو گلدستہ
دست راست کیجانب رکھا ہی اسکو اٹھا لینا لوح قبضے مین آجائیگی اگرچہ ہی مصائب ہون مگر اس گلدستے کو ہاتھ سے
چھوڑنا جو لوح تمہارے پاس ہی یہ گلدستہ ہاتھ مین آتے ہی ناقص ہو جائیگی اگر گلدستہ ہاتھ سے چھوڑ دوگے تو پھر لوح جاتی رہیگی
اور یہ لوح بھی خبر نہ دیگی رستم نامدار اس کیفیت کو دیکھکر ملکہ کے پاس گئے دیکھا ایک نازنین مہ جبین ایک حوض کے
قریب بیٹھی ہی گرد چند کنیزین مروحہ جنبانی کر رہی ہین گیسو دراز رستم کو دیکھکر اٹھ کھڑی ہوئی کہا اے شہریار آپکی ان
دیکھتا ہون کیون تکلیف کی آئے تو اطلاع کی ہوتی مین آپ کو بلا لیتی ایک مدت سے آپ کا نام نامی سنتی تھی اور مشتاق دیدار
تھی آج آپنے سرفراز فرمایا مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی یہ کہکر کنیزون کو اشارہ کیا کنیزون نے جام صراحی سامنے لاکر رکھا
ملکہ نے اپنے ہاتھ سے جام بھر کیا رستم کے سامنے لاکر کہا نوش فرمائیے رستم نامدار نے گیسو دراز سے چھپا کے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ خبردار اس جام کو نہ پینا اسمین بیہوشی ملی ہی پیتے ہی بیہوش ہو جاؤگے سب تحفہ جات قبضے سے نکل جائینگے
پھر ہاتھ نہ آئینگے بہت بچنا تمھے بہتر یہی ہی کہ اس جام کو اسکے ہاتھ سے لیکر اسکے منھ پر شراب پھینکدو رستم نامدار
نے وہ جام گیسو دراز کے ہاتھ سے لیکر اسکے منھ پر کھینچ مارا شراب جو اسکے منھ پر پڑی اسمین بیہوشی ملی تھی گیسو دراز
کو چھینک آئی بیہوش ہو کر زمین پر گری رستم نامدار نے اس گلدستے پر ہاتھ ڈالا جیسے ہی گلدستہ انکے ہاتھ مین
آیا ایک آواز تڑاقے کی ہوئی چھت مکان کی گری زمین نیچے چلی ایسا معلوم ہوا کہ رستم نامدار کی آنکھین بند ہو گئین
مگر شاہزادے نے گلدستہ ہاتھ سے نہ چھوڑا تھوڑی دیر کے بعد پاؤن زمین سے آشنا ہوئے رستم نے دیکھا ایک
مکان تاریک ہی بند ہون جلدی سے گلدستے کو کھولا لوح نکالی لوح کے نکلنے سے روشنی ہوئی رستم
نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ دیوار سے لوح کو مس کرو پھر قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو رستم نے دیوار سے لوح
مس کی دیوار اڑ گئی میدان نظر آیا رستم باہر آئے مگر گیسو دراز کو جو ہوش آیا اس نے اپنے نزدیک وہ
گلدستہ نہ پایا بہت گھبرائی اٹھ کر دیکھا مکان کی دیوارین گری پائین دیکھا رستم نامدار لوح گلے مین ڈالے
ہوئے چلے جاتے ہین گیسو دراز نے وہین سے پکار کر آواز دی اے شہریار آپ مجھے کہان چھوڑے جاتے ہین
مین بھی آپ کی کنیزی مین حاضر ہون مجکو ہمراہ لیتے چلیے مین تو آپکی کنیز ہون جسکے پاس لوح طلسمی ہی مین
اسکے تابع فرمان ہون رستم ٹھہرے گیسو دراز قریب آئی رستم کے قدمون کو بوسہ دیکر عرض کی اے شہریار اب مین کہان
رہون گی زر مہرہ مجکو قتل کر ڈالے گا اگر آپ نے لوح لی ہی تو مجھے بھی اپنی کنیزی مین رکھیے رستم کو اسکی حالت پر
رحم آیا فرمایا کہ میرے ہمراہ چلو اسنے قبول کیا رستم نامدار قریب اپنے گھوڑے کے آئے اسپ پر سوار ہوئے
باد پا روانہ ہوا گیسو دراز کو شاہزادے نے کہا تم ہمارے لشکر مین آؤ تمہین ہم اپنے یہان بعیش و آرام
رکھین گے کچھ اندیشہ نکرو گیسو دراز بھی عقب مین رستم نامدار کے آئی تھی جب رستم نامدار اپنی بارگاہ کے قریب
پہونچے تو در بارگاہ پر کھڑے ہو کر گیسو دراز کا راستہ دیکھنے لگے کہ دیکھا سامنے سے گیسو دراز آتی ہی
رستم چاہتے ہین کہ مین دربانون سے کہکر جاؤن کہ یہ جو آوے تو ممانعت نکرنا ہنوز کسی سے کہا نہ
تھا کہ ایک برق چمک کے گری گیسو دراز کا سر اڑ گیا رستم نامدار کو کمال حیرت ہوئی بڑھ کے دیکھا

وہاں کسی کو نہ پایا بہت افسوس فرمایا اسکی لاش تو فوراً جل گئی اور جسقدر اسکا سحر کا کارخانہ بنا تھا سب جل کر خاک
ہوا ابھی بارگاہ میں آ کے بیٹھے تھے کہ ایک پرچہ گود میں آ کے گرا رستم نے اُس پرچہ کو دیکھا طرف سے ملکہ
خورشید جمال کے لکھا تھا کہ گیسو دراز کو میں نے قتل کیا اگر یہ آپ کے یہاں آتی تو بہت فساد پیدا
ہوتے اس مکارہ کا مارا جانا ہی بہتر تھا رستم نامدار خاموش ہو رہے اس شب کو تو شاہزادے نے وہیں قیام
کیا صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل کرے اور لوح طلسمی ہاتھ آئے
تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ سامان قتل زرمہر کی فکر میں جائے اور سامان قتل زرمہر صرف ایک خنجر ہے جو کوہ
گل فشان پر جانے سے ممکن ہو سکتا ہے جس طرح ہو سکے اپنے تئیں کوہ گلفشان پر پہونچائے وہاں سے خنجر
لائے تب زرمہر قتل ہو رستم نامدار نے لشکر کو حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو ہم ابھی یہاں سے کوچ کرینگے
طرف کوہ گل فشان کے جائینگے لشکر نے فوراً چلنے کی تیاری کی رستم نامدار بصد شوکت و وقار وہاں سے روانہ ہوے
طرف کوہ گلفشان کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

## اب کیفیت عقاب جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ جو نامہ زرمہر کا لیکر ملکہ گیسو دراز کے پاس چلا راہ کو طے کر کے تیسرے روز پہونچا یہاں کچھ بھی نظر نہ آیا میدان
صاف پایا عقاب نے یہ خیال کیا کہ شاید میں نے راستہ فراموش کیا بڑی دیر تک اسی فکر میں سرگردان رہا جو لوگ
وہاں تھے اُنسے دریافت کیا کہ اس مقام پر ملکہ گیسو دراز کا مکان تھا اُن لوگوں نے کل کیفیت بیان کی عقاب
کے ہوش اُڑ گئے اسیوقت روانہ ہوا دو روز کے بعد زرمہر کے پاس آیا نامہ واپس دیا کل حال بیان کیا
زرمہر نے کہا اب مجھے یقین کامل ہو گیا کہ طلسم نہیں بچے گا جب گیسو دراز سا رکن اعظم اس طلسم کا یوں مارا جائے
اور لوح ایسے شخص کے قبضے میں جائے جسنے بے لوح آفت برپا کر دی تھی تو اب وہ کیا کچھ نہ کریگا یقین ہے کہ
طلسم کو ضرور شکست دیگا لیکن ابھی عمر طلسم کی ختم نہیں ہوئی ہے اب سوائے اسکے کہ ایک بار جان توڑ کر کوشش
کیجائے اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ باتیں کر کے اپنے تختۂ سامری منگایا اُسمیں سے صورت سامری کو بلایا رستم کی
کیفیت پوچھی شبیہ سامری نے سب حال بیان کر دیا زرمہر نے کہا یہ تو فرمایئے کہ رستم اب کہاں گئے ہیں شبیہ نے کہا
اب تمھارے قتل کا سامان کرنیکی فکر میں گئے ہیں اور نصف راہ طے کر چکے ہیں یقین ہے اسی ہفتہ میں وہاں
پہونچ جائیں اور تمھارے قتل کا سامان لائیں زرمہر نے کہا اب کیا کیا جائے شبیہ نے جواب دیا کہ اب کوئی تدبیر
نہیں بن پڑتی ہے اگر ہو سکے تو رستم سے میل کر لو اُسکا کہنا قبول کرو زرمہر نے کہا یہ تو مجھسے نہوگا میں ضرور ایکبار لشکر
گران ہمراہ لیکر رستم سے مقابلہ کرونگا سحر کی لڑائی کو موقوف رکھونگا شبیہ سامری نے کہا جس طرح لڑو گے شکست
پاؤگے زرمہر نے کہا جو کچھ ہو میں بے لڑے چین نہ لونگا انجام یہ ہے کہ مارا جاؤنگا بلا سے مگر اسکی
خوشی نکرونگا شبیہ سامری نے کہا تمھیں اختیار ہے زرمہر نے کہا آپ تشریف لے جایئے میں دیکھ لونگا شبیہ
سامری حسب دستور صندوقچے میں داخل ہوئی زرمہر نے کہا اب میں معلم صاحب کے پاس جاتا ہوں اور
تمام کیفیت اُنکو سناتا ہوں یقین ہے وہ اب میری مدد ضرور کریں وزیروں نے بھی یہی رائے دی زرمہر
اُسی وقت معیار روشن دل کے مکان کی جانب روانہ ہوا تھوڑی دیر میں وہاں جا کر پہونچا دربانوں نے
اسکو بہ تعظیم و تکریم بٹھایا زرمہر نے کہا معلم صاحب کو ہماری طرف سے آداب و تسلیمات کہو اور عرض کرو
کہ حضور نے اس مقدمے میں کچھ کوشش نہ فرمائی اب تو لوح بھی رستم کے پاس ہے میرے قتل کا سامان مہیا

کرنے گیا ہے مین یقین کرتا ہون کہ وہ میرے قتل کا اسباب لیکر واپس آئیگا اور مجھے قتل کریگا ملازمین عیار نے یہ گفتگو عیار سے
آکر بیان کی عیار نے کہا ہماری طرف سے کہدو کہ جب تمھین یقین ہے کہ رستم آپکو قتل کریگا تو اس سے میل کر لو اور جو
کچھ وہ کہے اسکو قبول کرو مین کسی بات مین دخل نہ دونگا اور آئندہ مجھسے اس قسم کی باتین نہ کہنا پیشتر ہی مین نے
کہا تھا کہ رستم سے میل کر لو مگر تم نے قبول نہ کیا اسکا یہ انجام ہوا اور اب پھر کہتا ہون اگر قبول کروگے تو اچھے
رہوگے نہین تو کتّے کی موت مروگے اور رستم اس طلسم کا فاتح ہے تم کو ابھی کیا کیفیت طلسم کی معلوم ہے بس اسقدر
سن لیا کہ اس طلسم کی سرخشت کھینچ لی ہے یہ دعوی بالکل غلط ہے کوئی چیز ایسی نہین ہے جسکی فنا نہو اب تمھارے حق مین
یہی بہتر ہے کہ اطاعت ملک رستم کی قبول کرو خادمون نے سب گفتگو لفظاً بلفظاً زرمہر سے بیان کی زرمہر کو
بہت برا معلوم ہوا کہا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ لعل صاحب نے رستم کی مدد کی ہے جب تو یہ کلمات فرماتے ہین کہ
اسکی اطاعت قبول کرو بھلا مین اسکی اطاعت کیون قبول کرونگا رستم میرا کیا بنا لیگا یہ کہکر وہانسے اٹھا اپنے
مکان پر آیا اور وزیرون سے کہا بڑا غضب ہوا آقا عدے سے معلوم ہوتا ہے کہ لعل صاحب رستم کے شریک ہو گئے
اور اُسکو مدد دی جب تو اُسنے یہ سب کام ٹھیک کیے ورنہ دوسرے کی مجال نہ تھی جو اس طلسم کو فتح کرسکتا
صرف لعل صاحب کے باعث سے میرا طلسم برباد ہوا مجبور ہون کہ اُنسے مقابلہ نہین کرسکتا ہون نہین تو مزہ چکھادیتا
چھٹی کا دودھ یاد دلادیتا مگر بہت سی وجہون سے مجبور ہون اول تو میرے اُستاد ہین دوسرے یہ کہ ایک فساد برپا
ہوا ہے اب اُسمین ایک اور فساد نکلے گی پھر ایسے شخص سے جنگ آغاز کرنا جو خود سحر و ساحری کا بانی ہو خلاف عقل
ہے اور بہت سی باتین اس قسم کی ہین جو مجھکو مجبور کیے ہوئے ہین لیکن دیکھا جائیگا مین رستم سے فراغت پالون پھر
ہر ایک کو مزہ چکھادون وزرا نے کہا حضور اب ان باتون کو رہنے دیجیے اسوقت کچھ تدبیر فرمائیے زرمہر نے
کہا تدبیر یہی ہے کہ ہمارے لشکر کو اطلاع دو کہ سب سامان سفر درست کرین ہم برائے مقابلہ رستم جائینگے
سحر کی لڑائی موقوف رکھینگے نیزہ و شمشیر سے رزمنگے وزرا نے کہا ہم لوگون کی بھی یہی صلاح ہے جو کچھ آپ
تجویز فرماتے ہین بہت مناسب ہے اُسی وقت ملازمین زرمہر نے لشکر مین خبر پہونچائی رسالدار سپہ سالار سامان
سفر مین مصروف ہوئے دوسرے روز سب لشکر درست ہو گیا ہرکارے نے زرمہر کو اطلاع دی حضور
لشکر تیار ہے سب کو آپ کا انتظار ہے زرمہر نے اُسیوقت وزیرون کو بلایا ایک کو برائے انتظام وہین چھوڑا باقی
کو اپنے ہمراہ لیا طرف کوہ گلفشان کے برائے مقابلہ رستم نامدار روانہ ہوئے آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت رستم نامدار کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر بتلاش سامان قتل زرمہر طرف کوہ گلفشان کے روانہ ہوئے تو دو روز کے بعد ایک صحرا
مین پہونچے دیکھا صحرا بہت بہار ہے درخت عمدہ عمدہ خوشبودار باکیفیت موجود ہین روش پٹڑیان اس طرح
سے درست ہین کہ معلوم ہوتا ہے کسی باغبان نے بنائی ہین ایسی کاریگریان دکھائی ہین رستم بہت حیران ہو کر
لوگون سے کہا یہ صحرا ہے کہ کسیکا باغ ہے سب چیزین سلیقہ سے جابجا قاعدے سے ہین عجب قدرت الٰہی ہے جنگل مین
یہ کیفیت نگاہ سے نہین گذری لوگون نے عرض کی حضور ایک اور عجب طرح کی بات ہے جانوران
وحشی مثل آہو و شیر یہان کثرت سے پائے جاتے ہین طائر بھی عجیب و غریب درختون پر بیٹھے ہین اگر صحرا
ہوتا تو یہ جانور ضرور ان درختون کو خراب کرتے زمین اسقدر صاف نہوتی رستم نے فرمایا یہ کسی کا باغ نہین ہے
بلکہ صحرا ہے خدا کی قدرت اسکی دید سے ظاہر ہے آج کے روز یہین ہو شبکو بھی اسی جگہ بسر کرو کل یہان سے

چلین لگے خادمون نے بارگاہین جلدی جلدی استادہ کین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین آکر رونق افروز ہوئے
اور بھی ملازمین حاضر خدمت ہوئے صحرا کی کیفیت دیکھنے لگے جب تھوڑی دیر گذری تو رستم نے دیکھا ایک سوار
لباس پرتکلف پہنے ہوئے ایک آہو کے تعاقب مین آتا ہے عقب مین اُس سوار کے اور بہت سے نقاب پوش سوار
ہین رستم نامدار نے کہا یہ سوار کون ہے اور اسکے ساتھ اتنے نقابدار یہ لوگ کون ہین انکی کچھ حقیقت دریافت کرنا چاہیے
ہرکارون نے عرض کی غلام جاتے ہین ابھی خبر لاتے ہین یہ کہکر ہرکارے روانہ ہوئے لیکن وہ سوار اُسوقت آہو کے
پیچھے گھوڑا ڈالے نکل گیا جب اُس طرف سے آہو کو شکار کر کے پلٹا اور رستم کی بارگاہ کے سامنے آیا تو تھوڑی دیر توقف
کر کے تمام لشکر کو دیکھا پھر اپنے ہمراہی نقابدار کو بھیجا کہ اس فوج کے سپہ سالار سے جاکر کہو تم کون ہو جو اسطرف ہمارے
بے اذن آئے ہو کیا نہین جانتے تھے کہ اس صحرا مین ہم رہتے ہین بس خیر اسی مین ہے کہ پلٹ جاؤ یہان نہ ٹھہرو خاص
ہمارے یہان کے لوگ تو اسطرف سے کبھی نہیں آتے تم کون ہو جو ادھر آئے اور یہان قیام کیا وہ نقابدار در
بارگاہ رستم پر آیا نگہبانون نے روکا کہا ہم تمہاری اطلاع پہلے کرین پھر جو کچھ حکم صادر ہوگا دیا کیا جائیگا نقابدار
باہر ٹھہرا دربانون نے چوبدارونکو بلانا چاہا اس عرصہ مین ہرکارے جو خبر لینے گئے تھے موجود ہوئے دربانون
نے کہا اگر اندر جانا تو یہ ایک نامہ دار آیا ہے اسکی اطلاع کر دینا ہرکارون نے کہا ہمین سب کیفیت معلوم
ہے یہ کہکر اندر آئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثنا بجا لائے پھر عرض کی حضور غلامون نے پتہ لگایا ہے بلکہ ابھی نقابدار کا ایک ایلچی
آیا ہے نامہ تو اسکے پاس نہین ہے زبانی کچھ عرض کریگا اس نقابدار نے میرے سامنے کہا کہ ہم ہمیشہ سے یہان
رہتے ہین آج تک خاص ہمارے یہان کے لوگ ان مین سے کوئی اس طرف نہین آیا یہ شخص کون ہے جو اسطرف
آیا اور طرہ یہ کہ یہین قیام کیا جاکر کہدو کہ اسی وقت یہان سے چلا جائے رستم نے فرمایا جو شخص پیام لایا ہے اسکو اندر
بلالو ہرکارے باہر آئے اس نقابدار کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے نقابدار جاہ و تجمل بارگاہ اور رستم نامدار کی صولت
و جرأت دیکھکر دنگ ہو گیا عرض کی کہ ہمارے سوار نے ارشاد کیا ہے کہ اسطرف کوئی نہین آتا ہے ہم ایک مدت
سے اس صحرا مین رہتے ہین مگر کیفیت سے ظاہر ہوا کہ تمہین اس بات کی خبر نہ تھی اسی وجہ سے تم نے یہان قیام
کیا اب بہتر اسی مین ہے کہ اسی وقت یہان سے چلے جاؤ رستم نامدار نے کہا تمہارے سردار کا کیا نام ہے اُس
نقابدار نے جواب دیا کہ ہمکو نام بتانے کی اجازت نہین ہے رستم نامدار نے فرمایا ہماری طرف سے کہدینا کہ
ہم دو تین روز رہینگے پھر چلے جائینگے تمہارا کیا نقصان ہے بلکہ ہم بہتر یہ جانتے ہین کہ ہماری دعوت
قبول کرو یہان آؤ ایک روز کچھ تمسے امور خاص دریافت کرنا ہین نقابدار نے کہا وہ دعوت قبول نہ فرمائینگے
اور نہ آپکے یہان آئینگے بلکہ ابھی باآمادہ جنگ ہونگے اور آپکے مقابلے مین آئینگے رستم نے جواب دیا کہ ہمکو اسمین بھی دریغ
نہین ہے مردان عالم کا یہی شغل ہے شوق سے طبل جنگی بجائین ہمارے مقابلے مین آئین نقابدار یہ گفتگو
سنکر واپس گیا رستم نامدار نے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی شہزادی ہے اور ہمراہی اسکے سب کنیزین
ہین فنون سپہ گری سے شوق ہے اس صحرا مین رہتی ہے سیر و شکار مین دل بہلاتی ہے تھوڑی دیر
تک یہ ذکر رہا پھر رستم نامدار نے ساقیون کو حکم دیا کہ محفل مین شراب لائین سب کو پلائین ساقیان سیمین عذار
حاضر ہوے صحبت مینوشی گرم ہوئی مین گرمی صحبت مین ہرکارے بارگاہ مین آئے عرض کی پروردگار عالم
حضور کی عمر و دولت مین ترقی عطا فرمائے نقابدار نے طبل جنگی بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار
مین نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو آتش کینہ و فساد کو دو بالا کرے رستم نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی

وبتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی تیاری جنگ ہونے لگی جب وہ شب گذری اور شہسوار
زرین پوش فلک نے نقاب سیاہ اپنے چہرے سے اٹھائی یعنی آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب
گذری روز ہوا رستم نامدار نے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کرکے سلاح طلب کئے خادمون نے کشتیان سلاح
کی حاضر کین شاہزادے نے ہتھیار لگائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا
سب لشکر تیار ہوا رستم نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر ہمراہ ہوا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے
اُدھر سے لشکر نقابدار بہت قلیل آگے آگے نقابدار مرصع پوش گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا اپنے لشکر کو لیکر میدان
مین آیا دونون لشکرون مین صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کرکیت کا کمکر ہے لشکر نقابدار سے ایک
جوان اجازت لیکر نکلا میدان مین آکر مبارز طلب ہوا رستم نامدار کے لشکر سے بھی ایک سردار نکلکر آیا اجازت
طلب کی رستم نے فرمایا کہ جہانتک ممکن ہو ان لوگونکو جان سے نہ مارنا زندہ گرفتار کرکے لانا وہ سردار اقرار کرکے
کے میدان مین آیا نقابدار نکاور زن ہوا سردار اسلام نے دو تین تاؤن مین اسکے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا
نقابدار نے وار تلوار کا کیا سردار اسلام نے اس وار کو رد کرکے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا نقابدار نے اپنا ہاتھ
سردار کے گریبان مین ڈالدیا دونون مین کشتی ہوئی گھوڑے کے نیچے آئے سردار اسلام نے نقابدار کو سر
سے بلند کیا یونہین اٹھائے ہوئے رستم نامدار کے خدمت مین آیا رستم نے حکم دیا کہ اسکو گرفتار کرکے لیجاؤ لوگ
نقابدار کو گرفتار کرکے لے گئے اسی صورت سے شام تک کل نقابدار گرفتار ہو گئے مگر نقابدار مرصع پوش باقی رہا
اُسنے چاہا بھاگ کر نکل جاوے رستم نامدار نے ایک سردار سے کہا اسکو جانے نہ دینا گرفتار کر لینا سردار نے
گھوڑا اٹھایا نقابدار کے قریب پہونچا نقابدار نے تلوار کا وار کیا سردار اسلام نے خالی دیا نقابدار نے پھر دوسرا
وار کیا سردار اسلام نے بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا نقابدار نے چاہا دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارے سردار
اسلام نے وہ ہاتھ بھی نقابدار کا مضبوط پکڑ اور ایسا جھٹکا دیا کہ نقابدار گھوڑے کے نیچے آیا سردار اسلام بھی مرکب
سے کود پڑا زور آپس مین ہونے لگا دو ساعت تک کشتی رہی آخر سردار اسلام نے نقابدار کو زمین سے اٹھا لیا مشکین
باندھکر معرکب خدمت مین رستم نامدار کے حاضر کیا رستم نامدار فتح و فیروزی میدان سے پلٹے اپنی بارگاہ مین
آئے جلسۂ عیش آراستہ کیا نقابدار طلب ہوئے رستم نے نقابدار مرصع پوش سے پوچھا کہ اب اپنی کیفیت بیان کرو
نقابدار نے کہا ای شہریار میری کیفیت نہ دریافت فرمایئے اسکے عوض مین مجھے اور میرے ہمراہیون کو قتل کیجیے
رستم نے فرمایا اگر کیفیت بیان کرنا منظور نہین ہی تو مذہب اسلام کو قبول کرو صدق دل سے مسلمان ہو نقابدار نے
عرض کی ای شہریار مین خلوت مین کچھ آپ سے باتین کرنا چاہتا ہون رستم نامدار نے اُسی وقت سب سردارون کو
رخصت کیا نقابدار مرصع پوش وہان رہا رستم نامدار نے فرمایا جو کچھ کہتا ہو بیان کرو نقابدار مرصع پوش نے کہا ای
شہریار مین دختر بد اختر سلطان زنہر تاجدار بادشاہ طلسم ہون مدت سے مجھے شوق سیر و شکار تھا اسی صحرا مین رہتی تھی
والد نامدار نے یہ امر مشتہر کر دیا تھا کہ خبردار کوئی اس صحرا مین نہ آنے پائے مین بخوف شب و روز یہان بسر کرتی تھی آج آپ
یہان تشریف لائے آپکو اس کیفیت سے آگاہی نہ تھی نہین آپکو جانے دیتی ورنہ مقابلہ کیون ہوتا رستم نے کہا ای
ملکہ خاص تمھارے واسطے اس طلسم مین میرا آنا ہوا ملکہ نے کہا اس جملے کا مطلب میری سمجھ مین نہین آیا رستم نے فرمایا
کہ ایک جوان سیماکست تاجدار نامی مدت سے تجھپر فریفتہ تھا مگر کوئی تدبیر اسکو بن نہ پڑتی تھی مجبور ہوکے اُسنے لشکر کشی
کی تھی مگر دو گھڑی کوئی ایسا آسکے ہمراہ نہ تھا جسکی وجہ سے امید اسکی پوری ہوتی راہ مین مجھسے مقابلہ ہوا مین نے زیر کیا

اُسنے مجھسے اپنی کیفیت بیان کی مدد چاہی اُسکی وجہ سے مین اس طلسم مین آیا شکر ہے خدا کا میری محنت بیکار نگئی ملکہ نے
جو نام سیامک کا سنا عرض کی ای شہریار مین نے سنا تھا سیامک نے والدنامدار کے پاس پیام بھیجا تھا مگر والدنامدار
نے نامنظور کیا اب جو کچھ آپ فرمائیے مجھے قبول ہے رستم نامدار نے کہا سیامک کو قبول کرو اور اپنے اس مذہب باطل
کو چھوڑو ملکہ اسی وقت مسلمان ہوئی رستم نے ملکہ کیواسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی ملکہ کو اس بارگاہ
مین بھیجا اور جسقدر نقاب دار تھے وہ سب بھی ملکہ کے بارگاہ مین گئے رستم نامدار نے دوسرے روز وہان سے
کوچ کیا طرف کوہ گلفشان کے روانہ ہوئے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت زرمہر جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر چلا راہ مین وزرا سے کہا مجھے ایک خیال ایسا آیا ہے جسکی وجہ سے مین بہت پریشان ہون
وزرا نے کہا حضور ارشاد فرمائیے کیا بات ہے زرمہر نے کہا اگر قلعہ کو فتح کرکے اور لوح حاصل کرکے رستم کوہ گلفشان
کی طرف جائیگا تو ضرور راہ مین ملکہ کا مکان ملیگا اور آج کل شاہزادی وہین ہین رستم اسی واسطے اس طلسم مین آیا ہے جب
انکا سامنا ہوگا نہین تو اسکی کیفیت معلوم نہین وہین ضرور رہینگی جب رستم کو اس حال سے آگاہی ہوگی کیا عجب
ہے جو شاہزادی کو گرفتار کرکے اپنے قبضے مین کرے وزرا نے کہا حضور نے جو کچھ خیال فرمایا بہت درست ہے پیشتر
اسکا انتظام کر لیجیے پھر رستم کی تلاش مین چلیے زرمہر نے کہا ملکہ کو آپ لوگون مین سے کوئی جاکر یہ خبر دے کہ ملکہ
میرے پاس چلی آئین اور وہان ہرگز نہ ٹھہرین میرے جانیکی کیا ضرورت ہے اگر مین جاؤنگا تو عرصہ ہوگا وزیر نے
کہا حضور کا تشریف لیجانا ضرور ہے اگر وہان رستم موجود ہوا تو کیا ہوگا زرمہر نے کہا میرا ایک خیال اور ہے اول تو رستم
پہچان نہ سکیگا اور ملکہ جب اس بات کو دیکھین گی کہ اب اس سے مقابلہ پڑیگا تو وہ ضرور وہانسے روانہ ہوجائینگی آپ
لوگون کو اسی واسطے بھیجتا ہون کہ انکو آگاہ کر دیجیے کہ ایک شخص اسطور کا اس طرف سے آنیوالا ہے اُسکی وجہ
سے آپ کا یہان رہنا مناسب نہین ہے وزیرون نے کہا ہم جاتے ہین ملکہ کو اپنے ساتھ ہی لاتے ہین
دو وزیر زرمہر سے رخصت ہوکر طرف اُس صحرا کے روانہ ہوئے جہان ملکہ قیام پذیر تھین تین دن کے بعد
اُس صحرا مین پہونچے دیکھا تمام صحرا خشک پڑا ہے ایک طرف کچھ بارگاہون کے کھونٹے کے نشان معلوم ہوتے ہین
قاعدے سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی لشکر عظیم یہان آکے اُترا تھا چلا گیا ایک جانب دیکھا دو چار لاشے عورتون کے
پڑے ہین مگر سبکے چہرے پر نقاب ہے جانوران صحرائی انکو کھا رہے ہین وزیرون نے کہا غضب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ رستم
سے مقابلہ ہوا اور رستم ملکہ کو گرفتار کرکے لیگیا بہتر یہ ہے کہ اسکی خبر سلطان کو پہونچائین اور کوئی انتظام کرین یہ کہکر
سب روانہ ہوئے زرمہر کہدیا تھا کہ مجھسے کوہ گلفشان پر ملاقات ہوگی یہ لوگ کوہ گلفشان کی جانب چلے چار
کوس کے بعد پہونچکر اُنھون نے دیکھا کہ ایک لشکر عظیم ٹھہرا ہے آپس مین کہا یہان سے جلدی نکل چلو رستم یہان ٹھہرا
ہوا ہے مگر ایک وزیر جو سب سے زیادہ مقرب تھا اُسنے کہا یہ تو تحقیق کرلو کہ ملکہ اسکے پاس ہین یا مقابلے سے بھاگ کر
اپنے مکان چلی گئین گو سب نے بہت سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا کہا رستم ہم لوگون کو کیا بولیگا اور کیا جان سکیگا کہ یہ کون ہین
صرف کیفیت دریافت کرکے پلٹ آئینگے سب مجبور ہوئے یہ لشکر کی طرف بڑھا آکر دیکھا ایک جوان رعنا بارگاہ
کے آگے جوہر نگار کرسی پر بیٹھا ہے وزرا صولت و حشمت دیکھکر دنگ ہوگئے آپس مین کہا اس جوان کے چہرے سے معلوم
ہوتا ہے کہ بڑا صاحب جرات ہے رستم یہی ہے ایک نے کہا خلاصہ کیفیت کسی سے دریافت کرو وزیر اول زرمہر کا قریب
ایک بارگاہ کے گیا اُس بارگاہ مین ایک سوار بیٹھا تھا اس سے تحقیق کرنے لگا کہ یہ جوان جو کرسی پر جلوہ فرما ہے کون ہے اور

اسکا کیا نام ہے وہ سرداران لوگوں سے بخوبی واقف تھا سمجھا کہ یہ خبر لینے کو آئے ہیں مگر انجان بنکے کہا کہ آپ کیوں
دریافت فرماتے ہیں وزیر نے کہا ہم لوگ مسافر ہیں یہاں اس لشکر کو ٹھہرے ہوئے دیکھا معلوم کرنیکی غرض سے
دریافت کیا سردار نے کہا یہاں تشریف لائیے ہم آپکو اچھی طرح بتائیں وزیر بارگاہ کے اندر آیا اور لوگ جو اسکے ہمراہ تھے
انکو بھی بلا لیا تینوں وزیر اور چند ملازمین لیکے اس بارگاہ میں آئے سردار نے کہا یہ لشکر رستم نامدار کا ہے جو اسنے
فتاحی طلسم یہاں آئے ہیں فضل خدا سے سب کام بنگئے ہیں صرف اب قتل زرمہر کی تدبیریں جلد ہیں آپ لوگوں نے
زرمہر کا ساتھ کیوں چھوڑا یہاں کیوں تشریف لائے یہ کلمہ سنکر وزرا بہت گھبرائے فوراً انکو بتانا چاہا کہا ہم لوگ زرمہر
سے واقف بھی نہیں ہاں سنتے ہیں کہ اس طلسم کا بادشاہ ہے سردار نے اسیوقت اور لوگوں کو آواز دی سب آکر موجود
ہوئے اسنے کہا ان لوگوں کی مشکیں باندھ لو یہ وزیر ہیں زرمہر کے نہیں معلوم یہاں کس لئے آئے تھے وزرا نے چاہا
بھاگ کر نکل جائیں مگر کہاں بھاگ سکتے تھے اسیر ہوگئے سرداروں نے گرفتار کرکے رستم ذی حشم کے حضور میں حاضر کیا
رستم نے فرمایا یہ کون لوگ ہیں سب نے عرض کی حضور یہ وزیر اعظم ہیں زرمہر جادو کے یہاں کسی غرض سے آئے تھے غلاموں
نے گرفتار کر لیا رستم نے کہا آپ لوگ یہاں کیوں تشریف لائے تھے وزیروں نے عرض کی ہم نہیں جانتے کہ زرمہر جادو کون
ہے ہاں اسقدر ہم جانتے ہیں کہ زرمہر یہاں کا بادشاہ ہے لیکن ہم اسکی صورت سے بھی واقف نہیں رستم نامدار نے کہا انکو
باندھ کر اصلی کیفیت دریافت کرو اگر نہ بیان کریں تو انھیں قتل کرو جب وزیروں نے دیکھا اب جان جاتی ہے مجبور ہو
کہا اے رستم نامدار اگر ہم اپنی کیفیت آپ سے بیان کریں تو ہمکو آزاد کر دیجئے گا رستم نے فرمایا اگر اسلام قبول کروگے تو
رہا بھی کر دئیے جاؤگے وزرا نے عرض کی اے رستم نامدار ہم اسلام نہ قبول کرینگے رستم نے کہا تو ان لوگوں کو ابھی قتل کرو کوئی
ضرورت کیفیت اصلی دریافت کرنے کی نہیں ہے لوگ وزرا کو میدان میں لائے جلاد طلب ہوئے جلادوں نے ریگ
کے چبوترے بنائے تینوں وزیروں کو معہ انکے ہمراہیوں کے چبوتروں پر بٹھایا تلواریں کھینچکر مشکیں لگانے
لگے رستم نامدار نے کہا اگر وہ لوگ اب بھی اسلام قبول کریں تو انکے قتل سے باز رہو بعض بعض سرداروں نے کہا
مگر وزرا نے اسلام قبول نہ کیا سرداروں نے رستم سے آکے عرض کی حضور وہ اسلام قبول نہیں کرتے ہیں رستم نے
فرمایا قتل کر ڈالو سرداروں نے جلادوں کو آکر حکم سنایا اور کہدیا کہ اب کسی حکم کے منتظر نہ رہو جلادوں نے آنکھوں پر
پٹی باندھی سبکی گردنوں پر کوسہ کے خط لگائے الگ ہٹ کے پیترا بدل کے تلواریں لگائیں سبکے سر برابر اڑ گئے
تن بے سر زمین پر لوٹنے لگے رستم نامدار نے کہا اب زرمہر کی قوت بالکل کم ہوگئی ہے نہیں معلوم اب کہاں ہے لوگوں نے
عرض کی جہاں ہوگا وہ بھی قتل کیا جائیگا یا اسلام قبول کریگا رستم نے کہا اب یہاں سے جلد چلنا چاہئے کوچ تیاری
کوچ کی کرو لشکر نے یہ خبر سنکر چلنے کی تیاری کرنا شروع کی شام تک سب لشکر تیار ہوگیا رستم نامدار نے وہاں سے
کوچ کیا چار کوس پر کوہ کہکشان تھا قلعہ کوہ پر نظر رستم نامدار کی پڑی دیکھا پھول برس رہے ہیں فوارے بلائی کے
سر بفلک کشیدہ ہیں رستم نے ہمراہیوں سے کہا کہ دیکھو وہ کوہ کہکشان معلوم ہوتا ہے سب نے کہا وہاں تو عجیب
کیفیت نظر آتی ہے کچھ پھول برس رہے ہیں فوارے چل رہے ہیں بہت تکلف ہے رستم نے فرمایا قریب چلکر کل کیفیت
دیکھینگے یہی ذکر کرتے ہوئے قریب کوہ پہونچے رستم نے دیکھا بہت سے اژدہے ایک مقام پر شعلہ ہائے
آتشیں چھوڑ رہے ہیں جب اژدہوں نے رستم کو دیکھا آگے بڑھ کے شعلے چھوڑے شاہزادے نے فوج کی جانب
بیتاب ہوئے رکاب رستم نے بہت کوششوں سے دونو کو مار ڈالا بہت سایہ پڑتے ہی جلکر گرے بہت بھاگ گئے رستم
نامدار آگے بڑھے دیکھا ایک جگہ پر شعلہ ہائے آتش سر بفلک کشیدہ ہیں وہ سایہ پڑتے ہی سرد ہو رستم نامدار اسکے بعد

سب عجائب وغرائب کو سناتے ہوئے کوہ پر جا پہونچے وہاں عجب سامان نظر آیا ایک باغچہ نہایت پر تکلف پایا مگر باغ عجائب
وغرائب سے مملو درختوں میں بجائے ثمر کے سر انسان آویزاں آپس میں باتیں کرتے ہیں رستم اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے
آگے بڑھے سب نے دیکھا ایک چشمہ آب مصفا ہے اُس میں سب سے فوارے نکل رہے ہیں پھول قلہ کوہ سے برستے ہیں چشمہ میں
گرتے ہیں ماہیان چشمہ اُن پھولوں کو منہ میں لیکر خوش ہوتی ہیں عجب لطف ہے رستم نے لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ یہی چشمہ ہے اسی میں
وہ ماہی ہے جسکے شکم میں خنجر ہے اگر لوح کا عکس اس چشمے پر پڑے تو ابھی خشک ہو جائے وہ ماہی نکل آئے مگر جہاں تک ممکن ہو
اُسکے شکم کو جلد چاک کرے ورنہ خنجر اُسکے پیٹ سے جلد غائب ہو جائیگا پھر ہاتھ نہ آئیگا رستم نامدار نام خدا لیکر بڑھے چشمہ پر
جا کے لوح کا عکس ڈالا آب چشمہ خشک ہوا سب مچھلیاں تڑپنے لگیں رستم نامدار نے دیکھا ایک ماہی کلاں تڑپ کے ان
سبکے اوپر آئی چاہا اُڑ جاؤں مگر شاہزادے نے مچھلی کو دبا لیا کمر سے خنجر نکالکر بہ تعجیل شکم چاک کیا مچھلی کے پیٹ سے
خنجر نکلا رستم نامدار نے خوشی خوشی خنجر کو کمر میں لگایا کوہ سے نیچے آئے جیسے ہی رستم نے قدم کوہ کے نیچے رکھا ایک تڑاقا
ہوا کوہ اُڑ گیا سب لوگ دیکھکر حیران ہوئے رستم نامدار کو بڑی خوشی حاصل ہوئی لوح کو ملاحظہ فرمایا اُس میں تحریر
تھا کہ اب تمام کرو زرمہر آتا ہے لشکر گران ساتھ لاتا ہے یہیں اُس سے مقابلہ کرنا رستم نے فرمایا یہیں بارگاہیں استادہ
کی جائیں زرمہر آتا ہے اس سے یہیں مقابلہ کیجیے خادموں نے بارگاہیں استادہ کیں رستم نامدار اپنی بارگاہ میں آئے سب سپاہی
اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے رستم نامدار کی گود میں ایک پرچہ آکر گرا اُسمیں ملکہ خورشید جمال کی طرف سے لکھا تھا کہ اے شہریار مبارک
ہو وہ چیز ہاتھ آئی ہے جسکا ملنا بہت دشوار تھا اب ایک مرحلہ اور باقی ہے کہ زرمہر لشکر گران ہمراہ لیے آتا ہے اُسکی جنگ
سے فراغت حاصل ہو تو طلسم فتح ہو جائے جو لوگ اُسوقت رستم کے پاس بیٹھے تھے شاہزادے نے سب سے کہا آپ
حضرات کو تکلیف ہوگی تھوڑی دیر کے لیے تخلیہ ہونے کی ضرورت ہے سب لوگ بارگاہ رستم سے باہر آئے رستم
نے انگشتری کو لوح سے مس کیا ملکہ خورشید جمال آئیں شہزادے نے کہا ملکہ بہت دنوں سے تمہیں دیکھا تھا بہت
مشتاق تھا ملکہ نے کہا میں حاضر ہوتی تھی لیکن محل نہ پاتی تھی جو آپ سے ظاہر ہو کر ملتی اے شہریار اب سب طلسم
فتح ہو چکا ہے صرف ایک لڑائی اور باقی ہے دیکھیے یہ مکار آپ سے کیونکر لڑتا ہے اسکے فریب سے بچیے کہ ہزاروں مکر کریگا
کیا عجب ہے جو زیر ہونے پر بھی مکر مسلمان ہو جائے اور پھر آپ سے دغا کرے رستم نے فرمایا خدا مددگار ہے وہ کیا مکار ہے
اگر اُسنے ہماری قسمت میں فتح تحریر کی ہے تو ضرور ظفر پائینگے مگر اتنی تکلیف کیجیے کہ دختر زرمہر کو بچائیے ملکہ نے کہا
دختر زرمہر کہاں ہے رستم نے کہا میں ابھی طلب کرتا ہوں اسی کے واسطے اسقدر فساد ہوا لیکن شکر ہے کہ سیاہ ملک
نامدار کی مراد تو بر آئی انشاءاللہ بعد فتح اُسکا عقد سیاہ ملک کے ساتھ کر دیجیے ملکہ نے کہا پھر جلدی اُسکو طلب فرمائیے میں زیادہ
ٹھہر نہیں سکتی کیونکہ جس روز سے آپ نے اس طلسم میں جنگ آغاز کی ہے اُسی روز سے میں بھی نہیں معلوم کن کن امور کی
کوشش کر رہی ہوں اور کیا کیا انتظام کیے کون کون مرحلہ تباہ کیے رستم نامدار نے کہا ملکہ واقعی تمنے بڑی مدد کی اور میں
ممنون ہوا ملکہ نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہیں آپ نے ہماری عزت بڑھائی اور غریب نوازی فرمائی رستم نامدار نے دختر زرمہر کو
طلب کیا ملکہ غائب ہو گئیں جب ملازموں نے دختر زرمہر کو حاضر کیا رستم نے فرمایا آپ لوگ باہر تشریف لیجائیے ملازمین باہر
آئے رستم نے کہا ملکہ یہ موجود ہیں انکو لیجاؤ خورشید جمال نے تخت اُتارا دختر زرمہر کو تخت پر بٹھایا رستم سے رخصت ہو کر روانہ
ہوئیں رستم نامدار نے پھر لوگوں کو اندر بلا لیا جلسہ عیش ونشاط برپا ہوا تھوڑی دیر تک شغل مے نوشی رہا جب رات زیادہ گئی
رستم نامدار نے دربار برخاست کیا خوابگاہ میں تشریف لیگئے آرام فرمایا سب لوگ اپنے اپنے بستر پر جا کر محو خواب ہوئے طلایہ دار
بارگاہوں کے گرد گشت کرنے لگے رات تو بہت تھوڑی باقی تھی صبح ہو گئی رستم نامدار خواب سے بیدار ہوئے نقیب تحری

اونکا بارگاہ مین آکے جلوہ فرما ہونے پر دست بارگاہ کے اُٹھوا دیے فضاے صحرا دیکھ رہے تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے
گرد اُٹھی رستم نے کہا زرمہر آپہونچا یہ ذکر تھا کہ پردہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک تخت آگے آگے چار اژدہان آتش فشان
اُٹھائے ہوئے اُس تخت پر زرمہر تاج مرصع کا سر پر کج دھرے ہوئے لباس شاہی پہنے ہوے تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے
ہوے آتا ہی عقب مین لشکر ساحران وغیر ساحران بیشمار بارگاہین چھکڑون پر لدی ہوئی خزانہ بھی ہمراہ غرض ہے آکر زرمہر
نے مقابلہ رستم کے اپنا لشکر اُتارا بارگاہین استادہ ہونے لگین لوگ گھوڑون سے اُترنے لگے اپنا اپنا اسباب اپنی اپنی جگہ پر
رکھنے لگے مگر زرمہر نے کوہ کی طرف دیکھا بہت افسوس کیا جو دو تین صاحب اسکی پشت پر کھڑے ہوے تھے اُنسے
کہا اب میری موت قریب ہی سامان قتل میرا رستم کے ہاتھ آگیا مگر یکبار تو دل کھولکر مقابلہ کرتا ہون اگر مارا جاونگا تو نام باقی
رہیگا اور اگر فتح پائی تو مراد دلی بر آئی پھر از سر نو طلسم کو درست کرونگا لیکن ایک خیال میرے دلکو اضطراب مین ڈالے ہوے ہی
نہین معلوم شاہزادی کہان ہی مین نے بھیجنے وزرا کو اسی واسطے بھیج دیا تھا کہ وہ جاکر انکو سمجھا کر روانہ کردین مگر اُنمین سے
ابھی تک کوئی واپس نہین آیا شاید ملکہ کو سوجھا نہ چلے گئے مصاحبین نے کہا حضور اس امر کا اندیشہ نفرمائیے وہ لوگ ملکہ
کو ضرور ہمراہ لیکے پہونچا دینگے پھر لپٹ کر آئینگے زرمہر خاموش ہو رہا اپنی بارگاہ مین گیا رستم نامدار سب کیفیت دیکھا کیے جب یہ
بارگاہ مین جا چکا تو شہزادے نے کہا زرمہر کوہ کیجانب دیکھکر بہت افسوس کرتا تھا اور نہین معلوم کیا کیا باتین کہہ رہا تھا اگرچہ طرز گفتگو سے
ثابت ہوتا تھا کہ بہت ہراسان ہی لوگون نے عرض کی حضور ہراسان کیون نہوگا اب خیر جنگ باقی ہی سب طلسم کے بعد جاتے
تو حضور فتح کر چکے اب بھی اسکو ہراس نہوگا رستم نے فرمایا خدا مالک ہی اگر ہماری قسمت مین فتح ہی تو اسکو بھی قتل کرینگے سب نے عرض
کی انشاء اللہ تعالی فتح و فیروزی ہمارے ساتھ چلینگے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے بارگاہ مین آئے عرض کی شعر الٰہی تا ابد باشی باقبال
جوان بخت و جوان دولت جوان سال • شہریار کی عمر و دولت جاہ و مرتبت مین ترقی ہو زرمہر جادو نے بھی طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا
ارادہ ہی کہ کل میدان مین نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو آتش کینہ و عناد کو دو بالا کرے رستم ذیحشم نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل
ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین اسی وقت سے تیاریان
ہونے لگین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین بعیش و آرام تشریف فرما تھے کہ پھر ہرکارے نے آکر عرض کی حضور ایک
نامہ دار زرمہر کا در دولت پر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی رستم نامدار نے کہا یہ بے قاعدہ کیسا نامہ لکھا اچھا اندر بلالو چوبدار
باہر آئے اپنے ساتھ اُس نامہ دار کو لیکے نامہ دار رستم کو دیکھکر خائف ہوا رستم نے اُسکے طرز سے پہچانا کہا بھائی محل خوف نہین ہی
ہمکو تم سے کیا علاقہ ہی جس سے مطلب ہی اُس سے ہی تم کیون خائف ہوتے ہو یہ کہکر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا نامہ دار خلق و کرم
رستم عالی ہمت دیکھکر بہت خوش ہوا دل مین کہا ایسا جوان صاحب جرأت اسطرح کا صاحب مروت جنگ نگاہ سے نہین گذرا
پہلے بڑھکے رستم عالی ہمم کے قدمونکو بوسہ دیا پھر ہاتھ باندھکر عرض کی شہریار میری خطا معاف فرمایئے جو کچھ مجھسے زرمہر
نے کہا ہی مین عرض کرتا ہون خطا وار ہی ہی مگر مین چونکہ اعادہ اُن الفاظ کا کرتا ہون اس وجہ سے معافی کا امیدوار
ہون رستم نے فرمایا بیان کرو مجھے ایک بار کہدیا کہ ہمکو تجھسے کسی قسم کی عداوت نہین ہی نامہ دار نے نامہ نذر دیا اور
عرض کی بیشتر کچھ زبانی پیام ہی اُسکو سن لیجیے پھر نامہ پڑھیے رستم نے کہا بیان کرو نامہ دار نے عرض کی کہ زرمہر نے کہا ہی
کہ اس جاہ و حشمت پر نازان نہو مین بادشاہ طلسم ہون مجھسے مقابلہ کرکے فتح نہ پاوگے اور مین تمہاری جرأت و ہمت
سے بہت خوش ہوتا ہون اگر اسی وقت میرے پاس چلے آؤ تو اب بھی ممکن ہی کہ تمہاری خطا معاف کردون اور کسی عہدہ
جلیل پر ممتاز کرون جو تمہارے لائق ہو اور اگر مجھسے مقابلہ کروگے ذلیل ہوگے رستم کو غصہ آیا تلوار پر ہاتھ ڈالکر فرمایا
ابھی اُسکی [illegible] ساری حکومت [illegible] نامہ دار نے عرض کی صاحب نامہ ملاحظہ فرمایئے رستم نے نامہ پڑھا

بھی ایسے ہی مضامین درج تھے رستم کو اور زیادہ غصہ آیا کہا مین اسیوقت اسکی بارگاہ مین جاکر ان الفاظ ناشایستہ کی سزا دونگا
افسران فوج نے جو رستم کو اسدرجہ برہم پایا سب حاضر ہوے ہاتھ باندھکر عرض کی اے شہریار صبح کچھ دور نہین ہے میدان مین آپکا
اسکو حال کھل جائیگا اب نہ رستم کو بہت منت وسماجت روکا رستم نے نامہ دار سے کہا کہ ان بیچارون غلامون نے کہدیا کہ جو تیرے
لیے ہمارے واسطے برائی ہوسکے اٹھا نہ رکھ اگر اسوقت میرے افسران فوج مجھے نہ روکتے تو تجھے ان باتون کا مزہ چکھا دیتا ساری
حکومت بھلا دیتا مگر ان لوگون کے روکنے سے مجبور ہو گیا لیکن صبح کو جب میدان مین آئیگا تو تجھکو شجاعت اور مردانگی
کا حال کھل جائیگا نامہ دار نے عرض کی مین اسی طرح عرض کردونگا یہ کہکر رخصت ہوا رستم نامدار نے دربار برخاست کیا خوابگاہ
مین تشریف لیجا کے آرام فرمایا فوج مین شب بھر تیاری رہی جب شہسوار زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر
جلوہ فرما ہوا اور تاریکی شب زائل ہوئی رستم نامدار خواب راحت سے بیدار ہوے مشغول عبادت پروردگار ہوے جب
فریضہ سحر سے فراغت پائی سلاح کی کشتی طلب فرمائی ہتھیارون سے آراستہ کرکے برآمد ہوے خادمون نے اسپ سیاہ برابر لے کے
رستم حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر سوار ہوا لشکر حاضر ہوا آگے آگے ملک رستم نامدار عقب مین لشکر بیشمار اس جاہ وتجمل سے
سوے میدان کارزار روانہ ہوے اس طرف زمہر اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا لشکر جانبین کی صفین جب درست
ہو چکین تو نقیبان بلند آواز صفون سے نکلے نقابت کرکے پیچھے ہٹے کڑکیت کڑکنے سے فراغت کرکے خاموش ہوے
زمہر نے ایک پہلوان کو کہ نام اسکا فولاد کوہ تن تھا میدان مین بھیجا اور کہا جاکر رستم کو پکارنا اگر اسوقت رستم
کو قتل کریگا تو اپنے طلسم کی نصف حکومت تجھکو دونگا اور ممنون احسان ہونگا فولاد میدان مین آیا الحضوری وطلبکر
پکارا اے رستم اگر کچھ دعوی جرأت ہے تو میرے مقابلہ مین آ رستم نامدار نے گھوڑا بڑھایا بہت سے سردار قریب رکب
آگئے ہاتھ جوڑکر عرض کرنے لگے اے شہریار جبتک غلامان جانباز زندہ ہین آپ میدان مین تشریف نہ لیجائیے رستم نے
فرمایا کہ ہم لوگونکا یہ دستور ہے کہ جو جسکا نام لیکر پکارتا ہے وہی میدان مین جاتا ہے وہ میرا نام لیکر پکار رہا ہے مین ضرور جاؤنگا
آپ لوگ اس بات مین دخل نہ دین سب سردار مجبور ونا چار خاموش ہو رہے رستم گھوڑے کو چھیڑکر میدان مین آئے
فولاد نگاور زن ہوا تین قدم مرکب رستم اور سات قدم فولاد کا گھوڑا پیچھے ہٹا نیزہ بازی ہونے لگی رستم نے پہلے تو دو
چار وار اسکے خالی دیے ایک مقام پر اسنے گھوڑا کاوہ رستم کو تاکا نیزہ کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر تھپیڑا نیزہ کا مارا ہاتھ
سے نیزہ نکل گیا فولاد کوہ تن دریاے خجالت مین غوطہ زن ہوا رستم سے کہا اے جوان نیزہ بازی تو خلال بازی مشہور ہوگئی
تو نے غضب کیا میرے ہاتھ سے ایسے وقت مین نیزہ نکالا اگر اب تلوار سے بچکر کہان جائیگا رستم نامدار نے فرمایا تلوار میان سے
لے یہ بھی حسرت تیری نہ رہجائے فولاد نے تلوار میان سے کھینچی رستم نے بھی شمشیر جوہردار کھینچی آپس مین ردوبدل ہونے
لگی فولاد نے رستم نامدار کے سر پر وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر خبردار خبردار کی صدا دی سر پر تلوار لگائی حریف نے سپر
بچانیکو اٹھائی مگر سپر کی کیا تاب تھی جو تیغ رستم کو روکتی تیغ جوہری سپر کو کاٹ کر مغز مین در آئی سر کو کاٹتی سینہ کا لہو
چاٹتی کمر تک اتر آئی یہان بھی قرار نہ لیا صدر زین کاٹ مرکب فولاد کو چار ٹکڑے کیا لشکر مین شور احسنت بلند ہوا زمہر کا دل
مردہ ہوا دوسرے سوار کو اشارہ کیا وہ میدان مین آیا رستم نامدار نے اسکو بھی فولاد کے پاس پہنچایا اسی طرح سات
جوان آئے مگر رستم کے ہاتھ سے مارے گئے مصاحبین زمہر نے کہا حضور اگر اسطرح مقابلہ کیجیے گا تو عمر تمام ہو جائیگی مگر لڑائی
ختم نہوگی زمہر نے کہا مین بھی یہی خیال کرتا ہون مصاحبین نے کہا اپنے تمام لشکر کو حکم دیجیے کہ یکبارگی رستم پر ٹوٹ پڑے کہ اسکا
لشکر بھی بہت ہے مگر جبتک یہ لوگ کام تمام کردینگے پھر اسکا لشکر آئیگا تو کیا بنائیگا زمہر نے اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب ملکر ٹوٹ
پڑو لشکر اشارہ پاکر رستم کی طرف بڑھا شاہزادہ بھی پشت مرکب پر سنبھلکر بیٹھا لشکر نے آکر چارون طرف سے گھیر لیا رستم

نامدار بھی ہنگامہ وغا کرنے لگے انکا بھی تمام لشکر یہ کیفیت دیکھکر آ گیا مانند سحاب چھا گیا تلوار چلنے لگی قیامت کی جنگ
معلوم ہونے لگی رستم نامدار نے جس صف پر حملہ کیا اسکو تباہ کر دیا اگر کسی پیادے نے وار بھی کیا تو رستم نے خالی دیا
جب قتل کیا سردار کو تاک کر قتل کیا اسیطور سے صفوں کو درہم برہم کرتے ہوے قریب تخت زرہم کے پہونچکر خنجر کمر سے نکالا ہاتھ
بڑھا کر تخت سے زرہم کو کھینچ لیا اُسنے چاہا کہ اُڑ کر غرق زمین ہو جاوے مگر رستم نامدار ہاتھ سے مضبوط پکڑے تھے دوسرے ہاتھ
سے خنجر اسکی گردن پر مارا کہ سر کٹ کے دھڑ سے زمین پر گرا ایک ہنگامہ برپا ہوا سنگ باری ابر و برف باری ہونے لگی ہوا تند
چلنے لگی برقیں چمکیں تھیں ایک آفت برپا ہوئی رستم نامدار نے لوح چمکائی سب تاریکی رفع ہوئی ایک آواز مہیب آئی
شفق مرا نام تھا من سلطان زرہم جادو بادشاہ طلسم دائم اگر بود اس آواز کے آتے ہی تمام لشکر میں تہلکہ پڑا جا بجا کی عمارتیں جو
زرہم کے سحر کی بنائی ہوئی تھیں گرنے لگیں اس ہنگامے کو دیکھکر تمام لشکر خوفناک ہوا بہت سے لوگوں کے ہاتھ سے
تلواریں چھوٹ پڑیں لڑائی موقوف ہوئی جو لشکر زرہم کے لوگ تھے چاہتے تھے بھاگنے مگر رستم نامدار نے تلوار روکی سب
ہاتھ باندھکر خدمت میں شاہزادے کے حاضر ہوے عرض کی اے شہریار ہمکو پناہ دیجیے رستم نامدار نے سبکو پناہ دی جتنے
لوگ تھے مطیع اسلام ہوے رستم نامدار بفتح و فیروزی میدان سے اپنے لشکرگاہ کی طرف چلے جیسے ہی بارگاہ میں داخل
ہوے دیکھا ملکہ خورشید جمال مسند پر بیٹھی ہیں رستم نے جو لوگ ہمراہ تھے اُنسے کہا کہ آپ لوگ یہیں ٹھہریے ملکہ کو اس وقت
ایسی خوشی تھی کہ کچھ خیال نکیا آگے بڑھکے رستم کے دونوں ہاتھوں کو بوسہ دیا کہا اے شہریار آپ نے کمال کیا ایسی جنگ
آجتک نہیں کی تھی مبارک ہو کہ آج طلسم فتح ہوا رستم نے کہا ملکہ خدا کی عنایت ہے اور تمہاری توجہ ہے ملکہ نے عرض کی اے
شہریار ہماری توجہ کیا چیز تھی آپکی جرات و ہمت کا یہ نتیجہ تھا مگر اب ایک کام اور ہے کہ تحفہ جات طلسمی اپنے قبضہ میں کیجیے
اور خزانہ بھی تصرف میں لائیے رستم نے کہا ملکہ خزانہ کہاں اور تحفہ جات کس مقام پر ہیں ملکہ نے کہا میں آپکے ہمراہ چلونگی سب
پتہ صاف صاف معلوم ہو جائیگا اسکی نسبت دیر نہ فرمائیے میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ کل یہاں سے روانہ ہو جائیے رستم
نے فرمایا ملکہ جو تمہاری خوشی ہو مجھے کیا عذر ہے میں ضرور چلونگا ملکہ نے کہا آپ سب لشکر کو ہمراہ لے لیجیے کہ اُدھر
سے باغ سیرا تک ایک بیژن وغیرہ آپکی بہت مشتاق ہیں رستم نامدار نے کہا میں کل ضرور چلونگا ملکہ نے کہا اب میں
رخصت ہوتی ہوں کل صبح کو پھر حاضر ہونگی آپ کو لے چلونگی رستم نامدار نے ملکہ خورشید جمال کو رخصت کیا جو لوگ باہر
کھڑے تھے اُنکو اندر بلایا جشن عام فرمایا شب بھر جلسہ رہا صبح کو ملکہ خورشید جمال بیژن اور سیامک کو ہمراہ لائیں
پہلے بیژن اور سیامک کو رستم نامدار کے پاس بھیجا اُنسے کہدیا کہ شاہزادے سے کہنا آپ تشریف لے چلیے بیژن اور
سیامک نے جو لشکر کی زیادتی کو دیکھا کمال تعجب کیا بیژن نے کہا اے سیامک نامدار اقبال مندی کے یہی معنی ہیں
جب آقائے نامدار طلسم میں آئے تھے تو کسقدر لشکر ہمراہ تھا وہ سب گرفتار ہوا اُس آفت سے خدا نے نجات عطا فرمائی
پھر ایسے ایسے سامان پیدا ہوے آپ دیکھو اس لشکر سے کہیں بڑھکے فوج ہمراہ ہے اور جاہ و مرتبت زیادہ ہے مال و خزانہ
بھی ویسا ہی کچھ ہے یہ باتیں کرتے ہوے لشکر میں آئے بارگاہ رستم کے قریب آکر اندر جانے کا ارادہ کیا دربانوں نے
روکا بیژن نے کہا ہماری اطلاع کر دو کہ بیژن اور سیامک آپکے غلامان باخلاص اعتقاد در بارگاہ پر حاضر ہیں امیدوار
باریابی ہیں اگر حکم ہو تو حاضر ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوں دربانوں نے چوبدار کو طلب کیا بیژن کا پیام کہا
چوبدار نے رستم سے آکر عرض کی شہریار کی عمر و دولت میں ترقی ہو دو شخص بیژن اور سیامک نامی در دولت پر
حاضر ہیں امیدوار باریابی ہیں رستم نے جو بیژن اور سیامک کا نام سنا خوش ہوگئے خود اٹھے کہا میں اپنے دوستوں
کو خود لاؤنگا انکی عزت بڑھاؤنگا خدا وہ ہمارے جلیل ہونگے جب رستم نامدار اٹھے تو سب لوگ کھڑے ہوگئے رستم

وہ بارگاہ پر آئے بیژن نے جو رستم کو دیکھا اور اس عنایت پر نظر کی دوڑ کے قدموں کو بوسہ دیا رستم نے بغلگیر کیا سیامک
کو بھی اپنے پاس بلایا دونوں کو ہمراہ لیکر بارگاہ کے اندر آئے بیژن نے عرض کی آقائے نامدار ملکہ عالم نے فرمایا ہے
کہ اب عرصہ نہ کیجیے تشریف لے چلیے وہ خود بھی تشریف لاتی ہیں ہم لوگوں کو اُنھیں نے پتہ بتایا بلکہ اپنے ہمراہ یہاں
تک پہونچایا ایک مدت سے شوق زیارت تھا آج میسر ہو سکا ایسی خوشی ہوتی تھی کہ قریب تھا ملازمان جاں نثار شادی مرگ
ہو جائیں رستم نے کہا پروردگار نے اپنا فضل کیا بیژن نے پھر عرض کی آقائے نامدار اب تشریف لے چلیے ملکہ عالم تکلیف
اٹھاتی ہونگی رستم نے اُسی وقت لشکر میں حکم بھیجا کہ اسیوقت سب چلنے کی تیاری کریں رسالداروں نے اُسیوقت
لشکریوں سے کہا کہ جلد اپنا اپنا اسباب سفر درست کرو رستم نامدار نے مرکب طلب کیا گھوڑے پر سوار ہوے خادموں
نے بارگاہیں اُکھاڑیں اٹالا لدوایا گیا تھوڑی دیر میں سب لشکر بھی درست ہوا رستم نے بجاہ و تجمل نہ باجے کوچ کیا ملکہ
خورشید جمال بھی بلائے ہوئے تھیں سحر پر روانہ ہوئیں قریب شام رستم علی مقام کے کان میں آواز آئی کہ شہر یہاں قیام کیجیے
رستم نامدار نے گھوڑا روکا سب لشکر کا بارگاہیں فوراً استادہ ہوئیں رستم نامدار اپنی بارگاہ میں آکے رونق افروز
ہوے کہ ایک پرچہ گود میں آکے گرا اُسمیں تحریر تھا کہ میں خدمت میں حاضر ہو کر کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں بہتر ہوگا کہ ایک
بارگاہ علیحدہ استادہ کرائی جائے رستم نامدار نے حکم دیا کہ ایک بارگاہ ابھی استادہ کرو اور سب اسباب ضرورت وہاں مہیا
کرو ملازموں نے فوراً بارگاہ استادہ کی جو کچھ اسباب ضرورت تھا وہاں موجود کیا رستم سے آکر عرض کی حضور بارگاہ تیار ہے
تشریف لے چلیے رستم نامدار اُٹھے اُس بارگاہ میں تشریف لائے سب لوگوں کو اپنی بارگاہ میں چھوڑا یہاں تنہا آکر بیٹھے
تھوڑی دیر میں ایک برق چمکی رستم نے دیکھا ملکہ خورشید جمال نے سلام کیا عرض کی اے شہریار اب میرا جانا مناسب
نہ تھا اس وجہ سے تکلیف دہ ہوئی رستم نے کہا ملکہ تکلیف کیسی یہ تو میں آرزو تھی خورشید روشن جمال نے عرض کی
اب شب بھر تو بیش بہا آرام بستر کیجیے صبح کو جو مکانات سامنے معلوم ہوتے ہیں انہیں تشریف لیجائیے کا ہیں سب تخت جات
بھی ہیں اور خزانہ بھی انہیں ہے رستم نے شراب کا شغل شروع کیا تخلیہ ہو ہو افتر شکایت کھلا خورشید جمال نے خنجر نکالی کہا
شہریار اسوقت دختر راہب نہیں ہوش تو ضرور رہائی ہونگی اُنکے واسطے اتنی ہلاکت اُٹھائی شکر ہے کہ آپ کی
مراد دلی بر آئی اُنھوں نے قید سے رہائی پائی اصل یوں ہے کہ بہت مصیبت اُٹھائی اتنے دنوں زاہر کی قید میں رہیں
تمہیں معلوم اُنسے کیا کیا تکلیفیں دیں علاوہ اسکے جی صدمہ کیا کم تھا کہ ماں باپ سے چھوٹیں رستم نے مسکرا کے
فرمایا ملکہ تمھیں سوائے ان باتوں کے اور بھی کوئی کام ہے اور باتیں کرو اس فکر کو جانے دو خورشید جمال
خاموش ہو رہیں رستم نے جام بھر کے دیا ملکہ نے جام پیا تھوڑی دیر تک یہ صحبت رہی جب رات زیادہ گئی شاہزادے
نے خاصہ طلب کیا خادموں نے دسترخوان بچھایا ملکہ خورشید جمال اور رستم نامدار نے خاصہ نوش کیا بعد فراغت
آرام فرمایا رات تو کم باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہوگئی رستم نامدار بیدار ہوے ملکہ بھی اُٹھیں رستم باہر تشریف
لائے بارگاہ میں آکر رونق افروز ہوے بیژن بارگاہ پر براے سلام آیا ملکہ خورشید جمال نے
فرمایا کہ بیژن اب شہریار سے کہو تشریف لے چلیے سہولت نہ فرمائیے بیژن نے عرض کی آقائے نامدار تیار ہیں
آپ پیشتر تشریف لے چلیے وہ بھی آتے ہیں ملکہ نے اب کہا کہ مجھے آپ سے وہیں ملاقات ہوگی بیژن
رخصت ہوا بارگاہ میں آکر رستم سے عرض کی کہ حضور ملکہ عالم نے فرمایا ہے کہ اب ہمارے آپکے وہیں ملاقات
ہوگی جلد آپ تشریف لے چلیے رستم نے گھوڑا طلب کیا خادموں نے مرکب حاضر کیا رستم نامدار گھوڑے پر
سوار ہوے بیژن نے عرض کی آقائے نامدار میں بھی ہمراہ رکاب چلونگا رستم نے فرمایا سیامک کو بھی بذریعہ

اور چند سردار ہمراہ لیے طرف خزانہ طلسم کے روانہ ہوے خزانہ طلسم وہان سے بہت نزدیک تھا جلدی پہونچ گئے
شاہزادے نے دیکھا دروازے پر تخت ملکہ خورشید جمال کا رکھا ہی شاہزادے نے سب ہمراہیونکو باہر چھوڑا
آپ اندر تشریف لے گئے دیکھا مکان نہایت پر تکلف بنا ہی اسباب بیش قیمت موجود ہی جو چیز ہی اعلی ہی رستم
نامدار مکان کو دیکھکر بہت خوش ہوے آگے بڑھے دیکھا کہ پردے اطلس کے پڑے ہین رستم نامدار نے
ایک پردہ اُٹھایا دیکھا سامنے تخت پر ملکہ خورشید جمال بیٹھی ہین رستم کو دیکھکر ملکہ کھڑی ہوگئین کہا شہریار آپ نے
بہت عرصہ لگایا رستم نے کہا مین بہت جلد آیا ملکہ نے کہا آپ کے ہمراہ کون کون لوگ ہین شاہزادے نے
کہا چند سردار میرے ہمراہ ہین ملکہ نے کہا یہ اسباب جس قدر یہان موجود ہی کیونکر لیجایئے گا شاہزادے نے کہا ابھی
اسکا انتظام ہو جائیگا یہ کہکر باہر تشریف لائے بیژن سے کل کیفیت یہان کی بیژن نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے
سب اسباب پہونچ جائیگا یہ کہکر بیژن لشکر مین آیا یہان سے اور لوگ برائے مدد لیے بہت سے چھکڑے بہت
سے شتران کجاوہ دار ہمراہ لیکر پھر وہین آیا رستم نامدار نے فرمایا اسباب بار کرو بیژن وغیرہ اسباب بار کرنے لگے
رستم پھر ملکہ کے پاس آئے ملکہ نے سب مقام اُس مکان کے شاہزادے کو دکھائے جب وہان سے فراغت
ہوئی تو رستم کو ملکہ اپنے ہمراہ لیکر خزانہ مین آئین شاہزادے نے دیکھا خزانہ خزانۂ قارون کا جواب ہی مال زر جواہر
ہی وہان سے تحفہ جات طلسمی جہان تھے رستم کو لیکر آئین سب تحفے دکھائے رستم بہت خوش ہوے ملکہ نے کہا اب
اسکو جلد بار کرا لیجیے رستم پھر باہر تشریف لائے بیژن سے کہا ملکہ فرماتی ہین کہ جہانتک ممکن ہو تعجیل کرو رستم
کے کہنے سے بیژن نے اور لوگون کو طلب کیا تھوڑی دیر مین وہ سب مال و اسباب لشکر مین پہونچا ملکہ نے کہا
اب جسکو مزاج مبارک مین آئے یہان کا حاکم بنایئے رستم نے کہا ملکہ تم کسکو چاہتی ہو کہ یہان کی حکومت دی جائے
ملکہ نے کہا یہان کی حکومت کے لائق وہ تاجدار ضعیف جو آپ کے لشکر مین ہی اُس کے سوا دوسرا نہین
اور ذی حق یہان کا وزیر اعظم زندھر جو گفتگوے مذہبی پر مقید ہوا تھا وہ ہی رستم نے فرمایا تاجدار اپنے ملک
مین واپس جائے گا اگر وہان کوئی قابض ہو گا اُس کو قتل کر کے اُسکی سلطنت دلا دینگے ملکہ نے کہا
پھر وزیر سے بہتر کوئی نہین ہی رستم نے فرمایا میری بھی یہی رائے تھی ملکہ نے عرض کی اب تشریف لے چلیے
وہان لشکر کا بھی درست ہونا ہی رستم نامدار باہر تشریف لائے گھوڑے پر سوار ہوے جسقدر سردار وہان موجود
وہ سب ہمراہ ہوے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے ملکہ بھی تخت پر بیٹھ کے آئین اپنی بارگاہ مین گئین رستم نامدار نے
لشکر مین آتے ہی حکم دیا کہ سامان سفر جلد درست کرو ہم اب یہان نہ ٹھہرینگے باغ مین ملکہ کے جائینگے وہان ایک
ہفتہ قیام کرینگے پھر ملک نزہت سا کو روانہ ہونگے لشکر تو سامان سفر درست کرنے مین مصروف ہوا رستم نامدار نے
وزیر زندھر کو جسے زندان خانے سے آزاد کیا تھا طلب فرمایا اس طلسم کا حاکم بنایا وزیر نے بہت انکار کیا ساتھ رہنے پر
اصرار کیا مگر رستم نے قبول نکیا فرمایا تمھارے اہل و عیال یہان موجود ہین ہین تمھین اپنے ہمراہ نہ لے چلونگا وزیر
مجبور ہوا عرض کی ایک روز غلام کی دعوت قبول فرمایئے عزت بڑھایئے رستم نامدار نے کہا مجھے انکار نہین
ہی مگر اب جانا بہت جلد منظور ہی اس لیے پھر کبھی اسطرف آنے کا اتفاق ہوگا تو دیکھا جائیگا وزیر نے عرض
کی مجھے ملال ہوگا رستم مجبور ہوے فرمایا بہتر لیکن جہانتک ممکن ہو تعجیل فرمایئے وزیر نے عرض کی کیا مجال جو زیادہ
عرصہ ہو اب امیدوار ہون کہ مجھے اجازت اس امر کی مرحمت فرمائی جائے کہ اپنے اہل و عیال تک جاؤن رستم
نامدار نے وزیر کو رخصت کیا وزیر اپنے اہل و عیال سے ملکر یہ خوشخبری دیکر کہ حکومت طلسم میرے قبضہ مین

آئی پھر رستم نامدار کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی آقائے نامدار تشریف لے چلیے رستم نے فرمایا ای وزیر اعظم
تم نے کیون اسقدر زحمت گوارا کی وزیر نے عرض کی حضور میرے لیئے فخر ہے کہ آپ سا عالی مرتبہ مجھے سرفراز
کرے غلام اپنی قسمت پر کیون نہ ناز کرے ایک امر کا اور امیدوار ہون اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو عرض
کرون رستم نے کہا کہو وزیر نے عرض کی اگر ملکہ عالم بھی تو قبول فرمائیں تو میری آبرو اور بڑھ جائے رستم نے کہا
کیا مضائقہ ہے ملکہ بھی ضرور آئینگی اس گفتگو کے بعد وزیر رخصت ہوا پھر اپنے مکان پر آیا سامان دعوت
مہیا کیا جب دن قلیل باقی رہا رستم نامدار کو اپنے ہمراہ لیگیا ملکہ کے واسطے محافہ زرین بھیجا رستم اُس
شب وزیر کے مہمان رہے صبح کو رخصت ہوئے لشکر تو تیار تھا شاہزادہ روانہ ہوا وزیر سرحد ظلمات تک ہمراہ
آیا جب رستم نے بہت کچھ کہا تو با چشم اشکبار واپس گیا رستم نامدار ملکہ خورشید جمال کے باغ مین آئے ملکہ سے
کہا اب ہمکو آپکے والد نامدار سے ملنا ہے ملکہ نے کہا یہ تو ضروری بات ہے اُنھون نے خود فرمایا ہے کل آپ وہان
تشریف لے چلیے گا رستم نامدار اس روز ملکہ کے باغ مین رہے دوسرے روز عیار روشن دل کے پاس گئے عیار نے
رستم کی ہمت و جرات پر بہت آفرین کی رستم نے فرمایا اب میرا قصد ہے کہ راہب زرین پوش سے ملکر عیار حمزہ
کی خدمت مین جاؤن بہت زمانہ ہوا کہ اُنکی زیارت سے مشرف نہین ہوا ہون اور اب اُنکا بھی ارادہ ہے کہ
بیت اللہ تشریف لے جائیں عیار روشن دل نے کہا ابھی چندے توقف فرمائیے آپ سے ایک ضروری کام
نکلے گا پھر بفراغت تمام تشریف لے جائیے گا رستم نامدار نے کہا مجھے ابھی ارشاد ہو مین اُس کام کو بسر و چشم بجا لاؤن
عیار نے کہا ابھی اُسکا وقت نہین ہے جب اُسکا زمانہ آئیگا اُس وقت آپ کو تکلیف دی جائے گی
رستم خاموش ہو رہے عیار نے کہا ای شہریار اگر آپ نے سرفراز فرمایا ہے تو جو کچھ نان و نمک فقیر کو میسر ہے
ابھی قبول فرمائیے رستم نے کہا مین عذر نہین کرتا ہون بلکہ واقعی امر یہ ہے کہ میرے ہمراہ بہت سے لوگ ہین اور
وہ سب میرے منتظر ہونگے جبتک مین نہ جاؤنگا وہ لوگ میرے منتظر رہینگے اور آپ طعام کی تکلیف
اُٹھائینگے عیار نے کہا مین نہ مانونگا آپ کو قبول کرنا ہوگا رستم نامدار نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہے تو بہتر ہے
عیار نے اُسیوقت خادمون کو آواز دی خادمون نے دسترخوان بچھایا رستم نامدار اور عیار نے کھانا
نوش کیا بعد فراغت طعام کچھ دیر باتین ہوئین رستم نے رخصت طلب کی عیار نے عرض کی ای شہریار آج غلام
ایک ضرورت سے جائیگا پندرہ دن کے بعد واپس آئیگا آپ کے اخلاق سے امید ہے کہ جبتک مین نہ حاضر ہون
تبتک تشریف نہ لیجائیے گا رستم نامدار نے کہا مین آپ کی تشریف آوری کا منتظر رہونگا مگر جہانتک ممکن ہو جلد تشریف
لائیے گا عیار نے عرض کی پندرہ دن سے کم نہین ہو سکتا بہت دور جانا ہے رستم نے بہت بہت دریافت کیا کہ عزم
کہان کا ہے مگر عیار نے بیان نہ کیا ہر بار یہی جواب دیا کہ انشاء اللہ جسوقت حاضر ہونگا تو عرض کرونگا رستم
والا حشم رخصت ہوکر ملکہ خورشید جمال کے باغ مین آئے یہان سب منتظر تھے ملکہ نے کہا ای شہریار آپ کہان تشریف
لے گئے تھے مین آپ کی منتظر رہی والد نامدار کے سلام کو نہیں گئی آپ نے شب کو فرمایا تھا کہ وہان جانا ہے ابھی قصد ہی
رستم والا حشم نے فرمایا مین وہین گیا تھا عیار روشن دل سے ملاقات ہوئی آج کہین تشریف لیگئے ہین پندرہ
روز مین تشریف لائینگے مجھسے فرمایا ہے کہ جبتک مین نہ آؤن آپ نہ جائیےگا میرا انتظار فرمائیےگا ملکہ خورشید جمال
نے عرض کی ای شہریار آپ نے کیا فرمایا ہین ایک مدت سے والد نامدار کسی کو اپنے پاس نہین بلاتے کہین
نہین جاتے آج وہ کہان تشریف لے گئے رستم نے فرمایا مین نے بہت دریافت کیا مگر اُنھون نے یہی کہا

کہ جب مین اوسکا عرض کرون گا ملکہ کو کمال تعجب ہوا رستم نے کہا مجھسے یہ بھی فرمایا ہے کہ تجھسے ایک ضروری کام لینا ہے مین
معلوم کیا بات ہے ملکہ کو اور زیادہ تعجب ہوا عرض کی ای شہریار اسوقت سب باتین آپنے عجیب و غریب فرمائین میری
سمجھ مین کچھ بھی نہین آئین خیر جو کچھ ہو گا معلوم ہو جائیگا رستم نے فرمایا ملکہ دختر زرمہر سے سیامک کا عقد ضرور کر دینا
چاہیے ملکہ نے عرض کی والد نامدار کو آنے دیجیے دیکھیے وہ آپ سے کیا فرماتے ہین پھر جو کچھ مزاج مبارک مین آئے
کیجیے گا رستم دمیشم خاموش ہو رہے ملکہ نے کہا ای شہریار جس روز سے آپ یہان تشریف لائے دختر زرمہر
کے پاس تشریف نہین لے گئے رستم نامدار نے فرمایا تمھین اس مین کیا دخل ہے مین وہان کیونکر جا سکتا ہون انکا
بھائی بیژن روشن بخت ہمراہ ہے مجھے ابھی جانا مناسب نہین ہے ملکہ خوش ہو رہین رستم نامدار نے فرمایا ملکہ مدت وہ
بڑی مشکل سے گذر رہے ہمارا دل بہت گھبرائیگا اگر تمھاری خوشی ہو تو ہم براے شکار جائین ملکہ نے کہا آپکو مین
منع نہین کر سکتی اختیار ہے تشریف لیجائیے رستم نامدار نے دوسرے روز بیژن کو اپنے ہمراہ لیا اور چند خادم خدمتگار
ساتھ ہوے رستم شکار کو تشریف لے گئے ایک صحرا مین آکر مقیم ہوے دس روز رستم نے صحرا مین بسر کی گیارہوین
روز بیژن نے عرض کی ای شہریار اب تشریف لے چلیے رستم کو بھی خیال آیا اسی روز وہان سے روانہ ہوے
دوسرے روز ملکہ کے باغ مین پہونچے ملکہ خورشید جمال نے شہزادہ کے واپس آنیکی خوشی مین جلسہ عیش و نشاط منعقد
کیا دور و رنگ جلسہ رہا تیسرے روز ایک ملازم عیار روشن دل کا آیا رستم نامدار سے کہا اعلیٰ صاحب نے آپکو
اور ملکہ عالم کو طلب فرمایا ہے تشریف لے چلیے رستم نامدار نے ملکہ کو اطلاع دی کہ عیار روشن دل نے مجھے طلب
کیا ہے اور تمھین بھی بلایا ہے ملکہ اپنے والد کے آنیکی خبر سنکر بہت خوش ہوئین رستم تو اسی وقت روانہ ہوے مگر ملکہ
رستم کے جانے کے بعد گئین رستم جو پہونچے عیار روشن دل کھڑا ہو گیا کہا مین آپکا منتظر تھا آپنے بڑا عرصہ لگایا
رستم نامدار نے کہا مین چند کامون مین مصروف تھا اسوجہ سے عرصہ ہو گیا عیار نے کہا خورشید جمال
کہان ہے رستم نے کہا وہ بھی آتی ہین یہ ذکر تھا کہ خورشید جمال بھی جا کر پہونچین عیار کو سلام کیا عیار نے دعا دی
اپنے پاس بلا کے بٹھایا رستم نامدار سے مخاطب ہو کر کہا ای شہریار یہی سوا اس دختر کے اور کچھ نہین رکھتا ہون
اور اسکو بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا ہے آجتک کسی قسم کی تکلیف اسکو نہین پہونچی اور بہت سے شاہان
عالی جاہ اسکے طالب رہے مگر مین نے قبول نہین کیا نہ بے نصیب اور نہ کسی طامع اسکے کہ آپ سا عالی
منصب صاحب ہمت و جرأت اسکو قبول کرے گو مجھے آپ کی ذات سے امید قوی ہے کہ آپ مجھ سے بڑھ کے
دلجوئی کرینگے مگر بمقتضاے محبت پدری اسقدر عرض کرتا ہون کہ اسکے قلب پر کسی قسم کا ملال نہ آنے دیجیے گا
رستم نامدار نے کہا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین ہے مین تو دل اسکا خیال رکھونگا عیار نے عرض کی مجھے
آپکی ذات سے توقع ہے پھر ملکہ خورشید جمال کی طرف مخاطب ہوا اور کہا بیٹی عنقریب مین تجھ سے جدا ہونیوالا ہون
چند باتین بطور وصیت کہتا ہون اگر ان پر عمل کروگی ہمیشہ خوش رہوگی اگر اسکے خلاف کروگی رنج اٹھاؤگی
ملکہ نے کہا میری مجال ہے جو آپ کے خلاف حکم کرون عیار نے کہا اپنے تئین ادنی کنیزان شہریار سے تصور کرنا
اور فرمانبرداری سے کبھی سرتابی نکرنا جو امر اسکے خلاف ہو اسکو ہرگز نکرنا اسی طرح سے بہت سی باتین سمجھائین
جب دونون کو سمجھا چکا تو ایک صندوقچہ طلب کیا گیا اسی مین تھی وہ صندوقچہ رستم کو دیا کہا اسکو کھولیے رستم نے
اس صندوقچے کو کھولا دیکھا ایک لوح اس صندوقچے مین الماس کی رکھی ہے رستم نامدار نے وہ لوح نکالی
عیار نے کہا ای شہریار اس لوح کی صفت یہ ہے کہ اگر کسی مقام پر دریا ملے اس لوح کی برکت سے پانی پر چلے جاؤ

اور پانی ڈبو نہ سکے اگر کسی مقام پر آگ روشن ہو اُسمین گذر کرنا منظور ہو شوق سے چلے جایئے آگ گزند نہین پہونچا سکیگی
اور اگر ساحر سحر کرے تو تاثیر سحر مطلق نہو علاوہ ان سب صفات کے ایک صفت یہ ہی کہ جس عزیز و احباب
کی خبر دریافت کرنا منظور ہو اسکے ذریعہ سے معلوم ہو سکتی ہی اگر کہین کا ارادہ دریافت کرنا ہو تو لوح پتہ
دیگی اور بہت سے فوائد اسمین ہین جو آپکو وقت پر معلوم ہونگے سوا اس ایک چیز کے اور کچھ فقیر کے پاس نہین
ہی یہ لوح حضرت سلیمان کے زمانے مین تیار کی گئی تھی تحفہ مین فقیر کے پاس بھی آ گئی مین نے اسکو ایک طلسم مین
رکھا تھا اور یہ عہد کیا تھا کہ جب کسی کی کنیزی مین خورشید کو دونگا یہ اسکی نذر کرونگا اب آپ کے لائق نہین
ہی مگر قبول فرمانا میرے لیے باعث عزت ہی رستم نے خوشی خوشی لوح کو لیا معیار نے کہا خورشید روشن جمال
اب تمھین خدا کے حوالے کیا سدھارو اگر جی چاہے تو کبھی کبھی سورہ فاتحہ سے فراموش نکرنا خورشید کی آنکھون
مین آنسو بھر آئے عرض کی آپکو خدا ہمارے سر پر سلامت رکھے ایسی باتین نہ ارشاد فرمایئے معیار نے کہا بی بی
مرنا برحق ہی سوائے ذات باری کسی کو بقا نہین ہی مگر اب تم سدھارو کل تک یہان قیام کرنا پرسون ٹھہرنے کا
قصد نکرنا یہان سے شاہزادے کے ہمراہ چلی جانا مجھسے ملنے کو بھی نہ آنا بس اس وقت کی ملاقات وداع آخری
جانو ملکہ نے کہا بابا جان اگر مین پھر حاضر ہونگی تو کیا قباحت ہی معیار نے کہا بی بی مصلحت وقت یون ہی ہی اب
میرے پاس نہ آنا اسیوقت جو جو باتین کرنا ہون کر لو کہ پھر موقع نہ ملیگا ملکہ بہت بیتاب ہوئین کہا پھر آپ کی
قدمبوسی کیونکر حاصل ہوگی معیار نے کہا جب کبھی ادھر آنا ہو تجھے ملنا ملکہ نے کہا بابا جان مجھے سب سے
بہتر یہی ہی کہ آپ کی خدمت مین حاضر رہون معیار نے کہا اب مین تمھارا نہین ہون تمھارے مالک رستم
نامدار ہین اور رستم بھی خود کوئی کام نہین کر سکتے ہین یہ بھی صاحبقران کے فرمانبردار ہین ملکہ بہت روئین معیار
نے رخصت کیا ملکہ روتی ہوئی چلین معیار نے رستم نامدار سے کہا اے شہریار اب قریب ہی کہ مین اس دنیائے ناپایدار
کی سکونت کو ترک کرون اور ملک عدم کی طرف روانہ ہون لہذا مین چاہتا ہون کہ میری تجہیز و تکفین آپکے سامنے
ہو اور آپ میری قبر پر فاتحہ پڑھین کیا عجب ہی جو میری نجات ہو جائے رستم نامدار نے جو یہ تقریر سنی انگشت
بدندان ہوئے بہت پریشان ہوئے معیار نے کہا اے شہریار دنیا کا یہی کارخانہ رہتا ہی مین کیا چیز ہون بڑے بڑے
شاہان عالیجاہ اس دنیائے ناپایدار سے حسرت و ارمان لیکر جانب ملک عدم روانہ ہوئے مشیت الٰہی مین کسی کو
اختیار نہین ہی اور مین تو اس زمانہ کو اچھی طرح سے دیکھ چکا اب پیمانہ عمر لبریز ہو چھلکنے مین کیا دیر ہی یہ کہتے کہتے
معیار روشن دل نے اپنا سجادہ بچھایا رو بقبلہ ہو کر بیٹھا کلمہ طیبہ زبان پر لایا عرض کی اے شہریار مین مکرر عرض کرتا ہون کہ
جو مین نے خورشید کی نسبت عرض کیا ہی اسکو فراموش نہ فرمایئے گا اور گاہے گاہے سورۂ فاتحہ فقیر کی روح کو
بخشیے گا کہ باعث نجات ہو یہ کہکر کہا اے شہریار میری خبر مرگ خورشید کو نہ کہیے گا اتنا زبان سے نکلا معیار نے
آنکھین بند کین پھر کلمہ زبان پر جاری کیا دم نکل گیا ملازمین جو وہان موجود تھے رونے لگے غم سے جان کھونے
لگے رستم بھی آبدیدہ ہوئے پھر سب کو سمجھایا اور اسی وقت ملازمین سے کفن منگایا اپنے ہاتھ سے معیار
کو غسل دیا قبر کھدوائی فاتحہ پڑھ کے اٹھے ملازمین کو طریقہ فاتحہ تعلیم فرمایا وہان سے باہر تشریف لائے
اپنے مرکب پر سوار ہوئے باغ ملکہ مین آ کے پہونچے ملکہ کی کیفیت بہت ابتر دیکھی سمجھایا ملکہ نے کہا اے شہریار
میرا جی چاہتا ہی کہ ایک بار زیارت سے والد ماجد کی اور مشرف ہو لون پھر نہین معلوم کب یہان آنیکا اتفاق
ہو رستم نے ارشاد کیا ملکہ تمھارے والد نے منع کر دیا ہی ملکہ مجھسے بھی فرمایا ہی کہ اب یہان آنیکا قصد نکرنا ورنہ رنج

اٹھا دیگے بہتر تم لوگونکے واسطے یہی ہی کہ یہان سے چلے جاؤ عرصہ نہ لگاؤ ملکہ مجبور ہوئین رستم نامدار نے کوچ مین حکم دیا کہ سامان سفر درست ہو کل یہان سے طرف شہر ترسا کے کوچ کرینگے سب نے جلدی جلدی سامان سفر درست کیا رستم نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا پندرہ دن کے بعد شہر ترسا مین پہونچے راہب زرین پوش کو ہرکارون نے خبر دی کہ رستم والا حشم بڑے جاہ وتجمل سے تشریف لاتے ہین راہب یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا شہر پناہ تک لینے آیا شاہزادے کا جاہ وحشم دیکھکر راہب نے بھی تعجب کیا جب قریب گنبد رستم پہونچا رکاب کو بوسہ دیا رستم بھی گھوڑے سے اُترے بغلگیر ہوئے راہب باعزاز واکرام رستم کو شہر مین لایا زر جواہر بہت کچھ نثار رستم عالی ہمت کے آنے پر کیا راہب سے کہا سامان عروسی درست کرو سیامک کی شادی دختر زرمہر کے ساتھ کرینگے راہب نے سامان عروسی درست کیا رستم نامدار نے بڑی دھوم سے سیامک کی شادی دختر زرمہر کے ساتھ کی سیامک کو رخصت کیا آپ شہر ترسا مین مقیم ہوئے انکو اسی مقام پر چھوڑ کر ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب

## دو کلمہ داستان جلالت عنوان صاحبقران ثانی و زمرد ثانی کے بیان کیے جاتے ہین پہونچنا زمرد کا صحراے جابلقا مین اور ملاقات ہونا تورج بدرگ حرامی سے اور بعد تورج پاس ساوج شاہ جابلقائی کے جانا اور مقابلہ ہونا حمزہ ثانی سے باقی کیفیت متعلقہ داستان الاعظم

تیر ابرو ہے جدائی ابرو دلدار ہون مین
یار ہے پردہ نشین طالب دیدار ہون مین
دیکھنے آئین نہ کیون مجکو حسینان جہان
کیون نہ تڑپون کہ ابھی تازہ گرفتار ہون مین
دل دیا ہے اسے تھوڑی یہ خطا ہے میری
دل تڑپکر مرا کہتا ہے کہ بیمار ہون مین
عاشقان قد جانان مین سے اونچے
الفت چشم سیہ فام مین سرشار ہون مین
عشق مین ہوش وحواس و خرد وعقل گئے
بخت خلقت کی یہ خوبی ہے جو بیدار ہون مین
زلف کا ہے کبھی سودا تو لبونکا کبھی عشق
یار کے پاس ہے غیر اور پس دیوار ہون مین
یار آتا ہے کہ صیاد کوئی آتا ہے۔
وہ خریدار مرا اُسکا خریدار ہون مین
کیون شہ بادری خاک سے نکلے آنکھین
روتے روتے جو تن آنسو نکالا ہون مین

چل کے کہتی ہے زبان میری کہ تلوار ہون مین
ضعف دونا ہے مجھے کس طرح اٹھو جائے بھلا
یار کے نرگس بیمار کا بیمار ہون مین
اب مین بوسہ بھی نہین مانگتا اے غنچہ دہن
ظلم جو چاہے کرے یار سزاوار ہون مین
ایک جان اپنی بچاؤنگا مین کس کس سے بھلا
دار پر چڑھ کے یہ چلاؤن کہ سردار ہون مین
ای پری رو ترے کوچے مین بلا پر ہے بلا
کیا کرون کیا نہ کرون آہ کہ ناچار ہون مین
عشق کے ہوتے ہی ہو جاتی ہے دنیا الٹی
کبھی صحرا مین کبھی جانب کہسار ہون مین
میرے پہلو سے جدا کر وہ یہ فرماتے ہین
ہوش کہتا ہے کہ اُڑ جانیکو تیار ہون مین
مری قسمت تو یہ کہتی ہے نہو گا کبھی وصل
کیا عجب اسکا نہین کشتۂ رفتار ہون مین
لشکر غم کی چڑھائی جو ہوئی فرقت مین

ہو کے مسکین نہین اُس شی کا طلبگار ہون مین
آج کل نرگس بیمار کا بیمار ہون مین
ابتدا عشق کی ہے اُس سے یہ بیتابی ہے
اپنے دل ہی کا فقط اُسے طلبگار ہون مین
جب نظر پڑتی ہے اُس شوخ کی پہلو پہ مرے
سر اُڑا یار کی کہتی ہے کہ تلوار ہون مین -
ہو گئی ہے مجھے اس نشہ مین دنیا اندھیر
سایہ ہے سر پہ مرے سایہ دیوار ہون مین
شب ہجران مجھے آنکھون مین بسر ہوتی ہے
انکا اقرار بھی کہتا ہے کہ انکار ہون مین
یہی انصاف ہے کیون ای فلک کج رفتار
دل جو تو بیچتا تھا اُسکا خریدار ہون مین
مجھسے اور یار سے کچھ خوب بنا ہے سودا
انکے جوبن کا اشارہ ہے کہ تیار ہون مین
لوگ حیرت مین ہین کیون ضعف سے کچھ گریان چاک
صبر نے دل سے کہا تیرا طرفدار ہون مین

| | | |
|---|---|---|
| یہ دلاسا مجھے دیتا ہے فلک الفت میں<br>مجھ سے بیزار ہے وہ جان سے بیزار ہوں میں | دل جو زخمی ہے ترا مرہم زنگار ہوں میں<br>پاس آتا ہے مجھے یار کا اپنے جو خیال | نہ ملے یار مجھے بھی نہیں جینا منظور<br>دل پکار اٹھتا ہے مجھ سے کہ ترا یار ہوں میں |

ناظرین عالی مقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ زمرد ثانی نے شہر یاقوت نگار میں پناہ لی تھی اور صاحبقران سے بڑے بڑے مقابلے پڑے تھے خواجہ نے بڑی بڑی عیاریاں کی تھیں عجائب نگار کو قتل کیا تھا اور طلسم شکست ہوا تھا زمرد ثانی مع بختگان کے بھاگ کر طرف سوم کے نکل گیا تھا مگر اسقدر خائف تھا کہ اُس صحرا میں بھی نہ ٹھہرا بختگان سے کہا ایسا نہو امیر یہاں بھی آئیں اور پتہ میرا پائیں اس وجہ سے یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے دو روز برابر سرگردی کی تیسرے روز بختگان نے کہا اب طاقت رفتار باقی نہیں ہے کہیں ٹھہر جائیے اب صاحبقران یہاں کہاں آئیں گے زمرد ثانی نے کہا مجھے خوف ہے شاید کوئی سردار میری تلاش میں آئے کسیکو امیر نے روانہ کیا ہو اور وہ میرے عقب میں آتا ہوگا بختگان نے کہا اگر کوئی سردار امیر روانہ کرتے تو ابتک آجاتا زمرد مجبور ہو کے صحرا میں ایک درخت کے سامنے ٹھہرا تھوڑی دیر گذری کہ ایک سمت سے گرد اُڑی زمرد کی نگاہ پڑی بختگان سے کہا جو بات میں تجھسے کہتا تھا اسی کا ساماں ہو بختگان نے کہا خیر تو ہے زمرد نے جواب دیا کہ لشکر امیر آپہونچا یہ علامت آمد لشکر کی ہے دیکھ تو صحرا سے کیسی گرد عظیم اُٹھ رہی ہے بختگان بھی گرد کو دیکھکر حیران ہوا اسکو بھی یہی خیال ہوا کہ لشکر صاحبقران آگیا بختگان نے کہا اسی صحرا میں کہیں پوشیدہ ہو جائینگے جب وہ لوگ نکل جائینگے پھر اسی طرف پلٹ چلیں گے زمرد نے کہا پھر جلد اپنے تئیں پوشیدہ کرو ایسا ہو کہ لشکر یہاں آپہونچے اور گرفتار کرے بختگان اُٹھا زمرد بھی ساتھ ہوا ایک غار عمیق میں دونوں جاکر پوشیدہ ہوئے مگر لشکر جو آیا تو اُسی صحرا میں مقام کیا ان لوگوں کو جب غار میں عرصہ ہوا تو بختگان نے کہا اب دیکھنا چاہیے کہ یہ لوگ کتنی دور نکل گئے زمرد نے کہا ابھی گھوڑوں کی رفتار کی آوازیں آرہی ہیں دیکھنا مناسب نہیں بختگان نے نہ مانا غار سے نکل کر دیکھا تو لشکر کو صحرا میں قیام پذیر پایا درختوں کی آڑ میں چھپتا ہوا قریب آیا غور کرکے دیکھا تو لشکر صاحبقران کو نہ پایا بختگان بہت خوش ہوا بےخوف ہو کر اس لشکر میں آیا لوگوں سے دریافت کیا یہ لشکر کسکا ہے سب نے بیان کیا یہ لشکر تورج کا ہے بختگان تورج کا نام سنکر بہت خوش ہوا لوگوں سے دریافت کیا کہ سردار تمھارے کہاں ہیں سب نے کہا اپنی بارگاہ میں رونق افروز ہیں بختگان دربارگاہ تورج پر آیا دربانوں نے روکا بختگان نے کہا ہماری اطلاع کرو دربانوں نے اندر اطلاع کرائی وہاں سے چوبدار آیا بختگان کو اپنے ہمراہ لیگیا بختگان نے اندر بارگاہ کے جاکر دیکھا کہ تورج ایک تخت زرین پر لباس پر تکلف پہنے بیٹھا ہے گرد اور مصاحبین جمع ہیں اس عظمت و شان کو دیکھکر بختگان حیران ہوا تورج کو سلام کیا تورج نے بختگان کی حالت دیکھکر کہا اے بختگان یہ تمھاری کیا کیفیت ہے بختگان نے اپنے حال سے آگاہ کیا تورج نے افسوس کرکے کہا زمرد ثانی کہاں تشریف رکھتے ہیں بختگان نے کہا یہیں ہیں تورج نے کہا اُنھیں ہمارے پاس لاؤ غضب ہے کہ ایسا معزز شخص اس آفت میں مبتلا ہو میں اسکا عوض مسلمانوں سے ضرور لونگا ایک کو آرام نہ دونگا بختگان بہت خوش ہوا تورج سے رخصت ہو کر زمرد کے پاس آیا زمرد نے کہا اے بختگان اتنی دیر کہاں لگائی مجھے اور اور خیالات آتے تھے لشکر کسکا تھا کچھ تحقیق بھی کیا بختگان نے کہا تشریف لے چلیے تورج کا لشکر ہے بڑے کر و فر سے کہیں جاتا ہے میں نے تورج سے ملاقات کی آپکا ذکر آیا تورج نے کہا خداوند کو میرے پاس لاؤ میں انکا عوض مسلمانوں سے لونگا زمرد خوش ہوا غار سے نکلا بختگان کے ہمراہ ہوا تورج کی بارگاہ میں آیا

توریج نے جو زمرد کو آتے ہوے دیکھا تعظیم کی اپنے پاس بلایا مسند پر بٹھایا آپ مودب ہو کر بیٹھا زمرد نے کہا
اے توریج یہان آنیکا کیونکر اتفاق ہوا توریج نے کہا مجھے ساوج شاہ جابلقانی نے بلایا ہی اُنکی ملاقات کو جاتا
ہون اور اپنا تمام قصۂ ماضیہ بیان کیا زمرد نے اپنی حقیقت کہہ سنائی توریج نے زمرد ثانی کو بہت کچھ تشفی دی کہا
آپ نہ گھبرائیے مین ساوج شاہ سے مل لون پھر آپ کے ساتھ چلون جہان صاحبقران ملین اُنسے بدلا لون زمرد
راضی ہوا توریج نے دو روز وہان قیام کیا تیسرے دن زمرد کو ہمراہ لیکر جانب جابلقا کوچ کیا کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جاویگا

## اب کیفیت لشکر امیر کی عرض کی جاتی ہی —

کہ بعد فتح طلسم صاحبقران نے عمرو ثانی سے فرمایا کہ زمرد دیدین پھر بھاگ گیا عمرو نے کہا یا صاحبقران وہ بھلا ایسا
ہی کریگا امیر نے جواب دیا خواجہ مین قسم کھا چکا ہون جبتک اسکو قتل نکرونگا یا دائرۂ اسلام مین نہ لاونگا تب تک
بیت الشرف نہ جاؤنگا عمرو نے عرض کی دیکھیے مین اب پتہ لگاتا ہون امیر نے فرمایا جلد اُسکا تجسس کرو کہ مجھے بہت
جلدی ہی خانہ کعبہ جانیکی خواجہ نے لوگون سے تحقیق کرنا شروع کیا خود بھی چارون طرف شہر کی سرحد تک گئے
چوتھے روز خواجہ اسی کی تلاش مین جاتے تھے شہر کی سرحد سے بہت دور نکل گئے تھے دیکھا چند سوار آتے ہین خواجہ
نے اپنی شکل تبدیل کی جب وہ سوار خواجہ کے قریب آئے خواجہ نے اُنسے دریافت کیا زمرد ثانی
کا پتہ دیا اُن سوارون نے کہا ہمنے ایک لشکر کو دیکھا تھا کہ شہر جابلقا مین گیا ہی اس لشکر مین ایک شخص
تخت پر سوار تھا اُسکو سب لوگ خداوند زادہ کہتے تھے خواجہ نے فرمایا ہمارا مطلب حاصل ہوگیا یہ خبر پاتے ہی
خواجہ وہانسے روانہ ہوے حمزۂ ثانی کے پاس آئے عرض کی مین نے پتہ لگایا ہی وہ بدکار شہر جابلقا مین جاکر
پوشیدہ ہوا ہی مگر لشکر بھی اُسکے ہمراہ ہی نہین معلوم لشکر کہان سے پا گیا امیر نے فرمایا کوئی مکر کیا ہوگا کسی سے لشکر
لیا ہوگا مگر اے خواجہ اب چلنے کی تیاری کرو دیر کرنا مصلحت وقت نہین ہی خواجہ نے سفر کی تیاری شروع
کی امیر نامدار نے بہت جلد وہانسے کوچ کیا اور جانب شہر جابلقا روانہ ہوے انکو تو راہ مین چھوڑیے
کیفیت توریج کی ملاحظہ فرمایئے یہ جو زمرد اور لشکر اُسکا اپنے ہمراہ لیے ہوے شہر جابلقا مین پہنچا
ساوج جابلقانی استقبال کو آیا بڑی عزت و حرمت سے توریج کو اپنے ہمراہ لے گیا توریج کے واسطے
ایک مکان بہت نفیس رہنے کو تجویز کیا صحبت مینوشی آراستہ کی توریج نے زمرد کو وہان بھی مقام اعلیٰ پر
بٹھایا ساوج شاہ جابلقانی نے توریج سے کہا یہ کون صاحب ہین توریج نے سب کیفیت زمرد کی بیان کی ساوج
نے کہا مین بھی شرکت کرونگا یہ ہمارے معزز خداوند کے صاحبزادے ہین ہم انکی ضرور مدد کرینگے زمرد اور
خوش ہوا توریج نے سلسلۂ تکلم سے پوچھا آپ نے مجھے کیون طلب فرمایا ساوج شاہ نے جواب دیا کہ بہت
زمانہ ہوا کہ جب آپکو دیکھا تھا اور آپ کی جرأت کے شہرے تو بہت سنے مگر جب خدمت والا مین نیاز حاصل ہوا
تو جیسا سنا تھا اُس سے زیادہ پایا آرزوے زیارت حد سے گذری تھی اس واسطے تکلیف دی ہوا
توریج نے جو اپنی تعریف سنی اسکا غرور اور زیادہ بڑھ گیا کہا ابھی آپ نے وہ باتین نہین سنی جنسے میری کیفیتین
خلاصہ ظاہر ہون مگر اب عرض کرونگا مین نے وہ وہ کارہاے نمایان کیے ہین جو سوا میرے دوسرا نہین
کر سکتا پھر ساوج نے کہا آپکے فرمانیکی کیا ضرورت ہی سب باتین ظاہر ہین خرد و کلان آپکی شجاعت سے
ماہر ہین سب جانتے ہین بڑے بڑے بہادر آپکو مانتے ہین زمرد نے بھی توریج کی بہت کچھ تعریف کی
توریج کی نخوت اور بڑھی کہا مین ابکی بار لشکر امیر کو بھی تباہ کر دونگا ایک کو زندہ نہ رکھونگا زمرد نے کہا

مجھے امید قوی ہی آپ کے فرمانیکی کیا ضرورت ہو وہ شب تو انھین ذکر دنین بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو تورج
نے ساوج شاہ سے کہا کہ میرے نزدیک مناسب ہی کہ آپ سامان لشکر کشی درست کیجیے مین صاحبقران
سے مقابلہ کرونگا ساوج شاہ نے کہا ابھی کیا تعجیل ہی کچھ دنون یہان تشریف رکھیے پھر یہ سامان بھی ہو جائیگا
تورج نے کہا آپ انتظام شروع کر دیجیے تاکہ بروقت روانگی دقت نہو سب اسباب درست ہے میرا قصد مصمم ہی
کہ مین لشکر کشی کر کے جاؤن اور جہان صاحبقران ملین مقابلہ کرون ساوج شاہ نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہی تو مین
انتظام شروع کرتا ہون تورج نے کہا میرے نزدیک تو بہتر ہی ساوج نے اپنے لشکر مین کہلا بھیجا کہ ہمارا
قصد ہی کہ بہت جلد امیر ثانی کی جانب لشکر کشی کرین اور زمرد ثانی کی طرف سے مقابلہ کرین پورا لشکر اپنا اسباب
سفر درست کرے تا بروقت روانگی کسی بات کی دقت پیش نہ آوے یہ خبر جو لشکر مین پہونچی سب لوگ
مصروف انتظام سفر ہوے ان سبکو اس حال مین چھوڑیے اب حال صاحبقران کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو طرف
جابلقا کے روانہ ہوے بعد قطع منازل وطی مراحل دس دن کے بعد سرحد جابلقا مین وارد ہوے خواجہ
نے کہا یا صاحبقران یہ سرحد ملک جابلقا کی ہی یہین قیام فرمائیے جو جو صلاحین کرنا ہین وہ کر لیجیے امیر کو
یہ بات پسند آئی لشکر کو روکا حکم دیا کہ بارگاہین یہان استادہ کرو خادمون نے بارگاہین استادہ کین صاحبقران
معہ لشکر وہان ٹھہرے خواجہ صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے عرض کی اب کیا حکم ہوتا ہی صاحبقران
نے فرمایا میرا ارادہ ہی کہ بادشاہ جابلقا کو ایک نامہ لکھون مضمون اُسکا یہ ہو کہ آپ کے یہان زمرد
بیدین نے پناہ لی ہی اور مین نے قسم کھائی ہی کہ بے اسکو قتل کیے یا دائرۂ اسلام مین لائے ہوے خانہ کعبہ نہ
جاؤنگا پس بہتر یہ ہی کہ آپ اس مکار کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدیجیے خواجہ نے عرض کی بہت مناسب ہی
امیر نے اُسیوقت نامہ تحریر کیا پکار کر فرمایا کہ اس نامہ کو کون لیجائیگا اسد نامدار بصد عز و وقار اپنی جگہ سے اُٹھے
عرض کی یہ خدمت غلام کے سپرد فرمائیے انشاءاللہ اسکے لیجاؤنگا اور جواب بہت جلد لیکر حاضر ہونگا امیر نے
اسد کو نامہ دیا اسد نامدار بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا اسد نامدار نام
خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے جانب بادشاہ جابلقا روانہ ہوے سامنے قلعہ معلوم ہوتا تھا جب نزدیک قلعہ
پہونچے شہر پناہ کے اندر داخل ہوے لوگون نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان ایک اسپ کوہ
نعل پر سوار بڑی عز و جاہ سے آتا ہی بعض نے دریافت کیا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے ہین اسد نے
کیفیت بیان کی کہ مین نامہ صاحبقران ثانی کا لایا ہون یہان کے سلطان کے پاس جاؤنگا اُس نامہ کا
جواب لاؤنگا یہ بات جو اہل شہر نے سنی ساوج شاہ کو خبر پہونچائی کہ ایک جوان صاحب شوکت و صولت آیا ہی
نامہ صاحبقران کا لایا ہی ساوج شاہ نے جو صاحبقران کا نام سنا متعجب ہو کر اُسی وقت تورج سے کہا کہ اب
کیا انتظام کیا جائے تورج نے کہا کچھ لوگ آپ بھی یہان سے روانہ فرمائیے کہ وہ اُس جوان کو بعزت لاکر
دیکھیے نامہ مین کیا تحریر ہی جیسا ہوگا وقت پر دیکھا جائیگا ساوج شاہ نے چند سرداروں کو برائے استقبال
بھیجا وہ آکے اسد نامدار کو اپنے ہمراہ لے گئے جب اسد ساوج شاہ کے سامنے پہونچے نامہ صاحبقران کا دیا
ساوج نے نامے کو پڑھا اسد نامدار نے دیکھا تورج بھی ساوج کے پاس بیٹھا ہی ساوج نے نامہ تورج
کو سنایا تورج نے کہا آپ اسکے جواب مین جنگ تحریر فرمائیے دیکھا جائے گا ساوج شاہ نے اُسی نامے
کے پشت پر لکھا کہ جب زمرد ثانی نے میرے پاس آکر پناہ لی ہی تو یہ نہین ممکن ہی کہ مین آپ کے حوالے کرون

بلکہ آپ اگر اُسکی نسبت زیادہ کوشش کیجیے گا تو ہم جنگ مین آپ سے بند نہین ہین یہ جواب لکھکر اسد
نامدار کو دیا اسد نامدار روانہ ہوے خدمت مین صاحبقران کے آئے جواب نامہ دکھایا امیر نے فرمایا
کیا مضائقہ ہی خدا مالک ہی اسد نامدار نے عرض کی وہان تورج بھی آیا ہی نہین معلوم کہان سے
وہان آگیا امیر نے کہا اُسنے اور زیادہ تحریک کی ہوگی اسد نے عرض کی ساوج شاہ نے نامہ تو اُسکو
سنایا تھا اُسنے کچھ کہا ساوج نے اُس سے پوچھ کے جواب لکھ دیا امیر نے فرمایا خدا مالک ہی دیکھا جائیگا
یہ ذکر تھا کہ جواسیس عمرو بارگاہ مین آئے عرض کی یا صاحبقران لشکر ساوج شاہ جابلقانی اور لشکر تورج معہ
زمرد ثانی و بختکان فوج کثیر ہمراہ لیکر قلعہ مین آئے ہین کیا عجب ہی جو طبل جنگی بجے اور کل مقابلہ ہو امیر نے
کہا کیا مضائقہ ہی دیکھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ اور ہرکارے دوڑتے ہوے آئے اور ہاتھ اٹھاکر دعاو ثنائے
بادشاہی بجالائے پھر عرض کی حضور ساوج شاہ نے طبل جنگی بجوایا ہی اسکا قصد ہی کہ کل میدان جنگ مین
نکلکر معرکہ آرای نبرد ہو امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان
بھی نقارہ سرزی پہ چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر تو دونون لشکرونمین تیاریان
رہین جب شہسوار زرین پوش فلک نیزہ خطوط شعاعی لیکر فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا تمام جہان منور ہوا
تو امیر ثانی بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان فوج منتظر تھی خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نامدار گھوڑے
پر سوار ہوے لشکر گران لیکر میدان کارزار کی طرف چلے ادہر سے ساوج شاہ اور تورج فوج گران ہمراہ
لیکر قلعہ سے باہر آئے میدان مین آکر امیر کے لشکر کے مقابلے مین اپنے لشکر کی صف بندی کی امیر
کے لشکر کی بھی صف درست ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے سب کے پہلے تورج
نے گھوڑا بڑھایا میدان مین آیا مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے شاہزادہ نور الدہر میدان مین آئے رد و
بدل آپسمین ہوئی تا شام مقابلہ رہا ایک کو دوسرے پر فتح نہوئی جب آفتاب غروب ہوا دونون لشکر
اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے تورج نے ساوج شاہ سے کہا آج نور الدہر خوب لڑے سوائے میرے
دوسرے کی مجال نہ تھی جو اس دلیر سے مقابلہ کر سکتا ساوج نے کہا واقعی ایسے شجاع نگاہ سے نہین گذرے
کس جرأت و ہمت سے لڑا آخر اپنے لشکر کو واپس گیا ساوج نے کہا امیر صاحبقران کون ہین تورج نے
حسب و نسب امیر کا پتہ ساوج کو بتلایا ساوج نے کہا امیر کے عالی نسب ہونے مین کوئی شک نہین ہی تورج
نے کہا یہ امر تو ضرور ہی لیکن ایسے ایسے معزز شخصونکو اسطرح پریشان کرتے ہین اور دین خداپرستی کے لیے
اسقدر کوشش کرتے ہین اصل مطلب انکا اور ہی اسی حیلے سے اکثر ملکوتین اپنے قبضے مین کی ہین بہت سے
ملکونسے خراج لیتے ہین شب بھر یہی باتین رہین صبح کو پھر دونون لشکر میدان مین آئے تورج پھر مبارز طلب ہوا
لشکر اسلام سے نور الدہر اسکے مقابلہ مین گئے اُس روز بھی صبح سے شام تک مقابلہ رہا مگر ایک نے دوسرے پر
فتح نپائی جب آفتاب غروب ہوا پھر دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے تورج نے پھر ساوج شاہ
سے کہا کہ آج بھی نور الدہر خوب لڑے اچھے معرکے پڑے مگر کل مین سمجھ لونگا وہ شب بھی بسر ہوئی صبح کو
پھر لشکر فریقین میدان مین آئے صف بندی ہوئی نقیب نکلے نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا
تورج نے صف سے گھوڑا بڑھایا مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے پھر شاہزادہ نور الدہر اسکے مقابلے مین گئے
نیزہ بازی شروع ہوئی عرصہ تک نیزہ بازی رہی آخرکار تورج نے کہا اے نور الدہر نیزہ بازی تو خوب ہوئی

اب تلوار کی لڑائی ہو جائے دلون کا ارمان نکل جائے نورالدہر نے تلوار میان سے لی توروج نے وار
کیا نورالدہر نے اُسکے وار کو رد کیا توروج نے پھر دوسرا وار نورالدہر کے سر پر کیا شاہزادے نے چاہا وار
کو خالی دون مگر گھوڑے نے سکرری کھائی سپر چہرے سے ہٹی تلوار سر پر پڑی خود کو کاٹ کے تا ابرو اُتر
آئی نورالدہر نے سنبھلکر دستانہ مارا تیغ سر سے نکل گئی خون کی چادر منھ پر آئی نورالدہر کو چکر آیا گھوڑے پر
سنبھلا نہ گیا زمین پر گرے توروج نے چاہا اور دوسرا ہاتھ تلوار کے لگا کر فیصلہ کر دون مگر ہمراہیان
نورالدہر جا پہونچے شاہزادے کو اُٹھا لائے اسیوقت زخم میں ٹانکے لگائے گئے توروج نے پھر آواز دی
کہ اے فرقہ خدا پرستان کیا اب تم مین کوئی ایسا باقی نہین ہے جو میرے مقابلے مین آئے یہ صدا لشکر اسلام مین
داراب کشور کشا ابن حمزہ نے گھوڑا بڑھایا امیر کی خدمت مین آئے اجازت میدان حاصل کی صاحبقران
ثانی نے اجازت دی داراب کشور کشا میدان مین آئے توروج سے مقابلہ کیا توروج نے کہا اے داراب
کشور کشا تم نے نورالدہر کی جو حقیقت دیکھی ہے اس سے بدتر تمھاری حالت ہوگی مین وہ شخص ہون جسکی
تیغ آبدار کا شہرہ دیار دیار ہے سب جانتے ہین بڑے بڑے پہلوان مانتے ہین داراب کشور کشا نے کہا او
مکار زیادہ گوئی کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے کیون اسقدر کبر و نخوت سے کام لیتا ہے توروج نے کہا یہی بات کہنے مین کیا برائی
ہے داراب نے فرمایا اب زیادہ یاوہ گوئی کو ترک کر یہ میدان جنگ ہے یہان زبان تیغ و خنجر سے سوال و جواب
ہوتا ہے توروج نے نیزے کا وار کیا داراب کشور کشا نے وار کو رد کیا آپس مین نیزہ چلنے لگا دیر تک نیزہ
بازی رہی جب نیزہ بازی سے کچھ حاصل نہوا توروج نے تلوار کھینچی کہا اے داراب کشور کشا نیزہ بازی کوئی
چیز نہین ہے تلوار کی لڑائی مین پسند ہے داراب نے بھی میان سے تیغ کھینچی توروج نے وار کیا داراب نے خالی
دیا بعدہ داراب نے سر پہ تیغ لگائی توروج نے سپر اُٹھا کر سپر کو کاٹ کے تلوار خود مین در آئی تھوڑا سا توروج کا
زخمی ہوا توروج نے دستانہ مارا تیغ سر سے نکل گیا توروج نے تلوار لگائی داراب کشور کشا نے سپر اُٹھائی طوق
کا زیر بند ٹوٹ گیا ساز زمین پر گرا گھوڑا اُنکا سپر چہرے سے ہٹی تیغ سر پر پڑی نا کہ چاہا گھوڑے کو
سنبھالین مگر گھوڑا شہ رگ کا تیغ سپر کو کاٹ کرتا جگر پہونچی داراب گھوڑے سے زمین پر گرے لشکر امیر سے لوگ
دوڑے شام بھی ہو گئی تھی توروج نے پلٹ کر اپنی فوج مین طبل بیمار کیا دی کا حکم دیا لشکر اسلام طبل بازگشت
بجا کر اپنے لشکر کی طرف پلٹا داراب کو لوگ اُٹھا لائے جبتک دم باقی تھا داراب نے اشارہ کیا کہ جلد مجھے پاس
لے چلو زیارت سے مشرف ہولون لوگ بارگاہ امیر مین لائے امیر ثانی نے جو بیٹے دلبند کی یہ کیفیت دیکھی
تاب نہ رہی آبدیدہ ہوے قریب داراب کے آئے داراب نے اشارے سے عرض کی میری خطا بین معاف
فرمایئے گا اور دعاے مغفرت سے نہ بھولیے گا امیر نامدار نے داراب کو گلے سے لگایا سب سرداروں نے
حلقہ کیا امیر الگ ہوے داراب کشور کشا کی روح نے مفارقت کی سرداروں مین شور گریہ بلند ہوا امیر کا دل
دردمند ہوا امیر با توقیر نے لاش کو غسل و کفن وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے فرمایا کہ لاش میرے فرزند نوجوان
کی خانہ کعبہ پہونچا کر والد ماجد سے بعد اداے آداب عرض کرنا مجھے صاحبقرانی مین جو صدمات پہونچے انکو یا میرا
دل جانتا ہے یا خدا آگاہ ہے مگر اب بہت جلد حاضر خدمت ہوتا ہون امیدوار ہون کہ دعا فرمایئے تا مین
اپنے مطلب دلی کو حاصل کرون چند سردار صبح کو لاش لیکر جانب خانہ کعبہ روانہ ہوے یہان امیر سے
صف ماتم بچھائی سرود و نوبت بند ہوا ساوج شاہ کو ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ ابھی چالیس روز تک

جنگ موقوف رہے جب ہم ماتم سے فراغت ہوگی پھر لڑینگے ساوج نے وہ نامہ توریج کو دکھایا توریج نے کہا کیا مضائقہ ہی جو بات اسوقت ہی وہی چالیس روز کے بعد بھی حاصل ہی آپ شوق سے مہلت دیجئے ساوج نے پشت نامہ پر لکھا کہ ہمین منظور ہے آپ اپنے فرائض ادا کرین ہم بعد چالیس روز کے آپسے مقابلہ کرینگے نامہ امیر نے دکھا یا شکر خدا کیا انکو تو اس حال مین چھوڑیے اب کیفیت لاش وارا ب کشور کشا کی ملاحظہ فرمایے کہ چند سردار جو لاش دارا ب لیکر روانہ ہوے تو خانہ کعبہ مین صاحبقران کے پاس گئے صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی امیر با توقیر کو بڑا صدمہ ہوا اشکباری کے بعد فرمایا کہ لاش کو طواف کعبہ کراؤ بلکہ خود شرکت فرمائی بعد طواف کے امیر نے لاش دارا ب کشور کشا برابر قبر دارا ب سیمین زرہ کے دفن کی کہ یہ دونون برادر حقیقی تھے دارا ب سیمین زرہ جنگ سبائل مین ہاتھ سے ارماس بن عرماس کے مارے گئے اور لاش اُنکی امیر ثانی نے خانہ کعبہ بھیجدی تھی جب صاحبقران کو دفن دارا ب کشور کشا سے مہلت ہوئی تو جو لوگ کہ لاش لائے تھے اُنسے دریافت فرمایا کہ اس شیر بیشہ جرات کو کس بیرحم نے قتل کیا ہے کل حقیقت بیان کی امیر نے توریج کا نام سنکر فرمایا کہ جبتک اسکے واسطے کوئی تدبیر معقول نہوگی یہ اسی قسم کی آفتین برپا کریگا یہ فرماکر خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو طلب کیا خواجہ حاضر ہوے امیر نے فرمایا خواجہ توریج نے آفتین برپا کی ہین جبتک تم نہ جاؤگے اور گیسوان خلیلی و رگ ہاشمی نکالکر نہ لاؤگے تب تک یہ لوگ ایسی ہی صدمات پہونچاتا رہیگا خواجہ نے عرض کی یا امیر مین ضرور جاؤنگا اور رگ و گیسو کاٹ کر لاؤنگا امیر نے فرمایا خواجہ اب عرصہ کرنا مناسب نہین ہی جلد روانہ ہو خواجہ اسی روز امیر با توقیر سے رخصت ہوے جو لوگ لاش لائے تھے وہ بھی خواجہ کے ہمراہ ہوے اور جانب شہر جابلقا روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

## اب کیفیت امیر ثانی اور ساوج شاہ جابلقانی کی عرض کی جاتی ہی

مین ہون وہ چشم مست ہو پر شراب ہو
یا کام ہی تمام ہو یا کامیاب ہو
جلوت کے سامنے لطف بیا کیجیے کو
آنکھونکو بھولتے ہی نہین تم وہ خواب ہو
غیرونکو تو ملائی ہی امیر چھوڑ کی ہی دوسے
تم بھی مری تلاش مین برسون خراب ہو
وہ کیون نہ عاشقون مین ہو مشہور بد نصیب
کوئی خدا پرست جو صرف ثواب ہو
دل ہی کسی کے عشق مین اپنا الٹ گیا
ایسا تو کیون مرے خط کا جواب ہو
روز سیاہ ہجر کی اندھیر سے تیری
ایسا ہی دل ایک اور اگر دستیاب ہو
لو جے اس صنم کے لگا لا کیا جلال

کوئی خراب ہو تو بلا سے خراب ہو
کیا اسکا شکوہ یار سے لایا نہ تو جواب
خلوت ہو مین ہون اور تمہارا نقاب ہو
غمخوار بھی ہو حضرت دل جان نثار بھی
ساقی بھی ہو جو سبو مین شراب ہو
ایسے گئے کہ پھر نہ ادھر آئے تم کبھی
کمبخت اُسکے بزم مین جسکا خطاب ہو
سمجھو دعا کے ہو کیون مری سیت پہ آگ
کچھ ذرہ نہین ہے کیسا ہی اب انقلاب ہو
احسان تمہارا وصل کی شب دیدہ ہاشون
ڈھونڈھو ہون چراغ لیکے یہ کم آفتاب ہو
تم آکے بار بار ہمین دو تسلیان
تقدیر ہی مین تھا کہ خدا کی خراب ہو

عاشق کی جلد کوئی دعا مستجاب ہو
قاصد مرا سوال ہی جب لا جواب ہو
اب تک ہو یاد آکے وہ رہنا نگاہ مین
سب کچھ ہو جان کا رہی لیکن عذاب ہو
یون تھک کے مین ہون ز خود رفتہ تو سہی
کیا میری عمر رفتہ ہو میرے شباب ہو
کوشش کرے جو ایسی کہ اک بت ہو بر سری
آنکھین ہین بند شوق سے اب تک حجاب ہو
انکی طرف سے غیر نے لکھا ہی کچھ مجھے
جگر جو تم کسی کے لئے وحشی خواب ہو
دل لا کو میرا بھی چکو بلکہ اسکے سا
دنیا ہو اور یہ دل پہ اضطراب ہو
خلیندان گلزار خوش بیانی وچمن جلال گلشن

قصہ خوانی اس حکایت عجیبہ داستان غریب کو تصحیح و قرطاس پر یون تحریر فرماتے ہین اتنا کہ وہ صحن فرزند ہاشمی جابلقا ستان چمن

کعب چالیس روز گذر گئے اور صاحبقران زمان نے ماتم فرزند نوجوان سے فراغت پائی تو
ساوج شاہ نے طبل جنگی بجوایا ہرکارے جو لشکر اسلام کے باہر جاسوسی پر یہاں موجود تھے
طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران میں حاضر ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثنائے
بادشاہی بجا لائے پھر عرض کی حضور ساوج نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ انکا یہ ہے کہ کل میدان کارزار
میں لشکر معرکہ آرائے تیرد ہو امیر ثانی نے فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و تائید
ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے
لگیں رات تو انھیں انتظامات میں گذری اور آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب
گذری بعد ہوا امیر نامدار نے فریضہ سحری ادا کیا سلاح کی کشتی خادموں نے حاضر کی امیر
نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہاں سب لوگ منتظر تھے خادموں
نے مرکب حاضر کیا امیر نامدار نام خدا لیکر سوار ہوئے فوج گران ہمراہ لیکر طرف میدان کارزار
کے روانہ ہوئے ادھر سے ساوج مع تورج و زمرد ثانی و لشکر گران ہمراہ لیکر میدان میں آیا لشکر
فریقین کی صفیں آراستہ ہوئیں تورج نے میدان میں گھوڑا بڑھایا سلحشوری دکھا کر مبارز طلبی کی
لشکر اسلام سے بھی ایک سردار جمہور بن قہور میدان میں آیا دیر تک تورج سے رد و بدل
رہی اسی عرصے میں شام ہو گئی دونوں لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کو واپس گئے صاحبقران ثانی
نے جمہور کی بہت تعریف کی خلعت عطا فرمایا شب بھر غازیوں نے بیداری میں بسر کی صبح کو
پھر میدان میں آئے ادھر سے ساوج شاہ اور تورج اور زمرد ثانی میدان میں آئے نقیبوں
نے نقابت کی کر ذکیت کرکا لنگر بیٹھے تورج نے پھر مرکب میدان میں جولان کیا سلحشوری
دکھائی مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے جمہور بن قہور اسکے مقابلے میں گیا نیزہ بازی ہونے لگی
عرصے تک طرفین میں خوب نیزہ بازی رہی آخر کار تلوار کی نوبت آئی تورج نے سپر چہرے
پر لی تلوار نے سپر کو کاٹا جمہور نے چاہا دستانہ مارے مگر تورج نے سیدھی تلوار کھینچ لی چکرہ کاہ تک
تیغ اتر آئی جمہور گھوڑے سے گرا تورج نے دوسرا وار کیا قصہ تمام ہوا جمہور سیار گلشن جنان
ہوا امیر نے بہت افسوس فرمایا لاش جمہور کی میدان سے منگالی تورج نے پھر مبارز طلبی کی
اور کلمات طعن آمیز زبان پر جاری کیے کرب نامدار کو غصہ آیا اپنا مرکب بڑھایا میدان میں آئے
تورج نے نیزہ سنبھالا کرب نامدار نے ایک مقام پر چاہا کہ اُس کے سینے پر نیزے کا وار کرون
مگر تورج نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا کرب نے نیزہ لگایا سپر کو چھید کر نیزہ سینے میں در آیا تھا
تورج نے مرکب کو پیچھے ہٹایا نیزہ سینے سے پار نہ گذرا قلب پر زخم نہوا مگر بہت تکلیف ہوئی
خون جاری ہوا اسنے ضبط کیا سینے کے زخم پر رومال کھینچکر باندھا اور کرب نامدار سے بولا کہ او بدبخت
غضب کیا تو نے کہ مجھکو سرمیدان زخمی کیا دیکھ تو میں تیرا کیا حال کرتا ہوں یہ کہکر نیزہ کرب نامدار پر لگایا
کرب نے خالی دیکر پھر نیزے کا وار کیا تورج کا پہلو زخمی ہوا سانس لینا مشکل ہوئی تورج
نے پھر بھی کچھ خیال نکیا نیزے کا وار کرب کے سینے پر کیا کرب نے اسکو بھی خالی دے کر
پھر نیزے کا وار کیا تورج کا دوسرا پہلو زخمی ہوا اسنے گھوڑے کو ہٹایا نیزہ نکل گیا زخم کاری نہ

پڑا لیکن اب تورج کی کیفیت ابتر ہوگئی ساوج نے جو یہ حال دیکھا طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا اسکی فوج مین طبل بازگشت پر چوب پڑی دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے امیر نامدار کو خوشی حاصل ہوئی کرب غازی کی بہت مدح وثنا کی تھوڑی دیر صحبت رہی جب رات زیادہ گئی تو سب نے اپنی اپنی خوابگاہ مین جاکے آرام کیا صبح کو پھر میدان کارزار مین آئے لشکر حریف کے منتظر ہوئے صاحبقران نے دیکھا کہ ساوج اور زمرد لشکر ہمراہ لیکر آئے میدان مین آکر صفین لشکر کی درست کین امیر نے فرمایا تورج آج نہین ہے معلوم ہوتا ہے زخم کاری پڑے لڑنے کے کام کا نہین ہے کرب نامدار نے عرض کی تین زخم مین اسکی قضا نہ تھی گھوڑے کو ہٹا کر بچگیا لیکن اب جو میدان مین آئیگا دیکھا جائیگا یہان تو یہ ذکر تھا ادھر ساوج نے ایک سردار کو میدان مین بھیجا سردار نے میدان مین آکر سخنوری دکھائی مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے ایک سردار گیا آپسمین مقابلہ ہوا اس سردار اسلام نے اسکو قتل کیا دوسرا جوان ساوج نے میدان مین بھیجا سرداران لشکر اسلام نے اسکو بھی قتل کیا اسی طور سے دس جوان لشکر کفار سے آئے اور ہاتھ سے سرداران اسلام کے مارے گئے جب ساوج نے یہ کیفیت دیکھی طبل بازگشت بجوایا اپنے قلعے مین پلٹ آیا یہان تورج کی زیادہ کیفیت ابتر دیکھی ساوج نے کہا آپ شہر مین تشریف لیجائیے وہان اچھے طور سے علاج ہوجائیگا تورج نے قبول کیا ساوج نے تورج کو اپنے شہر جابلقا مین بھیجا مگر تورج نے بروقت روانگی ساوج سے کہا آپ جنگ موقوف نہ فرمایئے گا لشکر اسلام سے لڑے جایئے گا ساوج نے کہا ایسا ہی ہوگا تورج ادھر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا یہان دوسرے روز جب لشکر ساوج میدان مین آیا اُس روز بھی بلا کا مقابلہ ہوا ایک جوان اسلام نے دس جوان لشکر ساوج کے قتل کیے ساوج نے گھبرا کر اپنے تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ اس جوان پر ٹوٹ پڑو سب لشکر ٹوٹ پڑا امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنا مرکب بڑھایا امیر کے بڑھتے ہی تمام فوج بڑھی جنگ مغلوبہ ہونے لگی لشکر امیر نے سبکو پسپا کیا آخر فوج ساوج کو شکست فاش ہوئی ساوج نے بہت کچھ سب کا دل بڑھایا مگر فوج کے قدم نہ رکے سب گریزان ہوئے تھوڑی دور تک لشکر امیر نے تعاقب کیا جب بالکل ساوج کی فوج نہ رکی امیر نے فرمایا اب دن باقی نہین ہے کل پھر دیکھا جائیگا خواجہ عمرو ثانی نے عرض کی کہ اب وہ کل میدان مین پھر آئیگا امیر نے فرمایا دیکھا جائیگا امیر میدان سے اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار حاضر ہوئے امیر نے کہا نہین معلوم لاش میرے فرزند کی پہونچی یا ابھی راہ مین ہے سردارون نے افسوس کیا اور عرض کی یقین ہے لاش پہونچ گئی ہو اور حاملان لاش واپس آتے ہون یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے عرض کی حضور جو لوگ لاش لے گئے تھے حاضر ہین امیر نے فرمایا بلا لو چوبدار باہر آئے سب کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے امیر ان سردارون کو دیکھکر آبدیدہ ہوئے بعد اپنے والد نامدار صاحبقران کے مزاج کی کیفیت پوچھی سردارون نے عرض کی آپ کو دعا فرمائی ہے اور ارشاد کیا ہے اے فرزند قریب ہے کہ تم مجھسے ملو مگر اس اثنا مین جو مصائب پڑین انکو جھیلنا ثابت قدم رہنا اسکا اجر تمھین بہت ملیگا صاحبقران نے فرمایا مین بھی خدا سے

اسی امر کا امیدوار ہون کہ قدمبوسی والد بزرگوار سے مشرف ہون اللہ یار جناب پیغمبر آخرالزمان
نصیب ہو سب نے کہا انشاء اللہ تعالے بہت جلد وہ زمانہ آتا ہی جب امیر سے سردارون
نے فراغت پائی تو عمرو ثانی کو علحدہ بلایا اور کہا آپ کے والد ماجد تشریف لائے ہین راہ
مین ایک کوہ ابیض ہی وہان تشریف فرما ہین آپ کو طلب کیا ہی جلد تشریف لیجائیے کا خواجہ نے کہا
بیت اللہ سے کچھ تحفہ جات بھی میرے واسطے لائے ہین یا کچھ روپیہ وہان جمع کیا ہی وہ دینے
کو آئے ہین سردارون نے کہا تحفہ جات تو کچھ بھی نہین لائے ہین ہان روپیہ کی کیفیت ہمکو
نہین معلوم اندازسے تو یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کسی کار ضروری سے امیر نے آپکو بھیجا ہی کہ آپ
سے ملکر پھر واپس جائینگے عمرو ثانی نے کہا تو پھر مین وہان جا کر کیا کرونگا آپ ہی مجھسے کام تھا تو
میرے پاس آتے اگر مجھے فرصت ہوتی تو اُنسے باتین کر لیتا آپ لوگ دیکھتے ہین کہ مجھے
کار ضروری سے کب فرصت ہی علاوہ اسکے قرضدارون کے خوف سے باہر کا آنا جانا ترک
کر دیا ہی میرا جانا نہین ہوگا آپ لوگ جا کر اُنسے عرض کر دیجیے کہ مین حاضر خدمت نہین ہو سکتا
معاف فرمائیے گا اگر آپ کو کوئی کام ہو تو میرے پاس تشریف لائیے سردارون نے کہا خواجہ
تمھاری ظرافت کسی وقت موقوف نہین ہوتی ہی وہ وہان منتظر ہین ہمسے کہدیا تھا کہ تاکید کر دینا
بہت ضروری کام ہی اگر دیر لگائینگے تو برا ہوگا عمرو ثانی نے جواب دیا کہ صاحب مین کوئی
کام زبردستی نہین کیا کرتا ہون جو میری خوشی ہوتی ہی وہ کرتا ہون آخرکار سب سردار عاجز
ہوئے کہا آپکو اختیار ہی ہمسے جسقدر کہا تھا وہ ہمنے آپ سے بیان کر دیا اب جو آپ کے
مزاج مین آئے وہ کیجیے خواجہ نے کہا بہتر آپ لوگ تشریف لے جائین سردار بارگاہ ہون مین
گئے خواجہ کوہ ابیض کی طرف روانہ ہوئے راہ کو طے کر کے کوہ پر پہونچے دیکھا خواجہ عمرو
بن امیہ ضمری نامدار کوہ پر بیٹھے ہین انھون نے جو عمرو ثانی کو دیکھا تازیانہ لیکر بڑھے اور فرمایا
اسقدر عرصہ لگایا ہم اتنی دیر سے منتظر ہین عمرو ثانی نے عرض کی جب مجکو سرداران امیر نے
اطلاع دی اُسیوقت مین روانہ ہوا چونکہ راستہ بہت طے کرنا تھا اسوجہ سے دیر ہوئی معاف فرمائیے گا
خواجہ خاموش ہو رہے عمرو ثانی نے عرض کی آپ خانہ کعبہ سے تشریف لائے میرے واسطے
کیا تحفہ لائے خواجہ نے کہا بابا نہین معلوم وہان اوقات میری کیونکر بسر ہوئی ہی جب بہت
پریشان ہوا تو خیال کیا کہ تمھارے پاس چلون تمنے اتنی مدت مین بہت کچھ پیدا کیا ہوگا
اور حق پدری ضرور نکالا ہوگا لہذا اسوقت مین کچھ کفالت کرو کہ بقیہ زندگی بھی راحت سے
بسر ہو جائے عمرو ثانی نے عرض کی آپ کیا فرماتے ہین پیدا کرنا کیسا جو کچھ آپ نے عطا
فرمایا تھا وہ سب بھی تباہ کیا بلکہ بہت قرضدار ہو گیا ہون میرا تو قصد تھا کہ آپ کے پاس
حاضر ہون آپ نے وہان حکمت عملی سے ضرور کچھ پیدا کیا ہوگا لہذا اب آپ کا زمانہ نہین ہی جو زیادہ
روپیہ صرف کرنے کی ضرورت ہو مین چونکہ شہر شہر دیار دیار پھرتا رہتا ہون اور تنخواہ وصول
نہین ہوتی ہی مجھے البتہ ضرورت ہی خواجہ نے کہا باتین نہ بناؤ اپنے مال واسباب کی فہرست
مجکو دکھاؤ مین تمھارے موافق چھوڑدون باقی اپنے ضرورتون کے واسطے لیجاؤن اور تمھارے

پاس رہنے سے اندیشہ بھی ہو دولتمند کے سب دشمن ہوتے ہیں کوئی دولت کے لالچ سے تمہارے
دشمنوں کو گزند ہو جائے تو میری سعی اس ضعیفی وقت میں خراب ہو اس سے مناسب نہیں کہ تم
اپنے پاس اسقدر دولت رکھو عمرو وثانی نے عرض کی یہ تو آپ صحیح فرماتے ہیں کہ دولتمند کے
سب دشمن ہوتے ہیں لیکن میرے پاس تو اتنا بھی نہیں ہو جو میری ضرورتیں رفع ہوں لیکن ہاں
آپ سے ایک کلمہ بے لوبانہ عرض کرتا ہوں اگر قبول فرمایئے گا تو نوبت بکار آمد ہوگا خواجہ نے
فرمایا بیان کرو عمرو وثانی نے عرض کی کہ آپ کا ضعیفی وقت ہے اگر کوئی طمع زر آپ کو گزند پہنچا
اور خدانخواستہ مجھکو یتیم بنائے تو میرے قلب کی کیا کیفیت ہوگی مال و زر کا کسقدر رنج ہوگا خواجہ
نے جو یہ تقریر سنی اور مفہوم اس کلام کا یہ ہوا کہ آپ کو کوئی مار ڈالے اور میں یتیم ہو جاؤں چونکہ
خواجہ موت سے بہت ڈرتے تھے ایک تازیانہ عمرو وثانی کی پیٹ پر لگایا اور کہا او بیہودہ
کیا بکتا ہے بس بُری چیز کو یاد دلاتا ہے یہ کہکر خواجہ مانند بید کانپنے لگے عمرو وثانی خاموش ہو رہا تھوڑی
دیر تک اس قسم کی باتیں رہیں آخر میں خواجہ نے کہا ذرا زنبیل میرے حوالے کیجئے کچھ اشیاء کی
ضرورت ہے عمرو وثانی نے بہت کچھ عذر کیے مگر خواجہ نے کچھ سماعت نہ کی زنبیل اپنے قبضے
میں کی کہا جاؤ تمہیں دو ایک روز میں زنبیل مل جائیگی عمرو وثانی نے عرض کی یہ تو فرمایئے آپ زنبیل
کیا کیجیے گا خواجہ نے کہا ایک ضرورت ہے اب تم جاؤ امیر تمہارے منتظر ہونگے عمرو وثانی نے
عرض کی میرے سب دشمن ہیں اسمیں سب سامان ہائے عیاری میرے ہیں اگر کسی نے وقت پر کوئی بات
ایسی آپڑی جسکے لیے کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو میں کیا کرونگا خواجہ نے کہا دو ایک روز میں تمہارا
کچھ نقصان نہوگا عمرو وثانی مجبور ہو کر واپس ہوئے لشکر امیر میں آئے خواجہ عمرو اول نے چلتے وقت
کہدیا تھا کہ خبردار اس راز کو کسی سے بیان نہ کرنا عمرو وثانی رخصت ہو کر اپنے لشکر میں آئے امیر
نے جو عمرو کو دیکھا کہا خواجہ کہاں تھے شب بھر تمہارا انتظار کیا عمرو نے عرض کی باداروں کا انتظام کر رہا تھا
امیر خاموش ہو رہے خواجہ اپنی بارگاہ میں آئے اشوش متفکر بہت رہے انکو تو اس حال میں چھوڑ دیجئے

## اب کیفیت تورج کی ملاحظہ فرمایئے —

کیا مجنوں کی لیلیٰ قیس کے پانوں میں زنجیریں
زیادہ اس سے کیا ہوگی ترے عاشق کی توقیریں
زباں اس سے کیا کہیے جو الفت کہکے کیا کیجیے
دوالی ہوں جو بلبل گریباں کیوں نہ گل چیریں
تو اپنے ہاتھ سے عاشق کو گر اک وار مارا ہو
وہ ترک چشم کھینچے جو دو تیغ نگہ کی شمشیریں
جو تیر لگا لانے پر دل اسکا ملا جاوے
بہت دو کوچ کھینچیں سورہ یوسف کی تفسیریں
ابھی تو آسرا ہو لاسے ہو بندہ نوازی کا

وہ مجنوں ہی رہا آخر کہ لیلیٰ نے تو [illegible]
یہاں کس سے کیا کہوں یار کیسی کچھ پیشانی
نہ کچھ چلتی ہیں تقریریں نہ کچھ بنتی ہیں تدبیریں
عقل میں دل جس یار سے کہ ملی کا مرتع ہو
جتا زیر بھی اُسکے جلکے تصویر کھینچیں
سے خوب پشانی تنگ کہنے لگے یوسف
عجب کیا ہو زیادہ کی سعی الفت کی تاثیریں
اجل سے پست کرو الارض پر اسکو دھلا
ترا اپنے خود ہی کھینچا سب غضب کی تقصیریں

نکالو بار دو یاں آنے نہ پاوے عمر بھی کہہ دو
وہ کہتا ہے مجھے تیری نہیں جاتی ہیں تقریریں
چمن میں آکے جب وہ گلبدن بند قبا کھولے
ہوئی ہیں اسمیں نگار رنگ کیا خوبی کی تصویریں
اجل آئی ہے کسکی کون ہو وہ چار چشم اس سے
کوئی کہتا ہے کہ تک ترے خوابوں کی تعبیریں
کوئی اس نور عارض کا بیاں کرکے تو بچ جاؤں
اٹھا یار سر بت بنے نا نئیں انکی تعمیریں
دو ایک دو نکتہ فرد نو شرح [illegible]

چنیں گوید راوی کہ جب تورج نے دس دن کے بعد صحت پائی تو اسی مرکب پہ سوار ہو کے سطے میں در آیا۔

مین آیا ساوج شاہ اور زمرد ثانی اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئے قوریج نے کیفیت جنگ دریافت کی ساوج نے
سب حال مفصل بیان کیا قوریج کو نہایت صدمہ ہوا سپاہ کو جو جا کر دیکھا نصف سے بھی کم پایا اپچگون نے باطلاع
کی تمام لشکر کو دست مسلمانان سے تباہ کرا دیا ساوج نے کہا ہم مجبور تھے کچھ نہ کر سکے قوریج نے کہا دیکھا جائیگا اب مین
پھر سب کام بنا لونگا ساوج نے کہا کہ لشکر کے کم ہو جانے سے بڑی قوت کم ہو گئی ہی قوریج نے کہا کچھ محل تردد نہین ہی
سب درست ہو جائیگا اب آپ طبل جنگی بجوا لیجے کل مقابلہ کرونگا ساوج نے خوش ہو کر طبل جنگی کا حکم دیا طبل جنگی پر
چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ امیر مین آئے دعا و ثنائے سلطانی بجا لائے
عرض کی ساوج نے پھر طبل جنگی بجوایا ہی اسکا ارادہ ہی کہ میدان کارزار مین آکر معرکہ آرائے نبرد ہو امیر نے فرمایا ہمارے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے
لگین جب سلطان روشن اندام فلک لشکر ثوابت و سیارگان کو شکست دیکر بتیغ خطوط شعاعی ! تحریر مین سے ہو کر صبح چرخ
زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا امیر نامدار بیدار ہوے فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کی سلاح طلب کی گلزارون نے کشتیان سلاح
کی حاضر کین امیر نے ہتیار جسم پر آراستہ کئے برآمد ہوے دروولت پر اسپ صبا رفتار حاضر تھا امیر مرکب پر سوار ہوے
لشکر ہمراہ ہوا بصد جاہ و تجمل میدان کارزار مین تشریف لائے ادھر سے قوریج اور ساوج اور زمرد ثانی تھوڑا سا لشکر
ہمراہ لیکر آئے فریقین کے لشکرون نے پرے جمائے ہنوز نقیب بھی لشکر دونے نہ نکلے تھے کہ سب نے دیکھا کہ ایک تخت
اڑتا ہوا آتا ہی سب لوگ اُسطرف متوجہ ہوے دیکھا ایک مرد پیر ریش دراز مگر داڑھی عجب طرح کی بہت کچھ اشیا عجیب تخت
تخت پر رکھے ہوے ایک جامہ زیب جسم کئے ہوے رنگ جامے کا سمجھ مین نہین آتا ہی کبھی سرخ رنگ دکھائی دیتا ہی کبھی نیلا
ہو جاتا ہی کبھی زرد رنگ ہوتا ہی کبھی سفید جامہ معلوم ہوتا ہی آگے ایک گرز بہت بڑا رکھا ہوا ہی اس صورت کو دیکھکر زمرد
ساوج سے کہا والد ماجد تشریف لاتے ہین آخر انہین گوارا نہوا جنت سے برائے مدد تشریف لاسکے
مگر ایک بات نئی ہے گرز بہت بڑا آگے رکھا ہی ساوج بھی متعجب ہوا زمرد سے کہا اتنا بڑا گرز آجتک نہین دیکھا
اسکو کون اٹھا سکتا ہی زمرد نے کہا قوت خداوندی کے آگے یہ کیا چیز ہی اگر پہاڑ ہو تو مثل کاہ کے ہی ساوج نے
کہا دیکھو اب قدرت کیا کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ وہ تخت قریب قوریج آیا قوریج اس واقعہ کو دیکھکر بہت متعجب ہوا
کہا آپ کون صاحب ہین آن پیر مرد نے جواب دیا کہ قوریج تو نے مجکو نہین پہچانا ارے قوریج مین ہی نے
سب کو بنایا ہی خداوند ہون زمرد ثانی میرا نور نظر و پارۂ جگر ہی اب اسکو سب ستاتے ہین آرام نہین دیتے قدرت
کے دلکو صدمہ ہوتا ہی آج بہت قلق ہوا جنت سے یہان آیا ہون اب جو تیری مرضی ہو وہ کرون قوریج نے کہا
خداوندا آپ ہی ہین پیر مرد نے جواب دیا مین ہی ہون یہ ذکر تھا کہ زمرد ثانی قریب آیا کہا خداوندا آج تشریف آوری
کا کیا سبب ہی ساوج نے کہا تمھاری مدد کو آئے ہین لقا نے جواب دیا کہ مجھے بہت تکلیف ہوتی ہی جو کوئی میرے
بندگان خاص کو آزار پہونچاتا ہی خصوصا میرے نور نظر زمرد ثانی کو بخشگان بھی حیران ہی کہ یہ عجب معرکہ ہی کبھی
دل مین خیال کرتا ہی کہ مقرر کوئی بھید ہی یہ لقائے اصلی نہین ہی پھر بنظر امیر کی طرف دیکھتا ہی عمرو کو قریب رکاب
صاحبقران ثانی پاتا ہی پھر ایک بیمار کو دیکھتا ہی عرصے کے بعد اسکو بھی یقین ہوا کہ میرا گمان غلط تھا یہ اصلی خداوند
ہین مگر لقا نے قوریج سے کہا کہ اب تم سب لوگ صبر کرو قدرت مسلمانون سے مقابلہ کرتے ہین ابھی سب کا خاتمہ
کئے دیتے ہین قوریج نے کہا آپ کو اختیار ہی لقا نے کہا یہ گرز میرا ہی یہ وہ دنیا پر کسی سے نہین اٹھا مسلمانون میں
عوض جون بندگان خاص دیکھتے قوریج نے گرز کو دیکھکر کہا واقعی یہ گرز بروہ دنیا پر کسی سے نہ اٹھیگا لقا نے

جواب دیا کہ یہ فرشتون نے خاص میرے لئے بنایا ہی کسی کی مجال نہین جو اسکو اُٹھا سکے یہ کہکر تخت اُڑا کر میدان
مین آیا تخت سے اُترا اور پکار کے آواز دی اوفرقہ خدا پرستان تم لوگون نے بہت سر اُٹھایا ہی آج قدرت
تم سبکو تمھاری خطاؤن کی سزا دینگے ورنہ بہتر اسی مین ہی کہ اطاعت زمرد ثانی کی قبول کرو اور اسکو اپنا خداوند
جانو سب نے کہا ہمسے یہ نہ ہوگا کہ ایک کافر کو اپنا خداوند جانین لقا نے کہا اگر یہ نہ ہوگا تو آج تم سب کو مار ڈالونگا
ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کے منہ سے نکلا تیری کیا حقیقت ہی جو ہمکو مار سکے لقا نے کہا پیشتر اپنے سردار حمزہ ثانی
کو میدان مین بھیجو دیکھون وہ کیسے جری ہین اور کیسا اسم اعظم اُنکے پاس ہی امیر نے جو یہ بات سنی گھوڑا میدان مین لا
لقا کے مقابلے مین آئے لقا نے ایک گرز امیر کے سر پر لگایا گرز سے دھوان نکلا امیر گرے
بیہوش ہوگئے لوگ اُٹھانے دوڑے لقا نے ایک ایک گرز سب کے مارا سب وہین گرے جب یہ کیفیت
توریج و ساریج نے دیکھی بہت خوش ہوے توریج نے کہا آج قدرت سب کا خاتمہ کر دیگی لاشون سے میدان بھر دینگے
کسکی مجال ہی جو قدرت سے لڑسکے ساوج نے کہا ابتو ہمین انکا اعتقاد ہوا زمرد ثانی کا بھی اب ادب زیادہ کرینگے
یہان تو یہ گفتگو تھی لیکن بختگان نے زمرد سے کہا قدرت تو خوب بیہوشی کا تماشا دکھانے ہوئے جنت سے آئے
زمرد نے کہا او بے ادب خاموش رہ اگر قدرت کو معلوم ہو جائیگا تو تیرے بیٹے ابھی تقدیر فنا کر دینگے مرجائیگا
بختگان خاموش ہو رہا یہان لقا نے نصف سردارونکو زمین پر گرایا جب سب سردار اس طور سے زمین پر گرے
تو اور لوگ جو باقی تھے انکے حواس منتشر ہوئے سب نے کہا یہ تو ابھی آفت آئی اب اسکا چلنا محال ہی خواجہ عمرو ثانی
نے کہا مین افسوس کرتا ہون کہ زنبیل اسوقت میرے پاس نہین ہی ورنہ کوئی ترکیب کرتا لقا نے مردود پر عیاری
کرتا لوگون نے کہا اس کمبخت پر عیاری کیا چلتی مفت گرفتار بلا ہوتے عمرو ثانی نے کہا کچھ بات ضرور
پیدا ہوتی اگر شیطان دھوکا نہ کھاتا تو دام مکر مین گرفتار کر لیتا سرداران نے کہا اب جو کچھ ہو جب
صاحبقران کی یہ نوبت ہوئی تو ہم لوگ کس شمار مین ہین اگر اسپر حملہ کرینگے ہمکو بھی ہلاک کریگا ہماری
اسی مین خوشی ہی یہ کہکر سب سرداران امیر طرف لقا کے چلے جو آیا بیہوش ہوکر گرا جسنے قدم بڑھایا لقا نے گرز
اُٹھایا ہوا لگتے ہی زمین پر گرا تھوڑی دیر مین سب سردار امیر کے بیہوش ہوے لقا اسی طور سے گرز ہلاتا رہا توریج
آگے بڑھا گرز لگی ہوا جو لگی بیہوش ہوکر گرا اور دھوان پھیلا قریب ایک درخت تھا اُسپر گرز کو مارا گرز مقوی کا تھا
پھٹا بیہوشی اوڑی لشکر ساوج مع زمرد و بختگان بیہوش ہوکر گرے نعرہ ہوا سنو خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار
نعرہ کرکے قریب توریج کے پہونچے زنبیل سے مقراض نکالی گیسو کاٹے اپنے قبضے مین کیئے پھر ایک نشتر نکالکر
رگ ہاشمی نکالی ایک بکری کی رگ لاکر ٹانکے دی جب دونون چیزین اپنے قبضے مین کین سب کے لباس اُتارے
جو کچھ اسباب تھا سب نذر زنبیل کیا عمرو ثانی کو ہوشیار کیا زنبیل اُسکو عطا فرمائی کہا اب مین جاتا ہون یہ آخری
عیاری تھی چونکہ صاحبقران نے فرمایش کی تھی اسوجہ سے مین یہان آیا ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی یہ گفتگو تھی کہ امیر ثانی
ہوشیار ہوئے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو دیکھکر خوش ہوے کہا آپ کیونکر تشریف لائے خواجہ عمرو نے
سب کیفیت بیان کی امیر ثانی نے بہت تعریف کی پھر تو رفتہ رفتہ سب لوگ ہوشیار ہوئے عیارون
نے خواجہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا واقعی یہ عیاری آپکی یادگار ہی کیا کار نمایان کیا ہی خواجہ نے امیر ثانی سے
کہا اب مجھکو نہ روکیئے صاحبقران منتظر ہونگے امیر ثانی نے خواجہ کو رخصت کیا پھر گھوڑون پر سرداران نامی
سوار ہوئے لشکر ساوج مین بھی سب ہوشیار ہوئے بختگان نے زمرد سے کہا مین جناب سے کہتا تھا وہی بات

ہوئی زمرد نے کہا نہیں معلوم اسمیں کیا مصلحت تھی بختگان نے کہا اسکو نہیں عرض کر سکتا مگر کوئی بات ضرور تھی
بے علت یہ امر نہیں ہوا ہی زمرد بھی متعجب ہوا ساوج کو حیرت ہوئی یہان بھی سب گھوڑون پر سوار ہوئے
تورج نے کہا صاحبقران نے کہا خلاف کیا کہ میرے بعد میری فوج کو تباہ کیا امیر نے جواب دیا کہ تمھاری فوج
نے مجھسے مقابلہ کیا آخر کار شکست اٹھائی مین نے خود لشکر کشی نہین کی تورج نے کہا پھر اب تو آپ ہی کا مشتاق ہون
امیر نے مرکب بڑھایا میدان جنگ مین تشریف لائے تورج نے نیزہ سنبھالا امیر نے بھی گھوڑے کو گرم کیا نیزہ بازی ہونے
لگی دو دو مین مضمون مین نیزہ تورج کے ہاتھ سے نکل گیا اسنے جھلا کر تلوار کھینچی امیر نے بھی میان سے تیغ لی تورج
نے سر امیر پر وار کیا صاحبقران نے خالی دیا پھر امیر نے وار کیا تورج نے سپر اٹھائی مگر سپر کی کیا حقیقت تھی جو
امیر کے ہاتھ کے وار کو روک سکتی سپر کی تیغ خود مین در آئی تورج نے اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا لشکر
کے غول مین پوشیدہ ہو کر نکل گیا حمزہ صاحبقران ثانی تلوار کھینچکر لشکر پر جا پہنچے ساوج نے اشارہ
کیا کہ تمام لشکر امیر پر ٹوٹ پڑے اشارہ پاتے ہی سب لشکر امیر پر ٹوٹ پڑا صاحبقران بھی شمشیر زنی
کرنے لگے لشکر صاحبقران بھی اس کیفیت کو دیکھکر آ پڑا جنگ مغلوبہ ہونے لگی تھوڑی ہی دیر مین فوج ساوج
کے حواس پراگندہ ہوگئے امیر اسوقت صفون کو درہم برہم کرکے قریب تخت زمرد پہونچے بختگان
نے یہ کیفیت دیکھی ساوج شاہ سے کہا طبل بازگشت بجواؤ ساوج شاہ نے اسیوقت طبل بازگشت بجنے کا
حکم دیا طبل پر چوب پڑی امیر نے ہاتھ روکا سب لشکر پلٹا ساوج بھی اپنا لشکر قلعے مین لیگیا پھر بختگان
نے ساوج سے کہا اب کچھ دنون کی مہلت امیر سے طلب کرو ساوج نے کہا امیر مہلت نہ دینگے
بختگان نے کہا صاحبقران کی یہ خصلت نہین ہی جو کسی کو مہلت نہ دین ساوج نے اسیوقت منشی کو بلایا
ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ چونکہ مین کچھ انتظام سلطنت کرنا ہی اسوجہ سے ایک ہفتہ کی مہلت درکار ہی
امید کہ قبول فرمائیے جب یہ نامہ تیار ہوا تو ایک سوار کو دیا کہ امیر کے پاس پہونچا دے سوار نامہ لیکر روانہ ہوا
یہان ساوج نے کہا اے بختگان تورج کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے بختگان نے کہا تلاش کرائیے ساوج نے بہت تلاش
کرایا مگر کہین پتہ تورج کا نہ ملا سب کو یقین ہوا کہ کسی طرف نکل گیا ساوج کو تورج کے جانیکا بہت افسوس
ہوا بختگان سے کہا ایسے شخص کا لشکر سے نکل جانا بہت بڑی بات ہی اب لشکر بھی نہین باقی رہا اور پھر ایسا شخص
نکل گیا کہ جسکی وجہ سے ہمنے عزم جنگ کیا تھا بختگان نے کہا اہل اسلام کے صاحب اقبال ہین ہمین شک نہین
ہی دو روز تورج خوب لڑے اچھے معرکے پڑے لشکر اسلام ہراسان تھا کہ کیا ہوگا وار اب سے کے ہاتھ جاتے
امیر ثانی بہت غمگین ہوئے تھے نور الدہر کی زیست تھی اسوجہ سے بچ گئے ورنہ انکا بھی کام تمام ہو چکا تھا
اگر ابھی تک اسیطرح لڑائی رہتی تو لشکر اسلام پر خوف طاری ہوتا امیر صدمہ اٹھاتے جان ہین رہجاتے ایسے وقت
مین لڑائی کا فتح کر لینا کیا بڑی بات تھی مگر ہم کیا کر سکتے ہین اقبال اہل اسلام ترقی پر ہی جو بات ہوتی ہی آگے
حقیقین اچھی ہوتی ہی ساوج نے کہا مین تورج کو ایسا نہ جانتا تھا اور اسکی جرأت و ہمت کی بہت تعریف سنتا تھا
مجھے یقین تھا کہ تورج اس لڑائی کو فتح کریگا مگر کچھ ایسی بات ہوئی کہ مقابلہ امیر سے فرار ہوا اور نہین معلوم کہان گیا
بختگان نے کہا اب اسکا پتہ ملنا دشوار ہے مگر آپ کو لازم ہی کہ اپنے لشکر کا بندوبست فرمائیے آمادہ ورنہ
نکلیے ورنہ بات کہنے مین ایک ہفتہ گزر جائیگا پھر سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا ساوج نے کہا اے
بختگان مجھے کچھ بن نہین پڑتا ہی جو بات تم مناسب جانو وہ کرو مین تو بہت ہراسان ہون امیر کی ہمت و جرأت

مین نے دیکھی تنہا ایک لشکر کو درہم و برہم کردیا زمرد ثانی کے قریب پہونچ گئے تھے اگر طبل بازگشت پرچوب
نہ پڑتی تو اُنسے مقابلہ کرتے اور یہی قصد تھا اسی وجہ سے صفون کو درہم و برہم کرکے وہان پہونچے تھے پھر
ساوج نے کہا اب کیا انتظام کرنا چاہیے بختگان نے کہا اگر کوئی ایسا آپ کے یہان ہو تو حمزہ کو چرا لائے
تو اُسکو روانہ کیجیے ساوج نے کہا میرا عیار خوش گام سبک پا شاید ایسا کرسکے بختگان نے کہا وہان عیاران اسلام
ایک ایک آفت روزگار ہین اُنسے عیاری پیدا ہوئی ہی ذرا طلب تو فرمایئے ساوج نے خوش گام کو طلب کیا عیار
خوش گام آیا ساوج نے سب کیفیت بیان کرکے کہا ممکن ہی کہ حمزہ ثانی کو میرے پاس لے آ خوش گام نے
کہا مین آج ہی حمزہ کو لاؤنگا میرے ہاتھ سے کون بچ سکتا ہی بختگان نے کہا اے خوش گام وہان بڑے بڑے
عیاران نامی جو اپنا مثل اس فن خاص مین نہین رکھتے موجود ہین ذرا سمجھ کے جانا اور ہوشیاری سے اپنا کام
کرنا خوش گام نے کہا وزیر صاحب خاطر جمع رکھیے مین اسطرح اپنا کام کرونگا کہ کسی کو خبر نہوگی ساوج نے بہت
کچھ خلعت و زر دینے کا وعدہ کیا خوش گام جانب لشکر اسلام روانہ ہوا یہان وہ وقت ہی کہ امیر بارگاہ سلیمانی
مین جلوہ فرما ہین گرد سب سرداران نامی و گرامی جمع ہین یہی گفتگو ہو رہی ہی کہ آج طبل جنگی بجا کے پلٹ گیا
اگر ٹھہرتا تو حال کھل جاتا امیر فرماتے ہین نہین معلوم تورج کہان چلا گیا کہ پتہ نہ معلوم ہوا مین اُسکو بھی قتل کرچکا
تھا لیکن اُسنے اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا میرے سامنے صفون کی آڑ مین پوشیدہ ہوکر نکل گیا اسکے بعد مین ساوج
کی طرف چلا تھا اُسنے جو یہ حالت دیکھی طبل بازگشت بجوا دیا سردار عرض کر رہے تھے کہ حضور اب یہ کیا
انتظام کرتا ہے یہ ذکر ہو رہا ہے کہ ایک خبردار نے آکے عرض کی حضور کی عمر و دولت مین ترقی ہو ایک نامہ دار
در دولت پر حاضر ہے امیدوار بار یابی ہی امیر نے فرمایا بلا روک بار دو باہر آیا نامہ دار کیلیے ہمراہ لیگیا نامہ دار نے
امیر کو سلام کیا رونق بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہوگیا امیر نے فرمایا بھائی جس کام کو آیا ہی بیشتر اسکو انجام دے پھر جس
چیز کو چاہنا دیکھ لینا نامہ دار نے نامہ نذر دیا امیر نے نامہ کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ ایک ہفتہ کی مہلت
دی جاوے امیر نے اُسیوقت نامہ کی پشت پر لکھا کہ ہمنے مہلت دی جب آپکے مزاج مین آئے جنگ
آغاز کیجیے کا جواب دیکر نامہ دار کو رخصت کیا پھر وہی ذکر اذکار ہونے لگے مگر خوش گام جو ساوج کے
پاس سے چلا تھوڑی دیر مین بارگاہ امیر کے قریب آکر پہونچا یہان سب کو ہوشیار پایا خوش گام صورت تبدیل
کرکے ٹہلنے لگا جب رات زیادہ گئی تو امیر نے صحبت برخاست کی خوابگاہ مین تشریف لے گئے آرام فرمایا خوش گام
امیر کی بارگاہ مین آیا دیکھا صاحبقران مسہری پر آرام فرماتے ہین خوش گام قریب آیا دو دستہ لخلخہ بیہوشی جیب سے نکالا
کچھ مین بیہوشی رکھکر دماغ مین پہونچائی امیر کو چھینک آئی بیہوش ہوئے خوش گام نے شتارہ باندھا بارگاہ
سے نیکلا چاہتا ہی کہ شمعین اسنے پہلے گل کردی تھین بارگاہ مین اندھیرا ہوگیا تھا جب نصف بارگاہ مین پہونچا چوب
کی ٹھوکر لگی لڑکھڑا کر گرا امیر ہوشیار ہوے نعرہ کیا خوش گام پوشیدہ ہوگیا مگر نعرۂ امیر کی صدا جو بلند ہوئی سب
لوگ بارگاہ مین آئے یہان اندھیرا پایا جلدی جلدی ملازمون نے روشنی کی امیر نے سب حقیقت بیان کی ملازمین تلاش
کرنے لگے بہت ڈھونڈھا مگر کہین پتہ نہ پایا خواجہ عمرو بھی آئے سب طرف دیکھ بھال کر امیر سے کہا یا صاحبقران
اگر شبہ اگر کوئی ہوتا تو کہان جاتا امیر نے فرمایا کہ بارگاہ کی شمعین گل کی تھین مین نے خود دیکھا کہ ایک عیار بیہوش کرکے میرے سامنے سے
پوشیدہ ہوگیا سب نے عرض کی کہ بہتو دھیان مین ہو چلے یا تھا وہین چلا گیا خواجہ نے عرض کی یا امیر آپ بیخوف آرام فرمایئے مین
ٹہلتا پھرتا ہون امیر نے پھر خوابگاہ مین بستر خواب پر جاکر خوش گام وہین پوشیدہ رہا جب بات ختم ہو آئی رہی خوش گام نے دیکھا امیر

اور مجھے اپنے خادمونکو آواز دی سب حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا مین حمام مین جاؤنگا جلد سب اسباب
حمام درست کرو خوش گام اُن ملازمین کے ہمراہ حمام کی طرف روانہ ہوا حمام مین جاکر پوشیدہ ہوا صاحبقران
تھوڑی دیر کے بعد حمام مین تشریف لائے خوش گام نے پڑیا بیہوشی کی اُڑائی پانی مین بیہوشی ملائی سب لوگ
بیہوش ہوے صاحبقران بھی بیہوش ہوگئے خوش گام نے پشتارہ امیر کا باندھا حمام سے لے نکلا اپنے
قلعے کی طرف روانہ ہوا یہان امیر کو عرصہ جو ہوا جو لوگ کہ باہر تھے اُنھون نے آپسمین کہا کہ عجب بات ہے وقت
نماز قریب ہے مگر صاحبقران ابھی تک حمام سے تشریف نہین لائے جب اور زیادہ عرصہ ہوا لوگون نے آواز
دی کچھ آواز نہ آئی مکرر آواز دی پھر کچھ جواب نہ پایا گھبرا کر اندر آئے یہان آکر عجب حالت دیکھی دو حمامی بیہوش پڑے
ہین صاحبقران کا پتہ نہین سب نے غوغا کیا لوگ دوڑے یہان آکے یہ حالت دیکھی خواجہ کو بہت تعجب ہوا
مگر کسی طرف لیجانیکا نشان نہ پایا مجبور ہوے سب سے کہا اگر مین تلاش مین جاؤن تو کیونکر جاؤن کسی طرف نشان
قدم نظر نہین آتا لیکن خوش گام جو حمزہ صاحبقران ثانی کو لیکر چلا قلعے پر پہونچتے ہی آثار صبح نمایان
ہوے خوش گام جلدی جلدی بڑھا یہان ساوج شاہ تو منتظر ہی تھا جیسے ہی خوش گام کو
پشتارہ بدوش آتے ہوے دیکھا خوش ہوگیا خوش گام نے پشتارہ حمزہ صاحبقران ثانی کا لیجاکر
ساوج شاہ کے سامنے رکھا ساوج شاہ نے بختگان کو بلایا اور کہا کہ اب کیا رائے ہے مین امیر ثانی کو
کیا کرون بختگان نے کہا میرے نزدیک تو مناسب ہے کہ ابھی قتل کر ڈالیئے ساوج شاہ نے کہا مین ابھی
امیر ثانی کو اسیر کرتا ہون اور سرداران کی ترکیب کرتا ہون جب سب گرفتار ہوجائینگے اُسوقت ایک یوم
جشن مقرر کرونگا سب کو ایک ہی دن قتل کرونگا بختگان نے کہا آپ کو اختیار ہے مگر یہ ملحوظ خاطر رہے
کہ ان لوگون کی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہے اول تو اب عیاران اسلام اس کیفیت کو دیکھکر زمین ہلا دینگے
جہان صاحبقران اسیر ہوگے لیجائینگے ہم سبکو بھی آفت مین پھنسائینگے ساوج نے کہا مین ایسی جگہ اسیر کرونگا کہ
عیاران اسلام کیا کہ ہوا تک وہان نہین پہونچ سکتی ہے بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے مین نے عرض کر دیا ساوج نے کہا ہم
خوب سمجھتے ہین جہان ہم اسیر کرینگے وہان کسیکی مجال نہین جو پہونچ سکے یہ کہکر ملازمین کو طلب کیا کہا امیر کو
چاہ محسن مین لیجاکر اسیر کرو لوگون نے صاحبقران کو سلسل و مطوق کیا طرف چاہ محسن کے لیکر روانہ ہوے
چاہ محسن ایک ایسا مقام ہے جہان کا اسیر تمام عمر رہائی نہین پاتا ہے ایک عمیق کنوان ہے اُسمین زنجیرین
لٹکی ہوئی ہین ایک پتھر اُس چاہ کے منھ پر رکھا ہوا ہے جسکو اسیر کرنا منظور ہوتا ہے اُس چاہ کے قریب جاکے
وہین پتھر ہٹاتے ہین زنجیر کنوین سے کھینچکر اُسکی گردن و کمر مین باندھتے ہین پھر اُس کنوین مین ڈال دیتے ہین
وہ تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے مگر شرط یہی مقرر ہے کہ تین دن تک اُسکے لئے آب و طعام بھی جاتا ہے چوتھے روز
سے آب و طعام موقوف ہوتا ہے ساتوین روز اُسکی لاش چاہ سے نکالکر سر کاٹ کر [illegible] سر
شہر پناہ پر نصب کیا جاتا ہے اور دھڑ صحرا مین پھینک دیا جاتا ہے غرض ملازمین ساوج امیر کو لیکر چاہ کے
قریب آئے کنوین سے پتھر ہٹایا زنجیرین نکالین امیر کی گردن و کمر مین باندھین کنوین مین چھوڑ دیا صاحبقران
نے مجبور ہوکے خدا کو یاد کیا لوگ اسیر کرکے واپس آئے ساوج سے کہا ہمنے حمزہ کو اسیر کر دیا ہے ساوج نے
جواب دیا کہ آب و طعام پہونچاتے رہنا ناغہ نہ کرنا جو شرط اُسکے اسیر [illegible] ہے وہ صاحبقران
کے واسطے نہ ہوگی مین ابھی خوش گام کو بلاتا ہون اوسی سے اور سرداران کے لانیکی نسبت کہتا ہون اسی طور

سے ایک سردار روز لشکر اسلام سے منگا کر اس چاہ مین اسیر کرتا ہونگا جب سب گرفتار ہو جاینگے ایک روز
جشن معین کیکے سبکو قتل کرونگا ملازمین وہان سے رخصت ہوے ساوج نے پھر خوش گام کو بلایا کہا آج دوسرے
سردار کو لشکر اسلام سے ضرور لانا خوش گام نے کہا مین تمکے واسطے ایک سردار روز لاؤنگا لشکر امیر مین جسقدر
سرداران نامی ہین سبکو حاضر کرونگا ساوج نے کہا جبدن تو سب سردارونکو لاویگا ایک صوبہ کی حکومت
تیرے نام کرونگا علاوہ اسکے بہت کچھ مال و زر دونگا خوش گام بہت خوش ہوا وہ دن بھی تمام ہوا جب وقت
شام ہوا تو خوش گام بانے ہاے عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوا لشکر اسلام مین آکر پھر بچا صورت تبدیل
کرکے چارونطرف ٹہلنے لگا جب رات زیادہ گئی اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ساوج نورالدہر
کی بارگاہ مین آکر منتظر رہا جب شاہزادہ نورالدہر نے آرام کیا خوش گام نے بیہوشی دماغ مین پہونچائی نورالدہر
کو چھینک آئی بیہوش ہوے خوش گام پشتارہ باندھکر بارگاہ سے نکلا ساوج کو لاکر دیا
ساوج نے ملازمین کو بلاکر حکم دیا کہ اس جوان کو بھی اسی چاہ مین لیجاکر محبوس کرو ملازمین نے نورالدہر کو
بھی اسی چاہ مین لیجاکر اسیر کیا یہان لشکر اسلام مین صبح کو نورالدہر کے غائب ہونیکی خبر ہوئی سب لوگ
انکی بارگاہ مین آئے خواجہ نے خوب غور کیا کسی طرف نشان جانیکا نہ پایا سب سے فرمایا کہ بڑی تعجب کی بات
کہ عیاری تو ہوتی ہی مگر نہین معلوم عیار کدھر سے آتا ہی اور کیونکر لیجاتا ہی مگر آج شب کو مین اس امر کی تحقیق
کرونگا یہ کہکر خواجہ اور کامون مین مصروف ہوے دن بھر لشکر اسلام کو صدمہ عظیم رہا مگر ساوج شاہ
نہایت خوش ہوا خوش گام کو گھڑی گھڑی اپنے پاس بلاتا ہی ہر مرتبہ کہتا ہی جسطرح ممکن ہو آج بادشاہ لشکر کو لانا
خوش گام کہتا ہی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہی تو ضرور لاؤنگا غرضیکہ جب شام ہوئی خوش گام پھر بانے ہاے عیاری سے درست
ہوکر جانب لشکر روانہ ہوا مگر یہان خواجہ عمرو علی نے بندوبست کیا تھا عیارون کو حکم دیا تھا کہ ہر بارگاہ کے گرد
اپنے ہمراہ کچھ آدمی لیکر گشت کرو خبردار کوئی آنے نہ پاے اگر آج کوئی سردار غائب ہوگا تو تم لوگون کے
واسطے باعث بدنامی ہی سب نے اقرار کیا تھا کہ استاد آج جان لڑا دینگے جسطرح بن پڑیگا لیجانیوالے کو گرفتار کرینگے
یہان تو یہ انتظام تھا مگر خوش گام جو آیا اسنے دیکھا آج عیاران اسلام بانے ہاے عیاری سے درست ہر بارگاہ
کے گرد پھر رہے ہین اسنے صورت بدلی رنگ روغن عیاری کا لگایا جس بارگاہ کے پاس خواجہ تھے
وہان آیا زمین پر کچھ بیہوشی ڈالی کچھ بروے ہوا اڑائی خواجہ سے چھپتا ہوا عقب مین خواجہ کے چلا گیا
بیہوشی اڑاتا جاتا ہی خواجہ کے دماغ مین جو بیہوشی پہونچی سر جھکا پلٹ کے دیکھا اسنے اور زیادہ بیہوشی اڑائی
خواجہ غش کھاکر زمین پر گرے خوش گام نے خواجہ کا پشتارہ باندھا لیکر روانہ ہوا نصف شب باقی تھی کہ
ساوج کے پاس پہونچا پشتارہ عمرو کا کھولا ساوج نے دیکھا ایک شخص عجیب الخلقت پشتارے سے برآمد
ہوا خوش گام سے کہا یہ کون ہی خوش گام نے جواب دیا کہ یہ لشکر اسلام کا بہت بڑا عیار ہی اسکو سب
استاد کہتے ہین آج بڑا بندوبست تھا بادشاہ کی بارگاہ کے گرد یہ تنہا گشت کر رہا تھا اور سب عیار اپنے ہمراہ
بہت سے جوانون کو لیے پھر رہے ہین اگر چاہتا تو اسکو وہین بیہوش رہنے دیتا اور بادشاہ کو لے آتا
مگر مین نے مناسب نہ جانا کہ اسکی ذات سے آیندہ خوف ہی اسوجہ سے سوچا کہ اسکا لیجانا مناسب وقت ہی بادشاہ
کو کل لے آؤنگا ساوج نے کہا عمرو اسی کا نام ہی خوش گام نے کہا مین اس بات سے نہین واقف ہون کہ
اسکا کیا نام ہی ساوج نے اسیوقت بختگان کو طلب کیا بختگان آیا اسنے کہا کہ تم عمرو کو پہچانتے ہو بختگان نے

نے کہا آپ نے غضب کیا یہ کہکر اپنا کان پکڑا ساوج نے ہنسکر کہا ای بختگان یہ کیا بات ہی بختگان نے جواب
دیا کہ آپ نے ایسے حضرت کا نام لیا کہ مجھے خوف معلوم ہوا اُنکے نام مین تاثیر ہی کہ جو ایکبار اُنکا نام لیتا ہی
وہ اُسطرف منھ کرتے ہین جب دوسری بار اُنکا اسم مبارک زبان پر لاتا ہی وہ روانہ ہوتے ہین تیسری بار
نام لیا موجود ہوے ساوج بہت ہنسا کہا ای بختگان یہ تو عجیب بات تمنے سنائی یہ کہکر چادر روئے عمرو
سے ہٹائی بختگان کی نگاہ جو عمرو پر پڑی کانپ گیا کہا حضور یہی ہین ساوج نے اُسیوقت ملازمین کو طلب کیا
عمرو کو بھی چاہ محسن کی جانب روانہ کیا بختگان نے کہا آپ نے ایسے شخص کو پایا اور گرفتار کیا اگر اسیوقت
کسی قسم کا انتظام فرماتے تو بہتر تھا ساوج نے کہا ای بختگان تمہین بڑا خوف عیارون کا تھا جو افسر عیاران
اسلام تھا اسکو مین نے گرفتار کر لیا اب کوئی کیا بنا سکتا ہی بختگان نے کہا یہ تو آپ سچ کہتے ہین مگر اب بھی ایسے
ایسے عیار لشکر اسلام مین باقی ہین جو اپنا نظیر نہین رکھتے اور یہ صاحب جنکو آپ نے ابھی
چاہ محسن کے جانب روانہ کیا ہی مجھے تو یہ امید نہین ہی کہ یہ حضرت وہان ایک ہفتہ بھی رہین اور وہ چاہ برقرار
رہے اُنکا آنا خالی از علت نہین ہی یہ ایسے تھے کہ کسی کے فریب مین آجاتے مگر یہ بھی ہوشیاری سے آنیکا ذریعہ نکالا
اگر اسطرح آتے مقام قید امیر سے آگاہی ہوتی اب زندانخانہ امیر سے آگاہ ہوگئے کوئی بات پیدا کرینگے
ساوج نے کہا وہ کیا بات پیدا ہو سکتی ہی بختگان نے کہا آپ ان لوگون کے قواعد سے واقف نہین اور
نہ ان لوگونکو اچھی طرح جانتے ہین یہ لوگ وہ ہین جنھون نے بڑے بڑے ساحران نامی وگرامی کو جنکے سامنے
عیار جا نہ سکتا تھا مارا وہ وہ عیاریان کین جو باعث اُنکے نام کا ہوئین اس فن خاص کو اُنسے بہتر کوئی نہین
جانتا ہے ساوج نے کہا خوش گام سے بہتر مین کسی کو نہین پاتا ہون بختگان نے کہا ایک طفل مکتب جا نزان
خواجہ سے برسون خوش گام کو عیاری تعلیم کرے ساوج نے کہا مین اسکو نہین مانتا حالات موجودہ کو
دیکھو کہ کون تیز ہی اسوقت کسی عیار کی عیاری نہ چلی خوش گام سب کو گرفتار کر لایا کسی نے کچھ نہ بنا لیا
اب کیا کرینگے بختگان نے کہا دیکھا جائیگا یہان تو یہ باتین تھین مگر جب صبح ہوئی اور عیارون نے خواجہ
کو نہ پایا سخت حیران ہوے بعض سمجھے کہ خواجہ قلعے مین گئے ہین صاحبقران کی رہائی کی کوئی تدبیر کرینگے
مگر مہتر قران کو تشویش پیدا ہوئی سب جگہ خواجہ کو تلاش کیا جب کہین نہ پایا تو اور زیادہ پریشان ہوے
اسی کیفیت مین شام ہوئی مہتر قران نے اپنی صورت ایک فقیر کی بنائی قریب بارگاہ بختگان آئے اور
آواز دی کہا ای وزارت پناہ مجھ غریب وبیکس کی دستگیری کر بختگان سامنے موجود تھا قریب آیا اور کہا
ای فقیر کیا عرض رکھتا ہی یہان کر مہتر قران نے بغدہ دکھایا بختگان نے پہچانا وہین سے ہاتھ باندھے قریب آیا
اور عرض کی ای قران حبش آپ نے کیون تکلیف فرمائی مہتر قران نے کہا مین آج تجھے زندہ نہ چھوڑونگا
بختگان نے عرض کی اپنے غلام قدیم کو کوئی بھی مارتا ہی یون آپ مالک ہین جو مزاج مبارک مین آئے تابعدار
کو کچھ عذر نہین ہی قران نے کہا صاحبقران اور جملہ سرداران نامی کہان ہین بختگان نے عرض کی یہان
سے بہت نزدیک ایک پہاڑ ہی اُس کوہ پر ایک چاہ ہی کہ اُسکو چاہ محسن کہتے ہین وہان امیر ثانی
مع سب سردارون کے اسیر ہین قران نے سب پتے اچھی طرح سے تحقیق کیے وہان سے روانہ ہوے
بختگان اُسیوقت ساوج کے پاس آیا وہان زمرد ثانی بھی موجود تھا بختگان نے سب کیفیت قران
کی بیان کی ساوج نے کہا اگر وہان جائینگے تو کیا بنا لینگے بختگان نے کہا جو مین عرض کرون آپ اسکو قبول

فرمایئے خوش گام کو روانہ کیجیے اور یہ کہہ دیجیے کہ تنہا نہ جائے اپنے ہمراہ اور عیاروں کو لیتا جائے ساوج
شاہ نے اسیوقت خوش گام کو بلایا اور کہا کہ تم ابھی چاہ محسن کی طرف جاؤ اور اپنے ہمراہ اور
بھی عیار لو مہتر قران امیر کے رہا کرنے کی فکر میں گئے ہیں ایسا نہو جو امیر کو رہا کر لیں یہ
سنکر خوش گام اسیوقت روانہ ہوا بہت سے عیار اپنے ہمراہ لئے چاہ محسن پر آکے نگہبانی میں مشغول ہوا
مگر مہتر قران جب بختگان سے سب حال دریافت کرکے روانہ ہوے تو چاہ محسن پر پہونچے دیکھا
خوش گام بہت سے عیاروں کو اپنے ہمراہ لئے ہوے نگہبانی کر رہا ہے قران نے بیہوشی اڑائی لیکن خوش گام
نے گلہائے دفع بیہوشی سب کے ہاتھ میں دیئے تھے کسی پر بیہوشی نے اثر نہ کیا قران مجبور ہوے
ایک گوشے میں آئے کاردے سے نقب لگانا شروع کی لکھا ہے کہ تین روز تک مہتر قران نے نقب کھودا چھٹے
روز نوک کارد اس جگہ نکلی جہان پر خواجہ عمرو ثانی آویزان تھے نوک کارد پہلوے خواجہ میں لگی خواجہ
نے چیخ ماری امیر نے کہا خواجہ خیر تو ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر شاید بچھو نے ڈنک مارا امیر نے
کہا خواجہ تم میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لو میں تمھیں ادھر کھینچ لوں خواجہ نے کہا یا امیر بوجہ تاریکی کچھ سجھائی
نہیں دیتا ہے امیر نے کہا خواجہ جسطرح بن پڑے وہان سے ہٹ آؤ یہ ذکر تھا کہ مہتر قران نے سر نکالا
چونکہ تاریکی زیادہ تھی امیر اور سب سردار مہتر قران کو نہ پہچان سکے مہتر قران نے آواز دی یا امیر آپ
نہ گھبرایئے غلام آپہونچا امیر نے مہتر قران کی آواز پہچانی جھٹکا دیا کہ زنجیر ٹوٹ گئی امیر نے ایک پاؤں ہٹا کر
دہن نقب پر رکھا دوسرا جھٹکا دیا جو زنجیر گردن میں تھی وہ بھی ٹوٹ گئی صاحبقران نے خواجہ عمرو ثانی
کی قید جدا کی مہتر قران نے چاہا میں اور سرداروں کی قید جدا کروں مگر بوجہ تاریکی کچھ دکھائی نہ دیا
پاؤں مہتر قران نے بڑھایا زنجیریں متعدد آویزان تھیں ایک حلقہ زنجیر میں پاؤں الجھا دوسرا پاؤں
بھی اٹھ گیا قران اوس چاہ عمیق میں گرے استخوان ریزہ ریزہ ہوے آواز دی یا صاحبقران میں آپ پر
سے فدا ہوتا ہوں خواجہ نے عرض کی یا امیر تعجیل نہ فرمایئے میں ابھی بندوبست کرتا ہوں امیر ٹھہرے
عمرو ثانی نے زنبیل سے شمع عیاری نکالکر روشن کی اوس چاہ میں اترے جاکر دیکھا مہتر قران نیمجان
ہین خواجہ کے آنسو ٹپک پڑے مہتر قران کو چاہ سے نکالکر باہر لائے یہان امیر نے سب سرداروں
کو رہا کیا جب خواجہ باہر آئے تو امیر ثانی وجملہ سرداران نامی نقب سے نکلے امیر نے باہر آکے
مہتر قران کی جو یہ حالت دیکھی خواجہ سے کہا قران کو لٹاؤ صاحبقران نے سر مہتر قران کا اپنے زانو
پر لیا قران نے آنکھیں کھولیں دیکھا سر زانوے صاحبقران پر ہے ہاتھ باندھکر آہستہ سے عرض کی یا
صاحبقران آپ کیوں تکلیف فرماتے ہین اب میرا وقت اخیر ہے دعا کیجیے کہ خدا میری مدد کرے اور
ساتھ اپنے بندگان نیک کے بروز قیامت محشور کرے صاحبقران نے فرمایا اے قران تجھ کو آج تک اپنے
اوپر کار خیر کے لیئے تکلیفیں گوارا کیں خدا اسکا اجر نیک دیگا قران نے عرض کی یا صاحبقران میرے
دل میں دو آرزوئیں باقی رہگئیں اول تو یہ کہ میں قدمبوسی سے جناب پیغمبر آخر الزمان کی مشرف ہوا دوسرے
یہ کہ امیر تیمور کی زیارت نصیب نہوئی یہ کہکر قران نے آنکھیں بند کیں کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا طائر روح
نے قفس عنصری سے رہائی پائی جانب قصر جنان پرواز کی صاحبقران کو بہت صدمہ ہوا اور سرداران صدمہ
سے بیچارہ ہوے عمرو ثانی نے کہا میرا بازو ٹوٹ گیا عیاری کا مزہ جاتا رہا صاحبقران نے فرمایا

نعش مہتر قران کی پہلو سرداران اسلام نے عرض کی یا امیر اتو ہم لوگ اپنا عوض بساوج صفر درینگے امیر
نے فرمایا ابھی اسکا وقت نہیں ہے پہلے نعش مہتر قران کی دفن ہو جائے بعد مین اختیار باقی ہے سب سردار
خاموش ہو رہے امیر نعش مہتر قران کی لیکر اپنے لشکر مین تشریف لائے نعش کو بعد غسل وکفن دریاے فیلاب
کے کنارے دامن کوہ جابلقا مین دفن کیا وہان سے واپس آئے مہتر قران کے افسوس مین
صف ماتم بچھائی گئی سب سردار گرفتار رنج والم ہوے کہ ذکر ان سب کا بھی وقت پر نیب جائیگا ملحوظ خاطر رہے

**اب دو کلمے داستان جلالت عنوان گوہر دریائے شجاعت انجم آسمان جرأت شیر بیشہ دریا جعفرانی بے عدیل و لاثانی تیغ زن وصف شکن فخر بہادران جہان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان روانہ ہونا طرف طلسم چنار آتش اندام جادو کے اور فتح کرنا اسکا بطور عجیب باقی حالات متعلقہ داستان ہذا**

راویان شکر سخن فرواند ؛ شرح این داستان چنین کردند ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ جب بدیع الملک نوجوان
نے قلعہ طلسم ہندسہ کو فتح کیا تو نیران شیر قوت کو برائے محافظت قلعے مین چھوڑا اور آپ جانب طلسم چنار روانہ
ہوے بدیع الملک نوجوان نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین تحریر تھا کہ جبتک لوح اصلی طلسم کی نہ ملیگی یہ لوح تمکو کام
دیگی جسوقت اصلی لوح ہاتھ آئیگی یہ لوح اُڑ جائیگی ناظرین کو یاد ہوگا کہ طلسم ہندسہ اور طلسم چنار ایک مین
اور لوح بھی دونون طلسمون کی ایک ہے مگر چنار آتش اندام نے جب اپنے طلسم کو رونق دی تھی تو لوح بھی جدید تیار
کی تھی بادشاہ طلسم ہندسہ کو اسکی خبر نہ تھی بلکہ کوئی نہ جانتا تھا جب بدیع الملک نوجوان نے چاہا کشتیون کا
انتظام کیا جائے مگر کشتیان اس دریا مین نظر نہ آئین جب بہت مجبور ہوے تو لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا اسم
حاشیہ لوح کو سات بار پڑھو ایک کشتی وسط دریا سے پیدا ہوگی بدیع الملک نے اس اسم کو سات بار پڑھا جب
اسم ختم ہوا شاہزادہ نے دیکھا کہ ایک کشتی بہت چھوٹی سی وسط دریا سے طرف بدیع الملک آئی شاہزادہ نام خدا
لیکر اُس کشتی پر سوار ہوا کشتی روانہ ہوئی جب وسط دریا مین پہونچی غرق ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک بھی
غرق آب ہوے تھوڑی دیر کے بعد پانون آشنائے زمین ہوے شاہزادہ نے آنکھین کھولین دیکھا ایک پہاڑ
پر کھڑا ہون بہت متعجب ہوے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ ابھی یہین ٹھہرو تھوڑی دیر مین ایک طائر
سیاہ رنگ یہان آئیگا اسم حاشیہ لوح پڑھکر اُسپر دم کرنا وہ تمھین اپنی پشت پر سوار کرکے جہان لے جاے
بیٹھے جانا جب وہ تمھین اپنی پشت سے اُتارے تو پھر لوح کو دیکھنا جو کچھ اسمین تحریر ہو اُسپر عمل کرنا بدیع الملک
نے اُس کوہ پر قیام کیا طائر کے منتظر ہوے تھوڑی دیر کے بعد کوہ پر ایک طائر آیا بدیع الملک نے اسم کو یاد
کر لیا تھا پڑھکر اُس طائر پر دم کیا طائر بیٹھ گیا بدیع الملک پشت پر سوار ہوے طائر مائل پرواز ہوا اُڑتا ہوا شام
اُڑا جب آفتاب قریب غروب ہو چکا طائر نے بدیع الملک کو ایک چشمے کے قریب اُتار دیا شاہزادہ
بدیع الملک نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پڑھکر اس چشمہ پر دم کرو قدرت پروردگار کا
تماشا دیکھو بدیع الملک نے اسم حاشیہ پڑھا چشمے پر دم کیا چشمہ آب سے شعلے نکلنے لگے بدیع الملک نے
دیکھا جب شعلے نکل چکے تو ایک آواز آئی زمین شق ہوئی تاریکی چھا گئی ہوا سے سنسناہٹ چلنے لگی بدیع الملک بہت
پریشان ہوے تھوڑے سے عرصے کے بعد وہ آفت دفع ہوئی شاہزادہ نے دیکھا ایک باغ نہایت پر تکلف جابجا سامنے
بارہ دری سنگ سفید کی دکھائی دیتی ہے نہ وہ چشمہ ہے نہ وہ صحرا ہے عجب پر فضا مقام ہے سامنے ایک ایوان حسین

دست بستہ کھڑا ہی اور اسکے عقب مین ایک نازنین مہر تمکین لباس پر زر پہنے کھڑی ہی بدیع الملک بہت متعجب
ہوے اُس جوان سے پوچھا تم کون ہو اُس جوان نے عرض کی مین وہی طائر ہون جو آپکو اپنی پشت پر
سوار کیے لیے اڑا تھا بدیع الملک نے فرمایا پھر تمہاری صورت کیون بدل گئی اس جوان نے عرض کی ای شہریار
میرا نام اخضر رازدار ہی اس طلسم کی محافظت میرے سپرد تھی اور چنار آتش اندام نے مجھے سب
سیاہ و سفید کا اختیار دے رکھا تھا جسقدر باشندگان طلسم تھے سب میرے تابع تھے چنار آتش اندام نے میری
زوجہ پر نگاہ بد ڈالی مین ناخوش ہوا اُسنے مجھسے سوال کیا مین نے انکار کیا بہت دنون تک یہ باتین رہین آخر کو
مجبور ہوکے مجکو قید کیا زوجہ کو میری اپنے ہمراہ لیگیا جب اُسنے بھی قبول نہ کیا تو اسکو بھی اسیر کیا چونکہ وہ لوگ
سحر پیشہ سمجھا جاتا تھے اسوجہ سے اُسنے مجھے دھوکے سے گرفتار کر کے طائر کی شکل بنا دیا اور زوجہ کو
میری اس چشمے مین قید کیا میری زبان مین سوزن سحر تھا جب آپ میری پشت پر سوار ہوئے سوزن زبان
سے برکت اسم اعظم اور برکت لوح نکل گیا مین چاہتا تو اسیوقت اپنی حالت اصلی پر آجاتا مگر جب آپکو اس
معاملے مین کوشش کرتے ہوے دیکھا مین خوش ہوگیا کیونکہ مجھے اپنی زوجہ کے رہا کرنے مین بہت مشکل پیش
آتی آپ نے بآسانی اسکو رہا کیا جب وہ ہنگامہ برپا ہوا جو کچھ سحر کی کیفیت تھی وہ برطرف ہوکر اصلی حالت
ظاہر ہوئی اب آپ تشریف لیچلیے براہ مت و آرام مکان مین بیٹھیے ابھی آپکی تشریف آوری کا سبب بیان
ہوگا بدیع الملک اخضر رازدار کے ہمراہ مکان کے اندر تشریف لائے مکان بہت تکلف سے آراستہ
پایا اخضر نے شاہزادے کو مسند پر بٹھایا اسباب عیش و راحت مہیا کیا بڑی خاطر کی جب شاہزادے نے
آرام کیا اخضر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ بدیع الملک نے ہمارے ساتھ ایسا احسان کیا ہی کہ اگر عمر بھر ہم خدمت
کرین تو بھی خوش نہو ومنصوبہ شاہزادے کا فتح طلسم کا ہی جہانتک ممکن ہو انکی مدد کرو اور اعانت سے
بدیع الملک کی سرتابی نکرو اسکی زوجہ نے کہا مین خود اسکی نسبت یہی کہنا چاہتی تھی کہ مدد کرنا بدیع الملک
کی ضروری ہی اور میرے نزدیک بہتر ہی کہ بدیع الملک کو سب کے پہلے لوح دلادین اخضر نے کہا ایک لوح
تو اُنکے پاس موجود ہی اسکی زوجہ نے کہا مین نے اُس لوح کو بغور دیکھا وہ لوح اس طلسم کی نہین ہی شاید
طلسم ہندسہ کو شہریار سے فتح کیا تو اُسکی لوح ہی اگرچہ وہ بھی یہان کام دیسکتی ہے مگر بعض بعض مین خلاف ہوجائیگی کیونکہ
چنار آتش اندام نے اب جسقدر عجائبات بنائے ہین اُنکا نشان یہ لوح کیونکر دیسکتی ہے اخضر نے کہا لوح
کی فکر کرنا اور لوح کا لے لینا بہت مشکل ہے تو سب مصیبتون سے آزاد ہو کہ لوح گران ہی اور کس شخص کے پاس
ہے ہم مین اتنی قدرت نہین ہے جو اُس سے لوح لے سکین اور اصل تو یون ہے لوحدار چنار سے بہتر سحر جانتا ہی
اُسنے جتنے عجائبات اپنے مکانین بنائے ہین چنار کے تمام طلسم مین نہین ہین وہی تو ایک جگہ سب ہے اور وہین
کا عجائب و غرائب مشہور ہے یون تو چنار نے بھی بہت سے عجائبات بنائے ہین مگر وہ کوئی چیز نہین
ایک مہینے مین سبکو ساد دونگا مگر خوف مجکو لوحدار کا ہے اگر اُسنے یہ خبر پائی تو وہ مجکو خاطر مین نہین لائیگا اور
اب اتنے دنون کی گرفتاری مین جو کچھ عجائب و غرائب تیار کیا تھا وہ سب ہی تباہ ہوگیا بہت کچھ تحفجات
فناع ہوے اس سے کیونکر مقابلہ کرسکتے ہین مگر خاطر بدیع الملک کچھ تدبیر کرینگے ابھی تو شاہزادے سے
کل کیفیت دریافت کرنا ہی خود اس طلسم مین آئے ہین تو ضرور کوئی بات ایسی ہوگی جسکی قوت سے
اور اگر ایسا نہوتا تو طلسم ہندسہ کو کیونکر فتح کرلیتے شب بھر دونون مین یہی باتین رہین جب صبح ہوئی تو

بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے شاہزادے سے وضو کیا فریضہ سحری سے فراغت فرمائی اخضر حاضر
خدمت ہوا عرض کی اے شہریار آپ جو اس طلسم میں بارادہ فتاحی تشریف لائے ہیں تو آپکو اس طلسم کا نشیب و
فراز معلوم ہوا یا محض لوح کے احکام پر عمل کیا ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ جو لوح حکم دیگی وہ کرینگے بدیع الملک نے فرمایا
کہ ہمارا بھروسا ذات وحدہ لاشریک پر ہے نہ ہم احکام لوح جانتے ہیں نہ کسی کی مدد چاہتے ہیں اگر ہماری قسمت میں
فتح ہے تو اس طلسم کو فتح کرینگے اور اگر منظور خدا نہیں ہے تو شکست پائینگے زک اٹھائینگے اخضر نے عرض کی شہریار
ذات الٰہی پر تو سب بھروسا کرتے ہیں مگر اسباب ظاہری بھی ہونا ضرور ہے بدیع الملک نے فرمایا اسباب
ظاہری لوح سے بڑھکے طلسم کے واسطے دوسری چیز نہیں ہے وہ بفضل ایزدی میرے پاس موجود ہے گو یہ
لوح طلسم ہندسہ کی ہے مگر یہاں بھی کام دیگی بات تب لوح اصلی ہاتھ آئیگی اسکی کیفیت بدیجائیگی حکم الٹ جاینگے
تو لوح اصلی طلسم بھی انشاء اللہ بہت جلد قبضے میں آئیگی اخضر نے کہا شہریار یہ آپ کس وجہ سے فرماتے ہیں
کہ لوح اصلی جلد ملیگی بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ یہ لوح خبر دینے والی موجود ہے جسکی وجہ سے کسی امر کی
تحقیق و تدقیق کی ضرورت نہیں ہے اس وجہ سے کہتا ہوں کہ وہ لوح بھی جلد قبضے میں آجائیگی اخضر نے عرض کی ای
شہریار میں بسر و چشم حاضر ہوں انشاء اللہ لوح بھی حاصل ہوگی اور طلسم بھی فتح ہوگا مگر آپ غلام کی رائے
سے کام کریں جب لوح [illegible] ملاحظہ فرمایئے [illegible] مجھ سے ارشاد [illegible] شہزادے [illegible] میں عرض کرون اسے
قبول فرمایئے بدیع الملک نے ارشاد کیا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا بے تمہاری رائے کے کوئی کام نہ کرونگا
اخضر نے عرض کی یہاں [illegible] عجیب [illegible] دیکھئے [illegible] ہیں [illegible] چنار کے سب لوگ میرے تابع
ہیں مگر اب کیا عجب ہے کہ برگشتہ ہو گئے ہوں [illegible] میرے [illegible] سب جانتے ہیں تمام ساحران جلیل یہاں کے
مانتے ہیں لوح [illegible] سعادت [illegible] جادو [illegible] ساحر جلیل ہے جسکا
مثل و نظیر نہیں ممکن اور بعض لوگ ایسے بھی کہتے ہیں کہ وہ چنار کا استاد ہے وہ تو البتہ ہمیشہ مجھسے خلاف
رہا اور میں اسکے مقابلے میں ہمیشہ عاجز رہا [illegible] سحر میں اس سے بہت کم ہوں علاوہ اسکے چنار کی بھی
حقیقت نہیں سمجھتا ہوں اب انکو سب حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا تمہارے کہنے کا مجھکو یقین
ہے تھوڑی دیر یہ گفتگو رہی جب دن بہت کم باقی رہا تو بدیع الملک نے کہا اے اخضر رازدار اسوقت
دم گھبراتا ہے اگر کوئی مقام تفریح ہو تو وہاں جائیں تھوڑی دیر دل بہلائیں اخضر نے کہا میں بھی آپکے ہمراہ
رکاب چلتا ہوں یہ کہکر اخضر اٹھا اپنے ملازمین کو آواز دی ملازمین حاضر ہوئے اخضر نے دو مرکب طلب کئے
ملازم مرکب لائے اخضر نے بدیع الملک سے عرض کی بسم اللہ گھوڑے پر سوار ہو جیئے برائے تفریح تشریف
لیچلئے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے برائے تفریح اخضر کے ہمراہ روانہ ہوئے تھوڑی دور
جاکے بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پھاٹک نہایت عالیشان بنا ہے لیکن بند ہے چار دیواری سنگ مرمر
کی گرد کھنچی ہے درخت جو دیکھے ہیں معلوم ہوتے ہیں بدیع الملک نے جانا اسکے اندر شاید اخضر
لیجائیگا باغ کی سیر دکھائیگا مگر جب اخضر دوسری طرف متوجہ ہوا تو بدیع الملک نے کہا اگر ممکن ہو تو
اس باغ کے اندر چلو دیکھیں عمارت کیسی بنی ہے اخضر نے عرض کی اے شہریار اس طرف نگاہ بھی نہ ڈالیئے
بدیع الملک نے کہا کیا سبب ہے اخضر نے عرض کی ایسا ہی امر ہے جو قابل گذارش نہیں بدیع الملک
نے کہا کچھ اسکا راز ہے اخضر نے عرض کی بیرا راز تو نہیں ہے بلکہ عجب واقعہ ہے اسکے بیان سے مجھے بہت بڑا

خوف ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر تمھارا راز نہین ہے تو اسکے بیان کرنے مین تمھین کیا عذر ہے اخضر نے پھر کہا
اے شہریار اسکو نہ دریافت فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اگر نہ بیان کروگے تو تجھے بہت صدمہ ہوگا یہ سنکر
اخضر مجبور ہوا عرض کی یہ طلسم کی شاہزادی کا باغ ہے یہان وہ رہتی ہے جب چنار کے یہان یہ
دختر پیدا ہوئی تو اسکو بابت افسوس ہوا چاہا قتل کرڈالون مگر بوجہ الفت پدری کے قتل نہ کرسکا مجبور
ہوگیا لڑکی نے پرورش پائی جوان ہوئی دو ایک بادشاہون کے پیام آئے چنار کو اسی بات سے
نفرت تھی اور یہی سبب رنج تھا کہ میری دختر کہین نہ جائے جب پیام آئے تو اُسنے یہ باغ بنوایا اور یہین
سعادت انجام جادو کو بلایا اور اس سے یہ راز بیان کیا اور کہا کوئی چیز ایسی تیار کرو جسکو اس باغ مین
رکھین اور یہ شرط کرین کہ جو اسکو شاد دے اُسکے ساتھ ملکہ کی شادی ہو مگر وہ چیز بھی ایسی ہو جو کسی طرح
سے برباد نہو سکے سعادت انجام جادو نے ایک شیر سحر سے بنایا ہے وہ ایک کٹھرے مین بند ہے شرط
یہ ہے کہ جو کوئی اس شیر کو مار ڈالے وہ ملکہ کے ساتھ عقد کرے اے شہریار وہ شیر عجب طرح کا ہے صفت اُسکی
یہ ہے کہ جو کوئی اُسپر وار کرے اور خون اُس شیر کا زمین پر گرے تو ہر قطرہ دوسرا شیر بن جائے اسی طرح ہزارون
اور لاکھون شیر بن جائین مگر اُسکے قتل کی نوبت نہ آئے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ ضرور ہے
کہ اسکی موت بھی کسی صورت سے ہوگی اخضر نے کہا اسکی کیفیت مجھکو بھی نہین معلوم ہے اکثر مین نے
چنار آتش اندام جادو کی زبانی سنا ہے کہ اسکے واسطے کچھ سامان ممکن کرنا ہوتا ہے اور وہ سامان یہان
ممکن نہین شاید کوئی دریا ہے وہان وسط دریا مین ایک مکان ہے اس مکان مین سات حجرے ہین
اُنمین حجرہ وہین ہے ایک حجرہ ہے اُسمین ایک تیر اور ایک کمان ہے جو اسکو لائے تو یہ شیر مرے
اور شاید یہ بھی ہے کہ ایک حجرے مین آگ ہے اگر اسکو کھولیگا جل جائیگا دوسرے حجرے مین باران آتش
افشان ہین اگر انکو کھولیگا تو سانپ ہلاک کرینگے تیسرے حجرے مین عقرب ہین اگر انکو کھولیگا سب چمٹ
جائینگے چوتھے حجرے مین ایک اژدر بند ہے اگر اسکو کھولا تو اُسنے نگل لیا پانچوین مین ایک دیو صفت دست
بند ہے اگر اسکو کھولا اس دیو نے ہلاک کیا چھٹے مین ایک برق سحر ہے اگر اسکو کھولا برق گری کہ نے
جلا دیا ساتوین حجرے مین کمان ہے مگر نہین معلوم کہ اول حجرہ کون ہے اور دوم حجرہ کون ہے اول درمیان
سے شروع ہے یا ایک حجرے کے بعد سے اُنکا شمار مقرر کیا ہے شرط یہ ہے کہ ساتوین حجرے کو کھولے اور سب
آفات سے محفوظ رہے اور کمان قبضے مین آئے اور نہین معلوم کیا کیا شرطین ہین اُس دریا تک پہونچنے مین
کیا کیا آفتین پیش آتی ہین شاہزادہ بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوئے جاتے ہین کہ شاہزادے
نے دیکھا ایک دروازہ اور ہے مگر کھلا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے اخضر کیا اسکے اندر جانے کی
ممانعت ہے اخضر نے عرض کی ممانعت تو نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا پھر ہم ضرور جائینگے دیکھین
یہ باغ اندر سے کیسا بنا ہے اخضر نے عرض کی اے شہریار اسکے اندر باغ مثل اور باغون کے ہے جانے
سے کیا فائدہ ہے مجھکو تو ابھی اسطرح غلام بھیجتا بھی نہ چاہیے تھا مگر آپ کی وجہ سے چلا آیا اگر کوئی اس
امر کی خبر چنار تک پہونچا دے تو وہ ابھی میرے واسطے فساد عظیم برپا کرے بدیع الملک نے فرمایا
ہمکو اسکا خوف نہین ہے اگر فساد اُٹھائیگا تو کیا ہوگا اور ہم یہان کسواسطے آئے ہین اخضر نے عرض کی
اندر تشریف لیجانیکا قصد فرمانے کیا ضرورت ہے بدیع الملک نے کہا اب تو یہ عہد کلا کہ ضرور چلونگا۔

اب جانا ملتوی نہیں رہ سکتا ہی اگر تم نہیں جا سکتے ہو تو مین تنہا جاتا ہون یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اخضر نے بہت سمجھایا کہ شہریار تشریف نہ لیجائیے میرا کہنا قبول فرمائیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا آپ منع نہ فرمائیے مین قبول نہ کرونگا آپکو رنج ہوگا اخضر مجبور رہا شاہزادہ بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اخضر مجبور ہوکے چلا شاہزادہ بدیع الملک باغ مین تشریف لائے اخضر نے کہا شہریار ملاحظہ فرمائیے وہ سامنے جو کٹہرا معلوم ہوتا ہی وہ شیر اسی مین بند ہے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ہم قریب سے دیکھینگے اخضر راہوار کے پاس لایا شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک شیر چھ سات گز کا اس کٹہرے مین ٹہل رہا ہے شیر نے شاہزادہ بدیع الملک کو دیکھکر کان کھڑے کیے اخضر نے عرض کی اے شہریار یہی شیر ہو اسی کے قتل کرنے کی شرط ہی بدیع الملک نے فرمایا شیر بھی بہت بڑا ہی اخضر نے کہا سحر کے ذریعے سے بنایا ہی اصل مین یہ بالکل خاک کا بنا ہوا ہی مگر اسکے پیٹ مین اشیاے سحر ایسے بھرے ہین جو اسکو روان رکھتے ہین اور سب حرکتین اصلی شیر کی ظاہر کراتے ہین اور بروقت زخم یہ بات بھی ضرور پیدا ہوگی کہ اسکے ہر قطرہ خون سے ایک شیر بنجائیگا شاہزادہ بدیع الملک یہ سب عجائب و غرائب دیکھتے ہوے ایک سمت متوجہ ہوے اخضر نے عرض کی اے شہریار اس طرف کچھ نہین ہی تشریف لیجانا بیکار ہی شاہزادہ بدیع الملک نے کہا جب یہان آئے ہین تو اسطرف بھی دیکھ لین اگر کچھ نہوگا تو کیا حرج ہو براے تفریح تو مکان سے آئے ہین نہ اسوقت کوئی کار ضروری ہی اخضر نے کہا اور طرف تشریف لیچلیے وہان کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرمائیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہان سے دیکھکر اسطرف چلینگے اخضر نے کہا حضور کو اختیار ہو شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دو چار قدم چلکر شاہزادہ نے دیکھا کہ ایک تصویر پتھر کی قریب صندل کے بنگلے کے آویزان ہی مگر حسن و جمال بے مثال ہی شاہزادہ بدیع الملک کی نگاہ جو تصویر پر پڑی شمشیر ابرو کے گھائل ہوے صورت زیبا پر مائل ہوے تاب نظارہ نہ لا سکے غش آگیا اخضر نے سنبھالا یہان تو بدیع الملک کی یہ کیفیت ہوئی تھی کہ ادھر ملکہ تنویر مخمور چشم دختر چنار آتش اندام جادو اپنے کوٹھے پر فضاے چمن کی سیر کر رہی تھی شاہزادہ بدیع الملک پر نگاہ پڑ گئی یہ حالت جو دیکھی یہ بات ہی عجیب کیفیت ہوئی ملکہ کو بھی غش آیا کنیزون نے جو یہ حالت دیکھی سب دوڑین ملکہ کا سر اپنے زانو پر لیا گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا ملکہ کو غش سے افاقہ ہوا مگر حال وحشت اثر چہرے سے ظاہر لب پر آہ حالت تباہ اشک آنکھون سے جاری قلب پر ہجوم بیقراری کنیزون نے عرض کی واری مزاج کیسا ہی ملکہ نے کہا کچھ اسوقت خود بخود طبیعت گھبراتی ہے دل بھر آتا ہی مرنے کو جی چاہتا ہے قلب کی عجیب حالت ہے جوش رقت ہی کنیزین آپس مین ملکر ملکہ کو کوٹھے کے نیچے لیگئین یہان شاہزادہ بدیع الملک کو اخضر نے اپنے دامن سے ہوا دی شاہزادے نے غش سے آنکھ کھولی اخضر نے عرض کی کیون شہریار مزاج کیسا ہی دشمنون کے قلب پر کیا ملال ہی کیسا حال ہی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا شعر

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ✽ وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ✽

اے اخضر راز دار کیا بیان کرون کہ دل کا کیا حال ہی ہجوم رنج و ملال ہی جی چاہتا ہی گریبان پارہ پارہ کرون جانب صحرا جاؤن کوہ و بیابان کو بساؤن کبھی قبر فرہاد پر جا کے مجنون کبھی مرقد قیس کی زیارت کرون یہ فرما کے تصویر کی طرف مخاطب ہوے آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر فرمایا اے شبیہ حبیب یہ کشیدگی کب تک رہیگی تو ہی کچھ لب اعجاز نما سے

میرے دل کی تسلی کے لیے کچھ تکلم کر کہ قرار آئے ادھر اخضر نے جو شاہزادۂ بدیع الملک کی یہ کیفیت دیکھی
کہا اے شہریار تعجب کی بات ہی کہ آپ سا عقیل بہادر وجلیل ایسی بات کرے جو بالکل خلاف عقل ہو یہ کیا
چیز ہو جسپر آپ فریفتہ ہوے ہین مصورون نے خیالی ایک تصویر بنادی ہی نہر کے پاس آرایش کے لیے لگادی
ہی جسپر آپ فریفتہ ہوگئے یہ بات آپسے بہت دور تھی شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا اے اخضر رازدار اب ایسی
باتین نہ کر دیکھ اسپر جو لکھا ہی اسکو تو ذرا دیکھو اخضر رازدار نے دیکھا تو واقعی تصویر پر لکھا تھا کہ یہ تصویر
ملکہ تنویر مخمور چشم کی ہی اسکے بعد شرط لکھی تھی کہ جو اس شرط کو بجا لائے وہ ملکہ کو اپنے
ہمراہ لیجائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ہم اس شرط کو پورا کرینگے ملکہ کو لائینگے اخضر سخت
پریشان ہوا کہا اے شہریار یہ تصویر اسواسطے لگادی ہی کہ جو کوئی دیکھے فریفتہ ہوجائے اصل مین صورت
ملکہ تنویر مخمور چشم کی بہت ہی بُری ہی کوئی قبول نہ کرتا تھا اس سبب سے یہ ترکیب کی ہی شاہزادہ بدیع الملک
نے ارشاد کیا یہ باتین کسی اور سے کرو مین سے اب شرط پوری کیے ہوے چین نہ لونگا اخضر نے عرض
کی اسکا آپکو اختیار ہی مگر آپ یہان سے تشریف لے چلیے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے اخضر
تم جاؤ مین نہ جاؤنگا تصویر یار کہان نظر آئیگی یہان تو شبیہ باعث تسکین قلب بیقرار ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی
کہ ایک نازنین شاہزادۂ بدیع الملک کے قریب آئی کہا اے شہریار آپکو ہماری ملکۂ عالم بلاتی ہین اخضر
سوچا کہ اگر بدیع الملک کو منع کرتا ہون تو اس حالت مین یہ بات شاہزادے کے بہت خلاف ہوگی
اور اگر جانے دیتا ہون تو نہین معلوم وہان کیا بات ہو کیون بلایا ہی کیا کام ہی مجبور ہو کر شاہزادہ بدیع الملک
کے ہمراہ ہوا کہا اے شہریار تشریف لے چلیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اے اخضر اب تم کیون تکلیف کرتے
ہو میرے عشق کامل نے اثر دکھایا حبیب نے خود بلایا ہی زہے تقدیر کہ یون مراد دلی برآئے آرزو
نکل جائے اخضر نے عرض کی کہ غلام تنہا نہ چھوڑیگا ہمراہ چلیگا شاہزادہ بدیع الملک نے زیادہ اصرار مناسب
نہ جانا کہا تمکو اختیار ہی میرے ہمراہ چلو اخضر رازدار شاہزادہ بدیع الملک کے ساتھ ہوا
خواص آگے آگے چلی خاص ڈیوڑھی پر آکے خواص نے اخضر سے کہا آپ یہین ٹھہر جائیے اندر نہ
آئیے ملکہ عالم کے خلاف ہوگا اخضر نے کہا ہم اپنے شہریار کو تنہا نہ چھوڑینگے ابھی ملکہ عالم سے کہو کہ پردے
کا انتظام کرین ہم تنہا نہ جانے دینگے خواص اندر گئی ملکہ سے کہا ایک شخص انکے ہمراہ ہی وہ کہتا ہی کہ ہم
اپنے شہریار کو تنہا اندر نہ جانے دینگے ملکہ سے کہو پردے کا انتظام کرین ملکہ چونکہ بیقرار تھی اسی وقت کہا
کہ اوٹ کھڑے ہو جائین سب انتظام پردے کا درست کیا جائے خواصون نے فوراً سب انتظام کیا
خواصی کو ملکہ نے پھر باہر بھیجا اور کہدیا کہ شاہزادے کو جلد لاؤ خواص نے آکر عرض کی وہان سب انتظام ہو گیا
ہی آپ تشریف لے چلیے شاہزادہ بدیع الملک اندر تشریف لائے اخضر بھی ہمراہ آیا گھوڑون کو دروازے
پر چھوڑا پردے کے قریب پہونچ کے اخضر ٹھہر گیا شاہزادہ بدیع الملک پردا اٹھا کر اندر آئے دیکھا وہی
آفتاب جمال خورشید مثال بصد ناز و ادا مسند پر جلوہ گر ہو قریب تھا کہ پھر غش کھا کر گرین مگر اپنے تئین سنبھالا
ملکہ نے اٹھکر ہاتھ پکڑ لیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو مسند پر لاکے بٹھایا کہا آپ کون صاحب ہین کہان سے
تشریف لائے ہین شاہزادۂ بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین آوارہ وطن مبتلائے رنج و محن بے یار و
بے آشنا کیا بتاؤن کہ کون ہون کہان سے آیا ہون ملکہ نے اصرار کیا شاہزادۂ بدیع الملک نے اپنی کیفیت

بیان کی ملکہ سنکر متحیر ہو گئیں کہا آپ نے بڑی بڑی آفتون سے نجات پائی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ ابھی نجات کہان پائی بہت باقی ہین ملکہ نے کہا اب کیا باقی ہین شاہزادہ بدیع الملک محرو ماے دریا کی کیفیت بیان کی اور کہا ابھی یہ مصیبتین باقی ہین ملکہ نے کہا یہ آپسے کس نے کہا بدیع الملک نے کہا مین نے دیکھا آپکی تصویر کے پیچھے یہ شرائط تحریر ہین ملکہ نے کہا وہ شرطین آپکے واسطے نہین ہین آپ انکا خیال نفرمائیے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ ملکہ یہ عذر بھی بیکار ہے بکار آمد نہونگے جبتک مین ان شرائط کو پورا نکرونگا تب تک مجھسے نہ ہو نگا ملکہ نے کہا اے شہریار آپ اس کوچہ مین قدم نہ رکھیے کیا یہ وہ منزل سخت ہی جس مین کوئی قدم نہین رکھ سکتا ہی شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ای ملکہ اس امر مین مجھے اصرار نہ کرو مین اس امر کو قبول نکرونگا جب ملکہ بہت عاجز ہوئین تو شاہزادہ بدیع الملک سے کہا ای شہریار اگر آپ تشریف لیجائیے گا مجھے زندہ نپائیے گا آپکی محنت رائگان جائیگی اسوقت کیسا افسوس ہوگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اگر مین شرط پوری نکرونگا تو سب کہینگے کہ یہ شرط پوری نکرسکے اسوجہ سے یہ کوشش کرتا ہون ملکہ تو یر مخمور چشم نے کہا آپ کے خیالات قائم ہین کسکی مجال ہی جو آپکی شان مین ایسے کلمات زبان سے نکالے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ہر ایک شخص کو کہتے ہین میری کیا حقیقت ہی جب کسی طرح شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قبول نکیا تو ملکہ نے کہا آپ کب تشریف لیجائیے گا اور کیونکر جائیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے جو جو پتے تصویر مین لکھے ہوے دیکھے تھے وہ سب بیان کیے ملکہ نے کہا اگر آپکو یہی ضد ہی تو اسکا انتظام ہو جائیگا آپ شرط پوری کیجیے گا مگر ابھی چندے تامل فرمائیے جسوقت مین عرض کرون اسوقت آپ اسکا اعلان کیجیے گا پیشتر تو آپکو والد ماجد سے بیان کرنا ہوگا بعد آپکی اطلاع کے ایک روز مقرر فرمائیے گا کہ فلان روز ہم شیر کو قتل کرینگے اس روز بہت سے لوگ یہان جمع ہونگے والد ماجد بھی تشریف لائینگے بڑا جلسہ ہوگا شیر کھولا جائیگا شیر آپ پر حملہ کریگا آپ اسے قتل کیجیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ملکہ توقف کرنیکا کیا سبب ہی ملکہ نے کہا مین اسباب قتل آپکو یہین مہیا کرونگی وہان جائیگی اسقدر تکلیف اٹھائیگی کیا ضرورت ہی اور ابھی اسکا وقت نہین ہی والد ماجد کسی کار ضروری کیواسطے تشریف لیگئے ہین جب وہ یہان تشریف لائینگے مین سب سامان مہیا کرونگی شاہزادہ بدیع الملک نے جب ملکہ کو بہت مضطرب پایا مجبور ہوکے منظور کیا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی تو اخضر رازدار نے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے عرض کی کہ آپ تشریف لیچلیے یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے مجبور ہوکے ملکہ سے رخصت طلب کی ملکہ نے کہا اے شہریار اب کہان تشریف لیجائیے گا رات بہت آئی ہے ٹھہرئیے ظاہر کا سامان ہی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ہمین کسی بات کا خوف نہین ہی اللہ ہر وقت ہمارا نگہبان ہی ملکہ نے بہت روکا مگر بدیع الملک ٹھہرے ملکہ نے کہا اب ایسا نہو کہ آپ فراموش فرمائیے کل ضرور تشریف لائیے گا یہ سنکر شاہزادہ بدیع الملک نے پختہ وعدہ کیا پھر ملکہ سے رخصت ہوکر اخضر کے ساتھ ہوے مگر قلب کی عجیب حالت ہوئی ہر قدم پر یہی جی چاہتا تھا کہ اب یہان سے پلٹ چلین ملکہ سے دو دو باتین اور کرین لیکن اخضر رازدار نے ایک تقریر ایسی چھیڑی کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان محو ہو گئے اخضر کے مکان تک آگئے اخضر رازدار بدیع الملک کو اسی طور سے لایا جب بدیع الملک اخضر کے مکان مین پہونچے زوجہ اخضر یہان

بیقرار تھی اُسنے دریافت کیا ای شہریار اسقدر عرصہ کہان لگایا کنیز کی عجب حالت تھی شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا طلسم قفل کی سیر مین مصروف تھا اخضر رازدار نے بھی بات بنائی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
بستر خواب پر تشریف لیگئے نیند کہان خیال ملکہ تویر مخمور چشم کا پیش نظر تھا کروٹین بدلنے لگے تصویر خیالی ملکہ کی
سامنے آگئی موجود ہوئی تصویر سے باتین کرنے لگے اسی حالت مین رات بسر ہوئی صبح کو اخضر رازدار بدیع الملک
کے پاس آیا کہا ای شہریار آپکو تمام شب نیند نہین آئی اب کس امر کا ملال ہے جسکی تمنا تھی وہ تو آپ بلیا خوشی
کرنا لازم ہے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ای اخضر رازدار اب بے اُس آرام جان کے راحت کہان
جبتک وہ نہو نیند کیونکر آئے اخضر رازدار نے بہت کچھ سمجھایا پھر عرض کی کہ اب آپ لوح ملاحظہ
فرمائیے اور جس کام کے واسطے تشریف لائے ہین اُسکو انجام دیجیے شاہزادہ بدیع الملک
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور اخضر رازدار جادو سے ملاقات
ہو تو طلسم کشا کو چاہیے کہ اپنے تئین فرمان شیر صورت کے پاس پہونچائے اسکو قتل کرکے اسکے خون
سے نہائے پھر جسم کو طاہر کرے بعدہ جو لوح حکم دے وہ عمل مین لائے شاہزادہ بدیع الملک
نے اخضر رازدار سے فرمایا کہ فرمان شیر صورت کون شخص ہے لوح خبر دیتی ہے کہ طلسم کشا فرمان کے
پاس جائے اُسکو قتل کرے اور پھر اُسکے خون سے نہائے اور جسم کو طاہر کرے بعد مین لوح جو خبر دے
وہ عمل مین لائے اخضر رازدار نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے غلام آپکو فرمان شیر صورت تک
پہونچا دیگا مراد اس سے یہ ہے کہ جو کوئی فرمان شیر صورت کے خون سے نہائیگا قوت طلسم کشائی بڑھیگی
اور بہت سی باتین ایسی پیدا ہونگی جو وقت پر آپکو معلوم ہو جائینگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ ای
اخضر رازدار آج کے دن ادھر کو مین آج ملکہ سے ملکر انکو بھی اطلاع کر دون کہ مین کل اس کام کو
جاؤنگا اخضر رازدار نے عرض کی اے شہریار ملکہ سے پھر ملاقات کیجیے گا پیشتر اپنا کام کیجیے اگر یہ بن پڑیگا
تو ملکہ کا ملنا کتنی بڑی بات ہے وہ بسر و چشم آپکی کنیزی اختیار کریگی اور اگر آپ نہ دیکھے ہوتے تو
کوئی مضائقہ نہ تھا ملکہ سے مل آتے مگر چونکہ لوح نے ابھی کا حکم دیا ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ دیر نہ لگائیے تشریف
لیجائیے شاہزادہ بدیع الملک اخضر رازدار کے کہنے سے مجبور ہوے فرمایا مجھے کیا عذر ہے مین تم سے وعدہ
کر چکا ہون تمہارے کہنے کے باہر کوئی کام نہ کرونگا مجبور ہون جیسا تم کہتے ہو ویسا منظور ہے ملکہ کے یہان
نہ جاؤنگا تمہارے ہمراہ چلونگا اخضر رازدار نے عرض کی غلام آپ ہی کے لیے عرض کرتا ہے شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا کہ مین تمہارا کہنا سمجھتا ہون مگر ای اخضر رازدار اپنے قلب کو کیا کرون دل
یہی چاہتا ہے کہ جس صورت [illegible] سینے کو ملکہ کے پاس پہونچاؤن ایکبار دیکھ آؤن اخضر رازدار
نے عرض کی انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی مرتبہ ابھی طرح دیکھیگا پہلے طلسم کو فتح کر لیجیے پھر دیکھا جائیگا یہ سب
لوگ خود قبضے مین آجائینگے پھر تسخیر مین دیری کرنیکی ضرورت نہوگی سب کارخانے از خود بگڑ جائینگے آپکا
مطلب برآئیگا شاہزادہ بدیع الملک اخضر رازدار کے ہمراہ جانب فرمان شیر صورت روانہ ہوے
جب چار کوس نکل گئے تو شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک صحرائے لق و دق نظر آتا ہے بیچ مین اس
صحرا کے ایک چاہ عمیق بنا ہے اخضر رازدار نے عرض کی ای شہریار یہی ٹھکانا ہے فرمان شیر صورت کا ہے
شاہزادہ بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اسی چاہ مین فرمان شیر صورت مقیم ہے جسطرح ممکن ہو

اسکو قتل کرو اور خون اسکا جس ہتھیار میں بھر جائے اُسکو بے دھوئے ہوے رہنے دو کہ کسی وقت ضرورت
پر کام دیگا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اے اخضر رازدار لوح کے ذریعے سے یہ خبر معلوم ہوتی ہے اخضر
نے کہا میں نے آپ سے پیشتر ہی عرض کر دیا تھا کہ یہ لوح ناقص ہے کام اچھی طرح سے نہیں دے سکتی ہے اب دیکھیے
اسکے قتل کرنیکی تدبیر تحریر نہیں ہے اور یہی بات مشکل ہے خیر جو میں عرض کروں وہ کیجیے شاہزادہ بدیع الملک
نے کہا میں ضرور تمھاری رائے سے موافقت کرونگا اخضر رازدار نے کہا آپ نام خدا لیکر اس چاہ میں پھاند
پڑیے اور کچھ خوف نہ فرمائیے کہ اس چاہ میں گر کر پھر نکلنا مشکل ہوگا یا استخوان کو صدمہ پہونچیگا آپکے
پاس لوح موجود ہے کوئی آپکو سحر کے ذریعے سے گزند نہیں پہونچا سکتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے
اخضر رازدار اس قسم کے خوف میرے دل میں ذرہ برابر نہیں ہیں ہر حال میں خدا پر نظر رکھتا ہوں وہی
حافظ حقیقی مالک حقیقی ہے ہر آفت سے بچاتا ہے ماں باپ سے بڑھکے نگہبانی کرنیوالا ہے جو حکم کیجیے وہ میں کروں
اخضر رازدار نے کہا آپ اس چاہ میں پھاند پڑیے پھر قدرت خدا کا تماشا دیکھیے شاہزادہ بدیع الملک
نام خدا لیکر اُس کنوئیں میں پھاند پڑے تھوڑی دیر کے بعد پاؤں زمین سے آشنا ہوے بدیع الملک
نے دیکھا ایک کوہ کے سامنے کھڑا ہوں لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمیں لکھا تھا کہ اسی کوہ پر ایک حجرہ ہے اسی میں
فرمان شیر صورت جادو بیٹھا ہے جب اُسکے پاس جاؤگے وہ بہت منت کریگا مگر سب کو مکر سمجھنا وہ خوشامد
مطلب نہیں ہے بلکہ محض مکر ہے اگر جو اسکی باتوں پر توجہ کروگے دھوکا کھاؤگے بہت پچھتاؤگے لوح بھی قبضے سے
نکل جائیگی گرفتار بھی ہو جاؤگے وہ ہزار باتیں بنائے مگر تم اپنے کام سے غافل نہونا ایک طاس زریں اسکے
روبرو رکھا ہے اُسمیں خون جمع کرنا جب اسکا لاشہ ٹھنڈا ہو جائے تب اُسی خون سے غسل کرنا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان یہ مضمون دیکھکر پہاڑ پر آئے دیکھا ایک حجرہ بنا ہے اُسمیں ایک ساحر ضعیف بیٹھا ہوا ہے
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو جو اُس ساحر نے دیکھا جھکے سلام کیا عرض کی اے شہریار تشریف
لائیے زہے قسمت میری کہ آپ نے سرفراز فرمایا میرا مرتبہ بڑھایا جو حکم ہو میں حاضر ہوں اگر میری جان بھی
آپکے کام آئے تو موجود ہے شاہزادہ بدیع الملک کو تو پہلے ہی لوح سے یہ کیفیت معلوم ہو چکی تھی قریب جاکر کہا
اے فرمان شیر صورت مجھے تمھارے قتل کرنے کی ضرورت ہے فرمان شیر صورت نے جو دیکھا یہ جوان
کسی طرح گرفتار مکر نہیں ہوتا ہے جھنجھلا کر کہا اے طفل نادان تو مجھکو کیا قتل کریگا ابھی چاہوں تو تیرا جاہ و
حشمت سب خاک میں ملا دوں شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا میان سے تلوار کھینچی پھر تو
فرمان شیر صورت نے سحر کیا شاہزادہ بدیع الملک پر سحر نے تاثیر نہ کی الغرض شاہزادہ بدیع الملک نے جوان
نے تلوار کا وار کیا سر فرمان شیر صورت جادو کا کٹکر زمین پر گرا گردن سے خون رواں ہوا شاہزادہ بدیع الملک
نے خون کو اس طاس میں لیا ہاتھوں سے اُس خون کو اپنے جسم پر ڈالا وہاں سے باہر آئے دیکھا سنگ باری
برف باری ہو رہی ہے ہوا تند چل رہی ہے پتھر گر رہے ہیں شاہزادہ بدیع الملک نوجوان وہیں ٹھہرے
ایک آواز ہولناک آئی کشتی مرا نام ہے فرمان شیر صورت جادو ہے پھر شاہزادہ بدیع الملک آگے
بڑھے تاریکی موقوف ہوئی شاہزادہ نے دیکھا سامنے ایک چشمۂ آب ہے اس چشمہ پر جاکے غسل کیا لباس
پہنا لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمیں تحریر تھا کہ گر فرمان شیر صورت جادو قتل ہو تو طلسم کشا کو لازم ہے
کہ اپنے تئیں بیابان آتش خیز کے مقام پر پہونچائے اور اسکو قتل کرے تاکہ لوحدار کے مکان کا راستہ نکلے شاہزادہ

بدیع الملک نوجوان نے دیکھا پتہ وغیرہ سب لوح میں تحریر ہی اسی جانب روانہ ہوئے تھوڑی دور راستہ طے
کیا ہوگا کہ اخضر رازدار جادو سے ملاقات ہوئی اخضر رازدار نے دوڑ کے قدم شاہزادہ بدیع الملک کے
چومے عرض کی ای شہریار آپ نے ایسے شخص کو قتل کیا جو مکاری میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا مگر میں نے بھی
وہ کام کیا ہی کہ آپ بہت خوش ہونگے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا کیا کام کیا ہی اخضر نے کہا
ایک عجیب چیز حضور کے واسطے لایا ہوں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا میں بہت مشتاق ہوں اخضر
رازدار نے ایک تختی اپنی جھولی سے نکالی اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے حوالے کی اور
کہا حضور مبارک ہو کہ یہ خاص لوح طلسم چنار آپکے قبضے میں آئی شاہزادہ بدیع الملک بہت خوش
ہوئے اخضر رازدار جادو نے کہا اب وہ لوح اپنے پاس نہ رکھیئے اب وہ بر عکس خبر دیگی اسکا آپکے
پاس رہنا مناسب نہیں ہی شاہزادہ بدیع الملک نے لوح طلسم ہندسہ گلے سے اُتار کے اخضر کے حوالے
کی اخضر رازدار نے لوح پاتے ہی نعرہ کیا باش او طلسم کشا سنم سرخ چشم جادو اور کہا کیا کیا آفرین تو نے
برپا کیں ارے طلسم ہندسہ کو تباہ کرکے یہاں آیا فرمان شیر صورت کو مارا اب میرے ہاتھ سے
بچکر کہاں جائیگا شاہزادہ بدیع الملک نے تیغ میان سے کھینچی سرخ چشم جادو نے سحر کیا مگر شاہزادہ
بدیع الملک کے پاس بازوبند تھا اسکے سبب سے سحر نے تاثیر نہ کی سرخ چشم نے جو یہ کیفیت دیکھی فوراً پر پرواز
پیدا کرکے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے سامنے سے اڑ گیا اسکو دو خیال ہوئے اول تو یہ خیال
آیا کہ لوح میرے پاس موجود تھی اس وجہ سے سحر نے تاثیر نہ کی اور دوسرا خیال یہ بھی ہوا کہ شاید شاہزادہ
کے پاس کوئی چیز دافع سحر ہے یہ سوچکر سامنے سے فرار ہوا شاہزادہ بدیع الملک حیران ہوئے کہ اب
کیا کیا جائے مگر چونکہ یلمان آتش خوار کے مکان کا پتہ لیا تھا اسی طرف کو روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت سرخ چشم جادو کی بیان کی جاتی ہی

کہ یہ لوح جو لیکر چلا قصد اسکا یہ ہوا کہ یہ لوح لیجا کر چنار کو دوں اور اس سے خلعت و انعام لوں اس فکر میں
جانب تخت گاہ چنار روانہ ہوا راہ میں تھک کر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا لیکن اخضر رازدار
جو بعد روانگی شاہزادہ بدیع الملک چلا تو بہت سے عجائبات تباہ کرکے اسی صحرا میں پہنچا جہاں سرخ چشم
بیٹھا تھا اس نے سرخ چشم جادو کو دیکھا اور سرخ چشم جادو نے اخضر رازدار جادو کو دیکھا اسنے اخضر سے
پوچھا آپ اسطرف کیوں تشریف لائے ہیں کیا سلطان کی نظر عنایت آپکے حال پر ہوئی اخضر رازدار
نے کہا کہ تم کیوں نہیں جانتے ہو کہ سب میرے چنار آتش اندام جادو وہ کام کیونکر انجام دے سکتا ہی تمام طلسم کے
انتظامات میرے متعلق ہیں جبتک میں دخل نہ دوں کچھ نہ ہوسکے سرخ چشم جادو نے کہا اسمیں کیا شک ہی بلکہ
اصل تو یہ ہی کہ پورے طلسم کا بندوبست آپکی ذات سے ہے آپکے اس کام کو کوئی دوسرا نہیں کرسکتا ہی جب اخضر
نے سرخ چشم کو اچھی طرح گرفتار دام مکر کرلیا تو پوچھا تم یہاں کیسے کیا کام تھا سرخ چشم نے کہا کچھ اس
مقابلے کی خبر نہیں ہی ایک شخص بارادہ فتوحات یہاں آیا ہی اور وہی شجاع ہی اسنے طلسم ہندسہ کو بھی تباہ کر دیا ہی یہاں
آیا ہوا ہی فرمان شیر صورت کو قتل کیا اسکے خون سے نہایا اب یلمان آتش خوار جادو کی طرف جاتا تھا اور
طلسم ہندسہ اسکے پاس تھی وہی اسکو کام دیتی تھی مگر وہ جب میری سرحد میں ہو جاتا تو میں نے چاہا اُس سے
لوح لے لوں مگر وہ ایسا شجاع و تجربہ کار ہے کہ میرے دام مکر میں گرفتار نہ ہوا بلکہ آمادہ پیکار رہا میں

وہان سے فرار ہوا سرخ چشم نے اخضر رازدار جادو کے خوف سے یہ حیلہ کیا کیونکہ جانتا تھا کہ اگر اخضر
بگڑ جائیگا تو میرے بنائے بگاڑ نے لگا اسوجہ سے خوشامد آمیز باتین کر رہا ہی گو اُسکو اخضر رازدار کی رہائی
کی کیفیت معلوم تھی مگر تجاہل عارفانہ کر رہا تھا لیکن اخضر رازدار نے اسکی باتون سے سمجھ لیا کہ یہ شاہزادہ
بدیع الملک کو فریب دیکر لوح لایا ہی اور لوح اسکی پاس ہی مگر امتحان کیواسطے کہا کہ ای سرخ چشم جادو
دیکھو سامنے کیا کیا آہو چرا کر رہے ہین جلد انپر سحر کرو سرخ چشم جادو نے کئی گوسے ہرنون کی جانب چلائے
مگر کچھ اثر ظاہر نہوا ہرن بھاگ کر گوشہ صحرا مین جا چھپے اخضر رازدار نے کہا ای سرخ چشم جادو تم تو
فن ساحری مین طاق تھے یہ کیا سبب ہی سرخ چشم جادو نے کہا مین اسوقت خود تعجب کرتا ہون کہ کیا بات
ہی جو میرا سحر خالی گیا اتنا سن اخضر رازدار جادو کو یقین کامل ہوا اور کہا کہ تمھارے پاس کوئی چیز اسوقت
ایسی ہی جسکی وجہ سے تم عاجز ہو اور سحر نہین کرسکتے ہو سرخ چشم جادو نے اپنے دل مین خیال کیا کہ میرے
پاس لوح موجود ہی اسوقت یہ میرا کیا بنا سکیگا پھر کیون اس سے چھپاؤن اگر بن پڑے تو اسکو بھی گرفتار کرکے
لیجاؤن یہ خیال کرکے اسنے کہا او اخضر تو نے پہلے گمراہی تو یہ کی کہ آقا کے حکم سے سرتابی کی اور اب
دوسری گمراہی یہ ہی کہ تو نے طلسم کشا کا ساتھ دیا ہی اور اسکی مدد کرتا ہی اسوقت تجھکو بھی گرفتار کرکے
لیجاؤنگا اخضر رازدار نے جو یہ کلمہ سنا اسکو غصہ آیا مگر تیغ لی سرخ چشم جادو نے بھی تلوار نکالی۔
آپسمین رد و بدل ہونے لگی مگر اخضر رازدار نے وار اسکے سر پر کیا اسنے چاہا خالی دیکھون مگر
پاؤن بہک گیا زمین پر گرا اخضر رازدار نے ہاتھ مارا کہ سر اسکا اڑ گیا لاشہ زمین پر تڑپنے لگا
اخضر رازدار نے اسکی جھولی ٹٹولی لوح برآمد ہوئی اخضر رازدار نے لوح اپنے قبضے مین کی پتہ تو
سرخ چشم جادو سے معلوم ہو ہی چکا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک ہلمان آتشخوار جادو کی جانب گئے
ہین اخضر رازدار جادو بھی اسی وقت روانہ ہوا یہان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان جو بعد
سرخ چشم جادو کے جانے کے روانہ ہوئے دوسرے روز کوہ ہلمان پر پہونچے پہاڑ پر تشریف لیگئے دیکھا
کچھ ہیزم فروش درہ کوہ مین لکڑیان بھر رہے ہین شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اُن ہیزم فروشون
سے دریافت کیا کہ ہلمان آتشخوار جادو کس مقام پر رہتا ہی کاہ فروشون نے ہلمان جادو کے مکان
کا پتہ بتایا اور یہ بھی کہا کہ ہلمان آتشخوار جادو آجکل یہان نہین ہی کسی کار ضروری سے گیا ہوا ہی اور اسکی طرف
سے صمصام جادو یہان کا انتظام کرتا ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان آگے بڑھے دیکھا ایک ساحر
سیہ فام بدانجام ایک ببر پر سوار آتا ہی آتے ہی اُسنے شاہزادہ بدیع الملک سے کہا ای جوان تو کون ہی
کہان سے آیا ہی یہان تیرا کیا کام ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے خلاصہ حال کہدیا اُس ساحر نے
ہنس کے جواب دیا کہ ای جوان اب ایسا کلمہ منھ سے نکالنا ورنہ زندگی دشوار ہوگی معلوم ہوتا ہی تجھے جنون ہی
جو ایسی باتین کرتا ہی تنہا طلسم کشائی کو آیا ہی بھلا تیرے اس دعوے کو کون قبول کریگا بدیع الملک نے
کہا جب سابقہ پڑیگا سب حال کھل جائیگا جب اُس ساحر نے دو تین بار منع کیا اور شاہزادہ بدیع الملک
نے ہر مرتبہ اسکو جواب سخت دیا تو اُسنے جھلا کر ایک گولا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی طرف پھینکا
مگر بہ برکت بازو بند وہ گولا زمین پر گرا ساحر کو تعجب ہوا کہا ای شخص تو واقعی بانی فساد معلوم ہوتا ہی تیرا
گرفتار کرلینا بہتر ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال ہی جو مجھکو گرفتار کرسکے اس

ساحر نے کہا تو مجھے نہیں جانتا مین صمصام جادو ہون میرا سحر آفت روزگار ہے کوئی میرے سحر سے بچ نہین
سکتا ہے تو کسی ساحر یا کسی فقیر سے کوئی چیز دافع سحر لے آیا ہے اُسکے بھروسے پر طلسم کشائی کا قصد کیا ہے
ای جوان اب بھی کچھ نہین گیا ہے جہان سے آیا ہے وہین چلا جا ورنہ بہت زک اٹھائیگا مجھے تیری اس ہمت
و جرات پر رحم آتا ہے کہ مفت مارا جائیگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے تلوار میان سے لی اور فرمایا
کہ او بیہودہ کیا فضول بکتا ہے تیری بھی یہ مجال ہے کہ ہمکو قتل کر سکے صمصام جادو نے ایک گولا سحر
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی طرف پھینکا وہ گولا بھی زمین پر گرا شاہزادہ بدیع الملک نے بڑھ کے
شمشیر آبدار کا وار کیا صمصام جادو نے سپر اٹھائی مگر تیغ سپر کو کاٹ کے کاسہ سر مین در آئی صمصام جادو
چیخ مار کے غش یا زمین ہوا شاہزادہ بدیع الملک ٹھہر گئے کہ ایک برق چمکی شاہزادہ بدیع الملک نے
آنکھ اٹھا کر دیکھا اخضر رازدار نے سامنے آکر سلام کیا لوح دکھائی عرض کی ای شہریار اگر ایسی غفلت
فرمایئےگا تو سخت پچھتایئےگا لازم ہے کہ ہر بات مین لوح ملاحظہ فرمایئے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اخضر
کی بہت تعریف کی اور فرمایا واقعی تمنے کیا کار نمایان کیا کہ مین ممنون احسان ہوا اخضر رازدار نے عرض
کی کہ آپ ہمارے آقاے نامدار ہین ہم ہین اگر ہم اپنی جان بھی آپ پر سے فدا کردین تو بھی آپکے احسانات
کا بدلہ نہین ہو سکتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے لوح جو پائی اُسیوقت لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ صمصام
بھاگ کر یلمان جادو کے پاس گیا ہے اور مکان اُسکا خالی پڑا ہے وہان جاکے سکونت اختیار کرو جب یلمان
آئیگا اسوقت اُس سے مقابلہ کرنا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اخضر رازدار سے بیان کیا کہ
لوح یہ خبر دیتی ہے اخضر رازدار نے کہا بہت مناسب ہے آپ وہین تشریف لیچلیے غلام بھی آپکے ہمراہ ہے
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان مکان یلمان جادو مین آئے اخضر بھی ہمراہ آیا جو سو دو سو لوگ
تھے کچھ تو شاہزادہ بدیع الملک نے قتل کیے کچھ اخضر رازدار جادو کے ہاتھ سے مارے
گئے شاہزادہ بدیع الملک وہان کے مال و اسباب پر متصرف ہوے مگر اب کیفیت صمصام جادو کی
ملاحظہ فرمایئے کہ یہ جو مقابلہ شاہزادہ بدیع الملک سے فرار ہوا یلمان جادو کے پاس پہنچا یلمان
نے جو اسکو بدحواس دیکھا پوچھا خیر تو ہے اسنے سب کیفیت بیان کی یلمان جادو بھی گھبرایا اسنے کہا ای
صمصام جادو بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو نے کوئی انتظام ایسا نہ کیا جو بکار آمد ہوتا اور وہ جوان جو
طلسم کشائی کرنے آیا ہے گرفتار ہو جاتا صمصام جادو نے کہا مین کیا کرون اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے یلمان
نے جواب دیا کہ تو نے تحقیق کیا ہوتا کہ اُسکے پاس کیا چیز ہے جو اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے صمصام جادو نے
کہا اب آپ چلکر یہ سب معاملات تحقیق فرمایئےگا مجھسے تو سواے بھاگنے کے اور کچھ نہ ہو سکا اب آپ
تشریف لیچلیے جو مناسب ہو وہ کیجیے یلمان جادو اُسیوقت روانہ ہوا دوسرے روز اپنے مکان پر آکے
جو دیکھا نہ تو ملازمین ہین اور نہ اسباب قاعدے سے رکھا ہے کچھ مکان کی عجب ترکیب ہے اسنے
چاہا اندر جاؤن مگر اخضر رازدار کو اُسکے آنے کی جو خبر ہوئی تیغہ ہاتھ مین لیکر باہر نکل آیا اور للکار کر
آواز دی او مکار خبردار یہان نہ آنا ہمارے آقا کا حکم نہین ہے یلمان جادو نے کہا تیرا آقا کون ہے اور
تیرے آقا کا حکم میرے مکان مین کیسا اخضر نے کہا ہمارے آقا نے اسکو بزور شمشیر لیا ہے صمصام جادو کو بھگایا مکان چھین
لیا جو تیرے ملازمین یہان تھے اُنھون نے مقابلہ کیا مارے گئے اب اگر تجھے بھی اپنی زیست ناگوار ہو تو یہان

آور نہ واپس جا یلمان جادو نے کہا ای اخضر رازدار جادو تجھے اپنے سحر پر بڑا ناز ہی سب ایک دم مین بھلادونگا یہ نہ جانتا کہ مین ہی لاعلاج اس طلسم کا منتظر رہا ہون اور تجھسے بہتر رازدار کوئی اس طلسم مین نہین ہی اخضر رازدار نے کہا او بادہ کو کیا بیہودہ بکتا ہی تجھ ایسے ہزار ہا میرے یہان سے تعلیم پا کے نکل گئے اور تو ہی ایمان سے بتادے کہ مین نے تجھکو بھی سحر تعلیم کیا ہی یا نہین یلمان جادو نے کہا عالم صغر سنی مین مین نے تجھسے کچھ قواعد سحر یاد کئے تھے لیکن مین نے خود اُس سے بدرجہا اعلی ترکیب بسکتا ہون تو کس بات پر نازان ہی یلمان جادو نے کہا اس بحث سے کچھ حاصل نہین ہی اگر تجھے کچھ دعوی ہی تو میرے مقابلہ مین آ اور اگر اپنی خطا معاف کراتا ہی تو میرے ہمراہ چل مین آقاے نامدار کے قدمون پر گرو ادون وہ شیر مرتبہ جرأت تیری خطا معاف کر دیگا یلمان جادو نے کہا مین نے آجتک چنار آتش اندام جادو سے تو کوئی خطا معاف نہین کرائی تو کیا چیز ہی اور تیرا آقا کیا ہی یہ سنکر اخضر رازدار مارے غصے کے کانپنے لگا پیچھے ہٹ کے ایک گولا یلمان جادو کی طرف پھینکا یلمان نے اُس گولے کو خالی دیا اور پھر آپ ایک گولا اخضر کی جانب پھینکا اخضر رازدار جادو نے گولے کی طرف اشارہ کیا گولا اُلٹا پھرا یلمان جادو نے چاہا اسکو رد کرون مگر وہ گولا رد نہوا یلمان جادو کے سینے پر پڑا پشت کو توڑ کے پار گذرا یلمان جادو زمین پر گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری ہونے لگی بعد کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مین یلمان جادو ہو افسوس مرد یہ وجا تو او کم و مطلب خود نرسید یم شاہزادہ بدیع الملک اس صدا کو سنکر باہر آئے یہان آکر یہ کیفیت دیکھی اخضر سے کیفیت دریافت کی اخضر رازدار جادو نے لفظ لفظا سب حال بیان کیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بہت خوش ہوئے اوس روز بھی وہین قیام کیا دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور یلمان جادو قتل ہو تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ جانب باغ سعادت انجام جو لوحدار جادو کے نام سے مشہور ہی جائے اور وہان سے لوح لیکر آئے تب طلسم کشائی فتاحی آغاز ہو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اخضر رازدار جادو سے کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہی اخضر رازدار نے عرض کی آپ کو اختیار ہی مین ہمراہ رکاب ہون جہان آپ تشریف لیجایئے گا مین بھی ساتھ رہونگا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اب لوحدار جادو کے قلعے کی طرف کس جانب روانہ ہون اور کونسا راستہ اختیار کرین جو وہان جلد پہونچین اخضر رازدار جادو نے عرض کی کہ آپ خاطر جمع رکھیئے مین آپکو بہت آسان راہ سے پہونچا دونگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اسکے قلعے کی جانب روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کچھ مختصر کیفیت سعادت انجام جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ سعادت انجام جادو بڑا صاحب کمال ہی اور ہر علم و فن مین دخل رکھتا ہی حکیم ہی حافظ ہی علم نجوم بھی تمام جانتا ہی فن سپہ گری بھی یاد ہی مین تحقیق مذاہب کا شوق حد سے زیادہ ہی اسکا خاص کوئی مذہب نہین یہ شب و روز اسی فکر مین رہتا ہی کہ کوئی نئی چیز بناؤن اور چنار آتش اندام جادو کو دکھاؤن اسنے تو اپنے مکان مین عجائبات بنا دئے ہین وہ محض کارخانہ سحر نہین ہی بلکہ کچھ اسنے بزور حکمت بھی بنایا ہی جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا مگر چنار آتش اندام جادو نے اسکو جب تمام ساحران طلسم سے افضل پایا تو لوح اسکو دی اور ہوا اسکا چنار آتش اندام سے اچھا ہی شب و روز نئے نئے ایجاد کرتا رہتا ہی ایک دن اسنے مقرر کیا ہی کہ اُس روز جسقدر سحر زن اس طلسم مین ہین وہ سب جمع ہوتے ہین یہ اپنے کمالات جدید سب کو دکھاتا ہی جسکو دیکھ کر تعجب

ہوتے ہیں چنار آتش اندام جادو نے اسکو بہت کچھ سمجھا ہی اسنے جو اپنا مکان بنایا ہی گرد اُسکے ایک دریائے سحر رواں کیا
ہی جسکو انسان کسی عنوان سے طی نہیں کر سکتا علاوہ اسکے بہت سے عجائبات و غرائبات اسنے بنائے ہیں جو انشاء اللہ
وقت پر آپکے ملاحظہ میں آئینگے جو خاص مکان لوحدار جادو کے رہنے کا ہی وہ کسی کو کبھی معلوم نہیں ہوا یہ لوگ
سنا کرتے ہیں کہ دریائے آتش میں رہتا ہی لوح بھی وہیں ہی مگر کسی نے دیکھا نہیں ہی اور اسکے رہنے کے ٹھکانے
پر جو کوئی بے اذن اسکے جاتا ہی اسکا سر کٹ کر زمین پر گر پڑتا ہی ایک وقت اسنے مقرر کیا ہی کہ اُس
وقت باہر آتا ہی بہت سے مصاحبین جمع ہوتے ہیں تحقیق مذاہب کی گفتگو شروع ہوتی ہی ہر ایک تک یہ
صحبت رہتی ہی ایک روز حسب معمول لوحدار جادو اپنے مصاحبین سے گفتگو کر رہا ہی کہ ایک چوبدار
آیا پہلے تو اُسنے دعا دی پھر عرض کی کہ ایک جوان نہیں معلوم کس اقلیم سے بارادۂ فتاحی طلسم یہاں آیا ہی
بلکہ طلسم ہندسہ کو فتح کر کے لوح پر قبضہ کر چکا ہی وہی لوح اُسکو یہاں بھی کام دے رہی ہی اور اکثر مقامات
اسنے یہاں کے بھی برباد کئے ہیں اب آپکی سرحد میں آیا ہی لہذا اسکے واسطے کیا فرمایا جاتا ہی سعادت انجام
نے کہا وہ تنہا آیا ہی چوبدار نے عرض کی تنہا تو نہیں آیا ہی اخضر راز دار جادو نائب طلسم جو قید تھا اُسکے ہمراہ
ہی لوحدار جادو نے کہا ہمکو بیشتر ہی معلوم ہو گیا تھا ہم انتظام کئے لیتے ہیں تم لوگ جاؤ اپنے اپنے کام میں مصروف
ہو چوبدار واپس آئے اپنے اپنے کام میں مصروف ہوئے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو اخضر راز دار جادو کے ہمراہ چلے دوسرے روز سرحد میں سعادت انجام جادو کے پہونچے اخضر
نے عرض کی ای شہریار میرے نزدیک مناسب ہی کہ مجھے رخصت مرحمت ہو خدمت والا میں میرا حاضر رہنا
مناسب نہیں ہی اگر یہ خبر سعادت انجام جادو کو پہونچیگی تو غضب ہو جائیگا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے
فرمایا تمکو اختیار ہی اخضر راز دار جادو نے عرض کی جس وقت خاص اُسکے شہر میں پہونچ جاؤنگا میں اپنے تئیں کسی طرح
پوشیدہ کر لونگا شاہزادہ بدیع الملک اور اخضر راز دار جادو یہ باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک پنجہ
آسمان سے گرا اور شاہزادۂ بدیع الملک کو لے اُڑا اخضر راز دار جادو نے سحر کر کے روکنا چاہا لیکن ایک
دوسرا پنجہ گرا اخضر راز دار جادو کو لے اڑا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نوجوان نے آنکھ جو کھولی اپنے
کو ایک دریا میں پایا اب پلٹ کے جو دیکھا تو اخضر راز دار جادو بھی مسلسل و مطوق کھڑا ہی شاہزادۂ
بدیع الملک بہت متعجب ہوئے گھبرا کے چاروں طرف دیکھنے لگے دیکھا ایک مرد ضعیف تخت پر بیٹھا ہی
اُسنے پوچھا ای جوان اپنے حسب و نسب سے آگاہ کر اور یہاں آنیکا سبب بیان کر شاہزادۂ بدیع الملک نے
اپنا حسب و نسب ظاہر کیا اور جو سبب تھا وہ بیان کیا کہ ہم اسلیے یہاں آئے ہیں اُس تاجدار ضعیف نے
کہا ای جوان تو ایسا عالی نسب اور ایسا مرد سنجیدہ ہو کر ایسا بیوقوف ہو گیا سمجھا کہ طلسم چنار آتش اندام
نہیں ایک لوح ہندسہ کے ذریعے سے فتح ہو جائیگا ایک ادنے سے طلسم کو بگاڑ کے طلسم کشائی پر نازاں ہو گیا
اور یہ یقین ہو گیا کہ اب ہم جس طلسم میں جائینگے اسکو فتح ہی ضرور کرینگے بس بہتری تمھارے لیے اسی میں
ہی کہ تم جہاں سے آئے ہو وہاں چلے جاؤ اور اپنی قوت سے زیادہ کام کرنیکا حوصلہ نہ کرو ورنہ زک اٹھاؤگے
بہت پچھتاؤگے جب اسکا کلام ختم ہوا تو شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ای سعادت انجام جادو میں
تمھاری سنجیدگی کی بہت تعریف سنتا تھا مگر معلوم ہوا کہ وہ سب غلط تھا تم ایسی بات کہتے ہو کہ یہ طلسم کسی

فتح نہین ہوسکتا بہ تادگر انسان سے کیا نہین ہوسکتا ہی اور ایک طلسم ہندسہ کے فتح کرلینے سے ہمین کچھ ناز
نہین ہی ہم اگر ایسا ہی دعوے کرتے تو بڑے بڑے طلسم فتح کئے تھے اور بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا تھا
آگے سامنے اس طلسم کی کیا حقیقت ہی ان طلسمون کا ایک مرحلہ اس تمام طلسم سے زیادہ تھا جب انکو فتح
کرکے ناز نہ کیا تو یہ طلسم کیا چیز ہی جسکے فتح کرنے سے ہمکو ناز ہو جائیگا اور کیا اب اسکو بے فتح کئے ہوے چھوڑ
دینگے ضرور فتح کرینگے سعادت انجام جادو نے جو یہ گفتگو سنی کہا اے جوان اب بھی یہ دعوے باقی ہی کہ ہم اس
طلسم کو بھی فتح کرینگے یہ نہین خیال کرتے کہ مین ابھی حکم قتل دون تو کیا ہو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کوئی کسیکے
قتل پر قادر نہین ہی سر بات کی اصل ہم نہین سمجھتے ہین اگر تم حکم قتل دوگے تو کوئی سامان ایسا پیدا ہوگا کہ وہ موقوف
رہیگا اور ہمارا مطلب بھی حاصل ہوگا تمکو ثمرہ اوسکا ملیگا ہمارا غنچۂ آرزو کھلیگا لوصدار جادو نے کہا اے جوان مین
تیری ہمت وجرات کی کیونکر تعریف کرسکون واقعی آپ حضرات کی جیسے تعریف سنتا تھا کہ جری وبہادر وعاقل
ہوشیار وحاضر جواب ہیں ویسا ہی پایا مگر اب ایک بات عرض کرتا ہون اگر قبول فرمائیے تو آپکے بہت بکار آمد
ہوگی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا ارشاد فرمائیے لوصدار جادو نے کہا اب آپ تشریف لیجائیے
اس طلسم کی فتاحی کا قصد نہ فرمائیے اسمین بہت سی دقتین ہین وہ آپ کیونکر درست کرینگے اور جبتک لوح
آپکو نہ ملیگی طلسم فتح نہوگا اور لوح کا ملنا ممکن نہین ہی اور مجھے آپکی جرات وہمت پر رحم آتا ہی اسلیئے یہ کلمہ عرض
کرتا ہون اگر آپکے مقام پر دوسرا ہوتا تو مین اسطرح نہ کہتا اور طرح سے پیش آتا مگر آپکی جرات ولیاقت نے مجھے مجبور
کردیا اس سبب سے یون عرض کرتا ہون اور اگر آپ اپنے اس قصد سے باز آئیے تو مین آپکو چنار کے
پاس لیچلون انسے ملاقات کرادون آپ بہت خوش ہونگے وہ بھی بہادر وجری ہین مردان عالم کو دوست
رکھتے ہین آپکی بہت قدر کرینگے اور ہمیشہ ایک اتحاد رہیگا آپکی وقت مشکل مین مدد کرینگے اور اگر انہین کسی
وقت ضرورت ہوگی آپ سے رجوع کرینگے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ آپ نے
قدردانی فرمائی مین اسکا شکریہ ادا کرتا ہون اور چنار آتش اندام جادو کی جو کچھ تعریف آپنے فرمائی مین
انکو اس سے بڑھکے جانتا ہون مگر یہ میرا دستور نہین ہی کہ کسی امر کا قصد کرکے اسکو نہ کرون یہ خلاف ہی اور
جو آپ نے فرمایا کہ تمھاری وقت مشکل وہ مدد کرینگے اور ہمین انکی وقت ضرورت شریک کرینگے تو آپ
جانتے ہین کہ جو وقت مشکل مین سوائے ذات خدا کے اور کسی کی ہمکو گوارا نہین ہی اور یہ امر کسی کے اختیار مین
نہین ہی مین اپنے ارادے باز نہ آؤنگا آپ زیادہ نہ فرمائیے لوصدار جادو نے کہا پھر مجھسے کلمات بے ادبانہ
وقوع مین آئینگے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ اگر ہم انکے جواب دینے مین قاصر ہونگے تو سنکر خاموش
ہو رہینگے لوصدار جادو نے کہا آپ پھر جواب عطا فرمائیگا اسوقت تشریف لیجائیے شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا کہ آپ اگر سو مرتبہ مجھسے پوچھیےگا تو یہی جواب پائیےگا جو اسوقت عرض کیا گیا یہ امید
نرکھیے کہ پھر ہماری رائے منقلب ہو جائیگی ہم لوگون کی یہ عادت ہی کہ جو بات ایکبار زبان سے نکلی وہ
تا بہ زندگی اسیطور سے رہیگی اسکے خلاف نہوگا لوصدار جادو بہت پریشان ہوا اور کہا ایک امر اور عرض کرتا ہون
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا ارشاد فرمائیے عرصہ نہ لگائیے لوصدار جادو نے کہا آپ کے
دل مین اگر مقابلہ کرنیکا حوصلہ ہو تو یہ بھی ممکن ہی ہم سحر کو کام نہ دین صرف سنان وشمشیر سے جنگ کرین
اور آپکو پھر گرفتار کرلین اسوقت مین آپکا کیا ارادہ ہوگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جو ارادہ

اسوقت یہ وہی اُسوقت بھی ہوگا مگر آپ مقابلہ کرین جو پہلوان آپ کے یہان نامی ہو اور جسے اپنی جرأت پر ناز ہو اُسکو میرے مقابلے کیواسطے بھیجیے اور زبر سحر سے آپ انکار کرتے ہین تو آپکی خوشی ورنہ ہمین اسکی بھی ضرورت نہین ہے آپ لوگ شوق سے سحر کرین جو آپکے کمالات ہین وہ آپ ظاہر کرین اور جو ہمارے ہنر ہین وہ ہم دکھائین لوحدار جادو نے کہا ہم آپ مقابلہ کرینگے اگر آپکو زیر کیا تو اسوقت کیا ہوگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا جو ہمین زیر کریگا ہم اُسکی اطاعت قبول کرینگے لوحدار نے کہا ہمکو بھی یہی امر منظور ہے اگر ہمارے یہان کا آدمی آپسے زیر ہوگا تو ہم سب آپکی اطاعت قبول کرینگے مگر ابھی دو تین روز توقف فرمایئے جو شخص مقابلہ کریگا وہ یہان نہین ہے مین اُسکے پاس آدمی روانہ کرتا ہون یقین ہے کہ وہ اس خبر کو سنکر بہت جلد آئے بدیع الملک نے فرمایا آپکو اختیار ہے جسوقت ضرورت ہو مین موجود ہون لوحدار نے اپنے ملازمون سے کہا شہریار کو بہ ادب بخاطر و عزت ایک مکان مین ٹھہراؤ جب وقت مقابلہ آئیگا دیکھا جائیگا اور اخضر راز دار جادو کی طرف دیکھکر کہا کیون اے اخضر راز دار ابھی تمکو اے تمکو لازم تھی مگر اسوقت تم شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ ہوا اسوجہ سے کچھ نہین کہسکتا ہون کہ انکے خلاف ہوگا مگر اسکا عوض تجسے لونگا اسوقت تم بھی شہریار کے ساتھ جاؤ جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو خادم ایک مکان نفیس مین لائے بڑی خاطر کی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے اخضر راز دار جادو نے کہا اے شہریار اب بڑی مشکل در پیش ہے آپ جانتے ہین کہ یہ کس سے مقابلے کے لیے کہتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین یہان کے لوگون سے واقف نہین ہون اور تم یہان کے باشندون سے واقف کار ہو سب کو بخوبی جانتے ہو تم بیان کرو اخضر راز دار جادو نے کہا اے شہریار سعادت انجام جادو کا ایک پسر موسوم بہ خنجر قاتل رویین تن جرأت و ہمت مین یکتا ہے اُسنے بہت سے پہلوانون کو زیر کیا ہے سب اسکے مطیع ہین اپنی فن سپہگری خوب جانتا ہے گو آدمی ہے مگر دیو کا گمان ہوتا ہے بڑا قوی تن قوی سن دوہرے سلاح لگاتا ہے گھوڑا اور کرگدن سواری نہین دے سکتا ایک فیل قوی ہیکل پر ہمیشہ سوار ہوتا ہے تیغہ بہت سنگر دار اسکے آگے رکھا رہتا ہے ایکبار چنار آتش اندام جادو کے ہمراہ ایک کوہ پر گیا چنار آتش اندام جادو نے کہا اس کوہ پر جہانتک مین خط کھینچون وہانتک تم اپنی تیغ سے کاٹ دو اُسنے منظور کیا چنار آتش اندام نے کوہ پر خط کھینچا اُس نے ہاتھ لگایا تیغہ خط سے بہت اتر آیا چنار آتش اندام نے بہت تعریف کی بلکہ کچھ تنخواہ بھی مقرر کردی اُسکو آپکے مقابلے کے لیے اُسنے بلایا ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے اخضر راز دار جادو دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است وہ کیا چیز ہے نہین معلوم کون کون لوگ کیا کیا دعوے کرکے آئے آخر زیر ہوئے سوائے اطاعت کے اور کچھ نہ بن پڑا اگر ہماری قسمت مین نکلنا ہے تو اُسکو بھی زیر کرینگے ورنہ جو مشیت پروردگار اخضر راز دار جادو خاموش ہو رہا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بھی خاموش ہوئے ملکہ کا خیال آیا شاہزادے نے ٹھنڈی سانس بھر کر فرمایا کہ اے اخضر راز دار جادو جس وقت رخصت ہوا ملکہ سے بھی نہ ملنے دیا نہین معلوم اب کیا کیا باتین پیش آئین اور کب پلٹ کے وہان جائین جبتک یہ بات دل مین رہیگی کہ چلتے وقت بھی ملکہ سے نہ مل لیے اخضر راز دار جادو نے عرض کی حضور یہان سے فراغت پائین پھر وہان جانا کیا مشکل ہے جب ارشاد ہوگا اُسیوقت لیچلونگا ملکہ کو دکھا لاؤنگا بہت کچھ تشفی دلاسا دیکر شاہزادہ بدیع الملک کو سمجھایا اسی طرح تین روز گذرے چوتھے روز لوحدار جادو نے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو طلب کیا جو بدار نے آکر عرض کی آپکو لوحدار صاحب بلاتے ہین شاہزادہ

بدیع الملک اُٹھے ملازمون کے ہمراہ ہوئے دربار مین لوحدار جادو کے آئے لوحدار جادو نے بدیع الملک
کو ایک دنگل زرین دیا کہا آپ تشریف رکھیے اخضر راز دار جادو کو بھی کرسی دی جب شاہزادہ بدیع الملک
بیٹھ چکے تو لوحدار جادو نے ملازمون سے کہا خیرمال کو لاؤ اور کہنا کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان تشریف
لائے ہین جلد ملازم گئے خیرمال کو لائے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے دیکھا ایک دیو قامت پہلوان بلند
قد پست نے جمعہ منا ہوا آیا سب لوگ تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوئے مگر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اپنے دنگل پر بیٹھے
رہے خیرمال نے جھکے سلام لیے لوحدار جادو کو سلام کیا لوحدار جادو نے دعائے خیر دی خیرمال اپنی
جگہ پر بیٹھا لوحدار جادو نے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے مخاطب ہوکر کہا ای شہریار آپ پہلوان سے
مقابلہ کیا فرماتے ہین جو کچھ آپکو ارشاد کرنا ہو صاحب مقابلہ موجود ہے ارشاد فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا کہ مجھے کچھ نہین کہنا ہے مقابلہ کرونگا ہان جو آپکو اسوقت کہنا ہو وہ بیان فرمائیے لوحدار جادو نے
کہا اگر آپ زیر کیجیے گا تو ہم سب لوگ آپکی اطاعت کرینگے اور اگر آپ زیر ہو جائیگا تو آپکو اطاعت قبول
کرنی ہوگی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا یہ امر مجھکو بسر و چشم منظور ہے لوحدار جادو نے ایک
یوم مقابلہ مقرر کیا تھوڑے عرصے تک اور باتین ہوتی رہین پھر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اپنے مکان پر
تشریف لائے اخضر راز دار جادو نے عرض کی حضور نے ملاحظہ فرمایا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
نے کہا دیکھا اللہ مالک ہے یہ کیا چیز ہے جب دیوان شریر سے مقابلہ پڑا اور بفضل ایزدی انکو زیر کیا تو اسکی
کیا حقیقت ہے مگر فضل الٰہی شامل حال ہونا ضرور ہے اخضر راز دار جادو نے عرض کی ای شہریار یہ وہ شخص ہے
جسکے واسطے تمام طلسم دعا مین کرتا ہے کہ اسکی عمر مین برکت ہو اور دلی خواہشین پوری ہون کیونکہ اسکا دستور
ہے کہ ہر ایک کی مدد کرتا ہے بہت نیک اور صاحب جرات ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ
شان مردانگی یہی ہے تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی پھر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو ملکہ کی یاد آئی
ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرنے لگے اخضر راز دار جادو سمجھ گیا عرض کی ای شہریار بہت کم دن باقی رہے ہین
انشاء اللہ تعالی اس مقابلے کے بعد بامراد تشریف لے چلیے گا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
خاموش ہو رہے اخضر راز دار جادو بھی اور کامون مین مشغول ہوا دو تین روز جو درمیان مین
باقی تھے وہ گذر گئے اور یوم مقابلہ آیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس علی الصباح چوبدار
حاضر ہوا اور سلام کیا دعا دی پھر عرض کی تشریف لے چلیے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اُٹھے اور
اخضر راز دار جادو کو ہمراہ لیا اور ملازمین لوحدار جادو کے جو برائے محافظت شاہزادہ یہان رہتے
تھے ہمراہ ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے دیکھا ایک میدان بہت وسیع ہے بیچ مین دو بارگاہین
دو جانب استادہ ہین ایک بارگاہ کی جانب تو لوحدار جادو اور خیرمال اور لوحدار جادو کے
سب ملازمین کرسیون پر بیٹھے ہین لشکر صف بستہ قاعدے سے کھڑا ہے اور دوسری بارگاہ مین سب
سامان درست ہے مگر وہان کوئی نہین ہے ملازمین اسی بارگاہ کے جانب شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
کو لائے ایک دنگل زرین بچھا تھا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اُس دنگل پر رونق افروز ہوئے اخضر
راز دار جادو پشت پر بیٹھا اور خادم بھی اپنے اپنے عہدون پر گئے لوحدار جادو نے ایک
ہرکارے کو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ جاکر شاہزادے

سے ہمارا سلام کہو اور کہو کہ اب کیا دیر ہے میدان میں تشریف لائیے ہرکارے نے شاہزادہ بدیع الملک
سے آکر عرض کی کہ ہمارے شہنشاہ فرماتے ہیں کہ اب کیا عرصہ ہے میدان میں تشریف لائیے بدیع الملک
نے کہا جب وہ کسی کو میدان میں بھیجیں گے تو دیکھا جائیگا ہم بھی میدان میں آئینگے اور جبتک انکی طرف
سے کوئی نہ آئیگا ہم بھی قدم نہ رکھینگے ہرکارے نے یہ گفتگو لوحدار جادو سے جاکر بیان کردی لوحدار
نے خیرمال کی طرف دیکھا خیرمال جھومتا ہوا اٹھا فیل مست طلب کیا سوار ہوکر میدان میں آیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کی طرف دیکھکر آواز دی اے شہریار تشریف لائیے میں حاضر ہوں اب کیا عذر ہے
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے نام خدا لیکر پشت مرکب پر جنبش کی پیچھے باگ اٹھائی گھوڑے کو میدان
میں لائے خیرمال نے عرض کی یہ تو ٹھیک نہیں ہے کہ میں فیل پر سوار ہوکر لڑوں اور آپ گھوڑے پر
سوار ہوں شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے ارشاد کیا کیا حرج ہے خیرمال نے کہا میں مجبور ہوں
کہ گھوڑا مجھے سواری نہیں دیسکتا ہے مگر میں بہتر جانتا ہوں کہ پیادہ ہوکر ہم آپ مقابلہ کریں شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان نے منظور کیا خیرمال فیل سے اترا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان پشت مرکب
سے اترے خیرمال نے گرز گران سنبھالا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے سپر ہاتھ میں لی گرز بازی
ہونے لگی ایک مقام پر خیرمال نے وار کیا مگر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے خالی دے کر کلائی پر
ہاتھ ڈال دیا خیرمال نے دونوں ہاتھ گریبان میں ڈالے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کمر میں
ہاتھ ڈال دیا گرز پھینک کر کشتی ہونے لگی لوحدار جادو دیکھ رہا ہے اور سب لوگ کھڑے دیکھتے ہیں
ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہے کہ ایسے مقابلے کاہیکو دیکھنے میں آتے ہیں [illegible] کوئی کہتا ہے
کہ خیرمال کس آن بان سے لڑ رہے ہیں کوئی کہتا ہے شاہزادہ بدیع الملک بھی کیا کیا باتیں پیدا کرتے
ہیں جو شخص وہاں موجود تھا اسوقت محو دید تھا سوائے تعریف کے اور کچھ زبان پر نہ تھا مگر لوحدار جادو
کی عجب حالت تھی یہی کہتا تھا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سا شجاع پردۂ دنیا پر نہیں ہے آپ سے
لڑ رہے ہیں جسنے آجتک سوائے ہاتھ لگانے کے کبھی کسی سے زور نہیں کیا اور اگر وہ زور کرتا تو
کون ایسا تھا جو برداشت کرسکتا یہ بات شاہزادہ بدیع الملک نوجوان میں اسوقت دیکھی انھیں کے
واسطے ہے جو جو باتیں وہ کرتا ہے یہ انھیں کا جواب دیتے ہیں دیکھنے میں شاہزادہ بدیع الملک قد و قامت
میں خیرمال سے کہیں کم ہیں مگر یہ مجھکو نہ معلوم تھا کہ ان لوگوں کی ہڈیوں میں بجائے مغز قوت بھری
ہے لوگ کہتے ہیں کہ آپ ملاحظہ فرماتے ہیں کہ دونوں برابر مقابلہ کر رہے ہیں ابھی کسی ایک کو دوسرے پر
فوق نہیں ہے لوحدار کہتا ہے کہ نتیجہ اسکا ابھی نہیں معلوم ہوگا شاہزادہ بدیع الملک دیر تک لڑیگا یہ
تو ضرور ہے کہ فتح نہیں پائیگا خیرمال کے ہاتھ سے زیر ہو جائیگا کیونکہ قد و قامت میں بہت کم ہے
دم اسقدر اسکا ہوگا کہ خیرمال اکثر [illegible] سے دو دو روز لڑا ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان میں یہ تاب
کہاں ہے جو دو دو روز تک لڑ سکے [illegible] کا دم کہاں ہاں شام تک لڑ لیگا مگر ایسے شجاع آجتک نگاہ سے
نہیں گذرے سب ہار میں ایسے بچے [illegible] ہیں اسی شغل و گفتگو میں شام ہوئی خیرمال نے شاہزادہ
بدیع الملک سے کہا اگر آپ [illegible] تو خیر [illegible] کو آرام فرمائیے کل پھر میرے آپکے مقابلہ ہوگا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان نے کہا اب آج کی بات کو کل پر رکھنا خلاف ہے جو ہونا ہوگا ہو جائیگا میدان

سے یون نہین پھر ہٹنگے یا زیر کرکے پھر ہٹنگے یا زیر ہوکے پھر ہٹنگے خیر مال نے کہا آپکو اختیار ہی پھر کشتی ہونے
لگی وہ شب بھی گذری صبح ہوئی دن بھی دوپہر آیا خیر مال کو شدت گرسنگی نے بیتاب کیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو روک کر کھڑا ہوا اور کہا ای جوان تو مجھسے خوب لڑا مگر دو روز کا زمانہ ہوا کہ ہمارا
اور تمھارا مقابلہ ہو رہا ہی بغیر آب و طعام کے اب مجھے تو شدت گرسنگی نے بہت پریشان کیا ہی مین جانتا
ہون کہ آپکی بھی یہی کیفیت ہوگی بہتر ہوگا اگر کچھ از قسم فواکہ استعمال کرین تاکہ تازہ دم ہو جائین پھر
اچھی طور سے مقابلہ مین لڑے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ ہمارا تو یہ دستور نہین ہی اگر تمھین
ضرورت ہو تو ہم مانع نہین ہین خیر مال نے کہا کہ اکیلے یہ امر ممکن نہین ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے
کہا ہمکو یہ عادت نہین ہی اسوجہ سے انکار ہی اور تمھین جو اس امر سے اب تکلیف ہی لہذا اب تم کچھ
شغل کرو مین بخوشی اجازت دیتا ہون خیر مال کی عجب حالت تھی سوچتے تھے خیال کیا لیکن اپنے ملازمون کو بلایا
اور اُنسے کہا ملازمین نے اسی وقت میوے کے خوان حاضر کیے خیر مال نے پھر شاہزادہ بدیع الملک
نوجوان سے کہا کہ یہ امر بہت خلاف ہی آپ بھی تشریف لائیے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
مین پہلے ہی کہہ چکا کہ میرے دستور کے خلاف ہی تمھین بخوشی اجازت دیدی خیر مال مجبور ہوا چاہا کہ مین
بھی انکار کرون مگر شدت گرسنگی سے دل نے قبول نکیا خوانون کے نزدیک جاکر کھانا شروع کیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان ٹہلنے لگے لوحدار جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی گھبرا کر اپنے ملازمین سے کہا کہ دیکھو
خیر مال کو کیا ہوا ہی اپنے مہمان پر ظلم کرتا ہی اسکو شریک نکیا آپ تازہ دم ہو کر اس سے لڑیگا ملازمون
نے عرض کی انھون نے ہر چند کہا مگر شاہزادہ بدیع الملک منظور نہین کرتے ہین آخر وہ مجبور ہوے
اُنسے اجازت لی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے بخوشی اجازت دی تو خود منظور نہین کیا لوحدار
نے کہا شاہزادہ بدیع الملک کا مثل نہین ہی جرات مین یکتا ہی [illegible] پھر اب یہ تازہ دم [illegible] سے
لڑیگا زیر کریگا بعد لوگ یہ کہینگے کہ شاہزادہ بدیع الملک [illegible] خیر مال تازہ دم ہو چکا تھا
اگر ایسی حالت مین زیر کیا تو کیا کمال کیا مین جاکر ابھی کوشش کرتا ہون اور جہانتک ممکن ہوتا ہی ابھی
اس لڑائی کو موقوف کراتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو اپنی بارگاہ مین لیکر کھانا کھلاتا ہون
یہ کہکر لوحدار جادو تھا جہان کشتی ہوتی تھی وہان آکر کھڑا ہوا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی
طرف دیکھکر کہا کیون آپنے کچھ شغل نہ فرمایا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ہماری یہ عادت نہین ہی اسوجہ
سے مین نے انکار کیا اور کوئی وجہ نہی لوحدار جادو نے کہا اگر [illegible] مرضی ہو تو میرے نزدیک مناسب ہی
کہ تھوڑی دیر کشتی موقوف رکھیے بارگاہ مین تشریف لیجاییے خاصہ نوش فرمایئے پھر مقابلہ کیجیے گا پھر
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا یہ بھی ہمارا دستور نہین ہی کہ میدان سے بے نتیجہ حاصل ہوے
پلٹ جائین لوحدار جادو نے بہت [illegible] شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قبول نہ کیا آخر
لوحدار جادو مجبور ہو کے پلٹا یہان خیر مال نے [illegible] شاہزادہ بدیع الملک کے
سامنے آیا ہاتھ ملایا کشتی ہونے لگی [illegible] شاہزادہ بدیع الملک [illegible] کرنے لگے جہان پھر [illegible]
دونون رگڑے ایسے [illegible] خبر گیا ترتیب کے [illegible] لوحدار جادو نے جو یہ حالت دیکھی نہایت مغموم
و مضمحل ہوا ملازمون سے کہا اب یہ کیفیت [illegible] کہ خیر مال تازہ دم

ہو چکا ہو اور شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اُسی حالت سے ہیں مگر اب بدیع الملک زیادہ بیان کرتے ہیں
دیکھئے کیا ہوتا ہے یہ ذکر تھا کہ شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان خیربال کو نے دوشے اکیس قدم پر لا کے بکو
رابایان ہلتا خیربال کا آشنا بزمین ہوا چاہا تڑپ کے لنگر قائم کرون مگر حریف زبردست کب لنگر
قائم ہونے دیتا ہے شاہزادہ نے زور کیا پہلے زور مین تا بکمر دوسرے زور مین تا بسینہ تیسرے مین سر سے
بلند کیا اگرچہ سب ملازمین خیربال کے لوصدار جادو کے تھے لیکن بے ساختہ سب کی زبان سے آفرین کی صدا بلند ہوئی
خیربال نے عرض کی شہریارا اگر آپ نے سر بلند کیا ہے تو خاک مذلت پر نہ گرایئے میں آپکی اطاعت قبول کرتا
ہون بدیع الملک نوجوان نے باسانی زمین پر رکھدیا خیربال کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا لوصدار جادو دنگ ہو گیا
اختر زار جادو نے اُٹھکر ہاتھ شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کے چوم لئے اور عرض کی ای شہریار یہ انسان کا کام
نہ تھا شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا افضال خدا شامل حال ہوا کہ خیربال کا مال بخیر ہوا یہ فرماتے ہوئے
آگے بڑھے اپنی بارگاہ مین آئے خیربال کو بھی ہمراہ لائے لوصدار جادو اپنی بارگاہ سے اُٹھکر آیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اب شرط پوری کر ہمین مین کیا عذر ہے سعادت اپنی جانی عرض کی کیا
مجال جو انکار کرون کلمہ پڑھ کے یہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا اور پھر شاہزادۂ بدیع الملک کو باعزاز و
اکرام اپنی بارگاہ مین لایا عرض کی آپ مکان مین تشریف لے چلیے ہم لوگونکو غلامان جان نثار تصور فرمایئے
شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان وہان سے لوصدار جادو کے گھر مین آئے یہان لوصدار جادو نے ایک جشن عظیم
قرار دیا جب سب لوگ محفل مین جمع ہوئے تو لوصدار جادو نے باواز بلند کہا کہ مین نے اطاعت بدیع الملک
نوجوان کی قبول کی اور بصدق دل مسلمان ہوا ہون جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو اسلام قبول کرے
اور جسے اسلام سے انکار ہو میری سرحد سے نکل جائے سب نے ایک زبان ہو کر کہا اسکی کیا حاجت ہے جو انکار
کرے ہم بصدق دل اسلام قبول کرتے ہیں اور شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کو اپنا مالک و آقا جانتے
ہیں لوصدار جادو نے بہت کچھ خلعت و انعام تقسیم کیا تین روز تک جلسہ رہا چوتھے روز بدیع الملک
نے فرمایا کہ اب عرصہ بہتر نہیں ہے مجھے ابھی طلسم مین بہت سے معاملات پیش آئینگے مجھے رخصت کرو لوصدار
نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے سب انتظام ہو جائیگا جس وقت مین عرض کرون تشریف لے چلیے گا ای شہریار
اب طلسم کو فتح سمجھئے اس طلسم کا سب انتظام غلام کے حوالے ہے جو مزاج مین آئے وہ کرون اگر حکم ہو تو اہل
طلسم کو یون ہی رہنے دون اور سب باشندگان طلسم بھی جنکا آتش اندام جادو سے برخلاف ہو جائین
شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ طلسم کا رہنا بہتر نہیں ہے مجھ سکو بچے ہوئے ہیں نہ لونگا
لوصدار نے عرض کی آپ دو ایک روز یہان تشریف رکھیے پھر مین آپکے ہمراہ چلونگا سب پر طلسم فتح کرا دونگا
شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے تین روز تک وہان قیام کیا چوتھے روز شاہزادۂ
بدیع الملک فراق ملکہ مین بہت مضطرب ہوے لوصدار جادو سے فرمایا کہ اب ہمکو نہ روکو بعض امور ایسے ہیں کہ یہان
ٹھہرنے کو مانع ہیں اگر یہ بات نہوتی تو مین خود یہان رہتا لوصدار جادو نے عرض کی جیسی آپکی خوشی ہو مین ہمراہ
رکاب ہون یہ کہکر اُٹھا قریب ایک درخت کے آیا درخت پر سحر کیا وہ جڑ سے اکھڑا ایک دہنہ نقب کا ظاہر ہوا
لوصدار نے شاہزادۂ بدیع الملک سے کہا آپ تشریف لیجائیے ایک حجرہ اسکے طے کرنیکے بعد ملیگا اسمین ایک
صندوق رکھا ہے اس صندوق پر ایک اژدر بیٹھا ہے اسکو لوح طلسم ہندسہ دیکھا دو وہ وہان سے ہٹ جائیگا

آپ صندوق کھولیے گا اسمین ایک صندوقچی طلائی نکلیگی صندوقچی مین لوح طلسم ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھکر
لوح گلے مین ڈال لیجئے گا مین یہان چلنے کا سامان کرتا ہون آپ اس کام سے فراغت حاصل فرمایئے بدیع الملک
نوجوان خوشی خوشی اُس نقب مین پہاندے جب ماہ نقب طے کی تو ایک میدان وسیع نظر آیا دیکھا اُس میدان
کے بیچ مین ایک حجرہ بنا ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اُس حجرے مین داخل ہوے دیکھا ایک صندوق
رکھا ہی اُسپر ایک اژدر آتش فشان بیٹھا ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو دیکھکر اُس اژدہے نے دم کھینچا
شاہزادہ بدیع الملک نے لوح طلسم بسم اللہ اُسکو دکھائی اژدر نے منھ کھولا شاہزادہ بدیع الملک نے لوح
پڑھ کے اژدر کے منھ مین دی اژدر وہان سے ہٹا شاہزادہ بدیع الملک نے صندوق کھولا اسمین
سے ایک طلائی صندوقچی نکلی شاہزادہ بدیع الملک نے اُس صندوقچی کو بھی کھولا اسمین سے لوح
الماس کی نکلی شاہزادہ بدیع الملک خوش ہوے لوح کو گلے مین ڈالا پھر اپنی فرودگاہ کی طرف مراجعت
کی دہنہ نقب سے نکلے لوحدار جادو نے عرض کی مبارک ہو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا
آپ نے احسان کیا مین ممنون ہوا لوحدار جادو نے عرض کی یہ آپ کی ہمت و جرأت کا نتیجہ ہی شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اب آپ تشریف لے چلیے دیر نہ لگایئے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان مع خیر مآل
اور لوحدار جادو اور اخضر راز دار جادو کے لشکر گران ہمراہ لیکر قصر ملکہ تنویر محمودہ حشم کی جانب
روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

## اور کیفیت چنار آتش اندام جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ چنار آتش اندام جادو نے ایک نامہ لوحدار جادو کو روانہ کیا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ مین ایک
جشن عظیم کرنیوالا ہون جسمین تمام طلسم کے باشندے جمع ہونگے بڑی خوشی کی بات ہی کہ یہ سال آخر سال
تھا اور عمر طلسم تمام ہوئی مگر شکر ہی کہ اس سال کوئی فتنہ و فساد بھی اس طلسم مین برپا نہین ہوا اب صرف
ایک مہینا باقی ہی لہذا یہ بھی گذر جائیگا اسکی تہنیت کا ایک جلسہ کرنا مقصود ہی آپ اس نامے کے دیکھتے ہی
مع اپنے صاحبزادے کے یہان تشریف لایئے بلکہ اور جسقدر آپکی سرحد مین باشندے ہون اُنمین سے
بھی چند کو اپنے ہمراہ لیتے آیئے گا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور تاکید کی کہ بہت جلد جانا اور جواب
لیکر آنا ساحر روانہ ہوا تیسرے روز لوحدار جادو کے یہان پہونچا لوحدار جادو تو ہمراہ شاہزادہ بدیع الملک
کے روانہ ہو چکا تھا ساحر نے وہان جاکر دریافت کیا لوحدار جادو کے ملازمین نے کہا وہ کہین
تشریف لیگئے ہین یقین ہی کہ ابھی دو ہی چار کوس راستہ طے کیا ہوگا ساحر کو ملازمین نے پتہ
بتایا یہ نامہ لیکر اس طرف روانہ ہوا لوحدار جادو سات کوس زمین طے کر چکا تھا شاہزادہ بدیع الملک نے
فرمایا تھا کہ لشکر آج شب کو یہین اُترے بارگاہین استادہ ہو رہی تھین کہ نامہ دار پہونچا لوحدار جادو کے
پاس گیا سلام کیا نامہ دیا لوحدار جادو نے نامے کو کھولا لفافے سے خط نکالا پڑھنا شروع کیا جب جب
نامہ پڑھ چکا تب اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مجھے اس جشن کی خبر تمہارے کہنے سے پہلے ہو گئی تھی اور اسیطرف
کا قصد کر کے چل چکا تھا دو تین روز مین تم تک پہونچ جاتا اور اب بھی یہی امید ہی کہ دو تین روز مین تم تک پہونچون
یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا یہان بارگاہین استادہ ہو چکین سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین داخل
ہوے شاہزادہ بدیع الملک بھی اپنی بارگاہ مین آئے لوحدار جادو بھی شاہزادے کے ہمراہ آیا

شاہزادۂ بدیع الملک سے عرض کی کہ آج ایک نامہ چنار آتش اندام جادوگر کا میرے پاس آیا تھا مضمون
اسکا یہ تھا کہ مین نے ایک جلسہ کیا ہی لہذا آپکو بھی اس جلسے مین شریک ہونا ضرور ہی شاہزادۂ بدیع الملک
نے کہا جلسہ کس بات کا ہی لوحدار جادو نے سب حقیقت بیان کی شاہزادۂ بدیع الملک بہت ہنسے اور
کہا اس موقوف کو مشیت الٰہی مین بھی دخل ہی جو ایک ماہ پیشتر جلسہ کرتا ہی لوحدار جادو نے کہا مین نے
جواب اسپر یہ لکھدیا ہی کہ تمھارے لکھنے کے قبل مین اس جلسے کی بنا سے خبردار ہو چکا تھا اور تمھارے
یہان آنیکے قصد سے سفر کیا تھا امید ہی کہ اب تین چار روز مین تمھارے یہان پہونچ جاؤن لب قصد میرا یہ ہی
کہ آپکو اپنے ہمراہ اس جلسے مین لیچلون جب آپ میرے ہمراہ جلسے مین جائینگے اسیوقت طلسم ٹوٹ جائیگا چنار
جلکر خاک ہوگا سب قصہ پاک ہوگا شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا جو آپکی راے ہو وہ کیا جائے لوحدار
نے کہا کہ میری راے یہی ہی کہ آپ میرے ہمراہ اس جلسے مین تشریف لیچلیے شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا مجھے
منظور ہی آپکے ہمراہ جلسے مین ضرور چلونگا خضر ابتدار نے جو یہ گفتگو سنی لوحدار سے کہا آپ لوگ وہان
تشریف لیجائیے گا مگر میرا جانا نہوگا لوحدار نے کہا تمھین کون مانع ہی خضر ابتدار نے جواب دیا کہ مین جو جاؤنگا
تو چنار آتش اندام ضرور دریافت کریگا کہ انھون نے رہائی کیونکر پائی لوحدار نے کہا اسکی سمجھ مین
مین بھی نہ آئیگا کہ یہ کون ہی مین سرسے تمھاری صورت بدل دونگا خضر ساز دار نے کہا تو مین ضرور چلونگا
تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب رات زیادہ گئی تو شاہزادۂ بدیع الملک نے صحبت برخاست کی اپنی
خوابگاہ مین تشریف لائے آرام فرمایا صبح کو لوحدار براے سلام حاضر ہوا شاہزادۂ بدیع الملک سے
عرض کی کہ آج تشریف لیچلیے کہ وہان جلد پہونچین شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا کہ تمھین اختیار ہی جب چاہو
چلو لشکر کو لوحدار درست کر چکا تھا تھوڑی دیر کے بعد لوحدار پھر شاہزادۂ بدیع الملک کے پاس آیا عرض
کی حضور تشریف لیچلیے سب فوج تیار ہی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اٹھے اسیوقت لشکر نے کوچ
کیا جابجا منزل و مقام کرتے ہوئے تیسرے روز چنار آتش اندام کے مکان پر پہونچے شاہزادۂ
بدیع الملک نے دیکھا جشن کی تیاری ہی جابجا بازارون مین شامیانے استادہ ہین دکانین
آئینہ بند ہو رہی ہین شہر کی عجب رونق ہی لوحدار نے کہا انشاء اللہ یہی جلسہ آپکی سرکار سے ہوگا بلکہ اور
انتظام بڑھایا جائیگا شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا تمھارا مالک ہی یہان تو یہ ذکر تھا مگر چنار کو لوگون
خبر پہونچا دی کہ لوحدار تشریف لائے ہین چنار آتش اندام لوحدار کو بہت مانتا ہی خود براے
استقبال اٹھا پیشقدمی کرکے لوحدار کو لے گیا اور اپنی جگہ پر لیجاکر بٹھانا چاہا لوحدار نے شاہزادۂ
بدیع الملک سے عرض کی کہ آپ تشریف رکھیے شاہزادۂ بدیع الملک نے انکار کیا لوحدار بھی نہ بیٹھا
چنار آتش اندام جادو پھر کیونکر بیٹھ سکتا تھا شاہزادۂ بدیع الملک کے لیے اسی وقت ایک
دنگل زرین طلب ہوا شاہزادہ دنگل پر جلوہ فرما ہوا چنار آتش اندام نے شاہزادۂ
بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھکر پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین لوحدار نے بہت کچھ تعریف
کی لیکن اصل مطلب نہ بیان کیا نہ خاندان شاہزادۂ بدیع الملک کا پتہ دیا چنار آتش اندام بہت
خوش ہوا ساقی بچون کو حکم کیا کہ محفل مین حاضر ہون ساقی بچے محفل مین آئے اور دور شراب کا شروع
ہوا لوحدار نے آہستگی شاہزادۂ بدیع الملک سے کہا کہ آپ لوح کو ملاحظہ فرمایئے کہ یہ جو بین گل بستے سامنے

رکھے ہین انہین سے ایک گلدستہ حیات چنار آتش اندام جادو کا ہی یہی گلدستہ اصلی ہوگا لوح اسکا پتہ
دیگی آپ اُس گلدستے کو اٹھا لیجیے گا سب پھولونکو اسی کے سامنے ملکر پھینکدیجیے گا یہ ابھی تڑپ کے مرجائیگا
اسکے مرتے ہی طلسم ٹوٹ جائیگا سب عمارتین منہدم ہوجائینگی عجب کیفیت دیکھنے مین آئیگی یہ سب کو طریق
کرادینا میرا کام ہی جو آپکی اطاعت سے سرتابی کرینگے مین اُسکو سزا دونگا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا مین
لوح دیکھتا ہون یہ فرماکر لوح کو ملاحظہ کیا اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور چنار
آتش اندام جادو تک رسائی ہو تو لازم ہی کہ سامان قتل چنار آتش اندام جادو نظر کرے اور وہ ایک گلدستہ جو ہر وقت
اُسکے سامنے رکھا رہتا ہی مگر دھوکے کیواسطے دو گلدستے اُسکے آس پاس رکھے ہین لازم طلسم کشا کو یہ ہی
کہ جو گلدستہ درمیان مین دو گلدستونکے رکھا ہی اُسکو اپنے قبضے مین کرے اور چنار آتش اندام جادو
کے روبرو اُسکے ہر پھول کو ملکر پھینکدے جب گلدستے کے سب پھول ختم ہوجائینگے تو چنار آتش اندام
تڑپ کر مرجائیگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے لوح کو چھوڑا ایک ہاتھ قبضۂ شمشیر پر رکھا دوسرا ہاتھ
بڑھا کے گلدستہ اٹھایا چنار آتش اندام نے جو دیکھا تو یہ بڑھا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا او
چنار آتش اندام خبردار اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا چنار آتش اندام نے ہاتھ شاہزادہ بدیع الملک
کا پکڑ لیا شاہزادہ بدیع الملک نے دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارا کہ چنار آتش اندام دور جاکے گرپڑا
شاہزادہ بدیع الملک نے پھول گلدستہ کے ملکر پھینکنا شروع کیے یہ حالت دیکھکر اور بعقدر ملازمین
اسکے تھے انکو چنار آتش اندام نے کہا ارے سب بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہو ارے یہ میری جان
لینے کا سامان کررہا ہی سب نے شاہزادہ بدیع الملک پر سحر کیا مگر سحر نے بدیع الملک پر جب
تاثیر نہ کی تو چنار آتش اندام نے کہا ارے سب تلوارین کھینچکر اس جوان کو قتل کرو لوگ تلوارین
کھینچکر شاہزادہ بدیع الملک کی طرف بڑھے لوصدار نے اشارہ کیا سب بیکار ہوگئے اتنے عرصے مین
شاہزادہ بدیع الملک نے تمام پھول گلدستے کے ملکر پھینکدیے جب گلدستے مین کوئی پھول
باقی نہ رہا تو چنار آتش اندام زمین پر گرکے ایڑیان رگڑنے لگا تھوڑی دیر مین تڑپ کے مرگیا
اسکے مرتے ہی ایک ہنگامہ عظیم برپا ہوا صدائین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری ہونے
لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی نامم چنار آتش اندام جادو بادشاہ طلسم چنار بود افسوس دیر
وجاندادم و مطلب خود نرسیدم اس آواز کے بلند ہوتے ہی بہت سی عمارتین اور بہت سے ساحر
مرے شاہزادہ بدیع الملک نے خیال کیا تو دیکھا ایک میدان مین چند ٹاٹ کے ٹکڑے پڑے ہین اور لوگ
بیٹھے ہین شاہزادہ بدیع الملک کو بہت تعجب ہوا کہ ابھی تو ایسی نفیس بارہ دری بنی تھی فرش
پرتکلف بچھا تھا یا ایک بیک یہ حالت ہوگئی وہ سب سامان کیا ہوا اپنے دلمین جو خیال کیا تو دیکھا
ایک چوبی دنگل پرانا سا ہی شاہزادہ بدیع الملک نے ہنسکر لوصدار سے کہا کہ آپنے یہ کیفیت بھی
ملاحظہ فرمائی ابھی تو یہان بارہ دری کیسی نفیس بنی تھی فرش کیسا پرتکلف بچھا تھا اسکے مرتے ہی یہ
کیفیت ہوگئی لوصدار نے عرض کی یہ سب چیزین اسکے سحر کی بنائی ہوئی تھین بیشک وہ حیات تھا
سب چیزین پرتکلف نظر آتی تھین اب وہ مرگیا اسکا سب کارخانہ سحر بھی گیا شاہزادہ بدیع الملک
کو بہت خوشی ہوئی لوصدار نے مبارکباد دی کہا اے شہریار مبارک ہو کہ وہ طلسم فتح ہوا جو ہزارہا سال مین

بھی فتح ہوتا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ سب آپکی وجہ سے ہوا اور پروردگار عالم نے مدد کی
اصل یون ہی کہ اسکے مرحلہ جات فتح کرنے میں بہت عرصہ ہوا لیکن آج جو بہت اچھی تدبیر بتاری لوحدار
نے عرض کی کہ مجھے ہمیشہ اپنا ایک غلام خیر اندیش رفیق و فرمائینگا میں ہر وقت آپکی خدمت گذاری کو اپنا فخر
تصور کرتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اب کیا کرنا چاہیے لوحدار نے عرض کی انشاء اللہ تعالیٰ کل
عرض کرونگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے دوسرے روز لوحدار جادو نے کہا اوشہریار
اب باغ میں ملکہ تنویر مخمور چشم کے تشریف لیچلیے وہ آپکی منتظر ہین شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
خوش ہو کر اٹھے لوحدار جادو کو اور اخضر راز دار جادو ہمراہ ہوئے باغ میں ملکہ تنویر مخمور چشم کے آئے
یہان ملکہ کی فراق بدیع الملک میں عجیب کیفیت تھی جیسے ہی کنیزون نے جاکر ملکہ سے عرض کی کہ شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان تشریف لائے ہین ملکہ بہت خوش ہوئین خود اٹھین ڈیوڑھی تک شاہزادے کے
لینے کو آئین شاہزادہ بدیع الملک اور لوحدار اور اخضر راز دار کو باہر چھوڑ کر آپ اندر تشریف
لائے دیکھا ملکہ منتظر کھڑی ہین شاہزادہ بدیع الملک بھی بہت خوش ہوئے ملکہ نے عرض کی مبارک
ہو کہ طلسم آپ کے ہاتھ سے فتح ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا بفضل خدا شامل حال ہوا دوستون
کی دعا نے اثر دکھایا مدعا دلی بر آیا ملکہ نے عرض کی اب قبضہ باقی ہی شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا یہ کتنی بڑی بات ہی قبضہ بھی ہوجائیگا مگر لوحدار نے بڑی کوشش کی میں اسکا ممنون احسان ہوا
اسی نے سب طلسم کو فتح کرا دیا مجھے گلدستہ کا پتہ بتایا ملکہ نے اس خوشی میں ایک جلسہ عظیم کیا دو روز
تک جلسہ رہا تیسرے روز لوحدار جادو نے شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی کہ غلام کو رخصت مرحمت فرمایئے
کہ مجھے بند و بست طلسم کا کرنا ہی سب کو اطلاع دون کہ حاضر خدمت ہون اور ایمان لائین شاہزادہ
بدیع الملک نے لوحدار کو رخصت کیا لوحدار جادو نے اخضر راز دار سے کہ آپ بھی اس طلسم کے
رکن اعظم ہین آپکو بھی لازم ہی کہ اسکا بند و بست کیجیے اخضر راز دار بھی شاہزادہ بدیع الملک
سے رخصت ہوا اور لوحدار کے ہمراہ روانہ ہوا جہانتک سرحد طلسم جبار کی تھی ان دونون
نے وہان کی رعیت کو اطلاع دی کہ جبار آتش اندام جادو قتل ہوا اور شاہزادہ بدیع الملک
نوجوان نے طلسم پر قبضہ کیا ہی جسکو اطاعت کرنا منظور ہو شاہزادے کی خدمت میں جا کے
اسلام قبول کرے اور جو اسکے خلاف کریگا قتل کیا جائیگا جسنے منظور کیا وہ حاضر خدمت شاہزادہ
بدیع الملک ہوا اور جسنے نامنظور کیا لوحدار جادو نے اسکو قتل کیا جب تمام طلسم پر قبضہ بدیع الملک
کا ہوا اور سب مال و خزانہ ہاتھ آیا تو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے لوحدار جادو کو وہان کا حاکم بنایا
اور خزانہ بیشمار مع لشکر گران ہمراہ لیکر ملاقات صاحبقران کے لیے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## داستان جلالت عنوان امیر کشور گیر حمزہ صاحبقران ثانی فراغت پانا ماہ تمام قران ثانی سے اور مقابلہ کرنا ساوج شاہ جابلقائی سے اور باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

راویان نکتہ دان سخن فرزند — شرح این داستان چنین کردہ اند — ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ داستان
جلالت عنوان حمزہ صاحبقران ثانی میں یہانتک بیان کی گئی تھی کہ امیر نامدار نے چاہ محسن سے رہائی پائی اور

قران ثانی جان بحق تسلیم ہوئے امیر ثانی نے مع لشکر اسلام چالیس روز قران ثانی کا ماتم کیا جب فراغت
پائی تو سرداران اسلام کو طلب کیا اور فرمایا کہ اب کیا بند و بست کرنا چاہیے سرداران نے عرض کی یا
صاحبقران ایک نامہ ساوج شاہ کو تحریر فرمائیے مضمون اسکا یہ ہو کہ اب بھی اگر تمھیں اپنی جان عزیز ہو تو زہرہ ثانی
کو ہمارے حوالے کر دو اور تم خود حاضر ہو کر دین اسلام قبول کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو بہت پچھتاؤ گے امیر ثانی
نے فرمایا میرے نزدیک یہ امر بہتر نہیں ہے کوئی تدبیر ایسی ہو کہ آغاز اسکی طرف سے ہو سرداران اسلام نے عرض
کی اسکی طرف سے آغاز ہونا مشکل ہے صاحبقران نے فرمایا چندے اور صبر کرو دیکھو کیا ہوتا ہے سرداران نے قبول
کیا امیر ثانی نے فرمایا اتنا انتظام ضرور ہے کہ لشکر میں سامان جنگ ہر وقت درست رکھا جائے یہاں تو یہ باتیں تھیں
مگر ساوج شاہ کو اس حال کی خبر ہوئی کہ صاحبقران ثانی مع جملہ سرداران مقید کے چاہ حسین سے نکل گئے
ساوج شاہ نے بہرام عیار کو بلایا اور کہا کہ تو نے کیسی نگہبانی کی صاحبقران اپنے لشکر میں چلے گئے عیار نے کہا مجھے
ابھی اسکی خبر ہوئی ہے اور مگر میں فکر میں ہوں کہ صاحبقران کو پھر اسیر کروں ساوج شاہ نے کہا جہاں تک ممکن
ہو صاحبقران کے اسیر کرنے میں جلدی کر ابکی بار اگر صاحبقران اسیر ہونگے فوراً قتل کر ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا
عیار نے کہا آج صاحبقران کو ضرور لاؤنگا ساوج شاہ خاموش ہو رہا بہرام اسی فکر میں رہا جب دن تمام ہوا تو بانہ لباس
عیاری سے درست ہو کر لشکر امیر میں آیا یہاں خواجہ عمرو ثانی بارگاہ امیر ثانی کے در پر بیٹھے تھے خواجہ نے جو ایک مرد
سیاہ پوش کو آتے ہوئے دیکھا اپنی جگہ سے اٹھے اسکی نظر سے پوشیدہ ہو کر بارگاہ کی پشت پر آئے اپنی صورت تبدیل کی اور
پہلو میں اس سیہ پوش کی پشت پر آئے پکار کر آواز دی کون جاتا ہے اسنے پلٹ کے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف آواز دیتا ہے پوچھا
ریاکار کون ہے خواجہ نے کہا میں فقیر ہوں اگر تیرے پاس کچھ ہو تو خدا کے نام پر دے تیرا بھلا ہوگا اس سیہ پوش نے کہا شاہ
صاحب اسوقت میرے پاس کچھ موجود نہیں ہے خواجہ نے ایک پھول دیا کہا بابا اس پھول کو اپنے پاس حفاظت سے رکھ
تیرے یہاں برکت ہوگی سیہ پوش نے پھول لیا خواجہ نے کہا بابا اس پھول کو سونگھ کر دیکھو ایسی خوشبو آج تک کسی
چیز میں نہ پائی ہوگی اس سیہ پوش نے پھول کو سونگھا سونگھتے ہی چھینک آئی بیہوش ہو کر زمین پر گرا خواجہ نے
نعرہ کیا مشکیں باندھ کر ہوشیار کیا امیر ثانی کی بارگاہ میں لائے عرض کی یا امیر یہ بہرام عیار ساوج شاہ کا ہمارے
لشکر میں عیاری کرنے آیا تھا امیر ثانی نے فرمایا اسکو کلمہ تعلیم کرو خواجہ نے چاہا اسے کلمہ تعلیم کریں مگر اسنے انکار کیا
امیر نے کہا خواجہ اگر یہ مسلمان نہیں ہوتا تو اسکے حق میں تمکو اختیار ہے خواجہ نے اسکو باہر لا کر قتل کیا اور لباس
اسکا لیا اسکی صورت بنکر وہی لباس پہنکر ساوج شاہ کے قلعے میں آئے لوگوں سے دریافت کیا کہ اسوقت
سلطان عالم کہاں تشریف رکھتے ہیں سب نے بتا دیا عمرو بصورت عیار ساوج شاہ کے پاس آیا ساوج شاہ
نے کہا آج خالی آئیگا کیا سبب ہے تو نے وعدہ کیا تھا کہ میں آج حمزہ ثانی کو ضرور گرفتار کرکے لاؤنگا خواجہ نے
کہا وہاں موقع نہیں پایا مجبور ہو گیا واپس آیا مگر حمزہ ثانی کی کیفیت جو اسوقت میں نے دریافت کی تو وہ
بہت دل تنگ ہیں کہتے تھے کہ میں اب یہاں نہ ٹھہرونگا مجھے ساوج شاہ سے خوف ہے ایسا نہ ہو کہ وہ طبل جنگی
بجوائے میرے آنیکی خبر ہو جائے اسی خوف کی وجہ سے اپنی بہت سی فوج روانہ کر دی ہے اب کچھ لوگ اور باقی
ہیں جو سرداران نامی تھے وہ سب چلے گئے صرف حمزہ ثانی اور تھوڑی سی فوج یہاں باقی ہے اے شہنشاہ میرے
نزدیک تو بہتر ہے کہ آپ طبل جنگی بجوائیے صبح کو اسکے مقابلہ میں جائیے حمزہ ثانی فوج قلیل رکھتا ہے آپ سے تاب
مقابلہ نہ لائیگا شکست کھائیگا ساوج شاہ نے کہا حمزہ ثانی سے مقابلہ کرتے ہوئے مجھے خوف آتا ہے خواجہ نے

جواب دیا خوف کی کیا بات ہے ایسے وقت مین اگر نہ مقابلہ کیجیے گا تو بہت پچھتایئے گا دو ایک روز مین حمزۂ ثانی یہان
سے چلے جاینگے پھر کسیطرح ہاتھ نہ آینگے اسطرح خواجہ نے کہا کہ ساوج شاہ کا دل قوی ہوگیا اوراسیوقت ملازمین کو
بلایا کہا ہمارے لشکر مین حکم دو کہ طبل جنگی بجے ملازمون نے لشکر مین خبر پہونچائی کہ طبل جنگی بجاؤ خواجہ وہان سے رخصت
ہوئے ادھر خدمت مین صاحبقران ثانی کے حاضر ہو کر عرض کی حضور ساوج شاہ نے طبل جنگی بجوایا ہے آپ
اسی امر کے منتظر تھے امیر ثانی نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ
زدی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان جنگ کی ہونے لگین شب بھر اسی کیفیت مین بہادرون نے بسر کی جب
شہسوار روشن اندام فلک یعنے آفتاب عالمتاب نیزۂ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر توسن فلک پر جلوہ فرما ہوا تو امیر
فریضۂ سحری ادا کر کے سجادے سے اٹھے سلاح طلب کئے خادمون نے کشتیان حاضر کین صاحبقران ثانی نے سلاح
ذات پر آراستہ کئے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان سب سردار منتظر تھے سب نے صاحبقران ثانی کو سلام
کیا صاحبقران ثانی اسپ صبا رفتار پر سوار ہوے مع لشکر طرف میدان کارزار کے تشریف لیچلے ادھر سے
ساوج شاہ جابلقائی اپنے لشکر کو لیے ہوئے قلعے سے نکلا میدان مین آ کر سپاہ اسلام کا جاہ و تجمل جو دیکھا خائف
ہوا مصاحبین سے کہا کہ مجھے عیار نے فریب دیا شب کو مجھسے یہ بیان کیا کہ حمزۂ ثانی کے پاس اب لشکر نہین ہے
اسنے سب سردارون کو روانہ کر دیا ہے خود بھی دو تین روز مین چھپ کر چلا جائیگا ایسے وقت مین اس سے مقابلہ
کرنا ضرور ہے مین سمجھا یہ سچ کہتا ہے یہان تو لشکر حمزہ بیشمار ہے ایک بھی کم نہین معلوم ہوتا ہے اب مین حمزہ سے
کیا مقابلہ کرون مصاحبین نے جواب دیا کہ اب تو آپ میدان مین تشریف لائے ہین بے مقابلہ کیے ہوے پلٹ
جانا بہتر نہین ہے ساوج شاہ نے کہا مقابلہ تو مین ضرور کرونگا مگر اسکی دروغگوئی پر مجھے غصہ ہے کہ اسنے صاف
صاف بات مجھسے کیون نہ بیان کی ہے اور تدبیر کرتا مصاحبین نے کہا اب صفوف لشکر آراستہ کرایئے دیر نہ لگایئے
ساوج شاہ نے صفوف لشکر کو درست کیا دونون لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کر کے ہٹے ساوج شاہ
نے کوہان بیل بازو کو میدان مین بھیجا کوہان نے میدان مین سلحشوری دکھلا کے مبارز طلبی کی لشکر صاحبقران
سے نور الدہر نامدار نے گھوڑا بڑھایا امیر نامدار کے قریب آئے اجازت میدان طلب کی امیر نے اجازت دی
شاہزادہ نور الدہر میدان مین آئے کوہان بیل بازو نے وار نیزہ کا کیا شاہزادہ نور الدہر نے اس وار کو رد کر کے
نیزہ کوہان کے ہاتھ سے چھین کر زمین پر پھینکدیا اسکو غصہ آیا گرز اٹھایا شاہزادہ نور الدہر نے گرز بھی اپنے
قبضے مین کیا تیغ میان سے لی نور الدہر پر لگائی شاہزادہ نور الدہر نے تلوار بھی چھینکر زمین پر پھینکدی
کوہان بیل بازو نے چاہا کہ شاہزادہ نور الدہر کے گریبان پر ہاتھ ڈالے مگر شاہزادہ نور الدہر نے طمانچہ
اسکے مارا کہ سر اڑ گیا لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی کوہان بیل نے زمین پر گرکے دم توڑا ساوج
نے اور ایک پہلوان کو مقابلے کیواسطے بھیجا شاہزادہ نور الدہر نے اسکو بھی قتل کیا اسی طرح بیس جوان میدان
مین آئے مگر شاہزادہ نور الدہر کے ہاتھ سے باری باری قتل ہوئے اس عرصے مین آفتاب غروب ہوا ساوج
نے طبل بازگشت بجوا کر واپس کیا امیر ثانی بصد شادمانی اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے ساوج شاہ نے جاکر ہی
ایک نامہ امیر ثانی کے نام تحریر کیا کہ مجھے کچھ ضروری کام درپیش ہین اسوجہ سے پندرہ دن کی مہلت درکار ہے
بعد پندرہ دن کے آپ سے مقابلہ کرونگا یہ نامہ لکھکر ایک سوار کو دیا سوار نامہ لیکر امیر نامدار کے پاس آیا
دربانون نے روکا کہ سوار نے نامہ دکھایا دربانون نے امیر کو خبر کر اطلاع کر لی باہر سے صاحبقران سے کہ

عرض کی کہ ایک نامہ دار در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے امیر ثانی نے فرمایا بلالو چوبدار باہر آیا اپنے
ہمراہ نامہ دار کو اندر لیگیا نامہ دار نے شوکت امیر دیکھکر سلام کیا نامہ ساوج کا نذر دیا امیر نامدار نے
نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے اسکی پشت پر جواب لکھا کہ ہمنے تمہین مہلت دی جو کام ہو پیش آئے
اُنکو انجام دے لو پھر ہمسے مقابلہ کرنا یہ لکھکر اُسی نامہ دار کو دیا نامہ دار رخصت ہوا سب نے عرض کی یا
صاحبقران اس نامہ مین کیا لکھا تھا امیر ثانی نے فرمایا ساوج شاہ نے پندرہ دن کی مہلت طلب
کی تھی مین نے مہلت دیدی سرداروں نے عرض کی نہین معلوم اس مکار نے کیا سوال کیا ہے اور اس مہلت
طلب کرنے سے اسکی کیا مراد ہے امیر ثانی نے فرمایا ہمکو اس سے کیا مطلب ہے اُسنے ہمسے مہلت طلب کی ہمنے
مہلت دی اب اُسے اختیار ہے یہان تو یہ باتین ہو رہین مگر نامہ دار جب جواب لیکر ساوج شاہ بلقانی کے
پاس پہنچا نامہ دکھایا ساوج شاہ بہت خوش ہوا بختگان کو طلب کیا نامہ دکھایا اور کہا کہ صاحبقران ثانی بڑے
جری ہین ایسے وقت مین نے مہلت طلب کی اُنھون نے بلا عذر مہلت دیدی بختگان نے کہا ان لوگون کا یہی
قاعدہ ہے کہ جو مہلت طلب کرے یہ دریغ نہین کرتے ساوج شاہ نے کہا مین نے یہ تدبیر کی ہے جو جو سلاطین
میرے ہین اور کفیل اکثر رہا کیے ہین اُنکو نامے لکھتا ہون فوج طلب کرتا ہون بہت سے پہلوان میری سرحد مین
رہتے ہین اُنکو اطلاع دیتا ہون جب یہ سب لوگ مجتمع ہو جاینگے اُسوقت صاحبقران سے مقابلہ کرونگا دیکھون
تو حمزہ ثانی مجھسے کیونکر بازی فتح لیجاتے ہین بختگان نے کہا بہت بہتر ہے واقعی آپ نے بہت اچھی تدبیر نکالی
اب صاحبقران ثانی کو مقابلہ کرتے ہوے کیفیت معلوم ہوگی آپ ضرور جلد تدبیر فرمایئے ہرگز دیر نہ لگایئے
ساوج شاہ نے اُسیوقت میر منشی کو طلب کیا آٹھ نامے لکھوائے سب کا مضمون یہ تھا کہ چونکہ آپ حضرات نے
اکثر میری مدد کی اور جن جن مشکلون مین آپکا شریک رہا ہون اسوقت مجھے مدد کی ضرورت ہے مسلمانون سے جنگ
آغاز ہے فوج میرے پاس بہت کم رہگئی ہے آپکو لازم ہے کہ اسوقت مین میری مدد کیجیے اور جہانتک ممکن ہو جلدی تشریف
لائیے کیونکہ کل پندرہ روز کی مہلت اہل اسلام سے لی ہے نامے جب تحریر ہو چکے تو ساوج شاہ جابلقانی
نے سانڈنی سوارون کو بلایا جہان جہان نامے بھیجنا تھے روانہ کیے سانڈنی سوار روانہ ہوے پھر اُسنے چند سوارون
کو طلب کیا اور اپنی مملکت کے اضلاع مین جو جو پہلوان نامی گرامی رہتے تھے اُنکو اطلاع دینے کے لیے سوارون
کو روانہ کیا اور سب سے تاکیداً یہ کہدیا کہ بہت جلد جانا اور اپنے ہمراہ اُن لوگون کو لیکر آنا سوار روانہ
ہوے ساوج شاہ نے بختگان اور زمرد ثانی سے کہا اب حمزہ ثانی کا گرفتار کر لینا اور قتل کر ڈالنا کتنی بڑی
بات ہے آپ لوگ دیکھینگے یہان دو تین روز کے عرصے مین اسقدر مجمع ہو جائیگا کہ کہین قلعے بھر مین جگہ نہ ملیگی
بارگاہ ہو تمکو فکر کرنا پڑیگی امیر ثانی کیا مقابلہ کرینگے جسوقت کثرت سپاہ کو دیکھینگے خائف ہو کر صلح کا پیام
دینگے زمرد ثانی بھی بہت خوش ہوا جواب دیا کہ آپنے بڑی کوشش کی واقعی اب حمزہ ثانی کا بچنا دشوار ہے
اسی ذکر اذکار مین دو روز گذر گئے تیسرے روز چوبدار نے ساوج شاہ کو اطلاع دی کہ حضور ملکہ ولیم بادشاہ
ملک ولیمہ بڑے کروفر سے لشکر گران ہمراہ لیے ہوے آتا ہے قریب ہے کہ آپ کے شہر مین داخلہ کرے ساوج شاہ
نے کہا ہماری فوج کے سردارون سے کہو جلد تیار ہون ہم براے استقبال جاینگے بڑے اعزاز و اکرام سے اُنکو
لاینگے چوبدار نے اسی وقت افسران فوج کو اطلاع کی سب تیار ہوے ساوج شاہ نے زمرد ثانی سے
کہا اگر مزاج مبارک مین آئے تو آپ بھی تشریف لے چلیے بختگان نے بھی زمرد ثانی سے کہا کہ آپکو لازم ہے کہ ضرور

چلیے ملک ولیم خوش ہو جائیگا اپنی عزت تصور کریگا آپکا نفع ہی زمرد ثانی اُسیوقت اپنے تخت پر سوار ہوا ساوج شاہ
نے سب سرداروں کو ہمراہ لیا اپنے شہر کے باہر آیا ملک ولیم کو دیکھا کہ لشکر بیشمار ہمراہ لیے ہوے آتا ہی لشکر میں عجب
بڑے بڑے پہلوان گینڈوں پر سوار بعض پیدل جنکا بار گینڈے بھی نہ اٹھا سکتے تھے مانند پیل مست جھومتے ہوے چلے
آتے ہیں ساوج شاہ زمرد ثانی کی طرف مخاطب ہوا اور کہا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص جو سب سے
مال و زر سپاہ و خزانے میں کم ہی وہ کس جاہ و تجمل سے آیا ہی کسقدر لشکر ساتھ لایا ہی جسقدر لشکر ملک ولیم کے ہمراہ
ہی اسکے نصف بھی سپاہ امیر نہیں ہی زمرد ثانی نے کہا کہ دیکھیے اور لوگ آئینگے زمرد ثانی کو ساوج شاہ نے جواب دیا
کہ اور لوگ جو آئینگے وہ اس سے بڑھ کے اپنے ہمراہ فوج لائینگے اُنکے علاوہ میری ملکات میں پہلوان اسقدر ہیں
کہ جب سب لوگ مجتمع ہونگے تو اُن میں ایک ایک سو سو پر بھاری ہوگا یہ باتیں کرتے ہوے ساوج شاہ اور
زمرد ثانی قریب ملک ولیم کے پہونچے ملک ولیم نے جو ساوج شاہ کو آتے ہوے دیکھا اپنے مرکب سے اتر
پڑا ساوج شاہ بھی پیدل ہوا زمرد ثانی اپنے تخت پر بیٹھا رہا ملک ولیم نے ساوج شاہ کو سلام کیا پوچھا کہ
یہ کون صاحب ہیں جو تخت پر بیٹھے ہیں ساوج شاہ نے کہا یہ خداوندزادے ہیں زمرد ثانی یہی ہیں انہیں کو
مسلمانوں نے پریشان کیا ہی زہے نصیب میرے کہ یہ میرے یہاں آئے ملک ولیم نے آگے بڑھ کے زمرد کو بھی
سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا زمرد ثانی نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا ساوج شاہ ملک ولیم کو بڑی عزت و
حرمت سے اپنے قلعے میں لایا ہرکاروں نے صاحبقران ثانی کو خبر پہونچائی کہ ساوج شاہ کی مدد کرنیکو
ملک ولیم لشکر گران ہمراہ لیکر آیا ہی امیر ثانی نے فرمایا کیا خوف ہی خدا مالک ہی لیکن ساوج شاہ جو ملک
ولیم کو لیکر آیا اسنے محفل عیش و نشاط بڑے تکلف سے منعقد کی عین گرمی جشن میں ہرکاروں نے پھر آکر کہا
کہ رنگین تاجدار عنقریب داخل شہر ہونیوالا ہی بہت مجمع سے آتا ہی ساوج شاہ خوش ہوگیا زمرد ثانی سے
کہا کہ اب وہ شخص آتا ہی کہ جو جرأت و ہمت میں لاثانی ہی یہ کہکر پھر اٹھا سرداروں کو ہمراہ لیکر استقبال کو
بیرون شہر آیا رنگین تاجدار کو بڑے اعزاز و اکرام سے لایا رنگین تاجدار جب محفل میں آیا ساوج شاہ
سے زمرد ثانی کو پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں ساوج شاہ نے تمام حقیقت زمرد ثانی کی بیان کی رنگین تاجدار
نے کہا آپ نے ایسے لوگوں کو کیوں زحمت دی صرف میں کافی تھا مسلمانوں کی کیا مجال تھی جو مجھسے مقابلہ کر سکتے
آپ نے بیکار سب صاحبوں کو زحمت دی ساوج شاہ نے کہا بہت دنوں سے آپ لوگوں کی زیارت
بھی نصیب نہیں ہوئی تھی خیر یہی حیلہ پیدا ہوگیا رنگین تاجدار خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد اور تاجداروں
کی بھی آمد کی خبر سنی سب کو باعزاز و اکرام ساوج شاہ اپنے ہمراہ لایا اُس روز سات بادشاہ اور بہت سے پہلوان
اپنے ہمراہ لشکر گران لیکر آئے وہ شب اسی طرح بسر ہوئی ساوج شاہ کو محفل میں بیٹھنا تھا جب صبح ہوا
تو سب بادشاہوں نے کہا اب ہمارے نزدیک بہتر یہ ہی کہ طبل جنگی بجوایئے کسی کا انتظار نہ فرمائیے اب جو صاحب
تشریف لائینگے وہ قلعہ میں براحت و آرام استراحت فرمائینگے اب آپکو فوج و لشکر کی کیا فکر و ہستی ہی اسی قدر
بہت ہی اگر ہم لوگ ایک ایک خاک کی چٹکی ڈالیں گے تو لشکر اسلام کا پتہ نہ ملیگا ساوج شاہ نے زمرد ثانی سے
پوچھا زمرد ثانی نے بختگان کی طرف دیکھا بختگان نے کہا میرے نزدیک بھی یہی امر مناسب ہی کہ اب طبل جنگی
بجوایئے کل میدان میں جایئے ساوج شاہ نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے طبل پر چوب پڑی ہرکارے لشکر اسلام کے
یہ خبریں لیکر اپنے لشکر میں آئے بارگاہ صاحبقران ثانی میں گئے ہاتھ اٹھا کر عرض کی خدا حضور کی عمر و دولت

ہین ترقی عطا کرے دوست شاد دشمن ذلیل و خوار رہیں ساوج شاہ جابلقائی نے طبل جنگی بجوایا ہی اسکا ارادہ
ہی کہ صبح کو میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آرائے شیر ہو صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ بفضل ایزدی و تائید ربانی
ہمارے لشکروں مین بھی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ زری پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب
تو اسی ساز و سامان مین بسر ہوئی جب سلطان زرین پوش فلک فوج ثوابت و سیارگان کو شکست دیکر ترسن چرخ نیلی
پر جلوہ افروز ہوا صاحبقران ثانی نے فریضہ سحری سے فراغت پائی سلاح طلب کئے خادمون نے کشتیان حاضر
کین امیر ثانی نے ہتھیار جسم پر آراستہ کیئے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نامدار
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے اسطرف سے ساوج اور
زمرد ثانی اور ملک و نیلم اور رنگین تاجدار اور کئی بادشاہ جو جو آئے تھے ساوج شاہ کے برابر سب گھوڑون
پہ سوار سب کے آگے زمرد لبیدین کا تخت عقب مین سب بادشاہون کی فوج اس طرح سے ساوج شاہ
میدان مین آیا لشکر اسلام مین سب نے دیکھا کہ فوج کی آمد کم نہین ہوتی قلعے سے برابر فوج چلی آتی ہی بڑی دیر کے
بعد سب فوج آچکی صفین جمین دوپہر تک صف بندی ہوئی لشکر اسلام مین سب لوگ اس کثیر کو دیکھکر حیران
ہوئے صاحبقران ثانی نے فرمایا محل تردد نہین ہی خدا مدد کریگا یہ ذکر تھا کہ ایک جانب سے گرد اڑی سب
لوگ اسطرف متوجہ ہوئے جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم مانند دریا چلا آتا ہی
سب کے آگے ایک مرد قوی ہیکل یک اسپ دورگا پہ سوار خادم خدمتگار چتر زرین سر پر لگائے ہوئے
رہواروی کرتا آتا ہی جب قریب پہونچا دونون لشکرون کی طرف نگاہ کی جسطرف ساوج شاہ کا لشکر تھا اُس
طرف بڑھا پھر ساوج شاہ گھوڑے کو بڑھا کے آگے بڑھا اُس تاجدار کا استقبال کیا اپنے ہمراہ لیگیا اسکی فوج بھی
سب لشکرون مین جا کر شامل ہوئی تاجدار ساوج شاہ کے قریب کھڑا ہوا نقیب چاہتے ہین کہ برائے نقابت
بڑھین پھر گرد اڑی سب اُس طرف مخاطب ہوئے دیکھا اور ایک تاجدار لشکر گران ہمراہ لیئے ہوئے آتا ہی جب
قریب پہونچا ساوج شاہ اُسکو بھی اپنے ہمراہ لیگیا اُسکی فوج بھی شامل لشکر سلاطین ہوئی امیر ثانی نے فرمایا انھے
چند روز کے اندر بڑا انتظام کیا یہ کہ رہے تھے کہ پھر گرد اڑی لشکر اسلام کے جوان اسطرف دیکھنے لگے جب
دامن گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا کہ علمہائے سیہ و زنگاری بیحد و بیشمار نظر آتے ہین جب بالکل غبار برطرف ہوا
تو دیکھا بہت سے دیوان شریر پہ تیغین ہاتھون مین لیئے ہوئے چلے آتے ہین ساوج شاہ نے جو یہ کیفیت دیکھی سب
سب تاجدارون اور تمام لشکر کے آگے بڑھا زمرد ثانی نے پوچھا یہ کون ہی ساوج شاہ نے کہا فیروز ستارہ پیشانی
بڑا بادشاہ عالیجاہ ہی سحر مین بھی یکتائے روزگار ہی سات طلسم اسکے زیر حکومت ہین اور دیو وغیرہ بھی اسکے تابع
ہین زمرد ثانی نے کہا مین نے آجتک اتنا لشکر کسی کا نہین دیکھا ساوج شاہ نے جواب دیا کہ اسکے کل
لشکر کے چوتھے حصے سے بھی کم اسکے ہمراہ ہی اگر اپنے تمام لشکر کو لیکر آتا تو جگہ نہ ملتی سب کو تکلیف ہوتی یہانسے
اگر پلٹ جاتے اور ضرورت کیا تھی جو انکو اپنے ہمراہ لاتا اسی قدر بہت ہی اب اگر سب لوگ چلے جائین تو کچھ
ہراس نہین ہی اسکے ہمراہ دیو کسقدر رہین زمرد ثانی نے کہا اب مسلمانونکو جان بچانا مشکل ہوگا یہ باتین کرتے ہوئے
فیروز ستارہ پیشانی کے قریب پہونچے ساوج شاہ نے فیروز ستارہ پیشانی کو جھک کر سلام کیا اور سب بادشاہون نے
بھی سر جھکائے مگر زمرد ثانی اپنے تخت پر بیٹھا رہا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اے ساوج شاہ یہ کون بدتمیز ہی جو تخت
پر ہی ساوج نے جواب دیا انکو بدتمیز نہ فرمایئے یہ زمرد ثانی خداوند زادے ہین ہمارے پیشوا ہین فیروز ستارہ پیشانی

نے کہا اسنے مجھے سلام کیون نہیں کیا ساری خدائی اسکی شاہد و نگاہین خود خداوند ہون میرے سامنے یہ کیا
خداوندی کرسکتا ہے ساوج شاہ نے کہا آپکے یہان اسنے پناہ لی ہے جب آپ اسکو دشمنونکے خوف سے نجات دینگے
آپکی اطاعت قبول کریگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے اسکے دشمنونکو ابھی نیست و نابود کردونگا
مگر شرط یہ ہے کہ مجھے سجدہ کرے اور اب تم سبکو بھی یہی لازم ہے کہ مجھے خداوندی مانو اور خداوند فیروز ستارہ پیشانی
مجھے کہو یا قدرت کے نام سے پکارو اسلیے مین نے دنیا کے کاروبار مین دخل دینا اختیار کیا ہے بہت سے چیزین خلق
کرتا ہون بہت سے آدمی پیدا کیے بہت سے لوگ گرفتار کر دیے حیات و ممات بھی اب میرے اختیار مین ہے تمام اہل
دنیا مجھے خداوند کہتے ہین میرا خود ارادہ تھا کہ مسلمانونکو بھی خدائی کا تماشا دکھلاؤن ان لوگونسے بھی سجدہ کراؤن
ساوج شاہ نے کہا ایسا ہی ہوگا آپ ان لوگون پر فتحیاب ہونگے اور یہ سب لوگ آپکی اطاعت بسر و چشم قبول
کرینگے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مجھے توریح بدرگ کی زبانی یہان کی کیفیت معلوم ہوئی تھی کہ تمھاری فوج
کو شکست ہوئی میرا عزم تبھی تھا مگر توریح کی زخمداری کی وجہ سے نہ آسکتا تھا جب تمھارا نامہ گیا تو عازم
ہوا توریح کو وہین چھوڑتا آیا ساوج شاہ نے کہا توریح آپ کے وہان کیونکر پہونچا فیروز ستارہ پیشانی نے
کہا جب تمھارے یہان سے نکل گیا تو میری سرحد مین پہونچا ایک درخت کے نیچے گھوڑے سے گر کے بیہوش پڑا تھا
مین اسوقت اپنے طلسم کے گرد و نواح مین گشت کر رہا تھا میری نگاہ پڑی بیجان قوی تن کو دیکھا اسکے پاس
گیا ہوشیار کیا اس سے سب کیفیت دریافت کی اسے مرد جری پایا اپنے یہان لیگیا زخم و زخمی گرانی ابھی تک
اچھا نہین ہوا ہے اگر صحت پائیگا تو وہ بھی ضرور آئیگا یہ باتین کرتا ہوا فیروز ستارہ پیشانی ساوج شاہ کے ساتھ آگے
چلا سب لشکر آراستہ ہوا صاحبقران ثانی یہ کیفیت دیکھ رہے تھے لوگون نے قریب آکر عرض کی یا امیر یہ کون شخص
ہے جو دیو ون کا لشکر اپنے ہمراہ لایا ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا مین اس سے آگاہ نہین ہون کوئی بادشاہ
ہوگا کافر ہی کیا عجب ہے کہ صاحب طلسم بھی ہو سردارون نے عرض کی اب فوج کی کثرت حد سے زیادہ ہوگئی
ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا مین بھی دیکھ رہا ہون مگر خدا مالک ہے یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا صحرا کی جانب
سے ایک گرد اڑی سرداران امیر نے عرض کی یا صاحبقران ثانی پھر کوئی بادشاہ آتا ہے امیر نے فرمایا پھر
تو وہ فکر و خدا مالک ہے ساوج شاہ نے جو گرد اٹھتے ہوئے دیکھی زمرد ثانی سے کہا کوئی اور آتا ہے یہ ذکر تھا
کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ شاہزادہ ایرج نوجوان بصد شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوے
آتے ہین صاحبقران ثانی ایرج نامدار کو دیکھکر خوش ہو گئے سب سردار آگے بڑھے ساوج نے جو
ایرج نامدار کی شان و شوکت دیکھی زمرد ثانی سے کہا یہ کون ہے جو لشکر اسلام کی طرف جاتا ہے بختگان نے
کہا یہ بیٹے ہین قاسم نبیرہ صاحبقران اول کے بڑے جری و بہادر ہین ساوج نے کہا انکو کیونکر اطلاع ہوئی جو
اسوقت پر آئے بختگان نے کہا اے شہنشاہ آپکو ابھی حقیقت مسلمانان اچھی طرح نہین معلوم ہے ان لوگون کی
مدد غیب سے ہوا کرتی ہے نہین معلوم یہ جاہ و حشم کیونکر ملی ہوا کون کون سے ملک تباہ کیے کن کن لوگون
کو زیر کیا ایسے وقت پر یہان آکے موجود ہوے یہان تو یہ ذکر تھا مگر ایرج نامدار صاحبقران ثانی سے
آکر ملے سب سردارون کو ایرج نوجوان کے آنیکی بہت خوشی ہوئی ایرج نامدار نے لشکر ساوج کی طرف دیکھکر
صاحبقران ثانی سے عرض کی یہ کون شخص ہے جو اسقدر فوج رکھتا ہے امیر نے فرمایا یہ فوج ایک شخص کی نہین ہے
بہت سے لوگونکا لشکر ہے ایرج نوجوان نے عرض کی یہ سب کیا و زمرد ثانی کی ذات کا ہے امیر نے فرمایا

کہ زمرد ثانی کی ذات کا تو فساد ہے مگر اب یہ کوشش و سپردی ساوج شاہ جابلقائی کی ہے اسنے سب لوگوں کو
بلایا ہے فوج اسقدر اس ترکیب سے جمع کی ہے یہ ذکر تھا کہ پھر ایک طرف سے گرد اُڑی طرفین اس طرف دیکھنے
لگے جب وہ اس گرد شگافتہ ہوا صاحبقران ثانی نے دیکھا کہ رستم بن ایرج فوج دریا موج ہمراہ لیے ہوئے
بڑی شان و شوکت سے آتے ہیں صاحبقران ثانی بہت خوش ہوئے ساوج کا رنگ زرد ہو گیا بختگان
سے پوچھا یہ کون جوان آتا ہے جسکے لینے کو لشکر اسلام سے لوگ بڑھے ہیں بختگان نے کہا یہ رستم بن ایرج
ہیں ساوج نے کہا ان لوگوں کو کسنے اطلاع دی جو عین وقت پر آ گئے بختگان نے کہا صرف اقبال اہل اسلام
تھا یہ ہی انھیں کون اطلاع دینے جاتا ہے صاحبقران ثانی کو یہ بھی تو نہ معلوم تھا کہ یہ لوگ کہاں ہیں ساوج
نے کہا اگر یہ لوگ جمع بھی ہو جائینگے تو میرا کیا بنا لینگے یہاں لشکر دیوان موجود ہے سب دیو جسوقت مل کر حملہ کرینگے
تو کچھ بھی نہ معلوم ہوگا ساوج تو یہ باتیں کرتا رہا یہاں رستم نامدار صاحبقران سے آ کر ملے ایرج نامدار نے
گلے سے لگایا رستم نے اپنے لشکر میں صف بندی کا حکم دیا کہ آسمان سے نوبت نقارے کی صدا آئی امیر نے
گردن اٹھائی دیکھا لشکر دیوان بیشمار پرے جمائے ہوا آتا ہے آگے نشان کھلے ہیں جب دیو مائل بہ پستی ہوئے تو
صاحبقران ثانی نے دیکھا کہ شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور سلیمان ثانی ایک شامیانہ زربفتی کے نیچے بڑے
جاہ و حشم سے آتے ہیں صاحبقران ثانی نے ایرج سے کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے اس وقت کیسی
مدد کی یہاں سب ہراسان تھے مگر میری نظر خدا پر تھی یہ ذکر تھا کہ سکندر فرخ لقا اور سلیمان ثانی بھی
امیر سے آ کر ملے صاحبقران ثانی سے دونوں جوانوں نے عرض کی یہ سب فساد زمرد ثانی کا ہے امیر نے
سب کیفیت بیان کی سلیمان ثانی نے اپنے لشکر کو مقابلے میں لشکر دیوان کے آراستہ کیا ساوج بہت
ہراسان ہوا بختگان سے کہا اب تو لشکر دیوان بھی صاحبقران ثانی کے یہاں گیا معلوم ہوتا ہے کوئی ہرکارہ
ہمارے یہاں آیا اور یہ سب خبریں لیکر صاحبقران ثانی کے پاس گیا اور سب خبریں یہاں کی پہونچا دیں
امیر نامدار نے ویسا ہی بندوبست کیا بختگان نے جواب دیا کہ میری عقل بھی نہیں کام کرتی کہ یہ کیا ماجرا ہے
یہ لوگ کہاں تھے جو صاحبقران نے انکو اس سرعت کی اطلاع دی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ پھر ایک جانب سے گرد
اُڑی ساوج شاہ نے کہا دیکھا چاہیے یہ کسکا طرفدار آتا ہے بختگان نے کہا حال معلوم ہو جائیگا کہ وہ گرد شگافتہ
ہوا سب نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے ساوج نے کہا اے
بختگان یہ کون جوان ہے بختگان نے کہا امیر الزمان ہیں لشکر اسلام سے لوگ بڑھے کہ امیر الزمان کا استقبال
کریں کہ دوسری طرف سے گرد اُڑی ساوج نے گھبرا کر کہا اے بختگان اس طرف سے بھی گرد اُڑی ہے بختگان اسے
دیکھنے لگا جب گرد برطرف ہوئی تو ساوج نے دیکھا کہ ایک نقابدار اطلس پوش بصد جوش و خروش لشکر بیشمار ہمراہ
لیے ہوئے آتا ہے ساوج نے اے بختگان یہ نقابدار کون ہے بختگان نے کہا میں نہیں بتا سکتا کہ یہ کون ہے میں
اس نقابدار سے واقف نہیں یہ ذکر تھا کہ تیسری جانب سے گرد اُڑی ساوج نے پھر گھبرا کے کہا اے بختگان
اس طرف سے بھی گرد اُڑی ہے بختگان نے کہا قریب آنے دو معلوم ہو جائیگا ساوج نے کہا اے بختگان یہ گرد
عظیم بلند ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے بیشمار لشکر آتا ہے نہیں معلوم یہ لوگ کسکے طرفدار ہیں یہ ذکر تھا کہ گرد برطرف
ہوئی بختگان نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بصد شوکت و شان لشکر بیشمار لیے ہوئے آتے ہیں
ساوج نے بختگان سے گھبرا کے کہا اے بختگان یہ جوان کون ہے سب سے بڑھ کے اسکے ہمراہ لشکر ہے اور یہ

رعب و داب مین بھی سب سے زیادہ ہے بختگان نے کہا یہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان ہین اس جوان کو
صاحبقران سے کم نہ سمجھیے اسکے بھروسے پر حمزہ ثانی صاحبقرانی کرتے ہین یہ جوان جرات ہمت مین یکتا ہے
سیدہا طلسم اسنے برباد کیے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اسکے آنیسے مجھے خوف پیدا ہو گیا ہے یہان تو یہ ذکر
تھا مگر صاحبقران نے جو دیکھا کہ شہزادہ بدیع الملک نوجوان اس جاہ و تجمل سے آتے ہین خود اپنا گھوڑا
بڑھایا جب صاحبقران آگے بڑھے پھر کسکی مجال تھی جو کھڑا رہتا سب لوگ برائے استقبال شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان بڑھے بدیع الملک نے جو صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑے سے اترے بڑھکر
صاحبقران ثانی کو سلام کیا صاحبقران بھی گھوڑے سے اتر پڑے بدیع الملک نے لشکر کو حکم کیا کہ صفین
درست کرے مگر آفتاب غروب ہو چکا تھا ساوج نے کہا اب وقت مقابلہ نہین ہے بہتر ہے کہ طبل بازگشت
بجا دیا جائے یہ جو لوگون نے سنا طبل بازگشت پر چوب لگائی دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے
فیروز ستارہ پیشانی نے ساوج سے کہا تمنے غضب کیا طبل بازگشت بجوا دیا مسلمانونکا انتظار کیا وہ لوگ
خود طبل بازگشت بجواتے تمنے کیون ایسا کیا اب سب کو یہ گمان ہوگا کہ ہمارے یہان جو اسقدر لشکر جمع
ہو گیا تو یہ لوگ خائف ہو گئے ساوج شاہ نے کہا واقعی مجھسے بڑی غلطی ہوئی خیر اب کل میدان مین نکلکر سمجھ
لینگے مسلمان کہان جاتے ہین فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہ بات تو ضرور ہے کہ اگر مسلمان ہمسے دونا لشکر بھی
فراہم کرینگے تو بھی فتح نہ پائینگے مین اسوقت ہر طرح کی قدرت رکھتا ہون ابھی چاہون سب کو مٹا دون مگر مجھے
کیفیت جنگ مسلمانان دیکھنا ہے مین نے سنا ہے کہ یہ لوگ بڑے بہادر ہین اور بڑے اقبالمند ہین دیکھون اب
انکی بہادری اور اقبالمندی کیا کرتی ہے ساوج شاہ نے کہا آپکے بہادر کیا کر سکینگے یہان تو یہ باتین تھین مگر
جب صاحبقران فرحان و شادمان میدان سے پلٹ کے اپنی بارگاہ مین آئے فراشون نے بارگاہین جلدی
جلدی استادہ کین جو لوگ کہ اسی روز آئے تھے سب کا لشکر اترا سرداران نامی امیر کی بارگاہ مین آئے
صاحبقران نے سب کی کیفیت دریافت کی اسی خوشی مین جلسہ منعقد کیا سب نے اپنی اپنی کیفیت بیان
کی صاحبقران نے شکر کیا رات بھر عیش و عشرت مین بسر کی جب مسافر روشن اندام فلک یعنی آفتاب
عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا اور مسافت شب کو طے کر کے اپنے نور سے جہان کو روشن کیا تب
صاحبقران اور جملہ سرداران اسلام نے فریضہ سحری ادا کر کے عزم میدان کارزار کیا تمام فوج تیار
ہوئی سب سرداران شیر دل گھوڑون پر سوار ہوئے لشکر گران ہمراہ لیکر میدان کارزار مین آئے
ادھر سے ساوج شاہ اور فیروز ستارہ پیشانی اور جملہ بادشاہ اپنی اپنی فوج لیکر میدان مین آئے طرفین
کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کرکیت کرچکے فیروز ستارہ پیشانی نے ایک
دیو سے کہا کہ میدان مین جاکر مبارز طلب کرے وہ دیو میدان مین آیا مبارز طلبی کی سلیمان ثانی کے لشکر
سے ایک دیو نے اجازت سپہسالار امیر سے لی میدان مین آیا دیر تک رد و بدل رہی آخر کار دیو لشکر
فیروز ستارہ پیشانی نے دوسرے دیو کی طرف اشارہ کیا وہ میدان مین آیا اسکے ہاتھ سے وہ بھی ہلاک
ہوا اسی طرح بیس دیو فیروز ستارہ پیشانی نے میدان مین بھیجے اور سب قتل ہوئے جب فیروز ستارہ پیشانی
نے یہ کیفیت دیکھی سب دیوون سے اشارہ کیا کہ اس دیو پر ٹوٹ پڑو سب دیو ٹوٹ پڑے سلیمان ثانی
نے بھی اپنے لشکر کو اشارہ کیا یہ سب بھی جا کر دیوون مین گھس گئے جنگ مغلوبہ ہوئی آخر لشکر فیروز کو شکست ہوئی

لشکر سلیمان ثانی کے دیوون نے تعجب کیا سلیمان ثانی نے سب کو روکا فیروز ستارہ پیشانی کو ملال ہوا
ساوج کا عجب حال ہوا بختگان سے کہا جو اپنے تئین خداوند بتاتے تھے اور لشکر دیوان پر بہت مغرور
تھے پہلے اُنھین کی فوج نے شکست کھائی یہ تو بُری بات ہوئی سب دیو بھاگ گئے یہ بھی خیال نہ کیا کہ مالک
کو یہان چھوڑے جاتے ہین بختگان نے کہا دیکھیے ابھی کیا ہوتا ہے سلیمان بلائے روزگار ہین آجتک کسی کو انسے
فتح پانا نصیب نہین ہوا ساوج نے کہا اے بختگان یہ تو کہنا بیجا ہے کہ کسی نے اُنپر فتح نہین پائی اور کوئی انسے
مقابلہ نہین کرسکتا ہے چاہے آجتک کسی نے فتح نہ پائی ہو مگر اب یہ لوگ کسی طرح نہ بچین گے دیوون کا لشکر الگ
تھا اُنھین آپسمین مقابلہ ہوا ایک کو فتح ایک کو شکست ہوگئی اگر فیروز ستارہ پیشانی اپنی بات پر آجائیگا تو
سلیمان اسکا کیا بنا سکین گے بختگان نے جواب دیا کہ اسقدر لشکر پر ناز نہ فرمایے جسوقت اہل اسلام سے
مقابلہ پڑیگا لشکر کچھ کام نہ کرسکیگا جب یہ لوگ دیو سے لڑنا کھیل جانتے ہین تو انسان کیا چیز ہین ساوج شاہ
نے کہا تمھین ہمیشہ انسے شکست ملی ہے اسوجہ سے یہ خیال کرتے ہو کیا وہ زمانہ کچھ دور ہے کہ سلمانون کو شکست
اُٹھاتے دیکھو بختگان نے کہا میری تو یہ امید ہے بختگان و ساوج مین تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر فیروز ستارہ پیشانی
نے اپنے لشکر مین سے ایک پہلوان کو میدان مین بھیجا پہلوان نے مبارزطلبی کی لشکر اسلام سے ایک سردار
اسکے مقابلے مین گیا پہلوان سے پہلے تو نیزہ بازی ہوئی جب نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا تو اُسنے تلوار میان
سے کھینچکر سردار اسلام سے کہا اے جوان تونے اس مجمع عظیم مین میرے ہاتھ سے نیزہ نکالا مین تجھے زندہ نہ
چھوڑونگا یہ کہکر وار کیا سردار اسلام نے تلوار کو تلوار پر روکا اور جھٹکا دے کے ہاتھ نکالکر خبردار کہکر
تلوار لگائی پہلوان نے سر کے بچانیکو سپر اُٹھائی مگر تلوار سپر سے بھی نہ رکی سپر کو کاٹ کے سر مین رکی
سر کو کاٹ کے صدر مین آئی پہلوان مر کے گھوڑے سے گرا لشکرون سے شور تحسین بلند ہوا فیروز ستارہ پیشانی
نے دوسرے پہلوان کو بھیجا سردار اسلام نے اسکو بھی قتل کیا جب دو پہلوان لشکر فیروز کے قتل
ہوئے تو اسنے تیسرے پہلوان کو بھیجکر سردار اسلام پر سحر کیا کہ گھوڑا بدلگامی کرنے لگا لیکن پہلوان جو لشکر فیروز
سے آیا تھا اسنے مبارزطلبی کرکے وار کیا فیروز ستارہ پیشانی نے سحر کو زور دیا گھوڑا الف
ہوگیا سردار اسلام زمین پر گرا پہلوان نے تلوار لگائی سردار اسلام قتل ہوا صاحبقران نے جو یہ
کیفیت دیکھی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے فرمایا کہ تمنے کیفیت دیکھی اس سردار کی جان مفت
گئی معلوم ہوتا ہے یہ شخص ساحر ہے شاہزادہ بدیع الملک نے عرض کی مجکو اجازت مرحمت فرمایئے مین جاکر اس
سے مقابلہ کرونگا صاحبقران نے کہا کیا ضرورت ہے ابھی کیفیت خلاصہ معلوم نہین کہ یہ سحر کے سبب سے گھوڑے
نے بدلگامی کی یا اصل مین مرکب کی خطا تھی کسی اور سردار کو روانہ کرو وہ جاکر مقابلہ کرے اگر اسکی بار بھی یہی امر وقوع
پذیر ہوا تو اختیار ہے تم شوق سے جاکر مقابلہ کرنا شاہزادہ بدیع الملک نے ایک سردار کو میدان مین بھیجا
اُسنے آکر مقابلہ کیا فیروز ستارہ پیشانی نے سحر کیا اسکا گھوڑا بھی بدلگامی کرنے لگا یہ بھی قتل ہوا شاہزادہ
بدیع الملک نے صاحبقران سے کہا آپ کو اب یقین کامل ہوا صاحبقران نے فرمایا اب مین جاکر اسکے سحر کو
باطل کیے دیتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرماتے ہین مین جاتا ہون ابھی فیروز
کو کیفیت اس سحر کی دکھائے دیتا ہون امیر نے کہا تمھین اختیار ہے اب مین نہین روک سکتا شہزادہ
بدیع الملک میدان مین آئے اس سوار سے جسکو فیروز نے میدان مین بھیجا تھا مقابلہ کیا فیروز بہت

کچھ سحر کرتا رہا مگر شاہزادے پر سحر نے تاثیر نہ کی کیونکہ بازو بند وغیرہ پاس موجود تھے اور اسپ طلسمی پر سوار
تھے گھوڑے پر بھی سحر کا اثر ظاہر ہوا بدیع الملک نے اس جوان کو قتل کیا فیروز بہت حیران ہوا بختگان
نے جواب دیا کوئی تحفہ کہیں سے مل گیا ہوگا یہی سبب ہے جو سحر تاثیر نہیں کرتا ہے فیروز نے کہا اب اسکے تحفے کو کسی طرح
لینا چاہیے جبتک اسکے پاس وہ تحفہ رہیگا اسپر سحر تاثیر نہیں کریگا بختگان نے جواب دیا کہ صاحبقران خود بھی صاحب
اسم اعظم ہیں انپر بھی سحر تاثیر نہیں کرتا ہے اور پسران امیر ایسے ہیں جنپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے یہ لوگ تو بڑے اقبالمند
ہیں فیروز نے کہا اسوقت میں اس جوان سے کیونکر لڑ سکتا ہوں بختگان نے کہا جسقدر فوج اس جگہ موجود ہے
سب کو حکم دیجیے کہ ایکبارگی اس جوان پر ٹوٹ پڑے گو تمام لشکر اسلام بھی ٹوٹ پڑیگا اور صاحبقران خود
بھی مصروف جنگ ہو جائینگے اسوقت ہمکو سحر کرنیکا موقع ملیگا لشکر حمزہ کو سحر کرکے تباہ کر دیجیے گا فیروز کو
یہ بات پسند آئی جتنے بادشاہوں کی فوجیں وہاں موجود تھیں سب کی طرف اشارہ کیا کہ اس جوان پر ٹوٹ پڑو
اور جسطرح بن پڑے اسے یا تو قتل کرو یا زندہ گرفتار کرو سب نے جو یہ اشارہ پایا ایکبارگی سب لشکر
بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے بدیع الملک نوجوان بھی شیرانہ جنگ کرنے پر آمادہ ہوگئے مگر صاحبقران نے
جو یہ کیفیت دیکھی اپنے تمام لشکر کو لیکر حملہ آور ہوئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی اور فیروز نے صاحبقران
کے لشکر کے سرداروں کو سحر سے ہلاک کرنا شروع کیا امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی ہوشیار ہوکر اسم اعظم باواز بلند
پڑھنے لگے جسنے آواز دی یا صاحبقران مدد کیجیے صاحبقران نے جاکر اسم اعظم دم کیا فوراً سحر دفع ہوگیا
ایک جانب بدیع الملک نوجوان لوح محفوظ کا عکس لوگوں پر ڈال رہے ہیں جو مبتلائے سحر ہوا شاہزادہ
بدیع الملک نے لوح محفوظ کا عکس ڈالا فوراً سحر اتر گیا چاق و تندرست ہوکر پھر لڑنے لگا ایک جانب ایرج
نامدار لوگوں کو قتل کر رہے تھے ایک سمت شاہزادہ نورالدہر صفوں کو درہم و برہم کرتے تھے ایک غول پر
رستم بن ایرج مشغول قتل تھے اسیطرح سے چاروں طرف لشکر کفار کے لوگ قتل ہو رہے تھے فیروز بختگان سے
کہتا تھا اب کچھ بن نہیں پڑتا ہے اسوقت مسلمان غضب کی جنگ کر رہے ہیں دیکھیے کیا ہوتا ہے بختگان نے کہا
اب مجکو بھی کوئی صورت امان کی نظر نہیں آتی فیروز نے جواب دیا کہ میں مناسب وقت یہ بات جانتا ہوں
کہ ساوج شاہ اور زمرد ثانی کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے طلسم میں چلا جاؤں وہاں مسلمانوں کا گذر دشوار ہے
جب اپنے یہاں پہنچ جاؤنگا تو سب مسلمانوں کی فکر کرونگا اور اگر مجھے پیشتر سے یہ بات معلوم ہوتی کہ مسلمان
اس طرح جنگ کرینگے تو میں اسکا بندوبست کر لیتا اور اس طور سے آتا کہ سب مسلمانوں کو گرفتار کر لیتا اور
ایک بھی بچ نہ پاتا مگر اب طلسم میں جاکر اسکا بندوبست کرونگا اور بادشاہ جو یہاں رہجائینگے اپنا بندوبست
کرینگے بختگان نے جواب دیا کہ میرے نزدیک اس سے بہتر دوسری بات نہیں ہے فیروز نے بختگان
سے کہا کہ تم ساوج کو اشارے سے اپنے پاس بلاؤ بختگان نے ساوج شاہ بلقانی کو اپنے پاس بلایا
ساوج جب قریب آیا تو فیروز نے اپنی رائے ظاہر کی ساوج نے جواب دیا کہ آپ زمرد ثانی کو اپنے ہمراہ
لیجائیے میں اپنے ملک کو چھوڑ کر نہ جاؤنگا جب مسلمان مجھے نہ پائینگے تو ضرور میرے ملک کو تباہ کرینگے مگر آپ
زمرد ثانی کو لیجائیے میں اور کوئی دوسری تدبیر کرونگا فیروز نے جواب دیا کہ اگر تمکو اپنے ملک کو ضائع ہوجانیکا
خوف ہے تو ملک اس سے بہتر مجھسے لینا میں تمہیں اپنے ایک طلسم کا بادشاہ کر دونگا ساوج نے جواب دیا کہ یہ
لوگ جو اپنے ملک کو چھوڑ کر میرے بلانے سے چلے آئے ہیں میرے جانیکے بعد کیا کہیں گے اور آئندہ

مجھے انسے چار آنکھین کرتے ہوے شرم آئیگی اس سے بہتر یہی ہی کہ آپ زمرد ثانی کو اپنے ہمراہ لیجائیے مین یہان
سمجھ لونگا اپنی جان دونگا مگر یہان سے کہین نہ جاؤنگا فیروز مجبور ہو گیا زمرد ثانی سے کہا اگر میرے تخت پر
آؤ میرے ہمراہ چلو مین مسلمانون کے واسطے انتظام کر لونگا اول تو یہ لوگ میری سلطنت تک پہنچ نہ سکینگے
اور اگر کسیطرح سے وہان ابھی جائینگے تو اپنے کیے کی سزا پائینگے وہان ایک شخص تورج ایسا موجود ہی کہ جب وہ لشکر
لیکر انسے مقابلہ کریگا تو یہ لوگ اپنی جان نہ بچا سکینگے زمرد ثانی نے غنیمت جانا اپنے تخت سے اترکر فیروز کے
تخت پر گیا بختگان سے کہا جلدی آؤ بختگان بھی اُسکے پاس جا بیٹھا فیروز نے سحر کیا تخت بلند ہوا بدیع الملک
نے جو یہ کیفیت دیکھی تیر لگایا مگر تخت بہت بلند ہو چکا تھا فیروز پر تیر نہ پڑا بدیع الملک نے امیر سے کہا آپنے
ملاحظہ فرمایا فیروز زمرد ثانی کو مع بختگان اپنے تخت پر بٹھا کے فرار ہو گیا مین نے تیر بھی لگایا مگر تخت اُس کا
بلند ہو چکا تھا تیر نہ پہنچا امیر نے فرمایا کہان جائیگا اگر خدا نے چاہا تو اُسکے ملک مین چلینگے اور اُسکو گرفتار کرینگے
بدیع الملک امیر سے یہ کہکر پھر مصروف جنگ ہوئے پے در پے برہم کرنے لگے دو چار صفون کو توڑ کے
علمدار فوج کے قریب پہونچے اُسکو قتل کیا ساوج کے قریب پہونچے اُسکے برابر اور بادشاہ تھے اُنھون نے
بدیع الملک پر حملہ کیا کیا مجال تھی جو اس شیر کو زخمی کر سکتے بدیع الملک نے بڑھکے ساوج شاہ پر تلوار کا وار کیا
ساوج نے سپر آڑے کی مگر تیغ بران سپر کو کاٹکر خود و سر کو دو کرتا ہوا سینے مین در آیا ساوج مرکر گھوڑے سے زمین پر گرا اور
بادشاہ جو اسکے پاس کھڑے تھے یہ کیفیت دیکھکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے ادھر فوج بھی آگئی مگر تنہا شہزادہ
بدیع الملک نوجوان نے بادشاہون کو زیر تیغ کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین جسقدر سلاطین وہان موجود
تھے قتل ہو گئے فوجون نے جو یہ کیفیت دیکھی ہمت جنگ باقی نہ رہی سب نے پناہ طلب کی لشکر اسلام نے
تلوار روکی فوج کفار ہاتھ باندھکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئی امیر نے سبکی خطائین معاف کین بفتح
و فیروزی داخل قلعۂ جابلقا ہوئے سب مال و اسباب قبضے مین آیا امیر نے جلسۂ تہنیت منعقد
کیا سب کو خلعت و انعام دیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو صاحبقران زندانخانے کی طرف تشریف لائے
سب اسیرونکو رہا کیا وہ بھی مسلمان ہوئے ایک مرد پیر امیر کے قریب آیا قدمونکو بوسہ دیا اور جو لوگ کہ
ساوج کے ملازمان قدیم تھے اُنھون نے خدمت صاحبقران مین عرض کی یا امیر یہ وزیر اعظم و دستور معظم
ساوج شاہ کا ہی اسکو بیٹا اسیر کیا تھا امیر نے اُس پیر مرد سے نام پوچھا اُسنے عرض کی اس فقیر کو تبریز اصفہانی
کہتے ہین چین قدیم سے تاجر پیشہ تھا جد و آبا بھی یہی کام کرتے تھے اتفاق سے یہان آیا ساوج نے میری بہت
خاطر کی اپنا وزیر بنایا وہ زمانہ ایسا تھا کہ ہمہ وجوہ مین کاروبار تجارت سے مجبور تھا وزارت کو غنیمت جانا تمام
ملک جابلقا کا بندوبست بہت اچھی طرح سے کیا بیشتر یہ قریہ مشہور تھا اب ملک کہلاتا ہی مگر میرا طریقہ ستارہ پرستی
تھا ساوج اکثر مجھسے دربارۂ تبدیل مذہب کہا کرتا تھا مگر مین ہمیشہ انکار کرتا تھا ایکدن اسنے مجھے تنگ کیا
جب مین نے نہ مانا تو اسنے مذہب کی بابت کلمات ناشایستہ کہے مین نے اُسکے مذہب کو برا کہا اسنے مجھے
اسیر کیا بتیس برس سے اس زندان تنگ و تاریک مین اسیر تھا ایک وقت بھی آب و طعام مکمل نہ ہوتا تھا
زندگی تھی اس سے بچ رہا نہین شکل اور قیدیون کے مین بھی مرجاتا لیکن قسمت اچھی تھی نعمت آخرت پانی تھی
بڑی عزت پائی دو روز کا زمانہ گزرا کہ ایک بزرگوار خواب مین آئے مین نے اُنکو سلام کیا اُنھون نے جواب سلام
دیکر فرمایا اے تبریز اصفہانی نہ گھبرا کہ تیرا زمانہ رہائی بہت قریب آگیا ہی صاحبقران ثانی تشریف لاتے ہی

مجھے رہائی دینگے یہ فرماکر میری پشت پر ہاتھ رکھا اور کلمۂ طیبہ تعلیم کیا مین اُسیوقت بصدق دل مسلمان ہوا امیر
خوش ہوئے شہر جابلقا مین اُس مرد دیندار کو حاکم کیا دو روز وہان تشریف فرما رہے تیسرے روز شاہزادہ
بدیع الملک نے عرض کی اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے بہت سے بادشاہ قتل ہوئے اُن لوگونکے ملک کا کوئی انتظام
کنندہ نہوگا اور رعایا کافر ہوگی بہتر ہے کہ وہان تشریف لیچلئے دیکھئے کیا معاملہ ہوتا ہے کون یہان آتا ہے کون انکار
کرتا ہے وہان منتظم اپنی طرف سے مقرر کرنا چاہیئے یہان ٹھہرنے مین ہرج منظور ہے امیر نے فرمایا میرا بھی یہی ارادہ
ہے بدیع الملک نے عرض کی پھر دیر نہ کیجیے تشریف لیچلیے امیر نے اُسیوقت حکم دیا کہ کوچ کی تیاری لشکر مین ہو
ہم صرف آج ہی کی شب یہان اور قیام کرینگے کل ضرور یہان سے کوچ ہوگا یہ خبر جو لشکر مین پہونچی سب نے
سامان سفر درست کرنا شروع کیا یہان امیر نامدار نے سب بادشاہونکے ملازمون سے ایک ایک شخص
کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو امیر نے فرمایا کہ پیشتر کس بادشاہ کا ملک قریب ہوگا لوگون نے
عرض کی یہان سے ملک سلیمانیہ قریب ہے وہان کا بادشاہ ملک سلیمان تاجدار قتل ہوگیا ہے امیر نے
سب کو رخصت کیا شب بھر عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو حسب الحکم سب اہالیان لشکر اپنے اپنے سامان
درست کرکے خدمت امیر مین حاضر ہوئے عرض کی اب تشریف لیچلیے امیر نے فرمایا اچھا لا بارگاہ کا لدوا دو بس
اُسیوقت بارگاہین لدگئین امیر نے بھی گھوڑے عربی مین سواری طلب کی سلیمان ثانی کو رخصت کیا اور
آپ مع سب سردارون کے طرف شہر سلیمانیہ کے روانہ ہوئے شہر جابلقا مین تبریز اصفہانی کو حاکم بنا
گو تبریز اصفہانی نے بہت چاہا کہ مین بھی صاحبقران کے ہمراہ رکاب چلون مگر امیر نے منظور نہ کیا اپنے
ہمراہ نہ لیا تبریز مجبور ہوگیا امیر روانہ ہوئے چوتھے روز طے مراحل و قطع منازل کرکے شہر سلیمانیہ کے قریب
پہونچے بدیع الملک نے عرض کی آج شب کو اسی میدان مین قیام فرمائیے صبح کو شہر مین داخل کیجیے کا وقت
اب بھی باقی نہین ہے اور خستگی بھی زیادہ ہے مناسب وقت یہی ہے کہ شب بھر یہانی ٹھہر جائیے امیر نامدار نے
بھی بدیع الملک کی بات کو پسند کیا خادمون کو حکم ہوا کہ بارگاہین بہت جلد استادہ ہو جائین ہم آج شب بھر
یہان قیام کرینگے صبح کو انشاء اللہ تعالی شہر مین داخل کرینگے ملازمون نے حسب الحکم فوراً بارگاہین استادہ کین سب
لوگ بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا کہ بہتر ہے کچھ شغل ایسا ہو جس سے
تفریح ہو اور خستگی برطرف ہو بدیع الملک نے ساقیان نازنین عذار کو طلب کیا محفل عیش و نشاط برپا ہوئی یہان تو یہ
کیفیت تھی مگر خبر آمد امیر جاسوسون نے سلیمان تاجدار پسر سلیمان کو پہونچائی کہ ایک لشکر عظیم آیا ہے اور آپکے شہر کے
باہر بارگاہین استادہ ہوئی ہین وہین سب قیام پذیر ہین مگر اے شہنشاہ ایک تعجب کی بات ہے کہ بہت سے سردار ہمارے
یہان کے اُس لشکر کے ہمراہ ہین مگر ہمارے بادشاہ نہین معلوم ہوتے ہین سلیمان نے کہا معلوم ہوتا ہے انھون نے
لشکر اسلام پر فتح پائی ہوگی اور اُنکے سردارونکو مع لشکر کے کچھ اپنا لشکر ہمراہ کرکے یہان بھیجدیا ہوگا خود
بھی دو تین روز مین تشریف لائینگے مگر لازم یہ ہے کہ اچھی طرح سے جاکر خبر لاؤ اگر کیفیت صحیح ہو تو ہمکو اسی
وقت یہان سے آؤ اور اگر کوئی دوسری بات ہو تو اُسکا انتظام کیا جائے ہرکارے پھر روانہ ہوئے لشکر اسلام
مین آئے لوگون سے کیفیت دریافت کیا سب حال معلوم ہوا ہرکارے گھبرا گئے روتے پیٹتے وہان سے بھاگے
اپنے شہر مین داخل ہوئے ملک سلیمان تاجدار کے پاس آئے کہا اے شہنشاہ ستم ہوگیا آپکے والد نامدار قتل ہوگئے
اور بھی بہت سے لوگون سے بادشاہ آئے تھے وہ سب بھی مارے گئے ساوج شاہ بلقانی بھی قتل ہوگیا بڑا

شہنشاہ عالیجاہ فیروز تاجدار جو اسوقت سات طلسمون کا حاکم ہی فیروز ستارہ پیشانی مشہور ہی بلکہ دعوے
خداوندی کرتا ہی وہ بھی تاب مقابلہ نہ لایا آخر کار فرار پر قرار کیا سرداران لشکر اسلام اسکے تعاقب مین جلتے ہین
پیشتر یہ ارادہ ہی کہ جو جو بادشاہ قتل ہوئے ہین اُنکے ملکون پر قبضہ کرین اپنی طرف سے وہان حاکم مقرر کرین جب سب
ملک قبضے مین آجائین تو فیروز ستارہ پیشانی کو جاکر قتل کرین وہان کوئی شخص زمرد ثانی ہی اُسکے واسطے
یہ سب کوششین ہین سلیمان تاجدار نے کہا فیروز ستارہ پیشانی تو بہت بڑا شخص ہی وہان تک جانا تو ممکن نہین
لیکن مین اپنے والد نامدار کے خون کا بدلہ لونگا سب مسلمانون کو قتل کرونگا یہ کہکر اسنے اپنی فوج مین اطلاع کرا دی
کہ سب لوگ مسلح و مکمل ہین لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا جسوقت وہ لوگ میرے ملک مین آنیکا قصد کرینگے
مین ضرور اُنکو قتل کرونگا لشکر سلیمان مین جو یہ خبر پہنچی سب لوگ تیاریان کرنے لگے سلیمان نے شہر مین بندوبست
کا حکم دیا تھوڑی رات باقی تھی کہ سلیمان اپنی تمام فوج کو لیکر شہر پناہ کے قریب قلعہ تھا وہان آ ٹھہرا

## اِدھر اب حال صاحبقران نامدار کا عرض کیا جاتا ہی

کہ امیر نے جب محفل برخاست کی تو صبح ہو گئی تھی صاحبقران نے سجادہ طلب کیا خادمون نے سجادہ بچھایا
امیر نے فریضہ سحری ادا کیا بدیع الملک کو بلایا فرمایا اب چلنا بہتر ہی بدیع الملک نے عرض کی مناسب
ہی لشکر مین بھی سب تیار ہین تشریف لے چلیے ملازمین نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا صاحبقران نام
خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے بدیع الملک سے فرمایا شاید یہان کچھ انتظام ہمارے آمد کی خبر سنکر
ہو گیا ہی دیکھو کچھ سوار بطور جاسوس یہان آئے تھے وہ سامنے جاتے ہین بدیع الملک نے عرض کی کچھ
اندیشہ نہین ہی یہ ذکر کرتے ہوئے آگے بڑھے ہنوز شہر پناہ تک نہ پہونچے تھے کہ صاحبقران نے دیکھا دروازہ شہر پناہ
کھلا اور ایک نوجوان تاج سر پر رکھے لباس شہنشاہی پہنے مرکب کو مہمیز کرتا ہوا نکلا عقب مین اُس جوان کے
لشکر بھی ہی امیر نے وہان کے واقف کار لوگون سے جو ہمراہ صاحبقران تھے بلاکر دریافت کیا کہ یہ جوان
کون ہی سب نے عرض کی یا صاحبقران اسکو سلیمان تاجدار کہتے ہین سلیمان کا بڑا بیٹا ہی اور بھی اسکے بھائی
ہین مگر کوئی قابل سلطنت اسکے سوا نہین ہی یہ بڑا منتظم ہی سلیمان کے زمانے مین بھی یہی سلطنت کرتا تھا امیر
نے فرمایا کیا اندیشہ ہی یہ گفتگو تھی کہ سلیمان مقابلے مین امیر کے آکے ٹھہرا اپنے لشکر کو روکا صاحبقران نے
بھی صف بندی کا حکم دیا یہان بھی لشکر مین صف بندی ہوئی جب دونون لشکر درست ہو چکے تو نقیبون نے
نکلکر نقابت کی کیفیت کہکر ہٹے سلیمان نے گھوڑا آگے بڑھایا امیر کیطرف دیکھکر کہا اے سردار لشکر تونے
غضب کیا ایسے بادشاہ جلیل کو قتل کیا جسکا عدل و داد مین ثانی نہ تھا اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو مع لشکر میری
اطاعت قبول کر اور قاتل سلیمان کو میرے حوالے کر کہ تیری جان بخشی ہو ورنہ اس لشکر مین ایک بھی نامدار
کو زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا او بادہ گو کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تجھے اپنی جان بچانا منظور ہی تو دین باطل چھوڑ
کر اطاعت اسلام قبول کر سلیمان نے کہا بس زیادہ نہ کہنا اگر یہی دعوے ہی تو کسی کو میدان مین بھیجو امیر نے
چاہا کہ خود مرکب بڑھائین مگر نور الدہر نامدار نے صف سے گھوڑا بڑھایا صاحبقران کے قریب آئے عرض
کی مجکو اجازت میدان مرحمت فرمائیے آپ کہان تشریف لیجائیے گا صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہی شہزادہ
نور الدہر اجازت طلب کرکے میدان مین آئے سلیمان نے اپنی فوج کی جانب پلٹ کے دیکھا ایک پہلوان صمصام
نام صف سے جھومتا ہوا نکلا سلیمان کے قریب آکر کہا مجکو اجازت ہو کہ اس جوان کے مقابلے مین جاؤن

سر کاٹ کے لے آؤن یلمان نے اجازت دی صمصام مقابلے مین آیا نورالدہر سے مخاطب ہوکر کہا اے
جوان مین وہ پہلوان ہون کہ جسکے نام سے دلیران عالم کو لرزہ چڑھتا ہی تو مجھسے کیا مقابلہ کریگا بہتر ہوگا کہ
ہمراہ ہمارے آقاے نامدار کے پاس چل بخشے عہدہ جلیل دلادینگے سردار لشکر اسلام تیری کیا قدر کرتا ہی ہمارے
یہان چل پیرا مرتبہ اعلیٰ کیا بنائے نورالدہر نے تیور بدلکر فرمایا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہی یہ میدان جنگ ہی
انجمن مشاورت نہین ہی مقام پند نہین ہی تو جس لیے یہان آیا ہی اُس کام کو انجام دے یہ سنکر صمصام نگاور زن
ہوا نیزہ چلنے لگا دو تین تانون مین نورالدہر نے صمصام کے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا صمصام کو بہت برا معلوم
ہوا تلوار نکالی نورالدہر کے سر پر وار کیا نورالدہر نے اُسکے وار کو خالی دیکر تیغہ برق تاب کمر سے کھینچا اور خبردار
خبردار کہکر ہاتھ لگایا صمصام نے سپر کو اُٹھایا مگر تیغہ لنگر دار دست پُرقوت نورالدہر نامدار اُنکی تلوار
جو بیری سپر کو کاٹکر جگر تک اُتر آئی صمصام گھوڑے سے گرا لشکر فریقین سے شور تحسین و آفرین بلند
ہوا یلمان نے پھر اپنی فوج کیطرف اشارہ کیا ایک اور پہلوان گھوڑا اُچھکا کے سامنے آیا یلمان نے سبکو میدان
مین بھیجا یہ بھی میدان مین آیا نورالدہر کے ہاتھ سے قتل ہوا اسیطرح دس جوان باری باری یلمان کے
لشکر سے آئے اور نورالدہر کے ہاتھ سے قتل ہوئے اسی جنگ و جدال مین آفتاب غروب ہوا دونون
لشکر اپنی اپنی طرف واپس ہوئے مگر یلمان مغموم و مضمحل ہوا اپنے قلعے کے اندر آیا وزرا امرا کو بلایا سب سے
کہا اب کوئی تدبیر ایسی کیجائے کہ سب کی جان بچے آج ایک جوان نے اسقدر پہلوان قتل کیے اور پہلوان بھی
ایسے نامی کہ جنکا زور و شجاعت مین مثل نہ تھا اُنسے لڑکر فتح پانا بہت دشوار ہی وزرا نے کہا اور تدبیر کیا
ہو سکتی ہی یلمان نے کہا اگر کوئی تدبیر نہوگی تو سب کی جان جائیگی اور شہر بھی ہاتھ سے نکل جائیگا مسلمانون کا قبضہ
ہو جائیگا یلمان تو یہ باتین کر رہا تھا وزرا غور کر رہے تھے کچھ بن نہ آتا تھا کہ مسروق صمادی عیار یلمان کا آیا
جب یلمان کو اس درجہ متردد پایا کہا ارشاد فرمائیے مزاج مبارک کیسا ہی کیون اس وقت آپ خموش ہین
یلمان نے کل کیفیت بیان کی مسروق نے جواب دیا کہ آپ کچھ فکر نہ فرمائیے مین سردار لشکر اسلام کو پکڑ لاؤنگا
آپ انھین اسیر کیجیےگا جب اور لوگ اُنکی رہائی کا قصد کرین آپ اُنسے مقابلہ کیجیےگا بے سردار فوج کیونکر لڑیگی
یلمان نے کہا یہ نہ سمجھنا لشکر اسلام مین جو لوگ موجود ہین وہ غیر نہین ہین سب صاحبقران کے عزیز ہین اور
بہادر ہین جسوقت مین صاحبقران کو اسیر کرونگا سب سردار آفت برپا کرینگے اُسوقت ان لوگون
سے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہوگا کوئی تدبیر ایسی ہو کہ جسمین خوف مقابلہ نہو مسروق نے کہا جسوقت وہ لوگ
آپ پر زیادتی کرین آپ صاحبقران کو زیر تیغ بٹھا دیجیےگا سب مجبور ہو جائینگے یلمان نے کہا مین اس
بات کو اچھا نہین جانتا ہون قتل صاحبقران آسان نہین ہی بہت مشکل ہی مسروق نے کہا دوسری ترکیب
یہ ہی کہ شبخون جائیے یلمان نے جواب دیا کہ شبخون جانے مین بھی مقابلہ کرنا پڑیگا وزرا نے جواب دیا کہ اس کام
کو ہم بھی پسند کرتے ہین شبخون جانے مین قباحت نہین ہی یلمان نے جواب دیا کہ شبخون جانے مین یہ
خوف ہی کہ لشکر اسلام ہوشیار ہو جائے اور مقابلہ پڑے تو ہماری فوج اس قابل نہین ہی جو شب کو مقابلہ
کر سکے وزرا نے جواب دیا کہ اسوقت لشکر اسلام بھی بدحواس ہوگا غرض سب نے ایسی ہی تقریر کی کہ یلمان
کو قبول کرنا پڑا مجبور ہو کر یلمان نے سب کا کہنا قبول کیا اور اپنے لشکر مین کہلا بھیجا کہ صبح کو ہم مقابلہ
صاحبقران مین نہین جائینگے ارادہ ہمارا یہ ہی کہ آج شبخون جائین لہذا روشنی کا بندوبست [illegible]

چاہئے لشکر میں یہ جو یہ خبر پہونچی رسالدار نے روشنی وغیرہ کا بندوبست کرنا شروع کیا یلمان نے وزرا سے
کہا کس ترکیب سے چلنا چاہیے سب نے جواب دیا کہ لشکر کے چار حصے کر کے چار طرف روانہ کیے جائیں
اور جب نصف شب گذر جائے تو ہر چہار طرف سے لشکر اسلام کا محاصرہ کریں خیمونکی طنابین کاٹ کر گھوڑے
دوڑائے جائیں اگر وہ لوگ تھوڑے بہت ہوشیار بھی ہو جائیں گے تو کیا بنا لینگے یلمان نے کہا میری
بھی یہی صلاح ہے انھیں ذکروں میں ایک پہر رات گذری یلمان نے وزرا سے کہا اب عرصہ کرنا مناسب نہیں ہے سب
اٹھ کھڑے ہوئے لشکر تو پیشتر ہی سے تیار ہو چکا تھا یلمان کے ہمراہ ہوا یلمان شہر پناہ کی جانب
روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

## اب کیفیت امیر با توقیر کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب میدان کارزار سے شاداں و فرحاں اپنی بارگاہ کی جانب مراجعت فرمائی اور داخل بارگاہ
ہوئے بدیع الملک کو اُسیوقت طلب فرمایا ہرکارون نے شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں عرض
کی حضور صاحبقران زمان یاد فرماتے ہیں شاہزادہ بدیع الملک اسی وقت بارگاہ میں آئے عرض
کی آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں امیر ثانی نے فرمایا کہ میرا قصد ہے آج کی خوشی میں ایک جشن تہنیت کی تیاری کرو
شب بھر جلسہ سے صبح کو مقابلہ حریف میں چلینگے لہذا سامان اسکا مہیا ہونا چاہیے اور تم اسکا انتظام اچھی طرح سے
کرو بدیع الملک نے حسب فرمائش صاحبقران جلسہ کا سامان کیا ملازمین کو طلب کر کے حکم دیا کہ بارگاہ میں
فرش نفیس آراستہ کرو آج ایک جلسہ عظیم الشان ہوگا ملازمین یہ خبر پاکر بہت خوش ہوئے بہ تعجیل سب سامان آراستہ
کیں اور جملہ سامان مہیا کیا جب سب انتظام ہو چکا بدیع الملک نے صاحبقران کو اطلاع دی امیر نامدار تشریف
لائے رونق افروز بارگاہ ہوئے صحبت عیش گرم ہوئی سب سرداران نامی گرامی حاضر ہوئے صاحبقران نے
بہت انعام بھی لوگونکو تقسیم فرمایا سرداران نامی شاہزادہ نور الدہر کی مدح و ثنا کرنے لگے امیر نے بھی بہت
تعریف کی اسی ذکر میں رات زیادہ گئی صاحبقران نے فرمایا میں جانتا ہوں اب یلمان کوئی اور بندوبست
کریگا آج اسکی ہمت کم ہو گئی بدیع الملک نے عرض کی اور کیا انتقام کریگا شاید ہار کر صلح دے گا تو ہم صلح کر لینگے
اور اُسی کو اس شہر کا حاکم بنا دینگے یہاں تو یہ ذکر تھا مگر یلمان نے شہر پناہ سے باہر آکے فوج کے چار حصے کیے
اور چار جانب روانہ کر دیے سب کو تعلیم کر دیا کہ لشکر اسلام کو حصار میں لے لو جب چاروں طرف روانہ کر چکا
تو ایک جانب کچھ سواروں کو ہمراہ لیکر آپ بھی روانہ ہوا ایک کوس چڑھ کے سب لوگ لشکر اسلام کی
طرف چلے یہاں سب لوگ مصروف عیش و نشاط تھے کچھ بارگاہ میں موجود تھے باقی خیمے میں جاتے تھے بارگاہ
خاص کے در پر کچھ دربان بیٹھے نگہبانی کر رہے تھے یلمان قریب خیموں کے پہونچ گیا اور ایک خیموں کی
طنابیں کاٹیں گھوڑے دوڑانا شروع کیے یہ لوگ جو در بارگاہ صاحبقران پر بعہدہ دربانی بیٹھے ہوئے
تھے انھوں نے جو روشنی دیکھی اور دو ایک خیمونکو گرتے دیکھا گھبرا کے بارگاہ کے اندر آئے صاحبقران
کی خدمت میں سب کیفیت عرض کی امیر تلوار پکڑ کے اٹھے اور جملہ سردار بھی مسلح حاضر تھے امیر ثانی کے
اٹھتے ہی سب کھڑے ہو گئے صاحبقران نے جو باہر آکے دیکھا تو عجب کیفیت نظر آئی بدیع الملک امیر کے
قریب تھے صاحبقران نے فرمایا دیکھو یلمان نے بندوبست کیا ہے شبخون آیا ہے بدیع الملک نے عرض کی
اب سب موقوف ہو جائیگا یہ کہکر قدم بڑھایا صاحبقران نے فرمایا دیکھو چاروں طرف روشنی معلوم ہوتی ہے

ہمارے لشکر کو حصار مین لیا ہے کہتے ہوئے قریب آئے سرداران اسلام نے تلوارین کھینچ لین فوج یلمان
بہ مانند شیر غضبناک کے گرے یلمان نے جو یہ کیفیت دیکھی وزرا سے کہا دیکھو جو بات ہم سمجھے تھے آ گئے
تھے وہ حاصل ہوئی یہان سب ہوشیار تھے اب انکو کون روک سکتا ہے ہماری فوج مین تو اسقدر لوگ نہین
ہین جو اس لشکر عظیم سے مقابلہ کرین انھین وجہون سے مین اس رائے کو پسند نہ کرتا تھا تم لوگونکی زبردستی
نے مجکو آمادہ کیا اب سوائے جان بچنے کی ترکیب بتاؤ وزرا بھی متحیر ہوئے آپس مین کہنے لگے اسوقت لشکر
اسلام کا ہوشیار ہو جانا بڑی تعجب کی بات ہے بعض نے کہا یہ لوگ جب کہین جنگ آغاز ہوتی ہے تو شب بیدار
رہتے ہین بعض نے جواب دیا کہ آج شاید یہان کوئی محفل تھی دیکھو سامنے وہ جو ایک بارگاہ معلوم ہوتی ہے اسمین
کیسی روشنی ہو رہی ہے اسی طرح ہر ایک شخص نے مختلف باتین کہین یلمان نے جواب دیا کچھ نہین لشکر اسلام کا اقبال
یاور ہے ہر ایک بات مین بڑھتے ہی جاتے ہین یہان تو یہ ذکر تھا مگر لشکر اسلام صفون کو درہم برہم کرتا ہوا آگے
بڑھتا چلا آتا تھا جب یلمان نے دیکھا کہ اب میری فوج مین بہت کم لوگ باقی رہگئے چاہا بھاگ کے نکل جاؤن
یہ خیال کرکے وزیرون سے مشورہ کیا سب نے اسکی رائے سے اتفاق کیا یلمان گھوڑے کو چھیڑکر ایک جانب
بھاگا وزیر بھی اسکے عقب مین چلے بدیع الملک نوجوان نے دور سے یہ کیفیت دیکھی کہ ایک تاجدار گھوڑے
پر سوار ایک جانب جاتا ہے عقب مین اسکے اور کئی سوار ہین سمجھ گئے یلمان بھاگا جاتا ہے یہ تصور کرکے اپنے
مرکب کو مہمیز کیا قریب یلمان کے پہونچے پکار کر کہا او نامرد کہان جاتا ہے یلمان گھوڑے کو چھیڑ کر قریب
شاہزادہ بدیع الملک کے آیا تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے وار کو خالی دیکر تیغہ برق تاب اسکے سر پر لگایا
گو اسنے سپر کو تیغے کی پناہ کیا مگر موت آپہونچی تھی تیغہ نے سپر کو کاٹا سر پر پڑا کہ دو پرکالے ہوکے
یلمان گھوڑے سے گرا اور جو وزرا اسکے ہمراہ تھے یہ کیفیت دیکھکر سہم ہو گئے ہاتھ باندھکر شاہزادہ
بدیع الملک کے قریب آئے عرض کی اے شہریار ہمکو امان دیجئے شاہزادہ بدیع الملک نے سب کو
مسلمان کیا اپنے ہمراہ لیا جو لوگ یلمان کی طرف سے لڑ رہے تھے وہ فرار ہوئے بدیع الملک ان لوگون
کو لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر ثانی نے انکا بہت اعزاز کیا اپنی بارگاہ کی طرف
لیکر چلے جب داخل بارگاہ ہوئے تو صاحبقران نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہین بدیع الملک
نے عرض کی یہ وزیر ہین یلمان کے جسوقت یلمان قتل ہوا یہ لوگ مطیع اسلام ہوئے امیر قتل یلمان
کی خبر سنکر بہت خوش ہوئے سب سردارون نے بھی ہمت بدیع الملک کی بہت تعریف کی امیر نے
فرمایا اب اسوقت تو یہین قیام کرو صبح کو شہر مین داخلہ کرینگے سب نے قبول کیا امیر نے پھر جلسہ ترتیب
دیا رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی بدیع الملک نے امیر ثانی سے کہا اب دیر نہ فرمایئے تشریف
لے چلیے صاحبقران نے نماز سے فراغت کی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے سب لشکر کو درست
کیا صاحبقران ثانی مع فوج گران داخل شہر ہوئے دیکھا شہر بہت آباد ہے ہر گلی کوچے مین رونق پائی جاتی
دوکانین آراستہ و پیراستہ دوکاندار وضعدار امیر کو دیکھکر بہت متعجب و متحیر ہوئے ایک ایک جوان لشکر اسلام
کی شان و شوکت بغور دیکھنے مین مصروف ہوا سب اٹھ کھڑے ہوئے امیر کو سب نے سلام کیا صاحبقران
دونون ہاتھ سے سلام لیتے ہوئے ایوان شاہی کے قریب پہونچے وزرا نے عرض کی یہین تکلیف ہے تشریف
لے چلیے آگے تکلیف نہ فرمایئے صاحبقران نے مرکب روکا تمام لشکر رکگیا صاحبقران گھوڑے سے

... ایوان شاہی مین داخل ہوئے مکان کو نہایت پرتکلف پایا جب خادمون نے پردہ اُٹھایا امیر نے دیکھا
کہ ... بارہ دری نہایت نفیس بنی ہی بہت اچھی طرح سجی ہی بیچ مین ایک تخت مرصع کار بچھا ہی چتر زرین اُسی تخت
مین نصب ہی ایک تنہا تخت پر رکھی ہی امیر نے اُس تلوار کو اپنے قبضے مین کیا دنگل زرین طلب فرمایا وزرا نے
عرض کی حضور تخت پر جلوس ... امیر نے جواب دیا ہمکو اسکی حاجت نہین یہ بات ہمارے خلاف ہی فراش راہ دین اسلام
آئین تاج و تخت کی تمنا نہین رکھتے یہ ذکر تھا کہ فراشون نے دنگل حاضر کیا اور کرسیان بھی آئین دنگل بھی بہت
بچھنے لگے صاحبقران مع رفقاے نامدار تختگاہ مین جلوہ فرما ہوئے منتظمان سلطنت کو یاد فرمایا وزیردن
... مین کو حاضر کیا امیر نے مسلمان ہونیکی سب کو ہدایت کی جن جن لوگون نے منظور کیا امیر نے انھین دربار
مین جگہ دی اور جو کافر ایمان نہ لائے امیر نے اُنکے قتل کا حکم دیا جب سب ارکین دردولت پر حاضر ہوئے امیر
نے خزانہ دار کو طلب کیا خزانہ دار حاضر ہوا صاحبقران کو کلید خزانہ نذر دی امیر نے بدیع الملک سے فرمایا کہ
تم جاکر حساب مجموعہ خزانہ کا معاینہ کرو بدیع الملک نے حکم امیر کی تعمیل کی خزانے مین تشریف لائے جسقدر مال
و اسباب تھا اپنے لشکر کے خزانے مین شامل کیا سب کام انجام دیکر خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہوئے
امیر نے فرمایا اب یہان کسی کو حاکم بنانا ضرور ہی بس معلوم ہونا چاہیے کہ صاحب حق کون ہی بدیع الملک نے
تحقیق کیا تو کوئی صاحب حق ایسا نہ تھا جو مسلمان ہوتا بدیع الملک نے کیفیت صاحبقران سے عرض کی
امیر نے وزرا سے مخاطب ہوکر کہا اب کوئی وارث سلطنت باقی نہین ہی وزیردن نے عرض کی یا صاحبقران
جو لوگ ہین وہ مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہین صاحبقران نے ایک وزیر کو کہ نام اسکا روشن قیاس
تھا اپنی طرف سے اس شہر کا حاکم بنایا دو روز وہان قیام کیا تیسرے روز مع اپنے لشکر کے کوچ کیا لوگون
نے عرض کی اب یہان سے ملک زرین پوش کے شہر مین چلنا چاہیے کہ وہ بھی جابلقا کی جنگ مین مارا گیا
اور راہ مین اُسکا ملک ملتا ہی مگر یا صاحبقران ایک غضب ہی کہ اسکی دختر ترقان نقاب پوش بڑی ساحر
ہی جب کوئی ملک زرین پوش کے ملک پر لشکر کشی کرکے گیا اُسنے تنہا آکر تمام لشکر کو دیوانہ بنا دیا اور اگر کوئی
ساحر بعزم جنگ گیا اور اُس سے مقابلہ کیا مین گرمی جنگ مین اُسنے چہرے سے نقاب اُلٹ دی جلکر مرگیا
علاوہ اس سحر کے اُسنے اپنے رہنے کا جو مکان بنایا ہی اُسمین عجائب و غرائب سحر سے بنائے ہین وہان انسان
کا داخل نہین ہوسکتا ہی اور مکان اُسکا شہر پناہ سے آگے ہی اُسکے بعد شہر پناہ ہی جب کوئی اس سرحد سے زندہ
بچکر جائے تو شہر پناہ تک پہونچے اور یہ بھی اکثر لوگون نے بیان کیا ہی کہ اگر کوئی اُسکو قتل کرکے شہر پناہ تک
پہونچ بھی جائے تو شہر پناہ سے گذرنا بہت دشوار ہی وہان ایک قلعہ سحر بنا ہوا ہی اُسمین اکثر عجائب و غرائب
ایسے ہین جو انسان کے فنا کردینے کے لیے بہت آسان ذریعہ ہین جب ان دو مقامات سے گذر ہو تب شہر زرین
مین پہونچے صاحبقران نے فرمایا کچھ فکر و تردد نہین ہی خدا سب آسان کردیگا یہ فرماکر بدیع الملک سے سب
کیفیت بیان کی بدیع الملک نے عرض کی خدا مالک ہی وہ کیا چیز ہی اگر یہ دردگار رنے چاہا تو ملک پر قبضہ کرینگے
اور وہ بھی مطیع اسلام کرینگے امیر نے فرمایا فضل خدا سے امید تو ایسی ہی ہی آیندہ اختیار خدا کو ہی یہ فرماکے ہو
طرف شہر زرین کے روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ ترقان نقاب پوش کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب ملک زرین پوش اپنے ملک سے براے مدد ساتج شاہ بلقائی روانہ ہوا تھا تو ملکہ ترقان نقاب پوش

نے ایک طائر سحر جا کر اسکے ہمراہ کر دیا تھا اور اس طائر سے کہہ دیا تھا کہ والد ماجد کی خبر ہر گھڑی کی مجکو دیا کرنا طائر اسکے
کہنے کے بموجب تعمیل کیا کرتا تھا ایک روز ملکہ ترقان اپنے صحن باغ مین بیٹھی تھی کہ صدائے گریہ اسکے کان مین آئی بہت
گھبرائی کنیزون سے کہا ارے دیکھو تو یہ کون روتا ہو کنیزین بھی حیران حیران چارون طرف دیکھنے لگین کہ آسمان پر سناٹا ہوا
ترقان نے دیکھا طائر سحر روتا ہوا چلا آتا ہو یہ حال دیکھکر گھبرا گئی اُٹھ کھڑی ہوئی طائر زمین پر آیا ملکہ نے پوچھا ارے کیا
مصیبت گذری کیون اسقدر بیقرار ہو والد ماجد کیسے ہین کس کام مین مصروف ہین طائر نے جواب دیا کہ انکو مسلمانون نے
قتل کیا یہ سنا تھا کہ ترقان کی عجب حالت ہوگئی بہت روئی اپنا حال پریشان کیا تھوڑی دیر کے بعد سنبھل کے بیٹھی اور
خیال کیا تو غصہ آیا آنکھین لال ہوگئین کنیزون سے کہا جلد میرا تخت لاؤ مین والدہ ماجدہ کے پاس جاؤنگی انکو بھی یہ خبر
وحشت اثر سناؤنگی پھر اُنسے اجازت لیکر خود جابلقا پر جا کر مسلمانون کو تباہ کرونگی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی طائر
نے کہا اب جابلقا پر کوئی نہین ہو لشکر اسلام کے ہاتھ سے بہت سے بادشاہ قتل ہوئے ہین اُنکے ملکون پر قبضہ
کرنیکو سب روانہ ہوگئے ہین جابلقا پر ایک حاکم اپنی طرف سے چھوڑا ہو ترقان نے کہا خیر جہان وہ لوگ مجکو ملینگے
انکو ہلاک کرونگی مگر قاتل والد ماجد کا نام کیا ہو طائر نے کہا مجکو نام سے آگاہی نہین ہو مگر صورت بخوبی پہچانتا ہون
ترقان نے کہا تجکو میرے ہمراہ چلنا ہوگا جب لشکر اسلام مجکو ملیگا تو قاتل کو بتا دینا طائر نے جواب دیا مین ہمراہ رکاب
چلونگا اور قاتل کو بتا دونگا ملکہ نے کنیزون سے پکار کر کہا اری ابھی تک تخت حاضر نہین کیا کنیزین تخت لیکر آئین
ترقان تخت پر بیٹھی تخت کو اڑاتی ہوئی اپنی مان ملکہ ریحان سبز پوش کے پاس آئی اسنے جو بیٹی کو آتے ہوئے
دیکھا خوش ہوگئی اپنی جگہ سے اُٹھکر قریب آئی ترقان کو گلے سے لگایا ترقان نے رونا شروع کیا ریحان
بیقرار ہوگئی کہا بی بی خیر تو ہو دشمنون کو کیا رنج پہونچا جو یہ کیفیت ہو ترقان نے کل حالت ملک زرین پوش کے
قتل ہونیکی بیان کی ریحان کو بڑا صدمہ ہوا اسنے بھی اپنا حال پریشان کیا تمام محل مین ماتم پڑ گیا ترقان نے کہا ای
مادر گرامی اب صبر فرمائیے آنسو نہ بہائیے مجکو اجازت دیجیے رخصت کیجیے مین والد ماجد کے خون کا عوض مسلمانون
سے لونگی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی جلا کر خاک کرونگی سب کو ہلاک کرونگی ریحان نے جواب دیا کہ بی بی جو ہونا
تھا وہ ہوا اب مسلمانون کو قتل کرکے کیا حاصل ہوگا ملک زرین پوش زندہ ہو جائینگے گو خدا مسلمانون کی بری
اور انکے لیے جو خرابی کیجائے سزاوار ہو مگر مجکو تمہارا جانا گوارا نہین ہو نہین معلوم کیا ہو کیا نہ ہو سنتی ہون مسلمان ایسے
ہین جنھون نے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا ہو اور طلسم توڑے ہین اُنسے مقابلے کے لیے جانا مناسب نہین ہو
ترقان نے کہا امان جان وہ ساحر کیسے تھے جنکو مسلمانون نے قتل کیا اور طلسم کیسے تھے جو انکے ہاتھ سے شکست ہوے ریحان نے کہا بی بی بڑے
بڑے طلسم تھے اور ساحران جلیل جو سامری عہد وجمشید زمان تھے ترقان نے جواب دیا مین اس بات کو یقین نہین
کرتی کہ غیر ساحر ساحر کو قتل کرے شاید کبھی ایسا ہوگیا ہو کوئی طلسم کسی ترکیب سے فتح کیا ہو وہین کے ساحرون کو
قتل کیا تمام زمانے مین نام ہوگیا کہ بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا اور بڑے بڑے طلسم شکست کیے آپ مجکو
اجازت مرحمت فرمائیے مین ضرور جا کر عوض خون والد ماجد لونگی جب ریحان نے دیکھا کہ ترقان کسی طرح نہین مانتی ہو
مجبور ہوکر کہا بی بی پھر کیونکر جانیکا ارادہ ہو ترقان نے جواب دیا کہ جسقدر لشکر یہان موجود ہو اسکو ہمراہ لونگی اور جسقدر
ساحران نامی میرے ملازم ہین انکو ساتھ لونگی اور برائے تباہی مسلمانان روانہ ہو جاؤنگی ریحان نے کہا بی بی اگر
یہی قصد ہو تو اپنے اُستاد خونخوار آتش چشم کو ہمراہ لو ناظرین پر واضح ہو کہ خونخوار آتش چشم ایک ساحر غدار ہو
جب ترقان بہت کم سن تھی تو یہ مکار اسپر عاشق ہوکے اٹھا لیگیا تھا ملک زرین پوش نے اسکی تلاش مین

بڑی کوشش کی تھی جب پتہ معلوم ہوا تو زرین پوش خونخوار کے پاس گیا تھا اور منت و سماجت ترقان کو لایا تھا
خونخوار نے زرین پوش سے عہد کرا لیا تھا کہ مین اسکو سحر تعلیم کر دونگا اپنے فرزندون کیطرح سمجھونگا خبردار کبھی میرے
آنیکی ممانعت نہ کرنا اور جس روز مین آنا میرا خلاف ہوگا اُسی دن تمھاری شاہی کو فقیری سے بدل دونگا ملک
زرین پوش نے سب کو منظور کر لیا تھا خونخوار کے کہنے سے بیرون شہر پناہ ترقان کے لیے باغ تعمیر کیا گیا تھا
ترقان اُس باغ مین رہتی تھی شب و روز خونخوار اسکے یہان رہتا تھا ہر وقت شغل میخواری رہتا تھا اسکے
وصل سے اپنا دل خوش کرتا تھا مگر زرین پوش سے پوشیدہ کرتا تھا اُس سے کہتا تھا کہ مین اسکو اپنے فرزندون
کیطرح جانتا ہون گو زرین پوش جانتا تھا مگر بخوف کچھ کہہ نہ سکتا تھا اُسنے اسکو سحر بھی تعلیم کیا تھا جسوقت اسکو
طائر نے آکر خبر دی تھی تو خونخوار اپنے طلسم مین تھا اسکے یہان نہ تھا یہ اپنی مان کے پاس آئی اور اپنے ارادے
سے اسکو ماہر کیا اُسنے خونخوار کو ساتھ لیجانیکی راے دی ترقان نے کہا اُنکے لیجانیکی کیا ضرورت ہے کیا بڑا
کام ہے جسکے لیے اُنکو تکلیف دون مین خود کیا کم ہون اگر دو لاکھ مسلمان ہونگے تو ایک سحر مین سب کو دیوانہ بنا دونگی
اور کیا آپ نے اسکا امتحان نہین کیا ہے جو بیس روز پیش کرتی ہین بارہا یہان بڑے بڑے بادشاہ لشکر کشی کرکے آئے
ہین مینے اُنکو دیوانہ کرکے مار ڈالا کسی کو جلا دیا مجھسے اہل اسلام کیا مقابلہ کر سکین گے ریحان نے مجبور ہوکے کہا اچھا
تمکو اختیار ہے مین لاچار ہون ترقان نے اُسیوقت محلدار کو طلب کیا جب محلدار آئی تو کہا جا کر چوبدارون کو
حکم دو کہ رسالدارون کی فوج بہت جلد حاضر کرین ہمین ایک ضرورت ہے محلدار باہر آئی چوبدارون کو طلب کیا
سب کیفیت بیان کی چوبدار اُسیوقت روانہ ہوکے رسالدارون کو آکر اطلاع دی سب اُسیوقت مسلح و مکمل ہوکر
ایوان شاہی پر حاضر ہوے محلدار نے ترقان کو اطلاع دی کہ سب رسالدار در دولت پر حاضر ہین ترقان نے
کہا ہماری طرف سے سب کو اطلاع دو کہ سامان سفر بہت جلد تیار کرین عنقریب ہم یہان سے سفر کرین گے
محلدار پھر باہر آئی رسالدارون سے ترقان کا پیام کہا اور بہت سی تاکید کردی رسالدار رخصت ہوکر اپنے
رسالون مین آئے سامان سفر درست کرنے کے لیے فوج مین حکم دیا کوچ کی تیاری ہونے لگی ترقان نے اپنی
مان سے کہا جسوقت لشکر تیار ہو جائے میرے یہان روانہ فرمائیے گا اب مین رخصت ہوتی ہون وہان لشکر
ساحران کا انتظام کرنا ہے اور کیا عجب ہے جو استاد تشریف لائے ہون اگر وہ مجھکو وہان نہ پائینگے تو گھبرائینگے اور اُسکے
خلاف ہوگا کیونکہ بے اُنکی اجازت کے یہان چلی آئی ہون ریحان نے کہا جسوقت لشکر مین سامان سفر درست ہو جائیگا
ضرور تمھارے یہان بھیجدونگی مگر ایک بات یہ سنی ہے کہ تمھارے یہان کوئی جا نہین سکتا ہے مجھے ایسے اسباب
بیان فرماتی ہین جو انسان کی ہلاکت کا باعث ہو جاتے ہین ترقان نے جواب دیا آپ خاطر جمع رکھیے اُن لوگون کو گزند
نہین پہونچیگی یہ بات تو غیر شخص کے لیے ہے جو مجھسے جنگ کرنیکی نیت سے آئے وہ البتہ نہین آسکتا ہے اور یہ لوگ
تو گھر کے ہین انکے لیے کچھ اندیشہ نہین ہے ریحان خاموش ہو رہی ترقان اپنے تخت پر سوار ہوکے روانہ ہوئی اپنے
باغ مین آکر جسقدر ساحر اسکے یہان ملازم تھے اُنکو طلب کیا جب سب آکر موجود ہوے تو ترقان نے کہا تم
لوگون کو لازم ہے کہ بہت جلد سامان سفر درست کرو عنقریب مین براے مقابلہ مسلمانان کوچ کرونگی ساحرون نے جو
بات سنی ترقان سے رخصت ہوے اپنے ٹھکانے پر آکے سامان سفر مہیا کرنے مین سرگرم ہوے ترقان اپنے باغ مین مصروف
شغل ٹہلنے لگی کہ آسمان پر سناٹا ہوا ترقان نے نگاہ اٹھاکے دیکھا آمد خونخوار جادو کی علامت ظاہر ہوئی ترقان
خوش ہو گئی ایک برق چمکی تخت خونخوار زمین پر آیا خونخوار تخت سے اترا کہا ملکہ تم کہین گئی تھین ترقان نے

سب کیفیت بیان کی خونخوار کو بھی غصہ آیا کہا ملکہ تم بہ راحت آرام اپنے باغ مین بیٹھو مین جاکر مسلمانون کو نیست و
نابود کردونگا اور قاتل زرین پوش کا سر لاؤنگا ترقان نے جواب دیا کہ جبتک مین اپنے ہاتھ سے ایک ایک مسلمان
کو قتل نہ کرونگی تب تک مجکو چین نہ آئیگا خونخوار نے جواب دیا کہ مین سب کو زندہ گرفتار کرکے تمھارے پاس لاؤنگا تم
سب کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ملکہ تمھارا جانا مجکو گوارا نہین ہی جب مین موجود ہون تو تمھین تکلیف کرنا کیا ضرور ہی
مین جاتے ہی سب کو گرفتار کرلونگا ترقان نے جواب دیا کہ مین ضرور جاؤنگی اگر تمھارا ارادہ ہو تو میرے ہمراہ چلو
خونخوار خوش ہوا کہا پھر مین اپنے لشکر کو جاکر خبر کردون وہ سب لوگ چلنے کا سامان درست کرین ترقان نے
جواب دیا کیا ضرورت ہی جسقدر ساحر یہان موجود ہین وہ ضرور جاینگے علاوہ انکے مین نے لشکر غیر ساحران کو
سامان درست کرنیکا حکم دیا ہی یقین ہی کل تک وہ لوگ بھی ضرور آجاینگے جسقدر رکابی ہین خونخوار نے کہا لڑائی کی تو
ضرورت نہین ہو فقط ان لوگون کو جسوقت ہم اسیر کرلین تو یہ سب انکی قید کو لے آوین ترقان نے جواب دیا
اسواسطے مین نے بھی سب کو ہمراہ لیا ہی تھوڑی دیر تک یہ ذکر رہا جب آفتاب غروب ہوگیا خونخوار ترقان کا
ہاتھ پکڑے ہوئے بارہ دری مین آیا ترقان نے کنیزون کو حکم دیا کہ حسب دستور صحبت شراب کباب آراستہ کرین کنیزون نے
کشتیان کباب کی گلابیان شراب کی حاضر کین خونخوار نے صراحی جھپٹکر گلاس اٹھایا شراب انڈیل کے ملکہ کے سامنے
پیش کی ترقان نے شراب پی پھر خود صراحی اٹھاکے جام مملو کیا خونخوار کو دیا اسنے خوش ہوکر جام لیا تھوڑی دیر
تک باہم اسطرح میخواری رہی جب دماغ گرم ہوئے شوق دمس مین بیخود ہوگئے خونخوار نے کنیزان خوش آواز
کیطرف اشارہ کیا کنیزون نے گانا شروع کیا یہان خونخوار اور ترقان نے ایک ایک عالم شراب پیا دونون بدمست
ہوکر بیہوش ہوئے رات بھر مدہوش پڑے رہے جب صبح ہوئی دونون عاقلون کو ہوش آیا ترقان اٹھی منھ ہاتھ
دھوکر مسند پر آئی ایک کنیز نے آکر کہا داری محلدار صاحب آئی ہین ترقان نے کہا آنے دو یہ ذکر تھا کہ محلدار نے
آکر سلام کیا ترقان نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی محلدار نے کہا حضور کے حسب مطلب لشکر حاضر
ہو جو حکم ہو وہ کیا جائے ترقان نے کہا ان لوگون کے رہنے کیواسطے انتظام کرو اور جو جو انکے ضروریات
ہون انکا بندوبست بہت جلد کرو خبردار کسی قسم کی تکلیف ان لوگون کو نہونے پائے محلدار باہر آئی کارپردازون
کو بلاکر کہا ہماری ملکہ یہ فرماتی ہین سب نے بموجب حکم انتظام درست کیا لشکر کو اتارا ترقان نے خونخوار سے
کہا لشکر تو آگیا ہی اب کیا ارادہ ہی خونخوار نے کہا آج یہان رہو اور جو انتظام باقی ماندہ ہین وہ بھی درست ہوجائین
کل یہان سے چلو ترقان نے کہا میرا بھی یہی ارادہ تھا مگر کہا سباب سحر جو تحفہ جات بزرگان ہین انکا ساتھ لینا ضرور
ہی خونخوار نے جواب دیا کہ تحفہ جات کی کیا ضرورت ہو کیا ساحرون سے جنگ ہی اور اگر ساحرون سے جنگ ہو
تو تحفہ جات کی کیا ضرورت ہی مین یون کسی سے سحر مین کب کم ہون جو تحفہ جات کی فکر کرون تمھاری خوشی ہو نہین ہی اسوجہ سے
مین تمھین ساتھ لیے چلتا ہون ورنہ اپنے کسی ملازم کو بھیجدیتا وہ لشکر اسلام کو اسیر کرلاتا جب وہ لوگ غیر ساحر ہین
تو مجسے کیونکر مقابلہ کرسکین گے ترقان نے جواب دیا کہ مین نے والدہ ماجدہ کی زبانی سنا ہی کہ ان لوگون نے بہت
سے طلسم فتح کیے ہین اور بڑے بڑے ساحران جلیل القدر کو قتل کیا ہی خونخوار نے مسکراکے جواب دیا کہ وہ ساحر ہونگے
جنکو ان لوگون نے قتل کیا اور وہ طلسم ہونگے جنکو ان لوگون نے فتح کیا ترقان نے کہا میرا بھی یہی خیال ہی خونخوار
نے کہا پھر تحفہ جات لینے کی کیا ضرورت ہی یون ہی چلنا کافی ہی ترقان نے بھی اسکا کہنا منظور کیا اور وہ روز و شب
انھین ذکر اذکار مین بسر کیا دوسرے روز علی الصباح خونخوار اور ترقان نے لشکر ساحران و غیر ساحران

ہمراہ لیا کوچ کیا اور ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی جو عجیب بانی ہی

کہ صاحبقران جو ملک زرین کی طرف روانہ ہوئے تھے راہ مین مقام کرتے ہوئے دسوین دن ایک شہر معمورہ مین کہ ملک وارد ہوئے بدیع الملک نے عرض کی اس جگہ کی فضا مجکو بہت پسند آئی ہی اگر دو ایک روز یہان قیام فرمائیے تو بہت مناسب ہو صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہی جب تمکو پسند ہی تو یہان رہو مین بھی اس شہر کو پسند کرتا ہون بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران نامدار مرکب کی پشت سے اترکے داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے بدیع الملک بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور جملہ سردار اپنے اپنے مقام مین گئے صاحبقران نے حکم دیا کہ پردے بارگاہ کے اٹھا دیے جائین آگے کرسیان بچھائے جائین جنگل کی کیفیت دیکھین گے خادمون نے بتعجیل تمام پردے بارگاہ کے باندھ دیے آگے سائبان زربفت کھینچ دیا صاحبقران مع جملہ رفقا یہان تشریف لائے غلامون نے دنگل بچھائے امیر ثانی کیفیت دیکھنے لگے دن بہت قلیل باقی تھا بدیع الملک نے عرض کی یہان سے شہر زرین بہت قریب ہی کیا عجب ہی کہ ہمارے آنیکی اطلاع ہو صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ مین نے سنا وہ اس مقام سے شہر زرین دو سو کوس ہی یہ ذکر تھا کہ ایک طرف سے گرد اٹھی بدیع الملک نے کہا نشان آمد لشکر معلوم ہوتا ہی صاحبقران اسطرف دیکھنے لگے جب وہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا دو تخت بروے ہوا اڑتے ہوئے آتے ہین ایک تخت جو سب سے آگے ہی اسپر ایک نقابدار لباس بیش قیمت پہنے کچھ اسباب سحر آگے سے بیٹھا ہوا اسکے بعد جو تخت ہی اسپر ایک ساحر سیہ فام تاج مرصع کا سر پر دھرے بنخوت تمام بیٹھا ہی عقب مین ان دونون تختون کے لشکر ساحران غیر ساحران معلوم ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کوئی ساحر کمین لشکرکشی کیواسطے جاتا ہی یہ لوگ ملک زرین پوش کے ہمراہیون سے مسلمان ہو کر شریک لشکر اسلام ہوے تھے انھون نے پہچانا اور صاحبقران سے عرض کی حضور یہ ملکہ ترقان نقاب پوش بیٹی ملک زرین پوش کی ہی اور دوسرے تخت پر خونخوار آتش چشم جادو ہی نہین معلوم یہ دونون کہان جاتے ہین اور کسکی تلاش ہی امیر نے فرمایا جس واسطے جاتے ہونگے معلوم ہو جائیگا قریب آنے دو یہان یہ ذکر تھا کہ وہ تخت قریب آئے صاحبقران نے دیکھا کہ اس نقاب پوش نے ایک طائر سفید رنگ جھولی سے نکال کے چھوڑا وہ طائر لشکر اسلام کے قریب آکر غایب ہو گیا نقابدار کے پاس جا کر کچھ باتین کین اسنے تخت روکا اپنے ملازمین کو ٹھہرنے کا حکم دیا سب لوگ رک گئے ملازمون نے خیمے استادہ کیے وہ نقابدار تخت سے اترا اور سب لوگ بھی پیادہ ہوئے نقابدار اور دوسرا تخت سوار ایک بارگاہ مین گئے پھر سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے امیر اور جملہ سرداران نامی نے اس کیفیت کو دیکھا جب سب بیٹھے اپنے خیمون مین چلے گئے صاحبقران نے فرمایا نہین معلوم یہ طائر سفید ہماری طرف کیون آیا تھا اور پھر پلٹ کر اسنے نقابدار سے کیا کہا جو لوگ اس راز سے واقف تھے انھون نے عرض کی حضور جب ملک زرین پوش نے قصد جانیکا کیا تھا تو ترقان نے ایک طائر بنا کر اسکے ہمراہ کیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ ہر گھڑی کی خبر ہمین دیتے رہنا وہی طائر ہی معلوم ہوتا ہی اسنے قتل کی خبر دی اسکو شکریہ نہین آپ سے مقابلہ کرنیکو آئی ہی بلکہ اسیواسطے لشکر بھی آپ کے لشکر کے مقابلے مین اتارا ہی صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اگر انکا یہ عزم ہوگا تو ہمین بھی کچھ عذر نہین ہی یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر دعا دی اور عرض کی حضور ایک نامہ دار حاضر ہوا امیر نے فرمایا بلا توقف ہرکارے نامہ دار کو سامنے لائے نامہ دار نے امیر کو

سلام کیا پھر نامہ نذر دیا امیر نے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا تحسین ترقان اور خونخوار کیطرف سے لکھا تھا کہ ای سردار لشکر اسلام قاتل ملک زرین پوش کو ہمارے حوالے کر دو ہم اُسے آگ میں ڈال دیں کہ وہ جلکر خاک ہو جائے اور تم ہماری اطاعت قبول کرو مذہب سامری پرستی اختیار کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو ہم سے تمھیں سلامت نہ پاؤگے امیر نے جو اس مضمون کو پڑھا بدرجہ کمال غصہ آیا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کیا بیہودہ گوئی کی ہے ابھی جاکر سب کو خاک میں ملا دونگا پھر نامہ دار کیطرف مخاطب ہوکے فرمایا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو سامری وجمشید پر لعنت کر مذہب خدا پرستی اختیار کر ورنہ نام و نشان مٹا دونگا نامہ دار نے چین بجبین ہوکر جواب دیا کہ آپکی کیا مجال ہی جو ہمارے ولی نعمت کیواسطے کچھ کہ سکیں اتنا کہنا تھا کہ نورالدہر نے ایک طمانچہ اُس ساحر کو مارا کہ سر اڑ گیا اسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ کشتی مرا نام سن فولاد جادو بود امیر نے فرمایا اسکی لاش کو باہر پھینکدو ملازموں نے لاش اس ساحر کی باہر پھینکدی یہاں تو یہ واقعہ گذرا مگر ترقان نے خونخوار سے کہا کہ میں نے نامہ لشکر اسلام کے سردار کو روانہ کیا تھا ابھی تک نامہ دار واپس نہیں آیا کیا سبب ہی خونخوار نے کہا میں بھی اسی فکر میں ہوں ترقان نے کہا کسی دوسرے آدمی کو روانہ کرنا چاہیے کہ اسکی خبر لائے خونخوار نے اسیوقت دوسرے ساحر کو روانہ کیا یہ تو لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا یہاں خونخوار نے ترقان سے کہا یقین ہی کہ وہ لوگ اب کچھ عذر نہ کرینگے اور قاتل ملک زرین پوش کو حوالے کرینگے اور اطاعت قبول کرینگے ترقان نے کہا میں قاتل کو تو ضرور جلا دونگی اور ان سب لوگوں کو بھی سخت تکلیف دونگی خونخوار نے کہا جب اطاعت قبول کریں تو پھر کسیطرح کی تکلیف دینا مناسب نہیں ہی بلکہ اور خاطر کرنا لازم ہی کہ انھوں نے ہمارے مذہب کو اختیار کیا ترقان نے کہا بیشتر تکلیف دیکر پھر عفو تقصیر کر دونگی میں نے قسم کھائی ہی کہ مسلمانوں کو جہانتک ہو سکیگا میں تکلیف پہونچاؤنگی خونخوار نے کہا جب وہ اپنے مذہب کو ترک کر دینگے مسلمان کہاں رہینگے ترقان نے کہا اسیوجہ سے انکو تکلیف دیجائیگی اور اگر مسلمان رہیں اور ترک مذہب نہ کریں تو سب کو جلا دوں [illegible] خونخوار نے کہا جیسا ہوگا دیکھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ رونیکی آواز آئی ترقان نے گھبرا کے گردن اٹھائی دیکھا جس ساحر کو فولاد کی خبر کیواسطے بھیجا تھا وہ روتا ہوا چلا آتا ہی ترقان نے گھبرا کے پوچھا ارے خیر تو ہی اس ساحر نے جواب دیا کہ فولاد جادو کی لاش سامنے میدان میں پڑی ہی نہیں معلوم کسنے مار ڈالا ترقان نے کہا سوائے مسلمانوں کے اور یہ کام کسی کا نہیں معلوم ہوتا ہی جو کسی نے اسکو مار ڈالا خونخوار نے کہا میں ابھی تحقیق کیے دیتا ہوں یہ کہکر اپنے بازو سے ایک موم کا پتلا کھولا کچھ اسم سحر پڑھا پتلے پر پانی ڈالا پھر پوچھا ای شبیہ سامری فولاد جادو کو کسنے مارا اور کیونکر مارا اُسنے کہا فولاد جادو کو ایک جوان مسلمان نے قتل کیا ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ سر اُسکا اڑ گیا خونخوار نے کہا نام بتا دو پتلے نے تھوڑی دیر تک سکوت کیا پھر گردن اٹھا کر کہا نام اُس جوان کا نورالدہر ہی خونخوار نے کہا اسکو کس خطا پر قتل کیا پتلے نے جواب دیا کہ اُسنے بد زبانی کی تھی یہ سنکر ترقان متحیر ہوئی کہا ای خونخوار بہت مناسب ہوگا جو والد ماجد کے قاتل کا نام بھی تحقیق کر دو خونخوار نے پوچھا ملک زرین پوش کو کسنے قتل کیا اسکا نام بتا دو پتلے نے پھر سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد کہا ایک جوان بدیع الملک نام لشکر اسلام میں ہی اُسنے ملک زرین پوش کو قتل کیا ہی خونخوار نے ترقان سے کہا تمنے سن لیا بدیع الملک نے ملک زرین پوش کو قتل کیا ہی نورالدہر نے فولاد جادو کو قتل کیا ہی ترقان نے کہا میں بہت تعجب کرتی ہوں کہ فولاد سحر میں طاق تھا اسنے غیر ساحر کے ہاتھ سے مار کیونکر کھائی پتلے نے کہا ان لوگوں کو غیر ساحر نہ جانو وہ ساحروں کی ہستی نہیں سمجھتے

ہین اُنکے پاس ایسی ایسی چیزین ہین جنکی وجہ سے اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی خونخوار نے کہا پھر اُنسے کیونکر جنگ کرنا
چاہیے چیلے نے جواب دیا پیشتر وہ اشیا اُنسے لیکر اپنے قبضے مین کر دو تب لوگ مجبور ہونگے اُسوقت اختیار ہے جو
چاہنا اُنسے جنگ کرنا وہ مجبور ہو جاینگے خونخوار نے کہا اے شبیہ سامری کیا چیزین اُن لوگون کے پاس ہین چیلے
نے جواب دیا کہ جو سب کا سردار ہی جسکا نام صاحبقران ہی وہ صاحب اسم اعظم ہی اور اُسکے پاس ایک حرز ہیکل ہی
اُسکی وجہ سے اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور بدیع الملک نے ملک ریز ہوش کو قتل کیا ہی اُسکے پاس کئی چیزین
ایسی ہین جو دعوی کرتی ہین ایک بازو بند ہی ایک مہرہ سلیمانی ہی ایک لوح ہی جسکو لوح کی یہ تاثیر ہی کہ جب کسیوقت
مشکل مین بدیع الملک اُسکو دیکھتا ہی تو اُسمین نوشتہ پاتا ہی اور دافع بلیات اسم اعظم اُسمین ملتے ہین جبتک اِن دونون
شخصون سے یہ چیزین لیکر اپنے قبضے مین نہ کرو گے تب تک اُنسے لڑنا دشوار ہو کسی صورت سے فتح نہ پاؤگے ہمیشہ
ہارے جاؤگے خونخوار نے کہا مین اسیوقت تدبیر کرتا ہون یہ کیا بڑی بات ہی ابھی سب چیزین اپنے
قبضے مین کر دونگا پھر مسلمان میرا کیا بنا سکینگے اب معلوم ہوا کہ ان لوگون کو اسی بات پر ناز ہی اسی وجہ سے انھون
نے ہمارے نامدار کو قتل کیا یہ نہ سمجھے کہ اگر ہم کدر پر آئینگے تو سب تحفجات اُنسے چھین کر اپنے قبضے مین کر لینگے
پھر یہ غرور کہان رہیگا ترقان تو اس گفتگو کو سنکر سن ہوگئی خونخوار نے جو اسکو متفکر پایا کہا ملکۂ عالم آپ کیون
تردد فرماتی ہین مین سب انتظام کر لونگا ترقان نے کہا مجکو اسوقت یہ کیفیت سنکر حیرت ہوگئی مسلمان بڑے
زبردست ہین اسیوجہ سے ان لوگون نے بڑے بڑے ساحرون کو مارا بہت سے طلسم برباد کیے ان لوگون سے بہت سمجھ کے
مقابلہ کرنا ایسا ہو کہ یہ لوگ کسی طرح سے گزند پہونچا نہ سکین خونخوار نے کہا ملکہ اسکی فکر کیا ہی مین ابھی جاکر سب کیفیت بہ
خلاصہ تحقیق کرتا ہون پھر وہ سب اشیا اپنے قبضے مین کرتا ہون جب سب تحفجات اِن لوگون سے حاصل ہوجائینگے
پھر کیا بنا سکینگے جسطرح چاہنا اُنکو گرفتار کر لینا ترقان نے کہا مین بھی تمھارے ہمراہ چلونگی خونخوار نے کہا تمھارا چلنا
مناسب نہین ہی بلکہ بہتر جانو تو اپنے باغ مین پلٹ جاؤ مین اِن لوگون سے ہر طرح سے سمجھ لونگا ترقان نے
کہا مین باغ تو ہرگز نہ جاؤنگی بلکہ تمھارے ہمراہ لشکر اسلام مین ضرور چلونگی خونخوار نے کہا ملکہ مین تبدیل صورت
کرکے جاؤنگا اُن لوگون کو فریب مین لاؤنگا تم وہان جاکر کیا کروگی ترقان خاموش ہو رہی خونخوار اُٹھا اسباب
سحر لیا اپنی صورت سحر سے تبدیل کرکے لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا جیسے ہی لشکر مین پہونچا دیکھا بڑی آبادی ہی
ایک جانب لشکر کا بازار آراستہ ہی ہر قسم کا سودا فروخت ہو رہا ہی لوگ جمع ہین ایک شہر کا لطف معلوم ہوتا ہی
کوئی جوہری کی دوکان پہ بیٹھا ہوا موتی لعل و یاقوت کی خریداری کر رہا ہی کوئی بزاز کی دوکان پر اطلس مخمل
جامدانی کے تھان چکار رہا ہی کوئی حکاک کی دوکان پر کھڑا ہی عجب لطف ہی خونخوار بصورت مبدل سب کو
دیکھتا ہوا بازار کیطرف سے گذر گیا اب اسکو بارگاہین سردارون کی ملین اسنے لوگون سے قبل کرنے بہتسے
نام تحقیق کرنا شروع کیے پہلے ایک بارگاہ کے قریب پہونچا دیکھا دو چار آدمی اُسطرف سے آتے ہین خونخوار نے
اُنسے پوچھا کیون بھائی یہ بارگاہ کسکی ہی انھون نے جواب دیا یہ بارگاہ ملک ایرج فرزند قاسم ذوالفقار کی ہی
تجھے کیا ضرورت ہی کیون تحقیق کرتا ہی اسنے جواب دیا مجھے کوئی ضرورت نہین ہی مین مرد مسافر ہون غریب الوطنی
کی حالت مین اس طرف آنکلا ہون چاہتا ہون کوئی شخص ایسا مل جائے جو اسوقت بیکسی مین کچھ دستگیری کرے
اُن لوگون نے کہا اے مسافر بہت اچھی جگہ تو آگیا ہی یہان جس سے سوال کریگا تیری حاجت بر آئیگی خونخوار آگے
بڑھا اور ایک بارگاہ کے قریب پہونچا دیکھا دو خدمتگار اندر سے نکلے کسی کار ضروری کو جاتے ہین خونخوار

آگے بڑھا اسکے قریب آیا پوچھا یہ بارگاہ کسکی ہے لوگون نے جواب دیا کہ تو کون ہے اور کیون دریافت کرتا ہے اسنے دوسری
کیفیت بیان کی جو پیشتر بیان کی تھی انھون نے کہا یہ بارگاہ فلک اشتباہ ہمارے آقاے عالیجاہ ملک قمر ثانی ابن
ملک ایرت کی ہے خونخوار نے کہا اگر تمھاری اجازت ہو تو مین وہان جاکر عرض حال کرون شاید میری تقدیر اسکے
لجائے تو میری معیشت درست ہو جاے انھون نے کہا تمکو اختیار ہے دروازے پر جاکر عرض حال کرو بہتر تمھارا مقدر
بیگی خونخوار اور آگے بڑھا ایک بارگاہ اور دکھائی دی وہان بھی اسنے تحقیق کیا معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ شاہزادہ
سکندر رفیع المکانی ہے خونخوار اور آگے بڑھا دیکھا ایک بارگاہ بہت بڑی استادہ ہے گرد اسکے بہت سے لوگ بھی آتے
جاتے ہین خونخوار سمجھا کہ یہ بارگاہ سردار لشکر کی ہے مگر لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ بدیع الملک
کی ہے خونخوار تجمل بارگاہ دیکھکر حیران ہو گیا بارگاہ کے سب نشانات کو خیال مین رکھا اور آگے بڑھا دیکھا ایک
بارگاہ نہایت پر تکلف استادہ ہے اور در بارگاہ پر انبوہ کثیر ہے معلوم ہوتا ہے کسی بادشاہ عالیجاہ کی ڈیوڑھی ہے خونخوار
نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ بارگاہ کسکی ہے سب نے جواب دیا یہ بارگاہ صاحبقران کی ہے خونخوار نے سلیقہ
سب کی بارگاہین دیکھکر اور نام تحقیق کر کے اپنے لشکر مین واپس آیا ترقان ٹہل رہی تھی اسکو جو آتے دیکھا
خوش ہو کے پوچھا مطلب بھی حاصل ہوا خونخوار نے کہا اب کتنی بڑی بات ہے خوب کو جاکے سب چیزین لے
آؤنگا اسوقت مین صرف نام اور مقامات دریافت کرنے گیا تھا سو وہ تحقیق کر آیا اب شب کو جاکر بازو بند
دیو کے لاؤنگا کل سب کو گرفتار کر لونگا ترقان بہت خوش ہوئی تمام دن دونون مکارون نے یہی ذکر کیا کہ
شام ہو لشکر اسلام مین جاؤن تحفہ جات وہان سے لاؤن پھر سب کو قید کر کے یہان سے لیجاؤن جب دن تمام ہوا
اور آفتاب عالمتاب پردہ شب مین نہان ہوا ترقان نے خونخوار سے کہا اب تمھارے جانے مین کتنی دیر ہے
خونخوار نے کہا ابھی لشکر اسلام مین سب لوگ بیدار ہونگے جب رات زیادہ جائیگی مین جاکر اپنا کام کرونگا ترقان
نے کہا کیا شب کو کوئی طلایہ وہان نہوگا خونخوار نے کہا مین غرق زمین ہو کر جاؤنگا اور بدیع الملک کی بارگاہ
مین جاکر نکلونگا اگر اسکو سوتا پاؤنگا تو سب تحفہ جات اسیوقت اپنے قبضے مین کرونگا ورنہ اگر بیدار پاؤنگا تو البتہ
کچھ دیر تک انتظار کرنا پڑیگا ترقان نے کہا آج اسکا انتظام ضرور ہو جانا چاہیے خونخوار نے جواب دیا ملکہ تم خاطر جمع
رکھو مین آج سب تحفہ جات تمھارے پیشکش کرونگا مجھے وہانتک جانے دو انھین باتون مین رات زیادہ گئی پھر
ترقان نے کہا اب رات بہت آئی ہے دیر نکرو تم جلدی جاؤ خونخوار نے اسباب سحر ساتھ لیا پھر اسم سحر پڑھکر
دونون پاؤن زمین پر مارے غرق زمین ہوا ترقان انتظار دیکھنے لگی مگر خونخوار جو غرق زمین ہوا بدیع الملک
کی بارگاہ مین اسنے سر نکالا دیکھا شمعہاے کافوری روشن ہین باری دار حاضر ہین بدیع الملک مسہری
پر آرام فرماتے ہین خونخوار نے سحر کیا باری دارونکو غنودگی طاری ہوئی یہ زمین سے نکلکر مسہری کے قریب آیا دیکھا
لوح گلے مین پڑی ہے مانند ستارہ کے چمک رہی ہے اپنے قبضے مین کی بازو بند پر ہاتھ دوڑایا بازو بند کھولنے کا قصد کیا
مگر پھر اسنے خیال کیا کہ اگر ابھی بازو بند کھولتا ہون تو بدیع الملک جاگ پڑینگے بہتر یہ ہے کہ انکو کسیطرح بیہوش کرے
یہ سوچکر اسنے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پڑیا بیہوشی کی نکالی دماغ مین بدیع الملک کے پہونچائی شاہزادے کو
چھینک آئی بیہوش ہوے اس چالاک نے اپنا کام کیا مہرہ اور بازو بند لیا دامن سے چلا اسی نقب کے راستے پھر
بارگاہ مین آیا مہرہ اور لوح اور بازو بند ترقان کو دیکر کہا ملکہ تم اسکو اچھی طرح اپنے پاس رکھنے کا پتا اب مین
خواب مین جاتا ہون صاحبقران کی طرف چلا جاتا ہون ترقان نے کہا ایک ہی بار کیون لیتے ہو خونخوار

نے کہا میں مجبور ان اشیا کی وجہ سے تھا لاکھ چاہا مگر مجھکو سحر یاد نہ آیا بارگاہ صاحبقران میں کیونکر جاتا اچھا ذرا
ترقان نے اسکو رخصت کیا خونخوار پھر غرق زمین ہوا تھوڑی دیر کے بعد اسنے بارگاہ صاحبقران کے اندر
زمین سے سر نکال کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ صاحبقران تو سو رہے ہیں مگر بہت سے خادم بیٹھے ہیں خونخوار نے سحر کیا
جسکے غنودگی طاری ہوئی خونخوار بےخوف زمین سے باہر آیا صاحبقران کے قریب آکے بیہوشی دماغ امیر میں پہونچائی
صاحبقران چھینک لیکر بیہوش ہوئے اسنے حرز ہیکل پر قبضہ کیا وہان سے بھی راہی ہوا اپنی بارگاہ میں آکے
حرز ہیکل ترقان کو دی اور کہا ملکہ یہ بھی عجب تحفہ ہے اصل یہ ہے کہ مسلمانون نے بڑی کوششیں کی ہونگی تب یہ اشیاء
ہاتھ آئی ہونگی ایسی چیزیں سوائے ان لوگون کے اور کسیکو ممکن نہیں ہیں انھیں بہت احتیاط سے رکھنا ترقان
خوش ہو گئی خونخوار سے کہا اب کل طبل جنگ بجوانا صبح کو میدان میں جانا ایک سحر کرکے سب کو اسیر کر لینا پھر
تمھیں اختیار ہے جو چاہے ان لوگون کے حق میں کرنا اور ایک بات یہ بھی ہے کہ انکی گرفتاری سے اور اشیا نادرہ
مثل زر و جواہر کے بھی ہاتھ آئینگی صرف ایک سباز لشکر ایسا ہے جو اپنے اپنے ملکون میں نہیں ہے علاوہ اسکے خزانہ بیشمار
بیحد و بیحساب ہے ہر ایک سردار الگ ہو کے قتل کرنے سے بہت کچھ مال و زر ہاتھ آئیگا ترقان نے کہا اب انکا
گرفتار کرنا کیا مشکل ہے اسی ذکر میں رات بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو لشکر اسلام سے صدائے اذان بلند ہوئی
امیر نے اٹھکے فریضۂ سحری ادا کیا سب سردارون نے بھی نماز صبح سے فراغت حاصل کی بدیع الملک نے جو خیال کیا
بازوبند بازو پر نہ پایا لوح کو دیکھا اسکا پتہ بھی نہ پایا مہرہ بھی اپنے پاس نہ دیکھا بہت گھبرائے صاحبقران کے پاس
آئے کل کیفیت عرض کی امیر کی نگاہ اپنے سینہ پر پڑی حرز ہیکل نظر نہ آئی صاحبقران بھی متردد ہوئے تعجب سب سرداران
لشکر متعجب ہو کر امیر سے کہنے لگے یا صاحبقران بڑے تعجب کی بات ہے کوئی آیا نہیں بارگاہ میں کسی کے آنیکا نشان
نہیں پھر کون تھا جو یہ چیزیں لیگیا امیر نے فرمایا یہ کام کسی ساحر کا ہے یہ ذکر تھا کہ خواجہ عمرو ثانی صاحبقران کی خدمت
میں حاضر ہوئے سب کیفیت دریافت کی پہلے امیر کی بارگاہ میں گئے فرش اٹھا کے چارون طرف زمین کو دیکھا
ایک جانب ہنر نقب معلوم ہوا خواجہ نے اسکا سراغ لگانا چاہا مگر نقب کو بہت تنگ و تاریک پایا بعض بعض جگہ
زمین کو بہت عمیق کھدا دیکھا خواجہ تھوڑی دور گئے پھر آگے جانیکی راہ نہ پائی مجبور واپس آئے امیر سے عرض
کی یا صاحبقران یہ کام کسی ساحر کا ہے غرق زمین ہو کر آیا ہے اب میں بدیع الملک کی بارگاہ میں جاتا ہوں
وہان کی بھی خبر میں لاتا ہوں دیکھوں وہان کس ترکیب کوئی آیا ہے یہ کہکر بدیع الملک کی بارگاہ میں آئے
فرش بارگاہ اٹھا کر چارون طرف نگاہ کی یہان بھی نقب کی وہی ترکیب پائی مجبور ہوکے صاحبقران کی
خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی وہان بھی یہی حالت ہے ضرور رات کو کوئی ساحر لشکر حریف سے یہان آیا
اور وہی سب اشیا لیگیا امیر نے فرمایا تعجب کی بات ہے کہ اب تک ان لوگون نے طبل جنگی نہیں بجوایا ہے خواجہ نے عرض
کی بیشک ضرور طبل جنگی بجوائینگے میدان میں آئینگے صاحبقران نے اسم اعظم کو یاد کیا یاد تھا خواجہ نے عرض کی معلوم ہوتا ہے
اسکو کیفیت اسم اعظم معلوم ہے بھی ورنہ اسکی بھی کوئی ترکیب نکالتا مگر اب ہوشیار رہیے گا امیر نے فرمایا خیر اتنا کہکر خواجہ
رخصت ہوئے مگر برق ثانی نے جو نگاہ خواجہ کی دیکھی معلوم ہوا کہ خواجہ کا ارادہ ہے کہ لشکر دشمن میں جائیں کچھ اپنا
کمال دکھائیں برق بھی خواجہ سے چھپکر چلا مگر عمرو نے جو دیکھا کہ برق جاتا ہے تو اسکے آواز دی ارے برق کہان
جاتا ہے برق نے دیکھا خواجہ پکار رہے ہیں عرض کی استاد کہیں نہیں جاتا ہون خواجہ نے کہا یہان آ برق قریب
آیا عمرو نے کہا خبردار لشکر دشمن میں نہ جانا یہ لوگ بڑے ظالم ہیں اپنی عیاری کہیں چلتی ہے میں نے کئی بار ارادہ کیا

مگر نہ جاسکا وہان بڑی ہوشیاری رہتی ہی برق نے عرض کی اُستاد مین وہان جاکر کیا کرونگا آپ بیکار میری طرف سے
بدگمان ہوتے ہین خواجہ نے کہا مین نے تمکو سمجھا دیا کہ اگر وہان جاؤ گے تو سلامت پھر کے نہ آؤ گے وہان مین بھی نہین
جاسکتا ہون جو کچھ کوشش کرکے تمھین رہا کرلاؤنگا برق نے کہا استاد مین وہان نہین جاؤنگا آپ بیکار خفا ہوتے
ہین خواجہ خاموش ہو رہے برق وہان سے اُٹھکر بھاگ گیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا خواجہ نے برق کے
جانیکے بعد لشکر خونخوار جادو کا راستہ لیا قریب پہونچ کے اپنی صورت ایک عاشقی کی بنائی لشکر مین خونخوار کے
آنے کنارے لشکر کے بیٹھ کے طنبورہ چھیڑ کر تانین لگانا شروع کین لشکریون کے کان مین جو آواز پہونچی سب
بیتاب ہوگئے اپنے خیمون سے نکلکر چارون طرف دیکھنے لگے دیکھا ایک بڈھا نہایت لاغر میلا کرتا پہنے ایک
کاٹھ کی تسبیح گلے مین ڈالے ہوئے بال سر کے منڈے ہوئے ایک تہ بند باندھے طنبورہ ہاتھ مین لیے ہوئے
لشکر کے کنارے پر جنگل کیطرف منھ کیے ہوئے بیٹھا ہوا گا رہا ہی مگر اس شکل پر کیا کمال ہی کہ دل بیقرار ہوجاتا ہی لشکری
قریب آئے کہا میان صاحب آپ کون ہین کہان سے تشریف لائے ہین اُس بڈھے نے کہا مین ڈھاڑی ہون یہان
سے چند کوس پر ایک قریہ ہی وہان رہتا ہون جب کبھی کوئی لشکر اسطرف آتا ہی تو اکثر چلا آتا ہون جو کچھ میری
تقدیر کا ہوتا ہی مل جاتا ہی پہلے دوسرے لشکر مین گیا تھا مگر وہان کسی نے سماعت نہ کی مجبور ہو کے یہان چلا آیا
اب اپنے گانو مین چلا جاؤنگا لشکر والون نے کہا آپ مایوس نہ ہوجیے ہم لوگ آپکی خاطر کرین گے اگر پسند آئیگا تو آپکو اپنے
مالک تک لے چلین گے آپ ہمارے ہمراہ تشریف لے چلیے خیمے مین بیٹھ کر گائیے یہ کہکر سب اُس بڈھے کو اپنے ہمراہ خیمے
مین لائے کہا اب کچھ شغل فرمائیے مگر کوئی اچھی چیز سنائیے خواجہ نے طنبورہ ملا کر گنگنا کے ایک غزل گائی تمام لشکر
کے لوگ وہان جمع ہوگئے سب کی عجب کیفیت ہوگئی مگر آواز کا پہنچنا خونخوار جادو اور ترقان لقا کے بھی کان تک
جو سنتے ہی دل دونون کے بیقرار ہوگئے ترقان نے کہا ای خونخوار یہ کسکی آواز ہی عجب سوزگداز ہی ذرا خبر تو منگاؤ
اگر کوئی یہان ہو تو اُسکو جلد بلاؤ خونخوار نے کہا ملکہ عالم میری بھی یہی کیفیت ہی دل کی عجب حالت ہی یہ کہکر ایک ملازم
کو بلایا کہا جلد جاکر خبر لا یہ کون گاتا ہی اگر کوئی ہمارے لشکر کا ملازم ہو تو اپنے ہمراہ لانا اور اگر کوئی اور شخص غیر ہو تو ہمے
اطلاع دینا ہم اُسکو بلا کے یہان گنوا لینگے ملازم بارگاہ کے باہر آیا دیکھا سب کے خیمے خالی پڑے ہین مگر ایک خیمے مین
بہت سے لوگ جمع ہین اور تمام لشکر اُس خیمے کو گھیرے ہوے کھڑا ہی لیکن سب سکوت مین ہین معلوم ہوتا ہی تن مین
جان باقی نہین ہی ملازم خونخوار یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا قریب آیا بڑی مشکل سے اپنے تئین خیمے کے اندر پہونچایا
صورت دیکھکر حیران ہوگیا دلمین کہا اس صورت پر یہ کمال مگر کچھ کہہ نہ سکا یہ بھی محو ہوگیا جب عرصہ ہوا تو ترقان
نے پھر خونخوار سے کہا کہ کیسے آدمی کو بھیجا تھا کہ ابھی تک واپس نہ آیا خونخوار نے دوسرے ملازم کی طرف اشارہ
کیا یہ سلام کرکے پیچھے ہٹتا خیمے کے باہر آیا یہ بھی جہان گانا ہورہا تھا وہان آیا یہ بھی محو ہوگیا خونخوار نے تیسرے
ملازم کو روانہ کیا وہ جو آیا بمشکل تمام سب کو ہٹا کے خیمے کے اندر پہونچا دیکھا ایک مرد ضعیف گا رہا ہی غضب
کی تانین لگا رہا ہی دونون ملازم اُسکے آگے سر جھکائے بیٹھے ہین اسنے جاتے کے ساتھ ہی اُن دونون ملازمون سے
مخاطب ہوکر کہا تم لوگ عجب راحت طلب ہو آقا کے نامدار خفا ہو رہے ہین ملکہ عالم بیتاب ہین فرماتی ہین ابھی تک
کوئی خبر لیکر نہ آیا کہ کون گا رہا ہی اور تم یہان ایسے محو ہوئے کہ دین و دنیا کی خبر نہ رہی خواجہ نے یہ کلمہ سنا دلمین کہا اب
میری طلبی ہوئی مگر اسکو بھی انھین دونون ملازمون کیطرح بٹھا رکھنا مناسب ہی یہ سوچکر کہا میان صاحب غصہ نہ کیجیے
دیکھیے زیادتی نہ کیجیے ایک تان آپ بھی سن لیجیے ان بیچارون کی کیا خطا ہی یہان گانا بری بلا ہی یہ کہکر کانون پر ہاتھ

رکھے ایک تان ایسی لگائی کہ ملازم ثالث بھی محو ہو گیا تو خواجہ نے اُسکی طرف ہاتھ بڑھا کے گانا شروع
کیا ایسی ایسی تانین لگائین کہ اُسکو بھی کچھ ہوش مرد یا کا نہ رہا یہان تو خواجہ نے اُسکو محو کیا وہان ترقان نے
خونخوار سے کہا یہ کیا سبب ہے جو جاتا ہے وہ پھر کے نہین آتا ہے اب کسیکو نہ بھیجو مین خود جاتی ہون خونخوار
نے کہا ملکہ تم کیون تکلیف کرو مین خود جاتا ہون جو کوئی ہو ابھی لاتا ہون ترقان نے کہا مین ضرور جاؤنگی یہ کہکے اپنی
جگہ سے اُٹھی خونخوار بھی اُٹھا دونون ہاتھ پکڑے بارگاہ کے باہر آئے خونخوار نے جو نگاہ کی سب فوج ایک جگہ دکھائی
دی ترقان سے مخاطب ہو کر کہا دیکھو ملکہ وہین کوئی گا رہا ہے تمام ملازمین لشکر اُسی جا مجتمع ہین یہ کہکر قریب آیا
بڑی مشکل سے یہ بھی خیمے کے اندر پہونچا دیکھا ایک بڈھا بیٹھا طنبورہ ہاتھ مین لیے گا رہا ہے اور جن جن ملازمین
کو بھیجا تھا وہ اُسی کے پاس بیٹھے جھوم رہے ہین خونخوار نے کہا دیکھو یہ لوگ یہانتک آئے مگر محو ہو گئے
کچھ کہہ نہ سکے اب ہم سب کی محویت دیکھتی ہو کہ ہمارا اسوقت کسی کو خیال نہین ہے تعظیم و تکریم سب فراموش ہے ترقان
نے کہا پھر ان پیر مرد کو اپنی بارگاہ مین لیچلو خونخوار نے کہا دیکھو اب مین اُنسے کہتا ہون یہ کہکر آگے بڑھا خواجہ
نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا تا مدے سے معلوم ہوا کہ خونخوار آتش چشم اور ترقان نقاب پوش یہی ہین
یہ سوچکر خواجہ نے گانا موقوف کیا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے کہا سلامتی رہے آپ نے کیون تکلیف فرمائی
تابعدار کو وہین یاد فرمایا ہوتا خونخوار نے ہنسکر جواب دیا بھائی صاحب آپکے بلانے کو مین نے تین آدمی
متواتر روانہ کیے مگر وہ یہان آکے ایسے محو ہوئے کہ آپ سے اطلاع نہ کی اب تشریف لے چلیے خواجہ نے
کہا بہت مناسب ہے یہ کہکر اُٹھے گانا جو موقوف ہوا سب لوگون کے ہوش درست ہوئے سب کی زبان پر
کلمات تعریف جاری ہوئے خواجہ بشکل ڈھاڑی خونخوار کے ہمراہ اُسکی بارگاہ مین آئے خونخوار نے بڑی
خاطر کی بیٹھنے کی اجازت دی جب خواجہ بیٹھ چکے تو خونخوار نے پوچھا میان صاحب اپنا نام بتایئے یہان آنیکا
سبب فرمایئے خواجہ نے کہا میرا نام مے دار خان ہے یہان سے دو کوس پر ایک قریہ ہے وہان رہتا ہون
جب کبھی اسطرف سے کوئی قافلہ گذرتا ہے اور مجھے اُسکی خبر ہوتی ہے ساز لیکر چلا آتا ہون جو کچھ تقدیر کا ہوتا
ہے لے جاتا ہون روز کا معمول یہ ہے کہ روسا ے قریہ سننے کے لیے بلا بھیجتے ہین بہت کچھ دیتے ہین کل مین نے
اپنے لڑکے کی زبانی خبر سنی تھی کہ دو لشکر بہت بڑے بڑے اس صحرا مین اُترے ہین کل تو نہ حاضر ہو سکا آج آیا
پہلے اُس لشکر مین گیا گو بہت آباد دیکھا مگر اپنے کمال کا کسیکو قدردان نہ پایا مجبور ہو کے آپکے یہان آیا آپ
نے قدردانی فرمائی میری عزت بڑھائی اب حضور کو بہت خوش کرونگا انعام و خلعت لونگا خونخوار نے کہا
میان مے دار خان تم بڑے کامل ہو اور وہ لوگ مسلمان ہین گانے بجانے کی قدر کیا جانین خواجہ نے کہا حضور
یہان کیونکر تشریف لائے اور یہ لشکر مسلمانون کا یہان کیونکر آیا خونخوار نے کیفیت بیان کی خواجہ نے ہنسکے
کہا بھلا آپ سے وہ کس دعوی پر لڑنے آئے تھے آپ لوگ سحر مین طاق وہ اس کوچے سے ناواقف پھر کیا انھین
اپنی جان فاضل تھی خونخوار نے کہا میان صاحب اُنکے پاس چند تحفہ جات ایسے تھے جو دفع سحر کا باعث تھے
اُنکی وجہ سے اُن لوگون پر سحر تاثیر نہین کرتا تھا خواجہ نے کہا وہ اب کیا ہوئے خونخوار نے کہا مین نے اپنے
قبضے مین کیے ہین خواجہ نے کہا وہ کیا کیا چیزین ہین ترقان نقاب پوش بول اُٹھی کہ ایک حرز ہیکل ہے ایک مہرہ
سلیمانی ہے ایک بازو بند سلیمانی ہے خواجہ نے کہا نام تو اچھے ہی ہین مین نے سنے کیون صاحب حرز ہیکل کیا چیز ہوتی ہے اور مہرہ
سلیمانی کس چیز کو کہتے ہین اور بازو بند کسکا نام ہے جو یہ تاثیر رکھتا ہے کہ اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا خونخوار نے ترقان سے کہا

کہ میان صاحب کو سب اشیا دکھا دو ترقان اُنکی ایک صندوقچی لائی اُسکو کھولکر سب چیزین دکھائین خواجہ نے
دیکھا کہ سب چیزین موجود ہین مہرہ حکل کو بہت دیر تک دیکھا بعد اسکے بازو بند کو دیکھکر کہا اسمین کیا صفت ہے جو سحر اسکی
وجہ سے تاثیر نہین کرتا مہرہ کو دیکھکر کہا ایک سنگ سرخ رنگ یہ بات حاصل ہو سب چیزین اپنے ہاتھ مین لیکے دل
آیا کہ خواجہ اب سحر تو تیرا تاثیر نہین کریگا اسکی آنکھون مین ناک جھونک کر اپنے لشکر کی راہ لیجیے خیال آیا کہ ایسی جگہ
آئین ہے دو چار کوڑی کا روزگار کرکے نہ جائین یہ بالکل خلاف ہے یہ اشیا اب ہمارے ہاتھ سے کہان جائینگی یہ سوچکر
وہ سب چیزین ترقان کو واپس دین کہا ابھی تک نوبت مقابلہ نہین آئی خونخوار آتش چشم نے کہا اب آج مین طبل جنگی
بجواتا ہون بلکہ اچھے وقت سے کا خیال آیا مین آپکے باتون مین ایسا محو تھا کہ اس بات کو بھول گیا تھا یہ کہکر اسنے
ملازمین سے کہا کہ ہمارے لشکر مین خبر کر دو کہ طبل جنگی بجے ملازمون نے اُسکے لشکر مین خبر کی طبل جنگی بجا ہرکارے
لشکر اسلام کے یہ خبرین لیکر روانہ ہوئے اپنے لشکر مین پہنچے بارگاہ سلیمانی مین حاضر ہوئے ہاتھ اٹھا کر صاحب
صاحبقران کے حق کی خدا حضور کی عمر و دولت مین ترقی عطا فرمائے خونخوار کے لشکر مین طبل جنگی بجا ہے امیر
نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بطفیل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون
لشکرون مین تیاریان ہونے لگین مگر خواجہ نے یہان اپنا رنگ جمانا چاہا ایسی ایسی باتین کین کہ خونخوار بہت
خوش ہوا ترقان نقاب پوش نے کہا کیون میان لے دار خانصاحب آپ ملازمت کرنا چاہتے ہین
خواجہ نے کہا اگر مالک قدردان ملے اور میری بساط کے موافق تنخواہ کرے تو ضرور ملازمت کرنا گوارا
کرونگا ترقان نے کہا اسکی گفتگو ہمارے آپکے پھر کبھی ہوگی ابھی تو ہم آپکو جبتک یہان ہین اپنے یہان بطریق مہمان رکھتے
ہین جس وقت یہان سے چلنے لگین گے اُس وقت دیکھا جائیگا خواجہ نے کہا آپ مالک ہین مجکو کسی حال مین عذر نہین
ہے خونخوار نے کہا میان صاحب آپ کچھ گائیے خواجہ نے طنبورہ سنبھالا گنگنا کے ایک غزل گائی ترقان اور
خونخوار جادو کو سنائی یہ دونون بہت محظوظ ہوئے خواجہ کو بہت سا انعام دیا بہت کچھ تعریف کی عمرو نے کہا
میرے گانے کا یون لطف نہین ہے خونخوار نے کہا میان صاحب اور جو کچھ فرمائیے وہ اسباب ابھی ممکن کیا جائے
خواجہ نے کہا اگر آپ میرا کمال دیکھنا چاہتے ہین تو شراب طلب کیجیے تاکہ میرا بھی دل لگے خونخوار نے ملازمون
سے کہا ارے شراب بہت جلد لاؤ ملازمون نے فوراً گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی حاضر کین خونخوار
نے کہا میان صاحب شراب موجود ہے پیجیے خواجہ نے ایک صراحی کھینچکر شراب جام بلورین مین انڈیلی اور کچھ اُس
صراحی مین تھوڑی بیہوشی ملا دی جام سر پر رکھا اور ناچنا شروع کیا رقص کرتے ہوئے ترقان نقاب پوش
کے پاس پہونچے سر کو جھکایا کہا ایسی سرکار دون کو سر سے شراب پلانا چاہیے ترقان یہ کیفیت دیکھکر دنگ
ہوگئی خونخوار بھی تعجب کرنے لگا اور جو لوگ اُس جگہ موجود تھے سب کو حیرت ہوئی کہ لے دار خان نے کیا
کمال کیا سر سے شراب پلائی رقص کیا اور ایک قطرہ شراب کا زمین مین نہ گرا پھر تو عمرو نے دورہ باندھا سب کو
ایک ایک جام پلایا شراب پلاتے پلاتے ایک کھمبے کے قریب پہونچے اُسکے سامنے بھی جام لیجیے کنیز نے اُسمین
بھی کرکے جام خواجہ کے ہاتھ سے لیا اور اپنے رومال مین جام کو انڈیل لیا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی پاؤن سے
اُس کنیز کے پانو کو دبایا اُسنے سر اٹھایا خواجہ نے آنکھ ملائی پہچان لیا کہ برق ثانی ہے خواجہ نے چپکے سے کہا تم جگہ
عیاری خراب کرنے پہونچتا ہے برق خاموش ہو رہا خواجہ آگے بڑھے اور لوگون کو شراب تقسیم کی جب سب
حاضرین محفل پی چکے تو خواجہ پھر اپنی جگہ پر آکے بیٹھے طنبورہ اُٹھا کے گانا شروع کیا ہنوز ایک غزل بھی ختم نہ کی

تھی کہ سب کی آنکھوں میں سرسوں پھولی خونخوار جادو نے ترقان نقاب پوش سے کہا او فاحشہ تو نے مجھکو مفت
میں زحمت دی اپنے ساتھ یہاں لائی اتنے دن گذر گئے مجھے اپنی پہلی زوجہ کا حال نہیں معلوم ہے میرا دل لگا ہوا ہے دیکھئے
کیا گذرتی ہوگی میں ہرگز اب تیرا ساتھ نہ دونگا اُسکے پاس جاؤنگا اب تجھسے مجھکو نفرت ہو گئی خبردار اب مجھے طلب کرنا میں یہاں
جاؤنگا اُسکو مناؤنگا اگر وہ کہیگی تو تیرا سر جدا کر اُسکے قدموں پر ڈال دونگا میں نے بڑی غلطی کی جو تیرے کہنے سے
یہاں چلا آیا اب تیری یہ صورت نحس مجھکو دیکھنی ناگوار ہے ہر وقت پیش نظر رہی گلعذار ہو ترقان نے جو یہ بات
سنی جھلا کے جواب دیا او نامرد تو کیا بیہودہ بکتا ہے میری صورت کو نحس بتاتا ہے اور اُس کی منظر صورت کو رشک
حسن جہان آرا پر فوقیت دیتا ہے مجھے خود تیرا ساتھ دینا گوارا نہیں ہے میں ہمیشہ تجھکو نامرد جانا کی تجھسے بہتر اُس غلام
زنگی کو جانتی ہوں جسکی یاد اب مجھے شب و روز ستاتی ہے وہی میرا مطلب دل تجھسے پورا نہوا ہمیشہ اُس غلام زنگی پر
میں نے اپنی جان فدا کی اگر تو بھی کسی قابل ہوتا تو میں اُسکی خوشامدیں کیوں کرتی میں تجھکو خود نکالنا چاہتی ہوں
خونخوار نے کہا او فاحشہ غلام زنگی کیسا کیا تو نے کوئی دوسرا یار کیا ہے ترقان نے کہا پھر کیا کرتی جب تجھکو کسی قابل
نہ پایا تو دوسرے سے دل لگایا وہ میرا آرام جان ہے تجھسے ہر وقت دل پریشان ہے خونخوار نے کہا میں تجھے
زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر اُٹھا بیہوشی نے غلبہ کیا مارا زمین پر گرا ترقان نقاب پوش اُٹھی یہ بھی گری پھر تو جو جو
اُٹھا زمین پر گرا سب حاضرین محفل بیہوش ہوئے خواجہ نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی. برق ثانی بھی اپنے
مقام سے اُٹھی خواجہ نے کہا اب تو کہاں آتا ہے برق نے کہا استاد میں ان لوگوں کو جلدی جلد ہی قتل کردوں
آپ زیور و اسباب اپنے قبضے میں لیجئے خواجہ نے کہا آپ معاف فرمائیے یہاں سے چلے جائیے میں سب بندوبست
کر لونگا برق نے کہا استاد ایک کنیز کا زیور میں لے لوں خواجہ نے کہا دور ہو یہاں سے کیا بیہودہ بکتا ہے یہ کہکر
پہلے خواجہ نے اُس مسند دوچی پر قبضہ کیا جس پر حرز زنبیل رکھی تھی مسند دوچی اُٹھا کر نذر زنبیل کی پھر تو خنجر بکف
پہلے خونخوار کے قریب آئے اسکے گلے پر خنجر پھیر اگرچہ ذبح نہوا خواجہ نے ترقان کے چہرے سے نقاب ہٹائی
دیکھا ایک زن بدقوام بدانجام نہایت ضعیف بیوقوف بڑھی ہے خواجہ نے اسکے گلے پر خنجر پھیر کر اسکی گردن بھی
کٹی عمرو نے بہ تعجیل سب کا زیور اُتارا برق بھی شریک ہوا عمرو نے سب لیکر برق سے چھین لیا جب سب کا
زیور اُتار چکے اور سب مال و اسباب اپنے قبضے میں کیا اب خواجہ کا یہ ارادہ ہوا کہ اسکو داخل زنبیل کردوں
خونخوار اور ترقان نقاب پوش کو اپنے قبضے میں لوں او پاس صاحبقران کے لیچلوں خواجہ چاہتے ہیں کہ پہلے
خونخوار کو اٹھا میں کرد. بارگاہ پر اثر ہوا عمرو نے گلیم اوڑھ لی برق ثانی بھی بھاگ کر پوشیدہ ہوا خواجہ بھی
بارگاہ سے سب کی ٹوپیاں اُتارتے ہوئے نکل گئے صبح ہوتے ہی اپنے لشکر میں پہونچے یہاں صاحبقران
زمان فریضہ سحری ادا کرکے ہتھیار ذات پر آراستہ کر رہے تھے کہ خواجہ نے آکر سلام کیا حرز زنبیل کا کچھ ذکر بھی نہ کیا
بلکہ یہ کہا یا صاحبقران آپ میدان جنگ میں تشریف لیے جاتے ہیں وہ ساحر غضب کا مکار ہے اسم اعظم سے
ہوشیار رہیگا اب تو حرز زنبیل بھی پاس نہیں ہے امیر نے فرمایا خدا مالک ہے جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا خواجہ نے کہا آپکی
حرز زنبیل سے حفاظت بہت بڑی تھی مگر کیا عرض کروں میں نے بڑی کوشش سے حرز زنبیل اپنے قبضے میں کی
لیکن پھر میرے پاس آکے چلی گئی صاحبقران نے فرمایا کیا ہوا خواجہ نے کہا میں شب کو خونخوار کی بارگاہ
میں گیا وہاں سے حرز زنبیل لیکر آتا تھا راہ میں قرندار نے مجھسے حرز زنبیل چھین لی صاحبقران سمجھے کہ حرز زنبیل
خواجہ کے پاس ہے مسکرا کر فرمایا خواجہ چھین ایسے وقتوں پر قرندار بہت کام آتے ہیں عمرو نے عرض کی یا امیر

آپ جانتے ہین کہ آمدنی کم خرچ زیادہ میری فیاضی آپ پر ظاہر ہی جہان بازار مین نکلا فقیرون نے گھیر لیا کوئی کہتا ہی
ہی میرے پاس کھانیکو نہین ہی کوئی کہتا ہی میرے پاس کپڑا نہین ہی کوئی وضیع شریف چپکے سے کہتا ہی [illegible]
اسکا قرض ادا کرنا مجھپر واجب ہی مگر تہیدستی مانع ہی اگر آپ کچھ شرکت فرمائین تو مین اس قرض سے ادا ہو جاؤن
اسیطرح سے ہزارون آدمی سوال کرتے ہین پھر کسی کے سوال کو رد کرنا میرا شیوہ نہین ہی انسے فراغت پائی کہ روپیہ
دیکر جان بچائی آگے بڑھا حلقہ والون نے گھیر لیا اب انھین جواب صاف دینا یہ میری وضع کے
خلاف ہی اور یہ سب باتین آپکی وجہ سے ہین لوگ جانتے ہین کہ خواجہ کو صاحبقران سے بہت کچھ ملتا ہی مین
تو بہت عاجز ہون اگر نہین جاتا ہون تو انتظام مین فرق آتا ہی اب ایسی حالت مین سوائے قرض کے اور کیونکر
اپنی اوقات بسر کر سکتا ہون امیر نے فرمایا پھر اسکا قرض کسقدر ہی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب مین
کیا بیان کرون جو کچھ اسوقت مجکو ملجائے مین اسی کو غنیمت جانون امیر نے حکم دیا کہ خواجہ تم دو ہزار
روپیہ لے لو عمرو نے کہا یہ تو ایک مہینے کا سود بھی نہوگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ بہت طمع اچھی نہین
ہوتی ہی جو ملتا ہی اسکو غنیمت جانو عمرو نے کہا آپ یہ تصور فرماتے ہین کہ مین آپسے فقرا کے لیتا ہون مجھے کیا
ضرورت تھی مگر مجبور ہون اسوجہ سے آپکو تکلیف دہ ہوتا ہون صاحبقران نے فرمایا اچھا چار ہزار روپیہ
لے لو مگر اب زیادہ گفتگو نہ کرنا خواجہ نے کہا آپ مالک ہین یہ بھی نہ عطا فرمائیے تو مین کیا کرون یہ کہکے روپیہ
وصول کیا وہان سے بدیع الملک نوجوان کے خیمے مین آئے کہا کیا ارادہ ہی بدیع الملک نے کہا
مین میدان کارزار کی طرف جاتا ہون خواجہ نے کہا افسوس ہی کہ ایسے ساحران غدار سے مقابلہ ہو اور کوئی
چیز دافع سحر اپنے پاس نہو بدیع الملک نے کہا خواجہ خدا مالک ہی عمرو نے کہا یہ تو سچ ہی مگر لوح اور بازوبند
بھی عجب تحفہ نایاب ہے تجھے کیا کہون مین نے ان اشیا پر قبضہ تو کیا تھا مگر مجبور ہو گیا راہ مین قرضدار ملے
انھون نے کل چیزین مجھسے چھین لین صاحبقران کی حرز ہیکل ہی تھی انھون نے روپیے دیے ہین اب
حرز ہیکل لینے جاتا ہون بدیع الملک نوجوان سمجھے کہ خواجہ کے پاس سب چیزین موجود ہین مسکرا کے کہا
پھر جو کچھ فرمائیے حاضر کرون مگر بازوبند وغیرہ لا دیجیے خواجہ نے کہا جو کچھ مل جائے غنیمت ہی بدیع الملک
نے کہا صاحبقران زمان نے کیا عطا فرمایا ہی خواجہ نے کہا انکے عطیے کے دریافت کی کیا ضرورت ہی جو کچھ منظور ہو
اسکی جلد تدبیر کرو کہ لشکر حریف میدان مین آجکا ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ میرے پاس دو ہزار روپیہ
موجود ہین اسکو اسوقت قبول فرمائیے پھر دیکھا جائیگا خواجہ نے کہا بھلا کہان ممکن ہو سکتا ہی یہ تو ایک ہفتہ کا
سود بھی نہین ہی جب بدیع الملک نے دیکھا کہ خواجہ اسقدر روپیہ پر راضی نہونگے تو مجبور ہو کے کہا خیر
چار ہزار روپیہ سے زیادہ مین نہین دے سکتا عمرو نے کہا منگاؤ مین لیکر اسکے پاس جاؤنگا اگر
قبول کریگا تو تمھارے تحفہ جات لا دونگا بدیع الملک نے اسیوقت چار ہزار روپیہ منگا کر خواجہ عمرو کو
دیے خواجہ نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون وہ راضی ہوتا ہی یا نہین یہ کہکے وہان سے اٹھے صاحبقران
کی بارگاہ مین آئے دیکھا امیر سوار ہونے کو جاتے ہین خواجہ نے حرز ہیکل زنبیل سے نکالکے امیر نامدار کو
دی صاحبقران نے کہا خواجہ تم بڑے طماع ہو عمرو نے کہا اب حرز ہیکل پہنو باتین نہ بناؤ نہین معلوم کیونکر لائے
کیا کیا مصیبتین گذرین امیر نے حرز ہیکل پہنی خواجہ وہان سے بدیع الملک کے پاس آئے بدیع الملک
کو بارگاہ کے باہر قریب مرکب پایا سب تحفہ جات دیے بدیع الملک بہت خوش ہوئے خواجہ کی مدح و ثنا

کی شکریہ ادا کیا لوح کو چوم کر گلے مین ڈالا بازوبند بازو پر باندھا عاصرہ بھی پاس رکھا گھوڑے پر سوار ہوئے خواجہ
وہان سے پھر صاحبقران کے پاس آئے امیر سوار ہو چکے تھے خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا امیر نے گھوڑا
بڑھایا سب لشکر کو پشت پر لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے آگے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت خونخوار جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب خواجہ وہان سے چلے آئے تو خونخوار اور ترقان بیہوش پڑے رہے مگر اور تمام لشکری مسلح و مکمل ہو کر
انتظار خونخوار مین بارگاہ کے دروازے پر آکے ٹھہرے جب بہت عرصہ ہوا اور خونخوار باہر نہ آیا تو سب نے
آپس مین کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ آج روز جنگ ہے مگر آقائے نامدار ابھی تک باہر تشریف نہین لائے مین کیا سبب
ہے بعض نے کہا اگر وہان کسی کو بھیجا اور انکے خلاف ہوا تو سب مغضوب ہونگے اور فکر کا زیادہ باعث یہ ہے کہ کوئی
ملازم بھی باہر نہین آتا ہے جو اس سے کیفیت معلوم ہو رسالدارون نے کہا اگر انکے خلاف ہوگا تو ہم اسکا
عذر کر لینگے مگر جا کر خبر لینا چاہیے یہ کہکر ایک رسالدار بارگاہ کے اندر آیا عجب کیفیت دیکھی سب کو برہنہ پایا
رسالدار نے خونخوار جادو کے قریب آکے دیکھا تو اعضا مین حس و حرکت نہ پائی مگر آمد و شد نفس کی معلوم
ہوئی زندگی کا یقین ہوا جلدی جلدی پانی کے چھینٹے دیئے خونخوار کو ہوش آیا اپنے کو اس عالم مین پایا گھبرا
کے اٹھا دیکھا ترقان نقاب پوش برہنہ پڑی ہے جلدی سے اپنے رسالدار کا ٹپکا کھول کر ترقان کے
اوپر ڈالا رسالدار نے کہا یہ کیا کیفیت ہے خونخوار نے کہا مین نہین جانتا یہ کیا حالت ہوئی لی دار خان کہان
ہین رسالدار نے کہا انکا تو یہان پتہ نہین ہے خونخوار نے کہا جب مین تمھارے یہان سے لی دار خان
کو لایا وہ یہان آئے پہلے تو انھون نے بہت سی باتین بنائین پھر غزلین گائین شراب عجب طرح سے پلائی
شراب پینے کے بعد پھر مجھکو ہوش نہین رہا یہ بھی نہین معلوم کہ میرے کپڑے کون لیگیا اور سب اسباب آرائش
کیا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مرد سارق ڈھاڑی کی شکل بنا کے آیا اور اسنے شراب مین بیہوشی ملا کر
سبکو پلائی جو کچھ مال و اسباب یہان موجود تھا وہ لیگیا رسالدار نے کہا خیر اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا
اب میدان مین تشریف لیچلیے لشکر حریف عرصے سے منتظر ہے مجھکو ہرکارون نے خبر دی ہے خونخوار نے کہا
ابھی چلتا ہون جلد جا کر اطلاع کرو کہ لباس دوسرا میرے واسطے اور ملکہ عالم کیواسطے حاضر کیا جاسکے
رسالدار باہر آیا توشے خانہ مین گیا داروغہ سے تمام کیفیت بیان کی اسنے جلدی جلدی لباس نکالے اور
خونخوار کے پاس آیا خونخوار نے ترقان کو ہوشیار کیا لباس پہنایا ترقان نے جو سب کنیزون کو ننگا دیکھا
سخت حیران ہوئی کہا اے خونخوار جادو یہ کیا سبب ہے سب کے لباس کون لیگیا اور تمام اسباب بارگاہ
پر کس نے قبضہ کیا خونخوار نے جواب دیا ملکہ جو شخص لی دار خان کی صورت بنکر آیا تھا معلوم ہوتا ہے وہ
کوئی مرد سارق تھا یہان آکے اسنے سب کو بیہوش کیا اور کل اسباب لیگیا اسوقت تو اسکی تلاش غیر ممکن
ہے مگر بعد فراغت جنگ مین اسکا پتہ لگاؤنگا جہان ہوگا وہان سے ڈھونڈھ کے لاؤنگا مگر حرز ہیکل اور
پنجہ محفوظ جات کے تمھارے پاس موجود ہین ملکہ نے جواب دیا کہ مین نے ایک صندوقچی مین بند کرکے رکھدیے
تھے جا کر جو دیکھا صندوقچی کا سر بھی نہ پایا خونخوار نے کہا افسوس ہے مین نے کس محنت سے ان اشیا کو اپنے
قبضے مین کیا تھا وہ ضائع ہوئین خیر اسوقت مین لشکر اسلام کو گرفتار تو کرون بعد دیکھا جائیگا میرے ہاتھ
سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر اسنے اسباب لیا ترقان سے کہا ملکہ اب تم یہان قیام کرو مین لشکر حریف کے مقابلے

مین جاتا ہون ترقان نے کہا مین بھی چلونگی تماشا دیکھونگی خونخوار نے بہت منع کیا مگر ترقان نے نہ مانا
خونخوار جادو بھی مجبور ہوگیا کہا مالکہ تمہین اختیار ہے اب زیادہ منع نہین کر سکتا ہون ترقان نے لباس
سحر یعنے نقاب سحر چہرے پر ڈالی اپنی صورت حسین بنائی ایک طاؤس زرین بال سحر سے بنایا اسپر سوار ہوکر
بارگاہ کے باہر آئی خونخوار نے بھی ایک اژدر سحر بنایا دو چشم آتشین سحر کی بنی ہوئی لگالین اپنی آنکھون پر
پھر معاً اژدر پر بیٹھ کے اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکر کو عقب مین لیا ترقان سے کہا ملکہ تم سب کے آگے
چلو سوار لشکر تم ہو ملکہ نے اپنا طاؤس خونخوار آتش چشم کے اژدہے کے آگے کیا اسطرح سے میدان جنگ
مین آیا لشکر اسلام کو دیکھا کہ بیحد و بیشمار صف بستہ رزمگاہ مین منتظر ہے ترقان نے پلٹ کے کہا دیکھو ان لوگون کے
پاس لشکر کسقدر ہے خونخوار نے جواب دیا کہ بہادری ہے ان لوگون کی شک نہین ہے ترقان نے کہا اچھا قاتل الدہا
کونسا ہے خونخوار نے بدیع الملک کی طرف اشارہ کیا ترقان کی نگاہ جو بدیع الملک نامدار پر پڑی حسن و جمال
دیکھکر محو ہوگئی دل مین آرزوے وصل پیدا ہوئی صورت زیبا دیکھکر شیدا ہوئی خونخوار نے اسکے چہرے کی طرف
نظر کیا رنگ اڑا ہوا پایا کھٹک گیا گھبرا کے پوچھا کیون ملکہ عالم کیا کیفیت ہے مزاج کیسا ہے ترقان نے ٹھنڈی
سانس بھر کے جواب دیا کہ میری طبیعت اسوقت خود مضمحل ہوگئی نہین معلوم کیا سبب ہے خونخوار سے یہ بات
کہکے پھر بدیع الملک کیطرف نگاہ حسرت سے دیکھنے لگی خونخوار نے کہا ملکہ تم بارگاہ مین پلٹ جاؤ یہان نہ ٹھہرو
تمہاری طبیعت اسوقت درست نہین ہے ایسا نہو زیادہ تکلیف ہو ترقان نے کہا مین نہین جاؤنگی تم اپنا کام
کرو مجھسے زیادہ باتین نہ کرو خونخوار کو غصہ آیا کہا مین تمہارے واسطے کہتا ہون آیندہ تمہین اختیار ہے ملکہ
نے کہا جبتک مین یہان رہونگی تبتک میری طبیعت درست رہیگی اگر یہان سے چلی جاؤنگی تو واقعی دل زیادہ
پریشان ہوگا خونخوار نے کہا یہ کیا ترقان نے جواب دیا کہ تمکو اس جھگڑے سے کیا مطلب ہے خونخوار جادو نے
جواب دیا مین ابھی قاتل ملک زرین پوش کا سر کاٹ کر تمہارے حوالے کرون تم بارگاہ مین جاؤ ترقان نے
کہا خبردار اس جوان کو قتل نہ کرنا زندہ گرفتار کر لینا میرا جی چاہیگا تو قتل کرونگی اور اگر میری اطاعت قبول
کریگا تو اسکو امان دونگی اپنے یہان تخت سلطنت بٹھاؤنگی اسکے چہرے سے یہ بات ظاہر ہے کہ بڑا عاقل و دانا
ہے اور بہادری تو اسکی اس امر سے عیان ہے کہ اسنے والد ماجد کو قتل کیا لشکر سے نہ ڈرا خونخوار نے کہا پہلے تو
کیا ارادہ تھا کہ مین ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی سب کو جلا کر خاک کر دونگی یا اب صورت دیکھکر یہ بات پیدا ہوئی کہ تخت
سلطنت قرار دینے کی راے ہوئی یہ کیا بات ہے ترقان نے کہا تمہین ان امور مین کیا دخل ہے جو ہمارے مزاج
مین آتا ہے وہ کرتے ہین ہماری بات مین دخل نہ دو اور جسکو چاہے قتل کرو مگر اس جوان کو زندہ گرفتار کرکے
میرے سپرد کر دو مین جو چاہون اسکے حق مین کرون خونخوار نے جواب دیا کہ ابھی تک تو مین تمہاری طرف
سے جنگ کرتا تھا مگر اب مجھے کد ہوگئی ہے پہلے سب سے اسی جوان کو قتل کرونگا دیکھون تم میرا کیا کر لیتی ہو
ترقان نے جواب دیا تیری کیا مجال جو اسکو قتل کر سکے خونخوار بڑھا نقیبون کی طرف اشارہ کیا نقیبون نے
بڑھ کے نقابت کی کیفیت دکھلائی ترقان نے اپنا طاؤس آگے بڑھایا ایک جانب کھڑے ہوکر تماشا
دیکھنے لگی کہ خونخوار چشم سحر چڑھائے ہوئے اژدر کو دوڑا کے میدان مین آیا للکار کر آواز دی کہ اے فرقہ خدا پرستان
تم مین سے جو قاتل ملک زرین پوش کا ہو میرے مقابلے مین آئے بدیع الملک نے جو یہ کلام اس بدانجام
کی زبان سے سنا اپنا اسپ صبا رفتار کو چھیڑ کر آگے بڑھے صاحبقران کے قریب آئے اجازت میدان طلب

کی امیر نے رخصت دی بدیع الملک میدان میں آئے خونخوار نے کہا اے جوان تو نے ملک زرین پوش کو قتل
کیا اور میری ذات سے نہ ڈرا بدیع الملک نے جواب دیا کہ تو کیا چیز ہے ہم سوائے ذات الٰہی اور کسی سے نہیں ڈرتے
ہیں تو ہمارا کیا کر سکتا ہے خونخوار نے کہا ابھی اگر تیری طرف نگاہ قہر سے دیکھوں تو جلا کر خاک کر دوں بدیع الملک
نے فرمایا تو نگاہ قہر سے میری طرف دیکھ کے اپنے دل کا حوصلہ نکال لے دیکھوں مجھے کیونکر جلا دیتا ہے خونخوار جادو نے
بدیع الملک کی طرف بغور دیکھا اور اسطرح آنکھیں ملائیں کہ چنگاریاں زمین پر گرنے لگیں صاحبقران اور تمام لشکر کے
لوگ یہ کیفیت دیکھکر متعجب ہوئے مگر بدیع الملک نوجوان بھی نگاہ تیز اسکی طرف دیکھتے رہے چنگاریاں گرنے سے
اور لوگ لشکر اسلام کے جلنے لگے جب امیر نے یہ کیفیت دیکھی اسم اعظم ورد زبان کیا مہر زنبیل کو گردش دی لوگوں پر سایہ
مہر زنبیل پڑا جلنے سے محفوظ رہے یہاں خونخوار جادو نے دیکھا کہ بدیع الملک پر کچھ اثر نہ ہوا تو اسنے ایک پھول جھولی
سے نکالا اسم سحر پڑھ کے بدیع الملک نوجوان کی طرف پھینک دیا اس پھول سے بہت سی چنگاریاں نکلیں شاہزادہ
بدیع الملک کی آنکھوں میں در آئیں مگر کچھ اثر نہ دکھایا یہ کیفیت دیکھکر خونخوار آتش بجان ہو بہت گھبرایا کہا اے جوان میں تیری
حرب کا مشتاق ہوں دیکھوں تو میرا کیا بنا لیتا ہے بدیع الملک نے تلوار کا وار کیا خونخوار جادو نے سر آگے کر دیا
تلوار سر پر پڑ کے اچٹ گئی بدیع الملک سمجھے یہ دشمن تن تو جادو تھا پکڑ کے اژدرے کھینچ ڈالوں خونخوار جادو
نے جو تیور بدیع الملک کے برے دیکھے کہا اے جوان پیشتر میری ایک بات سن لے بدیع الملک ٹھہرے خونخوار
نے کہا یہاں میں بے سروسامان ہوں مجھ سے نہیں لڑ سکتا اگر تجھے اپنی بہادری پر بڑا ناز ہو تو میں اپنے طلسم میں
جاتا ہوں وہاں آ کر مجھ سے مقابلہ کرنا طلسم خونخوار مشہور ہے بدیع الملک نے چاہا جواب دیں مگر وہ سامنے سے
غائب ہو گیا بدیع الملک ہو گھبرا کر رہ گئے ترقاق نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب لوگ
ملکر اس جوان کو زندہ گرفتار کر لو خبردار کسی طرح کا گزند اسکو نہ پہونچنے پائے لشکر نے جو اشارہ پایا سب یورش کر
ٹوٹ پڑے ساحر سحر کرنے لگے غیر ساحر تیر وغیرہ و شمشیر سے وار کرنے لگے بدیع الملک نوجوان بھی گھوڑے پر
سنبھل بیٹھے شمشیر زنی کرنے لگے صاحبقران نے جو یہ حالت دیکھی اپنے گھوڑے کو چھوڑ کر بڑھے امیر کے بڑھتے ہی
تمام لشکر بڑھا تلوار چلنے لگی گو ساحروں کے سحر سے تمام لشکر امیر کو ضرر پہونچتا تھا مگر صاحبقران و بدیع الملک
ان لوگوں کی مدد کرتے تھے اگر کوئی قریب صاحبقران مبتلائے سحر ہوا امیر نے پڑھ کے اسم اعظم دم کیا اسکے
ہاتھ پاؤں کھل گئے اگر کوئی قریب بدیع الملک مبتلائے سحر ہوا بدیع الملک نے پڑھ کے لوح کا عکس ڈال دیا
اسنے نجات پائی پھر سب کے قتل کرنے میں مصروف ہوا اسیطرح سے دوپہر تک معرکہ کارزار گرم رہا آخرکار لشکر
ترقان کی ہمت کم ہو گئی بھاگنے کی تجویز کرنے لگے ترقان نے جو یہ کیفیت دیکھی سحر کر کے بلند ہوئی وہاں سے کوچ کا
مکرر ارادہ کیا بدیع الملک کو لے نکلوں مگر برکت لوح اور بازو بند قریب بدیع الملک نہ پہونچ سکی اسنے
خیال کیا کہ اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے اگر ٹھہروں گی تو مجھے گزند پہونچیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ نکل جاؤں جب لوگ
میرے ملک پر قبضہ کرنے آئینگے اسوقت کسی تدبیر سے بدیع الملک کو اسیر کر لونگی یہ سوچکر [illegible]
اڑتی ہوئی اپنے شہر کے جانب روانہ ہوئی یہاں لشکر جو تھا مجبور ہو کر فرار ہوا لشکر اسلام نے تعاقب کیا تھوڑی
دور جا کے جب لشکر کفار نے دیکھا کہ مسلمان بہت قریب آ گئے ہیں پھر پلٹ پڑے تلوار چلنے لگی بہت سے لوگ
کافروں کے زخمی ہوئے آخر مجبور ہو کے سب نے امان طلب کی لشکر اسلام نے ہاتھ روکا لشکر کافران بھی
ہمراہ سرداران اسلام سب کو اپنے ہمراہ لیکر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر نے سب کو مسلمان

کیا فتح و فیروزی میدان کارزار سے اپنی بارگاہ کیطرف واپس آئے خوشی خوشی بارگاہ میں داخل ہوئے جسقدر سردار لشکر کفار کے تھے وہ سب حاضر ہوئے امیر نے سب کے رہنے کیواسطے بارگاہیں استادہ کرائیں اور آپ بارگاہ سلیمانی میں تشریف فرما ہوئے تہنیت فتح کی محفل آراستہ ہوئی امیر نے بعیش و مسرت سب کو علی قدر مراتب انعام تقسیم کیا یہان تو یہ کیفیت تھی مگر بدیع الملک نوجوان جو میدان سے واپس آئے اپنی بارگاہ میں آکر اپنے تمام سردارون کو جمع کیا جب سب حاضر ہوئے تو بدیع الملک نے فرمایا کہ میں عنقریب یہان سے سفر کرونگا اور طلسم خونخوار کیطرف جاؤنگا آج میدان میں خونخوار جادو میرے سامنے سے فرار ہوا ہو کہ اگر تمھین اپنی ہمت و جرات پر بڑا ناز ہو تو میرے طلسم میں آکے مجھسے مقابلہ کرنا مجھے اُسوقت سے اسی کا خیال ہے لہذا اسکے طلسم میں جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا اگر خدا نے چاہا تو طلسم توڑکے خونخوار آتش چشم جادو کو مسلمان کرونگا اگر وہ اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کردونگا سردارون نے عرض کی حضور کو اختیار ہو مگر صاحبقران کا ہمکو اجازت دیجئے کہ آپ تنہا تشریف لیجائین بدیع الملک نے کہا میں کسی صورت سے اجازت لے لونگا بے وہان جانے مجکو آرام نہ آئیگا بدیع الملک نوجوان تو یہان سردارون سے یہ باتین کر رہے ہیں مگر صاحبقران نے جو محفل میں شاہزادہ بدیع الملک کو نہ پایا ملازمون سے فرمایا جاکر دیکھو بدیع الملک جوان کس کام میں مشغول ہیں جو ابھی تک محفل میں نہین آئے ہیں ملازمین حسب الحکم امیر نامور بارگاہ بدیع الملک میں آئے دیکھا بدیع الملک نوجوان مع اپنے جملہ سردار کے بارگاہ میں جلوہ فرما ہیں کچھ صلاح کی باتین کر رہے ہیں خادمون نے سلام کیا بدیع الملک نے جواب دیا بیٹھنے کو حکم فرمایا خادم امیر بیٹھے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کیا کام ہے خادمون نے عرض کی صاحبقران نامدار نے آپکے مزاج کی خیر و عافیت دریافت فرمایا ہے کہ ابھی تک محفل میں کیون نہیں آئے بدیع الملک نے فرمایا میری طرف سے بعد آداب تسلیمات کے عرض کرنا کہ بندہ جو حاضر ہونے سے معذور رہا معاف فرمایئے گا ابھی حاضر ہوتا ہون خادم روانہ ہوئے بدیع الملک بھی اُٹھے سردارون سے کہا اگر تم چاہو تو ابھی ساتھ در صاحبقران سے کہتا ہون یہ کہکر آگے بڑھے سب سردار عقب میں آہستہ آہستہ چلے خادمون نے کنول روشن کرکے آگے بڑھائے اس شان و شوکت سے بدیع الملک نامدار بارگاہ صاحبقران میں آئے امیر بدیع الملک کو دیکھکر خوش ہوگئے اپنے پاس بلاکے بٹھایا بہت کچھ تعریف کی بدیع الملک گردن جھکاکے عرض کی سب حضور ہی کے اقبال کا سبب ہے صاحبقران نے فرمایا کس کام میں مشغول تھے جو اسقدر دیر لگایا بدیع الملک نے عرض کی کیا عرض کرون جسوقت سے میدان سے واپس آیا ہون ایک عجب فکر میں ہون صاحبقران نے فرمایا بیان کرو بدیع الملک نے عرض کی جسوقت میں نے خونخوار جادو کے سر پر تلوار لگائی تلوار سر سے اچٹ گئی یقین ہوا کہ یہ روئین تن ہے میں نے چاہا اسکو چیر ڈالون مگر اُس نے کہا کہ ایک بات میری سن لو میں رک گیا اُس نے کہا میں اسوقت بے سروسامانی کی حالت میں تمسے جنگ کر رہا ہون اگر تمھین اپنی جرات و ہمت پر ناز ہو تو میرے طلسم میں جسکا طلسم خونخوار نام ہے وہان آکر مقابلہ کرنا دیکھون پھر تم کیونکر مجھسے مقابلہ کرسکتے ہو میں نے چاہا جواب دون مگر وہ میرے سامنے سے غرق زمین ہوکر غائب ہو گیا اُسوقت سے میرا یہی قصد ہو کہ اُسکے طلسم میں جاکر آفت برپا کردون اُسکو یا تو مسلمان کردون اور اگر اسلام قبول نہ کرے تو قتل کردون آپ سے اسوجہ سے عرض کی کہ آپ مجھے رخصت مرحمت فرمائیے انشاءاللہ بعد فتح طلسم خونخوار قدمبوسی سے مشرف ہونگا صاحبقران بدیع الملک کا یہ کلام سنکر خاموش ہوگئے دیر کے بعد جواب دیا کہ ابھی کیا جلدی ہے توقف کرو ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں گے طلسم کے فتح کرنے میں شریک رہینگے

ابھی زمرد شاہ ثانی کے قتل سے فراغت حاصل کرلین اور سعد ربادشاہ مارے گئے ہین انکے ملکون کا انتظام درست
ہوجائے اسکے بعد تمھارے ہمراہ طلسم خوشنحوار مین چلین گے اُسکو فتح کرکے پھر خانہ کعبہ روانہ ہونگے شاہزادہ
بدیع الملک نے عرض کی یہ تو آپ بجا فرماتے ہین مگر سعد رو مجھکو شاق ہے مگر آپکی دعا میرے حق مین کافی ہے
جبتک آپ ملک زرین مین انتظام درست کرینگے مین انشاء اللہ تعالیٰ اس کام سے فراغت حاصل کرلونگا اور شرف
قدمبوسی حاصل کرونگا مگر اب اس امر کا امیدوار ہون کہ رخصت مرحمت فرمائیے صاحبقران نے فرمایا یہ کہنے
کو مانو بہت عرصہ نہین ہے دو تین ملک اور باقی ہین انکی درستی کے بعد فیروز ستارہ پیشانی کے طلسم مین داخل ہونگے
یا قتل کرینگے وہان سے فراغت حاصل کرکے پھر طلسم خوشنحوار کیطرف چلنا ہوگا اسکے فتح کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ
کو چلین گے بدیع الملک نے عرض کی مین گستاخانہ عرض کرتا ہون کہ اگر آپ مجھکو اجازت اسیوقت مرحمت نفرمائینگے
تو مین اپنے تئین ہلاک کرونگا صاحبقران نے فرمایا اچھا ایک بات میری قبول کرو بدیع الملک نے عرض کی
ارشاد فرمائیے صاحبقران نے فرمایا جبتک ملک زرین فتح نہووے تم جانیکا ارادہ نکرو بدیع الملک عاجز
ہوئے عرض کی مین اسکی نسبت پھر عرض کرونگا صاحبقران خاموش ہو رہے مگر فکرمند ہوئے کہ ایسا نہو
بدیع الملک کسی طرح میرا کہنا قبول نکرین اگر روکون تو اپنے تئین ہلاک کرنیکا قصد کرین اور مجھے مجبور ہوکے اجازت
دینا پڑے یہ سوچکے امیر کا صدمہ بڑھنے لگا کیونکہ صاحبقران ثانی بدیع الملک کو بیٹے سے زیادہ
کم نجانتے تھے اور انتہا درجہ محبت کرتے تھے اور بدیع الملک بھی امیر ثانی کا ملاحظہ کرتے تھے گو وہ
صاحب ہمت وجرأت تھے اور بڑے بڑے مشکل مہمات انھون نے سر کیے ہین کہ صاحبقران انکی کوشش کرنے
سے عاجز تھے مگر اس ہمت وجرأت پر صاحبقران کا لحاظ کرتے تھے اور خلاف مرضی صاحبقران کوئی بات نہ
کرتے تھے بلکہ اکثر امور جو شجاعت وہمت سے تعلق رکھتے ہین صاحبقران کی راے کے خلاف بھی شاہزادہ
بدیع الملک سے وقوع پذیر ہوتے تھے مگر ایسے جو صاحبقران کو ناگوار ہون اور سبکے نزدیک انکی کسی قسم
کی برائی نہو اور صاحبقران بھی انکے کسی کام کو برا تصور نہ فرماتے تھے فرط محبت سے اُس پر مانع ہوتے گو کہ
صاحبقران کو بھی یہی منظور تھا کہ خوشنحوار جادو قتل ہو مگر بدیع الملک کا تنہا جانا گوارا نکرتے تھے جب سب
طرح مجبور ہوئے تو یہ فرمایا کہ جبتک ملک زرین فتح نہو اس ارادے سے باز رہو بدیع الملک نے اُسوقت یہی کہنا مناسب
جانا کہ مین اسکی نسبت پھر عرض کرونگا صاحبقران پھر خاموش ہورہے پھر محفل برخاست ہوئی اور لوگ اپنے مکانات کو گئے جبکہ
صبح ہوگئی صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے نماز پڑھی بعد فراغت سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین
گئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آئے سردارون کو جمع کیا فرمایا اب میری راے ہے کہ صاحبقران زمان اس
امر کے نسبت کچھ ذکر نکرین اور بحیلۂ شکار یہان سے نکل چلون پھر دیکھا جائیگا سردارون نے عرض کی صاحبقران
کے خلاف نہو بدیع الملک نے فرمایا ایسی باتین انکے خلاف نہین ہوتی ہین ہم اچھی طرح مزاج سے واقف ہین
سردار بھی خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا مین ابھی ایک ہفتہ اس صحرا مین رہونگا یہان کی فضا میرے پسند ہے شہزادہ
بدیع الملک اُسیوقت صاحبقران کے پاس آئے عرض کی مین نے سنا ہے آپ اس صحرا مین یک ہفتہ تشریف رکھینگے
صاحبقران نے فرمایا مجھے اس صحرا کی فضا بہت پسند آئی اس سے ابھی ایک ہفتہ اور یہان قیام کرتا ہون بعد ایک
ہفتہ کے پھر ملک زرین کیطرف روانہ ہونگا بدیع الملک نے عرض کی اس سے بہتر تو یہی ہے کہ مین بہانۂ شکار تشریف
لیچلیے صاحبقران نے فرمایا اگر بہتر تو ملک زرین کے جانب چلنا بہتر ہے مین تو صرف یہان کی فضا دیکھنے کو مقیم ہوا ہون

بدیع الملک نے عرض کی اگر آپ برائے شکار تشریف نہ لیجائیے تو مجکو اجازت عطا فرمایئے کہ مین برائے شکار
جاؤن میرا دم یہان بہت گھبراتا ہی صاحبقران نے فرمایا اگر تمھارا جی چاہتا ہو تو جاؤ بدیع الملک نے کہا دو تین دن
کے بعد حاضر ہونگا صاحبقران نے فرمایا جہانتک ممکن ہو جلدی آنا تمھارے سبب سے میرا دل بہلتا ہی بدیع الملک
نے عرض کی انشاء اللہ بہت جلد حاضر ہو کر شرف قدمبوسی حاصل کرونگا یہ کہکر امیر سے رخصت ہوئے اپنی بارگاہ مین
آئے سردارون سے کہا اب بہت جلد تیاری کرو توقف بہتر نہین ہی سب سردارون نے بتعجیل تمام کوچ کی تیاری
کردی دوسرے روز بدیع الملک نے وہان سے کوچ کیا ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ترقان نقاب پوش کی بیان کیجاتی ہی

ترقان جو میدان سے بھاگ کر اپنے مکان مین آئی اسنے تمام عجائب غرائب کو اور زیادہ زور دیا کچھ سحر تازہ تیار کیا
چند ساحران نامی جو یہان ٹھہرے ہوئے تھے اُنسے سب کیفیت بیان کی اور یہ تاکید کردی کہ اب بہت ہوشیاری
سے رہنا ایسا نہو کہ مسلمان آ کر قبضہ کرلین اور اس امر کا خیال رہے کہ جو کوئی لشکر اسلام سے مقابلہ کرے اُسکو
قتل نہ کرنا زندہ گرفتار کرکے میرے سامنے لانا جسطرح میرے نزدیک بہتر ہوگا مین سزا دونگی سبنے کہا ہمکو آپکی
خوشی درکار ہی کسی کو قتل نہ کرینگے گرفتار کرکے آپ کے سامنے لائینگے جو کچھ آپکی رائے ہوگی بجا لائینگے ترقان نے
کہا تم لوگ یہان بہت ہوشیار رہنا مین والدہ ماجدہ کی خدمت مین جاتی ہون سب ساحرون نے کہا آپ شوق سے
تشریف لیجائین ہم یہان محافظت کرتے ہین ترقان نے اُسیوقت تخت سحر تیار کیا تخت پر بیٹھ کے اپنی مان کے
پاس آئی مان اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئی بلائین لیکر کہا بی بی جنگ مسلمانان مین کیا کیا واقعہ گذرا فتح پائی یا
صلح کرلی مین تو شب و روز اسی امر کی منتظر تھی کہ تم یہان آجاؤ باتون کی عہد اُڑ گئی تھی مگر کیا کرتی تمھاری ضد سے
مجبور تھی ورنہ میری تو رائے پیشتر ہی نہ تھی ترقان نے کہا آپ کیا دریافت فرماتی ہین بڑا غضب ہوا جسقدر لشکر
اپنے ہمراہ لیگئی تھی سب مین چھوڑ آئی ایسی شکست فاش ہوئی کہ بیان نہین کرسکتی ہون خونخوار خوف سے پہلے
گریزان ہوگیا مجکو تنہا وہان چھوڑا تھوڑے عرصے تک مین لشکر کو لڑاتی رہی جب مین نے دیکھا کہ اب کسیطرح
لشکر سے بھی مسلمان نہ رکین گے تو مجبور ہو کر اپنی جان بچا کے وہان سے بھاگی جو کچھ آپنے فرمایا تھا وہ
سب ظہور مین آیا مسلمان لوگ ساحرون کی حقیقت نہین جانتے تھے انھون نے زور بازو و اقبالمندی پر ناز
کیا تحفہ جات ایسے ایسے فراہم کیے ہین جو آجتک نگاہ سے نہین گذرے تھے وہ ہاتھ بھی آئے اور ضائع بھی ہوئے
نہین معلوم کون شخص لشکر اسلام سے آیا اور ہم لوگون کو بیہوش کرکے وہ تحفہ جات لیگیا انکی تاثیر یہ ہو کہ جسکے پاس
وہ تحفہ جات ہون اُسپر سحر تاثیر نہ کرے بڑی دقت سے اُن چیزون کو خونخوار نے اپنے قبضے مین کیا تھا مگر وہ سب ضائع
ہوگئین جب اسکی مان سب حقیقت سن چکی تو کہا بی بی مین نے تجھسے پہلے کہا تھا کہ مسلمانون سے جنگ کرنا اچھی بات نہین ہی یہ
لوگ ساحر کش ہین ترقان نے کہا ایک غضب اب بہت بڑا ہو کیونکہ جو بادشاہ کوہ جابلقا کے قتل ہوے ہین امیر انکے ملکون
پر قبضہ کرتے ہوئے آتے ہین اب اسطرف بھی آئینگے انکا روکنا بہت مشکل ہی اور غضب یہ ہوا کہ خونخوار سے مجھسے ایسا
رنج پیدا ہوگیا ہو کہ اب عمر بھر صفائی ہونا ممکن نہین اب وہ میری مدد کریگا جو کچھ انتظام انکے روکنے کا مجھسے ہوسکا
وہ مین نے کیا ہی اور جو کچھ اور ہو سکے گا وہ کرونگی جہانتک میرے امکان مین انکا روکنا ہو وہان تک روکونگی جب
بس نہ چلیگا تو مین مجبور ہون جائے ملک رہے یا جائے لیکن یہ تو مجکو یقین ہی کہ مجھسے وہ لوگ نہ رک سکین گے
جب خونخوار سا ساحر زبردست اُنسے مقابلہ نہ کرسکا اور بھاگ کر اپنے طلسم مین جاکر پوشیدہ ہوا ہی تو میری کیا

حقیقت ہو اُس کی مان ریحان سبز پوش نے کہا بی بی ہمکو تمہاری جان پیاری ہو اگر سلطنت ہوگی تو ایک مُلک کے
بسر کرینگے مگر تم خبردار مسلمانون سے لڑنے کا ارادہ نکرنا ہم پہلے اُنسے منت و سماجت کرینگے اگر اُنھون نے ہمکو
اور ہم پر رحم کھایا تو خیر ورنہ ہم سلطنت اُنکے سپرد کرینگے اس شہر سے کہین نکل چلینگے ترقان نے کہا یہ تو ممکن نہین ہو مگر یہ ہو سکتا ہو
کہ جب وہ آئین اُنسے لڑین اگر شکست پائین تو کسی ملک کو نکل چلین وہان کے بادشاہ کے یہان پناہ لین اُس سے
مدد طلب کرین پھر لشکرکشی کرکے یہان آئین جو شخص مسلمانون کی طرف سے حاکم ہو اُسکو قتل کرین ریحان نے کہا بی بی
ایک بار کی شکست مین تمکو تجربہ نہین ہوا اور خوف مسلمانون کا غالب نہین ہوا ترقان نے جواب دیا مین تو صلاح کی
بات کہتی ہون اچھا اگر جنگ بالکل منظور نہین ہو تو جسوقت مسلمان یہان آئین اُن سے کچھ نہ بولین شہر خالی کر دین
اور کسی کی اقلیم مین چلکر اُس سے مدد طلب کرین اور یہان سے خبر منگائین جب مسلمان اپنی طرف سے یہان کسی
کو حاکم بناکر چھوڑ جائین اُسوقت آکر اُس کو قتل کرین ملک اپنے قبضے مین آئے ریحان نے کہا ہان یہ مجکو منظور ہو
ترقان نے کہا جب مسلمان یہان آئینگے اُسوقت دیکھا جائیگا یہ کہکر ان سے اجازت طلب کی ریحان نے
کہا بی بی اتنے دنون کے بعد آئی ہو دو ایک روز تو یہان رہو ترقان نے کہا مجھے رہنے مین عذر نہین ہو مگر
میرے متعلقین جو لوگ باغ مین ہین وہ بے میرے بہت پریشان ہونگے اور بعض اُمور ایسے ہین جو بے میرے
جائے بیج ہونگے ایک تو یہ کہ مین نے چند سحر جدید تیار کیے ہین اُنمین ہنوز اچھی طرح سے قوت نہین دی ہو اور جب تک
اُنمین قوت اچھی طرح نہ دی جائیگی تب تک وہ بالکل بیکار رہین اُنکو درست کرنا ہو پھر سامری کی پرستش کرنا ہو علاوہ
اس کے اور بہت سے کار ضروری ہین ریحان نے کہا تمہین اختیار ہو مگر اتنا خیال رکھنا کہ مجھسے دونون وقت
ملجایا کرنا کہ طبیعت منتشر نہ ہو اور خاطر جمع رہے ترقان نے جواب دیا کہ آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین
مجکو خود ان باتون کا خیال ہو اور اب تو مجھے خونخوار جادو کا بھی خوف نہین ہو مین ضرور حاضر ہوا کرونگی یہ کہکر ترقان تو
اپنے باغ مین آئی اور سحرون کو قوت دینے مین مشغول ہوئی کہ دیکھئے اُسکے سحرونکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت
صاحبقران نامدار کی تحریر کیجاتی ہو کہ امیر نے جب بدیع الملک کو شکار کی اجازت دی اور بدیع الملک
اُس حیلے سے جانب طلسم خونخوار روانہ ہوئے تو صاحبقران نے چار روز تک بدیع الملک کا انتظار کیا جب
بدیع الملک نہ آئے تو صاحبقران کو اس امر کا خیال پیدا ہوا خواجہ کو بلایا کہا خواجہ بڑے تعجب کی بات ہو
کہ بدیع الملک جسے دو تین روز کا وعدہ کرکے شکار کھیلنے گئے تھے آج چوتھا روز ہو مگر ابتک نہین آئے خواجہ
نے عرض کی آپ کچھ خیال نہ فرمائیے دو تین روز کو کہکے گئے ہین کسی صحرائے پُرفضا مین پہونچے ہونگے وہان کی
آب و ہوا پسند ہوئی اور آگے تشریف لیجائینگے اس خیال سے جیسی الفت ہو کہ آپ آٹھ روز کے بعد یہانتک
تشریف لیجائینگے سو وجہ سے سلطنت مین دو ایک روز مین چلے آئینگے صاحبقران نے فرمایا مجکو ایک امر کا
خیال ہو خواجہ نے عرض کی فرمائیے صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک سے خونخوار جادو نے کہا تھا کہ مین
یہان بیسر و سامان ہون اگر آپ کو اپنی بہادری پر ناز ہو تو میرے طلسم مین آکر مجھسے مقابلہ کیجئے گا بدیع الملک کو یہ بات
ناگوار ہوئی مجھسے اجازت طلب کی مین نے تنہا جانا گوارا نہ کیا اُن سے کہدیا کہ تھوڑے دنون توقف کرو ہم بھی
تمہارے ہمراہ چلینگے اُنھون نے منظور نہ کیا بہت کچھ تقریر کو طول دیا جب مین مجبور ہوا تو مین نے شرط کی کہ بعد فتح
ملک مذرین جانا بدیع الملک نے کہا تھا کہ مین اسکا جواب دونگا مگر جواب اسکا نہین دیا اب مجھسے اجازت
شکار کی لیکر گئے ہین مجھے یہی خیال ہو کہ کہین جوش جرأت مین چلے نہ جائین وہ ساحر بڑا اسکا معلوم ہوتا ہو اس کے

طلسم میں تنہا جانا مناسب نہیں ہے خواجہ نے عرض کی اُنکے سردار بھی اُنکے ہمراہ ہیں اور بارگاہ وغیرہ سب اپنے ساتھ لیگئے ہیں اس وجہ سے البتہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ ضرور جائینگے صاحبقران نے کہا میں نے اُس وقت یہ خیال نہ کیا ورنہ اُنکے ہمراہ جاتا کیونکہ مجھسے بھی کہا تھا کہ آپ شکار کو چلیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اُنکے واسطے دعا کیجیے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ بفتح وفیروزی واپس آئینگے وہ ایسے نہیں ہیں جو دھوکا کھا جائیں ماشاء اللہ تجربہ کار ہیں جراءت اُنکی آب بروشن ہے صاحبقران نے فرمایا یہی تو خیال ہے کہ جوش جراءت میں اُنکو کچھ خیال نہیں رہتا ہے اور ساحروں کا معاملہ ہے خواجہ نے عرض کی کہ اُنکے پاس بہت سی چیزیں دافع سحر موجود ہیں ساحر اُن کا کیا بنا سکتے ہیں امیر نے کہا یہ سچ ہے کہ اشیاء دافع سحر اُنکے پاس موجود ہیں مگر ساحروں کے مکر سے کم خوب آگاہ ہیں کہ یہ کیسے مکار ہوتے ہیں اور کس مکر سے اپنا کام کرتے ہیں خواجہ سے کہا پھر اُنکے واسطے دعا کیجیے صاحبقران خاموش ہو رہے اس صحرا میں دس دن تک قیام پذیر رہے جب امید بدیع الملک کے آنیکی قطع ہو گئی اور ہرکارے تلاش بھی کر آئے تو صاحبقران نے مجبور ہو کر کوچ کیا اور جانب ملک زریں روانہ ہوئے ملک زریں وہاں سے نزدیک تھا تیسرے روز سرحد ملک میں پہونچے دیکھا ایک باغ شہرپناہ کے باہر معلوم ہوتا ہے امیر اس باغ کے قریب آئے دیکھا ایک چار دیواری پتھر کی باغ کے گرد بنی ہے اور دیوار کے اوپر دھواں معلوم ہوتا ہے امیر نے وہاں کے واقف کاروں کو بلایا اور پوچھا یہ کیا چیز ہے سب نے عرض کی یہ باغ ترقان نقاب پوش کا ہے اس میں سحر عجائب وغرائب موجود ہیں سمجھکر تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے اس باغ کا دروازہ کہاں ہے سب نے جواب دیا کہ اس کا دروازہ شہر کے اندر ہے ایک نقب بنی ہے اُس میں ہو کر جاتے ہیں تب راستہ باغ کے اندر جانیکا ملتا ہے صاحبقران نے فرمایا اب اسکے اندر کیونکر جائیں لوگوں نے عرض کی ابھی جو عجائب وغرائب اسکے متعلق ہیں اُنکو دفع کیجیے تب اسکے اندر جانیکا قصد کیجیے گا صاحبقران نے حکم دیا کہ بارگاہیں اسی جگہ ایستادہ کی جائیں حسب الحکم ملازمان نے بارگاہیں استادہ کیں صاحبقران زمان بارگاہ سلیمانی میں تشریف لیگئے تمام لشکر امرا اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے امیر نے وہاں کے واقف کاروں سے دریافت فرمایا کہ پہلے کون سا مرحلہ ہے سب نے عرض کی یا صاحبقران سب سے پہلے ایک غار ہے اسمیں چند ساحر نگہبان ہیں جو کوئی اس باغ میں جانیکا ارادہ کرتا ہے وہ اُسکو فوراً ہلاک کرتے ہیں اس کے بعد ایک قصر ہے کہ نام اُس قصر کا بیت السحر ہے وہاں ایک ساحر ہے کہ اس نے اپنے سحر سے سات گرگ بنائے ہیں وہ گرگ آدمی کو ہلاک کرتے ہیں اگر ایک لشکر بھی اُن سات سے مقابلہ کرے تو کبھی فتح نہ پاوے جس پر تلوار پڑے گی اور جسقدر خون اُس کے جسم سے نکلے گا ہر قطرہ گرگ بن جائیگا اسی طرح لاکھوں گرگ پیدا ہو جائینگے اور آدمیوں کو ہلاک کر ڈالینگے جب ان دو مرحلوں سے نجات ہو تب تمہیں جانے ترقان سے مقابلہ پڑے اُس کو قتل کرے اور شہر میں داخل ہو امیر نے فرمایا ہم کل اس غار پر چلینگے اور اُن ساحروں سے مقابلہ کرینگے چنانچہ دوسرے روز امیر اُن لوگوں کے ہمراہ اُس غار پر تشریف لیگئے وہاں بہت سے ساحر نظر آئے امیر کو دیکھکر سب نے سحر کیا جب صاحبقران پر سحر نے تاثیر نہ کی تو اُن لوگوں نے تلواریں علم کیں امیر نے بھی تیغ میان سے نکالی ساحروں کو قتل کرنا شروع کیا جب سب ساحر قتل ہو چکے تو ایک مرد کوہ پیکر اُس غار سے برآمد ہوا صاحبقران کی طرف دیکھکر فرمایا کہ او جوان تو نے اتنے بندگان سامری کو جان سے مارا اور مجھے خوف مطلق نہ کیا اب میں تجھے اور تیرے لشکر کو زندہ نہ چھوڑونگا

صاحبقران نے فرمایا او بیہودہ کیا بکتا ہو نہیں جانتا ہم کون ہیں اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو اسلام قبول کر اور
سامری و جمشید پر لعنت کر یہ کافر تھے تو انھیں خداوند کہتا ہے خبردار اب ایسا کلمۂ کفر اپنی زبان سے نکالا
ورنہ بہت پچھتائیگا اُس نے جو یہ گفتگو امیر کی سنی ایک دانۂ ماش امیر کی طرف پھینکا آسمان سے آگ برسنے
لگی صاحبقران نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا آگ دور گری مگر امیر پر کچھ اثر نہ کیا اس نے پھر ایک دانۂ ماش
امیر کی طرف پھینکا پتھر برسنے لگے مگر امیر کو برکت اسم اعظم سے کچھ گزند نہ پہونچا ساحر بہت حیران ہوا بڑھ کے
تلوار کا وار کیا صاحبقران نے اُس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور ایک طمانچہ مارا کہ سر اُس کا اڑ گیا مر کر
گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام حسن مسیب جادو بود
اس آواز کے آتے ہی تاریکی برطرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا نہ وہ غار ہے نہ وہ مقام ہو سامنے ایک در
معلوم ہوتا ہو صاحبقران زمان اُس دروازے کے اندر آئے دیکھا باغ نہایت پُر بہار ہو امیر آگے بڑھے
جو لوگ کہ واقف کاران مقام سے تھے کہنے لگے دریافت فرمایا کہ کس کا باغ ہو انھوں نے عرض کی یا صاحبقران
بیت السحر اسی قصر کا نام ہو گرگ یہیں رہتے ہیں جب اور آگے تشریف لے چلیے گا تو نظر آئینگے امیر باتیں کرتے
ہوئے آگے چلے تھے کہ گردا گرد اُن لوگوں نے عرض کی دیکھیے وہ گرگ آتے ہیں صاحبقران نے
اسم اعظم شروع کیا گرگ سامنے سے نمودار ہوئے مگر برکت اسم اعظم صاحبقران کے قریب آ سکے امیر تلوار
کھینچ کر جھپٹے گرگ بھاگے امیر نے تعجب کیا تھوڑی دور جا کے سب گرگ ایک غار میں کود پڑے امیر بھی
کود پڑے جب پاؤں زمین سے آشنا ہوئے صاحبقران نے دیکھا ایک مقام تاریک ہو مگر گرگ نظر نہیں آئے
سخت حیران ہوئے راہ کی تلاش میں آگے بڑھے ایک دیوار حائل معلوم ہوئی پھر صاحبقران اُس طرف
سے ہٹے دوسری طرف چلے تھوڑی دور پر اس طرف بھی ایک دیوار حائل ہوئی پھر اسی طرح امیر چاروں
طرف گئے مگر کسی جانب راہ نہ پائی صاحبقران سخت حیران ہوئے خدا کو یاد کیا کمر سے کمند کھولی اور
پھینکی خیال کیا شاید یہ غار کے منہ پر جا کے جم جائے تو اسکے سہارے سے اوپر چڑھ جائیں مگر کمند بھی ٹکر کھا کر
واپس آئی امیر نے کئی جال کیے مگر کامیاب نہ ہوئے مجبور ہو کر اسی جگہ بیٹھ گئے انکو تو اس حال میں چھوڑ
کر ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت اُن لوگوں کی ملاحظہ فرمائیے جو واقف کار اس مقام کے تھے
اور صاحبقران کے ہمراہ آئے تھے جس وقت صاحبقران اُن گرگان سحر کے تعاقب میں چلے ان لوگوں
نے امیر کو منع کیا مگر صاحبقران نے اُس وقت انکا کہنا نہ سنا کیونکہ گرگ جو بھاگے جاتے تھے تو ایک
غل کرتے تھے امیر نے اُس غل کی وجہ سے نہ سنا یہ لوگ جب مجبور ہوئے تو خود بھی اُس طرف چلے
صاحبقران تو غار میں کود پڑے یہ لوگ چونکہ اس حال سے آگاہ تھے اپنی جان بچا کر وہاں سے بھاگے
لشکر اسلام میں آئے یہاں سب سردار امیر کے منتظر تھے ان لوگوں سے جو صاحبقران کو ان کے ہمراہ
نہ پایا گھبرا کر دریافت کیا کہ صاحبقران کہاں تشریف لے گئے اور تمھیں کیوں اس طرح بیگانہ کیا ان لوگوں نے
کیفیت بیان کی سرداروں نے جو یہ کیفیت سنی بہت رنجیدہ ہوئے کہا اب امیر کیونکر تشریف لائینگے
وہاں کے واقف کاروں نے جواب دیا کہ اب بے ترقان کے قتل کیے رہائی صاحبقران کی دشوار ہو وہ
اصل میں زندیق خانہ ہو شام تک امیر وہاں رہینگے کل خاص زندان خانے میں مقید لیجائے جائینگے اور وہاں کی
تکلیفیں ایسی ہیں جو بشر سے اُٹھنا محال ہیں سرداروں نے کہا پھر اب قتل ترقان کی کیا ترکیب ہو ان

لوگون نے جواب دیا کہ جب تک یہ مرحلجات فتح نہ ہونگے تب تک اُسکا قتل ہونا ممکن نہین یہ گفتگو تھی کہ عمرو ثانی
آ گئے سرداروں نے سب کیفیت خواجہ سے بیان کی خواجہ بھی مغموم ہوئے سرداروں نے کہا خواجہ
برائے خدا کوئی فکر قتل ترقان کی پیدا کرو ورنہ صاحبقران کو تکلیف سخت پہنچیگی خواجہ نے کہا خدا مالک ہی مین
بھی اوسع کوشش کرونگا خواجہ تو یہ کہہ رہے تھے کہ نورالدہر و ایرج نامدار و سکندر وغیرہ بہت سے سردار
مسلح و مکمل ہوکر آئے سب نے خواجہ سے کہا آپ جائیے ہم جاتے ہین جسطرح بنیگا ترقان کو قتل کرینگے
خواجہ نے کہا آپ لوگ توقف کرین ابھی آپ حضرات کے جانیکا موقع نہین ہو اگر آپ لوگون سے کوئی
جائیگا تمام کھیل بگڑ جائیگا بہوڑی مشکل ہوگی آپ یہین توقف فرمائیے مین اسکا انتظام کرونگا خواجہ نے بہت
کچھ سمجھایا مگر ان لوگون نے نہ مانا بہت سے سردار روانہ ہوگئے واقف کار لوگون سے سب نے پتہ دریافت
کر لیا تھا اُسی پتے پر چلے اُنکے جانیکے بعد خواجہ بھی اپنی فکر مین روانہ ہوئے کہ دیکھیے اُنکا وقت پر کیا جائیگا اب
کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی امیر کو اُس غار مین جب عرصہ گذرا تو صاحبقران کو معلوم ہوا کہ ایک زنجیر میری
کمر مین لپٹی جاتی ہو امیر نے ہاتھ کمر پر رکھا وہ ہاتھ بھی بستہ ہوگیا صاحبقران نے چاہا دوسرے ہاتھ کے ذریعہ سے
اُس زنجیر کو توڑ ڈالین وہ ہاتھ بھی پھنس گیا صاحبقران مجبور ہوئے وہ زنجیر تمام جسم مین لپٹ گئی جب امیر
بے حس و حرکت ہوئے تو دیکھا اُس غار مین روشنی پیدا ہوئی صاحبقران روشنی کی طرف دیکھنے لگے امیر نے
دیکھا ایک ساحر سیاہ فام بد انجام سامنے سے آتا ہی جب امیر کے قریب پہونچا صاحبقران کو ایک تخت پر ڈالا
زنبیل گلے سے اُتاری پھر کچھ پڑھا امیر کی زبان مین لکنت آگئی اسم اعظم بھی نہ پڑھ سکے ساحر نے تخت کو اُڑایا
صاحبقران فرط غیظ سے بیہوش ہوگئے ساحر تخت لیے ہوئے ترقان نقاب پوش کے سامنے آیا ترقان اُس
وقت اپنے باغ مین بیٹھی تھی چند کنیزین اُس کے گرد بیٹھی تھین آپس مین باتین ہو رہی تھین کہ دیکھین اب
مسلمان کب تک یہان آتے ہین کہا اہا ہو کنیزون کہہ رہی تھین کہ آپ اپنی والدہ کی رائے پر رہیے گا اُنسے
مقابلہ نہ کیجیے گا وہ لوگ ساحرون سے نہین ڈرتے ہین بڑے بڑے طلسم اُنھون نے فتح کیے ہین کیسے کیسے
ساحران جلیل کو اُنھون نے قتل کیا ترقان بھی کہہ رہی تھی کہ مجکو تجربہ تو ہو گیا ہی کہ وہ لوگ آفت برپا
کرنیوالے ہین مگر ایک ملک کیونکر دے دون ضرور اُنکو روکونگی اگر نہ روک سکین گے تو دوری ہی کوئی
دوسری ترکیب کرونگی یہ کہہ رہی تھی کہ ایک کنیز نے آکر کہا داری نگہبان جادو دروازۂ باغ پر حاضر ہو ایک آدمی کو قید کر کے
لایا ہو اور آپکی اجازت طلب کرتا ہو ترقان نے کہا جلد بلاؤ مین دیکھون تو کس کو اسیر کر کے لایا ہو کنیز باہر گئی کہا
یہان نگہبان جادو جلد چلو تمھین ملکہ عالم طلب فرماتی ہین نگہبان جادو کنیز کے ہمراہ اندر آیا تخت بھی لایا
ترقان نے کہا نگہبان کس کو اسیر کر کے لائے ہو نگہبان نے جواب دیا آپ خود پہچان لیجیے گا یہ کہکر تخت ترقان
کے سامنے اُتارا ترقان نے دیکھا تو صاحبقران کو پایا خوش ہو گئی کہا اے نگہبان تو نے کمال کیا یہ سردار لشکر اسلام
ہو سب اسکے حکم کے تابع ہین مگر اب خیال رکھنا جو سردار آئے اُسکو زندہ گرفتار کر کے لانا خبردار کسی کو
قتل نہ کرنا نگہبان جادو رخصت ہوا ترقان نے کنیزون سے کہا اے نگہبان جادو کو جلد بلاؤ اُسکے
پاس ایک اور چیز بھی ہوگی کنیزون نے نگہبان جادو کو آواز دی نگہبان آیا ملکہ نے کہا جس وقت تم صاحبقران
کو گرفتار کیا تھا اُنکے پاس کوئی تھیلی ہی نگہبان نے کہا ایسا تو نہین تھا جو دولت فتح ہو نگہبان نے زنبیل اُتار کے ترقان کو دی ترقان
نے زنبیل اپنے قبضہ مین کی نگہبان پھر رخصت ہوا ترقان نے تخت طلب کیا کنیزون نے تخت حاضر کیا

ترقان تخت پر بیٹھی رہی ان ریحان جادو کے پاس آئی ریحان اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئی اٹھ کر کہا بی بی
مزاج کیسا ہی آج تمھارے چہرے کو بہت بشاش پاتی ہون ترقان نے کہا آج مجھے بہت خوشی ہی سردار لشکر
اسلام کو گرفتار کیا ہی ریحان نے کہا اچھی کس کی قسمت تھی جو پایا ترقان نے کہا میرے ملازم نگہبان جادو نے بڑے بڑے گرفتار کیا ابھی مدد ہی کو
آئی ہون مین آپ سے پہلے بھی عرض کرتی تھی کہ میری سرحد سے چھوٹ کر سلامت جانا بہت مشکل ہو اب
جسقدر سردار آئینگے گرفتار ہو جائینگے ریحان نے کہا اب مجھے اور زیادہ خوف پیدا ہوا ہی کہ اور سردار جب اس
راز سے آگاہ ہو گئے تو یہان کبھی فکر کرینگے ترقان نے کہا زیادہ خوف اسی شخص کا تھا اب کسی کا خیال نہین ہی
جو آئیگا گرفتار ہو جائیگا ریحان نے کہا مین اسوقت جسقدر خوش ہوئی ہون اسیقدر مجھے خوف بھی پیدا ہوا ہی
اب بہت ہوشیار رہنا ایسا نہ ہو کوئی سردار لشکر اسلام کا کسی طور سے یہان آجائے تو بڑا غضب ہو ترقان
نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے کوئی نہین آ سکتا ہی جو یہان آئیگا وہ سزا پائیگا ریحان نے کہا تمھین اختیار ہی ترقان
نے کہا اب مجھکو رخصت فرمایئے یہ ایسے معاملات پیش ہین کہ مجھکو اب ہر وقت وہین موجود رہنا چاہیے نہین
معلوم کسوقت کون گرفتار ہو کیا معاملہ درپیش ہو ریحان نے کہا بی بی اب مجھے تمھارا دور رہنا گوارا نہین ہی
بہتر یہ بات ہی کہ مجھکو بھی اپنے یہان لے چلو ترقان نے کہا اگر آپ کو یہ خیال ہی تو اسیوقت میرے ہمراہ تشریف
لے چلیے ریحان نے کہا مین یہان کا انتظام درست کر لون پھر تمھارے یہان چلون ترقان نے کہا جسوقت
آپ کے مزاج مین آئے آپ میرے یہان تشریف لیچلیے یہ کہکر ترقان رخصت ہوئی اپنے باغ مین آئی
کنیزون سے کہا اس قیدی کے لیے کچھ آپ نے طعام بھی روانہ کیا سب نے کہا ہم اپنی طرف سے کیا کر سکتے تھے
آپ یہان نہ تھین اور جو حکم فرماتین کنیزین اسکی تعمیل کرتین ترقان نے کہا اسیوقت اسکے واسطے آب و
طعام روانہ کرو کنیزون نے باہر آکے متعلقان زندان خانے کو طلب کر کے کہا ہماری ملکہ فرماتی ہین کہ قیدی کو آب
و طعام بھیجو وہ ملازمین نے کہا ہم اسکا بندوبست کیے دیتے ہین کنیزین واپس آئین ملکہ سے کہا ہمنے آب و طعام
روانہ کرا دیا ترقان خوش ہوئی چونکہ دن بہت کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی ترقان نے کنیزون سے کہا ابھی
تک شاید صاحبقران کے لشکر مین خبر نہین ہوئی ہی اگر وہان خبر ہوتی تو ضرور کوئی نہ کوئی سردار آتا کنیزین
کہہ رہی تھین ابھی کیا کل تک یقین ہی کوئی ضرور آوے یہ ذکر تھا کہ پھر ایک کنیز آئی کہا حضور نگہبان جادو حاضر ہی
امیدوار ہی کہ اندر آنیکی اجازت مرحمت ہو ترقان نے کہا جلد لاؤ کنیز نے جاکر نگہبان سے کہا چلو ملکہ
عالم یاد فرماتی ہین نگہبان جادو کنیز کے ساتھ اندر آیا ترقان نے کہا کیون نگہبان جادو اسوقت تم تنہا کیون
آئے نگہبان نے کہا حضور میرے آنیکا سبب یہ ہی کہ جس شخص کو مین نے قید کیا ہی اس نے مہیب جادو کو
قتل کیا تھا اور وہ مرحلہ لوٹ گیا ہی اس راہ کے صاف ہو جانے سے میرے مرحلے کی قوت کم ہو گئی ہی کیونکہ جو کوئی
آتا تھا تو پہلے وہان روکا جاتا تھا مہیب جادو مجھکو اطلاع دیتا تھا مین ہوشیار ہو جاتا تھا انتظام کر لیتا تھا اب کوئی
اطلاع دینے والا نہین ہی جو کوئی آئیگا وہ میرے یہان چلا آئیگا گو میرا کچھ نہین بنا سکتا ہی مگر احتیاطاً ضرور لازم ہی آپ
اسکا انتظام فرمایئے کسی کو وہان بھیجیے کہ جب کسی کو آتے ہوئے دیکھے مجھکو اطلاع دے مین اسکا بندوبست
کرون ترقان نے کہا تم نے بہت اچھی بات تجویز کی ہم ابھی وہان کیواسطے نگہبان روانہ کرتے ہین یہ کہکر کنیزون
سے کہا ارے ڈیوڑھی پر جاکے اطلاع کرو کہ ابھی بلا نوش جادو کو بلا لائین ہم اس کو مہیب جادو کے مرحلے پر
روانہ کرینگے کنیزون نے جاکر ڈیوڑھی پر چوبدارون سے کہا کہ بلا نوش جادو کو ملکہ عالم یاد فرماتی ہین چوبدار کو

بلانوش جادو کے مکان پر گیا بلانوش اُسوقت شراب پیئے ہوئے مدہوش پڑا تھا چوبداروں نے
باہر زنجیر در کو ہلایا اُس کا ملازم باہر آیا چوبداروں نے کہا بلانوش جادو کو ملکۂ عالم نے یاد فرمایا ہو جا کر اطلاع
دو کہ جلد چلیں ملازمین بلانوش نے کہا کہ وہ اس وقت آرام فرماتے ہیں ہم انکو نہیں جگا سکتے ہیں جب خود بیدار ہونگے
ہم تمھارا پیغام کہدینگے چوبداروں نے کہا تم جا کر جگا دو کیسی اور کا حکم نہیں ہے شہزادی ترقان نقاب پوش کا حکم ہے اگر
اس کی تعمیل میں کچھ عرصہ ہوگا تو ملکۂ عالم آزردہ ہوجاینگی ملازموں نے کہا تم ہمارے ہمراہ آؤ خود ہی جگا دو چوبداروں نے
کہا چلو ملازمین بلانوش جادو کے چوبداروں کو اپنے ہمراہ لیکر اندر آئے چوبداروں نے جو دیکھا تو بلانوش کو
غافل پایا قریب آکے کہا میاں بلانوش جادو صاحب دو تین آوازیں دیں بلانوش نے آنکھ کھول کر کہا کون جگاتا ہے
چوبداروں نے کہا جناب بیدار ہو جیئے آپ کو ملکۂ عالم نے یاد فرمایا ہے بلانوش نے کہا کون ملکہ جاؤ یہاں سے دور ہو
مجھے سوتے میں پریشان کیا خبردار اب ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ ابھی بہ نگاہ قہر دیکھوں گا تو جلکر خاک ہو جاؤ گے چوبداروں
نے کہا جناب زبان سنبھالیے ایسے کلمات ناشایستہ منہ سے نہ نکالیے آپ کو ملکۂ ترقان نقاب پوش نے بلایا ہے اور
بہت کچھ تاکید فرمائی ہے اسی وقت آپ کی ضرورت ہے تشریف لے چلیے اگر دیر لگے گا ملکۂ عالم آپ سے آزردہ ہو جاینگی
پھر اس غصہ کا افسوس ہوگا بلانوش جادو نے کہا وہ فاحشہ اگر ہم سے آزردہ ہوجائیگی تو میرا کیا بنا لیگی میں اسکا تابع
ہوں جو اس وقت تمھارے ہمراہ چلوں جاکر میری طرف سے کہدینا کہ اگر اب اس طرح سے مجھکو طلب کروگی تو بہت پچھتاؤگی
جب میرے مزاج میں آئیگا چلا آؤنگا چوبداروں نے کہا کیا اس وقت آپ کچھ نشے میں ہیں جو ایسی بہکی باتیں کر رہے
ہیں بلانوش جادو نے کہا ہم ہر وقت نشے میں رہتے ہیں اور ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں کسی کے تابعدار نہیں جو
اسوقت چلے آئیں چوبداروں نے کہا ہم جاتے ہیں اسی طرح سے کہدینگے بلانوش جادو نے کہا کیا ہم کسی سے
ڈرتے ہیں چوبدار عاجز ہوکر وہاں سے چلے ترقان کے باغ میں آئے ترقان منتظر تھی چوبداروں نے جا کر اندر
کہلا بھیجا کہ بلانوش جادو نہیں آئے ہیں عجب قسم کی باتیں بناتے ہیں کنیزوں نے سب کیفیت ترقان سے جا کر
بیان کی ترقان نے کہا ارے ان سے جا کر پوچھو کیا کہتے ہیں کنیزیں پھر چوبداروں کے پاس آئیں پوچھا بلانوش
نے کیا باتیں کہیں چوبداروں نے سب تقریر بلانوش کی بیان کی کنیزیں پھر واپس آئیں ترقان سے کل کیفیت
بیان کی ترقان نے جو تقریر بلانوش کی سنی کمال غصہ آیا کہا میں خود جاتی ہوں ابھی اُس بیہودہ کو لاتی
ہوں کنیزوں نے کہا آپ اس وقت کہاں تشریف لیجائیے گا ملکہ نے کہا تم لوگ دخل نہ دو جب تک
میں نہ جاؤنگی وہ نہ آئیگا ایسی ہی باتیں بنائیگا یہ کہکر تخت طلب کیا کنیزیں تخت لیکر آئیں ترقان تخت پر بیٹھ کے
بلانوش جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوئی تھوڑی دیر میں اُس کے مکان پر پہونچی بلانوش اُسی
حالت میں پڑا تھا ترقان اسکے مکان کے اندر گئی دیکھا بلانوش شراب کے نشے میں بیہوش پڑا ہے
ترقان نے اس کو آواز دی بلانوش نے آواز ترقان کی پہچانی جلدی سے اُٹھ بیٹھا کانپنے لگا سب
نشہ ہرن ہوگیا ترقان نے کہا ارے بھنے ابھی تجھکو طلب کیا تھا تو نے کیا کلمات ناشایستہ کہے تھے بلانوش
ہاتھ جوڑ کے قدموں پر گر پڑا کہا ملکۂ عالم معاف فرمائیے گا جسوقت کہ آپ کے فرستادے یہاں آئے تھے
تو میں اُسوقت ہوش میں نہ تھا عالم مدہوشی میں میری زبان سے نہیں معلوم کیا نکل گیا معاف فرمائیے گا مجھکو جو حکم
فرمائیے بدل و جان میں آنکھوں سے اسکی تعمیل کروں ترقان نے کہا تو اسی وقت مہیب جادو کے مرنے پر جب
مہیب جادو مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا گیا ہے لشکر اس کا خالی پڑا ہے اور نگہبان جادو کو خوف ہو لہذا تو اسی وقت لشکر میں جا

اگر کوئی مسلمان وہاں آنیکا ارادہ کرے تو جہاں تک تیرے امکان میں ہو اُس کے قتل کرنے میں دریغ نہ کرنا اور
اگر تجھ سے وہ لوگ زیر نہ ہو سکیں تو نگہبان جادو کو اطلاع دینا وہ سب انتظام کریگا بلا نوش نے کہا حضور
میں جسکو پاؤنگا بے قتل کیے نہ چھوڑونگا ترقان نے کہا اب زیادہ گوئی سے کچھ حاصل نہیں جو کچھ ہم کہتے ہیں اسکی
تعمیل ابھی کرو بلا نوش اُسیوقت ترقان کے ہمراہ ہوا ترقان اپنے باغ میں داخل ہو کر نگہبان جادو کے ہمراہ بلا نوش
کو کیا نگہبان جادو سے تاکید کی کہ اگر یہ تیرے خلاف کرے تو ہمکو اطلاع دینا یا جو مناسب ہو تو خود سزا دینا
اُسیوقت نگہبان جادو و ترقان جادو سے رخصت ہوا اور اپنے محل چلا آیا بلا نوش جادو اور عجیب جادو کی جگہ پر روانہ کیا
لشکر اپنی اپنی جگہ پر رہا ان لوگوں کو تو اس حال میں چھوڑیے

اب ذکر ایرج نامدار اور نور الدہر دلیر قار اور رستم بن ایرج اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا ملاحظہ فرمائیے
کہ یہ لوگ جو برائے رہائی صاحبقران روانہ ہوئے تو پہلے ایک صحرا میں پہونچکر راہ بھول گئے ایک دن تمام دن پریشان
رہے جب آفتاب غروب ہو گیا تو مجبور ہو کے ایک درخت کے نیچے سب نے رات بھر وہاں بسر کی جب صبح ہوئی تو
پھر روانہ ہوئے قریب دوپہر ایک غار کے پاس پہونچے نور الدہر غار کے قریب گئے جھانک کے غار کے اندر دیکھا نہایت
تنگ و تاریک پایا وہاں سے واپس ہو کر قصد کیا کہ آگے بڑھیں کہ ایک آواز مہیب آئی سب لوگ چاروں طرف حیران ہو
دیکھنے لگے جب کچھ نظر نہ آیا تو پھر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا ہنوز قدم آگے نہ بڑھایا تھا کہ پھر ایک صدا ایسی مہیب آئی کہ سب کے
کان بج گئے نور الدہر نے جانب پشت جو نگاہ کی دیکھا ایک ساحر بلند بالا مگر ضعیف دانت ٹوٹے ہوئے داڑھی
سفید سر کے بال لمبے لمبے ہاتھوں میں ماران سیاہ لپٹے ہوئے سحر کرتا ہوا چلا آتا ہے نور الدہر نے تلوار میان سے کھینچ کر
چاہا کہ جا پڑوں مگر ساحر نے سحر کیا نور الدہر کے ہاتھ پاؤں میں رعشہ پڑ گیا ایرج نامدار لپک کے آگے بڑھے کہ اگر ایسے لوگ ساحروں
کو قتل کریں تو پھر زمانہ ساحروں سے خالی ہو جائے نور الدہر اس حال کو دیکھ کر ہونٹ چبا کے رہ گئے مگر مجبور تھے کہ ہاتھ پاؤں میں
طاقت بیکار باقی نہ تھی ایرج کے بڑھتے ہی اس ساحر نے پھر کچھ سحر کیا ایرج کے ہاتھ پاؤں میں بھی رعشہ پیدا ہو گیا یہ بھی زمین پر
گر پڑے ایکے گرتے ہی رستم ثانی تلوار پکڑ کے آگے بڑھے ان پر بھی اس ساحر نے سحر کیا یہ بھی زمین پر گرے شاہزادہ
سکندر فرخ لقا آگے بڑھے انپر بھی سحر کیا یہ بھی زمین پر گرے جب چاروں دلیر مبتلائے سحر ہو کر زمین پر گرے ساحر
آگے بڑھا چاروں دلیروں کے قریب آیا اپنے ملازموں کو آواز دی وہ لوگ قید آہن لیکر آئے ساحر نے سب کو
مسلسل و مطوق کیا کہا اے جوانان اسلام کیا تم جانتے تھے کہ میں بلا نوش جادو ہوں وہ عجیب جادو تھا جو تمھارے
ہاتھوں سے قتل ہو گیا اب تم سے اُسکے خون کا عوض لونگا بہادری تکہ یہ نیکی تم سب کو قتل کرونگا نور الدہر نامدار نے جھلا کے
جواب دیا او مکار تو کیا ہے اور تیری ملک کیا چیز ہے ہمارے قتل پر کوئی قادر نہیں ہے بلا نوش جادو نے کہا اب کیفیت
معلوم ہو جائیگی ایرج نے کہا جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے بلا نوش جادو جب ان سب کو اسیر کر چکا تو اپنے مکان کی طرف آیا
وہاں ایک مکان تاریک میں ان سب کو بند کیا اور ایک نامہ اُسیوقت نگہبان جادو کو تحریر کیا کہ چار سردار اہل اسلام
میں نے اسیر کیے ہیں جو کچھ حکم ہو وہ کیا جائے یہ نامہ ایک ساحر کو دیکر روانہ کیا ساحر نگہبان جادو کے پاس آیا نگہبان کو خط
دیا نگہبان جادو نے نامہ پڑھا جب مضمون سے آگاہ ہوا اُس نے اُسیوقت اپنے یہاں سے چند ذی عزت ساحر کے ہمراہ
اور نامہ کی پشت پر لکھا کہ ہمارے ملازم آتے ہیں سرداران اسلام کے قیدیوں کو اُسیوقت اُنکو دیدو اور ساحر وہاں
روانہ ہوئے بلا نوش جادو کے پاس پہونچے رقعہ دیا اور زبانی بھی کہا نگہبان صاحب نے کہا ہے کہ قیدی سرداران اسلام
کو اسی وقت روانہ کرو بلا نوش نے کہا سب موجود ہیں اسی وقت لے جاؤ زیادہ درنگ کا ملازمین نگہبان جادو

سرداروں کی قید لیکر روانہ ہوے بلانوش جادو اپنے قصر کے آگے ٹہلنے لگا کہ اسکے کان میں رونے کی آواز آئی اسنے
خیال کیا کوئی روتا ہوگا مگر پھر ایسی صدا اسے دلخراش آئی کہ بلانوش بے چین ہوگیا اپنے ملازموں سے کہا ارے جاکر دیکھو
یہ کون روتا ہے ملازم اسکے صدا کی طرف چلے تھوڑی دور جاکے ایک نشیب کے قریب پہونچے دیکھا ایک نازنین حسین
اس نشیب میں پڑی ہے مگر عجیب حالت ہے کپڑے پارہ پارہ کان بجے ہوے ہاتھوں سے خون جاری ہاے ہاے
کر رہی ہے ملازمین بلانوش اسکے صورت دیکھکر بیتاب ہوگئے سب نے کہا یہ نازنین کون ہے اور یہاں کیونکر آئی
ہر ایک کی زبان سے نکلا تم لوگ ٹھہرو میں اسکے پاس جاتا ہوں کیونکہ یہ کون ہے اور اس کے یہاں آنیکا سبب دریافت
کروں اگر بن پڑے گا تو میں اسکو اپنے گھر لے جاؤنگا اس کا علاج کرونگا جب اسکو صحت ہوگی تو اپنی شادی اس
نازنین کے ساتھ کرونگا ایسی حسین کہاں میسر آئے گی اس نے جو یہ کہا اور لوگ بگڑ گئے ہر ایک نے اپنا ارادہ ظاہر
کیا نازنین نے جوان لوگوں کو دیکھا اور چیخیں مار مار کے رونے لگی یہاں ان لوگوں کو جو عرصہ ہوا اور رونے کی
صدا بلانوش جادو کے کان میں گئی اس نے خیال کیا کہ اب گریہ میں ترقی کیوں ہو گیا یہ لوگ ابھی تک اس تک
نہیں پہونچے یہ سوچکر بلانوش جادو خود اپنے مقام سے بڑھا اس آواز کی طرف چلا تھوڑی دور پر آکے یہ واقعہ دیکھا کہ
ایک نازنین مہ جبین ایک نشیب میں پڑی ہوئی چیخیں مار مار کے رو رہی ہے اور جن لوگوں کو بھیجا تھا وہ آپس میں جنگ و
جدل کر رہے ہیں بلانوش جادو نے کہا ارے یہ کیا معاملہ ہے کیسا فساد برپا کیا ہے لوگوں نے جو اس کو آتے ہوے دیکھا
ٹھہر گئے بلانوش جادو قریب آیا کہا ارے یہ کیسا فساد برپا کیا مخاطب نے کہا ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اس نازنین کو
لیجائے اور اسکے ساتھ اپنی شادی کرے بلانوش جادو نے نازنین کی طرف دیکھا صورت زیبا دیکھکر مرگیا سب سے کہا
اس نازنین کو کوئی نہیں لے جا سکتا ہے بدولت اسکے ساتھ اپنی شادی کرینگے اب تو یہ لوگ خاموش ہوے بلانوش
اس نازنین کے پاس آیا خاک سے سر اٹھایا اپنی زانو پر رکھا کہا اے آرام قلب بیقراران اے سرور حسینان بتا کیا آفت آئی
فلک نے یہ کیسی نیرنگی دکھائی کچھ اپنا حال بیان کر جو دل پر گذری ہے اسکو ظاہر کر کس سنگدل نے یہ سلوک تمہارے ساتھ کیا
تمہارے حسن پر رحم بھی نہ آیا نازنین نے یہ کلمات سنکر اپنا منہ آنچل سے چھپایا ٹھنڈی سانس بھر کے کہا شعر چہ گویم از پریشانی خود
کہ ہست چون کاکل ❊ سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بردوشم ❊ اے مہربان کیا حال بیان کروں جو دل پر گذری ہے اسکو کیونکر
عیان کروں شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ❊ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ❊ میں بدنصیب ایک
تاجر جلیل کی دختر بداختر ہوں باپ میرا تمام تاجروں کا افسر ہے بڑا مالدار ہے جس دن سے میں پیدا ہوئی اس نے میرے
لیے سب اسباب راحت مہیا کیا بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا جب جوان ہوئی تو اس کو سفر در پیش ہوا ماں نے میری
صغیر سنی میں انتقال کیا اور عزیز تھے مگر میرے باپ نے از روے محبت سے مجھے وہاں نچھوڑا اپنے ہمراہ لیکر سفر کیا تھوڑی دور
چل کے دریا ملا مجکو ایک جہاز پر بٹھایا اور ایک غلام زنگی کو میری نگہبانی کے واسطے مقرر کیا اور آپ دوسرے جہاز پر مال و اسباب کے
سوار ہوا گو میں اس غلام بدانجام سے پردہ کرتی تھی مگر ایک روز طوفان آیا اس تلاطم کے عالم میں کچھ خیال نرہا پردہ اٹھ گیا
اس غلام بدانجام کی نگاہ جو مجھپر پڑی فریفتہ ہوگیا مجکو اس راز کی خبر بھی نہ تھی وہ طوفان دوسرے روز برطرف ہوا مگر میرے
باپ کے جہاز کا پتہ نہ ملا کہ وہ کس طرف نکل گیا غلام کو موقع اچھا ہاتھ آیا مجھسے اظہار عشق کیا اپنی محبت جتائی وصل کا طالب
ہوا میں نے انکار کیا تھوڑے دنوں بیکار منت و سماجت کرتا رہا آخر ایک روز جہاز لنگرزن ہوا سب لوگ جہاز سے اترے
میں بدنصیب بھی ساتھ اس غلام کے اتری مال و اسباب بہت کچھ میرے ہمراہ تھا وہ زنگی غلام مجکو لیکر ایک شہر میں آیا وہاں
ایک مکان لیکر سب اسباب رکھا میں بھی اس مکان میں رہی وہ غلام ایک روز شب کو مسہری کے قریب آیا میرا ہاتھ پکڑا

وصل کا طالب ہوا میں نے مصلحت نہ سمجھی باتیں کر کے اُس بلاے ناگہانی کو اُس وقت ٹالا دوسرے روز اپنے حق میں بہتر جانا کہ چپکے
اس مکان سے نکلی دو تین گھوڑے میرے ذاتی تھے اُن میں ایک گھوڑے پر اپنے ہاتھوں سے زین کسکر سوار ہوئی یہان سے
نجات پانا بہتر جانا صبح ہوتے ہوتے ایک صحرا میں پہونچی چونکہ شب بھر بیداری کی تھی بہت خستہ تھی اُسوقت لیٹ رہنا مناسب
جانا تھوڑی دیر کے بعد اُس غلام بد انجام کا خیال آیا اور یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو تلاش کرتا ہوا یہان تک پہنچے تو بڑی خرابی پیش
آئی یہ سوچکر پھر وہان سے روانہ ہوئی دن بھر چلی جب رات ہوئی تو اس جنگل میں پہونچی ٹھہرنا اپنے حق میں بہتر جانکے ایک
درخت کے نیچے بیٹھی تھی کہ ایک جانب سے کچھ سوار آئے انھون نے میرا مال و اسباب اپنے قبضے مین کیا اور مجکو زخمی
کر کے یہان ڈال دیا میرے پاس اب کوئی ہتھیار ایسا بھی باقی نہیں جس سے اپنی گردن کاٹ ڈالوں اور اس تکلیف سے
نجات پاؤن اگر تجھسے ہوسکے میرا سر کاٹ لے میں نے اپنا خون تجکو معاف کیا بلا نوش جادو نے کہا بھلا یہ مجھسے کیونکر ہو سکیگا
تم میرے یہان چلو میں تمھارا علاج کرونگا سب سے بڑھکے راحت دونگا تمھارے دشمنوں کا میں سر کاٹونگا یہ کیا کہتی ہو نازنین
نے جواب دیا اے شخص تو نے رحم کیا مجکو اپنا بندۂ بیدام بنا لیا مگر اب میرے تئین زندہ رہنا منظور نہیں ہے جب اپنے عیش و
راحت میں فرق آیا وہ لوگ باقی نرہے جو اپنے تئین راحت دیتے تھے تو اب زندہ رہنا بھی بیکار ہے بھلا وہ راحت کہان ممکن
ہوگی بلا نوش نے کہا اس سے بڑھکے میں تمکو راحت دونگا تم پریشان نہو میرے ہمراہ چلو میں اس نواح کا حاکم ہون
بہت سے لوگ میرے تابع فرمان ہین تمکو کسی قسم کی تکلیف نہوگی نازنین نے کہا اے شخص اگر مجھمین طاقت رفتار ہوتی تو یہان
کیون پڑی رہتی بلا نوش نے کہا تم چلنے کی تکلیف نکرو میں تمھین براحت و آرام لیے چلتا ہون یہ کہکر ملازمون سے
کہا ہمارا تخت لے آؤ ملازمون نے اُسیوقت تخت موجود کیا بلا نوش نے نازنین کو تخت پر بٹھایا سحر کر کے تخت کو
اڑایا اپنے باغ میں لاکر نازنین کو مکان کے اندر لیگیا ایک مسہری پر بٹھایا کہا اب خاطر جمع رکھو یہان کسی قسم کی تکلیف نہوگی
میں ابھی جراح کو بلاتا ہون جو جلد تمھارے زخمون کا علاج کرتا ہون نازنین نے کہا جراح کی ضرورت نہیں ہے زخم کاری نہیں ہین
آپ ہی اچھے ہوجائینگے مگر ایک امر کی بڑی تکلیف ہے بلا نوش نے کہا کہو میں ابھی اُسکا بندوبست کردون نازنین نے کہا
مجھے عادت مئے نوشی حد سے سوا ہے اور چار روز کامل نگذرا کہ میں نے شراب نہیں پی ہے اگر ممکن ہو تو تھوڑی شراب منگا دو
تاکہ میرے ہوش و حواس درست ہون بلا نوش نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے ابھی منگاتا ہون یہ کہکر ملازمون کو آواز دی
جب ملازم آئے تو اُس نے کہا جلد شراب حاضر کرو ملازم شراب لینے کو گئے نازنین نے کہا اب اپنی کیفیت بیان کرو
کہ تم کون ہو اور یہان کیون رہتے ہو بلا نوش جادو نے کہا ہم ملازم ملکہ ترقان نقاب پوش کے ہین آجکل مسلمانون سے
جنگ آغاز ہوا ہے گرفتار کرنے کو اس صحرا میں رہتے ہین نازنین نے کہا تم گرفتار کرکے انھیں ملکہ کے پاس لیجاتے ہو
بلا نوش نے کہا نہیں ہمارے افسر ہین نگہبان یہان سے تھوڑی دور پر رہتے ہین ہم انکے پاس لے جاتے ہین وہ
ملکہ تک پہونچاتے ہین اتنے مین خادم شراب لیکر آئے نازنین نے کہا بہت بہتر ہے بلا نوش جادو نے اُنسے شراب لیکر
کہا اب تم لوگ یہان سے جاؤ جب ضرورت ہوگی ہم تمکو بلا لینگے ملازم وہان سے چلے گئے بلا نوش نے چاہا اپنے ہاتھ
مین شراب اونڈیل کر نازنین کو دے مگر نازنین نے صراحی بلا نوش جادو کے ہاتھ سے لے لی کہا ہم اپنے ہاتھ سے شراب
ونڈیلینگے بلا نوش نے کہا صاحب تمکو اختیار ہے میں نے چاہا تھا کہ تمکو تکلیف نہو میں اپنے ہاتھ سے جام شراب
بھر کے تمھین دون نازنین نے کہا کیا آپ ونڈیل سکتے ہین یہ کہکے صراحی سے شراب اونڈیلی بلا نوش کے سامنے
پیش کی کہا پی جاؤ بلا نوش نے کہا پہلے تم پیو نازنین نے مسکرا کے کہا دے پیتی ہون یا ... بلا نوش اُس جام کو پی گیا نازنین
نے دوسرا جام بھر کر پھر بلا نوش کو دیا اور مسکرا کے کہا اور جام پیو بلا نوش نے پھر انکار کیا مگر نازنین نے نہ مانا وہ جانتی

بلانوش کو دیا اُس کے بعد دو چار جام اور پلائے بلانوش کا سر چکرانے لگا ہاتھ نازنین کی طرف بڑھایا نازنین سرک کے بیٹھی
کہا ہوش میں آؤ حواس کی باتیں کرو ذرا ٹھہرو ہوئے بلانوش نے کہا ای جان جہان اس وقت انکار بہتر نہیں ہے نازنین نے
کہا اے مرا کیون جاتا ہے مگر میری حالت دیکھتا ہے زخمون سے کیا کیفیت ہو رہی ہے ذرا مجھے صحت ہوئے پھر تجھے اختیار
ہے بلانوش ٹھہر گیا کہا صاحب تعجب کی بات ہے نہیں معلوم یہ شراب کیسی ہے میرا سر چکراتا ہے دل گھبراتا ہے قریب ہے کہ زمین پر
گر پڑون نازنین نے کہا دو تین جام متواتر جو پیے ہیں اسکی وجہ سے یہ کیفیت ہے تھوڑے عرصہ بات رفع ہو جائیگی
بلانوش نے جیسے ہی اٹھنا چاہا چکر کھا کر زمین پر گرا نازنین نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو لوتی جا ہا خنجر مارون مگر پھر خیال مین آیا کہ خواجہ گر اس مکار کو
اس وقت ہلاک کروںگے تو اس کے مرنے کی علامت ظاہر ہوگی اور ملازمین جو اس کے ہین وہ آگاہ ہو جائینگے تو یہان سے
نکلنا مشکل ہوگا یہ سوچ کے بلانوش جادو کو مقید زنبیل کیا اور رنگ و روغن عیاری کا نکال کے آپ بلانوش جادو کی
صورت بنے مسہری کے قریب آئے پردہ چھوڑ دیا نازنین کو آواز دی جو دو چار ملازم اس وقت موجود تھے آئے بلانوش
نقلی نے کہا کہ الحمد للہ اپنا عقد اس نازنین کے ساتھ ہو گیا جسکو نصیب سے لائے ہین لہذا جشن کی تیاری کرو ملازمون
نے کہا جو حکم ہو وہ اسباب مہیا کرین بلانوش نے کہا ہم شراب و کباب کی دعوت سب اپنے جملہ ملازمین کی کرینگے لہذا شراب
منگاؤ کباب تیار کراؤ اور تھوڑا عرصہ ہو ملازمون نے کہا کیا مجال جو عرصہ ہو بلانوش نے سب کو رخصت کیا ملازم باہر
آئے آپس میں کہا یہان بلانوش جادو کو اس ضعیفی میں شادی کرنیکی ہوس ہے ایسی نازنین مہ جبین کمسن خوبصورت
نیک سیرت تقدیر سے پا گئے ہین اب اپنے دل کے حوصلے نکالتے ہین مگر افسوس اس کا ہے کہ اس نازنین کی
جوانی برباد ہوئی بعض نے کہا ہمین اس سے کیا مطلب ہے جس کام کو ہمسے کہا ہے ہم اس کو انجام دین ایسا نہ ہو کہ
عرصہ ہو جائے اور وقت پر کل چیزین مہیا نہ ہون تو پھر باعث خرابی ہو یہ کہکر ملازمین روانہ ہوئے قریب ایک شراب
کی دکان تھی وہان جاکر شراب کے پیپے خریدے وہان سے آکر بلانوش کے پاس گئے کہا حضور شراب موجود ہے کباب
بھی تیار ہین بلانوش نے کہا صحن باغ مین فرش کرو ملازمین نے صحن باغ مین فرش کیا بلانوش نقلی نے کہا ہمارے
افسر میان نگہبان جادو کو اطلاع دو کہ آج تشریف لائیے دعوت مین عنایت ہے اور اپنے تمام ملازمین کو بھی ہمراہ لائیے
مین نے اپنی تمام عمر مین یہ ایک جلسہ کیا ہے افسوس یہ ہے کہ میری بے سروسامانی کی حالت ہے کہ اور انتظام تکلف مثل
رقص و سرود کے نہین ہو سکتا ہے صرف ایک صحبت بیہوشی مین نے قرار دی ہے مگر تشریف لائیے گا تو مین ممنون
و مشکور ہون گا یہ کہکر ایک ملازم کو نگہبان جادو کے یہان روانہ کیا اور آپ ملازمون کے ہمراہ شراب کے پاس
آئے کہا جسقدر صراحیان یہان موجود ہین ان سب کو مملو کر دو ملازمین صراحیان لائے بلانوش نقلی نے پیپے شراب
کے کھولے سب شراب مین بیہوشی ملائی اور صراحیان مملو کر کے کشتیون مین لگا دین کبابون مین بھی بیہوشی مخلوط کرائی
وہ کشتیون مین چن دیے ملازمون سے کہا جس وقت سب لوگ محفل مین آجائین یہ کشتیان لانا محفل مین لگانا یہ کہکر
سب شراب و کباب بدرست کر کے وہان سے پھر اپنے کمرے مین آیا جو کچھ اسباب نفیس وہان موجود تھا
ملازمون کو بلا کر سب کی صفائی کرائی اس انتظام سے ابھی فرصت نہ ہوئی تھی کہ ایک ملازم نے آکر کہا آپ تو
ابھی مصروف انتظام مین اور نگہبان جادو تشریف لاتے ہین بلانوش نقلی نے کہا اے کتنی دور ہین
ملازمون نے کہا آپ کے باغ کے بہت قریب ہین اور نگہبان جادو مع اپنے جملہ ملازمین کے ہین بلانوش
نقلی نے کہا بڑی نوازش فرمائی ہے مین انکے استقبال کو جاتا ہون تم لوگ یہان سب کام ٹھیک کر لینا
یہ کہکر بلانوش آگے بڑھا دو چار ملازمون کو اپنے ہمراہ لیا چند قدم چلا تھا کہ دیکھا سامنے سے نگہبان جادو

بہت سے ملازم ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی بلانوش نے جھک کر سلام کیا کہا آپ نے بڑی بندہ نوازی فرمائی میری عزت بڑھائی نگہبان جادو نے کہا بھائی بلانوش فسری کیا چیز ہو اگر خیال کیا جائے تو ہم تم دونوں ایک ہی مالک کے تابعدار ہیں بلانوش نقلی نگہبان جادو کو اپنے ہمراہ باغ میں لایا مسند پر بٹھایا اور نگہبان کے سب ملازم بھی بیٹھے بلانوش نقلی نے ملازموں کو بلایا کہا شراب جسقدر ہو سب یہیں لا کر ایک گوشے میں رکھو اور کشتیاں محفل میں چن دو اور تم لوگ بھی محفل میں بیٹھو کہ تمھاری بھی دعوت ہو ملازمین گئے شراب لائے جسقدر کشتیاں تھیں وہ سب محفل میں چن دیں اور جو شراب بہت سی تھی وہ ایک گوشۂ باغ میں رکھی اور سب ملازم بھی محفل میں آکر بیٹھے بلانوش نے کہا آج مجکو وہ مسرت ہے جسکی حد نہیں اس لیے میں اپنے ہاتھ سے سب کو شراب پلاتا ہوں ملازموں نے چاہا اٹھکر کام کریں بلانوش نقلی نے کہا کسی کے اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود سب کام کرونگا ملازم خاموش ہو رہے بلانوش نقلی نے جام و صراحی اٹھا کر شراب تقسیم کرنا شروع کیا پہلے جام بھرکے نگہبان جادو کو دیا نگہبان نے کہا میاں بلانوش صاحب کو فن ساقی گری میں بھی کمال ہے کس قاعدے سے شراب محفل میں چنی ہے بے اختیار پینے کو جی چاہتا ہے بلانوش نقلی نے کہا کیا عرض کروں ایسی بے سر و سامانی کی حالت میں یہ جلسہ قرار پایا کہ میں کچھ انتظام نہ کرسکا نگہبان نے شراب پی کہا ہاں بلانوش شراب بھی عجیب خوش ذائقہ ہے پھر بلانوش نقلی نے ایک جام اور بھر کے دیا نگہبان نے انکار کیا بلانوش نے کہا آپ ابھی سے انکار فرماتے ہیں ابھی نہیں معلوم کہ جام نوش فرماتا ہوں نگہبان جادو وہ جام بھی پی گیا پھر تو میاں بلانوش نے سب کو دو دو جام پلائے اب محفل میں سب کو سرور ہوا بلانوش سے نگہبان نے کہا بھائی لطف یہ تھا کہ ایک گانے والا بھی اس محفل میں ہوتا بلانوش نقلی نے کہا اگر آپ کا جی چاہتا ہے تو میں موجود ہوں جو کچھ برا بھلا آتا ہے آپکی طبیعت خوش کیے دیتا ہوں یہ کہکر بلانوش اپنے کمرے میں آئے یہاں سے ایک طنبورہ لیکر محفل میں پہنچے نگہبان جادو سے کہا چونکہ یہ صحبت بے تکلف کی ہے اس لیے میں آپکا دل خوش کیے دیتا ہوں یہ کہکر بلانوش نقلی نے طنبورہ لیا دو ایک غزل شیخ وزیر علی صبا کی شروع کی

غزل

کیا سوز عشق میں جلوں جان جہان آٹھ پہر
ایک سی ہے خلش نوک سنان آٹھ پہر
ہو مقرر کوئی اگر تک میرے آنیوالا
میری تربت سے نکلتا ہے دھواں آٹھ پہر
بخدا اس بت کا زار ہوں جیسے [illegible]
وہ سبک ہوں کہ ہوا ہوں گران آٹھ پہر
[illegible] ابھی جگر ہے دل پر
ذکر [illegible] کا رہتا ہے یہاں آٹھ پہر
دیکھتے ہم تھے [illegible] تری محفل کا سما
یہ وہ مذہب ہے کہ ہے قلقل [illegible] آٹھ پہر
شکل تصویر نہالی ہوں [illegible]
موسم گل میں ہے شور فغان آٹھ پہر
کیا تماشا ہے کہ بنکر [illegible] نظر
جوش پر ہے اثر سوز نہان آٹھ پہر
پاؤں پھیلا کے [illegible] رہتے ہو جہاں آٹھ پہر
[illegible] کسی [illegible] کے کوچے میں دل
سوئے دروازہ ہیں آنکھیں نگران آٹھ پہر
رنج و وحشت ہے مجھے راہ طلب میں [illegible]
مثل ناقوس میں کرتا ہوں فغان آٹھ پہر
[illegible] زمانے سے نہیں [illegible] احسان
سہتے ہیں ستم و جور بتان آٹھ پہر
میں [illegible] نقش ہوں یار [illegible] موئے کمر
پھرتا ہے آنکھوں میں یا رب وہ میان آٹھ پہر
مثل آئینہ صفا ہو دل پر زنگ آلود
وقت بیداد ہوں [illegible] آٹھ پہر
میں وہ [illegible] ہوں [illegible]
چشم انجم سے وہ رہتا ہے نہان آٹھ پہر
آہ کے ساتھ نکلتا ہے دھواں آٹھ پہر
اے [illegible] دل مجروح کو آئے آرام
[illegible] کا گرم ہے بازار جہان آٹھ پہر
بعد مردن بھی کیا سوز دروں نے رسوا
[illegible] کس طرح ہوں میں [illegible] آٹھ پہر
درد ہوں داغ ہوں [illegible]
[illegible] پہ رہتا ہے گمان آٹھ پہر
تم نہیں [illegible] پوچھو سارا احوال
شہرت [illegible] نام و نشان آٹھ پہر
عشق میں کوئی [illegible] شور فغان کا ہنگام
[illegible] نام خدا [illegible] زبان آٹھ پہر
ہم ہی سوز محبت کا مزا ہے بلبل
[illegible] کرتا ہے [illegible] آٹھ پہر

نگہبان جادو [illegible] تمام اہل محفل [illegible]

مسرور ہوئے کہ کسی کو اپنی خبر نہ رہی اور بیہوشی نے بجلی پنا اثر دکھایا سب کی آنکھوں میں سرسوں پھولی نگہبان جادو کے ایک ملازم
نے نگہبان سے کہا حضور آپ کی ٹوپی کوئی جانور لیے جاتا ہے نگہبان گھبرا کے اٹھا بیہوشی نے غلبہ کیا اور لڑکھڑا کے زمین پر گرا
اُسکے گرتے ہی سب ملازمین لگے دوڑنے بیہوش ہوکر وہ سبکے سب گرے پھر تو جسقدر لوگ محفل میں موجود تھے سب کی یہی حالت
ہوئی بلانوش جادو نے نعرہ کیا ستم عیاری نعرہ کر کے خواجہ نے خنجر کھینچا بیدریغ سب کو قتل کرنا شروع کیا مگر نگہبان
جادو کو داخل زنبیل کیا اور سب کو قتل کر ڈالا جسقدر مال اسباب اُس مکان میں موجود تھا سب اپنے قبضے میں کیا جب سب سے
چکے تو مکان میں آگ لگادی سب جلکر خاک ہوگیا خواجہ وہاں سے اُسی وقت روانہ ہوئے نگہبان جادو کے مقام پر آئے
جب قریب پہونچے سوچے شاید یہاں کوئی ملازم نگہبان کا ہو اس سے بہتر ہو کہ صورت تبدیل کر لینا چاہیے خواجہ نے اُسی
وقت رنگ روغن نکالکر اپنی صورت نگہبان جادو کی بنائی نگہبان کے مکان میں آئے دیکھا ایک ضعیف بیٹھی ہے اُس نے
نگہبان نقلی کو دیکھکر سلام کیا کہا حضور اس وقت تنہا یہاں کیوں تشریف لائے نگہبان نقلی نے جواب دیا کہ اسوقت ایک
ضرورت ایسی ہی لاحق تھی جو میں یہاں چلا آیا ابھی چلا جاؤنگا صرف ایک چیز یہاں سے لینا ہے ضعیف نے کہا آپ نے خود کیوں
تکلیف فرمائی کسی ملازم کو بھیجدیا ہوتا نگہبان نقلی نے کہا وہ ایسی چیز ہے جو کسی سے ملتی نہ ملتی پھر کہا تم نے شراب پی یا ابھی
نہیں اُس ضعیف نے کہا حضور آج کہاں ممکن ہوئی جب آپ یہاں تشریف رکھتے تھے تو مل جاتی تھی نگہبان نقلی نے کہا میں تمکو
ابھی شراب پلاتا ہوں یہ کہکر ایک گوشے میں آئے صراحی شراب کی زنبیل سے نکالی جام میں شراب بھر کے اُس ضعیف کو پلائی کہ پیتے ہی
بیہوش ہوکر گرتے ہی اُس کے خنجر مارا کہ سر عمار اس کے مرنے سے بجائے تاریکی پیدا ہوئی تھوڑی دیر کے بعد سب تاریکی دفع ہو کر
ہوئی ایک آواز آئی کشتی مرا نام [illegible] بیراں بود خواجہ مکان کے اندر آئے سب مال و اسباب اپنے قبضے میں کیا چاہا اس
مکان میں بھی آگ لگادوں مگر کچھ سوچ کے رہ گئے رات تھوڑی سی باقی تھی خواجہ نے وہیں بسر کی صبح ہوتے ہی
خواجہ نے نگہبان جادو اور بلانوش جادو کو زنبیل سے نکالا زبانوں میں دونوں کی سوزن دیا مشکیں باندھکر ہوشیار
کیا ایک ستون سے باندھکر تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے پہلے بلانوش جادو سے کہا کہ شناخت میں خداوند عالم
و یکتائی کیا کہتا ہے دونوں حیران ہوئے کہ ہم اپنے تئیں کس حال میں پاتے ہیں مگر خواجہ سے بگڑ کر کہا کہ شناخت میں
خداوند واحد یکتا کے کیا کہتے ہو اور سامری جمشید پر کیوں نہیں لعنت کرتے ہو یہ سنکر وہ وات و قران دونوں نے
[illegible] رکھا بلانوش جادو اور نگہبان جادو دونوں پر قلب سے دونوں نے تعریف سامری و جمشید کی کہنے کے بعد
کہا کہ اگر ہم ہزار بار مرے جیئیں گے تو بھی محبت سامری ہمارے قلب سے نہ جائیگی عمرو نے تازیانہ
لگا کر داغ کیے مگر ان دونوں نے ذرا نہ کیا آخرکار خواجہ نے جانا کہ دونوں کو بیہوش کیا آپ نے بصورت
نگہبان جادو بنے تھے ان دونوں کو سردار کی صورت بنایا اپنی زنبیل سے قید آہن نکالکر دونوں کو سلسل و مطوق کیا
پھر تخت زنبیل سے نکالکر دونوں کو اُس تخت پر ڈالا آپ بھی تخت پر بیٹھکے ترقان نقاب پوش کے باغ کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی
دیر میں راہ طے کرکے ترقان کے باغ کے دروازے پر پہونچے ملازموں سے کہا ہماری اطلاع ملکہ عالم سے کر دو کہ نگہبان جادو
دو سرداروں کو اسیر کر کے لایا ہے ملازموں نے اُسیوقت محلدار کو بلایا کہا ملکہ عالم سے جاکر عرض کر دو کہ میاں نگہبان جادو آئے
ہیں دو سرداروں کو گرفتار کر کے لائے ہیں امیدوار باریابی خدمت ہیں محلدار اندر گئی اُس وقت ترقان اپنے باغ میں
بیٹھی تھی اور اسکی [illegible] مخمور ہوش بھی آگئی تھی اُس سے کہ رہی تھی کہ آپ نے دیکھا اور سردار جو لشکر اسلام کے آئے وہ بھی ایک ہی
اسیر ہوئے اب باقی سرداروں میں دو ایک سردار رہ گئے ہیں جو صرف ایک جہان کے نامور [illegible] اسکی ذات کا اتفاق
مجکو خوشی ہوئی مگر جب وہ آئیگا تو ضرور اسیر ہو جائیگا اور اگر آگیا تو اپنے مذہب کو ترک کیا اور [illegible] اپنے ملک کا انتظام اسکے سپرد کرونگی

بہت صاحب شوکت ولیاقت ہی اور جرأت مین بھی بے نظیر ہو اور انتظام سلطنت جیسا وہ کریگا دوسرے سے ہونا محال ہی بلکہ اُسی کے سبب سے مجھسے اور خونخوار جادو سے ترک ملاقات ہوگئی ریحان نے کہا بی بی وہ اپنا مذہب کیون ترک کریگا ترقان نے جواب دیا کہ جب سلطنت ملیگی تو ضرور اس لالچ مین ترک مذہب بھی کر دیگا ریحان نے کہا اُن لوگون کو سلطنت کی کیا پروا ہی جسقدر ملک انھون نے فتح کیے ہین تو جس ملک کو چاہتے اپنے قبضے مین کر لیتے لیکن جب انکو سلطنت سے بڑھکے راحت حاصل ہی اور ہزار دن بادشاہ اُنکے تابع فرمان ہین اُنھین کیا ضرورت ہو کہ ایک چھوٹی سی سلطنت کیواسطے اپنا مذہب ترک کرین ترقان نے کہا جب اسیر ہونگے اور ہر طرح سے مجبور کیے جاینگے اور زیست کی امید قطع ہوگی ضرور ترک مذہب کرینگے ریحان نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ محلدار نے آکے ترقان کو سلام کیا کہا حضور نگہبان جادو در دولت پر حاضر ہی دو سردار ور گرفتار کرکے لایا ہی امیدوار ہی کہ شرف قدمبوسی سے مشرف ہو ترقان خوش ہوگئی کہا نگہبان جادو کو کوئی مانع نہ ہوا کرے جب وہ آیا کرین بے تامل میرے پاس آیا کرین اُنکے واسطے کوئی ممانعت نہین ہی جاؤ جلدی لاؤ محلدار باہر آئی نگہبان نقلی کو اپنے ہمراہ لیگئی ترقان کا جیسے ہی سامنا ہوا نگہبان نقلی نے سلام کیا ترقان نے جواب سلام دیکر کہا نگہبان تمھین اطلاع کرانیکی کوئی ضرورت نہین ہی جب تم آیا کرو بے تامل یہان چلے آیا کرو نگہبان نقلی نے تخت سے دونون سردار نقلی ہتیجے اُتار لیے کہا حضور یہ لوگ بلا کے بہادر تھے بڑی کوشش سے گرفتار ہوئے مجھکو حضور کا بھی خیال تھا کہ کہین ضائع نہو جائین جو حضور کے خلاف ہو ترقان نے کہا ان دونون کا نام کیا ہی نگہبان جادو نے دونون کے نام بتا دیے ترقان نے کہا انکو بھی قیدخانہ مین لیجاؤ نگہبان نقلی نے کہا حضور اتنے سردار لشکر اسلام کے گرفتار ہوئے مگر حضور کو کسی کی گرفتاری کی خوشی نہوئی ترقان نے کہا یہ کیا کہا نگہبان نقلی نے کہا آج تک کوئی محفل تہنیت حضور نے منعقد نہ کی جو ہم لوگ شریک ہو اور اپنی محنتون کا نتیجہ پاکر خوش ہوتے ترقان نے کہا اگر تمھین یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہی تو آج ہی جلسہ کر دیجیے تمھین کو جلسہ کا انتظام سپرد کیا اب تمھین اختیار ہی جس طرح مزاج مین آئے جلسہ کرو جسکو کہی چاہیے بلاؤ جو ضرورت ہو مجھسے لو نگہبان نقلی نے کہا مین نے حضور کی نسبت خوش کرنیکو ایک بات کہی تھی آپ کی بدولت ہم روز عیش و عشرت مین بسر کرتے ہین ترقان نے کہا نگہبان جادو اب تمکو جلسہ کرنا ہوگا نگہبان نقلی کو تو یہ منظور ہی تھا کہا اگر حضور کی یہی خوشی ہی تو غلام کو کیا عذر ہی ترقان نے کہا پہلے اسیر دن کو زندان خانہ مین جاکر داخل کر آؤ پھر یہان آکر جلسہ کے انتظام مین مشغول ہو نگہبان نقلی تخت کو لیکر باہر آیا ملازمون کو آواز دی کہ ان دونون کو زندان خانہ کی طرف لیچلو مین بھی آتا ہون جو لوگ وہان موجود تھے انھون نے تخت سے سرداران نقلی کو اُتارا بےحس و حرکت پاکر نگہبان نقلی سے کہا آپ اپنا سحر تو انپر سے اُٹھا لیجیے نگہبان نقلی نے جواب دیا کہ انپر سے سحر نہین اُتارا جائیگا اگر مین سحر اُتار لونگا تو یہ ابھی قیامت برپا کردینگے ملازم خاموش ہو رہے قیدی لیکر آگے چلے نگہبان نقلی بھی عقب مین انکے سب تخت پر بیٹھکے چلا جب ملازمین زندان خانہ کے دروازے پر پہونچے داروغہ زندان خانہ کو بلایا کلید طلب کی داروغہ نے کہا آج نگہبان جادو نہین آئے ہین ملازمون نے کہا وہ بھی آتے ہین داروغہ نے کہا

جب وہ آ گئے تو ہم انگوٹھی دیئے جب تک یہان تھہر و یہ ذکر تھا کہ میان نگہبان نقلی نخوت اُڑاتے ہوئے
پہونچے داروغہ کھڑا ہو گیا کہا آج خلاف معمول کیون تشریف فرما ہوئے آپ ملازمین کے ہمراہ قید سے کر
آتے تھے آج تنہا آنے کا کیا سبب ہے نگہبان جادو نے کہا کہ آج مجکو سرکار سے ایک حکم ملا ہے کہ ایک جلسہ
تہنیت اسیری سرداران لشکر اسلام منعقد کرون اور اسکا انتظام بھی میرے ہی متعلق ہے اور جلسہ بھی آج ہی ہے اسلیے
مین کچھ انتظام اسکا کرتا تھا مین تو نہ آتا مگر تمھارے بلانے کو چلا آیا کہ آج کی شب باغ مین ملکۂ عالم کے حضور
آنا اور شریک جلسہ ہونا جو اس جلسہ مین نہ آئیگا ملکۂ عالم کے خلاف ہوگا داروغہ نے کہا آپ کا فرمانا ایسا ہی
جو مین روگردان آنکھون سے حاضر ہونگا یہ کہکر کلید در زندان خانہ داروغہ نے نگہبان نقلی کے آگے رکھدی
کہا آپ دروازہ کھول کر قیدیون کو جہان جی چاہے بٹھا آیئے مین ملازمون کا اعتبار نہین کرتا ہون نگہبان
جادو نے کہا بہت اچھی بات ہے جہان تک ممکن ہو ہوشیاری کرنا یہ کہکر کنجی لیکر اُٹھے در زندان خانہ پر
آئے قفل کھول کر اندر گئے ملازمون سے کہا قیدیون کو سنبھالے آؤ ملازم قیدیون کو لیگئے نگہبان نقلی
جب زندان خانہ کے اندر گیا ملازمون سے کہا داروغہ صاحب کو بلا لاؤ ملازم باہر آئے خواجہ آگے بڑھے
پہلے ہی صاحبقران کو دیکھا طوق و زنجیر پہنے بیٹھے ہین جیسے ہی نگاہ نگہبان نقلی کی صاحبقران پر پڑی
بڑھ کے کہا او سردار لشکر اسلام اپنے کو کس حال مین پاتا ہے نمک حرام نگہبان جادو صاحبقران نے جواب یاد دکھا کر
کیا بیہودہ بکتا ہے کہکر قید توڑنا چاہی نگہبان نقلی نے کہا یا بن تمکو کا تل دکھایا کہا یا صاحبقران ابھی قید
توڑیے ذرا تامل فرمایئے مین آگیا اب کون باقی رہ سکتا ہے یہ ذکر تھا کہ داروغہ اندر آیا نگہبان جادو
نے کہا داروغہ صاحب آپ نے ان قیدیون کو اچھی طرح نہین رکھا ہے انکی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہے
لازم یہ ہے کہ قید اور زیادہ پہنائی جاسے تاکہ یہ لوگ سر نہ اُٹھا سکین اور اگر کوئی مددگار انکا پیدا بھی ہو تو
یہان سے نہ لیجا سکے داروغہ نے کہا پھر جو حکم ہو نگہبان نقلی نے کہا آپ زنجیرین اور منگایئے تاکہ مین اپنے ہاتھ سے
ان لوگون کو اسیر کرون اُسی صورت پر رہنے دیجیے کہ رحم نہ فرمایئے گا داروغہ نے کہا بھلا مین مسلمان
پر رحم کرونگا نگہبان نقلی نے کہا اب دیر نہ کیجیے جلد زنجیرین منگایئے داروغہ نے ملازمین سے کہا ملازمین زنجیرین
لینے کو گئے نگہبان نقلی نے باتین کرتے کرتے حباب بیہوشی مار دیا داروغہ بیہوش ہو کے گرا نگہبان
نقلی نے داروغہ کو گٹھری کر ایک گوشہ مین رکھ رنگ روغن عیاری کا نکالا صاحبقران کی صورت داروغہ
کو بنا کر بٹھایا قریب صاحبقران کے آکے چاہا قید کاٹون امیر نے جھٹکا دیا کہ سب قید ٹوٹ گئی خواجہ
نے صاحبقران کو خود زنبیل کیا اتنے عرصہ مین ملازمین زندان خانہ زنجیرین لے کر آئے خواجہ نے اُن
سب کو بھی بیہوش کیا زنجیرے کر داروغہ کو پہنائی اور آگے بڑھے دیکھا شہزادہ سکندر فرخ لقا
ایک جگہ پر قید ہین خواجہ سکندر فرخ لقا کے قریب آئے قید جسم سے دور کی ایک ملازم کو انکی صورت
بنا کر زنجیرین پہنا کر وہان چھوڑا اور آگے بڑھے دیکھا ایرج ایک جگہ پر قید ہین انکو بھی اسی صورت سے
رہا کیا ایک ملازم کو انکی صورت بنا کر وہان چھوڑا اور آگے بڑھے نور الدہر کو دیکھا انہین بھی رہا کیا
وہان بھی ایک ملازم کو چھوڑا اور آگے بڑھے رستم بن ایرج کو قید پایا انکو بھی رہا کیا انکی جگہ پر بھی
ایک ملازم کو انکی صورت بنا کر چھوڑا جب ان چارون سردارون کو خواجہ رہا کر چکے سب کو داخل
زنبیل کیا اور کافرون کو قید کر کے زندان خانہ سے باہر آئے دروازہ بند کر کے قفل دیا دربانون کے

کہا داروغہ صاحب ابھی اندر ہیں نگہبان نقلی نے کہا کوئی اب اندر نہیں ہے سب باہر چلے تم خاک نگہبانی
کرتے ہو کہ کوئی شخص جو اندر سے نکلکر باہر جائے اسکا تمکو خیال نہیں ہوتا ہے ہم ابھی تمہاری پھر ایذان سے
برخاست کراتے ہیں اور ہوشیار آدمی یہاں بھیجتے ہیں دربان نے تم باندھنے سے لگے نگہبان نقلی
زندانخانہ میں قفل دے کر باہر آیا اور دربانوں سے تاکید کر دی کہ خبردار بعد ہمارے کسی قیدی کے
سکنے کی سماعت نہ کرنا اور اگر کوئی آوے تو اسکو آنے نہ دینا دربانوں نے کہا کنجی حضور کے پاس ہے ہم
کیونکر کسی قیدی کی بات پوچھ سکتے ہیں وہ اگر کوئی ہوگا تو نہ کس طرح سے جائیگا نگہبان نقلی وہان سے
روانہ ہوا تخت پر بیٹھ کے پھر ترقان کے باغ میں آیا یہان ترقان نے فرش وغیرہ درست کرایا تھا
جیسے ہی نگہبان کو آتے دیکھا ہنس کر کہا ہے نگہبان تم اتنا عرصہ کہاں کیا تھا نگہبان نقلی نے جواب دیا
حضور داروغہ زندان خانہ اسقدر بد انتظام ہے کہ قیدیوں کو نکل آنا دی دیدی ہے اگر میں نہ جاتا تو ایک دو
قیدی ضرور فرار ہو جاتے اب میں نے سبکو بتلا کے ہوگیا ہے کوئی اب زندان خانہ سے باہر نہیں نکل سکتا
ہے ترقان نے کہا میں داروغہ کو برطرف کردونگی اور کسی کو وہاں مقرر کردونگی نگہبان نقلی نے کہا اب کیا
ضرورت ہے جو وہاں ہے برائے نام ہے میں نے سب انتظام درست کر دیا ہے اب قیدی نکل نہیں سکتے ہیں
ترقان نے کہا اب جلسہ کا انتظام کرو سب کو پیام بھیجو کہ شریک جلسہ ہوں نگہبان نقلی پھر باہر آیا چوبدار
کو بلایا کہا جسقدر ملازم ملکہ ترقان کے ہیں وہ سب آج حاضر ہوں کہ ایک جلسہ تہنیت اسیری سرداران
اسلام کا قرار پایا ہے چوبداروں نے سب کو اطلاع دی یہاں ترقان نقاب پوش نے سب سامان
محفل درست کیا نگہبان نقلی نے کہا حضور میخانہ کی کنجی غلام کو مرحمت ہو ترقان نے اسی وقت میخانہ کی
کنجی نگہبان نقلی کے حوالے کی نگہبان نقلی میخانہ میں گیا شراب کو خوب مست کیا وہاں سے نکلکر باورچیخانہ
میں آیا جسقدر رکھا تھا سب میں نمک مرچ کی آمیزش کی آبدار خانہ میں جاکر پانی کو درست کرکے ایک ایک چیز
کو اپنی مرضی کے موافق ٹھیک کیا جب سب انتظام ہو چکا اور دن کم رہا لوگوں کی آمد شروع ہوئی ترقان
نے نگہبان کو بلا کر کہا اب اتنی بڑی محفل کو آب و طعام اور شراب و کباب پہونچانا تمہارا کام ہے نگہبان نے
کہا حضور خاطر جمع رکھیں کوئی بات باقی نہ رہیگی سب کی خاطر بجا لاؤنگی ترقان خاموش ہو رہی تھوڑی دیر
میں آفتاب غروب ہوا اور سب ملازمین ترقان جمع ہو گئے نگہبان نقلی نے ملازموں کو آواز دی جب
وہ لوگ آئے تو کہا ساقی بچوں کو حکم دو کہ شراب محفل میں لائیں سب نے ساقی بچوں کو حکم دیا شراب محفل میں
آئی ترقان نقاب پوش ایک تخت مرصع پر تھی نگہبان نقلی نے اپنے ہاتھ سے جام شراب مملو کر کے
دیا ترقان نے جام پیا اسکے برابر ریحان سبز پوش موجود تھی نگہبان نے دوسرا جام اسکو بھر کے
دیا اسنے بھی جام پیا پھر تو ساقیوں نے تمام محفل میں شراب تقسیم کی نگہبان نقلی نے ملازموں کو ایک
ایک صراحی دیدی کہا اچھی طرح سے پیو جب بیہوشی ہو چکی تو سب کی آنکھوں میں زمانہ تیرہ و تار نظر آنے لگا
ترقان نے نگہبان کو بلا کر کہا اب کھانے کا انتظام کرو نگہبان جادو نے کہا سب تو نشہ میں پڑے
ہیں میری کوئی نہیں سنتا ہے آپ ذرا چلا کر حکم دیجیے تو سب ٹھیک ہو جائیں ترقان جھلا کے اٹھی بیہوشی
نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کر زمین پر گری اسکے برابر ریحان جادو اسکی بیٹی تھی اسنے جو بیٹی کو گرتے ہوئے
دیکھا یہ بھی گھبرا کے اٹھی لڑکھڑا کے گری اسکے گرتے ہی اور اہل محفل اٹھے وہ بھی گرے دم بھر میں

سب بیہوش ہو گئے اب تو نگہبان لقلقی نے نعرہ کیا عمرو ثانی نعرہ کر کے قریب ترقان کے پہونچے
جانتے تھے کہ خنجر سے ذبح نہ ہوگی اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اسکی ماں ریحان سبز پوش کو بھی زنبیل میں داخل کیا
باقی جو ساحر بیہوش پڑے تھے انکو بیدریغ قتل کرنا شروع کیا دم بھر میں اُس محفل کو مذبح قصابان
بنادیا جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب کو قتل کیا لباس سب کا اُتار لیا اور جو کچھ مال و اسباب اُس باغ
میں موجود تھا اپنے قبضہ میں کیا ایک بارہ دری نہایت نفیس بنی تھی خواجہ اس بارہ دری کے اندر آئے
جو کچھ وہان مال و اسباب تھا وہ اپنے تصرف میں لائے ایک الماری کے قریب پہونچے اُسکا قفل توڑ کر دیکھا
اُسی الماری میں سلاح صاحبقران کے اور جسقدر سردار گرفتار ہوئے تھے اُنکے اسلحے تھے خواجہ نے وہ
بھی قبضہ میں کیے جب اُس مکان کو لوٹ کر فراغت پائی ایک طاق پر نظر پڑی خواجہ نے دیکھا ایک
صندوقچی رکھی ہی خوش ہوئے اس صندوقچی کو اُٹھایا کھول کر دیکھا حرز ہیکل صاحبقران اسمین رکھی ہی
خواجہ بہت خوش ہوئے اُسکو بھی نذر زنبیل کیا اب فراغت پائی دیکھا اُس مکان میں کچھ نہین ہی وہان
سے برآمد ہوئے اور جو قریب قریب ملازمون کے رہنے کے مکان تھے اُنمین جاکر دیکھا جو کچھ مال و
اسباب وہان ملا اُسکو بھی قبضے میں کیا شام تک خواجہ نے اُس نواح کے مکانات کو لوٹ لیا بعض بعض
میں آگ لگادی جب رات کو فرصت پائی تو ترقان کے باغ میں آئے بارہ دری میں جا کے بیٹھے
صاحبقران کو زنبیل سے نکالا ایرج کو نکالا رستم بن ایرج اور نور الدہر اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا
ان سب کو زنبیل سے نکال کر ہوشیار کیا صاحبقران کے سب سلاح دیئے کہا یا امیر سلاح جلد آراستہ
کیجیے ایرج وغیرہ کے سلاح بھی دیے جب سب سلاح ذات پر آراستہ کر چکے تو خواجہ نے ترقان کو زنبیل سے
نکالا زبان میں سوزن تھا اُسکی مشکین باندھ کر ستون بارہ دری میں باندھ دیا پھر ریحان کو نکالا اُسکی
زبان میں بھی خواجہ نے احتیاطاً سوزن دیدیا تھا اسکی بھی ستون بارہ دری سے باندھ دیا پھر وہا سے
زندان خانہ کی طرف آئے داروغہ زندان خانہ اور جسقدر ملازمان زندان خانہ وہان موجود تھے انکو بھی
لیگئے لیجا کر سب کو ستون سے باندھا پھر زندان خانہ میں آئے بلا نوش جادو اور نگہبان جادو کو لائے
ان دونون کو بھی ستون بارگاہ سے باندھ دیا جب سب کافرون کو خواجہ ستون سے باندھ چکے
تو سب کو ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی سب نے اپنے تئین اِس حالت میں پایا ترقان نے دیکھا کہ سامنے کرسی پہ
صاحبقران اور سرداران اسلام جو اسیر ہوکر آئے تھے بیٹھے ہین اور بلا نوش جادو اور نگہبان جادو اور
داروغہ زندان خانہ اور ملازمین زندان خانہ سب ستونون میں جکڑے ہوئے ہین ایک دبلا پتلا شخص تازیانہ
ہاتھ میں لیے کھڑا ہی ترقان گھبرا گئی چاہا سحر کرون مگر زبان میں سوزن تھا کیونکر کر سکتی مجبور ہوگئی اپنی ماں
ریحان سبز پوش کیطرف دیکھا اسکی آنکھون سے آنسو ٹپک رہے اشارے سے کہا جو کچھ تجھسے کہتے
تھے اُسکا خیال نہ کیا آخر انجام بُرا ہوا اب جان کیونکر بچے گی انہین تو یہ اشارے ہو رہے تھے کہ خواجہ
نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر اب ان لوگون کے حق میں کیا ارشاد ہو صاحبقران نے کہا جو اسلام
قبول کرے اُسکو امان دو اور جو مسلمان ہونے سے انکار کرے اُسکے حق میں تمکو اختیار ہی تمھارے
قیدی ہین خواجہ تازیانہ لیکر بڑھے پہلے ترقان کے قریب آ کے کہا شناخت میں پروردگار واحد و یکتا
سے کیا کلام ہی اور سامری جمشید پر لعنت کرتے میں کیا عذر ہو اگر اپنی جان عزیز ہو تو اطاعت اسلام

قبول کر ترقان نے افارسے سے انکار کیا خواجہ نے کہا اے ترقان اگر اپنی سلامتی منظور ہو تو اس دین باطل
کو ترک کر اور اطاعت اسلام قبول کر ترقان نے پھر انکار کیا خواجہ نے تین بار اس سے کہا اس نے قبول
نہ کیا پھر خواجہ ریحان سبز پوش کی طرف مخاطب ہوئے یہ بھی سیہ طلب تجلی نے بھی قبول نہ کیا پھر خواجہ بلا پوش
جادو کی طرف متوجہ ہوئے اسنے بھی قبول نہ کیا پھر خواجہ نے نگہبان جادو سے کہا اسنے بھی انکار کیا
پھر خواجہ نے داروغہ زندان سے کہا کہ تو بھی اس دین باطل کو ترک کر اور اطاعت اسلام قبول کر اسنے
تکبیر پڑھا داروغہ بصدق دل مسلمان ہوا خواجہ نے اسکی تحسین کی اور وہ نو مسلم داروغہ صاحبقران کے قریب
گیا امیر کے قدموں کو بوسہ دیا صاحبقران نے کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اسنے کلمہ پڑھا امیر نے اسکو اپنے پاس
بٹھایا پھر خواجہ نے اور ساحروں زندان خانہ سے کہا ان لوگوں نے بھی قبول نہ کیا خواجہ نے سب کو
دروازہ کے باہر لا کے جلا دیا چونکہ یہ لوگ روئین تن تھے تلوار سے دم نکلے اسلیے خواجہ نے انکا جلا دینا
مناسب جانا بعد فراغت خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی اب لشکر میں تشریف لے چلیے کہ وہاں سب آپکے
منتظر ہیں اسوقت سے کیفیت آپ کی گمی ہے سب کی عجب حالت ہے اگر میں نہ دکھاتا کوئی وہاں نہ ٹھہرتا سب کے سب
بار ہی اگر یہاں قید ہوتے صاحبقران نے بھی لشکر میں جانا پسند کیا خواجہ کی بہت کچھ ثنا و توصیف کی وہاں
سے خوشی خوشی اپنے لشکر میں آئے یہاں سرداروں کی عجب کیفیت تھی سب صاحبقران کے منتظر تھے پھر
بارگاہ میں آئے سب کو کمال خوشی ہوئی خواجہ کو بہت کچھ انعام صاحبقران نے عطا فرمایا سب سرداروں
نے چاہا اس خوشی میں ایک صحبت عیش و نشاط برپا کریں صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی اسکی ضرورت نہیں
آج شب بھر یہاں بسر کرو کل علی الصباح انشاء اللہ تعالیٰ شہر میں داخلہ کرینگے اور سب شہر قبضہ میں کر کے
کسی کو حاکم قرار دیجیے اسوقت صحبت عیش بھی ہوگی ابھی موقع نہیں ہے سردار خاموش ہو رہے صاحبقران
اپنی بارگاہ میں تشریف لائے شب بھر فرحت و مسرت سے کسی کو نیند نہ آئی جاگ کر صبح کر دی جب رات گذر کر
ستارہ سحری آسمان پر چمکا صاحبقران نے وضو کے واسطے پانی طلب کیا خادموں نے ابریق و طاس حاضر کیا
امیر نے وضو کیا نماز پڑھی بعد ادائے نماز صاحبقران نے حکم دیا کہ اب شہر زرین میں چلکر ٹھہرنا چاہیے سب
لشکر کے پہنچتے ہی سب نے چلنے کی تیاری کر دی آفتاب نہ نکلا تھا کہ امیر مع جملہ سرداروں کے وہاں
سے ملک زرین کی طرف روانہ ہوئے ملک زرین وہاں سے دو کوس پر واقع تھا تھوڑی دیر
میں شہر پناہ کے قریب پہونچے صاحبقران زمان جیسے ہی شہر میں داخل ہوئے بدیع الملک
کی امیر کے اشتیاق میں پڑے خواجہ نے جو امیر کی یہ کیفیت دیکھی گھبرا کر عرض کی صاحبقران خیر تو ہے کیسا
تردد ہے کیا فکر لاحق ہے جسکی وجہ سے یہ حالت ہے امیر نے فرمایا خواجہ اسوقت بدیع الملک جوان
ہوتے ہیں اگر وہ ہوتے تو یہ خوشی اور فرحت سے ہوتی مگر میں کیا کروں وہ جوش جرأت میں کسی کو
خاطر میں نہیں لاتے ہیں اپنے ساتھ کے طلسم پر سفر کر گئے ہیں یہاں تو اب یہ قصد ہے کہ یہاں کسی کو
حاکم کر دو پھر طلسم خونخوار کی جانب جاؤں اور بدیع الملک کی مدد کروں خواجہ نے جو امیر کو فکر
مند پایا بیک عرض کی کہ آپ کچھ اسکا خیال نہ کیجیے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بہت جلد آپ سے ملینگے
آگے طلسم خونخوار کیا چیز ہے اور اسکا فتح کر لینا کیا بڑی بات ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ سچ ہے
وہ خود بھی بڑے بہادر ہیں اور تجربہ کار ہیں بہت سے طلسم فتح کر چکے ہیں مگر پھر بھی کار طلسم نہ کرتے ہوئے ہیں

تجربے بڑے تجربہ کار دھوکا کھا جاتے ہیں لیکن خدا انکو فتح دے سرادہے بخیر وخوبی جائے مجکو تو اسکا
کا یقین ہے کہ وہ طلسم کو فتح کرکے پھرینگے اور وہ طلسم فتح ہو جائیگا لیکن بعض وقت خیالات کا سلسلہ ایسا آتے
ہیں جو میری جمعیت کو ابتر کر دیتے ہیں اور یہ بات انکو معلوم ہو کہ بدیع الملک کو کسقدر رنج ہوگا
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک نوجوان لائق ہے ہیں انکو جو مرتبہ نکالا کیا جائے وہ
تھوڑا ہے یہ باتیں ہوئی تھیں کہ ایوانات شاہی نظر آئے خواجہ کو ایک موقع ہاتھ آیا عرض کی صاحبقران
اب لشکر کو روک دیجیے ایوانات شاہی سامنے معلوم ہوتے ہیں صاحبقران نے کہا ابھی مکانات دور ہیں
خواجہ نے کہا یا امیر آپ نے خیال نہیں فرمایا یہان کی بازار کی عجیب ترکیب ہے امیر بازار کی طرف متوجہ
ہو دکانداروں نے بھی صاحبقران کا جاہ وجلال دیکھکر سلام کیا امیر نے دونوں ہاتھون سے سلام لینا شروع کیا
دو رویہ دوکانیں تھیں شہر بہت آباد تھا صاحبقران سب کا سلام لیتے ہوئے جاتے تھے لوگ جاہ وحشم امیر
کا دیکھکر حیران تھے آپس میں کہتے تھے کہ ایسے لوگ بھی خلق ہوئے ہیں جنکو ایسا حسن وجمال ملے ہیں
اور اسقدر جاہ وحشم ممکن ہو کوئی کہتا تھا کہ انھون نے لشکر اسقدر رکھ نکرنا یا اور یہ لشکر جس صحرا میں مقیم ہوتا ہوگا
وہان ایک شہر بنجاتا ہوگا سب کہتے تھے اگر یہ جاہ وحشمت نہوتی تو ہمارے بادشاہ کو کیونکر قتل کرتے بعض
کہتے تھے کہ یہ لوگ تو بڑے ساحر ہیں پھر ملکہ ترقان نقاب پوش نے ان لوگون کو کیونکر آنے دیا جنکو کیفیت
معلوم تھی وہ کہہ دیتے تھے کہ ترقان نقاب پوش کو انھون نے قتل کیا پہلے ایک لڑائی میں انکے مقابلے سے بھاگ کر
یہان آئے تھے یہان آکر بہت بڑا انتظام کیا تھا مگر جب یہ آئے کوئی انتظام نہ چلا انھون نے گرفتار کرکے
مسلمان کرنا چاہا ملکہ نے انکار کیا اس خطا پر قتل کر دی اب دیکھیں ہم لوگون کے واسطے کیا حکم ہو زندگی
ہوتی ہے نہیں ہمیں بھی مسلمان ہونے کی ہدایت کیجاتی ہے یا نہیں بعض کہتے تھے کہ اگر ہمے مسلمان ہونے
کی ہدایت کرینگے تو ہم اپنی جان دیدینگے یا مسلمان نہونگے بعض کہتے تھے کہ اگر مذہب سامری کا ہم سے
ترک کرنے کو ہمیں کہینگے تو ہم اس شہر کو چھوڑ دینگے اور دوسری جگہ جاکر رہینگے بعض کہتے تھے ہم کو مسلمان ہو جانے
پر مجبور کیا جائیگا یہان تو یہ باتیں تھیں مگر امیر ایوان شاہی کے دروازہ پر پہنچے خواجہ نے رکاب تھامی صاحبقران
پشت فرس سے اترے تمام لشکر پیادہ ہو داخل دار الامارہ سلطانی ہوئے تخت گاہ ملک زرین پوش
میں آئے خواجہ نے ایک دنگل زرین لاکر بچھایا صاحبقران دنگل پہ جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار کرسیون
پر بیٹھے امیر نے کارپردازان سلطنت کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے صاحبقران نے خزانہ کی کنجی طلب
کی تابعداروں نے بھی امیر کے حوالے کی صاحبقران اٹھے خزانہ میں تشریف لے گئے خواجہ ہمراہ تھے
بعض مقام پر خواجہ نے دست درازی کی صاحبقران نے فرمایا بس تم اپنا حق لے چکے اب یہ خزانہ
شاہی ہے خواجہ نے کہا میں بھی تو سرا حق ہو اور دو طرح سے ہیں اسلیے لینے کا مستحق ہو سکتا ہوں ایک تو خود
ایسا غازی ہوں کہ جہان غازی بعض جاتے ہیں جانبازی کرکے انکو چھڑاتا ہوں دوسرے مکان میں
میں نے کن کن لوگون کو قید سے رہائی دلائی اپنی جان عزیز کی ہر طرح سے ہم امیر نے فرمایا
خواجہ بہت زیادہ باتیں نہ بناؤ جسقدر تمھارا حق تھا اس سے بڑھکر لے چکے اب کسی اور کا بھی خیال کرو
خواجہ نے کہا آپ کے قادری تو نقصان نہ ہوتا پارٹے ہیں ساری آفتیں تو میرے سر آتی ہیں اسوقت
سوائے مدح وثنا کے ہے اور کیا حاصل ہوتا ہو پھر آپ حضرات کی مدح وثنا سے میرا کیا کام نکلتا ہو

قرضدار کسی طرح نہیں ملتے ہیں باہر کا نکلنا دشوار ہو اگر نہ نکلوں تو انتظام میں فرق آتا ہی صاحبقران
نے فرمایا خواجہ ابھی تھوڑا زمانہ ہوا جب تم خزانہ ہیکل لائے تھے اور قرضداروں نے تشفی پائی تھی اس
زمانہ میں کسقدر روپیہ اٹھ گئے تھے اور اب گھبرا گئے ہو کہ قرضداروں نے پریشان کیا ہی قرضہ تمہارا
کس طرح کا ہی خواجہ نے کہا صاحبقران میں ایک شخص کا تو قرضدار نہیں ہوں جو اسکو روپیہ تھوڑا
پہونچ جائے اور وہ صبر کرکے مجھے تقاضا نہ کرے کئی آدمیوں کا قرضدار ہوں سب مجھ سے تقاضا
کرتے ہیں اور اب زیادہ تقاضا کرنے کی ضرورت یہ ہو کہ میں نے تھوڑا سا سود ایک صاحب کو دیدیا ہی
اب سب کو یہ یقین ہی کہ خواجہ کے پاس روپیہ ہو اور نہیں دیتے ہیں اب جتنے کو نہ یقین ہو دونوں کہ میرے
پاس روپیہ نہیں ہی اور نہ کوئی ایسا کفیل ہی جو میرا اعتبار کرے اسوقت جو کچھ دو تین سو روپیہ ہا ہی
یہ ایک حلقہ بھر کا سود بھی نہیں ہو مگر ایک قرضدار کو جا کر دونگا امیر نے فرمایا خواجہ ابھی جسقدر روپیہ
تھے لیا تو وہ دو تین سو ہی خواجہ نے کہا آپ میری بات کو خلاف جانتے ہیں مجھ روپیہ پیسے کے حق میں
کبھی جھوٹ نہیں بولتا نہ مجھکو اسقدر طمع ہی کہ آپ کی طرح مجھکو خزانہ میں تو حج نہیں کرتا ہو ابھی جاکر
دے دونگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمہارا قرض کسقدر ہوگا عمرو نے عرض کی اسکو بھی پوچھیے
یہ خزانہ پورا مجھکو عطا فرما دیجیے پھر میں عرض کرونگا اور جو کچھ قرض ادا کرنے سے بچ جائیگا وہ آپکو واپس
کر دونگا صاحبقران نے فرمایا اسکا عہد کرو کہ آیندہ پھر قرض کا نام نہ لو تو میں ابھی یہ خزانہ تمکو دیدوں خواجہ
نے کہا یا صاحبقران میں کیونکر عرض کر سکتا ہوں اگر اتنے روپیہ میں میرا قرضہ ادا ہوا تو میں کیا کر سکتا ہوں
اور پھر میں کس سے کہونگا صاحبقران نے کہا تمہارا قرض ہمیشہ یونہیں رہتا ہی خیر تم نصف خزانہ لے لو
عمرو خوش ہوگئے زنبیل سے جال الیاسی نکالا خزانہ پر مارا داخل زنبیل کیا پھر حملہ کیا اسی طرح تین حملے
کیے دو دو ہاتھ مٹی بھی خزانہ کی کھود کر زمین کو ناہموار کر دیا مٹی داخل زنبیل کی صاحبقران نے فرمایا کہ میں خواجہ
یہ مٹی کیا ہوگی عمرو نے کہا اسکو نیاریوں کے ہاتھ بیچ کر بیٹھے صاحبقران ہنسنگے اور متوجہ ہوے خواجہ
نے نصف خزانہ اپنے قبضے میں کیا باقی نصف خزانہ کی طرف بھی نگاہ حسرت سے دیکھکر قصد کیا کہ جال
ماروں مگر صاحبقران نے کہا کہ خواجہ اب کچھ نیاریوں کیواسطے بھی چھوڑ دو تمکو سب سے بڑھکے
دیدیا عمرو نے کہا یا صاحبقران یہ صرف اس ماہ کا سود ادا ہو جائیگا اور اصل روپیہ باقی رہیگا امیر نے
کہا بیچ نکلتے ہو اب یہاں سے جاؤ اور انتظام اسکے لیجانے کا کرو خواجہ نے کہا یا صاحبقران اسکا لیجانا
کیا مشکل ہی میں اندر زنبیل کے لیتا ہوں آپ مجھ سے لے لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا اسکی ضرورت
نہیں ہو آپ ملازمین کو اجازت دیجیے وہ اگر اسکو لیجاینگے خواجہ نے کہا مجھکو کیا غرض ہی میں سب کی
محنت کے خیال سے کہتا تھا میں جاکر ابھی سب کو بھیجے دیتا ہوں یہ کہکر باہر آئے لوگوں کو روانہ کیا کہ
ایک غرفہ سے وہاں جانے پاؤگے کہ جو کچھ لے آئیں سے نصف میرے حق کا بھی نکالنا سب نے منظور
کیا ملازم خزانے کے اندر گئے خواجہ چلے نورالدہر کے پاس آئے کہا آپنے کچھ داد جانفشانی نہ دی
میں نے کس حکمت سے ترقان کو مارا اور آپ لوگوں کو رہا کیا نورالدہر نے کہا خواجہ میں نے آپ کی
کس قدر شاد صفت کی خواجہ نے کہا میں شاد صفت کا بھوکا نہیں ہوں آپ جانتے ہیں کہ میں خراج کسقدر
ہوں اور دو گانہ بھیری قلیل ہو ہمیشہ قرض پر بسر ہوتی ہی اور اب قرضدار تقاضا شدید کرتے ہیں

اگر مجھے اسوقت بین قرضدارون کی فکر فرمایئے تو مین جانون کہ البتہ آپ نے میری قدر کی نورالدہر نے
کہا خواجہ ایک بازوبند میرے بازو پر جو صاحب مجھکو ایک ساحر نے دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ اس کی قیمت
آج تک کوئی جوہری مہاجن نہ لگا سکا خواجہ نے کہا بہتر ہوگا آپ وہ بازوبند مجھکو دیدین کہ مین اپنے
پاس مجھکو احتیاط سے رکھون جب آپکو ضرورت ہوگی مین پھر دیدونگا نورالدہر مسکرائے اور وہ
بازوبند کھولکر خواجہ عمرو کو دیا اسی طرح خواجہ نے سب سے علے قدر مراتب وصول کیا تھوڑی
دیر کے بعد صاحبقران بھی خزانہ سے تشریف لائے اپنے مقام پر آکے جلوہ فرما ہوئے صحبت
عیش ونشاط گرم ہوئی امیر نے سب کو خلعت وانعام تقسیم فرمایا داروغہ زندان خانہ کو وہان کا حاکم بنایا
دو دن تک صحبت عیش ونشاط گرم رہی تیسرے روز صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین اطلاع
کردو اب سامان سفر درست کرین ہم طرف طلسم خونخوار کے ضرور جاینگے بدیع الملک جبتک نہ ملینگے
دل بیقرار رہیگا داروغہ زندان خانہ جسکو صاحبقران نے حاکم شہر بنایا تھا ہاتھ باندھ کے عرض کرنیلگا
یا صاحبقران چند دنون تو یہان تشریف رکھیے امیر نے فرمایا بھائی اب سلطنت تجکو مبارک رہے
مین یہان رہکے کیا کرونگا پھر دل بہت بیقرار ہے مفارقت بدیع الملک کی ناگوار ہے جبتک مین
شیر بیشہ شجاعت سے نہ ملونگا دل کی یہی کیفیت رہیگی داروغہ نے عرض کی غلام کا جی چاہتا ہے کہ ہمراہ رکاب چلے
صاحبقران نے فرمایا میرے ہمراہ چلکے کیا کروگے یہان براحت وآرام بسر کرو داروغہ نے عرض کی
میری راحت اور میرا آرام ہمراہ رکاب [illegible] ہے صاحبقران نے فرمایا یہان انتظام مین خلل
پڑیگا اور لوگ بعض ایسے ہین جو ابھی مسلمان ہوئے ہین اور لوگون کو بھی تکلیف ہوجائیگی مناسب تمہارا یہان
رہنا بہت مناسب ہے داروغہ مجبور ہوگیا صاحبقران اس شب اُسکے کہنے سے رہا کیے دوسرے
روز سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف طلسم خونخوار کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو بخیال شکار صاحبقران سے رخصت ہوکر طرف طلسم خونخوار کے روانہ ہوئے تو انکے ہمراہ چند سوار
تھے اور کچھ خزانہ بھی تھا بارگاہین بھی تھیں کل سامان بخوف انکے نہ لیجا سکے لیے اگر لیجاتے تو صاحبقران
ضرور فرماتے کہ کس ارادے سے جاتے ہو در جانا ملتوی رہتا اسلیے تھوڑا سامان ہمراہ لیا تھا
اور باقی سامان سب اپنے لشکر مین بیٹے صاحبقران کے یہان تھا اس صورت سے بدیع الملک نامدار
روانہ ہوئے دوسرے روز تک برابر رہنوردی کی تیسرے روز ایک صحراے دلکشا اور فضاے فرحناک
مین پہونچے بدیع الملک نامدار کو اس صحرا کی فضا بہت پسند آئی سردارون سے کہا آج کی شب
اسی جا قیام کرو کل دیکھا جائیگا سردارون نے لشکر کو روکا بارگاہین فوراً استادہ ہوئین بدیع الملک
نوجوان اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور جملہ سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے اُس روز تو دن بھرکے
ماندے تھے خستہ وتھکے بارگاہون مین جاتے ہی تھوڑی دیر آرام کیا جب ذرا طبیعت درست ہوئی
ہر ایک سردار نے دسترخوان طلب کیا سب کے ملازمون نے دسترخوان بچھائے بدیع الملک کے یہان
بھی خادمون نے دسترخوان بچھایا کھانا چنا گیا شاہزادے نے ماحضر تناول فرمایا ہاتھ منہ دھوکر مسہری
پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا طلایہ لشکر پھرنے لگا جب صبح ہوئی بدیع الملک نامدار

خواب سے بیدار ہوئے برائے نماز صبح سجادے پر تشریف لائے بخضوع و خشوع فریضہ سحری ادا کیا
بعد فراغت بارگاہ میں آکے جلوہ فرما ہوئے جملہ سرداران نامی گرامی بھی حاضر خدمت ہوئے بدیع الملک
نے فرمایا پردے بارگاہ کے باندھ دو فضائے صحرا دیکھینگے ملازموں نے بارگاہ کے پردے باندھ دیئے
بدیع الملک فضائے صحرا دیکھنے لگے سب سردار بھی گرد جمع تھے کہ ایک طرف صحرا سے گرد اُڑی سب
لوگ اُس طرف دیکھنے لگے بدیع الملک نے کہا آمد لشکر کا نشان معلوم ہوتا ہے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد
شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک فوج مانند دریا موج زن ہے اسی طرف کو آتی ہے لوگوں نے بدیع الملک
سے عرض کی حضور فوج کثیر کسی کی آتی ہے نہیں معلوم اس فوج کا کون افسر ہے بدیع الملک نے کہا جب
یہاں آئیگی دیکھ لینا یہ ذکر تھا کہ وہ فوج قریب پہونچی سب نے دیکھا ایک جوان حسین لباس پرتکلف بجسم
کیے ہوئے فوج گران ہمراہ بڑے جاہ و حشم سے آتا ہے بدیع الملک نے کہا یہ کون جوان ہے بڑا
صاحب شوکت و شان ہے فر تھا ہے اسکے چہرے سے ہویدا ہے کسی ملک کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہے یا کوئی
صاحب جرأت ہے پہلوان ہے یہ ذکر تھا کہ وہ جوان حسین سامنے بدیع الملک کے لشکر کے آیا فوج کی
قلت دیکھکر ٹھہر گیا اپنے ایک ملازم کی معرفت بدیع الملک کے پاس پیام بھیجا کہ ہماری طرف سے اس
لشکر کے سردار کو پیام کہو اور پوچھو کہ تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آتے ہو کس طرف جانے کا ارادہ ہے
ملازم اُسکا بدیع الملک کی بارگاہ کے قریب آیا دربانوں نے منع کیا کہا ہم پہلے اطلاع تمھاری کردیں
پھر جو کچھ حکم ہوگا وہ کیا جائیگا ملازم ٹھہر گیا اُسنے چوبدار کو بلایا کہا یہ شخص لشکر سے آیا ہے کچھ پیام لایا ہے اندر
جانا چاہتا ہے آقائے نامدار سے عرض کردو جیسا وہ حکم فرمائیں وہ کیا جائے چوبدار یہ سنکے اندر آیا
بدیع الملک کو ہاتھ اُٹھا کر دعا دی پھر عرض کی حضور ایک پیامبر آیا ہے امیدوار باریابی ہے بدیع الملک
نے فرمایا بلا لو چوبدار باہر آیا اُس پیامبر کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا پیامبر نے جو جاہ و حشم بدیع الملک کا دیکھا
جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کا اشارہ کیا پیامبر بیٹھ گیا بدیع الملک
نے فرمایا کیونکر آنے کا اتفاق ہوا کس نے بھیجا ہے پیامبر نے عرض کی مجکو آفتاب نیزہ باز نے بھیجا ہے
اور دریافت فرمایا ہے کہ آپ کہاں چلتے ہیں اور کس طرف سے تشریف لاتے ہیں بدیع الملک
نے کہا میں اپنے لشکر سے آتا ہوں اور برائے فتاحی طلسم خونخوار جاتا ہوں پیامبر نے کہا اپنا اسم اقدس
بھی فرما دیجیے میں اُنسے کیا عرض کرونگا اور سوار جو بدیع الملک کے قریب بیٹھے تھے اُنھوں نے کہا
بڑی تعجب کی بات ہے کہ آپکا نام نامی تمھارے آقائے نامدار نہیں جانتے ہیں پیامبر نے کہا کیا [illegible]
سننے کا نہیں ہوا اور اگر نام سنا بھی ہوگا تو صورت آشنا نہیں ہیں سرداروں نے کہا اِنکا نام نامی مرد میدان
شجاعت یکتائے عرصہ جرأت بہترین شجاعان جہان بدیع الملک نوجوان ہے پیامبر نے کہا اب میں
رخصت ہوتا ہوں اپنے آقائے نامدار کی خدمت میں جاکر یونہیں عرض کرونگا پھر جو کچھ وہ فرمائینگے
میں بیان عرض کرونگا بدیع الملک نے فرمایا کہ تمنے اپنے آقا کی مدح و ثنا نہیں بیان کی کہ وہ کون
ہیں کہاں سے آتے ہیں کس طرف کا عزم ہے پیامبر نے کہا ہمارے آقائے نامدار آفتاب نیزہ باز
مشہور ہیں وہ بھی شاید کسی طلسم کی فتاحی کو جاتے ہیں بدیع الملک نے کہا تمکو یہ نہیں معلوم کہ کس طلسم
کی فتاحی کو جاتے ہیں اور کسلیے طلسم کو فتح کرینگے پیامبر نے کہا میں ایک ادنیٰ درجہ کا ملازم ہوں مجھے

ایسے امور میں دخل نہیں ہے بدیع الملک نے فرمایا جہان کا تمھارے آقا نے قصد کیا ہو ہمیں اطلاع دینا
اور یہ تو ہم کو نہیں جانتے ہوں گے کہ تمھارے آقا کس شہر سے آتے ہیں پیامبر نے جواب دیا کہ ہمارے آقا
شہر درخت پرستان سے آتے ہیں بدیع الملک نے کہا تمھارے آقا کا بھی مذہب شجر پرستی ہے پیامبر نے
کہا ہمارے آقا بھی شجر پرست ہیں اور ہم بھی خداوند شجر کی پرستش کرتے ہیں بدیع الملک نے کہا اچھا
جاؤ مگر اسکی اطلاع ہمکو ضرور دینا کہ تمھارے آقا کس طلسم کے فتح کرنے کو جاتے ہیں پیامبر رخصت ہوا
بدیع الملک نے اپنے سرداروں سے کہا نہیں معلوم آفتاب نیزہ باز نے مجھے کیوں تحقیق کیا
لوگوں نے کہا حضور آپ کی کیا راے ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ میں بھی اپنے یہاں سے ایک ملازم کو
روانہ کرتا ہوں وہ جاکر تحقیق کرے کہ وجہ کیوں دریافت کیا سرداروں نے عرض کیا بہت مناسب ہے
بدیع الملک نے ایک سردار کو کہ نام اسکا بلمان خنجر گذار تھا اس تحقیق کے واسطے روانہ کیا بلمان آفتاب
کے لشکر میں آکر اسکی بارگاہ میں گیا جاکر تحقیق کی کہ آپ نے ہمارے آقاے نامدار سے کیوں تحقیق فرمایا ہے
آپ کہاں جاتے ہیں آفتاب نے کہا میں نے اس غرض سے پوچھا تھا کہ اگر کسی کے مقابلے سے
فرار ہوئے ہوں تو میں مدد کروں مگر شرط یہ ہے کہ میری اطاعت قبول کریں میں انکے حریف کو زیر کردوں
اوسکو بھی اپنا مطیع بناؤں مجکو بالفعل اپنے لشکر کے بڑھانے کی ضرورت ہے بلمان کو یہ بات سُنکر غصہ آیا
جھلا کر کہا آپ نے بڑی نوازش فرمائی چونکہ آپ ان ذریعوں سے واقف نہیں اسلیے آپ نے ہمدردی
کی نظر سے دریافت فرمایا لیکن ہم لوگ فرار ہونے کے نام سے آگاہ نہیں ہیں آپ کو فرار کی کیفیت خوب معلوم
ہوگی اور ایسے وقتوں میں آپ نے لوگوں کی اطاعت بھی کی ہوگی اسی وجہ سے آپ انکی نسبت بھی
ایسا فرماتے ہیں اور اگر آپ کو مدد کی ضرورت تھی تنہا جاتے ہوئے خوف تھا تو آپ نے ناحق ترکیب سے
مدد طلب کی ہوتی ہمارے آقا رحم دل تھے ضرور آپ کی مدد کرتے یہ کلام سُنکر آفتاب کو تاب نہ رہی
جھلا کر کہا بس بس زبان سنبھال کے بات کر تا میں نے آج تک کسی کی سخت کلامی نہیں سُنی ہے مگر تیرا قتل
کرنا خلاف ہے کہ تو پیامبر ہو اور ایسے شخص کا پیامبر ہے جو خود بھی کچھ قوت جنگ نہیں رکھتا ہے مجھ سے اور
تیرے آقا سے کیا بحث کرنا بالکل کسرِ شان ہے خیر اب اپنے آقا سے یہ کہدینا کہ طلسم خونخوار کی فتح کا خیال
دل سے دور کریں میری بات منظور کریں میں اُس طلسم کی فتح کو جاتا ہوں اسقدر لشکر ہمراہ ہے مگر گھبراتا ہوں
اور وہ اب چند کس کو اپنے ہمراہ وہاں لیجائینگے تو کیا بنا لینگے اپنے آقا سے منع کر دینا بلمان نے کہا مجھے
چلتے وقت آقاے نامدار نے فرمایا تھا کہ اگر انکا قصد طلسم خونخوار کی طرف جانے کا ہو تو منع کردینا
کہ خبردار وہاں نہ جائیں میں اُس طلسم کو فتح کرنے کو جاؤنگا آفتاب نے کہا اب تم یہ پیام کہدینا بلمان
نے کہا میں ایسا پیام نہ کہونگا جو آقاے نامدار برہم ہوں آفتاب نے کہا اگر وہ برہم بھی ہونگے تو میرا
کیا بنا لینگے بلمان نے جواب دیا بڑی مشکل ہوگی آفتاب نے کہا اے شخص تو بڑا دلچسپ ان چند کسوں
کی جان کا دشمن ہے جو تیرے آقا کے ہمراہ ہیں بلمان نے کہا میں بھی کہتا ہوں آفتاب نے کہا اگر
یہی ہے تو اپنے آقا سے کہنا کہ طبل جنگ بجوائیں میں تم کو میدان میں نکالکر ایسے مقابلہ کرونگا بلمان
نے کہا ہمارے یہاں کا یہ دستور نہیں ہے کہ کار ہے جنگ میں کسی بات کی سبقت کریں اگر تمھیں مقابلہ
کرنا منظور ہے تو اپنے یہاں طبل جنگی بجواؤ آفتاب نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو طلب کیا جب ملازم

آئے تو اُسنے کہا ابھی جاکر ہمارے لشکر مین اطلاع کر دو کہ طبل جنگی بجے ملازم اُسی وقت گئے اور آفتاب
کے لشکر مین اطلاع دی کہ آقاے نامدار فرماتے ہین کہ طبل جنگی بجے اُسی وقت طبل جنگی بجا بلمان نے
کہا اب مین جاتا ہون آفتاب نیزہ باز نے کہا اپنے آقا سے کہدینا کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہی بلمان نے
کہا یہی جواب اُنکا بھی تصور کیجیے آفتاب نے کہا اچھا جاؤ دیکھا جائیگا بلمان وہان سے اپنے لشکر
مین آیا بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آکر عرض کی غلام گیا اور یہ گفتگو ہوئی آخر کو جنگ کی ٹھہری
اُسنے طبل جنگی بجوایا ہی بدیع الملک بلمان کی یہ گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ ہمارے
لشکر مین بھی بفضل یزدی و بتاید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون
لشکرون مین جنگ کی تیاریان ہونے لگین شب بھر اسی سامان مین بسر کی جب رات گذری اور ستارۂ
سحری آسمان پر چمکا آفتاب نے اپنے لشکر کو درست کرکے میدان کی طرف روانہ کرنا شروع کیا آپ
بھی بہت سے پہلوان ہمراہ لے کر میدان مین آیا ادھر سے بدیع الملک نوجوان اپنے لشکر کو ہمراہ
لے کر میدان مین آئے طرفین سے لشکر کی صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی گرد کیست کہکر
پہلے آفتاب نے گھوڑا بڑھایا کہا ای بدیع الملک مین تمہارا مشتاق ہون اگر تجھے دعوی شجاعت
ہی تو مردان عالم سے مقابلہ کر بدیع الملک نوجوان اپنے مرکب کو پھیر کر میدان مین آئے آفتاب
نے وار نیزہ کا کیا بدیع الملک نے اُسکے نیزے کو سپر پر روک کے اپنا نیزہ اُسکے سینہ کے قریب
پہونچایا اُسنے نیزے پر کانٹھ کے چاہا کہ تھپیڑا مارون کہ بدیع الملک کے ہاتھ سے نیزہ نکل جائے
مگر یہ نیزے کی نوک تجھ تک دیکھے جاتے ہونگے ایسی خطا کب ہو سکتی ہی جو حریف کے وار
کو رد کرین بدیع الملک نے ہاتھ ترچھا کیا اُسنے تھپیڑا مارا تھا جو نوک مین اٹکا نیزہ جھکا بدیع الملک نے
ایک تھپیڑا مار دیا نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ آفتاب کی آنکھون مین دنیا سیاہ
ہوئی کہا او جوان تو نے غضب کیا دو لشکرون کے سامنے میرے ہاتھ سے نیزہ نکالا اب کوئی دم
نہ بچیگا یہ کہکر تلوار کھینچ لی بدیع الملک نے کہا یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہی اگر تجھے ضرب لگانا منظور
ہی تو بسم اللہ آفتاب نیزہ باز نے کہا پہلے تو وار کر لے کہ تیرے دل مین حوصلہ باقی نرہے بدیع الملک
نے فرمایا ہمارا قاعدہ ہی کہ ہم کسی کار جنگ مین سبقت نہین کرتے ہین جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا
تو ہم بھی وار کر لینگے آفتاب نے وار کیا بدیع الملک نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار اُسکی سپر پر پڑ کے
اُچٹ گئی آفتاب نے کہا ای جوان اب مین تیرے وار کا مشتاق ہون بدیع الملک نے تلوار
لگائی اُسنے بھی سپر اُٹھائی مگر تیغ جوہری سپر کو کاٹ کے خود کو دو پارہ کرتی ہوئی سر مین اُتر آئی آفتاب
نے دستارہ مارا تیغہ نکل گیا خون کی چادر اُسکے منہ پر آئی بدحواس ہوگیا کہا ای جوان ایک بات فیصلے
کی ہی اگر منظور ہو تو میرے نزدیک بہتر ہی بدیع الملک نے فرمایا بیان کر آفتاب نے کہا مین یہ چاہتا
ہون فیما بین صلح پیدا ہو اور ایک دوسرے کا دوست ہو اُسکی صورت یہ ہی کہ جو طلسم خونخوار کو پہلے
فتح کرے وہ لائق اطاعت ہو اگر تم پہلے طلسم کو فتح کر لو تو ہم تمہاری اطاعت کرین اور اگر ہم پہلے فتح
کرلین تو تم ہماری اطاعت کرو بدیع الملک نے کہا یہ بھی ہمکو منظور ہی آفتاب نے کہا اب مین واپس
جاتا ہون طبل باز گشت بجواتا ہون [illegible] بہتری نہین ہی سو اسکے

کہ ایک کی جان جائیگی اور آپ کا قتل ہونا مین اچھا نہین سمجھتا ہون و یقین ہی یہی کیفیت بگی بھی ہو بدیع الملک
نے فرمایا ہم ہر طرح موجود ہین درسب باتین منظور ہین آفتاب نے قبل بازگشت بجوا اپنے لشکر
کو لیکر پلٹ گیا اسطرف بدیع الملک نوجوان واپس آئے ایک روز وہان اور قیام کیا دوسرے
روز بدیع الملک وہان سے روانہ ہوئے آفتاب نیزہ باز بھی کوچ کر گیا کہ ذکر دونون
کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت خونخوار جادو کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو گری جنگ مین بدیع الملک کے روبرو سے فرار ہوکر اپنے طلسم مین آیا اسکو دو قسم کے صدمے تھے
ایک تو یہ کہ شکست کا رنج دوسرے ترک ملاقات ترقان نقاب پوش کا صدمہ ہر وقت یہی خیال رہتا تھا
کہ بدیع الملک پر ترقان فریفتہ ہو کیا عجب ہی جو اُسکی مدد کرے اور اس طلسم تک اُنکو لائے کیونکہ وہ
واقفکار بھی ہی اگر یہان آئینگی تو ضرور خرابی پیدا ہوگی یہ سوچ کے اُسنے ایک انتظام جدید یہ کیا تھا کہ چند
ساحر اور چند پہلوان مگر نامی و نام آور طلسم کے باہر چارون طرف روانہ کیے تھے اور کہدیا تھا کہ جو
جا بادہ فناءی طلسم سنکر لیے ہوئے اسطرف آتا ہو اُنکو مع لشکر اسیر کرکے ہمارے پاس لانا ساحر اور
پہلوان اسی تلاش مین شب و روز دورہ کرتے تھے اور یہان خونخوار آتش چشم جادو نے طلسم جات
کو خوب زور دیا تھا بیرونی حفاظت و نگہبانی عدو ساحر مقرر کیے بہت سے انتظام جدید ایجاد کیے ہر ایک
سے تاکید کی کہ جو اس طلسم کی فناءی کے ارادے سے آئے اُسکو زندہ گرفتار کر لائین نذرانے دونگا سب لوگ
شب و روز اسی فکر مین تھے کہ اگر طلسم کشا آئے تو اُسکو گرفتار کرین یہ لوگ تو اس انتظام مین تھے کہ آفتاب نیزہ باز
جو بعد مقابلہ بدیع الملک کے روانہ ہوا پانچوین روز ایک صحرا مین پہونچا اپنے ملازمین سے کہا اس جا قیام
کرو دو ایک روز کے بعد پھر چلینگے ملازمون نے بارگاہ ہین استادہ کین آفتاب اپنی بارگاہ مین گیا اور سب
ملازمین بھی اپنی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے رات تو بسر ہوئی صبح کو آفتاب نیزہ باز اپنے چند سردارونکو
ہمراہ لے کر صحرا کی طرف برائے سیر گیا ایک درخت کے سایہ مین ٹھہرا تھا کہ ایک طرف گرد اڑی آفتاب
نے کہا معلوم ہوتا ہی بدیع الملک آتے ہین سردارون نے اسکی راے سے اتفاق کیا آفتاب نے کہا اصل یہ
یون ہو کہ بدیع الملک نوجوان شجاع ہی اور صاحب ہمت ہی اسوقت اُنکے پاس فوج بہت کم ہی
مگر قصد ایسے کار اہم کا کیا ہی جو بہت دشوار ہی میرے پاس اگرچہ اسوقت اتنی فوج ہی لیکن مجھکو ہراس ہی کہ دیکھوں
کیا گذرتی ہی اور اُسکے پاس فوج بہت قلیل ہی مگر دعوی اسکا یہ ہی کہ مین طلسم کو فتح کرکے چھوڑونگا سردارون
نے کہا یہ تو ضرور ہی مگر طلسم اُس سے کہان فتح ہو سکتا ہی ہان یہ بات ضرور ہی کہ آخر مین آپ کی
اطاعت قبول کریگا کیونکہ اُسکی دانست بعید ہی آفتاب نے کہا اسی سبب سے مین نے
اُس روز اسکو چھوڑ دیا کہ اگر یہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا تو ویسا بہادر پھر کہان ہاتھ آئیگا اور جس روز یہ
طلسم فتح کر دیگا اور وہ میری اطاعت قبول کریگا تو مین اُسکو اپنے طلسم کا بادشاہ بنا دونگا بڑی عزت
کرونگا جو کام مین دونگا انجام دیگا دوسرے سے نہوگا چار سردار اُسکی راے سے اتفاق کر رہے تھے کہ یکایک
گرد اُمنڈی گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک گروہ ساحران غدار بڑی جماعت سے آتا ہی اور ایک ساحر
غدار آگے آگے ایک تخت سحر پر سوار چار اژدر آتش فشان تخت اُٹھائے ہوئے اس گروہ

آتا ہو آفتاب نے کہا بدیع الملک کو تو یہ شبہ نہین ہو کوئی ساحر کسی ملک پر لشکر کشی کیے ہوئے جاتا ہو جلد جلد
اپنے لشکر مین اطلاع دو کہ سب مسلح و مکمل ہو جائین ایسا نہو یہ لوگ کچھ گزند پہونچا سکین یہ کہکر آفتاب
اپنے سوارون کو ہمراہ لے کر لشکر مین آیا سب سے کہا مسلح و مکمل ہوکر ٹھہرو لشکر ساحران آتا ہو کہین وہ لوگ
کچھ گزند نہ پہونچا سکین آفتاب کے لشکر مین سب مسلح ہو گئے اتنے عرصہ مین لشکر ساحران بھی قریب آگیا
آفتاب اپنی بارگاہ کے دروازے پر آکے لشکر کی کیفیت دیکھنے لگا اسنے دیکھا کہ جو ساحر سب کا افسر
تھا اور تخت پر سوار آتا تھا جب وہ قریب لشکر آفتاب پہونچا تخت کو روکا ایک ساحر کو بلایا اس سے
کچھ باتین کرکے آفتاب کی طرف اشارہ کیا وہ ساحر لشکر آفتاب کی طرف چلا یہان آفتاب تماشا دیکھ
رہا تھا یہ کیفیت جو دیکھی اپنے سردارون سے کہا دیکھو اس ساحر نے ایک آدمی کو میرے پاس بھیجا
ہو مین معلوم کیا کہتا ہو یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ساحر آفتاب کے قریب آیا کہا ہمارے افسر آشوب جادو
نے پوچھا ہو آپ کون ہین اور کہان جاتے ہین آفتاب نے کہا مین طلسم خونخوار کے فتح کرنے کو جاتا ہون
آفتاب نیزہ باز میرا نام ہو تمھارے افسر نے کیون دریافت کیا ہو ساحر نے کہا وہ اسیواسطے دورہ
کیا کرتے ہین کہ جو اس ارادے سے اسطرف آئے اسکو اسیر کرکے خونخوار آتش چشم بادشاہ طلسم کے
پاس لیجاتے ہین اب وہ تمکو گرفتار کرلینگے آفتاب نے کہا کیا مجال کسی کی جو مجھکو اسیر کرسکے ساحر نے کہا اب
بھی اپنے ارادے سے باز آؤ اور جہان سے آئے ہو اسی طرف واپس جاؤ ورنہ گرفتار ہو جاؤگے آفتاب
نے کہا تو جاکر کہدے کہ ہم اپنے ارادے سے باز نہین آئینگے ضرور طلسم کو فتح کرینگے جسکو دعوی شجاعت ہو
ہمکو روک کے دیکھے ساحر وہان سے پلٹا آشوب جادو کے پاس آیا کل حال کہہ سنایا آشوب نے کہا
اب یہین مقام کرو مین اس بیہودہ کو گرفتار کرلون تو خدمت مین بادشاہ طلسم کی چلون لشکر اسکا وہین اترا
اسنے فوراً طبل جنگی بجنے کا حکم دیا یہان طبل جنگی جا لشکر آفتاب مین بھی خبر ہوئی آفتاب نے بھی حکم دیا اسنے
بھی اپنے یہان طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین طیاریان جنگ کی ہونے لگین وہ شب گذر کے
صبح ہوئی آفتاب لشکر گران ہمراہ لے کر میدان مین آیا اسطرف سے آشوب جادو بھی لشکر ساحران
لے کر میدان جنگ مین آیا پرا جمایا دونو لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کرکے ہٹ گئے آشوب جادو
نے اپنا تخت آگے بڑھایا کہا اے آفتاب نیزہ باز مجھے تیری جوانی اور جرات پر رحم آتا ہو بہتر تیرے
حق مین یہ ہو کہ یہان سے پلٹ جا اپنے ارادے سے باز آ ورنہ آفت پہونچائیگا ایسا اسیر ہوگا کہ عمر بھر
رہائی نہ پائیگا آفتاب نے کہا اگر تو اپنی زندگی چاہتا ہو تو میرا سد راہ نہو نہین تو ایک دم مین دریا سے
خون بہا دونگا کشتون کے پشتے لگادونگا سواے شکست اور کچھ حاصل نہوگا شاد دل نہوگا آشوب نے
کہا تو نورد جاہل ہو میرے کلام کو قبول نہین کرتا ہو معلوم ہوا اب تجھے اپنی پریشانی منظور ہو مین مجبور
ہون اچھا جسکو تیرا جی چاہے اپنے لشکر سے مقابلے کے لیے روانہ کر آفتاب نے کہا مین خود موجود
ہون جو تیرے مزاج مین آئے میرے حق مین کر پہلے کر آفتاب نے تلوار میان سے کھینچ لی آشوب
نے تخت آگے بڑھایا کہا اے آفتاب وار کر آفتاب نے وار کیا آشوب نے ہاتھ سامنے کر دیا
ہاتھ آفتاب کا خشک ہوگیا اسنے چاہا دوسرے ہاتھ سے وار کرون وہ ہاتھ بھی خشک ہوگیا اب آفتاب
مجبور ہوگیا اسکی فوج کے سردارون نے جو یہ کیفیت دیکھی گھوڑے بڑھا کے قریب آئے سب نے

چاہا آشوب جادو کو قتل کریں مگر سب کے ہاتھ خشک ہو گئے پھر تو آشوب نے منہ کیا سب لشکر آفتاب کا
بیکار رہا آشوب نے اپنے ملازموں سے کہا کہ ان سب کو گرفتار کرو ملازمان آشوب جادو نے سب سرداران
آفتاب نیزہ باز کو مع آفتاب نیزہ باز کے گرفتار کر لیا آفتاب نے کہا افسوس دل کی حسرت دل ہی میں رہی اس
طلسم کو فتح نہ کر سکا اس جوان سے شرمندگی ہوگی سرداروں نے کہا وہ کیا فتح کریگا جب آپ اسقدر لشکر لیکر
آئے اور کسی سے کچھ نہ ہو سکا تو وہ باین قلت لشکر کیا کرے گا آفتاب نیزہ باز نے کہا یہ بھی سچ ہے مگر جب ملاقات ہو
تو ضرور کہیگا کہ تجھے طلسم ... فتح کر لیا تو مجھے شرمندگی ہوگی سرداروں نے کہا شرمندگی کا ہے کی جب وہ آپ
کے اس سے کہے گا کہ اتنے کیوں نہ فتح کر لیا آفتاب خاموش ہو رہا آشوب نے اپنے لشکر سے کہا کہ اب یہاں
ٹھہر کر کیا کرنا ہے چلو اب طلسم خونخوار میں چلیں اور ان قیدیوں کو اسکے حوالے کریں لشکر اسی دن وہاں
سے طرف خونخوار کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا آئندہ تحریر ہوگا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو آفتاب سے پیشتر روانہ ہوئے دس روز کے بعد ایک شہر میں وارد ہوئے دیکھا سامنے
ایک کوہ فلک شکوہ نہایت رنگین نظر آتا ہے بدیع الملک نے اپنے سرداروں سے فرمایا اس پہاڑ کی
سیر کرنا ضرور ہے بہتر یہ ہے کہ لشکر کو یہیں چھوڑیں اور اسکی سیر کریں بلکہ دو روز یہاں قیام کریں سب نے منظور کیا
بدیع الملک نے لشکر کو روکا وہاں بارگاہیں استادہ ہونے کا حکم دیا حاضرین بارگاہیں استادہ کرنے میں مشغول
ہوئے بدیع الملک نوجوان نے چند سرداروں کو ہمراہ لیا اور طرف اس کوہ کے روانہ ہوئے تھوڑا راستہ
طے کر کے اس پہاڑ پر پہونچے کوہ پر جا کے عجیب کیفیت دیکھی بدیع الملک چاروں طرف پھرنے لگے ایک
جانب دیکھا کہ پتھر اس طرح سے ترشا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کسی صناع نے در تراش کے بنائے ہیں مگر ان
دروں کے اندر اندھیرا ہے بدیع الملک اس در کے اندر تشریف لیگئے گو سب سرداروں نے منع بھی کیا
کہ آپ کہاں تشریف لیے جاتے ہیں بدیع الملک نے سماعت نہ کی تلوار کھینچکر اس در میں در آئے سرداروں
نے جب بدیع الملک کو جاتے دیکھا سب ہمراہ ہوئے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ یہیں ٹھہریں
میں ابھی آتا ہوں سردار وہیں ٹھہر گئے جب بدیع الملک کچھ دور اس تاریکی کو طے کر کے نکل گئے تو دیکھا
کچھ روشنی معلوم ہوتی ہے اور آگے بڑھے دیکھا میدان وسیع ہے انکے سامنے ایک باغ نہایت پر تکلف
بنا ہے مگر دیواریں پتھر کی بہت بلند ہیں بدیع الملک کے دل میں آیا کہ اس باغ کی سیر کرنا چاہیے یہ سوچ
کے اس پہاڑ سے نیچے اترے باغ کی طرف روانہ ہوئے ہنوز قریب باغ نہ پہونچے تھے کہ ایک طرف
گرد اڑی بدیع الملک وہاں ٹھہر گئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا ایک
لشکر گراں آتا ہے قیدی بہت سے ہمراہ ہیں شاہزادہ اس کیفیت کے دیکھنے کو آگے بڑھا اور وہ لشکر بھی
قریب آیا بدیع الملک نے دیکھا ساحروں کا لشکر ہے جب وہ فوج اور قریب آئی اور سب لوگ اچھی طرح
سے معلوم ہونے لگے تو بدیع الملک نے دیکھی آفتاب نیزہ باز مع اپنے تمام لشکر کے زنجیروں میں
جکڑا ہوا آتا ہے بدیع الملک کو بڑا معلوم ہوا تلوار کھینچ آگے بڑھے جو ساحر آفتاب کی قید لیے ہوئے
تھا اسکے قریب آئے زنجیر آفتاب پر ہاتھ ڈال دیا اس ساحر نے کہا او جوان تو کون ہے جو مجرم شاہی کو
لیتا ہے بدیع الملک نے فرمایا تمہارا بادشاہ خود ہمارا مجرم ہے اگر اپنی جان کی خیر چاہتا ہے تو قیدی ہمکو دے

اُسنے سحر کیا مگر بدیع الملک پر سحر کیا تاثیر کرتا بدیع الملک نے ایک طمانچہ اس ساحر کے مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا
قید اپنے ہاتھ میں لی اب آفتاب نیزہ باز نے دیکھا کہ بدیع الملک نے ساحر کو مار کے قید چھین لی بعد
تحمل ہوا بدیع الملک نے سب قید دور کی آفتاب سے کہا آپ اس جگہ تنہا کیونکر تشریف لائے اور تمام لشکر
آپ کا کہاں ہے بدیع الملک نے کہا لشکر بھی ہے میں یہاں برائے سیر آیا اس کیفیت کو دیکھکر ٹھہر گیا یہاں آفتاب
اور بدیع الملک میں باتیں ہو رہی تھیں مگر ساحر جو مرکے گرا اُسکے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی آشوب جادو
نے کہا ارے اسکو کسنے مارا سب ساحروں نے آشوب جادو سے حقیقت بیان کی آشوب نے
کہا اُس جوان کو بھی گرفتار کر لو ساحر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے چاروں طرف سے سحر ہونے لگا
مگر بدیع الملک پر سحر نے تاثیر نہ کی شاہزادے نے آفتاب سے کہا اب یہ وقت تمہارے موجود
رہنے کا نہیں ہے تم اس پہاڑ پر چڑھ جاؤ جب موقع ہوگا ہم تمکو بلا لینگے آفتاب نے کہا عجب یہ ہے سابق و
کہ میں آپ کو تنہا چھوڑ کے چلا جاؤں بدیع الملک نے بہت کہا مگر آفتاب نے قبول نہ کیا بدیع الملک
بھی خاموش ہو رہے ساحروں نے سحر کر کے آفتاب کو گرفتار کر لیا بدیع الملک نے پھر آفتاب
کو رہا کیا اور تلوار کھینچکر لشکر ساحران پر تنہا مثل شیر غضبناک کے جاپڑے قتل کرنا شروع کیا آشوب
نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنی فوج سے کہا تم لوگ کیا سحر کرتے ہو کہ اس جوان پر اثر نہیں ہوتا ہے اب
تم لوگ ہٹ جاؤ میں اس جوان کو سحر کر کے گرفتار کرونگا سب ساحر تھم گئے آشوب جادو آگے بڑھا
بدیع الملک پر سحر کیا بدیع الملک تلوار پکڑ کے آشوب کے قریب پہونچے جب اُسنے دیکھا کہ یہ جوان
قریب آگیا اور وار کیا چاہتا ہے اُسنے بھی تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے اُسکا ہاتھ پکڑ کے تخت سے
نیچے کھینچ لیا تلوار اُسکے گلے پر رکھ دی کہا اب شناخت میں ہوں خدا واحد و یکتا کی کیا کہتا ہے اور دین
سامری پرستی پر کیوں نہیں لعنت کرتا ہے آشوب نے جب اپنے کو اس حال میں پایا خیال کیا کہ اب
اس جوان کے بس میں ہوں اور جان جانے میں کچھ شک نہیں ہے اور ایسے بہادر کی رفاقت اختیار کرنے میں
برائی بھی نہیں ہے اور جیسا کہ یہ کہہ رہا ہے کہ دین سامری پرستی باطل ہے واقعی بہت سچ کہتا ہے آخر یہ سامری
و جمشید کون تھے اور انکو کیا قدرت حاصل تھی اور خدا انہیں کسنے بنایا تھا یہ سوچکر اسنے بصدق دل
کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوا بدیع الملک نے اسکو امان دی آفتاب نیزہ باز یہ کیفیت دیکھکر دنگ
ہو گیا کہ ایک جوان نے تنہا جیسے لشکر کے جی چھڑا دیئے اور جا سرکش کو مطیع بنایا جرأت کا تماشا دکھا دیا
اسکے نزدیک طلسم کا فتح کر لینا کتنی بڑی بات ہے کیا کرامات ہے یہ ضرور فتح کریگا ہر ایک اسکی جرأت
کا دم بھریگا اصل میں یہ شیر بیشۂ جرأت یکتا زیبا ان جلالت ہے اس سے شرط جیتنا محال ہے جان جانے کا
خیال ہے مبادا کوئی ساحر طلسم کے اور یا کسی مقام پر آ جائے تو وہ ضرور خونخوار جادو جنگ لیجا سکے گا
قتل کرائیگا پھر کیا حاصل ہوگا بجاب دل ہوگا اس سے بہتر ہے کہ اس جوان کی رفاقت قبول کر دنیا و عقبیٰ
مگر یہ سوچ کر آفتاب نیزہ باز آگے بڑھا بدیع الملک کے قریب آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی میری
خطا معاف فرمایئے عزت بڑھایئے خادموں میں شمار کیجیے میں آپکی اطاعت قبول کرتا ہوں آپ
بیشک اس طلسم کے فاتح ہیں منازل عجائب و غرائب کے سیاح ہیں میں عاجز ہوا شکست کیا کر سکتا
ہوں آپ کو فتح سرکی مبارک ہو میں ہمراہ رکاب بسعادت انتساب رہونگا بدیع الملک نے فرمایا اے

آفتاب نیزہ باز اب کلمہ پڑھو مسلمان ہو آفتاب نے اُسی وقت کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا اپنے لشکر کے سرداروں کو بلایا سب سے کہا میں نے آج سے اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کی ہے اور اپنا تبدیل مذہب بھی کیا ہے جسکو اطاعت اسلام قبول ہو میرے یہاں رہے اور جو مسلمان ہونا قبول نکرے میرے یہاں سے نکلجائے پھر کسکی مجال تھی جو انکار کرتا سب اہالیان لشکر بصدق دل مسلمان ہوئے بدیع الملک نوجوان کو کمال درجہ مسرت حاصل ہوئی آشوب جادو کو اپنے پاس بلایا فرمایا تم تو یہاں کے واقف کار ہو بخوبی جانتے ہوگے کہ یہ باغ کسکا ہے آشوب جادو نے عرض کی غلام اس باغ کو خوب جانتا ہے یہ باغ ملکہ شمیم سنبل مو کا ہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ شمیم سنبل مو کون ہے آشوب جادو نے عرض کی اس شہریار گلپوش جادو کی دختر ہے گلپوش جادو اس شہر کا حاکم ہے جب آپ کے آنے کی خبر پائیگا وہ بھی رنگ لائیگا ہزاروں سے آپکو روکیگا بہت سے فریب کریگا مگر آپکو لازم ہو کہ اُسکے فریب سے بچیے گا اور اُسکو قتل کرکے آگے بڑھیے گا بدیع الملک نے کہا اسوقت اس باغ میں کس طرح جا سکتا ہوں آشوب جادو نے عرض کی اس باغ کا راستہ کسی طرف نہیں ہے گلپوش جادو کے مکان سے ایک نقب ہے وہی اُس باغ کا راستہ ہے جب اسکی دختر اس باغ میں آتی ہے تو اُسی نقب کی راہ سے آتی ہے اور جب جانا منظور ہوتا ہے تو اُسی راہ سے چلی جاتی ہے بدیع الملک نے کہا ہم دیوار کو کاٹ کر اسکے اندر جائینگے آشوب جادو نے کہا میں اسکی راے نہیں دیتا ہوں کیونکہ یہ باغ بھی عجائب و غرائب سے خالی نہیں ہے اور جسکا نام ملکہ شمیم سنبل مو ہے وہ بھی آفت کی ساحرہ ہے بڑے بڑے ساحر اُسکے سامنے کان پکڑتے ہیں آج تک کسی نے مقابلہ نہیں کیا اسی سبب سے اُس نے آج تک شادی نہیں کی جو ساحر دعوے کرکے آیا اُس نے اُسکا امتحان عرض کیا اگر وہ امتحان میں ناقص ہوا اُس نے اپنے باپ کے پاس بھیجدیا اُسنے فوراً حکم قتل دیدیا وہ بیچارہ اپنی جان سے گیا اسی طرح بہت سے ساحر آئے امتحان دیے مگر ناکامیاب ہوئے اپنی جان سے گئے وہ آجتک موجود ہے کوئی ایسا نہیں ملتا جو امتحان میں پورا اُترے اور اُسکے ساتھ عقد کرے مگر اے شہریار حُسن اُسکا بیان کروں تو ایک شمہ مجھ سے نہ بیان ہوسکے بدیع الملک یہ کلمہ سنکر بہت شایق ہوئے کہا اے آشوب جادو میں اُس آفت جان کو کیونکر دیکھ سکتا ہوں آشوب جادو نے عرض کی آپ اُسکو کیونکر ملاحظہ فرمائینگے بدیع الملک نے کہا تمہارے کہنے سے اشتیاق بڑھ گیا اب جبتک اُسکو دیکھ نہ لونگا تب تک قرار خاطر نہوگا آشوب جادو نے کہا میں مجبور ہوں کسی طرح نہیں عرض کر سکتا کہ آپ کیونکر وہاں تک پہونچ سکتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا اب چاہے جو کچھ ہو میں اس باغ کے اندر ضرور جاؤنگا آشوب جادو نے بہت سمجھایا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا اس باغ کی طرف چلے جب آشوب جادو کو یقین ہوا کہ اب بدیع الملک نامدار نہ رکینگے مجبور ہوکے شاہزادے کے ہمراہ ہوا باغ کے قریب آکے کہا آپ تامل فرمائیں میں آپکو باغ کے اندر لیے چلتا ہوں یہ کہکر اُس نے جنگل سے لکڑیاں چنیں ایک تخت سحر بنایا اُس تخت پر بدیع الملک نوجوان کو بٹھایا سوار کرکے تخت کو باغ کے اندر لایا بدیع الملک نے دیکھا باغ کیا نمونۂ جنت ہے عجب مقام پر فرحت ہے ہر جگہ مسرت چاروں نگران ہوئے ایک بارہ دری سنگ سرخ کی نظر پڑی آشوب جادو نے کہا یہی مقام اُس کے

بنی جان تھا اور اُسکی بھی یہی کیفیت ہوئی کہ مجھکو دیکھکر وہ بھی تاب نظارہ نلا سکا اپنے تخت پر بیہوش ہو گیا
اُسوقت سے میرے دل کی عجیب حالت ہے بُری کیفیت ہے کسی پہلو قرار نہیں ہے نہیں معلوم وہ آفت جان
غارتگر دین و ایمان کون تھا کہاں سے آیا تھا کون اُسکو لایا تھا اب اُسکی کیا کیفیت ہوگی یقین
تو ہے کہ میری یاد ضرور آتی ہوگی طبیعت گھبراتی ہے یہ کہکر ملکہ رونے لگیں اسقدر روئیں کہ ہچکی بندھ گئی نسیم
گلپیرہن نے اپنے آنچل سے آنسو پونچھے کہا واری یہ تو عجب بات آپ نے ارشاد فرمائی ابتک
مین حیران تھی کہ آپکے دشمن ہوش میں ہیں یا نہیں اگر ہے وہ تو عالم خواب کا ہے یا حالت بیداری میں وقوع پذیر
ہوا ہے ملکہ نے کہا اری ابھی ابھی کی بات ہے نسیم نے کہا پھر جو کچھ ارشاد ہو اُسکی میں ابھی تعمیل کردن ملکہ
نے کہا پیشتر اس امر کو تجویز کرنا چاہیے کہ وہ شخص کون تھا نسیم گلپیرہن نے کہا آپ نے یہ خیال
فرمایا تھا کہ وہ آفت جان غارتگر دین و ایمان اپنے تخت کو کس طرف لیگیا ملکہ نے کہا کہ تو اُسوقت
ہوش بھی باقی نہ تھا اور نہ کیفیت دل نے اس امر کو خیال کیا میں نے مصلحت وقت جان کر اُسکے اشتیاق راز
کو بیان کیا اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ اُسکا پتہ لگے نسیم نے عرض کی میں باغ کے باہر جاتی ہوں
اگر ملگیا تو اپنے ساتھ کسی تدبیر سے لاتی ہوں ملکہ نسیم عنبر مو نے کہا اپنے ساتھ نہ لانا مگر اُس بستر زنجیر
محبت کی کیفیت دیکھ آنا نسیم ملکہ سے رخصت ہوئی اور باغ کے باہر آکر واسطے تلاش شاہزادے کے
روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جاوے گا

## اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ انکو جو آشوب جادو ملکہ کے باغ سے عالم غشی میں لیکر نکلا باہر آکر آفتاب سے کہا ابھی تو اضطراب ہوا
تھا آفتاب نے کہا خیر تو ہے آشوب نے کہا میں شاہزادے کو باغ کی سیر کرا رہا تھا کہ ملکہ نسیم عنبر مو
اپنے تخت پر سوار باغ میں آئی شاہزادے کی نگاہ جیسے ہی پڑی بیہوش ہو کر تخت کے قریب
گرے میں نے اُسی وقت انکو اُٹھا کر تخت پر ڈالا وہاں سے نکالا مگر چلتے چلتے اُسکی بھی نگاہ ہمارے آقاے
نامدار پر پڑی اور اُسکی بھی یہی کیفیت ہوئی تاب نظارہ نلا سکی تخت پر بیہوش ہو کے گری کیا عجب ہے
اب اُسکی عجب حالت ہو بلاے جان اُسکی فرقت ہو آفتاب نے کہا آقاے نامدار جب بیہوش ہیں انکو
لخلخہ سونگھانا چاہیے کہ ہوش آئیں یہ کہکر اُسنے خادموں سے کہا ہمارے یہاں جاؤ شیشہ گلاب
کا لاؤ کیوڑا اور بید مشک بھی منگایا لخلخہ بنا کر بدیع الملک کو سونگھایا شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا تو
باغ ہے نہ وہ فضا ہے نہ وہ حبیب سامنے ہے آنکھ جو کھولی آفتاب تیز باز نے کہا آقاے نامدار مزاج
مبارک کیسا ہے نصیب دشمنان کونسا صدمہ جانگداز دشمنوں پر گذرا جسکی وجہ سے یہ کیفیت ہوئی بدیع الملک
نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کیا کہوں دل کی عجب حالت ہے میری وحشت میں یہ کیفیت ہے نظم

الگ ہو نہ کیونکر ہزار ہا تار دامن سے
جنون کے ہیں ہاتھ جیب اور تار دامن سے
[illegible] شعلہ عشق کون بجھا رہا ہے
[illegible] خونخوار [illegible]
[illegible] خاک آلودہ

ہزاروں [illegible] چھوٹے تار دامن
[illegible] تمنا میں [illegible] تار دامن سے
[illegible] کوئی [illegible] بھی تار دامن سے
[illegible] کنارہ [illegible] وحشت کے
[illegible]

تمیز [illegible] جیب کی [illegible] تار دامن
[illegible] تار دامن سے
[illegible] تو جدا ہو تار دامن
[illegible] تار دامن سے
[illegible] کیا ہو

اگر کوئی بات کسی قسم کی ہوگی تو اس سے اُسکی کیفیت بخوبی معلوم ہو جائیگی یہ خیال کرکے فرمایا بہتر ہے آپ بھی
ہمراہ چلئے اور آفتاب نیزہ باز سے مخاطب ہوکر کہا کہ میں علی الصباح اس پہاڑ کی سیر کرنے کو آیا تھا اور جتنے
ہمراہی کوہ کے اُس طرف ہیں میں نے دو تین در دیکھے اُن میں داخل ہوا اس طرف آکے نکلا بلکہ دو چار
میرے ہمراہ تھے اُنھوں نے اس طرف آنے کا ارادہ کیا میں اُنکو مانع ہوا وہ وہیں ٹھہر گئے لہٰذا تم اُنکو جاکر
لے آؤ آشوب جادو نے عرض کی اے شہریار آپ اس کوہ کی پشت پر اگر جاتا چاہیں تو ایک مہینے کی راہ
ہے آپ کیونکر ایک روز میں اس طرف تشریف لائے بدیع الملک نے سب پتے دیے آشوب جادو
نے کہا اور تو اس پہاڑ میں نہیں ہیں وہ تو اور کوہ ہے جسمیں تین در اس صورت کے ہیں جیسے آپ بیان
فرماتے ہیں آپ کو فراموش ہوگیا ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ اور کوئی کوہ آج تک اس طلسم میں نہیں ملا
آشوب نے کہا پھر یہ لوگ تو اس راہ کو نہ پائینگے آپ چونکہ طلسم کشا تھے اس وجہ سے یہ بات آپکے لئے
پیدا ہوئی ورنہ دوسرا نہیں پاسکتا آپ آفتاب نیزہ باز کو اپنے ہمراہ لے جائیے میں ابھی جاتا ہوں سحر
کے ذریعہ سے اُس کوہ پر پہونچونگا اور آپ کے لشکر کو بھی اس طرف لاؤنگا مگر ایک ماہ کا عرصہ ہوگا بدیع الملک
نے فرمایا تمھیں اختیار ہے مگر بیجان لوگوں کے لیے ہو سکے تو آنا آشوب نے عرض کی میری مجال ہے
جو خلاف حکم والا کروں یہ کہکر بدیع الملک سے رخصت ہوا چلتے چلتے یہ کہہ گیا کہ آپ بغیر
میرے آئے کہیں جانے کا ارادہ نہ فرمائیے گا جب میں یہاں حاضر ہونگا تو آپ کو زرتاب جادو
کے پاس لے چلونگا اور زرتاب سے آپ کی نسبت کچھ باتیں کرونگا وہ میرا بہت بڑا دوست ہے
اور اس طلسم کا ایک مرحلہ اُس کے سپرد ہے وہاں کا وہ حاکم ہے اگر میں اُسکو مسلمان ہونے کی ترغیب دونگا
تو وہ ضرور منظور کرلیگا بدیع الملک نے کہا میں ایک ماہ تک یہاں سے کہیں نجاؤنگا آشوب جادو
اسطرف روانہ ہوا بدیع الملک نے آفتاب سے فرمایا کہ میں آشوب جادو کو اسواسطے اپنے ہمراہ
نہ لے جاتا ہوں کہ وہ اس طلسم کا حال بخوبی جانتا ہے شاید کہیں ضرورت ہو تو اُس سے کیفیت بخوبی معلوم
ہو سکتی ہے اب تمھارے جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آفتاب نے بہت کچھ کہا مگر بدیع الملک نے نہ
مانا تنہا گھوڑے پر سوار ہوکے اُس باغ کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں قریب باغ پہونچے دن قلیل
باقی تھا بدیع الملک گرد باغ کی چار دیواری کے پھرنے لگے جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک
نے دیوار پر کمند پھینکی اُس کے ذریعہ سے چڑھ کر باغ کے اندر گئے دیکھا صحن باغ میں ایک چبوترہ
پتھر کا بنا ہے اُسپر فرش مشجر بچھا ہے کنولوں کی روشنی ہو رہی ہے سامان پر تکلف مہیا ہے ملکہ شمیم عنبر مو
مسند پر جلوہ فرما ہیں مگر بچشم حیرت چار سو نگران ہیں بدیع الملک نے جو صورت زیبا ملکہ شمیم عنبر مو
کی دیکھی پھر تاب نظارہ جمال نہ لاسکے گر کر بیہوش ہوئے گرنے کی صدا جو بلند ہوئی کنیزیں حیران ہوکر دیکھنے
لگیں ملکہ اُٹھ کھڑی ہوئیں نسیم گل پیرہن وزیرزادی بھی ملکہ کے ساتھ کھڑی ہوئی کنیزیں روشنی لیکر آئیں
ملکہ اور وزیرزادی اس صدا کی طرف چلیں دو چار قدم چل کے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان ایک درخت
شمشاد کے نیچے بیہوش پڑے ہیں بدیع الملک کو دیکھ کر ملکہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے قریب تھا کہ
ملکہ بھی گر کر بیہوش ہوں مگر نسیم گل پیرہن نے ہاتھ پکڑ لیا ملکہ نے بھی اپنے تئیں سنبھالا شاہزادے کے
قریب آئیں دیکھا بیہوش ہیں سر زمین سے اٹھا کے اپنے زانو پر رکھا کنیزوں سے کہا جلدی گلاب کیوڑا بید مشک

حاضر کرو شاہزادۂ عالم کو غش آگیا ہے کنیزین وہان سے روانہ ہوئین آپسمین کہنے لگین بوا مبارک ہو ہماری
ملکۂ عالم نے باغ مین اچھا گل کھلایا اُسوقت کی بیقراری کا یہی باعث تھا ہم لوگون سے پوشیدہ کیا مگر
نسیم گل پیرہن سے بیان کیا ہوگا جب تو اُن کے ساتھ وہ بھی آئین ایک نے کہا اگر ملکہ نے ایسا بھی کیا تو
کیا ہوا اپنے سے بہتر دیکھکر مائل ہوئین اصل تو یہ ہے کہ حسن مین ملکہ اس جوان کے تلوے کی برابری نہین
کر سکتی مین یہان تو یہ کنیزین باتین کرتی ہوئین گلاب وغیرہ لینے جاتی تھین وہان بدیع الملک کا
سر جو زانوے حبیب پر پہونچا اور خوشبوے زلف عنبرین جو دماغ مین گئی اُس نے نخلخہ کا کام کیا شاہزادے
نے غش سے آنکھ کھولی اپنے سر کو زانوے دلدار پر پایا قسمت پر ناز ہوا اچھی طرح صورت زیبا کو دیکھا
مگر ملکہ نے جو آنکھین بدیع الملک کی کھلی پائین نسیم گل پیرہن سے اشارہ کیا کہ سر شہزادے کا تم
اپنے زانو پر لو کہ غش سے افاقہ ہوا ہے اب یہ محض بہوش ہے نسیم نے کہا مین تو کاہیکو غیر مرد کا سر اپنے زانو پر لونگی
ملکہ نے سکوت کیا نسیم نے سرکا کے بدیع الملک کا سر اپنے زانو پر لیا بدیع الملک نے جب یہ کیفیت
دیکھی انگڑائی لیکر اُٹھ بیٹھے نسیم مجبور تھی خاموش الگ سرک گئی بدیع الملک نے اُٹھکر نسیم گل پیرہن
کی طرف دیکھا ملکہ شمیم عنبر مو نے کہا نسیم تمھاری بعض وقت کی باتین مجکو بہت ناپسند ہین نہین معلوم یہ
کون ہین کہان سے آئے ہین آپ اُن کے پاس آکر بیٹھ بھی گئین سر بھی زانو پر رکھ لیا اُن سے یہ پوچھنا چاہیے
تھا کہ آپ کون ہین اس باغ مین کیون تشریف لائے ہین کس نے آپ کو یہان بلایا ہے نسیم کے چہرے سے رنگ
اڑ گیا اس قدر صدمہ ہوا کہ آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے ملکہ نے جو یہ حالت دیکھی کہا اے نسیم تم نے یہ عادت
کب سے اختیار کی ہے کہ جو تم ہنسی ہنسی مین رونے لگی ہو نسیم نے کہا ملکۂ عالم آپ مالک ہین مین تابعدار ہون اور میری
جو کچھ عزت ہے وہ آپ ہی کی دی ہوئی ہے اُسکی زیادتی اور کمی پر آپ قادر ہین اگر آپ چاہینگی میری عزت
بڑھیگی اگر آپ نہ چاہین تو ہرگز نہ بڑھیگی مین نے آپ کی تابعداری کے سبب سے سر زانو پر لیا ورنہ بادشاہ
ہفت اقلیم بھی اگر ہوتا تو مین ہرگز اس کا سر زانو پر نہ لیتی ملکہ نے کہا دل لگی ہی بگڑنا تمھارا کام ہے بھلا ان باتون
کا یہ کون موقع تھا یہ کہکر نسیم کو گلے سے لگایا نسیم نے کہا میری خطا معاف فرمایئے اسوقت جو کلمات میری زبان سے
نکلے واقعی مجکو لازم نہ تھے ملکہ نے کہا اے اس معافی کی کیا ضرورت ہے مین تجھے اپنی بہنون سے زیادہ تصور کرتی
ہون مگر اب ان صاحب سے دریافت کرنا چاہیے کہ آپ پرائے باغ مین کیون تشریف لائے اس سادگی پر
قربان کہ عزت کا خیال بشر کو نہ رہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمھارے باغ مین کوئی آپ سے نہین آیا دل
نے مجبور کیا مین نے اُسکا کہنا منظور کیا چلا آیا اب جو سزا دو مین موجود ہون ملکہ نے کہا سزا کیا ہو سکتی بھلا میری
اتنی مجال ہے کہ آپ کو سزا دون آپ اب ہمارے مہمان ہو چکے آپ کی خاطر ہم پر واجب ہے خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا
اب تشریف لے چلیے بدیع الملک آگے بڑھے ملکہ سے باتین کرتے ہوے فرش تک آئے ملکہ نے ہاتھ پکڑ کے
بدیع الملک کو مسند پر بٹھایا آپ بھی بدیع الملک کے قریب بیٹھین اور کہا اب کچھ اپنی سرگذشت بیان فرمایئے کہ یہان
آنا کیونکر اتفاق ہوا بدیع الملک نے ابتدا سے سب قصہ بیان کیا جب فتاح طلسم کا نام ملکہ نے سنا چہرے کا رنگ
اڑ گیا مگر تقاضاے تہذیب سے درمیان کلام کچھ نہ کہہ سکی جب بدیع الملک سب کیفیتین بیان کر چکے تو ملکہ نے کہا
ایک بات مین عرض کرون مگر پہلے یہ اقرار فرمایئے کہ خلاف مرضی نہوگی اور عمل بھی کیجیے گا بدیع الملک نے کہا
خلاف مرضی تو نہوگی باقی عمل کرنے کی نسبت مین ابھی نہین کہہ سکتا ہون ملکہ نے کہا آپ اپنے ارادے سے باز رہین

فتاحی طلسم سے آپ کو کیا نفع ہوگا بدیع الملک نے کہا مین اپنے اس ارادے سے باز نہین رہ سکتا ہون کیونکہ اسمین دو وجہین مین پہلے یہ کہ مین صاحبقران سے خاص اس کام کے لئے بہانہ کرکے آیا ہون اور اب میرا مطلب انکی سمجھ مین آیا ہوگا دوسرے راہ مین ایک شخص سے شرط ہوئی کہ جو اس طلسم کو فتح نہ کرے وہ فتاح طلسم کی اطاعت کرے اور اسی کا مذہب اختیار کرے اگر مین اس طلسم کو فتح نہ کرونگا تو اسکی اطاعت کرنا پڑیگی اور اسی کا مذہب اختیار کرنا پڑیگا یہ امر ممکن نہین ہے دوسرے صاحبقران کو جس وقت اس امر کی خبر ہوگی تو اُن کو کیسا ملال ہوگا کہ اس کیفیت مین چھوڑ کے چلے گئے اور پھر فتاحی طلسم سے باز رہے ان وجہون سے مین اس ارادے کو ترک نہین کرسکتا ہون ملکہ نے کہا اے شہریار اس طلسم کا فتح کرنا بہت مشکل ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا سب آسان کردیگا ملکہ نے کہا اس طلسم کے مرحلجات ایسے سخت ہین جنکو فتح کرنا دشوار ہے ایک مرحلہ جو الدنامدار کے پاس ہے اُسکا فتح کرنا ممکن نہین ہے اسکے بعد زرتاب جادو کا مرحلہ کیسا سخت ہے بدیع الملک نے کہا زرتاب جادو سے ایک صورت مصالحت کی نکل آئی ہے کیا عجب ہے جو وہ ہماری شرکت کرے باقی اور مرحلجات کا فتح کرلینا خدا کے اختیار ہے اسکی ذات سے امید قوی ہے ملکہ نے کہا زرتاب جادو سے جو صورت مصالحت آپ سے پیدا ہوئی ہے اسکو مین خوب جانتی ہون تو وہ ایسے شخص کے کہنے پر عمل نہین کریگی بدیع الملک سمجھے کہ آشوب جادو کو کہتی ہین یہ خیال کرکے کہا ملکہ ایسی بات ہی کہ وہ اتنے بڑے شخص کے کہنے کو ٹال دے یہ ہو نہین سکتا ملکہ شمیم عنبر مو نے جواب دیا کہ وہ مہتاب زعفران پوش سے اکثر ناراض رہتے ہین بدیع الملک نے فرمایا مہتاب زعفران پوش کس کا نام ہے نسیم گل پیرہن نے ملکہ کا زانو دبایا اور اشارے سے منع کیا ملکہ نے بات کا پہلو بدل دیا اور کہا تو یہ میرے منھ سے سہواً نکل گیا میرا روئے سخن اُس شخص کی طرف ہے جو آپ کی بابت کوشش کریگا بدیع الملک اس کلام کو سنکر کچھ سمجھے کہا ملکہ تم میرا شریک کس کو جانتی ہو ملکہ نے کہا مین نہین جانتی ہون کون شخص آپکا شریک ہے بدیع الملک نے فرمایا میرا شریک آشوب جادو ہے اور وہ زرتاب جادو سے محبت رکھتا ہے اور زرتاب جادو اسکو عزیز رکھتا ہے جب وہ کہیگا تو یقین ہے زرتاب جادو اُسکے کہنے کو رد نہ کریگا اور اگر مدد کریگا تو شرمائیگا ملکہ شمیم نے کہا آپ زرتاب کے پاس کسی کے ذریعے سے نہ جائیے مین اسکی کوشش کرونگی زرتاب کو قتل کرا دونگی آپ اُسکے یہان نہ جائیے گا وہ بڑا مکار ہے بدیع الملک نے کہا ملکہ اگر بتانے کا وعدہ پکا کرو تو ایک بات تم سے دریافت کرین ملکہ شمیم نے قسم کھائی کہ مین آپ سے پوشیدہ نہ کرونگی بدیع الملک نے پوچھا مہتاب زعفران پوش کس کا نام ہے ملکہ نے کہا میری ایک کنیز کا نام ہے وہ سخن مین منھ سے نکل گیا آپ کو نہین معلوم کیا گمان ہوا بدیع الملک نے کہا تم نے قسم کھائی ہے اگر خلاف کہو گی گرفتار معصیت ہوگی ملکہ نے کہا کسی کا نام ہوگا آپ کو ان جھگڑون سے کیا مطلب ہے آخر آپ کو اس کے دریافت کرنے سے کیا فائدہ ہے بدیع الملک نے فرمایا آگاہ ہونا بہتر اچھی بات ہے شاید کوئی وقت ایسا بھی آئے کہ اس نام سے کوئی کام نکلتا ہو تو ضرور اسکی تحقیق کرلینا چاہیے ملکہ نے کہا آپ کی کوئی ضرورت ایسی نہین ہے جو اس نام کے ذریعے سے نکلے بدیع الملک نے کہا مین احتیاطاً تم سے دریافت کرتا ہون ملکہ نے کہا آپ اس کے سوا اور جو کچھ مجھ سے دریافت فرمایئے مین بیان کرونگی مگر اس نام کو اب بار بار میرے سامنے نہ لیجئے مین پھر کبھی اسکی کل حقیقت آپ سے بیان کردونگی بدیع الملک بھی مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہے ملکہ نے شراب کی صراحی کھینچ کر اپنے ہاتھ سے

جام حلو کیا بدیع الملک کے سامنے جام لیجا کر عرض کی اگرچہ یہ آپ کے لائق نہیں ہو مگر میری خاطر سے
نوش فرمائیے بدیع الملک نے کہا اگر یہ منظور ہو تو مجھکو ایک عذر ہو جب تک وہ عذر دفع ہوگا میں تکلف کرونگا
ای ملکۂ عالم چونکہ ہمارے تمھارے مذہب میں فرق پڑا ہو اور ہمارے یہاں کسی غیر مذہب کے ہاتھ سے کوئی اکل و شرب
کی چیز لیکر استعمال کرنا منع ہو اگر یہ عذر رفع ہو جائے تو مجھے جائے انکار باقی نہ رہے ملکہ شمیم عنبر مو نے
نسیم گل پیرہن کی طرف دیکھا نسیم نے گردن جھکالی ملکہ نے دیر کے بعد جواب دیا کہ اگر آپ کو یہی منظور ہی
تو ہمیں اسمیں بھی عذر نہیں مگر ان باتوں کو یاد رکھیے گا ایک وقت ایسا آنے والا ہو جو یہ باتیں آپ کو
یاد دلائی جائینگی بدیع الملک نے کہا ملکہ تم خلاصہ تو بیان کرو کہ یہ ہے کیسے میں ملکہ نے کہا میں اپنا
مطلب ادا نہیں کرتی ہوں ملکہ میرے کہنے کا یہ منشا ہی کہ جب اس طلسم کو فتح فرمائیے گا اور سلطنت طلسم ہاتھ
آئیگی اسوقت میری ان باتوں کو فراموش نہ فرمائیے گا بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ طلسم کیا چیز ہی میں جسدن
فتح کرونگا اسی دن کسی کو یہاں کی حکومت دیدونگا آج تک بہت سے ملک فتح کیے مگر ہمیشہ تخت نشینی
کو عیب جانا یہ کہکر ملکہ کو کلمہ تلقین فرمایا شمیم عنبر مو نے نسیم گل پیرہن کی طرف دیکھا اشارہ یہ تھا کہ تم بھی
کلمہ پڑھو نسیم گل پیرہن نے کہا ملکۂ عالم مجھے ہر حال میں آپ کی خوشی منظور ہی یہ کہکر کلمہ پڑھا دونوں بصدق
دل مسلمان ہوئیں اور کنیزیں جسقدر وہاں موجود تھیں انھوں نے بھی اپنے مذہب کو ترک کیا بدیع الملک
نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیا پھر خود جام حلو کر ملکہ کو دیا ملکہ نے بھی جام پیا تھوڑی دیر تک شغل
مے نوشی رہا جب آثار سحر فلک پر ظاہر ہونے لگے تو نسیم گل پیرہن نے عرض کی ملکۂ عالم آپ نے شب بھر
یہاں تشریف رکھی ہو اب آپ کے والد ماجد کیا کہتے ہونگے بہتر ہو کہ آپ تشریف لے چلیے اور سلام کرکے
چلی آیئے وہ تو باہر تشریف لے جائینگے آپ پھر یہاں تشریف لائیے گا ملکہ نے کہا واقعی بہت اچھی بات
کہی میں جاؤں تو مگر مجھسے کیونکر جایا جائیگا نسیم گل پیرہن نے کہا واری میں بدنامی سے بہت ڈرتی ہوں
بدیع الملک کا دل تو نہ چاہتا تھا کہ شمیم عنبر مو پاس سے اُٹھے مگر مجبور ہوگئے مصلحتاً کہا کہ ملکہ گو ہمیں
بھی گھڑی بھر کی جدائی گوارا نہیں ہو مگر تمھاری بدنامی کے خوف سے ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ تم چلی جاؤ ملکہ مجبور
ہوکر اٹھیں کنیزوں سے کہا تم یہاں موجود رہو شہریار کی خدمت میں مشغول رہو خبردار کسی قسم کی تکلیف
نہونے پائے بدیع الملک نے کہا ملکہ ہم اپنے لشکر میں جاتے ہیں جسوقت تم آنا ہمکو اطلاع دینا ہم اسیوقت
چلے آئینگے ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہی بدیع الملک اٹھے ملکہ شمیم عنبر مو دیوار تک پہونچانے آئیں
بدیع الملک اسی کمند کے ذریعہ سے پھر باغ کے باہر آئے گھوڑے کو وہیں پایا چمکار کر مرکب کی پشت
پر سوار ہوئے اپنے لشکر کی طرف آئے ادھر ملکہ شمیم اپنے باپ گلپوش جادو کے پاس گئیں گلپوش
ملکہ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی بیٹی کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہوگیا کہا بی بی شب بھر تم نے باغ
میں گذاری مزاج کیسا تھا میں نے خود قصد کیا تھا کہ اسوقت تمھارے باغ میں آؤں کیونکہ میری طلبی
ہوئی سرکار نے طلب فرمایا ہو میں نے سنا ہو کہ کوئی شخص یہاں بارادہ فتاحی طلسم آیا ہو یا آنے والا ہو اسی
کی نسبت کچھ انتظام جدید ہوگا تو نہیں معلوم مجکو کب وہاں سے مہلت ہو اسی لئے میں آج تمھارے دیکھنے
کو ضرور آتا ملکہ نے کہا میں خود حاضر ہوتی شب کو میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا مگر طبیعت سست ہوگئی اسوجہ
سے حاضر نہ ہو سکی گلپوش نے کہا بی بی اب جب تک ہم یہاں نہ آئیں تم کہیں نہ جانا اگر کسی وقت ایسا ہی دم گھبرائے

تو لمحہ بھر کے واسطے باغ میں ہو آنا وہاں بہت دیر نہ ٹھہرنا آج کل کی جو کیفیت ہے وہ میں نے تجھے کہدی کہ انتظامات
جدید ہونے والے ہیں اگر خدانخواستہ کوئی سانحہ اُس طرف ہو جائے تو بڑی خرابی پیش آئے میں بھی تو
نہیں ہوں جو اُس کو دفع کرونگا ملکہ نے کہا آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیں جبتک آپ تشریف نہ لائینگے
میں لمحہ بھر کے واسطے بھی باغ میں نہ جاؤنگی تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں جب دن بہت آگیا تو گلپوش
نے کہا تم اب اپنی ماں کے پاس جاؤ میں جاتا ہوں ملکہ باپ سے رخصت ہو کر اپنی ماں کے پاس آئیں
سب کیفیت بیان کی کہ میں ابھی والد ماجد کے پاس گئی تھی اُنھوں نے یہ فرمایا ہے کہ کوئی شخص بارادہ طلسم کشائی
یہاں آیا ہے یا آنے والا ہے لہذا بادشاہ طلسم نے والد ماجد کو طلب فرمایا ہے کچھ انتظامات جدید ہونگے اب
والد نامدار کو دو تین ماہ تک وہیں رہنا پڑیگا اسکی ماں نے کہا میں نے بھی یہ خبر سنی ہے شمیم عنبر مو نے کہا کہ
اب جو شخص یہاں فتاحی طلسم کو آنے والا ہے یا آیا ہے وہ کیا کریگا اسکی ماں نے جواب دیا کہ یہاں کے
لوگوں سے لڑیگا اگر یہ لوگ اُسپر غالب ہونگے تو اُسکو اسیر کرینگے دو برس تک اسیر رہیگا جب دو برس
گذر جائینگے تو اُسکی گردن زدنی کا حکم ہوگا شمیم نے کہا کیوں اماں جان بھلا یہ امر ممکن ہے کہ وہ شخص اس
طلسم کو فتح کرے جب والد ماجد کے در بند پر آئیگا تو کیا سلامت پھر کے جائیگا پھر ان کے بعد زنان جادو
میں وہ بھی بڑی ہوشیاری رکھتے ہیں میں نے سُنا ہے کہ اُن کی دختر نیک اختر ملکہ مہتاب زعفران پوش
پر شہنشاہ طلسم کی نگاہ ہے اور اُن سے عقد کرنا چاہتے ہیں بلکہ اسی وجہ سے اُن کو درجہ اعلیٰ پر حاکم کیا ہے
اسکی ماں نے جواب دیا کہ بی بی اگر یہ لوگ شکست بھی پائینگے تو جان سے کیونکر مارے جائینگے اس طلسم
میں جسقدر رہتے ہیں سب روئین تن بنائے گئے ہیں اُن کے مارنے کے واسطے ایک ایسی چیز کی ضرورت
ہے جو بہت مشکل سے ملتی ہے ملکہ شمیم عنبر مو نے کہا وہ کیا چیز ہے جس کے ذریعہ سے یہ لوگ روئین تن نہ رہینگے
ملکہ کی ماں نے جواب دیا کہ یہاں سے سو کوس پر ایک چشمہ ہے کہ اس کو چشمہ سلیمانی کہتے ہیں جب اُس
چشمہ تک کوئی جائے اور وہاں سے پانی لائے اُس میں خنجر یا تیر یا تلوار کو بجھائے جب اُسکی
ضرب لگائے تب ہم لوگوں کے تن پر زخم لگے ملکہ نے کہا علاوہ اس کے میں نے یہ سنا ہے کہ یہاں کی لوح
بھی مفقود ہے اسکی ماں نے کہا لوح تو مفقود نہیں مگر ارتب جادو جو صحرائے گوہر بار میں رہتا ہے
اُسکے مکان میں ہر وقت موتی برستے ہیں اور بجلی جسوقت چمکتی ہے تو جسقدر موتی زمین پر پڑے ہوتے ہیں
وہ سب دانہ ہائے لعل بے بہا بن جاتے ہیں لوح دار جادو وہ ہے اسکی حکومت بہت ہے اُس کے برابر
دوسرا کارپرداز نہیں ہے اُسکا ایک بیٹا غراب ابر سوار ہے وہ البتہ ایک مدت سے ملکہ مہتاب زعفران پوش
پر عاشق ہے ایک بار تمھارے والد ماجد کی زبانی پیام بھی دیا تھا مگر زرتاب جادو نے نامنظور کیا ارتب
جادو خاموش ہو رہا شمیم عنبر مو تھوڑی دیر اپنی ماں کے پاس بیٹھی رہی جب دل فراق بدیع الملک
میں بہت بیقرار ہوا تو اپنی ماں سے رخصت ہو کر باغ میں آئی اسیوقت نسیم گل پیرہن کو بدیع الملک
کے پاس روانہ کیا بدیع الملک نوجوان اُسوقت اپنی بارگاہ میں جلوہ فرما تھے کہ شہزادے کی گود میں
ایک پرچہ گرا بدیع الملک نے پرچہ کو کھول کر پڑھا اسمیں لکھا تھا کہ بہت جلد اپنے تئیں پہنچائیے
بدیع الملک اُسی وقت اُٹھ کر روانہ ہوئے ملکہ کے باغ میں آئے پھر وہی صحبت عیش و نشاط
برپا ہوئی قریب صبح پھر بدیع الملک اپنے لشکر میں آئے اسی طور سے ایک ماہ کا زمانہ گذرا ایک روز

بدیع الملک ملکہ شمیم عنبر مو کے باغ مین بیٹھے تھے کہ نسیم گل پیرہن نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے
کہا آج آپ نے کہان دیر لگائی تھی نسیم نے عرض کی آپکے لشکر کا تماشا دیکھ رہی تھی آج آپکے لشکر
مین کچھ نئے لوگ کہین سے آئے ہین بلکہ آشوب جادو اُن سب کے ہمراہ ہین بدیع الملک یہ خبر سنکر
بہت خوش ہوئے تھوڑی دیر ٹھہر کے ملکہ شمیم سے کہا کہ مین جاتا ہون میرے سرداران قدیم آئے ہین اُن سے
جاکر ملونگا ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہے بدیع الملک اپنے لشکر مین آئے یہان سب سردار جو آشوب جادو
کے ہمراہ آئے تھے بدیع الملک کی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے شاہزادے کا انتظار کر رہے تھے کہ سم مرکب
کی صدا سب کے کان مین آئی آشوب نے کہا معلوم ہوتا ہے آقائے نامدار آتے ہین آفتاب نیزہ باز نے
کہا آقائے نامدار ایسے وقت پر تشریف لاتے ہین کہ نماز صبح یہان ادا کرتے ہین پھر جب آفتاب نکلتا ہے تو
تشریف لیجاتے ہین یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے یہان سب لوگ منتظر تھے
بدیع الملک کو دیکھکر خوش ہوگئے سب سرداران قدیم اٹھکر قریب آئے بدیع الملک نے سب کو گلے سے لگایا
آفتاب نیزہ باز نے عرض کی آقائے نامدار آج آپ خلاف وقت کیون تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا کہ مجھکو
انکے آنیکی خبر معلوم ہوئی تھی پھر آشوب جادو کی طرف مخاطب ہوتے فرمایا کہ اب بہت دن گذر گئے ہین جلد کوئی
انتظام کرنا چاہیے آشوب نے کہا اب کل آپ میرے ہمراہ زرتاب جادو کے یہان تشریف لے چلتے ہین
اُنکو مسلمان ہونے کی ترغیب دون یقین ہے کہ وہ ہرگز انکار نہ کرے اور مسلمان ہوجائے بدیع الملک
نے فرمایا شمیم عنبر مو کی یہ رائے ہے کہ اس سے صلح نہ ملنا چاہیے ہم اسکا انتظام کر دینگے مگر تعجب کی بات ہے کہ
ملکہ کچھ ایسے کلمات زبان کی نسبت کہتی ہین جو میرے دل کو بہت پریشان کرتے ہین آشوب کی
زبان سے بھی بیساختہ نکل گیا کہ مین انکا مدعا سمجھا آپ تشریف لے چلیے انکو فرمانے دیجیے وہ جو کچھ انتظام
کرینگی وہ بیجا معلوم ہے مگر اُس سے یہ بہتر ہے کہ زرتاب جادو اپنا دست بن جائے اُسکی وجہ سے بہت سے
کام انجام ہونگے بدیع الملک نے فرمایا آشوب جادو تم ملکہ کے منہ کو کیا سمجھے آشوب جادو نے بہت
ٹالا مگر بدیع الملک نے کہا اصل مطلب بیان کرو جب آشوب جادو مجبور ہوا تو اُس نے عرض کی کہ
شہریار زرتاب جادو ایک دختر نیک اختر رکھتا ہے نام اُسکا ملکہ مہتاب زعفران پوش ہے بہت سے
شاہ شہریار اُسکے طلبگار ہوئے اُس نے انکار کیا زرتاب نے آج تک کسی کو ایسا عالی نسب نہین پایا جسکے
ساتھ اُسکی شادی کرتا اب چونکہ یہ معاملہ درپیش ہے اور اُسکے مسلمان ہونے کی خبر آپ نے ملکہ کو دی اور یہ
بات اُن کے خیال مین آئی اسوجہ سے آپ کو مانع ہین بدیع الملک نے کہا ہم ایسی باتون کی سماعت
نہین کرتے تم کل ضرور چلنا آشوب نے عرض کی بہت خوب غرض اسی ذکر مین وہ شب تمام ہوگئی بدیع الملک
نوجوان علی الصباح بعد فراغ نماز آشوب جادو کے ہمراہ زرتاب کے پاس آئے زرتاب نے جو صورت
بدیع الملک نوجوان کی دیکھی دل مین محبت پیدا ہوگئی آشوب سے کہا یہ کون صاحب ہین کچھ آپکی
تعریف کرو آشوب نے کل کیفیت بیان کی اور آخر مین یہ بھی کہا کہ مین نے اب آنکی اطاعت قبول کی ہے اور
انھین کا دین حق اختیار کیا ہے کیونکہ مذہب سامری پرستی بالکل دین بے بنیاد ہے یہ کہکر اُس نے دو تین
دلیلین سامری پرستی کے بے بنیاد ہونے کی ایسی پیش کین کہ زرتاب جادو کا اعتقاد بھی دین سامری
پرستی کی طرف سے پھر گیا اور بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا اس نے کلمہ پڑھا

بدیع الملک نے کہا آپ یہیں اپنے لشکر میں جاؤنگا زرتاب نے کہا میں ابھی حضور کو جانے دونگا دو ایک روز تو میری خاطر سے یہاں تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا وقت کم ہو کام بہت ہیں زرتاب نے عرض کی آپ سے ایک ضرورت ہو انشاء اللہ تعالی کل عرض کرونگا بدیع الملک مجبور ہو گئے زرتاب جادو وہاں سے اُٹھا آشوب جادو کو بلایا اور کہا میں ایک امر میں تم سے رائے لیتا ہوں اگر تم بھی بہتر جانو تو میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہو آشوب نے کہا بیان کرو زرتاب نے کہا اگر آقائے نامدار قبول کریں تو میں مہتاب زعفران پوش کو انکی کنیزی میں دوں کیونکہ ان سے بہتر کون ملیگا آشوب نے کہا میں ذکر کرونگا زرتاب نے تصویر لاکر آشوب کو دی کہا یہ تصویر ابھی دکھانا اور مدعا بھی جہاں تک ممکن ہو کہنا ہر طرح سے راضی کر لینا آشوب نے کہا تم خاطر جمع رکھو زرتاب تو وہاں سے روانہ ہو گیا مگر آشوب نے وہ تصویر بدیع الملک نوجوان کو دکھائی اور زرتاب کا قصہ ظاہر کیا بدیع الملک نوجوان نے قبول فرمایا اس نے سامان عقد کرنا شروع کیا بدیع الملک نے زرتاب سے کہا کہ میرا دم گھبراتا ہو کوئی مقام تفریح اگر یہاں ہو تو میں وہاں چلا جاؤں زرتاب نے عرض کی آپ باغ میں تشریف لے جائیں بدیع الملک کے ہمراہ چند ملازمین کر دیئے اور ان سے شاہزادہ کو اچھی طرح سیر کرانے کے لئے کہدیا ملازم شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے ہمراہ باغ میں لے گئے اتفاق سے اس روز ملکہ مہتاب زعفران پوش اس باغ میں برائے سیر آئی تھیں بدیع الملک جیسا کہ باغ کے اندر گئے ملازمین باہر رہے ملکہ کا سامنا ہوگیا مہتاب بھی شیدائے جمال بدیع الملک ہوگئی پہلے تو کچھ ناز و غمزے سے کام لیا پھر بدیع الملک کو اپنی صحبت میں لاکر بٹھایا شب بھر صحبت رہی قریب صبح جب برخاست ہوا بدیع الملک اس جلسہ سے اُٹھے باہر تشریف لائے ملازمین کو انعام دے کر منع کیا کہ اس کا ذکر کسی سے نہ آنے پائے وہاں سے زرتاب جادو کے مکان پر آئے آشوب نے کہا کیوں شہریار آپ کہاں تشریف لے گئے تھے بڑی دیر لگائی بدیع الملک نے ہنس کر فرمایا جو بات ملکہ نے کہی تھی وہ پیش آئی آشوب بھی ہنس کر خاموش ہو رہا دوسرے روز بدیع الملک نے فرمایا اب مجھے یہاں ٹھہرنا شاق ہو انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم پھر ملینگے دونوں زرتاب جادو کہنے لگے ہیں رہونگا مجکو عقد ہوگا آشوب جادو نے عرض کی اب آپ وہاں جاکر کیا کیجیے گا جو انتظامات یہاں ہو جائینگے وہ کہیں نہ ہو سکینگے بدیع الملک نے کہا مجھے ملکہ شمیم عنبر مو کا بھی تو خیال ہو انکی کیا حالت ہوگی آشوب جادو نے عرض کی گستاخی معاف آپ کے جانے کے بعد ملکہ مہتاب زعفران پوش کی کیا کیفیت ہوگی بدیع الملک کو اس جملے پر بڑی ہنسی آئی آشوب جادو نے کہا ایک ہی بار لیکر وہاں چلئے گا بدیع الملک نے کہا ابھی عقد ہونا ممکن بھی تو نہیں ہو بعض باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے ہم پابند ہیں آشوب جادو نے کہا پھر آپ کی کیا مصلحت ہو بدیع الملک نے کہا اب کچھ انتظام دوبارہ فتاحی طلسم ہو پھر دیکھا جائیگا آشوب نے یہی باتیں زرتاب جادو سے کہیں زرتاب نے کہا بھلا یہ ممکن ہو کل سامان کر چکا ہوں فقط ایک دن مقرر کرنا باقی ہو وہ بھی آج ہو جائیگا تم میری طرف سے بدیع الملک نوجوان سے کہدو کہ اگر آپ نے عزت افزائی فرمائی ہو تو میری رائے پر چلئے آشوب جادو نے بدیع الملک سے کہا کہ زرتاب جادو یہ کہتے ہیں بدیع الملک نے کہا اگر ابھی دن بھی مقرر ہوگا تو عقد کا ہونا غیر ممکن ہو جب تک میں صاحبقران کی خدمت میں نہ جاؤں اور وہ

اسکی نسبت خود پیروی نہ فرمایئن اور تاریخ نہ ٹھہرایئن تب تک عقد کیونکر ہو سکتا ہے ہان یہ ممکن ہو کہ مین
اُس بزم عشرت مین موجود ہون اور زرتاب جادو زبانی کچھ کلمات حق ایسے کہدین جو باعث خنکی ہو جایئن
آشوب جادو نے کہا اُن کو یہی منظور ہے بلکہ آپ سے ایک عہدنامہ بھی لینے کا قصد ہے بدیع الملک نے
فرمایا عہدنامہ کس مضمون کا لیا جائیگا آشوب نے کہا اسکو مین خلاصہ نہین عرض کر سکتا ہون بدیع الملک
نے کہا دیکھا جائیگا اس گفتگو مین شام ہوئی بدیع الملک نے آشوب جادو سے کہا اب مین براے
تفریح باغ مین جاتا ہون اگر کوئی بات تمسے زرتاب جادو کہین مناسب سمجھکر جواب دیدینا آشوب
جادو نے عرض کی آپ کے فرمانے کیا ضرورت ہے مجکو خود ایسی باتون کا خیال رہتا ہے آپ تشریف لے جایئے
بدیع الملک پھر مہتاب زعفران پوش کے باغ مین تشریف لائے یہان ملکہ منتظر تھین بدیع الملک
نے اس روز ملکہ سے کہا آج مین نے تمھارے والد نامدار سے رخصت چاہی تھی اُنھون نے رخصت
نہین دی بلکہ یہ کہا کہ مین کل سامان عقد کر چکا ہون اب تاریخ مقرر کرنا باقی ہے مین مجبور ہو گیا مہتاب
نے عرض کی آپ کو رخصت مانگنے کی کیا ضرورت تھی جب آپ سے وہ ایک امر کی نسبت کہہ چکے
تھے تو آپ کو اُن سے اس بابت تحریک کرنے کی ضرورت نہ تھی ہان ایک امر البتہ مین نے سنا ہے
کہ شاید وہان کوئی مقام آپ کی تفریح طبع کے لیئے خاص ہے جب تک آپ وہان تشریف نہین لیجاتے
ہین تب تک دشمنون کے دل پر ملال رہتا ہے تو اگر دل گھبراتا ہے تو آپ کو اُن کا کہنا قبول کرنا ضرور
نہین آپ شوق سے تشریف لے جایئے بدیع الملک نے ہنس کر جواب دیا کہ یہ کون کہتا ہے اور کوئی
خاص جگہ میری تفریح کی کون بتاتا ہے مین نے آج تک کوئی ٹھکانا اپنی تفریح کے واسطے نہین بنایا سوائے
یہان کے وہ بھی یون ہوا کہ تم نے اس روز اسقدر عنایت فرمائی اور میرے حال پر توجہ کی بلکہ اب تک
یکسان توجہ ہے تو مین اکثر آجاتا ہون ورنہ اور کہین کوئی ٹھکانا بنانے کی مجھے کیا ضرورت تھی ملکہ نے
جواب دیا کہ آپ کے واسطے ہر مقام پر تفریح ہے مگر جو ایک خاص جگہ ہوتی ہے ضرور ہی وہان جانے کی
خواہش ہوتی ہے بدیع الملک نے فرمایا اب کوئی دوسرا ذکر نہین ہے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے
عرض کی اس ذکر سے اور زیادہ طبیعت گھبراتی ہوگی بدیع الملک ہنس کے خاموش ہو رہے
مہتاب زعفران پوش نے اور ذکر چھیڑ دیا بدیع الملک اُسکے سننے مین مشغول ہوئے قریب صبح صحبت
برخاست ہوئی بدیع الملک اپنے ٹھکانے پر تشریف لائے تھوڑی دیر مین نماز کا وقت آیا شاہزادے
نے نماز صبح پڑھی آشوب جادو حاضر خدمت ہوا عرض کی زرتاب جادو نے کہا ہے ایک روز
مقرر فرما دیجیے اور اس روز مین چند امور جو دربارہ عقد ہین وہ طے کر لون پھر جب مزاج مبارک
مین آئے عقد کیجیے گا مراد ان باتون سے زرتاب جادو کی یہ ہے کہ زندگی کا اعتبار نہین شاید
بروز عقد مین زندہ نہ رہون تو جو کچھ آج مین آپ سے تصفیہ کرونگا وہ ہمیشہ کے واسطے پختہ ہو جائیگا
بدیع الملک نے کہا اس روز اور لوگ بھی جمع ہونگے آشوب جادو نے عرض کی زرتاب
کہتے تھے کہ میرا قصد یہ ہے کہ آقائے نامدار کے لشکر کو بھی یہان بلا لون خصوصاً جو سرداران
قدیم ہین ضرور تایئن کہ اُنکا ہونا باعث خنکی ہے بدیع الملک نے کہا پھر ان لوگون کو کون اطلاع
دے آشوب جادو نے عرض کی آپ کی خوشی ہو تو مین جا کر سب کو اطلاع کرون کہ وہ لوگ مع تاریخ

مقررہ پر حاضر ہو جائین بدیع الملک نے فرمایا بلکہ اُن کو ضرور آنا چاہیے لیکن ایسا نہو کہ یہ خبر ملکہ شمیم تک پہونچ جائے آشوب جادو نے کہا کیا مجال ہے یہ کہکے بدیع الملک سے رخصت ہوا تیسرے روز مع لشکر پھر بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا بدیع الملک اپنے لشکر کے آنے سے بہت خوش ہوئے آشوب جادو نے کہا اب تاریخ مقرر فرمایئے بدیع الملک نے کہا انشاء اللہ تعالےٰ کل مین تاریخ مقرر کرونگا لیکن اسوقت زرتاب جادو کا ہونا ضرور ہے آشوب نے زرتاب کو اطلاع دی کہ کل علی الصباح تم کو بھی آنا چاہیے تاریخ مقرر کی جائیگی دوسرے روز علی الصباح بعد بدیع الملک کے آنے کے زرتاب جادو بھی آیا اب تاریخ کی نسبت راے ہونے لگی ہنوز تاریخ نہ مقرر ہونے پائی تھی کہ محل مین سے چند لوگ روتے پیٹتے ہوئے آئے زرتاب نے گھبرا کے کہا ارے خیر تو ہے اُن لوگون نے کہا کوئی مہتاب کو لے گیا یہ سنکر زرتاب تو محل کی طرف چلا یہان بدیع الملک کی عجیب حالت ہوئی بُری کیفیت ہوئی سب سے دیوانہ وار کہنے لگے **نظم**

سو ہجے دلمین مزے سوزش نہان کیلئے
ہزار لطف ہین جو ہر ستم مین جان کیلئے
یہی چراغ ہے اس تیرہ خاکدان کے لیے
سدا تپش پہ تپش ہو دل طپان کیلیے
تو بوسے ہجے بھی اس سنگ آستان کیلیے
جو پاس مہر و محبت کہین بیان کیجا
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کے لیے
مرے مزار پر سطح سے نہ برسے نور
کہا تھا رکھتے ہین کاوش سنان کے لیے
نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوئے
جو ہو تو خشت خم ہے کوئی نشان کے لیے
وہ مول لیتے ہین جبدم کوئی ہی ملوا ہے
جواب صاف ہے طاقت و توان کے لیے
بلند ہووے اگر کوئی میرا شعلۂ آہ
شکست تو ہے لئے ارمغان سنان کیلیے
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
بجا ہی ہول دل تنگئی مزا بدان کے لیے

نہین ثبات بلندی عروجان کیلیے
ستم شریک ہوا کون آسمان کے لیے
صبا چلے تو خس و خار گلستان کے لیے
ہمیشہ غم پہ ہے غم جان ناتوان کے لیے
نہ چھوڑ تو کسی عالم مین ہستی کہ یہ غم
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لیے
تپش سے عشق کے یہ حال ہے مرا گویا
کہ جان دی تسمۂ عشق فغان کے لیے
نہین ہے خانۂ بدبخت کو حاجت سامان
رہا ہے سینہ مین کیا چشم خونفشان کے لیے
اگر ہے سینۂ ہمسایہ ہو تو خانۂ یاس
لگاتے پہلے مجھی پر ہین امتحان کے لیے
مثال ذرہ مرا اب تنگ کہ دم مین دم
تو ایک اور ہو خورشید آسمان کے لیے
وبال دوش ہے اس ناتوان کو سر لیکن
زبان دل کیلیے ہو نہ دل زبان کے لیے
بنایا آدمی کو ذوق ایک جزو ضعیف

مزے یہ ملکے لیئے تھے نہ تھی زبان کے لیے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہے آسمان کیلیے
فروغ عشق سے ہے رونق جہان کیلیے
قفس مین کیونکہ پھڑکے دل آشیان کیلیے
حجر کے چومتے ہی ہے حج کعبہ اگر
عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کے لیے
تلاش عشق کے ہمخار ہین تن زار
بجائے مغز ہے سیماب استخوان کے لیے
اتنی کاوش مین کیا اُس صنم نے تو کر دیا
اشارہ چاہیے کیا خانۂ کمان کے لیے
نہ لوح گور پہ ستون کی ہے نہ ہو تعویذ
بہشت ہے وہین آرام جادوان کے لیے
ہیچ ہیچ سخن گو تری کمے نہ کے
فغان ہے میرے لئے اور مین فغان کے لیے
چلے مین دیر کو مت سے خانقاہ سے ہم
نگار رکھا ہے ترے خنجر و سنان کے لیے
رہے ہی ہول کہ برہم ہو مزاج کہین
اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کے لیے

لوگون نے جو بدیع الملک کو اس حال مین پایا تسکین دی سمجھایا بدیع الملک نے فرمایا میرے دل کا ٹھہرنا محال ہے فراق ملکہ مہتاب زعفران پوش کا ملال ہے آشوب جادو نے عرض کی ای شہریار ملکہ کہان جائیگی جس طرح بن پڑیگا ہم اُن کو ڈھونڈھ کر پیدا کرینگے جو ساحر لے گیا ہوگا اُسکو قتل کر کے ملکہ کو آپ کے پاس حاضر کرینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ تو مین جانتا ہون کہ ملکہ ایک روز مجھ سے ضرور

چلین گی مگر آن کی ایک دم کی جدائی شاق ہے مین کیونکر کہون کہ مین زندہ رہونگا آشوب نے کہا آپ ملکہ
شمیم عنبر مو کے باغ مین تشریف لے جائیے جب تک آپ وہان تشریف رکھئے آپ کا دل بہلتا رہیگا اور ہم لوگ
ملکہ مہتاب زعفران پوش کی تلاش کرتے ہین جہان آنکو پائینگے ضرور آپ تک لائینگے اور اگر کوئی امر اہم ہوگا
تو آپ کو اطلاع دینگے آپ تشریف لے چلیئے گا جو مرحلہ ہوگا آسکو فتح کیجئے گا بدیع الملک نے فرمایا مین
ملکہ شمیم عنبر مو کے باغ مین نہ جاؤنگا آشوب نے عرض کی اسکا سبب بیان فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا
اسوقت جو میری حالت ہے وہ تم پر ظاہر ہے اگر اسی حالت سے وہان جاؤنگا تو شمیم اپنے دل مین مجکو کیا کہینگی
اور مجکو بھی اُن سے حجاب ہوگا کچھ نہ کر سکونگا اور نہ مجھ سے ضبط ہوسکیگا آشوب نے کہا پھر آپ یہین تشریف رکھیے
ہم لوگ جاتے ہین بدیع الملک نے کہا مین بھی چلونگا ضرور اسکا پتہ لگاؤنگا آشوب نے کہا اب مین مجبور ہون
آپکو اختیار ہے بدیع الملک نے لشکر کو حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو ہم آج ہی کوچ کرینگے لشکر مین اسیوقت
سے سامان درست کرنے کی تیاری ہونے لگی تھوڑی دیر مین سب نے عرض کی کہ سامان سفر تیار ہے جسوقت
مزاج مبارک چاہے آپ تشریف لے چلیئے بدیع الملک تو آمادہ سفر بیٹھے ہی تھے اسیوقت اُٹھ کھڑے ہوئے
مرکب باد رفتار طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک نوجوان نے جھنڈا دیبون کو وہان چھوڑا
اور آپ لشکر گران ہمراہ لیکر تلاش مین ملکہ مہتاب زعفران پوش کے کوچ کیا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ مہتاب زعفران پوش کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب صحبت برخاست ہوئی اور بدیع الملک نوجوان اُٹھکر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے تو رات بہت
کم باقی تھی ملکہ مہتاب زعفران پوش کسی ضرورت سے اُٹھکر صحن مین آئین چاہتی تھین کہ اندر مکان کے تشریف
لیجائین کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا ملکہ کو اُٹھا لے گیا کنیزون نے غل مچایا مگر ملکہ کو نشان نہ ملا جب ہوش آیا ملکہ بیہوش ہوگئین
آنکھ جو کھولی اپنے کو ایک مکان مین پایا دیکھا ایک جوان سیہ فام تاج پُر زر سر پر رکھے ہوئے ہاتھ جوڑے
سامنے کھڑا ہے ملکہ نے شرما کے پھر آنکھ بند کر لی اُس جوان کی نگاہ جو پڑی کہا اے جان جہان او آرام دل
عاشقان [illegible] ہون یہ ملک و مال تمھیرے نثار ہے سامری و جمشید نے یہ دن دکھایا
کہ تم [illegible] شعر وہ آئے گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے + کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین
ملکہ نے [illegible] طبیعت پر خاستہ ہوئی مگر جواب نہ دیا اس جوان نے کہا کہ میرا نام تمنے مجکو نجانا مین
غراب ابر سوار ہون میرا باپ ارتنب لوح دار جادو مشہور ہے آپ نہ جانتی ہونگی کہ میرے باپ کے
زیر حکومت کتنے ملک ہین اور اس طلسم مین خاص انھین کی ذات ہے اور وہی اس طلسم کی نگہبانی کرتے ہین
خونخوار آتش چشم میرا نام ہے جو کچھ اس طلسم کے عجائب و غرائب ہین وہ سب انھین کی وجہ سے
بنے مین علاوہ اس کے اور بہت سے اختیارات انکو ہین کہ جو آپ خوب جانتی ہونگی مین وہ سب ملک
آپ کے نام لکھتا ہون مگر اتنا کرم فرمائیے کہ وصل سے دل شاد کیجئے مین ہمیشہ اطاعت کرونگا عدول حکمی
مجھ سے نہوگی آپ نے میری کیفیت عشق سُنی ہوگی کہ ایک مدت سے آپ پر فریفتہ ہون مگر بہت بُری
حالت جو وصل مین ہے کیفیت نظم

| | | |
|---|---|---|
| رہتی ہے [illegible] داغ الم اور زیادہ | مرنے مین [illegible] ہم اور زیادہ | تو [illegible] مین کرتا ہے ستم اور زیادہ |
| کرتا جو بھی باندہ آہ غم اور زیادہ | [illegible] مین [illegible] دل کے ورم اور زیادہ | ساتھ اپنے ہے اب فوج الم اور زیادہ |
| | تیر اس نے جو کی تیغ ستم اور زیادہ | مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ |

سر کٹ کے سرافراز ہین ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبرانا جو یاد آیا ترا ہو کے ہم آغوش
اُٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرنے کو یہ نہ ورق جیب کو اے دل
مین لو لگا ترے سر کی قسم اور زیادہ
دشمن کی نہ جا سیدھی لگا ہو نیچے کیون تیغ
تنگ اُسکو کرے تیغ صنم اور زیادہ
اُس شوخ ستمگر کو مرا رگ ہو منظور
اُبھری ہو حباب لب یم اور زیادہ
ہو سوز محبت سے مری خاک مین گرمی
ہو آہو رم دیدہ کو رم اور زیادہ
ہو نکہت ریحان کا دماغ اب ایسے مجھ مین
رو کین تو ابھر آئے شکم اور زیادہ
صید دل عاشق مین ہو مصروف وہ کافر
سو جبین آئے پھر لوح دقلم اور زیادہ
کیا قہر ہو جتنا کہ وہ چاہت سے رُکے ہو
کیا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ
کہتا ہو مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ

جون شاخ بڑھے ہو کے قلم اور زیادہ
دیتا ہو جو دم باز وہ دم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینے مین دم اور زیادہ
لذت سے محبت کی ہو ہر زخم جگر کو
نالے سے نہین کوئی قلم اور زیادہ
گر سیری طرح دوش پہ ہو بار محبت
سیدھی ہو تو یک ایسین ہو خم اور زیادہ
اُس زلف کے مارے کی اگر خاک کو چاٹے
ہو زہر نہ کھانا مجھے سم اور زیادہ
وہ دل کہ جو دراکر جو لگے آنکھ چورانے
کیونکر نہ اٹھاوے وہ قدم اور زیادہ
ہو روغن نفطاب مری گریہ مین ہی چشم
آتا ہو مرا ناک مین دم اور زیادہ
مہمیز سیر خار سے نکلا سر صحرا
بچ کر ہو اب صید حرم اور زیادہ
ای خنجر خونخوار نہ برش مین کمی کر
آشنا ہی آتے جا مین ہین ہم اور زیادہ
سرعت ہو بھی تیغ مین جون برق رم برق
اُس تیغ دو دم مین نہین دم اور زیادہ
کہتا ہو گلے لگ کے مرے وہ دو دم خنجر

گر شرح جنون کیجیے رقم اور زیادہ
شیشے کی طرح پھوٹے ہین ہم اور زیادہ
کچھ کی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق تنگ دردِ الم اور زیادہ
کیا ہو ویگا دو چار قدح سے مجھے ساقی
ہو پشت فلک مین ابھی خم اور زیادہ
ہو جسکو پس از مرگ بھی یاد دہن تنگ
پیدا دم افعی مین ہو دم اور زیادہ
ہستی تنگ ماہ نے کچھ پھنکاری ایسا
یارون پہ ہوا اُن پہ بھرم اور زیادہ
دکھلائے جو وہ صید فگن آنکھ کی شوخی
بھڑکے ہو جو یون آتش غم اور زیادہ
جو میٹ کے چلے ہین کچھ بات کب اُنسے
کچھ تو زمین وحشت کا قدم اور زیادہ
گر سرمہ کرے خاک خرابات کو صوفی
ہان مجکو مرے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہوگا جو ہوگی تپ غم اور زیادہ
کیون ہین نے کہا مجھسا فدائی مین نہین اور
ہے عشق کا کعبہ اسکے تو دم اور زیادہ

غراب جادو نے جو یہ غزل ملکہ کے سامنے پڑھی ملکہ مہتاب زعفران پوش کی طبیعت اور گھبرائی جھلاکے جواب دیا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے تجھے کچھ ہمارے دل کا بھی حال معلوم ہے غراب ابر سوار نے عرض کی مین جانتا ہون کہ آپ مجھ سے خفا ہین مگر یہ بھی ضرور ہے کہ آپ کے مزاج مین عاشق نوازی بھی ہے کیا عجب ہے کیا باتین ظاہری ہون اور آپ میری تقصیر معاف فرمایئے مراد دلی بر لایئے ملکہ نے کہا اب اگر ہم سے ایسی باتین کریگا تو ہم اپنی جان دیدینگے تیرا کچھ نہین جائیگا غراب ابر سوار نے کہا آپ اپنی جان کیون دین میرا سر موجود ہے مین نے اپنا خون آپ کو معاف کیا آپ شوق سے میرا سر جدا کیجیے مجکو کچھ عذر نہین ہے ملکہ نے فرمایا تیرا سر جدا کرنے والا جب آئیگا تو سر بھی جدا ہو جائیگا اب اس سر کا بچنا بہت محال ہے غراب ابر سوار نے کہا ملکہ عالم سوائے آپ کے اور کوئی اس امر کا ارادہ نہین کر سکتا ہے اور اگر ارادہ بھی کرے تو کامیاب نہین ہو سکتا ہے آپ کس کو فرماتی ہین ملکہ نے کہا جو آئیگا اُسوقت ظاہر ہو جائیگا جب غراب نے بہت کچھ اصرار کیا کہ مجکو نام تو بتایئے ملکہ مہتاب نے کہا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان جو اس طلسم کے فتح کرنے کو تشریف لائے ہین جس وقت اُن کو یہ خبر معلوم ہوگی ضرور بالضرور یہان تک آئینگے مجھے

قتل کرینگے مجکو لے جاینگے غراب ابر سوار نے کہا اُنکی کیا مجال ہو جو اسطرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکین جب
کیسے اُن کو گرفتار کر کے آپکے سامنے لاؤن زیر تیغ بٹھاؤن اور وہ تو ہمارے یہان ہر طرح قید ہوکر آئینگے
مین کل صبح کو والد ماجد کی خدمت مین جاؤنگا اُن سے کہونگا جہان تک ہو سکے بدیع الملک کو جلد گرفتار
کرا منگائیے یون بھی اُن کی تلاش ہو جب مین اُن سے کہدونگا تو وہ اور زیادہ کوشش فرماینگے اور ایک
ہی دو دن مین گرفتار کرا کے منگا لینگے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے جواب دیا تیری اور ارتنب کی
کیا مجال ہو جو اُس شیر بیشہ جرأت کو قید کر سکے ہان یہ ضرور ہو کہ جب وہ اسطرف لوح لینے کو آئینگے تو ضرور
انکو میری خبر معلوم ہوگی یہان بھی تشریف لائینگے غراب ابر سوار نے کہا لوح کا پتہ اُن کو کون بتائے گا
جو وہ یہان تک آئینگے ملکہ مہتاب نے کہا لوح کا پتا بتانے والے اُن کے ہمراہ بہت سے لوگ ہین غراب
نے کہا اُنکے نام بتایئے ملکہ نے کہا نام بتانے سے کیا حاصل ہو اور اب مجھے ایک بات کا جواب جو دیدیا تو
تو اسی حیلے سے باتین بنا رہا ہو بس خیر اسی مین ہو کہ میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ مین اپنی جان دیدونگی
غراب نے کہا ملکہ اپنے عاشق صادق پر ایسا غصہ روا نہین ہو ملکہ مہتاب نے کہا پھر اپنے کو عاشق کہے
جاتا ہو بدیع الملک کے منہ پر کہنا کہ مین مہتاب زعفران پوش پر عاشق ہون دیکھو وہ کیا جواب
دیتے ہین غراب نے کہا ملکہ مین اُنکے منہ پر بھی کہدونگا کیا وہ میرا کچھ بنا سکتے ہین مین اسوقت سحر مین طاق ہون
ہر ایک شخص مجکو جانتا ہو خود بادشاہ طلسم تک مانتا ہو ایک سحر کر دونگا منہ کے بل زمین پر گر پڑینگے اسیر
کرکے خونخوار آتش چشم جادو کی خدمت مین روانہ کر دونگا وہ فوراً حکم قتل دے دیگا پھر تمکو کوئی
عذر نہین باقی رہیگا جب ملکہ نے دیکھا کہ یہ بالکل اجہل ہو اسکے ساتھ بحث کرنا بیکار ہو خاموش ہو رہین
غراب ابر سوار نے لاکھ لاکھ چاہا کہ ملکہ مہتاب زعفران پوش میری کسی بات کا جواب دین مگر ملکہ نے
ایک بات کا بھی جواب نہ دیا جب غراب ابر سوار مجبور ہوا تو اُسکو غصہ آیا کہا ملکہ مین تم کو اس غرور کا مزہ
چکھائے دیتا ہون یہ کہکر اُٹھا اپنے ٹھکانے پر آیا ملازمون کو آواز دی جب ملازم آئے کہا قفس آہنی جسمین
ایک آدمی بفراغت بیٹھ سکے ابھی حاضر کرو ملازمون نے اُسیوقت ایک قفس آہنی اسکو لاکر دیا اُس نے
کہا چاندی کی زنجیر لاؤ مگر کسیقدر بھاری ہو جو ایک نازک آدمی سے ذرا بدقت اُٹھ سکے اور علاوہ اس کے سب
سامان قید ابھی مہیا کرو ملازمون نے وہ بھی لا کر دیا غراب ابر سوار اُس اسباب کو مع قفس لئے ہوئے ملکہ
کے پاس آیا اپنی کنیزون سے کہا ملکہ کو قید پہناؤ اُنھون نے قید پہنائی ملکہ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے
مگر بے بس تھین کیا کر سکتی تھین غراب ابر سوار ہر مرتبہ یہی کہتا جاتا تھا کہ ملکہ اب بھی کچھ نہین گیا ہو میرا
وصل قبول کرو خاطر نہ ملول کرو ابھی تمھارے واسطے یہین سب طرح کا اسباب عیش موجود ہو اور اپنے ملکون
کی حکومت تمھارے نام لکھتا ہون بھلا بدیع الملک ایک سپاہی پیشہ شخص ہو اسکو کیا نصیب ہو جو تم کو دیگا ملکہ نے
کچھ جواب نہ دیا جب کنیزین سب قید انکو پہنا چکین تو غراب ابر سوار جادو نے ملکہ مہتاب زعفران پوش
کو ایک پنجرے مین بند کر کے اپنے باغ مین ایک درخت کے سامنے آویزان کر دیا اور کنیزون سے کہا
یہان سے چلی جاؤ اور ملکہ کو تنہا چھوڑ دو سب کنیزین بھی وہان سے چلی گئین اور ملکہ اُس باغ مین تنہا
رہین اسوقت ملکہ مہتاب زعفران پوش نے اپنے خدا کو یاد کیا اور ہاتھ طرف آسمان کے بلند کر کے
عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز وقت مدد ہو تو خوب جانتا ہو کہ مین نے اسوقت اپنی عصمت

بچائی ہو مگر اب بڑی مشکل پیش آئی اب میری عزت کا تو نگہبان ہو یہ کہکے ملکہ مہتاب زعفران پوش
نے دعا جو کی قبول درگاہ ایزدی ہوئی ایک برق چمکی کہ قفس کی سلاخیں ٹوٹ گئیں اور ظلمت جسم سے دور
ہوئی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے دیکھا ایک نازنین مہ جبین دریائے جواہر میں غوطہ زن ایک تخت
پر سوار اسکے پاس ایک اور نازنین عقب میں بیٹھی ہوئی ہو قفس کے قریب آ کے ملکہ مہتاب زعفران پوش
سے کہا تم تخت پر آؤ مہتاب نے کہا آپ کون ہیں اپنا نام نامی ارشاد فرمائیے مکان کا پتہ دیجیے اس نازنین نے
کہا آپ کو میرے نام سے کیا غرض ہو میرے ہمراہ تشریف لے چلیے ملکہ مہتاب نے کہا آپ نہیں معلوم کہاں
لیجائیں اس نازنین نے جواب دیا کہ میں آپ کو اپنے غریب خانہ پر لیے چلتی ہوں مہتاب زعفران پوش
قفس کے اندر سے باہر آئیں اس نازنین کے ساتھ تخت پر بیٹھیں نازنین نے تخت اڑایا مہتاب نے کہا جناب عالی
آپ نے میرے حال پر اتنی مہربانی فرمائی ہو اس قدر نوازش کی اور امیدوار ہوں کہ آپ میرے
مکان میں پہونچا دیجیے اس نازنین نے کہا یہ مجھسے کبھی نہ ہوگا پہلے آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لے چلیے وہ
کچھ نان خشک مجھکو میسر ہو وہ قبول فرمائیے پھر دیکھا جائیگا خاطر جمع رکھیے ہم آپ کو آپ کی دولت سرا پر
پہونچا دینگے یا جس سے کہیے گا ملا دینگے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا اچھا آپ اپنا اسم مبارک تو بتائیے
نازنین نے کہا آپکو میرے نام سے کیا کام ہو کبھی ظاہر ہو جائیگا مہتاب زعفران پوش حیران تھی کہ یہ
نازنین کون ہو اور میرے حال پر اسقدر توجہ کیوں فرماتی ہو بہت سوچا لیکن کچھ سمجھ میں نہ آیا اسی حیرت میں تھی
کہ ایک باغ نظر آیا نازنین نے اپنا تخت اس باغ میں اتارا ملکہ مہتاب زعفران پوش سے کہا ملکہ عالم
تشریف لائیے ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ بارہ دری کے اندر لائی ایک مسند بے پردہ بچھی تھی اس نازنین نے
کنیزوں سے کہا دوسری مسند جلد بچھاؤ کنیزوں نے دوسری مسند بھی لا کر بچھائی نازنین نے ملکہ مہتاب
زعفران پوش کو اس مسند پر بٹھایا آپ دوسری مسند پر بیٹھی اب ہمدردی کی باتیں کرنے لگی کہ آپ کو
عذاب ابر سوار نے بہت تکلیف دی اور آپ نے بھی بہت صبر کیا لیکن صبر کی داد خدا دیتا ہو آپ
کو بہت جلد رہائی ہوئی شکر کا مقام ہو مہتاب زعفران پوش نے کہا اصل تو یوں ہو کہ میں نے خدا
ہی سے اپنی حاجت رجوع کی اور یہ سب سامان خدا ہی کی طرف سے پیدا ہوا نہیں تو آپ کا اسوقت
وہاں آجانا بہت مشکل تھا نازنین نے کہا خیر اس رہائی کی خوشی بجا ہی ہوئی تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں
آخر اس نازنین نے ساقی پریوں کو حکم دیا کہ محفل میں حاضر ہوں ساقی پریاں محفل میں آئیں شراب کی گلابیاں
کباب کی کشتیاں لائیں جام شراب مملو کیا سب کے پہلے ملکہ مہتاب زعفران پوش کے آگے
لائیں ملکہ نے اس نازنین کیطرف اشارہ کیا نازنین نے کہا آپ ہماری مہمان ہیں پہلے آپ شوق فرمائیں پھر میں بھی
شغل کرونگی ملکہ مہتاب نے بہت کچھ چاہا کہ میں پہلے اس نازنین کو شراب پلاؤں مگر اس نازنین نے
شراب پہلے نہ پی جب ملکہ مہتاب زعفران پوش مجبور ہوئیں تو گلاس منہ سے لگایا شراب تھوڑی سی
پی اس نازنین پری پیکر نے کہا آپ کو ہم سے تکلف کی ضرورت ہو ملکہ نے کہا میں بہت کم شوق
رکھتی ہوں آپ کی خوشی کر دی نازنین نے کہا جہاں آپ نے میری اسقدر خوشی کی ہو اتنی نوازش اور
فرمائیے کہ باقی شراب بھی پی جائیے ملکہ مہتاب زعفران پوش جب مجبور ہوئیں تو وہ شراب بھی پی گئیں
اس کے بعد جام خالی ملکہ نے ساقی پری کو دیا اس نے اسی جام کو مملو کر کے اس نازنین کو دیا نازنین نے

ملکہ بھی مجبور ہو کر اُس کے ساتھ ہو ئین گو کسی بات کو جی نہ چاہتا تھا مگر بسبب تہذیب کے ضبط سے کام لیتی
تھی نازنین ملکہ مہتاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسہری کے قریب لائی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے دیکھا
دو مسہریان برابر بچھی ہین نازنین نے ایک مسہری پر ملکہ مہتاب کو اشارہ کیا کہ بسم اللہ تشریف لیجایئے
آرام فرمایئے ملکہ مہتاب زعفران پوش مسہری پر گئین دوسری مسہری پر وہ نازنین جا گزین ہوئی اب
نازنین کو بھی اضطراب شروع ہوا کروٹین بدلنے لگی ایک طرف ملکہ مہتاب زعفران پوش کی بیقراری
ایک جانب اس نازنین کی آہ و زاری دونون پر ایک حالت طاری تھی کبھی نازنین نے ملکہ مہتاب زعفران پوش
سے کہا کیون ابھی تک آپکو نیند نہین آتی کبھی ملکہ مہتاب نے اس نازنین سے کہا مزاج کیسا ہی جواب تک
آرام نہین فرمایا یہ نازنین شوخ وطرار جب ملکہ مہتاب نے پوچھا کیون ابھی تک آرام نہین فرمایا اُس
نے فوراً جواب دیا کہ آپ کے سبب سے مجکو بھی نیند نہین آتی ہی آپ کی تو عجب کیفیت ہی بیکار اسقدر
اضطرار ہی آرام فرمایئے دو ایک روز مین آپ کو آپ کے مکان پر پہونچا دینگے عزیزون سے ملا دینگے
ملکہ مہتاب زعفران پوش کہتی تھین کہ اب آپ کی عنایت اور نوازش نے میرے دل کو اطمینان
کامل دیدیا ہی مجھے اس کا کچھ خیال نہین ہی جب آپ کے مزاج مین آئے پہونچا دیجیے گا مگر آج کی شب
نیند نہین آتی ہی مصائب گذشتہ جو یاد آتے ہین طبیعت گھبراتی ہی نازنین نے کہا جو گذر گیا اب اُس کے
یاد کرنے کی کیا ضرورت ہی اب تو خدا نے راحت دی مین موجود ہون ہر طرح آپ کی خدمت گذاری کرونگی
کسی قسم کی تکلیف نہوگی مگر ایک امر کی امیدوار ہون اگر آپ قبول فرمایئے گا تو میرا دل بہت
خوش ہوگا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا بھلا آپکا کہنا مین نہ قبول کرون یہ کیونکر ہوسکتا ہے
نازنین نے کہا جسوقت آپ اپنے والدین سے ملینگی اور آپ کے دل کی مرادین بر آئینگی اُسوقت آپ مجھ کو
فراموش فرمائینگی اور یہ محبت باہمی مبدل بعداوت ہو جائیگی مہتاب زعفران پوش نے کہا یہ آپ کیا
فرماتی ہین بھلا ایسا بھی کہین ہوسکتا ہی کہ مین آپ کی ان عنایتون کو فراموش کر دون نازنین نے جواب
دیا جب انسان کو راحت ہوتی ہی تو ایسی باتین بہت کم یاد رہتی ہین اور مجکو آپ سے ایک محبت پیدا
ہوگئی ہی اگر کسی وقت مین آپ نے اس عنایت مین کمی کی تو مجھے صدمہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ جو چند سطرین
مین آپ کی طرف سے بطور عہدنامے کے لکھون آپ اپنے دستخط خاص سے اُسکو ثبت دیجیے تاکہ یہ
محبت ہمیشہ قایم رہے اور کبھی فیمابین عداوت پیدا نہو مہتاب زعفران پوش نے کہا مجکو کیا عذر
ہو نازنین نے کہا گو مجھے آپ کے فرمانے کا لکھنے سے زیادہ اعتبار ہی مگر رسم دنیا بھی ہونا ضرور ہی شب بھر
یہی باتین رہین دونون کو نیند نہ آئی صبح ہوتے ہی نازنین مسہری سے اُٹھی خواصون نے پردہ کی آڑ سے
آئینہ دیا نازنین نے خود ہی آئینہ ملکہ مہتاب زعفران پوش کو دیا ملکہ نے اپنی صورت دیکھی مسہری سے
اُٹھکر باہر آئین حوائج ضروریہ سے فراغت کر کے ملکہ مہتاب زرین پوش مسند پر آکر بیٹھین نازنین نے
خواصون سے کہا آئینہ ملکہ عالم کے واسطے حاضر کرو کنیزون نے دو آئینے حاضر کیے دونون نے اپنی
اپنی زینت کی نازنین نے قلمدان طلب کیا کنیزین قلمدان لیکر آئین نازنین نے اپنے ہاتھ سے ایک
عہدنامہ تیار کیا مضمون اُس کا یہ تھا کہ مین تا عمر اس رشتہ محبت کو قطع نہ کرونگی اور جو رفاقتین میرے
ساتھ کی گئی ہین اُن کو فراموش نہ کرونگی اور کوئی بات بے اپنے حبیب غمگسار کی رائے کے نہ کرونگی

یہان تک نازنین نے اپنے ہاتھ سے بطور مسودہ لکھکر مہتاب زعفران پوش کو دیا کہا مین نے یہ کاغذ
بطور مسودہ تحریر کیا ہی اب آپ اپنے ہاتھ سے اسکو مشرح تحریر فرمایئے مگر میری اس گستاخی کو معاف فرمایئے گا
مین یہ چاہتی ہون کہ تا عمر اسی طرح یہ محبت باقی رہے مہتاب زعفران پوش نے کہا مجھے کچھ عذر نہین ہی
ابھی تحریر کئے دیتی ہون یہ کہکر قلمدان اپنے پاس کھینچ کر اس مسودہ کو مشرح اسطور سے تحریر کیا کہ مین تا عمر
اس احسان کو نہ بھولونگی اور کبھی آپکی خلاف مرضی کوئی بات نکرونگی اور اطاعت سے سرتابی نکرونگی
جو کچھ آن کا حکم ہوگا بسر وچشم اُسکی تعمیل کرونگی یہ لکھکر مہتاب زعفران پوش نے اپنے دستخط کئے اور
نازنین کو کاغذ دیکر کہا اب تو آپ کی خاطر جمع ہوئی نازنین نے کہا ہمارے آپکے بزرگون کے نزدیک یہ باتین
پایۂ اعتبار مین نہین ہین اگر آپ کے بزرگ یا میرے بزرگ کسی وقت مجھکو یا آپکو ملنے سے مانع ہوئے تو ہم
آپ مجبور ہین بلکہ مجھکو مجبوری نہین ہی کیونکہ مین بہ نسبت آپ کے اپنے فعل کی مختار ہون اور آپکو یہ بات
حاصل نہین ہی اگر آپ کی والدہ ماجدہ بھی اس کاغذ پر اپنے دستخط فرمادین تو میرے حق مین بہت مفید ہی
ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہی وہ اوگ آنکھون سے دستخط کر دینگے جب ارشاد ہو
مین اسکی تعمیل کرادون ملکہ مہتاب نے جو یہ بات کہی نازنین نے جواب دیا چونکہ یہ کاغذ اچھی طرح تحریر ہوا
اور آپنے آج ہی سے اقرار کیا بس اور دن پر اس بات کا اُٹھا رکھنا بہتر نہین ہی مہتاب زعفران پوش
نے کہا پھر آپ تشریف لے چلئے مین دستخط کرادونگی نازنین نے کہا مین نے آپ کے دولتسرا پر جانے کی
اجازت ابھی والدین سے نہین لی ہی اور آپ کیہان مجھ سے ابھی کوئی واقف بھی نہین ہی اس لئے
میرا چلنا ابھی مناسب نہین ہی جب آپ تشریف لے جایئے گا اور میرا ذکر فرمایئے گا آپ کے یہان سب مجھے
آگاہ ہونگے والدہ ماجدہ طلب فرمائینگی مین بسر وچشم حاضر ہونگی مہتاب زعفران پوش نے کہا پھر یہ
کاغذ کو آپ تک کیونکر بھیج سکونگی نازنین نے جواب دیا کہ مین آپ کے ہمراہ اپنی چند خواصین کئے دیتی ہون
آپ ان کو دیدیجئے گا مہتاب زعفران پوش نے کہا مجھ کو منظور ہی آپ خواصین میرے ہمراہ کرین مین جس
وقت اپنے مکان پر پہونچونگی اسیوقت ان کو مہین اور دستخط کرا کے دیدونگی نازنین نے کہا ایک امر اور
عرض کرنا ہی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا آپ شوق سے بیان فرمایئے نازنین نے کہا اسوقت آپ
والدین کے قبضے مین ہین وہ آپ کے حاکم و مالک ہین اور ہر امر مین آپ کو اُنکی اجازت ضروری لینا ہی اور
آیندہ آپ دوسرے کی اجازت کی محتاج ہو ہین اور اُسکے دستخط اس کاغذ پر نہوئے تو قطع محبت کا ذریعہ پیدا
ہوگیا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے سر جھکا کر کہا آپ کیا فرماتی ہین کہین محبت قطع ہو سکتی ہی نازنین
نے کہا اس شخص کے بھی دستخط اسپر ہونا ضروری ہین خواہ وہ کسی وقت مین ہو جب تک اُسکے دستخط اس
کاغذ پر نہونگے تو یہ عہدنامہ بالکل ردی ہی ملکہ مہتاب نے کہا پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہی نازنین نے جواب دیا
جب تک وہ زمانہ آئے آپ اس کاغذ کو اپنے پاس رہنے دیجئے گا جس وقت وہ دستخط ہوجائین بھجے
بھیجدیجئے گا مگر والدین کے دستخط اسی وقت ہوجانا مناسب ہین کہ شخص غیر کے سامنے جو یہ کاغذ جائے
تو دستخط والدین اُسکو یقین دلا کر اُسکا بھی دستخط کرالین مہتاب زعفران پوش نے کہا مجھے
ہر طرح منظور ہی نازنین نے کہا اب مجھے یقین ہوا کہ تا عمر میرے آپکے محبت قائم رہیگی مہتاب
زعفران پوش نے کہا اب مین یہ نہین کہہ سکتی ہون کہ مجھے اجازت رخصت ہو مگر یہ خیال فرمالیجئے

کہ والدین کی کیا کیفیت ہوگی نازنین نے کہا بہت مناسب ہے آپ تشریف لے جائیں گو میرا جی نہین
چاہتا ہے کہ آپ کو اپنے پاس سے جدا کرون مگر مجبور رہون کہ والدین کی عجب حالت ہوگی سدھاریے
یہ کہہ کر نازنین نے کنیزون سے کہا اری تخت لاؤ کنیزین ایک تخت طاؤسی لائین نازنین نے ملکہ
مہتاب زعفران پوش کو تخت پر سوار کیا کہا ملکہ عالم مین دوسرے تیسرے روز خیریت مزاج دریافت
کرنے کی غرض سے کنیزون کو روانہ خدمت کیا کرونگی اپنی خیریت سے بذریعہ تحریر مطلع فرمایا کیجیے گا
ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا مین خود آپ کی خدمت مین اپنی خواصون کو روانہ کرتی رہا کرونگی
کیونکہ میرے یہان ہر ایک شخص سحر و ساحری مین طاق ہے ایک مین نے البتہ اس کام کو حاصل نہ کیا
نازنین نے کہا مین خوب جانتی ہون آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین ہے یہ کہکر تخت پر اسم سحر دم کیا
دو خواصین اپنی ساتھ کین تخت بلند ہوا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا خدا حافظ نازنین نے
بھی جواب دیا دونون آبدیدہ ہوئین جہان تک تخت زیر نگاہ رہا دونون دیکھتی رہین جب تخت حد نظر سے
گذر گیا نازنین بھی پلٹ گئی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے بھی منہ پھیر لیا خواصون سے پوچھا تم سے
ایک بات اگر پوچھین تو بتانے مین انکار تو نہ کروگی خواصون نے عرض کی بھلا ہم لوگون کی اتنی بھی
مجال ہے کہ انکار کرین ملکہ مہتاب زعفران پوش نے پوچھا تمھاری ملکہ کا کیا نام ہے خواصون نے عرض
کی ہم اس امر کو نہین عرض کر سکتے اگر خلاصہ عرض کر دیجیے تو ملکہ ہم کو زندہ نہ چھوڑینگی مہتاب زعفران پوش
نے کہا ہم اُن سے اس امر کا ذکر نہ کرینگے خواصون نے کہا اُنکو ہر وقت کی ہماری کل کیفیت معلوم ہوتی
رہتی ہے ہم سب کی شبیہین ملکہ کے سامنے رہتی ہین جو بات ہم کرتے ہین وہی شبیہہ سے بھی ظہور پذیر ہوتی
ہے مہتاب زعفران پوش خاموش ہو رہین کہ تخت پستی کی طرف مائل ہوا خواصون نے عرض کی آپ کا
دولت سرا آگیا ملکہ مہتاب زعفران پوش خاموش ہو رہین نظر جھکائی اپنے باغ کی بارہ دری نظر
آئی تخت بالاخانہ پر اُترا ملکہ نے دیکھا کہ مکان سیاہی ہے خوشی خوشی اُترین خواصون کو ہمراہ لیا اپنے مکان پر
تشریف لائین کان مین رونے کی آواز گئی مہتاب نے خواصون سے کہا دیکھو یہان سب کی یہ کیفیت
ہے یہ کہتی ہوئی تخت سے نیچے اُترین اُن کے یہان کی خواصون کی جو نگاہ پڑی سب خوش ہو گئین ملکہ عالم
کہکر دوڑین قدمون سے لپٹ گئین مہتاب کی مان ملکہ انجم روشن بخت کو خبر ہوئی خواصون نے جاکر
عرض کی ملکہ عالم مبارک ہو ملکہ مہتاب زعفران پوش تشریف لائی ہین انجم روشن بخت قریب تھا کہ فرط مسرت
سے مر جائے جلدی سے اُٹھی خواصون سے کہا اری میری نور نظر لخت جگر کہان ہے خواصون نے عرض
کی کہ یہین تشریف لاتی ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ ملکہ مہتاب زعفران پوش نے آکے سلام کیا
انجم روشن بخت نے گلے سے لگا لیا رونے لگی کہا بی بی کہان تھین کیونکر نجات ملی یہان ہم لوگون کی عجیب
حالت تھی سب قریب مرگ تھے مہتاب نے عرض کی تشریف لے چلیے مین سب کیفیت بیان کرونگی انجم روشن بخت
بیٹی کو اندر لیکر آئی اپنے پاس بٹھایا جو دو خواصین مہتاب کے ساتھ آئی تھین انجم نے پوچھا یہ کون ہین مہتاب
نے کہا مین اُنکی کیفیت بھی عرض کرونگی انجم خاموش ہوئی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے اپنی کل کیفیت بیان
کی آخر مین عہدنامہ نکال کر ملکہ انجم روشن بخت کے سامنے رکھدیا ملکہ انجم نے اُسکو پڑھا کہا بی بی مین اچھے
ہنسنے کو نہین بھی ملکہ نے اُس عہدنامے کی کل کیفیت بیان کی انجم روشن بخت نے کہا بی بی میرے نزدیک

تم کم اور وہ زیادہ ہین آنکھون سے اس کاغذ پر دستخط کرتی ہون اور تمھارے والد کو بلاتی ہون وہ بھی
بسر و چشم دستخط کر دینگے اور اس کے کہنے کی کیا ضرورت تھی جب اُنھون نے ایسی عنایت کی اور تمھین
اُس ظالم کی قید سے رہائی دی تو ہملوگون کو تو اُن کا شکریہ ادا کرنا واجب و لازم ہی بھلا ہم مانع کیون
ہونگے کہ تم اُن سے نہ ملو یہ کہکر اُسی وقت خواصون کو طلب کیا کہا اری محلدار کو بلاؤ خواصون نے محلدار کو
بلایا محلدار حاضر ہوئی ملکہ انجم روشن بخت نے کہا پہرے پر جاکے چوبدار سے کہو کہ کچہری مین جاکر اطلاع
کرے کہ ملکہ کو خدا نے بصحت و سلامتی ہم سے ملایا ہی اُن سے کے والد ماجد کو اندر بھیجو محلدار ڈیوڑھی
پر آئی چوبدار کو بلایا کہا ملک زرتاب جادو کو اطلاع دو کہ آپ کی صاحبزادی کو خدا نے بصحت و سلامتی
ملایا آپ کو محل مین بلایا ہی جلد تشریف لے چلئے چوبدار کچہری مین آیا زرتاب جادو اسوقت مغموم و منفعل
بیٹھا کہہ رہا تھا کہ ملکہ کا داغ کم نہ تھا مگر بدیع الملک نوجوان نے نہ مانا برادہ تلاش تشریف لے گئے ہین
نہین معلوم اب کہان جائین گے کیونکر پتہ لگائین گے مین نے کہا تھا کہ آپ تشریف نہ لے جائیے مین تحقیق
کرونگا جب کیفیت معلوم ہو جائیگی تو آپ تشریف لے جائیے گا مگر اُنھون نے قبول نہ کیا تشریف لے گئے
اب نہین معلوم کیا کیا مصائب اُن پر پڑینگے طلسم کا معاملہ ہی گو آشوب جادو اُن کے ہمراہ ہی مگر بعض وقت
وہ اسکا کہنا بھی نہین مانتے ہین جو اپنے مزاج مین آتا ہی وہ کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے آکے سلام کیا دعاے
دولت دے کر عرض کی ملکہ عالم بصحت و سلامتی تشریف لائین جلد تشریف لے چلئے آپ کو بلاتی ہین یہ
خبر فرحت اثر سنکر زرتاب جادو خوش ہو گیا جلدی سے اُٹھکر محل کے اندر آیا بیٹی کو بیٹھے ہوئے پایا
خوش ہو کر گلے سے لگا لیا سب کیفیت پوچھی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے حال بیان کیا زرتاب جادو
کو غصہ آیا کہا خراب ابر سوار بہت مغرور ہو گیا ہی ایک دم مین سب شان و شوکت مٹا دونگا انجم روشن بخت
نے کہا ایک بات اور قابل عرض ہی زرتاب نے کہا بتاؤ ملکہ انجم نے وہ عہدنامہ دکھایا سب مطلب سمجھایا
زرتاب نے کہا مجکو کیا عذر ہی یہ کہہ کر اُسی وقت قلم دوات طلب کیا پہلے اپنے دستخط اس عہدنامے پر کیئے
پھر انجم روشن بخت کے ہاتھ مین کاغذ دیا کہا تم بھی اپنے دستخط کرو انجم روشن بخت نے اپنے دستخط کیے
وہ کاغذ زرتاب نے ملکہ مہتاب زعفران پوش کو دیا ملکہ نے اُنھین خواصون کو دیا خواصون نے کہا ملکہ
عالم ابھی یہ کاغذ اپنے پاس رکھیے جب اسکا وقت آئیگا ہم آپ سے لے جائینگے انجم روشن بخت نے کہا
اس کا وقت کب ہوگا خواصون نے عرض کی ملکہ عالم نے دیا تھا کہ اسوقت آپ کے والدین کو آپ کے
حق مین ہر طرح کا اختیار حاصل ہی مگر ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ یہ اختیار دوسرے کے قبضہ مین ہونگے
اسوقت یہ معاہدات منسوخ تصور کیے جائینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ اس کاغذ پر اُس شخص کے دستخط ہونا
چاہئے مین کہ جس کو ہمیشہ کے لئے ملکہ کے حق مین اختیار رہیگا چاہے وہ زمانہ کبھی ہو مگر بے اُس
شخص کے دستخط کے ہم اس کاغذ کو نہ لے جائین گے جب اُس کے بھی دستخط ہو جائین گے تب ہم اس کاغذ
کو لے جائینگے زرتاب جادو نے کہا یہ کیا مشکل ہی بہت جلد مین تمکو یہ کاغذ دونگا خواصون نے عرض کی
آپ مالک ہین جب مزاج مبارک مین آئے مرحمت فرمائیے گا ہم اکثر خیریت مزاج کے واسطے حاضر ہوتے
رہین گے زرتاب نے کہا تمھارا آنا بھی ضرور ہی اور یہان سے بھی ضرور ہی کوئی جایا کریگا مگر اپنی ملکہ عالم
کے مکان کا پتہ اور اُن کا نام ہمکو بتا دو یا اُن کی والدہ ماجدہ کا نام بتا دو خواصون نے عرض کی اس باب

مین ہم مجبور ہین کسی کا نام نہین بتا سکتے ہمکو ہماری ملکہ عالم نے منع فرمایا ہی زرتاب جادو نے کہا اس سے
کیا حاصل خواصون نے کہا ہمین نہین معلوم اُن کی مصلحت زرتاب نے کہا پھر ہماری طرف سے کوئی
کیونکر جا سکتا ہی خواصون نے عرض کی آپ کے ملازمین کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہی ہم تو حاضر ہونے
رہین گے زرتاب جادو نے کہا تمھاری ملکہ کو بھی آنا پڑیگا خواصون نے عرض کی وہ بعد اس کاغذ ملنے
کے تشریف لائین گی زرتاب جادو نے کہا مین کاغذ ایک ہی دو روز مین درست کرا دونگا صرف مجکو
شاہزادے کو اطلاع دینا ہی کہ وہ تجسس مین نجاین واپس آئین ملکہ بصحت و سلامتی آگئین خواصون نے
کہا بہت بہتر ہی اب ہمکو رخصت مرحمت فرمایئے ملکہ عالم ہماری منتظر ہونگی بہت عرصہ ہوا کہ یہان حاضر
ہین زرتاب جادو نے کہا ابھی جانا ممکن نہین دو ایک روز کے بعد دیکھا جائیگا بلکہ اس کاغذ کو لیکر اپنی
ملکہ کے پاس جانا اور ہماری طرف سے اُنکو طلبی کا پیام دینا کیونکہ اُنھون نے شرط کی ہی کہ جب عہدنامہ
ہم کو مل جائیگا تو ہمین آنے مین کوئی عذر باقی نرہیگا خواصون نے عرض کی ہم بے حکم ملکہ ٹھہر نہین سکتے
ہین آپ ہمکو رخصت کیجیے دو ایک روز مین پھر حاضر ہونگے زرتاب نے مجبور ہوکے اُن کو رخصت دی
چلتے وقت بہت کچھ مال و زر کنیزون کو دینا چاہا مگر کنیزون نے نہین لیا کہا اگر ہم لین گے تو ملکہ عالم
کے بہت خلاف ہوگا آپ اس امر سے ہمکو معاف فرمایئے گا زرتاب جادو مجبور ہوگیا کنیزین وہان سے
رخصت ہوکر آئین بالاخانہ پہ تخت رکھا تھا تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئین یہان زرتاب جادو باہر آیا
ہرکارون سے کہا چارون طرف جاؤ بدیع الملک جہان ملین اُن کو یہ خبر دو کہ اب زیادہ تکلیف
نہ اُٹھائین واپس آئین پروردگار عالم نے ملکہ کو بصحت و سلامتی ہم سے ملایا اب آپ کے آنے کی دیر
ہی ہرکارے چارون طرف تلاش مین بدیع الملک کے روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت غراب ابرسوار کی بیان کیجاتی ہے

کہ اس نے جو ملکہ کو قید پہنا کر اور اسیر قفس کر کے باغ مین رکھا آپ اس فکر مین روانہ ہوا کہ بدیع الملک
کا پتہ لگاؤن اور اسکو اسیر کرکے ملکہ کے سامنے قتل کرون اور سر اسکا خونخوار آتش چشم کے پاس بھیجاؤن کہ وہ
بھی خوش ہو اس فکر مین لشکر گران ہمراہ لیکر تلاش بدیع الملک مین روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک کی تحریر کی جاتی ہے

کہ شاہزادہ بدیع الملک جو تلاش مین ملکہ مہتاب زعفران پوش کے روانہ ہوئے تیسرے روز ایک
صحرا مین پہنچے آشوب جادو نے کہا آج یہان قیام فرمایئے یہان سے قریب ایک شہر ہی وہان کچھ
لوگ روانہ کیجیے کہ وہان کے حالات تحقیق کرین بدیع الملک نے کہا بہت مناسب ہی لشکر کو روکا
بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک ایک درخت کے سایہ مین جا کھڑے ہوئے قریب ایک چشمۂ آب
تھا وہان ہوا ٹھنڈی آتی تھی شاہزادے کو بھلا معلوم ہوا گھوڑے سے اُتر کے ٹہلنے لگے نگاہ جو اُٹھائی
دیکھا ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہی بدیع الملک نوجوان اُس طرف مخاطب ہوئے جب دامنہ
گرد شگافتہ ہوا شاہزادے نے دیکھا ایک لشکر کثیر آتا ہی آگے اُس کے ایک ساحر کہ منظر اژدر آتشین
پہ سوار قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی اس لشکر کا افسر ہی بدیع الملک نوجوان نے آشوب جادو
کو بلایا کہا دیکھو یہ لشکر کس کا ہی آشوب جادو نے کہا یہ لشکر غراب ابرسوار سپہ سالار تب لوح دار جادو

کا ہو نہین معلوم کہان جاتا ہو کس واسطے اپنے یہان سے نکلا ہو بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ لوح اسی کے باپ کے پاس موجود ہو آشوب جادو نے عرض کی لوح دار اسی کا باپ ہو معلوم ہوتا ہو کسی انتظام کے واسطے روانہ کیا ہو ابھی آپ کی تشریف آوری کی خبر اچھی طرح مشتہر نہین ہوئی ہو لیکن تہلکہ پڑا ہو اور جب مشہور و معروف ہو جائیگی تو عجیب لطف ہوگا بدیع الملک نوجوان یہ باتین کر رہے تھے کہ غراب ابر سوار جادو مع اپنے لشکر کے قریب پہونچا بدیع الملک کے لشکر کی طرف دیکھکر اپنے ملازمون سے کہا یہ لشکر کس کا ہو بہت جلد دریافت کر کے ہم کو اطلاع دو ملازمین آگے بڑھے جہان بدیع الملک اور آشوب جادو دونون باتین کر رہے تھے آکر ایک ساحر سے پوچھا ہمارے مالک دریافت فرماتے ہین کہ یہ لشکر کس کا ہو اور اس کا افسر کون ہو کہان جانے کا ارادہ رکھتا ہے آشوب جادو نے کہا یہ لشکر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کا ہو برائے فتاحی طلسم یہان تشریف لائے ہین اس ساحر نے کہا تم تو اسی طلسم کے ملازم ہو تم طلسم کشا کے ساتھ کیون جاتے ہو آشوب جادو نے کہا مین نے اطاعت طلسم کشا کی اختیار کی ہو اور مذہب سامری پرستی پر لعنت کی ہو تو بھی ہمارے آقائے نامدار کی اطاعت قبول کر اور اپنے مذہب پر لعنت کر اس ساحر نے کہا بس زیادہ بیہودہ گوئی ذکر نا نہین تو ابھی ایک سحر کر کے جلا دونگا آشوب جادو نے گوشہ چشم سے اشارہ کیا ایک برق گری کہ ساحر کے دو ٹکڑے ہو کے مر کے گرا آواز آئی کشتہ مرا نام من گرداب جادو بود اس کے مرنے کی صدا سنکے اور ساحر جو اسکے ساتھ آئے تھے وہ دوڑ پڑے آشوب جادو کے قریب آکے پوچھا اسکو کس نے مارا آشوب جادو نے کہا ہم نے قتل کیا اس نے بدزبانی کی تھی اس کی سزا دی ساحرون نے کہا اس نے کیا بدزبانی کی تھی آشوب نے بیان کیا وہ ساحر بھی بگڑے آشوب نے سحر کے سب کو قتل کیا دو تین ساحر جو قتل ہوئے ایک ہنگامہ برپا ہو گیا غراب ابر سوار جادو تک یہ خبر پہونچی کہ یہ لشکر طلسم کشا کا ہو وہان جو کوئی دریافت کرنے جاتا ہو وہ قتل ہوتا ہو غراب نے کہا اب کوئی نہ جائے مین خود جاتا ہون دیکھون مجکو کون قتل کرتا ہو اسکے ملازمون نے منع بھی کیا مگر اس نے نہ مانا غرور مین آکر آگے بڑھا لوگون سے کہا جو قتل ہوئے انھون نے کس سے دریافت کیا تھا ملازمون نے بتایا کہ وہ جو دو آدمی ایک درخت کے نیچے کھڑے ہین انسے پوچھا تھا غراب ابر سوار نے جو دیکھا آشوب جادو کو پہچانا کہا یہ تو آشوب جادو ہو اسی طلسم کا ملازم ہو لوگون نے کہا اسی نے قتل کیا ہو غراب جھلا کے آگے بڑھا آشوب جادو نے دیکھا غراب ابر سوار آتا ہو یہ سنبھل گیا بدیع الملک سے کہا آقائے نامدار یہ بڑا مکار و غدار ہو سحر خوب جانتا ہو بدیع الملک نے فرمایا کچھ محل تردد نہین ہو یہان تک آنے دو مین خود سمجھ لونگا یہ ذکر تھا کہ غراب ابر سوار قریب آیا کہا او آشوب تو نے میرے ملازمون کو کیون قتل کیا آشوب جادو نے کہا انھون نے مجھ سے بدزبانی کی تھی غراب ابر سوار نے کہا اے کیا بدزبانی کی تھی آشوب جادو نے پوری کیفیت اس سے بھی کہدی اور آخر مین یہ بھی کہا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو اطاعت مذہب اسلام قبول کر ورنہ وہی کیفیت تیری بھی ہوگی جو ان ساحرون کی ہوئی غراب نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہو آشوب نے اس پر ایک گولا مارا غراب نے گولے کو دفع کیا اور ایک پھول اسکی طرف پھینک دیا کہ آشوب زمین پر گرا بدیع الملک نے لوح سلیمانی کا اس پر عکس ڈالا آشوب پھر اٹھ کھڑا ہوا

غراب ابر سوار نے کہا او طلسم کشا تو نے آشوب کو کیوں ہوشیار کیا اگر تجھے دعویٰ ہے تو تو ہی مجھ سے مقابلہ کر
بدیع الملک نے فرمایا میں موجود ہوں جو تیرے مزاج میں آئے مجھ پر حربہ کر غراب نے ایک گولا بدیع الملک
کی طرف پھینکا بدیع الملک نے لوح سلیمانی چمکائی گولا زمین پر گرا غراب نے دوسرا گولا پھینکا بدیع الملک
نے اس گولے کو بھی رد کیا پھر غراب نے تیسرے سحر کا وار کیا بدیع الملک نے بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال
دیا اور زور سے کھینچ لیا آشوب نے کہا اے آقا اس کو قتل نہ کیجئے گا یہ کہکر آشوب نے اپنی جھولی سے سوزن نکالا
اسکی زبان میں سوزن دیا ملازمین نے جو اسکی یہ کیفیت دیکھی سب بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے لشکر بدیع الملک
میں بھی جسقدر ساحر و غیر ساحر تھے تلواریں لیکر آگے ساحروں نے سحر کرنا شروع کیا غیر ساحر تلوار سے جنگ کرنے
لگے یہاں بدیع الملک نے غراب ابر سوار کو اسیر کر کے آشوب کے حوالے کیا آشوب نے آفتاب کو
دیا کہا اسکو لیجا کر احتیاط سے رکھنا اسکی وجہ سے ایک بڑا کام نکلے گا آفتاب اسکو اپنے خیمہ میں لایا قید آہن
پہنا کر بٹھلایا یہاں بدیع الملک اور آشوب جادو نے جو فراغت پائی لشکر غراب ابر سوار پر جا پڑے
آشوب نے سحر کرنا شروع کیا بدیع الملک نے تلوار سے قتل کرنا شروع کیا دم بھر میں لشکر غراب پناہ طلب
ہوا بدیع الملک نے کہا اگر اسلام قبول کیا تو پناہ ملے سب نے اطاعت بدیع الملک کی قبول کی شاہزادے نے
تلوار روکی ساحر ہاتھ باندھ کر خدمت میں بدیع الملک کے حاضر ہوئے بدیع الملک نے سب کو پناہ دی سب
کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوئے بدیع الملک بفتح و فیروزی میدان سے اپنی بارگاہ میں تشریف
لائے سب سردار بھی آئے اپنے اپنے خیموں میں جا کر کمریں کھولیں کھانا کھایا دھوپ میں تھوڑی دیر دم لیکر پھر
بدیع الملک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے بدیع الملک نے آفتاب نیزہ باز سے کہا غراب ابر سوار کو
لاؤ آفتاب اپنے خیمہ میں گیا قید غراب کو لایا بدیع الملک نے غراب سے کہا اب شناخت میں خدائے
یکتا کے کیا کہتا ہے غراب نے اشارہ سے جواب دیا کہ میں مسلمان نہ ہونگا بدیع الملک نے کئی مرتبہ کہا اگر اسنے
قبول نہ کیا بدیع الملک نے فرمایا اسکو قتل کرو آشوب نے عرض کی آقائے نامدار ابھی اسکو قید رکھیے
اسکی وجہ سے ایک امر عظیم حل ہوگا بدیع الملک نے کہا یہ تو مسلمان ہونے سے انکار کرتا ہے پھر اس سے اور
کیا امید کی جائے آشوب نے کہا میں عرض کر دونگا آپ اسکو اسیر رکھئے ابھی قتل نہ کیجئے بدیع الملک
نے اسکو پھر آفتاب کے حوالہ کیا آفتاب لے گیا بدیع الملک نے آشوب سے کہا آخر اسکی وجہ سے کیا حاصل
ہوگا آشوب جادو نے کہا اسکا باپ ارتب لوح دار جادو اسکی رہائی کی تدبیر ضرور کریگا اور لشکر لیکر
آئیگا اسوقت اسکا گرفتار کر لینا بہت آسان ہوگا اور لوح کا مل جانا بہت سہل ہوگا اور اگر اسکو قتل کر
ڈالیے گا تو وہ نہ آئیگا کیونکہ اسکو معلوم ہوگا کہ غراب قتل ہو گیا اب جانا بیکار ہے بدیع الملک نے کہا اچھی بات
ہے یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ہرکارے نے آکر دعائے دولت دی اور عرض کی حضور ایک شخص زیادہ ملک زنتاب
جادو کا آیا ہے امیدوار باریابی ہے اگر حکم ہو تو حاضر خدمت ہو بدیع الملک نے کہا بلا لو چوبدار باہر آیا ہرکارے
کو اپنے ہمراہ لیکر اندر گیا ہرکارے نے بدیع الملک کو سلام کیا اور عرض کی حضور تشریف لے چلیں ملکہ عالم الصمت
ذوسانتی آگئیں اب بیکار تکلیف نہ فرمائیے بدیع الملک بہت خوش ہوئے آشوب جادو سے کہا ملکہ کو
کون لیگیا تھا وہ کسطرح آئیں آشوب نے عرض کی جب وہاں تشریف لے چلیئیگا تو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی
بدیع الملک نے اسیوقت حکم دیا کہ سب لوگ چلنے کے سامان سے درست رہیں میں صبح کو یہاں سے کوچ کرونگا

اب آگے جانے کی ضرورت نہین ہی سب نے سامان سفر درست کر دیا بدیع الملک کو فرط مسرت سے شب بھر
نیند نہ آئی صبح کو نماز سے فراغت کر کے گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف زرتاب جادو کے روانہ ہوے
ساتوین روز قلعہ زرتاب کے قریب پہونچے بدیع الملک نے آشوب سے پوچھا یہ قلعہ کس کا ہی آشوب نے
عرض کی کہ یہ قلعہ زرتاب جادو کا ہی بدیع الملک نے فرمایا زرتاب کو بڑے بڑے اختیار ہین آشوب
نے عرض کی وزیر خونخوار آتش چشم اسکو تصور فرمایئے جملہ وزرا کو بھی ایسے اختیارات نہین ہوتے ہین جو اسکو
ہین بدیع الملک قلعہ مین داخل ہوے سب قلعہ کی سیر کی وہان سے تھوڑی دیر کے بعد شہر کے اندر پہونچے
یہان زرتاب جادو کو خبر ہوئی برائے استقبال آیا بدیع الملک کو بکمال عزت و حرمت لے گیا اپنے یہان
لیجا کر بٹھایا بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا آشوب نے کہا ایک خوش خبری اور دیتے ہین عواب ابر سوار اسیر ہو کر
آیا ہی زرتاب اس بات کو سنکر بہت خوش ہوا کہا یہ اُسی کی گستاخی تھی ملکہ کو وہی لے گیا تھا بہت خوب کیجو اسکو
گرفتار کیا آشوب نے کہا یہ کیفیت تو معلوم نہ تھی اس نے راہ مین روکا تھا سو جبر سے اسیر کر لیا آقاے نامدار کی
راے تھی کہ اسکو قتل کر ڈالیے مین نے اس لحاظ سے اسکو زندہ اسیر کر رکھا کہ اسکا باپ جب اسیری کی خبر پائیگا
تو ضرور رہائی کی تدبیر کریگا لشکر لیکر آئیگا اُسوقت اُسکا اسیر ہو جانا اور لوح کا حاصل ہونا بہت سہل ہوگا زرتاب
نے کہا تمنے بڑی عقلمندی کی بہت اچھی بات سوچی بدیع الملک نے کہا آشوب جادو تم کیا باتین کر رہے ہو
مجکو کچھ کیفیت دریافت کرنے دو آشوب جادو زرتاب کے پاس سے ہٹا بدیع الملک نے کہا کچھ کیفیت
ملکہ کے آنے کی بیان فرمایئے زرتاب نے کل کیفیت کہدی بدیع الملک نے شکر خدا کیا زرتاب نے کہا ہو
شہریار ایک بات اور ہی بدیع الملک نے فرمایا وہ کیا بات ہی زرتاب نے عرض کی جو شخص ملکہ کو چھڑا کے لایا
وہ محسن ہوا یا نہین بدیع الملک نے فرمایا محسن اور جان بخش ہوا زرتاب نے عرض کی اسکی اطاعت کرنا چاہیئے
بدیع الملک نے فرمایا واجب و لازم ہی زرتاب نے عرض کی ایک نازنین نے یہ احسان ہم پر کیا مگر ملکہ سے
اسکو ایسی محبت قلبی پیدا ہو گئی کہ اُس نے ایک عہدنامہ اس مضمون کا ملکہ سے تحریر کرایا کہ جو ہمیشہ کے واسطے محبت
باقی رہنے کا ذریعہ ہو صرف ملکہ کے لکھدینے پر اکتفا نہین کی بلکہ اُن کے دستخط بھی کرائے اور یہ بھی کہدیا کہ تمہارے
والدین چند دن کے لیے مختار ہین پھر ایک ایسا مختار پیدا ہوگا جو تمام عمر تمہارا مختار رہیگا مین اُسکے دستخط بھی چاہئیے
ضرور ہین لہذا آپ کو بھی اُس عہدنامے پر دستخط کرنا ہونگے بدیع الملک نے فرمایا مین اس عہدنامے کو دیکھون
زرتاب نے اسی وقت عہدنامہ منگا کر بدیع الملک کو دکھایا بدیع الملک جب سب عبارت اُس عہدنامے
کی پڑھ چکے تو فرمایا کہ اس پر دستخط کر دینے مین کیا ہرج ہی یہ کہکر قلمدان طلب کیا ملازمون نے قلمدان حاضر کیا
بدیع الملک نے اسیوقت دستخط کر دیے زرتاب نے کہا بہتر ہوگا کہ آپ مہر دبا دین بدیع الملک نے
مہر کر دی زرتاب نے بھی مُہر کی وہ عہدنامہ پھر اندر بھیجا اور اپنی زوجہ ملکہ انجم روشن بخت سے کہلا بھیجا
کہ اس عہدنامے پر مہر کر دین اور مہتاب زعفران پوش سے بھی کہنا کہ بی بی تم بھی مہر کر دو اور جو کوئی اب
وہان سے لے کے آئے اسکے ہاتھ یہ کاغذ روانہ کر دو اور ہماری طرف سے قلبی کا پیام بھیجو کیونکہ اُن کا یہان آنا ضرور ہی
ملازم کاغذ لیکر وہان گیا محلدار نے کاغذ لیا ملازم نے جو کچھ پیام زبانی تھا وہ بھی کہدیا محلدار اندر آئی ملکہ انجم کو
بدیع الملک کی تشریف آوری کی خبر سنائی ملکہ بہت خوش ہوئین مہتاب زعفران پوش کو حد سے سوا مسرت
حاصل ہوئی مگر انھون نے اپنی خوشی ظاہر نہ کی پھر محلدار نے عہدنامہ ملکہ انجم کے ہاتھ مین دیا کہا حکم ہوا ہی کہ

اس پر سب مہرین کرکے وہان روانہ کردین اور طلبی کا پیام بھی بھیجدین ملکہ انجم روشن بخت نے [illegible]
عہدنامے پر اپنی مہر کی مہتاب زعفران پوش سے کہا بی بی تم بھی اس پر مہر کرو مہتاب نے بھی مہر کردی
ملکہ انجم روشن بخت نے کہا اب وہان سے جب کوئی آئیگا تو یہ عہدنامہ بھیجدیا جائیگا یہ ذکر تھا کہ انھین
دونون خواصون نے آکر سلام کیا مہتاب زعفران پوش اُنکو دیکھکر خوش ہوگئی بیٹھنے کا اشارہ کیا خواصین سلام
کرکے بیٹھین ملکہ مہتاب نے پوچھا ہماری بہن صاحب کا مزاج مبارک کیسا ہے خواصون نے عرض کی شکر ہے آپ کو
بہت یاد کرتی ہین مہتاب زعفران پوش نے کہا مجھے بھی دن بھر اُن کی یاد رہتی ہے ملکہ اسوقت بھی وہین کا ذکر
ہو رہا تھا یہ عہدنامہ اب کمل ہوگیا ہے اسکو لیتی جاؤ اور ہمارے والدماجد کی طرف سے دعا کہنا اور پیام طلبی دینا ملکہ انجم
روشن بخت نے کہا بی بی تمہین بات بھی کرنا نہین آتا ہے خواصون سے پھر متوجہ ہوکر کہا یہ عہدنامہ موجود ہے اسپر سب
کی مہرین ہوگئی ہین اور اب اُنکے عقد کی تدبیر ہے آج تاریخ مقرر ہوگی اس ہفتے مین عقد ہوجائیگا لہذا ایسے وقت
مین اُنکا شریک ہونا ضرور ہے خواصون نے عرض کی کنیزین خود عرض کردینگی اور ملکہ عالم بھی ضرور تشریف لائینگی کیونکہ
آپ لوگون کا ہونا ان کیواسطے عزت ہے وہ ضرور شریک ہونگی باقی گفتگو کے بعد خواصون نے عرض کی اب ہمین رخصت
مرحمت فرمائیے ملکہ انجم نے کہا اُس روز تم اسیطرح چلی گئی تھین اور آج بھی جاتی ہو مین اجازت نہ دونگی خواصون نے عرض کی
ہم لوگون کے متعلق ملکہ عالم کے بہت سے کام ہین اور وہ کام اس قسم کے ہین کہ بے ہم لوگون کے ہرج ہونگے اور اُنکے ہرج
ہونے سے بڑا نقصان ہوتا ہے اسوجہ سے ہم نہین ٹھہر سکتے ہین ملکہ انجم نے کہا اب روکنا بھی ٹھیک نہین جاؤ مگر ہماری طرف سے اپنی
ملکہ کو بہت بہت دعا کہنا اور کہدینا کہ اگر اس عقد مین شریک نہ ہونگی تو ہمین ملال ہوگا کنیزون نے عرض کی بھلا ملکہ عالم اور
آپکے بلانے سے نہ آئین ضرور آئینگی یہ کہکر ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا ہماری طرف سے سلام شوق کہنا اور مزاج پوچھنا
اور کہدینا کہ آرزوے ملاقات حد سے سوا ہے اگر مروت کو کام فرمائیے تو تشریف لائیے خواصین رخصت ہوئین اپنے تخت پر بیٹھکر
عہدنامہ لیکر روانہ ہوئین کہ ذکر اس عہدنامہ کا وقت پر کیا جائیگا ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ یہ عجب مزے کی بات ہوئی
ملکہ مہتاب زعفران پوش کا اپنی مان سے حیلہ کرکے پھر باغ مین آنا اور کنیز کو پوشیدہ طور سے خدمت مین بدیع الملک
کے روانہ کرنا جسوقت کنیز کو ملکہ نے روانہ کیا تھا یہ بھی کہدیا تھا کہ اگر بدیع الملک والد ماجد سے باتین کرتے ہون تو نہ
جانا اور اگر کسی اور سے باتین کر رہے ہون تو رقعہ دیکر واپس آنا مگر کنیز جو آئی بدیع الملک کو زرتاب جادو سے باتین کرتے
ہوئے پایا تھوڑی دیر تک اس امید مین کھڑی رہی کہ اب فراغت ہو اور بدیع الملک اُٹھین تو مین رقعہ دون لیکن باتین
طولانی تھین بدیع الملک کو عرصہ ہوا کنیز نے دیکھا کہ آشوب جادو ایک سمت سے آتا ہے آشوب کو رقعہ دیا کہا یہ شاہزادے
کو یہ رقعہ دیدینا آشوب نے ہنسکر یہ رکھ لیا کنیز وہان سے روانہ ہوئی آشوب ہنستا ہوا بدیع الملک کے قریب آیا پیچھے
سے رقعہ دیا بدیع الملک بھی سمجھ گئے باتون کو جلدی جلدی ختم کیا چاہا زرتاب نے عرض کی آپ نے ابھی کوئی تاریخ معین
نہ فرمائی بدیع الملک اُسوقت جلدی مین تھے ایک دن مقرر کردیا زرتاب خوش ہوا ہنستا ہوا محل کے اندر آیا اپنی زوجہ سے کل
کیفیت بیان کی تاریخ بتائی وہ بھی بہت خوش ہوئی زرتاب نے کہا اب سامان کرنا بہت جلد لازم ہے شاہزادے کو یہان
ٹھہرنا ناگوار ہے طلسم کے فتح کرنے کا جوش ہے جبتک طلسم فتح نہ کرلینگے آنکھوں مین نیند نہ آئیگی انجم روشن بخت نے کہا سب سامان تیار ہے
صرف مسرور کا انتظام باقی ہے اور مین نے آپ کے بموجب کہنے کے عہدنامہ روانہ کردیا ہے اور پیام طلبی بھی دیا ہے امید تو ہے کہ اُنکا آنا ضرور
ہوا اگر وہ آئین تو سب سے پہلے اُنکی خاطر کرنا چاہئے زرتاب نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا یہ کہکر باہر آیا جملہ انتظام کو حکم دیا یہان بھی
سب آرائش و پیدائش ہونے لگی بدیع الملک نے اس رقعہ کو پڑھا اسمین لکھا تھا کہ اب زیادہ بے مروتی نہ فرمائیے باغ مین

تشریف لایئے بدیع الملک نے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا شاہزادے سوار ہوکر باغ کی طرف روانہ ہوا
راہ طے کرکے باغ مین پہونچا بدیع الملک کا باغ مین داخل ہونا تھا ملکہ مہتاب زعفران پوش دوڑ کے شاہزادے سے
لپٹی بدیع الملک بھی اتنے زمانے سے مبتلاے رنج و محن تھے بہت خوش ہوے ملکہ باغ مین لیکے گئین بدیع الملک
نے کہا ملکہ تم اپنی کیفیت بیان کرو گو مین نے سنی ہے مگر تم سے بھی سننے کا مشتاق ہون ملکہ نے اپنی کل حقیقت بیان کی بدیع الملک
نے افسوس کیا کہا ملکہ مجکو یہ کیفیت نہین معلوم تھی مگر مین سراب ابر سوار کو اسیر کرکے لایا ہون مین تو اسیوقت قتل کیے ڈالتا
تھا مگر آشوب جادو نے ایک بات بتائی کہ وہ میرے بہت مفید مطلب ہے اس سبب سے اسکو ابتک اسیر کرکے رکھا ہے مگر بعد حاصل
مطلب اسکو انشاء اللہ تعالی اس تکلیف شدید سے قتل کرونگا کہ اسکے حال پر ماہیان دریا اور مرغان ہوا تاسف کرینگے تھوڑی
دیر تک یہ باتین رہین پھر بدیع الملک کو مہتاب زعفران پوش اپنے ساتھ بارہ دری مین لائے یہان صحبت بیہوشی منعقد
ہوئی حسب دستور قدیم صحبت قریب صبح تک گرم رہی جب بدیع الملک نے دیکھا کہ اب رات بہت کم باقی ہے مہتاب
زعفران پوش سے کہا ملکہ خدا حافظ اب صبح قریب ہے مجکو جانے دو ملکہ نے کہا خیر مجبوری ہے تشریف لے جایئے بدیع الملک
باغ کے باہر آکے گھوڑے پر سوار ہوے اپنے مکان مین تشریف لائے آشوب جادو کہ اس ماجرے سے ماہر تھا وہ بدیع الملک
کا منتظر تھا شاہزادے کو جو آتے ہوے دیکھا اپنے بستر خواب سے اٹھ کر قریب آیا کہا اے شہریار آپ سے ایک عہدنامہ لیا
جائیگا بدیع الملک نے فرمایا مجھسے عہدنامہ کون لیگا آشوب نے کہا ملک زرتاب جادو نے کچھ ملکہ نسیم عنبرین مو
کی خبر سنی ہے اسوجہ سے انکو ذرا خیال پیدا ہوا ہے بدیع الملک نے فرمایا مین بسروچشم عہدنامہ لکھدونگا لیکن عجب تمھاری
کا پیدا از زبان مین ورنہ یہان ملکہ نسیم عنبرین مو کا جاننے والا کون تھا آشوب نے عرض کی آقائے نامدار معاف فرمایئے کا خطا
تو میری ہی ہے اگر مین یہ بات جانتا تو کبھی اسکا اظہار نہ کرتا بدیع الملک نے فرمایا کیا مضایقہ ہے مین عہدنامہ لکھدونگا اسی ذکر
مین صبح ہوئی بدیع الملک نے نماز صبح پڑھی باہر تشریف لائے جملہ سردار حاضر ہوے زرتاب جادو بھی آیا بدیع الملک
سے کہا ایک امر کا امیدوار ہون بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو کہو زرتاب نے کہا عرض یہ ہے کہ غلام یہ ایک ہی دختر
رکھتا ہے اور بڑے ناز و نعم سے اسکو پرورش کیا ہے آج تک اسکے قلب پر کسی قسم کا ملال نہین آنے دیا اور اب اسکو آپکی کنیزی مین
دیتا ہون لہذا امیدوار اس امر کا ہون کہ حضور بھی اس غلام کے حال پر توجہ فرماکر اس سے بدسلوکی کام پیش آئین اس عنایت
کا مین ہمیشہ شکر گذار ہونگا آیندہ حضور میرے اور اسکے مالک ہین ہم لوگون کی کیا مجال ہے جو آپکے حکم سے سرتابی کر سکین
بدیع الملک نے فرمایا کہ آپکے کہنے پر منحصر نہین ہے مجکو خود ایسے امور کا خیال رہتا ہے زرتاب جادو نے کہا مین ایک گستاخانہ کلمہ
عرض کرتا ہون مجھے معاف فرمایئے گا بدیع الملک نے کہا جو آپکے مزاج مین آئے فرمایئے زرتاب جادو نے کہا آپکو خدا نے
عزت و حرمت و شرافت و جرأت و ہمت سب کچھ عطا فرمایا ہے اور ہر شخص کو آپکا خواہان کیا ہے آپکو ابھی بہت سے موقع ایسے
درپیش ہونگے اور بڑے بڑے شاہان عالیجاہ آپ سے اسیطرح پیش آئینگے جیسا غلام نے کیا ہے لہذا اتنا خیال رہے کہ ہر ایک شخص
کو اسکے قرینے کے موافق تصور فرمایئے یا بہت سی شاہزادیان آپکی تمنائین کرینگی لیکن یہ بات جو کمترین سے ہوئی کہ ان مین نہ پائی
جائیگی یہ موافق رسم خاندان آنجناب ہوگا اسکا خیال رکھئے گا کہ اگر خلاف مرضی نہو تو اس دم ایک پرچہ اپنے دستخط خاص سے
مزین فرماکے غلام کو عطا فرمادیجئے گا کہ میرے لئے وہ افتخار نامہ کافی ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا مجکو سب طرح منظور ہے
زرتاب نے کہا آپ مالک ہین غلام پروری فرماتے ہین یہ چند باتین کرکے زرتاب تو رخصت ہوا بدیع الملک نے آشوب
جادو سے فرمایا جسوقت ملکہ نسیم اس کیفیت کو سنینگی تو کیا کہینگی انہین وجہون سے وہ یہان آنے کو مانع تھین آشوب
نے کہا پھر آپ ہین اور ان مین فرق کیا ہے یہ خاندان عالی ہے مین زرتاب جادو اس طلسم بھر مین سب سے عالی خاندان مانا جاتا ہے اور

یہی سبب ہی جو ایسے ایسے عہدے اسکو خونخوار نے دیے ہین خونخوار بادشاہ طلسم ہو مگر خاندان مثل زرتاب کے نہین
رکھتا ہی اور گلپوش تو سب سے کمتر ہی خاندان مین بھی اچھا نہین ہو اگر آپکو میرے عرض کرنے کا اعتبار نہو کسی اور واقف کار
سے تحقیق فرما لیجیے بدیع الملک نے فرمایا یہ ضرور ہی مگر اب تو سب یکسان ہو گئے اپنا مذہب ترک کر کے مسلمان ہو گئے سب
یکسان ہین آشوب نے عرض کی عالی خاندان ہر وقت مین اچھا ہی اور اگر عہدے کی نظر سے دیکھیے تو بھی گلپوش
زرتاب جادو سے کمتر ہی زرتاب کو اسوقت اختیار ہی کہ وہ طلسم مین جسکو چاہے موقوف کرے اور جو ایجاد چاہے پیدا
کرے جس دربند کو چاہے توڑ ڈالے خود گلپوش اسکا ماتحت ہی بدیع الملک نے کہا اب تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا مین جبکا
اور واقعی یون ہی کہ زرتاب سے مجکو ایک خصوصیت ہی اس نے میری خوشی ہر طرح کی کفر کو ترک کیا مسلمان ہوا گلپوش
سے یہ امید نہین ہی پھر زرتاب نے مجکو پیام دیا اور موافق رسم خاندان میرے ساتھ عقد کو کہا یہ بات صاحبقران تک جائیگی
اور صاحبقران اسکا مرتبہ کرینگے گلپوش کو یہ بات حاصل نہوگی مین نے جو بات کہی تو صرف ملکہ تمیم کی محبت خاص کا
باعث تھا جو یہ بات میرے منہ سے نکلی کہ ملکہ تسنیم کو مجھسے اور مجکو اُنسے ایک محبت خاص ہی آشوب نے کہا پھر قطع محبت
کیواسطے تو زرتاب نہین کہتے ہین بلکہ حفظ مراتب کے لیے اس قدر اُنھون نے کہا بدیع الملک نے کہا اسکا لحاظ رہیگا
زرتاب نے کہا ای شہریار ابھی پانچ روز باقی ہین اگر مزاج مبارک مین آئے تو برائے شکار چلیے بدیع الملک نے کہا
برائے شکار تو نہین اگر تمھاری رائے ہو تو مین ملکہ تسنیم سے ملنے چلون آشوب نے دیکھا کہ بدیع الملک کو
واقعی ملکہ سے ملنے کا اشتیاق ہی کہا بہتر میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اور جسوقت مین عرض کرون واپس آئیے بدیع الملک
نے فرمایا دو تین روز سے زیادہ وہان نہین رہینگے آشوب نے عرض کی تین دن کے بعد پھر یہان ضرور واپس آئیے بدیع الملک نے
فرمایا دو تین روز سے زیادہ وہان نہین رہینگے آشوب نے کہا کب تشریف لے چلیے گا بدیع الملک تو اس امر کے
جویا تھے فرمایا ابھی چلونگا مگر زرتاب جادو پر یہ بات ظاہر نہو کوئی حیلہ بہانہ کرو کہ وہ قبول کرے آشوب نے عرض کی
آپ تشریف لیچلیے ہم زرتاب کو سمجھا دینگے بدیع الملک نے منظور کیا آشوب جادو زرتاب کے پاس گیا کہا ابھی پانچ
روز کا عرصہ ہو شاہزادہ کی طبیعت گھبراتی ہی مین طلسم کی سیر کرانے کو اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون دو ایک روز کے بعد لے آؤنگا
زرتاب نے کہا اور آدمی ساتھ کر دیے جائین آشوب نے کہا کیا ضرورت ہی خود انکا لشکر موجود ہی لیکن بیکار سبکو تکلیف دینے
کی کیا ضرورت ہی مین اپنے مکان خاص پر لے جاؤنگا ایک روز وہان مہمان رکھونگا اور پھر لوگون کو یہان لے جاؤنگا اُن کو
مسلمان ہونے کی ترغیب دونگا زرتاب نے کہا بہتر ہی آشوب وہان سے بدیع الملک کے پاس آیا کہا تشریف لیچلیے مین نے
ایسا کچھ زرتاب سے بیان کیا ہی بدیع الملک نے کہا مرکب لاؤ آشوب نے عرض کی مرکب کی ضرورت نہین ہی میرے
ہمراہ تخت پر تشریف رکھیے تب جلدی پہونچیے گا بدیع الملک نے قبول کیا آشوب کے تخت پر بیٹھکر روانہ ہوے یہان
لشکر والون سے بھی کہدیا کہ ہم ہوا سیر جاتے ہین دو ایک روز مین آ جائینگے آشوب جادو جو بدیع الملک کو لیکر روانہ
ہوا چلے اپنے مکان خاص پر آ کر تخت اُتارا بدیع الملک نے دیکھا ایک مکان منقول بنا ہی باغ بہت اچھا ہی مکان کی
پتھر کی عمارت ورنگ رنگ کا مکان کا سمان نہایت وسیع بدیع الملک نے فرمایا ای آشوب یہ مکان کس کا ہی آشوب نے عرض کی
حضور ہی کا کفش خانہ ہی بدیع الملک نے کہا تمھارا مکان ہی آشوب نے عرض کی جی ہان آپکی قدمبوسی کے لیے یہان
بہت سے لوگ مشتاق تھے خصوصاً آپ کی کنیزون کو مدت سے زیادہ اشتیاق تھا آج مجکو موقع ملا آپ کو یہان لے آیا
بدیع الملک نے فرمایا تمنے مجسے وہان اسکا تذکرہ بھی نہ کیا آشوب نے کہا اوسوقت مجکو خیال آیا کہ عرض کی ہم اسکو
تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا بھائی تمھارا مکان ہی پیشتر تم جاؤ مین بھی چلونگا آشوب نے منظور کیا

بدیع الملک کو پہلے اپنے مکان میں بھیجا بعد میں آپ داخل ہوا بدیع الملک جب مکان کے اندر تشریف لے گئے جو
لوگ اس مکان میں تھے بدیع الملک کو دیکھکر حیران ہوئے چاہتے تھے کچھ دریافت کریں مگر آشوب جادو کو عقب میں
دیکھ سب خاموش ہو رہے آشوب نے سب سے کہا یہ آقائے نامدار ہیں انکی قدمبوسی کرو سب نے بدیع الملک کی
قدمبوسی کی شاہزادے کو مسند پر لیجا کر بٹھایا آشوب جادو بڑی خاطر سے پیش آیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک
سے عرض کی میں آپکو یہاں اس غرض سے لایا ہوں کہ بانیان طلسم نے میرے مکان میں ایک چیز کا دفینہ کیا تھا مگر ظاہر نہیں
کیا تھا کہ وہ کیا شے ہے اور یہ کہدیا تھا کہ جب طلسم کشائے اصلی آئیگا اور وہ اس زمین کو کھودیگا تو اسکو پائیگا اسکی حقیقت سوائے
خونخوار کے اور کوئی نہیں جانتا ہے جنے اپنے بزرگوں سے یہ سنا ہے کہ جو شخص اسپر قابض ہو جائیگا وہ اس طلسم کو ضرور فتح کریگا اور
جو فتاح اصلی نہوگا اسکو یہ چیز دستیاب نہوگی اور یہی علامت طلسم کشا ہے اگر آپ اسکو حاصل کیجئے گا تو آپکی طلسم کشائی میں
کسی کو کلام نہوگا اور خونخوار کو بھی اس بات کا یقین ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا بہت اچھی بات ہے جہاں پر کہو میں
کھودوں آشوب نے جگہ بتائی بدیع الملک نے کمر سے خنجر نکالا زمین کھودنا شروع کی جب دو چار گز زمین کھودی تو ایک
صندوق آہنی برآمد ہوا بدیع الملک نے خوش ہو کر اس صندوق کو نکالا دیکھا ایک قفل اسمیں پڑا ہے بدیع الملک نے
بہت زور کیا مگر وہ قفل نہ ٹوٹا بدیع الملک سے آشوب نے عرض کی یہ قفل نہ ٹوٹے گا بدیع الملک نے کہا پھر اسکی کیا ترکیب
کی جائے صندوق کو توڑنا چاہا مگر صندوق بھی نہ ٹوٹا بدیع الملک عاجز ہوئے آشوب نے عرض کی اے شہریار یہ معاملات تحت
میں زور و طاقت سے انکو تعلق نہیں ہے صندوق رہنے دیجئے جب واپس چلیئے گا تو اسکی نسبت زرتاب جادو سے صلاح کریگے شاید وہ
اسمیں کوئی بات پیدا کریں بدیع الملک نے کہا بہتر ہے صندوق کو احتیاط سے رکھدیا ایک روز بدیع الملک کو آشوب نے
اپنے یہاں مہمان رکھا دوسرے روز بدیع الملک نے خود کہا کہ اب مجکو رخصت کرو آشوب نے کہا آپکی خوشی پر موقوف ہے بدیع الملک
نے تخت طلب کیا آشوب جادو تخت لیکر حاضر ہوا بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا صندوق بھی تخت پر رکھ لیا طرف باغ ملکہ شمیم عنبر مو
کے روانہ ہوا تھوڑی دیر میں قریب باغ پہونچا بدیع الملک نے کہا اب یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ ملکہ یہاں ہیں یا نہیں ہیں
آشوب جادو نے عرض کی آپ یہاں تشریف رکھیں میں اس کیفیت کو دریافت کئے دیتا ہوں بدیع الملک وہیں ٹھہرے رہے
آشوب جادو تخت اونچا کرکے باغ کی طرف چلا جب وسط باغ میں تخت پہونچا اس نے دیکھا تو ملکہ باغ میں موجود تھیں کنیزیں
باغ میں ٹہل رہی تھیں آشوب جادو نے تخت کو پھیرا قریب بدیع الملک پہونچکے تخت اتارا بدیع الملک کے پاس حاضر
ہو کر عرض کی ملکہ عالم ہیں تشریف رکھتی ہیں بدیع الملک نے کہا اب مجکو وہاں تک پہونچا دو آشوب جادو نے پھر بدیع الملک
کو تخت پر بٹھایا باغ میں لاکر ایک گوشہ میں اتارا بدیع الملک تخت سے اترے بارہ دری کیطرف روانہ ہوئے کنیزوں نے
بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا ملکہ شمیم کو خبر دی کہ شاہزادہ عالم تشریف لاتے ہیں شمیم عنبر مو نے جو یہ خبر فرحت اثر سنی خوش
ہو گئی اٹھکے بیتابانہ دوڑی بدیع الملک قریب بارہ دری پہونچ چکے تھے کہ دیکھا ملکہ شمیم خود آتی ہیں بدیع الملک
ملکہ کو دیکھکر ہنسنے لگے ملکہ نے کہا اے شہریار اگر ہم آپکو ایسا جانتے تو ہرگز اس درجہ اپنے دل کو مائل نہ ہونے دیتے آپ نے غضب
کیا مجکو بے چھری حلال کیا انتظار میں آنکھیں سفید ہو گئیں بدیع الملک نے کہا ملکہ میں مجبور تھا ایسے ایسے امور درپیش تھے
کہ میں نہ آسکا شمیم نے کہا آپکے دل بہلنے کیلئے ہر جگہ ایک ذریعہ حاصل ہے اور مجکو یہ بات ممکن نہیں اسوجہ سے مجکو بہ نسبت آپکے
مفارقت کے دن زیادہ شاق ہوتے ہیں بدیع الملک نے کہا ملکہ میں واقعی مجبور تھا شمیم نے کہا زرتاب جادو سے ملاقات
بھی ہوئی کچھ مطلب بھی حاصل ہوا بدیع الملک نے کہا ہاں ملاقات بھی ہوئی اور کچھ انتظام بھی ہوا ہے ملکہ شمیم نے کہا کس بات
کے انتظام ہوتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا کچھ لوح کے حاصل کرنے کی تدبیر ہوئی ہے خواب ابر سوار جو لوح والا کا بیٹا ہے اسکو

ہین نے گرفتار کرلیا ہو اب اسکا باپ آئیگا ضرور کچھ فساد پڑیگا وہ بھی گرفتار ہوگا ملکہ نے کہا اور اسکے علاوہ بھی کچھ انتظام ہوا ہو
بدیع الملک نے کہا اور تو کوئی انتظام نہین ہو ملکہ شمیم عنبرمو نے پوچھا آپ زرتاب کے یہان کب تک قیام پذیر رہے
بدیع الملک نے فرمایا ابتک وہین ہون اسوقت تمھاری یاد نے بیقرار کیا اشوب جادو سے مین نے کہا وہ اپنے تخت پر بٹھا کے یہان
تک لایا آپ نہین معلوم کہان چلا گیا آج کے تیسرے دن آنے کا وعدہ کیا ہو ملکہ نے پوچھا آپ نے لشکر کو بھی وہین بلا لیا بدیع الملک
نے فرمایا ضرورت ہی ایسی تھی کہ بے لشکر کچھ ہو نہ سکتا تھا ملکہ نے کہا اب آپ یہان کے روز تک تشریف رکھیے گا بدیع الملک
نے کہا مین تین دن تک یہان رہونگا ملکہ نے کہا مین یقین نہین کرسکتی آپکی طبیعت بہت گھبرائیگی کیونکہ یہان چین نہ آئیگا بدیع الملک
نے گھبرا کے کہا اسکی وجہ ملکہ نے کہا چونکہ تمام لشکر آپکا وہان ہو لشکر یہان ہوتا تو آپکا دم نہ گھبراتا بدیع الملک نے فرمایا تمھارے
پاس دم کیون گھبرائیگا اور آرام آئیگا ہان جب تک تمکو نہین دیکھا تھا دل بیقرار تھا طبیعت گھبرائی تھی تمھاری یاد آتی تھی ملکہ
نے کہا کیا وہان کوئی طبیعت کا بہلانے والا نہ تھا بدیع الملک نے کہا وہان کون ایسا تھا جسکی وجہ سے طبیعت بہل جاتی ملکہ
نے کہا آخر آپ کے رفیق مصاحب سب لوگ تھے آپکی طبیعت نہ بہلاتے ہونگے علاوہ اسکے نئے میزبان کیا آپکے دل بہلانے
مین کسی وقت تاخیر کرتے ہونگے بلکہ اب آپکے مہربان صاحب کی طبیعت بہت گھبرائی ہوگی بدیع الملک نے کہا مین زرتاب
سے پوچھکر آیا ہون ملکہ نے کہا جو شخص کسی سے پوچھکر آتا ہو تو کیا اسکا دل نہین گھبراتا ہو بدیع الملک نے کہا ملکہ تم از حد بدگمان
ہو جسوقت سے مین یہان آیا تمھاری باتین بخوبی تمام سمجھ رہا ہون بھلا تم ایسی بدگمان ہوتی ہو ملکہ نے جواب دیا کہ مین تو کچھ نہین کہتی
ہون ہان یہ دوسری بات ہو کہ آپ میرے کلام کو کسی اور منشے سے جو دامی ہو کلمات بدگمانی تصور فرماتے ہین بدیع الملک نے
بات کو کاٹ کے اور ذکر چھیڑا ملکہ بھی مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہی پھر صحبت مے نوشی گرم ہوئی صبح تک شغل مے نوشی رہا
جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک نے کہا ملکہ اب صحبت کو برخاست کرو مین کئی روز سے شب کو نہین سویا ہون طبیعت
پریشان ہو ملکہ نے جلسہ برخاست کیا بدیع الملک اٹھکر مسہری پر تشریف لے گئے ملکہ بھی اپنی مسہری پر گئین بدیع الملک
چونکہ بہت دن کے جاگے ہوئے تھے مسہری پر جاکر آرام فرمایا اسلئے کہ بھی فراق بدیع الملک مین اکثر شب کو بیدار رہی تھین
یہ بھی بے خبر سو گئین قضائے کار اتفاقات روزگار گلپوش جادو کسی ضرورت سے کہین گیا تھا اسوقت پلٹا ہوا آتا تھا باغ کے جو
قریب پہونچا اس نے دل مین خیال کیا کہ ملکہ کو دیکھتا چلون یہ سوچکر باغ مین آیا کنیزین باہر جمع تھین انھون نے گلپوش جادو
کو آتے ہوئے دیکھا کانپ گئین کچھ تو مین موجود رہین کچھ ملکہ کی خوابگاہ مین پہونچین ملکہ کو جگایا ملکہ گھبرا کے اٹھین کہا ارے
خیر تو ہو کنیزون نے عرض کی کہ آپکے والد ماجد تشریف لاتے ہین اب غضب ہوگیا ملکہ بھی گھبرا گئین بدیع الملک کی مسہری کے
پاس آئین شانہ ہلایا بدیع الملک کی آنکھ کھل گئی ملکہ نے کہا وہ شہریار غضب ہوگیا بدیع الملک نے فرمایا خیر تو ہو ملکہ نے کہا والد
ماجد تشریف لاتے ہین باغ مین آچکے ہین بدیع الملک نے فرمایا کچھ اندیشہ نہین ہو جب یہان آئینگے دیکھا جائیگا ملکہ نے
کہا آپ کیواسطے تو کچھ نہ ہوگا آپ تو جسطرح بن پڑیگا انسے مقابلہ کرنیکو موجود ہو گے اور اس صورت سے اپنے کو بچا لیجیے گا مگر مین کیا کرسکتی
ہون میری ہر طرح خرابی ہوگی بدیع الملک نے کہا ملکہ کسی کی کیا مجال ہو جو تمھاری طرف بنظر فساد دیکھ سکے یہ ذکر تھا کہ گلپوش
جادو سامنے آیا بدیع الملک کو دیکھکر حیران ہوگیا کہا او جوان تو کون ہو بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر جواب
دیا کہ منم بدیع الملک گلپوش نے کہا اس باغ مین تمھارا کیا کام تھا بدیع الملک نے کہا تجکو اسکے دریافت سے کیا الغرض
ہو گلپوش نے آگے بڑھکے ایک گولا بدیع الملک کیطرف پھینکا آسمان سے کچھ آگ کچھ پتھر کچھ خاک کی بارش ہونے لگی مگر
بدیع الملک اسیطرح کھڑے رہے کسی چیز نے اثر نہ کیا اس نے پھر ایک سحر کیا بدیع الملک پر پھر کچھ اثر نہ ہوا جب تین چار
بار سحر کرچکا اور عاجز ہوا اس نے چاہا بدیع الملک کو کمر مین پنجہ ڈالکے اڑون یہ سوچکر بلند ہوا مگر ببرکت لوح سلیمانی

بدیع الملک تک نہ آسکا جب ہر طرح مجبور رہا تو اُس نے باغ مین آگ لگادی باغ ہر طرف سے جلنے لگا بدیع الملک نوجوان نے خیال کیا یہ آتش سحر ہی لوح کا عکس اس آگ پر پڑا لا مگر وہ آتش سحر نہ تھی ملکہ نے بھی سحر سے باران سحر برسایا لیکن وہ آگ نہ بجھی بدیع الملک نے یہ کیفیت جو دیکھی تھی ایسا نہ ہو اس گھبراہٹ مین گلپوش ملکہ شمیم عنبر بو کو اُٹھا لیجائے تو غضب ہو یہ سوچکر چاہتے ہین کہ ملکہ کے قریب پہنچین کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا ملکہ کو اُٹھا لے گیا بدیع الملک نے بہت کوشش کی کہ ملکہ کو اس پنجے سے چھڑا لین مگر وہ پنجہ بلند ہو چکا تھا سب تدبیرین بیکار ہو گئین بدیع الملک مجبور ہو گئے کنیزین بھی سحر کر کے اس باغ سے نکل گئین تنہا بدیع الملک اس باغ مین رہے آخر مجبور ہو کر دیوار پھاندنے کے ذریعہ سے چڑھے باغ کے باہر آئے مغموم و مضمحل ایک درخت کے سائے مین آکر بیٹھے اب خیالات آنے لگے کہ گلپوش جو ملکہ کو لیگیا ہے نہین معلوم اسکا کیا حال کریگا دیکھیے اب ملاقات ملکہ سے نصیب ہوتی ہے یا عمر بھر آپکے فراق مین تڑپنا پڑتا ہے یہ خیال کر رہے تھے کہ بدیع الملک نے دیکھا سامنے سے ملکہ شمیم باحال پریشان بالباس شکستہ تمام جسم مین آبلے پڑے ہوے عجب کیفیت سے روتی ہوئی چلی آتی ہین بدیع الملک آگے بڑھے قریب جاکے پوچھا ملکہ یہ کیا مصیبت ہے ملکہ شمیم نے کہا اے شہریار مین اسوقت مبتلائے سحر ہون میرے دل مین آگ لگی ہے آپکے پاس جو اشیاء دافع سحر ہین مجکو دیجیے کہ مین انکو اپنے جسم سے مس کرون کہ یہ جلن موقوف ہو تو آپ سے کچھ حال اپنا عرض کرون بدیع الملک نے بازوبند اور مہرہ اور لوح سلیمانی اسیوقت ملکہ کو دیکر کہا اب کچھ اندیشہ نہین ہے بدیع الملک نے جیسے ہی تحفہ جات ملکہ کو دیے ملکہ کے برابر ایک سنہری پنجہ پیدا ہوا ملکہ نے وہ سب تحفہ جات اُس پنجہ کو دے اور نعرہ کیا باش او بدیع الملک مین گلپوش جادو اب میرے ہاتھ سے کہان بچکر جائیگا بدیع الملک نے جو دیکھا تو ملکہ کا پتہ نہین گلپوش جادو سامنے کھڑا ہے شاہزادہ نے جو تلوار کھینچی گلپوش نے سحر کیا بدیع الملک کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا شاہزادہ زمین پر بیٹھ گیا قریب تھا کہ گلپوش کوئی پنجہ ویرانے کے آسمان سے نعرہ ہوا سنبھل آشوب جادو مدد بدیع الملک نے دیکھا کہ آشوب تخت پر سوار زمین پر آیا آتے آتے آشوب نے ایک گولا گلپوش کی طرف پھینکا گلپوش نے اُس گولے کو دفع کیا آشوب نے کچھ پانی کے چھینٹے بدیع الملک پر دیے کہ شاہزادہ کے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے بدیع الملک پھر تلوار پکڑ کے اُٹھے گلپوش نے پھر سحر کیا بدیع الملک پھر زمین پر بیٹھ گئے آشوب نے چاہا مین بدیع الملک پر سے سحر اتارون مگر گلپوش نیچے پڑ کے آشوب کے قریب آیا آشوب نے بھی پنجہ سحر جھولی سے نکالا دونون مین پنجہ چلنے لگا یہان تک پنجہ چلا کہ دونون عاجز ہوے مگر گلپوش جادو بہت مجبور ہوا نیچہ پھینک کر غرق زمین ہو گیا آشوب نے بدیع الملک پر سے سحر اتارا شاہزادہ کے ہاتھ پاؤن کھلے آشوب نے عرض کی اے شہریار عالم یہ کیا واقعہ گذرا تھا بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی آشوب نے کہا اب تشریف لے چلیے زرتاب جادو کچھ بندوبست کر دیگے بدیع الملک نے فرمایا ہمکو سوائے ذات پروردگار اور کسی کی فردت نہین مگر وہان چلنا ضرور ہے وہان جاکے لشکر کو ہمراہ لیکر پھر گلپوش کے مرحلے کی طرف جائینگے آشوب نے کہا آپ تشریف لے چلیے بدیع الملک نے کہا مگر اے آشوب ملکہ کی کیفیت جب تک مین وہان جاؤنگا اور پھر لوٹ کر آؤنگا اسوقت تک کیا ہوگی آشوب نے عرض کی اے شہریار انکو بہت کچھ مصائب درپیش ہونگے گلپوش جادو قید کریگا زنجیرین پہنائے گا اور نہین معلوم کیا حالت کی جائیگی بدیع الملک نے فرمایا اے آشوب مین بہتر جانتا ہون کہ لشکر تک بھی نہ جاؤ اسی طرف سے گلپوش جادو کے مکان پر چلین خدا مالک ہے وہان تک جانے جانے کوئی صورت پیدا ہو جائیگی آشوب نے عرض کی اے شہریار چلئے لشکر کی طرف چلنا ضرور ہے انکو اس امر کی اطلاع تو ہو جائے بدیع الملک ناخوش ہو رہے آشوب نے تخت نیچے اتارا بدیع الملک سے کہا تشریف رکھیے بدیع الملک تخت پر سوار ہوے آشوب جادو نے

تخت بلند کیا بدیع الملک سے راہ مین عرض کی ای شہریار آپ طلسم کشا ہین اسلیے مین ایسا کہتا ہون بہت سے مصائب
آپکو درپیش ہونگے اور وہ آپ کو اٹھانا پڑینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ تو مجبوری ہے مگر ای آشوب جادو بعض صدمہ
ایسا جانگزا ہوتا ہے کہ بہت مشکل سے صبر آتا ہے آشوب نے عرض کی ای شہریار یہ ضرور ہے مگر بہت مشکل سے آتا ہے مگر ایسی حالت مین آدمی کو
لازم ہے کہ عقل کو درست رکھے اور تدبیر معقول سوچے بدیع الملک نے فرمایا اب کیا تدبیر معقول ہو سکتی ہے ایسی حالت
مین سوا لڑنے اور مقابلہ کرنے کے دوسری تدبیر نہین ہے آشوب نے کہا یہ ہے مگر عقل کے ساتھ کام کرنا چاہیے بدیع الملک
نے فرمایا اب یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دربند گلپوش جادو بعد دربند زرتاب جادو کے ہے یا زرتاب جادو کا دربند پہلے ہے
آشوب نے عرض کی زرتاب جادو کا دربند بعد دربند گلپوش جادو کے واقع ہوا ہے اور جلد فتح ہو جائے گا
بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے آتے تھے کہ آشوب نے تخت کو پستی کی طرف مائل کیا بدیع الملک نے نگاہ نیچی کی دیکھا
زرتاب جادو کا مکان معلوم ہوتا ہے بدیع الملک نے کہا ای آشوب یہان سے بہت قریب طلسم کا باغ تھا آشوب نے
عرض کی ای شہریار یہان سے تین روز کی راہ ہے مگر آپ تخت پر تشریف لائے اس وجہ سے جلد پہونچے یہ کہکر آشوب نے تخت اتارا
بدیع الملک مغموم و منفعل اترے لشکریون نے جو بدیع الملک کو دیکھا سب دوڑے آفتاب نیزہ باز بھی آیا سب نے
بدیع الملک کو سلام کیا مزاج پوچھا آفتاب نے صورت دیکھکر عرض کی ای شہریار مزاج مبارک کیسا ہے کچھ کدر پایا جاتا ہے
بدیع الملک نے کہا ہان کچھ افکار درپیش ہین اسکی وجہ سے یہ کیفیت ہے آفتاب نے عرض کی غلامون سے ارشاد فرمایئے کیا
فکرین ہین بدیع الملک نے کہا آپ لوگون کو معلوم ہو جائیگا آفتاب خاموش ہو رہا بدیع الملک اپنے مکان مین
تشریف لائے لوگون نے زرتاب جادو کو خبر دی کہ بدیع الملک نوجوان تشریف لائے ہین زرتاب جادو اسی وقت
خوشی خوشی بدیع الملک کے دیکھنے کو آیا مگر یہان آکر بدیع الملک کو اسقدر غمگین پایا پہلے سلام کیا بدیع الملک نے
جواب سلام دیکر اپنے پاس بلا کے بٹھایا زرتاب نے عرض کی مزاج مبارک کیسا ہے کیون اسقدر خاطر عالی مکدر ہے بدیع الملک
نے کہا کچھ امور ایسے ہی ہین جو باعث فکر ہین زرتاب نے عرض کی آخر غلامان جانباز کس واسطے ہین بیان فرمایئے ہم کچھ اسکی
تدبیر کرین بدیع الملک نے لوح اور بازو بند وغیرہ جانے کی کیفیت بیان کی زرتاب جادو نے عرض کی پھر حضور اسقدر
متفکر کیون ہین سب ملجائیگا آپ براحت و آرام بسر کیجیے غلام سب انتظام درست کر دیگا گلپوش جادو کیا چیز ہے لوح
اور بازو بند لیجائے اگر اسوقت خونخوار بھی کوئی امر میرے خلاف کرے تو اس سے بھی جنگ کرنے مین عاری نہین ہون اور
گلپوش تو بیچارہ ایک دربند کا حاکم ہے بدیع الملک نے فرمایا مجکو زیادہ خیال اس امر کا ہے کہ جو شخص خاص میری وجہ
سے بدنام ہوا ہے اسکو کسی طرح کا گزند نہ پہونچے یہ باعث میرے رنج کا ہے زرتاب جادو نے کہا آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین
کیا مجال گلپوش کی ہے جو کسی کو تکلیف پہونچا سکے بدیع الملک نے کہا میرا قصد یہ ہے کہ بہت جلد آگے مرحلے کی طرف
جاؤن زرتاب نے کہا آپ کے جانے کی کیا ضرورت ہے غلام سب بندوبست کر دیگا بدیع الملک نے فرمایا میرا جانا تو
لازم ہے جب تک مین اس کام سے فراغت حاصل نہ کرونگا تب تک نہ بیٹھونگا زرتاب نے عرض کی آپ کیون
اسقدر گھبراتے ہین سب انتظام ہو جائیگا آپ یہان تشریف رکھیے مین اسکا انتظام ابھی کرتا ہون گلپوش کے یہان آدمی
روانہ کرتا ہون اسکو یہان بلاتا ہون ملاقات ہونے کی ترغیب دونگا دیکھون وہ کیا عذر کرتا ہے جب وہ کچھ عرض کرے اسوقت
آپکو اختیار ہے جو مزاج مبارک مین آئے کیجیے گا بدیع الملک نے کہا آپ کو اختیار ہے جو مزاج مین آئے وہ انتظام کیجیے مین
آج آپکی خاطر سے رکتا ہون کل روانہ ہو جاونگا زرتاب نے عرض کی آپ کل تشریف لیجایئے گا اور اگر غلام آج ہی مین کچھ انتظام کردے
تو آپکا تشریف لیجانا بیکار ہوگا بدیع الملک نے کہا اگر گلپوش یہان آئے اور ایمان لائے تو مجکو کوشش کرنیکی کوئی ضرورت

نہین ہی زرتاب نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون کچھ اسکے متعلق انتظام کرنا ہی بدیع الملک نے فرمایا آپ تشریف لیجایئے
زرتاب رخصت ہوا بدیع الملک نے آشوب جادو سے فرمایا اب کل تک چلنا موقوف رہا آشوب نے کہا ای شہریار
آپ کیون گھبراتے ہین کل تک انتظام درست ہو جائیگا زرتاب ضرور گلپوش کو کل تک یہان بلالیگا بدیع الملک
نے فرمایا اُسکے بلانے سے گلپوش ضرور چلا آئیگا آشوب نے کہا آپ نے کچھ کیفیت تو نہین بیان کی ہی بدیع الملک
نے کہا مین نے کچھ کیفیت نہین بیان کی ہی مگر یقین ہی کہ وہ ضرور آئیگا بدیع الملک خاموش اپنے کمرے مین آئے ملکہ
شمیم عنبرین مو کی یاد مین بیقرار ہوے کروٹین بدلنے لگے دل بیقراری سے مرغ بسمل آنکھین اشکباری سے نمونہ ساحل
عجیب حالت عجیب کیفیت آشوب جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا ای شہریار صبر فرمایئے بہت حالت ابتر نہ کیجیے
بہت کم زمانہ باقی ہی کہ ملکہ آپسے ملینگی کیون اسقدر آپ اپنے تئین پریشان کرتے ہین بدیع الملک نے کہا ای آشوب جادو
مین اس حالت کو نہین بیان کرسکتا ہون جو فراق ملکہ مین میرے دل کی ہی خدا ہی خوب جانتا ہی آشوب نے عرض کی آپ
ملکہ مہتاب کے یہان تشریف لیجایئے دل بہلایئے بدیع الملک نے فرمایا دیکھا جائیگا یہان بدیع الملک اور آشوب
مین یہ گفتگو تھی مگر زرتاب جادو جو رخصت ہوکے آیا اُس نے ایک نامہ اُسیوقت گلپوش جادو کے نام لکھا مضمون اسکا
یہ تھا کہ ای گلپوش جادو تمکو لازم ہی کہ اس نامہ کے دیکھتے ہی یہان چلے آؤ تمسے ایک کار ضروری ہی اور تمھارے مفید
مطلب ایک بات ہی اگر نہ آؤ گے تو بہت پچھتاؤ گے پھر یہ وقت نکل جائیگا اور ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا آیندہ تمکو اختیار ہی
ازراہ دوستی و محبت تمکو تحریر کیا اب عمل کرنا تمھارا کام ہی جب نامہ تمام ہوا تو ایک ساحر کو بلاکر نامہ دیا اور کہا کہ اس نامہ
کو گلپوش جادو کے پاس پہونچانا اور کہنا کہ تم سے ہمین ایک قسم کی محبت ہی اسوجہ سے ایسے وقت پر تمکو اطلاع دی گویا
تمہین اپنا بہت بڑا دوست تصور کیا اب تمہین لازم یہ ہی کہ بہت جلد ہمارے پاس آؤ یہ کہکر نامہ دار کو رخصت کیا
نامہ دار روانہ ہوا دو دن کی راہ چند ساعت مین بزور سحر طے کرکے گلپوش کے مکان پر پہونچا اُسوقت گلپوش جادو اپنے
دیوان خانہ مین بیٹھا تھا کچھ انتظام لشکر کشی ہو رہا تھا کہ نامہ دار زرتاب پہونچا لوگون نے گلپوش کو اطلاع دی کہ
ایک نامہ دار ملک زرتاب جادو کا آیا ہی ایک نامہ لایا ہی گلپوش نے کہا اُسے جلد یہان لاؤ اُسکے غلام گئے نامہ دار
زرتاب کو اپنے ہمراہ اُسکے سامنے لے گئے نامہ دار نے سلام کیا گلپوش نے جواب سلام دیکر کہا ملک صاحب کے مزاج
مبارک کی کیفیت بیان کرو نامہ دار نے کہا سب خیریت ہی آپکو یہ نامہ دیا ہی گلپوش نے نامہ دار سے نامہ لیا لفافہ کھولا
جب مضمون پڑھا بہت خوش ہوا اپنے مصاحبین سے کہا ہمارے حال پر ملک صاحب بڑی توجہ فرماتے ہین یہ کہکر نامہ
پڑھ کے سنایا کہا نہین معلوم کیا بات ہی جو اُنھون نے مجکو یاد فرمایا ہی مین اسیوقت جاؤنگا یہ کہکر اُس نے تخت طلب کیا
ملازمین نے تخت لاکر رکھا گلپوش تخت پر سوار ہوا جانب مکان زرتاب روانہ ہوا تھوڑے عرصہ مین راہ کو طے کرکے
مکان زرتاب کے قریب پہونچا جو ساحر نامہ لیکر گیا تھا اُس سے کہا آگے بڑھکے میری اطلاع کرو نامہ دار اپنے تخت
کو آگے لایا بتعجیل تمام اپنے تئین زرتاب جادو کے پاس پہونچایا زرتاب اپنی کچہری مین اُسوقت بیٹھا تھا کہ نامہ دار
نے سلام کیا عرض کی حضور گلپوش جادو تشریف لاتے ہین زرتاب نے اپنے مصاحبین سے کہا آپ لوگ جائین باعزاز
واکرام یہان لائین لوگ اُٹھے آگے بڑھے گلپوش نے جو لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تخت اُتارا سب نے اُسکو سلام
کیا اپنے ہمراہ لیا جہان زرتاب جادو بیٹھا تھا وہان لائے زرتاب بھی اسکو دیکھکر کھڑا ہوگیا کہا میرے پاس
آیئے گلپوش اُسکے پاس گیا بعد مزاج پرسی کے زرتاب نے پوچھا مین نے سنا ہی آپنے طلسم کشا کو اسیر کرلیا اور جو کچھ جاسوس
اُسکے پاس تھے وہ بھی اپنے قبضہ مین کئے گلپوش نے کہا کیا عرض کرون ہین اسکو اسیر کرچکا تھا مگر آشوب جادو اس

مقام پر آگیا اور اُس نے طلسم کشا کی مدد کی مین اُسوقت بہت پریشان تھا ایک سبب ایسا ہی تھا جسکی وجہ سے
میرے حواس بجا نہ تھے ورنہ میان آشوب کی صورت نہ دکھائی دیتی پیوند خاک کر دیتا مگر مجبور تھا کہ اُسوقت ایسی
مصیبت مین گرفتار تھا کہ کچھ نہ کر سکا آشوب جادو طلسم کشا کو کہین لیگیا اور تحفہ جات جو کچھ مین نے لئے تھے وہ بھی
حاضر خدمت کرتا ہون یہ کہکر اُس نے جھولی مین ہاتھ ڈالا تحفہ جات نکالے زرتاب نے دیکھا سب چیزین موجود ہین
خوش ہو گیا کہا ای گلپوش جادو طلسم کشا کو اب اسیر کر لینا کوئی بات نہین ہے مگر وہ صاحب اقبال ہے اب بھی گرفتار نہین
ہوگا یہ کہکر گلپوش سے سب تحفہ جات لیلئے اور کہا اگر تم اپنے پاس نہ رکھو جبتک تمھارے پاس رہینگے سحر کرنے سے عاجز رہوگے
اگر اپنے گھر مین رکھوگے تو بھی سحر مین کم قوتی رہیگی گلپوش نے کہا یہ تو آپ بجا فرماتے ہین جس دن سے یہ تحفہ جات میرے پاس
ہین اکثر میرا سحر خطا کرتا ہو مناسب ہے آپ اپنے پاس رہنے دیجئے زرتاب جادو نے کہا اب ایک بات تمھارے مفید مطلب بتاتے
ہین لیکن پہلے یہ اقرار کرلو کہ قبول کرینگے گلپوش جادو نے کہا آپکی بات اور قبول نہ کرون یہ ہو سکتا ہے زرتاب نے کہا وہ
بات بھی ایسی ہی ہے گلپوش نے کہا جب میرے فائدہ کی بات ہے تو ضرور منظور کرونگا زرتاب نے کہا ابھی تمکو وہ فائدہ
نقصان معلوم ہوگا مگر انجام اچھا ہوگا اور اگر نہ کروگے تو بہت پچھتاؤگے گلپوش نے کہا آپ بیان فرمایئے مین ضرور
کرونگا زرتاب کو یقین آگیا کہ اب ضرور کریگا زرتاب نے کہا دیکھو تمنے وعدہ کیا ہے اب خلاف نہ کرنا گلپوش نے
کہا کیا مجال جو انکار کرون زرتاب نے کہا اگر تم طلسم کشا سے لڑوگے تو فتح نہ پاؤگے مفت مین مارے جاؤگے سب گھر بار
لٹ جائیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اطاعت غلام طلسم کشا قبول کرو اور اس مذہب سامری پرستی کو ترک کرو کہ یہ مذہب بے بنیاد ہے
اور مذہب اسلام قبول کرو کہ یہ دین قوی ہے سب ادیان سے گلپوش نے کہا آپ مضحکہ فرماتے ہین یا سچ صحیح کہ رہے ہین
زرتاب نے کہا مضحکہ اس کلام کو تصور نہ کرنا یہ بیان راستی ہے اور جو کچھ کہتا ہون بہت صحیح کہتا ہون اگر اسکے خلاف
کروگے تو بہت پچھتاؤگے اچھا نہ ہوگا گلپوش نے کہا مجکو آپکے کلام کا اعتبار نہین آتا ہے اب تک مین مضحکہ تصور کرتا ہون
زرتاب نے کہا مین صحیح کہتا ہون اور اسوجہ سے کہتا ہون کہ مین نے اطاعت اسلام قبول کی اور اپنے جملہ متعلقین کو مسلمان کیا
ہے بلکہ طلسم کشا میرے یہان رونق افروز ہین اگر کہو تو ابھی بلاؤن تم بھی دیکھو اگر کہوگے تمھاری خطا معاف کرا دیجائیگی طلسم کشا
جرأت وہمت مین یکتا ہین عجب صاحب مروت ہین اگر مین اس سے تمھاری سعی کرونگا وہ ابھی خطا معاف کردیگا یہ کہکر ایک
ملازم سے کہا بدیع الملک نامدار کو بلا لاؤ ملازم وہان سے روانہ ہوا جہان شاہزادہ بدیع الملک رونق افروز تھے
وہان آیا بدیع الملک کو سلام کیا عرض کی حضور کو تکلیف ہوگی تشریف لیچلئے زرتاب جادو نے بعد آداب وتسلیمات کے
عرض کی ہے کہ اگر اسوقت یہان تشریف لائیے تو بعید از غلام نوازی نہوگا بدیع الملک اُسیوقت اُٹھے سلاح ذات پر
آراستہ کرکے اُسکے ہمراہ ہوئے آشوب جادو بھی ساتھ ہوا راہ طے کرکے زرتاب جادو کے پاس پہنچے زرتاب خود تا بدر
لینے کو آیا باعزاز واکرام لیگیا سب حاضرین دربار بدیع الملک نامدار کو دیکھکر برائے تعظیم اُٹھے گلپوش بھی مجبوری
تعظیم کو اُٹھا سبنے سلام کیا مگر گلپوش نے سلام نہ کیا زرتاب نے بدیع الملک کو لاکر مسند پر بٹھایا آپ روبرو دست
بدیع الملک ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا بدیع الملک نے کہا آپ تشریف رکھین زرتاب سلام کرکے پائنداز پر بیٹھا
لوح سلیمانی اور مہرہ اور بازوبند ہاتھ پر رکھکر نذر دیا بدیع الملک بہت خوش ہوئے لوح گلے مین پہنی اب زرتاب
گلپوش جادو کی طرف مخاطب ہوا کہ دیکھو یہی آقائے نامدار ہین جنہون نے اس طلسم کو فتح کرنے گلپوش نے کہا ای
زرتاب کسی کی اتنی قدرت نہین ہے جو اس طلسم کو فتح کرسکے زرتاب نے کہا ای گلپوش اگر انکی اطاعت قبول کرتا ہے تو اپنی
خطا معاف کراؤ اور اپنے مذہب باطل کو ترک کرو ورنہ تمھاری خیریت نہین ہے گلپوش نے کہا مین ہرگز اپنے مذہب کو ترک

تکو ننگا اور اسکی اطاعت قبول نکرو ننگا گلیوش کی زبان سے جو یہ کلمہ نکلا زرتاب نے کہا اب ایسا کلمہ نہ کہنا ورنہ
سزا پاؤ گے بہت ذلت اٹھاؤ گے گلیوش نے کہا کیا مجال جو کوئی مجھکو سزا دے سکے میں کسی سے کم نہیں ہون غرض زرتاب
نے کہا اس بیہودہ کو گرفتار کر لو لوگ اسکی طرف بڑھے اسنے سحر کیا زرتاب نے اسکے سحر کو دفع کیا لوگون نے اسکو
مقید کر لیا زرتاب نے اسکی زبان میں سوزن دیکر غراب ابرسولہ کے پاس بھیجا اور اپنے چند ملازمین کو حکم دیا کہ اسکے
مکان میں جائیں جسقدر اسکے متعلقین ہیں سبکو گرفتار کر لائیں اور جو کچھ اثاث البیت ہو وہ لوٹ کر حاضر سرکار ہو بدیع الملک کرین آشوب
نے کہا ملک صاحب اس امر کو پھر کیجئیگا اسوقت اسکا موقع نہیں ہے جبتک ایک لشکر وہان نہ جائیگا یہ کام کیونکر ہوگا زرتاب نے
آشوب کا کہنا قبول کیا بدیع الملک سے عرض کی کہ اب آج ہی کا روز باقی ہے کل یوم دعوت ہے بدیع الملک نے کہا میں ابھی نہیں
کر سکتا ہون آشوب نے کہا اب آپکو کیا تردد ہے جو باعث فکر تھا وہ سب آپکو حاصل ہوگیا اب اور جو کچھ خیالات ہین وہ بھی انشاءاللہ
پورے ہو جائینگے کل کے دن ضرور اس معاملہ سے فراغت حاصل فرمایئے اور پرسون یہان سے سفر کیجئے پہلے گلیوش جادو کے مدد پر تشریف
لیجئے اسکو شکست دیکے پھر اور انتظام میں مشغول ہوجئے کیا عجب ہے جو ارتب اپنے بیٹے کو اسیر کرنے کی خبر پاچکا ہو اور سامان لشکر کشی
کر رہا ہو اس سے مقابلہ کرنا باقی ہے بدیع الملک کو اسطرح آشوب جادو نے سمجھایا کہ بدیع الملک کی سمجھ مین آگیا اور فرمایا کہ
بہت اچھا تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا کل میں اس کام سے فراغت حاصل کرکے پھر انشاءاللہ بعد فتح طلسم یہان آکر دم لونگا آشوب نے
عرض کی یہی رائے غلام کی بھی ہے بلکہ آپکے ہمراہ زرتاب جادو بھی جائینگے بدیع الملک نے فرمایا میں مانع نہیں ہوتا ہون لیکن
انکی کیا ضرورت ہے جو وہ تکلیف کرین آشوب نے عرض کی ایک واقفکار کا ہمراہ رہنا بہت اچھی بات ہے بدیع الملک خاموش
ہو رہے ان باتوں میں دن کم باقی رہ گیا بدیع الملک نے آشوب سے کہا میں اب باغ میں جاتا ہون تم لشکر میں جاؤ جو کچھ انتظام
کل کی نسبت ہونا چاہیے پوری کوشش کرو آشوب نے عرض کی اے شہریار سب انتظام درست ہے آپ تشریف لیجئے بدیع الملک
سوار ہوکے باغ کی طرف روانہ ہوئے باغ میں آئے ملکہ کو منتظر پایا بدیع الملک کو جو ملکہ نے دیکھا کہا اے شہریار آج آپ نے
کیا مہربانی فرمائی جو اسوقت تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ میں ایک ضرورت سے لگا تھا ملکہ نے کہا آپ بےوقت
رخصت ہے ملکہ بھی نہ گئے تھوڑی دیر تک بیٹھے گفتگو رہے جب آفتاب غروب ہوا تو ملکہ اور بدیع الملک بارہ دری میں
آکر بیٹھے محفل شراب وکباب گرم ہوئی دیر تک شغل مےنوشی رہا پھر دسترخوان بچھا بدیع الملک نے اور ملکہ مہتاب عذار
نے خاصہ نوش کیا بدیع الملک مسہری پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر آرام کیا جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک کی آنکھ
کھلی ملکہ کو جگایا کہا اب رات بہت کم باقی ہے یقین ہے مکان تک جاتے ہین صبح ہو جائے خدا حافظ و ناصر یہ کہکر باہر آئے
گھوڑے پر سوار ہوئے اپنے مکان میں آئے نماز صبح کا وقت آگیا تھا بدیع الملک نے نماز صبح پڑھی آشوب نے کہا اب آپکو
تشریف لے چلنا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا کہان چلنا ہوگا آشوب نے عرض کی پیشتر لشکر کو حکم دیجئے کہ سب لوگ تیار
ہون بدیع الملک نے آفتاب سبزہ باز کو طلب کیا جب آفتاب حاضر ہوا تو بدیع الملک نے فرمایا کہ لشکر میں اطلاع دو سب لوگ
مسلح و مکمل ہوکر چار انتظار کرین آفتاب لشکر میں آیا بدیع الملک کا حکم سنایا سب لوگ تیار ہوگئے بدیع الملک نوجوان نے بھی غسل
کیا پوشاک فاخرہ زیب جسم کرکے سواری طلب کی خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے تمام لشکر کو ہمرکابی مین
لیا آشوب کے ہمراہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد راہ طے کرکے ایک مکان وسیع میں پہونچے آشوب نے سب کو روکا بدیع الملک نے گھوڑا
زرتاب جادو آتا ہے گھوڑے سے اترے زرتاب بہت کچھ نذر گوہر نثار کرکے اپنے ہمراہ مکان کے اندر لایا ایک مسند پر بٹھلایا
سب لشکری بھی مودب بیٹھے محفل آراستہ ہوئی جب سب لوگ محفل میں جمع ہو چکے تو زرتاب جادو نے ایک کاغذ بدیع الملک
کو دیا اور قلمدان خود لیکر کھڑا ہوا عرض کی اے شہریار اب جو مزاج مبارک میں آئے اس کاغذ پر غلام کی دلجمعی کیواسطے تحریر فرمادو

اور حاضرین محفل کی عمرین ہو جائین پھر آپکو اختیار ہو جب مزاج مین آئے اور جسوقت صاحبقران نامدار سے ملاقات ہو
بموجب رسم کے اور فرائض ادا فرمائیگا بدیع الملک نے کاغذ لیکر جو زرتاب نے کہا تھا سب تحریر کردیا اور اپنی مہر کرکے
زرتاب کو دیا زرتاب نے جسقدر حاضرین محفل تھے سب کی عمرین کرائین بعد اسکے پھر شغل مینوشی رہا بعد تھوڑی دیر کے دسترخوان
بچھا سب نے کھانا کھایا صبح تک محفل گرم رہی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نوجوان نے نماز پڑھی محفل برخاست ہوئی
بدیع الملک نے زرتاب سے اجازت رخصت چاہی زرتاب نے عرض کی آپ محل کے اندر تشریف لیجائیے اپنی کنیزون
کی بھی عزت بڑھائیے بدیع الملک محل کے اندر تشریف لے گئے ملکہ انجم روشن بخت زوجہ ملک زرتاب جادو
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئی زرتاب نے بدیع الملک کے روبرو وہ کاغذ جس پر مہر ثبت تمام رفیقان
بدیع الملک کی تھین ملکہ مہتاب زعفران پوش کو دیا اور کہا گو اسکی کوئی ضرورت نہ تھی مگر مجھے حق ادا کیا اب تمھین
اختیار ہو یہ عہدنامہ موجود ہو ملکہ مہتاب زعفران پوش نے غلبۂ شرم سے جواب نہ دیا کاغذ لے لیا بدیع الملک تھوڑی دیر
بیٹھ کے رخصت ہوئے اپنے مکان مین آئے آشوب سے کہا اب سامان سفر کی درستی کرنا واجب ولازم ہے کیونکہ عرصہ ہوا جاتا ہے
آشوب نے زرتاب سے آکر ذکر کیا کہ اب شاہزادہ کو یہان ٹھہرنا ناگوار ہے جب تک طلسم فتح نہین کرینگے آنکھ چین نہ آئیگا
زرتاب نے کہا اب سامان سفر کرنا چاہئے آشوب نے کہا کل یہان سے روانہ ہوجانا واجب ہے زرتاب نے قبول کیا آشوب
بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا عرض کی کل تشریف لے چلئے بدیع الملک خوش ہوئے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کردو
کہ سب لوگ تیار رہین آشوب نے آفتاب نیزہ باز کو بلاکر کہا لشکر مین اطلاع دو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا سب لوگ تیار رہین
آفتاب نے لشکر مین اطلاع دی سب نے تیاری کردی دوسرے روز علی الصباح بدیع الملک نے نماز پڑھی زرتاب جادو
حاضر ہوا لشکر بھی اپنے ہمراہ لایا بدیع الملک بھی باہر تشریف لائے خادمون نے اسپ بادرفتار حاضر کیا شاہزادہ نام خدا
لیکر گھوڑے پر سوار ہوکر مع زرتاب جادو و آشوب جادو جانب دربند گلپوش روانہ ہوا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ارتب لوحدار کی عرض کی جاتی ہے

کہ اسکو جو گرفتاری غراب ابرسوار کی خبر ہوئی اُس نے لوگون سے دریافت کیا کہ اسکو کس نے اسیر کیا جنھون نے اسیری کی خبر دی
تھی انھون نے کہا جو بعزم طلسم کشائی یہان آیا ہے اُس نے تعجب کیا پھر ارتب نے کہا کیا ابھی تک اُسکے پاس ہے لوگون نے کہا ہان ابھی تک
اُسکے پاس قید ہے ارتب نے کہا وہ جوان جو طلسم کشائی کرنے یہان آیا ہے وہ کہان ہے جو لوگ واقف تھے انھون نے جواب دیا
زرتاب جادو کے گھر پر ہے زرتاب اور آشوب جادو دونون اُسکے تابع فرمان ہین وہین غراب ابرسوار موجود ہے ارتب نے کہا
زرتاب اپنے نزدیک کیا سمجھا ہے ایکدم مین ساری حکومت مٹادونگا اور طلسم کشا کو بھی قید کرلونگا آشوب کو کیا ہوگیا جو اُس نے
اطاعت قبول کی لوگون نے کہا ایک لڑائی طلسم کشا سے پڑی تھی اسمین طلسم کشا نے آشوب جادو کو زیر کیا اس نے خوف جان
سے اپنا ایمان دیا اب مسلمان ہے بلکہ اُس نے زرتاب جادو کو بھی بدیع الملک کی اطاعت پر مائل کیا اُسکے کہنے سے زرتاب
بھی مسلمان ہوا اب لشکر طلسم کشا کے پاس بہت ہے ارتب نے کہا مین لشکر سے خایف نہین ہون اگر طلسم کشا کی طرف تمام دنیا ہو
تو مجھے خوف نہین ہے جسوقت مین جاؤنگا پھر کسی سے کچھ نہ بن پڑیگا مین غراب ابرسوار کو رہا کرکے لے آؤنگا یہ کہکر اُس نے اپنے
لشکر مین اطلاع دی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین عنقریب یہان سے جانب دربند زرتاب جادو کوچ کرونگا
لشکر نے جو ارتب کی یہ خبر پائی تیاری کرنا شروع کی دوسرے روز سب لشکر تیار ہوا ارتب نے وہان دس ہزار
ساحرون کو پیشتر اس غرض سے روانہ کیا کہ یہ لوگ مجھسے پیشتر پہونچین اور وہان کے حالات سے اطلاع دین
اور مقام مناسب ٹھہرنے کے لئے دیکھ رکھین کہ جسوقت وہان ہم لوگ پہونچین تو تکلیف نہ ہو وہ دس ہزار کی جمعیت تو

پیشتر روانہ ہوئی اُنکے بعد ارقب جادو اپنے ہمراہ دو لاکھ کا لشکر لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر بیان کیا جائے گا

## اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کی جاتی ہے

کہ آشوب جادو اور زرتاب جادو کو مع لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے آٹھوین روز ایک صحرائے عجیب مین پہونچے بدیع الملک
نے دیکھا اُس صحرا مین ایک درخت عجیب الخلقت معلوم ہوتا ہو کہ بجائے ثمر و برگ اس درخت مین شیر کے سر اور گھوڑون کے
سر آویزان ہین بدیع الملک نے جو اُنکی طرف دیکھا شیرون نے آنکھین نکالین گھوڑے ہنہنائے بدیع الملک نے زرتاب
سے پوچھا یہ درخت کیسا ہو زرتاب نے کہا یہ درخت ساحری ہو اسکے عجائبات آپ نے ملاحظہ نہین فرمائے ہین یہ کہکر اُس
درخت کے قریب گیا ایک ماش کا دانہ کچھ پڑھ کے اُسکی طرف پھینکا درخت سے بہت برگ و ثمر یعنی شیر اور گھوڑے گرے
زرتاب سے گویا ہوئے کیا حکم ہو زرتاب نے بدیع الملک سے عرض کی جو ارشاد ہو بجا لائین جسکو کہیے ہلاک کرین
جسکی نسبت حکم ہو اُسے اُٹھا لائین پھاڑ کے کھا جائین بدیع الملک نے فرمایا یہ درخت اس طلسم کی نہایت عمدہ چیز
ہو زرتاب نے عرض کی حضور ہی کے تحت مین ہو اور یہ شیر اور گھوڑے سب آپکے فرمانبردار ہین دوسرے کے حکم کی تعمیل نہ
کرینگے مین اسیواسطے یہان آیا ہون کہ ذرا اس سحر کو اور قوت دیدون اور قید خراب ابر سوار اور نگپوش جادو اسی صحرا
مین رکھون اور سحر بند کردون کہ کسی کو نظر نہ آئے بدیع الملک نے فرمایا بہت اچھی بات ہو بلکہ میرے نزدیک تو یہ اچھا
ہو کہ یہان دو تین دن قیام کرین کیا عجب ہو کہ ارقب جادو آتا ہو تو اسی صحرا مین مقابلہ پڑے بہت اچھی بات ہے
زرتاب نے کہا ارقب جادو ضرور آئیگا اور یہاں ادھر ہی آئیگا بہتر ہو یہین ٹھہریے بدیع الملک نے خادمون سے کہا
کہ بارگاہین استادہ کرو خادمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب لوگ اپنے
اپنے خیمون مین گئے بدیع الملک نے پہرے بارگاہ کے اُٹھوادیے صحرا کی سیر دیکھنے مین مشغول ہوئے زرتاب جادو اور آشوب
جادو دونون بدیع الملک کے قریب بیٹھے تھے اور جملہ سردار اپنی اپنی جگہ پر حاضر تھے کہ صحرا سے گرد اُڑی بدیع الملک
نے آشوب جادو سے کہا معلوم ہوتا ہو کوئی لشکر آتا ہو زرتاب نے غور سے دیکھا کہا ای شہریار لشکر ساحرون کا معلوم ہوتا ہے
بدیع الملک نے فرمایا سب خلاصہ ہو جائیگا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بہت سے ساحر بازو ولطود قریب ہو
سوار چلے آتے ہین زرتاب نے کہا یہ سب ارقب کے ملازم ہین یہ ذکر تھا کہ وہ سب ساحر قریب پہونچ لشکر کا مقیم دیکھکر دریافت
کیا معلوم ہوا کہ طلسم کشا کا لشکر ہو اُن ساحرون نے بھی اپنی بارگاہین وہین استادہ کین زرتاب جادو نے کہا نہین معلوم یہ لوگ
کس غرض سے یہان آئے ہین اور ارقب کیون نہین آیا بدیع الملک نے فرمایا اب تو یہ لوگ ہمارے لشکر کے مقابل مین
اُترے ہین جو کچھ ارادہ انکا ہوگا معلوم ہو جائیگا زرتاب بھی خاموش ہو رہا بدیع الملک کو یہ گمان ہوا کہ اب یہ لوگ طبل بجوائینگے
صبح کو میدان مین بعزم جنگ آئینگے مگر وہ شب گذر گئی اور صدا طبل جنگی کی نہ آئی بدیع الملک نے دوسرے روز زرتاب
سے کہا بڑے تعجب کی بات ہو کہ ان لوگون نے طبل جنگی نہ بجوایا مجکو یہ امید تھی کہ یہ لوگ ضرور طبل جنگی بجوائینگے زرتاب نے
کہا ہم ابھی تک ان لوگون کے مطلب سے باخبر نہین ہوئے ہین یہی نہین معلوم یہ لوگ کس لئے یہان آئے کیون مقیم ہین بدیع الملک
نے کہا اب اسکی تجسس کی کوئی ضرورت نہین ہو آپ معلوم ہو جائیگا زرتاب جادو خاموش ہو رہا اسیطرح تین دن گذر گئے
مگر کچھ کیفیت معلوم نہ ہوئی چوتھے روز بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے اور دن قلیل باقی تھا
زرتاب اور آفتاب اور آشوب اور بہت سے سردار ہمراہ تھے کہ صحرا کی سمت سے گرد عظیم بلند ہوئی بدیع الملک نے
فرمایا شاید کوئی لشکر آتا ہو زرتاب نے عرض کی یہ اسی لشکر کے منتظر تھے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے
دیکھا ایک اژدہا [illegible] ایک تخت گردن کے اوپر گہر باری کرتا ہوا آتا ہو لشکر مین عجیب غریب صورت کے آدمی ہین سبکے

آگے ایک ساحر خرگوش سر ایک تخت زرجد پر بیٹھا ہوا خود بخود دونوں جانب چنور ہوتے ہوئے سر پر ایک ابر گلنار سایہ کیے ہوئے اسمیں گہرباری ہوتی ہوئی عجیب تکلف سے وہ لشکر بدیع الملک کے لشکر کے مقابلہ میں آکے اترا زرتاب نے کہا اے شہریار ارتب لوحدار جادو اسی کا نام ہے جو اشور پر آگے آگے سوار ہے بدیع الملک نے فرمایا سامان تکلف اس نے بہت کچھ بنایا ہے زرتاب نے عرض کی یہ سب دکھانے کا ہے آپ حضرات سحر نہیں جانتے ہیں اسوجہ سے آپکو یہ کیفیت معلوم ہوئی یہ سب بزور نظربندی ہے کیا اصل میں موتی برستے ہیں مثل حباب پانی کے قطرے ہیں مگر نظربندی کے سبب سے آپ کو موتی معلوم ہوتے ہیں ورنہ اصل میں پانی ہے بدیع الملک نے فرمایا دیکھنے میں یہ کیفیت معلوم ہوتی ہے یہاں تو یہ گفتگو تھی مگر ارتب جادو نے لشکر کے اترتے ہی طبل جنگی کا حکم دیا اسکے لشکر میں طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہاں باہر جاسوسی پے موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوکر دعاے دولت بجالائے عرض کی اے شہریار ارتب جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے صبح کو میدان کارزار میں لشکر ہوکر آرا کیجئے ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوٹ پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں زرتاب جادو شب کو بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی ارتب جادو بڑا مکار ہے جب کسی طرح اسکو اپنی فتح کی امید نہ رہیگی تو آپکی اطاعت اختیار کریگا اس اطاعت کے پردے میں دشمنی ظاہر کریگا کسی طور سے گزند پہنچائیگا بدیع الملک نے فرمایا جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا زرتاب اور ذکر کرتا رہا شب انھیں ذکروں میں بسر ہوگئی اور شہسوار زرین لباس فلک یعنے آفتاب عالمتاب نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ میں لیکر لشکر ثوابت و سیارگان کو شکست دیکر توسن فلک نیلی پر جلوہ فرما ہوا و آثار صبح ظاہر ہوئے بدیع الملک نوجوان حمام سے ہے تشریف لائے نماز سحر سے فراغت کی خادموں نے سلاح پیش کیں بدیع الملک نے سلاح جنگ تن پر آراستہ کیے بارگاہ سے برآمد ہوئے خادموں نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب میدان روانہ ہوئے اسکے بعد زرتاب جادو فوج ساحران لیکر میدان کو ... ہوا پھر آشوب جادو اپنی فوج لیکر میدان کو چلا اس ترکیب سے میدان جنگ میں لشکر پہونچے بدیع الملک نے دیکھا ارتب جادو اسی تکلف سے میدان میں آیا اپنی فوج کا پرا جمایا بدیع الملک کے لشکر کی بھی صف بندی ہوئی زرتاب نے اپنے لشکر کو درست کیا آشوب نے اپنے لشکر کو درست کیا نقیبوں نے غل کر نقابت کی کہ دیکھیں کس کا لشکر ہے ارتب جادو نے ایک ساحر کو اپنے پاس بلایا اسکو ایک پرچہ دیا ساحر سلام کرکے پیچھے ہٹا اپنی صف سے آگے بڑھ کر دونوں لشکروں کے بیچ میں آکر کہا اے طلسم کشا اے زرتاب واے آشوب جادو میری طرف مخاطب ہو کہ میں فرمان اپنے آقا نامدار یعنے ارتب لوحدار جادو کا جو تم لوگوں کے واسطے لایا ہوں پڑھتا ہوں زرتاب جادو نے کہا ہم سب مخاطب ہیں تو مخالفت اپنے ارتب جادو کی بیان کر دیکھیں کیا بیہودہ بکتا ہے اس ساحر نے پڑھنا شروع کیا اسمیں لکھا تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ تو نے ہمارے جگر بند کو گرفتار کر لیا اور ہمارا خوف نہ کیا اب ہمارے ہاتھ سے بچکر کہاں جائیگا اگر اپنی جان کی خیریت منظور ہو تو عقاب ابر سوار کو رہا کر دے اور طلسم کشائی کے ارادہ سے باز رہ اور یہاں سے چلا جا کسی اور ملک میں اپنی سکونت اختیار کر جسقدر مال و دولت لشکر میں تیرے پاس ہے سب ہمکو دے اگر وہ اسکے خلاف کریگا تو اپنے تن پر سر نہ پائیگا بدیع الملک نے جو یہ کلمات واہیات سنے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا او بیہودہ یہ کیا تو نے یاوہ گوئی کی ہے ہم عقاب ابر سوار کو اسطور سے قتل کرینگے کہ اسکے حال پر ماہیان دریا اور مرغان ہوا تاسف کرینگے اور ارتب جادو ہمارا کیا بنا سکتا ہے اگر اسے ایسا ہی دعوی ہے تو ہم موجود ہیں جو بات برائی کی ہمارے حق میں تجویز کی ہے اسکو اٹھا نہ رکھے بدیع الملک نے جو یہ جواب دیا ارتب جادو نے اس ساحر سے اشارہ کیا

وہ خاموش ہوا ارتب نے ایک پہلوان کی طرف دیکھا جھوم کر پرے سے نکلا میدان میں آکے کہا او طلسم کشا اگر دعوی
جرأت ہو تو میرے مقابلہ میں آ کچھ جوہر جرأت دکھا بدیع الملک راہوار کو چھیڑ کے آگے بڑھے اُس پہلوان کے مقابلہ
میں آئے پہلوان نے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے گرز اُسکے ہاتھ سے چھین کر اسی کے سر پر لگایا کہ استخوان سر چور چور
ہو گئے پہلوان گھوڑے سے زمین پر گرا ارتب نے دوسرے پہلوان کو روانہ کیا اُس نے آتے ہی نیزے کا وار کیا بدیع الملک
نے وار کو خالی دیکر نیزہ پر ہاتھ ڈال دیا جھٹکا مارا کہ اُسکے ہاتھ سے نیزہ چھوٹا مگر جھٹکے کی ٹکان جو پہونچی یہ پہلوان بھی گھوڑے
سے زمین پر گرا بدیع الملک گھوڑے کی طرف تلوار کھینچ کے چلے شاہزادہ نے وہی نیزہ اسکے سینہ پر مارا سنان نیزہ پشت
سے پار گذری گر کر ٹھنڈا ہوا ارتب جادو نے اسیطرح دس پہلوان یکے بعد دیگرے روانہ کئے بدیع الملک نے سب
کو قتل کیا جب ارتب نے یہ کیفیت دیکھی کہ کسیطرح یہ جوان زخمی نہیں ہوتا ہے اور اب پہلوان بھی اسکے مقابلہ میں
نہیں جاتے ہیں تو ایک ساحر سے کہا تو جاکر اس جوان سے مقابلہ کر میں یہاں سے اسپر سحر کرتا ہوں کہ طاقت اسکی گھٹے
اور تیرا زور بڑھے وہ ساحر صف سے نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا نعرہ کیا او جوان تو نے دس پہلوان ہمارے لشکر
کے قتل کئے مگر اب تیری جان نہ بچیگی بدیع الملک نے کہا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو لا جو حربہ رکھتا ہو اُس نے
وار تلوار کا کیا بدیع الملک نے وار اُسکا خالی دیا اب ارتب جادو نے سحر کرنا شروع کیا مگر بدیع الملک پر سحر کیونکر
تاثیر کرتا اُنکے پاس لوح سلیمانی موجود تھی ارتب جادو سحر کر رہا ہے اور بدیع الملک اس ساحر سے لڑ رہے ہیں کہ
ایک مقام پر ساحر نے چاہا میں سر پر بدیع الملک کے وار کروں بدیع الملک نے سپر کو سر کی پناہ کیا بازو بچا کے
کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اُس نے چاہا میں کمر میں ہاتھ ڈالوں مگر بدیع الملک نے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ سر اُسکا اڑ گیا
مرکے گھوڑے سے گرا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصے کے آواز آئی کشتم مرا نام
من سفاک جادو بود بدیع الملک نے ارتب کی طرف دیکھکر کہا کیا اب پہلوان تیرے لشکر میں نہیں باقی ہیں جو
ساحروں کو برائے جنگ بھیجتا ہے ارتب نے شرما کے سر جھکا لیا مگر حیران ہوا کہ یہ کیا بات تھی کہ اس جوان پر سحر نے تاثیر
نہ کی جب بدیع الملک کو میدان میں عرصہ ہوا اور کوئی برائے مقابلہ نہ نکلا تو بدیع الملک میدان میں ٹہلنے لگے
قریب شام ارتب جادو طبل بازگشت بجوا کے پلٹ گیا بدیع الملک خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے
زرتاب جادو نے بارگاہ میں آکر بدیع الملک کے ہاتھوں کو بوسہ دیا عرض کی اے شہریار یہ جنگ تھی یا اعجاز تھا
آج تک ایسی جنگ نہیں دیکھی بدیع الملک نے فرمایا صاحب آپ نے ابھی تماشائے جنگ نہیں دیکھا ہے اگر صاحبقران
کی جنگ آپ ملاحظہ فرمائیے تو آپکو تعجب ہو زرتاب نے جواب دیا آقائے نامدار میں جانتا ہوں آپ حضرات پر
شجاعت ختم ہے آشوب جادو نے کہا اب کل دیکھیے برائے مقابلہ کون نکلتا ہے کس کو پکارتا ہے کل میدان میں کیا نتیجہ
ہونیوالا ہے زرتاب نے کہا کل آقائے نامدار کو کوئی نہ پکاریگا کیا عجب ہے جو کل ساحروں کی جنگ ہو اسی ذکر میں
رات زیادہ آئی بدیع الملک نے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام شاہزادہ نے صحبت برخاست کی سب سردار
اپنی اپنی بارگاہوں میں بستر خواب پر جاکے محو خواب ہوئے لیکن ارتب جادو جو اپنی بارگاہ میں پلٹ کے آیا اُس نے
سرداروں کو جمع کیا کہا بڑے تعجب کی بات ہے آج میں نے اس جوان پر کئی سحر کئے مگر ایک نے بھی تاثیر نہ کی اُس نے
ساحروں کو قتل کیا اگر کل بھی یہی جوان میدان جنگ میں آئیگا تو قیامت برپا کریگا کس کی مجال ہے جو اس سے
مقابلہ کر سکے سرداروں نے کہا پھر آپکی کیا رائے ہے ارتب جادو نے کہا میں یہ بات تحقیق کرنا چاہتا ہوں کہ کس
وجہ سے اس پر سحر نہیں تاثیر کرتا ہے سب نے کہا یہ بات کیونکر تحقیق ہو سکتی ہے ارتب نے کہا کوئی شخص یہاں سے

اپنی ہیئت تبدیل کرکے جائے وہان کسی سے تحقیق کرے جب کیفیت خلاصہ معلوم ہو تو اُسکی نسبت کچھ کاروائی
کی جائے وہ تین ملازمون نے کہا ہم اس امر کو ابھی تحقیقات کرتے ہین سب حال خلاصہ معلوم ہو جائیگا پھر جو کچھ
آپکے مزاج مین آئے وہ تدبیر کیجئے گا یہ کہکر اپنی ہیئت سحر کے ذریعہ سے تبدیل کرکے طرف لشکر بدیع الملک کے
روانہ ہوا یہان آکے ادھر ادھر پھرنے لگا اتفاق سے عیار آفتاب نیزہ باز سیار تیز پا ایک رہ مسافر کی صورت
بنا ہوا ٹہل رہا تھا اس ساحر نے جو اُسکو دیکھا کہا میان مسافر تم کہان سے آئے ہو کیا کیفیت ہے کس کی تلاش مین آئے ہو
سیار نے کہا تم کون ہو ساحر نے کہا مین اسی لشکر کا ملازم ہون اب تو سیار نے اسکی صورت غور سے دیکھی تو اپنے
یہان کا ملازم نہ پایا سمجھا کوئی عیار ہے اسکی حقیقت دریافت کرنا چاہیئے کہا اسوقت تم یہان کیون ٹہل رہے ہو
ساحر نے جواب دیا مین ایک ضرورت سے یہان آیا ہون مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو سیار نے کہا مین اس لشکر کا ملازم
ہون ساحر سمجھا کہ یہ ہمارے لشکر کا ملازم ہے شاید کہین چھوٹ کر رہ گیا تھا اب آتا ہے اس سے بھی اپنی کیفیت بیان کرنا چاہیئے
شاید یہ تدبیر نکالے اور کسی سے تحقیق کرے یہ سوچ کے اُس نے کہا بھائی اصل یون ہے کہ ہم تم دونون ایک ہی سرکار
کے نمک خوار ہین مین یہان اس ضرورت سے آیا ہون کہ بدیع الملک جس جوان کا نام ہے جو بارادۂ طلسم کشائی یہان
آیا ہے اس پر سحر کیون نہین تاثیر کرتا ہے یہ کیفیت مجکو دریافت کرنی ہے اگر تم سے بن پڑے تو تم بھی دریافت کرو سیار
نے کہا مین ابھی تحقیق کیئے دیتا ہون تم اسی جگہ ٹھہرو مین اسکا تجسس کرتا ہون ساحر کو وہین ٹھہرا کر زرتاب کے
پاس گیا کہا ایک ساحر لشکر ارتب جادو سے اسواسطے آیا ہے کہ تحقیق کرے کہ آقاے نامدار پر سحر کیون نہین تاثیر
کرتا ہے مین اُسکو ایک گوشہ مین چھوڑ آیا ہون چلیئے اُسکو اسیر کرین زرتاب اُٹھا اسباب سحر لیکے باہر آیا سیار بھی اُسکے
ہمراہ چلا جہان پر ساحر کو چھوڑ گیا تھا وہان آکر اُس نے بتایا دیکھیئے وہ کھڑا ہے زرتاب جادو نے سحر کیا ساحر زمین پر
گرا سیار نے دوڑکے اُسکے خنجر مار دیا کہ اسکا قصہ پاک ہو گیا زرتاب نے کہا ارے یہ کیا کیا ہم اسکو اسیر کرکے جاتے
اس سے تحقیق کرتے سیار نے کہا اب تو مین نے اسکا فیصلہ کر دیا مگر ساحر جو مرکے گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری بر فباری
ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز آئی کشتہ ہے نام میرا سیماب جادو ہے سیار تو خنجر مارکے الگ ہوا زرتاب
اپنے یہان آیا مگر سیار نے رنگ روغن عیاری کا نکالا اسکی اصلی صورت جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گئی تھی وہی صورت اپنی
بنائی اور لشکر ارتب مین آیا بارگاہ مین ارتب کے گیا ارتب اسوقت منتظر بیٹھا تھا اُس نے جو دیکھا کہ سیماب
جادو آتا ہے کہا ای سیماب تو نے تحقیق کیا کیفیت معلوم ہوئی سیماب نے کہا حضور مین نے تحقیق کیا اصل مفصل
معلوم ہوا یہ اسکی پیدایشی بات ہے اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے اور اُن پر منحصر نہین ہے جسقدر پسران حمزہ ہین سب کی
یہی خاصیت اور ساخت ہے کہ ان پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے ارتب جادو نے کہا پھر اب کیا انتظام کرنا چاہیئے آفتاب
نے کہا ممکن ہے کہ یہ لوگ قتل ہون مگر کوشش بڑی کرنا ہوگی ارتب جادو نے کہا جو کچھ کوشش ہوگی مین کرونگا
مگر یہ کسی طرح سے قتل ہون سیماب نقلی نے کہا ایک ترکیب یہ مین نے سوچی ہے اگر آپکی راے موافقت کرے ارتب
نے کہا بیان کرو سیماب نقلی نے کہا ایک فقیر نے ان لوگون کو دعا دی ہے اُسکی تاثیر سے ان پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے
اگر کوئی اس فقیر کو قتل کرے تو کیا عجب ہے کہ ان پر سحر تاثیر کرے کیونکہ مین نے ایک رفیق خاص کی زبانی یہ بات سنی ہے
کہ جب کوئی اس فقیر کو قتل کرے تو اُن پر سحر تاثیر کرے ارتب نے کہا پھر اس فقیر کو کیونکر قتل کرین سیماب نقلی نے کہا
یہ آپکے تشریف لے چلے کچھ نہ بن پڑیگا لیکن آپ تنہا نشست لے چلین یہان سے دو دن کی راہ ہے آپ تشریف لے چلیے
یہان لشکر مین سب سے کہدیجئے کہ دو دن مقابلہ کرین ارتب نے کہا بھلا یہ ہو سکتا ہے سیماب نقلی نے کہا اچھا دو روز

کی مہلت دے دیجیے ارتب نے کہا کہ یہ بات ممکن ہے کہیں دو روز کی مہلت دے دون سیماب نقلی نے کہا آپ اسی
وقت نامہ تحریر فرما دیجیے ارتب نے کہا اب وقت باقی نہین کل دیکھا جائیگا سیماب نقلی نے کہا ایک قدر گستاخانہ عرض کرتا
ہون ارتب نے کہا جو مزاج مین آئے کہو سیماب نقلی نے کہا مجکو میخوشی کی عادت حد سے زیادہ ہے جب تک شراب نہین پیتا
ہون طبیعت ٹھیک نہین رہتی ہے ارتب نے کہا اے سیماب تمنے خوب یاد دلایا مجکو بھی آج دن بھر گذر گیا مگر شراب نہین پی یہ کہکر
اسیوقت خادمون کو پکارا جب خادم حاضر ہوے تو اُس نے کہا شراب محفل مین لاؤ خادمون نے شراب کی گلابیان کباب کی
کشتیان محفل مین لاکے رکھین سیماب نقلی نے ایک گلابی کھینچ کر جام اُٹھایا شراب انڈیلی نگاہ بچا کے تھوڑی بیہوشی بھی
ملائی ارتب کے آگے جام بڑھایا کہا آپ نوش فرمائیے ارتب نے کہا تم بہ نسبت میرے زیادہ عادی ہو پہلے تم پیو سیماب
نقلی نے کہا بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے پیشتر آپ نوش فرمائیے پھر مین بھی پیونگا ارتب نے اُسکے ہاتھ سے جام لیا بے اندیشہ انجام
پی گیا اور دو چار آدمی جو وہان موجود تھے اُنکو بھی شراب پلائی تھوڑی دیر کے بعد سب کی آنکھون مین سرسون پھولی
ارتب کا سر چکرایا کہا اے سیماب یہ شراب کیسی ہے میرے سر مین درد پیدا ہو گیا سیماب نقلی نے کہا اُٹھ کے ٹہلیے سیماب نقلی
کے کہنے سے ارتب ٹہلنے کو اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کے گرا اُسکے گرتے ہی اور لوگ اُٹھے جو اُٹھا گرا جب سب گرکے
بیہوش ہوے پھر تو سیماب نقلی نے نعرہ کیا منم سیار تیز پا عیار آفتاب تیرہ بازی نعرہ کرکے ارتب کی زبان مین سوزن دیا
پشتارہ باندھکے نکلا تھوڑی رات باقی تھی کہ اپنے لشکر مین پہونچا اُسوقت اُس نے کسی کو جگانا بہتر نہ جانا اپنی بارگاہ مین
آیا پشتارہ ایک کنارے رکھدیا بستر خواب پر لیٹ رہا چونکہ شب بھر کا جاگا ہوا تھا لیٹتے ہی سو گیا رات تو بہت کم باقی تھی تھوڑی
دیر مین صبح ہو گئی مگر سیار کی آنکھ نہ کھلی یہان صبح ہوتے ہی بدیع الملک نے نماز صبح سے فراغت کی سلاح طلب کیے خادمون
نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب حاضر ہوا بدیع الملک
نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے جانب میدان کارزار مع لشکر جرار روانہ ہوے میدان مین آکر لشکر کی صفین درست
کین منتظر لشکر حریف ہوے مگر ارتب جادو کے لشکر کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ جب صبح ہوئی اور مدہوش جو بارگاہ
ارتب مین پڑے تھے اُنکو ہوش آیا تو کسی نے ارتب کو نہ پایا سب لوگ گھبرائے دل مین خیال کیا کہ ہم لوگ کس حال
مین تھے یہ سوچکر بارگاہ کے باہر آئے اور ملازمین سے کہا آقائے نامدار کہان تشریف لے گئے ہین اُنھون نے کہا اپنی
بارگاہ مین ہونگے ان لوگون نے کہا کہ ہم ابھی اُنھین کی بارگاہ سے آتے ہین وہان تو وہ نہین ہین ان لوگون نے جواب
دیا پھر کہان گئے اسی گفتگو مین لوگ بارگاہ مین ارتب کی گئے مگر وہان ارتب کو نہ پایا تو سب لوگ حیران ہوے
اب تو اسکا چرچا ہوا لوگون نے کہا حریف کا لشکر میدان مین آگیا ہے اگر اُن کے مقابلہ مین نہ جائیگے تو بڑی ذلت ہوگی
بہتر یہ ہے کہ ہم لوگ ان لوگون سے مقابلہ کرین یہ بات آقائے نامدار کو بھی پسند ہوگی اور جب سنین گے بہت خوش
ہونگے سب لوگ اس امر پر متفق الرائے ہوے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کرکے میدان مین آئے ایک ساحر کہ اسکو
ارتب جادو بہت کچھ مانتا تھا آگے اپنا افسر بنایا میدان مین بدیع الملک نے دیکھا ارتب نہین معلوم ہوتا ہے اُسکی
جا پر کوئی اور ساحر ہے بدیع الملک نے زرتاب جادو سے کہا ارتب نہین آیا زرتاب نے عرض کی اس کے دل
مین کل خوف سما گیا ہمت ہار کے بیٹھ رہا آج اپنی جگہ پر جراؤ جادو کو مقرر کرکے بھیجا ہے بدیع الملک نے فرمایا یہ
کون شخص ہے زرتاب نے عرض کی یہ ارتب جادو کا ملازم ہے مگر ارتب اسے بھائی کہتا ہے بہت مانتا ہے اسکو ہر طرح
کا اختیار ہے ارتب بغیر اسکی رائے کے کوئی کام نہین کرتا ہے آج اسکو اپنی جگہ پر مقرر کرکے بھیجا ہے یہان تو یہ ذکر تھا
جراؤ جادو نے اپنا تخت آگے بڑھایا کہا اے گروہ خدا پرستان آج ارتب تو دربار جادو ایک ضرورت سے تشریف لے گئے

ہین مگر مین تم لوگون سے مقابلہ کرنے کو آیا ہون تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے
آشوب جادو نے تخت بڑھایا زرتاب نے کہا ای آشوب تم ٹھہر جاؤ مین جاتا ہون آشوب نے کہا آپکی شان کے
خلاف ہی کہ ایسے لوگون کے مقابلہ مین جائیے ہان اگر ارتب جادو میدان مین بلاتا تو اسکے مقابلہ مین آپکو جانا چاہیے تھا
اور ان لوگون کے لئے ہم کافی ہین زرتاب جادو خاموش ہو رہا آشوب آگے بڑھا جڑاؤ جادو نے اپنا تخت اور آگے بڑھایا
کہا او آشوب تجکو ایسی نمک حرامی زیبا نتھی آشوب نے جواب دیا کہ جڑاؤ تجکو لازم نہین ہی کہ ایسا عاقل و فرزانہ ہوکر
مذہب باطل کی پیروی کرتا ہی ارے اب تجکو یہ لازم ہی کہ اپنے انجام کا خیال کر جڑاؤ جادو نے کہا بس اب زیادہ نہ کہنا
نہین سزا پائیگا آشوب نے کہا تیری کیا مجال ہی جو مجکو سزا دے سکے جڑاؤ نے ایک گولا آشوب پر مارا گولا جو پھٹا
ہزارون برقین گرین مگر آشوب نے اس گولے کو رد کیا اور ایک آئینہ اپنی جھولی سے نکالا جڑاؤ کے سامنے کیا جڑاؤ
کی جو نگاہ آئینہ پر پڑی بیہوش ہوکے گرا آشوب جادو بڑھا کہ سر اسکا کاٹ لون مگر سب لشکر ٹوٹ پڑا آشوب پر
چارون طرف سے سحر ہونے لگا یہ کیفیت زرتاب جادو دیکھکر آگے بڑھا اسکا بڑھنا تھا کہ تمام لشکر اسکا بھی بڑھا جنگ
مغلوبہ ہونے لگی لشکر زرتاب کے ساحرون نے جان لڑا دی آشوب کے لشکر والے بھی خوب لڑے لشکر جڑاؤ کے بیس ہزار
ساحر قتل ہوئے مگر آشوب جادو نے جو موقع پایا جڑاؤ جادو کو قتل کر ڈالا اسکے مرنے کی جو صدا بلند ہوئی فوج کا دل
ٹوٹ گیا بھاگنے کی تلاش ہوئی شکست فاش ہوئی فوج ارتب فرار ہوئی آشوب زرتاب نے پیچھا کیا تھوڑی دور
جاکے جب ارتب کی فوج نے دیکھا کہ اب ان سے مفر نہ ہوگی مجبور ہوکے امان طلب کی زرتاب نے ہاتھ روکا سب
فوج بھی اسکی آگے آگے ساحر زرتاب کے سامنے ہاتھ جوڑ جوڑ کے آئے زرتاب اسی صورت سے سب کو لیکر بدیع الملک
نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک نے سب کو مسلمان کیا ساحر ایمان لائے بدیع الملک کو خوشی حاصل ہوئی
بفتح و فیروزی میدان سے اپنی بارگاہ کی طرف چلے داخل بارگاہ ہوئے سب سپاہیون نے کمرین کھولین بدیع الملک
نے اسکی خوشی مین بہت کچھ انعام و اکرام تقسیم فرمایا آفتاب نے عرض کی ای شہریار مین صبح سے ایک فکر مین ہون
بدیع الملک نے فرمایا خیر تو ہی آفتاب نے عرض کی سیار تیز پا عیار میرا آج صبح سے نہین معلوم ہوتا ہی زرتاب
نے کہا شب کو تو میرے پاس آیا تھا اور تمام حقیقت رات کی جو گذری تھی بیان کی تھی بدیع الملک نے کہا اسکے
خیمہ مین جاکر دیکھو آفتاب نے ملازمون کو بھیجا جو اسکے خیمہ مین آئے دیکھا سیار سو رہا ہی سب نے جگایا سیار آنکھین
ملتا ہوا اٹھا ملازمین نے کہا آفتاب نیزہ باز تمھارے آقائے نامدار تمھین صبح سے ڈھونڈ رہے ہین تم کہان تھے سیار
نے کہا مین اپنے خیمہ مین تھا ملازمون نے کہا جلد چلو سیار آفتاب کے پاس آیا سلام کیا آفتاب نے پوچھا ای سیار
تم کہان تھے تمھین بہت تلاش کیا سیار نے عرض کی آقائے نامدار مین شب کو ایک ضرورت سے گیا تھا مجکو وہان
عرصہ ہوگیا صبح کے قریب اپنے لشکر مین آیا خیمہ مین جاکر سو گیا دن بھر سویا کیا مگر ایک چیز ایسی لایا ہون کہ آپ بہت خوش
ہونگے اور شاہزادہ عالم بھی یقین ہی بہت مسرور ہون آفتاب نے کہا کیا ہی سیار نے کہا آپ میرے ہمراہ تکلیف فرمایئے
خیمہ مین چلیئے تو دکھاؤن آفتاب نیزہ باز سیار کے ہمراہ اسکے خیمہ مین گیا سیار نے پشتارے سے ارتب جادو کو نکالا آفتاب
کو دکھایا آفتاب بہت خوش ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی آقائے نامدار ارتب جادو بھی گرفتار
ہوکر آیا ہی بدیع الملک نے کہا کون لایا ہی آفتاب نے کہا سیار اسکو گرفتار کرکے لایا ہی بدیع الملک نے کہا پھر اسکو
یہان لاؤ آفتاب پھر وہان سے اٹھا سیار کے خیمہ مین آیا کہا اسکو ہوشیار کر سیار نے ارتب کو ہوشیار کیا مشکین اسکی
باندھ لی تھین ارتب جو ہوشیار ہوا اپنے کو اس حالت مین پایا بہت گھبرایا آفتاب نے کہا ای ارتب اب ہمارے

آفتاب نامدار کی خدمت میں بلوا رتب حیران ہوا آفتاب نے سر زنجیر کھینچا ارتب سر جھکا کے آگے بڑھا آفتاب کشان
کشان اسکو لیکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا بدیع الملک نے ارتب جادو کو دیکھا حکم دیا کہ اسکو چوب
بارگاہ سے باندھ دو اور قلم دوات اسکے سامنے رکھو ہم کچھ سوال اس سے کرینگے آفتاب نے اسکو چوب بارگاہ سے باندھ
دیا زرتاب نے کہا ای شہریار ابھی اس سے سوال نہ کیجیے میں غراب کو بھی لے آؤں پھر آپ اس سے سوال فرمائیے گا
بدیع الملک خاموش ہو رہے زرتاب اُٹھا غراب ابر سوار کو لایا اسکو بھی باندھ دیا اب قلم دوات دونوں کے
آگے رکھا بدیع الملک نے کہا ای ارتب جادو اب شناخت میں خداوند واحد یکتا کی کیا کہتا ہے اور دین سامری پرستی
پر لعنت کیوں نہیں کرتا ہے اور ای غراب ابر سوار تجھے بھی یہی سوال ہے ارتب جادو نے قلم اُٹھایا پرچہ قرطاس پر تحریر کیا
کہ اگر آپ کے مذہب کی کرامتیں خود سامری و جمشید بھی آکر مجھے بیان کریں تو بھی میں ترک مذہب نکروں بدیع الملک
غراب کی طرف متوجہ ہوے غراب نے بھی ایسا ہی کچھ جواب مہمل تحریر کیا بدیع الملک نے حکم دیا کہ یہ دونوں کافر
واجب القتل ہیں انکو اسیوقت قتل کرو زرتاب نے کہا گلپوش کے بارے میں کیا حکم ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر وہ
اسلام قبول کرے تو اسکو رہا کر دو ورنہ اُسے بھی انہیں بیدینوں کے ساتھ قتل کرو زرتاب جادو نے گلپوش جادو کو
بھی حاضر کیا بدیع الملک نے اُس سے بھی تحقیق کیا اُس نے بھی انکار کیا بدیع الملک نے اُسکی نسبت بھی حکم قتل صادر
فرمایا زرتاب نے عرض کی اب ان کا قتل صبح پر منحصر رکھیے بدیع الملک نے کہا آپکو اختیار ہے زرتاب نے عرض کی
انکے قتل کے واسطے ذرا کوشش کرنے کی ضرورت ہوگی کیونکہ طلسم خونخوار میں جسقدر ساحر ہیں یہ سب رویین تن ہیں یا تو یہ
سحر سے قتل ہوتے ہیں یا انکے قتل کا سامان جب آئے تب یہ قتل ہوں سامان انکے قتل کا بہت دور ہے یہاں سے سو کوس
پر ایک چشمہ ہے جب اسکا پانی آئے اور اسمیں تلوار بجھائی جائے تو یہ لوگ قتل ہوں اس سبب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ
اسوقت قتل نہ ہو سکیں گے صبح کو جب میں سحر کر کے خنجر درست کرونگا تب یہ لوگ قتل ہونگے بدیع الملک نے فرمایا پھر صبح
پر رکھیے اور اسوقت یہاں کی باتوں میں بھی فرق نہ آئے زرتاب نے عرض کی اب انکو قتل کر کے پیشتر آپکو ارتب
لوحدار کے مکان پر چلنا چاہیے کہ وہاں لوح ہے بدیع الملک نے فرمایا پھر گلپوش جادو کے یہاں کب جانا ہوگا
زرتاب نے کہا جب وہاں سے لوح حاصل کر کے فراغت ہوگی اُسوقت گلپوش جادو کے مکان پر تشریف لے چلیے گا
اور جب لوح آپ کے پاس ہوگی تو آپکو پھر کیا خوف ہے جب اسوقت میں کہ لوح آپ کے پاس موجود نہیں ہے اور فضل
خدا سے سب کام آپکے ایسے ہی ہوتے جاتے ہیں تو جسوقت میں لوح آپکے پاس ہوگی تو آپ سے کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا
بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہے زرتاب نے کہا علی الصباح یہ سب انتظام ہونا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا
ملک صاحب آپ سے ایک امر دریافت کرنا چاہا تھا مگر وقت اسکا نہ تھا اسوجہ سے ملتوی رہا شاید اسوقت اُسکا وقت
ہے میں عرض کرتا ہوں زرتاب نے کہا ارشاد فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا جس روز میں آشوب جادو کے مکان پر گیا
آشوب نے مجھے کہا اگر آپ طلسم کشائے اصلی ہیں تو یہاں ایک دفینہ ہے اسکو نکالیے میں نے زمین کھودی ایک صندوق
آہنی زمین سے برآمد ہوا میں نے بہت کچھ زور کیا مگر اس صندوق کا قفل نہ کھلا جب میں مجبور ہوا تو میں نے چاہا کہ اس کو
توڑ ڈالوں مگر صندوق ایسا مضبوط تھا کہ ٹوٹ بھی نہ سکا آپکو معلوم ہے کہ وہ صندوق کیسا ہے اور اسمیں کیا چیز ہے زرتاب
نے کہا میں نے اکثر آشوب کی زبانی یہ حکایت سنی تھی کہ ایک صندوق اُسکے مکان میں بانیان طلسم نے دفن کیا ہے اور شہرت یہ
تھی کہ جو طلسم کشائے اصلی ہوگا وہ اس صندوق پر قبضہ کریگا ایک امر تو ہے کہ اسکے دستیاب ہونے سے قوت طلسم کشائی میں
فراوانی ہوتی ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ کیا چیز ہے اور اسمیں کیا رکھا ہے بدیع الملک نے خادموں سے کہا صندوق لاؤ خادموں

نے صندوق حاضر کیا بدیع الملک نے وہ صندوق زرتاب کو دیا کہا آپ اس کو کسی تدبیر سے کھولئے زرتاب جادو
نے بہت سے سحر کئے مگر صندوق نہ کھلا زرتاب نے عرض کی اے شہریار یہ ایسی چیز ہے جو مجھ سے نہ کھلے گی بدیع الملک
نے فرمایا پھر اسکو کیا کرنا چاہئے زرتاب نے کہا کہ اس کو رہنے دیجئے جب اُس کا وقت آئیگا یہ خود کھل جائیگا سوائے
اسکے اور کوئی تدبیر نہیں ہے بدیع الملک نے پھر اس صندوق کو خزانے مین بھیجدیا اس گفتگو مین رات بہت گذر
گئی تھی بدیع الملک نے خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان بچھایا بدیع الملک نے خاصہ نوش کیا صحبت برخاست
ہوئی سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے بدیع الملک نوجوان بھی خوابگاہ مین تشریف لے گئے آرام فرمایا رات بہت
کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی بدیع الملک بیدار ہوئے امور ضروری سے فراغت حاصل کر کے باہر تشریف لائے
زرتاب جادو نے ارتب جادو اور غراب جادو اور گلپوش جادو کو حاضر کیا بدیع الملک نے حکم قتل دیا
زرتاب نے ایک تلوار طلب کی جب تلوار آئی اس نے دیر تک تلوار پر اسم سحر پڑھ پڑھ کے دم کئے بعد اسکے
جلاد کو طلب کیا جلاد حاضر ہوا بدیع الملک سے زرتاب نے عرض کی حضور یہ لوگ برائے گردن زدنی جاتے
ہین بدیع الملک نے فرمایا لے جاؤ زرتاب نے جلاد کو کچھ کلمات تعلیم کئے کہا یہ کلمات پہلے کہہ لینا پھر تلوار لگانا
جلاد غراب جادو کو پہلے لے گیا زرتاب نے کہا اے غراب ابرسوار ابھی تک خیریت ہے ترک کر دو اپنے دین
باطل کو غراب نے گردن ہلائی زرتاب نے جلاد سے اشارہ کیا جلاد نے چبوترے پر بٹھلا کے گردن پر کوئلے
کا خط لگایا زرتاب نے کہا اے غراب ابھی آسان ہے غراب نے پھر انکار کیا زرتاب نے پھر جلاد کو اشارہ
کیا جلاد نے وہی کلمات تعلیم کردہ زرتاب زبان پر جاری کئے جب وہ ختم ہوئے ہاتھ مارا کہ غراب ابرسوار کا سر
اڑ گیا اسکا سر کٹتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من غراب ابرسوار جادو بود
زرتاب نے پانی پر کچھ پڑھ کے پھینکا تاریکی دفع ہوئی جلاد نے گلپوش جادو کا ہاتھ پکڑا زرتاب نے کہا اے
گلپوش اب تک خیر ہے اپنے دین باطل کو ترک کرو گلپوش نے گردن ہلائی زرتاب نے جلاد سے کہا قتل کر
جلاد نے اُسکو بھی ریگ کے چبوترے پر بٹھایا وہی کلمات زبان پر لایا جب کلمات تمام ہوئے جلاد نے ہاتھ مارا کہ
اسکا بھی سر اڑ گیا سر اڑتے ہی اندھیرا ہوگیا آواز آئی کشتی مرا نام من گلپوش جادو بود زرتاب نے پھر پانی چھڑکا
تاریکی دفع ہوئی جلاد نے آکر ارتب جادو کا ہاتھ پکڑا زرتاب نے کہا اے ارتب اب بھی خیر ہے اپنے دین
باطل کو ترک کرو اور اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کرو ارتب نے گردن ہلائی زرتاب نے جلاد
کو اشارہ کیا جلاد نے ارتب کو ریت کے چبوترے پر بٹھایا پھر زرتاب نے کہا اے ارتب خیر ہے اطاعت قبول کرو
ارتب نے پھر گردن ہلائی زرتاب نے اشارہ کیا جلاد نے پھر وہی کلمات ورد زبان کئے جب کلمات ختم ہوئے
اُس نے ہاتھ مارا کہ سر اڑ گیا ارتب کا سر کٹنا تھا کہ بجلیاں چمکنے لگین تاریکی چھا گئی ایک ہنگامہ برپا ہوا بعد عرصہ کے
آواز آئی کشتی مرا نام من ارتب لوحدار جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم در مطلب خود نرسیدیم اس صدا
کے آنے کے ساتھ ہی تاریکی موقوف ہوئی زرتاب جادو نے لاشین اُن سب کی اٹھوا کر پھکوا دین بدیع الملک
کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی اسی وقت تشریف لے چلئے اب توقف مناسب نہین ہے ورنہ لوح نہ ملے گی
بدیع الملک نے اُسی وقت اپنے لشکر مین حکم دیا کہ چلنے کی تیاری کرو لشکریون نے جلدی جلدی سفر کا سامان
کر دیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے وہان سے کوچ کیا زرتاب نے عرض کی آگے نامدار جہان تک ممکن ہو
جلد تشریف لے چلئے کہ لوح تک کوئی دوسرا نہ پہونچنے پائے بدیع الملک نے لشکر کو حکم دیا کہ جلدی چلو زرتاب جادو

نے کہا اے آقائے نامدار آپ میرے تخت پر تشریف لائیں لشکر آشوب جادو لے آئیں گے بدیع الملک نے گھوڑا
خادمون کے حوالے کیا آپ زرتاب کے تخت پر تشریف لے گئے زرتاب نے تخت کو تیز کیا تھوڑے عرصے میں تخت
قلعہ زرجند میں جا کر پہونچا بدیع الملک نے دیکھا بہت سی عمارتیں منہدم ہو گئی ہیں بہت سے درخت جل گئے
ہیں کوئی عمارت ایسی نہین ہے جو ثابت ہو زرتاب بدیع الملک کو اپنے تخت پر لئے ہوئے ایک چہار دیواری
کے قریب پہونچا بدیع الملک نے دیکھا کہ وہ چہار دیواری سالم ہے اور اُسکے اندر کچھ مکان بھی معلوم ہوتے ہین
بدیع الملک نے کہا کیون ملک صاحب یہ مکانات کیون قائم ہین زرتاب نے کہا یہ مکانات لوح کی برکت
سے ٹھہرے ہوئے ہیں جس وقت لوح ان میں سے جدا کی جائیگی یہ بھی منہدم ہو جائینگے اور اس میں خزانہ بھی ہے یہ کہکر
تخت اُتارا بدیع الملک سے عرض کی آپ بسم اللہ کہہ کے کسی مکان میں داخل ہوجئے کیونکہ یہ شرط ہے کہ جس مکان
میں طلسم کشا پہلے قدم رکھینگے لوح اُسی میں ہوگی بدیع الملک نے ایک مکان میں نام خدا لیکر داخل کیا دیکھا اس
مکان میں ایک حجرہ بنا ہے بدیع الملک اُس حجرہ میں تشریف لے گئے دیکھا ایک تخت پر تاج مرصع کا رکھا ہے
اور چند کشتیون میں سلاح جنگ رکھے ہیں ایک کشتی میں لباس پر تکلف رکھا ہے اور ایک رقعہ لکھا ہوا رکھا ہے
بدیع الملک نے اس رقعہ کو اٹھایا پڑھنے لگے اس میں لکھا تھا کہ جو شخص طلسم کشائے اصلی ہو اور یہان تک پہونچے
اسکو لازم ہے کہ پہلے اس لباس کو پہنے پھر لوح پر قبضہ کرے بدیع الملک نے وہ لباس زیب جسم کیا سلاح ذات
پر آراستہ کیے دیکھا اُسی تخت پر ایک گلدستہ رکھا ہے بدیع الملک نے اس گلدستے کو اُٹھایا گلدستہ کو اٹھاتے
ہی لوح چمکی بدیع الملک نے خوش ہو کے گلدستہ کو کھولا لوح برآمد ہوئی بدیع الملک نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہہ کے لوح گلے میں ڈالی اُس حجرے سے شادان و فرحان باہر تشریف لائے زرتاب جادو نے جو یہ شان و
شوکت بدیع الملک کی دیکھی خوش ہو گیا کہا اے شہریار خدا نے شجاعت اور اقبالمندی آپ ہی پر ختم کی ہے
بدیع الملک نے فرمایا سب عنایت پروردگار ہے میری کیا حقیقت ہے زرتاب نے کہا اب خزانے میں تشریف لیجیے
بدیع الملک زرتاب کے ہمراہ خزانے میں تشریف لائے دیکھا خزانہ بہت معقول ہے بدیع الملک نے فرمایا
جب تک لشکر نہ آئیگا تب تک خزانہ کیونکر یہان سے اٹھ سکتا ہے زرتاب نے عرض کی لشکر کل تک یہان آئیگا
بدیع الملک نے کہا یہ راہ بہت دور تھی جو اس قدر تھوڑی دیر میں طے ہوئی زرتاب نے عرض کی حضور یہ دو
دن کا راستہ تھا اور لشکر بھی جلد آرہا ہے نہیں تو دس دن میں یہان آنا ہوتا اور دس دن میں یہان اور انتظام
ہو جاتا یہ کہکر زرتاب نے عرض کی اب اور تحفہ جات کی طرف تشریف لے چلیے یہان تحفہ جات بہت ہیں بلکہ کچھ
خونخوار آتش چشم نے آج تک جمع کیا وہ سب ارتب جادو کے پاس تھا بدیع الملک ایک اور حجرے میں تشریف
لے گئے وہان سے نادرات اشیا ہاتھ آئے زرتاب جادو نے کہا ابھی تحفیات بہت باقی ہیں جب خونخوار آتش چشم
قتل ہوگا تب وہ اشیا ہاتھ آئینگی بدیع الملک نے فرمایا خونخوار آتش چشم اس کا نام کس مصلحت سے ہے زرتاب
نے عرض کی اس کے پاس دو آنکھیں شیشے کی بنی ہوئی ہیں مگر وہ سحر سے بنائی گئی ہیں اور ان میں یہ تاثیر ہے کہ جس کی
طرف اُن آنکھون کو چرھا کر دیکھتا ہے وہ فوراً جل جاتا ہے اس وجہ سے اس کو خونخوار آتش چشم کہتے ہیں بانیان طلسم
نے یہ آنکھیں دربانان طلسم کے لئے بنائی ہیں جب یہ طلسم تباہ ہوا اور دیوون نے اس کے مال و اسباب کو لوٹا
اور بادشاہ اصلی اس طلسم کا نابینا ہو گیا تو اُس نے یہ آنکھیں چڑھالی تھیں اسکو ان آنکھون کی وجہ سے معلوم ہوتا تھا
اس کے بعد اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا اُس نے ان آنکھون کو اپنے پاس رکھا خونخوار جادو کا باپ بعہدہ وزارت

ملازم تھا اُس نے ملکا اسکو قید کر لیا اب تک وہ اسیر ہی سلطنت پر آپ قبضہ کیا وہ بھی نہ رہا اس کے بعد خونخوار جادو تخت پر
بیٹھا اب آنکھیں اُسکے پاس ہیں یہ اُن آنکھوں سے کام لیتا ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ بادشاہ اصلی کا بیٹا اب تک
قید ہی زرتاب نے عرض کی اب تک زندان خانہ میں بند ہی بدیع الملک نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ اُسکو اس طلسم کا
بادشاہ بنائیں گے زرتاب نے کہا مستحق تو وہی ہی غرض رات بھر یہی باتیں رہیں جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے
دیکھا ایک طرف سے غبار عظیم بلند ہوا زرتاب کی بھی نگاہ پڑی اُس نے عرض کی حضور لشکر آگیا یہ ذکر تھا کہ واں گرد نمایاں
ہوا بدیع الملک نے دیکھا آشوب جادو لشکر ہمراہ لئے رواروی کرتا چلا آتا ہی بدیع الملک خوش ہو گئے
آشوب جادو کے لینے کو بڑھے آشوب نے جو دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان اور زرتاب جادو آتے ہیں یہ بھی
تخت سے اترا بدیع الملک قریب پہنچ گئے تھے زرتاب نے شاہزادے کے قدموں کو بوسہ دیا شان و تجمل
بدیع الملک کا دیکھکر بہت خوش ہوا کہا ای شہریار مبارک ہو کہ وہ مرحلہ فتح ہوا جو بہت کوشش طلب تھا
بدیع الملک نے کہا سب عنایت پروردگار ہے اور آپ لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے آشوب نے عرض کی بڑی آرزو
میں مشتاق ہوں لوح دیکھ لوں بدیع الملک نے لوح دکھائی آشوب لوح دیکھکر بہت خوش ہوا بدیع الملک
نے کہا بارگاہ میں جلد استادہ کرو خادموں نے بارگاہ میں استادہ کیں بدیع الملک آشوب آفتاب اور کئی
سرداروں کو خزانہ میں لیکر آئے کہا اسکو یہاں سے اٹھایئے سب نے اس خزانہ کو لشکر کے خزانہ میں شامل کیا
بدیع الملک نے آشوب سے کہا اب مجھکو گلپوش کے مکان پر ضرور جانا ہے نہیں معلوم ملکہ شمیم عنبریں مو کی
کیا کیفیت ہوئی اس بیدین نے کیا سزا دی کیونکر پیش آیا ہو پھر ملکہ کو جس وقت میری یاد آتی ہو گی دل پر کیا
صدمات گذرتے ہونگے مجھکو اُن کی بیقراری کا خیال ہی یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک نے لشکر وہیں چھوڑا ایک
ملازم نے عرض کی یہاں صید و شکار بیشمار ہے شاہزادہ کا دل بھی چاہا اور ملازموں نے بھی رائے دی کہ حضور
کی طبیعت کا بہلنا مناسب ہی جب تک یہاں قیام ہی شکار کا کھیلنا ضرور ہی شاہزادہ سامان شکار اسی وقت
مہیا کر کے طرف صحرا کے روانہ ہوئے پس قریب ایک صحرائے سبزہ زار کے جو پہنچے نہایت پُرفضا گلوں سے آراستہ
پایا جابجا درخت سرو پر قمریوں کو یاد خدا میں مشغول دیکھا اور طائران صحرائی بھی معروف یاد خدا میں تھے اور یہ
شعر پڑھتے تھے شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار + ہر گیاہے کہ از زمین
روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + عجب طرح کا سرور شاہزادہ بدیع الملک کو حاصل ہوا لیکن خیال ملکہ
شمیم عنبریں مو کا زیادہ ہوا کہ افسوس اگر اس صحرا میں ملکہ ہوتی اور صحبت عیش برپا ہوتی تو عجب طرح کا سرور
اس دل غمگین کو ہوتا غرض یہ تصور فرما رہے تھے کہ دیکھا اس صحرا کی جانب سے ایک شہسوار چہرہ پر نقاب
ڈالے پیدا ہوا اور آکر اُن ملازموں سے جو وہاں موجود تھے پوچھا کہ شاہزادہ عالی مرتبت کس مقام پر ہیں وہ لوگ
ہمراہ اپنے لیکر شاہزادہ عالی مرتبت کے پاس آئے اُس نے جھک کر مجرا کیا اور ایک پرچہ جیب سے نکال کر شاہزادہ
کے پیش کش کیا لفافہ کو چاک کر کے جو دیکھا تو اسمیں لکھا تھا کہ ملکہ شمیم عنبریں مو کنیز خاص ای شاہزادہ عالی مرتبت
مبارک ہو فتح کرنا اس طلسم کا اور غالب آنا دشمنوں پر لیکن یہ سچ ہے شعر کو فا کا لاکھ طرح سے کرے اقرار کوئی :: کرے
کسی کی مخالفت کا اعتبار کوئی + یہاں اپنی کیفیت یہ ہے شعر دن کٹا فریاد سے اور رات زاری کٹی :: عمر سے کوئی
پہ کیا ہی خواری سے کٹی + ہاں شعر مراد در دلیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد
غرض آپ کے فراق میں میں نے اپنے تئیں یہاں تک پہونچایا لہذا امیدوار ہوں کہ آپ اپنے تئیں مجھ تک پہونچائیے

زیادہ کیا حال لکھتی اسیوقت شاہزادہ نے ان سب کو اسی مقام پر چھوڑا اور آپ خوشی خوشی اسکے ہمراہ یہ شعر پڑھتے
ہوئے چلے **شعر** وعدۂ وصل چون شود نزدیک * آتش شوق تیز تر گردد * غرض وہ شخص اپنے ہمراہ لیکر ایک چمنستان
مین پہونچا اور نقاب چہرہ سے اٹھائی اور عرض کیا کہ ملکہ میرے مکان مین ہین اور چند خواصین ہمراہ ہین اور نام میرا
سبد گلپوش ہی **بدیع الملک** نے شاباش و مرحبا کہا اور کچھ اشرفیان دین لیکن ایک درخت مین ہزار اور رنگ کے گل
لگے ہوئے تھے شاہزادہ نے پوچھا یہ کیا بھید ہی کہ ایک درخت اور ہزار رنگ کے پھول پھولے ہوئے ہین اُس نے
عرض کیا کہ اس مین لطف یہ ہی کہ ہر گل کی خوشبو الگ ہی شاہزادہ شائق ہوا اور قریب درخت پہونچکر پھول توڑا اور سونگھا
دوسرا پھول سونگھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ایکبار چیخ مار کر زمین پر گرا اور اُس نے کہ نام اسکا دختر سبد گلپوش
ہی اور بھیجا ہوا ہی **قہار جادو** کا اور قہار جادو نے یہ سمجھ کر کہ مین ان سے عہدہ بر انہو سکونگا اس وجہ سے
اس عیار پر دغا کو روانہ کیا اور اس نے اپنا کام کیا اور چادر عیاری مین لپیٹ کر ڈھائی گرہ سینہ پر عیاری
کی دیکر روانہ ہوا القصہ قہار جادو راہ طی کر کے قریب بارگاہ قہار جادو کے پہونچا قہار نے اسکو دیکھکر کہا کہ خیر
یا بھیڑ اُس نے عرض کیا کہ آپ کے اقبال سے ہمیشہ خیر رہتی ہین یہ کہکر پشتارہ اُس کے آگے رکھا یہ نہایت شاد
ہوا خلعت دیا اور جو شاہزادہ کے جسم پر تحفہ جات تھے سب لے لئے اور ہاتھون مین ہتکڑیان اور پیرون مین بیڑیان
ڈالیں اور ہوشیار کر کہا کہ ای طلسم کشا تجھے اس دن کی خبر نہ تھی منم قہار جادو مین دوست گلپوش جادو کا ہون
اور میری طلبیت ملکہ کے اوپر آئی ہوئی تھی مگر تیری وجہ سے وہ کیونکر میرے قبضہ مین آتی اب مین بعد تیرے قتل کے
اسکو اپنے قبضہ مین لاؤنگا شاہزادہ عالی مرتبت حیران تھے کہ مین کہان تھا اور کہان آگیا کس کی بارگاہ ہی اور کس
مین آگیا پھر خیال آیا جو شخص سبد گلپوش تھا وہ عیار تھا اس نے گرفتار کر کے اُسکے پاس پہونچایا **بدیع الملک**
نے کہا تجھے اختیار ہی اگر تیرے ہی ہاتھ میری قضا ہی تو قتل کر غرض اس نابکار نے حکم دیا کہ بدیع الملک کو قتل
کر دو اسی صحرا مین لکڑیان جمع کر کے شاہزادہ کو پھونک دو پس تمام سامان مہیا ہو گیا اسوقت پایہ پر ڈال کر شاہزادہ
کو لے چلے لیکن حال دختر سبد گلپوش کا بیان کیا جاتا ہی کہ وہ قہار جادو کی دختر پر عاشق ہی کہ نام اسکا نسیم شعلہ زن
ہی وہ جو تبرکات شاہزادہ کے تھے وہ نسیم کے پاس رکھوا دئے تھے یہان گلپوش نے آکر کل کیفیت بیان کی اور کہا
کہ اتنا بڑا کام مین نے کیا ہی یقین ہی کہ مین آپ کے وصل سے شاد ہون اور آپ کے والد اسکو قبول کرین نسیم نے
پوچھا یہ کیا ہنگامہ ہی کہا بدیع الملک کو آگ مین پھینکنے جاتے ہین ملکہ نے ایک تیغ مار کر عیار کو جلا کر خاک کر دیا حق تعالی
نے اُس کے دل مین رحم ڈالا اور تبرکات جو بدیع الملک سے لئے تھے نسیم نے ساتھ لئے اور خود سبد گلپوش کی صورت
بنکر آپ بھی روانہ ہوئی اور اس مقام پر پہونچی کہ جہان تمام لوگ جمع تھے غرضکہ ملازم ایک بلندی پر بدیع الملک کو لے گئے
کہ اس پر سے پھینک دین کہ سبد گلپوش نقلی پیدا ہوا اور چند باتین اسکی وصیت کی سُن اور بعد کو آگ مین ڈالے گا اور
یہ دختر سبد گلپوش نقلی قریب شاہزادہ کے پہونچا اور کہا کہ اگر تبرک آپ کے کو ملین تو کچھ کام نکل سکتا ہی کہا ہان اُس نے
تبرک دیئے اور کہا مین عاشق آشوب جادو کی بیٹی ہون میرا عقد اس کے ساتھ ہو شاہزادہ نے منظور کیا اور تبرکات سب
اور قید کو توڑ ملکہ نسیم آسمان کیطرف چلی گئی وہ لوگ ڈھیلے کیواسطے آئے شاہزادہ نے اُنھین کو مثل آگ مین ڈالا یا اور یہ کیا
بدیع الملک دیکھا یون رہا ہو گئے ہین یہ کہکر چلے کہ قہار جیتا دیکھ ملکہ بہ گڑگڑاہٹ ہوئی اور بجلی چمکی چمک کر قہار پر گری دو کہ جیسے
کے باقی ملازم تلوار چلی نسیم سب کو قتل کیا اور راستے ہمراہ شاہزادہ کو لیکر لشکر مین پہونچی کل حال بیان کیا اب شاہزادہ کا یہ حال ہی **نظم**

| بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی مرا | | سبزۂ تربت مرا دنت غزالان ہی مرا | | مین وہ شیدا عاشق بیچیدہ میان ہی مرا |
|---|---|---|---|---|

خاک پروردیدہ چپیر عشق بیجلی ہی رہا
بند ہنسکا ہے یہ مضمون اُس دہان تنگ کا
جسل سے پوچھیں اپنے نا مسلمان ہی رہا
کب لباس دنیوی میں چھپتے ہیں روشن ضمیر
آگ لوٹے کو پڑھا یا پر وہ حیوان ہی رہا
حلقۂ گیسو میں دیکھی کس رخسار کی تاب
آخرش دل بہہ گیا خون ہو کے پیکان ہی رہا
آگئے زلفیں بلیں پستی کی تھیں اور ابھی تک ہی
وہ رہا آغوش میں لیکن گریزان ہی رہا
پستہ قندی ہو کام غیر میں وہ لعل لب
ہاتھ اپنا فکر میں زیر زنخدان ہی رہا
پانوں کب نکلے رکاب حلقۂ زنجیر سے
جامۂ فانوس میں بھی شعلہ عریان ہی رہا
جلوہ ای قاتل اگر تیرا نہیں حیرت فزا
شب مہ بار شیں سر در گریبان ہی رہا
اسکو دیکھا اس سے اور سکو نہ دیکھا جن نگاہ
ملک دل اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا
دین وایمان نہ ہمشعل ہو فدق کیا اس وقت میں
پر مرض عشق میں تو رنگ زیر دامان ہی رہا
جاہل منکر نہ آئے راہ پر معجز سے بھی
توسن وحشت ہمارا گرم جولان ہی رہا
آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے
دیدۂ بسمل نے کیا دیکھا کہ حیران ہی رہا
مدتوں دل اور پیکان دونوں تھے سینے میں
وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہان ہی رہا
مجھ میں اس میں ربط ہو گیا رنگ بوئی گل
اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا

آشوب جادو نے جو بدیع الملک کی یہ حالت دیکھی عرض کیا اے شہریار صبر فرمایئے بہت نہ گھبرایئے خدا اس مشکل کو بھی آسان کردیگا واس مدعا کو بر مقصود سے بھر دیگا بدیع الملک نے فرمایا کہ آج سب انتظام درست کر لو کل یہان سے اس طرف روانہ ہو جائیں آشوب نے کہا اب زرتاب جادو کو بلایئے اُن سے بھی راے لیجئے دیکھیے وہ کیا فرماتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا راے لینے کی کیا ضرورت ہی کل یہان سے ہر طور چلنا ہی یہ ذکر تھا کہ زرتاب جادو بھی آیا بدیع الملک نے فرمایا ملک صاحب اب ہم کل گلپوش جادو کے یہان ضرور جائینگے زرتاب نے کہا بہت مناسب ہی کل آپ تشریف لے چلئے گا بدیع الملک نے وہ روز و شب تڑپ تڑپ کے بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے بعد نماز اسپ باد رفتار طلب کیا سب لشکر کو چلنے کا حکم دیا سوار ہو کے جانب دربند گلپوش روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ شمیم عنبر مو کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب گلپوش جادو اُن کو لے گیا تو اُس نے ایک مکان تنگ و تاریک میں قید کیا اور حکم دیا کہ طعام بد ذائقہ ملکہ کو دیا جائے وہی اُس کے ملازموں نے قاعدہ باندھ لیا کہ ملکہ کے واسطے طعام بد ذائقہ لے جاتے تھے جب اس مصیبت میں ملکہ کو ایک ماہ کا زمانہ گذرا تو ملکہ کی عجیب حالت ہوئی زیست ناگوار ہوئی ہر وقت آہ وزاری کا شغل رہنے لگا جب ملکہ بہت عاجز ہوئیں تو ایک روز ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کی کہ اے قاضی الحاجات اے مجیب الدعوات اب اس قید الم سے رہائی عطا فرما بہت تکلیف اٹھائی اب رحم کر ملکہ نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ الٰہی ہوئی کہ بدیع الملک جو دربند رنج جادو سے لوح لیکر چلے تھے تیسرے روز گلپوش جادو کی سرحد میں پہونچے یہان بھی سب عمارات کو منہدم پایا عجب حال نظر آیا زرتاب جادو نے بدیع الملک سے عرض کی حضور وہ قصر جو منہدم ہونے سے باقی ہی ملکہ اسی میں قید ہیں بدیع الملک نے اپنے تئیں بتعجیل تمام اس قصر میں پہونچایا دیکھا ایک حجرے سے صداے گریہ وزاری آتی ہی بدیع الملک اس حجرے کے قریب پہونچے دیکھا قفل آہنی پڑا ہی بدیع الملک نے بقوت اُس قفل کو توڑا اور دروازہ جو کھولا دیکھا ملکہ شمیم عنبر مو قید آہن سلسل اس حجرے میں اسیر ہیں بدیع الملک قریب گئے قید ملکہ کے جسم سے دور کی شمیم عنبر مو نے بدیع الملک کو دیکھا خوش ہوئیں کہا ای شہریار شکر ہی کہ اب بھی آپ کو اس اسیر رنج دشمن کی یاد آئی اور عیش وعشرت سے فرصت پائی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا گواہ ہی کہ اس وقت سے نہیں معلوم تمہاری

رہائی کے واسطے کیا کیا کوششین کین مگر شکر ہی کہ خدا نے یہان تک پہونچا دیا یہ کہکر ملکہ کو باہر حجرے کے لائے
مکان کے اندر چھوڑکر باہر آئے محافہ طلب کیا جب محافہ آیا بدیع الملک نے ملکہ سے کہا ملکہ محافہ موجود ہی سوار ہو
ملکہ نے کہا میری رفیق دمگسار لیلئے نسیم گل پیرہن نہین معلوم کیسی ہی اب مجھکو اجازت ہو کہ مین اسکے یہان
جاؤن اور اس کو ہمراہ لاؤن جب تک وہ نہ ہوگی مین ہرگز نہ جاؤنگی بدیع الملک نے فرمایا جاؤ اور انکو
بھی لاؤ ملکہ سحر کرکے بلند ہوئین نسیم کے مکان پر پہونچین یہان نسیم کی فراق ملکہ مین عجیب حالت تھی جیسی ہی
ملکہ کو دیکھا دوڑکے قدمون کی طرف جھکی ملکہ نے گلے سے لگا لیا نسیم کی آنکھون مین آنسو بھر آئے جب رقت
کم ہوئی ملکہ سے پوچھا واری اب یہ فرمایئے رہائی کیونکر پائی ملکہ نے کل کیفیت بیان کی بعد مین یہ بھی کہا
مین تمھارے لینے کو آئی ہون محافہ تیار ہی تم کو چلنے مین کیا انکار ہے نسیم نے عرض کی مین چلنے کو موجود ہون
مگر ایک عرض میری قبول فرمایئے عزت اور حرمت کنیز کی بڑھایئے ملکہ نے کہا جو کہو بسر و چشم قبول ہی تمھاری
خوشی سے مطلب ہی نسیم نے عرض کی اگر ایک روز بدیع الملک نوجوان کنیز کی دعوت قبول فرمائے تو میری
عین خوشی تھی ملکہ نے کہا وہ ضرور آئین گے ملکہ تم خود جاکر آن کو لاؤ نسیم یہ سنکر روانہ ہوئی یہان بدیع الملک
اپنی بارگاہ مین بیٹھے ملکہ کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک پرچہ گود مین گرا شاہزادے نے اُسے پڑھا لکھا تھا کہ
یہان سے تھوڑی دور تشریف لایئے آپ سے کچھ کہنا ہی بدیع الملک اُٹھے سب سمجھ گئے وہان سے چند
قدم آگے بڑھے تھے کہ نسیم نے سامنے آکے سلام کیا دعوت کو کہا بدیع الملک نے قبول کیا نسیم اپنے
ہمراہ لائی یہان سامان محفل مہیا تھا بدیع الملک کے آتے ہی نسیم نے ارباب نشاط کو طلب کیا
نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین محفل مین حاضر ہوئین ایک نازنین نے شاہزادے سے مخاطب
ہوکر یہ غزل شروع کی

## غزل

جو ہی ستم و کینہ و بیداد غضب ہی
شاگرد بھی کیسے ہین جو استاد غضب ہی
کیسے غنچے پریشان ہوئے ہوتے ہی شگفتہ
کیا سوز و گداز دل ناشاد غضب ہی
ہم چاہتے ہین تمکو گر سب کی نظر سے
یہ تجکو خدا کا دل ناشاد غضب ہی
توڑا کمر شاخ کو کثرت نے ثمر کی
ہم جا مین تقاضے اگر امداد غضب ہی
بھولا نہ مجھے قتل گر عام مین قاتل
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہی
انجم سے رخ چرخ پہ بوندین ہین عرق کی
کہتے مین گرفتار کو آزاد غضب ہی
ہی خم سے ہنوز آئینہ بادیہ پر آب
اور اسپہ بھی دلکش یہ غم آباد غضب ہے
کیا غمزہ ترا ابر سر بیداد غضب ہی
سرتا بقدم وہ صنم ایجاد غضب ہی
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہی
اس باغ مین ہونا ہی دل شاد غضب ہی
خاکستر پروانہ یہ رونق ہی بجا شمع
پہلے ہی سے اس جاہ کی افتاد غضب ہی
ہوتا ہی پسند ایک ہی آواز مین آخر
دنیا مین گرانباری اولاد غضب ہی
اللہ کرے خیر مرے شیشۂ دل کی
اللہ رے ترا حافظ کیا یاد غضب ہے
مرتے نہین حورون پہ تری طرح سو افتا
عاشق کی ترے گرمی فریاد غضب ہے
غصہ ہو ترا قہر ترا قہر قیامت
اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہی
قامت ہو ترا کیا ہی سرو سرو قیامت
جلاد فلک سی بھی یہ جلاد غضب ہی
ناز آفت و خشم ستم ایجاد غضب ہی
فریاد نہ کر دیکھ کہ صیاد غضب ہی
نکلے ہی سدا کوہ سے ہم آتش دہم آب
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہی
اُس بت کا بچہ حسن خداوند اُسکو
کیا سوختہ جانون کی فریاد غضب ہی
ای شوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے
پھر آج وہ مست مے بیداد غضب ہی
اخوان شیاطین ہین یہ مست مے بیداد
ہم جیسے ہین عاشق وہ پریزاد غضب ہی
ہے سرو تو پابند تم بے ثمری مین
رنجش تری بیداد ہی بیداد غضب ہی
وہ کونسا غم ہی کہ جو دنیا مین نہین ہی
طرہ بھی سر طرۂ شمشاد غضب ہے

| | | |
|---|---|---|
| دین ہوش جلا مردم ہشیار کے بل بیٹھ<br>یہ لطف نہیں ای دل ناشاد غضب ہے | آنکھوں کو تمھاری جو دیکھوں تو غضب ہو<br>یہ خانۂ ہستی ہے عجب خانۂ رنگین | سو فتنے ہیں پنہان تنرِ لطف میں اُنکے<br>ای ذوق تمر ہستی بنیاد غضب ہے |

اس طرح نازنین نے اس غزل کو گایا اہل محفل کے دل کو لبھایا کہ سب کو محو خوش الحانی بنایا بدیع الملک خوش
ہو کے نازنین کو بہت کچھ انعام دیا صبح تک جلسہ رہا جب آفتاب نکل آیا تو جلسہ برخاست ہوا بدیع الملک
نے ملکہ سے کہا اب لشکر میں سب گھبراتے ہونگے میں جاتا ہوں تم لوگ بھی اپنے تئین بہت جلد پہونچاؤ ملکہ نے
کہا آپ تشریف لے چلیں ہم لوگ بھی ابھی آتے ہیں بدیع الملک وہان سے اپنے لشکر میں آئے تھوڑی دیر
نہ گذری تھی کہ ملکہ اور نسیم اسی مکان میں آگئیں بدیع الملک کو بذریعہ رقعہ کے اپنی آمد کی خبر دی شہزادہ
بدیع الملک نے محافہ بھیجا ملکہ محافہ پر مع نسیم گل پیرہن اور چند کنیزوں کے سوار ہو کے آئیں یہاں بدیع الملک
نے ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی تھی ملکہ اور نسیم کو اس بارگاہ میں اُتارا خود بھی تشریف لے گئے دیکھا ملکہ کے
ہمراہ کچھ کنیزیں ہیں کچھ تھوڑا مال و اسباب بھی ہی بدیع الملک کو جو ملکہ نے آتے ہوے دیکھا عرض کی
ای شہریار آپ یہان سے کہاں تشریف لے جائینگے بدیع الملک نے کہا لوح جہاں کی خبر دے گی
وہان جانا ہوگا ملکہ نے کہا کنیزیں بھی ہمراہ ہیں بدیع الملک نے فرمایا جیسا موقع ہوگا کیا جائے گا
تھوڑی دیر تک ملکہ سے باتیں رہیں پھر بدیع الملک باہر تشریف لائے زرتاب جادو نے کہا اب آپ
لوح ملاحظہ فرمائیے جو حکم ہو وہ بجا لائیے بدیع الملک نے فرمایا میں حسب دستور لوح کو دیکھونگا جو کچھ
لکھا ہوگا وہ کرونگا زرتاب نے عرض کی ای شہریار حسب دستور کیا بدیع الملک نے فرمایا آج شب
بھر عبادت میں بسر کرونگا صبح کو لوح دیکھونگا زرتاب خاموش ہو رہا اور ذکر ہونے لگا جب دن تمام ہوا
تو بدیع الملک بارگاہ میں آئے ملازموں نے سجادہ بچھایا شاہزادے نے عبادت پروردگار رجوع قلب
سے شروع کی شب بھر عبادت میں بسر کی صبح کو بعد فراغت نماز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ ای فتاح
طلسم اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے اور چھوٹے چھوٹے مرحلے فتح ہوں تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے تئین
شریان جادو کے مقام پر پہونچائے اُسکو قتل کرے جب وہ قتل ہوگا تو راستہ کھلے گا بدیع الملک نے
شریان جادو کے مکان کا پتہ تحقیق کیا لوح سے معلوم ہوا آخر میں یہ بھی لکھا تھا کہ شرط تنہائی کی ہی طلسم کشا کو
لازم ہی کہ تنہا جائے بدیع الملک لوح دیکھکر باہر تشریف لائے زرتاب سے کہا مجکو شریان جادو کے
مکان پر جانا ہی زرتاب نے عرض کی پھر غلامان جان نثار حاضر ہیں آپ تشریف لے چلیں بدیع الملک نے
فرمایا تنہائی کی قید ہی میں اکیلا جاؤنگا زرتاب نے کہا اگر لوح کا یہی حکم ہی تو مجبوری ہی آپ تشریف
لے جائیے ہم لوگ بھی وقتاً فوقتاً حاضر خدمت رہیں گے بدیع الملک نے فرمایا کچھ محل تردد نہیں ہی ہر وقت
خدا حافظ و نگہبان ہی کوئی کیا کر سکتا ہی ملکہ شمیم کی بارگاہ میں تشریف لائے اور کہا ملکہ خدا حافظ ہم کو
شریان جادو کے یہان جانا ہی اور حکم لوح یہ ہی کہ تنہا سفر کریں ملکہ نے عرض کی ای شہریار اگر حکم لوح ہی
تو مجبوری ہی آپ تشریف لے جائیے جب طالب دیدار ہونگے حاضر خدمت ہو جایا کرینگے
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم اسقدر تکلیف گوارا نہ کرنا اگر خدا نے چاہا تو میں بہت جلد آؤنگا ملکہ
نے عرض کی گو یہ تو جی نہیں چاہتا تھا کہ آپ کو تنہا جانے دیں مگر کیا کریں مجبور ہیں حکم لوح یوں ہی
ہی بدیع الملک نے کہا ملکہ کچھ اندیشہ نہیں ہی خدا کی ذات پر بھروسہ ہی وہی ہر وقت حافظ و نگہبان

ہوکے کمکر ملکہ سے رخصت ہوئے پھر لشکر مین تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے
پر سوار ہوئے جانب دربند شریان جادو روانہ ہوئے اس دن تمام روز بدیع الملک نے رہبری کی ایک صحرا مین
پہونچے صحرا کو نہایت پر فضا پایا بدیع الملک نے خیال کیا کہ اب شب کو چلنا بہتر نہین ہے صبح کو یہان سے روانہ
ہونگے یہ خیال کرکے بدیع الملک ایک درخت کے قریب تشریف لائے چاہا زین پوش بچھا کر زیر نخل بیٹھین
درخت سے آواز آئی خبردار میرے سایہ مین نہ بیٹھیگا نہین مین گنہگار سرکار ہونگا اور خونخوار سے میرے واسطے
حکم قطع سر زد ہوگا بدیع الملک حیران ہوئے دل مین کہا یہان کے درخت باتین کرتے ہین مگر زین پوش اسی
درخت کے نیچے بچھایا گو اس نے بہت غل مچایا مگر بدیع الملک نے خیال نہ کیا درخت کے نیچے زین
پوش بچھا کے بیٹھے صحرا کی فزا دیکھنے لگے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ بدیع الملک نے دیکھا ایک شعلہ
آسمان سے زمین پر گرا اور غرق زمین ہوگیا پھر اس کے بعد دوسرا شعلہ اسی طرح گر کے زمین مین غرق ہوا پھر
تو ایک سلسلہ بندھ گیا آسمان سے شعلے گرنے لگے بدیع الملک حیران ہوکے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ
گھوڑے پر سوار ہوکے ان شعلون کے پاس پہونچو دیکھو کیا ہے مگر جو بات کرنا بے اجازت لوح نہ کرنا بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہوئے اُن شعلون کے قریب پہونچے دیکھا ایک پہاڑ پر دو اژدر آتشین بیٹھے ہوئے کلا بے
منہ سے چھوڑ رہے ہین وہی شعلے زمین پر گرتے ہین بدیع الملک کو جو اُن اژدرون نے دیکھا سانس کھینچی
بدیع الملک نے چاہا ہٹون مگر پانون نہ جم سکے اژدرون کے پاس چلے شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا تھا کچھ اندیشہ نہ کرو خدا پر نظر رکھو دیکھو کیا بات ظہور پذیر ہوتی ہے بدیع الملک خاموش ہو رہے اژدرون
نے دم کھینچا بدیع الملک وہان اژدر مین پہونچے آنکھین بدیع الملک کی بند ہوگئین تھین عرصہ کے بعد ہوش
آیا اپنے کو ایک پتھر کے پاس پایا لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا یہی شریان جادو کا مکان ہے اب لازم یہ ہے کہ
اس مکان کی پشت پر جاؤ وہان ایک درخت ہے اُسکو بقوت زمین سے اکھاڑو پھر جو علامت ظاہر ہو لوح کو دیکھو
بدیع الملک اُس مکان کے قریب پہونچے پشت پر گئے دیکھا ایک درخت بہت تن آور ایک سنگین چبوترے پر
ہے بدیع الملک قریب درخت پہونچے درخت کو آغوش مین لیکر زور کیا پہلے زور مین چبوترہ جو پتھر کا بنا تھا
اُس مین سے ٹکڑے چٹک چٹک کے گرنے لگے دوسرے زور مین مع بیخ زمین سے نکل آیا بدیع الملک نے جو
درخت اکھاڑا ایک ہنگامہ عظیم سنائی دیا شاہزادے نے دیکھا دہنہ نقب معلوم ہوتا ہے مگر آدمیون کے آنے کی
علامت پائی جاتی ہے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا جو کوئی اس نقب سے سر نکالے اُسکو
قتل کرنا جب چالیس آدمی قتل ہون تب اس نقب مین داخل ہونا بدیع الملک نے تلوار کھینچی سر نقب کھڑے
ہوے ایک پہلوان نے نقب سے سر نکالا بدیع الملک نے اُسکو قتل کیا اُسکے بعد دوسرا پہلوان نکل آیا اس کو بھی
شاہزادے نے قتل کیا اسی طرح چالیس پہلوان اکر شاہزادے کے ہاتھ سے قتل ہوے جب بدیع الملک
نے دیکھا اب چالیس جوان قتل ہوچکے ہین نام خدا لیکر نقب مین پھاند پڑے مگر گھوڑے کو وہین چھوڑا تھوڑی
دیر کے بعد پانون آشنائے زمین ہوئے بدیع الملک نے اپنے کو ایک نہر کے قریب پایا پھر لوح ملاحظہ فرمائی
لکھا تھا کہ اس نہر مین کود پڑو بدیع الملک اس نہر مین کود پڑے جب پانون زمین سے آشنا ہوے
بدیع الملک نے آنکھ کھولی دیکھا ایک مکان نہایت پر تکلف شیشے کا بنا ہے سامنے ایک ساحر مرگ چھالا بچھائے
بیٹھا ہے اُس ساحر نے جو بدیع الملک کو دیکھا کہا او جوان تو یہان کیونکر آیا تجکو کس نے پہونچایا بدیع الملک

نے کہا مین شریان جادو کے پاس جاؤنگا اسکو خاک مین ملاؤنگا ساحر نے کہا شریان جادو میرا ہی نام ہی تو کیون
میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہی بدیع الملک نے کہا مین اس طلسم کے تباہ کرنے کا قصد رکھتا ہون تو کیا چیز ہے۔
شریان نے کہا ای جوان مین وہ شخص ہون کہ جسکا سحر وساحری مین نظیر نہین ہی تو کیا مجکو قتل کریگا اور یہ وہ
طلسم ہی جو کسی کے فتح کرنے سے فتح نہ ہوگا بدیع الملک نے جواب دیا یہ دعوے تیرا بیکار ہی اگر تیری اجل آئی
ہی تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اور طلسم کی عمر تمام ہوئی تو ضرور ٹوٹیگا تو عبث مجسے یاوہ گوئی کرتا ہی شریان
نے کہا ای جوان ان تصویرون کو دیکھ جو تیرے سامنے پتھر کی کھڑی ہین بدیع الملک نے کہا یہ سب تیرا
کارخانہ شعبدہ بازی ہی مین انکو کیا دیکھون شریان نے ایک تصویر کی طرف اشارہ کیا وہ تصویر شیر کی
تھی بدیع الملک کی جانب بصورت اصلی چلی شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ صرف اس لوح
کو دکھا دو بدیع الملک نے اُس کو لوح دکھا دی شیر نے ایک چیخ ماری جلکر خاک ہوگیا شریان نے
دوسری تصویر سے اشارہ کیا ایک فیل مست بدیع الملک کی جانب چلا بدیع الملک نے پھر لوح کو دیکھ
لکھا تھا جو تصویر ان مین سے تمھارے پاس آنے کا ارادہ کرے اسکو لوح دکھا دو جلکر خاک ہو جائیگی
بدیع الملک نے اس فیل کو بھی لوح دکھائی وہ بھی جلکر خاک ہوگیا اسی طرح شریان نے سب تصویرون
کی طرف اشارہ کیا اور سب بدیع الملک کی طرف بڑھین مگر جل جلکر خاک ہوئین جب اسکی سب تصویرین
جل چکین تو شریان کو غصہ آیا آواز دی ای شبیہ سامری کیا اب تجھ مین کچھ اثر قدرت باقی نہین ہی بدیع الملک
نے دیکھا ایک دروازہ اس مکان کا کھلا اور ایک آدمی عجیب الخلقت طویل القامت اس دروازے سے برآمد
ہوکر بدیع الملک کی طرف جھپٹا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسم حافیہ لوح کو سات مرتبہ
پڑھو اور تلوار اس کے سر پہ مارو بدیع الملک نے اسم حافیہ لوح سات مرتبہ پڑھکر تلوار اسکے سر پہ لگائی
اُس نے خود گردن جھکائی تلوار کے پڑتے ہی ایک آواز مہیب آئی تلوار جبین تک درآئی اس مرد عجیب الخلقت
نے آہ کی اور زمین پر گرکے اپنی جان دی ایک آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من بصورت سامری بود اس
آواز کے آنے سے شریان جادو کے چہرے سے رنگ اڑگیا کہا او طلسم کشا تو نے غضب کیا ہم صورت سامری کو
قتل کیا یہ کہکر ایک طائر سیاہ رنگ اپنی جھولی سے نکال کے بدیع الملک کی جانب اڑایا وہ طائر بدیع الملک
کے قریب آیا اس زور سے چیخ ماری کہ بدیع الملک حیران ہوگئے قریب تھا کہ زمین پر گرین مگر سنبھل گئے
شریان جادو نیمچہ لیکر بڑھا بدیع الملک کے قریب پہونچا چاہتا تھا کہ وہ نیمچہ کا وار کرے مگر بدیع الملک
کو ہوش آگیا لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسم حافیہ ایک بار پڑھ کے اس پہ وار کرو بدیع الملک تلوار تو ہاتھ
ہی مین لیے تھے اسم حافیہ کو ایک بار پڑھکر وار کیا تلوار شریان جادو کے سر پہ پڑی جگر تک اتر آئی شریان مرکے
گرا ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہوا جسقدر مکانات پتھر کے وہان بنے تھے سب گرکے خاک مین مل گئے عرصہ دراز
کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من شریان جادو بود بدیع الملک نے شکر خدا کیا پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ
پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور شریان جادو قتل ہو تو طلسم کشا کو چاہیے کہ اکوان ریش دراز جادو کے
مقام پر اپنے کو پہونچائے بدیع الملک نے پتہ تحقیق کیا لوح سے معلوم ہوا بدیع الملک نوجوان اسی طرف
روانہ ہوئے ایک صحرا مین پہونچے چونکہ بہت خستہ تھے ایک درخت کے سایہ مین جاکر بیٹھے دیکھا ایک برق چمکی
بدیع الملک چارون طرف دیکھنے لگے سامنے سے ملکہ شمیم عنبر مو نے آکے سلام کیا بدیع الملک خوش

ہو گئے کہا ملکہ عالم تم یہان کس طرح پہونچین ملکہ نے عرض کی مین کئی بار آپ کے دیکھنے کو حاضر ہوئی مگر حضور
اُسوقت امر ضروری مین معروف تھے ساحرون کو قتل کر رہے تھے اس وجہ سے ملنا بہتر نہ جانا صرف دولت
دیدار حاصل کر کے پلٹ گئی اس وقت آپ کو تنہا پایا اس وجہ سے حاضر خدمت ہوئی بدیع الملک نے
کہا اب مجکو اکوان ریش دراز جادو کے مرحلے پر جانا ہو اسکو قتل کرنا ہو ملکہ نے کہا ای شہریار وہ بڑا مکار ہو
آپ وہان کے جانے کا ارادہ نہ فرمایئے گا نہین بہت پچھتایئے گا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے گا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ لوح جو ہدایت کرتی ہو ملکہ نے کہا لوح تو اُسکے قتل کی ہدایت کرتی مگر اُس کے
قتل کے واسطے سامان درکار ہے آپ پہلے سامان قتل اکوان مہیا کیجئے پھر وہان جایئے بدیع الملک نے
کہا ملکہ اب چاہے کچھ ہو مین ضرور جاؤنگا ملکہ نے کہا ای شہریار آپ کو اتنا زمانہ گذرا مینوشی کا تو اتفاق کاہے
کو ہوا ہوگا بدیع الملک نے فرمایا بھلا یہ اسباب کہان ممکن ہوتے ہین ملکہ نے اپنے تخت کو اشارہ کیا تخت
ہوا پر معلق تھا زمین پر آیا ملکہ نے تخت پر سے ایک گلابی اُٹھائی جام مین شراب انڈیل کر اپنے ہاتھ سے
بدیع الملک نوجوان کو دی بدیع الملک چاہتے ہین کہ مین شراب پی جاؤن کہ آسمان سے آواز آئی
ای شہریار خبردار شراب نہ پیجئے گا بدیع الملک نے توقف کیا ملکہ نے کہا ای شہریار یہ صحرائے طلسم ہو
یہان ایسے عجائبات بہت ہین اسکا خیال نہ فرمایئے شراب پیجئے پھر بدیع الملک نے جام منہ سے لگایا کہ
ایک برق چمکی جام کے دو ٹکڑے ہوئے بدیع الملک نے دیکھا زرتاب جادو سامنے کھڑا ہو زرتاب
نے سلام کیا کہا ای شہریار مین نے ایک بار خدمت مین عرض کیا مگر آپ کو خیال نہ آیا یہ کہکر شمیم نقلی کی
طرف مخاطب ہوا کہا ادکار اب کہان جایگا شمیم نقلی نے ایک گولا زرتاب پر مارا زرتاب نے گولے کو
روکیا پنجہ سحر جعلی سے نکال کے آگے بڑھا شمیم نقلی نے چاہا مین غرق زمین ہو جاؤن مگر زرتاب جادو
نے فرصت نہ دی پنجے کا وار اُسکے سر پر کیا سر اُڑگیا تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام مین دشت مان
جادو بود زرتاب نے بدیع الملک سے عرض کی آپ کو ایسی غفلت نہین لازم ہو جو کام کیجئے گا پہلے
لوح کو ملاحظہ فرما لیجئے گا یہ اور طلسم نہین ہو یہان بڑے بڑے مکار ہین اور آپ سے تو اس امر کے عرض
کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ آپ تجربہ کار ہین بہت سے طلسم فتح کر چکے ہین بدیع نے کہا اسوقت مجکو دھوکا
ہوگیا ورنہ آج تک بہت ہوشیار رہا زرتاب جادو نے عرض کی اب آپ مرحلہ اکوان ریش دراز جادو
پر تشریف لئے جاتے ہین اثنائے راہ مین بہت سے ساحران مکار سدراہ ہونگے بہت ہوشیار رہیئے گا مین بھی
وقتاً فوقتاً حاضر ہوتا رہونگا مگر آپ بہت ہوشیار رہیئے گا یہ کہکر زرتاب جادو بدیع الملک سے رخصت
ہوا بدیع الملک نے اس کے جانے کے بعد لوح ملاحظہ فرمائی لکھا تھا اسی سمت جاؤ جس طرف جاتے ہو
بدیع الملک اسی طرف روانہ ہوئے قریب شام ایک پہاڑ کے قریب پہونچے بدیع الملک اس کوہ پر
چڑھے دیکھا ہزارہا جانور مثل شیر و خرس و گرگ کے اس پہاڑ پر پھر رہے ہین بدیع الملک کو جو سب نے
دیکھا جھپٹے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ لوح زمین پر ڈال دو اور ان سب کا تماشا
دیکھو بدیع الملک نے لوح زمین پر ڈالدی جسقدر جانور تھے لوح کی طرف چلے ہر ایک لے لوح کے
اُٹھانے کا ارادہ کیا اس پر آپس مین لڑائی ہونے لگی بڑی دیر تک سب جانور خوب لڑے آخر سب لڑ بھڑ کر مر گئے
بدیع الملک نے لوح اُٹھائی شکر خدا بجا لائے آگے بڑھے کوہ سے اُترے ایک دریائے ناپیدا کنار نظر آیا

مگر کشتی کا پتا نہ پایا بدیع الملک حیران ہوئے کہ اب اس دریا سے گذر کیونکر ہوگا یہ سوچکر لوح ملاحظہ
فرمائی نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھو ایک مرد قوی تن دریا سے برآمد ہوگا وہ تمکو اپنی پیٹھ پر
بٹھا کے لے جائے گا بدیع الملک نے اسم حاشیہ پڑھا وسط دریا سے ایک مرد عجیب الخلقت پیدا ہوا بدیع الملک
کے قریب آیا شاہزادہ کو اپنی پشت پر سوار کیا دریا کے پار جاکر اُتار دیا بدیع الملک آگے بڑھے مکانات
سنگ نظر پڑے شاہزادے نے لوح کو دیکھا اُس مین لکھا تھا ای فتاح طلسم وارے سیار این عجائبات
اگر خدا اپنا فضل کرے اور دریا سے بصحت و سلامتی گذر ہو تو لازم ہو کہ اپنے تئین اس قلعہ سنگ مین جو سامنے معلوم
ہوتا ہو جلد پہونچاؤ زیادہ دیر نہ لگاؤ بدیع الملک آگے بڑھے قریب اس قلعہ کے پہونچ دروازہ کی تلاش مین
چارون طرف پھرے مگر در کا پتا نہ ملا مجبور ہو کے لوح کو دیکھا اُس مین لکھا تھا کہ سامنے جو درخت صندل معلوم
ہوتا ہو اسکو بقوت طلسم کشائی زمین سے اُکھاڑو وہین نقب ظاہر ہوگا وہی اس قلعہ کا راستہ ہو بدیع الملک اُس
درخت کے پاس آئے عمر کو آغوش مین لیکر زور کیا اور اکھاڑ کر پھینک دیا دہنہ نقب ظاہر ہوا بدیع الملک نام
خدا لیکر کود پڑے تھوڑی دیر مین پانون آشنا زمین ہوئے شاہزادہ نے دیکھا صحن قلعہ مین کھڑا ہون باشندگان
قلعہ نے جو بدیع الملک کو دیکھا سب نے شور کیا لوگ آلات حرب لیکر بدیع الملک کی طرف چلے بدیع الملک
نے بھی تلوار کھینچی جو لوگ آگے بڑھتے آتے تھے کچھ پیچھے ہٹے بعض نے وار بھی کئے بدیع الملک نے بھی قتل کرنا
شروع کیا پھر تو تمام قلعہ مین ہنگامہ پڑ گیا اکوان ریش دراز کو خبر پہونچی کہ ایک جوان صاحب شوکت و شان
اس قلعہ مین نہین معلوم کس طرف سے آیا ہو سب کو قتل کر رہا ہے کسی کے روکے سے نہین رکتا اکوان یہ خبر
وحشت اثر سنکر بدحواس ہو گیا اپنے ملازمان خاص سے کہا تم جاکر دیکھو کون ہو ملازمین اُسکے پاس سے اُٹھے
باہر آئے بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھکر دنگ ہو گئے شاہزادے کے قریب آکر پوچھا ای جوان تو کون
ہو کہاں سے آیا ہو قلعہ مین آنے کا راستہ کیونکر پایا ہو کیا مطلب ہو بدیع الملک نے جواب دیا بارادہ
فتاحی طلسم یہاں آیا ہون اکوان ریش دراز تک جاؤنگا اُسکو خاک مین ملاؤنگا اپنا مطلب دل
حاصل کرونگا اُسکے خون سے اپنی تلوار بھرونگا ملازمان اکوان کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہا تیری کیا
مجال جو تو اُن کی شان مین کوئی کلمہ خلاف ادب زبان سے نکال سکے بدیع الملک کو غصہ آیا فرمایا اگر
اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو اکوان ریش دراز کو مذہب ساحری پرستی ترک کرنے کی ہدایت کرو اور
تم بھی مسلمان ہو اس کارخانہ سحر کو دفع کرو ہم آگے جائین اگر اسکے خلاف کروگے سزا پاؤ گے ملازمان اکوان
نے بدیع الملک کو چارون طرف سے گھیر لیا سحر کرنے لگے لیکن شاہزادہ پر سحر کیونکر تاثیر کرتا بہت سے
تحفہ جات دافع سحر موجود تھے ساحر سحر کر کے عاجز ہوئے بدیع الملک نے بہت لوگون کو قتل بھی کیا سب
ساحر بھاگ کر اکوان ریش دراز کے پاس پہونچے کہا ای شہنشاہ ایک نوجوان بارادہ طلسم کشائی یہاں آیا
ہو قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ لوح حاصل کر چکا ہو ہم لوگون نے بہت کچھ سحر کئے مگر اس پر تاثیر نکی ہم لوگ مجبور
ہوگئے اُس نے بہت سے ساحرون کو قتل کیا اب یہان آنے کا ارادہ کیا ہو ہوشیار ہو جائیے سمجھ کے مقابلہ کیجئے گا
اکوان نے کہا ایسے بہت سے طلسم کشا آئے مگر اپنے کئے کی سزا پائی بات بن نہ آئی مین ابھی جاکر اسکو اسیر
کئے لیتا ہون مجھسے بچکر کہاں جائیگا اذیت اُٹھائیگا یہ کہکر کاندھے پر جھولی ڈالی کچھ اسباب سحر ہاتھ مین لیا
ملازمین کو ساتھ لیکر باہر آیا یہان بدیع الملک نوجوان ساحرون کو قتل کر رہے تھے اکوان نے آتے ہی

نعرہ کیا بانش اوطلسم کشا یہ قلعہ اکوان ریش دراز جادو ہے بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بدانجام لمبی گز کی ڈاڑھی مینڈھیاں گندھی ہوئیں کانوں میں لٹکی ہوئی اسباب سحر ہاتھ میں لئے ہوئے چلا آتا ہے بدیع الملک کے قریب پہونچکر جھولی سے گولا نکالا سحر کرکے بدیع الملک پر کھینچ مارا یکایک گرین سنگ باری ہوئی تاریکی چھاگئی مگر بدیع الملک پر کسی چیز نے اثر نہ کیا شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پڑھکر تلوار لگاؤ بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو پڑھا تلوار اٹھائی اکوان چونکہ دیوتن تھا سمجھا مجکو تلوار سے کیا گزند پہونچے گا سر جھکا دیا مگر بدیع الملک نے اسم حاشیہ پڑھکر جو تلوار لگائی سر کو کاٹ کرتا بہ سینہ اتر آئی اکوان مرکر گرا ایک ہنگامہ برپا ہوا تاریکی چھاگئی آوازیں مہیب آنے لگیں سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصے کے آواز آئی کشتہ مرا نام من اکوان جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم اس آواز کے آنے سے عمارات جو ساختہ سحر اکوان ریش دراز جادو تھی منہدم ہوگئی علامت وربند مثل جو ساحر وہاں موجود تھے اس کیفیت کو دیکھکر بھاگے راستہ صاف ہوا بدیع الملک نے شکر خدا کیا پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اس میں لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور اکوان ریش دراز جادو مارا جاوے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئیں قصر نقابداران میں پہونچاے کہ وہ مرحلہ آخری طلسم خونخوار کا ہے بدیع الملک نے لوح سے پتہ دریافت فرمایا سب کیفیت آئینہ ہوگئی بدیع الملک چاہتے ہیں کہ قصر نقابداران کی طرف روانہ ہوں کہ برق سی چمکی بدیع الملک نے دیکھا زرتاب جادو نے آکر سلام کیا کہا ای شہریار ماشاءاللہ اکوان ریش دراز جادو کو کس جرات سے قتل کیا اب کہاں تشریف لے جانے کا ارادہ ہے بدیع الملک نے کہا طلسم نقابداران میں جاؤنگا لوح سے سب پتہ دریافت کرلیا ہے زرتاب جادو نے عرض کی حضور وہ مقام بہت سخت ہے اور آپکی طبیعت عالی سے خوف معلوم ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے کہو ملک صاحب لشکر کی خیریت بیان فرمایئے زرتاب جادو نے کہا سب حضور کو یاد کرتے ہیں خصوصاً ملکہ شمیم عنبر مو آپکے فراق میں بہت بیتاب ہیں خور وخواب میں کئی بار آنے کا ارادہ کیا میں مانع ہوا انکا نکلنا اچھا نہ جانا آپ کی خیریت بیان کردی بدیع الملک نے کہا ہماری طرف سے سبکا مزاج پوچھ دیجئے گا اور ملکہ شمیم کو تسکین دیتے رہئے گا آپنے بہت اچھا کیا جو انکو نہ آنے دیا طلسم میں ہر ایک انکا دشمن ہے زرتاب جادو نے کہا میں رخصت ہوتا ہوں آپ بھی تشریف لیجائیے بدیع الملک نے زرتاب کو رخصت کیا اور آپ قصر نقابداران کا راستہ لیا کہ ذکر ان کا وقت پر تحریر کیا جائے گا

## اب مختصر کیفیت نقابداران کی عرض کی جاتی ہے

قصر نقابداران وہ مقام ہے کہ جب رعد خونخوار آتش چشم جادو کو بڑا نام ہوا اکثر کہا کرتا ہے کہ یہ چیز دیگر طلسم میں نہیں ہے اس قصر میں خونخوار جادو نے چند شہر ملکوں سے حسینان مہ جبین کو صغر سنی میں بلوایا اور انکو سحر تعلیم کرایا جب جوان ہوئیں چہرہ پر نقاب ڈالکر اس قصر میں داخل کیا مگر سحر بھی ان لوگوں کو اس نے تعلیم کرایا جو ساحری عہد جمشید زمان تھے ہر ایک زمین سحر میں طاق شہرۂ آفاق تھی انکے قصر میں کسی کی مجال نہ تھی کہ جا سکتا سب شوخ وطرار شب بھر شغل میخواری دن بھر گلنار رقص وسرود کا چرچا رہا کرتا تھا کوئی فکر دنیا کی انکے قریب نہ تھی جب بدیع الملک اس طلسم میں داخل ہوئے اور انکے آنے کی خبر خونخوار کو پہونچی اس نے سب مرحلہ جات پر انتظام جدید کیا جب اس کو بعض بعض مرحلے کے ٹوٹنے کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے قصر نقابداران میں اسکی اطلاع دی کہ اگر طلسم کشا تمہارے مرحلے پر آئے تو اسکو ضرور اسیر کرنا جان سے نہ مارنا نقابداران قصر نے کہلا بھیجا اطمینان رکھئے جو شخص آئیگا ہم اسکو اسیر کرینگے آپ خاطر جمع رکھئے اور خونخوار جادو کو بھی اسکا یقین کامل تھا کہ طلسم کشا وہاں جاکر ضرور گرفتار کیا جائیگا لیکن جس روز سے نقاب داران قصر

اس راز سے آگاہ ہوئی تھین کہ کوئی شخص یہان آنے والا ہے اُس روز سے سب نے اپنی حفاظت کے واسطے
سحر تیار کئے تھے اور عجائب غرائب راہ مین بنادئے تھے مگر بدیع الملک نامدار جو اکوان رئیش دراز جادو کو قتل
کرکے جانب قصر نقابداران روانہ ہوئے دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچے ایک عمیق چاہ نظر آیا بدیع الملک
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا قصر نقابداران کا یہی راستہ ہے بے خوف اسمین پہاند پڑو بدیع الملک اس چاہ
مین پہاند پڑے دیر کے بعد پانون آشنا زمین ہوئے بدیع الملک نے دیکھا ایک قصر لالہ زار مین کھڑا ہون جہان
تک نظر جاتی ہے قدرت خدا نظر آتی ہے ہزارہا درخت انواع واقسام کے لگے ہین پھول اسقدر صحن گلستان مین
پڑے ہین کہ معلوم ہوتا ہے فرش گل بچھایا ہے چمن کو دیکھکر محویت کی حالت پیدا ہوتی ہے ہر پھول پر طبیعت مائل
ہوتی ہے بلبل کی نغمہ سازی طاؤس کی طنازی بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی محو دید ہوگئے اسی حالت مین
کھڑے تھے کہ دیکھا ایک نقاب پوش بصد جوش وخروش مرکب شکین پہ سوار عقب مین چند طائران خوبصورت
اپنے بال وپر وا کئے ہوئے مروحہ جنبانی کرتے ہوئے اس شان وشوکت سے آتا ہے بدیع الملک اسکی جاہ وحشم
کو دیکھکر بہت خوش ہوئے مگر اس نقاب پوش نے جو بدیع الملک کو دیکھا گھوڑا ڈپٹ کے قریب آیا کہا او
جوان تو کون ہے اور اس قصر مین کیون آیا ہے کیا تو طلسم کشا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ اس پوچھنے کا سبب
تحقیق کرنے کا باعث بیان کرو نقاب پوش نے کہا یہ قصر ہمارا ہے اسمین کوئی بلا اجازت ہمارے نہین آسکتا ہے
تو کیونکر آیا کس نے راستہ بتایا بدیع الملک نے فرمایا راستہ بتانے والے بہت جس سے پوچھا اس نے بتادیا شعر سفر کی
شرط مسافر نوازی بہتیرے ہزارہا شجر سایہ دار راہ مین ہین نقابدار نے کہا آپکو یہان آنا کیا ضرور تھا بدیع الملک
نے فرمایا ہمین قصر نقابداران مین جانا ہے اس قصر کی کیفیت دیکھنا ہے نقاب پوش نے کہا اُس قصر کی کیفیت آپ کیا
دیکھ سکتے ہین اسکے دیکھنے کو ویسی آنکھین چاہئے ہین جیسا وہ قصر ہے بہتر اسی مین ہے کہ آپ یہان سے پلٹ جائیے ورنہ
بہت پچھتائیے گا بڑی زک اٹھائیے گا بدیع الملک نے فرمایا ہمکو کیا کوئی زک دیسکتا ہے ہر حال مین ہمارا خدا مالک
ہے ہم سوائے ذات خدا کے اور کسی سے خائف وترسان نہین ہین تمہاری کیا ہستی ہے جو ہمین کسی قسم کی تکلیف دیسکو
نقابدار نے کہا مجکو آپکی جرأت ومحنت پر رحم آتا ہے آپ ابھی پھرنے کا خیال کرین یہان سے تشریف لے جائین
بدیع الملک نے جواب دیا اب اس امر کی نسبت مجھسے کچھ نہ کہنا مین اسکی سماعت نہ کرونگا جب تک اس مہم
کو فتح نہ کرلونگا واپس نہ جاؤنگا یہ باتین ہورہی تھین کہ ایک نقابدار اور آیا بدیع الملک سے کہا کیون صاحب
آپ ہمارے قصر مین بے اجازت کیون تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا ہمین اجازت کی ضرورت نہین تم کیا
جانو ہم کس ارادے سے آئے ہین ابھی اس نقابدار سے گفتگو ختم نہوئی تھی ایک اور نقابدار آیا اس نے بھی سوالات
بدیع الملک سے کئے اسی طرح بہت سے نقابدار جمع ہوئے بدیع الملک حیران کہ اسقدر نقابدار ایک
وضع کے اس قصر مین کیونکر جمع ہوگئے اور ہر ایک نقابدار نے بدیع الملک سے کہنا شروع کیا کہ آپ ہمارے قصر
مین کیون آئے کس نے آپ کو یہان آنے کی اجازت دی بدیع الملک ہر ایک سے کہہ رہے تھے کہ اجازت کی
ضرورت نہین ہے ہم اس قصر کو فتح کرنے کو آئے ہین نقابدار بدیع الملک سے بحث کر رہے ہین کہ نوبت
نقارے کی صدا کان مین آئی نقابدارون نے بدیع الملک سے کہا اب اگر آپکو اپنی جان عزیز ہے تو یہان سے
اسیوقت تشریف لے جائیے ورنہ اب وہ شخص آتا ہے جو ہم سب کا حاکم ہے اگر وہ آپکو یہان دیکھ لیگا تو بہت بری
طرح پیش آئیگا بدیع الملک نے کہا جب وہ یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا ہمکو اُسی سے ملنا ہے نقابدارون نے بدیع الملک

ے بہت کہا مگر شاہزادے نے سب کو یہی جواب دیا کہ میں تمہاری سرداری سے کچھ کنارا ہوں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ بدیع الملک نے دیکھا ایک نقابدار تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ پہنے ایک مرکب تمکین پر سوار مگر گھوڑا زیور جواہرات میں غرق نقابدار کے سر پر چتر زرین کا سایہ دو خادم مگر وہ بھی نقاب پوش چنور ہاتھوں میں لیے ہوئے مگس رانی کرتے ہوئے ہر قدم پر سیم و زر کے پھول لٹاتے ہوئے اس شان و شوکت سے آتے ہیں نقابدار جب بدیع الملک کے قریب پہونچا کہا ای شہریار آپنے احسان کیا جو اس قصر میں تشریف لائے مگر آپ مہمان ہو چکے ہیں خاطر ہم پر واجب ہے تشریف لے چلئے بدیع الملک بہت خوش ہوئے نقابدار گھوڑے سے اترا بدیع الملک کا ہاتھ پکڑ کے اپنی بارہ دری میں لایا اسیوقت خادموں سے کہا ارباب نشاط کو محفل میں حاضر کرو شراب کباب لاؤ اسیوقت ارباب نشاط محفل میں حاضر ہوئے شراب کباب کی کشتیاں بھی آئیں نقابدار نے ارباب نشاط کو حکم دیا کہ گانا شروع کرو ایک نازنین پری جبین آگئی ساز درست ہوئے غزل شروع کی

## غزل

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہونچا ہمکو
اور جون چہرہ لیلے ہے سویدا ہمکو
رکھ مکدر بس ای چرخ نہ آشنا ہمکو
چاہیے جامے عصا گردون مینا ہمکو
بستگی دلکو ہے کیون اُس گرہ زلف کیساتھ
بھاگے ہے دور ہی سے دیکھ کے صحرا ہمکو
جابجا نام تو جون نقش قدم چھوڑ گیا
در دو اب تلکو ہمارا ہو تمھارا ہم کو
از کفر ہو طاعت سے بھی اپنے پیدا
کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو
تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلنے یاسے
ہر نفس باد مخالف کا ہے جھونکا ہمکو
ہم گئے جسکی طرف جون گل بازی آتش
خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھیجا ہمکو
کرتے ہون کو ونہیں ہے تو سخن میں سبقت
طوق گرداب صفت چاہیے اپنا ہمکو
صرف تلخ اُس لب شیرین سے ہر اک بات ہے گو
کہ کسی گل کی دورنگی نے ہے مارا ہمکو
جتنے عاشق ہیں ہم ایک کا ہے ایک عزیز
اژدہا ساں ڈستا ہے دندان عوض پا ہمکو
مل گئے ہیں خاک میں جو مرے پیچ و تاب خیال
زیر داماں نگہ آہو سے صحرا ہم کو

دانہ خرمن ہے ہمیں قطرہ ہے دریا ہمکو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہمکو
اُس نے خط جو قلم سرمہ سے لکھا ہمکو
ہنے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہم کو
ہو گیا کشتی طوفان زدہ تا بت اپنا
کیا سبب کچھ نہیں کھلتا یہ معما ہم کو
کس سے تدبیر تری ہو ہماری جون زلف
خاک گم ہو کے گیا ڈھونڈھنے عنقا ہمکو
پھینک کر شیشۂ دل ہاتھ سے کتا ہو دست
نقش سجدہ کا ہے پیشانی کا ٹیکا ہمکو
ایکدم تنگ دوائے تھے بغل میں ہی پھر
ہو بستر گلتر سے آنے کا ہے بوسا ہمکو
ہو سکے لاغری و ضعف کہاں پنج خوش
پاس کے نزدیک یا دور ہی پھینکا ہمکو
ہر قدم پانوں پہ سر رکھتے ہیں خار رفیق
پردہ کچھ ہم سے نہ گیا جو کہے گا ہمکو
لگ گئی آنکھ جو سو گئے میں تری زلفوں کے
ناصحا سنتے ہیں ہم کچھ تو ہے میٹھا ہمکو
ایک دم عمر طبیعی ہے یہاں شکل حباب
شمع سے چاہیے ہے خون کا دعوی ہمکو
دل میں ہے قطرۂ خون چند سلطان انار
کیوں نہ فانوس خیالی ہو بگولا ہم کو
ہم یہ کہتے تھے کہ ذوق اُس کی تو زلفوں کو چھیڑ

آنے ہو جہاں میں نظر گل کا تماشا ہمکو
ہم وہ مجنون ہیں کہ دل اپنا ہو صحرا ہمکو
لکھا ایسا ہے تجھ کو عشق ہی سویدا ہم کو
شوق مستی میں ہے گلگشت چمن کا ہمکو
آگیا اپنے اگر مرنے پر رونا ہم کو
ہم وہ مجنون ہیں کہ گر در آہو کی طرح
گر گلستون سے بنایا ہے سراپا ہم کو
اور ہمدرد کہاں ہو ہوا ای حضرت دل
کیا بنایا تھا ہتیلی کا پھپھولا ہمکو
نخل خرما کی طرح باغ محبت میں ملا
ثمر دوری نے کیا تنگ ہے کیا کیا ہمکو
آن پہونچی سر گرداب فنا کی کشتی
تیری جانب ہے پرواز میں اعضا ہمکو
رشک تھا اپنے لاشے میں کہ اس نو خط نے
ای جنوں تو نے تو کانٹوں میں گھسیٹا ہمکو
اپنا ہے کعبہ مقصود فقط گو ہر دل
شب سیاہی نے کسی بار دبایا ہم کو
خاک سے کیونکہ ہماری گل حنا نہ اُگے
فکر امروز نہ ہے کچھ غم فردا ہم کو
کیا ستم ہے کہ بے قطع رہ عشق فلک
ہے وہ بھی جب الفت نے پہونچا ہمکو
ہم وہ ہیں وحشی کہ لاغر کہ چھپا لیتی ہے
اب وہ ہم ہو تو ہے تجکو قلق یا ہمکو

نازنین نے ایسی خوش الحان سے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل دنگ ہو گئے نقابدار نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا شاہزادے کو محو پایا بدیع الملک کو دیکھکر نقابدار نے اپنے چہرے سے نقاب الٹی اُسکے
نقاب اُٹھتے ہی جسقدر نقابدار وہان موجود تھے سب نے اپنے اپنے چہرون سے نقابین اُلٹ دین بدیع الملک
نے جو اس نقابدار کی طرف دیکھا تاب نظارہ نہ لائے بیہوش ہو گئے بدیع الملک کا بیہوش ہونے گرنا تھا کہ
نقابدار چارون طرف سے ٹوٹ پڑے بدیع الملک کے گلے سے لوح اُتار لی جلدی جلدی سلسل و مطوق
کیا بدیع الملک کو جب ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا لوح پر جو نگاہ کی گلے مین نہ پائی اور تحفجات کو اپنے
پاس دیکھا یقین ہوا کہ یہ لوگ اُس راز سے ماہر نہ تھے ورنہ اسکو بھی لے لیتے لیکن بدیع الملک کو کمال
رنج ہوا نقابدارون نے کہا ہم جو کچھ آپ سے کہتے تھے وہ ظہور پذیر ہوا اب آپ کو اپنے بادشاہ کی خدمت
مین روانہ کرینگے وہ آپ کو قتل کریگا بدیع الملک نے فرمایا کوئی کسی کے قتل پر قادر نہین ہے جو سب
نقابدارون کا سردار تھا اُس نے اُسیوقت ایک نامہ خونخوار کو لکھا مضمون اُس کا یہ تھا کہ جسنے طلسم کشا
کو اسیر کیا ہے اور لوح بھی اُس سے لے لی ہے کسی کو اپنے ملازمان خاص سے روانہ فرمایئے کہ وہ آکر لوح
اور طلسم کشا کو یہان سے لے جائے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیکر کہا اسکو خونخوار آتش چشم کی خدمت مین
لے جانا اور ہماری زبانی پیام یہ کہنا کہ جسنے اُس شخص کو گرفتار کیا ہے جو آپ کے طلسم مین ایک کے بھی گرفتار کرنے سے
نہ گرفتار ہوتا اب انعام کے امیدوار ہین ساحر یہ سنکر روانہ ہوا راہ طے کرتا ہوا چلا خونخوار کا مکان وہان سے دو ماہ
کی راہ پر تھا ساحر دن بھر پروے ہوا جاتا تھا شب کو کسی صحرا مین درخت پر بیٹھ رہتا تھا ایک روز دوپہر کو اس شدت
کی گرمی ہوئی اور تمازت آفتاب بڑھی کہ الامان ساحر چونکہ زمین سے بہت بلند جاتا تھا اسکو شدت تشنگی نے بیتاب
کر دیا جلدی زمین پر اُترا چشمہ آب کے تجسس مین جاتا تھا مگر صاحبقران ثانی جو بعد فتح ملک زرین تلاش
بدیع الملک مین مع لشکر گران روانہ ہوئے تھے کئی روز سے اس صحرا مین مقیم تھے ساحر نے جو لشکر دیکھا اپنی
جان بچا کر افتان وخیزان لشکر مین پہونچا اُسوقت خواجہ کسی ضرورت سے اس طرف آئے تھے ساحر نے ایک آدمی کو جو
آتے ہوئے دیکھا ٹھہر گیا خواجہ بھی اُسکو دیکھکر ٹھہر گئے ساحر نے آگے بڑھ کے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر
کہا کیون بھائی مسافر تم کہان سے آتے ہو ساحر نے عرض کی آپ پہلے مجکو پانی پلایئے پھر مین اپنی کیفیت بیان
کرون خواجہ اُسکو اپنی بارگاہ مین لائے پانی پلایا کہا بھائی اب مختصر اپنی کیفیت بیان کرو ساحر نے کہا مین قصر
نقابداران سے آتا ہون خونخوار آتش چشم جادو کے پاس جاؤنگا خواجہ نے جو خونخوار آتش چشم کا نام سنا کان
کھڑے کر کے سنبھل کے بیٹھے کہا کیون بھائی تمھیں وہان کیا کام ہے ساحر نے کہا ایک شخص طلسم کشائی کے لیئے
یہان آیا ہے اُس نے طلسم کے جتنے مرحلے تھے سب برباد کیئے اور اُسکو کسی قسم کا گزند نہین پہونچا اب مرحلہ آخری
پر آکے گرفتار ہوا ہے لوح حاصل کر چکا تھا اب لوح بھی اُس سے لے لی گئی ہے اور خود بھی گرفتار ہو گیا اسی کے
اطلاع کے واسطے مین بادشاہ طلسم کے پاس جاتا ہون اب بادشاہ طلسم کو اطلاع دونگا وہ کسی کو وہان سے روانہ
کرینگے وہ آکر طلسم کشا کو اور لوح کو لے جائیگا بدیع الملک طلسم کشا کا نام ہے خواجہ نے نام جو سنا گھبرا گئے کہا کیون
بھائی طلسم نقابداران کہان ہے اور وہان کیونکر جانے پاتے مین ساحر نے سب پتے دیئے خواجہ نے جملہ باتین
وہان کی اُس سے دریافت کین آخر مین نام پوچھا ساحر نے شدید جادو اپنا نام بتایا خواجہ نے اسکو خوب باتون مین
لگایا ساحر نے کہا اب مجکو دیر ہوتی ہے جاؤنگا ابھی مجکو بڑے بڑے کام کرنا ہین میرا ٹھہرنا اب یہان بہتر نہین ہے خواجہ نے

کہا بھائی تم اتنی دور سے آئے ہو کچھ دیر تو دم لو علاوہ اسکے ہمارے میہمان ہو تمھاری خاطر ہمپر واجب ہو اگر بھوکے ہو کھانا موجود ہو ساحر نے کہا اب آپ مجکو اجازت دیجے خواجہ نے کہا تھوڑا شربت پی لو پھر جانا تمھین اس گرمی مین جانا ہو ساحر نے ہر چند انکار کیا مگر خواجہ نے شربت بنا کے اسکی آنکھ بچا کے بیہوشی ملا کے گلاس ساحر کو دیا یہ گرمی مین پیاسا بھی تھا سب گلاس پی گیا خواجہ نے پھر تھوڑی دیر اس سے باتین کین مگر گرمی کا وقت تھا اور ساحر تھکا ہوا آیا تھا بیہوشی نے بہت جلد تاثیر کی ساحر نے کہا بھائی میرا سر چکراتا ہو طبیعت میری بہت گھبراتی ہو خواجہ نے کہا ذرا آنکھ کے ٹہلو یہ بات رفع ہو جائیگی ساحر ٹہلنے کو اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا ساحر بیہوش ہوکے گرا خواجہ نے اسکی جیب سے نامہ نکال لیا نامہ کو کھول کر پڑھا تو اسمین لکھا تھا کہ ہمنے طلسم کشا کو بڑی محنتون سے اسیر کیا ہو اور لوح بھی لے لی ہو آپ کسی معتمد شخص کو روانہ فرمایئے کہ وہ طلسم کشا کو آکر لیجائے خواجہ نے اس ساحر کا لباس اُتار کر اُسکو تو داخل زنبیل کیا اور آپ ہی نامہ لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران آج بدیع الملک نامدار کی کیفیت معلوم ہوئی امیر نے فرمایا جلد کہو خواجہ نے وہ نامہ دکھایا سب حال بھی بیان کیا صاحبقران نے فرمایا ابھی یہان سے کوچ کرنا چاہیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان کوئی مرحلہ ہو کہ اُسکا نام قمر نقاب پوشان ہو اُسی جگہ پر نقاب پوشون نے بدیع الملک کو اسیر کر لیا ہو آپ جلد یہان سے کوچ کیجیے مین اسکا بندوبست کرونگا صاحبقران نے اُسیوقت لشکر کو کوچ کا حکم دیا سب لشکر چل نکلا خواجہ نے اس ساحر سے سب کیفیت دریافت کر لی تھی اُسی سمت روانہ ہوئے تیسرے روز قریب اُس مرحلے کے پہونچے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی آپ یہین قیام فرمایئے مین اسکا بندوبست کرتا ہون خواجہ کے کہنے سے صاحبقران نے وہین قیام کیا عمرو ثانی نے برق ثانی کو بلایا کہا آپ میرے ساتھ چلیئے مگر ایک شرط سے لے چلونگا برق نے عرض کی اُستاد مجھے سب قبول ہو خواجہ نے کہا میری راے پر کام کیجیے گا اپنی تیزی کو کام نہ فرمایئے گا برق نے کہا اُستاد میری کیا مجال ہو جو آپکی راے مین دخل دون یا آپ کے خلاف مرضی کرون عمرو ثانی نے برق کو شدید جادو کی شکل بنایا اور آپ ساحر جلیل کی صورت بنے زنبیل سے تخت نکالا برق کو لیکر تخت پر سوار ہوئے قمر نقابداران کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد تخت دیوار قمر کے قریب پہونچا نقابدار جشنون مین شغل رہے تھے خواجہ نے دیکھا تو اس باغ کو عجیب پر فضا پایا مگر نقابدارون نے تخت جو آتے ہوئے دیکھا آپس مین کہا خونخوار آتش چشم نے اپنے کسی ملازم خاص کو بھیجا ہو بلکہ شدید جادو ہمارا فرستادہ بھی اسکے پاس تخت پر بیٹھا ہو یہان نقابدار یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نے تخت نیچے اُتارا نقاب پوشون نے سلام کیا کہا آپ نے بڑی زحمت فرمائی تشریف لے چلیے خواجہ نقابدارون کے ہمراہ بارہ دری مین آئے نقابدارون نے بڑی خاطر کی خواجہ سے کہا اپنا اسم مبارک ارشاد فرمایئے خواجہ نے کہا میرا نام ادب آموز جادو ہو خونخوار میرے سامنے بہت چھوٹا سا تھا مین نے خونخوار کے باپ کو گودیون مین پالا ہو نقابدارون نے کہا آپکی عمر بہت ہو ادب آموز نے کہا سامری کے وقت مین مین جوان تھا سامری سے بہت محبت رہتی تھی سامرن سے ہمیشہ مذاق ہوا کیا جب کبھی سامری اور سامرن مین لڑائی ہوتی تھی ہم انصاف کے واسطے بلائے جاتے تھے سامری کا مزاج ایسا بڑا تھا کہ سامرن کو جوتیان مارا کرتے تھے مگر سامرن بھی بڑی شوقین تھین جہان سامری کہین گئے اور سامرن نے دو چار جادوون کو بلایا ڈھول ڈھمکا کرنا شروع کیا جس وقت سامری آجاتے تھے سامرن اُنکو نکال دیتی تھین یہ باتین سامری کے خلاف ہوتی تھین وہ جوتیان لگاتے تھے نقاب پوش بہت ہنسے کہا جناب ادب آموز صاحب آپ عجیب سحر بیان ہین

ایسی باتین کہین کہ ہم لوگون کا دل نہین چاہتا کہ آپ خاموش ہون ادب آموز نے کہا آپ حضرات نے میری باتین
نہین سُنی ہین اگر کبھی اتفاق ہوگا تو پھر بھی تمام حکایات سامری آپسے بیان کرونگا کیا کہون ایسے وقت مین یہان
آیا ہون کہ ٹھہر نہین سکتا نقاب پوشون نے کہا ہم آپکو ابھی نہ جانے دیگے آج کی شب یہان رہیے آخر آپ ہمارے
مہمان ہین آپکی ہم کچھ خاطر بھی کرین ادب آموز نے کہا یہ موقع خاطرداریون کا نہین ہے مین سرکاری کام کے واسطے
یہان آیا ہون جب آپکے پاس آؤنگا تب آپ میری خاطر کیجیے گا نقاب پوشون نے کہا ہم معاف کرائینگے آپ
آج شب کو ہمارے یہان تشریف رکھیے ادب آموز نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو مین مجبور ہون آپکی خاطر شکنی
بھی نہین کرسکتا ہون خیر آپ طلسم کشا کو بلاییے لوح کو منگا لیجیے مین ان دونون کو خدمت مین شہنشاہ کے
روانہ کردون نقابدارون نے کہا آپ اسوقت قیدی کیونکر روانہ کیجیے گا یہان ایسا کون ہے جو لیکر جائے گا
ادب آموز جادو نے کہا اسکی تحقیق کرنے سے کیا فائدہ ہوگا آپ لوگ جانتے ہین کہ مین پہلو نشین سامری ہون
کسی طرح سے روانہ کردونگا آپ بھی اس کیفیت کو ملاحظہ فرمائیے گا نقابدار اس کمال کے دیکھنے کے شایق ہوئے
اُسی وقت بدیع الملک کو طلب کیا ملازم شاہزادے کو لیکر آئے ادب آموز نقلی نے کہا اُن کی قید دور کرو
نقابدارون نے کہا ایسا نہ ہو طلسم کشا کوئی فساد برپا کرے ادب آموز نقلی نے کہا میرے سامنے کیا کرسکتا ہے ملازمان
نقاب پوش نے اُسیوقت قید جسم بدیع الملک سے دور کی خواجہ نے بدیع الملک کے قریب جاکر دلاسا
دیا بدیع الملک نے خواجہ کو پہچانا خاموش ہو رہے ادب آموز نقلی نے بدیع الملک کو داخل زنبیل کیا
نقابدارون نے جو یہ کیفیت دیکھی بہت حیران ہوئے کہ ادب آموز نے یہ کیا کیا جو طلسم کشا غائب ہوگیا سب نے
کہا کیون جناب آپ نے کیا کیا جو طلسم کشا غائب ہوگیا ادب آموز نقلی نے کہا آپکو اس دریافت سے کیا حاصل
ہے لوح میرے حوالے کیجیے نقابدارون نے لوح دی خواجہ نے لوح بھی نذر زنبیل کی اب نقاب پوشون کو
کو اور حیرت بڑھی کہا برائے سامری ہمکو اس راز سے آگاہ کیجیے آپ نے طلسم کشا کو کیا کیا ادب آموز نے
کہا میرے حوالے کچھ انتظام دنیاوی ہے اور اُسکی خدمت کے واسطے کچھ فرشتے سامری نے میرے متعلق کیے
ہین ہمیشہ اُن سے کام لیتا ہون نقابدارون نے پوچھا وہ فرشتے کہان رہتے ہین خواجہ عمرو یعنی ادب آموز نقلی
نے کہا آپ لوگ شایق ہین جائے سکونت فرشتگان دیکھیے گا نقابدارون نے کہا ہم لوگ بہت مشتاق ہین
ادب آموز نقلی نے کہا کے روز تک وہان قیام کیجیے گا نقابدارون نے کہا اتنی فرصت ہمکو نہین ہے جو وہان
کئی روز تک رہ سکین ادب آموز نے کہا اچھا ایک شب کے واسطے آپ لوگ چلے جائیے پھر چلے آئیے گا نقابداران
نے منظور کیا ادب آموز نقلی نے اپنے پاس بلالیا زنبیل کی دو تین کنٹھیان کھولین ایک ایک کو داخل زنبیل کرنا
شروع کیا تھوڑی دیر مین جسقدر نقاب پوش تھے خواجہ نے سب کو داخل زنبیل کیا پھر ملازمین کو بلایا انکو بھی
داخل زنبیل کیا جب کوئی باقی نہ رہا تو خواجہ لوٹنے کو چلے اب تو برق ثانی بھی نعرہ کرکے اسباب لوٹنے لگا
خواجہ نے کہا برق دیکھو ہم اسی واسطے تمکو یہان نہین لانے تھے خبردار کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا نہین ابھی ایک
نقابدار کو نکال کر چھوڑ دونگا مجکو تو کوئی نہ پاویگا مگر تمھارے واسطے خرابی آجائیگی برق ثانی نے عرض
کی اُستاد مین آپ ہی کے واسطے کوشش کرتا ہون کہ آپ کو لوٹنے کی تکلیف نہ ہو مین جمع کرکے آپکو دیتا
جاؤنگا آپ نذر زنبیل کرتے جائیے خواجہ نے کہا آپ معاف فرمائیے مین سب اسباب خود ہی اُٹھا لونگا اول تو
اسباب ہی کہان ہے مگر جو کچھ ہے وہ میرا حق ہے تم کیون لیتے ہو اُسکو ہاتھ نہ لگاؤ مین لے لونگا برق وہان سے

ہٹ کر دوسری جگہ اسباب لوٹنے لگا کچھ زمین مین دبا دیا کچھ صندوق مین رکھا کچھ خواجہ کو دیدیا خواجہ نے برق کو جو زمین
مین اسباب رکھتے دیکھا کہا کیون نالایق ہم سے اس طرح پوشیدہ کرتا ہے برق ثانی نے عرض کی استاد مین نے عمداً
نہین پوشیدہ کیا تھا خواجہ نے سب اسباب قمر نقابداران کا اپنے قبضہ مین کیا برق سے کہا اب ہم جاتے ہین تم
بھی آنا برق نے عرض کی استاد مجکو بھی اپنے ہمراہ لیتے چلیے مین کیونکر آسکونگا خواجہ نے فرمایا مین تمکو اپنے ہمراہ کیونکر
لے چلون نہین معلوم مین خود کس طرح وہان تک جاؤنگا جب برق بہت مجبور رہا تو رونے لگا خواجہ نے اُسکو
جب اسقدر مضطرب پایا اپنے تخت پر بٹھایا وہان سے تخت کو اڑائے ہوئے صاحبقران کے لشکر مین آئے
یہان امیر ثانی خواجہ کے منتظر تھے جیسے ہی عمرو ثانی کو آتے ہوئے دیکھا کہا خواجہ بدیع الملک کی حالت
سے آگاہ کرو خواجہ نے عرض کی یا امیر بڑے افسوس کی بات ہے مین بدیع الملک نوجوان کو پشتارے مین
باندھکر لاتا تھا راہ مین قرضدارون سے ملاقات ہوئی اُنھون نے پشتارہ لے لیا اور لوح بھی میرے پاس
تھی وہ بھی اپنے قبضہ مین کی پھر مین کیا کرتا مجبور ہوگیا امیر نے فرمایا تمھارے قرض سے ہم بہت عاجز ہین
ہر وقت تمھین قرضدار مل جاتے ہین اور جو اسباب تمھارے پاس ہوتا ہے وہ چھین لیتے ہین اب کیا بندوبست
کیا جائے خواجہ نے کہا اُنکا روپیہ دیا جائے تو بدیع الملک کو رہائی ہوگی صاحبقران نے فرمایا پھر جو کچھ ہو
وہ انتظام کیا جائے عمرو ثانی نے کہا جب تک اُنکا روپیہ نہ پہونچے گا بدیع الملک نہین آسکتے ہین صاحبقران
نے اپنے سردارون کی جانب دیکھا سب نے عرض کی پھر کچھ روپیہ خواجہ کو دیجیے یہ بندوبست کرین صاحبقران
نے سب سے اشارہ سے کہا خواجہ کے پاس بدیع الملک موجود ہین مگر مجبور ہوکے چار ہزار روپیہ امیر نے خواجہ
کو دیا خواجہ نے روپیہ اُٹھایا اپنی بارگاہ مین آئے یہان بدیع الملک کو زنبیل سے نکالا بدیع الملک نے دیکھا
مین خواجہ کی بارگاہ مین ہون اُٹھ کے بیٹھے لوح کو جو خیال کیا گلے مین نہ پایا کہا خواجہ صاحب میرے پاس لوح
بھی تھی عمرو ثانی نے عرض کیا لوح بھی مین نے اپنے قبضے مین کرلی ہی مگر قرضدارون سے مجبور ہوگیا راہ مین
آتا تھا کہ اُن سے ملاقات ہوگئی اُنھون نے لوح مجھسے چھین لی بدیع الملک نے فرمایا پھر خواجہ جسقدر روپیہ
کہو دیا جائے مگر لوح لادو خواجہ نے کہا روپیہ دینا آپکی بہت بیوقوف ہے کچھ میرے اس کام کی قدر فرمایئے کچھ
لوح کے منگانے کی تدبیر کیجیے بدیع الملک نے کہا خواجہ میرے لشکر مین چلو جسقدر میرے امکان مین ہوگا
دریغ نہ کرونگا تمکو دونگا خواجہ نے کہا اب مین آپکے لشکر مین کیونکر چلون بدیع الملک نے فرمایا اچھا مین کوئی
تدبیر کرتا ہون خواجہ نے کہا صاحبقران آپکے بہت مشتاق ہین تشریف لے چلیے بدیع الملک ۔ حبقران
کا نام سنکر خوش ہوئے خواجہ نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر نے جو
بدیع الملک کو آتے دیکھا اپنی جگہ سے اُٹھے بدیع الملک نے سلام کیا امیر ثانی نے بدیع الملک کو گلے
سے لگالیا بہت کچھ تعریف کی داد مردانگی دی بدیع الملک نے عرض کی سب آپکی دعا کی برکت تھی امیر نے
فرمایا واقعی تم نے وہ کارنمایان کیا کہ جو خاص تمھاری ذات کے واسطے تھا تنہا طلسم مین آنا اور تمام طلسم مین تہلکہ
ڈال دینا بڑے بڑے بہادرون اور ساحرون کو اپنا مطیع کرلینا بڑی جرأت وہمت کا کام ہے بدیع الملک
نوجوان نے عرض کی مین اب اپنے لشکر سے ملنا چاہتا ہون خواجہ سے وعدہ کیا ہے اسکو ایفا کرونگا لوح لونگا
جبتک لوح نہ ملیگی تب تک مین کوئی کام نہین کرسکتا ہون امیر نے فرمایا خواجہ سے کیا وعدہ کیا ہے بدیع الملک
نے کل کیفیت بیان کی امیر نے خواجہ کو بلایا خواجہ حاضر ہوئے صاحبقران ثانی نے فرمایا خواجہ ہم نے

تمکو روپیہ دیا ابھی تک تحسین اور لینے کی ہوس باقی ہی عمرو شاتی نے عرض کی یا صاحبقران آپ اس مقدمے
مین دخل نہ دیجیے اپنے تو صرف اُن کے لے آنے کا روپیہ مجکو دیا تھا اب لوح کیونکر آسکتی ہی صاحبقران نے
خواجہ کو اور روپیہ دیا اور کہا آپ لوح لا دیجیے خواجہ نے لوح لا کر بدیع الملک کو دی بدیع الملک
نے لوح گلے مین ڈالی صاحبقران نے اس خوشی مین جشن کیا دو روز تک وہان مقیم رہے تیسرے روز بدیع الملک
نے عرض کی اب مین چاہتا ہون کہ اپنے لشکر سے ملون صاحبقران نے فرمایا جسوقت مزاج مین آئے کوچ کرو
بدیع الملک نے عرض کی میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ آپ یہین تشریف رکھین مین لشکر کے لینے کو جاتا
ہون بہت جلد آپ سے آکر ملونگا صاحبقران نے فرمایا بھلا یہ ممکن ہی کہ اب تمکو تنہا چھوڑونگا مین بھی تمھارے
ہمراہ چلونگا یہ فرما کر حکم دیا کہ ہماری فوج مین اطلاع کر دو کہ سامان سفر درست کرین ہم کل یہان سے کوچ
کرینگے گو بدیع الملک نے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران نے قبول نہ کیا بدیع الملک مجبور ہو کر خاموش ہو رہے دوسرے
روز صاحبقران مع بدیع الملک نوجوان وہان سے کوچ کرکے چلے کہ ذکر اُن کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ شمیم اور ملکہ مہتاب زعفران پوش کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک کو عرصہ ہوا تو یہ دونون شاہزادیان گھبرائین ملکہ مہتاب نے چند ملازمین اپنے اس خبر کے واسطے روانہ
کیے کہ وہ لوگ جاکر بدیع الملک کی خبر لائین اور ملکہ شمیم نے گل پیرہن کو روانہ کیا اور تاکید کر دی کہ جسطرح ممکن ہو
بے خبر لیے ہوے واپس نہ آنا یہ دونون پیک روانہ ہوے مگر کیفیت لشکر بدیع الملک ملاحظہ فرمائیے کہ زرتاب جادو
نے آشوب سے کہا اب یہان بے خبر بیٹھے رہنا مناسب وقت نہین ہی شاہزادہ قصر نقاب پوشان مین گیا تھا نہین
معلوم وہان کیا واقعہ گذرا بہت دنون سے کیفیت نہین معلوم ہوئی ہی میرا ارادہ ہی کہ آج برائے دریافت کیفیت
بدیع الملک نوجوان جاؤن شاہزادے کو دیکھ آؤن آشوب نے کہا مین بھی تمھارے ہمراہ چلونگا شاہزادے
کے دیکھنے کو میرا بھی جی چاہتا ہی زرتاب جادو نے جواب دیا کہ تم لشکر کی محافظت کو رہو مین پہلے دیکھ آؤن اسوقت
جانا آشوب خاموش ہو رہا زرتاب اُسیوقت روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا پہلے کیفیت بدیع الملک
نوجوان کی تحریر کی جاتی ہی یہ صاحبقران زمان کو ہمراہ لیکر چلے ایک دریا کے قریب آکے لوح کو ملاحظہ کیا
اسمین تحریر تھا کہ جب تک گرداب جادو قتل نہ ہوگا اس دریا سے گذرنا ممکن نہین بہتر یہ ہی کہ گرداب جادو
کو قتل کرو اُسکے قتل ہونے کے بعد یہ دریا خشک ہو جائے گا راستہ صاف پیدا ہوگا بدیع الملک نے
گرداب جادو کا ٹھکانا دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی مگر آخر مین یہ شرط تحریر تھی کہ طلسم کشا کو لازم ہی کہ تنہا
برائے قتل گرداب جادو جائے جب اس مکان کے قریب پہونچے لوح کو دیکھے جو کچھ تحریر ہو اس پر عمل کرے
بدیع الملک صاحبقران کے پاس آئے عرض کی لوح یہ خبر دیتی ہی آپ یہان قیام فرمائیے مین گرداب جادو
کے ٹھکانے پر جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو اُسکو قتل کرکے آتا ہون صاحبقران نے فرمایا مین بھی تمھارے ہمراہ چلتا
ہون تنہا جانا مناسب نہین ہی بدیع الملک نے کہا لوح خبر دیتی ہی کہ تنہا جاؤ اور اُس سے مقابلہ کرو یہ سنکر
امیر خاموش ہو رہے لشکر کو رو کا بارگاہین استادہ کرائین بدیع الملک اُسیوقت صاحبقران سے رخصت
ہوے جو پتہ لوح مین ملاحظہ کیا تھا اس طرف چلے مگر اب کیفیت ان لوگون کی بیان کی جاتی ہی جن کو ملکہ مہتاب
زعفران پوش اور ملکہ شمیم عنبر موے برائے خبر بدیع الملک روانہ کیا تھا یہ لوگ جو رخصت ہو کر آئے تھے
صحرا بصحرا بدیع الملک کو تلاش کرتے پھرتے تھے تین دن تک برابر انھون نے بدیع الملک کو تلاش کیا مگر پتہ

نہ پایا چھٹے روز مجبور ہو کے ایک درخت کے سائے مین تھک کر بیٹھ رہے نسیم گل پیرہن نے فرستادہ ملکہ مہتاب
سے کہا کہ اب شاہزادے کی خیریت معلوم ہونا بہت مشکل ہے بہتر ہوگا کہ تم واپس جاؤ مین پتہ لگاؤنگی خبر لیکر آؤنگی
تم یہان سے اچھی طرح واقف نہین ہو آگے جانے کا ارادہ نہ کرو فرستادہ ملکہ مہتاب نے جواب دیا کہ اگر میری جان
بھی جاتی رہے تو بھی مین اپنے عزم سے منہ نہ موڑونگی ملکہ عالم نے مجھسے تاکیداً فرمایا ہے کہ جب تک کیفیت شاہزادے
کی دریافت نہ کر لینا واپس نہ آنا اس طور سے واپس جاؤنگی تو ملکہ عالم کو کیا منہ دکھاؤنگی کیسی شرمندگی حاصل
ہوگی اور ملکہ عالم مجھکو کیا کہین گی نسیم گل پیرہن نے کہا تمھین اختیار ہے یہ خیال کر لو کہ آج چھٹا روز ہے کہ آب و
دانہ بھی بدقت ہم پہونچا ہے مگر اب تک پتہ بدیع الملک نوجوان کا نہین معلوم ہوا یہ ذکر تھا کہ ایک گوشہ صحرا
سے گرد اُڑی نسیم گل پیرہن اُس طرف دیکھنے لگی جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو نسیم نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک
گھوڑا اُڑاتے چلے آتے ہین خوش ہو گئی فرستادہ ملکہ مہتاب سے کہا شکر ہے کہ آج ثمر محنت ہاتھ آیا شاہزادہ کا پتہ
پایا نہین معلوم کہان سے تشریف لاتے ہین کس طرف جاتے ہین یہ کہکر اپنے مقام سے اٹھی آگے بڑھی
فرستادہ ملکہ مہتاب بھی نسیم کے ہمراہ ہوا نسیم نے آگے بڑھ کے بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادے نے
نسیم کو پہچانا خوش تو ہوئے مگر دھوکا کھا چکے تھے لوح کو ملاحظہ کیا اسمین لکھا تھا کہ نسیم گل پیرہن ہے تمھارے
پاس ملکہ شمیم عنبر مو نے بھیجا ہے اور دوسرے آدمی کو ملکہ مہتاب زعفران پوش نے براے دریافت خیریت
مزاج روانہ کیا ہے اس سے کچھ خوف نکرو اپنے مزاج کی کیفیت بتادو بدیع الملک یہ دیکھکر خوش ہو گئے
نسیم گل پیرہن کو جواب سلام دیا کہا اے نسیم شعر نہین معلوم اک مدت سے کیا ہے حال یہان دل کا ۔ مزاج اچھا تو ہے
یاد تو ہے مجھے اُس آفت جان کا ۔ ملکہ شمیم عنبر مو کی کیا حالت ہے مزاج کیسا ہے نسیم گل پیرہن نے عرض کی آپکی یاد مین
بیقرار ہین ہر وقت آپ ہی کو یاد کرتی ہین راتون کی نیند حرام ہے اگر ہملوگ سمجھاتے ہین تو آزردہ ہوتی ہین جب
بہت بیتاب ہوئین تو مجھکو حکم دیا کہ جہان شاہزادہ عالم ہون اُن کے پاس جاؤ خبر مزاج لاؤ پہلے تو خود آنے پر
آمادہ ہوئین مگر جب مین نے سمجھایا اور کہا کہ آپ کا جانا مناسب نہین ہے طلسم مین اب سب آپکے دشمن ہو گئے
ہین اگر کسی مکار سے مقابلہ ہو گیا اُسوقت دشمنون کو مشکل ہوگی ہم جاتے ہین شاہزادے کی خبر لاتے ہین آپ صبر
فرمائین زیادہ بیتاب نہ ہون بدیع الملک نے فرمایا مجھکو بھی اُنکے دیکھنے کا از حد اشتیاق ہے مگر مجبور ہون کہ ابھی
وہان تک جا نہین سکتا جب تک گرداب جادو فتح نہو گا تب تک اس طرف جانے کا راستہ نہ ملیگا بدیع الملک
نسیم گل پیرہن سے باتین کر رہے تھے کہ فرستادہ ملکہ مہتاب زعفران پوش نے سلام کیا اور عرض کی کہ حضور ملکہ
مہتاب زعفران پوش نے آپکو سلام شوق کہا ہے اور خیریت مزاج دریافت کی ہے بدیع الملک ملکہ مہتاب زعفران پوش
کا نام سنکر بیقرار ہو گئے نسیم کی وجہ سے زیادہ تو کچھ نہ کہہ سکے مگر اسقدر کہا کہ ملکہ کو ہماری طرف سے بہت بہت
پوچھنا اور ہماری خیریت سے مطلع کرنا اور کہدینا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد تم سے آکر ملینگے خاطر جمع رکھو ایک
مرحلہ ابھی طے کرنا ہے جسوقت وہ فتح ہو جائیگا راستہ مل جائیگا ہم مع لشکر وہان آئینگے بدیع الملک نے پیغامبرون
کو یہ کہکر رخصت کیا آپ آگے بڑھے دیکھا ایک جوان حسین تاج شہریاری سر پہ دھرے لباس فاخرہ زیب جسم
کئے ایک درخت کے سائے مین بیٹھا ہے سامنے اسپ دو رکاب کھڑا ہے اس جوان نے جو بدیع الملک کو دیکھا کہا
او جوان تو کون ہے کہان جاتا ہے کس ارادے سے اُس طرف آیا ہے بدیع الملک نے اپنی کیفیت صاف صاف بیان
کی اُس جوان نے کہا اگر تجھے اپنی زندگی درکار ہے یہ گھوڑا اور سلاح اپنا مجکو دے اور جس طرف سے آیا ہے واپس جا

بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کہ تیری کیا مجال جو ہماری زندگی مین یہ گھوڑا اور سلاح ہم
سے لے اُس جوان نے جواب دیا کہ مین نے بڑے بڑے پہلوانون کو جو لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر ادھر آئے لوٹ
لیا اور تو ایک متنفس یہ دعوی کرتا ہو کیا تو نے میرا نام نہین سنا بدیع الملک نے فرمایا مین تجھسے واقف نہین
ہون کہ تو کون ہو اور جن کو تو نے لوٹ لیا ہوگا وہ پہلوان نہ ہونگے اس جوان نے کہا میرا نام صمصام قزاق ہو
مدت سے اس صحرا مین رہتا ہون ہزارون قافلون کو تنہا لوٹ لیا لوگ مجکو جانتے ہین خونخوار آتش چشم جادو جو
اس طلسم کا بادشاہ ہو اور سحر مین یکتا ہو وہ تک مجکو گرفتار نہین کرسکا اور تو کہتا ہو کہ ہم مال و اسباب نہ دینگے اب
زیادہ کلام کو طول نہ دے اسباب میرے حوالے کر بدیع الملک نے فرمایا او صمصام اب اس کلمہ کو زبان پر نہ لانا
ورنہ بہت پچتائیگا صمصام یہ جواب سخت سنکر اپنی جگہ سے اُٹھا تلوار کھینچ کر بدیع الملک کی طرف چلا قریب آکر
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے وار خالی دیا صمصام نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے بائن ہاتھ بچا کر کلائی
پر ہاتھ ڈال دیا صمصام نے اپنا دوسرا ہاتھ گریبان مین ڈالا بدیع الملک نے اسکی کمر مین ہاتھ ڈالکر زور
کیا زین سے اُٹھا لیا سر سے اونچا کرکے چاہا کہ زمین پر دے مارین صمصام نے عرض کی ای شہریار امان دیجیے
بدیع الملک نے فرمایا امان بشرط ایمان صمصام نے عرض کی مجھے کیا انکار ہو بدیع الملک نے اُسکو آہستگی
زمین پر رکھدیا صمصام کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار غلام امیدوار ہو کہ
آپ کفش خانہ کو قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایئے تشریف لے چلیے دعوت قبول کیجیے بدیع الملک نے
بہت کچھ عذر کیا مگر صمصام نے سر قدمون پر رکھدیا اور عرض کی جب آپ دعوت سے فراغت پائینگے تو مین
ایک سامان ایسا کردونگا کہ گرداب جادو تک آپ بہت جلد پہونچ جائین گے بدیع الملک کو افراط اخلاق
سے کچھ گمان ہوا فوراً شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ صمصام کے مکان پر جاؤ دعوت قبول کرو
اسکے ذریعہ سے ایک بڑا کام نکلیگا یہ تمھارا دوست ہو بدیع الملک خوشی سے صمصام کے ہمراہ روانہ ہوے
صمصام بدیع الملک کو لیکر اپنے مکان پہ آیا بدیع الملک نے مکان کو نہایت نفیس پایا سب سامان
شاہانہ موجود ملازمین کی انتہا نہین سب نے جو صمصام کو آتے دیکھا اپنی جگہون سے برائے تعظیم کھڑے ہوگئے
صمصام نے سب سے کہا کہ مجھسے بڑھ کے آقاے نامدار کا ادب کرو مین صرف تمھارا مالک ہون اور یہ میرے
مالک ہین مین انکا بندہ بیدرم ہون لوگون نے جو صمصام کی یہ تقریر سنی آپس مین کہا آج کیا بات ہو اور یہ
کون نوجوان ہو جسکے لیے اسقدر ادب و قاعدے صرف ہوتے ہین ملازمین تو اس حیرت مین رہے مگر صمصام
بدیع الملک کو اپنے ہمراہ ایک بارہ دری کے اندر لایا تخت زرنگار بچھا تھا بدیع الملک سے عرض کی
آپ تخت پر تشریف رکھین مین اور کامون مین معروف ہوتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ای صمصام یہ بات ہمارے
قاعدہ خاندانی کے خلاف ہو ہم لوگ تخت پر نہین بیٹھتے ہین نہ ہمکو تخت کی پروا ہو آج تک فضل الٰہی سے بہت
سے ملک فتح کیے اور بہت سے شاہان عالیجاہ کو زیر کیا مگر انکے ملک مین کسی وارث تاج و تخت کو حاکم کردیا خود
حکومت کرنے کا ارادہ نہین کیا ہم لوگ فرائض راہ دین اسلام مین ہمارا تاج و تخت ترقی دین اسلام ہو اسی
کے واسطے یہ کوشش کرتے ہین تمھارا تخت تمکو مبارک رہے ہمارے واسطے جو جگہ مناسب ہوگی وہان بیٹھ جائینگے
یہ کہہ کے ایک دنگل زرنگار سامنے بچھا تھا اُس دنگل پر بدیع الملک نوجوان رونق افروز ہوے صمصام
انتظام دعوت مین مشغول ہوا محفل جشن آراستہ کی اپنے جملہ ملازمین کو حکم دیا کہ آج سب اس محفل مین جمع ہون

ہم ایک بات ضروری بیان کرینگے یہ حکم پاکر سب ملازم جمع ہوئے جب صمصام نے دیکھا کہ اب سب ملازمین
جمع ہین اُسوقت پکار کے کہا اے حاضرین محفل مین نے بدل وجان اطاعت بدیع الملک نوجوان کی اختیار
کی اور دین باطل کو ترک کر کے طریقۂ اسلام قبول کیا اور اسکے اعلان سے غرض یہ ہو کہ جسکو اطاعت بدیع الملک نوجوان
کی منظور ہو اور دین اسلام قبول کرنا ہو وہ میرے یہان رہے اور جسکو ان امور سے انحراف ہو وہ اسی وقت
میری محفل سے نکل جائے اور تا زیست مجکو منہ نہ دکھائے یہ کلام سنکر جسقدر حاضرین مجلس تھے سب نے آپس مین کہا
اب انکار کرنا مناسب وقت نہین ہو اور اصل یون ہو کہ ہمیشہ سے اہل اسلام کے دین کو قوی سنتے آئے ہین اور
انکی اقبالمندیان بھی خوب خوب دیکھین واقعی یہ لوگ راہ حق پر ہین انکا مذہب اختیار کرنا باعث درستی عقبیٰ اور
آرام دنیا ہی یہ صلاح کر کے سب نے عرض کی اے شہنشاہ ہمین آپکے فرمان سے انکار نہین ہو جو باتین اپنے اختیار
کی ہین اُس مین ہمکو بھی عذر نہین امیدوار ہین کہ قواعد تبدیل مذہب ہمین تعلیم فرمائے جائین صمصام نے بدیع الملک
سے عرض کی اب آپ سب کو کلمہ تعلیم فرمائیے بدیع الملک نے سب کو کلمہ تعلیم کیا ملازمین صمصام بصدق
دل مسلمان ہوئے دو روز تک محفل عیش برپا رہی تیسرے روز بدیع الملک نے صمصام سے کہا مین تمھارے
یہان بہت دنون تک رہتا مگر کیا کرون مجبور ہون کہ مین صاحبقران کو ایک مقام پر ٹھہرا آیا ہون اور ان سے وعدہ
کر لیا ہو کہ مین بہت جلد آؤنگا اسکے علاوہ میرا لشکر ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہی اور وہان بعض آدمی ایسے ہین جو مجھسے چھوٹ
کر کسی طرح آرام نہین پا سکتے ہین چنانچہ پانچ روز کا عرصہ ہوا کہ ان لوگون نے اپنے ملازمین کو میرے پاس بھیجا تھا
اور میری خیر خیریت طلب کی تھی وہ لوگ بیان کرتے تھے کہ انکی عجب حالت ہو یعنی بسر انجام لشکر فکر و تردد مین ہو جب
تک مین نہ جاؤنگا سب کی حالت روز افزون بدتر ہوتی جائیگی اور پھر گرداب جادو کے مکان کو تلاش کر کے اس سے
مقابلہ کرنا ہی بہتر ہو کہ اب ہمین رخصت کرو صمصام نے عرض کی آقائے نامدار گرداب جادو کے مکان تک پہنچنا
کوئی بڑی بات نہین ہو مین آپ کو بہت جلد وہان تک پہنچا دونگا اور اگر بن پڑا تو گرداب جادو کو گرفتار کر کے
خدمت بابرکت مین حاضر کر دونگا بدیع الملک نے فرمایا اب تاخیر بہتر نہین ہو جو کام کرنا منظور ہو اُسکو جلد انجام
دو عرصہ نہ ہونے پائے اگر تمھاری یہی خوشی ہو تو بعد قتل گرداب جادو ہم صاحبقران کو لیکر اپنے لشکر کی طرف جائینگے
تو تمھارے یہان ضرور کچھ دنون قیام کرینگے مگر بالفعل ایک گھڑی برابر ایک سال کے گذرتی ہو صمصام نے جب
بدیع الملک نوجوان کو اس درجہ مضطرب پایا کہا آپکی خوشی جو کچھ آپ ارشاد فرمائین مجھے بسر و چشم منظور ہو کل یہان
سے تشریف لے چلیے گا بدیع الملک نے فرمایا آج جانے مین کیا نقصان ہو صمصام نے عرض کی غلام اپنے لشکر
مین اطلاع کرے کہ سب لوگ سامان درست کرین بدیع الملک نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہو صرف میرا جانا کافی
ہو اگر فضل خدا شامل حال ہو تو مین تنہا جاکر گرداب جادو کو قتل کر دونگا صمصام نے عرض کی غلام رکاب فیض انتساب سے
کیونکر جدا ہو سکتا ہو بدیع الملک نے تو بہت بہت منع کیا مگر صمصام نے قبول نہ کیا کہا مین ہمراہ رکاب ضرور
چلونگا جب بدیع الملک نے دیکھا کہ صمصام ضرور ہی ہمراہ چلیگا مجبور ہو کر خاموش ہو رہے صمصام نے اُسیوقت
اپنی فوج مین افسرون کو اطلاع کرائی کہ کل ہم یہان سے گرداب جادو کے قلعہ تک جائینگے سب فوج بوقت
صبح مسلح ہو کر ہمارا انتظار کرے یہ خبر جو فوج مین پہونچی سب نے سامان سفر درست بتعجیل کیا دوسرے روز علی الصباح
سب فوج مسلح و مکمل ہو کر منتظر آمد صمصام ہوئی یہان صمصام جو سو کر اُٹھا بدیع الملک نوجوان کے کمرے مین گیا
دیکھا شاہزادہ مصروف نماز ہو صمصام دست بستہ مودب کھڑا رہا جب بدیع الملک نماز سے فراغت حاصل

کر چکے صمصام نے سلام کیا عرض کی اب تشریف لے چلیے فوج تیار ہی بدیع الملک نے سلاح طلب کئے خادمون
نے کشتیان ہتیارون کی لگا دین بدیع الملک نے سلاح جسم پر آراستہ کئے باہر تشریف لائے یہان خادمان
بدیع الملک رکب لئے ہوئے موجود تھے بدیع الملک نام خدا ایک گھوڑے پر سوار ہوئے صمصام نے اپنا مرکب
طلب کیا ملازمون نے گھوڑا حاضر کیا صمصام بھی گھوڑے پر سوار ہوا بدیع الملک نوجوان روانہ ہوئے فوج بھی
عقب مین چلی تھوڑی دور جا کے صمصام نے عرض کی گرداب جادو ایک زمانے مین میری گرفتاری کیواسطے
لشکر کشی کر کے یہان آیا تھا اور چاہتا تھا کہ مجکو بزور سحر گرفتار کر کے لے جائے مگر ایک درویش حق پرست نے
مجکو ایک مہرہ دیا تھا اُسکی برکت سے مین نے گرداب جادو کو گرفتار کر لیا تھا اور چاہا تھا کہ قتل کر ڈالون مگر اُسنے
بہت کچھ منت سماجت کے بعد بہت کچھ مال و اسباب دینے کا وعدہ کیا مین نے اُسکو رہا کر دیا جب اُس نے
رہائی پائی تو مجکو بہت مال و زر حسب وعدہ دیا اور حالت اسیری مین یہ بھی اقرار کیا تھا کہ ہر سال تحفہ جات
بیش قیمت تمکو روانہ کرتا رہونگا چنانچہ کئی برس تک برابر اُس نے بہت کچھ تحفہ جات میرے واسطے روانہ کئے اور
اکثر مین بھی اُسکے پاس جایا کرتا تھا اس نے مجکو راستہ بتا دیا تھا کہ اس راہ سے جب آؤگے میرے پاس پہونچ جاؤگے
سوائے اس راہ کے اور کوئی راستہ ایسا نہین ہی جسمین عجائبات سحر نہ ہون صرف یہ ایک راہ سحر سے خالی ہی مین
اکثر اُسکے پاس جاتا تھا مگر دو برس کا زمانہ ہوا کہ اس درویش حق آگاہ نے دار فانی کو چھوڑ کر ملک جاودانی کی
راہ لی اس روز سے گرداب جادو نے تحفہ جات کا بھیجنا موقوف کیا اور مین بھی بخوف نہ گیا گو کئی بار ارادہ کیا
کہ وہان جاؤن مگر یہی خیال آیا کہ گرداب جادو کو کوئی بات توایسی انتقال درویش سے حاصل ہوئی
ہو اُس نے تحفہ جات کا بھیجنا موقوف کیا معلوم ہوتا ہو اُس مہرے کی تاثیر جاتی رہی یہ سوچ کر نہ گیا اب آپ کے
ہمراہ چلتا ہون مہرہ کا بھی امتحان ہو جائیگا اور گرداب جادو کو گرفتار بھی کر لونگا آپکی وجہ سے مجھے خوف نہین
ہو اگر خدا نہ کرے مین کسی بلا مین گرفتار بھی ہو جاؤنگا تو آپ ضرور میری مدد کرینگے اور مجھے چھڑا لینگے
بدیع الملک نے مسکرا کے جواب دیا مدد سب کی خدا کرتا ہو لیکن تمہین وہان جانے کی کیا ضرورت ہو جب مین
جانے کو موجود ہون تو تم کیون جاؤ صمصام نے عرض کی آقائے نامدار جب تک میرے تن مین جان باقی ہو
آپکو تنہا نہ جانے دونگا بدیع الملک نے فرمایا وقت پر دیکھا جائیگا یہ ذکر کرتے ہوئے ایک صحرا مین پہونچے صمصام
نے عرض کی اب سرحد گرداب جادو مین پہونچے یہان سے دس کوس پر قلعہ گرداب ہی بدیع الملک نے جو
خیال کیا تو دن بہت قلیل باقی تھا شاہزادہ صمصام کی طرف متوجہ ہوا فرمایا اب تھوڑی دیر مین شام ہو جائیگی اور
وقت نماز گذر جائیگا اس سے بہتر یہ ہو کہ آج شب کو اسی صحرا مین مقام کرو صبح کو قلعہ تک چلینگے صمصام
نے لشکر کو روکا بدیع الملک گھوڑے سے اُترے سامنے ایک چشمۂ آب تھا وہان تشریف لائے وضو کیا خادمون
نے سجادہ لا کر بچھایا بدیع الملک نوجوان نے نماز پڑھی بعد فراغت نماز اپنی بارگاہ مین تشریف لائے دن تو بہت کم
باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی بدیع الملک کی بارگاہ مین سب سرداران لشکر صمصام حاضر ہوئے صمصام
بھی باادب قریب بدیع الملک کے بیٹھا ذکر گرداب جادو کا ہونے لگا صمصام نے عرض کی اس صحرا مین
بھی گرداب جادو کی طرف سے ایک ساحر رہتا ہی کہ نام اُسکا نہنگام جادو ہی وہ اس صحرا کی محافظت کرتا رہتا
ہی مگر بزور سحر نظر مردم سے غائب رہتا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی وہ مکار کیا کر سکتا ہی مگر احتیاطاً
اپنے یہان کے لوگون کو کہدو کہ سب بہت ہوشیار رہین ایسا نہ ہو کہ کچھ مکر پھیلائے فوج کو گزند پہونچائے صمصام

نے اپنی تمام فوج میں اس امر کی اطلاع کردی لوگ ہوشیار ہوگئے صمصام پھر بدیع الملک نوجوان سے
باتیں کرنے لگا بدیع الملک صمصام سے باتیں کر رہے ہیں کہ ایک برق چمکی سب کی آنکھیں جھپک گئیں
بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک اژدر مہیب درگاہ پر کھڑا ہوا آفتابہائے آتشیں منہ سے چھوڑ رہا ہے
بدیع الملک نے چاہا جھپٹ کے تلوار ماردیں کہ اس اژدر نے دم کھینچا جسقدر لوگ اسوقت بارگاہ بدیع الملک
میں جمع تھے مع صمصام اُس اژدر کے منہ میں چلے گئے مگر بدیع الملک نوجوان بہ برکت لوح محفوظ رہے
جیسے ہی قدم آگے بڑھا تلوار میان سے لی وہ اژدر نگاہ سے غائب ہوگیا بدیع الملک کو کمال تعجب ہوا اور
صمصام وغیرہ کے غائب ہوجانے کا صدمہ بھی کمال ہوا اسی تردد میں لوح کو ملاحظہ فرمایا اس میں لکھا تھا
کہ اے قاتل طلسم اگرچہ صمصام وغیرہ غائب ہوگئے ہیں لیکن صدمہ نہ کرنا چاہیے کہ وہ لوگ عنقریب تجھے
ملینگے اب لازم یہ ہے کہ اسم حاشیہ لوح کو اکیس بار پڑھو ایک تخت آسمان سے زمین پر اُتریگا اُس تخت پر بیٹھنا
تجھے منزل مقصود تک پہونچا دیگا بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو پڑھنا شروع کیا جب اکیس بار پڑھ
چکے ایک برق سی چمکی بدیع الملک نے دیکھا ایک تخت مرصع کار زمین پر اُترا قریب بدیع الملک کے آیا شاہزادہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اس تخت پر سوار ہوا تخت بلند ہوا تھوڑی دیر میں تخت ایک جا پہنچا بدیع الملک
نے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس نظر آتا ہے مکان بھی عالیشان دکھائی دیتا ہے وہ تخت اسی مکان کے بالاخانہ
پر اُترا بدیع الملک تخت سے اُترے لوح کو دیکھا اسمیں لکھا تھا کہ زرگام جادو کا یہی مکان ہے اور صمصام
مع اپنے جملہ سرداروں کے یہاں قید ہے اسوقت زرگام مصروف میخوشی ہے اپنے تئیں اس کوٹھے کے نیچے پہونچاؤ
زرگام جادو سے مقابلہ کرو جب تک وہ قتل نہ ہوگا صمصام وغیرہ کا ملنا دشوار ہے بدیع الملک کوٹھے کے نیچے
اُترے دیکھا ایک بارہ دری نہایت معقول بنی ہے بارہ دری کے اندر ایک ساحر بدشکل مسند زرین پر بیٹھا
ہے گرد ساقیان سیمیں عذار جمع ہیں کنیزان حسین مصروف رقص ہیں بعد نخوت وغرور شراب پی رہا ہے بدیع الملک
بارہ دری کے اندر آئے زرگام جادو کی نگاہ جو بدیع الملک پر پڑی ایک نعرہ مارا کہ اے جوان تو کون ہے
جو میری محفل میں بے اذن چلا آیا یہ کہکر ایک جام شراب بدیع الملک کی طرف پھینک دیا شراب مانند آتش
جام سے شعلہ بنکر نکل گئی بدیع الملک نے یہ معرکہ دیکھکر تلوار میان سے لی کہا او مکار تو ہمارے سرداروں کو
لایا ہے اگر اپنی جان کی خیر منظور ہے تو انکو ہمارے حوالے کر اور اپنے اس دین باطل کو ترک کرکے اطاعت قبول کر
زرگام کے سامنے ایک گلدستہ رکھا تھا اس نے وہ گلدستہ بدیع الملک پر کھینچ مارا برقیں گرنے لگیں مگر
بدیع الملک نام خدا پڑھتے رہے ایک برق نے بھی تاثیر نہ کی یہ کیفیت دیکھکر زرگام اُٹھا بدیع الملک
کے قریب پہونچا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمیں لکھا تھا کہ اسکے سر پر وار کرو مگر اسم حاشیہ لوح
ایک بار پڑھ لو بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح پڑھا زرگام قریب آیا شاہزادے نے تلوار اسکے سر پر لگائی تا بہ
کمر تیغ اُتر آئی تاریکی چھاگئی زرگام زمین پر گرا ایک ہنگامہ بلند ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی بدیع الملک
نے لوح چمکائی تاریکی دفع ہوئی ایک آواز مہیب آئی کشتی مرا نام من زرگام جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اس آواز کے آتے ہی سب مکانات منہدم ہوگئے باغ کا پتہ نہ ملا ایک میدان
صاف نظر آیا بدیع الملک لاحول ولا قوۃ کہکر آگے بڑھے دیکھا سامنے سے صمصام مع اپنے جملہ سرداروں کے
چلا آتا ہے صمصام نے جو بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا دوڑ کے شاہزادے کے قدموں پر گر پڑا عرض کی

اے شہریار آپ نے جان بچائی اگر آپ تھوڑی دیر اور نہ تشریف لاتے تو ملازمین زرگام مجھکو گرداب جادو
کے پاس لے جاتے وہ مکار وغدار اپنا عوض لیتا فوراً حکم قتل ہوتا بدیع الملک نے فرمایا خدا ہر ایک کا حامی
ہے وہی ہر بلا سے بچاتا ہے صمصام نے عرض کی اب کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے فرمایا اب لشکر میں چلینگے
صمصام بدیع الملک کے ہمراہ ہوا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا راستہ دریافت کیا لوح سے سب پتہ
دریافت ہوگیا بدیع الملک اس راہ پر چلے کچھ دیر میں اپنے لشکر کے قریب پہونچے یہاں لشکری سنکر و متردد چہار
جانب دوڑتے پھرتے تھے جب بدیع الملک کو سب نے آتے دیکھا خوش ہوکر قریب بدیع الملک پہونچے سب نے
شاہزادے کے قدموں پر سر رکھے بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لائے رات اس انتظام میں گذر چکی
بدیع الملک نے صمصام سے کہا فوج میں اطلاع کرو کہ سب تیار ہیں ہم بوقت نماز سے فراغت پاکے گرداب جادو
کی طرف جائینگے صمصام بارگاہ سے باہر آیا فوج کو بدیع الملک نوجوان کا حکم سنایا لوگ اسیوقت مسلح و
مکمل ہوگئے یہاں بدیع الملک نے نماز ختم کی ہتھیار سج کے باہر آئے خادموں نے گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک اسپ
صبا رفتار پر سوار ہوئے لشکر کو عقب پر لیا صمصام کو اپنے ہمراہ لیکر طرف گرداب کے قلعہ کے روانہ ہوئے گذر انکا وقت پر تحریر ہوگا

## اب حال گرداب جادو کا بیان کیا جاتا ہے

گرداب جادو ایک مکار ساحر ہے اس نے اپنے سحر سے عجائب غرائب بنائے ہیں اور اپنے قلعہ کے چاروں طرف چار
ساحر مقرر کئے ہیں اور حکم سب کو یہ دیا ہے کہ جو کوئی مبرزم جنگ یہاں آنے کا ارادہ کرے اسے گرفتار کرکے ہمارے دولت
کی خدمت میں حاضر کرو یہ چاروں ساحر ہر چہار جانب ہمیشہ گرد تک کی حفاظت کرتے ہیں جو کوئی مبرزم جنگ
آتا ہے اسکو گرفتار کرکے اسکے پاس بھیجدیتے ہیں چنانچہ ایک سمت زرگام جادو کیلئے سپرد تھی جب بدیع الملک
نے زرگام جادو کو قتل کیا تو اسکی شبیہ گرداب جادو کے مکان میں جس سمت کا یہ نگہبان تھا اسی سمت کی
دیوار پر بنی تھی اسکے مرتے ہی ایک برق گری گرداب جادو نے پلٹ کے دیکھا اسکی شبیہ میں آگ لگ گئی
گرداب جادو گھبرا گیا کہا ارے اسکو قتل کس نے کیا ملازمین جو گرداب جادو کے پاس بیٹھے تھے انہوں
نے پوچھا خیر ہے گرداب نے جواب دیا کہ زرگام کو کسی نے قتل کیا ہے اسکی شبیہ میں آگ لگ گئی سب نے
کہا بھلا ایسا کون ہے جو زرگام جادو سے ساحر کو قتل کرے گرداب نے کہا ارے تم لوگوں کو اس امر کی اطلاع
نہیں ہے آجکل اس طلسم میں ایک شخص بارادۂ طلسم کشائی آیا ہے اس نے بہت مرحلے جات توڑ ڈالے
ہیں اور بہت سے عجائب و غرائب اس طلسم کے برباد کئے ہیں کیا عجب ہے کہ وہی اس طرف بھی آیا ہو زرگام جادو
نے اسکو روکا ہو وہ اسکے بدلے کوکب ساعت میں لاتا ہے میں نے سنا ہے کہ اس نے لوح طلسمی بھی حاصل کی اور
واقفکاران طلسم بھی اسکے شریک ہوئے ہیں اس حالت میں وہ زرگام جادو کے سحر کی کیا حقیقت جانتا
ہے بلکہ مجکو اب خوف پیدا ہوا ہے کہ ایسا نہو وہ یہاں تک آئے مجسے مقابلہ کرے تو اسکا روکنا مشکل ہوگا گو میرے
یہاں آکے قتل تو نہ جائیگا اپنے آنے کی سزا پائیگا مگر مجھے خوف اسکا ہے کہ میں نے جو عجائبات و غرائبات سے بڑی
عرق ریزی اور جانکاہی سے بنائے ہیں یہ تباہ ہوجائینگے ملازمین نے کہا آپ اسکو یہاں تک آنے تو دیجئے
دیکھا جائیگا گرداب جادو نے کہا ابھی ہمولیت میرے مزاج میں نہیں ہے اسیوقت اسکا بندوبست کرتا ہوں
یہ کہکر اٹھا ملازمین نے کہا کیا اسیوقت پر چلے انتظام صبح میں ہے صبح کو جو کچھ انتظام کرنا ہوگا وہ ہوجائیگا گرداب
نے کہا اور جو وہ بات بھی یہاں پہونچ جائے تو پھر کیا ہوگا سب نے جواب دیا ایسا ممکن نہیں ہے وہ کیونکر یہاں پہونچ

جائیگا یہاں سے زرنگام کا مکان قریب دس کوس کے ہو اور اب رات بہت کم باقی ہو اتنی دیر مین کسی طرح یہان تک نہین پہونچ سکتا علی الصباح اُٹھکر پہلے اسی کام کو انجام دیجئے گا پھر اور کامون مین مصروف ہوجیے گا ملازمین گرداب نے اس طرح گرداب کو سمجھایا گرگرداب اسوقت اپنے ارادے کو بہ مانہ کر سکا مگر شب بھر اسکو فکر و تشویش مین بسر ہوئی علی الصباح اپنی جگہ سے اُٹھا ملازمین سے کہا زرنگام جادو جانب مشرق محافظت کرتا تھا اسی سمت سے طلسم کشا یہان آیا ہو لازم یہ ہو کہ اسی جانب جاکر کوئی انتظام ایسا کرون کہ طلسم کشا یہان تک نہ آسکے ملازمین اُسکے ہمراہ ہوئے گرداب جادو جانب مشرق چلا اپنے قلعے سے جب پانچ کوس نکل گیا تو اُس نے کہا اب آگے جانا مناسب نہین ہو کیونکہ طلسم کشا بھی اسی راہ سے آتا ہوگا اگر اثنائے راہ مین اُس سے ملاقات ہو جائیگی تو اچھا نہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہو کہ یہان مین ایک دیوار آہنی بنا دون جب طلسم کشا آئیگا اس دیوار کو دیکھکر دوسرے راستے کی طرف متوجہ ہوگا وہان مین اور کوئی انتظام کر دونگا یہ کہکر اس نے اسباب سحر جھولی سے نکالا چاہا سحر کا آغاز کرون کہ جنگل کے ایک جانب سے گرد اڑی گرداب کی نگاہ جونہی گرد پر پڑی اپنے ملازمین سے کہا دیکھو طلسم کشا آگیا عنقریب یہان پہونچا جاتا ہو ملازمین نے کہا پھر آپکی کیا رائے ہو گرداب نے کہا مین مقابلہ کرونگا جہان تک ممکن ہوگا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھونگا آیندہ جو ہو ملازمین نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک مناسب ہو کہ آپ پلٹ چلیے اور قلعہ مین چلکر کوئی انتظام مستحکم کیجیے گرداب نے کہا اگر مین اسوقت یہان سے پلٹ جاؤنگا طلسم کشا قلعہ مین داخل ہو جائیگا پھر بہت مشکل ہوگی اس سے نہین روکنا اچھا ہو ملازمین خاموش ہو رہے گرداب جادو ہوشیار ہو کر کھڑا ہوا گرد دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان تھوڑا سا لشکر ہمراہ لیے چلا آتا ہو گرداب جادو نے اپنے ملازمین سے کہا بڑے تعجب کی بات ہو کہ صمصام قزاق اس جوان کے ساتھ کس واسطے ہو شاید اسی نے یہان کے آنے کا راستہ بتایا ہو وہی اس جوان کو یہان لیکر آیا ہو ابھی گرداب جادو کا کلام ختم نہ ہوا تھا کہ وہ لشکر قریب پہونچ گیا گرداب جادو آگے بڑھا نعرہ کیا او جوان وہین ٹھہر جا او بد ذات صمصام تیری قضا آئی ہو جو تو مجھ پر لشکر کشی کرکے آیا ہو صمصام نے کہا او بیہودہ تو نہین جانتا کہ یہ کون ہین گرداب نے کہا مین نہین واقف ہون صمصام نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ نام نامی اور اسم گرامی ہمارے آقائے نامدار کا بدیع الملک نوجوان ہو یہی تیرے قتل کرنے کو آئے ہین مجھے کیا ضرورت تھی جو تیری صورت نحس دیکھنے کو آتا گرداب نے کہا او صمصام تو نے ایک بار مجھے بہت پریشان کیا تھا اور ہر سال مجھے لاکھون روپے کے تحفہ جات لیتا تھا اب مین اسکا عوض تجھ سے لونگا صمصام نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال ہو جو مجھ سے عوض لے سکے بلکہ مین تجکو تیری خطا کی سزا دونگا جو تو نے کئی سال سے میرے واسطے تحفہ جات روانہ نہین کیے ہین گرداب نے کہا اب تو مجھسے مقابلہ کرنے کو آیا ہو یہ جوان جو سب سے آگے بڑھا کھڑا ہو صمصام نے جواب دیا کہ جب تک غلامان جانثار زندہ ہین اسوقت تک آقائے نامدار کو مقابلہ کرنے کی کیا ضرورت ہو پہلے تو مجھسے مقابلہ کر لے پھر دیکھا جائیگا گرداب نے کہا او صمصام مین تجھسے کیا مقابلہ کرون جو بقصد مقابلہ یہان آیا ہو اگر وہ کچھ جرأت کرے اور میرے سامنے آئے تو کیا مضائقہ ہو اُس سے مین مقابلہ کرونگا یہ سنکر بدیع الملک نے گھوڑا آگے بڑھایا صمصام نے ہاتھ باندھکر عرض کی آقائے نامدار جب تک مین زندہ ہون آپ برائے مقابلہ نہ تشریف لے جایئے بدیع الملک نے فرمایا او صمصام تم واقف نہین ہو ہم لوگون کا یہ دستور ہو کہ جس کا نام لیکر پکارتا ہو وہی اُسکے مقابلے مین جاتا ہو اس بات مین

زیادہ گفتگو نہ کی صمصام خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان مرکب کو چھیڑ کے آگے بڑھے ادھر سے گرداب جادو ایک گولا ہاتھ مین لیکر پڑھا بدیع الملک کی جانب پھینکا شاہزادے نے لوح کو چمکایا گولا زمین پر گرا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اب کی بار گولا تمھاری جانب پھینکے تو اسم حافظہ کو ایک بار پڑھ کے اُس گولے کی طرف پھونک دو بدیع الملک منتظر دوسرے گولے کے ہوئے گرداب جادو نے دوسرا گولا بھی بدیع الملک کی جانب پھینکا شاہزادے نے اسم حافظ پڑھ کے اس گولے پر پھونکا گولا اُلٹا پلٹا گرداب نے بہت بچایا مگر وہ گولا اُڑ کر اُس کے سینے پر پڑا پشت کو توڑ کر پار گذرا گرداب جادو مر کے گرا تاریکی چھا گئی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ میں مارا گیا نام میرا گرداب جادو تھا اس صدا کے آتے ہی قلعہ منہدم ہو گیا اور جو مکانات اُسکے سحر سے بنے ہوئے تھے وہ سب منہدم ہوئے بدیع الملک خوش ہو کر آگے بڑھے تھے کہ آسمان سے آواز آئی واہ واہ سبحان اللہ کیا مرحلہ فتح کیا ہے بدیع الملک نے آنکھ اُٹھا کے دیکھا کہ زرتاب جادو تخت پر سوار آتا ہے بدیع الملک خوش ہو گئے زرتاب قریب آیا بدیع الملک کو سلام کیا کہا اے شہریار قمر نقاب پوشان فتح ہوا بدیع الملک نے جواب دیا مدت ہوئی زرتاب نے عرض کی پھر اب اس طلسم مین سواے خونخوار کے کیا باقی ہے بسم اللہ آپ لشکر مین تشریف لے چلئے دو ایک روز آرام فرمایئے پھر فوج کو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ طلسمی پر چلئے خونخوار جادو وہین مقیم ہے اس کو قتل کیجئے طلسم فتح ہو بدیع الملک نے فرمایا ملک صاحب مجھکو صاحبقران کے پاس جانا ہے انکو لیکر ہمراہ اپنے لشکر مین چلونگا زرتاب نے کہا مین آپ کے ہمراہ ہون آپ صاحبقران کے پاس تشریف لے چلئے بدیع الملک نوجوان نے اسی وقت جو کچھ مال و اسباب گرداب کا تھا وہ سب لٹوا دیا اور زرتاب جادو کے ہمراہ مع صمصام صاحبقران کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت خونخوار آتش چشم جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ بعد قتل گرداب اُس کو خبر معلوم ہوئی کہ طلسم کشا نے قمر نقاب پوشان کو برباد کیا اور گرداب جادو کو قتل کیا اب اپنے لشکر کی طرف گیا ہے اور لشکر ہمراہ لیکر آپ کی طرف آئیگا خونخوار نے جو یہ خبر سُنی اپنے وزرا کو بلایا جو کچھ خود سُنا تھا اُن کو سُنایا کہا اب تم سب کی کیا راے ہے مین لشکر لیکر جاتا ہون راہ مین طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا تم لوگ قلعہ کی نگہبانی کرتے رہنا اگر مین نے اسکو راہ مین گرفتار کر لیا تو پھر دوبارہ میں کس کو قلعہ کی طرف لے کر آؤنگا تم لوگ یہان سے فوج گران لیکر مقابلہ کرنا وزرا نے اُس کی اس راے کو بہت پسند کیا کہا آپ تشریف لے جایئے ہم لوگ قلعہ کی نگہبانی کرینگے خونخوار آتش چشم دوسرے دن اپنے ہمراہ فوج بیحساب لیکر بدیع الملک کی تلاش مین روانہ ہوا اور اپنے قلعہ مین وزرا کو مع فوج گران چھوڑا مگر بدیع الملک نوجوان جو بعد قتل گرداب روانہ ہوئے دو دن کے بعد لشکر مین صاحبقران ثانی کے پاس پہونچے امیر بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے قتل گرداب کی خبر سُن کے بہت کچھ تعریف کی بدیع الملک نے عرض کی اب ایک لحظہ یہان ٹھہرنا صلاح نہین ہے کیونکہ اب اس طلسم مین کچھ باقی نہین رہا صرف خونخوار آتش چشم بادشاہ طلسم باقی ہے خوف یہ ہے کہ وہ ڈر کے فرار نہ کر جائے تو مشکل ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ اب آپ مجھکو رخصت کیجئے کہ مین اپنی فوج سے ملکر اس غدار پر لشکر کشی کرون صاحبقران نے فرمایا مین بھی ہمراہ ہون بدیع الملک نے امیر ثانی کو بہت روکا مگر صاحبقران نے قبول نہ کیا بدیع الملک کے ہمراہ اُسی روز روانہ ہوئے زرتاب جادو ایک دن مین بدیع الملک کو لشکر مین لایا سب لوگ جہان بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے شاہزادے نے ملکہ مہتاب زعفران پوش اور ملکہ

شمیم عنبر مو کو بلایا دونوں آپس میں گلے ملیں ملکہ شمیم نے مہتاب زعفران پوش کو طلب بتایا آخر میں وہ کاغذ
جو بطور اقرار نامے کے تحریر ہوا تھا بدیع الملک کو دکھایا بدیع الملک خاموش ہوئے زرتاب بھی اس
چالاکی پر بہت نادم ہوا بدیع الملک نے ایک شب وہاں قیام کیا دوسرے روز جب ہدایت لوح کوچ کیا
وہاں سے دس کوس پر ایک صحرا تھا جب وہاں پہونچے لوح نے ٹھہرنے کی ہدایت کی بدیع الملک نے لشکر
کو روکا بارگاہیں آستادہ ہو گئیں سب لشکر وہاں اترا بدیع الملک صحرا کی جانب متوجہ ہوئے سیر بیابان دیکھنے
لگے کہ گرد اٹھی جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا کہ خونخوار آتش چشم جادو فوج گران ہمراہ لئے ہوئے
آتا ہے بدیع الملک نے صاحبقران سے عرض کی خونخوار غدار اسی کا نام ہے اس سے صحرا میں مقابلہ ہوگا صاحبقران
بھی اسکی فوج کی کیفیت دیکھنے کو بارگاہ سے باہر تشریف لائے جب خونخوار قریب پہونچا اور بدیع الملک
پر اس کی نگاہ پڑی اپنے لشکر کو بھی در میں اتارا طبل جنگی بھی اسی وقت بجوا دیا ہرکاروں نے بدیع الملک
کو خبر دی کہ خونخوار نے طبل جنگی بجوایا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر میں بفضل ایزدی طبل جنگی بجے
یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں رات بھر تو سامان جنگ میں
بسر ہوئی جب آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ سے برآمد ہوئے
صاحبقران زمان بھی سلاح جنگ تن پر آراستہ کر کے بیرون بارگاہ تشریف لائے مرکبوں پر سب سردار سوار
ہوئے لشکر بے حساب ساتھ لیا طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے ادھر سے خونخوار آتش چشم اپنے مددگاروں کا
لشکر لیکر میدان میں آیا دونوں لشکروں میں صف بندی ہوئی نقیبوں نے نقابت کی کڑکیت کر کا کر ہٹے
خونخوار آتش چشم آگے بڑھا بدیع الملک کی طرف دیکھ کر کہا اے جوان اگر تجکو آرزوے جنگ ہے تو مجھ سے
مقابلہ کر بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا اس نے شمشیر سحر کا وار کیا بدیع الملک نے اسکے وار کو خالی دیا
اور تلوار آبدار میان سے لی اس نے سر آگے بڑھا دیا بدیع الملک نے تلوار اس کے لگائی خونخوار دو ٹکڑے
ہو کر زمین پر گرا بدیع الملک خوش ہوئے چاہا آگے بڑھوں کہ پشت سے آواز آئی باش او طلسم کشا منم خونخوار
آتش چشم جادو بدیع الملک نے پلٹ کے دیکھا خونخوار آتش چشم کو پایا پھر وار کیا اس نے سر آگے کر دیا
دو ٹکڑے ہوئے دوسرے پہلو کی طرف سے آواز آئی منم خونخوار آتش چشم جادو بدیع الملک نے اس
طرف پلٹ کے پھر وار کیا اس نے پھر سر آگے بڑھا دیا پھر اس کے دو ٹکڑے ہوئے اسی طرح دس وار
بدیع الملک نے کئے مگر دسوں بار خونخوار نے نعرہ کیا جب بدیع الملک عاجز ہوئے تو لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا تھا کہ وہ صندوق جو آشوب کے مکان سے لائے ہو اس کو اس وقت کھلوا اور اس میں سے تلوار نکالو
اسکے وابستہ خونخوار مارا جائیگا بدیع الملک نے زرتاب جادو کی طرف اشارہ کیا زرتاب جادو قریب آیا
بدیع الملک نے کہا اس صندوق کو جاکر جلد لا جب تک وہ نہیں آئیگا یہ مکار قتل نہ ہوگا زرتاب بہ تعجیل
اس صندوق کو بدیع کے قریب لایا بدیع الملک نے لوح کو اس صندوق سے مس کیا صندوق کھلا
بدیع الملک نے دیکھا ایک تلوار اس صندوق میں رکھی ہے شاہزادے نے خوش ہو کر اس تلوار کو اپنے قبضہ
میں کیا خونخوار نے جو یہ کیفیت دیکھی چاہا پر پرواز پیدا کر کے نکل جاؤں مگر بدیع الملک نے اتنی مہلت نہ دی
میان سے تلوار لی اسکے سر پہ وار کیا خونخوار نے سپر سر کے بچانے کو اٹھائی مگر کچھ نہ ہوا تلوار زین فرس تک اتر آئی
خونخوار آتش چشم مر کر گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی ساحر غل مچانے لگے برق گرنے لگیں شور

دینے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من خونخوار آتش چشم جادو بود اس صدا کے آنے سے تاریکی ہر طرف ہوئی
ساحر ہاتھ باندھ کر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے سب نے اطاعت قبول کی بدیع الملک فتح و فیروزی
میدان جنگ سے چلے جب بارگاہ میں پہونچے تو بہرام یلان خونخوار نے عرض کی اب یہاں توقف نہ فرمائیے علی الصباح
قلعہ کی طرف چلئے اگر دیر ہوگا تو انتظام پختہ ہو جائیگا پھر کچھ نہ بن پڑیگا اور کوشش کرنا پڑیگی بدیع الملک
کا ارادہ تھا کہ جشن فتح کریں مگر جب یہ بات صاحبقران کی خدمت میں عرض کی امیر نے فرمایا اے بدیع الملک
واقعی تم نے آج وہ کام کیا ہے جو خاص تمہارے واسطے تھا اور دوسرا کیا کر سکتا ہے ابھی جشن کو ملتوی رکھو
پہلے قلعہ پر قبضہ کر لو پھر دیکھا جائیگا بدیع الملک کی بھی یہی رائے تھی منظور کیا وہ سب تو انہیں باتوں
میں بسر ہوئی صبح کو بدیع الملک نوجوان مع لشکر گران طرف قلعہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت قلعہ طلسمی کے محافظوں کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب خونخوار آتش چشم جادو اپنے وزرا کو نگہبان قلعہ مقرر کر کے برائے مقابلہ بدیع الملک روانہ ہوا وزرا
نے آپس میں یہ صلاح کی کہ خونخوار تو بخوف طلسم کشا فرار ہو گیا اور ہم لوگوں کو مرنے کے لئے یہاں چھوڑ گیا ہے
بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتنے دنوں اس ناقدر کی رفاقت کی اس کا نتیجہ اس سے یہ حاصل ہوا بہتر یہ ہے کہ
اب اگر خونخوار آتش چشم یہاں آنے کا ارادہ کرے تو اس کو نہ آنے دیں اور اگر وہ لڑنے کا ارادہ کرے تو گرفتار
کر لیں جس وقت طلسم کشا آئے اس سے بھی مقابلہ کریں بھلا وہ غیر ساحر ہم سے کیا مقابلہ کریگا اسکو بھی گرفتار
کرینگے طلسم کی حکومت اپنے قبضہ میں آئیگی اس بات کو سب نے پسند کیا اور اپنی طرف سے جدید انتظام کرنا شروع
کیا ایک ہفتہ میں وزرائے خونخوار نے اس قلعہ کو سحر سے مملو کر دیا اور بیس کوس تک ہر چہار جانب ساحروں کو
مقرر کیا اور ان سے تاکید کر دی کہ جو کوئی اس طرف آنے کا ارادہ کرے اسکو بے قتل کئے نہ چھوڑنا ساحر جنگلوں میں
جا کر مقیم ہوئے وزرائے خونخوار قلعہ میں انتظام کرنے لگے مگر یہ قلعہ اصلی نہ تھا خونخوار جادو نے بذریعہ سحر اس قلعہ کو
تیار کیا تھا یہ بات وزرا کو نہ معلوم تھی انہوں نے فوج بھی اس قلعہ میں جمع کی اور بڑے بڑے سحر تیار کر کے اس
قلعہ کو مجموعہ سحر بنا دیا ایک روز سب نے یہ صلاح کی کہ ایسی بات پیدا کرنا چاہئے کہ یہ قلعہ نظر مردم سے پنہاں ہو جائے
کسی کو نظر نہ آئے یہ سوچ کر سب نئے اسباب سحر مہیا کیا چاہتے تھے کہ سحر آغاز کریں کہ ایک مہیب آواز آئی قلعہ اڑ گیا وزرا
دنگ ہو گئے سب نے کہا غضب ہوا خونخوار آتش چشم کو طلسم کشا نے قتل کیا یہ قلعہ اسی کے سحر کا بنا ہوا تھا بعض نے
کہا اب کیا کرنا چاہئے سب لوگ پریشان ہوئے آخر کو یہ رائے قرار پائی کہ شہر خونخوار میں چلیں اور شہر پناہ کو بند
کر لیں جب طلسم کشا وہاں آئیگا اس سے مقابلہ کرینگے دروازہ نہ کھولینگے سب اس بات پر متفق ہوئے اسیوقت
وہاں سے بھاگے شہر میں آئے راہ میں بہت سی عمارتیں شکست دیکھیں شہر میں آ کے بہت سی عمارات منہدم
نظر پڑیں تخت گاہ خونخوار تک پہونچے وہ ایسے سحر کا بنا نہ تھا پتھر کی عمارت تھی بہت معقول بنائی گئی تھی اسی
کے برابر خزانہ تھا وزرا نے اس خزانہ پر بھی قبضہ کیا او تاغ جادو کہ وزیر اعظم خونخوار آتش چشم جادو کا تھا اور طلسم
کے کاروبار سے بخوبی ماہر تھا اور ساحر بھی بہت زبردست تھا بلکہ بعض لوگ اسکو خونخوار آتش چشم جادو کا استاد کہتے
تھے اور خونخوار اسکا بہت لحاظ کرتا تھا اس نے سب سے کہا کہ اب طلسم تو ٹوٹ گیا پھر جب کوشش بلیغ کی جائے
اور ساحران نامی بلا کر ملازم رکھے جائیں اور مطلوبات درست ہوں تب یہ طلسم تیار ہوا اب تو اس طلسم میں کچھ بھی
نہیں باقی ہے اور کسی کو میں ایسا نہیں دیکھتا ہوں جو یہ باتیں پیدا کرے اور یہ طلسم پھر درست ہو جائے ہاں اگر میں

چندے کوشش کروں تو اس طلسم کو از سر نو تیار کر دوں سب نے کہا آپ تخت پر بیٹھیں ہم بجائے خونخوار آپ کو
جانیں گے اطاعت سے کبھی گردن نہ اٹھائیں گے مگر آپ کوشش کر کے اس طلسم کو درست کیجیے جہاں تک ممکن
ہوگا ہم لوگ بھی مدد کرتے رہیں گے اسکی حکومت ہم لوگ کر چکے آپ صرف ہم سب کے افسر رہیے گا کسی قسم کی
تکلیف آپ کو نہ ہوگی اوتلغ جادو نے جواب دیا کہ یہ بات ابھی ممکن نہیں ہے جب طلسم کشا گرفتار ہو جائے گا
اُسوقت یہ سب انتظام ہو سکے ابھی تو طلسم کشا کے اسیر کرنے کی فکر کرنا چاہیے سب نے کہا آپ کو اختیار ہے جو کچھ حکم ہو
ہم لوگ موجود ہیں اوتلغ جادو تخت پر بیٹھا کہا آپ لوگ شہر پناہ کے باہر بیس کوس تک ساحران نامی کو مقرر
کیجیے اور اُن سے تاکید کیجیے کہ طلسم کشا کو اگر اسیر کر کے ہمارے پاس نہ لاؤ گے تو سزائے سخت پاؤ گے مناسب ہے کہ
پانچ پانچ کوس کے فاصلہ پر ساحروں کو متعین کر کے ایسا انتظام کرو کہ پرندہ پر نہ مار سکے سب نے قبول کیا اور
ساحران نامی کو اپنے ہمراہ لیکر شہر پناہ کے باہر چلے بیس کوس تک انتظام کیا سب جگہ ساحر مقرر کر دیے مگر سب سے
تاکید اکید کر دی کہ اگر طلسم کشا کو اپنی حد سے گذر جانے دو گے اور گرفتار نہ کرو گے تو بہت پچھتاؤ گے اور سزا سخت
پاؤ گے ساحروں نے کہا ہمارے ہاتھ سے طلسم کشا بچکر کہاں جائیگا ضرور گرفتار کریں گے وندا ان سب کو مقرر
کر کے واپس آئے اوتلغ جادو نے کہا اب آپ حضرات شہر پناہ کو سحر بند کر دیجیے کسی کو نظر نہ آئے سب نے
عرض کیا کہ یہ ہمارے امکان سے باہر ہے آپ تشریف لے چلیے تو یہ امر ہو اوتلغ اٹھا اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا
شہر پناہ کے قریب آیا سحر کرنا شروع کیا دن بھر اُس نے سحر کیا جب شام ہوئی اپنے مکان پر واپس آیا دوسرے
روز پھر گیا سحر کرنا شروع کیا تا شام مصروف سحر رہا اسی طرح تین دن تک برابر سحر کیا چوتھے روز شہر پناہ کے
پھاٹک پر ایک دھواں نظر آنے لگا اور پھاٹک نظر سے غائب ہو گیا سب نے اسکے کمال کی تعریف کی اوتلغ
نے کہا میں خونخوار کے سحر سے جبھی سے سحر کرتا ہوں اُس کو سحر کا وقوف نہ تھا ہمیشہ اُسکو میں نے سحر تعلیم کیا اب
تک اس کا سحر پختہ نہ ہوا اب آپ لوگ اس طلسم کو ملاحظہ فرمائیں گے کہ اس کی اور ہی صورت ہو جائیگی کیا
مجال کسی کی ہے جو اُس کو فتح کر سکے مگر پہلے طلسم کشا کا اسیر ہو جانا شرط ہے طلسم کشا اسیر ہو جائے اور لوح میرے
قبضہ میں آجائے گو اب وہ لوح ناقص ہے مگر میں درست کر لونگا سب نے کہا طلسم کشا ابھی اسیر ہو جائیگا
اب تو انتظام بہت اچھا ہو گیا ہے طلسم کشا کا بچنا محال ہے اوتلغ نے کہا اگر وہ لوگ گرفتار نہ کر سکیں گے تو
میں طلسم کشا کو اسیر کرونگا مگر مشکل ہے کہ طلسم کشا گرفتار ہو گو مجھے امید ہے کہ وہ مجھ سے لڑ کے فتح نہ پائے گا مگر یہی
خیال ہے کہ وہ مرد شجاع ہے صاحب ہمت ہے بڑی بات یہ ہے کہ اُسکے پاس لوح موجود ہے سب نے کہا ابتک بات نہیں
معلوم ہوئی کہ طلسم کشا کہاں تک پہونچا ہے اوتلغ جادو نے کہا میں اسکی خبر لے لیے جاؤنگا ان باتوں میں رات زیادہ
آگئی تھی اوتلغ جادو نے سب کو رخصت کیا آپ خوابگاہ میں جا کر سو رہا جب صبح ہوئی اوتلغ جاگا حوائج ضروری
سے فراغت حاصل کر کے تلاش بدیع الملک میں روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائے گا

## پہلے کیفیت بدیع الملک کی تحریر کی جاتی ہے

کہ انھوں نے جو بعد قتل خونخوار آتش چشم جانب قلعہ کوچ کیا تیسرے روز ایک صحرا میں پہونچے صحرا کو
نہایت پر فضا پایا زرتاب جادو نے عرض کی کہ یہاں آتش خونخوار آتش چشم نے اپنے شکار کھیلنے کو بنایا تھا
یہاں جانور بہت سے پائے جاتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا کہ آج ہم یہاں شکار کھیلیں گے کل چلیں گے
زرتاب نے کہا میں بھی یہی عرض کرنے والا تھا بدیع الملک نے مصاحبوں سے عرض کی کہ اگر آپ کی

مرضی ہو تو مین کل کے دن اور تمام شب یہان بسر کرون کل قلعہ کی طرف چلون مین نے ملک زرتاب
سے سنا ہے کہ یہ صحرا خونخوار نے اپنے شکار کھیلنے کو بنایا تھا اس مین جانور بھی بہت ہین صاحبقران نے فرمایا
مین بھی تمھاری رائے سے موافقت کرتا ہون آج کے روز یہان شکار کھیلو کل قلعہ کی طرف چلنا بدیع الملک
نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین
گئے تھوڑی دیر استراحت کی جب کسل رہروی رفع ہوا تو بدیع الملک صاحبقران کی بارگاہ مین آئے
عرض کی اب برائے شکار تشریف لے چلئے امیر ثانی اپنی جگہ سے اٹھے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون
نے مرکب حاضر کیا صاحبقران سوار ہوئے بدیع الملک کے ملازمین نے بھی گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک
بھی سوار ہوئے اور بہت سے سردار لشکر اسلام کے ہمراہ رکاب ہوئے صحرا کے درختون کی طرف بتلاش
شکار روانہ ہوئے کہ بدیع الملک کے روبرو سے ایک آہو چوکڑی بھر کے نکل گیا بدیع الملک نے
تیر لگایا مگر آہو دور جا چکا تھا تیر وہان تک نہ پہونچا بدیع الملک نے گھوڑا اس آہو کے پیچھے ڈالا ہرن
چوکڑی بھرتا ہوا چلا بدیع الملک کے ہمراہ بہت سے آدمی گئے مگر جب پلہ کھینچا تو سب مجبور ہوکے اسی
مقام پر رہ گئے مگر بدیع الملک اس آہو کے پیچھے دور نکل گئے یہان تک اس آہو کا تعاقب کیا کہ شام
ہوگئی جب رات ہوئی اور آہو ہاتھ نہ آیا تو بدیع الملک نے دل مین خیال کیا کہ نہین معلوم یہ آہو کیا چیز ہے جو
اب تک نہین تھکا یہ خیال کرتے تھے کہ وہ آہو سامنے سے غائب ہوگیا بدیع الملک نے مجبور ہوکے گھوڑے
کو روکا پشت مرکب سے اترے ایک درخت کے قریب پہونچے چونکہ تمام دن گذر گیا تھا دن بھر کے تھکے ہوئے
تھے چار جامہ بچھا کر زیر نخل بیٹھے گھوڑے کو چھوڑ دیا جب تھوڑی دیر گذری اور تھکاوٹ ماندگی سفر کی
زائل ہوئی بدیع الملک تیر و کمان لیکر اٹھے ارادہ یہ ہوا کہ کوئی جانور حلال مل جائے تو اسکو ذبح کرکے
کباب بنایا کرین اس فکر مین دو چار قدم آگے بڑھے تھے کہ ایک آہو ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ نظر پڑا بدیع الملک
نے خیال کیا کہ یہ وہی آہو ہے تھک کر یہان پوشیدہ ہوگیا ہے سوچ کر تیر لگایا تیر اس کے پہلو پر پڑا تو وہ گر پڑا گرتا
آہو زمین پر گر کے تڑپنے لگا بدیع الملک نے دوڑ کر آہو کو قربانی کرنا چاہا جیسے ہی حلق پر چھری رکھی آہو زیر
زمین غرق ہوا بدیع الملک کو کمال حیرت ہوئی چارون طرف نگاہ کی کسی کو نہ پایا خیال کیا کہ یہ صحرائے طلسم
ہے ایسی ہزارون باتین یہان ظہور مین آتی ہونگی یہ خیال کرکے وہان سے پلٹے دیکھا مرکب کا پتہ نہین ہے اور حیران
ہوے چارون طرف تلاش کرنے لگے مگر گھوڑا نہ ملا مجبور ہو کر پیادہ پا ایک جانب کو روانہ ہوئے تھوڑی دور جا کے
دیکھا ایک کوہ معلوم ہوتا ہے بدیع الملک اس پہاڑ کے قریب آئے دیکھا اور پہاڑ بہت بلند ہے بدیع الملک اس
کوہ پر آئے دیکھا سامنے ایک فقیر آنکھین بند کئے بیٹھا ہے بدیع الملک اس فقیر کے قریب آئے فقیر نے پاؤن
کی آہٹ جو پائی آنکھ کھول دی بدیع الملک کی طرف دیکھا کہا اے جوان یک طلسم کشا اسطرف کیون آیا یہان
تجھکو کون لایا بدیع الملک کو یقین ہوا کہ فقیر صاحب کمال ہے جب تو اسکو یہ بات معلوم ہوئی کہ مین طلسم کشا ہون
یہ خیال کرکے کہا آپ پر سب کچھ حال روشن ہے میرے عرض کرنے کی کیا احتیاج ہے فقیر نے کہا بابا تو نے بڑی تکلیف
اٹھائی مگر اب ہراسان نہ ہو عنقریب منزل مقصود پر پہونچیگا یہ کہکر فقیر اپنی جگہ سے اٹھا بدیع الملک
کے پاس آیا کہا میرے ساتھ چل مین تجھے راہ راست بتا دون تیرے لشکر سے ملا دون بدیع الملک اس فقیر
کے ہمراہ ہوئے ایک درہ کوہ کے قریب آیا کہا او طلسم کشا اپنی آنکھین بند کر بدیع الملک نے آنکھین بند کین

فقیر نے کہا اب اس حجرہ کے اندر داخل ہو بدیع الملک آنکھیں بند کئے ہوئے آگے بڑھے دو چار قدم کے بعد اُس دیوہ میں ایک چاہ عمیق بنا تھا بدیع الملک کی آنکھیں بند تھیں چاہ نظر نہ آیا پاؤن جو آگے بڑھایا اس چاہ کے اندر گرے جب دیر کے بعد پاؤن زمین سے آشنا ہوئے بدیع الملک تکان کی وجہ سے بیہوش ہوگئے تھے مگر جیسے ہی زمین پر پہونچے ذہیلوے نوبہ ہوا باش او طلسم کشا منم اوتاغ وزیر خونخوار آتش چشم بدیع الملک اس صدا کو سنکر ہوشیار ہوئے چاہا اٹھین مگر اپنے کو مقید پایا اور سلاح کو پاس نہ دیکھا مگر اُنکے شاہزادہ نے لوح پرنگاہ کی لوح بھی پاس موجود نہ تھی اور تحفہ جات کو دیکھا کسی کو نہ پایا مجبور ہوگئے اوتاغ جادو نے کہا او طلسم کشا خیال تو کر کہ اب تو کہان ہے بدیع الملک نے جو دیکھا اپنے کو ایک شہر آباد میں پایا اوتاغ کو جو اور لوگون نے دیکھا کہا ای وزیر اعظم یہ کون شخص ہے اوتاغ نے کہا یہ طلسم کشا ہے یہان آکر اسی نے طلسم کو تباہ کیا ہے اور بادشاہ طلسم کو قتل کیا ہے مگر اب میرے ہاتھ سے اسیر ہوا ہے اب اسکو قتل کرونگا پھر اس کے قتل کے بعد طلسم کو از سر نو بناؤنگا طلسم اوتاغیہ اُس کا نام رکھونگا دن رات اس کی آرایش سے کام رکھونگا اب بجائے خونخوار تم سب لوگ مجکو جانو میرا کہنا مانو خونخوار کو سحر کرنے کی تمیز نہ تھا ورنہ اس کے ہاتھ سے کیون قتل ہوتا اسقدر فوج ہمراہ لیکر گیا کچھ بنا نہ سکا میں اس کے دیکھنے کو گیا تھا کہ راہ میں اس کو شکار کھیلتے پایا اپنی تدبیر سے اس کو خوب تھکایا جب اس میں چلنے کی طاقت نہ پائی دوسری تدبیر کی آخرکار گرفتار کر لیا سب تحفہ جات کو جو اسکے پاس تھے اپنے قبضہ میں کیا اسکو قتل کر لون تو طلسم کی بنا ڈالون سب لوگ اسکی تعریف کرنے لگے اوتاغ نے اپنے ملازمین کو اطلاع کرائی سب آکر موجود ہوئے اُس نے قید بدیع الملک کی اُن لوگون کو دیکر کہا آج اسکو زندان خانے میں لے جاؤ مگر بڑی حفاظت کرنا۔ وہ شخص ہے جسکی مدد غیب سے ہوتی ہے میں مجبور ہون کہ اب وقت باقی نہین ہے جو اس کو قتل کردون مگر کل قتل کرونگا اسکے خون سے اپنی شمشیر بھر دونگا ملازمین اوتاغ جادو بدیع الملک کو زندان خانے مین لے گئے کہ حال انکا وقت پر بیان کیا جائیگا

## اب صاحبقران زمان کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جب بدیع الملک کو عرصہ ہوا اور صاحبقران کے پاس واپس نہ آئے تو امیر سخت گھبرائے لوگون سے کہا کیا سبب جو ابھی تک بدیع الملک نوجوان واپس نہین آئے ہین جو جو سردار امیر کے ہمراہ تھے وہ سب تلاش بدیع الملک مین چارون طرف روانہ ہوئے کہ وہ لوگ جو بدیع الملک کے ہمراہ چلے گئے تھے راہ مین ان لوگون سے ملاقی ہوئے تمام کیفیت بیان کی یہ لوگ بھی واپس ہوئے خدمت مین صاحبقران کے آئے کل کیفیت بیان کی بیان کی امیر کو نہایت افسوس ہوا فرمایا خود جاؤنگا اس شیر بیشہ جرات کا پتہ لگاؤنگا یہ ذکر تھا کہ زرتاب جادو آیا امیر سے بدیع الملک کا حال دریافت کیا صاحبقران نے تمام کیفیت بیان کی زرتاب نے عرض کی یا امیر آپ تامل فرمایئے مین جاتا ہون اور بدیع الملک نوجوان کی خبر لاتا ہون یہ کہکر زرتاب جادو روانہ ہوا کہ حال اس کا موقع پر مشرح بیان کیا جائیگا

## اب کچھ حالت بدیع الملک اور اوتاغ جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب وہ شب گذری تو صبح کو اوتاغ جادو نے بدیع الملک کو طلب کیا اور بہت سے لوگ بطور تماشہ مین وہان جمع ہوئے اوتاغ جادو نے بدیع الملک سے کہا ای جوان اب بھی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو دین اسلام کو ترک کرکے مذہب سامری اختیار کر اور میری اطاعت قبول کر کہ تجکو امان دون اور اس طلسم کا

انتظام تیرے سپرد کرون اگر تجھے یہ گمان ہو کہ مین نے بادشاہ طلسم کو قتل کیا ہو اور باب طلسم ٹوٹ گیا ہو تو یہ خیال خام ہو مین اس طلسم کو ابھی درست کر سکتا ہون اگر بادشاہ طلسم قتل ہو گیا ہو تو کچھ اندیشہ نہین ہو مین اسکے درست کر لینے کو کافی ہون بدیع الملک نے جو اسکی تقریر واہیات سنی جھنجھلا کر جواب دیا او کافر غدار کیا یاوہ گوئی کرتا ہو خبردار اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا تو ہمارے حق مین اب ابھی برائی نہین کر سکتا ہو وہ تو نہین ہمارا خدا حافظ و نگہبان ہو سامری کیا چیز ہو جو ہم اسکی پرستش کرین جو لوگ جمشید سامری اور سامری پرست پر لعنت کرتے ہین یہ سنکر اوتاغ جادو کو غصہ آیا کہا جلاد کو جلد بلاؤ ملازمین اوتاغ جلاد کو لائے اوتاغ جادو نے جلاد سے کہا اس جوان کو قتل کر جلاد بدیع الملک کے قریب آیا طلان قید سے کہا کہ اس اسیر کو میدان مین لاؤ مین ریگ کا چبوترہ بناتا ہون طلان قید بدیع الملک کو کشان کشان لے چلے جلاد بھی میدان مین آیا ریگ کا چبوترہ بنایا بدیع الملک کو چبوترے پر بٹھایا تلوار کھینچ کر فسنگین لگانے لگا اوتاغ جادو بھی سامنے آگے کھڑا ہوا جلاد کی طرف دیکھ کے کہا اب دیر کس بات کی ہو جلاد نے کہا آپکے احکام کا منتظر ہون اوتاغ نے کہا مین تو حکم کا ایک حکم دے چکا ہون تو اپنا کام کر جلاد چاہتا ہو کہ ہاتھ مارے کہ آسمان پر سناٹا ہوا ایک برق چمکی جلاد کا سر کٹ کر زمین پر گرا بدیع الملک قبہ کی شاہزادہ نعرہ مار کر اٹھا اوتاغ نے غور کر کے دیکھا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا ہوا کس نے جلاد کو قتل کیا لوگون نے کہا ایک برق چمک کے گری اسی کی وجہ سے سر جلاد کا اڑ گیا نہین معلوم طلسم کشا کا کون رفیق تھا جس نے یہ آفت برپا کی اوتاغ نے گردن اٹھا کے دیکھا ایک تخت نظر آیا اوتاغ نے پکار کے کہا اے ساحر اگر تجھے کچھ بھی اپنے سحر پہ ناز ہو تو میرے سامنے آکر مقابلہ کر اور یہ کیا کر چکے تو نے جلاد کو ہلاک کیا اوتاغ نے جو یہ کہا بدیع الملک نے دیکھا ایک تخت آسمان سے اترا گرد اسکے دھوان تھا جب وہ دھوان برطرف ہوا تو ملک زرتاب جادو اس تخت سے اترا اوتاغ جادو کے مقابلے مین آیا اوتاغ جادو نے کہا او نمک حرام تو نے اس جوان کا ساتھ دیا تجھے زیب نہ تھا اب میرے ہاتھ سے کہان جائیگا زرتاب نے کہا اے اوتاغ تو اپنے سحر پہ بہت نازان ہو ایکدم مین سب سحر تجکو فراموش کر دونگا یہ نہ جانتا کہ مین وزیر اعظم ہون لقا مجھے خود اپنا استاد کہتا تھا ابھی تو سحر مین پختہ نہین اوتاغ نے جو یہ باتین سنین کہا او زرتاب مین نے سحر کو بہت حاصل کیا ہو تو کسی حال مین مجھ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہو زرتاب نے کہا پھر اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو اگر یہ دعوے ہو تو مین تیرے سامنے موجود ہون اوتاغ نے کہا پہلے تو سحر آغاز کر پھر مین بھی دیکھونگا زرتاب نے جواب دیا کہ مین نے اطاعت اسلام قبول کی ہو اور دستور اہل اسلام کا یہ ہو کہ وہ پیشدستی نہین کرتے مین اب مجکو بھی لازم ہو کہ پیشدستی نہ کرون اوتاغ نے کہا مین بھی ایسے ساحر کمتر پر پہلے سحر کرون مجھے یہ کبھی نہ ہوگا زرتاب نے کہا مین بھی ہرگز سحر نہ کرونگا جب اوتاغ کو یقین ہوا کہ زرتاب سحر نہ کریگا تو اس نے مجبور ہو کے کہا او زرتاب افسوس ہو کہ تیری حسرت دل نہ نکلی اور جو تمنا تھی وہ دل ہی مین رہی زرتاب نے جھلا کے جواب دیا کہ اب اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو اپنے کام مین مصروف ہو اوتاغ نے جھولی سے ایک پڑیا خاک کی نکالی طرف آسمان کے پھینکی ایک طائر سفید رنگ پیدا ہو کر زرتاب کے سامنے آیا کہا او زرتاب میری طرف مخاطب ہو اور جو کچھ مین کہون اسکو غور سے سن تا کہ زرتاب اسکی طرف مخاطب ہوا طائر نے بخوش الحانی یہ غزل شروع کی غزل

اے دفتر حسن ترا فہرست خط و خالہا

تفصیلہا پنہان شدہ تعذیر برہانہا
حیران اطوار خود و ... سازد نگار خود

پیشانی صحو ترا بہ چین نہ ساز جرم ما
ہر لحظہ مارم ... چون قرعہ در ...

آئینہ سے برہم ... ترا زشتی تماشاہا
ہر شب کواکب کم کنند از روی مہ پارہ

ہر روز گروہ تنگ تر سو ماغ میں غم بالہا ۔ باعقل گفتم حسن ترک کوچہ لعازہ یکیست ۔ شد ریشہ ریشہ دامنم از خار استدلالہا
ہر چند صائب میروم ساماں تو بیدی کنم ۔ دلفش بدستم میدہد سر رشتہ اعمالہا ۔ طائر نے اس خوش الحانی سے یہ شعر

پڑھے کہ زرتاب جادو محو ہو گیا سحر کرنا فراموش ہوا آفت کا جو خوف ہوا اوتاغ جادو تیغہ لیکر بڑھا زرتاب کے قریب آیا چاہتا
ہی کہ سر کاٹ لون بدیع الملک سامنے کھڑے تھے بیچ مین آگئے آواز دی ای زرتاب ہوشیار ہو جاؤ اوتاغ تمھارا
سر کاٹنے آیا ہی یہ آواز جو زرتاب کے کان مین پہونچی ہوشیار ہوا اپنی جھولی سے ایک آئینہ نکالا اس طائر کو وہ آئینہ دکھایا
طائر جلکر زمین پر گرا زرتاب کے ہوش درست ہوئے اوتاغ جو آگے بڑھا تھا اس نے تیغہ کا وار کیا زرتاب نے خالی
دیا وہی آئینہ اسکو دکھایا قریب تھا کہ اوتاغ غش کھائے مگر سحر کر کے سنبھلا سنبھلتے ہی دونوں پانوں زمین پر مارکے
غرق زمین ہو گیا زرتاب جادو نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا کہا آپ نے بڑا دھوکا کھایا تمام طلسم کو فتح کیا مگر
آج تک ایسی مصیبت نہ پڑی آپ سے بہت دور تھا کہ اس کے مکر مین پھنس جایئے بدیع الملک نے فرمایا
ملک صاحب مین اسکی کیفیت آپ سے بیان کرونگا زرتاب نے عرض کی آپ صاحبقران کے پاس
تشریف لے چلئے وہان سے مع لشکر یہان تشریف لایئے اسکو قتل کیجئے طلسم مین تو اب کچھ باقی نہین ہی صرف خزانہ
باقی ہی اور زندان خانے کے قیدی باقی ہین خزانہ اپنے قبضہ مین کیجئے اور اسیران طلسم کو رہا کیجئے ملک ندین کلاہ
اس طلسم کا کاہن سر حد بلخ کا بادشاہ اسیر ہی مرد مسلمان ہی اسکو پہلے کافرون نے ستایا اپنے لشکر کو چھوڑ کے یہان آیا چونکہ
مرد لایق علم کہانت مین بہت اچھا دخل رکھتا تھا یہان آکر کاہن طلسم مقرر ہوا ایک روز کچھ مذہب کا جو تذکرہ ہوا
خونخوار نے اس مرد بزرگ کو تبدیل مذہب کی بہت رائے دی اُس نے انکار کیا خونخوار نے وقت پاکر اسکو اسیر
کر لیا اب تک قید ہی روز بروز اُس پر مصائب کی زیادتی کی جاتی ہی اگر اسکو رہا کیجئے گا تو وہ طلسم کے خزائن جو دفینے
مین اُن کو آپ سے بتا دیگا اور بہت سے تحفہ جات جو کوئی نہین جانتا ہی اسکو معلوم ہین سب آپکو بتا دیگا بدیع الملک
نے کہا ملک صاحب صاحبقران زمانہ تک جانے کی کیا ضرورت ہی ہر حال مین خدا پر نظر رکھنا چاہیئے اگر اُسکی
مصلحت ہی تو ہم اس ضرار پر فتحیاب ہونگے زرتاب نے کہا یہ بات ضرور ہی مگر صاحبقران زمان کی نامامی کا خیال
ہی آپکو لازم ہی کہ آنکو ضرور ہمراہ لے چلئے بدیع الملک مجبور ہوئے زرتاب سے کہا اب اتنا جلد صاحبقران کے
پاس کیونکر پہونچ سکتے ہین زرتاب نے کہا آپ میرے تخت پر بیٹھ لیجئے ابھی صاحبقران کے پاس پہونچ جایئے گا
بدیع الملک زرتاب کے تخت پر بیٹھے زرتاب نے سحر کیا تخت اونچا ہوا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک
صاحبقران کے لشکر مین پہونچے امیر بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے امیر نے از اول تا آخر حال
پوچھا بدیع الملک نے بعد سلام سب حال کہا صاحبقران نے بدیع الملک کو گلے سے لگایا سب کیفیت
دریافت کی زرتاب نے لفظاً لفظاً سب بیان کیا اور عرض کی آپ تشریف لے چلئے یہان توقف نہ فرمایئے
صاحبقران نے اسی وقت لشکر کو حکم دیا کہ سب سامان سفر درست کرین ہم اسی وقت یہان سے کوچ کرینگے
لشکر نے جو یہ خبر پائی اسیوقت سامان سفر درست کیا امیر نے قریب شام وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت اوتاغ جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو مقابلہ زرتاب سے فرار ہوا اپنے مقام پر آیا سب لوگون کو جمع کیا جب سب لوگ موجود ہوئے اوتاغ جادو
نے کہا اب ایک امر بہت مشکل کا ہی کہ زرتاب طلسم کشا کا شریک ہی اور زرتاب کے پاس بہت سے تحفہ جات
موجود ہین اُنکے ذریعہ سے اُسکو اپنے سحر پر بڑا ناز ہی گو مین اپنا کام کر چکا تھا مگر اُسکے قریب جاکے طلسم کشا نے آواز

دی کہ اے زرتاب ہوشیار ہو جاؤ اُس کے کہنے سے اُس نے اپنی جھولی سے ایک آئینہ نکالا اس سحر کو مٹایا اگر میں وہاں سے نہ چلا آتا تو اُس نے اس وقت مجھکو عاجز کر دیا اگر اسکو کسی طور سے گرفتار کرو تو سب باتیں بن جائیں اب طلسم کشا ہم لوگوں سے مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ جو جو تحفہ جات اس کے پاس تھے وہ ہمیں نے اپنے قبضہ میں کئے میں اس پر سحر تاثیر کریگا اور بہت جلد گرفتار ہو جائیگا اور زرتاب بھی اب میرے مقابلہ میں فتح نہ پائیگا جب میں یہ تحفہ جات اپنے پاس رکھونگا تو پھر سحر زرتاب کا تاثیر نہ کریگا اس کو بھی گرفتار کر لونگا سب نے کہا اب کوئی امر مشکل نہیں ہے آپ انتظام ملک میں مصروف ہوں اولتغ نے جواب دیا کہ ابھی کسی انتظام جدید کا وقت نہیں ہے جب لڑائی ختم ہو جائیگی اور سب مخالف قتل ہو جائینگے اس وقت انتظام شروع کرونگا سب لوگ خاموش ہو رہے اس نے اُسی وقت اپنے چند ملازمین کو طلب کیا جب لوگ آئے تو اس نے سب کو برائے دریافت حال زرتاب جادو و بدیع الملک روانہ کیا اور سب سے تاکید کر دی کہ خبردار خلاصہ کیفیت دریافت کرکے واپس آنا اور اُن کے ارادے کو تحقیق کرنا لوگوں نے جواب دیا کہ جیسا آپ فرماتے ہیں ایسا ہی ہوگا یہ کہکر وہاں سے رخصت ہو کر تلاش میں بدیع الملک اور زرتاب جادو کے روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا۔

## اب کیفیت امیر ثانی اور بدیع الملک کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ لوگ جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تیسرے روز سرحد میں شہر کے پہونچے زرتاب نے کہا کہ آج یہاں قیام فرمائیے یہ سرحد شہر ہے کل شہر کے اندر تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے لشکر کو روکا بارگاہیں استادہ ہوگئیں سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں داخل ہوئے صاحبقران بارگاہ سلیمانی میں جلوہ فرما ہوئے بدیع الملک نوجوان کو طلب کیا بدیع الملک صاحبقران کی بارگاہ میں گئے امیر ثانی نے فرمایا اور سب سرداروں کو بلاؤ تھوڑی دیر صحبت رہے پھر اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے سب کو بلایا سردار بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوئے امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ باہر اچھی طرح سے نگہبانوں کو تاکید کر دو کہ یہ سرحد شہر ہے اور ہمارے آنے کی خبر شہر میں ضرور ہو گئی ہوگی یقین ہے کہ وہاں سے لوگ آئینگے مکر پھیلائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ نگہبان ہوشیار رہیں کسی غیر کو لشکر میں نہ آنے دیں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے آپکے بے ارشاد سب انتظام کر لیا ہے کوئی نہیں آسکتا ہے صاحبقران نے فرمایا اور لوگوں کو برائے انتظام نگہبانی مقرر کرو خواجہ باہر آئے نگہبانوں کے قریب گئے نگہبانوں سے کہا اچھی طرح نگہبانی کرنا خبردار کوئی شخص غیر لشکر میں نہ آنے پائے نگہبانوں نے کہا ہم بہت اچھی طرح سے نگہبانی میں مصروف ہیں ابھی دو آدمی مسافر وضع لشکر کے قریب جاتے تھے جادوگروں سے شہر کے لشکر کو دریافت کرنے لگے ہم نے اُن کو ٹھہرنے بھی نہیں دیا دو ایک شخص انھیں پہونچانے آئے خواجہ نے یہ سنکر کان کھڑے کئے کہا ارے اُن دونوں کی کیا وضع تھی نگہبانوں نے سب وضع بیان کی خواجہ نے کہا تم اُن کو کہاں چھوڑ آئے نگہبانوں نے ٹھکانا بتایا خواجہ اُسی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور جاکے دیکھا دو مسافر ایک درخت کے اوپر بیٹھے ہیں خواجہ نے زیر نخل جاکر کہا کیوں بھائی مسافرو تم لوگ کہاں جاتے ہو کہاں سے آتے ہو اُن لوگوں نے جو خواجہ کو دیکھا تو خواجہ نے بھی اپنی صورت مسافروں کی بنائی تھی سمجھے یہ کوئی مسافر ہے یہ جانکر خواجہ سے کہا ہم لوگ مسافر ہیں دور سے آتے تھے صحرا میں پہونچ کے شام ہو گئی اس درخت پر بیٹھ رہے خواجہ نے کہا بھائی میں تو اس لشکر میں گیا تھا مگر وہاں کے نگہبان مجھپر بہت خفا ہوئے اور یہاں تک مجھے نکال گئے بلکہ اس امر کی تاکید کر گئے ہیں کہ خبردار اب ہمارے لشکر کی طرف نہ آنا اُن دونوں مسافروں نے کہا ہم پر بھی یہی مصیبت

گذری کہ نگہبان ہمکو یہان اپنے لشکر کے باہر نکال گئے ہین ہم مجبور ہوکے اس درخت پر بیٹھے ہین خواجہ نے کہا
بھائی تم کس کے ملازم ہو ان دونون ساحرون نے کہا کہ ہم اوتاغ جادو کے ملازم ہین خواجہ نے کہا بھلا ہم
تم ایک ہی سرکار کے ملازم ہین تم کب سے ملازم ہو ساحرون نے جواب دیا کہ جب سے اس سلطنت پر انھون نے
قبضہ کیا ہی تب سے ہم ملازم ہوئے ہین خواجہ نے کہا آپ لوگ ملازمین جدید سے ہین اور مین اس وقت سے
اوتاغ جادو کا ملازم ہون کہ یہ اس طلسم مین وزیر بھی نہ ہوئے تھے ایک باغ مین ہم اور اوتاغ جادو کھیلا کرتے
تھے ہمارا اور ان کا بچپن کا ساتھ ہی ساحرون نے کہا پھر آپ یہان کس لئے تشریف لائے ہین خواجہ نے کہا مین
ایک ضرورت خاص سے یہان آیا ہون اگر آپ ملازم نہ ہوتے تو مین اظہار کر دیتا ملازمین اوتاغ نے کہا آپ
جانتے ہین کہ ہم ملازم کس طرح کے ہین ہم پر آقا کا بڑا اعتبار ہی بلکہ خاص حال دریافت لشکر اسلام کو ہمین بھیجا گیا
ہی خواجہ نے کہا آپ لوگ اپنا نام بتلایئے ملازمین اوتاغ نے کہا ہم لوگون کا نام قمقام جادو اور ارغام جادو ہی
خواجہ نے دونون کو پہچان لیا خوب تحقیق کر لیا قمقام جادو کون ہی اور ارغام جادو کون ہی جب دونون کو خوب
پہچان چکے تو کہا جیسے تم لوگ یہان آئے ہو تشنہ و گرسنہ ہوگے دونون ساحرون نے دست بستہ کہا ہم لوگ صبح
سے گرسنہ ہین خواجہ نے کہا مین نے صبح کو ایک مکھ سے تھوڑی سی مٹھائی مول لی تھی جسقدر مجھے کھائی گئی مین
نے کھائی اب تھوڑی سی میرے پاس موجود ہی تم لوگ کھاکے کچھ پانی پی لو تاکہ تم مین قوت ہو دونون نے خواجہ
کا شکریہ ادا کیا کہا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اسوقت آتش گرسنگی سے ہم لوگون کے جگر کباب ہوئے جاتے ہین
خواجہ نے ایک پوٹلی کمر سے نکالی کچھ تھوڑی سی مٹھائی دونون کو دی دن بھر کے بھوکے تھے مٹھائی غنیمت جانکر
کھانے لگے کھاتے ہی سر چکرانے لگا دونون نے کہا کیون جناب یہ مٹھائی کیسی تھی کہ سر چکراتا ہی خواجہ نے کہا
کیا ہوا دن بھر کے بھوکے اس وقت تم کو کھانا ملا ہی اسکے سبب سے یہ بات ہی جاکر پانی پیو یہ بات رفع ہو جائگی
دونون ساحر اٹھنے اٹھتے ہی لڑکھڑا کر گرے بیہوش ہوئے خواجہ نے دونون کو اٹھا کر نذر زنبیل کیا کپڑے دونون
کے اتار لیے رنگ و روغن عیاری کا نکالا قمقام جادو کی صورت بنی اسی کا لباس پہن کے اوتاغ جادو
کی طرف روانہ ہوئے اوتاغ جادو کا مکان وہان سے بہت نزدیک تھا خواجہ تھوڑے عرصہ مین وہان پہونچے
اوتاغ جادو اس وقت اپنی بارہ دری مین بیٹھا تھا اور لوگ بھی جمع تھے ذکر ہو رہا تھا خواجہ جو پہونچے
اوتاغ کو جاکر سلام کیا اوتاغ نے کہا اے قمقام جادو ارغام کہان ہی قمقام نقلی نے جواب دیا حضور مجھکو
اس کے حال سے آگاہی نہین ہی مگر مین امیدوار ہون کہ خدمت فاخرہ سے مطلع کیا جاؤن اوتاغ نے کہا کیون کیا
خوشخبری لائے قمقام نقلی نے کہا جسوقت مین لشکر طلسم کشا مین پہونچا لوگون سے کیفیت دریافت کر رہا تھا
کہ طلسم کشا نے مجھکو پہچانا تلوار کھینچ کر میری طرف چلا مین نے سحر کیا طلسم کشا کے ہاتھ پاؤن بیکار رہے مین
نے چاہا بڑھ کے اسیر کرون مگر یہ کیفیت دیکھکر اور لوگ طلسم کشا کے لشکر کے اٹھے مجھ پر چارون طرف سے
حملے کرنے لگے مین نے سحر کرکے بہت کو بیکار کیا جب قریب تین چار سو آدمی کے مبتلائے سحر ہوئے تو طلسم کشا
کے لشکر مین سے ایک شخص سن رسیدہ میرے قریب آیا کہا اے شخص مین تجھسے کچھ باتین کرنا چاہتا ہون مین ٹھہر گیا
سحر سے توقف کیا اس نے قریب آکے کہا کہ میری چند باتین سن لے مین نے جو کہا جلد بیان کر اس شخص نے کہا کہ اب
ہم لوگ آپ حضرات سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہین آپکو اختیار ہی جو مبارک مزاج مین آئے ہمکو سزا دیجیے ہم
آپکی اطاعت قبول کرنے مین آپکو اختیار ہی طلسم کشا کو قید کر کے لے جایئے چاہیے قتل کیجیے یا عفو تقصیر کیجیے

جو لوگ آپ سے مقابلہ نہ کرینگے جب مین نے اُسکا یہ بیان سنا اور میری اطاعت آپ نے قبول کی اور سب ساتھ آنے پر
آمادہ ہوا تو مین نے طلسم کشا کو اُنکے حوالے کیا اور جسقدر لوگ اسیر سحر تھے اُسی کے سپرد کیے اب آپ تشریف
لے چلیے تو کچھ بندوبست ہو اوتاغ نے کہا کہ اے قمقام واقعی تم نے کام تو بہت بڑا کیا مگر اتنی غلطی ضرور کی کہ سب
کو وہین چھوڑ آئے قمقام نقلی نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکھیے کوئی اپنے عہد سے پھر نہین سکتا ہے مین نے
یہان کے لانے پر زور دیا تھا مگر طلسم کشا نے کہا ہمین چند باتین اوتاغ جادو سے طے کرنا ہین جب تک وہ تکلیف
نہ فرمائینگے ہم وہان نہ جائینگے ہمین اُن سے اس امر کا خوف ہے کہ وہ ضرور ہمکو قتل کرینگے اوتاغ جادو نے کہا اگر وہ اپنے
مذہب کو ترک کریگا اور دین سامری پرستی اختیار کریگا تو ہم عہدۂ جلیل دینگے مشرف و ممتاز کرینگے قمقام نقلی نے کہا
پھر آپ اسیوقت تشریف لے چلیے اوتاغ نے کہا مجھے چلنے مین کچھ عذر نہین ہے مگر رات بہت آئی ہے اگر صبح پر بات
موقوف رہے تو بہت خوب ہے قمقام نقلی نے جواب دیا صبح کو اُنکے واسطے اور ایک جگہ سے مدد آنے والی ہے اور
لشکر ساحران بھی ایک جگہ سے آنے والا ہے اگر وہ لوگ آئے اور اُنہون نے بہکایا سحر بھی سب پر سے اتار لیا تو وقت
اُنکی رائے متفق ہو گیا اور اپنے عہد سے پھر گیا تو پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا اس سے بہتر ہے کہ آپ اسیوقت تشریف
لے چلیے اوتاغ جادو نے کہا اچھا مین تمھارے کہنے سے اسیوقت چلتا ہون وہان مجھے زرتاب کا خوف ہے کہ اُسکے پاس
دو چار چیزین عطیۂ بزرگان ایسی ہین کہ جنکا رد ممکن نہین مگر میرا کیا بنا سکتا ہے مین نے طلسم کشا سے وہ وہ چیزین چھین
لی ہین جو باعث حرز جان ہین مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر صندوقچہ کھولا اس مین سے لوح محفوظ جو بدیع الملک
کے پاس تھی اور بازوبند سلیمانی اور مہرۂ یونانی اور لوح طلسم خونخوار نکال کے اپنے گلے مین پہنی مہرہ کمر مین رکھا بازوبند
کو خوب مضبوط بازو پر باندھا قمقام نقلی سے کہا چلو مین موجود ہون اب مجھکو کسی کا خوف نہین ہے اگر سامری و جمشید
بھی آئین تو میرا کچھ نہین بنا سکتے ہین قمقام جادو نے کہا واقعی اب آپ کے پاس ایسی ایسی چیزین موجود ہین اوتاغ
آگے بڑھا اور لوگ بھی اُسکے ہمراہ ہوئے قمقام نقلی نے کہا ان لوگون کے چلنے کی کیا ضرورت ہے کچھ راز کی باتین
آپ سے بیان کرنا ہین جن کا اظہار نہ ہوگا اوتاغ نے سب کو روک دیا وہ لوگ وہین ٹھہر گئے اوتاغ جادو
اور قمقام نقلی دونون ساتھ چلے اوتاغ نے کہا اے قمقام مین اپنا تخت منگا لون پیدل چلنے کی کیا ضرورت ہے
قمقام نقلی نے جواب دیا تخت بیکار ہے آپ پیادہ پا تشریف لے چلیے کیا وہ لوگ دور ہین یا شہر کے باہر ہین اوتاغ
نے کہا پھر بھی دور ہین قمقام نقلی نے جواب دیا کہ پیادہ پا چلنے مین ایک فائدہ ہے جو آپ کو معلوم ہوگا اوتاغ خاموش
ہو رہا قمقام نقلی آگے بڑھا اوتاغ بھی پیچھے ہو کے اسکے ہمراہ چلا تھوڑی دور جا کے قمقام نقلی نے کہا دیکھیے تو
وہ سامنے روشنی جو معلوم ہوتی ہے کیا ہے مین جانتا ہون کہ طلسم کشا کی مدد کو فوج آگئی اوتاغ اسطرف بغور
دیکھنے لگا قمقام نقلی نے حلقۂ کمند کے گلے مین ڈال کے جھٹکا دیا اس نے چاہا سحر کرکے نکلون حباب بیہوشی مار دیا
اوتاغ بیہوش ہو کر گرا قمقام نقلی نے نعرہ کیا منم عمرو ثانی عیار صاحبقران نعرہ کرکے خنجر مارا اگر فکر اوتاغ جادو
کا چاک ہوا خواجہ نے تحفہ جات جو اسکے قبضے سے تھے زنبیل مین رکھے اسکا سر کاٹ کرتا تھا کہ آندھی چلنے لگی تاریکی چھا گئی
سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من اوتاغ جادو بود خواجہ عمرو اس
آفت کو دیکھ کر حکیم اوشہلی وہان سے روانہ ہوئے رات بہت کم باقی تھی قریب صبح اپنے لشکر مین پہنچے حضرت
کی بارگاہ کے نزدیک گئے دیکھا امیر مع چند سردارون کے بیٹھے ہین خواجہ بارگاہ کے اندر آئے امیر نے جو خواجہ
کو دیکھا فرمایا خواجہ کہان تھے آج تم محفل مین نہ شریک ہوئے خواجہ نے کہا مین کچھ انتظام کر رہا تھا نمک لوازمہ

ہوشیار کر دیا تھا خود بھی بازارون مین دورہ کرتا تھا صاحبقران خاموش ہو رہے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے کہ موذن لشکر
اسلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا امیر نے برائے وضو پانی طلب کیا خادمون نے اسیوقت پانی حاضر کیا صاحبقران نے وضو
کر کے فریضہ سحر ادا کیا اور سب سردارون نے بھی نماز پڑھی زرتاب جادو نے صاحبقران سے عرض کی آپ تشریف لے
چلئے تاخیر نہ فرمایئے وہان اطلاع ہو گئی ہوگی ضرور ان لوگون نے کچھ انتظام کیا ہوگا صاحبقران سلاح ذات پر
آراستہ کر کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے ویسے ہی آتشگر بدیع الملک
نوجوان بھی پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے تمام لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت اوتاغ جادو کے ہواخواہون کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب اوتاغ کو خواجہ نے قتل کیا تو اسکے سحر جو جو وہان موجود تھے سب مٹ گئے ملازمین اوتاغ نے جو یہ کیفیت
دیکھی گھبرا گئے اور ہواخواہان اوتاغ کو اس بات کی اطلاع کی وہ سب بھی گھبرا گئے بیتاب ہو کے دوڑے
جب شہر سے کچھ دور نکلے ایک مقام پر لاشہ اوتاغ جادو کا پڑا پایا سب لوگ اسکی لاش کے پاس بیٹھ کے رونے
لگے تھوڑی دیر تک روپیٹ کے لاشہ اٹھا لے گئے بعد دفن لاش اوتاغ سب ایک جا پر جمع ہوئے اور اس
باب مین مشورہ کرنے لگے کہ اوتاغ کو کس نے قتل کیا اور قاتل کہان گیا اور مقام پر کیا مصیبت گذری بعض نے
کہا معلوم ہوتا ہے مقام کو بھی کسی عیار نے قتل کیا اور آپ اسکی صورت بن کر یہان آیا فریب مین پھنسا کے
اوتاغ جادو کو لے گیا قتل کر ڈالا تحفہ جات بھی لیکر چلا گیا اب طلسم کشا سے کون مقابلہ کریگا نہ کوئی ساحر ایسا
موجود ہے جو زرتاب کے سحر کو روک سکے اور نہ یہان کوئی ایسا جری ہے جو طلسم کشا سے بجرات مقابلہ کرے
سب نے کہا پھر اب کیا ہونا چاہیے ایک وزیر نے جواب دیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اب اس سلطنت کو
چھوڑ کے کہین اور چلین یہان طلسم کشا آ کے اپنا قبضہ کریگا ہان یہ ممکن ہے کہ اسوقت جو کچھ مال و اسباب
خزانے سے لیا جائے اسکو اپنے ساتھ لے لین ورنہ یہ بھی نہ ملیگا اس بات کو سب نے پسند کیا اور رائے یہ قرار
پائی کہ اسیوقت یہان سے نکل چلنا مناسب ہے کیونکہ طلسم کشا کا اب ارادہ مستحکم ہو گیا ہوگا اور وہ عنقریب یہان
آنے والا ہے یہ سوچ کے سب خزانے کی طرف روانہ ہوئے جیسے ہی در خزانہ پر پہونچے دروازے کو مقفل پایا سب
نے چاہا اس قفل کو کھولین مگر مجبور ہو کے چاہا آگ لگا دین مگر پھر سب نے کہا جو چیزین تحفہ جات سے ہین وہ
جل جائینگی پھر ہاتھ نہ آئینگی اس سے بہتر یہ ہے کہ نقب لگائین اس تدبیر سے اسکے اندر جائین یہ تدبیر سب نے
پسند کی نقب لگانے مین مصروف ہوئے پتھر کی زمین بہت استحکام سے بنی ہوئی تھی یک بیک کیونکر کھد سکے جب
دو تین بار ایک مقام پر چوٹ لگائی تو ایک ٹکڑا پتھر کا اکھڑ گیا اسی طرح صبح ہوئی اور سب لوگ شل ہو گئے طبع
ملول و تین مصروف نقب زنی رہے یہ لوگ تو اس حال مین مصروف ہین لیکن بدیع الملک صاحبقران
زمان جو علی الصباح بعد فراغت نماز سحر شہر کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین شہر کے اندر پہونچے یہان جو
باشندگان شہر نے جاہ و حشمت اہل اسلام کو دیکھا سب لوگ دنگ ہو گئے اور آپس مین کہنے لگے کہ اگر یہ لوگ
اس صورت سے یہان نہ آتے تو طلسم کیونکر فتح ہوتا واقعی ان لوگون سے بڑھ کے اقبالمند دوسرا نہین ہو سکتا ہے
طلسم ان لوگون سے یونہین فتح کے ہین راہ گیر اور دوکاندار تو اپنی جان بچانے کے لیے خوشامد کی راہ سے
امیر ثانی اور بدیع الملک کو سلام کرتے تھے صاحبقران اور بدیع الملک دونون ہاتھ سے سلام لیتے
ہوئے چلے جاتے تھے کہ لوگون نے ان بدخوخوار کو جو خزانے مین نقب لگا رہے تھے اطلاع دی وہ ان کو یہ خبر

پہونچی لوگ فوج کے موجود تھے مگر یہ ہمت نہوئی کہ مقابلہ کرتے اپنی جان بچانے کی تدبیر کرنے لگے خزانے کے
قریب سے اُٹھ کے بھاگے اپنے اپنے گھرون مین جاکے پوشیدہ ہوئے فوج سے بھی منع کیا کہ خبردار ان لوگون سے
مقابلہ نہ کرنا ورنہ مفت مین جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا افسران فوج بھی خاموش ہور ہے گمند تاب جادو
صاحبقران کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے تخت گاہ خونخوار آتش چشم جادو پر آیا صاحبقران اور بدیع الملک
سے عرض کی بسم اللہ آپ اندر تشریف لے چلیے یہی تخت گاہ ہے صاحبقران مرکب سے اُترے بدیع الملک کا
ہاتھ پکڑے ہوئے ہمراہ آئے تخت گاہ کے اندر تشریف لائے مکان کو بہت پر تکلف پایا زرتاب سے صاحبقران
نے فرمایا عجیب طرح کی بات ہے کہ تخت گاہ مین کوئی نگہبان نہین ہے زرتاب نے عرض کی یا صاحبقران مجھے ایک
بڑا تعجب ہے کہ اوتاغ جادو کیا ہوا وہ بہت آمادہ تھا کہ مین لشکر اسلام سے مقابلہ کرونگا بلکہ باعث گرفتاری
بدیع الملک نوجوان بھی وہی ہوا تھا اس وقت نہین معلوم ہوتا ہے صاحبقران نے فرمایا کسی انتظام مین
معروف ہوگا زرتاب نے کہا مین نہین کہہ سکتا ہون کہ وہ کس کام مین مصروف ہے بدیع الملک نے کہا اُسکے
پاس تحفہ جات موجود ہین زرتاب نے عرض کی اب اسکو سحر کا بھی تو خوف نہین ہے مزہ آئے گا اور فوج بھی یہان
موجود ہے صاحبقران نے فرمایا اب یہان ٹھہرنے سے کیا فائدہ ہے جو بات مناسب ہو وہ کی جائے زرتاب نے عرض کی
آپ اب یہان تشریف رکھیے ہم لوگ زندان خانے کی طرف جاتے ہین قیدیون کو رہا کرکے آپ کے روبرو لاتے
ہین پھر خزانے کی طرف تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے کہا اے زرتاب جادو ہم خود زندان خانے کی طرف
چلین گے قیدیون کو رہا کرینگے بدیع الملک کی بھی یہی رائے ہوئی زرتاب نے عرض کی اگر یہی خوشی ہے تو بسم اللہ
تشریف لے چلیے صاحبقران تخت گاہ کے باہر تشریف لائے مرکب پر سوار ہوئے زندان خانے کے پاس آئے
مگر طلا ہین امیر نے سب کو گرفتار کر لیا صاحبقران اور زندان خانے پر آکے کھڑے ہوئے بدیع الملک گھوڑے
سے اُترے صاحبقران بھی پشت زین سے اُترے دونون ساحران نامی یعنی زرتاب و آشوب بھی اپنے
اپنے تختون سے اُترے صاحبقران آگے بڑھے قفل زندان خانہ کو توڑا بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیکر اندر داخل
ہوئے زرتاب نے عرض کی پہلے کاہن طلسم کو رہا کیجیے پھر اور طرف تشریف لے چلیے امیر نے فرمایا مجھکو تمام قید
اس کا نہین معلوم ہے تم مجھے بتادو زرتاب امیر کو اپنے ہمراہ لیکر ایک مقام تنگ و تاریک مین آیا صاحبقران
نے بدیع الملک کو بلایا کہا اب یہ کام تمہارا ہے کہ تم اس اسیر کو رہا کرو بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک
مرد ضعیف زنجیرہاے آہن مین مسلسل زمین پر پڑا ہے مگر فرط ضعف سے یہ حالت ہے کہ بے حس و حرکت ہے بدیع الملک
اُسکے قریب گئے اس مرد ضعیف نے جو پاؤن کی آہٹ پائی آنکھ کھول کے کہا اے بدیع الملک نوجوان پروردگار
عالم آپ کو اس خیر کا اجر عظیم دے بدیع الملک حیران ہوئے کہ یہ شخص میرا نام بھی جانتا ہے اُسکے قریب آکے قید
اُسکے جسم سے دور کی جب مرد ضعیف نے رہائی پائی سر بدیع الملک کے قدمون پر رکھدیا عرض کی غلام کو
پیشتر آپکے آنے کی خبر ہوگئی تھی کہ آپ برائے رہائی تشریف لاتے ہین بعد اُسکے رہا ہونے کے اور اسیران طلسم
کو بدیع الملک نے رہا کیا سب بصدق دل مسلمان ہوئے بدیع الملک کی اطاعت قبول کی جب اسیرون
کی رہائی سے فراغت پائی بدیع الملک مع صاحبقران و زرتاب و آشوب زندان خانے سے باہر تشریف
لائے خزانے کی طرف روانہ ہوئے زرتاب نے عرض کی صاحبقران بڑے تعجب کی بات ہے کہ
زندان خانے سے سب اسیر بھی رہا ہوگئے مگر اب تک اوتاغ جادو کا پتہ نہین معلوم ہوا امیر نے فرمایا دربان

زندان خانہ جو گرفتار ہوئے ہیں ان سے اس کیفیت کو تحقیق کرو وہ لوگ اس حال سے بخوبی ماہر ہونگے زرتاب
آنکے جمعدار بان زندان خانہ جو اسیر تھے اُنکے حاملان قید کے پاس آیا کہا تم لوگوں کو صاحبقران نامدار نے طلب
فرمایا ہے جلد چلو کہا اسیروں کو بھی لیتا آ وہ لوگ اسی وقت مع قیدیوں کے خدمت صاحبقران میں حاضر ہوئے
امیر نے بدیع الملک سے فرمایا جو تمہیں دریافت کرنا ہو ان لوگوں سے دریافت کرو بدیع الملک نے قیدیوں
سے کہا اب تمہیں دین باطل کے ترک کرنے میں کیا انکار ہے اگر سامری و جمشید پر لعنت نہ کروگے تو قتل کیے جاؤ گے
اس خطا کی سزا پاؤ گے بہتر تمہارے واسطے یہ ہے کہ اطاعت اسلام قبول کرو وہ لوگ سمجھے کہ اب اگر انکار کرتے
ہیں تو جان جاتی ہے بہتر یہی ہے کہ دین اسلام قبول کریں یہ سوچ کے بدیع الملک سے عرض کی ہمیں آپ کی
اطاعت بسر و چشم قبول ہے بدیع الملک خوش ہوئے سب کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ لوگ بصدق دل مسلمان
ہوئے بدیع الملک کے قدموں کو بوسہ دیا بدیع الملک نے سب کو گلے سے لگایا پھر کہا اب ایک کیفیت تم
سے دریافت کرنا منظور ہے انھوں نے عرض کی ہماری جان تک آپ پر سے نثار ہے جو حکم ہو ابھی بجا لائیں بدیع الملک
نوجوان نے فرمایا کہ اوتلغ جادو کہاں ہے کہا وہ قتل ہوا بدیع الملک نے فرمایا اسکو کس نے قتل کیا نگہبانوں نے
عرض کی یہ ہم خلاصہ نہیں عرض کر سکتے ہیں یہ سنا تھا کہ کسی نے اوتلغ جادو کو رات کے وقت شہر کے باہر لیجا کر
قتل کیا قاتل کو تلاش کیا مگر کچھ خلاصہ نہ ہوا سب خاموش ہو رہے اسی کی صبح کو آپ اس شہر میں تشریف لائے
جو لوگ اُسکے ہوا خواہ تھے آپ کی آمد سے فرار ہو گئے بدیع الملک کمال متردد ہوئے صاحبقران سے عرض کی
اوتلغ کو کسی نے قتل کیا امیر نے فرمایا اچھا ہوا بدیع الملک نے عرض کی اُس کے پاس میرے تحفہ جات تھے
اب وہ کیونکر ملیں گے زرتاب نے کہا تحفہ جات آپ کے خزانۂ طلسمی میں ہونگے وہاں تشریف لے چلیے
بدیع الملک خزانے کے دروازے پر تشریف لائے دیکھا ایک نقب کھدی ہوئی ناتمام پڑی ہے بدیع الملک
نے زرتاب سے کہا یہ کیا سبب ہے جو دروازے پر نقب دی ہوئی ہے زرتاب نے عرض کی کسی نے خزانے کے اندر
جانے کا ارادہ کیا ہوگا قفل نہ کھلا ہوگا نقب لگائی ہوگی یہ بھی بکار آمد نہ ہوئی چھوڑ کے چلا گیا بدیع الملک
دروازے کے پاس آئے قفل توڑا کہ یہ طلسم کشائی سے متعلق تھا اندر تشریف لے گئے خواجہ نے جو خزانے کو
دیکھا مال ٹھیک پڑا ہے دل میں خیال کیا خواجہ اگر یہ مال ہاتھ آئے تو البتہ معقول نفع ہو جائے خواجہ تو یہ خیال
کر رہے تھے مگر بدیع الملک نے زرتاب سے کہا اب تحفہ جات تلاش کرو زرتاب نے تحفہ جات کو بہت
تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ پایا بدیع الملک سے عرض کی حضور ان اشیا کا تو پتہ نہیں ملتا بدیع الملک نہایت
غمگین ہوئے خواجہ بدیع الملک کے قریب آئے کہا کیوں اس قدر رنج کرتے ہو صبر تمکین ہو جائیے بدیع الملک
نے کہا خواجہ وہ اشیا ایسے ہیں کہ اگر اس وقت مجھے کوئی اس تمام خزانے کو دے تو اُن کے عوض میں میں
دیدوں خواجہ نے کہا اس وقت آپ کو اُن کے گم ہو جانے کا تازہ خیال ہے اس وجہ سے ایسا کہا جاتا ہے اگر کوئی شخص
ابھی لا کر موجود کر دے تو خزانہ کا حصہ چہارم بھی اس کے ہاتھ نہ آئے بدیع الملک نے کہا خواجہ میں صاحبقران
کی قسم کھاتا ہوں اگر کوئی میرے تحفہ جات مجکو اس وقت دے تو میں یہیں سے واپس جاؤں اور خزانہ اُسی کو
دوں امیر نے جو خواجہ اور بدیع کی یہ باتیں سنیں مسکرا کے کہا خواجہ کیا کہتے ہو خواجہ نے تیوری چڑھا کے جواب
دیا کہ آپ دخل نہ دیجئے امیر خاموش ہو رہے خواجہ نے سب تحفہ جات زنبیل سے نکال کے بدیع الملک کو دکھلائے
کہا یہ حاضر ہیں آپ تشریف لے جائیے خزانہ بندے کو حلال ہے بدیع الملک خوش ہو گئے کہا خواجہ خزانہ تمکو میں

دے چکا ہون تمہین مبارک ہو تحفہ جات مجود و خواجہ نے بدیع الملک کو تحفہ جات دے خزانے پر قبضہ کیا گو صاحبقران نے کہا خواجہ تمہارا خزانہ لینا اچھا نہین ہر کچھ غازیون کا بھی حق ہو گر خواجہ نے ایک نہ سنی جمال الیاسی نکالا سب خزانہ نذر زنبیل کیا بدیع الملک خوشی خوشی وہان سے پھر تخت گاہ مین تشریف لائے سب لشکر اترا بدیع الملک نے اہل شہر کو طلب کیا سب کو ترک کرنے دین سامری پرستی کی ہدایت کی بعض لوگون نے از راہ سیہ قلبی انکار کیا وہ قتل ہوئے جو لوگ مسلمان ہوئے ان کو انعام و خلعت عنایت فرمایا زرتاب جادو کو وہان کا حاکم بنایا جلسۂ عیش و نشاط تین روز گرم رہا چوتھے روز صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا کہ اب مجکو فیروز ستارہ پیشانی کی طرف جانا ہو وہان زمرد ثانی اور تورج پوشیدہ ہو ان کافرون کی خبر لینا ہو بدیع الملک زرتاب سے رخصت ہوئے پانچوین روز مع صاحبقران و لشکر گران جانب طلسم فیروزیہ روانہ ہوئے کہ ذکر انکا انشاءاللہ تعالیٰ جلد دوم مین کیا جائیگا جسکے ملاحظہ سے ناظرین کو حظ وافی حاصل ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ اس جلد مین داستانین لایق دید و قابل شنید ہونگی خصوصاً خوبی عبارت جو آپ حضرات کے ملاحظہ پر منحصر ہی کمترین کو زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہین ہو مگر یہ عرض خدمت سراپا برکت ناظرین والا مقام مین ضرور ہو کہ کمترین نے اس دفتر کا ترجمہ بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے کیا ہو اگر کہین سہو یا غلطی نظر آئے معاف فرمایئے گا حقیر کو تو نشانۂ تیر ملامت نہ بنایئے گا

## قطعۂ تاریخ ریختۂ کلک بدایع سلک شاعر نازک خیال نثار شیرین مقال جناب منشی سید میرن صاحب رضوی المتخلص بہ آبرو لکھنوی مترجم سوانح عمری حکیم نخشب و مصنف فسانۂ خواب و خیال وغیرہ

حبذا فکر بلند و مرحبا طبع سلیم
پر فسانہ [illegible] تھا مصنف اسکا کہین
جلد اول کی ہو نثر و نظم ایسی لاجواب
سن لیں عاشق تو ہو فرحت بخش دلہا حزین

لعل نامہ خوب لکھا آفرین صد آفرین
اب آسی کا ترجمہ اس حسن سے لکھا گیا
جلد ثانی کے سوا ثانی کوئی اسکا نہین
عیسوی مین مصرعۂ تاریخ لکھ اے آبرو

یہ وہ دفتر ہو کہ جسکا نام ہی [illegible] عجب
جسکے سن لینے کے لئے مشتاق گوش سامعین
غم غلط ہونے کا باعث دل بہلنے کا سبب
ہو عزیز سامعین بھی اور انیس ناظرین

## خاتمۃ الطبع

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ٭ آمد آخر ز پس پردۂ اسرار پدید ٭ شایقان فسانہ ہائے عجایب و مشتاقان داستانہائے غریب کو واضح و لائح ہو کہ جس محبوب رنگین ادا دلفریب غارتگر صبر و شکیب کے جمال باکمال کے دیکھنے کو مدت سے شایقین کی آنکھین ترستی تھین فقط اسکے ذکر سے برائے نام طبیعت خوش کر لیتے تھے ادھر ادھر کے سنے سنائے دو چار فقرون سے دل بیتاب کو کچھ تسلی دیتے تھے مگر بغیر حصول دولت دیدار مضطر و بیقرار رہتے تھے بار بار عالم شوق مین یہ شعر ورد زبان تھا آئے تو وہ یوسف سر بازار کسی دن ٭ ہم بیچ کے جان اپنی خریدار نہ بن جائین گے وہ اب بفضل ایزدی حجاب اختفا سے نکل کر مثل آفتاب عالمتاب جلوہ افروز ہوا ہو دیکھین کون کون شایقین اس کے طالب دیدار آتے ہین اور اس کی نظارہ بازی سے اپنی آنکھون کو خنک اور دل کو ٹھنڈا کرتے ہین غرض اس تمہید سے یہ ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران جس کی نسبت مشہور ہو کہ علامہ شیخ ابوالفیض فیضی نے جلال الدین [illegible] بادشاہ دہلی کی تفریح طبع کے لئے زبان فارسی مین اس خوبی و خوش اسلوبی سے تصنیف کیا کہ بڑے بڑے باکمال نازک خیال فصحا اور بلغا اس پر دلدادہ ہو گئے اور رفتہ رفتہ اسے ایسی شہرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام آنکہ سپہر و زمین و مافیہا
تمام از پے تہلیل بزبان ناطق

بیک اشارۂ کن کرد از عدم پیدا
تمام از پے تسبیح بیدہان گویا

در آستان خدائیش راکع و ساجد
رکوع شان ہمہ سبحان ربی العظیم

سما و ارض و موالید و ساحل و دریا
سجود شان ہمہ سبحان ربی الاعلیٰ

واقعی جو حمد اُس پروردگار کی بیان کیجانے زیبا ہے کہ وہ واحد و یکتا ہے ایک لفظ کن سے اس طلسم روزگار کو بنایا آسمان و زمین کو خلق فرمایا ایسے صناع برحق کی حمد و ثنا بشر سے تو کیا فرشتون سے بھی ہونا محال ہی اس تقریر مین سب کی زبان لال ہے اگر غور کیجیے اور انصاف سے کام لیجیے تو اُسکی ایک صنعت کی تعریف ادنی سے ایجاد کی توصیف بیان ہونا دشوار ہی یہ وہ دریاے ناپید اکنار ہے کہ جسمین بڑے بڑے شناور تیر کر ہارے ہین گو بہت ہاتھ پاؤن مارے ہین مگر کنارے تک نہ پا سکے ٹھہرنے کی بھی تاب نہ لا سکے گوہر مدعا ہاتھ نہ آیا آخر کو ایسے ڈوبے کہ پتہ نہ پایا بس ہمچو ہیچمدان کس شمار مین ہی جو ایسے دریاے زخار مین شناوری کرے

اب نعت سرور کائنات خلاصۂ موجودات تحریر کرتا ہون مختصر فضائل تسطیر کرتا ہون

گو یہ بھی امکان بشر سے باہر ہے اُنکے اوصاف سے خدا ہی خوب ماہر ہی مگر شمۂ از شمائل بیان کرنا باعث زینت کتاب اور وسیلہ حصول ثواب ہی رسول مختار محبوب کردگار شفیع روز محشر ہین مقبول خدا اور ہین خدا نے اُنکو اپنا حبیب بنایا عرش اعظم پر اپنے پاس بلایا اسپر بھی اکتفا نہین کی اور عزت دی تن انور کو بے سایہ بنا دیا اور تو کیا کہون اپنی یکتائی کا نمونہ اُس پردہ مین دکھا دیا جو جو صفتین انبیاے سابق مین تھین وہ سب خدا نے اُنکو دین اور جو اُنھین عطا ہوئین وہ اورون کو نہ ملین اب زیادہ طول بیکار ہے اس ایک شعر سے مرتبۂ رسول آشکار ہی شعر نبیون مین نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے حسینون مین حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرا

اب منقبت جناب شیر خدا یکہ تاز میدان ہیجا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب بیان کرنا منظور ہی گویہ بات بہت دور ہے ہمین انکی مدح بیان کر سکون کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہی علی کا رتبہ جیسا پایا ہو کہ علی کو جیسا مین نے اور خدا نے جانا ویسا دوسرے نے نہین پہچانا کیون نہو علی نفس رسول زوج بتول ہی قسیم کوثر و نار ہی صاحب ذو الفقار ہی جو مرتبہ علی نے پایا سوائے رسول کے اور کسیکے ہاتھ آیا نظم

| آنکہ گاہ رانشاح اندر مہد |
|---|

| پنجہ درکام اژدر انداز د | | آنکہ وقت نزاع الفشتش | | در زبازوے خیبر اندازد | | بعد انکے جو اور گیارہ |
|---|---|---|---|---|---|---|

امام ہین ہمارے پیشوا الاکلام ہین سب اللہ کے پیارے ہین چرخ امامت کے بارہ ستارے ہین راہبیہ خاکسار ذرہ بیمقدار خوشہ چین خرمن اہل سخن ائمہ عباد رب ذو المنن بتصدق حسنین خدمت سراپا برکت ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحتشام مین عرض پیرا ہے کہ خاکسار نے بہ تعمیل اس دفتر کا ترجمہ کیا مگر جہان تک اپنے امکان مین تھا انکی عبارت اور تسلسل مضامین کو خلاف قاعدہ نہین ہونے دیا جیسے بعض کتب مین قصہ گویون نے عبارت کا لحاظ نہین کیا ہے بلکہ مضامین بھی بعض بعض مقام پر بے ربط ہو گئے ہین ایک عیاری کو دس جگہ ایک ہی طور سے بیان کیا ہی ایک سحر کو بیس مقام پر ایک ہی عنوان سے صرف کیا ہی کمترین کو بوقت تحریر دفتر ہذا ان امور کا لحاظ رہا ہی جس بات کو ایک مرتبہ لکھدیا اُسے دوسرے مقام پر نہین آنے دیا اور علاوہ اسکے بہت سے جدتین کی ہین جو ملاحظہ پر موقوف ہین اب امید آپ حضرات سے یہ ہے کہ بروقت ملاحظہ کمترین کی عرق ریزی کی داد عطا فرمائین گے اور سہو و خطا کو دامن عفو مین چھپائینگے

آغاز داستان روانہ ہونا صاحبقران ثانی بدیع الملک نوجوان کا لشکر گران ہمراہ لیکر بعد فتح طلسم خونخوار اور پہونچنا سرحد طلسم فیروزہ پر اور برائے طلبی زمرد ثانی نامہ لکھنا فیروز ستارہ پیشانی پادشاہ کو باقی حالات متعلق داستان ہذا

| | | | |
|---|---|---|---|
| ای ساقی گلبدن سمن بر<br>ای ساقی شوخ و شنگ و طرار<br>ہین عاشق حسن دخت رز سب<br>سے آگے ترے سو پینوش<br>یہ تجکو دعائین دیکے بنشین<br>جو انکو شراب آج دے گا<br>تیرے حق مین دعا کرین گے<br>شہرہ ساقی کا چارسو ہو<br>رند و مکین بیشغل اور کچھ ہو | ہو نہون سے لگاؤ لاکے ساغر<br>آتے ہین گھٹا کے ساتھ میخوار<br>گرہے تو یہی ہی انکا مطلب<br>ہین الفت دخت رز مین بیہوش<br>اس در کی بلائین لیکے بیٹھین<br>وہ سب کی دعائین تجپہ لیگا<br>خالق سے التجا کرینگے<br>ہر رند کی پوری آرزو ہو<br>ساقی کا رہے ہر ایک تھا گو | کیا ابر ہے آسمان پہ آیا<br>سب آتے ہین آج تیرے در پر<br>پردے اٹھین مراد بر آئے<br>اب انکے مرض کی تو دوا ہے<br>ہین سب کے جگر کباب ساقی<br>جب پی کے شراب ہونگے مدہوش<br>جاری رہے فیض تا قیامت<br>میخانہ مین رند جتنے آئین | جل تھل ہی بھر دیگی گریہ برسا<br>ہاتھون مین لیے ہوئے ہین ساغر<br>شکل بنت العنب نظر آئے<br>ہان صورت دخت رز دکھا دے<br>دے انکو شراب ناب ساقی<br>رنج انکے دلون سے جھٹکے کا فور<br>ساقی رہے تا ابد سلامت<br>پی بھر کے شراب روز آئین |

چہرہ یکہ تاز میدان جنگ و جدال و معرکہ آرایان عرصہ قتال اشہب تیزگام خامہ کو زمین قرطاس پر یون جولانگری دیتے ہین شہسواران عرصہ ہیجا و می نگارند داستان و غاہ ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ جلد اول لعل نامہ مین ذکر کیا گیا تھا کہ

صاحبقران ثانی اور بدیع الملک نامدار مع لشکر بیشمار برائے مقابلہ فیروز ستارہ پیشانی روانہ ہوئے
جب دس کوس نکل گئے تو بدیع الملک نوجوان نے صاحبقران ثانی سے عرض کی اب دن بہت کم
باقی ہے اور آج پہلا روز سفر ہے بہتر یہ ہے کہ اسی صحرا مین قیام فرمایئے شب بھر ٹھہر جایئے صبح کو پھر روانہ ہوجیے
صاحبقران کو یہ بات پسند آئی لشکر کو دو کا بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے
صاحبقران نے بدیع الملک نوجوان سے فرمایا کہ دریافت کرو یہان سے طلسم فیروزیہ کتنی دور ہے
بدیع الملک نے راہبرون کو طلب کیا انسے پوچھا تو کیفیت معلوم ہوئی کہ یہان سے دس دن کا راستہ
ہے مگر آگے دھوان اسقدر ہے کہ کچھ نظر نہین آتا لوگ اسی دھوئین کو سرحد طلسم بتاتے ہین عجیب عجیب
باتین بتاتے ہین بدیع الملک نے صاحبقران سے کہا امیر نے فرمایا دس دن کی راہ کو پانچ روز مین طے
کرنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی کہ مین بھی اس امر کو بہتر جانتا ہون مگر ایک بات اور سننے مین آئی ہے
صاحبقران نے فرمایا بیان کرو بدیع الملک نے عرض کی کہ جو لوگ وہان کے واقفکار [illegible] بیان
کرتے ہین کہ دس دن کے بعد ایک دھوان نظر آئیگا اسی کو سب سرحد طلسم کہتے ہین [illegible] نے فرمایا
دیکھا جائیگا غرض وہ شب اسی ذکر مین بسر ہوئی صبح کو صاحبقران بعد فراغ نماز پھر روانہ [illegible] روز بہت
رہروی کی جب دن تھوڑا رہا ایک صحرا مین جاکر پہونچے وہان قیام کیا شب بھر اس [illegible] علی الصباح
وہان سے بھی روانہ ہوئے اسی طرح کوچ و مقام کرتے ہوئے پانچوین روز ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران
نے دیکھا سامنے ایک دیوار سیاہ نظر آتی ہے بدیع الملک سے مخاطب ہوکر فرمایا شاید [illegible] کی سرحد یہی ہے
بدیع الملک نے بھی بغور اس دیوار کو دیکھکر عرض کی مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ [illegible] یہ ذکر تھا کہ راہبر
قریب صاحبقران حاضر ہوئے سب نے عرض کی آگے دیوار طلسم ہے راہ نہین ہے [illegible] ثانی نے لشکر
کو دو کا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران ثانی داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے اور [illegible] اپنی بارگاہون مین
گئے تھوڑی دیر کے بعد جب استراحت سے فراغت کی اور مسافت سفر زائل ہوئی [illegible] صاحبقران زمان
نے سب کو طلب فرمایا جملہ سردار بارگاہ سلیمانی مین حاضر ہوئے امیر نے بدیع الملک نوجوان سے
کہا اب کیا کرنا چاہیے اور فیروز ستارہ پیشانی کو اپنے آنیکی خبر کیونکر دینا چاہیے بدیع الملک نے
عرض کی میری رائے یہ ہے کہ ایک نامہ فیروز ستارہ پیشانی کو اس مضمون کا روانہ فرمایئے کہ ہمارے مجرم جو تمہارے
یہان پوشیدہ ہین انکو ہمارے حوالہ کرو اور اگر یہ امر تمہارے خلاف ہو تو صرف انکو اپنے طلسم سے نکالدو
ہم انھین گرفتار کرلین گے کیونکہ ہم انکی بابت قسم کھا چکے ہین امیر نے فرمایا بہت مناسب ہے اسیوقت نامہ
اس مضمون کا تحریر کرایا صاحبقران نے فرمایا کہ اس نامہ کو فیروز تک کون لیجائیگا اور اسکا جواب کون لائیگا
یہ سنکر شہزادہ نورالدہر نوجوان اپنے دنگل سے اٹھے اور قریب آکے نامہ اٹھا لیا عرض کی اس
خدمت کو غلام بجا لائیگا نامہ لیکر وہانتک جائیگا صاحبقران نے نورالدہر نامدار کو رخصت کیا شاہزادہ وہ
باہر تشریف لایا اپنا مرکب منگایا خادمون نے مرکب حاضر کیا نورالدہر گھوڑے پر سوار ہوئے نامہ لیکر
جانب طلسم روانہ ہوئے انکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

## اب کچھ کیفیت طلسم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہان کا دستور ہے کہ جب کوئی نیا شخص آتا ہے تو ملازمین فیروز ستارہ پیشانی انکو خبر پہونچاتے ہین کہ آج

بیرون طلسم ایک لشکر آیا ہے یا ایک شخص آیا ہے یا کوئی جادوگر آیا ہے فیروز جو مناسب جانتا ہے وہ کرتا ہے چنانچہ جب
امیر ثانی مع لشکر تشریف لیگئے تو ملازمین فیروز نے اسکو خبر پہونچائی کہ ایک لشکر عظیم آیا ہے اور دیوار طلسم
سے بہت قریب ہے فیروز نے کہا اسکی کیفیت دریافت کرکے ایک ایک لمحہ کی خبر ہمکو پہونچاتے رہو ملازمین
وہان سے واپس آئے نورالدہر نامہ لیکر روانہ ہوچکے تھے اور قریب دیوار طلسم پہونچے تھے یہ دیوار دھوئین
کی بنی ہوئی تھی جب ملازمین نے انکو آتے ہوئے دیکھا پھر فیروز کو جاکر اطلاع دی کہ ایک جوان اس لشکر
کا ہمارے طلسم کیطرف آتا ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ دار ہے فیروز اسوقت اپنی بارہ دری مین
بیٹھا تھا اور زمرد ثانی اور تورج بھی اسکے قریب تھے سنجگان بھی وہین موجود تھا فیروز نے کہا آج تک کسی نے
ایسی جرأت نہین کی جو میرے طلسم کیطرف نامہ لیکر آئے سنجگان نے کہا آپ ابھی تک نہین سمجھے معلوم ہوتا ہے
لشکر حمزہ ثانی آگیا یہ انھین لوگون کا قاعدہ ہے فیروز یہ کلمہ سنکر بہت ہنسا کہا حمزہ عقل سے خالی ہے جو میرے
طلسم کی طرف آیا معلوم ہوا اب پیمانہ عمر اسکا لبریز ہوگیا اور ایام موت قریب آئے یہ کہکر ملازمین سے
کہا اس نامہ دار کو ہمارے پاس اٹھالاؤ ملازمین یہ سنکر روانہ ہوئے یہان نورالدہر قریب اس دیوار کے
پہونچے دیکھا دیوار نہین ہے بلکہ دھوان زمین سے نکل رہا ہے نورالدہر نے گھوڑا اس دھوئین مین ڈالدیا
کچھ نظر نہ آیا نورالدہر چلے جاتے تھے کہ ایکبار ایک برق چمکی نورالدہر چارون طرف دیکھنے لگے کچھ نظر
نہ آیا مگر یہ معلوم ہوا کہ کسی نے پشت مرکب سے جدا کیا نورالدہر نوجوان نے زور کیا مگر کچھ فائدہ
نہوا بلند ہوگئے نکہت بھی ایسی پہونچی کہ بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو اپنے تئین ایک دربار
مین پایا گھبرا کے اٹھے دیکھا سامنے ایک ساحر مکار قوی ہیکل کریہ منظر تخت زرنگار پہ بیٹھا ہے پیشانی پہ اسکی
ایک نشان سیاہ ہے گرد اسکے سیندور کے چھوٹے چھوٹے ٹیکے دیے ہین پہلو مین اس ساحر کی زمرد ثانی بیٹھا ہے
دوسرے پہلو مین تورج بیٹھا ہے نورالدہر نے جو یہ کیفیت دیکھی مثل اہل اسلام سلام کیا اس ساحر نے کہا اے
نورالدہر لاؤ نامہ مجکو دو نورالدہر نے نامہ اس ساحر کو دیا ساحر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم میرا
نام ہے یہ کہکر نامہ کو پڑھا پڑھکر چاک کیا نورالدہر کو غصہ آیا کہا او بے ادب ہمارے سامنے نامہ کو چاک کرتا ہے
چاہا بڑھکے طمانچہ مارین فیروز نے اشارہ کیا نورالدہر کے ہاتھ پاؤن بیکار ہوئے اسنے اپنے ملازمین سے کہا
اس جوان گستاخ کو لیجاکر قید کرو جب سب جمع ہوجائینگے تو مین ایک مرتبہ سب کو قتل کرونگا ملازم نورالدہر
کو اٹھا لیگئے یہان فیروز نے سنجگان سے مخاطب ہوکر کہا جوانان اسلام بڑے بیباک ہین انکو کسیکا خوف
مطلق نہین سنجگان نے جواب دیا یہ لوگ اپنے جوش شجاعت مین کسی کی حقیقت نہین جانتے فیروز نے کہا اب
سب یہ نہین اسیر ہوجائینگے سنجگان نے جواب دیا میرے نزدیک ان لوگون کا اسیر رہنا اچھا نہین ہے اسکے
مددگار یعنی لشکر اسلام کے عیار آفت کے بنے ہین جب وہ اس بات کی خبر پائینگے ضرور یہان آئینگے اور جب
وہ لوگ کہین آئے تو اچھا نہوا فیروز نے کہا اے سنجگان تم مثل اور طلسمون کے میرے طلسم کو بھی جانتے ہو
مین خداوند طلسم ہون میرے یہان کیا بنا لینگے جب آئینگے وہ بھی گرفتار ہونگے سنجگان خاموش ہو رہا زمرد
نے کہا اب آپ اس نامہ کے جواب مین کیا چاہتے ہین فیروز نے کہا مین خاموش ہون اب حمزہ ثانی اور
کسیکو یہان بھیجین گے اسکو بھی گرفتار کرلونگا اسیطرح جس جس کو حمزہ بھیجتے جائینگے مین اسیر کرتا جاؤنگا اور
اگر کسی کو روانہ نکرینگے تو مین اور انتظار کرونگا انکے لشکر سے لوگونکو گرفتار کرا کے منگا لونگا زمرد بھی

خاموش ہو رہا فیروز نے ایک لازم کو طلب کیا کہا اب سرحد پر جا کے سب نگہبانوں سے کہدو کہ جو کوئی نامدار
یا سردار لشکر اسلام سے اسطرف آئے اُسکو پکڑ کے پاس اُٹھا لاؤ وہ ساحر یہ سنکے روانہ ہوا اگر صاحبقران
نامدار بعد جانے نور الدہر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے اور سرداروں کو بھی ہمراہ لیا سب سے یہی فرماتے
تھے کہ اب نور الدہر آتے ہونگے سردار بھی عرض کرتے تھے کہ اب بہت عرصہ ہو گیا ہے یقین ہے قریب ہوں جب
اسی انتظار میں دن گذر گیا اور نور الدہر نامدار واپس نہ آئے تو صاحبقران نے فرمایا اب مجکو انتشار ہے کہ اب
جو ابھی تک نور الدہر نہیں آئے بعض سرداروں نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم جائیں اُنکی خبر لائیں صاحبقران
نے فرمایا ابھی اس امر کا موقع نہیں ہے اگر ایسا ہی ہو تو کل صبح کو جا کے اُنکی خبر لانا سردار خاموش ہو رہے صاحبقران
بعد انتظار بسیار واپس آئے شب بھر اسی غم و الم میں بسر کی جب صبح ہوئی تو شاہزادہ امیران مان
اور اسد نامدار اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے قریب آئے عرض کی اگر اجازت ہو تو ہم لوگ
جائیں صاحبقران نے سب کو اجازت دی یہ لوگ سب سے رخصت ہوئے باہر آئے مرکب طلب کیے خادموں
نے لا حاضر کیے سب سردار گھوڑوں پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے جب قریب دھوئیں کے
پہنچے سرداروں نے گھوڑے اُسی دھوئیں میں ڈالدیے یہاں لازمین فیروز تو منتظر تھے ان لوگوں کو
بھی اُٹھا لیگئے ان لوگوں کو بھی فیروز نے زندانخانہ میں روانہ کیا سنجگان نے کہا یہ وہ لوگ اسیر ہوئے
ہیں جو صاحبقران کے قوت بازو ہیں مگر ابھی بعض سردار ایسے باقی ہیں جنکے درجے اُنسے زیادہ ہیں فیروز
نے کہا اسیطرح سب اسیر ہونگے سنجگان نے پھر کہا کہ اب بھی خیریت ہے ان لوگوں کو زندہ اسیر نہ کیجیے ایسا نہ ہو
ان لوگوں کے مددگار یہاں آ جائیں اور دام مکر پھیلائیں تو مشکل ہو فیروز نے جھلا کے جواب دیا کہ اے
سنجگان تو بڑا ضعیف الاعتقاد ہے شاید تو مجھے خداوند نہیں جانتا ہے اسے ابھی چاہوں تو سب کو فنا
کر دوں مگر میں کیفیت دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں اُنکے حوصلے بھی باقی نہ رہجائیں سنجگان خاموش ہو رہا
فیروز نے اور لازمین سرحد پر مقرر کیے اور اُنسے کہدیا جسکو لشکر اسلام سے تنہا جاتے ہوئے دیکھو یہاں
اُٹھا لاؤ یہ سنکر لازمین سرحد پر آئے مگر صاحبقران ان لوگوں کے انتظار میں بارگاہ کے باہر ٹہل رہے
تھے جب عرصہ ہوا اور کوئی واپس نہ آیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب میں خود جاتا ہوں یہ کیفیت دیکھکر
بدیع الملک نوجوان نے کہا آپ تامل فرمائیے میں جاتا ہوں اگر خدا نے چاہا تو سب کو اپنے ساتھ لیکر
آتا ہوں صاحبقران نے بدیع الملک کو بہت روکا مگر بدیع الملک نے نہ مانا منت و خوشامد سے
رخصت لی گھوڑے پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک نوجوان نے دیکھا
کہ ایک ساحر سیہ فام سامنے سے آتا ہے جیسے ہی وہ ساحر قریب پہونچا بدیع الملک اُسی طرح آگے بڑھے
چلے گئے جب اُس ساحر نے دیکھا کہ یہ جوان بےخوف چلا آتا ہے للکار کر آواز دی او جوان کہاں جاتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا طلسم کے اندر جائینگے اپنے سرداروں کی خبر لائینگے اس ساحر نے چاہا قریب جا کے اُٹھا لوں
جیسے ہی بدیع الملک کے قریب آیا شاہزادے نے ایک طمانچہ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی
کشتی مرا نام من سواد جادو بود جب یہ مرگیا بدیع الملک آگے بڑھے قریب اُس دھوئیں کے پہنچے
لوح محفوظ کا عکس جو دھوئیں پر پڑا سب دھواں منتشر ہو گیا راستہ صاف نظر آنے لگا بدیع الملک
آگے بڑھے تھوڑی دور اُس دھوئیں سے بڑھے تھے کہ ایک پنجہ [illegible] اور کشش کی بدیع الملک نے

لوح محفوظ کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکل گیا بدیع الملک آگے بڑھے پھر ایک پنجہ کمر مین پڑا بدیع الملک نے
پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکل گیا بدیع الملک پھر آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد پھر ایک پنجہ کمر مین پڑا
بدیع الملک نے پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکل گیا اسیطرح کئی بار پنجہ کمر مین پڑا مگر عکس لوح ڈالنے سے
نکل گیا بدیع الملک بڑھتے چلے گئے تھوڑی دور کے بعد ایک دیوار آہنی نظر پڑی بدیع الملک نے لوح محفوظ
کو دیوار سے مس کیا کیونکہ یہ گمان تھا کہ دیوار بھی سحر کی بنی ہوئی ہے مگر وہ دیوار قائم رہی اپنی جگہ سے حرکت
نہ کی بدیع الملک اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگے مگر راہ نظر نہ آئی سخت حیران ہوئے اسی تلاش
مین ایک سمت گھوڑا بڑھاتے ہوئے دیوار کی حد تلاش کرتے ہوئے روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت نگہبانان طلسم کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب یہ لوگ بدیع الملک کو گرفتار نہ کر سکے تو وہان سے فیروز کے پاس آئے سب کیفیت بیان کی
آخر مین یہ بھی کہا کہ نہین معلوم کیا بات ہے کہ ہم لوگون کا پنجہ اس جوان پر قابض نہین ہوتا ہے جتنی مرتبہ چاہا کہ اسکو
گرفتار کرین ہر مرتبہ ہمارا ہاتھ ہٹ گیا اور لشکر اس جوان کا آنا تھا کہ ہم سے اٹھ نہ سکا لاکھ لاکھ ہم لوگون نے
سحر کیا مگر سحر نے بھی تاثیر نہ کی اور اسکے آنے کی وجہ سے جو ایک دیوار دودی گرد طلسم کے رہتی تھی جسطرف
سے وہ آیا ہے اسطرف کی دیوار برطرف ہو گئی وہ دیوار آہنی کے قریب پہنچا مگر اندر آنے کی راہ نہ پائی اس دیوار
کے سرے کی طرف گیا ہے فیروز نے نگہبانان سے مخاطب ہو کے کہا یہ کون شخص ہے کیا خواجہ عمرو ثانی آئے
تھے کیونکہ یہ بات انکے سوا اور کسیکو حاصل نہین ہے کہ جو اسطور سے چلا آئے اور دیوار دودی شکست ہو جائے
فیروز نے کہا ابھی کیا کمال ہے جو دیوار شکست ہو گئی نگہبانان نے کہا وہ صاحب اسم اعظم ہین علاوہ اسکے
اور بہت سے تحفہ جات انکے پاس موجود ہین ایک جام ایسا انکے پاس موجود ہے کہ جو اس جام کا پانی پی لے
اس روز اسپر وہ سحر تاثیر نکرے جہان وہ جام رکھا ہو وہان ساحر کا گذر نہو سکے وہی آتے ہونگے فیروز
نے کہا مین ابھی گرفتار کر کے منگاتا ہون یہ کہکر ایکطرف زور دی ایک طائر سیاہ رنگ آیا فیروز نے کہا او طائر
جو کوئی شخص دیوار طلسم کے نیچے جاتا ہوا اسکو میرے پاس حاضر کر طائر ایک چیخ مار کے اڑا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت امیر ثانی کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک امیر سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تو صاحبقران مع سردارون کے اپنی بارگاہ مین
بہت دور انکے انتظار بدیع الملک مین رہنے لگے بدیع الملک کو جب بہت عرصہ ہوا اور دن تھوڑا
باقی رہا تو صاحبقران نے متردد ہو کر فرمایا عجب کی بات ہے کہ بدیع الملک بھی ابھی تک واپس نہ آئے گو وہ
جانتے تھے کہ مین اس تردد مین ہون نہین معلوم انپر کیا واقعہ گذرا جو ابتک واپس نہین ہوئے وہ طلسم تک
پہنچ جاتے اور کام کو انجام دیتے تو اب تک ضرور واپس آتے لوگون نے عرض کی یا صاحبقران آپ کی نسبت آپ
اسقدر تشویش فرما رہے ہین وہ ماشاء اللہ صاحب تحفہ جات ہین انکا کوئی کیا کر سکتا ہے ضرور خبر لیکر پہنچین گے امیر
نے فرمایا یہ صحیح ہے مگر ساحر بڑے مکار ہوتے ہین انکو جرات کے جوش مین بہت سی باتون کا خیال نہین ہوتا ہے اور
جرات وسحر کی لڑائی مختلف ہے سردارون نے عرض کی پھر آپ کیا ارشاد ہے ہم لوگ جا کر انکی خبر لاتے ہین امیر نے فرمایا

میرا ارادہ یہ ہی کہ مین خود جاؤن سردارون نے عرض کی یہ ممکن نہین کہ ہمارے سامنے آپ تشریف لیجائین امیر
نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا بدیع الملک کی خبر لاؤنگا جب لوگون نے امیر کو بہت ہی مستعد پایا تو شاہزادہ
آصف انجم طلعت نے عرض کی ابھی آپ تشریف نہ لیجایئے مجکو رخصت مرحمت فرمایئے مین جاتا ہون
میرے بعد آپکو اختیار ہی امیر نے مجبور ہوئے آصف انجم طلعت کو رخصت کیا شاہزادہ جانب طلسم
روانہ ہوا مگر طائر طلسمی جسکو فیروز ستارہ پیشانی نے روانہ کیا تھا اور کہدیا تھا کہ جو کوئی شخص غیر دیوار طلسم کے
پاس جاتا ہو اسکو گرفتار کر لاؤ وہ طائر اسی تجسس مین جاتا تھا کہ سامنے سے شاہزادہ آصف انجم طلعت
نمودار ہوئے طائر گنبد سے توپ کے گرا آصف انجم طلعت کو اٹھا لیگیا شاہزادہ بیہوش ہوگیا طائر نے
آصف کو لیجا کر فیروز کے سامنے رکھدیا فیروز نے سنجگان سے کہا اس جوان کا کیا نام ہی سنجگان نے
کہا اس جوان کا نام آصف انجم طلعت ہی فیروز نے کہا دیکھو اسکے پاس کیا چیز ہی جسکے سبب سے اسنے
یہ آفت برپا کردی ساحرون نے آصف کے بازوؤں کے دیکھے مگر کوئی چیز نہ دیکھی سینہ کھولا کچھ نظر
نہ آیا سب نے کہا ظاہر مین تو اس جوان کے پاس کوئی چیز نہین ہی باطن کا حال نہین معلوم یہ باتین
ہو رہی تھین کہ آصف انجم طلعت کو ہوش آیا اپنے کو ایک محفل مین پایا کمال تعجب ہوا اٹھے اور
سلام کیا فیروز نے کہا او جوان مجھے تیری جوانی پر رحم آتا ہی بہتر تیرے واسطے یہ ہی کہ تو دین سامری پرستی اختیار
کر آصف نے جو یہ کلام سنا غصہ آگیا فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو سامری پر
لعنت کر اور اطاعت اسلام قبول کر فیروز نے کہا او جوان تو اس تنہائی پر ایسی باتین کرتا ہی میرے قہر کو تو نے ابھی
نہین دیکھا اگر ایک اشارہ کر دون تو سر تیرا کٹ کر گر پڑے آصف نے جواب دیا کیا مجال کسی کی جو بے حکم الٰہی
کسیکو قتل کر سکے تو کیا چیز ہی جو مین تیرے قہر سے خائف ہون یہ کہکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فیروز نے اشارہ کیا
ہاتھ پاؤن شاہزادہ انجم طلعت کے بیکار ہوئے فیروز نے کہا اس جوان کو بھی زندانخانہ مین بھاؤ قید آہن
پہناؤ ملازمان فیروز آصف انجم طلعت کو بھی زندانخانہ مین لے گئے فیروز نے ازراہ کبر و نخوت سنجگان
سے کہا کہ میری قدرت خداوندی دیکھی اب یہ بتاؤ کہ لشکر حمزہ مین کون کون سردار نامی باقی ہین سنجگان نے
جواب دیا ابھی بہت لوگ باقی ہین اور بڑے بڑے دلیر ہین اسکے علاوہ عیاران اسلام ایسے ہین کہ جن سے
بہت خائف ہون فیروز نے جواب دیا کہ تم اب بالکل خوف نہ کرو جہان جہان لشکر اسلام کے سردار ہونگے
وہان وہان سے گرفتار کرا کے منگاؤنگا ایک مسلمان کو باقی نہ رکھونگا سنجگان خاموش ہو رہا زمرد ثانی نے
کہا آپ میری خاطر سے ان سردارون کو جو گرفتار ہو گئے ہین کل قتل کر ڈالیے فیروز نے جواب دیا کہ آپ
میرے مطلب کو ابھی نہین سمجھے ہین کہ مین نے ان لوگون کو اسیر کیون رکھا ہی مطلب انکے اسیر رکھنے سے یہ ہی
کہ مین حمزہ ثانی کی اسیری کا منتظر ہون جس وقت وہ اسیر ہو جاینگے اور کل سردار یہان آجاینگے اس روز
مین حمزہ ثانی کو بلاؤنگا بہت کچھ خاطر کرونگا تشفی دونگا سمجھاؤنگا اگر میرے کہنے کو انھون نے قبول کیا اور اپنے
ارادے سے باز رہے اور دین سامری پرستی اختیار کیا سب کے بجا خداوندی مانا تو مین اپنے طلسم مین انکو کل کا افسر
کرونگا کیونکہ ایسے جانباز دلیر بہادر دنیا پر نہین ہین آپ نے ان لوگون کی دلیری دیکھی مجھ سے مطلق خوف نہ کیا
سردار تم سب کے روبرو کیا کیا کہا ہر ایک شخص نے یہی بلکہ جو گرفتار ہو کے آیا اسنے بالکل اپنی جان کو عزیز نہ جانا
سبب اسکا یہ ہی کہ یہ لوگ مطیع ہین حمزہ ثانی کے اور وہ مرد عاقل ہی جس وقت میرے یہان اسیر ہو کے آویگا اور مجھے

قدردان پائیگا ضرور اپنے مذہب کو ترک کریگا مجھے خداوندی مانیگا اپنا ایک جانیگا جب وہ میری اطاعت
قبول کریگا یہ لوگ بھی اُس وقت انکار نہ کرینگے سب میری اطاعت کرینگے جب ایسے مطیع مجکو ممکن ہو جائینگے
تو میں طلسم کو جا ہونگا اپنے قبضہ میں کرلونگا بجوت ہر ایک سے تخت چھین لونگا زمرد نے جواب دیا آپکے
خیال کو میں غلط نہیں کہہ سکتا ہوں مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ یہ بات ممکن نہیں حمزہ ثانی اپنے مذہب کو
ترک کردیں تب اُنکے یہان کے سرداروں سے یہ گوارا نہیں کیا اور اپنی جان کا خوف نہیں کیا تو حمزہ تو صاحب
ایمان ہو دلیر ہو بہادر ہو وہ کاہے کو منظور کریگا اُنسے پوچھکے جواب مت دیگا فیروز نے کہا آپ اس معاملے
مین دخل نہ دیجیے مین جو کرتا ہون اُسکا انجام بہت ہی خوب ہوگا اور اگر ان لوگون کو قتل کرڈالون گا تو حمزہ
افراط غم سے اپنی جان دیدیگا اور اگر لیگا مگر میری اطاعت قبول نہ کریگا زمرد ثانی نے کہا آپکو اختیار ہو اب
ہم اس معاملے مین دخل نہ دینگے جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے فیروز یہ باتین کر رہا تھا کہ چند ساحر
آئے کہا ایک نگہبان کو کسی نے قتل کیا فیروز یہ سنکر نہایت غضبناک ہوا اپنے ملازمین کو بلایا کہا اسکا پتہ لگاؤ
کہ نگہبان کو کسنے قتل کیا ہو خبردار بیکوشت لاؤ اگر خالی میرے پاس واپس آؤگے تو سزا پاؤگے ملازمین روانہ
ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب آج عشرہ انجم طلعت کو بھی عرصہ ہوا تو صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہے جو یہان سے جاتا ہے وہ کسی
جگہ بند ہو جاتا ہو کہ مجھ تک نہین آسکتا ورنہ ضرور کوئی دلیر مجھ تک آتا اب کی خبر لاتا فیروز نے یہ کر کیا ہو نامہ اُسکو
پہونچا ہوگا اُسنے اپنے نزدیک یہی مناسب پایا کہ جو وہان سے آجاے مین اُسکو گرفتار کرتا جاؤن یا اور
کوئی امر ہو کیونکہ یہ معاملہ طلسم ہو اسمین ہزاروں عجائب و غرائب ہوتے ہین مگر نہین معلوم کہ وہ کافران دلیرون
سے کیونکر پیش آیا سب مجھے ایک بڑی فکر ہو کہ وہان زمرد و تخت گان و تورج موجود ہین اور یہ لوگ دشمن ہین نہین
معلوم اُنکو کیا رستے دین اور ان دلیرون کے حق مین کیا باتین چاہین اور فیروز اُنکی باتون کو ضرور قبول کریگا
یہ باتین کرتے ہوئے صاحبقران اپنی بارگاہ کی جانب واپس ہوئے بارگاہ مین آکر خواجہ کو طلب کیا کہا
خواجہ ہم کل خود طلسم مین جاینگے تم یہان ہوشیاری سے حفاظت کرنا خواجہ نے کہا یا صاحبقران اور
کسی سردار کو روانہ فرمائیے ابھی آپکے جانے کی کیا ضرورت ہو امیر نے فرمایا خواجہ کتنے سامنے
کتنے سردار مجھسے اجازت لے کر گئے مگر اُنمین سے ایک بھی واپس نہ آیا اب اور جو کوئی جائیگا وہ بھی
واپس نہ آئیگا جب بدیع الملک تک واپس نہوئے تو اور لوگون کا کیا ذکر ہے خواجہ عمرو خاموش ہو رہے
صاحبقران نے وہ شب عبادت الٰہی مین بسر کی جب صبح ہوئی وظیفہ سحری سے فراغت حاصل کرکے
سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا صاحبقران
گھوڑے پر سوار ہوئے سرداروں نے جو صاحبقران کو جاتے ہوئے دیکھا چار طرف سے آگے گھیر لیا
منت و زاری عرض کرنا شروع کی جب تک غلامان جانباز زندہ ہین آپ کو جانے کی کیا ضرورت ہو ہم سب
جائینگے جسطرح بن پڑیگا اس کام کو انجام دینگے صاحبقران نے فرمایا اسقدر سردار گئے مگر کوئی واپس آیا
مین آپ حضرات کو کیا سمجھکے بھیجون بھلا سکے آپکے پاس کوئی چیز ایسی نہین ہو جو آپ پر سحر تاثیر نہ کرے

جب بدیع الملک سا دلیر جا گرفتار ہوا تو اور کسی سے مجکو کیا امید ہو اس سے بہتر یہی ہو کہ آپ لوگ تامل
فرمائین مین جاتا ہون انشاء اللہ اس معرکہ کو سر کرکے واپس آؤنگا جب سردارون نے دیکھا کہ صاحبقران
کسی طرح سے منظور نہین کرتے ہین تو مجبور ہوکے عرض کی اچھا ہم لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لیتے چلیے صاحبقران
نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہو اگر آپ ہی لوگ چلے جائینگے تو لشکر مین کون رہیگا اور یہان لشکر کی نگرانی کون
کریگا سب نے عرض کی پھر آپ مع لشکر کیون نہین تشریف لیچلتے صاحبقران نے فرمایا ابھی مناسب نہین ہو
کہ مین بعزم جنگ یہان سے چلون پیشتر یہ تحقیق ہوجاے کہ سردار جو میرے گئے یہ لوگ کہان اور کس آفت
مین مبتلا ہین جب یہ بات مجکو معلوم ہوجائیگی اسوقت مین اسکا بندوبست بھی کرونگا امیر نے یہان تک کہا
کہ سب سردار مجبور ہوگئے آخرکار سب کو یہی بن پڑا کہ امیر ثانی کے حکم کی تعمیل کیجاے صاحبقران روانہ
ہوئے سب سردار تھوڑی دور تک صاحبقران کے ہمراہ گئے امیر نے کہا اب آپ لوگ واپس جائین زیادہ
تکلیف نہ فرمائین سردار مجبور ہوکے واپس ہوئے صاحبقران ثانی طلسم کی طرف روانہ ہوئے جب قریب
دیوار آہنی پہونچے اور ملازمین فیروز نے امیر کو آتے دیکھا سب نے کہا اسی جوان نے نگہبان کو قتل کیا ہے
جلدی اسکو شہنشاہ کی خدمت مین لے چلو یہ کہکر وہ تین ساحر امیر کے قریب آئے صاحبقران پر سحر کیا مگر
بسبب حرز ہیکل امیر پر سحر نے تاثیر نہ کی ساحرون نے بہت پڑھے سحر کئے مگر صاحبقران برابر چلے گئے
جب ساحرون نے دیکھا کہ یہ شخص چلا جاتا ہو تو صاحبقران کے قریب آکے کہا اے شخص تو نے ایک
نگہبان کو قتل کیا اب کہان جاتا ہو امیر نے فرمایا مین تم سب کو بھی قتل کرونگا ورنہ خلاصہ کیفیت بیان کرو کہ
جسقدر لوگ لشکر اسلام سے یہان آکے وہ سب کیا ہوگئے ساحرون نے کہا وہ سب اسیر ہین اور اب تجکو بھی
انھین کے پاس بھیجکے قید کرینگے صاحبقران نے فرمایا کیا مجال تمھاری جو مجھے لیجا سکو ساحرون نے
جواب دیا جب ہم سحر کرکے مجبور ہوگئے تو تمکو بزور دست و بازو گرفتار کرکے لیجائینگے امیر نے فرمایا اگر تمھین یہ دعوے ہو تو
مین موجود ہون جس طرح تمھارے مزاج مین آئے مجھ سے مجبور ساحرون نے پہلے تو سحر کیا جب یقین ہوگیا
کہ اب سحر تاثیر نہ کریگا تو مجبور ہوکے سب لوگ چارون سے امیر پر ٹوٹ پڑے صاحبقران نے
تلوار بھی میان سے نہ لی ضرب مشت سے سب کو ہلاک کیا جب یہ ساحر مرچکے تو امیر باتوقیر راہ کی
تلاش مین روانہ ہوئے دیکھا ایک دیوار آہن بہت دور تک بنی ہو خیال کیا کہ دروازہ اسطرف ہوگا یہ
سوچکے دیوار کے سرے کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

## اب حالت فیروز کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے جو براے تلاش قاتل نگہبان لوگون کو روانہ کیا آپ جنجگان سے مخاطب ہوکر کہا کیون جنجگان
تم کہہ سکتے ہو کہ یہ فعل کسکا ہو جنجگان نے جواب دیا سواے سرداران اسلام کے اور کسکی مجال ہو جو قریب
طلسم بلکہ زیر دیوار طلسم نگہبان طلسم کو قتل کرسکے یہ انھین لوگون کی جرات ہو کہ ساحر نہین ہین اور ساحرون
سے مقابلہ کرتے ہین فیروز نے کہا ابھی تک وہ لوگ واپس نہین آئے جنکو انکی گرفتاری کے واسطے
بھیجا تھا جنجگان نے کہا آپ کسی کو انکی خبر کے واسطے روانہ کیجیے فیروز نے اور چند ملازمین کو طلب کیا
جب ملازمین آئے تو فیروز نے کہا کہ مین نے سرحد پر نگہبان مقرر کیے تھے کہ ابھی تک ان مین سے

ایک بھی واپس نہ آیا تم لوگ جاکر دیکھو کہ وہ سب کس کام مین مشغول ہین یہ سنکر سب ملازمین وہان سے روانہ
ہوئے سرحد طلسم پر آکے پہونچے دیکھا چند لاشین پڑی ہین اور کوئی قاتل انکا وہان نظر نہین آتا یہ لوگ متعجب
ہوئے لاشون کو اُٹھایا روتے پیٹتے فیروز کے پاس روانہ ہوئے فیروز اُس وقت شراب پی رہا تھا
کہ اُسکے کان مین رونے کی آواز آئی گھبرا کے چوبدارون سے کہا ارے خبر تو لاؤ یہ کون روتا ہے چوبدار
وہان سے روانہ ہوئے باہر آکے جو دیکھا عجب سامان نظر آیا چوبدارون نے پوچھا ارے انکو یہ کیا ہوا جو
لوگ لاشے لیکر آئے تھے اُنھون نے جواب دیا اِسکی خبر ہمکو نہین ہے کہ کیا ہوا مگر جب ہم سرحد کے پار
پہونچے تو وہان یہ لاشے پڑے پائے اُٹھا لائے اب شہنشاہ کے پاس جاتے ہین یہ لاشے دکھاتے ہین
پھر جو کچھ وہ فرمائینگے ہم بسر و چشم بجا لائینگے چوبدارون نے کہا ہم لاشے لیکر تمھین اندر نجانے دینگے بلکہ تم سب
یہان ٹھہرو اندر نجاؤ ہم جاتے ہین تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا وہ کرنا ساحر خاموش ہوئے ڈیوڑھی
پر ٹھہرے چوبدار اندر آئے فیروز سے سب کیفیت بیان کی اُنکو حیرت ہوگئی بختگان سے مخاطب ہوکر
کہا اب مسلمانون کی شامت آئی غضب کیا میرے نگہبان قتل کیے دیکھو تو مین بھی کیا بدلا لیتا ہون کہ یہ لوگ
تا زیست یاد کرین یہ کہکر ایک دستک دی ایک مار سیاہ سامنے سے پیدا ہوا فیروز نے کہا اے سمرز جادو
سرحد طلسم کے پار جاؤ جو کوئی شخص نظیر تکو ملے اُسکو اسی وقت گرفتار کرکے لاؤ مگر خوب تلاش کرنا جہان پوشیدہ ہو
گرفتار کر لانا اُس مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور غائب ہوگیا بختگان نے کہا یہ کیا بھی ہے فیروز نے کہا اے
بختگان یہ میری قدرت والی کو تو یہ دیوار مجھ سے باتین کرنے لگے مگر مین اپنے کشف و کمالات اور
قدرت خداوندی کو اسوجہ چند ظاہر نہین کرتا کسی بندے کو اس راز سے ماہر نہین کرتا تم لوگون سے ایسا ہی دل
صاف ہو جو مین یہ باتین تمھارے سامنے کرتا ہون ورنہ آجتک مین نے سحر کسی کے سامنے نہین کیا مجکو سحر
کرنے کی ضرورت ہی نہین ہوتی ہے جس کام کو چاہتا ہون فوراً بزور قدرت انجام دے لیتا ہون اگر چاہتا تو کوئی
قاتل اس مار کے عوض میرے پاس آتا اور تلاش قاتل نگہبانان طلسم مین یہان سے جاتا مگر اس وقت
یہی مزاج مین آیا بختگان خاموش ہو رہا فیروز نے کہا مین نے سمرز جادو سے ایک بات نہ کہدی کہ زندہ
میرے پاس لانا یہ کہکر پھر آواز دی وہی مار سیاہ واپس آیا فیروز نے کہا اے سمرز جادو جو کوئی ملے اُسکو
زندہ گرفتار کرکے میرے پاس لانا کسی طرح کا گزند نہ پہونچانا مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور روانہ ہوا اُسکا ذکر
اپنے وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب صاحبقران کو عرصہ ہوا تو سب سردار گھبرائے خصوص خواجہ عمرو ثانی سب سے زیادہ تاب مفارقت امیر
نہ لائے سردارون نے کہا ہم جاتے ہین امیر کی خبر لاتے ہین خواجہ عمرو نے کہا آپ حضرات اگر تشریف لیجائینگے
تو لشکر اسلام بالکل بگڑ جائیگا اس سے مناسب یہ ہے کہ آپ لوگ انتظام لشکر کرتے رہین مین جاتا ہون سردارون
نے بھی تصور کیا کہ اگر خواجہ جائینگے تو ضرور کوئی بات پیدا کرینگے ہمارے جانے سے انکا جانا بہتر ہے خیال
کرکے سب نے خواجہ عمرو کو رخصت کیا خواجہ روانہ ہوئے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی برق ثانی
نے جو دیکھا کہ اُستاد جاتے ہین یہ بھی بانا ئے عیاری سے درست ہوا چل نکلا چالاک ثانی نے جب دیکھا

کہ برق جاتا ہی یہ بھی بانہاے عیاری سے درست ہو کر چل نکلا خواجہ نے راہ مین دونون کو جو دیکھا کہا کیون برق یہ کون سی حرکت ناشایستہ تھی واپس جاؤ تمھارے جانے کی ضرورت نہین ہی اور کیون چالاک ہتے کہنے کہا تھا کہ تم ہمارے ہمراہ آؤ چالاک نے کہا ہم آپ کے ہمراہ نہین جائینگے صرف آپ کو پہونچانے آئے ہین جب آپ طلسم کے اندر تشریف لیجائیے گا ہم لوگ بھی واپس جائینگے خواجہ نے کہا آپ کے آنے کی ضرورت نہین ہی واپس جائیے برق نے جواب دیا استاد یہ تو ہم سے نہ ہوگا ہم آپکو پہونچا کے پلٹ جائینگے خواجہ نے سوچا کہ ان دونون کا ساتھ رہنا بہت اچھی بات ہی مگر انکو یون لیجانا بہتر نہین ہی کوئی ترکیب کرنا چاہیے یہی سوچ کے خواجہ نے ایک خربزہ زنبیل سے نکالا اسکے دو حصے کیے کہا برق ایک شخص نے مجکو یہ خربزہ دیا تھا تم بھی کھاؤ برق نے کہا استاد مین نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا انکار نہ کرو میرے کہنے کو قبول کرو اور چالاک تم بھی لو چالاک نے بھی انکار کیا خواجہ عمرو نے زبردستی دونون کو خربزہ کھلا دیا دونون بیہوش ہوئے خواجہ نے دونون کو زنبیل مین رکھا وہان سے روانہ ہوئے جب قریب دیوار آہن پہونچے تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک مار سیاہ آتا ہی خواجہ نے گلیم اوڑھ لی وہ مار سیاہ چارون طرف خواجہ کو تلاش کرنے لگا جب کسی طرف خواجہ کو نہ پایا اُس مار سیاہ نے ایک چیخ ماری بہت سے ساحر وہان پر آگئے مار سیاہ گویا ہوا سب سے کہا اے نگہبانان سرحد ابھی ایک ساحر اس جگہ ٹہل رہا تھا مگر ہمارے طلسم کا نہ تھا مین جو اسکی طرف چلا وہ غائب ہوگیا نہین معلوم کون تھا یہان کس لیے آیا تھا اور اب غائب کیونکر ہوگیا نگہبانون نے جو یہ کیفیت سُنی چارون طرف منتشر ہوگئے تلاش کرنے لگے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک جانب چلے کہ اُسطرف ایک نگہبان تنہا جاتا تھا جب وہ دور نکل گیا تو خواجہ نے اپنی صورت بھی ایک نگہبان کی بنائی اسکے پیچھے دوڑے کہا بھائی ٹھہر جاؤ مین بھی آتا ہون اُسنے پلٹ کے دیکھا کہ ایک نگہبان اور اسطرف آتا ہی وہ ٹھہر گیا خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا بھائی مین چارون طرف تلاش کرچکا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہی یہ کہتے کہتے کہا دیکھو وہ سامنے کوئی شخص درختون کی آڑ مین بیٹھا ہی نگہبان اس طرف دیکھنے لگا یہان حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے ساحر اسے کھکر لٹا چاہتا تھا بیہوش ہوکر گرا خواجہ نے لزہ کیا اُسکا لباس اُتارا آپ اُسکی صورت بنے اُسکو ایک سردار کی صورت بنایا زبان مین سوزن دیا گلے مین احتیاطاً گلینہ عیاری ٹھونس دیا پھر اپنے تمام جسم پر بڑے بڑے زخم بنائے اس ساحر کے تن پر بھی زخم بنائے جب فراغت پائی اُسی کے برابر زمین پر لیٹ رہے مگر ہاتھ پاؤن اُسکے باندھ دیے تھوڑی دیر کے بعد اور نگہبان بھی اسطرف آئے اُنھون نے دیکھا دو آدمی خاک پر پڑے ہین اور خون بھی بہت سا بہا ہوا ہی نگہبان اسطرف آئے دیکھا ایک سردار اہل اسلام کا زخمی پڑا ہی اور ایک ملازم طلسم بھی اُسی کے پاس بیٹھا ہی گرا نہاتے زیادہ زخمدار ہی نگہبانون نے کہا میان سفاک جادو یہ کیا حالت ہی خواجہ عمرو سمجھے کہ نام میرا سفاک جادو ہی اشارہ سے کہا میرے پاس بیٹھ جاؤ سب ساحر سفاک جادو کے پاس بیٹھ گئے سفاک نقلی نے کہا بھائی میرے سر مین ایک ایسا زخم کاری ہی جسکی وجہ سے مین کلام نہین کرسکتا ہون بات کرنے مین تکان ہوتی ہی اور اسکی وجہ سے تکلیف شدید ہوتی ہی تم کوئی چیز میرے سر مین باندھ دو تو مین کلام کرون ساحرون نے جلدی جلدی پٹی سر مین باندھی گرباندھتے وقت زخم پر جو نگاہ کی ہوش اُڑ گئے آپس مین کہا اب سفاک جادو زندہ رہیگا گرسر مین پٹی جو نہ دی تو سفاک نقلی کو کچھ افاقہ ہوا کہا بھائی یہ ایک سردار لشکر اسلام کا یہان پوشیدہ تھا مین نے جو اسکو دیکھا چاہا گرفتار کرون اُسنے

وار کیے جی میں نے سحر کیا مگر اُسپر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے وار کیا میں نے جب دیکھا کہ اسپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہی اور یہ
میری طرف بقصد حملہ آتا ہو ایک چھرا اُسکی طرف پھینکا یہ پیچھے ہٹا خنجر اُسکی کمر سے زمین پر گر پڑا میں نے وہی
خنجر اُٹھا لیا آپس میں رد و بدل ہونے لگی اُسکے پاس تلوار بھی دور ہی سے وار کرتا تھا مجھے نزدیک اپنے
نہ آنے دیتا تھا کبھی دھوکا کھا کر زخمی بھی ہو جاتا تھا اس رد و بدل میں بہت عرصہ ہوا میں بھی تھک گیا
اور یہ بھی کسی قدر مضمحل ہوا اُسنے ایک وار میرے سر پر کیا کہ سر میرا زخمی ہوا قریب تھا کہ میں زمین پر گرون
مگر اسکو یہ گمان ہوا کہ میں نے کام تمام کیا یہ سوچ کے میرے قریب پہونچا تھا سر کاٹنے کا ارادہ تھا
میں نے اُسکے پیٹ پر خنجر مارا یہ بھی زمین پر گرا میں نے اور دو تین خنجر مار دیے کہ یہاں سے بھاگ کر
جا نہ سکے پھر اُسکے ہاتھ پاؤں بھی باندھ دیے لیکن اپنے میں اتنی طاقت نہ دیکھی جو اسکو لیکر چل سکون پھر
خون زخموں سے بہنے لگا ضعف طاری ہوا میں لیٹ رہا اب زخموں میں ہوا لگ گئی خون اسقدر بہ گیا کہ تکلیف
بھی بہت ہی اور ضعف بھی زیادہ ہی اب زندگی دشوار ہی نگہبانوں نے کہا اے سفاک جادو تونے
بڑا کام کیا ہی اب ہم تمکو شہنشاہ کے پاس لیے چلتے ہیں وہ تمھارا علاج کرینگے دو تین دن میں اچھے
ہو جاؤ گے سفاک نقلی نے جواب دیا کہ ہاں آپ لوگوں کی اتنی عنایت ہوگی کہ مجکو شہنشاہ تک پہونچا دیجیے
کہ شرف قدمبوسی حاصل ہو جائے سب ساحروں نے سفاک نقلی کو ایک تخت سحر پر ڈالا اور سردار
نقلی کو بھی اٹھا لیا دیوار کے قریب آئے سحر کر کے تخت کو بلند کیا اندر طلسم کے آئے اُسی ہیئت سے
فیروز کے پاس پہونچے فیروز نے جو یہ حالت دیکھی کہا ارے یہ کیا ہوا انکو کسنے زخمی کیا
ساحروں نے جو کیفیت سنی تھی وہ سب بیان کی فیروز بہت خوش ہوا تخت سے اُترکے سفاک نقلی
کے قریب آیا غور سے اُسکے چہرے پر نگاہ کی کہا بڑا غضب ہوا یہ مر گیا دنیا سے گذر گیا ساحر جو
انکو اٹھاکے لائے تھے اُنمیں سے کہا حضور ابھی راہ میں یہ کہتا تھا کہ مجکو جلد خدمت شہنشاہ میں لیجاو
کہ میں قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤں فیروز کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے کہا اگر یہ زندہ رہتا تو میں اسکو
عہدہ جلیل دیتا اور بہت خوش کرتا ایسے جانباز نمک حلال کہیں کم ہوتے ہیں اور مرتے مرتے میری
اطاعت سے منھ نہ موڑا یہ کلمہ کہا کہ میں قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤں پھر سب نے کہا حضور ابھی یہ زندہ
ہو خون کے بہ جانے سے اسقدر ضعف ہی حالت غشی میں پڑا ہی اگر دافع غشی دوا اسکو دیا جائے تو ابھی
ہوش آئے فیروز نے اُسی وقت لخلخہ منگایا اپنے ہاتھ سے سنگھایا سفاک نقلی نے بتکلف تمام
آنکھ کھولی فیروز خوش ہوا کہا بھائی سفاک مزاج کیسا ہی میں تمھارے پاس موجود ہوں گھبراؤ نہیں تمھارا
علاج کیا جاتا ہی اچھے ہو جاؤگے میں تمھیں اپنا بھائی جانتا ہوں اگر اسوقت کوئی میرا نصف ملک لیکر
تمھیں اچھا کرے تو مجھے دینے میں انکار نہیں ہی سفاک نقلی نے بہ آہستگی ہاتھ اٹھا کر ماتھے پر رکھا پھر
فیروز کے پاؤں کی طرف سر بڑھانا چاہا فیروز نے سفاک کی زخمداری کا بھی خیال نہ کیا گلے
سے لگا لیا بہت کچھ تسلی دی اُسی وقت جراح طلب ہوئے جراحوں نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا اس زخمی
کا علاج بیکار ہی تھوڑی دیر کا مہمان ہی فیروز نے کہا جو اسکو صحت دیگا اُسے ایک شہر کا حاکم
کر دونگا بہت کچھ مال و اسباب دونگا جراحوں نے کہا ہم علاج کرتے ہیں اگر اُسکی زندگی ہی تو شفا پائے گا
اچھا ہو جائیگا مگر اسکا یہاں رہنا مناسب نہیں ہی ایسے مقام پر رہنا چاہیے جہاں ہوا نہ آتی ہو فیروز نے

اُسی وقت ایک کمرے مین سفاک نقلی کو بھیجا خود بھی گیا جراحون نے زخمون مین ٹانکے لگائے پٹیان
مرہم کی چڑھائین جب فراغت پائی فیروز نے بہت کچھ مال وزر دے کر رخصت کیا وہان سے اُٹھ کے
اپنی جگہ پر آیا دو تین خدمتگار سفاک نقلی کی تیمارداری کو روانہ کیے اور نگہبان جو موجود تھے اُنھون نے
کہا اس سردار زخمدار کی نسبت کیا حکم ہوتا ہے فیروز نے کہا اسکو بھی زندان خانہ مین لے جاؤ قید کرو اور ایک
جراح سے کہدو کہ اسکو دیکھ آیا کرے ملازمین اُس سردار نقلی کو لیکر روانہ ہوئے زندان خانہ مین لا کر
بند کر دیا جراح سے کہدیا کہ اُسکو ایک وقت دیکھ جایا کرو یہ کہکر نگہبان بھی سرحد کی جانب روانہ ہوئے مگر
سفاک نقلی کے پاس جب دو خدمتگار رہ پہنچے اُسکی مسہری کے قریب بیٹھ کے رومال ہلانے لگے جب
رات ہوئی تو سفاک نقلی کے واسطے فیروز نے کھانا بھیجا سفاک نے خدمتگارون سے کہا مین
کھانے کے قابل نہین ہون اس کھانے کو تم لیجاؤ خدمتگارون نے کہا کچھ آپ ضرور نوش فرمائین سفاک
نے بالکل نہ کھایا خدمتگارون سے کہا تم لوگ اس کھانے کو کھاؤ خدمتگار وہان سے کھانا لیکر چلے سفاک
نقلی نے دونون کی آنکھ بچا کر بیہوشی ملا دی کھانا لذیذ تھا دونون خدمتگارون نے خوب کھایا کھاتے ہی سر
چکرایا دونون گر کر بیہوش ہوئے سفاک نقلی نے اُٹھکر اِن دونون کو داخل زنبیل کیا برق اور چالاک
کو نکالا یہ جو زنبیل سے نکلے عجب کیفیت دیکھی کہ ایک مرد زخمی بیٹھا ہے چالاک نے کہا اے شخص تو کون
ہے برق نے کہا اُستاد کہان ہین ہمکو وہی اپنے ہمراہ لائے تھے اُس مکان مین ہین کون لایا خواجہ
عمرو نے مسکرا کے کہا ابھی عیاری کرنا سیکھو مین موجود ہون خالقت بنو چالاک اور برق قدمون پر
گر پڑے عرض کی یہ آپ ہی کے واسطے ہے کیا مجال دوسرے شخص کی جو یہ عیاری کرسکے خواجہ عمرو
نے کہا اب زیادہ باتین نہ کرو میرے قریب آؤ دونون خواجہ عمرو کے قریب آئے عمرو ثانی نے
اُن خدمتگارون کا لباس اُتارا نام تحقیق کر چکے تھے چالاک و برق کو اُنھین کی صورت بنا کر اُنکا
لباس پہنا کر اپنے پاس بٹھایا سب کیفیت بیان کر دی برق و چالاک نے خواجہ کے
قدم چومے ہر مرتبہ یہی کہتے تھے کہ یہ بات آپ کے واسطے ہے دوسرے کی مجال نہین جو یہ عیاریان
کرسکے اِسی گفتگو مین صبح ہو گئی خواجہ عمرو پھر بصورت سفاک بستر پر لیٹ رہے برق و چالاک
بصورت خدمتگار رومال ہلانے لگے کہ جراح آئے سفاک نقلی کی حالت دیکھی خوش ہوئے پٹیان
چڑھائین زخمون کو پھر ہرہ پایا جراحون نے کہا اب آپ کے زخم بہت اچھے ہین یقین ہے ایک ہفتہ عشرہ
مین صحت کلی ہو جائے سفاک نقلی نے جواب دیا کہ مین تمکو علاوہ شہنشاہ کے بہت کچھ دونگا
سفاک نقلی نے جراحون کو باتون مین لگایا جب عرصہ ہو گیا تو فیروز نے کھانا بھیجا سفاک نقلی
نے خدمتگارون کو اشارہ کیا کہ کھانا لے آؤ اور تم لوگ کھالو یہ کہکر جراحون سے کہا تم بھی شریک ہو جاؤ
جراحون نے بہت انکار کیا مگر سفاک نقلی نے قبول نہ کیا جراح مجبور ہوئے ہاتھ دھو کر دسترخوان پر
آئے خدمتگارون نے کہا پہلے تم لوگ کھانے سے فراغت کرو پھر ہم بھی کھا لینگے جراحون نے
جو کھانا لذیذ پایا خوب کھایا خدمتگارون نے اُس کھانے مین بیہوشی ملائی تھی جراح کھاتے ہی
بیہوش ہو گئے سفاک نقلی نے اُن دونون کو بھی داخل زنبیل کیا کپڑے اُتار لیے خدمتگارون
کو بُلایا کہا اب جراحون کی صورت بنکے فیروز کے پاس جاؤ مگر خبردار اس عیاری کو

خراب نہ کرنا جو کچھ مین کہتا ہون اُسکے علاوہ اپنی طبیعت سے کوئی بات نہ کرنا یہ مقام بہت سخت ہی
کوئی بیان آ نہین سکتا ہی مین بڑی مشکل سے یہان تک آیا ہون ورنہ جو لشکر اسلام سے آیا و دیوار آہن کے
وہان پہونچ کے اسیر ہو گیا یہی میرے واسطے بھی ہوتا مگر مین نے اُسکا انتظام کر لیا تھا خدمتگارون نے عرض
کی ہماری کیا مجال جو آپ کے حکم کے خلاف کرین وہ اور مقام ہوتے ہین جہان ہم لوگ عیاری کرتے ہین
ایسے مقامات پر آپ ہی کا کام ہی جو عیاری کرتے ہین سفاک نقلی نے کہا تم ان جراحون کی صورت بنکر
فیروز کے پاس جاؤ اور کہو کہ جب تک ہم لوگ ہر وقت وہان موجود نہ رہینگے تیمارداری سفاک جادو کی
نہو سکیگی وہ اس امر کو قبول کریگا جب تمھین رہنے کی اجازت دے تو اپنی مدد کے واسطے اور آدمی طلب کرنا
اور یہ بھی کہدینا کہ اگر تکلیف نہو تو حضور بھی گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو آپکو بہت
یاد کرتا ہی اور بے آپ کے اسکو چین نہین آتا ہی اُسکے سوا اور کوئی بات اپنی طرف سے نہ کہنا یہ کہکر دونون کو جراحون
کی صورت بنایا اُنھین کے لباس پہنائے کہا جلد جاؤ اور ابھی اس بات کو طے کرکے آؤ جراح نقلی روانہ ہوئے
فیروز کے مکان پر پہونچے اپنی اطلاع کرائی فیروز نے ان دونون کو اندر بلایا جراح سامنے گئے جھک کے
سلام کیا دعا دی کہا حضور کے اقبال سے سفاک جادو کی اب حالت اچھی ہو مگر جب تک ہم لوگ ہر وقت
اُسکے پاس موجود نہ رہینگے تب تک تیمارداری اُسکی اچھی طرح سے نہ ہوگی فیروز نے کہا تم لوگون کو وہان رہنا
چاہیے جراحون نے کہا امیدوار ہین کہ کچھ لوگ برائے خدمتگاری ہمکو مرحمت فرمائے جائین اور حضور بھی
گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو شب و روز آپ ہی کا نام لیا کرتا ہی فیروز نے
کہا مین ہر روز دونون وقت آیا کرونگا اُسکو دیکھ جایا کرونگا اور آدمی جسقدر چاہو لیجاؤ جراحون نے چند آدمی طلب کیے
فیروز نے اُسی وقت چار خدمتگار جراحون کے ہمراہ کیے جراحان نقلی وہان سے روانہ ہوئے جہان سفاک نقلی
تھا وہان آئے سفاک نقلی سے سب کیفیت وہان کی بیان کری آدمیون کو جو ہمراہ لائے تھے سامنے
بلایا سفاک نقلی نے خدمتگارون سے کہا تم لوگ اپنے رہنے کو ایک مقام پسند کرلو جس وقت ہمین کسی کام
کی ضرورت ہوگی تمھین بلا لینگے خدمتگار ایک کمرے مین چلے گئے اپنا بستر آراستہ کیا سفاک نقلی نے جراحان نقلی سے کہا
اب فیروز کب آئیگا اُنھون نے عرض کی کیا عجب ہو جو آج ہی آئے سفاک نے کہا اگر آج آئے گا تو مین
آج ہی سب کیفیتین اُس سے دریافت کرلونگا یہ ذکر تھا کہ ملازمین فیروز آئے سفاک نقلی کو خبر دی کہ
شہنشاہ تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف لائین مین تو آنکی قدمبوسی کا از حد مشتاق ہون خدمتگار
واپس گئے تھوڑی دیر مین فیروز ستارہ پیشانی مکان کے اندر آیا سفاک نقلی نے چاہا مین پلنگ سے
اٹھون فیروز نے کہا او سفاک خبردار اُٹھنے کا ارادہ نہ کرنا ٹانکے تازے ہین اگر کھل جاوینگے تو غضب
ہو جائیگا سفاک نقلی نے کہا یہ تو سراسر بے ادبی ہو کہ آپ تشریف لائین اور مین قدمبوسی نہ کرسکون فیروز نے
کہا ہمنے تمھین ہمیشہ کے واسطے سب معاف کیا سفاک نے کہا اے شہنشاہ آپ کی عنایات شاہانہ مین
شک نہین ہو مگر مجھے ناگوار ہی فیروز نے کہا مجھے ناگوار ہوگا جو تم اٹھوگے سفاک نقلی لیٹا رہا فیروز
اُسکے قریب آکے بیٹھا زخم دیکھے بہت خوش ہوا جراحون کے واسطے خلعت طلب کیا روپیہ بھی بہت کچھ
منگایا جب خدمتگارون نے خلعت و زر حاضر کیا فیروز نے جراحون کو دیا سفاک نے نیچی نگاہون
سے جراحون کی طرف دیکھا مطلب یہ تھا کہ خبردار اسکو ہی نہ لگنے پاوے کوئی روپیہ آمین سے غائب

سو جائے جراحوں نے گردنیں جھکائیں سفاک نے کہا اور کوئی سردار تو گرفتار نہیں ہوا **فیروز** نے کہا ابھی
تک تو کوئی سردار گرفتار نہیں ہوا ہو میں نے بہت سے لوگ وہاں چھپے ہیں یقین ہو دو ایک روز میں بہت
سے سردار گرفتار ہو جائیں کیونکہ میں نے اب یہ حکم دیا ہو کہ اگر وہ تمہاری طرف بھی آئیں اور بعضیں کسی اور طرف
تنہا جاتے ہوئے دیکھو تو گرفتار کرو لوگ انکی تلاش میں پھرتے ہیں مگر وہ لوگ باہر ہی نہیں نکلتے حمزہ ثانی
باہر آتے ہیں **سفاک** نے جو نام صاحبقران کا سنا اور یہ معلوم ہوا کہ امیر ابھی تک اسیر نہیں ہوئے
ہیں خوش ہو گیا دل میں شکر کیا یقین ہوا کہ صاحبقران کسی دوسری طرف چلے گئے ہیں کچھ تدبیر کرنی ہوگی
مگر پھر خیال ہوا نہیں معلوم کس حال سے ہیں کہاں ہیں کیا بات ہوئی جو اس طرف نہ آئے گو یہ خیالات
اور باتیں کرنے کو مانع تھے مگر **سفاک نقلی** نے ضبط کیا کہا اب کس قدر سردار اسیر ہو گئے ہونگے **فیروز**
نے سب کے نام بتا دیے **خواجہ عمرو** نے جب **بدیع الملک** کا نام نہ سنا خیال کیا کہ **بدیع الملک**
بھی مثل امیر کے کسی طرف چلے گئے کوئی امر ایسا واقع ہوا جو یہ دونوں وزیر اس طرف نہ آئے اور اسکے
دام میں گرفتار نہ ہوئے پھر **سفاک نقلی** نے اور حالات جو **فیروز** سے دریافت کرنا تھے پوچھے **فیروز**
نے سب حالات کہہ دیے زندان خانہ کی کیفیتیں باتوں باتوں میں سب تحقیق کیں درباروں کے نام بھی پوچھ لیے
جب **سفاک نقلی** نے دریافت کرنے سے فراغت پائی اور عرصہ بھی زیادہ ہوا تو **فیروز** نے کہا اے **سفاک**
جادو اب ہم جاتے ہیں کل صبح کو پھر آئینگے **سفاک نقلی** نے کہا اے شہنشاہ جب تک میں اس کیفیت
میں مبتلا ہوں اگر ایک لحظہ بھر کے لیے تکلیف فرمایا کیجیے اور یہاں تشریف لایا کیجیے تو آپ کی تشریف آوری
سبب واسطے بہتر از دوا ہو جائیگی جلد صحت ہوگی **فیروز** نے کہا اے **سفاک** خاطر جمع رکھو میں اب روز
آیا کرونگا تمکو دیکھ جایا کرونگا **سفاک نقلی** نے کہا آپ نے پیشتر بھی وعدہ فرمایا تھا مگر تشریف نہ لائے
**فیروز** نے جواب دیا اسکی ایک وجہ تھی کہ شاہزادہ **مریخ آفتاب علم** ایک زمانی زخم کر کے آئے تھے
اس وجہ سے میں دم اسکا محل میں رہا تم خوب جانتے ہو کہ مجھی مجھکو شاہزادے سے محبت ہو یوں اور بھی
شاہزادے ہیں سب میرے نور نظر ہیں لخت جگر ہیں مگر میں جیسا انکو عزیز رکھتا ہوں دوسرے کو یہ مرتبہ
حاصل نہیں ہوا اور مالک تاج و تخت بھی وہی ہیں **سفاک** نے جو **مریخ آفتاب علم** کا نام سنا اور یہ
معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ یہ پسر **فیروز** کو عزیز ہو اور وارث تاج و تخت بھی یہی دل میں خیال کیا کہ اگر
یہ ہاتھ آلے تو خوب بات بنجائے یہ سوچ کر کہا اے شہنشاہ شاہزادہ عالم کب تشریف لائے **فیروز** نے
کہا دو روز کا عرصہ ہوا **سفاک** نے کہا ہم کیونکر انکی زیارت سے مشرف ہو سکتے ہیں **فیروز** نے کہا
جب میں تمہارا ذکر انسے کرونگا انہیں خود تمہارے دیکھنے کا اشتیاق ہوگا ضرور عیادت کو آئینگے **سفاک**
نے کہا اے شہریار اگر آپ اسی وقت میری حالت انسے بیان کریں تو بہت ہی مناسب ہو **فیروز** نے
کہا میں ابھی جا کر انکو تمہارے پاس روانہ کرتا ہوں یہ کہکر **فیروز** وہاں سے اٹھا اپنے محل کی طرف روانہ
ہوا یہاں **سفاک نقلی** نے جراحان نقلی سے کہا وہ جو خلعت تمکو **فیروز** نے دیا ہو میرے حوالے
کرو اور روپیہ بھی سب دو خبردار ایک روپیہ بھی اپنے پاس نہ رکھنا یہ حق اسی کا ہو جسنے جانبازی
کر کے اپنے کو یہاں تک پہنچایا اگر میں تمہیں اپنے ہمراہ نہ لاتا تو کیونکر تم یہاں تک آسکتے یا تمہیں یہ کام
سپرد کرتا تو کیوں خلعت پاتے **چالاک ورق** نے کہا استاد آپ نے سچ کہا مگر ابھی ہمارے پاس رہنے دیجیے

سفاک نقلی نے ایک کا کہنا نہ مانا دونون سے خلعت و زر چھین کر اپنے قبضے مین کیا کہا بیٹا تم اسکو
بیجا خرچ کرڈالتے میرے پاس احتیاط سے رکھا رہیگا روپیہ بہت مشکل سے پیدا ہوتا ہی دونون جراح
نقلی خاموش ہورہے سفاک جادو نے کہا اب یہان سے چلتے ہین خدا نے چاہا تو سب کو رہائی کرینگے
اور باہم اوا اپنے لشکر مین پہونچینگے یہ ذکر تھا کہ چند آدمی سفاک نقلی کے پاس آئے سفاک کو دیکھکر
سلام کیا کہا آپ کے پاس شاہزادہ مریخ آفتاب علم تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف
لائین میری عزت بڑھائین مین دیر سے انکا منتظر تھا وہ لوگ تو اطلاع کرکے واپس ہوئے یہان
سفاک نقلی نے خدمتگارون کو آواز دی سب خدمتگار حاضر ہوئے سفاک نقلی نے کہا ارے شاہزادہ
عالم تشریف لاتے ہین اسوقت مین اُنکی کیا خاطر کرسکتا ہون جتنہ یہ ہی کہ تم لوگ شہنشاہ کے آبدار خانہ مین
جاؤ اور میخانہ کے داروغہ سے میرا نام لیکر دو تین صراحیان شراب کی مانگ لاؤ خدمتگار افتان وخیزان
وہان سے روانہ ہوئے یہان مریخ آفتاب علم مکان مین داخل ہوا سفاک نقلی نے دیکھا
ایک جوان حسین نازنین تاج شہریاری کا سر پر دھرے لباس فاخرہ پہنے سلاح ذات پر آراستہ کیے مانند
شیر چلا آتا ہی سفاک دیکھکر بہت خوش ہوا دل مین کہا لائق سرداری ہوا اتنے مین مریخ آفتاب علم
قریب پلنگ کے پہونچا سفاک نقلی نے چاہا تعظیم کو اٹھون مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک
خبردار اٹھنے کا قصد نہ کرنا جب والد ماجد نے تمھارے واسطے یہ حکم دیا ہی کہ تم ہمیشہ میری تعظیم نہ کرو
تو مین ہرگز نہین چاہتا کہ تم اٹھو سفاک نقلی دعائین دینے لگا مریخ آفتاب علم نے سب زخم
دیکھے بہت حیران ہوا کہا اے سفاک اتنے زخم کھا کر دشمن کو گرفتار کرنا تمھارا ہی کام تھا سفاک نے
کہا سب آپکے اقبال کا صدقہ تھا یہ ذکر تھا کہ خدمتگار صراحیان شراب کی لیکر آئے سفاک نقلی نے
جراحان نقلی کی طرف اشارہ کیا اُنھون نے صراحیان خدمتگارون کے ہاتھ سے لین سفاک نقلی نے
مریخ آفتاب علم سے کہا اے شہزادہ عالم مین اسوقت بہت محجوب ہون کہ آپ نے توجہ نہایت
خداوندانہ فرمائی میری عزت بڑھائی اور مین خدمتگذاری نہ کرسکا مگر امیدوار ہون کہ ایک جام شراب نوش
فرمایئے میری عزت اور زیادہ بڑھایئے مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک تم جو کہوگے مین
قبول کرونگا والد ماجد تمھین اپنا دوست بتاتے ہین بہت کچھ تعریف فرماتے ہین سفاک نقلی نے
کہا وہ مالک ہین اگر وہی میری عزت نہ بڑھائینگے تو اور کون ہی جس سے مجکو امید ہو یہ کہکر اشارہ کیا
جراحان نقلی نے جام شراب سے مملو کیا اسوقت مریخ آفتاب علم کے ہمراہ چالیس آدمی مصاحبان
خاص سے تھے سفاک نقلی نے کہا سب کو شریک کرو بلکہ اپنے یہان کے سب آدمیون کو بلاؤ انکو بھی
شراب پلاؤ یہ کہکر خدمتگارون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے کہا شاہزادہ عالم شراب نوش فرماتے ہین پانی
حاضر کرو خدمتگار آفتابہ مین پانی لے کر حاضر ہوئے جراحان نقلی نے جام شراب پہلے مریخ آفتاب علم کے
پیشکش کیا مریخ نے جام پیا پھر تو سب لوگون کو شراب دی گئی سب نے پی خدمتگارون کو بھی شراب
پلائی تھوڑی دیر کے بعد سب کی آنکھون مین سرسون پھولی مریخ آفتاب علم نے کہا کیون میان سفاک
جادو یہ شراب کیسی تھی سر پھرا آتا ہی سفاک نقلی نے جواب دیا حضور کے دادا ماجد کے خزانہ سے
آئی تھی خاصہ کی شراب ہی اگر مزاج مبارک نادرست ہو اُٹھ کر ٹہلیے طبیعت ٹھہر جائے گی

مریخ نقلی کو اُسنے بیہوشی کا طمانچہ مارا وہ گر کر بیہوش ہو گیا اسکے گرتے ہی اور مصاحبین جو اُسکے ہمراہ تھے وہ
بھی اُسکے سب بیہوش ہو کر گرے خدمتگار جو سفاک نقلی کے یہان تھے وہ بھی بیہوش ہوئے اب تو
سفاک نقلی نعرہ کر کے اُنحساب کی زبانون مین سوزن دے کر داخل زنبیل کیا مگر خدمتگارون کو وہین پر بستہ
دیا اُنکے دماغ پر بھی بیہوشی کی چڑھا دی اور اُنکے بسترون پر لیجا کے ڈال دیا مریخ آفتاب علم کا
لباس اُتار کے اُسکو داخل زنبیل کیا آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوا جراحان نقلی کو دو مصاحبون کی صورت
بنا کر اُنکے لباس پہنا دیے اور اُس مکان سے نکلکر زندان خانہ کی طرف روانہ ہوئے جب قریب
زندان خانہ کے پہونچے تو سب کیفیت تفیروز سے تحقیق ہی کر چکے تھے ایک مصاحب کو بھیجا کہ جا کر داروغہ
زندان خانہ کو اطلاع دو کہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم قیدیون کے دیکھنے کو تشریف لاتے ہین جو جو
قیدی مبتلائے سحر ہون اُنپرسے سحر جلد اُتارا جائے شاہزادہ عالم سب سے کچھ باتین کرینگے مصاحبان
نقلی یہ پوچھکر روانہ ہوئے زندان خانہ کے دروازے پر پہونچکے داروغہ کو طلب کیا جو کہنا مقصود
تھا سب بیان کر دیا داروغہ اُسی وقت زندان خانہ کے اندر آیا سب اسیرون کی قید دور کی سحر اُتارا
ایک ایک حجرے مین ایک ایک قیدی کو بند کر دیا باہر آ کے مصاحبان نقلی سے کہا آپ جا کر
شاہزادے سے بعد آداب و تسلیمات عرض کیجیے کہ آپ تشریف لائین یہان سب انتظام درست
ہو یہ سنکر مصاحبان نقلی روانہ ہوئے یہان مریخ نقلی منتظر تھا سب نے آکے اطلاع دی مریخ نقلی
آگے بڑھا در زندان خانہ پر آیا داروغہ اور جملہ ملازمین زندان خانہ استقبال کو آئے با عزاز و اکرام
مریخ آفتاب علم کو لے گئے جب زندان خانہ کے قریب پہونچے تو مریخ آفتاب علم نے
داروغہ سے کہا تم باہر جاؤ میرے ہمراہ نہ آؤ مجھے کچھ ضروری باتین ہر ایک قیدی سے کرنا ہین وہ
تمہارے سامنے نہین ہو سکتی ہین داروغہ کنجیان دے کر باہر آیا مریخ نقلی نے پہلا حجرہ کھولا دیکھا
نورالدہر نامدار حجرے مین گردن جھکائے بیٹھے ہین مریخ نقلی نے کہا کیون اے نورالدہر اب کہا کتے
ہو نورالدہر سنبھل کے بیٹھے ارادہ کیا اُنکو طمانچہ مارون مریخ نے آنکھ ملائی نورالدہر نے پہچانا خوش
ہو گئے کہا خواجہ کیا کارنمایان کیا ہے خواجہ نے کہا خاموش رہو یہ کہکر نورالدہر کو داخل زنبیل کیا حجرے
کو بند کر دیا دوسرے حجرے کے قریب آئے قفل کھولا دروازہ وا کیا دیکھا شاہزادہ امیرالزمان بیٹھے ہین
خواجہ نے اُنکو بھی بعد گفتگوے بسیار داخل زنبیل کیا دوسرے حجرے کے قریب آئے اسد نامدار کو دیکھا
اُنھین بھی داخل زنبیل کیا پھر تیسرے حجرے کے پاس آئے شاہزادہ سکندر فرخ لقا کو پایا اُنھین بھی
داخل زنبیل کیا اسی طرح جسقدر سردار اسیر تھے سب کو داخل زنبیل کر کے باہر آئے ایک پرچہ لکھا اُسکو
ملفوف کر کے داروغہ زندان خانہ کو دیا اور کہا یہ پرچہ اپنے شہنشاہ کو دینا مین نے اسمین کل کیفیت اسیرون
کی لکھدی ہے مگر صبح کو جا کر جب وہ دربار مین بیٹھے ہون اُس وقت دینا ابھی وقت شب ہے وہ محل
مین ہونگے تم کو جانے کا موقع نہ ملیگا صبح کو جا کر ضرور دینا داروغہ نے عرض کی مین صبح کو پیش
کرونگا مریخ نقلی وہان سے روانہ ہوا پھر اُسی مکان مین آیا جہان سے گیا تھا یہان آکر
سب مکان کو لوٹ لیا خدمتگارون کے کپڑے اُتار لیے سب کو برہنہ چھوڑ کے وہان سے روانہ ہوئے
زنبیل سے تخت نکالا جب تک طلسم کے اندر رہے اپنی صورت مریخ آفتاب علم کی رکھی جب

قریب دیوار چوبی تخت کو اونچا کیا دیوار چاندی کے طلسم کے باہر آئے نگہبان جو وہاں موجود تھے سمجھے
شاہزادہ کسی کام سے جاتا ہو جب تھوڑی دور نکل آئے تو پھر اپنی صورت اصلی ظاہر کی برق وچالاک
نے بھی عمرو ہوئے خواجہ عمرو لشکر میں آئے یہاں سب لوگوں کو نہایت سے زیادہ مضطرب پایا
خواجہ عمرو کو جو سرداروں نے دیکھا کہا خواجہ کچھ خیریت صاحبقران کی بیان کرو خواجہ
عمرو نے کہا صاحبقران اور بدیع الملک کے حال سے کچھ آگاہی نہیں ہوئی ہو اور جو سردار
جو اسیر تھے انکو بفضل خدا رہا کرکے لایا ہوں اور ایک ایسا شخص اسیر ہوا ہو کہ جسکا دام میں آنا ہر صورت مشکل
تھا سب نے کہا خواجہ سب لوگ کہاں ہیں خواجہ عمرو نے کہا آپ حضرات کو اس سے کیا مطلب ہو
کہیں ہیں اور جس شخص کو میں اسیر کرکے لایا ہوں وہ چاہے تو امیر کا پتہ بھی لگا دے سرداروں نے
کہا خواجہ خدا کے لیے وہ سب لوگ کہاں ہیں خواجہ نے کہا سب کو قرضداروں نے چھین لیا سرداروں
نے کہا اے خواجہ عمرو ہم تمہارے قرض کی فکر کردینگے تم لوگوں کو جاکر لاؤ خواجہ نے کہا سبحان اللہ
اس وقت میں اُنکے یہاں جاؤں اور کہوں کہ میں تمہیں روپیہ دیا دونگا تو سب لوگوں کو میرے حوالے
کردے وہ مان لیگا اور سب کو دیدیگا اگر ایسا ہی ہوتا تو میں لیتا آتا خواجہ عمرو نے جو ایسی باتیں بنائیں
سب سرداروں نے دینا شروع کیا سائیسوں تک سے خواجہ نے ایک مہینے کی تنخواہ لی لی جب خوب
وصول کرچکے تو اپنی بارگاہ میں آئے سب سرداروں کو نکالا لشکر والوں نے جو دیکھا سب خواجہ عمرو کی
بارگاہ میں آئے آپس میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے جو جو لوگ خواجہ کی مدد سے رہا ہوئے
تھے ان لوگوں نے خواجہ عمرو کو بہت کچھ دیا تھوڑے عرصہ میں خواجہ عمرو کے پاس بہت کچھ
روپیہ جمع ہوگیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہ میں گئے گر صاحبقران زمان اور بدیع الملک
نوجوان کا پتہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے سب کو صدمہ بدرجۂ کمال تھا پھر سب نے خواجہ سے کہا
خواجہ اور تم کسکو لائے ہو جو صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا پتا لگا سکتا ہو خواجہ نے
مریخ آفتاب علم کو زنبیل سے نکالا چوب سے باندھ دیا اور اُسکے جملہ مصاحبین کو بھی نکال کے
باندھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے مریخ کو پہلے ہوشیار کیا اُسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو عجب عالم بیکسی
میں پایا دیکھا زبان میں سوزن ہو ستون بارگاہ سے بندھا ہوں ایک مرد لاغر تازیانہ لیے کھڑا ہو خواجہ
عمرو نے قلمدوات اُسکے سامنے رکھا کہا اے مریخ اب شناخت میں خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتا
ہو اور سامری و جمشید پر لعنت کیوں نہیں کرتا ہو دیکھ یہ وہی سب سردار ہیں جنکو تیرے باپ نے
پکڑ گرفتار کیا تھا ہمارے خدا نے ایسی مدد کی کہ ہم ان سب کو رہا کرکے لائے اور تجھے بھی اسیر کیا
علاوہ اسکے اور بہت سی باتیں وعظ و پند کی ایسی کہیں کہ مریخ آفتاب علم کے دل میں خوف خدا پیدا
ہوا اور دل اُسکا مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹا اسنے قلمدوات اپنے آگے کھینچکر پرچہ کاغذ
کا اُٹھایا اُسپر لکھا میں بصدق دل مسلمان ہوتا ہوں اور اطاعت اسلام قبول کرتا ہوں مگر شرط
میری یہ ہو کہ میں ایک مدت سے ایک امر کے واسطے پریشان ہوں اور وہ کام انجام نہیں پاتا ہو
کئی بار میں لشکر کشی کرکے گیا مگر شکست کھاکے واپس آیا اگر آپ لوگ اُس کام کو انجام دیں تو میں
بصدق دل مسلمان ہوتا ہوں یہ لکھکر اُسنے خواجہ کے ہاتھ میں پرچہ دیا خواجہ نے اُس پرچہ کو پڑھا

کہا کہ صاحبقران ابھی یہان تشریف نہین رکھتے ہین جب وہ تشریف لائینگے تو اُنکی نسبت جو مناسب
جانینگے فرمائینگے ہان مین وعدہ کرتا ہون کہ صاحبقران سے سفارش کرونگا اور یقین ہے وہ خود بھی
قبول کرین مرزنج آفتاب علم نے پوچھا کہ مین آپ کی اور صاحبقران کی اطاعت سے منھ
نہ موڑونگا مجھے ... اسکے خواجہ نے اُسکی پیشانی کی طرف نگاہ کی نور اسلام اُسکے چہرے سے
ساطع پایا خواجہ نے سوزن اُسکی زبان سے نکالا مشکین کھولین مرزنج آفتاب علم کو سب
سرداران اسلام نے بغلگیر کیا خواجہ عمرو نے کہا اب اپنے مصاحبین کو بھی اس امر کی اطلاع دو مرزنج نے
عرض کی آپ سب کو ہوشیار کیجیے ان مین کوئی ایسا نہین ہے جو انکار کرے خواجہ عمرو نے سب کو ہوشیار
کیا جسکی آنکھ کھلی اپنے کو عجب عالم مین پایا سب کو کمال حیرت ہوئی مرزنج نے کہا مین نے آج سے
اطاعت اسلام قبول کی ہے جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ سامری و جمشید پر لعنت کرے مصاحبین نے اُسکے
خیال کیا کہ اگر اب انکار کرتے ہین تو پہلے کا ساتھ بھی چھوٹتا ہے اور جان بھی جاتی ہے بہتر یہی ہے کہ ترک مذہب
کرین سب بصدق دل مسلمان ہوئے اب مرزنج نے خواجہ سے پوچھا کہ صاحبقران کہان تشریف
لے گئے ہین خواجہ نے کل کیفیت بیان کی مرزنج نے عرض کی مین صبح کو جاؤنگا انشاء اللہ تعالے
صاحبقران کو بہت جلد تلاش کرکے لاؤنگا خواجہ نے کہا بے تمھارے جائے یہ کام انجام نپائے گا تم
یہان کے واقفکار ہو مرزنج نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین صاحبقران کو تلاش کرکے لاؤنگا
خواجہ خاموش ہو رہے مرزنج اور سردارون سے مخاطب ہوکر باتین کرنے لگا یہان تو یہ باتین تھین
کہ جب داروغہ زندانخانہ صبح کو اُٹھا تو دربار مین فیروز ستارہ پیشانی کے وہ خط لیکر پہونچا فیروز کے دربار
مین اسوقت سب ارکین دولت موجود تھے تورج بھی بیٹھا تھا زمرد شانی بھی بیٹھا تھا جنگان بھی موجود
تھا داروغہ زندانخانے سلام کیا فیروز نے کہا آج تمھارے آنے کا کیا سبب ہے داروغہ نے
وہ لفافہ دیا کہا شب کو شاہزادہ عالم زندانخانہ کے معائنہ کو تشریف لے گئے تھے سب قیدیون کو
دیکھا جب باہر تشریف لائے تو یہ ایک پرچہ ملفوف کرکے مجکو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنے شہنشاہ کو دینا
مین اُسی وقت حاضر ہوتا تھا مگر وہ مانع ہوئے فرمایا جب دربار مین رونق افروز ہون اُسوقت جاکر یہ پرچہ
دینا غلام نے اُسوقت حاضر کیا اب حضور ملاحظہ فرمائین کہ اسمین کیا تحریر ہے فیروز نے اُس لفافہ کو کھولا
پرچہ نکالا پڑھا جب پڑھ چکا تو اُسکے چہرے سے رنگ اڑگیا زمرد شانی نے کہا خیر تو ہے فیروز نے
کہا کیا کہون آپ خود اس پرچے کو پڑھ لیجیے زمرد نے وہ پرچہ فیروز کے ہاتھ سے لیکر دیکھا
تو اسمین لکھا تھا کہ او مردود مکار دیکھ یون عیاری کرتے ہین کیا تو نے دھوکے سے سردارون کو گرفتار
کرلیا اب اپنے بیٹے کی خیر منا کہ ہم اُسکو تیرے طلسم سے لیے جاتے ہین اسی بات پر یہ دعوی کرتا تھا کہ
ہمارے طلسم مین کوئی نہین آسکتا ہے دیکھ یون عیاری کرتے ہین اور اس طرح کام بناتے ہین زمرد نے
پڑھکے وہ پرچہ جنگان کو دیا جنگان نے جو دیکھا مارے خوف کے کانپ گیا کہا اے شہنشاہ مین
پہلے ہی آپ سے عرض کرتا تھا کہ عیارون سے ہوشیار رہیے آپ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ عیار کیا
کرسکتے ہین اب میرے عرض کرنے کا امتحان ہوا فیروز نادم ہوا مگر جھلا کے جواب دیا اے جنگان اب
اہل اسلام کی خیر بھی نہین ہے ایک دم مین سب کو فنا کر دونگا اور یہ کیا مزہ کیا کہ مرزنج آفتاب علم کو بکر

گرفتار کرلیگا مگر یہ لوگ کہان جاتے ہین سب سے عوض لونگا ایک دن مین سب کو اسیر کرلاؤنگا بجگان نے
کہا اب جو آپکے مزاج مین آئے کیجیے وہ لوگ اپنا کام کر گئے فیروز نے کہا مین اسی وقت جاتا ہون ابھی
سب عیارون کو گرفتار کرکے باندھ لاتا ہون بجگان نے کہا اب اگر میرا کہنا قبول فرمایئے تو کچھ عرض کرون
فیروز نے کہا کہو مین ضرور تمھارا کہنا مانونگا کیونکہ اب تمھارے کہے کا امتحان ہو چکا ہے بجگان نے
کہا آپ ابھی جانے کا ارادہ نہ کیجیے جو کچھ مین کہون وہ انتظام کیجیے فیروز نے کہا ایسا نہو کہ وہ لوگ مریخ
آفتاب علم کو قتل کرڈالین بجگان نے کہا اگر وہ لوگ مریخ کو قتل کرڈالین تو آپ مجھکو قتل کیجیے گا وہ
لوگ ایسے نہیں ہین جو اسکو قتل کرین جب تک وہ آپ سے مقابلہ نہ کرینگے شاہزادے کو قتل نہ کرینگے فیروز نے
کہا پھر اب کیا کرنا چاہیے بجگان نے کہا اب آپ کو سامان حرب درست کرنا لازم ہو جب سامان جنگ درست
ہوجائے اسوقت برائے مقابلہ طلسم سے باہر تشریف لیجیے وہ لوگ ایسے نرم نہیں ہین جو آپ تنہا جا کر سب کو
گرفتار کرین وہان کئی آدمی ایسے ہین جنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اگر آپ جاینگے تو حمزہ ثانی وہان موجود ہین انکی
موجودگی مین آپکا کچھ زور نہ چلیگا جب تک انکی حرز ہیکل لے کر اسم اعظم کو بند نہ کیجیے گا تب تک حمزہ ثانی کا
مجبور ہونا ممکن نہین ہو فیروز نے کہا حمزہ کے پاس حرز ہیکل ہو بجگان نے کہا حرز ہیکل بھی ہو اور
صاحب اسم اعظم بھی ہین اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو فیروز نے کہا اسم اعظم بند کرنا بہت مشکل امر ہو جب تک
حمزہ ثانی کی حرز ہیکل چھینے ہین نہ انکی اسم اعظم بند ہوگا پہلے حرز ہیکل لینے کی تدبیر کرنا چاہیے بجگان
نے کہا آپ غافل نہ رہیے انتظام کیجیے فیروز نے اسی وقت ایک ملازم کو طلب کیا وہ آیا فیروز نے کہا
لے سرتاب جادو اسی وقت زنگین چشم جادو کے یہان جا اور اسکو میرا حکم سنا کر اسی وقت میری حضوری
مین حاضر ہو چند باتین اُس سے کہنا ہین سرتاب جادو اسی وقت روانہ ہوا زنگین چشم جادو کے مکان پر گیا
اسکو فیروز کا پیام سنایا کہا ابھی وقت چلیے دیر نہ کیجیے زنگین چشم جادو اُسکے ہمراہ تھوڑی دیر مین فیروز کے
پاس پہونچا سب نے دیکھا ایک ساحر کوتاہ قامت سیہ فام مگر آنکھین حد سے زیادہ بڑی اور زردی مائل
فیروز کے سامنے آیا جھک کے سلام کیا فیروز نے کہا مین نے تمھین اسواسطے بلایا ہو کہ تم طلسم کے باہر جاؤ وہان
لشکر اسلام قیام پذیر ہو سردار کا نام حمزہ ثانی ہو سب اُسکو صاحبقران کہتے ہین اُسکے پاس ایک حرز ہیکل ہو
جس طرح بن پڑے اُس حرز ہیکل کو اپنے قبضے مین کرو میرے پاس لاؤ مین پھر اسم اعظم بند کرنے کے
واسطے دوسرے ساحر کو روانہ کرون خبردار کوتاہی نہ کرنا زنگین چشم جادو نے کہا کیا مجال جو خطا سرزد ہو فیروز
نے رخصت کیا زنگین چشم جادو روانہ ہوا اگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہو

کہ شب بھر تو آپسکے باتون مین بسر کی جب صبح ہوئی تو خواجہ سے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران
کو تلاش کرنے جاتا ہون خواجہ نے کہا اچھی بات ہو یہ سنکر چند سردار اور مریخ کے قریب آئے کہا ہم بھی
تمھارے ہمراہ چلتے ہین مریخ نے عرض کی آپ حضرات کو تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہو مین جاتا ہون
دو ایک روز مین تلاش کر لاؤنگا سردارون نے کہا ہم بھی ہمراہ چلینگے مریخ نے عرض کی آپکو اختیار ہو مین مانع
نہین ہون چند سردار مثل نور الدھر نامدار و شاہزادہ سکندر فرخ لقا مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے

خواجہ لشکر میں رہے اور سب سردار بھی انتظام لشکر کی وجہ سے نہ جا سکے مریخ آفتاب علم اُس روز دس کوس
تک گیا بعد دس کوس کے ایک صحرائے پر فضا میں پہنچا کہ وہ صحرا طلسم بند تھا مریخ نے وہاں کے نگہبانوں کو
طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مریخ نے سب سے دریافت کیا کہ یہاں صاحبقران تو تشریف نہیں لائے
نگہبانوں نے کہا ایک ماہ کے زمانہ سے اس طرف کوئی مسافر بھی نہیں آیا مریخ نے شب بھر وہاں قیام
کیا صبح کو روانہ ہوا چلتے وقت نگہبانوں سے یہ کہہ دیا کہ اگر لشکر اسلام سے کوئی اسطرف آئے خبردار اسکو گزند
نہ پہونچانا بہت آرام دینا اگر اسکے خلاف کروگے تو میں سب کو قتل کر دونگا نگہبانوں نے عرض کیا آپنے
اب فرمایا ہے جو کوئی لشکر اسلام سے اسطرف آئیگا ہم خاطر پیش آئینگے اسکو کسی قسم کا گزند نہیں پہونچائینگے مریخ
سب کو تاکید کرکے وہاں سے روانہ ہوا دوسرے روز اور ایک صحرا میں پہونچا وہاں بھی کچھ کارخانہ عجب
تھا وہاں کے متعلقین کو بلایا انسے تحقیق کیا کہ صاحبقران جو لشکر اسلام کے سردار ہیں اسطرف تو تشریف
نہیں لائے ان لوگوں نے بھی کہا کہ اس طرف مدت سے کوئی نہیں آیا مریخ نے کہا اب ہم تمکو تاکید کرتے ہیں
کہ اگر لشکر اسلام سے کوئی صاحب بھی اسطرف آئے تو اسے کسی قسم کا گزند نہ پہونچانا خاطر پیش آنا اگر اسکے
خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے اپنے کیے کی سزا پاؤگے سب نے عرض کی ہم آپکے تابعدار ہیں جو کچھ
ہمیں حکم ہوا ہے اسکی تعمیل میں عذر کیا ہے مریخ ایک شب وہاں مقیم رہا صبح کو وہاں سے بھی روانہ ہوا اسیطرح
چار روز تک برابر جنگلوں میں گیا اور وہاں کے نگہبانوں سے حال صاحبقران کا دریافت کیا مگر کسی نے
پتہ نہ بتایا پانچویں روز ایک صحرا میں جاکے مقیم ہوا دن قلیل باقی تھا کہ اُسنے دیکھا ایک ابر سیاہ آتا ہے
نورالدہر اُسوقت بارگاہ کے آگے کرسی پر جلوہ فرماتے مریخ آفتاب علم نورالدہر کی پشت پر
بیٹھا تھا نورالدہر نے پلٹ کے مریخ سے کہا دیکھو یہ ابر کیسا ہے مریخ آفتاب علم نے جو ابر کو دیکھ
عرض کی اے شہریار کوئی ساحر ہمارے طلسم سے آتا ہے یقین ہے آپ ہی لوگوں کی تلاش میں آیا ہے نورالدہر
نے فرمایا پھر اُس سے مقابلہ کرنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ کیا مقابلہ کریگا آپ کا مطیع ہوگا
ابھی اسلام قبول کریگا یہ ذکر تھا کہ وہ ابر قریب آیا بلند تھا پستی کی طرف مائل ہوا زمین پر آتے آتے ابر
دور ہوا نورالدہر نے دیکھا تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہے قد سیہ فام مگر آنکھیں انتہا سے زیادہ بڑی بیٹھا ہے مریخ
آفتاب علم آگے بڑھا اس ساحر نے جو مریخ کو دیکھا جھک کے سلام کیا عرض کی اے شاہزادہ عالم مزاج
کیسا ہے آپ کے والد ماجد آپ کے غم مفارقت میں بہت نالاں ہیں مجکو اسواسطے بھیجا ہے کہ میں حمزہ ثانی کی
حرز ہیکل لے لوں پھر وہ کسی اور کو روانہ کرینگے کہ وہ امیر کا اسم اعظم بند کرے مریخ نے کہا اے رنگین چشم
جادو خاموش رہ اور توبہ کر سب ہمراہ آؤ یہ کہکر اپنے ہمراہ نورالدہر کے قریب لایا کہا آقائے نامدار
کو سلام کرو قدموں کو بوسہ دو رنگین چشم نے جو صولت و شوکت نورالدہر نامدار کی دیکھی سلام کیا
قدموں کو بوسہ دیا نورالدہر نے کہا اے رنگین چشم جادو اپنے مذہب باطل کو ترک کر ورنہ پروردگار عالم کو
وحدہ لاشریک جانو کہ عقبے میں اجر نیک پاؤ مریخ آفتاب علم نے کہا خبردار کچھ عذر نہ کرنا جو کچھ آقائے نامدار
کہتے ہیں اسکو بسر و چشم قبول کرو رنگین چشم نے کہا مریخ آفتاب علم نے اطاعت قبول کی اور ترک
مذہب کردیا اب اگر میں کچھ انکار کرتا ہوں تو جان جاتی ہے اور اصل بھی یہ نہیں ہے کہ دین سامری پرستی
باطل بے بنیاد ہے ایسی باتیں جو انکے خیال میں گذریں کہا اے شہریار مجکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے میں بصدق دل

مسلمان ہوتا ہون نورالدہر نے کہا بتاؤ رنگین چشم نے اسوقت عرض کی ابھی چند خدمتین ایسی کرنا ہونگی
جنمین سحر کی ضرورت ہو انشاء اللہ تعالے بعد فتح طلسم کلمہ پڑھونگا نورالدہر خاموش ہو رہے رنگین چشم
کے واسطے مریخ آفتاب علم نے ایک خیمہ الگ استادہ کرایا رنگین چشم خیمہ مین داخل ہوا اس شب ہی
صحرا مین سب مقیم رہے جب صبح ہوئی تو مریخ آفتاب علم نے رنگین چشم سے کہا تعجب کی بات ہو کہ
صاحبقران عالی وقار اور بدیع الملک نامدار اس طرف تشریف لائے مگر انکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہو
کہ کہان چلے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے صحراؤن مین دیکھ لیا مریخ نے کہا جسقدر صحرا سحر بند
تھے سب مین تحقیق کیا مگر وہان بھی تشریف نہین لے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے چار جانب
طلسم کے تلاش کیا مریخ آفتاب علم نے کہا نہین مین نے ابھی ایک سمت دیکھا ہو دو سمتین اور باقی ہین کیونکہ
چوتھی سمت جو ہو اسطرف کوئی جا نہین سکتا ہو اور نہ راہ پاتا ہی نہ آجتک اسطرف کا حال معلوم ہوا رنگین چشم نے
عرض کی ان دونون سمتون مین سے ایک جانب تشریف لیگئے ہونگے مناسب یہ ہو کہ ایک جانب آپ
تشریف لیجائین اور دوسری طرف جانے کی اجازت غلام کو عطا فرمائین مریخ آفتاب علم نے کہا
بہت اچھی بات ہو ایک جانب تم جاؤ اور ایک سمت مین جاتا ہون مگر مین دورہ ختم کر کے تمھاری طرف
آؤنگا تم میرے منتظر رہنا جبتک مین وہان پہونچ لون تب تک اور کہین جانے کا ارادہ نہ کرنا رنگین چشم
نے عرض کی کہ مین آپ کا انتظار کرونگا جب تک آپ تشریف نہ لاینگے کہین نہ جاؤنگا مریخ آفتاب علم
نے رنگین چشم جادو کو رخصت کیا آپ بھی ایک جانب روانہ ہوا راہ مین شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے
فرمایا یہ رنگین چشم جادو کون ہو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ اس طلسم کا ملازم و محافظ قدیم
ہو جب حکمائے اشراقین نے اس طلسم کو بنایا تھا تو اسکا باپ اس طلسم کی لوح کا محافظ تھا جب یہ طلسم
والد ماجد کے پاس آیا تو اسکے باپ کو انھون نے قتل کیا اور لوح دوسرے شخص کو دی یہ چونکہ بہت کمسن
تھا اسوجہ سے اسکو باپ کا عہدہ نہ ملا لازمان طلسم مین نام اسکا درج ہو گیا شاہزادے نے فرمایا کیا یہ طلسم
پیشتر کسی اور کے قبضہ مین تھا مریخ نے عرض کی یہ طلسم حکیم جالینوس نے بنایا تھا اور اپنی دختر ملکہ سمن بر کے
نام سے نامزد کیا تھا ملکہ سمن بر کا عقد والد کے ساتھ ہوا انھون نے یہ طلسم اپنے قبضے مین کیا اور ایک
بیٹا حکیم جالینوس کا جو مسلمان ہوا اور اس طلسم کا وارث شرعی ہو اسکو قید کیا ہو وہ ابتک اس صحرا مین اسیر
ہو سکندر فرخ لقا نے کہا اب اس طلسم کا فتح کرنا اور صاحب حق کو یہ حصہ پہونچانا ضروری و واجب ہو کہ
وہ مرد مسلمان ہو مریخ نے عرض کی اے شہریار ابھی آپ نے اس طلسم کی پوری حقیقت اور یہان کے
سوانحات نہین سنے ہین انشاء اللہ تعالے کبھی عرض کرونگا آپ بہت محظوظ ہونگے کہ عجیب و دلچسپ داستان
ہو اگر آج سے شروع کرون تو بہت زمانہ درکار ہو پھر سکندر سے عرض کی کہ اس طلسم کے متعلق جو اور طلسم
ہین اور شہر اور ملک تابع ہین وہ طلسم بھی عجب قسم کے ہین اور نایاب زمانہ اشیاء وہان پائی
جاتی ہین جنکی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ عرض کرونگا سکندر کو اس داستان کے سننے کا نہایت اشتیاق
ہوا کہا اے مریخ آفتاب علم ایک ہی طلسم کی کیفیت بیان کرو مریخ نے کہا اے شہریار اسکے متعلق جو
طلسم ہین جن مین پہلا طلسم جسکو بیت الکمال کہتے ہین وہ ہو وہان کی حاکم ملکہ اختر جمال ہو اس طلسم مین مرد
نہین ہین سب عورتین ہین مگر غضب کے سحر جانتی ہین اس طلسم کو کوئی فتح نہین کرسکتا ہو اسکے بعد [illegible] نکاح ہی

وہان کا حاکم مذبوح لالہ رنگ جادو ہو اُس طلسم مین دیوانے شدت سے ہین گرسب ساحرین سننے مین آیا ہو
کہ کوئی شاہزادی اُس طلسم مین ایسی ہو کہ سب اُسکے عاشق ہین اور خود بادشاہ طلسم بھی اُسپر عاشق ہو اور اُسکے
نام سے بھی کچھ مطلب نکلتا ہو جو مجکو خلاصہ نہین معلوم ہو اُسکے بعد طلسم بیت الحزن ہو وہان کی کیفیت طولانی
ہو حاکم اُس طلسم کی ملکہ شاہدہ تیمین ساق ہو بعد اُسکے اورنگ یاقوت نگار ہو بادشاہ وہان کا بہار انگیز تاجدار
ہو اُسکے بعد چہل سر وہان کا حاکم عفریت چہل سر ہو آجتک کسی سے نہین ڈرا اور بڑے بڑے ملک تنہا
جاکر فتح کیے اکثر شاہزادیون کو اُٹھا لایا اس طلسم کے فتاح کیواسطے بانیان طلسم یہ بات تحریر کر گئے ہین کہ جو اس
طلسم کو فتح کریگا اُسکے ہاتھ ایسے اشیاے نادرہ آئینگے کہ روے زمین پر اس سے کوئی مقابلہ نکر سکیگا بعد
اسکے طلسم بیت المال ہو حاکم وہان کا زرریز محاسن دراز جادو ہو وہ ملعون اپنے تئین خداوند مشہور
کرتا ہو اور زر و جواہر اسقدر اس طلسم مین ہو جسکے شمار کے واسطے دس لاکھ آدمی بھی کافی نہین ہو سکتے ہین اُسکے
بعد طلسم ذوفنون حاکم وہان کا حکیم ہفت ہنر ہو اُسکے بعد طلسم سحر آفرین حاکم اُسکا ملک الماس
روشن بخت ہو بعد اُسکے طلسم مرآۃ العدم ہو حاکم وہان کا قیصر بنات بالجن ہو سکندر فرخ لقا نے
کہا اے مریخ آفتاب علم تمنے اسوقت ایسی باتین کین کہ دل مین ایک جوش پیدا ہوا اور انشاء اللہ تعالی
انہین سے دو ایک طلسمون کی سیر ضرور کرینگے مریخ آفتاب علم نے کہا جب مزاج مبارک مین آئے بطریق سیر
تشریف لیچلیے غلام سے سب لوگ بخوبی آگاہ ہین اگر یہ سب لوگ ہمارے معین و مددگار ہین اور کیا عجب ہو جو
والد ماجد ان لوگون کو ہمارے مدد لائین ان ایک طلسم تو ہمارے علاقہ ہو اور وہان کا حاکم ہمارا دشمن ہو سکندر
نے پوچھا کون شخص مریخ نے عرض کی طلسم چہل سر جہان کا حاکم عفریت چہل سر ہو جس شخص نے ہم لوگون سے
علاقہ ہو باقی اور سب لوگ ہمارے شریک ہین اور ہم بھی اُنکے شریک تھے لیکن اب وہ ہمارے تابع ہین اور ہم اُنکے
دشمن ہین راہ بھر یہ باتین رہین جب دن گذر گیا اور آفتاب غروب ہونے آیا تو مریخ نے عرض کی آج یہان قیام
فرمایئے مین یہان کے باشندون سے کیفیت صاحبقران کی تحقیق کرلون کل پھر تشریف لیچلیے گا سب سردارون
نے قبول کیا مریخ آفتاب علم نے بارگاہ ہین استادہ کرائین سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین گئے نماز سے
فراغت حاصل کرکے جو بارگاہ برائے نشست مقرر تھی وہان تشریف لائے مریخ آفتاب علم بھی حاضر تھا
سب سردار جمع ہوئے سکندر فرخ لقا نے کہا اس خبر کو صاحبقران کے سامنے بیان کرنا مریخ نے عرض کی
مین بھی عرض کرونگا اور صاحبقران زمان کو خود بھی معلوم ہو جائیگا اور کیا عجب ہو کہ ان طلسم کے فتح کرنے کی
ضرورت ہو شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے کہا اگر ضرورت ہوگی تو مین ضرور ایک طلسم مین اجازت لیکر
جاؤنگا مریخ نے عرض کی جبتک یہ طلسم شکست نہونگے والد ماجد کو کوئی قتل نہین کرسکتا اور جبتک وہ قتل
نہونگے اسوقت تک یہ طلسم فتح نہونگا نورالدہر نوجوان نے فرمایا واقعی وہ تین طلسمون کی کیفیت سنکر مین بھی
مشتاق ہوا مریخ نے عرض کی آپ تشریف لےچلیے مین سیر کرالاؤن نورالدہر نے فرمایا یون چلنے سے کیا حاصل
ہو جبتک کسی کار خاص کے واسطے وہان نہ جائین مریخ نے عرض کی اسکا بھی وقت آئیگا غرض شب بھر
یہی باتین رہین صبح کو مریخ نے اُس صحرا کے باشندون کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مریخ
آفتاب علم نے صاحبقران کو دریافت کیا اُن لوگون نے کہا اس طرف سے اس وضع کے لوگ
نہین گئے اگر اسطرف آتے تو ضرور کیفیت معلوم ہو جاتی مریخ آفتاب علم نے تاکید کی کہ اگر اسطرف

اب آئین تو انھیں بادشاہ طلسم سے زیادہ جانتا جو وہ فرمائیں اُسے مانتا اگر خلاف کروگے تو اُسکے ہاتھ سے
زندہ نہ بچوگے تمھارے واسطے کہتے ہیں سب نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہیں ایسا ہی ہوگا مریخ
آفتاب علم نے اُس سمت کو بھی دور تک دیکھا جب ایک دریا ملا تو مریخ نے سب سرداروں کی خدمت
میں عرض کی کہ اب حد سمت ختم ہو گئی معلوم ہوا کہ صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اِسطرف تشریف
نہیں لائے ہیں مجبور ہو کے سب سردار اُسطرف سے واپس ہوئے مریخ نے عرض کی اب اسطرف جانا ہے
جس سمت کا وعدہ رنگین چشم جادو سے ہوا سب نے کہا بہت مناسب ہے ہم موجود ہیں جس طرف تلاش
میں صاحبقران کی چلو ہمیں عذر نہیں ہے مریخ جادو اُس طرف متوجہ ہوا سب شہروں اور قریوں میں
تلاش کرتا ہوا جہاں کا وعدہ رنگین چشم جادو سے تھا وہاں پہونچا رنگین چشم تنہا ایک صحرا میں آج
مریخ کا منتظر تھا مریخ آفتاب علم نے بڑھ کر رنگین چشم کو دیکھا گلے سے لگا لیا کہا صاحبقران کی
کیفیت بیان کرو رنگین چشم نے کہا میں نے اس سمت میں صاحبقران کو بہت تلاش کیا مگر کہیں پتہ
نہیں ملا اب آپ کے مزاج میں آئے تو تلاش کیجیے مریخ آفتاب علم نے کہا تمنے مجھ سے بہتر تلاش
کیا ہوگا مگر ایک بار پھر دیکھ لینے میں کچھ قباحت نہیں ہے رنگین چشم نے عرض کی میں حاضر ہوں تشریف
لیچلیے مریخ رنگین چشم کو ہمراہ لیکر اُس سمت میں گیا جب حد حائل ہوئی واپس آیا سرداروں سے آکر
عرض کی نہیں معلوم صاحبقران کس جانب تشریف لے گئے اس سمت میں بھی پتہ نہ ملا اور یہی تین سمتیں ہیں
چوتھی سمت نہیں ہے اُس طرف کوئی جا نہیں سکتا ہے نورالدہر نے فرمایا اُسطرف نہ جانے کا کیا سبب ہے
مریخ نے عرض کی یہ کیفیت مجکو بالکل نہیں معلوم مگر بزرگوں سے اکثر سنا ہے کہ اسطرف جو جائیگا بہت پچھتائیگا
اور کوئی باشندہ طلسم اس طرف نہیں جاتا ہے ایک بار ایک وزیر ہمارے یہاں کا اسطرف چلا گیا تھا آجتک اُسکا
پتہ نہ معلوم ہوا کہ کیا ہو گیا اور کہاں چلا گیا نورالدہر نے فرمایا بیشک امیر اُسی طرف تشریف لے گئے ہونگے
مریخ نے عرض کی اے شہریار اسطرف کوئی نہیں جاتا ہے نورالدہر نے فرمایا اسی سے میں کہتا ہوں کہ
صاحبقران اُسی جانب تشریف لے گئے ہونگے مریخ نے عرض کی پھر غلام حاضر ہے حضور بھی تشریف لے چلیں
نورالدہر نے کہا میں ضرور اُس طرف جاؤنگا اور صاحبقران کو پاؤنگا مریخ نے عرض کی جسوقت مزاج مبارک
میں آئے تشریف لے چلیے نورالدہر نے فرمایا آج شب بھر یہاں قیام کرو کل صبح کو بعد نماز یہاں سے سفر کرینگے
مریخ نے رنگین چشم سے کہا رنگین چشم نے جواب دیا کہ کوئی بھی آجتک اُسطرف گیا ہے مریخ آفتاب علم
نے کہا میں نے بہت سمجھایا مگر شہریار کی سمجھ میں نہیں آتا ہے اب میں مجبور ہوں اور وہ جب میرا کہنا قبول
نہیں کرتے ہیں تو تمھارے کہنے سے کیونکر کرینگے رنگین چشم نے کہا میں جاکر عرض کرتا ہوں اگر قبول
فرمائینگے تو بہت مناسب ہوگا ورنہ جو آنکی مرضی ہو ہمیں کیا عذر ہے مریخ نے کہا جاؤ رنگین چشم نورالدہر
کے پاس آیا بہت کچھ سمجھایا نورالدہر نے کہا اے رنگین چشم میں تنہا اس طرف کے جانے پر زور نہیں دیتا
ہوں بلکہ اور لوگ بھی کہتے ہیں اگر وہ وہاں کے جانے سے باز رہیں تو میں بھی ہرگز نجاؤں رنگین چشم نے
عرض کی آپ تو اپنے قصد سے باز رہیے اور سب کو میں راضی کر لونگا نورالدہر نے کہا جب وہ لوگ
راضی ہو جائینگے تو میں بھی پھر جانے کا نام نہ لونگا رنگین چشم وہاں سے شاہزادہ امیر الامان کے خیمے
میں آیا کہا اے شہریار آپ نے کیا ارادہ کیا ہے اسطرف کوئی نہیں جاتا ہے امیر الزمان نے فرمایا اگر سب لوگ

اسطرف کے جانے سے باز رہینگے تو مین بھی ہرگز نجاؤنگا رنگین چشم اسی طرح ہر ایک کی بارگاہ مین آیا مگر سب نے ایک ہی جواب دیا آخر کار مجبور ناچار رنگین چشم بچہ مریخ آفتاب علم کے نیچے مین آیا کہا کوئی راضی نہین ہوتا ہو سب کی یہی رائے ہو کہ وہان ضرور جائین اب مین مجبور ہون مریخ نے کہا مین نے پیشتر ہی تم سے کہا تھا کہ یہ لوگ جو زبان سے کہدیتے ہین اُسکو ضرور کرتے ہین رنگین چشم نے کہا اب کیا انتظام کیا جائے جو سب کا جانا ملتوی رہے مریخ نے کہا اب یہ لوگ اسطرف ضرور جائینگے اور عجب نہین جو صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اُسی طرف تشریف لیگئے ہون رنگین چشم مجبور ہوا اُسی گفتگو مین صبح ہوگئی سرداران اسلام نے نماز سحر سے فراغت کی لشکر تو تیار تھا اُسی وقت روانہ ہوئے کر ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## • مگر اب کیفیت بدیع الملک نوجوان اور صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بدیع الملک تلاش راہ مین روانہ ہوئے تو طلسم کی چار دیواری کا دورہ کیا جب کسی سمت راستہ نہ پایا تو ایک جنگل کی طرف متوجہ ہوئے کہ اسطرف کچھ مکانات پتھر کے دکھائی دیتے تھے بدیع الملک نوجوان نے یہ خیال کیا کہ یہ مکانات جو نظر آتے ہین شاید یہان جانے سے راہ طلسم دستیاب ہو اس خیال سے اُسطرف چلے تھوڑی دور کے بعد ایک چار دیواری پتھر کی نظر آئی شاہزادہ اُس چار دیواری کے گرد پھرا کسی طرف راہ نہ پائی ایک جانب کچھ نشان دیوار مین نظر آئے کہ مثل زینے کے بنے تھے بدیع الملک اُنکے ذریعہ سے دیوار کے اوپر آئے دیکھا ایک میدان ہو اور بیچ مین ایک حجرہ بنا ہو بدیع الملک دیوار کے نیچے اُترے اُس حجرے کے قریب آئے دیکھا اُسکے دروازے پر بخط جلی لکھا ہو کہ جو شخص یہان آئے اُس حجرے کو نہ کھولے کہ بہت تکلیف اُٹھائیگا اور سزا سخت پائیگا نیچے اُسکے ایک ساحر کا نام لکھا ہو بدیع الملک نے دل مین خیال کیا کہ یہ وصیت کسی اہل اسلام کی نہین ہو بلکہ ایک کافر کی ہو اُسکا ماننا نہ ماننے سے بہتر نہین ہو یہ سوچکے بدیع الملک اُسکے دروازے کے قریب آئے دیکھا ایک قفل آہنی پڑا ہو بدیع الملک نے اُس قفل پر بہت زور کیا مگر قفل نہ کھلا بدیع الملک نے پھر دوسری طرح سے زور کیا مگر قفل کو ذرا بھی صدمہ نہ پہونچا اب بدیع الملک کو غصہ آیا لوح محفوظ اُس قفل سے مس کی لوح کے مس ہونے سے قفل زمین پر گر پڑا بدیع الملک نے در کھولا اندر تشریف لائے عجب سامان دیکھا کہ ایک مہ جبین غیرت لعبتان چین ایک مسہری پر لیٹی ہو مگر اُسکا سر کسی ظالم نے تن سے جدا کیا ہو تن بے سر سے خون رواں ہو بدیع الملک نے جو صورت زیبا اُس نازنین کی دیکھی اور اس حالت مین پایا صبر کا یارا نہ رہا سر کو تن سے ملایا آپ اُسکے سرہانے بیٹھکر آبدیدہ ہوئے ایسی محویت طاری ہوئی کہ سر و پا کا ہوش نہ رہا اس کیفیت مین بدیع الملک کو دو روز گذر گئے جب تیسرا روز ہوا تو بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام اُس حجرے کے دروازے سے آیا بدیع الملک کو دیکھکر سلام کیا کہا اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے بدیع الملک نے سب کیفیت اپنے آنے کی بیان کی اُس ساحر نے کہا اب آپ یہان کیون تشریف رکھتے ہین بدیع الملک نے کہا مین اسکی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اس نازنین کو کسنے قتل کیا اور اُسکی کیا خطا تھی اُس ساحر نے کہا اے شہریار یہ نازنین کشتہ سحر ہو اگر اسکی کوشش کیجائے تو یہ زندہ ہو جائے بدیع الملک یہ سنکر خوش ہوئے فرمایا اسکے واسطے کیا تدبیر ہو جو اُسکو اس قید الم سے نجات ملے اُس ساحر نے کہا اے شہریار آج

کہ آپ چاہ عظیم میں جا کر پھاند یے وہان کے ساحرون کو قتل کیجیے وہان سے ایک گلدستہ لایے وہ
اُسکے سرہانے رکھیے پھر ایک ہفتہ تک دریاے تاریک مین شناوری فرمایے آٹھوین روز تاریک صحراؤن
سے ملتا یا کیجیے ایک گلدستہ اُسکے پاس ہے اُسکو بھی لایے جب دونون گلدستے آپکے پاس مہیا ہون اور
ان دونون کے پھول اس نازنین کو سنگھایے تب اُسکو ہوش آئیگا اور سحر دور ہو جائے بدیع الملک
نے فرمایا یہ کیا مشکل ہے مین چاہ عظیم کی طرف جاؤنگا وہان سے گلدستہ لاؤنگا دریاے تاریک مین شناوری
کرونگا تاریک جادو کو مار کر گلدستہ لونگا مگر مجھے راہ سے آگاہی نہین ہے اگر تم رہبری کرو تو مین وہان تک پہونچ
جاؤن اُس ساحر نے بدیع الملک سے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے مین آپکو چاہ تک پہونچا دونگا
بدیع الملک اُسکے ساتھ ساحر بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک کو ساتھ لیے ہوئے ایک کنوین کے قریب آیا کہا
یہی چاہ عظیم ہے آپ کچھ خوف نہ فرمایے اندر تشریف لیجایے بدیع الملک نے چاہا کہ مین کنوین کے
اندر کود پڑون کسی نے ہاتھ پکڑ لیا بدیع الملک نے بہت بہت زور کیا مگر ہاتھ نہ چھوٹا بدیع الملک
مجبور ہوئے اُس ساحر نے کہا اے شہریار آپکو خوف آگیا یہ اچھا ہوا ابھی تو آپ کو بڑے بڑے ساحرون سے
مقابلہ کرنا ہے جب کوئی ساحر آپ کے سامنے آئیگا اُسوقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی بدیع الملک نے
فرمایا مین مجبور ہون کہ میرے بازو کوئی شخص پکڑے ہے مین لاکھ زور کرتا ہون مگر بازو نہین چھوٹتے ساحر
نے کہا آپ اسطرف واپس آیے ابھی ادھر نجایے بدیع الملک نے چاہا پیچھے ہٹون مگر نہ ہٹا گیا
ساحر سے کہا یہ بھی نہین ممکن ہے ساحر حیران ہوا کہ یہ کیا مشکل ہے کہا ابھی ٹھہر جایے مین اور کوئی تدبیر کرتا ہون یہ
سنکر بدیع الملک وہین ٹھہرے رہے ساحر ایک جانب روانہ ہوا جب ساحر کچھ دور نکلگیا بدیع الملک کے
ہاتھ پانون کھل گئے شاہزادے نے چاہا مین اب چاہ مین کود پڑون پھر دست وپا کی وہی حالت ہوگی
بدیع الملک مجبور ہوئے چاہا اپنے تئین ہلاک کرون کہ ایک آواز آئی اے بدیع الملک کیا نادانی کرتے ہو مقام
سحر ہے یہان کی کوئی بات صحیح نہین ہے صرف تمھارے پھنسانے کی تدبیر ہے خبردار کسی کے دام مکر مین نہ پھنسنا یہان پر
تمکو لوح محفوظ کام دیگی جو احکام لوح مین دیکھو اُسپر عمل کرو بدیع الملک اُس آواز کے آنے سے ہوش مین آئے
لوح محفوظ کو ملاحظہ کیا یہ نوشتہ پایا کہ اپنے کو اس حجرے تک پہونچاؤ نازنین کے جسم سے اس لوح کو مس کرو
قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک اُسطرف روانہ ہوئے اُس حجرے کے قریب آئے لوح کو اُس
نازنین کے جسم سے مس کیا ایک آواز مہیب آئی حجرے مین آگ لگ گئی تھوڑی دیر مین سب حجرہ جلگیا
ایک آواز آئی کشتی مرا نام من مہتاب جادو بود اُس آواز کے آنے سے بدیع الملک نے دیکھا کہ چارون
طرف سے ساحرون نے آکے گھیر لیا غل مچانا شروع کیا بدیع الملک نے تلوار میان سے لی ساحرون کو
قتل کرنا شروع کیا بعض ساحرون نے آپس مین کہا کہ معلوم ہوتا ہے طلسم فیروزریہ کی عمر تمام ہوئی بعض نے کہا
طلسم کشا کی صورت اس جوان سے کچھ مشابہ ہے مگر طلسم کشا اصل نہین ہے اسکے واسطے لکھا ہے کہ وہ بزرگ
ہوگا ابھی اس جوان کی عمر بہت کم ہے بدیع الملک یہ گفتگو سنکر تعجب کی نگاہون سے چارون طرف دیکھتے
تھے مگر کچھ خیال نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد جو بدیع الملک نے خیال کیا تو مجمع ساحران کو بہت دیکھا تعجب ہوا
تصور کیا کہ مین نے اسقدر ساحر قتل کیے مگر ابھی کمی کچھ نہین ہوئی ہر دم صد ہا قتل ہوئے تھوڑی دیر مین مجمع کو اور
زیادہ دیکھا بدیع الملک اور زیادہ حیران ہوے اسی طرح اور تھوڑی دیر مین انبوہ کثیر ہوگیا بدیع الملک کی

تھک گئے لڑنے سے عاجز ہوئے مجبور ہو کر لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا اے بدیع الملک تمنے غضب کیا
جو انسے جنگ کی یہ لوگ محض تمھارے ڈرانے کو یہان آئے تھے اگر تم خاموش چلے جاتے تو تھے کوئی
دیو تھا اب جسکو قتل کروگے اسکے عوض چار ویسے ہی پیدا ہونگے مناسب یہ ہی کہ اب تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ
ایک طائر آئیگا اس طائر کو تیر سے نشانہ کرنا مگر ایک تیر کے سوا دوسرا تیر نہ لگانا اگر وہ ایک تیر مین گر گیا تو
یہ سب مر جائینگے اور اگر تیر نے خطا کی تو پھر تمھارا زندہ واپس جانا محال ہی یہ بہت مقام سخت ہی جو اسکو
فتح کریگا وہی طلسم کشا ہی اسی کے ہاتھ سے طلسم فیروزیہ فتح ہوگا بدیع الملک کو جوش ہوا دل مین
خیال کیا اسکو فتح کرون اور طلسم کی طرف روانہ ہون یہ طلسم بھی میرے ہاتھ سے فتح ہو صاحبقران بہت
خوش ہونگے یہ سوچ رہے تھے کہ ایک جانب سے گرد بلند ہوئی جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو پھر
بدیع الملک نے دیکھا کہ صاحبقران زمان گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوئے آتے ہین بدیع الملک آگے
بڑھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک تم یہان کس طرح پہونچے بدیع الملک نے اپنی
کیفیت بیان کی امیر نے چاہا تلوار کھینچ کے مجمع ساحران پر جا پڑون بدیع الملک نے عرض کی ابھی موقع نہین
ہی لازم یہ ہی کہ انسے جنگ نہ کرے بلکہ تھوڑی دیر مین ایک طائر آئیگا اسکو تیر سے نشانہ کیجیے گا جب وہ مر کے
گریگا یہ سب مر جائینگے امیر نے فرمایا آخر یہ کون جگہ ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ تو مین نہین جانتا ہون
کہ یہ کون مقام ہی مگر یہ معلوم ہو کہ جو اس جگہ کو فتح کریگا وہی اس طلسم کو بھی فتح کریگا صاحبقران کو تعجب
ہوا یہ ذکر تھا کہ طائر درخت پر آکے بیٹھا امیر نے تیر ترکش سے لیا کاندھے سے کمان اتاری بدیع الملک
نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرمائین مین اس طائر کو بھی نشانہ کرتا ہون امیر نے فرمایا مین اسم اعظم پڑھ کے
تیر لگاؤنگا خطا نہ پاؤگا بدیع الملک سمجھے صاحبقران کا ارادہ ہی کہ طلسم کو فتح کرین بلحاظ صاحبقران
خاموش ہو رہے امیر نے اسم اعظم شروع کیا جب اسم اعظم پڑھ چکے تیر سر کیا طائر اڑا مگر قضا آ پہونچی تھی تیر طائر
کے سر پر پڑا تڑپتا ہوا زمین پر گرا اسکے گرتے ہی تاریکی چھا گئی آوازین مہیب آنے لگین کچھ شعلے بھڑکنے لگے
آندھی چلنے لگی صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا یہ طائر کوئی ساحر تھا مگر بڑے ساحرون سے تھا کہ
تاریکی چھائے بڑی دیر ہوئی اب تک روشنی نہین ہوئی بدیع الملک نے کہا یہان عجائب عجائب چیزین
دیکھنے مین آئین صاحبقران نے فرمایا طلسم فیروزیہ بہت بڑا طلسم ہی امیر باتین کر رہے تھے کہ ایک آواز
آئی کشتی مرا نام من طائر ہفت قوس جادو بود اس آواز آنے سے اور آفت زیادہ برپا ہوئی مگر تھوڑی
دیر کے بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا وہ صحرا ہی نہ وہ ساحر ہین دیوار آہنی طلسم فیروزیہ
کی معلوم ہوتی ہی اور ایک پھاٹک عالیشان نظر آتا ہی امیر اسی پھاٹک کے قریب آئے دروازے پر
لکھا تھا کہ در طلسم فیروزیہ ہی امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ وجہ تھی کہ دروازہ اس طلسم کا نہ ملتا تھا
اور یہان ایسے ایسے عجائب وغرائب جمع کیے گئے تھے کہ غضب کا سحر کیا گیا تھا اگر تمام عمر پھرا کرتے تو بھی
راستہ نہ پاتے نہین معلوم اور سردارون پر کیا گذری اور وہ کہان غائب ہو گئے بدیع الملک نے
عرض کی وہ دیوار کے پاس جا کے طلسم کے اندر گئے ساحر وہان موجود رہتے ہین جو کوئی جاتا ہی اسکو اندر
لیجاتے ہین مگر نظر نہین آتا صرف ایک ہاتھ دکھائی دیتا ہی جب مین دیوار کے قریب پہونچا تو یہی واقعہ ہوا
مگر تحفہ جات کی برکت سے گوندہ پہونچا امیر نے فرمایا مجکو بھی کچھ معلوم ہوا تھا مگر مین نے خیال نہین کیا

بدیع الملک اور صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے اُس پھاٹک کے اندر گئے امیر نے دیکھا ایک میدان
وسیع ہی کوسون تک درخت کا نام نہین دھوپ اس شدت کی ہو کہ زمین پر پانون رکھنا ناگوار ہوتا ہو صاحبقران
نے بدیع الملک سے کہا اس میدان مین کس طرف جائین کیونکر راہ کا پتہ پائین بدیع الملک نے عرض
کی جس طرف سے چلتے ہین ادھر ہی تشریف لے چلئے خدا مالک ہو وہ منزل مقصود پر پہونچا دیگا صاحبقران نے
فرمایا اتنا بڑا میدان کئی دن مین طے ہوگا بدیع الملک نے عرض کی مین نہین عرض کر سکتا ہون اگر دس دن
مین بھی یہ میدان طے ہوا اور آبادی ملی تو گویا بہت جلد تکلیف سے فراغت پائی امیر نے فرمایا اس وقت
پیاس کی شدت ہو اگر پانی نہ ملیگا تو راستہ چلنا مشکل ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ ٹھہر جایئے مین
چہار جانب تلاش کرتا ہون شاید اس میدان مین کہین کنوان ہو تو پانی حاضر کرون صاحبقران نے فرمایا
بھلا اس ویرانے مین کنوان کہان ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ چونکہ اسوقت شدت تشنگی سے پریشان
ہین آپ کو زیادہ مسافت اٹھانا مناسب نہین ہو مین جاتا ہون امیر وہین ٹھہرے بدیع الملک ایک
جانب روانہ ہوئے قریب دو کوس کے نکل گئے اور پانی مثل سراب بدیع الملک کو بھی شدت تشنگی نے
بیتاب کیا شاہزادے نے اس سمت کو ترک کیا دوسری جانب روانہ ہوئے قریب ایک کوس کے راہ طے کی
تھی کہ ایک کنوان نظر آیا بدیع الملک نے کمند کو کھولا ڈولچی نکالی کمند کو ڈولچی مین باندھ کر کنوئین مین ڈالا پانی نکالا
لیکر وہان سے روانہ ہوئے جب دور نکل آئے اور ڈولچی کی طرف خیال کیا اسکو خشک پایا سمجھے پانی بہ گیا
اور حرارت آفتاب سے ڈولچی خشک ہو گئی پھر اُس طرف سے پلٹے اُس چاہ کے قریب آئے پھر پانی
بھر کر روانہ ہوئے جب دو کوس زمین نکل گئے پھر ڈولچی کو خشک پایا گو بدیع الملک نے بہت کچھ حفاظت کرلی
تھی مگر پانی کو ڈولچی سے خالی پایا اب یہ خیال کیا کہ صاحبقران کی خدمت مین چلون اور یہ کیفیت عرض
کرون امیر کو کنوئین پر لاکر پانی پلاؤن یہ سوچکر روانہ ہوئے راستہ بھول کر کسی اور سمت کو نکل گئے دن بھر
پریشان پھرے مگر صاحبقران کا پتہ نہ ملا جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک اسی میدان مین گھوڑے
سے اُترے زین پوش بچھا کے بیٹھے چونکہ دن بھر کی رہروی کی تھی بہت خستہ تھے ہوا جو میدان مین چلی
بدیع الملک کو نیند آگئی شاہزادہ لیٹ کر سو گیا اسقدر غفلت طاری ہوئی کہ جب دن دو گھڑی آچکا تب
بدیع الملک کی آنکھ کھلی دیکھا گھوڑا نہین معلوم ہوتا ہو اُسے دور تک تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا مجبور ہو کے
پیادہ پا روانہ ہوئے اُسدن بھی شام تک رہروی کی نہ آبادی ملی نہ صاحبقران سے ملاقات ہوئی جب آفتاب
غروب ہوگیا بدیع الملک اُسی میدان مین قیام پذیر ہوئے ہوا سرد جو آئی پھر سو گئے صبح کو جب آنکھ کھلی سلاح
غائب پایا بہت افسوس ہوا بدیع الملک کی آنکھون مین آنسو بھر آئے الغرض ایکطرف روانہ ہوئے ایک دریا نظر آیا
بدیع الملک اُس دریا کے کنارے پر آئے منہ ہاتھ دھوکر تھوڑی دیر دم لیا پھر اُٹھے چاہتے تھے کہ چلون ایک
جہاز نظر آیا بدیع الملک ٹھہر گئے اُس جہاز کی کیفیت دیکھنے لگے جب وہ جہاز قریب پہونچا تو ناخدا نے جہاز کو
لنگر کیا کشتیان کھولین لوگ اُترے بدیع الملک دیکھتے رہے جب سب لوگ اُتر چکے تو ایک مرد
ضعیف ریش سفید جہاز سے اُترا سب کے آگے اُسکی کشتی روان ہوئی کنارے پر آیا بدیع الملک پر نگاہ پڑی
اُس مرد ضعیف نے کشتی سے اُتر کے بدیع الملک کو سلام کیا کہا اے جوان تو کون ہو کہان سے آیا ہو اِس
ویران صحرا مین تیرا کیا کام ہو بدیع الملک نے اپنی کل کیفیت اُس مرد ضعیف سے بیان کی اور کہا

آپ کہاں جاتے ہیں کون صاحب ہیں اُس ضعیف نے کہا میں تاجر ہوں شمس بازرگان میرا نام ہے
طلسم فیروزیہ کے بادشاہ نے مجھے طلب کیا ہے وہاں جاتا ہوں بدیع الملک نے کہا وطن آپ کا کہاں ہے
شمس نے جواب دیا میں ختن کا رہنے والا ہوں شہر فیروزیہ وہاں سے دو برس کی راہ تھا بڑی تکلیف
اٹھاکے آیا ہوں شہر میں جاؤنگا بدیع الملک نے کہا کیا شہر طلسم سے الگ ہے شمس نے عرض کی طلسم شہر
سے دور ہے طلسم میں کون جا سکتا ہے لیکن شمس نے کہا پھر آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے ورنہ مسافت راہ
کی تاب نہ لائیے گا بہت پریشان ہوجیے گا بدیع الملک شمس کے ہمراہ ہوئے شمس نے تھوڑی دیر
اُس میدان کو دیکھا پھر اپنی کشتی پر آیا جہاز پر سوار ہو کر لنگر اٹھوا دیے جہاز چلا بدیع الملک تو اس طرح سے
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر نے جب بدیع الملک کو پئے تلاش آپ روانہ کیا تو اُسی دھوپ میں عرصے تک انتظار کیا جب
دن باقی نہ رہا صاحبقران نے تیمم کرکے نماز پڑھی چونکہ تھکے ہوئے تھے اسوقت پھر چلنا مناسب نہ جانا
گھوڑے سے زین پوش اتار زمین پر بچھاکر بیٹھے تھوڑی دیر میں شام ہوگئی میدان میں ہوا سرد
چلنے لگی صاحبقران کو نیند آگئی امیر نے آرام فرمایا نصف شب نہ گذری تھی کہ صاحبقران کے مرکب نے
غل مچانا شروع کیا امیر کی آنکھ کھل گئی دیکھا ایک مرد سیہ فام گھوڑے کو کھولنا چاہتا ہے امیر نعرہ کرکے اُٹھے
اُسکے قریب آئے کہا او دزد مکار تو کون ہے اس صحرا میں کہاں رہتا ہے اُسنے جواب دیا کہ میں دزد نہیں ہوں
بلکہ اس صحرا کا نگہبان ہوں مجکو یہی خدمت سپرد ہے کہ جو کوئی اسطرف آئے اُسکو عاجز کروں صاحبقران نے
یہ سنکر ایک طمانچہ اُسکے سر پر مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی کشتی مرا نام من دشت بان جادو بود اور
صاحبقران زمان نے گھوڑے کے قریب آکے گردن پر ہاتھ پھیرا پھر زین پوش پر آکے آرام فرمایا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ مرکب نے پھر آواز دی صاحبقران کی آنکھ کھل دیکھا ایک اور ساحر گھوڑے کے
پاس کھڑا ہے امیر پھر اُٹھے اُسکے قریب آئے فرمایا او مکار تو کون ہے اُسنے جواب دیا میں دشت بان ہوں
تمنے میرے بھائی کو قتل کیا ہے میں تمہیں قتل کرونگا امیر نے فرمایا پھر انتظار کس بات کا ہے میں موجود ہوں جو
رکھتا ہو پیش کر اُسنے ایک گولہ امیر کی طرف پھینکا صاحبقران نے اسم اعظم ورد زبان کیا گولہ زمین پر
گرا ساحر نے دوسرا گولہ امیر کی طرف پھینکا وہ بھی بیکار گیا اسی طرح اُس ساحر نے تین گولے پیہم
صاحبقران کی طرف پھینکے مگر سب خالی گئے آخرکار مجبور ہوکے اُسنے صاحبقران سے کہا اب میں سحر کرچکا
معلوم ہوا کہ تمہیں بھی سحر میں بہت اچھا دخل ہے اب تم سحر کرو میں اسکو رد کرونگا صاحبقران نے فرمایا ہم سحر اور
ساحر دونوں کو برا جانتے ہیں اور ساحر پر لعنت کرتے ہیں کہ سحر ہمارے مذہب میں حرام ہے ہم خدا پر
بھروسا رکھتے ہیں ساحر نے کہا اگر آپکا خدا برحق ہے تو مجھے کسی قسم کا گزند نہ پہونچایئے امیر نے آگے بڑھ کے
اسکا ہاتھ پکڑا چاہا طمانچہ ماروں کہ سر اُسکا اُڑ جائے ساحر نے سحر کیا لیکن صاحبقران زمان کی قوت میں کسی
قسم کا فرق نہ پایا سمجھا یہ شخص مجھے ہلاک کریگا یہ سوچ کے کہا مجکو معلوم ہوا کہ آپ کا خدا برحق ہے اور آپ کا
مذہب بہت صحیح ہے مجکو امان دیجیے امیر نے کہا جب تک اپنے مذہب کو ترک نہ کروگے امان نہیں ملیگی

ساحر نے کہا مین آپ کا مذہب قبول کرتا ہون اور سامری و جمشید پر لعنت کرتا ہون امیر نے اُسکا ہاتھ
چھوڑ دیا ساحر مسلمان ہوا صاحبقران سے تقصیر معاف کرائی عرض کی اب غلام کے یہان تشریف لے چلیے
آرام فرمائیے صاحبقران نے کہا اپنا نام بتاؤ ساحر نے عرض کی کہ مجھے رہ نورد جادو کہتے ہین اس صحرا مین
فیروز کی طرف سے مقرر ہون اسکا حکم ہے کہ جو کوئی یہان آئے اُسکو نہ آنے دون اور سرکاٹ کے
بھگاؤن یا ایسا پریشان کرون کہ وہ اِسی صحرا مین تڑپ تڑپ کے مرجائے صاحبقران نے فرمایا اے رہ نورد
بدیع الملک اور مین اس صحرا مین ہمراہ تھے مجھے پیاس کا غلبہ ہوا انکو پانی لینے کو بھیجا مین عرصہ تک وہان منتظر
رہا مگر وہ واپس نہین آئے مین نے بہت تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہین پایا رہ نورد جادو نے عرض کی اے
شہریار معلوم ہوتا ہے اُسوقت اُنھون نے راہ فراموش کی بالاش آپ مین کسی طرف چلے گئے اور پھر آپ تک
نہ آسکے جس جگہ رات ہوئی ہوگی ایسی باتین اُنکے ساتھ بھی کی گئی ہونگی اگر فضل خدا شامل حال ہوا ہوگا تو بچ گئے
ہونگے ورنہ کہین تباہ و برباد پھرتے ہونگے صاحبقران نے فرمایا اب اُنکا پتہ کیونکر معلوم ہو رہ نورد نے
عرض کی مین صبح کو ہوا دونگا سب صحراؤن مین دیکھ آؤنگا اسوقت آپ میرے یہان تشریف لے چلیے امیر نے
فرمایا اے رہ نورد جادو تمہارا مکان یہان سے کتنی دور ہے رہ نورد نے عرض کی بہت قریب ہے صاحبقران
نے فرمایا یہان تو مکان کیا کوئی درخت بھی نہین معلوم ہوتا ہے رہ نورد جادو نے عرض کی مکان زیر زمین
مین ہے صحرا بنایا ہوا ہے اُسکے نیچے آبادی ہے صاحبقران نے فرمایا یہ اُسوقت معلوم ہوا کہ زمین بنائی ہے رہ نورد
نے عرض کی آپ ملاحظہ فرمائیے گا یہ کہکر صاحبقران کو اپنے ہمراہ لیا ایک مقام پر آ کے مٹی ہٹائی امیر نے
دیکھا ایک نقب ظاہر ہوئی رہ نورد نے کہا آپ اب تشریف لے چلیں صاحبقران نے فرمایا مین اس راہ سے
واقف نہین ہون تم آگے چلو رہ نورد سلام کر کے آگے بڑھا صاحبقران اُسکے ہمراہ نقب مین داخل
ہوئے تھوڑی دور تک تو تاریکی رہی بعد تھوڑی دور کے صاحبقران نے دیکھا روشنی معلوم ہوئی ہے امیر آگے
بڑھے تھوڑی دور کے بعد نقب سے باہر آئے اب جو صاحبقران نے دیکھا ایک شہر آباد پایا بہت تعجب
ہوا کہا اے رہ نورد یہ کون شہر ہے رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران یہان سب ملازمین طلسم کے مکان ہین اور
کوئی غیر یہان نہین رہتا ہے صاحبان پیشہ بھی سب طلسم کے ملازم ہین جب وہان طلبی ہوتی ہے دوکانین بند کر کے
چلے جاتے ہین جب وہان سے فرصت ہوتی ہے پھر آ کے یہان دوکانین کھولتے ہین اور جو اعلیٰ درجون پر ملازم
ہین انکو دوکان کی ضرورت نہین ہے یہان جسقدر ملازمین طلسم ہین اُسکے مکان ہین صاحبقران رہ نورد جادو
سے باتین کرتے ہوئے شہر کی سیر دیکھتے ہوئے اُسکے مکان پر آئے رہ نورد صاحبقران جادو
کو اپنے مکان مین لے گیا امیر نے اُسکے مکان کو بہت نفیس پایا جب رہ نورد صاحبقران کو مکان
کے اندر لے گیا تو اپنے متعلقین کو بلا کر کہا ہمارے آقائے نامدار تشریف لائے ہین اُنکو سلام کرو قدمبوسی سے
مشرف ہو سب نے امیر کو سلام کیا قدمبوسی سے مشرف ہوئے رہ نورد نے کہا مین نے آج سے
فیروز کی ملازمت ترک کی اور صاحبقران نامدار کی اطاعت قبول کی اور دین سامری کو بھی ترک کیا
اور خداوند واحد و یکتا پر ایمان لایا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ بھی ترک مذہب کرے اور جو اُسکے
خلاف کریگا مین انکو اپنے یہان رہنے نہ دونگا بلکہ سزا سخت دونگا اُسکے گھر مین بھی سب کو تعجب ہوا
مگر مجبور ہو گئے کچھ بن نہ پڑا سب نے دین سامری پرستی کو ترک کیا اطاعت اسلام قبول کی سب

صاحبقران کی خاطر مین معروف ہوئے شب رنگین باتون مین بسر ہو گئی جب صبح ہوئی تو امیر نے
رہ نورد جادو سے کہا اب تم جاؤ اور بدیع الملک کو تلاش کرکے لاؤ رہ نورد امیر سے رخصت ہو کر
روانہ ہوا صاحبقران سے کہنے لگا کہ یا امیر آپ سب میرے کہین تشریف نہ لیجائیے گا جب مین حاضر ہونگا تو
آپکو تمام طلسم کی سیر کراؤنگا صاحبقران نے فرمایا اے رہ نورد مین یہان جب تک رہونگا میرا دم گھبرائے گا
اس سے بہتر یہ ہو کہ مین اس شہر کی سیر کرون رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران آپ فتاح طلسم ہین آپکو
علانیہ نہین پھرنا چاہیے صاحبقران نے فرمایا اچھا تم جاؤ مین بے تمہارے کہین نہین جاؤنگا رہ نورد جادو
روانہ ہوا سب صحراؤن مین پھرا جب دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچا اور وہان تحقیق کیا تو وہان کے
نگہبانون نے کہا ہان ایک جوان یہان آیا تھا اسکا مرکب اور اسلحہ ہمنے لے لیے ہین وہ کسی طرف چلا گیا اب
اسکی کیفیت نہین معلوم ہے رہ نورد نے کہا مرکب اور سلاح اسکے ہمارے حوالے کرو ہم لیجائینگے اور اس
جوان کا بھی پتہ لگا لینگے نگہبانون نے سلاح و مرکب رہ نورد کو دیے رہ نورد وہان سے روانہ ہوا
بہت دور دور بدیع الملک کو تلاش کیا جب شاہزادے کا پتہ نہ معلوم ہوا تو مجبور ہوکے اپنے مکان کیطرف
واپس آیا یہان صاحبقران زمان اسکے منتظر تھے جیسے ہی رہ نورد کو دیکھا پوچھا اے رہ نورد پہلے کیفیت بدیع الملک کی
بیان کرو کہ تمنے کہین پتہ بھی لگایا رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران مین بدیع الملک کی تلاش مین بہت
پھرا مگر وہ نہین ملے ہان مرکب اور سلاح اسکے لایا ہون ایک صحرا مین وہ سو رہے تھے وہان کے
نگہبانون نے مرکب انکا پکڑا اور وہ دوسری جگہ گئے وہان سلاح انسے ضائع ہوئے پھر نہین معلوم کسطرف
گئے اور کیا ہوئے صاحبقران کو بہت افسوس ہوا فرمایا اے رہ نورد بھلا تم کچھ کہسکتے ہو کہ بدیع الملک پر
کیا گذری رہ نورد نے کہا مین یہ تو ضرور عرض کرتا ہون کہ وہ صحیح و سلامت ہین کسی قسم کا نقصان جان پر
نہین پہونچا ہے مگر کسی طرف نکل گئے ہین اور کوئی کفیل بھی انکا پیدا ہو گیا ہو اسی کے یہان ہین یقین ہو کہ آپسے
ملین صاحبقران نے فرمایا ہان یہ بات میرے بھی قیاس مین آتی ہے مگر دل نہین مانتا رہ نورد نے عرض کی
خیر جو حکم ارشاد ہو مین بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا سوائے اسکے کہ تم تلاش کرو اور کیا کہون رہ نورد
نے عرض کی اب مین ایک شخص کے مکان پر جاؤنگا سب کے یہان بہت تلاش کرونگا صاحبقران
نے کہا اے رہ نورد اگر بدیع الملک کو تلاش کروگے مین تمام عمر تمہارا ممنون احسان رہونگا رہ نورد نے
عرض کی یا صاحبقران یہ آپ کیا فرماتے ہین مین بسر و چشم تلاش کرنے کو جاؤنگا جس طرح ممکن ہوگا شاہزادے
کو تلاش کرکے لاؤنگا یہ کہکر رہ نورد پھر صاحبقران زمان سے رخصت ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

گرانڈو جوشش بازرگان اپنے ہمراہ لیکر چلا تیسرے روز جہاز اسکا بر لنگر زن ہوا بدیع الملک نے دیکھا سامنے
آبادی معلوم ہوتی ہے عشمس سے فرمایا یہ آبادی کیسی ہے عشمس نے عرض کی شہر فیروز ہے اسیکا نام ہے اب
آپ بازار مین تشریف رکھیے مین فیروز ستارہ پیشانی کے پاس جاتا ہون وہان کچھ مال فروخت کرونگا وہین
تحفہ اسکے واسطے لایا ہون کہ سوا اسکے دوسرا اسکی خریداری نہین کرسکتا ہے اپنے خود مجھ سے طلب کیے تھے وہ
لیکے پیش کرونگا پھر آپ کو جہان فرمائیے گا پہونچا دونگا اور مین بھی چند دن آپکی خدمت مین رہونگا بدیع الملک نے

فرمایا مین بھی فیروز کے دربار کا بہت مشتاق ہون تاجر نے عرض کی اے شہریار اگر وہان کوئی آپ سے
دریافت کرے کہ آپ کون ہین تو آپ کیا جواب دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی ہمسے دریافت
کریگا اسوقت دیکھا جائیگا تاجر نے عرض کی مین آپ کا ہمراہ لیجانا مناسب نہین جانتا ہون بدیع الملک
نے کہا اگر تمھاری راے نہین ہو تو مین نہ چلونگا مگر شہر کی سیر کرنے کو میرا بہت جی چاہتا ہے تاجر نے عرض کی مین
وہان سے فراغت کر آؤن پھر آپ کو شہر کی سیر کراؤن بدیع الملک نے قبول کیا شمس بازرگان کشتیان
منگا کے سوار ہو گیا بدیع الملک کی خدمت کو بہت سے آدمی چھوڑ گیا یہان بدیع الملک کا دل گھبرایا
ملازمین سے کہا کشتی لگاؤ ہم کنارے پر دریا کے جائینگے وہان سیر کرینگے دم گھبراتا ہے ملازمین مجبور ہو کے
چلے تو سب نے عرض کی آپ کا جانا مناسب نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے تم کشتیان طلب
کرو خادمون نے ناخدا سے جا کر کہا کہ شہریار کشتیان طلب کرتے ہین ساحل پر جائینگے دل بہلائینگے ناخدا نے
اسی وقت ملازمین کو روانہ کیا انھون نے جہاز پر سے کشتیان اتارین دریا مین ڈالین بدیع الملک کشتی پر
سوار ہوئے اور بھی ملازمون کو ہمراہ لیا کنارے پر آئے خشکی مین اترے ہوا جو سرد معلوم ہوئی ٹہلنے لگے
قضائے کار اسوقت دریا پر ملکہ لیلائے کمان ابرو دختر فیروز ستارہ پیشانی براے سیر آئی ہوئی تھین
بدیع الملک کو جو ٹہلتے ہوئے دیکھا اپنی خواصون سے کہا یہ کون شخص ہے جو ٹہل رہا ہے خواصین بدیع الملک
کے قریب آئین مگر حرے اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوئے کہ بدیع الملک انکو نہ دیکھے وہ بدیع الملک
کو دیکھکر واپس گئین ملکہ سے کہا نہین معلوم کون ہے کسی ملک کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہے اسطرف براے سیر آیا ہے
جہاز بھی دور کھڑا ہے اور کشتیان بھی قریب ساحل لگی ہین مگر ملکہ عالم آجتک ایسی صورتین نگاہ سے نہین گذرین
انسان ہے یا مجسم خدا کی شان ہے خواصون نے جو اسطرح بیان کیا ملکہ کو بھی شوق دید پیدا ہوا کہا تم لوگون کو یہی
رہتا ہے اسے کسی کی خوبصورتی سے ہمین کیا مطلب ہے خواصون نے عرض کی ملکہ عالم کنیزون نے تذکرتا آپ سے
عرض کیا ورنہ ہمین کیا غرض ہے اور کیا دنیا مین یہی ایک حسین ہے ملکہ نے کہا مجھے آج تمھاری نگاہ کا امتحان منظور
ہے چلو مین بھی دیکھون خواصین ملکہ کو اپنے ہمراہ لیکر اسطرف آئین ملکہ کی نگاہ جو جمال باکمال شہزادہ بدیع الملک
پر پڑی صبر و قرار سب نے جواب دیا عشق نے سلام کیا جنون نے مبارکباد دی ہاتھ گریبان کی طرف جانے لگا
ملکہ کو غش آگیا خواصون نے جو یہ حالت ملکہ کی دیکھی وہان سے اٹھا لائین گلاب و کیوڑے کے شیشے
اسی وقت منگائے ملکہ پر چھڑک کے لخلخہ سونگھایا لیلائے کمان ابرو کو ہوش آیا مگر عجیب حالت
بری کیفیت حالت تباہ لب پر آہ دل مین بدیع الملک کی یاد زبان پر نالہ و فریاد فاقہ ہوتے ہی
خواصون سے پکارے وہ نوجوان غارتگر دین و ایمان کہان ہے خواصین ملکہ کی حالت دیکھکر تاڑ گئین
عرض کی حضور دین ٹہل رہے ہین ملکہ نے کہا مجھے بھی دہین لے چلو اس عابد کش دنیا فریب کی صورت پھر
دکھا دو میری تو عجیب حالت ہے بری کیفیت ہو گیا کرون کہان جاؤن کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم خیریت تو ہے
آپ کی طبیعت کو اسوقت انتہا سے درجہ نادرست پاتے ہین گھبراتے ہین کچھ خلاصہ حال بیان فرمایئے کنیزون
سے نہ چھپایئے ملکہ نے ایک آہ سرد بھری کہا ارے اس جوان کی صورت دلفریب نے میرے دل کو بیتاب
کر دیا دل کو غم و الم سے بھر دیا اگر یہ میرے پاس نہ آئیگا تو زندگی دشوار ہو گی جینا مشکل ہو گا کنیزون نے
عرض کی پھر جو کچھ ارشاد فرمایے ہم بجا لائین ملکہ نے کہا تم وزیر زادی کو ابھی جا کر لا دو یہ کام اسی سے انجام پائیگا

تم لوگ اُسکو اچھی طرح انجام نہین دیسکوگی کنیزون نے عرض کی ہم ابھی جاتے ہین وزیرزادی کو لاتے ہین
یہ کہکر چند خواصین تو ملکہ کے پاس رہین باقی سب روانہ ہوئین وزیرزادی ملکہ لیلاے ابروکمان کی زرین
گلگون لباس دختر شعلہ پوش جادو وزیر فیروز ستارہ پیشانی اپنے باغ مین بیٹھی تھی کہ کنیزان ملکہ لیلاے
کمان ابرو نے آکے سلام کیا زرین نے پوچھا کیون خیر ہو سب نے ملکہ کی کیفیت بیان کی وزیرزادی
کو بہت ہنسی آئی کہا ملکہ کو تو ہمیشہ ایسی باتین ناپسند تھین عاشقون کی مذمت کیا کرتی تھین آج خود مبتلاے
عشق ہو گئین کنیزون نے عرض کی اب جلد تشریف لیچلیے عرصہ نہ فرمایے ملکہ کی عجیب کیفیت ہے اگر شاہزادہ
سوار ہو جائیگا تو کچھ بن نہ آئیگا وزیرزادی اُنھی کنیزون کے ہمراہ ہوئی ملکہ کے پاس آئی کیفیت جو ملکہ کی دیکھی
تو عجیب حالت پائی قریب آکر مسکرا کے پوچھا کیون ملکہ عالم مزاج کیسا ہے ملکہ نے کہا اے زرین گلگون لباس
کیا حالت پوچھتی ہو عجب کیفیت ہے کیا بیان کرون ایک جوان غارتگر دین و ایمان کے حسن دلفریب نے صبر دل
چھین لیا مجھکو دیوانہ بنا دیا اب للہ کوئی تدبیر بتاوے اُس سے ملاوے زرین نے عرض کی واری ہے تو
آپ نے ایسی نازک بات بیان فرمائی جسکا انتظام بہت مشکل ہے مین کیونکر اس کام کو انجام دے سکونگی
اگر اسکی اطلاع شہنشاہ کو ہو جائیگی تو وہ کیا کرینگے مجھے زندہ نہ چھوڑینگے ملکہ نے کہا اے زرین اب اسوقت
تو جو ہو سکے اُسکے ملنے کی تدبیر نکال دے پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا میری جان جائیگی اگر وہ عابد کش فریب
مجھ تک نہ آئیگا زرین نے عرض کی ملکہ مین بھی اُسکے دیکھنے کی مشتاق ہون ملکہ نے اپنے ہمراہ لیا
بدیع الملک جہان ٹہل رہے تھے وہان لاکر زرین گلگون پوش سے کہا دیکھو یہی جوان ہے زرین کی
جو نگاہ بدیع الملک پر پڑی دیکھین کہا ملکہ نے بیجا عشق نہین کیا اصل مین یہ جوان اُسی کے لائق ہے دیر تک
بدیع الملک کا جمال دیکھا کی جب دیر ہوئی ملکہ نے کہا اے زرین اب دیر نہ کر دیکھتی ہو کہ کشتیان لب ساحل
لگی ہوئی ہین قریب ہے کہ سوار ہو کر روانہ ہو جائین زرین نے عرض کی واری پھر جو کچھ آپ ارشاد فرمایے
مین بجا لاؤن ملکہ نے کہا جو تم مناسب جانو وہ کرو زرین نے کہا مین اپنے تئین ظاہر کرتی ہون شاہزادے
کے پاس جاتی ہون آپ کا پیام پہونچاتی ہون ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہے زرین بدیع الملک کے
قریب آئی اپنی صورت دکھائی بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیا زرین نے
عرض کی آپ کہان سے تشریف لائے ہین کس ارادے سے آئے ہین بدیع الملک نے اپنے آنے
کی حقیقت بیان کی زرین نے جو کیفیت سنی دنگ ہو گئی کہا پھر اب کہان تشریف لیجایے گا بدیع الملک
نے فرمایا جب تک تاجر صاحب تشریف نہین لائینگے مین اسی جہاز پر رہونگا اُنکے آنے کے بعد یہان سے
روانہ ہو جاؤنگا زرین نے عرض کی جب تک تاجر صاحب تشریف نہ لائین آپ ہمین سرفراز فرمایے دعوت
قبول کیجیے بدیع الملک نے جواب دیا مین عذر نہین کر سکتا ہون مگر مجبوری اسوجہ سے ہے کہ مجھے تاجر صاحب
کا حکم نہین ہے اور مین کہین جا نہین سکتا ہون آج بہت دم گھبرایا تو براے سیر لب ساحل آیا یہ بھی تاجر صاحب
سے پوشیدہ ایک بات کی ہے اگر اُنکو خبر ہوگی تو آزردہ ہونگے اور مین اُنکے تئین رنجیدہ کرنا نہین چاہتا ہون
کیونکہ وہ میرے محسن ہین زرین نے عرض کی جہان آپ یہانتک تشریف لائے اب مہربانی فرماکر
میرے غریب خانہ تک بھی قدم رنجہ فرمایے کنیز کی عزت بڑھایے بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خاطرشکنی بھی
مجھے منظور نہین ہے مگر وعدہ مجھ سے اس بات کا کرو کہ جسوقت مین آنے کی اجازت طلب کرون اسوقت

ب مجھے آنے دیناؔ زرین نے عرض کی جس وقت آپ کے مزاج مبارک مین آئے تشریف لے آئیگا مین مانع
ہونگی بدیع الملک نے ملازمین سے کہا ایک شخص حد سے زیادہ مصر ہوتا ہو اُنکی خاطر شکنی کرنا اچھا نہین ہو تم
لوگ بھی میرے ہمراہ چلو دو ایک روز مین واپس آئینگے جبتک تاجر صاحب بھی آجاینگے ملازمین نے عرض
کی آپ کو اختیار ہو ہم مانع نہین ہوسکتے بدیع الملک نے فرمایا کچھ نقصان نہین ہو ہر حال مین خدا نگہبان
ہو یہ کہکر زرین کے ہمراہ ہوئے ملازمین بھی ساتھ چلے ملکہ زرین نے کہا بھی کہ ان لوگون کی کیا ضرورت ہو
بدیع الملک نے فرمایا ان سب کا لیجلنا فرض ہو اگر انھین نہ لیجاونگا تو سب کی خاطر شکنی ہوگی اور تاجر
صاحب سے میری شکایت کرینگے زرین نے کہا آپ کو اختیار ہو بدیع الملک زرین کے ہمراہ ہوئے تھوڑی
دور گئے تھے کہ زرین نے بدیع الملک سے عرض کی آپ ذرا توقف فرمایئے مین ایک انتظام کر کے ان
حضرات کو اپنے ہمراہ لے چلون بدیع الملک وہان ٹھہرے زرین ایک چہار دیواری کے قریب پہونچی
اندر گئی تھوڑی دیر کے بعد پھر واپس آئی بدیع الملک سے عرض کی تشریف لے چلیے شاہزادہ آگے بڑھا
زرین ہمراہ ہوئی بدیع الملک کو ایک پھاٹک کے قریب لائی کہا اندر تشریف لے چلیے بدیع الملک اندر
اُس پھاٹک کے آئے دیکھا ایک باغ نہایت پرتکلف وضع مین ایک تیلی سنہری کھڑی ہو اُسکے سامنے
ایک بارہ دری بنی ہو غرض سب مقام نہایت نفیس بدیع الملک بہت خوش ہوئے زرین سے پوچھا کیون
صاحب یہ تیلی کیسی ہو زرین نے عرض کی سب حقیقت آپ پر ظاہر ہو جائیگی بدیع الملک خاموش ہو رہے
آگے بڑھے زرین نے بدیع الملک کو ایک کمرے مین لاکے بٹھا دیا ملازمین کے واسطے ایک الگ جگہ
تجویز کی اور کہا کہ آپ لوگ یہان رہین گو سب ملازمین نے انکار کیا اور سب نے یہی کہا کہ ہم شہنشاہ کو اس مکان مین
تنہا نہین چھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہو بجز زرین کوئی شامل حال ہو ملازمین نے بدیع الملک
کا جو کہا پایا وہان جاکر بیٹھے زرین بدیع الملک کے قریب آئی عرض کی اے شہریار جو کچھ مین کہون اُنکو گوش دل
سماعت فرمایئے اور جواب معقول مرحمت کیجیے بدیع الملک نے فرمایا مین اچھی طرح سُن رہا ہون تم بیان
کرو زرین نے ایک تصویر نکالی بدیع الملک کو دکھائی بدیع الملک کی نگاہ جو تصویر پر پڑی
ایک آہ سرد بھری قریب تھا کہ بیہوش ہو جائین مگر اپنے تئین سنبھالا زرین نے شاہزادے کے چہرے کی طرف
دیکھکر عرض کی اے شہریار آپ تو تصویر کو دیکھکر اپنے سے بیخود ہو گئے کہ تاب ضبط باقی نہ رہی بدیع الملک
نے فرمایا اسکی وجہ تمھاری سمجھ مین نہ آئی اسوجہ سے تمنے میری بیخودی پر تعجب کیا زرین نے عرض کی اے شہریار
مین نہین سمجھی بدیع الملک نے فرمایا یہ تصویر میرے ایک دوست کی تصویر سے بہت مشابہ ہو مجھے اُسکا
خیال آیا اور کوئی سبب نہ تھا یہ کہکر بدیع الملک نے زرین کو ٹال دیا یہ کیسی ناتجربہ کار ہو بدیع الملک کے
فریب مین آگئی دل مین کہا یہ جوان بھی ضرور کسی پر عاشق ہو اسکا رام ہونا بہت دشوار ہو مگر جو کچھ اس وقت
زبان یاوری دیگی اس سے کہہ گذرونگی یہ سوچ کے زرین نے عرض کی اے شہریار جسکی یہ تصویر ہو اگر
اُسکو مین آپ کی خدمت مین حاضر کرون تو آپ کو سکون ہوگا بدیع الملک سمجھے کہ اس بات مین کوئی بھید ہو
یہان عقل سے کام لینا چاہیے اپنا حال اُسپر ظاہر کرنا خلاف ہو یہ سوچ کے شاہزادے نے فرمایا کہ اگر اس صاحب تصویر
کو تمنے مجھ تک پہونچایا تو کیا مین بس کی ہو مین بیتاب ہون وہ غارتگر تو نہ ملیگا زرین نے عرض کی اے شہریار
آپ فرماتے ہین کہ ایسی ہی صورت ہو آپ کو صورت سے کام ہو بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خوشی مجھے ہر طرح

منظور ہو اگر یہی ارادہ ہو تو دیر کرنا کیا ضرور ہو دم بھر دل ہی بہلیگا زرین نے عرض کی پھر آپ تکلیف فرمائین
میرے ساتھ تشریف لائین بدیع الملک اُٹھے زرین گلگون لباس آگے آگے روانہ ہوئی ایک دروازے
کے قریب پہونچ کے پردہ اُٹھایا بدیع الملک نے دیکھا اس پردے کے اُٹھتے ہی ایک آفتاب
محشر دین و ایمان کا غارتگر نمودار ہوا بدیع الملک دیکھکر بیتاب ہو گئے قریب تھا کہ غش کھا کے گرین مگر
اپنے تئین سنبھالا اُس بانی ناز و ادا نے پردا گرا دیا زرین سے کہا ارے یہ کون ہین کہان سے آئے ہین
میرے باغ مین اُنھین کون لایا زرین نے کہا آپ سے عرض کرونگی اسوقت یہ آپکے مہمان ہین آپ کو
انکی خاطر لازم ہو تشریف لائیے استقبال کیجیے اپنے ہمراہ اندر لیجائیے مین پھر عرض کرونگی نازنین نے کہا تجھے
تیری خاطر کا پاس ہو ورنہ کبھی نہ آنے دیتی یہ کہکر پھر پردا اُٹھایا بدیع الملک کے قریب آکر کہا کیون صاحب
آپ کون صاحب ہین بے اجازت ہمارے باغ مین تشریف لانے کا سبب کیا ہو بدیع الملک نے
مسکرا کے جواب دیا کشش عشق کھینچ لائی تمھاری صورت زیبا دکھائی کیا بتائین کہ کون ہین نازنین نے کہا
صاحب عشق و محبت کی یہان کیا ضرورت ہو اپنے بیان کو ملاحظہ فرمائیے مین نے سوال کیا کیا آپ نے جواب
مین کیا ارشاد فرمایا ہو اچھا گرم گرم فقرا سنایا مین نے جو زرین کی خاطر سے آپکی کیفیت دریافت کی تھا آپ کو ارمان دل
نکالنے کا حوصلہ ہاتھ آیا اچھا ذریعہ پایا جناب بات کا ٹھیک جواب دیجیے جواس مین اگر بات کیجیے مین پھر
پوچھتی ہون کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہان کیون آئے ہین بدیع الملک نے پھر فرمایا جذب الفت
نے اپنا اثر دکھایا یہان تک کھینچ لایا ملکہ خاموش ہو رہی بدیع الملک سے زرین گلگون لباس نے عرض
کی اے شہریار جواب صاف دیجیے رمز و کنایہ مین بات نہ کیجیے بدیع الملک نے کہا مین نے تو جواب صاف
دیا کوئی پہلو بات مین نہین رکھا اگر آپ لوگون کو ایک نکتہ کا ہزار بار سنکر خوش ہونا اچھا معلوم ہوتا ہو تو جبتک
آپ سوال کرین مین جواب دیتا رہون ملکہ نے کہا زرین خاموش ہو رہو یہ ہماری تمھاری خطا ہو تھے کیون
مجھے یہان تک آنے پر آمادہ کیا میرا آنا کیا تھا گویا مرادین بر آئین اُسے خوشی مین جواب دینے کی عقل باقی
نہ رہی بدیع الملک نے ہنسکر فرمایا آپ کی تمثالت سر آنکھون پر جو فرمایا بہت درست ہو مین ہی نے اپنی تصویر
بھیجی آپ کی تشریف آوری کے واسطے سعی و کوشش کی اب جو آپ کے آنے سے ناز ہو گیا غرض یہی باتین
کرتے ہوئے بدیع الملک بارہ دری کے اندر تشریف لیگئے ایک مسند زرتار بچھی تھی ملکہ نے عرض کی آپ
ہمارے مہمان ہین اور خاطر مہمان لازم ہو مسند پر تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا آپ نے بڑی عنایت
فرمائی میری عزت بڑھائی مسند آپ ہی کو زیب ہو مین بھی کہین بیٹھ جاؤنگا آپ مسند پر جلوہ فرما ہون ملکہ نے
بدیع الملک کے قریب آکے ہاتھ پکڑ کے مسند پر بٹھایا خود بھی برابر بیٹھ گئین بدیع الملک ہنسکر خاموش ہو رہے
زرین نے جو اشارہ پایا خواصون کو بلایا خواصین شراب کی کشتیان لیکر آئین ملکہ نے ملازمین بدیع الملک کو
شراب بھی ایک صراحی اپنے آگے کھینچکر جام بلورین اُٹھایا شراب اُنڈیلی کے بدیع الملک کی طرف بڑھائی
شاہزادے نے فرمایا ملکہ ایک امر بہت باریک ہو اگر قبول کرو تو مین شراب پیون ملکہ نے کہا بیان فرمائیے بدیع الملک
نے ارشاد کیا کہ ہم لوگ غیر مذہب کے یہان اکل و شراب روا نہین رکھتے ہین اگر تم اپنے مذہب کو ترک کرو مجھے منظور ہو
شراب پیونگا ملکہ نے جواب دیا مجھے آپ کی خاطر منظور ہو مگر یہ فرمائیے کہ آپ کس ملت کو پسند کرتے ہین بدیع الملک
فرمایا ہم خدا کو واحد یکتا جانتے ہین اور سب احکام اُسکے مانتے ہین سامری و جمشید پر لعنت کرتے ہین سحر کو حرام تصور

کرتے ہین اگر یہ باتین آپ قبول کرین مجھے کچھ انکار نہین ملکہ چونکہ شیداے جمال بدیع الملک نوجوان تھی کچھ
عذر نہ کرسکی فوراً مسلمان ہوئی بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے پیا ملکہ نے دیکھا زرین کے ابرو پر بل آگیا
ہو مسکرا کے کہا ای زرین کیا تم ہمارا ساتھ نہ دوگی زرین نے عرض کی ملکہ عالم اصل یون ہو کہ دین اپنی شی ہو جو نہین
دیا جاتا ہو یون تو آپ مالک ہین اگر میری جان تک آپ کے کام آئے حاضر ہو مگر اس امر مین مجھسے تحریک
نہ فرمایئے مین کبھی نہین قبول کرونگی آپکو مجبوری لاحق تھی جو کچھ کیا تو خوب کیا اب مجھسے کیون آپ فرماتی ہین مین کسی پر عاشق
نہین ہون کسی نے مجکو مجبور نہین کیا ہی مین ہرگز ترک مذہب نہ کرونگی ملکہ کو یہ بات زرین کی ناگوار معلوم ہوئی کہا ای
زرین اگر ترک مذہب نہ کروگی تو مجھے ملال ہوگا زرین نے عرض کی حضور کو یہ معلوم ہو جائے کہ دین اسلام مین
بہتری کس بات کی ہو بدیع الملک نے فرمایا زرین گلگون لباس ہم تمھارے مہمان ہین اور تمھارے کہنے سے
یہان آئے ہین ہماری بات سنو ہم تمھین جو بتاتے ہین اسکو خیال کرو زرین نے کہا آپ میرے مہمان نہین
ملکہ نے آپکو بلایا مین نے جاکر عرض کی آپ تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا اچھا میری بات سنو اگر
تمھارے خیال مین صداقت مذہب اسلام راہ کرے تو ترک مذہب کرنا برا نہین ہو زرین نے بدیع الملک
کا کہنا بھی قبول نہ کیا ملکہ سے کہا مین اسکا جواب پھر دونگی ملکہ خاموش ہو رہی تھوڑی دیر تک صحبت عیش و عشرت
گرم رہی جب رات زیادہ گذری بدیع الملک کو نیند آئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا مسہری پر تشریف لائین
زرین رخصت ہوئی ملکہ نے بہت روکا مگر زرین نے قبول نہ کیا کہا میرے رہنے کا موقع نہین ہو آپ
کی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤنگی شاید وہ آپکو پوچھین تو مین نے کہدون کہ باغ مین تشریف رکھتی ہین صبح کو
آئینگی ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہو زرین نے عرض کی اگر انسے نہ کہا جائیگا تو انھین شب بھر آپ کا خیال رہیگا کیا عجب ہو
کسی کو باغ کی طرف روانہ کرین اس سبب سے مین اطلاع دیتی ہون یہ کہکر زرین ملکہ سے رخصت ہوئی
اسکے جانے کے بعد ملکہ نے بدیع الملک سے کہا مجھے اسوقت زرین کی ذات سے خوف پیدا ہوا ہو ایسا
نہو کہ یہ اطلاع کردے اور اس امر کا تجسس سب کو ہو والدہ ماجدہ باغ مین کسی کو روانہ کرین بدیع الملک
نے فرمایا ملکہ خاطر جمع رکھو خدا مالک ہو کسی کی اتنی مجال نہین ہو جو ہمین کچھ گزند پہونچا سکے ملکہ خاموش ہو رہین رات
بہت گذر گئی دونون نے آرام کیا مگر زرین جو یہان سے روانہ ہوئی تو ملکہ لیلاے کمان ابرو کی ماں کے
پاس آئی ملکہ کی ماں نے جو زرین گلگون لباس کو دیکھا کہا ملکہ لیلا کہان ہین زرین نے کہا اپنے باغ
مین ہین اسنے کہا تم یہان کیون آئین انھین تنہا کیون چھوڑا زرین نے کہا انھون نے فرمایا کہ اسوقت یہان
نہ ٹھرو مین چلی آئی صبح کو پھر جاؤنگی کو والدہ لیلاے کمان ابرو ملکہ خوش نگاہ جادو نے کہا ارے تمھین کیون
رخصت کردیا زرین نے کہا انکی خوشی اسوقت وہان صحبت ایسی ہی ہو کہ مین اس صحبت کو مانع تھی انھون نے
مجھے رخصت کردیا اب بیفکر ہوگئین خوش نگاہ نے کہا اری صحبت کیسی کچھ خلاصہ بیان کر تو کیفیت معلوم ہو زرین
نے سب حال صاف صاف کہدیا ملکہ خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت سنی بہت ہی برا معلوم ہوا کہا اری تو سب
باتین دیکھا کی اور مجھے پہلے سے اطلاع نہ کی زرین نے کہا مین اسوقت تک آنے نہ پائی تھی اگر ملکہ آنے دیتین
تو مین ضرور آکر آپ کو اطلاع کرتی خوش نگاہ نے کہا مین ابھی جاتی ہون انکو لاتی ہون غضب کیا اسنے اگر
شہنشاہ کو خبر ہو جائیگی تو وہ کیا حال کرینگے یقین ہو قتل کر ڈالینگے اپنے ساتھ اور ایک مسافر کو گرفتار بلا کرینگی یہ کہکر
زرین سے کہا میرے ہمراہ چل مین ابھی چلکر لیلا کو سزا دونگی اس بیچارے مسافر کو رخصت کرونگی زرین نے

کہا مجکو اپنے ہمراہ اسوقت نہ لیجلیے اگر مین جاؤنگی تو ملکہ کو یقین ہوگا کہ اسی نے اس راز کو فاش کیا اور آپ
جانتی ہین کہ وہی مجھ سے محبت ہو اور مجھے جیسا اُنکا خیال ہو اس رسم مین ہمیشہ کے واسطے فرق آجاےگا
خوش نگاہ نے کہا اچھا تمہارا جانا مناسب نہین ہو زرین نے کہا اگر وہان جایے گا تو میرا نام بھی نہ لیجیگا
اور کسی کا نام لیجیے گا کہ اُسکے ذریعے سے مجکو یہ اطلاع ہوئی خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع رکھو تمہارا نام نہین لونگی
زرین نے کہا اب مین اپنے مکان مین جاتی ہون صبح کو حاضر ہونگی خوش نگاہ نے زرین کو رخصت کیا آپ
ملکہ لیلا کے باغ کی طرف روانہ ہوئی تھوڑے عرصہ مین داخل باغ ملکہ ہوئی یہان ملکہ اور بدیع الملک نوجوان
بفرحت محو خواب تھے کنیزون نے جو دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ جادو آتی ہین سب نے جاکے ملکہ کو بیدار کیا
عرض کی داری غضب ہوگیا آپ کی والدہ ملکہ خوش نگاہ جادو تشریف لاتی ہین سواری باغ مین آگئی ہو
عنقریب آیا چاہتی ہین ملکہ لیلا نے جو یہ بات سنی بیتاب ہوگئین کہا ارے اب کیا کرنا چاہیے کنیزون نے کہا
شاہزادے کو پوشیدہ کیجیے ملکہ لیلا نے بدیع الملک کو جگایا بدیع الملک کی جو آنکھ کھلی دیکھا ملکہ حد سے
زیادہ بیقرار ہین گھبراکے پوچھا کیون ملکہ خیر تو ہو لیلا نے کل کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا کچھ خوف
نہ کرو خدا مالک ہو میرے پوشیدہ ہونے کی بھی ضرورت نہین ہو جب وہ یہان آئینگی دیکھا جائیگا ملکہ لیلا نے
بدیع الملک سے بہت بہت کہا مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ملکہ خوش نگاہ پردہ
اُٹھا کے بارہ دری کے اندر آئین ملکہ لیلا نے کمان ابروے جھکا کے سلام کیا خوش نگاہ نے جواب
سلام نہ دیا قدم آگے بڑھایا بدیع الملک پر نگاہ پڑی صورت زیبا دیکھکر خوش ہوگئی غصہ بھی کم ہوگیا قریب آکے
بیٹی کو پاس بلایا کہا کیون بی بی یہ تمنے کیا غضب کیا ابھی جو شہنشاہ کو خبر ہوجاے تو وہ سب کے حق مین کیا کرین
ملکہ لیلا نے گردن جھکائی خوش نگاہ بدیع الملک نوجوان کی طرف مخاطب ہوئی کہا کیون جناب آپ کو
کچھ خوف نہ آیا بے تکلفانہ یہان چلے آئے اب اُسکی سزا آپ کو دیجاے بدیع الملک نے کہا سزا کوئی
نہین دیسکتا ہو اور آپ کا فرمانا بجا ہو خوف سواے خدا کے اور کسی کا ہم لوگون کے دل مین نہین ہے
خوش نگاہ نے کہا اب اگر اپنی جان کی خیریت آپ کو منظور ہو تو یہان سے چلے جایئے ورنہ جسوقت
شہنشاہ کو خبر ہوجائیگی وہ آپ کو زندہ نچھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا کیا مجال کسی کی جو کسی کو جان سے مارسکے
اگر شہنشاہ کو خبر ہوجائیگی تو مین کیا گزند پہونچے گا خوش نگاہ نے کہا اے جوان تو اپنی جہالت سے باز نہین
آتا ہو اگر ابھی سحر کردونگی تو تڑپ کے مرجائیگا بدیع الملک نے فرمایا اے خوش نگاہ اپنے دل کا حوصلہ نکال لے
یہ آرزو تیرے دل مین نہ رہجاے خوش نگاہ نے سحر کیا ملکہ لیلا نے چاہا سحر کو دفع کرون مگر خوش نگاہ نے
اُسکے سحر کو سحر کرکے فراموش کرادیا پھر بدیع الملک پر سحر کیا شاہزادے کو کچھ گزند نہ پہونچا خوش نگاہ کو تعجب
ہوا پھر سحر کیا بہت کچھ زور دیا مگر بدیع الملک جس طرح سے بیٹھے تھے بیٹھے رہے خوش نگاہ اور زیادہ متعجب
ہوئی پھر اُسنے سحر کیا جسقدر قوت سحر مین تھی سب صرف کردی مگر بدیع الملک کی ابرو پر بل بھی نہ آیا خوش نگاہ
نے کہا اے جوان مجھ سے تو نے سحر آزمائی کی معلوم ہوا کہ تو خوب سحر جانتا ہو مگر جسوقت شہنشاہ کو اطلاع ہوگی اور
وہ ساحرون کو حکم کرینگے اُنمین کا ایک ساحر تم ایسے ہزار کو کافی ہو بدیع الملک نے جواب دیا اے خوش نگاہ
مین سحر اور ساحر دونون کو برا جانتا ہون اور لعنت کرتا ہون میرا بھروسا خدا پر ہو وہی ہر جگہ حفاظت کرتا ہو شر اعدا
سے بچاتا ہو سحر کی کیا حقیقت ہو جو پھر تاثیر کرے خوش نگاہ نے کہا اے جوان تو سحر نہین جانتا اور سحر کو رد کرتا

بدیع الملک نے فرمایا مین سحر کو حرام جانتا ہون مگر فضل الٰہی شامل حال ہو سحر کی کیا مجال ہو جو مجھے گزند
پہونچاسکے خوش نگاہ نے کہا اسکا کیا سبب ہو بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین کہ چکا کہ ہم لوگون کا ہر وقت
خدا حافظ رہتا ہو جملہ آفات سے پناہ دیتا ہو خوش نگاہ نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو کہ تمھارے خداوند
مین ایسی برکت ہو کہ وہ سحر سے پناہ دیتا ہو بدیع الملک نے فرمایا کیا یہی ایک صفت ہمارے پروردگار
مین ہو ایسی ایسی عجیب صفتین اسمین ہین جنکا احاطہ امکان بشری سے باہر ہو بدیع الملک نے اس طرح سے
ثنائے الٰہی بیان کی کہ خوش نگاہ کا دل مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹ گیا بدیع الملک سے کہا
اے جوان مین جو خیال کرتی ہون تو سامری کو قدامت نہین ہو اور تمھارے خداے نادیدہ کا نام سامری
کے لاکھون برس آگے سے ہو جب تک کوئی شی نہین ہوتی ہو اسکا نام نہین ہوتا ہو پس معلوم ہوا کہ وہی
سب کا خالق ہو اور اُسی نے سب کو بنایا ہو بدیع الملک نے فرمایا سامری جمشید شل اور کافرون کے
مرتد تھے اگر خداوند اصلی ہوتے اور اُنمین کسی قسم کی قدرت ہوتی تو ہمیشہ دنیا مین رہتے اپنی جگہ پر دوسرے
کو نہ آنے دیتے پھر ایک مدت تک اپنی خداوندی کو نہ ظاہر کیا جب اُنکے ہوا خواہون نے از راہ مکر
شہرت دی تو وہ خداوند بنکر بیٹھے لوگ انکی پوجا کرنے لگے معلوم ہوا کہ کچھ نہین تھے اور ایسے ایسے قوی
دلائل پیش کیے کہ خوش نگاہ نے کہا مین بھی اس دین باطل کو ترک کرتی ہون اور آپ کا مذہب اختیار کرتی
ہون بدیع الملک خوش ہوئے ملکہ لیلاے کمان ابرو کو بھی بہت خوشی حاصل ہوئی خوش نگاہ نے
اطاعت اسلام قبول کی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے کہا بی بی خوشا نصیب تمھارا کہ پروردگار نے تمھین
ایسے کا وابستہ کیا جو بزرگ ہو تمام شاہان جلیل سے ملکہ لیلا نے زرین گلگون پوش کی شکایت کی
خوش نگاہ نے کہا اسوقت اسی سبب سے اُسنے تمکو اطلاع کی تھی خیر دیکھا جائیگا اگر وہ ترک مذہب کریگی
تو اسکو اپنے ہمراہ رکھنا ورنہ مین اُسے سزاے سخت دونگی مگر میری کیفیت ابھی اُس سے بیان نہ کرنا کہ وہ
شہنشاہ سے اطلاع کردیگی اور یہ امر بُرا ہوگا کیونکہ ابھی مجھے کچھ انتظامات کرنا ہین اور تم بھی اپنے تئین پوشیدگی
کی حالت مین رکھو جب اس بات کا وقت آئیگا دیکھا جائیگا یہ کہکر بدیع الملک سے مخاطب ہوئی عرض کی
اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے کہ اس طرف آنے کا کیونکر اتفاق ہوا بدیع الملک
نے کل کیفیت براے فتح طلسم آنے کی اور سردارون کے غائب ہونے کی بیان کی ملکہ خوش نگاہ نے کہا
سردارون کو آپ کے بیان سے کوئی شخص آکر لیگیا ملکہ مریخ آفتاب عالم جو وارث تاج و تخت تھا ملکہ لیلا
کا بڑا بھائی تھا اُسکو بھی مع زرین گلگون لباس کے بھائی کے اور چند معتبرین کے گرفتار کرلیگیا نہین معلوم
کون آیا تھا اور کس طرح لیگیا فیروز کو بڑا صدمہ ہوا اُسنے کئی آدمیون کو روانہ کیا مگر اُنکا بھی پتہ نہ معلوم ہوا بدیع الملک
رہائی کی کیفیت سنکر بہت خوش ہوئے اور ترکیب رہائی خیال کرکے سمجھ گئے کہ سواے خواجہ کے اور کون
ہو جو یہ بات پیدا کرے مگر کمال کیا طلسم کے اندر کیونکر گئے کس طرح عیاری کی بڑا کار نمایان کیا بدیع الملک
تو یہ خیال کر رہے تھے لیکن خوش نگاہ نے کہا اے شہریار مجھے ایک بہت بڑا خوف ہو ایسا نہو کہ آپ کے لشکر
مین کوئی مریخ آفتاب عالم کو قتل کرڈالے تو میری زندگی دشوار ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا آپ خاطر
جمع رکھیے جبتک ہم لوگ بچا لینگے تب تک وہان اُنسے کوئی نہ بولیگا ہان یہ ضرور ہو کہ اُنسے کہا جائیگا کہ اپنے
مذہب باطل کو ترک کرو اگر وہ ترک کرینگے تو اُنکے واسطے جملہ اسباب راحت جو اور سردارون کے واسطے ہین مہیا کردیے جائینگے

اور اگر ترک مذہب نہ کرینگے تو قید رہینگے جب ہم جائینگے تب اُنسے پھر کہینگے اُسوقت اُنکی نسبت جو کچھ ہونے والا ہو
ہوگا خوش نگاہ کو بدیع الملک کے فرمانے سے تسکین ہوئی تھوڑی دیر تک بدیع الملک سے ملکہ خوش نگاہ
نے باتیں کیں جب عرصہ ہوا تو ملکہ لیلا سے کہا کہ بی بی اب ہم جاتے ہیں تم دونوں کو خدا کے سپرد کیا اب
زرین سے شاہزادے کو پوشیدہ کرنا جب تک میں اُسکا انتظام نہ کرون کو میں صبح کو تمھارے پاس نہ آنے
دونگی اور موقوف کر دونگی گر شاید چھپا کے تمھارے پاس آئے تو شاہزادے کو اُسکے سامنے نہ لانا ملکہ لیلا
نے قبول کیا ملکہ خوش نگاہ وہان سے روانہ ہوئی قریب صبح اپنے مکان میں آئی کنیزون نے عرض کی والی اب
کہان تشریف لیگئی تھیں ملکہ نے کہا ایسی ہی ضرورت تھی مگر تم لوگ یہ کام کرو کہ زرین گلگون لباس کو علی الصباح
بلا لانا مجھے اُس سے کچھ کام ہے کنیزون نے عرض کی ہم صبح کو اُسے حاضر کرینگے ملکہ خوش نگاہ نے باقی شب بھی جاگکر
بسر کی جب صبح ہوئی تو کنیزین زرین کو بلاکے لائیں زرین نے سامنے خوش نگاہ کے آکر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام
دیکر کہا کیون زرین تنے خود ہی اُسکو اس جانب راغب کیا اور آپ ہی اُسکی شکایت مجھ سے کی خود ہی اُس مرد
مسافر کو پیام پہونچایا اور خود ہی اُسکو بلا کر لائیں پھر مجھ سے شکایت کی بہتر تمھارے واسطے یہ ہو کہ اب تم ملکہ لیلا کے
پاس نہ جانا اگر میں نے تمھیں اُنکے پاس دیکھونگی تو سزائے سخت دونگی زرین نے بہت کچھ منت کی مگر خوش نگاہ
نے اُسکا کہنا قبول نہ کیا زرین مجبور ہوکے واپس ہوئی چاہا ملکہ کے باغ میں جاؤن مگر پھر خیال آیا ایسا نہو کہ
وہان خوش نگاہ نے کوئی انتظام کر دیا ہو اور میں وہان جاؤن یہان ملکہ کو خبر ہو جائے تو میرے سر بدنامی آئے
یہ سوچ کے اپنے باغ میں گئی فکر کرنے لگی دن بھر تنہائی میں بیٹھی رہی جب دن تمام ہوا تو اُسنے تدبیر کی کہ
اس راز کو فیروز سے بیان کرنا چاہیے جب وہ سنیگا تو ضرور ہی کچھ نہ کچھ بندوبست کریگا ملکہ خوش نگاہ پر بھی خفگی آئیگی اور
اعتبار زیادہ ہوگا جو کچھ میں کہونگی اُسکو منظور کریگا یہ سوچ کے اُسنے ایک عرضی تحریر کی مضمون اُسکا یہ تھا کہ ملکہ لیلا
نے ایک مرد مسلمان کو اپنے یہان بلایا اور جب اُسنے ملکہ کے ساتھ شراب پینے میں انکار کیا تو ملکہ نے اُس سے
سبب دریافت کیا اُسنے ملکہ کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی ملکہ مسلمان ہوئیں مذہب سامری پرستی ترک کیا میں نے
ملکہ کو سمجھایا اُنکو ناگوار ہوا مجھ سے بھی کہا کہ اپنے دین قدیم کو ترک کر دے میں نے ملکہ عالم کی والدہ ماجدہ کو اس
امر کی اطلاع دی وہ باغ میں گئی تھیں نہیں معلوم کیا انتظام کرکے آئیں مجکو ملکہ کے باغ میں جانے کو منع کر دیا ہے
قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ مرد مسلمان ابتک وہان موجود ہو آپ اس امر کی تحقیق فرمایئے جب یہ عرضی تمام
ہوئی زرین گلگون لباس فیروز کے انتظار میں اُسکے محل کے بالاخانہ پر جاکر بیٹھی کہا پنے تئین ملکہ خوش نگاہ سے
پوشیدہ رکھا جب فیروز محل میں آیا یہ انتظار دیکھنے لگی فیروز نے اپنی زوجہ ملکہ خوش نگاہ سے تھوڑی دیر باتیں کین
جب عرصہ ہوا تو فیروز وہان سے اُٹھا زوجہ سے رخصت ہوکر روانہ ہوا زرین اُسکے آنے سے پہلے
ڈیوڑھی میں آکے منتظر کھڑی ہوئی جب فیروز ڈیوڑھی میں پہونچا زرین نے عرضی دکھائی فیروز نے اُسکی
صورت پر نگاہ کی مسکرا کے عرضی لی کہا بی زرین گلگون لباس اسمین کیا مضمون ہو زرین نے عرض کی جب
آپ ملاحظہ فرمائینگے تو معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا ہمارے ساتھ آؤ ہم ابھی تمھین اسکا جواب دین زرین اُسکے ہمراہ
ہوئی فیروز ایک مکان میں آیا کہ وہان کوئی نہ تھا مگر اسباب ضرورت سب اُس مکان میں موجود تھا فیروز مسند پر
بیٹھا زرین سے کہا ہمارے پاس آؤ باتین نہ بناؤ جنے بے پہرے عرضی کو قبول کیا تمھاری خاطر ہمین منظور رہو
زبانی بیان کرو زرین نے سر جھکا کے کہا آپ مالک ہین میری اتنی مجال نہین جو آپکے پاس بیٹھ سکون مامی کے

مطلب کو خلاصہ بیان کرون آپ عرضی ملاحظہ فرمایئے فیروز نے کہا اوزرین تجھین جس بات کی ضرورت ہو مجھے
وکر میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو زرین نے کہا مین تابعدار ہون حضور کی خانہ زاد ہون مجھے عذر کیا ہی
اگر ملکہ عالم کا خوف ہو کہ وہ تو یون بیٹھا مجھ سے آزردہ رہتی ہین اور جب کوئی خطا میری دیکھینگی تو نہین معلوم کیا
حال کرینگی فیروز نے کہا اُنکی کیا مجال ہو تمہاری طرف آنکھ اٹھا کے دیکھ سکین مین تمھین اپنے پاس رکھونگا
لذت شباب چکھونگا زرین اپنے دل مین کہتی ہو یہ کس عذاب مین پھنسی بڑا غضب ہوا اب اسوقت فیروز
کی بات کو ٹالنا ممکن نہین اور یہ بھی میرے انکار سے نہ مانے گا جو ارادہ ہو ضرور ظہور مین آئیگا غضب ہو جائیگا
کبھی دل مین کہتی ہو کیا برائی ہو بادشاہ ہو عالیجاہ ہو اگر اُسکے گلے کا ہار ہو نگی تو عزت بڑھیگی سب لوگ میرا ادب
کرینگے خاتون سلطانی مشہور ہو نگی ایسے ایسے خیالات اُسکے دل مین آتے تھے مگر کچھ نہ کہہ سکتی تھی جب اُسکو
فیروز نے خاموش پایا نیم راضی سمجھکر ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا زرین بیچ ہی فیروز مسند سے اُٹھا قریب آگے
آغوش تمنا مین لیا مطلب دل حاصل کیا زرین سے کہا اپنا مطلب بیان کرو زرین نے پھر تو صاف صاف
جو کیفیت گذری تھی بیان کردی فیروز کو سنکر غصہ آیا کہا مین ابھی باغ مین جاتا ہون اور اس امر کو تحقیق کرتا ہون
اگر یہ امر واقعی ہو تو ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا کو قتل کر دونگا تمکو خاتون محل بناؤنگا اور اگر یہین ذرا بھی خلاف ہوا تو
اسوقت مین تمہارے واسطے کیا سزا ہونا چاہیے زرین نے کہا آپ اسکو تحقیق فرمایئے ملکہ لیلا کی کنیزون کو
بلایئے اگر وہ کہدین کہ ہان ایک مرد مسلمان آیا تھا تو آپ میرے کلام کو صحیح جانیے گا اور اگر وہ انکار کرین
تو جو آپ کے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے گا فیروز نے کہا مجھے کیا ضرورت ہو جو مین کنیزون کو بلاؤن
اور اُنسے یہ تحقیق کرون مین خود اسوقت ملکہ کے باغ مین جاتا ہون وہان دیکھونگا اگر اُس مسلمان کا پتہ ملا اور
مین نے اسکو دیکھا تو گرفتار کرلاؤنگا نہین تو کنیزون کو لاکر دریافت کرونگا زرین نے کہا آپ تشریف لیجایئے
فیروز اُسی وقت روانہ ہوا زرین اپنے باغ مین آئی خوشی کے مارے پھولون نہ سمائی دل مین خیال کیا
کہ اب شہنشاہ وہان سے پہنچین گے یقین ہو شاہزادہ وہان ضرور موجود ہوگا اسکو اسیر کرکے لائینگے سب کو
قتل کرکے مجھے خاتون محل بنائینگے یا کنیزون سے دریافت کرینگے مین اُنکو روپے کا لالچ دونگی وہ بتادینگی
سب کو سزا ہوگی یہان یہ تو اس خیال مین بیٹھی تھی کہ فیروز جو روانہ ہوا تو ملکہ لیلا کے باغ مین پہونچا یہان کی
کیفیت ملاحظہ فرمائی کہ جب ملکہ خوش نگاہ چپا دو دوانیس آئین تو بدیع الملک کو وہ ان سے اتنی رات
جاگ کے بسر کی ملکہ لیلا بھی بیدار رہی جب صبح ہوئی تو ملازمین بدیع الملک جو شاہزادے کے ہمراہ آئے
تھے انھون نے کہلا بھیجا کہ اب یقین ہو تاجر صاحب تشریف لائے ہون آپ بھی تشریف لیچلیے بدیع الملک نے
ملکہ سے کہا کہ ملکہ مین دن بھر کے واسطے جاتا ہون مجھ سے بوقت روانگی تاجر صاحب کہہ گئے تھے جو اسباب
یہان باقی ہو اُسکا انتظام کرتے رہنا ایسا نہو کہ خراب ہو جائے اور ملازمین کی فکر رکھنا مین دو روز سے یہان
ہون نہین معلوم کیا کیفیت گذری تاجر صاحب تشریف لائے یا ابھی نہین آئے اگر وہ آئے ہون تو انھین
اپنی کیفیت سے بترکیب آگاہ کردون اگر ابھی نہ آئے ہون تو مال کو درست کرادون اور لوگون کو سمجھا دون
کہ ہوشیار رہنا اگر تاجر صاحب یہان آئین اور مجھکو پوچھین تو کہنا کہ ساحل پر رہا سے بیٹھ گئے ہین ساحل پر آدمی
مقرر کردون کہ وہ مجھے اطلاع دیدین ملکہ نے کہا او خبردار اس شہر مین آپ کے دشمن سب ہین کوئی دوست
نہین ہو اس طرح علانیہ آپ کا جانا مناسب نہین ہو بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کچھ اندیشہ نہ کرو

ہین اجازت وہ خدا مالک ہی ملکہ نے بڑی دیر کے بعد جب بہت کچھ گفتگو ہوئی تو مجبوری بدیع الملک کو
اجازت دی مگر تاکید بھی کر دی کہ آج ہی واپس آیئے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مجھے خود قرار نہوگا یقین
ہو اتنی ہی دیر مین میری عجب حالت ہو جائیگی مگر مجبور ہون کہ تاجر صاحب کو مین اپنا بزرگ سمجھتا
ہون یہ کہکر بدیع الملک نوجوان وہان سے روانہ ہوئے کر ذکر انکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

## اب کیفیت فیروز کی عرض کیجاتی ہی

اگر یہ جو باغ مین ملکہ لیلا کے پہونچا کنیزون نے ملکہ کو اطلاع دی کہ شہنشاہ آتے ہین ملکہ کا رنگ رخ اڑگیا
مگر شکر کیا کہ بدیع الملک جاچکے تھے کنیزون سے کہا کہان ہین سب نے کہا باغ مین ہین ملکہ پلنگ پر
چپکی لیٹ رہین کنیزون سے کہا اگر مجھے تحقیق کرین تو کہدینا کہ اندر ہین کنیزون نے کہا آپ تشریف لیچلیے
ملکہ تو اندر بارہ دری کے تشریف لائین دو تین کنیزین بھی ملکہ کے ہمراہ آئین ملکہ مسہری پر جاکر لیٹ رہین
کنیزون نے رومال ہلانا شروع کیا فیروز بارہ دری کے قریب آیا جو کنیزین باہر تھین انھون نے سلام کیا فیروز
نے کہا ملکہ کہان ہین سب نے جواب دیا اندر آرام فرماتی ہین فیروز بے تکلف اندر بارہ دری کے داخل
ہوا دیکھا ملکہ پلنگ پر سو رہی ہین کنیزین رومال ہلاتی ہین فیروز نے وہان کسی کا نشان بھی نہ پایا بیٹی کے قریب
آیا کنیزین اٹھ کھڑی ہوئین فیروز نے لیلا کو جگایا ملکہ نے اٹھکر سلام کیا فیروز نے گلے سے لگایا مزاج پوچھا
ملکہ کے پاس بیٹھ گیا لیلا نے کہا اسوقت آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین فیروز نے کہا مین ایک ضرورت
سے گیا تھا وہان سے واپس آتا تھا راہ مین تمھارا باغ تھا کئی روز سے تمھین نہین دیکھا تھا چلا آیا اب جاتا ہون
ملکہ نے بہت بہت کہا کہ آپنے بہت دنون کے بعد اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس باغ کو منور فرمایا تھوڑی دیر
تشریف رکھیے فیروز نے کہا نہین مجھے اور بہت سے کام ہین انکا بندوبست کرتا ہو ملکہ خاموش ہو رہین فیروز
وہان سے اٹھا باہر آکے دو کنیزون سے کہا میرے ہمراہ چلو تمسے ایک کام ہی کنیزین اسکے ہمراہ ہولین
فیروز نے انھین اپنے تخت پر بٹھایا تخت اڑاتا ہوا اپنے مکان مین آیا زرین کے پاس خواصون کو بھجا زرین
آئی کہا مین ملکہ کے باغ مین گیا تھا وہان کسی کو نہین پایا کنیزون کو لیتا آیا ہون انسے دریافت کرتا ہون زرین
نے کہا کہین پوشیدہ کر دیا ہو گا فیروز نے کہا اب کنیزون سے سب کیفیت دریافت ہو جائیگی یہ کہکر کنیزون
کی طرف مخاطب ہوا اور روبرو اپنے ہر کا انبار لگا دیا کہا یہ سب مال تم لوگ ایک بات بتا دو کنیزون نے کہا جو آپ تحقیق
فرماتے ہین اسطرح عرض کرنے مین عذر نہین ہو فیروز نے کہا ملکہ نے کسی مرد مسلمان کو بلایا تھا اور اسنے ملکہ کو
مسلمان کیا تھا کنیزین بھی مسلمان ہو چکی تھین سب نے کہا آپ سے کیسے بیان کیا فیروز نے کہا اس تحقیق سے
تمکو کیا ضرورت ہی جو بات ہم دریافت کرتے ہین اسکا جواب دو کنیزون نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہو بھلا ملکہ مسلمان
کو بلائین اور خود بھی مسلمان ہو جائین بڑے بڑے شاہان جلیل نے ملکہ کی خواستگاری کی آپ نے
سب کی تصویرین منگائین ملکہ کو دکھائین انکو ملکہ نے نامنظور کیا اور ایک مرد مسافر غیر مذہب کو بخواہش
بلا لیا آپ کو ایسی باتین یقین آجائین تو تعجب ہو فیروز نے جو کنیزون کی یہ گفتگو سنی دل مین قائل ہوا مگر
احتیاطاً کہا کہ تم یون صاف صاف نہ بتاؤگی جب تک سزا نہ پاؤگی یہ کہکے تازیانہ ہاتھ مین لیا کنیزون کو
سامنے بلایا سب کو مارنا شروع کیا مگر کنیزون نے جو پہلے کہا تھا وہی کہا اب فیروز کو یقین کامل ہوگیا

کہ کنیزین بھاگتی ہین اور زرین نے ملکہ پر تہمت کی تھی یہ جو اسکو یقین ہوا وہی تازیانہ لیکر زرین کی طرف
بڑھا زرین نے بہت کچھ باتین بنائین مگر فیروز نے ایک بات بھی نہ سُنی اسقدر تازیانے لگائے کہ یہ
جان بلب ہو گئی فیروز نے کنیزون کو بہت کچھ مال و زر دیکر رخصت کیا چلتے وقت کہدیا کہ اس امر کا ذکر
ملکہ سے نہ کرنا اگر مین سنونگا تو قتل کر ڈالونگا کنیزون نے کہا ہماری کیا مجال ہو جو زبان پر لائین یہ کہکر کنیزین
رخصت ہوئین فیروز زرین کو لیے ہوئے ملکہ خوش نگاہ کے پاس آیا کل کیفیت بیان کی ملکہ نے سنکر
کہا اُسکو آپنے سزا نہین دی فیروز نے کہا مین نے بہت کچھ زدوکوب کی اور اب اُسکو یہان سے نکالے
دیتا ہون ملکہ سے بھی اطلاع کراتا ہون کہ اگر زرین کو اپنے پاس آنے دوگی تو مین آزردہ ہونگا ملکہ
خوش نگاہ اس کیفیت کو سنکر خوش بھی ہوئین مگر ساتھ ہی اُسکے اس خیال نے دل کو مضطرب کیا کہ اگر بدیع الملک
وہان موجود ہوتے اور یہ دیکھ لیتا تو کیا ہوتا اسی خیال مین ملکہ کو بڑے بڑے خیالات پیدا ہوئے فیروز
سے کہا مین خود ملکہ لیلا کے باغ مین جاتی ہون اُسکو منع کردون کہ زرین کو اپنے یہان نہ آنے دینا فیروز
نے کہا اور کوئی بات نہ بیان کرنا اُسکو صدمہ ہوگا ملکہ خوش نگاہ نے کہا مین اُسکا ذکر بھی نہین لاؤنگی یہ کہکر ملکہ
خوش نگاہ روانہ ہوئین کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

کہ ملکہ لیلا سے جو رخصت ہوکر آئے تو جہان سے ملکہ کے ساتھ گئے تھے وہان پہونچکے جو دیکھا تو کشتیونکا
پتہ نہ پایا جہاز کو بھی نہ دیکھا بدیع الملک بہت گھبرائے ملازمین جو ہمراہ تھے اُنسے تحقیق کیا کہ یہ کیا معرکہ گذرا
سب نے عرض کی معلوم ہوتا ہے جسوقت آپ یہان سے گئے اُسی وقت تاجر صاحب آئے آپ کو یہان
نہ پایا ہوگا تلاش کرایا ہوگا مجبور ہوکے جہاز کو روانہ کردیا ہوگا بدیع الملک نے کہا یہ بات عقل کے خلاف ہے
اگر تاجر صاحب یہان آتے اور مجھے نہ پاتے تو کم از کم ہفتہ بھر مجھے تلاش کراتے ملازمین نے عرض کی پھر
کیا بات ہوئی یہ ذکر تھا کہ دو تین کشتیان سامنے سے نمودار ہوئین بدیع الملک نے کشتیبانون سے کہا یہان
ایک جہاز لنگر زن تھا اور چند کشتیان کنارے پر تھین وہ کیا ہوئین کشتیبانون نے کہا جہاز کے واسطے حکم
شاہی صادر ہوا تھا کہ یہان سے جہاز کو لیجاؤ جسوقت سوار ہونے کی ضرورت ہوگی اُسوقت لے آنا جہازران
یہان سے جہاز کو لیگئے ہین بدیع الملک نے فرمایا جہاز کتنی دور گیا ہے کشتیبانون نے عرض کی یہان سے
تھوڑی دور پر ہے بدیع الملک نے کہا ہمین وہان تک پہونچا سکتے ہو کشتیبانون نے عرض کی آپ
تشریف لائیے ہم آپ کو وہان پہونچا دینگے بدیع الملک کشتی پر بیٹھے اور ملازمین بھی سوار ہوئے
کشتی چل نکلی جب وسط دریا مین پہونچی اور دور نکل گئے تو ہوا تیز چلنے لگی پانی کے تھپیڑے آنے لگے
چادرین کشتی پر گرنے لگین کشتی کو بے ترکیبی سے جنبش ہونے لگی ہوا تیز ہوئی پانی کے تھپیڑے سے کشتی پھٹ
پڑی کشتی کا چپو ٹوٹ گیا سب لوگ دریا مین غوطے کھانے لگے عجب حالت ہوگئی سب لوگ متفرق ہوگئے
کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت مہرخ آفتاب علم کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ مجمع سرداران اسلام رنگین چشم جادو کے ہمراہ اُس سمت روانہ ہوا جس طرف لشکر گاہ بلعص

نہین جانتے تھے دو تین کوس کے میدان سے دیکھا کہ ایک پھاٹک آہنی بہت بلند معلوم ہوتا ہو اور دیوار آہنی
طلسم کی معلوم ہوتی ہو مریخ نے کہا اے رنگین چشم دیوار طلسم مین پھاٹک کیسا ہو رنگین چشم نے کہا اس جانب کی
کیفیتین ہمین نہین معلوم گو یہ امر تعجب خیز ہو طلسم کا راستہ تو کسی جانب بھی نہین ہو مگر یہ پھاٹک کہان کے جانے
کے واسطے بنایا ہو شاہزادہ امیر الزمان نے کہا پھاٹک کے اندر چلو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی مریخ
حسب الارشاد شاہزادہ پھاٹک کے اندر گیا دیکھا صحراے خارزار طلسم ہو حیران ہوا رنگین چشم سے کہا
اب تو طلسم کے اندر آگئے یہ صحراے خارزار طلسم ہو یہان کا حال اکثر لوگون سے سنا کرتے تھے کہ طبقہ
اندا ہو گو یہان کئی بار آئے مگر اسیطرح دیکھکر پلٹ گئے آج اسکے نیچے بھی سیر کرین کیا عجب ہو جو صاحبقران اور
بدیع الملک نوجوان اسطرف تشریف لائے ہون اور یہان کے نگہبانون نے چھپا دیا ہو یہ خیال کرکے مریخ
نے وہان کے داروغہ کو بلایا جب وہ حاضر ہوا کہا طبقہ کا دروازہ کھولو ہم اندر جائینگے داروغہ تو اسطرف روانہ
ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت رہ نورد جادو کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب طرف سے بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرکے پلٹا تھا جب وہان پہونچا تو اُسنے دیکھا ایک لشکر ہمراہ ہو
رہ نورد قریب آیا دیکھا مریخ آفتاب علم اور رنگین چشم جادو اور چند سردار ہمراہ ہین مگر سردارون کی
صورتین صاحبقران سے بہت ملتی ہین رہ نورد کو تعجب ہوا مریخ آفتاب علم کے قریب آیا جھک کے
سلام کیا مریخ نے جواب سلام دیا کہا اے رہ نورد جادو کہان گئے تھے رہ نورد نے عرض کی کار سرکاری
کے واسطے گیا تھا مریخ نے کہا اے رہ نورد تم یہان زیادہ گشت کرتے ہو صاحبقران زمان جو لشکر اسلام کے
سرگروہ ہین اسطرف کو تو تشریف نہین لائے ہین ہم لوگ انہین کی تلاش مین نکلے ہین رہ نورد سمجھا کہ یہ صاحبقران
کے گرفتار کرنے کو آئے ہین یہ سوچ کے اُسنے جواب دیا اسطرف تو نہین آئے مریخ نے کہا اگر آپ ایسے
اسطرف تشریف لائین تو ہمکو گزند نہ پہونچانا راہ بتا دینا بخاطر پیش آنا اپنا مالک جاننا رہ نورد نے جب یہ گفتگو سنی
عرض کی اے شاہزادہ عالم اسکا کیا سبب آپ کو تو ان لوگون سے بغض و عناد رکھنا چاہیے مریخ آفتاب علم
نے کہا ہمنے ان لوگون کی اطاعت اختیار کی اور مذہب سامری پرستی کو ترک کیا رہ نورد نے عرض کی
اگر یہ بات ہو تو پھر صاحبقران میرے یہان موجود ہین آپ بھی تشریف لے چلئے مین بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین
گیا تھا مگر کہین اُنکا پتہ نہین ملا مجبور ہو کے واپس آیا اب صاحبقران کی خدمت مین جاتا ہون اُنسے عرض کرونگا
کہ بدیع الملک کا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہو وہ جو کوئی بات فرمائینگے اُسکی فکر کرونگا مریخ نے کہا مین بھی تمہارے
ہمراہ چلتا ہون مگر قدرے توقف کرو مین نے داروغہ خارزار کو بلایا تھا وہ پھاٹک کھولنے گیا ہو جب وہ آجائیگا
مین تمکو ہمراہ لیکر چلونگا مگر کیفیت کسی سے بیان نہ کرنا رہ نورد نے عرض کی آپ ایسا فرماتے ہین مجھے
تو ایسی باتون کا خیال ہو بلکہ بہت خائف ہون کہ کوئی مجھسے آجکل بات بھی نہ کرے شاید کوئی کلمہ ایسا میری
زبان سے نکل جائے جو میرے مسلمان ہو جانے کا کسی کو یقین ہو جائے اگر صاحبقران کو فتح طلسم کرنا منظور نہوتا تو
مین خوف نہ کرتا علانیہ اس بات کو بیان کرتے کہ ہمنے دین سامری پرستی ترک کیا ہو مگر امیر کو بھی طلسم مین جانا ہو اور
وہان بہت سے مقامات پر ہم لوگون کا کام ہو اس وجہ سے یہ بات ہو کہ ہم اپنے تئین پوشیدہ کرنا اچھا جانتے ہین

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ دوا وطہ غدار زار حاضر ہوا مریخ نے عرض کی تشریف لیچلیے مریخ آفتاب علم شاہ نور الدہر
وغیرہ کے پاس آیا عرض کی حضور میرے ساتھ تکلیف فرمائیں ایک عجائب سیر ملاحظہ کریں سب سردار اُٹھے
مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے رہ نورد بھی ساتھ ہوا وارد ہو مریخ آفتاب علم کو ہمراہ لیے آیا مریخ شہر
مقلوب میں داخل ہوا سب سرداروں نے اس کیفیت کو دیکھکر کمال تعجب کیا رہ نورد نے مریخ سے کہا اگر
تکلیف ہو تو میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے مریخ نے کہا میں ضرور چلونگا جسقدر رہ نوردان طلسم اُسوقت
وہان موجود تھے سب مریخ کے ساتھ ہوئے مریخ نے سب کو رخصت کیا آپ مع سرداران اسلام رہ نورد
کے مکان پر آئے رہ نورد نے صاحبقران کو اطلاع دی کہ شاہزادہ علم آپسے ملنے کو آیا ہو اور آپکے بیان کے
بہت سے سردار اُسکے ہمراہ ہیں امیر خوش ہوئے کہا جلد بلا رہ نورد نے اپنے مکان میں عرض کیا مریخ کو مع سرداروں کے
اندر لیگیا سرداروں نے جو صاحبقران کو دیکھا سب نے قدمبوسی کی امیر نے سب کو گلے سے لگایا سرداروں سے
رہائی کا باعث پوچھا سب نے کیفیت خواجہ کے جانے کی بیان کی امیر بہت خوش ہوئے خواجہ کو آفرین
ومرحبا سے یاد کیا پھر سب نے مریخ آفتاب علم کو صاحبقران سے ملایا مریخ نے قدمبوسی کی صاحبقران نے
گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا مریخ نے عرض کی مجکو حضور کی قدمبوسی کی آرزو تھی جو ہر وقت جستجو تھی شکر ہو خدائے
عزوجل کا کہ اُسنے آج مراد دلی کو پورا کیا جب خواجہ مجھے لانے اور مذہب حق اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی اُسوقت
ایک کلمہ بے ادبانہ میری زبان سے یہ نکلا کہ میں ایک شرط سے اسلام قبول کرتا ہوں خواجہ سے میں نے اُس شرط کے
متعلق چند باتیں بیان کریں انھوں نے فرمایا کہ جب صاحبقران زمان تشریف لائینگے تو وہ اس شرط کو
پورا کرینگے پھر میں اپنی بے ادبی پر محجوب ہو کر خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا اب مجھسے اُس شرط کو بیان کرو
مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران وہ ایک وقت ایسا تھا کہ میں عالم حیرت میں تھا اور یہ خیال کر رہا
تھا کہ میں یہان کیونکر آیا اُس عالم حیرت میں میرے منھ سے یہ کلمہ نکل گیا اب میں اُسکا عرض کرنا نہیں چاہتا
ہوں امیر نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم تمہیں بیان کرنا ہوگا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران میں بہت
خوش ہونگا اگر آپ اس امر کی تحقیق مجھسے نفرمائینگے صاحبقران نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم اگر تمہیں
یہی منظور تھا تو اُسکا اظہار نہ کرتے اور اگر اظہار کیا ہو تو خلاصہ بیان کرو مریخ جب مجبور ہوا تو عرض کی یا صاحبقران
وہ امر ایسا ہی کہ جسکا عرض کرنا میں گستاخی جانتا ہوں صاحبقران نے کہا آپ حضرات کو سب گستاخیاں معاف
ہیں بیان کیجیے مریخ مجبور ہو عرض کی میں سلطان روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہوں مگر کئی مرتبہ
لشکرکشی کرکے وہان گیا ہر مرتبہ شکست پاکے واپس آیا کچھ نہ بنا سکا اور مجھے اسی فکر کی وجہ سے ہر وقت
غم رہتا ہو صاحبقران نے فرمایا میں مجبور اس امر سے ہوں کہ اب طلسم میں داخل ہو چکا اور فیروز کو نامہ بھی تحریر کر چکا
اگر جنگ کا ارادہ نہ کرتا تو میں پیشتر تمہارے کام کو انجام دیتا پھر کوئی دوسری فکر کرتا مگر اب بعد فتح طلسم فیروزیہ انشاءاللہ
تعالی تمہارے ہمراہ چلونگا سلطان روشن جبین سے فہمایش کرونگا اگر اُسنے قبول کیا تو خیر ورنہ بزور شمشیر تم
اُس سے بیٹی لینا مریخ نے عرض کی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہوگا تو وہ کیا چیز ہو اور کیوں نہ میرے ساتھ
عقد کریگا امیر نے فرمایا میں وعدہ کرتا ہوں کہ دلا دونگا مریخ بہت خوش ہوا پھر صاحبقران نے فرمایا کہ
مریخ الملک کے نہ آنے سے میری عجب کیفیت ہے نہیں معلوم اس فیروزبخت جماعت پر کیا گذری اور کہاں گیا
کون سے گیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی اب انکو شہر فیروزیہ میں تلاش کرنا چاہیے اور صورت انکی

یہ ہی کہ جو لوگ ابھی ظاہر مین مسلمان نہین ہوئے ہین اور باطن مین مسلمان ہین انکو شہر فیروزیہ مین روانہ کرنا
چاہیے کہ وہ لوگ بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرین اور آپ بھی براے تلاش تشریف لے چلیے
آپ کے چلنے سے دو مطلب نکلین گے اول تو طلسم کے ہیبت سے لازمین جلیل کو مین آپ کا مطیع کرادونگا
سب کو آپسے ملاؤنگا اور بدیع الملک نوجوان کو تلاش بھی کرتا رہونگا اور آپ کو مقامات طلسم کے بھی
دکھاؤنگا آخر آپ اب یہان ٹھہر کے کیا کیجیے گا صاحبقران نے فرمایا میرا خود یہ ارادہ ہو کہ اپنے لشکر کیطرف
واپس جاؤن مریخ نے عرض کی آج یہان اور تشریف رکھیے کہ کل یہان سے روانہ ہوجایئے صاحبقران
نے قبول فرمایا مریخ نے رہ نورد جادو سے کہا اے رہ نورد تم اب یہان رہ کے کیا کروگے بہتر یہ ہو کہ تم شہر
فیروزیہ مین جاؤ اور شاہزادے کو وہان تلاش کرو رہ نورد نے عرض کی مین وہان جاتا ہون مگر صاحبقران
زمان کو ابھی نہ لیجایئے امیر نے فرمایا اے رہ نورد ہمارا یہان رہنا بیکار ہو جب تک یہان رہینگے سب کام
موقوف رہینگے پھر آخر جس لیے یہان آئے ہین کچھ اسکا انتظام بھی کرنا چاہیے رہ نورد نے صاحبقران سے
بہت بہت عرض کی مگر امیر نے قبول نہ کیا آخر کار رہ نورد مجبور ہوگیا عرض کی اب آپ کو مین کہان دیکھونگا
مریخ نے جواب دیا کہ جب ہم لوگ تباہی طلسم کے واسطے جائینگے تمہین ہمراہ لے لینگے اور اگر تم بدیع الملک
کو تلاش کرکے لانا تو اپنے یہان رکھنا ہم دورہ کرتے ہوئے جاتے ہین اگر ہمسے ملاقات ہوگی تو ہم اپنے ہمراہ
لیجائینگے رہ نورد نے منظور کیا صاحبقران نے وہ شب تو وہان بسر کی دوسرے روز وہان سے مریخ آفتاب علم
کو مع اور جملہ سردارون کے ہمراہ لیکر طرف اپنے لشکر کے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

## اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب مریخ آفتاب علم کو روانہ ہوئے کچھ عرصہ ہوگیا تو ایک روز جملہ سردار جو لشکر مین باقی تھے خواجہ عمرو ثانی کی
بارگاہ مین آئے اور خواجہ سے کہا کہ اب پھر کوئی تدبیر آپ نکالیے اور سب کو تلاش فرمایئے خواجہ نے
جواب دیا کہ گھڑی گھڑی تدبیر نکالنا میرا کام نہین ہو آپ لوگون نے جو جو باتین تجویز فرمائی ہون مجھ سے بیان کیجیے
مین جسکو اچھا جانونگا وہ آپ سب لوگ کیجیے گا سردارون نے کہا یہ بات بھی بہت خوب ہو ہم اپنی اپنی رائین
آپ سے بیان کرتے ہین ایک نے کہا ہمارا یہ ارادہ ہو کہ تلاش مین صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی ایک
ایک شخص روانہ ہو اور کچھ لوگ یہان موجود رہین خواجہ نے کہا مین بچند وجوہ ان باتون کو نا پسند کرتا ہون کیونکہ
جب صاحبقران کے تلاش کرنے کو مریخ سا شخص گیا ہو تو ہم لوگ کس شمار مین ہین جو براے تلاش
جائین اور امیر کو تلاش کرین اسمین تمام لشکر متفرق ہوجائیگا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا مین مریخ کا جانا بھی گوارا
نہین کرتا تھا مگر وہ واقفکار طلسم تھا اسوجہ سے انکو روانہ کردیا اب کسی کا جدا ہونا مناسب نہین ہو سب نے خواجہ
کے کہنے کو قبول کیا پھر اور لوگون نے کہا کہ اگر سب ملکر صاحبقران زمان اور بدیع الملک نوجوان کی تلاش
مین چلین تو کیا برائی ہو خواجہ نے کہا ہان یہ بات مین بھی پسند کرتا ہون کہ تمام لشکر یہان سے کوچ کرے اور
ہر مقام پر صاحبقران کو تلاش کرتے ہوئے طرف طلسم کے چلین اور چاردیواری طلسم کا دورہ کرین خواجہ
نے جو اس بات کو پسند کیا سب نے قبول کرلیا اس روز تو وہین رہے دوسرے روز علی الصباح سب
اس ہمراہ تلاش امیر روانہ ہوئے خواجہ قریب چاردیواری کے پہونچے ایک سمت کو جانیکا ارادہ کر رہے تھے

کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا دو تین سردار لشکر سے غائب ہوگئے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی گلیم اوڑھ لی
لشکر کو اس طرف سے پھیر دوسری جانب کا ارادہ کیا اسطرف روانہ ہوئے شام تک رہروی کی جب آفتاب
غروب ہوا خواجہ نے مقام کیا اسی طرح تین دن تک تلاش امیر مین سرگردان رہے چوتھے روز ایک ندی
کے کنارے پہونچے خواجہ نے کہا آج یہین قیام کرنا چاہیے سب سردارون کی بھی یہی راے ہوئی خیمے
بارگاہین استادہ ہوگئین خواجہ دریا کے کنارے جاکے بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک گٹھری پانی
مین بہتی آتی ہے پیشتر تو خواجہ کو یہ خیال ہوا کہ نہین معلوم یہ گٹھری کیسی ہے اور اسمین کیا ہے مگر پھر دل مین خیال کیا
اگر کچھ ہوگا تو گٹھری بھر کر کپڑا ہی کیا کم ہے اسکو جانے دینا خلاف ہے یہ سوچکر اُس گٹھری کو نکالا کھول کر دیکھا
تو اسمین ایک صندوقچہ بند تھا خواجہ صندوقچہ کو کھولنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک گٹھری اور بہتی نظر آئی
خواجہ نے اُسکو بھی نکالا کھولا دیکھا اسمین بھی ایک صندوقچہ ہے خواجہ نے دونون صندوقچون کو کھولا ایک
مین موتی نکلے دوسری گٹھری مین مختلف قسم کا جواہرات بیش قیمت پایا خواجہ بہت خوش ہوئے دونون
صندوقچون کو داخل زنبیل کیا نگاہ جو اُٹھائی دیکھا ایک گٹھری اور بہتی ہوئی آئی ہے خواجہ نے دوڑ کے
اس گٹھری کو بھی نکالا اسمین بھی صندوقچہ پایا جب صندوقچے کو کھولا تو اسمین ایک تصویر ملکہ زہرہ شمائل کی
نکلی نام اس تصویر پر لکھا تھا اور ایک مہر پائی کہ اسپر نام شمس بازرگان کندہ تھا خواجہ نے اُس صندوقچے
کو بھی داخل زنبیل کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک تختہ بہتا ہوا نظر آیا خواجہ نے جو نگاہ کی تو اسپر ایک آدمی کو
دیکھا کہ غش مین پڑا ہے جب وہ تختہ قریب آیا تو خواجہ نے بدیع الملک نوجوان کو دیکھا کہ اُس تختے پر پڑے
ہین خواجہ نے دوڑ کے بدیع الملک کو دریا سے نکالا کنارے پر لاکے منھ پر پانی چھڑکا بدیع الملک
نوجوان کو ہوش آیا اپنے قریب خواجہ کو پایا خواجہ نے بدیع الملک کو اُٹھا کے بٹھایا تھا کہ ایک تختہ
اور بہتا ہوا نظر آیا بدیع الملک نے اُس تختہ کو دیکھکر خواجہ سے کہا اُس تختے کو نہ جانے دیجیے [illegible]
کوئی ہمارا ساتھی ہو خواجہ نے اُس تختے کو بھی پانی سے نکالا بدیع الملک نے قریب لاکے شاہزادے
نے دیکھکر پہچانا آہستہ سے کہا خواجہ یہ شخص ہمارا محسن ہے اسکے واسطے بھی سعی کوشش لازم شمس بازرگان
اسکا نام بڑا تاجر ہے خواجہ نے شمس کے منھ پر بھی پانی کے چھینٹے دیے شمس کو ہوش آیا اپنے کو دریا کے
کنارے پایا خواجہ وہان ٹھہرے رہے مراد ٹھہرنے سے یہ تھی کہ شاید اور کچھ مال ملجائے تو مراد بر آئے مگر
خواجہ دیر تک وہان ٹھہرے رہے کچھ بھی نظر نہ آیا آخرکار مجبور ہوکے بدیع الملک نوجوان کو پہلے لشکر مین
پہونچایا لوگون نے جو شاہزادے کی یہ حالت دیکھی فوراً علاج شروع ہوا پھر خواجہ شمس بازرگان کو اُٹھا کے
لائے اُنکا بھی علاج ہوا دو روز مین بدیع الملک نوجوان کا وہ سب ضعف برطرف ہوا آٹھوین روز شمس نے
صحت پائی غسل صحت کر کے شمس نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے
بدیع الملک نے جواب دیا کہ جس طرح آپ تشریف لائے اسیطرح مین بھی آیا شمس بہت خوش ہوا مال کے
جانے کا بھی افسوس نہ کیا بلکہ بدیع الملک نوجوان نے کہا کہ تاجر صاحب آپکا بہت بڑا نقصان ہوا تاجر نے جواب دیا
اے شہریار خدا آپ کو صحیح و سلامت رکھے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہین ہے آپ سے ملا گویا مجکو دولت لازوال ملگئی
بدیع الملک نے کہا آپ کب تشریف لائے اور کیا حال ہوا شمس بازرگان نے اپنی کیفیت بیان کی اور
بدیع الملک نوجوان پر جو کیفیت گذری تھی وہ سب دریافت کی بدیع الملک نے خواجہ سے صاحبقران

کی خیریت دریافت کی خواجہ نے کہا آپ کے جانے کے بعد امیر بھی آپ کی تلاش مین گئے ابھی تک انکا پتہ
نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا مجھے ملاقات ہوئی تھی مگر ایک ایسے صحرا مین پہونچے کہ جہان پانی ملنا دشوار تھا
اور صاحبقران زمان کو تشنگی کی شدت ہوئی مین پانی لینے گیا بہت دور کے بعد ایک کنوان نظر آیا مین نے
اس چاہ سے پانی بھرا جب ایک کوس تک نکل آیا تو پانی خشک ہو گیا مین پھر دوسری مرتبہ واپس گیا اور
پانی بھرا اسی طرح کئی چکر لگو ہوے آخر خالی ہاتھ یہ خیال کر کے روانہ ہوا کہ صاحبقران کو کنوئین پر لے آؤن
اور یہین پانی بھر کے پلاؤن مگر صاحبقران کو نہ پایا راستہ بھی بھول گیا بڑے بڑے مصائب اٹھائے
آخر مین تاجر صاحب سے ملاقات ہوئی انھون نے عنایت کی اپنی ہمراہی مین شہر فیروز بیہ لیگئے وہان عجیب
عجیب باتین گذرین جو اسوقت یاد آکر دل کو متوحش کئے دیتین وہان سے تقدیر نے یہ گردش دکھائی جہانتک
پہونچایا آپ لوگون سے ملا یا مگر مین تاجر صاحب کا ممنون احسان ہون انھون نے میرے واسطے بڑی
بڑی زحمتین گوارا کین مجکو راحتین دین تاجر نے عرض کی ای شہریار مین آپ کی خدمت نہ کر سکا محجوب ہون
بدیع الملک نے فرمایا اب صاحبقران کی تلاش مین چلنا ضرور ہے خواجہ نے کہا ہم لوگ اسی واسطے
نکلے تھے کہ امیر کو تلاش کرین شکر ہو کہ آپ سے ملاقات ہو گئی بدیع الملک نے خواجہ سے کہا اب
لشکر کو طرف شہر کے لے چلو یقین ہو صاحبقران بھی شہر کی طرف گئے ہون خواجہ نے منظور کیا اسی روز سے
وہان سے کوچ کیا ساتوین روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک نے فرمایا آج لشکر کو اسی جگہ ٹھہراؤ
کل یہان سے کوچ کرینگے خواجہ نے بھی یہ بات پسند کی اسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار
وہین اترے بدیع الملک نوجوان باہر بارگاہ کے آکے ٹہلنے لگے صحرا کی کیفیت دیکھ رہے تھے کہ
ایک جانب سے گرد اڑی بدیع الملک اس گرد کی طرف دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو شاہزادہ
نے دیکھا ایک لشکر گران اسطرف آتا ہے بدیع الملک نے اور سردارون کو دکھایا سب نے عرض کی نہین
معلوم یہ کون لوگ ہین کہان جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا قریب آنے دو سب کیفیت دریافت
ہو جائیگی یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ لشکر قریب آیا بدیع الملک نوجوان نے دیکھا آگے آگے گینڈے پر
ایک پہلوان سوار ایک گرز گران ہاتھ مین لیے کبر و نخوت مین مست چلا آتا ہے عقب مین اسکے دو ہزار
پہلوان پیادہ پا بعد اسکے اور لشکری گھوڑون پر سوار آتے ہین جب وہ پہلوان مقابلے مین لشکر بدیع الملک
کے پہونچا اپنے یہان سے ہرکارے کو بھیجا کہ وہ جاکر دریافت کرے کہ لشکر کسکا ہے ہرکارہ بدیع الملک
کے لشکر مین آیا لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہے سب نے خلاصہ حال بتا دیا ہرکارہ پلٹ گیا اس
پہلوان نے لشکر مقابلے مین لشکر بدیع الملک کے اتارا اور ایک نامہ اس مضمون کا بدیع الملک نوجوان
کو تحریر کیا کہ آگاہ ہو کہ مین بلداق گرد ملازم ستارہ پیشانی خاص اس غرض سے نکلا ہون کہ جو کوئی باغی
خداوند کا ملے اسکو گرفتار کر کے لیجاؤن لہذا خداوند فیروز کا تم لوگون سے زیادہ کون باغی ہوگا اگر تمکو اپنی
خیریت منظور ہو تو میرے پاس چلے آؤ میری اطاعت قبول کرو مین خداوند سے چلکر تمہاری سفارش کر دون وہان
سے تمہاری عفو تقصیر ہو جاے اپنے ملک کو واپس جاؤ اگر یہ بات نہ منظور ہو تو میدان مین آؤ مجھ سے مقابلہ
کرو یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا کہ وہ اسکا شاگرد تھا فن کشتی مین استاد تھا نامہ دار نامہ لیکے روانہ ہوا لشکر اسلام
مین پہونچا بارگاہ بدیع الملک کے قریب آیا دربانون نے اسکو روکا کہا ہم پیشتر تمھاری اطلاع کرین

پھر جیسا حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا نامہ دار دور پر کھڑا رہا ملازمین نے بدیع الملک سے آکے عرض کی حضور ایک
نامہ دار دربارگاہ پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا بلاؤ ملازم باہر آئے نامہ دار
کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے جو رونق بارگاہ اور جوانان شیر دل کی صورت دیکھی تو محو دید ہو گیا
بدیع الملک نے کہا بھائی جس کام کو آیا ہو پہلے اُسے انجام دے پھر ادھر ادھر دیکھنا نامہ دار نے نامہ
بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے نامہ پڑھا شاہزادے کو غصہ آگیا نامہ چاک کرکے پھینک دیا اور
نامہ دار سے کہا کہ اُس بے ادب سے کہدینا کہ اگر تجھے ہماری اطاعت منظور ہو تو خیر ہو ورنہ ایک دم مین
سب لشکر کو تباہ کردونگا اپنے لشکر پر ناز نہ کرنا نامہ دار خود بھی مغرور تھا چین بجبین ہو کر جواب دیا کہ ہمارے
استاد کا مثل نہین ہے کیا مجال کسی کی جو انکو برا روبرو کچھ کہہ سکے بدیع الملک نوجوان نے کہا
اے شخص تو نامہ دار ہے تجھے ان باتون سے کیا کام تو جاکر کہدینا اور بدزبانی تیرے حق مین بری ہے نامہ دار
نے بدیع الملک کو پھر جواب ترش دیا قریب اُسکے بدیع الزمان نامدار بیٹھے تھے سنکر تاب نہ رہی ایک
طمانچہ اُسکے مارا کہ نامہ دار دور جاکے گرا اُٹھ نہ سکا تڑپ تڑپ کے مرگیا بدیع الملک نے فرمایا اسکی لاش
کو باہر پھینک دو اُسکے لشکر سے کوئی آکے اُٹھا لیجائیگا ملازمین نے لاش اسکی باہر لیجاکر دور پھینکدی یہان تو
اس نامہ دار پر یہ واقعہ گذرا اگر بلداق گردے نے اُسکا راستہ بہت دیکھکر دوسرے پہلوان کو اسکی خبر کو واسطے
روانہ کیا پہلوان اپنے لشکر سے چلا تھوڑی دور کے بعد اُسنے دیکھا ایک لاش پڑی ہے پہلوان اُس لاش
کے قریب آیا دیکھا لاش اُسی نامہ دار کی ہے اُسکو بہت صدمہ ہوا لاش کو اُٹھا بلداق کے پاس پھر واپس
آیا کہا دیکھیے کسی نے اُسکو قتل کیا بلداق نے کہا اب تو لشکر اسلام مین جا اور یہ تحقیق کرکہ اُسکو کسنے قتل کیا ہے
وہ پہلوان بھی روانہ ہوا لشکر اسلام مین آیا بدیع الملک کی بارگاہ مین جانے کا ارادہ کیا دربانون نے
روکا بدیع الملک نوجوان کو اطلاع دی بدیع الملک نے اُسکو بھی اندر بلالیا اسنے جاتے ہی کہا ہمارے
لشکر کے نامہ دار کو کسنے قتل کیا بدیع الملک نے فرمایا جو بدزبانی کریگا ایسی ہی سزا پائیگا اپنی جان سے جائیگا
پہلوان نے کہا مین اُسکے قاتل کو پوچھتا ہون کہ اُس سے عوض لون بدیع الزمان نے فرمایا مین نے
اُس دریدہ دہن کو قتل کیا ہے پہلوان نے کہا آپ نے بہت برا کیا مین آپ سے اسکا عوض خون لونگا یہ سنکر
بدیع الزمان نے ایک طمانچہ اُسکے مارا اُسکی بھی کیفیت وہی ہوئی جو اُس نامہ دار کی ہوئی تھی بدیع الملک
نے اُسکی لاش بھی پھکوادی یہان جب اُسے عرصہ ہوا تو بلداق گردے نے اور ایک پہلوان کو روانہ کیا کہا تو جاکر
صرف اُنکی خبر لانا اگر وہ لشکر اسلام مین ہو تو واپس آنا اُسکے پاس نجانا یہ پہلوان جو روانہ ہوا تھوڑی دور کے
بعد اسنے اُنکی لاش دیکھی لاش اُٹھا کے لیگیا بلداق کو لاش دکھائی بلداق نے کہا معلوم ہوا کہ مسلمان
بہت مغرور ہین خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر اُسنے اپنے لشکر مین طبل جنگی بجوایا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود
تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا دی کہ الٰہی نیر اقبال تاقیامت
طالع رہے بلداق نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرا ہو نبرد جو
بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی
نقارہ زنی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب بہ سامان جنگ مین بسر کی
جب شہسوار زرین پوش مشرق نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر اسپ فلک زبرجدی پر سوار ہوا اور لشکر سیارگان

میدان جرح سے بھگایا اور اپنے نور سے ظلمت کدۂ عالم کو روشن و منور فرمایا یعنے شب گذری سحر ہوئی
بدیع الملک نوجوان برائے نماز سجادے پر تشریف لائے بعد فراغ سلاح طلب کیے ملازمین نے
کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار سجے بارگاہ سے برآمد ہوئے جہان خادم ویرے
مرکب لیے موجود تھے شاہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا اسب لشکر کو ہمراہ لیا میدان کارزار مین آکر
اپنے لشکر کے صفوف آراستہ کرکے فوج مخالف کا انتظار کرنے لگے کہ سب نے دیکھا کہ بلداق گرد
بھی اپنا لشکر ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آیا اُسنے بھی پرا جمایا نقیب دونون لشکرون سے نکلے نقابت
کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا بلداق گرد نے کہا اے فرقہ خدا پرستان کل تم لوگون نے میرے دو پہلوانون
کو جیتا قتل کیا آج اُنکے خون ناحق کا بدلا تم سب سے لونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا گو مجھے حکم خداوند
کہ جو سردار لشکر اسلام کا ملے اسکو زندہ گرفتار کرکے لاؤن مگر اب میری آنکھون مین دنیا اندھیر ہے مین حکم شاہی
کو بھی نہ مانونگا جو میرے مزاج مین آئیگا وہ کرونگا اور اب بھی ایک شرط سے تم لوگون کو امان دیتا ہون
اگر تم سب میری اطاعت قبول کرو تو مین چلکر خداوند سے تمہاری سفارش کردون بدیع الملک نے کہا
او بیادہ گو یہ مقام وعظ و پند نہین ہے میدان جنگ ہے یہان زبان شمشیر سے سوال و جواب ہوتے ہین
بلداق نے یہ سنکر اپنے لشکر کی طرف دیکھا صفوان گرد اسکے لشکر سے نکلا میدان مین آکر نعرہ کیا کہ
اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے شہنشاہ
گوہر کلاہ روبرو بدیع الملک کے آئے کہا اجازت میدان عطا فرمائیے ورنہ لگا دیئے بدیع الملک
نے شہنشاہ کو بہت روکا مگر شہنشاہ نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے بدیع الملک نے میدان کی اجازت
دی شہنشاہ گوہر کلاہ میدان مین آئے صفوان سے نکا ورزن ہوا آپس مین نیزہ چلنے لگا دیر تک نیزہ بازی
رہی ایک مقام پر شہنشاہ نے گانٹھ کے تھپیڑا مارا کہ نیزہ صفوان کے ہاتھ سے نکل گیا اسکی آنکھون مین
دنیا سیاہ ہوئی کہا اے جوان تونے غضب کیا میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا یہ کہکر اسنے تلوار میان سے لی
شہنشاہ نے بھی تلوار نکالی صفوان نے وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے وار کو خالی دیا اُسنے پھر وار کیا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے پھر وار کو خالی دیکر کہا اے صفوان اب ہوشیار ہو جا کہ مین وار کرتا ہون صفوان نے
سپر اُٹھائی شہنشاہ نے تلوار لگائی تیغ سپر پر پڑی سپر کو کاٹ کے خود مین در آئی خود کو دو پارہ کرکے
سر مین اُتر آئی سر کو کاٹتی ہوئی سینے کا لہو چاٹتی ہوئی زین فرس تک پہونچی وہان بھی نہ ٹھہری فرس کو کاٹا
زمین کو بوسہ دیکے اُٹھی صفوان کے مع مرکب چار ٹکڑے ہوئے زمین پر گرا فوجون سے شور
تحسین و آفرین بلند ہوا بلداق کے ہوش اُڑ گئے پھر اپنی فوج کی طرف نگاہ کی ایک پہلوان قہار
شیر قوت اُسکے لشکر سے بڑھا شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلے مین آیا گرز گران اُٹھایا شہنشاہ نے پھر سپر اٹھائی
اُسنے وار کیا شہنشاہ نے سپر کو سر کی پناہ کیا اور اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا پنجہ مروڑ کے گرز چھین لیا خبردار خبردار
کہکے وہی گرز اُسکے سر پر لگایا کہ کاسہ سر چور ہوا پیوند خاک وہ مغرور ہوا بلداق نے اور پہلوان اپنے لشکر
سے بھیجا شہنشاہ گوہر کلاہ نے انکو بھی قتل کیا اسی طرح دس پہلوان لشکر بلداق سے آئے اور شہنشاہ
گوہر کلاہ کے ہاتھ سے مارے گئے دن بھی اسی جنگ مین ختم ہو گیا بلداق طبل بازگشت بجوا کر
واپس آیا بدیع الملک نے شہنشاہ کی بہت تعریف کی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف پھرے مگر بلداق گرد

جو میدان سے واپس گیا اپنے خیمے مین جاکر سب سردارون کو جمع کیا کہا آج ایک سردار لشکر اسلام
سے آیا اسنے تو یہ قیامت بپا کی اور اگر مین کسی اور پہلوان کو بھیجتا تو وہ جنگ کرنے سے عاجز تھا ابھی بڑے
بڑے سردار لشکر مین باقی ہین جب انکی نوبت آئیگی تو کیا ہوگا خصوصا جب بدیع الملک میدان مین آئینگے
تو یقین ہی کسی کو زندہ نہ چھوڑینگے سب نے کہا پھر آپ کی کیا راے ہو بلداق نے کہا مین ایک نامہ خداوند
طلسم کو تحریر کرتا ہون اور مدد طلب کرتا ہون جب تک وہان سے فوج آئیگی تب تک جسطرح بن پڑیگا
مین مقابلہ کرتا رہونگا سب نے اس بات کو پسند کیا بلداق نے اُسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا
کہ مین نے لشکر اسلام کو راہ مین روکا اور اُنسے بہت اچھی طرح جنگ کی مگر لڑائی بگڑ گئی اب آپ اس رقعہ
کے دیکھتے ہی فوج بہ امداد روانہ فرمایئے جسوقت تک آپ فوج روانہ نہ فرمایئے گا مین مقابلہ کرتا رہونگا
اگر دیر ہو جائیگی تو پھر مجھ سے کچھ بن نہ پڑیگا اور مسلمان غالب آجائینگے انکے مقابلہ کے واسطے ساحرون کو
روانہ فرمایئے تو بہت مناسب ہو جب یہ نامہ لکھ چکا تو ایک شخص کو دیکر جانب طلسم روانہ کیا شب بھر
جاگ کے بسر کی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا یہان سے بدیع الملک نوجوان بھی
اپنے لشکر ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے صفوف لشکر جانبین درست ہوئین نقیبون نے نقابت
کی کڑکیت کرا کا کہکر ہٹے بلداق گردنے اپنے لشکر سے ایک پہلوان کو بھیجا اُسنے آکر میدان مین نعرہ کیا
کہ ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے مین آئے کچھ ہنر جنگ دکھائے
مین شاگرد بلداق ہون فن سپہ گری مین بہت طاق ہون کل جو دس جوان یہان کے قتل ہوئے وہ سب
تو لازم تھے آج میرے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا بدیع الملک نے جو اُسکی یاوہ گوئی سنی چاہا مرکب بڑھا کے
میدان مین جاؤن اُس سے مقابلہ کرون کہ شہنشاہ گوہر کلاہ سامنے آئے کہا آج بھی مین ہی اُسکے مقابلے
مین جاؤنگا آپ کیون تکلیف فرمایئے بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو منع کیا مگر شہنشاہ نے بدیع الملک
کو مجبور کرکے رخصت میدان لی اُسکے مقابلے مین آکے کہا اے یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے پہلوان نے کہا
ای جوان تو نے میرا نام سنا ہوگا کہ مین بیژن گرد ہون بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا ہے اور بہت
لوگون نے میری اطاعت قبول کی ہے تو نے جو کل دس جوانون کو قتل کیا اس بات پر بہت نازان ہو آج
میرے ہاتھ سے تمہارا بچنا دشوار ہے شہنشاہ نے جواب دیا اے بیژن مجھے دس پہلوانون کو قتل کرکے ناز نہین
ہے اگر پہلوان ہوتے تو وہ اس طرح ذلت وخواری سے قتل نہوتے مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی مثل انہین کے یاوہ گو
ہے اور وہی انجام تیرا بھی ہوتا ہے بیژن نے جواب دیا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے ابھی معلوم ہو جائیگا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے فرمایا پھر لا جو حربہ رکھتا ہے بیژن نے کہا مین کیا پہلے وار کرون پیشتر تم اپنے دل کا حوصلہ نکال لو
اگر مین وار کرونگا تو تمہین وار کرنے کی طاقت نرہیگی شہنشاہ نے فرمایا او بیہودہ گو تجھے اس سے کیا مطلب ہے
اگر وار کرتا ہے تو مین موجود ہون وار کر جب تیرے وار سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے ہم لوگون کا دستور نہین
کہ وار مین سبقت کرین بیژن نے تلوار میان سے لی کہا اے جوان مین مجبور ہون تو خود چاہتا ہے کہ حوصلہ دل کا دل ہی
مین رہے شہنشاہ نے فرمایا تو شوق سے وار کر بیژن نے تلوار لگائی شہنشاہ نے اُسکے وار کو خالی دیکر ہاتھ
بڑھا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اُسنے دوسرا ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کی کمر مین ڈالا زور ہونے لگا جو جو سوار میدان
جنگ آزما لشکر طرفین مین سے تھے اُس تماشے کے دیکھنے کو آگے بڑھ آئے سب نے کہا اب بہتر ہے

گھوڑون کی جان بچاؤ زمین پر آؤ کہ لنگر تمہارا روا داو گیتی کے دوسرا نہین اٹھا سکتا ہو دونون پہلوان گتھے ہوئے
گھوڑون سے اُترے زمین پر آتے ہی بیژن نے شہنشاہ کو ریل کر دس قدم پر لا کے پھر مارا شہنشاہ نے لنگر
قائم کیا اُسنے بہت بہت زور کیا مگر لنگر نہ اُکھڑ سکا جب شہنشاہ نے دیکھا کہ اب اسکے زور مین کمی ہو سینے مین دم
اڑا کے ریلے دو ڈھے بیس قدم پر لا کے پھر مارا بیژن نے لنگر قائم کیا شہنشاہ نے دیر تک زور کیا جب موقع
ہوا پھر بیژن پانچ قدم شہنشاہ کو ہٹا لایا تھوڑی دیر زور کیا شہنشاہ موقع پاکے آگے سات قدم ہٹا لے گئے اب
اس قسم کے آپس مین زور ہونے لگے اسی رد و بدل مین شام ہوئی بیژن شہنشاہ کو روک کے کھڑا ہوا کہا
ای جوان آج تو مجھ سے خوب لڑا مگر دن برائے جنگ اور رات برائے راحت ہو اب جا کر اپنے خیمے مین استراحت
کر کل پھر میرے تیرے مقابلہ ہوگا شہنشاہ نے جواب دیا ای بیژن ہم لوگون کا یہ قاعدہ نہین ہو یا زیر کے
یا زیر ہوکے پلٹینگے اگر خدا تجھے ظفریاب کریگا تو بخوشی و خرمی اپنی طرف واپس جانا اگر اللہ ہمین فتح دیگا ہم اپنے
لشکر کی طرف واپس جاینگے بیژن نے کہا ای شہنشاہ رات کو ہماری تمہاری جانبازی کون دیکھیگا اسکی
جنگ کو صبح پر موقوف رکھ شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا ای بیژن یہ بات ہمارے یہان کے دستور کے
خلاف ہو ہم ایسا نہین کر سکتے جب بیژن مجبور رہا کہا پھر رات کو کیا معلوم ہوگا اور سب لوگ کیونکر دیکھینگے
شہنشاہ نے کہا رات کا دن ہونا کیا بڑی بات ہو روشنی کراؤ بیژن مجبور ہوا اپنے لشکر کی طرف دیکھ کر
روشنی کا اشارہ کیا ملبداق نے اسی وقت روشنی کا بندوبست کیا یہان بدیع الملک نوجوان نے بھی روشنی
کرائی میدان جنگ مین اسقدر روشنی ہوئی کہ دن سے بہتر اُجالا ہو گیا بیژن و شہنشاہ دونون پھر گرم جنگ
ہوئے وہ شب بھی بسر ہوگئی دن ہوا تو بیژن کو شدت گرسنگی نے بیتاب کیا شہنشاہ گوہرکلاہ کو پھر روک کے
کھڑا ہوا اور کہا ای شہنشاہ کل صبح سے ہم تم مصروف جانبازی ہین اور اسوقت تک بے آب و دانہ
جانبازی کر رہے ہین اب مناسب یہ ہو کہ کچھ ضرور از قسم میوہ جات وغیرہ کھانا چاہیے کہ قوت جنگ ہو
اور زندگی تلخ نہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ ای بیژن یہ بھی ہمارے قواعد کے خلاف ہو اگر تمہین ضرورت
ہو تو ہم مانع نہین ہین تم کھاؤ بیژن نے کہا بھلا یہ ہو سکتا ہو کہ مین تو کھاؤن اور آپ اسی حالت مین رہین
شہنشاہ نے فرمایا چونکہ ہمارا دستور نہین ہو پس اسلیے تمہارے واسطے عیب نہین ہو بیژن نے کہا یہ
نہ ہوگا شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا تمہین اختیار ہو بیژن پھر لڑنے لگا شہنشاہ بھی مشغول زور آزمائی
ہوئے تھوڑی دیر کے بعد بیژن مین قوت باقی نہ رہی اور بھوک کی شدت ہوئی شہنشاہ گوہرکلاہ سے
کہا اگر آپ اجازت دین تو مین بھی کچھ شغل اکل و شرب کرون گو یہ امر خلاف ہو مگر مجبور ہون کہ اس وقت
مجھ سے کچھ نہین ہو سکتا شہنشاہ نے کہا مین تمہین نہ اسوقت مین مانع تھا نہ اب مانع ہون بیژن نے فوج
کی طرف دیکھ کے اشارہ کیا اسی وقت ملبداق نے میوہ و نواکہات کشتیون مین لگا کے اسکے واسطے
بھیجے و دودھ بھی کثرت سے آیا بیژن نے میوے کے دو چار پھنکے لگائے کچھ فواکہات کھا کر دودھ پیا
تازہ دم ہو کر پھر شہنشاہ کے سامنے آیا کہا مین بہت محجوب ہون مگر کیا کرتا مجبور تھا شہنشاہ گوہرکلاہ نے
کہا حجاب کی کیا بات ہو اگر ہمارے یہان یہ بات متروک نہوتی تو ہم بھی ایسا ہی کرتے بیژن سے پھر
ہاتھ ملا اب شہنشاہ نے زیادہ تیان کرنا شروع کیا جہان قابو پایا دو چار رگڑے ایسے دیے کہ بیژن
کے حواس جاتے رہے ہانپنے لگا تڑپ کے نکلا پھر شہنشاہ گوہرکلاہ نے اسکو باندھا وہ چار رگڑے

دیکھے یہ کیفیت جو بلداق نے دیکھی آنکھوں میں روز روشن تاریک ہوا اپنے سب پہلوانوں سے کہا غضب
کی بات ہو کہ بیژن ابھی تازہ دم ہو اور شہنشاہ نے ابتک کچھ نہیں کھایا ہو مگر پیشتر سے اب زیادہ جولان
کر رہا ہو اگر بیژن زیر ہو گیا تو میرا بازو ٹوٹ جائیگا اب ایسا میرا کوئی شاگرد نہیں ہو میں خود اُس سے
نہیں لڑ سکتا تھا بڑی قوت ہمیں بھی مگر خداپرست قوت کے پیچھے ہیں بیژن کی زور بھی شہنشاہ سے بہت
زیادہ ہو اور لشکر بھی شہنشاہ کا بیژن کے آگے کوئی چیز نہیں ہو مگر شہنشاہ ہر مقام پر اُنکو عاجز کرتا ہو اور
بیژن سے اُسکا لشکر نہیں اکھڑ سکتا ہو سب لوگ کہتے تھے کہ شہنشاہ اگر خود زیر نہ ہوگا تو بیژن کو زیر
بھی نہیں کر سکیگا یہاں تو لوگ اس خیال میں تھے اور شہنشاہ گوہر کلاہ۔ بیژن کو لے دوڑے اُسنے
چاہا بیٹھکر شہنشاہ کو دھوکا دوں مگر شہنشاہ نے اُسکی کمر میں ہاتھ دیکر جھٹکا مارا کہ بیژن کے ہوش اُڑ گئے
لنگر قائم نہ کر سکا شہنشاہ نے اُسکو تا بہ سینہ اُٹھایا دوسرا زور کرکے سر سے زیادہ بلند کیا چاہا زمین پر ماریں کہ
استخوان بیژن کے چور چور ہو جائیں مگر بیژن نے عرض کی اے شہریار اب غلام کو امان دیجیے اگر
سر سے بلند کیا ہو تو خاک مذلت پر گرا کے ذلت نہ دیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا اے بیژن اگر اپنے
مذہب باطل کو ترک کرو تو امان دیجائے بیژن نے عرض کی میں نے اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور
آپکی اطاعت قبول کی شہنشاہ نے اُسکو آہستگی زمین پر رکھدیا دونوں لشکروں سے صداے تحسین و آفرین
بلند ہوئی بیژن شہنشاہ کے قدموں پر گرا شہنشاہ نے بغلگیر کیا بفتح و فیروزی میدان جنگ سے پلٹے
مگر بلداق نے جو کیفیت دیکھی ایک کوہ الم اسکے دل پر گرا اسی وقت اُسنے طبل بازگشت بجوایا اپنے
خیمے کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی شہنشاہ گوہر کلاہ کو لیکر خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے
سرداروں نے شہنشاہ پر سے بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا بدیع الملک اپنی بارگاہ میں آئے جلسۂ
عیش و نشاط آراستہ کیا بیژن کو شہنشاہ نے بدیع الملک سے ملایا بدیع الملک نے اُسکو کلمہ
تعلیم فرمایا بیژن نے کلمہ پڑھا شریک جلسۂ عشرت ہوا یہاں تو یہ عیش و عشرت کی تیاریاں تھیں مگر بلداق
جو اپنے خیمے میں واپس آیا سب پہلوانوں کو بلایا کہا بیژن سے بڑھکے تم میں کون ہو سب نے کہا سوا
آپکے اور کوئی بیژن سے زیادہ نہیں ہو بلداق گردنے کہا جب بیژن زیر ہو گیا تو اب اہل اسلام سے
لڑکر کون فتح پائیگا غضب تو یہ ہوا کہ بیژن نے اپنا مذہب بھی ترک کر دیا اور مسلمان ہو گیا اگر نہ کرتا تو یقین
ہو شہنشاہ کے ہاتھ سے قتل ہو جاتا سب نے کہا یہ بات تو ضرور تھی مگر بیژن کو ایسا لازم نہ تھا
بلداق نے کہا رو تو جو کچھ ہونے والا تھا وہ ہوا اب اہل اسلام سے مقابلے کی کیا فکر کیجائے سبنے
کہا ہم لوگ حاضر ہیں جس طرح بن پڑیگا اُس سے مقابلہ کرینگے اپنی جان دینگے بلداق نے کہا
یہ مجھکو منظور نہیں ہو میں اپنی جان سے تمھاری جان کو بہتر سمجھتا ہوں سب نے کہا اگر آپ کو مقابلہ کرنا منظور
نہیں ہو تو ایک نامہ بدیع الملک کو تحریر فرمایئے اور مہلت مانگیے دیکھیے وہ مہلت دیتے ہیں یا
نہیں بلداق نے اس بات کو پسند کیا اور ایک نامہ بدیع الملک نوجوان کو تحریر کیا مضمون اس
نامہ کا یہ تھا کہ مجھکو ترتیب فوج کی ضرورت ہو اور میری فوج میں بعض بعض سردار علیل ہیں اسواسطے
مجھکو آٹھ روز کی مہلت درکار ہو یہ مضمون لکھکر ایک پہلوان کو بلایا اُسے نامہ دیکر کہا اگر بدیع الملک
یا اور کوئی سردار کوئی کلمہ میری شان میں خلاف زبان سے نکالے تو اُسکو سنکر خاموش ہو رہنا جواب سخت

مندیا جب خداوند طاہر کے یہان سے فوج ساحران آئیگی تو اسوقت عوض لے لینگے یہ سب باتین سمجھاکر نامہ دارکو
روانہ کیا وہ نامہ دار لشکر اسلام مین آیا بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا بدیع الملک کے
ملازم جو بعہدہ نگہبانی در بارگاہ پر بیٹھے تھے انھون نے اُسکو روکا کہا ہم تمھاری اطلاع کرین جو حکم
ہوگا ویسا کیا جائیگا نامہ دار وہین ٹھہر رہا دربانون نے ہرکارے کو بلایا ہرکارہ جب آیا تو نگہبانون نے
کہا یہ ایک شخص آیا ہو بلداق گرد کا نامہ لایا ہو شہریار کی قدمبوسی کا خواستگار ہو اسکی اطلاع کردو ہرکارہ اندر
آیا بدیع الملک سے عرض کی حضور ایک نامہ دار بلداق کا آیا ہو امیدوار باریابی ہو بدیع الملک
نے فرمایا بلالو ہرکارہ باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا نامہ دار نے رونق بارگاہ کو دیکھا بیژن کے
جاہ وحشم پر نگاہ کی دیکھا ایک دنگل پر بیٹھا ہو لباس فاخرہ زیب جسم ہو سرداران اسلام سے باتین کررہا
ہو نامہ دار کو اسکی صورت دیکھکر غصہ آگیا مگر بلداق گرد نے کہدیا تھا کہ خبردار کوئی بات سخت زبان سے
نکالنا اسی وجہ سے خاموش ہو رہا نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے جواب نامہ اُسکی
پشت پر لکھدیا کہ جب تک تم پیام جنگ نہ دوگے ہم تمسے مقابلے کے واسطے نہین کہینگے جب
تمھارا سب انتظام درست ہو جائے اسوقت ہمین اطلاع دینا یہ جواب لکھکر اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ
ہوا بیژن نے بدیع الملک سے کہا آپ جانتے ہین کہ یہ فرصت کسواسطے مانگی ہو بدیع الملک نے
فرمایا عذر یہ لکھا تھا کہ میرے یہان سردار علیل ہین مین کچھ درستی فوج کی کردونگا بیژن نے عرض کی اصل
اسکی یہ ہو کہ بلداق نے ایک عرضی فیروز ستارہ پیشانی کو روانہ کی ہو مضمون اُسکا یہ ہو کہ یہان لڑائی
بگڑگئی ہو اور مسلمان اسوقت بہت زیادہ ہین اگر آپ لشکر ساحران روانہ فرمائینگے تو مسلمان مجھپر غالب
آجائینگے جس دن وہان سے فوج آئیگی اسی دن یہ طبل جنگ بجوائیگا بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہو
اگر فوج ساحران بھی آئیگی تو میرا کیا بنا لیگی بیژن نے عرض کی اے شہریار وہ لوگ جو آئینگے
تو سحر کرینگے بدیع الملک نے کہا اگر سحر کرینگے تو کیا ہوگا بیژن ایسی ہی باتین بدیع الملک سے
کرتا رہا مگر نامہ دار جو جواب نامہ لیکر بلداق کے پاس پہونچا نامہ دکھایا بلداق گرد خوش ہو کہا واقعی یہ
لوگ بڑے جری ہین اور بہادری مین انکی کلام نہین ہو مین نے صرف آٹھ روز کی مہلت چاہی تھی
بدیع الملک نامدار نے اُسکے جواب مین یہ تحریر فرمایا ہو کہ جب تک تم ہمین پیام جنگ نہ دوگے تب تک
ہم مقابلہ نہ کرینگے تم بسہولیت اپنا بند وبست کرو جس وقت سب انتظام ٹھیک ہو جائے اُس وقت
جنگ آغاز کرو سب لوگون نے کہا اب آپ کو مدتون کی فرصت ہوگی جب تک فوج وہان سے
نہ آئے تب تک خاموش رہیے بلداق گرد نے کہا اگر بدیع الملک نامدار لشکر ساحران پر بھی
غالب آئے تو مین اُسسے مقابلہ کرونگا اگر زیر کردونگا تو اپنے لشکر کا بادشاہ بناؤنگا اور اگر زیر ہو جاؤنگا
تو اُنکی اطاعت قبول کرونگا سب نے کہا ہم لوگون کی بھی یہی رائے تھی کہ آپ بدیع الملک سے مقابلہ
کرین ان سب کو تو اس کیفیت مین چھوڑیے

## اب حال نامدار بلداق کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ جو نامہ لیکر روانہ ہوا تو دوسرے روز فیروز کے پاس پہونچا نامہ بلداق گرد کا دیا فیروز نے

نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی بجگان سے مخاطب ہوکر کہا یہ مسلمان بڑے جری ہین جس سے
مقابلہ کرتے ہین انکو عاجز کر دیتے ہین ایسا پہلوان نامی یہ کہتا ہو کہ مین مقابلہ کرنے سے عاجز ہون اگر
آپ فوج ساحران روانہ نہ کیجیے گا تو لڑائی بگڑ جائیگی مسلمان غالب آجائینگے بجگان نے کہا ان لوگون
سے ہر ایک دیتا ہو بڑے تیغزن صف شکن ہین آج تک بڑے بڑے طلسم فتح کیے کیسے کیسے ساحر
انکے ہاتھ سے قتل ہوئے فیروز نے کہا ابھی تو مین کچھ نہین بولتا ہون مگر جب یہ لوگ طلسم کے اندر
کسی قسم کا فساد برپا کرینگے اسوقت مین انکی خبر لونگا ابھی تو یہ لوگ رہتے ہین اور یقین ہو جبتک کہ طلسم کے اندر
پہونچین گے تب تک انکے سردار بھی بہت کم رہجائینگے اب مین یلداق کو جو فوج روانہ کرتا ہون یہ لوگ
ایسے ہین جو آج تک سحر مین کسی سے نہین دبے اور مگر انکے حصے مین ہو بجگان نے کہا اسکا انتظار
نہ فرمائیے کہ جب یہ لوگ طلسم کے اندر آئین اسوقت آپ انسے مقابلہ کیجیے جو کچھ آپکو کرنا منظور رہتا ابھی
سے آپ انکا انتظام شروع کر دیجیے اور اس روز جیسا آپ نے فرمایا تھا کہ ایک ساحر نے مجھے خبر دی
ہو کہ طلسم مین ایک دروازہ پیدا ہوا اور ایک جوان خارزار طلسم مین آکر غائب ہوگیا ایک جوان اور کسی
طرف چلا گیا وہان بعض لوگ قتل ہوئے پس یہ دروازہ خلاف قاعدہ کیسا پیدا ہوا اور جوان کون تھے جو
وہان آکے غائب ہوگئے اور ان لوگون کو قتل کس نے کیا یہ سب باتین آپ نے سنین اور ابھی تک
کچھ انتظام نہین کیا فیروز نے کہا اے بجگان اس امر کا مجھے بھی تعجب ہو کہ یہ دروازہ طلسم مین کیسا
پیدا ہوا ہو یا مین یلداق گرد کو فوج روانہ کرون تو خود اس دروازے کے دیکھنے کو جاؤن اور اسکی
اصلیت کو بھی تحقیق کرون بجگان نے کہا آپ تو خداوند طلسم ہین آپ کو اصلیت کے تحقیق کرنے کی
ضرورت ہی کیا ہو کیا آپکو معلوم نہین ہو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ دروازہ کیسا
ہو جس دن سے اس طلسم کی حکومت میرے قبضے مین آئی اس روز سے مین نے یہ بات نہین دیکھی کہ
طلسم مین دروازہ پیدا ہوا اور پیدا بھی ہوا تو اس سمت جس سمت کوئی جاتا نہین ہو یہ عجب کی بات ہو
اور دو جوانون کا اسی طرف سے آنا بڑے تعجب کی بات ہو میری عقل حیران ہو اول احتیاطاً خارزار طلسم
بنایا گیا ہو کس کی مجال ہو جو طلسم کے اندر آسکے وہان علاوہ ازین طلسم کے مکان نئے طور سے واقع ہین
کہ زمین کا ایک طبقہ بالکل صاف کئی کوس تک ہو اور اسکے نیچے شہر آباد ہو وہان ملازمین طلسم کے مکان
ہین جب یہان سے رخصت پاتے ہین تو وہان جاتے ہین انکے سوا اور کوئی وہان نہین رہتا ہو بجگان
نے کہا پہلے فوج روانہ کیجیے آپ بھی وہان تشریف لے چلیے انکا بندوبست کیجیے فیروز
ستارہ پیشانی نے اپنے ملازمین کو آواز دی دو لوگ آئے فیروز نے ایک پرچہ لکھا ایک ملازم کو
دیا کہ معین جادو کو یہ پرچہ جاکے دو ساحر روانہ ہوا فیروز نے دوسرا پرچہ لکھکر دوسرے ساحر کو
دیا کہا یہ جاکر عتیق جادو کو دو دونو ابھی واپس آؤ بلکہ انکو بھی لاؤ وہ بھی ساحر روانہ ہوا بجگان نے کہا
اب آپکے چلنے مین کتنی دیر ہو فیروز نے جواب دیا کہ معین جادو اور عتیق جادو آلین تو مین
چلون بجگان نے کہا یہ کون مددگار ہین کچھ انکی تعریف بیان کیجیے فیروز نے کہا معین جادو
اس طلسم کے قدیم مددگار ہین اور بیدار کیتا ہین انکے پاس دس ہزار چیلے سحر کے سیکھے ہوئے ہین جو کام
انکا ہوتا ہو ان پہلوانون کے ذریعے سے ہوتا ہو ظاہر مین آدمی معلوم ہوتے ہین بات کرتے ہین بات کا

جواب دیتے ہین کھانا کھاتے ہین مگر وہ مر نہین سکتے اُنکی مرگ وزیست مین معین جادو کو اختیار ہی جب
معین جادو چاہین اُنکو مار ڈالین جب چاہین اُنکی صورت کے وہی پیدا کردین اُنکو براے مقابلہ
لشکر اسلام روانہ کرونگا اور عقیق جادو بھی ساحر یکتا ہین اُنکا بھی جواب دینے والا بہت کم ہو بعض لوگ اس
طلسم مین ایسے ہین جو اُنکے مقابلہ کے ہین ورنہ اُنسے بہتر کوئی سحر مین دخل نہین رکھتا ہو اُنھون نے ایک
بارگاہ سحر بنائی ہی اس بارگاہ مین حریف کو مع لشکر بلاکر بٹھاتے ہین جب لشکر حریف کے سب لوگ جمع
ہوجاتے ہین بارگاہ کو سحر کرکے اڑا دیتے ہین وہ بارگاہ چارون طرف سے لوہے سے زیادہ مستحکم ہوجاتی ہی
اگر کوئی چاہے کہ بارگاہ کے اندر سے نکل جائے یہ بات ممکن نہین وہ بارگاہ ایک دریا مین جاکر اُن
سب اسیرون کو ڈبو دیتی ہو اسیر چالیس دن تک اس دریا مین رہتے ہین اگر اُنکی اطاعت قبول کرتے
ہین تو وہ رہا کر دیتے ہین اور اگر سرتابی کرتے ہین تو وہ اپنے یہان کے زندانخانہ مین بھیجدیتے ہین بجگان نے
کہا واقعی یہ دونون باتین آج نئی سُنین ایسے ساحر جنھے آج تک نہین دیکھے بڑے بڑے طلسمون مین
جانے کا اتفاق ہوا مگر یہ بات کہین نہین دیکھی فیروز نے کہا بجگان ابھی تمنے اس طلسم مین کیا دیکھا ہی
ذرا حمزہ کو طلسم کے اندر آنے دو پھر سحر کی کیفیت دیکھنا کہ کیا آفت برپا کرتا ہون اور کیونکر حمزہ کو ایک
دن مین گرفتار کرلیتا ہون اسم اعظم اور حرز ہیکل کچھ نہ بنا سکیگی وہ اسیر ہوجائیگا اپنی خطاؤن کی سزا پائیگا
یہان کے ساحر ایسے سحر کرتے ہین جو دوسرے طلسم کے بادشاہون نے خواب مین بھی نہین دیکھے
ہین بجگان کو یہ باتین سنکر بہت تعجب ہوا فیروز کی مدح وثنا کرنے لگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ
آسمان پر سناٹا ہوا ایک برق چمکی بجگان ڈرا فیروز ستارہ پیشانی نے اُسکے چہرے کی طرف دیکھا کہا
ای بجگان خوف کا مقام نہین ہی معین جادو کی آمد ہو اژدر شیر سوار آتا ہو بجگان نے دیکھا
ایک انسان اژدر سر ایک شیر پر سوار بلندی سے مثل طائر کے نیچے اُترا فیروز ستارہ پیشانی کو سجدہ کیا کہا
معین جادو آتے ہین فیروز نے کہا مین یہین موجود ہون وہ شوق سے آئین مجھسے ملاقات ہوگی
اژدر شیر سوار رخصت ہوا بجگان نے فیروز سے پوچھا یہ کون صاحب ہین فیروز نے کہا یہ اژدر
شیر سوار بیٹا معین جادو کا ہو گو سحر مین باپ سے بڑھکر ہو باپ کی اطاعت مین بدل وجان مصروف
رہتا ہو ہر وقت اُسکے ہمراہ رہتا ہو اُسکے خود عجائبات ایسے ایسے ہین جو باعث آفت طلسم ہین پہلے میرا
ارادہ تھا کہ تنہا اسی کو روانہ کرون مگر پھر سوچا کہ اُنکی شان کے خلاف ہو یہ اسلئے وہ سب کے ساحرون سے
مقابلہ کے واسطے بھیجا جاتا ہو غیر ساحر اس سے کیا مقابلہ کرینگے اور اُسکے بھی خلاف ہوتا میرے حکم کی
تعمیل تو ضرور کرتا چلا جاتا مگر رنجیدہ ہوتا اور معین جادو کو بھی صدمہ عظیم ہوتا ہے مجھے صدمہ ان لوگون
کا خوش نہین آتا مین ان سب کو عزیز جانتا ہون بجگان نے کہا واقعی آپ خداوند طلسم ہین جب تو
ایسے ایسے ساحر آپ کے مطیع ہین فیروز ستارہ پیشانی نے جواب دیا ای بجگان ابھی تمنے
کچھ بھی نہین دیکھا ہو اگر تمھین طلسم کی پوری سیر کرادون تو تمھین حیرت ہوجائے مین سچ سچ کہتا ہون کہ
اس طلسم سے بڑھکر کوئی اور دوسرا طلسم نہین ہو بجگان نے کہا مجھے آپ کے فرمانے کا
یقین کامل ہوا اور اب ہماری خاطر بھی مطمئن ہوا اور امید قوی ہو کہ آپ اہل اسلام کو ضرور گرفتار کرینگے
اور مسلمان آپ سے لڑکے سرسبز نہونگے یہ باتین ہو رہی تھین کہ پھر برق چمکی فیروز نے کہا اب معین جادو

تشریف لائے جنگان نے دیکھا ایک ساحر ضعیف تاج سر پر رکھے ہوئے لباس پہنے ہوئے تخت پر سے
اُترکے فیروز کے قریب آیا فیروز نے سلام کیا معین جادو نے اُسکو دعا دی فیروز ستارہ پیشانی الگ
ادب سے بیٹھا معین جادو بھی اُسکے پاس بیٹھا کہا کیون شہنشاہ مجھے کیون بلایا تھا فیروز نے سب
حال کہا معین جادو نے کہا بھلا مین غیر ساحرون سے مقابلہ کرنے کو جاؤن یہ بات تمھاری عقل کے خلاف
ہو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وجہ یہ ہو کہ اُنمین بعض لوگ ایسے ہین کہ جنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اُسکے مقابلے
مین اور ساحرون کے جانے سے آپکا جانا بہتر ہو معین جادو نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہو تو مین جاتا
ہون فیروز نے کہا مین نے عتیق جادو کو بھی بلایا ہو یقین ہو کہ وہ بھی آتے ہون معین جادو نے کہا اب
اُنھین کیون تکلیف دو مین جاتا ہون سب کام درست کردونگا فیروز نے کہا بہت دنون سے آپ اور
وہ ہمسفر بھی نہین ہوئے ہین آپ کا اور اُنکا ساتھ ہو جائیگا تو مجھے اطمینان رہیگا معین جادو نے کہا
تمھین اختیار ہو یہ ذکر تھا کہ پھر برق چمکی ایک ساحر اژدر پر سوار آیا فیروز ستارہ پیشانی کو سلام کیا
جھک کے سجدہ کیا فیروز نے پوچھا کیا خبر ہو اُس ساحر نے کہا عتیق جادو تشریف لاتے ہین فیروز
نے کہا جلد آئین ایسے ہین معین جادو بھی میرے پاس موجود ہین اگر ابھی آجائینگے تو آپ سے
ملاقات ہو جائیگی اگر دیر لگائینگے تو اُنکو یہان نہ پائینگے وہ ساحر اُسی وقت رخصت ہوا تھوڑی دیر مین
پھر برق چمکی سب نے دیکھا ایک ساحر بلند قامت ایک تخت پر سوار آیا تخت اتارا آپ تخت سے اُترا فیروز
کو سلام کیا فیروز نے اپنے پاس اُسکو بھی بٹھایا کہا مین نے تمکو اسواسطے بلایا ہو کہ مسلمانون نے بہت
سر اُٹھایا ہو تم اور معین جادو دونون لشکر جاؤ سب کو گرفتار کرلاؤ عتیق جادو نے جواب دیا جب
مین جاتا ہون تو معین جادو کی کیا ضرورت ہو اور اگر معین صاحب کا ارادہ ہو تو میری کیا ضرورت
ہو فیروز نے کہا اُنمین بعض لوگ ایسے ہین جو سحر کی حقیقت نہین جانتے ہین اور اُنپر دست عمل
سحر تاثیر نہین کرتا ہو اسواسطے مین آپ دونون صاحبون کو روانہ کرتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو اُسمین
کوشش بلیغ فرمایئے عتیق جادو نے کہا آپ کی خوشی ہر حال مجکو منظور ہو ورنہ معین صاحب کے جانے کی
کیا ضرورت ہے فیروز نے کہا آپ سنیئے جلیئے عتیق جادو خاموش ہورہا فیروز نے کہا اب حضور
تشریف لیجائیے یہان سے جاکر اسباب سفر درست کیجیے اور معین صاحب آپ بھی تشریف لیجایئے مین اور
ایک کام کو جاتا ہون معین جادو اور عتیق جادو اپنے مکانون پر آئے وہ شب وروز تو سامان سفر مین
بسر کیا دوسرے روز معین جادو اور عتیق جادو دونون نے لشکر جانب بلداق گرد سفر کیا کہ ذکر انکا
وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

## اب کیفیت مریخ آفتاب علم اور صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو اپنے لشکر کی تلاش مین روانہ ہوئے شب وروز کوچ مقام کرتے ہوئے آٹھوین روز ایک صحرا
مین پہونچے امیر کو اس صحرا کی نضا بہت پسند آئی مریخ آفتاب علم سے فرمایا آج اسی جگہ قیام کرو صبح
کو پھر چلینگے مریخ نے عرض کی اے صاحبقران زمان یہ صحرا لائق اُترنے کے نہین ہو یہان کی آب وہوا
بہت خراب ہو آجتک باشندگان طلسم اس طرف سے راستہ نہین چلتے ہین ایسی ہی کوئی ضرورت

ہوتی ہو تو سفرت آتے ہیں یا کسی قیدی کو مارنا منظور ہوتا ہو تو اس طرف لاتے ہیں اور یہاں لاکر چھوڑ جاتے ہیں وہ دو ایک روز میں تمام ہو جاتا ہو صاحبقران نے فرمایا تو یہاں سے جلد نکلنا چاہئیے اسقدر بھی ٹھہرنا مناسب نہیں ہو مریخ آفتاب علم نے لشکر سے کہا کہ اس صحرا میں دیر تک نہ ٹھہرنا جہانتک ہو سکے جلد نکل چلو لشکریوں نے جو یہ خبر سنی گھوڑوں کو سرپٹ ڈال دیا ایک دن میں اس صحرا کو طے کیا قریب شام ایک پہاڑ کے متصل ہو پہنچے مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران زمان اب یہاں قیام فرمائیے بلکہ دو ایک روز ٹھہر جائیے کہ یہاں کی آب و ہوا بہت مفید ہو اور ایک مطلب اور بھی ہو میں یہاں کے سردار کو بلاؤنگا آپ کا مطیع کراؤنگا وہ ایک در بند کا مالک ہو طلسم کا پہلا در بند وہی ہو صاحبقران زمان نے کہا جو تمہاری خوشی ہو وہ کرو میں دو تین دن تک یہاں مقام کرونگا مریخ آفتاب علم نے لشکر کو روکا صاحبقران زمان گھوڑے سے اترے اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں آئے مریخ آفتاب علم نے ایک دستک دی سب نے دیکھا ایک طائر سفید رنگ آیا مریخ آفتاب علم نے اس طائر کو اپنے پاس بلا کر سر پر ہاتھ پھیرا ایک نامہ لکھکر اسکے گلے میں ڈال دیا اور کان میں کچھ کہا وہ طائر مریخ کے ہاتھ پر سے اڑ گیا سب نے مریخ سے پوچھا یہ طائر کہاں گیا ہو مریخ نے کہا ایک ساحر کے بلانے کو گیا ہو تھوڑی دیر میں ساحر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس آئیگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم اپنے خیمے میں گیا ملازموں سے کہا کہ جو کوئی ساحر ہمیں دریافت کرے تو ہمارے پاس پہونچا دینا تھوڑی دیر انکو اپنے خیمے میں ہوئی تھی کہ صاحبقران زمان نے ایک خادم کو بھیجکر اپنے یہاں بلایا مریخ آفتاب علم صاحبقران کے خیمے میں گیا تھوڑی دیر میں ملازم نے مریخ سے آکے عرض کی جنکی نسبت آپ فرما گئے تھے وہ حاضر ہو مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران گوگرد جادو مالک در بند اول حاضر ہو میں نے انکو بلایا تھا اگر آپ کی اجازت ہو تو اندر بلا لوں امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہو بلا لو مریخ آفتاب علم نے کہا بلا لو ملازم پھر آیا گوگرد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا گوگرد جیسے اندر بارگاہ کے آیا زینت بارگاہ دیکھکر حیران ہوا مریخ آفتاب علم سے پہلے صاحبقران زمان کو سلام کیا پھر مریخ کو سلام کیا مریخ کو تعجب ہوا اپنے دل میں کہا یہ کیا باعث کہ گوگرد جادو نے صاحبقران زمان کو پیشتر سلام کیا اور مجھے بعد سلام کیا صاحبقران زمان کو آج تک گوگرد جادو نے نہیں دیکھا تھا اور مجھے خوب جانتا ہو مگر کیا سبب جو صاحبقران زمان کو پہلے سلام کیا اس فکر میں تھا کہ گوگرد جادو نے عرض کی کہ اے شہریار آپ کو کس بات کی فکر ہو گوگرد جادو نے جو خود پوچھا تو مریخ آفتاب علم نے کہا کیا سبب ہو جو تمنے پیشتر مجھے سلام نہ کیا اور میرے آقا کو سلام کیا تمہیں یہ کیفیت معلوم تھی گوگرد نے عرض کی کہ میں نے اس تمام محفل میں سب سے باجاہ و حشم جسکا دیکھا انکو پیشتر سلام کیا مریخ نے کہا یہ سب کے آقا ہیں اور میرے بھی مالک ہیں اگر تم انھیں پہلے سلام نہ کرتے تو میں خود اسکی ہدایت کرتا کہ اقبال مندی ہمارے آقائے نامدار کی ایسی تھی کہ تمنے خود پہلے انکو سلام کیا گوگرد جادو نے کہا میں نے آجتک انکو طلسم میں نہیں دیکھا اور آپ جو اپنا مالک و آقا فرماتے ہیں اسکا کیا سبب ہو مریخ آفتاب علم نے کہا صاحبقران زمان میں نے سال بھر انکی اطاعت قبول کی اور اپنے

مذہب باطل کو ترک کیا گوگرد جادو نے عرض کی اے شہریار مین آپ کے ارشاد کو ابھی تک نہین سمجھا کہ
آپ نے کیا ارشاد کیا اور اسکا کیا مطلب ہوا مرزخ آفتاب علم نے تب پورا قصہ اپنا بیان کیا گوگرد کو
سنکے کمال حیرت ہوئی کہا یہ کیا مین نے آج نئی کیفیت سنی مرزخ آفتاب علم نے کہا تم بھی میری تقلید کرو اپنے
دین ناقص کو چھوڑو مذہب حق اختیار کرو کہ عقبے مین راحت ہو اور آقا کے نامدار کی اطاعت قبول کرو کہ
یہ بزرگ قوم ہین اور اقبالمندی انکی تمکو خوب معلوم ہو گئی کہ پہلے تمنے باوجود جاننے کے انہین کو
سلام کیا گوگرد نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو مرزخ آفتاب علم زندہ نچھوڑیگا اور اب طلسم کا باقی رہنا بھی
مشکل ہی جب ایسا شخص شریک ہوا ہو تو یہ طلسم مجکو اسی تور سے زیر کریگا ہو سکتا ہی کہ انکو قتل کر ڈالیگا سحر مین ثابت
مین کوئی اسکا ہمسر نہین ہی اس سے کون مقابلہ کر سکیگا اور اصل بھی یہ ہی کہ اس شخص کے اقبالمند ہونے مین
کوئی شبہہ نہین ہی اور طلسم کشا بھی اقبالمند ہی لیکن شاہزادے سے زیادہ اقبالمند ہی جب تو شاہزادے نے
انکی اطاعت قبول کی اور مین نے بھی پیشتر اسکو سلام کیا اصل یون ہی کہ یہ شخص اقبالمند ہی اور انکی اطاعت
کرنا بہت اچھا نتیجہ دیگی اور مذہب کی نسبت درست تو یون ہی کہ ہمارا مذہب سامری پرستی بالکل بے بنیاد
ہی یہ سوچ کے اُسنے مرزخ آفتاب علم سے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا مین نے بسر و چشم منظور کیا مرزخ
نے کہا یا صاحبقران گوگرد جادو کو کلمہ تعلیم فرمایئے یہ مذہب حق اختیار کرتے ہین صاحبقران زمان نے
گوگرد کو اپنے پاس بلایا اور کلمہ تعلیم فرمایا گوگرد نے عرض کی یا صاحبقران ابھی آپ کو طلسم فتح کرنا
ہی اور غلام صد ہنداول کا حاکم ہی اگر مین ابھی کلمہ پڑھ لونگا تو سحر نہ کر سکونگا امیر نے فرمایا بھائی خدا مالک
ہی مین انکی مدد گار ہی مرزخ نے کہا یا صاحبقران ابھی انسے سحر کی توبہ نہ کرایئے بعض کام ایسے ہین جو ہم
انسے دکھلینگے اور انہین کی خوف ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ ابھی انکو سحر کرنے سے مانع نہو یئے صاحبقران
نے فرمایا تمہین اختیار ہی گوگرد جادو نے عرض کی اگر تکلیف نہو تو دربندہ پر تشریف لیچلیے دو ایک روز
وہان قیام فرمایئے مرزخ آفتاب علم نے کہا انشاء اللہ تعالے اب ایک ہی بار آئینگے ابھی تو اپنے
لشکر سے ملنے جاتے ہین گوگرد نے پوچھا لشکر اور بھی ہی مرزخ نے کہا یہان لشکر کہان ہی یہ تو چند
لوگ جو عزیزان صاحبقران سے ہین وہ براے تلاش صاحبقران زمان آئے تھے اور کچھ میرے ملازمین
ہین باقی لشکر ایک مقام پر قیام پذیر ہی اس لشکر سے بھی ملنا مقصود ہی اور بدیع الملک نوجوان کو بھی
تلاش کرنا ہی اگر اس زمانہ مین مل گئے تو پھر وہ لشکر کو ہمراہ لیکر پھر انکی تلاش مین نکلینگے اور طلسم مین داخل کرینگے
گوگرد نے سب کیفیتین دریافت کرین بدیع الملک نوجوان کی وضع صورت سب تحقیق کر کے عرض کی
کہ مین بھی وقتاً فوقتاً انکو تلاش کرتا رہونگا اگر کہین پتہ ملجائیگا تو اپنے یہان لیجاکر رکھونگا جب آپ اسطرف تشریف
لایئے گا تو آپسے ملاقات ہو جائیگی مرزخ آفتاب علم نے کہا بہت مناسب ہی گوگرد تھوڑی دیر ٹھہر کے
وہان سے رخصت ہوا صاحبقران زمان نے دو روز اُس کوہ کے قریب قیام فرمایا تیسرے روز وہان سے
روانہ ہوئے اور اپنے لشکر کی طرف چلے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت معین جادو اور عتیق جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو فیروز سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تیسرے روز جہان بلداق گرد تنا وہان آکے

پہونچے بلداق تو اُنکا منتظر تھا جیسے ہی یہ لوگ آئے اور نامہ دیا بلداق نے جواب نامہ کا دیا اس مین
لکھا تھا کہ ہم معین جادو اور عتیق جادو کو روانہ کرتے ہین یہ لوگ کل کام درست کر دینگے انکو مثل میرے
جاننا اور انکے احکام سے سرتابی نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا بلداق گرد اس جواب کو دیکھکر خوش
ہوگیا معین جادو نے بلداق سے کہا اپنے ملازمین کو بلاؤ بلداق نے اُسی وقت ملازمین کو بلایا
معین جادو نے کہا خیمے صحرا مین استادہ کرو بلداق نے کہا کسقدر خیام اُستادہ کیے جائین معین جادو نے کہا
قریب ڈھائی ہزار کے خیمے استادہ ہو جائین بلداق گرد نے کہا خیمے تو میرے پاس نہین ہین معین جادو نے کہا
خیر اگر خیمے نہین ہین تو کیا ڈر ہے ہم ابھی انتظام کیے لیتے ہین مگر تم طبل جنگی بجواؤ اسنے اسی وقت کہا کہ طبل
جنگی پہ چوب پڑے اُسکے لشکر مین طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے وہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ
ہوئے بارگاہ مین بدیع الملک نوجوان کی آئے عرض کی پروردگار تا دیر گاہ قیامت آفتاب شوکت و
اقبال کو تابان رکھے بلداق نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرا
نبرد ہو بدیع الملک نوجوان نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی بہادر تیاری اسباب جنگ مین مصروف ہوئے بدیع الملک
نے بیژن سے کہا شاید فیروز کے بیان سے مدد آگئی بیژن نے عرض کی بے مدد کے بھلا وہ طبل جنگی
کیون بجواتا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے کل میدان مین دیکھینگے کہ کون کون جوان آتے ہین
اور کیا کیا ہنر جنگ دکھاتے ہین بیژن نے کہا او شہریار سب ساحر آئے ہونگے غیر ساحر نہونگے کیونکہ بلداق
نے لکھا تھا کہ لشکر ساحران روانہ کیجیے غیر ساحر مقابلہ نہین کرسکین گے بدیع الملک نے فرمایا اگر ساحر
آئے ہونگے تو کیا خوف ہے اُنسے بھی مقابلہ کرینگے بیژن نے عرض کی اے شہریار ساحرون سے مقابلہ کیونکر
ہوگا آپ تو سحر سے ناواقف ہین بدیع الملک نے فرمایا مین کہہ چکا تھا شاید تمہین یاد ہو کہ خدا ہر حال مین
ہماری مدد کرتا ہے ہر بلا کو رد کرتا ہے بیژن خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان اور [illegible] مین مشغول
ہوئے مگر بلداق نے معین جادو سے کہا کہ مین نے آپ کے حسب الحکم طبل جنگی بجوایا ہے
معین جادو نے ایک صندوقچہ اپنی جھولی سے نکالا اُسمین سے کاغذ کے خیمے نکالے بلداق کے
ملازمین سے کہا کہ ان خیمون کو جاکر استادہ کرو مگر یہ خیال رہے کہ ایک خیمے سے بھرکے فاصلے پر دوسرا
خیمہ استادہ کرنا یہ نہ جاننا کہ یہ چھوٹے چھوٹے ہین جیسے اصل خیمے ہوتے ہین یہ ویسے ہی ہو جاتے
ہین جگہ کا خیال رکھنا ملازمین بلداق گرد وہ خیمے لیکر میدان مین آئے جس طور سے معین جادو نے
کہا اُسی طور سے سب خیمون کو استادہ کیا جب فراغت پائی معین جادو کو آکر اطلاع دی معین جادو
اُٹھا خیمون کے پاس آیا پھر وہی صندوقچہ نکالا اُسکو کھولا کاغذ کے پتلے اُسمین سے نکالے ایک ایک
خیمے مین ایک ایک پتلا رکھا جب خیمون مین سب پتلے رکھ چکا تو اُسنے سب لوگون سے کہا کہ اب یہان سے
تم سب ہٹ جاؤ اس طرف کوئی نہ دیکھے جو دیکھے گا وہ پتھر کا ہو جائیگا سب لوگ وہان سے بخوف جان
اپنے خیمون مین آکے پوشیدہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد معین جادو بلداق گرد کے خیمے مین آیا کہا
اب لوگ جہان جانے والے ہون جائین بلداق بھی مشتاق تھا کہ معین یہ کیا طلسم بنا رہا ہو فوراً اپنے
خیمے سے نکلا باہر آکے دیکھا وہ سب خیمے استادہ ہین سب مین روشنی ہو رہی ہے ایک ایک

سنجے مین ایک ایک جوان کوہ پیکر دیو قامت بیٹھا ہو ایک ایک صراحی شراب کی آگے رکھے جام بھر بھر کے
پی رہا ہو ایک جانب لشکر کا اصطبل معلوم ہوتا ہو گھوڑے کوہ ہیکل بندھے ہین سائیس اُنکے آگے سجے
ہین یلداق گرد کو یہ سامان دیکھکر تعجب ہوا کہا آپ نے یہ کیا کیا جو یک ناگاہ یہان یہ سب چیزین پیدا
ہوگئین معین جادو نے کہا مین جو کام کرتا ہون ایسا ہی کرتا ہون جو دوسرا نہین کر سکتا ہو اب یہی لوگ
صبح کو میدان مین جاینگے اور سرداران اسلام کو گرفتار کرکے لاینگے یلداق گرد نے بہت کچھ اسکی مدح و
ثنا کی عتیق جادو نے اپنی بارگاہ استاد کی یلداق نے کہا آپ نے کوئی سحر تیار نہین کیا عتیق جادو نے
جواب دیا مجھے جب ضرورت ہوگی سب کو یکبارگی گرفتار کرکے لیجاؤنگا اس بارگاہ سے سحر پیدا ہو جائیگا
یلداق گرد بہت خوش ہوا شب بھر اسکو نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو معین جادو لشکر خیام کی طرف
گیا اور بہ آواز بلند کہا اے جوانان شیر دل ہوشیار ہو جاؤ وقت حرب و پیکار آگیا سب نے دیکھا کہ وہی
سپاہی سلاح جنگ جسم پر آراستہ کرکے اپنے خیمون کے دروازے پر آئے سائیسون نے سب کے
مرکب لاکے موجود کیے سب سوار ہوئے یلداق گرد بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے آیا دیکھا کہ ایک
ایک جوان قوی ہیکل ہو گھوڑے ایسے ہین کہ جو انکا بار سنبھالے ہین ورنہ ہر ایک مرکب سے ایسے
جوان کا بار اُٹھانا مشکل ہو اس طرح سے یلداق گرد میدان کی طرف روانہ ہوا معین جادو بھی سیر
دیکھنے کو ایک تخت پر سوار ہوکے اُسکے ہمراہ ہوا یلداق گرد نے معین جادو اور عتیق جادو سے
کہا کہ آپ لوگ اپنے تخت آگے بڑھایے معین جادو اور عتیق جادو نے اپنے تخت آگے
بڑھائے اس صورت سے میدان مین آئے صف بندی ہوئی لشکر آراستہ کرکے کھڑے ہوئے مگر
بدیع الملک نوجوان جو بیدار ہوئے نماز صبح سے فراغت حاصل کرکے سلاح طلب کیے خادمون نے
کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نوجوان نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر
تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نوجوان نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوئے
لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے میدان مین پہونچکے لشکر غنیم کو دیکھا تو عجب انداز کے
جوان نظر آئے بدیع الملک نوجوان دیکھکر خوش ہوگئے دل مین خیال کیا کہ اگر یہ سب جوان اطاعت
قبول کرین اور اپنے مذہب باطل کو ترک کرین تو زینت لشکر ہین ایسے رودار جوان اور اسقدر فیروز کو
کیونکر ممکن ہوئے یہ خیال کر رہے تھے کہ نقابت شروع ہوگئی کہ یکبیک کل لشکر ہٹ آئے اب یلداق گرد
نے مرکب اپنا صف سے آگے بڑھایا کہا اے بدیع الملک نوجوان مجھ پر ظاہر ہوا کہ آپکی ہمت و
جرات مین فرق نہین ہو اور آپ سا بہادر میری نگاہ سے نہین گذرا اور مین نے آپ کی بہت کچھ تعریف
اپنے سردارون سے کی مجھے آپ کی اس جرات و شجاعت پر رحم آتا ہو اس سے بہتر یہ ہو کہ آپ اُس
لشکر سے نکل جائین ہم اور لشکریون سے سمجھ لینگے اور صاحبقران کو بھی تلاش کرلینگے اور آپ اُس لشکر مین
ہونگے تو گرفتار ہو جاینگے اور شکست کھاینگے بدیع الملک نوجوان نے جواب دیا کہ اے یلداق گرد
بڑے افسوس کی بات ہو کہ تم ایسی بات کہتے ہو جب مین دشمن کی برائی نہین چاہتا تو بھلا اپنے لشکر کو
چھوڑ کر ہٹ جاؤنگا تم خود خیال کرو کہ جو جو کلمات تمنے میری نسبت کہے ہین انکا یہی تقاضا ہو کہ مین سب کو
چھوڑ کے ہٹ جاؤن شاید تم رسم جرات و مردانگی سے آگاہ نہین ہو یہ خلاف ہو کہ مین اپنی جان بچا کر

چلا جاؤن اور جب مجھے یہ امید ہو تو سب کے پہلے اپنی جان دون مگر مجھے تو ایسی امید نہین ہو جیسا کہ تم
کہ رہے ہو یلداق گرد نے کہا آپ کو اختیار ہو مجھے جو کچھ حق ادب ادا کرنا تھا آپ سے کہ چکا بدیع الملک
نے فرمایا اب اس کلام کو ختم کرو یلداق ہٹ گیا صف مین جا کر اُسنے معین جادو کی طرف دیکھا
معین جادو نے کہا اسقدر جوان صف بستہ کھڑے ہین اُنمین سے جسکو چاہیے میدان مین بھیجیے
ایک جوان تمام لشکر کو کافی ہوگا یلداق گرد نے غور سے دیکھا ایک جوان سب مین طویل القامت اور
قوی ہیکل نظر آیا یلداق گرد نے اُسکی طرف اشارہ کیا وہ جوان صف سے نکلا میدان کارزار مین آیا
نعرہ کیا کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ میدان مین آئے اپنے ہنر جنگ دکھائے
اُسکی صدا سُن کے بیژن لشکر اسلام سے بدیع الملک کے قریب آیا پایۂ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی
کہ اے شہریار مین آج میدان مین جاؤن بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے بیژن تمھارے جانے
کی کیا ضرورت ہو اور کسی سردار کو روانہ کرتا ہون بیژن نے عرض کی آقاے نامدار اگر آپ مجھے
اجازت میدان عطا نفرماوینگے تو مجھے ملال ہوگا اور تمام چشمون مین ذلت ہوگی کہ مین صف سے گھوڑا
بڑھا کے خاص اسی واسطے حاضر خدمت بابرکت ہوا ہون بدیع الملک نوجوان مجبور ہوئے فرمایا
تمہین اختیار ہو جاؤ بیژن اذن جنگ پاکر خوش ہوگیا مرکب کو تھرا کر آگے بڑھا اس جوان کے مقابلے
مین آیا کہا اے جوان اپنے نام سے مجکو آگاہ کر تعجب ہو کہ مین نے آج تک تیرے تئین اس طلسم مین
نہین دیکھا ہو اُس جوان نے کہا آگاہ ہو کہ میرا نام اوتاگرد ہو اس طلسم کے پہلوان نامی سے
ہون بیژن نے کہا مین نے آج تک تجھے طلسم مین نہین دیکھا اوتاد نے جواب دیا کہ مین
کیا تیری طرح ہون جو ہر ایک جگہ پھرون مجکو خداوند طلسم یعنے فیروز کے یہان سے اماں نہ ملتا ہو اپنے
مکان مین رہتا ہون جب کبھی مجھے خداوند یاد فرماتے ہین حاضر ہو جایا کرتا ہون یہ کہکر کہا اے جوان تو مجکو
باتون مین ٹالتا ہو یہ میدان جنگ ہو جاے مکالمہ نہین اگر کچھ حربہ رکھتا ہو تو پیش کر بیژن نے جواب دیا
اے جوان ہمارے آقا کا یہ دستور نہین ہو کہ وہ پیشدستی کرین وہی ہمارا بھی دستور ہو پہلے تو وار کر جب
تیری ضرب سے ہمین خدا بچا لیگا تو ہم وار کرینگے اوتاد گرد نے تلوار لگائی بیژن نے سپر اٹھائی تلوار
سپر پر پڑکے اُچٹ گئی اوتاد نے کہا اے جوان اب مین تیری ضرب کا مشتاق ہون بیژن نے اُسکے سر پر
تلوار لگائی اُسنے بھی سپر اٹھائی جیسے ہی تلوار سپر پر پڑی ٹوٹ گئی بیژن حیران ہوا اوتاد نے کہا اے
بیژن اب مین وار کرتا ہون خبردار رہنا بیژن نے کہا تو شوق سے وار کر مین خبردار ہون اوتاد
نے پھر تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے تلوار تھوڑی سی بیژن کے سر مین اُتر آئی بیژن نے دستانہ مارا تلوار
نکل گئی بیژن نے پلٹ کے دیکھا ملازم نے اُسکو اُسی حال مین دوسری تلوار پہونچائی بیژن نے پھر وار کیا
تلوار پھر ٹوٹ گئی اب بیژن بہت پریشان ہوا اوتاد نے کہا اے بیژن اگر تجھے کوئی تلوار عمدہ
نہین ملتی ہو تو ایسی تلوارین رکھنے کی کیا ضرورت ہو جو وقت پر دغا کرین خیر اب مین پھر تجھے مہلت دیتا
ہون اور تلوار منگالے بیژن نے اور تلوار منگائی ملازم نے دوسری تلوار اُسکو پہونچائی بیژن نے
کہا اب میرے وار کرنے کی باری ہو بیژن نے کہا پھر تجھے کون مانع ہو وار کر اوتاد نے پھر تلوار اُسکے
سر پر لگائی سپر اُسکے ہاتھ سے زمین پر گری تلوار پھر اُسی زخم مین اُتر گئی خون کی چادر منھ پر آئی بیژن

گھوڑے سے زمین پر گرا اوتاد نے اسکو نیزے پر اٹھایا چکر دیکر زمین پر مارا کہ بیستون گرد
جان بحق تسلیم ہوا سکی فوج کے لوگون نے صدمے نہین وا زرین بلند کی بدیع الملک کو اسکے قتل ہونیکا
بہت صدمہ ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ کو بھی رنج ہوا اوتاد گرد نے پھر کہا ای فرقۂ خدا پرستان اسکا لاشہ
اٹھالیجاؤ اور میرے مقابلے مین آؤ شہنشاہ گوہر کلاہ بدیع الملک نوجوان کے قریب آئے
کہا میں میدان مین جاتا ہون اس جوان کا سر کاٹ کے لاتا ہون بدیع الملک نے بہت روکا مگر شہنشاہ
گوہر کلاہ نے بدیع الملک کو مجبور کر دیا آپ میدان جنگ مین آئے اوتاد گرد نے کہا ای جوان
کو ناحق اپنی جوانی برباد کرتا ہو بہتر تیرے واسطے یہ ہو کر تو پلٹ جا شہنشاہ نے فرمایا بیہودہ گوئی فضول
ہو طول کلام سے کیا حصول ہو لا جو حربہ رکھتا ہو اسنے تلوار کا وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے چاہا کر
اسکے وار کو خالی دون کہ گھوڑے نے سکندری کھائی خود شہنشاہ گوہر کلاہ کے سر سے ہٹ گیا تلوار
چل چکی تھی سر پر بڑی زخم کاری آیا قریب تھا کہ شہنشاہ بھی گھوڑے سے گرین کر سنبھل گئے اُنکے اور خادم
آکرے گئے شہنشاہ گوہر کلاہ بیہوش ہوگئے اوتاد نے پھر نعرہ کیا بدیع الملک نوجوان نے مرکب آگے
بڑھایا بلداق گرد بڑھا کہا ای بدیع الملک نوجوان مین پھر آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپ مقابلہ
نفرمایئے واپس جایئے اس جوان سے لڑکر فتیاب نہوجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ای بلداق گرد اگر تم کو
ایسا ہی میرا پاس ہو تو فیروز ستارہ دیہیمی کی رفاقت ترک کردو میرے لشکر مین آؤ جو کچھ فیروز سے
سلوک کرتا ہو اس سے زیادہ یہان ہوگا اور قدر کیجائیگی بلداق گرد نے کہا بجا یہ ممکن ہو کہ مین خداوند طلسم
کی ملازمت ترک کردون بدیع الملک نے فرمایا جب تم حلال جانتے ہو تو مین کب گوارا کرونگا کہ اپنے
لشکر کو چھوڑ کے چلا جاؤن صاحبقران کو کیا منہ دکھاؤنگا اور ہمچشم مجھے کیا کہینگے بلداق گرد خاموش
ہورہا بدیع الملک اس جوان کے مقابلے مین آئے فرمایا ای جوان کبت مغرور نہو اگر کچھ جوہر ہو
کو مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اوتاد گرد نے تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے بازو پکڑ کے
اسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی بلداق گرد کو بہت تعجب ہوا معین جادو کو بھی حیرت ہوئی اوتاد نے
خنجر نکال کر بدیع الملک کے شکم پر مارا شاہزادے نے خنجر بھی اُسکے ہاتھ سے چھین لیا جب اوتاد
ہر طرح سے عاجز ہوا تو اسنے بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا بدیع الملک نے بھی اُسکی کمر مین ہاتھ
ڈالا نعرہ کرکے زمین سے اُٹھالیا چرخ دیکر زمین پر مارا اوتاد اُٹھ کھڑا ہوا اب بدیع الملک کو
یقین ہوا کہ یہ ساحر ہو مگر معین جادو نے یہ کیفیت جو دیکھی عتیق جادو سے کہا اسپر تاثیر نہین کرتا تو
معلوم ہوتا ہو کہ اسکے پاس کوئی تحفہ ہو یا تو اسکو کسی طور سے لینا چاہیے یا تم اسپر سحر مین اسے مبتلا کرو
عتیق جادو نے کہا مین شب کو اُسکا بندوبست کرونگا معین جادو نے کہا اچھی بات ہو بغیر اس عمل
کے یہ لوگ اسیر نہونگے وہان تو یہ باتین ہورہی تھین یہان اوتاد گرد پھر بدیع الملک نوجوان کے
مقابلے مین آیا بدیع الملک نے پھر اُسکو زمین سے اُٹھالیا لیکر اپنے لشکر کی طرف آئے خواجہ عمرو
سے کہا اس مکار سے ہوشیار رہنا خواجہ عمرو نے فوراً اسکی زبان مین سوزن دیکر مشکین باندھین
بدیع الملک نوجوان پھر میدان مین آئے معین جادو نے پھر ایک جوان کو بھیجا بدیع الملک
اُسکو بھی اٹھالے گئے اسی طرح دس جوانون کو بدیع الملک اٹھالائے اور خواجہ عمرو ثانی نے

دونون جوانون کی زبانون مین سوزن دیکر اسیر کرلیا جب معین جادو نے یہ کیفیت دیکھی سب جوانون کو اشارہ
کیا خنجر و تلوارین لیکر بدیع الملک نوجوان پر ٹوٹ پڑے بدیع الملک یگانہ و یگانہ وغا
کرنے لگے لشکر اسلام نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی مگر بدیع الملک نے جو
خیال کر کے دیکھا تو لشکر حریف کا کوئی بھی زخمی نہین ہوا اور اپنے لشکر کے بہت سے جوان قتل پائے اور بہت
سے زخمدار دیکھے بدیع الملک کو تعجب ہوا مگر مجبور کیا کرین پھر پشت و پہلو سے ہوشیار ہوگئے بہت عرصہ
ہوگیا مگر کثرت لشکر حریف کم نہ ہوئی بدیع الملک نوجوان کے ہاتھ بھی تھک گئے گو زخم تو بدن پر کوئی
نہین آیا کیونکہ بدیع الملک نوجوان لوح محفوظ اور بازوبند وغیرہ پہنے تھے ان لشکر کے بہت سے جوان
قتل ہوگئے غرضکہ بدیع الملک بہت مجبور ہوئے درگاہ قاضی الحاجات مین ہاتھ اٹھا کر عرض کی
اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اے کس بیکسان اے چارہ ساز غرض اسی وقت بدیع الملک
نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ ہوئی آتی ہوئی صحرا کی ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی سب لوگ اس گرد
کی طرف دیکھنے لگے بلداق گرد نے کہا شاید خداوند نے اور مدد ہمارے واسطے روانہ فرمائی ہو بلداق گرد
یہ خیال کر رہا تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ صاحبقران نامدار بڑے جاہ و حشم سے سب
سرداران نامی کو ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین اور ایک جوان صاحب شوکت و شان بھی ہمراہ ہی
بدیع الملک نوجوان بہت خوش ہوئے صاحبقران زمان جو قریب پہونچے اپنے لشکر کو اس آفت
مین مبتلا پایا بدیع الملک کو لڑتے دیکھا مریخ آفتاب علم کی نگاہ جو پڑی کہا یا صاحبقران دیکھیے
یہ سب لوگ سحر کے بنے ہوئے ہین جو لڑ رہے ہین صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک پکار رہے
ہین مریخ آفتاب علم نے پھر عرض کی یا صاحبقران زمان کیا بدیع الملک نوجوان پر
سحر تاثیر نہین کرتا ہو امیر نے فرمایا ان پر سحر اثر نہین کرتا ہو صاحب تحفہ جات ہین مریخ آفتاب علم
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے امیر تلوار کھینچ کے جا پڑے مریخ نے عرض کی یا امیر
یہ لوگ یون دفع نہ ہونگے مین انکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر تلوار میان سے لی اور اپنے تئین انکے بیچ کے
بیچ مین ڈال دیا جیسے ہوا ہی لگ گئی جل کے خاک ہوگیا معین جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی یلداق گرد
اور عتیق جادو سے کہا تعجب کی بات ہو کہ مریخ آفتاب علم مسلمانون کی طرف سے لڑ رہا ہو ہم شہنشہ
یہ سمجھے تھے کہ ہماری مدد کو آیا ہو یلداق نے کہا ہمارے قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ مریخ کے
آگے جو شخص تھا صاحبقران انھین کا نام ہو اور مریخ کے برابر جو لوگ تھے وہ سردار ہین جو قیدخانہ
طلسمی سے چھوٹ کر آئے ہین معین جادو نے کہا کیا عجب ہو مگر اب کیا کیا جاے جو سلطنت
سب کی جان سے ہے اگر کچھ بندوبست نہ کیا جائیگا تو مریخ سب کا خاتمہ کر دیگا اور پھر ہم لوگون مین کسی کو
زندہ نہ چھوڑیگا یلداق نے کہا پھر اب کیا کرنا چاہیے عتیق جادو نے کہا طبل بازگشت بجاؤ بلداق گرد
نے بھی پسند کیا اسی وقت طبل بازگشت بجا امیر نے مریخ آفتاب علم کو بڑھ کے روکا سب
جوانان سحر اپنی طرف چلے صاحبقران اپنے لشکر کی طرف واپس آئے سب سردار بھی آئے اسی وقت
بارگاہ مین استادہ ہوئین صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین تشریف لے گئے سب سردار اپنی اپنی
بارگاہون مین جا کر استراحت پذیر ہوئے تھوڑی دیر کے بعد امیر کی بارگاہ مین سردار آنے لگے

بدیع الملک تو صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی میں تشریف لے گئے تھے اور امیر
سے سب کیفیت اپنی بیان کی تھی مریخ آفتاب علم کا سب حال پوچھا تھا اور خواجہ عمرو بھی ساتھ
تھے صاحبقران زمان بھی بارگاہ میں آئے تھے جب سب لوگ جمع ہونے لگے تو پھر صاحبقران نے
فرمایا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کہاں ہیں بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی کیفیت بیان کی امیر
نے فرمایا انکی عیادت کو ضرور جانا چاہیے غضب ہوا ایسے شیر جوان کے زخم لگا خدا نے بڑا فضل کیا
کہ اس مکار نے سحر کو اسوقت زور نہ دیا بدیع الملک نے عرض کی پیشتر یہ معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ ساحر ہیں
میں ہر ایک کو جوان غیر ساحر جانتا تھا یہ باتیں تھیں کہ مریخ آفتاب علم آیا صاحبقران زمان نے
کہا اے مریخ ساحروں نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو زخمی کیا ہے ہم انکی عیادت کو جاتے ہیں مریخ آفتاب علم
نے کہا یا صاحبقران زمان اگر خدا نے چاہا تو زخم کو بھی صحت ہو جائیگی امیر نے فرمایا کیونکر مریخ
نے عرض کی یا امیر یہ زخم سحر ہے مرہم سے اچھا ہوگا اور خود بخود فوراً اچھا ہو جائیگا صاحبقران
نے مریخ کو بھی ہمراہ لیا شہنشاہ گوہر کلاہ کی بارگاہ میں آئے دیکھا شہنشاہ مسہری پر بیہوش پڑے
ہیں امیر نے قریب جاکے اسم اعظم پڑھا بدیع الملک نے لوح محفوظ شہنشاہ کے جسم سے مس کی شہنشاہ
کو ہوش آیا امیر کو اپنے پاس پایا اسم اعظم کی برکت سے اٹھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے مزاج پوچھا
شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی کہ آج تک میں نے بہت سے زخم کھائے مگر یہ حالت میری کبھی نہیں ہوئی
خلاصہ نہیں معلوم ہوا میں جانتا ہوں کہ تلوار زہر میں بجھی تھی زخم میں ابتک آگ لگی ہوا سوقت تو سکون ہے
اور زخم میں ٹھنڈک معلوم ہوتی ہو مگر قبل آپ کی تشریف آوری کے اسقدر زخم میں سوزش تھی کہ میں بات
نہ کر سکتا تھا صاحبقران نے فرمایا تلوار زہر کی بجھی نہ تھی بلکہ وہ لوگ ساحر تھے ، فرما کر اسم اعظم پڑھا زخم پر دم
کیا بدیع الملک نے لوح محفوظ اور مہرۂ سلیمانی اور بازوبند زخم پر سے مس کیا زخم اسی وقت جاتا رہا
شہنشاہ صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی میں آئے اب سب سردار جمع ہوئے کہ مریخ
آفتاب علم نے بدیع الملک سے عرض کی حضور کی تلاش میں غلام سرگردان رہا مگر افسوس پیشتر
تو آپ کا نہ پایا اور آپ یہاں تشریف رکھتے تھے بدیع الملک نے اپنی حقیقت بیان کی کہا میں
کیونکر آپ لوگوں کو ملتا مجھ پر مصائب گذرے تھوڑے دنوں کے بعد لشکر میں آیا مریخ آفتاب علم نے
عرض کی میں قبل کا ذکر کرتا ہوں جب آپ صاحبقران زمان کے ساتھ سے الگ ہوئے ہیں اسکے
تھوڑے دنوں کے بعد آپ کو تلاش کیا اگر اس روز کہیں آپ کی قدمبوسی حاصل ہو جاتی لڑکی باتیں ہیں
تم کی ہیں جو بہت حسن سے ہوئیں بدیع الملک نوجوان نے فرمایا انشاء اللہ تعالے وہ اب ہو جائیگی
مگر آپ سے کچھ ضروری باتیں کہنا ہیں مریخ آفتاب علم نے عرض کی ارشاد فرمایئے بدیع الملک
نے فرمایا کہ میری بارگاہ میں تشریف لے چلیے تو میں سب باتیں بیان کردوں مریخ آفتاب علم
نے عرض کی میں ہمراہ رکاب ہوں بدیع الملک اٹھے صاحبقران سے عرض کی اگر اجازت ہو
تو میں مریخ آفتاب علم کو اپنے خیمے میں لیجاؤں کچھ باتیں ضروری کہنا ہیں صاحبقران زمان نے
فرمایا جلد آنا بدیع الملک رخصت ہو کر مریخ کو ہمراہ لیے ہوئے اپنی بارگاہ میں آئے
سب سے پہلے مریخ کی بہت خاطر کی پھر کہا آپ کو ملکہ خوش شمامہ جیسلز و بہت یاد فرماتی ہیں اور آپکی مفارقت

انھین بہت ناگوار ہو اور ملکہ لیلا سے کہان اہر وہ بھی اگر آپ کو یاد کرکے آبدیدہ ہوتی ہین اگر ممکن ہو
تو کسی طرح اپنے تئین ایک نظر دکھا آیئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسے شہریار مین مجبور
ہون کہ کسی صورت سے وہان نہین جا سکتا مگر آپ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ وہان تک کیونکر تشریف
لے گئے اور ان حضرات سے کیونکر یکجائی ہوئی جو اس قسم کے تذکرے درمیان مین آئے بدیع الملک
نے بہ تہذیب پوری حکایت بیان کردی بعد مین یہ بھی کہا کہ مین یہان نہین معلوم کیونکر ہون مین وعدہ
کرکے آیا تھا کہ ایک دن کے بعد آؤنگا مگر اب تک نہ جا سکا نہین معلوم وہان کیا کیفیت ہوگی مریخ اس
کلام کو سنکر خاموش ہوگیا بدیع الملک نے بمصلحت اس ذکر کو ٹال دیا کہا مین نے خواجہ کی
زبانی سنا تھا کہ آپ نے کوئی شرط فرمائی ہے مریخ نے عرض کی مین نے صاحبقران سے اس شرط کا اظہار
کردیا ہے مگر مین نہین چاہتا کہ وہ شرط پوری کیجائے بدیع الملک نے فرمایا ہم آپ کی شرط انشاء اللہ
تعالے پوری کرو دینگے مریخ نے عرض کی بیشک امید قوی ہے مگر آپ کو تکلیف دینا نہین چاہتا ہون
بدیع الملک نے کہا بھائی جب تک تمھاری شرط پوری نہ کرینگے دوسرے کام مین دخل نہ دینگے
اور کیا کرین مجبور ہین کہ اس حالت مین ہین اور اب صاحبقران نامدار کو تنہا چھوڑ نہین سکتے ہین
اگر پیشتر سے یہ کیفیت معلوم ہوتی تو اب تک مین اس کوشش سے فراغت حاصل کرچکا ہوتا مریخ نے
عرض کی انشاء اللہ تعالے اب اسکا انتظام ہو جائیگا اور میرے نزدیک تو فضول ہے بدیع الملک نے
فرمایا اسکی نسبت جسقدر آپ اصرار کیجے گا اُسی قدر مین اپنی آمادگی ظاہر کرونگا مریخ آفتاب علم نے
عرض کی جو آپ کی مرضی بدیع الملک نے تھوڑی دیر تک مریخ آفتاب علم سے باتین کین جب بہت
دیر ہوئی تو بدیع الملک بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے مریخ کو بھی ہمراہ لائے صاحبقران سے
مریخ آفتاب علم کے خلق کی بہت تعریفین کین صاحبقران نے بھی مریخ کی مدح وثنا بیان کی
بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران زمان مریخ آفتاب علم کی جو شرط آپ نے سنی ہے مین نے
اس شرط کے پورا ہونے کا وعدہ کیا ہے اگر خدا نے چاہا تو ضرور اس شرط کو پورا کرونگا صاحبقران نے فرمایا
اے بدیع الملک مین خود قصد رکھتا ہون انشاء اللہ تعالے بعد فتح طلسم مین سب لشکر کو ہمراہ لیکر مریخ
آفتاب علم کے ساتھ جاؤنگا جس طرح بن پڑیگا انکا مطلب پورا کرونگا بدیع الملک نے عرض کی اس
معاملے کو میرے سپرد فرمایئے مین درست کرونگا صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہے جسوقت مزاج
مین آئے اُنکے ہمراہ وہان جاکر پہلے آشتی گفتگو کرنا جب وہ قبول نہ کرین پھر جو مزاج مین آئے وہ کرنا
کرکے واپس آنا بدیع الملک نوجوان نے عرض کی مجھے خود اسکا خیال رہیگا اور ضرور ہی ایسا
ہوگا صاحبقران نے فرمایا جسوقت کہو ابھی اسی وقت اُنکے ہمراہ جاؤ بدیع الملک نے عرض کی
یہ تو بہت ہی معذرت پیش کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا اُنکے عذر قابل سماعت نہین اسی گفتگو
مین رات گذری شب بھر محفل عیش وتماشا گرم رہی جب صبح ہوئی صاحبقران فریضہ سحری سے
فراغت حاصل کرکے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر یا توقیر گھوڑے پر
سوار ہوئے میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے میدان مین پہونچکے لشکر حریف کو نہ پایا مریخ
آفتاب علم سے فرمایا ابھی تک میدان مین کوئی نہین آیا اسکا کیا سبب ہے مریخ نے عرض کی یا امیر

اُنکے خیام بھی نہین معلوم ہوتے ہین صاحبقران زمان نے چند ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر خبر لائین ہرکارے جاکر تھوڑی دیر مین واپس آئے عرض کی وہان کوئی بھی نہین ہو دو ایک خیمے خالی پڑے ہین دو ایک زخمی پڑے ہین امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ کیا ہوا بدیع الملک کو بھی تعجب ہوا کہ ہمقدر خیام یہان استادہ تھے کہ آنکے کھلنے مین دو دن صرف ہوتے شب بھر مین سب انتظام کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی اسکا تعجب بیکار ہو کہ بندوبست بھاگ جانے کا اسقدر جلدی کیونکر ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا او مریخ آفتاب علم یہ امر امکان سے باہر ہو کہ اسقدر جلدی سب انتظام ہوجاوے مریخ نے کل حقیقت خیام کی اور اُن بھوالون کی بیان کی امیر کو تعجب ہوا میدان سے واپس آئے اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم اور بدیع الملک نوجوان کو بلایا جملہ سرداروں کو بھی طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی میرے نزدیک بہتر و مناسب یہ ہو کہ مرحلہ جات طلسم کی طرف تشریف لے چلیے بعد فتح ہوجانے مراحل کے لوح کی جستجو کیجاوے خاص طلسم مین داخلہ ہو جو طلسم اُسکے متعلق ہین اُنکی فتا قی کی صورت نکالی جاوے وہ طلسم فتح ہون تو اُنکی قوت گھٹ جائے اور یہ بھی فتح ہو امیر نے اس رائے کو پسند کیا اس روز تو وہین قیام کیا دوسرے روز وہان سے طرف مرحلہ گو گرد جادو کے روانہ ہوئے یہ پہلا در بند طلسم ہو ذکر اُسکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

## اب کیفیت معین اور عتیق جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ لوگ جو بجوف مریخ آفتاب علم فرار ہوئے تو دو روز کے بعد فیروز کے یہان پہونچے فیروز اُسوقت محل مین تھا یہ لوگ ہوگئے بجتگان اور زمرد ثانی اور تورج نے اُنہین بٹھایا کیفیت دریافت کی معین جادو نے کہا ہم کیا سحر کرسکتے اور کس سے لڑتے غضب تو یہ ہو کہ مریخ آفتاب علم شاہزادہ طلسم مسلمانون کی مدد کرتا ہو پھر طلسم بھر مین سوا فیروز ستارہ پیشانی کے اور دوسرا کون ہو جو مریخ سے مقابلہ کرے بجتگان نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو جو شاہزادہ طلسم شریک ہوا معین جادو نے کہا وہ لوگ خود کیا کم ہین ایک ایک جوان اُنمین ایسا ہو کہ میرے تین جوانون کو گرفتار کرکے لیگیا مجھے بڑے ساحرون کی تو مجال نہین جو اُنکی طرف دیکھ سکین یہ لوگ جسطرف دیکھ لین وہ پانی ہوکر بہ جاے جل جاے جسم وار کرین وہ زخمی بھی اچھا نہ ہو یا اُنہین کو ایک جوان غیر ساحر اسیر کرکے لیجائے بجتگان اپنے دل مین خائف ہوا خیال کیا کہ اب اس طلسم کا بھی بچنا دشوار ہو مسلمان ایسے ہین کہ جہان جاتے ہین اُنکی بات رہتی ہو دیکھا چاہیے کب تک اس جگہ پر آتے ہین معین جادو یہ باتین کر رہے تھے کہ فیروز آیا معین جادو کو دیکھکر پوچھا آپ کیون تشریف لائے کیا سب لوگ اسیر ہوگئے معین نے کل کیفیت بیان کی فیروز نے عتیق جادو سے کہا تمنے کوئی تدبیر کی عتیق جادو نے کہا جب وہ لوگ میری بارگاہ مین آئے تو شاہزادہ عالم بارگاہ کو اُڑا ہی دیتے بھلا میرے سحر کو اُنکے سامنے فروغ ہوتا یہ آپ کیا خیال کرتے ہین فیروز مریخ آفتاب علم کی یہ کیفیت سنکر دنگ ہوگیا قریب تھا رونے لگے مگر آنسو گریہ کو ضبط کیا معین جادو سے کہا پھر اب کیا تدبیر کرنا چاہیے کسی طرح سے مریخ آفتاب علم کو گرفتار کرو جبتک

وہ گرفتار ہوگا تب تک مسلمانوں پر فتح پانا دشوار ہو معین اور عتیق نے کہا ایسا کون ہو جو انکو گرفتار
کرسکے اگر آپ تشریف لیجائیں تو البتہ یہ بات ممکن ہو ورنہ اُنسے بہتر طلسم بھر میں کوئی سحر کا جاننے والا نہیں ہو فیروز
نے کہا اگر میں بھی جاؤنگا تو بھی نہیں ممکن ہو اُسکے سب سحر قیامت کے ہیں اور علاوہ اسکے میرے سب
تحفہ جات اُسی کے پاس ہیں میں کیا کرسکتا ہوں یہ کہکر اسی غم و ملال میں اندر آیا اپنی زوجہ ملکہ
خوش نگاہ جبادو سے بلاکر کہا آپ کے صاحبزادے نے اطاعت مسلمانوں کی اختیار کی ہو میں نے
دو ساحروں کو برائے گرفتاری مسلمانان روانہ کیا تھا انھوں نے دونوں کے سر کٹوا دیے وہ وہاں سے
بھاگ کر میرے پاس آئے خوش نگاہ دل میں تو خوش ہوئی مگر ظاہر میں اُسکے دکھانے کو بہت افسوس
ظاہر کیا تھوڑی دیر فیروز یہاں ٹھہرا پھر باہر چلا گیا اُسکے جاتے ہی خوش نگاہ ملکہ لیلائے کمان ابرو
کے باغ میں گئی کہا او بی بی تم بہت مضطر و بیتاب تھیں آج تمھارے بھائی صاحب کی خبر آئی اُنھوں نے بھی
مذہب باطل کو ترک کیا اب لشکر اسلام میں ہیں ابھی شہنشاہ نے مجھ سے کہا تھا اُنہیں تو بہت افسوس ہو
ملکہ لیلائے کمان ابرو نے عرض کی اے مادر مہربان مجھ شاہزادے کی بھی کیفیت معلوم ہوئی خوش نگاہ
نے کہا بی بی میں کیونکر دریافت کرتی اور کس سے دریافت کرتی اب میرا یہ قصد ہو کہ تمھارے
بھائی صاحب کو ایک نامہ لکھوں اور اُنہیں سب کیفیت تحریر کروں جسوقت وہ دیکھینگے بہت خوش ہونگے
یقین ہو ہم لوگوں کو یہاں سے بچانے کی تدبیر کالینگے یا اپنے تئیں یہاں تک پہونچا دینگے جس طرح
بن پڑیگا آئینگے ملکہ لیلائے کمان ابرو نے عرض کی میری کیفیت بھی تحریر فرمائیے گا اور جو مزاج مبارک
میں آئے بطور مناسب لکھدیجیے خوش نگاہ نے کہا بی بی میں اس طرح سے تحریر کرونگی کہ انکو ناگوار نہ ہوگا
بلکہ خوش ہونگے ملکہ خاموش ہو رہیں خوش نگاہ نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ مریخ آفتاب علم
کہاں ہیں ملکہ لیلائے کمان ابرو نے کہا آپ نے دریافت کیوں نہ فرمایا خوش نگاہ نے جواب دیا
اسوقت ایسا موقع نہ تھا مگر دریافت کرونگی یہ کہکر خوش نگاہ لیلائے کمان ابرو کے یہاں سے رخصت
ہوکر اپنے مکان میں آئی ملکہ لیلائے کمان ابرو کی فراق بدیع الملک میں حالت ابتر ہوئی حد سے
زیادہ مضطر ہوئی لب پر آہ حالت تباہ آنکھوں سے آنسو جاری دلپر ہجوم بیقراری کنیزوں نے
جو ملکہ کی یہ حالت دیکھی سب نے آکے عرض کی ملکہ عالم مزاج کیسا ہو آج حضور کو بہت بیقرار پاتے ہیں
اسکا کیا سبب ہو ملکہ نے کیفیت اپنے بھائی مریخ آفتاب علم کی بیان کی اور کہا اب کی کیفیت معلوم
ہوئی مگر بدیع الملک نوجوان کے حال سے آگاہی نہ ہوئی اسی وجہ سے قلب بیقرار ہو اگر کوئی صورت
ایسی ہوتی کہ بدیع الملک نوجوان کا حال معلوم ہوجاتا تو دل کو قرار آتا کنیزوں نے عرض کی جو کچھ ارشاد ہو
ہم بجا لائیں جہاں حکم ہو وہاں جائیں ملکہ نے کہا ابھی تک خلاصہ نہیں معلوم کہ لشکر اسلام کہاں ہو اور کون
کون شخص ہمراہ ہو کنیزوں نے عرض کی اس امر کو آپ شہنشاہ سے یوں دریافت کیجیے کہ میں نے سنا ہو
بھائی صاحب نے ترک مذہب کر دیا آپ کو کس سے یہ کیفیت معلوم ہوئی اور کہاں جنگ واقع ہوئی وہ
خود سب کیفیت بیان کر دینگے اسی تذکرے میں آپ سب حال خلاصہ تحقیق کر لیجیے گا ملکہ
لیلائے کمان ابرو کو یہ بات بہت پسند آئی کہا میں ابھی جاتی ہوں اسی طور سے تحقیق کرونگی یہ کہکر
ملکہ نے اپنا تخت طلب کیا کنیزوں نے تخت حاضر کیا ملکہ دو چار کنیزوں کو ہمراہ لیکے تخت پر سوار ہوئیں تخت کو

سحر سے روان کیا جانب ایوان شاہی روانہ ہوئین تھوڑی دیر مین محل مین جا پہونچین خوش نگاہ نے جو
ملکہ لیلا کو دیکھا کہا بی بی خیر ہو ملکہ نے عرض کی اسوقت میرا دم گھبرایا آپ کے پاس چلی آئی ملکہ خوش نگاہ
نے کہا بی بی تم نے بہت اچھا کیا ملکہ لیلا نے کہا اسوقت کسی طرح شہنشاہ کو بلا لیجئے مین اُنسے چند باتین
تحقیق کرونگی ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی وہ آج کل کثرت کار سے اندر بہت کم آتے ہین مگر مین تمہارے
نام سے بلاتی ہون یقین ہے چلے آئین ملکہ نے کہا آپ شوق سے میرے نام سے طلب فرمایئے وہ ابھی
چلے آئینگے ملکہ خوش نگاہ نے اسی وقت محلدار کو طلب کیا جب محلدار حاضر ہوئی تو کہا کہ جاکر چوبدار سے کہو
کہ شہنشاہ کی خدمت مین جاکر عرض کرے کہ ملکہ لیلا سے کمان ابروآئی ہین آپ کو بلاتی ہین محلدار نے
چوبدار سے آکر عرض کی چوبدار نے جاکر فیروز کو اطلاع دی فیروز پہلے سے بہت مایوس تھا اسیوقت
دربار سے اُٹھکر چلا آیا محل مین آکر بیٹی کو گلے سے لگایا کہا بی بی اسوقت تمہارے آنے کا کیا سبب ہے ملکہ
نے کہا مین نے سُنا ہے کہ بھائی صاحب نے ترک مذہب کر دیا کیا یہ امر صحیح ہے فیروز نے کہا واقعی یہ بات
سچ ہے ملکہ نے ظاہری بہت افسوس کیا پھر کہا یہ کیا سبب تھا جو ایسا ہوا فیروز نے ابتدا سے سب کیفیت بیان
کی ملکہ نے کہا اب سب لوگ کہان ہین اور بھائی صاحب کہان ہین فیروز نے کہا مسلمانون کے لشکر کے
ہمراہ ہین لشکر نہین معلوم اب کس طرف گیا ہے پہلے تو قریب دریاے طلسم کے لڑائی تھی اب نہین معلوم لشکر
کس جانب جا کے مین یقین کرتا ہون کہ اب وہ لوگ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرین اور مرحلہ جات
کی طرف جائینگے اگر یہ ارادہ ہوگا تو سب پہلے در بند پر جائینگے وہان گو گرد جادو حاکم ہے یقین ہے کہ
مقابلہ پڑیگا اب مجھے اس سے تحقیق کرنا ہے کہ تمہاری طرف تو ابھی تک کوئی نہین آیا ملکہ لیلا نے سب
باتون کو سنا اور خیال رکھا فیروز تھوڑی دیر بیٹھکے وہان سے روانہ ہوگیا ملکہ نے خوش نگاہ سے
عرض کی اب آپ جسکو چاہین روانہ کرین وہ در بند اول کی طرف آئینگے اسی راہ سے نامہ روانہ فرمایئے
راہ مین ضرور ملاقات ہو جائیگی خوش نگاہ نے بیٹی کے کہنے کو قبول کیا اسی وقت نامہ لکھا ایک کنیز کو بلایا
کہ وہ ملکہ خوش نگاہ کے پاس بہت زمانہ سے تھی اور سحر مین بھی بہت طاق تھی اُسکو نامہ دیا سب باتین تعلیم
کردین کہا اس طور سے نامہ دینا کہ کسی کو خبر نہو اور مرجع آفتاب علم نامہ کو دیکھے کنیز نے سب کیفیتین
دریافت کین اور جانب در بند اول روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر ثانی جو مرجع آفتاب علم کے کہنے سے روانہ ہوئے تیسرے روز ایک دریا کے قریب پہونچے
مرجع نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام فرمایئے کل کشتیان منگا کر سوار ہوجیے گا یہان ایک
ضرورت یہی ہے کہ دریا بار جادو کو بلاتا ہون اس سے چند باتین پوچھنا ہین صاحبقران نے اُس روز وہین
قیام کیا مرجع آفتاب علم نے اپنے ایک ملازم کو نامہ لکھکر دیا کہا دریا بار جادو کو بلا لاؤ ملازم مرجع
روانہ ہوئے دریا بار جادو جہان رہتا تھا اُسکے مکان پر جاکر نامہ دیا دریا بار جادو نے اس نامہ کو پڑھا
کہا مین ابھی حاضر ہوتا ہون ملازم مرجع آفتاب علم وہان سے واپس آئے مرجع سے آکر کہہ دیا
کہ دریا بار جادو آتا ہے مرجع نے صاحبقران سے عرض کی یہان تیرا کے کشتیان دشمن اسوجہ سے

اُسے طلب کیا امیر نے فرمایا کیا یہ سرحد طلسم کی زمین ہو مریخ نے عرض کی حوالی طلسم مین اسکا شمار ہے مگر
عملداری سب ساحرون کی ہو یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک ساحر مریخ کے پاس آیا مریخ نے کہا ہمین
کشتیان درکار ہین کل صبح کو کشتیان مہیا کر دو دریا پار رخصت ہوا دوسرے روز کشتیون کا انتظام ہو گیا
صاحبقران وہان سے روانہ ہوے تین روز تک دریا مین رہے چوتھے روز دریا سے خشکی مین آئے
مریخ نے عرض کی سامنے ورنہ معلوم ہوتا ہو یہین قیام فرمایئے صاحبقران نے لشکر اسی وقت روکا
بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا فوراً بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین تشریف
لیگئے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مریخ آفتاب علم بھی اپنی بارگاہ مین جاکے بیٹھا تھا کہ ایک
پرچہ اُنکی گود مین گرا مریخ نے جو اُس پرچے کو دیکھا ملکہ خوش نگاہ کے ہاتھ کا لکھا پایا مضمون پڑھا تعجب ہوا
اُسمین لکھا تھا کہ مجکو تمھارے تبدیل مذہب کرنے کی خبر سُنکر بہت خوشی ہوئی مین نے بھی مذہب باطل کو ترک
کرکے دین حق اختیار کیا اُسکا سبب جب تمسے ملونگی تو بیان کرونگی ابھی نہین کہسکتی مگر جسطرح ہوسکے اپنی
صورت دکھا جاؤ کہ ایک مدت سے تمکین نہین دیکھا اور بہت سے ضروری امر بیان کرنا ہین مریخ نے اُسیوقت
جواب لکھا کہ مجھے کل کیفیتین آپ کی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے معلوم ہوئی تھین مگر کیا کرتا مجبور تھا
کہ آپ تک آنہین سکتا تھا اب انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مرحلہ جات آپ کی قدمبوسی سے مشرف ہونگا اور
آپ کا ابھی کنارہ کش ہونا مناسب نہین ہو کیونکہ صاحبقران نامدار کو طلسم کی فتح منظور رہو اور آپسے
اُسمین مدد ملتی رہیگی گو مین بفضل الٰہی سب کام انجام دے لونگا مگر آپکا وہان ہونا بھی بہت ضروریات
سے ہو آپسے وہان کے حالات دریافت ہوتے رہینگے اور مین یہان کے حالات آپکو تحریر کرتا رہونگا یہ جواب
لکھکر اُسنے رکھا نامہ غائب ہوگیا مریخ آفتاب علم بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا خط دکھایا
بدیع الملک کی بابت ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ لکھا تھا شاہزادے نے جو خط کو دیکھا ملکہ لیلا سے
کمان ابرو کی یاد آئی دل بیتاب ہو گیا مگر صبر اختیار کیا مریخ آفتاب علم سے فرمایا تمنے بوقت تحریر جواب
مجکو اطلاع نہ کی مین کچھ امور خود بھی تحریر کر دیتا کہ وہ ملکہ کو پہونچ جاتے اور اُنکے ذریعہ سے میری خیریت
کی آگاہی ہوجاتی مریخ آفتاب علم نے عرض کی اے شہریار مجھے بوقت تحریر جواب اس بات کا خیال
نہ ہوا واقعی مجھسے خطا ہوئی مگر جب فرمایئے گا مین وہان خط روانہ کرسکتا ہون اور اب تو اکثر مین وہان سے
واقعات دریافت کرنے کے واسطے خط وکتابت رکھونگا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اگر تمنے خود
لکھدیا ہو تو خیر کیا ہرج ہو خیریت معلوم ہو جانے سے مطلب ہو مریخ آفتاب علم تھوڑی دیر ٹھہر کے
بدیع الملک نوجوان سے رخصت ہوا اپنی بارگاہ مین آیا ایک نامہ گوگرد جادو کو لکھا اپنے ملازم کو
دیکر روانہ کیا جب نامہ گوگرد جادو کو پہونچا گوگرد جادو نامہ کو دیکھکر فوراً روانہ ہوا مریخ آفتاب علم
کے پاس آیا مریخ نے صاحبقران زمان کی خدمت مین بھیجا گوگرد امیر کے پاس آیا صاحبقران
نے بڑی خاطر کی مریخ آفتاب علم حاضر ہوا گوگرد سے مخاطب ہوکے کہا اے گوگرد جادو اب تم اپنے
مرحلے کے سحر کو مٹا دو تاکہ ہم آگے چلے جائین مریخ آفتاب علم نے جو گوگرد جادو سے کہا گوگرد نے جواب دیا
کہ آپ تشریف لے چلیے مین بھی آپکے ہمراہ ہون مریخ نے کہا ابھی تمھارے چلنے کی کیا ضرورت ہو
گوگرد نے عرض کی جب مرحلہ ٹوٹ جائیگا تو مین پھر کیونکر رہ سکتا ہون فیروز ستار پیشانی سے مجھے

زندہ نہ چھوڑینگے مریخ آفتاب علم نے کہا تم میرے ہمراہ چلو کچھ خوف نہیں گوگرد مریخ کو اپنے دربند پر
لیکر آیا صاحبقران بھی ہمراہ تھے گوگرد نے آکر اپنے تمام سحر کو خراب کیا اور بند ٹوٹ گیا صاحبقران زمان
ایک روز وہان رہے دوسرے دن وہان سے کوچ کیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اب
طرف دربند الوان جادو کے تشریف لیچلیے مین اُسکو بھی آپ کا مطیع کردون صاحبقران زمان طرف
روانہ ہونے کر ذکر اِنکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب اسنے معین جادو اور عقیق جادو اور یلداق گرد کی زبانی کیفیت صاحبقران کی بنی اور مریخ
آفتاب علم کا شریک ہوجانا سنا تو اُسکو بڑا افسوس ہوا معین سے اُسنے صلاح لیکر ایک خط گوگرد جادو
کے نام تحریر کیا کہ مسلمان تمھارے مرحلے کی طرف آتے ہین بہت ہوشیار رہنا ہم تمھارے واسطے اور
بھی مدد روانہ کرتے ہین جہانتک ہوسکے خود بھی سب کو گرفتار کرنا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا ساحر نامہ لے کر
روانہ ہوا فیروز نے معین سے کہا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ آپ اور عقیق جادو اور اژدر شیر سوار مع
لشکر ساحران ہمراہ لیکر دربند گوگرد پر جایئے اور وہان مسلمانون سے مقابلہ کرکے گرفتار کیجیے معین جادو
نے کہا اے فیروز بڑی بات تو یہ ہے کہ صاحبقران کے ہمراہ مریخ آفتاب علم ہے وہ کس مکر مین مبتلا ہوگا
تمام طلسم سے سحر اچھا جانتا ہے اور ہمت و شجاعت مین بھی مرد ہے بھلا اُسکے مقابلے مین ہم لوگ کیا کرسکتے ہین لقائے
کے طلسم سے ساحران سامری کو طلب فرمایئے وہ لوگ البتہ اُسکا مقابلہ کرینگے فیروز نے کہا ابھی اُنکی
کیا ضرورت ہے کیا مین اُسکے لیے کافی نہین ہون جس وقت مین جاؤنگا پھر اُسکو کچھ بن نہ پڑیگا گو میرے
تحفہ جات سب اُسکے پاس ہین مگر پھر بھی مین وہ وہ سحر کرونگا کہ چکار و مکن ہوگا معین نے کہا پھر ایک
وقت آپ ہی تشریف لیچلیے جو کچھ مناسب جانیے وہ انتظام کیجیے فیروز نے جواب دیا آپ لوگ
اس طلسم کے پرانے ملازم ہین اگر اسوقت مین ایک مشکل آگئی ہے تو آپ لوگ بھی پہلو تہی کرتے ہین
یہ بات آپ کو زیب نہین ہے معین جادو نے جو فیروز ستارہ پیشانی کو برہم پایا کہا مین آپ کا کہنا
قبول کرتا ہون آپ اتنی تکلیف فرمایئے مین اور اژدر شیر سوار اور عقیق جادو آج ہی وہان
روانہ ہوجائینگے یہ ذکر تھا کہ نامہ دار جو گوگرد جادو کے پاس نامہ لیکر گیا تھا فیروز کے پاس آیا سب پہلے
نامہ واپس دیا پھر کہا کہ وہان کچھ بھی نہین ہے میدان پڑا ہے نہ گوگرد سے ملاقات ہوئی نہ علامت دربند
نظر آئی مجبور ہوکر واپس آیا فیروز نے کہا ارے تو راہ بھول گیا ہوگا بھلا یہ ممکن تھا کہ گوگرد جادو سے
ملاقات نہ ہوتی اور علامت دربند نہ معلوم ہوتی اگر نہین ہے تو پھر کیا ہوا اگر گوگرد کو کوئی قتل کرتا تو مجھے
اطلاع ہوجاتی اُسکی شیشہ میرے پاس موجود ہے وہ جل جاتی ابھی تک شیشہ سامنے موجود ہے لیکن تو نے بھی
دیکھے تو نے راہ فراموش کی ہے ساحر نے کہا اب آپ کسی اور ساحر کو وہان بھیجے دیکھیے وہ کیا کہتا ہے
فیروز نے اُسی وقت اور ایک ساحر کو بلایا اُسکو نامہ دیکر روانہ کیا وہ ساحر بھی تھوڑی دیر کے بعد
واپس آیا کہا مین سب دیکھ آیا کہین دربند کی علامت نہین ہے اور نہ گوگرد جادو کا پتہ ہے فیروز کو حیرت ہوئی
معین جادو کی طرف مخاطب ہوکر کہا آپ اُنکی باتین سنتے ہین اگر دربند ٹوٹتا تو گوگرد ضرور قتل ہوتا

جب گوگرد قتل ہوتا تو اسکی شبیہ جل جاتی شبیہ ابھی تک سالم ہو اور ان لوگون کو پتہ نہین معلوم ہوتا
عتیق جادو نے کہا اب مین جاتا ہون خلاصہ خبر لاتا ہون فیروز نے کہا بغیر تمھارے جائے یہ بات درست
نہ ہوگی عتیق جادو روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد گھبرایا ہوا آیا کہا واقعی دونون ساحر بچ گئے ہین جہان پہ
عمارت دربند تھی وہان میدان پڑا ہو فیروز نے کہا آخر یہ کیا غضب کیا اور وہ مرحلہ کیا ہوگیا عتیق جادو
نے کہا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہو کہ یہ کیا معاملہ ہوا فیروز نے کہا اب مرحلہ الوان جادو کی خبر لینا چاہیے کہ
وہان کیا ہو رہا ہو عتیق جادو نے کہا مین کل الوان جادو کے مرحلے پہ جاؤنگا وہین سے گوگرد جادو کی
بھی حالت تحقیق ہو جائیگی کہ اس بیچارے پہ کیا گذری فیروز نے کہا کل ضرور جانا عتیق نے کہا آپکے
کہنے کی ضرورت نہین ہو مین خود جاؤنگا یہ کہکر عتیق جادو رخصت ہوا یہان فیروز نے معین کو اپنے
ہمراہ لیا اور جانب خارزار طلسم روانہ ہوا معین جادو نے راہ مین پوچھا کہ خارزار مین کیا ضرورت
ہو فیروز نے پھاٹک ظاہر ہونے کی حقیقت بیان کی معین جادو کو تعجب ہوا کہا مین ایک مدت سے اس طلسم
مین ہون مگر آج تک کبھی ایسی بات نہین دیکھی اور طلسم کے باہر جب کوئی جاتا تھا تو ہر طرف کی سیر کرتا
تھا مگر اس سمت کو نہین جاتا تھا اور آج تک اسکی وجہ نہین معلوم ہوئی کہ اس طرف لوگ کیون نہین
جاتے ہین فیروز اور معین یہ باتین کرتے ہوئے قریب خارزار پہونچے فیروز نے ملازمین
کو وہان سے طلب کیا بہت ملازم آئے فیروز نے کہا وہ پھاٹک کہان ہو ہم دیکھینگے ملازمین فیروز کو اپنے
ہمراہ اس پھاٹک تک لائے فیروز نے دیکھا ایک پھاٹک بہت بڑا آہنی پہ اتنا بنا ہوا معلوم ہوتا ہو فیروز
کو تعجب ہوا معین جادو بھی دیر تک دیکھا کیا فیروز نے کہا اطراف کے در بند فتح کرکے اسی پھاٹک سے
طلسم کشا طلسم مین آئیگا معین نے کہا آپ اسکو بند کرا دیجیے فیروز نے بہت سے ملازمین کو بلا کے کہا
اس پھاٹک کو بند کردو سب ملازمین نے ملکر زور کیا مگر پھاٹک بند نہوا رات بھر سب ساحر پریشان ہوئے
جب صبح ہوگئی تو معین جادو نے کہا اب اسکو اسی حالت مین رہنے دو اور یہان بہت سے ساحران
نامی کو بھیجدو کہ وہ شب و روز اسکی حفاظت کرین ایسا نہو طلسم کشا چلا آئے فیروز ستارہ پیشانی نے
کہا ابھی تو طلسم کشا یہان نہین آسکتا ہو ابھی تو بڑی بڑی لڑائیان مرحلہ جات پہ پڑینگی جب سب مرحلے فتح
ہو لینگے تب تلاش مین لوح کی جائیگا اگر لوح ملجائیگی تو یہان آئیگا معین جادو نے کہا لوح دار کہان ہو
فیروز نے کہا لوح دار یہان سے بہت دور ہو وہان تک جانا بہت مشکل ہو معین جادو نے کہا
مریخ آفتاب علم ضرور جائیگا فیروز نے کہا اگر جائیگا تو لوح دار کا کیا بنا لیگا لوح دار پہ سحر تاثیر نہین کرتا اور وہ سب پہ
غالب آسکتا ہو وہان پہ جائیگا مصیبت اٹھائے گا یہان کی لوح عجیب ترکیب سے ہو جو کسی کو مل نہین سکتی
اور اگر لوح مل بھی جائے گی تو ناقص رہیگی جب ملحقات کے طلسم فتح ہوکر اسکی لوحین جمع نہ ہولینگی
تب تک لوح ناقص رہیگی ہر روز ایک لوح کام دیتی ہو جب تک سب لوحین جمع نہ کریگا اسوقت تک
طلسم مین کیونکر آسکتا ہو اور سب طلسم فتح کرنے کے واسطے کسقدر مدت درکار ہو اور کون ایسا ہو جو سب
طلسمون کو فتح کرے مریخ آفتاب علم کی کیا مجال ہو جو انمین سے ایک طلسم بھی فتح کرسکے ان طلسمون کے
ساحر سب ساحران سامری مشہور ہین انمین جو جو باتین کمال کی ہین وہ مریخ آفتاب علم کہان سے پیدا
کریگا معین جادو نے کہا یہ مجکو بھی معلوم ہو مگر یہان کے جو عجائبات تباہ ہوئے ہین اب اسکے واسطے

درستی کیونکر ہوگی فیروز نے کہا پھر اب مین کیا کر سکتا ہون جہانتک میرے امکان مین ہو کوشش کرتا ہون
اگر کوشش کارگر ہو تو میری غفلت نہین ہو معین جادو نے کہا اب یہان کے واسطے ساحر تجویز کرو فیروز
نے کہا پھر تشریف لے چلیے جن جن لوگون کو پسند فرمایئے اُنکو یہان روانہ کر دیجیے معین جادو اور فیروز
وہان سے روانہ ہوئے اور اپنے مکان کو چلے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی عرض کیجاتی ہی

کہ مریخ جو صاحبقران کو لیکر مرحلہ الوان کی جانب روانہ ہوا تھا پہونچے روز دربند الوان کے نزدیک پہونچا
ایک صحرا نہایت پرفضا تھا مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یہین قیام فرمایئے مین الوان جادو کو
بلاتا ہون صاحبقران نے حکم دیا لشکر ٹھہرایا گیا خیمے استادہ ہوئین سب اپنی اپنی بارگاہون مین داخل
ہوئے مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت ایک نامہ الوان جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای
الوان جادو آگاہ ہو کہ مین ابھی ابھی اس صحرا مین وارد ہوا ہون تجھسے ایک کار ضروری ہی جس حال مین ہو
اپنے کو جلد میرے پاس پہونچاؤ اگر دیر لگاؤ گے تو بہت پچھتاؤ گے یہ نامہ ایک ساحر کو دیکر الوان جادو
کے پاس روانہ کیا ساحر الوان جادو کے پاس گیا نامہ دیا الوان جادو نے کہا جب شاہزادہ عالم تشریف
لائے تھے تو یہان کیون نہ آئے جو صحرا مین مقیم ہوئے یہان سب غلامان جانباز موجود تھے ساحر نے
کہا اُنکے ساتھ لشکر بہت ہو اگر یہان آتے تو جگہ نہ ملتی اس سبب سے اُس صحرا مین قیام فرمایا یہان
نہین تشریف لائے الوان جادو اُسی وقت اُٹھا اپنے درباری کپڑے نکالے سب ساحرون کو بھی
لباس درباری پہنایا جواہرات کی کشتیان برائے نذر ہمراہ لین اس تکلف سے مریخ آفتاب علم
کے پاس چلا قضائے کار عتیق جادو جو چلا تھا آج اُس دربند کے قریب پہونچا راہ مین الوان جادو سے
ملاقات ہوئی عتیق جادو نے کہا ای الوان جادو اس تکلف سے کہان جاتے ہو الوان نے کہا تمھین
نہین معلوم شاہزادہ مریخ آفتاب علم یہان تشریف لائے ہین میرے نام حکم نامہ صادر ہوا ہو طلبی ہو
برائے قدمبوسی شاہزادہ جاتا ہون عتیق جادو نے کہا بہت اچھا ہوا ہو مجھے اسوقت ملاقات ہوگئی اگر تم
وہان پہونچ جاتے تو غضب ہو جاتا شہنشاہ کا عتاب تم پر آتا شاہزادہ مریخ نے دین قدیم ترک کر دیا
ہو اور مذہب جدید اختیار کیا ہو الوان جادو نے کہا کون مذہب جدید اختیار کیا عتیق جادو نے کہا مسلمان
ہوگئے ہین ایک شخص حمزہ ثانی اُس طلسم مین بارادہ فتح طلسم آیا ہو اُسکی اطاعت قبول کی ہو اُنکی
طرف سے ہر ایک ساحر کو ذبح کرتے پھرتے ہین کوگرد جادو کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہو کہ کیا ہو گیا اُنکی
تلاش مین سرگردان رہا مگر کہین اُسکا نشان نہ ملا اسی اطلاع کے واسطے تمھارے پاس آیا
تھا کہ اگر مریخ آفتاب علم اسوقت آئین اور تمھین بلائین تو ہرگز نہ جانا بلکہ اُنھین آگے نہ بڑھنے دینا اگر
گرفتار کروگے تو شہنشاہ بہت خوش ہونگے اور عہدۂ جلیل عطا فرمائینگے الوان جادو نے جو یہ کیفیت سنی دنگ
ہوگیا کہا ای عتیق جادو مجھکو تمھاری بات کا اعتبار نہین ہو مین جب تک خود جاکر نہ دیکھونگا اعتبار نہ ہوگا
عتیق نے کہا اگر تم وہان جاؤگے تو فوراً اسیر ہو جاؤگے اور شہنشاہ کے بھی خلاف ہوگا عتیق نے جب
اس طرح کہا تو الوان جادو کو بھی کچھ یقین آیا کہا مین اپنے ایک ملازم کو بھیجتا ہون وہ جاکر پوشیدہ طور سے

سب حال دریافت کریگا عتیق نے کہا اسکا مضائقہ نہین تم اپنے ایک ملازم کو روانہ کرو وہ جاکر کیفیت
وہان کی پوشیدہ طور سے دریافت کر آئے الوان جادو نے ایک ساحر سے کہا تم لشکر مین مریخ
آفتاب علم کے جاؤ اور بالا بالا حال دریافت کر آؤ ساحر روانہ ہوا لشکر اسلام مین پہونچ کے اپنے کل
کیفیت دریافت کی اُسی وقت آکے الوان جادو کو خبر دی کہ جو کچھ آپ نے سنا وہ سب صحیح ہو ایک
حرف بھی غلط نہین ہو بلکہ عتیق جادو نے جو کچھ بیان کیا اُس سے بڑھ کے وہان پایا جاتا ہو الوان جادو
دنگ ہوگیا وہان سے پلٹا عتیق جادو بھی اُسکے ہمراہ آیا جب اپنے مکان پر پہونچا عتیق جادو سے کہا
اب کیا بندوبست کرنا چاہیے مین تنہا تو مریخ کے سحر کا جواب نہین دیکھتا ہون شہنشاہ سے عرض کرنا کہ
مدد کے لیے ساحران جلیل کو روانہ کرین جب تک ساحر نہ آئینگے مین کیا کر سکونگا عتیق جادو نے کہا تم خاطرجمع
رکھو شہنشاہ کو خود تمہارا خیال ہو مین اسی وقت جاتا ہون کل کیفیت شہنشاہ سے بیان کرونگا کل تک
مدد لیکر تمہارے پاس آؤنگا الوان جادو نے عتیق جادو کو رخصت کیا چلتے چلتے کہدیا کہ اگر کل
مدد نہ آئیگی تو خرابی ہوگی عتیق جادو نے کہا تم خاطرجمع رکھو جب مدد نہ آئے تو اسوقت تمکو اختیار ہو دربند
کو چھوڑ کے ہٹ جانا اپنی جان بچانا الوان جادو خاموش ہو رہا عتیق جادو روانہ ہوا ادھر صحرا اترتا ہوا
فیروز کے پاس آیا کہا مین سب کیفیت تحقیق کر آیا ہون مریخ آفتاب علم اور طلسم کشا
الوان جادو کے مرحلے پر پہونچ گئے ہین الوان جادو کو مریخ آفتاب علم نے طلب کیا تھا وہ
جاتا تھا راہ مین مجھ سے ملاقات ہوگئی مین نے منع کیا جب اُسنے کیفیت تحقیق کی تو گھبرا گیا اب اُسکے واسطے
مدد روانہ فرمائیے نہین تو دربند لوٹ جائیگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین اسی وقت ساحرون کو
روانہ کرتا ہون یہ کہکر اُسنے معین جادو اور اژدر سوار جادو کو بلایا کہا آپ لوگ دربند الوان پر
تشریف لیجائین اور اسکی مدد کرین اژدر شیر سوار نے کہا آپ کیون اسقدر کوشش فرماتے ہین مین تنہا
جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وہان مریخ آفتاب علم بھی
ہو اژدر شیر سوار نے کہا پھر کیا خوف ہو مین کیا اُسسے کم ہون ایک ہی جگہ مین نے اور مریخ آفتاب علم
نے تعلیم پائی ہو فیروز نے کہا کیا مضائقہ ہو معین جادو اور عتیق جادو کو بھی لیتے جاؤ اژدر شیر سوار
خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اب یہان توقف کرنے کی ضرورت نہین ہو اسی وقت روانہ ہو جاؤ اژدر شیر سوار
اُسی وقت روانہ ہوگیا قریب شام الوان جادو کے مرحلے پر جاکے پہونچا الوان جادو تو ان سب کا
منتظر تھا اپنے مکان پر لے گیا بڑی خاطر سے پیش آیا عتیق جادو نے کہا اے الوان جادو پھر تو مریخ
آفتاب علم نے کسی کو نہین بھیجا تھا الوان جادو نے کہا دو بار آدمی آچکا ہو مین نے بہانہ کر دیا تھا کہ مین
ایک کار ضروری مین مصروف ہون فراغت کر لون تو حاضر ہون یہ ذکر تھا کہ پھر مریخ آفتاب علم
کا ملازم آیا کہا اے الوان جادو آقائے نامدار فرماتے ہین اگر نہ آؤگے تو ایک دم مین سارے دربند کو
تہ و بالا کر دونگا اگر اپنی جان عزیز ہو تو ابھی میرے پاس آ الوان جادو نے چاہا کہ مین کچھ کہون کہ اژدر شیر سوار
نے کہا کہدے جا کہ الوان جادو نہین آئینگے اگر تمہین کچھ کام ہو تو یہین آکے بیان کرو ہمارے مذہب
مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہو ملازم مریخ آفتاب علم یہ باتین سنکر روانہ ہوا مریخ آفتاب علم
کے پاس آیا کل قصہ سنایا مریخ کو غصہ آگیا کہا ارے یہ کیسے کہا کہ ہمارے مذہب مین مسلمان سے

ملاقات کرنا حرام ہو ملازم نے عرض کی اژدر شیر سوار وہان موجود تھا اُسنے کہا مریخ آفتاب علم نے
کہا مین ایک دم مین لشکر اسپ غرور سنا دونگا خاک مین ملادونگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم وہان سے اُٹھا امیر
کی بارگاہ مین آیا صاحبقران زمان سے عرض کی تھوڑے روز کا زمانہ ہوا کہ مین نے الوان جادو کو ایک
نامہ تحریر کیا اور اُسے بلایا تھا گر وہان عتیق جادو اور معین جادو اور اژدر شیر سوار یہ سب لوگ
آگئے ہین اُنھون نے اُنکو اِس کیفیت سے مطلع کر دیا ہو اب اُسے دشمنی پیدا ہو گئی ہو اور اسوقت
جو مین نے اپنے ملازم کو اُسکے پاس بھیجا تو اُسنے جواب سخت دیا اور اژدر شیر سوار نے کہا کہ ہمارے
مذہب مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہو مجھے یہ کلمہ بہت ناگوار معلوم ہوا ہو اب آپ کل اُس طرف
تشریف لیچلیے جب وہ راستہ روکیگا تو مین اُسوقت سمجھ لونگا امیر نے فرمایا کل یہان سے چلینگے
مریخ نے اُسی وقت سب اہالیان لشکر کو حکم امیر سے مطلع کیا کہ کل صاحبقران زمان یہان سے
کوچ کرینگے سب لشکر مین تیاریان ہونے لگین دوسرے روز صاحبقران نے اُس صحرا سے کوچ کیا
اور دربند الوان جادو کی طرف روانہ ہوئے وہ بند وہان سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین
جا پہونچے ملازمین دربند نے الوان جادو کو خبر پہونچائی کہ مریخ آفتاب علم لشکر گران ہمراہ لیے
ہوئے آتا ہو الوان جادو نے معین جادو سے کہا اب اُنکو روکیے معین جادو اُٹھا عتیق جادو بھی
اُسکے ساتھ اُٹھا اژدر شیر سوار نے کہا آپ دونون صاحب یہین تشریف رکھیے مین جاتا ہون اور فوج
کو اپنے ہمراہ لیتا ہون الوان جادو نے کہا فوج تیار موجود ہو مین نے اطلاع دیدی ہو پھر اژدر شیر سوار
نے کہا مجھے فوج کی بھی ضرورت نہین ہو بلکہ کچھ لوگ درکار ہین الوان نے کہا جب فوج تیار ہو تو آپ
کیون کم لشکر لیجاتے عتیق جادو نے بھی کہا کہ سب فوج کو ہمراہ لیجایے اژدر شیر سوار اُٹھا
اسباب سحر درست کیا معین جادو نے بھی اسباب سحر درست کیا اور عتیق جادو نے بھی اپنی جھولی سنبھالی
سب درست ہو کر چلے الوان جادو بھی ہمراہ ہوا باہر مکان کے آکر سب فوج کو ساتھ لیا آگے بڑھے
تھے کہ لشکر صاحبقران کے نشان نظر آئے الوان جادو نے کہا دیکھیے لشکر آتا ہو عتیق نے کہا لشکر بھی
بہت ہو معین جادو نے کہا ایسا ہوتا تو برائے تماشائی طلسم مین کیونکر آتا ہر ایک کا کام نہین ہو جو طلسم کے
فتح کرنے کا ارادہ کرے ایسے ہی شجاعون کا کام ہو یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ مریخ کی نگاہ
سب پر پڑی صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ملاحظہ فرمایے یہ لوگ ساحران جلیل اس طلسم کے
ہین امیر نے سب کو دیکھا اژدر شیر سوار نے جو صاحبقران زمان کو دیکھا معین سے پوچھا یہ کون ہین
معین نے کہا طلسم کشا یہی ہین انہین کی اطاعت مریخ آفتاب علم نے قبول کی ہو اژدر شیر سوار آگے
بڑھا اور نعرہ کیا کہ او حمزہ خبردار آگے جانے کا ارادہ نہ کرنا اگر اپنی خیریت درکار ہو تو واپس جا ورنہ
بہت پچھتایگا مریخ نے چاہا آگے بڑھکے جواب دون مگر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روکا
اور فرمایا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہو ہم تیرے روکنے سے کب رکینگے اژدر شیر سوار نے کہا بُرا ہوگا امیر نے
فرمایا جو راستہ تو نے تجویز کی ہو اُسکو اُٹھا رکھ اژدر نے ایک تیر کمان مین پیوستہ کرکے طرف صاحبقران
کے سر کیا امیر نے تلوار میان سے لی اُس تیر کو قلم کیا اُسنے دوسرا تیر پھر صاحبقران کی جانب پھینکا امیر نے
اُسکو بھی قلم کیا اُسنے تین تیر امیر کی جانب سر کیے مگر صاحبقران نے سب قلم کیے مریخ نے پہلے ہی

ہارمین امیر سے کہا تھا یا صاحبقران یہ خدنگ سحر ہین اسم اعظم آلہی وردزبان رکھیے گا صاحبقران
اسم اعظم پڑھ رہے تھے اسوجہ سے خدنگ خطا کرتے تھے جب اسکا ترکش خالی ہو گیا تو اژدر شیر سوار نے
معین جادو سے پلٹ کے کہا معلوم ہوتا ہو مریخ آفتاب علم سحر کو دفع کرتا جاتا ہو نہین تو ایک خدنگ
تمام فوج کو کافی تھا صاحبقران نے بیس تیر لگے یہ سوچ کر اسنے کہا او مریخ آفتاب علم یہ بات اچھی
نہین ہو کہ تم چھپ کر میرے سحر کو دفع کرتے ہو اگر تمہین سحر آزمائی کرنا ہو تو میرے سامنے آکے کچھ کمالات
دکھاؤ مریخ آفتاب علم نے کہا او مکار جب عاجز ہوا تو یہ باتین بنانے لگا ارے کسکی مجال ہو جو صاحبقران
زمان سے مقابلہ کرسکے کیا اصل ہو تیرے سحر کی جو ان پر اثر کرے اگر سامری اور جمشید بھی ہوتے تو
انکا سحر تاثیر نہ کرتا تو کیا چیز ہو اژدر شیر سوار نے کہا یہ مین نہین یقین کرتا کہ انسان پر سحر تاثیر نہ کرے مریخ
نے کہا اب جو تیرے مزاج مین آئے سحر کر دیکھون کیونکر تیرا سحر تاثیر کرتا ہو اژدر شیر سوار نے کہا مین تجکو
اپنے مقابلے مین بلاتا ہون مریخ آفتاب علم نے کہا مین موجود ہون یہ کہکر صاحبقران سے عرض
کی اب میرے بارے مین کیا ارشاد ہو حریف مجھ سے کہہ رہا ہو صاحبقران نے فرمایا اسکے مقابلے
مین جاؤ خدا فتح دیگا مریخ رکاب سعادت انتساب صاحبقران کو بوسہ دیکر صف سے آگے
بڑھا اژدر شیر سوار نے ایک ناریل جھولی سے نکالکر کہا او مریخ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہو مریخ
نے جواب دیا کہ اشیاء عجب مین سے کوئی شی ہو اژدر نے اس ناریل کو ہتیلی پر رکھا وہ ناریل آسمان
کی طرف چلا دور جا کے ناریل کے دو ٹکڑے ہوئے ایک دھوان نکلا اور پھیلنے لگا مریخ آفتاب علم
سیر دیکھ رہا ہو وہ دھوان اسقدر پھیلا کہ تمام میدان مین تاریکی ہو گئی اور ایک کو دوسرے کی صورت دیکھنے
مین تکلف ہوا اس وقت اژدر شیر سوار نیچہ لے کر بڑھا مریخ آفتاب علم نے ایک آفتاب جھولی
سے نکال کر آسمان کی طرف پھینکا اس آفتاب نے چمک دکھائی تاریکی دفع ہوئی آفتاب
کی چمک بڑھنے لگی یہان تک زیادہ ہوئی کہ آنکھ نہ ٹھہر سکی سب نے آنکھین بند کرلین مریخ
آفتاب علم نے سحر کو اور زور دیا آفتاب کی چمک اور زیادہ بڑھی مریخ آفتاب علم نے
اور سحر کو قوت دی آفتاب مین حدت پیدا ہونا شروع ہوئی یہان تک حدت بڑھی کہ اژدر شیر سوار
اور عتیق جادو اور معین جادو وغیرہ بیتاب ہوگئے مگر مجبور کیا کرسکتے تھے آنکھین کھول نہین سکتے
سحر کیونکر کرین سر نیچے کیے ہوئے ہونٹ ہلا رہے ہین مگر کچھ فائدہ نہین ہوتا اب مریخ آفتاب علم
ریسمان و سوزن لیکر آگے بڑھا سپہلے اُسنے اژدر شیر سوار کی زبان مین سوزن دیا پھر
معین جادو کو گرفتار کیا پھر عتیق جادو کو قید کیا الوان جادو کے ہاتھ پاؤن خوب مضبوطی
سے باندھے اور جتنے ساحر تھے سب کو گرفتار کرکے خدمت مین صاحبقران زمان کی
حاضر ہوا آفتاب کو کچھ اشارہ کیا وہ پستی کی طرف مائل ہوا حدت اور روشنی کم ہو گئی ایک تانبے
کا ٹکڑا زمین پر آکے گرا مریخ آفتاب علم نے اُٹھا کر جھولی مین رکھا صاحبقران سے عرض کی اب
الوان جادو کے مکان مین تشریف لے چلیے وہان تھوڑی دیر ٹھہریے پھر جو مزاج مبارک
مین آئے وہ کیجیے گا صاحبقران الوان جادو کے مکان مین آئے مریخ جادو نے سب کو
ایک ستون سے باندھ دیا ہوشیار کیا سب نے اپنے تئین عجب حالت مین پایا مریخ آفتاب علم نے کہا

کیونکہ اژدر شیر سوار اب تو لمپنے کو کس حال مین پاتا ہو اژدر شیر سوار نے گردن جھکائی مریخ صاحبقران کے پاس حاضر ہوا عرض کی یا امیر اب اُنکی بابت کیا حکم ہو صاحبقران نے فرمایا اُنکے آگے قلم دوات رکھو اگر یہ اپنے دین باطل کو ترک کرین تو اُنھین رہا کرو ورنہ تمھین اپنے اسیرون کا اختیار ہو مریخ آفتاب علم نے سب کے آگے قلم دوات رکھکر کاغذ ہر ایک کو دیا کہا مین تم سب سے کہتا ہون کہ اب بھی اپنے مذہب باطل کو ترک کرتے ہو یا نہین سب نے انکار کیا مریخ سب کو وہان سے لایا پہلے معین جادو کو قتل کیا اسکے مرنے سے تاریکی چھا گئی آواز آئی کُشتی مرا نام من معین جادو بود اُسکے بعد عتیق جادو کو قتل کیا اسکے مرتے ہی تاریکی ہو گئی آواز آئی کُشتی مرا نام من عتیق جادو بود اُسکے بعد اژدر شیر سوار کو قتل کیا اسکے مرتے ہی آندھی چلنے لگی سنگ باری ہونے لگی آواز آئی کُشتی مرا نام من اژدر شیر سوار بود اسکے بعد الوان جادو کو قتل کیا اسکے مرتے ہی تارے بہت سی گرین مرحلے کی علامت ملی آواز آئی کُشتی مرا نام من الوان جادو مالک دربند طلسم بود پھر اور ساحرون کو جو اسیر ہوئے تھے مریخ نے قتل کیا جب سبکو قتل کر کے فراغت پائی تو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران فتح مبارک امیر نے فرمایا سب خدا کی عنایت ہو اور تم لوگون کی کوششون کا نتیجہ ہو اس روز صاحبقران نے جلسہ آراستہ کیا تمام شب عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو صحبت برخاست ہوئی مریخ آفتاب علم نے عرض کی اب ایک دربند اور باقی ہو مگر وہ بہت سخت ہو صاحبقران نے فرمایا خدا سب آسان کریگا مریخ نے عرض کی بہتر ہو جو آج ہی تشریف لے چلیے امیر نے فرمایا مجھے کچھ عذر نہین ہو جسوقت کو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب اسکے مرنے کی خبر فیروز ستارہ پیشانی کو ہو گئی ہوگی وہ ضرور دربند احتشام کے واسطے بندوبست کریگا اس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے ہی وہان پہونچ جائین اور احتشام جادو کو گرفتار کر لائین اگر وہ فراکت منظور کرے بہتر ہو ورنہ اسے قتل کرین صاحبقران زمان نے اسی روز وہان سے کوچ کیا اور طرف دربند احتشام کے روانہ ہوئے کر ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کی جاتی ہو

کہ جسوقت یہان مریخ آفتاب علم نے ساحرون کو قتل کیا اُنکی تصویرین جو فیروز کے سامنے رکھی تھین جلنے لگین فیروز گھبرا گیا کہا غضب ہوا معین جادو قتل ہوا ابھی اسکی تصویر جل رہی تھی کہ عتیق کی تصویر مین آگ لگی فیروز نے کہا ارے عتیق کو بھی کسی نے مارا یہ کہہ رہا تھا کہ اژدر شیر سوار کی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے کہا لو اژدر بھی قتل ہوا الوان جادو کی بھی تصویر جل اُٹھی فیروز نے کہا لو صاحب خاتمہ کر دیا مرحلہ فتح ہو گیا جھنگاان نے جو یہ کیفیت دیکھی زمرد شاہی سے کہا اب اس طلسم کا بھی بچنا بہت دشوار ہو دیکھیے کیسے کیسے ساحران جلیل قتل ہو گئے مرحلہ فتح ہو گیا زمرد نے کہا غضب ہوا مین یہ سمجھا تھا کہ یہ طلسم کسی سے فتح نہوگا مگر اب اُمید میری منقطع ہو گئی جھنگاان نے کہا واقعی اہل اسلام صاحب اقبال ہین انکے رہتے کوئی سرسبز نہین ہوتا ہو زمرد و جھنگاان تو یہ باتین کر رہے تھے کہ فیروز نے اسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا ایک رقعہ لکھ کر دیا کہا اس رقعہ کو فیل زور جادو کے پاس پہونچاؤ بلکہ ابھی اپنے ہمراہ لیکر آؤ ملازم نامہ لیکر روانہ ہوا فیروز نے جھنگاان سے کہا اب مین نے اُس شخص کو بلایا ہو جو کیتا سے روزگار ہو بڑا مکار ہو کتنے

ہزاروں ساحروں کو از راہ مکر قتل کیا ہو بہت سی جگہ کی حکومت کرے ہی اسکا مثل نہیں ہو اگر یہ جائیگا تو ضرور دام مکر
میں لائیگا اور اُسکے سحر بھی عجائب ہیں مریخ آفتاب علم ہوے اُسکے اور کسی سے گرفتار نہو گا ججنگان نے کہا
میں بھی اُسکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہوں فیروز نے کہا ابھی آئینگے دیکھ لینا یہ ذکر تھا کہ ایک برق چمکی ججنگان نے
دیکھا ایک ساحر فیروز کے سامنے آیا کہا فیل زور جادو آتے ہیں فیروز نے کہا میں منتظر ہوں جلد آئیں اب
دیر نہ لگائیں وہ ساحر رخصت ہوا اُسکے تھوڑی دیر کے بعد سب نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ اٹھا اور برقیں چمکنے لگیں
فیروز نے کہا فیل زور آتا ہی ججنگان کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا فیروز نے جو اُنکی حالت دیکھی کہا ای
ججنگان تمھاری ابھی سے یہ کیفیت ہو جب فیل زور کی صورت دیکھو گے اسوقت تمھاری کیا حالت ہوگی
ججنگان خاموش رہا کچھ جواب نہ دیا وہ ابر قریب آیا ایک برق چمکی کہ سب کی آنکھیں جھپک گئیں آنکھیں جو کھولیں
دیکھا ایک مرد طویل القامت ہاتھی کا سر ایک خرطوم بڑی لمبی لٹکی ہوئی فیروز کے سامنے آکے سلام کیا فیروز
نے جواب سلام دیا فیل زور جادو نے کہا کیوں ای شہنشاہ اس وقت مجھے کیوں یاد فرمایا فیروز نے
سب کیفیت آمد صاحبقران کی بیان کی اور مریخ جادو کا مسلمان ہو جانا پھر ان ساحران نامی کا قتل ہونا اور
مرحلوں کا برباد ہونا سب بیان کیا جب سب کہہ چکا تو آخر میں کہا اب تم مرحلہ احتشام جادو پر جاؤ اور
اُس کو بچاؤ ورنہ وہ بھی لوٹ جائیگا فیل زور جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں میں سب کو ایک دن میں اسیر
کر کے بھیجدونگا فیروز نے کہا مجھے تمھاری ذات سے امید قوی ہو کہ تم ضرور ایسا ہی کروگے فیل زور
اسی وقت رخصت ہوا فیروز نے کہا اب تم کب جاؤگے فیل زور نے کہا میں آج ہی روانہ ہو جاؤنگا فیروز
نے بہت کچھ اُسکو انعام دیا فیل زور روانہ ہو گیا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب امیر بعد فتح درِ شہداوان جادو روانہ ہوے آٹھویں روز مرحلۂ احتشام پر پہونچے مریخ آفتاب علم
نے ایک نامہ احتشام جادو کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ہم ایک ضرورت خاص سے یہاں آئے ہیں لازم تمکین
یہ ہو کہ اپنے تئیں بہت جلد ہمارے پاس پہونچاؤ یہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور احتشام جادو کے پاس روانہ کیا ساحر
جس وقت نامہ لیکر احتشام جادو کے پاس پہونچا احتشام جادو نے نامے کو بوسہ دیا کہا میں ابھی چلتا ہوں اسیوقت
اپنے لباس پہنا نامہ بر کے ہمراہ روانہ ہوا تھوڑی دیر میں مریخ آفتاب علم کے پاس پہونچا مریخ کو سلام
کیا مریخ نے مزاج پوچھا اس نے سب طلسم کی خیریت بیان کی مریخ آفتاب علم نے کہا ای احتشام جادو تم سے
کیا چاہتے ہو احتشام جادو نے کہا میں آپکو اپنا مالک جانتا ہوں مریخ نے کہا جو بات ہم اختیار کریں تمھیں اُسکے
گوارا کرنے میں عذر تو نہوگا احتشام نے عرض کی میری جان تک حاضر ہو اگر آپکے کام آئے تو یہ سر موجود ہی
مریخ نے کہا ہمیں اور کوئی ضرورت نہیں ہو صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمیشہ ہمارے پاس رہو احتشام نے
عرض کی کہ میں حاضر ہوں مریخ نے کہا ایک شرط ہی اگر اُسکو قبول کرو احتشام نے عرض کی میں نے اُس
شرط کو بھی قبول کیا اگر حکم ہوے تو مکان بھی نہ جاؤں آپ ہی کی خدمت میں رہوں مریخ نے جب اُسکو
اسی طرح بکار کیا تب کہا ہم نے صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی ہی تمکو بھی لازم ہو کہ اپنے مذہب باطل کو
ترک کر کے صاحبقران کی اطاعت کرو اور مذہب حق اختیار کرو احتشام جادو نے کہا ای شاہزادہ عالم مذہب

حق کیا ہی مریخ نے کہا مذہب اسلام مذہب حق ہی اور دین سامری فرقہ گمراہی ہی احتشام جادو نے کہا ای
شہریار یہ تو آپ نے بہت سخت بات فرمائی ہی مین اسکو نہین قبول کرسکتا ہون اور آپکو مانع نہین ہون آپنے
جو کچھ کیا بہت خوب کیا مین آپکی اطاعت سے سرتابی نکرونگا مگر مجھ سے یہ نہوگا کہ اپنے مذہب قدیم کو ترک
کرکے جدید طریقہ اختیار کرون مریخ آفتاب علم نے اسکو بہت سمجھایا مگر یہ سیہ قلب تمام مریخ کے سمجھانے
پر بھی راہ راست پر نہ آیا جب مریخ بہت کچھ فہمایش کرچکا اور اسنے قبول نکیا تو مریخ کو غصہ آیا کہا ای
احتشام تم جانتے ہو کہ اس طلسم مین کوئی ساحر ایسا نہین ہی جو میرا ہم نبرد ہو مین تجھے ایک محبت قلبی رکھتا ہون
اس وجہ سے اس طرح کہتا ہون ورنہ مین سختی بھی کرسکتا ہون یہ تجھے معلوم ہو کہ تم مجھسے سحر مین زیادہ ہوگے
قوت مین بڑھے ہوگے سب باتون مین تم مجھ سے کم ہو جب تم میری خلاف مرضی کروگے تو مین ضرور تمہین
اسکی سزا دونگا احتشام نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اس وقت مین انکار ہی کیے جاتا ہون تو ایسا نہو
یہ جلا کے خاک کردے تو مین روک بھی نسکونگا مفت مین جان جائیگی اس سے بہتر یہ ہو کہ اسوقت کوئی حیلہ کرکے
یہان سے جان بچا کر جانا چاہیے اور بعد مین فیروز کو اطلاع دیکر وہان سے مدد طلب کرکے اس سے
مقابلہ کرنا چاہیے یہ سوچ کے اسنے عرض کی ای شاہزادۂ عالم مین دین اسلام اور مذہب سامری دونون کا
مقابلہ کرونگا اور دونون کی بہتری اور بدتری دیکھونگا جس مذہب کو قدیم اور بہتر دیکھونگا اُسے اختیار کرونگا
امیدوار ہون کہ آج مجھے فرصت مرحمت فرمائی جاے کل مین عرض کردونگا مریخ آفتاب علم نے کہا اسکا مضائقہ
نہین مین تمہین دو روز کی مہلت دیتا ہون تم خوب غور کرلو پھر جسکو قدیم اور بہتر دیکھو اُسے اختیار کرو مگر دونون کی بھلائیان
اور برائیان جو جو تجویز کرنا مجھ سے بھی بیان کردینا احتشام نے عرض کی مین ضرور آپکی خدمت مین عرض کرونگا
یہ کہکر احتشام جادو رخصت ہوکر اپنے گھر مین آیا ملازمین کو بلایا کہا آج غضب ہوا تھا اگر ایک بات ذہن مین نہ آتی
تو نہین معلوم کیا کیفیت ہو جاتی ملازمین نے حقیقت دریافت کی احتشام جادو نے سب کیفیت خلاصہ بیان کردی
ملازمین احتشام کو تعجب ہوا سب نے کہا پھر اب آپ کیا انتظام فرمایئےگا احتشام نے کہا مین اسوقت
ایک نامہ شہنشاہ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اور مدد اُنسے طلب کرتا ہون مگر جلد کیونکہ مین نے ایک ہی
دن کی مہلت لی ہی ایک دن اور ٹل سکتا ہی کہ مریخ نے مجھے کہا ہی کہ تجھے تو دو روز کی فرصت دی ملازمین
نے کہا پھر آپ جلد نامہ تحریر فرمایئے ورنہ دیر لگیگی احتشام نے اُسی وقت ایک نامہ لکھا اور یہ سب مضمون
اُسمین تحریر کردیا جب سب لکھ چکا تو ایک ساحر کو بلا کے نامہ دیا رخصت کیا کہا خداوند کی خدمت مین یہ عریضہ
لیجانا اور اسکا جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا احتشام اپنے باغ مین آکے بیٹھا ملازمین سے
یہی باتین کر رہا ہو کہ آسمان پر ایک برق چمکی احتشام نے آنکھ اٹھا کے دیکھا فیل زور جادو زمین پر آیا احتشام
اسکو دیکھکر خوش ہوگیا کہا ای فیل زور جادو تم بہت اچھے وقت پر آئے یہ کہکے اسنے کل کیفیت مریخ
آفتاب علم کی بیان کی فیل زور جادو نے کہا مجھے یہ سب کیفیت معلوم ہی خداوند طلسم نے تمہاری مدد
کے واسطے مجھے بھیجا ہی احتشام نے کہا مین ایک عریضہ خدمت مین خداوند طلسم کی روانہ کرچکا ہون اور اسمین
بھی یہی مضمون ہو بلکہ مین نے مدد طلب کی ہو فیل زور نے کہا وہ نامہ پڑھکے جواب لکھ دینگے مگر اب تم
سامان جنگ درست کرو احتشام نے لشکر ساحران کو اطلاع دی کہ فوج ہر وقت مسلح و مکمل رہے اُسکے لشکر مین
جسقدر لوگ تھے ہر وقت مسلح و مکمل رہنے لگے دوسرے روز مریخ آفتاب علم نے اپنے ملازم کو اُسکے یہان بھیجا

اور رقعہ دیا تھا اسمین لکھا تھا کہ ای احتشام جادو کو تم نے کیا بات تجویز کی اور کس وقت ہمارے پاس آؤ گے
رقعہ جو احتشام جادو کو لا تھا اُسنے فیل زور جادو کو دکھایا اُسنے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے دونون
مذہبون کی برائی بھلائی پر نظر کی ابتک میرے ذہن مین جسقدر بھلائیان مذہب اسلام کی آئی ہین اسقدر
اپنے مذہب کی بھلائیان نہین پائی ہین دو روز کی مہلت کا اور طلبگار ہون وعدہ کرتا ہون کہ مین آپ کا مذہب
اختیار کرونگا آپ میری طرف سے خاطر جمع رکھیے یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا اور رخصت کیا نامہ دار نے مرجع آفتاب علم
کو نامہ دکھایا مرجع عبارت کو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اچھا ہے اور دو روز کی مہلت دی یہان فیل زور جادو
نے احتشام جادو سے کہا اب مرجع آفتاب علم کو بکڑ گرفتار کر دیں تو ہرگز سحر کی لڑائی مین فتح نہ پائینگے
بلکہ جان سے مارے جائینگے مرجع آفتاب علم سحر مین یکتا ہو اسکا جواب دینے والا اس طلسم مین
کوئی نہین ہو ہان طبقات کے طلسمون مین ساحران سامری البتہ ایسے ہین جو اسکو برسون تعلیم کرین
احتشام جادو نے کہا پھر جو آپ کی رائے ہو وہ کیا جائے فیل زور جادو نے کہا تم کل مرجع آفتاب علم
کے پاس جاؤ اور اُسکو بحیلہ دعوت یہان بلا کے لاؤ میرے آنے کا ذکر ہرگز مت کرنا نہین وہ نہ آئیگا
سمجھ جائے گا کہ اسمین مکر ہو احتشام جادو نے کہا مین کل جاکر ضرور کہ آؤنگا مگر جب وہ یہان آئیگا تو کیا بات
کیجائیگی فیل زور نے کہا تمکو اس سے کیا بحث ہو تم جاکر اسکو دعوت کر آؤ احتشام نے کہا اگر آپ کا
یہ ارادہ ہو کہ اسکو بیہوشی پلا کے بیہوش کرین تو وہ ہرگز بیہوشی نہ پیئے گا اور اُسی وقت اسکو معلوم
ہو جائیگا فیل زور نے کہا مین بیہوشی نہین پلاؤنگا دوسری ترکیب کرونگا احتشام جادو نے کہا مجھے وہ ترکیب
بتلا دو تو مین البتہ وہان جاؤن اور اپنے ہمراہ لاؤن فیل زور نے کہا مرجع آفتاب علم سلطان
روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہو مین ایک تصویر اسکی یہان لگاؤنگا اسی کے ذریعہ سے اپنا کام نکالونگا
احتشام نے کہا اب مین سمجھا کل جاکر مرجع کو اپنے ہمراہ لے آؤنگا انھین باتون مین رات گذر گئی
صبح کو احتشام جادو اُٹھا مرجع آفتاب علم کی بارگاہ مین آیا مرجع نے کہا ای احتشام اس وقت تمہارے
آنے کا کیونکر اتفاق ہوا احتشام نے عرض کی مجھکو چند باتین آپ سے دریافت کرنا ہین اُسی کی وجہ سے
چلا آیا مرجع آفتاب علم نے کہا جو کچھ تمھین تحقیق کرنا منظور ہو پوچھ لو احتشام جادو نے دو چار باتین دریافت
کین مرجع نے اُنکا جواب دیا احتشام نے عرض کی ای شہنشاہ اب مجھے کوئی عذر نہین ہو فقط ایک بات اور
دیکھنا ہو جسوقت اُس سے فراغت پاؤنگا مسلمان ہو جاؤنگا مرجع نے کہا تمھین اختیار ہو ایک روز اور باقی ہے
احتشام نے عرض کی ایک بات کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے گا تو میری عزت بڑھ جائیگی مرجع آفتاب علم
نے کہا جو کچھ کہو احتشام نے عرض کی امیدوار ہون کہ ایک روز فدوی کے یہان تشریف لائیے احقر
نوازی فرمائیے مرجع آفتاب علم نے کہا جب تم وعدہ پورا کروگے تو مین خود تمہارے یہان آؤنگا کھانا کھاؤنگا
ابھی کوئی ضرورت نہین ہو احتشام نے دیکھا مرجع نہ جائینگے کہا ای شہریار اگر آپ کو یہی انکار ہو تو مین اسوقت
موجود ہون آپ کلمہ تعلیم فرمایئے مرجع نے کہا ابھی تمکو صاحبقران کی خدمت مین لے چلونگا جب اُنکی قدمبوسی
سے مشرف ہونا تب اپنی یہ خواہش ظاہر کرنا وہی تمھین کلمہ تعلیم فرمائینگے احتشام نے عرض کی مین حاضر ہون
خدمت مین صاحبقران زمان کے لے چلیے مین اُنکی قدمبوسی سے بھی مشرف ہو جاؤن اُنکو بھی اپنے یہان
لیجاؤن مرجع آفتاب علم احتشام جادو کو ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا احتشام نے صاحبقران

کے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے سر اسکا چھاتی سے لگایا مرت آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب انکو کلمہ تعلیم
فرمائیے یہ آپکی اطاعت بدل وجان قبول کرتے ہین امیر نے چاہا اسکو کلمہ پڑھائین اسنے عرض کی یا صاحبقران
ابھی مجکو آپ کے واسطے سحر کرنے کی ضرورت ہوگی سحر سے اسلیے توبہ نکرونگا امیر نے فرمایا نہین کچھ ضرورت نہوگی
بہت سے ساحر موجود ہین ہم تو سحر کو برا جانتے ہین احتشام نے عرض کی اگر یہی آپکی خوشی ہے تو مین موجود ہون
صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا احتشام کلمہ پڑھ کے بکر مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی اب امیدوار ہون
کہ مجھے سرفراز کیجیے دعوت قبول فرمائیے امیر نے فرمایا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم تمھاری دعوت قبول
کرینگے خاطر نہ ملول کریئے ابھی بہت سی باتون کی جلدی ہے عرصہ ہونا ان کے واسطے باعث خرابی ہے احتشام نے
عرض کی یا صاحبقران اگر دعوت نہ قبول فرمائیے گا مجھے صدمۂ عظیم ہوگا اور سب سے اپنے مکان پر کہہ کے
آیا ہون کہ مین صاحبقران زمان کو اپنے مکان پر لاتا ہون بلکہ وہ لوگ آپ کے منتظر ہین اگر آپ تشریف لیجیے
تو وہ سب لوگ ایمان لائینگے اور اگر نہ تشریف لیجائیے گا تو وہ تو مسلمان ہونگے مگر مین محجوب ہونگا صاحبقران
مجبور ہوے کہا مین چلونگا احتشام نے عرض کی مع جملہ سردارون کے تشریف لائیے گا امیر نے فرمایا سب سے
وعدہ وحتشام جادو سب سردارون کی بارگاہ مین آیا سب سے وعدہ لیا مگر خواجہ کی بارگاہ مین جسوقت آیا
اور خواجہ نے اسکی پیشانی کی طرف دیکھا مکر کی علامت ظاہر ہوئی خواجہ نے اسکو اپنے پاس بٹھایا باتین کرنا
شروع کین کہا اے احتشام جادو تمنے بہت بہت محنتین کین آخر کار قائل ہوے اور وہ مین ساحری پرستی ترک کیا
احتشام جادو نے کہا خواجہ مین کیا کرتا مجبور تھا بے اس دین سے قبول کیے ہوے چارہ نہ تھا ہر طرح
مین نے اپنے دین کو بے بنیاد اور کمزور پایا جب مجبور ہوا اور کوئی دلیل نہ بن پڑی تو یقین کیا کہ دین اسلام
بہت قوی ہے مین نے اسکو قبول کیا ابھی اور لوگ بھی مسلمان ہونے والے ہین جب صاحبقران وہان تشریف
لے چلین گے تو وہ لوگ بھی ایمان لائینگے خواجہ نے پھر تو ایسی دلجوئی کی باتین کین کہ احتشام جادو نے
بہت ہی خوشی خوشی اپنے دل کی کیفیت خواجہ کے آگے بیان کردی جب خواجہ نے اسکی دلی کیفیت سنی
کہا مجکو اسکا یقین نہین تم نے میرے روبرو اپنے دل کا حال کہا اگر اسکو ایک کاغذ پر تحریر کردو تو مین
کوشش کرکے صاحبقران کو اور جملہ سرداران کو گرفتار کرا دون احتشام نے کہا آپ کاغذ دیجیے مین
ابھی لکھ دون خواجہ نے اسکو کاغذ دیا احتشام جادو نے سب کیفیت اپنے دل کی لکھ دی اور مہر کرکے
خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے کہا اب مین صاحبقران کو گرفتار کرادونگا تم خاطر جمع رکھو مگر شہنشاہ کے پاس
مجکو لیچلنا اور انکی قدمبوسی سے مشرف کرانا احتشام نے کہا خواجہ وہان تمھارا بڑا مرتبہ ہوگا مجھے اب
معلوم ہوا کہ تم ساحری پرست ہو خواجہ نے کہا مین ایک مدت سے ساحری پرست ہون اور لشکر اسلام مین
بھی بعض آدمی مجکو جانتے ہین مگر میرا خوف ایسا غالب ہے کہ کوئی کچھ نہین کہہ سکتا ہے احتشام نے کہا خیر اور
جادو بھی تمکو دیکھکر بہت خوش ہونگے خواجہ نے کہا مین انسے ضرور ملونگا احتشام نے کہا اب مین رخصت
ہوتا ہون خواجہ نے کہا افسوس کی بات ہے کہ تم ایسے وقت مین میرے مہمان ہوے کہ مین تمھاری خاطر
نکرسکا دیکھو اگر کہین کچھ شراب ملے تو تمھارے واسطے لاؤن احتشام نے کہا خواجہ آپ تکلیف نفرمائین
خواجہ نے کہا صاحب یہ میرے یہان کا دستور نہین ہے جو شخص آتا ہے مین اسکو ضرور شراب پلاتا ہون بیحد
اصرار کیا کہ احتشام جادو عاجز ہوگیا خواجہ اسکو بٹھا کے بارگاہ کے باہر نکلے صاحبقران کے قریب

لے عرض کی یا امیر آپنے جسکو مسلمان کیا ہو وہ بہ کر مسلمان ہوا اور اپنے یہان لیجا کر آپ سے دغا کریگا
صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم ہر شخص کی نسبت ایسا ہی کہا کرتے ہو بھلا احتشام جادو مجھ سے دغا کریگا
خواجہ نے عرض کی جو مین عرض کرتا ہون اُسکو یقین مانیے میرے کہنے کو خلاف نہ جانیے امیر نے کہا
مین ضرور اسے خلاف جانونگا کبھی نہ مانونگا مریخ آفتاب علم نے جو یہ گفتگو سنی کہا خواجہ آپ بہت صحیح
ارشاد فرماتے ہین مجھکو بھی اُسکی طرف ایسا ہی گمان ہو امیر نے فرمایا جب اُسنے ہمارے سامنے کلمہ پڑھا
اور سامری و جمشید کو برا کہا تو اب وہ دغا کرے یہ ممکن نہین جب صاحبقران نے کئی بار انکار کیا تو خواجہ
نے اُسکے ہاتھ کا لکھا نکال کے صاحبقران کو دیا عرض کی ملاحظہ فرمایئے اسنے اپنے ہاتھ سے لکھا ہو اب تو
مریخ آفتاب علم اور جملہ سردار اُس لکھے کے دیکھنے کو صاحبقران کے نزدیک آئے سب نے عمرو سے
پوچھا خواجہ اپنے پاس سے کیونکر دریافت کیا خواجہ نے سب حقیقت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ جسکے
یہان فیل زور جادو آیا ہو وہ کچھ کر بھیجے گا مریخ نے کہا خواجہ فیل زور بڑا مکار ہو خواجہ نے کہا مین
تو اسکو جانتا بھی نہین ہون فقط نام اس وقت احتشام کی زبانی سنا ہو جب صاحبقران نے یہ کیفیت دیکھی
تو کہا احتشام جادو کو یہان لاؤ ہم اُسکے خط سے اس خط کو ملائینگے خواجہ نے کہا مین ابھی حاضر کرتا ہون یہ کہکر
بارگاہ صاحبقران سے باہر آئے اپنی بارگاہ مین داخل ہوے ایک صراحی ہاتھ مین لے لی کہا بھائی احتشام
کیا کہون اس وقت کہین شراب ممکن نہوئی صاحبقران کے میخانے سے خاصے کی شراب لایا ہون احتشام
نے کہا اس سے بہتر اور کوئی شراب کیا ہوگی خواجہ نے جام بھر کے احتشام کو دیا احتشام اُس جام کو پی گیا
خواجہ نے دوسرا جام بھی فورًا دیا احتشام اُس جام کو بھی پی گیا اجو سر چکرایا آنکھون مین اندھیرا آیا عرض
کی کیون خواجہ اس شراب مین کیا تھا میرا سر چکراتا ہو خواجہ نے کہا صاحبقران کے میخانے کی شراب ہو
وہان بہت تیز شراب ہوتی ہو اُٹھکر ٹہلو یہ بات دفع ہو جائیگی احتشام ٹہلنے کو اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا
لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے اسکی زبان مین سوزن دیا پشتارہ باندھ کے خدمت مین صاحبقران کے لائے صاحبقران
نے فرمایا خواجہ اس صورت سے کیون لائے خواجہ نے عرض کی یا امیر اور صورت سے یہ میرے ہمراہ
نہ آتا بڑا مکار تھا فورًا تاڑ جاتا امیر نے کہا اچھا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے ہوشیار کیا احتشام نے اپنے کو اس
حالت مین پایا کہا یا صاحبقران مجھے کیا خطا سرزد ہوئی جسکی یہ تعذیر مجکو ملی امیر نے وہ لکھا اُسکے پیش کش
کیا کہا یہ تمنے کیا لکھا ہو احتشام نے کہا یہ ہرگز میرے ہاتھ کا لکھا نہین ہو امیر نے خواجہ کی طرف دیکھا
کہا کیون خواجہ یہ کیا کہتا ہو خواجہ نے کہا اس سے کچھ اور لکھوا لیجئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسکی
کوئی ضرورت نہین ہو ابھی معلوم ہو جائیگا یہ کہکر عرض کیا اسکو مین ایک جام شراب پلاتا ہون ابھی کل کیفیت
اپنی بیان کریگا صاحبقران نے کہا جب یہ خود کہدیگا تو مجکو یقین ہوگا مریخ نے ایک جام مین شراب بھری
خواجہ نے کہا اے احتشام اس جام کو پیو احتشام نے کہا مین ہرگز نہ پیونگا ایک بار پلا کے آپ نے
بیہوش کیا تھا اب اگر مین شراب پیونگا تو نہین معلوم میرا کیا نقشہ ہوگا خواجہ نے کہا تم اس شراب کو پیو صرف
تمہارے جھوٹ سچ کے خلاصے کے واسطے یہ شراب تمکین پلائی جاتی ہو ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی احتشام نے
بہت بہت انکار کیا مگر مریخ آفتاب علم نے شراب اسکو پلا دی شراب کے پیتے ہی اپنے کل کیفیت بیان
کر دی مریخ نے اسکو قید کرکے اپنے ملازمین کے سپرد کیا اور آپ اسکے مکان کی طرف روانہ ہوے یہان

فیل زور جادو منتظر تھا کہ احتشام مریخ کو لاوے تو مین دام مکر پھیلاؤن یہ اس فکر مین بیٹھا تھا کہ شاہزادہ
مریخ آفتاب علم جا کر سہو سے بچے فیل زور جادو مریخ آفتاب علم کو دیکھکر ڈر گیا چاہا سحر کرون مگر مریخ نے اسکی
زبان بندی پیشتر ہی سے کر دی تھی کہ اسکو سحر یاد نہ آیا مریخ آفتاب علم نے اُسکی مشکین باندھ لین اور
اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوے یہان آکر صاحبقران کے سامنے فیل زور جادو کو ڈال دیا خواجہ نے
فیل زور کی صورت دیکھکر کہا اے مریخ آفتاب علم اسکی زبان مین سوزن نہین دیتے ہو مریخ نے کہا
خواجہ سوزن دینے کی کیا ضرورت ہو مین نے احتشام جادو کی زبان سے بھی سوزن آپکے سامنے
نکال لیا تھا خواجہ نے کہا مین اُس وقت تعجب کرتا تھا کہ یہ باتین کیونکر کرتا ہو اِس وقت تم سے معلوم ہوا کہ اسکی
زبان سے سوزن نکال لیا تھا مریخ نے کہا خواجہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سحر اور شے ہو انکو سحر مین ذرا
دخل نہین ہو خواجہ سے یہ کہہ کے مریخ آفتاب علم نے فیل زور جادو کو ہوشیار کیا کہا اے فیل زور
اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو فیل زور جادو نے کہا مین ہرگز اطاعت فیروز سے منہ
نہ موڑونگا اور دین سامری پرستی نہ چھوڑونگا مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی اب اسکی بابت
کیا حکم ہوتا ہو امیر نے فرمایا تمہین اپنے قیدی کے حق مین اختیار ہو مریخ نے اسکو باہر لاکے قتل کیا پھر
احتشام جادو کو لاکر امیر کے سامنے رکھا کہا اے احتشام اب کیا کہتے ہو احتشام نے کہا مین دین
سامری پرستی کو ترک نہ کرونگا امیر نے فرمایا اسکو بھی قتل کرو مریخ اُسکو بھی باہر لایا قتل کیا اسکے مرتے ہی
اندھیرا ہوگیا عمارتین مرحلے کی گرنے لگین بعد عرصے کے آواز آئی کہ ہے ہے مرا نام مین احتشام جادو مالک مرحلہ
طلسم فیروز ہوں سکے مرحلے کی جسقدر عمارتین تھین سب گر گئین مریخ نے امیر سے آکر عرض کی مبارک ہو کہ
احتشام جادو قتل ہوا اور مرحلہ فتح ہوا صاحبقران نے شکر خدا کیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اب
یہان قیام نہ فرمایئے سب در بند فتح ہو چکے اب طلسم کے اندر چلنا چاہیے امیر نے فرمایا آج یہان اور
قیام کرو کل روانہ ہو جائینگے مریخ آفتاب علم نے عرض کی جو آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے صاحبقران نے اُس
شب وہان قیام فرمایا صبح کو معہ لشکر گران بارادہ داخلہ طلسم وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کی جاتی ہو

کہ جسوقت یہان مریخ نے فیل زور جادو کو قتل کیا وہان اسکی تصویر مین آگ لگ گئی فیروز نے جو تصویر کو
جلتے دیکھا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا کسنے فیل زور کو قتل کیا ابھی یہ کہہ رہا تھا کہ احتشام کی تصویر
مین بھی آگ لگ گئی اسکی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے زانو پہ ہاتھ مار کے کہا لو غضب ہوا در بند
آخری بھی فتح ہوا اب طلسم کشا کو طلسم کے اندر آنے کا موقع ملا یا پر اب تلاش لوح جانے گا یا طلسم
کے اندر آجاے گا اب ساحرون مین یہان کوئی ایسا نہین ہو جو مریخ آفتاب علم کو جاکے روکے اور
اس طرف نہ آنے دے سنجگان نے کہا اس طلسم سے وسیع طلسم آجتک مین نے نہین دیکھا اور
جسقدر ساحر یہان پاے جاتے ہین اسقدر دوسرے طلسم مین نہین ہین پھر آپ یہ شکایت کرتے ہین کہ کوئی
ساحر ایسا نہین ہو کہ جو جاکے مریخ آفتاب علم کو روکے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا کہ مجھسے بہتر
سحر کا جاننے والا اس طلسم مین کوئی نہین ہو اگر مین جاتا ہون تو میرے تحفظات اسکے پاس مین جب مین

اس سے مقابلہ کے واسطے جاؤنگا وہ میرے تحفہ جات مجھی پر صرف کریگا اور انکار دکرنا ممکن نہین ہو بجنگان
نے کہا پھر آپ کیا کیجیے گا فیروز نے کہا اب ملحقات کے طلسم مین نامے بھیجتا ہون وہان سے ساحران
سامری کو طلب کرتا ہون جبتک وہ لوگ نہین آئینگے طلسم کی نگرانی نہین ہوگی بجنگان نے کہا پھر اب جلد
نامے تحریر فرمایے ورنہ لگا ہے فیروز نے اسی وقت میرمنشی کو بلا یا چند خط لکھوائے ملحقات کے
طلسمون مین روانہ کردیے اور ایک خادم کو بلا کر کہا کہ میری ایک عرضی استاد کی خدمت مین لیجاؤ مین جانتا ہون
کہ وہ تشریف نہ لائینگے مگر کچھ تدبیر بتائینگے اور اگر تشریف لے آئے تو پھر ساحران سامری کی بھی ضرورت نہین
ہو جو کچھ انھون نے دیکھا ہو سامری کے خواب مین بھی وہ نہ آیا ہوگا اور جو سحر کہ وہ کرسکتے ہین اب کوئی اُسکا
جواب دینے والا نہین ہوا ہی سے ہمعصر سامری کا خطاب اُنکو ملا ہی بجنگان نے کہا آپ اُنکو اگر
عریضہ روانہ فرمایے تو میرے ہاتھ بھیجیے مین اپنے ہاتھ سے جاکر اُنکو عریضہ دونگا اور زبانی بھی اس
طرح عرض کرونگا کہ اُنکو سوائے تشریف لانے کے دوسری بات بن نہ آئیگی فیروز نے کہا بہت اچھی
بات ہی مین عریضہ تحریر کرتا ہون تم اُسکو لیجاؤ مگر ایک خیال ہی کہ تم کسیقدر ساحرون سے ڈرتے ہو یہان جب
کوئی ساحر آیا تمھارے چہرے سے رنگ اُڑگیا اور اُنکی صورت ایسی ہی جسکو دیکھکر تمھارے حواس درست
نہ رہینگے وہ اصل مین انسان ہین مگر بصورت حیوان ہین بجنگان نے کہا وہ مجھے کچھ تکلیف تو نہین
پہونچائینگے فیروز نے جواب دیا نہین بلکہ بجا طلبیش آئینگے بجنگان نے کہا پھر مجھے جانے مین کیا عذر ہی صورت
اگر اُنکی مہیب ہی تو مین نہ ڈرونگا مگر مجھے کسی قسم کا گزند نہ پہونچائین فیروز نے کہا خاطر جمع رکھو بجنگان نے
کہا کہ آپ عریضہ تحریر فرمایے فیروز نے اسی وقت ایک عرضی لکھی بجنگان کو دی ایک ساحر کو بلایا اور
تخت منگایا بجنگان کو تخت پر بٹھا کے ساحر سے کہا انکو بعزت و حرمت لیجانا اور بہ آسایش سے لانا ساحر
تخت اُڑا کے چلا دو روز کے بعد بجنگان نے دیکھا ایک جگہ پر دریاے خون بہ رہا ہو کچھ ہاتھ پاؤن آدمیون
کے کٹے ہوے اُسمین نظر آتے ہین کچھ سر دکھائی دیتے ہین بجنگان نے اس ساحر سے کہا یہ
دریاے خون کیسا ہو ساحر نے کہا اسکی بھی حقیقت معلوم ہو جائیگی بجنگان خاموش ہوا ساحر نے تخت کو
پستی کی طرف رجوع کیا تھوڑی دیر مین تخت زمین پر آیا بجنگان سے کہا اب تخت سے اُترئے میرے ہمراہ
تشریف لے چلیے بجنگان تخت سے اُترا ساحر کے ساتھ ہوا ساحر ایک مقام پر پہونچا کر وہان نیزے زمین
مین گڑے ہوے تھے ساحر نے بجنگان سے کہا آپ میری پشت پر سوار ہون کہ اس جگہ سے آپ کو پار
پہونچاؤن بجنگان ساحر کی پیٹھ پر سوار ہوا ساحر بجنگان کو لیکر پار گیا بجنگان نے دیکھا ایک پہاڑ سیاہ
معلوم ہوتا ہی بجنگان نے اُس ساحر سے کہا یہ پہاڑ بھی طے کرنا پڑیگا ساحر نے کہا یہ پہاڑ نہین ہی ہمعصر سامری کے
مکان کی دیوار ہی بجنگان اور آگے بڑھا دیکھا ایک سر دکھائی دیتا ہی مگر عورت کا سر ہی کہ وہ سر دیوار سے
بہت اونچا ہی بجنگان نے کہا ای شخص یہ سر کسکا ہی ساحر نے کہا یہ سر ہمعصر سامری کی زوجہ کا ہی بجنگان نے
کہا اسقدر اونچی دیوار ہی اور سر اُسکا بھی بہت اونچا ہو یہ آدمی ہو ساحر نے کہا یہ تو بہ نسبت ہمعصر سامری بہت
کوتاہ قامت ہی جسوقت آپ ہمعصر سامری کو ملاحظہ فرمائین گے تو یقین ہو جائیگا بجنگان نے کہا ڈرکی
کیا بات ہو مگر تعجب اس بات کا ہو کہ آجتک ایسا قد کبھی نہین دیکھا ساحر سے یہ باتین کرتا ہوا بجنگان آگے بڑھا
ساحر ایک مکان مین آیا بجنگان نے دیکھا ایک شخص خون کے دریا مین لیٹا ہو صورت اسکی ایسی مہیب ہو کہ پاس

جانے کو جی نہین چاہتا ہی بخجگان نے اُس ساحر سے پوچھا کیون بھائی یہ شخص کون ہو ساحر نے کہا ہمصر
سامری اُمین کا نام ہو بخجگان نے کہا مین تو اُنکے پاس نجاؤنگا مجھے واقعی خوف آتا ہو کیا عجب وہ یہ
مجھے کھا جائین یہ دریا سے خون اُنکے سبب بہتا ہو ساحر نے کہا ابھی بے سنے تو اُنکی یہ کیفیت ہو
اگر اُنکی وجہ بیان کرونگا تو آپ ہوش مین نرہینگے ابھی بیہوش ہوکر گر پڑینگے بخجگان نے اصرار کیا
ساحر نے کہا ہمصر سامری آدمی جانور پتھر کنکر گھانس درخت مٹی جو پاتے ہین کھا جاتے ہین مگر کبھی اُنکا
پیٹ نہین بھرتا ہو دن بھر یہی شغل رہتا ہو ایک ہفتہ تک اپنا پیٹ بھرتے ہین اور ایک ہفتہ تک اُسی
شکل سے سویا کرتے ہین معلوم ہوتا ہو کوئی لشکر اس طرف سے آیا تھا اُنکو پیٹ بھرنے کا موقع اچھا
آیا بخجگان نے کہا کہین مجھے بھی نہ کھا جائین ساحر نے کہا آپ کی بہت خاطر کرینگے مگر جو بات کہین
اُسکا جواب بہت سمجھ کے دیجیے گا ایسا کم عقل بھی نہین ہو عقل نہایت ہی سالم ہو بخجگان نے کہا
مین اُنکے پاس نہ جاؤنگا ساحر نے جواب دیا آپ کا خوف بیکار ہو غرض ساحر نے بخجگان کو جب
بہت کچھ کہا تو بخجگان قریب آیا ہمصر سامری کے پاس جاکے بیٹھا ساحر نے کہا پاؤن دباؤ آنکھ کھل جائیگی
بخجگان نے ڈرتے ڈرتے پاؤن دبائے ہمصر سامری نے آنکھ کھولی انگڑائی لیکر اُٹھ بیٹھا بخجگان سے
کہا لاؤ نامہ دو بخجگان نے پہلے سلام کیا پھر نامہ دیا ہمصر سامری نے نامے کو پڑھا بہت ہنسا بخجگان
اسقدر ڈرا کہ اُسکا پیشاب خطا ہو گیا جب ہمصر سامری نامے کو پڑھ چکا تو اُسنے بخجگان سے کہا اے بخجگان
مین اگر وہان جاؤن تو میری غذا کہان ممکن ہو سکتی ہو میرے ہنسنے کا باعث تم نہین سمجھے اِس نامے مین ہمارے
شاگرد صاحب نے لکھا ہو کہ مین بیس آدمی آپ کے واسطے روز حاضر کیا کرونگا آپ یہان تشریف لایے
بیس آدمی اگر مین روز کھاؤنگا تو دو تین دن مین مر جاؤنگا ایسے نوالے تو مجھے نہین سیے جائینگے یہان تو
صحراؤن مین نکل جاتا ہون جانورون کو کھاتا ہون جب اُنسے کچھ تسکین نہین ہوتی ہو تو صحرا مین سے
درخت کھا لیتا ہون جو درخت بدمزہ ہوتا ہو اُسکو چھوڑ دیتا ہون پتھر کھا کے بسر کرتا ہون بعض زمانہ ایسا
ہوتا ہو کہ مٹی پر اکتفا کرتا ہون پھر یہ سب چیزین وہان کیونکر دستیاب ہونگی بخجگان نے ڈرتے ڈرتے
کہا آپ جس وقت وہان تشریف لیجلینگے تو سب کچھ ممکن ہو جائیگا ہمصر سامری نے کہا وہان آدمی
تو بیس روز ضرور ہی ملینگے کچھ جانور سو پچاس مل جائینگے درخت وغیرہ کہان ہین طلسم بھر کے درخت دو
دن مین کھا جاؤنگا بخجگان نے کہا آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی آپ تشریف تو لیچلین اور خیال
فرمائین کہ اِس وقت مین آپکو ضرور مدد فرمانا چاہیے کہ طلسم کی حالت دگرگون ہو ہمصر سامری نے کہا اب
طلسم کی عمر تمام ہوئی ہو ان لوگون کے بچانے طلسم نہین بچیگا ہان اگر اب کوئی اس طلسم کی عمر کو دوبارہ بڑھا سکے
تو طلسم بچ جائے بخجگان نے کل کیفیت زمرد شاہ کی بیان کی ہمصر سامری نے کہا مین خوب آگاہ ہون اور
صاحبقران کو بھی خوب جانتا ہون مگر مجبور ہون کہ میرے کھانے کی فکر وہان نہو سکیگی نہین تو صاحبقران
کو مع لشکر ایک چشم زدن مین تمام کر دون اور طلسم کو پھر آراستہ کر دون وہ ایک ہزار برس کی فرصت ہو جائے
بخجگان نے اُس سے ایسی کچھ منت وسماجت کی کہ ہمصر سامری کو رحم آگیا کہا اے بخجگان تم جاؤ مین
بھی کبھی موقع پاؤنگا ابھی تو ساحران سامری طلسم طلمقات سے آئینگے اپنے اپنے ہنر دکھائینگے جب اُنسے بھی کچھ
نہو سکیگا تو مین آؤنگا سب باتین ٹھیک کر دونگا بخجگان نے کہا اگر ابھی تشریف لے چلیے تو کیا ہو ہمصر

سامری نے جواب دیا کہ ابھی مین نہ آؤنگا میرے آنے کا سامان ابھی سے وہان درست ہونا چاہیے بیس
آدمی اور سو جانور روز جمع کیے جائین جسوقت مین وہان آؤن اُسوقت وہ میرے سپرد کیے جائین کہ دو روز تک
تو مین پیٹ بھر کے کھانا کھاؤن بعد اسکے دو ایک روز نصف شکم کی لونگا بختگان نے کہا مین جا کر اسکا انتظام
کرتا ہون مگر جس وقت آپکو اطلاع دیجائے اُسی وقت تشریف لے آئیے گا ورنہ لگا رہیگا حضرت سامری
نے کہا مین فوراً چلا آؤنگا اور ایک ہفتہ مین سب انتظام درست کر دونگا بختگان نے رخصت چاہی حضرت
سامری نے ہاتھ بڑھایا بختگان سمجھا کہ اب مجھکو کھا لیگا مگر اُسنے جو ہاتھ کھینچا تو ایک مالا موتیون کا اُسکے
ہاتھ مین تھا مالا اُسنے بختگان کے گلے مین ڈال دیا بختگان بہت خوش ہوا سلام کر کے پیچھے ہٹا
اپنے تخت پر سوار ہو کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین فیروز کے پاس پہونچا فیروز نے جو اُنکی صورت دیکھی تو
رنگ رو متغیر پایا کہا کیون بختگان کیا کیفیت ہو بختگان نے کہا اگر مین یہ کیفیت جانتا ہوتا تو ہرگز جانے کا
ارادہ نکرتا ابتک میرا دل قابو مین نہین ہو فیروز نے مالا دیکھا کہا اے بختگان تمھاری تو بڑی خاطر کی اُسنے اپنے
گلے کا مالا دیدیا اس پر تمھاری یہ کیفیت ہوئی بختگان نے کہا مجھے ہر مرتبہ یہ خیال ہوتا تھا کہ اب مجھکو کھا جائیگا
مگر بڑی مشکل سے جان بچی اور بہت خاطر کی فیروز نے کہا اب یہ بتاؤ کہ وعدہ کیا فرمایا ہے بختگان نے جو گفتگو
ہوئی تھی سب بیان کی اور کہا کہ اب بیس آدمی اور سو جانور روز جمع کرتے رہیے جب وہ یہان تشریف لائین
تو اُنکی نذر کیجیے اُنھون نے خود فرمایا ہو کہ مین دو تین روز تو پیٹ بھر کے کھانا کھاؤن باقی دو تین روز
نصف خوراک پر بسر کرونگا ایک ہفتہ وہان رہونگا سب انتظام درست کر دونگا فیروز نے کہا یہان ہر وقت
سب انتظام درست ہو جس وقت اُنکے مزاج مین آئے تشریف لائین اور ساحران سامری کی حقیقت مجھسے
کہنے بیان کر دی بختگان نے کہا بہت سی باتین ایسی ہی دیکھنے مین آئین جنکی وجہ سے مجھے بھی تعجب ہو
جیسے ہی اُنکی آنکھ کھلی میرا نام لیکر کہا کہ نامہ دو مین نے عریضہ پیش کیا میرا نام اُنکو کسنے بتایا فیروز نے
کہا وہ بعض وقت ایسی باتین کرتے ہین کہ انسان کو تعجب ہو جاتا ہو ہمیشہ اُنسے اور سامری سے فساد رہا
اُنھون نے سامری کو سجدہ نہین کیا اور خود دعوی خدائی کا کیا اُنکا اعتقاد سب سے الگ ہو وہ یہ کہتے ہین کہ
خداوندی کسی کے لیے نہین ہو اور قدرت اکثر کے لیے ہو سامری کو یہ بات اُنکی بہت ناگوار تھی مگر کچھ کر نہین سکتے
تھے ہمیشہ سنا کیے یہ ذکر تھا کہ ایک نامہ دار نے جو ساحران سامری کے طلب کرنے کو بادشاہان طلسم ملحقات
کو روانہ کیا تھا جواب نامہ لاکر فیروز کو دیا فیروز نے جو اُنکو پڑھا تو لکھا تھا کہ ایسی حالت مین ساحران سامری
نہین آ سکتے ہین کیونکہ ہمکو اب اپنے طلسم کی بھی حفاظت کا خیال ہوا ہو جب آپکے طلسم پر کسی نے چڑھائی کی ہو
تو وہ ہمارے یہان پہلے آئیگا جب ملحقات سے فراغت کریگا تب آپکے یہان جائیگا پس ہم ساحران سامری
کو نہین روانہ کر سکتے ہین یہ جواب دیکھکر فیروز بہت رنجیدہ ہوا کہ دوسرے نامہ دار نے آکے جواب دیا انہین
بھی یہی لکھا تھا فیروز کو اور زیادہ ملال ہوا اسی طرح سب جگہ سے صاف صاف جواب آئے فیروز
نے سب جواب بختگان کو دکھائے کہا اب کیا کرنا چاہیے استاد کے پاس ان خطوط کو روانہ کرتا ہون بختگان
نے کہا بہت اچھی بات ہو جب وہ انکی عبارت دیکھین گے تو ضرور چلے آئینگے فیروز نے کہا اے بختگان تم آج
پھر تکلیف کرو ان خطون کو اُستاد کے پاس لیجاؤ بختگان نے کہا اب مجھے معاف رکھیے کسی اور کے ہاتھ روانہ فرمائیے
فیروز نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو کہ اُنھون نے تمھاری اسقدر خاطر کی اور تمکو ابھی تک خوف باقی ہو بختگان نے

کہا کچھ ہو مین سنتا ہون جسوقت انکو بھوک معلوم ہوتی ہی اسوقت وہ کچھ مٹی کے جسکو پاتے ہین کھا جاتے ہین اگر
انھون نے مجھکو اٹھا کے منہ مین رکھ لیا تو مین کہین کا نہ رہا فیروز نے بہت کہا اگر اسنے قبول نہ کیا فیروز نے
مجبور ہو کے ایک ساحر کو بلایا انکو وہ خطوط دیے اور ایک عرضی اور تحریر کردی ساحر سے کہا یہ سب خطوط مع
عرضی ہمارے استاد کی خدمت مین لیجاؤ اور زبانی کہنا اگر آپ تشریف نہ لائینگے تو مین اپنی جان دیدونگا مجھے
یہ رسوائی نہ اٹھائی جائیگی ساحر روانہ ہوا فیروز محل مین گیا اپنی زوجہ سے سب کیفیت بیان کی کہ مسلمانون نے
بہت پریشان کیا ہو اب سب ورطے فتح کر لیے ہین سنتا ہون خاص طلسم مین آتے ہین یہان کے عجائب وغرائب
سنائینگے پھر تلاش لوح مین جائینگے لوح کے ذریعہ سے طلسم لحقات کی تحقیق کرینگے اسکو فتح کرکے اس طلسم کو
بھی توڑینگے مین نے عاجز ہو کے ایک عرضی استاد کی خدمت مین بھیجی ہی انھون نے بہت سے عذرات
پیش کر دیے مگر اب مین نے انکے بلانے کی ایک ترکیب کی ہو اگر وہ چلے آئے تو سب کام بنجائیگا ورنہ
مین لحقات کے طلسمون مین جاکر پوشیدہ ہو جاؤنگا خوش نگاہ نے سب کیفیت سنی تھوڑی دیر تک فیروز
وہان بیٹھا رہا جب باہر چلا تو اسنے اسی وقت ایک نامہ مریخ آفتاب علم کو لکھا مضمون اس نامے کا یہ تھا کہ بعد دعا
کے معلوم ہو کہ فیروز نے ایک عرضی اپنے استاد ہمہمہ سامری کو لکھی ہو یقین ہو کہ وہ ضرور آئین اور اسکی مدد کرین
تم خوب جانتے ہو کہ ہمہمہ سامری جو شخص ہو اسکے مقابلے کے واسطے کیا کروگے لہذا انکو اطلاع دیجاتی ہو کہ
بہت ہوشیاری سے رہنا اور وقتا فوقتا کیفیت ہمہمہ سامری کی دریافت کرتے رہنا جسوقت وہ یہان
آئے اپنے کو پوشیدہ کر دینا اسکے سامنے نہ آنا اور اگر طلسم کشا مقابلہ کرنا چاہین تو ہرگز انکو بھی مقابلہ
نہ کرنے دینا یہ کیفیت نامے مین تحریر کرکے ایک کنیز کو بلایا اسکو سب پتہ بتایا مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ
کیا کنیز نامہ لیکر روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب مرحلہ ہشام جادو فتح ہوا اور مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی کہ اب طلسم مین تشریف لیچلیے
وہان زندان خانے پہ قبضہ کرکے اسیران طلسم کو رہا کیجیے انکو لیکر پھر لوح کی تلاش مین چلے امیر وہان سے
روانہ ہوے تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے لشکر کو وہین روکا بارگاہین استادہ
ہونے لگین مریخ ٹہلنے لگا ایک نامہ اسکے پاس گرا اسنے نامے کو اٹھا لیا کھول کر پڑھا مضمون سے آگاہی
ہوئی وہ نامہ لیے ہوے مریخ امیر کے پاس آیا صاحبقران سے عرض کی مجھے نامہ آیا ہو امین عجب تشویش
حال لکھا ہی صاحبقران نے کہا خیر تو ہو مریخ نے عرض کی اب والد ماجد تو عاجز ہین او کسی صورت سے تاب
مقابلہ نہین لا سکتے ہین کر عاجز ہو کے اب ایک نامہ اپنے استاد کو لکھا ہو اور وہ شخص ایسا ہو کہ جو ہمہمہ سامری مشہور ہو
اسکے مقابلے کا ساحر دوسرا اب نہین ہو زمانہ سامری مین اسنے سامری سے مقابلہ کیا اور سجدہ نہ کیا زور وطاقت
مین یکتا ہے روزگار ہو آدمی نہین ہو دیو ہو صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہو اگر وہ آئیگا تو کیا بنائیگا مریخ نے عرض
کی یہ تو آپکا فرمانا بجا ہو مگر مین اس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون بلا ایسے اسکے یہان بہت سے خدمتگار ہین اب کیا تدبیر
کیجائے امیر نے فرمایا اسکو آنے دو دیکھا جائیگا مریخ خاموش ہو رہا بدیع الملک کو نامہ دکھایا شاہزادے نے نامہ
پڑھ کے فرمایا جب وہ آئیگا تو خدا ہماری مدد کریگا اسوقت اس نامے کا جواب لکھ دو مریخ آفتاب علم نے اسی وقت

نامے کا جواب لکھکر پرے ہوا اُس دیا وہ پرچہ غائب ہو گیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم صاحبقران کے
خیمے مین آئے امیر نے کہا اے مریخ تم بڑے بڑے ساحرون سے لڑے مگر تمھاری یہ کیفیت نہین ہوئی
جو ایک ساحر کی آمد کی خبر سنکر تمھاری حالت ہوگئی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران وہ اصل مین تو انسان
ہے مگر شکل دیو کی ہے اُسکے سحر آپنے ابھی ملاحظہ نہین فرمائے ہین اول تو اسقدر قوی ہیکل ہے کہ اگر دیو سے کشتی لڑا
اور غالب آیا اور سحر کی یہ کیفیت ہے کہ جسوقت سحر کیا طبقۂ زمین اُلٹ دیا لشکر حریف دبکر مرگیا اسکی بھی اسکو ضرورت
نہین ہے کہ کسی پر سحر تاثیر کرتا ہے یا نہین ہر ایک شخص پر غالب آجاتا اسکا کام ہے وہ کسی سے نہین دبتا صاحبقران مریخ
کے بیان کو بغور بیٹھے سنا کیے جب یہ سب بیان کر چکا تو امیر نے فرمایا جب وہ آئیگا تم اُسکے مقابلے مین
دبجاتا ہم اُس سے مقابلہ کرینگے دیکھین وہ مکار کیا کر سکتا ہے مریخ خاموش ہو رہا اُس دن اسی جگہ قیام کیا
دوسرے دن صاحبقران نے مریخ سے کہا اب کوچ کرنا چاہیے مریخ نے سب لشکر مین اطلاع کرائی لشکر مین
سامان سفر درست ہوا امیر نے وہان سے طرف زندان خانہ طلسمی کے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت ہمعصر سامری کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسکے پاس نامہ فیروز کا پہونچا اور اسنے سب خطوط طلسم ملحقات کے دیکھے اور انمین یہ مضمون پایا کہ ایسے
وقت مین ساحر یہان سے نہین آسکتے ہین جب اسنے اس مضمون کے خطوط دیکھے تو مجبور ہو گیا کہا میری طرف سے کہدینا کہ
آج کے چوتھے روز وہان آؤنگا ایک دم مین سب مسلمانون کو مٹادونگا مگر میرے کھانے کا انتظام درست رہے کسی
قسم کی مجھکو تکلیف نہونے پائے ساحر یہ جواب لیکر وہان سے روانہ ہوا فیروز سے آکر کہا آج کے چوتھے روز
استاد یہان تشریف لائینگے مگر فرمایا ہے کہ سب انتظام میرے کھانے کا درست رہے کسی قسم کی تکلیف نہونے
پائے فیروز نے کہا یہان سب انتظام درست ہے وہ تشریف تو لائین نامہ دار کو رخصت کر دیا آپ پھر محل مین آیا ملکہ
خوش نگاہ سے کہا استاد نے وعدہ فرمایا اب مجھے کسی قسم کا اضطراب نہین ہے بلکہ امید قوی ہو گئی اب اُنکے کھانے کا
انتظام کرنا ہے ملکہ خوش نگاہ نے یہ سنا رنگ چہرے کا اُڑ گیا اُس فیروز سے کہا کہ اب اسکے کھانے کے واسطے کیا انتظام
ہوگا فیروز نے کہا مین قربات سے اب کچھ آدمی منگاتا ہون وہ چار سو آدمی جمع ہو جائینگے اور کچھ جانور صحرائی کو منگاتا ہون
وہ ایک ہفتہ یہان تشریف رکھین گے اُنکی دعوت ہوتی ہے کہ کچھ آدمی کچھ جانور اُنکے کھانے کے واسطے
ہر وقت موجود رہین ملکہ خوش نگاہ یہ باتین سنکر دل ہی دل مین بیقرار ہوتی ہین خیالات فاسد آتے ہین مگر
کیا کرین مجبور ہین کچھ بس نہین ہے فیروز تھوڑی دیر کے بعد وہان سے چلا آیا ملکہ خوش نگاہ نے پھر مریخ
آفتاب علم کو نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے مریخ آفتاب علم اب بہتر تم سبکے حق مین یہ ہے کہ کہین جاکر پوشیدہ
ہو جاؤ اندر اس طلسم مین شر ہے کہ اب وہ شخص آنے والا ہے جو سامری ہمعصر ہے اُسکے سحر سے کون بچیگا جسکو پائیگا
کھا جائیگا اب تم لوگون کا اس طلسم مین رہنا مناسب نہین ہے یہ نامہ لکھکر اسی کنیز کو دیکر روانہ کیا کنیز نامہ لیکر آئی جہان
لشکر اسلام قیام پذیر تھا وہان پہونچکے مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین گئی نامہ دیا مریخ آفتاب علم نے نامے کو پڑھا
متردد ہو کر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران یہ نامہ آیا ہے صاحبقران نے نامہ طلب کیا مریخ نے نامہ کو دکھایا
صاحبقران نامے کو دیکھکر ہنسے فرمایا اے مریخ آفتاب علم اب تمھارا کیا ارادہ ہے مریخ نے عرض کی جو حضور کی مرضی ہے
صاحبقران نے فرمایا خدا کو یاد کرو اسقدر نہ ڈرو وہ کیا چیز ہے تم نے ابھی ساحرون کو نہین دیکھا ہے نہین معلوم کیسے کیسے ساحر

نگاہ سے گذرے ہین اور کن کن ساحرون سے مقابلے ہوئے ہین بڑے بڑے سامری عہد اور جمشید زمان
مقابلے مین آئے مگر بفضل خدا قتل ہوے یہ کیا چیز ہو اگر آئیگا تو شکست اُٹھائیگا مریخ آفتاب علم نے اس نامے کا جواب
لکھدیا صاحبقران نے بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک حاضر ہوے امیر نے کہا مریخ آفتاب علم
کی عجب کیفیت ہو اُسکو سمجھاؤ ایسا نہو ہی خوف مین اپنی جان دیدے بدیع الملک تو جوان مریخ آفتاب علم کی بارگاہ
مین آئے مریخ کو دیکھا کہ سر نیچا کیے بیٹھا ہی بدیع الملک کو دیکھکر بڑی تعظیم سے اُٹھا شاہزادہ اُسکے پاس جاکے بیٹھا کہا ای
مریخ آفتاب علم بڑے تعجب کی بات ہو کہ تم اسقدر خائف ہو اگر تمھین اُسکے قوت مقابلہ نہین ہو تو مقابلہ نہ کرنا ہم لوگ
سمجھ لینگے مگر اس دہشت کو تم اپنے دل سے دور کرو یہ اچھی بات نہین ہو مریخ نے عرض کی مجھے بڑے بڑے خیال مین
بدیع الملک نے فرمایا ان خیالات کو بھی ظاہر کرو تاکہ کچھ تدبیر کیجائے مریخ نے عرض کی اول تو وہ جسکو پائیگا کھا جائیگا
آتے ہی کوئی سحر ایسا کریگا کہ طبقہ یہان کا اُلٹ دیگا مقابلے کی نوبت ہی نہین آئیگی بدیع الملک نے فرمایا کیا ہو قوت
مین خدا ہماری مدد نہ کریگا اس آفت ناگہانی کو رد نہ کریگا مریخ نے عرض کی یہ تو سچ قوی ہو اور خدا ضرور ہی مدد کریگا اس
کوئی حقیقت نہین ہو انشاء اللہ فتح دیگا لیکن حالات ظاہری ایسے ہوتے ہین کہ جو دل کو پریشان کردیتے ہین بدیع الملک
نے فرمایا قدرت الٰہی پر جب تکیہ کیا تو حالات ظاہری اور اسباب ظاہری پر نظر کرنا خلاف ہی مریخ آفتاب علم کو بدیع الملک
نے ایسا سمجھایا کہ اُسکے دل سے سب خوف کافور ہوگیا عرض کی ای شہریار اس وقت کے کلام نے میرے دل کو قوی
کردیا ورنہ عجب حالت تھی اب اگر ہمسر سامری بھی مجھسے مقابلہ کرے تو مین ضرور اُس سے ہر طرح لڑون بدیع الملک
فرمایا اس امر سے مطمئن رہو تمھین اُسکے مقابلہ مین نہین بھیجین گے ہم لوگ جائینگے مریخ نے عرض کی ای شہریار اب تو مین
اُس سے مقابلہ ضرور کرونگا اگر قسمت مین فتح ہو تو نصیب ہوگی ورنہ جو منظور الٰہی ہو بدیع الملک تھوڑی دیر اُسکے خیمے مین
بیٹھے رہے جب مریخ کی طبیعت کو سکون ہوگیا تو بدیع الملک پھر صاحبقران کے خیمے مین آئے امیر نے
پوچھا اب مریخ کی کیا کیفیت ہو بدیع الملک نے کہا اب تو طبیعت کو سکون ہو اور مقابلہ کرنے کو کہتے ہین صاحبقران
نے فرمایا مریخ آفتاب علم مرد شجاع ہو اپنے کو اُسکے مقابلے کے لائق نہین پاتا ہی وجہ ہو کہ مضطرب ہوا اور ہم لوگون کی
حالت سے ابھی بخوبی واقف نہین ہو اسوجہ سے اسکے قلب کی یہ کیفیت ہو بدیع الملک نے فرمایا واقعی ہمسر سامری
ایسا ہی ہو کہ اس سے خوف کرنا چاہیے سب ساحرون سے سحر بہتر جانتا ہو اور قوی ہیکل بھی ہو مگر کیا کرسکتا ہو صاحبقران
اور بدیع الملک سے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رخصت ہوا بدیع الملک اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آئے شب بھر
صاحبقران وہان مقیم رہے صبح کو کوچ کیا چونکہ طلسم وہان سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین دروازے کے قریب
پہونچے طلسم مین داخلہ ہوا مگر فیروز نے معین جادو کے کہنے سے وہان بہت سے ساحران نامی مقرر کردیے تھے
کہ وہ دروازے کی نگہبانی کرتے رہتے تھے ان لوگون نے جو لشکر کو آتے دیکھا سحر کرنا شروع کیا مگر مریخ آفتاب علم
نے سب کے سحر کو باطل کیا وہ لوگ قتل ہوے جب نگہبانون نے یہ کیفیت دیکھی بھاگ جان وہان سے ہٹ گئے صاحبقران
زمان طلسم کے اندر داخل ہوے دیکھا عجب عجب عمارتین بنی ہوئی ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران یہ جسقدر عمارتین
آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ سب عجائب و غرائب طلسم ہو انشاء اللہ تعالی بعد حاصل کرنے لوح کے اور فتح کرنے طلسمات ملحقات کے
یہ سب برباد ہوگا اور آپکے پتے لوح سے ملینگے صاحبقران سب سیر کرتے ہوے قریب زمان فاطلسمی کے پہونچے تھے
کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی امیر نے کہا شاید کوئی لشکر آتا ہو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران آپ ہی سے
لوگ مقابلے کیواسطے آتے ہین امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد نگاشتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا

کہ لشکر طلسم آتا ہو سب کے آگے تو پج گھوڑے پر سوار عقب مین بجا باسوار ایک لشکر ساحران غدار کا اُسکے آگے فیروز
ستارہ پیشانی ایک تخت پر سوار چار اژدران آتش فشان تخت اٹھائے ہوئے گرد جوانان حسین چنور کرتے ہوئے بڑی
شان و شوکت سے تاج شہریاری کج سر پر دھرے ہوئے آتا ہو ایک طرف اُسکے زمرد نگار تخت پر عقب مین زنِ اُسکے
تجنگان بیٹھا ہوا یہ بھی تاج سر پر رکھے چپ و راست بہت سے ساحران غدار گھنٹ اور ناقوس بجاتے سب لشکر کے آگے
باجے بجتے ہوئے چلے آتے ہین اسطرح سے لشکر کی آمد جو صاحبقران نے دیکھی بدیع الملک سے فرمایا فیروز نے لشکر تو
بہت جمع کیا ہو مرجح آفتاب علم نے عرض کی یہ بہت کم لشکر ہو جسقدر لشکر طلسم کا ہو وہ متفرق رہتا ہو یہان جسقدر ملازم موجود تھے
اُنکو اپنے ہمراہ لیکر چلے آئے ہین یہ باتین تھین کہ لشکر قریب آیا میدان وسیع جس جگہ تھا فیروز نے ایک ساحر کو روانہ کیا اُس سے
کہدیا کہ جاکر امیر سے کہو کہ پلٹ جائین مقابلہ نہ کرین نہین بہت پچھتائینگے ساحر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا اور جب
جلالت دیکھکر خوف جان عرض کی صاحبقران زمان مین پیامبر ہون اگر حکم ہو جو پیام لایا ہون عرض کرون صاحبقران نے
فرمایا شوق سے کہو تمھارے واسطے کل باتین معاف ہین پیامبر نے جو کچھ فیروز سے سنا تھا سب امیر کی خدمت مین
عرض کیا صاحبقران نے فرمایا اُس مکار سے کہدو کہ ہمین ضرور سے جانے دے ورنہ بہت پچھتائیگا یہ سب جاہ و حشم
ایک دم مین ست جائیگا ساحر وہان سے پلٹا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا اب یہ لوگ
یون نہ مانینگے جبتک سزا نہ پائینگے یہ کہکر اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کرو لشکر کو یہین اتارو اسکے یہان
بارگاہین استادہ ہونے لگین دوسرے ساحر کو بلایا صاحبقران کے پاس بھیجا اور ایک نامہ اُس مضمون کا لکھا کہ آج تو
دن بھی بہت قلیل باقی ہو اور لشکرون کو مسافت راہ طے کرنے کی وجہ سے سستی بھی ہو کل صبح آپ سے مقابلہ
ہوگا یہ نامہ ساحر کو دیکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ساحر نے امیر کی خدمت مین حاضر ہوکر نامہ دیا صاحبقران نے
بدیع الملک کو نامہ دکھایا بدیع الملک نے کہا حضور آپ بھی لشکر کو ٹھہرائیے یہین قیام فرمائیے صاحبقران نے
بھی لشکر کو ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا خادمون نے جلدی جلدی بارگاہین استادہ کین سب سردار گھوڑون سے
اُترے صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوئے اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے فیروز نے
اُترتے ہی طبل جنگی بجوا دیا ہرکارون نے صاحبقران سے آکر عرض کی فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہو امیر نے فرمایا
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین بہادران اسلام تیغون کو صیقل کرنے لگے کسی جرار نے اپنے خنجر کو پتھر پر چٹایا کسی نے نیزہ کی سنان کو رگڑا کوئی
بندہ کی کڑیون کو دیکھنے لگا کسی نے خود کی درستی کی کوئی اپنے مجمع احباب مین گیا ذکر جنگ شروع کیا کہ کل دیکھین
کس کس کے حصے مین دولت فتح آتی ہو کون کون ہنر جنگ دکھاتا ہو دشمن کو کون روکتا ہو وار نیزہ و شمشیر روکتا ہو
کون اپنا نام صفحہ دنیا پر کرجاتا ہو لشکر سے بجرأت تمام لڑ بھڑ کے مرجاتا ہو بعض کہتے تھے اگر فضل الٰہی شامل حال ہو
اور یاوری اقبال ہو تو دشمن کو لوک سے مارینگے تیغ کے گھاٹ اُتارینگے تلوار کھینچے لشکر دریعت پر جا پڑینگے خدا نے چاہا تو فوج
سے خوب لڑینگے سبکی صورت بگاڑ دینگے علم فوج صاحبقران بارگاہ فیروز پر جاکے گاڑ دینگے جو بہادر کل جنگ
کی کریگا سرخرو جائیگا صفحہ دنیا پر اسکا نام رہجائیگا لشکر فیروز مین بھی جنگ کے ذکر تھے سب مو لڑکے تھے ایک ایک سے کہتا تھا
کل بعد جنگ ہو مقابلہ تیزہ و خدنگ ہو دیکھین کیا ہوتا ہو کون ہنستا ہو کون روتا ہو مسلمانون کی تو جرأتین بڑھی ہوئی ہین ابھی سے
آستینین چڑھی ہوئی ہین دیکھین کل یہ لوگ کس طرح جنگ کرتے ہین بہادری پر تو بہت مرتے ہین بعض کہتے
تھے اگر اور کسی سے جنگ ہوتی تو ہمین عذر نہ تھا مقابلہ کرتے جان لڑا دیتے مگر مسلمانون کے نام سے دل تھرآتا ہو ان

لوگون سے کے جنگ کی کیفیتین کتابون مین دیکھی ہین کہان کہان لڑے ہین کیسے کیسے نام کیے ہین کن کن پادشاہان جلیل کو مارا ہو کفر
کی عمارتون کو بگاڑا ہو بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کرکے تہ تیغ بنایا ساحرون کو بھی قتل کیا اسلیے جنگ کرنا بیکار ہو
ہم تو اس وقت جاتے ہین رسالدار صاحب کو ایک خط دکھاتے ہین گھر سے خط آیا ہو اماں نے بلایا ہو بیٹے کی
طبیعت علیل ہو وہان ٹھہرنے کی اب کیا سبیل ہی ہمکو جانا ضرور ہو نوکری کرنا نہین منظور ہو کہین اور جاکر ملازمت
کرینگے اگر جان سلامت ہو تو نوکری ہزارون جگہ موجود ہو یہ کہکر اٹھے رسالدار صاحب کے پاس ایک خط مصنوعی
بناکر لئے سلام کیا رسالدار صاحب نے گردن اٹھائی کہا کیون میان کیا کام ہو کچھ سلاح جنگ کی ضرورت ہو
گھوڑے کا اسباب چاہیے ہو گردن جھکاکے کہا جناب کیا عرض کرون کسی شی کی ضرورت نہین بلکہ نوکری کی بھی حاجت
نہین ہو رسالدار صاحب گھبرائے کہا کیون صاحب نوکری سے کیون بیزار ہو عرض کی کیا کہون گھر سے یہ خط آیا ہو
بی بی نے بلایا ہو آپکے تابعدار کی طبیعت علیل ہوگئی ہو وہان جانا ضرور ہو جبتک مین نجاؤنگا علاج وغیرہ کون کریگا اگر
جی چاہے رخصت دیجیے نہین تو میرا نام کاٹ دیجیے مین اور کہین آپکا نام لیکر کماکھاؤنگا مگر ضرور جاؤنگا رسالدار
صاحب مسکرائے کہا بھائی کل روز جنگ ہو بعد اس لڑائی کے پھر تمہین اختیار ہو جتنے دنون کے واسطے جی چاہے
گھر جانا ہم رخصت دینگے بلکہ تنخواہ بھی پیشگی ملجائیگی اور سرکار سے انعام عطا ہوگا اسوقت جانا ابھی سے جاکے کیا
کروگے سپاہی میان نے عرض کی ابی جناب ہمین پیشگی تنخواہ کی ضرورت نہین انعام کی حاجت نہین بلکہ اور جو ہماری تنخواہ
ہو وہ بھی چہنے چھوڑی نوکری کو بھی سلام کیا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیرا رسالدار صاحب پکارتے رہے
مگر سماعت بھی نہ کی رسالدار صاحب غصہ سے چپ ہورہے انکے جاتے ہی دوسرے صاحب نے آکے سلام کیا رسالدار
صاحب نے گردن اٹھاکے دیکھا کہا کیون صاحب کیا ضرورت ہو سپاہی میان نے عرض کیا حضور کیا کہون شرم دامنگیر
ہو وجہ عاجزی سکو ادا نہین کرسکتا ہون رسالدار صاحب نے کہا ارشاد فرمایے سپاہی صاحب نے کہا آپ جانتے ہین آج
مین ضعیف ہوا اور لڑنے بھڑنے کے لائق نہین رہا آنکھون سے کم دکھائی دیتا ہو کانون سے اونچا سنائی دیتا ہو
امیدوار ہون کہ اب میری تنخواہ جو باقی ہو مرحمت فرمائی جائے اور میرا نام دفتر سرکار سے خارج کردیا جائے رسالدار
نے کہا جناب کل تو آپ اپنے ساتھ کے سپاہی سے کہ رہے تھے کہ مین تنہا سو پر کافی ہون اور مین نے اپنی
عمر ورزش مین صرف کی ہو اب بھی جوان مجھ سے مقابلہ نہین کرسکتا ہو یا آج آپ یہ کلمات فرماتے ہین سپاہی صاحب نے
کہا جناب مین سابق کا ذکر کرتا تھا میرے کہنے کا یہ منشا تھا کہ ایک زمانہ وہ بھی ہوگیا کہ مین کسی کو اصل نہ جانتا تھا
یا اب یہ حالت ہو کہ ایک بچہ میرا ہاتھ پکڑلے تو چھڑانا مشکل ہوجائے رسالدار صاحب نے کہا اس جنگ کے بعد
آپ کی تنخواہ ملجائیگی بلکہ اولاد آپکی پرورش کے واسطے بھی کچھ مقرر ہوجائیگا کل شریک جنگ ہوجیے پھر
چلے جائیگا سپاہی صاحب نے کہا جناب آپنے اپنی عمر عہدۂ رسالداری مین صرف کی مگر اجتک آپ کو یہ بات
نہین معلوم ہوئی کہ لڑنے کے قابل کون ہو اور کون نہین ہو اگر مجھ مین اتنی قوت ہوتی تو مین اسوقت آپکو یہ پیام کیون
دیتا کہ میرا نام دفتر سے خارج کردیجیے مجھ مین قوت جنگ نہین ہو مبادا کسی سے مقابلہ پڑا اسنے مجھے قتل کیا تو مفت
جان بھی گئی رسالدار صاحب نے جواب دیا کہ بہادرون کے واسطے رزمگاہ مین مرجانا حیات ابدی سے بہتر ہو
کیا آپ نے اس بات کو نہین سنا ہو سپاہی صاحب نے ترش ہوکر جواب دیا کہ آپکا ارادہ یہ ہو کہ مین کل
جاکر اپنی جان دیدون اور بقیہ تنخواہ میری آپکے صرف مین آئے تو آپ کو میری تنخواہ مبارک رہے
مین نوکری نہین کرتا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیر روانہ ہوئے لوگ پکارتے رہے مگر ایک کی

جواب نہ دیا اپنی بستر پر آئے سائیس سے کہا ارے جلدی گھوڑا کھینچ کر لا ہم ایسے ناقدر کی نوکری نہیں کرتے
ساتھ والوں نے کہا کیوں بھائی صاحب خیر تو ہے کسپر اسقدر غصہ آگیا جھلا کے کہا جناب اس وقت مجھ سے بات
نہ کیجیے میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے لوگوں نے کہا جناب خلاصہ بتائیے جنے آپ کے ساتھ بدزبانی کی ہو ہم
اسکو سزا دیں کہا میں کیا سزا دینے کو کم ہوں میں خود ایک متنفس سو کو کافی ہوں مگر کیا کہوں بعض باتیں نازک
ہوتی ہیں ابھی رسالدار صاحب کو گزید کر دیتا مگر کیا کہوں کہ میرے افسر ہیں آپ ہی سب لوگ مجھکو قائل کرتے
کہ اپنے افسر کا لحاظ نہ کیا اُنکی ناقدری اور زبان آوری کا کوئی خیال نہ کرتا تھا لوگوں نے کہا جناب کچھ تو خلاصہ فرمائیے
ہم لوگ بھی نہیں سپاہی صاحب نے کہا جناب میں اپنی تنخواہ طلب کرتا تھا مجھے ضرورت تھی رسالدار صاحب نے فرمایا
بعد ختم جنگ تنخواہ تقسیم ہوگی ارادہ یہ ہے کہ جن جن لوگوں کی تنخواہ باقی ہو وہ کل لڑائی میں قتل ہوں اُنکی تنخواہ پر
رسالدار صاحب قبضہ کریں سب لوگوں نے جو یہ سنا یہی بہت ہارے ہوئے تھے حیلہ ڈھونڈھتے تھے یہی
بہانہ ہاتھ آیا سب نے یک زبان ہو کر کہا ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں یہ کہکر سب رسالدار کے پاس گئے کہا جناب
ہمارے جوڑی دار نے ملازمت ترک کر دی ہے ہم بھی آپ کی نوکری نہیں کرتے رسالدار نے کہا حضرت اگر
انھوں نے اپنی نوکری ترک کر دی تو آپکو کون مجبور کرتا ہے کہ آپ بھی ترک روزگار کریں سب نے کہا
حضرت ایک مدت سے ہم وہ ایک جگہ نوکر رہے عزیزوں سے بڑھکے باہمی محبت ہوگئی اب بے اُنکے
ہمیں یہاں آرام نہ ہوگا اور کہیں جاکے اُنکے ساتھ نوکری کرینگے مگر آپ کے یہاں نہ رہینگے رسالدار نے
بہت بہت روکا مگر کوئی نہ رکا سب سپاہیوں نے ترک روزگار کر دیا اسی وقت وہاں سے چلے گئے لشکر
میں بھی دھڑے بعض جنکو نوکری بھی عزیز تھی ادھر جان بھی پیاری تھی انھوں نے سائیسوں کو بلایا عرضیاں لکھیں مضمون
اُنکے یہ تھے کہ اس وقت طبیعت بہت سست ہے شدت سے بخار ہے لہذا دوا خانہ لشکر سے ہمارے واسطے
دوا بھی جائے اور کل تک لشکر کے ہمراہ چلنے سے معاف رکھے جائیں بعض نے کچھ مختلف قسم کے امراض تحریر
کیے رسالدار کے پاس عرضیاں روانہ کریں رسالدار نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ تمام لشکر پر ہیبت طاری
ہے انکو بھی خفقان ہوا دل میں سوچے اب لشکر کا جی چھوٹ گیا تو میں کیا بنا سکونگا کچھ تدبیر اپنے واسطے بھی
نکالنا چاہیے یہ سوچ کے اسوقت فیروز ستارہ پیشانی کی بارگاہ کے دروازے پر آئے چوبدار سے
اپنی اطلاع کرائی چوبدار نے فیروز سے آکر کہا فلاں رسالے کے رسالدار آتے ہیں کچھ آپ سے عرض
کرنے کی ضرورت ہے فیروز نے کہا اندر بلا لو چوبدار باہر آیا رسالدار صاحب کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا رسالدار
صاحب نے سلام کیا فیروز نے کہا کیوں رسالدار صاحب آپ کس غرض سے تشریف لائے ہیں کہا حضور کیا کہوں
تمام رسالے کی عجب کیفیت ہے جسکو دیکھتا ہوں نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہے کسی نے اپنی علالت کا بہانہ کیا
کسی نے ایک مصنوعی خلل دکھا کر مجھ سے کہا اب میں لائق جنگ نہیں ہوں میرا نام دفتر سے خارج
کیا جائے کوئی بگڑ کے آیا کہ ہمارے جوڑی دار نے ترک روزگار کیا ہے ہم بھی نوکری نہیں کرتے ہیں عجب
کیفیت ہے اب میں کیا کر سکتا ہوں مجھکو بھی حکم ہو جائے کہ رخصت ہوں فیروز نے جو یہ کیفیت سنی کہا
رسالدار صاحب بلا وجہ سب ترک روزگار کرتے ہیں رسالدار نے کہا ہیبت لشکر حریف سے ایسا ہی
ہوتا ہے فیروز نے کہا کوئی نہیں جانے پائیگا جو ترک روزگار کا نام منھ سے نکالیگا سزا سخت پائیگا آپ
اپنے رسالے میں جائیے اور حکم دیدیجیے کہ کوئی نہ جانے پائے جو جائیگا وہ قتل کیا جائیگا رسالدار صاحب نے

کہا میرے کہنے کو کوئی قبول نہ کریگا آپ اپنے یہان سے کسی کو روانہ فرمایئے وہ جاکر کہے تو یقین ہو سب
لوگ اپنے ارادے سے باز رہین مگر بہت سے لوگ روانہ ہو چکے ہین اُنکو کیونکر بلا سکتا ہون فیروز نے کہا
سب انتظام ہو جائیگا آپ رسالے مین جایئے رسالدار سلام کرکے چلا گیا فیروز نے شعلہ پوش جادو سے کہ
وزیر اعظم اُسکا تھا کہا کہ تم جاکے اِسکا انتظام کرو جو کوئی جائے اُنکو منع کرو اگر نہ مانے تو قتل کرو بخوف جان سب
بھاگتے ہین جب دو ایک کو قتل کروگے پھر کوئی جانے کا نام نہ لیگا شعلہ پوش جادو باہر آیا اُس رسالے مین
گیا جہان سے لوگ فرار ہوئے تھے اپنے آتے ہی اور رسالون سے سوارون کو بلایا کہا جو لوگ بھاگ گئے
ہین اُنکو گرفتار کرلاؤ سوار اُنکے تعاقب مین چلے تھوڑی دور پر جاکے روکا یہ لوگ تو یہ سمجھے تھے کہ اب
نکل آئے جہان جاینگے نوکری پھر ملجائیگی مگر سوارون نے جو روکا تو اُنھون نے کہا ہمکو رسالدار نے برطرف کردیا
ہو اب ہم واپس نہ جاینگے اپنا منھ لشکر مین نہ دکھاینگے رسالدار کو جس وقت ہم لوگ دیکھینگے ہمین غصہ
آجائیگا اُنکو قتل کرڈالینگے اور جو کوئی ہمسے بولیگا مارا جائیگا سوارون نے کہا تمھین وزیر اعظم بلاتے ہین اگر
نہ چلوگے تو خرابی ہوگی جب مجبور ہوئے تو سوارون کے ہمراہ آئے یہان شعلہ پوش جادو اُنکا منتظر تھا
کہا کیون تم لوگون نے نوکری ترک کی سب نے اپنے اپنے حیلے بیان کیے شعلہ پوش نے کہا یہان
کچھ سماعت نہ ہوگی اگر ترک روزگار کروگے تو قتل کیے جاؤگے ملازمین نے کہا ہمین قتل منظور ہی مگر نوکری
نہین کرینگے شعلہ پوش جادو نے دو تین کو قتل کراڈالا اب سب کے دلون پر خوف طاری ہوا اپنے اپنے
ارادون سے باز رہے اِس اضطراب مین شب گذری کہ ناگاہ لشکر ثوابت و سیارگان میدان چرخ زبرجدی
سے گریزان ہوا اور افسر لشکر بیضے زرکو شکست فاش ہوئی بھاگنے کی تلاش ہوئی رُخ پر سفیدی چھاگئی دولت
شکست نے جبین کو داغدار بنایا اور سلطان زرین کلاہ مشرق نے ظلمت کدۂ عالم کو اپنے نور سے منور فرمایا یعنے
آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا لشکر اسلام سے نعرۂ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی
نازی جادون پر آئے طاعت الٰہی مین سب نے سر جھکائے فریضۂ سحری سے فراغت پاکر ہتھیار لگاکر جملہ
سرداران نامی و گرامی در دولت صاحبقران عالیشان پر حاضر ہوئے امیر باتوقیر بھی فریضۂ سحر ادا کرکے
مسلح بارگاہ سے برآمد ہوئے شور بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوا اعدا کا دل دردمند ہوا فرس صبادم در بارگاہ پر
حاضر تھا صاحبقران زمان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوکر راہی میدان کارزار ہوئے اُس طرف سے
فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد تاجی اور ترنج لشکران ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آئے فوج کے پرے
جمائے لشکر صاحبقران مین بھی صف بندی ہوئی نقیب برائے نقابت بڑھے پہلے دنیا کی مذمت بیان
کی کہ اے بہادران عالیشان یہ سرائے فانی ہی مانند حباب ہر ذی حیات ہی یہان کسی کو بقا نہین ہی کیسے کیسے شاہان
عالی جاہ اس دنیا سے باحسرت و ارمان گذر گئے اپنے نام کر گئے مگر موت نے کسی کو چھوڑا وہ کونسا گل اِس
گلشن مین کھلا جسکو گلچین قضا نے نہ توڑا ع ہیہات باحیات کسے درجہان نماند ہ از دست مرگ ہیچ کسے در امان
نماند + ہر بلبلے کہ بود درین گلشن جہان + فریاد کرد و رفت درین بوستان نماند + اے غازیان تہور شعار دنیا ناپایدار ہی
کسی کو سوائے ذات الٰہی بقا نہین کوئی ہمیشہ جیا نہین مگر نام باقی رہجاتا ہی رہروان ملک عدم کی یاد دلاتا ہی
اِس جہان فانی مین جہانتک ہوسکے نام کرجائے دلیر بھر کر مرجائے ایسا مرنا حیات ابدی سے بہتر ہی پس
ہر ایک شیر بیشۂ وغا و یکہ تاز میدان ہیجا کو لازم ہی کہ آج وہ نام کرے جو تا قیامت باقی رہے اپنے

بزرگون کے مراتب کا خیال کرے انکے نامون کو دیکھے جو آج کے روز دست اعدا سے مارا جائیگا اپنے نام
کی وجہ سے حیات ابدی پائیگا نقیبون نے اس طور سے مذمت دنیا بیان کی اور نام آوری کی تعریف و توصیف
مین اشعار پرجوش الحانی پڑھے کہ سب بہادرون کے دلون مین جوش جنگ پیدا ہوا سب نے چاہا کہ بہادرون کو
بڑھ کے لشکر حریف پر جا پڑین ابھی سب کو خاک مین ملا دین اتنے نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا شروع
کیا بہادرون کو اور زیادہ جوش دیا ہوا کڑکیت بھی کڑکا کہکر پیچھے ہٹے فیروز ستارہ پیشانی شملہ پوش جادو
کی طرف مخاطب ہوا اس سے دیر تک باتین کرکے لشکر کے آگے روانہ کیا شملہ پوش جادو لشکر فریقین کے درمیان
مین آکے کھڑا ہوا پہلے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا پھر شملہ پوش نے بآواز بلند کہا
یا صاحبقران ہمارے خداوند طلسم فرماتے ہین کہ غیر ساحر غیر ساحر سے اور ساحر ساحر سے مقابلہ کرین لشکر
کے دو حصے کیے جائین ایک طرف ساحر گرم پیکار رہون ایک طرف غیر ساحر معرکہ آرائی کرین صاحبقران نے
فرمایا یہ سب باتین منظور ہین مگر لشکر کے دو حصے نہین ہوسکتے یا پہلے ساحر لڑین یا غیر ساحر مقابلہ کرین شملہ پوش جادو
پھر فیروز کے پاس گیا کہا صاحبقران زمان یہ فرماتے ہین کہ لشکر کے دو حصے نہین ہوسکتے ہین یا ساحر پہلے لڑین
یا غیر ساحر مقابلہ کرین فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہے غیر ساحر پہلے جنگ شروع کرین شملہ پوش جادو پھر میدان
مین آیا عرض کی یا صاحبقران خداوند کو بھی منظور ہے پہلے غیر ساحر مقابلہ کرین آپ اپنے لشکر سے کسی کو میدان
مین روانہ فرمایے ہمارے یہان سے بھی پہلوان آئیگا امیر نے فرمایا سبقت جنگ ہمارا دستور نہین ہے جب
تمہارے یہان سے مبارزطلبی ہوگی اُس وقت دیکھا جائے گا شملہ پوش جادو میدان سے پلٹا فیروز کے
پاس آیا کہا صاحبقران فرماتے ہین پہلے اپنے لشکر سے کسی پہلوان کو بھیجو جنگان نے کہا اُن لوگون کا دستور یہ
نہین ہے کہ جنگ مین کسی بات کو پیش کرین جرأت ہوتی ہے پہلے حریف کی طرف سے ہوتی ہے فیروز نے کہا
تورج کو اختیار ہے جو اُسکے مزاج مین آئے وہ کیا جائے تورج نے چاہا مین خود گھوڑا بڑھا کے مقابلے کو جاؤن
گر فیروز نے کہا ابھی تمہاری کیا ضرورت ہے لشکر مین بہت سے پہلوان نامی موجود ہین انہین سے کسی کو میدان مین
بھیجو تورج نے بھی مناسب جانا ایک پہلوان کو کہ نام اُسکا محلال زنجیر بند تھا میدان مین روانہ کیا محلال میدان
مین آیا نعرہ کیا ای فرقہ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام
سے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے گھوڑا بڑھایا صاحبقران کے قریب آکے عرض کی اجازت میدان عطا ہو
صاحبقران نے کہا میدان مین جاؤ خدا کے سپرد کیا آصف انجم طلعت میدان مین آئے محلال زنجیر بند نے
کہا ای جوان لڑکا کیا میرے مقابلے مین آیا ہے کسی اور جوان کو بھیجا ہوتا تو بھلا مجھ سے کیا مقابلہ کرے گا آصف
انجم طلعت نے کہا او بیہودہ گو تو کیا بکتا ہے اور کیون اسقدر کلمات نخوت زبان سے نکالتا ہے خدا نے ایک سے
ایک کو بہتر ایک سے ایک کو برتر بنایا ہے نہ کوئی بہتری مین یکتا ہے نہ بدتری مین بے ہمتا ہے یکتائی سوائے ذات خدا کے
اور کسی کو زیب نہین ہے محلال نے کہا ای جوان مین اصل مین یکتا ہون میرے مقابلے کی تاب لانا محال ہے
آصف انجم طلعت نے کہا یہ میدان جنگ ہے جاے مناظرہ نہین ہے لا جو ہر رکھتا ہے محلال نے گرز گران
کا وار کیا شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اُس وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گرز ہاتھ سے چھین لیا
لشکر فیروز کی طرف پھینکا ایک سوار کے سر پر پڑا وہ گھوڑے سے گرکے مرگیا لشکرون مین شور احسنت و آفرین
بلند ہوا حاسد کا دل دردمند ہوا محلال زنجیر بند نے تلوار میان سے لی کہا ای جوان اب اس تلوار کی

ضرب جاسے تیرا بچنا محال ہے آصف انجم طلعت نے ڈالا گرز بھی تو یہی دعوے کرکے اُٹھایا تھا بڑے دعوے
سے میرے سر پر لگایا تھا محلال نے کہا گرز مین اگرچہ مین ناکامیاب رہا مگر تلوار مین اپنی مراد کو پہونچونگا مین نے
تیغ زنی مین کمال حاصل کیا ہے بڑے بڑے شجاع میری تلوار سے مارے گئے آصف انجم طلعت نے کہا
اب یاوہ گوئی کو ختم کرو محلال نے تلوار لگائی آصف انجم طلعت نے تلوار اُٹھائی تیغ اسکے تلوار پر پڑی شاہزادے
نے سپر کی اوجھڑ دی کہ تلوار محلال کی ٹوٹ گئی محلال بہت شرمندہ ہوا آصف انجم طلعت نے کہا تیغ زنی مین
بہت کمال تھا مگر تلوار کو بچا نہ سکا محلال نے کہا اے جوان بہت نازان نہو یہ کہکر کمر سے خنجر نکالا آصف انجم طلعت
کے گھوڑے سے گھوڑا ملا کے چاہا خنجر لگاوے مگر شاہزادے نے ہاتھ اُسکا پکڑا دوسرا ہاتھ کمر مین ڈالا محلال نے
اپنا ہاتھ آصف انجم طلعت کے گریبان مین ڈالا دونون لپٹے ہوئے گھوڑون سے نیچے اُترے
اُترتے ہی آصف انجم طلعت نے محلال کو زمین سے اُٹھایا چرخ دیکر زمین پر دے مارا کہ استخوان
اُسکے ریزہ ریزہ ہو گئے لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا شاہزادہ پھر مرکب پر سوار ہوا تورج نے
اور پہلوان کو بھیجا آصف انجم طلعت نے اسکو بھی قتل کیا تورج نے دس پہلوان آصف انجم طلعت کے مقابلے
کے لیے روانہ کیے شاہزادے نے سب کو قتل کیا دن تمام ہو گیا فیروز طبل بازگشت بجا کے اپنے لشکرگاہ کی طرف
پلٹا صاحبقران زمان بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے بارگاہ مین آکر آصف انجم طلعت
کی بہت تعریف کی سب سردار آکر بارگاہ مین جمع ہوئے صاحبقران نے فرمایا آج تو تورج بہت لشکر کو
ہمراہ لیکر آیا تھا مگر کسی سے مقابلہ نہین کیا شاید کل کسی سے مقابلے کا ارادہ کرے بدیع الملک نوجوان نے
عرض کی مین تورج کو جبتک قتل نہ کرونگا مجھے راحت نہ ملیگی اُسنے کیسے کیسے سردار میرے یہان کے قتل کیے
جنکا مثل و نظیر ممکن نہین اُن سب کا داغ اس وقت تک میرے دل پر ہے صاحبقران نے فرمایا اے نور
دیدہ مین بھی بہت خوش ہون کثرت سپاہ پر فیروز بھی نازان ہے مگر آفتاب عالم نے عرض کی جس روز ساحرون سے
مقابلہ پڑیگا ایک ساحر سحر نہ کر سکیگا سب کو فراموش ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا مین جانتا ہون سحر کی نوبت
بھی نہ آنے پاویگی یونہین لڑائی ختم ہو جائیگی ہم ساحر کیا کم ہین جو ساحر مقابلہ کرین اسی ذکر مین شب بسر ہوئی صبح کو پھر دونون
لشکر میدان کارزار مین آئے پرے جمائے نقیبون نے نقابت کی کیفیت کہکر ہٹے تورج نے ایک
جوان کو کہ نام اُسکا ہژبر سام صورت تھا میدان مین بھیجا ہژبر نے نعرہ کیا کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے
جسکو تمنائے مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے شاہزادہ سکندر صاحبقران سے رخصت لیکر میدان مین آئے
ہژبر نے کاوہ درزن ہوا نیزہ سنبھال کے وار کیا شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے اسکے وار کو خالی دیا چند نیزے
کے ایک مقام پر اپنے شاہزادے کے سینے کو تاکا سکندر فرخ لقا نے وار اُسکا نیزے پر روک کر جھٹکا
مارا نیزہ ہژبر کے ہاتھ سے نکل گیا کمال خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا اے جوان نیزہ بازی خلال بازی ہے
تلوار کی لڑائی مجھے پسند ہے سکندر فرخ لقا نے بھی تیغ آبدار میان سے لی آپس مین تلوار چلنے لگی ہژبر نے
شاہزادہ سکندر کے سر پر وار کیا سکندر نے تلوار پر روکا اُلجھا دے سے ہاتھ نکال کے خبردار خبردار کہکے تلوار لگائی
اُسنے سپر کے بچانے کو اُٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کٹی خود کے دو ٹکڑے ہوئے بدن مین اُتر کر سینہ مین در آئی
سینے سے تا کمر آئی کمر کو کاٹ کر زین فرس پر ٹھہری ہژبر کے مرا لشکرون سے شور تحسین اُٹھا سکندر
فرخ لقا نے تلوار روک لی تورج نے جو یہ کیفیت دیکھی تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ یکبارگی شاہزادہ سکندر پر

ٹوٹ پڑو سب نے اشارہ جو پایا تلواریں لیکر سکندر پر ٹوٹ پڑے سکندر فرخ لقا بھی شیرانہ دعا کرنے لگے لشکر اسلام
نے جو یہ کیفیت دیکھی سب آپڑے جنگ مغلوبہ ہوئی فیروز نے جو موقع پایا ساحروں سے کہا تم بھی ٹوٹ پڑو سحر کرو
غیر ساحروں کو مبتلا کر کے گرا دو ساحر بڑھے تھے کہ مرتج نے بھی ساحروں کو اشارہ کیا یہ لوگ بھی بڑھے ایک
طرف ساحر سحر آزمائی کرنے لگے ایک طرف غیر ساحر تیغ و تیر سے گرم پیکار ہوے سر مانند حباب دریاے خون میں بہتے
نظر آتے تھے تن مقتولوں کے غوطے کھاتے تھے صداے بزن و بکش کی بلند تھی ڈھالوں کا ابر چھایا تھا برق خنجر
چمک رہی تھی سر تنوں سے گر رہے تھے ایک ایک سردار اسلام کی یہ حالت تھی کہ جس طرف گھوڑے کو
پھرا کے گیا سو سو کو بیجان کر دیا صفیں درہم و برہم ہوئیں مورچے شکست بھاگنے کا بندوبست سپاہ کا عجب عالم
کفار میں سب بیدم بدیع الملک نوجوان آتش ہنگامہ دار وگیر میں علمدار فوج کے قریب پہونچے علم فوج کو قلم کیا
قریب تھا کہ تورج زخمی کریں کہ اسکی نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی اپنے تلوار لگائی بدیع الملک نے
اسکی تلوار کو تلوار پر روکا الجھاوے سے ہاتھ نکال کے اُسکے سر پر وار کیا اپنے مرکب کو پیچھے ہٹایا بدیع الملک کا وار
خالی گیا تورج وہاں سے گریزان ہوا بدیع الملک نے چاہا تعاقب کریں بہت سے لوگ بیچ میں آگئے بدیع الملک
اُنکے قتل کرنے میں رہے تورج گھوڑا بھگا کے نکل گیا ایک طرف امیر ثانی صفوں کو درہم و برہم کر کے زمرد ثانی کے
قریب پہونچے جنگ آن پڑی جو امیر کو آتے ہوے دیکھا زمرد سے کہا غضب ہوا صاحبقران آپہونچے زمرد ثانی
نے فیروز سے کہا ارے طبل بازگشت بجوا دے فیروز نے اسی وقت طبل بازگشت بجوایا صاحبقران
نے تلوار روک لی سب سرداروں کی رکے فیروز ملول و غمگین میدان جنگ سے پھرا صاحبقران زمان
طبل خوشی بجوا کے میدان سے واپس آئے بارگاہ سلیمانی میں سامان جشن ہوا اگر فیروز جو پلٹ کے گیا
زمرد ثانی سے کہا آج خداپرستوں کا حال مجھکو معلوم ہوا بھلا اُنسے کون جنگ کر سکتا ہو ایک ایک جوان نے
ہزاروں کو قتل کیا اگر میں طبل امان نہ بجواتا تو تمام لشکر آج قتل ہو جاتا زمرد نے کہا لڑائی بگڑ گئی ورنہ فوج
بہت تھی اگر قاعدے سے لڑتے تو کبھی شکست نہوتی فیروز نے کہا اور کس طرح مقابلہ کرتے زمرد نے
کہا جس طرح پہلے جنگ شروع ہوئی تھی اُسی صورت سے لڑتے رہتے مغلوبہ کی کوئی ضرورت نہ تھی فیروز
نے کہا اگر اُس طرح بھی لڑتے تو فتحیاب نہوتے آپ نے کل کیفیت کیا نہیں دیکھی ایک جوان خداپرست نے
دس پہلوانوں کو میدان میں قتل کیا اور پھر کسی طرح کا فرق اُسکی ہمت میں نہ تھا اگر اور کوئی پہلوان اُسکے مقابلہ
میں جاتا تو اُس سے بھی لڑتا میں نے بہتر نہ جانا طبل بازگشت بجوا دیا اگر آج اس جوان سے بھی لڑتے
تو یہ بھی دس بیس پہلوانوں کو قتل کرتا تورج نے جنگ مغلوبہ کو اس وقت اچھا جانا لشکر کو اشارہ دیدیا
کہ نہیں معلوم خود کس طرف نکل گیا زمرد نے کہا سواے اس طلسم کے اور کہاں جائیگا فیروز نے کہا
اب مجھکو لشکر کی کیفیت دیکھنا ہو کسقدر لشکر باقی ہو زمرد ثانی نے کہا نصف سے زیادہ لوگ قتل ہوے اور
زخمی بہت یہاں موجود ہیں کچھ میدان جنگ میں پڑے تڑپ رہے ہیں یقین ہو اب زندہ بھی نہوں فیروز
نے کہا میں ابھی جا کے لشکر کو دیکھتا ہوں کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ کہکے اُٹھا باہر آیا لشکر کے خیمہ گاہ کی طرف گیا
جس خیمے میں گیا اُسکو خالی پایا جب تمام لشکر میں دورہ کیا تو کیفیت معلوم ہوئی نصف سے کم لوگ زندہ پائے
انمیں بھی بہت سے زخمدار قریب مرگ تھے فیروز وہاں سے گھبرایا ہوا آیا زمرد سے کہا اب لشکر باقی نہیں
رہا جو لوگ اس وقت موجود ہیں انمیں قابل جنگ شاید سو دو سو آدمی زخمی نہوں گے ورنہ سب زخمی ہیں اب لشکر

لڑنے کے لائق نہیں ہو زمرد نے کہا لشکر اسلام میں کسی کو بھیج کے خبر منگاؤ کہ وہاں کی کیا کیفیت ہو فیروز نے
ہرکاروں کو فوراً روانہ کیا ہرکارے چھپ کر لشکر اسلام میں آئے یہاں وہی چہل پہل تھی بازار میں لوگ جمع
رہتے تھے کنورہ بج رہا تھا رونق بڑھی ہوئی تھی ہر جگہ آئینہ بندی روشنی کے سامان ہو رہے تھے ہرکارے
سرداروں کی بارگاہوں کے قریب آئے یہاں اور زیادہ رونق پائی ہرکارے دنگ ہو گئے بارگاہ
صاحبقران کی طرف روانہ ہوئے یہاں تو جلسہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں سب جگہ سے بڑھ کے یہاں رونق
تھی ہرکاروں نے یہ سب تیاریاں دیکھیں واپس گئے فیروز سے جا کے سب حقیقت بیان کی کہ وہاں جشن
کی تیاریاں ہو رہی ہیں سب لشکر میں رونق ہے بازار میں اس وقت کیفیت ہے سرداروں کی بارگاہوں میں
تیاریاں ہیں صاحبقران کی بارگاہ میں روشنی کی تیاریاں ہو رہی ہیں آج وہاں جلسہ ہے فیروز نے کہا اے
زمرد ثانی اب لشکر میں میرا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے اور تم کو بھی میں یہاں نہ چھوڑونگا رائے میری یہ ہے کہ اپنے تمام
لشکر کو لیکر اسی وقت یہاں سے نکل چلوں زمرد نے کہا میں بھی آپکی رائے سے اتفاق کرتا ہوں جنگجان نے
کہا بہت اچھی بات ہے فیروز نے کہا اب استادوں کے آنے میں دور دراز باقی ہیں جب وہ آئینگے تو انکے
سارے لشکر کو لیکے وہ سب کو درست کر دینگے ایک دن انکی دعوت کر دیجائیگی خوب پیٹ بھر جائیگا زمرد
نے فیروز کی رائے سے اتفاق کیا فیروز اسی وقت اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکریوں کو اپنے
ارادے سے مطلع کیا سب لوگ تیار ہو گئے فیروز اسی وقت روانہ ہو گیا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران نے وقت صبح جشن سے فراغت پائی مریخ آفتاب علم کو طلب کیا کہا کسی کو میدان میں بھیجو وہ
جا کر خبر لائے کہ لشکر حریف میدان میں آیا یا نہیں مریخ آفتاب علم نے لازمی کو میدان میں بھیجا لازم اُسکے
میدان میں جا کر واپس آئے مریخ سے آکر عرض کی کہ وہاں تو کوئی نہیں ہے بلکہ بارگاہیں بھی لشکر کی نہیں معلوم ہوتی
ہیں مریخ تحقیق کے واسطے خود اٹھا میدان میں گیا سب طرف دیکھا کسی جانب لشکر کا نشان نہیں پایا واپس
آیا صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر ہم لوگ یہاں مصروف عیش و نشاط رہے اور لشکر مخالف
یہاں سے چلا گیا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے دیکھا جائیگا بھاگ کے کہاں جائینگے مریخ
نے عرض کی آپ زندان خانے کی طرف تشریف لے چلیے قیدیوں کو وہاں سے رہا کیجیے صاحبقران
نے لشکر کو ہمراہ لیا زندانخانے کی طرف تشریف لائے یہاں جو ساحر موجود تھے وہ ان پر ہنسے مریخ آفتاب علم
نے سبکو روکا جب ساحروں نے بلوہ کیا مریخ آفتاب علم نے سحر کرکے سب کو بیکار کیا صاحبقران
سے کہا آپ اندر تشریف لے چلیے امیر قریب در آئے دیکھا ایک قفل آہنی دروازے میں پڑا ہے بدیع الملک
نے اُس قفل کو بڑھ کے توڑ ڈالا دروازہ کھولا صاحبقران مع بدیع الملک و مریخ آفتاب علم
اندر تشریف لے گئے امیر نے جو نگاہ کی بہت تابعداروں کو اسیر دیکھا مریخ سے کہا یہ کون لوگ ہیں مریخ
نے عرض کی یا صاحبقران یہ بھی بہ ارادہ طلسم کشائی یہاں آئے تھے اسیر ہو گئے امیر نے پہلے ان
لوگوں کو رہا کیا وہ سب مسلمان ہوئے صاحبقران اور آگے بڑھے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران ان
سب کے پہلے شفیق جادو اور رفیق جادو کو رہا کیجیے امیر نے فرمایا وہ کون ہیں مریخ نے عرض کی وہ لوگ

ایک طلسم کے بادشاہ بڑے عالی جاہ ہین اس طلسم مین ایک غرض سے آئے تھے اسیر ہوئے اگر وہ رہا ہون
تو ہم لے ایک بڑا کام نکلے طلسم ملحقات کے پتے کچھ اُنکی بدولت سے معلوم ہونگے اور لوح لانے کی ترکیب بھی
وہی خوب بتاوینگے صاحبقران نے کہا وہ لوگ کس طرف اسیر ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ میرے
ہمراہ تشریف لائیے امیر مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے مریخ صاحبقران کو ایک مکان تنگ مین لیکر آیا صاحبقران
نے دیکھا ایک زنجیر آہن مین دو جوانان حسین اُلٹے لٹکے ہوئے آہ وزاری کر رہے ہین صاحبقران نے
زنجیر کو توڑا ساحرون کی زبان سے سوزن نکالے دونون کو اپنے ہمراہ لیکر باہر تشریف لائے رفیق جادو
اور شفیق جادو اسی وقت مسلمان ہوئے صاحبقران زندان خانے کے اندر آئے اور اسیرون کو رہا کیا
ایک درجے مین تشریف لے گئے وہان ایک دروازہ نظر پڑا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران
اس طرف تشریف نہ لیجائیے گا امیر نے فرمایا کیا سبب ہے مریخ نے عرض کی مین سبب پھر عرض کرونگا اس وقت
آپ اس طرف تشریف نہ لے جائیے صاحبقران نے فرمایا جبتک سبب نہ بتاؤگے مین قبول نہ کرونگا ضرور
اس طرف جاؤنگا مریخ نے عرض کی اسطرف آفتاب شہزادہ سر قید ہے اگر آپ وہان جائیے گا تو ٹھہرنے کی تاب نہ لائیے گا
امیر نے فرمایا وہان کیا ہے مریخ نے عرض کی اُسکے آگے ایک کنوان ہے اُس کوئین مین آگ روشن ہے
اُسکے بعد مقام قید آفتاب ہے اگر آپ تشریف لے جاتے تو ضرور کوئین مین پھاندتے وہان آگ گرد
ہو جاتی ہے صاحبقران نے فرمایا پھر اُسکو بھی رہا کرنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے کہا اُسکو رہا کرکے کیا فائدہ
ہوگا ایک اور زندانی مفت مین مرینگے کہ وہ آدمی نہین ہے دیو ہے امیر نے فرمایا اُسکو کس خطا پر قید کیا ہے
مریخ نے عرض کی مین خلاصہ حال اُسکا عرض کرونگا مگر اس وقت مجملاً عرض کرتا ہون کہ اُسکا رہا کرنا بدیع الملک
نوجوان کے واسطے برا ہوگا امیر رک گئے کہا مین اس قصے کو پھر سنونگا اور اس وقت اسکو رہا نہ کرونگا
یہ فرماکے اور طرف مخاطب ہوئے بہت سے قیدیون کو رہا کیا سب مسلمان ہوئے جب صاحبقران سب کو
رہا کر چکے تو قصد کیا کہ مین باہر جاؤن مریخ نے عرض کی ابھی آپ نے شاہ اسیر کو جسکے واسطے اس طلسم
کے زندان خانے مین آئے ہین اُسی کو رہا نہ کیا صاحبقران نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم وہ کون شخص
ہے جسکے واسطے ہم خاص اس زندان مین آئے ہین مریخ نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے
صاحبقران مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے مریخ ایک مقام تنگ و تاریک مین آیا صاحبقران سے عرض
کی آپ یہان تشریف رکھیے مین حاضر ہوتا ہون امیر وہین ٹھہرے مریخ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد آیا مگر
اُسکے آنے سے اُس خانہ تاریک مین روشنی پیدا ہوگئی صاحبقران نے دیکھا مریخ کے ہاتھ مین ایک مہرہ
ہے اُسکی ضیا سے سب خانہ تاریک منور ہے صاحبقران کے قریب آکے مریخ آفتاب علم نے عرض کی
آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے صاحبقران پھر مریخ کے ساتھ ہوئے مریخ امیر کو ایک چاہ کے
قریب لایا عرض کی اس چاہ مین نام خدا لیکر پھاند پڑیے صاحبقران اُس چاہ مین پھاندے مریخ بھی
پھاند پڑا جب پاؤن امیر کے آشنائے زمین ہوئے ایک صحرائے لق و دق نظر آیا مریخ سے فرمایا یہ مقام
کیسا ہے کیا زندان خانے سے الگ ہے مریخ نے عرض کی یا امیر یہ مقام بھی شامل ہے زندان خانہ طلسمی مین
مگر یہان وارث قہری اس طلسم کا اسیر ہے جب وہ رہا ہوگا تو البتہ سب کو حیران کریگا اور اُس سے کوئی
مقابلہ نہ کریگا امیر نے فرمایا وہ کون شخص ہے مریخ نے عرض کی یہ طلسم جسنے بنایا تھا اُسکا پسر ہے اور مرد مسلمان

صاحب ایمان ہو صاحبقران بہت خوش ہوے فرمایا ای مریخ کیا تم نے کام کیا ہی مین ضرور انکو رہا
کرونگا مریخ نے عرض کی مین قبل عرض کرچکا تھا کہ یہ وارث شرعی اس طلسم کا ہو اور اسکے باپ نے اس
طلسم کو بنایا وہ بہت بڑا حکیم زبردست تھا اور یہ بھی فن حکمت مین اچھا دخل رکھتا ہو اور علم نجوم سے بھی بخوبی
ماہر ہو عامل بھی بہت زبردست ہو صاحبقران نے فرمایا وہ یہان کس جگہ اسیر ہو مریخ نے عرض کی وہ سامنے
جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہو وہین انکو اسیر کیا ہو صاحبقران اس چاہ کے قریب آئے مریخ آفتاب علم نے
عرض کی حضور چاہ مین کود پڑے اسکے اندر ایک مکان بہت عمدہ بنا ہو صاحبقران اس چاہ مین
کود پڑے جب پانون زمین سے آشنا ہوے صاحبقران نے ایک مکان نہایت نفیس پایا مریخ آفتاب علم
بھی آیا ایک حجرے کا دروازہ کھولا صاحبقران نے دیکھا ایک نوجوان حسین لباس شرعی پہنے ہوے لیٹا
ہو سینے پر ایک سنگ گران رکھا اور زبان چھدی ہوئی ہو ایک تار زبان مین پڑا ہو اسکے دونون سرے
چھت مین بندھے ہین صاحبقران نے جو اس حالت مین اس جوان کو دیکھا بہت افسوس کیا جلدی سے
اسکے قریب آئے اس تار کو پہلے کاٹا اس جوان نے سلام کیا صاحبقران نے پتھر اسکے سینے سے اتارا
جوان بڑی دیر کے بعد اٹھ بیٹھا صاحبقران نے فرمایا ای جوان اپنا نام بتا پھر اپنے حسب ونسب سے آگاہ کر
اس جوان نے کہا مین گم کردہ مکان غریب وبیکس اسیر وبے بس اپنی کیا کیفیت بیان کرون حسب ونسب کو
کیونکر عیان کرون شرم آتی ہو صاحبقران نے فرمایا ای جوان ہم خوب جانتے ہین مگر تیرے نام سے واقف
نہین ہین اس جوان نے عرض کی ای شہریار نام مجھ بے نشان کا قرنطین ذوفنون ہو ایک مدت سے یہان
اسیر تھا شکر ہو کہ اس وقت خدا نے میری مشکل آسان کی قید اہم سے رہائی دی آپکو میرے حال پر مہربان
کیا آپ یہان تشریف لائے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہو
مریخ نے عرض کی تشریف لے چلیے یہ کہکے سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی راستہ صاف ہوگیا صاحبقران
وہان سے آئے تھوڑی دیر کے بعد اپنے لشکر مین پہونچے لوگون نے جو حکیم قرنطین ذوفنون کو دیکھا آپس مین
کہا یہ کون جوان ہو جسکو صاحبقران اپنے ہمراہ لاتے ہین بدیع الملک سے بعض لوگون نے پوچھا
بدیع الملک نے فرمایا مجھکو جس وقت امیر نے رخصت کیا تھا یہ جوان اس وقت صاحبقران کے ہمراہ
نہ تھا کوئی اسیران طلسم سے ہوگا جب صاحبقران اس سے حال دریافت فرماینگے معلوم ہو جائیگا یہ ذکر تھا
کہ صاحبقران وہین تشریف لائے اپنے مرکب پر سوار ہوے مریخ نے عرض کی یا امیر آج شب بھر
یہان قیام فرمایئے حکیم صاحب سے رائے لیجیے جو آپکی رائے ہو وہ کیا جاے صاحبقران نے فرمایا
کیا مضائقہ ہو جہان بارگاہ ہین استادہ تھین وہان تشریف لائے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب
سرداران بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت کرکے سب صاحبقران
کی بارگاہ مین حاضر ہوے اور دربار آراستہ ہوا اسوقت صاحبقران نے حکیم قرنطین ذوفنون کو اپنے
پاس بلایا اعزاز واکرام سے بٹھایا فرمایا حکیم صاحب اب آپ پیشتر اپنی کیفیت خلاصہ بیان فرمایئے حکیم قرنطین
ذوفنون نے عرض کی یا صاحبقران مین حکیم جالینوس کا بیٹا ہون میرے باپ نے اس طلسم کو بنایا تھا
اور بڑے بڑے عجائبات وغرائبات اس مین ایجاد کیے تھے وہ عجائبات دوسرے طلسمون مین نہین پائے
جاتے ہین اور والدہ ماجدہ کی ایک دختر بلند اختر تھی جسے والدہ مریخ آفتاب علم کی جسکی شادی فیروز ستارہ پیشانی

سے ہوئی ہو میں اُس زمانے میں بہت صغیر السن تھا جب والد ماجد کا زمانۂ وفات قریب آیا اُنھون نے فیروز ستارہ پیشانی کو اس طلسم کا حاکم بنایا اور وصیت کی کہ جب میرا پسر ارجمند قابل حکومت کے ہو تو یہ طلسم اُسکو دینا اور وہ تمھاری اطاعت کریگا اے شہریار میں اس زمانہ میں اپنی والدہ کے پاس رہا انھون نے میری تعلیم میں بہت کچھ کوشش کی بڑے بڑے لوگون سے مجھکو پڑھوایا جب میں میرا قریب دس برس کے ہوا تو والدہ نے بھی انتقال کیا مگر میں اپنے امرا کے پاس رہا اور وہ لوگ بھی میری تعلیم میں کوشش کرتے رہے دس برس تک مین نے تحصیل علم شب و روز کی جب بیس برس کا میں ہوا تو حکماے نامی و گرامی سے میں نے مقابلہ کیا مگر کوئی میرے سوالات کا جواب نہ دیسکا چونکہ مجھے مجھکو شوق علم تھا اپنے باپ کے کتب خانے کو دیکھا تو اس میں عملیات کی کتب بہت دیکھیں اُنمیں سے جو کتب کہ کیاب تھیں اُنکو زیادہ دیکھا جب میرا سن بیس سال کا ہوا تو فیروز ستارہ پیشانی کے پاس آیا وصیت نامہ جو والد ماجد کا میرے پاس تھا دکھایا فیروز نے کہا طلسم حاضر ہی مجھکو آج تک اس امانت کی نگہبانی میں بڑی کوشش کرنی پڑی مگر شکر ہو کہ آپ تک آپکا حق ہو پہنچا اسی شب کو بے اٹھاے خواب میں گرفتار کرلیا اور اس حال میں اسیر کیا کہ میں بالکل بے بس رہا اب میں اپنا طلسم اُس سے لونگا دیکھون اب مجھے کیونکر اسیر کریگا صاحبقران نے کیفیت حکیم قرنطین کی سنکر بہت افسوس کیا قرنطین نے عرض کی اب میں مشتاق ہون کہ آپ اپنی کیفیت سے آگاہی دیجیے صاحبقران نے فرمایا میں اپنی کیفیت کیا بیان کرون اس طلسم میں ایک ضرورت سے آیا ہون حکیم نے عرض کی جو کچھ ضرورت ہو مجھ سے ارشاد فرمایئے میں اُسکو بسر و چشم بجالاؤن صاحبقران نے فرمایا آپکی عنایت کافی ہو میں سواے خدا کے اور کسی کی مدد نہین چاہتا ہون حکیم نے عرض کی مجھے یہ فرمایئے کہ آپ اس طلسم میں کسواسطے تشریف لاے ہین صاحبقران نے کل کیفیت اپنی بیان کی حکیم نے کہا اے شہریار ایک دم میں سب طلسم کو مٹادونگا سحر کے جسقدر مقامات ہین اُنکو باقی نہین رکھونگا اور ملحقات کے طلسم جو ہین وہ بھی ایک دن میں فتح ہونگے صاحبقران نے کہا اب طلسم کا مٹانا ٹھیک نہین ہو بلکہ ساحرون کو قتل کرنا مناسب ہو حکیم نے عرض کی ساحر بھی ایک دم میں فنا ہو جاینگے مگر مجھکو ایک ماہ کی مہلت عطا فرمایے کہ میں اپنے امراسے جا کر ملون اور اُنکی حالت دیکھون مجھکو بہت زمانہ ہوا ہے یہان قید ہون جو کتب اس طلسم کے متعلق جو والد نے لکھے ہے تھے اُنکو لاؤن اور عمر طلسم کو دریافت کرون صاحبقران زمان نے فرمایا آپ شوق سے تشریف لیجایے حکیم قرنطین دونون صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے ملک کو روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا۔

## اب کیفیت صاحبقران و مریخ آفتاب علم بیان کیجاتی ہی

بکے جانے کے بعد صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی اب رفیق جادو اور شفیق جادو کو طلب فرمایے اُنسے کیفیت لوح کی پوچھیے دیکھے وہ کیا بتاتے ہین صاحبقران لولان نے اسی وقت رفیق جادو اور شفیق جادو کو طلب فرمایا یہ دونون حاضر ہوے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے انکو بھی باعزاز ایک کرسی بیٹھنے کو عنایت فرمائی دونون ساحر کرسیون پر بیٹھے صاحبقران نے فرمایا اپنی کیفیت بیان کرو رفیق جادو نے سب حالت اپنی صاحبقران کے سامنے بیان کی امیر نے فرمایا آپ لوگ اپنے اپنے طلسمون میں واپس جاوین مگر یہ بتاوین کہ لوح کہان ہو اور کسکے قبضے میں ہو رفیق جادو نے عرض کی لوح

صحرائے خدنگ نگاہ مین ہے اور ملکہ خدنگ نگاہ جادو کے پاس ہے اول تو وہ خود بھی بلا کی ساحرہ ہے اور علاوہ اس کے
سات مرحلے درمیان مین ہین جب اُن ساتون مرحلون کو طے کرے تب صحرا مین پہونچے جو صحرا کے عجائبات
و غرائبات کو دفع کرکے ملکہ خدنگ نگاہ کے سحر سے بچے ملکہ کو اپنا دوست بنائے یا قتل کرے تب لوح ملے
پر اسکا قتل ہونا بہت مشکل ہے اور دوست بنانا بھی ممکن نہین ہے صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جب اسکا
وقت آئیگا دیکھا جائیگا مگر اب یہان سے تلاش لوح روانہ ہونا چاہئے سب نے امیر کی راے کو پسند کیا
صاحبقران اس شب بھر تو یہین رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر کو ہمراہ لیکر براے تلاش لوح گلزار خدنگ کیطرف
روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو بخوف امیر گریزان ہوا فیروز اپنے تختگاہ مین آیا سب لوگون کو جمع کیا کہا اب مسلمان یہان بھی آئینگے اور اپنا
قبضہ کرینگے شعلہ پوش جادو نے کہا یہان ابھی کیونکر آسکتے ہین جبتک لوح حاصل نکرین فیروز نے کہا کہ لوح کا حاصل
کرلینا کیا بڑی بات ہے یقین ہے زندان خانہ پر انھون نے قبضہ کرلیا ہوگا اور وہان سے اسیرون کو رہا کیا ہوگا
مع آفتاب علم انکے ہمراہ ہوا اسنے حکیم کا پتہ بتایا ہوگا اب حکیم کو رہا کیا ہوگا وہ سب سحرون کو باطل کردیگا لوح کا
لیجانا بہت آسان ہے اسکو کوئی روک نہین سکتا ہے بختگان نے کہا حضور آج تو بمعہ سامری آپ کے استاد (?)
تشریف لاوینگے انسے کون مقابلہ کرسکیگا فیروز نے جواب دیا کہ حکیم فریلیقین ذوفنون ایسا شخص ہے کہ اسکا کوئی
کچھ نہین کرسکتا ہے شعلہ پوش نے کہا آپ کسی کو وہان روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر خبر لائے کہ زندانخانہ کی کیا کیفیت ہے
فیروز نے اُسی وقت ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر زندان خانہ کی طرف آیا یہان سب عمارتون کو خراب پایا مگر
ایک درجہ قیدخانہ کا بحال پایا اس درجہ کے اندر آکے دیکھا آفتاب ہزار سر کی جگہ پائی وہان سے واپس
آیا فیروز سے سب کیفیت بیان کرکے یہ بھی کہا کہ نہین معلوم کیا بات ہے کہ آفتاب ہزار سر ابھی تک قید ہے فیروز
نے کہا مع آفتاب علم نے اور (?) بعض سکو رہا کیا ہوگا اب اسکے ذریعہ سے مرد بنی (?) اور یہ حکیم سے سب طرح
مقابلہ کرسکیگا کیونکہ یہ بھی حکیم زبردست ہے اور آپ لوگون کو معلوم ہے کہ یہ میرے یہان کیون آیا تھا اور مین نے
اسکو کیون قید کیا شعلہ پوش نے کہا بہت مناسب ہے کہ آپ اسکو رہا کیجئے اور وعدہ فرمایئے کہ تمہاری مراد دلی
بر آئیگی مگر مسلمانون کو اسیر کردو اور حکیم کو قتل کرو یقین ہے وہ قبول کرے فیروز نے کہا مین ابھی اسکے پاس
جاتا ہون اور سب ذکر کرتا ہون اسکو راضی کرکے لاتا ہون یقین ہے آج استاد بھی تشریف لاوینگے ان
دونون کو لشکر گران دیکر روانہ کرونگا ابھی مسلمان گلزار خدنگ تک پہونچنے بھی نہ پائے ہونگے یہ لوگ
راہ مین جاکر سد راہ ہو جاوینگے شعلہ پوش جادو اور بختگان فیروز کے ہمراہ ہوے زندان خانے مین آئے
جہان آفتاب اسیر تھا وہان کی آتش کو سحر کرکے بجھادیا آفتاب کے قریب آیا بختگان نے دیکھا ایک
جوان دیو مثال زنجیرون مین جکڑا ہوا سلاخہاے آہنی مین جدا ہوا معکوس سقف زندان مین آویزان ہے مگر
اسکا معلوم نہین ہوتا اسدرجہ وحشی ہے کہ تمام کام نہین کرتی (?) بختگان ڈرا فیروز نے کہا اے بختگان مقام خوف
نہین ہے کہ یہ حالت اسیری مین ہے اسوقت یہ نہین کرسکتا ہے بختگان سے یہ کہکر فیروز آفتاب کی طرف مخاطب ہوا
کچھ سحر کیا کہ زنجیرین کٹ گئین آفتاب زمین پر آیا فیروز نے کہا اے آفتاب آج تک مین تمہارا دشمن تھا

مگر آج سے تمہارا دوست ہون اور جس امر کے واسطے تم یہان آئے تھے مین اسکا بھی انتظام کرتا ہون آفتاب ہزار گر
نے اشارہ کیا کہ مین بھی تمہارا جان نثار ہون مگر سوزن میری زبان سے نکالو تو مین کچھ باتین کرسکون فیروز نے
اپنے ہاتھ سے اسکی زبان کا سوزن نکالا آفتاب نے کہا جو کچھ آپنے فرمایا مین نے بخوبی تمام سنا اور جو کچھ آپ
فرماتے ہین مین یقین کر رہا ہون مگر میرے درد دل کی دوا دیجیے یعنی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے ملا دیجیے فیروز
نے جواب دیا کہ اے آفتاب تم خاطر جمع رکھو مین بڑی دھوم سے تمہاری شادی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے کرونگا
اپنی اس سلطنت کا تمکو مالک بناؤنگا جب مجھسا اور تمسا کارپرداز اس طلسم مین ہو تو کیا مجال ہے کسیکی جو طلسم کیطرف
نگاہ اٹھاکے دیکھ سکے آفتاب نے جواب دیا کہ آپ جب میرے سپرد اس طلسم کا انتظام فرمایئے گا تو مین اپنے طلسم کو
اور اسکو ایک کرلونگا دونون کا انتظام بخوبی کرتا رہونگا آپ بعیش و عشرت ایک گوشہ مین تشریف رکھیے گا فیروز نے
کہا مین اس سے بڑھکے تم سے امید رکھتا ہون مگر کیا کہون آجتک لوگون کے کہنے سے تمکو اسقدر تکلیف پہونچائی
کہ جسکے سبب سے بہت محجوب ہوا اور اپنی خطا پر بہت نادم ہون آفتاب نے جواب دیا مجھکو کچھ رنج آپ سے
نہین فیروز اسی طرح آمیز باتین کرکے آفتاب کو اپنے مکان پر لایا بہت اعزاز اکرام سے بٹھایا اسی وقت
حمام کو روانہ کیا آفتاب کیواسطے لباس پرتکلف منگاکے رکھا جب حمام سے آفتاب باہر آیا لباس پہنا
فیروز کے پاس آکر بیٹھا زمرد کی طرف دیکھکر کہا یہ کون صاحب ہین فیروز نے کہا یہ خداوند زادے ہین اسوقت
مسلمانون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہین مگر کچھ بن نہین پڑتا ہے یہان آکر ٹھہرے تھے مسلمان یہان بھی آ
آفت بپا کردی زندان خانہ طلسم کو فتح کرکے سب اسیرون کو رہا کرلیے ورنہ بھی سب فتح ہوے ایکبار
مجھسے مقابلہ پڑا اس وقت میرے ہمراہ فوج بہت کم تھی سوائے فرار کے اور کچھ بن نہ پڑا وہان سے یہان بھاگ
کے آیا اب وہ لوگ لوح کی تلاش مین گلزار خدنگ کی جانب روانہ ہوے ہین مین نے استاد معظم کو عریضہ عرض
کیا ہے انھون نے تشریف لانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے یقین ہے کہ آجکل مین آجائین لیکن اب ایک بات یہی ہے کہ استاد بھی انکے
دفع کرنے مین عاجز ہین آفتاب نے کہا وہ کیا بات ہے فیروز نے جواب دیا کہ قرنطین ذو فنون جو مالک طلسم ہے
اسکو مسلمانون نے رہا کرلیا ہے اور وہ انکے ہمراہ ہے کسکا حوصلہ ہو سکتا ہے جو اس سے مقابلہ کرے استاد اگرچہ
ساحر زبردست ہین تو وہ عامل بےبدل ہے پھر از راہ حکمت بھی ایسے ایسے نکات معلوم ہین کہ جو استاد کے
دفع کرنے سے روزنہ ہونگے آفتاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے وہ کیا ہے جو لوح لے آئیگا مین آج ہی جاتا ہون ان
سب کو گرفتار کرکے لیے آتا ہون حکیم میرا کیا بنا سکتا ہے مین نے بھی علم حکمت کو بہت دنون حاصل کیا ہے اسلیے کچھ
اس فن خاص مین دخل رکھتا ہون فیروز نے کہا مین جانتا ہون اگر تم کیون تکلیف کرو استاد تشریف لاتے ہین
وہ کسیطرح سے اسیر کرلینگے آفتاب نے کہا انسے کچھ نہ ہوسکیگا جس وقت وہ سحر کرینگے حکیم بزور عمل دفع
کرکے انکو قتل کروا دیگا اور جب مین جاؤنگا تو سب انکے مجھسے حکمت مین بند ہو جائیگی اسمین عمل کی ضرورت نہوگی
اسمین حکمت زبانی ہوگی مین اسکو گرفتار کرلونگا فیروز نے کہا استاد کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ تم حکیم کو گرفتار کرنا
اور لوگون کو اسیر کرنے کے مرتب آفتاب علم دان کیسا ساحر زبردست موجود ہے وہ سوائے میرے استاد کے
اور کسی کے سحر کو نہ مانیگا آفتاب نے جواب دیا کہ مین اسکو بھی اسیر کرلاؤنگا فیروز نے جواب دیا اور لوگ جو لشکر
اسلام مین نامی گرامی ہین انکے اسیر کرنے مین مشکل پیش آئیگی کہ وہ لوگ صاحب تعویذات ہین آفتاب نے
کہا مین سبکو اسیر کرلاؤنگا فیروز نے بہ نگاہ تیز زمرد کی طرف نگاہ کی کہا کہ کیون نجگان تمہاری کیا راے ہے آفتاب ہزار سر کو تنہا دو

کردن بخنگان نے جواب دیا کہ یہ بات بالکل خلاف ہے کہ ایک شخص تنہا جائے اسمین جانیوالے کی عزت نہین باقی رہتی ہم
ہین اس بات کو برا جانتا ہون ہان جب کچھ استاد تشریف لائین تو انکے ہمراہ روانہ کیجے اور لشکر بھی تھوڑا سا
ساتھ جائے کہ مسلمانون کو انکی طرف سے خوف بھی پیدا ہو اور انکی عظمت و شان ظاہر ہو فیروز نے کہا ای بخنگان مین تمہاری
راے سے اتفاق کرتا ہون آفتاب بھی یہ سمجھ کے خاموش ہو رہا اور باتین ہونے لگین تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک
آواز مہیب بلند ہوئی اور ہواے تیز چلنے لگی درخت اکھڑ اکھڑ کر گرنے لگے جانور متفرق ہونے لگے خاک اڑنے لگی بخنگان
وزرا فیروز سے کہا ای شہنشاہ یہ کیا آفت آئی ہے فیروز نے کہا استاد معظم تشریف لاتے ہین یہ انھین کی تشریف آوری
کی علامتین ہین یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک پہاڑ صحن مین آکر گرا اسمین معصر سامری کو بیٹھا پایا لوگ متعجب ہوے
فیروز مع سب درباریون کے باہر آیا اس کوہ سے اور گیا معصر سامری کو سجدہ کیا سب درباریون نے بھی قدمبوسی
کی معصر سامری نے کہا ای فیروز مجھکو تکلیف بہت ہوئی مگر اب کچھ میرے کھانے کو منگاؤ کہ مین اتنی دور سے آتا ہون سات
راہ چلنے کی ہے تو بھوک معلوم ہوتی ہے اس وقت پیٹ بھر کے کھانا مجھے دینا پھر تمھین اختیار ہے فیروز نے کہا مین ہر روز
حسب مرضی کے طعام لذیذ آپکی خدمت مین حاضر کرتا رہونگا معصر نے ہنس کر کہا یہ تمہارے امکان مین نہین ہے تم
کہان سے اسقدر آدمی جمع کر سکو گے اگر ابھی کہو تو تمہارے طلسم کے آدمیون کو دو دن مین کھا جاؤن فیروز نے
کہا استاد ایسا غضب نکیجیگا طلسم کے آدمیون کو کھا جائیے گا معصر سامری نے کہا جب مجھے بھوک زیادہ ہوگی تو
مین کچھ خیال نکرونگا جو میرے سامنے آئیگا اسکو کھا جاؤنگا فیروز نے کہا آپکو اختیار ہے طلسم آپہی کا ہے چاہے اسکو تباہ کیجیے
چاہے آباد رکھیے معصر سامری نے کہا اچھا اسوقت تو میرے کھانے کیواسطے منگاؤ فیروز نے اسیوقت ملازمون کو بلایا
کہا جسقدر آدمی اس وقت ممکن ہو سکین استاد کی خدمتمین حاضر کرو کہ استاد گرسنہ ہین ملازمین وہان سے روانہ ہوے
فیروز نے معصر سامری سے کہا اب آپ کہان تشریف رکھینگے بارگاہ مین استاد کی جا نہین معصر سامری نے جواب دیا
کہ مین بارگاہ مین کیونکر رہ سکونگا فیروز نے کہا سو دو سو خیمے برابر استادہ کر دیے جائینگے معصر سامری نے نامنظور کیا کہا مین
اپنے رہنے کا ٹھکانا بنا رکھا ہے یہ ذکر تھا کہ ملازمین بہت سے آدمیون کو لیکر آئے فیروز سے کہا حضور یہ حاضر ہین فیروز نے
معصر سامری کیطرف دیکھکر کہا آپ نوش فرمائیے معصر سامری نے کہا بھلا یہ اتنے سے آدمیون سے میرا پیٹ بھریگا فیروز
نے کہا آپ جبتک انھین نوش فرمائیے مین اور لوگون کو روانہ کرتا ہون وہ بہت سے آدمی حاضر کرینگے معصر سامری نے دو آدمیون
کی ٹانگین پکڑ کے اٹھایا منھ کے قریب لایا چبانا شروع کیا آفتاب بہزاد سر اور جسقدر لوگ وہان موجود تھے اس کیفیت کو
دیکھکر دنگ ہوگئے آفتاب نے فیروز ستارہ پیشانی سے کہا جب ایسی قدرت رکھتے ہین تو انسے کون مقابلہ کریگا
حکیم فرسطین اپنا عمل کرتا رہیگا اور حلق کو زور دیتا رہیگا یہ نوش جان کرجائینگے فیروز نے کہا ای آفتاب تمنے سنا ہو
کہ عہد سامری مین انھون نے سامری کو سجدہ نہین کیا اور برابر مقابلہ کیا آخر کار سامری سے ایسے شخص کو جسکو
ایک عالم خدا ومرئی مانتا ہے شکست دی سامری ہمیشہ انسے خائف رہے آفتاب نے کہا مجھے اسوقت حیرت ہوگئی فیروز نے
کہا اسوقت حیرت کا محل نہین ہے جب انھین کسی وقت آدمی نہین ملتے ہین تو یہ درخت جڑ سے اکھاڑ کر کھا لیتے
ہین جب درختون کے کھانے سے پیٹ نہین بھرتا ہے تو پہاڑون کے پتھر کھاتے ہین زمین کھود کے مٹی کھایا کرتے ہین جانور
صحرائی مثل شیر و گرگ ہاتھی وغیرہ کے جو ملجاتے ہین تو کھا جاتے ہین آفتاب یہ باتین سنکر دنگ ہوگیا معصر سامری نے
سب آدمیون کو کھا کر فیروز سے کہا اب مجھمین تاب ضبط باقی نہین ہے تھوڑا سا کھانے سے بھوک بڑھگئی ہے فیروز نے ملازمین سے کہا
جلد جاؤ جہانتک آدمی ممکن ہون استاد کیواسطے لاؤ ملازمین دوڑ گئے اور آدمیون کو تلاش کرکے لائے معصر سامری نے

انکو بھی کھا لیا مگر پیٹ نہ بھرا یہ فیروز سے شکایت کی فیروز نے اصطبل سے کچھ گھوڑے منگا کے دیے کچھ فیلخانے سے ہاتھی منگا کر
نذر کیے ہمعصر سامری نے کہا اے فیروز اب زیادہ کوشش نکرو اسوقت مجھے کچھ تسکین ہو گئی مگر دوسرے وقت کیواسطے اچھی
طرح سے بندوبست کر لینا فیروز نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے اسوقت مین بہت سے آدمی حاضر خدمت کرونگا ہمعصر نے کہا اب کیفیت
بیان کرو کہ مسلمان یہان کیون آئے اور کسطرح مقابلہ پڑا انھون نے کیا بندوبست کیا فیروز نے سب کیفیت بیان
کی ہمعصر سامری نے کہا اب وہ لوگ کہان ہین فیروز نے کہا اب گلزار خدنگ کی جانب براے تلاش لوح گئے ہین
اور حکیم قرنطلین ذوفنون انکے ہمراہ ہے وہ ایک مدت مین لوح لے لیگا اور ساحر اس سے مقابلہ بھی نہین کر سکتے ہین ہمعصر سامری
نے کہا یہ تو خیال خام ہے کہ ساحر مقابلہ نہین کر سکتے مگر جسوقت میرے سامنے آئیگا سب چال بھولجائیگا حکیم کیا چیز ہے اور حمزہ ثانی
کی کیا طاقت ہے جو مجھسے مقابلہ کر سکین ایک لقمہ کر جاؤنگا پتہ بھی نہ معلوم ہوگا فیروز نے کہا جو آپ تشریف لیجائیے
اور اپنے ہمراہ آفتاب ہزار سر کو بھی لیتے جائیے کہ یہ علم حکمت کو خوب جانتا ہے فیروز نے جو یہ کہا ہمعصر سامری نے
جواب دیا کہ آفتاب کے جانے کی کیا ضرورت ہے اور یہ وہان جا کر کیا بنا لینگے فیروز نے کہا آپ میری خاطر سے انکو اپنے ہمراہ
لیتے جائیے بلکہ تھوڑا سا لشکر بھی ساتھ لیجیے کہ باعث زینت ہے ہمعصر سامری نے کہا تمھاری خوشی مجھکو منظور ہے خیر
لیتا جاونگا فیروز نے کہا اب آپ عرصہ نہ فرمایئے تشریف لے جایئے ہمعصر سامری اسی وقت تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ
لیکر مع آفتاب ہزار سر براے تلاش لشکر اسلام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران مع جملہ سردارون کے جانب گلزار خدنگ روانہ ہوئے دوسرے روز ایک میدان ملا مریخ
آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران یہ عجیب مقام ہے یہان کی آب و ہوا بہت مفید ہے جب روسا طلسم
کوئی جلیل القدر آتا ہے تو میدان مین سکونت اختیار کرتا ہے اگر مزاج مبارک مین آئے تو دو چار روز یہان تشریف رکھیے پھر
اس طرف تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری خوشی ہے تو مجھے کیا انکار ہے یہ فرما کر صاحبقران
نے لشکر کو روکا بارگاہ ہین استادہ ہونے کا حکم دیا ملازمین نے فوراً بارگاہین استادہ کین لشکر اترا صاحبقران زمان
بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوئے اور جملہ سردار بھی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی جب
ماندگی دفع ہوئی صاحبقران نے ہر ایک کو طلب فرمایا سردار بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے بدیع الملک سے
فرمایا فیروز نے جس ساحر کو اطلاع دی تھی وہ ابھی تک نہین آیا بدیع الملک نے عرض کی شاید کوئی بات اور تجویز کی گئی
ہوگی اسوجہ سے اسکا آنا ملتوی رہا مریخ آفتاب علم سے دریافت کرتا ہون وہ خلاصہ کیفیت شاید جانتا ہے صاحبقران
نے فرمایا ضرور دریافت کرنا چاہیے بدیع الملک نوجوان نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا کہ جس ساحر کو فیروز ستارہ پیشانی
نے طلب کیا تھا وہ جس سبب سے تمکو بہت اضطراب تھا وہ ابھی تک نہین آیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ
اسکا آنا بہت مشکل ہے اول تو اسکو یہان غذا کہان ممکن ہوئی دوسرے رہنے کا ٹھکانا کہین نہ تھا ہر طرح اسکے لیے
مشکل تھی اسیوجہ سے یہان نہین آیا اور ان سب باتون کے علاوہ اسکو اپنی جگہ سے اٹھکر چلنا ناگوار ہے ہر وقت
ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا آدمیون کو کھایا کرتا ہے جب وہ تین دن کے بعد خوب پیٹ بھر جاتا ہے تو اسی جگہ پر لیٹ
کر سوتا ہے چوتھے پانچوین دن آنکھ کھلتی ہے پھر کھانے کی تلاش ہوتی ہے یہ اسی کام مین وہ مصروف رہتا ہے اسے اسقدر
مہلت کہان جو وہ یہان آئے صاحبقران نے فرمایا اسنے تو وعدہ مستحکم کیا تھا کہ مین ضرور آؤنگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی

ایسے بہت سے وعدہ رہتے ہین مگر اسکے وعدے کبھی ایفا نہین ہوتے ہین صاحبقران مریخ آفتاب علامت یہ باتین
کر رہے تھے کہ مہیب صدائین کان مین آنے لگین ہوا بہت تیز چلنے لگی صاحبقران نے مریخ آفتاب علامت کہا
کیا آفت آئی ہے مریخ نے عرض کی کہ آپ جسکو ابھی یاد فرماتے تھے شاید وہی ساحر آتا ہے صاحبقران نے فرمایا مین اسکے
آنے کی سیر دیکھونگا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اسوقت آپ باہر تشریف نہ لیجائے امیر نے فرمایا کیا سبب ہے
مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسوقت آپکا جانا میرے نزدیک مناسب نہین ہے صاحبقران نے فرمایا میرے نہ جانے
سے کیا فائدہ ہے اور جانے مین کیا نقصان ہے مریخ نے عرض کی وہ ساحر غدار ہے مجھ سے مکار ہے ایسا نہو کوئی مکر پھیلائے
صاحبقران نے فرمایا اے مریخ اس قسم کے خیالات ہمارے دل مین نہین آتے ہین تم ہمین مانع ہو تو ہم ضرور
جائینگے اگر تمہارا دل گوارا کرے تو ہمارے ہمراہ جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے مریخ آفتاب علم نے کہا مین آپکے ہمراہ
رکاب ہون مجھے کیا عذر ہے صاحبقران اپنی جگہ سے اٹھے بدیع الملک نوجوان بھی امیر کے ہمراہ ہوے اور جملہ
سردار بھی ساتھ چلے صاحبقران در بارگاہ پر تشریف لائے دیکھا ایک ابر تیرہ و تار سامنے سے آتا ہے بجلیان چمک
رہی ہین ہوا اس زور سے چلتی ہے کہ جنگل کے درخت جڑ سے اکھڑے جاتے ہین بارگاہ بھی جنبش مین ہے جھونکے مین
یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بارگاہ زمین پر گر پڑے گی دربست سے خیمے اکھڑ گئے ہین لشکر کے گھوڑے کھل گئے
ہین ہوا مین چارون طرف تباہ ہین صاحبقران نے فرمایا خیام کا جلد بندوبست کرو طنابین مستحکم کرکے کھینچو
لاؤ مین خیام کی درستی مین مشغول ہوے صاحبقران نے دیکھا کہ وہ ابر قریب آیا زمین پر اترا مگر کچھ صورت اسکی
تبدیل نہین ہوئی صاحبقران نے مریخ سے کہا اس ابر کی صورت ابی تک تبدیل نہین ہوئی ہے اسکا کیا سبب ہے
مریخ نے عرض کی ہمصر ساحری اس ابر کے اندر ہے یہ بھی نباتات و غرائبات کر رہا ہوگا جب فراغت پائیگا تو ابر کو ہٹا
کے اپنے تئین ظاہر کریگا صاحبقران یہ باتین کر رہے تھے کہ دوسرا ابر آسمان پر آیا اور قریب اس ابر کے پہونچ
کے شق ہوا سب نے دیکھا ایک جوان سیہ فام مگر سر کی جا پر ایک روشنی معلوم ہوتی ہے اس ابر سے عیان ہوا
صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ کون شخص ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ وہ شخص ہے جسکے رہا کرنے کو مین نے
منع کیا تھا معلوم ہوتا ہے شعلہ پوش جادو نے اسکو قید سے رہا کرایا ہے دام مکر مین پھنسایا ہے دیکھیے اگر بدیع الملک
نوجوان اسکے حال سے آگاہ ہو جائینگے تو قتل کرینگے بڑی لڑائی پڑیگی یہ بھی مالک طلسم ہے اور یہ ملعون بڑا
زبردست ہے علم حکمت مین بھی دخل رکھتا ہے اسکے برابر کوئی صاحب عقل دوسرا اس طلسم مین نہین ہے اسنے خاص اپنی زور
طبیعت سے ایک طلسم بنایا ہے اس طلسم مین جو جو باتین نئی پیدا کی ہین وہ سواے اسکے اسوقت مین دوسرا نہین کرسکتا
ہے دیکھیے اب کیا ہوتا ہے ہمصر ساحری کی آمد کی خبر سنکر تو مجھے کچھ خیال تھا ہی مگر اب آفتاب نزار سر کا آنا اور بھی قیامت ہے دیکھیے
یہ کیا غضب کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا اے مریخ تم خدا کو قادر نہین جانتے ہو ابھی تک تمہارے عقیدے مین قوت نہین
ہے بڑے افسوس کی بات ہے مریخ دشمن اگر قوی ہے تو دوست نگہبان قوی زبردست ہے اگر آیا تو کیا کرسکتا ہے اگر اس سے خوف ہے مقابلہ تک
ہم سمجھ لینگے مریخ آفتاب علم نے جو صاحبقران کو آزردہ پایا عرض کی یا صاحبقران مین ان لوگون کی اس
مکاری اور غداری سے خائف نہین ہون بلکہ میرے عرض کرنیکا منشا یہ ہے کہ وہ لوگ مکار ہین ایسے جہانتک ہوسکے بچنا بہتر ہے
صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے وہی سبکی حفاظت کرتا ہے یہ بات ہمارے اختیار سے باہر ہے کہ کسیکی فکر سے بچ سکین خدا
ہر حال مین بچاتا ہے مریخ نے عرض کی مین نے صرف انکی مکاری آپسے عرض کی ہے ورنہ مین کسیطرح خائف نہین ہون صاحبقران
خاموش ہو رہے آفتاب ہزار سر کا ابر جو کچھ لشکر کے ہمراہ تھا وہین مقیم ہوا صاحبقران اپنی بارگاہ مین واپس آئے بدیع الملک

نوجوان سے فرمایا کہ آفتاب ہزار سر جسکا عالم ہی اُسکا سر نہین معلوم ہوتا ہی ایک روشنی نظر آتی ہی بدیع الملک نے
عرض کی کہ مین نے بھی اس امر کے دریافت کرنے کی بہت کوشش کی مگر نہین معلوم ہوا کہ کیا ہی امیر نے فرمایا مرنج آفتاب علم
سے دریافت کرو حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک نوجوان نے مرنج آفتاب علم کو بلایا فرمایا اے مرنج آفتاب
ہزار سر کا سر نہین نظر آتا ہی بلکہ ایک روشنی دکھائی دیتی ہی اسکا کیا سبب ہی مرنج نے عرض کی اسکا سحر یہی ہے
ابھی آپ نے اس روشنی کو بے پردہ نہین ملاحظہ فرمایا ہی اسکے چہرے پر نقاب ہی جسوقت وہ نقاب اُٹھاتا ہی اور
زیادہ روشنی ہوتی ہی اُسکی وجہ سے کسیکی آنکھ ٹھہر نہین سکتی ہی اُس عالم مین یہ اپنے سحر کو زور دیتا ہی اور اوپر
سحر کرتا ہی یہ سب سحر سے بنایا ہی امیر نے فرمایا اسکا طلسم یہان سے کتنی دور ہی مرنج نے عرض کی یہان سے بہت نزدیک
ہی طلسم بہت اچھا ہی مگر افسوس یہ ہی کہ اس طلسم مین جسقدر چیزین ہین وہ سحر سے نہین بنی ہین بلکہ سب حکمت
کے ذریعہ سے بنائی گئی ہین صاحبقران نے فرمایا اُس طلسم کو بھی ضرور دیکھین گے کہ کیونکر بے سحر کے بنایا ہی اور
کیا کیا عجائب وغرائب اسمین ایجاد کیے ہین مرنج نے عرض کی کہ عجائب وغرائب وہان کے قابل دید ہین جسوقت
ملاحظہ فرمایئےگا خوش ہو جایئےگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک نامہ دار نے بارگاہ پر آکے ملازمین سے کہا کہ ہمارا نام
اندر پہنچا دو ملازمین نے کہا ہم پہلے تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا نامہ لیجاوینگے اور اگر تمھاری طلبی ہوگی تم کو
چلنا ہیگا یہ کہکر ہرکارے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوے بعد دعاے دولت کے عرض کی کہ ایک نامہ دار بارگاہ پر حاضر
ہی ایک نامہ لایا ہی اُسکے واسطے کیا حکم ہی صاحبقران نے فرمایا اندر بلاؤ ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے
ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے اندر آکے جو رونق بارگاہ صاحبقران کو دیکھا دنگ ہو گیا نامہ امیر کے پیش کیا
صاحبقران نے نامہ کو پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ اے طلسم کشا برائے عفو تقصیر خدمت فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم
مین چلا و اُسکی اطاعت قبول کرو ورنہ بہت پچھتاؤگے سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا صاحبقران نے
جو اس مضمون کو پڑھا غصہ آگیا فرمایا اے نامہ دار اُس بدتہذیب یاوہ گو سے کہدینا کہ جو تجھے چاہیے حق مین بڑی بڑی
ہوسکے اُٹھا نہ رکھ اور اگر اب اس قسم کا اپنی زبان سے نکالے گا تو بہت پچھتائیگا نامہ دار نے جو صاحبقران کے چہرے کی
کیفیت حالت غصہ مین دیکھی کانپ گیا سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا یہان کی کیفیت
یہ تھی کہ نامہ صاحبقران زمان کو آفتاب ہزار سر نے روانہ کیا تھا یہ جواب نامہ کی راہ دیکھ رہا تھا کہ نامہ دار نے
جا کے کہا آپ نے ایسی جگہ مجھکو بھیجا تھا کہ اگر کوئی بات منھ سے نکالتا تو زندہ آپ کے پاس واپس نہ آتا آفتاب نے
کہا ارے انھون نے جواب کیا دیا نامہ دار نے کہا جواب انھون نے ایسا دیا ہی جو مین آپ کے سامنے بیان نہین
کرسکتا ہون جب آفتاب نے بہت پوچھا تو نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی آفتاب کو بھی بہت غصہ آیا
کہا طبل جنگی اسیوقت ہمارے لشکر مین بجے صبح کو لشکر اسلام کے مقابلہ مین جائینگے دیکھین کون کون ساحران
جلیل سے ہمارے مقابلہ مین آتا ہی اور کیا ہوتا ہی غرض لشکر آفتاب مین اُسیوقت طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر
اسلام کے یہان موجود تھے یہ سب خبر لیکر روانہ ہوے بارگاہ صاحبقران مین آکے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی
بجا لائے اور عرض کی کہ آفتاب نے طبل جنگی بجایا ہی امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی
بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب آفتاب عالمتاب فلک
چہارم پر جلوہ گر ہوا تو آفتاب ہزار سر اسباب سحر سے آراستہ ہوکر میدان جنگ مین آیا اپنے ہمراہ لشکر جلیل کو بھی لایا
اس طرف سے صاحبقران زمان مع لشکر گران میدان مین آئے بہادرون نے پرے جمائے نقیبون نے

نقابت کی کر کیت کرکے کمر ہٹے آفتاب نے اپنا تخت آگے بڑھایا للکار کر آواز دی اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے
جسکو اپنے سحر پر ناز ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر مریخ آفتاب علم صف سے آگے بڑھا صاحبقران کے
سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت فرمایئے تیغ زنون مین عزت بڑھایئے امیر نے
فرمایا اے مریخ اور ساحر یہان موجود ہین وہ جایئن گے تمکو ابھی کیا ضرورت ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اور ساحر
اس لائق نہین ہین جو اُسکے مقابلے مین جایئن امیر نے فرمایا خدا حافظ ہے میدان مین جاؤ دشمن کو خاک و
خون مین ملاؤ مریخ آفتاب علم نے پایہ رکاب کو بوسہ دیا اور جانب میدان روانہ ہوا اُسکے مقابلہ مین آکے
کہا کہ او بادہ کور کیا لاف و گزاف منہ سے نکال رہا ہے مقام ادب ہے خاموش رہ آفتاب ہزار سر نے کہا اے مریخ
مجھکو یہ بات زیب نہ تھی کہ شاہزادہ طلسم ہو کر ایک خلاف مذہب کی اطاعت اختیار کرے اور پھر اُسکی طرف
سے میرے مقابلہ مین آئے مریخ نے کہا مجھکو میرے کام مین دخل نہین ہے جو میرے مزاج مین آیا وہ مین نے کیا آفتاب
نے کہا بیچارے تیرے بھروسے کا سحر ہے جو کچھ کرے کر تیرے دل مین حوصلہ باقی نہ رہے مریخ نے جواب دیا کہ ہمارے آقائے نامدار
کا یہ دستور نہین ہے کہ وہ کسی پر پہلے وار کرین وہی ہم خادمون کی بھی خصلت ہے جب تیرے شر سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی
وار کرین گے آفتاب نے کہا کہ اے مریخ تیرے دل مین حسرت رہجائیگی اور کچھ حاصل نہوگا مریخ نے کہا تجھے اس
سے کیا اگر تو ارادہ سحر رکھتا ہے مین موجود ہون سحر کر آفتاب ہزار سر نے نقاب چہرے سے الٹی مریخ جادو بھی سنبھل
سحر کرنا شروع کیا آفتاب نے ایک نارنج اپنی جھولی سے نکالکر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج دور جاکے پھٹا اور اُس
سے ایک نور پیدا ہوا مریخ آفتاب علم کو اُس نور نے چارون طرف سے محصور کر لیا مریخ نے ایک ڈبیا اپنی جھولی سے نکالی
اُسکو کھولا خاک سیاہ نکالکر اُڑا دی خاک چارون طرف پھیلی وہ نور دفع ہوا تاریکی چھا گئی آفتاب نے ایک نشتر
اپنی جھولی سے نکالا پیشانی پر مارا چند قطرے خون کے اپنے ہاتھ مین لیے کچھ اسم سحر پڑھکر مریخ کیطرف پھینکے وہ
قطرے برق بنکر مریخ پر گرے مریخ خود کا گرہ زرک سے کہ چارون طرف سے مریخ کو ایک برق نے گھیر لیا مریخ
نے گھبرا کی بہت کوشش کی کر نکل نہ سکا آفتاب قریب پہونچا ایک ناریل جھولی سے نکالا اُسمین پانی بھرا تھا وہ
اُس پہ فوراً چھڑکا برق غرق زمین ہو گئی سب نے دیکھا تو مریخ آفتاب علم کو وہان نہ پایا صاحبقران کو یہ حال
دیکھکر بہت افسوس ہوا آفتاب نے پھر نعرہ کیا کہ جسکو حوصلہ باقی ہو وہ میرے مقابلے مین آئے اپنے اپنے ہنر سحر دکھائے
اور ایک ساحر صاحبقران کے لشکر سے اُسکے مقابلہ مین گیا آفتاب نے اُسکو بھی اسیر کیا اسی طور سے تا بشام
بیس ساحر لشکر اسلام سے گئے اور سب اسیر ہوے جب آفتاب غروب ہوا تو دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ
کی جانب روانہ ہوے صاحبقران جو اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار صاحبقران کے پاس آکے سب نے
عرض کی یا امیر آج بڑا ستم ہوا وہ ساحر جلیل گرفتار ہو گیا جسکا مثل اس طلسم مین نہین ہے اور اُسکی وجہ سے لشکر مین قوت
تھی سب ساحرون سے لشکر خالی ہو گیا اُسکے مصاحبین جو ساحران نامی و گرامی تھے وہ بھی اُسکے ساتھ اسیر ہو گئے اب
کیا ہو سکتا ہے صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جب کل وہ میدان مین آئیگا دیکھا جائیگا اسی ذکر مین شب بسر کی
صبح کو پھر صاحبقران مع لشکر میدان جنگ مین تشریف لائے اُس طرف سے آفتاب ہزار سر اپنے ساتھ چند
ساحرون کو لیکر امیر کے مقابلہ مین آیا طرفین کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کر کیت کرکے کمر ہٹے آفتاب
جادو نے تخت اپنا آگے بڑھایا نعرہ کیا اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جس ساحر کو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر
فیل جادو اور تمیش جادو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان عطا فرمایئے

امیر نے فرمایا ای رفیق جادو کل کی کیفیت تو دیکھ چکے ہو آج مین تمکو نہین جانے دونگا میرا قصد ہے کہ آج ساحر دنکو مقابلے مین
نہ بھیجون سب غیر ساحر آج لڑین رفیق نے عرض کی یا صاحبقران جب ساحر اس طرح گرفتار ہو جاتے ہین تو غیر ساحر کیا چیز
ہین امیر نے فرمایا خدا مالک ہے مین خود مقابلہ کرونگا بدیع الملک نے جو یہ باتین سنین کہا ای رفیق جادو آج مین اس سے
مقابلہ کرونگا رفیق جادو نے بدیع الملک سے بھی یہی کہا کہ ابھی آپ مقابلہ نہ کیجیے غلام کو اجازت میدان دیجیے
دیکھیے کیا ہوتا ہے آخر مین آپکو اختیار ہے بدیع الملک خاموش ہوے صاحبقران سے رفیق نے عرض کی امیر بھی
مجبور ہوے اسکو اجازت میدان دیکر رخصت کیا رفیق جادو بیٹھ روانہ ہوا میدان مین آیا آفتاب نے اسکی طرف
دیکھکر کہا ای رفیق کیا تکلیفین قیدخانے کی فراموش ہین جو اس طرح مجھسے مقابلہ کرنے آئے ہو رفیق جادو نے کہا کہ ای
آفتاب مجھپر تکلیف قید بہت کم تھی اسوجہ سے مین رہا ہوتے ہی اسکو بھول گیا مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمھین بھی اپنا
وہ زمانہ یاد ہے یا نہین آفتاب نے جو دندان شکن جواب پایا سر جھکا کے کہا اچھا اس گفتگو بیجا سے کیا حاصل ہے جس
واسطے میدان جنگ مین آئے ہو اس کام کو انجام دو رفیق جادو نے کہا ہمارے آقا کا دستور ہے کہ وہ جنگ مین سبقت نہین
کرتے ہین اور یہی قاعدہ ہم لوگون کا بھی ہے جو کسی جنگ مین پیشدستی نہین کرتے اگر تمکو ہماری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی
حملہ کرینگے آفتاب نے کہا ای رفیق مین یہی خیال کرتا ہون کہ تمھارے دل مین ہوس رہجائیگی اور حملہ نکر سکوگے رفیق
نے کہا تمھین اس سے کیا مطلب ہے تم وار کرنا ہو کرو آفتاب نے کہا ای رفیق اب بھی میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو
دیکھو فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم نے کیا کیا قدرتین رکھی ہین کیسی کیسی چیزین اسنے بنائی ہین کہ عقل ہماری
تمھاری کام نہین کرتی ہے اس طلسم کے عجائب و غرائب جیسے بنے ہین دوسرے کے امکان سے باہر ہین علاوہ
اسکے اب بھی انکو یہ قدرت اسوقت حاصل ہے کہ اپنے طلسم مین جسکو چاہین عمر ابد عطا کردین اور جسکو چاہین ابھی فنا
ہوجاے پھر ایسے خداوند کو چھوڑ کے تم لوگون نے ایک مسلمان مسافر کی اطاعت قبول کی ہے یہ بالکل تمھاری عقل سے
دور ہے اگر اپنی عمر اور راحت کی فراوانی درکار ہے تو ہمارے خداوند کی اطاعت قبول کرو اور اپنے عفو تقصیر کے خواستگار
ہو اطاعت اسلام سے منھ موڑو حمزہ تازی کی اطاعت کو چھوڑو ایسا نہ ہو غضب خداوندی تمپر نازل ہو جاے تم بھی
ایک یک مدو جنگجو کی سزا پاو اس ترکیب سے اس گفتگو کو آفتاب نے ہزار مرتبہ بیان کیا اور اسمین سحر بھی شامل کیا
کہ رفیق جادو کا دل بھر آیا وہ بیتاب ہوکر آفتاب کے قریب پہونچا کہا مین آپسے پناہ مانگتا ہون آپ اپنے ہمراہ مجھکو خداوند
خداوند طلسم کے پاس لے چلیے اور خطا معاف کرادیجیے مین بہت نادم ہون آفتاب نے کہا مین یون تمھین نہین لیجاونگا رفیق نے
کہا جسطرح آپکا مزاج مبارک مین آئے مجھکو لیچلیے مین راضی ہون آفتاب نے اپنے ملازمین کو آواز دی وہ
لوگ آئے آفتاب نے کہا زنجیرین لاؤ زنجیرین نہین ملازمین نے لاکر پیش کین طوق آہن بھی موجود کیا آفتاب نے رفیق
سے کہا اس قید کو پہنو اور اس صورت سے میرے ہمراہ چلو رفیق جادو نے اسیوقت سب قید پہن لی آفتاب نے
ملازمین سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو ملازمین نے رفیق جادو کی زبان مین سوزن دیا اپنے ہمراہ لیکے
چلتے وقت رفیق جادو کو ہوش آیا تو اپنے کو اس حال مین پایا حیران ہوگیا مگر مجبور سب کے ساتھ چلا گیا یہان آفتاب
ہزار مرتبہ خیمہ کیا کہ ہو خدایا اسلام کیا اب تم ہمت کرلی اور باقی ہے یہ سنکر شفیق جادو صاحبقران کے قریب حاضر
ہوا اور پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی یا صاحبقران مجکو بھی اجازت میدان مرحمت فرمائیے مین بھی جاکر اس سے
مقابلہ کرون آپ نے اسوقت ملاحظہ فرمایا کہ رفیق جادو کو کس عنوان سے اس مکار نے گرفتار کیا باتون باتون مین
سحر کردیا اور اسکو تابع بنایا بغیر دفع کرنے صاحبقران نے کہا اب مین تمکو بھیجنا مناسب نہین جانتا ہون

کیونکہ اُسنے یہ کہکے آواز نہین دی کہ ساحر میرے مقابلے مین آئے مین خود جاتا ہون رفیق جادو نے عرض
کی یا امیر اگر مین نہ جاؤنگا تو میرے دل مین حسرت رہجائیگی اور لوگ طعنہ زن ہونگے کہ بھائی کو اپنے سامنے اسیر
کرا دیا اور کوشش نہ کی میرا جانا مناسب ہے صاحبقران نے اسکو بہت منع کیا مگر شفیق جادو نے بڑی کوشش
سے اجازت لی اور میدان مین آیا آفتاب نے اسکو دیکھکر کہا اے شفیق کیا تمہین اسیری اچھی معلوم ہوتی
ہے شفیق نے جواب دیا او بیہودہ کیا یاوہ گوئی کرتا ہے تجکو اپنے سحر پر ناز ہے دو تین سردارون کو بمکر گرفتار کرکے
بڑا ساحر بن گیا آفتاب نے جواب دیا کہ مین نے سر میدان بزور سحر سب کو گرفتار کیا اور کوئی میرا کچھ نہ کرسکا جو
تمھارے یہان افسر علی یعنی مریخ آفتاب علم شاہزادۂ طلسم یکتاے روزگار تھا وہ بھی سر میدان اسیر ہوا اور جو
ساحران نامی تھے وہ سب گرفتار ہوے اگر سحر مین تجھسے اچھے ہوتے تو کیون اپنے تئین مبتلاے بلا کرتے اب تو
میرے مقابلے کے واسطے آیا ہے تجھے بھی گرفتار کرکے لیجاؤنگا پھر دوسرے کو بلاؤنگا شفیق نے جواب دیا کہ اے
آفتاب یہ خیال خام تصور نا تمام ہے آفتاب نے کہا اچھا سحر کرکے دیکھون کہ تجھ مین کیا کمال ہے شفیق
جادو نے کہا مین سبقت نکرونگا پہلے تو سحر کر پھر مین بھی سمجھونگا آفتاب جادو نے کہا اے شفیق مین سحر تو بعد مین
کرونگا مگر پہلے ایک بات تجھسے دریافت کرتا ہون اسکا جواب مجھے بہت سمجھکے دینا شفیق نے کہا اچھا ٹھیک ہوگا
مین جواب دونگا آفتاب نے ایک آئینہ اپنی جھولی سے نکالا اور کہا اے شفیق مین نے سُنا ہے کہ تم کسی پر عاشق ہو
شفیق نے کہا بالکل غلط ہے آفتاب نے کہا بھلا اس تصویر کو پہچانتے ہو یہ کہکر وہ آئینہ شفیق کے سامنے رکھا شفیق نے
جو آئینہ کو دیکھا ایک صورت زیبا نظر آئی کہ شفیق کا دل پر قابو نہ رہا بیتاب ہوگیا آفتاب نے جلدی سے اس تصویر
کو جھولی مین رکھ لیا شفیق نے کہا اے آفتاب مین اسیر عاشق ہون ایک بار مجھے اور اس تصویر کو
دکھادے آفتاب نے کہا اب مین ہرگز نہ دکھاؤنگا شفیق نے کہا اگر نہ دکھاؤگے تو میری جان جائیگی آفتاب
نے کہا ایک شرط اگر میری قبول کرو تو مین ابھی تمکو یہ تصویر دکھادون شفیق نے کہا جو کچھ کہو مجکو منظور ہے
آفتاب نے کہا اے عفو تقصیر کیواسطے خداوند طلسم کی خدمت مین قید آہن پہنکر چلو جب وہ خطا تمھاری
معاف فرمادینگے تو مین اس نازنین کو تمھارے پاس حاضر کردونگا شفیق عالم تحیرت مین تھا کہا اے آفتاب
مجھے منظور ہے مین تمھارے ہمراہ چلتا ہون آفتاب نے کہا یون نہ چلو قید آہن پہن لو شفیق نے کہا مجھے کیا انکار
ہے آفتاب نے اُسی وقت زنجیرین منگائین ملازمین اسکے قید آہن لیکر آئے اس نے کہا اے شفیق جادو
یہ سب موجود ہے شفیق نے بڑھکر سب قید پہنی آفتاب نے ملازمین سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو ملازمین نے
بڑھکے شفیق کی زبان مین سوزن دیتے جبتک اسکو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا بہت حیران ہوا آفتاب نے
ملازمین سے کہا اسکو یہان سے لیجاؤ ملازمین شفیق کو بھی وہان سے لیگئے آفتاب نے نعرہ کیا کہ اب کون
دلیر ہے جو میرے مقابلے مین آئے ہنر دکھلائے اسکی صدا سنکر صاحبقران نے چاہا مین مرکب بڑھاکے جاؤن
بدیع الملک نے عرض کی یا امیر مجھے اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر اسکو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا
مین خود جاتا ہون بدیع الملک نے عرض کی آپکو ابھی تشریف لیجانے کی ضرورت نہین ہے جب مین ناکامیاب
ہون اسوقت آپکو اختیار ہے صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک نے سلام رخصت کیا میدان کو
روانہ ہوے آفتاب نے جو بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا کہا اے جوان کیا تو بھی ساحر ہے بدیع الملک
نے کہا ہم سحر اور ساحر دونون پر لعنت کرتے ہین سحر ہمارے مذہب مین حرام ہے آفتاب نے کہا پھر تو مجھے

کی مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا اس بحث سے تجھکو کیا فائدہ ہی جو تیرے مزاج مین آئے سحر کر آفتاب نے
بہت سے شعبدات سحر کے مگر بدیع الملک پر کارگر نہوے جب یہ بہت سے سحر کرکے تھکا تو اُسنے بدیع الملک
سے کہا اب مین تیرے حرب کا مشتاق ہون بدیع الملک آگے بڑھے اسپر تلوار کا وار کیا آفتاب نے سپر
سحر کو اٹھایا وار کو روکا اپنی کمر سے نیچہ سحر نکالا بدیع الملک پر وار کیا بدیع الملک نے اسکے وار کو خالی دیا
پلٹنے پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر وار اسکا خالی دیا آفتاب جب مجبور رہا اور اسکو یقین ہوا کہ یہ جوان
ضرور مجھے ہلاک کریگا سحر کرکے غرق زمین ہوگیا بدیع الملک تلوار کھینچکر اسکی فوج پر جا پڑے چند
ساحرون کو قتل بھی کیا ساحرون نے یہ حال دیکھکر پناہ طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب ساحر
ہاتھ باندھکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوے ایمان لائے بدیع الملک خوشی خوشی اپنے لشکر کی
جانب واپس ہوے صاحبقران بہت خوش ہوے طبل خوشی پر چوب پڑی امیر اپنی بارگاہ کیطرف روانہ
ہوے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

## اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ جو مقابلہ بدیع الملک سے فرار ہوکر بھاگا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا بدیع الملک نوجوان اس روز اسوجہ سے
اُسکی بارگاہ تک تشریف نہ لے گئے تھے کہ چند کفار نے طبل بازگشت بجوادیا تھا اور چند خدمت بدیع الملک
مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوے تھے اس وجہ سے بدیع الملک نوجوان اسکی بارگاہ تک نہین
گئے تھے اور خیام لشکر آفتاب تباہ نہین کئے تھے مگر آفتاب جو اپنی بارگاہ مین واپس آیا تو ہمعصر سامری
کے پاس گیا سب کیفیت بیان کی ہمعصر سامری نے کہا اب تم کچھ فکر نکرو جب کل لشکر میدان مین جائیگا
تو مین آؤنگا سب فوج حمزہ کو کھا جاؤنگا آفتاب وہان سے واپس آیا اور اسکو امید قوی ہوئی کہ اب
مسلمان کچھ نکر سکینگے اسی خوشی مین یہ شب بھر بیدار رہا جب صبح ہوئی تو بجواپنے بقیہ لشکر کو میدان مین
لے گیا امیر عالی توقیر بھی میدان مین تشریف لائے دونون لشکرون نے پرے جمائے نقیبون نے نقابت
سے فراغت کی آفتاب چاہتا ہو کہ آگے بڑھے کہ ایک آواز عجیب آئی دونون لشکرون کے اسپ گھبران ہوے
گھوڑے بھڑکنے لگے عجب کیفیت ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہو ہمعصر سامری
آتا ہو بدیع الملک نے عرض کی مجھکو بھی یہی گمان ہو یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک دیو صورت حیوان سیرت
بدہیئت مہیب منظر لشکر کے سامنے آکھڑا ہوا پکارکے کہا اے حمزہ ثانی تو کہان ہو آج میرے مقابلہ مین
آ کہ تجھے جرأت دکھا صاحبقران زمان نے گھوڑے کو پرے سے آگے بڑھایا اسکے مقابلہ مین آئے ہمعصر
سامری نے کہا اے حمزہ اب اطاعت فیروز کیون نہین اختیار کرتا ہو اور اپنے مذہب سے کیون نہین
انکار کرتا صاحبقران نے تیغ میان سے نکالی فرمایا او بیہودہ اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ سر تن سے جدا
ہوگا ہمعصر سامری نے جو یہ کلمۂ سخت زبان صاحبقران سے سُنا ہاتھ بڑھایا امیر کی کمر مین ہاتھ ڈالدیا قصد
یہ ہوا کہ صاحبقران کو کھا جاؤن مگر امیر نے لنگر قایم کیا اُسنے بہت بہت زور کیا مگر صاحبقران کو اٹھا نہ سکا
جب مجبور رہا تو اسنے سحر کرنا شروع کیا یہان صاحبقران کے پاس حرز ہیکل موجود تھی سحر کچھ نکرتا تاثیر کرتا یہ
سحر کرکے بھی مجبور ہوا صاحبقران زمان نے فرمایا اے ہمعصر سامری اب بھی خیر ہو تو اپنے ارادے سے

باز رہو اور اس دین باطل کو ترک کرو معصر ساحری نے جواب دیا کہ اے حمزہ تو اپنے زور بازو پر اسقدر نازان
ہے مین ہرگز اپنے مذہب سے نہ پھرونگا اگر اسوقت تو میرے قبضے مین نہین آتا ہے تو دوسرے وقت تجھکو زیر
کرونگا مگر اب مین تجھکو اجازت دیتا ہون کہ تو اپنا وار کر صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا کہ معصر ساحری
ذرا نشان ہوگیا سحر کرکے اپنے تئین غرق زمین کیا صاحبقران کے ہاتھ سے اسکا ہاتھ نکل گیا معصر ساحری غرق
ہوا اسکی طرف جو اور لوگ تھے وہ طبل بازگشت بجوا کر پلٹے صاحبقران بھی اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت معصر ساحری کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو غرق زمین ہوا تو اپنی جگہ پر آیا اسی وقت اسنے آفتاب ہزار سر کو بلایا آفتاب سے کہا حمزہ کے پاس جبتک
تحفہ جات موجود ہین تب تک قابو مین نہین آئیگا آفتاب نے کہا اب تحفہ جات کیونکر لےسکتے ہین معصر ساحری نے
کہا کہ پکڑ لینا چاہیے آفتاب نے کہا مگر یون بن نہین پڑیگا بہتر ہے حمزہ ثانی سے چند دنون کی مہلت طلب کرو دیکھو وہ
مہلت دیتا ہے یا نہین معصر ساحری نے کہا مجھے یقین ہے کہ حمزہ ثانی ضرور ہی مہلت دیگا کیونکہ مین نے اکثر اسکی
تعریف سنی ہے کہ بہت صاحب جرات ہے آفتاب نے اسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ ہمین درستی
فوج کرنے کی نہایت ضرورت ہے اس واسطے ایک ہفتے کی مہلت درکار ہے جب یہ نامہ تیار ہو گیا ایک ساحر کو بلایا
نامہ لیکر کہا یہ نامہ صاحبقران ثانی کے پاس لے جا اگر وہ کچھ کلمات سخت و درشت کہین تو اسکا جواب نہ دینا
خاموش ہو رہنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا حمزہ ثانی کی بارگاہ کے قریب پہونچا یہان نگہبان در بارگاہ پہ
بیٹھے تھے ساحر کو جو آتے دیکھا سب نے منع کیا ساحر نے نامہ دکھایا نگہبانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ
حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا ساحر وہان ٹھہر گیا چوبدار صاحبقران کیخدمت مین حاضر ہوے عرض کی ایک ساحر در بارگاہ
پر حاضر ہے قاعدے سے کسی کا نامہ دار معلوم ہوتا ہے امیدوار باریابی ہے اگر حکم ہو تو یہان حاضر کیا جاسے
صاحبقران نے فرمایا اندر بلاو ساحر کو چوبدار اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لے گئے ساحر نے نامہ صاحبقران کو دیا آپ
نے نامہ کے مضمون کو پڑھا پشت پر تحریر کر دیا کہ ہمنے مہلت دی جب تمھارے مزاج مین آئے ہمسے مقابلہ کرنا
یہ نامہ لیکر ساحر کو دیا ساحر امیر سے رخصت ہوا یہان آفتاب اسکا منتظر تھا ساحر نے آکر جواب نامہ آفتاب
کو دیا آفتاب نے جو جواب دیکھا اپنے دلمین ہر چند بہت خوش ہوا معصر ساحری کے پاس آیا کہا وہی ہے جیسا آپ
نے فرمایا تھا حمزہ ثانی نے اس سے بڑھ کے کہا یعنی اس نامہ کے جواب مین کیا لکھا ہے کہ جب تمھارے مزاج مین
آئے ہمسے مقابلہ کرنا معصر ساحری نے کہا حمزہ کی بہادری مین فرق نہین ہے مین نے بہت سی لڑائیان حمزہ کی
دیکھی ہین اور خوب آگاہ ہون حمزہ کا مثل نہین ہے مین خود اس سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہون مگر کیا کرون بن
نہین پڑتا اگر نہین لڑتا ہون تو طلسم غارت ہوتا ہے اور اگر اس سے مقابلہ کرتا ہون تو خوف جان ہے مگر اب بس
تدبیر سے بہتر کوئی بات نہین ہے کہ حمزہ ثانی کے تحفہ جات اپنے قبضہ مین کرنا چاہیے اور اسم اعظم بند کرنا چاہیے جبتک
یہ انتظام نہوگا حمزہ اسیر نہوگا آفتاب نے کہا پھر آپنے کیا فکر کی ہے معصر ساحری نے کہا میرے نزدیک یہ بات
ہے کہ کوئی شخص رات کو جائے اور حمزہ کو اثنائے خواب مین اسیر کرکے لے آئے اور اگر حمزہ کو نہ لاسکے تو
اسکے گلے سے حرز ہیکل اتار لائے آفتاب نے کہا افسوس ہے کہ اس کام کے واسطے یہان کوئی

موجود نہیں ہیں معصر سامری نے کہا اے آفتاب اگر کوئی نہیں ہے تو تم خود جاؤ اور اپنے تئیں بصورت جلال صاحبقران
کے خیمے میں پہنچاؤ امیر کی حرز ہیکل لاؤ اور اگر صاحبقران کو لا سکو تو بہت اچھی بات ہے آفتاب نے کہا
میں آج شب کو جاؤں گا جسطرح بن پڑے گا امیر کو لاؤں گا اور اگر صاحبقران کو نہ لا سکوں گا تو حرز ہیکل ضرور
لاؤں گا یہ کہکر آفتاب وہاں سے اپنی بارگاہ میں آیا تمام دن اسنے اسی فکر میں بسر کیا کہ کس صورت سے
بارگاہ امیر میں جاؤں اور کیونکر صاحبقران کو لاؤں جب دن گذر گیا تو اسنے اپنے تئیں غرق زمین کیا اور
صاحبقران کی بارگاہ میں آ پہونچا اور سحر کے ذریعے سے اپنے تئیں نظر مردم سے پوشیدہ رکھا یہاں سب سردار جمع
تھے جنگ کی صلاحیں ہو رہی تھیں سب لوگ خوش و خرم بیٹھے تھے آفتاب ہزار سر نظر مردم سے پوشیدہ
بیٹھا رہا جب رات زیادہ آئی اور سب لوگ صاحبقران زمان سے رخصت ہو کر اپنی اپنی بارگاہوں کی طرف
روانہ ہوئے امیر بھی فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر تک بیدار رہے جب عرصہ ہوا تو صاحبقران نے
آرام فرمایا جب امیر غافل ہو گئے تو آفتاب ہزار سر قریب آیا صاحبقران کے گلے سے حرز ہیکل اتارنا چاہی
امیر کی آنکھ کھل گئی چاروں طرف نگاہ کی کسیکو نہ پایا پھر صاحبقران تھوڑی دیر میں غافل ہو گئے آفتاب نے
اپنی بغل سے بیہوشی نکالی امیر کے دماغ میں پہونچائی صاحبقران کو چھینک آئی امیر بیہوش ہوئے
آفتاب نے امیر کے گلے سے حرز ہیکل اتاری چاہا صاحبقران کو لے چلوں مگر ہمت نہ پڑی مجبور ہو گیا
حرز ہیکل لیکر وہاں سے پھر غرق زمین ہوا اپنی بارگاہ میں آیا رات بہت قلیل باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہوئی
یہاں صاحبقران زمان بیدار ہوئے حرز ہیکل گلے میں نہ پائی حیران ہوئے خادم جو اسوقت حاضر خدمت
تھے سب سے فرمایا سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم لوگ شب بھر بیدار رہے اگر کوئی آتا تو ہمکو ضرور
معلوم ہوتا مگر کوئی بارگاہ میں نہیں آیا خواجہ کو اس امر کی خبر ہوئی خواجہ بارگاہ صاحبقران میں آ کے
چاروں طرف دیکھا کسی طرف نشان قدم نہ پایا خواجہ نے کہا یا صاحبقران کسیطرف نشان قدم بھی نہیں معلوم
ہوتا ہے یہ کہا خواجہ نے فرش بارگاہ کی ایک گوشہ کی جانب فرش کو چاک کیا اور بالا کر جو دیکھا تو ایک نقب
معلوم ہوئی ہے خواجہ نے نقب کی صورت جو دیکھی تو وہ نقب بہت ہی چھوٹا پایا امیر سے عرض کی یا صاحبقران
یہ نقب ساحر کا ہے ملاحظہ فرمائیے آدمی کسیطرح نہیں جا سکتا ہے کسی ساحر کا کام ہے کوئی ساحر حرز ہیکل لیگیا ہے
صاحبقران نے فرمایا کل کیفیت معلوم ہو جاویگی خواجہ نے عرض کی میں ابھی اس امر کی تحقیق کرتا ہوں
معلوم ہو جائے گا یہ کہکر خواجہ وہاں سے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا۔

## اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ وہ حرز ہیکل صاحبقران کی لیکر آیا تمام شب فرط خوشی سے بیدار رہا جب صبح ہوئی تو حرز ہیکل لیکر معصر سامری
کے پاس گیا حرز ہیکل دکھائی معصر سامری نے کہا اے آفتاب حرز ہیکل مجھکو دیدے اب میں اسم اعظم اسکو
بھی بند کیے لیتا ہوں آفتاب نے حرز ہیکل معصر سامری کو دی معصر سامری نے اسی وقت حرز ہیکل کو
الگ رکھی ایک دستک دی کہ ایک طائر سفید رنگ کا آیا معصر سامری نے اس طائر کو اپنے پاس بلایا اور
کچھ اس طائر سے کہا وہ طائر لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا یہاں صاحبقران متردد بارگاہ کے آگے ٹہل رہے
تھے اور بہت سے سردار بھی صاحبقران کے ہمراہ تھے امیر فرما رہے تھے کہ یہ کام سوائے معصر سامری کے

دوسرے کا نہیں ہے یہ ذکر تھا کہ ایک ساحر نے آکر گرد سر صاحبقران پھر کر مارا اور ایک واز میں بجلی صاحبقران بے
بیہوش ہو کر زمین پر گرے سردار جو صاحبقران کے ہمراہ تھے سب گھبرا گئے امیر کو اٹھا کے بارگاہ کے اندر لے گئے
صاحبقران کی عجیب حالت ہوئی یہ خبر بدیع الملک نوجوان کو معلوم ہوئی فوراً اپنی بارگاہ سے آئے صاحبقران
کے قریب آکے بیٹھے گلے سے لوح محفوظ اتاری امیر کے سر سے لگا دی فوراً صاحبقران کو ہوش آیا طبیعت درست
ہوئی امیر اٹھ کے بیٹھے بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کی اب کیا کیفیت ہے صاحبقران
نے فرمایا اب تسکین ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے مگر اب فکر اسم اعظم اور حرز ہیکل کی کرنا ضرور ہے کفار سر اٹھانے لگے اور
بہت کچھ پھیلا بیٹھے بدیع الملک نے عرض کی کیا مجال جو کچھ بنا سکیں خدا مالک ہے وہی ہر وقت میں حافظ و نگہبان
ہے صاحبقران نے فرمایا اور تو کچھ خوف نہیں ہے لیکن احتمال ہے یہ لوگ ... ایسا نہ ہو کہ ... اور سرداروں کو بھی
اسیر کرکے لے جائیں اور فیروز کو اطلاع دیں وہ بھی یہیں آئے لشکر گران ساتھ لائے اس وقت کی زحمت
کے خیال سے اس وقت فکر کرنا خوب ہے بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو ان لوگوں نے تھوڑے دنوں کی مہلت
مانگی ہے دیکھیں اب وہ کب طبل جنگی بجواتے ہیں میدان میں آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا کیا عجب ہے
جو اب طبل جنگی بھی لشکر کفار میں بجے اور جنگ شروع ہو جائے بدیع الملک نے عرض کی جس وقت وہاں طبل
جنگی بجے گا اس وقت دیکھا جائے گا یہ ذکر تھا کہ ہرکارے بارگاہ صاحبقران میں آئے ہاتھ اٹھا کر صاحبقران
کو دعائے دولت دی پھر عرض کی کہ آج لشکر کفار میں طبل جنگی بجا ہے آفتاب ہزار سر کہتا ہے دم میں کل میدان میں
جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل
جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر میں تیاریاں جنگ کی ہونے لگیں مگر خواجہ عمرو تالی جو لشکر
اسلام سے برائے تحقیق کیفیت حرز ہیکل روانہ ہوئے بصورت مبدل لشکر ساحران میں آئے آفتاب ہزار سر
کی بارگاہ کے قریب گئے ایک چوبدار کو بلایا جب وہ خواجہ کے پاس آیا اسکو باتوں میں لگا کے اپنے ہمراہ ایک
گوشے میں لے گئے وہاں بیہوش کرکے اسکا لباس اتار لیا چوبدار کو داخل زنبیل کیا ایک نامہ ہاتھ میں لیا
آفتاب کے خیمے کے اندر آئے آفتاب اس وقت تخت پر بیٹھا ہوا تھا بہت سے لوگ اسکے پاس موجود تھے
سب سے کہہ رہا تھا کہ کل جا کر تمام لشکر اسلام کو گرفتار کر لونگا ایک کو نہ چھوڑونگا آج میں نے حمزہ کا اسم اعظم بھی
بند کر دیا ہے ہمعصر سامری نے لکھی بہت ابھی ہے سے دی اگر یہ نہ ہوتا تو مجھے مشکل پیش آتی کوئی سحر تازہ تیار کرتا
یا از راہ حکمت کوئی چیز بناتا اسکو گرفتار کر لیتا مگر اب بہت آسان ہوگیا صاحبقران کیا بنا سکیں گے حرز ہیکل
اور اسم اعظم پر بہت نازان تھے آج معلوم ہوگا سحر ہونے کسی کروٹ چین نہ آتا ہوگا دل گھبراتا ہوگا عجب کیفیت
بری حالت ہوگی آفتاب کے ہوا خواہ اسکی مدح و ثنا کرتے تھے کوئی کہتا تھا کسکی مجال ہے جو آپ سے مقابلہ
کرکے فتح یاب ہو کسی کا قول تھا اگر سامری و جمشید ہوتے تو آپکے سحر کو دیکھتے یقین ہے حلقہ غلامی کان میں
ڈالتے آپکے آگے سحر کا نام نہ لیتے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک چوبدار نے آکر سلام کیا آفتاب نے کہا کیوں اس وقت
کس واسطے یہاں آیا ہے چوبدار نے ایک نامہ آفتاب کے ہاتھ میں دیا کہا حضور اس نامہ کو ملاحظہ فرمائیں ابھی لشکر
اسلام سے ایک نامہ دار آیا یہ نامہ دے کر چلا گیا آفتاب نے کہا او مکار تجھے اپنے مکر میں پھنساتا ہے ہم جانتے
کہا حضور میں آپ سے غلط نہیں عرض کرتا ہوں وہ شخص لشکر اسلام سے نامہ ایک جوان لایا ہے مجھکو دیکر
بارگاہ کے دروازے پر ٹھہر گیا ہے اگر حکم ہو تو اسکو حاضر خدمت کروں یہ کہکر چوبدار [illegible] آفتاب نے

ایک چیخ ماری کہ او مکار کہان جاتا ہو چوبدار لڑکھڑا کے زمین پر گرا اب جو لوگون نے خیال کیا تو ایک مرد لاغر چوبدار
کا لباس پہنے زمین پر پڑا ہو سبکو تعجب ہوا مگر اُسکے سبنے آفتاب سے کہا حضور یہ کیا معاملہ ہو آفتاب نے
کہا یہ عیار لشکر اسلام کا ہو مجھے دھوکا دینے آیا تھا بھلا مین اسکے کرتبون کیونکر گرفتار ہوتا جب مین نے اسم اعظم
حمزہ اور حرز ہیکل حمزہ اپنے قبضے مین کرلی اور اسکو مبتلاے سحر کردیا تو اسکی کیا حقیقت تھی جو مجھکو دام مکر مین
پھنساتا یہ کہکر اپنے چند سردارون سے کہا اسکو یہان سے اُٹھا لیجاؤ قید کردو مین ہمعصر سامری کو بھی دکھاؤنگا مگر
اسکی حفاظت بہت اچھی طرح سے کی جائے یہ شخص بہت مکار معلوم ہوتا ہو لوگ وہان سے اُٹھاکے لیگئے ایک
خیمہ مین لیجاکر ڈالدیا اور خیمہ پر بہت سے لوگ تلوارین کھینچکر بیٹھے تھوڑی دیر نگذری تھی کہ خیمہ سے گانے کی آواز
آئی جو لوگ نگہبانی کر رہے تھے اُنکے دل بیتاب ہوگئے سبنے کہا یہ کون گاتا ہو کہنے لگا تاہو بعض نے کہا قیدی
جو آج اسیر ہوا ہو اسکے سوا اس خیمہ مین اور کون ہو وہی گاتا ہوگا ہمین لگتا ہوگا بعض نے جواب دیا کہ وہ کیا گا لیگا
اُسے اپنی جان کے خوف سے ہوش نہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ گانے کی آواز بہت اچھی طرح سے آنے لگی
سبکے دل زیادہ بیتاب ہوے آپسمین یہ بات قرار پائی کہ خیمہ کے اندر چلکر دیکھو کون گاتا ہے دو تین آدمی باہر
رہے باقی نگہبان خیمے کے اندر آئے دیکھا قیدی زمین پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہو سب نے کہا کیون میان قیدی
یہان کون گا رہا تھا قیدی نے جواب دیا کہ مین کیا جانون کون گاتا تھا مین اس مصیبت مین مبتلا ہون لوگون نے
کہا اسی خیمے کے اندر سے آواز آتی تھی قیدی نے کہا بھائی یہ بات ایسی نہین ہو جو بتائی جائے یہ کہکر جو قیدی کی
زبان سے سبنے سُنا کہا اب ضرور ہی ہم اسکو تحقیق کرینگے قیدی نے کہا مین ہرگز نہ بتاؤنگا نگہبانون نے
کہا تمھین بتانے مین کیا عذر ہو قیدی نے جواب دیا کہ مین اگر تمھین بتادونگا تو میرا بڑا نقصان ہوگا اور گانے والا
میرے ہاتھ سے جاتا رہیگا نگہبانون نے کہا میان قیدی صاحب خاطر جمع رکھو گانے والا تمھارے ہاتھ سے نہین
جائے گا ہم صرف اسکا گانا سنینگے قیدی نے کہا اس قید کو مجھسے دور کرو تو مین تمھین گانے والے کو دکھادون
نگہبانون نے قید جسم سے دور کی قیدی نے کہا آپ لوگ تھوڑی دیر کے واسطے باہر تشریف لے جائین مین جبتک
نہ بلاؤن یہان تشریف نہ لائیے گا نگہبان باہر آگئے خواجہ نے گلیم اوڑھ کے آواز دی بھائی اندر آؤ دیکھو اس
کو دیکھو جاؤ نگہبان اندر آئے خواجہ ایک کنارے کھڑے ہوگئے نگہبان چارون طرف دیکھنے لگے آپسمین کہا
یہان تو کوئی بھی نہین معلوم ہوتا ہو قیدی بھی کہین غائب ہوگیا بڑا غضب ہوا اب آفتاب ہزار سر کو جو یہ
خبر پہونچے گی تو وہ کیا کریگا اور ہم لوگون کو کیا سزا دیگا تعجب کی بات ہو ہم لوگ خیمہ کے چارون طرف موجود
رہے نہین معلوم قیدی کس طرف سے نکل گیا یہ ذکر تھا کہ انمین سے ایک نے دوسرے سے کہا ارے
بھائی تمھاری ٹوپی کیا ہوگئی اُسنے سر پر ہاتھ رکھا ادھر اُدھر دیکھکر کہا ارے بھائی اور تمھاری ٹوپی بھی تو غائب ہے
اُسنے جو گردن اٹھائی کہا بھائی تم ایک میری ٹوپی کو کہتے ہو سب کی ٹوپیان کون لے گیا اب سب نے ٹوپیان
دیکھنا شروع کین سب کو تعجب ہوا کہ سر سے ٹوپی کون اُتار لے گیا اس فکر مین تھے کہ سبنے دیکھا در خیمہ پر
ہنگامہ ہوا نگہبان کچھ باہر سے اندر آئے جو لوگ اندر تھے اُنسے کہا جلدی چلو آفتاب ہزار سر تشریف لائے ہین تم
سبکو بلاتے ہین ان لوگون نے کہا اے بھائی بڑا غضب ہوگیا ہو قیدی یہان سے غائب ہوگیا ہو اب اگر اُنکے پاس
جائینگے تو وہ کیا کہینگے سبنے کہا مجبوری ہو وہان تک چلنا ضروری ہو مجبور ہوکر یہ لوگ بھی خیمے سے باہر آئے
دیکھا آفتاب ہزار سر ایک تخت پر سوار تخت بروسے ہوا قائم خیمہ کے سامنے موجود ہو سبنے سلام کیا آفتاب

نے کہا اسوقت مجھے بیرون سے خبر دی تھی کہ قیدی تم لوگون کی غفلت سے نکل گیا کیا یہ بات سچ ہے سب نگہبان کانپنے
لگے ہاتھ باندھ کے کہا کہ حضور ہماری غفلت سے نہین بلکہ اپنی فطرت سے نکل گیا ہے ہم لوگ خطاوار تو ضرور ہین جو چاہیے
سزا دیجیے آفتاب نے کہا اب مین ہمعصر سامری کے پاس جاتا ہون تم سب کو میرے ہمراہ چلکر اس امر کی شہادت
دینا ہوگی جیسا پوچھ وہ کہینگے وہ کیا جائے گا نگہبان لرزان و ترسان آفتاب کے ہمراہ ہوئے آفتاب تخت اڑاتا ہوا
ہمعصر سامری کے مکان دودی کے قریب آیا نگہبانون سے کہا پیشتر جاکر ہماری اطلاع کرو نگہبان گئے ہمعصر
سامری کو جاکر اطلاع دی کہ آفتاب ہزار سر آپکے پاس آئے ہین ہمعصر سامری نے کہا بلا لو نگہبان باہر آئے
آفتاب سے کہا آپکو اندر بلاتے ہین تشریف لے چلیے آفتاب اسی طرح تخت اڑاتا ہوا اندر آیا سب نگہبان
بھی اسکے ہمراہ آئے آفتاب نے ہمعصر سامری کو سلام کرکے کہا اسوقت آپسے ملنے کی خاص ضرورت یہ تھی کہ مین نے
لشکر سے ایک عیار طرار کو اسیر کرکے ان لوگون کے سپرد کیا تھا انھون نے اسکی نگہبانی مین بہت غفلت کی وہ
نکل گیا اب انکی سزا مین نے یہ تجویز کی ہے کہ آپ ان سب کو کھا جائیے زندہ نہ چھوڑیے تاکہ اور لوگون کو ہیبت
ہو اور آئندہ ایسی غفلت نکرین ہمعصر سامری نے دیکھا اسوقت تھوڑا سا کھانا ملتا ہے آفتاب سے کہا ان
لوگون کی یہی سزا ہے پھر ایک ایک نگہبان کو کھا گیا جب سب نگہبانون کو کھا چکا تو آفتاب سے کہا اے آفتاب
اسوقت اتنے سے آدمیون کو کھاکر بھوک زیادہ ہوگئی ہے اب اور کچھ تدبیر کرو کہین سے تھوڑے آدمی اور منگا دو
کہ میرا پیٹ بھر جائے آفتاب نے کہا مین ابھی حاضر کرتا ہون وہان سے آفتاب باہر آیا ایک نامہ لکھا
مضمون اسکا یہ تھا کہ او ہمعصر سامری تجھکو اپنے کمال پر بہت ناز ہے مجھسے حکومت کرتا ہے اگر تو استاد ہے تو
فیروز ستارہ بیضانی کا ہے مجھے اگر ایکبار تونے آدمیون کی فرمائش کی تو مین اسکے جواب مین بہت بری طرح
پیش آؤنگا مین تیری حقیقت نہین سمجھتا ہون مجھے خود اسوقت اتنی قدرت ہے کہ تجھسے گران تن کو کافی ہون اگر تو
سحر مین یکتا ہے تو مین حکمت مین لاثانی ہون تو میرے مقابلے مین ہر وقت عاجز ہے اب اگر تجھے اپنی خیریت منظور ہے
تو مجھے اس قسم کی حکومت نکرنا جب یہ مضمون ختم ہوا اسکے نیچے آفتاب ہزار سر ساحر بے عدیل و حکیم بے نظیر
لکھکر ایک ساحر کو بلایا جب ساحر قریب آیا تو اسکو یہ نامہ دیکر روانہ کیا ہمعصر سامری کے پاس وہ ساحر
آیا آفتاب کا نامہ دکھایا ہمعصر سامری نے جو نامے کو پڑھا آگ ہوگیا جھلاکے نامے کو پھاڑ ڈالا کہا یہ آفتاب
اپنے دلمین کیا خیال کرتا ہے ایکدم مین سارا غرور بھلا دونگا پھر نہ بچیگا جب ہمعصر سامری کچھ نکر سکے
تو یہ کہا جبر ہے یہ کہکر ساحر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کیون او بے ادب تو ایسا نامہ میرے پاس کیون لایا یہ کہکر ساحر کی
جانگین چیر کر کھا گیا پھر ان ساحرون مین سے ایک ساحر کو بلایا کہا اسی وقت آفتاب ہزار سر کے پاس جا اور میرا
یہ پیام پہونچا دو کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو مجھکو آکر سجدہ کر ورنہ بہت خرابی ہوگی ایک دم مین سب سحر اور حکمت
بھلا دونگا ساحر یہ سنکر روانہ ہوا آفتاب کی بارگاہ مین آیا آفتاب اسوقت سو رہا تھا ساحر نے نگہبانون سے کہا
ہم ہمعصر سامری کا کچھ پیام لائے ہین آفتاب سے کہتا ہے جگا دو لوگون نے ہمعصر سامری کا نام سنکر آفتاب کو
جگا دیا آفتاب کسمساتا ہوا اٹھا ساحر کو اندر بلایا کہا اسوقت ہمعصر سامری نے مجھکو کیون تکلیف دی جو کچھ
کہنا ہوتا وہ مجھے صبح کو کہدیتا ساحر نے کہا ہمعصر سامری فرماتے ہین کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو مجھکو اسیوقت
سجدہ کر ورنہ ایکدم مین فنا کردونگا آفتاب نے کہا ہمعصر سامری کی شامتین آئی ہین ایک دم مین سب سحر
بھلا دونگا مین انکی حقیقت کچھ نہین سمجھتا ہون ایک دم مین سبکو خود فنا کر دونگا مین نے جو یہ فیروز انکی اطاعت کی

ہوا نہیں یہ گمان ہوا کہ مین دب گیا ہون یہ خیال اپنے دل سے دور کیجیے مین خود بادشاہ طلسم ہون ہمعصر سامری
میرے سامنے ایک طفل مکتب سے بڑا نہین ہے مگر ساحر سے کہا جا کر اس بیہودہ سے کہہ دینا کہ جو تیرے مزاج مین آسکے
میرے حق مین کرین موجود ہون مگر جسوقت مین برسر فساد ہونگا اسوقت یہان ہمعصر سامری کچھ نہ بنا سکینگے
ابھی تو مجھکو فیروز کا خیال ہے مگر اس لڑائی کے بعد جب مین سب مسلمانون کو اسیر کرکے یہان سے لیجاؤنگا
اُس وقت فیروز کے روبرو ہمعصر سامری کو راضی کرونگا ساحر یہ سنکر واپس آیا ہمعصر سامری سے سب گفتگو بیان
کی ہمعصر سامری نے کہا ابھی مجھکو بھی یہی خیال ہے کہ فیروز مجھسے شکایت کریگا لیکن بعد اس لڑائی کے اسکو جیسا جادو
کے کہا جادونگا ہمعصر سامری تو یہان یہ باتین کر رہا تھا مگر آفتاب ہزار سر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا لوگون سے کہتا تھا
آج کیا بات تھی کہ ہمعصر سامری نے یہ پیام مجھے ایسے وقت مین بھیجا کیا اسکے دماغ مین خلل ہے اگر کہنا تھا تو مجھسے خود
کہا ہوتا اور کسی وقت اس بات کا اظہار کرنا لازم تھا اسوقت کیا ضرورت تھی یہ ذکر تھا کہ لوگون نے آکے خبر
دی کہ آپنے جو ایک عیار لشکر اسلام کا گرفتار کیا تھا اسکا پتہ نہین ہے آفتاب یہ سنکر گھبرا گیا کہا تم لوگون کو کیونکر
معلوم ہوا سب نے کہا ہم اس وقت اُس جانب ٹہلتے ہوے گئے خیمہ کو خالی پایا وہان دربان بھی نہین ہین قیدی کا
بھی پتہ نہین ہے آفتاب اُٹھا اپنی بارگاہ سے باہر آیا ہر ایک خیمے کو جا کر دیکھا کہین قیدی کا پتہ نپایا لوگون سے تحقیق
کرنا شروع کیا سب سے دریافت کر چکا تو مجبور واپس ہوا راہ مین ایک ملازم ہمعصر سامری کا ملا اُس سے آفتاب نے
دریافت کیا ملازم نے جواب دیا کہ آپ خود ہی دربانون کو اپنے ہمراہ لیگئے ہمارے آقاے نامدار سے کہا کہ انکو سزا دیجیے
انھون نے قیدی کی حفاظت نکی وہ کہا گئے اب آپ ہی دریافت کرتے ہین آفتاب اس بات کو سنکر اور گھبرایا ملازم سے کہا
مین تمھارے یہان نہین گیا ملازم نے کہا آپ دریافت کرین آفتاب نے اپنے ملازمون سے کہا جاکر تحقیق کرو یہ کیا معاملہ ہے ملازمین
آفتاب ہمعصر سامری کے خیمے مین آئے کل کیفیت ہمعصر سامری سے بیان کی ہمعصر سامری نے کہا آفتاب خود میرے خیمے مین
آیا اپنے ساتھ نگہبانون کو لایا مجھسے کہا آپ انکو اس خطا پر سزا دیجیے کہ سبکو کھا لیجیے یہ بات سب نگہبانون کو معلوم ہوگی تو بخوف جان
پھر ایسی غفلت نکرینگے مین بھی اس بات کو اچھا سمجھا اُن سبکو کھا لیا چونکہ آدمی تھوڑے سے تھے مین نے
جو انکو کھایا بھوک اور زیادہ ہوگئی آفتاب سے مین نے بھوک کی شکایت کی اسنے کہا مین جاتا ہون ابھی
اور آدمی حاضر کرتا ہون یہان سے جاتے ایک رقعہ میرے پاس بھیجا یہ کہکر وہ رقعہ دکھایا ملازمین آفتاب
نے جو رقعہ کو دیکھا تو اسمین لکھا تھا کہ او ہمعصر سامری کیا تو اپنے سحر پر بہت نازان ہے مین تجھے ایک طفل مکتب
بھی کہتا ہون خبردار ایسی نوازشین مجھسے بھی کرنا ورنہ بہت پچھتائیگا ایک دن زک اُٹھائیگا یہ مضمون جو ملازمین
نے دیکھا ہمعصر سامری سے کہا یہ آفتاب ہزار سر کے ہاتھ کا لکھا نہین ہے اور وہ یہان تشریف نہین لائے جب
آپکا رقعہ اس مضمون کا گیا کہ تم مجھے سمجھا کرو کس وقت وہ خواب سے بیدار ہوے آپ کے رقعہ کو دیکھکر بہت حیران
تھے سب سے کہتے تھے کہ اگر اس امر کا اظہار آفتاب ہزار سر کو لازم تھا تو مجھے صبح کو کہا ہوتا مین اس کا
جواب دے لیتا اس وقت کیا ضرورت تھی ہمعصر سامری نے جواب دیا کہ جب یہ نامہ تمھارے آفتاب ہزار سر کا
آچکا ہے تب مین نے اس کے جواب مین یہ باتین لکھی ہین ملازم دنگ ہوگیا وہان سے آفتاب ہزار سر کے
پاس آیا کل حال کہہ سنایا آفتاب کو بھی حیرت ہوئی کہا یہ سب کام اسی عیار کے ہین بڑا غضب کیا تھا اب نہین
معلوم کہان ہے ندان ہمعصر سامری سے بھی بگاڑ ہوا اور دونون طرف سے دل مین رنج پیدا ہوگیا اسکی شکایت مین
فیروز سے ضرور کرونگا لوگون نے کہا ضرور دیجیے خط مین انھون نے اس قصے کو جو لکھا ہے یہ کچھ لکھا اگر

یہ نامہ کرتے اُن تک نہ جاتا وہ کیون ایسا جواب لکھتے آفتاب نے کہا کہ بس عیار کو تلاش کرنا چاہیے
ایسا نہو کہ کوئی اور مکر کرے لوگون نے کہا پھر اُسکو کیونکر تلاش کرین آفتاب نے کہا ابھی معلوم ہوا جاتا ہے یہ کہکر
اُسنے ایک شیشہ جیب سے نکالا اُس آئینہ کو دیر تک دیکھا کیا جب دیکھ چکا تو اپنے ملازمین سے کہا کہ وہ میری
بارگاہ کے باہر ایک دربان کی صورت بنا ہوا بیٹھا ہے سب دربانون کو اندر لے آؤ کیفیت معلوم ہو جائیگی
لوگ باہر چلے یہان خواجہ نے جو کچھ لوگون کو آتے ہوے دیکھا یقین کیا کہ آفتاب آتا ہے یہ خیال کرکے نگہبانون
کے غول سے آنکھ بچا کے الگ ہوئے گھبرائے ادھر ادھر ایک کنارے کھڑے ہو گئے ملازمین آفتاب نگہبانون کو
بلا لے گئے خواجہ سمجھے کہ آفتاب نے اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا ہوگا تو اُسے یہ پتہ معلوم ہوا ہوگا
کہ دربانون مین کوئی عیار ہے بہتر ہے کہ تھوڑی دیر اسکو پریشان کرو یہ سوچ کر چوبدارون کے نزدیک
آکر کھڑے ہوئے اپنی صورت بھی ایک چوبدار کی ایسی بنائی وہان ملازمین آفتاب دربانون کو اندر لیگئے
آفتاب نے کہا انمین سے ایک ایک کو میرے پاس لاؤ ملازمون نے ایک دربان کو آفتاب کے آگے
کیا آفتاب نے اُس سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد کہا اسکو لے جاؤ دوسرے کو لاؤ لوگ دوسرے کو اسکے
قریب لے گئے آفتاب نے اُس سے بھی آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد اسکو بھی بٹھا دیا اسیطرح ایک ایک
سے آنکھ ملا کر سبکو رخصت کیا پھر آئینہ نکالا لوگون سے کہا تعجب کی بات ہے اس مرآۃ سامری کا حکم باطل
ہو گیا اسمین یہ لکھا ہوا تھا کہ ایک عیار جسکا نام عمرو ثانی ہے در بارگاہ پر دربانون مین ملا بیٹھا ہے مین نے
اسی وجہ سے سب دربانون کو بلایا مگر جسکی طرف دیکھا سب اپنی صورت اصلی پر رہے کوئی انمین عیار نتھا اگر
عیار ہوتا تو رنگ و روغن عیاری کا چل جاتا صورت اصلی ظاہر ہوتی مگر یہ عیار نتھے سب میرے ملازم
تھے لیکن اب مین پھر دیکھتا ہون دیکھے کیا بات ثابت ہوتی ہے یہ کہکر اسنے پھر آئینہ کو دیکھا معلوم ہوا چوبدارون مین
شامل ہے اسنے اپنے ملازمین سے کہا جا کر سب چوبدارون کو لاؤ ملازمین چوبدارون کے لینے کو روانہ ہوے
لیکن جب نگہبان باہر آئے تو خواجہ نے بہ شکل چوبدار انسے جا کر دریافت کیا کہ تم لوگ اندر کیون بلائے گئے
تھے انھون نے سب کیفیت بیان کی چونکہ خواجہ نے اس سے پہلے تہانق مین جا کر زنبیل پر ہاتھ رکھکر اپنی صورت آپ
چوبدار کی بنائی تھی اور ناظرین خوب جانتے ہین کہ جب خواجہ اپنی صورت اسطور سے تبدیل کرتے ہین تو پھر اس
صورت کا بگڑنا دشوار ہوتا ہے اسیواسطے خواجہ نے اپنی صورت اس طور سے تبدیل کر لی تھی اور چوبدارون مین آکے
کھڑے ہوے تھے کہ لوگ آفتاب کے آئے چوبدارون سے کہا تمھین اندر طلب کیا ہے چوبدار اندر چلے
خواجہ بھی بشکل چوبدار ان سب کے ساتھ روانہ ہوے بارگاہ کے اندر آئے آفتاب نے بطور سابق
ایک ایک کو اپنے پاس بلایا آنکھ ملا کے سبکو دیکھا مگر انمین سے بھی کسیکی صورت تبدیل نہوئی آفتاب بہت متعجب ہوا
کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ مرآۃ سامری کے حکم غلط ہو رہے ہین آفتاب تو یہ کہہ رہا تھا کہ ایک چوبدار نے
بڑھ کے کہا حضور کیا فرماتے ہین کس بات کی تحقیق منظور ہے آفتاب نے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہان آیا ہے
لیکن پوشیدہ ہے مین اسکو تلاش کرتا ہون مگر پتہ نہین معلوم ہوتا پیشتر تو مین نے آئینہ سے حکم پایا کہ وہ نگہبانون
مین ہے مین نے سب دربانون کو بلایا ایک ایک کا امتحان کیا مگر انمین سے کسیکو عیار نہ پایا پھر مین نے تحقیق کیا تو
معلوم ہوا کہ وہ چوبدارون مین ہے مین نے تم سبکو بلایا تم مین بھی کوئی نہین ہے اب مین پھر آئینہ دیکھتا ہون دیکھون
اب کیا حکم ہوتا ہے چوبدار نے کہا حضور خود عاقل ہین ہوشیار ہو کر ایسی باتین فرماتے ہین اس وقت مرآۃ سامری

کا حکم صحیح ہوگا آفتاب نے کہا اسکا کیا سبب ہو چوبدار نے کہا مین یون نہین عرض کرونگا جبتک تخلیہ ہوگا آفتاب
نے اُسیوقت سب ملازمین سے کہا کہ تم لوگ باہر جاؤ مجھے کچھ تحقیق کرنا چاہیے جسقدر ملازمین آفتاب وہان
موجود تھے وہ سب باہر آئے آفتاب چوبدار کی طرف مخاطب ہوا کہا اب بیان کرو چوبدار نے کہا آپ جانتے ہین کہ
ہمعصر سامری آپسے عداوت رکھتے ہین اُنھون نے اس آئینہ پر سحر کیا ہو آفتاب نے کہا یہ بات خلاف
ہو وہ مجھسے عداوت نہین رکھتے ہین بلکہ اُسی عیار کی کارروائی سے یہ بات پیدا ہوئی ایک نامہ میری طرف سے
لکھکے لیگیا تھا اُسکا جواب اُنھون نے مجھکو بھیجا تھا وہ اُنکا فعل خود کردہ نہ تھا بلکہ اُس عیار کی مکاری سے ایسا ہوا
چوبدار نے کہا آپ ایسی باتین فرماتے ہین کہ جو بالکل آپ کی عقل کے خلاف ہین بھلا عیار وہان جاتا اور وہ عیار
کو پہچان نہ لیتے یہ صرف اس واسطے کیا گیا ہو کہ فیروز کے نزدیک جائے اعتراض باقی نہ رہے اور یہ سب خطا
رہین ورنہ فیروز انکو کسطرح قائل کریگا آفتاب نے کہا ہان اس بات کو تو مین بھی یقین کرتا ہون کہ وہ عیار کو ضرور بھی
پہچان سکتا ہو چوبدار نے کہا یہ صرف آپ ہی کی ترکیب ہو وہ فیروز کے استاد ہین اب یہ چاہتے ہین کہ سب
ہماری اطاعت کرین آفتاب نے کہا پھر مجھے اگر وہ آزردہ ہین تو میرے اسباب سحر کے کیون دشمن ہین چوبدار
نے کہا انکو آلات سحر کو وہ ضرور خراب کرینگے شاید کوئی وقت ایسا آجائے کہ آپ کے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہو تو آپ
کے آلات سحر سب بیکار ہون اُسوقت کام نہ دے سکین آفتاب نے کہا پھر اسکی کیا تدبیر کرنا چاہیے چوبدار نے
کہا جبتک ہمعصر سامری زندہ ہو اُسوقت تک یہ سب باتین پیدا ہونگی اسلیے بہتر ہو کہ آپ قتل کر ڈالین تب
بیخوف ہو جائین ہم جانین سوکرین آفتاب نے کہا ای چوبدار بڑی نازک بات ہو تم اس راز سے آگاہ نہین ہو
مین تمھین اس وقت اپنی کل کیفیت سنائے دیتا ہون چوبدار نے کہا ارشاد فرمایئے ہم غلامان جانثار مین اگر آپکے
راز آپ نوکرون سے مخفی رہے تو بڑے تعجب کی بات ہو آفتاب نے کہا جب مین پہلے اس طلسم مین آیا تھا تو مطلب
میرا یہ تھا کہ فیروز کو پیام دونگا کہ اپنی دختر نیک اختر یعنی ملکہ لیلائے کمان ابرو کا عقد میرے ساتھ کرو جب یہان آیا
فیروز کو پیام پہونچا مین نے پیام دیا اُسنے نامنظور کیا مجھے غصہ آیا لشکر میرے ہمراہ بہت کم تھا مگر مین نے فیروز
سے مقابلہ کیا اُسنے بہ جبر مجھکو گرفتار کرلیا ایک مدت تک یہان قید رہا جب مسلمانون نے فیروز کو آکر ستایا تو اُسنے
مجھکو رہا کیا اور وعدہ کیا کہ اگر تم مسلمانون کو گرفتار کردوگے تو مین عقد ملکہ لیلائے کمان ابرو کا تمھارے
ساتھ کردونگا اور یہ سلطنت بھی تمکو دونگا آج تک مین تمھارا دشمن تھا مگر آج سے ہین لیکن مریخ آفتاب علم کی جابجا
تصور کرتا ہون اس وجہ سے مین یہ سب کوشش کر رہا ہون اور قلب کی میرے یہ حالت ہو کہ ہر وقت فراق
ملکہ مین بیقرار رہتا ہو اسی وجہ سے اب تک کوئی چیز مین نے بزور حکمت بھی نہین بنائی کہ میرا دماغ صحیح نہین
ہو اگر مجھے ملکہ کیطرف سے سلام پیام کا بھی سہارا ہوتا تو ایک روز مین سب مسلمانون کو گرفتار کر لیتا ایک
چیز ایسی بناتا کہ سبکو بے حس و حرکت کر دیتا مگر کیا کہون کہ مجبور ہون ہر وقت ملکہ کی تصویر پیش نگاہ ہو اب
اگر فیروز سے کہتا ہون کہ ملکہ کا عقد میرے ساتھ کردو تو وہ بھی منظور کیون کریگا اور مجھے بھی حجاب مانع ہو ابھی
نہین کہہ سکتا ہون یہ لڑائی ختم ہو جائے تو مین اُسکو پیام دون اسیوجہ سے ہمعصر سامری سے بھی
زیادہ نہین کہہ سکتا ہون اور کسی قسم کا کلمہ سخت اُسکی شان مین نہین نکال سکتا کہ وہ فیروز کا استاد ہو
فیروز بڑا ادب کرتا ہو اگر کوئی بات اُسکے خلاف ہوگی تو وہ فیروز سے میری شکایت کریگا فیروز اُنکا کہنا
قبول کریگا اور میرا مطلب فوت ہو جائے گا پھر مجھے کوشش کرنا ہوگی چوبدار نے کہا اب آپ کیون

ڈرتے ہین آپ کو کوئی ایذا نہین کر سکتا فیروز سے اپنا عوض لیجیے ایک ایک ساحر کو قتل کیجیے ملک کو یہان سے نکلیے
آفتاب نے کہا میرا لشکر یہان موجود نہین ہے جب کوئی میرے طلسم مین جائے اور وہان سے لشکر لائے
تب کچھ انتظام درست ہو پھر اس انتظام کے واسطے مدت مدید درکار ہے کون ایسا ہے جو اتنی کوشش کر سکے
چوبدار نے کہا مین حاضر ہون جو کچھ حکم ہو بسر و چشم بجا لاؤن آپ کے طلسم مین جاؤن وہان سے لشکر لیکر آؤن
آپ فیروز سے مقابلہ کیجیے آفتاب نے کہا وہان کی کیفیت بھی ابھی تک نہین معلوم ہوئی کہ وہان کیا ہوا
کون منتظم سلطنت ہوا کیا خرابیان سلطنت مین واقع ہوئی ہین کون کون سی اچھی باتین پیدا ہوئین کیا حال ہے
مین یہان پانچ سال سے اسیر ہون ابھی اسکی کیفیت دریافت کرنے مین بڑی کوشش کرنا ہوگی اور اب
طلسم کے عجائب و غرائب کی وہ کیفیت بھی نہو گی کیونکہ وہ طلسم مین نے بزور سحر نہین بنایا ہے بلکہ وہ حکمت سے
تعلق رکھتا ہے جبتک مین وہان موجود تھا اسوقت تلک مین ہر ایک چیز کو درست کرتا رہتا تھا اب وہان ایسا
کون ہے جو اسکے عجائب و غرائب کو درست کرتا رہے ہر طرح طلسم خراب ہو گیا ہوگا چوبدار نے کہا پھر کوئی انتظام
تو ایسا کرنا چاہیے کہ ہمعصر سامری بنے کی کچھ تدبیر کیجیے آفتاب نے جواب دیا کہ مین تھوڑی دیر یہان موجود ہون
جبتک رات باقی ہے جسوقت یہ شب گذر جائے گی میدان مین جاؤنگا سبکو گرفتار کر کے لے آؤنگا ہمعصر
کا اسم اعظم بھی بند کر لیا ہے اور حرز ہیکل بھی لے لی ہے حمزہ مین اب طاقت جنگ باقی نہین ہے سحر مین مبتلا ہے جب
اسکا لشکر آئے گا تو مین سب کو گرفتار کرونگا لڑائی فتح ہو جائیگی یہان سے فیروز کے پاس جاؤن گا
جسوقت مین اس طلسم کی سلطنت پر حکمرانی کرونگا اس وقت اسکا عوض ہمعصر سامری سے لونگا چوبدار
نے کہا یہ خیال نہ کیجیے گا کہ مین اس وقت مین اسکا عوض لونگا جو کچھ آپ کو کرنا ہے اسی وقت کر لیجیے
آفتاب نے جواب دیا کہ ابھی مین مناسب نہین جانتا ہون وہ میرے سحر کو تو خاطر مین نہ لائیگا ہان
بزور حکمت مارا جائیگا جب مین کوئی شے حکمت کی زور سے تیار کر دونگا اور اسکو دوست بنکر دونگا اسوقت
یہ مبتلائے آفت ہوگا چوبدار نے کہا آپ نے حرز ہیکل کیا کی آفتاب نے کہا مین نے ہمعصر سامری کو دیدی
اسی کے زانو کے نیچے رکھی رہتی ہے اور دوسری جانب شیشہ رکھا رہتا ہے اسی مین اسم اعظم بند ہے
چوبدار نے کہا اور یہ سب قیدی جو اہل اسلام کے یہان آئے وہ سب کیا ہوئے آفتاب نے کہا
مریخ آفتاب علم تو وہان قید ہے جہان مین اسیر تھا اور سب ساحر اسی زنانخانے کے ایک طبقہ مین قید ہین
انکو اب کوئی رہا نہین کر سکتا ہے جبتک مین نہ قتل ہون وہ لوگ رہا نہین ہو سکتے ہین اگر مین قتل ہو جاؤن تو
البتہ ان لوگون پر سے سحر اترے اور رہائی پائین چوبدار نے کہا اب عیار کی تلاش کیونکر کی جائے آفتاب
نے کہا مین پھر آئینے کو دیکھتا ہون چوبدار نے کہا آئینہ تو ویسی ہی خبر دیگا آفتاب نے کہا معلوم ہو جائیگا اگر
خبر اصلی ہوگی تو پھر شبہہ نہین رہیگی مین اور طرح سے دریافت کرونگا یہ کہکر جیب سے آئینہ نکالا اسکو
دیکھا تھوڑی دیر کے بعد گردن اٹھائی کہا اے چوبدار تم سچ کہتے تھے آئینہ خبر غلط دے رہا ہے اسی مین یہ بات
ثابت ہوئی ہے کہ تم عیار ہو چوبدار نے کہا حضور جس طرح چاہین میرا امتحان کر لین آفتاب نے کہا مجھے
اب یقین کامل ہو گیا کہ بہت آلات سحر ہمعصر سامری نے بیکار کر دیے اب کسی کام کے نہین رہے چوبدار نے
کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے تو مین عیار کا پتہ بتلا دون آفتاب نے کہا بھلا تم کیونکر پتہ لگاؤ گے
چوبدار نے کہا سنیے کسطرح کیفیت معلوم ہو جائیگی مین اسکو تلاش کر دون گا مگر آپ

پوشیدہ طور سے میرے ہمراہ چلے آفتاب چوبدار کے ہمراہ بارگاہ کے باہر آیا چوبدار نے آفتاب کو باہر لا کے ایک
گوشے مین کھڑا کیا اور آپ صورت بدل کے پھر معصر سامری کی بارگاہ مین آیا معصر سامری اُس
وقت اپنے ٹھکانے پر بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا کہ دیکھا ایک آدمی سامنے سے آتا ہے معصر سامری نے کہا کون
آتا ہے جواب پایا کہ آپکا خادم معصر سامری نے کہا کیونکر آئے ہو خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو آفتاب ہزار سر سے
مین کچھ ضروری باتین آپسے کہنا ہین معصر سامری نے کہا او مکار ایکبار تو نے مجھے مکر مین مبتلا کر کے
آفتاب سے خجل کرایا اب پھر میرے پاس آیا ہے یہ کہکر اسنے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کے اٹھا لون خواجہ کلیم
اوڑھ کے غائب ہو گئے معصر سامری چارون طرف دیکھنے لگا خواجہ اسکی دیوار دوری سے باہر آئے
تھے کہ دیکھا سامنے سے آفتاب ہزار سر آتا ہے خواجہ نے خیال کیا کہ اب عیاری یون نہ بن پڑے گی
ان لوگون پر اپنے کو ظاہر کر کے عیاری کرو یہ سوچ کے خواجہ نے آفتاب کے سر سے تاج اتار لیا آفتاب
کو جو ذرا سا ہلکا معلوم ہوا سر پر ہاتھ پھیرا تاج نہ پایا سخت گھبرایا خیال کیا کہ زمین کہین گر گیا ہو گا سب طرف تلاش
کیا مگر نہ پایا اب آفتاب کو یقین ہوا کہ وہ شخص جو مجھسے باتین کر رہا تھا بیشک وہ عیار تھا کیونکہ اسقدر
چوبدار آتے تھے اور کسی نے مجھسے اسقدر باتین نہ کہین اسکو کیا ضرورت تھی جو اتنی دیر تک مجھسے سب
ساز میرے دریافت کیے اور پھر غائب ہو گیا ضرور عیار تھا اس وقت میرے سر سے تاج بھی لیگیا یہین
کہین پوشیدہ ہوگا اسکو اسی وقت تلاش کرنا چاہیے یہ سوچ کے اسنے اپنے ملازمین کو آواز دی جب
سب ملازمین اسکے پاس آئے تو اسنے کہا کہ معصر سامری کو اطلاع کرو کہ ایک عیار ایسا آیا ہے جسنے
بہت ہی پریشان کیا ہے اور اب صبح بھی قریب ہے ایسا نہو کوئی فوراً اسکا کارگر ہو جائے اور خرابی آئے
اس سے بہتر یہ ہے کہ اسکی تلاش کرنا لازم ہے یہ بات سنکے معصر سامری کے پاس روانہ ہوئے آفتاب
یہان تلاش کرنے مین معروف ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک گوشے مین آئے بارگاہ دنیائی استاد
کی بارگاہ کے اندر جانے کے پیچھے آفتاب تلاش کرتا ہوا اس طرف بھی آیا دیکھا ایک بارگاہ چھوٹی سی استادہ ہے
اسمین ایک پلنگ جواہر نگار بچھا ہے پلنگڑی پر ایک مرد ضعیف الفرس لیٹا ہوا ایک نازنین پاؤن
دبا رہی ہے آفتاب اس بارگاہ کے قریب آیا کہا یہ بارگاہ کسکی ہے خواجہ نے کہا جو بارگاہ مین موجود ہے
آفتاب نے کہا تم کون ہو خواجہ نے کہا مرد عاقل ہون آفتاب نے کہا او عیار مین تجکو خوب جانتا ہون
جب مجھسے بکھرین رہے تو تو نے یہ مکر چلایا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے یہ کہکر اسنے چاہا کہ بارگاہ
کے اندر جائے حلقہ کمند جو اوپر سے آن پڑا گردن و بازو مین الجھ گیا ہاتھ گردن مگر سحر یاد نہ آیا خواجہ
نے اُٹھا لیا اور داخل زنبیل کیا پھر پلنگڑی پر آ کے بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد معصر سامری بھی اُس
جگہ پر آیا اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوا کہا او شخص تو کون ہے خواجہ نے کہا مین ایک مرد عاقل ہون معصر
سامری نے کہا یہان تمہارا کیا کام ہے خواجہ نے جواب دیا کہ تمہارے گرفتار کرنے کو یہان آیا ہون معصر
سامری نے کہا او عیار تو مجھے کیا گرفتار کریگا ابھی تجھے کھائے جاتا ہون یہ کہکر آگے بڑھا بارگاہ مین ہاتھ ڈالا
حلقہ کمند مین ہاتھ پھنسا اس نے دوسرا ہاتھ بڑھایا وہ ہاتھ بھی الجھ گیا معصر سامری نے چاہا پاؤن
کی مدد سے ہاتھون کو چھڑا لون پاؤن بڑھایا پاؤن بھی کمند مین الجھا اسنے دوسرا پاؤن بڑھایا وہ پاؤن
بھی الجھ گیا اب خواجہ نے نعرہ کیا اور معصر سامری کے قریب آ کے کہا او بے ایمان اب کیا

کہتا ہی ہمعصر سامری نے کہا ارے مین نے ایسی بہت سی باتین دیکھی ہین جو تیرے دل مین خیال ہی وہ بھی پیدا
ہوگا اگر تو چاہے کہ مجھے قتل کرے یہ بات ممکن نہین ہی مجھے کوئی قتل ہی نہین کر سکتا ہے اسیر کرنے کی بات
ممکن نہین کہ تو مجھے اسیر کرکے کسی زندانخانے مین رکھے یا میدان مین رکھے مین جب چاہونگا نکل جاؤنگا
خواجہ نے کہا پھر اس وقت کیون نہین نکل جاتا کون مانع ہی ہمعصر سامری نے بہت بہت سحر کو یاد کیا مگر کچھ یاد نہ آیا
مجبور ہوگیا کہا اسوقت مین اگر اپنے تئین رہا کرنے مین مجبور ہوگیا تو دوسرے وقت رہا ہو جاؤنگا مگر تمکو زندہ
نہ چھوڑونگا خواجہ نے کہا او مکار کیون بیہودہ بکتا ہی یہ کہکر اسکو بھی نذر زنبیل کیا وہان سے اسکی جائے نشست پر آکے نقش
اسم اعظم توڑا اور خزانہ کل اسی جا پر رکھی دیکھی اٹھا کر اپنے قبضہ مین کی وہان سے روانہ ہوے اپنے لشکر مین قریب
صبح ہو پہنچے یہان سبکو بیدار پایا صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے کہا خواجہ کہان
گئے تھے عمرو نے سب کیفیت بیان کی صاحبقران نے فرمایا ہم تمہارے اسیرون کو دیکھین خواجہ نے پہلے آفتاب
ہزار سر کو نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اسکی زبان مین سوزن خواجہ دے چکے تھے صاحبقران نے
فرمایا خواجہ انکو دوات و قلم لاکر دو تو انسے کچھ سوال کرین خواجہ نے دوات و قلم اُسکے سامنے لاکے
رکھا امیر نے آفتاب ہزار سر سے کہا او آفتاب اب اپنے مذہب باطل کو ترک کر اور دین اسلام کو قبول
کر آفتاب نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو جان جاتی ہی یہ لوگ زندہ نہ چھوڑینگے یہ سوچ کے
بظاہر مسلمان ہوا کاغذ پر لکھا کہ مین اپنے دین باطل کو ترک کرتا ہون اور آپ کے مذہب حق کو اختیار کرتا ہون
صاحبقران نے جو اس مضمون کو دیکھا خواجہ سے کہا خواجہ آفتاب کی مشکین کھول دو خواجہ نے اسکی
پیشانی کیطرف دیکھا عرض کی یا امیر یہ بظاہر مسلمان ہوتا ہی ضرور دغا کریگا صاحبقران نے کہا خواجہ تمہارے
دل مین ہر ایک شخص کیطرف سے شبہہ رہتا ہی جب وہ اقرار کرتا ہی تو ہمین شبہہ کرنے کی کیا ضرورت ہی اگر پھر
اسنے مکر کیا ہی سزا پاویگا مارا جائیگا خواجہ نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نہ کیا آفتاب
کی مشکین کھلوا دین آفتاب صاحبقران کے قدمون پر گرا امیر نے اسکو گلے سے لگایا اسی وقت اسنے کلمہ
پڑھا سبکو بہت ہی خوشی ہوئی اب خواجہ نے ہمعصر سامری کو زنبیل سے نکالنے کا ارادہ کیا صاحبقران سے عرض کی
یا امیر باہر تشریف لے چلیے کہ مین ہمعصر سامری کو زنبیل سے نکالون صاحبقران باہر تشریف لائے خواجہ نے
ہمعصر سامری کو زنبیل سے نکالا اسکی زبان مین بھی سوزن تھا صاحبقران نے کہا خواجہ اس سے بھی تحقیق کرو
دیکھو اسکی نیت مین کیا ہی خواجہ نے دوات و قلم اسکے آگے بھی رکھا صاحبقران نے کہا او ہمعصر سامری
اب شناخت مین پروردگار واحد کی کیا کہتے ہو ہمعصر سامری نے اسی کاغذ پر لکھا کہ مین خود خداوندی کا
دعوی رکھتا ہون اگر اپنی قدرت کا اظہار کرونگا تو سبکو فنا کر دونگا مین ہرگز کسی کی پرستش نکرونگا امیر نے
جو اس مضمون کو دیکھا غصہ آگیا خواجہ سے کہا تمہین اپنے قیدی کا اختیار ہی جو چاہے وہ کرو خواجہ نے کہا
سوائے اسکے کہ اس ملعون کو جلا دون اور دوسری سزا اسکے لیے نہین ہی امیر نے کہا تمہین اختیار ہے
خواجہ نے اسکو جلانا چاہا بہت کچھ تدبیرین کین مگر یہ نہ جلا جب بہت کچھ غلطین کرچکے اور مجبور ہوے تو
صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر وہ ملعون کسیطرح ہلاک نہین ہوتا ہی نہ خنجر اسکے گلے پر کام کرتا ہی نہ آگ
اسکو ضرر پہنچاتی ہی صاحبقران نے کہا ابھی اسکو اسیر رکھو دیکھا جائیگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران
اسکا اسیر رہنا میرے نزدیک مناسب نہین ہی صاحبقران نے فرمایا پھر کیا ہونا چاہیے خواجہ نے عرض کی

کوئی صورت اسکے قتل ہونے کی ضرور ہونا چاہئے امیر نے کہا دیکھا جائیگا ابھی اسیر رکھو اسکے قتل کیواسطے کچھ
اسباب کی ضرورت ہوگی جب وہ معلوم ہو جائینگے اسوقت قتل کر لینا خواجہ وہان سے خاموش واپس آئے
عمصر سامری کو اسی جگہ پر رہنے دیا پھر خیال آیا مبادا کوئی لشکر کفار سے ایسا آئے کہ اسکی زبان سے سوزن
نکال دے تو غضب ہو جائیگا یہ سوچکر پھر اُسے تہ زنبیل کیا صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر نے
فرمایا خواجہ عمصر سامری کو کیا کیا خواجہ نے عرض کی مین نے اسکو اسیر رکھا ہی جب اُسکی موت آئیگی آپ ہی
مر جائیگا امیر نے فرمایا اب یہان ٹھہرنے سے کیا فائدہ ہی مریخ آفتاب علم اور ساحرون کو رہا کرنے جانا ہی خواجہ نے
عرض کی یا صاحبقران مجکو معلوم ہی جہان مریخ آفتاب علم قید ہی مگر ابھی جانا بہتر نہین ہی یہان سے تھوڑی دور پر
گلزار خدنگ ہی وہان تشریف لے چلیے پہلے لوح حاصل کیجیے جب لوح ہاتھ آئیگی سب آسان ہو جائیگا صاحبقران نے
فرمایا کہ مریخ اتنے عرصے تک مبتلاے تکلیف رہیگا اور لوگون نے بھی کہا کہ مریخ واقف کار طلسم ہی اُسکا ساتھ ہونا ضرور
ہی آفتاب ہزار سر نے عرض کی ای شہریار اگر آپ کو واقف کار کی ضرورت ہی تو مجھسے بہتر واقف کار یہان کوئی
نہین اور سحر کی بھی کیفیت آپ پر بخوبی روشن ہی بسم اللہ آپ تشریف لے چلین مین تو آپکے ہمراہ ہون جب
موقع ایسا آئیگا اُس وقت مریخ سے بڑھ کے کام کرونگا امیر نے فرمایا مجھے واقف کار و مددگار کی ضرورت نہین ہی
بلکہ افسوس اس بات کا ہی کہ مریخ تکلیف مین مبتلا ہی اسکو اس تکلیف سے رہائی دینا عین دوستی ہی اُسنے
ہمارے واسطے کیا کیا مصیبتین اپنے اوپر گوارا کین کہ جسکا عوض نہین ہو سکتا ہی آفتاب نے عرض کی میری
رائے یہ نہین ہی کہ آپ مریخ کی رہائی کو تشریف نہ لے چلین میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ پہلے لوح حاصل کر لیجیے
پھر مریخ کو رہا کر لینا کتنی بڑی بات ہی صاحبقران مجبور ہوگئے کہا بہتر ہی کل یہان سے سفر کرنا ہوگا یہ خبر
تمام لشکر مین پہونچی لوگون نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا اُس شب تو صاحبقران وہین قیام پذیر رہے
دوسرے روز علی الصباح جانب گلزار خدنگ مع لشکریان آفتاب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت
پر بخدمت سامعین عرض کیا جائیگا

## اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب آفتاب اور عمصر سامری کو عرصہ ہوا اور یہ لوگ اسکے پاس واپس نہ گئے اور نہ کسی قیدی کو سولے مریخ وغیرہ
کے وہان روانہ کیا تو فیروز نے نخجگان اور شعلہ پوش جادو کو بلایا کہا دو تین روز سے کوئی اسیر لشکر اسلام کا نہین
آیا اور نہ کسی ساحر کو آفتاب نے ہم تک بھیجا نہین معلوم کیا کیفیت ہی کسی ہرکارے کو روانہ کرنا چاہیے کہ وہ جاکر
خبر لائے نخجگان نے کہا کسی انتظام مین مصروف ہونگے شعلہ پوش جادو نے کہا مین ابھی ایک ساحر کو روانہ
کرتا ہون تھوڑی دیر مین مفصل کیفیت معلوم ہو جاتی ہی یہ کہکر وہان سے اٹھا باہر آیا ایک ساحر کو کہ نام اسکا
خضر نام جادو تھا بلا کر کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ ابھی جاؤ اور اسی وقت پوری پوری مفصل خبر لیکر واپس
آؤ خضر نام جادو یہ سنکر روانہ ہوا شعلہ پوش جادو آیا فیروز ستارہ پیشانی سے کہا مین نے ایک ساحر کو روانہ
کر دیا ہی یقین ہی بہت جلد واپس آئے اور خبر خوش سنائے فیروز نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ ابھی تک کسی قیدی
کو روانہ نہین کیا مگر مجھے دونون صاحبون کی طرف سے اطمینان کامل ہی کہ اونکا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی مگر مجھے حکیم
فرنظین ذوفنون کا بہت بڑا خیال ہی کہ وہ علم حکمت مین عدیل و بے نظیر ہی ایسا نہو کوئی بات ایسی نکالے کہ دونون

کو بیکار کر دے شعلہ پوش نے کہا آفتاب ہزار سر بھی علم حکمت کو خوب جانتا ہے اور علم نجوم مین بھی پوری دخل
رکھتا ہے کبھی کسی بات مین بند نہین رہیگا سنجگان نے کہا اے شہنشاہ آپکو حکیم کا خیال ہے اور نہ مجھے اور لوگون کا
خیال ہے فیروز نے پوچھا وہ کون لوگ ہین جو حکیمون سے بڑھ کے ہین سنجگان نے کہا مجھے عیاران اسلام کا
خیال ہے کہ وہ لوگ بھی حکمت کو دخل نہ دین فیروز نے کہا عیار ان لوگون کا کچھ نہین بنا سکتے ہین نہ ابر بیہوشی اثر
کرتی ہے نہ عیار انکے سامنے اپنی صورت اصلی پر قایم رہ سکتا ہے سنجگان نے کہا وہ لوگ بلا سکتے ہین آپسے بیشتر بھی
انکی بابت عرض کر چکا ہون اور اب بھی کہتا ہون کہ وہ لوگ ایسے نہین ہین جو انکی عیاری سے کوئی بچ جائے آپ
ایکبار میرے عرض کرنیکا امتحان کر لیا مگر ابھی تک آپکو یقین نہین ہے جو کچھ مین کہتا ہون اسکو ہر وقت اپنے
خیال مین رکھیے اور خوف کیجیے اگر حمزہ ثانی یہان نہین ہین تو آپکو لازم ہے کہ اپنی ہر وقت حفاظت رکھیے
ایسا نہو کہ کوئی عیار یہان آئے اور عیاری کر جائے فیروز نے کہا مین تو البتہ عیارون سے خائف ہون اور اپنی
حفاظت رکھتا ہون مگر وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ جو عیاری مین گرفتار ہو جاوین آفتاب ہزار سر خود ہزارون
فطرتین بنا سکتا ہے حکیم ہے اسپر بیہوشی تاثیر نہین کرتی ہے اور عیار جیسے اسکے سامنے جائیگا جو کچھ رنگ و روغن عیاری کا
لگا ہوگا سب اتر جائیگا اور استاد کو کوئی گرفتار کیونکر کریگا اگر اسپر قابو بھی پایا اور انہین اسیر بھی کیا تو وہ قتل
ہو سکتے ہین نہ وہ اسیر ہو سکتے ہین اگر اسیر کرنے کا قصد کرے تو انہین کہان لیجا کر قید کرے کونسی جگہ ہے جہان
وہ رہ سکتے ہین سنجگان یہ باتین سن رہا تھا کہ ضرغام جادو نے فیروز کو آکر سلام کیا فیروز نے کہا اے ضرغام
جادو کیا کیفیت ہے ضرغام نے عرض کی نہ وہان آفتاب ہزار سر کو دیکھا نہ آپکے استاد کو پایا لشکر اسلام بھی نہ تھا
جب مین آگے گیا تو لشکر کا نشان معلوم ہوا مین نے اور آگے بڑھ کے نگاہ کی تو معلوم ہوا حمزہ ثانی اپنے لشکر
کو لیے ہوے گلزار خدنگ کیطرف جاتے ہین آفتاب ہزار سر لشکر ساحران کا انتظام کرتا ہوا صاحبقران کے
ہمراہ رکاب جاتا ہے اور آپکے استاد کا پتہ نہین ہے فیروز نے جو یہ کیفیت سنی رنگ اڑ گیا کہا ارے یہ کیا غضب ہوا
آفتاب ہزار سر شریک اہل اسلام ہو گیا اور استاد کا پتہ نہین ضرغام نے کہا مین نے بہت تلاش کی مگر کہین
نہ پایا فیروز نے کہا معلوم ہوتا ہے اپنے مکان واپس گئے اور لڑائی سے عاجز ہو گئے اسیوقت اسکے مکان خاص
پر ساحرون کو روانہ کیا سب نے آکر یہی خبر دی کہ وہان بھی نہین ہین فیروز حیرت مین ہوا سنجگان سے کہا اے سنجگان مین سخت
متعجب ہون کہ استاد کیا ہو گئے انکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہے جو مین یہ گمان کرون کہ کسی نے قتل کر ڈالا اور اگر
ایسا ہوتا تو یہ طلسم نصف رہ جاتا بہت سی چیزین اسمین سے غائب ہو جاتین اور بہت سے ساحر مر جاتے جتنے
طلسمون سے یہ طلسم تعلق رکھتا ہے سب مین خبر ہو جاتی تین دن تک آواز آیا کرتی کہ ہمعصر سامری قتل ہوا اب
طلسمون کے بادشاہ یہان آتے اور ایسی ہی بہت سی علامتین ظاہر ہوتین سنجگان نے کہا مین جو کچھ آپسے
عرض کرتا تھا آپنے امتحان کیا یہ کام بہت بڑے شخص کا ہے ہمعصر سامری اگر زندہ موجود ہین تو ایسی جگہ ہین کہ آپ
لوگ انکو نہین دیکھ سکتے فیروز نے کہا اے سنجگان یہ کیا کہا سنجگان نے کہا یہ ایسی بات ہے جسکو مین نہین کہہ سکتا ہون آپ
پر ظاہر ہو جائیگی اگر بتاؤنگا تو ابھی یہان قیامت برپا ہو جائیگی فیروز بھی اس واقعہ کو سنکر ذرا خائف ہوا کہا اے سنجگان
خبردار کوئی ایسی بات نہ بیان کرنا مجھکو معلوم ہو جائیگا مین بھی کسی سے تحقیق کر لونگا مگر اب کیا بندوبست کیا جائے سنجگان
نے کہا آپ لوح دار کو اس واقعہ کی اطلاع دیجیے کہ وہ وہان کا انتظام درست کرے بلکہ میرے نزدیک تو یہ بات
مناسب ہے کہ آپ لوح اپنے پاس منگا لیجیے اور یہین لوح کو رکھیے فیروز نے کہا یہ بات ممکن نہین لوح وہان سے آ نہین سکتی

بختگان نے کہا تو لیج دار کو اطلاع دیدیجیے فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہو اور دوسرا امر یہ ہو کہ مین بھی کچھ لشکر ہمراہ لیکر یہان
سے روانہ ہو جاؤن ایکبار لشکر اسلام سے پھر مقابلہ کرون ایکبار جسقدر فوج میرے پاس ہو سب کو لیکر جاؤنگا اور اہل اسلام
سے مقابلہ کرونگا مگر افسوس ہو کہ قورج کا پتہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ کیا ہوا اور کہان گیا مین نے اسکو بہت بہت تلاش
کیا مگر کہین پتہ نہ پایا اگر وہ ہوتا تو اس وقت مین انتظام لشکر بہت اچھی طرح سے ہو جاتا اور وہ مقابلہ کے لائق بھی تھا
بختگان نے کہا اب قورج بھی جوانان اسلام کا زیان گیا چنگیز اسکی اور کیفیت تھی بہت سے سردار اپنے لشکر اسلام کے
ہلاک کیے اور بہت بہت جگہ مقابلے کیے حمزہ ثانی کو بہت پریشان کیا مگر اب اسکی ہمت مین فرق آگیا اب مین سے مقابلہ نہین
کر سکتا فیروز نے کہا تاہم اُسکی وجہ سے بڑی قوت رہتی تھی اب اسکے نہونے سے سپاہ بے رونق ہو بختگان نے
کہا مجبوری ہو جو حسب مدار آپ کے یہان نامی و نامدار ہون انکو بلائیے سپہ سالار بنائیے فوج بے حساب بھیجیے اُسوقت
مقابلہ اہل اسلام مین چلیے فیروز نے اُسیوقت اپنے ملازمین کو بلایا خطوط تحریر کرائے علاقہ جات پر جو فوج تھی اُن
سب کی طلبی کیواسطے ساحرون کو خط دیکر روانہ کیا اور جہان جہان فوج تھی وہان وہان نامے روانہ کیے ساحران
نامی کو بھی طلب کیا بختگان سے کہا اب مین دعوی کرتا ہون کہ صاحبقران مجھسے مقابلہ نکر سکینگے میرے
ہمراہ فوج بیشمار ہوگی ساحران نامی ہمراہ ہونگے جسوقت جاؤنگا صاحبقران فوج کو دیکھکر گھبرا جائینگے تاب مقابلہ نہ
لاسکینگے بختگان نے کہا اے شہنشاہ وہ لوگ ایسے نہین ہین جو کثرت فوج سے گھبرا جائین تاب مقابلہ نہ لائین
وہ سب مرجانے کو حیات ابدی جانتے ہین اور لڑائی کو شغل سمجھتے ہین انکے واسطے یہ بات نہین ہو کہ وہ
ہمت ہارین اور کثرت فوج کو دیکھکر ہراسان ہو جائین فیروز نے کہا اے بختگان تم اُن لوگون کے بہت مداح رہتے
ہو اسکا کیا سبب ہو بختگان نے کہا اے شہنشاہ مین اُن لوگونکا مداح نہین ہون بلکہ جو باتین اُنمین ہین اُنکو
کہتا ہون جو کچھ مین نے آپسے عرض کیا وہ ذرا بھی خلاف نہین آپنے آج تک میری کسی بات کو خلاف پایا مین نے
آپسے عیارون کی نسبت عرض کیا تھا آپنے ملاحظہ فرمایا کہ عیار کیونکر طلسم کے اندر آگئے اور اپنے یہان کے قیدیون کو
رہا کیا پھر مریخ کو اسیر کیا آپکو رقعہ لکھکر دیا اور پھر یہان سے چلے گئے آپکے طلسم مین اسوقت تک کسیکی مجال تھی جو
آسکتا مگر عیار لوگ اپنی خاصیت عمل سے چلے آئے اور سب کام اپنا انجام دیکر چلے گئے آپ کچھ نہ کر سکے علاوہ
عیارون کے آپ لشکر کشی کرکے گئے آپکی فوج بھی لشکر اسلام سے کم نہ تھی لیکن وہان کے ایک ایک جوان نے آپکے
یہان کے دس دس جوانون کو کیسی بہادری سے زیر کیا اور قتل کیا آخر آپ اس جنگ مین بھی تاب مقابلہ نہ لا سکے
اگر اسطرف نہ چلے آتے تو نہ جانے کیا ہوتا فیروز نے کہا یہ بات تو واقعی ہو کہ وہ لوگ بہادر ہین مگر ایسے بھی نہین ہین جیسا کہ تم بیان
کرتے ہو بھلا یہ بات غیر ممکن ہو کہ مین اسقدر فوج گران اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اور حمزہ ثانی کو ہراس نہو وہ باتفاق کل
تمام مجھسے مقابلہ کرین بختگان نے کہا اے شہنشاہ اگر مین زیادہ عرض کرونگا تو آپکے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہو
کہ اس ذکر کو جانے دیجیے اور کچھ فرمائیے اس بات کو اب نہ بڑھائیے فیروز نے کہا ہم نے تمہاری بے ادبی معاف
کی جو تمہارے مزاج مین آئے کہو یہ نسبت ہمارے تم اُن لوگون کو خوب جانتے ہو اور تمسے اتفاق جنگ بھی
زیادہ ہوا ہو بختگان نے کہا میرے نزدیک تو اُن لوگون سے بڑھ کر شجاع و صاحب قوت اب پردہ دنیا پر کوئی نہین ہو
آپنے ابھی اُن لوگون کی جنگ نہین دیکھی ہو اُس روز جنگ بھی اُن لوگون کے نزدیک ایک شغل تھا اگر اُنکی جنگ
ملاحظہ فرمائیے تو آپ مجھسے زیادہ متحیر ہو جائینگے یہ وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی بہادری سے جھنڈے گاڑ دیے بڑے
بڑے شجاعان روزگار کے چہرے کا رنگ زرد ہو اُنسے مقابلہ کرنے کے لیے ایساہی دلیر ہونا چاہیے جیسے یہ ہین تو لیج نے

غرض دونوں اُسنے مقابلہ کیا اور بہت سے سرداران نامی اسکے قتل کیے مگر آخر مین وہ بھی انکا مارا مان گیا ایک جنگ
مین اُنکے سامنے سے بھاگا اگر نہ بھاگتا تو اُس روز زندہ نہ بچتا پھر آپکے طلسم مین آکر مقابلہ کیا یہان بھی اُسنے فرار پر
قرار کیا اور ایسا بھاگا کہ آج تک اسکا پتہ نہین ملتا فیروز نے کہا مجھے یہ بھی گمان ہے کہ حمزہ ثانی نے پایا تو اسکو قتل
کر ڈالا ہے یا اُنکے یہان اسیر ہے تخجگان نے کہا کیا عجب ہے لیکن ایسا نہین ہوا اگر وہ قتل ہوتا یا اسیر ہو کر
صاحبقران کے یہان جاتا تو پوشیدہ نہ رہتا ظاہر ہو جاتا فیروز نے کہا مین نے تمام طلسم مین اُسکے تلاش کرنے کو
آدمی روانہ کیے مگر اسکا پتہ مطلق نہین معلوم ہوا اگر وہ میری سرحد مین ہوتا تو فیروز معلوم ہو جاتا کوئی تو اسکی خبر
مجھ تک لاتا تخجگان نے کہا پھر طلسم سے نکل کے کہان جائیگا اور کون لیجائیگا فیروز نے کہا جو طلسم کا راستہ کھلا
ہوا ہے کیا ہوا کسی اور جانب چلا گیا ہوگا تخجگان نے کہا اگر وہ ہوتا تو کیا ہوتا اسقدر فوج آپکے ہمراہ ہے اگر وہ اب نہین ہے
تو کیا نقصان ہے فیروز خاموش ہو رہا صحبت برخاست ہوئی سب لوگ متفرق ہوگئے فوجین علاقہ جات سے آنے لگین تین دن
مین سب جگہ سے فوجین آگئین چوتھے روز فیروز ستارہ پیشانی نے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب لشکر اسلام کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کچھ کیفیت لشکر اسلام اور آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

سابق مین کمترین نے عرض کیا تھا کہ آفتاب بخوف جان بظاہر مسلمان ہوا تھا بغض سبکے دل مین باقی تھا شب و روز اسی فکر
مین رہتا تھا کہ تمام لشکر اسلام کو مبتلاے مصیبت کرون چونکہ علم حکمت بھی کسیقدر جانتا تھا اُسنے ایک چیز ایسی تیار کی
جسکی تاثیر یہ تھی کہ جب کوئی اُسکو جلاے اور اُسکا دھوان نکلے جسکے جسم مین وہ دھوان لگے وہ بے حس و حرکت
ہو جاے جب اُسکے تیار کرنے سے فراغت پائی تو ایک میدان مین جا کر اُسکو روشن کیا وہ میدان لشکر سے بہت قریب
تھا ہوا بھی اُسوقت تیز تھی دھوان لشکر اسلام کیطرف آنے لگا جسکے دھوان لگا وہ بے حس ہو کر زمین پر گرا جب
چند آدمی اس سے ضایع ہوے اور بہت سے لوگ بیکار ہوے تو سرداران اسلام اس امر کی تحقیق کو اپنے اپنے
خیام سے باہر آئے یہ لوگ بھی بے حس و حرکت ہو کر زمین پر گرے صاحبقران زمان کو خبر پہونچی امیر بھی اپنی بارگاہ سے
برآمد ہوے دیکھا صحرا کی جانب سے دھوان آتا ہے صاحبقران آگے بڑھے بیہوش ہو کر زمین پر گرے اسیطرح
تمام لشکر اسلام بیکار ہو گیا جب کوئی باقی نہ رہا تو آفتاب اُس صحرا سے آیا سبکی حالت دیکھی صاحبقران زمان
کے گلے سے حرز ہیکل بی بی بدیع الملک کے جملہ تحفہ جات اپنے قبضے مین کیے ان سب کو اسی حال مین چھوڑا
آپ ایک میدان مین آیا اُسی وقت ایک تخت سحر بنایا تخت پر سوار ہو کر فیروز کی جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت حکیم قرنطین ذوفنون کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے وطن مین آیا سب لوگون سے ملا اپنی کیفیت بیان کی سبکو نہایت افسوس ہوا
حکیم کے اعوان نے کہا اب ہم تمہاری مدد کرینگے فیروز کیا چیز ہے ایکدم مین اُسکو ہلاک کر ڈالینگے سلطنت طلسم تمکو دلا دینگے وہان کا
بادشاہ بنا دینگے قرنطین نے ایک کی مدد قبول نہ کی سب سے یہی کہا مین صرف آپ حضرات سے ملنے کو آیا تھا اب جا کر ایکدن
مین طلسم کو صاف کر دونگا مجھے صرف کتاب طلسم دیکھنا ہے اور چند اشیا کی ضرورت ہے وہ لے لون تو پھر طلسم کیطرف روانہ ہون
سبھون نے بہت چاہا کہ ہم حکیم کی مدد کرین مگر قرنطین نے قبول نہ کیا دو روز تک اپنے شہر مین مقیم رہا تیسرے روز وہان سے
تحفہ جات ساختہ حکماے اقلیدس اور کتاب طلسم لیکر روانہ ہوا عالم مین بھی دخل وافی و کافی رکھتا تھا تسخیر کرنے سے

معلوم ہوا کہ لشکر اسلام مصیبت عظیم مین گرفتار ہے فلان سمت ایک صحرا مین سب لوگ بھی بارگاہون سے باہر پڑے
ہین مگر عجب حالت مین گرفتار ہین نہ بول سکتے ہین نہ اپنی جگہ سے حرکت کرسکتے ہین یہ کیفیت جو حکیم قرنطلین
کو معلوم ہوئی اپنے تئین جلد پہونچانے کی کوشش کی بہ تعجیل تمام دو روز مین اپنے تئین اس صحرا مین پہونچایا دیکھا
سبکی عجیب حالت ہے خیمون کے باہر بیہوش مانند مردون کے پڑے ہین بہت سے ضائع ہوگئے ہین بہت سے
قریب مرگ مین بہت لوگ ایسے ہین جو علاج سے بھی شفا نہین پاسکتے لشکر کے چارون طرف کی بھی وہی حالت دیکھی جیسے
پڑے ہین قرنطلین نے یہ کیفیت دیکھی معلوم ہوا کہ کسی نے ان لوگون پر دود وہمی گرایا ہے سبکو تعجب و حیرت ہوا
ہے حکیم نے اسیوقت رفع مرض کو ادویہ اپنے پاس سے نکالین انکو روشن کیا تھوڑی دیر مین دھوان بلند ہوا جو لوگ
بیہوش پڑے تھے انکے جو دھوان لگا سبکو ہوش آنے لگا سب سے پہلے خواجہ عمرو ثانی ہوشیار ہوے چاہتے تھے کہ بھاگ
جاوین مگر صاحبقران زمان کو جو مبتلا دیکھا بہت افسوس کیا امیر کے قریب آئے چاہا صاحبقران کو اٹھا کر زنبیل مین رکھ
لون کسی سے اس مرض کا علاج کراونگا لیکن جیسے ہی خواجہ نے صاحبقران کے ہاتھ لگایا امیر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر
کھڑے ہوگئے فرمایا خواجہ یہ کیا مرض تھا ہمسب بلا مین گرفتار تھے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مجھے نہین معلوم امیر نے
اور لوگون کی طرف دیکھا سبکو بیہوش پایا صحرا کیجانب خیال کیا تو ایک آدمی دور نظر آیا اور اس طرف سے دھوان آتے ہوے
دیکھا صاحبقران نے خواجہ سے کہا جب ہم لوگ اس آفت مین مبتلا ہوے تھے اسوقت بھی دھوان آیا تھا اور اسوقت بھی
دھوان مجکو فائدہ پہونچا رہا ہے دیکھو جسکے دھوان لگتا ہے وہ ہوشیار ہوجاتا ہے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین متعجب ہون
کہ یہ دھوان کیسا ہے صاحبقران نے فرمایا آؤ قریب چلکر دیکھین ایک آدمی بھی وہان معلوم ہوتا ہے خواجہ نے کہا آپ تشریف
نہ لے جائیے اپنی جان عزیز ہے ہرگز نہ جاؤنگا امیر نے فرمایا خواجہ وہان جان تمھاری کون لیگا معلوم ہوتا ہے کوئی ہمارا دوست
ہے کہ اسنے ہمکو اس بلا سے نجات دی ہے خواجہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے اگر کوئی دوست ہو تو مجکو پکار لیجیے گا مین وہان
آکر اسکا شکریہ ادا کرونگا صاحبقران آگے بڑھے خواجہ اسی جگہ کھڑے رہے امیر نے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ حکیم قرنطلین
کی نگاہ صاحبقران پر پڑی دوہین سے سر جھکا کر صاحبقران کیطرف بڑھے قریب آکے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے سر
قرنطلین کا چھاتی سے لگایا فرمایا حکیم صاحب یہ کیا کیفیت ہے حکیم نے عرض کی یا صاحبقران مین اس حال سے مطلق
آگاہ نہین ہون مین نے آپکی کیفیت نجوم سے دریافت کی تو یہ حالت معلوم ہوئی مین وہان سے روانہ ہوا چالیس دن
کی راہ تین روز مین طے کی یہان آکے آپ لوگون کو اس حالت مین پایا مین ابھی عرض کرونگا کہ یہ کام کسکا ہے پیشتر سبکو
ہوشیار کرلون صاحبقران خاموش ہوے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے تئین بہ تعجیل تمام صاحبقران کے قریب
پہونچایا حکیم سے ہاتھ ملایا بہت کچھ تعریف کی حکیم پھر اپنی دواؤن کے قریب آیا سبکو ہوشیار کیا سب لوگ صاحبقران کے
قدمبوس ہوے ہر ایک نے حقیقت دریافت کرنا چاہی امیر نے سب سے کہا ابھی ٹھہر جاؤ جب حکیم صاحب فراغت
پا جائینگے تو مفصل کیفیت بیان فرمائینگے سب سردار خاموش ہو رہے جب قرنطلین نے فراغت پائی لوگ ہوشیار ہوگئے
تو صاحبقران حکیم کو اپنی بارگاہ مین لائے بڑے اعزاز و اکرام سے بٹھایا سب سردار بھی جمع ہوے حکیم نے کچھ ادویہ اپنے
پاس سے نکالین ہر ایک شخص کو کھلا کر غسل کرایا بعد فراغت سبکو قوت آئی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا آپ تحقیق فرمائیے
یہ کام کسکا ہے گو مجھے معلوم ہے مگر شک ہے آپ بھی تحقیق فرمالیجیے حکیم نے بقاعدہ نجوم سب کیفیت دریافت کی صاحبقران سے
عرض کیا کہ یا امیر آفتاب ہزار سر کوئی ساحر ہے جو طلسم بھی تھوڑی سی جانتا ہے یہ سب اسی کا کام ہے امیر نے فرمایا میرا بھی
خیال تھا ضرور اسی سے یہ بات ہوئی ہے مگر اب اسکا پتہ نہین ہے مگر صاحبقران نے حرز ہاتھ کیطرف خیال کیا تھا گئے ہین

نہ پایا بہت گھبرا کے کہا خواجہ آفتاب حرز ہیکل لیگیا بدیع الملک نے اپنے تحفہ جات کو دیکھا ایک چیز نہ پائی انگوٹھی کمال
رنج ہوا امیر سے عرض کی میرے تحفے بھی لیگیا حکیم فرقنطین نے عرض کی آپ لوگ کیون گھبراتے ہین سب تحفہ جات
مل جاوینگے اور آفتاب بھی گرفتار ہوگا ایک لشکر عظیم اس طرف آتا ہے آفتاب بھی اسکے ہمراہ ہے بلکہ فیروز ستارہ پیشانی
تمام طلسم کی فوج کو لیے ہوے آتا ہے صاحبقران نے فرمایا ایکبار تو مقابلہ کر کے شکست اٹھا چکا ہے لیکن ابھی تک اپنی
سزا کو نہین پہونچا از روے جنگ باقی ہے حکیم نے عرض کی آفتاب نے جاکر اسکو اطلاع دی ہوگی کہ لشکر اسلام کو مین اس مصیبت مین گرفتار
کر آیا ہون اب چلکر سبکو گرفتار کر لو اسیواسطے سب آتے ہین اگر آفتاب کے ہمراہ یہ لوگ ہوتے تو آپ حضرات کو وہ بیجان کیون
چھوڑ جاتا امیر نے فرمایا جب لشکر آئیگا دیکھا جائیگا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران اب خاطر جمع رکھیے بہت جلد فیروز
کو گرفتار کیے لیتا ہون اور طلسم آپکے قبضہ مین آتا ہے امیر نے فرمایا مجھے طلسم سے کام نہین ہے مگر زمرد ثانی کیوجہ سے مین کوشش
کر رہا ہون یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرا سے گرد اٹھی صاحبقران اور جملہ سرداران اس طرف دیکھنے لگے کہ ناگاہ گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا فیروز ستارہ پیشانی لشکر گران ہمراہ لیے ہوے آتا ہے زمرد ثانی اور سنجگان ایک تخت پر بیٹھے ہین آفتاب
ہزار سر ایک تخت پر سوار ہے فیروز کے تخت کو چار سنگ اٹھاے ہین سر پر ایک چتر مرصع کا گردش کر رہا ہے ایک ہاتف آگے
منادی کرتا ہے کہ یہ بادشاہ ہے تمام روے زمین کا اور خداوند ہے اس طلسم کا اسکو اختیار ہے جسکی زندگی کو چاہے بڑھادے اور
جسکی عمر چاہے کم کرے ہر ایک کو اسکی اطاعت لازم ہے جو اسکی اطاعت کریگا حیات ابدی پائیگا اور جو اطاعت
نکریگا وہ مرکر عذاب عظیم مین مبتلا کیا جاے گا صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا دیکھو ابکی بار ایک ہاتف ساتھ لیکر
آیا ہے کہتا آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی یہ سب سحر کے زور سے ہے حکیم نے عرض کی جسوقت فیروز مجھکو دیکھیگا
سب سمجھ لیگا اپنے آنے پر افسوس کریگا یہ ذکر تھا کہ لشکر فیروز قریب آگیا آفتاب نے کہا بس لشکر یہین ٹھہریگا یہین
مین نے سبکو بیحس و حرکت کر کے چھوڑا ہے فیروز کی نگاہ لشکر اسلام کے خیام پر پڑی لوگون کو چلتے پھرتے جو دیکھا
آفتاب سے کہا اے آفتاب تم تو کہتے تھے کہ مین نے سبکو بیحس و حرکت کر دیا ہے یہان تو سب چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہین
آفتاب نے بھی خیال کیا کہ مین سبکو ایسی حالت مین چھوڑ گیا تھا کہ کسی کے جسم مین جان تک باقی نتھی نہین معلوم کیا ہوا
کہ یہ سب لوگ رہا ہو گئے فیروز نے کہا تعجب کی بات ہے تمھارے کہنے کو بھی مین خلاف نہین تصور کرتا ہون آفتاب
نے کہا اگر مین سبکو بیہوش نہ کرتا تو حرز ہیکل اور تحفہ جات بدیع الملک کیونکر لاکر آپ کو دیتا فیروز نے کہا اب بھی کچھ
مشکل نہین ہے تم کہتے ہو کہ صاحبقران کے پاس اسم اعظم ہے مین اسم اعظم کو بند کرتا ہون جب اسم اعظم بند ہو جاے گا
اسوقت امیر کیا کر سکین گے ایکدم مین گرفتار کرونگا یہ کہکر فیروز نے لشکر کو وہین ٹھہرایا آپ تخت سے اترا سب لوگ
پیادہ ہوے بارگاہ مین استادہ ہوئین سب داخل ہوے فیروز نے سنجگان اور زمرد ثانی اور آفتاب ہزار سر
کو اپنی بارگاہ مین بلایا کہا دیکھو مین کس عنوان سے اسم اعظم حمزہ بند کرتا ہون آفتاب نے کہا اے شہنشاہ اسم اعظم
بند کر کے یہ امید نہ سمجھے کہ اب ہم فتحیاب ہونگے آپکے استاد نے اسم اعظم بند کیا عیاران اسلام آئے بڑے جلد جلد
سے اسم اعظم اور حرز ہیکل لیگئے اور آپ کے استاد کو اسیر کیا مین نے مکر اسلام قبول کیا اس وجہ سے میرا اعتبار سبکو رہا
آپکے استاد نے اسلام قبول نہ کیا انہین اسیر کیا فیروز نے کہا اے آفتاب استاد کہان اسیر ہین آفتاب نے کہا مجھے
نہین معلوم کہ انکو کہان اسیر کیا ہے مین اسقدر جانتا ہون کہ انکے قتل کی تدبیر تھی جب وہ کسیطرح سے قتل نہو سکے تو انہین
اسیر کیا سنجگان نے کہا مین جو کچھ آپ سے عرض کرتا تھا اسکا امتحان ہوا فیروز نے کہا مین اسی تعجب مین ہون کہ استاد
کہان اسیر ہین سنجگان نے کہا ایسی جگہ اسیر ہین جہان کسیکا گذر نہین ہے نہ آپ جا سکتے ہین نہ کوئی ساحر وہان پہنچ سکتا ہے فیروز

نے بہت بہت پوچھا مگر بختگان نے نہ بتایا فیروز بھی خاموش ہو رہا آفتاب نے کہا اب آپ اسم اعظم بند کرکے طبل جنگی بجوا دیجیے
فیروز نے کہا بہت بہتر ابھی اسم اعظم بند کرتا ہوں بختگان نے کہا اے شہنشاہ اگر میری عرض قبول فرمائیے تو کچھ کہوں فیروز نے
کہا اے بختگان بہتر تمہارا کہنا ضرور مانونگا کہو بختگان نے کہا آپ اسم اعظم حمزہ نہ بند کیجیے نہیں تو عیاروں کی آمد شروع
ہو جاویگی جان بچانی مشکل ہوگی گو اب بھی وہ لوگ خاموش نہ بیٹھے رہینگے ضرور آوینگے مگر اسم اعظم بند ہونے پر تو اپنی
جان بچا کر عیاری کرینگے اور عیاری اُن لوگوں کی خالی نہ جاویگی فیروز نے کہا اے بختگان اب عیار میرا کچھ نہیں
بنا سکتے ہیں جبتک میں اس راز سے ناواقف تھا اُسوقت تک دھوکا کھایا اور اب میں جانتا ہوں کہ عیار
ضرور آوینگے میں اسکا انتظام کیے لیتا ہوں ایک حصار قائم کرتا ہوں جو عیار اس حصار کے اندر آنیکا ارادہ
کریگا سر کٹ کے زمین پر گر پڑیگا بختگان نے کہا آپکے اُستاد جو اپنے وقت سحر میں یکتائے روزگار ہیں وہ تو عیاری
میں پھنس گئے اب میں کیونکر امید کروں کہ آپ اسکا انتظام کر لینگے فیروز نے کہا انکو بھی یہ کیفیت معلوم تھی اگر آگاہ
ہوتے تو کیا مجال تھی عیار کی جو اُنھیں مکر میں گرفتار کرتا بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے مگر حصار پہلے بنا لیجیے
اور اپنے یہاں شغل شراب موقوف رکھیے جبتک یہ جنگ رہے اُس وقت تک شراب کا چرچا محفل میں نہونے
پائے فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہے میں حصار کی ابھی سے تیاری کرتا ہوں اور شراب بھی محفل میں نہ آنے پائیگی
یہ کہکر فیروز اُٹھا ایک نیزہ میدان میں لیکر آیا اور لوگ بھی اسکے ہمراہ ہوئے اسنے اپنے لشکر کے گرد ایک خط اُس نیزہ
سے کھینچا پھر ایک جگہ پر کھڑے ہو کر کچھ سحر کیا سب نے دیکھا ایک غبار لشکر کے چاروں طرف پیدا ہو گیا فیروز نے
بختگان سے کہا اب جو اسکے اندر آنے کا ارادہ کریگا سر کٹ کے گر پڑیگا بختگان نے کہا آپ کے
جو لوگ ہیں وہ بھی نہیں آسکتے ہیں فیروز نے کہا وہ لوگ برابر آئینگے بختگان نے کہا اگر انھیں کی شکل
بنکر عیار آئے فیروز نے کہا عیار کی مجال نہیں جو آسکے جو کوئی اس حصار کے اندر سے باہر جائیگا
وہ آسکتا ہے اور جو کوئی باہر سے آنے کا ارادہ کریگا وہ قتل ہو جائیگا بختگان خاموش ہو رہا فیروز
نے کہا ایک بات اور تحقیق طلب ہے بختگان نے کہا فرمائیے اگر مجھے معلوم ہوگی بتا دونگا فیروز نے کہا عیاران
اسلام کے نام کیا ہیں میں اُنکے نام بھی جان لوں تاکہ میرے بیر انکو پہچان لیں بختگان نے کہا آپ نے بہت
مشکل بات دریافت کی میں عیاروں کے نام نہ بتاؤنگا فیروز نے کہا نہیں نام بتانے میں کیا تکلیف ہے
بختگان نے کہا میں اور سبکے نام بتائے دیتا ہوں مگر جو صاحب سبکے اُستاد ہیں اُنکا اسم مبارک نہ عرض
کرونگا فیروز نے کہا اس کا کیا سبب ہے بختگان نے کہا اُنکے اسم مبارک میں یہ تاثیر ہے کہ جب کوئی ایکبار
اُنکا ذکر کرتا ہے تو وہ اُسی جانب متوجہ ہوتے ہیں جب اُنکا ذکر آغاز کیا جاتا ہے تو وہ اُس جانب چلتے ہیں جب اُنکا نام
لیا جاتا ہے تو وہ موجود ہو جاتے ہیں پھر اُنکا تشریف لانا اور ملک الموت کا آنا یکساں ہے فیروز اس کیفیت کو
سنکر بہت ہنسا کہا اے بختگان تمہاری بھی عجیب باتیں ہیں بھلا عیار میں یہ بات کیونکر پیدا ہو سکتی ہے کہ جو کوئی
اُسکا خیال کرے تو وہ اُس طرف متوجہ کر کے بیٹھے اور جیسے اُسکا ذکر شروع کیجیے تو وہ اُس جانب روانہ ہوا اور
نام لیتے ہی محفل میں آکر موجود ہو جائے اور سب اُسکو دیکھ لیں کوئی اُسکا کچھ نہ بنا سکے وہ اپنا کام کر کے چلا جائے
یہ بات بالکل خلاف ہے میں ایسی باتیں یقین نہیں کرتا ہوں بختگان نے کہا آپ اس بات میں زیادہ حجت نہ کریں
ورنہ انجام بہت برا ہوگا فیروز نے کہا میں اسی وقت ضرور حجت کرونگا اور تمکو نام بتانا ہوگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ
اب اس ذکر کو جانے دیجیے مفت آفت اپنے سر نہ لیجیے میں اس کا امتحان کر چکا ہوں آپ ابھی نہیں واقف ہیں فیروز نے کہا

ای بختگان بہت اچھا ہوگا اگر وہ اس وقت یہان آجائینگے بختگان نے کہا بہت ہی بڑا ہوگا یہ محفل درہم وبرہم ہو جائیگی بڑی بڑی خرابیان واقع ہونگی فیروز نے جواب دیا یہانتک بھی نہ سکیگا حصار تک پہونچ کے بہتیا ہے اسکا سر کٹ سکتا ہے بگر یہ بگا کہ لازم ہے کہ ایسے وقت مین ضرور نام لو کہ ابھی آ سکے فیصلہ ہو جائے جھگڑا جاتے بختگان نے کہا اب مین زیادہ ذکر کرتے ہوے ڈر رہا ہون یقین ہے وہ تشریف لے آتے ہونگے مگر ابھی ظہور نہین فرمایا نام لینے کے منتظر ہین بختگان نے جو یہ کہا کہ وہ تشریف لاتے ہونگے فیروز نے کہا یہ سب خلاف ہے اگر کوئی میرے حصار کے اندر آتا تو سر کٹکر گر پڑتا کوئی بھی نہین آیا یہ سب تمھارے شک ہین تم نام لو جب بختگان بہت مجبور ہوا تو فیروز سے کہا اگر آپ کو یہی منظور ہے تو کچھ نذرانہ رکھیے تو مین انکا نام لون فیروز نے کہا یہ کیا بختگان نے جواب دیا کہ دستور یہ ہے کہ جب انکا نام لیا جائے تو کچھ روپیہ بطور نذر رکھ دیا جائے کہ وہ تشریف لاکر اس روپیہ کو لے لین فیروز نے کہا یہ بھی ممکن ہے یہ کہکر اپنے خادمون کو بلایا ایک توڑا روپیہ منگایا بختگان سے کہا اب آپ نام لیجیے بختگان رو بہ قبلہ ہو کر بیٹھا کہا ای شہنشاہ اب میری طرف مخاطب ہو جیے اور انکا القاب ملاحظہ فرمایے فیروز بختگان کیطرف مخاطب ہوا بختگان نے کہا سرتاج سرداران سرور مردان راس ننگ و نام مردان را یا لنگ صاحب قلعہ و ورنگ جناب نصرت مآب سرخیل بساط بلاد بنی آدم مولانا ے معظم عمرو ثانی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری عیار یہ کہکر کہا آئیے تشریف لائیے نذر قبول فرمایے بختگان کا یہ کہنا تھا کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرد عجیب الخلقت طویل و دبلا جسم بہ نسبت اسکے کوتاہ سر مانند ناریل آنکھین بڑی سی بھونڈی اسی جگہ سے پیدا ہوا اور روپیہ پر قبضہ کیا سب نے کرشمہ لاتے دیکھا پھر نہ معلوم ہوا کہ روپیہ کیا ہو گیا فیروز نے چاہا سحر کرے خواجہ نے ایک ساحر کو خنجر مارا اسکا شکم چاک ہوا مرکے گرا اسکے مرتے ہی اندھیرا ہوا خواجہ نے اسی اندھیرے مین گلیم اوڑھ لی سکی نظرون سے غائب ہو گئے فیروز اس معرکے کو دیکھکر حیران ہو گیا اور ای بختگان تو بہت صحیح کہتا تھا عجائبات دیکھنے مین آئی بختگان نے خوف کے مارے کچھ جواب نہ دیا فیروز نے اسکے چہرے کا رنگ زرد پایا کہا ای بختگان اب کیا خوف ہے جو ہونے والا تھا وہ ہوا اب جو مزاج مین آئے باتین کرو مگر بختگان نے جواب نہ دیا فیروز بھی خاموش ہوا سب لوگ وہان سے اپنی اپنی جگہ پر آئے مگر بختگان فیروز کے ہمراہ اسکی بارگاہ مین آیا کہا آپ مجھکو سیدھے تخت گاہ تک پہونچا دیجیے مین اب یہان نہ رہونگا فیروز نے کہا ای بختگان خوف کی کیا ضرورت ہے ہم تو انسے مقابلہ کرنے آئے ہین یا فتح پائینگے یا شکست اٹھائینگے اگر ایسے ہی خوف کرین تو ہماری طرف سے آنسے مقابلہ کون کریگا اور یہ لڑائی کیونکر بسر ہوگی بختگان اسکے سمجھانے سے خاموش ہو رہا مگر دل کا عجب عالم رہا فیروز نے کہا مین اسم اعظم حمزہ ضرور بند کر دونگا دیکھون عیار مبرا کیا کرتے ہین جب مین اپنے یہان شغل شراب و کباب نہ رکھونگا تو عیارلی بھی کیونکر ہوگی علاوہ اسکے میرے پاس تحفہ جات ایسے ایسے موجود ہین جو مجھے خبردار کرتے رہینگے اور عیار مجھ تک نہ آسکیگا اگر آجائیگا تو رنگ صورت عیاری کا جلکر خاک ہوگا صورت اصلی عیان ہو جائیگی یہ سوچکر اسنے اپنے سب ملازمین کو بلایا کہا مین آج اسم اعظم صاحبقران بند کرتا ہون تم سب لوگ اسکی محافظت کرتے رہنا خبردار کوئی عیار اس تک پہونچنے نہ پائے یہ کہکر اسنے اپنی جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک ناریل مسلم نکالا اسمین سوراخ کیا ناریل کو [illegible] پڑھا ناریل اڑ گیا کہ ذکر اس ناریل کا وقت پر تحریر کیا جائیگا

### اب کیفیت دربار صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب لشکر فیروز آتر چکا تو صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے جملہ سرداران نامی و گرامی بھی حاضر ہوے

حکیم قرنطین بھی ایک کرسی زرنگار پر آ کر بیٹھے آپس میں صلاح ہو رہی تھی کہ ایک برق چمکی صاحبقران نے دیکھا
بارگاہ کے باہر ایک برق عجیب رہتی ہے بدیع الملک سے کہا یہ کیا ہوتا ہے بدیع الملک نے چاہا کہ اٹھ کے باہر جائیں
کچھ کیفیت دریافت کریں مگر حکیم قرنطین نے عرض کی آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں میں جاتا ہوں اسکو ابھی دفع
کیے دیتا ہوں یہ کہکر حکیم بارگاہ کے باہر آیا کچھ پڑھکر اس برق کی طرف پھونک دیا ایک دھوان ہوا اور ایک آواز
عجیب آئی حکیم کے سامنے ایک ناریل گرا قرنطین نے اس ناریل کو اٹھا کر صاحبقران کی خدمت میں حاضر
کیا امیر نے فرمایا کس واسطے یہاں آیا تھا حکیم نے عرض کی فیروز نے کسی واسطے سحر کیا ہوگا مگر کیا کر سکتا تھا اگر نہ آتا
تو اپنے کرتب کو کیا ہوگا امیر نے فرمایا معلوم ہوتا ہے اس نے اسم اعظم بند کرنے کی ترکیب کی تھی قرنطین نے
عرض کی آپ اسم اعظم کا ورد کریں کسی وقت موقوف نکریں جب اسم اعظم ورد زبان رہیگا کبھی بند نہوگا اور جب موقوف
فرمایے گا تو شاید بند ہو جائیگا کیونکہ تاثیر اسم اعظم بے پڑھے نہیں ظاہر ہوتی ہے اس سے مناسب یہ ہے کہ آپ اسم اعظم
ورد زبان رکھیے امیر نے اسم اعظم پڑھنا شروع کیا لیکن فیروز ستارہ پیشانی ناریل کو جب اڑا چکا تو اپنے ملازمین
سے کہا ایک گڑھا بہت گہرا کھودو جب ناریل واپس آئیگا تو میں اسی گڑھے میں اسکو دفن کردونگا تم لوگ یہاں
موجود رہنا کہ عیار نہ آسکے بختگان نے کہا آپنے بہت برا کیا کہ اسم اعظم کی فکر کی فیروز نے کہا اے بختگان لڑائی کی یہی
صورتیں ہیں خود ہی اگر خائف ہوں اور کوشش نکریں تو پھر دشمن غالب نہ آ جائے گا بختگان نے کہا کیا اور صورتیں
ہیں فیروز نے جواب دیا کہ سب صورتیں کی جاتی ہیں اس حصار کا زیادہ مستحکم کرتا ہوں مجھے اس بات کا خوف
ہے کہ عیار کیونکر یہاں تک آیا میں نے اس حصار میں یہ بات پیدا کی تھی کہ جو کوئی اسکے اندر آتا اسکا سر کٹ کے گر پڑتا
بختگان نے کہا اسکی حقیقت کیا ہے اور جو کچھ آپ انتظام کیجیے گا وہ سب ہیچ ہو جائیگا جو آنے والا ہے وہ ضرور آئیگا فیروز نے
کہا مجھے اپنی حفاظت پر غور کرنا ہے اب اگر کوئی آئے تو میں مجبور ہوں یہ کہکر اپنے پھر سحر کرنا شروع کیا وہ غبار برطرف
ہوا سب نے دیکھا دھوئیں نے حصار کر لیا تھوڑی دیر کے بعد وہ دھوان بھی برطرف ہو گیا ایک دیوار برف کی گرد لشکر
کے نظر آنے لگی فیروز نے بختگان سے کہا اب جو اس دیوار کے اندر ہے وہ باہر نہیں جا سکتا اور جو باہر ہے وہ اندر نہیں
آ سکتا ہے اگر کوئی عیار لشکر اسلام کا اس وقت یہاں موجود بھی ہوگا تو اب اسکو اس دیوار کے باہر جانا ممکن نہوگا
میں ایک دھوان اس قسم کا بناتا ہوں جو عیاری کے رنگ و روغن کو عیار کے چہرے سے کھو دے اور جو کوئی عیار
یہاں ہو وہ فوراً گرفتار ہو جائے یہ کہکر اپنے سحر کیا سب نے دیکھا ایک دھوان زمین سے پیدا ہوا اور وہ لشکر میں
چاروں طرف پھیل گیا فیروز نے چند ملازمین سے کہا تم لوگ اس امر کی فکر رکھو جسکو اپنے لشکر میں غیر شخص دیکھو فوراً
میرے پاس گرفتار کر لاؤ ملازمین چاروں طرف تلاش کرنے میں مشغول ہوئے فیروز نے کہا اب طبل جنگ بجوانا چاہیے
یہ کہکر اور ملازمین کو بلایا کہا لشکر میں طبل جنگ بجے کا حکم سناؤ ملازمین لشکر میں آئے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام کے
ہرکاروں نے جو صداے طبل جنگی سنی وہاں سے روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران میں آئے ہاتھ اٹھا کر بعد دعا و ثنا کے
صاحبقران بجا لائے پھر عرض کی فیروز نے طبل جنگ بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ میں مستعد معرکہ آرا
ہو صاحبقران نے یہ سنکر فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بلفظ یزدی و بجانب ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ
زری پر چوب پڑی لشکر میں تیاریاں ہونے لگیں مگر فیروز ستارہ پیشانی نے ناریل واسطے اسم اعظم بند کرنے کو روانہ کیا تھا اسکا
انتظار کر رہا ہے جب عرصہ ہوا اور ناریل پلٹ کے نہ گیا تو اپنے ملازمین سے کہا کیا سبب ہے جو ابتک ناریل واپس
نہیں آیا بڑا عرصہ ہوا معلوم ہوتا ہے لشکر امیر میں کوئی ساحر ہے اسنے یہ سحر کو رد کیا اب میں دوسرا سحر کرتا ہوں اگر بار

کوئی میرے سحر کو دفع کر سکے گا یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک شیشہ مثل گرداب کے نکالا کچھ ماش کے دانے آسمین رکھے
وہ شیشہ بلند ہوا بارگاہ صاحبقران کی طرف چلا یہان امیر بارگاہ مین تشریف رکھتے تھے شیشہ در بارگاہ
پر آکے ٹھہرا دربان جو بارگاہ کے در پر بیٹھے تھے وہ ہلاک ہوئے آواز سبکی حکیم قرنطیین پھر اٹھا باہر آیا اس
شیشے کو بھی اٹھا کے صاحبقران کی خدمت مین لیگیا امیر نے کہا ابکی بار شیشہ آیا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران
مین دیکھون فیروز کہانتک سحر کرتا ہی آپ اسم اعظم ورد زبان رکھیے جبتک اسم اعظم ورد زبان رہیگا کوئی سحر اثر
نہین کریگا اور اگر حرز سحر آپکے پاس ہوتی تو کوئی ضرورت نہ تھی کہ آپ اسم اعظم پڑھتے رہتے چونکہ حرز سحر آپکے پاس
نہین ہی اسوجہ سے عرض کیا جاتا ہی کہ ہر دم آپ اسم اعظم پڑھتے رہیے گو بعض جہلا کا قول ہی کہ اسم اعظم حرز سحر کی
موجودگی مین بھی بند ہو جاتا ہی گو یہ غلط ہی اور اسم پڑھتے پڑھتے زبان مین لکنت آجاتی ہی یہ بات بھی خلاف ہی جب
حرز سحر پاس نہو تو اسم اعظم ورد زبان رہنے سے سحر تاثیر نہین کرتا ہی اگر اسم اعظم نہ پڑھے تو البتہ سحر تاثیر کرتا ہی اور
زبان مین لکنت آجاتی ہی غرضکہ صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت کو برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمہ
مین گئے لیکن فیروز ستارہ پیشانی جب شیشہ روانہ کر چکا تو اسنے اپنے ملازمین سے کہا کہ [illegible] بہت بڑا سحر کیا ہی
جسوقت شیشے کو آتے ہوئے دیکھنا ہٹ جانا ایسا ضرر دونگا کہ آدمی ضائع ہو جائیں ملازمین یہ سنکر منتشر ہو گئے فیروز نے
شیشہ کا دیر تک انتظار کیا جب شیشہ واپس نہ آیا تو اسنے سنگ گان سے مخاطب ہوکر کہا اب کوشش کرنا بیکار ہی اسم اعظم
حمزہ کسیطرح نہین بند ہوگا مین نے ابکی بار بہت بڑا سحر کیا تھا مگر ابھی تک شیشہ واپس نہین آیا معلوم ہوتا ہی میرا سحر
خالی گیا سنگ گان نے کہا مین نے آپ سے پیشتر ہی عرض کیا تھا آپ نے قبول نہ فرمایا اب تشریف لے چلیے آرام
فرمائیے صبح کو مقابلہ کرنا ہی فیروز وہان سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین آکے سو رہا شب بھر اسنے یون بسر کی جب
صبح ہوئی تو سوکے اٹھا لشکر کی تیاری کو حکم دیا لشکر تیار ہونے لگا فیروز بھی اپنے آلات سحر درست کرنے لگا
یہان تو یہ حالت تھی لیکن لشکر امیر مین سب سرداران نامی جو خواب سے بیدار ہوئے فریضۂ سحری ادا کرکے سلاح
جات پر آراستہ کرکے صاحبقران زمان کی بارگاہ کے سامنے آکر کھڑے ہوئے امیر بھی بعد فراغ نماز برآمد ہوئے
سب سردارون نے صاحبقران کو سلام کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر ہمراہ رکاب چلا حکیم
قرنطیین بھی ہمراہ رہ سوار ہوئے اس جاہ و تجمل سے صاحبقران میدان مین تشریف لائے اس طرف سے
فیروز اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر زمرد تالی کو تخت پر چڑھ کے میدان مین آیا دونون لشکرون کی صفین درست ہوئین
نقیبون نے نقابت کی گرد کیت کرکا کہکر ہٹے فیروز نے آفتاب ہزار سر کیطرف اشارہ کیا آفتاب نے اپنا
آگے بڑھایا میدان مین آیا پکار کے آواز دی ای گروہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ مین
آئے یہ سنکر حکیم قرنطیین نے اپنا ہوادار بڑھایا صاحبقران کے قریب آکے عرض کی اجازت میدان فرمائیے
امیر نے کہا حکیم صاحب آپ کیون تکلیف فرمائیے یہان اور لوگ موجود ہین مین خود میدان مین جاتا ہون
حکیم نے عرض کی مین ضرور جاؤنگا آپ کیون تکلیف فرمائیے صاحبقران نے جب دیکھا کہ حکیم صاحب کسیطرح
نہین رکتے مجبور ہوکے کہا آپکو اختیار ہی تشریف لے جائیے حکیم قرنطیین میدان مین آیا آفتاب نے کہا
ای شخص پہلے اپنا نام بتا دے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے حکیم نے اپنا نام بتایا آفتاب ہزار سر نے
کہا مین آج تک تمھارا نام سنتا تھا مگر آج مقابلہ ہوا دیکھون تم نے اپنی عمر مین کسقدر علم حکمت کو حاصل کیا ہی
قرنطیین نے کہا اوکو کسی کی ضرورت نہین ہی جو تجھے حربہ سحر کرنا منظور ہو کر مین موجود ہون آفتاب نے کہا مین جانتا ہی

میرے تمہارے مقابلہ یون ہو کہ دیکھنے والون کو کچھ لطف آئے اور وہ امر ابھی ممکن نہین ہے کیونکہ میرے پاس
ابھی اشیاء ضروری موجود نہین ہین اور تم کئی چیزین تیار کر چکے ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ آج کچھ آغاز جنگ ہو جانے
پھر دیکھا جائیگا حکیم نے کہا تمہین اختیار ہے مگر ای آفتاب تمہین کیا ضرورت ہے جو دوسرے کے واسطے اپنے
تئین اسقدر پریشان کرتے ہو آفتاب نے کہا حکیم صاحب آپ اس راز سے واقف نہین ہین اگر مین اس لڑائی
کو سر کر دونگا تو فیروز مجھے اپنی بیٹی دیگا اور اس طلسم کا مالک کریگا مین وہ طلسم کا بادشاہ ہونگا اسکی دختر پر ایک مدت سے
فریفتہ ہون کسی طرح امید بر نہین آتی تھی یہ شرط دربانی ہے کہ مین اس لڑائی کو فتح کر دون تو میرا عقد اسکے ساتھ
ہو جائے طلسم بھی قبضہ مین آئے قرنطین نے کہا ای آفتاب تمکو اسکے قول کا یقین ہو گیا جب اسنے میرے
طلسم کو مجھے واپس نہ دیا تو بعوض تیرا ایسے شخص کو وہ کیا طلسم کی حکومت دیگا یہ امر فقط اپنی مدد کے واسطے
کیا ہے تمہین ہرگز اسکی ذات سے کچھ فائدہ نہین پہونچے گا اور لڑائی اب فتح نہو گی اول تو خود صاحبقران کیا کم
ہین جسوقت چاہین تنہا اس طلسم کو فتح کر لین اسکے بعد مجھکو تم خوب جانتے ہو کہ یہ طلسم میرا ہے اور ہمارے یہان
اسکی بنا ہوئی ہے ہم اسکے عجائب و غرائب کو فیروز سے بڑھ کے جانتے ہین کتاب طلسم ہمارے پاس ہے ہم
دیکھ چکے کہ صاحبقران زمان فاتح طلسم ہین والد ماجد نے تصویر صاحبقران کی بنا دی ہے اور لکھ دیا ہے کہ یہ شخص
فاتح طلسم ہے اور اب عمر طلسم تمام ہو گئی طلسم باقی نرہیگا اور فیروز کی زندگی اب دشوار ہے تم کیون اپنے تئین پریشان
کرتے ہو ہمارے یہان آؤ اسلام قبول کرو عہدہ جلیل پاؤ اگر طلسم کے خواہان ہو تو ہم صاحبقران سے بعد فتح تمہین
اس طلسم کی حکومت دلا دینگے آفتاب ہزار سر نے کہا مین فیروز کی اطاعت ترک نہ کرونگا قرنطین نے کہا تمہین
اختیار ہے ہمکو جسقدر سمجھانا تھا تم سے کہہ چکے اگر ہمارے کہنے کو قبول کروگے اچھے رہوگے آفتاب نے کہا اب مین
تجھ سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہون بعد ایک ہفتہ کے تم سے مقابلہ کرونگا قرنطین نے کہا تمہین اختیار
ہے آفتاب میدان سے واپس ہوا فیروز نے کہا ای آفتاب میدان سے کیون واپس آئے آفتاب
نے سب کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ قرنطین حکیم زبردست ہے مین اس سے ابھی مقابلہ نہین
کر سکتا ہون ایک ہفتہ کی مین نے مہلت طلب کی ہے جب مین بھی کچھ چیزین تیار کر لونگا اس وقت قرنطین
سے مقابلہ کرونگا فیروز نے کہا تمہین اختیار ہے مین صاحبقران سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہون تو میری
طرف سے بدگمان ہین لیکن مہلت ضرور دینگے یہ کہکر اپنا تخت آگے بڑھایا میدان مین آیا صاحبقران
سے عرض کی کہ مین ایک ہفتہ کی مہلت چاہتا ہون آفتاب ہزار سر کو کچھ اشیاء تیار کرنا ہین جب یہ فراغت پالیگا
تو مین مقابلہ کرونگا صاحبقران نے ایک ہفتہ کی مہلت دی فیروز میدان سے اپنی بارگاہ کی جانب واپس آیا
صاحبقران خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے سب لوگون کو خوشی ہوئی بدیع الملک نے
صاحبقران سے عرض کی اب فیروز کو کچھ نہین پڑتا ہے دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہے صاحبقران
نے فرمایا اگر فیروز ایمان لائے اور زمرد شاہ کو میرے حوالے کر دے تو مین ابھی یہان سے واپس جاؤن
بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو آفتاب کچھ تیاری کرنے گیا ہے دیکھیں کیا کرتا ہے یہ باتین کرتے ہوئے
صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار جمع ہوئے صاحبقران نے حکیم قرنطین سے پوچھا
آپ سے آفتاب ہزار سر نے کیا کہا تھا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران جب وہ میرے مقابلہ مین آیا
تو میرا نام تحقیق کیا پھر مجھسے عذر کیا کہ مین ابھی تم سے مقابلہ نکرونگا میرے پاس ابھی کچھ اشیاء

تمھارے مقابلے کے لائق تیار نہیں ہیں ایک ہفتہ کی مہلت ہو تو مین کچھ اشیاء تیار کرون مین نے مہلت
بہت دی پھر مین نے کہا اے آفتاب تمہین کیا ضرورت ہے جو ایک شخص غیر کے واسطے اپنے تئین اسقدر
پریشان کرتے ہو اسنے بیان کیا کہ مجھسے فیروز نے وعدہ کیا ہے کہ اگر اس بلا کو فتح کر دو گے تو مین اس
طلسم کی حکومت تمہین دونگا اور اپنی لڑکی کی شادی تمہارے ساتھ کر دونگا اور آفتاب اسکی لڑکی پر مائل
بھی ہے بدیع الملک نے جو یہ بات سنی گھبرا کے پوچھا کون فیروز کی دختر پر مائل ہے حکیم نے عرض کی آفتاب ہزار گر
فیروز کی دختر پر مائل ہے بدیع الملک کو غصہ آگیا بیخودی کے عالم مین منھ سے نکل گیا اگر میرے سامنے اس
کلمہ کو کہتا تو مین زبان تیغ سے جواب دیتا آپ کیون خاموش ہو رہے حکیم نے عرض کی مین اسکو مہلت دے چکا
تھا اس وجہ سے خاموش ہو رہا ورنہ مین خود اس کلمہ کا جواب دیتا میرے بھی خلاف ہوا تھا آپ
جانتے ہین کہ فیروز سے اور مجھسے کیسا نازک رشتہ ہے اور جو کچھ آفتاب نے کہا اسکو کہنا مین مجبور تھا بدیع الملک
کے منھ سے یہ کلمہ نکل تو گیا مگر خود ہی خیال آیا کہ مین نے کیا کہا سب کہنگے کیا گمان ہوا ہوگا صاحبقران کیا سمجھے
ہونگے امیر نے جو یہ کلمہ بدیع الملک کے منھ سے سنا تو مریخ آفتاب علم کا کہنا یاد آیا مریخ آفتاب علم
نے کہا تھا کہ آپ آفتاب ہزار سر کو رہا نہ کیجیے ورنہ بدیع الملک دو جوان کے خلاف ہوگا صاحبقران
اس بات کو سمجھ کر خاموش ہو رہے اور ذکر ختم ہو گیا مگر بدیع الملک کی عجیب حالت ہو گئی کچھ دل مین
ملکہ لیلائے کمان ابرو کی یاد آئی اسنے قلب کو بے چین کر دیا کچھ آفتاب کے کہنے کا ملال ہوا غصہ آیا
نگہبان خاص صاحبقران خاموش بیٹھے رہے امیر نے چہرۂ بدیع الملک کی جو کیفیت دیکھی سمجھے اس وقت
بدیع الملک کو غصہ بھی ہے اور دختر فیروز کی بھی یاد ہے اسکا دل بہلانا ضرور ہے ایسا نہو غصہ مین خلاف
کوئی بات اسنے ہو جائے یا آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین یہ سوچکر صاحبقران نے خواجہ عمرو ثانی
بلایا خواجہ آئے امیر نے پاس بلا کے خواجہ کے کان مین سب قصہ بیان کیا اور کہا خواجہ اس وقت ایسی
باتین کرو کہ بدیع الملک کا دل بہل جائے اور خیال منتشر ہو جائے ورنہ مجھے خوف ہے کہ مبادا یہ جوش
غیظ مین آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین اور اس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہون اسکو بھی یہ امر ناگوار
ہوگا تحفجات اسکے پاس موجود نہین ہین وہ ساحر ہے نہین معلوم کیا ہو خواجہ نے بدیع الملک کے
چہرے کی طرف دیکھ کر صاحبقران سے عرض کی کہ واقعی آپ بہت صحیح فرماتے ہین اس وقت بدیع الملک
کے چہرے سے یہ بات ظاہر ہے مین ابھی بہلائے دیتا ہون یہ خیال برطرف ہو جائے گا طبیعت درست
ہو جائیگی یہ کہکر خواجہ نے باتین کرنا شروع کین ایسے ظرافت آمیز چٹکلے بیان کیے کہ بدیع الملک
کی طبیعت درست ہوئی خواجہ کی طرف متوجہ ہوے اور جملہ سردار بھی بیتاب ہو گئے بارگاہ مین
اسی وقت خواجہ نے سبکو ہنسایا جب بدیع الملک کی طبیعت اصلاح پر آئی تو خواجہ نے در پردہ
نصیحت کی بدیع الملک منشاء تقریر خواجہ کا سمجھکر بہت محجوب ہوے دل مین خیال کیا
اس وقت حالت بیخودی مین میرے منھ سے ایسا کلمہ نکل گیا جسکی وجہ سے مجھکو ایسی ندامت
ہوئی اب ہمیشہ اور ارادون سے باز رہون ورنہ سب پر ظاہر ہو جائیگا قبل خواجہ
کے آنے کے بدیع الملک کے دل مین یہ خیال تھا کہ جب صاحبقران جلسہ برخاست فرمائینگے
اور سب سردار اپنی بارگاہون مین چلے جائینگے مین آفتاب کے خیمہ مین

جاکر اس بے ادبی کی سزا دونگا سارا عشق بھلا دونگا مگر خواجہ کے کہنے سے طبیعت کو سکون اور حجاب رفع ہوا
بدیع الملک اپنے ارادون سے باز رہے جب خواجہ کو یقین ہوگیا کہ اب بدیع الملک کے وہ ارادے نہین
رہے تو اپنی گفتگو کو ختم کیا صاحبقران کے پاس آئے عرض کی اب بدیع الملک اپنے ارادے سے باز
آئے ہین اور غصہ بھی اب نہین ہے صحبت کو برخاست فرمایئے سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین جائین رات
زیادہ آئی ہے صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران بھی خوابگاہ
پر تشریف لائے تھوڑی دیر بیدار رہے آخر آرام فرمایا کل ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

## اب کیفیت فیروز کی عرض کی جاتی ہے

لکہ جو واپس گیا تو آفتاب ہزار سر سے کہا کہ مین مقابلے سے اس بات کو اچھا جانتا ہون کہ مین اپنے عیار تیزنگاہ
کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرون اور وہ قرنطین کو چرا لائے مگر جس وقت قرنطین یہان آئے تو اسکو
بے ہوشیار کیے ہوے اسی وقت قتل کر ڈالا جائے پر صاحبقران کا اسم اعظم بھی بہت جلد بند ہوجائیگا
صرف اسی کی وجہ سے خوف ہے آفتاب نے کہا مین بھی اسی بات کو اچھا جانتا ہون فیروز نے کہا آفتاب
غروب ہوجائے تو مین تیزنگاہ کو بلاؤن اس سے یہ کیفیت بیان کرون آفتاب نے کہا اگر ایسا
ہوجائیگا تو لشکر اسلام بہت جلد شکست پائیگا اور سب سردار گرفتار ہوجائین گے فیروز اسی انتظار مین بیٹھا رہا
تھوڑی دیر مین آفتاب غروب ہوا اور تاریکی پھیل گئی فیروز نے اپنے عیار کو بلایا کل واقعہ اس سے بیان
کیا عیار نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین بہت جلد لا دونگا پھر آپ کو اختیار ہے جو مزاج مبارک مین آئے
آپ جو مین کیجئے گا یہ کہکر عیار تھوڑی دیر کے بعد وہان سے روانہ ہوا جانب لشکر اسلام چلا جب وہان
اس وقت آکر پہونچا کہ قرنطین صاحبقران سے بیان یہ کر رہے تھے کہ آفتاب دختر فیروز پر فریفتہ ہے
اور بدیع الملک نوجوان بگڑ کے جواب دے رہے تھے کہ آپنے اس بیہودہ گو کو فوراً قتل کیون نہ کیا
عیار اس گفتگو کو سنکر سمجھا یقین کیا کہ یہ جوان بھی شاید دختر فیروز پر فریفتہ ہے دیر تک بدیع الملک
کی طرف دیکھا کیا اور شاہ کو دیکھ دیکھ کر کہتا تھا کہ ضرور یہ جوان بھی اسکے عاشقون مین سے ہے مگر خاموش
رہا جب صاحبقران نے دربار برخاست کیا اور سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے قرنطین
بھی اپنی بارگاہ مین گیا تیزنگاہ بھی اسکے ہمراہ اسکی بارگاہ تک آیا دروازے پر ٹھہر گیا قرنطین
بارگاہ کے اندر گیا تیزنگاہ دیکھتا رہا جب قرنطین پر غفلت طاری ہوئی اور ملازمین کو بھی غنودگی نے
ستایا تیزنگاہ عقب بارگاہ سے سرچہ چاک کرکے اندر آیا پردہ دار بیہوشی کے چھوڑے ملازمین حکیم
بالکل غافل ہوگئے تیزنگاہ پلنگ کے قریب آیا کانٹے سے دو شالہ ہٹایا [illegible] بیہوشی [illegible]
قریب دماغ پہونچائی حکیم نے سانس جو لی چھینک آئی اسکو یقین ہوا بیہوشی نے اپنا اثر دکھایا پشتارہ
باندھکر بارگاہ سے نکلا قریب صبح اپنے لشکر مین داخل ہوا فیروز تو اسکا منتظر تھا جیسے ہی تیزنگاہ
کو آتے دیکھا خوش ہوگیا تیزنگاہ نے پشتارہ فیروز کے آگے رکھدیا فیروز نے آفتاب اور بجنگان
اور شعلہ پوش جادو اور چند ساحران جلیل کو بلایا کہا اب آپ لوگون کی کیا رائے ہے ہمین اسیوقت
قرنطین کو قتل کرون یا اسکو بدستور قدیم اسیر کرون بجنگان نے کہا آپ کی کیا رائے ہے فیروز نے
کہا مین اسی وقت اسکا قتل کرنا اچھا جانتا ہون یہ وہ شخص ہے کہ جس وقت اسکو موقع ملے گا طلسم کو تہ و بالا

کر دیگا ایک کے روکنے سے نہ رکیگا اور اسکو اسیر رکھنا بھی بہت مشکل ہے جبتک اسکی زبان چھید کر منھ سے باہر نہ نکالی جائے اور سینے پر اسکے ایک سنگ گران نہ رکھا جائے اس وقت تک یہ قید خانے میں ٹھہر نہیں سکتا سنجگان نے کہا پھر ایسے شخص کا زندہ رکھنا کیا ضرور ہے ابھی قتل کیجیے فیروز نے آفتاب کیطرف دیکھا آفتاب نے کہا میری رائے نہیں ہے کہ آپ اسکو ابھی قتل کیجیے ایسا شخص اب دوسرا نہیں ہے اسنے مجھکو بہت کچھ سمجھایا تھا میں اب اسکو سمجھاؤنگی اگر راضی ہو جائے تو اس سے بہتر کچھ ممکن نہیں ہے طلسم کے عجائب و غرائب کو بڑھائے گا اور بہت سے کام اسکے ذریعہ سے نکلینگے شعلہ پوش جادو کی بھی یہی رائے ہوئی فیروز خاموش ہو رہا اسی حالت بیہوشی میں اسکو قید خانے کیطرف روانہ کیا بعد اسکے آپ بھی گیا قید خانے میں جاکر حکیم کو بدستور سابق قید کیا وہاں سے واپس آیا آفتاب نے کہا ایک ہفتہ کی مہلت لشکر اسلام سے لی ہے ابھی بات ہے جبتک دم لیں جب یہ مہلت ختم ہو جائینگے تو ایک دن میں مقابلہ کرکے سبکو گرفتار کر لینگے فیروز نے بھی اسکی رائے سے اتفاق کیا آفتاب نے کہا پھر یہاں کیوں بیکار رہیے برائے شکار تشریف لے چلیے فیروز نے کہا میں بھی یہی چاہتا تھا ضرور برائے شکار جاؤنگا بلکہ اپنے ہمراہ بہت سے آدمیوں کو لے جاؤنگا سنجگان نے کہا اے شہنشاہ میرے نزدیک شکار کو جانا اچھا نہیں ہے فیروز نے کہا کیا سبب ہے سنجگان نے کہا آپ عیاران اسلام کی حقیقت جانتے ہیں اور پھر مجھے ڈراتے ہیں ابھی آپ نے حکیم کو انکے یہاں سے منگوایا ہے اب بھلا وہاں کے عیار خاموش رہینگے فیروز نے جواب دیا کہ میں انتظام کرکے جاؤنگا میرے عیار کچھ نہ کر سکینگے جسوقت میرے سامنے آجائینگے اپنی صورت اصلی انکو نظر آئیگی میں چند چیزیں ایسی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہوں کہ جو وہاں عیاروں سے مجھکو بچا لینگی سنجگان نے کہا آپ عیاروں کی کارروائیاں دیکھے جاتے ہیں مگر آپکے دل میں ڈر نہیں پیدا ہوتا ہے فیروز نے کہا تم خاطر جمع رکھو اگر زیادہ خوف ہے میرے ہمراہ نہ چلو سنجگان نے کہا میں تو آپکے ہمراہ ہرگز نہ جاؤنگا آپ اور لوگوں کو لے جائیے میں یہاں رہونگا فیروز سنکے خاموش ہو رہا اسکے عیار تیز نگاہ نے کہا وزیر صاحب آپ ناحق خوف کرتے ہیں میں شہنشاہ کے ہمراہ جاؤنگا پھر کسی عیار کی مجال ہے جو میری موجودگی میں عیاری کر سکے سنجگان نے کہا جب وہ لوگ ساحروں سے نہیں ڈرتے ہیں اور ساحروں پر انکی عیاری کارگر ہوتی ہے تو تم کیا چیز ہو صرف ہم پیشہ ہونے کے سبب سے کہتے ہو تو وہ لوگ ایسی عیاری نہیں کرتے ہیں جو سمجھ میں آجائے یا عیار اسکو پہچان سکے تیز نگاہ نے کہا وہ اور عیار ہونگے جو انکی عیاری کو نہ پہچان سکے میں اب انکی عیاریاں ہماری سمجھ میں آگئیں اب وہ ہمارے سامنے عیاری نہیں کر سکتے اور اگر ہمت کرکے کوئی آئیگا تو ہم ضرور اسکو گرفتار کر لینگے سنجگان نے کہا اچھا ہم زیادہ بحث نہیں کرتے ہیں تمکو آپ معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا انکی نوبت ہی کیوں آئیگی جب کوئی عیار آئے گا مجھکو خود معلوم ہو جائیگا یہ کہکر اسی روز اسباب سفر درست کیا اور برائے شکار ایک صحرا کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہاں جو سب لوگ صبح کو بیدار ہوئے صاحبقران کے سلام کو آئے امیر نے جب حکیم قرنطین کو نہ پایا فرمایا خواجہ حکیم صاحب ابھی تک تشریف نہیں لائے ذرا انکی بارگاہ میں جاؤ اگر بیدار ہوں تو اپنے ہمراہ لے آؤ خواجہ حکیم قرنطین کی بارگاہ میں آئے یہاں آکر کسیکو نہ دیکھا سراپردہ چاک پایا سمجھ گئے کوئی لیگیا حکیم صاحب کو لیگیا

صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے سب ماجرا عرض کیا امیر کو بہت افسوس ہوا فرمایا بڑا غضب ہوا اب حکیم صاحب
پر پھر وہی مصائب پڑینگے یا فیروز از راہ دشمنی انکو قتل کر ڈالیگا کیا انتظام کرنا چاہیے خواجہ تم جاؤ اور انکی خبر
مفصل لاؤ کہ کیا گذری خواجہ اسیوقت روانہ ہوئے تھوڑی دور جاکے دیکھا تو عجب سامان نظر آیا کہ کچھ بارگاہین
کچھ لوگ لا کے ایک طرف جاتے ہین کچھ اسباب شکار کی انکے ہمراہ ہو خواجہ نے اپنی صورت تبدیل کی اور قریب ان لوگون کے آئے پوچھا کیون
بھائی یہ اسباب کسکا ہو اور کہان جاتا ہو انھون نے جواب دیا کہ تمھین کیا کہین جانا ہو خواجہ نے کہا بھائی اگر تمھین کسی مزدور کی ضرورت ہو تو
مین موجود ہون ان لوگون کے افسر کو رحم آیا کہا اچھا ہمارے ساتھ چلو جو کچھ کام ہوگا تم سے لیا جائیگا اور تمھارے
کھانے وغیرہ کی خبر لی جائیگی خواجہ خوشی خوشی ان سبکے ہمراہ ہوئے افسر نے پوچھا کیون میان تمھارا نام کیا ہو
خواجہ نے کہا میرا نام مغلوب جادو ہو افسر نے کہا آپ ساحر بھی ہین مغلوب نقلی نے جواب دیا کہ ہان بچپن مین
کچھ تو حاصل کیا تھا مگر نہین آیا اور میرے عزیز بڑے ساحر ہین وہ امیر کبیر ہین مگر مین انکے یہان نہین رہتا ہون جو کچھ اپنے
قوت بازو سے ملتا ہو اسی پر اکتفا کرتا ہون گو یہ بات میرے اعزہ کے خلاف ہو مگر میری غیرت تقاضا نہین کرتی ہو کہ مین
اسوقت مین انکو کسی قسم کی اپنے واسطے تکلیف دون افسر نے کہا بھائی اچھی بات ہو تم ہمارے یہان رہو ہم تمھین نوکر
رکھا دینگے پھر بھی تمام تمھاری اوقات بسر ہوگی مغلوب نے کہا اگر ویسا ہوجائے تو میری زندگی ہوجائے مین تمام
عمر آپکا ممنون و مشکور رہون اپنے تئین بندہ بے دام تصور کرون اور جو کچھ میری تنخواہ ہو وہ سب آپ ہی کے ہاتھ مین دون
آپ صرف میرے کھانے پینے کی فکر رکھین باقی اور سبکا آپکو اختیار ہو جو مزاج مین آئے کیجیے افسر نے کہا ہم شکار سے
واپس آلین تو تمھاری سعی اپنے شہنشاہ سے کرین مغلوب نقلی نے کہا آپکے شہنشاہ بھلا مجھکو کیون نوکر رکھنے
مین انکے کس کام کا ہون افسر نے کہا ہزارون کام ہین ہم اسی مددکے واسطے تمھارے بارے مین سفارش کرینگے
کہ ہمین ایک آدمی کی ضرورت ہو اور یہ آدمی معتمد موجود ہو اسکو لازم کیجیے شہنشاہ اسیوقت حکم دیدینگے تم شب و روز
ہمارے پاس رہنا مغلوب نے کہا رات دن آپکے پاس رہونگا خوب راضی کرونگا آپ مجھسے بہت خوش ہونگے
ایسی ایسی باتین کرتے ہوئے میان مغلوب نقلی افسر سے تھوڑی دور نکلے تھے جب فیروز ایک صحرا مین پہونچا
اسنے سب لوگون کو رد کا خیمہ استادہ ہونے کا حکم دیا اسی وقت خیمے بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ ٹھہرے
مغلوب نے افسر سے پوچھا کیون جناب افسر صاحب آپکا نام کیا ہو مجھکو آگاہی دیجیے افسر نے کہا میرا نام برقاب
جادو ہو مین شہنشاہ فیروز کا ملازم قدیم ہون بچپن سے ہم اور شہنشاہ ساتھ کھیل کے بڑے ہوئے ہین ہمارا انکا بہت
پاس ہو جو بات مین انسے کہتا ہون اسکو منظور کرتے ہین مغلوب نقلی نے کہا آپ بھی تو ساحر یکتا
ہین اور وہ کیون نہ آپ کی عزت و حرمت کرین آپ بھی عالی خاندان اور انکے دوست قدیم ہین مگر
آپ مجھکو ضرور ہی نوکر رکھا دیجیے گا اور شہنشاہ مجھے نوکر رکھ لینگے برقاب جادو نے کہا اے مغلوب
جادو مین وعدہ کر چکا اگر وہ تمھین نوکر نہ بھی رکھینگے تو مین تمھین اپنے پاس نوکر رکھونگا مغلوب
نے کہا بھلا مین آپ سے تو تنخواہ نہ لونگا جیسے مین اپنے اور بزرگون کو تکلیف دینا نہین چاہتا ویسے ہی
آپ کی تکلیف مجھکو گوارا نہوگی برقاب نے کہا وہ لوگ تم سے کام نہین لیتے ہین اور مین تم سے کام
لونگا اسکی اجرت تمکو دونگا مغلوب نے کہا مین آپ سے کام کی اجرت بھی نہ لونگا برقاب نے کہا اے مغلوب
تمکو خلل دماغ بھی ہو بہکی بہکی باتین کرتے ہو مین تمکو شہنشاہ کے پاس ملازم کرادونگا اب طول کلام کی کیا ضرورت
ہو مغلوب نے کہا آپ کو میری باتین ناگوار ہین مین بات نہ کرون برقاب نے کہا نہین میان مغلوب تمھاری

باتین مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہین تم باتین کیے جاؤ مین تمہاری تسکین کیواسطے کہتا ہون کہ تم طول کلام کرو
مین تمہین نوکر رکھا دونگا ورنہ باتین تمہاری بہت اچھی ہین مجکو پسند آئین تم یونہین باتین کیے جاؤ میرا دل بہلتا ہی
مغلوب نقلی نے کہا جناب کیا باتین کرون اسوقت میری طبیعت درست نہین ہی برقتاب نے کہا خیریت ہی
مغلوب نے جواب دیا مین شراب دو وقت پیتا ہون اسوقت کہین ممکن نہوئی تو مجبور ہو کر آپ لوگونکے ہمراہ
یہان آیا ارادہ یہ تھا کہ جب آپکی مزدوری سے فراغت پاؤنگا اور جو کچھ اجرت ملیگی اسکی شراب پیونگا مگر یہان
میرے واسطے عمر بھر کا ٹھکانا ہو گیا اب کیونکر جا سکتا ہون اگر آپکے یہان کچھ شراب ہو تو مجھے عنایت فرمائیے برقتاب
نے کہا میان مغلوب شراب کا تو مین بھی بہت عادی ہون مگر مجبور ہون کہ شہنشاہ کا حکم قطعی ہی کہ شراب کا چرچا
مطلق ہمارے لشکر مین نہو آج آٹھ دن سے شراب نہین پی ہی کیا کہون جو دل کی کیفیت ہی طبیعت بھی نادرست
ہی عجب حالت ہی کوئی بات خوش نہین آتی ہی طبیعت گھبراتی ہی مغلوب نقلی نے کہا کیا شہنشاہ شراب نہین
پیتے ہین برقتاب نے کہا شدت سے شراب پیتے ہین مگر بخوف عیاران اسلام منع کیا ہی کہ وہ لوگ شراب مین بیہوشی
ملا کے لوگونکو بیہوش کرتے ہین اور عیاری کرتے چلے جاتے ہین مغلوب نے کہا اب یہان عیار کہان موجود ہین
آپ شراب منگائیے برقتاب نے کہا بھلا یہان جنگل مین شراب کہان ممکن ہی مغلوب نے کہا مین بستی سے جا کر
لے آؤنگا وہان ایک بھٹی ہی بہت عمدہ شراب بناتا ہی اور مجھے اس سے شناسائی بھی ہی اکثر مین اس سے قرض
بھی لیتا ہون برقتاب نے کہا اچھا جائیے شراب لائیے مغلوب نے کہا کوئی صراحی آپکے یہان ہو تو مجکو عنایت
کیجیے برقتاب نے کہا میان مغلوب جب تم اسکو جانتے ہو اسی کے یہان سے صراحی لے لینا جب خالی
ہوجائیگی دیدینا یہ کہکر کچھ دام برقتاب نے مغلوب نقلی کو دیے مغلوب وہان سے روانہ ہوا تھوڑی دیر
کے بعد ایک صراحی بلورین نہایت عمدہ ہاتھ مین لیے ہوئے آیا برقتاب سے کہا بھیجیے شراب بہت عمدہ ہی
اگر پیجیگا تو لطف ملیگا برقتاب نے کہا میان مغلوب تمہین سبکو شراب تقسیم کرو مغلوب نے کہا حضور
اور شراب منگالین تو سب کو پہونچیگی اور جب شراب سب کو دی جائیگی تو یہ لوگ شراب پیکر بدمست
ہونگے اسکی خبر شہنشاہ کو پہونچیگی وہ آزردہ ہونگے اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ خلوت مین تشریف
لیچلین وہان شراب نوش فرمائین کسیکو خبر بھی نہوگی برقتاب نے کہا میان مغلوب بہت سچ کہتے ہو یہ کہکر
اٹھا ایک خیمہ تنہا تھا وہان گیا مغلوب سے کہا کچھ تبدیل ذائقہ کیواسطے بھی ضرور ہی چاہیے مغلوب
نے کہا اور کچھ یہان نہین ملیگا شراب ہی سے تبدیل ذائقہ ہو جائیگا برقتاب خاموش ہو رہا مغلوب نے
جام شراب سے لبریز کرکے برقتاب کو دیا برقتاب نے کئی روز سے شراب نہین پی تھی جلدی سے جام
لیکر پی گیا مغلوب نے دوسرا جام بھی اسی کو دیا اسنے وہ جام بھی پیا اسیطرح چار جام برقتاب کو مغلوب
نے پلائے اب تو برقتاب کی آنکھون مین سرسون پھولی کہا کیون میان مغلوب یہ فیروز نے جو شراب
پینے کو منع کیا تو عیاران اسلام سے ڈر گیا مغلوب نے کہا ضرور اسکے دلمین خوف پیدا ہوا برقتاب
نے کہا مین اپنے یہان شب و روز شراب کا چرچا رکھتا ہون بھلا دیکھون کیونکر عیار آتے ہین فیروز کو
خاک بھی سحر مین دخل نہین ہی اس سے اچھا تو مین سحر جانتا ہون اگر عیار میرے سامنے آئے تو اس کا
حال کھلجائے جو بات کل ہونیوالی ہی وہ مین آج ہی بتادیتا ہون مغلوب نے کہا پھر آپ بیکار اسکی ملازمت
گوارا کرتے ہین میرے نزدیک تو یہ طلسم اس سے چھین لیجیے اور خود اسکی بادشاہی کیجیے برقتاب نے کہا میری

یہی ارادہ تھا مگر آج تک کوئی ایسا معتمد مجکو نہین ملا تھا کہ مین ایسا قصد کرون اب تم یہان آئے ہو دیکھو مین
ایک خط اسکے پاس بھیجونگا کہ سلطنت بخوشی و رضا مجکو دیدے اگر عذر کریگا تو دیکھا جائیگا مغلوب نے کہا بہت
اچھی بات ہے یہ کہتے کہتے جو جھک کے اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گر گئے بیہوش ہوا مغلوب نقلی نے نعرہ
کیا منم خواجہ عمرو ثانی نعرہ کرکے اسکا لباس اتار لیا اسکو تہ زمین کیا آپ اس کی صورت بنکر اسی کا لباس پہنکر
باہر آئے ملازمین نے دیکھا میان برقتاب جادو ایک خیمے سے اکیلے آتے ہین سب قریب آئے پوچھا کہ حضرت
جناب آپ کہان سے تشریف لاتے ہین برقتاب نقلی نے کہا مین ایک ضرورت سے اس خیمے مین گیا تھا
لوگون نے کہا مغلوب کہان گیا برقتاب نے کہا اسکو نوکری منظور نہوئی مین نے کچھ مزدوری دیکر رخصت
کردیا اپنے گھر چلا گیا ہوگا سب خاموش ہو رہے میان برقتاب اپنی بارگاہ مین گئے جو کچھ اسباب شکار تھا وہ سب
برقتاب جادو کے پاس رہتا تھا جانوران شکاری بھی انہین کے تحت مین تھے اس شب کو تو فیروز نے
یونہین بسر کی دوسرے روز صبح کو اسباب شکار طلب کیا برقتاب جادو نے سب سامان شکار نوکرون کے ہاتھ روانہ
کیا آپ نہ گئے فیروز نے ملازمین سے پوچھا کہ برقتاب کیون نہین آئے سب نے کہدیا کہ انکو کار سرکار سے فرصت
نہین تھی کیونکر آتے فیروز نے کہا جبتک انکو مہلت دی وہ آئین ملازمین انھون نے آکر برقتاب کو اطلاع
دی کہ آپکو شہنشاہ نے فرصت دی ہے اور فرمایا ہے کہ کار سرکار کو دو ایک روز موقوف رکھو یہان آکر شکار کھیلو برقتاب
نے کہا میری طرف سے آداب و تسلیمات حضور شہنشاہ مین عرض کرکے کہنا کہ مین کچھ اسباب شکار درست کرتا ہون
جب یہ تیار ہوجائیگا تو حاضر خدمت ہونگا ملازمین نے فیروز سے جاکر یہ سب باتین کہدین فیروز خاموش ہو رہا
برقتاب نقلی نے وقت جو پایا اور دیکھا کہ سب شکار کو گئے ہوئے ہین کوئی ایسا نہین ہے جسکا کچھ خوف ہو یہ چلا اپنی
بارگاہ سے نکلے چلے فیروز کی بارگاہ مین آئے یہان کچھ دربان بیٹھے تھے برقتاب کی نظر بچا کے بارگاہ کے اندر گئے
سب بارگاہ کو آراستہ پایا مسہری جو فیروز کے سونے کی بچھی تھی اسکے قریب گئے تکیے اٹھائے اور تکیے اپنے پاس سے
اسکی جگہ پر رکھے شمعین جو رکھی تھین وہ بھی بدل دین اور تھوڑا اسباب اسیطرح بدل کر بارگاہ سے باہر آئے اور
آفتاب کی بارگاہ مین جاکر سب کام درست کیا وہان سے اور چند سردارون کی بارگاہ مین گئے سب کے یہان
تکیے بدلکر اور تکیے رکھدیے اس کام سے فراغت کرکے پھر اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھ رہے ملازمین سے کام لینے
لگے دن بھر خوب سب پر حکومت کی جب دن کم رہا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو فیروز مع سب سردارون
کے شکار کھیل کر واپس آیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تبدیل لباس کرکے پھر فیروز کی بارگاہ مین
آئے تھوڑی دیر تک صحبت رہی فیروز نے جب کھانے سے فراغت کی صحبت برخاست ہوئی سب لوگ اپنے
اپنے خیمون مین گئے فیروز اپنی خوابگاہ مین آیا چند ملازمین اسکے ہمراہ آئے اب میان برقتاب نقلی لباس
شبروی پہنکر اپنے خیمے سے نکلے چلے فیروز کی بارگاہ کے قریب پہونچے دیکھا بہت سے لوگ بارگاہ کے گرد جمع
ہین اور ایک عیار بھی پانہ ہاے عیاری سے درست بارگاہ کے گرد گشت کر رہا ہے برقتاب نے عقب بارگاہ
پر آکے نقب لگانا شروع کی تھوڑی دیر مین نقب تیار کرکے بارگاہ کے اندر ایک کونے مین سر نکالا دیکھا فیروز
مسہری پر گیا ہے لیٹنا چاہتا ہے ملازمین کھڑے ہین برقتاب نقلی وہین ٹھہر رہا تھوڑی دیر کے بعد فیروز
مسہری پر لیٹا جیسے ہی تکیہ پر سر رکھا تکیہ پھٹا کچھ خاک اسمین سے اڑی فیروز چھینک لیکر بیہوش ہوا اور
ملازمین جو کھڑے تھے وہ سب بھی بیہوش ہوکر گرے اسوقت برقتاب نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی عیار صاحبقران

نعرہ کر کے فیروز کے قریب آئے پشتارہ باندھ کے لے نکلے گر عیار فیروز یعنی تیز نگاہ یہ چاروں طرف گشت کر رہا
تھا جب عقب بارگاہ پر پہونچا تو اسکو دہنہ نقب دکھائی دیا از بسکہ شوخ و طرار تھا کچھ خوف نہ کیا نقب میں چلا
گیا چند قدم کے بعد اسکو روشنی معلوم ہوئی تیز نگاہ نے کہا کون اس نقب میں آ آ ہا خواجہ نے جو آواز
سنی ہوش اوڑ گئے حباب بیہوشی نکالا قریب پہونچتے ہی حباب مار دیا تیز نگاہ بھی بیہوش ہو کر گرا خواجہ نے
اسکو وہیں چھوڑا دماغ پر اسکے پٹی بیہوشی کی چڑھا دی آپ نقب سے نکلا آفتاب کی بارگاہ میں پہونچے
آفتاب کو مع جملہ ملازمین بارگاہ میں بیہوش پایا اسکو خواجہ نے نذر زنبیل کیا اور سرداروں کے خیموں
میں گئے سب بیہوش پڑے تھے خواجہ نے سب کو نذر زنبیل کیا مگر فیروز کو زنبیل میں داخل نہ کیا اسکا پشتارہ
پیٹھ پر لادے ہوئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو فیروز کی زبان میں سوزن دینا بھول گئے
تھے راہ میں ہوش جو فیروز کی رفع ہوئی اپنے کو عجب حالت میں پایا سخت گھبرایا دیکھا تو ایک عیار
پشتارہ باندھے لیے جاتا ہے فیروز نے سحر کیا خواجہ زمین پر گرے فیروز سنبھل کر کھڑا ہوا نعرہ کیا او مکار
تو کون ہو خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا فیروز نے خواجہ کو تو مبتلائے سحر کر کے وہیں چھوڑا اور آپ اپنی بارگاہ
کیطرف آئے یہاں آ کر سب ملازمین کو ہوشیار پایا فیروز نے ایک ایک سے اپنا ماجرا بیان کیا سب نے
تعجب کیا فیروز آفتاب کے خیمے میں گیا آفتاب کو خیمے میں نہ پایا اور گھبرایا شعلہ پوش جادو کی بارگاہ میں
آیا یہاں بھی کل ملازمین کو بیہوش دیکھا گھبرا کے بارگاہ سے نکلا باہر آ کے طلایہ داروں سے کہا میں ایک عیار
کو مبتلائے سحر کر کے یہاں سے دو کوس پر ڈال کر آیا ہوں جلد جا کر اسکو اٹھا لاؤ لوگ اسی وقت روانہ ہوئے
تھوڑی دیر میں اس صحرا میں پہونچے جہاں خواجہ عمرو مبتلائے سحر پڑے تھے طلایہ داروں نے خواجہ کو اٹھا لیا
کہا او شخص تو نے غضب کیا خداوند طلسم کو بیہوش کر کے لیجاتا تھا یہ نہ سمجھا کہ علاوہ تیرے گھر میں گرفتار ہونگے
خواجہ نے جواب دیا کہ میں نہیں معلوم کیا سمجھ کے لیے جاتا تھا اور کیا ہو گیا دربان خواجہ کو فیروز کے پاس لائے
فیروز نے خواجہ کو دیکھ کر پہچانا کہا کیوں صاحب آپ تو بڑے صاحب کمال ہے گرفتار نہوے ہوتے خواجہ
نے کہا میری صاحب کمالی کی آج آپ نے داد دی اور اب مجھے آپ سے امید ہوئی کہ آپ میری قدر دانی فرمائینگے
فیروز نے کہا او مکار تو مجھ سے مکر کی باتیں کرتا ہے میں تیرے مکر میں نہ آؤنگا خواجہ نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہیں حضور ہم
لوگ عیار ہیں جب قدردان مالک پاتے ہیں تو اپنے کمالات دکھاتے ہیں جبتک میں صاحبقران کے پاس
رہا اُنکا تابعدار تھا مگر انھوں نے میری قدردانی نہ کی مہینوں کی تنخواہ چڑھائی جب دس مہینے گذر گئے تو دو ماہ کی
تنخواہ ملی ان ان تکلیفوں میں بسر کی مگر رفاقت حمزہ سے منھ نہیں موڑا اب میں اچھی طرح سے انکا امتحان کر چکا
انھیں میری ذرا بھی قدر نہیں ہے میں خود چاہتا تھا کہ کسیطرح سے میں وہاں سے نجات پاؤں اور کہیں چلا جاؤں
تقدیر اچھی تھی کہ آپ سا مالک مجھے ملا اب حضور کی رفاقت کرونگا جو کچھ حکم ہوگا بجا لاؤنگا فیروز نے کہا خواجہ بہت
باتیں نہ بناؤ میں تمہارے مکر میں گرفتار نہونگا تم اور حمزہ کی اطاعت سے منھ موڑو بھلا یہ ہو سکتا ہے جسقدر مسلمان
ہیں آجتک انمیں سے کوئی سامری پرست نہیں ہوا اور اقوام کے لوگ ترک مذہب بھی کر دیتے ہیں مگر مسلمان
کبھی اپنا مذہب بدلکر سامری پرست نہیں ہوتے خواجہ نے کہا آپ جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کا پیشہ کیسا ہے جسکے پاس
رہے اُسی کا مذہب بھی اختیار کیا اور حمزہ کی رفاقت مجھے کیونکر نہ ترک ہوگی جب آپ سا قدردان مالک
نہیں ملیگا تو ضرور ہے کہ ہم اُسکی رفاقت ترک کر دینگے اسمیں جھوٹ تو ذرا نہیں ہے جو آپ سے دعوی کرے آپ کی

باتون کو خلاف نہ جانیے فیروز نے کہا کہ آفتاب ہزار سر اور شعلہ پوش جادو اور سب مصاحبین خاص
جنکو تم لیگئے ہو وہ کہان ہین خواجہ نے کہا اسکو نہ دریافت کیجیے کہ وہ لوگ کہان ہین فیروز نے کہا یہ ہو سکتا
ہے کہ مین انکو نہ دریافت کرون خواجہ نے کہا مین بیان نہین کر سکتا اور آپ اُن تک پہونچ نہین سکتے فیروز
نے کہا تم بیان کرو ہم کسیطرح اُنتک جائینگے رہا کر کے لائینگے خواجہ نے کہا اگر آپ مجکو رہا کر دینے کا وعدہ کرین
تو مین آپکو بتا دون فیروز نے کہا مین تمھین ضرور رہا کر دونگا خواجہ نے کہا آپ مجھپر سے سحر اُتارین تو مین آپکو
بتا دون فیروز نے کہا خواجہ تمنے پھر مکر کیا مین تیرے سحر اُتار دون تم اپنے لشکر کا راستہ لو تو مین تمھارا کیا کر سکتا ہون خواجہ
نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین جو میرے امکان مین نہین آپ ایک اشارہ کر دین تو ابھی مین زمین سے ہل
نہ سکون بھلا آپ کے سامنے سے بھاگ کے کیونکر جا سکتا ہون فیروز نے کہا مین سحر تیرے نہین اُتارونگا
اگر تمھین بتانا ہو تو بتا دو ورنہ ابھی تمکو قید خانے روانہ کرتا ہون خواجہ نے کہا آپ مالک ہین مین آپ سے زیادہ
نہین کہہ سکتا جو آپ کے مزاج مین آئے میرے حق مین کیجیے مین اسوقت مجبور ہون آپکو میرے عرض کرنے کا
اعتبار نہین ہے فیروز نے کہا خواجہ ابھی خیریت ہے بتا دو کہ تمنے آفتاب وغیرہ کو کیا کیا نہین تو مین تمھین مریخ
کے پاس بھیجتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ مین یون تو نہین بتا سکتا ہون کہ مین نے اُن لوگونکو کہان چھوڑا
فیروز نے اپنے ملازمین کو پکارا جب دو تین ملازم آئے تو اُسنے کہا اس عیار کو لیجاؤ مریخ آفتاب علم اور
ساحران لشکر اسلام جہان اسیر ہین وہین اسکو بھی قید کرنا مگر خبردار بڑی ہوشیاری سے لیجانا یہ بکاری ہے اپنا
مثل نہین رکھتا ہے راہ مین ضرور مکر کریگا ساحرون نے کہا حضور ہم اسکو بڑی احتیاط سے لیجائینگے قید کر کے آئینگے
ہمسے ذرا بھی مکر نہین کر سکتا ہے فیروز نے کہا اگر لشکر مین لیجانا تو بختگان کو دکھا دینا اور کہنا کہ جس شخص کا تمکو خوف
تھا وہ اسیر ہو گیا اب آکے ہمارے ساتھ شکار کھیلو اور یہ بھی کہدینا کہ تمھارا دعوی باطل ہوا عیار نے عیاری کی
ہمنے اُسکو گرفتار کیا ملازمین فیروز سے رخصت ہوئے فیروز کو آفتاب وغیرہ کے غائب ہو جانیکا بڑا افسوس
تھا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا مین تلاش کرو شاید عمرو نے آفتاب وغیرہ کو بیہوش کر کے کہین ڈالدیا ہے
جو اُن سب کو تلاش کر کے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا لوگ روانہ ہوئے اور ساحر خواجہ کو لیکر چلے تو پہلے
لشکر فیروز مین آئے یہان آکر خواجہ کو قید گران پہنائی پھر بختگان سے کہا کہ آپکو جس شخص کا خوف تھا
وہ اسیر ہو کر آیا ہے چلکر دیکھیے شہنشاہ نے ہمسے کہدیا تھا کہ بختگان کو ضرور دکھا دینا اور کہدینا کہ اب تو تمھارا
دعوی غلط ہوا عمرو گرفتار ہو گیا اب تمھین آنے مین کیا عذر ہے اگر چلے آؤ تو مین دو تین روز اور اس صحرا مین
رہون سیر و شکار ہو طبیعت بہلے کیونکہ آفتاب وغیرہ کو اس عیار نے کہین پوشیدہ کر دیا ہے جی لگتا نہین ہے
مین یہان تنہا ہون تمکو لازم ہے کہ ضرور میرے پاس چلے آؤ بختگان نے جو یہ خبر سنی ساحرون سے کہا مین
اُس قیدی کے دیکھنے کو نہین جاؤنگا اور شہنشاہ کے پاس جاؤنگا اگرچہ مجھے وہان جانے سے بھی خوف ہے
لیکن اسوقت نہین جانا ضرور ہے کیونکہ شہنشاہ تنہا ہین مین ضرور جاؤنگا ساحرون نے بہت بہت کہا مگر بختگان
خواجہ کے دیکھنے کو نہ آیا ساحر خواجہ کی قید لیکر روانہ ہو گئے دوسرے روز زندانخانہ مین آکر پہونچے داروغہ زندانخانہ
کو بلایا خواجہ کی قید سپرد کی سحر اُتارا کہا داروغہ صاحب شہنشاہ نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی حفاظت تم لوگون سے نہ ہو سکیگی
اور لوگون کو بلا کر اپنا شریک کرنا یہ وہ شخص ہے جسکا مثل زمین پر عیاری کی اس سے بہتر دوسرا نہین جانتا لازم ہے کہ اسکی
حفاظت مین جہانتک کوشش ہو سکے کرو اسکی بات کا اعتبار نہ کرو اور جسقدر ساحرون کی ضرورت ہو بلا کر

اپنے ہمراہ رکھو تنخواہ خزانہ شاہی سے لیگی داروغہ زندان نے کہا ہم اسکی حفاظت بہت اچھی طرح کرینگے اسکی
مجال نہین جو ہمارے یہان سے نکل جائے ساحر خواجہ کو سپرد کرکے روانہ ہوئے داروغہ نے خواجہ کو ایک حجرے
مین لاکر بند کرنا چاہا خواجہ نے کہا کیون داروغہ صاحب اب میری رہائی کی بھی کوئی صورت ہوگی داروغہ نے
کچھ جواب نہ دیا بند کرکے چلا گیا عمرو نے اپنے دلمین خیال کیا کہ بڑی مشکل ہے غیر ورنہ شاید ان لوگون سے منع
کردیا ہے کہ کوئی اسکی بات کا جواب نہ دے لیکن دیکھا جائیگا اسی سوچ مین خواجہ تمام دن بیٹھے رہے جب شام
ہوئی تو داروغہ آیا اپنے ہمراہ چند ساحرون کو اور لایا جس حجرے مین خواجہ قید تھے اس حجرے کو کھولا پھر کھانا خواجہ
کے آگے رکھا کہا اے قیدی جلدی کھانا کھالے کہ ہمین شہنشاہ کا حکم نہین ہے کہ زیادہ دیر تک تیرے پاس ٹھہرین خواجہ
نے کہا اب مین کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دیدونگا داروغہ نے کہا اے شخص تو کیون اپنی جان دیتا ہے شاید شہنشاہ
کو تیرے حال پر رحم آجائے اور تجھے رہا کردین تو کھانا کھالے خواجہ نے کہا مین ہرگز کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ نے
نے ملازمان زندان سے کہا اگر یہ کھانا نہین کھاتا ہے تو اسکے آگے سے اٹھالو جب زیادہ گرسنہ ہوگا تو آپ ہی
کھائیگا لوگون نے کھانا خواجہ کے آگے سے اٹھالیا داروغہ نے حجرے کو بند کیا اور قیدیون کو کھانا دیا خواجہ
پھر فکر کرنے لگے تمام شب فکر مین بسر کی جب صبح ہوئی تو داروغہ نے آکر پھر خواجہ کا حجرہ کھولا ملازمون
نے پھر کھانا خواجہ کے آگے رکھا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب اگر آپکو میرا قتل کرنا منظور ہے تو جلد قتل کیجیے دیر
نہ لگائیے داروغہ نے کہا اے شخص تیرے واسطے حکم قتل نہین تو ناحق ڈرتا ہے صرف حکم قید ہے جب شہنشاہ آئینگے
تیری خطا معاف فرمائینگے رہا ہوجائیگا تجھے ابھی تک یہ خیال تھا کہ تیرے لیے حکم قتل صادر ہوا ہے خواجہ نے کہا مین
خود چاہتا ہون کہ مجھکو کوئی قتل کرڈالے کہ مین اس عذاب سے نجات پاؤن داروغہ نے کہا یہ ممکن نہین کہ
کوئی تجھے قتل کرسکے اول تو شہنشاہ کا حکم نہین ہے دوسرے تجھ بیچارے کی جان لینے سے کیا فائدہ ہوگا
خواجہ نے کہا مین نے اپنا خون بھی معاف کیا اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس موجود ہے وہ بھی مین بخشے دیتا
ہون آپ مجھکو قتل کیجیے داروغہ نے جو زر و جواہر کا نام سنا کان کھڑے کیے مگر اور لوگ اسوقت ہمراہ تھے اس
سبب سے خلاصہ کچھ دریافت نہ کیا کہا اے شخص مین مجبور ہون کہ میرے امکان مین تیری رہائی نہین ہے
اگر میرے امکان مین ہوتی تو مین تجھکو رہا کردیتا خواجہ نے کہا اے داروغہ صاحب مین اپنی جان جانے کا
افسوس نہین کرتا ہون مگر کیا کرون آپکے برابر سترہ بیٹے ہین اور سب بے ہاتھ پاؤن کے ہین ان سب کا
خرچ پھر تین بیبیان ان سبکی خبرگیری اب مجھے انکی حالت پر رونا آتا ہے کہ انکی کیا کیفیت ہوگی اور انہین
کون پرورش کریگا داروغہ چونکہ زر و جواہر کا نام سن چکا تھا خواجہ سے تشفی کی باتین کرنے لگا کہا بھائی تم گھبراؤ
نہین جب شہنشاہ یہان تشریف لائینگے مین تمہین رہائی دلوادونگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب شہنشاہ
نہین معلوم کب آئین اور اسوقت تک میرے اہل و عیال کا کیا نقشہ ہوجائے مجھے اپنی زندگی دوبھر ہے آپ ایک
تلوار میری گردن پر لگائیے کہ میرا سر کٹ جائے جب شہنشاہ آپسے دریافت کرین تو انکو میرا لاشہ دکھا دیجیے گا
داروغہ نے کہا بھلا یہ ممکن ہے خواجہ نے کہا مین آپکو اپنا خون معاف کرتا ہون اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس
ہے وہ آپکو دیتا ہون کہ آپ میرے اہل و عیال کو روانہ کردیجیے گا اور کچھ آپ اپنے تصرف مین لائیے گا
داروغہ نے کہا جو کچھ تمھارے پاس مال و زر ہے وہ سب تمہین مبارک رہے مین شہنشاہ سے کہکر تمھاری رہائی
کرادونگا خواجہ نے کہا مجھے اسقدر صبر نہین ہوسکیگا کہ اتنے دنون رنج اسیری مین مبتلا رہون داروغہ نے

سے کہا اچھا اب ہم اسوقت آکر تجھسے باتین کرینگے یہین زیادہ حکم تمھارے پاس ٹھہرنے کا نہین ہے تم کھانا کھاؤ
خواجہ نے کہا مین کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ مجبور ہوگیا ملازمین سے کہا کھانا اٹھالو ملازمین نے کھانا اٹھالیا داروغہ
نے در حجرہ بند کیا باہر آیا قفل دیکر دوسرے قیدیون کیطرف گیا سب کو آب و طعام پہونچا کر ملازمین زندان خانہ
کو رخصت کیا آپ پھر خواجہ کے حجرے کے قریب آیا پھر سوچا کہ اسوقت خالی ہاتھ چلنا مناسب نہین ہے کچھ طعام لذیذ
قیدی کیواسطے لیچلنا چاہیے یہ سوچ کے اپنے مکان پر گیا طعام لذیذ تیار کرایا پھر قیدخانے مین آیا جہان خواجہ قید
تھے اس حجرے کو کھولا خواجہ نے سلام کیا کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیون تشریف لائے داروغہ
نے کہا مجھے تمھارے حال پر رحم آتا ہے تمنے دو روز سے کھانا نہین کھایا ہے مین اسوقت تمھارے واسطے
طعام لذیذ پکوا کے لایا ہون اسے چکھو تو خواجہ نے کہا داروغہ صاحب آپ مجھے زیادہ اصرار نہ فرمایے مین
کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دیدونگا بلکہ آپ اسوقت تشریف لائے بہت ہی اچھا ہوا مجھے کچھ ضروری باتین آپسے
کرنا ہین داروغہ نے کہا پہلے تم کھانا کھالو پھر مین تمھاری باتین سنونگا خواجہ نے کہا مین کھانا نہین کھاؤنگا
آپ میری باتین سن لیجیے داروغہ تو یہ چاہتا ہی تھا بڑھ کے خواجہ کے نیچے بیٹھ گیا کہا بیان کرو خواجہ نے کہا میرے
پاس بہت کچھ جواہرات ہین چاہتا ہون کہ اسمین سے دو حصہ ہوجائین ایک حصہ تو آپ میرے گھر
روانہ کردین اور دوسرا حصہ مین آپکو بخوشی و رضا دیتا ہون داروغہ نے کہا مین دونون حصہ تمھارے گھر
بھیجدونگا تم سے کیا لون صاحب عیال ہو تمھارے اہل و عیال مین صرف ہوگا خواجہ نے کہا تو مین نہ دونگا آپ
میرے کہنے کو قبول فرمایے تو مین آپکو دون داروغہ نے کہا اچھا جو کچھ تم کہتے ہو وہی کیا جائیگا خواجہ نے کہا
مین مجبور ہون کہ کوئی چیز نکال نہین سکتا داروغہ نے زنجیرین اور بیڑیان وغیرہ خواجہ کے دست و پا سے
دور کردین خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی اسکو کھولا داروغہ نے دیکھا اسمین مروارید بے بہا رکھے ہین خوش
ہوگیا دلمین خیال کیا اسوقت اس سے لون دولت لازوال ہاتھ آئی ہے نوکری کی حاجت نہ رہیگی
امیر کبیر ہوجاؤنگا اسقدر دولت پاؤنگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب میری طرف مخاطب ہوجیے داروغہ
خواجہ کے جانب مخاطب ہوا خواجہ نے وہ موتی گنے دس عدد تھے کہا داروغہ صاحب ان مین سے پانچ موتی آپ
لین اور پانچ موتی میرے مکان کو روانہ کردین داروغہ نے وہ دسون موتی لیے پھر خواجہ نے ایک تھیلی نکالی کہا
اسمین دانہ ہاے یاقوت سرخ ہین داروغہ نے کہا اسکو کھولو خواجہ نے اس تھیلی کو کھولا یاقوت سرخ کے دانے
اس تھیلی مین نکلے خواجہ نے وہ بھی نصف نصف کردیے پھر خواجہ نے ایک صندوقچی نکالی اسمین سے کچھ دانے
الماس کے نکلے وہ بھی نصف نصف کردیے پھر ایک پوٹلی نکالی اسمین کچھ زیور جڑاؤ رکھا تھا وہ بھی نصف
نصف کردیا داروغہ خوش ہوا اپنے دلمین خیال کرتا ہوکہ اب کئی سلطنتون کی قیمت میرے پاس آگئی اس
طلسم کی کیا حقیقت ہے مین خود ایسے ایسے دس طلسم خرید کرکے لوگون کو دیدونگا اسی فکر مین تھا کہ خواجہ نے
ایک ڈبا نکالا اسکو کھولا تو ایک جوڑی موتی کی بہت بڑی آبدار نکلی خواجہ نے کہا داروغہ صاحب یہ وہ موتی
ہین جنکی قیمت آجتک بادشاہان عالم نہ دے سکے اور مثل انکا دوسرے زمین پر ممکن نہوا داروغہ موتیون
کو دیکھکر خوش ہوگیا کہا خواجہ واقعی آجتک میری نگاہ سے ایسے موتی نہین گذرے خواجہ نے کہا اسمین سے
ایک اپنے پاس رکھیے گا اور ایک میرے گھر بھیجدیجیے گا اور اگر آپ کے بہت ہی پسند ہون تو جو مزاج مین
آئے اسکے عوض مین روپیہ میرے گھر روانہ کردیجیے گا کیونکہ ایسی جوڑی دستیاب نہوگی داروغہ نے

کما دیکھا جائیگا ان سب کے بعد خواجہ نے ایک ڈبیا سرخ پتھر کی نکالی بہت بہت زور کیا مگر وہ ڈبیا نہ کھلی خواجہ نے
کہا داروغہ صاحب اس ڈبیا مین عجائب روزگار ایک چیز ہو مگر کیا کرون مجبور ہون کہ مجھسے کسیطرح یہ نہین کھلسکتی
ہو آپ اس ڈبیا کو میرے مکان بھیجدیجیے گا داروغہ نے کہا خواجہ مین دیکھون اسمین کیا ہو خواجہ نے کہا اگر آپ سے
کھل سکے تو دیکھ لیجیے داروغہ نے بہت زور کیا ڈبیا کھل گئی کچھ خاک سی اڑی داروغہ بیہوش ہوکر زمین پر گرا
خواجہ نعرہ کرکے اٹھے جو اسباب داروغہ کو دیا تھا سب داخل زنبیل کیا داروغہ کا لباس اتارا وہ آپ پہنا
اپنی صورت داروغہ کی بنائی داروغہ کو اپنی صورت بنایا سب قید اسکو پہنا لی اخلق مین کمند عیاری کا خوش
دیا کھینچا انکو حجرے سے باہر آئے قفل دیکر روانہ ہوے تھوڑی دور جاکے ایک حجرہ اور نظر آیا خواجہ نے اسکو
کھولا دیکھا اپنے ہی لشکر کا ایک ساحر قید ہو خواجہ بصورت داروغہ اسکے قریب گئے زبان سے سوزن
نکالا اپنے تئین ظاہر کیا ساحر نے خواجہ کی بہت تعریف کی چاہا ہمراہ چلے مگر خواجہ نے روک دیا کہا جسوقت
مین مریخ آفتاب عالم کو رہا کرونگا اسوقت آپ لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لونگا ابھی مجھے انکو رہا کرنا ہو ساحر نے
کہا بہتر جو آپ فرمایئے خواجہ نے کہا تم یہین رہو مین حجرے کو بند کیے جاتا ہون ساحر نے قبول کیا خواجہ
اس حجرے سے باہر آئے قفل دیکر آگے بڑھے اور ایک حجرہ نظر آیا اسکو کھولا دیکھا رفیق جادو قید آہن مین
جکڑا ہوا ہو خواجہ بصورت داروغہ اسکے قریب آئے رفیق جادو نے بنگاہ غضب دیکھا خواجہ نے مسکرا کے اپنی
زبان سے سوزن نکالا رفیق جادو نے سحر کیا کہ سب قید جسم سے کٹ کے گری کہا داروغہ صاحب آج کیا سبب
جو آپنے مجکو رہا کیا خواجہ نے اپنے تئین ظاہر کیا رفیق جادو خواجہ کے قدمون پر گر پڑا بہت کچھ تعریف کی خواجہ نے کہا
ابھی تم اسی حجرے مین رہو جب مین مریخ آفتاب عالم کو رہا کرونگا تو سب کو اپنے ساتھ لیکر چلونگا رفیق بھی حجرے
مین رہا خواجہ کو آگے اور ایک حجرہ ملا اسکو کھولا شفیق جادو کو وہان اسیر پایا اسکو بھی خواجہ نے رہا کیا مگر
شفیق کو بھی اسی حجرے مین چھوڑا اور آگے بڑھے کئی ساحر اسیطرح رہا کیے بعد سب کے خواجہ ایک مقام پر پہنچے
دیکھا کہ وہان بہت سے آدمی دروازے پر بیٹھے ہین اور بڑے بڑے ساحران غدار سانپ بچھو گلے مین ڈالے
ہوے نگہبانی کر رہے ہین مکان بھی نہایت نفیس بنا ہوا ہو سب سامان شاہی وہان موجود ہو مگر دروازہ
مقفل ہو خواجہ سمجھے کہ مریخ اسی جگہ اسیر ہو مگر مشکل یہ ہو کہ بڑے بڑے ساحر وہان موجود ہین ایسا نہو کہ عیاری
کھل جائے تو محنت ضائع ہو اور پھر تمام عمر رہائی بھی نہ ملے یہ سوچکر چاہا ٹھہرون وہان نہ جاؤن مگر پھر خیال مین
آیا کہ دیکھا جائیگا قفل در کھولونگا ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیون کھولتے ہین کیا
حکم شہنشاہ بھول گئے داروغہ نقلی نے جواب دیا ایک کار ضروری ہو اسوقت اندر جانا ضرور ہو خاص حکم شہنشاہی
میرے پاس مع ایک قیدی کے آیا ہو ساحرون نے کہا ہم بھی سنا چاہتے ہین داروغہ نے کہا شہنشاہ نے ایک
گلدستہ مجکو بھیجا ہو اور ارشاد کیا ہو کہ اس گلدستے کو مریخ کو سونگھا دینا اسکے تعمیل کیو اسطے جاتا ہون ساحر
خاموش ہو رہے داروغہ نقلی نے قفل کھولا اندر آیا دیکھا مکان بہت آراستہ ہو خادم خدمتگار چارو نطرف
پھر رہے ہین داروغہ نقلی آگے بڑھا دیکھا ایک پردہ اطلس زری کا پڑا ہو اس پردے کو اٹھایا خادمون
نے کہا داروغہ صاحب اسوقت اندر تشریف نہ لیجائیے شاہزادہ عالم خواب مین ہین داروغہ نے کہا ہمکو حکم
شہنشاہ ہو چکا ہو کہ اسیوقت اندر جاؤن تم لوگ کیون مانع ہوتے ہو سب خاموش ہو رہے داروغہ نقلی پردہ
اٹھا کے اندر آیا دیکھا فرش نہایت پرتکلف بچھا ہو ایک جانب مسند زرتار بچھی ہو اسپر مریخ آفتاب عالم

لباس پر تکلف پہنے جیا تخت پر سونے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا بیٹھا ہے زبان میں سوزن ہے خواجہ قریب آ کے دیکھا
مریخ سو رہا ہے داروغہ نقلی نے ہاتھ دبایا مریخ نے آنکھ کھولی بنگاہ غضب داروغہ کیطرف دیکھا داروغہ نقلی نے زبان
سے سوزن نکالا مریخ نے زنجیروں کیطرف دیکھا سب زنجیریں ٹوٹ گئیں مریخ آفتاب علم اٹھا کہا اے
داروغہ تو نے مجھے کیوں ہاتھ لگایا داروغہ نقلی نے اپنے تئیں ظاہر کیا مریخ نے دیکھا خواجہ عمرو نامدار ہیں قدموں پر گر پڑا
کہا خواجہ سوا آپ کے اور یہ بات کس کو دسترس ہے صاحبقران نامدار لشکر اسلام کی کیفیت بیان فرمائیے خواجہ نے
کل حال بیان کیا مریخ آفتاب علم نے کہا اسوقت یہاں ٹھہرنا بہتر نہیں ہے جلد تشریف لے چلیے خواجہ نے کہا میں
نے سب کو رہا کیا ہو وہ لوگ روانہ ہو چکے ہیں مریخ نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے کوئی نہیں بول سکتا ہے
جسوقت تک میری زبان میں سوزن تھا اسوقت تک میں مجبور تھا اب کسکی مجال ہے جو مجھے بول سکے
دیدیجئے گا ہمت جائیگا یا میرے ساتھ آئیگا گو میں مدت سے والدہ ماجدہ کی خدمت میں نہیں گیا ہوں وہاں
ضرور جاؤنگا آپ ساحروں کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہو جائیے میں آپ سے انشاء اللہ تعالیٰ راہ میں ملاقات کرونگا
خواجہ نے کہا میں کسی کے ہمراہ نہیں جاؤنگا ایسا ہو کوئی مجھے راہ میں گرفتار کرلے مریخ نے کہا میں آپکے
واسطے بندوبست کرونگا خواجہ نے کہا مجھے تنہا ہی جانے دو مریخ آفتاب علم نے کہا اچھا آپ کسی اور جگہ جاکر
میرا انتظار کیجیے کہ میں آپکے پاس حاضر ہوتا ہوں خواجہ نے ایک مقام قرار دیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی
آپ باہر تشریف لے چلیے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی مریخ باہر آیا وہ ساحر جو بعہدہ نگہبانی وہاں موجود تھے انھوں نے مریخ
کو جو دیکھا سب کانپ گئے مریخ نے کہا کیوں صاحب آپ لوگ ہماری محافظت کرتے تھے اب آپکے لیے کیا سزا
تجویز کیجائے ساحروں نے ہاتھ باندھ کر عرض کی ہم حکم شہنشاہ سے مجبور تھے آپ بھی ہمارے مالک ہیں جو مزاج
میں آئے وہ ہمارے حق میں کیجیے مریخ نے کہا اگر تم سب کو اپنی جان عزیز ہو تو اس مذہب باطل کو ترک کرو ورنہ
ابھی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کی جان جائیگی ایک دم میں تمام طلسم کو تہ و بالا کر دونگا ساحروں نے جو
مریخ کو اس درجہ برہم پایا بہت سے تو مسلمان ہوئے بہت سے ایمان نہ لائے مریخ نے برق غضب گرا کے ان کو
جلا دیا ساحروں کو رہا کیا سب نے مریخ کو سلام کیا مریخ نے کہا آپ لوگ تشریف لے چلیں میں آپ سے
راہ میں مل جاؤنگا اور جس صحرا کا وعدہ خواجہ سے کیا تھا وہی صحرا ان سب کو بتا دیا اور یہ بھی کہدیا کہ وہاں
خواجہ عمرو ثانی بھی ملیں گے جب آپ لوگ وہاں پہنچیں تو خواجہ کو تلاش کریں اور انکی محافظت رکھیے گا
کہ اس طلسم میں انکے دشمن بہت سے ہیں ساحروں نے کہا آپکے فرمانے پر موقوف نہیں ہے ہمکو خود خواجہ
کا خیال ہے یہ کہکر ساحر روانہ ہوئے مریخ آفتاب علم اپنے مکان کیطرف گیا جب مکان کے قریب پہنچا
جو لوگ وہاں محافظت کر رہے تھے سب نے مریخ کو جو آتے ہوئے دیکھا آپس میں کہا اب تو مریخ آفتاب علم
کا یہاں آنا مناسب نہیں ہے اگر شہنشاہ سنیں گے تو کیا کہیں گے مگر غضب یہ ہے کہ ہم روک بھی نہیں سکتے جسکو اپنی
جان دو بھر ہو وہ روکے یہ لوگ اسی خیال میں رہے مگر مریخ آفتاب علم مکان کے اندر چلا گیا سب خاموش
ہو رہے مریخ جو گھر میں آیا اپنی ماں ملکہ خوش نگاہ سے ملا ماں نے جو بہت دنوں کے بعد دیکھا گلے سے
لگا لیا دیر تک روئیں پھر اپنے تئیں سنبھال لیا اے کمان ابرو سے ملا پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ملکہ خوش نگاہ
سے رخصت طلب کی ملکہ نے بہت بہت روکا مگر مریخ نے سبب اپنے چلے جانیکا بیان کر دیا ملکہ خاموش ہو رہی
اتنا کہا کہ ہماری طرف سے جمیع الملک کو دعا کہنا اور حسرت دیدار تھا ہر گز نا مریخ خاموش ہو رہا رخصت ہوکر

باہر آیا جہاں کا خواجہ نے وعدہ کیا تھا اُس صحرا کیطرف روانہ ہوا یہاں خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے بیوبچے ایک
درخت کے سایے مین جاکر بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد اور ساحر بھی آئے تو خواجہ نے سب کو پہچانا مگر اپنے
تئین ظاہر نہ کیا اُن لوگون نے خواجہ کو تلاش کرنا شروع کیا بہت سی آوازین دین مگر خواجہ نے جواب نہ دیا
جب مریخ آفتاب علم اُس صحرا مین آیا اور خواجہ نے مریخ کو بخوبی تمام پہچان لیا تو اپنے تئین ظاہر کیا مریخ
نے کہا خواجہ اب یہان سے اگر پیادہ پا چلین گے تو بہت دنون مین پہونچین گے وہان مہلت کے دن ختم ہوجائینگے
اور صاحبقران سے جنگ شروع ہوجائیگی اس سے بہتر یہ ہو کہ مین تخت سحر بناتا ہون آپ سب لوگ ایک ہی
تخت پر بیٹھ لیجئے تو ایک روز مین وہان پہونچ جائینگے خواجہ نے کہا اے مریخ آفتاب علم مہلت کے دن تو ختم
ہوچکے یقین ہو کل مقابلہ ہو مریخ نے کہا اگر خدا چاہے تو مین عین وقت مقابلہ وہان پہونچون یہ کہکر ایک تخت سحر بہت طول
بنایا سب ساحرون کو بٹھایا آپ بھی بیٹھا تخت کو سحر کرکے بلند کیا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر اسلام اور فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب فیروز نے خواجہ عمرو تالی کو اسیر کرکے جانب قیدخانہ روانہ کیا تو اور ملازمین کو بلایا اُنسے کہا کہ سنجگان
کو اپنے ساتھ لے آؤ بلکہ زمرد ثانی کو بھی میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ایسے وقت مین آپ کا تشریف لانا بہت مناسب
ہو کہ مین تنہا ہون ایک دو روز یہان اور قیام کرونگا بعد اسکے مقابلہ حمزہ لشکر مین چلونگا آپ ضرور تشریف
لائیے ملازمین زمرد ثانی کے آئے جو کچھ فیروز نے پیام دیا تھا وہ سب زمرد سے کہا زمرد گرفتاری
عمرو کی سنکر بہت خوش ہوا سنجگان سے کہا اب چلنے مین کیا قباحت ہو سنجگان نے کہا میرے پاس بھی
فیروز ستارہ پیشانی نے پیام بھیجا ہو بلکہ جسوقت خواجہ کی قید جاتی تھی اسوقت لوگ میرے پاس آئے
تھے اور کہتے تھے کہ قیدی کے دیکھنے کو چلو مین تو نہین گیا اور لوگ گئے تھے اسلئے کہا یہ یقین ہو کہ قیدی قید ہی رہیگا
نہین معلوم اور کسقدر لوگون کو ہلاک کرکے وہ اپنے لشکر مین آگئے ہونگے اور اب یہان بھی تشریف لائینگے
اس موقع پر وہان جانا میرے نزدیک اچھا نہین ہو کسی حیلے سے ٹال دیجیے زمرد نے ساحرون سے کہا ہماری
طرف سے اپنے شہنشاہ کو سلام کہنا اور کہہ دینا اگر مین اور سنجگان اسوقت مین وہان چلا آؤنگا تو فوج کے
انتظامات کون کریگا اس سے بہتر یہ ہو کہ ہم لوگون کو یہین رہنے دیجیے بلکہ آپ بھی یہین تشریف لے آئیے اب
وہان زیادہ رہنا اچھا نہین ہو کل تین دن اور باقی ہین ایسا ہو کہ مسلمان لوگ شبخون آجائین تو بڑی مشکل ہو
یہ کہکر ساحرون کو روانہ کیا ساحرون نے آکر فیروز سے کہا فیروز نے جو سنا کہ مسلمان شبخون آئینگے گھبرا گیا کہا
اب مین یہان نہ رہونگا نہین تو لشکر میرا تباہ ہوجائیگا اسیوقت حکم پہونچا دو کہ چلنے کی تیاری ہو ساحرون نے
سب ملازمون سے کہا کہ شہنشاہ اب یہان سے کوچ کرینگے اپنے لشکر کیطرف چلین گے چلنے کی تیاری کرو آج اور
یہان مقیم ہین کل صبح کو روانہ ہوجائین گے ساحرون نے جو یہ خبر سنی سب نے جلدی جلدی چلنے کی تیاری
کر دی فیروز اُس شب کو تو وہین رہا دوسرے روز وہان سے روانہ ہوا قریب شام اپنے لشکر مین آکے پہونچا
عمرو سے کل کیفیت عیاری کی بیان کی سنجگان نے کہا مین نے تو آپ سے عرض کر دیا تھا کہ عیار لوگ غافل
نہین رہتے ہین فیروز نے کہا بھلا اپنی سزا کو بھی تو پہونچ گئے مین نے قید کرکے بھیجدیا ہو اب تمام عمر رہائی
نہ پائینگے قیدخانے مین مرجائینگے سنجگان نے کہا اس خیال کو محال تصور فرمائیے یقین ہو کہ وہ اپنے لشکر مین چین کرتے

ہونگے زمرد نے بھی کہا اے سخت گان تمکو تو عیارون کے نام سے خوف آتا ہے اور ساحرون کی حقیقت نہین جانتے
ہو سخت گان نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین ہزارون عیاریان آپکی دیکھ چکے خداوند نالان وگریان ہو کر
یہان سے چلے گئے اور آپکے بسا فرماتے ہین زمرد خاموش ہو رہا فیروز نے کہا مین نے بڑے بڑے انتقام
کر لیے ہین اب کسیکی مجال نہین جو اُس قید سے نکل سکے سخت گان نے کہا جب وہ یہان تشریف لائینگے آپ
پر ظاہر ہو جائیگا فیروز نے کہا اب کس بات کا انتظار ہے فرصت تو آفتاب ہزار صورت سے نکلی تھی وہ تو ہو نہین سکتا پ
مین کیونکر اس بات کو ملتوی رکھون سخت گان نے کہا میری بھی یہی صلاح ہے فیروز نے کہا آج مین اسم اعظم
حمزہ کا بند کرونگا جسنے حکیم کی وجہ سے اسم اعظم نہ بند ہوا اب مین بند کرونگا سخت گان نے کہا آپکو اختیار ہے
فیروز نے اسیوقت ایک طائر سیاہ جھولی سے نکالا کچھ پڑھ کے اسکی طرف پھونکا طائر نے ایک چیخ ماری پر ہلائے
فیروز نے کہا اے طائر مین چاہتا ہون اسم اعظم حمزہ کو بند کر اور اسکی زبان مین لکنت پیدا کر طائر نے کہا
یہ کیا بڑی بات ہے مین ابھی جاتا ہون اسم اعظم بند کیے لیتا ہون یہ کہکر طائر اُڑا اور لشکر اسلام کیطرف چلا
یہان صاحبقران زمان اسوقت بارگاہ کے باہر ٹہل رہے تھے اور سردار بھی ہمراہ تھے آپسمین ذکر ہو رہا
تھا کہ فیروز نے بڑی مکاری کی حکیم قسطلین کو عیار کے ذریعہ سے منگا کر اسیر کیا نہین معلوم اس بیچارے
پر کیا گذری ہو صاحبقران فرماتے تھے حکیم کا مجھے بہت خیال ہے مگر خواجہ دو تین روز سے کہین گئے ہوئے ہین
اُنکی کیفیت بالکل نہین معلوم ہوئی یہ امر باعث انتشار ہے نہین معلوم خواجہ کہان ہین اور اُنپر کیا مصیبت پڑی
ہو دو تین روز ہو گئے ہین مینے چالاک و برق کو بھی روانہ کیا تھا وہ لوگ گئے تھوڑی دیر مین واپس آئے
مجھے کہا کہ وہان راستہ بند ہے کوئی صورت جانیکی نہین ملتی بدیع الملک نے عرض کیا کیا عجب ہے جو خواجہ
کسی حکمت سے اندر چلے گئے ہون صاحبقران نے فرمایا اگر خواجہ آزاد ہوتے تو ضرور آتے کبھی دو تین دن
دیکھتے کوئی ایسی ہی بات ہے جو اُنکو عرصہ ہو گیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سب نے دیکھا ایک طائر سیاہ رنگ
اُڑتا ہوا آیا قریب صاحبقران کے پہونچ کے ایک چیخ ماری کہ بہت سے لوگ گر پڑے اور جو خاص خاص
سردار تھے وہ بھی متحیر ہو گئے صاحبقران زمان سر تھام کر زمین پر بیٹھ گئے وہ طائر اُڑتا ہوا چلا
گیا بدیع الملک نے تیر بھی لگایا مگر طائر تک نہ پہونچا سب سردار صاحبقران کے گرد آ گئے امیر کو
اُٹھا کے بارگاہ مین لائے کچھ افاقہ ہوا صاحبقران سے لوگون نے عرض کی یا امیر مزاج مبارک کی
کیا کیفیت ہے امیر نے اشارے سے فرمایا مجھ مین طاقت گفتار نہین ہے زبان قابو مین ہو تو کچھ کہون بدیع الملک
نے کہا فیروز نے اسم اعظم بند کیا ہے صاحبقران فرش خواب پر آ کر لیٹ رہے سردار گرد جمع ہوئے
امیر بیتاب کروٹ لیتے تھے اشارے سے فرماتے تھے کہ دلمین آتش مشتعل ہے بدیع الملک کی
آنکھون سے آنسو جاری تھے یہان تو یہ حالت تھی کہ ہرکارون نے آ کر دعاے دولت دی اور
عرض کی کہ فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہے صاحبقران نے اُسی حالت مین اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے بدیع الملک نے اجازت طبل بجنے کی دی لشکر اسلام
مین بھی نقارہ ازرمی پر چوب پڑی تیاری جنگ کی ہونے لگی شب بھر لشکرون مین تیاریان رہین جب چار
پہر رات گذری اور آفتاب فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا تو بدیع الملک نوجوان نے فریضہ سحری سے فراغت
کی صاحبقران زمان بھی بوقت تمام اُٹھے بمکتابہ نماز خدا بجا لائے مرکب طلب کیا خادم در بارگاہ پہ اسپ

صبا رفتار لائے صاحبقران بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سب لوگ منتظر تھے امیر کو سب نے
سلام کیا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے جانب میدان کارزار چلے اسطرف فیروز ستارہ پیشانی
اور زمرد ثانی لشکر بیشمار ہمراہ لیکر میدان مین آیا جانبین کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت
کی اشعار عبرت خیز حیرت انگیز پڑھے گرد کیت گرد کا گھر ہے فیروز نے اپنا تخت آگے بڑھایا اور پکار کر کہا اے
حمزہ ثانی اب بھی کچھ نہین گیا ہے اپنے ارادے سے باز آؤ میرے طلسم سے واپس جاؤ مجھے تمہاری شجاعت
پر رحم آتا ہے واقعی تمسا شجاع آج تک میری نگاہ سے نہین گذرا مین تمکو اپنی سرحد سے نکال دونگا یہان
کوئی تمسے نہ بولیگا اور مجھے روکے تم نہ پاؤ گے مین خداوند طلسم ہون ایک حکیم قرنطین پر تمکو ناز تھا
اسکو بھی مین نے اسیر کرلیا اب کس پر تم ناز کروگے اسم اعظم بھی تمہارے پاس نہین ہے جو سحر سے امان دیگا
اس سے بہتر یہ ہے کہ اب واپس جاؤ اپنے ارادے سے باز آؤ صاحبقران زبان مین طاقت گفتار نہ تھی مگر
ہونٹھ چبا کر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا بدیع الملک نے آگے بڑھ کے فرمایا او بیہودہ گو کیا یاوہ گوئی کرتا ہے ہمکو سواے
ذات خدا اور کسی شے پر ناز نہین ہے وہی ہر حال مین ہمارا حامی و مددگار ہے حکیم قرنطین کو اگر تونے مکاری
سے گرفتار کرلیا تو کیا ہوا اور اسم اعظم بند کرلیا تو کیا ہوا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا تجھ اسم اعظم بند کرلینے سے
تجکو فتح نصیب نہوگی جو تیرے مزاج مین آئے وہ ہماری ہلاکت کیواسطے کر ہمارا خدا مالک ہے ہم اپنے ارادے
سے باز نہ آئینگے جبتک زندہ ہین بے فتح کیے واپس نہ جائینگے فیروز نے کہا اے جوان گو ابھی تو بہت کمسن
ہے مگر تجھسا شجاع بھی پردۂ دنیا پر پیدا نہین ہوا ہے مین تجھسے یہ تو نہین کہ سکتا ہون کہ تو اپنا ترک مذہب
کردے مگر اسقدر ضرور کہونگا کہ تو بھی اپنے ارادے سے باز آ اور میرے طلسم سے نکل جا بدیع الملک نے
کہا کیا ایکبار کا کہنا تجھے کافی نہین ہوا ہے جو بار بار مجھے کہتا ہے جو بات ایکبار بہادرون کی زبان سے نکل جائے
اسکو یقین کر اور یہ خیال نہ کر کہ ہم اسکے خلاف کرینگے فیروز نے کہا اب تمہین اختیار ہے مین بہت سمجھا چکا
یہ کہکر پھر اپنی جگہ پر جاکے کھڑا ہوا فوج کیطرف دیکھا ایک ساحر کو اشارہ کیا وہ میدان مین آیا لشکر اسلام
سے بدیع الملک نوجوان نے گھوڑا بڑھایا قریب صاحبقران کے آئے عرض کی یا امیر اجازت
میدان دیجیے امیر نے چاہا کچھ کہین بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران کچھ فرمانے کی ضرورت نہین
ہے وقت ایسا ہے کہ انہین سب پر ہے آپ مجکو اجازت میدان مرحمت فرمایئے صاحبقران نے
اشارے سے کہا کہ جاؤ بدیع الملک نام خدا لیکر میدان مین آئے ساحر نے کہا اے جوان تو مجھسے
کسطرح مقابلہ کرنا چاہتا ہے بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ جسطرح تیرے مزاج مین آئے مین موجود ہون
ساحر نے کہا اے جوان پہلے تو مجھپر حربہ کرلے کہ تجھے حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگون کا
یہ دستور نہین ہے جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرلینگے ساحر نے تلوار میان سے نکالی
بدیع الملک کے سر پر وار کیا بدیع الملک نے سپر اٹھائی مگر اس نے تلوار سحر کرکے لگائی تھی سپر کیونکر
روکتی تلوار نے سپر کو کاٹا سر مین اتر آئی ساحر نے عمداً ہاتھ روک لیا بدیع الملک نوجوان پر بیہوشی
طاری ہوئی گھوڑے سے زمین پر گرے ساحر نے بدیع الملک کو اٹھایا اور اپنے لشکر کیطرف واپس گیا دوسرا ساحر
نکلا اسنے آواز دی ایک ایرج صاحبقران کے سامنے حاضر ہوئے اجازت میدان لیکر آئے ساحر نے کہا اے
جوان تو وار کرلے ایرج نے فرمایا ہمارا دستور نہین ہے پہلے تو وار کر ساحر نے نیزہ ایرج پر مارا

ایرج نامدار نے جانباز کو خالی دین گرا اُسنے سحر کے ذریعے سے وار کیا تھا ایرج بھی زخمی ہوئے بیہوش
ہوکر گھوڑے سے گرے ساحر انکو اُٹھا کر لیگیا اسکی جگہ پر دوسرا ساحر آیا لشکر اسلام سے شاہزادہ سکندر
فرخ لقا امیر سے اجازت لیکر میدان مین گئے یہ بھی زخمی ہوکر اسیر ہوگئے اسیطرح تا شام دس سردار
لشکر اسلام کے گرفتار ہوئے جب آفتاب غروب ہوا دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس ہوئے صاحبقران جو
اپنی بارگاہ مین آئے سردارون کے غم والم مین اور زیادہ تردد بڑھا شب بھر جاگ کے بسر کی صبح کو پھر میدان
کارزار مین تشریف لائے اُس روز بھی بہت سے سردار تا شام اسیر ہوئے آٹھ روز تک معرکہ کارزار گرم رہا
نوین روز صاحبقران زمان کو فیروز نے مبتلاے سحر کیا قریب تھا کہ فیروز امیر کو اٹھا کر لیجائے کہ یکایک برق
چمکی فیروز کی آنکھ جھپک گئی جب خیرگی دفع ہوئی اُسے صاحبقران کو سامنے نہ پایا سخت گھبرایا پلٹ کے
جو دیکھا اپنی سپاہ مین بہت سے لوگون کو بے سر پایا گھبرا کے آگے بڑھا تھا کہ دو صفین اُسکے لشکر کی زمین پر گرین
سب کے سر اُڑ گئے فیروز نے آسمان کیطرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا اور آگے بڑھا دیکھا مریخ آفتاب علم اور بہت
سے ساحران جلیل ایک جانب کھڑے ہوئے سحر کر رہے ہین فیروز نے کہا او مکار اب تو میرے ہاتھ سے بچکر
اب کہان جاؤگے یہ کہکر آگے بڑھا مریخ آفتاب علم نے ساحرون سے کہا آپ لوگ فوج کو تباہ
کرین مین اسسے سمجھ لونگا ساحر تو ادہر سے سحر لیکر فوج کیطرف مخاطب ہوئے مریخ آفتاب علم نے بڑھ کے
فیروز پر نیچہ سحر کا وار کیا فیروز نے خالی دیا جھولی سے اپنا نیچہ نکالا مریخ و فیروز مین نیچہ چلنے لگا دیر تک
آپسمین خوب نیچہ چلا جب دونون خوب تھکے تو فیروز ٹھہر گیا جھولی سے ایک آئینہ نکالا مریخ کیطرف اُس
آئینے کو بڑھایا مریخ نے بھی جھولی سے ایک آئینہ نکالا فیروز کیطرف بڑھایا دونون آئینے جلکر خاک ہوئے
فیروز نے پلٹ کے جو دیکھا تو فوج کم باقی رہگئی ہے ادہر تھوڑی دیر مین قتل ہوا جاتی ہے اسنے مریخ سے کہا
آج مین مہلت مانگتا ہون مجھے نہ معلوم تھا کہ تجھ سے مقابلہ پڑیگا نہین تو مین اپنا سامان درست کرلیتا مگر
کل تجھ سے ضرور مقابلہ کرونگا مریخ نے جواب دیا کہ ویسا ہی مقابلہ ہوگا جیسے آجتک رہا تھا کہ مہلت طلب کرکے
فرار پر قرار کیا تھا فیروز نے جواب دیا کہ وہ وقت اور تھا اور اب تو مجھے مسلمانون کا مٹا دینا منظور ہے اسوقت
تک تو یہ خیال تھا کہ شاید اہل اسلام اب بھی راہ پر آجائین اور میری اطاعت قبول کرین جب مجھکو یقین
کامل ہوگیا کہ یہ لوگ میری اطاعت قبول نہ کرینگے تو مین انکو مٹا دونگا مریخ نے کہا کوئی انکو نہین
مٹا سکتا ہے سواے خدا کے یہ دعوے باطل ہے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین کل دکھادونگا
مریخ آفتاب علم نے جواب دیا ہم دیکھ لینگے یہ باتین کرکے فیروز اپنے لشکر کیطرف پلٹا مریخ نے ساحرون
کو منع کیا سب ٹھہر گئے فیروز ستارہ پیشانی اپنے لشکرگاہ کیطرف واپس گیا مریخ اپنی طرف واپس
آئے سب لشکر اسلام بھی پلٹا سردارون نے صاحبقران ثانی کو بارگاہ سلیمانی مین پایا مریخ
سے کہا یہان صاحبقران کو کون لایا ہے مریخ نے کہا مین صاحبقران کو یہان پہونچا گیا تھا یہ ذکر تھا
خواجہ بھی آئے مریخ نے کہا خواجہ آپ نے کہان دیر لگائی تھی خواجہ نے کہا مین ایک ضرورت
سے لشکر مین مشغول رہا تھا مریخ خاموش ہو رہا سرداران اسلام سے مریخ نے کہا کہ خواجہ مقتولان
کفار کے کپڑے اتار رہے تھے مریخ ہنس کے خاموش ہو رہا خواجہ نے صاحبقران کی جو کیفیت دیکھی
بہت افسوس کیا مریخ نے عرض کی خواجہ آپ گھبرایئے نہین یہ حالت ابھی دفع ہوئی جاتی ہے یہ کہکر بارگاہ

سے نکلا میدان مین آیا جھولی سے ایک عقاب کاغذ کا نکالا اسیر کچھ پڑھ کے پھونکا وہ عقاب اڑ کے ہاتھ پر بیٹھا
مریخ نے کہا او عقاب طائر سیامری کو لا سکتا ہے عقاب نے کہا کیا بڑی بات ہے مریخ نے کہا جا اور ابھی لا عقاب مریخ
کے ہاتھ پر سے اڑا لشکر فیروز کے جانب چلا تھوڑی دیر مین سب نے دیکھا کہ وہی عقاب ایک طائر سیاہ کو
پنجہ مین دبائے ہوئے آتا ہے دیکھتے دیکھتے وہ عقاب مریخ آفتاب علم کے ہاتھ پر آ کے بیٹھا مریخ نے عقاب کی
گردن پر ہاتھ پھیرا اپنی پیشانی پر ایک سوزن مار کر خون کا ایک قطرہ اس عقاب کے منھ مین دیا عقاب اڑ کر
ہوا چلا گیا مریخ نے اس طائر کو کارد سحر کا لگا اسیوقت ذبح کیا اسکے ذبح ہوتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری
برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نامم من طیران جادو بود اسکے مرتے ہی امیر
کو ہوش آیا زبان قابو مین ہوئی امیر نے اسم اعظم پڑھا قلب کی سوزش برطرف ہوئی مریخ آفتاب علم نے
سامنے آکے امیر کو سلام کیا صاحبقران مریخ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے گلے سے لگالیا خواجہ بھی حاضر ہوئے
امیر نے کہا خواجہ تم کہان تھے خواجہ نے کل کیفیت بیان کی امیر نے بہت تعریف کی مریخ نے بھی کہا کہ صاحبقران
اگر خواجہ تشریف نہ لیجاتے تو میری آزادی غیر ممکن تھی امیر نے فرمایا اب سردارون کے فراق مین میری عجیب
کیفیت ہے نہین معلوم فیروز بے دین ان دلیرون سے کیونکر پیش آئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ
خاطر جمع رکھیے آج شب کو سب سردار آپ کے یہان آجائینگے امیر نے مریخ سے حکیم کے آنیکی کل کیفیت بیان کی
اور کہا اسیر ہو جانیکی حقیقت بھی کہی مریخ نے عرض کی کل شب کو مین حکیم صاحب کو ضرور رہا کر لاؤنگا خواجہ
نے آفتاب ہزار سر اور شعلہ پوش جادو اور مصاحبان فیروز کو زنبیل سے نکال کے ستون بارگاہ سے
روبروے صاحبقران باندھ دیا صاحبقران نے جوان ساحرون کو دیکھا خواجہ سے فرمایا خواجہ اسے تحقیق
کرو کہ اب یہ لوگ کیا کہتے ہین خواجہ نے اسیوقت قلم دوات طلب کیا سب کے سامنے رکھکر سوال کیا کہ او
منکران دین اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو شعلہ پوش جادو نے جو آنکھ کھولی اپنے
کو اس کیفیت مین پایا سخت گھبرایا دلمین خیال کیا کہ اب اسلام سے انکار کرنا اچھا نہین کیونکہ اہل اسلام کی
اقبالمندی مین شک نہین ہے یہ لوگ اس طلسم کو فتح کرلینگے اور سب لوگ ان کے ہاتھ سے مارے جاینگے
فیروز کے بنائے کچھ نہ بنیگا یہ سوچ کے شعلہ پوش جادو نے پرچے پر لکھا کہ مین بصدق دل اسلام قبول کرتا ہون
اور مذہب سامری پرستی کو ترک کرتا ہون یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے اس پرچے کو صاحبقران کیخدمت مین
پیش کیا امیر نے پڑھکر فرمایا خواجہ اس کو قید سے رہا کرو کہ اسنے ہمارا دین قبول کیا ہے خواجہ نے شعلہ پوش جادو کی
پیشانی کو دیکھا نور اسلام سے منور پایا اسکی زبان سے سوزن نکالا مشکین کھولدین شعلہ پوش دوڑ کر
صاحبقران کے قدمون پر گرا پڑا امیر نے سر اٹھا کے چھاتی سے لگایا دربار مین بیٹھنے کا حکم دیا اور مصاحبین
فیروز بھی مسلمان ہوئے خواجہ نے سب کو رہا کیا صاحبقران نے سب کو بیٹھنے کی اجازت دی آفتاب
ہزار سر کے قریب خواجہ آئے خواجہ نے کہا او آفتاب اب شناخت مین خداوند عالم کے کیا کہتا ہے آفتاب نے
پرچے پر لکھا کہ مین ہرگز مسلمان نہونگا خواجہ نے وہ پرچہ بھی امیر کو دکھایا صاحبقران نے کہا خواجہ تمھین
اپنے قیدی کے حق مین اختیار ہے مین اس سے آزردہ ہون خواجہ نے عرض کی یا امیر جب آپ آزردہ ہین تو
مین اسکے بابت کیا کرون سوا اسکے کہ اسکو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہے خواجہ آفتاب ہزار سر
کو باہر لیگئے مریخ آفتاب علم بھی خواجہ کے ہمراہ آیا خواجہ نے جلاد کو بلایا مریخ نے کہا خواجہ اسکے سر مین ایک مہرہ ہے

وجہ سے اسکی یہ آب و تاب ہے اور اسکے چہرے پر نگاہ نہین ٹھہرتی ہے وہ چہرہ اسکے سر سے نکال لو تو یہ قتل ہوگا خواجہ
برجستہ مریخ آفتاب علم نے عرض کی خواجہ وہ بہوتنے دو تکلیف بڑی تکلیف ہوگی مین نکالے دیتا ہون یہ کہکر
مریخ آگے بڑھا اور کارد جھولی سے نکالی اُس کارد پر دیر تک کچھ پڑھا قریب آکے اسکے سر کو تھوڑا چاک کیا خواجہ
نے دیکھا ایک چہرہ مانند ستارے کے تابان ہے آفتاب کے سر سے نکلا مریخ اُس چہرے کو لیکر خدمت
صاحبقران مین روانہ ہوا یہان خواجہ نے جلاد کو اشارہ کیا جلاد نے چاہا کہ ہاتھ مارے ایک برق زمین پر گری
جلاد کا سر اُڑ گیا سب کی آنکھین بند ہوگئین جب خیرگی دفع ہوئی خواجہ نے دیکھا آفتاب وہان نہین ہے متحیر
ہوئے سب طرف تلاش کیا جب کہین پتہ نہ پایا تو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران
یہ واقعہ گذرا امیر نے فرمایا اسکی قضا ابھی نہین تھی خواجہ نے عرض کی مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ اسوقت
آفتاب کو کون لیگیا مریخ نے کہا خواجہ مین جانتا ہون کہ کوئی لشکر حریف سے آیا ہوگا اُسنے یہ کیفیت دیکھی جلاد
کو ہلاک کیا آفتاب کو اُٹھا لیگیا مگر اُسکے سحر مین تاثیر باقی نہین رہی ہے اور ساحری اُسکی بہت کمزور ہو گئی یہ
کہکر مریخ وہان آیا جہان آفتاب ہزار سر کو برسر قتل بٹھایا تھا وہان کی خاک اُٹھائی اُس خاک کو علیحدہ
زمین پر رکھکر کچھ سحر کیا ایک ساحر کی شکل زمین پر بنی مریخ آفتاب علم نے خواجہ سے کہا اے خواجہ اکوان
جادو ایک ساحر ہے وہ آفتاب کو اُٹھا لیگیا ہے یہ اُسکی صورت شکلی خواجہ نے کہا دیکھا جائیگا کہانتک بچیگا
کبھی تو اسکی موت دامنگیر ہوگی مریخ نے عرض کی اگر آپکی مرضی ہو تو مین ابھی اسکو لا سکتا ہون خواجہ نے
جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے جب اسکی موت آئیگی آپ ہی یہان آجائیگا مریخ خاموش ہو رہا صاحبقران نے
مریخ سے کہا بدیع الملک نوجوان کا مجھے بہت خیال ہے کہ وہ صاحب تخت ہے جاتے ہو ایسا نہو کہ اُسکو دشمن کچھ گزند
پہونچائین مریخ نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھئے کسکی اتنی مجال نہین جو بدیع الملک نوجوان کو گزند
پہونچا سکے جبتک تین برس نہ گذر جائین اسوقت تک قیدیان طلسم قتل نہین ہوتے صاحبقران زمان خاموش
ہو رہے دن کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہوگئی مریخ صاحبقران زمان کے پاس آیا عرض کی مین جاتا ہون سردارون کو
رہا کرکے لاتا ہون امیر نے مریخ کو رخصت کیا مریخ آفتاب علم برائے رہائی سرداران اسلام روانہ ہوا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت اسیرون کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب فیروز مریخ آفتاب علم سے جلت لیکر جنگ سے واپس آیا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا اب قیدیون
کا یہان رہنا اچھا نہین ہے مریخ آفتاب علم نہین معلوم کسطرح سے رہائی پاکے یہان آگیا ہے وہ ضرور قیدیون کو
بھی لیگا بہتر یہ ہے کہ سب اسیرون کو زندانخانہ طلسمی مین روانہ کرو ملازمین اُسیوقت سرداران اسلام کو
قید لیکر روانہ ہوئے ایک دن کے بعد شہر فیروزیہ مین یہ خبر عام ہوئی کہ سرداران اسلام قید ہوکر آئے
ہین یہ بات محل مین پہونچی ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلائے کمان ابرو نے بھی سنا ملکہ لیلا اپنی مان کے
پاس گئی عرض کی اے والدہ مہربان مین نے ابھی کنیزون سے سنا ہے کہ کچھ سردار لشکر اسلام سے اسیر ہوکر
آئے ہین میرے قلب کی عجب کیفیت ہے کسی طور سے تحقیق کرایئے کہ کون کون سردار ہین ملکہ خوش نگاہ
نے کہا مجکو بھی تردد ہے ابھی سب کے نام تحقیق کراتی ہون یہ کہکر جو کنیزین رازدار تھین اُنکو بلا کر فرمایا کہ مین نے
سنا ہے کچھ سردار لشکر اسلام کے گرفتار ہوکر آئے ہین تم جا کر کیفیت دریافت کرو کہ کون کون لوگ اسیر ہوئے ہین نام

سب کچھ تحقیق کر لینا کنیزین اُسیوقت روانہ ہوئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا اے لیلاے کمان ابرو مین نے
کنیزون کو روانہ کیا ہی یقین ہی بہت جلد خبر معلوم ہو جاے ملکہ لیلا نے عرض کی کنیزین نہین معلوم کب خبر
لاتین مین خود جاؤنگی اور سب کی خبر لاؤنگی ملکہ نے بہت منع کیا مگر لیلاے کمان ابرو نہ ٹھہرین سحر کرکے بلند
ہوگئین قریب دارالامارہ پہونچین دیکھا بہت سردار ایک زنجیر آہن مین مسلسل ہین ساحر کشان
کشان لیے جاتے ہین مگر سب مبتلاے سحر ہین ملکہ سردارون کو دیکھ رہی تھین کہ نگاہ بدیع الملک نوجوان
پر پڑی ملکہ لیلاے کمان ابرو بیتاب ہوگئین چاہا اسیوقت رہا کر لاؤن مگر مناسب وقت نہ جانا کیونکہ
رسوائی کا خیال تھا اسوقت تو گریان و نالان واپس آئین اور ان سے سب حال بیان کیا ملکہ خوش نگاہ کی آنکھونسے آنسو ٹپک پڑے
مگر متحیر ہوکر کہا تعجب کی بات ہی اس شیر بیشہ جرأت کو ان لوگون نے کیونکر گرفتار کیا اسیر تو سحر تاثیر نہین کرتا
معلوم ہوتا ہی تمنے کسی اور کو دیکھا ہوگا صاحبقران کے لشکر مین جسقدر رعنا جوان امیر ہین اُن سب کی صورتین
باہم بہت مشابہ ہین ملکہ لیلاے کمان ابرو نے کہا آپ خود تشریف لیجاکے دیکھ آئیے میری عرض کا
یقین ہو جاے ملکہ خوش نگاہ سحر کرکے بلند ہوئین جب قریب دارالامارہ پہونچین دیکھا سب سرداران
اسلام زنجیر آہن مین مسلسل ہین گرفتار سحر ہین ساحر انکو کشان کشان لیے جاتے ہین جب دو تین سردار
آگے بڑھ گئے تو ملکہ خوش نگاہ نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان زنجیر آہنی مین جکڑے ہوے ہین گرفتار ہین
ایک ساحر سر زنجیر کا پکڑے ہوے کشان کشان لے جاتا ہی ملکہ خوش نگاہ کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے چاہا
اسیوقت رہا کر دون مگر خیال آیا ایسا نہو ساحرون سے مقابلہ پڑ جاے تو غضب ہو بے پردہ فاش ہو پھر وزیر
تلک یہ خبر پہونچے وہ نہین معلوم کسطرح پیش آئے اس کام کو سمجھ کے کرنا چاہیے یہ سوچ کے ملکہ خوش نگاہ
واپس آئین یہان لیلاے کمان ابرو کی عجب حالت تھی ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ تسلی دی کہا بی بی
اسقدر پریشان نہو مین اسکا بندوبست کرونگی غافل نہ رہونگی شب کو زندانخانہ سے جاکر لے آئینگے یا
اور سب سردارون کو بھی قید سے چھڑا لینگے ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ سمجھایا لیکن لیلاے کمان ابرو
کا اضطراب کم نہوا روتے روتے دن تمام کیا جب شام ہوئی تو ملکہ خوش نگاہ سے کہا بی بی اب رونا موقوف
کرو میرا قصد ہی کہ جب بارہ بج جائین تو مین قیدخانہ کیطرف جاؤن سب کو رہا کرکے لاؤن تمھاری وجہ سے آج
تلک ان لوگون کے رہنے کیواسطے کوئی مقام تجویز نہین کیا گیا کوئی سامان نہ درست ہو سکا اب جو وہ لوگ
آئینگے تو کہان رہینگے ملکہ لیلا کے بھی خیال مین آیا کہا واقعی مادر مہربان بہت صحیح فرماتی ہین اُن لوگون
کے رہنے کیواسطے انتظام کرنا چاہیے یہ خیال کرکے فوراً اُٹھین کنیزون کو بلایا سب سے فرمایا
کہ ہمارے باغ مین جاؤ سب محلسرا کو صاف کرکے فرش بچھا دو کنیزین اُسیوقت حکم پاتے ہی وہانسے
روانہ ہوگئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی اپنے باغ مین رکھنا اچھا نہین ہی لیلاے کمان ابرو نے
کہا اور کوئی مقام اس سے بہتر نہین ہی اول تو اس شہر کی سرحد پر باغ ہی دوسرے اس باغ مین محلسرا
اس قسم کی ہین جہان دو ہزار آدمی پوشیدہ ہو سکتے ہین خوش نگاہ نے کہا تمھاری خوشی جس بات
مین ہو مجھے وہی منظور ہی اور مقام بھی اچھا ہی وہان باغ اور مکانات ایسے ہین جو کوئی نہین جان سکتا
ہی لیلاے کمان ابرو نے عرض کی اب آپ تشریف لیجیے دیر نہ فرمائیے ملکہ خوش نگاہ جادو اُٹھین
لیلاے کمان ابرو بھی ہمراہ ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد زندانخانہ کے قریب پہونچین دیکھا دربان جاگ

رہے ہین داروغہ زندانخانہ ایک جانب بیٹھا ہو جنت سے لوگ اسکے گرد جمع ہین ملکہ لیلاے کمان ابرو
نے ملکہ خوش نگاہ سے کہا اب کیا ارادہ ہے داروغہ زندانخانہ بھی جاگ رہا ہے اور لوگ بھی ہوشیار ہین ملکہ
خوش نگاہ نے کہا بی بی اسکا کچھ خوف نہ کرو ہم اپنے جانیکے واسطے دوسرا راستہ پیدا کرلینگے ملکہ خاموش
ہو رہین خوش نگاہ عقب زندانخانہ پر آئین سحر کرکے دیوار مین در بنایا لیلاے کمان ابرو سے کہا
بی بی تم یہان موجود رہو مین اسیرونکو وہان سے لاتی ہون تم اپنے ساتھ یہان سے تخت پر لیکر باغ تک پہونچاؤ
مگر جب باغ سے واپس آنا تو اپنے ہمراہ کنیزون کو لیتی آنا کہ وہ سب کو یہان سے لیجائین اور بار بار جانیکی
تکلیف نہو ملکہ لیلاے کمان ابرو باہر رہین خوش نگاہ قید خانے کے اندر آئین پہلے شہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو اٹھا کر باہر لائین ملکہ لیلاے کمان ابرو کو دیا ملکہ نے بدیع الملک نوجوان
کو خوش نگاہ کے سامنے تو یہین تخت پر ڈال کے تخت کو بلند کیا جب کچھ دور نکل آئین تو سر شاہزادے کا
اپنے زانو پر لیکر سحر اتارا بدیع الملک کو ہوش آیا اپنے کو زمین سے بلند پایا گھبرا کے آنکھ کھول دی دیکھا
کہ ملکہ لیلاے کمان ابرو سرہانے بیٹھی ہین خوش ہوگئے مگر کمال حیرت ہوئی دلمین کہتے تھے کہ یہ واقعہ
اصلی ہے یا خواب ہو گر ا شکر تلاش سے ملکہ بھی اتنے دنون کی مفارقت کشیدہ تھین راہ بھر خوب خوب
باتین رہین تسکینون کے دفتر کھلے جب ملکہ باغ مین پہونچین تو بدیع الملک کو اپنی بارہ دری مین
لاکر مسند پر بٹھایا عرض کی مین ابھی حاضر ہوتی ہون آپکے ہمراہیون کو بھی لے آؤن تو پھر خدمتگذاری
مین معروف ہون بدیع الملک نوجوان نے کہا ہان ملکہ اسقدر تکلیف تمھین ضرور ہوگی مگر سب سردار
رہا ہوجائینگے آرام پائینگے ملکہ نے کنیزون کو بلایا سب کو اپنے ہمراہ لیکر پھر زندانخانہ کیطرف روانہ ہوئین
تھوڑی دیر مین زندانخانہ کی دیوار کے پاس پہونچین یہان ملکہ خوش نگاہ منتظر تھین کنیزون کو اپنے
ہمراہ اندر لیگئین سب سردارون کو کنیزین باہر لائین کچھ ملکہ خوش نگاہ نے اپنے تخت پر لیے کچھ
ملکہ لیلاے کمان ابرو نے اپنے تخت پر لیے سب کنیزون نے سردارون کو لیا وہان سے ملکہ کے باغ مین
آکر تخت اتارے جہان یہان ملکہ نے فرش کو حکم دیا تھا کنیزون نے سب مکان آراستہ کر رکھے تھے
سردارون پر سے سحر اتار کر ان مکانون مین روانہ کیا آدمی انکی خدمت کو مقرر کیے کنیزین کئی مین
سب انتظامات درست ہوگئے سرداران اسلام متعجب ہوئے کہ ہم تو اس بلا مین مبتلا تھے یہ راحت ملی
یہ کیا بات ہے اسکا سبب کیا ہے مگر ملکہ لیلاے کمان ابرو اور ملکہ خوش نگاہ جادو سب سردارون کو
مکانون مین روانہ کرکے بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین حاضر ہوئین ملکہ خوش نگاہ جادو نے
بدیع الملک کی بلائین لین کہا مجھے ایک مدت سے آپکے مزاج کی کیفیت نہین معلوم ہوئی تھی مریخ نے
جب یہان رہائی پائی تھی تو تھوڑی دیر کے لیے میرے پاس آیا تھا مینے اس سے کچھ کیفیت آپ کی پوچھی
اسنے کہا جس وقت تک مین لشکر اسلام مین تھا اسوقت تک خیریت تھی اب حال نہین معلوم مجھے یقین
تھا کہ آپ سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے حضرت آپ محفوظ ہین اس سبب سے کچھ اندیشہ نہ تھا اگر مجھے یہ
معلوم ہوتا تو کیا مجال تھی کسیکی جو آپکو اسیر کرسکتا بدیع الملک نے فرمایا آپکو میری کیفیت کیونکر معلوم
ہوتی سبب میری اسیری کا یہ ہوا کہ جو تحفہ جات میرے پاس دافع سحر تھے وہ فیروز نے اپنے لشکر سے
آفتاب کو بھیجکر منگا لیے بلکہ صاحبقران کا اسم اعظم بھی منگا لیا تھا حرز بیکل بھی لے لیا ہے اسم اعظم تو مریخ آفتاب علم

نے کھول دیا مگر حرز ہیکل ابھی تک نہیں ملی ہے آفتاب نے بکر مسلمان ہو کے مجھے دغا کی راہ میں سب کو بیہوش
کر کے تحفہ جات لیگیا اسی سبب سے میری یہ حالت ہوئی اگر فیروز عنبر ساحر کو میرے مقابلے میں بھیجا اور ساحر
کے ذریعے سے مقابلہ کرتا تو میں فضل خدا سے لڑائی فتح کر لیتا مگر آفتاب نے مکر کیا اور انصاف کو کام میں نہ لایا
ساحروں سے مدد چاہی سب لشکر کو خراب کر دیا نہیں معلوم صاحبقران پر کیا گذری اور کون کون سردار
میرے یہاں کے اسیر ہو کر یہاں آئے میں سب کو دیکھنا چاہتا ہوں خوش نگاہ نے کہا صبح کو سب سے ملیے گا
اسوقت موقع نہیں ہے بدیع الملک نے کہا میں صبح کو ضرور سب کو دیکھونگا اور صبح کو آپسے رخصت بھی ہونگا ملکہ
لیلائے کمان ابرو نے جو یہ بات سنی بدیع الملک کیطرف بنگاہ حسرت دیکھا بدیع الملک کی بھی نگاہ ملکہ
کے چہرے پر پڑی لیلائے کمان ابرو کے آنسو ٹپک پڑے بدیع الملک مجبور ہو گئے ملکہ کو تسکین بھی نہ دے سکے
تھے کیونکہ سامنے ملکہ خوش نگاہ بیٹھی تھیں لیکن خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی
اب میں رخصت ہوتی ہوں صبح کو پھر حاضر ہونگی اور جو جو امور ضروری ہیں انکی نسبت عرض کرونگی بدیع الملک
نے ملکہ خوش نگاہ کو روکا مگر اسنے کہا اب میرا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے محل میں سب کو میرا انتظار ہوگا وہ سب پریشان
ہونگے میرا جانا اچھا ہے بدیع الملک تو خود چاہتے تھے کہا آپ تشریف لیجائیے مگر صبح کو ضرور تشریف لائیے گا
کہ میں آپسے بھی رخصت ہو کر جاؤں ملکہ خوش نگاہ نے عرض کی ابھی تو آپ تشریف نہ لیجائیے کچھ دنوں
یہاں قیام فرمائیے جب میں عرض کروں اسوقت آپکو اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا میں کل
کیفیت آپ سے صبح کو عرض کرونگا الغرض خوش نگاہ وہاں سے روانہ ہوئیں بدیع الملک نوجوان نے ملکہ
لیلائے کمان ابرو کو تسلی دی آنسو پونچھے کہا ملکہ میں مجبور ہوں صاحبقران زمان پر نہیں معلوم وہاں کیا گذری
ہو اور انکی کیا کیفیت ہو اگر میں نہ جاؤنگا تو خرابی ہوگی اسکے علاوہ اسقدر سردار یہاں موجود ہیں اور یہی لوگ
جان لشکر ہیں اگر یہ نہوں تو لشکر بیکار ہے انہیں سب کو لیکر جاؤنگا صاحبقران سے ملونگا دیکھوں مقابلے کی کیا
صورت ہوتی ہے اب فیروز کسطرح مقابلہ کرتا ہے اسکے علاوہ اپنے تحفہ جات مجکو بہم کرنا ہیں جبتک تحفہ جات
میرے پاس نہیں ہیں مجکو اپنی زندگی دشوار ہے ملکہ لیلا نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھئے تحفہ جات آپکے میں لا دونگی
اور مقابلے کے واسطے بجائے صاحب یہاں موجود ہیں کون ایسا ہے جو انسے مقابلہ کر سکے خود والد ماجد انسے مقابلہ
کر نہیں سکتے ہیں علاوہ اسکے والد ماجد کے سب تحفہ جات بجائے صاحب کے پاس ہیں وہ بالکل بے دست و
پا ہیں کیا کر سکیں گے لڑائی فتح ہو جاویگی آپکے جانیکی ضرورت نہیں ہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اگر
میں سمجھا ہوتا تو یہاں نہ جاتا تمہاری خوشی کرتا اور اب مجبور ہوں کیونکہ میرے ہمراہ اتنے سردار ہیں اگر میں نہ جاؤنگا
تو یہ سب بھی یہیں رہینگے لشکر میں کوئی نہ ہوگا امیر کے دل کی کیا کیفیت ہوگی اگر کسی نے مقابلہ کیا اور بڑے بڑے
سردار آگئے تو انکے مقابلے کیواسطے کون جاویگا اس سے میرا جانا مناسب ہوگا ملکہ نے کہا اگر آپکو یہ خیال
ہے تو میں سرداروں کو کل ہی لشکر میں روانہ کر دونگی ملکہ دن میں سب لوگ صاحبقران زمان کے
پاس پہونچ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ ہو سکتا ہے کہ سب جائیں اور میں یہاں رہ جاؤں صاحبقران سنکر کیا
فرمائیں گے اور میرے ہمچشموں میں مجکو کیسی ذلت ہوگی ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان کسیطرح
کہنا قبول نہ کرینگے تو مجبور ہو کر رونا شروع کیا بدیع الملک نے بہت بہت سمجھایا مگر ملکہ نے گریہ موقوف نہ کیا آخر
بدیع الملک نوجوان مجبور ہوئے ملکہ سا شب بھر روتے میں بسر کی صبح کو جب بدیع الملک نوجوان مغموم و مضمحل بیٹھے تھے

کہ ملکہ خوش نگاہ تشریف لائین بدیع الملک کی بلائین لین ملکہ لیلائے کمان ابرو کی حالت دیکھی کہا
بی بی خیر ہو کچھ اپنی پریشانی کا سبب بتاؤ بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی اور حیلہ با فن ملکہ خوش نگاہ
کو سمجھائین چونکہ ملکہ خوش نگاہ مسن تھی اور تقریر بدیع الملک نوجوان کی بہت دلربا تھی ملکہ خوش نگاہ
نے سب باتون کو تسلیم کیا ہنسی سے کہا بی بی ایسے وقت مین انکو روکنا میرے نزدیک خلاف محبت ہو اگر خدا
نے چاہا تو بہت جلد تمسے پھر ملین گے اور خیریت سے ہر روز تمھین آگاہی ہوتی رہیگی کیون اسقدر پریشان ہو
ہوا اگر وہ نہ جائینگے تو واقعی نقصان ہوگا صاحبقران وہان تنہا ہین ان سب سردارون کے خیال مین انکو
زندگی تلخ ہوگی اس سے بہتر یہ ہو کہ شاہزادے کو جانے دو اگر ایسا ہی تمھین خیال ہو تو ہم مرجح کو اطلاع دینگے وہ
بعد فراغت بدیع الملک نوجوان کو یہان پہونچا جائینگے ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ کی بھی یہی مرضی
ہو تو مجبور ہوکر خاموش ہوئین بدیع الملک نوجوان نے کہا اب مجھے رخصت کرو دیر اچھی نہین ہو ملکہ لیلا
نے جواب دیا کہ شب بھر تو عجب حالت مین بسر ہوئی آپ پر روشن ہو اور اسوقت تک جو قلب کی حالت ہو
وہ آپ دیکھ رہے ہین کہ آپ کی خاطر کا بھی کچھ خیال نہین ہو دو ایک روز تو اور تشریف رکھیے کہ مین کچھ آپ کی خاطر
و تواضع کرون بدیع الملک نے کہا ملکہ تمھاری خوشی مجھے منظور ہو ورنہ مین ایسے حال مین نہ ٹھہرتا ملکہ لیلا
نے کہا تین روز آپ تشریف رکھیے چوتھے روز تشریف لیجائیے گا بدیع الملک کو کچھ نہ بن پڑا ناچار اقرار
کرلیا ملکہ نے اسیوقت کنیزون کو حکم دیا کہ سامان عیش و نشاط مہیا کرین سب کنیزین درستی اسباب
جلسہ مین مصروف ہوئین ملکہ لیلائے کمان ابرو بدیع الملک کو اپنے ہمراہ باغ مین لائین دیر تک باغ
مین صحبت گرم رہی پھر بارہ دری مین آکے کچھ دیر تک شغل رقص و سرود رہا اسیطور سے تین دن بسر ہوئے
چوتھے روز بدیع الملک نوجوان علی الصباح بیدار ہوئے ملکہ خوش نگاہ بھی آئین بدیع الملک ملکہ
خوش نگاہ سے ملے خوش نگاہ اسیوقت اپنے محل کیطرف روانہ ہوگئین یہان ملکہ لیلائے کمان ابرو
نے اپنی عجب حالت بنائی بمشکل تمام بدیع الملک مع جملہ سرداران صاحبقران باغ سے باہر آئے ملکہ نے
راہ بتادی تھی نہ صرف بلکہ چند کنیزون سے کہا تھا کہ تم پوشیدہ طور سے شاہزادے کے ہمراہ جانا شاید کہین راہ دہوکا
کرین تو بتلا دینا یا خدانخواستہ راہ مین کوئی بات واقع ہو تو اسکی اطلاع ہمکو دینا کنیزین بھی پوشیدہ ہوکر شاہزادہ
بدیع الملک کے ہمراہ ہوئین شاہزادہ مع سب سرداران لشکر صاحبقران کیطرف روانہ ہوا آگے ذکر
انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت مرجح آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہو

کہ یہ جو برائے رہائی سرداران اسلام اپنے لشکر سے روانہ ہوا پہلے لشکر فیروز مین آکے تلاش کیا کسیکو
نہ پایا خیال کیا کہ شاید فیروز نے سب کو زندانخانہ مین روانہ کردیا یہ سوچ کے زندانخانہ کیطرف چلا تین
دن کے بعد قیدخانہ کے قریب پہونچا یہان آکر یہ غوغا سنا کہ قیدی زندانخانہ سے غائب ہوگئے نہین معلوم
کون لیگیا مرجح آفتاب علم کو خیال ہوا کہ سوائے خواجہ عمرو عیار کے اور یہ قدرت کسمین ہو جو زندانخانہ
طلسمی سے قیدیون کو رہا کرکے لیجائے وہی ایسا ہونگے سب کو رہا کرکے لیگئے ہونگے یہ سوچ کے وہان سے
پلٹا لشکر صاحبقران مین حاضر ہوا امیر نے جو مرجح کو خالی پایا فرمایا اے مرجح تم کس عالم کو گئے تھے

مریخ نے عرض کی یا صاحبقران مجلا میری مجال ہی کہ خواجہ کے سامنے کوئی کام کر سکون خواجہ اسیرونکو
رہا کر لائے امیر نے فرمایا سردار یہان نہین ہین مریخ نے عرض کی خواجہ کے پاس ہونگے امیر نے فرمایا خواجہ
تین روز سے کہین نہین گئے مریخ نے عرض کی سواے خواجہ کے یہ کام کسی دوسرے سے نہین ہوسکتا ہو امیر
نے اسیوقت خواجہ کو طلب کیا خواجہ حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمین مریخ آفتاب علم پوچھتے
ہین خواجہ نے مریخ آفتاب علم کی طرف مخاطب ہوکر کہا کیون صاحب آپ کو مجھسے کیا کام
ہی مریخ نے عرض کی خواجہ آپ سردارون کو رہا کرکے لائے ہین خواجہ نے تعجب کہا کہ مین نہین لایا ہون اگر لاتا تو
صاحبقران کے سامنے لاتا اور سردارون کو پوشیدہ کیون کرتا مریخ نے عرض کی خواجہ جب مین صاحبقران
سے رخصت ہوگیا تو لشکر فیروز مین پہونچا وہان کسیکو نہ پایا مجبور ہوکر زندانخانہ کیطرف گیا وہان بھی کسیکا
پتہ نہ ملا بلکہ یہ غوغا سنا کہ کوئی شب کو اسیرون کے لینے کو یہان آیا اور دیکھا مجکو یہ گمان ہوا کہ سواے آپکے
اور یہ کام کسیکا نہین ہو کہ زندانخانہ طلسمی سے قیدیون کو نکال لیجائے خواجہ بھی حیران ہوئے امیر بھی متردد
ہوئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب پھر جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو انکی بار ضرور
تلاش کرکے لاؤنگا صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو رخصت کیا مریخ براے تلاش سرداران اسلام
روانہ ہوا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب اکوان جادو آفتاب کو جادو کے سامنے سے اٹھا لیگیا تو فیروز کے سامنے لیجا کر آفتاب کو
پیش کیا آفتاب بوجہ زخم سر کے بہت تکلیف مین تھا ہوش باقی نتھا فیروز نے جو آفتاب کی کیفیت
دیکھی اکوان سے کہا او اکوان جادو اسوقت تمین کیونکر موقع ہاتھ آیا جو تم آفتاب کو لائے
اکوان نے کل کیفیت بیان کی فیروز نے اکوان کی بہت کچھ تعریف کی اور بہت کچھ انعام بھی دیا آفتاب کے
زخم مین ٹانکے لگائے گئے بڑی دیر کے بعد اسکو ہوش آیا آفتاب نے آنکھ کھولی اپنے قریب فیروز شاہ کو
دیکھا چاہا اٹھکے بیٹھون فیروز نے منع کیا کہا او آفتاب تمھارے زخم سر مین ٹانکے دیے گئے ہین تمھین اٹھنا
نہین چاہیے آفتاب نے کہا ای شہنشاہ مین یہانتک کیونکر آیا اور مجھے کون لایا فیروز نے کہا تمھین اکوان
لایا ہو لیکن یہ سر مین تمھارے زخم کیسا ہو کیا کسی سے لڑائی ہوئی تھی قید تڑا کے نکلنا چاہا تھا آفتاب نے کہا او
شہنشاہ یہ زخم مریخ آفتاب علم نے لگایا ہو میرے سر مین ایک مہرہ تھا جو آجتک سواے میرے دوسرا نہین
جانتا تھا نہین معلوم مریخ کو کیونکر معلوم ہوا اور انھون نے میرے سر سے وہ مہرہ نکال لیا اب مین کسی کام کا نہین
رہا نہ میرے سحر مین قوت ہوگی نہ مین بقوت کسی سے لڑ سکونگا نہ اب طلسم مین حکومت کر سکونگا اب مین
کسی کام کا نہین رہا فیروز نے بہت افسوس کیا کہا او آفتاب اب کیا انتظام کیا جائے جو تمھارے
سحر مین قوت آئے آفتاب نے کہا میرے طلسم مین ایک ساحر ہو کہ وہ ہمیشہ ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہو اور
پہاڑ کے چارون طرف شعلہ ہاے آتش نکلتے رہتے ہین اسی آگ مین وہ ساحر رہتا ہو لوگ اسکو پہلوتن
سامری کہتے ہین مین نے اسکو بتا بجائی بنایا تھا یہ مہرہ اسی سے ہاتھ آیا تھا اسنے اپنی عمر صرف کرکے خاص
اپنے واسطے دو مہرے بنائے تھے ایک اپنے پاس رکھا اور ایک مجکو دیا تھا اس مہرہ کی وجہ سے مین تمام عالم

ساحرون سے مقابلہ کرتا تھا اور سب ساحر مجھسے خوف کرتے تھے چہرہ میرا نظر نہین آتا تھا روشنی معلوم ہوتی
تھی اب مین ہر ایک سے خوف کرتا ہون اور مجھ مین اب وہ بات نہین ہر حسب مین پھر اپنے طلسم مین جاؤن
اور پہلو نشین ساحری سے ملاقات کرون اور منت و سماجت اُسسے عرض کرون تو شاید وہ مہرہ میرے ہاتھ
آجاے تو کسیکی مجال ہین جو مجھسے مقابلہ کرسکے وہ مہرہ اس سے بہتر ہو اسمین اور بھی بہت سی قوتین ہین فیروز
نے کہا اے آفتاب تمکو لازم ہر کہ لشکر ہمراہ لیکر اپنے طلسم کیطرف جاؤ اور جسطرح بن پڑے وہ مہرہ پہلو نشین ساحری
سے لاؤ آفتاب نے کہا میرے زخم سر کو جلد اچھا کرائیے جراحون سے تاکید فرمائیے تو مین جاؤن مہرہ لیکر
آؤن فیروز نے اسیوقت جراحون کو طلب کیا تاکید شدید کی سب نے بڑی کوشش کرکے دو دن
مین زخم سر آفتاب کو اچھا کیا زخم حسب رو بصحت نظر آیا تو فیروز نے جراحون کو ساتھ کرکے آفتاب کو
اسکے طلسم کیطرف روانہ کیا آفتاب براے ملاقات پہلو نشین ساحری روانہ ہوا لشکر بھی تھوڑا سا ساحرون
کا ہمراہ لیا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچ کے مقام کیا اسکے ملازمین نے بارگاہین استادہ کردین آفتاب
بارگاہ کے باہر ٹہلنے لگا صحرا کی سیر دیکھنے مین محو تھا کہ ایک جانب سے گرد اڑی آفتاب اسطرف مخاطب
ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا معلوم ہوتا ہر کچھ لوگ اسطرف سے آتے ہین ہمارے شہنشاہ کے پاس جاتے
ہین انکا ملنا ضروری ہر مجھے کہنا ہر وہ انہین لوگون کے ذریعے سے کہلا بھیجونگا یہ باتین کر رہا تھا کہ دامن گرد شگافتہ
ہوا آفتاب نے دیکھا بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور جملہ سرداران اسلام گھوڑون
پر سوار بڑی شان و شوکت سے چلے آتے ہین آفتاب نے بدیع الملک اور جملہ سرداران اسلام کو جو
دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا انکو تو شہنشاہ نے اسیر کرکے قیدخانہ طلسمی مین قید کرلیا تھا نہین معلوم کیا باعث
ہوا جو یہ لوگ رہا ہو گئے اور اس جاہ و تجمل سے آتے ہین مگر تم سب ہوشیار ہو جاؤ اب بدیع الملک کے پاس
تحفہ جات تو ہین نہین جو سحر اپنا تاثیر نہ کرے انہین اسیر کرلو سب لوگون نے کہا ہماری بھی یہی راے ہر
کہ یہ لوگ اپنے لشکر تک نہ پہونچنے پائین آفتاب نے کہا تم سب لوگ بھی آلات جنگ سے آراستہ
ہو جاؤ کہ یہ ہاتھ آئے کہ نہ بڑھنے دین سب لشکری اپنے اپنے حربون سے درست ہو کر آفتاب کے
سامنے آئے اتنے عرصے مین بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی نزدیک آگئے آفتاب
نے آگے بڑھ کے بدیع الملک کو ڈانٹا کہ او اسیر طلسم تو کہان جاتا ہر بدیع الملک نے آفتاب کو پہچانا قبضہ
شمشیر پر ہاتھ ڈالا نعرہ کیا کہ او مکار خبردار رستہ نہ روکنا ورنہ بہت پچھتائیگا اپنی جان سے جائیگا تو کہان جاتا ہر
آفتاب نے کہا مین تیری تلاش مین تھا اب پھر تجکو اسیر کرکے قیدخانہ مین لیجاؤنگا اور ایسی قید شدید مین رکھونگا
الجان نہ بچیگی اب اس طلسم مین تمکو قید نہ کرونگا بلکہ اپنے طلسم مین لیجاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا کیون بیہودہ بکتا
ہر تیری خود زندگی دشوار ہوگی موت سر کا ہار ہوگی آفتاب نے کہا اچھا جو تمھارے مزاج مین آئے وار
کرو کہ دل مین حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا تو جانتا ہر کہ ہم رزمگاہ کا یہ قاعدہ نہین ہر کہ
پہلے وار کرین جب تیری ضرب سے خدا ہمین بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے آفتاب نے کہا او بدیع الملک مین
ایک ہاتھ مین تمھارا کام تمام کردونگا تم وار کیا کروگے بدیع الملک نے فرمایا مین نے تجکو اجازت دی ہر تو
وار کر آفتاب نے تیغ سحر نکالا چاہا بدیع الملک نوجوان پر وار کرے کہ طاقت ہاتھ کی زائل ہو گئی تیغ چلا
نہ سکا ہاتھ سے زمین پر گرا آفتاب حیران ہوا کہ یہ کیا باعث ہر جو اسوقت میرے ہاتھ نے خطا کی اسنے

دوسرے ہاتھ مین نیچہ اٹھایا وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو سپر پر روکا آفتاب کو اور زیادہ حیرت ہوئی
کہ نیچہ سحر کا وار سپر پر رک گیا تعجب ہے اسیطرح بدیع الملک نے اسکے دو تین وار روکے گردلین اسکی طرف سے
عناد بھرا ہوا تھا سن چکے تھے کہ یہ ملکہ لیلاے کمان ابرو پر عاشق ہے خبر دار خبر دار کہکر وار کیا آفتاب نے
سپر سحر کو جیب کی پناہ کیا مگر تلوار جو پڑی تو سپر کو کاٹ کے سر مین اتر آئی سر کو کاٹ کے سینے مین در آئی بدیع الملک
نے یون ہی ہاتھ کھینچ لیا آفتاب دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا اسکے گرتے ہی ایک ہنگامہ عظیم بلند ہوا ساحر جو
اسکے ہمراہ تھے وہ حربہ ہاے سحر لیکر بدیع الملک پر آ پڑے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ تھے یہ سب بھی
تلوارین کھینچ کر گرے مگر تاریکی اسقدر پھیلی تھی کہ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا جب ساحر سحر کرتے تھے تو کچھ روشنی ہو جاتی تھی
ورنہ تاریکی ذرا کم نہوتی تھی ہواے تند چل رہی تھی درخت جڑون سے اکھڑ اکھڑ کے گر رہے تھے سنگ باری
برف باری ہو رہی تھی شہزادہ بدیع الملک اس عالم مین بھی ساحرون کو قتل کر رہے تھے ساحر خود بھی آپسمین لڑ جاتے
تھے ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا جب اس حالت کو عرصہ ہوا اور سب کے دم گھبرانے لگے تو ایک برق چمکی وہ سب
تاریکی دفع ہوئی آواز مہیب آئی کہ کشتہ ہوا نام من آفتاب ہزار سر جادو بود افسوس مردیم و جاندادیم و مطلب خود
نرسیدیم اس آواز کے آنے سے سنگباری موقوف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب ساحر مرے پڑے ہین
اور سرداران اسلام بھی بعض بعض بیہوش ہین بدیع الملک گھبرانے دیکھی مریخ آفتاب علم ایک جانب سرداران
اسلام کو ہوشیار کر رہا ہے بدیع الملک پر جو مریخ کی نگاہ پڑی ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار سبحان الله یہ معرکہ
بھی قابل دید تھا اتنے بڑے ساحر کو حضور نے قتل کیا جسکا شہرہ تھا بدیع الملک نے شکر خدا کیا مریخ سے پوچھا
تم کسوقت یہان آئے اور کیونکر آنیکا اتفاق ہوا خیر رہائی تو تمھاری سنی تھی مگر یہان کیونکر آنا ہوا مریخ نے عرض
کی حضور ہی کی تلاش مین نکلا تھا ایکبار تا بزندانخانہ گیا وہان سنا کوئی اسیرون کو لیگیا پھر صاحبقران زمان کی
خدمت مین گیا خواجہ پریشان تھا انھون نے فرمایا مین زندان تک گیا ہی نہین مجبور ہو کر پھر نکلا اور اسی سمت سے
آج قدمبوسی حاصل ہوئی جب آپکو آفتاب نے روکا تھا مین اسیوقت سے حاضر ہون مگر اپنے کو ظاہر نہین کیا
تھا بدیع الملک نوجوان تھے کہ اسی کے سبب سے آفتاب قتل ہوا ہے مریخ سے کہا پھر اب کیا عزم ہے مریخ
نے عرض کی جو حضور فرمائین بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران کی کیا کیفیت ہے اور جنگ موقوف ہے یا ہو
رہی ہے مریخ نے سب کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا آج اسی صحرا مین قیام کرو کل یہان سے لشکر
کی طرف روانہ ہو جائینگے مریخ نے اسمین قیام کیا لاگو جو آفتاب کے ہمراہ تھین اُنپر بدیع الملک نے
قبضہ کیا شب بھر وہان بسر کی صبح کو پھر لشکر کی جانب کوچ کیا دو تین روز مین لشکر مین پہنچے صاحبقران زمان
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے سب نے پوچھا اے شہریار آپنے کیونکر رہائی پائی بدیع الملک
نے فرمایا منظور الٰہی تھا ہو گیا صاحبقران سمجھ گئے سب کو اشارہ دیا کہ خاموش رہو زیادہ نہ پوچھو سب لوگ
خاموش ہو گئے مریخ کو اسیوقت معلوم ہو گیا تھا جب بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ ہم تمھاری رہائی کی خبر
سن چکے تھے بسبب شرم مریخ نے زیادہ بدیع الملک سے نہ پوچھا تھا یہان صاحبقران نے سب کو رخصت
کر دیا ملکہ بیمر کو بڑی خوشی ہوئی مریخ سے کہا اے مریخ آفتاب علم تنے بڑی کوشش و جانفشانی کی مگر افسوس
کہ ملکہ قمر نقش ابھی تک اسیر ہین مریخ نے عرض کی انشاء الله تعالی بہت جلد انکو رہا کرکے لاؤنگا صاحبقران
نے فرمایا عجب ہے کہ فیروز شاہ بھی تک طبل جنگ نہین بجوایا مریخ نے عرض کی وہ کوئی سحر تیار کرتے ہونگے جب

فراغت پا بیٹھے تو طبل جنگ بجوا بیٹھے امیر نے فرمایا ابھی گذرا رخنہ تنگ تک جانا ہو لوح لانا ہو حصہ پنہ نہین مریخ نے عرض کی بیان فرمائیے جسوقت فراغت ہوگی پھر گذرا رخنہ تنگ تک جانا کیا مشکل ہو یہان سے بہت نزدیک ہو تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب مریخ نے ساعت کو خیال کیا اور نیک پایا تو صاحبقران سے عرض کی اب غلام کو رخصت دیجیے کہ بڑے ربانی حکیم تو خطین جاے امیر نے مریخ آفتاب علم کو رخصت کیا اور یہ جانب زندان حکیم روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہو

کہ جب آفتاب ہزار مہر کو روانہ کیا تو آپ ایک بارگاہ مین گیا ملازمون سے کہا اس بارگاہ مین چار روز کا کھانا مع جملہ اسباب ضروری کے رکھدو اور چار روز تک اس بارگاہ مین نہ آنا مین ایک سحر تیار کرتا ہون مریخ یون گرفتار ہوگا اسکے پاس سب تحفہ جات موجود ہین مین کوئی تحفہ نہین رکھتا ہون جبتک مین سحر تیار نہ کرونگا تب تک مریخ گرفتار ہوگا یہ گرفتار ہوئے تو مین حمزہ کو بھی گرفتار کرکے فراغت پاؤن سب سردار تو گرفتار ہو چکے ہین اب صرف حمزہ باقی ہو جب حمزہ گرفتار ہو جائیگا تب لشکر اسکا میری اطاعت کریگا مین تو حمزہ کو اسی روز گرفتار کرلیتا مگر کیا کرون مریخ کے آنے سے مجبور ہو گیا اگر وہ اسوقت نہ آجاتا تو مین حمزہ کو گرفتار کرچکا تھا ملازمین نے کہا اب آپ جسوقت چاہینگے گرفتار کرلینگے فیروز نے کہا یہ بڑی بات ہو کہ مریخ کی تدبیر پیشتر کرون پھر حمزہ کو تم لوگ گرفتار کرسکتے ہو یہ کہکر اس بارگاہ مین گیا ملازمین نے سب اسباب ضروری رکھدیا فیروز سحر تیار کرنے لگا کہ ذکر اسکا وقت پر

## اب کیفیت خواجہ ہنرمند نامدار کی بیان کیجاتی ہو

کہ خواجہ نے جو سنا کہ فیروز نے ایک دیوار برف کی بنائی ہو اور وہان کوئی جا نہین سکتا ہو اس دیوار کے اندر لشکر اترا ہوا ہو فیروز بھی بجانب شب و روز بسر کرتا ہو اسے یقین ہو کہ یہان کوئی آ نہین سکتا ہو جو چیزین اسکے پاس تھین وہ سب نے باز رہین ہے کہو لیکن اب اسکا قول ہو کہ یہان کوئی آ نہین سکتا ہو خواجہ نے خیال کیا ایسے وقت مین بہت ہی ایسی عیاری ہو کہ وہان تک کسی طرح پہونچنا ضرور ہو یہ سوچ کے باندھا اپنے عیاری سے آراستہ ہو کر روانہ ہوے اپنے لشکر سے نکلکر صورت بدل لی ایک مسافر کی شکل بنائی فیروز کے لشکر کی طرف چلے جب دور نکل گئے تو دیکھا ایک دھوان سا معلوم ہوتا ہو خواجہ اس دھوئین کے قریب پہونچے زنبیل سے تخت نکالا دھوئین کے قریب تخت کو بچھایا رنگ روغن نکالکر اپنی صورت عجیب بنائی اس تخت پر بیٹھے تخت کو بلند کیا اس دھوئین کے اوپر جاکے نگاہ جو کی تو دیوار برف کی نظر آئی خواجہ اس دیوار کو پھاندکر اندر آئے دیکھا میدان وسیع ہو اور کچھ لوگ معلوم ہوتے ہین خواجہ نے دیوار کے اندر آتے ہی مارے خوف کے کلمہ پڑھا اور اسیصورت سے اس میدان کو طے کرکے جب قریب پہونچے تو معلوم ہوا لشکر فیروز اترا ہوا ہو خواجہ نے کہا اسنے بڑا میدان پیدا کیا ہو اور دیوار بہت دور تک بنائی ہو یہ سوچتے ہوئے لشکر مین داخل ہوے دیکھا بڑی چہل پہل ہو دوکانین کھلی ہوئی ہین لشکری سودا خرید رہے ہین خواجہ نے ایک گوشے مین جاکر اپنی صورت ایک مزدور کی بنائی بازار مین آکے ٹہلنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے کچھ سودا خریدا مزدور کی تلاش مین پھرنے لگا خواجہ اسکے سامنے آئے اسنے بلایا کہا ہمارا سودا لشکر مین پہونچا دے خواجہ نے سودا اٹھایا اسکے ہمراہ ہوے ساحر لشکر مین آیا اپنی بارگاہ مین گیا کہا اے مزدور اسباب یہان رکھدے مزدور نقلی نے اسباب وہان رکھا ساحر نے ایک روپیہ نکالکر مزدور نقلی کو دیا مزدور نقلی روپیہ کو دیکھکر

بہت خوش ہوا کہا صاحب آپ کیا بادشاہ ہین ساحر نے کہا اسے میری بادشاہی تو نے کیونکر جانی مزدور نے کہا
روپیہ سوائے بادشاہ کے اور کسیکے پاس نہین ہوتا آپ نے جو مجکو روپیہ دکھایا اور دیدیا تو اس سے مجکو معلوم ہوا کہ آپ
بادشاہ ہین ساحر بہت ہنسا کہا ارے مین بادشاہ نہین ہون بادشاہ کا نوکر ہون مزدور نقلی نے کہا آپ چھپاتے ہین کہین
نوکر کسیکو روپیہ دیتے ہین یہان ہم بہت سے نوکرون کی مزدوری کرتے ہین کبھی کسی نے ایک پیسا بھی
نہین دیا ساحر نے کہا ارے پھر تو کھانا کہانسے کھاتا ہو جب تجھے پیسا بھی مزدوری کا نہین ملتا مزدور نقلی نے
کہا جس دوکاندار کا اسباب اٹھا کر رکھدیا اسی نے رات کو کھانا کھلا دیا اب مین خود دوکان رکھونگا ایک نیمہ
بھی مول لے لونگا آپ میرے یہان سے سودا لیا کیجیے گا ساحر نے کہا تو بڑا احمق ہے ایک روپیہ مین دوکان رکھے گا
اور خیمہ بھی مول لیگا مزدور نقلی نے کہا جی نہین کیا سب روپیہ تھوڑی صرف کرونگا اسمین سے نصف کی دوکان
رکھونگا اور نصف اپنے پاس رہنے دونگا ساحر نے ہنسکر کہا تو سڑی ہے کہین آدھے روپیہ مین دوکان ہوتی ہے
مزدور نے کہا کیا اس سے بھی کم صرف ہوتا ہے ساحر نے کہا ارے دوکان کیواسطے بہت سا روپیہ درکار ہوتا ہے
مزدور نقلی نے کہا آپ مجھے بیوقوف بناتے ہین بہت سا روپیہ نصیب کسکو ہوتا ہے ایک ہی روپیہ مشکل سے ملتا ہے
نہین معلوم آج مین کسکا منہ دیکھکر اٹھا تھا جو مجھے ایک روپیہ ملگیا بہت سے دوکاندار آپ کے لشکر مین ہین
انکے پاس نصف روپیہ بھی نہین ہے ساحر سمجھا یہ سڑی ہے اسوقت اسکو یہی دھن ہے باتین بنا رہا ہے کہا اچھا میان
مزدور تم یہان بیٹھو ہم تمہاری دوکان کے لیے بہت سے خریدار ڈھونڈھے لاتے ہین مزدور وہان بیٹھ گیا ساحر نکلا
اور ساحرون کے خیمے مین گیا کہا مین ابھی بازار گیا تھا وہان سے کچھ سودا لیا مزدور کی تلاش تھی ایک مزدور مفلوک
ملا اسکو لایا جب کہ سودا رکھدیا تو مین نے ایک روپیہ اسکو دیا وہ مزدور سڑی ہے روپیہ کو دیکھکر بہت
خوش ہوا ایسی ایسی باتین بنائین کہ مجھے بہت ہنسی آئی چلو اسکی باتین سنو ساحر اسکے ہمراہ خیمے مین آئے دیکھا
ایک مزدور مفلوک دھوتی باندھے بیٹھا ہے ساحرون نے دیکھکر کہا صورت بھی اسکی عجیب ہے قریب آکے سب نے کہا
کیون میان مزدور تم روپیہ پاکر بہت خوش ہوئے مزدور نے کہا اور تم سب کو رشک ہوا ساحر ہنسنے لگے کہا میان مزدور
صاحب خدا نصیب کرے کچھ روپیہ ملا ہین بہت خوشی ہوئی ہمنے سنا ہے کہ آپ دوکان رکھیے گا مزدور نے کہا ہان دوکان
تو مین ضرور رکھونگا جو ساحر اپنے ہمراہ لایا تھا اسنے کہا میان مزدور آپکا نام کیا ہے جب ہم لوگ بازار مین آئین تو
آپکی دوکان کو کسکے نام سے پوچھین مزدور نے جواب دیا کہ مین اپنا نام آپکو نہ بتاؤنگا پہلے آپ اپنا نام بتایے مین سن
لون پھر اپنا نام بھی بتاؤنگا ساحر نے کہا میرا نام کلنگ جادو ہے مزدور نے دوسرے ساحر سے کہا آپکا کیا نام ہے
اسنے جواب دیا میرا نام اکوان جادو ہے مزدور نے تیسرے ساحر سے پوچھا آپکا کیا نام ہے اسنے کہا میرا نام متروک
جادو ہے اسیطور سے مزدور نے سب کے نام دریافت کیے مگر جب نام اکوان جادو کا سنا تو دل مین کہا کہ یہی مکار تھا جو
تو جلاد کے سامنے سے لیگیا اور جلاد کو بھی ہلاک کر گیا تھا اب کہان جائیگا اس سے عوض خون جلاد لینا چاہیے
یہ سوچکر کہا پھر مین بھی اب نام بتاؤن سب نے کہا اسی کیواسطے تو ہم سب نے اپنے اپنے نام بتائے ہین اب
اگر آپ اپنا نام نہ بتایے گا تو ہمین صدمہ ہوگا مزدور نقلی نے کہا پہلے تو میرا نام نا واجب دو تھا اور اب زردار جادو ہے
اور کل سے دوکاندار جادو ہو جائیگا یہ سنکر سب ساحر خوب ہنسے کہا واہ میان صاحب کیا خوب نام بتائے ہین مزدور
نے کہا سب کے تین نام ہوتے ہین اگر مین نے تین نام بتائے تو کیا قباحت کی ساحرون نے کہا نہین صاحب
آپ نے بہت اچھے اچھے نام بتائے مگر آپ ساحر بھی ہین مزدور نے کہا ساحر تو نہین ہون ساحرون سے ہم کہا ہم

آپ نادار جادو اور زردار جادو اور دوکاندار جادو اپنے نام کیون بتانے لفظ جادو تو اسی شخص کے نام
کے آخر مین ہوتا ہی جو جادو جانتا ہو مزدور نے جواب دیا کہ اب میرے پاس روپیہ ہی جو تم اپنے کو کہو نگا وہ زیب ہو جائیگا
آپ لوگ اس بات مین دخل نہ دین ساحر ہنس کے خاموش ہو رہے کلنگ جادو نے کہا کیون میان زردار
جادو اب دوکان کس چیز کی رکھوگے مزدور نے کہا اگر غلہ کی دوکان رکھونگا تو مجھسے وزن نہ کیا جائیگا کیونکہ بہت
ضعیف و ناتوان ہون اور اگر کسی دوسری شی کی دوکان رکھونگا تو مجھسے اسکے مصائب نہ اٹھین گے کیونکہ
یہان اور بہت سے دوکاندار ہین وہ از راہ دشمنی میرے تئین کسی نہ کسی ترکیب سے نقصان پہونچائین گے اگر کسی نے
آگ لگادی اور مال دوکان کا جل گیا تو نقصان عظیم ہوا اس سے مناسب میرے نزدیک یہ ہی کہ مین دوکان
جواہر کی رکھونگا اور مال بہت عمدہ فراہم کرونگا اسمین کسی قسم کا خوف نہین ہی اگر کوئی آگ بھی لگا دیگا تو جواہرات
کو نقصان نہ پہونچے گا ساحرون نے کہا ہان یہ بات بہت مناسب ہی مزدور نے کہا اب مین پورا روپیہ دوکان
مین لگا دونگا تب سب سے عمدہ میری دوکان ہوگی ساحرون نے کہا اتنی دیر اس سے باتین کی ہین اور
پھر اسکو دیدینا چاہئے یہ سوچکر سب نے ایک ایک روپیہ دور کر دیا تو میان مزدور کی اور ہی کیفیت ہوگئی
کہا صاحب اب مین دوکان نہین رکھونگا ساحرون نے کہا کیون اب تو تمہین لازم ہی کہ بہت بڑی دوکان رکھو
جسکا ثانی یہ دنیا میں ممکن نہو مزدور نے جواب دیا اب دوکان رکھنے کی کیا ضرورت ہی ساحرون نے کہا پھر اس
روپیہ کیا کیجئیگا مزدور نے کہا کسی صحرا مین جاکر ایک قلعہ بناونگا اس جنگل کو آباد کرونگا بہت سے ملازم رکھون گا سب
میری رعیت ہونگے مین سب کا شہنشاہ ہونگا جب مین بادشاہ ہو جاؤنگا تو اپنی شادی کسی بادشاہزادی
کے ساتھ کرونگا بادشاہ کا داماد بنونگا مگر ایسے بادشاہ کی بیٹی لونگا جسکے یہان کوئی بیٹا و بیٹی نہو کہ اسکے بعد مین تخت
پر بیٹھون دو ملکون کا بادشاہ بنون پھر اعلیجاہ ہون اگر جی چاہیگا تو پھر اور کسی بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ عقد کرونگا
تب دو تین بادشاہون کی بیٹیان بیاہ لاؤنگا اور دو تین ملکون کی حکومت ملجائیگی تب تمام روے زمین کی
سلطنتون پر لشکر کشی کرکے سب کو فتح کرونگا اور بادشاہ روے زمین بنکر بیٹھونگا اسوقت کوئی نسخہ حیات ابدی کا
تیار کرا کے استعمال کرونگا ہمیشہ زندہ رہونگا ساحر بہت ہنسے کہا جناب جب آپ تمام روے زمین کے بادشاہ ہونگے
تو اسکے بعد کیا اور ترقی کی کوشش نہ فرمائینگے مزدور نے کہا ہوس زر تو جب بھی باقی رہیگی مگر کہان سے دولت
ملیگی ساحرون نے کہا آپکی وضع بھی جیسی اب ہی کچھ ہو جائیگی اور لباس بھی بہت ہی پرتکلف آپکے زیب جسم ہوگا اور
ملازمین بھی بہت سے ہونگے اور علاوہ اسکے بہت سے سامان ہونگے مزدور نے کہا وضع جو آپ لوگ اسوقت
دیکھتے ہین یہی رہیگی بلکہ اسوقت تو ایک دھوتی بھی ہی اور جب مین روے زمین کا بادشاہ ہو جاؤنگا تو وہی عزت
میرے لیے کیا کم ہوگی جو مین دھوتی کی عزت دینے کا محتاج رہون اسکو بھی توشہ خانہ مین داخل کرادونگا بشرطیکہ
جبتک یہ باقی رہے اور ملازمین کی ضرورت نہوگی اسوقت مین خود اپنے کام کرلونگا کیونکہ اسوقت مین دوسرون
کے کام کرتے ہین بہت چالاق و چست ہون اور اسوقت جو میری بادشاہی کا زمانہ ہوگا تو کیا اپنے کام کرتے سست
ہو جاؤنگا یہ بات ممکن نہین ہو اگر ایسے ہی اخراجات بیجا کرونگا تو سلطنت کاہیکو رہیگی مجبوری ایک نسخہ حیات ابدی
کا تیار کرونگا ساحرون نے کہا یہ تو عجیب شخص ہی لائق اسکے ہی کہ اسے شہنشاہ کی خدمت مین لیچلین اور انھین اسکی
باتین سنوادین وہانسے اسکو دو تین ہزار روپیہ ملجائیگا اسکی غریبی بھی رفع ہو جائیگی اور شہنشاہ بھی بہت خوش
ہونگے کلنگ جادو نے کہا میری بھی یہی صلاح ہی کہ اسکو دربار شاہی مین لیچلین وہان شہنشاہ کو اسکی باتین سنوا دین

سب نے کہا پھر ہم لوگ تو وہاں تک جا نہیں سکتے ہیں کسی اور شخص سے اسکی سعی کرانا چاہیے کلنگ جادو نے
کہا سنجگان وزیر زمرد ثانی تو وہ بہت گستاخ ہی اور اسے ہر طرح کا اختیار ہی شہنشاہ اسکی بات کو رد نہیں کرتے ہیں اسکے
پاس اسکو بھجواؤ اور اس سے کہیں کہ آپ اسکو اپنے ہمراہ دربار میں لیجائیے سب نے کہا بہت اچھی بات ہی یہ صلاح
کرکے سب ساحر مزدور کے قریب آئے کہا میاں زردار جادو تم آپ ہمارے شہنشاہ کی خدمت میں چلیے وہان کچھ
دیر باتیں بنایئے مزدور نے کہا چلے میں کیا آپ کے شہنشاہ سے ڈرتا ہون اتو میرے پاس دس روپے ہیں ساحرون نے
کہا اجی جناب یہ باتیں نہ کیجیے خاموش رہیے شہنشاہ سے سب ڈرتے ہیں مزدور نے کہا میاں کلنگ جادو
کیا آپ بھی ڈرتے ہیں کلنگ جادو نے کہا میں بھی ڈرتا ہون مزدور نے کہا تو مجھے بھی اُنسے خوف معلوم ہوتا
ہی میں ہرگز نہ جاؤنگا ساحرون نے کہا کیون وہان کے چلنے سے کیا ہوگا مزدور نے کہا ہمارے کلنگ جادو ڈرتے ہیں
تو ہمیں بھی خوف آتا ہے وہان میں جاؤن تمھارے شہنشاہ مجکو دوڑ کے کاٹ کھائیں تو میں کیا کرون ساحرون
نے کہا چپ چپ ایسی بات نہیں کہتے ہیں ارے ہم لوگ انکے جبر و قہر سے ڈرتے ہیں مزدور نے کہا کیا وہ جابر بھی ہیں
ساحرون نے کہا بادشاہ میں انکا جابر ہونا اور قاہر ہونا ضرور ہی مزدور نے کہا تو میں نہ جاؤنگا وہ میرے روپے چھین
لینگے کلنگ جادو نے کہا تو ہی کیسی ہوا اسے کہیں بادشاہ کسی کے روپیہ چھین لیتے ہیں مزدور نے کہا ہمارے
برٹنے ملک جب چھین لیے ہیں تو بھوتا سا روپیہ چھین لینا انکے آگے کوئی حقیقت نہیں وہ ضرور چھین لینگے میں
ہرگز نہ جاؤنگا کلنگ جادو نے کہا ارے ملک چھین لینا اور بات ہی نہیں روپے کی کیا کمی ہی بلکہ مجکو دو تین ہزار
روپیہ دینگے یہ سنکر مزدور نے اس زور سے قہقہہ مارا کہ سب ساحر اچھل پڑے کہا اب میں ضرور چلونگا ساحر اسکو
لیکر سنجگان کے خیمے میں آئے سنجگان اسوقت اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا کچھ فواکہات کھا رہا تھا ساحرون نے دربار
پر آکے اپنی اطلاع کرائی دربانون نے سنجگان سے جاکر کہا کلنگ جادو اور اکوان جادو اور سرک جادو
آئے ہیں امیدوار باریابی ہیں سنجگان نے کہا بلا لو دربان باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے سنجگان
کو سب ساحرون نے سلام کیا مگر مزدور نے عجیب ترکیب سے سلام کیا سنجگان نے جو مزدور کی صورت دیکھی ہنس
پڑے اور کہا یہ کون ہی ساحرون نے کہا یہ ایک مزدور عجیب طرح کا آدمی ہی ایسی باتیں کرتا ہی کہ لائق سننے کے ہیں سنجگان
نے کہا آپ لوگ انکو چھوڑتے جائیں میں اُنسے باتیں کرونگا ساحرون نے کہا ہم لوگ یہ چاہتے تھے کہ آپ اسکو
شہنشاہ کی خدمت میں لیجائیں اور وہ بھی انکی باتیں سنیں سنجگان نے کہا میں بھیجونگا اب آپ لوگ
تشریف لیجائیں میں اُنسے باتیں کرونگا ساحر سنجگان کے خیمے سے نکلے باہر آکے سب نے کہا عجب بلا ہی اسکا
بڑا مزہ ہی اگر ہم لوگوں کو تھوڑی دیر بٹھاتا تو کیا ہوجاتا معلوم ہوتا ہی اسکو مزدور کے آنیکی خبر پہلے سے معلوم ہوگئی
تھی اسی وجہ سے اسنے مزدور کو اپنے پاس روک لیا اب کسی سے تنہائی میں باتیں کریگا یہان تو ساحر یہ باتیں کر رہے تھے
مگر وہان مزدور نے سنجگان سے کہا کہ میں خاص تیرے پاس آیا ہون سنجگان نے عرض کی جو ارشاد ہو بسر و چشم
بجا لاؤن مزدور نقلی نے کہا یہ بتا کہ تحفہ جات جو آفتاب ہزار سر لایا تھا وہ فیروز نے کہان رکھے ہیں
سنجگان نے عرض کی اسی کے پاس ہیں مزدور نقلی نے کہا وہ کہان ہی سنجگان نے کہا وہ آجکل سحر تیار کرنیکو
ایک بارگاہ میں گیا ہی اور حکم یہ دیا ہی کہ کوئی اس بارگاہ کے اندر چار دن تک نہ آئے جو کوئی آئیگا وہ سزا اسکی
پائیگا خواہ کوئی ہو اور جو باتیں تحقیق کرنا منظور تھیں سنجگان سے دریافت کیں جب سب پوچھ چکے ہوگئے تو کہا اے سنجگان
تم اسوقت یہ فواکہات کھا رہے تھے میرے آنے سے موقوف کردیا اب تم اسکو کھاؤ سنجگان نے کہا میں خوب سیر ہون

مزدور نقلی نے کہا نہین تمہین یہ سب کھانا ہوگا بختگان نے بمجبوری اس میوے کو کھایا سر چکرایا چھینک مار کر بیہوش
ہوا مزدور نقلی نے بختگان کو جا بجا کہین پوشیدہ کر کے ایک قنات سامنے لپٹی ہوئی رکھی تھی اسکو کھول کر بختگان
کو لپیٹ دیا آپ وہان سے نکلکر بختگان کی صورت بنائی بارگاہ کے باہر آئے لوگون نے جو دیکھا کہ وزیر صاحب تشریف
لاتے ہین سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہوگئے بختگان نقلی ٹہلتا ہوا اکوان جادو کے خیمے کے قریب آیا پکار کر
آواز دی میان اکوان جادو اکوان جادو خیمے سے باہر نکلا دیکھا بختگان کھڑا ہوا ہے جھک کے سلام
کیا خیمے کے اندر لیگیا بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا عرض کی حضور اسوقت کہان سے تشریف لاتے ہین بختگان نقلی
نے کہا ابھی بارگاہ سے آتا ہون جس مزدور کو تم میرے یہان بیچگئے تھے اسنے واقعی ایسی باتین کہین کہ مجکو بہت ہنسی آئی
مگر بعض باتین اسکی ایسی تھین جو خلاف صحبت شاہی تھین مین نے اس سے اتنا کہا کہ جب دربار مین بادشاہ کے
جانا تو ایسی باتون کا خیال رکھنا اسنے کہا بادشاہ میرا کیا بنا لینگے مین نے کہا وہ حاکم ہین انہین ہر طرح کا
اختیار ہے یہ سنکر اسنے کہا جب انہین ہر طرح کا اختیار ہو تو کہین ایسا نہو کہ میرے روپیے چھین لین یہ کہکر میرے
پاس سے اٹھکر بھاگ گیا مین نے بہت بہت دوڑ کا آدمیون کو پیچھے دوڑایا مگر اسکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا بازار کیطرف
بھاگ گیا اکوان نے کہا ضرور وہ سڑی تھا اسکو اپنے نفع و نقصان کا خیال نہین بختگان نے کہا کیون میان
اکوان جادو تمنے آفتاب ہزار سکو اس آفت سے بچایا اور بھ شہنشاہ نے اسکے صلے مین تمکو کچھ بھی انعام نہ دیا اکوان
جادو نے کہا جو کچھ مجکو ملا وہ آپکے سامنے ملا بختگان نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بہت کم انعام تمہین ملا
کام تمہارا اس انعام سے بہت بڑھ کے تھا اکوان جادو نے کہا جو کچھ ملگیا غنیمت ہے شہنشاہ نے قدر تو کی
بختگان نے کہا اگر مین تمہارے شہنشاہ کی جگہ پر ہوتا تو اس احسان کے عوض مین اپنا نصف ملک تمکو دیدیتا اکوان
نے جواب دیا شہنشاہ کا دل ایسا نہین ہے جو ایسا کرین آجتک سوا میرے اور کیکو انعام دینے کی نوبت ہی نہین آئی بلکہ
مین نے اہل اسلام کے یہان اس بات کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ اپنے سردارون کی بڑی قدر کرتے ہین اور جو کوئی کام
انکے سردار انجام کرتے ہین وہ اس سے دس حصے بڑھ کے انعام دیتے ہین بختگان نے کہا مین خوب آگاہ ہون
مجھے کیا کہتے ہو مگر مین دیکھا چاہتا ہون کہ تمہین انعام مین کیا کیا ملا اس روز مین نے اچھی طرح نہین دیکھا تھا اکوان
جادو نے صندوق کھولا ایک دوشالہ نہایت عمدہ اور ایک پٹکہ بہت باریک شال کا اور ایک رومال نکال کے
بختگان نقلی کے آگے لاکر رکھدیا اور ایک صندوقچہ اسی صندوق سے نکالا وہ بھی لاکر رکھا بختگان نقلی نے کہا
اسمین کیا ہے اکوان نے کہا روپیہ ہے بختگان نے اُس دوشالے کو دیکھا پٹکہ کو اچھی طرح دیکھا رومال کی تعریف کی کہا یہ
اشیا تمہارے کس کام کے ہین اگر اسکو بیچ کرو تو مین خرید کرتا ہون اکوان جادو نے اپنے دلمین خیال کیا کہ واقعی
مین ان چیزونکو لیکر کیا کرونگا اسوقت اسکے دام ہاتھ لگینگے بیچ ڈالون یہ سوچکر کہا کہ وزیر صاحب ارادہ میرا یہ تھا کہ عزت کی چیز
ہے پڑی رہیگی جب کبھی کوئی تقریب ہوگی اسوقت اسکے لگانے کا موقع ہوگا چار بھلے آدمیون مین عزت ہوگی مگر آپکا
فرمانا بھی نہین ٹال سکتا ہون یہ آپکی نذر ہین آپ انکو لیجائیے بختگان نے کہا انکی قیمت جو مناسب جانو وہ مجھے
کہدو مین ابھی دیدون اکوان جادو نے کہا جو حضور کی مرضی ہو بختگان نے کہا نہین تمہارا مال ہے جو قیمت مناسب
جانو وہ کہدو اکوان نے کہا مین نے بازار لشکر مین بعض شخصون کی غرض سے اسکو دکھایا تھا ایک مہاجن بارہ ہزار روپیے
دیتا تھا بختگان نقلی نے پوچھا اس مہاجن کا کیا نام ہے اکوان جادو نے مہاجن کا نام بتایا بختگان نے کہا اگر تمہارے
مزاج مین آئے دس ہزار روپیے مجھسے لو اور یہ اشیا میرے حوالے کرو اکوان جادو نے کہا آپکو روپیہ دینے کی کیا ضرورت

ناچیز یون ہی آپکی نذر ہین سنجگان نے کہا مین تمہارا نقصان نہین چاہتا ہون اکوان نے کہا حضور مین خلاف
نہین عرض کرتا ہون آپ اس مہاجن سے دریافت کرلین سنجگان نقلی نے کہا اگر یہی مرضی ہو تو میرے
یہان چلو مین تمہین روپیہ دیدون اکوان نے کہا مین چلتا ہون سنجگان نقلی نے کہا روپیہ کو روانہ
کردوگے اکوان نے کہا حضور اب مین کیونکر روانہ کر سکتا ہون جب یہ روانی ہوگی اور یہان سے لیکے
جائیگا تو خود ہی لیتا جاؤنگا سنجگان نے کہا پھر کہان رکھوگے اکوان نے کہا مین رکھونگا سنجگان نے کہا
میرے نزدیک یہان رکھنا مناسب نہین ہے کہ تم براے جنگ جاؤ یہان کوئی شخص روپیہ پر اپنا قبضہ کرے یا سب کو
تمہین ہلاک کرکے روپیہ لیجائے دیکھا ہوا اکوان نے کہا پھر جو کچھ آپ فرمائے سنجگان نے کہا میری راے تو
یہ ہے کہ جو کچھ روپیہ تمہارے پاس موجود ہے یہ بھی تم اپنے یہان نہ رکھو اکوان نے کہا پھر کسکو دون سنجگان نے کہا اگر
کوئی نہین رکھتا ہو تو میری بارگاہ مین رکھو اکوان نے کہا اس سے بہتر کیا بات ہے مین عرض نہ کرسکتا تھا سنجگان
نے کہا مین تو یہ جانتا ہون کہ تم خیمے مین براے نام رہو شب کو بھی میری بارگاہ مین سورہا کرو اکوان سنجگان کے
اخلاق کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور مین خیال کیا کہ ہم لوگ جو جو باتین اسوقت کہتے تھے وہ بالکل غلط تھین وزیر صاحب
بڑے لائق ہین یہ خیال کرکے کہا وزیر صاحب مین ابھی اپنا اسباب آپکی بارگاہ مین پہونچائے دیتا ہون سنجگان
نقلی نے کہا بہت اچھی بات ہے حفاظت سے رہےگا یہ کہکر سنجگان نقلی وہان سے اٹھا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا تھوڑی
دیر کے بعد اکوان جادو جو کچھ کہ اسکے پاس از قسم زر وجواہر تھا لیکر سنجگان کی بارگاہ مین آیا سب سنجگان
کے سپرد کرکے کہا غلام رخصت ہوتا ہے جسوقت حضور کے آرام کا وقت ہوگا حاضر ہوجاؤنگا کشتی جو سنجگان کے آگے
فواکہات کی رکھی تھی اسمین سے سنجگان اصلی نے تھوڑی سی ترکاری کھائی تھی بقیہ یون ہی رکھی ہوئی تھی سنجگان
نقلی نے کہا اکوان جادو یہ ترکاری کچھ تھوڑی سی رکھی ہے اگر جی چاہے تو کھاؤ اکوان نے سلام کرکے ترکاری
اٹھالی سنجگان نے کہا کھالو اکوان نے کچھ انکار کیا مگر سنجگان نے کہا تمہین کہتا ہون مجبور ہوکے اکوان جادو
نے وہ ترکاری کھالی دو ہی تین پھل کھانے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہوکر زمین پر گرا سنجگان نقلی نے اسکی
زبان مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اور جو کچھ نقدی امانت لایا تھا وہ بھی نذر زنبیل کیا اس کاروبار مین شام
ہوگئی سنجگان نقلی نے کملی اوڑھ لی فیروز کی بارگاہ کیطرف آئے دیکھا دربان در بارگاہ پر بیٹھے ہوئے ہین بے تکلف
بارگاہ کے اندر داخل ہوئے کسی نے بھی نہ دیکھا کہ کون گیا مگر وہان سب کی لیتے گئے اندر بارگاہ کے آکر دیکھا تو
فیروز کو ایک چوکی پر بیٹھا پایا دیکھا کچھ اسباب سحر اسکے آگے رکھا ہے ایک پتلا مٹی کا بنا ہوا آگے دھرا ہے سنجگان نقلی نے
اسی صورت سے اپنے تئین چوکی کے نیچے پہونچایا چوکی کے نیچے پہونچ کے اپنی صورت عجیب بنائی زبان [illegible]
منہ مین لگائے بال بڑے کرکے بہت لمبے لمبے بنائے آنکھین بڑی بڑی بنا کے فیروز کی چوکی کے نیچے بیٹھا ذرا ذرا چوکی کو
جنبش دی چوکی جو ہلی فیروز نے جھک کے دیکھا صورت عجیب نظر آئی فیروز ڈر گیا جلدی سے گردن نکالی تو یہ تھا کہ
اٹھ کے بھاگ جائے مگر ضبط کرکے چپکا بیٹھا رہا جب اسے خاموش بیٹھے دیر گذری تو اسنے دیکھا کہ چوکی کے نیچے سے
ایک دھوان پیدا ہوا فیروز نے چاہا کہ اس دھوئین سے بچون نہین معلوم یہ دھوان کیا تاثیر دکھائے یہ سوچکر اٹھا اور گرا
کے گرا بیہوش ہوگیا تخت کے نیچے سے نعرہ ہوا منم عمرو ثانی تخت سے نکلکر خنجر بلند کیا مگر خنجر بیکار ہوگیا اور بہت سی کوششین
کین مگر فیروز قتل نہوا آخرکار خواجہ مجبور ہوگئے چاہا اسکی زبان مین سوزن دون منہ کھولکر اسکے زبان دہن سے
باہر نکالی سوزن اپنے پاس سے نکالا بہت بہت کوشش کی مگر زبان بھی اسکی نہ چھدی خواجہ نے اسکی چھوٹی کھولکر زنبیل صاحبقران

اور تحفہ جات بدیع الملک نوجوان نکالنے قصد کیا اسکو داخل زنبیل کرون اور بارگاہ سے نکلون کہ یکایک برق چمکی
آواز مہیب آئی خواجہ نے دیکھا وہ پتلا جو سامنے کھڑا تھا اوسنے ہاتھ پاؤن ہلانا شروع کیے اور اوسکی زبان مین گویائی پیدا ہونے
لگی یہ ماجرا دیکھکے خواجہ سنے گھبرا اور موتی اور بارگاہ سے باہر نکلے اپنے لشکر کیطرف راہی ہوئے قریب لیوار سوچ کے تخت زنبیل
سے نکالا اسپر بیٹھ کے دیو اور کے پار آئے تخت اوتار کے داخل زنبیل کیا پیادہ پا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر
مین قریب لشکر پہونچے یہان صاحبقران زمان اور بدیع الملک نوجوان اور کئی سرداران نامی بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے
بدیع الملک نوجوان امیر سے عرض کرتے تھے کہ تحفہ جات کے جانیکا مجھے صدمہ عظیم ہے اول تو وہ اشیا متبرک تھے دوم
یہ کہ کیسے کیسے لوگون کی نشانی تھی صاحبقران فرماتے تھے اب انشاء اللہ تعالی فیروز سے مقابلہ کرنا ہے اسکو زیر کر کے سب
اشیا لینا ہین بدیع الملک اور صاحبقران یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آئے امیر نے فرمایا خواجہ
اسوقت کہان سے آتے ہو عمرو نے عرض کی یا صاحبقران فیروز کے لشکر مین گیا تھا وہ سحر تیار کر رہا ہے ابھی تک تیار نہین ہوا ہے
ایک پتلا مٹی کا بنایا ہے نہین معلوم اسمین کیا بات پیدا کریگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے خواجہ نے عرض کی مین نے
اس سے حرز ہیکل وغیرہ لی مگر کیا کہون کیا ہوگئی مجھے بڑا افسوس ہے بدیع الملک نے خواجہ کیطرف مسکرا کے دیکھا امیر نے فرمایا
خواجہ اگر تمھین روپیہ کی ضرورت ہو تو لو مگر حرز ہیکل اور تحفہ جات بدیع الملک دیدو خواجہ نے کہا میرے پاس نہین ہین
آپ روپیہ دیجیے مین لا دونگا امیر نے خواجہ کو بہت کچھ روپیہ دیا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا تم اپنے تحفہ جات نہ
منگاؤگے بدیع الملک نے بھی خواجہ کو بہت روپیہ دیا خواجہ نے زر بہ نذر زنبیل کیا اپنی بارگاہ مین آئے حرز ہیکل وغیرہ نکال
کے صاحبقران کے پاس حاضر ہوئے سب تحفہ جات صاحبقران کے سامنے رکھ دیے امیر نے حرز ہیکل پہ گلا مین پہنی اور
تحفہ جات بدیع الملک کو عطا فرمائے سب کو بڑی خوشی ہوئی صاحبقران نے خواجہ کی بہت تعریف کی اس خوشی مین ایک جلسہ
تہنیت مقرر کیا مین جلسہ مین مریخ نے آکر صاحبقران کو سلام کیا امیر نے مریخ کو اپنے پاس بلایا کہا حکیم کا حال بیان کرو
مریخ نے عرض کی یا امیر حکیم کا پتہ نہین ہے نہین معلوم کہان اسیر کیا ہے مین نے بہت سے مقامات دیکھے مگر کہین انکو نہ پایا مجبور
ہوکے واپس آیا صاحبقران خاموش ہو رہے صبر ہی ہوا مگر فرمایا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم حکیم کا پتہ معلوم ہو جائیگا
کہان پوشیدہ کریگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا تو طلسم لمحات مین ہین قید ہے یا کسی اور صحرا مین رکھا ہے
صاحبقران نے فرمایا جہان ہوگا معلوم ہو جائیگا مریخ نے امیر کے گلے مین حرز ہیکل دیکھ کے بہت تعجب کیا آخر ضبط نہو سکا
عرض کی حرز ہیکل آپ تک کیونکر آئی امیر نے کل کیفیت بیان فرمائی مریخ نے خواجہ کی بہت تعریف کی پھر کیفیت جنگ دریافت
کی خواجہ نے سحر تیار نہ تھی اور وہان پتلے کے جسم مین حرکت پیدا ہونیکی کیفیت بیان کر دی مریخ نے کہا خواجہ سحر تیار ہو چکا
تھا اگر آپ وہان تھوڑی دیر اور ٹھہرتے تو بڑا غضب ہو جاتا یہ وہ سحر تیار کیا گیا ہے جسکے وار کو کوئی روک نہین سکتا ہے فیروز
میدان مین آئیگا تو ایک تخت اژدر بھی ہمراہ ہوگا اس تخت پر شبیہ سامری ہو گی خواجہ نے پوچھا شبیہ سامری کون
شخص ہے مریخ نے کہا یہ پتلا سامری کی صورت بنا کر اور سامری کی روح کو بلا کر اس پتلے مین بھر دیا ہے اسکے سحر کو سامری دفع
نہین کر سکتا ہے اور غیر سامری کی تو بھی مجال نہین جو اسکے سامنے جاسکے جسوقت یہ پتلا اپنے چہرہ سے نقاب اٹھائیگا جو اسکے
منہ کی طرف دیکھے گا بیہوش ہو جائیگا خواجہ نے کہا جسوقت مین وہان موجود تھا تو پتلا بالکل ساکت کھڑا تھا جسوقت مین
وہان سے آنیکے لیے اٹھا تو ایک آواز مہیب آئی اور پتلے کے جسم مین حرکت پیدا ہوئی زبان مین گویائی آنے لگی آنکھین کھلین
مین وہان سے چلا آیا مریخ نے کہا روح سامری کو بلایا ہوگا وہ آئی ہوگی جب آپ تشریف لیکے ہونگے اوسوقت روح کو
طلب کیا ہوگا اتنے عرصے مین روح آئی خواجہ خاموش ہو رہے مریخ نے صاحبقران سے عرض کی اسکے سحر کا روکنے

سوائے مقصر ساحری کے اور کوئی نہین ہی امیر نے فرمایا او مریخ خدا مالک ہی وہ کیا بنا سکیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین
اب کیفیت فیروز کی سنئے کہ اسکو جو ہوش آیا اپنے کو عجیب حالت مین پایا اسباب سحر کو خراب دیکھا گھبراکے جب چشم
مین نہ پائے تو چیلے کیطرف نگاہ کی چیلے نے قہقہہ لگایا اور کہا اے فیروز بڑے افسوس کی بات ہی کہ تو ایک عیار سے
ایسا ڈرا کہ بیہوش ہوگیا اور اپنا سب اسباب چھنوا دیا تجھے شرم نہین آتی تو طلسم کی سلطنت کیا کرتا ہوگا فیروز
بہت شرمندہ ہوا کہا اے شبیہ ساحری مین نے اسکی صورت جو دیکھی میرے ہوش پراگندہ ہوگئے اپنی مدت العمر مین کبھی
ایسی صورت نہ مین دیکھی تھی چیلے نے جواب دیا اب کیا ارادہ ہی اور تجھے یہ تکلیف دی ہی فیروز نے کہا آپ پر خوب
روشن ہی میرے کہنے کی کیا ضرورت ہی چیلے نے کہا مین تو جانتا ہون مگر تو بھی بیان کر فیروز نے کہا مین چاہتا
ہون کہ اہل اسلام کو اسیر کرون مگر انکی مدد کو مریخ آفتاب علم موجود ہی اور میرے تحفجات سحر سب اسکے پاس ہین مین
اس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون اسکے علاوہ مسلمان خود بھی ایسے اچاٹ ہین کہ جنکو سحر سے خوف نہین اور سحر
اثر تاثیر نہین کرتا ہی چیلے نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہی ایکدم مین سب کو گرفتار کرونگا میرے سامنے مریخ آفتاب علم
کیا بنا سکیگا اور مسلمان کیا کرینگے فیروز نے جوابدیا مجھے آپ سے یہی امید ہی چیلے نے کہا تو ابھی جا اور میرے تخت کی تیاری
کرا اور طبل جنگی بجوا دے مین کل میدان مین جنکر سب کو اسیر کرونگا فیروز باہر آیا اپنی خاص بارگاہ مین گیا ملازمین کو بلا
کے ہمارے خزانے مین ایک تخت جواہر نگار ہی جسپر تخت ساحری لکھا ہی اس تخت کو لاؤ اور صحرائے خارزار مین جاکر شیر
دہن اسنے جاکر کہو کہ ہم شبیہ ساحری نے تمکو طلب کیا ہی ان شیرون کو لیکر بہت جلد یہان آؤ خادمین روانہ ہوئے فیروز
نے اپنے مصاحبین کو بلایا وہ لوگ آئے جب سب آچکے تو فیروز نے نجنگان کو نہ پایا نوکرون سے کہا نجنگان کو بھی جاکر اطلاع
دو کہ جلد آئے زمرد تانی نے کہا آج دن بھر وہ میرے پاس نہین آیا ملازم نجنگان کے خیمے مین گئے خیمے کو تنہا پایا فیروز سے
آکر کہا کہ نجنگان کا کہین پتہ نہین فیروز نے تمام لشکر مین تلاش کرایا مگر کہین نہ پایا جب مجبور ہوا تو ہم شبیہ ساحری کی
بارگاہ مین آیا تو باادب جھکا کہا ایک ضروری کیواسطے حاضر ہوا ہون ہم شبیہ ساحری نے کہا بیان کر فیروز نے کہا نجنگان
کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی ہم شبیہ ساحری نے ہنسکر کہا اپنی بارگاہ مین ہی ایک قنات مین لپٹا ہوا ہی فیروز نے کہا
اسکو قنات مین کسنے لپیٹا ہم شبیہ ساحری نے کہا وہ عیار لشکر اسلام سے آیا تھا یہ سب کام اسی کے ہین ایک سردار کو بھی
تمہارے یہانسے لیگیا ہی فیروز باہر آیا ملازمین سے کہا نجنگان اپنی بارگاہ مین ہی ایک قنات وہان ہی اسی قنات
مین لپٹا ہی لوگ نے قنات کو جو کھولا تو نجنگان لرزان و ترسان قنات کے باہر آیا لوگون نے کہا وزیر صاحب یہ کیا واقعہ ہی
نجنگان نے کہا تمکو اسکی تحقیق سے کیا ضرورت ہی سب خاموش ہو رہے نجنگان نے لباس منگایا جلدی جلدی کپڑے
پہنے فیروز کے پاس آیا یہان سب لوگ اسکے منتظر تھے زمرد تانی نے جو نجنگان کو دیکھا کہا آج دن بھر میرے پاس
نہ آنیکا کیا سبب تھا نجنگان نے کہا مین نہین عرض کرسکتا فیروز نے کہا مجھے تمہاری کل کیفیت معلوم ہی نجنگان نے
کہا جناب آپکی درواسے بھی کچھ ناحق نہ ہوا فیروز نے متعجب ہوکر سر جھکا لیا نجنگان نے کہا اب کسی بات کو میری خلاف نہ جانیے گا
فیروز نے کہا مجھے حیرت یہ ہی کہ یہان موجود تھے اور لوگ محافظان حصار سے تھے کسی نے اس شخص کو نہ دیکھا اور
وہ چلا آیا نجنگان نے کہا انکو کوئی مانع نہین ہی اگر آگ کا دریا بھی ہو تو وہ اپنے کام کرجاینگے فیروز نے کہا غضب
کیا تھا میرا سحر اگر ناتمام ہوتا تو وہ سحر کو بگاڑ کے چلا جاتا اور اسی واسطے یہان آیا تھا مگر موقع نہ پایا چلا گیا نجنگان نے کہا کسی
قسم کا کوئی نقصان تو نہین ہوا فیروز نے کہا میرا تو کوئی نقصان نہین ہوا مگر ایک سردار اکوان جادو جو آفتاب بزار
کو لیکر آیا تھا اسکا پتہ نہین ہی ابھی معلوم ہوا کہ وہ کو لیگیا نجنگان نے کہا خیر جو ہوا بہت اچھا ہوا آپکی جان بچی فیروز

نے کہا اے سخجگان یہ بات کون نہیں جو وہ میرے تیغ کسی قسم کا گزند پہونچا سکتا ہو سوا اسکے کہ اسیر کر کے لیجاتا قتل
تو مجھے کوئی نہیں کر سکتا ہو سخجگان نے کہا آپ نے پھر میرے کہے کو خلاف تصور کیا فیروز نے کہا اے سخجگان مجھے یقین
ہوا اصلی وہ ایسا ہی شخص ہو کہ اس سے ڈرنا چاہیے سخجگان نے کہا پھر اب کیا ارادہ ہو فیروز نے کہا اب مین طبل جنگی
بجواتا ہون ارادہ یہ ہو کہ کل میدان مین جا کر سب کو اسیر کر لون اب وہان اور کون باقی ہو سواے صاحبقران اور
مریخ آفتاب علم کے اور لوگ جو لشکری ہین انکے کسیطرح کا خوف نہین ہو جب اسیر گرفتار ہو جائینگے تو وہ سب بصد چشم
اطاعت قبول کر لینگے سخجگان نے کہا پھر طبل جنگی بجنے کو حکم دیجیے فیروز نے رسالدارون کے پاس پیام بھیجے کہ طبل
جنگی بجواؤ رسالدار نے نقارہ خانہ مین خبر دی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے آواز طبل سنکر دوڑے ہوے بارگاہ
صاحبقران مین حاضر ہوئے ہاتھ اٹھا کر عرض کی پروردگار عالم تابقے جہان آفتاب اقبال اور کوکب جاہ و جلال
کو تابان و درخشان رکھے فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہو ارادہ اسکا یہ ہو کہ صبح کو میدان رزم مین آکر معرکہ آراے نبرد ہو
صاحبقران نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل یزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
لشکر مین تیاری ہونے لگی شب بھر تیاری جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے
فریضۂ سحری ادا کر کے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان حاضر کین صاحبقران نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ
سے باہر تشریف لائے دربارگاہ پر خادم اسپ عیار رفتار لیے حاضر تھے امیر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان
جنگ مین تشریف لائے اسطرف سے فیروز اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آیا صاحبقران نے دیکھا کہ فیروز کے تخت کے آگے آگے ایک
تخت جواہر نگار ہے چار شیر اس تخت کو اٹھائے ہوئے ہین بہت سے ساحر گرد تخت کے حلقہ کیے ہوئے دو تین ساحر چنور ہلاتے ہوے اپنی
شان شوکت دکھاتے ہوئے میدان جنگ مین آکے ادھر سے زمرد شاہ تانی نے بھی ایک جانب تا بتخت روکا لشکر کی صف بندی
ہوئی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے پوچھا سب کے آگے جو تخت ہو اسپر کون ہو مریخ نے عرض کی ہم شبیہ
سامری اسی کا نام ہو صاحبقران نے فرمایا فیروز نے بھی سحر تیار کیا ہو مریخ نے عرض کی یہی سحر ہو اسی سے سب ساحر عاجز
ہین مگر آپ جا پہنچینگے تو یہ سحر باطل ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہو یہ ذکر تھا کہ ہم شبیہ سامری نے اپنا تخت
آگے بڑھایا نعرہ کیا کہ اے حمزہ اب تک تو نے طلسم مین بہت غدر برپا کیا مگر اب اپنے ارادے سے باز آ اور طلسم سے واپس جا
مین بطرے مدد فیروز آیا ہون اب کسیکی مجال نہین جو اس طلسم کو فتح کر سکے صاحبقران نے بھی اپنا مرکب آگے بڑھا کر فرمایا او
مکار اگر تو فیروز کی مدد کو آیا ہو تو ہمین کیا خوف ہو نہ ہم فیروز سے خائف تھے نہ تجھسے ڈرتے ہین جو تیرے مزاج مین ہو وہ
ہمارے حق مین برائی کر ہم موجود ہین دیکھین تیری کرنے ہمارا کیا نقصان ہوتا ہو ہم لوگونکا یہ دستور نہین ہو جو بات منہ سے
کہی وہ ضرور کی اور جس کام کا ارادہ کیا اسکو انجام دیا ہم شبیہ سامری نے کہا اے حمزہ اگر تجھے اپنے زور و بازو پر ناز ہو تو مین
علاوہ سحر کے فن سپہ گری مین بھی دخل رکھتا ہون تجسے مقابلہ کر صاحبقران نے فرمایا مجھے کیا عذر ہو تیرے
سامنے موجود ہون پھر تو ہم شبیہ سامری نے فوج کیطرف دیکھا فیروز تخت بڑھا کے آگے آیا ہاتھ باندھکر کہا کیا حکم ہے ہم شبیہ سامری
نے کہا ایک مرکب حاضر کر وہ بدولت تیغ و نیزہ سے لڑینگے سحر نہین کرینگے فیروز نے اسیوقت رسالے سے ایک مرکب منگا کر
ہم شبیہ سامری کو دیا ہم شبیہ سامری سوار ہو صاحبقران کے مقابلے مین آکے کہا او حمزہ مجھپر وار کر صاحبقران نے
فرمایا کیا تو آگاہ نہین ہو کہ میرا یہ دستور نہین کہ وار مین سبقت کرون ہم شبیہ سامری نے کہا دلمین حسرت باقی رہجائیگی مجھ
سے فرمایا تیری تلوار بیکار ہیگی مین وار پہلے نہ کرونگا ہم شبیہ سامری نے تلوار میان سے نکالی کہ وہ تلوار سحری تھی صاحبقران کے
سر پر وار کیا امیر کے پاس حرز ہیکل موجود تھی وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تلوار ہاتھ سے چھین کر دور

پھینکدی تلوار جو زمین پر گری صاحبقران نے دیکھا ایک کاغذ کی تلوار بنی ہو آب وتاب بالکل نہین صاحبقران
نے فرمایا کیون ہم شبیہ سامری تو نے وعدہ کیا تھا کہ مین سحر نہ کرونگا ہم شبیہ سامری نے دیکھا
کہ صاحبقران ثانی پر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اور مین قوت مین اتنے بڑھے ہوے نہین ہون کسی طرح لڑ کر
فتحیاب ہونگا یہ سوچکر چاہا پرواز پیدا کرکے اڑ جاون اور معرکہ جنگ سے ٹلجاون صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑکے
ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ گردن ہم شبیہ سامری کی پلٹ گئی سر دور جا کے گرا اندھیرا ہوگیا لشکرون سے شور
احسنت وآفرین بلند ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی جرانام مین ہم شبیہ سامری
بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی فیروز کے ہوش اڑ گئے صاحبقران نے فیروز اور زمرد کیطرف نگاہ
غضب دیکھا فیروز نے اپنے لشکر سے کہا ارے تم اسقدر ہو اگر جرأت کرکے جا پڑوگے تو حمزہ کے لشکر سے کچھ بھی نہ بن پڑیگا
سب ساحر حربہ ہاے سحر لیکر ٹوٹ پڑے صاحبقران زمان بھی ہوشیار ہوگئے سرداران امیر بھی آگے بڑھے مریخ
نے گرسے سحر کے پھینکنا شروع کیے جسطرف گرز پھینکا سو دو سو جادوگر واصل جہنم ہوئے بدیع الملک نوجوان
تلوار کھینچکر بڑھے صفون کو درہم برہم کردیا اور سرداران اسلام تلوارین کھینچکر جو گرے تو ساحرونکو قتل کرنا شروع
کیا جو کوئی سردار مبتلاے سحر ہوکے گرا بدیع الملک نے بحکم لوح محفوظ کا عکس ڈالا سردارون کے ہوش
بجا ہوئے کبھی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر دم کیا کبھی مریخ آفتاب علم نے سحر اتارا اسیطرح تا شام خوب
جنگ مغلوبہ رہی فیروز نے جب اپنی شکست دیکھی گھبرایا ہوا زمرد ثانی کے پاس آیا زمرد نے کہا اے فیروز اب
آثار اچھے نہین ہین بخت جگان نے کہا طبل بازگشت بجوا دیجیے فیروز چاہتا ہو کہ مین پلٹ کر طبل امان کا حکم دون کہ
بدیع الملک نوجوان قریب پہونچ گئے اتنے چاہا اسطرف سے نہ جاؤن دوسری جانب سے نکل جاؤن ادھر امیر
کو پایا زمرد نے امیر کی صورت دیکھی کہا اے فیروز جلد یہان سے بھاگنے کی تدبیر کرو حمزہ آگیا فیروز نے بخت جگان اور
زمرد کو اپنے کاندھے پر بٹھایا سحر کرکے وہانسے اڑ گیا صاحبقران کو اس ہنگامہ مین یہ معلوم نہوا فیروز زمرد ثانی
اور بخت جگان کو لیکر نکل گیا اسکی فوج کے لوگون نے جو دیکھا کہ فیروز اور زمرد نہین ہین اپنی جان بچاکر نکل گئے یہ
لوگ بھی مجبور ہوئے مریخ نے بھی اس کیفیت کو دیکھکر سب کو جلاے سحر کیا مریخ کا سحر یہ لوگ کیا رد کرسکتے ہین
صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی بڑی ہوشیاری سے لڑ رہے تھے ساحران
فیروز کو جب اپنی زندگی سے یاس ہوئی سب نے مجبور ہوکے چادرین ہلانا شروع کین امیر نے ہاتھ روکا سب
لوگ ٹھہر گئے ساحر ہاتھ باندھ باندھکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر نے سب کو مسلمان کیا ساحرون
نے بصدق دل اسلام قبول کیا خیمہ وخرگاہ فیروز کا سب لوٹ لیا طبل شادمانی بجاکر میدان سے بفتح وفیروزی
واپس آئے اس خوشی کے سبب تین دن تک لشکر اسلام مین جلسہ تہنیت برپا رہا چوتھے روز مریخ آفتاب علم
نے صاحبقران کی خدمت مین عرض کی کہ اب طرف گلزار خدنگ کے تشریف لیجلیے یہان ٹھہرنا بیکار ہو بہتر حاصل
کیجیے ملحقات کے طلسم فتح کرکے فراغت حاصل کیجیے امیر نے فرمایا لشکر مین سبکو اطلاع دو کل روانگی ہو سبکو اپنا اپنا
اسباب سفر درست کرنا چاہیے لشکر مین اطلاع ہوگئی سب لوگون نے اسی روز اپنا اپنا اسباب سفر درست کیا دوسرے روز
امیر جانب گلزار خدنگ روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت فیروز کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو بخوف صاحبقران زمرد اور بختگان کو لیکر عین گرمی جنگ مین فرار ہوا تو اپنی تختگاہ مین آکر پہونچا زمرد
اور بختگان کو کاوے سے اُتارا آپ تخت پر بیٹھکر رونے لگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ محل گریہ نہین ہے لڑائی کا
یہی دستور ہے کبھی ہار کبھی جیت ہوا ہی کرتی ہے ابھی بار فتح نصیب ہوگی آپکو ہراس کس بات سے ہے فیروز نے جواب دیا اے
بختگان مجھے اب فتح کی امید منقطع ہوگئی مین مسلمانون سے لڑکر فتحیاب نہونگا اب میرے پاس لشکر بھی موجود
نہین ہے جو پھر لشکر کشی کرکے اُنکی طرف جاؤن اور اُنسے مقابلہ کرون بختگان نے کہا آپ کہتے ہین کہ اس طلسم سے
بہت طلسم ملحق ہین وہانسے مدد طلب فرمایئے فیروز نے کہا وہ لوگ مجھکو مدد نہین دینگے جب یہ خبر سنین گے تو اپنے طلسم کی
حفاظت کرینگے اس سے بہتر میرے نزدیک یہ ہے کہ اب کسی طلسم مین چلکر اُسکو گوشۂ امان قرار دون مسلمان اب گلزار خدنگ
پہونچ گئے ہونگے مریخ آفتاب علم اُنکے ہمراہ ہو وہ ایکدن مین لوح دیکھ لیگا جب لوح پالے گا تو اُنکی یہ حالت تھی جسطرح پاینگے تو کیا جانے کیا
آفت برپا کرینگے طلسم ملحقات کیطرف روانہ ہوجاینگے لوح کلام دیتی رہیگی اور وہان کی زمین بھی حاصل کرینگے اُن طلسمون کو بھی خراب
کرینگے مریخ آفتاب علم سا ساحر اُنکے ہمراہ ہے خود صاحب اسم اعظم ہین بدیع الملک سا شخص جسکو صاحبقران ثالث کہنا
زیبا ہے وہ اُنکے ہمراہ ہے کسی کی مجال ہے جو اُنسے مقابلہ کرسکے عیار ایسا اُنکے ہمراہ ہین جسکے حیلے کرے کوئی نہین بچ سکتا خود صاحبقران اقبالمند
ہین بختگان نے فیروز کے دلکو بہت ہی خائف پایا کہا آپکی اقبالمندی کی کیا کمی ہے آپ ایک طلسم کے بادشاہ ہین سحر مین یکتائے
روزگار نامی و نامدار دعوی دار خداوندی آپ سے کون مقابلہ کرسکتا ہے فیروز نے جواب دیا میرے اقبال مین اب فرق آگیا
ہمسر سامری سا شخص جب گرفتار ہوگیا تو مین کیا چیز ہون جو مسلمانون سے لڑکر فتح پاؤنگا جبتک اقبال یاور و رہبر تھا تب تک
مین نے اپنے طلسم مین دعوی خداوندی کیا اب میرا اقبال ترقی پر نہین ہے بختگان نے فیروز کو بہت بہت سمجھایا مگر فیروز
کی ہمت مین زیادتی نہوئی بختگان مجبور ہوگیا فیروز نے کہا اے بختگان میرا ارادہ ہے کہ اس طلسم سے نکلکر اور اپنے اہل و عیال کو لیکر
طلسم مرآۃ العدم مین چلون کہ وہ طلسم بہت ہی سخت ہے اور کسیکی مجال نہین جو وہان جاسکے اول تو یہ بات ہے کہ وہان کا
بادشاہ ملک قیصر صاف باطن بڑا شجاع ہے اور طلسم مین علاوہ ساحران نامی کے پہلوان اسقدر ہین کہ ایک شہر
پہلوانون کا وہان آباد ہے اور اُنکی پرورش بادشاہ طلسم کے کیطرف سے ہوتی ہے وہ لوگ فن سپہ گری کو خوب جانتے ہین
قریب دو لاکھ کے پہلوان اُس شہر مین رہتے ہین علاوہ اسکے ساحران نامی وہان ایسے ایسے ہین کہ میرے استاد ہمسر سامری کے
مقابلہ کے ہین بعض ایسے ہین جو اُنکے سحر کو بھی خیال مین نہین لاتے ہین اور بہت سی باتین اس طلسم مین ایسی ہین کہ جنکی
وجہ سے اُسکو کوئی فتح نہین کرسکتا ہے لوح وہان کی دستیاب نہین ہوسکتی اور اگر مل بھی جائے تو برعکس حکم دے طلسم کشا اگر لوح
کے احکام پر کام کرے تو گرفتار بلا ہو یہ کتنی بڑی بات ہے اس سبب سے وہان کا چلنا بہت مناسب ہے بختگان نے کہا
آپ جسوقت مین اپنے طلسم کو خالی کرجائینگے تو صاحبقران یہان لیکر بادشاہ بنادینگے طلسم آپکے قبضے سے نکل جائیگا پھر ایک
مشکل سے قبضہ ہوگا اور مسلمان وہان نہ پہونچین گے فیروز نے کہا میری جان تو بچ جائیگی اور زمرد ثانی کرامان
آملیگی بختگان نے کہا وہ طلسم یہان سے کتنے فاصلے پر ہے فیروز نے جواب دیا یہان سے ایکسال کی راہ ہے مگر بزور
سحر چار دن کے عرصے مین وہان پہونچ جاؤنگا دو روز طلسم کے باہر مسافر خانۂ طلسمی مین رہنا ہوگا تیسرے روز سلطان
کی ملاقات ہوگی طلسم کے اندر جانا ہوگا وہان کے عجائب و غرائب جسوقت دیکھوگے تو تعجب کروگے حسینان عالم کے
رہنے کا مکان ہے عجب طلسم ہے جسکی نسبت حکیم قسطنطین ذوفنون کو اسیر کرکے دشمن بھیجا ہے اور وہان کے بادشاہ نے
اپنے طلسم سے باہر ایک صحرا مین مکان خوشنما حکیم کو وہان قید کیا ہے برائے حفاظت کچھ عجائبات اس مکان مین
بنا دیا ہے بختگان نے جو اُس طلسم کی تعریف سنی تمام شہنشاہ پھر وہین تشریف لیچلیے یہانسے لاکھو رعیت ہے سب ساتھ

مسلمان کوشش کرینگے تو وہان تک پہونچین گے فیروز نے کہا ابھی تو مسلمان لوح لینگے نہین معلوم کیا کیا کوشش کرنا
ہوگی اور کہان کہان جانا ہوگا وہ طلسم سب طلسمون کے بعد ہے پہلے نو طلسم ہین ایک تیرا طلسم تو ناقص ہوگیا اب
آٹھ اور باقی ہین جب ان طلسمون کو فتح کر چکینگے تب طلسم مرآۃ العدم تک پہونچینگے پھر ایک طلسم سے دوسرے
طلسم کی راہ ایک سال کی ہے دس برس مسلمان راہ طے کرنے مین بسر کرینگے اور جو دن طلسمون مین رہین اسکے نہین جانتا
طلسمون مین کیا بات ہو کہین اسیر ہو جائین قتل ہون کیا کیفیت گذرے ممکن نہین جو اس طلسم تک جا سکین بہت
مشکل ہے اور اگر وہان پہونچ بھی جائینگے تو طلسم مین بے لوح کے داخل نہین ہو سکتا ہے پھر لوح طلسم کے اندر ہے کیا
کر سکینگے مرجان طلسم تک بھی مسلمان نہ پہونچ سکین کے بختگان نے کہا پھر اب تشریف لیجئے یہان ٹھہرنا اچھا نہین
ہے فیروز نے کہا مین جا کر ملکہ خوش نگاہ سے بیان کرتا ہون دیکھون انکی کیا راے ہوتی ہے بختگان نے کہا قرن
کی راے پیغمبری ہوتی ہے آپ نے جو کچھ تجویز کیا ہے میرے نزدیک یہی بہت بہتر ہے اب اور کسی سے اسکا ذکر بھی نہ فرمائیے
فیروز نے کہا اے بختگان ملکہ خوش نگاہ جادو شعل اور نسوان کے نہین ہین وہ بھی سحر مین یکتاے روزگار ہین
انکے بھی برابر کوئی ساحر کی مجال نہین جو مقابلہ کرسکے وہ حکیم قرنطین کی حقیقی بہن ہین علم حکمت مین بھی بہت اچھا
بختگان نے کہا آپکی خوشی دا کر دیا فرمائیے فیروز اسیوقت شاہی محل مین آیا یہان ملکہ خوش نگاہ اپنی کنیزون
سے بدیع الملک ہوش ربا صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کا ذکر کر رہی تھین ملکہ نیلا سے کہان ابھی بیٹھی تھین
فراق بدیع الملک مین دلبر رنج و ملال تھا ایسا بے حال تھا کہ خوش نگاہ سمجھاتی تھین کہ بی بی اسقدر ملال نہ کرو خدا
جامع المتفرقین ہے شاہزادہ بفتح و فیروزی واپس آئے گا مین نے مریخ آفتاب علم کے پاس ایک خط روانہ کیا تھا مگر
اسوقت بازار موت معرکہ رزم گرم تھا کافر قتل ہو رہے تھے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کنیزون کو وقت نہ ملا جو میرا خط مریخ
کو پہونچا دیتین مجبور ہو کر واپس آئی تھین اب مین پھر آج ہی خط روانہ کرتی ہون جو کیفیت ہے معلوم ہو جائیگی اگر لڑائی
ختم ہو گئی ہوگی تو شاہزادے کو یہان بلا لونگی دو تین روز یہان تشریف رکھینگے پھر چلے جائینگے ملکہ نیلا کہتی تھین کہ اب
آپکے ارشاد سے میرا انتشار اور زیادہ ہو گیا نہین معلوم لڑائی مین کیا کیفیت گذری ہو ملکہ خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع
رکھو سب خیریت ہوگی یہ ذکر تھا کہ کنیزون نے کہا شہنشاہ تشریف لاتے ہین ملکہ خوش نگاہ کے چہرے سے رنگ اڑ گیا
یقین ہوا کہ لڑائی اہل اسلام کی بگڑ گئی جب تو شہنشاہ اپنے شہر کو واپس آئے مگر ضبط کیا اتنے عرصے مین فیروز سامنے
سے آیا ملکہ نے فیروز کے چہرے کیطرف دیکھا اور اس پر ہیبت تکان ہوئی تھی شکست کا تھا گھبرا کر آگے بڑھ کے استقبال
کیا فیروز کو مسند پر لا کے بٹھایا کہا اے شہنشاہ اسوقت آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہے خیر تو ہے آپ تو برائے مقابلہ
تشریف لیگئے تھے پھر واپس آئے فیروز نے جواب دیا کہ کیا پوچھتی ہو غضب ہو گیا ملکہ خوش نگاہ نے کہا جلدی
بیان کیجئے فیروز نے تمام کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اب مین اس لائق نہین ہون کہ اہل اسلام سے مقابلہ
کر سکون نہ اب میرے پاس لشکر ہے نہ مقابلہ کی ہمت ہے ہر طرح مجبور ہون اگر فکر کرکے لشکر فراہم بھی کرونگا تو اسوقت
تک مسلمان لوح حاصل کر لین گے جب بے لوح ان لوگون نے یہ آفت برپا کی تو لوح لیجانے پر کیا کرینگے ملکہ نے
کہا اے شہنشاہ اسقدر لشکر آپ کے پاس تھا سب کیا ہو گیا فیروز نے کہا سب تباہ ہوا تین بار لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا
ہر مرتبہ لڑائی بگڑ گئی لوگ مارے گئے کچھ مسلمان ہو گئے جو جو ساحران نامی گرامی تھے انمین سے اب ایک بھی باقی نہین ہے
کچھ مسلمان ہو گئے کچھ قتل ہوئے اور دو وہ لوگ مسلمان ہو گئے جنکی طرف شبہ نہ تھا غضب کی بات ہے کہ وہ لیسہد طلسم مریخ
آفتاب علم مسلمان ہو گیا اسکے مسلمان ہو جانے نے قیامت بپا کر دی اگر وہ مسلمان نہ ہوتا تو مین ضرور اہل اسلام سے مقابلہ

مین ہر وقت چاق و توانا رہتا مگر اسی کی وجہ سے میری ہمت پست ہو گئی پھر بڑا دعوی مجھکو استاد پر تھا وہ بھی
قید ہو گئے نہین معلوم اہل اسلام نے انکو کہان قید کیا ہو آجتک یہ حال نہین کھلا لشکر انکی بار مین اسقدر اپنے ہمراہ
لیکر گیا تھا کہ صحرا مین اترنے کے لیے مقام نہ ملتا تھا اور راہ مین بمشکل کسیجگہ پر ٹھہر جاتے تھے مگر اہل اسلام نے اس غضب
کی جنگ کی کہ مین وہانسے زمرد شانی اور بختگان کو لیکر چلا آیا نہین معلوم وہان لشکر پر کیا گذری ابھی تک کسیکے
ہاتھ خبر بھی روانہ نہین کیا یقین ہو سب لشکر قتل ہو گیا ہو اور بہت لوگ بخوف جان مسلمان ہو گئے ہونگے
اب کوئی لشکر سے میرے پاس واپس نہ آئیگا سب مسلمانون کے ہمراہ ہو لینے جائینگے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا
کمان ابرو یہ حال سنکر دلمین تو خوش ہو گئین مگر ظاہر بہت افسوس کیا کہا پھر کیا ارادہ ہو فیروز نے کہا اب میری یہ رائے ہو کہ مین
طلسم مراۃ العدم مین جاؤن اور وہان پناہ لون تم لوگو بھی اپنے ہمراہ لیچلون وہان مسلمان کسیطرح نہین پہونچ
سکینگے ملک قیصر صاف باطن سے مدد لیکر مسلمانون کو گرفتار کر کے قتل کر دونگا پھر اپنے طلسم مین آجاؤنگا اور اگر کچھ نہو گا
تو جان تو بچ جائیگی ملکہ خوش نگاہ نے خیال کیا کہ اگر مین اسکے ہمراہ وہان جاؤنگی تو پھر اہل اسلام سے ملاقات نہو
ہو جائیگی اور لیلا اپنی جان دیدیگی بھلا یہ تاب مفارقت بدیع الملک کیونکر لا سکیگی ضرور تڑپ تڑپ کے مر جائیگی
اس وجہ سے جانا بہتر نہین ہو اسکو سمجھانا چاہیئے یہ سوچکر ملکہ نے کہا اے شہنشاہ میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہو اگر
آپ جسوقت تشریف لیجائینگے قیصر صاف باطن ضرور آپکی مدد کریگا اور مسلمانون کو گرفتار کریگا آپ ضرور
تشریف لیجائیے اور یہ میرا طلسم ہو میرا یہان رہنا انسب ہو کیونکہ ایک خوف ہو کہ مبادا مسلمان اپنا قبضہ اس
طلسم پر کر لین تو پھر آپکو بہت مشکل ہو گی اور ایسا طلسم نہ ملیگا اس سے بہتر یہ ہو کہ مین یہان کے انتظام کرتی
رہون اور آپ طلسم مراۃ العدم مین تشریف لیجائیے فیروز نے بہت بہت کہا مگر خوش نگاہ نے منظور نہ کیا اور
بہت سی باتین ایسی بیان کین کہ فیروز نے ملکہ کا چھوڑ جانا ہی اچھا سمجھا کہا اگر یہی خوشی ہو تو تم طلسم مین رہو مگر بہت
ہوشیاری رکھنا اور انتظام مین کسی قسم کا فرق نہ آنے دینا خوش نگاہ نے کہا آپ جانتے ہین کہ سحر مین بھی کسی سے
کم نہین ہون اور علم حکمت مین بھی بخوبی ماہر ہون اگر لشکر اسلام اسطرف آئیگا تو مین طلسم کی سلطنت پر کسیکو تصرف نہ
کرنے دونگی فیروز نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون اب کب تم سے ملون ملکہ نے کہا بہت جلد آپ طلسم مین تشریف لائینگے
قیصر صاف باطن آپکو دیکھتے ہی انتظام کریگا اور اسکی وجہ سے اہل اسلام گرفتار ہو جائینگے فیروز ملکہ سے رخصت ہو کر
باہر آیا بختگان وغیرہ سے کل کیفیت بیان کی کہا ملکہ کی یہ رائے ہو بختگان نے کہا بہت اچھی بات ہو مین بھی پسند کرتا ہون
آپ تشریف لیچلیے اور ملکہ یہین رہین وہ انتظام کرینگی آپ وہان سے کوشش کیجیے گا جیسا ہو گا دیکھا جائیگا تشریف لیچلیے بختگان
کے کہنے سے فیروز نے اسی دن وہانسے سفر کیا اور طلسم مراۃ العدم کی جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ خوش نگاہ کی تحریر کیجاتی ہو

کہ جب فیروز جانب طلسم روانہ ہوا تو ملکہ خوش نگاہ نے ایک نامہ مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ کیا اور
اسمین سب کیفیت تحریر کر دی پتہ تو فیروز سے تحقیق کر لیا تھا کہ مریخ آفتاب علم صاحبقران کے ہمراہ
گلزار خدنگ کیطرف گیا ہو کنیز کو اسی پتے سے روانہ کیا کہ کنیز نامہ لیکر روانہ ہوئی ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب امیر مع لشکر اس طرف گلزار خدنگ کے روانہ ہوئے چند روز ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے

عرض کی یا صاحبقران اب ہم لوگ آپکے ہمراہ نہین جا سکتے یہان سے سرحد گلزار خدنگ شروع ہو اور لوح
گلزار خدنگ مین ہو آپ تنہا تشریف لیجائیے صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ یہین ٹھہرین مین تنہا جاؤنگا سرداران
اسلام نے مریخ سے کہا آپکے نہ جانے کا کیا سبب ہو مریخ نے جواب دیا کہ ہم لوگ ساحر ہین اور یہ دیار لوح ہو یہان
ہم لوگونکا جانا مناسب نہین ہو اور آپ کی نسبت بھی یہی بات ہو کہ آپ شریک طلسم کشا ہین آپلوگ بھی نہین جا نا چاہیے
طلسم کشا تلاش لوح کیواسطے تنہا جائے یہ شرط طلسم مین ہوتی ہو گو مین وقتًا فوقتًا حاضر خدمت ہوتا رہونگا امیر نے
فرمایا مین تنہا جاؤنگا خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران تنہا تشریف لیے جاتے ہین کہا مین تو آپکے ہمراہ ضرور چلونگا
صاحبقران نے کہا خواجہ تمھارے جانیکی ضرورت نہین ہو مین تنہا جاؤنگا خواجہ نے بہت بہت کہا مگر صاحبقران
نے منظور نہ کیا اسیوقت تنہا ستے عازم ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت کنیز ملکہ خوش نگاہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو نامہ لیکر چلی لشکر اسلام کو تلاش کرتی ہوئی چوتھے روز پہونچی دیکھا ایک صحرا مین بارگاہین استادہ ہین سرداران
اسلام اپنی اپنی بارگاہون کے آگے کرسیون پر بیٹھے صحرا کی سیر کر رہے ہین تلاش کرکے مریخ آفتاب علم کی بارگاہ
کے قریب آئی دیکھا مریخ بھی اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھا ہو گرد مصاحب جمع ہین کنیز نے پرچہ مریخ آفتاب علم کی گود مین
ڈالدیا مریخ نے پرچہ اٹھایا پڑھنے لگا اسمین لکھا تھا کہ فیروز بخت صاحبقران یہان سے جاکر طلسم مرأۃ الحدم
مین گیا ہو مجکو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا تھا مگر مین نے انکار کیا اور مین سمجھا انتظام طلسم یہان رہیگی اب میرے واسطے
کوئی انتظام معقول کرو یعنی یا کر دوسرے طلسم کیطرف نہ چلے جانا سمجھ کے کام کرنا شاہزادہ بدیع الملک کو یہ
پرچہ دکھا دینا جو کچھ انکی رائے ہو وہ کرنا مریخ اسنے پرچہ لیکر بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک
نے جو مریخ کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبون کو بھیجا کہ جاکر مریخ کو باعزاز اپنے ہمراہ لائین مصاحبین شہزادہ
بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لیگئے بدیع الملک نے اپنے پاس بلاکے بٹھایا مریخ نے پرچہ نذر دیا بدیع الملک
نے پرچے کو پڑھا جب سب پڑھ چکے تو مریخ سے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ آپ ملکہ کو یہین لے آئیے اور
طلسم گاہ مین جو کچھ عجائبات سحر ہون ان سب کو دفع کر دیجیے مریخ نے کہا کہ صاحبقران زمان کا خوف ہو اور دوسری
بات یہ ہو کہ جبتک لوح نہ آئے تب تک کوئی کام نہ کرنا چاہیے جب صاحبقران لوح لیکر آئینگے اسوقت طلسمات
کے عجائبات مٹائے جائینگے اور خزانہ طلسمی قبضے مین آئیگا بدیع الملک نے فرمایا آپ ملکہ کو لیتے آئیے مریخ نے
عرض کی اگر یہ امر بھی صاحبقران کے خلاف ہوا تو میرے واسطے باعث خرابی ہو بدیع الملک نے فرمایا جو کام میری
ذات سے ہوگا صاحبقران کے خلاف نہوگا آپ جاکر ملکہ کو لے آئیے مریخ نے عرض کی مین آج ہی جاؤنگا بدیع الملک
نے فرمایا آپ بھی تشریف لیجائیے مریخ بدیع الملک سے رخصت ہوکر اسیوقت روانہ ہوا دوسرے روز اپنے مکان
پر پہونچا وہان جو کچھ اسکے تحفجات سحر تھے وہ سب لیے اور ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلائے کمان ابرو کو ساتھ لیکر
روانہ ہوا دوسرے روز لشکر اسلام مین آکر پہونچا یہان بدیع الملک نوجوان نے ایک بارگاہ بہت بڑی الگ استادہ
کرائی تھی مریخ کے انتظار مین اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھے رہتے تھے چوتھے روز مریخ نے آکر سلام کیا بدیع الملک
نے فرمایا اے مریخ کیا ہوا مریخ نے عرض کی مین جس کام کیواسطے گیا تھا اسکو انجام دیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کہان
ہین مریخ نے عرض کی میری بارگاہ مین ہین بدیع الملک نے فرمایا مین نے ان لوگون کیواسطے ایک بارگاہ

الملک استاد گرامی ہو وہان لیجاؤ مریخ نے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلاے کمان ابرو کو اس بارگاہ مین لاکر
اُتارا بدیع الملک نے ارادہ کیا کہ ملکہ لیلا کمان ابرو سے ملے کہ جانشین مریخ آفتاب علم ہاتھ باندھکر سامنے
آیا عرض کی اے شہریار غلام کی ایک عرض ہے اگر قبول ہو تو کمترین کی خاطر نہ ملول ہو گو سراسر بے ادبی ہے مگر مجبور
ہوکر عرض کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم تم جو کچھ کہو مجکو بسر و چشم منظور ہے مریخ نے عرض
کی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے جبتک عقد شرعی نہو آپ تشریف نہ لیجائین جب صاحبقران تشریف لائین
اور عقد شرعی ہو جائے اسوقت آپکو اختیار ہے میری غرض ہے کہ آپ سا عالی نسب مجکو ایسی عزت بخشے مگر اتنا عذر ہے اگر
مزاج مبارک مین آئے قبول فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ مجکو بسر و چشم منظور ہے تمھاری خاطر کا خیال ہے
مریخ قدمون پر بدیع الملک کے گر پڑا کہا اے شہریار میری خطا عفو فرمائیے گا بدیع الملک نے کہا اے مریخ مین
تجسے بہت خوش ہون مجھے تمھاری طرف سے کسی قسم کا ملال نہین ہے مریخ اپنی بارگاہ مین آیا بدیع الملک نے سامان
دعوت ملکہ خوش نگاہ و ملکہ لیلاے کمان ابرو کیا سب لشکر مین حیران ہوئے کہ بدیع الملک کے پاس کون آیا ہے
اور بارگاہ مین کسکو رکھا ہے مریخ سے پوچھا مریخ نے جواب دیا کہ مجھے بھلا انکے معاملات مین کیا دخل ہے مین
کیا جانون کسکی دعوت ہے اور کسکے واسطے بارگاہ استاد گرامی ہے سب لوگ خاموش ہو رہے بدیع الملک سے
کوئی دریافت نہ کر سکا مگر خواجہ عمرو نامدار بدیع الملک کے پاس آئے سب کیفیت دریافت کرکے بدیع الملک سے
کہا کہ تمنے برا کیا مین تمھاری شکایت صاحبقران سے کرونگا تمنے بے اجازت امیر ناموس فیروز کو یہان کیون بلایا
ابکر فیروز ستارہ پیشانی کو اس بات کی خبر ہوجائے اور وہ کوئی فتنہ اٹھائے تو صاحبقران بھی یہان موجود
نہین ہین بدیع الملک نے کہا خواجہ ہم سمجھ لینگے اور صاحبقران زمان سے عرض کر دیجئے وہ آزردہ
نہین ہونگے خواجہ نے ایسی ایسی باتین کین کہ بدیع الملک کے دلمین خوف پیدا ہوا کہا خواجہ واقعی تم صحیح
کہتے ہو مجسے غلطی ہوئی صاحبقران کے سامنے اس قسم کی باتین نہ کرنا خواجہ نے کہا مین ضرور کہونگا کہ بدیع الملک
کے سبب سے مریخ آفتاب علم کی جان جائیگی وہ صاحب غیرت ہے ضرور اپنی جان دیدیگا میرے پاس آیا تھا کہتا تھا کہ خواجہ
مجھے ایک ہیرے کی کنی چاہیے ہو یقین ہے اسیواسطے طلب کرتا ہوگا بدیع الملک نے کہا خواجہ واقعی مریخ نے تمسے ہیرے
کی کنی مانگی تھی کہا تھا خواجہ نے کہا مین نے خلاف کہونگا بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر مریخ اپنی جان دیگا تو امیر کو
یقین کامل ہوجائیگا اور مجسے بہت آزردہ ہونگے خواجہ نے کہا ممکن ہے کہ مین مریخ کو سمجھاؤن اور وہ اپنے ارادہ
سے بازرہے بدیع الملک نے کہا خواجہ پھر آپ مریخ کو سمجھائیے نہین تو غضب ہوجائیگا خواجہ نے کہا مجھے کیا ضرورت
ہے جو مین بیکار اسکو سمجھاؤن بدیع الملک سمجھے کہ خواجہ بے لیے راضی نہونگے اسیوقت ایک بازوبند یاقوت کھولکے
کے خواجہ کو دیا اور کہا یہ بازو بند مجھے طلسم سفاکیہ مین ملا تھا اسکی قیمت بڑے بڑے بادشاہ جلیل نہین دیسکتے ہین
یہ مین تمھاری نذر کرتا ہون خواجہ نے بازو بند لیا کہا مریخ کو سمجھادونگا مگر تم اس سے اس امر مین کچھ تحقیق نہ کرنا نہین تو وہ
مجھسے اس بات کی شکایت کریگا اور آیندہ میرے کہنے کو قبول نہ کریگا بدیع الملک نے کہا خواجہ مین کبھی اس سے
ذکر نہ کرونگا خواجہ وہان سے اٹھے مریخ کی بارگاہ مین آئے کہا کیون صاحب تمنے بے اجازت صاحبقران کسکو لشکر
مین لاکر رکھا ہے مریخ نے کل کیفیت خواجہ سے بیان کردی مگر بدیع الملک کی خصوصیت بوجہ شرم ظاہر نہین کی خواجہ
نے کہا آپنے بہت برا کیا اور صاحبقران جب آئینگے تو بہت آزردہ ہونگے مین خود اُنسے اس کیفیت کو بیان کرونگا
مریخ نے کہا خواجہ غضب ہوجائیگا صاحبقران کی آزردگی ابھی نہین ہے خواجہ نے کہا ابھی تمنے امیر کی آزردگی نہین دیکھی ہے قسم ...

نے اپنے پرانے سرداروں کو ذرا ذرا سی بات پر ایسی تعزیر دی ہے کہ وہ لوگ بہت ہی بیزار ہین جب وہ مجھے بعض وقت
چشم مروت پھیر لیتے ہین آور کسی کی کیا حقیقت ہے مرجخ نے کہا خواجہ اب تم اسمین کچھ سعی کرو خواجہ نے کہا صاحب مجھے
کیا کام جو پرائی بلا مین اپنے سر لون گو یہ امر ضرور ہے کہ مین جسوقت صاحبقران سے کہدونگا اور اسمین یہ ترکیب
سمجھا دونگا تو وہ کچھ نہ کہینگے مگر مجھے کیا نفع جو مین بیکار پرائی آفت مین پھنسون مرجخ سمجھا کہ خواجہ کی کچھ نذر کرنا ضرور ہے
بیکار اسکے خواجہ راضی نہونگے یہ سوچکر مرجخ نے ایک صندوقچہ کھولا اس صندوقچہ سے دو تختیان الماس کی نکالین اور
رکھکے خواجہ کو نذر دین کہا خواجہ غلام کی نذر قبول فرمائیے آج آپ پہلے پہل یہان تشریف لائے ہین مجھے فرض ہے کہ
آپکو نذر دون خواجہ نے تختیان مرجخ کے ہاتھ سے اٹھا لین کہا اے مرجخ خاطر جمع رکھو مین صاحبقران سے تمہاری
سعی کرونگا تمہارے واسطے بدنامی نہوگی مرجخ نے ہنسکر کہا آپکی نوازش اگر شامل حال ہوجائیگی تو مین بچ جاؤنگا
اور بیخوف رہونگا خواجہ نے کہا اب تم خاطر جمع رکھو مین سب سمجھ لونگا پھر مرجخ سے فرمایا کہ اب کچھ کیفیت راہ گلزار خدنگ
کی بیان کرو مرجخ نے عرض کی خواجہ آپکو وہان کی کیفیت دریافت کرنیکی کیا ضرورت ہے اگر یہ ارادہ ہے کہ آپ وہان تشریف
لیجائین اور امیر سے ملاقات کرین تو یہ بڑی مشکل بات ہے ممکن نہین صاحبقران عجیب و غریب راہون سے
تشریف لیجائینگے انکو بہت سے عجائبات طلسم راہ مین ملینگے کہین پر صحرا معلوم ہوگا اسی صحرا کا دریا بنجائیگا
کسی مقام پر باغ معلوم ہوگا وہی باغ آتشکدہ معلوم ہوگا بہت سے دشمن صاحبقران کو راہ مین ملینگے دشمن
کیا کرینگے حرز ہیکل لینے کی تدبیر کرینگے اسم اعظم صاحبقران کے بند کرنیکی فکر کرینگے آپ وہان نہین جاسکتے
خواجہ نے کہا تمہین اس سے کیا کام ہے مین جو کچھ تم سے پوچھتا ہون وہ مجھے بتادو مرجخ نے عرض کی خواجہ مجھے یہ خوف
ہے کہ آپ وہان تشریف نہ لیجائین خواجہ نے کہا تم بیان کرو اگر مین جاؤنگا تو خود زحمت اٹھاؤنگا اور بڑے بڑے
طلسمون مین جب گیا اسوقت تو افضال الٰہی سے کسیطرح کا گزند نہ پہونچا بھلا یہان کیا ہوگا مرجخ جب مجبور ہوا
تو خواجہ کو کل پتے گلزار خدنگ کے بتائے خواجہ سب امور تحقیق کرکے وہان سے اٹھے اپنی بارگاہ مین آئے دن بھر
لشکر مین موجود رہے قریب شام نام خدا لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب امیر با توقیر لشکر سے چلکر روانہ ہوئے تو دو روز تک صاحبقران کو کوئی جگہ ایسی نہ ملی کہ جہان دم بھر آرام
فرمائے تیسرے روز جب تھک گئے تو ایک درخت سامنے دکھائی دیا امیر اس درخت کے قریب آئے چاہا بیٹھون
وہ درخت شق ہوگیا اور زمین سے شعلہاے آتش نکلنے لگے صاحبقران اور آگے بڑھے ایک درخت اور نظر آیا
امیر اس درخت کے قریب آئے وہ درخت بھی شق ہوا اور شعلہاے آتش نکلنے لگے صاحبقران وہانسے بھی مجبور
ہوکے چلے اور درخت کے پاس آئے وہان بھی یہی کیفیت گذری صاحبقران اسیطور سے دن بھر پریشان پھرے
جب آفتاب غروب ہوا تو امیر ایک کوہ کے قریب پہونچے اس کوہ پر تشریف لیگئے ایک درے مین جاکر دیکھا مار و کژدم
کثرت سے نظر آتے ہین امیر نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا وہ سانپ بچھو وہانسے ہٹ گئے امیر نے مرکب کو زیر
کوہ چھوڑا تھا زین پوش اپنے ساتھ لیتے گئے تھے بچھا کر اس درہ کوہ مین بیٹھے ہوا سرد چل رہی تھی صاحبقران
دن بھر کے تھکے ہوئے تھے آنکھ بند ہوگئی خواب مین ایک بزرگ نظر آئے صاحبقران سے فرمایا کہ یہ مقام لائق
ٹھہرنے کے نہین ہے تھوڑی دیر اگر یہان ٹھہروگے تو پہاڑ پھٹ جائیگا اور شعلہاے آتش زمین سے بلند ہونگے اسلئے

ممکن ہوگا بہتر یہ ہو کہ یہانسے چلے جاؤ اور ایک اسم تعلیم فرمایا اور تاکید کر دی کہ اس اسم کو ہر وقت ورد زبان رکھنا جب تک
یہ اسم تمہارے ورد زبان رہیگا تب تک حفاظت تمہاری رہیگی اور یہ وہ صحرا ہو کہ جہان بڑے بڑے لوگ آئے اور
گرفتار ہو کر واپس نگئے اور بھی بہت سے ایسے صحرا ہین پریشان ہونا بڑی ہوشیاری سے کام کرنا دھوکا نہ کھانا آخر
علم حکمت اور سحر دونون شامل ہین مگر اس اسم مذکور کو ہر وقت ورد زبان رکھنا اچھا ہر دو روز کے بعد خدا اپنی مدد کریگا
ایک شخص تمہارا دوست ہے کہ اسکی ذات سے بہت کام انجام پائینگے بعد اسکے پھر تمہین یہان بہت سے دوست ملجائینگے
یہ فرما کر وہ بزرگوار غائب ہوئے صاحبقران کی آنکھ کھلی اسم یاد دیا یا شکر خدا کیا اسیوقت اسم پڑھتے ہوئے زیر کوہ تشریف
لائے مرکب کو اسیگیا یا سوار ہوئے چاہتے ہین کہ روانہ ہون گھوڑے کو تازیانہ کرین کہ پہاڑ شق ہوا الاؤ لپٹ چلی جسکی
چار و طرف گرنے لگے مگر ببرکت اسم اعظم صاحبقران کو کسی قسم کا ضرر نہ پہونچا جب وہ پہاڑ اڑگیا تو زمین سے شعلہ
آتش نکلنے لگے اور وہ آگ بڑھنے لگی یہانتک کہ تمام صحرا مین وہ آگ پھیل گئی مگر صاحبقران زبان اسم اعظم پڑھتے
ہوئے اسی آگ مین روانہ ہوئے آگ نے ہرگز ضرر نہ پہونچایا امیر نے شب بھر اس آگ مین رہروی کی قریب صبح ایک
صحرا مین پہونچے وہ آگ دفع ہوئی صاحبقران نے اس صحرا کو نہایت پر فضا پایا گھوڑا ٹھہرایا صحرا کے چار و طرف
نگاہ کی عجب کیفیت نظر آتی درخت نایاب روزگار نظر آئے پھول پھل سب تئے قسم کے پائے صاحبقران
صحرا مین چار و طرف ٹہلنے لگے ہوا اچھی معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ مین زین پوش بچھا کے بیٹھے تھوڑی دیر کے
بعد ایک ہوا تند چلی صاحبقران نے دیکھا جانوران پرندے اڑتے چلے جاتے ہین دیر تک بہت سے
جانور اڑا کیے جب انکی آمد ختم ہوئی تو جانوران درندہ کو دیکھا کہ گھبرائے ہوئے ایک جانب بھاگے جاتے ہین امیر نے خیال کیا
کہ کیا آفت آنیوالی ہے جو جسطرح بھاگے جاتے ہین جب درندگان صحرائی بھی جاچکے تو انکے بعد کچھ آدمی برہنہ عجیب الخلقت
اسطرف سے گذرے انکے بعد انکی عورتین اسی جنگل سے نکل گئین صاحبقران اسی شجر کے سایہ مین زین پوش
بچھائے بیٹھے رہے جب سب جاچکے تو امیر نے دیکھا ایک فیل مست جھومتا ہوا سامنے سے آیا اور گذر گیا اور فیل مست بھی
نکل گیا اسکے بعد دو تین شیر ببر بھی اسطرف سے گذرے بعد ان شیرون کے گذر جانیکے نوبت کی آواز آئی امیر چار و طرف
دیکھنے لگے دیکھا جس جانب سے جانور بھاگے ہوئے گئے تھے اسیطرف سے نوبت کی آواز آتی ہے صاحبقران ادھر
متوجہ ہوئے دیکھا چند اژدران آتش فشان پر نوبت رکھی ہوئی از خود بجتی ہوئی چلی آتی ہے امیر کو کمال تعجب ہوا
نوبت جب سامنے نکل گئی تو اسکے بعد کچھ اژدران آتش فشان پھر فیلان مست کچھ شیران ببر کچھ اسپان کوہ پیکر زنجیرہائے
آہنی پہنے فیلان مست کے گلے مین گھنٹے سونے چاندی کے پڑے ہوئے شیرون کے گلے مین چاندی کی زنجیرین
پڑی ہوئی ہین انکے بعد بہت سے غلامان زرین کمر تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے انکے بعد کچھ لوگ سوار گرز گران اٹھائے
ہوئے انکے بعد چند کنیزان مہ روی حسین مہ جبین گلگشت سی کرتی ہوئی آتی ہین انکے بعد ایک تخت جواہر نگار
اسپر ایک فتال عالم سوار تاج شہریاری سر پر رکھے لباس پر تکلف زیب جسم کیے کنیزان آگے پیچھے مورچھل جنبانی کرتی ہوئی
چلی آتی ہین اس شان و شوکت سے صاحبقران نے جو سواری آتے دیکھی امیر محو ہوگئے اسم اعظم کا پڑھنا موقوف
کیا وہ سواری قریب پہونچی اور امیر کی نگاہ جو جمال جہان آرائے نازنین تخت سوار پر پڑی صاحبقران کا دل بیتاب
ہوگیا اپنی جگہ سے کھڑے ہوگئے اس نازنین کی بھی نظر صاحبقران پر پڑی تخت کو روکا صاحبقران کی طرف بغور
دیکھا امیر نے بھی اس نازنین کی صورت دیکھی نازنین مسکرائی صاحبقران کو بھی ہنسی آئی نازنین تخت سے
اتری ٹہلتی ہوئی قریب صاحبقران کے آئی مسکرا کے کہا کیون صاحب آپ ہماری سیرگاہ مین کیون تشریف لائے امیر نے

فرمایا آپکے جمال باکمال دیکھنے کو آیا ہون نقد دل نذر دینے کو لایا ہون نازنین مسکرائی کہا آپ اپنا نام فرمایئے تشریف
لانیکا سبب واقعی بتلایئے صاحبقران نے فرمایا میرا نام پوچھکر کیا حاصل ہوگا اور سبب واقعی یہان آنیکا بتلا دیا
نازنین نے کہا اگر آپنے یہان تکلیف فرمائی تو میرے ہمراہ تشریف لے چلیے صاحبقران نازنین کے ہمراہ ہوئے ایسے
مکان پر آئے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس عمارتین بے نظیر کی اسمین بنی ہوئین امیر باغ کی نفاست دیکھکر حیران ہوگئے
نازنین نے عرض کی اے شہنشاہ باغ کو ملاحظہ فرمایئے گا ابھی تو میرے ہمراہ تشریف لایئے تھوڑی دیر استراحت فرمایئے
صاحبقران نازنین کے ہمراہ باغ کے اندر تشریف لائے بارہ دری کو بہت سجایا تھا نازنین نے صاحبقران کو مسند پر
بٹھایا آپ بھی بیٹھی کنیزون کو طلب کیا کنیزین حاضر ہوئین نازنین نے کہا ارباب نشاط کو طلب کرو کہ یہان حاضر
ہون کشتیان شراب کی جلد حاضر کرو کنیزین سلام کرکے پیچھے ہٹین تھوڑی دیر کے بعد صاحبقران نے دیکھا کہ قریب
ایک سو کے کنیزان مہ صبح وش کشتیان شراب کی لیکر آئین محفل مین قدرے سے رنگین کشتی پوش ہٹائے طرح طرح
یاقوتی زمردی دکھائی دین جام مینا کار محفل مین لاکر رکھے صاحبقران اس سامان کو دیکھکر دل مین خیال کر رہے
ہین کہ شاید یہی لوحدار ہو اگر ایسا ہو تو اب زیادہ زحمت نہوگی لوح بہت جلد حاصل ہوجائیگی مراد بر آئیگی یہ سوچ سکے
صاحبقران نے خیال کیا کہ اسکا نام دریافت کرنا چاہیے اگر خدنگ نگاہ نام ہو تو لوح اسی کے پاس ہے لاکلام ہو امیر نے
کہا اے جان جہان واے راحت قلب عاشقان اپنا نام بتاؤ اس راز کو نہ چھپاؤ نازنین نے مسکراکے جواب دیا آپکو میرے
نام سے کیا کام آپکو خود معلوم ہوجائیگا صاحبقران نے کہا اگر آپ بتا دینگی تو کیا حرج ہو نازنین نے کہا میرا نام مہر جبین
ہے اس صحرا مین کبھی کبھی برائے تفریح آتی ہون مکان خاص میرا یہان نہین ہے اور طلسم کی رہنے والی ہون
صاحبقران کا جو خیال تھا وہ جاتا رہا مگر امیر اس نازنین کے ملنے سے بہت خوش ہوئے دن بھر صحبت عیش و نشاط
گرم رہی شب کو بھی بہت عرصہ تک جلسہ رہا جب رات بہت گذر گئی تو صاحبقران کو بوجہ خستگی نیند آئی نازنین نے
عرض کی آپ آرام فرمایئے رات بہت آئی ہے صاحبقران نے فرمایا اگر تمہاری خوشی ہو تو مین مسہری پر جاؤن نازنین نے عرض
کی آپکو لازم ہے کہ استراحت فرمایئے کیونکہ آپ نے مسافت سفر کی بہت اٹھائی ہے اور خستگی بے آرامی کیجیے دفع ہوگی صاحبقران
مسہری پر تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا نازنین بیدار رہی صاحبقران نے اثنائے خواب مین دیکھا کہ کوئی
بزرگوار جو اسم اعظم تعلیم فرما گئے تھے تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ تمنے ہمارے کہنے کو قبول نہ کیا اور اسم اعظم ورد زبان
نہ رکھا آخر اپنے کو مصیبت مین پھنسایا اب بھی کچھ نقصان نہین ہوا ہے اسم اعظم ورد زبان کرو کل تمہارا ایک دوست
اس جگہ پہونچے گا اور اسکے ذریعہ سے تمہارے بہت سے کام انجام پاجائینگے مگر اسکی موجودگی مین بھی اسم اعظم کو
ورد زبان رکھنا امیر نے گھبرا کے آنکھین کھولین اسم اعظم پڑھا اٹھ بیٹھے دیکھا نہ روشنی ہے نہ مسہری ہے زمین پر لیٹے
ہوئے ہین اچھی طرح سے چارون طرف نگاہ کی کچھ نظر نہ آیا نازنین کو بھی اپنے پاس نہ پایا صاحبقران لاحول ولا قوۃ
کہکر اٹھے دیکھا کہ کہین جن نہین ہے پیادہ پا ایک طرف روانہ ہوئے تمام شب صاحبقران نے رہبری کی جب صبح ہوگئی
تو امیر ایک دریا کے قریب پہونچے اگرچہ اسم اعظم ورد زبان ہے مگر دریا پر جاکے کشتیبانون کو بلایا کوئی کشتیبان نہ آیا سبنے
انکار کیا صاحبقران اس دریا کے کنارے بیٹھ کے سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس پار کیونکر جانا ہو تمام دن
دریا کے کنارے بیٹھکر گذارا جب وقت غروب آفتاب قریب ہوا تو ایک ضعیف کشتیبان نے صاحبقران سے قریب
آکے کہا اگر آپ اپنا یہ لباس مجھے دین تو مین آپکو دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے فرمایا اے شخص اس لباس
کے عوض مین مین تجکو بہت کچھ زر نقد دیتا ہون تو مجھے دریا کے پار پہونچا دے کشتیبان نے کہا یہ ممکن نہین

کہ مین بے لباس بیٹھے ہوے آپکو اس دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے منظور نہ کیا جب وہ کشتیبان مجبور ہوا تو صاحبقران سے کہا آپ میری کشتی پر چلیے مین آپکو پہونچا دونگا مگر جو کچھ زر نقد آپ کے پاس ہو وہ پیشتر مجکو دیدیجیے صاحبقران نے کچھ زر و جواہر اُسکو دیا کشتیبان نے صاحبقران کو کشتی پر بٹھایا لنگر اُٹھایا کشتی چل نکلی جب رات زیادہ گئی صاحبقران نے فرمایا ای کشتیبان اب ساحل کتنی دور ہو کشتیبان نے عرض کی ابھی کئی دن کی راہ ہو امیر نے فرمایا بھائی جب ساحل یہان سے بہت دور ہے تو کشتی کو لنگر زن کر دینا رات کو ایسے دریا مین کشتی کا روان رہنا اچھا نہین ہو کشتیبان نے کہا اگر آپکو ایسا ہی خوف ہو تو میری کشتی سے اُتر جائیے صاحبقران نے فرمایا مین جہان سے سوار کیا ہو وہین پہونچا دے کشتیبان نے جواب دیا کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو آپ طلسم فتح نہ کر لیتے یہ کہکر دریا مین کود پڑا کشتی چکر کھانے لگی ٹکڑے ٹکڑے کشتی کے ہو گئے قریب تھا کہ صاحبقران غرق ہون کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا امیر کو اُٹھا لے گیا صاحبقران تکان سے بیہوش ہو گئے بڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے تئین ایک کوہ پر پایا سامنے ایک فقیر کو بیٹھے دیکھا امیر اُٹھکر بیٹھے درویش نے کہا ای شخص تو کون ہو اور تجھ کیا مصیبت پڑی جو اسطرف آ کے ان مکاروں مین پھنسا ارے یہ لوگ ساحر ہین یہان پڑے نگہبانی رہتے ہین انکو یہ حکم ہو کہ جو کوئی آئے اُسکو غرق دریا کر دو سحر کر کے مار ڈالو اور کسی آفت مین مبتلا کر دو شب کو مین یاد الٰہی مین مشغول تھا کہ ایک آواز دردناک میرے کان مین آئی کہ ای درویش ایک مرد مسلمان کی جان مفت جاتی ہو جلد جا اور اسکو تہ سے بچا مین دریا کیطرف آیا تمکو اس کیفیت مین پایا اب اپنی کیفیت بیان کر کہ اسطرف کیون آنا ہوا کیا کام تھا کہ یہان آنیکا اتفاق ہوا ہو کیا نام ہو کس خاندان سے ہو صاحبقران نے اپنی کل کیفیت بیان کی درویش نے اپنی جگہ سے اُٹھکر صاحبقران کے قدم کو بوسہ دیا امیر نے کہا مین برائے فتح طلسم یہان آیا تھا سب طلسم کو فتح کر چکا ہون صرف قتل فیروز باقی ہو درویش نے کہا ای صاحبقران ابھی کل طلسم نہین فتح ہوا طلسم باطن ابھی باقی ہو جبتک اسکو نہ فتح فرمایئے گا فیروز مارا نہ جائیگا امیر نے فرمایا اُسکی خبر مجکو مطلق نہ تھی کو میرے پاس فیروز کا بیٹا مریخ آفتاب علم ہو اور اُسنے سب نشانات طلسم مجکو بتائے لیکن آجتک طلسم باطن کا ذکر نہین کیا درویش نے کہا طلسم باطن کا حال اُسکو نہین معلوم ہو خود فیروز نہین جانتا ہو یہ کیفیت مجکو معلوم ہو اور مین اس راز سے بخوبی ماہر ہون پہلے طلسم باطن فتح کیجیے پھر طلسم ملحقات مین تشریف لیجائیے جبتک یک طلسم بھی باقی رہیگا اسوقت تک کوئی بادشاہ قتل نہوگا جب طلسم فتح ہو جائینگے تو بادشاہ بھی قتل ہو سکتے ہین صاحبقران نے فرمایا ای درویش پھر مین ابھی اسطرف پکار آیا طلسم باطن کو بھی فتح کر لیتا تو اسطرف آتا درویش نے کہا جبتک یہ نہ ملیگی طلسم باطن کا پتہ نہ معلوم ہوگا اصل طلسم وہی ہو اور جسکو آپنے فتح کیا وہ سب فیروز کے سحر کا بنایا ہوا تھا اُسکے واسطے لوح کی ضرورت بھی نہ تھی مگر طلسم باطن مین جب آپ تشریف لیجائیے گا تب لوح کی ضرورت ہوگی اور وہ بے لوح کے فتح بھی نہوگا صاحبقران نے فرمایا خدا لوح بھی دلا دیگا درویش نے عرض کی آپ ضرور اس طلسم کو فتح کرینگے بہت مدت سے مجکو معلوم تھی کہ طلسم کشا مسلمان ہوگا اور شریف خاندان ہوگا شجاع و دلیر ہوگا ہمیشہ جرأت کا شیر ہوگا آپ مین سب باتین موجود ہین اور اسقدر کوشش فرما کے آپ یہان تشریف لائے ہین دوسرے کی مجال نہ تھی جو یہان تک آ سکتا صاحبقران نے فرمایا اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ضرور اس طلسم کو فتح کرونگا مجھے محض ایک شخص کیواسطے اس طلسم کو فتح کرنا ہو درویش نے کہا یا صاحبقران کس شخص کے لیے آپ اسقدر زحمت گوارا کرتے ہین امیر نے زمرد ثانی کی کل کیفیت بیان کی درویش نے عرض کی انشاء اللہ تعالے آپ اپنے مقصد پر پہونچینگے اور طلسم آپکے ہاتھ سے فتح ہوگا صاحبقران نے فرمایا اب مجھے رخصت کرو زیادہ ٹھہرنا اچھا

نہین ہو تلاش لوح مین جاتا ہو درویش نے عرض کی آپ دو تین روز یہان تشریف رکھیے مین آپکو گلزار خدنگ
تک پہونچا دونگا امیر نے فرمایا دو چار روز بہت ہوتے ہین اسقدر نہین رہ سکتا سب لشکر سرحد پر میرا انتظار کر رہا ہو
اگر مجھے بہت عرصہ ہوگا تو وہ لوگ گھبرا اُٹھین گے درویش نے عرض کی ابھی جانا مناسب نہین ہو اسوجہ سے عرض
کرتا ہون ورنہ مین خود آپکو چلنے کی راے دیتا جسوقت تشریف لیجانیکا وقت آئیگا فقیر ہمراہ رکاب چلیگا آپ کو
گلزار خدنگ تک پہونچا دیگا صاحبقران نے فرمایا آپکی خوشی مجھے منظور ہو جبتک آپ نہ فرماینگے مین نہ جاؤنگا
فقیر نے کہا شکر ہو خدا کا کہ آپ یہانتک تشریف لائے اور مجھے زیارت نصیب ہوگئی مین ایک مدت سے آپکا نام نامی
و توصیف ذات گرامی سنتا تھا قدمبوسی کا بہت مشتاق تھا مگر آنے سے مجبور تھا کہ سو برس سے اس کوہ پر رہتا
ہون کبھی اس کوہ کے باہر قدم نہین نکالا لیکن جب کل میرے کان مین آواز آئی تو مین نے اپنی عہد شکنی کی اور اب
آپکے ہمراہ رکاب گلزار خدنگ تک چلونگا صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب گر آپنے عہد کیا ہو تو اپنی عہد شکنی
نہ کیجیے خدا مالک ہو مین کسیطرح وہانتک پہنچ جاؤنگا درویش نے کہا یا صاحبقران اب عہد کہان باقی رہا جب مین کل
دریا تک گیا تو اب جہان مزاج مین آئیگا جاؤنگا لیکن معلوم ہوتا ہو کہ اب پیمانہ عمر لبریز ہوگیا شکر ہو کہ آپسا مرد بزرگ یہان
موجود ہو فقیر کی آرزوئین پوری ہوجائینگی صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب یہ آپ نے کیا فرمایا میری سمجھ مین
نہ آیا درویش نے کہا یہ راز آپ پر ابھی افشا نہوگا مگر کچھ دنون کے بعد کھل جائیگا مین عرض نہین کر سکتا ہون صاحبقران
نے بہت بہت طرح سے پوچھا مگر درویش نے بیان نہ کیا آخر امیر مجبور ہوکر خاموش ہو رہے تین دن تک درویش
کے یہان مہمان رہے چوتھے روز علی الصباح فقیر نے کہا یا صاحبقران اب تشریف لیچلیے وقت بہت مناسب
ہو امیر نے فرمایا مین ابھی موجود ہون درویش صاحبقران کو پہاڑ پر لیکر نیچے اترا امیر نے دیکھا صحرا بہت وسیع
ہے دور پر ایک پہاڑ نظر آتا ہو کچھ شعلے آتش بھڑکتے معلوم ہوتے ہین امیر نے فرمایا درویش صاحب یہ کوہ
آتش فشان کیسا ہو درویش نے عرض کی یہ گلزار خدنگ کا پھاٹک ہو نگہبان پوجا کر رہے ہین وہان کے لوگ سب
آتش پرست ہین بلکہ خدنگ نگاہ جادو بھی آتش پرست ہو امیر نے فرمایا پھاٹک پر نگہبانون نے پوجا کر کیونکر اسقدر
آگ روشن کی ہے درویش نے کہا نگہبانون نے آگ روشن نہین کی ہو بلکہ آتشکدہ کا پھاٹک کھولا ہو
شعلے وہان کے نظر آتے ہین یہ آتشکدہ ہو اسکے اندر ایک بت آتش کا رکھا ہو وہ بت در سحر گویا ہوتا ہو سب سے باتین
کرتا ہو وہ لوگ اسکو اپنا خداوند جانتے ہین بہت مانتے ہین اسی کی وجہ سے کوئی اندر نہین جانے پاتا ہو جو آتا ہو
دروازے پر سے گرفتار ہو جاتا ہو بت بتلا دیتا ہو کہ فلان شخص آیا ہو اسکو لاکر خداوند کے حضور مین حاضر کرو مین اسکو
سزا دونگا جہنم مین روانہ کردونگا سب لوگ اسکو گرفتار کر کے لیجاتے ہین بت منھ کھولتا ہو لوگ اسکے منھ کے اندر اس شخص کو ڈالدیتے
ہین بت کا منھ بند ہوجاتا ہو اس آدمی کا پتہ نہین معلوم ہوتا صاحبقران نے کہا یہ نئی بات آپنے ارشاد فرمائی کہ بت
منھ کھولتا ہو اور لوگ آدمی کو اسکے منھ کے اندر ڈالدیتے ہین غضب کا سحر کیا ہو درویش نے کہا اسکو یہان
کے سب لوگ خداوند آتشین کہتے ہین اور جو جسکی مراد ہوتی ہو وہ وہین بیکر آتا ہو بت کے جو مزاج مین آتا ہو
وہ کردیتا ہو تھوڑا زمانہ ہوا کہ اُسنے کہا تھا کہ اب مین قیامت برپا کرونگا جسقدر لوگ جن نے پیدا کیے ہین ان سب کو
نابود کر کے اپنی صورت کے آدمی خلق کرونگا کہ وہ لوگ میرے پاس آسکین اور مجھے بوسہ دے سکین تم لوگ ناقص
ہو میرے پاس نہین آسکتے مجھے بوسہ نہین دے سکتے میری عبادت مین فرق آتا ہو تم لوگونکو تباہ کر دونگا اور لوگ
آتشی پیدا کرونگا اس کلام پر بت سے لوگون نے جاکر استغاثہ کیا تھا جب سے سو آدمی شہر کے کہائے تب لوگون نے کہا

اب مین تمھین لوگون کو ہمیشہ زندہ رکھونگا اور دوسری خلقت نہ پیدا کرونگا صاحبقران بہت ہنسے درویش یہ
باتین کرتا ہوا قریب اس دروازے کے پہونچا جب گلزار خدنگ بہت قریب رہا تو درویش نے عرض کی یا امیر
مین نے آپکو بہت جلد یہان پہونچا دیا نہین تو آپ تمام عمر یہان سرگردان رہتے اور راہ نہ ملتی اب آپ تشریف لیجائیے
درویش رخصت ہوتا ہے مگر دو باتونکا امیدوار ہون اگر منظور فرمایئے تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا
بیان کرو درویش نے عرض کی پہلی عرض تو یہ ہے کہ جو اسم اعظم آپکو خواب مین تعلیم فرمایا ہے اسکو ورد زبان رکھیے گا
دوسرے جب لوح حاصل کرکے فراغت پایئے گا تو فقیر کے یہان قدم رنجہ فرمایئے گا امیر نے کہا اے درویش
مین ضرور آؤنگا اور اسم اعظم بھی ورد زبان رکھونگا درویش صاحبقران سے رخصت ہوا امیر گلزار خدنگ
کے قریب آئے دیکھا دروازے پر ہنگامۂ عظیم برپا ہے آگ آتی ہین چارونطرف آگ روشن ہے ساحر ہزارہا
سحر پڑھتے ہوئے ٹہل رہے ہین صاحبقران اندر دروازے کے تشریف لیگئے دیکھا ایک پہاڑ سونے کا بنا ہے اسپر
ایک حجرہ ہے اس حجرے کے چارونطرف آگ روشن ہے امیر نے چاہا اس کوہ پر تشریف لیجائین مگر بہت سے ساحر
قریب آگئے صاحبقران پر حملہ کیا سب نے کہا اے شخص تو مسلمان ہے یہان بارادۂ فتح طلسم آیا ہے تجھے خداوند
بلاتے ہین سزا دینگے صاحبقران نے تلوار میان سے لی ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا مگر امیر پہ سحر کیا تاثیر
کرتا جب ساحر سحر کرکے مجبور ہوئے تو سب نے تلوارین کھینچین امیر نے مقابلہ کیا صاحبقران بیدریغ سبکو
قتل کرنے لگے جب بہت سے ساحر قتل ہوئے اور صاحبقران بھی زخمی ہوئے تو امیر نے دیکھا ایک مرد بزرگ
ریش سفید ایک جانب سے پیدا ہوئے انھون نے آکر ساحرون کیطرف اشارہ کیا کہ سب ساحر الگ ہوگئے
مرد سفید ریش صاحبقران کے قریب آئے اور کہا تو شخص کیا کہتا تو نے بڑی جرأت کی مگر تجھے درویش کے جانیکا
افسوس آتا ہے یہا ملک سے جب آپکو پہونچایا تو اندر گلزار خدنگ کے آکے مدد نہ کی صاحبقران نے فرمایا
خدا ہر جگہ مددگار ہے مجھے کسیکی مدد کی تمنا نہین ہے پیر مرد نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لایئے مین آپکی طرف سے
ساحرون کو قتل کرینگا الحمد للہ آپکی تمنا دلی ہے وہ بر لاؤنگا صاحبقران نے فرمایا آپکی دعا کافی ہے مین جانفزائی کو
دم بھر مین داخل جہنم کرتا ہون پیر مرد نے کہا ابھی تامل فرمایئے وقت مناسب نہین ہے جس وقت مین عرض کرون
اسوقت آپ بیشک حملہ کیجیے صاحبقران نے تلوار میان مین رکھی پیر مرد کے ہمراہ ہوئے پیر مرد صاحبقران
کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے ایک میدان مین آئے وہان ایک حجرہ تھا امیر سے عرض کی آپ اس حجرے مین تشریف
لیجایئے درویش گوشہ نشین نے غضب کیا بے موقع آپکو یہان بھیجا اور خبر کچھ بھی نہ بتائی مین آپکو ایک
تختی دیتا ہون جبتک آپکے پاس لوح نہ آئیگی وہ تختی سب باتین ٹھیک بتائیگی صاحبقران بہت خوش ہوئے
پھر پیر مرد نے صاحبقران کو حجرے مین بٹھایا آپ وہان سے غائب ہوئے تھوڑی دیر کے بعد ایک تختی ہاتھ مین
لیے ہوئے آئے صاحبقران سے کہا اس تختی کو لیجیے اور دو دن توقف کیجیے تیسرے روز تشریف لیجایئے گا
صاحبقران اس تختی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے دو روز پیر مرد کے یہان رہے تیسرے روز صاحبقران
نے اس تختی کو دیکھا لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئین چاہ تاریک پر پہونچائے راہ مین جو عجائب وغرائب
نظر سے گذرین اسکو خیال مین نہ لائے جب وہان پہونچے تو پھر لوح دیکھے جو حکم پائے اسکو عمل مین لائے
بعد اسکے چاہ تاریک کا پتہ لکھا تھا صاحبقران نے پیر مرد سے کل کیفیت بیان کی پیر مرد نے کہا مین بھی آپکے
ہمراہ ہون تشریف لیچلیے صاحبقران مع پیر مرد کے چاہ تاریک کے جانب روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کرکے

ایک مقام پر پہونچے وہان مار و کژدم انتہا سے زیادہ نظر آئے صاحبقران کو دیکھکر سب ایک طرف چلے پیر مرد نے
اشارہ کیا سب ٹھہر گئے امیر خوشی خوشی سب عجائب و غرائب کو طے کرکے چاہ تاریک پر پہونچے پیر مرد نے کہا
یا صاحبقران چاہ تاریک یہی ہے امیر نے لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ اگر طلسم کشا چاہ تاریک تک پہونچے
تو لازم ہے کہ چاہ مین بےخوف کود پڑے ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس پہونچیگا صاحبقران نے پھاندنے کا ارادہ
کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران سلاح یہین رکھدیجیے امیر نے فرمایا یہ کیونکر ہو سکتا ہے پیر مرد نے کہا لوح کو ملاحظہ
ملاحظہ فرمائیے صاحبقران نے لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ صرف تلوار اپنے پاس رہنے دو اور باقی سب سلاح
پیر مرد کے سپرد کرو جسوقت تم ملکہ خدنگ نگاہ کے باغ مین پہونچوگے سب ہتیار تمہاری ملجائینگی بلکہ پاس بھی
بقدر ضرورت رہنے دو باقی پیر مرد کو دیدو امیر نے ویسا ہی کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران مین آپ سے
پہلے وہان پہونچونگا صاحبقران چاہ مین کود پڑے صاحبقران کودتے ہی بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا
اپنے کو ایک صحرا مین پایا چارون طرف نگاہ کی سامنے وہی دروازہ معلوم ہوتا ہے جس راہ سے گذر از حد
مین گئے تھے امیر نے چاہا لوح کو دیکھین لوح گلے مین نہ پائی اور حرز ہیکل بھی نظر نہ آئی گھبرا گئے چاہا
اسم اعظم پڑھون زبان مین گویائی نہ پائی صاحبقران نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا یہ شخص جو
پیر مرد بنکر آیا تھا کوئی ساحر تھا یہ سوچکر صاحبقران مجبور ہوکے پھر اسی دروازے کی جانب چلے
کہ پشت سے قہقہے کی آواز آئی امیر نے پلٹ کے دیکھا تو ایک ساحر سیہ فام نظر آیا اُسنے
صاحبقران سے آنکھ ملا کے کہا او حمزہ تو لوح کا بیجانا اور ملکہ خدنگ نگاہ جادو تک پہونچنا آسان سمجھا تھا
اب کیا کر سکتا ہے صاحبقران اسکی طرف جھپٹے ساحر غائب ہوگیا امیر روانہ ہوئے جیسے ہی در کے قریب
پہونچے اندر آئے پھر ساحر قریب صاحبقران آئے امیر سے کہا او شخص تجھے اپنی جان کا مطلق خیال نہین
ہے ابھی تجھکو خوف نہین ہے بس اب خداوند کی خدمت مین چل وہ تجھے سزا دینگے صاحبقران نے چاہا ساحرون
پر حملہ کرون مگر سب نے سحر کیا امیر بیہوش ہوکر زمین پر گرے ساحرون نے صاحبقران کو اٹھا لیا اور
کوہ پر لیگئے حجرے کے قریب پہونچے وہان بت آتشین رکھا تھا اُسنے منہ کھولا ساحرون نے چاہا کہ صاحبقران
اُس بت کے منہ مین ڈالدین کہ بت کے قریب سے ایک صورت عجیب ظاہر ہوئی سب لوگ اس
صورت کو دیکھکے بت سے غش کھاکر گر پڑے بعض نے کہا آج خداوند نے ظہور فرمایا اس صورت سے
آواز آئی ای بندگان آج تمنے اس شخص کو گرفتار کیا ہے کہ جو یکتائے روزگار ہے اور جسنے ہزارون ساحرون
کو بیجان کردیا بلکہ تم لوگون نے آج مجھے ایسا خوش کیا کہ مین نے اسکے عوض مین اپنا جمال با کمال تمھین
دکھادیا اب اور جو کچھ تمھین طلب کرنا منظور ہو مجھسے طلب کرو اور بت کی طرف اشارہ کرکے کہا اے بت
آتشین تو نے مجھے پہچانا تا بت کے اندر سے غورتی ہوئی آواز آئی کہ مین نے آپکو خوب پہچانا آپ سامری ہین
سب کے خداوند ہین مرد عجیب نے کہا تو نے ہرگز مجھے نہین پہچانا سامری کی کیا ہستی تھی جو میری ہمسری کرتا اسکو
بھی مین نے بنایا اپنا وزیر قرار دیا دنیا مین بھیجا جب اسنے خود دعوی خداوندی کیا مین نے اسکو فنا کردیا
اب مین تجھکو بھی ایک دن فنا کردونگا تیرا بھی غرور بہت بڑھ گیا ہے بت آتشین سے آواز آئی ای خداوند میرا
غرور بالکل نہین بڑھا آپ سچے خداوند ہین مجھسے خطا ممکن ہوتی ہون اسکو معاف فرمادیجیے مین آپ کا
ایک بندہ کمتر ہون اپنا نام نامی مجھے بتائیے کہ مین اس نام سے آپکی عبادت کیا کرون مرد عجیب نے

کہا میرا نام ابوالسامری ہے مین نے پونے دو سو وزیر اپنے مقرر کیے مگر سب نے دعوی باطل کیا مین نے سبکو فنا کر دیا
بت آتشین سے آواز آئی مین آپکا ادنے غلام ہون ابوالسامری نے کہا او بندگان اس شخص کو مجھے
دو کہ مین اسے سزا دون اُن ساحرون نے صاحبقران کو دیا ابوالسامری نے سب کے ہاتھون سے لیا
لوگون نے صاحبقران کو ابوالسامری کے ہاتھ مین جلتے دیکھا لیکن پھر صاحبقران کسیکو نظر نہ آئے ساحرون
نے کہا واقعی یہ سچے خداوند ہین ابوالسامری نے کہا اب تم لوگ کیا چاہتے ہو جو طلب کرو وہ تمھین دیا جائے
سب نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حیات ابدی پائین اور ہمارا طلسم ہمیشہ برقرار رہے ابوالسامری نے کہا اگر
تم لوگون کو حیات ابدی درکار ہے تو ایکبار اپنے تمام اہل شہر کو جمع کرو چشمہ بفیض خداوندی اُس روز
جاری ہو جائیگا جو اُس چشمے سے سیراب ہو جائیگا وہ حیات ابدی پائیگا ساحرون نے عرض کی کہ جس روز
حکم ہو ہم لوگ اپنے اہل شہر کو اطلاع دین بلکہ ملکہ تک تشریف لائین ابوالسامری نے کہا آج سے چوتھے روز
سب لوگ جمع ہو جائین اور شراب کی تدبیر کرو کہ کم نہ پڑے سب نے منظور کیا اور شراب جمع کی شہر مین منادی
کرا دی کہ آج سے چوتھے روز جسکو حیات ابدی درکار ہو وہ کوہ آتشین پر حاضر ہو کر قدمبوسی خداوند سے
مشرف ہو یہ خبر جو عام ہوئی تو ہر ایک حرص ازدیاد عمر مین کوہ کے جانب روانہ ہوا ساکنان کوہ
آتشین ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس گئے ملکہ سے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا مین بھی ضرور جاؤنگی اور
باتین بھی خداوند سے دریافت کرونگی ساحر ملکہ کو اطلاع کر کے واپس آئے چوتھے روز ابوالسامری نے
بت آتشین سے کہا اب تم بھی باہر آؤ سبکو اپنی صورت دکھاؤ بت آتشین نے کہا مجھے کچھ عذر نہین ہے
ابھی حاضر ہوتا ہون سب نے دیکھا کہ اُس بت کے دو ٹکڑے ہوئے اُسمین سے ایک مرد لاغر سیاہ فام نکلا
نکلتے ہی ابوالسامری کے قدمون پر گرا ابوالسامری نے کہا بیٹے آج سے تجھے اپنا وزیر کیا بت آتشین
نے جھک کے سلام کیا ابوالسامری باہر آیا شراب کے پاس آ کے کہا او ساحران نامی و گرامی اب تم مین
کوئی غیر خداوند کی پرستش کرنیوالا تو نہین ہے سب نے کہا ہم مین کوئی ایسا نہین ہے جو کسی دوسرے خداوند
کی پرستش کرتا ہو ابوالسامری نے کہا تم سب سامری و جمشید پر لعنت کرو سب نے سامری و جمشید پر
لعنت کی ابوالسامری نے کہا اب اہل شہر سے کوئی ایسا تو نہین ہے جو غیر حاضر ہو سب نے عرض کی ابھی ملکہ
خدنگ نگاہ جادو نہین تشریف لائی ہین ابوالسامری نے کہا اُسکو جلد جا کر لاؤ ساحر روانہ ہوکے اسیو
ملکہ خدنگ نگاہ کو لائے ابوالسامری نے پھر سب سے پوچھا کہ اب تو اہل شہر سے کوئی باقی نہین ہے ملکہ خدنگ نگاہ
نے عرض کی خداوند کو خوب روشن ہے کہ مین نے جو ایک شخص کو اپنے یہان لا کر رکھا ہے وہ بھی آپ کی پرستش
کرتا ہے مگر مین اسوقت آپکے خوف کے سبب سے اُسکو تو نہین لائی اگر حکم ہو تو اُسے لے آؤن گو وہ شخص
نہین جانتا ہے مگر آپکی پرستش کرتا ہے ابوالسامری نے کہا اُسکے لانے کی کوئی ضرورت نہین ہے ہم اُسکے واسطے
جام شراب بھیجدینگے اُسکی عمر بھی بڑھ جائیگی ملکہ نے کہا آپکو اختیار ہے ابوالسامری نے جام ہاتھ مین اُٹھایا
کہا ہر شخص اپنا اپنا ظرف لیکر میرے قریب آئے جام بھر کر شراب بجائے مگر جبتک میرا حکم نہو کوئی پینے کا ارادہ
نہ کرے سب نے کہا بجا ہے جب حکم آپکا شراب پئین ابوالسامری نے جام مین شراب بھری سب سے پہلے ملکہ
خدنگ نگاہ جادو کو دی پھر سب لوگ اپنے اپنے ظرف لیکر پہنچے ابوالسامری نے سب کو شراب دی
جب شراب سب کو پہونچ چکی تب ابوالسامری نے حکم دیا کہ اب سب کے سب برابر شراب پئین اور میرا نام لیتے

جاتیں سب ساحروں نے شراب پینا شروع کی جب سب شراب پی چکے تو ابوالسامری نے کہا اب کسیکو
یہاں ٹھہرنا نہ چاہیئے سب لوگ اپنے اپنے مکانوں کی طرف بہ تعجیل روانہ ہو جائیں اور میری طرف پلٹ
کے نہ دیکھیں یہ جو لوگوں نے سنا دوڑتے ہوئے اپنے اپنے مکانوں کیطرف بھاگے جو اٹھا دو قدم کوئی دو قدم
چلکر گر پڑا کوئی چار قدم چلکر گر پڑا جب سب بیہوش ہو کر گرے تو ابوالسامری نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمرو

ز تصنیف مؤلف

| | |
|---|---|
| سدا مکر و فطرت مرا کام ہے | میں ایسا ہوں عیار صاحبقران |
| کہ خواجہ عمرو دہر میں نام ہے | لقب ہے مرا قاتل ساحران |

نعرہ کرکے خنجر نکالا اسے لیلے تو سب
ساحروں کی زبانوں میں سوزن دیا پھر آتشین جادو کو قتل کیا اور دربانوں کو ہلاک کیا ملکہ خدنگ نگاہ کو
داخل زنبیل کیا صاحبقران کو زنبیل سے نکالا دربانوں کے مرنے سے امیر کو ہوش آیا تھا صاحبقران
نے دیکھا کہ خواجہ عمرو کا خنجر چل رہا ہے کہا خواجہ تم یہاں کیونکر آئے خواجہ نے عرض کی آپ کے تشریف لانے کے
دوسرے روز میں نے مریخ سے سب حال یہاں کا دریافت کیا بابت آتشین کی کیفیت پوچھی معلوم ہوا
کہ ایک ساحر ہے اسنے اپنے سحر کے زور سے ایک آتشکدہ بنایا ہے وہاں ایک صورت آتشین بنا کر بیٹھا
ہے اور کل حالات یہاں کے تحقیق کیے تھے راہ بہت آسان معلوم ہوگئی جب یہاں آیا تو درویش کوہ نشین
سے راہ میں ملاقات ہوئی میں نے درویش سے کیفیت دریافت کی درویش کو مسلمان پایا آپ کا پتہ
دیا اسنے کہا میں ابھی پہونچا کے آیا ہوں میں جو یہاں آیا آپ کو نہ پایا اسی تلاش میں پھرتا تھا چار روز کے
بعد اس کوہ پر آیا تو آپ کو عجب حالت میں پایا وہاں ندیم بن کے یہ ترکیب کی صاحبقران نے
خواجہ کی بہت کچھ تعریف کی اور فرمایا خواجہ تعجب کی بات ہے کہ آتش سحر نے تمکو ہرگز ضرر نہ پہونچایا خواجہ نے
کہا یا صاحبقران درویش کوہ نشین نے ایک مہرہ دیا تھا کہا تھا کہ جبتک تم اس گلزار کے اندر رہوگے کسیکا
سحر پھر تاثیر نہیں کریگا اسوجہ سے میں نے بے خوف ہو کر عیاری کی ورنہ وہاں تک کیونکر جا سکتا امیر نے فرمایا خواجہ
اب کیا کرنا چاہیئے خواجہ نے عرض کی اب ملکہ خدنگ نگاہ کے یہاں تشریف لیچلیے وہاں لوح پر قبضہ کیجیے
صاحبقران خواجہ کے ہمراہ ملکہ خدنگ نگاہ کے مکان پر آئے بہت بہت تلاش کیا مگر لوح کا پتہ نہ ملا
اسی مکان کے مقابل اور ایک مکان تھا صاحبقران وہاں تشریف لائے چند آدمی وہاں نظر آئے
صاحبقران کو دیکھکر سب نے چاہا بھاگیں مگر امیر نے سب کو بہ تشفی روکا وہاں لوگ امیر کے تشفی دینے
سے ٹھہرے امیر نے سب کو اپنے قریب بلایا کہا تم لوگ یہاں کس عہدے پر ہو انھوں نے عرض کی
ہم لوگ لوح کے ملازم تھے جب ہماری ملکہ کوہ پر گئیں تو آقاے نامدار نے ہمیں خبر کے واسطے بھیجا
وہاں جا کر سب کی عجب حالت دیکھی سب ذبح پڑے ہوئے تھے ہم بخوف جان وہاں سے بھاگ
کے آئے سب کیفیت اپنے آقا سے بیان کی انھوں نے اپنی جان بچانے کی تدبیر نکالی گھوڑے پر سوار ہو
نکل گئے ہمکو یہیں چھوڑ گئے صاحبقران نے فرمایا اب تم لوگوں کو اپنا دین باطل ترک کرنے میں کیا انکار ہے
سب نے صاحبقران سے عرض کی کہ ہمارے افسر سے کہیے اگر وہ اپنا مذہب ترک کرینگے تو ہم بھی بے عذر ترک
مذہب کر دینگے اور اگر انھیں کچھ عذر ہوگا تو ہم اسکے تابع ہیں کیونکر مذہب ترک کرینگے امیر نے فرمایا تم اپنا مذہب
ترک کرو تمہارے افسر کی مجال نہیں ہے جو تمہارے ساتھ کچھ کہے اگر وہ اسلام قبول کرینگے تو ہم انھیں بڑی
عزت دینگے اور بہت سے آدمیوں کی افسری دینگے اور اگر اسلام قبول نہ کرینگے تو ہمارے ہاتھ سے قتل ہونگے

سب نے کہا آپ ہمکو افسر کی بیداد سے بچا لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا تم لوگ خوف نہ کرو غرضکہ وہ سب
صاحبقران زمان کے سمجھانے سے مسلمان ہوئے صاحبقران نے فرمایا اب اپنے افسر کو بلا لاؤ وہ
سب گئے اور اپنے افسر کو لیکر صاحبقران کے پاس آئے امیر نے دیکھا ایک جوان کمسن سپاہی وضع تلوار
کاندھے پر رکھے ہوئے سپر دامن دار پشت پر ڈالے ہوئے بل کرتا ہوا آیا صاحبقران کی شوکت و صولت
دیکھکر سلام کیا امیر نے فرمایا اے جوان تیرا کیا نام ہے اُسنے عرض کی کہ مجکو بلداق گرد کہتے ہیں صاحبقران نے
فرمایا اے بلداق تجکو دیکھکر بہت طبیعت خوش ہوئی مگر ایک بات کہتے ہیں اگر تم مانوگے تو بہت اچھی بات
ہے بلداق نے عرض کی جو ارشاد ہو امیر نے فرمایا اب اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور دین اسلام
اختیار کرو بلداق نے کہا میری شرط یہ ہے کہ جو مجھے زیر کریگا میں اسکا مذہب اختیار کرونگا صاحبقران نے
فرمایا اگر یہ شرط ہے تو ہمکو منظور ہے بلداق نے کہا پھر دیر نہ لگایئے میرے ہمراہ تشریف لایئے صاحبقران
بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق امیر کو اپنے مکان پر لایا کہا اے شہریار دو ایک روز توقف فرمایئے پھر مقابلہ
کیجیے گا آپنے مسافت سفر بہت اُٹھائی ہے ابھی آپ کو مقابلہ کرنا لازم نہیں ہے صاحبقران نے فرمایا اے
بلداق میں ایک دم صبر نہ کرونگا پہلے میرے تمہارے مقابلہ ہو جائے پھر جو کچھ کہوگے مجھے منظور ہوگا بلداق
نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نکیا آخر صاحبقران سے عرض کی اچھا میرے پر تشریف
لیچلیے امیر بلداق کے ہمراہ اکھاڑے پر تشریف لائے بلداق نے اپنا لباس اُتارا چست لنگوٹ کسکر
اکھاڑے میں آیا صاحبقران بھی اکھاڑے میں تشریف لائے پہلے ہاتھ ملا بلداق اور صاحبقران میں کشتی
ہونے لگی دن بھر کشتی رہی جب آفتاب قریب غروب پہونچا بلداق نے عرض کی یا صاحبقران اب کل پھر زور
ہوگا دن تمام ہوگیا شب کو کیا لطف ہوگا امیر نے فرمایا اے بلداق ہمارا یہ دستور نہیں ہے بلداق مجبور
ہوگیا صاحبقران نے دیکھا کہ اب بلداق کا دم بھر گیا ہے ایک مقام پر بلداق کو اُٹھا لیا زمین پر لاکے
چت کیا بلداق نے کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا صاحبقران کو اپنے مکان پر لایا امیر کی دعوت کی
صاحبقران نے فرمایا اے بلداق تم یہاں کس عہدے پر ملازم تھے بلداق نے عرض کی پہلے میں ملکہ خندانگار
کے پاس ملازم تھا دربارہ دری پر بعہدہ نگہبانی رہتا تھا جب ملک نوح یہاں آئے تو میں انکے ساتھ رہا انسے زور کیا کرتا تھا
وہ مجھے اپنا مصاحب جانتے تھے سب مانتے تھے صاحبقران نے فرمایا لوح کا پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے طبیعت
بہت منتظر ہے بلداق نے عرض کی میں صبح کو آپکے ساتھ چلونگا لوح کا پتہ بتا دونگا مگر یہ میں نے سنا ہے کہ جبتک
کوئی ملکہ کو قتل نہ کرے تب تک لوح اسکے ہاتھ نہ آئیگی صاحبقران نے کہا دیکھا جائیگا شب بھر تو امیر
بلداق کے یہاں رہے صبح کو بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق صاحبقران کو ایک باغ میں لایا کہ اسمیں
ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بنی تھی بلداق نے عرض کی یا صاحبقران لوح طلسمی اس بارہ دری میں ہے
امیر نام خدا لیکر بارہ دری میں تشریف لائے دیکھا بارہ دری بہت آراستہ ہے شہ نشین پر ایک صندوق
سونے کا رکھا ہے کنجی اسکی قفل میں آویزاں ہے ایک پرچہ لکھا ہے کہ یہ ذخیرہ ملک طلسم کشا اا امیر نے اس صندوق کو
کھولا دیکھا سلاح اور پوشاک اسمیں رکھی ہے صاحبقران سلاح کو دیکھکر خوش ہوگئے لباس زیب جسم کیا سلاح
ذات پر آراستہ کیے ایک صندوق اور نظر آیا صاحبقران نے اسکو بھی کھولا دیکھا ایک صندوقچہ طلائی اسمیں رکھا ہے
صاحبقران نے اُس صندوقچے کو کھولا اسمیں سے ایک خنجر برآمد ہوا اور ایک پرچہ بھی رکھا تھا امیر نے جو اس خنجر کو دیکھا

بہت خوش ہوئے پرچے کو اٹھا کے پڑھا اسمین لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہی کہ ملکہ خدنگ نگاہ کی پیشانی
سے لوح نکالے صاحبقران نے خواجہ سے کہا خواجہ نے ملکہ خدنگ نگاہ کو زنبیل سے نکالا صاحبقران نے کا سر
ملکہ خدنگ نگاہ کا جدا کیا لوح پیشانی سے برآمد ہوئی امیر نے لوح کو بسم اللہ کر کے گلے مین ڈالا ملکہ کے مرنے
سے تاریکی چھاگئی تھی صاحبقران نے لوح چمکادی روشنی ہوئی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران بارہ دری
سے باہر تشریف لائے بارہ دری گر گئی اور بہت سے مکانات باہر آکے منہدم دیکھے یا تو باغ نظر آتا تھا یا ایسی
جگہ کہ صحرا سے بدتر پایا صاحبقران نے بلداق سے کہا کہ ایسا سحر کا زور تھا کہ اسنے کیا کیا چیزین بنائی تھین مگر اب
سب منہدم ہو گئین یہ باتین کرتے ہوئے بلداق کے مکان پر تشریف لائے دو روز بلداق کے یہان
تشریف فرما رہے تیسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے فاتح طلسم اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے
اور لوح قبضے مین آئے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ تلاش اسپ طلسمی مین جانب کوہ خون رنگ کے جائے اور اس
گھوڑا اپنے قبضے مین کرے کہ وہ مال طلسم کشا کا ہی امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ نے عرض کی تشریف لیچلیے امیر خواجہ
اور بلداق کو لیکر کوہ خون رنگ کی جانب روانہ ہوئے انکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر ان سب کا
وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت توریج کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر فیروز سے عین گرمی جنگ مین فرار ہوا تھا تو راہ مین ملکہ خدنگ نگاہ جادو کی نگاہ اسپر پڑی ملکہ عاشق
ہو کر اسکو اٹھا لیگئی اسدن سے توریج خدنگ نگاہ جادو کے یہان رہتا تھا جب صاحبقران زمان
وہان تشریف لیگئے اور خواجہ نے سب ساحران غدار کو قتل کیا تو توریج نے خبر منگائی اسکے ملازمین سے
حال اس سے کل کیفیت بیان کی یہ وہانسے بھی روانہ ہوا اور ایک صحرا کیطرف نکل گیا دوسرے روز ایک
جگہ ٹھہرا تھا اور پریشان تھا کہ اب کیا کرون اور کہان جاؤن کہ صحرا کیطرف سے گرد اڑی توریج ڈرا اسکو یقین
ہوا کہ لشکر صاحبقران کا آتا ہی یہ سوچکے پوشیدہ ہو گیا وہ گرد شگافتہ ہوئی اسنے دیکھا ایک تخت آتا ہی اسکے عقب
مین چند ساحر معلوم ہوتے ہین توریج کا یقین برطرف ہوا درختون کی آڑ سے نکلا دیکھا فیروز ستارہ پیشانی اور
زمرخانی اور سنجگان اور دو تین ساحران نامی ایک تخت پر بیٹھے ہین چند ساحر تخت کے عقب مین آتے ہین
توریج فیروز کو دیکھکر خوش ہو گیا آگے بڑھا تخت جب قریب آیا فیروز نے جو توریج کو دیکھا تخت روکا کہا او توریج
اس صحرا مین تم کیونکر آئے توریج نے اپنی کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ صاحبقران نے لوح لے لی ہوگی میرے
ساتھ عمرو نے وہان سب ساحرون کو بیہوش کیا تھا اور خداوند آتشین کو قتل کیا تھا ملکہ خدنگ نگاہ کو بھی
اسیر کر لیا تھا مکانات ملکہ کی طرف آتے تھے مین وہانسے بوجہ تنہائی کے چلا آیا اگر لشکر ہوتا تو ضرور مقابلہ کرتا
فیروز نے سنجگان سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا اب حمزہ آفت برپا کردیگا طلسم لمعات کو بھی فتح کریگا اب اسکو
لوح سب پتے بتاتی رہیگی وہ لوح کے احکام پر کام کریگا مریخ آفتاب سا ساحر اسکے ہمراہ ہی عیار کیسا ساحر
ہی طلسم لمعات کا فتح کر لینا اسکے آگے کتنی بڑی بات ہی سنجگان نے کہا اے شہنشاہ ابھی بہت زمانہ چاہیے
دیکھیے کیا ہوتا ہی کہان کہان گرفتار ہو کہان کہان مصیبت اٹھائے کیا کیا وقت پیش آئے فیروز نے کہا مجھے
طلسمون مین اس بات کی اطلاع کرنا ضرور ہی کہ سب لوگ حمزہ سے ہوشیار رہین اور سب لوگ حمزہ کی فکر کرین

جو پائے وہ قتل کر ڈالے بختگان نے کہا پھر اب کیونکر اطلاع کیجیے گا فیروز نے کہا جب طلسم مرآۃ العدم مین
پہونچ جاؤنگا اسنے سب کو اطلاع کر دونگا یہان تو ٹھہر نہین سکتا ہون اب حمزہ کسی طلسم کی طرف جائیگا مہتر یہ بات
کو اب کچھ باقی نہین ہی شاید خزانہ طلسمی کی تلاش مین جائے اور ملکہ خوش نگاہ کو ستائے اس سے بہتر ہی
کہ ملکہ خوش نگاہ کو بھی اپنے ہمراہ لے لون اب وہ کیا انتظام کریگی اور اسنے کیا ہو سکیگا بختگان نے
کہا آپ کا تشریف لیجانا مناسب نہین ہی تو یہ کہ مین نے ملکہ خدنگ نگاہ سے سنا تھا کہ طلسم باطن بھی
کوئی اس طلسم کا حصہ ہی فیروز نے کہا ہین آجتک طلسم باطن کا پتہ نہین معلوم ہوا ہمنے اپنے سحر سے جو کچھ
بنایا تھا وہ سب برباد ہو گیا اب طلسم باطن کو ہم نہین جانتے یہ حکیم قرطنین کو معلوم ہو گو ہمنے سنا تھا کہ
طلسم باطن بھی کوئی حصہ ہی کہ وہ ظاہر نہین ہی اور وہان طلسم اصلی ہی آفتاب و ماہتاب حکمت کے زور سے
بنائے گئے ہین اور بہت سی چیزین ایسی ہین جسکو کوئی فتح نہین کر سکتا ہی مگر آجتک مجھے اس طلسم کی کیفیت نہین
معلوم ہوئی بختگان نے کہا تعجب کی بات ہی کہ آپ خداوند طلسم ہوکر ایسا فرماتے ہین اسکی کوشش فرمائیے فیروز
نے جواب دیا مین نے بہت بہت کوشش کی مگر آجتک ممکن نہوا بختگان نے کہا پھر کوشش کیجیے اور طلسم کا پتہ
لگائیے اگر وہ طلسم معلوم ہو جائے تو مسلمان کبھی اسقدر سر اٹھا سکین انکے لیے انتظام اور کیا جائے فیروز
نے کہا اگر آفتاب ہزار سر جہان ہوتا تو مین اسکی کوشش کرتا کہ وہ علم حکمت مین بھی دخل رکھتا ہی کسی طرح سے
طلسم کو ظاہر کرتا اور اسکے سبب سے اسکا انتظام بھی اچھی طرح سے کر سکتا تھا اب کوئی نہ رہیگا اگر مین یہ کوشش کرونگا تو پریشان
ہونگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اب مین ملکہ خوش نگاہ جادو کو جا کر اپنے ہمراہ لاؤن ایسا نہو مسلمان انکو کسی طرح کی
تکلیف پہونچائین بختگان نے کہا آپ ملکہ کو نامہ روانہ فرمائیے خود وہان نہ جائیے ملکہ یہان تشریف لائین یا
طلسم مرآۃ العدم مین آئین آپکا جانا مناسب نہین ہی فیروز نے بختگان کے کہنے کو قبول کیا اور اسی وقت ایک
نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ مین نے تمہین بڑے انتظام سے وہان چھوڑا تھا مگر اب موقع نہین ہی مسلمانون نے فتح
حاصل کر لی ہی وہ خزانہ طلسمی پر آئینگے تم لوگون کو تکلیف پہونچائینگے اب تمہارا وہان رہنا اچھا نہین ہی لازم ہی
کہ اس خط کے دیکھتے ہی یہان چلی آؤ اور اپنی جملہ کنیزون کو اور جسقدر لوگ آنے پر آمادہ ہون انکو بھی اپنے ہمراہ لاؤ
جب مین طلسم مرآۃ العدم مین پہونچونگا اسوقت سب انتظام ہو جائیگا لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اسی وقت یہ نامہ
ملکہ خوش نگاہ کے پاس پہونچاؤ ساحر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین ملکہ خوش نگاہ کی ڈیوڑھی پر پہونچا دربانون
سے کہا عہدہ دار کو بلاؤ مین نامہ شہنشاہ کا ملکہ عالم کے پاس لایا ہون ایک ضروری کام ہے دربانون
نے کہا محل خالی پڑا ہی بہت دنون سے ملکہ کا پتا نہین ہے اور کنیزین بھی نہین دکھائی دیتی ہین محل مین کوئی نہین ہی
نامہ دار نے کہا عہدہ دار کو بلاؤ مین اس سے خلاصہ کیفیت دریافت کرونگا دربانون نے کہا محل مین کوئی عورت
نہین ہی خالی مکان ہی ہمارے چلو ہمین بھی دکھاؤ یہ کہکر دربان نامہ دار کو اپنے ہمراہ محل کے اندر لائے ساحر نے
محل مین آکے دیکھا مکان کو تنہا پایا سخت گھبرایا دربانون سے کہا بڑے تعجب کی بات ہی سب لوگ کہان گئے
کیا ہو گئے دربانون نے جواب دیا کہ ہم اس حال سے آگاہ نہین ہین کہ ملکہ کہان گئین اور کون لیگیا اور کیون
گئین ہمین خبر بھی نہین کہ سب لوگ کس وقت یہان سے چلے گئے نامہ دار گھبرایا ہوا وہان سے واپس ہوا
فیروز کے پاس آیا کہا اے شہنشاہ مین آپکا نامہ لیکر گیا محل مین کسیکو نہ پایا بہت کچھ پتہ لگایا آخر مجبور ہو کر واپس آیا اب
جو حکم ہو بجا لاؤن جہان ارشاد ہو وہان جاؤن فیروز اس خبر کو سنکر گھبرا گیا کہا اے جناب جادو یہ کیا باتین کر رہا

ہے ملکہ لیلا مکان سے کہان جاسکتی تیری بات کا مین یقین نہین سمجھتا ہون مہتاب نے کہا دو سہ ساحر کو روانہ
کیجیے فیروز نے دو سہ ساحر کو روانہ کیا یہ بھی تھوڑی دیر مین واپس آیا جو کیفیت مہتاب جادو نے بیان
کی تھی وہی اسنے بھی بیان کی فیروز کو تعجب ہوا کہا مین خود جاتا ہون سنجگان نے بہت بہت روکا مگر فیروز
نہ رکا اسیوقت ملکہ کی ڈیوڑھی پر آکے پوچھا مکان کے اندر گیا مکان کو خالی پایا سخت گھبرائے پھر واپس گیا
زمرد ثانی نے کہا آپ تشریف لیگئے تھے کیا حال معلوم ہوا فیروز نے کہا جو سب بیان کرتے تھے وہ امر صحیح
ہے اب مین تحقیق کرتا ہون کہ ملکہ کہان ہین یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک آئینہ نکالا کہا اے آئینہ سامری ملکہ
کی سب کیفیت آئینہ کردے سب نے دیکھا اس آئینے مین ایک صورت حسب نقد آل نے جواب دیا کہ ملکہ لشکر
اسلام مین ہین مریخ آفتاب علم اپنے ہمراہ لیگیا فیروز نے کہا ملکہ لیلا کہان ہین اس صورت نے کہا وہ بھی لشکر
اسلام مین ہین فیروز نے کہا کیا مریخ بزور سحر لیگیا ہے جواب ملا کہ ملکہ اپنی خوشی سے گئی ہین اور اسلام قبول کیا ہے
فیروز نے کہا اسکا کیا سبب ہے جو ملکہ نے دین سامری ترک کیا وہ صورت ہنسی جواب دیا اے فیروز اس
کیفیت کو نہ پوچھ فیروز نے کہا مین ضرور تحقیق کرونگا صورت نے کہا ملکہ لیلا سے کمان ابرو آپکی دختر
بلند اختر مریخ الملک پر فریفتہ ہوئین بدیع الملک وہان مہمان رہے ملکہ خوش نگاہ بھی بدیع الملک
کے کہنے سے مسلمان ہوئین پر برنامہ آتے جاتے تھے جب آپ طلسم کی جانب روانہ ہوئے اسی دن
ملکہ نے مریخ کو اطلاع دی وہ آکر لیگیا اب لشکر اسلام مین موجود ہین سب کنیزین بھی اسکے ہمراہ ہین فیروز نے
جو یہ کیفیت سنی شرم سے عرق آگیا سر جھکا لیا دلمین کہا اس بدبخت کی وجہ سے اسوقت ذلت ہوئی اور
سنجگان اور زمرد ثانی متفکر ہو بیٹھے اپنی جگہ پر کہین گے کہ فیروز کی زوجہ اور دختر اہل اسلام کے سرداروں
پر فریفتہ ہو ہو کر چلی گئین یہ خیال جو اسکو آیا بڑی دیر تک سر نہوڑا رہا سنجگان نے قریب آکر کہا اے شہنشاہ
ایسی فکر نہ فرمائیے جو آپ کے دشمنون کو تمام کردے یہ خیال فرمائیے کہ جب انکو آپکی محبت نہ تھی تو آپکو انکی محبت
بھی نہ ہونا چاہیے فیروز نے کہا اے سنجگان مجھے انکی محبت کا خیال نہین ہے بلکہ اس سبب سے خیالات ایسے آتے ہین
جو میری زندگی تلخ کرتے ہین اول تو کیسی شرم کی بات ہے کہ سب لوگ کیا کہین گے اور کیا خیال کرینگے یہ امر
میرے واسطے باعث ہتک ہے اسکے سبب سے اور بھی پریشان ہون مگر کیا کرون جان دینا بھی تو اپنے اختیار
مین نہین ہے سنجگان نے کہا اے شہنشاہ اس بات کا خیال نہ فرمائیے بڑے بڑے شاہان جلیل پر یہ مصیبت پڑی
ہے اور وہ مجبور رہ گئے ہین اہل اسلام مین یہ بھی ایک بات مشہور ہے کہ یہ لوگ جس طلسم مین جاتے ہین وہان یہی کیفیت
ہوتی ہے اب جو کچھ ہوا صبر فرمائیے اور فکر کیجیے فیروز خاموش ہو رہا سنجگان نے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین
ہے آپ تشریف لیچلیے زمرد کی بھی یہی رائے ہوئی کہ چلنا ہی بہتر ہے فیروز اسیوقت وہان سے روانہ ہوا
طرف طلسم مراۃ العدم کے چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب امیر حسب ہدایت لوح کوہ خون رنگ کی طرف روانہ ہوئے ایک روز کے بعد اس پہاڑ پر پہونچے امیر
نے دیکھا ایک قلعہ بالائے کوہ بنا ہے کچھ آدمی بھی معلوم ہوتے ہین صاحبقران نے یلداق سے پوچھا کہ یہ قلعہ
کیسا ہے یلداق نے عرض کی اسمین لشکر ہے جب آپ وہان تشریف لیجائیے گا اور نفر سے ملاقات ہوگی

وہ لوح دیکھکر آپکی اطاعت قبول کریگا لشکر آپکے ہمراہ ہوگا خزانہ بھی جو اس قلعہ مین ہے وہ سب آپکے قبضے مین
آئیگا اور کچھ اشیا رکھی جو طلسم کشا کے واسطے ہین وہ سب آپکو ملینگی صاحبقران زمان نے فرمایا ای یلداق
یہ کیا سبب ہے کہ طلسم کشا کیواسطے ایسے ایسے اشیا یہان رکھے گئے اور لشکر بھی جمع کیا گیا یلداق نے
عرض کی یا صاحبقران جب حکیم نے یہ طلسم بنایا تھا تو اسکو دعوی تھا کہ میرے طلسم کو کوئی شخص فتح نہین
کر سکتا ہے اسکے دعوی کرنے پر بہت سے شاہان جلیل آئے اور طلسم مین آکر اسیر ہوئے حکیم نے اسقدر اشیا
تیار کراکے رکھے اور اس بات کا اعلان کرایا کہ جو ہمارے طلسم کو فتح کرے یہ اشیا لیجائے اس وقت سے
ابتک رکھے ہین گو طلسم کی اب وہ صورت نہین رہی ایک طلسم کے دس حصے ہو گئے دس صورتین ہوگئین ہر ایک
نے اپنی اپنی ترکیب جدا کر لی سوائے ایک طلسم کے کہ وہ ان سب سے سخت ہے اور وہان فتاحی بہت مشکل
ہے کہ وہ بدستور قدیم قائم ہے صاحبقران نے فرمایا وہ کونسا طلسم ہے یلداق نے عرض کی طلسم مراۃ العدم اسکا
نام ہے وہ طلسم کسی سے فتح نہین ہو سکتا ہے وہان کا بادشاہ بھی بہت دلیر ہے ایک شہر پہلوانون سے آباد ہے کہ وہ
سب لوگ فن سپہگری کو خوب جانتے ہین سحر اس طلسم مین بہت کم ہے اور اگر ہے تو ایسا ہے کہ اسکا جواب ممکن
نہین امیر نے فرمایا اسمین بھی کچھ شرط ہے یلداق نے کہا وہان کی شرط سے مین واقف نہین ہون لیکن یہ
کہہ سکتا ہون کہ ان طلسمون سے بڑھکے وہان کی شرط ہوگی صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے قلعے کے قریب آئے
یلداق نے عرض کی مین آپکی اطلاع یہان کے افسر کو کرون وہ استقبال کو آئے صاحبقران نے فرمایا تمہیں
اختیار ہے یلداق کوہ کے اوپر آیا افسر کے پاس گیا افسر یہان کا روشن قلب جادو تھا یلداق روشن قلب
کے پاس گیا صاحبقران کا کل حال بیان کیا روشن قلب نے کہا ای یلداق مجھے بھی پیشتر طلسم کشا کی
خبر معلوم ہوئی تھی مگر ابھی مین شرط طلسم اسکو بے امتحان جراءت نہین دیسکتا ہون یلداق نے کہا آپ انکی
جراءت کا امتحان کیا کرینگے بیکار بندگان خدا کا خون اپنی گردن پر لیجیے گا روشن قلب نے کہا یہ بھی شرط
طلسم ہے اسکے کچھ نہین ہو سکتا جبتک مین جراءت طلسم کشا کا امتحان نہ کر لونگا اسوقت تک شرط طلسم نہین
دیسکتا ہون یلداق نے کہا آپکو اختیار ہے روشن قلب جادو لشکر کو لیکر باہر آیا زیر کوہ اترا صاحبقران
کی صولت و شوکت دیکھکر دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا ایسے بھی لوگ دنیا مین ہین یہ کہتا ہوا امیر
کے قریب آیا عرض کی ای طلسم کشا آپکی ہمت و جراءت مین شک نہین ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مین بھی امتحان جراءت
کرون مگر آپکا امتحان ہی کیا کام ہے کہ یہانتک تشریف لائے مگر نہین وصیت حکیم سے مجبور ہون صاحبقران نے
فرمایا تمہین اختیار ہے مجھے کیا انکار ہے روشن قلب نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے جو جو امتحان مقرر ہین
انکو ملاحظہ فرمائیے صاحبقران روشن قلب کے ہمراہ کوہ پر تشریف لائے قلعہ بہت مستحکم پایا قلعے کے سامنے
میدان تھا اس میدان مین ایک پتھر نصب تھا اسپر کندہ تھی کہ جب طلسم کشا لوح لیکر یہانتک آئے تو اسکو
لازم ہے کہ اپنی جراءت دکھانے سامنے جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہے اس چاہ مین کود پڑے جو جو مرحلے پیش آئین
انکو سر کرے جب سب مرحلون کو فتح کرکے واپس آئیگا تب شرط پائیگا صاحبقران جب اس عبارت کو پڑھ چکے
تو لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ ای طلسم کشا نام خدا لیکر اس چاہ مین جا پڑے کہ طلسم باطن کی یہی راہ
ہے اسی کی فتاحی مشکل ہے امیر قریب چاہ آئے نام خدا لیکر اس چاہ مین کود پڑے خواجہ اکر یلداق باہر رہے
اور صاحبقران جو اس چاہ مین کود پڑے تھوڑی دیر کے بعد پانو امیر کے آشنائے زمین ہوئے صاحبقران

نے دیکھا ایک شہر آباد ہے ہوں متعجب ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا اے طلسم کشا لازم ہے کہ اپنے تئین
مہر افروز کے مقام پر پہونچا مگر اُسکے فریب سے ہوشیار رہنا صاحبقران نے پتہ مہر افروز جادو کے مکان
کا دیکھا سب پتہ صاف صاف تحریر تھا صاحبقران اُس طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک
باغ رشک گلزار جہان نظر آیا امیر اُس باغ مین تشریف لیگئے دیکھا باغ مین ہر طرف تصویرین پتھر کی رکھی
ہین صاحبقران جس تصویر کے پاس گئے وہ تصویر غرق زمین ہو گئی امیر اس سانحے کو دیکھکر متحیر ہوئے
اور آگے بڑھے دیکھا درخت نہایت نفیس خوشبودار پھولے ہوئے ہین امیر جس درخت کے پاس گئے وہ
درخت بھی غرق زمین ہو گیا صاحبقران نہر کے قریب پہونچے نہر کو بہت صاف و شفاف پایا چاہا کہ ہاتھ منھ دھوئین
جیسے ہی ہاتھ نہر مین ڈالا سب پانی خشک ہو گیا صاحبقران وہان سے اُٹھے نہر کے قریب بارہ دری بنی تھی
صاحبقران نے بارہ دری کے اندر جانیکا ارادہ کیا بارہ دری نظرون سے غائب ہو گئی امیر وہان سے
چلے کچھ دور بڑھے تھے کہ نہر مین پانی بھی نظر آیا بارہ دری بھی دکھائی دی درخت بھی نظر آئے تصویرین بھی
دکھائی دین صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ یہ کارخانہ حکمت ہے جس مقام پر تم کھڑے
ہو وہین زمین کھودو ایک نقب ظاہر ہوگی اُس نقب مین جانا جب راہ نقب طے ہو جائے تو پھر لوح کو
دیکھنا جو لکھا ہو پھر عمل کرنا صاحبقران نے کمر سے خنجر نکالا زمین کھودی دہنہ نقب ظاہر ہوا صاحبقران
اُس نقب کے اندر تشریف لیگئے بڑی دیر کے بعد روشنی نظر آئی صاحبقران نے دیکھا نقب کا منھ کھلا ہے
باہر تشریف لائے دیکھا ایک حجرہ پتھر کا سامنے بنا ہے قفل اُس حجرے کا بند ہے امیر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ
اس قفل کو بزور طلسم کشائی توڑو اور اس حجرے کے اندر جاؤ ایک شمع روشن ہے اسکو گل کرو پھر قدرت
خدا کا تماشا دیکھو صاحبقران اس قفل کے قریب آئے قفل کو توڑا حجرے کو کھولا دیکھا واقعی ایک شمع روشن
ہے امیر نے اُس شمع کو گل کیا تاریکی ہو گئی سناٹے کی آواز صاحبقران کے کان مین آئی تھوڑی تک تاریکی
رہی اور سناٹے کی آواز آیا کی جب عرصہ ہوا تو وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی صاحبقران نے دیکھا
ایک تاجدار تخت پر بیٹھا ہے ارکان سلطنت اپنی اپنی جگہ پر حاضر ہین دربار آراستہ ہے لوگ خوش وضع بیٹھے
ہین اس تاجدار نے صاحبقران کو دیکھا تعظیم کے لیے اُٹھا عرض کی اے طلسم کشا آپکی ہمت و شجاعت
مین شک نہین واقعی آپ نے بہت بڑا کام کیا مگر اب لوح طلسمی میرے حوالہ کیجیے مین طلسم کو درست کرونگا
آپ تشریف لیجائیے صاحبقران نے فرمایا آپ نے تو عجیب بات فرمائی جو میری سمجھ مین نہ آئی مین لوح
طلسمی آپکو کیون دیدون آپ کون ہین اُس تاجدار نے جواب دیا مین بادشاہ ہون اس ملک کا مہر افروز
تاجدار میرا نام ہے آپکی ہمت و شجاعت سے بہت خوش ہوا اگر لوح مجکو عنایت فرمائیے جسقدر زر و جواہر کی ضرورت
ہو حاضر کیا جائے منصب و جاگیر کی خواہش ہو تو وہ بھی ممکن ہے امیر نے فرمایا ہمین کسی چیز کی ضرورت نہین
ہے محض اس طلسم کے فتح کرنے کی حاجت ہے طلسم کو فتح کرکے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور سخنگان
کو اسیر کرنا منظور ہے اگر یہ کافر ایمان لائینگے تو امان پائینگے ورنہ سب کو قتل کرونگا اُسکے
بعد خانہ کعبہ جاؤنگا مہر افروز نے عرض کی اے طلسم کشا فیروز کون شخص ہے اور زمرد ثانی کون ہے اور سخنگان
کسکا نام ہے صاحبقران نے کہا فیروز آپکے طلسم کا حاکم ہے مالک ہے زمرد ثانی ایک مرد کافر ہے جس نے اسکے پاس آکے
پناہ لی ہے سخنگان زمرد کا وزیر ہے مہر افروز نے عرض کی فیروز حاکم طلسم نہین ہے صاحبقران نے فرمایا پھر

آپ کسکو حاکم طلسم کہتے ہین جہرافروز نے کہا حکیم قرنطین ذوفنون حاکم طلسم تھے صاحبقران نے فرمایا
حکیم قرنطین قید ہوا کیا ایکبار مین نے حکیم کو رہا کیا حکیم نے اسلام قبول کیا ایک مدت تک اپنے وطن خاص مین رہکر
میرے پاس آئے تھے پھر اسیر ہوگئے اب انکی رہائی کی کوشش کر رہا ہون اس طلسم کو فتح کرون تو انکی
رہائی کی فکر کرون اور مقام قید انکا معلوم ہو تو جا کر رہا کر لاؤن جہرافروز نے جو یہ سنا کہا او طلسم کشا
حکیم قرنطین کیونکر قید ہوا اور کیا مصیبت پڑی جو اسکو لوگون نے اسیر کر لیا اور وہ اسیر ہوگیا صاحبقران نے
سب کیفیت بیان کی جہرافروز نے کہا مین حکیم کو بھی رہا کرون گا مگر آپ لوح طلسمی مجھے دیدیجیے صاحبقران
نے کہا آپ حکیم قرنطین کو رہا کرکے کیا کیجیے گا جہرافروز نے عرض کی وہ ہمارے مالک ہین انھین بادشاہ طلسم
کرین گے انکے حکم کے بموجب کام کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپ حکیم کو رہا کرکے لائیے گا اور حکیم مجھے
لوح طلسمی طلب کرینگے تو مین انھین دونگا اور آپ لوگون مین یہ قوت نہین ہے کہ لوح مجھسے لے سکین جہرافروز نے
کہا اے طلسم کشا اس بات پر نازنہ کرنا کہ اسقدر طلسم کو خراب کرکے آئے ہو یہ اور جگہ ہے یہان سحر بالکل نہین ہے
لوح سوائے خبر کے دوسرا کام نہین دے سکتی ہے صرف خبر دیدیگی کہ یہ کام تمہارے واسطے برا ہوتا ہے اگر تمہارے
امکان مین ہو تو اپنی جان بچاؤ صاحبقران نے فرمایا خدا ہمین آفت سے بچائیگا جو آپ لوگون
کے مزاج مین آتے ہمارے حق مین برائی کیجیے جہرافروز نے بہت سمجھایا مگر صاحبقران نے قبول نہ کیا آخرکار
جہرافروز مجبور ہوا اپنے ملازمین سے کہا طلسم کشا کو گرفتار کرلو یہ میرے سمجھانے سے لوح نہ دیگا جبتک کچھ
دونون ایذا نہ اٹھائیگا تب تک راضی نہوگا لوح چھین کر اسکو اسیر کرلو ملازمین جہرافروز صاحبقران کی طرف
جھپٹے امیر نے تلوار میان سے لی ملازم قریب آئے صاحبقران پر ہاتھ ڈالا امیر نے ایک ملازم پر تلوار لگائی
سر کٹ کر گرا خون کے بدلے اسکے حلق بریدہ سے دھوان نکلا صاحبقران کے دماغ مین دھوان
جو پہونچا امیر بیہوش ہوگئے جہرافروز نے اور ملازمین سے کہا طلسم کشا سے لوح لیلو ملازمین نے لوح صاحبقران
کے گلے سے اتار لی امیر کو ہوش آیا اپنے ہاتھ پاؤن کو بیکار پایا صاحبقران مجبور ہوئے جہرافروز نے
کہا زندانخانہ مین لیجاؤ ملازمین صاحبقران کو قیدخانے مین لائے داروغہ زندانخانہ کو بلوایا جب
داروغہ آیا تو ملازمین جہرافروز نے صاحبقران کو داروغہ کے سپرد کیا اور تاکید کردی کہ قیدی کو کسی
قسم کی تکلیف نہ دینا یہ شخص بڑا جری ہے اور ہمارے شہنشاہ نے فرمایا ہے کہ جو خاطر ہوسکے اسکی خاطر کرو
داروغہ صاحبقران کو زندانخانہ مین لیگیا ملازمین جہرافروز واپس آئے داروغہ نے صاحبقران
سے عرض کی اے طلسم کشا مجھے اپنے حسب ونسب سے آگاہ فرمائیے امیر نے اپنا حسب ونسب داروغہ
کو بتا دیا داروغہ بھی مسلمان تھا صاحبقران زمان کا نام جو سنا امیر کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کی مجھکو
اپنا غلام تصور فرمائیے ایک مدت سے اس طلسم مین ملازم ہون اور میرا طریق بھی خدا پرستی ہے یہان اپنے
تئین پوشیدہ کیے ہوئے ہون کسی پر یہ راز ظاہر نہین ہے کوئی اسبات سے ماہر نہین ہے آپ غریب خانہ پر تشریف
لیچلیے مین انشاءاللہ تعالے آپکے دست وپا کا علاج بہت جلد کرونگا اور آپکو بہت جلد صحت ہوگی امیر کو
داروغہ اپنے گھر لیگیا صاحبقران کا علاج کیا امیر کو دو روز مین افاقہ ہوا صاحبقران نے کہا داروغہ صاحب
مجکو لوح لینا ضرور ہے اب مین لوح کی تلاش مین جاؤنگا داروغہ نے عرض کی لوح جہرافروز کے گلے مین ہے
آپ دربار مین اگر تشریف لیجائیے گا تو جہرافروز پھر گرفتار کریگا مین آپکو لوح لادونگا صاحبقران نے

فرمایا اگر یہ بات ہے تو مین مہر افروز کو ایک نامہ لکھتا ہون کسیکی معرفت وہان بہونچا دو دار و غہ نے کہا اگر آپ
نامہ تحریر فرمایئے گا تو وہ مجھسے ضرور دریافت کریگا کہ کسنے علاج کیا جو ہاتھ پاؤن مین قوت آئی صاحبقران
نے کہا اگر یہ بات ہے تو تم اپنے ہاتھ سے لکھو مین مضمون نامہ بتاتا ہون دار و غہ نے کہا یہ ممکن ہے امیر نے قلم
دوات طلب کیا دار و غہ سے کہا لکھو کہ آپکو مین مکار نہ جانتا تھا میرا گمان یہ تھا کہ آپ مجھسے مردان عالم کیطرح
سے مقابلہ کرینگے مغلوب غالب کی اطاعت کریگا لیکن آپ نے اسکے خلاف کیا مکر سے مجھے گرفتار کیا یہ بات
آپکی وضع کے خلاف ہے اگر آپ کچھ جرات کو کام مین لائین تو مقابلہ کیجیے مین تنہا رہون آپ لشکر کو لیکے لڑیئے داروغہ
نے یہ مضمون تحریر کیا جب نامہ ختم ہوا تو ایک ملازم کو دیکر مہر افروز کے پاس روانہ کیا غلام زندانخانہ وہ نامہ
لیکر روانہ ہوا مہر افروز کے پاس آیا نامہ دیا مہر افروز نے نامہ پڑھا اپنے دلمین منفعل ہوا وزرا سے کہا
طلسم کشا بڑا جری ہے جو کچھ اسنے لکھا ہے بہت صحیح ہے مین اس سے ضرور مقابلہ کرونگا اسکا علاج کرنا لازم
ہے وزرا نے کہا حضور جو بات ہونا تھی وہ ہو گئی اب مقابلہ کرنا بیکار ہے مہر افروز نے کہا بدنامی ہوگی مقابلہ
ضرور کرنا چاہیے وزرا خاموش ہو رہے مہر افروز نے نامہ کے جواب مین لکھا کہ مین مقابلہ کرنے مین بھی
عاجز نہین ہون آپ کے علاج کرنے کے واسطے آدمی روانہ کیے جاتے ہین جب آپکو صحت ہو جائے
تب مین مقابلہ کرونگا یہ جواب لکھکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ایک حکیم کو بہر علاج صاحبقران
بھیجا حکیم نے آکر صاحبقران کا علاج شروع کیا افاقہ تو ہو ہی چکا تھا دو روز مین صحت کامل شافی مطلق
نے عنایت فرمائی حکیم مہر افروز کے پاس آیا کہا مین نے طلسم کشا کا علاج کیا اب صحیح ہین اگر آپکو مقابلہ
کرنا منظور ہو تو پیام دیجیے مہر افروز نے کہا مین ضرور مقابلہ کرونگا بلا اسی وقت پیام طلسم کشا کے پاس
بھیجتا ہون یہ کہکر ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اگر آپکو مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہو تو مین آپ کو
رخصت دیتا ہون آپ تشریف لیجائیے اور اپنی فوج کو لائیے اگر آپکو جانا گران ہو تو پتہ دیجیے کہ آپ کا
لشکر کہان ہے مین دو تین دن مین آپ کے لشکر کو یہان بلا لون کہ آپ اچھی طرح سے مقابلہ کر سکین یہ لکھکر
صاحبقران کے پاس روانہ کیا نامہ دار نے نامہ امیر کو لا کر دیا صاحبقران نے اس نامے کو پڑھا
پشت پر لکھدیا کہ مجھے لشکر کے بلانے کی ضرورت نہین ہے مین لشکر کے بھروسے پر کسی سے جنگ نہین
کرتا ہون آپ اپنے لشکر مین سب کو درست کر لیجیے اور جس روز مزاج مبارک مین آئے مقابلہ کیجیے
نامہ دار کو یہ جواب دیکر رخصت کیا نامہ دار پھر مہر افروز کے پاس آیا جواب نامہ دکھایا مہر افروز نے
کہا طلسم کشا بڑا ہی دلیر و شجاع ہے وہ لشکر کو بھی نہ بلائیگا وزرا نے کہا پھر تنہا کیونکر مقابلہ کریگا مہر افروز نے
جواب دیا کہ ہمت تو اسمین ہے اسوقت اگر اسیر ہو جائیگا تو اسکے دل کی حسرت نکل جائیگی پھر [illegible]
باقی نہ رہیگی اور مین خود بھی اسیر کر کے رہا کر دونگا جب نیز ہوگا تو میری اطاعت قبول کریگا جب ایسا شخص
میرے پاس رہیگا تو کسکی مجال ہے جو مجھسے مقابلہ کرسکے ہمت اسکی دیکھیے کہ طلسم مین آیا تمام طلسم کو
درہم و برہم کر کے لوح حاصل کر لی یہ بات امکان بشری سے باہر تھی مین ضرور اس سے مقابلہ کرونگا
یہ کہکر ایک دن مقابلے کیواسطے قرار دیا صاحبقران کو بھی اطلاع دی امیر سنکر خاموش ہو رہے مہر افروز
نے اپنے لشکر کے سو جوان چھانٹ کر نکالے انسے کہا تم لوگ مسلح و مکمل رہنا جس وقت مین تمکو اطلاع دون
میرے پاس آنا جوانان لشکر رخصت ہوئے مہر افروز نے صاحبقران کے پاس پہلے ایک رقعہ لکھا مضمون یہ

تھا کہ جس چیز کی ضرورت ہو آپ کے واسطے یہاں سے بھیجدی جائے اگر سلاح جنگ کی ضرورت ہو تو موجود ہیں اگر
مرکب درکار ہو تو حاضر کیا جائے آپکے ہمراہ کچھ آدمیوں کی ضرورت ہو تو آدمی بھیجے جائیں صاحبقران نے
جو اس نامے کو دیکھا پشت پر لکھدیا ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے مہرافروز خاموش ہو رہا اسی طرح
تین روز گذرے چوتھا روز مقابلے کا آیا صاحبقران زمان وقت نماز بیدار ہوئے وظیفۂ سحری سے فراغت
کر کے سلاح ذات پر آراستہ کیے درروند نے عرض کی یا صاحبقران میں آپ کے ہمراہ چلونگا صاحبقران نے
فرمایا تمھاری کچھ ضرورت نہیں ہے درروند نے عرض کی یا امیر میں ضرور چلونگا اگرچہ مہرافروز مجھے بدظن
ہوگا مگر مجھے اسکا کچھ خیال نہیں ہے صاحبقران زمان نے کہا مہرافروز کے یہاں سے سب تماشہ دیکھنے
آئیں گے تم بھی انھیں لوگوں کے ہمراہ آنا درروند نے عرض کی یا امیر میں آپ کی طرف سے مقابلہ کرونگا
صاحبقران نے فرمایا اسکی ضرورت نہیں ہے جب میں نے مہرافروز کے نامے کے جواب میں لکھدیا کہ میں
اپنے لشکر کو نہیں بلانا چاہتا ہوں تو اب تمھیں کیوں بلاؤں درروند خاموش ہو رہا صاحبقران زمان ہتھیار
لگا کے میدان میں تشریف لائے اس طرف سے مہرافروز جادوپرست ایک سو جوانان قوی ہیکل کے میدان میں
آیا صاحبقران زمان پیادہ پا تھے مہرافروز نے کہا ای طلسم کشا گھوڑا موجود ہے لیجیے تکلیف نہ کیجیے
صاحبقران نے فرمایا ہمیں حریف کی مدد درکار نہیں اگر خدا ہی کی قوت بازو سے دلادیگا تو مرکب بھی
لے لیں گے مہرافروز خاموش ہو رہا صاحبقران زمان سے کہا کہ آپ اپنے ارادے سے باز آئیے
میں آپ کو اسیر نہ رکھونگا آپکو اپنے شہر کا منتظم قرار دونگا صاحبقران نے فرمایا میں اس امر کو منظور نہیں
کرسکتا ہوں اگر آپ مجکو زیر کیجیے گا تو میں آپ کی فرمانے کو بسر و چشم بجالاؤنگا اسوقت میں مجھے
کچھ عذر نہوگا مہرافروز نے کہا آپ تنہا ہیں میرے ہمراہ اسوقت سو آدمی ہیں اسنے بھی آپ کو خوف نہیں
ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا ہم سوائے خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتے ہیں اگر تم لوگ سو ہو تو ہمیں کچھ
خوف نہیں ہے مہرافروز نے کہا میں حجت تمام کرچکا اب کچھ نہ عرض کرونگا یہ کہکے اپنی فوج کی طرف پلٹا
ایک جوان سے اشارہ کیا وہ گھوڑے کو جھکا کے میدان میں آیا صاحبقران پر آتے ہی وار کیا امیر
نے اسکے وار کو خالی دیکر ایک ہاتھ سے اسکی کلائی پکڑ کے طمانچہ مارا جوان گھوڑے سے چکر کھا کے دور گرا
صاحبقران نے گھوڑے کو جھکارا باگ پر ہاتھ ڈال دیا گردن پر ایک ہاتھ رکھدیا گھوڑا ٹھہرا صاحبقران
اسی مرکب پر سوار ہوئے مہرافروز حیران ہوگیا دوسرے جوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان میں آیا
امیر ثانی سے کہا ای طلسم کشا آپ نے اس جوان کو مار لیا مگر میری ضرب سے بچیے تو آپکی قوت و جرأت
کا قائل ہوں امیر نامدار نے فرمایا یاوہ گوئی مردان عالم کے واسطے عیب ہے تم ایسے جری ہو کر اپنی تعریف
اپنے منھ سے کرتے ہو یہ بری بات ہے اس جوان کو غیرت آئی عرض کی یا صاحبقران آپ
بیشک صاحبقران ہیں میں آپ سے مقابلہ نہ کرونگا اور آپکی اطاعت کرونگا امیر ثانی نے
فرمایا بھائی اپنے آقا کا خیال چاہیے ایسا نہو میرے ساتھ مصیبت میں گرفتار ہو اس جوان نے عرض
کی جو کچھ ہو میں آپ کی اطاعت سے منھ نہ موڑونگا صاحبقران نے فرمایا بھائی تمھیں اختیار
ہے وہ جوان صاحبقران کے قدموں پر گر پڑا امیر ثانی نے گلے سے لگا لیا اپنے برابر جگہ دی اس
جوان نے عرض کی یا صاحبقران اگر اب کی بار کوئی مقابلے کو آئیگا تو میں اس سے مقابلہ کرونگا صاحبقران

نے فرمایا اگر وہ تمھارا نام لیکر پکارے تو تمھین اختیار ہے اور اگر میرا نام لے تو تم ہرگز نہ جانا مین مقابلہ کرونگا
میرا دستور یہ ہے کہ جو میرا نام لیکر پکارتا ہے مین ہی اسکے مقابلے مین جاتا ہون دوسرا نہین جاتا ہے یہان
یہ ذکر تھا مگر مہر افروز نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکو بہت تعجب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا کیا طلسم کشا
ساحر ہے یا کوئی عمل تسخیر اسکے پاس ہے کیسے شخص کو اپنا مطیع کر لیا جو یہان سے دعوی کرکے گیا تھا لیکن
طلسم کشا کو ابھی اسیر کرکے لے آونگا مہر افروز کے ہمراہیون نے کہا پھر اب کیا حکم ہے مہر افروز نے
کہا ایک اور شخص اسکے مقابلہ جائے مگر خبردار طلسم کشا سے نہ لڑنا سب نے کہا ہماری کیا حقیقت ہے
جو ہم طلسم کشا سے لڑ سکین یہ کہکر ایک جوان میدان مین آیا صاحبقران کو آواز دی امیر ثانی نے مرکب
آگے بڑھایا اس جوان نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا امیر نے فرمایا او جوان تو دل کھول کے
وار کر لے میرے وار کا منتظر نہ رہ اسنے متواتر دس وار شمشیر کے صاحبقران پر کیے مگر امیر نے سب
وار اسکے خالی دیے ایک جگہ پر صاحبقران نے اسکی تلوار کو تلوار پر روکا کہا اے جوان ہوشیار ہو جا
اسنے سپر چہرے کے بچانے کو اٹھائی امیر نے تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے مع خود سر کے چار حصے کیے سینہ مین در
آئی زین فرس تک گئی تر آئی مرکب کو کاٹا مرکب کے دو ٹکڑے ہوئے زمین کو بوسہ دیکے اٹھی صاحبقران
نے نعرہ تکبیر بلند کیا جونہی مہر افروز کی زبان سے بھی کلمات صفت و ثنا نکل گئے پھر خود ہی کچھ سوچ کے خاموش
ہوا مہر افروز نے تا شام چالیس جوان میدان کو روانہ کیے مگر سب امیر نامدار کے ہاتھ سے قتل ہوئے
جب آفتاب قریب غروب پہونچا تو مہر افروز نے آگے بڑھ کے عرض کی اے طلسم کشا آج ہمکو معاف فرمایئے
کل ہم پھر آپ سے مقابلہ کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپکے مزاج مین آئے مین ہر وقت موجود ہون
کسی وقت مجھے عذر نہین ہے مہر افروز نے کہا اب آپ میرے یہان تشریف لایئے وہین رہیے صاحبقران
نے فرمایا مین آپ ہی کے یہان ہون مگر آج مین مجبور ہون نہین حاضر ہو سکتا یہ جو ایک جوان آپکے لشکر
سے میرے پاس آیا ہے مجھے اسکی خاطر لازم ہے اسنے اپنے مکان پر لیجانے کا وعدہ کیا ہے کل انشاء اللہ تعالے
دیکھا جائیگا مہر افروز واپس گیا صاحبقران زمان بھی اپنی طرف واپس آئے جوان مہر افروز امیر
کو اپنے مکان پر لیگیا شب بھر امیر اسکے یہان رہے صبح کو پھر سلاح ذات پر آراستہ کرکے میدان مین تشریف
لائے مہر افروز بھی لشکر گران ہمراہ لیکر میدان مین آیا صاحبقران زمان مہر افروز کی طرف دیکھ مسکرائے
مہر افروز نے گردن نیچی کر لی صاحبقران بھی خاموش کھڑے رہے مہر افروز نے ایک جوان کو امیر کے
مقابلے مین بھیجا اسنے آکر صاحبقران کو پکارا امیر نے گھوڑا آگے بڑھایا اسکے قریب آئے اسنے نیزے
کا وار کیا امیر نے وار کو روکا نیزہ بازی شروع ہوئی دو ہی تین طعنون مین صاحبقران نے اسکے ہاتھ
سے نیزہ نکال دیا نیزے کے نکلتے ہی اسکے چہرے کا رنگ اڑ گیا چاہا تلوار مرکب صاحبقران پر لگا دے
امیر نے اسکے تیور دیکھے اسنے جھک کے وار کیا صاحبقران نے گھوڑے کی باگ کھینچی مرکب الٹا
ہٹا تلوار اسکے ہاتھ سے نکل گئی جھونک مین منھ کے بل زمین پر گرا صاحبقران نے باگ مرکب کی
ہاتھ سے چھوڑ دی گھوڑے نے پاؤن زمین مین لگائے یہ پہلے گر چکا تھا گھوڑے کی ٹاپون سے جسم اسکا
فگار ہو گیا مہر افروز نے دوسرے جوان کو بھیجا وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارا گیا جب بیس جوان
لشکر مہر افروز کے قتل ہوئے تو اسنے جھلا کے اپنے لشکر کی طرف اشارہ کیا کہ سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ

پڑو و لشکر والون نے جو اشارہ پایا سب صاحبقران پر ٹوٹ پڑے امیر پشت دیلوسے ہوشیار ہوگئے
جنگ شمرانہ کرنے لگے صفون کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب مہرافروز کے پہونچے مہرافروز نے چاہا
پیچھے ہٹون صاحبقران نے دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر اسکو مرکب سے اٹھا لیا اسیطرح لڑتے ہوئے
بیچ قلب سپاہ مین آئے مہرافروز نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی صاحبقران نے کہا اے مہرافروز امان
بے ایمان ممکن نہین مہرافروز مسلمان ہوا صاحبقران نے مہرافروز کو زمین پر رکھدیا مہرافروز نے
سپاہ کو روکا سب ہاتھ باندھکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے سب کی خطا معاف فرمائی
مہرافروز بصدق دل مسلمان ہوا لوح صاحبقران کے حوالے کی اپنے مکان پر لایا امیر سے عرض کی
آپ تخت پر تشریف رکھیے مین خدمت کرون صاحبقران نے فرمایا اے مہرافروز ہمکو اگر تاج و تخت
کی پروا ہوتی تو ہفت اقلیم کی بادشاہت ممکن تھی مگر کیا کرین ہمارے کس کام کا ہے ہمین دین حق
کا رواج کرنا منظور ہے تمہارا تاج و تخت تمہین مبارک رہے ہم آجیہان ہین کل چلے جائینگے مہرافروز
نے کہا آپ اپنے ہاتھ سے میرے سر پر تاج رکھین صاحبقران نے خود مہرافروز کو تاج پہنایا اس روز ہر ایک
کو انعام و خلعت تقسیم ہوا صاحبقران تین روز تک مہرافروز کے مہمان رہے چوتھے روز امیر نے
فرمایا اب ہمے اور مرحلہ جات کی طرف جانا ہے اور پھر اپنے لشکر سے بھی ملنا ہے خواجہ کو مین کوہ خون رنگ
پر چھوڑ کے آیا ہون مہرافروز نے عرض کی آپ یہین تشریف رکھیے لوح دیکھیے مین کل مرحلہ جات
کے حاکمون کو اطلاع دیتا ہون سب آپکے ہمراہ حکیم قرنطین ذوفنون کی رہائی کو چلینگے
صاحبقران نے وہین توقف فرمایا مہرافروز نے مرحلہ جات پر اطلاع کرائی سب مرحلون کے حاکم
جمع ہوئے مہرافروز نے کہا طلسم کشائی اطاعت آپ لوگو پر واجب ہے کیونکہ ہم سب کے مالک ہین
اور حکیم قرنطین ذوفنون صاحبقران کی اطاعت اختیار کر چکے سب نے امیر کی اطاعت قبول کی
مہرافروز نے کہا آپ سب لوگونکو لازم ہے کہ برائے رہائی حکیم تشریف لیچلیے سب راضی ہوئے
صاحبقران نے کہا ہم آپ لوگ کیون تکلیف کرتے ہین خدا مالک ہے مین بہت جلد حکیم صاحب
کو رہا کرکے طلسم کی طرف روانہ کرونگا سب نے عرض کی ہم لوگ بھی رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ
رہینگے شرف حضوری ہر وقت حاصل رہیگا امیر مجبور ہوئے دوسرے روز صاحبقران نے مہرافروز
سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنے سے ہرج ہوتا ہے بہتر ہے کہ آج پہلے کوچ کیجیے سب لوگ تیار ہوئے حکیم مہرافروز
نے اسی روز وہان سے کوچ کیا دوسرے روز کوہ خون رنگ کی جانب روانہ ہوئے
یہان بلداق وغیرہ منتظر تھے خواجہ کی عجیب کیفیت تھی روز صاحبقران کو یاد کرتے تھے روشن قلب
بھی کہتا تھا کہ بہت عرصہ ہوا خواجہ سب کو لیکر جاتے تھے دہنہ نقب کے پاس بیٹھتے تھے انتظار امیر مین
عجیب حالت تھی حسب معمول خواجہ ایک روز نقب کے پاس بیٹھے تھے کہ صاحبقران اسی راہ
سے تشریف لائینگے بلداق نے عرض کی خواجہ دیکھیے صحرا کی طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی معلوم ہوتا
ہے کوئی لشکر آتا ہے خواجہ اسطرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران
عالیشان گھوڑے پر سوار عقب مین لشکر بیشمار ہیبت سے تاجدار انتظام لشکر کرتے ہوئے بڑے جاہ و جلال
سے لشکر آتا ہے خواجہ خوش ہو گئے کہا اے بلداق صاحبقران زمان تشریف لاتے ہین بلداق اور

خواجہ مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ روشن قلب جادو نے پکار کے کہا اے بلداق خواجہ کہان ہین
اطلاع کر دو کہ صاحبقران تشریف لائے ہین مین بھی برائے استقبال جاتا ہون یہ کہکر روشن قلب
نے اپنے لشکر کو درست کیا کوہ کے نیچے آیا خواجہ بھی اسکے ہمراہ ہوئے بلداق بھی ساتھ چلا روشن قلب
قریب پہونچا گھوڑے سے اترا صاحبقران کے پایۂ رکاب کو بوسہ دیا عرض کی یا صاحبقران آپ نے
اس طلسم کو فتح کیا ورنہ دوسرے کی مجال تھی امیر نے فرمایا جو کچھ ہوا خدا کی مدد سے ہوا یہ باتین کرتے
ہوئے قلعے مین آئے سب لشکر اترا بدشواری جگہ ممکن ہوئی مگر سب لوگ قلعے مین نہ آسکے کچھ زیر کوہ
قیام پذیر ہوئے صاحبقران نے وہان قیام کیا دوسرے روز روشن قلب سے کہا مین نے درویش
کوہ نشین سے وعدہ کیا تھا وہان جانا ضرور ہے پہلے ایفاے وعدہ کرلون پھر اپنے لشکر کیطرف چلون
روشن قلب نے صاحبقران کو مرکب طلسم لاکر نذر دیا عرض کی آپ سوار ہوکر تشریف لیجائین یہ
مرکب آپکو درویش کے پاس پہونچا دیگا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے گھوڑے نے طرارہ بھرا
دم بھر مین صاحبقران کو درویش کے مقام پر پہونچایا درویش نے جو صاحبقران کو دیکھا خوش ہوگیا
عرض کی یا امیر بہت اچھے وقت پر آپ تشریف لائے اب فقیر کی کچھ وصیتین ملاحظہ فرمایئے یہ کہکر
ایک کاغذ صاحبقران کو لاکر دیا امیر نے اسکو پڑھا لکھا تھا کہ اے صاحبقران بعد میرے آپ اپنے
ہاتھ سے مجھے غسل و کفن دیکر دفن کیجیے گا اور میرا لباس لیتے جایئے گا جب خزانۂ طلسمی مین پہونچیے گا
اس لباس کو نگہبان طلسم کو دکھایئے گا وہ آپ کو ایک تحفہ دیگا اس تحفے سے آپکے بہت سے کام نکلین گے
اور میرا جسقدر اسباب ہے یہ سب فقرا اور مساکین کو تقسیم فرما دیجیے گا اور اسی قسم کی بہت وصیتین اسمین
تحریر تھین صاحبقران نے فرمایا اے درویش یہ کیا کہا درویش نے عرض کی اب پیمانۂ عمر فقیر کا لبریز
ہوا یہ کہکر ایک انگوٹھی صاحبقران کو دی اور کہا یا صاحبقران جو شخص طلسم مراۃ العدم مین جائے
اسکو یہ انگشتری دیجیے گا کہ یہ وہان بکار آمد ہوگی یہ کہکر زمین پر بیٹھا اور کلمۂ طیبہ زبان پر لایا آنکھین بند
ہوگئین دم نکل گیا صاحبقران نے نہایت افسوس کیا اسکی لاش کو اپنے ہاتھ سے غسل و کفن دیکر
دفن کیا وہان سے روانہ ہوئے مرکب طلسمی پر سوار ہوتے ہی امیر قلعے مین داخل ہوئے یہان سب لوگ
صاحبقران کے منتظر تھے امیر کو دیکھا خوش ہوئے خواجہ امیر کے قریب آئے کہا یا صاحبقران درویش
نے آپکو کیا دیا امیر نے کہا سوائے غم اور کچھ نہین دیا خواجہ عمرو ثانی نے کہا یا صاحبقران اگر اسنے کچھ دیا
بھی ہوگا تو آپ کیون ظاہر کرینگے امیر نے سب کیفیت درویش کی بیان کی کہا یہ اسباب اسکا ہے اسنے
وصیت کی ہے کہ غربا اور فقرا کو تقسیم کر دیجیے گا خواجہ نے کہا پھر مجھ سے سوا کون غریب ہوگا آپ مجھی کو دیجیے
مین شاہ صاحب کی فاتحہ بھی دلاتا رہونگا امیر نے کہا خواجہ تمہارا حق نہین ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر
مین دیکھ لون کہ اسمین کیا کیا ہے صاحبقران نے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اس رومال کو کھولا دیکھا
کچھ جواہرات بیش قیمت اسمین رکھا ہے خواجہ عمرو ثانی کی رال ٹپک پڑی کہا یا صاحبقران غریب
و محتاج اسکی قدر کیا جانین یہ تو آپ مجھے دیدیجیے تو بہت اچھا ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم یہ لیکر
کیا کروگے مین تمہین خزانۂ طلسمی سے جواہرات بیش بہا دونگا خواجہ نے کہا وہ بھی دیجیے گا یہ بھی دیدیجیے
امیر نے کہا یہ ہرگز تم نہین پاؤ گے جب مین لشکر مین جاؤنگا تو وہان غربا کو تقسیم کر دونگا خواجہ مایوس ہوگئے

صاحبقران ایک روز وہان رہے دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور حصۂ اول اس طلسم کا فتح ہو جائے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے لشکر سے ملے اور طلسم ملحقات کے فتح کرنے کی تدبیر کرے صاحبقران نے سب سے کہا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے سب لوگ تیار رہین یہ حکم سنکر سب تیار ہوگئے دوسرے روز وہان سے صاحبقران نے بڑے جاہ و حشم سے کوچ کیا اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر اُن کا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب ذکر لشکر صاحبقران کا ملاحظہ فرمایئے

کہ جب صاحبقران زمان کو بہت دن گذرے تو شاہزادہ بدیع الملک بہت گھبرائے اور سردارون کی بھی عجیب حالت ہوئی مریخ آفتاب علم شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس آیا عرض کی اے شہریار ابھی تک صاحبقران زمان تشریف نہین لائے ہین بدیع الملک نے فرمایا ابھی دم بہت گھبراتا ہو ارادہ ہی کہ مین تلاش مین صاحبقران زمان کے جاؤن اور جس طرح بن پڑے امیر کو تلاش کرکے لاؤن مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ تکلیف نہ فرمایئے مین جاتا ہون صاحبقران کا پتہ لگاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک امر سب سے بہتر ہی کہ ہم تم ملکر سب یہان سے چلین مریخ نے عرض کی نسوان کا ساتھ ہی کیونکر ہو سکتا ہی اگر آپ بھی تشریف لیجائینگے تو یہان ان لوگون کی کون خبر لیگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نہ کرو مین اپنے سردارون کو یہین چھوڑتا جاؤنگا یہ لوگ مجھسے بڑھ کے خیال رکھینگے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپکو اختیار ہی بدیع الملک نے سامان سفر درست کیا مریخ آفتاب علم کو اپنے ہمراہ لیکر کوچ کیا لشکر مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ شہزادہ بدیع الملک برائے تلاش صاحبقران گئے ہین اور مریخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہوا ایرج نامدار نے فرمایا ہم بھی برائے تلاش صاحبقران جائینگے رستم ثانی نے عرض کی مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا ایرج نامدار نے رستم ثانی کو اپنے ہمراہ لیا انھون نے بھی دوسرے روز برائے تلاش صاحبقران کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب صاحبقران وہان سے روانہ ہوئے لشکر بیشمار ہمراہ تھا راہ مین صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب فیروز کے پاس لشکر بھی نہین رہا ہی وہ کیونکر مقابلہ کریگا اور زمرد ثانی کو اب کہان پوشیدہ کریگا خواجہ نے کہا یا امیر کہین سے مدد طلب کریگا کوئی صورت نکالے گا صاحبقران نے فرمایا اسے کہین نہ چھوڑیگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سامنے سے گرد اڑی خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران کوئی لشکر آتا ہی امیر نے فرمایا جو ہوگا سامنے آئیگا یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ زمرد ثانی اور فیروز ستارہ پیشانی اور سنجگان اور بہت سے ساحران بے ایمان چلے آتے ہین امیر نے فرمایا خواجہ دیکھو فیروز آتا ہی خواجہ نے دیکھکر عرض کی یا صاحبقران طلسم سے کہین بھاگا جاتا ہی امیر نے فرمایا شاید ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ فیروز قریب پہونچا اور نگاہ سنجگان کی امیر پر

پڑی اسکا رنگ اُڑگیا فیروز سے کہا ای شہنشاہ آپ نے کچھ اور بھی ملاحظہ فرمایا یہ سامنے لشکر کسکا آتا ہو فیروز
نے دیکھا تو صاحبقران پر نظر پڑی فیروز نے جو یہ جاہ وحشم صاحبقران کا دیکھا سخنگان سے کہا اسقدر
لشکر امیر کو کہانسے ممکن ہوگیا سخنگان نے کہا یہ بعد کو پوچھیے گا پہلے اپنے بچنے کی تدبیر کیجیے آپ دیکھتے ہین
کہ صاحبقران کی نگاہ کیسی پڑرہی ہے فیروز نے کہا ای سخنگان اب کیا کیا جائے اگر مین بھاگتا ہون تو
تم لوگ یہین رہے جاتے ہو کچھ بن نہین پڑتا ہے اور اب لوح طلسمی صاحبقران کے پاس ہے مین سحر
بھی اُنکے سامنے نہین کرسکتا ہون اگر مین تجکو اپنے کاندھے پر بٹھائے اڑجاؤنگا اور بجا ہو جاؤنگا تو صاحبقران
لوح کا عکس ڈالین کے میرا سحر باطل ہو جائیگا زمین پر گر پڑونگا ہر طرح مشکل ہے سخنگان نے کہا ایک
بات بہت آسان ہے اگر آپ قبول کرین تو مین عرض کرون فیروز نے کہا جو کچھ کہوگے مین منظور کرونگا
سخنگان نے کہا آپ صاحبقران کے پاس جائیے مزاج کی کیفیت دریافت فرمائیے کہدیجیے کہ مین لشکر
کی تلاش مین جاتا ہون جب لشکر مہیا کرونگا تو آپ سے لڑونگا صاحبقران پھر کبھی آپ سے مقابلہ نہ
کرینگے فیروز نے کہا مین یہی کرونگا مگر خیال یہ ہے کہ کہین صاحبقران گرفتار نہ کرلین سخنگان نے کہا امیر
ہرگز گرفتار نہین کرینگے یہ اُنکا شیوہ نہین ہے اگر اُنسے کوئی منت کرتا ہے تو وہ فوراً اُسکی بات منظور
کرتے ہین اور خلاف شجاعت اُنسے کوئی بات نہین ہوتی ہے فیروز نے کہا مین جاتا ہون یہ کہکر تخت سے
اُترا صاحبقران کے قریب پہونچا عرض کی یا امیر آپ کہانسے تشریف لاتے ہین صاحبقران نے فرمایا
طلسم باطن کو فتح کرکے آتا ہون فیروز نے کہا مین لشکر کیطرف جاتا ہون لشکر مہیا کرلون تو آپ سے
مقابلہ کرون امیر نے فرمایا تمہین اختیار ہے جسوقت مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز نے عرض کی مجکو عرصہ ہوگا
آپ منتظر رہیے گا صاحبقران نے کہا مین موجود ہون جسوقت تمھارے مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز
پیچھے ہٹا صاحبقران نے کہا ای فیروز بیکار پریشان ہوتے ہو اب بھی کچھ نہین گیا ہے زمرد شاہ کو
میرے حوالے کرو اور حکیم کو رہا کردو تم اسلام قبول کرو مین یہانسے خانۂ کعبہ چلا جاؤنگا فیروز نے کہا
یا امیر جیسا کچھ ہوگا بعد ایک مقابلے کے دیکھا جائیگا ابھی مین ایک مرتبہ اور لڑونگا صاحبقران نے
فرمایا اپنی حسرت نکال لو فیروز روانہ ہوگیا سخنگان سے آکر کہا اسوقت جان بچ گئی غضب ہو گیا
تھا صاحبقران کی وجہ سے سب لوگ خاموش رہے اگر امیر نہ ہوتے تو تاجداران طلسم باطن نے مجھے
ہلاک کرڈالا تھا سب غصے کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے مجھے تعجب ہے کہ طلسم باطن مین اسقدر وسعت
تھی کہ اتنی سلطنتین آباد تھین امیر نے فرمایا سب کو زیر کیا اب نہین معلوم کیا ارادہ ہے سخنگان نے
جواب دیا کہ صاحبقران اب خزانۂ طلسمی کی طرف جائینگے پھر کچھ اور تدبیر کرینگے فیروز نے کہا مین بجا
بیصرصات باطن سے کل کیفیت بیان کرونگا وہ صاحبقران کو ضرور اسیر کرینگا سخنگان نے کہا دیکھا
جائیگا اسوقت جان بچگئی غنیمت ہوا فیروز اور سخنگان اور زمرد تو یہ باتین کہتے ہوئے اسطرف
کو روانہ ہوئے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا یہ سب باتین سخنگان اور زمرد نے فیروز کو تعلیم
کین ہین ورنہ یہ ان باتون کو کیا جانے اسوقت جان بچاکر نکل گیا خواجہ نے کہا یا امیر کہان جائیگا
ایک دن ضرور قبضے مین آئےگا یہ باتین کرتے ہوئے صاحبقران آتے تھے کہ ایک جانب سے گرد
اُٹھی امیر نے کہا اب کون آتا ہے خواجہ نے عرض کی نہین معلوم کچھ لوگ اُسکے ساتھ ہونگے یہ کہا

رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا امیر نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم گھوڑے
دوڑاتے ہوئے چلے آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا خواجہ بدیع الملک کو چین نہ آیا آخر میری تلاش
میں نکلے مریخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہے خواجہ نے شاہزادہ بدیع الملک کی کل کیفیت بیان کی کہ فیروز
کی بیٹی کیا اور ملکہ خوش نگاہ مریخ کی ماں کو بلا لیا ہے لشکر میں ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی ہے وہاں ان
لوگوں کو رکھا ہے صاحبقران نے کہا کیا نقصان ہے خواجہ نے عرض کی وہ دونوں آپ سے بہت خائف ہیں
مجھ سے مریخ آفتاب علم اور شاہزادہ بدیع الملک نے بہت بہت منت کی تھی کہ صاحبقران سے اسکی
بابت کچھ ایسے امور بیان کر دیجئے گا کہ وہ آزردہ نہوں امیر نے فرمایا بہت اچھا کیا جب ان لوگوں نے
اسلام قبول کیا ہے تو انھیں کافر کے پاس رہنا روا بھی نہیں تھا خواجہ نے عرض کی نہ مجھے مریخ آفتاب علم
نے فیروز کی کیفیت بھی نہیں بیان کی یہ باتیں کرتے ہوئے قریب بدیع الملک کے پہونچے بدیع الملک
نے جو صاحبقران کو دیکھا گھوڑے سے اتر پڑے مریخ بھی پیادہ ہوا صاحبقران بھی شاہزادہ
بدیع الملک کو دیکھکر از فراط محبت سے گھوڑے سے کود پڑے امیر کے پیادہ ہوتے ہی تمام لشکر
پیادہ ہو گیا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا الطاف صاحبقران دیکھا مریخ آفتاب علم
نے عرض کی آپ کے جانب صاحبقران کے خیالات بہت ہیں اور آپکو اپنا قوت و بازو جانتے ہیں شاہزادہ
بدیع الملک صاحبقران کے قریب آئے امیر نے بدیع الملک کو گلے سے لگا لیا دیر تک
گلے سے لگائے رہے پھر مریخ آفتاب علم کو گلے سے لگایا بدیع الملک سے لشکر کی کیفیت پوچھی
بدیع الملک نے سب کی خیریت بیان کی صاحبقران کو خوشی ہوئی فرمایا یہاں سے لشکر کتنے فاصلے
پر ہے بدیع الملک نے عرض کی دو دن کی راہ ہے صاحبقران نے فرمایا اب بہت قریب آ گئے ہیں
آج یہیں قیام کرینگے کل پھر چلیں گے تو لشکر میں پہونچ جائینگے بدیع الملک نے عرض کی بہت اچھی
بات ہے یہ صحرا مجھے بہت پسند آتا ہے میں بھی یہی عرض کرنے کو تھا صاحبقران نے حکم دیا لشکر یہیں ٹھہرے
بارگاہیں استادہ ہوئیں صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لائے بدیع الملک کو بھی اپنے ہمراہ
لائے سب تاجداروں کو جمع کیا اور جسقدر لوگ تھے سب کو بلایا تاجدار بدیع الملک نوجوان کو دیکھ
بہت خوش ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ سب صاحبوں کو لازم ہے کہ بدیع الملک نوجوان کو مثل
میرے تصور فرمایئے اور انکے احکام مثل میرے کے تصور کیجئے جو یہ کہیں آپ لوگ اس سے ہرگز انکار
نہ کیجئے گا سب نے عرض کی ہماری کیا مجال جو ہم خلاف حکم کریں بعد اسکے صاحبقران نے سب کو رخصت
کر دیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم اور تاجدار بارگاہ میں رہے بزم عشرت آراستہ ہوئی شب بھر
صاحبقران بیدار رہے جلسۂ عیش برپا رہا صبح کو امیر نے صحبت برخاست کی نماز سحر پڑھی لشکر تیار
ہو چکا تھا صاحبقران بھی سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادموں نے
مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی
راہ طے کی تھی کہ سامنے سے گرد اڑی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا شاید کوئی ہمارے لشکر
سے اور آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی کیا تعجب ہے یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے
دیکھا کہ ملک ایرج نامدار اور رستم ثانی اور دو تین سردار آتے ہیں صاحبقران زمان ہنسکر خاموش ہوئے

ایرج قریب پہونچ صاحبقران نے گلے سے لگایا اسی روز قریب شام صاحبقران اپنے لشکر مین
داخل ہوئے سب سرداروں کو امیر کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی جلسۂ تہنیت برپا ہوا تین دن تک جلسہ رہا
چوتھے روز صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا اے طلسم کشا یہ طلسم تمھارے ہاتھ سے فتح
ہوا اب اور طلسم جو ملحقات سے ہین انکے فتاح اور لوگ ہین لازم یہ ہے کہ تم طرف خزانۂ طلسم کے جاؤ
اور وہان قیام کرو اور اپنے سردارون کے نام لکھکر کسی کاہن کو دو اور طلسمون کے نام بھی اسکو بتاؤ جسکے
نام جس طلسم کی فتاحی ہو اسکو اس طلسم کے فتح کرنے کو روانہ کرو صاحبقران نے اسی روز وہانسے کوچ
کیا دوسرے روز خزانۂ طلسم مین تشریف لائے مال و اسباب جو کچھ تھا سب پر قبضہ کیا قلعۂ طلسمی مین جاکر
مقیم ہوئے خواجہ دریادل پسر بزرجمہر کو طلب فرمایا سرداروں کو بلایا جو سرداران نامی تھے انکے نام
صاحبقران نے لکھکر خواجہ دریادل کو دیئے طلسمون کے نام تحقیق کیواسطے مریخ آفتاب علم کو بلایا اور
فرمایا او مریخ آفتاب علم طلسم ملحقات کے نام لکھکر دو مریخ آفتاب علم نے اسی وقت سب طلسمون
کے نام لکھکر صاحبقران کو دیئے امیر نے وہ اسم خواجہ دریادل کو دیئے فرمایا آپ ملاحظہ فرمائیے کہ کس
سردار کو کس طلسم کیطرف روانہ کرون خواجہ دریادل نے فکر کی قرعہ پھینکا تھوڑی دیر کے بعد فرمایا
کہ یا صاحبقران طلسم بیت الجمال کی فتاحی آصف انجم طلعت کے نام نکلی ہے صاحبقران نے
آصف انجم طلعت سے فرمایا آصف انجم طلعت خوش ہوئے مریخ آفتاب علم نے جو صاحبقران
کے چہرے کو متغیر پایا عرض کی یا امیر اس طلسم کی فتاحی آسان ہے وہان کی سلطنت ایک عورت کے قبضے مین ہے
خدا نے چاہا تو بہت جلد فتح ہوگا مریخ آفتاب علم یہ باتین کر رہا تھا کہ خواجہ دریادل نے کہا یا صاحبقران
طلسم رنگین فلک کی فتاحی شاہزادہ سکندر فرخ لقا کے نام ہے سکندر فرخ لقا خوش ہوئے مریخ نے
عرض کی آپکو یاد ہوگا کہ آپ حضرات نے ان طلسمون کا حال غلام سے سنکر جو باتین کہین تھین شاہزادہ
سکندر فرخ لقا نے فرمایا خدا نے مراد پوری کی مریخ آفتاب علم نے عرض کی وہان کا بادشاہ جسکا
نام ملیح لالہ رنگ ہے ساحر نہین ہے اور مرحلہ جات اسکے سخت نہین ہین سکندر نے کہا اگر سخت بھی
ہونگے تو خدا آسان کر دیگا یہ باتین تھین کہ خواجہ دریادل نے پھر کہا یا صاحبقران طلسم بیت الحزن کی
فتاحی شاہزادہ امیر الزمان کے نام ہے مریخ آفتاب علم نے کہا یہ مقام سخت ہے مگر محل خوف نہین ہے
حاکم اس طلسم کی ملکہ شاہ سیمین ساق ہے سحر مین طاق ہے طلسم بھی بہت آباد ہے خواجہ دریادل نے کہا
یا امیر طلسم ارژنگ یاقوت نگار کی فتاحی نو مالد ہر کے نام ہے اور طلسم بیت المال کی فتاحی خواجہ عمرو
کے نام ہے مریخ ہنسا کہا خواجہ آپکو زر و جواہر بہت عزیز ہے طلسم کو فتح کیجیے مال بیشمار لیجیے خواجہ نے کہا
مین باز آیا طلسم کا فتح کرنا میرا کام نہین ہے میری طرف سے صاحبقران جاکر فتح کرینگے جب طلسم فتح ہو جائیگا
مین زر و جواہر وہان سے اٹھا لاؤنگا مریخ نے کہا فتاحی آپ کے نام ہے صاحبقران کیون فتح کرین اسکے خواجہ
نے کہا میری اجازت سے فتح کرینگے مریخ نے کہا ایسا نہین ہو سکتا خواجہ نے کہا اور کسی سردار کو بھیجدو
مین ہرگز طلسم فتح کرنے نہ جاؤنگا وہان بڑے بڑے ساحر ہونگے مین انکے مقابلے مین کیونکر جاؤنگا مریخ
نے کہا مین آپ سے سب کیفیت وہان کی بیان کر دونگا خواجہ نے کہا مین نہ سنونگا مریخ خاموش ہوا
خواجہ دریادل نے کہا طلسم سحر آفرین کی فتاحی رستم ثانی کے نام ہے اور طلسم ذوفنون کی فتاحی شاہزادہ

شہنشاہ گوہر کلاہ کے نام ہی اور طلسم عفریت چہل پیکر کی فتاحی ملک ارج کے نام ہی مریخ نے کہا یا امیر
یہ وہ طلسم ہی کہ جسقدر نام آپ نے اُنکے سنے ہین اُسمین عجیب عجیب قسم کے لشکر ہین یہ طلسم بہت ہی
سخت ہی مگر اب جو ایک طلسم باقی ہی جسکا نام طلسم مراۃ العدم ہی وہ طلسم سب سے زیادہ ہی عفریت چہل پیکر
کی حقیقت نہین جو وہان کے ایک مرحلے کو فتح کر سکے اور طلسم چہل پیکر طلسم مراۃ العدم سے ایک درجے
کے برابر بھی نہین معلوم وہ طلسم کسکے نام ہی یقین ہی سوائے آپ کے اور اُسکا فتاح کوئی نہوگا پھر خواجہ دریا دل نے کہا
طلسم مراۃ العدم کی فتاحی بدیع الملک نوجوان کے نام ہی مریخ کا رنگ زرد ہو گیا کہا یا صاحبقران بدیع الملک
نوجوان شجاعت و اقبالمندی مین فرد ہین امیر کو تردد ہوا مریخ نے عرض کی کچھ فکر نہ فرمایئے جب فتاحی
اُنکے نام ہی تو فتح ہوگا اُنکے دشمنون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے گی امیر نے خواجہ دریا دل سے فرمایا
آپ پھر ملاحظہ فرمایئے کہ بدیع الملک وہان سے بفتح و فیروزی واپس آوینگے کسی قسم کا گزند تو نہین پہنچے
گا خواجہ دریا دل نے پھر دیر تک غور کرکے کہا یا صاحبقران طلسم کی فتاحی مین جو جو باتین ہوتی ہین وہ
سب پیش آوینگی آپ جانتے ہین کہ طلسم کی فتاحی مین کسی وقت راحت بھی بیشمار ہوتی ہی اور کسی وقت
رنج بھی بہت ہوتا ہی یہ سب باتین ہوتی ہین وہی شاہزادے کیواسطے بھی ہوتی ہین اور دو سال مین یہ
طلسم فتح ہوگا بعد ختم سال سوم بدیع الملک نوجوان آپ سے ملینگے صاحبقران نے فرمایا بہت
ہی بہتر آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اگر ایسا ہوگا تو بدیع الملک طلسم کیونکر فتح کرینگے اور
آپ زمرد شاہی کو کیونکر قتل کرینگے زمرد وغیرہ اُسی طلسم مین ہین صاحبقران نے فرمایا اگر میرے جانے
مین کوئی نقصان نہو تو مین بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤن وہان زمرد بھی ہی اُسکو اپنے قبضے مین کرون
خواجہ دریا دل نے کہا آپکا جانا مناسب نہین ہی آپ قلعہ طلسمی مین مقیم رہیے یقین ہی اس عرصے
مین ایکبار آپ سے بدیع الملک ملین صاحبقران مجبور ہوئے اُس روز جلسہ مقرر کیا سب سردار
جمع ہوئے صبح تک جلسہ رہا جب وقت نماز آیا سب نے نماز پڑھی سب سردار صاحبقران سے گلے ملنے کو آئے
سب نے اپنے اپنے مرکب طلب کیے اپنے اپنے سردارونکو سامان سفر کا حکم دیا سب مسلح و مکمل ہو گئے
سب سے پہلے بدیع الملک نوجوان خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران مین
رخصت ہوتا ہون اجازت دیجیے امیر نے بدیع الملک نوجوان کے چہرے کی طرف بحسرت دیکھا کیے
دیکھا کیے پھر گلے سے لگایا عرصہ تک گلے لگائے رہے صاحبقران کی آنکھون مین اُسوقت آنسو بھر آئے
بدیع الملک سے کہا اگر کوئی رفیق ایسا مل جائے کہ دو چار روز مین خبر تمہاری ہم تک پہونچا سکے تو ضرور
اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہنا اور واقعات جنگ سے آگاہ کرنا مریخ آفتاب علم نے عرض کی کیا
صاحبقران مین اکثر خدمت مین جایا کرونگا خبر خیریت لایا کرونگا امیر نے جو انگوٹھی درویش کوہ نشین
سے پائی تھی بدیع الملک کو عنایت کی کہا مین جب لوح کی تلاش مین گیا تھا تو ایک درویش سے ملاقات
ہوئی تھی اُسنے مجکو دو چیزین دی تھین ایک تو اپنا جامہ دیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب خزانہ طلسمی مین جاؤگے
تو وہان کے مالک کو دکھا دیجیے گا وہ آپ کو اُسکے عوض مین کچھ دیگا مگر جب وہان گیا تو اُسکو زندہ نہ پایا
نہین معلوم وہ کیا شی مجکو دیتا اور یہ ایک انگشتری دی تھی اور کہدیا تھا کہ جو شخص طلسم مراۃ العدم کی فتاحی
کو جائے اُسکو یہ انگوٹھی دیدیجیے گا کہ اُس طلسم مین اس انگشتری کی وجہ سے بڑے بڑے کام نکلینگے لہذا تم اس

انگشتری کو پہن لو بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کر کے انگوٹھی لی ہاتھ میں پہنکر امیر سے رخصت
ہوے صاحبقران نے کہا میں تھوڑی دور تمہارے ہمراہ چلونگا بدیع الملک نے کہا آپ زحمت نہ فرمائیں
یہیں تشریف رکھیں اور سردار بھی آپ سے رخصت ہونے کو آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا جو آئیگا
بارگاہ میں ٹھہر جائیگا میں چند قدم تمہارے ساتھ جاؤنگا اب نہیں معلوم کب ملاقات ہو کیونکر ملیں بدیع الملک
کا بھی دل بھر آیا صاحبقران سے ہاتھ باندھکر عرض کی آپ کیوں اسقدر رنج کرتے ہیں اگر فضل خدا شامل حال
ہے تو بہت جلد قدمبوسی سے مشرف ہونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتیں کرتے ہوے آگے بارگاہ
کے دروازے پر مرکب بدیع الملک حاضر تھا صاحبقران نے اپنا مرکب طلب کیا خادموں نے فوراً گھوڑا
حاضر کیا بدیع الملک نے بہت چاہا کہ صاحبقران بارگاہ میں واپس جائیں مگر امیر نے قبول نہ کیا جب
سرداروں نے دیکھا کہ صاحبقران بدیع الملک کے ساتھ جاتے ہیں مجبور ہوے سب امیر کے ہمراہ ہو لیے
بدیع الملک سے ملے جملہ سردار نامی وگرامی بدیع الملک کے ساتھ ہوے صاحبقران نے اپنے
یہاں سے بہت سا لشکر بدیع الملک کو دیا بلکہ ارادہ کیا تھا کہ مریخ آفتاب علم کو بھی بدیع الملک
کے ہمراہ کردوں لیکن بدیع الملک نے امیر کو منع کردیا اور عرض کی اگر آپ مریخ کو بھی میرے ہمراہ
کردیجیے تو میری خبر آپ تک اور آپکی خبر مجھ تک کیونکر پہنچیگی مریخ آفتاب علم کے یہاں رہنے سے
یہ فائدہ بڑا ہے علاوہ اسکے مریخ کی ہمراہی میں کچھ مستورات بھی ہیں اگر مریخ آفتاب علم یہاں ہونگے
تو وہ بہت گھبرائینگی صاحبقران سمجھ گئے کہ کس لیلا کیوجہ سے بدیع الملک مریخ کو نہ لیجائینگے اس بات
کو سوچکر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روک لیا اور باتیں شروع کردیں بہت کچھ سمجھایا اور یہ بھی
فرمایا کہ تم ماشاء اللہ خود تجربہ کار ہو مگر ساحر لوگ مکار ایسے ہوتے ہیں کہ بڑے بڑے تجربہ کار گرفتار مکر ہو جاتے
ہیں ایسے امور کا خیال رکھنا بدیع الملک نے عرض کی اگر فضل خدا اور اقبال حضور شامل حال ہوگا تو
اس طلسم کو فتح کرونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتیں کرتے ہوے بہت دور تک آئے جب بدیع الملک
نے دیکھا کہ امیر کو تکلیف ہوتی ہے ہاتھ باندھکر عرض کی یا صاحبقران اب آپ تکلیف نہ فرمائیے واپس جائیے
امیر نے کہا اے بدیع الملک میں تمہارے ہمراہ چلونگا طلسم کے باہر رہونگا روز تمہاری کیفیت معلوم
ہوتی رہیگی بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران اسقدر زحمت کی کیا ضرورت ہے خواجہ دریادل
آپسے فرما چکے ہیں کہ سواے میرے اور کسی کا جانا وہاں مناسب نہیں ہے امیر نے فرمایا طلسم کے اندر
میں نہ جاؤنگا بدیع الملک نے کہا آپکو لوح طلسمی بھی خبر دے چکی ہے کہ آپ تا ختم طلسم میں مقیم رہیں
کہ یہاں آپکی تمنا بر آئیگی آپکا یہیں رہنا مناسب ہے صاحبقران مجبور ہوے بدیع الملک نے سلام کیا امیر
بچشم اشکبار بدیع الملک کو رخصت کر کے واپس ہوے دور تک پلٹ پلٹ کے بدیع الملک کو
دیکھا کیے بدیع الملک بھی پلٹ پلٹ کے صاحبقران کو دیکھتے رہے جب بدیع الملک دور نکل گئے
تو صاحبقران بارگاہ میں تشریف لانے سب سردار یہاں جمع تھے کہ امیر کے ہمراہ گئے تھے جب سب سردار
ایک جا جمع ہوے تو ایرج نامدار نے صاحبقران سے عرض کی مجھے بھی اجازت ہو امیر نے ایرج نامدار
کو بھی رخصت کیا ایرج جانب طلسم چہل پیکر روانہ ہوے انکے بعد شاہزادہ آصف انجم طلعت صاحبقران
کے پاس آئے اجازت چاہی امیر نے انکو بھی اجازت دی آصف انجم طلعت بھی سب سے ملکر جانب طلسم

بیت الکمال روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے پاس آئے اور اجازت لیکر
سب سرداروں سے ملکر جانب طلسم رنگین فلک روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ امیر الزمان
صاحبقران کے پاس آئے امیر سے رخصت ہوئے سب سرداروں سے ملے جانب طلسم بیت الحزن
روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ نور الدہر نامدار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر سے اجازت
طلب کی امیر نے اجازت دی نور الدہر سب سرداروں سے ملکر جانب طلسم ارژنگ یاقوت نگار روانہ ہوئے
انکے بعد شہنشاہ گوہر کلاہ حاضر خدمت صاحبقران ہوئے امیر سے رخصت ہوکر جانب طلسم ذوفنون روانہ
ہوئے انکے بعد رستم ثانی حاضر خدمت صاحبقران ہوئے امیر نے انکو بھی اجازت دی رستم ثانی بھی
جانب طلسم سحر آفرین روانہ ہوئے جب سب لوگ جا چکے تو صاحبقران نے فرمایا ابھی تک خواجہ عمرو ثانی
نہین آئے انکی بارگاہ مین جاکر دیکھو کس انتظام مین مصروف ہین لوگ خواجہ کی بارگاہ مین آئے
دیکھا عمرو اپنے بستر خواب پر محو خواب ہین سرداروں نے خواجہ کو جگایا خواجہ اٹھے سب نے کہا آپکو صاحبقران
یاد فرماتے ہین سب سردار رخصت ہوکر جا چکے آپ ابھی تک آرام فرما رہے ہین خواجہ نے کہا پھر مین کیا کرون سب
نے کہا آپکو بھی جانا چاہئے اپنی تیاری کیجئے خواجہ نے کہا مین اپنی طرف سے صاحبقران کو بھیجدونگا
انکے ہمراہ چلا جاؤنگا سب نے کہا آپ صاحبقران کے پاس چلئے جیسا انکے مزاج مین آئیگا آپکو
کرنا ہوگا خواجہ صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر نے فرمایا خواجہ سب سردار جا چکے تم ابھی تک یہین ہو
کسی سردار سے ملنے بھی نہ آئے خواجہ نے کہا کوئی سردار مجھے ملنے نہین آیا مین کیون کسی سے ملتا امیر نے
فرمایا اب کیا ارادہ ہے خواجہ نے کہا ارادہ یہ ہے کہ آپ طلسم بیت المال مین تشریف لیجلین میری طرف سے
اس طلسم کو فتح کرین جو کچھ مال وزر وہان سے حاصل ہوگا مین لے لونگا امیر نے کہا خواجہ یہ بات ممکن نہین
کہ مین تمھارے ہمراہ جاؤن اور طلسم میرے ہاتھ سے فتح ہو فتح اس طلسم کی تمھارے نام ہے جبتک تم نہ
جاؤگے طلسم فتح نہوگا خواجہ نے کہا مین تو ہرگز نہ جاؤنگا میرے پاس لشکر نہ مین نے آج تک کوئی طلسم فتح
کیا وہان کے قاعدے سے واقف نہین ساحرون کی بستی ذراسے اشارے مین تو غیر ساحر کو گرفتار کرلیتے
ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اور لوگ جو گئے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ بدیع الملک
نوجوان صاحب تحفہ جات ہین انپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ دو ایک طلسم فتح کر چکے اور
سردار بھی بخوبی واقف ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران مجبور ہوئے کہا خواجہ اگر تمھین یہ عذر ہے کہ لشکر
تمھارے پاس نہین ہے تو میرے یہان سے جسقدر چاہو لو خواجہ نے کہا آپکے لشکر کے لوگ میری مرضی کے
موافق کام نہین کرینگے مین انکو اپنے ساتھ لیجاکر کیا کرون اگر میرے پاس اسقدر روپیہ ہوتا تو کچھ لوگ اپنے
ہمراہ ملازم کرکے لیجاتا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم اپنی مرضی کے لوگ ملازم کرلو جو کچھ انکی تنخواہ ہوگی
خزانہ سے مل جائیگی خواجہ نے کہا انکی تنخواہ خزانے سے ملیگی اور مین یہان سے طلسم مین انھین لیجاؤنگا
راہ مین جو صرف کی ضرورت ہوگی وہ کہان سے ممکن ہوگا دیکھئے جسقدر سردار گئے ہین سبکے ہمراہ
مال و خزانہ بیشمار ہے صاحبقران نے کہا آپکے ہمراہ بھی ہوگا خواجہ نے کہا پیشتر سب مہیا کر دیجئے تو مین
جاؤن صاحبقران نے کہا تم ملازم کرو خواجہ نے کہا آپ مجھے روپیہ دیدیجئے مین ملازم کرونگا اپنے ہاتھ
سے تنخواہ دونگا تاکہ وہ لوگ بھی جانین کہ ہم خواجہ کے ملازم ہین امیر نے بہت کچھ مال وزر خواجہ کو دیا

خواجہ نے سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا کہا اب مین لشکر کی تلاش مین جاتا ہون یہ کہکر صاحبقران اور جملہ سردارون سے رخصت ہوئے امیر نے کہا خواجہ لشکر کو تلاش کرکے کب تک تم آؤگے خواجہ نے عرض کی جب میرا لشکر درست ہوجائیگا حاضر ہونگا صاحبقران خاموش ہوئے خواجہ روانہ ہوئے ان کو تو راہ مین چھوڑئیے کہ ذکر ان کا بھی وقت پر کیا جاوے گا

## اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور نخچگان کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو صاحبقران زمان سے اپنی جان بچا کر بھاگے راہ مین کہین مقام نہ کیا سرحد طلسم مرآۃ العدم پر جاکر پہونچے اس طلسم کا یہ دستور تھا کہ ہر دن سرحد ایک مسافرخانہ بنا تھا جو کوئی طلسم مین جاتا تھا پہلے مسافرخانے مین جاکر مقیم ہوتا تھا تین دن تک مسافرخانے مین رہتا تھا چوتھے روز ملک قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم کو خبر ہوتی تھی وہ گنجینۂ جمشیدی منگاتا تھا گنجینۂ جمشیدی مین پونے دو سو شبیہین تھین جس کو قیصر کہتا تھا کہ یہ پونے دو سو خداوندون کی روحین ہین جسکے قالب مین چھوڑ دون وہ خداوندی کرنے لگے گنجینۂ سامری مین سے ایک تصویر کو نکالتا تھا اُس سے کیفیت دریافت کرتا تھا اگر شبیہ آنے کی اجازت دیتی تھی تو اندر بلاتا تھا اگر شبیہ منع کرتی تھی تو نہین بلاتا تھا سوا اسکے اور کوئی تحفہ سوا سکے پاس نہ تھا گو سب کو گمان تھا کہ طلسم مرآۃ العدم مین بڑے بڑے ساحر رہتے ہین مگر سوا اس کے یہان نہ تھا سب کارخانہ حکمت جاری تھا فیروز ستارہ پیشانی جو زمرد ثانی وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر گیا مسافرخانے مین جاکے قیام کیا ملازمین مسافرخانہ نے اسباب راحت سب مہیا کر دیا فیروز ستارہ پیشانی کو سب نے پہچانا کیفیت پوچھی فیروز نے سب حال بیان کیا ملازمین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہمارے شہنشاہ آپ کے طلسم کو مسلمانون سے خالی کرادین گے اور سب کو گرفتار کرلین گے آپ نے بہت اچھا کیا جو یہان تشریف لائے ہم لوگ آج ہی آپ کی اطلاع کرین گے یقین ہی آپ کو یہان زیادہ رہنا نہ پڑے شہنشاہ بہت جلد آپ کو طلب کرینگے فیروز نے کہا بہت ہی اچھا ہو اگر آپ لوگ آج ہی میری اطلاع کردین ملازمین اسیوقت فیروز سے رخصت ہوکر گئے ملک قیصر صاف باطن کو فیروز ستارہ پیشانی کے آنیکی اطلاع کی قیصر نے جو فیروز کی کیفیت سنی گنجینۂ سامری طلب کیا قفل کھولا کہا اے خداوند جمشید تشریف لائیے آپ سے کچھ عرض کرنا ہی ایک پتلا الماس کا صندوقچے سے نکلا ملک قیصر نے سجدہ کیا پتلے نے کہا اے قیصر خداوند کو اسوقت کیون تکلیف دی قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بادشاہ طلسم فیروز آیا ہی آپ کی اجازت ہی مین اُسکو بلاون پتلے نے کہا خبردار اُسے نہ بلانا اگر بلاؤگے تو بہت رنج اُٹھاؤگے قیصر خاموش ہو رہا کہا آپ تشریف لیجائیے پتلا صندوقچے کے اندر گیا قیصر نے کہا یا خداوند سامری آپ تکلیف فرمائیے کچھ حال آپ سے دریافت کرنا ہی ایک پتلا یاقوت کا صندوقچے سے نکلا قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی میری ملاقات کو آیا ہی اگر حکم ہو تو اُسکو بلاؤن پتلے نے کہا مجھے اختیار ہی مین نہین جانتا قیصر نے کہا آپ بھی تشریف لیجائیے وہ پتلا بھی چلا گیا قیصر نے اسی طرح ہر ایک کو بلایا سب سے پوچھا سب نے کہا ہمکو اس بات مین دخل نہین ہی اگر تیرا جی چاہے بلالے قیصر مجبور ہوا ملازمین سے کہا خداوندون کی تو یہ رائے ہی اب مین کیا کرون ملازمین نے کہا ہمکو حضور اس امر مین کیا دخل ہی وزرا سے دریافت فرمائیے قیصر

نے اُسی وقت وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو قیصر نے اس بات کو بیان کیا سب نے کہا کہ ایسے
شخص کا یہاں آنا اور بے ملاقات ہوئے واپس جانا اچھا نہیں ہے کیونکہ وہ بھی بادشاہ طلسم ہے اور اس کی بھی
بادشاہت بہت ہے اگر آپ نہ ملیے گا تو فیروز کو آپ سے ملال عظیم ہوگا قیصر نے کہا خداوندوں کے احکام
نہ مانوں وزرا نے کہا آپ خود جا کر ملیے اور مہمانسرا میں دو چار روز قیام فرمائیے اُن کی دعوت وغیرہ دیں
ہو جس کام کو آئے ہوں اُس کو دیں اُن سے دریافت فرمائیے قیصر کو یہ بات پسند آئی ملازمین سے کہا ہم طلسم
کے باہر جائیں گے سامان سواری درست کرو قیصر نے وزرا سے کہا تم لوگ اور اسباب ضروری درست
کرو میں وہیں ان کی دعوت کروں گا وزرا نے کہا آپ تشریف لیجائیں ہم لوگ سب سامان درست کر دیں گے
قیصر اُسی وقت روانہ ہوا یہاں فیروز زمرد ثانی سے کہہ رہا تھا کہ اب وہاں اطلاع ہوئی فوراً وہ طلب کریں گے
آپ اس طلسم کی بھی ترکیبیں ملاحظہ فرمائیے گا ایسے طلسم بھی دیکھنے میں نہیں آتے ہیں یہاں سحر بہت کم ہے جسقدر
عجائبات وغرائبات ہیں سب حکمت کے ذریعے سے ہیں زمرد ثانی بھی تعریف کر رہا تھا نجنگان بھی احوال
سن سن کر خوش ہوتا تھا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ چند ملازمین مہمانسرا میں فیروز کے پاس آئے کہا آپ یہاں بیٹھے ہیں
شہنشاہ آپ کے پاس تشریف لاتے ہیں فیروز خوش ہو گیا زمرد سے کہا میں کہتا تھا کہ جس وقت اُن کو خبر ہوگی
پہلے خود ہی میرے پاس آئیں گے یہ کہکر اُٹھا زمرد و نجنگان کو بھی اپنے ہمراہ لیا مہمانسرا کے باہر آیا دیکھا
سامنے سے سواری ملک قیصر صاف باطن کی آتی ہے فیروز نے سلام کیا قیصر نے جواب سلام دیکر تخت
زمین پر اُتار فیروز کے پاس آیا بغل گیر ہوا اپنے ساتھ فیروز کو مہمانسرا میں لایا بڑے اعزاز سے پیش
آیا تھوڑی دیر کے بعد قیصر نے فیروز سے کہا آپ کے تشریف لانے کی کیا وجہ ہے جو اسطرح تشریف لائے
ایک بار آپ نے اور بھی سرفراز فرمایا تھا وہ آپ کا جاہ و حشم آجتک نہیں بھولا اب دشمنوں پر کیا مصیبت ہے
جو اسطرح آئے فیروز نے کہا بھائی صاحب مسلمانوں نے سب جاہ و حشم کو مٹا دیا غریب و محتاج بنا دیا جان
ہی بچ گئی بڑی بات ہوئی اگر میں آپ کے یہاں نہ آتا تو جان نہ بچتی سب ساحران نامی قتل ہوئے استاد جسوقت
تک اسیر ہیں جو کچھ میں نے اپنے سحر کے زور سے بنایا تھا وہ سب مٹ گیا حکیم صاحب کی جو چیزیں ساختہ تھیں
جسے ہم لوگ طلسم باطن کہتے تھے وہ سب بھی برباد ہو گئیں گھر بھی تباہ ہو گیا میں مجبور ہو کر یہاں چلا آیا قیصر
نے بہت افسوس کیا کہا آپ سے اور اہل اسلام سے کیونکر جنگ آغاز ہوئی بنائے مخاصمت کی وجہ
بیان فرمائیے فیروز نے کہا اس کو نہ پوچھیے سب میری قسمت کی خوبیاں تھیں قیصر نے کہا صاف
صاف بیان کیجیے فیروز نے زمرد ثانی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ بخوف اہل اسلام میرے یہاں
تشریف لائے میں نے آپ کو اپنے یہاں رکھا مسلمان بھی آپ کے آنے کے بعد آئے اسی وجہ سے
جنگ شروع ہوئی قیصر نے کہا یہ کون صاحب ہیں فیروز نے زمرد کی سب کیفیت بیان کی قیصر
نے کہا اب آپ کا کیا ارادہ ہے فیروز نے کہا میں چاہتا ہوں کہ طلسم پر قبضہ پھر ہو جائے گو اب طلسم میں کیا
باقی رہا ہے مگر میں پھر سب درست کر لوں گا دو تین برس کے عرصے میں پھر وہی کیفیت طلسم کی ہو رہیگی گو اب
طلسم باطن کا بنانا تو ممکن نہیں مگر رفتہ رفتہ درمرحلے سب درست ہو جائیں گے قیصر نے کہا آپ توقف
کریں میں آج آپ کے بلانے کے لیے گنجینہ جمشیدی سے دریافت کیا تھا سب خداوندوں کی بھی رائے ہوئی
کر یہاں بلانا اچھا نہیں ہے میں خاموش ہو رہا دو چار روز کے بعد میں پھر گنجینۂ سامری کو دیکھوں گا اگر

آپ کے آنے کی راے سب نے دی تو مین آپکو طلسم کے اندر لیچلونگا آپ وہان چین سے رہیے گا طلسم آپ کا
بہت جلد دلادونگا اور ہر ایک مسلمان کو گرفتار کرکے آپکے حوالے کردونگا فیروز نے کہا آپکو اختیار ہی مین
آپ سے مدد طلب کرنے آیا ہون قیصر نے کہا مین موجود ہون ہر حال مین آپکی شرکت کرونگا اور اگر نگینہ
جمشیدی آپکے آنے پر راضی نہوگا تو مین آپکے واسطے اسی شہر پناہ کے قریب ایک مکان تیار کرادونگا
آپ اُس مکان مین تھوڑی تشریف رکھیے گا مین سب انتظام درست کردونگا فیروز خوش ہوا قیصر تھوڑی دیر ٹھہر
کے فیروز سے رخصت ہوا اپنے طلسم مین آیا وزراکو بلایا سب حال بیان کیا وزیرون نے کہا بڑے تعجب کی
بات ہو کہ مسلمانون سے فیروز دب جائین اور وہ سب طلسم غارت کرین جتنے ہر ایک شخص سے سنا
ہو کہ مسلمان سحر نہین جانتے اور فیروز کے یہان بڑے بڑے ساحر تھے پھر غیر ساحر نے ساحرون کو کیونکر قتل کیا
ہوگا قیصر نے کہا کوئی بات تو ایسی ہوئی کہ اُن لوگون نے طلسم کو برباد کیا وزیرون نے کہا پھر آپکی کیا راے
ہو قیصر نے کہا مین فیروز کی مدد ضرور کرونگا میرا اُسکا طلسم ایک ہی مین فیروز کو اپنا دوست جانتا ہون
اُس سے مجھے ہر طرح کی امید ہو مین مسلمانون کو اسیر کرکے اُسکے حوالے کرونگا اور اُس کے طلسم مین عجائبات
اور کل سامان طلسم بناؤنگا وزیرون نے کہا آپکو اختیار ہو ہم نہین عرض کرسکتے مین قیصر نے کہا تم لوگون کی کیا
راے ہو وزرا نے کہا ہماری راے یہ ہو کہ آپ کچھ لشکر فیروز کے حوالے کیجیے خزانہ دیجیے روانہ کردیجیے وہ پھر جاکر
مقابلہ کرے آپکو کیا ضرورت ہو جو اسقدر کوشش فرمایئے قیصر نے کہا یہ نہین ہوسکتا ہو کہ مین اُسکو ٹال دون
وزیر خاموش ہو رہے فیروز نے دوسرے روز پھر نگینہ جمشیدی طلب کیا صندوقچے کو کھولا آواز دی اے
خداوند جمشید مین آپ سے عرض کرتا ہو تھوڑی کے واسطے تکلیف فرمایئے التماس کا پتلا صندوقچے سے
نکلا قیصر نے کہا اب آپکی کیا راے ہو مین فیروز کو بلاؤن اور اُسکی مدد کرون پتلے نے کہا اگر تو فیروز کو
یہان بلائیگا اور اُسکی مدد کریگا تو مسلمانون سے بڑی لڑائی پڑیگی ہم لوگون کو دخل دینا ہوگا بے ہمارے
لڑائی فتح نہوگی تیرے طلسم کی طرف ایک شخص آتا ہو ارادہ اُسکا یہ ہو کہ طلسم کو فتح کرے اب تجھے لازم ہے کہ
بندوبست اچھی طرح کرے اب کی سال طلسم پر سخت ہو اور تین سال تک طلسم پر آفت آئی رہیگی بڑا خوف ہے
جو بات کرنا بہت سمجھ کے کرنا مسلمانون کو یہ نہ جاننا کہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سب مسلمان بلا کے ہین سامری کی
مجال نہین جو اُن سے مقابلہ کرسکے قیصر نے جو شبیہ جمشید سے یہ بات سنی گھبرا گیا کہا یا خداوند میرے طلسم مین
سحر تو باطل نہین ہو اور مین سحر کرکے کسی سے مقابلہ کرتا ہون کل اشیا میرے یہان حکمت کے ذریعے
سے بنے ہین مسلمان اور ساحر اور ہر ایک شخص یہان عاجز ہو کسیکی مجال نہین جو یہان آسکے اور طلسم
کو فتح کرسکے شبیہ جمشید نے کہا اس خیال مین نہ رہنا مجکو اب طلسم کی عمر ختم معلوم ہوتی ہو قیصر نے کہا
اس طلسم کی عمر کبھی ختم نہین ہوسکتی آپ ایسی بات فرماتے ہین یہ طلسم پختہ ہو نہین رہیگا شبیہ جمشید نے
کہا اے قیصر اُس دھوکے مین نہ رہنا ورنہ تو زک اُٹھائیگا اور فیروز کو اپنے یہان نہ بلانا اُس سے
ساحر زمرد شاہ ہو اُس کی سبز قدمی مشہور ہو جہان گیا اُس طلسم کو پھر سلامت رہنا نصیب نہوا اگر یہان آئیگا
تو اپنے ساتھ آفت لائیگا قیصر نے کہا مین فیروز کو اپنے یہان نہ لاؤنگا اُسکے واسطے وہین ایک مکان
بنا ہوا ہو وہ وہین رہیگا کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر اُسے روانہ کردونگا شبیہ جمشید نے کہا یہ اچھی بات ہے کہ
اُسکو کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر روانہ کردو صاف صاف حال اُس سے بتادو کہ مین حکم خداوند نہین ہو سکو بلا

نہین جا سکتے ہین قیصر نے کہا مین آج ہی انکو رخصت کردون گا آپ تشریف لیجایئے شبیہ جمشید صندوق بھیجے
مین کئی قیصر نے وزراسے کہا اب مین مجبور ہون کہ خداوند کی رائے مطلق نہین ہی کہ مین فیروز کو بلاؤن وزرا نے
کہا ہمنے پہلے ہی آپ سے عرض کیا تھا مگر آپ نے ہمارا کہنا قبول نہ فرمایا اب دیکھیے نہ آخر خداوند ون کی بھی بیجا راے
ہوئی قیصر نے کہا مین ابھی جا کے سب کو رخصت کرتا ہون مگر آپ لوگ یہ انتظام کرین کہ لشکر مین جو جو
لوگ لائق چھانٹنے کے ہون انھین مسلح و مکمل کرکے طلسم کے باہر لایئے اور خزانہ تھوڑا سا ساتھ کر لیجیے شہر
گردستان مین سے دو چار پہلوان جو لائق رہنے کے نہ ہون انھین سے لیجیے دو تین حکیم ہمراہ کرکے ایک
لشکر درست کر لینا ضرور ہی مین یہ سب فیروز کے سپرد کرکے اس کو رخصت کر دون گا وزیر اسیوقت روانہ ہوے
لشکر مین سے ایک ہزار سوار اور کچھ پیادے چن لیے باقی کچھ اور لوگ تازے لازم کیے شہر گردستان
مین جا کر چند پہلوان جو بخت الختم تھے اُن کو ہمراہ لیا کچھ خزانہ بہم پہونچایا چار حکیم ساتھ لیے وہان سے
طلسم کے باہر آے قیصر ان سب سے پیشتر فیروز کے پاس آگیا وزرا جو لشکر اور خزانہ لیکر آئے تو فیروز
نے قیصر سے کہا یہ لشکر آپ کا ہی کہان جاتا ہی قیصر نے کہا اب یہ لشکر آپ کا ہی آپ کے ہمراہ جائیگا مین مجبور
ہون کہ خداوند کی راے نہین ہی کہ آپ لوگون کو طلسم کے اندر بلاؤن یا برائے مدد آپ کے ہمراہ چلون
یہ لشکر میرا موجود ہی خزانہ بھی حاضر ہی آپ جائین مسلمانون سے جنگ کرین اگر کسی قسم کی ضرورت پھر لاحق
ہو تو مجھے اطلاع دیجے گا مین ضرور آپ کی شرکت کرون گا فیروز مایوس ہوگیا کہا آپ نے ایسے وقت پر میرا
ساتھ چھوڑا کہ مین اپنا کفیل کسیکو نہین پاتا ہون قیصر نے کہا آپ ہراسان نہون لشکر مین دیتا ہون یہ لوگ
وہ ہین جو کسی سے زیر نہون گے میرا لشکر خاص ہی اسی کے بھروسے پر مین دعوی کرتا ہون ان لوگون کی جرأت
پر مجھکو ناز ہی آپ ان کو اپنے ہمراہ لیجائیں مسلمانون سے مقابلہ کرین اگر پھر آپ کو لشکر کی ضرورت ہوگی تو مین
روانہ کرون گا اور اگر موقع ملیگا تو مین خود آؤن گا آپ تشریف لیجایئے فیروز مجبور ہوکے اسی روز
وہان سے روانہ ہوا لشکر و خزانہ جو کچھ قیصر نے دیا تھا اپنے ہمراہ لیا زمرد نے کہا اب کیا ہوگا آپ
کے پاس لشکر بہت کم ہی حمزہ سے کیونکر مقابلہ کیجے گا فیروز نے کہا مین اب دوسرے طلسم مین جاؤنگا
وہان سے کچھ مدد لون گا اسی طرح مین ہر ایک طلسم سے مدد لیتا ہوا اپنے طلسم مین پہونچون گا ایک بار حمزہ سے پھر
مقابلہ کرون گا زمرد نے کہا اب آپ کس طلسم مین چلیے گا فیروز نے کہا سب سے آفتاب ہزار سر کے یہان جاتا ہی
جیسے وہ مہرہ لینے کو گیا اب تک واپس نہ آیا معلوم ہوتا ہی کچھ وقت جان اپنے طلسم مین بیٹھ رہا ہی جنگان نے کہا
یقین ہی آفتاب کے یہان بھی لشکر ہو فیروز نے کہا اس طلسم مین کس بات کی کمی ہی سبھی کچھ ہی جنگان نے کہا
آپ وہین چلکر مقیم ہوجیے اور ہر ایک طلسم مین خط روانہ فرمایئے فیروز نے کہا دیکھا جائیگا یہ باتین
کرتا ہوا فیروز ایک صحرا مین پہونچا تورج اس کے ہمراہ تھا اس نے لشکر کو روکا فیروز
نے تورج سے کہا یہان لشکر کو کیون روک لیا تورج نے کہا یہان بعض لوگ ایسے ہین جو مجھے بہت
اچھی طرح جانتے مین سمجھا ان سے ملتا ہی اگر وہ لوگ ملجائین گے تو لشکر اور زیادہ ہوگا کچھ مدد ملیگی فیروز نے کہا
بہت اچھی بات ہی مہیر کرو تورج نے لشکر کو اتارا جب سب لوگ بارگاہون مین چلے گئے تورج اپنی بارگاہ
مین گیا تھوڑی دیر کے بعد گھوڑے پر سوار ہوکے شہر کی طرف روانہ ہوا اس صحرا سے دس کوس پر شہر
چھین تھا بادشاہ وہان کا چھین تاجدار جادو تھا وہ تورج کو اچھی طرح سے جانتا تھا بہت مانتا تھا جب

نورج اس شہر میں پہونچا گلچین تاجدار کے مکان کے برابر آیا دربانوں سے اپنے اطلاع کرائی بادشاہ کو جو
خبر معلوم ہوئی نورج کو اپنے پاس بلایا نورج نے سامنے جاکر سلام کیا گلچین تاجدار نے کہا کہو نورج یہ تم
کس کیفیت سے آئے لشکر تمہارا کہاں ہے نورج نے اپنی تباہی و بربادی کی سب کیفیت بیان کی گلچین نے بہت
افسوس کیا کہا اب کسی قسم کا خیال نہ کرو بے خوف میرے پاس رہو لشکر میرا موجود ہے جو چاہو ان لوگوں سے کام لو
نورج نے فیروز کا حال بیان کیا گلچین نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بڑا بادشاہ تھا اُس پر کیا
آفت پڑی جو مسلمانوں سے زیر ہو گیا نورج نے کہا میں نے آپ سے سب کیفیت اُنکی بیان کر دی گلچین نے کہا اسکو
بھی لے آؤ وہ بھی ہمارے یہاں رہے لشکر لو مسلمانوں سے مقابلہ کرو نورج نے کہا میں جاتا ہوں لئے
ساتھ سب کو لاتا ہوں گلچین نے کہا ضرور لاؤ میں فیروز کی مدد کروں گا نورج اسیوقت وہاں سے
روانہ ہوا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا میں جو وہاں جاؤں گا تو آفتاب کے یہاں
نہ جا سکوں گا نورج نے کہا پہلے ان سے مل لیجیے لشکر وغیرہ آپ کو یہاں سے لیکر پھر یہاں سے آفتاب کے
یہاں تشریف لے چلیے گا فیروز راضی ہوا نورج نے اُس روز تو وہیں قیام کیا دوسرے دن مع فیروز
و زمرد ثانی و بجنگان گلچین کے پاس آیا فیروز کی ملاقات کرائی گلچین نے فیروز کی بہت خاطر کی سب
حال فیروز سے پوچھا زمرد سے بھی بخاطر پیش آیا کہا آپ لوگ خاطر جمع رکھیں میں مسلمانوں کو خوب راضی کردوں گا
ان لوگوں نے بہت سر اُٹھایا ہے آپ لوگوں کو جو کہ مذہب سامری و جمشید مانے جاتے تھے اس طرح ستایا
میں اُن کی نیا و شاؤں گا فیروز نے کہا میں آفتاب ہزار سر کے طلسم میں جاتا ہوں اُن سے بھی مدد لونگا
اور لوگوں سے بھی کہوں گا کچھ دنوں تامل فرمائیے جب میں ان لوگوں سے مل آؤں گا اُسوقت آپ سب سامان
کیجیے گا گلچین نے کہا آپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے میں سب کو اطلاع کردوں گا بلکہ اکثر شاہان
طلسم سے ملاقات ہے میں انکو بھی خط روانہ کرتا ہوں سب آپ کی مدد کرینگے اور اب آپ کو کسیکی مدد کی کیا ضرورت
ہے میں تو اقرار کرتا ہوں فیروز نے کہا آپ کا فرمانا بجا ہے مگر مسلمان قیامت ہیں ہلاکر دیتے ہیں میں تین بار لشکر
کشی کر کے گیا ہر مرتبہ شکست اٹھائی آخر مجبور ہو گیا اُن لوگوں نے طلسم فتح کر لیا میں کچھ نہ بنا سکا گلچین نے
کہا آپ خاطر جمع رکھیں جب میں مسلمانوں پر غالب نہ آؤں گا تو اور لوگوں سے مدد طلب کروں گا فیروز
نے کہا میں آپ کی خوشی کر دیکھا کہیں نہ جاؤں گا مسلمانوں سے لڑونگا گلچین نے کہا ایک ہفتہ آپ یہاں
تشریف رکھیے میں سامان لشکر کشی درست کرتا ہوں بعد ایک ہفتہ کے آپ کو ہمراہ لیکر آپ کے طلسم کی طرف
چلوں گا فیروز سے نورج نے کہا اب آپ کو کیا تردد ہے جو یہ شہریار کہتے ہیں آپ منظور فرمائیے عذر نہ کیجیے
دیکھا جائیگا فیروز نے کہا مجھے آفتاب ہزار سر کا خیال تھا اگر وہ بھی ہوتا تو بہت اچھی بات تھی نورج نے
کہا جب یہاں سے کوچ کیجیے گا اُسوقت آفتاب ہزار سر کے یہاں بھی تشریف لے چلیے گا فیروز نے
منظور کیا گلچین نے اُسی روز اپنے وزرا کو بلایا کہا ہمارا حکم سب کو پہونچا دو کہ ہم بعد ایک ہفتہ کے یہاں سے
سفر کرینگے وزرا نے لشکر میں یہ خبر پہونچا دی سب نے تیاریاں سفر کی کرنا شروع کیں سات دن تک
سب لوگ تیاری میں مصروف رہے آٹھویں روز گلچین نے زمرد اور فیروز ستارہ پیشانی اور نورج
اور بجنگان کو مع لشکر طلسم مرآۃ العدم وہاں سے کوچ کیا اپنا لشکر بھی بہت ہمراہ لیا فیروز نے
کہا میں آفتاب ہزار سر کو ضرور ہمراہ لوں گا گلچین نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو اسی طرف تشریف

لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہان سے وہ طلسم کتنی دور ہی گلچین نے کہا طلسم آفتاب ہزار سر یہان سے
بہت نزدیک ہی فیروز نے کہا پھر چلنے مین کیا عذر ہی تشریف لیجلیے گلچین فیروز کو لیکر طلسم آفتاب کی
طرف روانہ ہوا جب سرحد طلسم کے پہونچے تو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا آپ سے بھی رسم ہی یا نہین گلچین نے کہا مین آفتاب
ہزار سر کو جانتا ہون مگر وہ مجھے نہین واقف ہی فیروز نے کہا مین نامہ لکھتا ہون آپ اسے
یہان کے ساحر کی معرفت طلسم مین بھجوا دیجیے گلچین نے کہا آپ نامہ لکھیے فیروز نے آفتاب ہزار سر
کو نامہ لکھا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ اے آفتاب ہزار سر جس روز سے آئے ابتک اپنی خیریت سے بھی نہ مطلع
کیا یہان یہ مصائب گذرے کہ طلسم برباد ہو گیا لشکر تباہ ہو گیا مین اپنی جان بچا کر وہان سے نکل آیا اب لشکر
جمع کیا ہی تمھین بھی اطلاع دیتا ہون کہ اب جس طرح بن پڑے لشکر کو درست کرکے میرے ساتھ
چلو اور باتین بھی تحریر کی تھین جنکے تاکید ظاہر تھی جب نامہ تیار ہوا تو فیروز نے گلچین سے کہا آپ
ایک ساحر کو بلائیے وہ نامہ لیجائے گلچین نے ایک ساحر کو بلایا نامہ دیکر جانب طلسم روانہ کیا
کیفیت اسکی بھی وقت پر تحریر ہوگی

## اب طلسم کا حال بیان کیا جاتا ہے

کہ جیسے آفتاب فیروز ستارہ پیشانی کے طلسم مین قید ہوا تھا تو طلسم کی سلطنت اسکا بھائی مہتاب
کوہ پیکر کرتا تھا اسکو آفتاب ہزار سر سے عداوت قلبی تھی اسواسطے اس نے کبھی اس کی رہائی کی
تدبیر نہین کی بلکہ جب لوگون سے سنا کہ آفتاب ہزار سر نے رہائی پائی ہی تو اس نے جابجا طلسم
مین بندوبست کر دیے تھے کہ اگر آفتاب ہزار سر یہان آوے تو آنے نہ پائے اسنے بزرگون کا نام ڈبویا
طلسم فیروز مین جا کر اسیر ہوا اسکا لوگون سے باوصف حکمت جاننے کے مقابلہ نہ کر سکا ایسے نالائق کا طلسم
مین آنا اچھا نہین ہی لوگ جابجا اسی واسطے مقرر تھے کہ جب آفتاب ہزار سر کو دیکھو بے ہمارے
حکم کے قتل کرو اور خود انتظام طلسم مین مصروف تھا طلسم کو بہت زور دیا تھا اور عجائبات بنا لئے
تھے شب و روز طلسم کو ترقی دیتا تھا ایک وقت مقرر کیا تھا کہ اسوقت طلسم کے عجائبات کو زور دیتا تھا
دو وقت دربار ہوتا تھا اصلاح کار آتے تھے ترقی طلسم کی رائے ہوتی تھی ایک روز اپنے دربار مین بیٹھا
ہوا ذکر کر رہا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی نے آفتاب ہزار سر کو کیون رہا کر دیا اس کی خبر ضرور منگانا چاہیے
تاکہ حال معلوم ہو ورا اپنے ساحرون کو روانہ کیا ساحرون نے مہتاب کو مفصل خبر پہونچائی اسی وقت
اور چند ساحر آئے انھون نے کہا مسلمانون نے آفتاب ہزار سر کو قتل کیا مہتاب بہت خوش ہوا مگر
سب کے دکھانے کو اپنے تئین غمگین بنایا لوگون نے کہا آپ کی تو عین خوشی تھی یہان آپ نے ہر ایک سے
تاکید فرمائی تھی اب اسقدر کیون غمگین ہوتے ہین مہتاب نے جواب دیا مین اس کے قتل ہونے
سے غمگین نہین ہون بلکہ یہ سبب ہی کہ آجتک ہمارے خاندان کا کوئی شخص مسلمانون کے ہاتھ سے قتل نہین ہوا
اور آفتاب سا شخص جو چندے اس طلسم کی بادشاہت کر چکا تھا گو نالائق تھا مگر مسلمانون کے ہاتھ
سے اس کا قتل ہونا بہت بری بات ہوئی مین اسکی سزا مسلمانون کو ایسی دونگا کہ ان لوگون کا نشان
مٹا دونگا لوگون نے کہا ہان یہ بات واقعی بری ہوئی مگر آپکو کیا ضرورت ہی جو مسلمانون سے الجھ

مہتاب نے کہا مین مسلمانون سے خائف نہین ہون جسوقت چاہونگا اُن لوگون کو گرفتار کرونگا مگر فیروز
ستارہ پیشانی کو اطلاع دینا چاہیے کہ قاتل آفتاب کو میرے پاس گرفتار کرکے بھیجدو اگر قاتل آجائے
تو مین اُس سے عوض خون آفتاب لون اور لوگون کو فیروز قتل کرے یا رہا کرے مجھے اور کسی سے
کام نہین ہی صرف قاتل آفتاب کی ضرورت ہی لوگون نے کہا فیروز خود مسلمانون سے گھبرایا ہوا ہی آپ
کے پاس قاتل کو کیا بھیجیگا ہان اگر آپ لشکر کشی کرکے جائین اور فیروز کی مدد کرین تو البتہ ممکن ہی کہ قاتل
بھی گرفتار ہوجائے اور فیروز ستارہ پیشانی کا طلسم بھی بچے مہتاب نے کہا ابھی تو لڑائی شروع ہوئی
ہی دیکھا جائیگا سب لوگ بھی خاموش ہو رہے اس واقعہ کو بہت دن گذر گئے طلسم فیروز فتح بھی ہو گیا
فیروز فرار بھی ہوا اہل اسلام طلسم ملحقات کی فتاحی کو روانہ ہو گئے اب مہتاب کو خیال آیا تو اپنے وزرا
سے کہا مین نے کہا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی کی خبر لیتے رہنا اب وہان کی کیا کیفیت ہی وزرا نے کہا
طلسم فتح ہو گیا فیروز کا پتہ نہین کہین فرار ہو گیا مسلمان طلسم ملحقات کی فتاحی کو گئے ہین مہتاب
نے کہا فیروز تو بڑا بودا نکلا مسلمانون سے ڈر گیا یہ ذکر تھا کہ ملازمان مہتاب نے آکر کہا حضور ایک ساحر
آیا ہی ایک نامہ فیروز کا لایا ہی مہتاب نے کہا میرے پاس لاؤ لوگ اُس کو اپنے ساتھ اندر لیگئے
فرستادہ فیروز نے نامہ مہتاب کے ہاتھ مین دیا مہتاب نے نامہ پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ اے
آفتاب ہزار سر تمنے بہت عرصہ کیا ابھی تک نہ آئے یہان یہ کیفیتین گذرین اب تمھین لازم ہی کہ اس
نامہ کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ لشکر بھی لاؤ مین نے اور بھی لشکر جمع کیا ہی اب تمھارے آنے کی دیر ہی
جبتک تم نہ آؤگے مین نہ جاؤنگا مہتاب نے نامے کے جواب مین لکھا اے فیروز تو نے اپنے بودے پن
سے آفتاب ہزار سر کو قتل کرا دیا اور مسلمانون سے ڈر کے بھاگا اب ہر ایک کی خوشامد کرتا پھرتا
ہی تیری مدد کرنا بیکار ہی اگر کوئی مرد شجاع و دلیر ہمسے مدد طلب کرتا تو ہم ضرور اسکی مدد کرتے تو نے بڑی
بارت کی جو مسلمانون سے بھاگا ہم تیری مدد نہین کرینگے اور مسلمانون سے اپنے بھائی کے خون کا عوض
لینگے تیرے واسطے خیریت اسی مین ہی کہ ہماری سرحد سے چلا جا ورنہ تجھے اور تیرے ہمراہیون کو ایک
دم مین قتل کر ڈالونگا یہ جواب لکھکر اُس ساحر کو دیا ساحر جواب لیکر روانہ ہوا فیروز نامہ روانہ کرکے
منتظر جواب بیٹھا تھا گلچین سے کہہ رہا تھا کہ آفتاب ہزار سر جسوقت میرا نامہ پائیگا خبر دینے کو آئیگا
گلچین یہ کہتا تھا کہ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ پوشیدہ ہو جائیگا اور نامہ کا جواب بھی نہ دیگا یہ ذکر تھا کہ ساحر
نامہ ہاتھ مین لیئے ہوئے واپس آیا فیروز کے ہاتھ مین نامے کا جواب دیا گلچین نے کہا ہی فیروز
اسمین کیا تحریر ہی فیروز نے چاہا کہ حیلہ کر دون مگر گلچین نے نامہ ہاتھ سے چھین لیا پڑھا تو اُس مین یہ
لکھا تھا کہ اگر میری سرحد سے آج ہی نہ چلا جائیگا تو بہت پچھتائیگا گلچین نے کہا مہتاب بہت مغرور ہی
مین ایک دم مین سب اسکا غرور مٹا دونگا طلسم چھین لونگا اسکو تخت پر کس نے بٹھایا فیروز نے
گلچین کو بہت سمجھایا مگر گلچین نے قبول نہ کیا کہا اے فیروز ستارہ پیشانی مجھے اسمین مرگی نسبت کچھ
نہ کہنا ورنہ مجھے ملال ہوگا اُس نے نامہ مین لکھا ہی کہ مین تجکو اور تیرے ہمراہیون کو قتل کرونگا مجھے بھی نہ
ڈرا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اُس کو یہ نہ معلوم ہوگا کہ آپ میرے ہمراہ ہین گلچین نے کہا میرے
یہان کا ساحر نامہ لیکر گیا سو بار نامہ جا چکا ہی وہ خوب پہچانتا ہی اسی وجہ سے اُس نے یہ کلمہ لکھا

اور تم نے اپنے یہان نامے مین بھی میرا نام لکھدیا تھا اسکو میری طرف سے عناد بھی ہے فیروز کے سر کٹنے
کو گلچین نے قبول نہ کیا اسی وقت دوسرا نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے مہتاب اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے
تو ہمارے پاس آکر اپنی تقصیر کی معافی مانگ ورنہ ہم تیرے طلسم کو خاک مین ملا دین گے اس گستاخی کی سزا دین گے
یہ لکھکر اپنی مہر کی نامہ ساحر کو دیکر روانہ کیا ساحر پھر مہتاب کے پاس آیا نامہ دیا مہتاب نے نامہ
پڑھا بہت ہنسا اور زرا سے کہا گلچین کو غصہ آیا ہی مجھے ڈراتا ہے کہ مین تمھارے طلسم کو مٹا دون گا نہین
تو اپنی خطا عفو کرا اُسکی شامتین آئی ہین اپنی زندگی دو پہر ہی مین کل جا کر اُسکا اس گستاخی کی سزا دون گا
اور فیروز ستارہ پیشانی کو اسیر کردون گا یہ لکھکر پشت پر نامے کی لکھا مین مع لشکر کل آؤن گا میدان
جنگ مین تمھین کیفیت دکھاؤن گا یہ لکھکر ساحر کو دیا ساحر روانہ ہوا گلچین نے جواب نامہ دیکھا
کہا میرے لشکر مین اطلاع کر دو کہ سب سامان جنگ درست کرین صبح کو مہتاب سے مقابلہ ہو گا اسکے
ملازمون نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاری کرنے لگے نجنگان فیروز ستارہ پیشانی کے پاس آیا کہا آپ
کس غفلت مین بیٹھے ہین یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی کل جنگ ہوگی سواران لشکر مارے جائین گے
مہتاب بادشاہ طلسم ہی وہ ضرور گلچین پر غالب آئیگا گرفتار کرکے لے جائے گا آپ تنہا کیا
کرین گے کچھ بس نہ چلے گا وہ آپ کو بھی گرفتار کرے گا ہم لوگ بھی گرفتار ہو جائین گے حسرت دل دل ہی
مین رہجائیگی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اے نجنگان بہت سچ کہتے ہو مگر کیا کرون کیونکر یہان
سے جاؤن نجنگان نے کہا شب کو اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر یہان سے تشریف لے چلیے سب
لوگون کو اسی وقت اطلاع دیدی جائے کہ شب کو درست رہین فیروز ستارہ پیشانی نے کہا
صبح کو روز مقابلہ ہی شب بھر تیاری جنگ لشکر گلچین مین رہیگی کیونکر جا سکین گے نجنگان نے کہا
اسی وقت سے دو دو چار چار آدمی روانہ ہوتے رہین ایک مقام مقرر کر دیجیے کہ سب وہان جا کر
ٹھہر جائین نصف شب کو آپ بھی تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہ بات
میرے پسند ہی اس کا انتظام کرو نجنگان اُٹھا فیروز ستارہ پیشانی کے ہمراہیون کے پاس
آیا سب کو یہ بات تعلیم کی لوگ اسی وقت سے روانہ ہونے لگے مقام تک جسقدر فیروز ستارہ
پیشانی کے ہمراہ تھے وہ سب روانہ ہو گئے صرف فیروز ستارہ پیشانی اور نجنگان اور
زمرد ثانی اور تورج باقی رہے ان لوگون نے یہ صلاح کی کہ بعد نصف شب یہان سے چلین
اسی انتظار مین بیٹھے رہے جب آدھی رات گذر گئی تو نجنگان نے فیروز ستارہ پیشانی
سے کہا اب تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے تخت سحر نکالا اسی تخت پر
سب کو بٹھا کے جہان اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے اُس جانب روانہ ہوا لیکن لشکر مین جو
لوگ طلایہ پھر رہے تھے اُنھون نے جو فیروز ستارہ پیشانی وغیرہ کو جاتے دیکھا آپس مین
اس بات کا چرچا کیا یہ خبر شدہ شدہ رسالدار تک پہونچی رسالدار نے کہا مین ابھی شہنشاہ
سے اطلاع کرتا ہون یہ کہکر رسالدار گلچین کی بارگاہ مین پہونچا گلچین سو رہا تھا رسالدار نے
گلچین تاجدار کو جگایا یہ گھبرا کے اُٹھا کہا خیر تو ہے رسالدار نے سب کیفیت بیان
کی گلچین تاجدار نے کہا مین ابھی جاتا ہون سب معلوم ہوا جاتا ہی کہ وہ لوگ

بخوف جنگ بھاگا جاتا ہے یہ کہکر اپنی بارگاہ سے نکلا فیروز دور جا چکا تھا یہ بھی سحر کرکے بلند ہوا فیروز نے وہیں سے
دیکھا کہ گلچین آتا ہے اس نے تجنگان سے کہا کہ گلچین آتا ہے اگر اس کے ساتھ فوج نہ ہوگی تو میں اُسکو مار
ڈالونگا یہ ذکر تھا کہ گلچین قریب آ پہنچا اور فیروز کو برا بولا یہ ہے خوف جنگ سے بھاگا جاتا ہے فیروز نے جواب
دیا اے گلچین اپنی زبان سنبھال میں تجھ سے ساحر بہت بنا یا کرتا ہوں اپنے سحر پر ناز نہ کر تا صرف میں اس وجہ سے
تیری شرکت پسند نہیں کرتا ہوں کہ آفتاب سے اور مجھ سے محبت قلبی تھی اب اُس کا بھائی اگر میرے خلاف
باتیں کرتا ہے تو میں اُسکو سزا نہیں دے سکتا ہوں کیونکر روح آفتاب کو صدمہ پہونچے گا گلچین نے کہا اسے
فیروز اب تو میرے ہاتھ سے بچکے کہاں جاسکیگا یہ نہ سمجھنا کہ تو ایک زمانہ میں بادشاہ طلسم تھا جب عنبر ساحر دن
کا آ کچھ نہ بنا سکا تو میں تو ساحر ہوں میرا تو کیا کر سکیگا یہ کہتا ہوا قریب آیا فیروز نے جھولی سے ایک
کارد سحر نکال گلچین کی طرف پھینکی گلچین نے بہت بہت روکا مگر وہ کارد نہ رکی اُس کے سر پر آکے پڑی یہ
زخمی ہوا گلچین نے تخت کو پھیرا فیروز کے سامنے سے بھاگا تجنگان نے فیروز کی بہت تعریف کی
فیروز نے کہا بدولت کا سحر کوئی روک سکتا ہے یہ باتیں کرتے ہوئے روانہ ہوئے رات بہت کم باقی
رہی ایک دریا کے کنارے پر صبح ہوئی تجنگان نے فیروز سے کہا اے شہنشاہ یہ دریا بہت بڑا ہے
فیروز نے کہا یہ دریا اصلی نہیں ہے بلکہ سحر کے ذریعہ سے بنا ہے تجنگان نے کہا یہاں دریاے سحر بنانے
سے کیا فائدہ ہے فیروز نے کہا معلوم ہوتا ہے اس دریا کے بعد کوئی طلسم واقع ہے تجنگان نے کہا آپ شاہ
طلسم سے ملاقات کیجئے فیروز نے کہا کیا فائدہ ہوگا تجنگان نے کہا اگر ملاقات ہو جاے گی تو کسی نہ کسی وقت کوئی
کام نکل ہی جاے گا فیروز نے جواب دیا کہ نہیں معلوم یہاں ملاقات کا کیا دستور ہے مزاج بادشاہ طلسم کا
کیسا ہے تجنگان نے کہا آپ ساحر ہیں اس دریا کے پار تشریف لیجئے سرحد طلسم پر پہونچکر اپنی اطلاع کرائیے گا
جب وہ نام نامی آپ کا سنیں گے تو ضرور آپ کے لینے کو آئیں گے فیروز نے کہا اے تجنگان بہت سے طلسم ایسے
ہیں کہ وہاں کے بادشاہ مجھ سے عناد رکھتے ہیں اگر انہیں سے کوئی ہوا تو اس وقت میں اس حالت میں ہوں
لشکر بھی میرے ہمراہ بہت کم ہے اگر کسی سے مقابلہ پڑا تو مشکل ہوگی یہ ذکر تھا کہ نوبت نقارے کی آواز آئی اور باجے
بجتے معلوم ہوئے فیروز حیران ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگا وسط دریا سے کشتیاں پیدا ہونے لگیں سب
نے دیکھا پہلے ایک کشتی پر کچھ ساحر تُرہے باجے بجاتے ہوئے ظاہر ہوئے بعد اُنکے کچھ ساحر نشان لئے ہوئے
دریا سے نکلے فیروز نے کہا اے تجنگان معلوم ہوتا ہے کہ سلطان طلسم آتا ہے تجنگان نے کہا بہت اچھی بات ہے
آپ سے ملاقات ہو جائیگی یہاں تو یہ گفتگو رہی وہاں قریب دو ہزار کشتیوں کے دریا سے نکلیں جب سب
کشتیاں نکل چکیں تو سب کے بعد ایک کشتی طلائی جواہر کار دریا سے برآمد ہوئی فیروز وغیرہ نے دیکھا اُس
کشتی پر ایک جوان قوی ہیکل تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ پہنے بہت سے خادم خدمتگار اسکے ہمراہ
دریا سے پیدا ہوا فیروز نے کہا اے تجنگان یہی بادشاہ طلسم ہے تجنگان نے کہا آپ بھی اپنا تخت پانی میں سے
چلئے اس سے ملاقات کیجئے فیروز نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے اگر وہ بلائے گا تو میں جاؤنگا یہ باتیں ہو رہی تھیں
کہ اُس بادشاہ کی نگاہ فیروز پر پڑی اپنے خادموں سے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بھی بادشاہ ہے
مگر تباہی کی حالت میں اس طرف آگیا ہے نہیں معلوم اس پر کیا مصیبت پڑی ہے یہ کہکر کہا اسکو میرے پاس
بلاکے لاؤ میں اس کی کیفیت دریافت کرونگا خادم چلے اُس نے کہا دیکھو کوئی کلمہ ایسا نہ آنے پائے جو اسکے

خلافت شان ہو جس طرح بادشاہوں سے عرض کرتے ہیں اُس طرح عرض کرنا پہلے میرا سلام کہنا پھر پیام دینا
خادموں نے کہا غلام اسی طرح عرض کرینگے یہ کہکے خادم فیروز کے پاس آئے ہاتھ باندھ کے کہا آپ کو ہمارے
شہنشاہ نے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر عنایت فرمایئے اور تھوڑی دیر کے واسطے یہاں تشریف لایئے تو دور از
عنایت نہ ہوگا فیروز نے کہا میں ابھی چلتا ہوں یہ کہکر سحر کا تخت دریا میں ڈال دیا کشتی کے پاس آیا وہ بادشاہ
بھی اُٹھ کھڑا ہوا فیروز کو بڑے اعزاز سے اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا آپ یہاں کیونکر تشریف لائے کیا اتفاق ہوا
فیروز نے اپنی کل کیفیت بیان کی اُس بادشاہ نے بہت افسوس کیا فیروز نے کہا اپنے نام نامی سے
آگاہ فرمایئے بادشاہ نے کہا میرا نام ملک اشراق آئینہ پرست ہے یہ طلسم میرے قبضے میں ہے فیروز
نے کہا اس طلسم کا کیا نام ہے اشراق نے کہا اسکو طلسم نطاق کہتے ہیں اب آپ تشریف لے چلینگے تو سب
عجائب و غرائب اُس کے ملاحظہ فرمایئے گا اب میں آپ کو نہیں جانے دونگا میں بھی ایک مدت سے مسلمانوں کا دشمن
تھا مگر موقع ہاتھ نہ آتا تھا جو ان لوگوں سے مقابلہ کروں اب آپ کا ذریعہ بہت اچھا ہاتھ آیا اسی بہانے سے
ان لوگوں سے مقابلہ کرونگا جہاں ہونگے وہاں سے گرفتار کرکے بلوالونگا سوا میرے پاس آنے کے اور کہیں
میں نہ آئیگا فیروز نے اسکے سحر کا امتحان کیا اپنے سے زیادہ پایا یقین ہوا کہ یہ اگر میری مدد کرے گا تو ضرور طلسم
دلوادیگا فیروز راضی ہو گیا اشراق نے زمرد ثانی کو پوچھا فیروز نے سب کیفیت زمرد کی بیان کی اشراق
نے کہا اب یہاں آپ کی خداوندی نہیں چلیگی ہمارے خداوند کو سجدہ کرنا پڑیگا فیروز نے کہا میں موجود ہوں
آپکے خداوند کو سجدہ کرونگا مگر جب انکی خدائی کا امتحان کرلونگا اشراق نے کہا اس کا آپ کو اختیار ہے
جسطرح مزاج میں آئے امتحان خداوندی کیجیے گا فیروز خاموش ہو گیا بختگان نے کہا اے شہنشاہ ہمکو سجدہ کرنے
سے انکار نہیں ہے مگر خداوند سے مدد مانگینگے جب وہ ہماری مدد کرینگے اور ہم اپنی مراد کو پہنچینگے تب ہم انکو
سجدہ کرینگے اشراق نے کہا ہمکو منظور ہے آپ ہمارے خداوند سے چلکر اپنی تمنا ظاہر کیجیے دیکھئے وہ کیا مدد کرتے
ہیں فیروز نے کہا میرے لشکر کو پیشتر بھجوا دیجیے تب میں بھی آپ کے ہمراہ چلوں اشراق آئینہ پرست
نے کہا میں آپ کی فوج کو پہلے روانہ کیے دیتا ہوں آپ بھی تشریف لے چلیے یہ کہکے اس نے خادموں سے
کہا وہ لوگ جو دریا کے کنارے کھڑے ہیں ان سب کو اپنے ہمراہ لے آؤ سب آخر اس طرف نے گئے یہاں کشتیاں
پانی میں غرق ہونے لگیں بختگان ذرا فیروز سے کہا اے شہنشاہ اب یہ کشتی بھی غرق ہو جائیگی فیروز نے
کہا ڈر کی بات نہیں ہے کشتیاں غرق نہیں ہوتی ہیں بلکہ راہ میں ہیں طلسم کے اندر جا کے پہنچینگی بختگان چپ
ہو رہا مگر دل میں خائف تھا کہتا تھا خیر ہو کشتی غرق آب ہو کے نہیں معلوم کیا گذرے یہ خیال کر رہا تھا
کہ اس کی کشتی بھی غرق ہوگئی بختگان فرط خوف سے بیہوش ہو گیا بڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھولی تو اپنے کو ایک
نفیس بارہ دری میں ایک پلنگ پر پایا دیکھا چند آدمی بیٹھے ہوئے رومال ہلا رہے ہیں لخلخہ سونگھا رہے ہیں
بختگان گھبرا کے اُٹھ بیٹھا خادم جو بیٹھے تھے اُن سے پوچھا میں کہاں ہوں شہنشاہ کیا ہوئے سب نے کہا
گھبرایئے نہیں سب ہیں آپ فرط خوف سے بیہوش ہو گئے تھے اس وجہ سے آپ کو یہاں لے آئے سب
صاحب ہمارے شہنشاہ کے پاس ہیں بختگان نے کہا میں بھی چلونگا خادم بختگان کو لیکر جہاں سب بیٹھے
تھے وہاں لائے بختگان نے دیکھا کہ بڑا دربار ہے ہزاروں آدمی لباس فاخرہ پہنے ہوئے بیٹھے ہیں اشراق
آئینہ پرست کے سر پر چتر زرین از خود گردش کر رہا ہے ایک ہما چتر نگار رہا ہے بختگان نے اشراق

کو سلام کیا اشراق نے کہا وزیر صاحب آپ بیہوش ہوگئے تھے یہ نہ تصور کیا کہ دریا میں کوئی جان کر غرق ہوتا ہی
بختگان نے جواب دیا کہ مجھے اُس وقت کچھ سجھائی نہ دیا کو شہنشاہ نے مجھے بہت کہا مگر میرا خوف دفع نہ ہوا
اشراق نے بیٹھنے کی اجازت دی بختگان حلقۂ وزرا میں جا کر بیٹھا مگر حیران حیران چار سو نگران کیفیت دربار
دیکھکر دل میں کہتا تھا آجتک ایسا مجمع کسی طلسم میں نہیں دیکھا یہ تو یہ خیال کر رہا تھا مگر اشراق نے فیروز
سے کہا اب خداوندی زیارت کو تشریف لے چلیے فیروز نے کہا میں ضرور جاؤنگا زمرد سے کہا آپ بھی
تشریف لیچلیے جو مزاج میں آئے امتحان خداوندی کر لیجیے فیروز زمرد کو لیکر اُٹھا بختگان و تورج بھی ہمراہ
ہوئے ایک تخت آیا اُس تخت پر اشراق آئینہ پرست نے زمرد و فیروز و تورج و بختگان کو بٹھایا
آپ دوسرے تخت پر بیٹھا تخت پر بیٹھا تخت روانہ ہوا تھوڑی دیر میں ایک مکان کے قریب پہونچے سب نے
دیکھا شیشے کا مکان بنا ہی دروازہ کسی سمت نظر نہیں آتا مکان کی نفاست حد بیان سے باہر ہی فیروز نے
زمرد سے کہا اس مکان کی نکھلی دیکھیے ایسا مکان آجتک نگاہ سے نہیں گذرا زمرد نے کہا یہ سب سحر کا بنا
ہوا ہی فیروز نے کہا سحر کا نہیں ہی یہ مکان اصلی شیشے کا بنا ہی اشراق نے کہا ابھی آپ لوگ یہاں
کے حالات سے واقف نہیں ہیں یہ مکان سحر کا نہیں بنا ہی بلکہ قدرت خداوندی کا نمونہ ہی جب اندر
تشریف لیچلیے گا تو اور تکلفات دیکھنے میں آئینگے یہ کہتا ہوا اشراق فیروز کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے
اُس مکان کے اندر آیا تورج وغیرہ بھی ہمراہ تھے وہان کے تکلفات بیان کرنا باعث طول ہی اشراق جب
مکان کے اندر پہونچا سب نے دیکھا میدان وسیع ہی ایک جانب باغ معلوم ہوتا ہی ایک حجرہ بھی باغ
میں بنا ہی اشراق اُس باغ میں آیا حجرے کے اندر گیا سب نے دیکھا ایک زینہ بنا ہی اشراق نے
کہا عرش پر جانیکا راستہ یہی ہی یہ کہکر پہلے آپ قدم زینے پر رکھا پھر فیروز و زمرد سے کہا آپ لوگ
بھی تشریف لایئے یہ سب بھی آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد زینہ ختم ہوا ایک میدان دکھائی دیا جیسے ہی اُس
میدان میں سب پہونچے ہوا سے سرد آئی کہ سب کی آنکھیں بند ہوگئیں تھوڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھلی
اپنے کو ایک بارہ دری میں پایا سب نے دیکھا سامنے ایک شخص قوی ہیکل بیٹھا ہی تمام جسم مانند آئینے
کے چمکتا ہی صورت نظر نہیں آتی ہی نگاہ نہیں ٹھہرتی اشراق نے سجدہ کیا فیروز سے کہا آپ بھی سجدہ
کیجیے فیروز ٹھہرا تھا کہ اُس آئینہ تن نے کہا اے فیروز ستارہ پیشانی تجھے میرا امتحان لینا منظور ہی میں ابھی
تجھے آدمی سے حیوان بنائے دیتا ہوں یہ کہکر اُس نے فیروز کی طرف دیکھا جسم تو اُس کا روشن تھا خیال
ہو گیا تو فیروز نے اپنی صورت خرس کی پائی سب کو بھی نظر آیا جہاں فیروز ٹھہرا تھا ایک خرس کھڑا ہی
بختگان ڈر کر ہٹا اُس خرس نے کہا میں آپ کو سجدہ کرتا ہوں آپ اپنا نام نامی بتایے میں اُس کی
عبادت کروں آواز آئی کہ منم خداوند آئینہ اندام اُس خرس نے جھک کے سجدہ کیا آئینہ
اندام نے زمرد سے کہا اے زمرد تو اپنی خداوندی پر نازاں ہی اب کوئی قدرت دکھا سب نے
دیکھا زمرد کی صورت بچہ خرس کی ہوگئی بختگان و فیروز و تورج کو بڑی ہنسی آئی زمرد نے بھی سجدہ کیا فوراً
صورت اصلی پر آگیا بختگان نے بخوف جلدی سے سجدہ کیا سب کا فر سجدہ کر کے الگ ہٹے آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق تو نے زمرد سبز قدم کو اپنے یہان پناہ دی اچھا نہ کیا اب خداوند کو اس نے
سجدہ کیا ہی تو خداوندی اُس کی مدد کرینگے ورنہ دل میں خداوند کے یہ تھا کہ اُس کو غیر کفن کے ہاتھ سے بدلت

و خواری قتل کرائین اسی وجہ سے آجتک مسلمانون کو زندہ رکھا مگر اب اس نے ہمین سجدہ کیا ہی ہم بھی اس کو
پناہ دینگے مسلمان ضرور یہان آئینگے خداوند سب کو برباد کر دینگے ایک دم مین سب فنا ہو جائینگے ان کی
روحون کو صاف و پاک کر کے پھر انکے قالبون مین داخل کرینگے جب وہ دوبارہ زندہ ہونگے تو خداوند کو سجدہ کرینگے
تجنگان سب باتین سنا کیا تھوڑی دیر تک اشراق وہان بیٹھا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق اب یہان بیٹھنا اچھا نہین ہی اس وقت چھ فرشتون سے ضروری کام ہین انھین بلانا ہے
اب تم چلے جاؤ اشراق نے فیروز و زمرد کو اپنے ہمراہ لیا کہا اب یہان سے آپ لوگ چلین مختصر
سیر طلسم کی ہو جائے گی سب اس کے ہمراہ باہر بارہ دری کے آئے سب کی آنکھین بند ہوئین تھوڑی دیر مین
جو آنکھین کھولین اپنے کو اسی زینے کے قریب پایا اشراق سب کو اپنے ہمراہ لیکر نیچے آیا اس مکان سے
باہر آکے سیر طلسم مین مشغول ہوئے سب طلسم کی سیر کرائی اپنے مکان کے قریب ہونچا فیروز سے کہا
اس مکان کو ملاحظہ فرمائیے فیروز نے مکان کو دیکھا مکان نہایت نفیس بنا تھا فیروز نے مکان کی تعریف کی
اشراق نے کہا آپ نے ابھی اس مکان کی شکل کو خیال نہین کیا ذرا بغور ملاحظہ فرمائیے یہ مکان کس چیز
کا بنا ہی اور کس جگہ قائم ہی فیروز نے جو خیال کیا تو مکان زمین سے بہت اونچا نظر آیا معلق دکھائی دیا
فیروز نے کہا یہ مکان معلق ہی اشراق نے کہا یہ آپ خوب جان سکتے ہین کہ یہ عمارت سحر نہین ہے
فیروز کہا ظاہر ہی کہ یہ مکان سحر سے نہین بنا ہی مگر نہین معلوم اس کے بنانے مین کیا صنعت صرف کی گئی ہی
جو معلق ہی اشراق نے کہا یہ سب قدرت خداوندی کا نمونہ ہی آپ یہ نہین بتا سکتے کہ یہ مکان کس چیز کا
بنا ہی فیروز نے بہت بہت خیال کیا تجنگان نے کہا مجھے یہ مکان شیشے کا معلوم ہوتا ہی اشراق تجنگان
وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر مکان کے قریب آیا دیوار کے قریب آکر کہا دیکھو کیا شے ہی تجنگان نے دیکھا
پانی کی دیوار بنی ہی پانی لہرین لے رہا ہی دیوار پر ہاتھ رکھا ہاتھ تر ہو گیا اشراق نے کہا اے تجنگان چلو مین
پانی لیکر پی جاؤ تمھاری عمر بڑھ جائیگی تجنگان نے چلو مین پانی لیکر پیا عجب ذائقہ اس پانی مین پایا سب
نے اس دیوار سے پانی لیکر پیا تجنگان نے کہا اے شہنشاہ واقعی آپ کے یہان جو شے ہی نایاب روزگار
ہی اور کیون نہ ہو جب خداوند یہان موجود ہین تو اور کسی شے کی کیا حقیقت ہی اشراق نے کہا آپ
لوگون کو اب تو میرے کہنے کا یقین آیا اور خداوند آئینہ اندام کو خداوندی مانا سب نے کہا ہان اب
اعتقاد کامل ہوا سب لوگ تو دیوار کو دیکھ رہے تھے مگر تورج اس دیوار کے ایک سرے تک ہونچا
دیکھا دیوار دوسری جانب کی دکھائی دیتی ہی اس کا رنگ سرخ ہی تورج اس طرف چلا گیا قریب جا کے دیکھا
تو پانی سرخ رنگ کا معلوم ہوا تورج اس دیوار کو دیکھ رہا تھا کہ برق کی ایک تخت اس کے سامنے آکے
اترا تورج نے دیکھا اس تخت پر ایک نازنین زیور جواہر سے لدی ہی تورج تاب نظارہ نہ لا سکا غش کھا کے
گرا نازنین نے جو تورج کو دیکھا اسکا بھی دل مائل ہوا اپنے تخت پر ڈال کے لیگئی جب باغ مین پہونچی تورج
کو ہوشیار کیا تورج کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا دیکھا سرہانے وہی نازنین بیٹھی ہی سر
اسکے زانو پر لئے ہی تورج اٹھ بیٹھا اس نازنین نے باہین گلے مین ڈال دین خواصین جو وہان موجود تھین یہ
حال دیکھکر ہٹ گئین تورج بھی فریفتہ تھا اسکی مراد بر آئی [illegible] ہاتھ بڑھانے کا خیال جو کیا تو وہ عورت
نازنین کی نہین ہی ایک بڈھیا [illegible] تورج بہت متعجب ہوا [illegible] ہاتھ نکال لیے

خیال جو کیا تو وہی نازنین معلوم ہوئی تورج نے چاہا مین پھر گلے مین ہاتھ ڈالون اُس نازنین نے کہا مین تیری
محبت کا امتحان کرتی تھی معلوم ہو گیا کہ تجھکو مجھسے محبت نہین ہی بلکہ تو صورت پرست ہی مین ایسے شخص
سے رسم نہین رکھتی تورج نے بہت کچھ خوشامد کی نازنین راضی ہوئی تورج نے اپنی مراد دل حاصل
کی نازنین پھر ویسی ہی صورت ہو گئی تورج سمجھا یہ امتحان محبت کرتی ہی اس خیال سے اُس نے انکار و انحراف نہ
کیا جب دن تمام ہوا تو اُس ضعیفہ نے کہا ای تورج اب تو کہین پوشیدہ ہو جا تورج نے کہا کیون کس کا ڈر ہے
ضعیفہ نے کہا اب شہنشاہ کے تشریف لانیکا وقت ہی وہ تشریف لائینگے اگر تجھے دیکھین گے تو بہت آزردہ ہونگے
تورج نے کہا پھر جہان حکم ہو مین اپنے تئین پوشیدہ کرون اُس ضعیفہ نے کہا تو میرے پاس آ مین تجھے
ابھی غائب کر دون تورج اُس کے پاس گیا ضعیفہ نے کہا اپنی آنکھین بند کر لے تورج نے آنکھین بند کین
ضعیفہ نے کہا آنکھین کھول دے اس نے آنکھین کھولین اپنے کو ایک باغ پر بہار مین پایا اور زیادہ گھبرایا اُٹھکر
بیٹھا دیکھا سامنے ایک عورت کمسن سانولی نہ حسین نہ بد شکل مناسب صورت کی ٹہل رہی ہی مگر آنکھین
چلبلین بہت ہمراہ مین زیور بھی بہت سا پہنے ہی تورج کو اُس کی صورت اچھی معلوم ہوئی اپنی جگہ سے
اٹھکر ٹہلنے لگا اُس عورت کی نگاہ جو تورج پر پڑی تورج نے اُسکی طرف دیکھا اُس نے مسکرا کے کہا اے
شخص میری طرف کیون دیکھتا ہی تورج نے کہا آپ کے جمال جہان آرا کی زیارت کرتا ہون اور خداوند
آئینہ اندام کی قدرت دیکھتا ہون کہ اُنھون نے ایسے حسین بھی خلق کیے ہین اُس عورت نے
کہا ای تورج میری طرف نہ دیکھ اور نہ مین تیری طرف دیکھون گی تورج نے کہا اس کا سبب فرمائیے
خلاصہ کیفیت بتلائیے اُس نے جواب دیا مجھے یہان مادر مہربان نے بھیجا ہی اگر مین تمہین دیکھکر ہنسون گی یا تم مجھے
دیکھکر ہنسوگے یہ سب خبر اُن کو معلوم ہو جائیگی وہ آفت برپا کرینگی تورج نے کہا انھین کیونکر معلوم ہوگا
آپ شوق سے ہنسیئے بولیئے یہان کون اطلاع کریگا عورت نے جواب دیا یہ خیال نہ کرنا جسقدر طلسم
مین عجائبات ہین یہ سب انھین کی ذات سے بنے ہین شہنشاہ کو سحر مین بالکل دخل نہین ہی مثل اوروں کے
وہ بھی سحر جانتے ہین یہ سب مادر مہربان نے بنایا ہی تورج نے کہا ہمارے شہنشاہ فیروز ستارہ میثاقی تو
اشراق کی بہت تعریف کرتے تھے فرماتے تھے کہ یہ مجھسے بڑے سحر جانتے ہین اور آپ یہ فرماتی ہین اُس
عورت نے کہا فیروز کیا سحر جانتا ہی اور اُسکا اُستاد بھی سامری کیا تھا ان سب لوگون کو مادر مہربان نے
[illegible] تعلیم کیا ہی ہمعصر سامری بھی مدت تک شاگرد رہا جب اُس کو کچھ نہ آیا تو نکال دیا وہ شہر سامری
مین پہونچا سامری نے کہا تو مجھے سجدہ کر وہ خداوند آئینہ اندام کو مانتا تھا اُس نے سامری کو سجدہ نہ کیا
سامری نے بہت چاہا کہ اُس کو ہلاک کرین مگر نہ ممکن ہوا بلکہ وہ سامری سے کیا چوٹ لگاتا سامری سے دس
شاگرد اُس کے تھے مگر ہمارے یہان کے لائق اُس کو سحر نہ آیا اس لیئے اُس کو یہان سے نکال دیا تھا تورج
نے کہا آپ کی مادر مہربان کیا سامری سے بھی بیشتر کی ہین ذرا اُنکا نام نامی مجھے بتا دیجیے اور اپنے اسم
مبارک سے بھی مجھے آگاہی دیجیے مین نے اکثر کتابون مین دیکھا ہی کہ چند آدمی جو زمانہ سامری کے اب تک حیات
ہین اُن کے نام لکھے ہین اُس عورت نے کہا میرا نام فرخ نگار جادو ہی اور اُن کا نام ملکہ سمن فام جادو ہے وہ
سامری سے بعد زمانہ کی ہین مین تو ابھی بہت ہی کمسن ہون جب مادر مہربان نے شہنشاہ کو شاہ طلسم بنا دیا
اور اس طلسم کے عجائب و غرائب بنائے اُس کے بعد جو حالات ہوئے اُن سے بھی مین آگاہ نہین

ہان مگر لوگون کی زبانی حالات سُنتے کہ والدہ ماجدہ نے اتنی عمر مین نو طلسم بنائے اور ہر ایک طلسم کی عمر
ایک ایک سو برس کی تھی سب کے بعد اس طلسم کو بنایا اس کی عمر خداوند نے ہمیشہ کی مقرر کر دی تھی اس
کو گزند پہونچ ہی نہین سکتا تورج نے کہا اے ملکہ فرخ نگار جادو اب بارہ دری کے اندر تشریف لیچلو فرخ نگار
نے کہا یہ ممکن نہین کہ مین تجھسے تخلیہ مین باتین کر سکون گو مین بھی تیرے عشق مین بیقرار ہون مگر مجبور ہون ناچار ہون
طلسم مین نہین چاہتا کیا کرون ابھی والدہ ماجدہ کو خبر ہو جائے وہ دوڑی آئینگی میری بری حالت بنائینگی
تم کو بھی سزا دینگی غضب ہو جائے گا تورج نے کہا مجھے سب منظور ہے حسرت دل تو نکل جائے گی
پھر جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے فرخ نگار بھی اس پر مائل تھی قریب آئی ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ بارہ دری مین لائی
تورج بیقرار تھا اس کے گلے مین ہاتھ ڈال دیے قریب تھا کہ مراد دلی حاصل کرے کہ برق چمکی
فرخ نگار تو سحر کر کے غرق زمین ہوئی تورج نے چاہا مین بھی اپنے تئین پوشیدہ کرون مگر کچھ بن نہ پڑا
نعرہ ہوا سمن فام جادو دو ہو تورج میرے حال سے تجھکو لوگون نے آگاہ بھی کیا مگر تجھے ذرا خوف میرا
نہ ہوا اب تجھے کیا سزا دیجائے تورج نے ہاتھ باندھے سمن فام کے پاؤن پر گرا سمن فام نے کہا اب ایسی
خطا نہ کرنا ورنہ تجھے سزائے سخت دونگی ابھی تیرے واسطے شہنشاہ سے بحث ہو رہی تھی تورج نے کہا
وہ بھی اس حال سے ماہر ہوگئے سمن فام نے کہا ماہر کیون نہ ہو جاتے ان کے ساتھ سے مین تجھکو اٹھا لائی تھی
وہ میرے خصائل سے بخوبی آگاہ ہین مجھے ان کا خوف نہین مگر محبت ان سے زیادہ ہے اس وجہ سے ان کا کہنا زیادہ
قبول کرتی ہون ابھی وہ کہتے تھے کہ تم نے غضب کیا ایک بادشاہ میرے یہان مہمان آیا ہے اس کے مصاحب کو
تم اٹھا لائین اب وہ مجھے بدنام کرے گا مین نے کہدیا کہ خاطر جمع رکھو مین اس سے منع کر دونگی وہ کبھی
زبان پر نہ لائے گا تورج نے کہا میری کیا مجال جو ایک شمہ اس راز کو ظاہر کرون سمن فام نے کہا
جب یہان سے جانا اور کوئی پوچھے تو کہدینا کہ مین عجائبات طلسم مین مبتلا ہو گیا تھا مین تجھکو شہنشاہ کے
ہمراہ کر دونگی اب شہنشاہ بھی تجھسے خائف رہینگے ہر وقت انہین یہ خوف رہے گا کہ یہ اظہار نہ کر دے تورج
نے کہا ایسا نہ ہو کہ اس دشمنی پر وہ مجھکو مار ڈالین سمن فام نے کہا خاطر جمع رکھو مین شہنشاہ سے اس
بات کو کہدونگی وہ خود تیری محافظت رکھینگے اور مین تجھکو روئین تن بنا دونگی کہ کوئی حربہ تجھپر تاثیر نہ کریگا
سحر مین بھی مبتلا نہ ہوگا تورج بہت خوش ہوا اپنے دل مین کہا جب مین روئین تن ہو جاؤنگا کسی کی مجال نہین
جو مجھسے مقابلہ کرے اور یہ بات بھی حاصل ہو جائیگی کہ مجھپر سحر بھی تاثیر نہ کریگا سمن فام جادو نے کہا اب
میرے ہمراہ چل مین تجھکو شہنشاہ کے ہمراہ کر دون وہ اپنے ہمراہ لیجائینگے سب کو ثابت ہوگا کہ یہ بیچارہ
طلسم مین گرفتار ہو گیا تھا جب شہنشاہ گئے تو اس کی رہائی کی تورج نے کہا جو آپ کی خوشی مجھے کیا عذر
ہے سمن فام نے تورج کو اپنے ہمراہ لیا تورج بخوف جان اس کے ہمراہ ہوا مگر دل کی عجب حالت تھی بڑی
کیفیت تھی فرخ نگار جادو کی یاد ستاتی تھی طبیعت گھبرائی تھی خوف کے مارے آہ بھی نہ کر سکتا
تھا خاموش چلا جاتا تھا جب سمن فام کسی مکان مین پہونچی تورج سے کہا آنکھین بند کر تورج نے
آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے تورج آنکھین کھول دے تورج نے آنکھین
کھولین دیکھا جہان سے گیا تھا اسی بارہ دری مین ہون سامنے اشراق جادو بیٹھا ہے تورج نے
اشراق جادو کو سلام کیا اشراق نے کہا اے تورج تم یہان کہان تورج نے سر جھکا کے کہا

مین آپ کے ساتھ سے الگ ہو کر عجائبات طلسم مین گرفتار ہو گیا ملکہ علم مجھکو وہان سے رہا کر کے لائین اگر ملکہ
تشریف نہ لے جاتین تو مین زندہ نہ بچتا اشراق جادو خاموش ہو رہا سمن فام نے کہا اے اشراق
تورج کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچنے پائے اگر اسے کوئی صدمہ پہونچے گا تو مجھے رنج ہوگا اور جب مین تجھسے رنجیدہ
ہونگی تو خداوند کا عتاب تجھپر نازل ہوگا سب طلسم درہم برہم ہو جائے گا اشراق نے کہا میری کیا
مجال ہو تورج کو کسی قسم کی تکلیف پہونچاؤن بلکہ پہلے سے بڑھکے اب خاطر کرون گا سمن فام نے کہا شب
کو اس کو یہان بھیجدینا اس وقت ابھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ اشراق نے کہا مین ضرور شب کو بھیجدون گا
مگر ایک خیال ہو کہ فیروز جو مجھسے پوچھین آپ میرے مصاحب کو کہان بھیجتے ہین تو مین اُن کو کیا جواب دونگا
سمن فام نے کہا تم کہدینا کہ یہ اس وقت خداوند کو سجدہ کرنے جاتا ہے اُنھین کی قدرت سے
اس نے عجائبات کی اسیری سے رہائی پائی ہو اس وقت اُن کے سجدے کو جاتا ہے اور تورج بھی کہدے
کہ مین سجدۂ خداوند کو جاتا ہون اشراق وہان سے اُٹھا تورج کو اپنے ہمراہ لیا فیروز
کے پاس آیا فیروز نے جو تورج کو دیکھا بہت متردد پایا کہا اے تورج خیر تو ہی تم کہان تھے تمھین
بہت بہت تلاش کیا اگر شہنشاہ خود تلاش کرنے نہ جاتے تو تمھارا پتہ نہ لگتا تورج نے کہا حقیقت تو یہ ہے
کہ اگر شہنشاہ نہ جاتے اور خداوند آئینہ اندام مدد نہ کرتے تو مین ہرگز قید سے رہائی نہ پاتا آپ لوگ جس
وقت دیوار کو دیکھ رہے تھے مین آگے بڑھ گیا اُس طرف جا کے ایک دیوار سرخ رنگ دیکھی مین نے چاہا
اس کو دیکھون کہ یہ دیوار کس چیز کی بنی ہوئی ہے یہ خیال کر کے دیوار کو ہاتھ لگایا ہاتھ لگاتے ہی اس دیوار مین پیوست
ہو گیا اے شہنشاہ میری عجب حالت تھی قریب تھا کہ دم نکل جائے مین نے خداوند کو پکارا فوراً شہنشاہ
تشریف لائے اور مجھکو اُس دیوار سے نکالا دیر تک خداوند کے پاس رہا جب ہوش درست
ہوئے خداوند نے کہا اب میرے سجدے کو فراموش نہ کرنا فیروز نے کہا اے تورج واقعی خداوند
ایسے ہی ہین مین تو دن بھر مین پچاس بار سجدہ کرتا ہون تورج نے کہا مین شب کو عبادت خداوند
آئینہ اندام مین بسر کرون گا اُنھین کے روبرو جا کے عبادت کرون گا فیروز نے کہا مین بھی تمھارے
ہمراہ چلونگا اشراق نے کہا یہ ممکن نہین کہ دو آدمی ملکر شب بھر خداوند کے سامنے عبادت کرین جو شخص
شب بھر عبادت کرتا ہے صبح کو اُسے فرشتے بہشت کی سیر کو لیجاتے ہین اور جب دو آدمی ہوتے ہین تو سیر
بہشت سے دونون محروم رہتے ہین اس سے بہتر یہ ہے کہ آٹھ روز تک تورج عبادت کرین اور آٹھ روز تک
آپ عبادت کرین فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہے مین اس راز سے آگاہ نہ تھا اس وجہ سے
یہ کہتا تھا اب مین بعد آٹھ روز کے جا کر عبادت کرون گا اشراق نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ
جب خداوند کو منظور ہوتا ہے تو وہ خود بلاتے ہین جب تک خداوند طلب نہ کرین لازم ہے کہ وہان نہ جائے
فیروز نے کہا اگر عبادت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو بھی نہ جائے اشراق نے کہا کبھی نہ جائے اپنے
گھر مین عبادت کرے وہان نہ جائے اور زیارت کے واسطے یہ بات ہے کہ تھوڑی دیر کے واسطے وہان جا کر
سجدہ کر آئے زیادہ نہ ٹھہرے جب پھر سے شخص کو وہ حکم دیتے ہین کہ اب تمھارے ٹھہرنے کا موقع
نہین ہے چلے جاؤ تو اور لوگون کی کیا حقیقت ہے فیروز نے کہا آپ آداب عبادت خداوند
مجھکو تعلیم فرمادین اور اصول مذہب سے آگاہ کر دین تا مجھے کسی وقت مین کوئی خطا نہ ہو اشراق نے

کہا تم ایک روز خداوندی کی خدمت مین تھوڑی دیر کے واسطے جاؤ اُنسے یہ باتین کرو وہ سب امور ایک دم
مین تعلیم کر دین گے فیروز نے کہا جب آپ کا حکم ہوگا مین خدمت خداوند مین جاؤن گا اُن کو سجدہ کرون گا
اشراق نے کہا جب مین کل صبح کو سیر جنت کے واسطے جاؤن گا تو کل ہا مین خداوند سے طے کرلون گا
فیروز خاموش ہو رہا تجنگان نے اہل اسلام کا ذکر چھیڑ دیا اشراق نے کہا اے تجنگان تم جو اِس قدر
جرأت و ہمت مسلمانون کی بیان کرتے ہو یہ سب بیکار ہے جسوقت مین چاہونگا سب مسلمانون کو گرفتار
کرونگا تجنگان نے کہا پھر اُن لوگون کی جلدی فکر کیجیے کہ ہمارے شہنشاہ فیروز کا طلسم اُن سب کے
قبضے سے نکلے انکی سلطنت اُن کو ملے اشراق نے کہا ویسے سو طلسمون کی بادشاہت مین اِسوقت
فیروز کو دیتا ہون جس مقام پر کہین مین طلسم تیار کر دون اُس کے سیاہ و سفید کا اُن کو اختیار رہے خزانہ
اُس طلسم سے زیادہ فراہم کر دون فوج وہان سے زیادہ اُن کو دون عجائبات کہین افزون ہون جملہ
باتین وہان سے زیادہ ہون وہ ایک طلسم تھا یہان سو طلسم ہون وہ طلسم ایسا تھا کہ جو فتح ہوگیا یہ ایسا ہوگا
کبھی کسی سے فتح نہ ہوسکے اُن کے طلسم مین اب کیا رہا ہے جو یہ وہان جانے کو کہتے ہین فیروز نے کہا مجھے منظور ہے
آپ مجھے ویسا ہی طلسم بنا دیجیے مگر غرض مسلمانون سے ضرور لون گا اشراق نے کہا یہ تو مین خود
چاہتا ہون کہ کوئی حیلہ مجھکو ایسا ملے جس کی وجہ سے مین مسلمانون سے مقابلہ کرون مگر خداوند نے مجھے
یہ فرمایا ہے کہ عنقریب مسلمان یہین آئین گے خداوند اُن کو راہ راست پر لائین گے زمرد کے پریشان کرنے
کو ابتک اُنھین گمراہ رکھا مگر اب زمرد نے ہمکو سجدہ کیا اب ہم مسلمانون کو بھی ٹھیک کیے دیتے ہین اِس
وجہ سے مین وہان نہین جاسکتا ہون مسلمان خود یہان آئین گے اور اب مجھکو آپ سے کمال محبت
ہوگئی ہے مین نہین چاہتا کہ آپ مجھسے جدا ہو کر رہین اِس واسطے اپنے طلسم کی سرحد سے ملحق آپ کے
واسطے طلسم تیار کرتا ہون فیروز نے کہا وہ زمین کس کی سرحد مین ہے اشراق نے کہا یہ زمین
ماہتاب کی سرحد مین ہے ماہتاب بھی صاحب طلسم ہے مگر وہ زمین بالکل بیکار ہے اُس زمین پر زراعت
نہین ہوتی ہے اور کسی کام کی بھی نہین ہے میدان بہت وسیع ہے قریب پہاڑ ہے اُس کے قریب کی زمین
بیکار پڑی ہے اُسی پر آپ کو طلسم بنا دونگا فیروز نے کہا اگر ماہتاب جھگڑے تو آپ کیا جواب دیجیے گا
اشراق نے کہا ماہتاب کی مجال نہین جو کچھ کہہ سکے اُس کا بھائی آفتاب ہزار سر ہمیشہ جبتک اِس
طلسم کا بادشاہ رہا برابر ہمین خراج دیا کیا جب سے وہ آپ کے یہان جاکر قید ہوگیا اور ماہتاب تخت نشین
ہوا اُس نے خراج نہین دیا چونکہ جزو معاملہ تھا اِس وجہ سے ہمنے بھی کچھ نہ کی ورنہ جب چاہتے اُس
کے طلسم کو خالی کرا لیتے فیروز نے کہا مین نے ماہتاب کی بہت کچھ تعریف سنی ہے کہ وہ سحر خوب
جانتا ہے اور حکمت مین بھی دخل رکھتا ہے اُس نے طلسم کو بہت زور دیا ہے اشراق نے کہا یہ مجال نہین ہے
جو وہ میرے معاملے مین دخل دے سکے آپ کل میرے ہمراہ تشریف لیچلیے مین طلسم کی تیاری
کل سے شروع کر دون ایک سال کے عرصے مین طلسم تیار ہوگا مین آپ کو کتاب طلسم بنا دونگا
سب آپ کے مطیع ہون گے جسقدر فرمایئے گا اُسقدر عمر طلسم مع آپ کی عمر کے مقرر کر دی جائیگی
فیروز نے کہا جسقدر عمر آپ کے طلسم کی ہو اُسی قدر مقرر فرمایئے گا اشراق نے کہا میرا
طلسم تو ہمیشہ یون ہی رہے گا اور مین بھی ہمیشہ زندہ رہون گا آپ کے واسطے ایسا مین

نہین کر سکتا ہون یہ اختیار خداوند کو ہی ہے مین صرف ایک لاکھ برس تک کسی کی عمر بڑھا سکتا ہون زیادہ کا اختیار
نہین ہے آپ خداوند کے پاس جایئے گا اُن سے منت کیجیے گا یقین ہے کہ وہ ضرور آپ کا کہنا قبول کرین خاطر آپ
کی نہ اول کرینگے مین بھی سفارش کرون گا جہانتک کہا جائیگا کہون گا یقین تو ہے ایسا ہو جائے اور آپ کو بھی عمر
دوامی خداوند سے عنایت ہو فیروز نے کہا مین یہ بھی چاہتا ہون کہ زمرد ثانی کو کوئی ایسا منصب ملجائے کہ
کہ یہ اپنے اختیارات قدیم کے موافق کام کرین اشراق نے کہا اختیارات قدیم کیسے فیروز نے
کہا جیسے یہ خداوندی کرتے تھے اب بھی کوئی عہدہ ایسا ہی ان کو ملجائے کہ ان کی بھی خاطر شکنی نہ ہو اشراق نے
کہا ان سے خداوند آزردہ ہین ان کے واسطے کبھی کوئی بات نہ کرینگے یہی بڑی بات ہوئی کہ ان کی خطا معاف
ہوگئی مجھکو تو اسی بات مین شک تھا مگر مین ان کے واسطے بھی ایک طلسم بنا دون گا زمرد ثانی نے کہا
مجھے طلسم کی ضرورت نہین جو میری مراد ہے آپ اُس کی کوشش کر دیجیے اشراق نے کہا اُس
کو بیان کرو زمرد نے کہا آپ حمزہ ثانی کو گرفتار کر کے میرے حوالے کر دیجیے مین آپ کے
طلسم سے چلا جاؤن اشراق نے جواب دیا اگر خداوند کا حکم ہو گا تو ایسا بھی کرون گا فیروز نے اشارے
سے کہا اے زمرد تم خاموش رہو مین تمھارے بارے مین سفارش کرتا ہون تم کیون اسقدر مضطرب ہوتے
ہو زمرد خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اے شہنشاہ آپ نے کہا خداوند کو سجدہ کرو زمرد ثانی نے خداوند کو سجدہ
بھی کیا اور جو جو باتین آپ نے بیان کین وہ سب زمرد نے قبول کین اب خداوند اس امر کی اجازت کیون
نہ دینگے اشراق نے کہا خداوند ان سے بہت آزردہ ہین انھون نے دعوی خداوندی کیا اور یہ
بات سواے خداوند کے اور کسی کو شایان نہین ہے فیروز نے کہا اب تو آپ کی تقصیر بھی عفو ہوگئی
خداوند آپ سے راضی بھی ہوئے اب کیا انکار ہے اشراق نے کہا جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا
ابھی آپ اس بات مین دخل نہ دیجیے فیروز نے کہا اے شہنشاہ آپ خوب جانتے ہین کہ مین نے
اپنا تمام گھر برباد کیا محض زمرد کی وجہ سے برباد کیا ہے اور اُنھین کا مطلب نہ ہو مین اس بات کو گوارا نہ
کرون گا اشراق نے کہا مین آپ سے اس کی بابت الگ کچھ باتین کرون گا یہ کہکر فیروز کو اپنے ہمراہ لیا
تخلیہ مین آیا کہا خداوند نے چشم نمائی فرمائی ہے اور مجھے بھی تاکید کر دی ہے کہ جہانتک ہو زمرد کو میرے قہر و غضب
سے ڈراتے رہو تقصیر تو عفو ہوگئی ہے اور جو کچھ زمرد مانگے گا خداوند دینگے مگر جب یہ اپنی خدائی سے توبہ کریگا
اور بصدق دل خداوند کو بخداوندی مانیگا فیروز نے کہا اب اُس کا قلب صاف ہے اشراق نے
کہا اُس کا قلب ابھی صاف نہین ہے اگر اس وقت اُس کو حکومت ملجائے اور سر حمزہ اُس کے ہاتھ آئے وہ پھر جائے یہان
جبتک یہان رہے گا اُسوقت تک بخوف جان پرستش خداوند کریگا جب یہان سے چلا جائیگا پھر
دعوے خداوندی کریگا آپ اس کے دل کی حالت سے ابھی آگاہ نہین ہین مین خوب جانتا ہون فیروز
خاموش ہو رہا اشراق نے کہا آپ تنہائی مین اس کو سمجھا دیجیے فیروز نے کہا آج مین اُسکو
تاکید کرون گا یقین ہے میرے سمجھانے سے راہ راست پر آجائے اور اطاعت خداوندی اختیار کرے
اشراق نے کہا اگر آپ کے سمجھانے سے راہ راست پر آجائے گا تو مین آج ہی اس کے واسطے
کوشش کرون گا اور حمزہ کو گرفتار کرا دون گا فیروز و اشراق یہ باتین کرتے ہوئے دربار مین
آئے اشراق اپنے تخت پر گیا فیروز زمرد کے پاس آیا کہا آپ نے دیکھا اس وقت

اشتراق نے کیا کیا باتیں کی ہیں اور مجھے تنہائی میں لیجا کر تمھاری نسبت کیا کہا ہی زمرد نے کہا میرا دل
نہیں چاہتا ہی کہ میں یہاں رہوں آج یہاں سے چلا جاؤنگا کسی اور اقلیم میں جا کر مدد چاہوں گا وہاں کچھ
بندوبست کروں گا آپ یہاں تشریف رکھیے فیروز نے کہا مجھ سے یہ نہ ہوگا کہ آپ کا ساتھ چھوڑ دوں اور یہاں رہوں
زمرد نے کہا آپ کے واسطے یہاں طلسم بنے گا اور حکومت ملیگی میرا کیا مطلب نکلتا ہے اگر آپ میری مدد کیجئے گا
تو اشتراق کے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ یہیں تشریف رکھیے اور مجھے جانے کی اجازت
دیجیے میں بخشگان کو اپنے ہمراہ لیکر کسی جانب چلا جاؤں گا فیروز نے کہا اگر آپ بھی یہاں مثل
میرے سمجھے جائیں تو تشریف رکھیے گا زمرد نے کہا ضرور رہوں گا فیروز نے کہا اس بات
میں چند شرطیں ہیں اگر ان شرائط کو منظور فرمایئے تو مجھ سے بڑھ کے آپ کی قدر اس طلسم میں ہوگی
زمرد نے کہا میں سب شرطیں قبول کروں گا فیروز نے کئی مرتبہ زمرد سے اقرار کرایا جب دیکھا کہ اب
زمرد بصدق دل کہہ رہا ہی تب کہا کہ آپ کے دل میں اعتقاد خداوند آئینہ اندام جادو اچھی طرح سے
نہیں ہی اور اپنی خداوندی کا ابھی تک دعوے ہی اگر آپ خداوند کی خدائی کا اعتقاد کیجیے اور اُن کی پرستش
سچے دل سے قبول فرمایئے اور اپنے تئیں اُن کا بندہ تصور کیجیے تو جو بات میرے واسطے ہی اس سے زیادہ
آپ کے واسطے ہو زمرد نے کہا میں صدق دل سے اُن کی پرستش کروں گا اور اُنھیں اپنا خداوند جانونگا
فیروز نے کہا اس کا اعتبار کیونکر ہو کہ آپ اُن کو بصدق دل خداوند جانتے ہیں زمرد نے کہا آپ مجھے
اُن کے پاس لیچلیے اگر وہ خداوند اصل ہیں تو اُن پر یہ حال ظاہر ہو جائیگا فیروز نے کہا بہت اچھی بات
ہی میں ابھی اشتراق سے کہتا ہوں یہ کہکر فیروز اشتراق کے پاس آیا کہا میں نے زمرد کو راضی کیا
ہی اب وہ بصدق دل اطاعت خداوندی قبول کرتا ہی میں نے اس بات کو مکرر کہا کہ تمھارے دل کی کیفیت
کیونکر معلوم ہو اُس نے کہا مجھے خداوندی خدمت میں لیچلو اگر وہ سچے خداوند ہیں تو ضرور جان لیں گے
کہ میرے دل کی کیا کیفیت ہی لہذا آپ اس وقت اُس کو خداوند کے پاس لیچلیے دیکھیے وہ کیا فرماتے
ہیں اشتراق نے کہا اس وقت وہاں جانیکا موقع نہیں ہی اِس وقت نورج پڑا ہے عبادت
جائیگا دوسرے کی اندر آنے کی اجازت نہ ہوگی صبح کو چلیے گا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی فیروز
خاموش ہو رہا اشتراق نے نورج سے کہا اے نورج اب رات زیادہ آگئی ہی تم جاؤ نورج حاضرین
دربار سے رخصت ہوا باہر آتے ہی ایک پنجہ آکر اُس کو اُٹھا لیگیا نورج بیہوش ہو گیا تھا جب اس کو ہوش
آیا اپنے کو سمن فام جادو کے پاس پایا سمن فام نے کہا اے نورج اتنی دیر کیوں لگائی
میں دیر سے تیری منتظر تھی اگر اور دم بھر نہ آتا تو میں دربار کے اندر سے تجھے لے آتی نورج نے کہا زمرد
ثانی جو ہمارے ہمراہ آیا ہی اُس کو پرستش خداوندی سے انکار ہی اور کچھ مطالب بھی رکھتا ہے
شہنشاہ سے آج کہتا تھا کہ میرے مطالب کی کوشش فرمایئے اُنھوں نے انکار کیا یہ بات فرمائی
کہ جب تک تم خداوند کو بصدق دل پرستش نہ کروگے اُس وقت تک تمھیں اپنے مطالب پر کامیابی
حاصل نہ ہوگی اُس نے بصدق دل مذہب آئینہ پرستی قبول کیا ہی اب کل اُس کو خداوند کے
پاس لیجائیں گے وہ اُس کے دل کا حال دریافت کریں گے سمن فام نے کہا اگر مذہب آئینہ پرستی قبول
نہ کریگا تو اپنی جان سے جائیگا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا نورج نے کہا اُس سے

مطالب بھی بہت ہین اور وہ مسلمانون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہو چکا ہی یقین ہی مذہب آئینہ پرستی قبول
کرےگا اور اطاعت بسر و چشم خداوند آئینہ اندام کی کریگا سمن فام نے کہا جیسا ہوگا صبح کو دیکھا جائے گا
اس وقت ایسی باتین نہ کرو رات بہت کم باقی ہی یہ کہکر اس نے صراحی شراب کی اُٹھائی اپنے ہاتھ سے دو جام
بھر کے تورج کو دیے بعد اُس کے دس بارہ جام آپ پیے پھر تورج کو اور شراب پلائی جب دونون
کو نشہ ہوا آپس مین بغلگیر ہوئے راز و نیاز کی باتین ہونے لگین اسی طرح شب بسر ہوئی رات گذری سحر
ہوئی تورج نے کہا اب مجھکو ہو جانے دیجیے مین اس وقت خداوند کے پاس جاؤنگا دیکھون زمرد کی کیا
کیفیت ہوئی ہی سمن فام نے کہا ارے مین خود تجھکو ہو جانے دیتی ہون اسقدر جلدی کی کیا ضرورت ہے
معلوم ہوتا ہی میری صحبت سے تجھکو نفرت ہی اگر اُسی صورت پر رہتی جو تجھکو دکھائی تھی تو ہر وقت تو مجھے
پاس سے نہ جاتا مانند چاکران کمترین حاضر رہتا مین نے جو اپنی صورت اصلی دکھائی تجھے نفرت ہوگئی تورج
نے کہا یہ آپ کیا خیال فرماتی ہین آپ کی صورت اِس حال مین ہزار درجہ اُس شکل سے بہتر ہے
جو آپ نے دکھائی تھی مین اُس سے بڑھ کر ترجیح دیتا ہون سمن فام نے کہا ایسی باتین مین نے
بہت سنی ہین اگر تجھے رغبت اِس صورت پر ہوتی تو جسوقت مین نے اپنی صورت اصلی ظاہر کی
تھی تو کبھی ہاتھ نہ نکال لیتا تورج نے کہا مین نے رعب حسن سے ایسا کیا تھا سمن فام خاموش
ہو رہی تورج کو اپنے ہمراہ میدان مین لائی کہا اے تورج آنکھین بند کرو تورج نے آنکھین بند کین تھوڑی
دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے تورج آنکھین کھولدو تورج نے آنکھین جو کھولین اپنے کو در دار الامارہ
شاہی پر پایا تورج اندر آیا اشراق جادو نے کہا اے تورج بہشت کی سیر خوب کی ہوگی تورج نے
کہا اے شہریار مین نے وہ وہ عجائبات و غرائبات دیکھے جو آج تک خواب مین بھی نظر نہ آئے تھے واقعی
خداوند کی قدرت کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہی فیروز نے اُٹھکر تورج کے پاؤن چوم لیے تورج نے کہا اے
شہنشاہ اب کیا ارادہ ہے زمرد ثانی نے جو کچھ کل کہا تھا آج اُس کی تصدیق کے واسطے چلیے گا
یا نہین اشراق کہا صرف تمہارا راستہ دیکھتے تھے اب زمرد سے کہو تورج نے زمرد
سے کہا اب تشریف لے چلیے اور خداوند کے روبرو اپنے فرمانے کی تصدیق کرا دیجیے زمرد اُٹھا اشراق
نے بھی دربار برخاست کیا فیروز و تجنگان ہمراہ ہوئے اشراق اُس مکان جلبی
تک آیا زینے پر گیا وہان سب پر بیہوشی طاری ہوئی جب سب کی آنکھین کھلین تو اپنے کو آئینہ اندام
کے پاس پایا سب نے سجدے کو سر جھکایا جب سب فارغ سجدے سے سر اُٹھا چکے تو اشراق
نے کہا یا خداوند زمرد ثانی نے آپ کی اطاعت بدل قبول کی ہی اور اپنے دعوے سے انکار کیا
ہے اپنے تئین آپ کا بندۂ ذلیل تصور کرتا ہی جو لوگون کو اس کے کہنے کا اعتبار نہین ہے اور بد گمانی کا
گمان کرتے ہین اب آپ فرمائیے کہ زمرد سچ کہتا ہی یا غلط کہتا ہی آئینہ اندام نے کہا جب
تک میرے طلسم مین ہی اُس وقت تک اس کو میری خدائی کا اقرار ہی جب یہان سے اور جگہ جائیگا
تو یہ بات اس کے دل سے جاتی رہیگی اور میری خداوندی کو بھلا دیگا اشراق نے زمرد
کی طرف دیکھا زمرد نے کہا مجھسے ایسی خطا کبھی نہ ہوگی مین ہر جگہ پر پرستش خداوند سے غافل نہ ہونگا
آئینہ اندام نے کہا مین نے تیرے دل مین یہ بات پیدا نہین کی ہی جو تو راہ راست پر

آپ نے مجھے منظور ہی کہ تجھکو جہنم مین بھیجون تو نے بڑا گناہ کیا ہی مدت تک دعوی خدائی کرتا رہا تیرا باپ اِسس
وقت تک جہنم مین جل رہا ہی زمرد نے کہا مین تو بصدق اقرار کرتا ہون کہ مین نے آپ کی خداوندی کو قبول
کیا آئینہ اندام نے کہا مین کیونکر تیرے کہنے کا یقین کرون جب تک مین تیرے دل مین نور ایمان پیدا
نہ کرون گا اُس وقت تک تو میری خداوندی کا کیونکر یقین لاسکے گا زمرد نے چاہا مین پھر کچھ کہون کہ نخجگان
قریب آیا جھک کر زمرد کے کان مین کہا بڑھ کے اُس کے قدمون پر گر پڑیے اور کہئیے کہ میرے دل مین نور
ایمان پیدا کر دیجیے زمرد آگے بڑھا آئینہ اندام نے کہا نخجگان کے کہنے سے تو میری طرف آتا ہے
زمرد نے کہا یا خداوند مجھے پہلے اِس بات کا خیال نہ تھا اور جلال خداوندی سے خائف تھا اب میری
خطا معاف فرمائیے اور نور ایمان میرے دل مین پیدا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز تیرے
دل مین نور ایمان نہ پیدا کرون گا زمرد نے اپنی جبین آئینہ اندام کے پاؤن پر گرا دیا
بہت کچھ منت وسماجت کی فیروز نے اشراق سے بڑھ کے کہا آپ کچھ سفارش
نہیں کرتے مین یہی موقع ہی جو کچھ کہنا ہو کہدیجیے آپ کا کہنا خداوند قبول کرین گے اُس کی تقصیر عفو
فرمائین گے اشراق نے کہا آپ کی خاطر سے مین کہتا ہون شاید میرا کہنا قبول کرین یہ کہکر
اشراق آگے بڑھا کہا یا خداوند اب زمرد کی خطا معاف فرمائیے اور اُس کے دل مین
نور ایمان پیدا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق معاملات خدائی مین دخل نہ دو
جو ہمارے مزاج مین آتا ہی اپنے بندون کے حق مین کرتے ہین تمکو کیا ضرورت ہے جو زمرد کی سفارش
کرتے ہو اشراق ڈر گیا وہان سے ہٹ آیا فیروز سے کہا آپنے اسوقت مجھے بھیجکر مزاج خداوند
برہم کر دیا اب عفو تقصیر محال ہی فیروز نے کہا مین یہ سمجھتا تھا کہ آپ کے کہنے کو رد نہ
کرین گے ضرور قبول کرین گے زمرد کی تقصیر عفو ہو جائیگی مراد دل بر آئیگی مگر اُنھون نے آپ کے کہنے
کو بھی ٹال دیا اب کیا ہو سکتا ہی اشراق نے کہا اب ایک تدبیر باقی ہی اگر وہ ہو تو شاید خداوند
قبول کرکے نور ایمان اُس کے دل مین پیدا کر دین فیروز نے کہا وہ کیا تدبیر ہے جلد فرمائیے
دیر نہ لگائیے اشراق نے کہا اگر ملکہ سمن فام جادو اور ملکہ فرخ نگار جادو آکر خداوند سے کہین
اور زمرد کی سفارش کرین تو خداوند نور ایمان اُس کے دل مین پیدا کر دین فیروز نے کہا وہان تک کسکی
رسائی ہی اور کون جا سکتا ہی یہ دونون صاحب کہان مقیم ہین کون ہین اشراق نے کہا مین اپنے یہان
کا ذکر کرتا ہون فیروز نے جواب دیا کہ پھر آپ سے بہتر اُن سے کون کہہ سکیگا اشراق نے کہا اگر مین
کہون گا تو خداوند کے خلاف ہوگا اُن کو معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا پھر اور کون کہہ سکتا ہی اگر اجازت
ہو تو مین ایک عرضداشت لکھکر لے جاؤن ملکہ عالم کی خدمت مین پہنچاؤن یقین ہے رحم آ جائے
عرض قبول ہو مدعائے دل حصول ہو اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہی مین اس بابت کچھ
نہین کہہ سکتا ہون فیروز وہان سے روانہ ہوا اپنے مقام پر آیا اُسی وقت اس نے ایک عرضداشت
تحریر کی مضمون اُس کا یہ تھا کہ خداوند اپنے ایک بندہ سے آزردہ ہین اور مین اُس کو عزیز رکھتا ہون مین
نے آپکے یہان پناہ لی ہی خداوند کو سجدہ کیا ہی مذہب آئینہ پرستی اختیار کیا ہی اگر آپ اُس کی سفارش
فرما دین تو خداوند اُسکے قلب مین نور ایمان اُتار دین اور اُس کی مراد بر آئین جب عرضداشت

تمام ہوئی تو خود دلبر اشراق کے مکان پر گیا یہاں ڈیوڑھی پر بہت سے دربان سپاہی چوبدار جمع تھے
فیروز کو جو سب نے آتے ہوئے دیکھا قاعدے سے کھڑے ہو گئے سب نے جھک کے سلام کیا فیروز
نے کہا محلدار کو بلا دو مجھے ایک عریضہ ملکۂ عالم کی خدمت میں بھیجنا ہے فوراً سب نے محلدار کو بلایا محلدار آئی فیروز
نے وہی عریضہ محلدار کے ہاتھ میں دیکر کہا اس عریضہ کو ملکۂ عالم کی خدمت میں پہونچانا جو حکم وہ ارشاد
فرمائیں مجھے آکر کہہ جانا محلدار عریضہ لیکر اندر آئی سمن فام کو دیا کہا حضور نجہ بادشاہ آج کل شہنشاہ
کے یہاں مہمان ہے اُس نے یہ عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے سمن فام نے عریضہ لیا پڑھا
مضمون سے آگاہ ہوئی کہا اے محلدار فیروز سے جا کر کہو مجھے تمہاری خاطر منظور ہے اس وجہ سے میں اس
خطاوار کی سفارش کرتی ہوں ورنہ ایسے لوگوں کے واسطے میں ہرگز نہیں کہتی ہوں تم جاؤ اسکا انتظام
ہو جائیگا محلدار نے سب کیفیت فیروز سے آکر بیان کی فیروز وہاں سے روانہ ہوا آئینہ اندام کے محل
پر آیا دیکھا زمرد کی وہی حالت ہے آئینہ اندام کے پیروں پر سر رکھے پڑا ہے آئینہ اندام غصہ میں کلمات
خشن بک رہا ہے فیروز جو آیا آئینہ اندام نے کہا او فیروز تو کیا یہ جانتا ہے کہ مجھے کسی کے دل کا حال نہیں
معلوم ہوتا ہے ارے میں خداوند ہوں ہر ایک شخص کے دل کی کیفیت مجھ پر آئینہ ہے مجھے کس نے کہا تھا
کہ تو سمن فام کے پاس جا اور رہائی کی کوشش کر اگر تو زمرد کو دوست رکھتا ہے تو میرے سامنے
سے ہٹ جا ورنہ تیرا بھی یہی حال کر دوں گا نور ایمان تیرے دل سے نکال لوں گا فیروز دوڑ کے پاؤں پر گر پڑا کہا
یا خداوند میں یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نہ ہو جو آپ کی خدائی کو نہ مانے آئینہ اندام نے کہا
اے فیروز میں تیرے دل کی کیفیت سے آگاہ ہوں کہ صدق دل آئینہ پرست ہے اگر رموز خداوندی میں
تجھے کیا دخل ہے نہیں معلوم میں کس واسطے ایک کو کافر بناتا ہوں اور کس لیے ایک کو ایماندار بناتا ہوں اب
دیکھنا جب مسلمان یہاں آئینگے اُن کی روحیں نکال لوں گا پھر سب کی روحیں صاف کر کے انکے قالب میں
پہونچاؤں گا دلوں میں سب کے نور ایمان پیدا کر دونگا وہ سب بھی آئینہ پرست ہو جائیں گے جو اُن سب میں
سردار ہے جس کا نام حمزۂ ثانی ہے اُس کو اپنا وزیر خاص قرار دونگا وہ لائق اسی کے ہے بڑا صاحب عقل ہے فیروز
یہ باتیں سن رہا تھا کہ غیب سے ایک پردہ گرا آئینہ اندام نے اپنے پاس سے زمرد اور فیروز کو ہٹایا
کہا تم لوگ اس پردے کے باہر ٹھہرو میں تھوڑی دیر میں سب سے باتیں کروں گا فیروز زمرد پردے
کے باہر آئے دیر تک وہ پردہ پڑا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو پردہ خود اُٹھ گیا سب نے پھر آئینہ اندام
کو سجدہ کیا آئینہ اندام نے زمرد دنال کو اپنے قریب بلایا ہاتھ بڑھا کے ایک صراحی شراب کی اُٹھائی
گلاس میں شراب بھری زمرد سے کہا شراب کو پی جا زمرد نے اُس جام کو پیا پیتے ہی عجیب کیفیت
ہو گئی آئینہ اندام کے روبرو سر جھکایا تلوار کھینچ کے رکھ دی کہا یا خداوند آپ مجھکو قتل کریں میں نے بڑی
خطا کی اب ایسی خطا نہ ہوگی اگر آپ مجھے فنا کر دیں گے تو میں حیات ابدی پاؤں گا مجھے اس وقت عجب
سیر نظر آتی ہے باغ پر بہار دکھائی دیتا ہے حسینان مہ جبین میری طرف دیکھکر اشارے کرتی ہیں کہتی ہیں
تو نے اطاعت خداوند اختیار کی اب ہم تیرے تابعدار ہیں کیوں خداوند یہ کون لوگ ہیں آئینہ اندام
نے کہا میں نے اس وقت تیرے آگے سے پردے حجاب کے اُٹھا دیے ہیں تجھے بہشت نظر
آتا ہے ابھی اور اور کیفیتیں نظر آئینگی مگر اب تجھے میری خداوندی کا یقین کامل ہوا میرے بندگان

خاص مین داخل ہوا اب مین تمکو اپنی خدمت مین رکھونگا تجھے اکثر باتین دنیا کے انتظام کی سپرد کردونگا
زمرد بہت خوش ہوا آئینہ اندام نے کہا اب ہم پردہ ہاے حجاب گراتے ہین تجھے جس چیز کو دیکھنا ہو اچھی
طرح دیکھ لے زمرد نے کہا خداوند مین چاہتا ہون مجھے ہمیشہ کے واسطے یہی باغ رہنے کو ملے آئینہ اندام
نے کہا بھلا یہ ممکن ہی کہ مین ابھی سے تمکو اس باغ مین بھیجدون جب تیری عمر ختم ہو جائیگی اور دنیا سے تجھکو
نفرت ہوگی اس وقت یہ باغ تجھے رہنے کو ملیگا زمرد ثانی نے کہا مین اب دنیا مین رہنا نہین چاہتا ہون
آپ مجھے اس باغ مین بھیجدیجے آئینہ اندام نے کہا اس وقت تیرے دل کی یہ کیفیت ہی اور جب وہان
جائیگا تو یاد دنیا بہت ستائیگی زمرد خاموش ہوا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد اب آنکھین
بند کر زمرد نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام نے کہا اے زمرد آنکھین کھول دو زمرد نے
آنکھین کھول دین دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ مکان نظر آتا ہی نہ وہ نازنینان مہ جبین ہین زمرد بیتاب ہو گیا کہا یا
خداوند یہ کیا غضب ہوا اب کچھ نظر نہین آتا آئینہ اندام نے کہا اتنی دیر تجھ بہت سیر کی اب جب اس
دنیا کو ترک کروگے تب دیکھوگے زمرد نے کہا مین ابھی اس دنیا کے چھوڑنے پر راضی ہون آئینہ اندام
نے کہا ابھی ہم گوارا نہین کرتے زمرد نے سر جھکا لیا فیروز نے جو یہ کیفیت دیکھی آگے بڑھا کہا یا خداوند
جو شخص بہرہ ور آپ کی خداوندی کو مانے اسکو سیر جنت زندگی مین نصیب ہو جاے اور جو بصدق
دل آپ کی خدائی کو مانے اسکو مرنے کے بعد بھی اُمید نہ ہو آئینہ اندام نے کہا اے فیروز اگر تم نہ دیکھو
تو مین کیا کرون تم میری جانب دیکھ رہے ہو گردن اُٹھاؤ تم کو بھی سب سامان نظر آئے فیروز نے
گردن اٹھائی جو جو کیفیت زمرد کو نظر آئی تھی وہی فیروز نے بھی دیکھی تھوڑی دیر کے بعد اسکی
آنکھون سے بھی وہ سامان غائب ہو گیا زمرد کی طرح سے اس نے بھی بہت کچھ شور و غوغا مچایا مگر پھر وہ
سامان نظر نہ آیا جنگان آگے بڑھا کہا یا خداوند مین بھی مشتاق ہون آئینہ اندام نے کہا کیا مین تمھین منع
ہون گردن اٹھاؤ دیکھو کیا دکھائی دیتا ہی ؎ دل کے آئینے مین ہی تصویر یار + جب ذرا گردن اٹھائی دیکھ لی
جنگان نے جو سر اٹھایا وہی سب سامان نظر آیا یہ بھی دیر تک دیکھا کیا تھوڑی دیر کے بعد اس کی نظرون سے بھی وہ
سامان غائب ہو گیا اس نے بھی بہت گریہ و زاری کی مگر آئینہ اندام نے کچھ ساعت نہ کی اسکے بعد لوزج آگے بڑھا کہا
یا خداوند مین کیون محروم رہون آئینہ اندام نے کہا تجھے کس نے کہا ہی گردن اٹھاؤ دیکھو لوزج نے بھی گردن اٹھائی وہی
کیفیت نظر آئی دیر تک لوزج دیکھا کیا جب عرصہ ہوا سب سامان نظرون سے غائب ہو گیا لوزج نے چاہا مین
اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤن تلوار کھینچ کر گلے پر رکھی لوگ بڑھے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لین آئینہ اندام نے کہا
تم لوگ جیسے بڑھے کیا اسکی محافظت کر سکتے ہو خبردار کوئی ہاتھ نہ لگائے سب لوگ الگ ہٹے لوزج نے
تلوار گلے پر پھیری کچھ تکلیف نہ ہوئی نشان تک گردن پر نہ پڑا آئینہ اندام نے کہا تم نے میری خدائی
کا لطف دیکھا کہ تلوار اس کو تکلیف نہ دے سکی سب نے اس کی بہت تعریفین کین آئینہ اندام نے
کہا اے زمرد ثانی اس وقت خداوند تجھ سے بہت خوش ہین تمھین جو مطلوب ہو عرض کرو زمرد نے کہا یا خداوند
مین دو چیزین طلب کرتا ہون ایک تو سر حمزہ دوسرے یہ باغ جو تجھے دنیا مین دکھایا ہے جسکو مین ابھی دیکھ رہا تھا
آئینہ اندام نے کہا سر حمزہ تمکو دیا جائیگا اور یہ باغ بھی ملیگا مگر شرط ہی زمرد نے کہا یا خداوند شرط
ارشاد فرمایئے آئینہ اندام نے کہا پانچ برس میری عبادت کرو جب پانچ سال گذر جائینگے اسوقت یہ باغ ملیگا

ہوگی قدرت اسی وقت حمزہ کو باندھینگے وہ لشکر کشی کرکے آئیگا سر اسکا تعین دیا جائیگا مگر فورًا واپس لیکر جسد جن
کے قالب سے ملایا جائیگا اور روح پاک اُس کے جسم میں داخل کیجائیگی وہ بھی مذہب آئینہ پرستی اختیار
کریگا زمرد نے کہا پھر آپ کو اختیار ہے اُس کے قالب میں روح داخل کیجیے گا میں ایک بار اپنے ہاتھ سے
سر حمزہ جدا کرون گا فیروز سے کہا اے فیروز تم کیا طلب کرتے ہو فیروز نے کہا جو کچھ زمرد ثانی
نے طلب کیا ہے میں بھی اُسی کا خواستگار ہوں آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس تک عبادت کرو
تورج سے کہا تم کیا طلب کرتے ہو تورج نے کہا میں بھی فیروز اور زمرد کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں
آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس عبادت کرو تخشنگان سے پوچھا اس نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں
کہ دنیا میں مجھے ایک باغ ملجائے اور حیات ابدی حاصل ہو آئینہ اندام نے اُس سے بھی
کہا کہ پانچ سال عبادت کرو سب نے عبادت کرنے کا وعدہ کیا آئینہ اندام نے اشراق
سے کہا آپ کے واسطے ایک عبادت گاہ بنوادو کہ یہ سب لوگ وہاں جاکے عبادت کریں اشراق نے
کہا جہاں آپ کا حکم ہو ان کے واسطے عبادت گاہ بنوادی جائے آئینہ اندام نے کہا طلسم کے قلعہ
کے پاس جو میدان ہے جہاں دیو ہمارے عبادت کرتے ہیں دیوؤں کی عبادت گاہ کے قریب ان کی
عبادت گاہ بنائی جائے اشراق نے کہا ایک ماہ کے عرصے میں تیار ہو جائے گی یہ کہکر اشراق
وہاں سے روانہ ہوا قلعہ طلسمی کے پاس آیا لوگوں کو بلایا زمین دکھائی سب سے کہا یہاں ایک چار دیواری
تین کوس کے مربع میں جلد تیار کرو عبادت گاہ بنائی جائے گی معماروں نے دیوار بنانا شروع کی
دو ہفتے میں دیوار تیار ہوئی اشراق کو خبر ہوئی اس نے جاکر چار دیواری کے اندر تعمیر کرکے مکان بنایا
ایک پتھر کا بنگلہ بیچ میں بناکر اُس میں تصویر آئینہ اندام کی رکھی اُس کے گرد حجرے پتھر کے
بنوائے زمرد و تخشنگان و فیروز و تورج کو اپنے ہمراہ لیا آئینہ اندام کے پاس گیا کہا آج
عبادت گاہ تیار ہو گئی ہے آئینہ اندام نے سب سے کہا کہ جاؤ اور میری عبادت میں مشغول ہو اشراق
سے کہا جس وقت انھیں وہاں لیجانا دیوؤں کی عبادت گاہ دکھادینا کہ یہ لوگ طرز عبادت سیکھیں یعنی
اشراق اپنے ہمراہ لیکر سبکو دیوؤں کی عبادت گاہ میں آیا سب نے دیکھا دیوان قوی ہیکل حجروں
میں بیٹھے ہوئے ہیں کسی حجرے میں کوئی دیو برہنہ کھڑا ہے کوئی برہنہ لیٹا ہوا صلوات بک رہا ہے کسی
کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے وہ اُس کتاب کو پڑھ رہا ہے مگر سب برہنہ ہیں اشراق عبادت گاہ
دیوان دکھاکر باہر آیا فیروز نے کہا دیو بھی خداوند کی عبادت کرتے ہیں اشراق نے کہا اسقدر دیو
صاحب مراد ہیں اس وجہ سے یہاں بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہیں اور کئی لاکھ دیو جو کسی طرح کی مراد نہیں
رکھتے ہیں وہ اپنے اپنے مکانوں میں رہتے ہیں مگر ہر روز صبح کو خداوند آئینہ اندام کی عبادت
ضرور کرتے ہیں اور دیوؤں پر کیا منحصر ہے ابھی آپ لوگوں نے عبادت گاہ حیوانی نہیں دیکھی ہے وہاں
بہت سے حیوان عبادت کر رہے ہیں مثل شیر و فیل و مار و کژدم بہت سے جانور ہیں جو مراد نہیں رکھتے
ہیں وہ اپنے اپنے ٹھکانوں پر روز صبح کو خداوند کی عبادت کرتے ہیں فیروز وغیرہ نے
کہا واقعی خداوند ایسے ہی ہیں یہ باتیں کرتے ہوئے اُس در میں آئے اشراق نے پہلے زمرد ثانی کو ایک
حجرے میں لیجا کر بٹھایا زمرد نے دیکھا ایک چوکی بچھی ہے ایک کتاب رکھی ہے زمرد اُس چوکی پر

بیٹھ گیا اشراق نے کہا یہ کتاب جو رکھی ہے اس کو اٹھا کو دیکھو اس مین طریقے عبادت کے تحریر ہین اسی کے مطابق عمل مین لانا زمرد نے کہا مین سب باتین اس کتاب مین دیکھ لون گا اشراق نے کہا دو وقت برابر تمہارے واسطے آب و طعام و شراب و کباب اور جملہ اسباب راحت یہان پہونچا کریگا قریب غروب آفتاب حجرے سے باہر نکلنا ہر طرف باغ ہی باغون کی سیر کرنا جب آفتاب غروب ہو جاے اپنے حجرے مین واپس آنا کھانے سے فراغت کرکے عبادت مین مشغول ہونا تم سب لوگون کے کھانا کھلانے کے واسطے ایک ٹھکانا مقرر کیا گیا ہے جو شخص کھانا لیکر آئیگا وہ تمہین ٹھکانا بتا دیگا ہر روز وہین جاکر کھانا کھانا نصف شب تک عبادت کرنا پھر سو رہنا جب پہر بھر رات باقی رہے اس وقت سے پھر عبادت شروع کرنا زمرد نے کہا جو جو امور اس کتاب مین لکھے ہوے ہونگے مین کرونگا اشراق وہان سے روانہ ہوا فیروز کو ایک حجرے مین لیگیا اسے بھی وہی باتین تعلیم کین جو زمرد ثانی سے کہین تھین یہ بھی حجرے مین بیٹھا تجنگان کو اور تورج کو بھی اسی طرح ایک ایک حجرے مین بٹھایا سب باتین ان کو بھی تعلیم کرکے وہان سے روانہ ہوا یہ سب کا فروش دریے مین مصروف عبادت ہوئے ان سب کو اسی حال مین چھوڑ دیئے کر ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی ملاحظہ فرمائیے

## دو کلمہ داستان جلالت عنوان بدیع الملک نوجوان کے روانہ ہونا بدیع الملک کا طلسم مراۃ العدم کی طرف اور پہونچنا سرحد طلسم پر اور جنگ ہونا نگہبانان طلسم سے گرفتار ہو جانا بدیع الملک کا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا وہ شراب دے اس دم
کہ شجاعت کا حال لکھنا ہے
پی کے میے نشہ سے ہو میرا حال
کردون تیغ زبان سے جو رنگ
اشہب کلک کو کرون مہمیز
حاسدون کے جگر ہون جلکے کباب
ہر سطر اس طرح سے ہو تحریر
سنے میدان جنگ کا نقشا
ہو عبارت بھی مختصر اور خوب
نقطہ تک بھی کوئی فضول نہ ہو
نظم سے نثر کو بڑھاتے ہین
صاف سلجھی ہوئی عبارت ہو

جس سے بڑھ جاے اور زور قلم
قلب حاسد جسے جلاتا ہے
طبع ہو مائل جدال و قتال
جس گھڑی نشہ کی سوا ہو ترنگ
لکھون وہ داستان حیرت خیز
کچھ معنا مین آہ ار لکھون
صف لشکر کی جو بنے تصویر
یون رقم حال جنگ ہو جائے
تا کہ سب ہی کو جو ہو بدل مرغوب
یہ نہ ہو جس طرح سے بعض جہل
خوبی داستان مٹاتے ہین
طرز تحریر بے اصول نہ ہو

داستان جدال لکھنا ہے
امتیاز ورق دکھانا ہے
کوئی حاسد ہو گو بسر جنگ
اور جنگ و جدال کی ہو امنگ
شاد سن سن کے جسکو ہون احباب
حال میدان کارزار لکھون
وقت تحریر صفحہ کاغذ کا
دیکھے حاسد تو دنگ ہو جاے
بے سبب داستان کو طول نہ ہو
بحر تحریر کے ایک طول غول
ان معنا مین کی طاقت ہو
خاطر ناظرین ملول نہ ہو

چہرہ شہسواران میدان مضامین جنگ و جدل و فارسان عرصہ داستان رد و بدل اشہب تیز گام خامہ کو میدان قرطاس پر یون جولان کرتے ہین شعر شہسواران عرصہ بجا و بھی نگارندہ داستان و ناظرین ذوالاسقام و سامعین ذوالاحتشام کو یاد ہوگا کہ گذشتہ نے قبل مین تحریر کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان

صاحبقران زمان سے رخصت ہوکر جانب طلسم مراۃ العدم روانہ ہوئے لشکر گران بھی ان کے ہمراہ تھا
تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک کو فضائے صحرا پسند آئی لشکریون سے کہا آج کی شب
اسی جا قیام کرو صبح کو یہان سے چلینگے لشکر ٹھہرا شادمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک بارگاہ مین تشریف
لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر
ہوئے بدیع الملک سے سب نے عرض کی یہانسے طلسم بھی قریب ہے یقین ہے دو تین روز مین قریب طلسم
پہونچ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا پھر آپ لوگون کی کیا راے ہے سب نے عرض کی اگر مزاج مبارک
مین آئے تو اس صحرا مین کچھ دنون قیام فرمایئے پھر تشریف لیچلئے گا یہان شکار کثرت سے پایا جاتا ہے دو
ایک روز شکار کھیلین گے صحرا کی سیر کرین گے پھر یہان سے طلسم مین جاکر پہونچین گے بدیع الملک نے
کہا اگر آپ لوگون کی یہی راے ہے تو مین جب تک آپ لوگ نہ کہین گے تب تک اس صحرا سے نہ جاؤنگا
سردار بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی آپ بھی براے شکار تشریف لیچلئے گا بدیع الملک نے فرمایا
مین ضرور چلونگا شب بھر اسی ذکر مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نامدار مع جملہ سرداران نامی براے
شکار روانہ ہوئے لشکر گاہ سے جب دور نکل گئے تو ایک کوہ سنگ سیاہ کا نظر آیا بدیع الملک نے
سردارون سے فرمایا اس کوہ کی بلندی حد سے زیادہ ہے آج تک ایسا اونچا پہاڑ نظر سے نہین گذرا سب نے
عرض کی واقعی آجتک ایسا پہاڑ نہین دیکھا اس کے اوپر چلکر دیکھنا چاہیے کہ کیا ہے سب نے عرض کی
پہاڑ ہوگا یا کچھ آبادی ہوگی بدیع الملک نے کہا یہان کے لوگون کو دیکھنا چاہیے کہ انکی کیسی صورتین ہین
زبان کیسا ہے کس طرح کے لوگ ہین سردار مجبور ہوئے بدیع الملک اُس کوہ کے قریب
آئے کئی سردارون کو زیر کوہ چھوڑا مرکب انکے سپرد کئے چند سردارون کو ہمراہ لیکر اُس کوہ پر چڑھے
تھوڑا راستہ طے کیا ہوگا کہ ایک دیو شکل مہیب نظر آیا بدیع الملک کو دیکھکر دیو نے چیخ ماری اور بہت
سے دیو آگئے سب نے قصد کیا کہ بدیع الملک کو مع سردارون کے اٹھا لیجائین مگر بدیع الملک نوجوان
کے پاس بازو بند سلیمانی موجود تھا دیوان ستمگر کی جرأت نہ ہوئی جو کچھ کر سکتے مجبور ہوئے سردارون
پر حملہ آور ہوئے بدیع الملک نے تلوار علم کی دیوؤن کو قتل کرنا شروع کیا جب بہت سے دیو قتل ہوئے
تو ایک دیو عفریت اُنمین سے فرار ہوا بدیع الملک نے چاہا اُسکو بھی بڑھ کے واصل جہنم کرین مگر اور
دیو بیچ مین آگئے بدیع الملک نوجوان اُنکے قتل کرنے مین مشغول ہوئے وہ دیو نکل گیا تھوڑی دیر کے
بعد بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک جانب سے بہت سے دیوان مکار ایک تخت کاندھون پر اٹھائے
ہوئے پیدا ہوئے اُس تخت پر ایک دیو قوی ہیکل مہیب صورت کو بیٹھے دیکھا بدیع الملک نے صورت
اُسکی دیکھکر خدا کو یاد کیا دیوؤن نے تخت لاکر رکھدیا وہ دیو اُترا بدیع الملک کی طرف دیکھکر
کہا اے نوجوان یہ بازو بند ہمارے حوالے کر اور تو جہان سے آیا ہے چلا جا اگر اس کے خلاف کرے گا
تو بہت پچھتائیگا یہان سے زندہ نہ نکلنے دونگا بدیع الملک نے فرمایا یہ بازو بند یون نہ ہاتھ
آئیگا اگر زور ہے تو مجھکو قتل کر تو بازو بند لیجا دیو نے قریب آکے چاہا اُس شہزادہ کا دو کر دون بدیع الملک نے
اُس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا دیو نے بہت زور کیا مگر پنجۂ بدیع الملک سے کلائی نہ چھوٹی بدیع الملک
نے ایک طمانچہ اُس کے رخسار پر مارا کہ سر دیو کا اڑ گیا اُس کے مرتے ہی آفت عظیم برپا ہوئی آندھی اس

زور سے آئی کہ پہاڑ کی چوٹی سے پتھر ٹوٹ ٹوٹ کے گرنے لگے درخت جڑون سے اُکھڑنے لگے عجب حالت
ہو گئی سب دیو چیخین مار مار کے رونے لگے تھوڑی دیر مین وہ طوفان برطرف ہوا روشنی ہوئی بدیع الملک
نامدار نے دیکھا کہ اُس دیو کی لاش پر ایک مہ جبین مہر تمکین بیٹھی رو رہی ہے بدیع الملک اُس نازنین
کے قریب آئے بہت کچھ تشفی دلاسا دیکر اُسکو خوش کیا پھر پوچھا اے نازنین اپنی گریہ کا سبب بتا کر اسکی
لاش پر گریہ کیون کرتی ہے غیر جنس تھا تو انسان ہے وہ دیو تھا اس نازنین نے کہا اے شہریار اس امر کو تحقیق نفرمایئے لائق
عرض نہین ہے بدیع الملک نے بہت اصرار کیا اُس نازنین نے عرض کی یہان عرض نہین کر سکتی اگر آپ
تکلیف فرمایئے یہانسے غریب خانہ بہت قریب ہے وہان تشریف لیچلئے تو مین کیفیت اسکی عرض کرون بدیع الملک
نے فرمایا مین ابھی تیرے ہمراہ چلتا ہون نازنین نے کہا اور لوگ آپکے ہمراہ ہین اُن کو چھوڑ دیجیے کہ یہ
لوگ وہان نہین جا سکتے ہین بدیع الملک نے سردارون سے کہا آپ لوگ یہین ٹھہرین مین اس نازنین
کے ہمراہ جاتا ہون تحقیق کرنا منظور ہے کہ یہ اس عفریت کی لاش پر اسقدر گریہ کیون کرتی تھی سردارون نے
عرض کی اے شہریار آپ بھی کسکی باتکو صحیح جانتے ہین بھلا یہ عورت آپ سے اپنا راز بتانے کی بات نہ چھپا چکی
ہمین اس بات کا یقین نہین ضرور یہ مکارہ ہے آپکو ہم نہ جانے دینگے بدیع الملک نے فرمایا
خدا میرا حامی ہے مین ضرور جاؤنگا اس کی بات سنونگا سردارون نے ہرچند منع کیا مگر بدیع الملک
نے قبول نہ کیا سب سردارون کو یہین چھوڑا آپ اُس نازنین کے ہمراہ ہوئے نازنین ایک جانب چلی
بدیع الملک بھی اُس کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک چاہ نظر آیا نازنین نے
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اگر آپ مجھکو مکارہ تصور نہ فرمائین تو اس چاہ کے اندر تشریف لیچلین
بدیع الملک نے چاہ کے قریب آکے دیکھا تو راستہ نیچے جانیکا بنا تھا بدیع الملک نے نام خدا لیکر قدم بڑھایا
نازنین دوسری طرف گئی بدیع الملک کے ساتھ ساتھ راہ لی چاہ کے نیچے پہونچے بدیع الملک
نے دیکھا تو ایک باغ پر بہار رشک گلزار فرخار نظر آیا ہر درخت گل و ثمر سے مزین پایا قمریون کو قریب سرو چہچہے
لگاتے دیکھا صبا کو گیسوان سنبل بناتے دیکھا بلبلون کا قریب گل مجمع کثیر نظر آیا اور پھولون نے بھی اپنا رنگ
دکھایا بدیع الملک صانع قدرت کی صنعت کا تماشا دیکھکر حیران ہوئے طفل غنچہ یہ کیفیت دیکھکر خندان
ہوئے ہر پھول سے صدائے عجیب بلند ہوئی وہ نازنین جو بدیع الملک کے ہمراہ تھی یہ کیفیت دیکھکر
دردمند ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آج خلاف معمول اس باغ کا ہر پھول ہنستا ہے عجیب
وغریب صدا سناتا ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا نگہبان ہے اس قدر کیون طبیعت پریشان ہے تو یہان کی
رہنے والی ہے یہان کے حال سے آگاہ ہوگی یہ بھی کوئی مکر کی راہ ہوگی نازنین نے عرض کی مین پیشتر حضور سے
کہہ چکی ہون کہ اگر آپکو مجھپر کسی قسم کا دھوکا ہو تو تشریف نہ لیجیے اب آپ یہ کیا فرماتے ہین بدیع الملک
نے کہا مین نے تمھاری نسبت نہین کہا بلکہ یہ عجیب وغریب باتین جو ظاہر ہوئین تو مین نے اس جگہ کی
نسبت یہ بات کہی نازنین خاموش ہو رہی ہر ثمر ہر پھول ہر شجر اپنی اپنی باتین کرتا رہا بدیع الملک
نوجوان نے کسی سمت خیال بھی نہ کیا اُس نازنین کے ساتھ چلے گئے قریب ایک بارہ دری کے پہونچے
بدیع الملک نے بارہ دری کو نہایت پر تکلف پایا نازنین سے فرمایا یہ بارہ دری رشک پری کس نے
تعمیر کرائی تھی عمارت بہت کہنہ معلوم ہوتی ہے نازنین نے عرض کی اے شہریار مین یہان کے کسی راز سے واقف نہین

آپ کو میرا حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک خاموش ہوے نازنین پردہ اُٹھا کے بارہ دری کے اندر آئی اپنے
ہمراہ بدیع الملک کو بھی لائی شاہزادے نے دیکھا دریچۂ بارہ دری مین ایک آئینہ قد آدم رکھا ہو قصد
کیا اُس کے قریب جا کے دیکھین نازنین نے منع کیا بدیع الملک اُس طرف سے ہٹے نازنین شاہزادے
کو شہ نشین پر لائی یہان عجب کیفیت نظر آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک پلنگڑی جواہر نگار بچھی ہے
اُس پر کوئی شخص سوتا ہو دو شالہ اوپر پڑا ہو نازنین نے کہا اے شہریار آپ تشریف رکھین اور یہ وعدہ
فرمائین کہ تین تیرے مقصد کے واسطے کوشش کرون گا تو مین ماجرا اپنے رونے کا بیان کرون بدیع الملک
نے فرمایا تم کیفیت کہو خدا مالک ہو اگر اُسکا فضل شامل حال ہوگا تو مین تمھارے مطلب کے واسطے کوشش
کرون گا اُس نازنین نے عرض کی ای شہریار یہ پلنگڑی جو بچھی ہو اِس پر ملکہ شاداب اختر جبین دختر ملک قیصر
صاف باطن بادشاہ طلسم مراۃ العدم محو خواب مین ایک مدت گذری کہ وہ عفریت خانہ خراب جو آپ کے ہاتھ سے
واصل جہنم ہوا ملکہ کو اور مجھے باغ سے اُٹھا لایا تھا اِس باغ مین لا کے رکھا تھا دن بھر اس کا پتہ نہ رہتا تھا مگر وقت
شب آتا تھا نہین معلوم اِس آئینے سے کیا بات کہتا تھا کہ ایک تیلی زمرد کی تیار ہوتی اُس آئینے سے برآمد
ہوتی تھی ہاتھ مین اُس تیلی کے ایک پھول ہوتا تھا جب وہ قریب ملکہ آتی تھی پھول سنگھاتی تھی ملکہ عالم
اُٹھ بیٹھتی تھین شب بھر بیدار رہتی تھین وہ تیلی پھول سنگھا کے پھر اسی آئینے مین چلی جاتی تھی وہ عفریت شب
بھر ملکہ سے منت وسماجت کرتا تھا چاہتا تھا ملکہ وصل پر راضی ہون اپنی صورت نہایت حسین بناتا تھا
ملکہ سے کہتا تھا کہ میری صورت اصلی یہ ہو آپ کیون انکار فرماتی ہین میرے دل کو جلاتی ہین ملکہ راضی نہ ہوتی
تھین جب تک بیدار رہتی تھین روتی تھین جب شب اسی بحث مین بسر ہوتی تھی اور سحر ہوتی تھی تو عفریت
آئینے کے پاس جاتا تھا یہی آواز سناتا تھا ایک تیلی یاقوت کی آئینے سے برآمد ہوتی تھی ملکہ کے قریب آکر ایک
پھول سنگھاتی تھی ملکہ بیہوش ہو جاتی تھین مین تنہا اس مکان مین قریب ملکہ بیٹھی گریہ و زاری کیا کرتی تھی اب
کون ایسا ہو جو ملکہ کو اس خواب سحر سے بیدار کرے بدیع الملک نے جو یہ تقریر اُس نازنین کی سنی پلنگ کے
پاس آئے دو شالہ ہٹایا ایک نور نظر آیا بدیع الملک کی آنکھین جھپک گئین تاب نظارۂ جمال نہ لاسکے غش
کھا کر گرے اُس نازنین نے بدیع الملک کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرائی قریب شاہزادے کے آئی اپنے دامن
سے ہوا دی تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو ہوش آیا نازنین نے عرض کی ای شہریار مزاج مبارک کیسا ہو
بدیع الملک نے فرمایا اب مزاج پوچھنا بیکار ہو دل بیقرار ہو طبیعت گھبراتی ہو جنگل کی یاد آتی ہو نازنین سلیقے جو
بدیع الملک کی یہ حالت دیکھی عاقلہ تھی فوراً سمجھی کہ شاہزادہ ملکہ پر مائل ہوا تیغ ابرو کا گھایل ہوا اب خدا ہی
خیر کرے انجام بخیر ہووے اِس کی جوانی مفت رائگان جائیگی مراد بر نہ آئیگی یہ خیال کر کے کہا ای شہریار صبر کو
دل پر جبر کیجیے اسقدر بیتاب نہ ہونا چاہیے یون اشکون سے دامن نہ بھگونا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا صبر
کسکو کہتے ہین اور جبر کسکا نام ہو بیتابی و بیقراری یہ البتہ اپنا کام ہو ای نازنین تو نے غضب کیا میرے سردارون
کو ہمراہ نہ آنے دیا اگر وہ لوگ آتے تو کچھ تو تدبیر بتاتے مگر اب خدا جو چاہیگا کریگا تم یہان ٹھہرو مین اِس کی
تدبیر مین جاتا ہون اگر کچھ تدبیر بن پڑیگی تو آؤنگا ورنہ زندگی سے ہاتھ اُٹھاؤنگا نازنین نے کہا ای شہریار مین
ہرگز آپ کو نہ جانے دونگی ایک کی وجہ سے تو یہ ملال ہو اگر آپ کے دشمنون پر کسی طرح کا ملال پہونچیگا تو اس سے
زیادہ مجھکو صدمہ ہوگا بدیع الملک نے کہا اب روکنا بیکار ہو مین نہ ٹھہرونگا ضرور جاؤنگا نازنین مجبور ہوئی

بدیع الملک اُس مکان سے باہر آئے راستہ طے کرکے اپنے سرداروں سے ملے سب نے بدیع الملک
کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرا گئے پاس آکے عرض کی ای شہریار مزاج کیسا ہے بدیع الملک نے فرمایا مزاج کی صحت
اب کہاں اک زہرہ جبین پر دل آ گیا ابر غم قلب مضطر پر چھا گیا سرداروں نے کیفیت پوچھی بدیع الملک نے
کل ماجرا بیان کر دیا سرداروں نے عرض کی حضور بھی کس امر کا خیال فرماتے ہیں نہیں معلوم کیا بات ہے
آپ لشکر کو تشریف لے چلیے کچھ خیال نہ کیجیے بدیع الملک نے فرمایا میں جب تک اس بات کو صاف نہ کر دونگا
لشکر میں واپس نہ جاؤں گا سرداروں نے عرض کی آپ کو طلسم میں جانا ہے اگر عرصہ ہوگا تو زمانہ فتاحی میں خلل
پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ خدا کو منظور ہے پہلے میں اُس نازنین کی فکر کر لوں پھر اور کام کروں گا
سردار خاموش ہو رہے بدیع الملک نے کہا آپ لوگ لشکر میں تشریف لیجائیں وہاں سب کو آگاہ کر دیں
اور وہیں قیام فرمائیں میں انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد آپ سے ملوں گا سرداروں نے عرض کی اب ہم
ایسے وقت میں آپ سے جدا نہ ہونگے تنہا آپ کو نہ چھوڑیں گے بدیع الملک نے فرمایا آپ کے جانے
سے لشکر میں سب لوگوں کو کیفیت معلوم ہو جائیگی وہ باطمینان خاطر وہاں قیام پذیر رہینگے اور اگر آپ
لوگ انھیں میری اطلاع نہ دینگے تو وہ لوگ گھبرا کر [illegible] اور چلے جائینگے پھر انکا پتہ لگنا مشکل ہوگا سرداروں
نے عرض کی آپ ہم لوگوں کو چھوڑ کر کہاں تشریف لیجائینگے بدیع الملک نے فرمایا میں اُسی نازنین کے
بیدار کرنے کی فکر میں جاؤں گا اگر کوئی ترکیب ہاتھ آ جائیگی تو پھر یہاں آکر اُس نازنین کو بیدار کرونگا سرداروں
نے عرض کی کوئی جگہ خاص ہے جہاں جانے سے تدبیر اُس نازنین کے بیدار کرنے کی دستیاب
ہوگی بدیع الملک نے کہا کوئی جگہ خاص نہیں ہے سرداروں نے کہا پھر آپ کہاں تشریف لیجا سکینگے
بدیع الملک نے کہا میں اُن دیوان شریر کو تلاش کرونگا جو اُسکا تخت اُٹھا کے لائے تھے سرداروں
نے عرض کی اُنکا ملنا ممکن نہیں آپ اُن کے ناموں سے واقف نہیں اُنکی جائے سکونت سے آگاہ نہیں
بدیع الملک نے فرمایا کہیں پتہ مل ہی جائیگا سرداروں نے عرض کی ای شہریار اُنکا پتہ نہ ملیگا بدیع الملک نے کہا جب
پتہ اُنکا نہ معلوم ہوگا اُسوقت دوسری تدبیر کیجائیگی سرداروں نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک کی سمجھ میں آیا
سردار مجبور ہو گئے بدیع الملک خدا حافظ کہکر آگے بڑھے سردار ساتھ چلے بدیع الملک نے فرمایا آپ
لوگ تکلیف نہ فرمائیں لشکر کو واپس جائیں سرداروں نے عرض کی ہم لشکر میں اطلاع کرائے دیتے ہیں
آپ خاطر جمع رکھیں ایک سردار کوہ کے نیچے آیا جو لوگ گھوڑے لیے کھڑے تھے اُنسے کہا لشکر میں جا کر اطلاع
کر دو کہ بدیع الملک نامدار کوہ پر تشریف رکھتے ہیں اگر عرصہ ہو جائے تو لشکر میں کوئی مضطرب نہ ہو
وہیں سب قیام پذیر رہیں انشاءاللہ جلد آکر ملینگے وہ لوگ گھوڑے لیکر روانہ ہوئے سردار بدیع الملک
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب ملکر ایک جانب روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت اُن دیوان شریر کی بیان کیجاتی ہے

جو اُس دیو قوی ہیکل کا تخت اُٹھا کے لائے تھے یہ سب اُسی کوہ کے نیچے ایک غار میں رہتے تھے یہ
سب اُس کو اپنا معبود جانتے تھے جو دیو دست بدیع الملک سے مارا گیا اُس کو اپنا بادشاہ بنایا تھا
اُسکے تابع فرمان رہتے تھے اُسکے مارے جانے کے بعد سب دیو متفرق ہو گئے مگر ایک دیو ضعیف کہ کثرت

زخمداری سے بھاگ نہ سکا ایک غار مین لیٹ رہا بدیع الملک نوجوان بہر چلے تھوڑی دیر مین اُس غار کے قریب
آ کے پہونچ دیکھا ایک دیو ضعیف غار مین پڑا ہی بدیع الملک اُس دیو کے قریب آئے کہا ای عفریت بیدار ہو
دیو نے جو آنکھ کھول کے دیکھا بدیع الملک کو اپنے قریب پایا گھبرا گیا ہاتھ باندھ کے عرض کی ای شہریار پناہ
دیجیے بدیع الملک نے فرمایا اسلام قبول کر دیو مسلمان ہوا بدیع الملک کے سردارون نے اُسکے زخمون مین
اپنے ہاتھ سے ٹلکے لگائے دیو سے پوچھا کہ یہ جو تم سب کا سردار مارا گیا اسکا کیا نام تھا اُس نے عرض کی کوان
بن سوہان اُس کو کہتے تھے یہ ہم سب کا بادشاہ تھا بدیع الملک نے فرمایا کس شغل مین رہتا تھا دیو نے کہا
ایک مہینہ سے طلسم نہ طاق مین ملازم تھا اور آئینہ اندام جادو کو اپنا خداوند جانتا تھا یہان بھی ایک تصویر
آئینہ اندام کی لا رکھی تھی ہم سب اُسی تصویر کی پرستش کرتے تھے یہ ہر صبح کو وہان جاتا تھا تمام دن طلسم مین رہتا
تھا شام کو واپس آ کے تھوڑی دیر ہم لوگون سے باتین کرتا تھا طلسم کے واقعات بیان کرتا تھا پھر اپنے مکان مین
جاتا تھا ایک شاہزادی کو کہین سے اُٹھا لایا تھا اُس کے عشق مین دیوانہ تھا شب بھر اُس کی منت کرتا تھا
وہ وصل پر راضی نہ ہوتی تھی جب صبح کو جاتا تھا اُس کو بیہوش کر کے چلا جاتا تھا بدیع الملک نے فرمایا
اُسکو بیہوش کیونکر کرتا تھا اور وہ ہوشیار کسطرح ہوتی تھی دیو نے کہا ایک آئینہ طلسم سے لایا تھا اُس مین
دو تیلیان سبز و سرخ تھین اُنکے ذریعہ سے بیہوش اور ہشیار کر لیتا تھا بدیع الملک نے پوچھا کیا اُس آئینہ مین سحر ہی
اگر اُس کو کوئی توڑ ڈالے تو اُس شاہزادی کو ہوش آ جائے عفریت نے کہا آئینے کے توڑ ڈالنے سے کچھ
نہین ہوگا جب تک آپ تصویر آئینہ اندام کو نہ توڑینگے بدیع الملک نے فرمایا تصویر آئینہ اندام کہان
ہی عفریت نے کہا اسی کوہ پر ہی مگر وہان تک جانا بہت مشکل ہی گرد اُس تصویر کے آتش سحر روشن ہی جب
اُس آتش سے گذر جائے تو دیوان سفید ہزارون جمع ہین اُن سے مقابلہ کرنا اور فتحیاب ہونا مشکل ہی جب
اُن دیوون پر فتحیاب ہو تو تصویر تک پہونچے تصویر خود ساختہ سحر ہی اُس کو توڑنا آسان نہین بدیع الملک
نے فرمایا سب خدا آسان کر دیگا ہمکو اُس تصویر تک پہونچا دو دیو نے عرض کی ای شہریار آپ تصویر کے پاس
جا کر کیا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا اُس تصویر کو توڑونگا دیو سمجھا کہ شاہزادی کو بدیع الملک نے دیکھ لیا ہی
اُسی کے واسطے تدبیر کرتے ہین بہت بہت سمجھایا بدیع الملک نے نہ مانا دیو مجبور ہو گیا بدیع الملک کو مع
سردارون کے اپنے ہمراہ لیکر چلا عجیب و غریب راہون کو طے کر کے ایک چاہ کے قریب پہونچا بدیع الملک
سے عرض کی آپ جھک کے ملاحظہ فرمائین کہ آتش سحر اس چاہ مین مشتعل معلوم ہوتی ہی بدیع الملک نے جھک
کے دیکھا تو آگ روشن معلوم ہوئی شعلے بھڑکتے نظر آئے یہ پیروان خلیل اللہ تھے آگ سے کیا ڈرتے نام خدا
لیکر اُس چاہ مین کود پڑے دیو نے چاہا مین بھی کود پڑون سردارون نے منع کیا کہا ارے کیون اپنی جان دیگا
آقائے نامدار صاحب اقبال ہین آگ بجھ جائے گی اگر تو کودیگا تو جل جائیگا دیو قریب چاہ آیا جھک کے
دیکھا آگ کو بجھا پایا سردارون سے کہا اب آتش سرد ہو گئی جلنے مین کوئی مضائقہ نہین ہی سب سردار بھی
اُس چاہ مین کود پڑے دیو بھی کودا اگر بدیع الملک جو چاہ مین کودے آتش سرد ہو گئی بدیع الملک نے دیکھا
میدان وسیع نظر آیا ایک جانب جلے لوح محفوظ اور تختہ جات واقع تھے اُنکے پاس موجود تھی کچھ خوف
سحر نہ تھا دو چار قدم بڑھے تھے بدیع الملک نے دیکھا ایک در نظر آتا ہی چاہا اس در کی طرف چلون کہ ایک
دیو اُس در سے نکلے بدیع الملک کے سامنے آیا کہا ای جوان مسلمان تو کہان جاتا ہی یہ ہم لوگون کی سجدہ گاہ ہی

یہ کہکے بدیع الملک کی طرف ہاتھ بڑھایا بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے جھٹکا دیا دیو کا ہاتھ بیکار ہوا اس نے چیخ
ماری بہت سے دیوان شہر پر آکر جمع ہوئے سب بدیع الملک پر حملہ آور ہوئے مگر دور کے حربون سے کام لیا
بازوبند سلیمانی کی برکت سے کوئی بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ سب کے وار بچانے لگا بہت سے
دیودن کو قتل کیا آخر تھک کر ایک درخت کے سایہ مین دم لیا دیودن کو موقع ملا پتھر مارنا شروع کیے بدیع الملک
نے ہاتھ اُٹھا کر درگاہ کبریا مین عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اے کس بیکسان اے چارہ ساز
غریبان وقت مدد ہے ترلپ کے جو دعا کی ایک جانب سے گرد اُٹھی بدیع الملک نے دیکھا کہ سرداران نامی
آپہونچے آتے ہی سب سردار دیودن پر ٹوٹ پڑے وہ دیو جوان سب کو لیکر یہان تک آیا تھا اُس نے
بہت سے دیودن کو ہلاک کیا چار سردار بدیع الملک کے جان بحق تسلیم ہوئے شاہزادے کو اُن کا
بہت افسوس ہوا اسی ملال مین تلوار کھینچ کر دیوون پر جا پڑے قتل کرنا شروع کیا آخر دیو تاب مقابلہ نہ
لائے سامنے سے فرار ہوئے بدیع الملک اُس در مین تشریف لائے دیکھا ایک تصویر بہت بڑی پتھر کی
ترشی ہوئی رکھی ہے بدیع الملک اُس تصویر کے قریب گئے لوح محفوظہ کا عکس جو تصویر پر ڈالا تصویر خود ٹوٹ گئی
بدیع الملک نے شکر خدا کیا بہت سے دیو مطیع ہوئے بدیع الملک نے اُس دیو خبیث سے پوچھا اب
کیا کرنا چاہیے اُس نے کہا اب آئینہ ٹوٹ گیا ہوگا شاہزادی کو ہوش آیا ہوگا بدیع الملک وہان سے
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت ملکہ شاداب اختر جبین کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نے یہان معبدگاہ کو تباہ کیا اور تصویر آئینہ اندام جادو کی ٹوٹی تو مرآۃ سحر بھی ٹوٹا
ملکہ شاداب اختر جبین کو ہوش آیا آنکھین کھولین اٹھ بیٹھین اپنی وزیرزادی شوخ نگاہ کو آواز دی شوخ نگاہ
قریب تھی ملکہ کو جو ہوشیار پایا قریب آئی بلائین لین ملکہ نے کہا آج خلاف دستور مجھکو ہوش کیون آیا خیال
جو کیا تو سحر بھی یاد تھا ملکہ سحر بین دوش دانی رکھتی تھی شوخ نگاہ سے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے نہین
معلوم کیا بات پیش آئے نکل چلنا بہت اچھا ہے شوخ نگاہ نے بدیع الملک کی سب کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا
اگر وہ ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا ہر طرح اپنے کو وہان پہونچائیگا یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے
ملکہ اُسی پلنگڑی پر شوخ نگاہ کو بلا یا سحر کیا پلنگڑی تخت کی طرح بلند ہوئی ملکہ وہان سے روانہ ہوگئی کہ حال سکا وقت
پر لکھا جائے گا

## اب بدیع الملک کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو وہان سے تصویر کو شکست کر کے ملکہ کی بارہ دری مین آئے یہان کسیکو نہ پایا بدیع الملک گھبرا کے بیتاب
ہوگئے سردارون سے کہا غضب ہوا نہین معلوم ملکہ کو اب کون لیگیا دیوون نے عرض کی اے شہریار ملکہ سحر خوب جانتی
تھین معلوم ہوتا ہے اپنے مکان کو روانہ ہوگئین کیونکہ جب یہ آئینہ ٹوٹا ہوگا ملکہ کو ضرور ہوش آیا ہوگا اور سحر بھی یاد ہوا ہوگا
اپنی وزیرزادی کو لیکر نکل گئین بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت کیونکر معلوم ہو دیوون نے عرض کی ہم
ابھی دریافت کرتے ہین یہ کہکر دو تین دیو بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین طلسم

مراۃ العدم کے قریب جا پہونچے طلسم کے اندر آئے دیکھا سب شہر مین خوشی ہو رہی ہے تیاریان روشنی کی ہوتی
ہین ذیو مکانات شاہی کے اوپر آئے دیکھا محل مین سب لوگ خوشی کر رہے ہین ایک نازنین کو چند خواصین حمام مین
لیے جاتی ہین دیو یہ کیفیت دیکھکر سمجھ گئے کہ یہی ملکہ ہے ابھی آئی ہے لوگ اس کو حمام مین لیے جاتے ہین یہ حال دیکھکر واپس
ہوئے بدیع الملک کی خدمت مین آئے سب حال عرض کیا بدیع الملک نے کہا اگر ملکہ اپنے مکانمین ہین تو کیا مضائقہ
ہے مین وہین جاتا ہون انشاء اللہ تعالے وہین ملاقات ہوگی یہ کہکر دیو دن کو رخصت کیا دیو دن نے عرض کی آپ
طلسم کی طرف تشریف لیے جاتے ہین اگر خلاف مزاج نہ ہو تو ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ چلین بدیع الملک
نے فرمایا آپ لوگون کے تشریف لیجانیکی کوئی ضرورت نہین ہے خدا کی حمایت کافی ہے دیو دن نے عرض کی ہم وقتاً
فوقتاً حاضر خدمت ہوتے رہینگے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو اختیار ہے مین اس بابت مانع نہین دیو
سب رخصت ہوئے بدیع الملک کوہ سے اُترے اپنے لشکر مین تشریف لائے سب نے بدیع الملک کو دیکھکر
بہت خوش ہو حقیقت دریافت کی شاہزادے نے مناسب جانکر بعض حال بیان کر دیئے اُس روز وہین
قیام کیا دوسرے روز طلسم کی طرف روانہ ہوئے چوتھے روز مسافر خانہ طلسمی کے قریب پہونچے مہمان سرا کے
لوگ لینے کو آئے بدیع الملک سے آکر سب نے عرض کی مہمان سرا مین تشریف لیچلیے بدیع الملک نے پوچھا
یہ مہمانسرا کسکی ہے اِسکا مالک کون ہے سب نے کہا یہ مہمان سرا ملک قیصر صاف باطن کی طرف سے ہے یہان
عام اجازت ہے اگر کوئی اِس طرف سے لین اور بھی جاتا ہے ایک شب مہمان سرا مین رہتا ہے دوسرے روز اپنی منزل
کی طرف روانہ ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہم آپ کی مہمانسرا مین نہین جا سکتے سب نے عرض کی ایک روز
آپکو ضرور ہم لوگون پر عنایت فرمانا ہوگی بدیع الملک نے فرمایا ہم بغرض فتاحی طلسم یہان آئے ہین اگر آپ
ہمکو اپنی مہمان سرا مین مہمان رکھیے گا تو آپ پر عتاب سلطانی ہوگا ہم نہین چاہتے کہ آپ ہمارے سبب سے مورد
عتاب ہون یہ جو ملازمین مہمانسرا کے تھے سب بہت ہنسے کہا آپ نے وہ ارادہ کیا جو کبھی پورا نہ ہو گا بھلا طلسم
مراۃ العدم آپ سے فتح ہوگا بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو غیب دانی کسنے بتائی ہے کس وجہ سے آپ
یہ دعوی کرتے ہین کہ طلسم فتح نہ ہوگا سب نے کہا یہ طلسم ایسا نہین جو فتح ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا یہ آپ
لوگون کا خیال خام ہے طلسم ضرور فتح ہوگا اور آپ لوگ بفضل خدا فتح کرینگے ملازمین اُسی وقت واپس گئے طلسم کے اندر
آئے ملک قیصر صاف باطن کی ڈیوڑھی پر آئے اپنی اطلاع کرائی چوبدارون سے کہا کہ خدمت شہنشاہ مین
عرض کر دینا کہ ملازمین مہمانسرا حاضر ہین کچھ امور ضروری عرض کرنا چاہتے ہین اگر اجازت ہو تو حاضر خدمت ہو کر آپ
سے عرض کرین چوبدار اندر آئے ملک قیصر اُس وقت اپنے دربار مین بیٹھا تھا لوگ فیروز کا ذکر رہے تھے قیصر
کہتا تھا فیروز کا ملا جانا اچھا ہوا اگر وہ یہان رہتا تو ضرور مسلمان یہان آتے مفت فساد عظیم برپا ہوتا مجھکو
خداوندون نے منع کیا مین نے اُس کا بلانا اچھا نہ جانا وہین جا کر رخصت کر دیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدارون نے
آکر کہا ملازمین مہمان سرا بدولت پر حاضر ہین کچھ امور ضروری آپ سے عرض کرنا ہین امیدوار باریابی ہین قیصر
نے کہا بلا لو چوبدار باہر آئے ملازمین مہمان سرا کو ساتھ ہمراہ اندر لیگئے ملازمین نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے
کی اجازت دی ملازمین بیٹھے قیصر نے پوچھا آج تم لوگون کے آنیکا کیونکر اتفاق ہوا سب نے کہا کچھ امور ضروری آپ
سے عرض کرنا ہین قیصر نے تخلیہ کیا ملازمین مہمان سرا نے بدیع الملک کے آنیکی کیفیت بیان کی قیصر نے
کہا یہ کوئی رازکی بات تھی جسکو تم لوگون نے اِس طرح پوشیدہ کیا مین اسی وقت سب مسلمانون کو گرفتار کراتے

لیتا ہون کیا مجال کسی کی جو بیرون طلسم کی طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے تم لوگ جاؤ مین ابھی اُن لوگون کے واسطے
فکر کرتا ہون ملازمین مہمان سرا رخصت ہوئے قیصر نے سب کو بلایا سب لوگ آئے قیصر نے کہا مسلمان آ گئے
کوئی شخص بدیع الملک ہے کہ وہ سب کا سردار ہے اُسی کے ہمراہ لشکر ہے وہی بارادۂ فتح یہان آیا ہے وزرا بھی اس
بات کو سنکے بہت ہنسے قیصر نے کہا تھوڑا سا لشکر بھیجدینا کہ وہ جاکر اُن لوگون کو گرفتار کر لائے وزرا نے اُسیوقت
اسکا انتظام کیا لشکر جانب سرحد روانہ کردیا لشکر تو طلسم کی سرحد پر آکے اُترا اگر بدیع الملک نوجوان نے اپنے
یہان کی بارگاہین خاص حد طلسم مین استادہ کرائین لشکر قیصر نے منع بھی کیا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا کہا
ہم قیصر کو نامہ لکھتے ہین اُسکے جواب کے منتظر ہین اگر ہماری مرضی کے موافق جواب آئیگا تو خود قیصر ہمارے بلانیکو
آئیگا اور اگر ہمارے خلاف مرضی جواب آیا تو ہم طلسم کے اندر چلے جائینگے سرداران لشکر قیصر نے کہا ہم آپ کو یہان
بارگاہین نہ استادہ کرنے دینگے ہمین حکم ہے کہ آپکو مع لشکر اسیر کر کے خدمت مین سلطان کے لیچلین بدیع الملک
نے فرمایا پھر آپ کس کی راہ دیکھتے ہین اگر یہ امر آپ کے امکان مین ہو تو مین موجود ہون آپ گرفتار کر کے لیچلیے سردارون
نے دیکھا کہ یہ لوگ یون اسیر نہ ہونگے جب تک ان سے مقابلہ نہ کیا جائے یہ سوچ کر بدیع الملک سے افسر فوج
نے کہا کل میدان جنگ مین آپ کو گرفتار کرینگے آج آپ بھی مسافت راہ اُٹھائے ہوئے ہین اور ہم لوگ
بھی ابھی آئے ہین شب بھر آرام کرین پھر آپ سے مقابلہ ہو بدیع الملک نے فرمایا آپ کو اختیار ہے ہم ہر وقت
موجود ہین سرداران فوج قیصر وہان سے واپس آئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سردارون نے
بدیع الملک سے عرض کی اب آپ کیا ارادہ ہے قیصر کو نامہ لکھیے گا بدیع الملک نے فرمایا اب نامہ لکھنے کی کیا
ضرورت ہے اُس کو اطلاع ہو گئی اُس نے لشکر برائے مقابلہ روانہ کیا اب صبح سے مقابلہ شروع ہو جائیگا نامہ لکھنے
کی ضرورت نہین ہے سردار خاموش ہو رہے ہرکارون نے آکر بدیع الملک کو دعا دی پھر عرض کی لشکر دشمن مین
طبل جنگی بجا ہے بدیع الملک نے فرمایا بفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی
دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین رات تو سامان جنگ مین بسر کی جب قیصر زرین کلاہ مشرق فوج سیارگان
کو بھگا کے فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا تو بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے فریضہ سحری ادا کر کے
سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادہ ہتیار جسم پر آراستہ کر کے بارگاہ سے برآمد ہوا خادم
مرکب لیے در سے حاضر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار
روانہ ہوئے اُس طرف سے افسر لشکر یعنی گرد قوی بازو اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا دونون طرف صف بندی ہوئی
نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کر ہٹے گرد قوی بازو صف سے آگے بڑھا کہا ای بدیع الملک اگر تم میرا کہنا
قبول کرو تو بندگان سامری کی جان بچے بدیع الملک نے کہا بیان کرو گرد قوی بازو نے کہا لشکر تمہارے بھی
ہمراہ ہے اور مین بھی اس قدر لشکر لیکر آیا ہون اگر دونون لشکر آپس مین معرکہ آرائی کرینگے تو بہت سے آدمی قتل ہونگے
بہتر یہ ہے کہ مین تم آپس مین مقابلہ کر کے ایک دوسرے کو زیر کرین جو مغلوب ہو غالب کی اطاعت کرے بدیع الملک
نے فرمایا مجھکو منظور ہے گرد قوی بادر نگاور زن ہوا نیزہ کے دو چار وار بدیع الملک پر کیے بدیع الملک نے
وار اُس کے رد کیے جب یہ دو چار وار کر چکا تو بدیع الملک نے نیزہ سیدھا کیا ایک وار اسکے گلوگاہ پر کیا
اس نے نیزے کو نیزے پر روکا چاہتا تھا کہ وار کرے مگر سنان لگتے ہی بدیع الملک نوجوان نے نیزے کی
چوب اسکے نیزے سے لڑاکے ایسا جھٹکا مارا کہ نیزہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا اس نے خفیف ہو کے تلوار میان سے

لی کہا ای جوان اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا بدیع الملک نے فرمایا جسطرح نیزہ بازی مین بچا اُسی طرح اب بھی
بچونگا گردقوی بازو نے کہا اب مین تجھکو اجازت دیتا ہون تو تلوار کا وار کر بدیع الملک نے فرمایا ہمارا یہ دستور نہین
ہو کہ جنگ مین سبقت کرین پہلے تم وار کرو جب تمہارے وار سے خدا ہمکو بچا ئیگا تو ہم بھی وار کرینگے گردقوی بازو
نے کئی بار بدیع الملک سے کہا مگر شاہزادے نے ہرمرتبہ یہی جواب دیا جب گردقوی بازو مجبور ہوا تو وار
تلوار کا سر بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیا گردقوی بازو نے دوسرا وار کیا بدیع الملک
نے اُس وار کو تلوار پر روکا اس نے فوراً تیسرا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو خالی دیکر خبردار خبردار
کہکر وار کیا گردقوی بازو نے سپر اُٹھائی تلوار سپر پر پڑتے اچٹ گئی مگر مرکب قوی بازو نے پر لگائی کی تیغ سر
مرکب پر پڑی گھوڑے کی گردن کٹ کے زمین پر گری دھڑ کے ساتھ قوی بازو بھی گرا اس نے گرتے ہی چاہا کہ
بدیع الملک کے گھوڑے کو پے کرے مگر شاہزادہ گھوڑے سے کود مرکب کو اپنی پشت پر لیا قوی بازو تلوار لیے
قریب آیا چاہا اب بدیع الملک پر وار کرون بدیع الملک نے اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تیغ اسکے ہاتھ
سے چھین کر زمین پر پھینکدی قوی بازو نے چاہا بدیع الملک سے لپٹ جاؤن کشتی کے فن دکھاؤن لیکن
بدیع الملک نوجوان نے اس کو اپنے قریب نہ آنے دیا دیر تک اس کوشش مین رہا جب تھک گیا
تو مجبور ہوکر بدیع الملک سے کہا ای جوان اب مین چاہتا ہون کہ تجھے کشتی مین مقابلہ کرون بدیع الملک نے کہا مین موجود
ہون یہ کہکر تھم گئے قوی بازو قریب آیا بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈال کے بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک
کو جنبش بھی نہ ہوئی جب بہت زور کرچکا تو کہا ای جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون بدیع الملک نے
بکہ دیا کہ ہاتھون گردقوی بازو کے زمین سے اُٹھ گئے بدیع الملک نے دوسرا زور کیا سینے تک لائے تیسرے
زور مین سر سے بلند کیا چاہا زمین پر پھینکین گردقوی بازو نے عرض کی ای شہریار مین آپ کی اطاعت قبول
کرتا ہون بدیع الملک نے باسانی اس کو زمین پر رکھدیا گردقوی بازو کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا اپنے
لشکر کو بلایا کہا مین نے اطاعت آقاے نامدار کی قبول کی ہو تم مین سے جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ ایمان
لاے نصف سے زیادہ مسلمان ہوے باقی لشکری ایمان نہ لاے حیلہ کر کے وہان سے فرار ہوگئے بدیع الملک
نامدار بفتح و فیروزی میدان جنگ سے پھرے اپنی بارگاہ مین آئے گردقوی بازو کو بھی ہمراہ لائے سب سے فرمایا
آج شب بھر یہان قیام کرینگے صبح کو انشاء اللہ تعالے سرحد طلسم مین داخل کرینگے لوح کی کوئی تدبیر کیجائیگی
گردقوی بازو نے عرض کی ای شہریار لوح اس طلسم کی کسی کو معلوم نہین کہ کہان ہے بدیع الملک نے فرمایا جب فضل خدا
ہوگا تو سب کیفیت معلوم ہوجائیگی گردقوی بازو خاموش ہو رہا اور سردار بدیع الملک کے پاس حاضر
ہوے اور ادہر ادہر کی باتین ہونے لگین تھوڑی دیر صحبت رہی جب رات زیادہ گئی تو جلسہ برخاست ہوا بدیع الملک
نے آرام فرمایا اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے بستر خواب پر جاکے محو خواب ہوے ان لوگون کو تو
اس حال مین چھوڑیے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن لوگون کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جو گردقوی بازو کے لشکر سے بھاگ گئے تھے اور مسلمان ہونے سے انکار کیا تھا یہ لوگ بھاگتے بھاگتے طلسم
کے اندر پہونچے ملک قیصر صاف باطن کو خبر ہوئی کہ تھوڑا سا لشکر بے سردار بھاگ کر طلسم مین آیا ہے

قیصر نے کہا اُن لوگوں کو ہمارے پاس لاؤ ہم سب کی کیفیت دریافت کرینگے لوگ اُسی وقت روانہ ہوئے
گرد قوی بازو کے لشکر کو اپنے ہمراہ قیصر حماقت باطن کے پاس لائے قیصر نے کہا تم لوگوں پر کیا مصیبت پڑی
جو بھاگ آئے لشکریوں نے کل ماجرا بیان کیا قیصر گرد قوی بازو کی کیفیت سنکر بہت جھلایا سب سے کہا غضب
کی بات ہے ایسا شجاع و صاحب ہمت پہلوان مسلمان ہو جائے اور مسلمان لوگ اُس کو زیر کریں لشکریوں سے نے
بدیع الملک کی سپہ گری کی تعریف کی ملک قیصر نے کہا کیا یہ شخص جو فتاحی کے ارادے سے آیا ہے مرد شجاع
ہے سب نے کہا شجاعت میں اُس کی کچھ شک نہیں ہے بڑے زور شور سے قوی بازو کو زیر کیا ہر بات میں
عاجز کر دیا اُس نے نیزہ بازی بہت جنگ آغاز کی بدیع الملک نے نیزہ اُس کے ہاتھ سے نکال دیا
اُس نے تلوار نکالی تلوار اُس کے ہاتھ سے چھین لی قوی بازو نے چاہا میں لپٹ جاؤں زمین پر دے ماروں
اُس نے اپنے قریب نہیں آنے دیا جب قوی بازو نے خود کہا کہ میں زور کرنا چاہتا ہوں وہ ٹھہر گیا قوی بازو
نے دیر تک زور کیا مگر اُس کے لشکر تک جنبش بھی نہ ہوئی جب خود قوی بازو نے کہا اب میں تیرے زور کا مشتاق
ہوں اُس جوان نے ہکہ مارا کہ قوی بازو کے پاؤں زمین سے اُکھڑ گئے دو زور دو نمین سر سے بلند کیا وہ چاہتا
ہر مقام پر قوی بازو کو قتل کر سکتا تھا مگر قوی بازو کی خوشی پر لڑا کیا جب سر سے اونچا کیا قوی بازو نے پناہ
طلب کی اُس نے آہستگی زمین پر رکھ دیا قوی بازو مسلمان ہو گیا ہم لوگوں کو بلایا کہا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو
وہ اطاعت بدیع الملک قبول کرے بہت سے لوگوں نے بخوف دبا اس روزگار اطاعت بدیع الملک قبول
کی ہم لوگوں کو یہ بات گوارا نہ ہوئی بسبب سب سرداری کے مقابلہ نہ کر سکے یہاں واپس آئے اب جو حکم والا ہو
بجا لائیں ملک قیصر حماقت باطن ان لوگوں سے بہت خوش ہوا کہا تم لوگ جاؤ میں تمہارے عہدے بڑھاؤنگا
اپنا خیرخواہ تصور کرونگا اور بدلے بدیع الملک سے اور انتظام کرتا ہوں اب بدیع الملک کہاں جا سکیگا میں
کسی کو مقابلے کے واسطے نہیں بھیجونگا بیکار اُس کی گرفتاری میں عرصہ ہونا اچھا نہیں یہ کہکے اُس نے خادموں
کو طلب کیا جب خادم آئے ایک پرچہ لکھکر اُنکو دیا کہا یہ پرچہ حکیم روشن تدبیر کے پاس لیجاؤ اور جلد اس کا جواب
لیکر آؤ خادم پرچہ لیکر روانہ ہوئے حکیم روشن تدبیر کے پاس پہونچے حکیم اُس وقت اپنے مکان میں تھا جب قیصر
کے ملازمین آئے حکیم کو اطلاع کرائی حکیم باہر آیا خادموں نے پرچہ دیا حکیم نے اُس پرچے کو پڑھا لکھا تھا کہ ایک شخص مسلمان
برائے فتاحی طلسم آیا ہے اگر اُس کے مقابلے کیواسطے لشکر کو روانہ کرتا ہوں تو مفت میں لوگوں کا خون ہوگا بہتر یہ ہے
کہ آپ کوئی تدبیر ایسی بتائیے کہ سب اسیر ہو جائیں جھگڑا نہ ہو حکیم نے اُسی وقت اُس پرچہ کی پشت پر جواب لکھا کہ
میں نے ایک تدبیر سوچی ہے آپ کے پاس آکر بیان کرونگا یہ لکھکر ملازمین قیصر کو رخصت کیا ان لوگوں نے وہ پرچہ قیصر کو لاکر دیا
قیصر نے اُسکو پڑھا اُسیوقت حکیم کے واسطے سواری روانہ کی حکیم قیصر کے پاس آیا قیصر تعظیم کو اُٹھا کہا حکیم صاحب آپنے
کیا تدبیر کی ہے حکیم نے کہا آپ لشکر کو برائے مقابلہ نہ بھیجے میں ایک تدبیر ایسی کرونگا کہ لشکر حریف کے لوگ نابینا
ہو جائینگے مقابلے کی نوبت نہ آئیگی قیصر نے کہا بہت اچھی بات ہے اُسی وقت اُس نے وزراء سے کہا کہ لشکر تیار
کرے مقابلہ مسلمانان کے واسطے روانہ کرو حکیم صاحب کوئی تدبیر فرمائیے حکیم نے کہا جسوقت لشکر وہاں جائے
رسالدار کو میرے پاس بھیجدیجے گا میں جو باتیں رسالدار سے کرونگا قیصر نے اُسی وقت رسالدار کو طلب
کیا رسالدار آیا حکیم نے رسالدار کو اپنے ہمراہ لیا اپنے مکان پر لایا تھوڑی سی خاک سفید رسالدار کو دی
کہا جسوقت سقے برائے آبپاشی میدان میں جائیں یہ خاک اُنکی مشک میں ڈال دیجئے گا اور ایک سرمہ دیا

کہا آپ سب لوگ اس سرمہ کو لگا لیجئے گا اس کی وجہ سے آپ کو کسیطرح کا گزند نہیں پہونچیگا اور لشکر حریف کے سب لوگ نابینا ہو جاوینگے رسالدار وہ خاک اور وہ سرمہ لیکر اپنے رسالے میں آیا دوسرے روز لشکر کو لیکر روانہ ہوگیا اس کو راہ میں چھوڑیئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جاویگا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ صبح خواب سے بیدار ہوئے تو لشکر تیار تھا شاہزادے نے اسی وقت کوچ کیا اور قوی بازو بھی ہمراہ ہی راستہ چلا جاتا تھا قریب ایک کوس کے نکل گئے بدیع الملک نے فرمایا اے قوی بازو یہ صحرا بہت پر فضا ہے قوی بازو نے کہا یہ سیرگاہ قیصر ہے یہاں بادشاہ طلسم اکثر آتا ہے سیر کرتا ہے بدیع الملک اس صحرا کی سیر کرتے ہوئے جاتے ہیں کہ سامنے سے گرد اٹھی بدیع الملک نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے قوی بازو نے کہا کیا عجب ہے جو میری کیفیت قیصر کو معلوم ہوئی ہو اور اس نے لشکر روانہ کیا ہو یہ باتیں تھیں کہ دفعتہ گرد شگافتہ ہوئی سب نے دیکھا لشکر قلیل آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے قوی بازو قیصر کو اپنے یہاں کے جن پہلوانوں پر ناز ہے ان کو نہیں بھیجتا جو یہ لشکر روانہ کرتا ہے کیا لشکر اس کے پاس نہیں ہے قوی بازو نے عرض کی اے شہریار یہ بات اور سبب سے ہے میں عرض نہیں کر سکتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا ضرور مجھکو آگاہ کرو کہ کیا بات ہے قوی بازو نے عرض کی سبب اس کا یہ ہے کہ قیصر ابھی آپ کی جرأت و شجاعت سے واقف نہیں ہے اور پہلوان جو شہر کردستان میں رہتے ہیں وہ لوگ کبھی کہیں بھیجے نہیں جاتے ہیں انکا ہمسر کوئی نظر نہیں آتا اگر کبھی کوئی بادشاہ جلیل لشکر کشی کر کے آتا ہے اور بڑی لڑائی پڑتی ہے تو انمیں سے ایک پہلوان جو سب میں کم قوت ہوتا ہے برائے مقابلہ لشکر تھوڑی سی فوج ہمراہ کر کے روانہ کیا جاتا ہے ورنہ جو خاص خاص ہیں وہ پہلوان لڑنے کہیں نہیں بھیجے جاتے اور لشکر کی بھی یہی کیفیت ہے کہ لشکر خاص کہیں نہیں روانہ کیا جاتا ہے جو لوگ عام لشکر کے ہیں وہ ہر ایک کے مقابلے کے واسطے جاتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا لشکر خاص کی کیا کیفیت ہے اور اس لشکر میں کس طرح کے لوگ ہیں قوی بازو نے عرض کی لشکر خاص بہت ہے اور اس میں بیشمار لوگ ہیں سب کا شمار ایک ماہ میں بھی نہیں ہو سکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا وہ لشکر کہاں رہتا ہے قوی بازو نے عرض کی وہ لشکر بھی طلسم میں رہتا ہے بدیع الملک نے فرمایا کردستان کتنا بڑا شہر ہے اور اس میں کسقدر پہلوان ہیں قوی بازو نے عرض کی شہر بڑا ہے کئی لاکھ پہلوان ہیں انکے شاگرد بہت ہیں اس شہر کا حاکم ہومان کوہ در ہے وہ جب اپنی طاقت کسی کو دکھاتا ہے پہاڑ کو جڑ سے اکھاڑ کے پھینک دیتا ہے بدیع الملک کو تعجب ہوا فرمایا شاید وہ ساحر ہے قوی بازو نے عرض کی اے شہریار اس طلسم میں کوئی ساحر نہیں ہے بدیع الملک نے فرمایا میں یقین نہیں کرتا جسوقت مقابلہ ہوگا تمہیں حال کھل جاویگا قوی بازو خاموش ہو رہا لشکر قریب آ پہونچا رسالدار نے بڑھ کے بدیع الملک کو روکا کہا جب تک آپ مجھسے مقابلہ نہ کر لیجیے گا نہ بڑھنے دونگا بدیع الملک نے کہا میں تجھسے ضرور مقابلہ کرونگا رسالدار نے کہا لشکر کو ٹھہرایئے میں طبل جنگ بجواتا ہوں کل دن میدان میں مقابلہ ہو بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہیں استادہ ہوئیں دونوں لشکر اترے رسالدار قیصر نے اسی وقت طبل جنگی بجوا دیا ہرکاروں نے بدیع الملک سے آکے عرض کی بدیع الملک نامدار کے لشکر میں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی شب تو سامان جنگ میں بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار بصد شوکت و وقار اپنے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان میں آئے اس طرف سے لشکر شہریاری بھی آیا تھے پہلے آ جاتی کر گئے تھے

بدیع الملک نے لشکر کی صفیں آراستہ کیں دیکھا زمین سے دھوان نکل رہا ہے سب سے کہا اس کا کیا سبب
ہے سب نے عرض کی زمین کے بخارات ہیں قوی بازو نے عرض کی یہ صحرا مدت سے یونہیں پڑا تھا آج آبپاشی جو ہوئی
زمین سے دھوان نکلتا ہے بدیع الملک جب لشکر کو درست کر چکے صف کے آگے کھڑے ہوئے رسالدار لشکر قیصر
نے گھوڑا آگے بڑھا کے کہا اے جوان اگر اپنی جان کی خیر درکار ہے تو واپس جا ورنہ زک اُٹھائے گا بہت پچھتائے گا
بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا رسالدار صاحب یہ میدان جنگ ہے مقام وعظ و پند نہیں
ہے اور ہم لوگوں کا یہ دستور ہے کہ جو بات زبان سے نکل جائے وہ ضرور کرتے ہیں اب ہم کیا واپس جائینگے تمکو مقابلہ
کرنا ہو میدان میں موجود ہو مقابلہ کرو بدیع الملک یہ باتیں کر رہے تھے کہ آنکھوں میں سوزش پیدا ہوئی پیش نظر
جو اشیا نظر آتے تھے معدوم ہو گئے بدیع الملک کو تعجب ہوا کلام کرتے کرتے ٹھہر گئے پشت کے فوج والوں
سے یہ سانحہ بیان کیا سب نے عرض کی اے شہریار اپنی بھی یہی کیفیت ہے بدیع الملک حیران ہوئے قوی بازو
سے فرمایا وہ جو دھوان زمین سے اُٹھتا تھا اُس نے یہ تاثیر دکھائی یہ لوگ تو اس مصیبت میں مبتلا ہوئے لشکر قیصر
کے رسالدار نے یہ کیفیت دیکھکر فوج کو اشارہ کیا کہ مسلمانوں پر ٹوٹ پڑو کسیکو قتل نہ کرنا سب کو کمند میں مار مار کے
اسیر کر لو اشارہ پاتے ہی فوج آپڑی کمندیں ڈال ڈال کے سب کو اسیر کر لیا گو دلیران اسلام نے کمندیں توڑ
ڈالیں مگر کیا کر سکتے تھے فوج کفار نے سب کو گرفتار کر لیا اُسی دن سب کی خیمہ لیکر کوچ کیا ایک نامہ قیصر
صباحت باطن کو لکھا کہ کچھ لوگ اہل اسلام کی قید کیے بھیجے گئے ہیں یہ نامہ جو قیصر کے پاس پہونچا قیصر بہت
خوش ہوا اُس نے حکم دیا کہ شہر میں آراستگی ہو دوکانیں سجائی جائیں لوگ برائے سیر و تماشا رہگذر میں آکر جمع ہوں
جب ہماری شہر پناہ تک وہ لوگ پہونچینگے تو ہم لینے جائینگے بڑی عزت و حرمت سے سب کو لائینگے شہر میں منادی
ہو گئی دوکاندار اپنی دوکانیں سجنے میں مشغول ہوئے بادشاہ کی طرف سے روشنی کی ٹٹیاں شہر کے کوچہ و بازار
میں گاڑی گئیں یہ خبر محل شاہی میں بھی پہونچی کہ کوئی شخص برائے فتح طلسم یہاں آیا تھا وہ اسیر ہو گیا ہے کل اُسکی
قید لیکر لوگ آئینگے شہر میں تیاریاں ہو رہی ہیں بڑے سامان میں بادشاہ کی طرف سے بھی انتظام ہوا ہے شہر میں
منادی کرائی گئی ہے کہ ہر شخص برائے تماشا رہگذر میں آکر ٹھہرے جہان پناہ خود تشریف لیجائینگے بڑے اعزاز و اکرام سے
اُن لوگوں کو لائینگے یہ سنکر ملکہ شاداب اختر جبین نے کہا ہم بھی قیدیوں کا تماشا دیکھنے جائینگے شاداب کی ماں
ملکہ زنار ماہ رو نے کہا بی بی قیدیوں کا تماشا کیا دیکھوگی وہ بیچارے اپنی مصیبت میں مبتلا ہونگے انکو زد و کوب کرتے
ہوئے ملازمان سلطانی لائینگے بہت سے زخمی ہونگے بہت سے سر برہنہ ہونگے کہیں دشمن تمہارے انکو دیکھکر دل
بیٹھا جائیں تو اور مشکل ہو ملکہ شاداب نے کہا انکو دیکھکر ڈر کس بات کا ہے اور اُن پر رحم کھانے کی کیا ضرورت ہے میں
تو شہنشاہ سے عرض کرونگی کہ انکی گردن کشی کا حکم دیجئے اُنھوں نے طلسم کے فتح کرنیکا ارادہ کیا تھا ایسوں کا زندہ
رہنا برا ہے میں ضرور جاؤنگی ملکہ زنار نے کہا بی بی ہمارا کہنا مانو وہاں نہ جاؤ شاداب نے کہا آپ بھی تشریف
لیچلیے میں آپ کے ہمراہ چلونگی زنار نے کہا میں شہنشاہ کی خدمت میں عرضی روانہ کرتی ہوں اگر وہ اجازت
دینگے تو میں چلونگی شاداب نے کہا اسی وقت عرضی شہنشاہ کی خدمت میں روانہ فرمائیے ملکہ زنار مجبور
ہوئیں اُسیوقت قیصر کو عرضی بھیجی قیصر نے عرضی کو پڑھا اُس میں لکھا تھا کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو اسیران اسلام
کا تماشا دیکھنے کو میں بھی جاؤں قیصر نے اُس عرضی پر دستخط کیے کہ ضرور جانا لازم ہے میں خود تمکو وہاں بھیجنے کا ارادہ
رکھتا تھا جب عرضی واپس آئی ملکہ زنار نے جواب پڑھا کہا لو بی بی تمہاری مراد بر آئی شہنشاہ نے

بھی اجازت دی اب شوق سے چلو اسیرونکا تماشا دیکھو ملکہ شاداب نے اُسی وقت جانیکی تیاری کی قریب شام
وہان سے سوار ہوکر چوک مین جو مکانات شاہی تھے وہان آئین شب بھر اُس مکان مین رہین صبح کو جب قیدیون کی
آمد کی دھوم ہوئی کنیزون نے ملکہ کو بیدار کیا شوخ نگاہ نے ملکہ شاداب کو جگایا پھر وکون کے پاس آگئے سب
بیٹھین ایک جانب ملکہ زنار مع اپنی کنیزون کے ایک جانب ملکہ شاداب مع شوخ نگاہ وزیرزادی کے
بیٹھین تھوڑی دیر کے بعد ایک غلغلہ بلند ہوا سب نے کہا اب قیدی آتے ہین ملکہ زنار اور ملکہ شاداب بغور
اُس طرف متوجہ ہوئین دیکھا چند پیادے و سوار تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے گذرے بعد اُنکے کچھ اسیر پابنا
زنجیر و نہین مسلسل گذرے اُنکے بعد دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک اسیر کی زنجیرین پکڑے ہوئے کشان کشان لیے ہوئے
جاتے ہین ملکہ شاداب کی نگاہ جو اُس قیدی پر پڑی حسن و جمال دیکھکر شیدا ئے صورت زیبا ہوگئین ملکہ کو غش
آگیا شوخ نگاہ نے جو اُس اسیر کو دیکھا پہچانا کہ وہی ستم رسیدہ آفت کشیدہ ہے جو کوہ پر آیا تھا آفت سے چھڑایا تھا
مگر ملکہ کی جو یہ حالت دیکھی اُسی وقت رومال ہلانے لگی گلاب کیوڑا منگایا ملکہ کے منہ پر چھینٹے دیے دیر کے بعد ملکہ
شاداب کو ہوش آیا زنار نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آئین کہا مین کہتی تھی کہ بی بی تم نہ جاؤ دشمن دہل جائنگے میرا کہنا
نہ مانا غضب ہوگیا کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم گھبرانیکی بات نہین ہے ملکہ کو افاقہ ہوگیا چونکہ کبھی ایسی حالت کسی کی نہین
دیکھی تھی اس وجہ سے غش آگیا کنیزین تو ملکہ سے یہ باتین کر رہی تھین مگر شوخ نگاہ وزیرزادی اپنے دل مین کہتی تھی
کہ اس جوان نے غضب کیا اپنی جان کو نہ ڈر الطلسم کی شاہزادی کو یہان آیا اور اس کے عشق نے ایسا اثر دکھایا کہ ملکہ
بھی بیہوش ہوگئین پہلے تو اس خیال مین تھی مگر ملکہ کو جو ہوش آیا تو عجب حالت ہوگئی بری کیفیت ہوگئی طبیعت
کا رنگ بدل گیا خنجر الم دل پر چل گیا آنکھین اشکبار ہوئین انتہا سے زیادہ بیقرار ہوئین شوخ نگاہ تو اس راز کو
پہلے ہی سمجھ چکی تھی ملکہ زنار سے کہا اگر آپ کی اجازت ہو تو مین ملکہ عالم کو باغ مین لیجاؤن وہان انکا دل بہلاؤن ملکہ زنار
نے کہا مین بھی چلونگی تنہا ملکہ کو نہ چھوڑونگی شوخ نگاہ نے کہا آپ کا جانا مناسب وقت نہین ہے آپ کے تشریف
لیجانے سے ملکہ بے تکلفی سے [illegible] نہ سکینگی آپ کا ادب مانع رہیگا اس لیے آپ یہین تشریف رکھیے مین
تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آجائیگا زنار کی سمجھ مین بھی یہ بات آئی کہا اے شوخ نگاہ ضرور اپنے ہمراہ
ملکہ کو لیجاکر باغ کی ہوا کھلاؤ ملکہ کی طبیعت جب تک درست نہ ہو میرے پاس نہ لانا شوخ نگاہ نے عرض کی طبیعت
ابھی ٹھیک ہو جائیگی یہ کیفیت اسوجہ سے ہوئی کہ آپ تک ایسی حالت کسی کی دیکھی نہین تھی دل نازک ہے
تاب دیدہ نہ لائین بیہوش ہوگئین یہ کہکر سواری طلب کی ملکہ کو اپنے ہمراہ لیا سوار ہوکر باغ مین آئی ملکہ کا باغ عمارات
شاہی سے بہت دور تھا باغ نہایت پر تکلف بنا تھا جب شوخ نگاہ ملکہ شاداب اختر جبین کو باغ مین لائی
ملکہ کی اور بری حالت پائی بارہ دری مین لیگئی بٹھایا پھر عرض کی واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے ایک آہ سرد بھری
کہا اے شوخ نگاہ حال دل کیونکر بیان کرون جو گذرتی ہے کسطرح عیان کرون شوخ نگاہ نے کہا واری مین خوب
جانتی ہون کل حالتون کو پہچانتی ہون اگر خطا معاف ہو تو کچھ عرض کرون شاداب نے کہا کہو خاموش نہ رہو
شوخ نگاہ نے عرض کی واری جس اسیر کو دیکھکر آپ کا یہ حال ہوا اسقدر حال ہوا اُسی نے اُس قید سے رہائی
دلائی اپنی جانبازی دکھائی دیو فرہاد کو قتل کیا میرے زرد نے پر اُس کو رحم آیا حال میرا دریافت کیا مین نے آپ
تک لانے کی سب کیفیت بیان کی اُس آفت کشیدہ نے آپ کے چہرے سے دوشالہ اُٹھایا صورت زیبا
دیکھکر فریفتہ ہوگیا آپ کے ہوشیار کرنے کی تدبیر پوچھی مین نے کیفیت بیان کی یہ وہان سے روانہ ہوا نہین معلوم

کیا جانبازی کی جو انکو قید سے رہائی دی جس وقت آپ نے جلنے کا قصد فرمایا تھا کنیز نے عرض کی تھی آپ نے کہا تھا
کہ اگر ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا اُس نے اپنی محبت حد تک پہونچا دی آپ کے مکان تک
آیا اب آپ کیا فرماتی ہین ملکہ نے جو یہ داستان سنی کہا اے شوخ نگاہ واقعی اُسکا عشق صادق ہے میرے دل
پر بھی اثر ہو گیا ہے لیلیٰ نے مجنون بنایا لیکن اُس اسیر بلا کی رہائی کی تدبیر بتا جسطرح بن پڑے میرے پاس لا شوخ نگاہ
نے عرض کی واری میرے امکان مین کوئی تدبیر نہین ہے اگر آپ چاہتی ہین تو ممکن ہے ملکہ نے کہا نہ تو [illegible] آج
شب کو جاؤنگی اُسکو رہا کر کے لاؤنگی وزیرزادی نے عرض کی واری یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی جسوقت شہنشاہ
نگہبانِ جمشیدی کو ملاحظہ فرمائینگے سب راز افشا ہو جائینگا پھر آپ کیا کیجیے گا شاداب نے کہا اے شوخ نگاہ
جب مین غائب ہوگئی تھی تو والدہ نامدار نے کیا کیا شرطین مقرر کی تھین ایک شرط تو یہ تھی کہ جو ملکہ کو رہا کر کے لائے
عقد اُسکا ملکہ کے ساتھ کیا جائے دوسری شرط یہ تھی کہ نصف حکومت طلسم کا بھی مالک ہو علاوہ اِس کے اور
بہت سی شرطین تھین پھر اُس نے مجھکو رہا کیا شرط کا مستحق ہے اگر ایسا بھی ہوگا کہ والدہ نامدار کو یہ حال معلوم ہو جائیگا
تو جانے عذر رہائی ہے اُنسے کہا جائیگا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے مجھکو رہا کیا تھا شوخ نگاہ نے کہا آپ اِن امور کو خوب
سمجھ لیجیے ملکہ نے کہا مجھے اب زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہین ہے مین آج شب کو جا کر اُسے رہا کر لاؤنگی شوخ نگاہ
نے عرض کی ایک طور اور بھی ہے اگر آپ پسند فرمائیے تو مین کوشش کرون ملکہ نے کہا بیان کرو شاید میری
فکر سے بہتر ہو شوخ نگاہ نے کہا مین آپ کی والدہ ماجدہ سے اِس کیفیت کو بیان کرون کہ جو شخص اسیر ہو کر
آیا ہے اسی نے ہم سب کو رہا کیا ہے بڑی جانبازی سے دیوؤن کو قتل کیا پھر ملکہ کی ہوشیاری کی تدبیر کی ملکہ کو
جسوقت ہوش آیا یہان تشریف لے آئین یہ کیفیت نہین معلوم ہوئی کہ اُس نے پھر کیا جانبازی کی جو یہان
تک آیا شاداب نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہت مناسب ہے تم اِس کا ذکر کرو دیکھو والدہ ماجدہ اِس
کے بابت کیا فرماتی ہین شوخ نگاہ نے کہا مین ابھی جاتی ہون ملکہ شاداب نے کہا اگر میرے تئین پوچھین کہنا اب
طبیعت بحال ہے یہان آتی تھین مین نے منع کیا خود اُنکے مزاج کی خبر عرض کرنیکو حاضر ہوئی شوخ نگاہ اُسی
وقت ملکہ سے رخصت ہوئی تھوڑی دیر مین ملکہ زنار کے پاس پہونچی زنار فکرمند بیٹھی تھی شوخ نگاہ
کو دیکھکر کہا ملکہ کی اب کیا کیفیت ہے شوخ نگاہ نے عرض کی اب اچھی ہین باغ مین خواصون سے ہنس بول رہی
ہین یہان تشریف لاتی تھین مین نے منع کیا خود خیریت مزاج عرض کرنیکو حاضر ہوئی زنار نے کہا اے شوخ نگاہ
مین تمکو بھی ملکہ کے برابر سمجھتی ہون تجھے کہان کہان ملکہ کا ساتھ دیا اور ہر حال مین ملکہ کی راحت کی خواستگار
رہین شوخ نگاہ نے بہت کچھ عجز و انکسار کیا تھوڑی دیر کے بعد مصلحت آمیز باتین کر کے کہا ملکۂ عالم یہ شخص جو اسیر
ہو کے آیا ہے اسی نے ہم لوگون کو قید سے چھڑایا ہے واقعی بڑی جانبازی کی دیوان شریر کو قتل کیا پھر ملکہ کے
ہوشیار کرنے کی تدبیر کی نہین معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا زنار نے کہا اے شوخ نگاہ وہ کوئی
اور ہوگا تمکو دھوکا ہوا ہے شوخ نگاہ نے عرض کی اگر اُس جوان کا نام بدیع الملک ہے تو ضرور اُسی نے ملکہ
کو رہا کیا ہے اور اگر نام کچھ اور ہے تو مین نے دھوکا کھایا وہ کوئی اور جانباز ہوگا زنار نے کہا اگر ایسا ہے تو مین بھی شہنشاہ
کو لکھتی ہون اُنسے سب حال بیان کرونگی اگر وہ اِس کیفیت سے آگاہ ہو جائین گے تو اُس کی سب خطا مین
معاف فرمائینگے عزت بڑھائینگے جو جو شرطین کی ہین وہ سب پوری کرین گے شوخ نگاہ نے عرض کی آپ
شہنشاہ سے کہیے کہ اِس جوان کا نام و نشان دریافت فرمائین ملکہ زنار نے کہا مین ابھی شہنشاہ

کو باقی ہون یہ کہکے محلدار کو بلایا کہا جاکر چوبدارون سے اطلاع کرو کہ شہنشاہ کی خدمت مین جاکر عرض کرین
کہ آپ کو محل مین تشریف لانا چاہیے محلدار نے چوبدارون سے آکر کہا چوبدارون نے قیصر کو اطلاع دی قیصر
اُسی وقت محل مین آیا ملکہ زنار سے کہا اس وقت مجھے کیون بلایا مین بہت سے کامون مین مشغول تھا اسیر
آئے تھے اُن کی قید کا انتظام کر رہا تھا لوگون کو انعام تقسیم کرتا تھا ملکہ نے کہا ایک امر ضروری عرض کرنا تھا قیصر
نے کہا جلد کہو مین اس وقت زیادہ نہین ٹھہر سکتا باہر سب لوگ میرے منتظر ہونگے ملکہ زنار نے کہا شوخ نگاہ
کہتی ہے کہ یہ جو شخص اسیر ہوکر آیا ہے اس نے ملکہ کو قید سے چھڑایا ہے قیصر نے کہا بہت سے لوگ گرفتار ہوکر آئے ہین شوخ نگاہ
نے بدیع الملک کا پتہ دیا قیصر نے کہا تمہین دھوکا ہے وہ کوئی اور ہوگا شوخ نگاہ نے کہا اگر نام اُس جوان کا
بدیع الملک ہے تو اسی نے ہم لوگون کو قید سے چھڑایا ہے اور اگر کچھ اور نام ہے تو میری راے غلطی پر ہے قیصر نے
نام جو سنا گھبرا گیا کہا اے شوخ نگاہ نام تو بیشک یہی ہے مگر تم جانتی ہو کہ یہ شخص یہان کس واسطے آیا ہے
شوخ نگاہ نے کہا اپنی شرط لینے آیا ہوگا قیصر نے کہا نہین طلسم فتح کرنے آیا ہے شوخ نگاہ نے کہا سبب اس کا یہ ہے کہ
ملکہ نے ہوشیار ہوکر مجھسے فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے اور یہ جوان پہلے جب عفریت پلید کو قتل کر چکا اور جیح
رونے پر اس کو رحم آیا تو میرے ساتھ آکر ملکہ کی حالت دیکھی بہت افسوس کیا کہا مین جاتا ہون کوئی تدبیر ایسی
کرونگا کہ ملکہ کو ہوش آئے یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا نہین معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے اسی وقت چلنے
کی تیاری کر دی گو مین نے بہت سمجھایا مگر ملکہ نے نہ مانا یہان چلی آئین اسی وجہ سے اُس کو طلسم مین آنے کی ضرورت ہوئی
مرد شجاع تھا اپنے نزدیک طلسم کا فتح کر لینا آسان سمجھا اس ارادے سے آیا اگر خیال کیجیے تو ہم اُس کے ممنون ہین
وہ ہمارا محسن ہے قیصر نے کہا اگر یہ بات ہے تو مین ابھی اُس کو بلاتا ہون کل کیفیت دریافت کرتا ہون اگر یہ بات سچ ہے
تو ابھی رہا کر دونگا مگر میری بھی چند شرطین ہین اول تو یہ کہ دین سامری پرستی اختیار کرے اپنے ارادے سے
باز آئے صاحبقران جس شخص کا نام ہے اسکی اطاعت ترک کرے تب مین اپنی شرطین پوری کرونگا شوخ نگاہ
نے کہا یہ آپ کو اختیار ہے مجھکو جسقدر معلوم تھا خدمت والا مین عرض کر دیا قیصر اُسی وقت باہر آیا وزرا سے کہا
بدیع الملک کو جلد لاؤ ہمین کچھ ضروری امور اس سے تحقیق کرنا ہین وزرا نے اُسی وقت بدیع الملک کو
بلوایا لوگ گئے زندان خانے سے بدیع الملک کو لائے قیصر نے کہا بدیع الملک کو یہان بٹھا دیجیے اور آپ
سب لوگ تشریف لیجائین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مکانون کو روانہ ہوئے دربار مین
صرف بدیع الملک تاجدار اور ملک قیصر صاف باطن رہ گئے ملک قیصر نے بدیع الملک سے کہا اے نوجوان کسی
کوہ پر تم تھے اور دیوان شریر سے مقابلہ ہوا تھا تمنے دیوون کو قتل کیا تھا بدیع الملک نے کہا دیوون کو بھی قتل کیا
تھا اور ایک اسیر کو بھی رہا کیا تھا قیصر نے کہا وہ اسیر کہان ہے بدیع الملک نے کہا اپنے گھر مین ہوگا مگر وہ میرے
حال سے ابھی تک آگاہ نہین قیصر نے کہا اے بدیع الملک جس اسیر کو تمنے رہا کیا تھا اگر وہ تمھین دیکھے تو کیا
پہچانیگا بدیع الملک نے فرمایا وہ مجھکو مطلق نہین پہچانتا ہے اگر اُسکو پتہ دون اور جو شخص اُس کے ہمراہ
تھا وہ بھی سکے تو کیا عجب ہے کہ مجھکو اس حالت مین دیکھنے قیصر نے اُسی وقت ملازمین کو بلایا ایک پرچہ حکیم روشن
تدبیر کے پاس بھیجا مضمون اسکا یہ تھا کہ اگر مین ان اسیرون کی آنکھونکا علاج کرنا چاہون تو کیا تدبیر کرون ملازمین
پرچہ لیکر حکیم کے پاس گئے حکیم نے ایک سرمہ دیا کہا اس سرمہ کو جسکی آنکھ مین لگا دیجیے گا بینا ہو جائیگا ملازمین
نے وہ سرمہ قیصر کو لا کر دیا قیصر نے اپنے ہاتھ سے بدیع الملک کی آنکھون مین لگایا آنکھین روشن ہو گئین

بدیع الملک نے قیصر کی صورت دیکھی قیصر نے اُسی وقت قید سے بدیع الملک کو دور کرا کے حمام مین روانہ
کیا سب سردارون کو بدیع الملک کے پاس بلایا سب کی آنکھون مین سرمہ لگایا آنکھون مین روشنی پیدا ہوئی سب کو حمام مین
بھیجا جب بدیع الملک حمام سے تشریف لائے قیصر نے بڑے اعزاز و اکرام سے بدیع الملک کو بٹھایا کہا آپ مرد شجاع
ہین مجھکو آپ کا اعتبار تھا اس وجہ سے مین نے آپکو رہا کیا اب مین جو کچھ عرض کرون اُس کو قبول فرمائیے آپ نے
مجھپر احسان کیا ہے اور مین نے چند مشقتین طلسم کی ہین جس اسیر کو آپ نے رہا کیا وہ میری دختر نیک اختر ہے مین نے
یہ شرط کی تھی کہ جو کوئی اُس کو رہا کرکے لائیگا مین اپنے طلسم کی نصف حکومت اُس کو دونگا اور شادی ملکہ کی اُسکے
ساتھ کرونگا مگر ایک شرط اور بھی تھی وہ یہ کہ مذہب سامری پرستی اختیار کرے اگر آپ اس شرط کو قبول فرمائین
تو مین اپنے تمام طلسم کی حکومت آپ کو دون خود ایک گوشے مین بیٹھ کے عبادت سامری کرون بدیع الملک نے
فرمایا اے قیصر جو کچھ تُنے کہا مین اُس کو ہرگز نہین منظور کر سکتا ہون اگر تم تمام عالم کی حکومت مجھکو دوگے تو بھی
یہ شرط مجھسے پوری نہ ہوگی اول تو مجھے سلطنت کی پروا نہین اگر سلطنت کی حاجت ہوتی تو اب تک بہت سے ملک
میرے قبضے مین ہوتے تُنے اکثر کتابون مین یہ کیفیتین دیکھی ہونگی کہ مین نے کہان کہان کے بادشاہون کو زیر کیا اور
کس کس سلطنت پر قبضہ کیا قیصر نے کہا اے بدیع الملک نوجوان مین نے تمہاری تعریفین بہت سی کتابون مین دیکھی
ہین اور تمہاری شجاعت سے بخوبی آگاہ ہون مگر تمھین میری شرط پوری کرنے مین کیا انکار ہے یہ ممکن نہین کہ تم اس طلسم
کو فتح کرسکو یا میرے یہان سے کہین جا سکو بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر تمہارا خیال خام اور تصور ناتمام ہے اگر مین
چاہون اسوقت جا سکتا ہون مگر تُنے میری آنکھون کی بینائی کا علاج کیا مجھپر احسان ہوا اس امر کا خیال ہے ورنہ تم روک
نہین سکتے ہو قیصر نے کہا اے بدیع الملک اگر اُس حالت نابینائی مین کہین جاتے تو مین البتہ جانتا کہ تم مرد دلیر ہو
بدیع الملک کو یہ کلام سنکر غصہ آگیا فرمایا اگر خدا کا فضل شریک ہوتا تو ہماری آنکھون مین روشنی پیدا ہوجاتی قیصر
نے کہا اب زیادہ غصہ نہ فرمائیے جو کچھ مین کہتا ہون اُس کو قبول فرمائیے بدیع الملک نے کہا اے قیصر اگر تمھین بھی منظور
ہو تو اپنے دین باطل کو ترک کرکے اسلام قبول کرو مین اپنے ارادے سے باز رہون قیصر نے کہا یہ کیا کہا اب
ویسا کلمہ زبان سے نہ نکالیے گا مین اب نہ سن سکونگا بدیع الملک نے فرمایا تو اب تم بھی اس قسم کی باتین نہ کرنا ورنہ
اور طرح جواب پاؤگے قیصر نے کہا اے بدیع الملک میرے رہا کردینے پر تم نازان ہو اور یہ جانتے ہو کہ مین اب یہان
سے جا سکتا ہون یہ تمہارا خیال خام ہے مجال نہین جو تم یہان سے ایک قدم آگے بڑھا سکو بدیع الملک نے کہا تمہاری
بھی مجال نہین جو مجھکو روک سکو قیصر نے کہا مین ابھی تمھین گرفتار کیے لیتا ہون بدیع الملک نے کہا تمہاری کیا طاقت ہے
قیصر نے ملازمین کو آواز دی سب آکر جمع ہوئے قیصر نے کہا بدیع الملک کو گرفتار کرلو سب بدیع الملک کی طرف بڑھے
شاہزادے نے تلوار کھینچی کسی کی ہمت نہ ہوئی جو بدیع الملک کے پاس آتا شاہزادہ وہان سے دو چار ملازمین قیصر کو
قتل کرکے باہر نکل گیا اور جملہ سردار بھی ہمراہ آئے ہڑبڑ ہو گیا ملازمین نے دوڑ کے لشکر مین خبر کی وہ لوگ مسلح و مکمل
ہو کر آگئے بدیع الملک کو روکا تلوار چلی آخر کار قیصر کے لوگ فرار ہوگئے بدیع الملک ایک جانب نکل گئے
جب قیصر نے دیکھا کہ یہ کسی طرح نہین رُک سکتے مین ملازمین سے کہا جلد جاؤ حکیم صاحب سے یہ کیفیت بیان کرو وہ
کوئی تدبیر کرین چند ملازمین کو اُس طرف روانہ کیا چند لوگون کو لشکر کیطرف بھیجا کہ جو لشکر یہان سے قریب ہو اُس کو
جا کر اطلاع کرو کہ جلد آئے اور ان لوگون کو گرفتار کرے ملازمین نے جا کر جو لشکر شہر کے گرد و نواح مین تھا
اُن کو اطلاع دی وہ سب مسلح و مکمل ہو کر آئے بدیع الملک سے تلوار چلنے لگی سرداران بدیع الملک

نے سوارون کو قتل کرکے ان سے گھوڑے لے لیے ایسی تیزی کی کہ قیصر کی فوج کے ہوش اُڑ گئے سوار بھاگ گئے
کچھ بن نہ پڑا آخر گریان ہوئے بدیع الملک نے سردارون سے فرمایا اب انکا تعاقب کرنا اچھا نہیں ہے سوار
ٹھہر گئے بدیع الملک نوجوان ایک جانب لشکر کو لیکر نکل گئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت قیصر کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب اس نے سنا کہ بدیع الملک لشکر کو زخمی کرکے اپنے سردارون کو لیکر کسی طرف نکل گیا کسی کو اتنی ہمت ہوئی
کہ اس کا تعاقب کرتا قیصر نے بہت افسوس کیا کہا مجھ سے غلطی ہوئی ہے مین نے اُس کو کیون رہا کیا اب نہین معلوم
وہ کیا آفت برپا کرے گا یہ کہہ رہا تھا کہ حکیم روشن تدبیر کے یہان سے ملازمین واپس آئے رقعہ دیا قیصر نے
رقعہ کو پڑھا اس مین لکھا تھا کہ اے قیصر سردست مین کوئی تدبیر نہین کرسکتا ہون مگر دو ایک روز مین ایسی فکر کرونگا
کہ بدیع الملک گرفتار ہو جانے کا تمام عمر رہائی نہ پائیگا قیصر نے کہا اب حکیم صاحب کے بھروسے پر نہ رہنا
چاہیے لشکر خاص کو لیکر خود تلاش بدیع الملک مین جاؤنگا جہان ملیگا بزور تیغ گرفتار کرلاؤنگا وزرا نے عرض
کی آپکے جانے کی کیا ضرورت ہے جب وہ طلسم کی فتح کا ارادہ کرکے آئے ہین تو حصارجات کی طرف ضرور جائینگے
جب وہان جائینگے تو زک اٹھائینگے مرحلہ جات کو کسی طرح فتح نہین کرسکتے قیصر نے کہا مجھے ایک خوف ہے ایسا
نہ ہو کہ اس کو لوح طلسم ملجائے یا کتب طلسم ہاتھ آئے تو اس کو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ مشکل ہوگا وزرا
نے کہا کتاب طلسم اس کو کیونکر ملجائیگی اور لوح کس طرح ہاتھ آئیگی قیصر نے کہا بعض علامتین ایسی ہی ہین جب وزرا
نے بہت پوچھا تو قیصر نے کہا ملکہ کو اسی نے قید سے رہا کیا ہے اور شوخ چشم کو اس کی محبت ہے اسی نے مجھ سے سعی
کی تھی اب جو اس کو اس کی آزادی کی خبر ہوگی ضرور کوئی تدبیر کریگی شوخ چشم کا باپ ارسطو نظیر قیصر کا وزیر تھا اس
نے یہ بات سنی کہا حضور اس امر سے خاطر جمع رکھین آپ کی کنیز سے ایسی حرکت نہ ہوگی میری ساتوین پشت سے پشت بعد
دیگرے وزیر ہوتے چلے آئے ہین آج تک کسی سے یہان کوئی خرابی نہین ہوئی ہے مین کیونکر یقین کرون کہ اس سے
ایسی باتین ظہور مین آئین گی قیصر نے کہا مین گنجینہ جمشیدی منگاتا ہون تم کو سب حال آئینہ ہو جائیگا ارسطو نظیر نے
کہا حضور طلب فرمائین اس امر کو تحقیق فرمائین اگر ایسا ہو تو مین ابھی اس کا بندوبست کرون شوخ چشم کو سزا دلاؤن
قیصر نے گنجینہ سامری منگا صندوقچہ کھولا کہا یا خداوند جمشید باہر تشریف لائیے کچھ عرض کرنا ہے ایک پتلا الماس کا اُس
صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے کہا اے خداوند جمشید شوخ چشم بدیع الملک پر مائل ہے یا نہین اور اس کی رہائی
چاہتی تھی یا نہ چاہتی تھی اس پتلے نے کہا اے قیصر شوخ چشم کو رہائی بدیع الملک تو منظور تھی مگر کسی طرح کی
محبت اور الفت بدیع الملک کی اس کے دل مین نہین ہے لیکن ملکہ شاداب اختر جبین البتہ دل سے
بدیع الملک پر فریفتہ ہین انھین کی وجہ سے شوخ چشم بھی رہائی بدیع الملک کی خواہان رہی تھی دوسری
بات یہ ہے کہ شوخ چشم اور ملکہ شاداب اختر جبین ان دونون کے دلون سے تو مذہب سامری پرستی جاتا رہا
اور ہم لوگون کی الفت انکے دلون مین باقی نہین ہے کیا عجب ہے جو مسلمان ہو جائین قیصر نے جو یہ بات سنی اس کے
چہرے سے رنگ اُڑ گیا عرق شرم مین نہا گیا غصہ آیا ارسطو نظیر نے جو یہ حالت دیکھی کہا اے شہنشاہ واقعی
شوخ چشم کی خطا ہے مین اس کو بلا کر ضرور تعذیر دونگا قیصر صاف باطن نے کہا شوخ چشم بیچاری بالکل بے خطا
ہے سراسر شاداب اختر جبین کی خطا ہے مین اس کو سزا دونگا قید کرونگا پتلے نے کہا آپ جو کچھ کیجیے اب اُس کے

دل مین ہماری محبت پیدا نہ ہوگی قاعدہ ہم لوگون کا یہ ہو کہ جسکے دل سے اپنی محبت نکال لیتے ہین پھر اُس کے دل مین
نور ایمان نہین پیدا کرتے اب مین اسکے دل مین ہرگز نور ایمان نہین پیدا کرونگا قیصر نے کہا یا خداوند آپ کو اتنی
سی خطا پر ایسی قید ہر دینا نہین چاہیے تیلے نے کہا تعین امور خدائی مین کیا دخل تو جو ہمارے مزاج مین
آتا ہو کرتے ہین قیصر خاموش ہو رہا وزیر نے کہا یا خداوند اب بدیع الملک کی کیفیت بیان فرمایئے وہ کہان
ہو تیلے نے کہا بدیع الملک ایک صحرا مین جاتا ہو ابھی اُسکو اپنی زندگی کی امید ہو اور مین موت کے فرشتے
کو حکم دے چکا ہون کہ بدیع الملک کی قبض روح کر اور سردارون کو بھی زندہ نہ رہنے دے تھوڑی
دیر مین بدیع الملک اپنی موت کے مقام پر پہونچتا ہو قیصر نے خوش ہو کر کہا یا خداوند بدیع الملک کا مقام موت
کہان ہو یہ مجھسے فرمایئے وہ کس صحرا مین جاتا ہو تیلے نے کہا بدیع الملک اِس وقت صحراے عنبر فام مین
جاتا ہو قریب ہو کہ مکان عنبر نگار مین پہونچے اور وہان ملک الموت اُس کی قبض روح کو جائے قیصر نے وزیرون
سے کہا اگر بدیع الملک صحراے عنبر فام مین گیا ہو تو اب زندہ بچکر نہ آئیگا عنبر نگار بلا کا حکیم ہو وہ اپنے
بیابان سے عجائب غرائب مین پھنسا کے مار ڈالیگا خداوند کا قول خلاف کب ہو سکتا ہو تیلے نے کہا خداوند نے اس
وقت اسکے دل مین یہ بات پیدا کی جو وہ اس طرف گیا اب زندہ نہ بچیگا قیصر نے کہا یا خداوند آپ تو فرماتے تھے
کہ مسلمانون کا یہان آنا اچھا نہ ہوگا تیلے نے کہا پھر کیا بھلائی ہوئی ملکہ شاداب اور شوخ چشم کے دل سے
ہماری محبت نکل گئی دونون کو تنبیہ کا فرما دیا قیصر نے کہا آپ ان لوگون کی بھی خطا معاف فرما دیجیے بدیع الملک
نے اُنکے ساتھ احسان کیا تھا اگر اُنکو اُسکی رہائی کے بابت کد ہوئی تو کیا مضائقہ ہوا تیلے نے کہا مین اب اُن کے دل
مین ہرگز نور ایمان پیدا نہین کرونگا وزیرون نے قیصر کو اشارہ دیا کہ اس وقت خداوند کو غصہ ہو پھر خطا معاف
کرا لیجیے گا قیصر خاموش ہو رہا تیلے نے کہا ہی قیصر اب تو میرا کام نہین ہو مین جاتا ہون قیصر نے کہا آپ تشریف
لیجایئے تیلا صندوقچے مین گیا قیصر نے صندوقچہ بند کیا وزیرون سے کہا اب کیا کرنا چاہیے خداوند نے
نور ایمان شاداب کے دل سے ناپید کر دیا اور شوخ چشم کو بھی کافر بنا دیا اسکا کیا انتظام کرنا چاہیے اُنکے
واسطے باعث خرابی ہو اب ہمارے یہان آنگی وجہ سے عبادت مین فرق آجائیگا کیونکہ جس سے کہا تو کافر ہے وہ نجس
سمجھی جائیگی بڑی مشکل ہوئی وزیرون سے کہا مین اُس وقت خداوند کو غصہ تھا اور کسی وقت عفو تقصیر کرا لیجیے گا
قیصر نے کہا خداوند ابھی فرماتے تھے کہ ہم جسکے دل سے نور ایمان دور کرتے ہین پھر وہ صاحب ایمان نہین ہوتا
اور نہ ہم اپنی محبت پھر اُس کے دل مین پیدا کرتے ہین وزیرون نے کہا یہ سب غصے کی باتین تھین دو ایک روز
کے بعد خطا معاف کرا لیجیے گا قیصر نے کہا مجھے اِس بات کا بہت افسوس ہو وزیرون نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اُس
بدنامی سے بچے خداوند نے بدیع الملک کو فنا کر دیا اگر وہ زندہ رہتا اور ملکہ مسلمان ہو جاتین تو کیسی بدنامی
ہوتی قیصر نے کہا یہ بھی سچ ہو یہ کہکر اُٹھا کہا مین محل مین جاتا ہون ملکہ شاداب کو چشم نمائی کرون اور شوخ چشم
سے بھی کہون وزیرون نے کہا آپ ضرور دونون کو چشم نمائی فرمایئے اُنکے حق مین بہت مفید ہوگا قیصر اُٹھا محل سے
اندر آیا اپنی زوجہ ملکہ زنار کو بلا کر کہا آپ نے اپنی صاحبزادی کا بھی حال سنا زنار نے کہا مجھے مطلق کیفیت
نہین معلوم قیصر نے سب حال بیان کیا کہا اب اُن کے دل سے نور ایمان سامری پرستی خداوند سامری
اور خداوند جمشید نے نکال لیا وہ کافر ہین اگر بدیع الملک کو فنا نہ کر دیتے تو ملکہ ضرور مسلمان ہو جاتی اور
شوخ چشم کی بھی یہی کیفیت ہوتی ان دونون کو خداوند دونون نے کافر بنا دیا اور بدیع الملک کو صحراے

عنبر فام کی طرف بھیجکے فنا کر دیا یقین ہو اب صحرائے عنبر فام میں پڑا ہو گا اعنبر نگار کو بھی اسکے
آنے کی خبر ہوئی ہو گی وہ ایک دم میں جان سے مار ڈالیگا ملکہ زنار سب باتیں سنا کیں تھوڑی دیر کے
بعد قیصر سے کہا شاداب کہاں ہو تیں انکو تصدیع ہو گا زنار نے کہا اپنے باغ میں ہیں کچھ طبیعت انکی روز روز
سے نادرست ہوا ہے اس وقت میں تصدیع دینا اچھا نہیں اگر ملکہ چشم نمائی فرمانا ہو تو دو تین روز تامل فرمایئے پھر
جو مزاج میں آئے تصدیع دے لیجئے گا قیصر وہاں سے اٹھا باہر آیا زنار نے جو قیصر سے یہ کیفیت سنی اسکو
بہت صدمہ ہوا اسی وقت سواری منگائی شاداب کے باغ میں آئی شاداب اس وقت مضطر و
بیتاب بستر غم پر پڑی آنسو بہا رہی تھی شوخ چشم پاس بیٹھی بہا رہی تھی کہتی تھی ملکہ عالم آپ خاطر جمع رکھیں
میں نے شہریار سے کل کیفیت عرض کی ہو یقین ہو انھوں نے شاہزادے کو بلایا ہو حال دریافت فرمایا
ہو ایک شرط انکی ایسی ہو کہ اس سے دل میں شک آتا ہو یقین ہو بدیع الملک منظور نہ فرمائیں ملکہ
نے کہا کیا شرط ہو شوخ چشم نے عرض کی شرط یہ ہو کہ مذہب سامری پرستی قبول کرے بھلا بدیع الملک
مذہب سامری پرستی قبول کرینگے ملکہ شاداب نے کہا بھلا کوئی اپنا مذہب کیوں چھوڑیگا اور یہ تو شرط
جدید ہو پہلے تو اس بات کی قید نہ تھی بلکہ یہ قول تھا کہ کوئی کیوں نہ ہو جو رہا کرکے لائیگا اسکو نصف طلسم
کی سلطنت دیجائیگی اور ملکہ کی شادی کیجائیگی اب اسنے شرط جو پوری کی تو شہریار نے ایک بات اور
بڑھائی یہ بات خلاف ہو وہ مستحق ہو اسکو حکومت نصف طلسم کی دینا لازم ہو یہ ذکر تھا کہ کنیز دوڑی ملکہ
شاداب سے آکر عرض کی حضور کی والدہ ماجدہ تشریف لائی ہیں شاداب نے کہا اس وقت انکے آنیکا
کیا سبب ہو شوخ چشم نے کہا اسی بات کی کوئی بات ہو ملکہ نے کہا نہیں معلوم کیا واردات ہو یہ ذکر تھا
کہ ملکہ زنار بارہ دری کے اندر آئیں شاداب اٹھ بیٹھیں تعظیم کرکے ان کو بٹھایا مزاج پوچھا کہا اس وقت
آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہو ملکہ زنار نے کہا بی بی کیا کہوں میرے تو ہوش بجا نہیں ہیں شاداب
نے کہا بیان فرمایئے ملکہ زنار نے سب قصہ بدیع الملک کی رہائی اور دین سامری پرستی نہ قبول کرنے کا
بیان کیا پھر یہ بھی کہا کہ بی بی تمہارے دل سے نور ایمان سامری پرستی خداوندوں نے دور کیا تھا لیکن ملکہ
شوخ چشم دونوں کو کافر بنایا اور بدیع الملک کے واسطے مالک الموت کو حکم دیا اب بدیع الملک صحرائے
عنبر فام میں گیا ہو جہاں عنبر نگار اسکو قتل کریگا لشکر والے بھی اسکے سب قتل ہو گئے خداوند نے
کہا ہو اگر میں اسکو فنا نہ کر دیتا تو شاداب اور شوخ چشم اسلام قبول کرتیں ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی ہوش
اڑ گئے کہا ای مادر مہربان میں اسکی صورت سے بھی آگاہ نہیں ہوں خداوند اچھے ہیں جو سبب بے بوجھے
ایک مسافر کو فنا کر دیا ملکہ زنار نے کہا ای شاداب اب تمھیں لازم یہ ہو کہ تم عبادت خداوندوں کی کرو کہ
انکو تمہارے حال پر رحم آئے اور تمہاری خطاسات کرکے نور ایمان سے تمہارے دل کو منور کریں ملکہ
شاداب نے اس وقت مصلحت وقت پاکر کہا میں ضرور عبادت کرونگی خداوند مجھ سے بہت
راضی ہونگے اور اچھا کیا جو اسکو فنا کر دیا مجھے تو اسکے نام سے بھی آگاہی نہیں اور وہ کیا مجھکو رہا کرتا
مجھکو سامری و جمشید ہی نے رہائی دلائی ملکہ زنار نے شوخ چشم کی طرف مخاطب ہو کر کہا ای شوخ چشم
تم بھی خداوند سامری و جمشید کی عبادت کرو کہ تمہارے دل میں بھی نور ایمان پیدا ہو شوخ چشم
نے بھی اس وقت اقرار کیا ملکہ زنار تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے اٹھ کر اپنے محل میں آئی ملکہ

شاداب نے شوخ چشم سے کہا ای شوخ چشم کیا تمہارے دل مین کچھ خوف سامری و جمشید کا پیدا ہوا ہے
شوخ چشم نے عرض کی کیا آپ کو اس امر کا کچھ خیال ہو ملکہ نے کہا مین تو اب ہرگز سامری و جمشید کی پرستش
نہ کرونگی مین نے بہت بہت سامری و جمشید سے اسیری مین دعا کی مگر ایک نے میری مدد نہ کی ایک مرد مسلمان
نے آکر رہا کیا آزاد ہو کر دیوؤن سے لڑا سامری سے بڑے بڑے کام کیا مین تو سامری و جمشید پر لعنت کرتی
ہون شوخ چشم نے کہا واری میرے دل مین بھی ایسے ہی خیالات ہین ملکہ نے کہا اب ایک امر بہت
مشکل کا ہی شاہزادہ صحراے عنبر فام کی طرف گیا ہی یہ بات تو بیجا ہی کہ سامری اُس کے دشمنون کو فنا کر دین
وہ کیا خیال رکھتے ہین جو کسی کو فنا کرین اگر ایسے ہی ہوتے تو خود کیون فنا ہو جاتے مگر خوف اس بات
کا ہی کہ عنبر نگار مکار ہی اور اُس کے یہان عجائب و غرایب بہت سے نے ہین بدیع الملک دھوکا
کھا کے کہین گرفتار ہو جائینگے آپکی مدد کو چلنا ضرور ہی شاداب سے یہ سنکر شوخ چشم نے عرض کی واری
اگر آپ تشریف لیجائینگا تو یہ حال بھی گنجینہ سامری کے ذریعہ سے شہنشاہ کو معلوم ہو جائیگا وہ اور زیادہ
آزردہ ہونگے ملکہ نے کہا اگر وہ آزردہ بھی ہونگے تو میرا کیا بنا لینگے مین ایک سحر مین تمام طلسم کو درہم و
برہم کر دونگی سحر کے آگے حکمت کام نہین دیگی شوخ چشم نے کہا پھر آپ کی کیا راے ہی شاداب
نے کہا مین جاتی ہون بدیع الملک کو عنبر نگار کی آفت سے بچاتی ہون شوخ چشم نے کہا آپ
کی خوشی مین مانع نہین ہو سکتی ہون شاداب نے کہا مین ضرور جاؤنگی یہ کہکر اپنا تخت اڑنے والا منگایا تخت
پر بیٹھ کے جانب صحراے عنبر فام روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ شاہزادہ جو فوج قیصر کو پامال کر کے روانہ ہوا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا سب لشکر ہمراہ تھا بدیع الملک
نے فرمایا آج شب کو اسی جا بسر کر دصبح کو پھر روانہ ہونگے لشکر ٹھہر گیا گھوڑون کو درختون سے باندھا زین پوش بچھا کے
سب اُسی صحرا مین لیٹے رات بھر جاگ کے بسر کی صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز پھر وہان سے
کوچ کیا شام تک رہروی کر کے ایک قلعہ کے قریب پہونچے بدیع الملک نے فرمایا شاید یہ قلعہ طلسمی ہی
یہان بھی فوج ضرور ہوگی اس وقت آگے بڑھنا مناسب نہین ہی یہین مقام کرنا اچھا ہی سب ٹھہر گئے پھر
زین پوش بچھا کے میدان مین لیٹے خیمے اور بارگاہین تو باقی نہ تھین سب فوج قیصر نے لوٹ لی تھین
بدیع الملک نوجوان قلعہ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ ایک لکہ ابر آیا اور ترشح شروع ہو گیا بدیع الملک
نے کہا اگر پانی زیادہ برسے گا تو بڑا غضب ہوگا گھوڑون کو گزند پہونچے گا سب نے عرض کی پھر کیا کیا جائے جو
مشیت باری بدیع الملک یہ کہہ رہے تھے کہ باران کی ترقی شروع ہوئی اس قدر پانی برسا کہ صحرا مثل دریا
کے ہو گیا بدیع الملک کے جملہ سردار غرق آب ہوئے بعض جو فن شناوری مین دخل رکھتے تھے
تھوڑی دیر پانی پر تیرتے رہے جب دم بھر گیا وہ بھی غرق ہوئے بدیع الملک بھی قریب تھا کہ غرق
ہو جائین مگر شاہزادہ نے دیکھا ایک درخت بڑے اکھڑا ہوا بہتا چلا آتا ہی شاہزادہ اُس درخت پر جا کے
بیٹھ ڈوبنے سے محفوظ رہا بدیع الملک نے دیکھا کہ سب پانی بہہ کر قلعہ کی خندق مین گرتا ہی اور خندق سے
غائب ہو جاتا ہی خیال کیا کہ کوئی جا ہوگی جہان یہ پانی جاتا ہی درخت بھی اُسی طرف چلا بدیع الملک

سنے تصور کیا اگر درخت جائیگا تو یہ بھی غائب ہوگا نہین معلوم کہان جا کر نکلے کیا بات ہے یہ سوچکر دو رہ دیگر درخت
پر بیٹھے درخت مرکا مگر آہستہ آہستہ خندق کی طرف چلا بدیع الملک نے دیکھا لاشے سردارون
کے خندق مین گرتے ہین اور پانی کے ساتھ غائب ہوجاتے ہین شاہزادے کو یہ حال دیکھکر
کمال افسوس ہوا دل مین کہا جب سردارون کی یہ کیفیت ہوئی تو اپنی جان کی نگہبانی کرنا بیکار ہے تنہا
لطف زندگی نہین جب پلٹ کے صاحبقران کی خدمت مین تنہا جاینگے تو امیر سردارون کو مجھسے
پوچھینگے اُس وقت کیا جواب دینگے سب یہی کہین گے کہ اپنی جان بچا کر چلے آئے سردارون کا خیال
نہ کیا بہتر یہی ہے جو سب کے واسطے ہوا وہی اپنے واسطے بھی گوارا کرین یہ سوچ کے درخت پر جو زور کر رہے
تھے وہ موقوف کیا درخت پھر یہ چلا قریب خندق درخت ہو پہنچا تھا کہ آسمان سے ایک پنجہ آیا بدیع الملک
کو اٹھا لے گیا بدیع الملک بیہوش ہوگئے جب عرصہ کے بعد ہوش آیا بدیع الملک نے آنکھ
کھولی دیکھا ایک مکان جنت نشان مین ہین شاہزادہ گھبرا کے اٹھ بیٹھا چارون طرف دیکھا سرہانے
جو نگاہ کی وہ قتال عالم جس کو قید عفریت سے چھڑایا تھا نظر آئی بدیع الملک صورت زیبا دیکھکر پھر
بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھری نازنین نے کہا
ای شہریار اب آپ کو کس بات کا افسوس ہے خدا نے آپ کی جان بچائی بدیع الملک نے کہا ای
ملکہ تم کو تو عوض احسان کے اچھا موقع ملا مگر میرے حق مین برا ہوا شاداب اختر جبین نے عرض کی ای
شہریار آپ کیا فرماتے ہین آپ کے حق مین کون برا ہوا بدیع الملک نے فرمایا میرے سب سردار
ضائع ہوئے اگر تنہا میری جان بچی تو کیا اب مین اپنی زندگی اچھی نہین سمجھتا ہون مجھے تو اپنے ہاتھ سے قتل کرو
مین نے خون تم کو معاف کیا مین اب اس قابل نہین رہا کہ صاحبقران کی خدمت مین جاؤن اور اُن کو
منہ دکھاؤن ملکہ شاداب نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین آپ کے سردار سلامت ہین ضائع نہین
ہوئے یہ باران اصلی نہین تھا عنبر نگار کی مرنے کے عجائب وغرائب ایسے ہی ہین اگر آپ آتی ہوتا
تو اس قدر طغیانی نہ کرتا کہ ہوا سے تمام درخت اُکھڑ جائین اور پھر وہ سب پانی قلعہ کی خندق مین
جا کے غائب ہوجائے بدیع الملک نے فرمایا پھر میرے سب سردار کہان ہونگے ملکہ شاداب
نے عرض کی سب اسیر ہوگئے ہونگے آپ کل تشریف لیجایئے گا سب کو رہا کر لیجئے گا بدیع الملک
بہت خوش ہوئے حواس و ہوش بجا ہوئے ملکہ شاداب سے آنے کی کیفیت پوچھی شوخ چشم نے
آکر سلام کیا بدیع الملک نے شوخ چشم سے شکایت کی کہ تمھین یہ بات لازم تھی کہ بے
ہمسے اطلاع کیے ہوئے چلی آئین شوخ چشم نے بہت کچھ عذر کیا شاداب نے کہا اب عذر کو
موقوف کر دو شاہزادے کی دعوت کے واسطے سامان کرو شوخ چشم نے سب انتظام کیا شراب
کی کشتیان محفل مین آئین شاداب نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کیا بدیع الملک سے کہا آپ
شراب نوش فرمایئے شاہزادے نے انکار کیا ملکہ نے کہا کیا کسی نے قسم دی یا خود بے کسی سے
شراب پینے کا عہد کیا ہے بدیع الملک نے مسکرا کے فرمایا یہ آپ نے عجب بات کہی سب نے جسنے شراب
پینے کا عہد کیا تھا وہ اس وقت موجود ہے اور قسم کون دینے والا تھا شاداب قسم دے جاتی تو عجب نہین
ہے مگر ہم لوگون مین غیر کفو کے ہاتھ سے کسی چیز کا اکل و شرب کرنا ممنوع ہے ملکہ نے کہا آپ جس بات مین خوشی

ہون وہ کی جائے اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ مین سامری پرست ہون تو یہ خیال بیجا ہو مین سامری پر لعنت
کر چکی اب آپ یہ فرماتے ہین تو اپنے مذہب کے قواعد تعلیم فرمایئے بدیع الملک نے ملکہ کو کلمہ طیبہ
تعلیم فرمایا ملکہ شاداب کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوئین شوخ چشم سے کہا تم بھی کلمہ پڑھو
شوخ چشم نے بھی کلمہ پڑھا مسلمان ہوئی کفر چھوڑا صاحب ایمان ہوئی ملکہ شاداب سے کہا
داری آپ نے کیا اس خاطر شہریار دین سامری پرستی کو ترک کیا مجھے آپ کا پاس تھا ملکہ نے فرمایا آپ
کے اس کہنے سے مجھے یقین آیا کہ آپ نے میری خاطر سے ترک مذہب کیا مین اس وقت تک خیال
کرتی ہون کہ آپ مجھ سے قبل ترک مذہب کر چکین جس روز شہریار کوہ پر تشریف لائے پہلے آپ ہی
کو مسلمان کیا ہوگا شوخ چشم نے کہا ملکہ عالم مجھے ایسی باتین خوش نہین آتین آپ کی خاطر سے مین
نے ترک مذہب کیا اور آپ ہی ایسا گرم گرم فقرا مجھکو سناتی ہین ملکہ نے کہا برا نہ مانو اگر تم نے پہلے اسلام
قبول کیا تو تمھارا بھی مرتبہ بڑھا مین تمھین سلام کرونگی اپنا بڑا جانونگی یہ کہکے جام شوخ چشم کی
طرف بڑھایا کہا تو تمھین اپنے ہاتھ سے جام پلاؤین دوبارہ جام بھر کے دونگی شوخ چشم شرمندہ
ہو کر آبدیدہ ہوئی کہا ملکہ عالم اگر آپ کو ذلیل کرنا ہو تو مین مجبور ہون ورنہ ایسی باتون سے مجھکو معاف رکھیے مجھے
مذہب سامری برا معلوم ہوا مین نے ترک کیا یا کسی پر فریفتہ ہو کر ترک مذہب نہین کیا شاداب نے
جو تیہ کی بات سنی شرما کے سر جھکایا شوخ چشم کو گلے سے لگایا کہا مین ہنستی ہون ذرا اوراسی بات پر
برا مانتی تمھارا ہی کام ہو بدیع الملک نے بھی سمجھایا شوخ چشم خاموش ہوئی ملکہ نے پھر بدیع الملک
کی طرف جام بڑھایا کہا اب تو کوئی عذر باقی نہین ہو بسم اللہ نوش فرمایئے بدیع الملک نے ملکہ کے
ہاتھ سے جام لیا کہا ای ملکہ آپ میری خوشی کر دیجیے ہاتھ سے تم پیو ملکہ نے بہت انکار کیا بدیع الملک نے
نہ مانا وہ جام اپنے ہاتھ سے ملکہ کو پلایا ملکہ نے دوسرا جام بھرا کہا بسم اللہ یہ جام نوش فرمایئے یہ کہکر
بدیع الملک کے ہاتھ مین جام دیا بدیع الملک جام لیکر ساکت ہوئے ملکہ نے کہا ای شہریار نوش
فرمایئے دیر نہ لگایئے بدیع الملک نے کہا ہم اپنے ہاتھ سے بھی تو ذلیل کر پی سکتے تھے آپ نے
اس قدر بھی بیکار تکلیف فرمائی ملکہ یہ فقرا سنکر مسکرائین کہا اگر آپ کو دوسرے کے ہاتھ سے شراب پینا
اچھا معلوم ہوتا ہو تو شوخ چشم آپ کو شراب پلاونگی جام بلورین اپنے دست حنائی پر رکھکر آپ
کے لب مبارک سے ملادینگی بدیع الملک نے کہا اس کا جواب مین کیا دون بہتر یہ ہو کہ خاموش
رہون گو چپ نہ رہونگا اتنا ضرور کہونگا کہ تاثیر صحبت ضرور ہو جاتی ہو آپ نے انسانون کے آداب
صحبت کو بہت تھوڑے دنون مین فراموش فرمایا اور جیسی صحبت ہوئی ویسے ہی طریقے اختیار کیے
ملکہ نے کہا مین حیوانون کی صحبت مین کب رہی یہ کیا آپ نے فرمایا مجھکو انسان سے حیوان بنایا
بدیع الملک نے کہا مین نے آپ کو حیوان نہین بنایا بلکہ یہ کہا کہ آپ کو جیسی صحبت ہوئی ویسی ہی
آپ کی خصلت ہوئی اگر ہم بھی آپ کی سی صحبت پاتے تو یقین ہو آپ کی صحبت کے قابل
ہوتے ملکہ بھی بدیع الملک اس عفریت کی طرف اشارہ کرتے ہین یہ سوچ کے کہا ای
شہریار آپ جو کچھ فرماتے ہین بجا ہو اب مجھکو معلوم ہوا لوگون نے آپ کی عادت کو خراب کیا ہو
وہ لوگ راہ عشق سے باہر رہنگے آپ پر فریفتہ ہو کر اپنے ہاتھ سے شراب پلاتے ہونگے مین

ان راہون کو کیا جانون صرف آپ کو اپنا محسن جانتا اس وجہ سے خدمتگذاری اپنے اوپر واجب سمجھی
یہ باتین اُنھین لوگون کیواسطے رہنے دیجیے یہان مہربانی فرمائیے شراب نوش کیجیے بدیع الملک نے
کہا مین شراب پینے سے انکار نہین کرتا ہون مگر جس طرح مین شراب پیتا ہون جب اس طرح شراب
پلائیے گا تو انکار نکرونگا ملکہ نے کہا مین آپکی شراب پلانے والی کو کہان سے لاؤن جو آپ
کو شراب پلاؤن شاہزادے نے کہا شراب پلانے والی کیسی اس وقت آپ سے بہتر کون
ہے اگر خاطر منظور ہے شراب پلائیے ملکہ نے کہا اگر آپ کی اسی مین خوشی ہے تو مین مجبور ہون یہ کہکر جام
ہاتھ مین اٹھایا شاہزادے کے ہونٹھون سے لگایا بدیع الملک نے شراب پی ملکہ کی خوشی کی
پھر تو دو چار جام پے در پے ملکہ نے بدیع الملک کو پلائے بدیع الملک نے ملکہ کو دیے تھوڑی
دیر مین دماغ بادۂ ناب سے گرم ہر ایک بے شرم ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا
ملکہ نے شرما کے سر جھکایا کہا اے شہریار مین نے جو آپ کی خوشی کی اپنے ہاتھ سے شراب پلائی آپ
نے اچھا خیال کیا خوب سمجھے ایسی باتین جن لوگون کے واسطے ہین اُنھین کو مبارک رہین مین ان
راہون سے آگاہ نہین مجھکو معاف فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اس قدر انکار بیجا
کرتا ہے یہ تو مجھ کو لی ہجران دیدہ مصیبت کشیدہ کتنی کوششون سے تم تک آیا قسمت نے یہ دن
دکھایا اب بھی اس کی ارمان و تمنا کا نکلنا تم کو ناگوار ہے یہ جانتا کر اس کا قلب بے قرار ہے ملکہ نے
کہا ایسی باتین اکثر کتابون مین لکھی دیکھی ہین کہ رنگین مزاج ذرا سی بات کو بتاؤ بناتے ہین
ہر ایک پر اظہار عشق کرتے ہین سب پر مرتے ہین بہت سے ایسے بھی ہین جو اُن کے کلام کا اعتبار کرتے
ہین اُن کو سچا جانتے ہین اُن کے کہنے کو مانتے ہین میرے نزدیک تو وہ بھی سب بے وقوف ہوتے
ہین یا صاحبان شوق سے ایسی باتین ظہور پذیر ہوجاتی ہین جہان کسی نے اظہار عشق کیا اُن کو
اپنے حسن پر ناز ہوا دو تین بار انکار کیا آخر اپنا فخر سمجھکر مان لیا بدیع الملک ان باتون کو سنکر
اور زیادہ بیتاب ہوئے کہا ملکہ وہ اور لوگ ہوتے ہین جو جھوٹا وعدہ کرتے ہین ہر ایک پر
مرتے ہین میری طرف ایسا گمان نکرنا مین نے آج تک کبھی وعدہ باطل نہین کیا ہر ایک کو دل
نہین دیا نہین معلوم فلک کو کیا منظور تھا جو تمھارا عاشق بنایا قسمت نے یہان تک پہونچایا ملکہ یہ سنکر
بہت ہنسین کہا آپ ہمارے عاشق ہین محبت مین صادق ہین عاشقون مین جو باتین ہوتی ہین وہ
آپ مین بھی ضرور ہونگی گریبان کا پھاڑنا اپنی اچھی بھلی صورت کو بگاڑنا جنگلون مین رہنا غم و الم
سہنا دل مین ہر وقت محبوب کی یاد قلب و جگر مائل فریاد انسانون سے نفرت وحشیون
سے رغبت رات کا نہ سونا ہر وقت رونا نحیف و نزار مجبور ونا چار راتون کو اختر شماری دن کو
آہ و زاری کرتے ہونگے خون جگر لخت دل دشمنون کی غذا ہوگی مرض ہجر کی دارو وصل
دوا ہوگی جب آہ کرتے ہونگے عرش کو ہلا دیتے ہونگے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے
ہونگے ہر وقت میری تصویر خیالی پیش نگاہ ہوگی آنکھون مین آنسو ہونگے لب پر آہ ہوگی ہر کوئی
معشوق کو پوچھتا ہوگا عضو عضو کی تعریف کرتے ہونگے ایک ایک پر مرتے ہونگے زلف
کو مار سیاہ یا عاشقون کا دود آہ بتاتے ہونگے پیشانی کو صبح نور سے تشبیہ دیتے ہونگے طباعی سے

کام لیتے ہونگے ابروؤں کو تلوار مژہ کو خار چشم کو جادو یا دشت چین کا آہو رخسار کو گلاب کا پھول
یا آفتاب چینی کو نور کا منبع لب کو توشین یا برگ یاسمین دندان کو گوہر یا تا شدہ اختر زبان کو ماہی
بحر طلاقت یا غواص لجۂ فصاحت زنخدان کو چاہ نور یا چشمۂ بلور گلو کو صراحی الماس ساعد خوبصورت
وشفاف اسی طرح تعریف کرتے ہونگے ایک ایک عضو کی توصیف کرتے ہونگے بدیع الملک نے
ہنسکر جواب دیا کہ آپ نے اپنا سراپا خوب بیان کیا معلوم ہوا آپ حسین ہیں مہر تسکین ہیں میں
پیشتر ہی سے جانتا تھا آپ سے زبان کی ضرورت نہ تھی اسقدر تعریف بیان کرنے کی حاجت
نہ تھی لیکن پورا سراپا بیان کیا ہوتا ہر ایک عضو کا حال عیان کیا ہوتا تھا اپنی سنگ دلی کی تعریف
کی ہوتی بیوفا ہونے کی توصیف کی ہوتی اس پردے میں یہ حال بھی ظاہر کر دیا ہوتا اپنی عادتوں
سے بھی ظاہر کر دیا ہوتا ملکہ نے اسقدر شوخی تو کی مگر جواب باصواب پا کر شرما گئیں رات بھر ایسی ہی
باتیں لطف کی حکایتیں رہیں ناگہان دشمن شب وصل عاشقان سینے مؤذن سے نعرہ اللہ اکبر
بلند کیا بدیع الملک کے دل کو دردمند کیا شاہزادہ اٹھا فریضہ سحری کو ادا کیا ملکہ سے کہا اب
ان گرفتاران مصیبت کی خبر لینا چاہیے جنکو سیلاب جدائی نے ہم سے چھڑایا بحر قلق لجۂ آفت
بنایا ہے ملکہ نے عرض کی اے شہریار ابھی صبر فرمایئے زیادہ بیتاب نہ ہوجیے میں ابھی چلتی ہوں وہ طلسم
بھی آپ کو فتح کرنا ہوگا میں آپ کے سرداروں کو رہا کر دونگی پھر آپ کو اختیار ہے اس مرحلے کو
فتح کیجیے گا اس کے بعد اور مرحلہ جات ملینگے وہی لوح سے مشکل کی راہ ہے میں بھی وقتاً فوقتاً
حاضر خدمت ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں سوائے خدا دوسرے کی
مدد کی حاجت نہیں مگر آپ کو اتنی تکلیف ہوگی کہ جہاں سب قید ہیں وہاں تک پہونچا دیجیے
پھر خدا مالک ہے ملکہ نے کہا میں ابھی پہونچائے دیتی ہوں سرداروں کو قید سے چھڑائے دیتی ہوں
یہ کہکر تخت سحر طلب کیا کنیزیں تخت لیکر آئیں ملکہ نے بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا تخت کو
بلند کیا تھوڑی دیر میں صحرائے عنبر فام نظر آیا بدیع الملک نے فرمایا ہم اسی صحرا میں مقیم
تھے یہیں سے سب غائب ہوئے تھے۔ خندق قلعہ پہونچے ملکہ نے عرض کی یہی صحرائے عنبر فام ہے
عنبر نگار اسی ورتبد کے حاکم کا نام ہے یہ بستی ہوئی قلعہ کے قریب آئیں خندق کو پھاند کر پار
ہوئیں ایک میدان میں عمارت پتھر کی بنی تھی ملکہ نے کہا اسی میں سب سردار اسیر ہیں یہ کہکر
سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب سردار زنجیریں آہنی پہنے ہوئے
مغموم و مضمحل بیٹھے ہیں ملکہ نے سحر کیا سب کی زنجیریں کٹ کر زمین پر گریں سردار نعرے کرکے
اٹھے ملکہ نے ایک گوشہ میں تخت اتارا بدیع الملک سے رخصت ہوئیں بدیع الملک
تخت سے اترے ملکہ اس طرف روانہ ہوئیں بدیع الملک سرداروں کے قریب آئے
سرداروں نے جو بدیع الملک کو دیکھا بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی اے شہریار
آپ کہاں تشریف فرما تھے بدیع الملک نے فرمایا مجھ پر خدا نے فضل کیا آپ لوگوں کی رہائی
کی تدبیر کرتا تھا سرداروں نے عرض کی اب کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے فرمایا اب اس
مرحلے کے فتح کرنے کا قصد ہے سرداروں نے کہا کیا یہ مرحلہ ہے بدیع الملک نے کہا یہاں سے

مرحلے ایسے ہی ہین کہ آپ لوگون پر کیا مصیبت پڑی سب نے عرض کی جب کہ سیلاب ہمکو بہاتک بہالایا
تو ہم لوگ بیہوش تھے آنکھ جو کھلی اپنے کو ان حجرہاے تاریک مین اسیر پایا قریب شام ایک شخص کچھ کھانا
ہم لوگون کے واسطے لایا پھر حجرے مین بند کر کے چلا گیا اُس سے چند باتین تحقیق کرنا چاہین مگر اُس نے
جواب بھی نہ دیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ مرحلہ عنبر نگار ہو وہ بڑا مکار ہو سحر تو
یہان بالکل نہین ہو مگر سب علم حکمت کے عجائب وغرائب ہین یہ باتین کرتے ہوے شاہزادہ
بدیع الملک مع جملہ سردارون کے آگے بڑھے تھوڑی دور جاکے ایک مکان پتھر کا
دکھائی دیا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا یقین ہو عنبر نگار اسی مکان مین رہتا ہوگا سب
نے عرض کی مکان کی شان سے تو یہی بات ظاہر ہوتی ہو یہ باتین کر رہے تھے کہ اس مکان سے
ایک آفتاب نکلا بدیع الملک نے دیکھا اُسکا عکس جس پر پڑتا ہو جل جاتا ہو یہ کیفیت جو دیکھی
سردارون سے کہا یہ بلاے عظیم ہو اسکے دفع کرنے کی تدبیر کرنا چاہیے سب نے کہا
اے شہریار اسکی تدبیر کیا ہو سکتی ہو شاہزادہ بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا برق چمک کر
اُس آفتاب پر گری آفتاب کے دو ٹکڑے ہوے جو لوگ جلکر گرے تھے وہ ہوشیار
ہو گئے شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک حوض آب مصفا پتھر کا بنا ہو شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا نہین معلوم اس حوض مین کیا آفت ہو یہ کہہ رہے تھے کہ حوض سے
ایک ماہی نہایت مہیب برآمد ہوئی مانند اژدر کے اُس ماہی نے دم کھینچا سب سردار اُسکے
منھ مین چلے شاہزادہ بدیع الملک نے تلوار علم کی قریب اُس ماہی کے پہونچے اُسنے سانس
کھینچی شاہزادہ بدیع الملک بھی ماہی کے منھ مین گئے مچھلی سب کو نگل گئی سب بیہوش ہو گئے
تھے تھوڑی دیر مین سب کو ہوش جو آیا اپنے کو زمین پر پایا سب لوگ اُٹھے بدیع الملک
بھی اُٹھکر آگے بڑھے سردارون سے پوچھا یہ کیا بات تھی جو کچھ گزند نہ پہونچی دیکھا تو سامنے مچھلی
کے دو ٹکڑے پڑے تھے شاہزادہ بدیع الملک کو تعجب ہوا ایک پرچہ گود مین آکے گرا
شاہزادہ بدیع الملک نے اُس پرچے کو پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ اے شہریار آپ یہین توقف
فرمایے جب تک مین عرض نہ کرون آگے تشریف نہ لیجایے گا اُسکے بعد نام ملکہ شاداب
کا لکھا تھا شاہزادہ بدیع الملک نے سردارون سے کہا ابھی یہین توقف کرنا مناسب ہو جب تک
مین نہ کہون آگے نہ جایے گا سردارون نے عرض کی ہم لوگ یہین ٹھہرتے ہین شاہزادہ بدیع الملک
نے دیر تک وہان توقف کیا جب بہت عرصہ ہوا تو ایک پرچہ پھر شاہزادہ بدیع الملک
کے پاس آکے گرا شاہزادے نے پرچے کو اُٹھاکے دیکھا اُس مین لکھا تھا کہ آپ گوشے مین
تشریف لایے کچھ امور ضروری عرض کرنا ہین شاہزادہ بدیع الملک سب سردارون کو اُسی جگہ
ٹھہرا کے ایک گوشے مین گئے دیکھا ملکہ شاداب موجود ہین بدیع الملک نے کہا ملکہ تم اس قدر
کیون تکلیف کرتی ہو خدا مالک ہو اگر ہماری قسمت مین فتح ہو تو ہر طرح ہوگی ملکہ نے عرض کی اے شہریار
یہان کا معاملہ عجیب ہو اگر ساحرون کا مجمع ہوتا تو مین حاضر نہ رہتی مجھے اطمینان ہوتا کہ آپ پر سحر
تاثیر نہین کرتا ہو مگر یہان معاملات حکمت ہین اس سے بچنے کے واسطے ایک چیز لائی ہون جبتک

آپ کے پاس موجود رہیگی کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچیگی یہ کہکر ایک شیشہ شاہزادہ بدیع الملک کو دیا
عرض کی اس شیشے مین جو روغن ہو اپنی جسم پر لگاسیے تمام لشکر کو عطا فرماسیئے جب تک یہ روغن
جسم پر باقی رہیگا کوئی چیز اثر نہ کریگی شاہزادہ بدیع الملک نے وہ روغن جسم پر لگایا اپنے سردارون
کو دیا سب نے اس روغن کو لگایا مگر شاہزادہ بدیع الملک سے رخصت ہوئین شاہزادہ
بدیع الملک آگے بڑھے ایک باغ نظر آیا باغ مین ایک بنگلہ دیکھا بدیع الملک اس بنگلے
کے قریب آئے دیکھا ایک مرد ضعیف اس بنگلے مین بیٹھا ہو دو تین خدمتگار اسکے روبرو کھڑے ہین
بدیع الملک کو جو اس مرد ضعیف نے دیکھا کہا او جوان تو کون ہو کہان سے آیا ہو کیا نام ہو شاہزادہ
بدیع الملک نے اپنا نام بتایا طلسم مین آنے کا ارادہ ظاہر کیا اس مرد ضعیف نے کہا ای جوان مجھے
تیرے شباب پر رحم آتا ہو اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو واپس جا ورنہ بہت پریشان ہوگا مجھکو
نہین جانتا کہ مین کون ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین تجھ سے واقف نہین اور ہمارا
یہ دستور ہی کہ جس امر کا ارادہ کیا اسکو انجام دیا اب مین بے فتح طلسم یہان سے واپس نہ جاؤنگا
اس مرد ضعیف نے کہا مین عنبر نگار حکیم ہون اس مرحلے کا کل انتظام میرے سپرد ہی مین ایک
دم مین تجھے اور تیرے لشکر کو تباہ کر سکتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تیری بھلا کیا
مجال ہو جو ہمین تباہ کر سکے عنبر نگار نے کہا مین فوج بھی بیشمار رکھتا ہون تو جن چند بہادرون
کے بھروسے پر ناز کرتا ہو انکی کچھ حقیقت نہین ہو شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جو تیرے
دل مین ارادہ ہو اس سے باز نہ رہ مین موجود ہون عنبر نگار نے اتنی دیر مین بہت سی باتین شاہزادہ
بدیع الملک کی پریشانی کے واسطے کین مگر شاہزادے پر کسی نے تاثیر نہ کی عنبر نگار
مجبور ہوا کہا ای شاہزادہ بدیع الملک اگر تمہین اپنے قوت بازو پر کچھ ناز ہو تو مین تم سے مقابلہ
کرونگا میرے پاس بھی فوج موجود ہو بدیع الملک نے فرمایا جب جی چاہے مقابلہ کرین موجود
ہون عنبر نگار نے کہا آج شب کو آپ یہان مقیم رہین کل مقابلہ ہوگا شاہزادہ بدیع الملک
نے سب سردارون سے کہا آج کوئی مقام مناسب دیکھ کر قیام کرنا چاہیے کل عنبر نگار مقابلہ
کرنے کو کہتا ہو سب نے عرض کی جہان آپ مناسب جانین قیام فرماین بدیع الملک ایک
گلستان مین جا ٹھہرے عنبر نگار نے اپنے ایک ملازم کی معرفت رقعہ بدیع الملک
کے پاس بھیجا مضمون اسکا یہ تھا کہ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف یہان سے طلب
فرماییے مین فوراً روانہ کرونگا شاہزادہ بدیع الملک نے جواب مین لکھا ہمین کسی شئے کی
ضرورت نہین ہو صرف مقابلہ کرنا مقصود ہو جواب جب عنبر نگار کے پاس گیا اپنے مصاحبین
کو اسنے جواب دکھایا کہا یہ جوان بڑا صاحب غیرت ہو اپنے اوپر کیا کیا تکلیفین گوارا کین مگر ہم سے
مدد نہ چاہی سب نے جواب دیا جتنے مسلمان ہین سب کے یہی قاعدے ہین یہ بھی دشمن کا احسان نہین
لیتے عنبر نگار نے اسی وقت اپنی فوج کو اطلاع کرائی کہ صبح کو مقابلہ کرنا ہوگا لازم ہو کہ سب لوگ
مسلح و مکمل رہین یہ خبر جو فوج مین ہوئی سب نے جنگ کی تیاری کرنا شروع کی رات بھر سامان جنگ
مین مصروف رہے جب صبح عنبر نگار کے مکان پر آئے عنبر نگار نے فوج مین جانے کی اجازت دی فوج میدان

گھوڑا نہ ہوئی اس طرف سے بدیع الملک نامدار اپنے سرداروں کو لیکر میدان میں آئے مرکب بھی
ان لوگوں کے پاس نہ تھے پیادہ پا میدان میں آکر کھڑے ہوئے لشکر حریف نے پرے جما کر جوانوں کو
اجازت دی دو جوان میدان میں آئے مبارز طلب کیے لشکر اسلام سے بھی دو جوان گئے جاتے ہی
حریفوں کو قتل کیا انکے مرکب لیکر خدمت شاہزادہ بدیع الملک میں حاضر ہوئے عرض کی آقائے نامدار
مرکب حاضر ہیں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تمہیں مبارک ہوں مجکو بھی خدا مرکب دیگا سرداروں نے
عرض کی اے شہریار آپ سوار ہو جیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ان مرکبوں کو لشکر میں چھوڑ جاؤ
جب سب کے پاس مرکب آجائینگے اسوقت سوار ہونا سرداروں نے بہت چاہا کہ بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہوں مگر شاہزادہ نے قبول نہ کیا سردار مجبور ہو گئے گھوڑے لشکر میں لوگوں کو دیکر پھر
میدان کی طرف روانہ ہوئے لشکر عنبر نگار سے پھر دو جوان نکلے مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے
جو دو جوان بڑھے تھے انھوں نے مقابلہ کیا کچھ عرصہ بھی نہ ہوا جاتے ہی مار لیا یہ کیفیت جو افسر فوج
نے دیکھی تمام لشکر سے اشارہ کیا کہ یکبارگی ٹوٹ پڑو جنگ مغلوبہ کرکے سب کو مار لو فوج اشارہ
پاکے ٹوٹ پڑی لشکر اسلام کے سرداروں نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ سب بھی تلواریں کھینچ کے
ڈٹ بیٹھے شاہزادہ بدیع الملک نامدار نے جاتے ہی افسر فوج کو قتل کیا اسکا مرکب لیا اور
سرداروں نے بھی جوانان لشکر حریف کو قتل کرکے انکے مرکب لیے تھوڑی دیر میں سپاہ حریف کو
شکست فاش ہوئی افسر کے مارے جانے سے سپاہ کے ہوش جاتے رہے سب نے امان
طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب سوار شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں حاضر
ہوئے بدیع الملک نے سب کو مسلمان کیا وہاں سے عنبر نگار کے مکان کی طرف چلے
عنبر نگار نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے دل میں خیال کیا کہ اب جان نہ بچیگی بہتر یہ ہے کہ اس جوان
کی اطاعت قبول کروں یہ سوچ کے اپنے بنگلے سے نکلا شاہزادہ بدیع الملک کے استقبال کو آیا
دور سے بدیع الملک کو دیکھکر پیادہ پا ہوا ہاتھوں کو رومال سے باندھا شاہزادہ بدیع الملک
کے قریب آکے عرض کی اے شہریار میں آپ کی غلامی قبول کرتا ہوں میری جان بخشی فرمایئے
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار اگر اسلام قبول کرو تو تمھاری جان بخشی کی جاتی ہے
عنبر نگار بصدق دل مسلمان ہوا شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے گھر لیگیا بڑی خاطر سے پیش
آیا شاہزادے کے واسطے صحبت عیش و نشاط برپا کی شب بھر صحبت رہی صبح کو بدیع الملک نے
کہا اے عنبر نگار اب ہمیں رخصت کرو ابھی بڑے بڑے مرحلے طے کرنا ہیں تلاش لوح میں جانا
ہے عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار دو روز یہاں توقف فرمایئے غلام آپ کے ہمراہ
چلیگا یہاں کی کیفیتوں سے بخوبی واقف ہوں انشاء اللہ تعالے بخیر و عافیت مقام لوح تک پہونچا دونگا
بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خوشی منظور ہے دو روز تک شاہزادے نے وہاں قیام کیا تیسرے روز
عنبر نگار نے لشکر گران ہمراہ لیا شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں آیا عرض کی اے شہریار
اب تشریف لے چلیے بدیع الملک مع جملہ سرداروں کے تیار تھے اسی وقت ہمراہ ہوئے
عنبر نگار نے کہا اے شہریار یہاں سے گھوڑا رکھنا شان میں بیٹھنا چاہیے لوح طلسم ہیں

ہو مالک وحاکم وہان کا کہکشان کفن پوش ہو لوح طلسمی اُسی کے پاس ہو بڑا فقیر کامل ہو اُس سے
یہان جانا اور لوح لانا امکان بشر سے دور ہو انسان کا کیا مقدور ہو جو وہان تک جاسکے یا ٹھہرنے کی
تاب لاسکے وہ عجب مقام پُرہول ہو اگر آپ طلسم کشاے اصلی ہین تو ضرور وہان تک پہونچینگے لوح حاصل
ہوگی مرحلہ جات دقیق فتح ہونگے طلسم کو شکست ہوگی اور اگر حضور کے نام اس طلسم کی فتاحی نہین ہو تو لوح
ہاتھ نہ آئیگی وہان تک جانا مشکل ہوگا گلزار کہکشان تک نہ پہونچیگا یہ بھی امتحان طلسم کشا ہو جو
اس طلسم کا فتح کرنے والا ہوگا اسکو لوح وار تک جانا بہت آسان ہوگا اور باغ مین پہونچ جائیگا جو
طلسم کشا نہین ہو وہ باغ تک جا نہین سکتا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو اگر ہم اس
طلسم کے فتاح ہین تو ضرور وہان تک جاینگے لوح لائینگے کاتاب طلسم پائینگے اور اگر ہماری قسمت مین فتاحی طلسم
نہین ہو تو مجبور واپس آئینگے یا اپنے کیے کی سزا پائینگے یہ باتین کرتے ہوے گلزار کہکشان کی طرف روانہ ہوسے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کیجاتی ہی

کہ اسکو گنجینۂ سامری دیکھنے سے معلوم ہوا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک مرجان عنبر نگار
کی طرف گئے اور شیشہ جمشید نے یہ بھی کہا تھا کہ اب طلسم کشا زندہ نہ رہیگا یہ بالکل بےفکر ہو گیا تھا تیسرے
روز کچھ لوگ اُسکے دربار مین آئے اُنھون نے کہا آپ نے گنجینۂ جمشید کو ملاحظہ فرمایا تھا اُسمین طلسم کشا کی
کیا کیفیت معلوم ہوئی قیصر نے کہا طلسم کشا کو خداوند نے فنا کر دیا وہ عنبر فام کے میدان
مین مارا گیا اور لشکر بھی اُسکا جان سے گیا ارسطاطالیس وزیر نے کہا اس وقت پھر ملاحظہ فرمائیے دیکھیے
کیا واقعہ گذرا اور کس کے ہاتھ سے طلسم کشا مارا گیا ابتک حضور مین سر طلسم کشا کیون نہین آیا قیصر نے
اُسی وقت گنجینۂ جمشید طلب کیا صندوقچہ کھولا کہا یا خداوند جمشید اس وقت ایک امر ضروری آپ سے
دریافت کرنا ہو باہر تشریف لائیے الماس کا پتلا اُس صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے پہلے تو
سجدہ کیا پھر کہا یا خداوند اب طلسم کشا کی لاش کس میدان مین پڑی ہو پتلے نے کہا اے قیصر طلسم کشا
ابھی فنا نہین ہوا طرف گلزار کہکشان کے جاتا ہو اور عنبر نگار اُسکے ہمراہ ہو قیصر نے کہا
یا خداوند آپ نے ملک الموت کو جو حکم دیا تھا ملک الموت نے آپ کا کہنا قبول
نہین کیا یہ کیا غضب ہوا قیصر نے غُصہ ہو کہا آپ پتلے کو بُرا معلوم ہوا کہا او بےادب کیا بیہودہ بکتا ہی نہین
جانتا کہ خداوند کا کوئی فعل خالی از مصلحت نہین ہوتا ہی تجھے ہمارے کارخانون مین کیا دخل ہو جو ہمارا جی
چاہتا ہو وہ کرتے ہین اب ہم طلسم کشا کو عمر دائمی عطا کرینگے اور تیرے طلسم کو طلسم کشا کے ہاتھ سے تباہ
کرادینگے اُس کے دل مین نور ایمان پیدا کرکے اپنا بندۂ خاص بنائینگے قیصر اس بات کو سُنکر
کانپ اُٹھا ہاتھ باندھ کر کہا یا خداوند مجھ سے خطا ہوئی اب نہ عرض کرونگا آپ مالک ہین جو آپ کے
مزاج مین آئے میرے واسطے کیجیے مین کیا کرسکتا ہون پتلے نے کہا تیری بیٹی نے غضب کیا اُس کو
جا کر صحراے عنبر فام سے لے آئی وہان کے عجائب وغرائب کو سحر کے زور سے مٹادیا آپ
مسلمان ہوگئی اب عنبر نگار بھی مسلمان ہوگیا طلسم کشا کو لیکر گلزار کہکشان کی طرف گیا ہو خداوند

اب گلزار کہکشان کو بھی فتح کرا دینگے کہکشان کفن پوش بھی مارا جائیگا طلسم کشا کو لوح ملجائیگی طلسم کو برباد
کریگا قیصر نے کہا یا خداوند مین تو آپ کا بندہ کمترین ہون کبھی مین نے عبادت سے غفلت نہین کی
آپ مجھ سے کیون آزردہ ہوئے پتلے نے کہا اب تیرے مزاج مین غرور زیادہ ہوگیا ہو اور خداوند کو
غرور ناپسند ہو اس وجہ سے تجکو اب فنا کر دینگے قیصر نے کہا یا خداوند مین اب غرور کو اپنے دل سے
دور کرتا ہون ہر ایک سے بعجز و انکساری پیش آؤنگا سب کو اپنا مالک و بزرگ جانونگا پتلے نے کہا اب
تیرے کلام کا قدرت کو اعتبار نہین ہو وزیر نے اشارہ دیا اس وقت خداوند کو غصہ ہو عرض حاجت کرنا
اچھا نہین پھر کیجے گا اس وقت خاموش ہو رہیے قیصر خاموش ہو رہا کہا آپ تشریف لیجائیے
مجھے اسی قدر امور تحقیق کرنا تھے پتلے نے کہا اب ہم نہین جائینگے اور جو ہمارے بھائی اُس صندوقچے
مین بند ہین ان سب کو بھی بلا لینگے تیرے یہان اب نہین رہینگے قیصر نے جب بہت کچھ منت و سماجت
کی تب پتلا صندوقچے کے اندر گیا قیصر نے صندوقچہ بند کیا وزیرون سے کہا غضب ہوگیا یہ شخص
کیسا ہو کہ اس عنبر فام کے صحرا سے گذر گیا اور عنبر نگار کو اپنا مطیع بنایا یہ غضب کریگا لوح لیجائیگا
کیا عجب ہو جو خداوند اسکی مدد کرین اور لوح اسکو ملجائے وزرا نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہو قیصر
نے کہا مجھے ہراس تو نہین ہو وہ کیا بنا سکتا ہو میرے ایک لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہو گردستان سے ایک
پہلوان بلا کر اُسکے مقابلے کو بھیجون تو تمام لشکر کو وہان کے میرے یہان کا ایک پہلوان کافی ہو وزرا
نے کہا پھر آپ کو جو کچھ کرنا ہو جلد کیجیے اسمین عرصہ لگانا خلاف عقل ہو ایسا نہو لوح اُسکے ہاتھ آجائے
تو غضب ہو قیصر نے کہا لوح تو نہین پائیگا اور اگر مل بھی جائیگی تو اُسکے پاس نہین رہیگی ایک پہلوان
کو بھیج دونگا تو وہ اُس سے لوح چھین لیگا وزیرون نے کہا ایک مرحلہ تو برباد ہو جائیگا آپ اسکی جلد
فکر کرین قیصر نے کہا اگر آپ لوگون کو اس امر کا خیال ہو تو ایک نامہ شہر گردستان مین بھیجیے
وہان سے ایک پہلوان کو بلا لیجیے یہان اُسکے ساتھ لشکر کرکے روانہ کیجیے وہ راہ سے گرفتار
کر لائیگا وزیرون نے کہا حضور جس پہلوان کو فرمائین وہ بلایا جائے قیصر نے کہا دفتر فہرست
پہلوانون کے نام کی منگا دو تین قسم کے پہلوان ہین جو قسم سب مین سے آخر ہو اسمین جس کا نام آخر مین
لکھا ہو اسکو بلاؤ وزیرون نے کہا کہ اعلےٰ درجے کے پہلوانون کو بلایئے کیا برائی ہو قیصر نے کہا
ان لوگون کی شان کے خلاف ہو وزیرون نے اُسی وقت پہلوانون کے نام کا دفتر لاکر اُسکے سامنے
رکھا اُسنے تیسری قسم کے پہلوانون کے نام دیکھے جو نام سب کے آخر مین لکھا تھا وزیرون سے کہا اِسکے
نام خط روانہ کرو اسکو بلاؤ وزرا نے دیکھا تو اسمین بہمن شیر دل کا نام لکھا ہو وزرا نے اُسی وقت ایک
خط بہمن شیر دل کے نام روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے بہمن شیر دل آگاہ ہو کہ آج کل سلطان طلسم
کے مقابلے کے واسطے ایک جوان صاحب شوکت و شان آیا ہو اُسنے ایک در بند طلسم فتح کر لیا ہو
اب تمکو لازم ہو کہ اپنے تئین بہت جلد یہان پہونچاؤ لشکر یہان سے تمھارے ہمراہ کیا جائیگا اور بہت کچھ
روانہ سرکار شاہی سے دیا جائیگا جب یہ نامہ ختم ہوا ایک قاصد کو بلایا نامہ دیا زبانی بھی کہدیا کہ سلطان
کی طرف سے تاکید کرنا کہ جہانتک ممکن ہو اپنے تئین جلد یہان پہونچاؤ دیر نہ لگاؤ قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا
دوسرے روز شہر گردستان مین پہونچا بہمن شیر دل کے مکان پر گیا نامہ دیا بہمن نے نامے کو پڑھا

اسی مضمون کا تھا قاصد نے زبانی بھی کہا کہ سلطان نے فرمایا ہے کہ جہانتک ہو سکے اپنے کو یہاں جلد
پہونچاؤ کہ مقابلے کے واسطے جبتک تم نہ آؤ گے کوئی نہ بھیجا جائیگا اور طلسم گشت ابھی رنگستان کی طرف
گیا ہے ایسا نہ ہو وہاں جا کر کوئی فساد برپا کرے تو بڑا غضب ہو بہمن نے کہا میں جاتا ہوں یہ فرمان اپنے
سردار گرگین ورشت چنگالی کو دکھاتا ہوں اس سے اجازت لیکر آج ہی یہاں سے روانہ ہو جاؤنگا
قاصد نے کہا میں تم کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا بہمن نے کہا میں تمہارے ہمراہ چلونگا یہ کہکے اٹھا اپنا گرگان
طلب کیا ملازموں نے گرگون کو درست کیا بہمن سوار ہوا گرگین ورشت چنگالی کے پاس گیا نامہ قیصر
کا دکھایا گرگین نے کہا ضرور جانا چاہیے اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے بہمن گرگین سے اسی وقت
رخصت ہوا چند خادم اپنے ساتھ لیکر وہ چلا دو منزلے روز قیصر کے یہاں آیا اپنی اطلاع کرائی
قیصر اس وقت دربار میں بیٹھا اسی کا ذکر کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکے کہا حضور بہمن شیردل
حاضر ہے امیدوار باریابی ہے قیصر نے خوش ہو کر کہا جلدی میرے پاس لاؤ میں اسی کا منتظر تھا
چوبدار باہر آئے بہمن کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے سب نے دیکھا ایک مرد قوی ہیکل دیو صورت
سیہ فام گردن کی تیاری سے [illegible] معلوم ہوتا ہے دونوں ہاتھ خرطوم فیل سے زیادہ تیار رانوں ستون
سنگ سے زیادہ سخت آکر قیصر کو سلام کیا قیصر نے بھی بغور اسکی صورت دیکھی کہا
اے بہمن بیٹھو بہمن نے کہا حضور میں یہاں کہاں بیٹھ سکتا ہوں قیصر نے اسی وقت اس کے
واسطے ایک بارگاہ استادہ کرنے کا حکم دیا بارگاہ استادہ ہوئی یہ بارگاہ میں گیا قیصر بھی اسکے
ہمراہ آیا کہا اے بہمن تم کس درجے کے پہلوانوں میں ہو بہمن نے کہا میں درجہ سوم کے پہلوانوں میں
ہوں وزرا نے کہا حضور درجہ دوم کے جو پہلوان ہیں وہ اس سے بھی زیادہ قوی تن ہیں اور درجہ اول
کے پہلوان آدمی نہیں معلوم ہوتے ہیں دیووں سے زیادہ ہیں قیصر نے کہا اسکا درجہ درجہ سوم
کے پہلوان سے بھی کم ہے سب سے آخر میں اسکا نام ہے مگر اور شہروں میں ایسے پہلوان بھی نہیں دکھائی
دیتے ہیں بہمن نے کہا حضور کا فرمان پہونچا غلام کی عزت بڑھی اب ایک بات کا امیدوار ہوں کہ
جب حریف کو بتیغ گرفتار کر کے لاؤں تو مجھے درجہ دوم میں لیجیے گا قیصر نے کہا تیری
ہی خوشی کے موافق ہوگا اور تیری مراد پوری ہوگی بہمن نے کہا لشکر میرے ہمراہ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے میں
تنہا جاکر سب کو گرفتار کر لاؤنگا قیصر نے کہا لشکر سے تیری وقعت زیادہ ہو جائیگی اور میں تیرے
ہمراہ اپنا لشکر نامی کرونگا جسکا ہر ایک جوان اس قابل ہے جو تیرے ہمراہ رہے [illegible] اس لشکر کی
[illegible] لشکر [illegible] بہمن نے کہا جو آپ فرمائیں میں بجا لاؤں لشکر کو بھی ہمراہ
لیچلونگا [illegible] آپ سے تنہا جانے دیجیے کہ اس طرح جانے میں دل بڑھا
رہیگا [illegible] ہوگا اور وہ خیال کرینگے کہ یہ تنہا آیا ہے [illegible] میں مقابلہ کر سکونگا قیصر نے کہا
[illegible] شیردل ہماری خوشی یہ ہے کہ تم اپنے ہمراہ لشکر لیتے جاؤ بہمن مجبور ہو کر خاموش
ہوا [illegible] قیصر نے اسی وقت لشکر کو اطلاع کرائی لشکر تیار ہوا [illegible] قیصر نے
بہمن کو [illegible] لشکر گران اسکے ہمراہ کیا بہمن جانب [illegible] روانہ ہوا
کہ ذکر اس کا قصہ پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

کوہ چو عنبر نگار کے ہمراہ جانب گلزار کہکشان تلاش فوج میں روانہ ہوئے دو مہینے بعد روز ایک
میدان نظر آیا شاہزادے نے اس میدان کو بہت صاف و شفاف پایا عنبر نگار سے
کہا یہ میدان کیسا ہے اتنا وسیع میدان اسقدر صاف کیون ہے عنبر نگار نے عرض کی یہان
ایک حکیم رہتا ہے اس میدان میں کچھ عجائبات اُسنے بنائے ہیں یقین ہے آپ کے سامنے آئیں شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا حکیم کا مکان کہان ہے عنبر نگار نے عرض کی حکیم کا مکان یہان سے
بہت دور ہے اپنے مکان تک اُسنے عجائب و غرائب بنائے ہیں یہ بھی ایک مرحلہ ہے اسکو فتح کیجیے
حکیم بھی تھوڑا سا لشکر رکھتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اب اُسکے مکان کی طرف چلنا ضرور
ہے جبتک یہ مرحلہ فتح نہ ہوگا گلزار کہکشان کا راستہ نہ ملیگا عنبر نگار نے عرض کی آپ کو
اختیار ہے اُسکے مکان پر تشریف لے چلیے مگر راہ کے عجائب و غرائب کو پہلے دفع کر لیجیے جبتک
راہ صاف نہ ہوگی وہان تک کیونکر پہونچیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی چیز
سامنے آئیگی اُسوقت دیکھا جائیگا ابھی تو کچھ نظر بھی نہیں آتا ہے عنبر نگار شاہزادہ بدیع الملک
کو اپنے ہمراہ لیکر حکیم کے مکان کی طرف چلا شاہزادہ بدیع الملک نے پوچھا کہ اس حکیم کا کیا نام ہے
عنبر نگار نے عرض کی حکیم سیماب تیز فطرت اسکو سب کہتے ہیں اُسنے بہت سے عجائب و
غرائب اور طلسمات بہت بنائے ہیں قیصر اسکو اپنا رفیق جانتا ہے بہت مانتا ہے اسکے مرحلے
میں بہت کچھ مال و زر بھی موجود ہے اگر یہ مرحلہ فتح ہو جائیگا تو علاوہ فتح بات کے مال و اسباب بہت
ہاتھ آئیگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو اس مرحلے کو بھی
فتح کر لینگے یہ باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے کہ شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک چادر دھوئیں
کی مثل ہوا اُڑتی ہوئی آتی ہے شاہزادہ بدیع الملک نے عنبر نگار سے کہا اے عنبر نگار
یہ چادر کیسی آتی ہے عنبر نگار نے اُس چادر کی طرف دیکھا عرض کی یہ چادر دھوئیں کی ہے جس لشکر پر
گر گئی زندگی بوجھ کر دیگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تم اپنے لشکر کا بند و بست کرو عنبر نگار
نے عرض کی میں اس چادر کو ابھی دفع کیے دیتا ہون یہ کہکے ایک ادویہ نکالا اُس دوا کو
ایک مجمر آتشی میں روشن کیا اُسکا دھوان بلند ہوا چادر جو لشکر کی طرف آتی تھی منتشر ہوگئی شاہزادہ بدیع الملک
آگے بڑھے دیکھا زمین سے پانی اُبل رہا ہے عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار
یہین ٹھہریے آگے تشریف نہ لیجائیے اس پانی میں یہ تاثیر ہے کہ جو اس پانی کے قریب گئے اور
ایک قطرہ آب اسپر پڑ گیا فوراً پانی ہو کر بہ جائیگے دل کی حسرت دل ہی میں رہ جائیگی شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار مجھکو اور میرے لشکر کو اسکا خوف نہیں ہے تمھارے واسطے
جو تدبیر ہو کیجائے عنبر نگار نے عرض کی آپکے اقبال سے میں اسکو دفع کیے دیتا ہون اسکی تاثیر
جاتی رہیگی یہ کہکر عنبر نگار آگے بڑھا بہت بہت تدبیرین کین مگر پانی دفع نہوا عنبر نگار نے تھککر
شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار یہ پانی مجھسے دفع نہوگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا

یہ کہاں سے آتا ہے عنبر نگار نے عرض کی یہاں تہ خانہ ہے اُس مین ایک چشمہ ہے اُس چشمہ کے بیچ مین
ایک شمع روشن ہے شمع گل کر کے اس پانی مین گر پڑی ہے یہ پانی ابلتا ہے اس شمع مین یہ تاثیر ہے جو اسکی روشنی
دیکھے پانی ہوکر بہ جائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تہخانے کا راستہ کس جانب ہے عنبر نگار
نے راستہ تہ خانے کا شاہزادۂ بدیع الملک کو بتایا شاہزادہ اس طرف روانہ ہوا سب سردار بھی
ہمراہ ہوئے شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا آپ لوگ تکلیف نہ فرمائیں مین جاتا ہون اُس شمع کو بجھاتا
ہون جب یہ پانی موقوف ہو جائیگا اُس وقت آپ لوگ تشریف لے چلیے گا عنبر نگار نے
بہت بہت منع کیا مگر شاہزادۂ بدیع الملک نے کہنا نہ مانا اُس جانب روانہ ہوئے راہ طے کر کے
تہ خانے کی راہ پر آئے دیکھا ایک وہ نقب بنا ہے شاہزادۂ بدیع الملک نام خدا لیکر اس نقب مین
داخل ہوئے تھوڑی دیر کے بعد نقب سے باہر نکلے دیکھا چند جوان مسلح بیٹھے ہین شاہزادۂ بدیع الملک
کو دیکھکر وہ سب آگے بڑھے تلوارین میان سے لیکر وار کرنا شروع کیے شاہزادۂ بدیع الملک نے
بھی تلوار نکالی سب کے وار رد کے دو تین کو زخمی کیا سب کی ہمت مین فرق آگیا فرار نہین ہوئے
شاہزادۂ بدیع الملک سے لڑتے رہے شاہزادے نے جب دو ایک کو قتل کیا سب کے
حواس منتشر ہوئے ہتھیار پھینک کے بھاگے شاہزادۂ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک چشمۂ آب
صاف ہے اُسکے بیچ مین ایک شمع روشن ہے شاہزادۂ بدیع الملک اُسکے قریب آئے شمع کو ہوا دی
مگر کچھ گزند نہ پہنچی شاہزادۂ بدیع الملک نے تلوار سے شمع کو کاٹا گل جو پانی مین گرا تلاطم پڑ گیا چشمہ سے
پانی اُبلنے لگا قریب تھا کہ سب مکان گر پڑے مگر شمع بجھ گئی پانی اسی وقت خشک ہو گیا شاہزادہ
بدیع الملک بے فکر خدا کیا وہان سے باہر تشریف لائے عنبر نگار نے بہت تعریف کی کہا
اے شہریار بیشک آپ طلسم کشا اصلی ہین کیا طاقت تھی جو کوئی اس شمع کو گل کر دیتا یہ
آپ کے اقبال کی خوبی تھی جو شمع گل ہو گئی بدیع الملک آگے بڑھے پتھر کی عمارت نظر آئی
بدیع الملک نے عنبر نگار سے پوچھا یہ عمارت کیسی ہے عنبر نگار نے کہا حکیم پیران کا مکان
یہی ہے اسکو قلعہ مارو کہتے ہین یہان فوج رہتی ہے بدیع الملک نے فرمایا اب کچھ عجائب و غرائب باقی نہین
ہین عنبر نگار نے عرض کی ابھی جو خاص خاص چیزین ہین وہ آپ نے ملاحظہ نہین فرمائی
ہین جب حکیم سے مقابلہ ہوگا اُس وقت [illegible] اشیا آپ ملاحظہ فرمائینگے بدیع الملک و عنبر نگار
سے یہ باتین کرتے جاتے تھے کہ سامنے قلعہ پر سے کچھ لوگ نیچے اُترے اُنھون نے کچھ نشان
دکھائے عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اب لشکر آپ کے روکنے کو آتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا خدا مالک ہے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے دیکھا قلعہ پر سے لشکر کی آمد شروع ہوئی تھوڑی دیر مین
لشکر کثیر جمع ہو گیا بدیع الملک نے عنبر نگار سے فرمایا کہ حکیم پیران کو میرے آنے کی خبر کیونکر
معلوم ہو گئی جو اُس نے سب انتظام درست کیے عنبر نگار نے عرض کی یہان جتنے مرحلے ہین سب کے
حاکم علم نجوم مین مہارت کامل رکھتے ہین ہر وقت دیکھتے رہتے ہین کہ کون آتا ہے مرحلے کے دن
سکتے ہین اُنکو حالات سے آگاہی رہتی ہے بدیع الملک یہ باتین کر رہے تھے کہ لشکر قریب آگیا
رسالدار نے آگے بڑھ کے کہا اے جوان کہان آتا ہے ٹھہر جا بدیع الملک نے فرمایا ہم اُسی طرف جائینگے

تم پلٹ جاؤ اپنی راستہ ور سالدار نے کہا ہم تیرے روکنے کو آئے ہین یہ مرحلہ طلسم مراۃ العدم کا
تیرا بیان کیا کام ہی اگر اپنی خیریت چاہتا ہو تو پلٹ جا ورنہ بہت پچھتائے گا اپنے کیے کی سزا پائے گا ایک
مرحلے کے فتح ہو جانے سے نازان نہ ہو وہ مرحلہ بہت کم زور تھا اس سے فتح ہو گیا یہ ایسا مقام نہین کہ جو
تجھ سے فتح ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو اگر تو ہمارے روکنے
آیا ہو تو اپنے کام کو انجام دے اگر ہم جا سکینگے تو جا نکلینگے اور اگر تیرا قابو ہو گا ہمین گرفتار کر لیگا تار سالدار نے
کہا اگر یہی ہو تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر بدیع الملک نے فرمایا پہلے تو ہتھیار کر لے پھر ہم وار کرینگے رسالدار
نے کہا اے جوان مین تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ سمجھتا ہون مگر مجبور ہون کہ تجھ پر رحم آتا ہے ایسا اگر اور کسی جوان کو تیرے مقابلے
کے واسطے بھیجتا ہون تو وہ تجھکو جان سے مار ڈالیگا اور اگر مین تجھ سے لڑونگا تو خیال رکھونگا بدیع الملک
نے فرمایا اور یاوہ گو اپنی تمام فوج کو بلا کے مجھ سے مقابلہ کر رسالدار نے کہا پہلے تم ہم سے مقابلہ کرو پھر لشکر کا
نام لینا بدیع الملک نے فرمایا اب انتظار تجھے کسکا ہی رسالدار نے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے وار
خالی دیا ہاتھ اسکا جھوٹا پڑا گرز کے جھونک مین گھوڑے سے گرا بدیع الملک خاموش کھڑے رہے
یہ اٹھا کر پھر تازی گھوڑے پہ سوار ہوا بدیع الملک نے کہا اب ایسا وار نہ کرنا اگر دوسرا ہوتا تو اسوقت
تجھے اتنی مہلت نہ دیتا رسالدار نے کہا اے جوان یہ امر شدنی تھا اور تیری جرأت سے یہ بات بعید تھی جو
تو ایسے وقت مین پھر حملہ کرتا بدیع الملک نے کہا اب وار کر رسالدار نے تلوار میان سے لی
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے سپر اٹھائی گھوڑے نے سکندری کھائی خود سر سے کھسکا
ہاتھ پورا اٹھ نہ سکا تلوار سر پہ پڑی زخم کاری لگا بدیع الملک نے دستانہ مار دیا تلوار نکل گئی خون کی
دھار منھ پر آئی بدیع الملک کو چکر آ گیا قریب تھا گھوڑے سے گرین مگر اپنے تئین سنبھالا رسالدار نے
جو بدیع الملک کو اس حال مین پایا دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اسی حالت مین انکی تلوار کو تلوار
پہ روکا اچھاوے سے ہاتھ نکال کے سینے کا وار کیا اسنے سپر اٹھائی مگر سپر کیا کر سکتی جو تیغہ جو پڑا اسپر کو
کاٹ کے خود کو دو پارہ کرتا ہوا سر مین در آیا سرت سینے مین آیا رسالدار گھوڑے سے گرا شاہزادہ
بدیع الملک سے بھی نہ سنبھلا گیا یہ بھی مرکب سے زمین پر آئے فوج مخالف نے جو یہ کیفیت دیکھی
چاہا بدیع الملک کو ہلاک کرین یہ خیال کر کے سب بڑھے مگر سرداران بدیع الملک آ پہونچے
تھے شاہزادہ بدیع الملک کو اٹھا لے گئے فوج مخالف سے تلوار چلنے لگی تھوڑی دیر مین شام ہو گئی
دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس گئے بدیع الملک نوجوان کو سردارون نے بارگاہ مین لا کر مسہری پر
لٹا دیا زخم مین ٹانکے دیے گئے شاہزادہ بیہوش تھا دیر کے بعد ہوش آیا سردارون نے جنگ کی کیفیت
پوچھی سب نے حالت جنگ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا اب وہ لوگ کل پھر میدان مین آئینگے
سردارون نے عرض کی ہم بھی انکے مقابلے کے واسطے جائینگے عنبر نگار حاضر ہوا تھا اور یہ بدیع الملک
کے زخم سر پر چڑھ کر عرض کی زخم شب بھر مین اچھا ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار حکیم پیران
کل پھر مقابلہ کریگا عنبر نگار نے کہا آج فوج بہت تنگ دل ہو گئی تھی یقین ہو کل مقابلہ نہ کرے یہان تو
یہ باتین تھین مگر فوج جو حیران و پریشان میدان جنگ سے پلٹی اور پیران کے پاس گئی پیران نے کیفیت
جنگ دریافت کی سب نے کہا غضب ہوا رسالدار صاحب کو طلسم کشا نے حالت زخمداری مین قتل کیا

یقین ہو کہ زندہ نہ ہو رسالدار صاحب نے تلوار اُسکے سر پر لگائی تھی خود کو کاٹ کے تا دو ابرو اُترآئی تھی
طلسم کشا گھوڑے سے گرتے گرتے سنبھلا رسالدار صاحب نے چاہا دوسرا وار کرین اُسنے تلوار چلائی رسالدار
صاحب نے وار کیا طلسم کشا نے تلوار پھر وکا الجھاوے سے ہاتھ نکال کے وار کیا طلسم کشا کی قوت اس
حالت مین ظاہر ہوئی کہ تلوار رسالدار صاحب کی سینے تک اُتر آئی رسالدار صاحب گھوڑے سے گرے طلسم کشا
سے بھی نہ سنبھلا گیا زمین پر گرا ہم لوگون نے چاہا یلوہ کر کے ہلاک کرین مگر اُسکے سردار دوڑ پڑے اُٹھا لیگئے
لشکر طلسم کشا سے اسوقت جنگ مغلوبہ ہوئی اُن لوگون کے یہان کوئی قتل نہین ہوا ہماری فوج نصف سے
زیادہ تباہ ہو گئی حکیم پیران یہ حال سنکر بہت رنجیدہ ہوا افسران فوج سے کہا اب کیا کرنا چاہیے افسرون
نے کہا ہم کل مقابلے مین جانے کے لائق نہین ہین ہمارے یہان کوئی ایسا نہین ہے جو زخمدار نہ ہو زخمدار
کیا مقابلہ کرینگے حکیم پیران نے کہا اگر تم مین سے کوئی مقابلے کے واسطے نہ جائیگا تو طلسم کشا قلعہ مین
آجائیگا اور قلعہ کو خالی کرا لیگا سب نے کہا طلسم کشا کل تک زندہ نہ رہیگا زخم بہت کاری لگا ہے حکیم
پیران نے کہا اُسکے ساتھ عنبر نگار ہے وہ ضرور علاج کریگا مرہم بتائیگا ہر طرح زخم سر کو اچھا کر دیگا لوگون
نے کہا جب اچھا ہوگا اُس وقت طلسم کشا یہان آئیگا اور ابھی زخم اچھا ہونے مین عرصہ ہے آپ سلطان طلسم
کو کیفیت لکھئے وہان سے فوج بلالیجئے جب وہان سے فوج آجائیگی تو طلسم کشا کے یہان کون ایسا ہے جو
مقابلہ کریگا پیران نے کہا مین اسی وقت خط لکھتا ہون یہ کہکر اُسنے اُسی وقت ایک خط قیصر صاف باطن کو
لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ عنبر نگار مسلمان ہو گیا آپ سے اُسکی چوری ایک شخص طلسم کشائی کے واسطے
یہان آیا ہے آپکو اُسکی اطلاع کسی نے نہین دی اب میرے مرحلے پر آکے اُسنے قیامت برپا کی ہے اُسپر کوئی
اسم تاثیر نہین کرتا بہت سی چیزین میرے طلسم کی برباد ہو گئین چشمہ روشن جبین مین شمع روشن تھی اور اُسکے پانی
کی یہ تاثیر تھی کہ جسپر ایک قطرہ اُس پانی کا پڑ جاتا وہ بھی پانی ہو جاتا تھا طلسم کشا نے خود شمع کو گل کر دیا چشمہ
خشک ہو گیا چادر دود مین سے بھی وہ چادر عنبر نگار نے خراب کی اب جو تحفہ جات میرے پاس موجود
ہین اُنکو صرف کرنا بیکار جانتا ہون یہ یقین ہے کہ طلسم کشا پر کوئی تاثیر نہ کریگا اور عنبر نگار سا شخص اُسکے
ہمراہ موجود ہے ہر ایک شے کا دفیہ کر سکتا ہے اگر مین کوئی تحفہ صرف کرونگا عنبر نگار اُسکو دفع کر دیگا لشکر کشی
کی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ طلسم کشا نے حالت زخمداری مین میرے رسالدار کو قتل کیا اسکی فوج نے میری نصف
سے زیادہ فوج تباہ کر دی جو لوگ اسوقت موجود ہین وہ بالکل بیکار ہین کوئی مقابلے کے لائق نہین ہے
سب زخمدار ہین اگر آپ اس عریضہ کے دیکھتے ہی لشکر نہ بھیجئے گا تو یقین ہے کہ طلسم کشا صحت پا کر قلعہ
فتح کر لیگا اور اس مرحلے کے فتح ہونے سے گلزار کہکشان کا راستہ کھل جائیگا طلسم کشا لوح لیکے
وہان جائیگا جب سب مضمون لکھ چکا تو اپنی مہر کر کے ایک قاصد کو بلا کر دیا تاکید کر دی کہ بہت جلد اس عریضہ کو
سلطان کی خدمت مین پہونچانا راہ مین عرصہ نہ لگانا قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب حال عمر بن شیردل کا عرض کیا جاتا ہی

کہ یہ جماعت ہمراہ زنگیون کی فوج لیکر چلا تیسرے روز صحرائے عنبر فام مین پہونچا عنبر نگار کے
مکان پر گیا کسی کو نہ پایا اپنے ہمراہیون سے کہا اب کیا کرنا چاہیے سب نے کہا اور آگے چلیے یقین ہے

مرحلہ پیران پر سب لوگ گئے ہوئے تھے بہمن شیردل اس طرف روانہ ہوا ایک روز بہردی کی جب
رات ہوگئی تو بہمن نے لشکر کو روکا آپ وہین ٹھہر گئے استادہ ہوئے سب لوگ اپنے اپنے خیمے میں گئے
پیران کا مرحلہ وہان سے بہت قریب تھا بہمن تھوڑی دیر کے بعد اپنے خیمے سے باہر آیا جنگل کا صحرا
کی سیر کر رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد اڑی بہمن نے اور لوگون سے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی جانور صحرائی
بھاگا ہوا آتا ہے یہ کہہ رہا تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک شترسوار اونٹ کو دوڑائے چلے
آتا ہے بہمن نے اپنے ہمراہیون سے کہا اس شترسوار کو آگے نہ جانے دینا مین کیفیت دریافت کرونگا کہ
یہ کہان سے آتا ہے لوگ آگے بڑھے شترسوار کے پاس گئے کہا اے شخص اونٹ ٹھہرائے شترسوار نے
کہا مین علم پیران کا بھیجا ہوا خدمت مین سلطان کے جاتا ہون ایک کار ضروری ہے یہان ٹھہر نہین سکتا اگر ٹھہرونگا
تو مجھکو عرصہ ہوگا عرصہ ہونا اچھا نہین ہے پیران نے تاکید کردی ہے کہ جلد خدمت سلطان مین پہونچنا لوگون نے
کہا بھائی ہم بھی سلطان کے ملازم ہین اور پیران کی مدد کو جاتے ہین صرف تجھ سے یہ تحقیق کرنا ہے کہ
طلسم کشا ادھر اس طرف نہین گیا اُس شترسوار نے جب یہ سنا کہ یہ لوگ پیران کی مدد کو جاتے ہین تو شتر کو
روکا بہمن کے ملازمین انکو اپنے ہمراہ لیکر آئے بہمن نے کہا اے شترسوار تو کہان جاتا ہے اُسنے سب
حقیقت اپنی بیان کی بہمن نے کہا طلسم کشا وہان کیا کر رہا ہے شترسوار نے کہا طلسم کشا نے آفت برپا کردی
ہے قریب ہے کہ مرحلہ فتح کرلے بڑے بڑے جانبازات تباہ کر دیے ہین اب مرحلے پر کم آئی نہین ہے فوج
بھی سب کام آگئی اسی واسطے پیران نے مجھکو سلطان کے پاس بھیجا ہے کہ مین جاکر وہان سے مدد لاؤن بہمن
نے کہا اب تمہارا جانا بیکار ہے مین تو پیران کی مدد کو جاتا ہون طلسم کشا کو اسیر کرلاؤنگا شترسوار نے کہا
آپ سے ملاقات ہوجانا بہت اچھا ہوا اگر آپ یہان نہ ملجاتے تو مین ضرور سلطان کی خدمت مین جاتا
انکو مرتبہ دکھاتا انہین تردد پیدا ہوتا آپ کا خیال ہوتا بہمن نے کہا آج شب کو مین یہین قیام کرونگا کل چلونگا
شترسوار نے کہا مجھکو اجازت دیجیے مین جاکر آپ کی اطلاع کرون کہ سب لوگ آپ کے استقبال کو
آئین باعزاز و اکرام لیجائین بہمن نے کہا کل میرے ہمراہ چلنا ابھی کیا جلدی ہے ناقہ سوار نے جواب دیا اگر مین
اسی وقت جاکے اطلاع کردونگا تو وہ کوئی دوسرا انتظام نہ کرینگے کیونکہ کل صبح کو مقابلہ ہوا ایسا نہ ہو وہ اسوقت
کوئی انتظام اور کرین یا فرصت طلب کرین طلسم کشا کو فرصت دینے مین عذر نہ ہوگا کیونکہ وہ خود بھی زخمی
ہے ضرور مہلت دیدیگا پھر اُس سے دو تین دن کے بعد مقابلہ ہوگا جبتک اُسکا زخم سر اچھا بھی ہو جائیگا
بہمن نے کہا ہمین کچھ خوف نہین اگر طلسم کشا زخمدار ہو تو ہم خود اس سے مقابلہ نہ کرینگے جب وہ اچھا ہو جائیگا
اسوقت اس سے لڑینگے وہ کسی حال مین ہم سے مقابلہ نہین کرسکتا ناقہ سوار نے کہا یہ تو مین بھی جانتا ہون
مگر مجھے پیران کا خوف ہے ایسا نہ ہو مجھ سے اس بات پر آزردہ ہون اور کہین کہ تو نے ہمین اُسی وقت
کیون نہ اطلاع دی تو مین کیا جواب دونگا بہمن نے کہا مین جو کچھ پیران سے کہدونگا وہ قبول کرلینگے تم
اسقدر خوف نہ کرو رات بھر کا واسطہ ہے صبح کو مین بھی یہان سے چلونگا میرے ہمراہ چلنا اور اب اگر اسوقت
یہان سے روانہ ہو جاؤ کر وہان خاص مقابلے کے وقت جاکر پہونچے اگر طلسم کشا میدان مین
آئیگا تو مین مقابلہ کرونگا شترسوار مجبور ہوگیا بہمن نے اسکو روک لیا شب بھر بہمن جاگتا رہا جب دو گھڑی
رات باقی رہی اسی وقت بہمن نے سردارون کو بلاکر کہا لشکر مین روانگی بول دو سردارون نے لشکر کو

کہا اب ٹھہرنا اچھا نہین بہمن شیر دل اپنی بارگاہ سے باہر آئے سب یہ خبر سنکر اُٹھے مسلح تو ہو رہے
تھے گھوڑون پر سوار ہوئے بہمن بھی اپنے گرگدن پر سوار ہوا لشکر کو ساتھ لیکر جانب قلعہ حکیم پیران روانہ
ہوا اسکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت پیران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ نامہ روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے کہا اب کیا انتظام کرنا چاہیے صبح کو طلسم کشا فوج کو لے کر
ضرور میدان مین آئے گا اور اگر بوجہ زخم سر خود میدان مین آنے کے لائق نہوگا تو فوج کو عنبر نگار کے
سپرد کرکے بھیجے گا ایسے وقت مین وہ خاموش نہ رہیگا لشکریون نے کہا آپ بیکار خیال کرتے ہین ہم
جانتے ہین طلسم کشا زندہ نہ ہوگا پیران نے کہا مین ابھی لوگون کو بھیجتا ہون سب کیفیت وہان کی معلوم
ہوئی جاتی ہے یہ کہکر اُسنے اپنے عیار صمصام صرصر قدم کو بلایا کہا لشکر طلسم کشا مین جاکر یہ حال تحقیق کر لو کہ
طلسم کشا پر کیا گذری عیار اُسی وقت روانہ ہوا یہان بدیع الملک نوجوان کے زخم پر جو عنبر نگار نے
اور یہ لگائی تھی تو زخم سر شاہزادے کا تھوڑی ہی دیر مین رو بصحت ہو گیا تھا اور عنبر نگار نے بدیع الملک
سے عرض کی تھی شب بھر مین زخم اچھا ہو جائے گا بدیع الملک کو تعجب تھا کہ شب بھر مین زخم کیونکر بھر آئیگا مگر
جب رات زیادہ گئی اور بدیع الملک کو درد مین کمی معلوم ہوئی تو یقین ہوا اُٹھ کے بیٹھے باتین کرنے لگے
عنبر نگار نے پھر دوا لگائی دوا لگانے کے واسطے پٹی جو کھولی لوگون کو بلا کے دکھایا سب نے دیکھا
زخم نصف سے زیادہ بھر آیا تھا سب کو تعجب ہوا کہا اے عنبر نگار تمنے کمال کیا اسقدر جلد زخم کو اچھا کیا عنبر نگار نے کہا زخم
تو بہت ہی ہلکا تھا بڑے بڑے زخم تھوڑی دیر مین اچھے ہوئے ہین بدیع الملک فرماتے تھے مین خود کل مقابلے کے
واسطے جاؤنگا عنبر نگار رکتا تھا اسیواسطے مین نے ایسا علاج کیا ہے کہ جلد صحت ہو جائے یہان تو باتین ہو رہی تھین کہ عیار
پیران آیا اسنے چھپکر سب کیفیت دیکھی بدیع الملک کو ہوشیار پایا الملک یہ کہتے سنا کہ مین کل مقابلے کو جاؤنگا عیار سب باتین سنکر
وہان سے روانہ ہوا پیران کے پاس آیا پیران اسکا منتظر تھا صورت دیکھکر کہا اے صمصام کیا خبر لائے صمصام نے کہا طلسم کشا
چاق و توانا ہو کر رہا تھا کہ مین کل مقابلے کے واسطے جاؤنگا کل قصہ مختصر کر دونگا آگے بڑھونگا پیران کے ہوش اُڑ گئے
اپنے مصاحبون سے کہا غضب ہو گیا کل وہ مقابلے کو آئیگا فوج کے لوگون سے کہا اگر ہم تمھارے کہنے پر
عمل کرتے تو کیا ہوتا اب کیا انتظام کیا جائے لشکریون نے کہا ہم تو کل مقابلے مین نہین جا سکتے ہین طلسم کشا
کے لشکر مین جو لوگ ہین وہ سب صحیح و سالم ہین اور ہم لوگ انتہا کے زخمدار ہین کیونکر مقابلہ کرینگے بہتر یہ ہوگا
جب وہ میدان مین آئے آپ دو روز یا تین روز کی مہلت اُس سے طلب کیجیے یقین ہے مہلت دیدے
کیونکہ وہ بھی تو آج کی جنگ مین مع لشکر بہت ہی مضمحل ہو گیا ہے پیران نے کہا وہ تم لوگون کی طرح سے نہین
ہے جو ایک دن کے مقابلے مین مضمحل ہو جائے مجھکو یقین نہین جو وہ مہلت دیدے سرداران لشکر نے کہا
پھر کیا کیا جائے اور اس سے کیونکر جان بچے پیران نے کہا سوائے اس بات کے کہ مین اس سے مہلت
طلب کرون اگر وہ مہلت نہ دے تو اسکی اطاعت قبول کرون یا اپنی جان دون اور کچھ نہین بن پڑتا ہے
سردارون نے کہا کل دیکھا جائیگا پیران کو شب بھر بہت انتظار رہا علی الصباح اپنی زخمی سپاہ کو
لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا یہان بدیع الملک نے علی الصباح نماز سے فراغت حاصل کرکے

زخم سر کو جو کھولا تو نشان زخم بھی نہ تھا بدیع الملک بہت خوش ہوئے عنبر نگار کی بہت تعریف کی سلاح
طلب کیے خادموں نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادے نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ
کے باہر تشریف لائے خادم مرکب لیے حاضر تھے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف
میدان جنگ کے روانہ ہوئے قریب رزمگاہ پہونچے تھے کہ ایک جانب سے گرد ظلمت بلند ہوئی جب بدیع الملک
اس طرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پہلوان عفریت مثال گرگ
مست پر سوار ایک زنجیر آہنی کمر سے باندھے ہوئے جھومتا چلا آتا ہے عقب میں اسکے لشکر بیشمار ہے بدیع الملک
نے عنبر نگار سے کہا اے عنبر نگار یہ کون آتا ہے عنبر نگار نے جو دیکھا اسکا رنگ اڑ گیا عرض کی اے شہریار
غضب ہوا ہیران کی مدد کے واسطے قیصر نے فوج بھیجی ہے بدیع الملک نے فرمایا کچھ خوف کسکا ہے
عنبر نگار نے کہا اے شہریار آپ جانتے ہین یہ کون شخص ہے جو اس فوج کے آگے آتا ہے یہ پہلوان شہر
گردستان کا ہے کون اس لوگون سے روسکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار تم اسکی طاقت بھی دیکھنا
اگر یہ مقابلہ کریگا تو مین بفضل ایزدی تمکو تماشا دکھاؤنگا عنبر نگار ادب کی وجہ سے خاموش ہو رہا اپنے
دل مین خیال کیا کہ کہان یہ دیو قوی الجثہ کہان بدیع الملک کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہے یہ خیال کرتا ہوا میدان جنگ
مین پہونچا لشکر کو درست کیا صف بندی ہو چکی بدیع الملک سب کے آگے کھڑے ہوے قریب تھا کہ
ہیران کچھ بدیع الملک سے کہے کہ اسکے مصاحبون نے کہا آپ دیکھین کہ فوج کیسی ہے ہیران نے جو
فوج کی طرف دیکھا اپنے نامدار کو بھی ہمراہ پایا خوش ہو گیا کہا سلطان نے میرے واسطے اس فوج کو
روانہ کیا ہے اب مین طلسم کشا سے ضرور مقابلہ کرونگا کس پہلوان کو بھیجا ہے بھلا اس سے کون لڑسکیگا یہ کہہ رہا تھا کہ
کہ بہمن اسکے لشکر مین آیا ہیران نے بہمن کی بڑی عزت کی بہمن نے کہا طلسم کشا کا لشکر کہان ہے ہیران
نے کہا سامنے جو لوگ صفین باندھے کھڑے ہین یہ سب طلسم کشا کے یہان کے لوگ ہین بہمن نے کہا
طلسم کشا کہان ہے ہیران نے کہا جو صف کے آگے کھڑا ہے وہی طلسم کشا ہے بہمن نے کہا بڑے افسوس
کی بات ہے سلطان نے میری قدر نہ کی کس کے مقابلے کے واسطے مجھکو بھیجا ہے بھلا مین اس طفل نادان سے مقابلہ کرون
مجھکو لوگ کیا کہینگے مین ہرگز اس سے نہین لڑونگا اور سردار میرے یہان ایسے ہین جو اسکو ابھی گرفتار کر لائینگے
یہ کہکے اسنے ایک زنگی کی طرف اشارہ کیا کہا اے ہجیر زنگی تو میدان مین جا اور طلسم کشا کو گرفتار کر لا ہجیر
زنگی نے کہا مین آپ کا فرمانا بجا لاتا ہون ورنہ طلسم کشا سے مین کیا مقابلہ کرون اگر آپ اور کسی کو میدان
مین بھیجے تو بہت اچھا ہے بہمن نے کہا اب عذر نہ کر تو ہی میدان مین جا ہجیر زنگی نے مرکب صف سے
بڑھایا میدان مین آیا طبل شوری دکھاکے مبارز طلبی کی کہا اے طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ تو میرے مقابلے
مین آکے کچھ ہنر جنگ دکھا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا عنبر نگار کی فوج والون نے آکے عرض کی غلامان
جانثار کس واسطے ہین بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ نہین واقف ہین ہم لوگون مین رسم جنگ یہ ہے
کہ جسکا نام لیکر پکارتا ہے وہی اسکے مقابلے مین جاتا ہے اگر ایسا ہوتا تو میرے سرداران قدیم اس بات
کو کیونکر گوارا کرتے سب خاموش ہو گئے بدیع الملک نوجوان میدان مین آئے ہجیر نے کہا اے طلسم کشا
ایک مرحلہ فتح کرکے تجھکو ناز ہو گیا ہے یا کل ایک رسالدار کو قتل کرکے دعوے کرتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا اے زنگی کیا بیہودہ بکتا ہے مین نے کونسی بات دعوے کی کی اور کس بات سے مجھکو سرافراز

ثابت ہوا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہی تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ہیجر زنگی نے کہا ایک یہی تیرا غرور ہو کہ پہلے خود حربہ
نہین کرتا بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگون کا دستور نہین ہو کہ جنگ مین پیش دستی کرین ہیجر نے کہا مین اجازت
دیتا ہون تو مجھ پر پانچ وار کر جب تو وار کر چکے گا تب مین حملہ کرونگا بدیع الملک نے کہا او زنگی زیادہ گوئی
نہ کر اگر تجھے وار کرنا ہو تو مین موجود ہون اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہی تو اپنے لشکر کو پلٹ جا اور کسی کو بھیجدے
ہیجر نے کہا اگر مجھکو یہی منظور ہو تو مین مجبور ہون یہ کہکے تیر کا وار کیا بدیع الملک نے سپر کی آڑ ماری تیر اسکے
ہاتھ سے چھوٹ گیا ہیجر بہت خفیف ہوا گرز اٹھایا گرز کا وار سر بدیع الملک پر کیا بدیع الملک
نے گرز اسکے ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا ہیجر کو زیادہ خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا ای
طلسم کشا تلوار کی لڑائی رہ گئی تو مین جانون تو مرد جنگ آزما ہی بدیع الملک نے فرمایا تو وار کر ہیجر
نے وار کیا بدیع الملک نے سپر پر اسکا وار رد کیا اُسنے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے خالی دیا ہیجر
سوا تین وار ہیجر نے اور کیے بدیع الملک نے سب وار اُسکے خالی دیے جب اُسنے
دیکھا کہ طلسم کشا پر کوئی حربہ کارگر نہ ہوا تب مجبور ہو کے کہا ای طلسم کشا اب مین تیری ضرب کا مشتاق
ہون بدیع الملک نے تلوار اسکی کمر پر لگائی اسنے سپر پر وار رد کرنا چاہا مگر تلوار نہ رکی کمر پر پورا ہاتھ پڑا
مانند خیار تر دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا لشکر سے شور تحسین بلند ہوا پیران کے ہوش اڑ گئے لشکر اسلام مین
عنبر نگار رنگ ہو گیا بہمن نے دوسرے زنگی کی طرف اشارہ کیا یہ ہیجر سے زیادہ قوی تن تھا
جب بہمن نے اس سے کہا کہ ای ہومان زنگی تم میدان مین جاؤ اسنے بھی ہیجر کی طرح بہت گھمنڈ
کیا مگر بہمن نے اسکو میدان مین بھیجا ہومان میدان مین آیا بدیع الملک سے کہا ای طلسم کشا یہ نہ جاننا کہ مین نے
ہیجر زنگی کو قتل کیا اب مجھ سے کون مقابلہ کر سکیگا مین وہ ہون کہ تجھ سے مقابلہ کرنا برا سمجھتا ہون لیکن مجبور
ہو گیا کہ بہمن نے از راہ ناقدردانی مجھکو میدان مین بھیجدیا تو میری ایک ضرب نہ اٹھا سکیگا بدیع الملک نے
فرمایا اس شیخی گوئی کی کیا ضرورت ہو اگر مقابلے کے واسطے آیا ہو وار کر ہومان زنگی نے بھی پہلے وار
کرنے سے انکار کیا مگر بدیع الملک نے اسکو مجبور کر دیا اسنے نیزہ سنبھالا تھا وہ وزن ہوا نیزے کے دونون
سرے باندھے بدیع الملک نے بآسانی ان سرون کو کھولدیا اُسنے گلوگاہ کوتا کا وار کیا بدیع الملک نے سنان
نیزہ کو سنان پر روکا اسنے پہلو پر وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو بھی رد کیا اسنے اسی طرح دو چار وار کیے
مگر سب بدیع الملک نے خالی دیے ایک مقام پر بدیع الملک نے پکار کر کہا ای ہومان ہوشیار ہو جا اُسنے گھبرا کر سپر اٹھائی
نیزہ چڑھایا بدیع الملک نے وار کیا اُسنے چاہا مین بھی نیزے کو نیزے کی سنان پر روکون جیسے ہی اسکا نیزہ قریب پہونچا
بدیع الملک نے کاٹھ کے تھپیڑا مارا کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا نیزے کی طرف لپکا بدیع الملک نے دوسرا وار کیا
نیزہ اسکے سینے پر پڑا بدیع الملک نے تان دیکر اسکو فرس پر سے اٹھا لیا بہمن شیر دل اگرچہ بدیع الملک کا
حریف تھا مگر اس ہنر کو دیکھکر اسکے منہ سے بھی کلمات تعریف نکل گئے اور لشکر والون نے بھی بہت تعریف کی بدیع الملک
نے اسکو زمین پر پٹک دیا مرغ روح اسکا قفس تن سے پرواز کر چکا تھا زمین پر گرکے سانس بھی نہ آئی بہمن نے اسی طرح
دس پہلوان زنگی باری باری بدیع الملک کے مقابلے کو بھیجے بدیع الملک نے سب کو ہنرمندی سے
قتل کیا کہ بہمن دنگ ہو گیا دن بہت کم باقی رہگیا تھا بہمن نے پیران سے کہا آج تو جنگ
موقوف رکھو طبل بازگشت بجوادو کل مین اس جوان سے مقابلہ کرونگا گرفتار کرنے کے اپنا مصاحب

۲۱۹

تماشا دکھا ساتھ لیجاؤنگا پیران نے کہا اے بہمن تمھین آج ہی مقابلہ کرنا تھا بہمن نے کہا میرے واسطے
باعث تنگی ہوئی ہو مین اس طفل سے مقابلہ کرون مگر مجبور ہون اور آج اُسکے ہنر جنگ بھی ظاہر ہوے قوت
کا حال بھی آئینہ ہوا مین پہلے اس جوان کو ایسا نہ جانتا تھا پیران نے طبل بازگشت بجوایا بدیع الملک
میدان سے چلے عنبر نگار نے بدیع الملک کے ہاتھ چوم لیے عرض کی اے شہریار یہ جنگ نہ تھی اعجاز
تھا بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار ابھی تم نے جنگ نہین دیکھی ہو اگر وقت آئیگا تو جنگ
بھی دیکھ لینا عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار اب اس سے بڑھکے اور کوئی کیا جنگ کرے گا
بدیع الملک نے فرمایا جب وقت آئیگا تم پر حال کھل جائیگا یہ ذکر کرتے ہوے میدان جنگ سے اپنی
بارگاہ کی طرف واپس آئے سب دلیرون نے کمرین کھولین مصروف عیش ونشاط ہوے مگر پیران
مغموم ومضمحل میدان جنگ سے اپنے قلعہ کی طرف چلا راہ مین بہمن شیر دل نے جو پیران کو مغموم
پایا کہا اے پیران تم تنگ دل نہو کل مین طلسم کشا کو اسیر کرونگا کیا ہوا اگر آج اُسنے تھوڑے
سردار میرے قتل کیے لڑائی مین یہی ہوتا ہو آج میدان اُسکے ہاتھ رہا کل ہمارے ہاتھ رہیگا پیران
نے کہا اے بہمن مجھے ایک بات کی فکر ہو بہمن نے کہا تم اس فکر کو ظاہر کرو مین تمھارے دل کو تسکین دون
پیران نے کہا طلسم کشا ہنر جنگ مین یکتا ہو اور قوت بھی اس سے زیادہ دوسرے مین نہین پائی جاتی ہو اگر
کل بھی پھر ایسا ہی واقعہ درپیش ہوا تو غضب ہو جائیگا بہمن کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہا اے پیران تم امور
جنگ وجدال سے آگاہ نہین ہو تم ان باتون مین دخل نہ دو ہو مین کون اسکو منظور کرو آج اُسنے وہ تھوڑے
سے پہلوان قتل کیے اب تمھارے نزدیک وہ قوت مین بھی بے مثل ہو گیا اور ہنر جنگ مین بھی یکتا ہو گیا بھلا
یہ بات قرین قیاس ہو کہ وہ مجھ سے مقابلہ کرسکے ظاہر پر خیال کرو پیران نے کہا جن جن لوگون کو اُسنے قتل
کیا وہ بھی قد وقامت مین اُس سے کہین زیادہ تھے زور مین دونے تھے بہمن نے کہا اور مین اس سے
کسقدر زیادہ ہون پیران نے کہا تم دس حصے زیادہ ہو بہمن نے جواب دیا جب مین دس حصے اس سے
زیادہ ہون تو وہ مجھ سے کیا لڑسکیگا ایسی ایسی باتین کرکے پیران کو تسکین دی راہ بھر یہی باتین رہین بہمن
قلعہ پر آیا اپنی بارگاہ استادہ کرائی پیران نے کہا قلعہ کے اندر چلو بہمن نے کہا مین قلعہ کے اندر نہ جاؤنگا
قلعے کے نیچے تمھانہ ہو سنت ہو نانہ میرا باعث تمھارے کی پیران خاموش ہو رہا بہمن اپنی بارگاہ مین گیا
ہتھیار کھولنے لازمین اُسکے پاس آئے باتین ہونے لگین جب رات زیادہ گئی تو بہمن شیر دل سو رہا
یہان تو یہ کیفیت گذری مگر بدیع الملک نامدار جو بارگاہ مین تشریف لائے عنبر نگار نے عرض کی اے
شہریار کل بہمن شیر دل جو شہر کردستان سے آیا ہو آپ سے ضرور مقابلہ کریگا بدیع الملک
نے فرمایا خدا مالک ہو تم متردد نہو اگر وہ کل مقابلے کو آئیگا تو کیفیت جنگ دیکھنا عنبر نگار نے عرض کی
اے شہریار یہ لوگ بڑے صاحب قوت ہین اور ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہین بدیع الملک نے
فرمایا لطف جنگ بھی ایسے ہی سے مقابلہ کرنے مین حاصل ہوتا ہو جو ہنر جنگ سے آگاہ ہو قوت رکھتا ہو
شجاع ہو نہ کہ بیہودہ زبان پر لائے تہذیب کا مقابلہ ہو عنبر نگار اس فکر مین شب بھر جاگا کہ کل آقائے نامدار
اور بہمن شیر دل سے مقابلہ ہوگا آقائے نامدار جری ہین ہنر جنگ سے خوب ماہر ہین مگر قوت مین بہمن
زیادہ ہو خدا خیر کرے دیکھیے کیا ہوتا ہو اس فکر مین عنبر نگار شب بھر جاگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد

جب رات زیادہ گئی تو آرام فرمایا اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین سے گئے کچھ محو خواب ہوئے کچھ جاگا کیے
اسی طور سے شب بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردۂ مشرق سے برآمد ہوا تیرگی شب رفع ہوئی بدیع الملک
بیدار ہوئے وظیفۂ سحری ادا کر کے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار
لگائے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان خادم مرکب لیے منتظر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر
سوار ہوئے لشکر ہمراہ ہوا میدان جنگ کو روانہ ہوئے اُس طرف سے ہیران اور بہمن لشکران ہمراہ
لیکر آئے میدان مین پہونچ کے پرے جمائے بدیع الملک نوجوان کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے
نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے بہمن نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا میدان مین آیا پکار کر آواز دی ای طلسم کشا
ہمت و جرأت کے بادشاہ مین مشتاق ہون تشریف لائیے بدیع الملک نامدار نے عنبر نگار سے کہا دیکھو
مین نے جو کچھ تم سے کہا تھا اُسکا ظہور ہوا جتنے صاحبان ہمت ہین وہ جب مبارز طلبی کرتے ہین تو حریف کے واسطے
کلمات شائستہ صرف کرتے ہین یہ کہکر مرکب بڑھایا عنبر نگار کے ہاتھ پانون مین رعشہ پڑ گیا سلطان بدیع الملک
نے کہا اے عنبر نگار رنگین آقاے نامدار کے ولولے کا اعتبار نہین ہے بہمن کیا چیز ہے اس سے زیادہ قوی الجثہ
پہلوانون کو آقاے نامدار نے زیر کیا ہے خدا نے چاہا تو اسکو بھی زیر کرینگے عنبر نگار نے کہا مین نے بھی
آقاے نامدار کو جنگ کرتے ایسے لوگون سے نہین دیکھا ہے اس سبب سے میری یہ کیفیت ہے سردارون نے
کہا تم تردد نہ کرو اس پہلوان کو زیر سمجھو یہان تو یہ ذکر تھا اور وہان بدیع الملک نوجوان بہمن کے قریب پہنچے
بہمن نے عرض کی اے طلسم کشا کل آپکی ہنرمندی دیکھکر مین بہت خوش ہوا کیا تعریف کرون کل کی جنگ
یادگار تھی بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن شیر دل تم قدردان ہو اور جنگ مین یہی ہوتا ہے اگر کل مجھ سے دس
آدمی زیر ہوئے تو کیا فخر کی بات ہے بہمن نے عرض کی مین ایک بات عرض کرتا ہون اگر آپ قبول فرمایئے
بدیع الملک نے کہا اگر لائق ماننے کے ہوگی تو ضرور قبول کرونگا بہمن نے کہا آپ اپنے ارادے سے
باز آئین اور جہان سے تشریف لائے ہین وہان واپس جائین یہ طلسم ہے اس لشکر قلیل کو لیکر جو آپ
آئے ہین تو طلسم کا کیا نقصان ہوگا ہان آپ ہی کا لشکر ضائع جائیگا اس طلسم مین بہت سے پہلوان ایسے ہین
جو یکہ و تنہا آپکے تمام لشکر کو کافی ہین اور وہ اعلےٰ درجے کے پہلوان نہین ہین درجۂ سوم مین انکا شمار ہے بدیع الملک
نے فرمایا اے بہمن مردان عالم جس بات کا آغاز کرتے ہین تہ الوسع اسکو انجام تک پہونچاتے ہین جبتک
مین زندہ ہون اپنے قول کے خلاف نہ کرونگا جو کہا ہے اسکو ضرور انجام دونگا بہمن نے کہا اگر آپکو یہ خیال ہو
تو مین سلطان طلسم سے صفائی کرا دون بدیع الملک نے فرمایا ہان لیکن ایک شرط ہے کہ تمھارے
بادشاہ اپنے مذہب باطل کو ترک کر کے اطاعت اسلام قبول کرین اور شرط میری مجھکو دین مین ابھی اس طلسم
سے واپس جاؤن مگر لوح چند روز کے واسطے لیتا جاؤنگا کیونکہ بے اس لوح کے طلسم فیروزی فتح نہوگا اور فیروز
ستارہ پیشانی قتل نہوگا بہمن نے جواب دیا بجا ہے ایسے ہوگا کہ آپکے خوف سے اپنا مذہب ترک
کردین اور لوح بھی آپکو دین مجھے آپکی ہمت و جرأت پر رحم آیا اس وجہ سے مین نے آپ سے یہ بات
کہی ورنہ سلطان طلسم آپسے خائف نہین ابھی وہ اپنے ایک ادنےٰ غلام سے اشارہ کر دین تو وہ آپکے
تمام لشکر کو کافی ہو بدیع الملک نے فرمایا اب اس کلام کو تمام کرو جسواسطے یہان آئے ہو اس کام کو انجام
دو بہمن نے کہا آپکی خوشی اگر نہین ہو تو مین مجبور ہون کہ میرا جی نہین چاہتا کہ آپ سے مقابلہ کرون

بدیع الملک نے فرمایا میں اس بات کو تو نہیں منظور کرونگا کہ میں اپنے ارادے سے باز آؤں اور جیسا
آیا ہوں ویسے ہی واپس جاؤں صاحبقران کیا فرمائینگے اور سردار کیا خیال کرینگے بہمن نے کہا آپ
کو اختیار ہے لیکن اس نے نیزہ سنبھالا کہا اے شہریار میرے نیزے کو ملاحظہ فرمائیے جنگ آزما لوگ جمع
ہیں مگر انکو لطف جنگ ہو بدیع الملک نے فرمایا بسم اللہ تم وار کرو بہمن نے عرض کی اگر گستاخی
معاف ہو تو عرض کروں بدیع الملک نے فرمایا کہو بہمن نے کہا اگر حضور پہلے وار کریں تو مناسب
ہے بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن شیر دل تم ابھی ہم لوگوں کے دستور سے واقف نہیں ہو ہمارا شیوہ
یہ نہیں ہے کہ جنگ میں سبقت کریں جب تمہارے وار سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی وار کرلینگے بہمن نے
کہا ایک عرض اور ہے بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو بہمن نے کہا مغلوب غالب کی اطاعت کرے
اس کے مذہب کو پسند کرے غالب اسکی عزت کرے اس کے دل کو خورسند کرے بدیع الملک نے
فرمایا یہ مجھے منظور ہے بہمن نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے خالی دیکر سنان نیزہ اس کے چوب نیزہ پر
لگائی کہ چوب اس کے نیزے کی ٹوٹ گئی بہمن نے چوب شکستہ کو ہاتھ سے پھینک دیا تلوار میان سے لی
عرض کی اور حربے بیکار ہیں تلوار کی لڑائی میرے پسند ہے بدیع الملک نے بھی تلوار نکالی تیغ زنی ہونے لگی
دیر تک رد و بدل رہی بہمن نے چاہا بدیع الملک نوجوان کی کمر پر وار کرے یہ سوچ کے تیز اپنا ہاتھ
بڑھایا وار کیا بدیع الملک نے وار سپر پر روک کے اسکی کلائی پر ہاتھ تو ڈالدیا بہمن نے کمر بدیع الملک
میں ہاتھ ڈالا چاہا زین فرس سے بدیع الملک کو اٹھالوں ہر چند زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی
گھوڑے پر جو زور آزمائی ہوئی بدیع الملک کے مرکب نے گھٹنے زمین پر ٹیک دیئے دیکھنے والے اس
لشکر سے آگے بڑھ آئے تھے انھوں نے پکار کے آواز دی اے بہادرو تمہارا بار سوائے اور گیتی کے کون اٹھا
سکتا ہے مرکبوں کی جان مفت میں جاتی ہے یہ سنکر بہمن و بدیع الملک نے اپنے مرکب سے کودے کودتے
ہی بہمن بدیع الملک کو لے دوڑا دس قدم پر لاکے پھر مارا بدیع الملک نے ٹکر قائم کیا بہمن نے بہت بہت
چاہا کہ بدیع الملک کو زمین سے اٹھائے مگر کیا اٹھا سکتا تھا یہ شیر بیشہ صاحبقرانی اس کس سے بچا ہے
کہ حریف کی مجال نہیں جو ٹکر اکھاڑ سکے جب بہمن عاجز ہوا بدیع الملک نوجوان آگے سرک کے سینے میں
اڑا لے دو دستے بیس قدم تک لاکر پٹک مارا بہمن کے پاؤں زمین سے اٹھ گئے زور کیا اس کو تا بہ سینہ لا
دوسرا زور کیا سر سے بلند ہو گیا بہمن کی آنکھوں میں زمانہ تاریک ہو گیا لشکر و شہ سے احسنت و آفرین کا شور
بلند ہوا کلب عماد ولد شد ہوا بدیع الملک نے داہنا قدم آگے بڑھا کے چاہا بہمن کو چرخ دیکر زمین پر
ماروں کہ استخوان تک اس کے ریزہ ریزہ ہو جائیں بہمن نے عرض کی اے شہریار [illegible]
ہوں کہ مغلوب غالب کی اطاعت کرے اب میں آپ کی اطاعت کرونگا اور اپنے مذہب باطل کو ترک
کرکے آپکا دین حق قبول کرتا ہوں مجھے اپنے غلامان جان نثار میں محسوب فرمائیے بدیع الملک نے آہستگی
بہمن شیر دل کو زمین پر رکھا بہمن کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا اپنے ہاتھ رومال سے باندھے
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مجھے خطائے عظیم سرزد ہوئی حضور سے لڑا میری اس خطا کو
معاف فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن مردان عالم کے یہی شیوے ہیں میں تم سے بہت خوش ہوا
یہ فرماکر بہمن کے ہاتھ کھولے بہمن نے اپنی فوج کو بلایا کہا میں نے آج سے اطاعت بدیع الملک اختیا

کی قبول کی اور انکا حلقۂ غلامی اپنے کانین ڈالا اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا جسکو
میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ دین سامری پرستی ترک کرے بہت سے لوگون نے اُسی وقت اپنے مذہب
باطل کو ترک کیا مسلمان ہوئے کچھ لوگ جو سیہ قلب تھے وہ پیران کی طرف واپس گئے بہمن آگے
بڑھا پیران کے پاس آیا کہا اے پیران اب تمہین اطاعت بدیع الملک نامدار سے کیون انکار ہے اگرچہ
جانتے ہو کہ مین بھی قیصر کو عرضی لکھون گا وہ میرے واسطے مدد بھیجین گے اگلی بار مقابلہ کرکے مین فتح کرونگا تو
یہ تمہارا خیال خام ہے اگر تا قیامت تم لڑتے رہو گے تو ہمیشہ شکست پاؤ گے ایک دن انجام یہی ہوگا کہ اپنی
جان سے جاؤ گے اُس سے بہتر یہ ہے کہ اطاعت آقاے نامدار کی قبول کرو اپنے دین باطل کو چھوڑو تا انجام
بخیر ہو اب طلسم کا باقی رہنا اور قیصر کا آقاے نامدار پر فتحیاب ہونا ممکن نہین یہ طلسم فتح ہوجائیگا کوئی کچھ نہین
کرسکتا ایسی ایسی باتین بہمن نے کہین کہ پیران کی سمجھ مین آئین اپنے دل مین خیال کیا کہ جو کچھ بہمن کہتا ہے
خلاف نہین ہے جب لیسا پہلوان یون زیر ہوگیا تو اور کوئی لڑکر کیا بنالیگا جو آئیگا وہ زیر ہوجائیگا بدیع الملک
کا اقبال ترقی پر ہے اسنے دو کروڑی سرپنجہ ہوگا اور دین بھی انہین کا قوی ہے کیونکہ جب سے جنگ شروع ہوئی سامری
اور جمشید اور جملہ خداوندان سے التجا کی مگر ایک کام نہ آیا بدیع الملک کے خدا نے اسکی مدد کی
اُس نے اتنے بڑے پہلوان کو یون زیر کیا پس معلوم ہوا کہ اُسی کا خدا برحق ہے یہ سوچکر اسنے بہمن سے کہا
اے بہمن تم بہت سچ کہتے ہو مین بھی اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کرتا ہون مجھے اپنے ہمراہ خدمت
مین اپنے آقاے نامدار کے لیچلو بہمن نے پیران کو ساتھ لیا پیران نے پکار کے کہا جسکو میرا ساتھ دینا
منظور ہو میرے ہمراہ آئے مین خدمت بدیع الملک نامدار مین جاتا ہون جب پیران کو سب نے
جاتے ہوئے دیکھا آپس مین صلاح کی کہ اب یہان رہنا بہتر نہین ہے یا تو بدیع الملک کے پاس
چلکر دین اسلام قبول کرین یا قیصر کے پاس چلین بعض تو پیران کے ہمراہ ہوئے بعض حیلہ کرکے جانب قیصر
کیطرف روانہ ہوئے انکا ذکر آیندہ کیا جائیگا پیران جو مع اپنے مصاحبین کے بہمن کے ہمراہ چلا اثناے
راہ مین دیکھا کہ ایک تالاب نہایت پر تکلف معلوم ہوتا ہے اور ایک فقیر تالاب سے کچھ فاصلہ پر بیٹھا ہے اور تسبیح
ہنکاری کی پڑھ رہا ہے کہ پیران کی نگاہ پڑی حال تالاب کا ان لوگون کو پوچھنا منظور تھا قریب شاہ صاحب
کے آئے اور جھک کر سلام کیا شاہ صاحب نے کہا کہ بچہ بھلا ہو کیا مطلب ہے جو فقیر کے پاس تم دونون پہلوان
آئے اُنھون نے عرض کی کہ یہ تالاب جو اس مقام پر نمایان ہوا ہے اس کی حقیقت پوچھنا منظور تھی فقیر نے
کہا کہ مین نے مرشد کی زبانی سُنا تھا کہ یہ عجائب خانہ سلیمانی ہے پیران نے کہا کہ ہم بھی اس کی سیر کرنا چاہتے ہین
تو کیونکر کرین اسوقت شاہ صاحب نے کہا کہ کہان سے آتے ہو اور کدھر کا عزم ہے اُس وقت پیران نے کہا
اُس کے پاس جاتے ہین کہ جو صاحبقران ہین صاحبقران ہے وہ ہم سب کو دائرۂ اسلام مین لائیگا اور جس نے
ہمکو زیر کیا شاہ جی اسوقت دیکھکر بہت ہنسے اور کہا کہ بابا اپنا مذہب ہے خبر تو سیر کو کہتا ہے تجکو سیر کرادیجیگی
مگر ایک یہ کی دی کو غرض یہ کہکر شاہ صاحب نے پیران کو ساتھ لیا اور برابر اس دروازے کے آئے اور قفل
پر چھڑی کو رکھا کہ قفل کھل گیا وہ دونو لوگ داخل ہوئے پیران نے دیکھا کہ تالاب کے سامنے جو چمن نمایان
ہے نمونۂ بہشت برین نظر آتے ہین عجیب طرح کے جانور ہر شاخ درخت پر جلوہ گر ہین اور چہچہے کر رہے ہین اور یہ
اشعار پڑھ رہے ہین شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار اور کوئی طائر اپنے

دلمین خزان کو یاد کرکے یہ پڑھ رہا تھا شعر قافلہ یاد بہاری کا روان ہو جائے گا * آخر شجر باغ پامال خزان
ہو جائیگا یہ رنگ دیکھکر بیران کے ہوش و حواس جاتے رہے شاہ صاحب بیران کا ہاتھ پکڑے ہوئے کنارے
تالاب کے آئے ایک پہلو مین ایک چاہ عمیق دکھا شاہ صاحب نے کہا کہ اب ملاحظہ فرمائیے اسنے دیکھا تو ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین نہایت حسین تہ آب معلوم ہوتی ہے بیران نے ایسی شکل بے مثال کبھی نہ دیکھی تھی مبہوت
پلٹ کر شاہ صاحب سے کہا کہ کیونکر اس کی حضوری مین حاضر ہون اور حال اپنا اس سے کہون اور اسکا حال
پوچھون شاہ صاحب مسکرائے اور کہا کہ اچھا بابا یہ کہکر ایک کوٹھے مین لے گئے ایک دروازہ اور مقفل تھا
شاہ صاحب نے اس کی طرف نگاہ کی وہ بھی قفل کھل گیا دروازے وا ہو گئے شاہ صاحب نے کہا جائیے
مکان کے اندر جاتے ہی قدم رکھا دیکھا ایک محلدار سامنے سے نمایان ہوئی کہا کہ آپ تشریف لائیے لانے کے
استقبال کو مجھے بھیجا ہے بیران اس کے ساتھ قریب بارہ دری جواہر نگار جا کر پہونچے دیکھا کہ وہی نازنین جسکو تہ
آب دیکھا تھا وہ مسند ناز پر بیٹھی ہے بیران وجد مین آکر کہتا تھا کہ کیا یاوری میرے مقدر نے کی کہ ایسی نازنین
کی قربت مجھے نصیب ہوئی نہین سامنے اس نازنین کے ایک کرسی رکھی ہوئی ہے اور ایک فصادہ بیٹھی ہوئی ہے
بیران سے کہا کہ آپ تشریف رکھیے مین اس درد سر سے افاقہ پا لون تو آپکا حال پوچھون اور اپنا حال کہون
بیران تو بیٹھ گیا اور اس نے فصادہ کی طرف ہاتھ بڑھا دیا وہ کلائی مثل بلور کے شانے تک کھلی ہوئی اس جلد
نازک مین مچھلی کا پیٹ مثل ماہی بیقرار کے عجب طرح کا حال اس بازوے پر تکلف مین تھا کہ فصادہ نے نشتر
دیا اور دھار خون کی بہا چلی بیران کی نگاہ جو پڑی خون کے دیکھتے ہی اسنے ایک نعرہ آہ کا مارا اور خود بخود بیہوش
ہو گیا بعد ازان سامنے ایک حبشی پیدا ہوا اسنے آکر ہاتھونمین ہتھکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈالکر
ایک حجرے مین انھین تو قید کیا شاہ صاحب جو بہ آئے بہمن شیر دل نے کہا کہ مین بھی اس سیر کا مشتاق
ہون مجکو بھی ساتھ لیجیے شاہ صاحب بہمن شیر دل کو اپنے ساتھ لیکر چلے جب اس نے پوچھا کہ شاہ صاحب
بیران کہان ہین تو انھون نے جواب دیا کہ اسی کے پاس تجھے پہونچائے دیتا ہون غرضکہ ایک دروازۂ عمدہ
کے پاس پہونچا اور پردہ اٹھا اور ایک محلدار پوشاک سرخ پہنے ہوئے آئی شاہ صاحب کو سلام کیا اور بہمن
شیر دل کو بھی مجرا کیا اور کہا کہ ملکہ آپکی مشتاق جمال با کمال کی بیٹھی ہین بہمن شیر دل نہایت پریشان ہوا کہ کون
ملکہ ہین اور کون مشتاق میرا ہے مین بھی ذرا چلکر دیکھون غرض کہ ہمراہ محلدار کے بہمن شیر دل چلا اور شاہ صاحب
ہمراہ ہین اب تھوڑا سا راستہ طے کرکے اندرون باغ داخل ہوا دیکھا اسنے ایک چمن عقیق سرخ کا نمایان ہے
برگ و نہال جواہر نگار اور طائر بھی جتنے تھے اسی شکل کے کہ کسی کی منقارین ہیرے کی اور جواہر اور یاقوت
اور زمرد وغیرہ جتنے کہ خالق نے پیدا کئے ہین سب قسم کے تھے بہمن شیر دل نے غور کرکے جو دیکھا تو ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین دُر در گوش مرصع پوش مسند ناز پر بیٹھی ہے بہمن سے کہا کہ اسوقت تک کہان تھے ہم
اشتیاق مین بیٹھی تھی بہمن نے اپنے دلمین کہا کہ سچ ہے شعر دوست جب سے ایام بھلے آتے ہین *
بن بلائے مرے گھر آپ چلے آتے ہین * دوستی مین شاہزادہ بدیع الملک کی اور بدولت دین اسلام
کے کیا کیا نعمتین حاصل ہوئین چنانچہ ادھر سے ملکہ بڑھی ادھر سے بہمن شیر دل بڑھا ملکہ نے ہاتھ پکڑ کر مسند
پر لا کر بٹھلایا کنیزون سے کہا جلدی دسترخوان بچھاؤ کہ شاہزادہ بھی بھوکا ہے اور ہم بھی بھوکے ہین فوراً دستر
خوان بچھایا گیا اور ہر قسم کے طعام لطیف دسترخوان پہ چنے گئے بہمن سے کہا کہ کھانا نوش

سے کیجیے پھر ہماری آپ کی صحبت تلخ و رنگ مین بسر ہو بہمن شیردل نے کہا کہ ای ملکہ مین تو آپ کا بندہ بے دام
ہوا غرض کہ دسترخوان پر بیٹھ کر دونون نے کھانا کھایا بہمن شیردل کھانا کھاتا تھا اور پیٹ نہ بھرتا تھا اور حجاب
کرتا تھا ملکہ نے کہا کہ مرد کی بھوک زیادہ ہوتی ہے ابھی آپ نے کھایا کیا ہے اور بہمن کو رغبت اسی کھانے سے
تھی کہ ملکہ کے کہنے سے اور دو چار تا مین اٹھا کر کھالین اور ملکہ کا منھ دیکھنے لگا ملکہ نے کہا کہ یہ کھانا آپ ہی کے واسطے
ہے آپ کھاتے کیون نہین جب بہمن نے پھر کھانا شروع کیا تھے تو جسقدر کھانا دسترخوان پر تھا سب کھا گیا
ملکہ نے اور کھانا منگوایا وہ بھی نوش جان کیا منتظر اور کھانے کے تھے کہ ملکہ نے کہا کہ اور لاؤ داروغہ باورچیخانہ
نے کہا کہ اب کچھ کھانا نہین ہے ہم لوگون کا بھی کھانا کھا گئے اور یہ دسترخوان پر سے اٹھتے نہ تھے ملکہ نے کہا
کہ کیا اب مجھے کھاؤ گے سچ ہے کہ اب کھانا نہین ہے توج ایسے شخص سے کوئی عشق کرے کہ جو سارے
گھر کا کھانا کھا جاے اور پیٹ نہ بھرے مین نے لشکر امیر مین سنا تھا کہ کوئی پہلوان عادی تھا کہ کھانا بہت
کھاتا تھا تمنے تو اسکے بھی کان کاٹے یہ کہکر ملکہ ہنسکے چلی تھی کہ بہمن نے دل مین کہا کہ نہ تو پیٹ بھرا اور نہ
ستر ملا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی تاثیر عجائب خانہ سلیمانی کی ہے چونکہ خفیف تو ہو ہی چکا تھا
دوڑ کے ملکہ کا ہاتھ پکڑ لیا ملکہ نے ایک عنبر پلیٹ سے جو مارا تو مثل روش کبوتر کے لوٹنے لگا اس نے آواز دی
کہ تم مہیخوار جادو یہ کہکر بہمن کی مشکین باندہ لین بہمن کو جو ہوش آیا تو اپنے تئین اسیر پایا دیکھا ایک ساحرہ
نہایت کریہ منظر کیسی بھوت سی بھیانک بلا سی ڈراونی ناف ہیل مین رنگالی ہے ہاتھی کے ایسی کان بڑے
ریچھ کے سے بال بدن کے بدنما نے آبنوس کی بنائی ہو کہ سے کالی مین شام چیڑ دیو رنگ کمان یالی ہے
سامنے بیٹھی ہے غرض بہمن شیردل ناچار ناچار دیکھتا تھا اور کچھ بس اسکو نہ چلتا تھا اتنے مین مہیخوار جادو نے آواز دی
کہ بیران کو بھی لاؤ بیران کو سامنے لاکر حاضر کیا بہمن شیردل نے پوچھا کہ برادر یہ کیا حال ہوا اس نے کہا کہ اس نے
شکل حسین بنا کر مجھے بھی اسیر کیا اور آپکو بھی گرفتار کیا افسوس کہ شاہزادہ بدیع الملک تک نہ پہنچنے پاے اور
سامان قضا و قدر درمیان ہی ہمارے آپ کیواسطے پیدا ہو گیا اسوقت اس ساحرہ نے کہا کہ تم اپنا معشوق
مجھے گردانو اور روزمرہ میری خدمتگزاری کرو تو مین تمہاری جان بخشی کرون انہون نے استغفار پڑھی اور
کہا خدا تیری صورت کو غارت کرے ہنس کے بیران نے کہا کہ آپ کا سن شریف کیا ہوگا سر کو جھکا کر کہا کہ
سوا سات سو برس کی عمر میری ہے اور ابھی تک گل باغ جوانی نہین چنا ایک دو دفعہ کبھی دیو دون سے لپٹ دیو ہوگی
بہمن نے نہایت سخت سست کہا ہاتھ تو قابو مین نہ تھے ہی نہین ورنہ مار بیٹھتا یہ جھنجھلا کے ان دونون کو لیکر عجائب خانہ
سلیمانی سے باہر آئی اور دربان جادو ویلچہ وہ فقیر مکار جو کہ لگا کے لایا تھا اسکے پاس لائی ہے اونہان بہمن و بیران نے جو
دیکھا تو واسطے اپنی رہائی کے بجاے اپنے سحر کیا سب زمین مین کمر کمر غرق ہو گئے اب دیکھکر کہا کہ انکو قیصر جادو کے
پاس بھیجدینا چاہیے کہ یہ لوگ بادشاہ طلسم سے پھر گئے ہین اسوقت دربان جادو نے یہ کہا کہ چاہیے یہ دین
قدیم پر آئین ممکن نہین لیکہ بادشاہ کے پاس بھیجنے سے کوئی مطلب بر آئیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کل کے روز انکو قتل کیا جاے کہ دن ہماری
اور جمشید کا ہے کہ اس دن مین جو خون خدا پرستو کا کرے اور کباب کھاے تو بڑا ثواب ملے یہ کہکر تمام سامان انکے قتل کا
فراہم کیا گیا لیکن بہمن شیردل کے ذبح کا سامان مہیا ہوا اسوقت اسنے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیا دیکھا کہ
گرد اوٹھی اور ایک نقابدار سبزپوش پیدا ہوا اور آواز دی کہ باش اے قوم ساق مین آپہونچا مہیخوار جادو نے سحر کیا انھون
نے ایک تختی لوح کی دکھائی سحر باطل ہوا اتفاقاً بدا ستہ ملو انکو کر سے بھیے دربان چھپا اسکو بھی مارا ان سب لوٹ کیا

یہ لوگ نہایت شکرگزار ہوئے اب پیران بہمن کے ہمراہ چلا بہمن پیران کو لیکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا
بدیع الملک کو جو پیران نے دیکھا دوڑ کے قدموں پر گرا عرض کی اے شہریار میری خطا معاف فرمائیے بدیع الملک
نے پیران کو گلے سے لگایا پیران نے کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے عرض کی اب قلعہ میں تشریف
لیجائیے آرام وہاں تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا اے پیران ہمیں زیادہ یہاں رہنا منظور نہیں ہے طرف گلزار
کہکشان کے جانا ہے پیران نے کہا غلام بھی ہمراہ رکاب چلیگا ابھی گلزار کہکشان بہت دور ہے راہ میں دو مرحلے عظیم
ہیں جبتک انکو فتح نہ فرمائیے گا گلزار کہکشان تک کیونکر تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے وہ مرحلے
بھی فتح ہو جائینگے پیران بدیع الملک نوجوان کو اپنے ہمراہ قلعہ میں لیگیا بڑی خاطر سے پیش آیا بزم عشرت کا سامان کیا تین روز
تک بدیع الملک پیران کے مہمان رہے چوتھے روز شاہزادہ نے پیران سے کہا اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے بہتر
یہ ہے کہ اب ہمیں رخصت کرو پیران نے عرض کی اگر یہی آپکی خوشی ہے غلام کو کیا انکار ہے بہمن نے عرض کی اے شہریار
کل یہاں سے تشریف لیجائیے گا آج لشکر میں سامان کیجئے اسلئے حکم دیجئے کہ سب لوگ اسباب سفر درست کریں بدیع الملک
نے کہا یہ بات تمہارے متعلق ہے تم جاکر سب کو اسبات کی اطلاع دو کہ کل یہاں سے کوچ ہوگا سب لوگ اپنا اپنا سامان سفر درست
کریں بہمن بدیع الملک کے پاس سے اٹھا لشکر میں جاکر سب کو اطلاع دی سب نے اپنا سامان سفر درست کیا
دوسرے روز بدیع الملک تاجدار مع حکیم پیران و بہمن شیردل و حکیم خنجر نگار لشکر گران ہمراہ لیکر جانب
گلزار کہکشان روانہ ہوئے ان کو تو راہ میں مجبور سمجھیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت جو زاریو کی بیان کیجاتی ہے

جو لوگ پیران کے لشکر سے بعد مسلمان ہونے پیران وغیرہ کے قیصر کی طرف روانہ ہوئے تھے یہ سب لوگ قریب
ایک سو کے تھے اپنا مذہب انھوں نے بوجہ سیہ قلبی تبدیل نہ کیا جاکر قیصر کے پاس پہونچے قیصر نے جسدن سے
بہمن شیردل کو روانہ کیا تھا اسدن سے اکثر یہ ذکر کیا کرتا تھا کہ اب وہی ایک روز میں بہمن شیردل طلسم کشا کو
گرفتار کرکے لائیگا وزرا اس سے کہتے تھے آپ نے بھی ایسے شخص کو بھیجا ہے کہ جسکو دیکھکر طلسم کشا کی ہمت میں فرق
آجائیگا قیصر جواب دیتا تھا کہ تم لوگوں نے مجھ سے کہا میں نے بہمن کو بھیجا ورنہ میری رائے یہی تھی کہ اپنے لشکر
خاص سے چند جوان سپید دیو وہ کافی ہونگے تم لوگوں نے بہمن کو وہاں بھیجدیا میں ویسی مہم پر ایسے لوگوں کا جانا افضل
سمجھتا ہوں اور دربار میں یہی ذکر رہتا تھا حسب معمول ایک روز قیصر جو اپنے دربار میں آیا وزرا نے کہا بہت دن گذرے
ابھی تک کوئی خبر نہیں معلوم ہوئی کیا بہمن سب کو اسیر کرکے اپنے لشکر میں لیگیا یا حکیم پیران کے ہاں کو روکا کچھ کیفیت
ظاہر نہیں معلوم ہوئی ہے قیصر نے کہا معلوم ہوتا ہے لڑائی فتح ہوئی پیران نے خوشی میں جلسہ کیا ہوگا بہمن کو نہ آنے
دیا ہوگا وزرا نے کہا گنجینہ جمشید منگاکر کیفیت دریافت فرمائیے قیصر نے کہا اب میں گنجینہ نہ دیکھونگا سب خداوند
مجھ سے آزردہ ہیں شاہ پردار زیادہ خفا ہوں اس سے بہتر ہے کہ میں گنجینہ نہ دیکھونگا وزرا نے کہا اس روز صرف خداوند
جمشید نے کچھ آپسے فرمایا تھا اور کسی نے بھی کچھ نہیں کہا تھا جمشید نے کہا ایک خداوند کی خفگی ہونے سے سب آزردہ ہو گئے
ہونگے انھوں نے جاکر سب سے کہدیا ہوگا اب کوئی میری سماعت نہ کریگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ دو چوبدار قیصر کے پاس آئے
سلام کیا کہا کچھ لوگ مرحلہ پیران سے آئے ہیں در دولت پر حاضر ہیں امیدوار باریابی ہیں قیصر نے کہا جلد لاؤ چوبدار
باہر آئے ان لوگوں کو اپنے ہمراہ لیگئے سب نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے جو صورتیں دیکھیں سبکو اداس پایا کہا کیوں خیریت تو ہے
سب نے کہا اے شہنشاہ غضب ہوگیا طلسم کشا نے دربند پیران فتح کرلیا پیران مسلمان ہوگیا قیصر نے کہا اور بہمن نے

طلسم کشا کو اسیر کر لیا جو لوگ بہمن کے ساتھ گئے تھے اُنھوں نے کہا بہمن بھی مسلمان ہو گیا قیصر نے کہا ارے بہمن
کیونکر مسلمان ہو کہا اُن لوگوں نے مقابلہ کی کیفیت بیان کی قیصر کے ہوش اڑ گئے وزرا سے کہا طلسم کشا بڑا کاہا ہو کتنے بڑے
پہلوان کو زیر کیا یہ کہکر کہا اب طلسم کشا کی شامتیں آ گئیں ایک میں یہ جانتا تھا کہ یہ تو زیر میرے طلسم سے
نکل جائے گا مگر اب میں اسکو گرفتار کرونگا بہمن سے پہلوان کو زیر کیا وزرا نے کہا اب جو کچھ ہم عرض کریں آپ اسکو
قبول فرمائیں قیصر نے کہا آپ لوگ ان معاملے میں دخل نہ دیں میں طلسم کشا سے سمجھ لونگا اسکو یہ دعوی ہو کہ میں
جری ہون اب میں آپ سے خود مقابلہ کرونگا یہ کہکر اُسنے سب لوگوں کو جو بھاگ کے آئے تھے رخصت کیا اور میر منشی کو
بلا کر کہا ایک نامہ گرگین درخت چنگال کے نام لکھو مضمون اُسکا یہ ہو کہ اپنے کل پہلوانوں کو لیکر میرے یہان آؤ میں طلسم کشا
سے مقابلہ کرنے کو جاؤنگا اسکو اسیر کر کے لاؤنگا طلسم کشا نے غضب کیا تمھارے یہان کے پہلوان بہمن شیر دل کو زیر
کر کے مسلمان کیا اور دو مرحلے بھی فتح کر لئے اب دو مرحلے اور باقی ہین اگر انکو بھی وہ فتح کریگا تو لوح لے لیگا میر منشی نے
اُسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تیار ہو گیا تو قیصر نے ایک قاصد کو بلا کر نامہ دیا اور جانب شہر
گردستان روانہ کیا قاصد تیسرے روز شہر گردستان میں پہونچا گرگین درخت چنگال کے پاس گیا نامہ دیا گرگین
نے نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہ ہوا اسیوقت اسنے جواب لکھا کہ میں چند پہلوان نامی آپکی خدمتمین روانہ کرتا
ہون اور سب کو لیکر میرا آنا تو ایسے وقت میں بھی مناسب تھا کہ آپکے طلسم پر تمام مخلوق حملہ کر رہی ہے میں کیسے مقابلہ
کیواسطے آؤن دنیا میں میرا ہم نبرد کون ہے آپکو ایسا حکم میری نسبت صادر کرنا نہ چاہئے تھا یہ جواب لکھکر اپنے خادمون کو بلایا
کہا جاکر پیرزخ لنگر بند اور تماق شیر افگن اور دولاب کوہ سینہ اور چولان جیش نشین کو بلا لاؤ ملازمین اُسیوقت روانہ
ہوئے گرگین نے قاصد قیصر سے کہا تم اپنے ہمراہ ان چار پہلوانوں کو لیتے جاؤ اور میری طرف سے زبانی بھی کہنا کہ یہ چار پہلوان کافی
ہین اگر طلسم کشا کے ساتھ دیو بھی آئے ہونگے تو یہ لوگ ایسے ہین کہ اُنسے بھی مقابلہ کرینگے اور سب کو زیر کر کے آپ کے
حوالے کرینگے میں ان لوگون کو بھیجتا بھی ننگ و عار سمجھتا تھا مگر آپکے فرمان سے مجبور ہو گیا یہ باتیں کر رہا تھا کہ ملازمین
چارون پہلوانون کو بلا کر لے آئے گرگین کو پہلوانون نے سلام کیا اُسکے پاؤن چومے کہا آپنے اسوقت ہم لوگون کو
کیون طلب فرمایا گرگین نے سب قصہ بیان کیا پہلوانون نے کہا آپ یک شخص نادان کے مقابلے میں اگر ہمکو بھیجیں تو ہم
جائیں کچھ عذر زبان پر نہ لائیں مگر آپکو سب کیا کہینگے جہان آپ ہمکو بھیجتے ہین وہان کوئی ہمارا ہم نبرد نہین ہے گرگین
نے کہا پہلے میرا ارادہ یہ تھا کہ اپنے خاص خاص شاگردوں کو بھیجون مگر تمھارا جانا بہتر ہے بادشاہ نے تو مجکو بلایا ہے مگر میں
کیا جاؤن اور اپنے خاص پہلوانون کو کیا بھیجون تمھارا جانا اچھا ہے یہ لوگ مجبور ہوے گرگین نے کہا اب توقف کی
کوئی ضرورت نہین ہے تم جاؤ پہلوان قاصد کے ہمراہ ہوے قاصد نے کہا آپ لوگون کو کچھ سامان سفر درست کرنا ہے پہلوانون نے
کہا ہمین کچھ سامان کی ضرورت نہین ہے قاصد نے کہا پیادہ پا تشریف لیجئیگا سب نے کہا ہمین سواری کون دیسکتا ہے
قاصد خاموش ہو رہا پہلوان اُسکے ساتھ روانہ ہوے دوسرے روز قیصر کے یہان آکر پہونچے قاصد نے اپنی اطلاع
کرائی قیصر نے اسیوقت اندر بلایا قاصد نے سلام کر کے جواب نامہ دکھایا قیصر نے جواب پڑھا وزرا سے کہا گرگین نے
آنے سے انکار کیا اس میں لکھا ہے کہ وہان میرا ہم نبرد کون ہے جسکے واسطے میں آؤن اور آپکو ایسا حکم میرے واسطے صادر فرمانا
تھا وزرا نے کہا پھر کیا ہوگا قیصر نے کہا جو کچھ اُسنے لکھا بہت سچ ہے میری غلطی تھی جو میں نے ایسا اُسکو لکھا وہ اگر یہان آئے تو اُسکا
مقابلہ کون کر سکتا ہے اُسنے چار پہلوان نامی روانہ کئے ہین اُنکی نسبت کچھ تعریف لکھی ہے اب میں جا کر ان پہلوانونکو دیکھون کیسے
ہین وزرا نے کہا انکو یہین طلب فرمائیے قیصر نے کہا وہ لوگ یہان نہین آسکتے ہین دروازہ چھوٹا ہے وہ لوگ قوی الجثہ

ہیں یہاں پہنچ آ سکتے ہیں وزرا نے کہا تشریف لیچلیے انکو ملاحظہ فرمایئے قیصر اٹھا سب درباری بھی اُسکے ہمراہ ہوئے باہر
آیا جہاں پہلوان بیٹھے تھے قاصد نے قیصر کو وہاں لاکر کہا حضور ملاحظہ فرمائیں قیصر نے پہلوانوں کو دیکھا بہت خوش ہوا
وزرا سے کہا بھلا یہ لوگ میرے ہمراہ ہوں اور یہ زال شجاعت ہو وزرا نے کہا آپ کیوں تشریف لیجائیں انھیں لوگوں کو لشکر دیکر
روانہ کریں یہ جاکر طلسم کشا کو گرفتار کر لاوینگے قیصر نے کہا میری بھی یہی راے ہو کہ ان لوگوں کو روانہ کردوں میں جا کر
کیا کرونگا پہلوانوں نے قیصر کو دیکھکر سلام کیا قیصر نے ہر ایک کا نام پوچھا سب نے اپنا اپنا نام بتایا قیصر نے کہا آپ لوگوں کا
میں لشکر گران دیکر کل روانہ کرونگا پہلوانوں نے کہا ہم لوگ لشکر اپنے ہمراہ نہ لیجاینگے ہمارے واسطے ذلت ہوگی اگر ہمارے
ساتھ لشکر ہوگا تو ہماری عزت نہ ہوگی قیصر نے کہا آپکے یہاں کا رسم اور ہو اور یہاں کا رسم اور ہو اگر لشکر اپنے ہمراہ نہ لیجایئے گا تو اچھا نہ
ہوگی پہلوان مجبور ہوے قیصر نے اُسیوقت اپنے لشکر میں اطلاع کرائی بارہ ہزار جوانان زنگی مسلح و مکمل
ہوکر آئے قیصر نے پہلوانوں پر چار ہزار جوان تقسیم کیے اُس شب تو پہلوان وہیں رہے دوسرے روز لشکر کو ہمراہ لیکر کوچ
کیا قیصر نے اُن لوگوں کو بھی ہمراہ کردیا جو ہیران کے لشکر سے بھاگ کر آئے تھے وہ لوگ رہبری کیلیے انکے ہمراہ ہوے
جانب مرحلہ ہیران روانہ ہوے کہ انکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہو

کہ شاہزادہ جو فوج گران ہمراہ لیکر جانب گلزار گلستان روانہ ہوا ہیران نے راہ میں عرض کی اے شہریار جب تک
ریحان تیز پرواز کے مرحلے کو فتح نہ کیجیے گا آگے راستہ نہیں ملیگا بدیع الملک نے فرمایا ریحان تیز پرواز
کا مرحلہ کہاں ہو ہیران نے عرض کی اے شہریار یہاں سے بہت قریب ہو مگر اس مرحلے تک جاتے ہوے خوف آتا ہو وہاں
ہزاران خم نشین ایک حکیم ہو اُسنے ایک دریا بنایا ہو اُس دریا سے کوئی پار جا نہیں سکتا اور ہزاران خم نشین
نے اپنے تئیں ایک خم میں بند کرکے اُسی دریا میں رہنا اختیار کیا ہو نہیں معلوم اُس دریا کے خشک کرنیکی کیا ترکیب
ہو جب اُس دریا سے نجات ملے تو اور تحفہ جات ریحان کے پاس موجود ہیں اور فوج بھی زیادہ ہو فوج کا کچھ خوف
نہیں مگر دریا سے گذرنا دشوار ہو اور ریحان کے تحفہ جات سے بچنا مشکل ہو بدیع الملک نے فرمایا اے ہیران
تم مجھکو وہاں لیچلو میں سب کام درست کرلونگا ہیران نے عرض کی اے شہریار مجھے خوف آتا ہو بدیع الملک نے فرمایا خدا
مالک ہو خوف کی کیا بات ہو وہاں چلتے ہیں اگر ہمارے مقدر میں طلسم کشائی ہو اُس مرحلے کو سر کرینگے اور اگر خدا کو منظور نہیں
ہو تو ناکامیاب ہونگے ہیران مشعل بدیع الملک کو لیکر اُس جانب روانہ ہوا دوسرے روز دریاے خونخوار ملا ہیران
نے عرض کی اے شہریار یہی دریا ہو ہزاران خم نشین اسی کے اندر ہو بدیع الملک قریب ساحل آئے دیکھا
کہ دوسرا کنارہ دریا کا نظر نہیں آتا ہو پانی اسقدر پیچ و تاب کھا رہا ہو کہ کشتی ٹھہر نہیں سکتی مینڈک اچھلتے ہیں نا دین
پھرتی ہیں بھنور حلقہ کیا ہے میں طوفان برپا ہو بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی خدا کو یاد کیا مجبور ہوے بہت
متفکر ہو دریا گر کوئی بات سمجھ میں نہ آئی ہیران سے کہا اے ہیران لشکر کو ٹھہرا دو آج یہیں قیام کرینگے کل اگر خدا نے
چاہا تو اس دریا کے پار جاوینگے ہیران نے لشکر کو ٹھہرایا بارگاہیں استادہ ہوئیں سب لوگ جو بدیع الملک
کے پاس تھے شاہزادے نے اُنسے مخاطب ہوکر کہا آپ لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں تشریف لے جائیں سرداروں
نے عرض کی آپ بھی تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائیں میں بھی آؤنگا جو سرداران قدیم
تھے بدیع الملک کے مزاج سے آگاہ تھے انھوں نے سب سے کہا آپ لوگ شاہ نامدار کے مزاج سے واقف نہیں ہیں
جو کچھ وہ فرماتے ہیں اُسپر عمل کیجیے زیادہ طول کلام اچھا نہیں ہو سب لوگ وہاں سے واپس آئے بدیع الملک تو جوان اُس دریا کے کنارے

پھر رہے جب شاہزادے نے دیکھا اب سب سردار دور نکل گئے ہیں گھوڑے سے اترے زین پوش بچھایا دریا کے
قریب بیٹھے دن بہت قلیل باقی تھا تھوڑی دیر میں آفتاب غروب ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے فریضہ مغرب
کو ادا کر کے ہاتھ پھیلائے دعا اُٹھائے درگاہ کبریا میں عرض مدعا کرنے لگے دیر تک بدیع الملک گریہ و زاری میں مصروف
رہے جب رات نصف سے زیادہ گذری بدیع الملک روتے روتے سو گئے اثنائے خواب میں ایک بزرگوار تشریف
لائے بدیع الملک کے آنسو پونچھے فرمایا اے شیر بیشہ جرأت کیا مشکل درپیش ہے جو اسقدر بیتاب و مضطر ہے بدیع الملک
نے عرض کی اس دریا سے گذرنا بہت دشوار ہے اسکے واسطے درگاہ کبریا میں عرض کرتا ہوں ان بزرگوار نے فرمایا یہاں سے
تھوڑی دور پر ایک حجرۂ سنگ بنا ہے اپنے تئیں وہاں تک پہونچاؤ ایک فقیر وہاں رہتا ہے اُسکے پاس ایک خاک
ہے اگر اُس خاک کو اس دریا میں ڈال دوگے دریا منجمد ہو جائیگا تم پار اتر جانا بدیع الملک نے عرض کی وہ فقیر
خاک کیوں دیگا مرد بزرگ نے فرمایا ہم اسکو ہدایت کرتے ہیں جسوقت تم وہاں جاؤگے فقیر خاک دیگا بدیع الملک
خوش ہوے خوشی سے آنکھ کھلگئی اپنے تئیں زین پوش پر پایا شکر سجدۂ شکر بجا لائے گھوڑے پر سوار ہوکے اُس
حجرے کی طرف روانہ ہوے قریب صبح اس میدان میں پہونچے جہاں وہ حجرہ بنا تھا بدیع الملک حجرے کے قریب
آئے دیکھا ایک فقیر حجرے میں بیٹھا ہے بدیع الملک اور آگے بڑھے فقیر نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا حجرے کے باہر آیا
بدیع الملک کو سلام کیا عرض کی آپ تشریف لے چلیں جو کچھ فقیر کے پاس حاضر ہے عذر نکریگا بدیع الملک اسکے
ہمراہ حجرے کے اندر آئے فقیر نے ایک ناریل لاکر بدیع الملک کو دیا عرض کی شب کو ایک بزرگوار خواب میں تشریف
لائے تھے مجھے فرما گئے ہیں کہ صبح کو بدیع الملک نامدار تیرے پاس آئینگے خاک جو تیرے پاس موجود ہے وہ ان کو
دینا یہ حاضر ہے بدیع الملک نے وہ ناریل لیا فقیر نے عرض کی اے شہریار میرے پاس اور بھی تحفہ جات ہیں اگر آپ
تھوڑی دیر توقف فرمائیں تو میں حاضر کردوں بدیع الملک نے فرمایا میں یہاں موجود ہوں آپ تحفہ جات کی فکر
میں تشریف لیجائیے فقیر بدیع الملک سے رخصت ہو کر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد فقیر واپس آیا بدیع الملک سے
عرض کی اے شہریار اب طرح آسانی ہو جائیگی یہ کہکر ایک پھول بدیع الملک کو دیا کہا جب آپ چشمۂ کہکشان کے
قریب جائیے گا یہ پھول چشمہ میں ڈال دیجئے گا سب پانی خشک ہو جائیگا کہکشان کا مکان نظر آئیگا اسی
کے پاس پہونچ جائیگا کہ انکے سر کو اتار لیجئے گا تب طرح ملے گی بدیع الملک نے پھول بھی لیا فقیر نے اور تحفہ جات بھی
دیے کہا اگر ان اشیا کو اپنے پاس رکھیےگا طلسم میں جسقدر عجائبات ہیں سب آپ پر ظاہر ہو جایا کرینگے اور کوئی چیز ہرگز نہ
نہ بچیگی بدیع الملک نے سب تحفہ جات فقیر سے لے اپنے پاس رکھے تھوڑی دیر کے بعد اجازت چاہی فقیر نے
بدیع الملک کو رخصت کیا شاہزادہ اپنے لشکر میں آیا جہاں سب لوگ منتظر تھے بیران وغیرہ آپس میں کہتے تھے
کہ آقائے نامدار جوش شجاعت میں دریا کی اصل دیکھنے ہونگے کود پڑے ہونگے نہیں معلوم کیا گذری ہے وہ ذکر تھا کہ
بدیع الملک نوجوان داخل لشکر ہوے سب کو بڑی خوشی ہوئی بیران اور عنبر نگار قریب آئے سب نے عرض کی اے شہریار
آپ کہاں تشریف لیگئے تھے غلام کئی بار دریا کے پاس گئے آپکو وہاں نہ پایا ہم سبکی عجب حالت تھی بدیع الملک نے فرمایا
میں ایک ضرورت سے گیا تھا لشکر میں اطلاع کیجیے کہ سب تیار رہیں بیران و عنبر نگار نے تمام لشکر میں اطلاع
کرا دی تھوڑی دیر میں سب تیار ہوگئے بدیع الملک نوجوان نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی بعد نصف النہار مرکب
طلب کیا خادم اسپ صبا رفتار لیکر حاضر ہوے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف
دریا کے چلے عنبر نگار نے کہا اے حکیم بیران آقائے نامدار دریا کی طرف جاتے ہیں کیا کرینگے بیران نے جواب دیا

کوئی بات ہوگی یہ باتیں کرتے ہوئے بدیع الملک کے ہمراہ دریا کے کنارے پر آئے بدیع الملک نے وہ تھیلی
نکالا خاک دریا میں ڈالی تھوڑی دیر میں سب نے دیکھا آب دریا منجمد ہوگیا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا سب
لشکر چلا بیران و عنبر نگار اس کیفیت کو دیکھکر دنگ ہوگئے قریب شام اس دریا کے پار ہوئے بدیع الملک
نے بارگہ میں استادہ کرائیں سب لشکر ٹھہرا بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لائے سب سرداران اپنی اپنی
بارگاہوں میں گئے بیران و عنبر نگار بدیع الملک کے ہمراہ آئے جب بدیع الملک اپنی بارگاہ میں رونق افروز ہوئے
بیران و عنبر نگار نے عرض کی ای شہریار ہم لوگ بہت حیران ہیں کہ مدت سے اس طلسم کے مرحلہ جات ہماری زیر قدم
رہے آجتک یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ اس دریا کے خشک کرنے کی کیا ترکیب ہو آپکو یہ بات کیونکر حاصل ہوئی اور یہ
دریا کیونکر خشک ہوگیا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا شامل حال ہو دریا کی کیا حقیقت ہے ہر مشکل سہل یوں ہی
آسان ہوجاتی عنبر نگار اور بیران کو اس بات کا بڑا تعجب ہوا مگر یہ نہ کر سکے جو بدیع الملک سے کیفیت دریافت
کرتے کیونکہ ادب شاہزادے کا سمجھ گئے تھے خاموش ہو رہے مگر آپس میں کہنے لگے کہ آقائے نامدار طلسم کشائے اصلی ہیں
جو جو باتیں طلسم کشائی تعریف کی سنا کرتے تھے وہ سب آقائے نامدار میں موجود ہیں بدیع الملک نے شب بھر وہاں قیام
فرمایا صبح کو مع لشکر مرحلہ ریحان تیز پرواز کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک نے ایک چار دیواری
پتھر کی بہت اونچی دیکھی بیران سے فرمایا اے بیران یہ چار دیواری کیسی ہے بیران نے عرض کی یہی مرحلہ ہے آگے جانے کا
راستہ نہیں ہے بدیع الملک نے لشکر کو روکا بیران سے فرمایا اچھی جگہ ہے اسکے قریب وہانے ڈیرہ میں بارگاہ کرائی نصب بیران
نے عرض کی اگر میسر ہے یہ کیفیت معلوم ہوئی تو بارگاہ میں ہم تینوں میں نے اس مرحلہ کی سیر نہیں کی تھی صرف نقشہ یہاں
کا دیکھا تھا اس سے زیادہ کیفیت معلوم نہیں ہوئی تھی بدیع الملک نے لشکر وہیں ٹھہرایا بارگاہیں استادہ ہوئیں سب
اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر استراحت کرکے پھر بدیع الملک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے بیران اور عنبر
نگار نے عرض کی اے شہریار آجکی شب ہوشیاری سے رہنا چاہئے حکیم ریحان ضرور کوئی فساد برپا کریگا بدیع الملک نے
فرمایا خدا حافظ حقیقی ہے وہ ہماری حفاظت کریگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست کیا سب
لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے بدیع الملک نے بھی آرام فرمایا مگر بیران اور عنبر نگار ایک ہی بارگاہ میں بیدار
رہے جب رات کم باقی رہی تو بیران نے عنبر نگار سے کہا اب تو شب گذر گئی جو جو خوف تھے وہ جاتے رہے
اب جاگنا بیکار ہے عنبر نگار نے کہا ریحان تیز پرواز طرار روزگار ہے وہ غافل نہ بیٹھیگا ضرور کوئی نیا حیلہ کریگا
بیران نے جواب دیا کہ اگر اسے کچھ کرنا ہوتا تو اب تک خاموش نہ رہتا ضرور کوئی انتظام کرتا عنبر نگار نے کہا میں بیدار
رہونگا تم اپنی بارگاہ میں جاکر آرام کرو بیران عنبر نگار سے رخصت ہوکر بارگاہ سے باہر نکلا دیکھا دھواں لشکر کے
گرد حصار کئے ہوئے ہے بیران واپس آیا عنبر نگار سے کیفیت بیان کی عنبر نگار اسکے ساتھ ہوا دونوں
بارگاہ سے باہر آئے عنبر نگار نے کہا سرداروں کے خیمے میں چلکر دیکھنا چاہئے کہ انکی کیا کیفیت ہے بیران آگے بڑھا
نگہبانوں کو بیہوش پایا عنبر نگار نے کہا غضب ہوگیا سب بیہوش ہوگئے ہونگے انکو ہوش میں لانا بہت مشکل ہے بیران
نے جواب دیا اے عنبر نگار گھبرانے کی بات نہیں ہے چلکر سرداروں کی کیفیت دیکھو اگر سب بیہوش ہیں تو میں
جلد ہوشیار کرلونگا یہ کہتے ہوئے دونوں حکیم ایک سردار کی بارگاہ میں آئے اسکو بیہوش پایا بیران نے کہا کچھ مضائقہ
نہیں ہے میں ہوشیار کرلونگا دونوں نے اور سرداروں کی بارگاہ میں گئے جسکو جگایا اسنے جواب نہ دیا وہاں سے بدیع الملک
کی بارگاہ میں آئے دربانوں کو بیہوش پایا اور سب خادموں کو بھی بیہوش دیکھا بیران قریب بدیع الملک آیا اور دیکھا

بدیع الملک بیدار ہوئے فرمایا خیر ہے بیران نے عرض کی غلام کو شک تھا اسوجہ سے حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اور
سب سردار خیریت سے ہیں عنبر نگار نے عرض کی سب بیہوش پڑے ہیں دھوان لشکر کے گرد چھایا ہوا ہے اگر حضور تھوڑی دیر
خبر لیجئے تو غضب ہو جاتا بدیع الملک تلوار ٹیک کر اٹھے بیران نے عرض کی آپ تشریف نہ لے جائیں ورنہ
نقصان پہونچے گا بدیع الملک نے فرمایا سب سرداران قدیم بیہوش نہ ہونگے بیران نے عرض کی ہم انکی بارگاہ میں ہیں
گئے بدیع الملک بیران کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے دیکھا دھوان لشکر کے گرد پھیلا ہوا ہے سرداران خاص کی بارگاہ میں
تشریف لیگئے جسکو جگایا وہ اٹھ بیٹھا بیران نے عنبر نگار سے کہا نہیں معلوم کیا سبب ہے جو آپکے نامدار اور انکی سرداران خاص
پہ کوئی چیز تاثیر نہیں کرتی ہے بدیع الملک سب سرداروں کی بارگاہوں میں گئے سب کو جگا کر اپنے ہمراہ لیا اس دھوئیں کے
قریب آئے سردار دو لکڑی لائے بیران اپنی بارگاہ میں گیا کچھ اشیا لایا آگ دکھلایا جیسے لگا دھوان بلند ہوا اور بارگاہوں
کے اندر گیا جو لوگ بیہوش تھے وہ ہوشیار ہوئے بدیع الملک نے فرمایا یہ کیا بات تھی بیران نے عرض کی کہ حکیم ریحان نے
موقع پاکر سب کو بیہوش کیا تھا تھوڑی دیر میں آتا سب کو گرفتار کر کے لیجاتا یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا دیوار کیطرف روشنی پیدا ہوئی
عنبر نگار نے کہا حکیم ریحان آتا ہے وہ روشنی قریب آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک مرد ضعیف بے پر و بال کے پرواز کرتا ہوا
آتا ہے آگے آگے اسکے ایک شعلہ ہے روشنی اسکی دور تک جاتی ہے مرد ضعیف کی صورت صاف نظر آتی ہے بدیع الملک نے بیران
سے فرمایا یہ بے بال و پر کے پرواز کرتا ہے بیران نے عرض کی اسنے اپنی حکمت سے یہ بات پیدا کی ہے قوت نامیہ کے ذریعے سے یہ بات
نکالی ہے بیران یہ کہہ رہا تھا کہ ریحان بدیع الملک کی بارگاہ کے قریب آیا اسنے قصد کیا کہ میں بارگاہ کے اندر
جاؤں بہمن شیر دل مسلح بدیع الملک کے قریب کھڑا تھا اسنے شانے سے کمان اتاری ترکش سے تیر نکالا بہرہ کمان میں
پیوست کر کے ایک خدنگ سر کیا حکیم کے سر پر لگا سر اسکا اڑ گیا زمین پر گر کے تڑپنے لگا بدیع الملک حیران ہوئے
کہ یہ کیا واقعہ ہے پلٹ کے دیکھا بہمن کے ہاتھ میں کمان پائی کہا اے بہمن تمنے اسکو ہلاک کیوں کیا اسے زندہ گرفتار کرتے اگر
وہ اسلام قبول کرتا تو جان بخشی کرتے بہمن نے عرض کی اے شہریار میں نے تیر لگایا میری خطا معاف فرمائیے دیتی مجھے غلطی
ہوئی بدیع الملک حکیم ریحان کے قریب آئے ریحان میں دم باقی تھا بدیع الملک نے اسکا لاشہ دور پھنکوا دیا رات
بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہو گئی بدیع الملک نے بیران سے کہا لشکر میں جا کر اطلاع کر دو کہ سب لوگ چلیں بیران
نے سب کو اطلاع دی بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر [illegible] ہوا بدیع الملک اس دیوار کے قریب آئے تو
بیران سے کہا اس دیوار کو منہدم کرا دو بیران نے لوگوں کو حکم دیا دیوار کھودنا شروع ہوئی تھوڑی دیر میں دیوار بقدر ضرورت
کھود دی گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اندر تشریف لائے سب لشکر بھی اندر آیا میدان وسیع دیکھا بدیع الملک آگے
بڑھے ایک قلعہ بلندی پر نظر آیا بدیع الملک مع نامور سرداران کے اسطرف گئے دیکھا قلعہ پر آبادی معلوم ہوتی ہے اہل قلعہ نے جو بدیع الملک
کو دیکھا سب نے غوغا کیا قلعہ کے اندر سے افسران لشکر کو اطلاع دی سب مسلح و مکمل ہو کر باہر نکلے قلعہ کے نیچے آئے بدیع الملک
کو روکا سب نے تلواریں کھینچ لیں لشکر بدیع الملک میں بھی سب نے تلواریں علم کیں جنگ شروع ہو گئی بہمن شیر دل نے
صفین کی صفیں درہم و برہم کر دیں تھوڑی دیر میں فوج کے ہوش اڑ گئے سب نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے پناہ
دی افسران لشکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی عفو تقصیر کی خواستگار ہوئے بدیع الملک نے سب کو مسلمان
کیا قلعہ پر تشریف لائے خزانہ و ذخیرہ قبضہ میں آیا بیران اور عنبر نگار بہت خوش ہوئے بدیع الملک نے جشن تہنیت کی بنا کی
تین دن تک جشن رہا چوتھے روز بدیع الملک نے عنبر نگار اور بیران سے پوچھا اب کس طرف جانا ہوگا عنبر نگار نے
عرض کی اب ایک مرحلہ اور باقی ہے اسکے بعد گلزار کہکشان ہے بدیع الملک نے فرمایا اسیطرف چلنا چاہئے عنبر نگار نے

عرض کی او شہریار وہ مرحلہ بہت چھوٹا ہی اسکا فتح کرلینا مشکل نہین مگر وہان پانی محل نہین ہوتا ہی اسکا انتظام ضرور ہے کرنا
چاہئے بدیع الملک نے اپنے سردارون کو بلایا فرمایا اب جو ایک مرحلہ ملیگا وہان پانی دستیاب نہوگا بہتر یہ ہی کہ پانی کا انتظام
یہین سے ہوجائے سردارون نے پانی کا انتظام کرنا شروع کیا مشکین بھر بھر کر اونٹون پر بار کرادین اسی روز پیش خیمہ
روانہ ہوگیا دوسرے روز بدیع الملک نوجوان نے لشکر ہمراہ لیکر کوچ کیا ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ان چار پہلوانون کی عرض کیجاتی ہی

جنکو بصد لشکر گران دیگر تلاش بدیع الملک مین روانہ کیا تھا یہ لوگ جو قیصر سے رخصت ہوکر چلے انکے ہمراہ وہ لوگ
بھی تھے جو مرحلہ حیران سے فرار ہوئے تھے وہ اپنے ہمراہ لیکر حیران کے مرحلے پر آئے یہان سنسان ویران پایا پہلوانون نے کہا اب
کیا کرنا چاہئے سب نے کہا معلوم ہوتا ہی وہ لوگ یہانسے روانہ ہوگئے ہین آپ لوگ بھی آگے چلین پہلوان وہان ایک
دن بھی نہ ٹھہرے آگے روانہ ہوئے تیسرے روز مرحلہ ریحان پر آکے پہونچے یہان بھی سب ویران پایا اور آگے بڑھے چلین
چار کوس کے بعد دولاب کوہ سیہ نے کہا اب یہان دو تین روز قیام کرنا چاہئے نہین معلوم طلسم کشا کس طرف گیا
سب کی یہی رائے ہوئی اس صحرا مین پہنچے بستہ ہوئے لشکر اترا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے پہلوان کئی میدان رہے
چار روز تک اس صحرا مین قیام کیا پانچوین روز برزخ لنگر بند نے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے تلاش طلسم کشا مین چلنا چاہئے
اسی روز لشکر کو لیکر چارون پہلوان روانہ ہوئے دو روز برابر رہ نوردی کی تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک
لشکر گران صحرا مین اترا ہی برزخ لنگر بند نے کہا یقین ہی طلسم کشا کا یہی لشکر ہی جو لوگ واقف کار انکے ہمراہ تھے انھون
نے سرداران بدیع الملک کو پہچانکر کہا طلسم کشا اسی صحرا مین اترا ہی برزخ لنگر بند نے تیماق شیر افگن سے کہا لشکر کو
یہین روکو اگر جی چاہے اسی وقت طلسم کشا کو گرفتار کرلین صبح کو اسکو گرفتار کرکے بھیجین تیماق نے کہا طلسم کشا کو اطلاع
دیجائے اگر وہ خود ہماری اطاعت قبول کرے تو کیون اسکو گرفتار کرکے لیچلین برزخ لنگر بند کو یہ بات پسند آئی کہا
بہت اچھی بات ہی اسیوقت ایک منشی کو بلایا کہا ایک نامہ لکھو مضمون اسکا یہ ہو کہ او طلسم کشا تو نے بہمن شیردل کو زیر
کیا وہ پہلوانون کے یہان سب مین ذلیل پہلوان تھا اسکو زیر کرکے نازان نہو اگر اپنی جان عزیز ہو تو ہمارے پاس آ اپنی تقصیر
معاف کرا ورنہ تجھکو ایکدم مین گرفتار کرلینگے تو آدمی ہی ہم لوگ وہ ہین جو دیو کی حقیقت نہین جانتے منشی نے اسی مضمون کا نامہ
لکھا جب نامہ تمام ہوا تو سب پہلوانون نے اپنے ہاتھ سے اپنے نام لکھے ایک سوار کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے
پاس لیجا اگر وہ کسی قسم کی سخت کلامی کرے خاموش رہنا جواب دندان شکن دینا سوار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کے لشکر مین آیا پہلے
لشکر مین چہل پہل تھی بارگاہ بدیع الملک کے پاس سرداران مسلح و مکمل موجود تھے ہر ایک سردار بدیع الملک کی
بارگاہ پر نگہبان بیٹھے تھے سوار نے جو یہ کیفیت دیکھی گھبرایا لوگون سے پوچھا طلسم کشا کی بارگاہ کہان ہی سبنے بتایا اسنے
بارگاہ بدیع الملک کے در پر آیا چاہا جاؤن نگہبانون نے روکا کہا او شخص تو کون ہی کہان سے آیا ہی سوار نے کہا مین
نامہ لایا ہون طلسم کشا کو دونگا نگہبانون نے چوبدار کو بلایا سوار کی اطلاع کرائی چوبدار اندر بارگاہ کے آئے دعا و ثنائے
شاہی بجالاکر عرض کی کہ ایک سوار آیا ہی کسی کا نامہ لایا ہی وہ در دولت پر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی بدیع الملک نے فرمایا اسکو
لاؤ چوبدار باہر آئے سوار سے کہا تمہین اجازت نامدار ہوئے فرماتے ہین چلکر شرف قدمبوسی حاصل کرو سوار چوبدار کے ہمراہ آگے
بڑھا سوار کو اندر لیکر آئے سوار نے جو رونق بارگاہ کو دیکھا اور بدیع الملک کی شان و شوکت بےنظیر کی دنگ ہوگیا حیران حیران
چارون طرف دیکھنے لگا بدیع الملک نے کہا او شخص تو جس کام کو آیا ہی بیان کر [illegible] سوار نے
نامہ پہلوانون کا بدیع الملک کو نذر دیا بدیع الملک نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی شاہزادے کے تیور بدل گئے

قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کہ ان بیہودہ گویون سے کہدینا کہ جو تمھارے مزاج مین آئے کرو ہم ہر طرح موجود ہین اور اگر ایسی بدزبانی
پھر کرو گے تو تم سب لشکر مین گھس کے ایک ایک کو ہلاک کرڈالونگا سوار نے بدیع الملک کو اسقدر برہم پایا ولیکن کہا پہلوانون نے
کہدیا تھا کہ اگر کوئی بات خلاف پیش آئے تو گرفتار نہ ہم سمجھ لینگے یہ سمجھ کر سوار نے کہا آپ بھی ایسی خلاف بات زبان سے نہ نکالئے
گا ورنہ اچھا نہوگا بدیع الملک نے سوار سے آنکھ ملا کر کہا او بے ادب تجھکو ہماری بات مین کیا دخل ہی خبردار اب کوئی کلمہ زبان سے
جو نکالا تو زبان کھینچ لونگا بدیع الملک نے ڈانٹ کے جو کہا سوار منہ کے بل زمین پر گر پڑا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مجھے غلام کی معاف فرمایئے گا بدیع الملک نے فرمایا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ ہر وقت موجود ہین جو لڑائی ہمارے واسطے تجویز
کی ہو انجام دو سوار نے کہا بہت بہتر ہین جا کر کہدونگا یہ کہکر اپنی جان بچا کر گھبراتا بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ
ہوا لشکر مین جا کر قیماق کے پاس گیا قیماق نے کہا کیا جواب لایا سوار نے کہا نہین حواس درست کرلون تو تجھے بیان کرون
قیماق شیرزنگی کے پاس دولاب کوہ سینہ بیٹھا تھا انسے کہا ارے [illegible] کیون ہرسوار نے کہا آپ لوگون نے
ایسی بات کہی تھی [illegible] جان بچ گئی اگر ذرا بھی کچھ اور منہ سے نکالتا تو ابھی جان گئی تھی بہرزنج لنگر بند نے کہا ارے کیا کسی سے
لڑائی ہوئی سوار نے کہا لڑائی کی طاقت کس مین ہی مین نے آپلوگون کا نامہ دیا وہان ایک جوان شیر صورت بیٹھا تھا اسنے نامہ
پڑھتے ہی قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا ہم موجود ہین جو لڑائی اُن لوگون نے تجویز کی ہو انجام دین اور اگر ایسی بیہودہ گوئی کرینگے
تو لشکر مین گھس کے سب کے سر کاٹ لونگا مین نے انکے حکم کی تعمیل کی عرض اتنا ہی کہا کہ آپ بھی کلمہ بات بجا منہ سے نکالئے
ورنہ برا ہوگا بس اتنا کہنا تھا کہ آفت آگئی اس جوان نے اس تیور سے کہا کہ تجھے ہماری بات مین کیا دخل ہی اگر اب کوئی کلمہ
زبان سے نکالیگا تو زبان کھینچ لونگا مین منہ کے بل زمین پر گر پڑا اگر مین کچھ اور کہتا تو مجھے وہ قتل کرڈالتا پہلوانون نے جواب
دیا کہ اگر وہ تجکو قتل کرتا تو ہم اسکو مع لشکر قتل کرتے سوار نے کہا میری تو جان جاتی پہلوان خاموش ہو رہے سوار نے کہا
اب پہلوانو کیا جواب ہے ہر سب خاموش رہے مگر قیماق نے جواب دیا کہ لشکر مین جاکر اطلاع کرو طبل جنگی بجے ہم کل میدان مین
جاکر اسکو گرفتار کرینگے سوار نے اسی وقت لشکر مین جاکر اطلاع کی طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر
لیکر روانہ ہوے بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجالائے عرض کی حضور قیماق و دولاب
و جولان و بہرزنج نے طبل جنگی بجوایا ہی ارادہ انکا یہ ہی کہ کل میدان جنگ مین کلگر معرکہ آرائے نبرد ہون بدیع الملک نے فرمایا
ہمارے لشکر مین بھی [illegible] طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ زری پر چوب پڑی لشکر مین تیاری جنگ کی ہونے لگی
جب چار پہر رات گذری آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا بدیع الملک نے فریضہ سحری ادا کیا سلاح طلب کئے
خادمون نے کشتیان حاضر کین شاہزادے نے ہتیار جسم پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادم دیو مرکب لیے موجود
تھے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر حاضر رکاب ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوا بدیع الملک نے سب کو ہمراہ
لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے اس طرف سے لشکر حریف کی آمد ہوئی بدیع الملک نے دیکھا ایک پہلوان قوی ہیکل
پشت پر لشکر گران لیے ہوے ایک گرز گاؤ سر ہاتھ مین لیے چلا آتا ہی اسکے عقب مین لشکر گران ہی بدیع الملک نے بہمن
شیردل کو قریب بلایا کہا یہ کون پہلوان ہی بہمن شیردل نے عرض کی اسکا نام بہرزنج لنگر بند ہی یہ شہر گردستان کے مشہور
پہلوانون سے ہی یہ ذکر تھا کہ ایک غول اور اسیطرح کا نمودار ہوا بدیع الملک نے دیکھا آگے آگے ایک دیو پیکر سیاہ فام ایک
ساطور ہاتھ مین لیے پیادہ پا چلا آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا او بہمن یہ کون ہی بہمن نے عرض کی اسکا نام دولاب
کوہ سینہ ہی یہ بھی بہرزنج کے درجے کا پہلوان ہی اسکے بعد اور ایک غول ظاہر ہوا بدیع الملک نے دیکھا پہلوان ایک گرز
گران ہاتھ مین لیے آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا او بہمن یہ کون ہی بہمن نے عرض کی یہ جولان بیشہ نشین ہے

اسکے بعد ایک غول اسی طرح کا آیا بدیع الملک نے کہا اس پہلوان کا کیا نام ہے بہمن نے عرض کی اسکو قپچاق شیر افگن
کہتے ہیں یہ سب ایک ہی جگہ کے باشندے ہیں بدیع الملک بہمن سے باتیں کرتے رہے پہلوانوں نے اپنے اپنے لشکر کی
صف بندی کی لشکر بدیع الملک میں بھی صف بندی ہوئی نقیب برائے نقابت آگے بڑھے پیران و عنبر نگار بدیع الملک
کے قریب آئے عرض کی اے شہریار اگر حکم ہو تو ابھی اس لشکر کو بیہوش کر دیں ان پہلوانوں کو قتل کر لیجئے بدیع الملک نے فرمایا
یہ بات شجاعت کے خلاف ہے جرأت کا وقت آئیگا پیران نے عرض کی اے شہریار ان لوگوں سے کون مقابلہ کریگا بدیع الملک
نے فرمایا جب وہ مبارز طلب کرینگے آپ برحال کچھ جائیگا پیران خاموش ہو رہا عنبر نگار نے چاہا میں کچھ کہوں بہمن نے اشارہ
سے منع کیا کہ خبردار کچھ نہ کہنا آقائے نامدار کے خلاف ہوگا عنبر نگار چپ ہو رہا نقیبوں نے نقابت ختم کی کوکبہ کر دکا
کھکر ہے سب کے پہلے دولاب کوہ سینہ میدان میں آیا ساطور تول کر آواز دی اے زندہ خدا پرستان اگر کسی کو تمنا مرگ
کی ہو تو میرے مقابلہ میں آئے بدیع الملک نے بہمن سے فرمایا تم میرے مرکب کی حفاظت کرو میں اسکے مقابلہ میں جاتا ہوں
بہمن نے کہا اے آقائے نامدار فلاں جانباز کس واسطے ہیں بدیع الملک نے فرمایا اسنے مبارز طلبی کر کے میری طرف دیکھا تھا
میں ہی اسکے مقابلہ میں جاؤنگا بہمن نے عرض کی مرکب آپ کیوں چھوڑتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا وہ پیادہ ہے میں مرکب
پر سوار ہو کر اسکے مقابلہ میں نہ جاؤنگا یہ شجاعت سے بات خلاف ہے بہمن خاموش ہوا بدیع الملک گھوڑے سے
اترے پیران نے عنبر نگار سے کہا آقائے نامدار کی جرأت دیکھو پہلوان پیادہ ہے تو خود بھی پیادہ جاتے ہیں عنبر نگار نے
کہا اے پیران جب بہمن سے مقابلہ ہوا تھا اسوقت میں کہتا تھا کہ آقائے نامدار کیونکر فتحیاب ہونگے مگر خدا نے فضل کیا
بہمن زیر ہوا اسوقت کیسے شخص سے مقابلہ ہے پیران نے کہا خدا خیر کرے مجھے اسوقت دنیا سیاہ معلوم ہوتی ہے عنبر نگار
نے کہا آقائے نامدار اسی طرح فتحیاب ہونگے عنبر نگار اور پیران میں یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں وہاں بدیع الملک
نامدار دولاب کوہ سینہ کے قریب پہونچے دولاب نے کہا اے شخص تو سامنے سے ذرہ خاک سمجھتا ہے جو تنہا مقابلے کیواسطے
آیا ہے اور تکلف یہ کہ گھوڑا بھی وہیں چھوڑ آیا اپنے تمام لشکر کو بلا سب ملکر مجھپر حملہ کریں بدیع الملک نے فرمایا جب میں
تیرے حملوں کا جواب نہ دے سکونگا اسوقت تو میرے تمام لشکر کو بلانا دولاب نے کہا تیرے دل کی بھی حسرت نکل جائے تو بھی
آ کے مجھپر وار کرے جب تو تھک جانا تو مجھے کہدینا یا اپنے لشکر کو بلا لینا بدیع الملک نے فرمایا زیادہ یاوہ گوئی سے
کچھ حاصل نہیں ہے اگر تجھکو مقابلہ کرنا ہے میں موجود ہوں جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہیں ہے اپنے لشکر کو
پلٹ جا جسکا جی چاہے گا مقابلہ کو آئیگا دولاب بہت ہنسا کہا اے جوان تجھے اپنے قوت و بازو پر بڑا ناز ہے ابھی ایک ہاتھ
سے چاہوں تو تجھے میدان سے اپنے لشکر میں اٹھا لیجاؤں بدیع الملک نے فرمایا اے دولاب اگر بدزبانی کریگا تو
سزا پائیگا تجھے وار کرنا ہو تو وار کر دولاب نے کہا میں وار پہلے کر دونگا بدیع الملک نے فرمایا ہمارا بھی دستور نہیں ہے جو جنگ
میں پیشدستی کریں دولاب عاجز ہوا کہا اے جوان تو مجبور کرتا ہے تو میں وار کرتا ہوں یہ کہکر ساطور کا وار کیا بدیع الملک نے اسکی
کلائی پر ہاتھ ڈالدیا ساطور ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا دولاب دنگ ہو گیا اپنے دل میں خیال کیا کہ اس جوان میں اسقدر
طاقت ہے کہ میرے ہاتھ سے ساطور چھین لیا یہ سوچکر دولاب آگے بڑھا چاہا بدیع الملک کو زمین سے اٹھاؤں بدیع الملک
کی طرف جھپٹ کے چلا بدیع الملک نے خالی دی دولاب اپنے تئیں کو سنبھال نہ سکا منہ کے بل زمین پر گرا
اسکا منہ شگافتہ ہو گیا کئی دانت ٹوٹ گئے بدیع الملک نے مسکرا کر فرمایا اے دولاب سنبھلکر مقابلہ کر اگر ساطور تیرے پاس نہیں
ہے تو مردان عالم کو حربہ ضائع جانے سے ایسا ہنر نہیں ہوتا ہے دولاب بدیع الملک کے مسکرانے سے شرمندہ ہوا زمین سے
اٹھا پھر بدیع الملک کی طرف جھپٹا شاہزادے نے پھر خالی دی دولاب پھر زمین پر گرا سر اور زیادہ شگافتہ ہو گیا خون کی

جادر منہ پر آئی دولاب گھبرا گیا کہون نہ آیا اپنے لشکر کیطرف یہ کہتا ہوا بھاگا کہ مین تو زخمی ہو گیا ہون ورنہ تجھے مزہ
چکھا دیتا اگر اب جا کر قیماق شیرافگن کو بھیجتا ہون وہ تجھے مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا ای دولاب اس حالت
مین تجھکو کیا قتل کرون جا چلا جا اور جسپر دعوی ہوا اسکو میدان مین بھیجدے دولاب کی یہ حالت دیکھکر قیماق شیرافگن
نے کہا ای دولاب تو نے نام گردشاہزون کا ڈبو دیا تجھے یہ لازم تھا اگر اس حالت مین بھی تو ایک ہاتھ جما دیتا تو طلسم کشا زمین
پر گر پڑتا ایسا ہی جیوڑا اور ہمارے ہی کو میدان سے بھاگ آیا دولاب نے کہا اب تم جاؤ اور طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤ اسمین بڑی
طاقت ہے اس زور سے اسنے میری کلائی پکڑی مجھے گمان ہے کہ کلائی ٹوٹ گئی ہے قیماق نے جواب دیا تو بہت بودا ہے اگر
ساطور کو بقوت اپنے قبضے مین رکھتا تو کیا کسیکی مجال تھی کہ تیرے ہاتھ سے ساطور چھین لیتا دولاب نے جواب دیا کہ مین زخم
سے اسوقت بہت پریشان ہون مقابلہ کیواسطے جاؤ جب وہانسے واپس ہو گے تو مین تم سے بات کرونگا قیماق تبر لیکر چلا
بدیع الملک نوجوان میدان مین موجود تھے قیماق نے بدیع الملک سے کہا آپنے نہیں شیردل کو زیر کیا دولاب
کو اپنے سامنے سے بھگا دیا اسیر جانے کے وقت بھی حملہ کیا آپکی شجاعت ہرطرح ظاہر ہے اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو مین کچھ عرض
کرون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے کہو قیماق نے کہا آپکی شجاعت و ہمت کے تذکرے مین نے اکثر پہلوانون سے سنے
ہین اور آج دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا سے آپکی ہمت و جرات پر رحم آتا ہے آپ خود انصاف کرین کہ مین اگر چاہون تو تنہا ایک فوج کو شکست دون
اور اگر طاقت دکھاؤن تو پہاڑ کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دون مین انسان ہون مگر دیو سے بڑھکے طاقت رکھتا ہون
اگر آپکو میرے کلام کا اعتبار نہو تو اس صحرا مین بڑے بڑے درخت ہین جس درخت کو حکم کیجئے زمین سے اکھاڑ کے پھینکدون
اگر آپ مجھسے مقابلہ کرینگے تو مجھے زیر نہ کر سکینگے بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق تمہارے طرز کلام سے معلوم ہوا کہ تم بھی
مرد شجاع ہو اور صاحب ہمت بھی ہو لیکن اس دعوی سے کچھ حاصل نہین ہے خداوند عالم قادر و توانا ہے اگر اسکی معاونت ہوتی ہے تو
وہ ایک مور ضعیف کو فیل مست پر غالب کرتا ہے اگر مین تم سے مقابلہ کرکے تجھے نہونگا تو زیر ہو کر تمہاری اطاعت قبول کرونگا
اور اگر مین بفضل خدا تم پر غالب آیا تو تمہین دین اسلام قبول کرنا ہوگا قیماق نے کہا آپنے میری عرض کو قبول نہ فرمایا
مجبور ہون جو کچھ آپ فرماتے ہین مجھے منظور ہے اگر مین آپسے زیر ہو جاؤنگا تو حلقہ غلامی کا نہین ڈالونگا اور جسقدر لشکر
اور پہلوان میرے ہمراہ ہین یہ سب آپکی اطاعت قبول کر لینگے جو انمین سے میرا کہنا قبول نکریگا اور آپکا حلقہ غلامی اپنے کان مین
نہ ڈالیگا اسکو قتل کرونگا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو منظور ہے تم وار کرو قیماق نے پہلے وار کرنے سے عذر کیا بدیع الملک
نے کہا ای قیماق یہ عذر تمہارا لائق قبول نہین ہے تمہین پہلے وار کرنا ہوگا قیماق نے مجبور ہو کر تبر اٹھایا بدیع الملک
کے سر پہ لگایا شاہزادے نے تبر کو بچا دیا کا تبر اسکا اوچٹ گیا اسنے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو خالی دیا قیماق
نے کہا اب مین آپکی ضرب کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق ایک وار کی تمہین اور اجازت دی قیماق نے پھر
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے تبر اسکے ہاتھ سے چھین لیا قیماق دنگ ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اگر تم بھی دولاب
کیطرح چھین جانے سے بد حواس ہو گئے ہو تو مین تمہارا تبر واپس دون قیماق نے کہا ای جوان جو چیز اپنے پاس سے قبضہ غیر
مین چلی جائے اسکا واپس لینا خلاف ہے اور مین دولاب کیطرح بد حواس نہین ہون اگر تبر چھین گیا تو کچھ نہین کیا مین اب کشتی لڑونگا
خوشی اس بات کی ہے کہ مجھے شجاع سے مقابلہ ہے کوئی بات خلاف ظہور مین نہ آئیگی بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق واقعی تم
دلیر ہو قیماق نے کہا اب ہوشیار رہنا یہ کہکر بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈالکے زور کرنا شروع کیا بہر کیف قیماق
شیرافگن زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کے تنگ مین جنبش نہ پائی آخر کار عاجز ہو کر کہا ای جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون
بدیع الملک نے فرمایا خبردار ہو جا کہ مین زور کرتا ہون قیماق نے تنگ جمایا بدیع الملک نے اسکی کمر مین ہاتھ دیکر زور کیا قیماق

نے چاہا مین اُنکو جلا رہا ہون مگر حریف زبردست سے کیا زور چلتا ہو چلے ہی زور مین قیماق کے پاؤن زمین سے اُٹھ گئے بدیع الملک نے
دوسرا اندر کیا اُسکو سینہ تک اُٹھا لیا تیسرے زور مین سر سے بلند کیا قیماق نے امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا امان ہے ایمان مگر
نہین قیماق نے عرض کی مین آپکی اطاعت قبول کرتا ہون اور دین اسلامی پر بیعت کرتا ہون بدیع الملک نے باسانی اُسکو زمین پر رکھدیا قیماق کو مگر
بصدق دل مسلمان ہوئے اُن دو عیّار نگار اور حیلہ نے سردار یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگئے ایک ایک سے کہتا تھا کہ آقاے تاجدار
کی قوت دیکھی کون دنیا مین انکا ہمنبرد ہے یہان تو یہ ذکر تھا مگر فوج کفار مین سبکے چہرونکے رنگ اُڑ گئے قیماق فوج کیطرف
نیزہ لیکر بڑھا پکار کر آواز دی اے فرقہ باطل تم مین سے جسکو اسلام قبول کرنا ہو وہ میرے پاس آئے آقاے نامدار کی قدمبوسی سے
مشرف ہو اور جسکو اپنی زندگی ناگوار ہو وہ اس بات سے انکار کرے دولاب نے کہا ای قیماق تو نے نمک حرامی کی ایسا
بودا بن گیا کہ زیر ہوکر مسلمان ہوگیا قیماق نے کہا میرا قدم معرکہ کارزار سے نہین ہٹا تیری طرح سے نہین بھاگا ایسے جری
کی غلامی بھی ہزار بیک کیواسطے فخر ہو اگر تو انکار کریگا تو بہت پچھتائیگا دولاب نے کہا مین تو ہرگز اسلام قبول نکرونگا قیماق
نے کہا اگر تو اسلام قبول نکریگا تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا دولاب نے کہا تیری مجال نہین جو مجکو قتل کرے قیماق نے کہا
میدان مین آ تو حال کھلجائے صفون کی آڑ مین پوشیدہ ہوکر کیون کہتا ہو دولاب نے کہا اگر تجھے مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہو تو میرے زخم سر کو
اچھا ہو لینے دے جس دن مین صحت پاؤنگا تجھسے مقابلہ کرونگا قیماق نے کہا اگر تو مہلت طلب کرتا ہو تو مین تجھے مہلت دیتا ہون
جب اچھا ہوجانا تب مجھسے مقابلہ کرنا دولاب نے کہا مین ضرور تجھسے مقابلہ کرونگا دولاب یہ کہکے پلٹا قیماق نے جولان بیشہ شیر
اور برزخ لنگر بند سے کہا تم لوگ کیا کہتے ہو اگر کچھ ہوس مقابلہ ہو تو مین موجود ہون برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ شکنین
نے جواب دیا کہ ہمین ہوس مقابلہ تجھسے نہین ہر ملک طلسم کشا سے ہم لڑینگے اور اگر وہ ہمکو زیر کریگا تو ہم اطاعت اُسکی قبول کرینگے
قیماق شیر شکن نے جواب دیا کہ تم لوگ بالکل عقل سے دور ہو مسرور بے شعور ہو بھلا یہ خیال کرو کہ جبکہ اس شیر بیشہ جرات نے مجکو
زیر کیا تو تمھارے زیر کرنے مین اُسے کیا تکلف ہوگا ہم تم ایک ساتھ کے ہین کل باتون مین برابر ہین جو جو مین نے آنکھ سے دیکھی وہی
تم بھی صرف کروگے برزخ لنگر بند نے کہا ای قیماق تم سچ کہتے ہو اور میرا دل چاہتا ہے کہ مین اطاعت طلسم کشا قبول
کرون مگر مقابلہ ہوجاتا تو اچھی بات تھی قیماق نے کہا اگر ایسا ہے تو تمہین ایسے وقت مین مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہے آقاے
نامدار براے تلاش لوح جاتے ہین دو دن وہ تمھارے واسطے یہان قیام فرمائین انکا ہرج کار ہو یہ بات خلاف ہے اگر تمہین
مقابلہ کرنا منظور ہے تو بعد فتح طلسم مقابلہ کرلینا برزخ نے جولان کی طرف دیکھا جولان نے کہا قیماق بہت صحیح کہتے ہین اور
ہمین اس یکہ تاز میدان ہیجا کی اطاعت کرنا ضرور ہے ایسا جری آجتک نگاہ سے نہین گذرا ہمت اس صاحب جرات
پر ختم ہے برزخ نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہے جولان نے جواب دیا کہ چلکر طلسم کشا کے شریک ہوجائین برزخ نے قبول کیا
قیماق سے کہا ہم تمھارے ساتھ چلتے ہین مگر طلسم کشا سے یہ بات کہدینا کہ مقابلہ جب تک نہوگا اسوقت تک ہم لوگ ترک
مذہب نکرینگے قیماق نے کہا مین ایسی بیہودہ بات آقاے نامدار سے نہین کہونگا اور تم بھی اسکا اظہار نکرنا جب وقت آئیگا اسوقت
دیکھا جائیگا برزخ نے کہا ای قیماق ہمارا مطلب تو نکلیگا اگر طلسم کشا ہمین زیر کرینگے تو ہم اپنا تبدیل مذہب کرینگے خفیف
ہونے سے بہتر یہ ہے کہ اسی وقت اس بات کا خلاصہ ہوجائے تم کہدینا کہ وہ آپکے ہمراہ ہر جگہ آپکی مدد کرتے رہینگے اور جب تک
آپ انکو زیر نہ کیجئیگا اُسوقت تک ملکا ایمان نہین لائینگے اور بعد فتح طلسم وہ آپسے مقابلہ کرینگے قیماق نے کہا مین نہین یہ کہہ سکتا خلاف
رعب ہے اگر مین خدمت آقاے نامدار مین عرض کرون اور انھین یہ گمان میری طرف بھی ہو کہ یہ بھی مجبور مسلمان ہوا ہے تو نہین معلوم
میرے واسطے کیا کرین مین ہرگز نہین کہونگا برزخ نے کہا چلو ہم خود بترکیب اس بات کا اظہار کردینگے قیماق نے کہا جو تمھارا
یہ ارادہ ہے تو میرے ساتھ چلو مین لشکر مین جاتا ہون تم لوگ آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر ہو برزخ نے کہا تم چلو ہم لگے آتے ہین

قیماق نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا کہا تمکو کوئی ہے کون میرا ساتھ دینا چاہتا ہے جسقدر لوگ اسکے ہمراہ آئے تھے سب نے کہا اب
کسکی مجال ہے جو آپکا ساتھ نہ دے یہ کہکر سب لوگ اُسکے ہمراہ ہوئے قیماق چار ہزار جوانان زنگی کو لیکر بدیع الملک
کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی آقائے نامداران سب کو بھی کلمہ پڑھا دیجیے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا چاہتے تھے
بیٹھیں قیماق نے عرض کی ابھی آپکی خدمت میں اور لوگ بھی حاضر ہوتے ہیں بدیع الملک میدان میں ٹھہرے
تھوڑی دیر کے بعد برزخ لنگر بند اور جولان پیشہ نشین اپنے اپنے ہمراہیونکو لیکر آئے بدیع الملک کو دونوں نے
جھک کے سلام کیا عرض کی ای طلسم کشا ہم آپکی اطاعت بدل و جان قبول کرتے ہیں مگر جب تک یہ طلسم کو فتح نفرمائیگا تب تک
ہم مسلمان نہونگے بدیع الملک نے فرمایا اسکی وجہ بیان کرو برزخ و جولان نے عرض کی ہو گو گا جو مقصد ہے وہ آپ پر
ظاہر ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگرچہ شرط کرتے ہو کہ بے فتح طلسم ہم مسلمان نہونگے تو بیشک یہاں رہو خدا نے چاہا میں
طلسم کو فتح کرونگا اور اگر تمہارا کوئی مقصد ہے اور وہ مجھے کہنے والے ہو اسوقت مجھے بوجہ جنگ طلسم کے عدیم الفرصت جانکر نہیں
کہتے ہو تو بیان کرو میں پہلے تمہارے کام کو انجام دونگا پھر طلسم کو فتح کرونگا برزخ نے عرض کی ای شہریار ہمارا مطلب ایسا ہے جو
بے فتح طلسم ہو نہیں سکتا ہم ہر حال میں آپکی غلامی کا دم بھرینگے کبھی کسی طرح کی عدول حکمی نکرینگے مثل چاکران کمترین کے حاضر
خدمت رہینگے بدیع الملک نے فرمایا تمہیں اختیار ہے برزخ لنگر بند اور جولان پیشہ نشین مع اپنے لشکر کے
بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے شاہزادہ بفتح و فیروزی میدان جنگ سے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹا سب لوگ خوشی خوشی
بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ بارگاہ میں آئے شاہزادے نے سب کے واسطے جلسہ طرب منعقد کیا بیران وعنبر نگار
خدمتمیں حاضر ہوئے عرض کی ای شہریار یہاں سے دو کوس پر مرحلہ صفیہ ہے اس مرحلے کو فتح کرکے گلزار کہکشان میں تشریف
لیجائیے اوج ابر آئے تو خاص طلسم کی فتاحی کی صورت ہے بدیع الملک نے فرمایا دو روز یہاں قیام کرنا ہوگا جو لشکر
اپنے مقابلے میں اترا ہے اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا دولاب نے مہلت طلب کی ہے بیران نے عرض کی دو روز تک دریان قیام
فرمائیے پھر تشریف لیجائیگا بدیع الملک نے برزخ سے کہا ای برزخ لنگر بند تم نے کے روز کی مہلت دی ہے برزخ لنگر بند نے عرض
کی وہ گفتگو مجھسے تھی قیماق نے اسکی خوشی پر مہلت دی ہے جب اسکا زخم سر اچھا ہوگا اسوقت مقابلہ کریگا بدیع الملک
خاموش ہو رہے شب بھر جلسہ رہا جب صبح ہوئی بدیع الملک نے جلسہ برخاست کیا سردار بارگاہ سے باہر آئے پہلوانوں
نے کہا خبر منگانا چاہیے کہ دولاب کی اب کیا حالت ہے اور کیا ارادہ ہے یہ سوچکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہو
عرض کی اگر اجازت ہو تو لشکر دولاب کی خبر منگائیں کہ اب اسکا کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگوں کو اختیار ہے
پہلوانوں نے تین چار سوار روانہ کیے اُنسے کہدیا کہ اپنے طور سے سب کیفیت دریافت کرنا سوار دولاب کے لشکر کی طرف روانہ
ہوئے جہاں دولاب لشکر لیے ہوئے ٹھہرا تھا وہاں جاکر دیکھا تو پایا میدان خالی تھا سواروں نے چاروں طرف تلاش کیا جب کہیں لشکر کا پتہ
نہ معلوم ہوا تو سوار مجبور ہوکے پلٹے برزخ و قیماق و جولان کو اطلاع دی کہ ہم لوگ تلاش کر آئے دولاب مع لشکر غائب ہے قیماق
نے کہا ای برزخ وہ انتہا کا بزدل تھا معلوم ہوتا ہے رات کو مع لشکر یہاں سے بھاگ گیا برزخ نے کہا اگر تمہاری رائے ہو تو اسکی
تلاش کریں قیماق نے کہا آقا سے سردار سے پہلے اجازت لو میں جانتا ہوں وہ بھی نامنظور کرینگے برزخ نے کہا انسے اطلاع کرنا ضرور ہے
یہ کہکر تینوں پہلوان بدیع الملک کی بارگاہ پر حاضر ہوئے چوبداروں نے عرض کی کہ آقائے نامدار کی خدمت میں ہماری طرف
سے بعد آداب کے عرض کرنا کہ دولاب دہشت حضور سے بھاگ گیا اگر اجازت ہو تو ہم لوگ اسکے تعاقب میں جائیں تھوڑی
ہی دور پہنچا ہوگا اسکو گرفتار کر لائیں چوبداروں نے بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا اسکے تعاقب
میں جانا بیکار ہے اسی کی وجہ سے یہاں ٹھہرے ہوئے تھے اب مرحلہ صفیہ پر چلنا ہوگا چوبداروں نے پہلوانونکو آکر اطلاع دی

سب لوگ اپنے ٹھکانے پر آئے ایک روز اور مریخ الملک نے وہاں قیام فرمایا دوسرے دن سب لشکر کو مع پہلوانوں کے ہمراہ لیکر
جانب مرحلہ صفیہ کوچ کیا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا ؛

## اب کیفیت دولاب کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب میدان جنگ سے پلٹ کے اپنے یہاں آیا تو اُسنے جملہ لشکریوں کو بلا کے کہا کہ طلسم کشا ہی مقابلہ کرنیکو کیا کم تھا اور اب تو
آسکے یہ تین پہلوان چلے گئے اسکو اور زیادہ قوت ہو گئی اب ہم سے یہیں کیونکر جنگ کر سکونگا بہتر یہ ہی کہ آج رات کو یہانسے نکل چلو
اور جسطرح بن پڑے اپنے تئین جلد خدمت سلطان میں پہونچاؤ میں سلطان سے سب کیفیت یہاں کی بیان کرونگا وہ اور
کوئی انتظام کرینگے گردستان سے اور پہلوان بلائینگے اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا اسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا
لشکریوں نے اُسکی بات کو قبول کیا سر شام سے سب نے انتظام کردیا سو سو دو دو سو جانے لگے نصف شب تک تمام لشکر چلا گیا
سب کے بعد دولاب بھی پیادہ پا دوڑتا ہوا روانہ ہوا ایک جگہ مقرر کرلی تھی وہاں سب لشکر جاکر ٹھہرا دولاب بھی جب
وہاں جاکر پہونچا دم بھر وہاں نہ ٹھہرا لشکر کو ساتھ لیکے آگے بڑھا تیسرے روز قیصر صاف باطن کے یہاں پہونچا اپنی اطلاع
کرائی چوبداروں نے قیصر سے آکر کہا کہ دولاب کوہ سینہ آیا ہی کچھ حضور سے عرض کرنے کی ضرورت ہی اگر تشریف لیچلیے تو وہ
کچھ آپسے کہے قیصر اُٹھا چوبداروں سے پوچھا دولاب کس حال آیا ہی سب سنجوا ہی یا سر زخمی ہی حیران و پریشان
معلوم ہوتا ہی قیصر نے کہا معلوم ہوتا ہی آپسمیں کسی سے فساد ہوا ورنہ اور کسکی مجال تھی جو اُسکو زخمی کرسکتا چوبداروں نے
کہا اسکی حقیقت ہمکو نہیں معلوم ہی آپ تشریف لیچلیے گا تو البتہ حال معلوم ہوگا قیصر چوبداروں سے یہ باتیں کرتا ہوا دولاب
کے قریب آیا دولاب کی جو حالت دیکھی دنگ ہوگیا کہا اے دولاب یہ تمہاری کیا حالت ہی دولاب نے قیصر کو سلام کیا کہا
کیا عرض کروں طلسم کشا کے ہاتھ سے یہ حالت ہوئی اگر میں نہ ہوتا تو طلسم کشا ابتک لوح لیچکا ہوتا کیونکہ میں نے تنہا چار دن تک طلسم کشا
سے مقابلہ کیا اور جو تین پہلوان میرے ہمراہ تھے وہ طلسم کشا کے شریک ہوگئے انکو طلسم کشا نے زیر کرکے مسلمان کرلیا ہی تین
دن تک چار لاکھ فوج سے مقابلہ کیا اپنے برابر کے چار پہلوانوں کے وار روکے بہت سی فوج طلسم کشا کی زخمی کی نصف
سے زیادہ قتل ہوگئے طلسم کشا بھی میرے ہاتھ سے بہت زخمی ہوا میں نے تو قتل ہی کر ڈالا تھا لیکن اور آگے درمیان میں آگئے طلسم کشا
کو اٹھا لیگئے ہر رخ لنگر بند اور سب پہلوانوں سے مقابلہ تھا اُن لوگوں نے مجکو زخمی کیا طلسم کشا مجبور ہوکر فرار ہوگیا کچھ لشکر جو قسمت
میدان میں باقی رہگیا تھا وہاں طلب ہوا میں نے سبکو بلایا اُن لوگوں نے ظلم میری اطاعت قبول کی شب کو وہ سب لوگ بھی
بھاگ گئے میں نے بھی دو روز تک اُن سب کو تلاش کیا کہیں اُنکا نشان نہ پایا اور فوج بھی میرے ساتھ بہت کم تھی اب آپ گردستان سے
جن جن پہلوانوں کو میں کہوں اُنھیں بلائیے اور فوج میرے ساتھ کیجئے میں پھر جاؤں طلسم کشا کو تلاش کرکے گرفتار کروں قیصر نے
کہا دولاب تمنے بڑا کام کیا کسکی مجال تھی جو اس مرحلہ عظیم کو سر کرتا مگر طلسم کشا انسان ہی اور قوم جنی جان پر سے ایسے پہلوانان
نامی کو یوں زیر کیا بشر کا تو مقدور نہ تھا جو اُنکو زیر کرلیتا دولاب نے کہا وہ لوگ تنہاکے بزدل تھے اور طلسم کشا کے حسب ہمت
ہونے میں شک نہیں ذرا سے زخم کھا کے رہے اُن لوگوں نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا جن جن پہلوانوں کو تم کہو
میں ابھی بلاؤں دولاب کوہ سینہ نے کہا آپ گیر زنگ فیل پیشانی اور ارژنگ بالاقامت کو بلائیے گا چار پہلوان انکے بھی ہمراہ
ہیں گرگین درشت چنگال انکو مثل اپنے جانتا ہو ورزش گاہ گرگین میں جسقدر آلات ورزش ہیں وہ سوا اُن چار پہلوانوں
کے اور کوئی نہیں اُٹھا سکتا قیصر نے کہا اُن چاروں کے نام بتاؤ میں انکو بھی طلب کروں دولاب نے کہا وہ ہرگز نہیں آئینگے
قیصر نے کہا میرے بلانے سے چلا آئینگے تم انکے نام بتاؤ دولاب نے کہا اخوان آہن خوار اور جلیل سنگ بند اور شیربان
گردن گوش اور نہرال شاخ بند یہ چار پہلوان گرگین درشت چنگال سے کم نہیں ہیں اگر آپ بلائیے گا تو وہ ہرگز نہیں آئینگے ہی عذر کرینگے

کہ ہمارے واسطے باعث ذلت ہو ہم شرمائینگے قیصر نے کہا مین ابھی نامہ گرگین کے پاس بھیجتا ہون دیکھون وہ کیا جواب لکھتا ہی دولاب
نے کہا جلد نامہ روانہ کیجیے ایسا نہو کہ طلسم کشا مرحلۂ صعفیہ تک پہونچ جائے اور اس مرحلہ کو بھی شکست کرے قیصر نے کہا ابھی کئی
مرحلہ اور باقی رہگئے ہین دولاب نے کہا کب درے شکست ہوتے قیصر نے کہا ابکی بار آپ لوگ بے طلسم کشا کے گرفتار کیے واپس
نہ آیئے گا دولاب نے کہا مین اسکے بھاگ جانے سے ایسا مجبور ہوگیا ورنہ مین اُسکو گرفتار کرلاتا قیصر نے کہا ابکی بار جا کر گرفتار
کرلانا مگر بارہ دری کے اندر آیا میر منشی کو بلایا جب منشی آیا قیصر نے کہا ایک نامہ گرگین درشت چنگال کو تحریر کرو مضمون
اسکا یہ ہو کہ جو پہلوان آپنے بہت دعوی سے بھیجے تھے وہ سب طلسم کشا سے زیر ہوگئے اور سب نے اطاعت طلسم کشا قبول کی اور
مذہب بھی تبدیل کیے سوا سے دولاب کے اور سب بیدست ہے دولاب نے بڑا کام کیا سب سے تنہا لڑا اب آپکو لازم ہی کہ اس
خط کے دیکھتے ہی باقی سب پہلوانون کو اپنے ہمراہ لیکر خود تشریف لایئے نہین تو گیر تنگ فیل جبابی اور ارشنگ بلاآفات
اور اخوان آہن خوار اور جلیل سنگ بند اور شیربان گران ہوش اور زہرل شاخ بند کو یہان بھیجدیجیے جب تک یہ لوگ نہ آئینگے
لڑائی فتح نہوگی منشی نے اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تمام ہوا قیصر نے ایک قاصد کو بلایا نامہ دیکر روانہ کیا اپنے وزرا کیطرف
متوجہ ہوا کہ طلسم کشا نے آفت بپا کردی تین پہلوان جو دیکھنے مین دولاب سے کہین زیادہ معلوم ہوتے تھے اُنکو زیر کیا اگر دولاب
مقابلہ نکرتا تو سب طلسم کشا کو فوج تک لیجاتے اور طلسم کشا لوح حاصل کرلیتا اتنک خاص طلسم مین مقابلہ کرنیکو آگیا ہوتا وزرا نے
کہا حضور آپ بادشاہ ہین آپکی فہم و ذکا کو ہم لوگ نہین پا سکتے ہین مگر تعجب کی بات ہی کہ ایک طلسم کشا نے تین پہلوانان نامی کو جو
دولاب سے کہین زیادہ تھے زیر کرلیا اور سب ملکے دولاب سے لڑے اور اسکو زیر نکرسکے یہ بات بالکل خلاف معلوم ہوتی
ہی دولاب کا قول پایۂ اعتبار سے نہین معلوم ہوتا ہی شکست فاش اٹھا کر آیا ہی قیصر نے کہا مجھے جیسا کہلستے کہا مین نے اسے
صحیح جانا وزیرون نے کہا اسکے دریافت کرنیکو گنجینۂ جمشید سے بڑھکر دوسری چیز نہین ہی اس مین سب آپ کو اختیار ہی جس خداوند
چاہیے گا دریافت فرمایئے گا قیصر نے کہا یہ تو مین بھی جانتا ہون کہ گنجینہ سے بڑھکر دوسری چیز نہین ہی مگر مین خائف ہون اسلئے
نہو کہ خداوند صنم جو ہے مجھ سے تکلیف کوئی آفت بپا کرین تو مین کیا کرسکتا ہون وزرا نے کہا آپ خداوند جمشید کو نہ پکاریے گا خداوند
سامری سے تحقیق فرمایئے گا قیصر نے کہا مین تو اس بات کی قسم کھا چکا ہون کہ جب تک طلسم کشا کو قتل نکرونگا تب تک گنجینۂ جمشید
نہ کھولونگا وزرا نے کہا یہ اور بڑی بات ہی سب خداوند ہین سمجھینگے کہ ابتک دل مین ہماری طرف سے غبار آیا قیصر نے جواب دیا کہ خداوند
سب حال آئینہ ہوتا ہی وہ ہر ایک کے دل کا حال بخوبی جانتے ہین میرے دل کی کیفیت سے بھی ضرور آگاہ ہونگے وزرا نے کہا آپ
گنجینہ منگا لیجے دیکھیے تو اب سبکی مزاج کی کیا کیفیت ہی قیصر نے مجبور ہو کر لا زمین کو بلایا گنجینۂ جمشید منگایا صندوق کھولکر
کہا یا خداوند سامری اسوقت آپسے کچھ ضروری امر تحقیق کرنا ہی باہر تشریف لایئے ایک پتلا یاقوت سرخ کا صندوق سے
باہر آیا کہا ای قیصر کیا کہتے ہو قیصر نے کہا دولاب کہ سپہ طلسم کشا سے شکست کھا کے آیا ہی یا شکست دیکے آیا ہی اور اب
طلسم کشا کہان ہی اور کس حال مین ہی پتلے نے گردن جھکائی دیر کے بعد کہا ای قیصر دولاب طلسم کشا کے خوف سے بھاگ
آیا ہی اور طلسم کشا اب مرحلۂ صعفیہ پر پہونچا چاہتا ہی کل مرحلۂ صعفیہ کو شکست کرکے راستہ صاف کردیگا یقین ہی دو ایک روز
وہان مقیم ہو کے آگے ارکمکشان کی طرف جائے اور وہان بھی جنگ عظیم پڑے طلسم کشا فتح کرکے لوح حاصل کرے سب کام
درست ہون خاص طلسم مین آئے بڑے بڑے معاملے اُٹھائے آخر طلسم کو فتح کرے اور اپنی راہ لے قیصر نے کہا یا خداوند
جو چاہے آپ کریں پتلے نے کہا ای قیصر ایک شرط سے ہم تیری مدد کرتے ہین اگر تو ہمارے کہنے سے اس مرکی کوشش کرے اور ممکن
ہو جائے تو ہم طلسم کشا کو ایک دم مین مع لشکر فنا کردین قیصر نے کہا فرمایئے مین بسر و چشم بجا لاؤنگا پتلے نے کہا تو جمشید کو
راضی کر جبتک جمشید راضی نہوگا ہم لوگ تیری مدد نکرینگے قیصر نے کہا یا خداوند مجھے زہرہ نہین تھا ہو گئی مین سامنے تو کوئی خطا بھی ایسی

نہین کی تیرے بیٹے نے کہا اب تیرے مزاج مین خودی پیدا ہو گئی ہے اور خودی جمشید کو بالکل ناپسند ہے بلکہ خلق بھی ناپسند کرتے ہین اس
خودی کو اپنے دل سے دور کر اور خداوند کے قول کو سچا جان جب تک یہ بات تیرے دل مین پیدا نہو گی ہلوک تجھسے راضی نہونگے قیصر نے
کہا مین نے خودی کو اپنے دل سے دور کیا اور آپکی بات کا یقین ہوا بیٹے نے کہا جمشید کو پکار اسکو سجدہ کر جب وہ تیرے گناہ عفو کریگا تو ہلوک
بھی تجھسے راضی ہونگے قیصر نے کہا یا خداوند جمشید جلد تشریف لائیے مین آپکو سجدہ کرونگا قیصر یہ کہکر خاموش ہوا صندوقچے سے کوئی
باہر نہ آیا پھر قیصر نے آواز دی کوئی صندوقچے سے باہر نہ آیا سات بار قیصر نے پکارا کچھ جواب نہ پایا مجبور ہو کے کہا خداوند ہماری اب
آپ میری سفارش کریں اور اپنے ہمراہ خداوند جمشید کو لائیں بیٹے نے کہا ای قیصر تجھے تیری عجز پر رحم آتا ہے دیکھ جمشید کے
پاس جاتا ہون اگر وہ راضی ہوا تو لاتا ہون یہ کہکے وہ پتلا صندوقچے مین گیا تھوڑی دیر کے بعد اپنے ساتھ لعل ماس کے پتلے کو لیکر
نکلا قیصر نے سجدہ کیا کہا یا خداوند جمشید آپ مجھسے کیون خفا ہو گئے مین نے سات بار خدمت والا مین عرض کی اور آپ تشریف
نہ لائے لعل ماس کے پتلے نے کہا تو نے کام ہی ایسا کیا تھا مین تو ہرگز تیری عفو تقصیر نکرتا مگر مجبور ہو گیا اب کیا کہتا ہے میرے قول کو سچ
سمجھیگا قیصر ہاتھ باندھ کے کہا یا خداوند مین آپکے کلام کو ہمیشہ صحیح جانتا تھا اور صحیح جانونگا بیٹے نے کہا اب یہ نکہنا کہ طلسم کو
کوئی فتح نہین کر سکتا ہے قیصر نے کہا یا خداوند جسکو آپ قوت طلسم کشائی مرحمت فرمائیے وہی طلسم کو فتح کرے بیٹے نے کہا اب
اپنا مقصد بیان کر قیصر نے کہا مین چاہتا ہون کہ طلسم میرا باقی رہے اور طلسم کشا اسیر ہو جائے بیٹے نے کہا طلسم تیرا باقی رہیگا اور
طلسم کشا اسیر ہو جائیگا قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہو گیا آپکی رائے ہو تو مین نے گردستان سے پہلوان بلائے ہین انکو طلسم کشا
کے مقابلے کیواسطے روانہ کرون بیٹے نے کہا ضرور ان پہلوانون کو طلسم کشا کی اسیری کیواسطے بھیج ہم انمین اس قسم کی
قوت پیدا کر دینگے کہ وہ طلسم کشا کو اسیر کر کے تیرے پاس لائینگے قیصر نے کہا اب طلسم کشا کب تک اسیر ہو جائیگا بیٹے نے کہا اس
تحقیق کی تجھے کیا ضرورت ہے جب ہمارے مزاج مین آئیگا اسکو گرفتار کرا دینگے قیصر خاموش ہو رہا بیٹے صندوقچے کے اندر
گئے قیصر نے لازمون سے کہا گنجینہ رہ گیا لازمین گنجینہ جمشیدی اٹھا کر بیٹھے قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہو گیا وزرا نے کہا اگر
ہم عرض نکرتے تو آپ اس وقت بھی گنجینہ جمشیدی طلب کرتے سب خداوند کا اسیطرح آزردہ رہتے قیصر نے کہا
تملوگون نے بہت اچھی صلاح دی تھی مین بہت خوش ہوا اب طلسم کشا ضرور گرفتار ہو جائیگا مگر دولاب نے جو اسقدر زیادہ
گستاخی کی ہے اسکی کیا سزا ہے وزرا نے کہا اسکی نسبت آپکو اختیار ہے جو چاہے سزا دیجیے قیصر نے کہا مین ابھی ایک نامہ اور کرگین
کو لکھتا ہون اسمین سب کیفیت دولاب کی تحریر کر دونگا کرگین اسکو بلا کر سزا دیگا اسکو سب پہلوانون مین ذلیل کریگا آیندہ
اس سے ایسی حرکت نہوگی وزرا نے کہا یہ بات بھی خوب ہے قیصر نے اسیوقت ایک نامہ لکھا کیفیت دولاب کی اس نامہ مین
تحریر ہوئی جب نامہ ختم ہوا قیصر نے ارسطو وزیر کو دیا کہا یہ جا کر دولاب کو دو اور میری طرف سے کہنا کہ تمہین اب اپنے شہر مین
جانا چاہیے تمنے بڑی نیک نامی کا کام کیا ہے اب تمہین تکلیف مقابلہ مین دیجائیگی اور یہ نامہ کرگین درشت چنگال کو اپنے ہاتھ سے
دینا تمہارے واسطے بڑا مرتبہ ہوگا ارسطو نظیر اس نامہ کو لیکر چلا اور دولاب کو نامہ دیکر سب کیفیت زبانی کہی دولاب تو یہ چاہتا
ہی تھا کہ اب مین مقابلے کے واسطے نہ بھیجا جاؤن شب و روز اسی فکر مین تھا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالون کہ اپنے شہر مین جا کر رہون
ارسطو نظیر نے جو اسکو یہ خبر دی دولاب خوش ہو گیا سب کے دکھانے سنانے کو کہا میری طرف سے عرض کرو کہ مین جا طلسم کشا
کو اسیر کیے ہوے نہ جاؤنگا اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہو گی ارسطو نظیر نے کہا اب تمہین اس کہنے کی کیا ضرورت ہے سلطان منظور
نکرینگے تم یہان سے جاؤ تمہارے واسطے وہان بھی اسباب راحت مہیا کیا جائیگا بعد کرگین کے تم اس شہر کے حاکم بنائے
جاؤ گے اس نامے مین سلطان نے تحریر کر دیا ہے دولاب نے خوشی خوشی وہ نامہ لیا سب سے رخصت ہوا جو چار ہزار جوان
اسکے ہمراہ تھے وہ اپنے رسالے مین گئے دولاب تنہا گردستان کو روانہ ہوا خوشی کے مارے اسقدر جلد گیا کہ ایک شب مین رہ

مین گروستان پہونچا سپاہ نے دیکھا دولاب خوشی خوشی آتا ہی جیسا اُن سے کہا دولاب نے کہاں سے آتے ہو دولاب نے کہا مین
سلطان کے یہان سے آتا ہون میری عزت بڑھائی ہے بعد گرگین درشت چنگال کے یہان کی حکومت مجکو عطا فرمائی ہے اور مین نے
ابھی تو وہ کارنمایان کیا ہے جو کسی سے نہو سکتا لوگون نے پوچھا اے دولاب کیا کام کیا دولاب نے جواب دیا جسکو سننا منظور ہو
میرے ہمراہ آئے مین گرگین درشت چنگال کے پاس جاتا ہون سب کیفیت اُنہی بیان کرونگا ایک نامہ سلطان کا لایا ہون
وہ بھی دکھاؤنگا جس نے سنا وہ اسکے ساتھ ہوا گرگین کے مکان تک آتے آتے مجمع کثیر دولاب کیساتھ ہوگیا دولاب
گرگین کے مکان کے اندر اسوقت آیا جسوقت نامہ دار قیصر نے جاکر نامہ گرگین کو دیا تھا ہنوز گرگین اس نامے کو پڑھنے
نہ پایا تھا کہ دولاب پہونچا گرگین کو دیکھکر بڑی بیپروائی کی طرح سے سلام کیا پاس جاکے بیٹھ گیا گرگین کو اسکی دونون باتین
بُری معلوم ہوئین کہا اے دولاب کیا تجکو خلل دماغ ہوگیا ہے جو میرے برابر آکے بیٹھا ہے دولاب نے کہا ابھی تب ہے یہ کلمہ منہ سے
نکالا اگر ابکی بار کوئی بات اسطرح کی زبان سے نکالوگے تو جواب پاؤگے تمھین نہین معلوم ہوگا سلطان نے بعد تمھارے اس شہر کا
حاکم کیا ہے اور یہ نامہ مجکو دیا ہے یہ کہکے نامہ گرگین کو دیا اور نامہ دار قیصر جو سامنے کھڑا تھا اسکی طرف مخاطب ہوکے کہا تم اپنے ہمراہ
پہلوانو کو لیتے جاؤ مین ابھی بلائے دیتا ہون گرگین نے کہا اے دولاب تامل کرو مین نامہ تو پڑھ لون دولاب نے کہا تامل کیسا
سلطان کے کام مین تاخیر کرنا اچھا نہین گیرنگ و ارشنگ و اخوان و سہیل و شریان و زہرال کو جلد بلاؤ اور انکو
روانہ کردو گرگین نے کہا یہ پہلوان نہین جاسکینگے دولاب نے کہا میرے حکم سے جاسکینگے آپ میرے حکم کو منع نہین کرسکتے گرگین
نے کہا مین نامہ تو پڑھ لون دولاب نے کہا تم نامہ پڑھا کرو مین پہلوانون کو بلواتا ہون گرگین نے کہا اے دولاب اتنا تو کہو
کہ تمھین کیون یہان کا حاکم کیا دولاب نے کہا مین نے کام ہی ایسا کیا ہے جو تمھارے یہان سے بڑے بڑے پہلوان گئے تھے وہ سب
طلسم کشا سے زیر ہوگئے جب میری باری آئی مین نے لشکر طلسم کشا تباہ کردیا نصف سے زیادہ کو قتل کیا اور دو تین پہلوانو کو زیر کیا
طلسم کشا کو زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی مگر سب مکار تھے شب کو بھاگ گئے مین نے بہت تلاش کیا کسیکا پتہ نہین ملا
گرگین نے کہا اس خط مین شہنشاہ نے جو کچھ لکھا ہوگا وہ سچ ہوگا مین خط پڑھ لون تو تجھسے کلام کرون دولاب نے کہا تمھین
میری بات کا یقین نہین آتا ہے اگر اسکے خلاف ہو تو تمھین میرے حق مین اختیار ہے جو چاہے سزا دینا اور اگر میرا بیان صحیح نکلا تو مین
تمھین جو چاہونگا سزا دونگا گرگین نے کہا مین نے اس شرط کو قبول کیا یہ کہکے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا جب نامہ پڑھ چکا کہا اے دولاب
واقعی تمنے وہ کام کیا جو میرے یہان کے ایک پہلوان سے نہو سکتا اور نہ مجھسے ہوسکتا تھا اگر اپنی ثنا و صفت تو پڑھو کہ تمھین سلطان کیا لکھتے
ہین گرگین نے آواز بلند پڑھا کہ یہ جو انبوہ کثیر تمھارے ساتھ آیا ہے یہ بھی تمھارے صفات سے واقف ہوجائے دولاب نے نامہ گرگین
کے ہاتھ سے لیا دیکھی تو اس مین خلاصہ کیفیت جو جنگ مین گذری تھی وہ تحریر ہے دولاب بہت شرمندہ ہوا کہا اے گرگین تمنے
نامہ بدل لیا نامہ اصلی جو تھا وہ تمنے اپنے پاس رکھ لیا یہ کوئی اور نامہ مجکو دیا ہے گرگین کو اسکی بے ادبی پر پہلے ہی غصہ آیا
تھا اور نامہ بدلنے کا اور زیادہ آتش غیظ بھڑک گئی تھی دولاب کے پاس تو بیٹھا ہی تھا گرگین سے صبر نہوا ایک طمانچہ دولاب
کو مارا کہ سر اسکا اڑ گیا دولاب گر کر تڑپنے لگا گرگین نے اپنے ملازمین سے کہا اسکا لاشہ لیجاکر کسی صحرا مین پھینک دو کہ طعمہ
درندگان ہوجائے ملازم گرگین دولاب کی لاش اٹھا لیگئے گرگین نے قیصر کا نامہ اول پڑھا اسمین دولاب کی تعریف لکھی تھی اسکو
تعجب ہوا قاصد سے پوچھا قاصد نے کہا معلوم ہوتا ہے تحفہ جمشیدی سے حال دریافت کیا ہوگا اس لیے اسکو آپکے پاس
بھیجدیا گرگین نے کہا سچ ہے یہی بات ہوگی یہ کمال ذلت ہے کہ طلسم کشا کہ ابھی کل کا جوان ہے جو ایسے ایسے پہلوانو کو تمھارا زیر
کرتا ہے یا ساحر ہے کیا بات ہے قاصد نے کہا طلسم کشا مسلمان ہے اور مسلمانون مین سحر کا عمل حرام ہے قاصد سے معلوم ہوتا ہے کہ طلسم کشا
صاحب قوت ہے فنون جنگ سے بھی ماہر ہے گرگین نے کہا مین اب پہلوانو کو نہین بھیجونگا گیرنگ کیل پیشانی اور ارشنگ بلندی مت کو

سمجھتا ہون اگر ان دونون پہلوانون کو بھی طلسم کشا نے زیر کیا تو پھر مین خود مقابلے کو جاؤنگا یہ کہکر اُسنے اُسیوقت گیرنگ فیل پیشانی اور
ارشنگ بلند قامت کو بلایا نامہ دار کے ہمراہ کر کے اُسیوقت روانہ کیا دونون پہلوان نامہ دار کے ہمراہ روانہ ہوے تیسرے روز قیصر
کے یہان آکے پہونچے نامہ دار قیصر کے پاس آیا قیصر نے کہا کیا کیفیت گذری پہلے تو نامہ دار نے سب حال دولاب کا بیان کیا بعد اُسکے
کہا کہ گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کو گرگین ورشت چنگال نے ہمراہ کیا ہے اور عرض کی ہے کہ اگر انکو بھی طلسم کشا زیر کریگا
تو مین اپنے سب پہلوانون کو لیکر اور آپکے لشکر کو ساتھ لیکر طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا قیصر نے کہا اب انکے مقابلہ کی ضرورت نہوگی خدا نے
نے وعدہ فرمایا ہے یہی دو پہلوان طلسم کشا کو کافی ہونگے مین آج ہی انکو لشکر دیکر روانہ کرتا ہون یہ کہکر اپنے وزرا کو ساتھ لیکر باہر آیا دیکھا دو
پہلوان قوی ہیکل ایک جا بیٹھے ہین قیصر نے وزرا سے کہا یہ پہلوان ان لوگون سے بھی زبردست ہین وزرا نے کہا یہ خاص خاص پہلوان ہین اُنسے کون
مقابلہ کرسکتا ہے قیصر نے کہا اب طلسم کشا کو معلوم ہوگا تین چار پہلوانونکو زیر کرکے بہت مغرور ہوگیا ہے ان لوگون سے کیونکر مقابلہ کریگا وزرا نے
کہا انکو آج ہی روانہ کر دیجیے قیصر نے کہا لیکن ان لوگونکو یہان مہمان رہنے دو کل روانہ کرونگا وزرا خاموش ہو رہے قیصر نے دونون
پہلوانون کی دعوت کا سامان کیا ایک شب و روز انکو مہمان رکھا دوسرے دن لشکر گران انکے ہمراہ کرکے روانہ کیا اور ایک رہبر بھی ساتھ کر کے
سمجھا دیا کہ طلسم کشا مرحلہ صفیہ پر گیا ہے وہین ان لوگون کو پہنچانا پہلوان روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ شاہزادہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا دوسرے روز مرحلہ صفیہ پر پہونچا بدیع الملک سے بیران و عنبر نگار نے عرض
کی ای شہریار سامنے جو قلعہ دکھائی دیتا ہے یہی مرحلہ صفیہ ہے آپ لشکر یہین ٹھہرایے اتفاقاً مرحلہ جا بہت اچھا ہے بدیع الملک نے
لشکر کو بارگاہ مین استادہ ہوئین شہزادہ بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین
داخل ہوے عنبر نگار اور بیران بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہوے بدیع الملک نے دونون حکیمون کو انکے
اپنے پاس بٹھایا بیران نے عرض کی اے شہریار مرحلہ صفیہ کا حاکم صفیہ آئینہ قلب ہے اگر آپ اس کو ایک نامہ تحریر فرمایئے اور اپنی
کل کیفیت لکھیے کہ مین نے ان مرحلہ جات کو شکست کیا تو کیا عجب ہے کہ وہ آپکی اطاعت بخوشی قبول کرے کیونکہ ان مرحلون سب
مرحلون سے چھوٹا ہے اور حاکم وہان کا صفیہ آئینہ قلب مرد ضعیف و صاحب تجربہ ہے اگر وہ آپکی اطاعت قبول کریگا تو اس طلسم کا مفصل
حال اُسکے ذریعہ سے دریافت ہو جائیگا بدیع الملک نے اُسی وقت نامہ تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے صفیہ آئینہ قلب مین نے
تین مرحلے فتح کیے دو کے حاکم میرے ساتھ اسوقت موجود ہین اور مرحلہ سوم کے حاکم کو میرے ایک رفیق نے قتل کیا مجھکو گلزار
گلستان تک جانا ضرور ہے اگر تم مجھے راستہ دو تو بہت اچھی بات ہے مین گلزار کی طرف چلا جاؤن یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا
اور جانب مرحلہ روانہ کیا نامہ دار مرحلے کے قریب پہونچا عجائب و غرائب دیکھے نامہ دار نے وہان کے باشندون سے کہا مین نامہ لیکر
آیا ہون صفیہ آئینہ قلب تک جانا چاہتا ہون لوگون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے ہمراہ لیچلینگے
یہ کہکر وہ لوگ مرحلے کے اندر گئے صفیہ کو خبر کی صفیہ نے کہا نامہ دار کو میرے پاس لاؤ پھر وہ لوگ باہر آئے نامہ دار کو اپنے ساتھ
لیگئے نامہ دار نے دیکھا باغ نہایت پر تکلف ہے ہر ہر شجر مین تروتازگی سے مقام بہشت کے پھول پھل معلوم ہوتے ہین نامہ دار یہ
کیفیت دیکھتا ہوا آگے بڑھا جو لوگ اسکو لیئے اپنے ہمراہ گئے تھے وہ ایک بارہ دری کے اندر گئے نامہ دار سے کہا تم
ابھی یہین ٹھہرو نامہ دار وہین ٹھہرا وہ لوگ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے آئے اسکو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے بارہ دری
کو پر تکلف پایا دیکھا ایک مرد ضعیف تاج سر پر رکھے بیٹھا ہے گرد مصاحبان ضعیف موجود ہین سب سے باتین کر رہا ہے نامہ دار کو دیکھکر
بلایا بیٹھنے کا اشارہ کیا نامہ دار نے نامہ دیا صفیہ نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی اُسی وقت قلمدان طلب کیا جواب
نامہ کا اس صورت لکھا کہ اے طلسم کشا ایک نامہ آپکا میرے پاس آیا معلوم ہوا کہ آپنے تین مرحلے فتح کیے مگر مین آپکو راستہ کیونکر

دیسکتا ہون اگر آپ اس مرحلے کو بھی فتح کرین تو آپکو اختیار ہے گلزار کہکشان کی طرف جائین جبتک میرا مرحلہ باقی ہے آپ گلزار
کی طرف تشریف نہین لیجا سکتے ہین بلکہ مین آپکو یہ رائے دیتا ہون کہ آپ واپس جائین میرے مرحلے کیطرف نہ آئین کہ یہان
عجائبات بہت کم ہین مگر اسمرحلون میرا مرحلہ بہت سخت ہے آپ اس مہم کو مختصر تصور نفرمائیے آئندہ جو آپکی خوشی ہو یہ لکھکر
نامہ دار کو نامہ دیا نامہ دار روانہ ہوا بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہو کر جواب نامہ نذر کیا شہزادہ بدیع الملک
نامے کے جواب کو پڑھا میران اور عنبر نگار کو بلا کر نامہ دکھایا عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار یہ سب آپکے روکنے کے واسطے
لکھا ہے معمولی عجائبات اسکے یہان ہین اور لشکر بھی زیادہ نہین ہے بدیع الملک نے کہا مین کسی بات کا خوف نہین کل وہان چلینگے
عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار مین جاتے ہی وہان کے عجائبات کو دفع کر دونگا اگر وہ لشکر کو لیکر نکلیگا تو دیکھا جائیگا بدیع الملک
نے شب بھر اسی جا قیام کیا صبح کو نماز سحر ادا کر کے مع لشکر آگے بڑھے صفیہ آئینہ قلب نے بھی اپنے یہان انتظام کر لیا تھا اسکا
لشکر بھی تیار تھا بدیع الملک نامدار جب قریب مرحلے کے پہونچے عنبر نگار نے عجائبات کو دفع کیا بدیع الملک آگے بڑھے
صفیہ آئینہ قلب لشکر لیے موجود تھا لشکر کو اشارہ کیا لشکر نے بدیع الملک کو روکا بدیع الملک نامدار تلوار میان سے
کھینچ کر لشکر صفیہ پر جا پڑے بدیع الملک کی فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ تلوارین کھینچکر جا پڑے کچھ دیر بھی نہوئی کہ
لشکر صفیہ گریزان ہوا شہزادہ بدیع الملک صفیہ آئینہ قلب کے پاس پہونچے صفیہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے صفیہ اب کیا ارادہ
ہے صفیہ نے کہا اے طلسم کشا مین تیری اطاعت قبول کرتا ہون بدیع الملک نامدار نے صفیہ کو کلمہ پڑھایا مسلمان کیا
صفیہ بدیع الملک کو اپنے مکان مین لے گیا بڑی خاطر سے پیش آیا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھئے بدیع الملک
نے انکار کیا صفیہ نے بہت سمجھا کہا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ مجھے تخت و تاج کی ضرورت نہین ہے اگر
ایسا ہی ہے تو بہت سے شہر ہی زیر حکومت ہو سکتے ہین اقلیمون سے خراج لیتے ہین تمنائے سلطنت نہین صفیہ مجبور ہو کر خاموش ہوا
بدیع الملک تخت سے الگ تشریف فرما ہوے سب سردار کی جیب صفیہ سے تین دن تک شہزادہ بدیع الملک کو اپنے یہان مہمان رکھا
چوتھے روز شاہزادہ نے کہا اے صفیہ اب ہمین جانے دو ابھی مرحلہ سخت درپیش ہے گلزار کہکشان کی طرف جانا ہے لوح لانا ہے
صفیہ نے عرض کی یہ خادم ضعیف بھی ہمراہ چلیگا غلام کو اس طلسم کے ہر ایک راستے سے آگاہی ہے جب یہ طلسم بنا ہے تو مین نے
اسکی بنا مین شراکت کی تھی مگر مین چند روز سے گوشہ نشین ہو گیا تھا قیصر میرا ادب کرتا ہے بھی اسنے کسی کام کیواسطے بہت نہین
کہا مین نے جو یہ مکان یہان بنایا تھا اس سے یہ مراد نہ تھی کہ یہ مرحلہ سمجھا جائے بلکہ اپنی حفاظت اور تفریح کیواسطے کچھ عجائبات بنا لیے
تھے میران اور عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار صفیہ آئینہ قلب استاد طلسم مشہور ہین مگر نہین معلوم کیا سبب ہے جو یہ اپنے کمال کو
ظاہر نہین کرتے اگر ایسا ہوتا تو کسی کی مجال تھی جو انکے عجائبات کو رد کرتا یہ اس طلسم کے بانی تصور کیے جاتے ہین صفیہ نے کہا اے
عنبر نگار تمھین اسکی کیفیت نہین معلوم ہے مین اب خلاصہ بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مین ہمیشہ سے خدا کو واحد قادر جانتا ہون
اور یہان جن جن لوگون نے عجائبات و غرائبات بنائے ہین انکا قول یہ ہے کہ خدا ہمارے اوپر قادر نہین ہے حیات و ممات کسی کا قبضہ
مین نہین جو ہمارے مزاج مین آتا ہے وہ ہم کرتے ہین اسکے علاوہ اکثر خیالات اور وہم کے ہین بعض لوگ پوجنے دو سو کو سمجھتے ہین انکو
اپنا خداوند جانتے ہین مین ان سب باتون سے بیزار ہون خدا کو قادر توانا جانتا ہون ہمیشہ اسکی قدرت پر بھروسا رکھا مجھے یقین ہے
کہ جبتک اس کا فضل شامل ہے اسوقت تک کوئی میرے واسطے بری بات نہین کر سکتا ہے اور اب اسی اعتقاد کو ترقی ہو گئی اسوجہ
سے کبھی کوئی چیز ایسی نہین بنائی جس سے اپنی حفاظت کر سکتا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے صفیہ کیا تم پہلے سے مسلمان تھے
صفیہ نے عرض کی مین بچپن سے اپنے تئین پوشیدہ رکھے تھا اب خدا نے اپنا فضل کیا آپکی بدولت میرا انجام بخیر ہو گیا اب اس عمر و دنیا کو
الوداع کہا یہ دامن دولت مین بسر کرون گا حضرت سے یہ وصیت ہے کہ جب غلام کا طائر روح قفس تن سے پرواز کرے حضور اپنے ہاتھ

سے غلام کے دفن و کفن کا انتظام فرمائیں گے گناہ اس عاصی کے بخشے جائیں شہزادہ بدیع الملک صفیہ کی باتوں سے بہت
خوش ہوئے تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں جب عرصہ ہوا بدیع الملک نامدار نے کہا اے صفیہ آئینہ قلب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں
ہماری رسوائی ہوگی کہ ہم یہاں رہے ہیں اب رخصت کرو تم ضعیف ہو مسافت سفر کی متحمل نہ ہو گے صفیہ نے عرض کی اے شہریار یہ بہت گمان ہے
کہ میں دولت کو چھوڑ دوں اب تا زیست خدمت بجا لاؤنگی بدیع الملک نے فرمایا جب تم نہ رکو [illegible] بیٹے اور اپنے لشکر
کو لیکر صاحبقران زمان کے پاس جاؤ گی تمہیں بھی ہمراہ لے چلتے صفیہ نے عرض کی آپ میری [illegible] ہیں [illegible] جوانی
سے بہت [illegible] زیادہ [illegible] بدیع الملک نامدار سے عرض کی آپ صفیہ آئینہ قلب کو اپنے ساتھ لے چلئے انہیں بہت سی
باتیں معلوم ہوئی یہ واقف کار طلسم ہیں بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے آگے تحقیق کا خیال ہے [illegible] عرض کی
خیال تم لائے صفیہ ہو گوئے زیادہ تو [illegible] بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگوں کی خاطر سے صفیہ نے اپنا سامان سفر درست کیا
بدیع الملک نے وہاں سے مع صفیہ کوچ کیا اور ارم گلستان سے روانہ ہوئے اگلی راہ میں مجبور ہیں کہ ذرا وقت [illegible]

## اب کیفیت گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو لشکر گران ہمراہ لیکر شیصر کے پاس سے روانہ ہوئے ہر ایک منزل پر سب کو ویران پایا دو دو روز ایک منزل پر قیام
کیا کئی روز کے بعد مرحلہ صفیہ پر پہونچے اس منزل کو بھی برباد پایا پھر ان سے کہا بہت دنوں سے شکار نہیں کیا ہے اگر یہاں دو
تین روز قیام کیا جائے تو کچھ شغل شکار ہو ارشنگ و گیرنگ آپس میں یہ صلاح کر کے مرحلہ صفیہ پر ٹھہر گئے کہا اے لوگ
یہاں کئی روز قیام رہیگا تم سب اپنے واسطے بارگاہیں استادہ کرو اور رہنے کا انتظام درست کرو لشکر نے سب انتظام کر لیا
غرضکہ ارشنگ و گیرنگ اسی دن صحرا کی طرف نکل گئے شکار انکو نظر نہ آیا تلاش میں شکار کے آگے بڑھے دن بہت قلیل
تھا انہوں نے اس امر کا بھی خیال نہ کیا بڑھتے چلے گئے جب بالکل شام ہوگئی اور غلبہ گرسنگی سے ارشنگ بلند قامت و گیرنگ
فیل پیشانی کی عجب حالت ہوئی تو ارشنگ بلند قامت نے گیرنگ فیل پیشانی سے کہا اے گیرنگ شدت گرسنگی سے طاقت
رفتار مجھ میں باقی نہیں ہے گیرنگ نے کہا صحرا کی حد تک چلو بستی میں چلکر جس سے چاہیں گے کھانا طلب کرینگے اگر کوئی نہ دیگا
تو سارے شہر کو لوٹ لینگے ارشنگ بلند قامت نے کہا مجھ میں اب طاقت رفتار باقی نہیں ہے گیرنگ نے کہا تم یہاں بیٹھو میں جاکے
تلاش طعام کرتا ہوں جو کچھ ملیگا پہلے تمھارے واسطے لاؤنگا پھر خود کھاؤنگا ارشنگ بلند قامت نے کہا جو کچھ ہو میں بھی تمھارے
ساتھ چلونگا یہاں تنہا کیا کرونگا گیرنگ فیل پیشانی نے کہا مجھے تمھاری پریشانی کا خیال ہے ارشنگ بلند قامت نے کہا جو کچھ ہو میں
تمھارے ہمراہ چلونگا گیرنگ فیل پیشانی نے ارشنگ بلند قامت کو بہت بہت منع کیا مگر ارشنگ بلند قامت نے نہ مانا اسکے
ساتھ چلا شب بھر دونوں پہلوان چلے مگر کہیں بستی نہ ملی جب صبح ہوئی تو ارشنگ بلند قامت نے دور سے دیکھا کہ کچھ بارگاہیں معلوم
ہوتی ہیں ارشنگ بلند قامت نے گیرنگ فیل پیشانی سے کہا سامنے کچھ بارگاہیں معلوم ہوتی ہیں شاید کسی کا لشکر اترا ہوا ہے
گیرنگ فیل پیشانی نے کہا اسی لشکر میں چلو کھانے کی تدبیر ہو جائیگی اگر وہ لوگ ہمیں کھانا نہ دینگے تو ہم سپاہ کے گھوڑے
ذبح کر کے کھا جائینگے اور ان لوگوں کا مال و اسباب لوٹ کر انھیں بھی قتل کرینگے ارشنگ بلند قامت آگے بڑھا تھوڑی دور
جاکے ارشنگ بلند قامت نے کہا اے گیرنگ فیل پیشانی بڑا لشکر معلوم ہوتا ہے گیرنگ فیل پیشانی نے کہا شاید یہ
طلسم کشا کا ہی لشکر ہے ارشنگ بلند قامت نے جواب دیا اگر طلسم کشا کا ہی لشکر ہے تو اور اچھی بات ہے سب کو اسی وقت ہلاک
کر ڈالینگے یہ کہتے ہوئے جاتے تھے کہ سامنے سے برزخ لنگر بند آیا ارشنگ بلند قامت نے کہا اے گیرنگ فیل پیشانی
تم سچ کہتے ہو طلسم کشا کا ہی لشکر ہے دیکھو برزخ لنگر بند سامنے سے آتا ہے گیرنگ فیل پیشانی نے دیکھکر کہا وہ برزخ
لنگر بند کو کہاں سے آتا ہے برزخ لنگر بند نے دیکھا کہ ارشنگ بلند قامت و گیرنگ فیل پیشانی آتے ہیں اسنے جواب دیا

ہین آفتاب نامدار کے لشکر سے آتا ہون ارشنگ بلند قامت نے کہا مین ابھی جاکر تیرے آقا کو گرفتار کیے لیتا ہون
برزخ لنگر بند نے کہا تیری کیا مجال ہے جو اُنکا نام بھی اس بے ادبی سے لے سکے ارشنگ بلند قامت نے کہا طلسم کشا کہان
ہے برزخ لنگر بند نے جواب دیا کہ آفتاب نامدار اس وقت مصروف سیر و شکار ہین ارشنگ بلند قامت نے کہا مین خود
طلسم کشا تک جاؤنگا اُنکو اپنا مطیع بناؤنگا برزخ لنگر بند نے چاہا مین بزور شمشیر جواب دون کہ سامنے سے جولان
بیشہ نشین بھی آیا جولان بیشہ نشین نے ارشنگ بلند قامت و گیرنگ فیل پیشانی کو دیکھکر وہین سے نعرہ کیا
ارشنگ بلند قامت نے کہا تم لوگ کیسی ہی زیادتی کروگے مگر ہم تم سے نہین لڑینگے طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے جولان
بیشہ نشین نے کہا اے ارشنگ بلند قامت تو کیا اُنسے مقابلہ کریگا تیری یہ مجال ہے کہ جو اُنکے ہاتھ ملا سکے وہ ہزبر بیشۂ
شجاعت یکہ تاز میدان جلالت قوت مین بے مثل و یکتا ہین کیسے کیسے زبردست پہلوانون کو زیر کیا ہے جنکا مثل و نظیر
نہین تم کیا ہو جو اُنسے مقابلہ کرسکو ارشنگ بلند قامت نے کہا تم لوگ کیا زیر ہوے کہ زمانہ زیر ہو گیا تمھاری حقیقت
کیا ایک طفل نادان تمھارے زیر کرنیکے لیے کافی ہے جولان بیشہ نشین و برزخ لنگر بند نے جواب دیا ہم زیر نہین
ہوے مگر اُنکی شجاعت و قدردانی کو دیکھکر حلقۂ غلامی کان مین ڈالا پہلے دل مین یہ خیال تھا کہ کبھی ہمین ایسا
موقع ملجائیگا کہ آفتاب نامدار سے مقابلہ کرکے اُنکا امتحان قوت کرینگے مگر یہ بات خلاف ہے جسکی اطاعت کی اُس سے مقابلہ
کرنا بالکل خلاف ہے لوگ کیا کہینگے اگر زیر ہوے تو اس وقت مین ذلت ہوئی اور نہ زیر ہوے تو بھی ایکطرح کی ذلت
ہوئی اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم اُنسے مقابلہ نکرین یہی بات ہمارے واسطے کیا کم ہے کہ ہم زیر کردہ نہین ہین ورنہ اُنکے جتنے
سردار ہین سب زیر کردہ ہین ارشنگ بلند قامت نے اس تقریر کو سنکر کہا اے برزخ لنگر بند اگر تمنے بے زیر ہوے اطاعت
اُنکی قبول کی تو بہت برا کیا اگر تم طلسم کشا سے مقابلہ کرتے تو ضرور زیر کرلیتے برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین نے کہا
خبردار اب ایسی بات منہ سے نکالنا ورنہ بہت برا ہوگا ارشنگ بلند قامت و برزخ لنگر بند وغیرہ مین تو یہ گفتگو
ہو رہی تھی مگر شہزادہ بدیع الملک نامدار تنہا اپنے رفیقون کے سیر و شکار کرتے ہوے چلے آتے ہین برزخ کو
جو پہلوانون سے گفتگو کرتے دیکھا ایکطرف درخت کثرت سے تھے اُن درختون کی آڑ مین جا کر سب کی گفتگو سننے لگے دیکھا
کہ یکبیک ایک آواز شور کی پیدا ہوئی اور کچھ گرد اڑتی ہوئی دکھائی دی قریب آکر دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا کہ چار
تنومند پہاڑ دیو سامنے سے نمایان ہوا یہ چارون سردار جو آپس مین باتین کر رہے تھے دیو کو آتے ہوے دیکھکر چارون
حیران و پریشان ہوگئے ارشنگ بلند قامت و گیرنگ فیل پیشانی نے کہا اے برادر اب جان بچتی معلوم نہین
ہوتی دیو سے اور انسان سے مقابلہ کیا ان دونون پہلوانون نے آپس مین کہا اس آفت سخت سے خداوند سامری
بچاوے اُس وقت بدیع الملک نامدار نے دیکھا کہ وہ دیو بہت قریب آیا برزخ لنگر بند نے دیکھکر کہا خداوند سامری
سے آپکے کوئی مدد نہین کی مگر اب مین درگاہ خداوند کریم مین دعا کرتا ہون دیکھو تو تماشہ ہماری دعا کا یہ کہکر دست مناجات
بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے اور عرض کرنے لگے **مناجات**

اے شہنشاہ عرب سرتاج عالیجناب | تا کہ دنیا مین کہین کھینچون نہ عذاب
مصطفیٰ کیجو ہماری مدد کیجے شتاب | ہے یہی روز زبان مجکو ہین مضطرب
یا علی المرتضیٰ یا ابو الحسن یا بو تراب | حل مشکل کیجیو ہو شافع یوم الحساب

اس مناجات کے تمام ہوتے ہی شاہزادہ بدیع الملک نے ایک نقاب چہرہ پر ڈال کر کہا باش او گیدی کہان جاتا ہے وہ
دیو اُنکی جانب کر بیٹھا اور چاہا کہ شاخون پر اٹھا لون اس شہباز عالی وقار نے داہنے ہاتھ سے داہنے شاخ پکڑ کے ایک جھٹکا
ملا کر دیا اور نیچے منہ کے بل گرا بدیع الملک نامدار نے ایک ٹھوکر ایسی ماری کہ چت ہوا اور پکڑ کر شاخین اب جو مروڑا تو تن پر سے
سر کھینچ لیا اور پہلوانون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو ہمارے خداوند ایسے ہین اور آپ اسی درختون کی آڑ مین

جا کر سب کی گفتگو سنتے تھے میں مصروف ہوئے تمام و کمال گفتگو برزخ و جولان کی سنی بدیع الملک کو ناگوار ہوا اسان
عنبر نگار سے فرمایا کہ آج مجھکو ان لوگوں کے اسلام نہ قبول کرنے کا سبب معلوم ہوا دیکھا جائیگا معنی جرأت بھی نہیں
ہیں یہ کہکر بدیع الملک نامدار وہان سے ہٹے اور دوسری سمت سے گھوڑا چمکا کے میدان میں آئے برزخ لنگر بند سے
جو بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑے کے قریب آ کے رکاب بدیع الملک کو بوسہ دیا بدیع الملک
نے پوچھا اے برزخ یہ کون لوگ ہیں برزخ نے عرض کی یہ گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت پہلوان
نامی ہیں انکا نظیر شہر کردستان میں نہیں ہے علاوہ پانچ جوانوں کے کہ وہ لوگ یکتائے روزگار مانے جاتے ہیں
اسکے بعد یہ دو جوان ہیں بدیع الملک نے فرمایا یہاں یہ لوگ کیوں آئے ہیں برزخ نے عرض کی مقابلے کیواسطے آئے
ہیں بدیع الملک نے فرمایا اب تمہیں مقابلہ کرنے سے کون مانع ہے برزخ نے عرض کی آپ کو پہچانتے نہیں ہیں
بدیع الملک نے فرمایا میرا نام انپر ظاہر کرو برزخ آگے بڑھا کہا اے گیرنگ و ارشنگ آگاہ ہو کہ ہمارے آقائے
نامدار اس طلسم کے فاتح یہی ہیں اگر تمہیں اپنی جان کی خیریت منظور ہو تو آکر رکاب سعادت انتساب کو بوسہ دو
اور دین حق اختیار کرو گیرنگ نے کہا اے برزخ تو مسخرگی کرتا ہے بھلا اس جوان کی مجال ہے کہ کردستان کے
پہلوانوں کو زیر کرے برزخ نے کہا کردستان کے پہلوانوں کی کیا حقیقت ہے اگر عفریت بھی انکے سامنے آوے تو بھی
زیر ہو ارشنگ نے گیرنگ کی طرف دیکھکر کہا میں بڑھکر اٹھائے لیتا ہوں اسکو یوں ہیں اسکے لشکر میں چلے
وہان کچھ کھانے کا انتظام کرو اب تاب کلام تک باقی نہیں ہے یہ کہکر ارشنگ آگے بڑھا ہاتھ بڑھایا ہم بدیع الملک
کو مرکب سے اٹھاؤں بدیع الملک خاموش کھڑے رہے ارشنگ نے شاہزادے کی کمر میں ہاتھ ڈال کے
بہت زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہوئی برزخ اس کیفیت کو دیکھکر دنگ ہو گیا دل میں کہتا تھا جب
اتنا بڑا جوان یوں زور کر رہا ہے اور آقائے نامدار کے خیال میں بھی نہیں آتا ہے تو میں مقابلہ کرنے کیا بنا ہونگا یہی
جولان کے دل کی کیفیت تھی جب دیر تک ارشنگ نے زور کیا اور کچھ حاصل نہوا تو ارشنگ مجبور ہوکے دوسرا
ہاتھ بھی کمر میں بدیع الملک کے ڈالدیا اور زور کیا پھر بھی بدیع الملک کے تیور پر بل نہ آیا ارشنگ
دیر تک زور کرنے تھکا جب بے دم ہوگیا تو کہا اے جوان میں تیرے زور کا مشتاق ہوں بدیع الملک نے فرمایا اے
ارشنگ میں ابھی زور نہ کرونگا تو گیرنگ کو بھی بلائے میں گھوڑے سے اترتا ہوں اب تم اور گیرنگ ملکر خوب
زور کرو دیکھوں کسکی قوت سوا ہے ارشنگ نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا میں اجازت دیتا ہوں
گیرنگ نے کہا اے طلسم کشا یہ ہرگز نہوگا بدیع الملک نے فرمایا تمہیں یہ میں اختیار ہے مجھے مقابلہ کرنا گیرنگ
مجبور ہوا بدیع الملک نوجوان مرکب سے اترے گیرنگ فیل پیشانی داہنی جانب اور ارشنگ بلند قامت
بائیں جانب سے دونوں پہلوانوں نے کمر بدیع الملک میں ہاتھ ڈال دیئے بدیع الملک سنبھلکر کھڑے ہوئے
گیرنگ و ارشنگ نے زور کرنا شروع کیا بہ کمال دونوں پہلوانوں نے زور کیا مگر بدیع الملک جس ترکیب
سے کھڑے تھے اسی طرح کھڑے رہے ذرا بھی جنبش نہوئی برزخ اور جولان کے چہرے کا رنگ اڑ گیا آپس میں
کہا آقائے نامدار کی قوت دیکھو دو پہلوان عفریت پیکر زور کر رہے ہیں مگر [illegible] نہیں جنبش [illegible] مقابلہ کرنا ان کی کیا مجال
ہو جو انسے مقابلہ کرسکیں برزخ سے کہا میں تو اب مقابلہ کرونگا جو ... کبھی ایسی گستاخی نہیں کرونگا
یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں وہاں ارشنگ و گیرنگ نے بدیع الملک کی کمر سے ہاتھ نکال لیے قدموں پر
گر پڑے عرض کی اے شہریار ہماری مجال نہیں ہے جو آپ سے مقابلہ کرسکیں بدیع الملک نے دونوں کو

سے لگا کر کلمہ پڑھایا دونون مسلمان ہوئے بدیع الملک اپنے ساتھ لیکر لشکر مین آئے یہان سب سے اول گیرنگ
اور ارشنگ کو دیکھی حیرت ہوگئی گیرنگ وارشنگ نے عرض کی ہملوگون کے ہمراہ لشکر بہت ہے اگر اجازت ہو تو
جاکر ان سبکو یہان لے آئین یا کوئی شخص ہمارا نامہ لشکریونکو پہونچادے وہ لوگ یہان چلے آئین گے بدیع الملک
نے کہا نامہ لے جانے کو بہت لوگ موجود ہین آپ لوگ استراحت کرین ارشنگ وگیرنگ نے اُسی وقت نامہ
لکہا مضمون نامے کا یہ تھا کہ ہم لشکر آقاے نامدار یعنی بدیع الملک ذیوقار مین مقیم ہین تم لوگ اس نامے کے
دیکھتے ہی اپنے تئین یہان پہونچاؤ جب یہ نامہ تیار ہوا ارشنگ نے ایک قاصد کو دیکر روانہ کیا سب پتہ ٹھیک بتادیا
قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر گیرنگ وارشنگ کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب گیرنگ وارشنگ برائے شکار آئے تھے تو لشکری بھی اپنے اپنے پسند خاطر کامون مین مصروف ہوئے تھے
دو گھڑی رات تلک انکا انتظار سب نے کیا جب ارشنگ وگیرنگ واپس نہ آئے تو سبکو تشویش پیدا ہوئی مگر
بعض نے کہا ان لوگون کے شکار مین نہین معلوم کیا قاعدہ ہے کسطرح شکار کھیلتے ہین آئین گے کسیطرح کی تشویش
نکرنا چاہیے کیونکہ ان لوگون سے کون بول سکتا ہے درندگان صحرائی انکی صورت دیکھکر بھاگین گے کسی آدمی کی
مجال نہین جو اُنسے مقابلہ کرے کسی طرف صحرا مین شکار کھیلتے ہوئے چلے گئے ہونگے جب اُنکے مزاج مین آئے گا چلے آئینگے
لشکری یہ ذکر شب بھر کرتے رہے جب صبح ہوئی سب متفرق ہوگئے بعض انکی تلاش مین روانہ ہوئے کہ افسر لشکر
قمار کوہ تا وگردون لشکر مین تھا الغرض بعض لوگ لشکر مین رہے باقی سب متفرق ہوگئے جب دن بہی بہت آیا تو قمار
گھبرایا اپنے خیمے سے نکلکر باہر ٹہلنے لگا کہ اسنے دیکھا سامنے سے گرد اُڑی سمجھا ارشنگ وگیرنگ آتے ہین
لوگون سے کہا وہ لوگ آپہونچے سب اس طرف مخاطب ہوئے دامن گرد شگافتہ ہوا قمار نے دیکھا ایک
سوار گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوئے چلا آتا ہے قمار نے لوگون سے کہا اس سوار کو روک لینا اس سے کیفیت
دریافت کرین گے نہین معلوم کون ہے کہان جاتا ہے لوگ آگے بڑہے سوار کے قریب پہونچے پکار کر آواز دی کہ او
سوار کہان جاتا ہے ٹھہر جا سوار نے کہا تمہارے لشکر مین جاؤنگا قمار کو ایک نامہ دکھاؤنگا سب لوگ ٹھہر گئے سوار
کو اپنے ہمراہ قمار کے پاس لائے قمار کو سوار نے نامہ دیا قمار نے نامے کو پڑھا کہا اے نامہ دار بدیع الملک
کون شخص ہے سوار نے جواب دیا ہمارے آقاے نامدار ہین اس طلسم کے فتح کرنے کو آئے ہین اُنہون نے
گیرنگ وارشنگ کو زیر کیا ہے گیرنگ وارشنگ نے تم لوگون کو بلایا ہے جلد چلو یہان نہ ٹھہرو قمار یہ خبر
وحشت اثر سنکر دنگ ہوگیا کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا یہان سے اپنے شہنشاہ کے پاس جاتا ہون اُنکو یہ کل کیفیت
سناتا ہون انکی بارادر فوج لیکر آؤنگا گردستان سے اور پہلوان بلاؤنگا طلسم کشا کو گرفتار کرلونگا سوار نے کہا اے
قمار تیری کیا مجال ہے جو آقاے نامدار کی شان مین کوئی کلمہ خلاف نکالے اگر اب کی تونے کوئی کلمہ زبان سے نکالا تو زبان
کھینچ لونگا قمار نے کہا او نامہ دار تجھے میری بات مین کیا دخل تھا جو تونے ایسا کلمہ کہا تو نے مجھکو کہا اب تیری سزا یہ ہے
کہ تجھکو گرفتار کردون اور ہر روز ایک ایک عضو تیرا کاٹ کر تجھے ہلاک کردون نامہ دار نے کہا تیری کیا مجال ہے قمار
نے ہاتھ اُٹھایا نامہ دار اسکے قریب بیٹھا تھا ایک طمانچہ اس زور سے قمار کے منہ پر مارا کہ قمار زمین پر گر پڑا اسکی فوج
والون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ آگے چارون طرف سے نامہ دار کو گھیر لیا مگر نامہ دار نے بھی حملہ ار

کھینچی غول کو درہم برہم کرکے نکل گیا لوگون نے چاہا تعاقب کرین مگر کسی کی ہمت نہ پڑی نامہ دار وہان سے روانہ
ہوکر اپنے لشکر مین پہونچا چونکہ بہت سے لوگون نے اسکو گھیر لیا تھا اس وجہ سے زخمی بھی بہت ہوگیا تھا لشکر مین
آکر بدیع الملک کی خدمت مین گیا بدیع الملک نے جو نامہ دار کی یہ حالت دیکھی کیفیت دریافت فرمائی
اسنے سب حال بیان کیا بدیع الملک نے اسکے زخمون مین ٹانکے لگانے کا حکم دیا گیر تنگ وارشنگ کو خبر
معلوم ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اگر آپکا حکم ہو تو ہم لوگ تعاقب مین ان لوگون کے جائین جہان ملین انکو
گرفتار کرکے لائین بدیع الملک نے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہے وہ لوگ بچکر کہان جائینگے کبھی تو ہم سے مقابلہ
پڑیگا اور مردان عالم کے شیوے بھی یہی ہین ہمارا سردار لڑنے سے دب کر نہین آیا اگر زخمی ہوا تو کیا مضائقہ ہے اس نے
بھی دس بیس کو سوچا اس کو زخمی کیا ہوگا گیر تنگ وارشنگ نے عرض کی آپکے حکم کے پابند ہین اگر اجازت نہین ہے
ہم لوگ نجائینگے بدیع الملک نے فرمایا انکے تعاقب مین جانا بیکار ہے نہین معلوم وہ لوگ کہان ہین اور کسطرف
گئے ہون آپ لوگ انکے تعاقب مین نہ جائین بہتر ہوگا مجکو جانا ضرور ہے اب دیر ہونا چاہیے گیر تنگ وارشنگ نے
عرض کی ہمین جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے اگر آپ مانع ہین ہم لوگ نہ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا آج کی
شب یہان اور قیام کرتے ہین کل بطرف کہکشان کی طرف روانہ ہونگے گیر تنگ خاموش ہوا بدیع الملک نے
ایکدن وہان اور قیام کیا دوسرے روز لشکر گران ہمراہ لیے ہوے روانہ ہوے طرف گلزار کہکشان کے چلے
انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت قہار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو لشکر کو اپنے ساتھ لیے ہوے صحرا مین مقیم تھا جب اسکو نامہ گیر تنگ وارشنگ کا پہونچا اور کیفیت معلوم
ہوئی سوار سے جو بحث پڑی وہ ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہین اس واقعہ کے دو روز کے بعد قہار نے سب لشکر
کو جمع کرکے کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ طلسم کشا لشکر لیکر یہان آجائے اور ہم لوگون کو قتل کرے
بہتر یہ ہے کہ سلطان کو چلکر اس امر کی خبر کرین وہ کوئی انتظام کرینگے اور لشکر یہان بھیجین گے سب لشکری متفق الرائے
ہوے قہار اسی روز لشکر اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا آٹھ دن کے بعد قیصر کے یہان پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر
اسوقت اپنے مصاحبین سے ذکر کر رہا تھا کہ ابتک گیر تنگ وارشنگ کی خبر نہ آئی بہت دن گذر گئے ہین
نہین معلوم کیا واقعہ گذرا وزرا و مصاحبین کہنے لگے اگرچہ وہان بھی پہلوانان گردستان موجود ہین وہ سب
مقابلہ کرینگے ضرور جنگ مین طول ہوگا قیصر کہتا تھا کہ گیر تنگ وارشنگ کا کوئی ہمراز نہین ہے یہ ذکر ہو رہا تھا
کہ چوبدار نے آکے قیصر سے کہا قہار سپہ سالار رسالہ خاص حاضر ہے قیصر نے کہا اور گیر تنگ وارشنگ جو اسکے
ہمراہ تھے وہ کہان ہین چوبدار نے کہا مجکو انکی کیفیت نہین معلوم ہے قہار اندر آنا چاہتا ہے قیصر نے کہا جلد بلاؤ
چوبدار باہر آکے قہار کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے قہار نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے کی اجازت دی قہار
بیٹھا قیصر نے کہا کیفیت جنگ بیان کرو اور گیر تنگ وارشنگ کا حال کہو ان کو تم کہان چھوڑا قہار نے سب
کیفیت بیان کی قیصر نے سب کیفیت سنکر وزرا سے کہا یہ کیا غضب ہوا خداوند نے تو کہدیا تھا کہ ان لوگون کو بر
جنگ روانہ کرو فتح ہوگی اب شکست کیون ہوگئی اسکی کیفیت خداوند سے دریافت کرنا ضرور ہے وزرا نے کہا اصلح
تو دریافت کیجیے گا کہ خلاف ہو قیصر نے کہا یہ بات ٹھیک ہے یہ کہکر گنجینہ جمشیدی طلب کیا ملازمین نے گنجینہ لا کر اسکے

ساسنے رکھا قیصر نے صندوقچے کو کھولا کہا یا خداوند جمشید کچھ عرض کرنے کی ضرورت ہی باہر تشریف لائیے الماس
کا چلا باہر آیا جمشید نے سجدہ کیا کہا یا خداوند آپ کے زمانے سے مین نے گیرنگ وارشنگ کو بھیجا تھا طلسم کشا
نے انکو بھی زیر کر لیا اب کیا ہو سکتا ہے تیچے نے کہا اے قیصر ان دونون نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم طلسم کشا کو زیر کر لینگے
مغرور انکا حد سے زیادہ ہو گیا تھا ہمنے انکے دلون سے اپنی محبت نکال لی اب وہ مسلمان ہو گئے انکو سزا دینگے
قیصر نے کہا یا خداوند اب مین کیا کرون تیچے نے کہا اب تو اپنے ساتھ لشکر لیکر جا قدرت تیری مدد کریگی جبتک
تو نہ جائیگا فتح نہوگی جس پہلوان کو بھیجیگا وہ کلمات غرور زبان سے نکالیگا ہم اسکے دل سے نور ایمان
نکال لیکر کافر بنا دینگے قیصر نے کہا اب کیفیت طلسم کشا کی بیان فرمائیے تیچے نے کہا طلسم کشا گلزار ارم کہستان تک
پہونچ گیا ہے آج کی شب وہین قیام کرنے کا ارادہ ہے کل سے جنگ شروع کریگا قیصر نے کہا مین گرگین درشت چنگال
کو مع جملہ پہلوانون کے بلاتا ہون یہان اپنے لشکر کو درست کرتا ہون دو ایک روز مین یہان سے کوچ کرونگا تیچے
نے کہا بہت اچھی بات ہے اگر تو لشکر کشی کر کے جائیگا تو طلسم کشا کو ضرور گرفتار کر کے لائیگا قیصر نے کہا یا خداوند
طلسم کشا طلسم خاص مین بعد لوح حاصل کرنے کے جب آجائیگا تو کیا لوح اسکے پاس سے غائب نہو جائیگی
اور لوگ از راہ مکر و فریب اس سے لوح نہ لے لینگے تیچے نے کہا جب لوح اسکو ملجائیگی تو وہ تھوڑے
عرصہ مین جو جو عجائبات یہان کے تحت مین انکو فتح کر کے چلا جائیگا تم لوگون سے اس حالت مین کچھ نہو سکیگا قیصر نے
کہا حکما جو اس طلسم کے معین ہین وہ لوگ کچھ نہ بنا سکینگے تیچے نے کہا کسی کی کچھ نہ چلیگی بہتر یہی ہین ہے کہ لوح طلسم کشا
کو نہ لینے دو قیصر نے کہا آپ تشریف لیجائیے اب مین نامے لکھوا کر اپنے پہلوانون کو روانہ کرتا ہون اور حکیمون
کو بلواتا ہون لشکر جسقدر میرے یہان موجود ہے اسکو درست کرتا ہون اور جسقدر حوالی و جوانب طلسم مین لشکر
ہے اس سبکو بلاتا ہون مجھکو کم از کم دس دن یہان لگینگے تیچے پتلا صندوقچے مین داخل ہوا قیصر نے منشی کو
طلب کیا پہلے ایک نامہ بنام گرگین درشت چنگال کو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے گرگین درشت چنگال
سنتے ہو گیرنگ وارشنگ کو بڑے دعوے سے بھیجا تھا وہ بھی طلسم کشا سے زیر ہوے اب خداوند کی یہ رائے
ہے کہ مین لشکر کشی کر کے جاؤن اور تم بھی مع جملہ پہلوانون کے میرے ہمراہ چلو اگر دیر کروگے تو حکم خداوند کے خلاف
کروگے سنکے مجھے بھی تم سے رنج ہوگا اور خداوند بھی آزردہ ہونگے یہ نامہ جب تمام ہوا ایک نامہ دار کو دیکر روانہ کیا
اور نامے جابجا روانہ کیے لشکر کو طلب کیا تین دن تک نامے جابجا روانہ کرتا رہا چوتھے روز سے لشکر کی آمد شروع
ہوئی حکما آنے لگے پہلوانون کی آمد ہوئی گردستان مین جو نامہ پہونچا گرگین نے پڑھا اپنے پہلوانونکو بلایا نامہ دکھایا
کہا اب مین مجبور ہون اول تو حکم خداوند ہے دوسرے سلطان خود جاتے ہین اور عاجز ہو کر مجھکو بلاتے ہین اب نہ جانا
بھی برا ہے مین ضرور جاؤنگا اور طلسم کشا بھی مرد قوی معلوم ہوتا ہے اسکا مقابلہ مین عیب نہین ہے سب نے رائے
چلنے کی دی گرگین درشت چنگال نے سلاح خانے کے داروغہ کو بلایا کہا سبکا سلاح نکالو داروغہ نے پہلوانون
کا سلاح نکالا سبنے ہتھیار لگائے جن جن پہلوانون کو گرگدن فیل سواری دیسکتے تھے وہ سوار ہوے جو لوگ
قوی ہیکل تھے اور انکو کوئی جانور سواری نہین دیسکتا تھا وہ پیادہ دریاے آہن مین غرق ہو کر چلنے پر تیار ہوے
گرگین درشت چنگال نے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیا اپنے گھر سے نکلا سب کو ساتھ لیکر قیصر کی طرف
روانہ ہوا ایک روز کے بعد قیصر کے یہان پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر خود پیشوائی کو آیا بڑے اعزاز و
اکرام سے گرگین کو بٹھایا دس دن تک فوجین جمع ہوتی رہین گیارہوین روز سب جگہ سے لوگ آگئے

قیصر نے خزانہ بیشمار ساتھ لیکر کوچ کیا طرف گلزار گلگشتان کے روانہ ہوا اسکو راہ میں چھوڑ کر تھوڑا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہے

راوی یہ جو بعد مقابلہ گرگ رنگ وارثنگ گلزار گلگشتان کی طرف روانہ ہوئے دوسرے روز گلزار کے قریب پہونچے
حکیم پیران اور حکیم عنبر نگار نے عرض کی ای شہریار اب آگے تشریف لیجانا اچھا نہیں ہے یہ جائے لوح ہے یہاں بڑے
بڑے عجائب و غرائب ہیں جبتک انکا بندوبست پختہ طور سے نہوگا اُسوقت تک وہانتک جانا ممکن نہیں ہے بدیع الملک
نے لشکر وہیں ٹھہرایا بارگاہیں استادہ ہوئیں بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لے گئے اور سب سردار
بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں داخل ہوئے تھوڑی دیر تک استراحت کی پھر سب بدیع الملک کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے پیران و عنبر نگار بھی آئے پیران نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار اس گلزار کی حقیقت
عجیب و غریب ہے جسقدر مجھکو یاد ہے عرض کرتا ہوں باقی حالات صفیہ آئینہ قلب سے دریافت فرمائیے صفیہ آئینہ قلب
بھی اُس وقت دربار میں حاضر تھا پیران سے کہا آپ خاموش رہیں میں یہاں کی سب حقیقت بیان کیے دیتا ہوں
بدیع الملک نے فرمایا ای صفیہ تم بیان کرو صفیہ نے عرض کی ای شہریار اس مرحلے کی حقیقت یہ ہے کہ حکیم
عالینوس نے جب یہ طلسم بنایا تھا تو خاص اپنے رہنے کا مقام اس گلزار کو قرار دیا تھا یہاں سوا عجائبات حکمت
کے سحر کے بھی کارخانے ہیں اسمیں پانچ ہزار ساحران غدار حبس دم کیے ہوئے بیٹھے ہیں جسوقت آپ تشریف
لے جائیے گا وہ بیدار کیے جائینگے اور گلگشتان گل پوش خود بھی ساحر زبردست ہے اُسنے اپنے سحر کی قوت سے بہت
عجائب و غرائب بنائے ہیں انکا فتح کرنا بہت مشکل ہے اور ساحروں سے بچنا بھی دشوار ہے بدیع الملک نے فرمایا
سب خدا آسان کر دیگا آپ وہاں کی سب کیفیت بیان فرمائیے صفیہ نے کہا لشکر بھی بہت ہے ایک قصر حسینان ہے وہاں
ایک ساحرہ رہتی ہے اُسکے حسن و جمال کا شہرہ ہے بہت سے بادشاہان جلیل نے چاہا کہ اسکو اپنے پاس رکھیں مگر اُسنے
کسیکو قبول نہیں کیا بدیع الملک نے کہا ای صفیہ آئینہ قلب اُس ساحرہ کا کیا نام ہے صفیہ نے عرض کی کہ سب
اُس ساحرہ کو مہر جبین شیرین لب کہتے ہیں بدیع الملک نے جو ذکر سنا کچھ توجہ ہوئی اور حال دریافت کیا صفیہ
چونکہ جہاندیدہ اور سن رسیدہ تھا بات کو سمجھا اُس ذکر کو قطع کیا بدیع الملک نے پوچھا ای صفیہ مہر جبین شیرین لب
کا حال خلاصہ بیان کرو صفیہ نے کہا حضور وہ اصل میں ضعیفہ ہے حکیم عالینوس کے زمانے میں اُسکا شباب
تھا جب اُسپر لوگ مائل تھے اب بوجہ ضعیفی کے کوئی خواستگاری نہیں کرتا ہے گو وہ بزور سحر اپنی صورت بہت ہی اچھی
بنائے رہتی ہیں مگر جو لوگ اس راز سے واقف ہیں وہ کبھی اسکی خواستگاری نہیں کرتے ہیں بدیع الملک
بھی صفیہ کا مطلب سمجھے مسکرا کے خاموش ہو رہے پھر کہا ای صفیہ میں اُسکے حسن و جمال کی نسبت تم سے کچھ
نہیں پوچھتا ہوں بلکہ وہاں کی کیفیت کو دریافت کرتا ہوں کہ وہاں کیا کیا عجائب و غرائب سحر کے زور سے بنے ہیں
صفیہ نے عرض کی وہاں کے عجائبات ایسے ہیں جو سمجھ میں نہیں آتے ایک گلشن سلاح ہے وہاں درخت نہیں ہیں
درختوں کے عوض تیغ و خنجر نیزہ و تیر ہیں جو کوئی اُس گلشن میں جاتا ہے وہ زندہ پھر کے نہیں آتا ہے اسکے علاوہ
ایک گلشن پر بہار ہے وہاں درخت ہر قسم کے ہیں مگر سب درخت گویا ہیں جو کوئی جاتا ہے درخت اسکا نام لیکر
پکارتے ہیں لوگ اگر اُسکو گرفتار کر لیتے ہیں اسکے علاوہ اور بہت سے عجائب و غرائب ایسے ہی اُس قصر میں ہیں
دوسرے کی مجال نہیں جو انکو بنا سکے وہ مہر جبین شیرین لب کے سحر سے بنے ہوئے ہیں بدیع الملک نے پوچھا اسکے علاوہ

اور بے حجس شیرین لب نے کیا کیا چیزین بنائی ہین صفیہ نے عرض کی اور کیفیت مجھکو نہین معلوم جب آپ وہان تشریف
لیجائینگے تو سب حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک نے زیادہ کیفیت تحقیق کرنا مناسب نجانا کہا او صفیہ وہانکے
اور حالات بیان کرو صفیہ نے کہا وہان کے حالات بہت سے ایسے ہین جو مجھکو بھی نہین معلوم جب آپ تشریف لیجائینگے
سب حالات معلوم ہو جائینگے بدیع الملک نے فرمایا کل اس طرف چلین گے صفیہ نے عرض کی اے شہریار یون
جانا اچھا نہین ہے وہان کارخانہ سحر ہے جبتک اسکا انتظام نکر لیجیے اس وقت تک وہان جانے کا ارادہ نہ فرمائیے
بدیع الملک نے فرمایا او صفیہ تم خاطر جمع رکھو سحر سے بھی خدا بچائیگا صفیہ نے عرض کی اے شہریار ابھی تو کہکشان
کفن پوش کو اطلاع ہوگی وہ دیکھیے کیا انتظام کرتا ہے بدیع الملک نے فرمایا جو انتظام کریگا ہمارے حق مین اچھا
ہوگا صفیہ خاموش ہو رہی سب لوگ متفرق ہوگئے دربار برخاست ہوا بدیع الملک نوجوان اپنی خوابگاہ مین
تشریف لائے آرام فرمایا ان سبکو تو اس حالت مین چھوڑیے کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا

## اب کیفیت کہکشان کفن پوش کی تحریر کیجاتی ہے

کہ اسکو خبرداروں نے خبر دی کہ جو شخص بارادۂ طلسم کشائی اس طلسم مین آیا ہے وہ سب مرحلے فتح کرکے یہانتک
آگیا لشکر بہت قریب اترا ہے اسکا ارادہ یہ ہے کہ کل یہان آئے اور آپ سے جنگ آغاز کرے کہکشان کفن پوش
نے کہا کیا مجال رکھتا ہے جو یہانتک اسکے اگر یہان آئے تو فورا گرفتار ہو جائے اور مجھے یہ بھی اختیار ہے کہ وہان اسکو
گرفتار کر سکتا ہون مگر اسکا عزم مصمم معلوم ہونا چاہیے خبرداروں نے کہا اس کا مصمم ارادہ ہے کہ کل یہان آئے اور
اپنے لشکر کو ساتھ لائے کہکشان نے کہا مین ابھی اسکا انتظام کرتا ہون یہ کہکر اپنے مقام سے اٹھا اسکے باغ
مین بہت سے ساحر حبس دم کیے بیٹھے تھے سبکو بیدار کیا جب سب چونکے تو ہر ایک نے کہکشان سے پوچھا
کہ اے کہکشان ہمین کیون بیدار کیا کہکشان نے کہا کل یہان طلسم کشا آئیگا اور اپنے ہمراہ فوج بیشمار لائیگا سب
نے کہا یہ بات بالکل غلط ہے وہ طلسم کشا ہرگز نہین ہے طلسم کشا کی یہ شناخت ہے کہ جب وہ یہان آئے تو تنہا ہو اور جبتک
طلسم کشا تنہا یہان نہ آئے گا لوح نہ پائے گا ابھی طلسم کشا کے آنے کے بہت دن ہین یہ طلسم کشا بھی نقلی ہے ہملوگون
کو تم نے عبث بیدار کیا جب طلسم کشا اصلی آتا ہم خود بیدار ہو جاتے کہکشان نے کہا اسنے سب مرحلجات
فتح کر لیے ہین بڑے بڑے جلوا ان کو زیر کیا ہے ساحرون نے کہا کیا اسکے واسطے تم کافی نتھے جو ہمکو بیدار کیا
کہکشان نے کہا اب تو مجھے خطا ہوئی اور آپ لوگونکو بیدار کیا اب آپ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے پھر آرام فرمائیے
ساحرون نے کہا ہم ایسے طلسم کشا سے مقابلہ نہین کرتے ہین تم اسکے واسطے کافی ہو کہکشان نے جواب دیا کہ آپکا
ہونا بھی ضرور ہے ساحرون نے بڑی مشکل سے منظور کیا کہکشان نے کہا بہتر ہوگا کہ آپ لوگ اسی وقت
کوئی کوشش ایسی کرین کہ طلسم کشا گرفتار ہوکر یہان آجائے ساحرون نے کہا یہ بات بھی ممکن ہے ہم سب
سحر کرتے ہین ہمارے سحر طلسم کشا کو جاکر گرفتار کر لائین گے یہ کہکر ساحر وہان سے اٹھے کہکشان کے ہمراہ
آئے کہکشان نے ایک مکان وسیع انکے واسطے خالی کر دیا ساحر اس مکان مین جاکر بیٹھے سحر کرنا شروع کیے
سب نے ملکر ایک پتلا بنایا اپنے اپنے سحر کی قوت اسمین دی شب بھر مین وہ گویا ہو گیا صبح کو ساحر باہر آئے
کہکشان سے کہا ہم سب نے ملکر ایک سحر تیار کیا ہے جو طلسم کشا کے یہان اس سحر کو بھیج لشکر بھی ہمراہ کر دو یہ
طلسم کشا کے تمام لشکر کو گرفتار کر لائے گا کہکشان نے اسی وقت لشکر ساحران کو طلب کیا لشکر اسباب سحر سے

آراستہ ہوکر اسکے پاس آیا کہکشان نے کہا لشکر تیار ہو ساحرون نے اُس بچے کو بلایا کہا اے سنگبار جادو
اس لشکر کو اپنے ہمراہ لے جا اور طلسم کشاے نقلی کو گرفتار کر لا تنہا لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا
وقت پر تحریر کیا جائے گا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی بیان کیجاتی ہو

کہ جب شاہزادہ خواب سے بیدار ہوا نماز سحر ادا کرکے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین
بدیع الملک نے ہتھیار لگائے بارگاہ کے باہر آئے لشکر بھی تیار تھا سبکو بدیع الملک نے قریب بلایا فرمایا
اب گلزار کی طرف چلنا ضرور ہو یہان ٹھہرنے سے کوئی مطلب نہ نکلے گا ہیران و عنبر نگار و صفیہ نے عرض کی
اے شہریار وہان جانے مین فوج کا بہت بڑا نقصان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا مین لشکر کو ہمراہ نہ لے جاؤنگا
تنہا اُس طرف جاتا ہون اگر فضل خدا شامل حال ہو تو لوح حاصل کرونگا صفیہ نے عرض کی بھلا یہ ممکن ہو کہ حضور
آپ کو تنہا جانے دین بدیع الملک نے فرمایا قاعدہ طلسم یون ہین ہو آپ لوگ اسمین کچھ نہین کرسکتے اکثر طلسم فتح
کیے مگر کبھی فوج لیکر لوح لینے کا اتفاق نہین ہوا جہان کی لوح حاصل ہوئی تنہا جانے سے حاصل ہوئی مین اس
امر کو فراموش کیے ہوے تھا مگر اس وقت یاد آیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے گرد اڑی ہیران نے عرض
کی گلزار کیطرف سے کچھ لوگ آتے ہین جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام قوی ہیکل
آگے آگے تخت پر سوار آتا ہو عقب مین اسکے لشکر ساحران ہو بدیع الملک نے سبکو روکا فرمایا ان لوگون کو
آنے دو پھر گلزار کی طرف چلنا ابھی معلوم ہونا چاہیے کہ یہ لوگ کس غرض سے یہان آتے ہین یہ فرما رہے تھے
کہ وہ ساحر تخت نشین قریب آیا نعرہ کیا منم سنگبار جادو او طلسم کشاے نقلی کیا ارادہ ہو نہین جانتا کہ یہ گلزار
کہکشان ہو یہان کسکی مجال ہو جو آسکے بدیع الملک نے اُس ساحر کی طرف دیکھکر کہا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہو
صفیہ نے عرض کی آقاے نامدار یہ ساحر ہو اس سے کلام نفرمایئے ایسا نہو سحر کرے بدیع الملک نے فرمایا اگر سحر
کریگا تو کیا بنا سکتا ہو صفیہ سے یہ فرما کر پھر ساحر کیطرف مخاطب ہوے فرمایا اے سنگبار جادو تو کس واسطے
آیا ہو سنگبار نے کہا مین تیرے گرفتار کرنے کو آیا ہون ابھی تجھکو مع لشکر گرفتار کرکے لیے جاتا ہون بدیع الملک
نے فرمایا تیری مجال نہین جو مجھے گرفتار کرسکے مین موجود ہون جو تیرے دل مین حوصلہ ہو نکال لے سنگبار
نے کہا اے طلسم کشا تو سحر جانتا ہو یا نہین بدیع الملک نے فرمایا مین سحر اور ساحرون پر لعنت کرتا ہون سنگبار
نے کہا مجھسے کشتی لڑیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے مین موجود ہون سنگبار تخت سے اترا
بدیع الملک سے کہا کہ مجھ سے لڑو میرے مقابل مین آؤ سب سرداران جدیہ نے بدیع الملک کو منع کیا
ہر ایک کہتا تھا آقاے نامدار وہ سحر کرکے آپ سے کشتی لڑیگا سحر اور قوت کا کیا مقابلہ ہو بدیع الملک نے ہر ایک سے کہا
آپ لوگ خاطر جمع رکھین اگر خدا نگہبان ہو تو یہ کیا کرسکتا ہو زیر ہو جائیگا سب مجبور ہوکر خاموش رہے
بدیع الملک سنگبار کے سامنے گئے سنگبار نے سحر کرنا شروع کیا مگر شاہزادے کے پاس تحفہ جات
دافع سحر موجود تھے سحر کچھ اثر نہ کرتا جب دیر تک یہ اسم سحر پڑھ چکا تب بدیع الملک سے کہا اے طلسم کشا
مجھسے ہاتھ ملا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو کون مانع ہو سنگبار نے بدیع الملک سے ہاتھ ملایا شاہزادے
نے اسکا ہاتھ پکڑ کے طمانچہ مارا کہ سر اڑ گیا سنگبار زمین پر مرکے گرا تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے لگی

دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام سنگ بار جادو بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی سب نے دیکھا
ایک لاش کے آٹے کا پتلا زمین پر پڑا ہوا ہے بیران و عنبر نگار و صفیہ اور جملہ سرداران حیدری دنگ ہو گئے
مگر ہمراہیان سنگبار نے جو یہ کیفیت دیکھی سب سحر کرنے لگے بدیع الملک تلوار لیکر ساحروں کے غول پر جا پڑا
بہت سے ساحر قتل کیے آخرکار ساحروں نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی ساحر خدمت میں حاضر
ہوئے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا اپنی بارگاہ میں تشریف لائے سب سردار بھی حاضر ہوئے عنبر نگار
و بیران و صفیہ نے عرض کی اے شہریار واقعی آپ طلسم کشائے اصلی ہیں مگر تعجب یہ ہے کہ سحر آپ پر کیوں نہیں تاثیر
کرتا بدیع الملک نے فرمایا جب خدا کا فضل ہوتا ہے یہی کیفیت ہوتی ہے سبکو کمال تعجب ہوا بدیع الملک
نے ساحروں کو طلب کیا سب حاضر ہوئے شاہزادے نے فرمایا تمہیں کس نے بھیجا تھا سب نے عرض کی کہکشان
کفن پوش نے آپکی گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اور سنگ بار جادو بڑا ساحر تھا جو ساحر ایک مدت سے حبس دم کیے
بیٹھے تھے انھوں نے اسکو بنایا تھا دعوی کیا تھا کہ یہ جاکر طلسم کشا کو گرفتار کر لائے گا وہ آپکے ہاتھ سے
قتل ہوا بدیع الملک نے فرمایا اب بیٹھے ہیں کیا کام ہے انھوں نے فوج بھی ہماری گرفتاری کو بھیجی سبقت
کی اب ضرور چاہیے کہ لشکر کشی کریں سب سردار موجود ہوئے بدیع الملک نے فرمایا آج کی شب یہاں قیام کرنا
اچھا ہے کل علی الصباح لشکر کو لیکر چلیں گے ساحروں نے عرض کی ابھی آپکا تشریف لیجانا اچھا نہیں ہے دیکھیے
کہکشان کیا انتظام کرتا ہے ابھی اور ساحر اس طرف روانہ کریگا وہ لوگ آئینگے گلزار کا راستہ کھلے گا آپکو تشریف
لے جانے کا موقع ملیگا ابھی تو راہ گلزار بند ہے ہم لوگ بزور سحر دیوار پھاند کر آئے ہیں بدیع الملک نے فرمایا جس وقت
وہاں جائینگے راستہ بھی ہو جائے گا ساحر خاموش ہوئے صفیہ نے عرض کی اے شہریار جب تک راستہ نہ ہو گا آپ
کیونکر تشریف لیجائیں گے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے راہ بھی ہو جائیگی آپ لوگ حاکمان طلسم ہیں مگر
رموز طلسم سے واقف نہیں ہیں یہاں تو یہ باتیں تھیں لیکن سنگ بار جادو کے قتل کے بعد جو بعض ساحر بھاگ گئے
تھے وہ سب کہکشان کے پاس پہونچے سب حال اسکو کہہ سنایا کہکشان بہت گھبرایا جن ساحروں نے
وہ سحر بنایا تھا انکے پاس آکر سب کیفیت بیان کی ساحروں کو کمال تعجب ہوا ہر ایک نے کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا
ساحر بھی ہے جو لوگ بھاگ گئے تھے انھوں نے کہا طلسم کشا کہتا ہے کہ میں سحر نہیں جانتا ہوں میرے مذہب میں
سحر حرام ہے ان لوگوں نے کہا وہ سحر ضرور جانتا ہے مگر پوشیدہ کرتا ہے سحر جانے ایسا ہو نہیں سکتا کہ ہم لوگوں
کے سحر کو بگاڑ دے اور سحر بھی اچھی طرح جانتا ہے کیونکہ جو سحر ہم لوگوں نے تیار کیا تھا وہ کمزور نہ تھا طلسم کشا
نے اسکو یوں رد کیا اب ہم اسکا بند و بست کریں گے آج شب کو تمام فوج طلسم کشا مع طلسم کشا اسیر ہو جائیگی
کہکشان نے کہا جب آپ لوگ کوشش کرتے ہیں تو میری ضرورت نہیں ساحروں نے کہا ہم سب انتظام
کر دیں گے یہ کہکے اسی وقت ہر ایک نے اسباب سحر لیا اور وہاں سے روانہ ہوئے گلزار کے قریب
ایک کوہ تھا اس کوہ پر آکے سحر کرنا شروع کیا ابر سحر بنا کے قائم کیا جب دن گذرا تو ابر کی طرف اشارہ
کیا ابر لشکر بدیع الملک کی طرف چلا یہاں سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں بے خوف بیٹھے تھے کل سردار
بدیع الملک کی بارگاہ میں موجود تھے بعض سردار باہر ٹہل رہے تھے کہ ابر آیا اور ترشح شروع ہوا جو سردار
باہر تھے انھوں نے خیال کیا ابر آیا ہے تھوڑی دیر پانی برس کر کھل جائیگا مگر باران کو ترقی ہونے
لگی سرداروں نے انتظام کیا گھوڑے جو باہر تھے انھیں اصطبل میں بند کروایا اور جو اسباب

باہر تھا سبکو تھکا سنے سے رکھا پانی کی ترقی یہانتک ہوئی کہ صحرا مین قد آدم پانی رواں ہوا لوگوں نے بدیع الملک
کو خبر کی شاہزادہ بارگاہ سے باہر آیا دیکھا پانی بہر رہا ہے بارگاہوں کے اندر بھی پانی جاتا ہے بدیع الملک نہایت
حیران ہوئے پانی کی روانی اور سوا ہوئی یہانتک پانی بڑھا کہ سب بارگاہیں اور سردار ڈوب گئے مگر بارگاہ
بدیع الملک جہان تھی وہانتک پانی نہ آیا بدیع الملک جس جگہ جاتے تھے وہان پانی خشک ہو جاتا تھا
یہ کیفیت جو شاہزادہ نے دیکھی گمان ہوا کہ کسی نے آپ سحر بہایا ہے یہ سوچ کے بہت بہت کوشش کی مگر طغیانی
آب کم نہوئی بدیع الملک مجبور ہوئے صبح تک پانی بہا کیا جب شب گذری تو بدیع الملک نے دیکھا زمین
خشک پڑی ہے مگر سردار اور بارگاہیں کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے بدیع الملک کو تعجب ہوا بہت پریشان ہوئے بارگاہ
میں تشریف لائے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے تنہا طرف گلزار کے روانہ ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر بخدمت سامعین
پیش کیا جاویگا

## اب کیفیت کہکشان لعین پرجوش جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب ساحران سے کہکر سحر کرنے کو گئے کہکشان نے اپنے ملازمین کو بلایا کہا جا کر دیکھو سب ساحران کیا کیا
کرتے ہین اور کس طرف گئے ہین ملازمان کہکشان روانہ ہوئے جا کر دیکھا تو سب ساحر ایک کوہ پر بیٹھے سحر کر رہے
تھے ملازمین واپس آئے کہکشان سے کیفیت بیان کی کہکشان نے کہا مین بھی جا کر اس سحر کی کیفیت دیکھونگا
یہ کہکر اپنی جگہ سے اس کوہ کی جانب روانہ ہوا دور سے دیکھا کہ سب ساحر سحر کر رہے ہین کہکشان اسی جگہ ٹھہر گیا
ان لوگون نے سحر کی کیفیت دیکھتا رہا جب رات ہوئی تو ان لوگون نے ابر کو لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ
کیا کہکشان نے ملازمون سے کہا جب جو کچھ سحر کیا ہے اب دیکھنا چاہئے اسکی تاثیر کیا ہوتی ہے کہکشان اسی فکر
مین شب بھر وہان موجود رہا جب رات گذر گئی تو اسنے دیکھا زیر کوہ کئی لاکھ جوان بیہوش پڑا ہے کہکشان
کو حیرت ہو گئی چاہا جا کر دریافت کرون مگر ملازمین نے کہا آپکا جانا مناسب نہین ہے ایسا نہو ان لوگون کے خلاف
ہو آپ یہین تشریف رکھیے جو کچھ ہوگا یہین معلوم ہو جائیگا کہکشان نے کہا سچ کہتے ہو لیکن یہان ٹھہرنا بھی مناسب
نہین ملازمین نے کہا بہتر یہ ہے کہ آپ تشریف لے چلین اب وہ لوگ آئینگے آپسے خود اطلاع کرینگے کہکشان وہانسے
اپنے مکان کی طرف آیا سب لوگون سے کہا انکا خیال رکھنا جسوقت آئین مجھکو اطلاع دینا ملازمین باہر آئے ساحرون
کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد سب ساحر تخت پر سوار آئے ملازمین کہکشان کو خبر کی کہکشان باہر آیا اپنے
ساتھ سبکو اندر لیگیا ساحرون نے کہا ہمنے طلسم کشا کو مع لشکر گرفتار کر لیا ہے اپنے ملازمین کو روانہ کرو کوہ کے نیچے
سب لوگ بیہوش پڑے ہین انکو طوق و زنجیر پہنا کرے آئین کہکشان نے کہا آپ لوگون نے کیونکر سب کو گرفتار
کر لیا ساحرون نے کہا اے کہکشان ہم لوگ مدت تک سامری کی خدمت مین رہتے ہین جو بات ہم کرینگے وہ کبھی
بڑے ساحران جلیل سے نہوگی ایکدم مین طلسم کشا کو مع لشکر گرفتار کر لیا کس مین اتنی قوت تھی کہکشان
نے ان لوگون کی بہت تعریف کی لشکر مین اطلاع کرائی لشکر سے لوگ آئے کہکشان نے کہا کوہ کی طرف جاؤ
طلسم کشا مع لشکر وہان بیہوش پڑا ہے اسکو اسیر کر لاؤ وہ اسی وقت روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین کوہ کے قریب
پہونچے سب لشکر کو مسلسل و مطوق کر کے کشان کشان کہکشان کے پاس لائے کہکشان بہت خوش ہوا ساحرون نے
پہچان سب مین طلسم کشا کون ہے ساحرون سے کہا یہ ہمین نہین معلوم ان لوگون کو ہوشیار کرتے ہین جو طلسم کشا
ہوگا معلوم ہو جائیگا یہ کہکے سب نے سحر کیا تمام سرداران و بدیع الملک جو ہوشیار ہوئے تو اپنے کو عجیب حالت مین پایا سب

حیران و پریشان پھر ہو گئے کہکشان نے کہا ہے طلسم کشا آپ اپنے کو کس حال مین پاتا ہو سب سردارون نے
چار طرف دیکھا کہا سب کچھ ہے آقائے نامدار کی یہان موجود ہین مگر کسی سمت ملیح املاک نظر آتے
عنبر نگار نے کہا اسے کہکشان طلسم کشا اس محفل مین کہان تشریف رکھتے ہین جو تو اسنے کلام کرتا ہے کہکشان
نے کہا پھر طلسم کشا کہان ہے عنبر نگار سمجھا کہ آقائے نامدار محفوظ رہے اسنے کہا طلسم کشا ابھی بہت دور ہین تم جو کچھ کہو
لشکر اسلام اس طرف پہنچ رہا اسکے ہمراہ لشکر گران ہے بہت سے ساحران نامی مین جسوقت وہ یہان تشریف لائینگے
اس مرحلہ کو بھی فتح کرینگے کہکشان نے کہا اسے عنبر مین نے تجکو اس طلسم مین کہین دیکھا تھا تو طلسم کشا
کے ہمراہ کیونکر ہو گیا عنبر نگار نے کہا اے کہکشان مجھکو اس طرح کہتا ہے کہ کہین اس طلسم مین دیکھا تھا ارے مین عنبر نگار
مالک مرحلہ اول ہون مجھکو طلسم کشا نے مسلمان کیا مرحلہ فتح کر لیا مین نے انکی اطاعت قبول کی میرے بعد حیران
کے مرحلے پر گئے حیران کو بھی مسلمان کیا صفیہ کو مسلمان کیا مسیس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا وہ قتل
ہوا اگر تجھے اپنی خیریت منظور ہے تو اپنے دین باطل کو ترک کر اور مسلمان ہو ورنہ جسوقت آقائے نامدار یہان تشریف
لائینگے وہ تمام گلزار مین آفت بپا کرینگے کہکشان کفن پوش نے کہا اے عنبر نگار تو بھی ایسا تھا جو کہ
مسلمان ہو گیا اگر مجھکو کوئی دار پر کھینچ دیتا تو ہرگز مسلمان نہوتا اور تو نے ایسی نمک حرامی کی کہ ترک مذہب کیا مرحلہ جات فتح
کرا دئے تجھے یہ لازم تھا پہین اسکی سزا تجکو دونگا دار پر کھینچونگا عنبر نگار نے کہا تیری کیا مجال جو مجھے دار پر کھینچے
ہر امر کا اختیار خدا کو ہے اور مرحلہ جات کے فتح کرنے مین بھلا مین آقائے نامدار کی کیا مدد کرتا وہ خود کیا کم ہین تو خود
خیال کر کہ اگر مین نے اور مرحلون کے فتح کرنے مین انکی مدد کی اور میری مدد سے سب مرحلے فتح ہوئے تو حیران
کا مرحلہ جو انھون نے فتح کیا تو اس وقت مین سوائے خدا کے اور انکی مدد کسنے کی تھی کہکشان کفن پوش جواب
باصواب پاکر خاموش ہو رہا تمام ساحران غدار نے جنھون نے اپنے سحر کی قوت سے سب سردارون کو
اسیر کیا تھا عنبر نگار کی طرف مخاطب ہوئے کہا اے عنبر نگار اگر تجھے اپنی جان بچانا منظور ہے تو خداوند سامری
کو سجدہ کر اور اپنی عذر تقصیر کا خواہان ہو ہم لوگ سعی کرینگے شاید تیری خطا عفو کیجائے ورنہ انجام تیرا اچھا نہوگا اور
بہت پچھتائے گا مرنے کے بعد جہنم مین جائے گا عنبر نگار نے کہا اپنی خیریت اگر تم سبکو منظور ہو تو سامری جمشید پر
لعنت کرو اور اسلام قبول کرو تاکہ جان بھی بچے اور انجام بھی بخیر ہو سامری و جمشید کیا چیز ہین جنکو سجدہ کرون وہ بھی مثل
ہمارے تمہارے آدمی تھے انھون نے دعوی خدائی کا کیا مرکے جہنم مین گئے اگر تم لوگ انکی پرستش
کرو گے تمہارا حشر بھی انھین کے ساتھ ہوگا ساحرون نے کہکشان کفن پوش سے کہا عنبر نگار کو قتل کرو کہ
اسکے دل سے نور ایمان بالکل جاتا رہا ہے اسنے ابھی شان مین خداوند سامری کے کیا کیا کلمات ناروا
نکالے ہین کہکشان نے کہا یہ سب مہمان سلطانی ہین انکو قتل کرنا نہین چاہیے پہلے سلطان کی خدمت مین
ان سب کو روانہ کرینگے جب وہ حکم قتل دینگے اسوقت ہمکو اختیار ہے انکو دم مین سے سزا دینگے جس طرح
جی چاہیگا انکو اذیت دے دیکر قتل کرینگے ساحر خاموش ہو رہے کہکشان نے اسی وقت ایک نامہ تحریر
کیا اس مضمون کا تھا کہ طلسم کشا میرے مرحلے کی طرف آتا ہے پہلے اسنے اپنا لشکر میری طرف روانہ کیا مین نے
لشکر کو گرفتار کر لیا ہے آپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اگر ان لوگون کے واسطے حکم قتل صادر فرمایئے گا
تو سبکو میرے پاس بھیج دیجیے گا مین انکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا یہ نامہ لکھکر ایک نامہ بر کو دیا کہا تم پہلے دو
تمہارے ہمراہ مین قیدیون کو روانہ کرتا ہون نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا بعد جانے نامہ دار کے کہکشان کفن پوش

قید بھی روانہ کی سب سردار نالان و گریان روانہ ہوئے ہر ایک کو فراق بدیع الملک کا انتہا درجہ صدمہ تھا
آپس میں کہتے تھے کہ نہیں معلوم آقائے نامدار کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں اور انپر نہیں معلوم کیا گذری مہران
اور عنبر نگار اور صفیہ کا قول تھا کہ آقائے نامدار ہم لوگوں کی رہائی کی تدبیر ضرور کرینگے کبھی سمجھتے تھے کہ کہاں تک
ہو سکتا ہے اب ہم لوگ قیصر کے پاس جائینگے نہیں معلوم وہ ہمارے حق میں کیا کریگا اور آقائے نامدار
کو تنہا پاکر یہ لوگ کیا کریں اور کس طرح پیش آئیں اب تو لشکر بھی انکے پاس نہیں ہے جو سرداران قدیم
بدیع الملک کے تھے وہ کہتے تھے کہ کوئی صاحب ہراسان نہوں آقائے نامدار ہم لوگوں کی تدبیر کرینگے اور
رہائی دلائینگے جو لوگ ملازمان جدید تھے وہ بھی دعا کرتے تھے اس کیفیت سے ان سب کو کہکشاں گوہر پوش
کے لشکری لیکر قیصر کیطرف چلے انکو راہ میں چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو تنہا بارگاہ کو صحرا میں چھوڑ کر روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں اس قلعے کے قریب پہونچے دیکھی چہار دیواری
پتھر کی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک دیوار کے پاس آئے ہر ایک جانب کی دیوار کو جاکر دیکھا مگر کسی طرف اندر
جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہو کے ایک گوشے میں بیٹھے خیال کیا کہ اب اندر جانا بہت مشکل ہے کیا تدبیر ہو سکتی ہے یہ
خیال کر رہے تھے کہ برق چمکی بدیع الملک نے آنکھ اٹھائی دیکھا ایک جانب سے ابر آتا ہے بدیع الملک سمجھے
کہ پھر پانی برسنے کا سامان ساحروں نے کیا ہے شاہزادے نے لوح محفوظ اور بازو بند سلیمانی اور مہرۂ سلیمانی
تمام جسم سے مس کیا سنبھلکر بیٹھ گئے اسمائے رد سحر پڑھنا شروع کیے تھوڑی دیر میں وہ ابر قریب آیا ایک
آواز ابر سے آئی برق چمکی بدیع الملک کی آنکھیں بند ہوگئیں شاہزادے نے جلدی سے آنکھیں کھولدیں
دیکھا سامنے مریخ آفتاب علم کھڑا ہے مریخ نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک نے مریخ کو گلے سے
لگایا فرمایا اے مریخ اس وقت تمہارا آنا کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی صاحبقران بات سے بہت بیتاب تھے
آپ کو کئی بار یاد کیا تھا مجھکو مجھے فرمایا اے مریخ تنے وعدہ کیا تھا کہ میں خیر خیریت لاؤنگا مگر ابتک تم نہ گئے
اگر ممکن ہو تو آپ جاؤ خبر لاؤ کہ میں اس طرف آتا مگر صاحبقران زمان کی بیقراری سے مجبور ہو گیا اور مدت
سے آپکی بھی زیارت نہیں نصیب ہوئی تھی کمال اشتیاق تھا کہ شرف قدمبوسی حاصل کروں شکر ہے کہ آج
مراد دلی بر آئی زیارت نصیب ہوئی مگر اے شہریار اس وقت آپ کس جا تھے یہاں تشریف لے گئے ہیں لشکر جو آپکے
ہمراہ آیا تھا کہاں ہے بدیع الملک نے کل کیفیت اپنی بیان کی مریخ نے عرض کی اے شہریار اب لشکر کہاں ہے
بدیع الملک نے فرمایا لشکر بھی سب غرق آب سحر ہو گیا مریخ سب کیفیت سنکر خوش بھی ہوا مگر حالت
بدیع الملک دیکھکر صدمہ بھی ہوا عرض کی اے شہریار میں اس گلزار کے اندر جاتا ہوں لشکر کو بھی رہا کرتا ہوں
بدیع الملک نے فرمایا میں تمھیں تکلیف نہ دونگا خدا میری مدد کریگا کوئی اور صورت نکالونگا اپنے تئیں ہر طرح
اندر پہونچاؤنگا مریخ نے عرض کی اے شہریار آپ تنہا اندر تشریف نہ لیجائیں میں پیشتر آپکے سرداروں کو رہا کر لاؤں
پھر آپ تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ تم ہرگز اندر نہ جانا وہاں کارخانہ حکمت ہے بہت کم
ہے اگر تم اندر جاؤ گے تو سحر سے کام نہیں نکلیگا مریخ نے عرض کی اے شہریار جو کچھ ہونا ہے وہ ہوگا مگر میں آپکے ساتھ ضرور
جاؤنگا بدیع الملک نے کہا مجھکو منظور نہیں تم ہرگز نہ جانا مریخ نے بدیع الملک کیطرف دیکھا شاہزادگی ابھی بھی پایا دیکھ

خیال کیا کہ مرد میری ناگوار ہو یہ سمجھ کے خاموش ہو رہا بدیع الملک نے فرمایا شکر ہے تم سب کی مزاج کی کیفیت بیان
کرو مریخ نے عرض کی ہر شخص آپ ہی کو بہت یاد کرتا ہے یوں تو سب سردار یاد آتے ہیں لیکن آپکے فراق میں صاحبقران
نامدار اکثر آبدیدہ ہو جاتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ یہ مرحلہ آخری باقی ہے اگر خدا نے اپنا فضل کیا
اور یہ مرحلہ میرے ہاتھ سے فتح ہو گیا تو لوح حاصل ہو گی جس وقت لوح مل جائیگی طلسم خاص کی فتاحی شروع ہوگی بہت
جلد اس کام سے فرصت کرکے صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہونگا جب جانا سب سرداروں کو سلام کہنا صاحبقران
زمان کی خدمت میں آداب و تسلیمات عرض کرنا اور اشتیاق حضور قدمبوسی ظاہر کرنا مریخ سمجھا کہ اب شاہزادے کو میرا
ٹھیرنا بھی ناگوار ہے عرض کی غلام رخصت ہوتا ہے بدیع الملک تو یہ چاہتے ہی تھے فرمایا اے مریخ اگر تکلیف نہو تو
پھر کبھی خیر خیریت سے لیکر آنا مریخ نے عرض کی میں ضرور حاضر ہونگا اور اگر حکم ہو تو صاحبقران سے آپ کی خیریت
عرض کرکے واپس آؤں شب و روز حاضر خدمت رہوں بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران زمان تمہاری
وجہ سے بے فکر ہیں میں تمہارا وہیں رہنا مناسب سمجھتا ہوں مریخ نے عرض کی جو آپکی خوشی کہکے کیا عذر ہے یہ
کہکے مریخ بدیع الملک سے رخصت ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ مریخ بلند ہو کر غائب ہوا شاہزادہ سمجھا کہ اب مریخ
چلا گیا مگر مریخ آفتاب عالم صورت پوشیدہ ہو گیا تھا اس کیفیت میں بدیع الملک کو دیکھا تھا کیونکر چلا جاتا وہیں موجود رہا
مگر بدیع الملک کو نظر نہ آتا تھا بدیع الملک نے جب مریخ کو رخصت کیا تو آپ بھی آگے بڑھے دیوار سے
چار دفعہ ٹکر کھائی پھر ایک چکر کھایا کہیں راستہ نہ پایا مجبور ہو کر ایک جگہ بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد برق چمکی بدیع الملک
نے آنکھ اٹھائی دیکھی ملکہ شاداب اختر جبین دختر قیصر صاحب یامن ایک تخت پر سوار نظر آئیں بدیع الملک
خوش ہو گئے ملکہ نے تخت اتارا بدیع الملک کے قریب آئی بدیع الملک نے ملکہ سے بہت شکایت کی کہ ایسا فراموش
کیا کہ خبر بھی نہ لی ملکہ نے کہا اے شہریار میں مجبور ہو گئی تھی کیا کرتی بدیع الملک نے کیفیت دریافت کی ملکہ نے عرض کی
آپکو خوب معلوم ہے کہ والد کے پاس نگینہ جمشیدی ہے اس میں ہونے والے خداوندوں کی تصویریں ہیں وہ ہر ایک امر
اسنے دریافت کرتے ہیں جو امر ہوتا ہے وہ تصویریں بیان کر دیتی ہیں میری کیفیت بھی انھوں نے بیان کر دی
تھی اس دن سے والد کو اس امر کا خیال تھا جب آپ نے متواتر حملہ جات فتح کئے انکو یقین ہوا کہ یہ امر میرے
سبب سے ہوتا ہے انھوں نے پہلے مجھکو بہت کچھ نصیحت کی آخرکار مجھے اپنے محل میں لا کے ایک مکان میں بند کر دیا
گو ہر طرح کی راحت تھی مگر اتنا وقت نہ ملتا تھا کہ آپکے پاس حاضر ہو سکتی آج بڑی مشکل سے اپنے تئیں یہانتک پہنچایا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمہارے آنے سے میرے دل کا اضطراب جاتا رہا ملکہ نے کہا اے شہریار کل شب میری
طبیعت کی عجب کیفیت تھی یوں تو روز ہی آپکی تصویر پیش نگاہ رہتی تھی مگر کل شب کو میں نے ایک خواب
پریشان دیکھا اس خواب نے بیحد دق کیا اور زیادہ بیقرار کر دیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم نے کیا خواب دیکھا
تھا ملکہ نے کہا آپکو ایسی کیفیت میں دیکھا جس حال میں اب دیکھ رہی ہوں اب آپ یہ فرمائیے کہ یہ کیا حادثہ گذرا
بدیع الملک نے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر آپ اندر تشریف لیجائینگے تو وہاں
ساحروں سے مقابلہ پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا خیر ملکہ [illegible] سحر کیا کر سکتا ہے ملکہ نے عرض کی کیا سحر آپ پر تاثیر
نہیں کریگا آپ صاحب اقبال ہیں سحر کی آپکے سامنے کیا حقیقت ہے مگر آپکے دشمنوں کو ضرر نہیں پہنچ سکتا بدیع الملک
نے فرمایا میں نے اکثر سنا ہے کہ تم سے کیا ہے تم خوب جانتی ہو ملکہ شاداب نے عرض کی میں آپکو ایک شہر [illegible] اندر ہو جانے
دیتی ہوں بدیع الملک نے فرمایا میں ضرور تمہاری قبول کرونگا ملکہ نے کہا کہ گذر [illegible] کے اندر ساحران [illegible] بہت میں

اور مکر رنگ ایسے ہیں کہ آپ دیکھئے تجربہ کو پھر نہایت قریب ہو جاتے ہیں اس بات کو تجاہل سمجھے گا اور ہر ایک کے قول پر
بے اعتبار نہ کیجئے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم خوب جانتی ہو کہ میں ہر حال میں خدا پر نگاہ رکھتا ہوں اور قول میرا
یہ ہے کہ جو بات خدا کو منظور ہوتی ہے اسکا ظہور ضرور ہوتا ہے اگر کوئی شخص میرے سامنے آگیا اور اپنے مسلمان ہونیکا
اقرار کریگا مجھے اسپر اعتماد کامل ہو جائیگا چاہے وہ مجھکو قتل کرے مگر میں اُسکے کلام کو خلاف نہ جانونگا ملکہ نے کہا
یہ بات اگر یہاں ہوگی تو بہت برا ہوگا وہاں بہت سے لوگ آپکو ایسے ملینگے جو بظاہر اسلام قبول کرینگے اور آخر میں
آپ کے ساتھ دغا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا خدا اسکا اجر انکو دیگا اور میری حفاظت کریگا ملکہ نے عرض کی
خصوص ایک شخص کہ وہ اس گلزار میں بڑا مکار ہے اور اسنے اپنے مکر سے بہت سے لوگوں کو دیوانہ بنا رکھا ہے
چنانچہ وہ لوگ آج تک اُسکے نام پر جان دیتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا اسکا نام مجھے بتا دو میں احتیاط کرونگا ملکہ نے
کہا وہ ایک زن ساحرہ ہے اپنے تئین ملکہ پرچیں کے لقب سے مشہور کیا ہے ایک قصر بنایا ہے اسمیں بہت عورتیں
جمع کی ہیں ہر ایک کو سحر کے زور سے کمسن بنایا ہے سب کی صورتیں دیکھنے میں ایسی حسین ہیں کہ اگر عابد دو سالہ
دیکھے تو بھی دل بیقرار ہو جائے اور اپنی صورت سحر کے زور سے ایسی بنائی ہے کہ شاہان عالم خواستگاری کرتے ہیں
فراق میں مرتے ہیں ملک و مال دیتے ہیں مگر ایک کو قبول نہیں کرتی تحفہ و تحایف ہر ایک ملک سے آتے ہیں اُسکی
وجہ سے بڑے علو و شان سے رہتی ہے قصر کا نام قصر حسینان رکھا ہے وہاں اپنے سحر کے عجائب و غرائب بنائے ہیں جو
کوئی وہاں جاتا ہے اسکے سحر میں مبتلا ہوتا ہے والد آجتک اپنے ملک کی حکومت اسکو دیتے ہیں مگر وہ قبول نہیں کرتی
اصل میں زن ضعیفہ ہے شکل اصلی ایسی ہے جسکو دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہے اگر آپ اس طرف تشریف لیجائیگا تو اسکی باتوں
میں نہ آئیے گا فوراً قتل کیجئے گا بدیع الملک اس تقریر کو سنکر مسکرائے کہا او ملکہ جیسا تم کہتے ہو ویسی ہوگا میں ایکبار
اسکو دیکھونگا اسکے قصر کی سیر کرونگا دیکھوں اسنے کیا کیا عجائب و غرائب بنائے ہیں اور جہانتک ممکن ہوگا اہتمام
رکھونگا کسی کے کلام کا اعتبار نکرونگا ملکہ نے عرض کی آپ میرے تخت پر بیٹھیں میں آپکو گلزار کے اندر پہونچا دوں
بدیع الملک تخت پر بیٹھے ملکہ نے سحر کرکے تخت بلند کیا مرغ آفتاب عالم اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے
سب کیفیتیں دیکھ رہا تھا ایسے جوانک شاداب کو بدیع الملک پر مایل پایا اپنے دل میں کہا یہ لوگ ہر طرح صاحب
اقبال ہیں جہاں جاتے ہیں وہاں کی شاہزادیاں ان لوگوں پر ضرور مایل ہوتی ہیں یہ خیال کرکے مجھکو بھی دیدار
کیجار آیا مگر اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہے دیکھا ملکہ نے تخت اُتارا بدیع الملک تو جوان تخت سے اُترے
ملکہ نے کہا او شہریار اب میں رخصت ہوتی ہوں بدیع الملک نے فرمایا او ملکہ نہیں معلوم اب کب
ملاقات ہو ملکہ نے عرض کی انشاء اللہ تعالے حاضر خدمت ہونگی آپ لوح حاصل کریں تو مجھکو اطمینان ہو جائے
پھر میں اور انتظام کروں بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا مالک ہے اگر منظور الٰہی ہے تو میں لوح لیکر گلزار سے باہر جاؤنگا
ملکہ نے بدیع الملک کے سامنے تخت بلند کیا تھوڑی دور تک تو تخت نظر آتا رہا
بدیع الملک وہیں کھڑے رہے جب تخت نظر سے غائب ہو گیا بدیع الملک نے اب ملکہ گئیں مگر ملکہ بھی
سحر کرکے پوشیدہ ہو گئی یا چھپن ہے بدیع الملک آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد ایک قصر نہایت نفیس نظر آیا
بدیع الملک اس قصر کی طرف تشریف لیچلے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک نازنین زہرہ جبین نظر آئی بدیع الملک
کے سامنے آکے اپنے چہرے سے نقاب اٹھائی شاہزادے نے جو چہرے پر نظر کی نہایت حسین پایا مگر ملکہ شادما
کا قول یاد آیا بدیع الملک سمجھ گئے یہ وہی لوگ ہیں جنکو پرچیں نے اپنے سحر کے زور سے حسین و کمسن

بنا رکھا ہے مگر پھر خیال کیا کہ ملکہ کا کہنا مطلب خالی عجب ہے جو اسکی اصلیت ہو اور یہ صورتیں ایسی ہی ہوں صرف
ملکہ نے یہ جو دو چند در چند ایک بات کہدی یہ سوچ کے اس نازنین کے قریب آئے نازنین نے جو شہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا کچھ خوف معلوم ہوا کچھ شرم آئی اپنے چہرے پر نقاب ڈالکر کہا اے جوان تو کون ہے اس باغ مین
کیون آیا ہے بدیع الملک نے کہا مین ایک غرض سے یہان آیا ہون نازنین نے کہا یہان تیری غرض نہین
ہے اگر اپنی جان کی خیریت چاہتا ہے تو واپس جا اگر ہماری ملکہ کو خبر ہو جاۓ گی تو غضب ہوگا وہ تجھکو زندہ نہ چھوڑیگی تو
جانتا ہے کہ یہ قصر حسینان ہے یہان کوئی آ نہین سکتا ہے تجھے کسنے یہان آنے دیا اور گلزار کے اندر کیونکر آیا
بدیع الملک نے فرمایا اے مہجبین اسقدر آزردہ نہو مین اس جگہ ضرورت خاص سے آیا ہون کہ کہکشان
گلفن پوش سے کچھ کام ہے نازنین نے کہا اپنا کام بتاؤ بدیع الملک نے فرمایا مجھے بتانے کی ضرورت نہین
ہے نازنین نے جواب دیا اے جوان اگر نہ بتانے گا تو بہت پچھتائے گا ابھی تیری جان جانے کی مراد بر آئیگی
بدیع الملک کو غصہ آگیا کہا بس زبان سنبھال کے بات کر نازنین نے سحر کیا بدیع الملک پر سحر
کیونکر تاثیر کرتا سحر رد ہوا بدیع الملک نے ایک طمانچہ اس نازنین کو مارا کہ سر اڑگیا مر کے زمین پر گری
اندھیرا ہوگیا آواز آئی کشتی مرا نام من حتاب جادو بود آواز آنے سے تاریکی دفع ہوئی بدیع الملک نے
دیکھا نازنین کی صورت ویسی ہے خیال کیا اگر یہ صورت سحر کی بنی ہوتی تو ضرور تبدیل ہو جاتی اسکی صورت
اصلی یہی ہے بدیع الملک کو بہت افسوس ہوا خیال کیا کہ ایسی نازنین کا قتل کرنا بالکل خلاف تھا یہ سوچکر آگے
بڑھے کچھ دور چلے تھے کہ بدیع الملک کے کان مین آواز رونے کی آئی شہزادے نے گردن اٹھا کے دیکھا ایک
مجمع نازنینون کا اشکباری کرتا ہوا آتا ہے انمین سے ایک حسین مہرجبین روتی پیٹتی اس نازنین کی لاش
پہ گئی سرکو اٹھا کر لائین تن سے ملایا سب نے لاش کو گھیر لیا رونا شروع کیا بڑی دیر تک مصروف آہ وزاری
رہین جب رونے سے فراغت پائی تو سب نے لاشہ اس نازنین کا اٹھا لیا ایک جانب روانہ ہوئین
بدیع الملک بھی انکے تعاقب مین چلے وہ سب ایک بارہ دری کے قریب آئین لاش وہین رکھ دی
روتی پیٹتی اندر گئین بدیع الملک ناچار باہر رہے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے دیکھا ایک حسین
مہ تن نازنین سبکے آگے آگے تاج سر پر رکھے ہوئے آئی اسکی لاش کو دیر تک دیکھا کی بعد مین سب سے کہا اسکو
دفن کردو ہم قاتل کا ابھی پتہ لگاتے ہین جان ہو گا سر کے بل یہان آئیگا جب آئیگا تو اپنی خطا کی سزا پائیگا
بدیع الملک نے جو اس نازنین کو دیکھا ہوگئے کہ ملکہ رجبیں اس قتال عالم کا نام ہے اسکی صورت بھی اصلی ہے
سوتے بیٹھے تھی ہے یہ سوچ کے آگے بڑھنے کا قصد کیا جیسے ہی شاہزادے نے باغ کے اندر قدم رکھا چورون
نے آواز دی ارے نگہبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ آج اس شخص کا گذر اس باغ مین ہوا ہے جو اس طلسم کا غارت کرنیوالا
اور ہو قتال ساحران ہے جلد ہماری خبر لو ورنہ ہم جلے جاتے ہین نگہبانون نے جو چورون کی یہ آواز سنی ہوشیار رہو
چارون طرف دیکھا ایک جانب جو نگاہ کی تو بہت ہوش اڑ گئے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت وشان
سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیے ہوۓ خرامان خرامان چلا آتا ہے نگہبانون نے چاہا روکین مگر جرات نہوئی سب
ٹھہر گئے ایک نے دوسرے سے کہا تم دیکھ رہے ہو بڑھ کر روکتے نہین اسنے جواب دیا کہ مجھکو کون مانع ہے
یہ گفتگو ہوئی اور شنیع غل مچایا کہ مگر کوئی نگہبان بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ قریب بارہ دری
جب نگہبانون نے یہ حال دیکھا کہا اگر یہ شخص بارہ دری کے اندر چلا گیا تو ملکہ اسکی جان لیگی ایک کو زندہ

نہ چھوڑ سکتی یہ سوچ کے آئی تھی دو بھت دروازہ سے بارہ دری میں آ کے ملکہ کو اطلاع کرائی کہ آپ سے
ایک امر ضروری عرض کرنا ہے جلد تشریف لائیے خواصوں نے ملکہ کو خبر پہونچائی ملکہ اسوقت قاتل جناب
کی تحقیق کتاب جمشیدی سے کر رہی تھیں خواصوں سے کہا تم چلو میں آتی ہوں خواصوں نے کہا اگر جلد تشریف
نہ لے جائیے گا تو ہرج ہوگا نگہبان کہتے ہیں کہ ایسا نہو مرتع ہاتھ سے جائے اور ہم لوگوں پر الزام آئے
جلد تشریف لے چلیے ملکہ نے جو یہ بات سنی گھبرا کے اٹھیں دربانوں کے پاس آئیں کہا کیسے کیا ہے کیوں
اسقدر تعجیل کی میں جناب کے قاتل کو دریافت کر رہی تھی جلد بتاؤ سبھوں نے کہا ملکہ عالم ہم لوگ نگہبانی میں
مصروف تھے کہ غیب سے آواز دی کہ اے نگہبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ اس قصر میں آج وہ شخص آتا ہے
جو اس طلسم کو تباہ کر دیگا ہم چلے جاتے ہیں جلد ملکہ عالم کو خبر کر دیجئے جو دیکھا تو ایک جوان حسین سلاح جنگ
لگائے ہوئے بڑی شان و شوکت سے خراماں خراماں آتا ہے سب نے چاہا کہ اسکو روکیں مگر اسکا رعب طاری
ہا ہم کچھ نہ کرسکے مجبور ہوگئے آپکے پاس حاضر ہوئے ہیں وہ بارہ دری کے قریب پہونچ چکا ہے یقین ہے اب بارہ دری
میں آ گیا ہو ملکہ نے کہا تم خوش رہو ہم اسکو ابھی گرفتار کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے میری خواص کو بھی اسی نے
قتل کیا ہے نہیں معلوم کون ہے میں ابھی اسکو قتل کرونگی یہ کہکے ملکہ واپس ہوئیں جیسے ہی وسط بارہ دری
میں پہونچیں دیکھا ایک جوان حسین سامنے آتا ہے ملکہ کی نگاہ جو جمال بدیع الملک پر پڑی غش کھاکے
گری دیر تک بیہوش رہی بدیع الملک قریب گئے چاہا سر ملکہ کا زانو پر رکھیں کہ ملکہ کو ہوش آ گیا آنکھیں
کھولکے چہرہ بدیع الملک دیکھا وہاں سے اٹھ کر دور جاکے کھڑی ہوئیں کہا کیوں صاحب آپ کون
ہیں میری بارہ دری میں بے اذن کیوں آئے آپ ہی نے میری خواص کو قتل کیا اب آپکے عوض میں کیا کیا
جائے بدیع الملک نامدار نے فرمایا آپ مجھکو قتل کریں ملکہ نے کہا میں آپکو قتل کرکے کیا پاؤنگی آپنے خواص
کو قتل کیا تو اس سے کیا گناہ ہوا تھا جسکی سزا آپ نے ایسی سخت دی کہ اسکی جان لی بدیع الملک نے فرمایا
اے ملکہ میں واقعی خطاوار ہوں اسوقت اسنے ایسے کلمات سخت کہے کہ مجھکو بھی غصہ آ گیا تاب نہ رہی ایک
طمانچہ مارا اسکا سر اڑ گیا ملکہ نے کہا آپکو یہاں کون لیکر آیا بدیع الملک نے فرمایا تمھارے شوق دید یہاں تک لایا جذب
محبت نے تم تک پہونچایا ملکہ نے کہا شوق دید کسکو کہتے ہیں اور جذب محبت سے کیا مراد ہے سادگی طبیعت آپکی
کیوں اسطرف جانی گئی ہے کہ بے اذن مکان غیر میں چلے آئے اور ایک بیگناہ کو قتل بھی کیا خون ناحق اپنے سر لیا آپکو
ایسا نہ لازم تھا خواصوں نے کہا ملکہ عالم آپ کس سے باتیں کرتی ہیں ایک برق گرا دیجیے کہ اسکے سر کے دو ٹکڑے
ہو جائیں ملکہ نے پلٹ کے خواصوں کو جواب دیا تمھیں اس بات میں کیا دخل ہے کیوں اپنی بلا سے دیتی
ہو آدمی کو پہچان کے بات کرنا چاہیے نہیں معلوم کون ہے کہاں سے آیا ہے کیا کام ہے کسی شہر کا شہزادہ ہے یا کسی
اقلیم کا بادشاہ عالیجاہ ہے ان لوگوں کیواسطے ایسی باتیں زیب نہیں اور ہم اسکو کیا قتل کرسکیں گے
جب اسکو ایسی ہی کوئی بات حاصل ہے تب تو یہاں اسطرح بیخوف ہوکے آیا ہے خواصیں خاموش ہو رہیں
آپس میں اشارے کرنے لگیں ملکہ پھر بدیع الملک کیطرف مخاطب ہوئیں کہا آپکی کیا مرضی ہے جس کسکو
قتل کرنا منظور ہو قتل کیجیے اپنی راہ لیجیے بدیع الملک نے فرمایا ہم خود قتیل تیغ ابرو ہیں کسیکو کیا قتل کرینگے
ملکہ نے کہا یہ کیا فرمایا جسکا مطلب سمجھ میں نہیں آیا بدیع الملک نے فرمایا ایسے معاملے آپکی سمجھ میں کیوں
آئینگے ملکہ نے کہا صاف صاف بات کیجیے میں کنایہ اشارہ نہیں جانتی آپ یہاں کیوں تشریف لائے

ہم لوگون نے آپ کی کیا خطا کی ہی جو ہمارے خون کے پیاسے ہین بدیع الملک نے جواب دیا یہ آپکا فرمانا بیکار
ہی مجھے دھوکے مین ایک خطا ہو گئی مین نادم ہون آپ کو اجازت دی کہ آپ سزا دیجیے آپ نے شاید ایکبار
کے عرض کرنے کو خیال نہین فرمایا جو بار بار میرے مجوب کرنے کو وہی کلمات فرماتی ہین بھولی بات کو پھر یاد
دلاتی ہین اگر آپکو سزا دینا ہی مین موجود ہون اپنا خون معاف کرتا ہون آپ مجھے قتل کرین اور اگر تلوار اٹھانا
ہو تو مین خود اپنے ہاتھ سے سر کاٹ کے نثار کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکالا اور بات کی بیتکلف
آپ کی نجات کی تجویز کئے پر کیا کہا ملکہ پرچہبین کو کب صبر ہو تا دوڑکے خنجر ہاتھ سے چھین لیا دوسرا ہاتھ گلے پر
رکھ دیا آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے عرض کی اے شہریار اگر آپ ایسی باتین کرینگے تو مین واقعی جان
دیدونگی بدیع الملک نے کہا تو آپ ہی ہر بات مین طعنہ دیتی ہین مین مجبور ہون ملکہ تو اسوقت بیخود ہو گئی تھی
بے تکلف زبان سے نکلا مین شرمندگی سے کہتی تھی آپ میرے کلام کو صحیح سمجھے یہ کہکے ہاتھ پکڑے ہوئے آگے بڑھی
بدیع الملک سے کہا میرے ہمراہ تشریف لائیے آپ ہمارے یہان تشریف لائے ہین ہمکو عزت دی ہی تھوڑی دیر تشریف
رکھئے میری خطا معاف کیجیے گا مین کیا جانتی تھی کہ دل کی ایسی نازک کہ ناگوار ہی بدیع الملک نے کہا اے ملکہ اگر ایسی باتین
کہین مجھے خیال ہوتا اگر تمنے ہر بار اسکے قتل کی مثال دیکر مجھے بہت مجوب کیا مین اپنی جان دیدیتا ملکہ نے کہا اے
شہریار اب اسکو درگذر کیجیے مین بہت نادم ہوئی اب یہ فرمائیے کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہان کیون آئے
بدیع الملک نے فرمایا انشاء اللہ تعالی بیان کرونگا اپنی کیفیت دل عیان کرونگا یہ قصہ بہت طویل ہی جسوقت آپ
سنیئے گا حیرت تاسف فرمائیے گا کہ کیا باتین گذری ہین بدیع الملک کو شہ نشین پر لائی مسند پر بٹھایا عرض کی اب
اپنی کیفیت بیان فرمائیے بدیع الملک نے ابتدا سے ذکر چھیڑا ملکہ نے سب تقریر بدیع الملک کی بدل سنی کبھی
خوش ہوئی کہین پر افسوس کیا جب سب کیفیت بدیع الملک اپنی طلسم مین آنے کی بیان کر چکے آخر مین یہ کہا
کہ مین اس باغ کے اندر تلاش لوح آیا تو ملکہ نے پوچھا اے شہریار یہان تک آپکو کس نے پہونچایا بدیع الملک نے فرمایا
میرا ایک دوست ہی اسکی مدد سے اندر پہونچا ہون سب نے یہان کا پتا دیا ملکہ نے اسیری سے آزادی کی کیفیت بھی سنکر
پوچھا آپکو اسیری سے کس نے رہائی دلائی بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ خدا نے رہائی دلائی اور یہان بھی ایسا ہی جلد
کہدیا کہ خدا نے مدد کی ایک دوست کو بھیجا اسنے مجھکو باغ کے اندر پہونچایا ملکہ پرچہبین نے کہا اے شہریار اس طلسم
مین دو جگہ ساحر رہتے ہین ایک تو میرا مکان ہی اور دوسرے گلزار گمگشتان ہی اور ایک ٹھکانا اور ہی آپ نے
وہان کی نسبت بھی اجمالاً بیان فرمایا ہی کہ مجھے اسیری سے ایک ساحر نے رہائی دی ہی وہان ملکہ شاداب دختر
قیصر صاحب باطن سحر جانتی ہین اور جو آپنے بیان فرمایا کہ وہ ایک شخص کو دیوان شریر کے قید سے
چھڑایا اور بہت سے وقت پر وہ کام آیا تو ملکہ شاداب البتہ دیوان شریر کے قید مین تھین اور انکی نسبت
قیصر نے یہ شرط کی تھی کہ جو قید سے ملکہ کو چھڑا کے لائیگا اسکا عقد ملکہ کے ساتھ کیا جائیگا معلوم ہوتا ہی آپنے انکو
خرید کر لیا کیا اور قیصر نے خلاف عقد کیا کہ آپ سے انکار کیا آپنے طلسم کے فتح کرنیکا قصد کیا بدیع الملک
نے کہا ملکہ تم اچھی خیالی باتین کرتی ہو کہان مین کہان ملکہ شاداب جس وقت تمہاری زبان نے نام سنا آج تک
وہ وقت سنا مین نے جسکو قید سے چھڑایا وہ اور شخص تھا بھلا ملکہ کی قید تک مین کیونکر پہونچتا اور رہا کیون کرتا
پرچہبین نے کہا اے شہریار آپ کی باتون سے ظاہر ہوتا ہی کہ آپ ہی نے ملکہ شاداب کو رہائی دلائی اور انہین کے
فراق مین یہانتک آئے ہین یہ مصیبت عظیم اٹھائی خیر آپ کی مراد کسی صورت سے ہو آپکی محنت رائیگان نہ جائے ملکہ آپکو

ملے جائیں ارمان دل نکلیں آپکی طبیعت خوش ہو محنت و وصول ہو مدعائے دل حصول ہو بدیع الملک نے
فرمایا میں معلق ملک شاداب سے نہیں واقف ہوں یہ سب تمہارا خیال ہے کہاں میں کہاں ملک میں ایک مرد غریب وہ شاہزادی
بھلا میں ایسا حوصلہ کر سکتا ہوں تمھیں اگر مجھے ایسی باتیں بتاتیں تو میں کیا کر سکتا تھا اب تمہارے پاس بیٹھا ہوں
تم یہاں سے اٹھا دو تو میں کچھ کہہ سکتا ہوں ملکہ برجیس نے کہا اے شہریار آپکی غریبی آپکے چہرے سے ظاہر
ہے اور میں آپکو اٹھا سکوں یہ میری مجال نہیں ہاں اگر میں کسی شاہزادی ہوتی تو امارت کی راہ سے ایسا بھی کرتی
اب کیا کر سکتی ہوں میں خود اپنے تئیں بے بضاعت تصور کرتی ہوں ہمیشہ سے طلسم میں والدین ملازم رہے ہیں
اب میں ملازم ہوں آپکو اٹھا سکوں اتنی مجال نہیں ہر ایک صورت سے آپ مالک ہیں میں جیسا کہ ادب
شاہزادیکا کرتی ہوں اس سے زیادہ آپ کا ادب کرنا لازم ہے یہ کہکے مسند سے دور ہٹکے بیٹھی ہاتھ باندھ کے
باتیں کرنے لگی بدیع الملک مسکرائے کہا ملکہ تمہیں اب یقین کامل ہو گیا کہ میں نے شاداب کو رہا کیا ہے ملکہ
برجیس نے کہا اے شہریار آپ میری بات کو خلاف جانتے ہیں میں کبھی خلاف نہ کہونگی آپ نے ضرور ملک شاداب
کو رہا کیا اور اسکی وجہ سے اس طلسم میں آئے بدیع الملک نے فرمایا آپ کے اس شک کو کون رفع کر سکتا ہے ملکہ
برجیس نے کہا اگر آپ کو یہ ذکر ناگوار ہے تو میں اور باتیں کرتی ہوں یہ کہکے کنیزوں کو اشارہ کیا کہ شراب لاؤ کنیزیں لانے
ہوئیں بدیع الملک اور ملکہ برجیس میں جسوقت یہ باتیں ہو رہی تھیں اسوقت ملک شاداب بھی موجود
تھیں مگر سحر کرکے اپنے تئیں پوشیدہ کر لیا تھا کوئی نہ جانتا تھا بدیع الملک بحرف باتیں کر رہے تھے اور مرصع
آفتاب علم بھی موجود تھا یہ بھی اپنے تئیں سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے تھا اسکو بھی کوئی نہ جان سکتا تھا جب کنیزیں
محفل میں شراب لیکر آئیں ملکہ نے صراحی طلب کی ایک کنیز نے زمرد کی صراحی ملکہ کو دی ملکہ نے جام اٹھایا شراب
اونڈیلی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار نوش فرمائیے بدیع الملک نے انکار کیا ملکہ نے انکار کا سبب پوچھا
بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگوں میں یہ دستور ہے خیال اس کا فرض ہے کہ غیر مذہب کے ہاتھ سے جو شے مس ہو جائے اسکا
اکل و شرب کرنا ممنوع ہے ملکہ برجیس نے کہا پھر آپکی کیا مرضی ہے بدیع الملک نے فرمایا دین حق اختیار کرو ساحری کو
ترک کرو ملکہ برجیس نے عرض کی آپ مجھکو اپنے مذہب کے مطالب سے آگاہ فرمائیے بدیع الملک نے ملکہ کو کلمہ پڑھایا
ملکہ برجیس مسلمان ہو گئیں بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیکر نوش کیا پھر خود جام بھر کے ملکہ کو دیا ملکہ نے جام
پیا اسیطرح متواتر دو تین جام چلے نشہ کا سرور ہوا حجاب دور ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا ملکہ
برجیس نے عرض کی اے شہریار کیا اس وقت پھر ملک شاداب کا دم کا ہے جو اس بلا تکلفی سے ہاتھ بڑھایا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اب اس ذکر کو جانے دو تمہیں میری بات کا اعتبار نہیں ملکہ برجیس نے عرض کی میں آپکی
بات کو صحیح جانتی ہوں مگر اپنے کلام کے صحیح ہونے کا بھی دعویٰ کرتی ہوں بدیع الملک نے فرمایا اس ذکر کو موقوف
کرو اور باتیں کیا کم ہیں جو اسی ذکر میں صبح ہو میں صبح کو یہاں نہ ٹھہرونگا اپنے گھر جاؤنگا ملکہ نے عرض کی ابھی میں
آپ کو نہ جانے دونگی لوح کا بیٹا آسمان ہے جن ساحران نامی کہکشان کفن پوش کے یہاں موجود ہیں وہ دیکھ کر
لوح آپ کو دینگے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا اپنا فضل کریگا لوح مل جائیگی لشکر بھی میرا سب یہاں اسیر
ہوا اسکو رہا کرنا ہے ملکہ نے لشکر کی جو کیفیت سنی عرض کی اے شہریار لشکر قیصر صاف باطن کے پاس بھیجا گیا ہے
سب لوگ اسیر ہو کے یہاں آئے تھے کہکشان کفن پوش نے سب کو طوق و زنجیر پہنا کے قیصر صاف باطن کے
پاس بھیجدیا بدیع الملک کو افسوس ہوا فرمایا اے ملکہ میں اگر جانتا تو ابھی یہاں نہ آتا پہلے اپنی فوج کو رہا

کرتا پھر یہاں آنے کا ارادہ کرتا ملکہ برجیس نے عرض کی آپ دو تین روز یہاں تشریف رکھیے ابھی کہکشان کو آپکی بھی
تلاش ہو اگر وہ آپکو دیکھے گا تو ضرور قصد جنگ کریگا آپ تنہا ہین کیونکر اُسکا مقابلہ کیجیے گا اور اگر آپ کے ہمراہ
آپکا لشکر بھی ہوتا تو بھی وہ سحر کر کے آپسے مقابلہ کرتا آپ مجبور رہتے بدیع الملک نے فرمایا اب ایک لمحہ
مجھے ٹھہرنا دشوار ہے ممکن نہین جو مین دو تین روز یہان قیام کرون ملکہ برجیس نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک
نوجوان نے قبول نہ کیا ملکہ مجبور ہو گئین شب بھر یہی باتین رہین جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار نے
ملکہ سے اجازت چاہی ملکہ بہت غمگین ہوئین کئی بار کہا اے شہریار آپ جانتے ہین وہ لوگ ساحر ہین آپ
اُنسے کیونکر مقابلہ کیجیے گا بدیع الملک نے کہا ملکہ خدا ہر حال مین ہمارا حامی ہے سب آفتون سے وہی ہمکو
بچائیگا ملکہ نے جب خیال کیا کہ شاہزادہ کسیطرح نہ مانیگا مجبور ہو کر کہا اے شہریار آپ تشریف لے جائیے مگر
ساحرون کے مکر سے اپنے تئین بچائیے گا مین بھی دفعتاً فوقتاً حاضر ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا تمھارے
آنے کی کوئی ضرورت نہین ہے ایسا قصد نہ کرنا مجھے سوائے خدا کے کسی کی مدد درکار نہین ہے ملکہ نے کہا اے شہریار
میری کیا مجال جو آپ کی مدد کر سکون مگر بے آپ کے دیکھے مجھے چین نہ آئیگا اس لیے حاضر خدمت ہونگی
بدیع الملک نے فرمایا مین اسکو بھی برا سمجھتا ہون مگر تمھین اختیار ہے یہ کہکر برجیس کے باغ سے باہر آئے
ملکہ نے سب چیزے بدیع الملک کو بتا دیے تھے بدیع الملک کہکشان کفن پوش کے مکان کی طرف روانہ
ہوئے ملوک فام ناظرین رہے کہ مریخ آفتاب علم اور ملکہ شاداب بھی بدیع الملک کے ہمراہ ہین مگر یہ لوگ
اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے ہین ملکہ شاداب کی عجب حالت ہے جو وقت ہے عرض کی جائیگی اور مریخ
آفتاب علم اپنے دل مین کہتا ہے کہ بدیع الملک کے اقبالمند ہونے مین شک نہین کیسے مرحلے پر سے آئے
سلامت پھر ملنے خدا نے فضل کیا ملک مرحلہ فریفتہ ہو گئی ان لوگون کے یہ خیال ہین مگر بدیع الملک نوجوان
اپنے دل مین خیال کرتے ہین کہ یہ راز برجیس پر کیونکر ظاہر ہوا کہ مین ملکہ شاداب کے فراق مین بیتاب ہون اور
مین اس سے تعلق دلی رکھتا ہون کبھی خود ہی جواب دیتے ہین کہ مین نے جو ملکہ کی رہائی کی کیفیت بیان
کی تو طرز بول دیا تھا مگر برجیس عاقلہ ہے سمجھ گئی اور یہان کا آنا یہ بھی اُسنے خیال کیا کہ بے مدد کسی ساحر کے یہان
آنا دشوار تھا جب یہ خیال آتا ہے کہ ملکہ شاداب نے منع کر دیا تھا اور اب یہ راز اُنیر بھی افشا ہو جائیگا تو وہ کیا
کہین گی بدیع الملک محجوب ہو جاتے ہین یہ سوچتے ہوئے مکان کہکشان کے قریب پہونچے دیکھا ایک
قلعہ آہنی مکان کہکشان کے سامنے بنا ہے اس قلعہ پر فوج بھی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک اور آگے بڑھے
کہکشان کے مکان پر پہونچے پھاٹک پر لوگ بیٹھے تھے اُنھون نے جو بدیع الملک کو آتے دیکھا سب
کھڑے ہو گئے بدیع الملک کو روکا شاہزادے نے کہا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اس سے
کچھ باتین ضروری کرنا ہین سب نے کہا ہم آپ کی اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا ویسا کیا جائے گا بدیع الملک
نے کہا جلد جاکے اطلاع کرو جسقدر لوگ وہان جمع تھے اُنمین سے چند شخص اندر گئے کہکشان اسوقت ساحرون
سے باتین کر رہا تھا کہ طلسم کشا کا پتہ نہ ملا کہ وہ کیا ہو گیا ساحر کہتے تھے جہان ہوگا اُسکو بھی ڈھونڈھ کے پیدا کرینگے
کہ چوبدارون نے کہکشان کو سلام کر کے کہا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوئے دردولت پر حاضر
ہے ایسا جوان صاحب شوکت وشان آجتک نگاہ سے نہین گذرا آپ سے کچھ باتین کرنے کو کہتا ہے کہکشان
نے کہا ارے طلسم کشا نہ ہو یہ کہکے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا چوبدارون کے ہمراہ باہر آیا بدیع الملک پر جو نگاہ

بڑی ہی رعب چھا گیا ساحرون سے کہا آپ لوگ اس سے کلام کرین مین بات نکرونگا ساحر آگے بڑھے بدیع الملک
سے کہا اے جوان تو کون ہے یہان کیونکر آیا ہے بدیع الملک نے فرمایا مین کہکشان کفن پوش کے پاس
گیا ہون اسکے پاس اس طلسم کی لوح ہے اگر وہ لوح دینا گوارا کرے تو مین لوح لیکر واپس جاؤن طلسم مین اگے
بہت جگہ مقابلہ پڑینگے بہت عرصہ ہوتا اچھا نہین ہے ساحرون نے کہا اے جوان تو عقل سے خلاف بات
کرتا ہے تنہا آکر لوح مانگتا ہے بھلا تمام دنیا کو اپنے ہمراہ لاکر لوح حاصل کر تو بھی ہم جانین کہ تو بڑا مرد ہے بدیع الملک
نے فرمایا جو انبوہ کے بھروسے پر کام کرتے ہین وہ مرد نہین ہو سکتے مین تنہا لوح نہ لے سکون گا تو مجمع کثیر
اپنے ہمراہ لاکر تم سے مقابلہ کرونگا ساحرون نے کہا جب زندہ یہان سے جاؤگے تو مجمع کثیر اپنے ہمراہ لیکر آنا
بدیع الملک نے فرمایا کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکالنا ورنہ سزا پاؤگے بہت پچھتاؤگے ساحرون نے جو
یہ کلمہ بدیع الملک سے سنا پڑھ پڑھ کے سحر کیا بدیع الملک کے پاس تحفہ جات موجود تھے سحر نے تاثیر نہ کی ساحر
حیران ہوے بہت سے سحر کیے مگر بدیع الملک پر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب ساحرون نے دیکھا کہ
بدیع الملک پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے تو کہکشان سے کہا تم حکمت کے تحفہ جات صرف کرو سحر اس جوان پر
اثر نہین کرتا کہکشان نے بہت سے تحفہ جات حکمت صرف کیے مگر بدیع الملک پر کسی نے اثر نہ کیا
کہکشان حیران ہوگیا ساحرون سے کہا اب کیا ہو سکتا ہے اس پر تو حکمت بھی کام نہین کرتی ساحرون نے کہا یہ
طلسم کشا اصلی ہے اب شرط تنہائی بھی پوری ہوگئی نہین معلوم یہ بیابان خاک کیونکر آیا ہے ورنہ کسکی مجال تھی جو گلزار
کے اندر آ سکتا کہکشان نے کہا سوا اسکے کہ مین فوج کو اطلاع کراؤن اور وہ سب لوگ اسکو آکر گرفتار کرلین اور کیا ہو سکتا
ہے ساحرون نے کہا یہ بہت اچھی بات ہے فوج اگر یہان آجائیگی تو یہ ابھی گرفتار ہوجائیگا کہکشان نے اپنے
ملازمین سے کہا تم لوگ جلد جاؤ اور اس حادثہ کی اطلاع لشکر مین کرو اور کہو کہ جلد لشکر یہان آئے اگر عرصہ ہوجائیگا
تو یہ جوان قیامت برپا کردے گا اس کی تھوڑی سی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ ہم لوگون کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا
ہے جلد فوج کو لاؤ ملازمین یہ بات سن کے وہان سے روانہ ہوے یہان کہکشان نے بدیع الملک سے کہا
اے جوان اگر تجھے اپنی جان کی حفاظت منظور ہے تو واپس جا یہان کے عجائب وغرائب ابھی تو نے نہین دیکھے
ہین اگر ایک اشارہ کردون تو ابھی جلکر خاک ہوجائے پتہ بھی نہ ملے مجھے تیری جوانی پر افسوس آتا ہے اسوجہ سے
ایسا کہتا ہون بدیع الملک نے کہا اے کہکشان مین موجود ہون جو تو نے میرے واسطے برائی تجویز کی ہو
اٹھا نہ رکھ کہکشان نے جواب دیا ابھی مین فوج کو آگر بلاؤن اور فوج والے ایک ایک چٹکی خاک کی ڈالدین تو تیرا
پتہ نہ معلوم ہو بدیع الملک نے فرمایا پھر تجھکو کون مانع ہے کہکشان نے کہا اے جوان جہالت کو دخل نہ دے یہان
سے واپس جا بدیع الملک نے فرمایا خبردار اب یہ کلمہ زبان سے نہ نکالنا مین ہرگز نہین جاؤنگا تجھسے
لوح لیکر پلٹونگا کہکشان نے کہا لوح کا ملنا دشوار ہے ایسا خیال نہ کر بدیع الملک نے فرمایا جو تجھسے
ہوسکے تو کر یہ کہکے آگے بڑھے کہکشان ڈر کے پیچھے ہٹا اتنے عرصے مین فوج بھی آگئی کہکشان نے چلا
کے کہا اے لشکریو اس جوان کو لینا خبردار جانے نہ پائے لشکری بدیع الملک پر تلوارین کھینچکر ٹوٹ
پڑے بدیع الملک نے بھی تلوار میان سے لی پشت و پہلو سے ہوشیار ہو کے جنگ کرنے لگے یہ کیفیت
ملکہ شاداب اور مریخ آفتاب علم نے جو دیکھی یہ لوگ اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوے
تھے یہ حال جو دیکھی تاب نہ رہی پہلے مریخ آفتاب علم نے ایک جانب جاکر اشارہ کیا بہت سے سپاہیون

سے سر اُڑ گئے بہت سے سوار گھوڑون سے گر کے مرے ملکہ شاداب نے جو یہ کیفیت دیکھی مریخ آفتاب علم تو
اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوے تھا ملکہ کو نظر نہ آیا مگر خیال ملکہ کو یہ ہوا کہ شاید ملکہ پر جبین نے ان سوارون کو قتل
کیا یہ سوچ کے ملکہ شاداب نے بھی ایک جانب اشارہ کیا دو تین سو جوانون کے سر اڑے مریخ نے جو یہ کیفیت
دیکھی پھر سحر کیا زیادہ آدمی مرے گرے ملکہ نے پھر سحر کیا اس سے زیادہ آدمی قتل کیے اسی بحث مین لشکر تمام
ہو گیا مگر اس لڑائی مین بدیع الملک کو ثابت ہوا کہ یہ لوگ اسلحہ سے قتل ہوے ہین اور بدیع الملک نامدار
نے بھی بہت سے سوارون کو قتل کیا تھا کہکشان وغیرہ کو بھی یہی گمان ہوا کہ اس جوان نے اتنے آدمی قتل کیے
جب فوج تباہ ہو گئی اور کوئی باقی نہ رہا تو بدیع الملک کہکشان کفن پوش کیطرف چلے کہکشان نے ساحرون
سے کہا اس جوان سے بچانا اگر یہ مجھ پر آجائے گا تو غضب ہوگا ساحرون نے کہا ہم اس وقت اس خیال مین ہین
کہ اپنی جان کیونکر بچائین یہ کہہ رہے تھے کہ بدیع الملک قریب کہکشان پہونچ گئے کہکشان سحر کرکے غرق
زمین ہونا چاہتا تھا تا کمر زمین مین غرق ہو گیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان نے بڑھ کے اسکا ہاتھ پکڑا جھٹکا دیا کہ زمین سے
باہر آیا بدیع الملک نے فرمایا اے کہکشان اب شناخت مین خدا کی کیا کہتا ہے کہکشان نے کہا او طلسم کشا مین اگر قتل
بھی ہو جاؤنگا تو تیرا دعا پر نہ آنے گا مین ہرگز مسلمان نہونگا بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکال کے اسکے گلے پر پھیرا یہ
کردینی حق تھا خنجر کی باڑھ مڑ گئی تھی بدیع الملک کو اسوقت غصہ تھا اسکو گرا کے سینہ چیر ڈالا کہکشان مرگیا
اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام مین کہکشان کفن پوش ہوں افسوس مارا ندیم و جہان دادم و بہ مطلب
خود نرسیدم بدیع الملک آگے بڑھے تھے کہ شاداب نے سامنے آکے کہا اے شہریار آپ کہان جاتے ہین لوح اوسکی
پیشانی مین ہے جلد پیشانی کو چاک کرکے لوح لیجیے ورنہ اور ساحران مفسد اسکی پیشانی سے لوح نکال لے جائینگے
بدیع الملک نے دیکھا ملکہ کی عجب حالت ہے بال سر کے پریشان ہین آنکھوں مین آنسو بھرے ہین چہرہ اُترا ہوا ہے
غصہ بھی معلوم ہوتا ہے بدیع الملک نے کہا ملکہ خیر تو ہے اس وقت تمہاری کیا حالت ہے ملکہ نے عرض کی یہ وقت
ایسا نہین ہے جو مین آپ سے کہون آپ لوح لیجیے اسکے بعد مین عرض کرونگی بدیع الملک نے فرمایا مین
جبتک تمہاری کیفیت نہ سُن لونگا تب تک لوح نہ لونگا ملکہ نے کہا مجھے ایسا ہی صدمہ عظیم پہونچا ہے اسکی وجہ سے
میری یہ حالت ہو گئی ہے والد نے میرے تئین قید خانہ مین رکھا تھا اس وجہ سے یہ کیفیت ہے بدیع الملک نے
فرمایا انشاء اللہ اسکا عوض مین قیصر سے لونگا یہان تو بدیع الملک اور ملکہ مین یہ باتین ہو رہی تھین کہکشان
کفن پوش کا لاشہ جو سامنے پڑا تھا اسکے مرنے سے جو عمارتین سحر کی گلزار مین تھین سب گرین ملکہ پر جبین جو
باغ مین تھین انھون نے جو یہ کیفیت دیکھی سمجھ گئین کہ بدیع الملک نے کہکشان کو قتل کیا یہ سوچ کے انھین
کہ ایسا نہو لوح کے بارے واقف ہون کیطرف اور چلے جائین اس سے بہتر یہ ہے کہ جا کر آگاہی دون فوراً تخت
منگایا تخت پر بیٹھ کے کہکشان کے مکان کی طرف روانہ ہوئین اس وقت آکے یہ دیکھین کہ ملکہ شاداب بدیع الملک
سے رخصت ہو کر جایا چاہتی تھین ملکہ پر جبین نے ملکہ شاداب کو اس تعجیل مین نہ دیکھا فوراً اپنا تخت اتار کے
بدیع الملک کے پاس آئین کہا اے شہریار مبارک ہو کہ لوح دار جادو کو آپنے قتل کیا اتنا کہتے خیال جو کیا
تو شاداب کو اپنے سامنے پایا ملکہ پر جبین کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا بدیع الملک بھی شرمندہ ہوے
ملکہ شاداب نے کہا اے شہریار لوح پڑھ کے نکال لیجیے پھر جو مزاج مین آئے کیجیے گا بدیع الملک بھی سوچے
کہ ایسا نہو بیان بحث بڑھ جائے اور لوح ہاتھ نہ آئے تو محنت رائگان ہو یہ سوچ کے کہکشان کی لاش

کے قریب آئے پیشانی اسکی چاک کی لوح نکالی بدیع الملک نے دیکھا ایک تختی الماس کی نہایت بیش قیمت
اسپر یاقوت سرخ سے بخط نسخ لکھا ہوا ہے ہذا لوح طلسم مرآۃ العدم بدیع الملک نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکے لوح گلے مین ڈالی وہان سے پلٹ کے آئے ملکہ شاداب نے مہرجبین سے کہا بوا انہین کہتین کہ
مبارک ہو شاہزادے نے لوح پائی ہے تمہین مبارکباد دینا ضرور ہے ملکہ مہرجبین نے کہا شاہزادی صاحب ایکبار
مین نے مبارکبادی دی ابکی آپ بھی فرمایئے کہ مبارک ہو ملکہ شاداب نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے تم ہی
مبارکباد دو وہ مبارکباد دو وے جو خوش ہو مین مبارکباد کیون دون ملکہ مہرجبین نے کہا ہم تو شاہزادے کے
دوست ہین ہم تو سو بار مبارکباد دین گے آپ کو کیون خوشی ہو گی بلکہ دل جلنے کا ملال ہوا ہو گا اگر خدانخواستہ
انکے دشمن لوح نہ پاتے تو آپ البتہ خوش ہوتین ملکہ شاداب نے کہا او مہرجبین تجھے بہت باتین بنانا آیا نہ
جانا کہ تم اس وقت شہریار کے پاس کھڑی ہو مہرجبین نے کہا مین جانتی ہون کہ آپ کو بہ نسبت میرے شاہزادے پر
زیادہ دعوے ہے اور آپ مرتبے مین بھی مجھسے ہر طرح زیادہ ہین مگر جیسا آپ نے فرمایا اسکا جواب مین نے عرض کیا
اور جو کچھ فرمایئے گا اسکا جواب پایئے گا ملکہ شاداب نے کہا تیری کیا مجال ہے جو مجھکو جواب دے سکے ملکہ مہرجبین
نے کہا اسوقت کوئی جاننے والا نہین ہے جو مزاج مین آئے فرمایئے اگر جاننے والون کے سامنے آپ یہ کلمہ کہین تو
اسکا جواب پائین اگر آپ کو دعوے ریاست آج سے ہے تو مجھے بھی آپکے والد ماجد کی سلطنت سے قبل اس
طلسم کی حکومت کا دعوی ہے آپ کا زمانہ ہین اگر حال خلاصہ کہون گی تو آپ شرمندہ ہونگی شاداب
خاموش ہو رہین مگر بدیع الملک اس کیفیت کو سنکر حیران ہوے کہ مہرجبین نے کیا بات کہی اور شاداب
کیون خاموش ہوئی مگر کچھ نہ کہہ سکے ملکہ شاداب اور ملکہ مہرجبین سے بڑی دیر تک صحبت رہی جب دن تمام ہوا تو
بدیع الملک نے کہا مین اب جاتا ہون نہین معلوم لشکر پر کیا گذری ہو جبتک اپنے لشکر کو قید سے نہ چھڑا دونگا
مجھے چین نہ آئے گا ملکہ شاداب نے کہا تخت موجود ہے آپ ملکہ مہرجبین کو اپنے ہمراہ لیکر تخت پر بیٹھے باغ مین جا کر
افریگار مہرجبین کو وہین چھوڑ دیجئے گا آپکا جہان جی چاہے تشریف لے جایئے گا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو اس
قسم کی باتین بالکل بری معلوم ہوتی ہین ایسے جھگڑے تمہین سے خوب فیصل ہوسکتے ہین مجھکو تخت کی ضرورت
نہین ہے تم تخت اپنے ساتھ لاؤ نا مین نہین معلوم کس طرف جاؤن میرا جانا لوح کے حکم پر موقوف ہے جسطرف کا حکم
لوح سے ملیگا وہ کرونگا ملکہ مہرجبین نے کہا اے شہریار یہان فتح ابھی بہت باقی ہے خزانہ وافر ہے یہ سب آپ کیون
چھوڑتے ہین قلعہ پر تشریف لے جایئے وہان فوج موجود ہے خزانہ ہے تحفہ جات ہین سب پر قبضہ کیجیے بدیع الملک
نے فرمایا مین لوح کل دیکھونگا جو ہدایت ہوگی وہ کرونگا ملکہ مہرجبین نے عرض کی پھر آج یہان تشریف رکھیے صبح
کو لوح کے احکام پر عمل فرمایئے گا ملکہ شاداب نے کہا صاف کیون نہین کہتین کہ کہین تشریف نہ لے جایئے
یہین رہیے ملکہ مہرجبین نے جواب دیا کہ آپ کو اگر یہی منظور ہے کہ شاہزادے کو اپنے ہمراہ لے جایئن تو خلاصہ
کیون نہین کہہ دیتی ہین کہ میرے ہمراہ چلیے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون نے بیہودہ باتین شروع کین
کہ عرصہ ہوتا ہے مین جاتا ہون ملکہ شاداب نے کہا آپ سے مین نے ایکبار گزارش کی کہ تخت موجود ہے آپ
جہان جاہین تشریف لے جایئن اور ملکہ مہرجبین کو بھی اپنے ہمراہ لیے جایئن بدیع الملک نے فرمایا مین آج
شب بھر عبادت الہی مین بسر کرونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو ہدایت ہوگی اسپر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے کہا یہان
کی عبادت کہان کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا کسی گوشہ تنہائی مین جا کر عبادت کرونگا ملکہ خاموش ہورہین بدیع الملک

آگے بڑھے مگر یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو ملکہ شاداب اور ملکہ پرجبیں مین بات بڑھ جائے اور نوبت سحر کی آئے
تو غضب ہوگا اس خیال سے بہت پریشان تھے مگر وہان سے صبر کیے ہوے چلے آپنے قریب ایک
کوس کے آکر ایک نخلستان ملا بدیع الملک ایک نخل کے نیچے جا کر بیٹھے تمام شب اسی نخل کے نیچے
بسر کی صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے اور طلسم کشا کو بیچ ملے تو
لازم ہو کہ اپنے تئین قلعہ گلزار پر پہونچائے وہان اسباب برائے طلسم کشا رکھا ہو اُس اسباب پر قبضہ کرے
فوج موجود ہو اُسکو ہمراہ لیکر قلعہ طلسمی کی جانب روانہ ہو پھر جو ضرورت پیش آئے لوح دیکھے بدیع الملک
قلعہ گلزار کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت ملکہ شاداب و ملکہ پرجبیں کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نوجوان روانہ ہوے تو ملکہ پرجبیں نے ملکہ شاداب سے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے
میرے یہان تشریف لے چلیے استراحت فرمائیے شاہزادہ قلعہ گلزار کی طرف گیا ہے یقین ہے دو ایک روز
مین لشکر لیکر واپس ہو ملکہ شاداب نے جواب دیا کہ مین آپ کے یہان جا کر خلل انداز صحبت عیش
ہون اب شاہزادہ آپکے یہان جائے گا میرے جانیکی کیا ضرورت ہے ملکہ پرجبیں نے جواب دیا آپکے
عذر کا منشا میری سمجھ مین آیا اب یہان سے شہریار کے پاس جائینگی اُنکو اپنے ہمراہ لیکر باغ کیطرف
روانہ ہونگی بسم اللہ آپ تشریف لے جائیں مین مانع نہین ہو سکتی ملکہ شاداب کو غصہ آیا کہا ہم ایسا ہی
کرین گے اگر آپکو ہم سے زیادہ استحقاق ہو آپ روک لین ملکہ پرجبیں نے کہا آپکو زیادہ استحقاق
ہو مدت سے آپ سے رسم ہو دیوان قہر نے قید سے آپکو چھڑوا دیا آپ نے اُنکو رہائی دی علاوہ اسکے
بہت سی جگہ اُنکی مدد کی ہیں تو محض شرط مہمانی اُنسے بجا لائی خاطر آپکی زیادہ منظور ہوگی ملکہ شاداب
نے کچھ جواب نہ دیا سحر کر کے بلند ہوئین تخت ہوا پر ٹھہرا تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئین اپنے باغ کی سمت
چلین ملکہ پرجبیں اپنے باغ کی طرف روانہ ہوگئین ان دونون کا ذکر وقت پر چند مدت ناظرین والا تمکین کے کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی بیان کی جاتی ہے

کہ ملازمین کہکشان کفن پوش جوان سبکو قید آہن پہنا کے لے چلے ان سب کو یہ گمان تھا کہ قیصر صاف باطن
اپنے مکان پر ہے یہ سمجھ کے سب آگے چلے قیصر کے مکان پر آئے یہان سب کیفیت قیصر کے سفر کی سنی سب نے
ایک روز یہان قیام کیا دوسرے روز سب قیدیون کو لیکر قیصر کی تلاش مین روانہ ہوے دس
روز تک ان لوگون نے شب کو کہین قیام نہین کیا گیارھوین روز قیصر سے دربند صفیہ پر ملاقات ہوئی
ملازمین کہکشان قیصر کے پاس آئے قیصر کو نامہ کہکشان کفن پوش کا دکھایا سب قیدیون کو پیش کیا
قیصر بہت خوش ہوا اپنے وزرا کو بلایا کہا خداوند جمشید نے سبکو گرفتار کرا دیا مگر ابھی طلسم کشا نہین گرفتار ہو
وہ بھی اسیر ہو جائے گا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اُسکی عزت بڑھاؤنگا اُسنے بڑا کارنمایان
کیا ہو خط مین لکھا ہو کہ اگر آپ ان کو اسیر کیجیے گا تو آپکی خوشی اور اگر قتل کرنے کا ارادہ ہو تو ان
اسیرون کو میرے پاس روانہ فرمائیے مین انھین اذیت شدیدہ دیکر قتل کر دونگا مین قیدیون کو لیکر

اسکے پاس جاتا ہون جو کچھ وہ کہیگا اسکا کہنا قبول کرونگا سب اسیرون کو اپنے سامنے بلایا جب پہلوانان
گردستان اسکے سامنے آئے تو اسنے پوچھا تمنے طلسم کشا کی اطاعت کیونکر قبول کی پہلوانون نے کہا ہمین طلسم کشا
نے زیر کیا ہے اُسکی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا تمہین طلسم کشا نے کسطرح زیر کیا پہلوانون نے سب کیفیت
بیان کی قیصر کو تعجب ہوا گرگین وزشت چنگال کو بلایا کہا طلسم کشا کی حقیقت سنو پھر پہلوانون نے
مقابلہ کی کیفیت بیان کی گرگین نے کہا تمہین شرم نہین آتی جو اپنے زیر ہونے کی کیفیت بیان کرتے ہو
پہلوانون نے کہا اگر ہم کسی ذلیل و حقیر سے زیر ہوتے تو البتہ شرم کی بات تھی جب ایسے شخص سے زیر
ہوے کہ جو نہنگ بحر شجاعت ہے کوئی اُسکا ہم نبرد نہین ہے تو ہمین اپنی کیفیت بیان کرنے مین شرم کی کیا بات
ہے اگر وہ آئیگا اور تمسے مقابلہ ہوگا تو حال کھل جائیگا گرگین نے کہا بھلا مین اس سے مقابلہ کیون کرونگا
تم لوگونکو اپنے یہان سب مین حقیر جانتا تھا اس وجہ سے اسکے مقابلہ کیواسطے بھیجدیا تھا مین کیفیت جنگ
دیکھنے کو شہنشاہ کے ساتھ آیا ہون اور مقابلہ مین کس سے کرونگا کوئی میرا مد مقابل آج تک خلق ہی
نہین ہوا ہے پہلوانون نے جواب دیا جسوقت شہریار سے مقابلہ پڑیگا تو حال کھل جائیگا گرگین نے
چاہا انکو قتل کرے مگر قیصر نے منع کیا کہا یہ رگ جبتک کہکشان کے پاس نہ پہونچ لین اُسوقت تک
انکو قتل کرنا اچھا نہین ہے کہکشان کفن پوش انکو اپنے ہاتھ سے بتکلیف دیگر قتل کریگا گرگین خاموش
ہو رہا قیصر نے سب قیدیون کو اُسکے ٹھکانے پر روانہ کیا آپ اپنی بارگاہ مین آیا شب بھر مرحلہ صفیر
پر مقیم رہا صبح کو سبکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب حال بدیع الملک کا عرض کیا جاتا ہے

کہ شاہزادہ جو لوح دیکھکر روانہ ہوا تو قلعہ وہان سے قریب تھا تھوڑی دیر مین قلعہ کے قریب پہونچا لوگ
جو قلعہ پر موجود تھے اُنھون نے بدیع الملک نوجوان کو آتے ہوے دیکھا قلعہ کے اندر جاکر اطلاع کی کہ جس شخص
نے کہکشان کفن پوش کو قتل کرکے لوح لی ہے وہ آتا ہے مگر تنہا ہے لوح طلسم گلے مین پڑی ہے قلعہ مین جو لشکر
موجود تھا سب مسلح ہو کر اس ارادے سے باہر آیا کہ طلسم کشا کو روکین قلعہ پر نہ آنے دین لیکن بدیع الملک
قریب خندق پہونچے دیکھا تختہ خندق گرا ہوا ہے بدیع الملک نوجوان بے خوف خندق کے پار پہونچے لشکر
نے بڑھکے روکنا چاہا شاہزادے نے تلوار میان سے لی لشکر ٹوٹ پڑا بدیع الملک بھی نہنگانہ [illegible]
جنگ کرنے لگے جسکو صف سے آگے بڑھتے دیکھا اسکو خاک پر گرا دیا جو پہلوان دعوے کرکے آیا اسکو
قتل کیا تھوڑی دیر مین قریب نصف لشکر کے قتل کیا یہ کیفیت دیکھکر فوج کے حواس جاتے رہے
آپس مین صلاح کی کہ اس جوان سے لڑنا اچھا نہین ہے اگر تھوڑی دیر اور لڑینگے تو یہ سب کو قتل
کریگا اور اگر انصاف کیا جائے تو ہم لوگ اسکی جنگ کیواسطے نہین ہین ہمین تو یہ حکم ہے کہ جب طلسم کشا
لوح لے لے تو اسکی اطاعت کرین ہمین اسکی اطاعت کرنا ضرور لازم ہے یہ سوچ کے سب نے امان کی
طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب لشکر ہاتھ باندھکر خدمت بدیع الملک مین حاضر ہوا
شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا لشکری بدیع الملک نوجوان کو قلعہ کے اندر لائے قلعہ مین ایک جانب
ایک درجہ نہایت نفیس بنا تھا اُسمین اسباب راحت مہیا تھا ایک تخت بچھا تھا تاج تخت پر رکھا تھا لشکریون نے

عرض کی یہ تاج و تخت آپکو مبارک ہو تخت پر تشریف فرما ہوجیے بدیع الملک نے کہا مین تخت پر بیٹھون میرے واسطے عیب ہی یہ کہکے ایک دنگل زرین پر جلوہ افروز ہوے سب لشکری خدمت مین حاضر ہوے عرض کی اے شہریار اگر مزاج مین آئے تو اسیوقت تشریف لے چلیے ورنہ آج کی شب یہان آرام فرمائیے کل صبح کو خزانہ مین تشریف لے چلیے گا وہان جو جو تحفہ جات موجود ہین وہ لیجیے سلاح نہایت عمدہ آپکے واسطے ایک مدت سے رکھے ہین ایک سب صبا رفتار بھی وہین ہی یہ سب آپ کے واسطے ہی بدیع الملک نے فرمایا کل چلونگا اُس روز بدیع الملک وہین مقیم رہے دوسرے روز لشکریان اپنے ہمراہ لیکر خزانہ کی طرف روانہ ہوے خزانہ مین آکر پہلے سلاح خانے مین گئے دیکھا ایک صندوق طلائی مقفل رکھا ہی کنجی بھی قفل مین لگی ہی بدیع الملک نے اُس صندوق کو کھولا خادم آسے صندوق سے چار کشتیان سلاح کی نکالین شہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک کشتی مین ایک زرہ جسمین چاندی سونے کی کردیان جڑی ہی بدیع الملک نامدار زرہ دیکھکر خوش ہوگئے خادمون سے اشارہ کیا اسکو ہمراہ لیلیے چلو دوسری کشتی کا کشتی پوش ہٹایا دیکھا تلوار نہایت عمدہ رکھی ہی بدیع الملک نے تلوار کو بھی قبضے مین کیا کل سلاح اُس صندوق سے نکال کر خادمون کو دیئے کہا اسکو ہمراہ لے چلنا اور سب خزانہ کی نسبت حکم دیا کہ جب ہم یہان سے چلین گے تو ہمارے ہمراہ جائیگا وہان سے باہر تشریف لائے لازمون نے عرض کی مرکب حاضر کرین بدیع الملک نامدار کھڑے لازم روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین ایک مرکب کوہ کفل لیکر حاضر ہوے بدیع الملک گھوڑے کو دیکھکر بہت خوش ہوے گردن پر ہاتھ پھیر کے سوار ہوے قلعہ مین تشریف لائے دو روز وہان قیام فرمایا تیسرے روز حکم دیا کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین ہم کل یہان سے کوچ کرینگے قلعہ طلسمی کیطرف جائینگے اپنے لشکر کو چھڑائینگے سب نے سامان سفر درست کیا بدیع الملک نوجوان نے دوسرے روز با جاہ و حشم لشکریان ہمراہ لیکر طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا انکو راہ مین چھوڑے کہ ذکر انکا بجد ستا مین وقت پر کیا جائیگا

دوکلمہ داستان جلالت عنوان ملک ساہرج بن قاسم روانہ ہونا ایرج نامدار کا جانب طلسم چہل پیکر اور پہونچنا سرحد طلسم مین ملاقات ہونا خواجہ نور الزمان درویش سے اور حاصل ہونا جامہ سلیمانی کا اور داخل ہونا طلسم مین باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا دے شراب عنبر بیز
رہا تیغ زبان کا مان سے گئے
ہوا ساقی جو مجھپہ تیرا اکرم
کہ بجے اور قوت تحریر
لکھون وہ داستان جنگ و جدال
ہون مضامین جدید اور نفیس
جس جگہ حسن و عشق کا ہو بیان
درد دل کی کہین حکایت ہو

جس سے تیغ زبان اور ہو تیز
بنگئی میری نئی تقریر
مین نے دکھلایا خوب زور قلم
نشئہ مین جو رہون جس دم
جس سے ظاہر ہو میری طبع کا حال
کرون جس جا پہ حال جنگ رقم
ہو وفا و جفا کا حال عیان
کہین جور حبیب کا ہو بیان

اتنو جا سد بھی مجھکو جان سے گئے
سر دشمن کے واسطے شمشیر
آج پھر دے شراب پر تاثیر
تیغ کی طرح سے اُٹھا دون قلم
ہو عبارت فصیح اور سلیس
کار رستم دکھائے میرا قلم
جور افلاک کی شکایت ہو
عاشقون کی کہین وفا ہو بیان

ہو کسی جا شکایت فرقت
بزم غم کا کہیں پہ ہو سامان
لطف اس داستان میں ایسا ہو
رشک سے بے جگری عدو ہوں جل
ناظرین جس جگہ نگاہ کریں

اور کسی جا حکایت وصلت
کہیں حال طلسم ہو تحریر
دنگ حاسد ہوں دیکھ کر جسکو
لفظ تک بھی جو داستان میں ہو چست
وجد میں آکے واہ واہ کریں

محفل عیش کا ہو گاہ بیان
کہیں جادو کا حال ہو تسطیر
لکھوں ایرج کی جنگ وہ حال
ہوں مضامین ایسے چست و درست

چہرۂ راقمان احوال شجاعت و تحریر ان مضامین بہت حال شوکت آل ایرج نوجوان میں یوں خامہ فرسائی فرماتے ہیں شعر لکھتے ہیں نشان نیک آل ایرج نوجوان کی جنگ کا حال بد ناظرین با تمکین کو یاد ہوگا کہ کمترین نے قبل عرض کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ آصف انجم طلعت اور شاہزادہ سکندر رخ لقا اور نور الدہر اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور رستم ثانی اور خواجہ عمرو ثانی اور ایرج نوجوان یہ سب سردار صاحبقران سے رخصت ہو کر ایک ایک طلسم کی جانب روانہ ہوئے بدیع الملک پر جو کیفیت گذری وہ تحریر کی گئی اور جو حال باقی ہے انشاء اللہ تعالی وقت پر تحریر کیا جائے گا

## اب کیفیت ایرج نامدار کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب طلسم جبل پیکر روانہ ہوئے دو روز کے بعد سفر دریا پیش آیا شاہزادے نے کشتیاں طلب کیں مع فوج کشتیوں پر سوار ہو کے جانب طلسم جبل پیکر روانہ ہوئے دس دن تک دریا میں رہے گیارہویں روز کشتیاں ساحل پر پہنچیں سب لوگ کشتیوں سے اترے ایرج نامدار نے حکم دیا کہ بارگاہیں استادہ کی جائیں خادموں نے اسی وقت بارگاہیں استادہ کیں ایرج نامدار اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر ایرج نامدار کی بارگاہ میں آئے سب نے عرض کی اے شہریار طلسم جبل پیکر یہاں سے بہت نزدیک ہو گئے ہیں دس دن کی راہ ہے بدیع الملک نے فرمایا ابھی دو منزلیں اور باقی ہیں جب دو منزلیں طے ہو جائینگی تب دس دن کا راستہ باقی رہیگا سب نے عرض کی آپ یہاں کبتک قیام فرمائیے گا ایرج نے فرمایا دو روز یہاں مقیم رہونگا تیسرے روز کوچ کر دونگا ایک دن میں دونوں منزلوں کو طے کر دونگا سب نے عرض کی یہاں ایک ہفتہ قیام فرمائیے تو بہت مناسب ہے کیونکہ اتنے دنوں دریا کا سفر کیا ہے اب چند دنوں خشکی میں استراحت کر لیں ایرج نامدار نے فرمایا اگر تم لوگوں کی یہی خوشی ہے تو میں دو ہفتہ یہاں قیام کر دونگا مگر خیال اس بات کا ہے کہ طلسم میں جلد جانا چاہیے اور فتح کر کے سب سے پہلے پلٹنا چاہیے لشکریوں نے عرض کی ابھی اور لوگ نصف راہ بھی نہ طے کر چکے ہونگے پھر طلسم میں جائینگے وہاں کے مصائب اٹھائیں گے نہیں معلوم کس وقت فتح کر کے فراغت پائیں ایرج نے فرمایا یہی بات ہمارے واسطے بھی ہے ہم جاتے ہی فتح کر لیں یہ ممکن نہیں تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں جب رات زیادہ گذری تو ایرج نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں کی طرف روانہ ہوئے ایرج نوجوان فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا سب سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر جا کر محو خواب ہوئے ایرج نوجوان نے اثنائے خواب میں دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین زہرہ جبین حور خصائل ایک ہاتھ میں جام شراب لیے ہوئے زمین سے پیدا ہوئی تا کمر زمین

سے نکلکر آواز دی اے ایرج نامدار مین یہ جام تمھارے واسطے لائی ہون اگر تمھین تکلیف نہو تو اس
شراب کو نوش کرو ایرج نامدار نے جو اس نازنین کی صورت دیکھی بیتاب ہوگئے کہا اے نازنین مین شراب
ضرور پیونگا بلکہ ہاتھ بڑھایا اس نازنین نے جام شراب ایرج کو دیا شاہزادے نے چاہا منھ تک لیجاؤن شراب
پیون کہ جام ہاتھ سے گرا شراب بہ گئی ایرج کی آنکھ کھل گئی گھبرا کے چارون طرف دیکھا سرہانے اسی نازنین کو تا کمر
زمین سے بلند پایا خوش ہوکر کہا اے نازنین تو کون ہے اگر اتنی عنایت فرمائی ہے تو میرے پاس آؤ مسہری
پر بیٹھ جاؤ نازنین نے جواب دیا کہ مین نہین آسکتی اگر تمھین آنا منظور ہو تو میرے ہمراہ مکان پر چلو تکلف
نہ کرو ایرج صورت دلفریب پر فریفتہ ہوچکے تھے فرمایا اے نازنین ہم کیونکر تیرے ہمراہ آوین تو بزور سحر یہان
آئی ہے نہین معلوم تیرا مکان کہان ہے نازنین نے جواب دیا کہ آپ اسکا خیال نہ کرین مین نے نقب لگائی
ہے آپ بلا تکلف میرے ہمراہ تشریف لائیے ایرج نامدار مسہری سے اٹھے نازنین غرق زمین ہوئی ایرج
نے دیکھا نقب معلوم ہوتی ہے بجرأت نقب مین گھسا نہ بڑھے بڑی دیر کے بعد زمین پر پہونچے اس صدمے
سے بیہوش ہوگئے تھے جب عرصہ تک زمین پر پڑے رہے تو ہوش آیا اپنے کو ایک صحرا مین پایا ایرج
نامدار گھبراکے چارون طرف حیران حیران نگران ہوئے جب کوئی نظر نہ آیا تو چاہا اٹھون ایک جانب
چلون اٹھنے کا جو ارادہ کیا ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ پائی حرکت تک نہ کی گئی مجبور ہوگئے خدا کو یاد کیا
تھوڑی دیر مین وہی نازنین ایرج کے سامنے آئی کہا اے ایرج مجھے پہچانا نام مشام صحرا نشین ملازم
خداوند جیل پیکر اے ایرج تم کس خیال خام مین ہو اور کہان جاتے ہو بھلا وہ طلسم کیسے فتح ہوگا ارے یہ وہ
طلسم نہین ہے جو فتح ہو چلے وہ جاے سکونت خداوند ہے کسکی مجال ہے جو وہانتک جاسکے اگر اب بھی اپنے
ارادے سے باز آؤ تو مین تمھین تمھارے لشکر مین پہونچا دون ایرج نامدار نے چین بجبین ہوکر فرمایا اے کافر
کیا بیہودہ بکتی ہے ہم اپنے ارادے سے ہرگز نہ پھرینگے مشام صحرا نشین نے کہا اے ایرج ابھی سرحد طلسم
بہت دور ہے وہانتک کیونکر جاؤگے راہ مین کون کونسی مصیبتین اٹھاؤگے یہ تو بہت ہی آسان بات ہے
کہ ارادے سے باز آؤ یہان سے واپس جاؤ کیسے عقلمند ہو جو ایسی آسان بات کو چھوڑکے اس مشکل کو
قبول کرتے ہو اگر نہ مانوگے تو تمھین ابھی خدمت مین خداوند کے لے جاؤنگی وہ فنا کردینگے ایرج نامدار نے
فرمایا اسکی کیا مجال ہے جو ہمین فنا کرسکے سواے ذات خدا کے دوسرے کو اختیار نہین کہ کسیکو فنا کرے
اگر تو مجھکو وہان لے بھی جائیگی تو خدا کوئی دوسرا وسیلہ رہائی کا پیدا کردیگا مشام نے کہا اے ایرج مجھکو غصہ نہ دلاؤ
ابھی تک مجھے تمھاری جوانی پر رحم آتا ہے اگر زیادہ غصہ دلاؤگے تو تمھارے لشکر کو یہان لاؤنگی اور سب کو
کھا جاؤنگی تمھارا ایک ایک عضو کاٹکر نمک چھڑکونگی اس اذیت سے قتل کرونگی ایرج نے فرمایا تیری
کیا مجال ہے جو تو ایسا کرسکے مشام نے کہا اگر تجھے یہی ضد ہے تو مین ابھی تجھکو سزا دیتی ہون یہ کہکے مشام غرق
زمین ہوئی اسکی کیفیت پھر بیان کی جائیگی

## اب حال عفریت جیل پیکر کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ روز علی الصباح اپنے طلسم کی سرحد سے نکلکر ایک گشت روز کرتا تھا اس روز اتفاق سے اسی طرف
آ نکلا دیکھا ایک جوان حسین مشام جادو کے گھاٹ پر پڑا ہے مگر مبتلاے سحر ہے جیل پیکر نے اسکا

صحرا تارا ایرج نوجوان اٹھ بیٹھے چیل پیکر اپنی صورت بدل کر ایرج کے سامنے آیا کہا اے جوان تو کون
ہے کہاں سے آیا ہے کون یہاں لایا ہے کیون ان عذاب مین پھنستا ہے ایرج نوجوان نے دیکھا ایک مرد پیر ریش سفید
حال دریافت کرتا ہے اسکو میرے حال پر رحم آیا ہے صحرا تارا ہے اسکو کیفیت سے آگاہ کرنا چاہیے یہ سوچ
کے فرمایا اے مرد بزرگ مین اپنے لشکر کے ایک صحرا مین قریب دریا مقیم تھا شب کو مین نے خواب مین
ایک نازنین کو دیکھا اسنے ایک جام شراب مجکو دیا مین نے اسکے ہاتھ سے پکڑ لیا اس جام کو پینے لگا جام
میرے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا میری آنکھ کھلی اس نازنین کو اپنے سرہانے تاکر زمین سے اونچا پایا مین نے
کہا اس مسہری پر آ کے بیٹھو اسنے کہا میرے ساتھ آؤ مین اسکے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوا وہ نقب مین
غائب ہوئی مین جو چاہا تو بیہوش ہو گیا ابھی ہوش آیا تو اپنے کو اس صحرا مین پایا اگر میری زندگی ہے تو
بچ جاؤنگا ورنہ جو منظور خدا ہوگا وہ ہوگا چیل پیکر نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اس جوان پر اپنے کو ظاہر
کرنا اچھا نہیں ہے یہ بالکل ناواقف ہے اگر صورت اصلی دیکھے گا ڈر کر مر جائیگا ایسا جوان صاحب جمال
پھر ملنا نہوگا جو یہی معلوم ہوتا ہے اسکو یہان سے لے چلنا اچھا ہے جب سے جاؤنگا اور اسکو کوئی عمدہ
خلیل دونگا تب اپنے تئین ظاہر کر کے سجدہ کراؤنگا یہ سوچ کے عفریت چیل پیکر نے کہا اے جوان مین
اس مکارہ کو بھی سزا دونگا تجھے اپنے ہمراہ لے چلونگا لشکر بھی تیرا ابھی تیرے پاس آ جائیگا یہ کہکے ایک
دستک دی ایرج نوجوان نے دیکھا ایک ساحرہ سیہ فام سو سوا سو برس کا سن نیلی دھوتی باندھے ایک
سیلا مگر اوڑھے ہوے ہاتھون مین خون بھرا ہوا سامنے سے دوڑی ہوئی آئی اس پیر مرد کے آگے
سر جھکایا کہا یا خداوند آپنے مجکو کیون طلب کیا ہے پیر مرد نے کہا اس جوان کا لشکر کہان ہے اس ساحرہ
نے کہا اسکا لشکر قریب ساحل ہے پیر مرد نے کہا تو کہان گئی تھی ساحرہ نے کہا مین اسکے لشکر مین گئی تھی
پیر مرد نے پوچھا وہان کیا کرتی تھی ساحرہ نے جواب دیا مین شدت گرسنگی سے بہت بیتاب تھی اسکے لشکر
مین دو گھوڑے کھانے تھے قصد تھا کہ دو ایک آدمی بھی کھا جاؤن مگر آپنے طلب فرمایا مین چلی آئی پیر مرد
نے اسکو ایک طمانچہ مارا کہ یہ گر کے بیہوش ہوئی ایرج نوجوان سے کہا اے جوان مین تیرے لشکر کو یہان
لاتا ہون یہ کہکے پیر مرد غائب ہوا ایرج نامدار حیران ہوے کہ یہ کیا معاملہ ہے یہ پیر مرد کون ہے اسکو مجھ سے
کیون ملا اس فکر مین تھے کہ وہی پیر مرد ظاہر ہوا کہا اے جوان آج کے تیسرے روز تیری فوج یہان آ جائیگی
اگر ایک دو آدمی ہوتے تو اسی وقت آ جاتے مگر تیرے ہمراہ تو لشکر بیشمار ہے خیمہ و خرگاہ ہے مین تیرے واسطے
بارگاہ بھیجتا ہون جبتک تو اس بارگاہ مین بسر کرنا جسوقت تیری فوج آ جائے بلا تکلف میرے پاس
آنا کچھ ضروری باتین تجھے کہونگا ایرج نامدار نے شکر خدا کیا پیر مرد رخصت ہوا تھوڑی دیر کے بعد
ایرج نے دیکھا کچھ لوگ ایک بارگاہ چھکڑے پر بار کر کے لائے اسی میدان مین بارگاہ استادہ کی
ایرج سے کہا تشریف لائیے ایرج نامدار بارگاہ مین تشریف لے گئے بہت سے لوگ حاضر ہوے سب نے
عرض کی جو آپکو ضرورت ہو ہم لوگ حاضر ہین ایرج نے فرمایا آپ لوگ بہ آسائش رہین دو تین روز مین
ہمارا لشکر آ جائیگا آپ حضرت کے واسطے اور زیادہ آسایش ہوگی تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب رات
زیادہ گذری ایرج نامدار نے آرام فرمایا تین دن تک اس صحرا مین بسر کی چوتھے روز ایرج نامدار
بارگاہ کے آگے زیر سایبان فروکش تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اڑی ایرج نامدار رستے

خوش ہوکے فرمایا ہمارا لشکر آتا ہے سب نے عرض کی کیا عجب ہے جو آپ کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دامنۂ گرد دکھائی
ہوا سب نے دیکھا لشکر بےحساب آتا ہے ایرج نامدار نے فرمایا ان سبکو باعزاز واکرام یہان لانا چاہیے یہ کہکے
جو لوگ اُس وقت ایرج نامدار کے پاس موجود تھے اُنکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھے افسران لشکر نے جو ایرج کو
آتے ہوے دیکھا سب لوگ گھوڑے سے اترے ایرج کے قریب آئے سب نے سلام کیا ایرج نامدار
سب کو لیکر اپنی بارگاہ کی طرف آئے اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار اپنی اپنی بارگاہون
مین داخل ہوے تھوڑی دیر کے بعد پھر سب ایرج نوجوان کی بارگاہ مین حاضر ہوے سب نے عرض کی آقا
نامدار آپ یہان کیونکر تشریف لائے ایرج نوجوان نے اپنی کل کیفیت بیان کی پھر لشکر سے پوچھا کہ تم لوگون
کو کیونکر میری خبر ہوئی اور یہان تک کیونکر آئے سردارون نے عرض کی آپ نے ایک پیرمرد کو ہم لوگون کے پاس
بھیجا تھا اُسنے اُسی وقت ہم لوگون سے کہا کہ اپنے چلنے کی تیاری کرو ہم لوگ اُسی وقت تیار ہوے
اُس پیرمرد نے ایک صحرا مین ہمین چھوڑا پتہ بتادیا کہا دس دن کی راہ ہمنے قطع کرادی اب تین دن کی راہ
اور باقی ہے تم اس پتہ سے وہان چلے آنا ہم لوگ راہ مین کہین نہین ٹھہرے ایرج نے فرمایا یہان سے کل اُس
پیرمرد کی ملاقات کو چلنا ہے اُس شب تو وہین قیام کیا دوسرے روز علی الصباح ایرج نامدار نے وہان سے
کوچ کیا جو لوگ بارگاہ لیکر آئے تھے وہ ہمراہ ہوے تمام دن کے بعد ایرج نامدار ایک کوہ کے قریب پہونچے
دیکھا پہاڑ مین ایک در بنا ہے اس در مین بہت سے دیو ان شریر بیٹھے ہین ایرج نے اُن لوگون سے پوچھا
جو بارگاہ لیکر آئے تھے کہ یہ پہاڑ کیسا ہے سب نے کہا یہ پہاڑ طلسم جبل پیکر کا ہے جو آپ کے پاس
پیرمرد کی شکل پر آئے تھے وہ خداوند جبل پیکر تھے اپنی صورت اسوجہ سے اُس وقت تبدیل کرلی تھی کہ آپ خائف
نہون اب چلکر اُنکو سجدہ کیجیے گا خوف نہ فرمائیے گا اُنکی صورت بہت مہیب ہے ایرج نے جو یہ بات سنی فرمایا
اے یہ کیا کہا مین اُس مردود کو سجدہ کرونگا سب نے کہا ایسا نہ کیجیے نہین وہ ابھی فنا کر دینگے انہین سب
کیفیت انسان کے ظاہر و باطن کی معلوم ہو جاتی ہے ایرج نے فرمایا محض جھوٹ ہے اگر ایسا ہی ہوتا تو وہ میرے
واسطے اتنی خاطر کرتا تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین یہان کس واسطے آیا ہون سب نے عرض کی ہم لوگ
مطلق آگاہ نہین ہین کہ آپ کیون تشریف لائے ہین ایرج نے فرمایا مین جبل پیکر کو مسلمان کرنے آیا ہون
اگر مسلمان ہوگا اور یہ طلسم مجھے دیگا تو اُسکی جان بچے گی اور اگر مسلمان ہونے سے انکار کرے گا تو طلسم کو
تباہ کر دونگا اُسکی جان بھی مفت مین جائیگی ملازمین جبل پیکر نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین اب ایسا
کلمہ منہ سے نہ نکالیے گا ایرج نوجوان نے کہا خاموش رہنا اب کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ تم بھی مبتلائے
بلا ہوگے اگر اپنی خیریت چاہو تو خدا کو واحد کہتا جاؤ ملازمین نے کہا ہم تو ہرگز اپنے دین کو ترک نکرینگے
ایرج نے فرمایا اگر دین کو ترک نہ کروگے تو قتل کیے جاؤگے ملازمین جبل پیکر نے کہا کسکی مجال ہے جو ہمکو قتل
کرسکے ایرج نوجوان نے چاہا طمانچہ مارین کہ سر اڑجائے مگر اور سرداران بیچ مین آگئے سب نے ملازمین جبل پیکر
کو گرفتار کرکے خنجر گلون پر رکھ دیے بعض نے دہشت قتل کے سبب سے کچھ نہ کہا اور جبل پیکر کو ملزم ٹھہرایا اُنکو
تو سرداران ایرج نوجوان نے قتل کیا اور بعض مسلمان ہوے اُنکو امان دی وہ لوگ ایرج نامدار کے قدمون پر
گرے ایرج نے کلمہ پڑھایا انھون نے عرض کی اے شہریار اگر مزاج مبارک مین آئے تو اس پہاڑ کے اوپر
تشریف لے چلیے ایک مرد بزرگ صاحب ایمان اُس پہاڑ پر رہتے ہین آج تک بہت سی تدبیرین

ہین کہ انکو یہان سے نجات دین مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی جب کوئی ساحر اسطرف آیا اور پہاڑ پر بعزم ایذا رسانی
چڑھا گر کے مر گیا جیسے تو نے دیکھا۔ ساحر گرکے مرے ہین کوئی اسطرف آنے کا نام نہین لیتا ہی ایرج نے فرمایا
مین ضرور اس پہاڑ پر چلونگا اس مرد بزرگ سے ملونگا یہ کہکر ایرج نامدار آگے بڑھے ملازمین و سردار ہمراہ
ہوے ایرج پہاڑ پر تشریف لائے دیکھا سامنے ایک حجرہ بنا ہی اسکے آگے ایک باغچہ ہی کچھ درخت خوشبودار
پھولون کے لگے ہوئے ہین ایرج اس حجرے کے قریب آئے دیکھا ایک مرد بزرگوار قریب ایک حوض کے بستر
بچھائے بیٹھے ہین ایرج نامدار کو جوان مرد بزرگ نے دیکھا ہنس کے کہا ای جوان میرے پاس آ مین ایک
مدت سے تیرا انتظار کرتا تھا ایرج نامدار آگے بڑھے ان مرد بزرگ کے قریب گئے پیر مرد آگے بڑھے
ایرج نامدار کو گلے سے لگایا فرمایا میرے ہمراہ آؤ اپنی فوج کو یہین ٹھہراؤ ایرج نامدار نے فوج کو وہین ٹھہرایا
آپ پیر مرد کے ہمراہ حجرے مین گئے پیر مرد نے ایرج کو صندل کی چوکی پر بٹھایا آپ بھی قریب بیٹھے کہا اے
ایرج تجھے مجھکو نہایت خوش کیا مین مدت سے تمھارا منتظر تھا مگر تین چار روز سے مجھکو ایک بزرگوار بشارت
دیا کرتے تھے کہ آگاہ ہو اب وہ شخص آنے والا ہی جو اس طلسم کو فتح کریگا اور یہان کے کافرون کو مسلمان کریگا
لازم ہی کہ اسکی تعظیم و توقیر مین کمی نہ کرنا ہی ایرج مین صاحبقران سے بھی بخوبی آگاہ ہون اگر تم یہان
سے صاحبقران ثانی کے پاس جانا میری کیفیت اُنسے بیان کرنا وہ مجھے بہت اچھی طرح سے جانتے
ہین اور امیر کشورگیر یعنی صاحبقران اول کو بھی مین نے دیکھا ہی ایک مدت گذری کہ صاحبقران اول
سے ملاقات ہوئی تھی مگر نوبت کلام کی نہین آئی ایرج سر جھکائے بیٹھے رہے پیر مرد نے دیر تک باتین کین
بعد گفتگو کے ایرج نامدار سے کہا اس طلسم کی کیفیت تم سے بیان کرتا ہون جن جن باتون کو منع کرون
انکا خیال رکھنا خبردار اسنے پرہیز کرنا اگر میری بات نہ مانوگے تو بہت پچھتاؤگے بڑی تکلیف اٹھاؤگے
عمر بھر طلسم سے باہر دور رہ جاؤگے ایرج نے کہا مین آپکے ارشاد کے خلاف نکرونگا جو جو باتین آپ فرمائینگے
انہین پر عمل کرونگا پیر مرد نے کہا اس طلسم کا حاکم عفریت چہل پیکر ہی ایک مدت سے یہان آکر رہا ہی
جو بادشاہ اصلی اس طلسم کا تھا اسکو قتل کیا اسکی ایک دختر نیک اختر ہی بار ہا چہل پیکر نے اس سے
وصل حاصل کرنا چاہا مگر اُسنے انکار کیا اسکو بھی قید شدید مین رکھا ہی اگر تم جانا اور اسکو رہا کرنا تو اس سے
خواستگار وصل نہونا اگر ایسا کروگے تو بہت پچھتاؤگے ایرج نے کہا کبھی ایسا نہوگا پیر مرد نے کہا جب
طلسم سے جانا یہان کی حکومت اسکو دینا تاکہ وہ ذی حق ہی ایرج نے کہا ایسا ہی ہوگا پیر مرد نے کہا
اس طلسم کی لوح قلعہ سنگ قہا کے پاس ہی اور وہ ساحرہ مکر و فریب سے بھری ہی اگر وہان جانا تو اسکے مکر سے اپنے
کو بچانا اگر وہ تمھاری دلجوئی کرے تو اسپر ہیچ کا گمان نکرنا سب باتون کو خلاف جاننا اسیطرح کی بہت سی
باتین پیر مرد نے بتائین جب سب امور تعلیم کر چکے تو کہا اے ایرج مین ایک چیز تمھین دیتا ہون جو تمھارے
بکار آمد ہوگی اور ہر جگہ تمھین مدد دیگی مگر اسکی احتیاط بہت واجب ہی اسکا احترام لازم ہی اگر احتیاط نکروگے
تو ضائع ہو جائیگی پھر ہاتھ نہ آئیگی ہان اگر کوئی ساحر تم سے مکر سے لے جائے تو ملنے کی امید رکھنا اور اگر از خود
تمھارے پاس سے غائب ہو جائے تو پھر امید کرنا کہ اب ہمین یہ تحفہ ملیگا ایرج نے کہا آپ عطا فرمائیے
مین حتی الوسع اسکی احتیاط کرونگا پیر مرد نے کہا اول تو جب وہ تمھارے پاس موجود ہو تو شراب نہ پینا اور
جسوقت شب کو بستر خواب پر جانا اسکو اپنے پاس سے دور کرنا مقام طاہر پر رکھنا پھر لوگ اسکی حفاظت

کے واسطے مقرر کردیا بلکہ بہتر یہ ہو کہ بوقت جنگ اسکو پاس رکھنا جب رزمگاہ سے واپس آنا پھر اپنے پاس
نہ رکھنا ایرج نے فرمایا ایسا ہی ہوگا پیر مرد نے ایک صندوق کھولا اسمین سے ایک جامہ سبز نکالکر ایرج
کو دیا کہا یہ جامہ سلیمانی ہے جبتک زیب جسم کیے رہوگے اس طلسم مین کوئی کچھ نہ کر سکیگا اور تکلف یہ ہو کہ زخم تلوار
کا بھی نہ پڑنے پائیگا ایرج نامدار نے خوش ہو کے اس جامے کو لیا پیر مرد نے کہا اس جامے کو پہن کے طلسم
مین داخلہ کرنا تاکہ سب پر خوف طاری ہو یہان دیوان شریر بعض بعض مقام پر رہتے ہین جب وہ اس جامے
کو دیکھینگے خوف کرینگے یہان نہ ٹھہرینگے گو حاکم طلسم بھی عفریت ہے مگر وہ فکر اس جامے کے لینے کی کریگا
اور بہت سے ساحران مکار کو بھیجیگا تم ہر وقت ہوشیار رہنا جامے کی احتیاط کرنا ایرج نے جامہ پہنا پیر مرد نے
کہا تمہین لازم ہو کہ پہلے لوح کی تلاش مین جاؤ جب لوح ہاتھ آجائے تب اور کام مین مصروف ہوا ایرج نے کہا
اول مین لوح کی تلاش مین جاتا ہون اگر فضل خدا شریک حال ہو تو لوح لیتا ہون پیر مرد نے کہا پہلے افغان جادو
کے یہان جاؤ اسکو قتل کرو اسکے بعد مکان تنگ قبا کا راستہ ملیگا افغان جادو کے مکان کا پتہ بتایا ملک تنگ قبا
کے یہان کے سب عجائب وغرائب بتائے ایرج نامدار رخصت ہوئے سب فوج کو ہمراہ لیا پہاڑ کے نیچے اترے جا بجا
طلسم کے اندر داخل ہوئے کہ لوگ جو بعہدہ نگہبانی موجود تھے وہ ایرج نامدار کو مانع ہوئے شاہزادے نے بھی تلوار کھینچی
سب فوج والون نے بھی تلوارین کھینچ لین نگہبانون نے سحر کرنا شروع کیا مگر برکت جامہ سلیمانی سے سحر نے کسی پر اثر
نہ کیا ایرج نامدار لڑتے بھڑتے پھاٹک کے اندر داخل ہوے دیکھا ایسا وسیع میدان نظر آتا ہے جہانتک نگاہ کام کرتی ہے سوا
میدان کے دوسری چیز نہین دکھائی دیتی ہے ایرج نامدار نے اپنے ملازمین سے فرمایا یہ طلسم کیسا ہے کہ جہان کچھ
کا پتہ نہین جو لوگ ملازمین چہل پیکر سے ایرج کے ہمراہ آئے تھے انھون نے عرض کی اے شہریار ابھی طلسم بہت دور
ہے یہ تو سرحد طلسم ہے چارون طرف اسکے حدین ہین اور اسی طرح کے پھاٹک بنے ہین طلسم یہان سے چار دن کی
راہ پر ہے جب چار منزلین شب و روز کی ہون تب طلسم مین داخلہ ہو پھر اسکے بعد مرحلہ جات طلسم ایسے ہین کہ
جو ایک ایک مہینے کی راہ پر ہین شہر طلسم سب کے بیچ مین ہے گرد مرحلہ جات ہین اور عجائبات ہین ایرج نے فرمایا ہمکو
تو تلاش لوح مین جانا ہے پتہ اسکا مجھکو خواجہ نورالزمان نے بتایا ہے ہم اس طرف جاؤنگا لوح طلسم لاؤنگا
سب نے عرض کی پہلے مرحلہ جات تو فتح فرمایئے جبتک مرحلہ جات فتح نہ ہونگے لوح تک کیونکر رسائی ہوگی ایرج نے فرمایا
مرحلہ جات کی راہون سے نہین جائینگے صرف ایک مرحلہ ملیگا وہان افغان جادو رہتا ہے اس سے مقابلہ
پڑیگا اگر خدا نے چاہا تو اسکو قتل کرکے ملک تنگ قبا کے مکان پر جاؤنگا وہان کے اکثر عجائبات ایسے ہین جو
مشکل دفع ہونگے مگر خدا مالک ہے دیکھا جائیگا سنتا ہون کہ ملک تنگ قبا بڑی مکار ہے اسکے مکر سے بچنا بھی لازم ہے
سب نے عرض کی یہان سے کے روز کی راہ ہے ایرج نامدار نے فرمایا کہ یہان سے تین چار دن کا راستہ ہے اسد لوگ
مین قیام نکرینگے دوہین چلکر ٹھہرینگے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ صحرا مین ایک جانب سے گرد اڑی
ایرج نامدار نے کہا معلوم ہوتا ہے لشکر آتا ہے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ چند ساحر بازیچہ قدرت سے بیحد
آگے آگے چند ساحر تخت پر بیٹھے ہوئے آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہین ایرج نے کہا معلوم ہوتا ہے یہ لوگ
ہماری تلاش مین آتے ہین ملازمین چہل پیکر نے عرض کی آپ کی تلاش مین نہین آتے ہین ان لوگون کا
یہی دستور ہے کہ شب و روز حوالی طلسم مین گشت کرتے ہین جو کوئی نیا آدمی کہین سے طلسم مین آجاتا ہے اسکو گرفتار
کر کے لے جاتے ہین بعض لوگ طلسم مین آدم خوار بھی ہین وہ اسکو کھاتے ہین ایرج نے فرمایا اچھا ہم سے

اسنے مقابلہ ضرور پڑیگا ملازمین نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کہ انکو ہم لوگون کی خبر کسی نے پہونچائی اسی سبب سے
یہ اس طرف آئے ہین یہ ذکر تھا کہ وہ لوگ قریب آگئے سب نے غور سے دیکھے کہ کون آتا ہے ٹھہر جاے ایرج
نامدار نے ٹھہرنا مناسب نجانا آگے بڑھتے چلے گئے جب قریب پہونچے ساحرون نے ایرج سے بڑھکے کہا
اے جوان تو کون ہے کہ ہمارے حکم کو نہین مانتا ایرج نے جواب دیا کہ تم لوگ کون ہو جو بلا واسطہ ہم کو روکتے
ہو ساحرون نے کہا ہم ملازمین خداوند جیل پیکر ہین تمھین اسیر کر کے وہان لیجاینگے چند بندگان خداوند
آدمیون کا گوشت کھاتے ہین آج وہ سب خوب شکم سیر ہونگے ایرج نے کہا یہ تم لوگون کا خیال خام ہے تمھاری
مجال نہین جو ہم مین سے ایک کو بھی لیجا سکو ساحرانے بڑے سحر کیا ایرج نامدار پے سحر کچھ تاثیر کرتا
سب ساحر جب سحر کر کے عاجز ہوے تو تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے ایرج نے بھی تلوار کھینچی ساحرون
کو قتل کرنا شروع کیا لشکر بھی مصروف جنگ ہو گیا تھوڑی دیر مین ساحرون کو سواے فرار کے
اور کوئی تدبیر نہ آئی سب بھاگے فوج ایرج نے تعاقب کیا افسر سب ساحرون کا احتراق جادو مرد
عاقل تھا سمجھا ان لوگون سے بھاگ کے بھی جان نہ بچیگی اپنے ہمراہیون سے کہا اب امان طلب کرو
ایکجگہ ٹھہر جاؤ سب کو یہ بات پسند آئی امان طلبی کی ایرج نامدار نے فوج کو روکا سب ساحر ٹھہرے ایرج نامدار کے
پاس حاضر ہوے ایرج نامدار نے احتراق جادو کو بلایا کہا اے احتراق تمنے امان طلبی کی ہمنے پناہ تمکو دی
اب لازم تمھین یہ ہے کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور جیل پیکر پر لعنت کر کے مسلمان ہو تمھاری جان بھی
عزت بھی بچیگی احتراق جادو نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو ابھی جان جاتی ہے یہ جان زندہ نہ چھوڑینگے اور
ترک مذہب کرنا بھی اچھا نہین ہے کیونکہ خداوند جیل پیکر بہت اچھے خداوند ہین انکے مرتبے بڑے ہین اور
یہ لوگ مسلمان ہین خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین بہتر یہ ہے کہ اس جوان سے کچھ سوال ایسے کرنا چاہئے
کہ یہ مجبور ہو جاے اور خداوند جیل پیکر پر ایمان لاے یہ بڑا مرد دلیر معلوم ہوتا ہے خداوند نے اسکو جیسے خلق کیا
ہے شاید اسکی جرأت کا امتحان نہین لیا ہے مین اسکو اپنے ساتھ وہان لیجاؤنگا خداوند کو دکھاؤنگا وہ بہت
خوش ہونگے اسکو کوئی عہدہ جلیل عنایت فرماینگے یہ سوچ کے احتراق نے عرض کی مین آپ سے
کچھ سوال کرنا چاہتا ہون ایرج نامدار نے فرمایا اے احتراق جو سوال کرنا منظور ہو شوق سے بیان کرو
احتراق جادو نے عرض کی آپ کے خدا کو کسینے دیکھا نہین ہے اور جبتک کسی چیز کو دیکھ نہ لے اسکے ہونے
مین شک ہوتا ہے اور ہمارے خداوند کو سب دیکھتے ہین انکے کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہے اب آپ کے
خدا کے ہونے کی دلیل کیا ہے ایرج نے فرمایا اے احتراق تمنے بہت آسان سوال کیا بہت سی چیزین ایسی
ہین جو ہین اور نہین معلوم ہوتین مثل روح کے کہ جسم انسان مین روح موجود ہے مگر اسکو کوئی دیکھ نہین
سکتا ہے مگر سب چیزون سے روح افضل ہے اگر روح جسم انسان مین نہو تو کوئی کام نہین کر سکتا ہے اور بہت سی
چیزین ایسی ہین جنکی ظاہری قدرت سب دیکھکر انکو باطنی ہنر و نیز فضیلت دیتے ہین وہ بالکل بیکار
ہین مثل دست و پا چشم و گوش انسان ہاتھ کے ذریعے سے بہت سے کام کر سکتا ہے آنکھ سے دیکھ سکتا ہے
پاؤن سے چل سکتا ہے اور یہ چیزین انسان مین ایسی ہین کہ جنکو سب دیکھ سکتے ہین مگر کسی حال مین یہ
روح سے جو نادیدہ چیز ہے بہتر نہین ہو سکتین یہی کیفیت تمھارے جیل پیکر کی ہے کہ اسنے از راہ سیہ قلبی دعوی خدائی
کیا ہے اور تم جاہلون کے سامنے جو اس نے بقوت سحر کچھ عجائب و غرائب دکھاے تمھین اسکی قدر ربت کا

یقین ہوگیا اور اصل مین وہ کوئی چیز نہین ہر ایک مرد کا فرہو اگر اُسکو دعوی خدائی ہو تو کل باتین اُسکو
معلوم ہوتی رہتی ہونگی اسوقت تمہاری مدد کیون نکی اور ہمارے خدا کی قدرت دیکھو کہ تمہارے سحر سے
ہمکو بچایا کہ ہم سحر نہین جانتے ہین آسنے مجھکو تیر تحجاب کیا اب کسکی خدائی کے تم قائل ہوے احتراق
نے عرض کی اے شہر یار جسقدر آپ نے فرمایا یہ سب بہت سچ ہر ہم جیل پیکر پر لعنت کرتے ہین اور آپ کی
اطاعت قبول کرتے ہین ہمین ارکان مذہب بتلائیے ایرج نامدار نے کلمہ پڑھایا احتراق جادو مسلمان ہوا
ایرج نامدار نے گلے سے لگایا احتراق نے اپنے ہمراہیون سے کہا اگر تمھین میرا ساتھ دینا منظور رہے
تو دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو سب نے کلمہ پڑھا مگر وہ لوگ محروم رہے جو فرار ہو گئے
تھے ایرج نامدار نے خادمون سے فرمایا بارگاہ استادہ کردو آج کی شب یہین قیام کرینگے کل چلین گے
خادمون نے بارگاہ ہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہ
مین داخل ہوے تھوڑی دیر تک سب نے استراحت کی پھر بارگاہ ایرج مین حاضر ہوے سب ساحری
آئے احتراق نے ایرج نامدار سے عرض کی آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہر یہان کیون کر تشریف
لائے ایرج نامدار نے کل کیفیت بیان فرمائی احتراق متحیر ہوگیا عرض کی اے شہر یار آپ نے وہ عزم کیا ہر
جو دوسرے کا کام نہین اس طلسم کا فتح ہونا بہت مشکل ہر یہان بہت سی چیزین ایسی ہین کہ انکے فتح کرنے کو
سامان کی ضرورت ہوگی ایرج نامدار نے فرمایا خدا سب مہیا کردیگا طلسم فیروزیہ کی کیفیت سنکر احتراق متعجب
ہوا عرض کی جنے طلسم فیروزیہ کو فتح کیا کمال کیا وہ طلسم ایسا نہ تھا جو فتح ہوجاتا ایرج نے کہا بہت سے
سردار بسب فتح طلسم گئے ہوئے ہین جبتک طلسم لحقات فتح نہونگے اس وقت تک فیروز قتل
نہوگا احتراق نے کہا او شہر یار اور سردار جو طلسم فتح کرنے گئے ہین بعض طلسم تو ایسے ہین جو فتح ہوجائینگے
اور بعض ایسے ہین جنکا فتح ہونا ممکن نہین سب سے بڑھ کے سخت طلسم مراۃ العدم ہے اُسکے بعد جو
طلسم ہر جو شخص وہان گیا ہوگا اسکا زندہ واپس آنا معلوم ہر وہ زندہ واپس نہ آئیگا وہان علاوہ سحر کے تحفہ جات
حکمت بہت ہین اور لشکر بھی بیشمار ہر ایک شہر پہلوانون کا وہان آباد ہر کہ اسکو شہر کوہستان کہتے ہین ایک ایک پہلوان
لاکھ لاکھ آدمیون کو کافی ہر اسکے علاوہ اور بہت سی باتین اس طلسم مین ایسی ہین جو بہت مشکل ہین
پہلے پانچ مرحلے فتح کرے پھر لوح لے لوح لیکر طلسم مین خاص خاص مقامات کو فتح کرے وہ بہت سخت
طلسم ہر وہان جانا اور فتح کرکے آنا ممکن نہین ایرج نامدار نے سردارون سے کہا طلسم مراۃ العدم
مین کون گیا ہر سردارون نے عرض کی بدیع الملک گئے ہین ایرج نے کہا طلسم کیا فتح ہوگا شکست
اٹھاکے وہان سے آئینگے شب بھر یہی گفتگو رہی صبح کو ایرج نے مع لشکر وہان سے جانب مکان
افغان جادو کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت اُن فراریون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جو احتراق جادو کے ساتھ سے بھاگ گئے تھے یہ سب لوگ بھاگ کر جیل پیکر کے پاس پہونچے جیل پیکر
اُسوقت اپنے وزرا سے کہہ رہا تھا کہ مین نے ایک جوان کو مشام جادو سے چھینکر صحرا ے مشام مین
رکھا تھا اور اسکے لشکر کو جاکر خود اطلاع دی تھی کہ تم سب صحراے مشام مین جاؤ وہان کوتنے اور

تمھارے آقا سے ملاقات ہوئی بلکہ دس دن کی راہ قدرت نے ایسا آسان کر دی تھی کہ وہ لوگ ایک دن
مین دس دن کا راستہ طے کر کے صحراے مشام کے قریب پہونچ گئے تھے قدرت نے اُس جوان کے واسطے
بارگاہ بھیج دی تھی کچھ آدمی خدمت کو بھیجے تھے اُن سے کہدیا تھا کہ جس وقت لشکر پڑا آجاوے فوراً میرے
پاس آنا مگر ابھی تک میرے پاس نہین آیا نہین معلوم کیا باعث ہے اگر وہ جوان یہان آئے تو قدرت اُسکو
اپنا بندۂ خاص بنا کر انتظام جنگی اُسکے سپرد کرین کیونکہ قدرت نے جب اُسکو خلق کیا تھا تو دل اُسکا بہت قوی
بنایا تھا اور اُسکے مزاج مین جرأت پیدا کی تھی اگر وہ یہان آئیگا تو سب لوگ اُس سے بہت خوش ہونگے قدرت
نے علاوہ شجاعت کے اُسکو حسن ایسا عطا فرمایا ہے جو آپ لوگون نے کبھی خواب مین نہ دیکھا ہوگا سب نے
کہا جب قدرت اُسکو اپنا بندۂ خاص قرار دینگے تو پھر جو بات اُسمین ہوگی وہ بہت اچھی ہوگی چیل پیکر
نے کہا کچھ لوگون کو روانہ کرو کہ وہ جا کر اُسکو ہمارے پاس لے آئین وزراے اُسی وقت چوبدارون سے کہا
سانڈنی سوارون کو حکم خداوند پہونچا دو کہ صحراے مشام مین جائین اور اُس جوان کو وہان سے لے آئین
چوبدار باہر آئے دیکھا چند ساحر حیران و پریشان کھڑے ہین چوبدارون نے کہا تم لوگ یہان کیون آئے ہو
اُنھون نے کہا ہم خداوند کے پاس فریادی آئے ہین جب خداوند ہمکو بلائینگے تو ہم جا کر اپنا حال کہینگے
چوبدار نے آکر چیل پیکر سے کہا چند ساحر فریادی حاضر ہین آپہی سے عرض کرینگے چیل پیکر نے کہا بلالو
چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لے گئے ساحر چیل پیکر کے سامنے گئے سب نے جھک جھک کے سجدہ
کیا چیل پیکر نے کہا کس بات کی فریاد لیکر آئے ہو ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ حسب دستور قدیم صحرا
مین آدمیون کو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک لشکر ملا کہ سردار اُس لشکر کا ایک جوان صاحب شوکت
و شان تھا ہمنے چاہا اُسکو گرفتار کرلین اُسنے ہم سے مقابلہ کیا ہم لوگون نے بہت بہت سحر کیا مگر اُس
جوان پر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے معہ جمیع لشکر ہمپر حملہ کیا ہم لوگ تاب مقابلہ نہ لاسکے فرار ہوے افسر ہمارے
احتراق جادو اور چند سردار وہین رہ گئے نہین معلوم اُنپر کیا گذری یقین ہے اُس جوان نے ان سب کو
بھی قتل کیا ہو چیل پیکر نے کہا اُس جوان کی صورت کیسی ہے ساحرون نے صورت بنائی تقریر مین تصویر
دکھائی چیل پیکر نے کہا اُس جوان کو قدرت نے اپنا بندۂ خاص بنایا ہے تمنے بہت برا کیا جو اُس سے
مقابلہ کیا ساحرون نے کہا ہمین کیا معلوم تھا اگر جانتے ہوتے تو اُسکو نہ روکتے چیل پیکر نے کہا اب مین منادی
کرادی جاے کہ اُس جوان کو کوئی نہ روکے جس طرف سے اُسکے مزاج مین آئے سیر کرتا ہوا ہمارے پاس
آئے جہان جائے اُسکی خاطر و تواضع ہو وہ ہمارا بندۂ خاص ہے وزراے اُسی وقت ساحرون کو تمام طلسم مین
بھیجکر منادی کرادی کہ ایک جوان اس طلسم مین آیا ہے جس مرحلے پر وہ جائے کوئی اُسکا مانع نہو بلکہ اُسکی
خاطر کرنا سب پر واجب ہے اور جو مانع ہوگا وہ جوان اُسکو ہلاک کریگا اور خداوند بھی آزردہ ہونگے
طلسم بھر مین یہ منادی ہوگئی چیل پیکر نے وزراے کہا اب اُسکے پاس آدمی بھیجنے کی کیا ضرورت ہے
وہ خود ہی یہان آتا ہے دو ایک روز مین شرف خدمت گذاری خداوند حاصل کرے گا
وزراے چوبدارون کو منع کردیا کہ اب جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے چوبدارون نے سانڈنی
سوارونکو اطلاع کی اُن لوگون نے کمرین کھول ڈالین چیل پیکر نے وزراے کہا ایسا نہو وہ جوان
دور دور کے مرحلون پر جائے وہان ابھی اطلاع نہ کی گئی ہوگی بہتر ہے کہ نامے لکھ لکھکر

دور دور کے مرحلوں پر روانہ کر دو وزرا نے نامے بھی روانہ کر دیے جمیل پیکر کو انتظار رہا ہر وقت وزرا
سے یہی ذکر کرتا تھا کہ ابتک وہ جوان نہیں آیا یہاں تو یہ حالت ہوئی کہ ایرج نوجوان جو احتراق جادو کو
اپنے ہمراہ لیکر چلے تین روز کے بعد افغان جادو کے مکان پر پہونچے ایرج نامدار نے دیکھا کہ چار دیواری آہنی
بنی ہوئی ایک طرف پھاٹک نہایت عالیشان ہے اندر باغ بھی معلوم ہوتا ہے احتراق جادو سے فرمایا افغان
جادو کا مکان یہی ہے احتراق نے عرض کی افغان اسی مکان میں رہتا ہے ایرج نامدار پھاٹک کے اندر
تشریف لے گئے افغان کو نامہ جمیل پیکر کا پہونچ چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمہارے یہاں
آ جائے اسکی خاطر کرنا کوئی بات اسکے خلاف مرضی نہونے پائے ورنہ قدرت آزردہ ہونگے جس روز
سے اسکو یہ نامہ پہونچا تھا شب و روز منتظر رہتا تھا چنانچہ اس روز بھی اپنے باغ میں بیٹھا تھا اور ہرکارونکو
روانہ کیا تھا کہ جاکر خبر لاؤ اگر وہ جوان آتا ہو تو مجھے اطلاع دو ملازم چلے تھے کہ ایرج نامدار پھاٹک کے اندر
داخل ہوئے افغان نے جو ایرج نامدار کی صورت دیکھی تخت سے اٹھا ایرج کے قریب آیا جھک کے
سلام کیا اپنے ہمراہ لے گیا تخت پر بیٹھنے کو کہا ایرج نامدار نے انکار کیا ایک دنگل قریب بچھا تھا اس دنگل
پر بیٹھ گئے افغان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی آپ کی تشریف آوری کی خبر خداوند نے دی تھی ایک
فرمان آیا تھا اسمیں تحریر تھا کہ جب کوئی جوان صاحب شوکت و شان تشریف لائے اسکی اطاعت کرنا
ایرج نامدار سمجھے یہ مکر کرتا ہے مگر کچھ نہ فرمایا اسکے کلام کی تائید کی افغان نے عرض کی آپ اپنے نام نامی سے
آگاہ فرمائیے ایرج نامدار نے اپنا نام بتایا افغان نے عرض کی آپ کو خداوند نے کبھو نہ دیکھا ایرج نے
فرمایا کون خداوند افغان نے عرض کی خداوند جمیل پیکر ایرج نے کہا او افغان خبردار اب اسے خداوند
نہ کہنا وہ مرد مکار ہے خدا واحد ہے یہ بات اپنے دل سے دور کرو اور اس مذہب باطل کو ترک کر کے
دین اسلام اختیار کرو افغان نے عرض کی میں آپکی سب خاطریں کرونگا مگر ترک مذہب کرونگا اگر آپ
آزردہ ہونگے تو میرا کیا نقصان ہوگا لیکن خداوندت یہی کہ سکتا ہوں کہ میں بے گناہ تھا مجھے کہا کہ اپنا دین
تبدیل کرو میں نے ترک مذہب کرنے میں عذر کیا اس بات پر فساد ہوا ایرج نامدار نے فرمایا پھر تم نے
میرے سامنے اس مکار کو خداوند کہا اب نہ کہنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے افغان نے کہا میں سو بار انکو خداوند
کہونگا آپ کیا کرینگے آپ ریا وہ کلمات انکی شان میں نہ فرمائیے نہیں بری ہوگی ایرج کو نہایت ناگوار
ہوا افغان قریب تو بیٹھا ہی تھا ایرج نے ایک طمانچہ اسکو مارا کہ سر اڑ گیا افغان مر کے زمین پر گرا
اسکے مرنے سے تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من
افغان جادو بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی ہر طرف ہوئی ملازمین افغان نے جو یہ آواز سنی سب دوڑ کر
ایرج نامدار کو آکے سب نے گھیر لیا شاہزادہ تلوار پکڑ کے اٹھا اور سب سرداروں پر جا پڑے ملازمین افغان
سحر کرنے لگے احتراق نے سحر کو دفع کیا اور سحر نے ایرج نامدار پر اثر بھی نہ کیا آخر کار ملازمین افغان
سحر کر کے عاجز ہوئے اور بہت سے لوگ قتل ہوئے تب مجبور ہو کے سبنے امان طلب کی ایرج نامدار
نے تلوار روکی سب ساحر حاضر خدمت ہوئے ایرج نامدار نے سب کو مسلمان کیا سب ایمان لائے ایرج
نامدار کو باغ سے بارہ دری کے اندر لائے عرض کی اے شہریار تشریف رکھیے یہاں جو کچھ مال و اسباب
موجود ہے قبضہ میں کیجیے ایرج نے احتراق جادو سے فرمایا ان امور کا تم انتظام کرو احتراق جادو ملازمین

کے ہمراہ خزانے میں آیا سب مال و اسباب اپنے قبضے میں کیا باہر آکے فوج ایرج نامدار کا خزانے میں
شامل کیا شاہزادہ وہاں تین دن رہا چوتھے روز تلاش لوح میں ملکہ تنگ قبا کے مکان کی جانب کوچ کیا
احتراق جادو نے راہ میں عرض کی ملکہ تنگ قبا کا مکان یہاں سے بہت نزدیک ہے اسکے یہاں کے
عجائبات بہت مشہور ہیں نسبت ہو خیال رکھنا چاہئیے یہ نہو کہ کوئی ساحر مکار آسکے اور دام مکر پھیلائے ایرج نامدار
نے فرمایا ہر حال میں خدا حافظ ہے اگر اسکا فضل ہے تو کوئی مکار مکر نہیں کر سکتا ہے جو آئے گا مجبور ہو جائے گا احتراق
نے عرض کی ملکہ تنگ قبا خود بڑی مکار ہے اسکے واسطے بہت شاہزادگان عالی مرتبت یہاں آئے مگر اسنے
ایسی شرطیں بیان کیں کہ سب مجبور ہو کے واپس گئے بعض نے ارادت خرد کی فکر کی اپنی جان دی اُمید
برآئی مجبور ہو کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی ایرج نے فرمایا کیا ملکہ تنگ قبا حسین بھی ہے احتراق جادو
نے کہا اسکے حسن میں شک کیا ہے آپنے ابھی دیکھا نہیں ہے جسوقت اسکے مکان پر تشریف لے جائیے گا
تصویر ملکہ کی دروازے پر آویزاں ہے ملاحظہ فرمائیے کا حسن و جمال کی کیفیت آئینہ ہو جائے گی ایرج نوجوان نے
فرمایا شرطیں اُسکی کیا ہیں احتراق نے عرض کی بہت سی شرطیں ہیں مجھکو معلوم نہیں جب آپ اسکے
یہاں جائیے گا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی ایرج نے جو یہ کیفیت حسن ملکہ تنگ قبا کے دیکھنے کا اشتیاق
ہوا دل ہاتھ سے دیا ہوا جو کیفیت احتراق نے بیان کی ایرج نے خوب سنی تھی ایک بات کو اچھی طرح تحقیق کیا
احتراق نے جو جو باتیں لوگوں سے سنی تھیں سب ایرج نامدار سے بیان کیں ایرج نامدار کو راہ پہاڑ ہو گئی
خدا خدا کر کے تین دن کی راہ دو روز میں ختم کی باغ ملکہ تنگ قبا کے دروازے پر پہونچے یہاں ملکہ کو
نامہ چہل پیکر کا پہنچ چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمھاری طرف آئے جو کچھ وہ کہے قبول کرنا انکار کیا تو
جہنم میں پھینک دی جاؤگی یہ سنتے ہی ملکہ تنگ قبا اسی روز سے آدمی منتظر رکھتی تھی کہ اگر کوئی جوان
اس صورت کا کہیں نظر آئے تو اسکو فوراً ہمارے پاس لانا بلکہ ہمیں اطلاع دینا ہم اسکے استقبال کو چلینگے
لوگ ہر وقت اسی خیال میں رہتے تھے ملکہ نے بھی اپنا مکان اور باغ بہت اچھی طرح آراستہ کیا تھا
ہر وقت نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین بناؤ سنگار کئے موجود رہتی تھیں کشتیاں کباب کی
گلابیاں شراب کی ہر وقت بارہ دری میں چنی رہتی تھیں ارباب نشاط ہر وقت ساز و سامان سے درست موجود
رہتے تھے بلکہ روز آخر وقت دن کو اپنے باغ میں آکر اسی انتظار میں بیٹھتی تھی کہ شاید وہ جوان اب آجائے
حسب معمول اس روز بھی ملکہ اپنے باغ میں بیٹھی تھی جس روز ایرج نامدار اسکے مکان پر پہونچے لوگ
تو موجود تھے جا کر ملکہ کو خبر دی کہ آپ نے جس جوان کی نسبت فرمایا تھا وہ دروازے پر موجود ہے ملکہ یہ خبر
سنکر اٹھی دروازے پر آئی یہاں ایرج نامدار مرکب سے اترکے باغ میں جانا چاہتے تھے کہ دیکھا سامنے
سے ایک حور تمثال آفتاب جمال نازنین مہر تمکین خرامان خرامان آتی ہے ایرج نامدار کی نگاہ جو ملکہ تنگ قبا
پر پڑی تاب نظارہ نہ لائے غش آگیا سرداروں نے بڑھ کے شاہزادے کو سنبھالا ادھر ملکہ تنگ قبا
کی نگاہ جو ایرج نامدار پر پڑی یہی کیفیت ملکہ کی بھی ہوئی کنیزیں گھبرا گئیں ہاتھوں ہاتھ ملکہ کو باغ کے صحن میں
لائیں گلاب و کیوڑہ منگایا عرق بید مشک طلب کیا ملکہ کے منہ پر چھینٹے دئیے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا
آنکھ کھولتے ہی آہ کی غم سے حالت تباہ کی کنیزوں نے عرض کی واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے کہا اسے
اسوقت طبیعت کی کیفیت بدل گئی دیکھو جلد جاؤ اس جوان کے ساتھ جو لوگ ہیں اسکے واسطے

جو مکان دوسرا ہو وہاں ان لوگوں کو لے جاکر جگہ دو اس جوان کو یہاں لاؤ میں استقبال کو جا نہیں سکتی مجبور
ہوں انکے ہمراہ بہت لوگ ہیں کنیزیں آگے بڑھیں یہاں سرداروں نے ایرج نامدار کو بھی ہوشیار کیا تھا
شاہزادے کی بھی عجیب حالت تھی سینے میں دل طپاں تھا یہ شعر مصحفی کا ورد زبان تھا ؎ دکھا دیا تجھے
جلوہ یہ کہئے چھپ سکے کہیں تو امید لذت نظارۂ دگر میں رہا ہو ملازمین عرض کرتے تھے ای شہریار مزاج مبارک
کیسا ہے ایرج نامدار فرماتے تھے اب مزاج کی کیا حالت بتاؤں درد دل کیونکر دکھاؤں ایرج نامدار یہ باتیں کر رہے
تھے کہ دو تین کنیزیں در باغ پر آئیں دربانوں سے پکار کے کہا تم لوگوں نے بڑی غفلت کی ابتک فوج
نے ٹھکانہ نہ پایا ملکہ عالم دیر سے برائے استقبال موجود ہیں تم لوگ لشکر کو لے جاؤ اور شاہزادے کو یہاں
بھیجو ملکہ عالم برائے استقبال کھڑی ہیں ایرج نامدار نے جو یہ بات سنی قدم آگے بڑھایا احتراق نے
عرض کی ای شہریار بے سمجھے جانا خلاف ہے ملکہ تنگ قبا کے مکر مشہور خلق ہیں ایرج نامدار نے فرمایا ہمارا
خدا حامی ہے یہ کہکر آگے بڑھے پھاٹک کے اندر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے قدم رکھا ملکہ تنگ قبا نے جو آتے
دیکھا آگے بڑھکر استقبال کیا عرض کی ای شہریار آپ کے بارے میں ایک فرمان خداوند کا آیا تھا اسمیں یہ
حکم تحریر تھا کہ اگر آپ تشریف لائیں تو ہمکو خاطر و تواضع واجب ہے ایرج نامدار حیران ہوئے کہ یہ کیا سبب ہے
افغان جادو نے بھی یہی بات کہی تھی اور ملکہ تنگ قبا بھی فرمان کا ذکر کرتی ہیں ایرج نے فرمایا ای ملکہ فرمان
کیسا آیا تھا ملکہ نے عرض کی آپ تشریف لے چلیں باغ میں چلکر بیٹھیں تو فرمان خداوند حاضر کروں ایرج
نامدار ملکہ کے ہمراہ آئے ملکہ نے باغ میں لاکر ایرج کو بٹھایا کنیزوں سے کہا جو فرمان خداوند کے یہاں سے آیا
ہے جلد لاؤ اور کنیزوں کو اطلاع دو کہ سامان سے محفل میں حاضر ہوں کنیزیں روانہ ہوئیں تھوڑی
دیر کے بعد واپس آئیں ایک کاغذ ملکہ کو دیا ملکہ نے ایرج نامدار کے پیش کیا شاہزادہ نے اس کاغذ کو
کھولا دیکھا تو اسمیں جمیل پیکر کی طرف سے لکھا تھا کہ ای تنگ قبا آگاہ ہو کہ ایک بندہ خاص قدرت کا
جو ایک مدت سے گمراہ تھا اب ہمارے پاس پہونچا قدرت نے خود اسکے دل میں یہ بات پیدا کی کہ وہ یہاں آیا
مگر ہمیں بالکل نہیں جانتا ہے اگر وہ تمہاری طرف آجائے تو اسکی خاطر کرنا اور جس بات کو وہ کہے انکار نہ کرنا
اگر میرے لکھنے کے خلاف کروگی تو سزا پاؤگی بہت پچھتاؤگی اسکے بعد جمیل پیکر کی مہر تھی ایرج نامدار نے وہ
نامہ تو رکھ دیا اور ملکہ تنگ قبا سے کہا جسنے یہ نامہ لکھا ہے وہ بالکل بیوقوف ہے اور واجب القتل ہے اگر اپنے
افعال سے تائب نہوگا تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مگر تم ہرگز اس کو خداوند نہ کہنا وہ بالکل مکار ہے تم نے
آجتک اسکو بندگی اور بندی مانا بہت برا کیا ملکہ نے جو تقریر ایرج نامدار کی سنی تعجب کیا عرض کی ای شہریار عجب کی بات
ہے کہ خداوند تو آپ کو اسطرح تحریر فرمائیں اپنا بندہ خاص لکھیں اور آپکی شان میں ایسے کلمات زبان سے
نکالیں ایرج نامدار نے فرمایا مگر اب ایسی بات نہ کہنا اسی تکرار میں افغان جادو کی جان گئی میں مسلمان ہوں
خدا کو واحد لاشریک اور قیوم جانتا ہوں ایسے مکاروں کو کب مانتا ہوں تم بھی اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام
قبول کرو ملکہ نے عرض کی ای شہریار کیسے ہو سکتا ہے کہ میں سبب تیرے اپنے مذہب کو ترک کردوں اس وقت اپنے
خداوند کے حال سے خوب آگاہ ہوں یہ جانتی ہوں کہ جو بات میرے دل میں آتی ہے وہ انکو فوراً معلوم ہو جاتی
ہے اور آپ کے خدائے نادیدہ کے حال سے اچھی طرح آگاہ نہیں میں کیونکر ترک مذہب کر سکتی ہوں ایرج
نے کہا ملکہ تم عاقلہ ہو کے ایسی بات کہتی ہو اگر جمیل پیکر کو ذرا بھی کسی کے دل کی کیفیت معلوم ہوتی

تو یہ حرکت اصل سے ظہور پذیر ہوئی کہ مین اسکا دشمن ہون اور وہ مجھکو ایسا لکھ رہا ہے مین اس طلسم
کے تباہ کرنے کو آیا ہون اور اسکے سامان جمع کر چکا ہون مگر اب تک اسکی اسکی حقیقت نہ معلوم ہوئی کہ یہ لوگ
یہان کس واسطے آئے ہین خود میرے واسطے کوشش کی اب ہر جگہ یہ خطرے ہین کہ مین جہان جاتا ہون
لوگ میری خاطر کرتے ہین ہمارے خدا کی قدرت ظاہر ہو کہ اس وقت مین اسنے ہماری کیسی مدد کی دشمنون
کے ہاتھ سے راحت دلائی اور کیا قدرت تم دیکھنا چاہتی ہو ملکہ تنگ قبا نے ایرج نامدار کے آنے کی کیفیت
پوچھی شاہزادی نے سب حال بیان کیا ملکہ نے اسوقت لوح لاکر ایرج کے سامنے پھینکدی شاہزادے نے لوح گلے
مین ڈالی بڑی خوشی سے کہا ملکہ مین سردارون کو یہ خوشخبری دے آؤن کہ مین نے لوح پائی وہ لوگ گھر سے
تنہا آنے پر بہت پریشان تھے مین سبکو تسلی دیکر آیا تھا اب جا کر ان سبکو خوشخبری دونگا اور انہین تسکین ہوگی
ملکہ نے کہا بہت اچھی بات ہے مگر ابھی تشریف لائیے گا دیر نہ لگائیے گا ایرج نے فرمایا ملکہ میرا دل نہ لگیگا ابھی
آتا ہون یہ کہکر باہر تشریف لائے جہان سب سردار مقیم تھے وہان آئے سب سردارون کی عجب حالت
تھی احتراق جادو سے سب کہہ رہے تھے کہ نہین معلوم شہریار نے لوح پائی یا ابھی ہاتھ نہین آئی احتراق جادو
کہتا تھا کہ آقائے نامدار پر سحر تو تاثیر نہین کریگا مگر خدا انکو مکر سے بچائے ایسا نہو کہ ملکہ تنگ قبا اپنے سحر کے
عجائب و غرائب دکھا کے انکو مکر مین پھنسائے سردار کہتے تھے کہ شہزادے کو بھی لوح لینے کی ہی ہوا کرتی ہو کہ تنہا جائے
احتراق نے سردارون کو جو اس درجہ مضطرب پایا کہا آپ لوگ بہت مضطرب ہین مین ابھی شہریار کی
خبر لاتا ہون یہ کہکے احتراق اٹھا کہ سامنے سے ایرج نامدار تشریف لائے احتراق جادو نے جو ایرج نامدار
کو آتے دیکھا خوش ہو کر عرض کی آقائے نامدار آپ اسوقت کہان سے تشریف لائے ایرج نے فرمایا اے احتراق
لوح مل گئی یہ کہکر لوح دکھائی احتراق نے عرض کی آپ اس طلسم کے فاتح ہین سوائے آپ کے اس طلسم کو
دوسرا فتح نہین کر سکتا ہے لوح کا ایسی جگہ سے یون مل جانا تائید الٰہی ہے ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ بھی مسلمان
ہو گئین صاحب ایمان ہو گئین احتراق نے عرض کی اے شہریار یہ اور تعجب کی بات ہے ملکہ کا مسلمان ہونا
بہت مشکل تھا یا اس طرح سے مسلمان ہو گئین ایرج نامدار نے فرمایا سب تائید الٰہی ہے یہ کہتے ہوے اور
سردارون کے پاس آئے سبکو لوح دکھائی سب سردار خوش ہوے تھوڑی دیر تک ایرج باہر ٹھہرے پھر ملکہ کے
باغ کے اندر آئے ملکہ نے شراب طلب کی ایرج نامدار نے فرمایا اے ملکہ مین مجبور ہون کہ شراب نہین پی سکتا
یہ جامہ سبز جو تم میرے گلے مین دیکھتی ہو یہ جامہ سلیمانی ہے اگر مین شراب پیونگا تو اسکی تاثیر جاتی رہیگی اور
یہ جامہ میرے پاس سے غائب ہو جائے گا اس وجہ سے مین انکار کرتا ہون ملکہ تنگ قبا خاموش ہو رہین
ایرج نوجوان شب بھر ملکہ سے باتین کرتے رہے جب رات گذر گئی تو شاہزادہ باغ سے باہر آیا سردارون سے
کہا آج کے دن یہان اور مقیم ہین کل حسب ہدایت لوح سفر کرینگے سردارون نے عرض کی جو آپ کی راے ہو وہی
مناسب ہے ایرج نوجوان اس دن ملکہ کے باغ مین رہے دن بھر ملکہ سے باتین کین طلسم کی حالتین دریافت
فرمائین جب شام ہوئی تو ایرج نے فرمایا کہ ہم کل یہان سے کوچ کرینگے تمہین لازم ہے کہ بخوشی ہمین اجازت دو ملکہ
نے عرض کی اے شہریار یہ بات ممکن نہین مین چاہتی ہون آپ ایک ہفتہ میرے یہان تشریف رکھیے ایرج
نے فرمایا اے ملکہ ایک ہفتہ مین نہین رہ سکتا ہون مجھے اس طلسم کے فتح کرنے کی بہت جلدی ہے ملکہ نے عرض
کی ایک ہفتہ یہان قیام کرنے مین ہرج نہین ہوگا ایرج نے فرمایا پھر ایسا ہی ہو جسکی وجہ سے میرا ہرج ہو جائے گا اور مجھے

بہت خفت ہوگی ملکہ نے عرض کی اب مین مجبور ہون نہین روک سکتی ایرج نامدار نے فرمایا کہ آج کی شب ہم
عبادت کرین گے صبح کو لوح دیکھین جو ہدایت ہوگی اُسکے مطابق کام کرینگے ملکہ نے عرض کی آپکو اختیار
ہو ایرج نامدار پھر باہر تشریف لائے یہان خادمون نے سجادہ ایک گوشے مین بچھا دیا ایرج نامدار مصروف طاعت
پروردگار ہوئے شب بھر تسبیح و تہلیل مین بسر کی جب رات گذر گئی تو شاہزادے نے فریضۂ سحری ادا کر کے
لوح ملاحظہ فرمائی لوح مین لکھا پایا کہ ای ملکہ بشنا اگر خدا فضل کرے اور لوح طلسمی دستیاب ہو جائے تو لازم ہو کہ اپنے کو
تنہا خیابان شمشاد مین پہونچائے شمشاد جادو کو قتل کرے تو آگے راستہ ملے ایرج نے سردارون سے کہا آپ لوگ
یہین تشریف رکھیں لوح خبر دیتی ہو کہ مین تنہا جاؤن خیابان شمشاد تک اپنے کو پہونچاؤن خیابان
جادو کو قتل کرون تو آگے راستہ صاف ہو سردارون نے عرض کی او شہریار ہم لوگ یہان سے آپکے ہمراہ چلتے
ہین جب آپ خیابان شمشاد کے نزدیک پہونچ جائیگا تو ہم لوگ وہین ٹھیرین گے آپ آگے روانہ ہو جائیے
گا ایرج نے فرمایا نہین معلوم راہ مین کیا کیا عجائب وغرائب پیش آئین اور کن کن راہون سے مین جاؤن
کیونکہ لوح خبر دیتی ہو کہ راہ مین جو عجائبات نظر آئین سبکو لوح سے کوئی کام نکرنا سردار بہت پریشان ہوئے
ایرج نامدار نے سبکو تسلی دی ملکہ تنگ قبا کے پاس تشریف لاکے فرمایا کہ لوح مین لکھا ہو کہ ہم خیابان شمشاد
مین جائین اپنے کو وہان پہونچائین شمشاد جادو کو قتل کرین پھر آگے بڑھین راہ مین جو عجائبات نظر آئین
بے ہدایت لوح کوئی کام نکرین خود تنہائی کی یہی ہر ملکہ نے عرض کی او شہریار یہ خطر بہت بڑی ہو مین نے اسوقت
یہ خیال کیا تھا مین بھی آپکے ہمراہ چلتی اپنا ساتھی سفر درست کر لیا تھا مگر کیا کر سکتی ہون لوح یہ خبر دیتی ہو کہ آپ تنہا
تشریف لے جائین مین مجبور ہون ایرج ملکہ سے رخصت ہوئے باہر تشریف لائے سب سردارون سے ملے
خادمون نے مرکب حاضر کیا ایرج نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے نام خدا لیکر جانب خیابان روانہ ہوئے بعد ذکر
انکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

## اب کیفیت خیابان شمشاد کی عرض کیجاتی ہو

کہ شمشاد جادو ساحر مکار ہو اپنے اپنے ہوئے ایک نقاب اور ایک ماہتاب بنایا ہو اپنے خیابان کے دروازے
پر دونون کو نصب کیا ہو جب کوئی شخص غیر آتا ہو آفتاب تمازت دکھاتا ہو آنے والا جلکر مر جاتا ہو اور شب کو
جو کوئی آنے کا ارادہ کرتا ہو تو چاند اسقدر روشنی پیدا کرتا ہو کہ دیکھنے والا تاب نہین لا سکتا ہو آنکھین بند
ہو جاتی ہین چاندنی مین اسقدر سردی پیدا ہوتی ہو کہ آنے والا سردی کی وجہ سے مر جاتا ہو اسکے باغ کے
اندر کوئی نہین جا سکتا اور باغ کے اندر جو عجائبات ہین وہ وقت پر بیان کیے جائینگے شمشاد جادو نے
اپنے رہنے کیواسطے باغ مین جو مکان بنایا ہو وہ مکان زیر زمین ہو نہر باغ سے اسکا راستہ ہو نہر مین آب
اصلی نہین ہو سب ہر ایک کو یہ معلوم ہوتا ہو کہ نہر مین پانی بھرا ہو مگر نہر خالی ہو جس روزنے سے اس کو نام جہل لیکر
پہونچا ہو اس روزنے پر بھی قتل ملکہ کے خطر رہتا ہو کیونکہ اسکے نام سے بن ہی جہل بیگ نے یون تحریر کیا ہے
کہ ایک جوان اس صورت کا اگر تمہارے یہان آئے تو جاؤ اس سے پیش آنا اور وہ جس بات کی فرمائش
کرے قبول کرنا اگر خلاف کروگے سزا پاؤگے شمشاد جادو نے اپنے ملازمون سے کہدیا ہے
کہ تم لوگ خبر رکھو جس وقت وہ جوان آئے ہمکو اطلاع دو ہم اسکی پیشوائی کو جائینگے عزت و حرمت

سے اُسکو ڈھونڈھتے ملازمین اسکے ہر وقت اسی تلاش مین پھرتے ہین ایک ایک صحرا مین جاتے ہین پتہ لگاتے
ہین مگر جب کسیکو نہین پاتے ہین تو مجبور ہوکر واپس آتے ہین شمشاد اُن لوگون پر خفا ہوتا ہر کہ تمنے اچھی طرح تلاش
نہین کیا ایک روز جو ملازمین حسب دستور اُسکے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک جوان درخت کے سامنے
مین سلاح جنگی جسم پر آراستہ کیے بیٹھا ہر ملازمین نے آپس مین کہا کیا عجب ہر کہ یہی جوان ہو جو کچھ پتہ بتایا گیا ہر
وہ سب اِسمین موجود ہر جیسی صورت بتائی ہر ویسی ہی صورت ہر جیسا قد بتایا ہر ویسا ہی قد ہر اب قریب چلکر
دریافت کرین تو حال خلاصہ معلوم ہو یہ سوچکے ملازمین قریب آئے کہا اے جوان اپنے نام نامی سے ہمین آگاہی دو
جوان نے کہا میرا نام ایرج بن ملک قاسم ہر ملازمین نے پوچھا خداوند جبل پیکر کے بندۂ خاص آپ ہی ہین
ایرج نے فرمایا مین خداوند واحد و یکتا کا عبد ذلیل ہون جبل پیکر مردہ مکار ہر اُسکے واسطے یہ کلمہ زیب نہین
ہر ملازمین شمشاد نے کہا یہ وہ جوان نہین ہر کوئی اور شخص معلوم ہوتا ہر مگر کافر ہر اسکو قتل کرنا چاہیے یہ سوچکے
ملازمین شمشاد نے کہا اے شخص تو کون ہر جو ایسے کلمات ناروا ہمارے خداوند کی شان مین نکالتا ہر ایرج نے
کہا اے گمراہ خاموش رہ ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالو اور توبہ کرو خدائی سواے اُس معبود حقیقی رب تحقیقی کے
دوسرے کو زیبا نہین تم کیا سمجھتے ہو کہ جبل پیکر خداوند ہر اگر وہ خداوند ہر تو اپنی قدرت کیون نہین دکھاتا ہر
ملازمون نے کہا اُنکی قدرت ہی کیا کم ہر کہ اُنھون نے ہر ایک کو بنایا اور سب چیزین دنیا مین خلق کین ایرج
نے فرمایا یہ سب جھوٹ ہر وہ کیا مجال رکھتا ہر جو ایک چیز بھی بناسکے سب اُس صانع حقیقی کی صنعت ہر جسنے
ایک لفظ کن سے دو عالم کو بنایا اپنی قدرت کاملہ کا تماشا دکھایا جبل پیکر کیا چیز ہر جو کسیکی بھی قدرت
ایجاد رکھتا ہر اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ملازمین شمشاد ساحر تھے اُن لوگون نے ایرج نامدار پر سحر کیا
ایرج نامدار پر سحر تاثیر کیا کرتا ملازمین شمشاد دیر تک سحر کرتے رہے مگر ایرج پر سحر نے تاثیر نہ کی آخر مجبور ہوکے
وہان سے فرار ہوے ایرج نامدار نے اُنکا تعاقب نہ کیا وہ سب بھاگ کر شمشاد کے پاس آئے کہا ہم لوگ
حسب دستور اُس جوان کی تلاش کرتے تھے مگر اُسکا تو پتہ نہین ملا ایک اور جوان اُسی صورت
کا آپکے خیابان کے قریب ملا ہمنے اُس سے پوچھا کہ خداوند کے بندۂ خاص آپ ہی ہین اُسنے خداوند
کی شان مین ایسے کلمات ناروا زبان سے نکالے کہ ہم لوگ اُسکے سننے کی تاب نہ لاسکے اُس جوان
کو ہلاک کرنا چاہا بہت سے سحر کیے مگر ایک سحر کارگر نہوا آخر مجبور ہوکے آپکے پاس آئے ہین شمشاد نے کہا مین
ابھی چلکر اُس جوان کو دیکھتا ہون کہ وہ کون ہر جسنے خداوند کی شان مین کلمات ناروا صرف کیے ہین
یہ کہکے اُٹھا ملازمین کے ہمراہ باہر آیا یہان آکے جو دیکھا تو ایرج نوجوان بہت قریب آگئے تھے اُسنے وہین
نعرہ کیا باش اے جوان منم شمشاد جادو ایرج نوجوان سنبھل کے گھوڑے پر بیٹھے شمشاد نے آتے آتے
سحر کیا ایرج نامدار کے پاس لوح طلسمی موجود تھی جامہ سلیمانی زیب جسم تھا سحر کیونکر تاثیر کرتا شمشاد نے
کہا اے جوان تو کون ہر جو تنہا اس طرف آتا ہر ایرج نامدار نے کہا مین اس طلسم کے فتح کرنے کو یہان آیا ہون
دیکھ یہ لوح طلسمی مین نے حاصل کی ہر لوح طلسمی جو شمشاد نے دیکھی کانپ گیا دل مین کہا اس جوان
سے کیا مقابلہ کرون اگر ہزار سحر کرونگا سب باطل ہو جائینگے یہ سوچ کے اپنے مکر کو کام دیا کہا اے جوان اب
مین کیا کر سکتا ہون تو صاحب اقبال ہر مین تیری اطاعت قبول کرونگا اب مجھکو پناہ دے ایرج نے فرمایا
امان یون نہ ملیگی جبتک دین اسلام نہ اختیار کروگے شمشاد نے کہا مین اسلام قبول کرتا ہون ایرج

نے اُسکو بھی پڑھا یا شمشاد کلمہ پڑھ کے بکر مسلمان ہوا ایرج کو اپنے ہمراہ خیابان کے اندر لایا عرض کی کہ اے
آقائے نامدار آپ تنہا اس طلسم میں تشریف لائے ہیں ایرج نامدار نے فرمایا میرے ہمراہ لشکر ہے مگر لوح کا حکم یہ ہوا
کہ میں تنہا برائے فتح طلسم نکلوں اسوجہ سے لشکر کو لب دریا کے باغ میں چھوڑ کے تنہا اس طرف آیا شمشاد
نے عرض کی اب یہاں سے کہاں تشریف لے جایئے گا ایرج نامدار نے فرمایا حکم لوح پر منحصر ہے جیسا کچھ حکم لوح
کا ہوگا وہ کیا جائے گا شمشاد نے عرض کی اب میں آپ کو تنہا نہ جانے دونگا ہمراہ رکاب چلونگا ایرج نامدار نے
فرمایا اگر لوح تنہا جانے کی ہدایت کریگی تو میں مجبور ہوجاؤنگا نہیں لیجا سکتا اور اگر تنہا جانے کا حکم لوح سے
نہ ملا تو تم میرے ہمراہ چلنا شمشاد نے عرض کی ابھی تو دو روز یہاں استراحت فرمایئے بعد دو روز کے آپکو
اختیار ہے تشریف لے جایئے گا ایرج نامدار نے فرمایا اے شمشاد ہم کو زیادہ ٹھہرنے کو بہت سی وجہیں ایسی
ہیں جنکے سبب سے ہمیں اس طلسم کے فتح کرنے کی جلدی ہے شمشاد نے عرض کی کہ آقائے نامدار دو روز
میں ہرج نہوگا آپ اتنی دور سے تشریف لاتے ہیں دو روز بھی استراحت نہ فرمایئے گا تو طبیعت بہت
پریشان ہوگی اور میری خوشی یہی ہے کہ آپنے اگر مجھے دین حق تعلیم فرمایا ہے تو میری عزت بھی بڑھایئے دعوت
قبول فرمایئے ایرج مجبور ہوئے فرمایا اے شمشاد تمنے مجبور کردیا میں تمہاری خوشی کرونگا دو روز بعد جاؤنگا
شمشاد خوش ہوا ملازمین کو بلایا کہا بارہ دری کو جلد آراستہ کرو آقائے نامدار اندر تشریف لیجائینگے
ملازمین بارہ دری کے اندر گئے بارہ دری کو آراستہ کیا شمشاد کو اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے
عرض کی آقائے نامدار تشریف لے چلئے ایرج شمشاد کے ہمراہ بارہ دری میں تشریف لائے شمشاد نے
اپنے مصاحبین کو بلا کر ایرج کے پاس بٹھایا عرض کی آقائے نامدار میں تھوڑی دیر کے واسطے آپ سے
اجازت چاہتا ہوں ابھی حاضر خدمت ہونگا ایرج نے فرمایا شوق سے جاؤ شمشاد باہر آیا ملازمین سے
کہا شراب میں بیہوشی ملاؤ اور طعام میں بھی جہاں تک ہوسکے بیہوشی ملاؤ میں اس جوان کو گرفتار کرکے خداوند
کی خدمت میں روانہ کرونگا اسنے غضب کیا لوح طلسمی ایسی جلدی حاصل کرلی کچھ مشکل بھی نہ پڑی
اب اسکو طلسم میں رہنے کیا عار ہوگا پھر لوح طلسمی لیکر اڑنا اور غضب ہے اسکے پاس جامہ سلیمانی ہے یہ طلسم
ہے نہ ساحر اس سے مقابلہ کرسکتا ہے نہ دیو دیکھتے ہیں جامہ سلیمانی جسوقت دیو دیکھیں گے مقابلہ نکرینگے ساحر
ہزار سحر کرینگے برکت لوح سے اسپر سحر تاثیر نکریگا اسکا گرفتار کرلینا بہت اچھا ہے ملازمین شمشاد نے شراب
و طعام میں خوب بیہوشی ملائی تھوڑی دیر تک شمشاد نے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا جب سب چیزیں تیار ہوگئیں
تو ایرج نامدار کے پاس حاضر ہو کر عرض کی اے شہریار اگر حکم ہو تو شراب حاضر کروں ایرج نے فرمایا میں شراب
نہیں پی سکتا میرے پاس جامہ سلیمانی ہے اسکا احترام ضرور واجب ہے شمشاد خاموش ہو رہا تھوڑی دیر تک
ایرج کیفیت طلسم دریافت کرتے رہے جب رات زیادہ گئی تو شمشاد جادو نے ملازمین سے کہا دسترخوان لاؤ
ملازمین نے ایک دم میں دسترخوان بچھا شمشاد کو آکر اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے عرض کی کہ
اے آقائے نامدار تشریف لے چلئے دسترخوان تیار ہے ایرج نامدار اٹھے شمشاد کے ہمراہ دسترخوان پر تشریف
لائے شمشاد ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا عرض کی اے آقائے نامدار آپ نوش فرمایئے یہ خادم حسب دستور
خدمتگزاری بجا لائے ایرج نامدار نے فرمایا اے شمشاد یہ ہرگز نہوگا تم بھی شرکت کرو شمشاد نے بہت انکار
کیا مگر ایرج نامدار نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے شمشاد کو بھی شریک ہونا پڑا اسنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ

اور قاب مین لائے کہ انمین بیہوشی آمیز تھی اسکے آگے لگائین شمشاد نے ایرج سے عرض کی اے شہریار میرے
اب تکا انتظار ہے ایرج نے قاب مین ہاتھ ڈالا قاب فوراً الٹ گئی شاہزادے کو تعجب ہوا لوح کو دیکھا لکھا
تھا اے طلسم کشا اس کھانے کو ہرگز نہ کھانا اگر یہ کھاؤ گے ابھی بیہوش ہو جاؤ گے ایرج نے فرمایا اے شمشاد
تم میری قاب مین کھانا کھاؤ شمشاد نے عرض کی اے شہریار یہ بے ادبی مجھسے نہوگی ایرج نے فرمایا مین اجازت
دیتا ہون شمشاد نے کہا مجھسے ہرگز ایسی گستاخی نہوگی ایرج نامدار نے بہت اصرار کیا جب شمشاد نے
دیکھا کہ اب بے تعمیل حکم کیے چارہ نہین مجبور ہو کے کہا مین ہرگز نہ کھاؤنگا اگر زیادہ اصرار کروگے تو بہت
پچھتاؤگے ایرج نامدار نے تلوار میان سے لی کہا اے شمشاد اگر اس طعام کو نہ کھائےگا تو ابھی تجھکو قتل کرونگا شمشاد
نے کہا اس جوان کو گرفتار کرو خبردار جانے نہ دینا یہ گنہگار خداوند ہے سب لوگ ایرج نامدار کیطرف بڑھے
شاہزادے نے قتل کرنا شروع کیا شمشاد اسی ہنگامے مین نکل گیا اور جیل پیکر کیطرف روانہ ہوا اُسکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملازمین شمشاد اور ایرج والا نژاد کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہان ایرج نوجوان نے تھوڑی دیر مین بہت سے ملازمین کو قتل کیا آخر ملازمین تاب مقابلہ نہ لائے بہت سے
فرار ہوئے بہت سے مارے گئے بہت سے زخمی ہو کر گرے بعض نے بخوف جان اطاعت ایرج نامدار کی قبول
کی شاہزادے نے تلوار میان مین رکھی جن لوگون نے اطاعت قبول کی تھی انکو پناہ دی وہ لوگ ایرج کو
اپنے مکان پر لے گئے سب نے عرض کی اے شہریار آپ اس مرحلے کے عجائبات کو تباہ کر دیجیے معلوم ہوتا ہے
شمشاد جیل پیکر کے پاس گیا ہے اس سے آپکی کل حقیقت بیان کرے گا ایرج نامدار نے فرمایا اگر وہان جائیگا
تو کیا بنائے گا ملازمین شمشاد نے عرض کی وہ اپنی جان بچانے کو چلا گیا ہے شب بھر ایرج نامدار سب سے باتین
کرتے رہے صبح کو پھر خیابان شمشاد مین تشریف لے گئے جو جو عجائبات سحر تھے انکو مٹایا بعض ایسے تھے جو
بے قتل شمشاد نہین مٹ سکتے تھے وہ باقی رہے ایرج نامدار نے فرمایا انکے رہنے سے کچھ نقصان نہین ہے کہین
شمشاد جادو بھی مل جائے گا اسکو قتل کرونگا یہ سب بھی مٹ جائینگے یہ فرما کے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا جن
لوگون نے تمہاری اطاعت قبول کی ہے انکو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان برف خیز کے روانہ ہو اور کوہ برف خیز کو اور
برف خیز جادو کو قتل کرو یہ مرحلہ بہت سخت ہے کوئی کام بے لوح دیکھے نہ کرنا ایرج نوجوان نے ہدایت لوح سب سے
بیان کی جو لوگ ایرج کے مطیع تھے انھون نے عرض کی ہم بسر و چشم ہمراہ رکاب چلینگے ایرج نامدار نے
اسیوقت وہان سے کوچ کیا اور طرف میدان برف خیز کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

## اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو بخوف جان ایرج کے سامنے سے فرار ہوا اسی وقت اپنے تئین جیل پیکر کے پاس پہنچایا جیل پیکر
اسوقت اپنے دربار مین بیٹھا وزرا سے باتین کر رہا تھا کہ شمشاد جادو نے جا کر جھکے سلام کیا پھر سجدے کو
سر جھکایا جیل پیکر نے کہا اے شمشاد اس وقت تمہارا آنا کیونکر ہوا شمشاد نے کہا یا خداوند آپ پر خوب
روشن ہے مگر مین بھی عرض کرتا ہون جس وقت سے آپکا فرمان میرے پاس پہونچا مین شب و روز اس فکر مین تھا کہ اُس
جوان کے استقبال کو جاؤن اور بعزت و حرمت اپنے یہان لا کر مہمان کرون اسیواسطے مین نے بہت سے ہرکارے

مقرر کر دیئے کہ وہ ہر روز دور جاکے اس جوان کو تلاش کرتے رہیں چنانچہ کل جب میرے وہان کے ہرکارے
ایک صحرا میں پہونچے انھوں نے ایک جوان کو دیکھا صورت بھی جیسی آپنے تحریر فرمائی تھی بجنسہ ویسی تھی ملازمین نے
کہا اے شخص کیا تو خداوند کا بندہ خاص ہے اس جوان نے آپکی شان میں ایسے کلمات ناسزا اپنی زبان سے
نکالے کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ زبان اُسکی کیوں نہ جل گئی اور آپنے اسکے حال پر رحم کیوں کیا میرے ملازمین
کو یہ بات اسکی بہت بری معلوم ہوئی انھوں نے سحر کیا اسپر سحر نے تاثیر نہ کی وہ لوگ بخوف جان میرے
پاس بھاگ کے آئے میں نے جو انکی یہ حالت دیکھی تو دریافت کیا کہ تمہاری کیا حالت ہے انھوں نے کل قصہ
مجھے بیان کیا میں جو باہر آیا تو اس جوان کو صاحب لوح پایا اس طلسم کی لوح اسکے پاس موجود تھی اور جامہ
سلیمانی اسکے جسم میں تھا میں بھی کچھ نہ کر سکا آخر مجبور ہوکے اسکی اطاعت قبول کی یہ سوچا کہ اسکو اپنے یہان
مہمان کرکے اسکو بیہوش کرونگا اور گرفتار کرکے آپکی خدمت میں پہونچاؤنگا یا خداوند جب میں نے اسکے واسطے
دسترخوان بچھوایا اور کھانا بیہوشی ملا کے اسکے آگے رکھا قاب لوٹ گئی نہیں معلوم اسکو کیونکر معلوم ہوا کہ اس
کھانے میں بیہوشی ملی ہے مجھسے کہا کہ اس طعام کو تم کھاؤ میں نے انکار کیا اسنے تلوار میان سے لی کہا اے شمشاد
اگر اس کھانے سے انکار کریگا تو تجھے ابھی قتل کرونگا یا خداوند میں مجبور ہو گیا ملازمین کو آواز دی کہا اس جوان
کو گرفتار کرو وہ لوگ اس سے مقابلہ کرنے میں مشغول ہوئے میں اپنی جان بچاکے اس طرف چلا آیا اور
آپکو اس امر کی اطلاع دینا بھی ضرور تھی کہ اسنے لوح طلسمی لے لی ہے اب جلد کچھ انتظام فرمایئے جیپل پیکر اس کیفیت
کو سنکر دنگ ہو گیا کہا اے شمشاد اور تو کچھ خوف نہیں ہے مگر سخت حیرت اس بات کی ہے کہ یہ جوان کس راہ سے
لوح تک پہونچا اور لوح اسنے کیونکر حاصل کر لی خیر تم اپنے مقطعے پر جاؤ ہم خداوند عزرائیل کو حکم دیتے ہیں
کہ وہ ابھی جاکر اسکی قبض روح کرے اب تم کسی قسم کا خوف نکرنا اس جوان کو مردہ تصور کرو اور لوح اس سے
لے لو جب تم یہان سے جاؤگے اسکی لاش پاؤگے شمشاد بہت خوش ہوا سلام کرکے اٹھا اپنے مقطعے
کیطرف روانہ ہوا یہان جیپل پیکر نے ایک ساحر کو بلایا کہ نام اُسکا افتخار جادو تھا اُس سے کہا اے افتخار
جادو ایک جوان بعزم طلسم کشائی یہان آیا ہے لہذا تمھیں حکم خداوند ہوتا ہے کہ تم جاکر اس سے لوح لے آؤ
افتخار جادو نے عرض کی میں ابھی جاتا ہوں لوح لیکر آتا ہوں مگر خداوند میری مدد کریں دشمن پر فتح دیں
جیپل پیکر نے کہا خاطر جمع رکھو ہم تمہاری مدد کرینگے دشمن پر فتح دینگے تم اس جوان کو زندہ نہ چھوڑنا طلسم
انجاکر کسی صحرا میں لے جانا وہان اُسکو ہلاک کرنا لاش وہیں چھوڑ کے چلے آنا لوح اور جامہ سلیمانی لیتے آنا قدرت
تمھیں لوح دار بنا دینگے افتخار نے عرض کی میں جاتا ہوں یہ کہکے وہاں سے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو جیپل پیکر سے رخصت ہو کر چلا پروا ہوا آتا تھا جب اپنے خیابان کے قریب پہونچا تو اسنے دیکھا
ایک بارگاہ استادہ ہے وہاں کچھ لوگ دربارگاہ پر بیٹھے ہیں سحر کرتا ہوا زمین پر اترا دیکھا تو سب ملازموں کو
پہچانا قریب آیا کہا تم لوگ تو میرے ملازم ہو یہان کیونکر آئے ملازمین نے جواب دیا کہ ہم تیرے ملازم اسوقت تک
تھے جبوقت تک ہمارے دل میں نور ایمان پیدا نہوا تھا اور اب ہمنے تیرے مذہب پر لعنت کی اور دین حق
اختیار کیا اب ہم غلامان ایرج نوجوان ہیں اگر ہمسے زیادہ گفتگو کریگا تو ہم تجھے سزا دینگے شمشاد نے کہا

تمھاری کیا مجال ہو جو مجھے آنکھ دکھاؤ یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اور ایرج نامدار بارگاہ سے سن رہے تھے
باہر آکے دیکھا شمشاد ملازمین سے سخت کلامی کر رہا ہو قریب آکے فرمایا او شمشاد اگر اپنی جان عزیز ہو تو یہاں
سے چلا جا شمشاد نے کہا او جوان کیون گھبراتا ہو تیرے واسطے خداوند نے ملک الموت کو حکم دیا ہو وہ تجھے
قبض روح کرنے کو آتا ہو ایرج نامدار کو غصہ آیا بڑھ کے ایک طمانچہ اسکو مارا کہ سر اسکا اڑ گیا زمین پر سر کے
گرتا تاریکی چھا گئی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من شمشاد جادو مالک مرحلہ طلسم جہل پیکر بود اُس
آواز کے آنے سے تاریکی برطرف ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا لاش شمشاد جادو کی جل گئی تھی ملازمین شمشاد
نے عرض کی اب اس کا مرحلہ بالکل تباہ ہو گیا ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا مرحلہ اسکا پیشتر ہی تباہ ہو چکا تھا
ملازمین نے عرض کی اگر اب وہاں تشریف لے چلیے تو خزانہ ہاتھ آئے ایرج نے فرمایا اب واپس جانا
مناسب نہیں ہو اگر ہماری قسمت کا ہوتا تو اسی وقت مل جاتا اب اسکے واسطے یہاں سے واپس جانا
خلاف ہو بہتر یہ ہو کہ اب برف خیز کیطرف چلیں جب وہاں سے فرصت ملیگی پھر جو لوح کی ہدایت ہوگی وہ
کیا جائیگا ملازمین مجبور ہو گئے ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے شب بھر وہاں قیام فرمایا صبح
کو پھر روانہ ہوئے دن بھر رہروی کی شب کو ایک دریا کے قریب پہونچے ایرج نامدار نے فرمایا کشتیاں طلب
کرو ملازمین نے عرض کی او شہریار یہ وہ دریا ہو جہاں کشتی نہیں ملتی ہو ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا
تھا کہ اسم حاشیہ لوح سات بار پڑھو کشتی ظاہر ہوگی مع اپنے ہمراہیون کے اس کشتی پر بیٹھ کے روانہ ہونا
اگر عجائبات و غرائبات دیکھیں تو بے ہدایت لوح کوئی کام نکرنا ایرج نامدار نے اسم حاشیہ لوح کو سات بار
پڑھا دیکھا ایک کشتی وسط دریا سے پیدا ہوئی کنارے پر آئی ایرج نامدار اس کشتی پر سوار ہوئے کشتی روانہ
ہوگئی ایرج نامدار نے دریا کی وسعت دیکھکر اپنے ہمراہیون سے فرمایا اس دریا کی وسعت پر تعجب آتا ہو
مین نے آج تک ایسا دریا نہیں دیکھا اس زور سے پانی بہتا ہو کہ کشتی یہاں ٹھہر نہیں سکتی ہو ملاحین نے
عرض کی اسی وجہ سے کوئی کشتی یہان نہیں رہتی ہے آج تک اس دریا مین کسی نے کشتی
نہیں چھوڑی اور اس طرف سے کوئی جانے کا قصد بھی نہیں کرتا ہو آج آپ اس طرف تشریف لائے
تو آپکے واسطے کشتی بھی موجود ہو گئی ایرج نامدار نے فرمایا یہ قدرت الٰہی ہو اس مین تعجب کیا ہو یہ باتیں کرتے ہوئے
جاتے تھے کہ ایک ستون دریا مین نظر آیا ایرج نے فرمایا یہ ستون کیسا ہو ملازمین نے عرض کی اسکی کیفیت سے
ہم آگاہ نہیں ہیں یہ ذکر تھا کہ کشتی اس ستون کے پاس جا کر ٹھہر گئی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ
پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور کشتی ستون تک بخیر و عافیت پہونچ جائے تو طلسم کشا کو لازم ہو کہ اسم
حاشیہ تین بار پڑھے اور جست کرے اگر پہلی جست مین ستون کے اوپر پہونچ جائے گا تو راہ پائے گا کوئی
مشکل درپیش نہوگی اور اگر پہلی جست مین ناکامیاب رہا تو دوسری جست مین پہونچ جائے گا اور راہ
کسیقدر سخت پائے گا اور تکلیف اٹھائے گا اور اگر دوسری جست مین بھی ناکامیاب رہا تو تیسری جست
کرے اگر پہونچ جائے گا تو راہ ملے گی مگر بڑی تکلیف ہوگی اور بڑی بڑی سختیان درپیش ہون گی اگر
تیسری جست مین بھی ناکامیاب رہا تو لازم ہو کہ چوتھی جست نکرے ورنہ دریا مین ڈوب کے مرجائے
گا پھر لوح دیکھے جو حکم لوح ہو وہ کرے ایرج نامدار نے خدا کو یاد کیا اور اسم حاشیہ لوح تین بار
پڑھ کر جست کی مگر اسی کشتی مین اُچھلا اوپر ستون کے نہ جا سکے ایرج نامدار نے

پھر اسم جاشیر پڑھا خدا کو یاد کر کے چھت کی ستون کے اوپر پہونچے دیکھا دہنہ نقب کا بنا ہو ایرج نامدار
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اسکے اندر کود پڑو ایرج نامدار نام خدا لیکر کود پڑے آنکھین بند ہوگئین
تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی پاؤن آشنا زمین ہوئے جسم مین ہوا لگی ایرج نامدار نے اپنے تئین ایک
میدان وسیع مین کھڑا ہوا پایا دیکھا سامنے ایک پہاڑ کی چوٹی معلوم ہوتی ہو مگر سفید ایرج نامدار نے
خیال کیا کہ کوہ برف خیز یہی ہو یہ سوچ کے آگے بڑھے دیکھا سامنے سے سب ہمراہی آتے ہین ایرج
نامدار بہت ہی خوش ہوے سب سے گلے ملے کل حال دریافت کیا کہ تمھین یہان تک کسنے پہونچایا اور کیونکر
آئے سب نے عرض کی کہ جب آپ تشریف لے گئے تھے تو کشتی غرق ہو گئی ہم لوگ بیہوش ہو گئے
تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے تئین اس صحرا مین پایا پھر ایک مرد ضعیف نے آکے
کہا اس طرف جاؤ طلسم کشا سے ملاقات ہو گی ہم لوگ اُسی طرف چلے آئے آپ سے ملاقات حاصل
ہوئی ایرج نامدار نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ جس طرف جاتے ہو چلے جاؤ تھوڑی دور کے
بعد تمھین ایک درخت ملے گا کہ جس مین بجاے برگ و ثمر کے دست و پا آویزان ہونگے اس درخت کو
بقوت طلسم کشائی زمین سے اُکھاڑنا اُسمین سے ایک نقب ظاہر ہوگی بے خوف داخل نقب ہونا
تھوڑی دیر مین کوہ برف خیز پر جا کے پہونچوگے ایرج نامدار آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد دیکھا
کہ ایک درخت نہایت عالیشان معلوم ہوتا ہو کہ اُس مین بجاے برگ و ثمر کے دست و پا آویزان
ہین ایرج نامدار اُس درخت کے پاس آئے درخت کو آغوش مین لیکر زور کیا پہلے زور مین درخت
کو حرکت ہوئی دوسرے زور مین زمین وہان کی شق ہو گئی تیسرے زور مین درخت جڑ سے اُکھڑ آیا
درخت کے اُکھڑتے ہی ایک تاریکی چھا گئی آسمان کی سمت لوح چمکائی وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج
نامدار نے دیکھا ایک دہنہ نقب معلوم ہوتا ہو بسم اللہ کہکر دہنے نقب مین داخل ہوے
ہمراہی بھی ایرج نامدار کے بعد کو اس نقب مین چاندر پڑے دیر تک اس نقب مین رہے قریب
شام ایرج نامدار اُس نقب سے باہر تشریف لائے دیکھا سامنے سے ایک کوہ برف
معلوم ہوتا ہو مگر گرد اس کوہ کے دریا معلوم ہوتا ہے پانی بہت زور شور سے بہ رہا ہو برف
کے پہاڑ سے دھوان انتہا سے زیادہ نکل رہا ہے مثل ابر اس مین پانی برستا ہو برف کی سلین
بہت بڑے چٹک چٹک کر کوسون کے فاصلے پر جاتی ہین ایرج نوجوان اس تماشے کو بغور
دیکھنے لگے ملازمین نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ اے آقاے نامدار آپنے یہ تماشا ملاحظہ فرمایا کہ اس
کوہ مین کیسے کیسے عجائبات بھرے ہین ایرج نوجوان نے فرمایا سب خدا کے فضل و کرم سے دفع
ہو جائینگے یہ فرما کے لوح کو پھر ملاحظہ فرمایا اُسمین نوشتہ پایا کہ اے فاتح طلسم اے سیارہ
عجائبات یہ دریا جو کوہ کے گرد معلوم ہوتا ہے یہ دریاے سحر ہے اس سے خوف نکرو اور باطل
اندیشہ کو اپنے دل مین راہ نہ دو یہ سب خود بے بود ہو جب تم قریب جاؤ گے اور جامہ سلیمانی
کا سایہ اس دریا پر پڑیگا اُسکی برکت و عظمت سے یہ دریا خشک ہو جائیگا خاک اُڑنے لگے
گی پانی کا نام و نشان بھی باقی نرہے گا پہاڑ پر سے جو بہت بڑی سلین برف کی چٹک چٹک کر بہت
دور دور جاتی تھین سحر کر کے باغ کے باہر آئین دیکھا سامنے سے ایرج نوجوان بصد شوکت و شان

تشریف لاتے ہین مگر تھا اور پیادہ یا ہین ملکہ سے یہ کیفیت شاہزادے کی نہ دیکھی گئی تخت اُتار ایرج
کے سامنے آئین شاہزادے نے جو ملکہ شاداب کو دیکھا خوش ہو گیا ہنسکر کہا اے ملکہ تمہین میرے آنے کی
کس نے اطلاع دی ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار میرے دل نے مجھکو آگاہ کیا مگر ایک امر
کا بڑا تعجب ہی ایرج نامدار نے فرمایا بیان کرو ملکہ شاداب نے کہا آپنے ملکہ برجیس کو کہان چھوڑا
ایرج نامدار ملکہ برجیس کا نام سنکر ہنسے جواب دیا کہ مین اس امر سے متعلق آگاہ نہین ہون کہ ملکہ برجیس
کہان ہین جس وقت سے مین رخصت ہوا مجھے اُنکی کیفیت نہین معلوم ہی کہ وہ کس کام مین مصروف ہین
اور کہان ہین ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار آپنے غضب کیا اُنکو تنہا چھوڑ دیا ماشاءاللہ دو حسین ہین سب
ساحر اُنکی الفت کا دم بھرتے ہین اُنکی ہر ایک ادا پر مرتے ہین خود سلطان طلسم جان دیتا ہی ایسا نہو ایسے وقت
مین کوئی جادوگر اُنہین لیجائے تو آپ کے دشمنون کو صدمہ ہو اب تو اُنکے پاس مرجان بھی نہین ہی اور وہ حال
جادو بھی اُنکی مدد کے واسطے نہین ہی جو کوئی ساحر اُن تک نہ پہونچ سکے اب تو جیسے مزاج مین آئیگا اُنہین باغ
سے لیجائیگا ایرج نے فرمایا پھر انکو صدمہ کرنیکا کیا سبب ہی مین کیون رنجیدہ ہونے لگا اگر اُنکی قسمت مین یہی ہی تو
ضرور پیش آئیگا ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار میری زبان نہ کھلوایئے زیادہ تجاہل عارفانہ نہ فرمایئے ورنہ
مین صاف صاف کہونگی تو آپکو ناگوار ہوگا ایرج نامدار نے خیال کیا ایسا نہو ملکہ سے گفتگو بڑھ جاے اور کوئی
کلمہ ایسا زبان سے نکل جاے جو ملکہ کے خلاف ہو اور اُنکو رنج پہونچے یہ سوچ کے خاموش ہو رہے اتنا تو
کہا کہ ملکہ جو کچھ کہتی ہو بہت بجا ہی مگر اسی وقت تمہین جلد ان باتون سے فراغت کرنا ہی ملکہ سمجھین ایرج نامدار کو میرا کہنا
ناگوار ہوا اب زیادہ حکایت کرنا اچھا نہین ہی ایسا نہو زیادہ غصہ آجائے اور یہین سے یہ واپس جاے تو
غضب ہوگا پھر شاہزادے کا ملنا محال ہوگا یہ سوچ کے عقلمندی سے بات کو ٹالا عرض کی اے شہریار کیئے
میری باتون کو صحیح جانا مذاق مین برا مانا اگر آپکی طبع مبارک کی یہی کیفیت ہے تو مین آیندہ ایسے امور خدمت والا
مین عرض نکرونگی اس وقت میری خطا معاف فرمایئے مین آگاہ نہ تھی کہ اس وقت طبع مبارک مائل فکر ہی
ایرج نے فرمایا مجھکو تو تمھاری بات ناگوار نہین ہوئی اگر تم اس امر کو بیان نہ کرتین تو مین ہرگز ملول نہ ہوتا لیکن تمنے
ایسی بات کا ذکر کیا جس نے مجھے رنج پہونچایا ملکہ نے گردن جھکائی عرض کی معاف فرمایئے تخت پر تشریف لایئے
اندر چلیے ایرج نامدار ملکہ کے ہمراہ تخت پر بیٹھے ملکہ نے تخت کو بلند کرنا چاہا مگر تخت نے زمین سے جنبش نہ کی ملکہ مجبور
ہوئین ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ یہ تخت سحر ہی جب تک مین بیٹھا رہونگا تخت بلند نہوگا تم اندر جاؤ مین آتا ہون
ملکہ نے عرض کی یہ ہو سکتا ہی ایرج نامدار نے فرمایا مین بھی تو اس طرح نہین جا سکتا ہون ملکہ شاداب مجبور ہوئین
عرض کی آپ یہان توقف فرمائین مین مرکب حاضر کرتی ہون ایرج نے فرمایا ملکہ کیا ضرورت ہی پہلے تو باغ
دور نہین ہی مین تمسے قبل پہونچ جاؤنگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ایک طرف سے گرد اُٹھی ایرج نامدار نے اُس طرف
دیکھا ملکہ سے فرمایا نہین معلوم کون لوگ آتے ہین اب تمھارا یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی تم اندر جاؤ مین ان لوگون
کو دیکھون کہ اس جانب کسواسطے آتے ہین ایرج نامدار یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا ایرج نے دیکھا
کہ جن ہمراہیون کو دریا کے کنارے پر چھوڑا تھا وہ سب لوگ رو روی کرتے ہوئے آتے ہین ایرج نامدار بہت خوش
و مسرور ہو گئے ملکہ سے کہا یہ سب میرے ہمراہی ہین تم اندر جاؤ مین ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا ملکہ ایرج نامدار
سے رخصت ہو کر باغ کے اندر آئین ایرج نامدار اُن لوگون کے لینے کو بڑھے وہ سب بھی نزدیک پہونچ چکے تھے ایرج

نامدار کو سب نے دیکھا گھوڑوں سے اُتر پڑے سب نے آکر ایرج نامدار کے قدموں کو بوسہ دیا مرکب ایرج
نامدار حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا باغ کے اندر گیا یہاں بھی ملکہ شاداب نے سب کو اطلاع دی تھی کہ
شاہزادہ آ پہونچا ہو جو جو سردار ایرج نامدار کے یہاں مقید تھے وہ سب بھی لشکر کو آراستہ کرکے برائے استقبال
ایرج نامدار باہر آئے تو ہوا سے تھے کہ یکایک نگ پر غل ہوا سب آگے آگے بڑھے دیکھا ایرج نامدار پھاٹک کے اندر تشریف
لا چکے ہیں سب سرداروں نے جو ایرج کو بہت دنوں کے بعد دیکھا سب طرف سے آکر ایرج نامدار کے گرد حلقہ
کرلیا ہر ایک نے قدم ایرج کو بوسہ دیا ایرج نامدار نے بھی سب کو گلے سے لگایا ہر ایک کا مزاج پوچھا اپنی بارہ دری میں
آکے جلوہ فرما ہوئے جو ہمراہی ایرج نامدار کے دریا کے کنارے پر چھوٹ گئے تھے انکو شاہزادے نے اپنے پاس
بلایا فرمایا تم لوگ یہاں تک کیونکر آئے دریا سے کیونکر پار اُترے سب نے عرض کی جب آپ سے جلوگ جدا ہوئے
اُس کے تھوڑی دیر کے بعد ایک پیر مرد ظاہر ہوئے ہم لوگوں کے قریب آئے فرمایا تم لوگ کون ہو یہاں کیوں
ٹھٹکے ہو ہم نے کل کیفیت بیان کی اُن پیر مرد نے کہا تم لوگ اپنی آنکھیں بند کرو ہم تمھیں دریا کے اُس پار
پہونچا دیں جب ہم لوگوں نے آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ آنکھیں کھولو جو آنکھیں کھولیں
اپنے کو دریا کے اُس پار پایا ایک آواز آئی کہ سامنے جو ایک درخت معلوم ہوتا ہے اُس سمت چلے جاؤ اور کسی جا
نہ جانا ورنہ راستہ بھول جاؤگے تو غضب ہوگا ہم بموجب ہدایت اُس پیر مرد کے اِس طرف آئے تخت رسانے آپ کے
قدموں سے ہم کو مشرف کیا دولت کونین ہاتھ آئی ایرج نامدار نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائیں تھوڑی دیر استراحت
فرمائیں مسافت راہ طے کی ہے سب نے عرض کی ہمیں استراحت سے زیادہ راحت ملتی ہے کہ آپ کے حضور میں حاضر
ہیں ایرج نامدار خاموش ہو رہے اور سرداروں نے کیفیت دریافت کرنا شروع کی کسی نے عرض کی اے شہریار
الٰہی کیونکر پائی گلزار لعل کیا تمھارا راہ میں جس مرحلے کو فتح کیا وہاں کیا کیا عجائبات دیکھے ایرج نامدار نے سب کیفیت
بیان فرمائی تھوڑی دیر کے بعد محل میں جانیکا ارادہ کیا چاہا کہ ایک پرچہ گود میں گرا ایرج نامدار نے اس پرچے
کو اٹھایا پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکے معلوم ہوا کہ ملکہ پریچہر کی طرف سے لکھا ہے کہ میں ملکہ شاداب
کے باغ میں ہرگز نہ آؤنگی آپ کے سامنے اُس روز کیسی سخت گفتگو آگئی تھی اب جو میں وہاں آؤنگی تو ضرور
ملکہ مجھے طعنہ دیگی اس سے بہتر یہ ہے کہ جب آپ وہاں سے مع لشکر سفر کریں مجھے اطلاع دیں میں حاضر خدمت
ہو جاؤں ایرج نامدار نے اس کے جواب میں اسیوقت تحریر کیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم اپنے تئیں جلد
یہاں پہونچاؤ میں تمھارے واسطے دوسری جگہ تجویز کردونگا ملکہ شاداب کو یہ کیفیت معلوم بھی نہ ہوگی اور جسوقت
میں سفر کرونگا تمھیں کیونکر اطلاع دونگا یہاں کوئی ساحر ایسا نہیں ہے جو تم تک جائے اور تمھیں اطلاع دیکر واپس
آئے تم اس نامہ کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ میں تمھارے واسطے یہاں بندوبست کردونگا جب سفر کرونگا
تمھیں اپنے ہمراہ لونگا یہ نامہ لکھکر ایرج نامدار نے اپنے زانو پر رکھا سب نے دیکھا نامہ غائب ہوگیا ایرج نامدار
وہاں سے اُٹھے اندر تشریف لائے ملکہ شاداب منتظر تھیں ایرج نامدار کو دیکھکر عرض کی اے شہریار آپ نے بہت
دیر لگائی پیشتر یہاں تشریف لائے ایرج نے فرمایا ملکہ میرے سرداروں نے مجھے بہت دنوں کے بعد دیکھا تھا کیفیت
سفر دریافت کرتے تھے اُن سے ذکر کر رہا تھا ملکہ خاموش ہو رہیں ایرج نامدار مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکم دیا گانیوالوں کو
بلا لاؤ سنتے ہی ملازم گئے ایک گائن کو بلا کے لائے سامنے وہ گائن بڑے ناز و انداز سے آکے بیٹھی سازندوں
نے ساز ملائے اُس گائن نے پہلے گت ناچی بعد اسکے یہ غزل نذیر علی انجم کی شروع کی غزل

جان مضطر عمر بھر سختی رہی غم دلکے ساتھ
اگر خمیر ہو فانی طینت قاتل کے ساتھ
اسکو شغل نالہ انکو اشک ریزی سے غرض
زخم دل مین عکس روئے مہ جبین سے دوہی
بدگمان ہو یار دشمن کو خبر ہو راز سے
لیلی پردہ نشین سمجھی کہ مجنون کی ہو خاک
لاکھ ہو سینہ سپر سمجھا کسی پہلو نہین
ساقیا یون مشتہر لگا نامی کا ہو مطلق حرام
ہاتھ مین دل لیکے پہلے پھر گیا پامال غم
کاہش اسکو اور زوال اسکو ہو کیا تشبیہ دون
رکھ نہ محروم شہادت ہان لگا دے بڑھ کے ہاتھ
سخت جانی کا یہ مطلب تھا شہادت ہی نہو
سر جھکاتا دور ہٹتا نالہ کنان حسرت نصیب
لٹنے مشکہ پھیرا تڑپکر اسنے دیدی اپنی جان
حافظ جان قاتل عالم مین ہے تیغ و سپر
بیخودی کے جوش مین فرقت کی شب جنون زدہ
دل خدا جانے کہان ہے سینہ و پہلو کہان
تیغ ابرو جب چلی تیر مژہ ہمراہ تھے
پیشلش ہین کیا کرون مدت سے پہلو مین نہین
جب لڑی آنکھ اس پری سے دل بھی مائل ہوا
صحبت ناقص مطلب تمنا سے دور بھاگ

اب وہ دشمن بنگیا ہے لگا قاتل کے ساتھ
داغ ناکامی ہوا ہر خلق میرے دلکے ساتھ
مبتلائے غم ہین آنکھین بھی ہمارے دلکے ساتھ
چاندنی نے یہ ستم تازہ کیا کامل کے ساتھ
اس سے باتین بھی کرتا نہین ہین دلکے ساتھ
گر غبار راہ بھی اٹھکر چلا محمل کے ساتھ
یار کا تیر نظر کیا آشنا ہے دل کے ساتھ
لطف دور جام ہے اس رونق محفل کے ساتھ
دست رنگین نے نئی شوخی دکھائی دل کے ساتھ
مہر کو تلوون سے اور ربخ کو مہ کامل کے ساتھ
اتنی بیدردی نکر او سنگدل بسمل کے ساتھ
جان فشانی خنجر قاتل نے کی بسمل کے ساتھ
قیس یون آتا ہے لیلی تڑپ محمل کے ساتھ
رسم جانبازی ادا بسمل نے کی قاتل کے ساتھ
قتل ہوا ہر خلق اس سے ابرو قاتل کے ساتھ
دل کیا کرتا ہے باتین [illegible] ادر مین دلکے ساتھ
دل لگی اچھی نہین تیر ادا سے دل کے ساتھ
رسم جنسیت نے دکھلایا اثر شامل کے ساتھ
کیون خدنگ ناز کاوش دل لگی ہے دل کے ساتھ
ربط ہمدردی کیا ہمجنس نے شامل کے ساتھ
غم اٹھانا ہو تو انجم رسم کر جاہل کے ساتھ

دور دور تک صحبت عیش و نشاط منعقد رہی تیسرے روز ایرج نامدار نے خیال کیا کہ ابھی تک ملکہ برجیس نہین آئین اور نہ کسی نامہ دار کو بھیجا یہ سوچکر کہ ملکہ کو یہان آنے سے بالکل انکار ہے یقین ہے کہ وہ نہ آئین اور اب یہان زیادہ ٹھہرنا بھی اچھا نہین ہے مناسب ہے کہ لوح کو دیکھکر سفر کرین یہ خیال جو آیا اسیوقت ملکہ شاداب سے فرمایا کہ اب زیادہ ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہے کل لوح دیکھونگا جو ہدایت ہوگی اس پر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار بہت دنون کے بعد آپ سفر سے تشریف لائے ہین کچھ دنون یہان تشریف رکھیے ابھی تو مسافت سفر بھی زائل نہین ہوئی ہے دو تین روز کے بعد تشریف لیجایئے گا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ مین اپنے آنے کا سبب تمسے بیان کرچکا ہون اور ایسی حالت مین دیر کرنا اچھا نہین ہوگا اور اگر طلسم فتح کرکے لشکر صاحبقران مین آجاؤنگا تو مجھے ندامت ہوگی ملکہ شاداب نے کہا آپکو اختیار ہے مین مانع نہین ہون ایرج نامدار نے وہ شب بھی بہ عیش و عشرت بسر کی صبح کو لوح کا ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اب لازم ہے کہ اپنے دشمن طلسم قاصر مین پہونچا اور قلعہ طلسمی کو فتح کرکے اسیران زندان خانہ طلسمی کو رہائی دے کہ فاتح طلسم آسان ہو ایرج نامدار

لشکر مین حکم دیا کہ ہر ایک سامان سفر درست کرے یہان سب لوگ پہلے ہی سے تیار تھے حکم پاتے
ہی مسلح و مکمل ہو گئے ایرج نامدار کو اطلاع دی کہ ہم لوگ تیار ہین جس وقت مزاج مبارک مین آئے تشریف
لیچلیے ایرج نامدار اسی وقت ملکہ شاداب سے رخصت ہوے باہر تشریف لائے لشکر ہمراہ لیکر جسطرف
کہ ارنج نے ہدایت کی تھی ادہر روانہ ہوے تین چار کوس کے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک ابر گلابی
رنگ کا آتا ہے ابر سے پھول برس رہے ہین طائران خوش الحان ابر کے نیچے زمزمہ سرائی کرتے ہوے آتے ہین
ایرج نے ہمراہیون سے فرمایا یہ ابر کیسا ہے سب نے عرض کی او شہریار کوئی ساحرہ آتی ہے ایرج کو چونکہ
ملکہ برجیس کا خیال تھا لشکر کو ٹھہرایا ساحرون کو طلب کیا فرمایا اس ابر کو آگے نہ بڑھنے دینا نہین روک
لینا سب نے عرض کی کیا بڑی بات ہے ہم ابھی اس ابر کو روکے لیتے ہین یہ کہکے دو تین ساحران جلیل
آگے بڑھے ابر بھی قریب پہونچ چکا تھا ساحرون نے کچھ سرسون کچھ ماش کے دانے اسم پڑھ پڑھ کر ابر
کی طرف پھینکے ابر رک گیا ابر کے رکتے ہی ایک برق چمک کر گری کہ ساحرون کے سر اڑ گئے ایرج کو کمال
افسوس ہوا فرمایا یہ کیا غضب ہوا اور ساحر ابر کی طرف بڑھے ایرج نامدار نے فرمایا تم لوگ اپنی جگہ پر کھڑے
رہو کوئی آگے بڑھنے کا ارادہ نکرے ساحرون نے حکم ایرج کی تعمیل کی جہان پر کھڑے تھے کھڑے رہے
ایرج نامدار آگے بڑھے لوح کا عکس جو اس ابر پر ڈالا ایرج نے دیکھا ایک برق چمکی کہ ابر پھٹ گیا ایک
تخت جواہر نگار نظر آیا اس پر ملکہ برجیس کو پایا شاہزادہ خوش ہو گیا ملکہ کی نگاہ بھی شاہزادے پر پڑی
منفعل ہو کر تخت زمین پر اتارا شاہزادے کے قریب آکے عرض کی او شہریار معاف فرمائیے کہ مجھے نہین
معلوم تھا کہ یہ لشکر آپ کا ہے ورنہ مین ساحرون کو قتل نکرتی مین آپ سے بہت محجوب ہوئی ایرج نے فرمایا ملکہ
اسمین انفعال کی کیا ضرورت ہے تم نے نادانستگی مین ساحرون کو قتل کیا یہ فرماکر حکم دیا کہ بارگاہین استادہ
ہون اسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین ایرج نامدار نے ملکہ برجیس کو ایک بارگاہ اترنے کو دی ملکہ برجیس
اس بارگاہ مین گئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین جاکر
بیٹھے دوسرے روز وقت سحر ایرج نامدار نے ملکہ سے کہا آج ہمارا دل چاہتا ہے کہ واسطے شکار کے جائین
صحراے سبزہ زار کی سیر کرین وحش و طیور کو شکار کرین ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہے مین مانع نہین مگر جلد آئیے گا
دیر نہ لگائیے گا ایرج نے جواب دیا او ملکہ ہم اقرار کرتے ہین کہ بہت جلد آ جائینگے عجب نہین کہ آج شام ہی
تک چلے آئین یہ کہکر بارگاہ سے باہر آکر سردارون اور قراول وغیرہ سے پوچھا یہان قریب تر کوئی
ایسا مقام بھی ہے کہ جہان ہم شکار کھیلین طائران شکاری بکثرت ہاتھ آئین انمین سے چند آدمیون نے
عرض کیا حضور یہان پانچ کوس سے کچھ زیادہ ایک صحراے سبزہ زار ہے اور ایک مختصر کوہ ہے چشمے اس سے
جاری ہین وہ مقام قابل سیر ہے اور وحش و طیور اسمین کثرت سے ہین شاہ و شہریار اسی صحرا مین آکر شکار
جانورونکا کرتے ہین کبھی کبھی شیر بھی اس صحرا مین آجاتا ہے کیونکہ ترائی وہان بہت ہے پہاڑ کی کھائیون مین اور ترائی
کے مقامون مین شیر رہتا ہے غزال اس درجہ ہین کہ اگر مہندس انکا شمار اور حساب کرے تو بھی ممکن نہین کہ انکی
تعداد دریافت کر سکے علاوہ غزالون کے اور طرح طرح کے چوپاے بیشتر ہین اس صحرا مین اور طائران انواع
اقسام بھی بکثرت ہین اگر آپ اس صحرا مین تشریف لیچلیے اور شکار وحش و طیور کا کیجیے تو غالباً بہت سے وحش و
طیور کو شکار کیجیے گا اور دلکو بھی اس صحرا کی سیر سے فرحت ہوگی آپ تو صحیح و سالم ہین کچھ جلد کی شکایت نہوگی ہم دعا کرتے ہین

کہ وہ صحرا سبزہ زار ہو گھاس خودرو سے پر بہار ہو کہ اگر پر سونگا بیمار بلکہ وہ بیمار کہ جسے حضرت عیسی بھی جواب دے
چکے ہون اور مایوس ہون پر اُسکے دم ہوا آثار مرگ چہرہ سے اُسکے ہویدا ہون اُس صحرا مین جاسے اور وہان کی
ہوا کھاسے چند سے وہان قیام کرسے تو امراض سے نجات پاسے بالکل صحیح وتندرست ہو جاسے کیونکہ وہانکی ہوا
دم عیسی سے بھی زیادہ اثر رکھتی ہو پانی اس کوہ کے چشمونکا ایسا ہو کہ آب حیات بوجہ اپنی آبروریزی کے
اُسکے روبرو نہین آتا بلکہ شرم وغیرت سے اُسے ایسی حیا آئی ہو کہ بیدہ ظلمات مین جا کر چھپا ہو صاف وشیرین
ایسا ہو کہ صفائی اُسکی آبروریز آب گوہر ہو اور شیرین ایسا ہو کہ جان شیرین اُسپر نثار ہو زیادہ تعریف اگر اُس
کوہ وصحرا کی کیجیے شاید خیال ہو کہ جھوٹ ہو اسوجہ سے ہم اس کی اور تعریف وثنا نہین کرتے ہین اگر حضور
تشریف لیجلینگے تو خود اس کوہ وصحرا کی کیفیت دیکھکر ہمارے عرض کرنے کو صدق جانینگے ایرج نامدار نے اوصاف
اس صحرائے سبزہ زار کے اسقدر سنکے بہت اشتیاق فرمایا ہم ضرور اُس صحرا مین واسطے شکار وحوش وطیور
کے چلینگے ہاں وہین لیچلو اور جلد تر اسیوقت سامان شکار تیار کرو ہمراہ خیام وبارگاہ لیلو اور وہ اشیا بھی ہمراہ ہون
جنکی وہان ضرورت درپیش ہو سبھون نے دست بستہ عرض کیا ایسا ہی ہوگا چنانچہ حسب الحکم اُنھون نے سامان
شکار درست کیا ایرج نامدار مرکب پر سوار ہوسے چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیا اور چند سردارونکو واسطے حفاظت
اور نگہبانی ملک کے وہین چھوڑا پھر قراول اور میر شکار کو ساتھ لیا اسیوقت باز جرہ اور کتے کی جوڑیونکو جو شکاری
تھین خدام نے انکو ہمراہ لے لیا سواری ایرج کی آگے بڑھی اثنائے راہ مین ایرج سردارون سے باتین
کرتے ہوسے چلے جاتے تھے بعد قطع راہ جب قریب تر اُس صحرا کے پہونچے دیکھا وہ عجیب کوہ باشکوہ ہو کہ کوہ طور
سے منزلت مین فزون ہو دل مومن کیطرح پاک وصاف ہو چشمے اُس سے جابجا جاری ہین صفت اُسکی یہ ہو نظم

| | | | |
|---|---|---|---|
| کوہ وہ تھا رشک کوہ بلور | جل گیا تھا اسی کے رشک سے طور | حسن مین مثل کوہ تمکین تھا | رشک شیرین وہ کوہ شیرین تھا |
| تیغ کوہ گران تھی وہ جبال | جسکی گردن پہ خون صد فرہاد | راہ بے پیچ اسکی تھی بالکل | غیرت راہ کوچہ کاکل |
| چشمے اسپر وہ صاف اور بیتاب | موجزن مثل چشمۂ سیماب | لیکے آب اسکی نہر سے رضوان | سینچتا تھا دامن باغ جنان |
| دلربا آبشار کی آواز | فرحت افزا برنگ نغمۂ ساز | ہر شجر اسکا مثل گلشن طور | ہر ثمر رشک سیب عارض حور |
| اک طرف چشم نرگسی کی سار | دیدۂ مست کی طرح ہشیار | وہ درختون پہ مرغ خوش الحان | نغمہ آموز عندلیب جنان |

ایرج نوجوان اس کوہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوسے بعد ازان صحرا کی طرف دیکھا عجیب صحرائے سبزہ زار نظر آیا کہ
کوسون تک سبزہ شاداب سطح نظر آتا تھا گویا مخمل سبز کا زمین پر فرش تھا اُسکے دیکھنے سے آنکھون نہین خنکی و
بصارت دلکو شگفتگی وفرحت ہوتی تھی وہ گھاس خودرو کی صحرا مین بہار جس سے شان پروردگار آشکار تھی ہواسے ہوا
ایسی چلتی تھی کہ دلکو فرحت ہوتی تھی غنچہ دل پژمردہ شگفتہ وشاداب ہوتا تھا جسقدر اُس صحرائے سبزہ زار مین
درخت تھے سب مثل طوبے سرسبز تھے طائران خوش الحان اُنپر بیٹھے ذکر وحمد باغبان گلشن جہان کرتے تھے
سیکڑون درختون سے اڑ کر صحرا مین پرواز کرتے تھے اور ہزارون چہچہے کرتے ہوسے اُنہین درختون پر آکر بیٹھتے
تھے چوپائے مثل ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ بے شمار تھے جسطرف دیکھا ہزارون آہوسے شوخ وشنگ سبزہ شاداب
چرتے ہوسے نظر آتے جو ایرج اور اُسکے ہمراہیونکو دیکھکر گھبراسے اور چوکڑی بھر کر ادھر سے اودھر بھاگ گئے ایرج نامدار
ایسا صحرا اور ایسے وحوش وطیور دیکھکر بدرجہ کمال مسرور ہوسے چند سردارون سے کہا بارگاہ وخیام برپا کرو ہم ان وحوش وطیور
کا شکار کرتا ہون اُنھون نے عرض کیا بہت بہتر ایرج چند سردارونکو ہمراہ لیکر تیر وکمان ہاتھ مین لیکر شکار کھیلنے مین مصروف ہوے

ادھر خدام نے بارگاہ خیام استادہ کیے تھوڑی ہی دیر مین ایرج نامدار اور اُنکے ہمراہی سردارون نے اسقدر
وحوش وطیور شکار کیے کہ صحرا مین جابجا انبار لگا دیے ایرج نے خدام سے کہا ان وحوش وطیور مین سے چند
طائرون اور چند چوپاؤنکے گوشت کے کباب درست کرو اب ہم شکار کھیلکے کیونکہ اب کباب کھائینگے اُنھون نے
حکم کی تعمیل کی ایرج نے ہمراہ اُنھین سردارونکے بارگاہ مین آکر کباب کھائے بعد ازان سب وحوش وطیور کو
گاڑیون پر بار کراکے ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوے اور قریب شام اپنے لشکر مین آکر پہونچے ملکہ کو اپنے شکار کیے ہوے
تمام چرند و پرند دکھائے اور کہا یہ تھوڑی دیر مین مین نے شکار کیے اگر مین پہر بھر یا دو چار روز تک شکار کھیلتا تو شکار کیے
ہوے وحوش وطیور گاڑیون پر لادکر یہان لانا تمھارے کہنے کے بموجب ہمنے وہان توقف نہین کیا تھوڑی دیر شکار
کھیلکے چلے آئے ملکہ ہزارون پرندون اور سیکڑون چوپاؤن کو دیکھکر متحیر ہوکر خوش ہوئین اور کنیزون سے
کہا ان جانوران شکاری سے چند طائران مذبوح کے کباب تیار کیے جائین اُنھون نے کباب تیار کیے پلیٹون مین
رکھکر روبرو ملکہ کے لائین ملکہ نے کباب پاس اپنے رکھکر کشتی شراب کی طلب کی جب کشتی مے بھی کنیزین لا چکین ملکہ
نے اپنے ہاتھ سے جام شراب بھر کر ایرج نامدار کو وہ جام دیا شاہزادے نے انکار کیا فرمایا اے ملکہ مجبور ہون کہ جام
سلیمانی میرے گلے مین ہے شراب نہین پی سکتا ملکہ مجبور ہوئین خود بھی شراب نہ پی ایرج نامدار مسہری پر تشریف
لائے ملکہ مہرجبین بھی مسہری پر گئین تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا جب صبح ہوئی ایرج نامدار بیدار ہوے ملکہ سے
فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے عرصہ ہوتا ہے اچھا نہین ملکہ مہرجبین نے عرض کی جو آپ کی خوشی ہو وہ کیجیے شاہزادے
نے فوج کو حکم دیا کہ سب لوگ درست رہین کل ہم یہان سے کوچ کرینگے شاہزادے کا حکم پاتے ہی تمام لشکر
مسلح و مکمل ہوکر منتظر روانگی ہوا اُس روز بھی ایرج نامدار وہان فروکش رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر
کو ہمراہ لیکر ایرج نے طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت قلعہ طلسمی اور عفریت جبل پیکر کی تحریر کی جاتی ہے

کہ قلعہ طلسمی ایک دریا کے کنارے اوپر بزور سحر بنایا ہے کاموس قلعہ دار ہے طلسم بھر مین اُس قلعہ کی فتح مشکل
ہے جو کچھ عجائب و غرائب علی درجے کا ہے وہ اس قلعہ مین موجود ہے کاموس کے پاس ایک کتاب ہے اُسکے ذریعہ
سے اُسکو ایک سال کی حالت معلوم ہو جاتی ہے جب سال تمام ہو جاتا ہے تو کاموس اس کتاب کو دیکھتا
ہے جو کیفیت ہونے والی ہوتی ہے اس پر آئینہ ہو جاتی ہے اگر کوئی آفت آنے والی ہوتی ہے یہ اُسکا دفعیہ کرتا ہے
وہ آفت قلعہ پر نہین آتی ہے اسی کی وجہ سے جبل پیکر بھی مطمئن ہے کاموس جادو نے اپنے رہنے کیواسطے
ایک برج طلائی بنایا ہے برج بہت بلند ہے کاموس شب و روز اس برج پر بیٹھا رہتا ہے اُسکے ملازمین برج کے
گرد جمع رہتے ہین جسوقت اُسکو کوئی کام ہوتا ہے طائر سحر کو چھوڑتا ہے وہ ملازمین کو اطلاع دیتا ہے ملازمین اُسکے
پاس جاتے ہین جو کام اُس کو لینا منظور ہوتا ہے ملازمین سے کہدیتا ہے وہ لوگ اُسی وقت اُس کام کو انجام
دیدیتے ہین ایک روز کاموس جادو اپنے برج مین بیٹھا تھا اس نے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ سال تمام
ہوا اس نے ایک دستک دی طائر سیاہ رنگ پیدا ہوا کاموس نے کہا جاکر داراب کتاب دار سے
کہو کہ کتاب طلسمی لیکر حاضر ہو کچھ امور ضروری تحقیق کرنا ہین طائر اُڑا داراب کتاب دار کے پاس آیا داراب
اسوقت اپنے مکان مین مصروف میخواری تھا اس نے جو طائر کو آتے ہوے دیکھا اپنے مصاحبین سے
کہا نہین معلوم اس وقت طائر طلسمی کس کام کو آتا ہے مصاحبین نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ سال تمام ہوا کتاب

کی ضرورت ہوئی ہے اس وجہ سے کاموس جادو نے آپ کے پاس بھیجا ہے داراب نے کہا مین تو اسوقت کتاب
لیکر ہرگز نہ جاؤنگا بھلا یہ کونسا وقت ہے مین یہان مصروف عیش و نشاط ہون جب اس جشن سے برخاست
کرون تو کاموس کے پاس جاؤن وہ تو آرام میں بیٹھے ہونگے مین اس وقت ہرگز نہ جاؤنگا مصاحبین نے کہا آپ
ایک رقعہ کاموس جادو کو تحریر فرمایئے اُسمین عذر کیجیے کہ اس وقت مین ایک کار ضروری مین مصروف
ہون اسوجہ سے حاضر خدمت نہین ہو سکتا تھوڑی دیر کے بعد ضرور آؤنگا تھوڑی دیر مین انکا کچھ نقصان نہوگا
اور آپ کو بھی تکلیف نہوگی داراب جادو اس وقت نشے مین تھا مصاحبین سے اُلجھ پڑا کہا کیا مین کاموس
جادو سے ڈرتا ہون جو اسطرح کا رقعہ لکھون مصاحبین خاموش ہو رہے طائر داراب جادو کے قریب آیا
کہا اے داراب جادو تمھین کاموس جادو بلاتے ہین کتاب طلسمی لیکر چلو داراب نے کہا اے طائر طلسمی جاکر
کاموس سے کہدینا کہ مین اس وقت نہین آ سکتا ہون میرے یہان اسوقت جلسہ آراستہ ہے اگر مین ان
سب کو چھوڑ کر تیرے پاس آؤنگا تو جلسہ برہم ہو جائیگا اور میرے لطف مین خلل آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک
روز مین کچھ حرج نہین ہے طائر نے جو داراب کی یہ تقریر سُنی کہا او بے ادب تو ہمارے مالک کی نسبت کیا کلمات
ناشایستہ زبان سے نکالتا ہے داراب جادو نے کہا او طائر طلسمی کیا تیری موت آئی ہے تجھے ہم لوگون کے بارے مین
کیا دخل ہے جو ہم کہتے ہین تو جاکر کاموس جادو سے کہدینا طائر نے جواب دیا مین ہرگز نہین کہونگا تجھکو میرے
ہمراہ چلنا ہوگا اگر عذر کریگا تو بہت پچھتائیگا داراب اسوقت نشے مین تھا اسکو بہت برا معلوم ہوا ایک کارد
سحر جھولی سے نکالکر طائر پر کھینچ مارا طائر جھپٹ کے اڑ گیا چھری زمین پر گری طائر وہان سے کاموس جادو کے
پاس آیا کاموس نے طائر کو دیکھتے ہی ایک چیخ ماری کہا ارے تو نے آتے دیر کہان لگائی اور داراب
جادو کو اپنے ساتھ کیون نہ لایا طائر نے کہا آپکو اس کی کیفیت معلوم ہی ہو گئی ہوگی اس مین میری خطا نہین ہے
جب مین داراب جادو کے مکان پر گیا تو داراب اسوقت شراب پی رہا تھا اور لوگ بھی اسکے پاس
بیٹھے تھے مین نے جب جاکر آپکا پیام دیا اس نے کہا مین ہرگز اس وقت نہ جاؤنگا اگر مین یہان سے اٹھونگا
تو یہ صحبت برہم ہو جائیگی میرے لطف مین فرق آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک دن کے گذر جانے مین کیا
نقصان ہوگا کاموس نے کہا تو نے اسکو مار کیون نہ ڈالا ہوتا طائر نے جواب دیا مین آپکے خوف سے چپکا چلا آیا ورنہ ارادہ تو
میرا یہی تھا کہ اس کو قتل کرون اس نے مجھ پر کارد سحر کا وار کیا مین نے اسکی کارد کو خالی دیا اور آپ کے خوف
سے خاموش ہو رہا اسکے جواب مین کوئی سحر نہ کیا ورنہ آپکو معلوم ہے کہ مین جو سحر کرتا تو داراب جادو کی مجال
نتھی جو میرے سحر کو روک سکتا کاموس نے کہا اب جاکر اسکو میرے پاس لا اگر خالی واپس آئیگا تو قتل
کیا جائیگا طائر نے کہا مین جاتا ہون ابھی لیکر آتا ہون اسکی کیا مجال ہے جو میرے سحر کو روک سکے جسطرح حضور
حکم دین مین اسکو ابھی حاضر خدمت کرون کاموس نے کہا اسکو گرفتار کرکے مع جملہ ملازمین کے مابدولت
کی خدمت مین حاضر کر اور کتاب بھی لیتا آ طائر اڑا پھر داراب کے مکان پر آیا داراب کو اور زیادہ نشہ ہوا تھا
دونون ہاتھ زمین پر ٹیکے ہوئے بیٹھا جھوم رہا تھا مصاحبین اسکے بدمست کئے جاتے تھے کہ طائر طلسمی نے
اسکے سر پر آکے اس زور سے چیخ ماری کہ داراب کے ہوش اڑ گئے سارا نشہ ہرن ہو گیا زمین پر گرا غشی
طاری ہوئی اسکے سب ملازمین بھی گر کے بیہوش ہوئے طائر نے کتاب طلسمی اسکی جھولی سے نکالی
داراب کو پنجون مین دبایا وہان سے اڑکر کاموس جادو کے پاس آیا کتاب طلسم کاموس کے سامنے

رکھدی داراب کو بھی آگے ڈالدیا کاموس نے داراب کو ہوشیار کیا داراب نے گھبرا کے آنکھ
کھولی اپنے کو سامنے کاموس کے پایا چاہا سحر کرون کاموس نے کہا او داراب جب تو طائر طلسمی سے
مقابلہ نکر سکا اور جانور پر تیرے سحر نے تاثیر نہ کی تو بھلا مجھ پر تیرا سحر کیا تاثیر کریگا داراب نے بھی خیال کیا کہ جو کچھ
کاموس کہتا ہی بہت سچ ہی مین لاکھ سحر کرون مگر کاموس پر تاثیر نہ ہوگی بہتر یہ ہی کہ اب عفو تقصیر کراؤن
یہ سوچ کے کاموس جادو کے پاؤن پر گر پڑا کہا مجھسے بڑی خطا ہوئی معاف فرمائیے گا مین اسوقت
نشہ مین تھا اس سبب سے کچھ کلمات ناشایستہ آپکی شان مین میرے منہ سے نکل گئے آپ معاف
فرمادین یا جو مزاج مبارک مین آئے سزا دین کاموس نے کہا اسوقت تو تو نشے مین تھا مگر اسوقت حالت
ہوشیاری مین جو تو نے سحر کرنیکا قصد کیا اسکا کیا سبب داراب نے کہا مین عجب عالم مین تھا جسوقت میری
آنکھ کھلی مین نے مطلق آپکو نہین پہچانا بلکہ یہ گمان ہوا کہ نہین معلوم کون ساحر ہی اسوجہ سے سحر کرنا چاہتا تھا
جب آپنے منع کیا مین ٹھہر گیا کاموس نے کہا ہم تیری خطا ابھی نہین معاف کر سکتے ہین جب تک کتاب
عدد کو دیکھ لین اگر کتاب مین تیری تقصیر کی معافی کی اجازت ہوئی تو ہم بھی تیری خطا معاف کرینگے ورنہ جو سزا تجویز ہوگی
تجھکو دیجاویگی داراب نے کہا آپکو اختیار ہی کاموس جادو نے کتاب کھولی پہلے اسی کیفیت کو دیکھا کہ مین
داراب جادو کی تقصیر معاف کرون یا نکرون اس سے کبھی اور بھی کوئی خطا سرزد ہوگی یا نہ ہوگی کتاب
مین یہ لکھا تھا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہی کہ ایک مرد مسلمان لشکر بیحساب اپنے ہمراہ لیکر اس
طلسم کے فتح کرنیکو آئیگا اور لوح اسکو مل جائیگی وہ لوح لیکر قلعہ کیطرف متوجہ ہوگا کوئی اسکو نہ روک
سکیگا مگر وہ داراب کے مکر مین گرفتار ہوکر اپنے لشکر سے چھوٹ جائیگا اور بہت کچھ تکلیف اٹھائیگا اگر اسوقت
مین کوئی اسکو گرفتار کریگا تو طلسم بچیگا ورنہ طلسم کا رہنا ممکن نہین اور وہ شخص بہت جلد داخل سرحد
قلعہ طلسم ہوا چاہتا ہی اور یہ سال آخر ہی اس طلسم کا اے کاموس تجھکو لازم ہی کہ داراب کی تقصیر عفو کرے
اگر تو اسے قتل کریگا تو طلسم کشا کو کوئی اسیر نکر سکیگا اور اے کاموس اب لازم ہی کہ اس طلسم کی خیمہ سے
اور اپنے قلعہ پر ہوشیاری سے ہر ایک بات کر اور جیپال پیکر کو اس بات کی اطلاع دیدے کہ یہ سال
آخری طلسم ہی جو انتظام ہوسکے جلد کیا جائے اگر طلسم فتح ہوجائیگا تو ہزارہا بندگان سامری و جمشید
قتل ہونگے اور جیپال پیکر بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے مارا جائیگا کاموس جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ
ہوگیا اسدرجہ اسکو صدمہ ہوا کہ آنکھون سے آنسو بہنے لگے داراب جادو سے کہا مین نے
تمھاری خطا معاف کی داراب خوش ہوگیا مگر کاموس جادو کو اشکبار دیکھکر پوچھا یہ تو فرمائیے کہ آپ
اس وقت اشکبار کیون بیٹھے ہین کاموس جادو نے کہا اے داراب جادو اس گریہ کا سبب
نہ دریافت کرو اگر مین اپنی اشکباری کا تمسے سبب بیان کرونگا تو تمہین مجھسے بڑھ کے
رقت آئیگی داراب جادو نے کہا اب مین ضرور تحقیق کرونگا آپ نے یہ بات کہکے مجھے
اور زیادہ بیتاب کردیا ہی براے سامری و جمشید بیان فرمائیے اب دیر نہ لگائیے
کاموس نے جو جو کیفیت کتاب مین دیکھی تھی داراب سے بیان کی داراب نے بھی
بہت افسوس کیا اور کاموس سے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین اسکا انتظام کرتا ہون میرے
ہاتھ سے طلسم کشا بچکر کہان جائیگا یہ بہت اچھی بات ہوئی یہ جو کیفیت معلوم ہوگئی

میں طلسم کشا کو اپنے دام طلسم میں پھنساتا ہوں آپ اسکی گرفتاری کی کوشش کریں کاموس نے کہا او داراب
سب سے بہتر بات یہ ہے کہ میں اُسکی آگاہی خداوند جمیل بیگم کو کردوں وہ اگر چاہینگے تو ایک دم میں طلسم کشا کو
فنا کردینگے داراب نے کہا بہتر ہے میں بھی آپکی راے سے موافقت کرتا ہوں بلکہ مناسب یہ ہے کہ اسکی اطلاع کیواسطے
آپ خود تشریف وہاں لیجائیے کاموس نے کہا یہ بات بھی مجھکو پسند ہے میں خود ہی جاؤنگا جسطرح میں کہدونگا
اسطور سے دوسرا اور کوئی نہ بیان کریگا داراب نے کہا اب آپ تشریف لیجائیں میں قلعے کی نگہبانی کرونگا جیسا حکم
آپ حکم دیجائیے کہ وہ ہوتے رہینگے کاموس نے کہا مجھے وہاں عرصہ نہ ہوگا بہت جلد واپس آؤنگا کیونکہ وہاں ٹھہرونگا
زیادہ نہ ٹھہرونگا مجھکو قلعے کے عجائب و غرائب کو زور دینا ہے اور انتظام جدید کرنا ہے صرف ایک روز وہاں رہونگا
داراب نے کہا جسوقت مزاج میں آپکے آئے اسوقت تشریف لیجائیے مگر عرصہ نہ لگائیے گا کاموس نے اسیوقت اپنا
اژدر آتش فشان طلب کیا ملازمین اسکا اژدر لیکر آئے کاموس اژدر پر سوار ہوکر خداوند عفریت جمیل بیگم کیطرف
روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا لیکن اب حال ایرج نامدار کا بیان ہوتا ہے کہ شاہزادہ جو قلعہ طلسمی کیجانب حسب
ہدایت روانہ ہوا کوچ اور مقام کرتا ہوا دسویں روز ایک صحرا سبزہ زار میں پہونچا صحرا کو جو نہایت پر فضا پایا حکم
دیا کہ لشکر کو ٹھہراؤ فوراً لشکر ٹھہرا کہا ہم آج کی شب یہیں قیام کرینگے صبح کو اگر جی چاہیگا تو چلینگے ورنہ یہاں شکار کھیلینگے
لشکر ٹھہرا فراشوں و خادموں نے بارگاہیں استادہ کیں ایرج نامدار اپنی بارگاہ میں تشریف لائے اور سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہوں میں داخل ہوئے دیر تک جلسۂ عیش و عشرت گرم رہا جب رات زیادہ گئی تو ایرج نامدار نے صحبت برخاست
کی آرامگاہ میں تشریف لائے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر کے بعد سب نے آرام کیا جب
رات بسر ہو گئی تو ایرج نامدار خواب سے بیدار ہوئے بعد رفع حاجت مشغول عبادت پروردگار ہوئے فریضہ سے
فراغت حاصل کرکے باہر تشریف لائے سرداروں کو طلب کیا سب سردار حاضر ہوئے ایرج نامدار نے فرمایا میں آج
کے روز اس صحرا میں اور قیام کرونگا یہاں شکار کھیلونگا کل ضرور یہاں سے روانہ ہوجاؤنگا سب سرداروں نے
دست بستہ عرض کی جو آپکی خوشی ہے میں کیا عذر ہے ایرج نے چند سرداروں کو ہمراہ لیا صحرا کی جانب روانہ ہوئے
جانوران صحرائی کو شکار کرتے ہوئے ایک سمت نکل گئے دن بھر سیر و شکار میں گذرا جب کہ آفتاب قریب غروب
پہونچا تو ایرج نامدار اپنے لشکر کیطرف چلے تھوڑی راہ طے کی ہوگی کہ ایرج نامدار نے دیکھا صحرا کے ایک سمت سے
شعلے بھڑکتے ہوئے آتے ہیں ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیوں سے فرمایا سامنے جو شعلے بھڑکتے ہوئے آتے ہیں
یہ کیا ہے جو لوگ ساحر تھے انھوں نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کوئی ساحر اژدر آتش فشان پر سوار چلا آتا ہے یہ راستہ
جمیل بیگم کے مکان کا ہے وہیں یہ ساحر جاتا ہوگا یہ گفتگو ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ سب نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام
تاج سر پر رکھے نیلا لباس پہنے ایک ہاتھ میں گرز آتشیں دوسرے ہاتھ میں ترسول لیے ہوئے اژدر آتش فشان
کو دوڑاتا ہوا چلا آتا ہے جو جو ساحر اسکو جانتے تھے انھوں نے ایرج نامدار سے عرض کی اے شہریار اسکا نام کاموس
جادو ہے یہی قلعہ دار ہے بڑا مکار ہے معلوم ہوتا ہے آپ کی تشریف آوری کی خبر اسکو پہونچ گئی آپکے روکنے کیواسطے ادھر آیا ہے
اپنے سحر پر اسے مغرور کر اس درجہ ناز ہے کہ تنہا قصد کیا کسی کو اپنے ہمراہ بھی نہ لیا ایرج نامدار نے فرمایا پروردگار عالم
مالک و مختار ہے یہ کیا چیز ہے اور کیا کرسکتا ہے اور ہماری قضا اسکے ہاتھ سے ہو تو کیا چارہ ہے اور اگر اسکی قضا ہمارے
ہاتھ ہے تو انشاءاللہ مارا جائیگا یہ فرماکر آگے بڑھے کاموس جادو کی بھی نگاہ ایرج نامدار پر پڑی اژدر اسکا رک گیا
کاموس نے پہچانا کہ طلسم کشا یہی ہیں یہ سوچکر ایرج کو ٹوکا کہا او جوان تو کون ہے اور کہاں جاتا ہے ایرج نامدار

نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے فرمایا ہم قلعۂ طلسمی کی طرف جاتے ہیں اس صحرا میں برائے شکار آئے ہیں دو ایک روز یہاں
قیام کرینگے پھر قلعۂ طلسمی کیطرف جاینگے کاموس نے کہا قلعۂ طلسمی میں تیرا کیا کام ہے ایرج نے فرمایا وہاں کے قلعہ دار
سے کچھ ضروری باتیں کہنا ہیں اگر وہ ہمارے کہنے کو منظور کریگا تو وہاں سے اور آگے جاینگے جمل پیکر کو مسلمان
کرینگے لوح طلسمی اس سے لیکر روانہ ہونگے اور اگر قلعہ دار ہماری باتیں قبول نہ کریگا تو اسکو قتل کرینگے اور قلعے کو تباہ
برباد کرینگے اور آگے جاینگے کاموس جادو نے جو ایرج نامدار کے تیور دیکھے اپنے دل میں سوچ خیال کیا کہ یہ جوان
صاحب لوح ہے اگر اس سے زیادہ گفتگو کرونگا تو خرابی ہوگی اور اچھا نہوگا مزاج بھی اس جوان کا سخت معلوم ہوتا ہے اور
اس کے جری اور بہادر ہونے میں بھی شک نہیں مناسب وقت یہ ہے کہ اس سے زیادہ گفتگو نہ کروں اپنی جان کو
غنیمت جانکے نکل چلوں جب خداوند جمل پیکر کو اطلاع کرکے واپس آؤنگا تو اسکے گرفتار کر لینے کی کچھ نہ کچھ
تدبیر کرلونگا یہ خیال کرکے ایرج نامدار سے کہا اے جوان میں نے ایک بات دریافت کی وہ اس درجہ تجھکو ناگوار ہوئی
کہ تو نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا اگر ایسا ہی میں خطاوار ہوں تو جو تیرے مزاج میں آئے سو مجھے
سزا دے میں نے محض تیری دوستی سے یہ بات کہی تھی کیونکہ سب جہت سے ملو ہے یہاں اسطرح بے تکلف پھرنا اچھا
نہیں تجھکو میرا پوچھنا بہت ناگوار ہوا اب میں ایسی بات نہ کہونگا کہ جو تجھکو ناگوار گذرے یہ کہکر پھر کیا دونوں پاؤں
زمین میں مارے غرق زمین ہوگیا جو ساحر ایرج نامدار کے ہمراہ تھے انھوں نے عرض کی اے شہریار کاموس جادو
لگے ترپ کمر دار ہے آپ نے اسکو قتل کیوں نہ کیا اب ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا یہ سنکر ایرج نامدار نے فرمایا اسوقت
اسکو قتل کرنا خلاف جرات تھا کیونکہ وہ مقابلہ کرنے کا اگر وہ آمادہ پیکار ہوتا تو میں بے قتل کیے نہ چھوڑتا ساحروں
نے عرض کی اب بہت مشکل سے ہاتھ آئیگا قلعے میں جاکر اور کوئی انتظام کریگا کچھ کر کریگا ایرج نے جواب دیا اگر اسکی قضا
میرے ہاتھ سے ہے تو ضرور قتل ہوگا اور مکر سے بچانے والا پروردگار ہے ساحر خاموش ہو رہے ایرج نامدار اپنے لشکر
میں تشریف لائے شب بھر جلسۂ عیش و نشاط رہا صبح کو مع لشکر روانہ ہوے اور طرف قلعۂ طلسمی کے چلے کہ ذکر انکا
وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت کاموس جادو کی عرض کیجاتی ہے کہ یہ جو ایرج نامدار کے سامنے سے ڈرکر غرق زمین
ہوا سحر کرتا ہوا تھوڑی دیر میں جمل پیکر کے مکان پر پہونچا جمل پیکر اسوقت دربار میں بیٹھا ہوا تھا گرد اسکے وزرا
امرا حلقہ کیے ہوے تھے اور اہل دربار بھی موجود تھے جو گمراہ آتے تھے اسکو سجدہ کرتے تھے اور چلے جاتے تھے کہ
ہرکارے نے آکے اطلاع کی یا خداوند کاموس جادو جو قلعۂ طلسمی کا قلعہ دار ہے برائے سجدۂ خداوند حاضر ہوا ہے
امیدوار اجازت ہے یہ سنکر جمل پیکر نے اشارے سے کہا بلا لو ہرکارہ باہر آیا یہاں کاموس جادو نے اپنی صورت
فریادیوں کی سی بنالی تھی ہرکارے سے سنتے ہی آکے کہا اے کاموس جادو آپ کو خداوند اپنی حضوری میں طلب فرماتے
ہیں چلیے زیارت سے مشرف ہو جیے کاموس جادو اندر آیا آتے ہی اس کافر نے جمل پیکر کو سجدہ کیا جمل پیکر
نے جو اسکی کیفیت دیکھی کہا اے بیچارے کاموس جادو تو نے یہ کیا حالت بنائی تجھے کسنے ستایا جو میرے پاس فریادی
بنکر آیا کاموس جادو نے کہا خداوند نے جسکو قوی بنا دیا اسی نے مجھکو ستایا جمل پیکر نے سر جھکایا تھوڑے عرصے
کے بعد سر اٹھا کے کہا اے کاموس جادو وجہ یہ ہے کہ ہم اس جوان کو بہت عزیز رکھتے ہیں اور اسکے واسطے ہم نے
یہ انتظام کیا تھا کہ سب مرحلوں پر کہلا بھیجا تھا کہ خبردار کوئی اسکو روکنے کا ارادہ نہ کرے ورنہ غضب ہو جائیگا اور
اس جوان نے جس کو اپنے اوپر مہربان پایا سر اٹھایا بہت سے مرحلے برباد کر دیے سنا ہے کہ لوح کے مقام تک
پہونچیگا نہیں معلوم وہ اور کیا آفت برپا کرے مگر قدرت کو اس سے ازحد محبت ہے جس روز غصہ آجائیگا اسکو جاکر

گرفتار کر لائینگے لوح وغیرہ بھی اگر وہ دے لیگا تو اس سے چھین لینگے اپنا مطیع کرینگے وہ کہان جائیگا اسکو مین آپکے
طلسم کا منتظم بناؤنگا عزت بڑھاؤنگا کہ تمام عالم دیکھکر رشک کرے کاموس جادو نے کہا خداوند ہو آپ کیا فرماتے
ہین اُسنے غضب کر دیا لوحدار کو قتل کیا لوح لی میرے قلعے کی طرف آتا تھا مین نے کتاب طلسمی مین اسکے آنیکی خبر
پائی اور یہ بھی نوشتہ پایا کہ عمر طلسم تمام ہوئی یہ آخری سال ہے اور یہی جوان اس طلسم کو فتح کریگا مین یہ حال دیکھکر
گھبرا گیا آپکے پاس حاضر ہوا اب جو ارشاد فیض بنیاد ہو وہ بجالاؤن اور اسپر کاربند ہون جہل پیکر نے کہا ارے کاموس
جادو تیرے کتاب بے وقت کیون دیکھی کاموس جادو نے عرض کی سال ختم ہوا مین نے کتاب حسب معمول طلب
کی اور داراب اُسوقت نشے مین تھا اُسنے کلمات واہیات زبان سے میرے حق مین نکالے مجھکو نہایت ناگوار
معلوم ہوا مین نے فوراً خار طلسمی کو بھیجکر داراب کو گرفتار کرا لیا چاہا داراب کو قتل کرون اُسنے عذر کیا
مین نے کتاب طلسمی مین دیکھا کہ اسکا قتل کرنا کیسا ہے کتاب مین یہ سب کیفیت نظر آئی بلکہ یہ بھی تحریر تھا کہ داراب
جادو کا قتل کرنا مناسب نہین ہے یہ طلسم کشا کو راستہ بتلائیگا لشکر سے اُنکو ہمراہ لیگا جب مین نے یہ کیفیت لکھی دیکھی
اُسکا قصور معاف کیا قید سے رہا کیا اور بہت کچھ عذر کیا مگر یہ بات جو دیکھی کہ طلسم کشا اب دو ہی ایک روز مین آنیوالا ہے
اس سبب سے آپکی خدمت مین حاضر ہوا اب جو کچھ آپ ارشاد فرمائین وہ کیا جائے جہل پیکر نے کہا یہ کارخانہ قدرت
تجھے جو تو نے دیکھے سمجھا کیا معلوم کہ یہ کیا ہوا قدرت کو تیری بعض باتین ناگوار ہوئین اس سبب سے تجھے اتنا پریشان
کر دیا اب جا کر اپنے قلعے مین رہ کبھی کسی سے بہ نخوت و غرور پیش نہ آنا ورنہ اس سے بدتر حال ہوگا بہت کچھ کیا
تو نے داراب جادو کو جو رتبے سے کم دریا پایا تو اسقدر ستایا کہ وہ تجھسے عذر کرنے لگا کیا نہین جانتا تھا کہ قدرت
ہر مقام پر موجود رہتے ہین اور سب کو نہین دیکھتے رہتے ہین قدرت کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی تجھے غیر ساحر کے ہاتھ
سے ذلیل کرایا اب جا اور اُس جوان کو گرفتار کرکے بہت جلد میرے پاس بھیجدے مین اُسکے دل مین نور ایمان
پیدا کرون اور اپنا بندۂ خاص اُس جوان کو بناؤن کاموس جادو نے کہا یا خداوند مین توبہ کرتا ہون آپ میرے
گناہ معاف فرمایئے مین اب کسی کو نہ ستاؤنگا ہر ایک کو اپنے سے بہتر اور افضل جانونگا آپ کا کہنا مانونگا جہل پیکر
نے کہا تو اسی وقت اپنے قلعے پر جا اور فوراً اُس جوان کو گرفتار کرلے کاموس جادو اُٹھا رخصت ہوکر
وہان سے اپنے قلعے کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا اب بیان سے کیفیت ایرج نامدار کی بیان
کیجاتی ہے کہ وہ جو اپنے لشکر کو لیکر جانب قلعۂ طلسمی روانہ ہوئے دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوئے تین روز کے بعد قلعۂ
طلسمی کے قریب پہونچے شاہزادۂ ایرج نامدار نے دیکھا کہ قلعے کے گرد دریا جوش مار رہا ہے اور بیچ مین قلعہ بنا ہوا ہے مگر
دریاے زخار ناپیدا کنار ہے کشتی نظر نہین آتی پانی اس درجہ اچھل رہا ہے کہ دریا کے پار جانا ممکن نہین یہ کیفیت دریا کی
دیکھکر ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ شاید یہ دریاے سحر ہو سب نے عرض کی اے شہریار یہ دریاے سحر نہین
ہے بلکہ قلعہ سحر کا بنا ہوا ہے یہ دریا اصلی ہے ایرج نامدار نے فرمایا اگر یہ دریا اصلی ہے تو اسکے پار جانا مشکل ہے پانی
کی عجب حالت ہے کیا کہون کیا کیفیت ہے کشتی کی مجال نہین جو اس پانی پر دم بھر بھی ٹھہر سکے اور کوئی صورت نظر نہین
آتی کہ اس دریاے زخار کے پار جانا ہو ساحر جو ایرج نامدار کے ہمراہ تھے اُنھون نے عرض کی اے شہریار استاد کے
پاس موجود ہے اس سے کیون نہین دریافت فرماتے یعنی لوح کو ملاحظہ فرمایئے جو لوح حکم دے اُسپر عمل فرمایئے یہ
سنتے ہی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین تحریر تھا کہ اے طلسم کشا اب اپنے لشکر کو اسی مقام پر چھوڑ دو اور
اسم حاشیۂ لوح کو سات بار پڑھو جب اسم حاشیۂ لوح کو پڑھوگے تو ایک تخت ہوا پر اڑتا ہوا آئیگا اور تمھارے قریب آتے

زمین پر اُتر آئیگا تم اُس تخت پر بیٹھ جانا وہ تخت تمھین اُس قلعے کے اندر پہونچا دیگا مگر کوئی بات بے لوح کے دیکھے
نہ کرنا ورنہ بہت نقصان اٹھاؤگے عمر بھر پچھتاؤگے قلعے کے اندر بڑے بڑے مکار رہتے ہین سب کے کرتب سے بچنا کسی کے مکر
مین نہ پھنسنا ایرج نامدار لوح کو رکھ کر لشکر کیطرف مخاطب ہوے سب سے فرمایا کہ بارگاہ مین وقفے اسی جگہ
استادہ کرو جب تک ہین تمھارے پاس نہ آؤن مین تم لوگ جانے کا ارادہ نہ کرنا مجھے حکم لوح یہ ہی کہ مین اپنے تئین
تنہا اس قلعے مین پہونچاؤن تم سب کو یہین چھوڑ جاؤن لشکری یہ سنکر رنجیدہ ہوے بعض ساحرون نے دست بستہ
عرض کی اے شہریار آپکے تشریف لیجانے کے بعد ہم قلعے مین حاضر ہون ایرج نامدار نے لوگونکو منع کردیا کہ خبردار میرے بعد
قلعے کیطرف آنے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ مجھے ناگوار ہوگا سب لوگ مجبور ہو گئے ایرج نامدار سب سے رخصت ہوے قریب ساحل
آئے اسم حاشیہ لوح کو ورد زبان کیا دیکھا ایک تخت جواہر نگار برروے ہوا اُڑتا ہوا آتا ہی ایرج نامدار اسم دہراتے گئے وہ تخت
قریب آکے زمین پر اترا ایرج تخت پر سوار ہوے تخت بلند ہوا لمحہ بھر کے بعد ایرج نامدار کو قلعے کی خندق کے پار جاکر اتارا
ایرج نامدار نے شکر کیا تخت سے اُترے قریب قلعے کے پھاٹک پر پہونچے دیکھی دروازہ قلعے کا بند ہی قفل آہنی اسمین پڑا
ہوا ہی ایرج نامدار نے بسم اللہ کہکر قفل پر ہاتھ ڈالا جھٹکا دیکر قفل کو توڑ ڈالا دروازہ کھولکر قلعے کے اندر داخل ہوے
جو لوگ نگہبانی کیواسطے قلعے کے دروازے پر بیٹھے تھے انھون نے جو ایرج نامدار کو آتے ہوے دیکھا شور مچایا شہزادے کو
چار ہارو گھیر لیا ایرج نامدار نے تلوار نیام سے کھینچی ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا ایرج نامدار پر سحر نے تاثیر نہ کی شاہزادہ آگے
بڑھا جب ساحرون نے دیکھا کہ اس جوان پر سحر تاثیر نہین کرتا نیزہ و شمشیر لیکر آگے بڑھے ایرج نامدار نے بہت لوگون کو قتل کیا جب
یہ نوبت پہونچی کہ نصف سے زیادہ لوگ قتل ہوے گروہ سب وہان سے بھاگے کاموس جادو کے مکان کی طرف
چلے کاموس جادو کے مکان پر پہونچ کے سب نے غل مچانا شروع کیا کاموس جادو وہان موجود نہ تھا مگر اسکے
عوض داراب جادو کام کرتا تھا سب ملازمین قلعہ کی دیکھ بھال اسی کے حوالے تھی اسنے جو شور و غل کی آواز
سنی ملازمون سے کہا ارے جلدی باہر جاؤ دریافت کرو کہ یہ غل کیسا ہو ملازم اسی وقت باہر آئے دیکھا نگہبان شور و
غل مچا رہے ہین داراب نے انسے دریافت کیا کہ تم لوگون پر کیا مصیبت پڑی ہی جو اس درجہ بدحواس و مضطرب ہو سبھون نے
کہا ہم اپنے مالک سے جاکر اپنی کیفیت بیان کرینگے ملازمین داراب نے کہا ہم انھین کے حکم سے تمھاری کیفیت
تحقیق کرنے آئے ہین یہ سنکر نگہبانون نے کہا ہم تم لوگون سے نہ بیان کرینگے ملازمان داراب مجبور و ناچار ہوکے داراب
جادو کے پاس واپس آئے کہا وہ لوگ ہمسے اپنی کیفیت نہین بیان کرتے ہین ہمنے بہت انسے دریافت کیا مگر ہر ایک
یہی کہتا ہو تم سے ہرگز نہ بیان کرینگے اگر ہمارے مالک ہمسے بلاکے دریافت کرینگے تو بیان کرینگے داراب نے
کہا سب کو میرے پاس بلا لاؤ ملازمین داراب جادو پھر باہر آئے سب نگہبانون کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے داراب جادو
نے جو انکی صورتین دیکھین کسی کو زخمی دیکھا بدحواس دیکھا بیتاب ہوا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا مصیبت تم لوگون پر
پڑی نگہبانون نے رو رو کر کہا ہم اپنی ڈیوڑھی پر موجود تھے کہ قفل جو قلعہ مین باہر سے دیا گیا تھا وہ قفل کسی نے توڑا
ہم لوگون نے چاہا کہ اندر سے غل و شور کرین اتنے عرصے مین دروازہ قلعے کا کھلگیا ایک جوان سلاح جنگ سے آراستہ
پیراستہ قلعے کے اندر چلا آیا ہمنے چاہا اسکو روکین سحر کیا مگر سحر نے اسپر تاثیر نہ کی جب تلوار اور نیزے سے اسکو زخمی کرنا چاہا مگر تلوار
کا بھی زخم اسکے جسم پر نہ آیا اور اسنے بہت سے نگہبانون کو قتل کیا اور بہت نگہبانون کو زخمی بھی کیا ہم آپکے مکان کی جانب
آئے ہین داراب کا رنگ رو متغیر ہوگیا دل مین خیال کیا طلسم کشا آگیا اب خیر نہین معلوم ہوتی یہ سوچکر دربانون سے کہا تم لوگ
جاؤ مین اسکا انتظام کرتا ہون اگر وہ جوان اندر قلعے کے آگیا ہی تو کیا خوف ہی مین جاکے ابھی اسکو گرفتار کیے لیتا ہون دربان

تو یہ سنکر باہر آئے داراب جادو نے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی ایک نازنین کی صورت بنائی اسکے
مکان سے قریب باغ تھا وہان جاکر بارہ دری مین بیٹھا اور ساحرون کو بلایا انہین بھی عورتون کی صورت
بنایا کہا جسوقت طلسم کشا اسطرف سے جائے اسکو سلام کرنا بعد سلام کے کہنا ہو شہریار آپ کو ہماری
ملکہ طلب فرماتی ہین تشریف لیچلئے اگر تحقیق کرے کہ تمہاری ملکہ کون ہین تو کہنا کاموس جادو کی دختر نیک اختر
ہین اس ملک کا انتظام انہین کے سپرد ہو آپ کے حسن وجمال کا شہرہ بہت دنون سے سنتی تھین بلکہ
آپکی تصویر بھی دیکھی تھی اس روز سے شب و روز یہی دعا کرتی تھین کہ کسی طرح شاہزادہ اسطرف آئے آج جو
آپکی تشریف آوری کی خبر سنی ہو بہت خوش ہین ساحرون نے کہا ہم اسیطرح سب کیفیت بیان کرکے اپنے
دام فریب مین شاہزادے کو پھنسا کے لائینگے داراب جادو نے کہا ایسا نہو کہ تم لوگون سے بات کہتے نہ بن پڑے
اور شاہزادہ اس راز سے باہر ہو جائے تو غضب ہو سب نے کہا کیا مجال جو شاہزادے کو اس امر کی کیفیت
معلوم ہو جائے داراب نے کہا اگر تم لوگ شاہزادے کو یہان لے آؤ گے تو بہت کچھ انعام دونگے ساحرون
نے کہا آپ خاطر جمع رکھین جو کام ہوگا بہت مناسب طرح سے ہوگا یہ کہکر سب ساحر باہر آئے آگے بڑھے
دیکھا کہ ایک جوان باشوکت وشان یکہ و تنہا سامنے سے چلا آتا ہو مگر آثار جلالت چہرے سے ظاہر ہین ساحر
دیکھکر چلے در باغ پر آکے ٹھہرے ایرج نامدار بھی قریب پہونچ گئے دیکھا ایک باغ نہایت پر بہار نظر آتا ہو دروازہ
باغ پر چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین کسیکی منتظر کھڑی ہین ایرج نامدار ان نازنینون کی طرف متوجہ
ہوئے فرمایا یہ باغ کسکا ہو تم لوگ کون ہو یہان کسکا انتظار ہو سب نے عرض کی ہم ملکہ ارغوان پوش
کے ملازم ہین ایرج نے فرمایا ملکہ ارغوان پوش کون ہین سب نے عرض کی ملکہ ارغوان پوش کاموس
تاجدار کی دختر نیک اختر ہین ایک مدت سے آپ کا نام نامی سنتی تھین اسی وجہ سے تصویر بھی آپکی منگالی
تھی جس روز سے تصویر کو دیکھا شیدائے جمال ہوئین بارہا ساحرون کو نامے دے دیکر آپکی خدمت مین روانہ
کیا مگر ساحرون کو آپکا پتہ نہ ملا مجبور ہوکر سب واپس آئے آج آپکی تشریف آوری کی خبر سنی ہم لوگون سے
تاکید فرمائی کہ آپکا انتظار کرین جسوقت آپ اسطرف سے تشریف لائین آپکو ملکہ کے پیام سے مطلع کرین
ایرج نوجوان نے خیال کیا کہ جب کنیزین ایسی حسین ہین تو ملکہ کی صورت تو قدرت صانع حقیقی کا نمونہ ہوگی یہ
سوچکر کنیزون کے ہمراہ باغ کے اندر آئے دیکھا باغ نہایت آراستہ ہو ہر طرف مکانات پر تکلف بنے ہین کنیزون
نے عرض کی اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو کنیزین ملکہ عالم کو اطلاع تشریف آوری کی کرین تاکہ ملکہ آپکے استقبال
کو آئین باعزاز و اکرام بیجائین ایرج نوجوان نے فرمایا تم لوگ اطلاع کرو مگر ملکہ اسقدر زحمت نہ فرمائین کنیزون
نے عرض کی ہمین ملکہ عالم نے حکم دیا تھا کہ جب شاہزادہ عالم باغ مین تشریف لائین تو ہمین اسیوقت اطلاع
دینا ہم تعمیل حکم ملکہ ضرور کرینگے ایرج نامدار نے فرمایا تم لوگ جاؤ ملکہ کو خبر کرکے آؤ کنیزین رخصت ہوئین
ایرج ایک شجر کے سایہ مین ٹھہرے تھوڑی دیر کے بعد پھر کنیزین خدمت ایرج نامدار مین حاضر ہوئین عرض کی
ملکہ عالم خود برائے استقبال تشریف لاتی ہین ایرج نے فرمایا ملکہ نے ناحق تکلیف کی مین خود وہان چلتا
ملکہ سے ملتا کنیزون نے عرض کی ہمنے آپکی طرف سے بہت کچھ کہا کہ ملکہ عالم شہریار نے فرمایا ہو کہ آپ
تکلیف نہ فرمائین مین خود آتا ہون مگر ملکہ عالم نے قبول نفرمایا ہم لوگ بھی مجبور ہوگئے کنیزین تو یہ کہ رہی تھین کہ
ایرج نامدار نے دیکھا سامنے سے ایک آفتاب محشر رشک قمر حسینون کے غول مین خرامان خرامان آتی ہو

ایرج نامدار کی نگاہ جو جمال بیمثال پر پڑی تاب نظارہ نہ لا سکے بیہوش ہوکر گرے کنیزین ایرج کے پاس
موجود تھین اُنھون نے سر زانو پر لیا اُس نازنین کو موقع ملا کنیزون کو اشارہ دیا کہ لوح شاہزادے کی گلو سے اُتار لو جامہ
سلیمانی بھی اِس جوان کے جسم سے دور کرو کنیزین چاہتی تھین کہ لوح شاہزادے کے گلے سے اُتار لین
کہ ایرج نامدار نے آنکھین کھولدین دیکھا کنیزین لوح تک ہاتھ لا رہی ہین ایرج نے فرمایا ہٹ جاؤ سب
کنیزین شاہزادہ کے پاس سے ہٹ گئین ایرج نامدار نے لوح پر نگاہ کی لکھا تھا اگر اپنی خیریت درکار ہے
تو اس نازنین کو جسکو سب ملکہ کہتے ہین قتل کرو یہ عورت نہین ہے ساحر ہے اسکا نام داراب جادو ہے اگر اسکے
دام مکر مین پھنسوگے تمام عمر رہائی نہ پاؤگے اسنے محض تمھارے گرفتار کرنیکو اس باغ مین یہ انتظام کیا
تھا اور اپنی یہ صورت بنائی تھی ایرج نامدار نے جو یہ کیفیت لوح مین ملاحظہ فرمائی کمال تعجب ہوا تلوار
میان سے لی اُس نازنین کی طرف چلے نازنین کی نگاہ جو ایرج نوجوان پر پڑی شاہزادے کے چہرے کو
غیظ و غضب سے سرخ پایا چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر علم لوح نے سحر فراموش کر دیا تھا اور ایرج نامدار
بھی قریب پہونچ چکے تھے وار تلوار کا سر داراب پر کیا داراب نے سپر سحر اُٹھائی مگر شہزادہ صاحب لوح
سمجھا سپر سحر کیا کر سکتی تھی تلوار جو پڑی داراب کے سر مین درآئی داراب زمین پر گرا تاریکی چھا گئی
سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ دراز کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من داراب جادو بود اس آواز
کے آتے ہی جسقدر ساحر کنیزون کی صورت بنے ہوئے تھے سب نے وہان سے فرار کیا ایرج نے تعاقب کرنا
مناسب نہ جانا اُس باغ کی بارہ دری مین تشریف لائے دیکھا ایک دہنہ نقب معلوم ہوتا ہے ایرج نامدار
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا اس نقب مین پھاند پڑو ایرج نامدار نام خدا لیکر اس نقب مین پھاند پڑے
تھوڑی دیر کے بعد پاؤن آشنا زمین ہوئے شاہزادے نے دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہے سامنے ایک
منارہ معلوم ہوتا ہے اس منارے پر ایک آفتاب تابان نظر آتا ہے جیسے ہی ایرج اس میدان مین پہونچے
آفتاب کی حدت بڑھنے لگی شاہزادے کو جو زیادہ گرمی معلوم ہوئی لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر خدا
اپنا فضل و کرم کرے اور اس باغ مین بخیر و عافیت پہونچنا نصیب ہو تو لازم ہے کہ اسم حاشیہ لوح کو سات
بار پڑھ کے اپنے بازوؤن پر دم کرو اور اس منارے کو زمین سے اکھاڑ کے پھینکدو جب منارہ ٹوٹ جائیگا
قلعہ بھی منہدم ہوگا اسی کی وجہ سے قلعہ تھا سحر اصل یہی ہے ایرج نامدار نے اسم حاشیہ کو سات بار پڑھکے
اپنے بازوؤن پر دم کیا منارے کے قریب آئے منارے پر زور کیا ایک صدائے مہیب آئی منارہ زمین
سے اکھڑ آیا تاریکی چھا گئی آفتاب جو بالائے منارہ نظر آتا تھا چکر کھا کر زمین پر گرا اندھیرا ہوگیا صدائین
مہیب آنے لگین ایرج نامدار نے لوح چمکائی تاریکی برطرف ہوئی ایک میدان وسیع اور نظر آیا ایرج
نامدار نے دیکھا اس میدان مین ایک برج سنگین بنا ہے اسکے اندر ایک مورت پتھر کی رکھی ہے ایرج کو دیکھکر
وہ مورت گویا ہوئی کہا اے طلسم کشا اس مقام پر تیرا کیا کام ہے کیون آیا ہے واپس جا ورنہ بہت رنج
اُٹھائیگا ایرج نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ عکس لوح اسپر ڈالو یہ از خود جلجائیگا اور کچھ سامان نظر آئیگا ایرج
نامدار نے بڑھ کے اس بت پر عکس لوح ڈالا بت جلنے لگا جب سب جلکر خاک ہوگیا تو پانی برسنے لگا پہلے
دیر تک پانی برستا رہا جب باران موقوف ہوا تو آگ برسی مگر کسی چیز نے ایرج نامدار کو گزند نہ پہونچائی
جب آگ بھی اسکی موقوف ہوئی تو تاریکی چھا گئی دیر تک کچھ نظر نہ آیا ایرج نامدار لوح چمکاتے رہے عرصے کے

بعدہ وہ تاریکی ہر طرف ہوئی ایرج نے دیکھا ایک دریاے زخار ناپیدا کنار کے بیچ میں ایک کشتی پر سوار
ہون شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اسیوقت لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل
کرے طلسم کا قلعہ فتح ہوا اور کشتی سواری کو ملے تو طلسم کشا کو لازم ہو کہ اپنے لشکر سے ملے اور سب کو ہمراہ لیکر
طرف مکان چیل پیکر کے روانہ ہوا اور چیل پیکر کو قتل کرے ایرج نے سب پتا اپنے لشکر کیطرف جانے
کا لوح کے ذریعے سے معلوم کیا اتنے عرصے میں کشتی بھی کنارے پر پہونچی ایرج نامدار کشتی سے اترے
اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت کاموس جادو کی بیان کیجاتی ہو

کہ یہ جو چیل پیکر سے رخصت ہو کر چلا تھوڑی دیر مین اپنے قلعے کے قریب آیا دریا کو بدستور قدیم پایا مگر
قلعے کا نشان نظر نہ آیا حیران ہو گیا اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی کہ قلعہ منہدم ہو گیا
طلسم کشا نے قلعہ کو فتح کر لیا اور اب جادو مع اور اہالیان قلعہ کے قتل ہو گیا یہ کیفیت جو کاموس
جادو کو معلوم ہوئی اسکے چہرے سے رنگ اڑ گیا اپنے دلمین خیال کیا کہ اب طلسم کا بچنا محال ہو جیسا
کچھ مین نے کتاب سامری مین دیکھا ہو وہ سچ ہو طلسم کشا اصل یہی جوان ہو یہ سوچکر وہان سے چیل پیکر کیطرف
روانہ ہوا تھوڑی دیر مین چیل پیکر کے پاس پہونچا اپنی اطلاع کرائی چیل پیکر نے اسکو اندر بلا لیا
کاموس جادو روتا پیٹتا اندر گیا چیل پیکر نے اسکو اس کیفیت سے دیکھا گھبرا گیا کہا ارے
کاموس جادو یہ کیا کیفیت بنائی ہو کاموس نے کہا یا خداوندا تو مین نے عمرو سے بھی
توبہ کر لی ہو اور کسیکو آزار بھی نہین پہونچاتا ہون اب آپ نے مجکو کیون برباد کیا جو زن و فرزند میرے مارے گیا
اور خود طلسم کشا نے فتح کر لیا چیل پیکر نے جو قلعے کے فتح ہونیکی خبر سنی اسکے بھی ہوش اڑ گئے مگر سب
کے سامنے اپنے اضطراب کو ظاہر نہ کیا تبسم کیا اور کہا اے کاموس جادو قدرت کو اس بندۂ خاص کی خوشی
منظور ہو جو وہ چاہتا ہو قدرت اسکی خوشی کرتے ہین تو خاطر جمع رکھ قلعہ برباد نہین ہوا ہو صرف نظر مردم
سے پوشیدہ ہو گیا ہو جب قدرت اسکے دلمین نور ایمان پیدا کر دینگے تو قلعہ بھی ظاہر ہو جائیگا ابھی اگر قلعے
کو ظاہر کر دینگے تو ہمارے بندۂ خاص کو صدمۂ عظیم ہوگا اپنے دلمین کہے گا کہ مین ایک قلعہ تک فتح نہ کر سکا
ایسا نہو کہ غیرت کی وجہ سے اپنی جان دیدے کاموس نے کہا جان دیدینا اسکے قابو کی بات نہین
ہو اگر قدرت ملک الموت کو حکم نہ دینگے تو ہرگز اسکی روح قبض نہو گی چیل پیکر نے کہا یہ بات تو صحیح
ہو مگر ہم اپنے بندۂ خاص کی خجالت گوارا نہین ابھی چندے صبر کرو جب قدرت اسکے دلمین نور ایمان
اتار دینگے اسوقت جو جو اشیا طلسم سے غائب ہو گئی ہین اور جنکو سب کو یہ گمان ہو کہ وہ مرحلہ جات بالکل
ضائع ہو گئے ہین وہ سب ظاہر ہو جائینگے کاموس نے کہا یا خداوند آپ مجکو بھی میرے اہل و عیال کے
پاس بھیجدیجیے جب سب اشیاء طلسم ظاہر ہونگے اسیوقت مین مجکو بھی ظاہر فرمائیے گا چیل پیکر نے کہا
جو لوگ اسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر مر گئے ہین انکو درجۂ شہادت قدرت نے عطا فرمایا ہو اور جب مزاج
مین آئیگا انکو ظاہر کرینگے اور عمر ابد عطا فرمائینگے تو اسکے ہاتھ سے زخمی نہین ہوا ہو اسوجہ سے اس درجے
کے پانیکا مستحق نہین ہو سکتا ہو کارخانۂ قدرت مین دخل نہ دے ابھی چندے مفارقت اپنے عزیزون کی

گوایا کر کاموس نے کہا قدرت مجکو صبر عطا فرماتی تو مین گریہ وزاری نکرون چہل پیکر نے کہا
تو جاکر میری عبادت مین بصدق دل مصروف ہو حسب رجوع قلب سے میری عبادت کریگا رنج والم
تیرے دل سے دور ہوگا دل مسرور ہوگا کاموس نے کہا یا خداوند یہ امر ممکن نہین ہی ایسے وقت مین
کیونکر بہ رجوع قلب آپکی عبادت کر سکتا ہون کہ صدمۂ فراق اعزا سے دل ماتمدار ہی جب آپ معشوق
سے چہل پیکر تو یہ چاہتا ہی تہا کہ اسکی زبان سے کوئی کلمہ ایسا نکلے کہ جسکی وجہ سے اسپر جرم ثابت کرکے
گردن زدنی کا حکم دون جیسے ہی اسکی زبان سے یہ بات نکلی چہل پیکر نے کہا او کافر تجھے اپنے عزیز قدرت
سے زیادہ عزیز ہین اور میری عبادت سے زیادہ ہین تو کافر ہی قدرت ابھی ملک الموت کو حکم دیتے ہین
کہ وہ تیری قبض روح کریگا کاموس نے کہا او چہل پیکر آجتک مین گمراہ رہا اور تجھے خداوندی مانا
کیا میرے خداوند سامری و جمشید ہین تو کیا چیز ہی تو جہوٹا دعوی خدائی کرتا ہی ایک غیر ساحر سے تو زور نہین
چلتا ہی اور دعوی خداوندی کرتا ہی چہل پیکر نے کہا او مکار تو کیا واہیات کہتا ہی نہین جانتا کہ مین خداوند
ہون ابھی ملک الموت کو حکم دون تو تیری قبض روح کرے اور تیرے تئین آخرت مین جہنم نصیب کرون
یہ کہکر اسنے ایک ساحر کیطرف اشارہ کیا وہ آگے بڑہا کاموس جادو نے چاہا ہوشیار ہوکر سحر کرے مگر
چہل پیکر اسکو پہلے ہی مبتلاے سحر کر چکا تہا اسکو سحر یاد نہ آیا اس ساحر نے ایک گولہ اسکی طرف پہینکا
اسکے گرنے سے ایک شعلہ نکلا کاموس جادو جلکر مر گیا اسکے بعد چہل پیکر نے اپنے ملازمین کو طلب کیا
جب سب حاضر ہوئے تو اسنے کیفیت بیان کی سب نے کہا آپ طلسم کشا کو گرفتار کر سکتے ہین ابھی اسکی
تقدیر ایسی کر دیجیے کہ وہ گرفتار ہو جائے کیون ملازمین طلسم پریشان ہون چہل پیکر نے کہا مین خود جاؤنگا
اسکو گرفتار کرکے لاؤنگا مگر سامان سفر درست کیا جائے لشکریون کو بھی اطلاع کردو کہ سب لوگ تیار رہین
جسوقت مین حکم دون سب روانہ ہو جائین ملازمین نے اسیوقت لشکر کے رسالدارون کو طلب کیا
سب سے کہا کہ خداوند کا حکم ہی کہ بہت جلد سامان سفر درست کرو دو ہی ایک روز مین برائے اسیری طلسم کشا
خداوند مع لشکر گران روانہ ہونگے رسالدارونے جو یہ کیفیت سنی اسیوقت اپنے اپنے رسالون مین آکے
سب کو اس امر کی اطلاع دی اہلیان لشکر نے تیاریان کرنا شروع کین دو روز مین سب نے اسباب سفر
درست کیا رسالدارون نے وزیران چہل پیکر کو آکر اطلاع دی وزرا نے چہل پیکر سے آکر کہا یا خداوند لشکر
تیار ہی جو وقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لیجیے چہل پیکر نے وزرا سے کہا مین آجکی شب اور
یہان قیام کرونگا کل علی الصباح یہانسے روانہ ہو جاؤنگا وزیرون نے اسکے جانے کا بھی سامان درست
کیا دوسرے روز علی الصباح چہل پیکر مع لشکر تلاش ایرج مین روانہ ہوا اور لشکر گران ہمراہ لیکر چلا کہ ذکر
اسکا بھی وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت ایرج نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ حسب ہدایت لوح روانہ ہوا تین چار روز کے بعد ایرج نوجوان ایک میدان مین ہو کے
شاہزادے کو وہانکی فضا پسند آئی اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ یہان خیمے استادہ کردو ایک روز یہان قیام
کرینگے ابھی کیا تعجیل ہی اور لوگ ابھی اپنی اپنی منزل پر نہ پہونچے ہونگے اور یہان بفضل ایزدی طلسم

قریب فتح پہونچ گیا کیا عجب ہے جو اب کی بار جنگ آخری ہو سب سردارون نے عرض کی آپ کا فرمانا بہت
صحیح ہے ابھی طلسم تک بھی کوئی نہ پہونچا ہوگا خادمون نے بارگاہین استادہ کردین شاہزادہ ایرج نوجوان اپنی بارگاہ
مین داخل ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت
حاصل کر کے سب لوگ ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے شاہزادے نے فرمایا اگر یہان شکار ملتا ہو تو دو ایک روز
اسی شغل مین بسر کرین جو لوگ وہان کے واقف کار تھے انھون نے عرض کی اے شہریار شکار یہان کثرت سے
پایا جاتا ہے ایرج نامدار نے فرمایا کل ہم شکار کیواسطے جائینگے سب سامان درست کیا جائے ملازمین نے اسیوقت
سے اسباب شکار درست کرنا شروع کیا شب بھر شاہزادہ مجلس عیش مین جلوہ فرما رہا علی الصباح بعد فراغ نماز
وہان سے برائے شکار ایک جانب روانہ ہوا کچھ سردار بھی ہمراہ ہوئے سب لوگ شکار کھیلتے ہوئے ایک جانب
نکل گئے ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک آہو گھوڑے کے برابر ایک نخلستان سے نکلا چوکڑی بھرتا ہوا ایک
جانب چلا تھا شاہزادے نے ہمراہیون سے کہا یہ آہو جانے نہ پائے جو اسکو گرفتار کریگا انعام پائیگا یہ کہکر
خود بھی گھوڑا بڑھایا سردار بھی چلے چارون طرف سے ہرن کو گھیر لیا ہرن ایک طرف جھکالی دیکر نکل گیا ایرج
نامدار نے گھوڑا اس آہو کے تعاقب مین اٹھایا ہرن چوکڑی بھرتا ہوا چلا سردار جو ایرج نامدار کے ہمراہ
تھے سب تھک کر رہگئے مگر ایرج نامدار نے تعاقب اس آہو کا نہ چھوڑا دور نکل گئے آہو ایک حوض کے
قریب پہونچا ایرج نامدار نے چاہا تیر لگائین مگر آہو حوض کے کنارے پر نہ ٹھہرا حوض مین کود پڑا ایرج نامدار
بھی مع اسپ اس حوض مین پھاندے کودتے ہی شاہزادے کی آنکھین بند ہوگئین دیر کے بعد ہوش
آیا اپنے کو ایک قصر نقین مین پایا دیکھا گرد نازنینان مہ جبین و مہ جبینان حور تمکین جمع ہین ایک
حور خصال پری جمال سرہانے بیٹھی مروحہ جنبانی کر رہی ہے ایرج نے جو اس نازنین کی صورت دیکھی عقل
سے سمجھے کہ یہ نازنین ضرور کسی ملک کی شاہزادی ہے مگر نازنین نے جو شاہزادے کو ہوشیار پایا اٹھ کے سلام کیا
ایرج نامدار نے جواب سلام دیکر کہا اے نازنین اپنی کیفیت سے آگاہ کر اسنے عرض کی اے شہریار من اپنی
کیفیت کس زبان سے بیان کرون کیونکر اپنا حال عیان کرون آپکو مین ہی نے اسقدر تکلیف دی معاف
فرمایئے گا مگر کیا کرتی مجبور تھی کہ آپ تک نہ پہونچ سکتی تھی اور سوائے آپکے دوسرا یہانتک نہ آ سکتا تھا ایرج
نے فرمایا کہ جس کام کیواسطے مجھے یہان بلایا ہے بیان کرو خدا چاہیگا تو مین تمھارے کام کو انجام دونگا نازنین
نے عرض کی اے شہریار مین ملک صمصام کی دختر ہون میرے باپ کو عفریت چہل پیکر نے اسیر کرلیا ہے اور
مجکو دو تین بار پیام دے چکا ہے کہ میرے تئین شوہری مین قبول کرو مین نے عذر کیا ہے دو ماہ کی مہلت لی ہے پہلے
والد نامدار سے کہا انھون نے قبول نہ کیا چہل پیکر کو غصہ آیا انکو اسیر کرکے میرے پاس پیام بھیجا مین نے
دو ماہ کی مہلت مانگی اسنے قبول کی اب بہت زمانہ کم رہگیا ہے مین خیال کرتی تھی کہ اپنی جان دیدونگی مگر آپکی
تشریف آوری کی خبر سنی اور یہ بھی سنا کہ آپنے لوح طلسم حاصل کرلی ہے اور قلعہ طلسمی کو فتح کرلیا ہے اور اب
چہل پیکر کے مقابلے کیواسطے تشریف لیے جاتے ہین لہذا ایک عرض میری ہے اگر قبول فرمایئے تو عرض کرون
ایرج نے کہا مین قبول کرونگا ملکہ نے عرض کی میرے والد نامدار زندانخانۂ طلسمی مین اسیر ہین آپ انکو
رہا کرکے کوکب کجکلاہ کو رہا فرمایئے کہ میرے والد نامدار نے میرے عقد کیواسطے اسکو بلایا تھا چہل پیکر
نے اسکو بھی اسیر کرلیا ہے ایرج نامدار نے فرمایا مین دونون کو بفضل خدا رہا کرسکتا ہون نازنین نے عرض

کی اگر آپ ان دونون صاحبون کو رہا کردین تو مین اپنی جان دینے سے باز آؤن ایرج نامدار نے فرمایا تم خاطر جمع رکھو مین سب کو رہا کر کے لاؤنگا تجھے مار ڈالونگا یہ فرماکر لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اے طلسم کشا زندانخانہ طلسمی یہان سے بہت نزدیک ہے اگر آپ نہ جائینگے تو وہ لوگ آج تڑپ تڑپ کے مرجائینگے ایرج نامدار نے سب پتہ زندانخانہ طلسمی کا دیکھا جب راہ بخوبی تمام معلوم ہو گئی تو نازنین سے کہا مین اب یہان ٹھہر نہین سکتا ہون مجھے رخصت کرو نازنین نے عرض کی اے شہریار اسقدر تعجیل کی کیا ضرورت ہے دو ایک روز یہان تشریف رکھیے آپکو بڑی زحمت ہوئی ہے بعد دو تین روز کے تشریف لیجائیے گا ایرج نامدار نے کہا اگر مین آج نجاؤنگا تو وہ لوگ تڑپ تڑپ کے مرجائینگے نہین معلوم انپر کیا تکلیف شدید پہونچی ہے ملکہ یہ سنکر بیتاب ہو گئی ایرج نامدار رخصت ہوئے ملکہ خود تھوڑی دور تک پہونچانیکو آئی پھر اپنی کنیزون کو ایرج نامدار کے ہمراہ کیا سب سے تاکید کردی کہ شاہزادے کو لشکر تک بحفاظت پہونچا دینا ایرج نے تھوڑی دور کے بعد اپنے ساتھ سے کنیزون کو رخصت کردیا لوح پاس موجود تھی راستہ لوح کے ذریعہ سے معلوم کرلیا تھوڑی دیر مین اپنے لشکر مین پہونچے یہان سب لوگ ایرج کے منتظر تھے جو لوگ ہمراہ ایرج شکار کیواسطے گئے تھے جب ایرج آہو کے تعاقب مین تشریف لیگئے تو ان لوگون نے بھی شاہزادے کو تلاش کرنا شروع کیا پھر سب کو یہ خیال ہوا کہ شاید شاہزادہ لشکر کیطرف نہ تشریف لیگیا ہو یہ سوچکے لشکر مین آئے تو ایرج نامدار کو لشکر مین پایا سب نے کیفیت پوچھی ایرج نامدار نے کل حال بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ سامان سفر درست کرو صبح کو زندانخانہ طلسمی کی طرف جائینگے وہان سے اسیرون کو رہا کر کے لائینگے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا شب بھر ایرج نامدار نے عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو لشکر ہمراہ لیکر طرف زندانخانہ طلسمی کے روانہ ہوئے وہان سے زندانخانہ بہت نزدیک تھا قریب شام ایرج نامدار زندانخانہ کی سرحد مین پہونچے عمارات دور سے اسکی نظر آنے لگین تھوڑی دور کے بعد ایک مکان قلعے کے مانند نظر آیا جو ساحر کہ واقف کاران طلسم سے تھے ایرج نامدار کے ہمراہ تھے انھون نے عرض کی اے شہریار زندانخانہ طلسمی یہی ہے ایرج نامدار نے لشکر کو روکا سب سردار ٹھہر گئے بارگاہین استادہ ہوئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے ایرج نامدار نے فرمایا کہ علی الصباح زندانخانہ کی طرف چلین گے ساحرون نے عرض کی اگر خلاف طبع مبارک نہو تو خادم کچھ عرض کرین ایرج نے فرمایا کہو ساحرون نے عرض کی ایک نامہ اگر دارو غۂ زندانخانہ کے نام روانہ فرمائیے تو کیا حرج ہے یقین ہے وہ نامے کو دیکھکر آپکی اطاعت قبول کرے اور خود حاضر خدمت بابرکت ہو ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اسیوقت ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ ہم اس طلسم مین برائے فتح آئے ہین بفضل ایزدی لوح طلسم حاصل کر لی ہے اور مرحلجات بھی شکست کیے ہین اگر تم زندانخانہ کے اسیرون کو رہا کردو تو ہم تمسے خبر نہ لین چل بیکر کیطرف چلے جائین اور جو تمھین اس بات مین تامل ہو تو ہم دوسرا انتظام کرین جب یہ نامہ تمام ہوا تو ایرج نامدار نے ایک نامہ بر کو بلا کے دیا وہ نامہ لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد دارو غۂ زندانخانہ کے پاس پہونچا دارو غہ نے دیکھا ایک ساحر آتا ہے نامہ لاتا ہے اپنے ملازمین سے کہا اس ساحر کو وہین روکو اسکا مطلب دریافت کرو دیکھو کس غرض سے یہان آیا ہے کسکا نامہ لایا ہے ساحر آگے بڑھے اسکو آگے سے روک لیا کہا اے شخص تو کون ہے کہانسے آیا ہے نامہ بر ایرج نے نامہ دیا کہا مین ایرج نامدار فاتح طلسم کا نامہ

لایا ہوں داروغہ کے پاس بیجاؤنگا اسکو دکھاؤنگا ساحرون نے کہا اُنکا حکم ہو کہ جو نامہ دار آئے میرے پاس نہ آنے پائے پہلے نامہ روانہ کرے اگر میرا جی چاہیگا تو اُس کو اپنے پاس بلاؤنگا ورنہ جواب نامہ لکھدونگا نامہ دار ایرج نے نامہ اُس ساحر کے حوالے کیا ساحر نامہ لیکر داروغہ زندانخانہ کے پاس آیا کیفیت بیان کی کہ کوئی شخص اس طلسم مین برائے طلسم کشائی آیا ہو اُسنے ایک نامہ بھیجا ہو داروغہ نے وہ نامہ کھولا دیکھا تو ایرج نامدار نے لکھا تھا کہ تم زندانخانہ کے اسیرون کو رہا کردو یہ مضمون پڑھتے ہی داروغہ بہت غضبناک ہوا کہا طلسم کشا اس طلسم کو کیا فتح کریگا کیا نہین جانتا کہ یہ وہ طلسم ہو جو خاص خداوند جمیل بیگ کا مسکن ہو بھلا اسکو کیونکر فتح کریگا یہ کہکر اُسنے نامہ پھاڑ ڈالا اور ساحرون سے کہا کہ جاکر نامہ دار طلسم کشا سے کہدو کہ اپنے مالک سے ہماری طرف سے کہدے کہ جو تیرے مزاج مین آئے بازنہ آ ساحرون نے نامہ دار سے آکر یہی کہدیا نامہ دار ایرج و جواب کھا کر وہانسے واپس آیا ایرج نامدار سے آکر عرض کی کہ اُس مکار نے یہ جواب دیا ہو ایرج کو غصہ آگیا قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ ڈالکے فرمایا انشاء اللہ تعالے کل تمام زندانخانہ کو منہدم کردونگا دیکھون کون روک سکتا ہو اسی ذکر مین شب بسر کی علی الصباح فریضۂ سحری ادا کرکے ایرج نامدار نے اسپ صبادم طلب فرمایا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا سب لشکر تیار تھا ایرج نامدار نام خدا لیکر مرکب پہ سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا طرف زندانخانہ طلسمی کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت داروغہ زندانخانہ کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب اُسنے نامہ ایرج نامدار کا چاک کرڈالا اور نامہ دار کو جواب سخت دیکر رخصت کیا تو اپنے ملازمین کو بلاکر کہا مین نے اسوقت نامدار طلسم کشا کو اسطرحکا جواب دیکر رخصت تو کردیا مگر خیال یہ ہو کہ صبح کو وہ لشکر لیکر ضرور آئیگا اور معرکہ پڑیگا اُسکے مقابلے کا انتظام کرلینا چاہیے کیونکہ وہ شخص ایسا ویسا نہین ہو مین نے سنا ہو کہ اُسنے لوح طلسمی بھی حاصل کرلی ہو اور اکثر مرحلے بھی فتح کیے ہین اُس سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہو جبتک کوئی انتظام مناسب نہوگا اُس سے مقابلہ مین فتح پانا مشکل ہو ملازمین نے کہا کہ لشکر سحر کرکے اُس سے بذریعہ تیغ و خنجر سے جنگ کرے داروغہ نے کہا اُسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار ہوگا ملازمین نے کہا دو روز تک جو لشکر یہان ہو طلسم کشا کو روک سکتا ہو جبتک اور لشکر بھی آجائیگا کہانتک لڑیگا داروغہ نے اُسیوقت اپنی فوج مین اطلاع کرائی کہ ہر شخص تیار رہے صبح کو طلسم کشا یہان آئیگا اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا یہ اطلاع پاتے ہی سب فوج مسلح و مکمل ہو گئی رات بھر داروغہ کو خوف کے مارے نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو طلب کیا سب لشکر حاضر ہوکر اُسکے پاس آیا داروغہ سب کو ہمراہ لیکر اپنے مکان سے آگے بڑھا اور لوگون سے کہا مین جہان جہان تمھین مقرر کرون وہان وہان حفاظت کرتے رہو اگر طلسم کشا آجائے تو اُسکو روک لینا جبتک تم لوگ اُس سے مقابلہ کروگے مین خداوند کی خدمت مین ایک عرضی انگشت لہ روانہ کرونگا جاتے اور لشکر میری مدد کو آئیگا طلسم کشا سے مقابلہ کرکے اُسکو گرفتار کرلونگا ملازمین نے جواب دیا کہ ہم لوگ کس کام کے ہین جو آپ اور لشکر خداوند سے طلب فرماتے ہین خداوند بھی خیال کرینگے کہ داروغہ زندانخانہ عجب کم ہمت ہو جو طلسم کشا سے باوجود لشکر بیشمار مقابلہ نہ کرسکا آپ لشکر وہانسے طلب نہ کیجیے ہم لوگ اسکو گرفتار کرلینگے داروغہ نے جواب دیا کہ تم لوگون کے کہنے پہ ہرگز عمل نہ کرونگا طلسم کشا مرد جرار ہو اُسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار

ہو اگر ایسا صاحب ہمت ہوتا تو تنہا اس طلسم مین آنیکا ارادہ نہ کرتا ہم لوگ ملازم ہین اور طلسم کشا سحر سے آگاہ
نہین محض اپنے قوت بازو پر اسکو ناز ہو اور کسی وجہ سے لشکر ہمراہ لیکر اس طلسم مین آیا اب تک کوئی بھی حاصل
کر لی ہو اور زیادہ دعوی اسکا بڑھ گیا ہو جو اُسکے مقابلے مین جائیگا اسکو ہراس ہوگا بلکہ مقابلے کیواسطے
آمادہ ہو جائیگا ملازمین خاموش ہو رہے داروغہ زندانخانہ نے سب کو چارون طرف تقسیم کرنا شروع کیا
ابھی سب لشکر کو روانہ کرنے سے فراغت نہ پائی تھی کہ ایک جانب سے گرد اڑی داروغہ نے کہا طلسم کشا
آگیا سب کو آواز دی کہ اب کسی طرف نہ جاؤ مین اس سے مقابلہ کرونگا سب لوگ واپس آئے اسکے
سمت جا کر قاعدے سے سب کو استادہ کیا اتنے مین دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا ایک جوان صاحب شوکت
و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے اسپ صبا رفتار پر سوار رہواری کرتا ہوا چلا آتا ہے گلے مین لوح
مانند آفتاب درخشان زیب جسم جامہ سلیمانی داروغہ جاہ و حشم دیکھکر دنگ ہو گیا اپنے ملازمین سے کہا
اس جوان کے چہرے سے آثار جلالت نمایان ہین دیکھو کس شان و شوکت سے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا
آتا ہے لشکر بھی کسقدر ساتھ ہے جانا تم لوگ اسکو روک سکو گے سر میدان لوگ سکو گے سب نے از راہ
غرور جواب دیا کہ اسکی کیا حقیقت ہے جو ہم اسے نہ روک لین داروغہ نے کہا مین تمھاری بات کا اعتبار
نہین کرتا اور ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو تم نہین جانتے ہو کہ غرور خداوند کو بہت ناپسند ہے ایسا نہو انجام
کار خفت اٹھانا پڑے اور تم سب لوگون کے ساتھ مین بھی تباہ ہون ملازمین نے کہا آپکے خیالات ایسے ہی
قسم کے رہتے ہین ہم لوگ آجتک کسی سے دبے نہین کوئی ہم پر غالب نہین آسکا جو بات اصلی ہے وہ بیان کرتے
ہین اگر کوئی دعوے دروغ کرین تو ہمین خوف ہو کہ خداوند کو غرور ناپسند ہے داروغہ زندانخانہ یہ باتین
کر رہا تھا کہ ایرج نامدار قریب پہونچے شاہزادے سے واقف کار لوگون نے عرض کی کہ اے شہریار یہ شخص
جو آپکے سامنے تخت پر بیٹھا ہے یہی داروغہ زندانخانہ طلسم ہے اور اسقدر لوگ اسکے یہان ملازم ہین سب
کو اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے آپ سے مقابلہ کریگا ایرج نامدار نے کہا خدا مالک ہے یہ کیا کر سکتا ہے یہ فرماتے
ہوئے آگے بڑھے داروغہ زندانخانہ نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ بڑھ کے اس جوان کو روک لو ملازمین
داروغہ آگے بڑھے ایرج نامدار نے جو سب کو آتے ہوئے دیکھا تلوار میان سے لی لشکر اسلام
کے جوان بھی اپنے اپنے گھوڑون پر سنبھلے سب نے تلوارین میان سے لین ملازمین داروغہ آگے بڑھے
تلوار چلنے لگی داروغہ زندانخانہ نے اسیوقت ایک نامہ لکھا اور ایک ساحر کو بلا کے نامہ دیا کہا یہ نامہ
خداوند کی خدمت مین پہونچانا اور جو کیفیت دیکھ رہا ہے بیان کر دینا اور اسیوقت اس نامے کا جواب لیکر
آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان ایرج نامدار نے تھوڑی ہی دیر مین تمام لشکر کو پسپا کر دیا آخر کار فوج تاب
مقابلہ نہ لا سکی راہ فرار اختیار کیا داروغہ کو ایرج نے گرفتار کیا اور سب فوج بھاگ گئی دن آخر تھا تھوڑی دیر
مین شام ہوگئی لشکر ایرج نامدار بفتح و فیروزی اپنی بارگاہون کی طرف پلٹا سب لوگ اپنی اپنی
بارگاہون مین گئے ایرج نامدار بھی بارگاہ مین داخل ہوئے داروغہ زندانخانے کو طلب کیا ملازمین
ایرج داروغہ کو زنجیر آہن مین اسیر کیے ہوئے روبرو لائے ایرج نامدار نے فرمایا
شناخت مین خدا اسنے واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے داروغہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر انکار
کرتا ہون تو جان جاتی ہے اور اطاعت اس شیر بیشۂ جرأت کی اختیار کرنا اچھا بھی ہے کیونکہ یہ قدردان

ہے اور مذہب بھی اسی کا پختہ ہے یہ سوچ کے عرض کی اے شہریار مین بسر و چشم آپکی غلامی قبول کرتا ہون مجھے
کلمہ تعلیم فرمایئے ایرج نامدار نے اُسیوقت کلمہ تعلیم فرمایا داروغہ مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا ایرج کے
قدمون پر گرا ایرج نامدار نے سر چھاتی سے لگایا بارگاہ مین بیٹھنے کا اشارہ کیا داروغہ سلام کر کے ایک جگہ بیٹھا ہاتھ
باندھ کے ایرج سے عرض کی اے شہریار اب یہان تشریف رکھنا کیا ضرور ہے تھوڑی دور تکلیف فرمایئے
میری عزت بڑھایئے غلام کا غریب خانہ حاضر ہے وہان تشریف لےچلیے ایرج نامدار نے فرمایا شب کا وقت ہے اور
رات بھی تھوڑی باقی ہے بہتر یہ ہے کہ آج کی شب بھی یہین بسر کرین صبح کو وہان چلین گے زندانخانے کی بھی سیر
کرینگے داروغہ نے ایرج کی مرضی نہ پائی خاموش ہو رہا وہ شب سب سردارون نے ایرج کی بارگاہ مین مجلس
بسر کی رات بھر جلسہ عیش و نشاط گرم رہا جب صحبت انجم برخاست ہوئی اور سلطان ماہ نے عزم دیار مغرب
کا کیا اور بادشاہ زرین پوش فلک نے ظلمت کدہ عالم کو منور فرمایا ایرج نامدار نے فریضہ سحری
ادا کیا تمام سردار بھی نماز سے فارغ ہو کر مسلح و مکمل ہوئے داروغہ زندانخانہ ایرج نامدار کی خدمت مین
حاضر ہوا عرض کی اے شہریار اب تشریف لےچلیے لشکر تیار ہے ایرج نامدار بارگاہ سے باہر تشریف لائے اسب
صبا رفتار در بارگاہ پر حاضر تھا ایرج نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا داروغہ زندانخانے
کے ہمراہ روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت چہل پیکر کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب یہ لشکر ہمراہ لیکر چلا کوچ و مقام کرتا ہوا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچا فوج کو روکا کہا مین آج شب بھر
یہین رہونگا اس صحرا کی فضا مجکو بہت پسند آئی ہے صبح کو یہان سے روانہ ہونگا سب لشکر وہین اُترا اسکے
واسطے ایک بارگاہ زربفتی استادہ ہوئی گرد چار اژدران آتش فشان نگہبانی مین مصروف ہوئے اپنے خود
سحر کیا کہ گرد بارگاہ کے آتش مشتعل ہو گئی اور سب لوگ بھی اسکی بارگاہ کی حفاظت کرنے لگے چہل پیکر اپنی
بارگاہ مین جاکے بیٹھا اور جملہ مصاحبین بھی اسکے پاس گئے شراب کا دور چلنے لگا در بارگاہ پر چند ساحر برہنہ
تلوارین ہاتھون مین لیکر حربہاے سحر سے درست ہو کر بیٹھے تھے انھون نے دیکھا کہ ایک ساحر بزور سحر آسمان
پر اُڑتا ہوا جاتا ہے ان لوگون نے دستک دی اسکے کان مین آواز گئی ساحر سمجھا یہان بھی کوئی لشکر ساحرون
کا ٹھہرا ہے مجکو طلب کرتا ہے یہ سوچ کے زمین پر آیا دیکھا کہ چہل پیکر کی بارگاہ استادہ ہے خوش ہو گیا دربانون
نے کہا اے افروز جادو اسوقت تم کہان جاتے ہو افروز نے کہا مین خداوند کے پاس نامہ لایا ہون مجکو
داروغہ زندانخانہ نے بھیجا ہے وہان طلسم کشا نے جاکر آفت برپا کر دی ہے لشکر زندانخانہ بڑی مصیبت مین
مبتلا ہے داروغہ صاحب نے یہ ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہے دربانون نے کہا کہ تم یہین ٹھہرو ہم جاکر
تمھاری اطلاع کرتے ہین جیسا کچھ خداوند کا حکم ہوگا وہ کیا جائیگا افروز جادو وہین ٹھہرا دربانون نے
چوبدار کو بلایا کہا داروغہ زندانخانہ نے ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہے جاکر عرض کر دو چوبدار اندر
بارگاہ کے گئے یہان چہل پیکر مصروف میخواری تھا چوبدار نے کہا یا خداوند داروغہ زندانخانہ طلسم نے
ایک عرضی آپکی خدمت مین بھیجی ہے افروز جادو لیکر آیا ہے کچھ زبانی بھی عرض کریگا چہل پیکر نے کہا بلا لو چوبدار
باہر آیا افروز جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا افروز جادو نے چہل پیکر کو از راہ سہ قلبی سجدہ کیا اور نامہ دیا

جیل پیکر نے نامہ کھولا پڑھا تو اسمین لکھا تھا کہ یا خداوند طلسم کشا لشکر گران ہمراہ لیکر آیا ہو مین اُس سے
مقابلہ کر سکون گا اُسکے پاس لوح طلسم بھی موجود ہو اگر آپ اسوقت کچھ مدد فرما مین تو اسکی تقصیر رسی کرون کہ مین
اُسکو گرفتار کر لاون تو اچھی بات ہی اور اگر آپ کچھ خیال نہ فرماینگے تو مین طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہو جاونگا جب
جیل پیکر نامہ پڑھ چکا تو افروز جادو کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ ہم خود اسکی مدد کو چلتے ہین افروز نے کہا یا
خداوند مجھے داروغہ صاحب نے کہا ہی کہ خداوند کو میری طرف سے سجدہ کرنا اور عرض کر دینا کہ اب یہان
نوبت بجان ہی اگر آپ مدد فرمانے مین عرصہ لگائینگے تو غضب ہو جائیگا اور جو کیفیت وہان دیکھی تھی وہ
بیان کی جیل پیکر نے کہا ای افروز جادو تم خاطر جمع رکھو اور اسی وقت جا کر داروغہ سے کہدو کہ تم بھی
خاطر جمع رکھو صبح کو خداوند خود تشریف لائینگے اور تمھاری مدد فرمائینگے افروز جادو کو اسی وقت روانہ کیا افروز جادو
چلا اسکو تو راستے مین دو روز صرف ہو گئے تھے اپنے تئین بہت جلد زندانخانہ طاسمی کیطرف پہونچایا یہان آکر
عجب کیفیت دیکھی کہ مکان داروغہ زندانخانہ پر روشنی ہو رہی ہی اور ہجوم عام ہو تمام بستی مین خوشی پھیلی
ہوئی ہو ہر ایک مصروف عیش و نشاط ہی افروز جادو یہ سمجھا کہ شاید طلسم کشا کو داروغہ صاحب نے اسیر کر لیا
ہی یہ سوچ کے خوشی خوشی داروغہ کے مکان مین آیا یہان آ کر دیکھا کہ شاہزادہ ایرج نامدار مسند زرنگار
پر جلوہ فرما ہین اور سب سردار بھی باادب سامنے شاہزادے کے دست بستہ حاضر ہین داروغہ صاحب دست
بستہ ایرج نامدار کی خدمت مین حاضر ہین افروز جادو یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا داروغہ کو اشارے
سے الگ بلایا کہا خداوند نے ارشاد کیا ہی کہ ہم کل تمھاری مدد کو پہونچ جائینگے خاطر جمع رکھنا داروغہ نے
کہا ای افروز جادو اس مکار پر لعنت کرو اور اطاعت آقاے نامدار کی قبول کر کے مذہب حق اختیار
کرو دنیا و عقبیٰ مین انجام بخیر ہو افروز جادو نے کہا مین ہرگز مسلمان نہونگا جو میرے جد و آبا کا مذہب ہی
اسکو ترک نہ کرونگا اور آپ سے بھی یہ بات بہت دور تھی کہ خوف جان سے مذہب تبدیل کر دیا اگر جان جاتی
کچھ مضائقہ نہ تھا ایمان تو باقی رہتا داروغہ کو اسکا کہنا بہت برا معلوم ہوا کہا ای افروز جادو تو سیاہ قلب ہی
اور تیرا انجام بہت برا ہو گا افروز نے کہا ای داروغہ خداوند جیل پیکر میری مدد کرینگے اور تجھے جہنم مین بھیجینگے
داروغہ نے خنجر اسکے سینے پر مارا کہ پشت تک اتر آیا افروز جادو مر کے گرا تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من افروز
جادو بود داروغہ نے ملازمین سے کہا لاشہ افروز جادو کا پھینکدو ملازمین نے لاشہ اسکا پھینک دیا داروغہ
پھر خدمت ایرج نامدار مین حاضر ہوا ایرج نے فرمایا داروغہ صاحب کہان تشریف لیگئے تھے اسنے عرض کی
ای شہریار مین نے ایک نامہ جیل پیکر کے پاس بھیجا تھا اسکے جواب مین اسنے کہلا بھیجا تھا کہ مین خود کل
آؤنگا اور لشکر گران بھی ہمراہ لاونگا مین نے اپنے نامدار سے کہا اگر وہ مکار یہان آئیگا تو زیست اٹھائیگا
قتل ہو گا یا ایمان لا کر رتبہ اعلی پائیگا اُسنے ازراہ سیہ قلبی مجھے ایسی باتین کہین کہ مجھے غصہ آیا اسکو قتل کیا مگر
کل جیل پیکر یہان لشکر گران لیکر آئیگا اس سے مقابلہ کرنا ہو گا ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اگر وہ
یہان آئیگا تو جو مناسب وقت ہو گا اسکے حق مین کیا جائیگا مگر لشکر مین اطلاع کر دو کہ سب لوگ ہوشیار
ہو جائین داروغہ نے اسیوقت سرداران لشکر اسلام کو طلب کیا سب سے خبر آمد جیل پیکر بیان کر دی
اور یہ بھی کہدیا کہ آپ لوگ ہوشیار رہین نہین معلوم وہ مکار کس وقت آئے اور کیا انتظام کرے سب نے جواب دیا
کہ ہمارے آقا کا اقبال اوج پر ہی وہ مکار کیا کر سکتا ہی یہ کہکر سب رخصت ہو کے لشکر مین آکر سب لشکریون

کو اطلاع دی کہ ہوشیار رہو اور سلاح جنگ کی درستی کرو سب لوگ درستی سلاح مین معروف ہوئے یہان
ایرج نوجوان نے بھی اپنے خاص خاص سرداروں سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی اسکا انتظام کرین سب نے
عرض کی ای آقاے نامدار ہمین ضرورت انتظام نہین ہر سب لوگ تیار ہین شب بھر ایرج نامدار معروف
عیش رہے صبح کو بعد اداے نماز صبح باہر تشریف لائے اپنے لشکر کی طرف گئے سب نے سلام کیا ایرج
نامدار ایک ایک رسالدار کی بارگاہ مین تشریف لیگئے دیکھا سب لوگ درستی سلاح مین معروف ہین سب کی
کیفیت دیکھکر داروغہ کو مع اپنے سرداران نامی کے ہمراہ لیا اور زندانخانے کیطرف روانہ ہوئے داروغہ نے عرض
کی اگر حکم فرمائیے تو مین جاکر زندانخانہ کے حجرون کو کھولدون اور تہ خانون کو جو ایک مدت سے بند ہین
اور تاریک رہتے ہین انکے دروازے کھولکر روشنی پہونچاؤن قیدیان کو آپکی تشریف آوری کی اطلاع
دون کہ سب کو خوشی حاصل ہو ایرج نامدار نے فرمایا بہت اچھی بات ہر تم جاکر سب انتظام درست
کرو اور اسیران کہنہ کو جاکر یہ خوشی سناؤ کہ خدا نے تمھارے حال پر رحم کیا اور زمانہ تمھاری رہائی کا بہت
نزدیک آگیا داروغہ آگے بڑھا زندانخانے مین آیا سب دروازے کھولدیے ایک ایک قیدی کے
پاس جاکر مژدہ رہائی سنایا سب اس خبر فرحت اثر کے سننے سے خوش ہوئے داروغہ نے تہ خانے کھولے
بہت سے قیدی ایسے تھے کہ جنھون نے ایک مدت سے آفتاب کو نہ دیکھا تھا اسی خانۂ تنگ و تاریک
مین بسر کرتے تھے داروغہ ایک وقت اپنے ملازمین کو ہمراہ لیکر جاتا تھا سب کو کھانا پہونچاتا تھا بڑی مصیبت
مین سب کی بسر ہوتی تھی زندگی سے عاجز تھے داروغہ سے جو رہائی کا مژدہ سنا تن بیجا مین جان آگئی سب
منتظر ہوئے کہ اتنے مین دروازۂ زندانخانہ پر شور ہوا آواز بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آئی سب اسیرون نے
چاہا استقبال کو جائین مگر قید مین مجال اٹھنے کی نہ تھی داروغہ نے انکے ارادے دیکھکر کہا صبر کرو ہم تمھین رہا
کردینے کو مجبور ہین کہ آقاے نامدار جبتک نہ آئین اور تمھین اپنے ہاتھ سے رہا نہ کرین تب تک تمھاری
رہائی ممکن نہین ہر کیونکہ قید جیل پیکر کا سحر ہر اور اس سحر کو مین اتار نہین سکتا جب آقاے نامدار
تشریف لائینگے تو انکے عکس لباس سے تمھاری قید کٹ کے گر پڑیگی رہائی پاؤگے یہ ذکر تھا کہ سب نے
دیکھا ایرج نوجوان بصد شوکت و شان تشریف لاتے ہین سرداران نامی بھی سب کے سب ہمراہ ہین صورت
دیکھکر اسیران زندان شیداے جمال بیمثال ہوگئے ایرج نامدار کو جو داروغہ نے دیکھا شان و شوکت دیکھکر
بہت خوش ہوا دوڑکے قدمون کو بوسہ دیا ایرج نامدار کو زندان کے ہر حجرے مین لیگیا ایرج نے سب سے پہلے کوکب
بجکلاہ کو رہا کیا اور اس نازنین کا پیام دیا جسنے ایرج نامدار کو آہو کے ذریعے سے بلایا تھا کوکب بجکلاہ ایرج
نامدار کے قدمون پر گر پڑا ایرج نے اسکو مسلمان کیا پھر اس نازنین کے باپ کو رہا کیا وہ بھی مسلمان
ہوا اسی طرح سے بہت سے اسیرون کو رہا کیا سب نے اسلام قبول کیا دن بھر ایرج نامدار رہائی اسیران
مین معروف رہے جب دن بہت کم باقی رہا تو زندانخانے سے باہر تشریف لائے سب اسیر بھی ہمراہ ہو کے
ایرج نامدار کچھ دور زندانخانے سے آگے بڑھے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ اپنے
سرداروں کیطرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہر جیل پیکر اپنا لشکر لیکر آ پہونچا سب نے عرض کی
ہم لوگ بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ داروغہ زندانخانہ حاضر خدمت ہوا دعاے دولت دیکر
عرض کی ای شہریار جیل پیکر کی آمد ہو ایرج نے فرمایا مین بھی یہی خیال کرچکا ہون داروغہ نے عرض کی کیفیت قابل دید

ہو ضرور ملاحظہ فرمایئے اس مکار نے کیا کیا سامان اپنی سواری کیواسطے مقرر کیا ہے ایرج نامدار نے فرمایا
ہین ضرور دیکھونگا داروغہ نے عرض کی آپ میرے غریب خانہ کے کوٹھے پر چلکے تشریف رکھین اور کیفیت
دیکھین ایرج نامدار داروغہ کے مکان پر تشریف لائے کوٹھے پر جاکے تماشائے لشکر چیل پیکر کا دیکھنے لگے پہلے
کچھ ساحران غدار سامری و جمشید کو پکارتے گھنٹے و ناقوس بجاتے ہوئے آئے انکے بعد کچھ ساحر چیل پیکر
کا نام لیتے ہوے سیاہ جھنڈے ہاتھون مین لیے ہوئے ناریل و ترنج اچھالتے آپس مین سحر آزمائی
کرتے ہوئے نکل گئے انکے بعد بہت سے اژدران آتش فشان منہ سے قلابہائے آتشین چھوڑتے
ہوئے نکل گئے ایرج نوجوان نے داروغہ سے پوچھا کہ یہ اژدر اسکے ہمراہ کیون رہتے ہین داروغہ
نے عرض کی اژدرون کی صورت مین ساحر ہین صرف چیل پیکر کو اپنی سواری کا تجمل دکھانا منظور
ہے یہ ذکر تھا کہ ایرج نے دیکھا کہ شیران ببر قریب دو ہزار کے اچھل کود کرتے ہوئے آتے ہین جب
شیر بھی نکل گئے تو کرگدن مست جھومتے ہوئے پیدا ہوئے یہ بھی نکل گئے انکے بعد کچھ فیلان کوہ پیکر
جھومتے ہوئے آئے یہ سب بھی نکل گئے پھر ایک لشکر پہلوانون کا دکھائی دیا ایرج نامدار نے دیکھا
ایک ایک پہلوان غیرت سام و نریمان کوہ پیکر گرز ہاتھ مین لیے ہوئے قریب ایک لاکھ کے چیل پیکر کا
نام لیتے ہوئے نکل گئے ایرج نامدار نے داروغہ سے فرمایا یہ لوگ ساحر ہین یا غیر ساحر ہین داروغہ نے عرض
کی یہ سب ساحران مکار ہین انکی صورت اصلی یہ نہین ہے محض زینت سواری کیواسطے ان لوگون نے اپنی صورتین
ایسی بنائی ہین جب پہلوان بھی نکل گئے تو ایرج نامدار نے دیکھا ساحران غدار عجیب و غریب
صورتون کے آگے بڑھتے ہوے چلے آتے ہین کسی کا سر ہاتھی کا اور سارا جسم انسان کا کسی
کا جسم مانند اسپ اور سر انسان کا کوئی شیر کی صورت کسی کی سور کی شباہت کوئی چار ہاتھ رکھتا ہے کسی کے دس
ہین اسی طور سے سب کی شکلین مختلف گر عجیب و غریب ایرج کو ہنسی آئی جب یہ لوگ بھی گذر گئے
لشکر ساحرون کا نمودار ہوا بڑی دیر تک لشکر آتا رہا جب ختم ہوا تو غیر ساحرون کی فوج آنا شروع
ہوئی عرصہ کے بعد وہ فوج بھی گذر گئی پھر ساحرون کا لشکر نکلنا شروع ہوا کہ ساحران مہیب صورت بلند
قامت ہر ایک کے منہ سے شعلہائے آتش نکلتے ہوے سب چیل پیکر کا نام لیتے ہوئے اسطرف
سے گذرے انکے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک لکہ ابر گلنار آتا ہے ترشح ہو رہا ہے وہ لکہ ابر آگے
آگے نکل گیا اسکے بعد چند ساحر ترسول آہنی نقرئی طلائی لیے ہوئے انکے پھریرے کھلے ہوئے بہشت
پر تعریف چیل پیکر مکار کی لکھی گھنٹے و ناقوس بجاتے ہوئے اس طرف سے گذرے انکے بعد نازنینان
مہ جبین گلپاشی کرتی آپسمین دل لگی مذاق اشارات و کنایات کرتی ہوئی آتی ہین عقب مین ان مہ جبینون
کے دس فیلان مست مگر بہت اونچے دسون ہاتھیون پر ایک تختہ رکھا ہوا اسپر ایک بارگاہ زربفتی
کھچی ہوئی پردے بارگاہ کے اٹھے ہوئے اسکے اندر چار ساحر دست بستہ ایستادہ ہین ایک ساحر
سیہ فام لاغر اندام ایک تاج بیش قیمت سر پر رکھے ہوئے معلق بارگاہ کے اندر نظر آتا ہے سب اسباب
بھی معلق ہے دو ساحر اسکے عقب میں چتر برداری کر رہے ہین ایرج نامدار نے داروغہ سے کہا چیل پیکر
اسی کا نام ہے داروغہ نے عرض کی اے شہریار یہ چیل پیکر نہین ہے چیل پیکر ابھی بہت دور ہے یہ وزیر ہے مگر
رتبہ اسکا سب سے کم ہے اسکے بعد اور تین وزیر آئینگے اور ہر ایک کی سواری کے آگے اسیقدر مجمع ہوگا جسقدر

آپ ملاحظہ فرما چکے ہین ایرج نامدار نے کمالات سحر سے بہت سی چیزین بنا لی ہین اور لشکر بھی بہت
جمع کیا ہی داروغہ نے عرض کی اسکے یہان اسقدر لشکر ہی کہ جو اس طلسم مین نہین آ سکتا اور کل کو اسنے نہین بلایا
ہی اگر سب لوگ یہان آجاتے تو جگہ نہ ملتی نصف لشکر اسنے جمع کیا ہی ایرج نامدار یہ باتین کر رہے تھے کہ وہ سواری
نکل گئی اور دوسرے وزیر کی سواری کا جلوس نکلنا شروع ہوا عرصہ تک وہ جلوس بھی نکلا کیا پھر وزیر کی سواری
اسیطرح سے آئی جسطرح عرض کیا گیا ہی اسیطرح چارون وزیر نکل گئے انکے بعد ایک ہنگامہ برپا ہوا ایرج
نامدار نے دیکھا کہ ایک عفریت کریہ منظر قوی الجثہ اژدر آتش فشان پر سوار سپر ابر سیاہ چارو نطرف تنی
گئی ہوئی ساحر قدم قدم پر سجدہ کرتے چلے آتے ہین داروغہ نے بڑھ کے عرض کی اے شہریار چیل پیکر
اسی مکار کا نام ہی مالک طلسم یہی بد انجام ہے ایرج بغور اسکی طرف دیکھا کیے جب اژدر آتش قریب بام
پہونچا تو سر اوسکا بام سے بھی زیادہ اونچا تھا ایرج نامدار بام پر جلوہ فرما تھے اسکی نگاہ جو پڑی چاہا ہاتھ بڑھا کے
ایرج کو اٹھا لے شاہزادے نے تلوار میان سے نکالی اسنے ہاتھ بڑھایا ایرج نے وار تلوار کا کیا کہ ہاتھ
اسکا کٹکر گر پڑا چیل پیکر کو غصہ آیا دوسرا ہاتھ بڑھایا ایرج نامدار نے اس ہاتھ پر بھی تلوار لگائی کہ وہ ہاتھ
بھی کٹ کے گرا زخم چیل پیکر کے ہوش اڑ گئے ایک چیخ ماری کہ سب ساحر ٹھہر گئے جو رسالے آگے بڑھ گئے
تھے سب پلٹے چیل پیکر کو اس کیفیت مین دیکھا سب نے چاہا مکان کو سحر کر کے زمین سے اکھاڑ لین
کہ ایرج نامدار بالاخانے پر تشریف رکھتے تھے اور لوح موجود تھی کسی سے مکان نہ گرایا گیا ایرج نامدار
تلوار لیے ہوے کوٹھے پر کھڑے رہے ساحر سب انتظام کرتے رہے جب چیل پیکر نے دیکھا کہ اس جوان
سے سر بر ہونا محال ہی چاہا بھاگ کے اسوقت نکل جاؤن یہ سوچ کے چاہا کہ غرق زمین ہو ایرج نامدار نے اسکی
گردن پر زور کا وار کیا کہ سر چیل پیکر کا کٹکر زمین پر گرا تاریکی چھا گئی ہوا سے تند چلنے لگی درخت جڑون سے
اکھڑنے لگے آوازین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری ہونے لگی عمارتین طلسم کی منہدم ہونے
لگین ایک پہر کامل یہی کیفیت رہی دوسرے روز وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا بہت سے ساحر
مرے پڑے ہین بہت سے ساحر رہ گئے ہین ایرج بالاخانے سے اترے اپنے لشکریون سے آکے ملے
سب نے مبارکباد دی ایرج نے کہا خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرج نامدار
نے دیکھا سامنے سے لشکر ساحران وغیرہ ساحران تلوارین کھینچے ہوئے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے آتے
ہین شاہزادے نے اپنے سردارون سے کہا کہ سب چیل پیکر کے ہمراہیون کو ہوش آیا بعزم جنگ اسطرف
آتے ہین سرداران اسلام بھی مسلح موجود تھے اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہوکے مقابلہ کرنے پر موجود و
آمادہ ہو گئے لشکر چیل پیکر کے لوگ آپہونچے جنگ مغلوبہ ہونے لگی چیل پیکر کا لشکر بہت تھا مگر اہل اسلام
شیرانہ و دلیرانہ وغا کرنے لگے دو روز تک معرکہ کارزار گرم رہا تیسرے روز لشکر چیل پیکر مقابلے کی تاب نہ لایا
سب مجبور ہوئے اپنی جگہ پر خیال کیا کہ اگر فرار ہوتے ہین تو یہ لوگ نہ چھوڑینگے گھیر کے مارینگے
بہتر اسی مین ہی کہ طلسم کشا کی اطاعت قبول کرین اور چیل پیکر کی پرستش سے ہاتھ اٹھائین یہ سوچ کے
جو اعلی درجہ کے سردار تھے سب نے اپنی اپنی راے ظاہر کی ان لوگون نے کہا ہمارے نزدیک بھی
یہی مناسب ہی جب ہر ایک متفق الراے ہو گیا تو ساحرون نے چادرین ہلا کر فریاد کین ایرج نامدار نے ہاتھ
روک لیا سپاہ اسلام بھی ٹھہری سب ساحر اپنے اپنے ہاتھ رومال سے باندھ کے ایرج کی خدمت مین حاضر

ہوئے ایرج نامدار نے سب کی خطائین معاف کین ساحر کلمہ پڑھ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوئے
ایرج نامدار بفتح و فیروزی اپنی فوج کو ہمراہ لیکر داروغہ ندانخانہ کے مکان کیطرف واپس آئے داروغہ نے
نذر دی ایرج نامدار کو کمال مسرت حاصل ہوئی اور ملازمین بھی حاضر ہوئے سب نے نذرین گذرانین
ایرج نامدار نے سب کو خلعت و انعام سے سرفراز کیا آٹھ دن تک وہان جلسہ رہا نوین روز شاہزادہ طرف
خزانۂ طلسم کے روانہ ہوا خزانہ طلسم وہان سے دو روز کی راہ پر تھا ایرج دوسرے روز بیت السلطنت
مین داخل ہوا یہان جو جو بت رکھے تھے اُن سب کو توڑ ڈالا ایک روز جبل پیکر کی تختگاہ مین قیام کیا
دوسرے روز خزانۂ طلسمی مین تشریف لائے مال و اسباب بے شمار ہاتھ آیا ایرج نامدار نے پھر سب ملازمین کو
خلعت و انعام سے سرفراز فرمایا اور کوکب بجگلاہ کو بلا کے اُس طلسم کا حاکم مقرر کیا ملکہ سحاب جسنے ایرج نامدار
کو ایک آہو کے ذریعے سے دعوت کا دیکر اپنے یہان بلایا تھا اُسکا عقد کوکب بجگلاہ کے ساتھ کیا کوکب بہت
خوش ہوا دس دن تک وہان جشن رہا گیارھوین روز ایرج نامدار نے چلنے کا ارادہ کیا کوکب نے عرض کی
ای شہریار مجکو بھی ہمراہ رکاب رکھیے مگر ایرج نامدار نے قبول نہ فرمایا اور لشکر گران ہمراہ لیکر اُسی روز
طلسم جبل پیکر سے صاحبقران ثانی کی طرف روانہ ہوئے ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

## داستان جلالت عنوان شاہزادہ آصف انجم طلعت کا طلسم بہیت الکمال مین تشریف لیجانا اور خبرداروں کا ملکہ اختر جمال جادو بادشاہ طلسم کو خبر آمد طلسم کشا پہونچانا اور اسکا ملکہ مخمور چشم جادو کو برائے گرفتاری شاہزادہ روانہ کرنا اور مخمور جادو کا شاہزادے سے زیر ہو کر اطاعت اسلام قبول کرنا اور ملکہ اختر جمال کا شبیہ طلسم کشا منگانا تصویر دیکھکر شیدا اسے جمال بے مثال ہونا اور اوج مجبوری دیگر شاہزادے کے ہمراہ طرف لشکر صاحبقران کے کوچ کرنا باقی حالات متعلقہ

### داستان ہذا مخمس عوض ساقی نامہ

رہی ہر برق عالم سوز آہ آتشین برسون
اٹھا طوفان چشم تر سے [illegible] برسون
مری فریاد سے گھبرا گئے [illegible] برسون
ہلے کیونکر نہ میری آہ سے [illegible] کی سرزمین برسون
کرنا ان سے [illegible] کا نیا کیا عرش برین برسون

بسی عطر [illegible] دل [illegible] خاک مین
[illegible] کی [illegible] کی بھی [illegible]
وہ عاشق اپنے [illegible]
بھلا کیا خاک [illegible] دو غنچہ مرقد مین
رہا ہو جیسے سر کا [illegible] تا زمین برسون

[illegible] رنگ [illegible] بین گل کا
یہ ہر تصویر کی خوبی کہ سایہ [illegible] بت کا
مصور خوب ہی [illegible] حسن [illegible]
تری صورت کا نقشہ جب کھینچ گیا [illegible]
تو صفت [illegible] از صورت آفرین برسون

دو [illegible] مطلب [illegible]
ہشیار [illegible] احوال [illegible]
مزہ [illegible] اٹھا [illegible]
عجب حسرت سے دیکھا [illegible] جانان [illegible]
رہی [illegible] دامن برسون

[illegible] معشوق کی فرقت کا [illegible]
[illegible] رونا [illegible]
[illegible] قسمت کا [illegible]
[illegible] آفت کا [illegible]
کہ جبکو دیکھکر رویا ہے لوح الامین برسون

| | | | |
|---|---|---|---|
| چھپایا راز دل کس طرح سے محبت میں | مگر کیا کچھ دیا ساتھ تین ہی قسمت نے | یہی تھا ایک سودائی کا فرمان جست میں | اگر میں دیکھا جان یا صنم کی عشق جست میں |
| | رہی کمی دیدہ خونبار پر جو آستین پر حسرت | | |
| پتہ تیرا کہیں نہیں ہی بہت عشقانہ یا بینگ | کر پیجئے لاؤ میری جستجو اصلا نہ یا بینگ | نہ پائیگے نہ پائینگے مجھے جانانہ یا بینگے | کیا عشق کرتے ہے نشان ایسا نہ یا بینگے |
| | عدم میں بھی اگر ڈھونڈھینگے تو کہیں نہ پا ئینگے | | |
| بجز آہ و جرات ہر کہ جو ہونا زدہ دلگون | اسو جا کی بھی رنگ پذیر خون | بھر دن طرار کاہ اور قاتل کرے جگر | رفاقت لذت زخم جگر تیری بن جیا |
| | کہ مرقد میں بھی سے جگی آرزو بن بے ہوش | | |

محرران فسانہ ہاے شجاعت و جلالت حال شوکت مآل شاہزادہ آصف انجم طلعت یون تحریر فرماتے
ہین شعور واقفان فسانہ ہاے غریب و می نگارندہ داستان عجیب و ناظرین والا مقام و سامعین ذوالاحتشام
کو یاد ہوگا کہ کمترین سابق میں عرض کر چکا تھا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت صاحبقران ثانی سے رخصت
ہوکر جانب طلسم بیت الجمال روانہ ہوئے تھے جب شاہزادہ تین روز تک گرم رہروی رہا تو نشان طلسم
بیت الجمال نظر آیا سب لشکریون نے دیکھا کہ ایک برج آہنی دریا کے بیچ میں بنا ہوا اس برج پر ایک زنگی قرنا منھ سے
لگائے کھڑا ہے جب نگاہ اس زنگی کی لشکر پر پڑی قرنا پھونکی سب نے دیکھا کہ قرنا سے ایک شعلہ آتش نکلا آسمان کیطرف
گیا تھوڑی دور جاکر مشکل طائر بنگیا اور جاکر ملکہ اختر جمال جادو کو شاہزادہ انجم طلعت کے آنے سے طرف
طلسم بیت الجمال کے خبر کی ملکہ یہ خبر سنتے ہی بد حواس ہوگئی ہوش و حواس منتشر ہوگئے عیش و عشرت بھولگئی
چند ساعت تک یہ عالم اسپر طاری رہا تھوڑی دیر کے بعد جب حواس منتشرہ بجا ہوئے ملکہ نے دستک دی عیار جادو
حاضر ہوا ملکہ نے ایک خط دیا اور زبانی کہا کہ مخمور چشم جادو کے پاس جا اور یہ کہنا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت
سرحد طلسم بیت الجمال پر آگیا ہے فورا اسکی گرفتاری کے واسطے سرحد پر جائے عیار جادو پیام لیکر اور خط
طرف مکان کی مخمور چشم جادو کے روانہ ہوا مخمور چشم جادو اسوقت اپنے کمرے مین بیٹھی ہوئی مطربان خوش الحان
و رقاصان پری جمال کا گانا سن رہی تھی کہ سارا مکان ہلگیا در و دیوار کو زلزلہ آیا مطربون کی آواز بند ہوئی ایک
سناٹے کا عالم ہوگیا یکایک زمین شق ہوئی عیار جادو تہ زمین سے برآمد ہوا آداب بجالایا وہ خط دیا
اور زبانی پیغام وہ سنایا کہ آپ بہت جلد اسی وقت روانگی سرحد پر مستعد ہو جایے مقام درنگ نہین ہے مخمور چشم جادو
نے خط کھولا اسمین لکھا تھا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت طلسم کشا سرحد طلسم بیت الجمال پر آگیا
ہے جسطرح ممکن ہو اسکی گرفتاری کے لیے تم جاؤ اور اسکو گرفتار کرکے حاضر خدمت کرو مخمور چشم جادو نے
دستک دی کہ صبا سے جادو اور مست جادو آکر حاضر ہوئے اُنسے مفصل حال کہا اور حکم دیا کہ فوج
اسی وقت تیار ہو سرحد طلسم بیت الجمال پر چلنا ہے صبا سے جادو اور مست جادو اسیوقت افسر فوج
کے پاس گئے اور حکم مخمور چشم جادو سے اطلاع دی خون آشام جادو افسر فوج نے اسیوقت فوج تیار کی اور
مسلح ہوکر مع تمام لشکر ساحران در دولت مخمور چشم جادو پر حاضر ہوا مخمور چشم جادو نے حساب فوج دریافت
کیا خون آشام جادو نے ایک لاکھ کا شمار بتلایا مخمور چشم جادو بھی تیار ہوکر بہ تیم یلغار روانہ سرحد طلسم
بیت الجمال ہوئے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے ذرا تامل دیگر دریاست قیام کیا یہ دریا سراسر آتش زدہ
تھا انسان تو کیا کسی ساحر کی بھی یہ مجال نہ تھی کہ اس دریاے زخار سے گذر کرتا پرندون کے پر جلتے تھے بڑے
بڑے ساحرون کے ہوش اڑتے تھے اس دریا کو ملکہ اختر جمال جادو نے بزور سحر ...

طلسم ہیبت الجلال پر بنایا تھا اور وسط دریا مین ایک برج آہنی کہ جو بزور سحر قائم تھا اس برج مین ایک
مکان بہت وسیع خوش قطع پرتکلف بنا تھا اور کنگرہ برج آہنی پر اسود جادو کہ جو قرنا بدست تھا ہر وقت
وہان موجود رہتا تھا وہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت دربار کو زور دیا کرتا تھا اور جزر و مد دریا کا اسود جادو کے اختیار مین
تھا اسود جادو ملکہ اختر جمال جادو کا رازدار اور بڑا رفیق تھا جب شاہزادہ آصف انجم طلعت کو
مع لشکر گران اُترتے دیکھا اور خیام شاہی استادہ ہونے لگے تو یہ دیکھکر خاموش ہو رہا کہ آیندہ اسکا حال
معلوم ہوگا شاہزادہ آصف انجم طلعت کے خیمے استادہ ہو چکے تھے بارگاہین قائم ہوئین ہر فرد بشر اپنے اپنے
کاروبار مین مصروف ہوا دلاوران رویین جنگ سہراب بازو اپنے اپنے اسلحہ کی درستی مین مشغول تھے صیقل
گرون نے تیغونکو آب دیکر آئینہ بنا دیا ایسا جوہر دیا تھو ران شجاعت پیشہ اپنی لن ترانیون مین الجھ رہے ہر ایک
رستم جنگ اسفندیار تن خون آشامی ساحران ورویہ پیشہ کے لیے وہان آزاد کیے ہوئے بار بار اپنے خنجر
پیمان کو دیکھتے تیر و تبر نظر ڈالتے دیوانہ باتین کرتے نامردون کے دلون کو شیر بناتے ڈھالون پر نظرین ڈالتے
طلسم ہیبت الجلال کی سرحد کو بہ انتظار سے ہدف مراد بناتے تھے کہ لشکریون نے شور و غل مچایا صدائے واویلا
بلند کی شاہزادہ نے ہر کاسے سے دریافت فرمایا کہ یہ شور و غوغا کیون ہے ہرکارہ باد صبا و صرصر کو اپنی تیز
رفتاری سے پس پا کرتا ہوا فوج مین آیا دریافت حال کیا لشکریون نے سیلابی دریا کا حال بیان کیا ہرکارہ
نے رجعت القہقری کر کے طغیانی دریا کا حال شاہزادے سے من و عن عرض کیا کہ دریا کا پانی بڑھتا
چلا آتا ہے قریب ہے کہ خیام لشکر تک پہونچ جائے اور تمامی لشکر کو غریق بحر فنا کرے آغوش والدہ مین ہو چکا
شاہزادہ دیکھے کہ آگے بڑھا پانی نزدیک ہوتا چلا آتا تھا شاہزادہ حالت دریا کی اچھی طرح دیکھ رہا تھا کہ ایک
جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ متحیر و حیران اسطرف متوجہ ہوا اسنے مین پانی بڑھا آیا لوگ غرق
ہونے لگے صدائے واویلا بلند ہوئی چارون طرف خفقان و مصیبت پیدا ہوئی اُنکی آواز دلخراش گنبد گردون
آسمان تک پہونچتی تھی یہانتک کہ سب خیام لشکر شاہزادہ آصف انجم طلعت کے غرق ہوئے اور
جسقدر سرداران نامی و افسران گرامی لشکر مین تھے سب مع شاہزادہ والا جاہ غرق آب سحر ہوئے پانی
گھٹنا شروع ہوا تھوڑی دیر مین اپنی حد پر جا کر ساکت ہو گیا میدان فرودگاہ شاہزادہ صاف نظر آنے لگا
اسود جادو نے کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے اسنے اول ملکہ کو اطلاع دی بعد کو اسنے ان سب کو بزور سحر گرفتار
کیا گرد وہ گرد جو بیابان سے اُڑتی تھی وہ لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تھا ملکہ نے آکر دیکھا تو کسی کا نشان نہ پایا
سردارون نے ملکہ سے عرض کی کہ میدان صاف ہے کوئی متنفس نظر نہین آتا کسی لشکر کا نشان نہین پایا
جاتا ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ اسود جادو نے سب کو گرفتار کیا یہان اب ٹھہرنا بیکار ہے اسود جادو
سے اسیرون کو لیکر خدمت ملکہ عالم اختر جمال جادو مین حاضر ہون یہ سوچکر مع لشکر دریائے اسود جادو
کیطرف روانہ ہوئین جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

## اب تھوڑی کیفیت برق پیچان عیار شاہزادہ باوقار آصف انجم طلعت کی بیان کیجاتی ہے

کہ پیچان عیار لشکر اسلام سے کسی ضرورت سے کہین گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس آیا
تو میدان صاف نظر آیا مقام فرودگاہ لشکر پر کسی کا پتہ نہ پایا سخت مضطر و حیران ہوا کہ ابھی ابھی لشکر اسلام یہان

فرد گوش تھا اسے خدشہ ہین کیا ہوگیا معلوم ہوتا ہو کہ کوئی ساحر زبردست آگیا اور گرفتار کر لیگیا لیکن جسقدر رات
باقی تھا وہ لشکر کی تلاش مین صرف کیا کہ اگر گرفتار ہوا ہو تو ضرور یہین کہین ہوگا جبکہ دن ختم ہونے لگا اور کہین
سراغ لشکر کا نہ ملا سخت حیران ہوا کہ آمد شاہ جادوے شب کی دھوم مچی سلطان روز نہانخانہ مغرب مین جا چھپا ساحر
شب گرد مع اپنے تمامی خدم و حشم کے جلوہ گر ہوا صحرا مین تاریکی چھا گئی وہ صحراے لق و دق کہ جسکے دیکھنے سے رستم
و اسفندیار کے چہرے فق ہوتے تھے زہرہ آب ہوتا تھا رات کی گھٹا گھنگھور تاریکی درختون کی اونچان ہو کا میدان
سناٹے کا عالم جانوران درندہ کی مہیب صدائین دل دہلانے والی جنگل کی خوفناک آوازین بیچان عیار
بیچارا جانور درندہ ایک دبنچے درخت پر چڑھ کے بیٹھا دیر تک اسی خیال سے ادھیڑ بن مین رہا کہ شاہزادہ آصف
انجم طلعت کیا ہوا کون لیگیا جبکہ زلف لیلاے شب دراز ہو کر کمر تک پہونچی بیچان عیار نے دیکھا کہ دور پر صحرا
مین ایک روشنی ہوتی ہے خیال کیا کہ شاید کوئی لشکر اترا ہو وہان چلنا مناسب ہے یہ سوچکر درخت سے اترا اور
آہستہ آہستہ ہوش و حواس درست کیے ہوئے اسی روشنی کی سمت چلا قریب پہونچکر دیکھا کہ ایک کوہ فلک شکوہ
ہے اس پہاڑ کے درختون کی پتیان لطف سرو چراغان دکھا رہی ہین گویا کسی نے ڈال ڈال مشعلین باندھ دی ہین
کہ جسکی روشنی چرخ چارم تک جاتی ہے سارا جنگل کوہ طور نظر آتا ہے یا آفتاب اس پہاڑ پر طالع ہوا ہے
موسی کو وادی ایمن کا دھوکا ہے عارفان قائل اللہ کو نزول نور باری کا شبہہ ہوا ہے عیار کو تعجب ہوا کہ وہ کے اوپر
چڑھنے لگا لیکن یہ بھی خیال ہوا کہ ایسا تو کوئی طلسم ہو لیکن مثل شبان وادی مقدس اس کوہ فلک شکوہ پر جوش
ضرور چڑھنا شروع کیا جب کوہ کے اوپر آیا دیکھا کہ ایک حجرہ بہت نفیس خوبصورت مربع سنگ سفید کا بنا ہوا ہے
بالکل قصر شاہ نور کا سمان دکھا رہا ہے حجرے کے دروازے پر ایک بوریاے بے ریا بچھا ہوا ایک پیر مرد صاحب کمال
شیر نیستان معرفت بوریا نشین ہے از بسکہ لاغری سے رگ رگ ذرا ذرا سا جسم پر نمایان ہے قد خمیدہ کمان کے
ہدف مقصد کو تیر آرزو کا نشانہ کر رہا ہے چہرہ پر شوکت سے جلال باری نمایان آنکھون مین سرخی جلال رب
وحدانیت عیان ہے ہر دو عالم سے دست فشان ہے باقی ماندہ انفاس یاد الہی مین صرف کر رہا ہے بیچان عیار خاک
ودرسان کلیم مثال کلام عصا طلیمن کرتا ہوا سامنے گیا چپ مہر سکوت بدہان کر رہا وہ پیر مرد بھی اپنے وظیفہ
مین ہر دو عالم سے کنارے یاد الہی مین سر تا پا محو تھا بیچان نے آہستہ یہ زبان پر جاری کیا شعر من از
خوف تو اے نگین ندیدہ ام نہ تو دیدے ٭ بدان واندکہ ہم تربست تصور بے بہ تصویرے ٭ تھوڑی دیر کے بعد
اس مرد با خدا نے جب حس سے فراغت پائی دونون ہاتھون سے پلکون کو کہ حاجب پردۂ حجاب مستورۂ انوار جلال
باری تہین اٹھا کر نظر ملائی بیچان عیار نے بھی آنکھ سے آنکھ لڑائی بدن مین تھرتھری پڑ گئی جسم بھر مین عرق آگیا
دہان سلام نہ یارے کلام تھے اللہ رے جلال چہرۂ پاک ٭ تھراتے تھے جسکو دیکھے افلاک ٭ دہان کہ جس سے
ختم ظلمت تک جہان سے خوب مہر ٭ وہ بھی پر صفا پر ضو ٭ تھی مات چراغ کعبہ کی لو ٭ عیار نے پشت تسلیم
خم کرکے آداب عرض کیا پیر مرد نے دعاے خیر کرکے بیٹھنے کی اجازت دی عیار بیٹھ گیا پیر مرد نے کیفیت دریافت
کی عیار نے اپنی کیفیت اور شاہزادہ آصف انجم طلعت کے گم ہونے کی بیان کی پیر مرد نے نام شہزادہ
دریافت کیا عیار نے نام بتایا اور شاہزادہ کا سب حسب و نسب بھی ظاہر کیا پیر مرد روشن ضمیر نے نام شاہزادے
کا جو قصہ سنا نہایت متردد ہوا دیر تک سر بجیب و گریبان رہا چند ساعت کے بعد اس شاہین بلند پرواز
عالم لاہوتی نے سر اٹھا کر فرمایا کہ اے شخص محل تردد نہین ہے اگر منظور الہی ہے تو شاہزادہ کل ہی آجائیگا

جسنے کم کیا ہو وہ ذلت اٹھائیگا تمہارے ہاتھوں سے گرفتار ہوگا کیفیت میری شاہزادہ بیان کرتا ہوں اور
اسکا مقام بتاتا ہوں اگر تو وہاں جائے اور شاہزادے کو رہا کرکے میرے پاس لاویگا تو میں کچھ اشیاء متبرکہ
نذر شاہزادہ کرونگا عیار نے کہا آپ پتہ بتلائیں میں تلاش کرتا ہوں خدا نے چاہا تو شاہزادے کو رہا کرکے لاؤنگا
پیرمرد نے ارشاد کیا کہ اسود جادو نگہبان سرحد طلسم ہیبت الجلال نے گرفتار کیا ہے اور صبح کو مخمور چشم
اُن سب کو لیکر ملکہ اختر جمال کے پاس جائیگی پھر کچھ بتانے میں نہیں پڑیگی جو تم ہو تو اسیوقت جا اور شاہزادہ
کو رہا کرکے یہاں لا بیچان عیار نے الغرض بانہائے عیاری سے آراستہ ہوکر اُس سمت کا عازم ہوا پیرمرد نے کہا کہ اس
درخت سے دو پتے توڑ لے اور باحتیاط تمام اپنے پاس رکھ لے جب دریا کے قریب پہونچے انکو پیروں پر باندھ لینا
اور بلاخوف تلاطم امواج دریا میں چلے جانا بفضل ایزدی و تعالیٰ جلد دریا سے نکل جاویگا اب جا بیچان عیار
نے وہ پتے ملکر سلام کیا اور اسیوقت روانہ ہوا اسکا ذکر دوسری جگہ ہوگا اور ملکہ مخمور چشم جادو مع لشکریان اسود جادو
کی طرف چلی سب دریا کے قریب پہونچی شعلہ ہائے آتشین دریا کے عبور سے مانع آئے مخمور چشم جادو نے بزور سحر چاہا کہ عبور
ہو لیکن مشکل معلوم ہوا چند سحر کیا مگر نہ جا سکی مخمور چشم نے ایک دستک دی کہ ایک مار سیاہ پیدا ہوا اُس کو
اسود جادو کیطرف روانہ کیا اور کہا کہ اسود جادو سے کہو کہ ہم آنا چاہتے ہیں اسنے جاکے اسود جادو سے
کہا اسود جادو نے شعلہ ہائے آتشین دریا کو بزور سحر کم کیا ملکہ مع تمامی لشکر اُس سمت ملی اسود جادو نے سبب
دریافت کیا مخمور چشم نے کہا کہ میں بحکم ملکہ عالم اختر جمال جادو کے برائے گرفتاری طلسم کشایان آئی تھی لیکن قبل
میرے آنیکے تمنے گرفتار کر لیا میں چاہتی ہوں کہ اسیروں کو میرے سپرد کرو تاکہ میں لیکر صبح ہوتے ہی ملکہ عالم
کی خدمت میں پہونچاؤں اسود جادو نے جواب دیا حضرت حاضر ہیں کیا مخمور چشم بعد فراغت طعام کے اسیروں کو لیکر سمت
ملکہ اختر جمال کے روانہ ہوئی جسکا ذکر موقع پر کیا جائیگا کہ بیچان عیار بانہائے عیاری سے آراستہ عازم دریا
شرربار ہوا جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ شعلہ ہائے آتشین آسمان تک جاتے ہیں ساحران زمان الامان پکارتے
ہیں وہ ایک عجیب سنگ ریزہ تھی دریا تھا کہ قہر الٰہی کا کامل نمونہ تھا وہ زخم بھی ہات خوردہ تھی پیرمرد نے
اسی سے سبق لیا تھا بیچان عیار نے بسم اللہ کہکر پتوں کو پیروں سے باندھا دریا میں آیا سا اور بتفضل
خدا بخوبی پار ہوگیا یہ جاتے جاتے قریب برج آہنی کے گیا دیکھا کہ اسکے دروازے پر دو آدمی پاسبانی کر رہے
ہیں بیچان عیار نے ایک گوشہ میں بیٹھکر ساحروں کا لباس زیب بدن کیا اور قشقہ لگایا اور قریب دروازہ گیا
جب اندر جانے لگا پاسبانوں نے مزاحمت کی اسنے کہا کہ میں ملکہ عالم اختر جمال جادو کے پاس سے آیا ہوں
اور مخمور چشم کے پاس جاؤنگا پاسبانوں نے کہا کوئی سند ہے اسنے ایک کاغذ جیب سے نکالکر دیا کہ دیکھو تمہارے
واسطے یہ سند ہے ہی ان لوگوں نے اُس کاغذ کو کھولنا چاہا ایک تیز دارو سے بیہوشی کا اثر تھا کہ وہ دارو
بیہوشی انکے دماغ میں پہونچی وہ اسیوقت بیہوش ہوگئے عیار نے فوراً ان دونوں کو ایک کپڑے سے لپیٹ کر دروازے
کی آڑ میں کھڑا کر دیا اور برج کے اندر آیا دیکھنا شروع کیا دیکھتے دیکھتے اُس مکان کے قریب پہونچا جہاں اسیران
لشکر اسلام مع شاہزادہ مقید تھے یہ اُن لوگوں کی تسلی میں مصروف تھا وہاں مخمور چشم جادو نے اسود جادو سے رخصت
ہوکر کوچ کیا جبکہ ملکہ مخمور چشم جادو اُس مکان سے نکل کے قریب دروازہ برج کے پہونچی عیار نے بجا لائی تمام اسود
جادو کے پاس آکر کہا کہ ملکہ مخمور چشم جادو نے یہ خلعت آپکو دیا ہے اور کہا ہے کہ میں وقت ملاقات آپکو دینا بھول گئی
تھی یہ آپ پہنیے اور اسکو ابھی پہن لیجیے اسود جادو نے وہ خلعت لیکے پہنا چاہا تب بیچان عیار نے کہا کہ

حضرت اسکو مین آپکو پہناؤنگا انعام کا طالب ہونگا آپ کو شاباش نہین دا اسکو آپ اپنے ہاتھ سے پہنین اسود
جادو خاموش ہو رہا بیجان عیار نے وہ خلعت پہنانا شروع کیا جسوقت کہ پیرہن خلعت کے پہنا چکا تب ایک
رومال اسکے ہاتھ مین دیا اور کہا دیکھیے آپنے اسقدر مہربانی کی ہو کہ تمام چہرے پر گرد بیٹھ کھانے سے کہان
چپٹ رہی ہین اسود جادو نے رومال سے منہ پوچھنا شروع کیا جیسے ہی پوچھا ویسے ہی اسکو ایک چھینک آئی اور
بیہوش ہو کر گر پڑا بیجان عیار جلدی سے اسکا پشتارہ باندھ کے بیچ سے نکلا اور وہ قرنا جسکو ضرورت کے وقت
اسود جادو پھونکا کرتا تھا ایک گڑھے مین ڈال دیا اور وہان سے نشان کردیا بہ تعجیل تمام ملکہ مخمور چشم جادو
سے خبر دینے کو چلا ملکہ مخمور چشم جب دروازے سے نکلکر آنے چلی تھی کہ یکایک پلٹ کر پیچھے دیکھا کہ کچھ روشنی
نظر آتی ہو ملکہ نے خیال کیا کہ شاید اسود جادو کے پاس سے کوئی آرہا ہو ملکہ ٹھہر گئی اور سارا لشکر بھی ٹھہر گیا
ملکہ نے دیکھا کہ ایک شخص عجیب خلقت طویل القامت دراز دندان خوش پیشانی رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہو
ملکہ کے قریب آکر دونون ہاتھون سے سلام کیا اور یہ عرض کیا کہ اسود جادو نے کہا ہو کہ ایک سردار گرفتار ہونے
سے رہگیا ہو وہ بلا کدو کوشش آپکے گرفتار نہین ہو سکتا ہو اور اسپر کسی قسم کا سحر کارگر نہین ہوتا مسلح میدان مین
اُسکو سہا ہو مجبوراً علی گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اگر مین میدان سے بھاگ نہ جاتا تو وہ ضرور مجکو قتل
کر ڈالتا آپ تشریف چلین اسکو گرفتار کرلین ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ بیجا ساحرو اسقدر لشکر ہو سب ملکر اسکو
گرفتار کرلینگے ساحر نقلی نے کہا آپ میرے ساتھ چلین مین اُسکا نشان بتلا کر ابھی اسکو گرفتار کرادون ملکہ مخمور چشم جادو
نے مع لشکر ساحران جنگل کا عزم کیا اور ہمراہ لشکر اس مقام پر آئین جہان سے شاہزادہ **آصف انجم طلعت**
مع لشکر گم ہوئے تھے ساحر نقلی نے کہا کہ میرے ساتھ چند آدمی بھیجیے کہ مین اسکو تلاش کرون اور آپ یہان قیام
فرمائین ملکہ نے آدمیونکو اجازت دی کہ اس طلسم کشا کو گرفتار کرین تمامی لشکر تلاش طلسم کشا مین مصروف ہوئے
ساحر نقلی نے ایک گوشہ مین بیٹھا ایک مٹی کا پتلا بنایا اور اندر سے جوف کرکے اسمین دھوان بھردیا جسمین دارو
بیہوشی ملی تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور ملکہ سے جو کہ ایک جھاڑی کے قریب تنہا کھڑی تھین یہ کہا کہ وہ شخص
ایک جھاڑی کی آڑ مین بیٹھا ہو آپ چلیے اور اپنے دست مبارک سے اسکا سر کاٹ لیجیے شیوہ مردانگی بجا لا داد
شجاعت دیجیے ساحر نقلی کے ساتھ روانہ ہوئین اس جھاڑی کے قریب مین دیکھا کہ ایک جوان حسین خوبصورت کہ
حسن خدا داد اوسکے چہرے سے ظاہر تھا مسلح بیٹھا ہو معلوم ہوتا ہو کہ کئی دن کا جاگا ہوا ہو غفلت کی نیند مین
بیٹھے سو گیا ہو مخمور چشم جادو نیمچہ خون آشام کھینچکر جوان کے قریب آئین علاوہ ایک ہی وار کیا سر جوان علی کا مثل
خیار تر کے کٹ کے دو حصے زمین پر گر پڑے کٹتے ہی حلق بریدہ سے دھوان جو بلند ہوا ملکہ کے منخرین مین
وابستہ ہوا چھینک آئی غفلت نے غلبہ کیا بیہوشی نے مارا زمین پر گر پڑی ساحر نقلی نے جھٹ پٹ ملکہ کا پشتارہ
باندھکر ایک محفوظ مقام مین لاکر رکھ دیا اور آپ ملکہ کا لباس پہنکر اپنی صورت ملکہ کی بنائی جہان تخت ملکہ تھا وہان
آکر بیٹھ گیا مردمان لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تلاش کرتے ہوئے اسطرف آئے دیکھا کہ ایک جوان رعنا سر بریدہ زمین پر
پڑا ہو یہ لوگ حیران ہوئے گرد تخت ملکہ جمع ہوئے سبھون نے ملکہ کو تخت پر رونق افروز دیکھا ملکہ نے از خود خوشی مین آکر کہا
ہمارا بہان باوفا مین نے اس شخص طلسم کشا کو قتل کیا اور شربت نوشی کرو تمہاری دعوت ہو اسیوقت شربت طیار ہوا ملکہ
کے سامنے شربت لایا گیا ملکہ نقلی نے اپنے کج مسکل سے ایک ڈبیا نکالی اور کہا کہ اسمین تھیسہ ہے آب حیات
کا ہو اسکو پیونگا وہ ہمیشہ زندہ رہیگا بڑی مشکل سے مجکو اخر حال جادو نے دیا تھا جبکہ میری کارگذاری سے بہت

خوش ہوئیں یقین اب مین اسوقت بہت خوش ہون تم سب کو یہ انعام دیتی ہون شربت مین آمیز کرکے اسکو نوش
کرو لشکریون نے سلام کیا اور شربت مین آمیز کرکے پینا شروع کیا جسنے پیالہ چھلک لیکر بیہوش ہوگیا تھوڑی دیر مین سارا
لشکر بیہوش ہوگیا جب کہ معصوم علی نے دیکھا کہ سب از خود رفتہ ہین بہتون کے سر کاٹکر واصل جہنم کیا اُنکے اعمال کی انکو
یہ سزا دی اور بہتون کو روغن نفت سے جلا کر خاک سیاہ کرکے اخبار خاکستر کردیا اور بہتونکو ایک پشتارہ باندھکے کسی
مغاک مین ڈالدیا اور اسود جلاد اور ملا محمود خشیم جادو اور شاہزادہ آصف انجم طلعت کا پشتارہ لیکر علی الصباح
پیر مرد روشن ضمیر کی خدمت مین حاضر ہوکر پایۂ ادب کو بوسہ دیا اور ساری کیفیت مفصل کہہ سنائی شاہزادہ آصف
انجم طلعت کو ہوش مین لایا پیر مرد صاحب کمال کا شاہزادیکو پابوس کرایا شہزادہ بصدق دل پیر مرد کا معتقد ہوا
فقیر صاحب کمال نے بیٹھنے کا اشارہ کیا اتنے مین شہنشاہ سپاہ افلاک نے افق مشرق سے جلوہ گر ہوکر خوابیدگان عالم کو
خبردار کیا فقیر صاحب کمال بعد فراغ وظائف معمولی و ادائے نماز چاشت پرسان حال شاہزادہ ہوا شاہزادے نے
اول سے آخر تک ساری کیفیت مفصل کہہ سنائی اور عرض کیا کہ میرا عزم محکم طلسم کشائی بیت الجمال کا ہے مگر آپکی
نظر عنایت کا خواستگار ہون مرد فقیر صاحب کمال نے کہا کہ اے شاہزادہ والا جاہ و انجم سپاہ طلسم بیت الجمال ایسا نہین
ہے جسکا فتح ہوجانا آسان امر ہو وہانتک جاتے جاتے نہین معلوم کسقدر آفات کا سامنا ہو طلسم بیت الجمال کی
راہین بہت دشوار گذار ہین ہر مقام پر نئے نئے شعبدے نئے نئے نیرنگ طرح طرح کی سحر کاریان ہین لیکن فتح طلسم بیت الجمال
انشاء اللہ تیرے ہاتھ پر ہوگا تو اسکا فتح مشہور ہوگا ایک لوح بے نظیر ہے بلا اسکے ملے ہوئے طلسم بیت المال کا فتح ہونا
بہت مشکل ہے اور وہ لوح ہزاران حزم و احتیاط سے ملکہ اختر جمال جادو شاہ طلسم اپنے پاس رکھتی ہے یہ ممکن نہین
کہ کوئی اسکو ہاتھ لگا سکے یا کوئی ساحر عیب یا اسکا ہمنشین اسکو چرا سکے لیکن دو چیزین جنکا مین اس شخص سے وعدہ کرچکا ہون
تیری نذر کرتا ہون کہ وہ دافع سحر ہین اسکی برکت سے تجھپر سحر کارگر نہوگا اور نہ کوئی اسکو تجھسے چھین سکیگا شاہزادے نے
پایۂ ادب کو بوسہ دیا فقیر صاحب کمال اٹھکر اُسی کوٹھری کے اندر گیا اور وہانسے ایک طیلسان ادریسی اور ایک
جام حیات لاکر شاہزادہ کو دیا اور کہا کہ یہ چیزین ہے یہ طیلسان ادریس نبی ہے اسکا بہت بڑا خواص ہے جسوقت اسکو کشادہ
کریگا تیرا تمام لشکر اسکے سایہ مین ہوجائیگا اور تیرے لشکر پر اسوقت سحر موثر نہوگا اور اہل ایمان لشکر محفوظ بحفظ حافظ حقیقی
رہینگے اور یہ جام حیات ہے اسمین شربت بھرنا اس سے سارا لشکر آسودہ ہوجائیگا یہ نصائح پیر مرد کے گوش دل سے
شاہزادے نے سنے اور نہایت بجرست آداب بجالایا فقیر صاحب کمال نے ارشاد کیا کہ اب سدھار جا سدا اسکو سے
رہ بستر بیٹھے اور بیری روتے رہین علی کی امان امام ثامن ضامن حامی و مددگار شاہزادے نے قدمبوسی حاصل
کی اور رخصت ہوا ایچان عیار اس مقام پر آیا جہان ملا محمود خشیم کو گرفتار کیا تھا لشکری شاہزادہ آصف انجم طلعت
کے اسی طرح بیہوش و حواس پڑے تھے شاہزادے نے جو یہ سب کی حالت دیکھی جام حیات مین پانی بھرا اور سب
کے اوپر آب پاشی کی جس شخص پر ایک قطرہ بھی پڑگیا وہ اسیوقت جاگ اٹھا لشکریون نے اپنے اپنے شاہزادیکو
دیکھا سب نے قدمبوسی کی اور استفسار کیفیت کیا شاہزادے نے سب حال کہا اور اپنی بارگاہ
عالی مین تشریف فرما ہوئے جشن کا حکم دیا بادۂ گلگون کا ساقیان پیمانہ بدور اور قاصدان ہوش نے اہل بزم کو اپنے حرکات
زیادہ خوش الحانی سے خوش حال کیا ہر طرف سے صدائے واہ واہ بلند ہوئی ایچان عیار نے دست بستہ بارگاہ
عالی مین حاضر ہوکر پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور مؤدب دست بستہ روبرو شاہزادہ والا گہر کھڑا ہوا اور عرض کی اے
شہریار مین آپکے خادمون کا خادم ہون لطف و عنایت خسروانہ کا امیدوار ہون شاہزادہ عالیجاہ نے ارشاد کیا کہ اے

نے بہت بڑا کار نمایاں کیا اسکے صلہ مین بہت انعام واکرام سرکار عالی سے پاؤگے بیجان نے عرض کیا کہ حضور
کی سرکار سے ہمیشہ انعام واکرام پاتا ہون کہ جیسا مین کیا بلکہ بسبب حضور میں خیال بھی شمار نہیں کر سکتے ہیں کچھ اور بھی
عرض کرنیوالا ہون اگر جان کی امان پاؤن شاہزادہ آصف انجم طلعت نے فرمایا کہ ہا خیال کسی امر سے
عرض کر ضرور انشاء اللہ تعالی قبول ہوگی بیجان نے عرض کیا کہ اے شہریار کامگار روا ہو شاہزادہ والا تبار گردون وقار
خادم نے ملکہ مخمور چشم جادو کو گرفتار کیا ہو اور یہ بندہ اسکے خدنگ دلدوز کا زخمی ہو اور اسکی سنان ابرو کا گھائل
اگر وہ مطیع اسلام ہو تو سرکار سے مجھے مرحمت ہو کہ حق بحقدار رسد شاہزادہ عالی مرتبت آصف انجم طلعت بیجان
کی اس تقریر سے ہنس پڑے شاہزادے کے ہنستے ہی سب حضار دربار ہنس پڑے اور کہا کہ واہ بیجان خوب ہی دور
کی سوجھی واقعی اسکے عشق مین غلطان و پیچان ہو ہان صاحب معلوم ہوا کہ آپ اسی کی وجہ سے اسقدر زحمت کے
متحمل ہوئے خیر صاحب مراد دلی تو پائی بیجان نے کہا واہ حضرت آپ ایسا خیال نہ فرماوین کیونکہ آپ لوگون
کے تصدق مین یہ حاصل ہوا بیجان نے یہ کہکر پشتارہ کھولا اور مخمور چشم جادو کو ستون بارگاہ عالیہ سے باندھکر
تازیانہ لیکر کھڑا ہوا اور بیہوشی کی پٹی جو دماغ سے بندھی تھی کھولی اور لخلخہ دافع بیہوشی سنگھایا مخمور چشم کو ہوش آیا
دیکھا کہ بری بیکسی ہون اسیر پنجۂ دشمن ہون مگر حالت استعجاب مین تھی کہ یہ کیا واقعہ ہوا ابھی کچھ نہ کہا تھا کہ مین
یون اسیر ہی تھی بیجان نے دوات قلم مخمور چشم کے روبرو رکھا اور کہا شناخت وحدانیت خداوند تعالی مین کیا لکھتی ہو
ملکہ مخمور چشم جادو نے دلمین خیال کیا کہ اگر انکار کرتی ہون اسکا نتیجہ اچھا ظہور مین نہ آئیگا بلاشک مسلمانون کا خدا
برحق ہو اور ضرور یہ فاتح طلسم ہونگے یہ خیال کرکے دل سے تصدیق ایمان کی اور کہا کہ مین بصدق دل مسلمان
ہوتی ہون اور خداے واحد پر بادلیل ایمان لاتی ہون بیجان نے پرچۂ کاغذ تسلیم ایمان و اسلام شاہزادہ
آصف انجم طلعت کو دکھایا شاہزادے نے زبان سے سوزن نکالنے کا حکم دیا بیجان نے زبان ملکہ مخمور چشم سے
سوزن نکالی ملکہ نے ستون سے کھلتے ہی کر صدق دل سے سب کے روبرو کلمہ طیبہ پڑھا مسلمان ہوئی بیجان نے
شاہزادہ آصف انجم طلعت کو جھک کر سلام کیا اور اپنے خیمے مین لایا پھر بیجان نے اسود جادو پاسبان دیوار
آہن کو پشتارہ سے نکالکے ستون بارگاہ شاہزادے سے تنگ باندھا اور تازیانہ لیکر بنگاہ خشم آلودہ کھڑا ہوا اور
داروے دافع بیہوشی سنگھائی چھینک لی اسود جادو نے جو اپنے کو ان گرفتار پنجۂ دشمن دیکھا سکتہ کی حالت طاری ہوگئی
بیجان عیار نے دوات قلم اسکے سامنے رکھا اور کہا اے اسود جادو خداے واحد کے نسبت کیا کہتا ہو اسود جادو
نے کہ دل اسکا قساوت سے سیاہ ہو گیا تھا اسکا آئینہ دل ایسا نہ تھا کہ جسپر نور ایمان متجلی ہوتا اور غبار ضلالت سے
راہ ہدایت پر لاتا دلمین کہا کہ گرفتار تو ہو گیا ہون اور اگر مسلمان ہوگیا تو سواے خادم بننے کے اور کیا ہو اس سے
بہتر یہ ہو کہ جان دیدون اور مسلمان نہون صاف انکار کیا شاہزادے نے قتل کا حکم دیا بیجان عیار نے اس کو
باہر لاکر بیدردی سے قتل کیا جہنم واصل ہوا اسود و سودا لوح فی الدارین ہوا پھر بیجان عیار نے اس صحرا مین
جاکر لشکریان باقی ماندہ ملکہ مخمور چشم کو حاضر خدمت آصفی کیا اور ملکہ سے کہا تمہارے لشکر کے آدمیون کو لایا ہون
ملکہ نے کہا کہ وہ آدمی میرے روبرو کئے جاوین امید ہو کہ میری وجہ سے سب مسلمان ہو جاوینگے بیجان نے شاہزادہ
والا گہر سے ملکہ کی تقریر کو بیان کیا شاہزادے نے کہا بہتر ہو کہ اسکے لشکر کے آدمی جو ہیں منظور ہو کہ اپنے افسر کو جس حالت
مین دیکھینگے وہی حالت وہ بھی اختیار کرینگے بیجان نے سبکو ملکہ کے روبرو بٹھایا جادو وہ لوگ عمل بیجان سے
ہوش مین آئے ملکہ نے انسے کہا کہ اوجری بہادر وا و میرے لشکریو مین صدق دل سے مسلمان ہوئی تم بھی سب مسلمان ہو جاؤ

سبھون نے تصدیق کی اور مسلمان ہوئے شاہزادے سے پہچان نے سب حال بیان کیا کہ وہ سب مسلمان
ہو گئے شاہزادۂ والا قدر نے حکم دیا افسر فوج کو کہ جسقدر لشکریان ملکۂ مخمور چشم ہین انکی جگہ لشکر مین کر دیجاوے اور انکے
چہرے ابھی میر منشی کو لکھا دیے جاوین جب یہ سب ہو چکا تب شاہزادے نے جشن طرب منعقد فرمایا امیرون اور
افسرون کو موافق قدر و منزلت کے خلعت اور عہدے تقسیم ہوئے دو روز تک خوب جشن رہے پھر شاہزادۂ
آصف انجم طلعت بعد دو روز کے ہیبت الجلال کیطرف عازم ہوئے اور صبح ہوتے ہوتے مع تمامی لشکر و افسر
جانب طلسم ہیبت الجلال کوچ فرمایا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکۂ خورشید نظیر اختر جمال جادو کی مفصل تحریر کیجاتی ہے

کہ جب مخمور جادو کو ایک عرصہ گذرا اور کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ مخمور کے ساتھ کیا ہوا اور مخمور نے کیا کیا اسکو نہایت
حیرت تھی اور دل کو بیکلی پیدا ہوئی کسی صورت سے اسکو آرام و قرار نہ تھا اور اس خیال مین تھی کہ نہین معلوم کیا ہوا آخر تو
کوئی قاصد آیا نہ نامہ آیا نہ کوئی خبر ہی آئی نہ اسود جادو نے کچھ خبر دی کچھ تو اسکو اضطراب اور کچھ غصہ سوار
ہوا کہ اسود جادو کو ابھی اس عہدے سے معزول کرون اور دوسرا سردار اسکی جگہ پہ مقرر کرون اور
مخمور چشم جادو کو بھی سزاے سخت دون کہ جسکی وہ متحمل نہو دوسرے شخص جلاد کو اسطرف روانہ کرون یہ
خیال کرتے کرتے کچھ حواس درست ہوئے تو اسنے دستک دی کہ ایک ساحر کامل فن عیار پیشہ پیدا ہوا آداب
بجا لا با ادب عرض کیا کہ اے ملکۂ زمان کیا ضرورت درپیش ہے جو مجکو بعد مدت یاد کیا ہے فرمایئے کہ اسکی انجام دہی کی کوشش کرون
اختر جمال جادو نے کہا اے صرصر جادو بلاشک مجکو اسوقت ایسی تشویش ہے کہ جس سے سخت متردد رہتی ہون اور
فکر مین ہون کہ کیا کرون خیال مین آیا کہ تجھے بلاؤن تو جلد سرحد طلسم ہیبت الجلال کیطرف جا اور یہ خبر لا کہ
فاتح طلسم جو سوے طلسم ہیبت الجلال پر آیا تھا اسکو اسود جادو نے مجکو بذریعہ ایک طائر کے اطلاع دی تھی مین نے ملکۂ مخمور چشم
جادو کو اسطرف واسطے گرفتاری فاتح طلسم کشا کے روانہ کیا تھا ایک عرصہ گذرا کہ ابتک کچھ خبر کسی طرح کی نہین آئی صرصر جادو
یہ سنتے ہی صرصر کردار اسقدر تیز چلا کہ ہواے تند اسکی گرد کو نہ پہونچتی تھی اسکی ملکہ کوئی سے پیش پا ہوئی ایک طرفۃ العین
مین اس مقام پر آیا دیکھا کہ برج خالی ہے نہ اسود جادو ہے نہ کوئی لشکر نہ فوج نہ ملکہ کا نشان دریا کے پار کچھ فاصلے
ایک لشکر با فوج گران اسطرف آ رہا ہے جسکی ہیبت سے شیر غران خوف کھاتا ہے مین دمان پناہ مانگتا ہے ہر ایک فوج شیر
سرتاپا آہن مین غرق ہے گویا آہن کا معدن بنا ہوا ہے گھوڑے پر سوار ستان و نیزے چمکتے ہوئے خود بکتر دھلے پار ہوتے تھے
ہر ایک آدمی کے چہرے سے عرق شجاعت ٹپکتا تھا آثار سرفروشی و جانبازی بشرون سے ظاہر ہوتے تھے صرصر جادو کے
یہ دیکھتے ہی حواس باختہ ہوئے افتان و خیزان ملکۂ اختر جمال کی خدمت مین حاضر ہوا اور یون عارض حال ہوا کہ اے
ملکۂ عالم سرحد طلسم ہیبت الجلال پر نہ تو اسود جادو ہے اور نہ لشکر مخمور چشم ہے ہان ایک لشکر بلکہ فوج شاہزادۂ آصف
انجم طلعت کا یلغار کرتا ہوا چلا آتا ہے کہ جسکی ہیبت سے شیران زمان و ہژبران دوران پناہ مانگتے ہین جو سوار ہے وہ ہزار
شہسوار ہے سرتاپا آہن مین غرق ہے شمشیر بکف ہین منتظر اسبات کے ہین کہ افسر حکم دے اور خون دشمن کا پی لین
انکی تیرون کی بھالیان ایسی صیقل کی ہوئی ہین کہ آنکھین چوندھیا جاتی ہین مثل برق لمعان سے آفتاب کی کرن
سے ادہر ادہر جھپک جاتے ہین جنکے دیکھنے سے خود بخود شمشیر و ہوش حواس نہ سنبھل ہو کے غلطان ہوتے ہین بڑے بڑے
دلاورون کے زہرے آب ہو کر بہتے ہے باہر جاوین وہ ایسی ہیبتناک صورتین کہ جنسے شجاعت و شہامت کا لوح ٹپکتا ہے بہادر

بدولتوں کو جلا دینے والے ہیں انکا ایک فرزند جو شاہزادہ آصف انجم طلعت ہے علاوہ خوبی و دلیری و شجاعت کے ایک
بعض ایسی خوبی آ سکیں ہیں کہ شاید انکی فوج میں کسیکو ہو بلکہ یقیناً کہ سکتا ہوں کہ کوئی نہ ہوگا وہ ایک جوان ہے حسین و خوبصورت
جسکی زلف عنبریں ہوا جوانی پر آفتاب و ماہتاب نثار ہوتے ہیں اسکے ابھرے ہوئے شانے کہ جنپر سیاہ و سیاہ بال خمدار سے
جو زلف و کاکل مانند سے گھیر لیا ہے ایسے ہی خوبصورت ہیں گویا کہ حسن کے کان ہیں کہ کسیکی نظر نہیں پڑتی ہے تماشہ یہ صفت
ایسی ہی ہے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا ایسے ہی کی خوبصورتی بیان کرنا اور وہ حسن دیتا گویا منہ چڑھانا ہے اور ملکہ
اگر اسکو سیستان طلسم دیکھیں بلا اسکے لڑے ہوئے اسکے مفتوحہ ہو جاویں اسکی یہ ضرورت نہیں کہ وہ بگرز و شمشیر
طلسم کو فتح کرے اسکی طبیعت میں اسکے حسن ظاہری کی جو علاوہ اسکی بہادری اور دلیری کی آ سکیں ہیں مر و تعریف نہیں
کر سکتا ملکہ اختر جمال شاہ طلسم سے صرصر جادو کی تو وصف کیا مگر زبانی صرصر جادو کے حسن خداداد شہزادہ آصف
انجم طلعت سنکر غائبانہ عاشق زار ہوئی اور صدق دل سے شیفتہ و بیقرار ہوئی دل میں کہنے لگی کہ او دل ایسے شخص
سے لڑنا اور جنگ کرنا خلاف مصلحت ہے بلکہ بے دیکھے اسکے یہ دل کو اس طرح بیقراری پیدا ہوئی تو نہیں معلوم کہ
جسوقت وہ ساخت آئے کہ میدان جنگ میں پیارا اسکا مقابلہ ہوا اور میری نظر اسپر پڑی تو کیا عالم ہوگا سو اسے اسکے
کہ اپنے آدمیوں کے روبرو ذلیل ہوں اور کیا ہوگا چونکہ ملکہ اختر جمال کے خمیر میں مادہ حسن پرستی موجود تھا اور روز ازل سے صناع
لم یزل نے شیوۂ عشق کا اسکی خلقت میں رکھدیا تھا بلا کسی سبب کے وہ عاشق زار ہوگئی درد دلکو چین نہ روح کو
آرام جو آہ سرد دل سے نکلتی ہے آصف انجم طلعت کے نام پر اٹھتی ہے رنگ زرد لبوں پر آہ سرد ہوش و حواس باختہ
مضطرب سراسیمہ وار اپنے باغ میں ٹہلنے لگی باغ میں ترنج اور بہی اسکے سیب خار جفا کے دل میں کھٹکتی تھی
ہر ایک روش گلزار تختۂ دشت پر خار کا رنگ دکھاتا تھا ہر ایک برگ گل خار دلدوز بنکر دل میں سوراخ کرتا تھا لالہ داغدار
دل بریان کا شاہد تھا سوسن اسکی تنگ مقالی کا دفتر تھا شمشاد اسکا ہجر افسانۂ ہجران تھا سیر کرتے کرتے دفعتاً خیال
آیا کہ اس شاہزادہ کی تصویر منگانا چاہئے کہ جسکے دیکھنے سے قدرے صبر آوے دلکو ضبط ہو رنج و غم ہو اگر معشوق
نہیں تصویر معشوق تو ہو اسیوقت ایک دستک دی کہ نگار جادو حاضر ہوا پایۂ ادب کو بوسہ دیا ملکہ اختر جمال کی
صورت حزیں دیکھکر خاموش کھڑا ہو گیا زبان پر سوا ادب کچھ نہ لا سکا ملکہ اختر جمال نے اسے دیکھکر کہا کہ او
مکار جادو جلد جا اور صورت نگار جادو کو جسطرح بیٹھا ہو ساتھ لا مکار جادو یہ سنتے ہی مانند بوئے گل بزور ہوا کے
سحر تڑا اور ایک دم میں صورت نگار جادو کو لا کر حاضر کیا ملکہ دیکھتے ہی کہا کہ اسے صورت نگار جادو تجکو بلانے کا یہ سبب
ہوا ہے کہ ایک شاہزادہ آصف انجم طلعت فاتح طلسم بارادۂ طلسم کشائی ہیبت الجمال کے آیا ہے اور سرحد طلسم
ہیبت الجمال کو فتح کرکے اسطرف بڑھا چلا آتا ہے تو جا اور اسکی تصویر کھینچ لا میں اسکو دیکھکر غور کروں کہ آیا فاتح طلسم ہو
یا نہیں صورت نگار جادو نے آداب عرض کی اور خلعت رخصت سے سرفراز ہوکر جانب لشکر فیروزی اثر شاہزادہ
آصف انجم طلعت روانہ ہوا صورت نگار جادو حسب نشاندہی صرصر جادو کے روارو چلا آیا یہانتک کہ لشکر آصف
انجم طلعت کو دیکھا کہ لشکر شاہزادہ ایک مقام پر خوش و دلکش اور نہایت پر فضا سرسبز و شاداب رشک جنان مثل مزرد و قصد صفوان
تھا اس مقام کی ہر کہیں ہری گھاس مخمل زمردی کی خودسے فرش زمردیں بچھا یا تھا گلہائے رنگا رنگ صدہا اقسام کے
عجب لطف دکھا رہے تھے کہ اگر مردہ صد سالہ وہاں لایا جاتا تر و تازگی سے تازہ دم ہوکر اٹھ بیٹھتا نرم نرم ہوا کے
جھونکوں سے درختوں کا باہم ڈالیوں سے معانقہ کرنا آدمیوں کو تہذیب سکھاتا تھا گویا یہ تھا کہ ایسے مقام دلکش میں
خیمہ ہائے عالیشان زرنگار ہی طلسمی استادہ تھے کہ جسکے اوپر طائر خیال رستے کا اگر اڑتا تھکے بلند ہو کی

بازار بھی مجمع خریداران و سوداگران سے گرم تھا ہر ایک دوکاندار اپنی اپنی دوکان میں سرگرم اہتمام تھا کسیکو کسی سے سوائے محبت و الفت
کے اور سروکار نہ تھا ہر زود بشر معروف بکار تھا صورت نگار جادو بزور سحر خود کو پوشیدہ کیے ہوئے یہ سب تماشے
اور جلوس دیکھتا ہوا ایک ایک چیز کا معاینہ کرتا ہوا طرف اررروئے محل کے گام فرسا ہوا دیکھا کہ ایک بارگاہ عالی سب
بارگاہوں سے کہین افضل و اعلیٰ استادہ ہے اور بارگاہ کے آگے ایک بہت ہی نفیس جواہر نگار زربفتی سائبان ہے
گرداگرد اسکے بہت خدام جان نثار شمشیر برہنہ بکف استادہ ہیں جنکی تلوارین ایسی چمکتی ہین کہ بجلی بھی دیکھکر چکا چوند میں
آ گئی تھی نظارگیوں کی نظر کام کرتی تھی زیر سائبان زربفتی ایک کرسی طلاء مکلل بچھی ہے جسپر ایک جوان رعنا فرشتہ
خصال پاک سیرت زاہد عادت آفتاب طلعت قیامت نمونہ جلوس فرما ہے کہ جسکے رخ روشن کی جھلک نے بے قنادیل و
چراغان اس دشت کو منور کر دیا ہے دیکھنے والوں کو گھٹتے ہوئے آفتاب کا دھوکا ہوتا ہے جو ذرہ ریگ آتشین رخسار
پر تھا تابش حسن خداداد سے نجم درخشان کا مقابلہ کرتا تھا صورت نگار جادو نے دلمین کہا کہ یہ جوان حسین ورعنا بلاشک
اپنی تیغ دار و تیر دوز نگان سے بلا واسطہ کسی دوسرے کے بیت الجلال کو فتح کریگا کسی ساحر کا سحر اسکے آگے نہ چلیگا
ہر ساحر طلسم اسکا کلمہ پڑھیگا اگرچہ شاہزادہ ایسا نہوتا تو کیونکر عازم طلسم کشائی ہوتا علاوہ اسکے آثار شجاعت و شہامت
اسکے چہرۂ تابان سے نمایان ہین شرافت و نجابت اسکے بشرے سے تابان ہے الغرض دیر تک صورت نگار جادو اپنی حالت
فراموش کرکے نظارۂ جمال آصفی سے دل شاد کرتا رہا اور متحیر تھا کہ اس جوان کی صورت نگاری کیونکر کرون
اسکے اوصاف ظاہری و باطنی موقع سے کیونکر دکھاؤن یہی کشمکش و پیچ میں تھا کہ صورت نگار اتیم صورتی
نے صبح سامان صورت پروازی کو شفق سے برآمد ہوکر عاشقان شیدا و شیفتگان دلدادہ کو وصل معشوق و روئے دلکش
دلبر کا مژدہ دیا قنادیل زرنشین روشن ہوئین جھاڑ فانوس جلائے گئے کہ روشنی کی کثرت سے تھی کہ آفتاب کے
طلوع ہونیکا گمان تھا اگر ایک سوئی بھی اس جنگل میں گرتی پیر زال سال خوردہ بلا تردد اٹھا لیتی جو شعلہ چراغ کی
چہرۂ شاہزادۂ آصف انجم طلعت پر پڑتی تھی ایک اور ہی اپنا لطف دکھاتی تھی صورت نگار جادو نے کاغذ
و قلم جیب سے نکالا اور استاد کا نام لیکر قریب شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے کھڑا ہوکر نقش کشی میں مصروف
ہوا پہلے شاہزادۂ آصف انجم طلعت کی شبیہ درست کرکے ملان شروع کی ہر جگہ کی اندھیارے اجیالے درست
کرکے خوان پر پوست چڑھایا پوست پر موئے باریک کا پرواز اٹھایا اسوقت شاہزادہ بہت ہی شاد و فرحان بیٹھا
تھا چہرۂ قیامت زا آفت نمونہ سے جسم ظاہر تھا آنکھوں میں خمار عشرت سے خوشی پیدا تھی چشمان نرگسین مخمور
مست و لا ابالی تھین لیکن کنارۂ چشم سے ہر ایک طرف دیکھنا غضب کرتا تھا صورت نگار نے مزاج ہر ایک
عضو کا درست کیا بعد درستی شبیہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے چلنے کا ارادہ کیا اگرچہ ایسی جگہ چھوڑ کر
دل اسکا نہین چاہتا تھا کہ طرف طلسم بیت الجلال کے جائے مجبوری مقام صورت نگار جادو شبیہ شاہزادہ
لیکر طلسم کیطرف روانہ ہوا دلمین کہتا تھا جبکہ میرا دل اس جلسۂ عالی کو دیکھکر قدم شاہزادۂ آصف سے جدا
ہونیکو گوارا نہین کرتا ہے تو ملکہ اسکی شبیہ دیکھکر کب اپنے دل کو بے اختیار نہونے دیگی یہ صورت وہ نہین
کہ جو طلسم کو بلا جنگ و معرکہ فتح نکرے صورت نگار جادو ہر ایک طرح کے خیالات دلمین کرتا ہوا اپنے مکان پر پہونچا
اور تصویر شاہزادے کو رنگ و روغن سے بخوبی تمام مرتب کیا آزر مانی و بہزاد اس مرقع کو دیکھتے بیتکلف دعوی استادی
کا چھوڑ کے شاگردی اختیار کرتے جبکہ کوئی دقیقہ اس تصویر کی خوش اسلوبی کے پرواز کا اٹھا نرہا تو صورت نگار اپنی
اس تصویر کشی پر فریفتہ ہوکر خود اپنے ہاتھ چومتا تھا صبح کو کہ بلبل گل کے سینے سے مل ملکر شبنم خندہ رو تی تھی

صورت نگار جادو اشغال ضروری کاموں سے فارغ ہو کر مرقع تصویر کو ایک بہت عمدہ رومال میں لپیٹ کر طرف ملکہ اختر جمال
کے روانہ ہوا ملکہ تو پہلے ہی سے عاشق زار شاہزادہ آصف انجم طلعت ہو چکی تھی اب تصویر کے دیکھنے کی منتظر تھی کہ
صورت نگار جادو مع تصویر شاہزادہ حاضر خدمت ہو کر آداب بجا لایا ملکہ اختر جمال نے دیکھتے ہی کہا کہ ارے
صورت نگار جادو تصویر فاتح طلسم لایا ہے صورت نگار نے کہا لایا ہوں اور رومال سے مرقع شاہزادہ
آصف انجم طلعت نکالکر پیش کیا ملکہ نے تصویر دیکھتے ہی ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر فرش زمین پر مثل ماہی بے آب
غلطان ہوئی اسقدر بیہوش ہوئی کہ تن کو نہ فکر جان نہ جان کو پروا تن رہی اسوقت جو حالت ملکہ کی تھی سو بالکل
بیخبری کی تھی خواصوں نے جلدی سے گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا لخلخہ سنگھایا تلوے سہلانے لگیں بارے ہوش
آیا اٹھکر بیٹھی مرقع کو پھر ہاتھ میں لیکر بغور تمام دیکھنے لگی ملکہ کی نظر جو اس شبیہ اقدس پر پڑی تاب نظارہ جمال سراسر
جلال شاہزادے کی نہ لا کر دوبارہ غش کھا کر گر پڑی اول تو بطور سرسری دیکھا تھا اب بنظر تمام دیکھا اور یہی حالت
بیہوشی طاری ہوئی دیر تک یہی حالت میں رہی جب خوب سرد ہوائیں دی گئیں اور عطر سنگھایا گیا تو ہوش آیا لیکن
نظر باز فوراً تاڑ گئے کہ جمال باکمال تصویر شاہزادہ آصف انجم طلعت نے دل ملکہ اختر جمال میں گھر کر لیا اور برق
آتشین رخسار مرقع شاہزادے نے خرمن عقل ملکہ کو یک لخت جلا کر خاک کر دیا ہر چند چاہا کہ صبر کروں دل پر جبر کروں لیکن
دل میں خیال کیا کہ واقعی یہ طلسم کشا ہو اور طلسم ہیبت الجمال کو فتح کریگا اس تصویر میں یہ تاثیر ہوئی کہ میرے دل پر وہ اثر ہوا
جس سے میں بیہوش ہو گئی بادی النظر میں جب تصویر شاہزادہ فاتح طلسم ہیبت الجمال ایسی ہے تو نہیں معلوم کہ اصل
چہرہ خاص پر کسقدر رعب و جلال ہوگا عجب نہیں کہ کل ساحران طلسم اسکی صورت دیکھتے ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں
سوائے اطاعت اور کچھ دل میں نہ لائیں اصلی تصویر بانیان طلسم نے بنا کر دفینہ جادو میں رکھی ہے نہیں معلوم کہ اسکا انجام
کیا ہو اور مآل طلسم ہیبت الجمال کیا ہو سامری خیر کرے نتیجہ اچھا نظر نہیں آتا ہے یہ کہکر ملکہ خاموش ہوئی لیکن حضار
انجمن ملکہ اختر جمال فوراً تاڑ گئے اور اسکے عشق سے واقف ہوگئے اور سمجھ گئے کہ یہ لطائف الحیل میں ٹال رہی ہے
لیکن شاہزادے کے عشق نے اسکے دل میں گھر کیا ہے دیکھا چاہیے کہ آل کار کیا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں ملکہ اختر جمال
نے کہا کہ تم سب رخصت ہو میں پھر اسکے دفعیہ کی صورت نکالوں کوئی تازہ سحر پیدا کروں یہ کلام سنکر حضار دربار ملکہ
اختر جمال سے رخصت ہوئے ملکہ با دل غمناک گریبان چاک اپنی آرامگاہ میں آئی ذکر جسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب دو کلمے حال جلالت عنوان شاہزادہ آصف انجم طلعت کے بیان کیے جاتے ہیں

کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت کو جب دو روز دریائے سرحد طلسم ہیبت الجمال سے فاصلے پر جشن و آرام کرتے
ہوئے ہو گیا تیسرے روز ارکین و عمائد دربار سے ارشاد فرمایا کہ کل اس دریا سے گذر کر اندرون سرحد طلسم ہیبت الجمال
جانا ارشاد ہوں سب فیلقوں نامی و سرداران گرامی نے حسب ارشاد شاہزادہ والا اپنی خوابگاہوں میں آکر آرام کیا جب
ہوئے صبح ہوتے نماز فجر سے فارغ ہو کر کوچ فرمایا جب لشکر نصرت اثر قریب دریائے سرحد کے پہنچے حرارت آتش
دریا سے کسی کی یہ تاب نہ تھی جو گذر کرتا ہر ایک شعلہ اسکا کرۂ نار سے مقابل تھا یا کوہ آتش فشان کا نمونہ تھا سیمون
نے شاہزادہ والا جاہ سے عرض کیا کہ بادشاہ والا تبار کا اس دریائے آتشین موج سے گذر کرنا محال ہے شاہزادہ نامدار
نے طیلسان ادریسی کو پھیلایا سب لشکر آصف زیر سایہ طیلسان ادریسی تھا جب سب ساحل پر پہنچے تو دیکھا دریا
بالکل خشک ہے کہیں نمی و تری کا نام نہیں تمامی لشکر اس دریائے سحر سے گذر کر سرحد طلسم ہیبت الجمال پر پہنچا ایک

عمدہ دیکھے خیام شاہزادہ استادہ ہوئے درباری وبازاری اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے رات کی رات تو
وہان بسر کی صبح ہوتے ہی وہان سے لشکر نے کوچ کیا مسافت طے کی۔ باغ نمودار ہوا جسکے ہزارون برج تھے لیکن کوئی
دروازہ نظر نہین آتا تھا قریب اسکے خیام شاہزادہ نصب ہوئے شام کے وقت ایک ساحر مکار آیا اور کہا کہ اگر جان سلامت
چاہتے ہو تو یہان سے واپس جاؤ ورنہ اس سے گذرنا آسان نہین یہ برج حصار ہے خیر شاہزادہ اس سے محض بخوف تھا
صاف جواب دیا کہ جاؤ کہدو اگر جان عزیز ہو تو اسلام قبول کرے ورنہ زاغ و زغن تا قیامت اسکی مرگ بیکسی پر
روئینگے وہ ساحر مکار واپس گیا جب عالم شب زندہ دار نے باخیل و لشکر سیارگان ساحر غدار روز کو ماتخانہ مغرب
مین گرفتار کیا پیران عیار با لباس عیاری سے آراستہ ہوکر اس باغ کیطرف چلا جسکا ذکر وقت پر آئیگا ملکہ جب اپنی
خوابگاہ مین گئی وہی تصویر نظر آئی پھرنے لگی لیٹے بیٹھے بیسیان درد کرنے لگین الغرض ہر چند ضبط و فغان کرتی لیکن
بے اختیار آہ سرد منہ سے نکل جاتی جب ہان ہی آرام نہ آتا تو پھر لیٹتی لیکن کہ اب سچ تھی بہ ہر نوع کروٹین لیتی آرام کہان تاب و
طاقت سب ایک ہی نظارے کے ساتھ رم ہوئی صبر و شکیب گم ہوئے غرضکہ وہ رات جو یا جیسی اس فراق خوردہ کو عاشق
ہوتی تھی جاگ کر کاٹی کہ یوسف زرین لباس دریائے نیل مشرق سے جلوہ افروز عالم ہوا زیر نگار ہوا یہ زلیخا وار بستر خواب
سے رات بھر کی جاگی ہوئی پریشان حال اپنے بال بکھری ہوئی زلفین جو اسکی رات بھر کی بیخوابی اور بیچینی کی شہادت
دیتی تھین اٹھی اور ایک نامہ اشتیاق پرورد فراق اپنے ان نازک ہاتھون سے جنکو تحریر اشتیاق نامہ کے لیے قلم
بنا دئے تھے لکھا جسکے مضمون سے منیر کبرا اختر جمال صاف ظاہر ہوتا ہو مضمون اسکا یہ تھا اے گل باد و ریاض جمال غنچہ
سر سبز گلزار اجلال مہر درخشان سپہر رعنائی نیر تابان آسمان زیبائی زیادہ تر حسن و جمال بس از اشتیاق حصول دیدار و
بعد تمناے بوس و کنار مکشوف ضمیر منجلی تحریر ہو کہ آپ فاتح طلسم ہو نہ جائین اول آپ میرے پاس تشریف لائین کچھ امر
ضروری خاص آپ سے کہنا ہین اور وہ ایسے ہین کہ بوسیلہ مراسلت ادا نہین ہوسکتے آپ کچھ اور خیال نہ فرمائین آپکے
مفید مطلب کچھ باتین عرض کرنا اسکی امید ہو کہ وہ آپ سنکر خوش ہونگے اور خود فاتح طلسم کا ارادہ نہ کرینگے بغیر محنت و مشقت کام حاصل
ہوجائیگا بھی کچھ مضامین مختصرہ تحریر کیے اور ایک ساحر کو جو رازدار ملکہ اختر جمال تھا نامہ دیکر شاہزادہ آصف انجم طلعت
کیطرف روانہ کیا ساحر نے نامہ لیکر بعجلت تمام لاکر شاہزادہ آصف انجم طلعت کو دیا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا لیکن پیران
عیار جو بالباس عیاری سے آراستہ ہوکر لشکر سے نکلا تھا اس اندھیری رات مین کہ گھٹا چھائی ہوئی تھی ہاتھ کو ہاتھ نہین
معلوم ہوتا تھا بیابان ستارہ تسبیح سیارگان براہ کہکشان چلا جاتا تھا اور یہ خیال ہوا تھا کہ مین اس باغ کیطرف جارہا ہون
تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اسکو کچھ روشنی دکھائی دی یہ اس روشنی کے سمت چل نکلا قریب گیا دیکھا کہ باغ گردش کر رہا ہے
مردمک چشم اسکی گردش کرتی نہین پہونچتی ہے یہ ایک جھاڑی کی آڑ مین کھڑا تھا دیکھا کہ ایک ساحر اس باغ کے اندر سے
نکلا لیکن کوئی دروازہ نظر نہین آتا ہو وسط دیوار باغ مین جو بہت بلند تھی طائر بلند پرواز کی مجال نہ تھی جو اسکے حد تک
جائے بلکہ خیال کی سمند بھی اس تک پہونچنے کے لیے شکستہ تھی یہ خیال کرتا تھا کہ اس باغ مین کیونکر پہونچون کہ ایک جھروکہ
دکھلائی دیا خیال کیا کہ جست کرون لیکن محض بے سود تھی کہ جیتھا ہے زدہ ساحر باہر آیا بعد اسکے دوسرا آیا اور یہ دونون
ایک سمت کو چل نکلے یہ بھی پیچھے پیچھے چلا آگے چلکر ایک ساحر بیٹھ گیا دوسرا آگے بڑھا اسنے بھی اسکا ساتھ کیا دیکھا کہ
قریب لشکر شاہزادہ گیا اور کچھ سحر کرنے چلا پیران عیار پہلے اسکے آنے سے اس ساحر سے ملا اور کہا کہ مین کاردار آیا
اور ایک سودا یا اور کہا کہ دیکھو افسر لشکر اسلام کا سر لاتا ہون اسکو لے مین دوسرا لاؤن اس ساحر نے جیسے ہاتھ سر لینے
کو پھیلائے اس سر کو ہنگے ہاتھ پر زور سے مارا کہ ایک گرد اس سے اڑی اور اسکے دماغ تک پہونچی چھینک لی بیہوش ہوگیا اسکو ایک

گڑھے مین ڈالکر اسکا لباس اپنے جسم پر آراستہ کیا اور اُسکی جھولی کے مین ڈالی اتنے مین دوسرا ساحر آیا اور کہا
کہ مین نے ایک ایسا سحر روش شاہزادہ کیا ہو کہ جو اسکا پانی پیے گا یا اُس جنگل کی کوئی چیز چھوئے گا فوراً گرفتار بلا
ہو جاویگا اور اس سحر سے سارا لشکر اسلام گرفتار ہوگا اسنے کہا کہ جل مین بھی ایک سحر کرا دون تو اگر اس سحر سے بچین
تو اس سے نہ بچین ساحر اصلی نے کہا کہ مین بیٹھا ہون تو جا یہ گیا اور ذرا دیر مین واپس آیا اور کہا کہ دیکھو سحر اسکو کہتے
ہین کہ اسیوقت ان سب کو گرفتار سحر کر آیا اب کوئی نہ بچیگا ساحر اصلی نے کہا کہ کیا کیا ہو ساحر علی نے کہا کہ ہاتھ کنگن کو
آرسی کیا ہو چلکر دیکھ لو ساحر اصلی اسکے ساتھ چلا راستے مین ساحر اصلی سے نقل نے کہا کہ یہ گولا ہاتھ مین لو مین ذرا
پیشاب کرون اصلی نے گولا لینے کو ہاتھ پھیلایا تھا کہ اسنے زور سے اسکے ہاتھ پر مارا کہ گولا پھٹا اور سفوف بیہوشی سے
باغ مین پہونچکر غافل کیا اسنے اسکو بھی ایک گڑھے مین ڈالا اور آپ اس حجرہ کے نیچے کھڑا ہوا کہ ایک
عقاب بلند پرواز باغ سے نکلا اور اسنے پنجے مین داب کر باغ کے اندر پہونچایا یہ اس بارہ دری کیطرف چلا جدہر آتشخوار جادو
افسر اس باغ کے ساحرون کا تھا اور یہ دوسری سرحد طلسم بیت الجلال کی تھی دیکھا کہ وہان آتشخوار جادو بیٹھا مےنوشی
کر رہا ہو کیا یک اسنے آواز دی ایک ساحر جو یہان پاسبان تھا اندر گیا اور بعد تھوڑی دیر کے باہر آیا یہ منتظر وقت تھا کہ وہ اپنے
مقام سے نکلا ایک گوشہ باغ مین گیا اور شراب پینا شروع کیا اتنے مین آتشخوار جادو نے پھر آواز دی وہ پاسبان دوڑتا
ہوا کمرے مین گیا ساحر علی نے فوراً صراحی مین سفوف بیہوشی ملا دی جسوقت وہ پاسبان باہر آیا مےنوشی شروع کی ایک ہی
جام پیا تھا کہ چھینک آئی اور بیہوش ہوگیا اسنے اسکو برہنہ کرکے اسکے کپڑے زیب بدن کیے اور اسکو ایک مقام مین بالکل
پوشیدہ کر دیا کہ آتشخوار نے آواز دی یہ اسوقت اندر گیا کہ آئینہ سے ایک تصویر بولی کہ یہان لشکر اسلام کا ایک عیار آیا
ہو آتشخوار نے کہا کہ کوئی عیار ضرور آیا ہو پاسبان علی نے کہا کہ یہ تصویر جھوٹ کہتی ہو یہان ساحر تک تو آ نہین سکتے عیار
کے لئے دل گردہ کہان جو یہان قدم رکھے آتشخوار جادو نے کہا کہ اگر عیار آیا ہو تو خود بخود گرفتار ہو جائیگا پاسبان علی
نے کہا کہ اسکو مین تلاش کر لون تب آپ تکلیف کرین آتشخوار جادو نے کہا کہ تو شراب پلا اور مین اسکو خود یہان بیٹھے
ہوئے دریافت کر لونگا ابھی ایک جگہ بیٹھا ہون باغ کے اندر جہان ہوگا گرفتار کرا دونگا پاسبان علی نے جلدی سے
شراب جام مین بھری اور بچا لاکی تمام سفوف بیہوشی ملا کر سامنے رکھدیا پیتے ہی اسکو چھینک آئی بیہوش ہوگیا اسنے
آتشخوار جادو کو ایک فرش کے نیچے جلدی سے داب دیا اور خود اسکے کپڑے پہنکر بیٹھا اور آواز دی پاسبان لوگ
حاضر ہوئے اسنے کہا کہ مین تمکو شراب پلواتا ہون اور ملکہ اختر جمال نے آج ایک تحفہ بھیجا ہو کہ سب کو اسمین شریک
کرون وہ سفوف نکالکر صراحی مین آمیز کیا اور سب کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام دیا اور ایک جام خود لیا اُن حضرات
نے جیسے ہی وہ پیا سب کے سب بیہوش ہوگئے اُن سب کو ایک گوشہ مین داب دیا اور وہ آئینے جسمین پتلیان تھین
سب کو توڑ ڈالا اسمین ایک آئینہ تھا کہ اس باغ کا راز طلسم اس آئینہ مین تھا جیسے ہی اسکو توڑا ایک صدائے
عجیب و غریب اور ہیبت پیدا ہوئی یہ ایک گوشہ مین متواری ہوا کہ اس باغ مین جسقدر ساحر تھے سب دوڑ کر
اور اس کمرہ کے دروازے پر جمع ہوئے پہلوان اسی لباس آتشخوار مین جو پہنے تھا ظاہر ہوا یہ کہا کہ شاید کوئی عیار آیا
ہو یہ کہکر ایک حقہ پر از دارو بیہوشی نکالکے زمین پر مارا سفوف اسمین سے اڑا اور دماغون مین پہونچکر سب
کو بیہوش کیا ایک چڑیا سحر کا وہان سے اڑا اور ملکہ اختر جمال کے پاس حاضر ہو کر بربادی باغ کا ذکر کیا اور جلکر فنا ہوگیا
اس عیار نے اُن سب کو ٹھکانے لگایا اور لشکر فیروزی اثر مین داخل ہوا جسوقت کہ یہ چڑیا اختر جمال جادو کے
پاس پہونچا اسوقت ملکہ خطرہ و اندیشہ مین تھی اور نہایت غمگین حالت مین بیٹھی تھی اور عشق شاہزادہ آصف اعظم مین مبتلا

ہی دریا بلق اشک سلک مروارید مین پرو رہی تھی اور سلک اشک سے اپنے جیب و دامن بھر رہی تھی کہ مرغ
زرین بال نے بیضۂ ماکیان کو توڑ بانگ صبح دی خوابیدگان خوب بستر غفلت سے بیدار ہوئے ملکہ بھی اپنے بستر
آرام گاہ سے اُٹھی بکھری ہوئی زلفین جو اونچے اور ڈھلے ہوئے شانون کو گھیرے ہوئے تھین اسکی پریشانی ظاہر
کر رہی تھین کچھ عالم یاس تھا مراس یتیت جیحی منتظر جواب تھی کہ یکبارگی وقت پر ذکر ہوگا جسوقت ساحر نے نامہ ملکہ
شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو دیا شاہزادے نے منشی کو طلب کیا مہر جواب بنام ملکہ اختر جمال سے آگاہ
ہوا اور تحریر سے یہ گیا کہ بیابان امید نے گلستان آمال مین کوئی تازہ شگوفہ کھلایا ہو ملکہ کو کسی قسم کا خیال پیرا آیا ہو
کوچ کا حکم دیا خیمے ڈیرے اُسیوقت اُکھڑ گئے کوچ کی ٹھہر گئی شاہزادۂ آصف انجم طلعت بھی مع جمیع ہمراہیان
جان نثار وفا شعار کے روانہ طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے ہوئے جنکا ذکر وقت پر آئیگا یہان جب ملکہ کے
پاس اُس چیلے نے پہونچکر بربادی باغ کا حال سنایا ملکہ متعجب ہوئی اور ایک ساحر کو بلا کر کہا کہ جا کر تاکید اس
بات کی کر کہ شہزادۂ آصف انجم طلعت برائے صلح آتے ہین کیطرف سے انسے مزاحمت نہ کیجاوے برابر راستے
کھولدیے جاوین اُس ساحر نے چشم زدن مین آکر سب سے اطلاع کردی کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت سے
کسی قسم کی مزاحمت نہ کیجاوے ملکہ اختر جمال کا یہ حکم ہے ساحر یہ حکم پہونچا کر واپس گیا ساحران نامدار جو منازل
طلسم حیرت الجمال کے بعض بعض مقام پر رہتے تھے ان سبھون نے اس ارادے سے درگذر کیا کسی نے کسی قسم
کی مزاحمت کا دعوی نہ کیا شاہزادۂ والا جاہ آصف انجم طلعت نے طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے قصد
کیا خیمے ڈیرے اسی روز لد گئے تھے جبکہ مسافر فلک کہ رہروی جست یا ندمے ہوئے طے مراحل فلک کے لیے مرا
افق مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ بھی بعد فراغ نماز چاشت مع افسران نامی و سرداران گرامی جملہ ہمراہیان جان نثار
سے راستہ مین ہر قسم کی باتین کرتے چلے جاتے تھے اور عجائبات طلسم دیکھتے جاتے تھے کہ بعد طے مراحل و قطع منازل تین
چار روز کے داخل طلسم حیرت الجمال ہوئے قریب دار الامارہ شاہی کے پہونچے ہرکارے جو برائے خبر رسانی معین
تھے منزل منزل کی خبر حضور ملکہ مین برابر پہونچاتے تھے جبکہ ایک منزل شاہزادۂ آصف انجم طلعت رہگیا تھا ملکہ نے
جانثاری شاہزادے کے لیے ایک باغ علیحدہ آراستہ کیا تھا جو سراسر گلزار ارم تھا خشت طلا و نقرہ سے چار دیواری
بنائی گئی تھی دروازہ عظیم الشان لگا ہوا مثل آغوش عاشق جانباز در ہاے باغ وا تھے جبکہ شاہزادے کی
خبر ہرکارون نے ملکہ کو دی کہ قریب شہر پناہ دار الامارہ شاہی کے آگئے ہین ملکہ نے چند معززین طلسم حیرت الجمال کو
برائے استقبال شاہزادے روانہ کیا معززین نے استقبال کیا شاہزادے کو لا کر باغ مین بکمال اعزاز و اکرام پہونچایا
شاہزادہ باغ مین رونق افروز ہوا دیکھا کہ میوے گوناگون لگے ہین بلبلون کے چہچہے ہین گلون کے قہقہے ہین سرو
لب جو برائے استقبال شاہان رعنا بیک پا استادہ ہے روے گل زلف گرہ گیر سنبل کا جھرمٹ ہے سوسن زبان
بحال کھڑے ہوئے مدح آگہی مین مشغول ہے گل شبو کی بھینی بھینی بو باس کی لپٹ ہے گل خودرو کی نرالی بہار ہے مہندی
کی نعار پھیلے لگے ہین بیلین اکیلے نہین اس کثرت سے ہین کہ گھر گھر یہ سجے ہین شمشاد کسی عاشق کی آمد کا منتظر
ہو ایک پاؤن سے برابر تعظیم استادہ ہے جل جل امراق برگ سبز در خاک سے صداے دلکش آرہی ہے کہ شمشاد اس
دل پکڑتا ہے کہ کہان جائیگا تیری جگہ یہی ہے نسرین و نسترن شگفتہ کی عجب مہک ہے گل چاندنی کی نرالی چمک ہے تختہ گلزار
مشک چاندنی ہے چاندنی ہی رات ہے وصف گلزار تحریر کرتے ہوئے قلم مین برگ لگتے ہین لطف بادر ہوتا ہے درمیان باغ
مین ایک حوض مصفا بنا ہوا ہے سارے کا فوارہ لگا ہوا سیرابی عالم کے لیے چشمۂ حیات ہو نہرین جاری ہین بجائے سنگریزہ

لعل خوشاب و درِ شہوار جڑے ہیں اُن گملون پر پانی کا ایک رُخ پر جیسا موج کی کلائی کا نزاکت سے
ہوا مین عجب لطف دکھاتا ہو دل شیدائیان لبھاتا ہو قمریون کی بحث مین بلبلون کے نغمے طاؤسون کے ترانے
دلکو بے اختیار کرتے ہین اگر اس باغ کے ایک تختہ کی صفت لکھی جاوے تا ختم عمر حیات خضر ممکن نہین
ادا کر سکے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اس باغ کو نمونہ بہشت عنبر سرشت دیکھا جنت الماوی کا نقشہ
آنکھون کے نیچے پھر گیا وہ طلسم دیکھکر حیرت زدہ ہو گیا شاہزادہ کو لاکر ایک بارہ دری پر تکلف مین جو وسط باغ مین
بنی تھی باعزاز تمام مسند زرتار پر بٹھایا شاہزادہ اس بارہ دری کو دیکھ دیکھ کے متعجب ہوتا بارہ دری کے
ستون طلائی سبک سڈول بنے ہوئے معشوقان گل اندام کے بازوؤن پر طعنہ کش تھے صفائی منبت و شیشہ گری
راہدان خلوت صفا پر طعنہ زن تھی سنگ مرمر کی زمین سنگ اسود و سنگ سرخ کی تحریر عجب گلکاری تھی
نئی نپکاری آگے بارہ دری کے ایک بہت بڑی نفیس پر تکلف شہ نشین بنا ہوا ایک مسند مغرق بچھی ہوئی آرائش
گلکاری سے مزین ایک سنہری گوشہ بارہ دری مین بچھی ہوئی تھی جسے دیکھکر طائر ہوش و حواس اڑتے تھے عقل دنگ
تھی باد صبا خود چو رنگ تھی پیر فلک نے با این گردش پیرانہ سری ایسی بارہ دری کبھی چشم خیال سے نہ
دیکھی نہ گوش وہم سے سنی تھی کہ اہالیان لشکر شاہزادۂ آصف انجم طلعت بھی جمع ہوئے انکو فروکشی
کی جگہ بتائی گئی مطربان حنجرہ داؤدی و قوالان لحن باربدی پر شرف رکھنے والے حاضر ہوئے رقص و سرود
کا سامان ہوا رقاصان پری جمال و پریان زہرہ خصال نے رنگ جمایا کہ مغرب فلک بھی دنگ ہوا
ایک سمان بندھا ہوا تھا ہر ایک اپنے عیش مین خوش رنگ تھا کسیکو کسیکی فکر نہ تھی نہ تن کو پروا سے جان
تھی نہ روح کو خواہش تن شاہزادہ مع جمیع افسران گرامی رقص و سرود مین مشغول تھا کہ ایک گلرو کنیز
ملکہ اختر جمال حاضر خدمت ہوئی اور شاہزادے کو ایک پرچہ دیا آصف انجم طلعت نے دیکھا
کہ ملکہ اختر جمال کیطرف سے لکھا ہو کہ اب تھوڑی دیر کے لیے مفارقت احباب گوارا فرمائیے میرے پاس
تشریف لائیے مین بخواہش تمام خدمت عالی مین مصرع ہون شاہزادے نے حسب امتزاج ہمراہیان
بجان نثار طیلسان ادریسی اوڑھکر جانب مکان ملکہ اختر جمال عزم روانگی کیا ملکہ اختر جمال نے اپنی پوشاک
اُتاری ملبوس خاص زیب بدن کیا سرتاپا شاہد ناز بنکے کرسی جواہر نگار پر منتظر قدوم شاہزادہ بیٹھی تھی چشم دل
مشتاق نظر دلدار نرگس وار کشادہ تھین کہ گلرو کنیز ملکہ نے خبر دی کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت در دولت
تک آگئے چلونین دروازے کی اٹھادی گئین شاہزادے نے قدم آگے رکھا دیکھا کہ مکان بہت ہی پر تکلف
بنا ہو معماران جہان کے ہوش و حواس دنگ ہین ششدر کھڑے ہین تواس خم گم ہین یاد نہین کہ کہان کھڑے
ہین جب شاہزادے کی ملاقات اور ملکہ کی شاہزادے سے آنکھین چار ہوئین ایک کی محبت نے دوسرے
کے دل پر اثر کیا حضرت سلطان عشق نے بنا گذر کیا شاہزادہ بھی ملکہ کو دیکھتے ہی بے حواس ہوا زمین پر لوٹنے
لگا اور ادھر ملکہ کا بھی برا حال ہوا اول تو شنیدہ تھا اب تو بالمشافہ دیکھا اب بہ نسبت اول کے اور بھی حالت
غیر ہوئی دونون غلطان و پیچان آپس مین لپٹ لپٹ کر اپنی اپنی بنا جان بعجز اریان ظاہر کر رہے تھے
در و دیوار سے انکے عشق کے جوش مین یہ آواز آتی تھی من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت
دانستم کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را دیر تک دونون مثل ماہی بے آب تڑپتے رہے کہ
گلو سنگھایا گیا بید مشک گلاب انپر چھڑکا گیا بارے ہوش آیا زینت افزائے کرسی مرصع ہوئے چند

لمحہ تک اپنے دلوں کی حالت ضبط کرتین ساکت رہے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ نے بعد از مزاج پرسی
گوارا سے زحمت سفر خطرناک باعث تشریف آوری دریافت کیا شاہزادہ آصف انجم طلعت
نے بھارا سے دو کلمہ خیریت امتزاج سبب عزم طلسم کشائی بیان کیا کہ جناب صاحبقران ثانی اسکے قبل زمرد
طلسم فیروزیہ تشریف لائے ہین بفضل خلاق انس وجان صاحبقران نے اسکو فتح کیا مگر زمرد اور فیروز
وہان سے کسی جانب فرار ہوگئے اور نہین معلوم کہ کہان چھپ گئے اور متعلق طلسم فیروزیہ یہ تو طلسم مشہور ہین جب ان سب کی
روحین صاحبقران کے پاس پہونچین گی تو فیروز قتل ہوگا چنانچہ مین لوح لینے آیا ہون ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی
رنگ چہرہ سے اڑ گیا ہوا ایمان چھوٹنے لگین چہرہ متغیر ہوگیا کدورت تیرہ نظر آنے لگا ملکہ نے شاہزادہ کو سمجھایا کہ صاحبقران
کی اطاعت سے تمکو کیا فائدہ سوا سے دردسری اور زحمت پروری کے اور کچھ نتیجہ نہین ایسے ایسے مقام پر مشکل
پر ایسے ایسے شکیل وجمیل جوانون کا بھیجنا خلاف مصلحت ہے افسوس صد افسوس صاحبقران کو ذرا بھی ایسے
حسین جوانون کا خیال نہین اے شاہزادہ خیال کر سکتے ہو کہ اگر یون مصالحت نہوتی تو کسقدر تمکو مصیبت کا سامنا ہوتا
ایسے شخص سے دست کش ہونا میرے نزدیک ہزار درجہ اولی ہے دیکھو اس طلسم مین اگر یہ معاملہ درپیش نہوتا تو
اے شاہزادے یہ طلسم فتح ہونا بہت مشکل تھا یہان کی سیر کرو مین پرستارانہ خدمت کو موجود ہون شاہزادے نے
کہا اے ملکہ یہ تو ممکن نہین مین اس ہجرت کو مین راحت جانتا ہون مرد میدان ہون شیر نیستان ہون سر کٹانا مر جانا ہمارا
فخر ہے ملکہ نے دیکھا کہ یہ شاہزادہ میری تقریر مین نہ آئیگا یہ پڑھا جن ہے کبھی شیشہ مین نہ اتریگا اظہار محبت وعشق کیا
لیکن لوح دینے کا نام زبان پر نہ لایا تھا شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ مین بے لوح لیے نہین جاؤنگا اگر یہ طریقہ نہوتا اور لڑائی
ٹھہرتی تو ضرور تھا کہ مین فاتح ہوتا ملکہ نے دیکھا کہ یہ نہین مانیگا اور میرے دام تقریر مین نہ پھنسیگا لوح دینے پر مستعد
ہوئی آٹھوین روز شاہزادے نے لوح طلب کی ملکہ نے مجبوری تمام لوح دی شاہزادے نے لوح پاتے ہی ہمراہیان
کو طلب کیا لشکر مین حکم سامان سفر بھیجا دو روز تک سامان سفر مین بسر ہوئے تیسرے روز شاہزادے نے
مع ملکہ اختر جمال جادو جانب لشکر صاحبقران ثانی کے کوچ فرمایا ذکر اسکا موقع پر آوے گا

## اب دفتر کھلے داستان جلالت عنوان ظرافت بیان بعیاری داخل ہونا خواجہ عمرو ثانی کا طلسم بیت المال مین اور آگاہ ہونا محاسن فراز جادو بادشاہ طلسم کا اور عیاری خواجہ کی باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

حریفان مال ساحران بدخصلت وصاحبان مکروفطرت قطع کنندگان منازل سحر وساحری وبادیہ پیمایان مراحل
جرأت ودلاوری سرکوب کافران دشمن ساحران عیاران بیدرنگ صاحبان تہور رہ رنگ بامید حصول در مضامین
عجیب وغریب طلسم سخن مین یون عیاری کرتے ہین سے واقفان رموز مکاری با مینگا رند حال عیاری ہا
ناظرین والا تمکین کو خیال ہوگا کہ سابق مین کمترین عرض کر چکا ہے کہ خواجہ عمرو ثانی بھی صاحبقران ثانی
سے رخصت ہوکر طلسم بیت المال کیطرف روانہ ہوئے تھے مگر خواجہ اسطور سے سب سے ملکہ صاحبقران
کے سامنے سے روانہ ہوئے تھے کہ سب کو خواجہ کے آنے مین شبہ تھا ہر ایک آدمی یہ تصور کرتا تھا کہ خواجہ
اپنی مرضی کے آدمی نوکر رکھنے گئے ہین لیکن عمرو ثانی جو لشکر سے روانہ ہوئے تو مریخ آفتاب علم سے سارے
نشان دینے طلسم بیت المال کے دریافت کر لیے تھے خواجہ عمرو ثانی روا رو چلے جاتے تھے تین روز کے بعد

ایک صحراے لق و دق مین پہونچے جہان سبزہ زار قدرتی نے فرش زمردین سے صحرا کو طلسم اخضر بنا رکھا
تھا چشمے جاری تھے نہرین رواں تھین ہرے ہرے درخت گنجان چارون طرف لگے تھے جو اپنے سایہ سے
مسافرونکو آرام دیتے تھے اس جنگل مین چند گاؤ زوشونکو جو گھاس چھیلتے تھے خواجہ نے دیکھا اسکے قریب
آنا صورت ساحرون کی بناے ہوے گاؤ زوشون سے پوچھا کہ طلسم بیت المال یہانسے کسقدر مسافت
پر ہو سب نے کہا کہ یہانسے بین منزل کی راہ پر طلسم بیت المال ہو خواجہ یہ سنتے ہی حیران ہوے کہا
یا الٰہی اسقدر مسافت کیونکر طی کرونگا پھر خواجہ نے گاؤ زوشون سے طلسم کے حالات دریافت کیے گاؤ زوشون
نے کہا کہ یہان سے دو دن کی راہ پر سرحد طلسم بیت المال ہو سرحد طلسم پر ایک دیوار طلائی دس ہزار
کوس مربع مین بنائی ہو اسکے اندرونی حالات سے وقفیت نہین ہو ملک زر نگار یہان سے بہت قریب
وہان کے رئیس اسکی اندرونی کیفیت سے واقف ہین وہانکی بادشاہ ملکہ کاکل کشا دختر محاسن دراز
جادو بادشاہ طلسم کی ہو بہت سے شاہان عالی وقار و شہزادگان والا تبار اسکے خواستگار ہوے لیکن کسی سے
وہ شادی کرنا منظور نہین کرتی ہو محاسن دراز جادو شاہ طلسم بیت المال کو یہ امر سخت ناگوار ہے اور
بہت حیران ہو کیونکہ محاسن دراز بہت ضعیف آدمی اور مسن ہو سرد و گرم زمانہ چشیدہ و گرگ باران دیدہ
ہو محاسن دراز جادو اپنی معمری اور پیرانہ سالی کے قطع امید زیست سے جانتا ہو چراغ سحری سمجھتا ہو دم
ہو غنیمت جانتا ہو اسکا دلی منشا یہ ہو کہ اگر کوئی شخص عالی خاندان والا تبار معصیت کا مارا کہین سے دستیاب
ہو جائے اور اسکی مدبری اور صحت انساب ہو اور رموز جہانبانی و قواعد کشورستانی جملہ امور سلطنت سے
واقف ہو اور کل علوم و فنون سے ماہر ہو جبکہ ان اوصاف مین کامل ہو تو محاسن دراز جادو عقد ملکہ
کاکل کشا کا اسکے ساتھ کردے اور اس شخص کو محاسن دراز جادو اپنا داماد اور خلیفہ سمجھے بلکہ کل کاروبار
سلطنت و زمام جہانبانی اسکے ہاتھ مین دے اور محاسن دراز جادو ایک گوشہ مین بیٹھکر خداوند قمر
کی عبادت کرے خواجہ نے یہ سب سن کے کہا کہ قمر کس جانور کا نام ہو یہ نام آج ہی سنا گیا گاؤ زوشن
کہنے لگے کہ اجی میانصاحب آپ بڑے زبان دراز معلوم ہوتے ہین ایسے کلمات منھ سے نکالتے ہین خیر یہ ہو
کہ یہان کوئی اچھا آدمی نہین تھا ورنہ آپکو ابھی اسکا مطلب سمجھا دیتا اجی حضرت آپ اب کبھی ایسا نہ فرمائیے
وہ ہمارے خداوند ہین ہمارے خالق ہین ہم انکی پرستش کرتے ہین ہم لوگون کا مذہب قمر پرستی ہو ہمارے
خداوند چاہ نخشب مین ہین طول و عرض و عمق مین برابر ہین انکا نور کوسون چمکتا ہو خود کبھی کبھی اس چاہ نخشب
سے نکلتے ہین لیکن نور انکا قصر خداوندی کے باہر دکھائی دیتا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ نظارگیون کی نظرین خیرہ
ہوتی ہین گاہ ہین چکاچوندین آجاتی ہین سواے خاندان شاہی کے دوسرے کی مجال نہین کہ قصر خداوند
کے اندر جاسکے کیونکہ خداوند قمر وہان مجسم التمر موجود ہین خواجہ عمرو ثانی یہ سن کے خاموش ہو رہے اور
باقی حالات جو جو مناسب سمجھے وہ دریافت کیے اور ملک زر نگار کیطرف روانہ ہوے قریب دوپہر
کے خواجہ تھک گئے تھے کہ ایک مقام پر چند درخت گنجان سایہ دار خوش قطع لگے تھے کہ دیکھنے سے صانع حقیقی
کی صنعت کی دلیل ملتی تھی تمازت آفتاب سے خواجہ بہت پریشان تھے ان درختون کی ٹھنڈی چھان
دیکھ کے سایہ مین بیٹھ گئے اور سوچنے لگے کہ اس شہر مین داخل کیونکر ہو اور داخلہ کی بنا کیا تجویز کرنا چاہیے جو
اس شہر مین پہونچا ہو اور شاہ نامدار کو جو دیار کاکل کشا مین کیونکر رسائی ہو تھوڑی دیر کے بعد

سب نشیب و فراز سمجھ کے رنگ و روغن نکالا ایک جوان حسین طرحدار بہت خوبصورت کی شکل بنائی اٹھتی ہوئی
جوانی بھرے ہوئے گال ریش و بروت سب ندارد لیکن سبزہ آغاز غنچہ دہن شباب سے مخمور ریحان جوانی
سے چور لباس بہت نفیس پر تکلف بیش بہا لیکن میلا اور کہنہ جابجا سے پھٹا ہوا کرم خوردہ زیب جسم کیا شان
معلوم ہے پیچھے کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا

## اب کیفیت ملک زرنگار کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہان کی حکمران ملکہ گل کشا دختر نیک اختر محاسن دراز جادو بادشاہ طلسم بیت المال تھی اپنے اچھی
مدبری اور راے صائب اور حسن انتظامی سے شہر کو ایسا آراستہ کیا ہو کہ لائق تعریف کے ہر شہر مین جابجا نہرین
متعدد پل بنے ہوئے سڑکین وسیع فراخ کہ تین ہی سواریان یا گاڑیان نکلین لیکن پیادہ رو کو تکلیف نہو ایک
سڑک پر جائے اور سارے شہر مین گلی دکی پھر آئے ہر سڑک کی موڑ اور راستہ کا نام سائن بورڈ پر لکھا ہوا ہر دکان
پر برابر چھڑکاو گرد کا نام نہین تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کنوئین کھدے ہوئے اسباب آب کشی موجود شہر
صاف و شفاف مثل آئینہ چمکتا ہوا کوڑہ کرکٹ کا نشان نہین بازار بہت عمدہ بازاریون کی پوشاکین عمدہ نفیس
کہ جنکے دیکھنے سے منتظم شہر کی راے زرین کی دلیل تھی ہر شے دوکاندارون کے یہان تیار جو سائل جس چیز کا ہو
اسیوقت موجود ہونا ہر کل نعمتین فراہم بزازون کی دوکانین خوش اسلوب متاع قیمتی بیش بہا مہیا ہر ایک
اقمشہ و امتعہ بزازون کی دوکان مین انبار لگے ہوئے جوہریون کی دوکانون مین خوشہ ہاے جواہرات
بجاے قمقمے کے لٹکے لعل خوشاب کے چبوترہ بنے ہوئے غرضکہ آرائش شہر کی ایسی تھی کہ کسی بادشاہ سے ایسی
ممکن نہ تھی یہ اسکے دریادلی و راے صائب کا نتیجہ تھا مسافرخانون مین برابر ہر ایک مسافر کی مسافرنوازی ہوتی
تھی پکا پکایا کھانا ملتا جن ظروف مین مسافر کھانا کھاتا وہ ظرف اُسکی ملک ہو جاتے
بھٹیاریان وضع خوش پوشاک اور کہین کی بیگمین وہان کی بھٹیاریون سے سربراہ نہین ہو سکتی تھین طلاقت زبان
فصاحت کلام اس شہر کے حصہ مین تھی بڑے بڑے شہر اسے دور دور از سے آدمی وہانکی زباندانی سیکھنے جاتے
عدالتین کھلی ہوئین ہر ایک طرح کے مقدمے فیصل ہوتے حق حق مقدمہ ظاہر ہوتا فریقین راضی رہتے حق و باطل کا عدالتون
مین انکشاف ہوتا حق پر آفرین ہوتی باطل پر نفرین اور سزا ہوتی ہر ایک طرح سے حکم کا اجرا آب پاشی کا محکمہ جداگانہ
ملازمان آب پاشی ہر وقت فکر و تردد مزارعان مین مصروف ملازمان پولیس بھی ایسے ہی رفاہ عام کے سوا اور
کوئی کام اسکے ذہن یا خیال مین نہ آتا اقلیم کا نقشہ موجود جس سے حدود ملک کی حفاظت کا اہتمام ہوتا تھا یہ خوش
انتظامی تھی کہ اگر ایک پیرزال کا خانہ دیکھا جاتا تو نقشہ سے ایک لڑکا ابجد خوان بتلا دیتا مردم شماری
کا دفتر قائم جس سے ترقی و تنزل و آبادی کا حال معلوم ہوتا مرگ و پیدائش کا حال کھلتا درباری ہر ایک شریف
صحیح النسب معقول الحسب ہر ایک کی جاے نشست مقرر ایک سے دوسرے کو سواے اپنے کار منصبی کے
کچھ سروکار نہ تھا غرضکہ کوئی ایسا بندوبست نہ تھا کہ جس سے رفاہ عام مین خلل واقع ہوتا ہر ایک عدالت
ہر ایک محکمہ مین تختہ لگا ہوا محلات شاہی بھی ایسے عمدہ بنے تھے کہ جنکی تعریف غیر ممکن ہو سکے کا بندوبست
ہر وقت برج پر اتراب کا تیار رہنا رسالہ کا مسلح موجود ہونا کنگال کا نام گمنام اگر قارون ایسے شہر مین
ہوتا زکوۃ ضرور ادا کرتا انکار حکم موسوی سے ذکر کیا ہر ایک شخص فارغ البال ہر ایک مزدور خوشحال

اگر تلاش ہوتی تو اس ملک مین سائل کا نشان نہ ملتا مسکین مثل عنقا کم تھا سب مردمان شہر اہل حرفہ پیشہ ور
نوکر چاکر منشی دار و مدار ہر ماہ بماہ ملتا ایک دن زیادہ ہونے پاتا رات کو ہر ایک مشعل روشن ہوتی تھی گلی کوچون مین
سرو چراغان کی روشنی ہوتی شام سے تا صبح برابر چراغ جلتے اگر رات مین ایک سوئی بھی گرتی کثرت روشنی
سے نابینا اپنی سوئی اُٹھا لیتا غیر ملک کے آدمی کو دوپہر کا دھوکا ہوتا یہ خوبی حسن و انتظام کا شہرہ ہو جو آج کل صفحہ
توریخ پر ثبت ہے ملکہ کامل کشا جادو نے اپنے واسطے ایک مکان جو دار الامارہ شاہی مین لگا جاتا تھا کمال
زیب و زینت بنایا تھا چارونطرف سے آئینہ بندی تھی بنایان جبل نے اس ترکیب سے اس مکان
کو بنایا تھا کہ شہر مین جو حادثہ اور جو واقعہ با منظر ہوتا تھا سب اسمین معلوم ہوتا تھا زنجیر عدالت اس
مکان سے ہر ایک کوچہ بازار مین پہونچائی گئی تھین اسکی عدل گستری سے ایک مور ضعیف فیل دمان
سے انتقام لینے مین شیر غران تھی دروازہ مکان پر ہزارون سپاہیون کا پہرہ رہتا تھا توپین بیشمار لگی
رہتی تھین بعض بعض مقامات پر سحر کی چیزین عجائب و غرائب بنی تھین جو کوئی تازہ واقعہ ہوتا فوراً ملکہ
خبردار ہوتی ہر ایک ظلم کرتے ڈرتا تھا زبردست کی یہ طاقت نہین جو زیردست کو بنگاہ کرد دیکھتا کیونکہ اسکی خبر
فوراً ہی ملکہ کو پہونچتی اسی وقت بعد دریافت ملکہ سزا دیتی شہر کے گرد ایک شہر پناہ عظیم الشان بنی ہوئی
کہ طائر بلند پرواز خیال کی تاب نہین جو اُس تک پہونچتا وہم و خیال کی طاقت نہین جو اُسکی چوٹی تک
کمند گمان کو پہونچائے شہر پناہ مین آمد و رفت کے لیے پھاٹک دروازہ و کھڑکیان لگی ہوئین جو راستہ جسطرف
گیا تھا وہ دروازہ اُسی راستہ سے مشہور تھا پھاٹکون اور دروازون پر سوارون کے پہرے رہتے اپنے
کام سے بہت ہوشیار تھے ایک دم غافل نہین ہو سکتے تھے شہر پناہ کے بعد ایک منارہ پتھر کا بنا ہوا تھا
جو بہت وسیع اور بلند تھا زینہ لگا تھا اسقدر عریض تھا کہ ایک رسالہ بیکبار اُس زینہ سے اُسکی چوٹی تک
پہونچتا اُس منارہ کے بیچ اونچے پر ایک تختہ طلائی نصب تھا جسپر آب زر سے یہ لکھا تھا کہ جو کوئی بادشاہ
شاہزادہ عالیجاہ والا تبار گردش فلکی سے تباہ ہو کر وارد شہر زرنگار ہو اُسکو لازم ہو کہ پہلے اپنے آنیکی
اطلاع سلطان شہر کو پہونچائے اور منارہ کے قریب چند آدمی ہر وقت موجود رہتے تھے جو کوئی بادشاہ
یا شاہزادہ فرزین رفتاری فلک سے مات کھا کے حیران و پریشان ہو کر اسطرف آتا تھا اُنکو
وہ مردمان مقررہ بعد دریافت حال کیفیت ملکہ کے پاس بھیجاتے تھے ملکہ کامل کشا اسکو سرائے سلطانی
مین تین روز مہمان رکھتی تھی ہر طرح سے اسکی مہمانداری کیجاتی تھی چوتھے روز محاسن دراز جادو
شاہ طلسم بیت المال کے پاس پہونچا دیتی تھی محاسن دراز جادو سب روسا امرا و ندما کو
جمع کرکے تخلیہ مین اسکا حسب و نسب و تختگاہ سب دریافت کرتا تھا اس سے مراد ان دونون کی
یہ تھی کہ اگر کوئی شاہزادہ یا بادشاہ ملک گیا اور گردش فلکی سے عاجز ہو کر ہمارے ہاتھ آ گیا مدبر منتظم عالی
خاندان ہو تو ملکہ کامل کشا کا عقد اسکے ساتھ کردین اور کل کاروبار سلطنت اسکے سپرد کردین مگر حسب
اتفاق ایسا کوئی شخص نہ آیا جو اسکے لائق ہوتا اور جیسا محاسن دراز جادو چاہتا تھا اسکے ہاتھ
آتا بعض بعض آئے لیکن محض بیکے ہوئے کہ جنکو بعد دریافت حال خوابگاہ عدم تک پہونچایا مجبور ہو کر
محروق جادو وزیر کو بلایا اور کہا او وزیر خوش تدبیر یہ تدبیر راست نہ آئی اور اس سے کچھ فائدہ حاصل
نہوا اور مین نے بہت تدبیرین آج تک کین مگر کسی سے کچھ عقدہ کشائی نہوئی

کوئی ایسا شخص دستیاب ہوا جو ملکہ کاکل کشا کے لائق ہو تا بہتر ہو کہ اس منارہ کو جاکر گرا دے محروق جادو
نے جیتیر بہت سمجھایا کہ منارہ جس کام کیواسطے بنایا گیا اسی کی یادگار کہین چھوڑ دیجیے تا کہ ایک نشان اور یادگار
رہے محاسن دراز جادو نے کہا او محروق جادو جس چیز سے کچھ فائدہ نہین اسکا رکھنا محض بیکار ہو اور یہ سوا
غم تازہ ہونے کے اس سے اور کوئی نتیجہ نہین ابھی جاکر گرادو محروق جادو نے اسیوقت منشغان منارہ
کو یہ خط لکھا کہ بموجب حکم محاسن دراز جادو کے منارہ کو ابھی گرادو اور مزاج جادو کو وہ خط دیا اور کہا کہ یہ خط
ابھی جاکر منشغان منارہ کو دو اور کہو کہ یہ منارہ ابھی گرادیا جائے مزاج جادو کو ایک روز قطع منازل مین
گذار دوسرے روز منارہ کے وہان پہونچا اور خط جاکر منشغان منارہ کو دیا اور حکم سلطانی سے آگاہ کیا
منشغان منارہ نے یہ حکم پاتے ہی بیلدارون کو طلب کیا بیلدار مرزائیان پہنے آدمی دھوتیان باندھے آدمی
سر سے پیٹے کدال کاندھو پر رکھے ہوئے حاضر ہوئے منشغان نے کہا کہ یہ منارہ ابھی گرادو بیلدارون نے
مرزائیان اتارین اور دھوتیون کو کمر سے لپیٹکر پھاوڑے لیکر گرانا چاہتے تھے کہ جنگل کی سمت سے کچھ گرد اڑی
سب اسطرف مخاطب ہوئے خیال کیا شاید کوئی آتا ہو منشغان منارہ کے گرانے جانیکا حکم عجلت دیکھکر تعجب
مین تھے سمجھے کہ شاید کوئی دوسرا فرمان امتناعی آتا ہو یہ سوچکر ٹھہر گئے جب دامن باد نے گرد کو اٹھا قریب
دل گردے ایک جوان رعنا وطرحدار گلیل خوش وضع پیدا ہوا دیکھا کہ یہ جوان با شوکت وشان ہو چہرے سے
آثار بزرگی نمایان بشرہ سے نشان بزرگی عیان لباس پر تکلف لیکن خرقہ بر خرقہ کثیف و بوسیدہ زیب جسم
ہو تاج شہریاری وکلاہ جہانبانی سے بے سر ہے یہ جوان قریب منارہ آیا اور عبارت منارہ پڑھی منشغان منارہ سے
کہا کہ مین ملک چہارگلشن کا شہریار ہون گردش آسیاے فلک سے خانمان خراب ہون دشت پیماے
افلاس وادبار ہون نہ کوئی مددگار ہے نہ غمگسار ہے ایسی سخت حالت مین مبتلا ہون جیسا کہ تم دیکھ رہے
ہو چارہ کار نہین جانتا کہ مین اپنے لیے کیا کرون سخت مضطر و بیقرار ہون مین یہان ایک ساعت نہین ٹھہر سکتا
میرے آنیکی اطلاع ملکہ کاکل کشا کو کرو منشغان منارہ نے بڑی دقت وخرابی سے ایک روز مہمان کیا
دوسرے روز آدمی کے ساتھ ملکہ کاکل کشا کی خدمت مین بھیجا دارالامارہ شاہی کیطرف جب یہ جوان گیا
وہ محلات اور انکی تعمیر دیکھکر بہت متحیر اور متعجب ہوا خشتہاے طلائی کہ جنکی چمک دمک سے شعلۂ خورشید
ماند ہوتی تھی دیکھکر رال منھ سے ٹپک گئی دارالامارہ کا صدر دروازہ جو پھاٹک نہایت بڑا اور وسیع تھا جو بہت
دور سے دکھائی دیتا تھا اس صدر دروازہ پر ایک لاکھ سوار جرار زرہ پوش مستعد کارزار لڑائی کو کھیل رزم کو بزم
جاننے والے پہرے مین مشغول تھے از آب اژدر دم چرخ بے مہری ہم مین متاہیان روشن اگر حکم ہو چلے
اپنے اطفل پوزانیدہ؟ آتشین دم سے ایکدم مین نشان عالم صفحہ ہستی سے مٹادین ہمراہی
جوان نے ان سردارون سے کہا کہ ملکہ کاکل کشا کو اسکے آنے کی اطلاع کردو کہ ایک شاہزادہ ازلی حسین
دروازہ پر آیا ہو ملکہ کو جب یہ خبر ہوئی سراے سلطانی مین ٹھہرانے کا حکم دیا جسوقت سراے مین آیا وہان
کے سامان خورونوش وفروش وآرایش ونوشیدنی دیکھکر کمال محظوظ ہوا اور حرص دامنگیر ہوئی اور خیال کیا
کہ اگر یہ سب مال ملجاتا تو مین امیر ہوجاتا سب کا قرض ادا ہوجاتا جب مسافر فلک خوابگاہ مغرب مین گیا اور
سفرچی شب نے خوان الوان کو قرص ماہ وبیضہ ہاے ماکیان سے آراستہ کیا یہ جوان بھی ایک گوشہ
سراے مین بیٹھا تھا کہ بکاول آیا اور آفتابہ چلمچی لاکر طشت زرین مین ہاتھ دھلائے

اور دسترخوان زرنگار بچھایا گیا طعامہاے لذیذ مرغن مقوی بہی مشتہی ممسک اچار مربے چٹنی لوزیات حلویات
ترکاریاں چار اقسام کے مرغ بریاں مرغ پلاؤ نان ختطائی شیرمال باقرخانی نان خمیری تنک دوپیازہ سیر پلاؤ
یخنی پلاؤ قورمہ پلاؤ قورمہ سادہ فیرنی غرضکہ ایک ایک مسافر کے لیے ایک دسترخوان پر ہزار قسم کے اشیا
ماکول و مشروب سے چنے گئے یہ جوان بھی کھانے میں معروف تھا لیکن دل میں جل جل کے کباب
ہوتا تھا دل خود بخود قیمہ ہوا جاتا تھا اور کبھی فرط خوشی سے مثل نان خمیری کے کچھ سا پھولا جاتا تھا کبھی کثرت
غم سے نان تنک ہو کے کلولا کے شیر سینہ مشبک کرتا تھا جو خیال کرتا تھا یاس و امید کا مقابلہ پاتا تھا پوری
فکر کرتا تھا لیکن ادھر کچھ ری معلوم ہوتی تھی ادھر کھانا کھانے کے بعد تو منھ دھو سونے کے بستر بچھاے گئے اپنی
اپنی آرامگاہوں میں سو رہے لیکن اس جوان کو نیند کب آتی تھی دیکھا جبکہ سب سو گئے اٹھا اور مال تلاش
کرنے لگا لیکن کہیں پتہ نہ لگا کہ ایک مکان کیطرف گیا جو سرا سے ملحق تھا وہاں جا کر فتیلہ عیاری
روشن کیا اور آہستہ سے اسکا دروازہ کھولا دیکھا تمام مال و متاع بیش قیمتی ظروف طلائی و نقرئی و
جواہراتی اشیا رکھے ہیں کہ جنکی روشنی سے وہ سارا مکان منور ہو رہا ہے جھٹ پٹ ایک ایک اٹھا کر سب
داخل زنبیل کیا تا ناظرین والا تمکین کو معلوم ہو کہ یہ جوان خواجہ عمرو ثانی ہیں وہ سب مال لیکر اسی
طرح سے دروازہ مقفل کر اپنے بستر پر سو رہے لیلاے شب ابھی بستر خواب پر آرام فرما تھی کہ طباخ فلک
نے اپنا تنور گرم کیا مہمانان مذا فسراے خواب سے جاگے ایک ہرکارہ سرا میں آیا اور تلاش جوان کرنے لگا
جوان پہلے سے منتظر بیٹھا تھا اسیوقت اٹھ کھڑا ہوا اور ہمراہ ہرکارہ چلا جسوقت وہ جوان دروازہ ملکہ
کاکل کشا پر گیا تھا اسوقت ملکہ کاکل کشا بالاخانے پر بیٹھی تھی کہ ایک کنیز نے جا کر اطلاع آمد جوان
کی دی تقاضا عز اللہ کا کاکل کشا کی نگاہ اس جوان پر پڑ گئی ایک نظر دیکھ سکتا کہ تیر عشق
کشاکشہ دل پر تراز و ہو گیا اسیوقت سے یہ عاشق زار ہو گئی رات بھر اسکو بیکلی رہی جاگ کر کاٹی صبح
ہوتے ہی جوان کو طلب کیا اور خود ہزاران آرایش و زیبایش لباس و زیور ہر ہفت سے آراستہ و پیراستہ
تلا یا زر میں نہائی ہوئی کرسی جواہر نگار پر بیٹھی تھی کہ جوان کی آمد کی خبر کنیز باتمیز نے دی دوسری کرسی
مکلل و مرصع پر جوان بٹھالا گیا ملکہ اور جوان کے درمیان ایک ایسی چیز حائل تھی کہ جس سے دونوں کی
نگاہیں باریک سوراخوں سے نکلکر ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی تھیں ملکہ دیکھتے ہی غش کھا کر گری
ہوش و حواس نہ رہے کنیزوں نے جلدی سے تڑپ سنبھالے بید مشک و گلاب چہرہ کا عطر سونگھایا قدرے
افاقہ ہوا مسند پر گاؤ تکیہ کے سہارے سے ملکہ کو بٹھالا بعد لوازم مزاج پرسی معرفت اتالیقوں کے دریافت
حسب و نسب ہوا جوان بولا کہ اے ملکہ کاکل کشا میں ملک چار چمن کا رہنے والا ہوں میرے باپ
کا نام شہنشاہ زمرد بخت ہے اور میرا نام جو حاضر درگاہ عالیہ ہے شاہزادہ ربیع پوش ہے اور ملکہ میں اپنی کیفیت
کو کچھ بیان نہیں کر سکتا جو مجھ پر مصیبت پڑی ہے ایک ہزار تاجدار میرے باپ کے خراج گذار تھے
اور یہ انکے خراج نامے ہیں بعجلت تمام زنبیل سے ایک فہرست نکال کے ملکہ کو دی ملکہ
نے وہ فہرست دیکھی یقین ہو کہ ضرور یہ صادق الکلام ہے جوان نے کہا کہ دشمنوں نے بعد انتقال
پدر بزرگوار کے مجھ پر یورش کی میں اپنے جوش شجاعت سے مخالفوں سے لڑا اور انکو شکست فاش
دی تھا تب میں جاتا تھا کہ ایک ہزبر قدم نے پیچھے سے میرے تلوار ماری جسکی ضرب سے میں زمین پر

گرا اور وزیر نے افواہ کیا کہ شاہزادہ مرگیا فوج واقعی جا تری اور اسپ کو بے والی وارث سمجھکر بھاگی
دشمن نے دم لیا مجکو جب ہوش آیا مین نے رنگ اور دیکھا مین دوسری ولایت مفتوحہ مین گیا وہان
بھی نہ ٹھہر سکا گریزان گریزان اسطرف آیا اگر مطلب دلی حاصل ہو بعد چندے اپنی میراث آبائی
کو دشمنون سے لون جوان رعنا نے اس بیان کو ایسے پیرایہ مین بیان کیا کہ ملکہ مع جملہ اپنے مقربون کے
رونے لگی ملکہ کی ہچکیان بندھ گئین دم نہین سماتا تھا کہ جوان نے منع کیا ملکہ کے جب آنسو تھمے اور دل پر
قابو ہوا تو دوسری طرف سے بیقراری پیدا ہوئی اور ایک نظر ٹکٹکی باندھ کے دیکھا کہ جوان بھی اسکی طرف
نظر جمائے تھا قاعدہ ہو دونگاہ ہو گئی جب چار ہوتی ہین عشق کی برچھیان کلیجون سے گذر جاتی ہین پھر تدبیر
مانع نہین ہوسکتی لاکہ ختنان و حیلے ہون کوئی روک نہین سکتا ملکہ اس جوان کے عشق مین ایسی گھایل ہوئی کہ اسکی
زندگی محال تھی جب دوپہر کا وقت قریب آیا جوان رخصت ہو کر مہانسرا مین آیا یہان غل غپاڑا
مچا ہوا تھا کہ کوئی ایسا چور لگا جسنے کل سامان مہانسرا لوٹ لیا اور کسی کو کانون کان خبر نہوئی
کوئی چور آسمان کا تھا یا زمین کا گئی ملکہ کو اس بات کی خبر ہوئی اسنے کہا خاموش رہو دوسرا سامان مہانسرا
کا تیار کرو اس جوان رعنا کو نہ خبر ہو ورنہ خیال کریگا کہ مین مصیبت زدہ ہون شاید کچھ ہمکانی ہو یا اس ملکہ سے کچھ
بند و بست نہین ہوسکتا غرض سب چپ چپ ہو گئے اور خفیہ طور سے افسران پولیس کو چشم نمائی کی گئی اور حکم
ظاہر کیا گیا دوپہر کو جب جوان کے رو برو سفرہ سلطانی بچھایا گیا اسنے انکار کیا ملکہ کو خبر ہوئی کنیز کو طلب کیا
اور کہا کہ جا جوان سے عرض کر کہ آپکو تکلیف ہوگی ذرا قدم رنجہ فرمایئے کنیز آئی جوان سے کہا کہ ملکہ زمان آپ کو
یاد فرماتی ہین جوان چین بر جبین ہوا اور کہا کہ جاؤ ہم آئین گے کنیز نے آکر ملکہ سے کہا ملکہ سمجھی کہ شاید
کوئی امر خلاف طبع ہوا لنگاہ کنیز جا اور منت عرض کر کنیز آئی اور بہت خوشامد سے عرض کیا تب جوان
راضی ہوا اور ملکہ کے قریب گیا ملکہ نے سبب نکھانے کا پوچھا اول بذریعہ اتالیق کلام تھا اب ملکہ خود
دریافت کرتی ہو جوان نے کچھ رونے کی حالت بناکے کہا خواہش نہین ہے ملکہ نے کہا نہین کھانا ضرور نوش
کیجیے ورنہ میرے دلکو بہت بڑا صدمہ ہوگا جوان نے جب زیادہ انکار کیا ملکہ مثل ابر نوبہار کے قطرات اشک
سے دامن قبا کو تر کرنے لگی اور سسکی بندھ گئی جوان نے دیکھا کہ میرا عشق اسکے دلمین جاگزین ہو گیا
جبراً جوان نے منظور کیا غذا طلب ہوا ملکہ نے اپنے ہاتھ سے خاصہ مرتب کیا اور اپنے سامنے جوان کو
کھانا کھلایا جب جوان کھا چکا ملکہ مسکرائی اور کہا اللہ رے ناز ابتدائی سے یہ نخرے جوان نے آہستہ سے
کہا جو عاشق ہوگا آپکے نخرے اور ناز سہے گا ابھی کیا دیکھیے آگے کسطرح کرونگا اور آپکو سب سہنا ہونگی دو دو
باتین ہوگئین جوان آکر داخل مہانسرا ہوا ادھر ملکہ کا یہ حال ہوا جبتک ملکہ ہنستی بولتی رہی جب سے
جوان نظرون سے اوٹ ہوا دل ملکہ کو عجب صدمہ ہوا آنسوون کا تار بندھ رہا تھا انیسین جلیسین سمجھاتی
تھین کہ اے ملکہ تم کیون اپنی حالت غیر کرتی ہو یون بےکسی سے پھرتی ہو تمکو کیا ہوگیا ہے اے ملکہ تم ایسی نادان
نہین ہو خود سمجھتی ہو یہ جان کو عذاب مین ڈالنا محض بیفائدہ ہے جب ملکہ کو انیسین جلیسین سمجھاتی تھین
تو ملکہ آہ سرد کھینچکر دلکو ہاتھون سے پکڑ کے یہ کہتی تھین شعر از سر بالین من برخیز او نادان طبیب
دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست * جوان رعنا تین روز تک ملکہ کا مہمان رہا چوتھے روز جب قاعدہ
مقررہ محاسن دراز جادوگر کے پاس جوان رعنا ایک مقرب ملکہ کے ساتھ گیا موافق آئین شاہان و شاہزادگان

سکے سلام و آداب کر کے بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے سب کیفیت دریافت کی جوان رعنا نے وہ سب
حال من و عن جسطرح ملکہ کاکل کشا سے بیان کیا تھا عرض کیا محاسن دراز جادو نے کہا کہ اب کل اسکا
امتحان لیا جاویگا جوان رعنا دو پہر اگر ہا نسلے مین آیا جب پیر فلک آئینہ نورانی ہاتھ مین لیکر روشنی بخش
عالم ہوا جوان رعنا اپنے حوائج سے فارغ ہو کر محاسن دراز جادو کے دربار مین گیا محاسن دراز نے
بیٹھنے کا اشارہ کیا جوان رعنا بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ محرم جادو دربار مین حاضر ہو
آیا اور مودب کھڑا ہوا محاسن دراز جادو نے کہا او محرم جادو گنجینۂ جادو مین جا اور وہان ایک آئینہ بہت
جلد لا کر حاضر ہو محرم جادو اسی وقت گیا اور طرفۃ العین مین آئینہ پیش کیا محاسن دراز جادو نے کہا کہ اے جوان
تیرے حسب و نسب کا حال مین اس سے دریافت کرتا ہون یہ کہکر محاسن دراز جادو نے کہا اے آئینہ سامری یہ معلوم کر
یہ جوان رعنا کون ہے وہ آئینہ بیچ سے شق ہوا اور ایک ساحر کہ جسکا نصف جسم بالا آدمی کا تھا کان بیل کے اور ناک
لمبی آنکھین بڑی بڑی نکلی تھین اسنے کہا کہ اے بادشاہ عالم حیات المال یہ صاحبقران کا ایک عیار ہے
عمرو ثانی نام ہے اسے لینے آیا ہے فاتح طلسم ہے تجھکو پریشان کریگا نہ بادشاہ ہے نہ شاہزادہ ہے اسیر دھوکا دیتا ہے یہ کہکر
وہ آئینہ مین چلا گیا لینا لینا کا غل ہوا جوان رعنا گلیم اوڑھ کے روپوش ہو گئے سب ساحر دیکھتے رہے کہ ابھی کیا
تھا اور کیا ہو گیا نظرون کے سامنے تھا یون غائب ہوا سب نے اسکی تصدیق کی اور کہا بلا شک یہ عیار لشکر اسلام
ہے محرم جادو آئینہ لیکر گنجینۂ جادو کو پھرت گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ پھر ایک ساحر آیا بعد
اسکے آنکھ پھرتے تلی اپنا لئے ایک ساحر آتش جادو درگاہ محاسن دراز جادو مین حاضر ہو کر کھڑا ہوا کہ
محاسن دراز جادو نے کہا کہ اے آتش جادو ایک عیار لشکر اسلام کا ابھی میرے سامنے سے غائب ہوا ہے
جہان ہو اسکو گرفتار کر آتش جادو وہان سے چلا اور تمام شہر مین تلاش کیا کہین اسکا پتہ نہ لگا وہ اپنا
دربار محاسن دراز جادو مین آیا اسکا ذکر وقت پر ہوگا جوان گلیم عیاری اوڑھے ہوئے بے تکلف ہوکے
گلی باہر نکل گیا اور وہان جا کر گلیم اوڑھے ہوئے اندرون خانہ محاسن دراز جادو پہونچا وہان کی سب
عورتون کو دیکھ بھال کر اور ایک ساحر کی صورت بنکر طرف ملکہ کاکل کشا جادو کے چلا اور دربانون سے
اجازت لیکر اندرون محل سرا گیا اور ملکہ کاکل کشا کو ایک خط دیا اور زبانی بھی کہا کہ یہ آپکی والدہ نے دیا ہے
اور کہا ہے کہ تم بہت جلد تختۂ اسم حین پری بہن کا باغ ہو مین تجھے تمھاری منہ سے اب بات کہون گی
کیونکہ تمھارے باپ کو تمھاری بہبودی کی نظر نہین ہے ملکہ نے خط کھولا اسمین لکھا تھا کہ ایک جوان جیسا
خوبصورت تھا اور وہ تمھاری منظور تمھارے باپ محاسن دراز جادو کے دربار مین حاضر ہوا اپنا
حسب و نسب سب بیان کیا مین نے بھی دیکھا تھا واقعی وہ جوان بہت اچھا لائق تمھارے تھا تمھارے
باپ نے اسکو مروا ڈالا یہ ایسا ہے کہ کوئی نہوگا بابا مین نے سمجھایا کہ کیا اسقدر ملک و دولت میرا سنبھال
اگر مین کاکل کشا کے ساتھ کیسا عقد کر دون تو وہ دعویدار ہو تخت پر بٹھانا پڑے اور تب مجھے تاحیات
خود نہوگا جب مین رہا ہون کاکل کشا کا جو دل چاہے سو کرے اب تخت جگر تمھارا باپ ایسا ہے کہ وہ سکو
تیرا بالکل فکر نہین اس جوان کو مفت مروا ڈالا تم بہت جلد آؤ یہ خط ملکہ کاکل کشا اپنی ماں مشکین جعد جان
کا پڑھکر اور زبانی سنکر نہایت غمگین ہوئی اور لب پاک کر رونے لگی ساحر نقلی نے کہا کیا کہتی ہو ملکہ نے جواب دیا
کہ کل علی الصباح ضرور حاضر ہونگی یہ ساحر محل سے روانہ ہوا اور کنیز ملکہ کاکل کشا کی محلسرا مین

پہونچا اور ایک خط ملکہ مشکین جعد جادو کو دیا اور زبانی کہا کہ کاکل کشا شہر کے باہر ایک ضرورت سے آئی
ہین ابھی اسی دم چلیے ملکہ مشکین جعد زبانی سنکر اور خط دیکھکر ہمراہ کنیز روانہ ہوئی جب تک ملکہ اور کنیز علی
چلی رستے ہی پیچھے سے ایک قمقمہ مارا جس سے سفوف بیہوشی اڑا اور اسکو چھینک آئی بیہوشی سرایت کر گئی
چوٹ پٹ اٹھا داخل زنبیل کیا اور وہان سے سیدھا تختہ ارم کی طرف چلا باغ خالی تھا اسمین منتظر بیٹھا رہا
کہ آمد ملکہ کاکل کشا ہوئی یہ بلباس ملکہ مشکین جعد کے بنا ہوا بیٹھا تھا کہ ملکہ کاکل کشا آئی جھک کے سلام
کیا اشارہ پاتے ہی کاکل کشا بیٹھ گئی لیکن آثار ملال چہرے سے ظاہر تھے جو کلام منہ سے نکلتا تھا لفظ غم آ
پایا جاتا تھا بیقراری رنگ چہرے سے عیان تھی مے عشق سے جام چشم نرگسین لبریز پائے جاتے تھے بات بات
در دو آہ تھی تھی عاشق خلق مادری ظاہر کرنے لگی سمجھایا بجھایا اور کہا اے دلبند تو غمگین نہو مین اسکی لاش کو
خداوند قمر کے حضور مین بیجاونگی اسی سے استدعا کرونگی امید ہے کہ خداوند قمر رحم کرے اور وہ مردہ زندہ
ہو تو ہبے دل خوردن کو تسکین دے ضبط فغان کر دل پر جبر کر اس بلاے ناگہانی سے صبر کر دیکھ تو
میری پیاری بچی تو اتنا رنج کرتی ہو میرا دل کڑھتا ہو کلیجہ بیٹھا جاتا ہو ملکہ کاکل کشا بولی کہ اے مادر مہربان
یہ آپ بہت صحیح فرماتی ہین لیکن بعد مدت کے ایک جوان رعنا والا نسب عالی حسب گنجینۂ رموز جہانبانی
دفینۂ اسرار کشورستانی زیب انجمن آفاق گیری و سادہ آرای محفل دارائی واقف علوم لطیف ماہر
فنون شریف تھا علاوہ ان خوبیون کے حسن مین بیمثال کہ پری جمالان عالم تاب نظارہ نہ لاسکین عاشقان
شیدا ابھی ہونے نہ دیکھ سکین حسینان عالم اسکے کارد ابروے خمدار سے دل کے ٹکڑے کرین ہاتھ آیا تھا لیکن
بادشاہ کو کیا کہون کہ ذرا بھی اسے ترس نہ آیا خوف دغا با خیال کسی امر کے اسکو قتل کرکے اپنا نامۂ
اعمال سیاہ کیا اپنی گردن پر یہ خون ناحق لیا ملکہ مشکین جعد جادو بولی کہ اے پیاری لڑکی زمانہ نہ دیکھی
ہوئی گردش فلکی یہی ہو کج رفتاری گردون دون ابھی کا نام ہو داخی بادشاہ طلسم محاسن دراز جادو ایسا ہی
بیرحم ہو وہ بیچارہ مصیبت کا مارا یہان پناہ لینے کو آیا ہی تاکہ شادی نہ کرسکتے لیکن قتل بیجا نہ کیا اے میری
پیاری بیٹی بادشاہ سے مین نے کئی دفعہ تیری شادی کے لیے کہا لیکن جب یہ ذکر آیا ایسا برہم ہوا کہ مین کچھ
کہہ نہین سکتی صاف یہ جواب دیا کہ مین نے یہ ملک و مال جمع کیا ہو اسواسطے اسکو فضول صرف کرون اور اپنا
شریک کرون لڑکی بعد میرے جب مین نہونگا جو چاہے سو کرے میری بلا سے یہ مال و دولت یہ ملک و حشمت
بعد میرے جو چاہے سو ہو لیکن اپنے جیتے جی مین یہ امر ہرگز نہ کرونگا مین نے اسکو چھوڑ دیا لیکن میرے جواب
سے سخت برہم ہوا اگر پھر زور دیتا پاتا تو ضرور مجکو مار ڈالتا لیکن خداوند سامری نے اسکو میرے اوپر
ایسا زور نہین دیا جو بال بیکار کرسکے دور شراب شروع ہوا اسکا ذکر وقت پر عرض کیا جاے گا

## اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہے

الغرض جب آتش جادو دربار مین حاضر ہوا تب محاسن دراز نے ایک ساحر کو سبزۂ صحرائی طرف روانہ
کیا اور کہا کہ دژم جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آ ساحر طرف سبزۂ صحرائی کے گیا اور چشم زدن مین دژم جادو
کو لیکر حاضر ہوا دژم نے دست بستہ سلام کرکے عرض کیا کہ اے شہریار آپنے کس لیے مجکو یاد فرمایا ہی محاسن
دراز جادو نے کہا کہ اے دژم جادو ایک عیار عمرو ثانی لشکر صاحبقران ثانی کا یہان

آیا تھا میرے روبرو سے پوشیدہ ہو گیا اسکا جلد پتہ لگا کہ وہ کہان ہے ورزم جادو سلام کرکے رخصت ہوا
اور ہر ایک کوچہ و بازار مین تلاش کرنا شروع کیا تین شبانہ روز اسکی تلاش مین رہا لیکن کہین پتا نہ لگا
تب ہر ایک مکانون مین تلاش کرنا شروع کیا کہین نشان نہ معلوم ہوا محلات شاہی کی طرف گیا ملکہ مشکین
جعد جادو کو سلام کرنے کے لیے اس مکان شاہی مین بھی گیا دیکھا کہ مشکین جعد نہین ہین خواصون سے
دریافت کیا معلوم ہوا کہ شہر زرنگار مین ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو تشریف لے گئی ہین اسکو شبہ ہوا کہ عجب
نہین کاکل کشا کے وہان وہ عیار ہو زرنگار گیا وہان بھی ملکہ کاکل کشا اور مشکین جعد نہین تھین نہایت
حیران ہوا اور ایک جنگل مین بیٹھکر پرستش شروع کی اور اپنی کتاب طلسم مین دیکھا معلوم ہوا کہ تختہ ارم
مین بلباس ملکہ مشکین جعد وہ عیار بیٹھا ہے یہ سر پاؤن رکھکے چلا دربار مین حاضر ہوکر محاسن دراز
جادو سے عرض کیا کہ تختہ ارم مین وہ شخص ہے محاسن دراز جادو نے ورزم جادو کو مع آتش جادو کے روانہ کیا آتش جادو
جب پہونچا تختہ ارم مین آگ برسانا شروع کیا ملکہ مشکین جعد جبلی ملکہ کاکل کشا جادو سے باتین
کررہی تھین دیکھا کہ تمام آگ برس رہی ہے اور اس طرف آگ برستی آرہی ہے ملکہ جبلی نے
کاکل کشا سے کہا کہ دیکھو محاسن دراز جادو کو معلوم ہو گیا کہ ہم تم یہان ہین اسنے آتش جادو کو
گرفتاری کے لیے بھیجا ہے اس سے سر براہ نہین ہو سکتی ہین اسکا مقابلہ کرتی ہون اور ابھی اسکو
گرفتار کرتی ہون آپ مین تجکو چھپاؤن یہ کہکر جھٹ پٹ ملکہ کاکل کشا کو بغل مین دباکر نذر زنبیل کیا اور
آپ گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے ورزم جادو اور آتش جادو آگ برساتے ہوے نیچے اترے دیکھا
کوئی نہین کسی کا نشان نہین نہایت حیرت مین ہوے دونون وہان سے دربار محاسن دراز جادو
مین واپس آئے اور عرض کیا کہ حضور وہان کوئی بھی نہین ملا تب محاسن دراز جادو نہایت متحیر
ہوا اور دونون کو رخصت کیا وہ دونون محاسن دراز جادو سے رخصت ہو کر اپنی اپنی جگہون پر گئے
خواجہ دوسری فکر مین مبتلا ہوئے خواجہ ایک گوشے مین بیٹھے اور وہان سوچتے سوچتے دریاے فکر مین
غوطہ زن ہوئے کہ ایک بات سمجھکر خواجہ نے ایک سوداگر کی صورت بنالی اور خوب رنگ و روغن
آب و تاب دیکر تاجرانہ لباس زیب بدن کیا کہ آگے ذکر اسکا موقع پر آوے گا

## اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے ملکہ مشکین جعد کو ایک صلاح کے لیے طلب کیا محل بزم اغیار سے خالی تھا خلوت کا مکان تھا
خواص نے آکر کہا کہ اے بادشاہ طلسم کئی روز ہوئے کہ مشکین جعد ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو گئی تھین
اس روز سے نہین آئین ایک ساحر کو ملک زرنگار کی طرف روانہ کیا جب ساحر زرنگار پہونچا دریافت کیا کہ ملکہ
مشکین جعد یہان نہین آئین اور ملکہ کاکل کشا بھی کئی روز ہوئے کہ تختہ ارم کیطرف گئین وہ بھی ابھی نہین آئین
ساحر نے سب حال آکر عرض کیا محاسن دراز جادو نے اس ساحر کو تختہ ارم کی طرف روانہ کیا وہان
سے بھی بے نیل مرام واپس آیا اور آکے سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو نہایت متحیر ہوا
اور چند ساحرون کو اس تلاش کے لیے مقرر کیا کہ طلسم بیت الملال مین تلاش کرین وہ تین شبانہ روز
برابر تلاشی ہوئے لیکن پتہ نہ لگا سخت متردد ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے محاسن دراز جادو

نے اپنی کتاب انکشاف الاسرار میں دیکھا معلوم ہوا کہ لشکر صاحبقران کا ایک عیار عمرو ثانی آیا اور
اسنے دونوں کو گرفتار کیا یہ حال دیکھتے ہی ہوش و حواس باختہ ہو گئے دیر تک بے حس و حرکت مثل بت آذری
میں بیٹھا رہا بعد چند ساعت کے حواس منتشرہ جمع ہوئے یہ خیال پیش نظر ہوا کہ وہ عیار بڑا چالاک ہے
میری ناموس کو بھی برباد کیا عزت میں داغ لگایا سب ساحروں کی نگاہ میں حقیر و ذلیل شمار ہونگا اسکا
انتقام لینا ضرور ہے اور اس عیار کو گرفتار کرنا فرض ہے یہ ارادہ مصمم کرکے دربار میں آیا اور یہ مشہور
کیا کہ دونوں ماں بیٹیاں برائے تفریح طبع گلدستہ ہفت در کیطرف گئی ہیں ہفتہ عشرہ میں آوینگی
دربار میں بیٹھے بیٹھے تجویز کیا کہ اس عیار کو عیار کے ذریعے سے گرفتار کراؤں اسی وقت ایک ساحر
گلگون عیار اور طلعان عیار کے بلانے کیواسطے بھیجا کہ جسکا ذکر موقع پر آویگا

## اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ سوداگر کامل بن چکے تب انکو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہاں طلسم بیت المال میں عرصہ ہو گیا میں
بہت قرضدار ہو گیا اور لشکر صاحبقران ثانی میں بھی قرضدار ہو گیا ہوں اور بہت قرضہ بڑھ گیا ہے اسکی
ادائی کرنا ضرور ہے اگر یہ قرضہ ادا نہ کیا گیا تو دوبارہ جب جگہ ضرورت ہوگی تو کوئی قرض نہ دیگا اور نادہندگی
میں میرا نام لکھا جاویگا اور سارا کاروبار میرا ابتر ہو جاویگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کچھ فکر کرکے روپیہ پیدا کروں
تاکہ سب کی ادائی ہو جاوے اور پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آویگا دیر تک اسی فکر میں غلطان و پیچان رہے دفعتہ
خیال گذرا کہ ملک زرنگار کیطرف چلنا چاہیے یہاں عزیمت چست باندھکر روانہ ملک زرنگار ہوئے
بلباس سوداگران جاکے مہانسرا میں قیام کیا دیکھا کہ وہی سامان موجود ہے جب تجار گردوں وقار فلک
نے اپنی دوکان تجارت گرم کی دسترخوان دعوت بچھایا گیا مقیمان مہانسرا دسترخوان پر پہنچے یہ بھی جا کر بیٹھے
کھانا کھایا اور ہاتھ منہ دھو اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹے جب بلال شب نے جبۂ مشکین کھینچکر
کرسے ثنائی سوداگر مصنوعی اٹھا اور کمرہ کا قفل جسمیں ظروف اور سامان دعوت رکھا تھا آہستہ سے
کھولا اور جیساپ مال و متاع سب اٹھا کر نذر زنبیل کیا جسمیں کچھ گرد تھی اسکے سوا تو رسید زنبیل کیا
اور دروازہ مقفل کر اپنے بستر پر آرام سے لیٹ رہے جب ملک النجار گردوں نے اپنی گرم بازاری
کی ہر ایک خفتہ بستر خواب سے اٹھا مہتمان دعوت نے سامان دعوت کا سر انجام شروع کیا دیکھا کوئی
چیز نہیں ہے پولیس کو اطلاع ہوئی سب کی تلاشی لی گئی کہیں سراغ نہ لگا نہایت خستہ و خراب ہوئے
حیرت زدہ ایک دوسرے کا منہ تکتا تھا زیادہ تر کچھ سوا سکوت کے اور نہ آتا تھا سوداگر مصنوعی مہانسرا
سے رخصت ہوا اور باہر جا کر ایک مقام محفوظ میں جاکر ملکہ کاکل کشا کی صورت بنا سر سے پانک شبیہ
مطلق بنگیا ایک تخت پر سوار داخل محل ہوا سب نے دیکھا کہ ملکہ کاکل کشا آگئیں خوشیاں منانے لگیں
ہر ایک نے آداب و تسلیم بجا لایا ملکہ کاکل کشا اپنی مسند پر رونق افروز ہوئیں اور خازن کو بلا کر کہا کہ جتنا
خزانہ مال و متاع ہے سب نکالکر حاضر کرو محاسن صدا زجادو کا حکم ہے میں وہیں رہونگی صدا ابھی کوچ کرنا
ہر خازن یہ سنتے ہی سرگرم اہتمام ہوا ایسے قدر مال و اسباب تھا منشی گمان کی مجال نہ تھی جو شمار کر سکتا
نہ محاسب قیاس کا یارا تھا حساب لگاتا جبکہ سب خزانے خالی ہو گئے اور مال و متاع انبار ہو گیا تب

ملکہ کاکل کشا اپنی مسند سے اٹھیں اور چادر بچھا کر سب اسمیں رکھکر باندھا اور ملازمان موجودہ سے کہا کہ
تم سب آسمان چلو فقط شمع وچادر و ادر گلچین و ثمین و نیم پکر واندار بھی انکو مکان منتقل کرنے کے واسطے
امور کیا اور یہاں جو سب مال و اسباب اٹھا کر زنبیل کرکے فراغت سے بیٹھ رہیں جبکہ وہ سب اپنے
اپنے کاموں سے فراغت کر چکیں حاضر خدمت ہوئیں تب اسنے ایک گلدستہ نکالا اور کہا کہ تم جانتی ہو یہ
کیا چیز ہے ان سبھوں نے کہا کہ حضور عالم ہم سوائے گلدستہ کے اور کچھ نہیں کہ سکتے ملکہ نے کہا ہاں یہ گلدستہ تو ہے
لیکن یہ اسرار طلسم ہے اسکا یہ خواص ہے کہ جو کوئی اسکو سونگھے سب اسرار طلسم اسپر منکشف ہو جاوین خداوند
سامری نے اسکو خاص اپنے لیے بنایا تھا اب یہ خداوند لقا کے پاس تھا جب میں خدمت خداوند
میں حاضر ہوئی نہایت خضوع وخشوع قلب سے پرستش کی خداوند لقا مجھسے خوش ہوئے اور یہ گلدستہ دیا
اور کہا کہ زرنگار تو جو طلسم بیت المال میں رہ اور تجھپر سب اسرار طلسم منکشف ہوگئے اب میں اگر چاہوں
تو ایسے صد ہا طلسم بنا ڈالوں چونکہ تم لوگ میرے محرم راز اور پردہ دار اسرار ہو تمسے یہ اسرار اخفا کرنا عین
دوستی سے خلاف ہے تم بھی سب ملکر اسکو سونگھو جیسے ہی سبھوں نے سونگھا سب کے سب یکدم سے چھینکیں آئیں
اور بیہوش ہوگئیں ملکہ معنوی نے سب کو باندھکر داخل زنبیل کیا اور اُٹھکر عمارات شاہی کے اسباب
جو عمدہ تھے اور جو جواہرات طلا و نقرہ کی قسم سے ہاتھ لگا سب بیکدم زنبیل کیا اس ایوان شاہی
کو ایک سنسان مقام بنا دیا جو ہاتھ لگی اسکو بھی داخل زنبیل شریف کیا اور وہاں سے نکلے طرف شہر پناہ
کے متوجہ ہوئے کہ ذکر اسکا موقع پر کیا جائیگا جبکہ ساحر غدار مع دو عیاروں کے بیکر بارگاہ سلطانی میں
حاضر ہوا محاسن دراز جادو نے اُن دونوں عیار دیکر انعام کا امیدوار کیا اور کہا کہ ایک عیار
چالاکدست تیز لشکر تھا جو خزانہ شاہی کا واسطے فتح بیت المال کے آیا ہو مجرا تمہارا سوا اسکے طلب
کیے ہوئے کہ اس عیار کو گرفتار کرکے حاضر کرو جو سب سے زیادہ انعام پاؤگے ان دونوں عیار
کامل العیار ... نے عرض کیا کہ اگر وہ یہاں اسکے دیکھے لاکھ عیار ہونگے تو بھی سبھوں کے حاضر کرینگے یہ کہکر
رخصت ہوئے یہ دونوں عیار وہاں سے آراستہ و پیراستہ صحرا کا عزم کیا انکا ذکر موقع پر آویگا خواجہ بلاد نقد
جانب شہر پناہ چلے جاتے جاتے شہر پناہ کے قریب پہنچے دیکھا ایک دیوار طلاے خالص کی ہزاروں
کوس سے گرد ہے وہ بہت اسقدر ... عقل لبیب ہے گرے طائر حواس وہاں تک جا نہیں سکتا خواجہ
اس دیوار کو حیرت کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اور سمجھاتے تھے کہ اسکو کیونکر توڑوں اگر یہ دیوار طلائی میرے
قبضے میں آجاوے تو میں مالدار ہو جاؤں پھر کاہے کو محنت گوارا کرنا پڑے نہ کسی سے قرض لینا ہو
اور نہ کسی کا قرضہ مجھپر رہے یہ خیال کرتے تھے کہ انھوں نے ایکبار جال اور رسی پھینکا کہ وہ دیوار رسمیت
جال میں آگئی یہ اسکی برکت تھی کہ ناظرین ان تبرکات سے بخوبی واقف ہیں اور جو جو عجائب کارنامے
خواجہ عمرو کے ہوتے ہیں اسنے بھی خوب ماہر ہیں غرض دیوار کو بھی خواجہ نے نذر زنبیل کیا اب خواجہ نے
خوشی خوشی طلسم بیت المال کیطرف ارادہ کیا کہ اسکا ذکر موقع پر آویگا

## اب عیاران محاسن دراز کی کیفیت عرض کیجاتی ہے

گلگون عیار نے جنگل میں ایک بارگاہ عالی استادہ کی اور بہت سے نقلی ساحر مٹی کے بنائے دو دو ...

پر بچھا دیئے اور خود ایک فلک حسینہ بنکر بارگاہ مین بیٹھا اور لمعان عیار ایک درخت پر چڑھکر چار و طرف
دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک شخص لانبا قد لانبی لانبی ٹانگین تیز روی کے ساتھ آرہا ہے قیافہ سے معلوم کیا کہ یہی عیار
ہے خواجہ بلباس مسافران جلدی جلدی آرہے تھے کہ لمعان عیار درخت سے اُترا جلدی ایک مسافر
کی صورت بنکر چلا تھوڑے عرصہ مین خواجہ اسکے قریب آئے اپنا ہمرنگ پایا تفتیش حال کیا لمعان نے
کہا کہ مین جنگل کا رہنے والا ہون ڈاکہ زنی میرا کام ہے آج اس جنگل مین ایک خیمہ کسی سوداگر کا استادہ ہوا
ہے بہت مالدار ہو جاتا ہون کہ اسکو تنہا لوٹون اور تجھکو اپنی شجاعت دکھا کر دوا دون مال کا نام سنکے خواجہ
کے منھ مین پانی بھر آیا بلا خیال کسی امر کے خواجہ ساتھ چلے اور دلمین کہتے تھے کہ جاتک ہو اس مال
کو لون یہ خیال کرتے جا رہے تھے کہ سامنے بارگاہ دکھائی دی خواجہ نے دیکھا کہ ایک خیمہ عالی ہے زربفت
کا نہایت آب و تاب سے بنا ہوا جواہرات گران بہا کی جھالر لگی ہوئی استادہ ہے گرد بارگاہ کے کچھ آدمی ملباس
ساحران بیٹھے ہین فرش مکلف پر تکلف بچھا ہے مسندین زرتار مغرق گاؤ تکیہ غلاف مخمل کا شالی کا منقش
زرکار مسہری بہت عمدہ و نفیس ذرے سانچے کی ڈھلی ہوئی شفق مشرق کا گمان ہوتا تھا نظر خیرہ ہوتی تھی تاب
بصارت نہین جو نظر ڈال سکے خواجہ کے دلمین لالچ دامنگیر ہوا کہ خاتون فلک نے سراپردہ مغرب
سے سر نکالا چار و طرف روشنی نمودار ہوئی جنگل وادی ایمن کا نمونہ ہوگیا تجلی باریتعالی کا نزول
معلوم ہوتا تھا کہ لمعان نے خواجہ سے کہا کہ اب رات زیادہ گئی ہے آدمی آرام مین ہونگے آؤ چلو
مال و اسباب لوٹ لین خواجہ ساتھ چلے جب دربارگاہ کے قریب پہونچے لمعان نے کہا کہ آپ
اندر جائین اور مین دروازہ پر مستعد رہون خواجہ نے کہا کہ یہ کام میرا ہے تم اندر جاؤ لمعان نے کہا نہین
آپ اندیشہ نہ کرین مین دھوکا نہ کرونگا آپ جائین تو سہی ناچار مال کے لالچ مین خواجہ نے قدم رکھا
پھر خیال آگیا کہ شاید اسمین کوئی سحر ہو اور عیاری کرکے سحر سے گرفتار کر لیا جاؤن جلے حزم و احتیاط
غلام گردش کی آڑ مین ہوکر بارگاہ مین پہونچے اور مسہری کو دیکھا حواس باختہ ہوگئے خواجہ نے کہا کہ آجتک
میری نگاہ سے ایسی مسہری نہین گذری نگاہ کو جا بجا دیکھا کہ ایک آفتاب جمال قیامت نمونہ آفت محشر
پندرہ یا سولہ برس کا سن لیکن اُٹھتی جوانی ہے جوبن زور شباب دکھاتا تھا گات کسی ہے کہ قمقمہ نور
طشت زرین مین رکھے ہین یا حباب آب ہین جو موج دریاے حسن کے جوہر ہین زلف الجھی ہوئی کمر سے
لپٹ رہی ہے یا ناگنین کمر کا حلقہ کئے ہین دست غیر نامحرم وہانتک نہ پہونچے خواجہ اسکے ناز اسے حسن
کی بناوٹ پر نہایت بیچین ہوئے خیال آیا کہ اسکو پہلے گرفتار کرون بعد کو مال پہ ہاتھ ڈالون یہ قریب
مسہری گئے لیکن دھوان جو روشنی کا نکلتا تھا اُس سے کچھ اشتباہ ہوا پیچھے سے ذرا باہر آئے آثار
چھینک معلوم ہوئے جلدی سے ایک سفوف دافع بیہوشی لخلخہ سونگھا کہ جس سے چھینک کا اثر موقوف ہوا
لیکن جسم بھر مین ایک لرزش تھی دوسرا سفوف منھ مین ڈالا حلق سے اُترتے ہی وہ رہا سہا خمار
دفع ہوا فوراً سمجھ گئے کہ اس روشنی کے ساتھ بیہوشی ہے اور یہ عیار ہین آہستہ سے قریب مسہری
کے گئے کچھ آثار غنودگی کے اسمین پائے سفوف بیہوشی نکال کے ناک کے سامنے کیا دم کے ساتھ سفوف
دماغ پر پہونچا چھینک آئی بیہوش ہوئی لمعان نے خیال کیا کہ یہ چھینک اس آدمی کو آئی ہے جسنے
خیمے کے اندر قدم جلدی سے ساتھ رکھا خواجہ نے گلیم اوڑھی اور جال مارا کہ لمعان پابند ہوگیا

خواجہ نے فوراً داروی بیہوشی سنگھا کر غافل کیا اور اسے پلنگ پر ڈالا باہر نکل کے اُن آدمیون پر جال پھینکا
لنڈھاک کر زبست چور چور ہو گئے اُنکے شکمون سے ایک دھوان نکلا خواجہ نے نتھنیون کو بند کر لیا اور سفوف
دارو بیہوشی زیر حلق اُتارا معلوم ہوا کہ یہ سارا عیاری کا کرشمہ تھا خیمے کے اندر آئے اور گلگون و لمعان
کو ایک دوسرے کے قریب لٹا دیا لیکن جال اور رسی سے بندھے ہوئے رکھا خیمہ مع سامان آرائش
سب داخل زنبیل کیا جب نہانخانہ مشرق سے شاہ خاور تخت گردون پر جلوہ گر ہوا دو اسے دافع
بیہوشی سنگھائی خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے مسہری کے قریب کھڑے ہو گئے دونون کو چھینک آئی ہوش
مین ہوئے تو گلگون نے دیکھا کہ لمعان نے دست درازی کی ہے شجر شباب کے ثمر توڑنے کو
ہاتھ بڑھائے ہین اور دونون مثل درخت خزان خوردہ عریان ہین لمعان نے بھی دیکھا کہ میرے
ہاتھ نہال گلستان حسن کے ثمر خام توڑتے ہین حرارت غریزی جوش مین آئی گلگون عیارہ نے
گالیان دینا شروع کین دونون شربت وصل ناچشیدہ سے ہٹنے کا قصد کیا اپنے کو گران
وزن پایا اُٹھنے بیٹھنے سے معذور دیکھا لمعان نے کہا اے عیارہ تو میری عصمت کو خراب
کرنا چاہتی تھی گلگون نے سیکڑون مغلظات بے نقط سنائین اور کہا اے عیار مکار تیرا فریب
مین سمجھ گئی تو نے آج میرے دامن عفت کو جلا دیا خیر اگر زندہ رہی تو اسکا بدلہ لونگی جب تیری
مان بہنون کے ساتھ اسکا عوض نہ لون تو میرا نام عیارہ نہ کہنا غرضکہ عریان تن گلگون فرط غم
سے عرق ریز آب آب ہو گئی لمعان بھی پشیمان و شرمندہ نہ یارائے معذرت نہ توانائی
کلام خواجہ نے گلیم اُتاری سامنے آئے اور کہا ہین یہ کیا مباشرت تھی سوائے اسکے اور کوئی
مقام نہ تھا واہ چہ خوش اچھی جگہ تجویز کی تھی خواجہ کو دیکھکر دونون ازبس نادم و منفعل ہوئے خواجہ
نے جال اور رسی کو سمیٹا دونون بند کشادہ ہوئے تن پوشی کی دونون ایک ایک سمت روانہ ہوئے
خواجہ نے تبدیل ہیئت آگے بڑھے دو روز برابر چلے گئے طلسم بیت المال مین داخل ہوئے
ایک گوشہ مین بیٹھکر مکر تازہ کی فکر ہوئی وہین ایک کنیز کی صورت بنکے رنگ و روغن درست
کرکے ساز و سامان سب حسب موقع کا ٹھیک کر جانب دربار محاسن درازجادو چلے در دولت
پر جاکے دربان سے کہا کہ شاہ طلسم کو خبر کرو ملکہ نسرین ساق جادو کی کنیز آئی ہے
دربان نے جاکے شاہ جادو سے عرض کیا کہ ملکہ نسرین ساق جادو کی کنیز در دولت پر حاضر
ہے شاہ طلسم محاسن درازجادو نے حاضری کا حکم دیا کنیز جعلی دربار مین حاضر ہوئی ادب تمام
عرض کیا کہ حضور سے پیام ملکہ نسرین جادو کا تنہائی مین عرض کرتا ہو محاسن درازجادو
نے خلوت کا حکم کیا جب جلوت مبدل بخلوت ہوئی کنیز جعلی نے کہا کہ حضور ملکہ نسرین
ساق جادو نے آپ کے مجرم کو جو لشکر حمزہ صاحبقران سے فاتح طلسم بیت المال مین آیا
ہو گرفتار کر لیا ہے آپ بہت جلد تشریف لائین اور مین چلتی ہون محاسن درازجادو نے کہا کہ
تو چل وہان تک نہ پہونچیگی کہ مین بھی یہان سے رخصت ہوتا ہون اس شخص نے بہت بڑی عیاری
میرے ساتھ کی ہے کنیز جعلی دربار سے نکل کے ایک گوشہ مین بیٹھ رہی محاسن درازجادو
مع اپنے خدم و حشم کے طرف ملکہ نسرین ساق جادو کے روانہ ہوا جب وہ تھوڑی

دروازہ نکل گیا ادھر تیز جلی پھر دربار میں واپس آئی اور ایک رقعہ دربان کو محاسن دراز جادو
کی طرف سے دیا اور آپ اندرون دربار رخصت ہوئی جھٹ پٹ جال اور پس مار جسقدر کہ وہان
مال و اسباب تھا سب داخل زنبیل کر کے نکلی کہ دربان نے ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہ جعلی رقعہ محاسن دراز
جادو کا لائی ہو اور شور مچ گیا تمام ساحر جمع ہو گئے استفسار حال کیا تیز جلی نے کہا مجھ کو یقین
نہیں ہے تو چلو خود دریافت کر لو ابھی ایوان شاہی میں ہیں پھر وہان نہ تھی جو مہر کرتے اور مہر
مانگی ہے تو میں پھر لیے جاتی ہوں ساحروں نے کہا کہ چلو دریافت تو کریں ساحر سب مل کے
ایوان شاہی کی طرف چلے یہ پیشاب کے بہانے سے ایک آڑ میں بیٹھ گئی جب وہ آگے نکل گئے
جال اور پس مار سب دربانوں کا مال داخل زنبیل کیا اور یہ چل دی کافور ہو گئی کہ پتہ
بھی نہ لگا ساحر سب ایوان شاہی پر گئے تلاش کیا محاسن دراز کہیں نہیں ملا پھر سب واپس آئے
اور دربار پر اپنی جگہ بیٹھے دیکھیں تو کسی کا مال ہی نہیں سب ساحر انگشت بدندان ہوئے کہ
یہ کیا ماجرا ہوا اندرون دربار گئے جمیع لوازمات شاہی ندارد ساحروں سے کہا ضرور یہ وہی عیار
تھا جسنے محاسن دراز جادو کو حیران کیا ہو محاسن دراز جادو و گلنسرین ساق جادو کے
وہان گئے اور حال بیان کیا گلنسرین نے لاعلمی ظاہر کی محاسن دراز جادو نے خاموشی
اختیار کی اور وہان سے اسی وقت عازم دار الامارہ ہوا یہان جو آیا تو ایوان دربار کی عجب
کیفیت دیکھی چاروں طرف سے شور و غوغا بلند تھا دل ہی دل میں کہتا تھا کہ اس عیار نے
بڑی عیاری کی نہیں معلوم کہ ان عیاران طلسم کی کیا کیفیت ہوئی محاسن دراز جادو نے ایک
ساحر کو شعلہ بیکر کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ شعلہ بیکر جادو کو اپنے ساتھ لیکر آؤ وہ ساحر اوج گرائے
آسمان ہوا ایک دم میں شعلہ بیکر جادو کے وہان جو خاص رازدار خداوند قمر تھی پہونچا اور حال محاسن دراز
جادو کا کہا شعلہ بیکر جادو باستر ضائے خداوند قمر طلسم بیت المال میں آئی اور محاسن دراز جادو
سے بعد آداب کے عرض پرداز ہوئی کہ حضور نے کیون یاد فرمایا ہے محاسن دراز جادو نے
سب حال مفصل کہا شعلہ بیکر نے سر دربار گرفتاری عیاران کا بیڑا اٹھایا شعلہ بیکر نے بزور سحر
ایک مکان جواہر نگار بنایا جسمین ہزاروں خوشے جواہرات بیش بہا کے آویزان سب کے ایک دانہ
مروارید کا دروازہ کا صدر اور ایک دانہ یاقوت کا دوسرا دروازہ بنایا اور کمرے کی کونوں کا چند
پتلے طلسمی رکھے جو ہر شخص کے آنے کی آواز دیتے تھے کہ فلان شخص آیا ہے شعلہ بیکر جب ایسے انتظام
سے فارغ ہوئی ایک تخت بہت ہی خوبصورت طاؤس کا جسکی آنکھیں لعل کی اور بازو زمرد کے
اور سینہ یاقوت رمانی کا اور سر ہیرے کا اور پر مرجان کے اسپر جلوس فرما ہوئی کہ گلگون اور ملعان
بھی تلاش یاران وفادار میں ادھر آ نکلے خیال کیا کہ کیا عجب ہے عیار صاحبقران سے کوئی حکمت تازہ
کی ہو یہ بہ تبدیل لباس ساحران شعلہ بیکر کے مکان میں آئے طائران طلسم نے آواز دی دو
عیار آئے ہیں شعلہ بیکر نے زمین پر پیر مارا زمین نے دونوں کے پیر پکڑ لئے یہ دونوں فریاد کرنے لگے
کہ جناب کیا ہمیں مارے ڈالتی ہیں ہم تو حضور کے عیار ہیں اسکی تلاش میں نکلے ہیں شعلہ بیکر نے ان دونوں
کو چھوڑ دیا خواجہ بہ تبدیل لباس ایک گوشہ عافیت میں کسی سوچ میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ نگاہ انکی دونوں

عیاروں پر چڑھی خاموش ہو رہے دونوں گھات میں لگے تھے کہ خواجہ نے اپنے کو لمعان بنایا اور گلگون
کے پاس آئے اور کہا کہ آج میں اُس عیار کو ضرور پکڑ لونگا گلگون نے کہا کیونکر لمعان نے کہا کہ میں نے
اُس عیار کو ایک ساحر کے لباس میں بنتے دیکھا ہو ضرور ہو کہ وہ شعلہ بیگ کے وہاں جا کر کچھ افساد کریگا
میں پہلے ہی سے وہاں جا کر چھپتا ہوں اور ایک عمل دروازہ پر بتاؤنگا وہ ضرور ہو کہ آہستہ سے دروازہ
کھولکر جاوے جیسے ہی دروازہ کھولیگا فوراً بیہوش ہو جاویگا گلگون نے کہا ہو تو بہت ٹھیک چلو چلیں گلگون
اور لمعان جعلی دونوں چلے باتیں کرتے کرتے کہا کہ دروازے میں پھول لگانے کے لیے ایک زنجیر
چاہئی ہو دیکھو کیسی ہو کوئی تیز نقلی زنجیر کی نذر کریگا گلگون نے کہا دکھاؤں لمعان جعل نے جھولی سے
زنجیر نکالی اور کہا یہ بہت ہی سبک ہو آہستہ سے لینا ایسا نہو کہ تم بیہوش ہو جاؤ گلگون نے
کہا میں جانتی ہوں لاؤ دیکھوں لمعان نے گلگون کے ہاتھ میں وہ زنجیر دی گلگون نے دیکھ کے احسنت کہا
اور تعریف کی لمعان نے ہاتھ پھیلایا کہ لاؤ دیکھ چکیں گلگون نے کہا ہاں جیسے ہی گلگون زنجیر دینے لگی کہ
لمعان جعلی نے ایک اُنگلی ماری زنجیر کھینچی اور پانی اُسکا چہرہ گلگون پر پڑا اور سونگھنے کا کام کر گئی فوراً
بیہوش ہو کے گری لمعان جعلی جلدی سے اُٹھا کر ایک کونے میں پھینکا اور گلگون کی
صورت بنکر لمعان کو تلاش کرنے لگا اور لمعان عیار کو دیکھکر کہا کہ آج وہ عیار محاسن دراز جادو
کے سر پر نہیں معلوم کیا بلا لائیگا میں نے ایک گوشہ میں اُسے شعلہ بیگ کا رنگ بناتے دیکھا ہو تمکو
اطلاع کرنے آئی کہ چلو آج اُسے گرفتار کریں لمعان ساتھ ہوا باتیں کرتے جاتے تھے کہ اثنائے
گفتگو میں گلگون جعلی نے کہا کہ میں نے ایک بادکش بنایا ہو جس وقت وہ بجیگا بزور سحر گرمی پیدا ہوگی
میں پنکھا جھلنے اُٹھونگی بزور سحر اُسکا اثر کسی پر سوائے عیار کے نہ پڑیگا لمعان نے کہا دکھاؤں شاید
کچھ رنج پیدا ہو میں درست کر دوں گلگون نے کہا میرا اصل مطلب یہی تھا دیکھو پنکھا گلگون جعلی نے پنکھا نکالکر
دیا لمعان نے دیکھکر پسند کیا گلگون نے کہا اسکو جھلا کر دیکھو لمعان نے کہا نہیں گلگون نے کہا ابھی میں کیا
ہو وہ تو وقت پر ہوگا لو دیکھو میں ایسی جھلتی ہوں یہ کہکر گلگون سلنوب اپنے اوپر جھلا لمعان سے کہا کہ اسمیں
ایک خوبی اور ہو جو ہوا اسکے جھلنے میں معلوم ہوگی اس ہوا میں دوا سے بیہوشی اسمیں دیکر لمعان کے
ہاتھ میں دیا لمعان نے جیسے ہی جھلا ویسے ہی اُسکی ہوا سے سفوف نکلکر دماغ لمعان کو بیہوش
کیا گلگون جعلی جلدی سے اُسکو اُٹھا ایک گوشے میں پھینکا اور وہاں صورت تبدیل کر کے اُسکی صورت
بنکر اور اُسکو ایک گڑھے میں چھپا کے طرف شعلہ بیگ کے چلا جب درگاہ پر پہنچا دربانوں نے روکا اسنے
کہا کہ شعلہ بیگ سے کہدو کہ لمعان عیار آیا ہو شعلہ بیگ نے یہ خبر پاتے ہی اندر بلا لیا اسنے جیسے ہی قدم
اندر رکھا کہ [illegible] ظالمی بولے کہ عیار آیا ہو لمعان نے کہا اے شعلہ بیگم تم بلا شک اُسکو گرفتار کر لوگی وہ
ایک ہی موذی ہو بڑا زبردست ہو باتوں باتوں میں آنکھ کا کاجل نکالکر بیہوش کرتا ہو شعلہ بیگ نے کہا
اے لمعان تم عیار ساحر کو کیونکر گرفتار کرتے ہو اور کیسے بیہوش کرتے ہو لمعان نے کہا ترکیب سے گرفتار کرتے ہیں اور
کہا بیہوش بالکل کرنے میں یہ نہیں کہ وہ بیہوش ہو جاوے باتیں کرتا ہے فقط اتنا ہوتا ہو کہ طبیعت
بیقدر بھاری ہو جاتی ہے جیسے سوار ہی ہوتی ہو بیطرف جب اپنی ترکیب سے قابو میں کر لیتے ہیں
اُسکو بیہوش کرا سکتے ہیں شعلہ بیگ نے کہا میں بھی دیکھوں لمعان نے کہا بہت خوب ایک ساحر

بلا پکیا ملعان نے جھپٹ کے جال اور رسی مارا کہ وہ گرفتار ہو گیا شعلہ پیکر نے کہا کیا اب یہ گرفتار ہو گیا
کہا ہاں شعلہ پیکر نے کہا میں اسکو چھوڑے دیتا ہوں یہ کہکر سحر کرنا شروع کیا اُسنے جال اور رسی کھینچ لیا
شعلہ پیکر نے کہا کیا یہی بیہوش ہوتا ہے ملعان نقلی نے کہا ہاں شعلہ پیکر نے کہا تجکو نہیں گرفتار کر سکتے اگر گرفتار
کرو بہت . تمام دون ملعان نقلی نے کہا پہلے دیدیجے شعلہ پیکر نے جواہرات کے انبار لگا دیے ملعان
نقلی نے جھپٹ کے جال اور رسی مارا شعلہ پیکر جتاب ہوا چاہا سحر کرے ملعان
نقلی نے گلیم اوڑھ لی اور جال کر کشادہ کیا جسقدر رکھا وہ سب مع شعلہ پیکر کھینچ آیا شعلہ پیکر چلانے لگی
کہ اے ملعان برائے خداوند قمر مجکو چھوڑ دے لیکن ملعان نقلی کب چھوڑتے ہیں ملعان نے شعلہ پیکر
کو بمع تمام اثاث البیت واشعہ والمشہ کے داخل زنبیل کیا اور وہان سے چلتے پھرتے نظر آئے ایک ساحر
جو اس واقعہ کے قبل کہین گیا تھا آیا دیکھا کچھ نشان تک نہین حیرت زدہ ہو کر محاسن دراز جادو کیطرف
گیا اور سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو نہایت ہی فکرمند ہوا اور شعلہ پیکر کے گرفتار ہونے سے نہایت
رنج والم ہوا اب فکر ہی کرتا تھا لیکن کوئی بن نہ آتی تھی خواجہ ایک گوشہ میں گئے اور ایک نہایت خوشرو
جوان حسین طرحدار سبزہ آغاز خوب روشن بھرا ہوا چہرہ چمکتا ہوا تلوار کمر سے لگی ہوئی تیر و ترکش کاندھے
سے دوسرے شانے پہ سپر پڑی ہوئی نئی سج دھج نرالی آن بان کے جوان بنکے بارگاہ محاسن دراز جادو
مین گئے - سلام کر کے بیٹھ گئے محاسن دراز جادو کو آج ما حیات تمام دیکھا کہ جتنا سا سر نہین معکوس ہنڈیا
یا کتھل کہنا چاہیے بال سر کے اور ابرو اور مونچھ کے ندارد گویا ساون کی جھڑی مین جھینگا اسکی ماں کے پیٹ
مین صب چاٹ گئے سے چہرہ پر فقط ڈاڑھی ڈاڑھی تھی ڈاڑھی کیا تھی شیطان کی آنت کچھ تو سر سے لپیٹ عمامہ
باندھے اور کچھ گردن سے مثل گلوبند کے لپیٹے ہوئے اور اس سے کمر سحر سازی مضبوط باندھے ہوئے باقی
ہزار گز کے قریب زمین روبی کے لیے نذر زمین رہا کرتی تھی بڑے اور لانبے ہونٹ ناک ندارد مثل ایسی جنجیر
سینہ پر کینہ تنگ چھاتیاں تو مڑی شال پڑی ہوئی پیٹ کی لپیٹ سے باہر پڑی ہو مین آزاد سناس جوگی
بنا پر ان خرافات دو ہزار برس سے عمر گذری ہوئی گرگ باران دیدہ محنت کشیدہ کالا کلولا روغن قیر کا پیا
مختصر ایک تودہ بیکار ہڈی پسلی کا سوا احرام گوشت کے نام نہین یا وصف این خوبیاے لا تعد آپ پیر نابالغ
تھے خواجہ نے الامان کہکر تو زبان منہ پر معاذ اللہ اے پناہ کا خواستگار ہوا ارے کے اگر اسکو دیکھتے تھے جو دیکھتے بھاگتے
تھے گویا راکشش بنا بیٹھا تھا محاسن دراز جادو نے خواجہ کیطرف مخاطب ہو کے کہا کہان سے آنا ہوا
کہان جاؤ گے خواجہ نے مفصل حال اپنا مناسب طور پہ سنایا بعد کو یہ کہا مین اسقدر آپکا نام سنکے آیا ہون
اور اسی بات کی امید رکھتا ہون کہ ملکہ کاکل کشا کے ساتھ میرا عقد کر دیجیے تو بہتر ہو محاسن دراز نے کہا
کہ اے شخص کاکل کشا کا پتہ نہین ایک شخص عیار چالاک قزاق طلسم بیت المال کے لیے لشکر صاحبقران سے
آیا اسنے کچھ فریب دیکر دست برد کی ہر جگہ مکافات مین صبح و شام سرا پا یا جا ہتا ہر جوان حسین بولا کہ
آپ شادی کا اقرار کیجیے مین اسکو گرفتار کر کے حاضر خدمت کرون محاسن دراز جادو نے کہا کہ جوان ہی سے تم ہار کر
معذ نہین تو اکیلا اسکو گرفتار نہین کر سکتا جوان حسین بولا کہ آپ کو اس سے کیا جو کچھ ہو گا مین دیکھ لونگا مین تو
اسے گرفتار کر لونگا آپ سے اوراد کا خواستگار ہونگا محاسن دراز جادو نے کہا جب وہ پکڑا تیرے
ساتھ شادی ہوگی جوان حسین نے کہا کہ یہ بھی کہہ دیجیے کہ جہیز مین کیا ملیگا محاسن دراز جادو نے کہا اسکا نصفیہ کیونکر

ہان ملک زرنگار اسکے قبضے مین ہرگز نہ ہی ہنگا جوان حسین نے کہا استے ملک پر اسقدر زحمت نہ اٹھائی جاتی
محاسن درازجادو نے اور چند چیزین دینے کا اقرار کیا اور کہا کہ جسقدر تجھے مال خزانہ جل سکے لیتا
جوان حسین نے کہا کہ ابھی نہ دو تو مین ابھی اسکو تلاش کرون محاسن درازجادو نے خازن کو بلا کر حکم دیا کہ جسقدر
اس سے چل سکے دیدو جوان حسین خازن کے ساتھ چلا اور خزانہ کھولدیا گیا اسنے گلیم بچھا اسپر رکھنا شروع کیا
یہانتک کہ سارا خزانہ جو اسنے اپنی اس عمر گران مین جمع کیا تھا سب گلیم پر رکھ لیا اور روانہ ہوا بھی آنکھ مارے خازن کو نہایت
متعجب ہوا کہ یہ کیسے چلا گیا خواجہ نے سب باندھ بغل مین داب کر داخل زنبیل کیا اور محاسن درازجادو کے پاس
آیا اور کہا کہ خزانہ خالی ہوا اگر مشکین جعد کو چیز دین وہ تو زحمت اٹھا دین کہ اسنے مین خازن آیا اور اسنے سب
مفصل حال کہا محاسن درازجادو نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہی عیار ہو جانے نہ پاوے جوان حسین نے جال
ادریسی مارا اور گلیم اوڑھ لی جسقدر مال و متاع آرائش مکان تھا سب کھینچ لیا محاسن درازجادو کو کمال صدمہ
ہوا الغرض جا ایک گوشے مین بیٹھے خیال کرتے تھے کچھ سوچ گئے فوراً ایک مسافر کی صورت بنکے طرف خداوند قمر کے چلے
جاتے جاتے جب در دولت پر گئے اور دیر تک بحر قلزم فکر مین غواصی کرتے رہے کہ در شہوار مقصود دستیاب ہوا
گلیم اوڑھ داخل محلسرائے خداوند قمر ہوئے دیکھا کہ بیشمار ساحر پرستش کنان ہین بہت سے ساحر سجدہ مین ہین
ہین بہت سے دست بستہ ایستادہ ہین بہت سے چلہ کشی اور خلوت نشینی مین ہین چار و ناچار طرف خداوند قمر خداوند
قمر کی صدا ہین بلند ہین یہ جانب شہ نشین خداوند قمر گیا دیکھا کہ از سرتا ناف سور کا جسم ہے اور ناف سے پیر تک انسان کا
جسم ہے اور عجیب الخلقت کریہ منظر بد ہیبت بروضع فیل سر موئے سر ندارد گویا بال خورہ کا عارضہ ہے کالی سی کھوپری
وارنش رنگ تھ سے کی ہوئی بڑی بڑی بھوین موٹی موٹی دو تش حزیرہ یا جندر یا گھانس ہم زدیدہ ناک لانبی کہ منہ
سے بھی آگے کچھ بڑھ کر سینہ تک پہونچی ہے دندان باہر نکلے ہوئے بہت بڑے گرکساران کے لمبے لب بالا سے
پردہ بینی سے گذرا ہوا لب زیرین توند کی پیٹ تک لٹکا ہوا گردن غیر ایسی کہ کسیطرف مڑ کر نہین دیکھ سکتا سینہ فراز کا
اس جسم ناموزون پر بجا رخش کدو دراز کے پس پشت پڑی ہوئین گویا دو تھیلیان لٹکی ہوئین پیٹ کے پیٹ کی کچھ انتہا
نہین بجز خاک کے نہین پیٹ بھرا نہین عجب بدنما پیٹ کی لپیٹ تھی دھوکنی آہنگر شرمانی تھی کہی اونچی تلی کھال سے
بنا ہوا ناف ایک گڑھا تنگ و تاریک کہ اژدہان قاف کو اسکی طرف قاصدی کرتا ہونی مارے خوف کے کبھی
نہ جاتے عجب پیچدار ناف تھی بجز بحر فنا تھی عمق پیٹ کی گرداب تھی غرضکہ ایسا بدہیئت اور بدصورت تھا کہ بیان
سے باہر اگر وہ شکل نحس عفریت بیابانی دیکھتا مارے خوف کے مشرق سے مغرب تک بھاگتا پھرتا اور ایک جاتم
بہت بڑا طویل و عریض محاذی جبین خلافت آگین پر بسرعت تمام چرخ مارتا تھا اور اس چاند کو اسنے بزور
سحر بنا کر گردان کیا تھا اسکی سب پرستش کرتے تھے خداوند قمر کہتے تھے خواجہ نے یہ کیفیت جو دیکھی لاحول
پڑھ کے باہر نکلے اور ایک مسافر کی صورت بنکر دروازے پر آئے دربانون سے کہا کہ مین خداوند قمر سے ملنا چاہتا
ہون اسکو سجدہ کرونگا دربان مقربان قمر کی خدمت مین لے گئے انسے خواجہ نے اپنا حال کہا مقربان
قمر اسکے روبرو لیگئے جب مسافر مصنوعی حضوری قمر مین پہونچ گیا کہا اے خداوند قمر مجکو امید ہے کہ آپکے کشف و
کرامات دیکھون تاکہ اعتقاد میرا درست ہو خداوند قمر نے کہا دیکھ ایک ساحر کو قتل کیا اور اسکو پھر
زندہ کیا اور اسکو ایک کوٹھری دکھائی کہ جسمین عجائبات رنگارنگ بھرے تھے پانی برسایا اولے
گرائے اور ایک دم مین موقوف کیا مسافر نے کہا اسقدر مین بھی کرامات جانتا ہون اور مجکو بھی ایسے اختیارات ہین

قمر نے کہا دکہا مسافر جعلی نے زنبیل کی کہونٹیان کہولین اور کہا دیکہیے دیکہا تو عجائبات عالم نظر آئے کہا اسکے
اندر جاکر دیکہیے خداوند قمر اندر گئے پجاریون نے کہا کہ خداوند قمر کہان گئے مسافر نے کہا تم بہی جاکر دیکہو ان
سبکے بعد دیو سے داخل زنبیل کیا جب سب سے فراغت پائی اپنی تئین اُسکی صورت بنا اُسکے تخت پر جلوہ افروز
ہوئے اور ایک دربان سے کہا کہ محاسن دراز جادو کو بلا لاؤ دربان اُسیوقت محاسن دراز جادو کی خدمت مین
حاضر ہوا اور پیام خداوندی سنایا محاسن دراز جادو حاضر خدمت ہوا دست بستہ سامنے کہڑا ہو گیا
خداوند قمر نے کہا اسے محاسن دراز جادو عیار لشکر صاحبقران آئے ہوئے ہین بہتر ہو کہ تم لوح کو
یہان رکہدو وہ ان سے جاتی رہیگی تو پہر نہ ہیگی لوح کی عیار تلاش مین آئے ہین محاسن دراز جادو نے وہ لوح ایک
پیتل کے ذریعے سے منگا کر حاضر حضور خداوند قمر کی جب مسافر نے وہ لوح اُٹہا لی تب کہا او محاسن دراز جادو
تجکو عیارون سے تیری نسبت بہت اندیشہ ہے مین تجہے ایک مقام پر بہیجتا ہون تو وہان جا اور وہان ایک لوح لاکر
مجہے دے جا۔ یہ اثر کر گیا مکر کہونٹی زنبیل کی کہولی اور محاسن دراز جادو کو دکہایا محاسن دراز جادو نے عجیب
و غریب طلسمات دیکہے اسکے اندر گیا آپ نے زنبیل بند کی اور لشکر امیر کی طرف روانہ ہوئے

**اب دو کلمے داستان جلالت عنوان داخل ہونا شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا طلسم زنگین فلک مین اور اُٹہا لیجانا ایک ساحرہ کا سرحد طلسم پر سے عاشق جمال ہو کر اور تباہ ہونا لشکر شاہزادے کا دیار آدمخواران مین جاکر اور خبر پانا تب اہی لشکر کی مذبوح لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم مذکور کا اور تلاش کرانا طلسم کشا کو باقی حالات متعلقہ داستان ذرا مخمسہ عرض ساقی نامہ**

سنتے ہے وہ لفظ جو دل کے جگر | دیوو ذہن کسیکا کوئی سر بسر غلط | اتنا مست جو آئی لگا بیان جا کر غلط | ہمت نہ ہارو دہر لذت کا غلط
کہنے لگے کہ ہان غلط اور کسقدر غلط

ہوتے ہین ایک ایک کی تہ مین ہزار جہوٹ | تصدیق کیجئے آپ بس نام کار جہوٹ | اور پہر ذرا بین نکلے بے اعتبار جہوٹ | تا تیرہ آہ وزاری بہہ ہے تار جہوٹ
آوازہ قبول دعائے سحر غلط

یارب یہ کیا ... کے رنگ کیا | یا کچھ عیان ہوا اثر گریہ غذا | یا جہوٹ بولنے کی خدا ... | سوز قیامت ہو ... بہی کیا ...
شور فغان سے جنبش دیوار و در غلط

ہان سچ نہیں حکایت حال ... | ہان گرد و شکایت ... سکون ... | ہان ... مین ... | ہان بیٹہنے سے ... ذرہ ...
ہان آنکہ سے تراوش خون جگر غلط

ہان ... نہ کیجیے | تسلیم و عاجزی سے ... نہ کیجیے | ظاہر ... مہر و وفا کچھ نہ کیجیے | آ جائے کوئی دم مین ... نہ کیجیے
عشق مجاز چشمۂ حقیقت نظر غلط

آگاہ نہ تہے زمانہ ... فریب ہین | ایمان دین ملت و مذہب فریب ہین | اچہے ہو کہتے ہین ... فریب ہین | بوس و کنار ... سب فریب ہین
اظہار ... غلط

یہ کذب ... بہتان الامان | کیا جہوٹ ... زبان | شاہد ... زمین ... آسمان | ... کہان ...
اُمّت ... نہ سمجہین ہم اسکو اگر غلط

| | | | |
|---|---|---|---|
| معلوم تو وہ تم ہو جسے لاؤ کہ حسین | ثابت کرین ہزار وہ ثابت کہین | یہ بات کیا کہ ذات آپ نہ وادہم حزین | سینہ مین اپنے جا تجھے ہو تم تو دل نشین |
| ہم کو سمجھتے ہو کہ ہو ازلی مگر غلط | | | |
| کیا ہو یقین خدائی کے دعوے پہ بات ہو | ہم جانتے ہین سچ ہو جو یہ شب کا بات ہو | ایسے مبالغے سے غرض التفات ہو | اتنا ادا کرو کہ خوشامد کی بات ہو |
| سمجھے تو اپنے اصلی سمجھنا سیر غلط | | | |
| ایک دم سر دہر سے کیا طور پھیر دیا | اُسکو دیا یہ دم کہ جیسے جان پھر گئی | اور دینے والے جو تھے ہین ہمین ہی | سمجھی ہے کیا دعوی کی کچھ جیسے ہین |
| جان عزیز پیش کش نامہ بر غلط | | | |
| اعجاز تو نہین کہ جو قاتل کا جان سے ہوا | گر سیکھے شعبدہ ہی جست تو بس سلام | اب امتحان سے ہی چلو قصہ ہوا تمام | یا مجھ کو آزمائی مرے بھی کرتا ہو کلام |
| سمجھے ہو جان دی ہے سر رہگذر غلط | | | |
| اجرت پہ مر رہو تو اسے مقرین جانا | میت کو اوس نے تو عدم تک نہین پتا | یان اس خیال سے کہین گھبرائے | ہم بیچے تیرے کر جنازہ کدھر گیا |
| مرنے کی آپ نے یہ اڑائی خبر غلط | | | |
| یون کربلا کے نرس کرو ہین | کس طرح بہر طاقت مجلس کی اپنے | سارے بیان ہین ہر غلطی کس قدر ہے | آیت غلط ہے حدیث نہین جس کو مانیے |
| ہم نظم و نثر اہل سخن سر بسر غلط | | | |
| جو عرض کی ہے تم سے آخر وہی ہوا | کوئی خدا ہوا کہو ہو جیسے کا مزا | دیکھا نہ آخر آج وہ یہ خوب بس پڑا | یہ کچھ سنا جواب مین ناظم ستم کیا |
| یہ کیون کہا کہ دعوی الفت مگر غلط | | | |

سیاحان اقلیم طلسم خوش بیانی طلسم کشایان کشور سحر زبانداانی ترنج تراشان گلو سے جباران گردن شکنان مغروران منکران عنوان داستان جلالت بنیان شاہزادہ سکندر فرخ لقاء فلک وصفر توطاس مین بزبان شیوا بیان خامہ یون طبع آزمائی و جولانی کرتے ہین سے راویان فصیح در دفتر ہمی نگارند حال اسکندر ناظرین والا تمکین وسامعین ارباب تمکین کو اسقدر یاد ہوگا کہ شاہزادہ عالی تبار گردون وقار سکندر فرخ لقا جناب صاحبقران ثانی سے شرف اندوز خلعت رخصت ہو کر عازم سمت طلسم رنگین فلک ہوئے خیمہ فرش اسباب وغیرہ اسی روز بار ہوا شاہزادہ عالیجاہ مع تمامی لشکر نصرت پیکر ظفر اثر روانہ ہوئے جب طے منازل و قطع مراحل کرکے قریب سرحد طلسم رنگین فلک کے پہونچے مریخ آفتاب علم نے جو چپے دیے تھے سپہ ہوئے پلٹے شاہزادہ عالیجاہ نے دیکھا کہ ایک دریاے زخار عمان ناپیدا کنار ہے جسمین خون روان ہے سرخی روانی دریاے خون سے سارا دشت سرخ دکھائی دیتا ہے نمونہ مطلع شفق معلوم ہوتا ہے اس زور سے بہتا ہے کہ کوسون تک آواز غرش جاتی ہے بڑے بڑے کوہ بڑے بڑے پہاڑ تیزی روانی موج سے بہتے چلے جاتے ہین ایک پر ایک گرتا ہے پتھرون کی ٹکرون سے صداے مہیب بلند ہوتی ہے اس زور کی آواز آتی ہے کہ کان کے پردے پھٹے جاتے ہین ناخداے فلک نے باوجود درازی عمر کبھی اسکا ساحل خشک لب نہ دیکھا اطراف دریا پر خوف کے مارے درندگان صحرا نہین آتے ہین ناخداؤن کی تاب نہین جو کنارے آسکین کسی غواص کی یہ قدرت نہین جو حصول در مقصد کا اس طرف خیال کرے پرندے دکھائی نہین دیتے تھے درندے نظر نہین آتے تھے وسط دریاے خون مین دیوارین آہنی بنی تھین از بسکہ طول و عرض تھین شل دریاے خون کے ان دیوارون سے اور جگہ کا ہی بہتر تھا شہب تند لجام کی یہ مجال نہ تھی کہ ہزار برس مین اس سرے سے اس سرے تک جا سکے سمند خیال تیز خرام اسکے سرے کنارے دریافت کرنے سے قاصر شکستہ پے تھے رفعت بھی اسیقدر تھی کہ آسمان سے سر بسر لگی ہوا

شام و سحر فلک کے کنارون سے اسکی سیاہی نمودار ہوتی تھی عفریت بزور سحر اس تک نہین جا سکتے دیو ان دنکے
قدم نہین رکھ سکتے تھے شاہزادہ والا رتبت نے خیام استادہ ہونے کا حکم دیا خیام شاہی نصب ہوئے بازارین
کھل گئین ہر ایک لشکری اپنے اپنے کاروبار مین مصروف تھا شاہزادہ قریب دریا کے گیا اسکی تیزی روانی اور
تلاطم امواج دیو اردن کا طول و عرض دیکھ رہا تھا اور حیرت مین تھا کہ اسکے پار کیونکر جانا ہو اس دریاے
ناپیدا کنار نا معلوم ساحل سے عبور کیونکر ہو اسی بحر حیرت مین غوطہ زن تھا اور تلاش در مقصد مین غواصی کر رہا تھا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ یکایک ایک ابر تاریک نمودار ہوا اس ترشح کا خیال ہوا و دفعتاً تقادم رعد سے پارچہ دو
ٹکڑے ہوا ایک پنجہ فولاد زمین پر گرا اور طرفۃ العین مین شاہزادہ کو لیکر اوج کرہ آسمان ہوا اور ابر بھی نیست
ہو گیا تھوڑی دور جا کر غائب ہو گیا ہمراہیان جان فدا ایمان نے ہر چند فکر کی کہ اسکو روکین لیکن کچھ نہ کر سکے تھے
دیکھتے رہ گئے کہ شاہزادہ راہی عالم بالا ہوا بلند پروازی کا دعوی ہوا ہمراہی عاجز ہو گئے با دل
محزون و قلب غمگین روتے پیٹتے خاک سر پر اڑاتے خیمون و فرودگاہون کیطرف چلے آئے اور داخل لشکر ہوئے
کہ ذکر ان سب کا وقت پر بیان ہوگا

## اب کیفیت شاہزادے کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ ایک تو کسل سفر سے پریشان دوسرے بلند پروازی کی تکان سے دیر تک بیہوش رہا عطر بیزی کی لخلخہ
سنگھایا گیا گلاب پاشی ہوئی بید مشک چھڑکا گیا تھوڑی دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا کہ نہ وہ خیام مین نہ وہ
بارگاہین نہ وہ میرا لشکر نہ یار و یاور نہ ہمراہ ایک ایسے مکان مین ہون جسکو کبھی میرے خیال نے نہ دیکھا تھا ایک بارہ دری
بہت خوش اسلوب بنی ہے در و دیوار مطلا ہین سر بسر طلائی ستون ہین تیر سقف شاخ مرجان سے ہین دروازے دیوارون
سے چھت بنی ہے مسندین زرتار جا بجا بچھی ہین بنداری پردے درون پر پڑے ہین کچھ کشادہ کچھ بند ہے ہین کمرے
بہت عمدہ خوبصورت سڈول ایک ایک در اسکا انمول ہے محرابین پیالہ دار بنی ہین چلو مین پڑی ہین جھمکٹ
لٹکے ہین ایک سمت مسہری بہت جگمگاتی ہوئی بچھی ہے اسقدر نور و ضیا ہے دیکھنے والے کو آفتاب کا ظن تجلی
ہوتا ہے پردے پڑے گوہر خوشاب بجاے آویزے کے ٹنکے تھے جواہرات سے سجی ہوئی پر تکلف قالین کا شنل
مخمل زیر مسہری باندازِ زرکشی کی چادر پڑی ہوئی حریر کتان کے پردے مسہری سے لٹکے تھے دیکھا کہ ایک
عورت ساحرہ سیہ فام سیہ چہرہ مہیب بد شکل سر سے پیر تک روغن قیر مین نہائی ہوئی کالی بھوالی کی دادی
عفریت کی مان کالے پہاڑ کی بچہ سر کے بال گز گز لانبے طرح سے بلکھاتی تھی لیکن اسکی تیرگی آگمین ایسی تھی
مشک و زنگ کو منہ چڑھاتی تھی دست بستہ کھڑی ہے اگرچہ اپنے سحر سے کمسن بنی رہتا بالغیت کا دم بھرتی ہے
دوشیزگی کا دعوی ہے لیکن رنگ ڈھیل چہرے کی جھریان رخسارون سے لپٹ کر رہ گئی تھین آنکھون مین حلقے
پڑے ہوئے کاجل لگا تھا جو بہکر ٹھوری تک آگیا تھا محرم کے بجائے جوبن کو چھپانے اگر محرم بند کھلا سینہ بازو ہی
کے لیے قدم مرنیہ گر تازہ دیدہ و اور جھنی جھنی رنگین اور بت تار زنار رشتال کسی جالی تھین شاہزادہ دلیر نے ایک
سخت آواز سے کہا تو کون ہے زن ساحرہ خم ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور کی کنیز ہون ادنی خادمہ ہون شاہزادہ
بات مطلب کی سنکر خیال کرنے لگا کہ پیرا زسالی و پیری کی خواہش نفسانی و لذت جوانی نے ستایا ہے
مجکو یہان لے آئی یہ سوچکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا چمکتی تلوار کو نکالا چین بر جبین ہو کر فرمایا صاف صاف

بیان کر کہ مجھے یہان کون لایا ہے اور تو کون ہے جو صحیح ہو وہ بیان کر تا زن ساحرہ نے کہا کہ مین دیبا اختر ساحر
کی بیٹی ہون سنگ اندام میرا نام ہے میرا باپ اس سرزمین کا حاکم ہے ایک عرصہ دراز گذرا کہ حضور پر عاشق ہوئی
گھر بار چھوڑ اس ویرانہ مین مسکن اختیار کیا آپکی شبہاے ہجران نہین معلوم کسطرح کاٹی ہین کیونکر یہ جان زار
جسم نحیف مین برقرار رہی عزیز و اقارب سب سے آپکی محبت مین منہ موڑا رشتہ قرابت توڑا ہر وقت لبون پر
آہ سرد رہتی ہے رنگ زرد ہو گیا آب و دانہ حرام ہو گیا ہے بیٹھے بیٹھے جگر آتے ہین دل سنسناتا ہے اٹھتی ہون پر کانپتے
ہین جب یہ صدمہ اٹھائے اور خیال ہوا کہ جبتک وصل نہوگا صدمہ جدائی سے یونہی ناامید مر جاؤنگی
اس بات کو پیش نظر کرکے حضور کو یہان اٹھا لائی ہون خطاوار ہون جو چاہے کیجیے لیکن معافی کی خواستگار
ہون گل و بلبل کا ساتھ ہے جہان گل ہے وہان عاشق بھی ہے اگر میری مراد جو ہے اسے پورا کیجیے تو آپکو رویین تن
بنا دون بشرطیکہ آپ مجھے اقرار وصل کرین اور میرا وصل قبول کرین یہ سنکر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے
کہا او غیبانی مکارہ دور ہو میرے سامنے سے ہٹ جا کیون شامت اعمال سوار ہے او قحبہ نابکار شیرون کو یون
اسیر پنجہ بلا کرتی ہے اور بہت سے کلمات سخت و سست کے چین بر جبین ہوا ناک بھون سمیٹی ساحرہ مکارہ نے
ملکر سکر عرض کیا اور کہا اے گل گلزار حسن و خوبی دارد غنچہ نودمیدہ بوستان محبوبی سرو مراد شمشاد آرزو جو مین عرض
کرتی ہون بگوش دل سن لیجیے آپ اگر میری مراد کو پورا کرین اور شربت وصل سے لذت روح بخشین مجھ
ہجرت زدہ کو اس گرداب بلا سے نکالکر ساحل مراد پر پہنچا دین تو مین آپکو بزور سحر رویین تن بنا دون کہ جو آپ کے
جسم پر کوئی حربہ کارگر نہو ہزارون آدمی ایک دم سے وار کرین تو کچھ اثر نہو تن تنہا لاکھون آدمیون کو قتل کیجیے
شاہزادہ نے کہا او قاحبہ قحبہ پیر روبہ خصال مردان دغا و شیران وغا نہ ایسی نہیں کرتے ہین اور اسطرح سے
کسیکو قتل کرتے ہین میرے سامنے سے ہٹ جا اپنا روسیہ مت دکھا ورنہ اس اعمال بد کی سزا یاب ہوگی
جب وہ ساحرہ سنگ اندام ہر طرح سے عاجز ہوئی کوئی افسون تقریر کارگر نہوا زار زار رونے لگی دامن و آستین
کو آنسوون سے تر کرنے لگی اور کہا اے شاہزادے یہ بہتر نہوگا دیکھیے جو کہتی ہون مان جا ابھی کچھ نہین گیا ہے
شاہزادے نے کہا قول مردان جان دارد مرد میدان کہیں زبان سے کہکے بدلتے ہین زن ساحرہ سنگ اندام
جب عاجز آگئی اور سمجھی کہ شاہزادہ کسیطرح نہ مانیگا مجبور ہوکے شاہزادے کو زندانخانے مین قید کیا شہزادہ
سکندر فرخ لقا کو اس صحبت ناجنس سے وہ زندان بہتر معلوم ہوتا تھا کیونکہ وہ زندانخانہ بہت شکستہ اور
ویرانا تھا اسکی منبک حالت اسکی کہنگی پر دلیل تھی جابجا گڑھے سوکھے پرانے درخت چمگادڑون اور بومون
کے بسیرے سنسان سناٹے کا میدان گزندون کا معدن درندون کا مسکن ایسے ہولناک مقام مین شاہزادہ
والاجاہ سکندر فرخ لقا کا وطن ہوا انکو اس کیفیت مین چھوڑیے اور حال لشکر کا ملاحظہ فرمائیے کہ ان بیچارہ
غربت زدون بے شاہ و شہریار پر کیا گذری یہ لشکر اسلام اس روز تو اسی رنج و تعب مین مبتلا رہا رات بھر
گریہ و زاری سے کاٹی افسران فوج روتے روتے تھک گئے تھے حتی کہ رونا بھی نہ آتا تھا جو آنسو نکلتا تھا
کلیجے کے ٹکڑے نوک مژگان سے زمین پر گرتے تھے جب مسافر گم کردہ کاروان شب زندان مغرب مین مقید ہوا اور
شاہ خاور سپاہ بجلوس تمام تر رونق افروز تخت گردون ہوا فوج بے شاہزادہ صبح کو ایک جا ہوئی آپس مین صلاح مشورہ
کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے جو افسران نامی تھے انھون نے کہا کہ تلاش آقائے نامدار مین چلنا ضرور ہے یہان رہکر کیا کرین
محض بیفائدہ ہے بعضون نے کہا کہ اس دریائے قہار سے عبور کیونکر ہو سکیگا سب سردارون نے متفق الرائے

پھر کہا کہ آؤ اس دریا کے کنارے کنارے چلیں اگر خدا چاہیگا اور دیدار آقاے نامدار میسر ہونا ہوگا تو بفضل ایزدی
شاہراہ مقصد تک پہونچیں گے کہیں نہ کہیں پتہ شاہزادے کا معلوم ہو جائیگا یا سراغ رسانی کرینگے ہزار تدبیرین
کرینگے آقاے نامدار سے ملیں گے جب سب کا اتفاق راے ہوا خیمے اکھاڑے گئے باربرداریوں پر لادے
گئے سب سردار مع تمامی لشکر دریا کے کنارے چلے دوسرے روز ایک مقام پر دیکھا کہ قافلہ سوداگرون کا
قیام پذیر ہے بظاہر زیادہ خوشحال ہیں جب نصف شب گذری چند آدمیوں نے شبخون مارا مال و اسباب لوٹنا شروع
کیا سوداگرون نے شور و غل مچایا افسران فوج نے اُن کی مدد کی شبخون مارنے والوں کو گرفتار کیا
ایسے وقت میں کاروان کی مدد کی جبکہ وہ سب فساد دفع ہوا سوداگر رات بھر جاگتے رہے جبکہ کاروان
بے جرس و ناقوس کنارہ افق مشرق سے برآمد ہوا سب افسران تامی نے مع فوج وہاں سے کوچ کیا پانچویں روز ایک
شہر پناہ نظر آئی بہت بلند گنبد خیال اسکی اونچان پر نہیں پہونچ سکتی تھی نہ طائر عقل وہاں تک اڑ سکتا تھا شہر پناہ
کے بہت پھاٹک اور دروازے تھے سب سے بڑا پھاٹک یہ تھا جس طرف یہ لشکر پہونچا تھا افسران فوج بہت خوش
ہوئے خداوند قادر کے سجدہ شکر ادا کیے اس شہر کے اندر داخل ہونے لگے دربانان دروازہ عظیم الشان نے
اس فوج کو روکا لیکن یہ کب رک سکتے تھے تھوڑی دور نہ گئے تھے کہ سارا شہر تھرتھرا گیا ہر چند رعایا برایا نے
دروازے بند کرلیے کہ ایک دم میں یہ آفت ناگہانی کہاں سے آگئی یہ خبر وہاں کے بادشاہ گرگس آدمخوار جادو
کو پہونچی اسنے اسیوقت ایک فوج جرار بڑے جاہ و حشم سے واسطے مقابلہ فوج اسلام کے روانہ کی وزیر خوش تدبیر
نے کہا کہ اول دریافت کیا جائے وہ کون ہیں شاید کوئی قافلہ بازرگان ہو برائے تجارت نکل آیا ہو تو محض بیجا نہ
اُن لوگون کا خون ناحق ہو بادشاہ گرگس نے ایک ہرکارہ برق دم صبا رفتار کو بھیجا کہ جاکر دریافت کرو یہ لوگ کون
ہیں کہاں سے آئے ہیں کدھر جائیں گے طریقہ مذہب انکا کیا ہے اُسکے سردار اعلی کا نام کیا ہے ہرکارہ جون باد صرصر
بسرعت تمام فوج میں آ پہونچا اور آکر افسر فوج سے سارا حال دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارا
شاہزادہ یکایک غائب ہوگیا ہم اُسکی تلاش میں نکلے ہیں ہرکارون نے جو سنا تھا وہ حرف بحرف بادشاہ گرگس
جادو سے مفصل کہا بادشاہ نے یہ سنتے ہی کہا کہ یہ تو قاتل ساحران ہیں فاتح طلسم ہیں انکا چھوڑنا کسی حال میں
بہتر نہیں یہ کہکر فوج کو قتل کا حکم دیدیا اور یہ بھی کہا کہ ہمارے لشکری ان آدمیوں کو کھالیں اور انکا افسر جو ہو اُسکو
میرے واسطے لا دیں کہ اسکو میں کھاؤنگا یہ اطلاع پہونچتے ہی لشکر آدمخواران کو جو لشکر اسلام میں گھس پڑے
اور کھانا شروع کیا مسلمانون نے بھی تلواریں کھینچیں اور ایک شبانہ روز سخت ہنگامہ قیامت برپا رہا ہر ایک
آدمخوار آدمی کو حلواے بیدود سمجھتا تھا چپ چپ کھول کے کھاتے تھے لیکن مسلمان بھی اس داد مردانگی سے
لڑے کہ انکے دانت کھٹے ہوگئے سیکڑون کو قتل کر ڈالا واصل جہنم کرکے مالک دوزخ کے حوالہ کیا انکے دانتوں کی
او جب جب لشکری کے پڑتی تھی سوائے زمین کے تشنہ زمین میسر آتا تھا مسلمان بھی اس بہادری سے اللہ اکبر
کے نعرے کے ساتھ تلوار مارتے تھے کہ ترک فلک چرخ چہارم پر کانپتا تھا بادشاہ گرگس جادو نے چند ہزار مردخوار
اور بھیجے مسلمانون کی ہمتیں ٹوٹ گئیں چھکے چھوٹ گئے لشکر نصف سے بھی کم رہگیا تھا اور جو باقی بچے سب
زخمی تھے نہ لڑ سکتے تھے نہ بھاگ سکتے تھے کہ دفعتاً مردخوارون کا نرغہ ہوا ایک آدمی پر دس دس
مردخوار گر پڑے جانبری کیونکر ہوتی سبھون نے ملکر کھالیا بلکہ خون جو زمین پر گرا تھا اُسکی مٹی تک کھاکر
کھاگئے بارگاہیں اور اسباب لشکر کا سب لوٹ لیا کچھ جلا دیا انپر تو یہ مصیبت پڑی کہ سب جان بحق تسلیم

ہوئے اب کیفیت شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی سنیئے کہ جب شاہزادے کو اس زندان تنگ و تاریک
مین ایک عرصہ گذر گیا اور قید ساحرہ سے رہائی نہوئی زیست سے تنگ آئے بصدق دل درگاہ قاضی الحاجات
مین دست بدعا ہوئے اور گریہ و زاری شروع کی اور کہنے لگے کہ اے دادرس دادگر اے مالک روز محشر اے
توانائی دہ دل ناتوانان حاجت روائی رسان بے یاران اے قادر بے نیاز اے خالق کریم کارساز یا تو مجکو
اس قید غم سے امن دے اِس قید ساحرہ سے رہا کر اور دشمنو پر فتحیاب کر کے سرخرو اپنے ہمنشینون
مین ہون یا اب تو مجکو اپنے پاس بلالے کہ یہ زمین بسبب وسعت کے مجپر بہت تنگ ہے مین اسطرح
اپنا رہنا نہین چاہتا اے خداوند عالم میری فریاد سن یہ دعا کرتے کرتے دفعتاً سو گیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک بزرگوار مرد
پیر سفید محاسن خوبصورت آثار اجلال باری تعالیٰ اُنکے چہرہ نورانی سے ہویدا تھے اور علم معرفت خداوندی
کا اُنکے بشرے سے پیدا کریم اخلق رحیم المزاج گھٹا ماتھے کا کثرت سجود سے سویدائے دل زاہدان مثل
بدر کامل درخشان تھا تشریف فرما ہوئے اور دست شفقت پدری شاہزادے پر پھیر کر کہا کہ اے شاہزادہ
گرامی نژاد اے شہریار پاک نہاد پریشان نہ ہو صبر کر شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ
ہراسان نشود گھبراؤ نہین خدا مددگار ہے وہی بیڑا پار کریگا خدا تمکو سرخرو کریگا دشمن سرنگون ہوگا حاسد
خوار روز یون رہیگا ہر چیز کا ایک وقت ہے کل امر مرہون باوقاتہا کل کاروبار کے ایک وقت ہوتے
ہین وہ حکیم مطلق ہے جب اُسکی رائے مین آتا ہے تب وہ کام کرتا ہے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ اس حکیم برحق
کا کوئی فعل خالی حکمت سے نہین انسان نکتہ کو نہین سمجھ سکتا ہے انسان جلد باز ہو جاتا ہے کہ سب اسیر تنگ
ہو جاوے کان الانسان عجولا اے شاہزادے اب وہ وقت آگیا مین تجھے ایک اسم پاک بتلاتا ہون
خواص اسکا یہ ہے کہ اسکو پڑھکر جدہر چلے جاؤ گے کوئی روک نہ سکے گا کوئی تیر سحر کرنے ہرگز موثر نہوگا
جبتک یہ ورد زبان رہیگا کسی ساحر کا سحر کارگر نہوگا یہ کہکر وہ غائب ہوگئے اور شاہزادہ اُٹھا اسم اعظم پڑھا
اور آگے قدم رکھا ملکہ کو آدمیون نے اطلاع کی ملکہ نے بزور سحر اسکو روکنا چاہا لیکن اسم اعظم کی برکت سے
وہ سب سحر گرد برد ہوا اور وہان سے نکلے آگے بڑھے مکان ملکہ پر خود تشریف لائے ملکہ نے قربانی کہا کہ اے
بیمروت جفا شعار ذرا بھی تجکو ترس نہین آیا شاہزادے نے کہا اے ملکہ جسقدر مین تجکو دل سے پیار کرتا ہون
دوسرا ایسا نہین کر سکتا یہ کہکر ملکہ سے کہا آگے آؤ ملکہ سمجھی کہ شاہزادہ مجھے ڈر گیا ملکہ شاہزادے کے آگے
آئی شاہزادے نے بسم اللہ کہکے ایک ہاتھ مارا سر مثل خیار تر کے دھڑ سے جدا ہو کر زمین بوس درگاہ
بدبختی ہوا اور جسقدر کہ وہان تھے سب ساحرو نکو فی النار کیا اس خطہ کو ساحرون سے پاک کیا اُس
روز شاہزادے نے وہین قیام فرمایا کہ جبکہ ساحر فلک اپنے معبد سے نکلکر کرسی نشین فلک ہوا شاہزادے
نے تلاش لشکر کا خیال کیا کہ ذکر اسکا آئندہ ہوگا

## اب کیفیت نرگس آدمخوار جادو کی لکھی جاتی ہے

وہ یہ ہے کہ اسنے مذبح لالہ رنگ سلطان طلسم رنگین فلک کو اس بات کی خبر کی کہ مسلمان بارادہ فتح طلسم
یہان پہونچے ہین مین نے اُنکے لشکر کو طعمہ اپنی فوج گرسنہ کا کرادیا مگر اُس شخص کا جسپر فتح ہونا طلسم کا منحصر
ہے پتہ نہین معلوم ہوتا ہے اُسکی فوج کے آدمی بیان کرتے تھے کہ جسوقت ہم شاہزادے کے ساتھ سرحد

طلسم رنگین فلک پر آئے شاہزادہ دریائے خون کا تماشا کر رہا تھا کہ کسی ساحر کے پنجے نے اُٹھا لیا اور سیمرغ کو گولی
لگنے سے غائب ہو گیا مذبوح لالہ رنگ نے یہ خبر سنتے ہی ساحروں کو بلا کر کہا کہ دیکھو مسلمان بغرض فتح
طلسم رنگین فلک آئے ہیں طلسم کشا غائب ہوا اُسکو تلاش کرو یہ بڑے غضب کی بات ہے کہ مسلمان
لوگ یہاں تک آ جاویں اور اسکی فتح کا ارادہ کریں مذبوح لالہ رنگ یہ گفتگو کر رہا تھا کہ دیوار شق ہوئی
اور اسمیں سے ایک پتلہ فولادی کا نکلا اُسنے کہا کہ حضور عالی سنگ اندام ساحرہ قتل ہوئی اُسے ایک مسلمان نے
قتل کر ڈالا وہ اس مسلمان کو سرحد طلسم سے اُٹھا لائی تھی اُس سے ملاقات کرنا چاہتی تھی اُس مسلمان نے
نے انکار کیا کہ یہ میں برا فعل نہ کرونگا سنگ اندام نے اُسے قید کیا تھا وہ شخص چند دنوں کے بعد قید خانے
سے نکل آیا اور اُسے قتل کر ڈالا مذبوح لالہ رنگ نے کہا کہ وہی طلسم کشا ہے اُسیوقت چند ساحروں کو
طلب کیا اور طرف مکان سنگ اندام ساحرہ کے روانہ کیا کہ جلد ذکر وقت پہونچ کر شاہزادہ سکندر فرخ لقا
کو وہاں سے بہ تلاش لشکر چلا آگے ایک مکان انکو دکھائی دیا بہت بلند ایوان رفیع قدرش وسیع شہزادے
نے قدم آگے رکھا جب قریب آیا دیکھا کہ مکان بہت بلند ہے ہر ایک برج مکان سقف فلک سے گذرا ہوا مطلا
منقش ہزاروں اسکے دروازے ہیں لیکن کوئی نہ پاسبان ہے نہ دربان کا نشان ہے یہ شاہزادے عالیجاہ
بلا خوف و خطر اس مکان کے اندر چلے گئے جیسے ہی ساتھ دروازے اُس مکان کے ٹوٹ گئے کہ ایک بہت
سخت مہیب دہشت ناک آواز آئی گویا ہزاروں توپیں ایکدم سے چھوٹ گئیں یا صدمۂ آواز صور اسرافیل
سے پہاڑ پھٹ گئے شاہزادہ چار طرف دیکھنے لگا کوئی شے نہ دکھائی دیا یہ بلا تامل اسم اعظم بر زبان
آگے بڑھے دیکھا کہ اس مکان کے اندر بہت سے مکانات بنے ہیں ایک طرف ایک باغ مختصر ہے لیکن بہت
زینت کے ساتھ بنا ہے گلہائے رنگا رنگ کی کیاریاں خوشنما دل کی بہلانے والی حد ہی کی بوٹوں کی نرالی بہار تھی برابر
ایک سرے سے دوسرے سرے تک میوہ دار درخت لگے ہوئے پختہ و خام اثمار سے لدے ہوئے بلبلوں کی دلکش
آوازیں کو کلا کا دم ستانے کا عالم پپیہے کا شور فاختہ کی حق سرہ کی پکار مور کا رقص چکوروں کا آئینیں بجث
کرنا چاندنی کی طرف دوڑنا فرش زمرد میں باغ میں بچھا ہوا نہریں کیاریوں میں جاری ہر روش چمن آب جو
سے سیراب ہر درخت سرسبز و شاداب موسم خزاں کا نام نہیں بہار دل سے اس باغیچہ پر قربان تھی وسط
باغ میں ایک چھوٹا سا بنگلہ راحت کے لیے بنا ہوا طلائی ستون نقرئی کی بندش منقش تراشیدہ کی ہمواری
تار نگاہ مشتاق کی گرفتہ لگی ہوئی محراب جنگلے میں بہت خوشنما جلیں بنی ہوئیں خوشہ انگور لگے ہوئے چڑیوں
نے دھوکھا کھایا معشوقوں کو اصلی ہونے کا گمان تھا اُس نقاش کے ہاتھ چومنے والے نے جسنے
ایسی گلکاری کی تھی اس بنگلے کے محاذی ایک چھوٹا سا حوض بنا تھا دو قد آدم گہرا تھا آب زلال بھرا
ہوا چشمۂ حیات کو اسپر رشک تھا درمیان حوض میں ایک ہزار یکا فوارہ لگا ہوا چاروں کونوں پر چار
کرسیاں پڑی ہوئیں اور اُنپر بادل اُٹھا ہوا کالے سنگھا چڑھے ہوئے کرسی پر بیٹھنے سے اُسکا اور
لطف زیادہ ہوتا تھا یہ گمان ہوتا تھا کہ یہ ابر برسا جاتا ہے باریک بوندیوں سے ترشح ہوتا عجیب کیفیت
تھی ساون کی گھٹا کا لطف دکھاتا تھا مقابل حوض کے ایک چبوترہ بنا ہوا سنگ مرمر کا یہ چبوترہ تھا بہت
اچھی اچھی جلیں بنی تھیں شنجرف کی تحریر تھی اودی سرخ و زرد و سبز کبود گلکاری تھی یہ چبوترہ اپنے
حسن میں غضب کا بنا تھا اور کچھ آلات ورزش یہاں چبوترے پر رکھے ہوئے تھے چبوترے کے نیچے اکھاڑہ

لکھا ہو شاہزادے نے کہا معلوم ہوتا ہو کہ یہ مکان کسی پہلوان بے نظیر کا ہو کہ اُسنے اسطرح سے سجا ہو
اتنے میں کہ رستم سپہر دوار ورزش کرنے کے لیے پردۂ مغرب میں گیا اور شاہزادہ نیل مع تمامی لشکر سیارگان
اورنگ آرائے بزم خلوت ہوا شاہزادے نے ایک محفوظ مقام اُس مکان کا تجویز کرکے آرام کی ٹھہرائی یکبارگی
ہزار دن موم بتیاں فانوسوں میں روشن ہو گئیں بڑے بڑے جھاڑ ہانڈیاں مردنگ روشن ہوئے رات
بمقابلہ دن تھی کیسی رات ہونے کا گمان ہوتا تھا کہ لیلائے لیل نے اپنی جعد کو دراز کیا تا کمر پڑی کہ مسند زرتار
بچھی ہوئی گاؤ تکیہ آرام کیے رکھے ہوئے اگالدان چنگیر دان حسندان مسند کے روبرو رکھا ہوا شاہزادہ متحیر
تھا کہ یہ کیا معاملہ ہو کوئی تازہ طلسم ہو ایسا نہ ہو کہ دھوکے گرفتار ہو جاؤں لیکن دل کو قوی کیا اور
اسم اعظم زبان دل سے پڑھنا شروع کیا کہ یکایک لکا ایک آئے گھٹا ٹوپ تاریکی چھا گئی پھر تو فتح ہونے لگا دل
ابر سے ایک ماہ سیما مہ پارہ نمونہ قیامت محشر فریب کم عمر ہر صفت سے سجی ہوئی اتری اور اسکے ساتھ میں
کئی خواصیں مہ جبین پری نژاد کہ حسن خداداد انکا آتش فشان تھا اس آفت کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسند پر لاکر
بٹھایا محفل سرود جانفزا کی گانا ہونے لگا اللہ ری وہ آواز رنج کش جسکو سنتے ہی بے اختیار مرغ سنبل کی صورت
تڑپنے تھے شاہزادہ عالیقدر اسکندر فرخ لقا ایک حجرے سے بیٹھے بیٹھے دیکھ رہے تھے اپنی دانست میں بالکل
زندہ پوش تھے کوئی ان تک نہیں پہونچا تھا کہ ایک خواص واسطے ضرورت خاص کے ادھر سے نکلی اسکی نگاہ اُس
حجرے کے اندر کی سمت پر پڑی دیکھا کہ ایک آفتاب اسکے اندر جلوہ گر ہو روشنی پھیلی ہو جب اسنے خوب
جھانک کر دیکھا معلوم ہوا کہ ایک اجنبی شخص بیٹھا ہو نور و وحشت اسکے چہرے سے برس رہی ہو مسافرت
اسکی صورت سے ٹپک رہی ہو یہ جلدی اُسنے پاؤں پھری ملکہ سے کہا کہ او شاہزادی ایک نیا گل شگفتہ ہو جسکو
سونگھو گی تو مست ہو جاؤ گی دامن میں لے آج تک ایسا گل شگفتہ نہیں کہا ہو ملکہ نے کہا توڑ لا کنیز بولی کہ حضور عالی
وہ اس قابل نہیں کہ شاخ گلبن سے پھول علحدہ کیا جائے تا قیامت گلبن اپنی گریبان رنگا ہوتا ہو کہ خود ہی
قدم رنجہ فرما کر دیکھ لیجیے دور نہیں ہو نزدیک ہماری روش میں ہو شاہزادی بہزار نزاکت مسند سے اٹھی اور
اس طرف چلی جس طرف وہ کنیز چلی جب حجرے کے قریب پہنچی ملکہ سے کہا دیکھیے اس حجرے میں تازہ پھول کھلا ہو
شاہزادہ یہ باتیں سن رہا تھا اسم اعظم کا ورد کیا وہ نام پاک پڑھنے لگا ملکہ نے جیسے ہی قدم حجرے کے اندر رکھا
رکھنے کے ساتھ ہی بیہوش ہوئی کمر سے گری سرکا آغوش شاہزادہ میں پہونچا شہزادے نے فوراً شاہزادی
کو اٹھا لیا اور اسے پلنگ پر لٹا کے آہستہ آہستہ دامن سے ہوا دینے لگا اور عرق چہرے کا دامن قبا سے
پونچھا اپنے اسم اعظم کے دموں سے لخلخے اور بید مشک سے زیادہ کام لیا اور کنیزیں گرد و پیش استادہ حیرت
سے ہاں کچھ منھ سے نکال نہ سکتی تھیں چند ساعت میں ملکہ کو ہوش آیا دیکھا کہ پلنگ پر لیٹی ہوں ایک فتنۂ عالم
جو ابھی مجکو اس بلا سے بے درمان میں ڈال چکا ہو سرہانے بیٹھا ہوا مصروف تیمارداری ہے بدل و جان
غمگساری کر رہا ہو شاہزادی نے آنکھیں نیچی کرلیں مارے شرم کے کچھ منہ سے نہ نکال سکی خواصوں نے
پلنگ سے اٹھایا مسند تک لائیں شاہزادہ اسکندر فرخ لقا اسی حجرے میں بیٹھے رہے ملکہ کو اب تاب کہاں
دل ہر کا سیر بھاگا جاتا تھا اور کلیجہ منہ کو چلا آتا ہو بیقراری سے آثار عشق ظاہر ان خمار آلودہ آنکھوں سے مہر و محبت
والفت پایا جاتا تھا اسکی خشکی لب اور لرزے ہوئے رنگ چہرے سے ثابت ہوتا تھا کہ تیر محبت کا لگ چکا ہو زخم خوردہ
ہو گئی ہیں خواص کو اشارہ کیا وہ کنیز دوڑتی ہوئی حجرے میں آئی اور شاہزادہ سے کہا کہ حضور کو یاد کیا ہے ملکہ عالم بلاتی ہیں ابھی تشریف لے چلیے

شاہزادہ بلا خوف و باک اسم اعظم پڑھتا ہوا ملکہ کیطرف چلا جیسے ہی شاہزادے نے قدم رکھا شاہزادی بے توقف
اٹھ کھڑی ہوئی اور مسند خالی کر دی شاہزادے کو اس مسند پر بٹھایا آپ مقابل مسند بیٹھ گئی شاہزادے
نے جو نظر ملکہ پر ڈالی گلشن حسن کا ایک تازہ شگفتہ پھول پایا سیاہ بال گھونگھر والے زلفین مانگ نکالے سیندور بھرا ہوا
گویا دشنہ خونخوار کھنچا ہوا راہ ظلمات تنگ و تاریک خضر کو راہ چلنا دشوار تھا چوٹی کمر تک پڑی ہوئی سرخ موباف اُسکا
گویا سرخ سانپ کالے کو نگل کے بیٹھ رہا ہے بیاض گردن صاف چشمۂ حیات تھی صبح صادق سے بے شبہ
کافوری تھی اُس تن نازک پر سینہ کا ابھار کہین ابھری ہوئین بند محرم تنگ سے چھاتیان نکلنے کو آمادہ تھین شکم صاف
تختۂ قاقم نظر آتا تھا کلائی نازک مین سیاہ چوڑیان گویا گرد شاخ صندلین سانپ حلقہ کیے تھے پور پور پہ چھپے
دزد حنا چلو کے چرانے کی گھات مین جو قطرہ چہرے سے ٹپکتا تھا قطرۂ آب حیات تھا مانی و بہزاد نے ایسی
تصویر خواب مین بھی نہ دیکھی ہوگی اگر دیکھتے تو یہ طاقت تھی کہ وہ تصویر بنا سکتے اگر بنا سکتے تو وہ ناز و کرشمہ کہان
پاتے کنیز باتمیز منہ چڑھی بولی کہ اے صاحب یہ خاموشی کب تک رہیگی کیا رات کہین اور دو دنی ہو جائیگی
ملکہ نے ایک آہ سرد کھینچکر دونون ہاتھون سے کلیجے کو تھام کر کہا کہ آپ اپنے نام و نشان سے واقف کیجیے کہان سے
تشریف لائے ہین اور کہان تشریف لیجائیے گا شاہزادے نے کہا میرا نام اسکندر فرخ لقا ہے فاتح طلسم
رنگین فلک کو آیا ہون جسطرح ہوسکے گا اسکو فتح کرونگا اور باقی کیفیت لشکر کے گم ہونے کی اور اپنا گم ہو جانا اور
حسب و نسب سب بتا دیا اور ملکہ سے استفسار حال کیا کہ آپ بھی تکلیف فرما کے اپنی سرگذشت ارشاد کرین ملکہ نے
کہا سنیے میری کیفیت یہ ہے لیکن مین چاہتی ہون ع بیتہ خانہ بدوشون سے نہ پوچھو آشیانے کا شاہزادے
نے کہا یہ مثل مجھ پر واقعی صادق ہے آپکے یہ مصداق نہین اگر آپ نے کسی اور سے نہین کہا ہو تو بھی قبل از مرگ
واویلا محض بیجا جو بات ہے شاہزادی کچھ کھسیانی ہوئی شاہزادے نے کہا کھسیانی مت ہو یہ شرم کھانیکی بات
نہین ہوا اپنی اپنی سمجھ ہے ہان فرمائیے ملکہ عرق عرق ہوگئی طبیعت کو درست کرکے کہا کہ اے شاہزادۂ والا جاہ
نزہت بہار یہان ایک مقام ہے وہان کا بادشاہ قتیل گل پیرہن جادو میرا باپ ہے سنبل دراز
جادو میرا نام ہے ایک روز مین اپنے باپ کی خدمت مین بیٹھی تھی وہ علم نجوم و رمل سے خوب واقف
ہین بیٹھے بیٹھے رمل و نجوم دیکھنے لگے درباب طلسمات دیکھا معلوم ہوا کہ ایک شخص طلسم رنگین فلک
کو فتح کریگا اور اسیوقت ایک تصویر بھی میرے کہنے کے بموجب بہت عمدہ کھینچی اور کہا اے سنبل دراز جادو
یہ تصویر اس شاہزادۂ فاتح طلسم رنگین فلک کی ہے مین نے وہ تصویر اپنے پاس رکھ لی لیکن وہ تصویر
دیکھنے سے میرا دل گھبرانے لگا ان نشیلی آنکھون سے جو تیر مژگان نکلے براہ راست میرے کلیجے سے پار ہو گئے
سنان الفت دلمین جا کر دو سار ہو گئی آج قضا و قدر نے نقل سے اصل کر دکھایا قسمت کا لکھا پیش آیا یہ باغ جو آپنے دیکھا ہے میرا بھائی
الک ہزار نے بنوایا ہے آہن ورزش کرتا ہے طلسمات مین ایک مشہور پہلوان شمار کیا جاتا ہے روزانہ یہان وہ ورزش کرنے آتا ہے
صبح کو وہ آئیگا اس سے مقابلہ کرو خدا اگر اسپر فتح دیگا وہ تمھارا ساتھ طلسمات کی فتح مین دیگا مین مجبور
اس سے روز دعا مانگتی تھی کہ جلدی سے شبہائے ہجران آخر ہون اے شاہزادے مین اپنی زیست
سے عاجز آگئی اگر چندے دیدار نہ میسر ہوتا تو ضرور تھا کہ آپ مجھکو زندہ نہ پاتے خیر خداوند سامری کی مہربانی
ہے جو اسنے ملاقات کرائی شاہزادے نے جیسے ہی خداوند سامری کا نام سنا غصہ مین ہوا
اور کہا کہ اے ملکہ بہت برا مین نے تمھارا خیال کیا جو یہ سنا کہ اگر کوئی دوسرا یہ نام میرے سامنے لیتا تو بلا تامل قتل

اگر تمکو زندہ نہ چھوڑتا ملکہ نے وقت سے سہم کر بولی خطا معاف مجھ جو کہو اسمین خادمہ ہون جو کچھ گئے وہ کر دنگی کشور لیا
تمھارا قبضہ ہی جو چاہت سو کہو تو یہ حضرت عشق ایسے نہین جو اپنا نہ کر کے رکھین اچھا شاہزادے
آپ فرمائین کہ کیا کہون شاہزادے نے اپنی تقریر فصیح و بیان بلیغ سے اسلام کی خوبیان اور رنگی
عوبیان بیان کین اور کہا دیکھو تم اہالیان طلسم کا کچھ زور ہم لوگون سے نہین چلتا یہ برکت ہمارے خدا
نام کی ہی ہرین تنہا طلسم رنگین فلک کو جا سکتا ہون ملکہ سنبل دراز جادو نے کہا بلاشک سچ ہی
ہو شاہزادے نے کہا اے ملکہ اگر یہ تمھارا دل ہو تو جو مین کہون وہ کرو اسوقت بخوشی خود اور اگر خدا نے
مجھکو فتحیاب کیا تو تمکو زبردستی مسلمان کرونگا شاہزادی سنبل دراز جادو نے کہا کہ اے شاہزادے
اگر سر طلب کرو حاضر ہی ع ایدوست اگر جان طلبی جان بتو بخشم ؛ از جان چہ عزیز است بگو آن بتو بخشم ؛
شاہزادے نے جب دیکھا کہ یہ ہر صورت سے راضی ہی تب شاہزادے نے اسکو مع کنیزان پر صفا مسلمان
کیا دل سے تصدیق اسلام کی ملکہ سنبل دراز جادو نے کہا اے شاہزادے صبح کو میرا بھائی یہان ورود
کو آئیگا تمکو دیکھے عجب نہین کہ کشتی لڑے اسکو کسی حکمت سے مسلمان کر لو وہ تمھارا ساتھ دیگا
اس طلسم مین وہ اکیلا پہلوان ہی اور اسکا نام پیل صمصام جادو ہی شاہزادے نے کہا خدا نے
چاہا تو اسکو بھی مسلمان کرونگا جب سب ذکر مذکور ہو چکے اور شاہزادے کو قدرے امید فتحیابی کی ہوئی
شاہزادی نے در پردہ کچھ باتین چھیڑین خلوت تو تھی ہی شاہزادے نے کہا اے ملکہ سنبل دراز یہ ہمارا
قاعدہ نہین کہ اس طرح بے اختیار ہو کر ہر ایک عورت سے آزادانہ حالت مین وصل کرین تا وقتیکہ
کامل حق اسپر اپنا ثابت ہو اور صحیح ملکہ خوجادو نے ملکہ نے اور کچھ باتین چھیڑین شاہزادے نے
بعد فتح طلسم عجائبات و غرائبات روبروے امیر صاحبقران ثانی عقد ہونے کا اقبال کیا اور وعدہ کیا کہ
سنبل دراز یہ ممکن نہین جو تیرا خیال ہی مسلمانون مین یہ قاعدہ نہین اور ابھی بھی سادی محبت جاتی کہ
تم ہی نہین بلکہ مین بھی عاشق ہون یہ باتین حد اختتام کو نہ پہونچی تھین کہ محل جلسہ عشاق تفرقہ انداز
محبان و معشوقان پیرچہ پیر چرخ مشرق سے سر نکالکر پردہ دری طلائق مین مصروف ہوا شاہزادہ مسند سے
اٹھا اور وضو کیا اور نماز ادا کی ملکہ سنبل دراز جادو اور کنیزونکو سب قواعد و ارکان نماز سکھائے بعد ازان
سنبل دراز مع کنیزان محلات شاہی مین چلی گئین اتنے مین دیکھا کہ پیل صمصام جادو تخت روان پر سوار
معلق چلا آتا ہی شاہزادہ سنبھل کر کمرے مین جا بیٹھا کہ پیل صمصام جادو کا تخت اترا کھڑی اتاری اور
اکھاڑے کی طرف چلا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک عفریت ہی اگر یہ جادو ہے تو دیو سفید کی آنکھ نکالے اسفندیار
کا پنجہ پھیرے زور آزمائی کو ایک کھیل جانتا ہی شجاعت شہامت کے علامات اسکے چہرے سے خود بخود پیدا
ہوتے ہین تم تھوڑا سا اکھاڑے مین اپنے خداوند کا نام لیکر وا ہوا کہ اسکی نظر کمرے کیطرف جا پہونچی دیکھا کہ ایک
حسین مہ عذار جوان کچھ آثار ملال سفر کے اسکے چہرے سے پیدا ہوتے ہین کچھ متحیر سا ہی اسنے اکھاڑے
سے آواز دی کہ اے جوان تو کون ہی جلدی حال کہہ ایسا نہو کہ سفت سحر مین گرفتار ہو شہزادہ بکمال خندہ پیشانی
مین آئی اور کہا کہ مین شاہزادہ اسکندر شمرخ لقا فاتح طلسم رنگین فلک دقاقل ساحران روبہ خصال
ہون پیل صمصام جادو نام سنتے ہی مثل بید کے کانپ گیا اور کہا یہی فاتح طلسم شاہزادہ کمرے سے
نکلکر باہر آیا پیل صمصام جادو نے بزور سحر سانپ بچھو برسائے اسنے اسم اعظم کو ورد زبان کیا سانپ

بچھو سب جلکر خاک ہو جاتے تھے تب صمصام جادو نے آگ برسائی وہ بھی برکت اسم پاک موقوف ہوئی تب لاشٹ
بزور سحر تلوار دو دکھا کا حملہ کیا کئی ہزار تلوارین ایکدم سے شاہزادے پر ٹوٹ پڑین برکت اسم اعظم سب رد ہوئین
شاہزادے نے کہا اے ملعون صمصام جادو اگر تمام طلسم کے ساحر جمع ہون انشاءاللہ تعالی ایک بھی مجھپر غالب
نہو گا ناحق محنت کرکے پریشان ہوتا ہے ملعون صمصام نے کشتی کا ارادہ کیا شاہزادہ بھی بسم اللہ کہکے
اکھاڑے مین اترا کا زور زوری ہونے لگی کبھی وہ انکو اکھاڑے سے باہر کرتا اور کبھی یہ اسکو اکھاڑے باہر
لیجاتے ہین اس کشمکش مین تمام زمین دھنس گئی بڑے بڑے غار پڑ گئے ملعون صمصام جادو دلمین کہتا تھا
کہ آج ایک شخص دکھائی دیا ہے طلسم بھر مین کسیکو نہین جانتا تھا لیکن فاتح طلسم بہت طاقتور ہے ملعون صمصام جادو
نے کہا کہ اب آپ بھی ذرا دم لے لین اور مین بھی دم راست کرلون تب پھر زور ہو شاہزادہ سمجھ گیا تھا کہ بہت محنت کی ہے اسکا دم
اکھڑ گیا عاجز ہو گیا ہے شاہزادے نے کہا اے صمصام جادو مین تمکو بہت بڑا پہلوان جانتا تھا لیکن کچھ بھی نہین تھوڑی سی
کا زور زوری مین تیرا دل گھبرا گیا خیر دم راست کر لے انکو تو اس حال مین چھوڑیے کہ انکا ذکر مناسب وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت سنبل دراز جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ وہ اپنے محلات مین کئی دن بھر پریشان رہی کسی صورت سے اسے آرام نہ تھا دل پہلو مین گھبراتا تھا منتظر تھی
کہ شام جلد ہو مین چلون لیکن انتظاری کے دن رات بڑے ہوتے ہین کاٹے نہین کٹتے وصل کے ایام بالکل
معلوم نہین ہوتے اور یہ بھی خیال تھا کہ صمصام جادو گیا ہے نہین معلوم کیا حالت ہوئی ہے لیکن یہ سبب
قوی تھا فوراً رخصت ہوئی اور داخل باغ ہوئی دیکھا کہ صمصام سے جنگ ہو رہی ہے کہ شاہزادے کی نظر
سنبل دراز جادو پر پڑی صمصام جادو نے کہا کہ اے سنبل دراز جادو آج یہ شخص ظاہر اتنی مدت مین
نہین معلوم کہ کہانچا بنا ہوا ہے اور ایک دفعہ بہت زور سے لگر اکھاڑتا جاتا ہے لیکن صمصام سے لگر شاہزادہ
کا نہ اکھڑا کہ شاہزادے نے بسم اللہ کہکے اسم اعظم زبان پر کر کے فکر صمصام جادو کا اکھاڑ معلق زمین کے
سنبل دراز کے سامنے زمین پر گرا دیا اور کہا کہ صدق دل سے اسلام لا اور کلمہ پڑھ ورنہ مفر اب نہین
بہتر یہی ہے صمصام جادو نے صدق دل سے کلمہ اسلام پڑھا خادم سلیمان بنگیا اب شادیانہ خوشی کا دل ہی
دل مین سنبل دراز جادو بجاتی تھی اور کہتی تھی کہ زہے نصیب ایسا شخص میری زوجیت مین ہے اور ایسا
شاہزادہ میرا مالک کیا جائیگا دعوت کا سامان ہو اور روز شاہزادے کو دعوت مین گذرے غرض سنبل دراز
نے خوب جشن کیے خوب ہی جی بھر کے نظارہ یار کیا ہر وقت بلا خوف و خطر شاہزادے کے ہم پہلو رہا کی تیسرے روز
شاہزادہ اسکندر نے رخصت کا سامان کیا اور صمصام جادو سے فکر رخصت چاہی صمصام جادو نے کہا
کہ مین ضرور ہمراہ چلونگا انشاءاللہ بہت جلد طلسم فتح ہوگا شاہزادی سنبل دراز نے کہا کہ مین امید کرتی ہون
کہ مین بھی اس سفر مین چلون شاہزادے نے منع کیا صمصام جادو اپنے باپ کے توشہ خانہ مین گیا
اور وہان سے ایک خیمہ ہزار چوب اور کچھ ہتھیار اور ایک چادر لایا اور شاہزادے سے کہا کہ یہ سب اشیاء
طلسمی ہین خاص خداوند سامری کے ہین اسکے بڑے خواص ہین خیمہ ہزار چوب جو دیکھنے مین بالکل کچھ نہین
لیکن لاکھون آدمی اسمین آجاتا ہے کوسون تک پھیل جاتا ہے اور یہ ہتھیار سلیمانی زیب بدن کیجیے ساحر
اسکی صورت سے بھاگتے ہین اور یہ چادر بھی اس خداوند سامری کی ہے لاکھون ساحر قید کر لیجیے یہ چادر گنہ دول

دیکھیے سب کے سروں پر یہ چادر ہو پھیلی گی کسی ساحر کی یہ مجال نہو گی جو اسکے نیچے سے نکل جائے اسکے نیچے
سحر بھی نہیں کرسکتا سنبل دراز جادو یہ محبت اپنے بھائی کی دیکھ کے بہت خوش ہوئی صمصام جادو نے
بھی یہ معلوم کرلیا تھا کہ مجھسے پہلے میری بہن اسیطرح سے مع خواصوں کے مسلمان ہو گئی ہے پانچویں روز شاہزادہ
اسکندر فرخ لقا مع صمصام جادو کے آگے چلے یہ دو شخص چلے جاتے تھے دریافت راستے کی کوئی ضرورت
نہیں تھی کہ صمصام سب جانتا تھا دوسرے روز ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ آگ کا دریا ہے تمام آگ بھری ہے شعلے
آسمان تک جاتے ہیں دریا کے اس ساحل پر ایک قلعہ بہت آہنی اور سنگین بنا ہے صمصام نے اسکا نام قلعہ
قیغاریہ بتایا اور کہا اسکا افسر طیغال جادو نام ہے خیمہ و مردانگی میں فرد مرد میدان نبرد ہے صمصام جادو
نے وہ خیمہ عالی استادہ کیا خود بخود تمام زمین کھیل تمام خرگاہیں تمام بارگاہیں جدا جدا لگے دو منزلہ سہ منزلہ بنے ہوئے
سب سامان پرتکلف اسمیں موجود شاہزادہ اپنی بارگاہ میں آیا صمصام بھی اسی میں آرام گزیں ہوا بلا
اندیشہ و تامل رات گذری جب سیاہ دل میل آرام گزین شاہخانہ ہوا اور ترک فلک تیغ اجلال بکف میدان
نبرد میں آباد کیا کہ ساحر آرہا ہے صمصام نے کہا دیکھیے ایک ساحر آتا ہے کہ وہ آگے آتے معلوم ہوا اور یہ کہا کہ مجھے طیغال
جادو افسر نے بھیجا ہے اور دریافت کیا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں جاؤگے شاہزادے نے کہا کہ ہم لشکر
صاحبقران سے واسطے فتح طلسم رنگین فلک کے آئے ہیں وہ ساحر اسیوقت واپس گیا اور جاکر طیغال
جادو سے کہا طیغال نے بھی جنگ بجا دیا دیکھتے کیا ہیں کہ آگ کا دریا چڑھا چلا آتا ہے تمام خیمے کے اندر ہوا
چلا گیا شاہزادہ نے اسم اعظم ورد زبان کیا وہ دریا اسوقت موقوف ہو گیا صاف میدان نظر آنے لگا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دیکھا لشکر ساحران ہزار در ہزار بہے چلے آگ کے بیچ میں چلے آتے ہیں گویا صاحب
دوزخ ہیں کہ جا بجا نعوذ اسکے آگ بیچ میں وہ ہیں مقابل آکر صف آرائی کی ادھر سے شاہزادہ مع اپنے
ساتھ صمصام جادو کے میدان میں آیا طیغال جادو نے ساحروں سے کہا کہ حریف کی طرف سے فقط
دو آدمی ہیں اور کوئی بھی نہیں طیغال جادو نے کہا ایک ساحر جادو سے اور جلد انکو گرفتار کرلا سنگین
جادو آیا اور سحر کا کارخانہ پھیلایا صمصام جادو نے وہ چادر لیکر اسپر پھینکی کہ وہ اسکے نیچے دب گیا
جب وہ ناکامیاب ہوا تب حکم طیغال جادو کے اور چند ساحر آئے اسیطرح سے بہت سے آئے
لیکن چادر کے وزن سے کسی نے رہائی نہ پائی صمصام جادو نے شاہزادے سے کہا کہ یہ کارخانہ سحر ہے
یونہی برسوں لڑائی رہیگی اور ساحر کٹتے جائینگے چلیے قلب دشمن پر حملہ کریں شاہزادے نے کہا بہتر ہے چلیے
دونوں صاحب سامنے ہنوز شمشیر بکف ہو کر چلے اسم اعظم پڑھکر صمصام پر دم کیا اور ایکدم سے اللہ اکبر
کا نعرہ مارتے ہوئے فوج دشمن پر حملہ آور ہوئے دیر تک خوب لڑائی ہوئی کشتوں کے پشتے لگ گئے تو وہ
انبار ہوگئے ساحروں کو جان بچانا مشکل ہوئی طیغال جادو بار بار بیتابانہ سحر کرتا تھا لیکن ببرکت اسم پاک کے
دونوں کا رویان بھی میلا تھوتا چار گھنٹے کامل تیغ زنی رہی کہ ہزاروں کافر واصل جہنم ہوگئے اور ہزاروں
زخمی ہوگئے میدان کارزار صاف نظر آنے لگا ساحروں سے جنگل پٹ گیا لاشوں سے دشت اٹ گیا
طیغال جادو کو صمصام جادو نے گرفتار کیا جب سردار مقید ہو گیا لشکریوں نے اطاعت قبول کی سب
رو بجے تھے مع طیغال جادو کے مسلمان کیا کلمہ پڑھایا وہ سب صدق دل سے پکے مسلمان ہوئے جبکہ مہر
چرخ حجلہ مغرب میں روپوش ہوا اور سرہنگ شب مع تمامی لشکر دوج از وز میدان نبرد ہوا کیفیت

اسکے ہاتھ رہا مات بھر خوب جشن رہے یا توشب اول مین فقط دو ہی آدمی اسکے برسبب خیمے مین آرام پذیر
تھے یا آج مہ خیمہ مسلمانون سے بھرا ہوا دکھائی دیتا تھا طیفال جادو نے افسری لشکر کی سرکار شاہزادے سے
پائی خلعت عطا ہوئے طیفال جادو خرم و خندان خیمہ مین آرام پذیر ہوا لشکر اسلام سب بستر خواب پر آرام
کرتے تھے کہ سپیدہ دم افق مشرق سے طالع ہوا اپنے بسترون سے اٹھ خیمہ کھڑا کیا آگے بڑھنے کی ٹھہری
جو دیا ہے آتش دیکھا تھا محض ایک صاف جگہ نظر آتی تھی نہ آتش تھی نہ دھوان تھا سحر کا کرشمہ تھا شاہزادہ
قلعہ قیفاریہ مین آیا طیفال نے دعوت کی ایک روز یہان دعوت مین گذرا طیفال کے زن و فرزند عزیز
اقارب سب مسلمان ہوئے بچے کھر گوبئے ارکان اسلام اکثر شاہزادے نے بتائے دوسرے روز وہاں سے
آگے بڑھے کہ ذکر انکا وقت پر آویگا اب در کیفیت ملاحظہ ہو جب یہان لڑائی یون ہوئی اور سب مسلمان ہوگئے
ایک ساحر قلعہ قیفاریہ کا دربان بھاگ کر منیوچ لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم کے پاس گیا اور سب حال بیان
کیا اور کہا کہ قلعہ قیفاریہ کا افسر دشمنون سے جب عاجز ہوگیا مجبوری مسلمان ہوگیا کل وہ قلعہ سنجریہ پر آ جاوے گا
منیوچ لالہ رنگ جادو نے کسکس جادو کو طلب کیا اور کہا کہ ملکہ تو بہار سفید پوش جادو کو اطلاع دو کہ فورا
مع فوج بیشمار مقابلہ حریف پر جاے کسکس جادو نے ملکہ تو بہار جادو کے پاس ہو کر سب حال سنایا اسنے اپنی قیمت
ارادہ نہضت کیا اور فوج ساحران لاکھ در لاکھ مکاروہ جو ہی کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا طیفال جادو نے مع لشکر
قلعہ سنجریہ کا محاصرہ کیا قلعہ سنجریہ کا ایک افسر تھا گرگ دندان جادو نام اسنے بہت سے سحر قلعے کے اندر
سے کیے آگ برسائی سانپ برسائے لیکن برکت اسم پاک کچھ بھی اثر نہوا گرگ دندان لشکر ساحران لیکر
نکلا اور لڑائی کی ٹھہری دونون لشکر آپس مین مل گئے خوب تلوار چلی صمصام جادو اور شاہزادہ اور طیفال
نے ساحرون کا قافیہ تنگ کر دیا ایک چند ساعت مین نشان اسلامی پر فتح کا پرچم اڑنے لگا دشمنان بیدین
روبہ مثال بھاگے صمصام جادو نے جادو کے ذریعہ سے سب کو گرفتار کیا گرگ دندان عین میدان جنگ
مین قتل ہوا بہ نسبت جنگ سابق کے اسی لڑائی مین بہت ساحر مارے گئے صمصام جادو نے اسلام
پیش کیا ان سبھون نے اسلام بخوشی خاطر منظور کیا سب پابند ہوے اسکا بھی افسر طیفال جادو مقرر ہوا
قلعہ سنجریہ خوب لوٹا گیا بیشمار مال و متاع قلعہ سنجریہ کا خزانہ عامرہ شاہزادے مین جمع ہوا جب قلعہ سنجریہ سے
طیفال جادو نے طرف بیت الفرح کے کوچ کیا آمد لشکر اسلام کی طلسم مین برابر دھوم مچی تھی کہ مسلمانون کا
لشکر آتا ہی برابر فتح کرتے چلے آتے ہین ایک نامہ طیفال جادو نے لکھا حاکم بیت الفرح کے پاس اس
مضمون کا بھیجا کہ معلوم ہو حاکم بیت الفرح کو کہ لشکر نصرت اثر شاہزادہ اسکندر فرخ لقا کا اس طرف آیا
ہوا کہ فاتح طلسم مین در نہ لیکر صاحبقران کے پاس واپس جاینگے شاہزادے پر کوئی سحر تمہارا تاثیر نہ کریگا لڑائی
بیکار ہے تم اگر با ہوش ہو تو بہتر ہو ورنہ اسے خود یہ ایک شخص لشکری کے ہاتھ وہان بھیجا حاکم بیت الفرح
مسند پر بیٹھا خوشی مین مصروف تھا پریان سیمین ساق سے ہم کنار ساقیان مہوش سے ہم پہلو مہ جبینان
طلعت رقص مین موجود تھین عجیب رنگ کی کیفیت تھی کہ اسوقت کی محفل قابل دید تھی کسی دربان نے
بوجہ نام طیفال جادو کے نذر و کا سیدھا یہ ہنسراج جادو حاکم بیت الفرح کے محل مین گیا
اور کہا کہ مین طیفال جادو کے پاس سے آیا ہون اور یہ خط لایا ہون ہنسراج جادو نے جیسے ہی وہ
خط پڑھا کمال غضب سے سرخ چہرہ ہوگیا دانت سے دانت بجنے لگا جسم بھر مین رعشہ آگیا نامہ کو پھاڑ ڈالا اور

پیامبر کو قید کرلیا اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ نوبہار سفید پوش کی ملاحظہ فرمائیے

کہ وہ دس لاکھ ساحر کی فوج لیکر روانہ ہوئی اور ہنسراج حاکم بیت الفرح سے بھی ملکہ کی دعوت کی گئی ہنسراج
جادو نے بزور سحر ایک آہنی دیوار لشکر اسلام کے روبرو بنادی کہ ساحر غدار فلک نے مشرق سے سر نکالا
صف آرائی ہوئی برق سنان و شمشیر چمکنے لگی رستخیز کا شور گرم تھا ملک الموت نے بھی اپنا خیمہ نصب کیا لشکر اسلام
نے دیکھا کہ ایک دیوار آہن حائل ہے اور لشکر ساحران اس دیوار سے ادھر آیا اور ترتیب صف آرائی میں مصروف
ہو کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو میدان میں آئی اور پڑھ کر سحر اسنے ایک باغ آراستہ کیا اور جامہ اپنا ہلایا باغ
میں بہار آئی ازاہیر خوش رنگ شگفتہ ہوئے کلیاں چٹک کر ہنسنے لگیں جب باغ بہار سے آراستہ ہوا
دفعتہً باغ کا پردہ الٹ دیا سب نے اپنی آنکھوں سے وہ باغ کی بہار دیکھی بیچ میں ملکہ نوبہار سفید پوش جالی
بہت عمدہ پوشاک پہنے بیٹھی ہے ملکہ نے کہا اے بہار برکت سحر سامری آوازا لیان لشکر اسلام اس باغ کی طرف
بے اختیار دوڑے کوئی کسی کی نہیں سنتا تھا دیوانہ وار اس طرف چلے جاتے تھے لشکر اسلام کا رنگ بگڑنے لگا
شاہزادے نے جلدی سے اسم اعظم پڑھ کر پانی پر دم کیا سب پر چھڑکا جو باقی تھے وہ رہ گئے جو چلے گئے
تھے وہ بہار کے مقید ہوئے بہار نے سب سے کہا نہ جاؤ سب کو قتل کرو صمصام جادو نے چادر کو پھیلایا
اور سب کی گردن پر ڈالا وہ چادر اسقدر طویل ہوئی کہ باغ کو بھی گھیر لیا ملکہ نے دیکھتے ہی جلدی سے بزور سحر
اپنے کو غائب کیا شاہزادے نے سب پر پانی چھڑکا سب بہار کے سحر سے رہا ہوئے قدم شاہزادے
پر گرے وہ باغ بھی بہار خزاں ہوا ملکہ ہنسراج جادو کے پاس گئی اور سارا حال بیان کیا جب سپہر گردان
شب نے ساحر روز کو شکست دی ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بہ تبدیل لباس خیمۂ عالی شاہزادے
میں آئی دیکھا کہ ایک ماہ پیکر عیار و منظر زہرہ جبین پر تمکین بستر استراحت پر آرام فرما ہے چہرے کی
ضیا سے مشعل ماند ہوئی ہو ہزار جان سے عاشق ہو گئی امید وصل نے دل میں گھر کیا بے اختیار
ہو کر چاہتی تھی کہ منہ سے منہ ملادے لیکن بعض اسباب مانع اس حرکت بیجا کا ہوئے بزور سحر
مع مسہری زرنگار کے خیمے سے اٹھا اپنے ملک میں واپس گئی کہ جسکا ذکر وقت پر آویگا اب کیفیت
جنگ کی ملاحظہ ہو جب کہ شہنشاہ فلک خواب نوشین سے بیدار ہوا اور دریچۂ دارالامارۂ مشرق سے سر
نکالا صمصام جادو اور طیفال جادو واسطے شاہزادے کے مجرے کو آئے دیکھا کہ شاہزادہ غائب ہے
دیر تک سکوت میں رہے صمصام جادو نے کہا کہ عذر کرنا بیفائدہ ہے دشمن مقابل ہے جنگ کی ٹھہرے
ادھر طبل جنگ بجا ہے لشکرین پر ظاہر ہو طیفال جادو نے کمان توج ہاتھ میں لی اور لڑائی کو نکلا
صفین غضب بپا ہو گئیں بیت بروز نبرد آن یل ارجمند * بشمشیر و خنجر بگرز و کمند * درید و برید و شکست و بہ بست
یلان را سر و سینہ و پا و دست * صمصام جادو نے داد مردانگی دی خوب ساحروں کو قتل کیا ہنسراج
جادو چونکہ ملکہ نوبہار سفید پوش کے منتظر تھا اور فکر میں ڈوبا تھا کہ وہ میدان معرکے سے چل گئی
فوج میں چھوڑ گئی طیفال جادو بھی طریقہ سرفروشی و جانبازی کا دکھلاتا تھا کہ صمصام جادو نے
سب لشکر پر حملہ کیا تھا کہ مہار روز فلک آرام کرنے کے لیے خیمۂ مغرب میں گیا اور دیو شب نے نکلے ہاتھ

کے سلام سے کے لیے سبزہ آرام بجا یا دونوں لشکر اپنی جگہ پر آئے فریقین کو تفکر پیدا ہوا صمصام جادو
یہ جانتا تھا کہ شاہزادے پر سحر موثر نہیں ہوتا لیکن معلوم نہیں کہ کس ساحر نے یہ چالاکی کی اور شاہزادے کو
کسنے غائب کیا ہنسراج جادو نے بزور سحر اپنے لشکر کے گرد ایک اژدہا کی پیکر آتشین دم بنایا
جو لشکر کا طلایہ دار و محافظ تھا اسکی ارجان کے سایے میں لشکر ساحران پوشیدہ تھا لیکن ہنسراج
کو بھی نہایت تعجب تھا کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو ہے کے سے چل گئی اسکا سبب نہیں معلوم ہوتا کہ
کیوں چلی گئی اور کہاں گئی اور وہ کون بات تھی جو نہیں کہی گئی رات ہی کو ایک ساحرہ دو چار چابکدست عیار بنا
کو بادشاہ طلسم مذبوح لالہ رنگ کی خدمت میں روانہ کیا اور سارا حال گذشتہ مع ملکہ کے لکھدیا ساعتہا
طلسم کھاتا کہ لکھا تھا کہ ساحر پہونچا اسکا کر وقت پر آدیگا اب ملکہ نوبہار کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ وہ شاہزادے
کو لیکر مکان پر پہونچی اور گل تر و تازہ رخسار شاہزادے کی اپنے نرم ملائم حنائی ہاتھوں سے بلائیں لینے لگی کہ شاہزادے
نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تو کون ہے ملکہ ہاتھ چھڑا کے روپوش ہوئی شاہزادہ اٹھ بیٹھا اور متحیر ہر سو نگران ہوا کہ
میں کہاں ہوں اور غصہ میں آکر جا بجا نعرہ اللہ اکبر مارے کہ ملکہ نوبہار جادو سامنے موجود ہوئی اور دست بستہ
عرض کی کہ سے یہ گھر گو کہ میرا ہے تیرا نہیں ٭ پر اب گھر یہ تیرا ہے میرا نہیں ٭ بلا شک یہ خادمہ قصوروار ہے
سراسر خطا کار ہے مستوجب تعزیر ہے لیکن حقیقت حال میری سن لیں کہ بادشاہان عالیجاہ و شہریاران نامگار
اسیواسطے ہوتے ہیں کہ مظلوموں بیکسوں کی فریاد سنیں شاہزادے نے کہا کہ بیان کر ہم تیرا انصاف
کرینگے ملکہ نے سلام کیا اور کہا کہ میں بغرض عداوت آپ سے جنگ کرنے گئی تھی اور مجھے اپنے سحر پر
بڑا غرور تھا اور میں سحر سازی میں سب پر کامیاب ہوتی ہوں جسوقت لڑائی کا رنگ بگڑا اور آپ کے
لشکر میں چلے گئے مجھکو خیال ہوا کہ صاحب لشکر کو دیکھنا ضرور ہے آپ کے خیمے میں گئی آپ آرام کرتے تھے
آپ کے سنان و ابرو تیر مژگان سینے سے نکل گئے تیغ محبت نے گھائل کیا مہ جبینی نے دل کو چاک کیا
آتش میں رخسار نے خرمن دل کو جلا دیا میں بزور سحر اٹھا لائی آپ کو یہاں لائی اسکی دوا چاہتی
ہوں میں مظلوم ہوں جو تمہارا خداوند ہے اسکے وسیلے سے مجھ خستہ پر رحم کرو ورنہ میں ابھی اپنے تئیں مار کر
مرجاؤنگی شاہزادے نے کہا اے ملکہ دیکھ تو نے بڑا دھوکا دیا تو میری قسمی دشمن ہے ایسے وقت میں ایسا
دھوکا اچھا نہ تھا اور یہ جان رکھ کہ مجھپر تم لوگوں کا سحر اثر نہ کریگا میں ابھی جا سکتا ہوں کوئی ساحر
طلسم مجکو روک نہیں سکتا اگر تو پہونچا دے تو بہتر ہے کہ تکلیف نہو ورنہ میں ابھی جاتا ہوں ملکہ نے قدم بوس
ہو کے کہا کہ بادشاہ عادل سب کام ترک کرکے پہلے عدل کرتے ہیں عدل سب سے زیادہ ہے مجھ مظلوم
کا انصاف کیا جاوے یہ کہکر خنجر کھینچ لیا اور کہا کہ میں مارے لیتی ہوں شاہزادے نے ہاتھ پکڑ لیا اور
کہا اے ملکہ میں بلا عقد موافق اپنے طریقہ کے کوئی کام نہیں کر سکتا ملکہ نے کہا کہ میں موجود ہوں شاہزادے
نے کہا کہ میرا عقد امیر صاحبقران کے روبرو ہی میں ہو سکتا ہے جب یہ طلسم فتح کرکے جاؤنگا تب عقد ہوگا
ملکہ نے کہا میں یہ کچھ نہیں جانتی میرا انصاف ضرور کیا جاوے جسطرح سے چاہو میں حاضر ہوں یہ کہکر
ملکہ نے بیجا بلی شروع کی پردوں کو دریاسے کا لبد سے علیحدہ کردیا اپنی صورت زیبا کا لطف ہر طرح سے
دکھایا شاہزادے کو دام میں لانی تھی لیکن شاہزادہ اپنی بات پر قائم رہا اور وعدہ صادق
ہوا کہ ضرور میں تمسے ایفائے وعدہ کرونگا لیکن چندے تامل کرو تب شاہزادے نے

اسلام پیش کیا ملکہ نے عرض کیا کہ اگر جان بخشی ہو تو عرض کرون شاہزادے نے کہا بلا تکلف بیان کرو ملکہ نے
کہا کہ مین اسوقت موجود ہون میری جان تک نثار ہی تو طریقہ کیا چیز ہی اور دل سے مجھے مسلمان سمجھو لیکن
جبتک طلسم آپ فتح نہ کرلین تب تک مجھے اسی حالت پر چھوڑ دین اور وعدہ صادق کیا کہ کیسا ہی ہو مین
آپکا ساتھ دونگی اور مسلمان ہون لیکن افشاء راز میرا بعد فتح طلسم ہو اور ای شاہزادے اگر مین آپسے مقابلہ کو
آؤن تو برا نہ مانیے گا اور کچھ خیال نہ کیجیے گا مجبوری مین آؤنگی اور دل سے مین آپکی اس امر مین ساعی ہون شاہزادے
نے کہا ای ملکہ اب مجھے پہونچا دو ملکہ نے کہا ای شاہزادے آپ کیون گھبراتے ہین میری چھوٹی بہن سراج
جادو گھڑی گھڑی کی خبر دیگی اگر کچھ بھی ہوگا فوراً آپکے تئین پہونچا دونگی افسوس ہی کہ اسقدر عرصہ دراز کا
وعدہ ہی اور یون جدائی مین زندگی بسر ہوگی اپنی فوج کو اطلاع کر دیجیے اور اگر موقع دیکھیے تو یہان سے
لڑائی شروع کر دیجیے شاہزادے نے اپنے سامنے صمصام جادو کے نام مفصل حال لکھکر چھوٹی سالی
سراج جادو کی معرفت بھیجا سراج جادو زمین کے اندر سے مقام نشست صمصام جادو مین جا کر نکلی
صمصام جادو حیرت مین ہوگیا کہ اسنے خط دیا صمصام جادو نے خط پڑھا اور جواب نامہ لکھا سراج جادو
کو دیا سراج جادو نے لاکر شاہزادے کو دیا شاہزادہ کسیقدر مطمئن ہوا اور یہان بھی سب کو اطمینان ہوا ادھر
کا حال سنیے جسوقت ساحر مرسلہ سراج جادو طلسم کے پاس پہونچا سلطان نے حقیقت حال نامے سے
واقف ہوکر ایک غضب نامہ نوبہار جادو کو تحریر کیا اور لکھا کہ بہت جلد ہنسراج جادو سے مل اور ایک
ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر تہ زمین چاک کرتا ہوا ایوان ملکہ مین تہ زمین سے نکلا اسوقت ملکہ عین لطف
مین شاہزادے کے زانو سے لگی ہوئی اٹکھیلیون کے ساتھ باتین کر رہی تھی کہ ساحر کو دیکھکر رنگ رو متغیر ہوا
عتاب نامہ پڑھا اور پڑھکر جواب لکھا ساحر کو روانہ کیا شاہزادے سے ملکہ نے کہا کہ عتاب سلطانی ہوا
یہ آپکی محبت مین نتیجہ ملا دیکھیے کیا ہوتا ہی وہ ساحر سلطان طلسم کی خدمت مین حاضر ہوا اور ساری
کیفیت زبانی جو دیکھی تھی عرض کی سلطان طلسم سخت غضبناک ہوا ادھر ملکہ نے اپنی بہن کے معرفت شہزادے
کو لشکر مین بھیجا اور آپ اسیوقت ہنسراج جادو کی طرف روانہ ہوئی شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا اور
صمصام جادو کو طلب کیا صمصام جادو حاضر ہوا جنگ گزشتہ کا حال دریافت کیا اسنے بیان
کیا ادھر سلطان کا قاصد ملکہ کے مکان پر آیا دیکھا کوئی نہین ہی واپس گیا سلطان اور بھی غضبناک ہوا جبکہ سلطان
چرخ چارم بادشاہ شب کو شکست دیکر تخت نیلا پر بیٹھا طبل جنگ بجا صفین استادہ ہوئین جزنگار رو
برق کردار ترتیب دی گئین میمنہ میسرہ جناح قلب سب آراستہ ہوئین ہر ایک سردار اپنی کمان لیے درستی مین
مصروف برق سنان کوندنے لگی آتش شمشیر ملتہب ہوئی آفتاب کی کرنین شمشیرون کے جوہر کو اسلحہ سے
دکھلاتی تھین کہ نگاہ چکاچوند مین آتی تھی ہر ایک سوار غرق آہن تھا وسینہ سپر دکھایا آہن کا معدن تھا گھوڑے
برق دم صبا رفتار بہ نظر شہسوار قدم بقدم جولانی کرنے مین برق سے چلتے تیزی و تندپائی سے شہسواران
چابک عنان کے چہرے فق تھے کہ لڑائی شروع ہوئی ملکہ نوبہار جادو سرگرم رہتی تھی ہنسراج جادو
قلب فوج کو سنبھالے دے رہا تھا کہ غضب نامہ سلطان ہنسراج جادو کو دربار ملکہ پہونچا ہنسراج جادو
دیکھکر سخت متحیر تھا ملکہ سے حال غضب نامہ سلطانی بیان کیا ملکہ نے کہا مین فوج کو لیے ہوئے دربار سلطانی
مین جاتی ہون ہنسراج سمجھا کہ اگر یہ چلی جائیگی فوج کے پاؤن اکھڑ جائینگے ملکہ کو سمجھانے لگا ملکہ نے کہا کہ

کمبخت یہ سارا فساد تیرا ہی بپا ہوا ہے اور زہر دیکر نوشدارو دیتا ہے سلطان طلسم کے حواس باختہ ہین کبھی فاتح طلسم
پر کامیاب ہوگا شاہزادہ فاتح طلسم تجکو گرفتار کریگا ہنسراج جادو ملکہ پر برہم ہوا از حد غضب کیا ملکہ
نے اپنی فوج کو جنگ گاہ سے علیحدہ کیا ادہر اہی ہنسراج سے جدا ہوئی ویسی ہی لشکر شاہزادے سے آملی
فوج کو علیحدہ ٹھہرا دیا سہ پہر تک خوب فوجی لڑائی ہوئی لشکر شاہزادہ چیرہ دست ہوتا چلا جاتا تھا کہ صمصام
جادو نے قلب لشکر پر ایک سمت سے حملہ کیا فوج کے پاؤن اُکھڑ گئے ہنسراج جادو نے بزور سحر ایک
اژدہا بنایا اور صمصام جادو پر دوڑایا اژدہے نے دم کھینچا کہ صمصام جادو کو پیٹ مین رکھ لیا
یہان لشکر شاہزادے مین صمصام جادو کا غل مچگیا فوج دل شکستہ ہوگئی رنگ لڑائی کا بدلا جاتا تھا
کہ ایک طرف سے شاہزادے نے بہت سخت حملہ قلب لشکر پر کیا ہنسراج جادو نے سحرکاری شروع کی لیکن
شاہزادہ قریب پہونچ گیا اور ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ ہنسراج جادو دوزخ مین پہونچ گیا جوارِ شیطان
علیہ اللعن ہوا جو فوج بچی بھاگ گئی غدر ہو گیا ہلچل مچی لشکر اسلام نے لاکھون کو تعاقب کرکے راہ عدم دکھائی
اور لاکھون کو گرفتار کیا منصور و مظفر شاہزادہ جنگ گاہ سے واپس پھرا مال و متاع کی کوئی انتہا نہ تھی
مال بیشمار خزانہ حساب سے باہر ہاتھ آیا جبکہ امیر پیش بہار لالہ کدہ عشرت شفق مین تشریف فرما ہوا اسکے ہمراہی
لشکر اسلام کے مقام فرودگاہ پر آئے آرام کرنے لگے شب پردہ دار اسرار عاشقان و معشوقان چہرہ زلف دراز
نے مکھڑے پر سیاہ نقاب کھینچی ملکہ کو شاہزادے نے طلب کیا ملکہ خیمہ شاہزادے مین آئی شاہزادے
نے سبب اس امر کا دریافت کیا ملکہ نے کہا آپکی محبت و عشق نے مجکو مجبور کیا کہ آپکی خدمت مین موجود
رہون اور کسی کام کا نہ رکھا مین اپنے دل سے بیقابو ہون وہان کوئی اور نہ تھا درمیان ملکہ و شاہزادے
کے رمز کی باتین ہو رہی تھین کہ مخروس عرش نے اللہ اکبر کی ندا دی مصلی فلک محراب شفق مین نماز
فجر ختم کرکے وظیفہ مین مشغول تھا کہ شاہزادے نے حسب اتفاق رائے ملکہ بیت الفرح کا کوچ فرمایا
اسکا ذکر وقت پر ہوگا ادہر جنگ دستیز سے ایک ہرکارہ سلطان طلسم کی خدمت مین پہونچا اور کیفیت
جنگ موبمو بیان کی حال قتل ہنسراج جادو سنکر سلطان طلسم نہایت اندوہگین ہوا جامہ ماتم زیب
جسم فرمایا چند روز کی عزاداری کے ایک خط فریب جادو کو لکھا اور ساری کیفیت مرقوم کی فریب
جادو بمجرد وصول فرمان سلطانی روانہ ہوا اسکا ذکر وقت پر آئیگا یہان شاہزادے نے چلتے وقت صمصام
جادو کو تلاش کیا پتہ نہ لگا فوج نے جو دیکھا تھا عرض کیا ملکہ نے بزور سحر اژدہے کو بلایا اور صمصام جادو کو طلب
کیا اژدہے نے صمصام جادو کو لاکر حاضر کیا اس خوشی مین شاہزادے نے ایک دن جشن مین صرف کیا
دوسرے روز شاہزادہ مع ارکین لشکر و ملکہ بیت الفرح کیطرف چلے بیت الفرح ایسی جگہ تھی کہ سلاطین
طلسمات یہان سیر کو آیا کرتے تھے سلاطین طلسمات نے نئے نئے عجائبات بنائے تھے سب طلسمون سے یہ جگہ
بہت خوب تھی نزہتگاہ سلاطین طلسمات بیت الفرح مشہور تھا ملکہ نے سب طلسمات عجائبات و غرائبات
دکھلائے شاہزادے نے خوب بیت الفرح کی سیر کی کہ ایک ساحر لشکر ملکہ نے فریب جادو کے آنے
سے اطلاع کی ملکہ نے شاہزادے سے کہا شاہزادے نے اسی روز کوچ کیا وقت غروب آفتاب کے
شہر جاہ رنگین فلک پر جا پہونچے فریب جادو فوج گران لیے پڑا تھا رات تو آسائش سے گذری صبح
ہوتے ہی فریب جادو نے تیروسنان و خنجر و شمشیر لشکر اسلام پر برسانا شروع کیا سارا لشکر خیمے کے اندر

آگیا وہ خیمہ گویا اسکا سر تھا نوبہار سفید پوش جادو نے بہار کو بلایا ہزاروں پری جمال عورتین ہاتھ مین گلدستے لیے ہوئے آپہونچین اور باغ تیار کیا جب سب آرائش سے باغ تیار ہوگیا بہار جھومتی اٹکھیلیان کرتی ہوئی باغ کی زیب و زینت مین مصروف ہوئی نوبہار ایک تخت پر متمکن تھی ہزاروں پرستاران مہ جبین گلدستے لیے ملکہ نوبہار کے گرد پیش کھڑی تھین کہ ایک دم سے پردہ باغ کو قش بین تھپیڑے کے الٹ دیا کہ جس سے فوج فریب جادو کا کایا پلٹ ہوگیا سب بے اختیار ملکہ نوبہار کیطرف بھاگ آئے ملکہ نوبہار نے کہا کہ جاؤ فریب جادو کو مار کر یہان آؤ لشکر فریب جادو پہ گرا فریب بھاگ نہ سکا وہین کا وہین رہ گیا لشکریون نے کام فریب جادو کا تمام کیا قد نوبہار کیطرف آئے ملکہ نے وہ بہار رخصت کی ساحر سب سکوت مین تھے کہ ملکہ نے ایک پانی برسایا سب خوب نہائے حواس درست ہوئے تنہا شاہزادے کی خدمت مین لائی شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا اور اس روز بیرون شہر جاہ قیام کیا جب شاہ خاور بزم افروز فلک چارم ہوا شاہزادہ اسکندر فرخ نقا شہر پناہ تک گئے کہ شہر کے اندر آئے سلطان طلسم مذبوح لاد رنگ لشکر لیکر لڑائی پر موجود ہوا سات روز تک برابر شبانہ روز سخت لڑائی رہی ملکہ سحر آزما ایسا ہوئین سلطان طلسم نے ملکہ طلسم کیجانب کرو وہ سحر تازہ کی طرز بنا بھیجی تھی ایک پنجہ فولادی جیسے پنجہ گرسنہ کی ملکہ نوبہار جادو کو اٹھا لیگیا سلطان نے نظر غضب دیکھا گلزار روح مین قید کیا جنگ مغلوبہ تیغ و سنان ہوئی خوب خوب لڑائی ہوئی تین شبانہ روز تیغ زنی ہوئی کشتون سے پشتے لگ گئے شہر کے اندر دریا سے خون بہ چلا مقتولان دریائے خون مین مثل حباب تیرتے تھے شاہزادے اور صمصام جادو نے بڑی دلیری کی ہزارون کو دریائے فنا کے گھاٹ اتار دیا رنگ جنگ بدل گیا سلطان طلسم مارا پڑا طلسم لوح گلزار کی طرف بھاگا لشکر اسلام نے خوب مال غنیمت پایا بے تعداد مال و خزانہ داخل خزانہ عامرہ شاہزادہ ہوا لشکریون کو تقسیم مال غنائم سے اسقدر حصہ ملا کہ بے پروا ہوگئے استغنا کا دم بھرنے لگے شہر ویران کرکے شاہزادہ طلسم گلزار روح کی طرف چلا لاکھوں آدمیون کا مجمع کوسون تک ودرتسلسل جاری فرود گاہ صفت اولی منزل صفت آخری تھی لیکن شاہزادہ بوجہ گرفتاری ملکہ نوبہار جادو کے نہایت رنجیدہ تھا کہ جیسا ذکر و تشبیہ ہوگا کیفیت ملکہ ملاحظہ ہو کہ جب ملکہ طلسم گلزار روح مین قید ہوئی تو انواع و اقسام کی عقوبتین اسیر سردار کھین اور ہزارون سختیان صبح و شام اسیر گذرتی تھین دونون ہاتھ ہتھکڑیون طلائی سے بندھے ہوئے پیرون مین بیڑیان گردن مین طوق کمر مین زنجیر کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو اٹھا رہی تھی سلطان طلسم نے لشکر کشی کی تیاری کی فوج منتخب ہوئی جوانان دلیر و گردان لشکر شکن کئی لاکھ ساحرون کا جمگھٹ کہ ایک روز ایک ساحر نے شاہزادے سے کہا کہ آپکو طلسم گلزار روح دکھانا چاہیے شاہزادے نے بوجہ نہونے ملکہ نوبہار سفید پوش جادو کے انکار کیا اور بے پروائی کرکے بر سر یلغار لشکر حریف کے مقابل ہوئے فوج کو درست کیا چند طرف کیے اور یہ حکم کیا کہ جو فوج لڑتی ہو اسکی مدد کو دوسرا حصہ پہونچے اور گرم پیکار ہو وہ حصہ جبتک آرام کرے غرضکہ رات کی رات سب قواعد فوج کی ترمیم کی کہ سلطان احمر لباس باتیغ و شعاع جلوہ گر تخت سپہر ہوا طبل جنگ بجا لڑائی شروع ہوئی شاہزادہ بے خوف و باک متواتر حملے کرتا تھا دشمنون کو سانس کا لینا محال تھا طیفال جادو نے کچھ فوج لیکر عقب سلطان سے حملہ کیا فوج سلطان کے پاؤن اکھڑ گئے شاہزادے نے قلب لشکر پر حملہ کیا صمصام جادو نے سلطان طلسم پر جادو پھینکی سلطان طلسم قید ہوگیا فوج بیشاہ ہوگئی میدان جنگ سے بھاگ نکلی تعاقب کرکے لاکھون کو اسیر کیا مقتولون کے انبار ہوگئے لشکر شاہزادہ بفتح

وفیروزی جنگ گاہ سے خیام عالی مین آیا طیفال جادو وصمصام جادو کو لیکر ملکہ کی رہائی کو گئے دیکھا کہ ملکہ سخت قید مین مبتلا ہی قید جلد جدا کی ملکہ نے رہائی پائی قدمو نپر گر پڑی مکان لوح کیطرف لیگئی بموجب حکم شاہزادہ سلطان طلسم حاضر کیا گیا سلطان سے لوح طلسم طلب کی سلطان نے لوح منگا کے دی شاہزادے نے اسیرون کو سامنے بلایا اسلام پیش کیا ساحرون نے بصدق دل اسلام قبول کیا مسلمان ہوئے سلطان طلسم سے بھی اسلام کے خواستگار ہوئے سلطان نے کہا کہ مین صاحبقران ثانی کے روبرو مسلمان ہونگا شاہزادے نے غارت ساحران کا حکم دیا لشکری ٹوٹ پڑے ایک ہفتہ تک خوب لوٹا ملکہ نے وہان کے مکانون کی سیر کرائی عجائبات وغرائبات طلسم دکھائے جو طلسم دیکھا عجیب وغریب کہ عقل انسان حیران تھی شاہزادہ لقیح وفیروزی وہان سے پھر انگلہ نوبہار کو ساتھ لیا سلطان طلسم مع اپنے تمامی خاندان کے پابز نجیر ہمراہ لشکر چلا نزہت بہار مین مقیم ہوا فتیل کبیر تن جادو کو مسلمان کیا ملکہ سنبل دراز جادو کو بھی وہان سے اپنے ہمراہ لیا کوچ ومنزل کرتے ہوئے مع جملہ سرداران وافسران فوج کے شادان وفرحان لوح طلسم لیکر جانب لشکر حمزہ ثانی روانہ ہوئے

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان تشریف لیجانا شاہزادہ امیرالزمان کا رخصت ہو کر صاحبقران سے طرف طلسم بیت الحزن کے اور پہونچنا ایک دریا پر اور کشتیون کا تیار ہونا شاہزادے کا ملک پریزادان مین پہونچنا شاہرخ کا دریا پر ہوا سے سیر آتا اور جمال شاہزادے پر فریفتہ ہو کر اٹھا لیجانا امیرالزمان مکان شاہرخ مین تصویر ملکہ شاہد سیمین ساق کی دیکھنا اور مائل ہو کر شاہرخ سے کیفیت دریافت کرنا اور سب حالات سے آگاہ ہو کر طلسم بیت الحزن کے جانب کوچ کرنا راہ مین لشکر کا ملجانا اور باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

## مخمس عوض ساقی نامہ

مدعی کون ہان حوض کسیکا کیسا ۔۔۔ اپنے سامانے سے کبھی بچا تھا کہیکا کیسا
دیکھتے دیکھتے پلٹا ہو زمانہ کیسا ۔۔۔ جلد جم جاتا ہی ہر شخص کا نقشہ کیسا
سادہ دل ہیروہ بت آئینہ سیما کیسا

طعن کرتے ہین بجا ہی مجھکو نخر ۔۔۔ اور فرہاد تھا دو دو کہ وہ موے بیتھر
میری شامت سے دکھلاتی اسے تقدیر ۔۔۔ مین بھی کس گنتی مین ہون قیس کا تذکرہ
سکتے ہین یہ بھی اک انداز ہی سودا کیسا

لوگ ہہا یکا سبب جہے پریشانی خاطر ۔۔۔ زلف پیچیدہ مین مانند تجلی
انکی سینئے تو حقیقت ہی تمامتہ نادر ۔۔۔ ارسا خون لیکا جا بیٹھے ہین ہم مین ا
دیکھتے ہین کہ سب دہیہ ہی غوغا کیسا

رنگ چیز ہین تپکان دیت اپنی کی ۔۔۔ دیکھیے چشم حقیقت سے یہ شی ہو جیسی
کتنے دیکھی ہر نظر اسکی تجلی ایسی ۔۔۔ جلوہ حسن تماشا کی ہی نمایش کیسی
اور دل اس باغ کا ہوگا چمن آرا کیسا

جو دکھاتا ہو دکھا کل کہ خوش خاتم ۔۔۔ مین نخیں ہو کہ جو موسی کیطرح لاون تاب
مجھسے دیدار طلب کر نگے جانثین کمیاب ۔۔۔ ذوق دیدار مین تنہا دہون کہ حجاب

ہوگیا تخت معلق کو ہوا سے زمین پر اُتارا قریب پہونچی چاہا کہ شل کا غنچۂ وصل فرط بیقراری سے وصل ہو جائے لیکن وہان بات کرنا بھی مناسب نہ جانا تخت پر اپنے پیارے نازک ہاتھون سے اُس فرمن گل کو اُٹھا تخت پر بٹھا ہر وسے ہوا اور نہ مٹی تخت بلند کیا راستہ مکان کا لیا اپنے مقدن کو چشم زدن مین آئی اسکا ذکر تو وقت پر ہوگا پہلے کیفیت لشکر شاہزادہ سنو کیجاتی ہو کہ شاہزادے کا تربون تختہ کے سہارے سے بیڑا پار ہوا لشکر شاہزادہ تختونپر ڈوبتے اُچھلتا ایک کنارے لگے تختون سے اُترے ہوش و حواس نہ طاقت گفتار نہ تاب رفتار رات بھر پڑے رہے جب بادسحری کی ہلکی اور نرم و ٹھنڈی ہوا چلی آئین روح کو تازگی ہوئی قدرت سے توانائی آئی وہان سے چلے ایک باغ مین کہ میوہ دار درخت سے لگے تھے اندر گئے اور میوے توڑ کر کھائے چشمہ سے پانی پیا دل کو قوت ہوئی کچھ دور چلنے کی طاقت آئی تلاش شاہزادے مین گم سا ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر آویگا اول کیفیت شاہزادہ ملاحظہ ہو کہ جب ملکہ شاہرخ شاہزادے کو اپنے مکان مین لیگئی شاہزادے کو لوزیات و نواکہات وغیرہ کھلائے کہ شاہزادے کے حواس درست ہوئے نظر اٹھاکے دیکھا کہ ایک پری تمثال حور لقا سرتاپا ناز کی شکل بنی ہوئی ہو صانع ازل نے یدقدرت سے اُسکی صورت بے مثال بنائی ہو مصور حقیقی اس صورت زیبا پر محو ہو قلم قدرت یہ تصویر بناکر شکستہ سر ہوگیا وہ بے مثالی اور وہ موباف تو کیا پڑا ہوا جو کی پشت پر لٹکی ہوئی گویا افعی آتشین دم بل پر بل کہا رہا ہو فرق نازک درمیان ہر راست طلسم و طلسمات ہو سیدھا خط پیشانی سے آبھون کیطرف گیا ہو جیسے ناگ کتے ہین سنبل پیچ و تاب مین ہو نافہ چین مشک ختن کا سراسر خطا ہو وہ سراسر واہ ہو بنات ارض سے اُسکو تشبیہ کیا واقعی تر این ہو مگر غلاف کعبہ ہو پیشانی نور آگین صفو نگدہ ہو یا ہلال عید ہو اُسی سے ملا ہوا تیغ قتل عشاق ہو یہ ابرو خنجر ابرو کہ جس سے دل شیدایان ٹکڑے ٹکڑے ہو مردم چشم نے تیر مژگان سے دل زاہدان کو نشانہ کیا ہو عابد ون نے گوشۂ عافیت اختیار کیا ہو دنبالہ سرمہ یا چین گوشہ کھینچا ہو آہوے کعبہ گرمی سے زبانین نکال کے رہ گئے ہین دیکھکر اس دنبالہ کی چال کو غزالان حرم چوکڑی بھولے ہین بالیان کانون مین پڑی تھین کہ لالہ بالی سے زندگی کرتی تھین ہنسے تھے یا ماہ کے ہالے سے بیاض گردن تختۂ ماہ تھا ایسی چمک دمک تھی کہ روشنی ماہ ماند تھی سینۂ مصفا کدورت رفتہ صاف شفاف دو گل بین حباب تھے نہین دو اسکندر رومی ہمقران چتہ معتبر پر سر تھے نارپستان کی حدت سینہ مین شگاف تھا ایک باریک خط درمیان سینہ سے ناف تک گویا افعی زبان نکال رہا ہو کسی کو تاک رہا ہو یا در باے گنگ وجمن کا معانقہ ہو سبندان عالم کا پرستش گاہ ہو شکم صاف تختہ بلور صورت نما کمر باریک کہ جسکی صورت نگاری محال تھی بجز صانع ازل مصور کی مجال نہین درمیان کمر بند نہین تھا سرین کوہ آویختہ طائر خیال کا وہان تک پرواز کرنا مشکل تھا درمیان کوہ چشمۂ آبحیات تھا جسکو ایک دفعہ لذت حاصل ہو حیات ابدی پاسکے نہین حکمت فنگاف ہر دل عالم کو اس سے ایلاف ہو اگر اسکی صفت کیجاوے یہ داستان یو نہین ناتمام رہجاوے جامع محاسن اخلاق معدن حسن اشفاق کریم المزاج معتدل عنایت دریاے حسن مین غوطہ لگائے ہوے بلکہ سراسر کان حسن بنی ہوئی نہایت نزاکت سے تکیون پر کہنیان ٹکی ہوئین پنجۂ کشادہ سے سر کو پکڑے نیچی نگاہون سے شاہزادے کو دیکھ رہی ہو شاہزادے نے اُسکو دیکھا اور اسنے شاہزادے کو بغور تمام دیکھا ملکہ نے بعد چند ساعت کے حال دریافت کیا شاہزادے نے کہا کہ مین شاہزادہ امیر الزمان ہون اور اپنا حسب و نسب بیان کیا اور کہا کہ مین لشکر صاحبقران سے آتا ہون جہاز پر سوار ہو کے عبور کرنا چاہتا تھا

جہاز کو طوفان آیا سب غرق ہو گئے مجکو نہین معلوم کہ ساحل دریا سے یہ تختہ کیونکر آیا اور میرے لشکر
کی کیفیت نہین معلوم کہ کیا ہو گیا ڈوبا یا نکلا جب شاہزادہ اپنی کیفیت کہہ چکا تب شاہرخ سے استفسار
کیا شاہرخ نے کہا کہ اس سرزمین کا میرا باپ بادشاہ ہو مین اوسکی بیٹی ہون سیر کو جاتی تھی کہ آپ مجھے بیہوش
لب ساحل نظر آئے مجکو اس بیکسی پر ترس آ گیا مین اٹھا کر یہان لے آئی ملکہ نے پوچھا ارادہ کیا ہو شاہزادے
نے کہا کہ فتاح طلسم ہون فتاحی طلسم بیت الحزن کو جاتا ہون ملکہ یہ سنتے ہی گھبرا گئی اور کہا تم ہین طلسم فتح
کرنے کو شاہزادے نے کہا ہان ملکہ کو سکتہ ہو گیا دیر تک کچھ خبر نہ رہی بعد کو خبردار ہوئی آنکھون سے آنسو
جاری ہوئے پیہم قطرات اشک گرنے لگے شاہزادہ اس گریہ سے تاڑ گیا کہ اسکے دل مین کچھ میری محبت
آ گئی ہو شاہزادے نے کہا اے ملکہ کیون روتی ہو خیر تو ہو دل ہی دل مین یون پریشان کیون ہوتی ہو کچھ
سبب تو کہو ملکہ نے کہا خوب سے کر جانیکا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہو ہم جنون سے پوچھتا ہو کہ کسنے اسکو مار ڈالا ہو
اجی حضرت سنان الفت سے نخچیر کو رکید کے شکار کیا زخمی کر کے کہتے ہو کہ اب نہین معلوم کہ شاہزادے کی
نگاہ جون ہی دیوار پر پڑی دیکھا کہ ایک مرقع طلا کار ہو اور ایک تصویر ہو کہ جو اپنی صاحب صورت کی خوبی حسن
پر لیلا رنگیون کو نچھاور ہی ہو ایک تاج کج بادۂ دلبری سر پر رکھے بال زلف کھلے ہوئے کچھ تو آگے اور کچھ پس پشت
پڑے ہوئے وہ لطف دے رہے تھے کہ بیچارہ زلیخا اوسے صاف چمکتے شانون سے پیشانی تمام تن
کھچی اور اوٹھی ہوئی چھاتیون کو اپنے سایے مین چھپائے تھین نظر بد سے بچانیوالی ایک نو محرم تنگ آسکے
پردہ پوش تھی دوسری زلف کو دیدۂ باز کی نظر واعظ نہ پیچ سکے لیکن ابھری تھین نیل گمشت تھین چیرا نہ
شکل بجلی تھین دعائی کرب کی محرم مین سیاہ روی طفل مچلتے اور شوخیان بچاسنے سے اسرار قدرت الٰہی
تھے سربستہ رمز نامتناہی سے کیسکی یہ مجال نہین کہ خواب مین اونپر دست درازی کا خیال کرے زنجیر زلف
ہتھکڑی بنکے ہاتھ باندھے شاہزادہ یہ دیکھتے ہی دھم سے زمین پر گر پڑا اپنے جسم و جان کی خبر نہ رہی ملکہ
شہرخ نے جلدی جلدی دامن قبا سے ہوا دی حنا آلودہ دست نازک سے عرق چہرہ پونچھنے لگی اپنی زلف
عنبرین کا لخلخہ سنگھایا عرق بید مشک چھڑکا شاہزادے کو ہوش آیا اس تصویر کیطرف تصویر بنکر دیکھنے لگا
جب کسیقدر دلکو تسلی ہوئی شہرخ سے پوچھا کہ یہ تصویر زیبا کس شاہد رعنا کی ہو شہرخ نے کہا خوب یہ خوش آپ فتاحی
طلسم کو نکلے لیکن یہ نہین معلوم کہ یہ کسکی شبیہ ہو آپ کیا فتاحی کرینگے بھلا؟ و آپ اس طرف تشریف لیے جاتے
ہین تھا شاہزادہ مہر سکوت بدہان اس تصویر کیطرف محو تھا سراپا نگار بنگیا تھا ملکہ شہرخ نے کہا اے شاہزادۂ
عالم یہ تصویر بے نظیر شاہد سیمین ساق کی ہو جو بادشاہ طلسم بیت الحزن ہو بہت سے شاہ و
شہریار اسکے باجگذار تھے بعد مرنے اپنے باپ کے تخت طلسم پر بیٹھی ہو انتظام طلسم اسکے ہاتھ مین
ہو تمام ساحران طلسم بیت الحزن اسکو اپنا سلطان جانتے ہین اسکے باپ نے اسکی شادی کیواسطے
بہت سامان کیے اور بہت سے شاہزادے اور بادشاہ اور بہت سے سلطان اسپر عاشق ہو کر
بیت الحزن مین آئے لیکن اسکی شرط پوری نہ کر سکے ملکہ نے اس شرط پوری نہونے پر سب کو قتل
کیا وہان ایک گلزار رشک بہار ہو اسکا نام مزار عشاقان ہو جو عاشقان ملکہ شاہد سیمین ساق سے
قتل ہوتا ہو وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہو وہ گلزار عشاق ہی کا مدفن ہو شیفتگان شاہد کا وطن ہے شاہزادے
نے دریافت کیا کہ وہ شرط کیا ہو ذرا میرے گوش گذار ہو ملکہ شہرخ نے کہا ضرور آپکے گوش گذار

کرتی ہوں سینے کہ شاہد سیمین ساق کے باپ نے اپنے زور سحر سے ایک باغ لگایا ہے رات بہت
پر تکلف بنایا ہوا اشجار اثمار خزان ندیدہ بیشمار ہزارہا سنگروش پر تکلف بنی ہین گویا طشت زرین ہو رہی
ہین فوارے جابجا لگے ہین صحن باغ مین ایک بارہ دری بہت ہی خوبصورت بنی ہے اور چمنوں مین
جابجا کرسیان جواہر نگار سحر کی بنی ہین جو شخص اونپر بیٹھتا ہے بزور سحر اس سے آوازین دلکش اور
ترانہ دلفریب آتے ہین طلسمی ساقیان مہ پارہ گلعذار اور شاہدان سیم اندام آئین موجود ہین جو کیفیت
انکی دکھلاتے ہین شراب کے دور کرتے ہین اسمین ایک آئینہ کا ستون نصب کیا ہے اس ستون مین چند
کھڑکیان بنائی ہین بہت پیاری بنی ہین سر ستون پر ایک پتلی بنی ہے وہ گردش مین مصروف رہتی ہے شبانروز
اسکا یہ کام ہے چاک کلال سے زیادہ گردش ہے اسکی پیشانی پر ایک خال سیاہ ہے بہت باریک اور زیادہ سیاہ
شرط یہ ہے کہ ان کھڑکیون سے تیر وکمان سے اور اس خال سیاہ پر مارے وہ جو ایسا قدر انداز ہووے کہ خال
سیاہ پر مارے تیر ترازو ہوکے رہجائے ملکہ اسکے ساتھ جائیگی شاہزادے نے اپنے دل کو تقویت دی اور
دل سے کہا کہ انشاء اللہ تعالی اس شرط کو پوری کرونگا مگر اس خیال کو ملکہ شہرخ پر ظاہر نہ کیا تین روز تک ملکہ
شہرخ کا مہمان رہا چوتھے روز اجازت چاہی لیکن ملکہ نے اس روز بھی روکا شاہزادہ بوجہ اصرار ملکہ
کے رک گیا اس عرصہ مین جو شاہزادہ اور شہرخ کی ہم بزمی اور ہمنشینی رہی ملکہ کا عشق زیادہ بڑھ گیا اور خوبصورتی
حسن جمال شاہزادے نے شہرخ کے دل مین خوب جگہ کرلی کہ ملکہ دن بھر رات بھر بیٹھی ہوئی شاہزادے
کا جمال باکمال دیکھا کرتی نہ خواب کی خواہش نہ آرام کی طالب پانچوین روز شہزادہ بالکل چلنے پر تیار
ہوگیا شہرخ بھی سمجھ گئی کہ شاہزادہ نہین رکیگا بیجا با آنسو نکل آئے کہ تار آنسوؤن کا بندھ گیا ہچکی لگ گئی
شاہزادے نے ملکہ شہرخ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ صاحب کیون روتی ہو خدا سے دعا کرو کہ ہم بخیریت تمام بفتح
و فیروزی واپس آئین تھے ملین دونون کی آرزوئین پوری ہون دامن سے آنسو ملکہ شہرخ کے پونچھنے
لگا اور کہا کہ ملکہ ذرا ہنس دو جس دن سے مین آیا ہون تیرے تمام عضو کی خوبی میرے دل پر منقش ہے
لیکن آجتک تیری دندان مسی آلود نہین دیکھے دیکھنا چاہتا ہون کہ کیسے پیارے ہین کہ دل سے بوسہ
دون یہ کہکر دونون ہاتھ منہ پر رکھے ان پیاری باتون سے ملکہ بے اختیار ہنس پڑی قہقہہ دیوار قلعی شاہزادے
نے کہا پیاری اب رخصت کرو دیر ہوئی ہے انشاء اللہ تعالے دو تین ہفتہ مین آجاؤنگا غم نہ کرو ہم تم اسکے
دن ہم بزم رہے بیتون کو نصیب نہین ہوتا ہے شہرخ نے لشکر دیوان ساتھ کیا اور دیوون سے تاکید کرکے
کہدیا کہ شاہزادے کے ساتھ رہو تم انکو بادشاہ سمجھو جہان جیسا موقع ہو اور جیسا شاہزادہ حکم دے ویسا
کرنا اسکے خلاف سر مو نہ ہو ورنہ مین ایک ایک کو قتل کرونگی دیوون نے اطاعت قبول کی شاہزادہ ملکہ سے
بغلگیر ہوا خوب سے چلا شہرخ نے دعا دی کہ جیسے پیٹھ دکھاتے ہو خدا اسی طرح تمھارا منہ دکھائے اور بہت سے
ہرکارے مقرر کیے کہ روز روز کی خبر جہان پہونچتی رہین ہرکارون کی ڈاک بٹھائی گئی شہزادہ ملکہ سے رخصت
ہوا اور چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا مگر لشکر شاہزادہ خراب وخستہ بھوکا پیاسا تلاش شاہزادے مین
پریشان سرگردان آفت کا مارا کئی مین ملکہ شہرخ کے ملک مین پہونچا ملکہ کو اطلاع ہوئی کہ ایک لشکر آدمزادون
کا آیا ہے کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا ان سب کو لے آؤ اونسے دریافت کیا جائے کہ کسواسطے آئے ہین دیو
جاکر اس لشکر کو لے آئے جب داخل بارگاہ ہوئے ملکہ نے دریافت کیا کہ کیون کسطرح آئے ہو

کہان جاؤ گے اُن سبھون نے کہا کہ حضور ہمارے شاہزادہ امیر الزمان کہ جنکا جہاز ٹوٹ گیا تھا اُنکو تلاش
کرتے ہین شاید تختہ کے ذریعے سے بہکر کہین موجود ہون تلاش شاہزادے مین ادھر بھی آنکلے شہرخ نے کہا
شاہزادے تمھارے یہان سے کل یہان سے طرف طلسم بیت الحزن کے گئے ہین ملکہ نے دیکھا کہ لشکریون کی
حالت بہت شکست ہے اسیوقت اُنکی درستی ہوئی سب چیزین توشک خانے سے دلوائی گئین خوب خاطرداری
ہوئی دوسرے روز ملکہ سے عرض کیا کہ ہمکو روانگی کا حکم ہوتا ہے ملکہ نے دیوون کو بلایا اور کہا کہ ان سب کو بہت
جلد شاہزادے تک پہونچا دو دیوون نے اُنکو ساتھ لیا تیسرے روز یہ سب فوج اپنی شاہزادے سے سرحد پر
ملی شاہزادہ نہایت خوش ہوا لشکری بھی شاہزادے کے قدمون پر نثار ہونے لگے جمعیت کثیر ہوگئی آدمی اور
دیوون کا لشکر ساتھ کوچ و مقام کرتے ہوئے چلی گلزار کی سرحد پر پہونچا منتظمان سرحد لشکر دیکھکر گھبرا گئے ہرکارے
نے منتظمون کو اطلاع دی کہ ایک شاہزادہ چلی گلزار کو جایا چاہتا ہے وہ سب منتظم آئے شاہزادے کو
لیگئے کل منتظمون نے شاہزادے کو سمجھایا بجھایا اور وہان کی آفات سے دھمکایا لیکن شاہزادے نے ایک
بھی نہ سنی کہا مین ضرور جاؤنگا ایک ساحر بہرود تھا اُسکو شاہزادے کی جوانی پر ترس آیا رات کو لشکر سے
لیگیا ایک حجرے مین جاکر بند کردیا اور سب لشکریون سے اُسنے کہدیا کہ تم لوگ پریشان نہونا شاہزادے
کی جان حفاظت مین ہے تم لوگون کی وقتاً فوقتاً ملاقات ہوا کریگی مین نے کچھ سمجھکر شاہزادے کو بند کیا ہے اُس
ساحر بہرود کی ایک دختر تھی بہت خوبصورت حسین گیسوطراز نام تھا اُسکے نہال شباب سے کسی نے پھل
نہین کھایا تھا اُسنے ساحر سے کیفیت پوچھی کہ اسکو کیون قید کرکے لائے ہو ساحر نے کہا کہ اے دختر نیک اختر
یہ ایک شاہزادہ ہے جسکے آفتاب و ماہتاب مقابل نہین ہوسکتے اگر عالم مین نظیر اسکا ہو تو وہ اپنا آپ ہی نظیر ہے
ملکہ شاہ سیمین ساق کا عاشق ہوا ہے چلی گلزار کو جاتا ہے مجھکو اسکی نوعمری اور اس حسن و خوبصورتی پر
رحم آگیا کہ ایسا جوان وہان جاکر کیون ضائع ہو اسکو بند کیا ہے کہ اُسکا عشق جاتا رہے وہ دختر گیسوطراز سب
کیفیت حسن و خوبصورتی کی سنکر عاشق ہوگئی اور رات کو خفیہ زندانخانہ مین آئی اور شاہزادے کو اپنے
باغ مین لیگئی وہان مسند زرنگار پر جلوہ گر کیا دیکھا تو واقعی شاہزادہ بہت حسین ہے کہ کوئی اُسکی تعریف نہین
کرسکتا میری مجال نہین جو اس سے آنکھ ملاسکے بعد خیریت مزاج پرسی حالات دریافت کیے شاہزادے نے
بعد خیریت مزاج سب کیفیت گیسوطراز سے بیان کی اور سبب گرفتاری بھی بیان کیا گیسوطراز نے بھی بہت
سمجھایا جب دیکھا کہ شاہزادہ نہین مانتا ہے اور کسی صورت سے نہین سنتا ہے بلکہ نصائح و پند کیطرف کان نہین
لگاتا ہے تو مجبور ہو کر کہا اے شاہزادہ والا جاہ و ذوالقران دستگاہ اگر آپ نہین مانتے ہین اور ضرور وہان جائینگے
تو ایک شرط میری آپ پوری کرین اور اقرار صادق کرین تو آپ کی شرط مین پوری کیے دیتی ہون اور اُس
شرط کے پوری کرنیکا حل راستہ دون شاہزادہ امیر الزمان نے کہا مین قبول کرونگا جو شرط تو کرنا چاہتی ہے
شرط کرلے انشاء اللہ تعالے اُس سے سرمو فرق نہوگا گیسوطراز نے کہا کہ مجکو ملکہ شاہ سیمین ساق
سے کم نہ سمجھیے گا اور ملکہ کو مجھپر فضیلت نہ دیجیے گا شاہزادے نے بخوشی خاطر قبول کیا گیسوطراز نے کہا کہ گلزار
رنگین مین ایک حوض ہے اُسمین ایک مچھلی ہے اُسکے پیٹ مین ایک تیر ہے وہ تیر مین آپکو لائے دیتی ہون
اُس تیر کو فال سیاہ چلی سے ایسی نسبت ہے کہ وہ خطا نہ کریگا خود تیر قدرتی ہے تیلی اس تیر سے نشانہ ہوجائیگی
غرضکہ دوسرے روز گیسوطراز گلزار رنگین کو گئی اور اُس حوض پر جاکے بیٹھی سحر مین مشغول ہوئی کہ مچھلیان آنے

لگین جب وہ مچھلی آئی اسنے اُسکو پکڑ کر باغ مین لائی اور اُسکا پیٹ پھاڑ کر تیر نکالا شاہزادے کو دیا اور کہا
جائیے شاہزادہ شاداں و فرحاں تیلی گلزار کیطرف روانہ ہوئے جب تیلی گلزار مین پہونچے دیکھا کہ ایک
باغ بہت عمدہ بنا ہوا ہے ہر خوش رنگ سے جھنڈا ہے مہندیوں کی ٹٹیاں روشوں کے گرد لگی ہین چمنوں مین
پھول کھلے ہین جو غنچہ ہے اسرار کا دفینہ ہے جو پھول ہے کلید گنجینہ ہے چشم یاسمن کو دیکھ کر دل ہر ذرا دل کی روح کا
سیرگاہ مجنون کا نزہت گاہ دیدہ ہائے بو قلمون خوش رنگ نونہالوں کے تراشے رنگ سرو درازِ شاہدی کا
راز دار سنبل اسرار موشگافی کی محرم اسرار فاختہ کج ادائی سرو سہی شاکی بلبل جور گل کی خاکی گلوں کی بھینی خوشبو
کی سیٹ کوسوں تک جاتی تھی ایک بنگلہ وسط باغ مین بنا تھا نہایت خوش قطع نادر طرح [illegible] کے بیچ
مین ایک شیشہ کا ستون بہت عمدہ بنا ہوا ہے اسطرف سے اسطرف تک نظر کو کوئی چیز مانع نہین برابر
دکھائی دیتا تھا اُسکے اندر ایسے گلدستے بنے تھے جنسے اور بھی اُسکے کاریگر کی کمال صنعت پر دلیل تھی معلوم
ہوتا تھا کہ کسی درخت کے اوپر نقرہ کاری کی گئی ہے کہ ٹکڑیاں جابجا لگی ہین تیر بے تکلف پر عقاب سے درست
رکھے ہوئے ہر ستون پر ایک تیلی بہت خوشنما بنی ہوئی تھی وہ گردش مین تھی کہ مردمِ چشم کی نظر ہر ایک مقام سے
پھسلتی تھی قائم نظر نہین ہوتا تھا کہ شاہزادے نے بعد ادب کے قبضۂ کمان پر ہاتھ رکھا مشت سے دہرا کر
زاغ کمان سے گوشے برابر دیکھ کر تا لب گوش کھینچ تیر کو سوفار سے خالی کیا ہوئی کمان سے تیر کا نکلنا تھا کہ
خال تیلی بر تراز و تیر نکالا تیلی کی گردش موقوف ہوئی صدا ایسی عجب آئی کہ تحسین کی صدا مین پیر فلک
نے [illegible] دار و گیر کا غل ہوا شناسنگی کا مکان ہوگیا بعد چند ساعت کے وہ غل غپاڑا موقوف ہوا شاہزادہ
تھکا ہوا بنگلہ مین آیا دیکھا کہ مسندین زربفتی بچھی ہین گاؤ تکیے لگے ہین جو سامان عیش و عشرت مہیا ہے مسہری
بھی ایک گوشہ مین بچھی ہے شاہزادہ اُس بنگلے مین آرام کرنے کے لیے آیا اور مسہری پر جاتے ہی سوگیا
اسکا ذکر وقت پر اویگا ملکہ شاہ سمین ساق کو اُسیوقت اطلاع ہوئی کنیزوں کے ہمراہ گلزار تیلی مین آئی
چاروں طرف ڈھونڈھنے لگی دیکھا کہ ایک رشک قمر مسہری مین پڑا سو رہا ہے وہ چہرۂ نورانی دیکھتے ہی
عاشق زار ہوگئی دل سے بے اختیار ہوئی وہان سے مکان کو آئی رات بھر بیقراری رہی اور دل سے
خواہش وصل شاہزادے کے جی مین ہوئی کہ ساحر فلک مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ ایک دیو
کے ہمراہ اپنی فرودگاہ پر آیا ملکہ شاہ سمین ساق کو خیال آیا کہ جو شبیہ والد ماجد نے طلسم کشا کی بنادی
ہے اس جوان کی صورت اُس شبیہ سے زیادہ ملتی ہے سو جلد شبیہ لیکر واپس آئی دیکھا شاہزادہ باغ
مین نہین ہے تلاش کی معلوم ہوا کہ لشکر مین گیا ملکہ نے شبیہ لیکر خفیہ ہو کر صورت سے ملائی بعینہ ایک سی
پائی نام و نشان بھی دریافت کیا ایک ساحر سے کہا کہ اسکو گرفتار کرے چند ساحر آئے مقابلہ ہوا دیوون
نے انکو کھا لیا جبکہ کوئی واپس نہ گیا ایک ساحر کو روانہ کیا کہ دریافت کرکے واپس آوے وہ ساحر گیا
اور اُسنے دریافت کیا معلوم ہوا کہ لشکریوں نے انکو کھا لیا ملکہ نے اور ساحر روانہ کیے وہ بزور سحر آئے
اور سفیہ بنکر شاہزادے سے ملاقی ہوے شاہزادے سے باتین ہو رہی تھین کہ بزور سحر گرفتار کرکے
جلدی ملکہ کے پاس پہونچایا لشکریوں نے شاہزادے کو تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا حملہ کرکے شہر پر چڑھ دوڑے
ملکہ نے شاہزادے کو ساحر جو حدار کے وہان قید کیا ادھر لشکریوں سے لڑائی ہوئی خوب ہی
تلوار چلی دیوون نے اپنا پیٹ بھرنا شروع کیا جانبازوں نے خوب تیغزنی کی آخر کار

ساحرون نے بزور سحر گرفتار کیا اور ساحرہ صدار کے وہان انکو بھی قید کیا ساحرہ صدار کا مکان گلزار لعل
مین تھا ملکہ شاہد سیمین ساق نے سب کو قید رہنے کا حکم دیا لیکن ایک عیار کامل العیار نابغ فن جانگرد
نام باقی رہگیا تھا اسکی کیفیت ملکہ جانچلی ملکہ گیسو طراز رہائی شاہزادے کے لیے آئی تھین یہ بھی گرفتار ہوئی
اور سب قیدیون کے پاس قید کی گئی تب ساحر پیرمرد آیا رات کو خفیہ تاک مین لگا رہا جب رات پردہ پوش
عالم ہوئی ساحر پیرمرد نے بزور سحر سب کے بند کھولے طلسمی پتلے بنائے اُن پتلون نے ایک ایک کو اُٹھا لیا
وہ چھوٹتے ہی روانہ ہوئے سب آکر ساحر پیرمرد کے وہان جمع ہوئے جب ترک خونخوار ذہاب یکہ با رادہ
معات خیمۂ مشرق سے نکلا شاہزادے نے صف آرائی کی ایک دیو کو ملکہ شاہد سیمین ساق کے پاس
روانہ کیا لڑائی کا پیغام دیا جنگل صاف کر دیا جلیدارون نے فراز و نشیب درست کیا مرحلہ بندی ہوئی شاہزادہ
آراستگی صفوف مین مصروف ہوا میمنہ میسرہ و قلب و جناح پر افسرون کو مقرر کیا قلب مین آپ قائم ہوا لشکر ملکہ
بھی ایک طرف منتظر لڑائی استادہ وہان کرنگی پہلائے حکم شاہزادے کے منتظر تھے کہ آمد فوج ساحران ہوئی
ملکہ شاہد سیمین ساق کمان فوج اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے افسران فوج اپنے اپنے عہدے سے اپنی فوج کے
پرے جمائے کھڑے تھے کہ طبل جنگ بجا مبارزان نامی لشکرون سے نکلنے لگے تیر و تلوار کی ٹھہری نیزہ بازی
ہوئی اپنے اپنے ہنر دکھلائے کچھ دیر تک تو یونہی لڑائی رہی آخر کار لشکر دکا مقابلہ ہوا دیون نے حملہ کیے
ساحرون کو کھانا شروع کیا آدمیون نے تلوارون نیزون پر دھر لیا برق سنان کوندتی تھی تیرون کے کشاکش
کی صدائین آرہی تھین اس زور کی لڑائی تھی کہ ترک فلک بھی پناہ مانگتا تھا الامان پکارتا تھا کسیکو کسیکی خبر
نہ تھی ایک شبانہ روز جنگ یہ بپا رہی ملکہ شاہد سیمین ساق نے لشکر سے روگردانی کی باقی ماندہ لشکر چلا گیا
میدان مین کوئی کشتہ نظر آتا تھا سب دیون کے توشکم مین چل گئے شاہزادہ مظفر و منصور اپنے خیمے مین آیا
ملکہ نے اپنے محلات و شہر کے گرد ایک آہنی دیوار بزور سحر قائم کر دی اور محلات کو بزور سحر چھپا دیا سحر تازہ
کی فکر مین ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت جانگرد عیار کی بیان کیجاتی ہو

کہ وہ لشکر سے باہر گیا ہوا تھا جو وقت یہ لشکر سب گرفتار تھا یہان سے طرف طلسم مبیت الحزن کے چلا ساحر
بنا ہوا قشقہ لگا سیندور سر مین بھرا وجود کو کاری کا گلے مین پڑا ہوا طرف محلات شاہی کے گیا اور اس فکر مین تھا
کہ کون تدبیر کرنی چاہیے کہ کچھ مال ہاتھ آئے یہ خیال کرکے ملکہ شاہد سیمین ساق کے مکان
مین گیا لیکن ملکہ شاہد سیمین ساق اسوقت برسر جنگ شاہزادہ میدان کارزار مین تھی جانگرد کو اچھا موقع ملا
ملکہ کے خازن سے کہا کہ ملکہ نے کہا ہو کہ بہت جلد سب نقد و جنس یہان بھیج خازن نے جواہرات کی کوٹھری
کھولی اور اُس سے کہا لے جا اسنے چادر عیاری کو بچھا بھرنا شروع کیا خوب بھر کر لاد کر چلا اور لاکر ایک
گوشۂ عافیت مین رکھنا چاہا کہ خیال گذرا شاید کوئی دیکھ لے تلاش لشکر مین آیا دیکھا کہ دونون لشکر باہم
آویزہ مین لائے ایک گوشہ مین چھپا جب ملکہ شاہد واپس مکان گئی خازن نے احوال بیان کیا ملکہ نے
اپنی لاعلمی بیان کی اور کہا کہ ضرور ہی کوئی عیار ہوگا ملکہ شاہد نے پھر ایک ہفتے کے بعد لشکر فراہم کیا اور
برسر جنگ آئی ادھر سے بھی تیاری جنگ ہوئی دلیران جنگ آزما مرد میدان وغا نے اپنے ہتھیار ون

کی صفائی کی صیقل گردون نے آب جوہر دکھایا آئینہ چاند بنا دیا ٹیکیاں زہر خوردہ ناخنہ کی کمین نیمچہ و خنجر سنان پر پڑا دعا مانگو
میدان صاف کیا گیا شاہزادہ دست نے اپنی فوج کے دو حصے کیے ایک حصہ کو دستے آمادہ کئے اور ایک حصہ واسطے
جنگ کے کہ وہ تاجدار طلسم جیسے ملکہ شاہد سیمین ساق بنی فوج کو دون لینے آئی بڑی مدد کو بو فور خون آشامی بہادرون
کو نیند نہین آئی تھی بار بار بیتاب اٹھتے تھے رات کو دیکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ابھی تک مشرق پر سرخی نہین
آئی معلوم ہوتا ہے کہ بہت رات باقی ہے اور یہ سمجھ کے اپنے بستر و پلنگ پر لیٹ رہتے تھے کہتے تھے دیکھا چاہیے کہ کل کسکی عمر کا پیالہ
لبریز ہوتا ہے کسکا وقت آخر ہے کون مال غنائم سے بہرہ یاب ہو کر شاہد نصرت کے آغوش میں سکون پذیر ہوتا ہے
کہ عروس شب حجلہ عروسی مین گئی اور دلدادہ روز خلوت سرائے افق آسمان سے برآمد ہو کر نظارہ کنان احوال
عالم ہوا طبل جنگ بجنے لگے موج دریائے فوج تلاطم مین آئی عزرائیل مشتاق جان لشکریان پر سوار دریائے
عمر مین ناخدائی کرنے لگے جسکی کشتی گرداب مین آئی بہرہ ور دست ملک الموت نے بیادا یہ شہر خموشان کے سپرد
کیا کوہ اختیاری مین تھی سے دو لشکر چو باہم در آویختند + تو گوئی قیامت برانگیختند + دونون لشکر آپس مین گتھے
کسیکو کسیکی شناخت تھی نہ باپ کو بیٹا پہچانتا تھا نہ بھائی کو بھائی ایسی لڑائی تھی سنان پرسنان چلتی تھی جس کے
کسی نے برچھی ماری ترچھی ہوگئی ڈانڈ چہرہ پشت سے گذر گئی جس سوار کے تلوار پڑی خود و سر اسپ تو دسپر
کا آغوش وا کیا اجل مین دکھائی دیا گردجیکے پڑ گیا سر مع مغز صندوق سینہ چوار نیمچہ رکا تھا ہوا شکم سے گذر تا قاش
زین پر پہونچا ٹھہرنے کی تاب نہ آئی گروگاہ سے نکلتی ہوئی زمین پر گری سے سنان پرسنان ضرب پر ضرب تھی
الٹی قیامت تھی یا حرب تھی + سواران زور ور مرد پرانداز فیل تن جیلہ رحٹ رنج کرتے تھے صف کی صف الٹ
دیتے تھے پیادگان دیر جیش شجاعت کے شیر زرین رفتار کے دستے بائین برابر مارتے تھے خانہ شاہ
تک پہونچتے تھے فیلبندی کی مات دیتے تھے مات پر مات ہوتی تھی کہ فی منصوبہ کارگر ہوتا تھا بہادران تیز جنگ
برابر شہ مات دیتے ہوئے قلب لشکر تک جاتے تھے پیادہ شہ دیتے تھے دیوون نے علیحدہ اپنی دھوم مچائی جادوگر
غرا اٹھے ہوئے دوڑتے تھے الوحی الوحی پکارتے تھے ملک الموت سے بیدار رخ مارتے تھے سمو جانمحن مین
رنگ شور شکم مین آتش تیز کرتے تھے بچے بچے اڑا دیتے تھے جوان تنجار تیر چھین کرتے تھے کیا کھاتے تھے ساحران
سحر پرداز اپنی رفتار مین سحر پردازیان بھول گئے جان بچے کے لالے پڑ گئے ڈھالون مین منہ چھپاتے تھے ڈھال
کارنگ نہ ڈھال پناہ نہ دیتی تھی ضرب تلوار سے سپر سپر ہو گئی تھی دم باقی نہ تھا جان کچلی تھی مثل برگ
سوسن آڑی تھی ترکش خالی ہو گئے تھے زاغ کمان چلاتا تھا سوفار طالب تیر کرتا تھا زہ کمان چلیون کا
مشتاق تھا بنا گوش تھا فتنہ تیر کی آواز پر شیدا تھی وہ فتنہ قیامت تھا عاشق معشوق کا ساتھ نہ دیتا تھا
عاشق کو بھول جاتا تھا معشوقان پری جمال ہلاک ہو رہے تھے غرض چار شبانہ روز برابر جنگ رہی ملکہ
شاہد سیمین ساق نے جب یہ رنگ دیکھا چور ہوکر چال بھول گئی سحر تازہ کی فکر مین ہوئی سنگ ری
چند ساحر آ کے سمت آسمان اڑایا غول کا غول تیلیون کا آ کے زمین پر گرتے تھے لشکریان اسلام سے
آدمیون کو اٹھاتے تھے ملکہ دیکھ رہی تھی کہ شاہزادہ بدیع تیغ بکف کف بدہان ہر چہار و طرف سے مار رہا
ہے وہ ضرب سخت اسکی پڑتی ہے کہ الامان تو مین دو دو ساحر چور رنگ ہوتے ہین دونون گھات کوئی نہین
کام دیتے ہین تیغ ہے کہ شعلہ آتش جوالہ یا برق خرمن ہستی سوز ہے جس پر چلتی ہے سوا زمین کے قاش زین
پر نہین دکھائی دیتا ہے شعر پھر جا کہ شمشیر او کارکرد + بسے راد و گرد در دورا چار کرد جہان گرد حال و اسباب

کشت

سے دھوم دھڑکے مین مصروف ہین جو پاتے ہین اٹھا لیجاتے ہین حد نفت چلاتے ہین جتنے ساحر چلے جاتے
ہین ملکشاہد نے جو یہ رنگ دیکھے دنگ ہو گئی دستک دی کہ اژدہے پیدا ہوئے لشکریون پر گرنے
لگے جو آدمی تھے انکو اٹھا لیجاتے تھے دونون نے اسوقت داد شجاعت دی بڑے بڑے درخت اکھاڑ
کے ان اژدہون کا مقابلہ کیا دونون گروہ شکل جیسی اژدہے کو مارتے تھے وہ اژدہے دو ہین ڈھلک کر رہجاتا
تھا ملکہ نے یہ دیکھا دستک دی دھوان نکلا ایک دیوار ہفت دھات کی بہت بلند اٹھ گئی لشکر ساحران کی
یون جان بچائی لشکر کو اس دیوار کے دامن مین پوشیدہ کر دیا لیکن لشکر اسلام سے بہت اسلحہ قید ہوئے
ویران ویرانی. بچے معدودے چند آدمی لشکر اسلام کے باقی تھے سب گرفتار سحر تھے شاہزادہ فتحیاب یون
شکست خوردہ ہوا اپنے خیمے کو واپس آیا لشکریون کا صدمہ دیر بہت شاق تھا ملکہ شاہد نے ایک ساحر
کو خط دیا اور کہا کہ سنگ پا جادو کو اپنے ہمراہ لیکر بہت جلد آؤ وہ ساحر ایک دم مین سنگ پا جادو کے
پاس پہونچا خط دیا سارا قصہ کہا سنگ پا جادو اسی ہزار فوج جرار ساحرون کی لیکر ملکہ کی خدمت مین حاضر
ہوا جبکہ عروس دلآرام فلک آجلا مغرب سے نکلکر مصروف آرائش ہوئی ملکہ کے یہان سنگ پا جادو
کے آنے کی خوشی مین جشن کا حکم ہوا بزم جشن آراستہ ہوئی ساقیان مہ پارہ جام و صراحی و بربط ہاتھون مین
لیے دور شراب مین مصروف تھے دشت رزم بزم نشاط مین چارون طرف شکستی پھرتی تھی ہر ایک خوش ہنگام
سے مجلس اٹھتی تھی مطربان خوش الحان لبہاے دلکش زہرہ و ناہید کے دل لبھانے والے دف و
چنگ لیے نغمہ سرائی کرتے تھے خوش الحانی پاتے تھے دامن امید نقد روان سے بھرتے تھے رقاصان
پری کردار و خوبیان شوخ شیرین کر گردش مین مصروف ہر ایک انکی نازکی و نخرہ سے طرف یارون
کی کلکلیان خندہ ہوئین ممکن نہین کہ پلک جھپک پاے رات بھر یہی جلسہ رہا ملکہ نے تین روز بزم نشاط
کا جلسہ منعقد فرمایا آگے ذکر اسکا وقت پر آویگا شاہزادہ اپنے خیمے مین بہت سست و مضمحل بیٹھا ہوا تھا کہ
سرداران لشکر حاضر خدمت ہوئے شاہزادے نے ایک آدمی کو گیسو طراز جادو کے پاس روانہ کیا وہ اپنے باغ مین
سیر چاندنی دیکھتی تھی کہ فرستادہ شاہزادہ پہونچا خط دیا پڑھا پڑھکر نہایت اندوہگین ہوئی باد صبا پر سوار ہوکر
ایک پلک مارنے مین شاہزادہ کے پاس آ گئی شاہزادے نے ساری کیفیت بیان کی گیسو طراز جادو نے کہا
کوئی اندیشہ کی بات نہین وہ جو گرفتار ہین انکی رہائی کی فکر کرونگی کہ اسکا ذکر وقت پر آویگا ادھر جہانگرد
نے دل مین خیال کیا کہ بیٹھے بیٹھے کیا کرون بیکار بے روزگار جی گھبراتا ہے کچھ کام کرنا چاہیے یہ سوچکر طلسم
بیت الحزن کیطرف چلے دن بھر چلے لیکن کہین پتہ نہ لگا دیکھا کہ ایک دیوار آہنی جو دو میل سے
نظر آتی یہ خیال کیا کہ اس سمت کیونکر اس طرف جاؤن نواح جنگل مین گردش شروع کی دیکھا کوئی آنے
جانیوالا بھی نہین نظر آتا جسکی رہبری سے اس طرف جاؤن یکایک نگاہ دیوار کی اونچان دیکھنے کی غرض سے
سوے آسمان اٹھائی دیکھا کہ بہت سے عقاب بلند پروازی کرتے ہین اور شہر کیطرف بھی جاتے ہین
اور اسطرف بھی آتے ہین جہانگرد نے جھٹ پٹ شکار جانوران کرکے پارچہ گوشت مین خوب اپنے جسم
کو لپیٹا اور مردے کی صورت زمین پر لیٹ گئے عقاب کی نظر پارچہ گوشت پر پڑی عقاب نے زمین کا رخ
کیا جہانگرد کو یقین ہوگیا کہ یہ ضرور پھر آئیگا اور مجھے لیکر لیجائیگا اتنے مین عقاب اسپر گرا اور پنجون مین دبا کر
لے اڑا شہر کے قریب ایک درخت بہت بلند تھا اسپر چھوڑا اسنے جھٹ پٹ پارچہ گوشت کے جسم سے جدا

کیے اور ایک پیڑون کے جھنڈ مین اپنے کو چھپایا جب سیمرغ فلک اپنے آشیانہ مغرب مین گیا اور بلبل شب باشتیاق وصل گل گلستان جمال بوستان عالم مین آئی جانگرو نے درخت سے اترنا شروع کیا زمین پر آیا لباس ساحر زیب بدن کیا اور محلات شاہی کیطرف چلا جاتے جاتے ایک محل کی کیطرف گیا وہان سے آواز سرود نغمہ سنائی دی جاکے دروازے پر پہونچا پاسبانون سے کہا کہ مین دور سے آتا ہون ملکہ نے کام کیواسطے بھیجا تھا مدد کی خواستگار ہوئی تھین پاسبانون نے اجازت دی یہ اندر مکان کے گیا دیکھا کہ بزم جشن منعقد ہے سنگ پا جادو مے نوشی کر رہا ہے نشہ مین چور ہے تھوڑی سی شراب سے کہ سون تک عقل و دانش سے دور ہو دنیا و مافیہا کی خبر نہین لیکن ملکہ شاہد شریک جلسہ نہین ہر قیاس سے معلوم ہوا کہ کہین دور گئی ہین آج انکا آنا ہوگا اتنے مین ایک رقاصہ کسی ضرورت سے محفل سے باہر نکلی آفتابہ طلب کیا ساحر عیار نے آفتابہ جلدی سے دیا رفع حاجت کو گئی پیچھے یہ بھی گیا رقاصہ نے فارغ ہوکر جیسے ہی آفتابہ سے پانی لینا چاہا کہ اسمین سے بوے بیہوشی کا اثر ا بیہوش ہو گئی جلدی سے ایک گوشہ مین اسکی صورت بنا اسکو ایک گڑھے مین ڈال اسکے کپڑون سے جسم کو آراستہ کیا داخل بزم جشن ہوئی رقص شروع کیا ایسی گانے کہ سنگ پا جادو کو سرور زیادہ ہوا ایک گلدستہ ہاتھ مین لیکر رقاصہ نے رقص شروع کیا ایسا رنگ باندھا کہ سنگ پا جادو زیادہ خوش ہوا بولا کہ اے رقاصہ ہم چاہتے ہین کہ تیرے نازنین ہاتھون سے پئین اگر ناگوار خاطر نہو تو جام کو دور مین لا اور ان سب کو بھی پلا اسنے جلدی سے ساقی گری اختیار کی اور پیالا کی تمام سفوف بیہوشی نکال کے داخل کیا اور ایک دم سے سب کو جام بھر کر پلانا شروع کیا اہل محفل پیتے ہی سب کے سب بیہوش ہوگئے کسی کو ہوش نہ رہا اسنے جلدی سے سنگ پا جادو کو ایک گوشہ مین لاکر اسکی پوشاک بدلی اور اپنے زیب جسم کی اور کل مال و اسباب وہان کا لیکر ایک جگہ چھپا دیا اور پھر آپ سنگ پا جادو کی شکل بنکر بیٹھ گیا اور دربان کو پکارا کہا کہ ہماری فوج کو حکم ابھی کوچ کا دو کئی روز ہوئے جھگڑے ہوئے مین چاہتا ہون کہ صبح ہوتے ہوتے شاہزادہ فاتح طلسم کا کام تمام کردون دربانون نے حکم کوچ کا سنگ پا جادو کا دیا فوج تیار ہوئی قرنا بجی سنگ پا جادو تخت رواں پر سوار ہوکے چلا ساحرون سے کہا کہ ہم تمہارا سحر دیکھنا چاہتے ہین کہ تم کسقدر ہو اس درواز کو ہٹاؤ تو معلوم ہو کہ تم حریف سے سحر مین سر بر ہوگے ساحرون نے بزور سحر اسکو ہٹا دیا جنگل مین خیمہ استادہ ہوا فوج سے کہا آرام کرو جسوقت مین کہون کہ جنگ باندھی جاے مین بہت تھکا ہوا ہون اور کئی روز کا جاگا ہون ذرا مین بھی آرام کرلون فوج سب آرام مین مصروف ہوئی کہ سنگ پا جادو عیار لشکر شاہزادے مین آیا اور شاہزادے سے ملا اور شاہزادے سے کہا راست یہ ہے کہ دونون کو حکم کیا جادے فوج سنگ پا جادو کو دیکھ لین جو مین اپنے ساتھ لگا لایا ہون شاہزادے نے کہا آپکی مردمی سے یہ دور ہے شاہزادگان والا تبار ایسا نہین کرتے جانگرو نے کہا کہ حضور عالی الحرب خدعۃ نہین سنا ہے کسی غیر کا قول ہے شاہزادے نے کہا اچھا وہ سے کہہ دیا گیا ہر دو طرف سے اوٹھے ایک دم مین سب کو دیکھ لیا نام تک انکا باقی نہ رہا ایک بھی نہ بچا سب قتل و دیوان ہوے جب دیو فلک نفت سر نگون گاہ سے صوب مشرق سے عکس فگن ہوا ملکہ نے سنگ پا جادو کو بلوایا کہین پر اسکا پتہ نہ پایا متحیر ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہے اسکا ذکر وقت پر کیا جائے گا ۞

## اب کیفیت کیوان النکی عرض کیجاتی ہے

گیسو طراز سب کیفیت سنکر پیر مرد سے اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور سب حال بیان کیا مرد پیر باتدبیر
نے ایک دستک دی کہ ناگنین بہت سی پیدا ہوئین اور سامنے آکر عارض ہوئین کہ باعث تکلیف دہی
کیا ہے مرد پیر نے سب حال بیان کیا ناگنون نے کہا کہ وہ دشت ادبار مین مقید ہین اگر آپ تشریف
لیجائین تو وہ رہا ہون ناگنین یہ کہکر روانہ ہوئین اور گیسو طراز اور مرد پیر دشت ادبار کیطرف گئے اور بزور
سحر اُن سب کو رہا کر کے خدمت مین شاہزادۂ اسکندر فرخ لقا کے پہونچایا شاہزادہ بہت خوش ہوا
مرد فقیر صاحب تدبیر کا شکریہ ادا کیا اہل لشکر اپنے شاہزادے کو دیکھکر سب محظوظ ہوے اب کیفیت
ملکہ شاہد کی عرض کیجاتی ہے ملاحظہ ہو کہ ملکہ اسی فکر مین تھی لشکر سنگ یا جادو تلاش کیا اسکا پتا بھی ندارد
اور بہت متحیر ہوئی ساحر کو سنگ یا جادو کے مکان پر بھیجا کہ شاید مکان کو گیا ہو وہان سے بے نیل مرام واپس
آیا ملکہ سب گھبرا گئی اُسنے پاسبانون سے پوچھا کہ تمکو معلوم ہے سنگ یا جادو کہان ہے پاسبانون نے کہا کہ حضور
ملکہ عالم یہان ایک آدمی آیا اور اُسنے اظہار کیا کہ ملکہ کے پاس جاؤنگا چنانچہ وہ گیا پھر اندر کا حال معلوم
نہین کہ آدھی رات باقی تھی کہ سنگ یا جادو کا حکم فوج کی تیاری کا ہوا اور سنگ یا جادو اسیوقت
لیکر فاتح طلسم سے جنگ کرنے گئے وہان کا حال نہین معلوم کہ کیا ہوا ملکہ بہت متعجب ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہے
ایک ساحر کو اس طرف روانہ کیا وہ میدان نبرد گاہ مین آیا دیکھا کوئی نہین ہے رجعت قہقری کر کے ملکہ کے پاس پہونچا
اور عرض کیا کہ ملکہ عالم میدان جنگ مین کوئی نہین سوا اسکے خیام فاتح طلسم کے ملکہ نے دیوار آہن کو جو شیشہ کی تھی دریافت
کیا کہ جسنے شہر کی حوالی مین دیوار بنائی ہو ساحر نے کہا کہ دیوار کا بھی نشان نہین ہے ملکہ اپنے دلمین بہت متحیر و
حیران تھی کہ نہ تو سنگ یا جادو کا نشان معلوم ہوتا ہے نہ فوج کا پتہ چلتا ہے عجب نہین کہ کوئی عیار آیا ہو اور
سنگ یا جادو کو مع فوج لیگیا ہو یہ بھی ممکن ہے ایک ساحر کو روانہ کیا کہ جا دیکھ لشکر فاتح طلسم مین کوئی ہے یا نہین
وہ ساحر آیا دیکھا کوئی نہین معلوم ہوا واپس گیا ملکہ کو کمال تعجب ہوا ذکر اسکا وقت پر ہوگا کیفیت شاہزادہ عرض
کیجاتی ہے کہ صبح ہوتے ہی شاہزادے نے حکم دیا کہ یکبارگی طلسم بیت الحزن پر چڑھ دوڑو فوج تیار ہوئی علم اسلام
کا مع حسیم لہراتا ہوا بوق و قرنا بجاتا نعرۂ شیران میدان جنگ سرفروشان وصف نبرد بیدرنگ نیزون کو سنبھالے
آگے آگے دیوون کا لشکر اُنکے پیچھے شجاعت شعارون کے پرے بیچ مین شاہزادۂ عالیجاہ اسکندر فرخ لقا
تاج شہریاری کا سر پہ رکھے توسن سبک خرام تیز گام زیر ران شمشیر و تلوار کمر سے لگی چڑھی کمان بدوش [illegible]
بخت آثار جلال چہرے سے ظاہر نشان شجاعت بشرے سے باہر جلو گران فوج گران فتح و نصرت جلو در
رکاب ظفر انتساب ساتھ اور طلسم بیت الحزن ہوے سامنے سے جو نظر آتا دیوون کا لشکر ہے تلواریان برقی
ادبرہی تھی اور درخت کند معہ نیزے کے بعض آسیا سے سنگ دوش پر کر ایک ساعت مین شہر کے اندر
تھے کہ ہرکارون نے خبر فاتح طلسم کے حملہ کی پہونچائی ملکہ اسوقت بحر استعجاب مین غرق تھی وہ مقصود تلاش کرتی
تھی کہ ہرکارے نے سب کیفیت کہی ملکہ مد فکر مین مستغرق اور اس پریشان یہ خبر سنتے ہی ایسی چونکی جیسے کوئی
بیک خواب غفلت یا کسی صدمہ سے چونک پڑے سب عقل جاتی رہی چارہ و کار پر غور کرنے لگی پاسبانان
کو حکم دیا کہ چند ساحر بلاکر روکے سرنگ چند آدمیون کو پکڑ کر سامنے آیا دیوون نے تنور سرد مین ڈالا کسقدر
آدمی تنور شکم سیر ہوئی ملکہ نے جلدی سے ایک ساحر کو بھیجا کہ فوج تیار ہو وے ساحر نے جاتے ہی فوج کو
حکم دیا ساحر لوگ دوڑ پڑے ملکہ بھی خود سرا سے نکلی دونون لشکر جم گئے تلوار چلنے لگی چتا چاق شمشیر

سے ترک فلک کے کان گران ہوئے پیچ و دود مین منھ چھپایا تیرون کی بوچھاڑ ریزون کی مار آتش تیغ گرد تھی
بہادرون کے دل بڑھتے تھے قدم آگے بڑھاتے تھے لیکن اپنے سر و پا کی خبر نہ تھی برق آہن گر رہی تھی خرمن جان
پر برابر گر رہی تھی حضرت عزرائیل بھی براے تماشا دل و جان سے گرویدۂ کیفیت دیکھ رہے تھے کشتون کے
پشتے لگ گئے گذرے اٹ گئے دیوون نے مردون کو چھوڑ دیا زندہ ساحرون کو کھانے لگے کہ ذکر اسکا آگے بلکر
بیان ہوگا اب کچھ کیفیت ملکہ شاہرخ کی ملاحظہ ہو جب جنگ دوشنبہ مین لشکر اسلام کو بزور سحر ملکہ شاہ سیمین ساق
نے گرفتار کیا تھا ہلکاران ملکہ شہرخ نے سب کیفیت سن کے افسوس کیا اور ایک خط شاہزادہ اسکندر
فرخ لقا کو لکھا اور دو ہزار دیو واسطے کمک کے روانہ کیے تھے چنانچہ اوسکا لشکر بہمراہی قاصد آتا تھا کہ ذکر اسکا
آگے آ چکا کیفیت لڑائی ملکہ شاہ سیمین ساق اور شاہزادہ اسکندر فرخ لقا ملاحظہ ہو کہ لڑائی خوب
دلچسپی سے ہو رہی تھی مردان وغا کوشش جنگ مین سرگرم تھے میدان قتال لاشون سے بھر گیا تھا
یکتازان شمشیر بران مصروف جان نثاری تھے گھوڑون اور پیادون کو جگہ نہ تھی جو زمین پر پیر رکھتے
تو فرط فرباہ سے مردہ کھندل کے ریزہ ریزہ ہوگئے تھے دوسرا فرش خاک معلوم ہوتا تھا خون کے
دریا بہ رہے تھے گھوڑون کے تنگ و زین تک دریاے خون کی سیلابی تھی سر مقتولان مثل کدوے
خالی کے تیرتے تھے لاشے شناوری کرتے تھے کہ گرد اڑتی ہوئی معلوم ہوئی ہوا کے سنانے کا زور تھا
صدائین مہیب آرہی تھین شاہزادے کو خیال گذرا کہ کوئی مددگار ساحر غدار ملکہ کا وابستہ برائے
کمک آرہا ہے ایسا ہی ملکہ کو خیال ہوا کہ کوئی لشکر ساحران میری مدد کو آتا ہے لیکن دامن باد
نے جیب قباے گرد کو چاک کیا لباس گرد سے لشکر دیوان نمودار ہوا لشکر شاہزادے مین آ ترچھے شاہزادے کا
دل مع لشکر بڑھ گیا دل ملکہ شاہ سیمین ساق منکسر ہوا خط ملکہ شہرخ کا قاصد نے شاہزادے کو
دیا دیو مصروف ساحر خواری ہوئے لشکر ساحر ایک ساعت مین سب غذاے دیوان ہوا ملکہ میدان
مین تنہا رہگئی کہ ایک دیو نے لپک کر ملکہ کو قابش تخت روان سے جھٹ پٹ اُتار لیا اور روبروے شاہزادہ
پیش کیا ملکہ نے دیکھا کہ بس رشتۂ حیات اسیقدر طول رکھتا تھا جان سے ہاتھ دھوؤن اس تیرہ بختی و نحوست
طالعی کو روؤن اسی روز بد دیکھنے کے لیے مین ننگ خاندان زندہ رہی پہلے ہی اس کیفیت کے ظہور سے
کیون نہ مرگئی ہائے ہائے کر طفل اشک آنکھون سے مثل رہے تھے دامن قبا کو آنسوون سے بھگوتی تھی
شاہزادے نے قریب بلا لیا پاس بٹھلایا اسکی عزت و حرمت مین کچھ فرق نہ کیا شاہزادی شاہ سیمین ساق
نے اب اچھی طرح سے رخ پرنور کو دیکھا ہزار جان سے عاشق ہوئی اگرچہ پہلے سے عاشق ہو چکی تھی اور
تخم محبت دل مین جم گیا تھا لیکن بسبب فاتح طلسم ہونے کے کدورت بھی تھی اور دل سے اپنے کو دل
رکھتی تھی عشق کو بڑھنے نہ دیتی تھی شاہزادے نے بھی نزدیک سے ملکہ شاہ کو دیکھا قریب تھا کہ بیہوش
ہو جائین لیکن بخیال چند امور کے تکیہ کا سہارا دیکر لیٹ گیا اور اپنے نور دکا دیر تک گلستان حسن
ملکہ شاہ کی گلگشت کرتا رہا اگرچہ چہرے سے پریشانی ظاہر تھی لیکن آب چشم نے گرد و غبار جنگ کی دھوکر
چہرہ کو رونق تازہ سے درخشان کر دیا سر پہ بالون کا جھرمٹ چوٹی تا کمر پڑی ہوئی کمر نازک کی ضامن تھی
زلف پرشکن بکھری ہوئی رخ روشن کی دربانی کرتی تھی یا چشمۂ حیات مین افعی پانی پیتے تھے درمیان
مین فرق نازک باریک کھنچی ہوئی جس سے دل عاشق بے اختیار یہ کہہ اُٹھتا تھا سے دین د

ایا ان تو یہ زلف رسا نگے ہو دیکھیے بانگ کو کاوڑی کہ کیا مانگے ہو سیدھی راہ ظلمات تھی خضر کو بھی جو مسافت
کے لیے درکار ایک دن دو رات تھی جبین صفا آگین بلند و وسیع اقبالمندی کی نشانی وہ جبین سے ظاہر آثار
کشورستانی ابرو خمدار قتل عشاق پر تیار مژگان سفاک و بے رحم آبدار خنجر آسا گردم دم چشم پر اچھالے ہوئے
بینی حسن کا ستون الف دار راست کہ اسکی راست قامتی پر دلیل تھی رخسار سے بھرے خون ٹپکتا تھا ماہ پارہ
تھی گل شرماتے تھے منھ چھپاتے تھے دندان باریک ایک سے ایک ملا دہان تنگ جیسے آفتاب اور ایک
برج جیسے گہر خوشاب اور ایک درج سرخی لب سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی عاشق کا خون پیا ہو غبغب مین جیسے
دیکھو ہیرا لگا ہو لعل بدخشان دامن کوہ سے منھ چھپاتا ہو چشمہ حیات ذقن مین موجود ہو یوسف کنعان
نے اسکی چاہ مین کنوین جھانکے سینہ حسن کا گنجینہ ہو اگرچہ کسی ہین لیکن سرکشی سے نکل آتی ہین شکست رونق
بازار بستان کی انھین سے ہو دریاے ذخار سے سرخاب منھ نکال کے رکھتے ہین پرلے سرکش ہین قاعدہ
سے معلوم ہوتا ہو کہ آگے چلکر جفاکش بھی پرلے ہونگے طشت زرین مین دو ثمین ہین یا بحر خوبی کے حباب
ہین شکم ساحت حسن کا نمونہ ہو اطلس کہین تو بجا ہو یا پارچہ حریر ہو بہت نرم و نازک ناف پیچدار محبت و
الفت لے خواستگاران وصال کے لیے گرداب بلا ہو یہ سراب ہر رو دے آب ہو بازو سے منصفانہ کہ
ہو بھرے گول سڈول نرم ملائم ہاتھ مین کلائی بمثال سیاہ چوڑیان تیار رنگ دکھاتی تھین سہ سے چوری
دست آن نگار سے بشاخ صندلین پیچیدہ رسے شد راہین سیم خالص کی بنی ہو ہین معدن سیم سے فلق نخش
تھین صفائی دیکھ کے سیم آب آب تھی اپنی سیاہ روئی پر بیتاب تھی کارگزاران قضا و قدر نے اس نازنین
مہ جبین غیرت گلعذاران لندن و چین کو نور کے سانچے مین ڈھالا تھا چہرہ پرداز ازل نے اسکے نقش دہن کو
اپنے ید قدرت سے بنایا تو شاہزادہ بے صبر اپنے دل ناشکیبا کو حکمت عملی سے روکے رہا ملکہ شاہد سیمین ساق
پر اپنی بیزاری ثابت ہونے دی کہا اے ملکہ وحدانیت خدا مین کیا کہتی ہو قبول اسلام مین کیا عذر ہو ملکہ
تو پہلے سے انجام پر غور کر رہی تھی اب نتیجہ کھل گیا دل سے صلاح کر رہی تھی کہ اگر قبول اسلام نہین کرتی تو تیغ
قتل مین پہونچی ہون کوئی دم مین گلا ہو اور دست ملا و باتیغ ہو اس سے گریز نہین اور اگر قبول وحدانیت
خدا کرتی ہون جان بچتی ہو اسی ضمن مین شاید میرا مطلب نکلے شاہزادے سے کہنے لگی کہ اے شاہزادہ
والا جاہ مین نے زشتی اعمال کی سزا پائی جو کچھ ہوا بہتر ہوا دیر تقاضاے میری لوح تقدیر مین ایسا ہی
لکھدیا تھا کہ جس سے یہ روز بد دیکھنا پڑا اب مین صدق دل سے اسلام کی طالب ہون شاہزادہ
اسکندر رخ لقا نے مسلمان کیا دوسرے روز ملکہ شاہزادے کی امان رہین خط فتح لکھکر ملکہ شہرخ کے پاس
قاصد کے ہاتھ روانہ کیا ملکہ شہرخ کو واپسی شاہزادے کی امید قوی ہوئی تمناے دل نے جوش مارا
مارا تیسرے روز ملکہ شاہد سیمین ساق شاہزادے سے رخصت ہوئے اپنے محلے محل مین آئی
تدبیر گرفتاری شاہزادہ و لشکر مین مبتلا ہوئی خیال کرتے کرتے دور کی سوجھی گئی ایک قاصد خاص خدمت
شاہزادے مین روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آج آپ کی دعوت ہو آپ مع لشکر تشریف لائیے خارستان
دلکپ اخزان خدو یہ کو رشک چمن بوستان فرمائیے یہ خادمہ بدل مشکور ہوگی شاہزادہ بلا خیال کسی امر
کے جا مکان ملکہ پر پہونچا ملکہ نے دور سے استقبال کیا مکان کو خوب سجا درست کیا ایک مسند زرتار
بچھی تھی بجاے تخت کے مرصع تصور کیجاتی تھی شاہزادے کو لا کر اسپر بٹھایا شاہزادہ اس مکان کی

خوبی و لطافت دیکھکر ششدر ہو گیا کہ سب نفیس پر زیب و صفا بنے ہوئے نہ بہت اونچے نہ بہت
نیچے اوسط درجہ کے بنے ہوئے شہ نشین ویسی ہی دلکش مصفا بنی تھی نمایان جا بجا دست حیران تھے بنانے
مکان انکی خیال عقل سے دور تھی حواس گم ہوتے تھے یک لخت طلائے خالص سے تعمیر تھے بیل بوٹے
بہت خوبصورت پیارے پیارے بنے تھے مصوران مانی کو رشک ہونے کا گمان تھا گمان بیجا نہ تھا وسط
مکان مین شہ نشین کے آگے ایک باغ پر تکلف سجا ہوا تھا گل چاندنی نے صحن بوستان کو صیقل کیا تھا نسرین
و نسترن کی بہار تھی کیلون کی قطار گل شبو کی مہک گل چنپے کی جھلک طائران خوش نوا سرود سرائی سے مانوس
تھے قصہ فرہاد و قیس سنا رہے تھے غنچہ سربستہ اسرار الٰہی محرم راز گل شگفتہ کا بے ثباتی عالم پر خندہ دراز
معشوقان طناز کا رعنائی مین مشتاق زاہدان صد سالہ انکے کلاہ کے مشتاق شاہزادہ کو اس شہ نشین
سے باغ کی سیر کرانیکو لائے درمیان باغ مین ایک پر تکلف جگہ بنا ہوا جو بالکل جواہرات سے بنا تھا مردم
نور کے پاؤن پھسلتے تھے مانی و بہزاد غش کھاکے گرے پڑتے تھے تھوڑی دیر کے بعد خاصہ طلب ہوا شاہزادہ
دسترخوان پر بیٹھا اقسام اقسام کے میوہ طرح طرح کے کھانے ہزارون قسم کی چیزین خاصہ پر چنی گئین وہاں
خاصہ خاص لشکریون نے بے بھی کھا کھانا کھاتے ہی شاہزادے کو چکر آیا بیہوش ہو کر فرش خاک پر گرا
ہوش و حواس کافور ہوئے جسم کی خبر نہ رہی ملکہ نے جلد ایک ساحر کو بلا کر قید کیا لشکری بھی کھانا کھاتے ہی
بیہوش ہوئے سب کے سب گرفتار نشہ بیہوشی ہوئے ایک مرد بھی نہ بچا جو اس حال زار کو دیکھتا ملکہ
نے سب کو گرفتار کیا گلزار لوح مین قید کیا ذکر اسکا آگے آئے گا

## اب کیفیت جہانگرد عیار کی ملاحظہ ہو

کہ جہانگرد عیار لشکر سے باہر کسی کام کو گیا تھا دعوت مین شریک نہ تھا جب سیر کر کے وہ آیا تو دیکھا کہ وہان سے
تمام شاہی لشکر لے گئے ہین اس صحرا پر فضا مین کسی کا پتہ نہین دریائے فکر مین غواص ہوا دیر تک بیٹھا سوچ
رہا کہ یا الٰہی یہ کیا مضمون ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا ہوا یہ لشکر کہان گیا اے پیر فلک تو ہی بتا دے کہ وہ
شاہ شاہزادہ عالیشان کدھر گیا لشکر کو تو نے کہان چھپایا سوچتے سوچتے خیال آیا کہ پیر مرد کے وہان چلنا
چاہیئے اس سے اس راز کے انکشاف مین کوشش کی جاوے جہانگرد عیار پیر مرد کی خدمت مین
پہونچا بعد سلام و نیاز کے حال کہا پیر مرد نے کہا اے جہانگرد ملکہ سے لڑائی ہوئی شاہزادہ کامیاب ہوا ملکہ نے
اطاعت قبول کی سوا اسکے اور کوئی علاج ہاتھ نہ آیا اس اطاعت مین اپنا مطلب نکالا شاہزادے
کی دعوت کی دارو بیہوشی پلا شاہزادے کو مع لشکر گرفتار کیا ان دام تزویر سے سب کو قید کیا
گلزار لوح کے قید خانے مین سب کو رکھا جہانگرد یہ سنکے خاک بر سر افشان ہوا اگر تازہ رہائی مین مصروف
ہوا ایک ساحر کی صورت بنا ملکہ کے روبرو گیا سلام کیا اور جا کے بیٹھ کلام کردن اسکا رنگ و روغن
سب اتر گیا پھر اعیار کی صورت نظر آنے لگا ملکہ کے پاس جو کوئی ہیئت بدل کے آتا تھا اسکا
رنگ و روغن اتر جاتا تھا کیونکہ اس کے پاس ایسے تحفہ جات طلسمی موجود تھے کہ جن سے
کسی عیار کی عیاری نہ چلتی تھی ملکہ نے ساحر کو آواز دی کہ اسکو گرفتار کرو جانے نہ پائے یہ عیار
مکار ہے جہانگرد بھی گرفتار ہوا گلزار لوح مین قید ہوا یہ جا کر سب سے ملا اور کہا کہ ہین

بھی تم سب کی خدمت میں آیا ہوں وہ زندانخانہ بلا شک غمکدہ مصیبت تھا غم بھی اُس زندان کی صورت دیکھ کر رحم
کرتا تھا خیران عیب آور و نیلگان مردم ورم سے آباد تھا در و دیوار زندان کا اودا تھا جو کہیں سے بھاگتا اس
مقام پر اسکو پناہ ملتی تھی اجاڑ جانے والی چڑیوں کا مسکن تھا بوم شوم کا وطن تھا بجاے سبزہ زار کے سراپا
خار تھا یا خون رنگتا محال تھا شہزادے کی گریہ و زاری لشکر کی بیقراری دیووں کی غوغا عجب کیفیت سے دو
زندان مالامال تھا دود آہ سے سارا زندان سیاہ و تاریک تھا گیسو طراز رہائی کے لیے آئی اور لوحدار جادو
کے پاس گئی وہ ایک قرساق خشک دہان خشک دل سال خوردہ بھی اُس خشک دلی سے دور بھاگتا تھا بیہودہ
لوحدار مسند پر تیار بیٹھا قہر میں بھرا تھا گیسو طراز نے بزور سحر اسپر حملہ کیا وہ وار خالی
گیا آگ مینہ برس پڑی لوحدار جادو نے ابر باران سے وہ آگ بجھائی آئینہ تیغ سامنے ہوئی مورچہ
بیٹھکے یہ اسیر دوڑا گیسو طراز نے اس سے فرصت نہ پائی لوحدار جادو نے فوری اسکو گرفتار کیا اسی زندانخانہ
میں سب کے پاس بھیجدیا بیمروی بیچارے آسے بڑی جانفشانیاں کیں سحر آزمائیاں کیں ایک شبانہ روز
لوحدار جادو سے بیرکہ بکار زدتار ہا ہر ایک کا جواب دیتا رہا لیکن آفت شام بلا انیز ہی آئی لوحدار جادو
نے انکو بھی گرفتار کیا اسی زندانخانہ میں بھیجدیا ملکہ کے پاس لوحدار جادو نے دونوں کی گرفتاری کی اطلاع دی
ملکہ بہت خوش ہوئی لوحدار جادو کو خلعت و انعام بھیجا اب ملکہ کو کوئی دغدغہ شہزادے کیطرف سے نہیں رہا اپنے
حساب قصہ نصیل کردیا گرانی اللہ فتح نیہ ندرہا آرام سے خواب راحت میں پاؤں پھیلا کے سوئی جہانگیر کی کیفیت
ملاحظہ ہو کہ یہ گریہ و زاری شاہزادے سے بھی بیٹھا تھا مناجات بدرگاہ مستجاب الدعوات کرتا ہوا خدا سے مدد مانگتا تھا
خلاصی چاہتا تھا کہ ایک روز دار وغہ زندان کو تنہا پاکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ایسا رویا کہ دار وغہ کا دل بھر آیا اگرچہ وہ
بھی بڑا سنگدل تھا اور بیگران لوگوں کے حق میں کہ سنگدلی میں خوشی سلطان طلسم کی تھی جہانگیر سے پوچھنے لگا کہ
ای شخص تو سب سے زیادہ بیقرار کیوں ہوتا ہو جو سب کا حال وہ تیرا حال ہو تو کیوں اسقدر آہ و زاری کرتا ہو
کسیلئے دماغ پریشان ہوتا ہو خاموش رہ یہ سنکر جہانگیر اور بھی رونے لگا اور کہا ای دار وغہ آپ بڑے مہربان
ہیں میں آپکی عنایت کا شکریہ نہیں ادا کر سکتا آپکے سلوک مجھپر بہت ہیں کہ جنکا شمار نہیں ہو سکتا ہو اگر
قبول ہو ایک عرض کروں جو تکلیف تو تھا ہی دار وغہ نے کہا کیا کہتا ہو جہانگیر نے کہا کہ میری ایک ضعیفہ
ماں ہو سواے میرے اسکا کوئی نہیں ہو میرے پاس کچھ ایسا مال ہو کہ جسکو میں بھیجنا چاہتا ہوں کہ جس سے وہ
ضعیفہ اپنا قوت بسد رمق حاصل کرتی رہے اگر آپ چاہیں گے تو وہ میری ماں کو مل جائیگا یہ کہکر دو موتی بہت بڑے
جیب سے نکالے اور کہا کہ ایک آپ لے لیں اور ایک میری ماں کو بھیجدیں دار وغہ نے کہا کہ نہیں دونوں
بھیجدیجئے جہانگیر نے کہا نہیں ایک آپ لیں اور ایک روانہ کریں دار وغہ کی آنکھیں کھل گئیں کھل اٹھا ہی
سے زیادہ جہانگیر آنکھوں میں رکھا اور لے لیں کہا کہ اتنے بڑے موتی دیکھنے طلسم میں بھی نہیں دیکھے اسکو کان
سے دار وغہ نے بہت شفقت کی جب جہانگیر نے دیکھا کہ اب یہ سر فولادی نرم ہو گیا ایک ڈبیا جیب سے
نکالی اور کہا یہ بھی روانہ کر دیجیے لیکن اسکو کھولنا نہیں دار وغہ نے کہا اسکو ضرور دیکھونگا جہانگیر نے منع
کیا لیکن دار وغہ نے نہ مانا اس ڈبیا کو کھولا جیسے کھولا ویسے ہی خاک ڈبیا سے اڑی اور دماغ
میں پہونچی چھینک آئی بیہوش ہو گیا جہانگیر نے جلدی سے کپڑے اسکے اتار کر اپنے جسم پر
پہنے اور اُس کی صورت بنکر بیٹھا اور اسکو اپنی صورت بنایا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھائی سکے میں

گولہ دیا زبان مین سوزن دیکر اور قیدیون مین داخل کردیا اور آپ داروغۂ زندان بنکے بیٹھا پھر وہان سے فکر مین
مین غوطہ زن ہوکر لوحدار جادو کے پاس گیا اور کہا کہ زندان مین چلیے ایک ضروری امر آپ سے عرض کرتا
ہون لوحدار جادو اسیوقت زندان مین آیا مسند پر بٹھایا عزت و توقیر کی قلمدان سامنے رکھدیا اور کہا کہ ایک
خط ملکہ کو اپنے قلم سے لکھیے لوحدار جادو نے کاغذ طلب کیا اسنے سربستہ ایک کاغذ جیب سے نکالا لوحدار
جادو جیسے ہی اسکو کھولنے لگا کہ اس سے سفوف اڑا لوحدار جادو چھینک کر بیہوش ہوا اسنے لوحدار
کو شاہزادے کی شکل بنا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا گلے مین گولہ اور زبان مین سوزن لگا بجاے شاہزادے
کے بٹھایا اور شاہزادے کو رہا کر دیا اور آپ لوحدار کی صورت بنکر جلوخانے مین لوحدار کو زندانخانہ مین لایا
سب کو شربت بیہوشی پلا بیہوش کیا اسنے ایک کو سرداران لشکر اسلام کی صورت بناکر قید کیا اور لوحدار
کی دختر کو شہزادی کی صورت بنایا اور زوجۂ لوحدار جادو کو گیسو طراز کی صورت بنایا اور چادر عیاری
اور عکس سنگ با جادو کو گٹھڑے سے نکال پیرمرد کی صورت پر بنایا اور ان سب کو مع لشکر رہا کیا یہ سب
چلتے ہوئے امیر الزمان سے کہا کہ شاہزادۂ عالم لوح طلسم تو لے لیجیے شاہزادے نے کہا کہ کہان ہے
جہانگرد نے جب لوحدار جادو کو بصورت داروغہ کر زندان مین بٹھایا تو ان باتون مین لوح طلسم کو
دریافت کر لیا تھا اسنے سب پتے تو دے ہی دیے تھے امیر الزمان سے کہا کہ لوحدار جادو کے مکان مین ایک مختصر سا
باغ ہے اسمین ایک حوض ہے حوض مین ایک صندوق ہے اس صندوق مین ایک صندوقچی جواہرات
کی ہے اس صندوقچی مین لوح طلسم پارچۂ حریر مین لپٹی ہوئی رکھی ہے جاؤ جلدی سے اسکو دستیاب کرو شاہزادہ
فوراً بلا خطر اس باغ مین آیا اور حوض مین کود صندوق نکالا اسکو کھولکر صندوقچی کو کھولا دیکھا کہ پارچۂ حریر
مین لوح طلسم رکھی ہے اس صندوقچی کو قبضہ مین کیا گیسو طراز کے مکان پر آئے جہانگرد نے بلباس لوحدار جادو
ایک خط ملکہ شاہدہ کو لکھا کہ آپ کو معلوم ہو کہ جب آپ کے والد لب دم ہوے تھے وصیت کی تھی کہ جب
فاتحان طلسم ادھر آوین اور وہ قید ہو جاوین تو فوراً قتل کر ڈالنا اب فاتحان طلسم سب قید ہین مین نے
آج لوح طلسم دیکھی معلوم ہوا کہ اب فاتحان طلسم مین کوئی باقی نہین ہے اور یہ بھی لوح مین لکھا کہ ان سب کو ایکدم
سے قتل کر ڈالیے اور اگر ایک ایک قتل ہوگا تو طلسم مین بڑی خرابی پڑیگی لہذا آپکو چاہیے کہ اسیوقت ان سب
کو قتل کر ڈالیے اور ایک دم سے سب مسلمان قتل ہون آگے پیچھے ہونے نہ پاوین ایک ساتھ سب کے سر قلم
ہون اگر ایک بھی قتل ہونے سے باقی رہا تو طلسم مین آگ لگجائیگی اور کچھ بنائے نہ بن پڑیگی اور یہ وصیت
آپ کے نام شاہ طلسم کی تھی یہ خط جیسے ہی ملکہ کے پاس پہونچا جلادون کو طلب کیا اور گاڑیان ساحرون کی
روانہ کین کہ فاتحان طلسم کو لے آوین ساحر آئے اور گاڑیون پر سوار کرایا اور ملکہ کے حضور مین لے گئے
ملکہ نے سب کو دیکھا اور صورت شاہزادہ دیکھی آنکھون سے آنسو گر پڑے جلدی سے تا انکشاف عشق نہو
کمرہ مین گئی فاتح طلسم کی تصویر وہان رکھی تھی اس سے مخاطب ہوئی اور کہا کہ افسوس اے شاہزادے جو تجھپر
دل آیا تو ہلو گر نکلا تو قاتل نکلا ٭ دوست ہم جسکو سمجھے تھے وہ دشمن نکلا ٭ خضر رہ جانتے تھے جسکو وہ رہزن نکلا
افسوس مین کیا کرون کہ وصیت والد اور قواعد طلسم سے مجبور ہون ورنہ تجھ ایسا شاہزادہ معشوق دست عاشق
سے قتل ہو چارہ کار یہی ہے کہ جلادون کو حکم دیا جائے کہ سب کو برابر بٹھلادین اور جسوقت مین دستک دون ایک
ساتھ ہی سب قتل ہون اگر کسی کا ہاتھ رکا یا دیر مین قتل ہوا وہ بجاے اسکے مارا جائیگا جلادون نے یہ حکم

سنتے ہی تلوارون کو دیکھا بجالا آنزہ دلش کی تلوار کو پورا دیکھا آب اجی بہ لی گردنون پر کوبے کا خط دیا ڈورا باندھا
خوب سر پر چڑھا گردنین سب کی جھکا کے جھلایا اور منتظر دستک تھے کہ ملکہ نے ساحر کو بھیجا کہ دیکھو جلاد سب
تیار ہین کچھ دیر تو نہین ہو ساحر نے آکے دیکھا کہ منتظر دستک ہین اُنکے کام مین کوئی دیر نہین اپنی ترکیب
سے کھڑے ہین دستک ہوتے ہی سب کے سر ایک ساتھ زمین پر گرین ساحر نے آکے ملکہ سے کہا کہ حضور
وہان کچھ دیر نہین جلاد منتظر دستک ہین ادھر دستک ہوئی کہ سب کے سر زمین پر لوٹتے ہونگے ملکہ نے یہ خبر سنتے ہی
دستک دی کہ جلادون نے ہاتھ چھوڑے ایکبارگی سب کے سر زمین پر دکھائی دیے ایک تاریکی طلسم مین
چھا گئی آوازین آنے لگین کہ کشتہ مرا نام مین لوحدار جادو بود کشتہ مرا نام من فیل اندام دارو غۂ زندان
بود کشتہ مرا نام من سنگ یا جادو بود کشتہ مرا نام میمونہ جادو زوجۂ لوحدار طلسم بود غرضکہ دو گھنٹے تک
یہ آوازین آئی رہین ملکہ نے دست تعاسف ران پر مارا اور کہا افسوس یہ کیا غضب ہوا جب آوازین موقوف
ہوئین وہ تاریکی دفع ہوئی شعلہ جادو سنگ یا جادو کے مکان پر پہونچا اور آواز دی اور ایک جگر مارزمین
پر گر کے غائب ہوگیا سنگ یا جادو کی عورت نے یہ سنا تاریکی چھا گئی لشکر لیکر روانہ ہوئی اور یلغار کر کے
بیت الحزن پہونچی کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا ملکہ بعد فرد ہونے ان آوازون کے دیر تک سکوت مین
رہی بعد کو سب ساحرون کو جمع کر کے لشکر کشی کی اور طلسم گلزار لوح تن آئی کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا
شاہزادی کو جب خبر قتل ساحران پہونچی لشکر جرار صف شکن لیکر چلی اودن شاہزادہ اور شاہ کے لشکر
کا مقابلہ ہوا جیسے استادہ ہوئے لشکریون نے اپنے اپنے ہتھیارون کو صاف کیا اور ان کیا مرد میدان
تیغ زن وگردان صف شکن اپنی اپنی دلیرون کے بیان کو طول دے رہے تھے اور اسے حق نمک شاہزادی کا
اقرار زبان سے کرتے تھے ہر ایک سینہ سپر ہونے کا اقبال کرتا تھا جو تھا دریاے شجاعت کا نہنگ ہر فرد بشر
بیشۂ دلیری کا نرہ شیر سپہ گر ارستم واسفندیار بازی طفلان جانتے تھے دیوان مردم خوار خوشیان مناتے تھے
شاہزادے کو دعا دیتے تھے کہ بدولت شاہزادہ خوب آسودہ ہوئے گوشت ساحرون سے جسم مین
توانائی آئی دونی طاقت پائی جب ترک فلک خنجر بکف جنگ گاہ مین آیا لشکر کی صف آرائی ہوئی
آواز برق کوس سے تھرتاتے آسمان دہل گیا خورشید فلک کا کلیجہ ہل گیا دریاے فوج کو تلاطم آیا آپس مین مل گئے
تیر وسنان چلنے لگے ساحر کٹ کٹ کر زمین پر گرنے لگے شاہزادہ امید وار طرب سے اور فتحیابی سے کامیاب
معلوم ہوتا تھا چہرۂ بشاش فلک سے صداے شاباش آ رہی تھی لیکن ملکہ کو رنج ساحران مقتول کا اور کچھ
صدمہ بری شکست لشکر کا جیب سکوت مین تھی تماشاے کارزار دیکھ رہی تھی کہ عقب سے گرد نمایان
ہوئی جب گرد پھٹی دل گردے ایک فوج جرار پیدا ہوئی اور آتے ہی اسنے چھاپا فوج ملکہ پر مارا جس سے
ملکہ کو اضطراب پیدا ہوا زیست سے ناامید ہوئی تمناے فتح منقطع ہو گئی ساحر کو ادھر روانہ کیا کہ یہ کون
صاحب لشکر ہو ساحر نے دریافت کر کے کہا کہ سنگ یا جادو کی عورت ہے اور مایوس ہوئی لیکن
جھٹ پٹ اسکو شیشہ مین اتار صلح کر کے موافق کر لیا دونون لشکر ایک ہو گئے خوب تلوار چلی اللہ اکبر
کے نعرے بلند تھے شاہزادہ اپنی فوج کو بڑھاوے دے رہا تھا نقیب کڑکے کڑک کر رہا تھے
سے ساتھ شبانہ روز لڑائی رہی دیوون نے جو حملہ کیا ایک دم مین صف کی صف الٹ دی لشکر
شہریار چیرہ دست ہوتے چلا جاتے تھے اور ساحران غدار کے پاؤن پیچھے ہٹتے تھے کہ

سوراخوں سے صحن خیابان کو سیراب کرتا تھا ابر ساون کا سراسر سراب بط و قاز سرخاب حوض مین
تیرتے تھے عاشقان وارفتہ کو بحر محبت کی شناوری سکھاتے تھے وسط گلزار مین گلپوش بنگلہ پڑا ہوا چارون
طرف کی کیفیت دکھاتا تھا فرش سرد بچھا ہوا آدھی نصف شب کو خاصہ موجود ہوا شاہزادے نے کھانا تناول فرمایا
بستر خواب پر سو رہا کہ شاہد سیمین تن مرصع پوش منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوا شاہزادہ بستر خواب نوشین
سے بیدار ہوا حوض کے کنارے بیٹھکر کیفیت آب مصفا دیکھنے لگا ذکر اسکا وقت پر آئیگا پہلے کیفیت شاہ
طلسم مالک الماس کی ملاحظہ ہو جب شاہزادے کو کلات شاہی مین لایا اور ایک محل سلطانی آپکے لیے تجویز
ہوا ان اہتمام مین دیر ہوئی مشکوے خاص مین جا بیٹھا وقفہ ہوا جب خاطرداری شاہزادے سے فراغت پائی
مشکوے خاص مین رونق افروز ہوا عشرت آرا زوجۂ شاہ طلسم نے سبب دیری دریافت کیا شاہ طلسم نے کہا کہ آج
ایک نیا شکار ہاتھ آیا کہ ایسا شکار کبھی ہاتھ نہ لگا تھا بیوجہ سے تجھکو دیر ہوئی کہ اسکا انتظام مہمانداری کرتا تھا زوجۂ
شاہ نے پوچھا کیا شاہ طلسم نے کہا کہ جب مین سرحد طلسم کے صحرا مین شکار کھیلتا تھا دیکھا کہ ایک شاہزادہ عالیخاندان
نہایت حسین و زیبا صورت نہایت جمیل و شکیل کہ مین نے اپنی اتنی عمر دراز مین کسی طلسم مین ایسا شاہزادہ
حسین نہین دیکھا اگرچہ ہزارون خوبصورت و رعنا میری نگاہ سے گذرے لیکن ایسا شاہزادہ میری ہرگز ہرگز نہ گذرا بلکہ
بے اختیار میرا دل اسطرف کھنچا جاتا تھا میری طبیعت مجھے زبردستی اس طرف کھینچتی تھی اس سے ملاقات کی جیسی صورت
ویسی سیرت و خصلت اسکی تمام چیزون کو ایک پر ایک کو شرف ہے بطور مہمانی اسکو اپنے ساتھ لیتا
آیا ہون کہ چندے اس سے غم غلط کرونگا شاہزادی گلشن پوش اسکی لڑکی یہ تعریف شاہزادے کی سنکر غائبانہ
عاشق و شیدا ہو گئی بے دیکھے شاہزادے پر مبتلا ہوئی دل ہاتھ سے جاتا رہا کہ شاہ طلسم نے بیوی کو اشارہ کیا لڑکی سے
کہا بیٹی جاؤ رات زیادہ گئی ہے سو رہو خواصین شاہزادی کو آرامگاہ مین لے آئین جب شاہزادی چلی گئی تب
شاہ طلسم نے خلوت کی اور کہا کہ اصل تو یہ ہے کہ ایسا شاہزادہ جامع فنون جمیع علوم دلیر قوی نازبردست اگر مشعل لیکے ملک
ڈھونڈھین تو نہین ملیگا یہ خیال آیا کہ اگر اسکا عقد لڑکی کے ساتھ ہو تو قران السعدین ہو جائے آفتاب و ماہتاب
ایک برج مین وصل معلوم ہون اور علاوہ ازین شجاعت و شہامت مین بھی ایسا ہے کہ کل شاہان طلسم کو زیر کریگا
سب سے باج لیگا سلطنت کو رونق ہو گی رعایا شادان و فرحان رہیگی ملکہ بولی کہ مین بھی دیکھنے کی امیدوار ہون شاہ طلسم
نے کہا اب رات کو کیا دیکھوگی اسکو بھی تکلیف ہو گی سوتا ہو یا جاگتا ہو طلب کرو گیا ہو صبح کو دیکھیو کا یقین لائے گا
اگر بجائے خدمت دل کو ٹھنڈا کرے زیادہ مبتلا ہو تو کیا بات ہے ملکہ نے کہا کہ اگر آپکو پسند ہے میری طبیعت بھی
خرسند ہے جو آپ کرینگے بہتر ہو گا شاہ طلسم نے کہا کہ مین اپنے نزدیک کیا بلکہ سب کے نزدیک صحیح الخیال اور منصف
سمجھا جاؤنگا دشمن بھی فریفتہ ہو گا کہ سلطان خاور سرحد طلسم اعظم ہے تفریح کرنے لگا شاہ طلسم خوابگاہ سے اٹھا
خواجہ سرا حاضر ہوئے آفتابہ و سیلابچی لا موجود کیا ہاتھ منہ دھو کر فراغت کی ایک خواجہ سرا کو شاہزادے کی
خدمت مین روانہ کیا کہ دیکھو شاہزادہ آرامگاہ سے اٹھا یا نہین خواجہ سرا آیا دیکھا کہ شاہزادہ حوائج ضروری سے
فارغ ہو کر مسند مغرق پر رونق افزا ہے افسران فوج گرد و پیش اپنے اپنے قرینے سے بیٹھے ہین خواجہ سرا نے
جو وہ بہار نور آگین دیکھا طلسمی تصویر سا ہو گیا کمرے سے گذر گئی الٹے پاؤن شاہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہو اور سب حال کہ
سنایا کہ حضور بھی خلوتکدہ خاص مین تشریف فرما ہوئین ملکہ نے کہا ای شاہ عالم اس شاہزادے کو بلا لیجئے دیکھین
دل کو ٹھنڈا کرین رات بھر بیقراری رہی دعا تھی کہ جلد صبح ہو یہ حال تھا ہر صورت شاہزادہ کو دیکھون

دل بے اختیار کو قبضے مین کرون اسکا ذکر وقت پر آئیگا

## اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ شاہزادی جسوقت بصفت غائبانہ شاہزادے کی سنکر اپنی آرامگاہ مین آئی عجب حالت تھی دل سے آہ سرد
نکلتی تھی رنگ سرخ مبدل بہ زرد تھا سارے آثار عشق دل سے آشکار چہرے سے ظہور کرتے تھے فرحت و
مسرت کو دور کرتے تھے ع تنہا عشق از دیدار خیزد * بسا کین دولت از گفتار خیزد * رات بھر اسی
خیال مین پڑی رہی کہ زہے نصیب اسکے کہ ایسا شاہزادہ اسکے ہم پہلو ہو وہ بخت بلند اس عورت
کے کہ آنکھین اسکے جمال باکمال شاہزادے سے منور ہون یون بادشاہ نے اسکی تعریف میرے روبرو
کی اگرچہ طبیعت کیون آئی اگر دل مائل ہوا ہو تو اسکی دستیابی ہو ورنہ اس زیست سے مرجانا بہتر ہے
تمام ہجر و نانہ پر لے ایک نظر دیکھ لیتی دل کو بارے تسکین ہوتی یہ تقریر کرسی نشین ہوتی ذکر اسکا وقت پہ ہوگا اب ذرا
کیفیت ملاحظہ ہو شاہ طلسم نے فلک سے کہا کہ مین شاہزادے کو لیے آتا ہون یہ کہکر بادشاہ طلسم شاہزادے کی
طرف چلا فلک نے مکان کو ایک ساعت مین گلدستہ نور بنا دیا کل سامان جدید عمدہ سے کہ جس سے مکان کی زر
دوزی ہوتی تھی رہا خبرداروں نے شاہزادے کو خبر دی کہ بادشاہ طلسم آتا ہے شاہزادہ سرو قد صدر دروازہ تک پذیرائی کو
کھڑا ہو گیا بادشاہ دور سے شاہزادے کو صدر دروازے پہ دیکھ کے وہین سواری سے اتر پڑا دونون سے
معانقہ کیا معانقہ ہوا شاہزادے نے لا کے مسند پر بٹھایا اور ادہر ادہر باتین ہوئین بادشاہ نے کہا شاہزادہ عالم
تشریف لے چلیے آپکو سیر طلسم کراؤن تاکہ طبیعت آپکی نہ گھبرائے شاہزادہ بدل ممنون ہوا دونون شاہ و شاہزادہ
ہاتھ مین ہاتھ دیے باہر آ کے تخت رواں پر سوار ہوا گرچہ سراپردون نے فلک کو آمد شاہزادے سے اطلاع کی فلک
محلون کی آرائش ہو گئی تمام محلات شاہی مین دھوم مچ گئی کہ شاہزادہ آیا جسنے آفتاب کو صورت انسان
مین نہ دیکھا ہو وہ اس ملک خصال کو دیکھے گرمی حسن یوسفی کا بازار گرم ہے خریداران شیدا آدین نقد جان
لیے آدین یہ خبر شاہزادی گلتاج پوش نے بھی سنی سیماب وار بیقرار ہو کر آتش فراق سے جلی ہوئی محل مین
آئی اور ایک بام محل پر کہ جہان سے شاہزادے کا دیدار ہو سکتا تھا کوئی شخص نہ تھی رونق افروز مسند رعنائی
ہوئی کہ شہریار طلسم مع شاہزادہ والا ہمم داخل مشکوے سلطانی ہوا مسند مین مغرق کہی بٹھین دونون مسند و نیر روشن
افروز تھے جمال شاہزادے سے وہ مکان سارا روشن ہوگیا گیسوان خلیلی رگ ہاشمی وقار عبد المطلبی کو ملاحظہ کر کے
ہزار جان سے شیفتہ ہوگئین مدہوش ہو کے آغوش انیس مین گر پڑین پنکھا جھلا گیا مشک چہرہ کا گیا تو کر ہوش آیا
جسقدر زبانی شاہ طلسم سے سنا تھا اس سے سو حصہ زیادہ پایا جو شخص تھا جمال یوسفی کو دیکھکر از خود رفتہ
ہو جاتا تھا عنان صبر و تحمل ہاتھ سے جاتی تھی کسکو ہوش تھے گلتاج پوش نے دیکھتے ہی نقاب غفلت
سے منہ چھپایا جلباب مدہوشی مین منھ چھپائین خواصین یہ حالت دیکھ بام سے نیچے لائین ہوا دینے لگین
گرمی زیادہ ہو گئی ابخرے دماغ پر پہونچے جلدی جلدی نخلخہ سنگھایا گلاب پاشی ہوئی تھوڑی دیر کے بعد
شاہزادی کو ہوش آیا مضطرب آتش فراق سے چون کباب جلتی بار بار پہلو بدلتی تھی غرضکہ محلسرائے شاہی
مین کوئی ایسا نہ تھا جو از خود فراموش نہ تھا ہر ایک سیر علاوہ گیسوان خلیلی نہ بنا ہو چارون طرف شور نشور برپا تھا
کہ شاہزادے نے قیامت ڈھائی سب کو گرفتار بلا کیا باتون مین قید محبت کیا دام الفت مین سب کو

پہنچا یا کہ خاصہ کا وقت قریب آیا خدمتگاران خاصہ و سیلابچی لایا ہاتھ دھلائے خاصہ چنا گیا شہریار اور شہزادے
نے کھانا نوش فرمایا شاہزادہ اپنی فرودگاہ میں آکر سو رہا شہریار بھی اپنے حرم خاص میں گیا دیر تک ملکہ اور
شہریار طلسم سے باتیں ہوتی رہیں ملکہ نے بھی از حد شاہزادے کی تعریف کی کہ سب صغیر و کبیر نے زبان وصف
شاہزادے میں کھولی شاہ طلسم نے کہا اے ملکہ تمنے شاہزادے کو دیکھا سچ کہنا کہ شکل و شمائل میں کیسا ہے یقین ہے
کہ جیسا میں نے کہا اس سے زیادہ دیکھا ہوگا زبان سے اسکی تعریف کرنا بہت مشکل ہے سوائے اسکے کہ صورت
دیکھکر دل میں سمجھے نہ کہ کچھ بیان کر سکے ملکہ نے بھی کہا کہ بلاشک ایسا شاہزادہ میں نے بھی آج تک نہیں
دیکھا جب کہ حضور نے خود نہیں دیکھا تو میں کہاں سے دیکھتی یہ باتیں کرکے وہ تو سو گئی ملکہ گلتاج پوش
کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ بعد جانے شاہزادے کے اپنے کمرے میں آئی اور زار زار رونا شروع کیا دامن قبا
گوہر باران چشم سے جل تھل تھا دل ہی دل میں گھٹتی تھی خواصوں نے دیکھکے کہا کہ اے شاہزادی آپ کیوں
روتی ہیں اپنی جان اپنی مفت کھوتی ہیں اس سے نتیجہ کیا نکلے گا ابھی شہزادی صاحبہ یہ شہزادہ آپ کے
زیر قدم رہیگا آپ کیوں روتی ہیں ہم سب سن چکے ہیں شاہ طلسم اور ملکہ سے باتیں ہوتی تھیں
ساری یہی تجویز ہے کہ آپ کے ساتھ انکا مدامی رہنا ہو گلتاج پوش کی یہ باتیں سنکے ذرا دل کی تسکین ہوئی لب
پر مسکراہٹ ہوئی خوشبو آئی اور دندان صاعقہ وار چمک گئے اور کہا کہ یوں کمبختو مستانی ہوئی ہو ایسی بیہودہ
باتیں کہتی ہو نہیں معلوم کہ میں اپنے کس غم میں روتی ہوں کیا میرے دل پر گذر رہی ہے ہر لحظہ کا زخم ہرا
جاتا ہے خواصوں نے کہا اوری بیچ تو یہ امر ہے کہ شاہزادے کے عشق نے زور کیا شاہزادی صاحبہ چہرے
سے عشق برستا ہے ہر نفس کے ساتھ آہ عشق نکلتی ہے کہ آفتاب کی آمد ہوئی اپنے بستروں سے رات بھر
کے سونیوالے اٹھے اپنے کاموں میں مصروف ہوئے شاہ طلسم صبح ہوتے ہی فرودگاہ شاہزادے
میں آپہنچا شاہزادہ اٹھا تھا کہ شاہ کی آمد ہوئی شاہزادہ دروازے سے استقبال کرکے لے گیا شاہ نے
کہا او شاہزادہ والا جاہ عجائبات طلسم کی سیر کیجیے شاہزادہ بعد فراغت بار رخت پوشی وغیرہ عجائبات طلسم
کی سیر کو چلا اول طلسم ہفت زمین سے گذرا وہاں عجیب و غریب عجائبات دیکھے یہ اول عجائبات کا طلسم
تھا یہاں کی خوب سیر کرائی آگے یہاں سے چل کے تہنیت باغ میں پہونچے سلطان طلسم نے یہاں کی بھی سیر
کرائی اور شاہزادہ نہایت مسرور ہوا تھا سیر کامل نہ ہونے پائی تھی کہ شاہ نے دستک دی کہ ایک ساحر پیدا ہوا اسنے
دسترخوان بچھا ایک سے ایک لذیذ کھانا چندیا تازہ تازہ میوہ ڈالیوں سے توڑکر پیشکش کیا شاہزادہ
یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا جب کھانے سے فارغ ہوئے شاہزادے نے عرض کیا کہ دو لقمہ ایکطرف تشریف
لیجیے بادشاہ نے ایک دستک دی دوسرا ساحر پیدا ہوا بادشاہ نے اشارہ کیا تخت رواں جو بہت
نفیس بنا تھا حاضر کیا شہریار و شاہزادہ دونوں بیٹھ کے مکان کو آئے وہ انکو پہونچا کے اسی باغ میں گیا
شاہزادے کے ساتھ ساتھ شاہ بھی یہاں آیا اور شاہزادے سے سلسلہ تقریر شروع کیا حسب و
نسب ارادہ و سرحد پر آنے کا تشکار رکھیں یہ سب دریافت کیا شاہزادے نے اپنا حسب و نسب بتایا
خواجہ عبد المطلب جو خانہ کعبہ کی جاروب کش تھے جد اعلےٰ ہیں اُنسے ہمارا سلسلہ ہے
صاحبقران طرف طلسم فیروز بید اتفاق فیروز کے گئے ہیں اس کے متعلق ز طلسم ہیں کہ جنکے فتح کے
واسطے ایک عزیز خاص گیا ہے اس طرف میں آیا ہوں ملک الماس کو مار کر لوح طلسم لیکر واپس

جاؤنگا جب سب وعدین طلسم کی صاحبقران کو پہنچیگی تو وہ مردود قتل ہوگا ملک الماس نے گوش دل سے
یہ سب باتین سنی جب شاہزادہ کہہ چکا تو ملک الماس نے کہا ای شاہزادے بلاشک خاندان سے آپ بہت
بڑے شریف صحیح الحسب معتبر النسب آپکے رخ روشن سے شرافت خاندان برستی ہے اگر آپ نہ ظاہر کرتے
تو بھی خود معلوم ہوجاتا اور مین ملک الماس شاہ طلسم سحر آفرین مین ہون جو طلسم آپ نے دیکھے ہین کل دو
دیکھے ہین یہ گویا شروع طلسم ہے کچھ نہین ہوا ایسے طلسم یہان کے ادنی ساحر بنا کے دکھاتے ہین اب آگے اسکے
جو طلسم ہین وہ لائق تعریف کے ہین ان طلسمون مین بھی اگر ایک آدمی ڈالدیا جاوے اور سو دوران طلسم اسکو
مدت العمر تلاش کرین ممکن نہین کہ اسکو نکال لاوین شاہزادے نے یہ کیفیت سنی اور سکتے کا عالم ہوگیا کہ
یہ خود شاہ ہے مین اختیاطاً کیون نہ گیا افسوس از دست کہ براست خود کردہ را علاجے نیست شاہ طلسم
نے دیکھا کہ کچھ سکوت ہوا شاہزادے سے کہا کہ ای نور نظر تم اسکا قصد نہ کرو اسمین بہت آفات سخت ہین
اپنی جان عرض خطر مین نہ ڈالو کیونکہ اسوقت تمپر ہر طور سے مجکو اختیار حاصل ہے لیکن تمکو مین پیرانہ نصیحت
کرتا ہون تمکو لازم ہے کہ اسکو گوش دل سے سنو یہ مقام طلسم ہے اسکا نام سحر آفرین ہے ہر روز ایک سحر تازہ دیہر تازہ
بیچ وپیچ ہے اسکا سحر ہے اور جو طلسم ہین انکے سحر کی حد قائم ہے لیکن نہین ہے تو اسکی یہ سب طلسمون سے سخت تر
ہے اور مین خود اسکا بادشاہ ہون لیکن بنظر اسکے کہ تمکو وہان سے لایا ہون مہمان کیا ہے محلات شاہی کرتے
زیادہ نسبت ہوگئی ہے اگر سلطنت کی خواہش ہے تو تاج وتخت حاضر ہے شوق دل سے حکمرانی کیجیے اختیارات
طلسم ہاتھ مین لیجیے مین گوشہ عافیت مین عبادت کرون لیکن ان خیالات مین نہ پڑو شاہزادے نے کہا
کہ آپ کا فرمانا بہت صحیح ہے لیکن مین اس بارہ مین جان دینا بہتر سمجھتا ہون کیونکہ سب کے سامنے دروغگو
کم ہمت بنانا افسوس کا مقام ہے کہ دلیری خاندانی شرافت وعظمت کو اس خوف سے خاک مین ملا دون بمقتضا
شاہان ذوالاحترام نہین اور قول مردان جان دارد و نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد لیکن آپکا نمک
کھایا ہے نقارمت ہوگا آپ بہرے ناصح ہوے آپکے ساتھ کسیطرح بدعنوانی نہوگی آپ کے وہ مرتبہ شاہانہ
خیال کیا جاویگا شوکت ومنزلت آپکی ویسی ہی برقرار رہیگی شاہ طلسم نے کہا ای شاہزادے مین اسوقت
جاتا ہون خوب اپنے دل مین سمجھو افسرون سے اور سب سے راے لے لو بعد کو مجکو جواب دینا یہ کہکر
شاہ طلسم مکان مین آیا خاص محل مین گیا خلوت کا جلسہ ہوا ملکہ حاضر آئین تاج سر سے اتارکر رکھدیا اور سکوت
مین بیٹھا رہا ملکہ نے کہا کہ ای شاہ طلسم کیا ہوا یہان سے تو خوش وخرم گئے تھے یہ اب کیا کیفیت ہوئی کہ کوئی
بات نصیب دشمنان خلاف گذری شاہ طلسم نے کہا ای ملکہ غضب ہوا کیا مجھے خیال کیا تھا کیا ہو گیا افسوس
صد افسوس ملکہ نے کہا کہیے تو کیا ہوا حسب ونسب کیسا ہے کہا حسب ونسب بہت عمدہ ہے اصلی شاہزادے
ہین سب باتین درست لیکن وہ فاتح طلسم ہے مسلمان ہے اس نیت سے وہ ادھر آتا ہی تھا کہ بلا پرسش کسی کے
کے مین اسکو لے آیا اگر کوئی بدسلوکی ہو تو بدنامی ہے اس حیص بیص مین ہون کیا کرون میرے ہوش وحواس
جاتے رہے عقل بجا نہ رہی کہ کچھ نہین بنا ملکہ نے کہا کہ بلاشک خلاف تو یہی ہے کہ وہ مسلمان ہے اور فاتح
طلسم ہے تو ہماری خرابی کے درپے ہے پھر سر جنگ ہوگا نہین معلوم کہ کیسی گذرے شاہ طلسم پھر شاہزادے
سے آکر ملاقی ہوا اور پھر سمجھایا اور خوب عجائبات وغرائبات طلسم سے خوف زدہ کیا لیکن شاہزادے
نے نہین سنا اور کہا ای شہریار یہ ممکن نہین کہ یون ہی چلا جاؤن یا آرام سے بیٹھ رہون اپنے چشمون کو

کیا مقصود دکھاؤ نگا اس کا اب نتیجہ جو ظہور میں آئے اس سے کچھ اندیشہ نہین کیونکہ ڈرنے اور مرنے سب بیے پیدا ہوئے
وقت پر لڑائی کے یہی تو ہے بازو ای شہریار دیکھنا کیسی ہوا اور کیونکر لڑتا ہون شہریار نا امید ہوا اور
ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ ای ملکہ وہ شاہزادہ بلاشک دلیر اور بہادر ہوا اسکی بہادری اور دلیری مین فرق نہیں
وہ کسی سحر سے نہین ڈرتا ہوا اگر اور کوئی ہوتا تو وہ بلاشک خوف زدہ ہو جاتا سارا کلام اسکا دلیرانہ چست ہو کسیطرح
سے وہ سست نہین ہوا خوف و بیباک ہو ملکہ نے سنکے کہا خیر کیا کیا جاوے اسکی وجہ سے جیسی خوشیان
دلمین آئی تھین ویسے ہی غمگین ہوا مین دل مین جل رہی ہون دل بے قابو ہو گیا صبر و ضبط جاتا رہا جیسا مناسب
سمجھے ویسا کیجیے لیکن تکلیف نہو کہ اسوقت تک وہ خوش تھا اور آپ اپنے ساتھ لائے اسکی جوانی پر صدمہ نہ آنے
پاوے شاہ طلسم نے ایک ساحر کو بلایا اور شاہزادے کو اٹھا منگایا وہ پلنگ گرا اور شاہزادے کو لے محل مین آیا
یہان سب خواصون اور ملکہ نے اور خود شاہ طلسم نے گھر سے کر سمجھایا شاہزادے نے کہا کہ ای ملکہ اس سے
میرا اعتبار جاتا رہیگا اور اسکی یہ صورت ہو کہ مین اپنے صاحبقران سے فتح طلسم سحر آفرین کا اقرار کرکے چلا اب اگر
آپ کے یہان رہجاؤن اور تخت و تاج بھی مجھکو ملے مملکت طلسم عطا ہو اگرچہ مملکت کچھ نہین کیونکہ جو مین نے
سلطنتین فتح کی ہین اسکا یہ ایک صوبہ ہو لیکن سب سحر کا کارخانہ ہو اسوجہ سے روکن ہو تو اس سے کیا کیونکہ
جب انکے ساتھ وعدہ وفائی نہ کی اور انکے ساتھ کوئی سلوک نہ کیا اور وعدہ شکن مشہور ہوا تو آپ کو مجھسے کیا
امید کی صورت ہو سکتی ہو کیونکہ جب ایک سے جھوٹا ہوا تو سب سے ہو گیا جیسے ایک مرتبہ وعدہ شکن ہوا
ویسے ہی سو مرتبہ ای ملکہ ہوا اسکا خیال ہو کہ ہر ایک کی نظر سے گر جاؤنگا بادشاہون کی بادشاہت فقط زبان
کی صداقت پر ہو اسکی تقریر سے سب دنگ ہو گئے شہریار طلسم یہان سے اٹھکے ایک کمرے مین گیا اور
ایک ساحر کو بلایا اور کہا کہ زندان چار باغ مین شاہزادے کو گرفتار کرو وہ ساحر تعقب سرم کیطرح نازل
ہوا سب خواصین اور ملکہ ڈر گئین آنسو ٹپکنے لگے ملکہ بیہوش ہو گئی خواصین واویلا وا حسرتا کہنے لگین کہ وہ ساحر
بزور سحر شاہزادے کو طرف آسمان کے لیکر دوڑا اور ایک آن مین زندان چار باغ مین پہونچایا ذکر اسکا
وقت پر آئیگا جب شاہزادے کو رات ہو گئی اور شاہزادہ نہ آیا فوج کے افسر منتشر ہوئے اور ایک افسر
دروازہ شاہ پر آیا کہ شاہزادے سے ملاقات کرنا ہو اسا فرون نے سب کیفیت بیان کی وہ افسر یہ سنکے
بیہوش ہو گیا مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا جب افاقہ ہوا لشکر کو گیا اور ساری کیفیت بیان کی فوج نے کہا
کہ ابھی ایک دم سے حملہ کرکے شاہ طلسم کو مار ڈالین شاہزادہ رہا ہو جائے افسرون نے کہا اس سے
کیا فائدہ یہ ساحران طلسم مین سب ایک دم مین گرفتار ہو جاؤگے جبتک شاہزادہ نہ رہا ہو کوئی فکر کی جاوے
یہان قیام کیے پڑے رہین سے گو شاہ کے یہان کچھ مراعات لگی نہ لینگے شاہ طلسم نے ایک ساحر فوج مین روانہ کیا یہ پیغام دیا کہ
جسطرح سے تم شاہزادے کے نوکر تھے ویسے ہی تم اب بھی سمجھو تمکو جس چیز کی ضرورت ہو برابر خزانہ عامرہ سے ملیگا
بیرون شہر تمھارا قیام ہوگا جو افسر سلطنت والا ہو بلا خیال کسی امر کے ملا کرے افسرون نے یہ نامہ پڑھا ایسے
بیرون شہر روانہ ہوئے چھاؤنی تیار دیکھی فقط انھین کے رونق دینے کی دیر تھی کہ لشکریون نے جا کے
بستر لگائے دعاؤن مین مشغول ہوئے شاہ طلسم نے سیکڑون من غلہ اور گوشت اور میوہ اور جانور چڑیان غرضکہ
جملہ سامان عیش انکے لیے فراہم کر دیا تاکہ تکلیف نہو اور حکم دیا کہ روز روز اپنی کیفیت سے اطلاع دیا کرو
کہ تکلیف کسی قسم کی ہو تو نہین دہ لشکر شاہزادہ تو آرام تمام بیرون شہر چھاؤنی مین ہو اب کیفیت شاہزادہ ملاحظہ

ہو کہ جب شاہزادہ اُس زندان مین گیا اگرچہ وہ زندان کچھ ایسا سجا ہوا نہ تھا ایک دیوا گیری لگی تھی اور ایک
فانوس روشنی کا تھا ایک مختصر سا کمرہ اُسمین میلا فرش بچھا تھا گوشہ مین ایک پلنگ تکلف سے بری معمولی
کل دو دروازے تھے دو ایک گھڑے پانی پینے کے رکھے تھے ہر وقت روشنی ہوتی تھی جب سب کہین سے
فراغت ہوتی تو وہان روشنی کیجاتی تھی جبتک شاہزادہ اُس تیرگی و تاریکی مین متحیر رہتا اپنے معاملہ مین غور و
فکر کیا کرتا لیکن دل کو تسکین کرتا اور کہتا کیا ہوگا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا کچھ تنہا مین ہی فنای طلسم کو نہین آیا ہون
اور بھی سب سنے ہین انکی بھی ضرور کچھ بری حالتین ہوئی ہونگی فتاحی طلسم اور خانہ خود کا معاملہ نہین ہے
مردون کا یہی کام ہے جب کھانیکا وقت ہوا دروازہ کھلا ایک آدمی ساحر خوان لیکر آیا دسترخوان بچھایا خاصہ
چنا کھانا بھی معمولی کچھ تکلف کا نہ تھا اور میوہ بھی دو ایک رنگ کا اور مٹھائی بھی باسی تھی شاہزادہ نے
کچھ کھایا اور واپس کردیا آگے وقت پر اسکا ذکر ہوگا اب کیفیت گلتاج پوش کی ملاحظہ ہو کہ اُسکی حالت کیا ہو
گلتاج پوش کو سوا سے دو ساعت کے رونے کے اور کچھ کام نہ تھا نہ تو وہ اُسکا کھیل رہا نہ وہ لڑکیون مین زیادہ
نشست و برخاست رہی فقط بند مکان تنہائی مین پڑے رہنا ایک دو وقت اس کمرے تک جہان شاہزادہ
بیٹھا تھا فقرہ آنا اور حسرت آلودہ نگاہون سے دیکھنا اور تعجب مین ہو کے مثل گل باد صرصر خوردہ مرجھا کے
رہجانا والدین کے پاس بھی دو دو روز نہ آئی تیسرے روز اس جنبت سے آئی کہ شاید شاہ طلسم کے ہمراہ
شاہزادہ آیا ہو تو دیکھون لیکن کہین نہین تب اپنی ایک جلیس خواص سے سبب دریافت کیا یہ خواص
ذرا شاہزادی کی منھ چڑھی زیادہ تھی اور شاہزادی اسکو بہت مانتی تھی بہن کہتی تھی کیونکہ یہ دونون ایک
دن اور ایک وقت مین پیدا ہوئی تھین فقط ایک ساعت کی خردی و بزرگی تھی شاہزادی نے خلوت کی
اور اس انیس سے پوچھا کہ او انیس من اس روز سے شاہزادہ پھر نہین آیا کیا معلوم کہان وہ چلا گیا اور اگر
ہو تو وہ شاہزادہ آیا کیون نہین کیا سبب ہوا اسکو دریافت کر کے ایکی جواب دے وہ انیس بولی کہ ای شاہزادی
بڑی سیدھی سادی ہو یہ نہین جانتی ہو کہ شاہ طلسم نے اُسے قید کیا ہے زندان چار باغ مین اُسے بھیجا
ہے لیکن یہ نہین معلوم کہ کس وجہ سے اُسے قید کیا ہے جسوقت زندان ساحر مین بھیجا مین ملکہ کے حضور مین
تھی ملکہ بھی اسوقت زار زار روتی تھین اور تمام آنسو آنکھون سے جاری تھے کہ دامن تمام تر ہوگیا
مجکو یہ مجال نہ تھی کہ جو اُنسے حال دریافت کرتی بعض وقت آپ ہی غصہ مین ہوجاتی ہین مناتے مناتے
جان جاتی ہے بھلا انکی کون کہے سوا شاہ طلسم کے اور کون اُنسے سوال و جواب کرسکتا ہے شاہزادی
یہ سنتے ہی نہایت رنجیدہ ہوئی اور بے اختیار ہوکر فرش زمین پہ گر پڑی دیر تک ہوش نہ آیا خود بخود
حرکت پڑی رہی خواصون نے گلاب پاشی کی جب دیر کے بعد ہوش آیا تو ایک سرد آہ دل پر درد سے
کھینچکر بولی کہ افسوس ایسے شاہزادون کو قید کرنے کی کیا ضرورت تھی کچھ دل سنبھال کر
نہا دھو لباس بدل شاہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہوئی آداب کر کے بیٹھ گئی شاہ طلسم شاہزادی کو
دیکھکر رونے لگا کہا ای گلتاج پوش دو تین روز سے کہان تھی کہا حضور یہ خادمہ علیل تھی حاضری سے
معذور رہی اب آپکی دعا سے صحت ہے آج غسل کر کے حاضر خدمت ہوئی شاہ طلسم الفت پدری مین
آکے لڑکی کو گود مین اُٹھا کے سر کے بوسے لینے لگا شاہزادی نے دیکھا کہ شاہ طلسم اسوقت مجھے محبت کرتے
ہین پوچھا کہ او شاہ طلسم اس روز کون شاہزادہ تھا جو خاص حرم سرا سے سلطانی مین بیٹھا تھا اور اس روز

وہ کمان ہے اور مجکو آپ دیکھکر آج کیون روتے کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا شاہ طلسم یہ سنکر بہت رنجیدہ ہو کر
کہنے لگا کہ او شاہزادی یہ حال مت پوچھ کہ اوسکی جگر صدمہ ہوگا شاہزادی نے اصرار کیا شاہ طلسم نے سارا
حال شاہزادے کا بیان کیا اول سے آخر تک کہ سنایا شاہزادی سنتی رہی جب سب سن چکی تب شاہزادی
رخصت ہوئی مکان پر آئی فکر پڑی شاہزادے مین مبتلا ہوئی لیکن دن رات سوائے رونے کے اور کچھ بھی
نہ سوچے سوجھے ایک روز اپنے استاد کے پاس گئی اور انعام کا لالچ دیا اسوقت تو ایک لعل بے بہا
چراغ خزانہ شہریاری تھا دیا اور کہا کہ ایسا معاملہ ہے آپ اسکو اگر کسیطرح سے رہا کر دین تو آپ کا بہت
احسان ہوگا اور خدمت واقعی کرونگی استاد لالچ مین آگئے شاہزادے کے رہا کر دینے کا اقرار کیا رات
کو خفیہ یہ اپنی انیس کے ساتھ گئی دیکھا کہ شاہزادۂ عالم متفکر بیٹھا ہے آثار ضعف و ناتوانی ظاہر ہوتے ہین یہ
دیکھکر اور بھی شاہزادی رونے لگی کہ یکایک ایک نرم آواز آئی اور دیوار درمیان سے شق ہو گئی شاہزادہ
باہر دکھائی دیا شاہزادی نے جو دیکھا کہ استاد ہین ان کی یہ سحر سازی ہے اسیوقت ملبوس خاص اتار
استاد کو دیا استاد چلے گئے یہ بہت خوش ہوئی شاہزادی کو اسوقت حجاب بالکل نہ رہا بے تحاشہ
ہو کر ہاے شاہزادہ کہکر چپٹ گئی شاہزادے نے کہا کون ہے انیس بولی کہ حضور نے اسے قتل کیا اور
آپ نہین پہچانتے یہ قتیل جفا ہے اپنی دیت طلب کرتی ہے شاہزادے نے بھی جو دو سگھے لپٹ گئی تھی خوب
گلے چپٹا لیا چند دیر کے انیس نے غلو کیا شاہزادہ حسب نشاندہی انیس کے جنگل مین مخفیہ ہو کے
بیٹھ رہا اور انیس نے وہان سے ایک ساحر لشکر شاہزادے مین روانہ کیا اسنے لشکر شاہزادے کو
رہائی شاہزادے سے اطلاع دی اور مقام بتایا فوج اسی وقت افتان وخیزان آکر قدمبوس شاہزادہ
ہوئی شاہزادہ ہر ایک سے خوب گلے ملا ہمراہ فوج اسی چھاونی مین مقام کیا دوپہر کو جب سرخی کھانا
لیکے آیا وہان کچھ کسی کا پتہ بھی نہ پایا اسنے جاکے سلطان طلسم سے بیان کیا سلطان نے خیال کیا کہ
غضب ہوا ضرور ہے کچھ رنگ لائیگا فساد مچائیگا کچھ نہ کچھ کر گذریگا افسر فوج فیلدہان جادو کو بلایا اور حکم
سنایا کہ اپنی فوج لیکے اس طرف کوچ کرو اور کل جنگ ہووے ایکدم سے سب مطلع صاف ہو جائے
لیکن شاہزادہ قتل نہونے پاوے زندہ گرفتار کر لینا اسکا خیال رہے اسکا ذکر وقت پر ہوگا کیفیت شاہزادی
کی ملاحظہ ہو کہ شاہزادے کو رہا کرکے اپنی خوابگاہ کی طرف آئی روتی دھوتی رہی جب دل کو تسکین
ہوئی انیس سے سب حال پوچھنے لگی کہ اے انیس اب کیا ہوگا انیس نے کہا جو ہے شاہزادی نے کہا اگر شاہزادے کا
معاملہ برعکس ہوا اور نصیب دشمنان کوئی زخم لگا تو اپنی جان مین ضرور دیدونگی مجکو یہ تاب نہوگی جو اسکو
مین اس حالت مین سنونگی ای انیس شاید شاہزادے کو مثل اسکے اسوقت کھانا نملا ہو یہ خاصہ وسے آ
انیس نے وہ خاصہ لیا حسین سو آدمیون کا کھانا تھا بلباس مرد ساحر کے شاہزادے کے پاس آسلے اور
خاصہ دیا اور آہستہ سے کہا کہ اسی نے دیا ہے جو آپ سے گلے لپٹ کے روئی تھی شہزادے نے وہ
خاصہ لیا ایک مہر خاص اپنی انگلی کی دی اور کہا کہ یہ اسی کو دیدینا نشانی سمجھین انیس وسے سے اور
لیکے دم بھر مین آپہونچی اور وہ انگشتری دی شاہزادی رو رہی تھی وہ انگشتری صندوق دل مین پوشیدہ
کر رکھی اور انیس نے کہا کہ اے شاہزادی فیلدہان جادو واسطے مقابلے کے گیا ہے وہ بہت سخت موذی ہے
دیکھنا چاہیے کہ یہ لڑائی کیونکر ہوئی ہے شاہزادی بولی کہ شاہزادہ اسے وقتی مارےگا بزور تیغ خواہ کچھ ہو پون شاہزادے

سے سارے طلسم مین ایک بھی نہ چلنے گا رات کو انیس کے ہاتھ اُسی طرح سے یہ خامہ بھیجا اور ایک عنبرچہ
بہت عمدہ شاہزادے کو بھیجا انیس نے وہ اشیا دین اور واپس آئی جب صبح ہوئی شاہ طلسم بھی عماری زرنگار
مین بیٹھا قلب لشکر مین آموجود ہوا شاہزادے نے اپنی فوج کا پرا جمایا یمین و یسار کے حلقے درست کیے
گھوڑے کو آگے بڑھایا شاہ طلسم کیطرف بنگاہ غضب دیکھا لیکن بادشاہ طلسم اسکو محض دلاسے شاہزادہ
سمجھا کہ مبارزطلبی ہونے لگی بہادران قوی بازو صفون سے نکل کے مقابل آکر میدان مین جانے لگے کچھ دیر
تک یون ہی لڑائی رہی بعد کو دونون لشکر مثل موج دریا کے آپس مین لڑ گئے آتش آہن برسنے لگی گرزدن
کے تراقون کی آواز سے تیغ صور برپا تھا شاہزادے نے بھی بسم اللہ کہکے گھوڑے کو جولان کیا شمشیر آتش نشان
بکف چپ و راست مارتا تھا جو سامنے مرد آگیا گرد برد ہوگیا قلب لشکر تک جا پہونچا چاہا کہ شاہ طلسم کو تحت
فا پر سوار دے لیکن اسکی تواضع دل مین بھری تھی سر نیچے کیے ہوئے ہٹ آیا شاہ طلسم یہ دیکھ رہا تھا فوج مین یا
تلوار چل رہی تھی کہ ایک ابر تیرہ و تار اٹھا اہلیان لشکر اسلام سمجھے کہ کوئی سحر کا کرشمہ ہو نا امید ہوئے قہر
کے سامان نظر آنے شاہ طلسم بھی حیرت مین تھا کہ یہ ابر کیسا ہے کہ دفعۃً ایک شعلہ لپکا ابر سے شاہزادے پر
اور اوج گرا اسے فلک ہوا شاہ طلسم نے اسی وقت لڑائی موقوف کی اور لشکر کو علیحدہ کیا ساحرون
کے کشتے اسقدر تھے کہ شمار سے باہر تھے لیکن لشکر اسلام کے مقتول اسقدر نہ تھے کہ لشکریون کی ہمت
ٹوٹ جاتی اگر شاہزادہ غائب نہوتا تو شام تک ایک ساحر بھی میدان جنگ مین دکھائی نہ پڑتا شاہ طلسم
بھی متفکر تھا سمجھا کہ قبلہ ہان نے کچھ سحر کاری کی ہو اور افسران ساحرہ سمجھے کہ شاہ طلسم نے یہ سحر کیا ہے
غرضکہ وہ تھا اپنے خیال مین تھا لشکر اسلام بھی یہ سمجھے تھے جب فوج اپنے خیمون مین آئی شاہ طلسم بھی
افسران فوج اسلام مین آیا سب تعظیم کے لیے اٹھے شاہ طلسم نے یہ قسم کھائی کہ ہماری طرف سے کوئی سحر
نہین ہوا مین بھی مرد میدان ہون جبتک شاہزادہ و شاہزادے کا تمہارا وزیر اسیطرح سے جاری رہیگا قدم دو
گھبرانا یہ سبب دریافت کرونگا تمہے اطلاع دیجائیگی اگر کسی ساحر نے ایسا کیا ہوگا وہ اپنی سزاے اعمال
پائیگا لشکر اسلام کو تسلی دی اور شاہ طلسم داخل لشکر اپنا ہوا ذکر اسکا وقت پر ہوگا اب کیفیت شاہزادے کی
عرض کیجاتی ہے کہ جب وہ شعلہ بلند ہوا شاہزادہ بیہوش ہو گیا صدمہ آفتاب تموز تھی محنت جنگ بھی شاہزادے
کی کرخت تھی یہ غفلت مین تھے کہ ایک دم مین درختون کے سایہ مین اتارے گئے درختون نے دامن برگ
سے ٹھنڈی ہوا دی شاہزادہ ہوش مین آیا دیکھا کہ مین ایک باغ مین ہون جو اپنی نشو و نما مین کامیاب ہے
برگ درختان سے صدا سے مرغوب آرہی ہے فرازہ دلکش بلند ہین صحن گلستان صاف خس و خاشاک کا نام
نہین گل اشرفی اسکی زیبائی پر نثار ہے سنبل دفینہ مشک تتار ہے ازدحام بتان فرخار ہر پردہ [illegible]م مین ایک
ہی گلزار ہے سب جو بہ دمنتظر استقبال پری رخان ہے سکن مہر خان ہے یا غرفی اسی باغ مین کیفیت کر رہی ہے ایک
کمرہ بہت نفیس بے نظیر بلیس ہے لیکن استادان بالغ فن دیکھکر حیران و ششدر ہین خیال مین اسکا نقشہ نہین جمتا
ہزار غور و فکر یہ معاینہ عمل اور کمال دیکھ لین یہ ایک آفتاب لقا ہر فریب فتنہ قیامت نمودار محشر آشکار ابرودان خمیدہ
بنگاہ کج بادہ مست دلبری ایک نظر دیکھ رہی ہے شاہزادہ تخت سے اٹھ بیٹھا چارون طرف دیکھنے لگا پھر کچھ کمرہ
شاہ طلسم کا نقشہ آنکھون مین سما گیا شاہزادے نے چاہا کہ اس حور کردار کو پکڑ کر مارون کہ یہ پچھلا ٹک جانبازدلی
کمرے مین آئی شاہزادہ بھی اسکے پیچھے کمرے مین آیا اُسنے کہا کہ جی آپ کون ہین میرے دامن عصمت

کو خراب کرنا چاہتے ہیں ابھی آواز دونگی چلاؤنگی میرے پیچھے کیوں آتے ہو میں پردہ پوش ہوں میرے پردۂ
عفت کو آپ اُٹھانا چاہتے ہیں شریف آدمی کسیکی عزت نہیں لیتے مجھ عورت پر کیا ہاتھ ڈالتے ہو تنہا گھر کو
دیکھ حملا کرتے ہو شاہزادہ یہ تقریر سنکر سکتہ میں ہوگیا خجل دیوار بن کے رہگیا کچھ دیر تک اسی سکوت میں رہا
کہ میں کہاں ہوں سمجھا کہ شاہ طلسم نے مجھکو گرفتار کیا یہ زندانخانہ اور یہ وہ حسینہ شاہزادے سے یہ کہکر چلی گئی
شاہزادہ اسکا چاروں طرف گری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور دل میں قطعی یقین ہوا کہ شاہ طلسم نے گرفتار
کیا ہے افسوس جیسے قلب لشکر میں پہونچا تھا خواب عدم میں کیوں نہ پہونچا یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ حسینہ
تاج مرصع سر پر رکھے بال زلفوں کے کمر سے ہوئے پشت پر پڑے تھے کچھ کمر سے لپٹے تھے فرق نازک درمیان
ظلمات راستہ آبحیات جبین صفوت آگین میں قشقہ لگا چار دنطرف افشان چھڑکی ہوئی گرد ماہ سیارے ونکا ہجوم
ناک مصحف رخ میں الف تھی درمیان دو صاد دونکے جگہ پائی تھی رخسارے ایسے کھڑے پر گوشت مصحف
کے دو ورق تھے حمد باری سے منقش سکے یا سراسر گلزار تھا یا جنت کا کھلا گلدستہ تھا خال زاغ سیہ کیا ان یا حبشی
بچہ حلب میں غلامی کو آئے تھے نہیں نظر بد کے لیے سپند تھے حفاظت چہرے کے لیے کالا لادہ تھی زلف معنبرین
انسکا دھواں تھا غبغب طوق گلو تھا یا دل عاشق کا گلوگیر تھا اچھی جگہ پائی قباے ملوکانہ اطلس کا دربر
خوش حسین اس نازنین کر روکے سنبھالے قریب مسند شاہزادہ لاکر بیٹھا دیا شاہزادہ اور متعجب ہوا کہ گھری نگاہوں
سے دیکھنے لگا ہر چند شناخت کیا لیکن نہ پہچان سکا اس فرشتہ خو نے آنچل کا نقاب منھ پر ڈالا اور ناز سے کہنے
لگی کہ حضرت آپ کا اسم گرامی وطن شریف نسب مبارک ادھر کہاں سے تشریف لانے سبب تشریف آوری
کیا ہے اور کہاں قدم رنجہ فرمائے گا کس طرف تشریف لیجائیے گا شاہزادہ حالت استعجاب سے نکل یوں کلام
کرنے لگا کہ اس خانہ نشین کا نام رستم ثانی ابن ملک ایرج نسبت حسب ہاشمی عبد المطلبی قریشی لشکر صاحبقران
سے رخصت ہوکر واسطے فتح طلسم سحر آفرین گیا تھا آج لڑائی تھی اب آپ فرمائیے کہ آپکا نام نامی کیا ہے تشریف
لانیکا سبب فرمائیے کس غرض سے آئیں حسینہ بولی کہ میرا نام ملکہ قمر الاقمار ہے اس خطہ بے نظیر زعفران گار
کا تختہ ارم نام ہے اور میرے باپ مرحوم منصور شاہ یہاں کے بادشاہ تھے چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس دنیاے
دنی کو چھوڑ کر رہگراے ملک بقا ہوئے یہ ننگ خاندان اب اس سرزمین کی حکمران ہے بلا سہیم و شریک
فرمانروا ہو آگے کیا سوال ہے شاہزادے نے کہا کہ مجھکو یہاں کیوں لائین شاہزادی نے کہا مجھکو کیا ضرورت تھی
جو آپ کو میں بلا سبب لے آتی میرے آپ سے کوئی درجہ تعارف بھی نہیں شاہزادی نے جسوقت یہ
کہا شاہزادے نے اپنے دل میں کہا الحمد للہ کہ یہ زندان نہیں ہے بلکہ بادشاہزادی کا مکان ہے اور اسکا
گھر ہوا ملکہ نے کہا آپ کیوں آئے شاہزادے نے کہا کوئی لانے والا نہیں تھا نہیں معلوم کون شیطان
تھا جسنے یہ تکلیف دی ہماری محنت اسکو ابھی معلوم ہوئی پشت پھیر کر چلا شاہزادی نے جیسے دیکھا آواز
دیکے دروازہ بند کر لیا یہ شخص جو جا رہے ہیں جانے نہ پائیں اس بات پر شاہزادے کو غصہ آیا تلوار کمر سے کھینچکر
دھمکایا شاہزادی نے تاج اتار زمین پر جھکا دیا یہ فروتنی دیکھ شاہزادے کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی آنسو
نکل آئے شاہزادی نے آنسو نکلتے دیکھا پایا تھا شادامن قبا سے آنسو پونچھے ہاتھ پکڑ کر مسند پر بٹھا لیا اور
کہا اے شاہزادے آپکو بھی ناز معشوقانہ معلوم ہیں انشاء اللہ پھر شاہزادے نے یہ نام پاک جو سنا پوچھا تمکو
یہ نام کیسے معلوم ہوا شاہزادی نے کہا الحمد للہ میں مسلمان ہوں میں ایک عرصہ سے آپ کے گیسوؤں

خلیلی کی عاشق زار تھی خواب و خور میرا جاتا رہا کسی صورت مجکو آرام نہ تھا دن رات اُسی فکر مین تھی کہ آج
ہرکارے نے خبر دی مین اُسیوقت براہ راست اُس طلسم کے وہان پہونچی اور آپکو دیر تک مشغول لڑائی
دیکھا کی اور بہی دل بیقرار ہوا نہ رہا گیا اگرچہ خیال ہوا کہ آپ جنگ مین مصروف ہین کفارون کی طرح بین
ملاوت ہین مناسب نہین کہ ہو قت خلل انداز ہون لیکن دل سے بے اختیار تھی میری خطا نہین یہ خطا حضرت
دل کی ہو دل حاضر ہی جو سزا تجویز ہو دیجاے اُسیوقت میدان جنگ سے متعلق اُٹھا تخت یہ سوا سکا ادم
سے آئی ہرکارے نے مجکو خبر دی کہ لڑائی اُسی وقت موقوف ہوئی شاہ طلسم نے فوج کی دلجوئی کی تا آنکہ
شاہزادے کے لڑائی موقوف رہی اب آپکو معلوم ہوا کہ مین ہی ساری خطاوار ہون لیکن معافی کی
خواستگار ہون آیندہ براے عالی اسکا ذکر وقت پڑیگا

## اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہو

کہ جسوقت شاہ طلسم محل خاص مین پہونچا ملکہ نے آکے اپنے ہاتھون سے گرد جنگ جھاڑی بادکشی کرنا شروع
کی جب طبیعت شاہ درست ہوئی ملکہ سے مخاطب ہوا کہ آج لڑائی ہو رہی تھی مین قلب فوج مین سے دیکھ
رہا تھا کہ شاہزادہ لڑتا ہوا میرے قریب آ گیا اگر چاہتا تو مجکو خواب عدم مین روانہ کرتا لیکن نیچی نگاہ کیے
ہوے مقابلے سے ہٹ گیا قوی بازو ایسا ہو کہ مین اُسکی تعریف نہین کر سکتا اگر فیل دمان و شیر غران سامنے
آوے تو حقیقت نہین سمجھا کہ کون بلا ہو قابل افسوس یہ ہو کہ وہ اسطرح سے محنت کر رہا تھا کہ ایک ابر تیرہ و تار
ظاہر ہوا مین سمجھا کہ کوئی ساحر سحر خوانی مین مصروف ہو کہ دفعۃً ایک شعلہ آتش اُس ابر سے شاہزادے پر گرا اور
آسمان پر لیگیا پھر نہین معلوم کہ شاہزادہ کیا ہوا لڑائی اُسوقت بند کر دی گئی ہر چند فوج بیدل تھی لیکن
برابر لڑے جاتی تھی فوج ساحر کی بہت کٹ گئی واقعی یہ لوگ بڑے بہادر ہین کئی لاکھ کے لیے اسقدر فوج شاہزادہ
کافی ہو لڑائی کیوقت فوج کم و آہن معلوم ہوتی ہو اب مجکو بہت بڑا افسوس ہو کہ ایسے وقت مین شاہزادہ دربار
سے اُٹھ گیا اور ملکہ نہین معلوم کہ میرے خیالات کیا تھے اور کیا ہو گئے شاہزادہ وعدے اور زبان کا بھی بڑا
پابند ہی یہ وعدہ وفائی کا دم بھرتا ہو ورنہ مجھے کبھی نہ لڑتا آج مین نے میدان جنگ مین اُسکی تواضع اور
جرأت دیکھی جو اس روز کہتا تھا کہ لڑائی مین میری قوت و بازو دیکھیے گا واقعی بہت ہی دلیر جنگ ہے

## اب کیفیت شاہزادی گلتاج پوش کی عرض کیجاتی ہو

کہ جسوقت یہ خبر شاہزادی کو ملی اُسنے سنتے ہی یہ حال کیا کہ کپڑے پھاڑ ڈالے بال جو گلدستہ سنبل تھے پریشان
کر دیے طمانچے سے رخ روشن کو نیلا کر دیا یا رخ کبود سے آراستہ ہوئی بیہوش فرش خاک پر لوٹنے لگی خواصون نے
دروازے سب کمرون کے بند کر دیے تاکہ اس حالت مین شاہزادی کو کوئی نہ دیکھے گلاب پاشی لگی
عطر بید مشک چھڑکا گیا بارے کسیقدر ہوش مین آئی دونون ہاتھون سے کلیجے کو پکڑے ہوے اُٹھی لیکن
پھر گر پڑی جون مرغ بسمل حرکت مذبوحی ظاہر ہو رہی تھی کہ سبھون نے پھر اُٹھا کے بٹھلایا سنگھے چلنے لگے
خواصین ہوا دینے لگین شاہزادی اُٹھی لیکن کراہ رہی تھی خواصون نے سمجھانا شروع کیا ہر ایک
فراز و نشیب سمجھاے لیکن عشق صادق کسیکا وعظ سنے نہین دیتا واعظ سے سخت عداوت رہتی ہو

بعض خواصین بھی آمیز باتین کر کے نصیحت کرتی تھین لیکن شاہزادی کسیکی بھی نصیحت نہین سنتی تھی ورد مثنی کیا حضرت عشق جب سے دین عشق صادق تو اعصاب وخارئین مین پیوست ہو گیا شاہزادی نے صحیح کیفیت دریافت کی خواصون نے کہا ہمنے اسی قدر سنا کہ کوئی انھین اٹھا لیگیا شاہزادی نے اپنے استاد کو بلایا دریافت کیا کہ ساحران طلسم سے کسی نے ایسا کیا ہوا استاد نے سر شاہزادی کی قسم کھا کے کہا کہ ساحران طلسم مین سے کسی نے کچھ نہین کیا یہ دقیقہ مشکل سے حل ہوگا کہ شاہزادہ کہان ہو شکر ہے فقط طلسم کے حالات معلوم ہونگے اور اندر عدہ طلسم کی کارگر ہو یہ سکے شاہزادی سے رخصت ہوئے لیکن دل شاہزادی کے لیے کچھ دوا نہ ہوئی جب عروس روز نے محمل اسود صورت اور شی شاہزادی فوج لیکر شاہزادے کی طرف چلی انیس محرم اور آپ جب خیمے کے قریب پہونچی انیس کو افسر فوج کے پاس بھیجا کہ یہان بلا لاؤ انیس بزد سحر افسر فوج کے روبرو پہونچی اور افسر فوج کو روبروے شاہزادی کے لائی انیس نے اس افسر کو سب شاہزادی کے حالات بتائے افسر نے بیدقت با عزاز تمام خیمۂ شاہزادے مین لیگیا مسند پر بٹھایا صورت دیکھتے ہی افسر محو گیا کہ بلا شک خال ہاشمی گیسوان جلیلی کی شیدا ہو عجب نہین کہ فراق شاہزادے مین جان دیدے شہزادی نے حال شاہزادہ افسر سے دریافت کیا افسر نے من وعن کیفیت جو گذری تھی کہ سنائی جب شاہزادی نے سنا نہایت بیچ اس ہول ایسی چلائی کہ قریب تھا کہ سونے والے جاگ اٹھے تشنگی غالب ہوئی شاہزادی نے پانی طلب کیا افسر نے پانی تازہ بہت عمدہ سرد شربت بنا کر لایا شاہزادی نے کہا کہ یہ میری فوج ہو تکلیف ہرگز ہونے پاوے کھانا ان سب کا ہمارے باورچی خانہ سے آئیگا تم لوگون کی دو روز تک دعوت ہو اور خرچ کی ضرورت ہو تو کہو جس چیز کی کمی ہو وہ بیان کرو اگر شاہزادہ نہین تو مین ہون تم سب بیچ وا بستہ ہو افسر نے سلام کیا انیس سے کہا کہ جلدی سب کے لیے باورچی خانے کی نا تیار کرا کے ابھی بھیجو ایک آن فانا مین کھانا گرما گرم انیس لیکر آ پہونچی فوج کو تقسیم ہونے لگا افسرون نے اپنے ہاتھ سے بانٹنا شروع کیا سپاہی بہت خوش ہوکے دعا دیتے تھے کوئی اپنی حاجت یون بیان کرتا کہ حضور لشکر عالم کپڑے بہت شکست ہوگئے اگر شاہزادے ہوتے تو یہ کپڑے نہ پہننے دیتے کیا کرین غرضکہ اسی طرح سے ہر ایک اپنی اپنی داستان کہتا تھا ملکہ نے قبول کیا کئی لاکھ روپیہ انیس سے منگوا کے دیا جب کسی قدر رات باقی تھی شاہزادی افسران فوج سے رخصت ہو کر اپنی دولتسرا مین پہونچی بستر پر لیٹ رہی لیکن آرام کیسا گرفتار مصائب و آلام تھی کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت شاہزادہ عرض کیجاتی ہو

کہ قمر القمار شاہزادی نے کہا اے شاہزادے مین بھی سے آپ کے گیسوان جلیلی کی کشتہ ہون لللہ مجھ پر رحم کیجیے شاہزادے نے کہا کہ تم مسلمان ہو اور بلا عقد مین تمسے وعدۂ وصال نہین کر سکتا اور میرا عقد صاحبقران کے روبرو ہوگا انکی غیبت مین ہو نہین سکتا جو کیفیت تھی وہ کہدی ہان اقرار کامل کر سکتا ہون کہ وقت فتح طلسم کے لشکر اپنے ساتھ لیچلون اور پیشتر تمسے عقد ہو شاہزادی قمر القمار نے منظور کیا کہ عمر بسر کرینگے دل غمگین کو آجکل سکے سمجھا لینگے شاہزادے نے کہا کہ اے شاہزادی اب مجکو رخصت کرو تاکہ اپنے کام مین مصروف ہون کیونکہ اس طرف جسقدر دیر ہوگی اتنی ہی دیر ادھر ہوگی بلکہ آپ بھی اسقدر محنت کرین اور

دعا کریں کہ جہانتک ہو جلد فتح ہو بفیروزی تمام لشکر بعزت روانہ ہوں شاہزادی قزالا قمار نے کہا کہ او شاہزادے
تو ایک ورق روے روشن کو دیکہ کے دلکو تسکین دوں ابھی آپ گھبراتے کیوں ہیں لشکر دیوان واجنہ آپکا موجود
ہو اگرچہ ساحر ہیں تو دو عجب دیوان شریر و اجنہ موجود ہیں بچارے آدمی اسنے لڑینگے شاہزادے نے کہا ای
شاہزادی میری فوج خوب لڑتی ہو لیکن سحر سے مجبور ہو میں اس قلیل فوج پر چار لاکھ ساحر کا مقابلہ کر سکتا ہوں
کیوں آپکا لشکر تباہ ہو شاہزادی نے کہا یہ اور وہ دونوں آپکے ہیں بقول شاعر سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را * چار پانچ روز شاہزادے کو وہاں رکھا شاہزادے نے ایک خط افسر فوج
کو لکھا کہ تم لڑائی شروع کرو کسی طرح شاہ طلسم سے نہ دبنا اندر شہر پناہ کے داخل ہو کہ شاہ خود لڑائی پر
آمادہ ہو جائیگا ورنہ اسکو کچھ سمجھو تم بالکل گھبراؤ نہیں میں بخیریت ہوں فوج مدد کو روانہ کرتا ہوں یا ساتھ
لیکر آتا ہوں لیکن تم طبل جنگ بجوادو اور سبکو ہماری خیریت سے اطلاع دینا یہ فرمان تقاجربان ایک جن
نے افسر فوج کو دیا سردار لشکر نے خط پڑھا اسی وقت نقارے پر چوب پڑی لشکر پھر گھبرا گیا پوچھنے دوڑا تھا
امیر لشکر نے حکم شاہزادے سے لشکر کو [illegible] نقل کیا اور کہا بے خوف ہو کے لڑو مدد آتی ہو اور ایک خط شاہ طلسم
کو سردار لشکر نے لکھا کہ بموجب حکم شاہزادہ نامدار کل سے آپ سے لڑائی ہوگی اگر نہوگی تو شہر پناہ کے اندر
بقصد جنگ ہم گھس آئیں گے کل آپسے لڑائی شروع ہوگی اور اسی جن کے ہاتھ شاہ طلسم کے پاس خط بھیجا
جن اپنی اصلی حالت سے زمین چاک کرتا ہوا دربار شاہ طلسم میں پہونچا [illegible] شاہ طلسم حیرت میں ہوگیا لیکن پوچھا
حال دریافت کیا جن نے کہا کہ شاہزادے کا لشکری ہوں ایک لاکھ جوان ہم میں سے شاہزادے نے انتخاب
کرکے بھیجا ہے ہم سب یہاں آگئے شاہزادہ دو تین روز میں آویگا شاہ طلسم نے وہ نامہ پڑھ کے جواب
لکھدیا کہ کل تامل ہو پرسوں میری فوج سے لڑیگی جن رخصت ہوا اور افسر کو جواب خط دیا افسر نے کہا
شاہ طلسم ڈر گیا ورنہ وہ کل ضرور آتا جن نے ساری کیفیت بیان کی افسر فوج نے ایک خط گلتاج پوش
کو خیریت شاہزادہ اور تعین جنگ میں لکھا جن لیکر گیا شاہزادی دیکھکر بہت ڈری یا جاؤ کون ہو کہا میں تابعدار
ہوں ملازم شاہزادہ ہوں شاہزادہ ہم لوگوں کو لینے گیا تھا ابھی وہیں ہو ایک لاکھ جوان جرار ہم میں سے
انتخاب کرکے جنگ پر بھیجا ہو شاہزادی نے جن کو بہت کچھ انعام دیا جن بہت خوش ہوا اور سلام کرکے رخصت
ہوا لشکر میں آیا صبح ہوتے اپنے ملک کو گیا اور سب حال جا کے شاہزادی سے بیان کیا شاہزادی نے
افسر فوج کو بلا کے کہا کہ مجھے لڑائی ہو دس ہزار دیو جنگی اور تیس ہزار جن جنگی جنگگاہ میں جائیں اور
برابر کمک لڑائی ہووے یہاں سے اور مدد دی جائیگی سامان کوچ تیار کیا گیا کئی لاکھ روپیہ سے سامان
جنگ درست ہوا لشکر روانہ ہوا شام ہوتے ہی لشکر خونخوار آ پہونچا افسران فوج اسلام نے خیمے نصب
کرائے باقی روز تمام اتارا کا ذکر اسکا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت شاہ طلسم کی بیان کیجاتی ہو

جب خط سردار لشکر کا شاہ طلسم کے پاس پہونچا شاہ طلسم کے حواس باختہ ہوگئے منشی کو بلوا کر متعدد نامے
لکھوائے حکمرانان طلسم کو ایک ایک نامہ لکھا کہ فتح طلسم کو ایک شاہزادہ آیا ہو تم سب اگر طلسم کو چاہتے ہو
جان مال سے شریک ہوکر جنگ کرو ورنہ طلسم شکست ہوجائیگا لہذا دیکھتے ہی اس نامے کے فوراً حاضر

جو ساحر نامی تھے ہر ایک رئیس طلسم کے پاس پہونچے اُن سبھون نے تیاری لشکر کی اور دوسرے روز سب طلسم
سحر آفرین مین داخل ہوئے کثرت لشکر سے تنگ فضا رخوار تھی سیکڑون کوس تک خیمے نصب تھے ہر ایک رئیس
کا جدا جدا خیمہ تھا شاہ طلسم نے ہر ایک کو گلے لگایا مفصل حال سب سنایا جملہ رئیسان طلسم نے دعوی کیا
جان دینے پر آمادہ ہوگئے کہ آفتاب کی شعاعین کنارۂ آسمان سے چمکنے لگین بیلدار میدان مین آئے درستی
زمین مین مصروف ہوئے خیمے نصب ہوگئے ایک لاکھ ساحر غدار میدان کارزار مین آیا لباس ساحرون
کا پہنے گھوڑون پر سوار اسلحہ سے سجے ہوئے تیر و کمان سے درست زمین نبرد گاہ چمکتی تھی دو روز رات
سارا انتظام مین گذر گیا جب جلاد فلک نادرگاہ عالم مین جلوہ افروز ہوا طبل جنگ بجا بہادران کینہ پیشہ
میدان زور آزمائی مین نکلنے لگے دو پہر تک یونہین کشت و خون رہا ہزارون آدمیون کے خون سے زمین
لالہ رنگ ہوگئی تیسرے پہر سے لڑائی موقوف ہوئی بہادر لوگ اپنے خیمون مین آئے آرام کرنے لگے
مجروحون کی زخم دوزی ہوئی سینک ہونے لگی پٹیان چڑھائی گئین ٹانکے لگائے گئے علاج شروع
ہوا انکا ذکر وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت شاہزادے کی ملاحظہ ہو

کہ جب فوج روانہ ہو چکی تب شاہزادے کا اطمینان ہوا دور رود رنگ اور جشن جمشیدی ہوا روح جم تازہ ہوئی
زہرہ دون کو فرحت ہوئی گلعذاران سیمین تن و گلبدنان لالہ بدن ساقی گری مین نوریان شیرین کار غمزہ شوب
نادر روزگار نغمہ سرائی مین رقاصان ناہید طلعت زہرہ جبین رقص مین مصروف در و دیوار سب
نشۂ مسرت سے چور تھی و بہجت سے مخمور تھی شجر و حجر جھوم کے رہجاتے تھے کوکلا کا دم پھول گیا کبک رعنا
کی کوئی حقیقت نہ تھی مدرو کوہساری اپنی رقص پر شرماتا تھا شاہزادہ راہ ریحانی سے الست شاہزادی
قمرالقمار بھی ہوا رغوانی سے بدمست تھی رمز و کنایہ کی باتین ہوتی تھین نوک جھوک کی چھیڑ چھاڑ تھی
عجب دل کی بہار تھی ایک دوسرے پر قہقہہ بازی کرتا تھا شرط لگا کے بازی جیتا تھا ایک دوسرے
کو پشیمان کرتا دوسرا اسکو حیران کرتا رات بھر یہی رنگ جشن رہا جب مکتب صفہ فضا صفۂ آفاق سے برآمد ہوا
صبح صادق نے اسکے آنے کی دھوم مچائی ایک ایک خمار شکن دور ہوا شاہزادہ مسند سے اٹھ منہ ہاتھ
دھونے لگا ادھر ملکہ بھی ہاتھ منہ دھونے مین مصروف ہوئی کہ ایک قاصد لشکر سے آیا خط دیا جسمین کیفیت جنگ
لکھی تھی شاہزادہ افسر فوج کی کارگذاری سے خوش ہوا شاہزادے نے رخصت چاہی صباحی خاصہ
تیار تھا شاہزادے نے خاصہ چاشت نوش فرمایا ملکہ نے ایک تاج مکلل بہت عمدہ بیش قیمت شاہزادے کو
دیا شاہزادے نے وہ تاج سر پر رکھا ملکہ نے آیت الکرسی پڑھ کے دم کی نظر بد کے لیے سپند جلایا کمربند
مرصع کمر مین ملکہ نے اپنے ہاتھ سے باندھا شمشیر حمائل کر نیزہ بکف سپر بدوش پشت پر ترکش کمر سے
کمان کاندھے سے پڑی ہوئی اسوقت کا جوبن اور سجاوٹ اور بناوٹ شاہزادے کی ملکہ دیکھکر
ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی ادھر گیسوان خلیلی رنگ ہاشمی اپنا حسن دکھاتی تھین شجاعت عبد المطلبی
وقار صاحبقرانی نے چہرے کی آب و تاب اور بھی بڑھا دی تھی آفتاب بھی بدیدۂ ظاہر نگران تھا
لیکن خجالت سے بار بار نقاب ابر سے منہ چھپا لیتا تھا شاہزادہ نصر من اللہ کہکر روانہ ہوا

ملکہ نے کہا ای صاحب تخت رکھا ہی اسپر جا بیٹھیے واہ حضرت خواص کو آواز دی تخت رواں حاضر ہوا
شاہزادہ اس تخت پر رونق افروز ہوا دیوون نے تخت اٹھایا بروے فلک چلے جاتے تھے عالم بالا
کی سیر کرتے تھے فرشتون کی صدائین سنتے تھے کہ تھوڑی دیر مین تخت رواں جنگ گاہ مین پہونچا فوج
طلسم پر حملہ کر رہی تھی شاہ طلسم بھی کھڑا تھا دیکھا کہ ابر تیرہ و تاریک چھا گیا شاہ طلسم اس طرف متوجہ ہوا تخت
زمین پر اتار دیا اور جن دوڑے قدمبوس ہوے فوج نے سلامی دی جلو دیا کہ لڑائی برابر جاری رہے
شاہ طلسم یہ حال دیکھکر خوفناک ہو گیا اپنے رفیقون سے کہا کہ نہین معلوم شاہزادے کو یہ اقتدار کہان
سے ملا بظاہر حضرت طلسم بھی نہین یہ تو ملک پریزادون کا معلوم ہوتا ہو شاہزادے کی وہان تک رسائی کیونکر ہوئی
یہ فوج بھی دیون کی ہر ایک کی ایک سے لڑائی ہوتی رہی شام سے لڑائی موقوف ہوئی شاہ طلسم نے اور
فوج بلوائی دو لاکھ ساحر اور جمع ہوے صبح تک کئی لاکھ ساحر اس میدان مین جمع ہو گیا تل رکھنے کی جگہ باقی
نہ تھی شاہزادے نے وہ فوج کثیر دیکھی خدا سے نصرت کا طالب ہوا کہ شب نے چادر کھلی آدمیون پر ڈالی
شاہزادے نے ایک جن کو پہلے گلتاج پوش کے پاس روانہ کیا اپنے آنے کی اطلاع دی بعد کو خود ایک
جن کے ساتھ گیا گلتاج پوش یہ خبر سنتے ہی بیٹھے سے اچھل پڑی ایسی خوشی ہوئی کہ شادی مرگ کا
گمان تھا جلدی سے چلمنین اٹھادی گئین دروازون پر سب کے پہرے ہو گئے حکم ہو گیا کہ کوئی اسوقت نہ آنے
پاے کہ شاہزادہ ایک جن پر سوار صحن مکان مین اتر پڑا گلتاج پوش یہ دیکھتے ہی تعجب مین رہگئی شاہزادہ
اتر کے اندر مسند پر آ بیٹھا جن کو حکم دیا کہ اسوقت ہوشیار رہنا کوئی آنے نہ پاے جو کوئی زبردستی آوے اسکو
گرفتار کر لینا کہ شاہزادہ گلتاج پوش سے باتون مین مصروف ہوا دیکھا کہ شاہزادی ایک سادہ حالت
مین بیٹھی ہو کپڑے بھی میلے ہین قرائن سے معلوم ہوتا ہو کہ کئی روز سے کھانا بھی نہین کھایا منھ بھی نہین دھویا
گلتاج پوش سے پوچھا کہ او شاہزادی یہ کیفیت کیا ہو شاہزادی نے کہا عالم ہجر مین احوال مپرس جو کیفیت
اپنی گذرتی ہو وہ سواے دل کے آپ کو نہین معلوم ہو سکتا اگر دل میرا چاک کیا جاے ہزارون سوراخ
دکھائی دیتے کہ انیس محرم راز سوتے سے جاگی جلدی سے اٹھی دیکھا کہ شاہزادہ رونق افروز ہو بکمال
استعجاب قدم شاہزادے پر گر پڑی شاہزادے نے سر اٹھایا انیس نے کہا کہ شاہزادی کی تو کیفیت غیر ہو
آج پندرہ دن ہوے کھانا بالکل نہین کھایا سواے الائچی کے ایک دانہ بھی قسم کھانے کو نہین کھایا
شاہزادی نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور یہ پڑھا شعر حساب آب و دانہ حشر مین
ہوگا تو کہہ دینگے + پیا ہو عمر بھر خون جگر غم ہجر کھایا ہو + انیس نے کہا او شہزادی صاحبہ جلدی کی
بھی یہ کیفیت ہو سے ہماری سادہ رخی کام آئی + حساب روز محشر پاک نکلا شاہزادے نے
دسترخوان منگایا خاصہ آیا شاہزادی کے سامنے بچھایا گیا شاہزادی نے شاہزادے سے کہا کہ آپ بھی
کھائین شاہزادے نے انکار کیا انیس نے کہا اگر آپ کھائینگے تو یہ بھی کھالینگی ورنہ ہرگز نہ کھائینگی کیونکہ
انھون نے قسم کھائی ہو کہ بے شاہزادے کے ساتھ کے مین کھانا نہ کھاؤنگی دو ہفتہ سے کھانا چھوڑ دیا
ہو ایسے ہی ایک دن مر جاتین شاہزادے نے براے خوشی گلتاج پوش کے کھانے پر ہاتھ بڑھایا
دو ایک لقمہ کھالئے شاہزادی نے بھی کچھ ایسا ہی کھانا کھایا کچھ میوے سے اور شربت سے تفریح کی گئی
دسترخوان بڑھا گیا ہاتھ منھ دھویا ملکہ نے سرگذشت پوچھنا شروع کی شاہزادے نے سب کیفیت

بیان کی کہ لڑائی مین یون مصروف تھا کہ ایک ابر آیا اور عین گرمی جنگ سے اُٹھا لیگیا کچھ دیر کے بعد ایک باغ مین تخت مرصع پر بٹھا یا گیا دیکھا نہ وہ میدان ہی نہ وہ فوج ہی ایک باغ بہت عمدہ بنا تھا اسکا صاحب بھی ایسے خداداد حسن سے متصف تھا جسقدر اسکی تعریف کیجاے درست ہی میری بالین پہ وہ موجود تھا مین یہ سخت کلامی پیش آیا لیکن اسنے نرم آوازون سے ایسا میرے دلکو نرم کیا کہ ممکن نتھا کہ مین کچھ کہتا اُسنے اپنے عشق کی داستان چھیڑی کئی روز تک یہی کہا کی وصل کی خواستگار ہوئی لیکن ادھر سے انکار در پیش ہوا سبب انکار گلتاج پوش نے دریافت کیا شاہزادے نے حال انکار بیان کیا اور اسکا مدد کرنا لشکر ساتھ کرنا یہ سب بیان کیا شاہزادی دختر شاہ طلسم بہت خوش ہوئی لیکن اسکے ساتھ سوتیا ڈاہ کی جلن بھی پیدا ہوئی اپنی نسبت شاہزادے سے سب قول و اقرار کیا شاہزادے نے ثابت قدمی بیان کی گلتاج پوش سمجھی کہ شاہزادہ وعدے کا صادق ہی اپنے کلام مین واثق ہی خلاف کبھی نہ کریگا جو کہے گا وہ سب کر دکھلائے گا جب سپیدہ دم کی دھوم مچی شاہزادہ رخصت ہوا گلتاج پوش مثل شبنم اشک ریزان رخ گل پر ہوئی شاہزادے نے تسلی دی اور کہا گریہ وزاری سے کچھ کام نہین نکلتا ہی کچھ دن باقی ہین یہ سب مجمل جائینگے شاہزادے نے اپنے مذہب کی ترغیب دی شاہزادی نے تسلیم کیا اور کہا مین ابھی موجود ہون لیکن بروقت کچھ مدد نہوسکے گی جب ہی چاہے اپنے مذہب مین شریک کرو شاہزادہ اس گلعذار سے رخصت ہوکر لشکر مین آیا

## اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہی

کہ وہ دن بھر بیان مصروف نبرد رہا جب شام ہوئی دولتسرا مین آیا رات کو جب خلوت ہوئی کلا سے سب حال بیان کیا اور شاہزادے کی رفعت و شوکت اور دیوون اور جنون کے لشکر کی مدد بھی بیان کی اور کہا کہ لڑائی سنگین ہو گئی نہین معلوم کہ لڑائی کا انجام کیا ہو اور ایسا شاہزادہ عالیقدر ہاتھ سے جاتا ہی اگر اب بھی وہ جنگ سے باز آسکے وہی اقرار میرا درست ہی اور مین بخوشی دل منظور کرون لیکن وہ اس کام سے باز نہ آئیگا خیر ہرچہ بادا باد جب منیر شب سے لعل درخشان نکلا بادشاہ طلسم میدان مین پہونچا ایوان جادو رئیس طلسم بھی شامل فوج ہوا بدستور سابق لڑائی کا آغاز ہوا کشت و خون جاری ہوا ہزارون ساحر اور آدمی کام آئے دیو اور جنات بھی خوب دل کھول کے لڑے کشتون سے جنگل پاٹ دیا لاکھون تلوار کے گھاٹ ہونگا جب زنگی شب نے میدان مین اپنا پرچم جمایا ہر ایک لشکری اپنے خیمے مین آیا بادشاہ طلسم نے دو روز کی مہلت طلب کی اور دوایان طلسم کو لکھے کہ میمون فرمانروایان کو نامے روانہ کیے ساری کیفیت درج نامہ کی دو روز مین سب اہالیان و دوایان طلسم موجود ہوے کوئی ایسا نہ تھا جو اس طلسم مین رہکر نہ آیا ہو رعایا بھی شریک جنگ ہوئی تذکرہ اسکا وقت پہ آئیگا

## اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ رات کو تنہا لیٹی فراق دلدار مین اپنے دل کو شمع وار گلا رہی تھی کہ خیال ہوا اسطرح کی اگر لڑائی ہوگی ہزارون مر جائینگے اور طلسم بھی سارا کٹ جائیگا ایسی تدبیر ہونا چاہیے کہ لڑائی موقوف رہے

اور شاہزادہ فتحیاب ہو خیال کرنے لگے یہ اسکے ذہن میں آیا کہ اگر کسی صورت سے لوح طلسم شاہزادے کو ملجاوے
تو ایکدم میں سب جھگڑا دفع ہو یوں تو برسوں لڑائی رہیگی اور میری جان تپ محرق فراق سے جلیگی بادشاہ
طلسم سے لوح طلسم دریافت کیجائے اور شاہزادہ اسکو حاصل کرے طلسم خود فتح ہو جائیگا یہ خیال کر حمام میں
جا نہا دھو بہت عمدہ کپڑے پہن دولتسرائے شاہی میں آئی اپنی ماں کے پاس گئی ماں نے پیشانی کا بوسہ دیا
پیار کیا زانو پر بٹھلایا دست شفقت سر پر پھیرا کہا او شاہزادی طبیعت کیسی ہے شاہزادی نے باادب تمام
عرض کیا کہ کچھ تپ کی شکایت تھی اور آپ میرے مزاج سے واقف ہیں اتنی تپ کی متحمل نہوئی دو تین روز
فرش پر لیٹنا پڑا آج میں اچھی ہوں کسیقدر خفیف حرارت ہے دل نے چاہا کہ والدین کو دیکھوں سب آزار
جاتا رہے لہذا میں حاضر ہوئی ملکہ نے دعا دی پھر بادشاہ طلسم کو پوچھا معلوم ہوا کہ دربار سے تشریف لاتے
ہیں اب آتے ہونگے تب تک اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلا کی کہ نقیب نے آمد بادشاہ کی اطلاع دی دروازے
تک ماں بیٹی استقبال کو آئیں بادشاہ طلسم نے بیٹی کو دیکھتے ہی گود میں اٹھا لیا اور پیار کیا حال پوچھا
شاہزادی نے سب کیفیت کہکر خیریت مزاج بادشاہ پوچھنے لگی بادشاہ نے سب حال بیان کیا مسند پر
بادشاہ بیٹھ گیا اور شاہزادی کو گود میں بٹھا لیا چشم و رو کو بوسہ دیا ملکہ نے کیفیت جنگ پوچھی بادشاہ نے
سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ آج بہت سخت لڑائی ہوئی لاکھوں آدمی مارے گئے تل رکھنے کی میدان
میں جگہ نہ تھی لیکن اب اسنے کچھ سحرکاریاں بھی ہونگی اور اولاد جادو اسوقت میں بڑا ساحر ہے خاصکر
اسی غرض سے اور بھی بلایا گیا ہے اسکے سحر سے سب مقید ہونگے ایک بھی نہ بچیگا اور دیووں کے
واسطے عفریت جادو کو بلواؤنگا کہ وہ دیووں کو گرفتار کریگا اور باقی دیووں کو کوئی گرفتار نہیں کر سکتا
اور طلسم ساز جادو جو کہ یہاں سب کو سحر سکھاتا ہے وہ بھی طلب کیا جائیگا اس سے بڑی مدد ملیگی اہالیان
دوایان طلسم کا سیکڑوں برس سے وہی معلم ہے گلتاج پوش نے بادشاہ سے کہا کہ یہ لڑائی کیوں ہے
آج تک آپ سے کسی سے لڑائی نہوئی حادثہ کیا ہے بادشاہ نے سب کیفیت جنگ بیان کی اور کہا
یہ سبب ہے شاہزادی نے کہا لوح طلسم کہاں ہے ایسا نہو کہ لوح طلسم ملجاوے اور آپ دیکھتے رہجاویں
شاہ طلسم نے کہا کہ لوح میرے بے حکم کسیکو مل نہیں سکتی اور نہ کوئی جانتا ہے فقط سوائے خاندان شاہی
کے یا دوایان طلسم کے اور کوئی نہیں جانتا کہ کہاں ہے تب شاہزادی نے کہا کہ مجھکو بھی معلوم ہونا ضرور ہے
کہ میں بھی خاندان شاہی سے ہوں اس سے میں کیوں علحدہ کی گئی بادشاہ نے کہا کہ سحر آفرین ایک
مقام ہے یہاں ایک منزل پر کہ اسی کی وجہ سے سارا طلسم سحر آفرین مشہور ہے وہاں ایک باغ ہے اس باغ میں
ایک درخت شمشاد ہے اس درخت کے نیچے ایک ساحر لوحدار جادو کھڑا ہے اور اس درخت میں جوف ہے اندر اس
جوف ایک صندوق میں ایک مرغ ہے جسکے سینے میں لوح طلسم چسپاں ہے بعد سال کے وہ مرغ اندر سے آواز
دیتا ہے جو طلسم کے متعلق چاہیے وہ مرغ بتلاتا ہے اور سننے سے وہ اسکو بتلاتا ہے وہ لوحدار جادو
سب سنکے شاہ طلسم کو خبر دیتا ہے شاہ طلسم اسکے بموجب کارروائی کرتا ہے اور سوائے لوحدار جادو کے
اور کوئی عام آدمیوں میں سے سوائے خاندان شاہی کے اس مرغ کی آواز نہیں سنتا گلتاج پوش
یہ سب بدل و جان سنتی رہی اسکے دل کو اطمینان ہوا اور کچھ خاطر داشت رخصت ہوکر اپنے مکان کو
آئی تمام رات اس راز کی خبر ملنے سے خوب بیخبر ہوکے سوئی تھی کہ شاہزادہ بھی ایک جن کے ساتھ آ پہنچا

ایلیس نے کہا کہ آج بعد مدت کے سو گئی ہین نہایا مناسب سمجھے کیجیے شاہزادہ قریب مسہری کے گیا کہ پری کی آہٹ
جو ہوئی شاہزادی جاگ اٹھی دیکھا کہ شاہزادہ بالین پر کھڑا ہے فوراً اٹھ کے قدمبوس ہوئی اور مسند پر بیٹھ گئی
شاہزادی نے کہا آج مجھکو ایک ایسی خوشی ہوئی کہ اگر آپ سے وصل ہوتا تو بھی ایسی خوشی نہوتی بلکہ اس
خوشی کو مین کامل وصل سمجھتی ہون شاہزادہ بھی بہت خوش ہوا اور کہا اے شاہزادی ہہ وہ خوشی بیان
کرنیوالی ہو شاہزادی نے کہا آپ ہی کے تو مطلب کی ہے اسیوجہ سے اسقدر خوشی پیدا ہے شاہزادے نے کہا
بیان کرو شاہزادی کہنے لگی کہ مین اپنے باپ کے پاس گئی اور وہان سے سب اسرار لوح کی دریافت کر آئی
ہون اور سارا پتہ معلوم ہو گیا اب دو روز اور بادشاہ طلسم سے لڑئے تیسرے روز لوح طلسم سے آپکے سب
جگہ وا ایک ہی اسنے شاہزادے کو سب نشان لوح طلسم کا بتا دیا شاہزادہ بھی خوش ہوا اور شاہزادی کے ہاتھون
کو چوما اور کہا کہ حیا مانع ہے ورنہ آپ کے دہن کو چومتا کیونکہ ایسے دہن لطیف سے ایسی خبر سنی شاہزادی
نے خود منہ سے منہ ملا دیا اور آپ ہی بوسہ شاہزادے کا لینے لگی اس خوشی مین رات بھر شاہزادہ اور شاہزادی
برابر باتین کرتے رہے جب سرخی آفتاب نمودار ہونے لگی شاہزادہ رخصت ہو لشکر مین آیا سامان جنگ مین
مصروف ہوا صیقلگرون نے ہتھیارون کو صاف کیا جسکے جوہرین ذرا بھی کمی دیکھی اسکو خوب جوہردار بنایا
میدان کو لاشون سے بیلدارون نے صاف آئینہ بنا دیا مورچہ بندی کی گئی بہادرون کو بلایا اور کہا کہ اے
بہادران شمشیرزن و اے یلان صف شکن پانچ روز کی اور لڑائی ہے تمام یہان بفضلہ ہو گا انشاءاللہ تعالی مجھے دو
یہان سے صاحبقران کی طرف چلین گے اس چار دن کی لڑائی کو خوب دل کھول کے لڑو لہا درو تین
تمام آدمیون اور افسران فوج کو خلوت مین طلب کر کے کہا کہ مجھکو زبانی شاہزادی کلکتاج پوش کے لوح طلسم
کی خبر ملی ہے چند ہزار جن اور دیو عالی و ایک رسالہ کر کے تیار رکھو دو روز یہان رہونگا تیسرے روز لوح
طلسم لینے جاؤنگا تم لوگ سب خدشہ یہان لڑنا کوئی دلیل و سوا اس کے لانا یہ بھی شاہ طلسم کو ایک دھوکا دینا
ہے افسران فوج نے سر تسلیم خم کیا شاہ حبش نے اپنا سکہ جمایا شاہزادے نے بھی آرام کیا چند گھڑی رات باقی ہونگی کہ نقارے
جنگ کی آواز دی سب جاگ اسکے بعد فراغت جلا ہوکر صف بندی ہوئی بادشاہ طلسم بھی اپنی فوج
کی صف بندی مین مصروف تھا افسران فوج میدان مین پرے جمائے تھے شاہزادے نے جرنگار
برنغار مرتب کیا ساقہ اور کمینگاہ بھی درست سب چاق و چست ہوئے سب کو امید ہو گئی کہ جو تھے پانچ دن
روز یہانسے کوچ کرینگے اب دل کھول کے خوب رہینگے کہ طبل جنگ بجا للکارنے پر جب پڑی نعرہ پہلوان مبارز
کا بلند ہوا نعرہ برق وکوس سے صدائے تیغ نی اسعور کبیلی تھی کہ لشکر غل ہوا اسے مواج کے دونون طرف سے
بڑھے سپاہی سفیدی سب آہستہ ملی تلوارین علم ہوئین تیغے سر ہونے لگے بجائے پرچالا چلتا تھا جسکے نیزہ
لگا مہرہ پشت سے تو ڑکر نکلگیا جسپر تلوار کا وار ہوا ملک الموت کا اسیر دار وہ مار ہوا آتش آہن آسمان
سے برستی تھی گھوڑون کی دوڑ سمون سے زمین کا گنبد منا گرد کا اڑتا آسمان ہو زمین کی وہ جسم گئی تھی آسمان
بوجہ سے لنگ آیا تھا جنگ مندر تحیر تھا اور تعہ عبرت انگیز کا مرقع کھنچا تھا دو تین روز ہی بیکار غضب کی مار
دھاڑ رہی بادشاہ طلسم بھی برابر پڑا جانے قلب مین کھڑا رہا کہ شاہزادے نے ایک حملہ سخت کیا الوان جادو
اپنی دلیری سے مارا پڑا شاہزادے کے ہاتھ سے شربت موت پیا تیسرے روز حسب ایمائے شاہزادہ فوج دیان
و دیوان جو اسیدن سے سپہ روک لی تھی شاہزادے کے ساتھ روانہ طلسم سحر آفرین ہوئی چند یلغار کر کے باغ پر جا پہونچا

دیوون کا چارون طرف پیرا ہوگیا کہ کسی طرف کوئی نکلنے نہ پاوے شاہزادہ آجنہ کو لیکر باغ کے اندر آیا
دیکھا کہ ایک درخت شمشاد کے نیچے وہ ساحر لوصدار بیٹھا ہوا ہے اسنے شاہزادے سے پوچھا آپ کون ہین کہان
سے آئے ہین جلد بتلائیے تاکہ گرفتار ہو سحر کی شرون شاہزادے نے کہا کہ مین طلسم سحر آفرین مین بادشاہ
طلسم کے پاس سے آرہا ہون باغ کو ملاحظہ کرونگا اس ساحر نے کہا کہ ابھی چلے جاؤ یہان ٹھہرنے کا مقام نہین
مین آپ کی صورت پر ترس کھا کے یہ کہتا ہون ورنہ اب تک کبکا جلجاتا شاہزادے نے جنون کی طرف دیکھا کہ
جنون نے پکڑ کے کھینچنا شروع کیا ریشہ ریشہ جدا ہوگیا ایک جن نے بحکم شاہزادہ اس درخت کو تلوار سے
دو ٹکڑے کیا دیکھا کہ اندر سے جوف ہے صندوق اسمین رکھا ہے صندوق کھولا گیا مرغ کھڑا تھا اسکے سینہ پر
لوح طلسم آویزان تھی شاہزادے نے لوح طلسم لی اور وہان سے مراجعت کی جبکہ یہ لوصدار جادو اسطرح
سے مارا گیا کہ اسکا تیکہ سحر بھی نہ نکلنے پایا کہ نہ چلایا گیا نہ تلوار سے مارا گیا ریشہ ریشہ جسم سے الگ کر دیا اسکا
ذکر آگے آئیگا بادشاہ طلسم کہ مشغول جنگ تھا خود بخود دیوارین شہر پناہ کی گرنے لگین بادشاہ طلسم فوراً جان گیا
کہ لوصدار جادو پر کوئی حادثہ پیش آیا ادھر دیوون نے ساحرون کو کھانا شروع کیا جنون نے بھی قتل عام
مچا دیا کہ سارا روغن طلسم سٹ گیا ایک دم مین فوج ساحران دیکھی گئی کسی کا نشان بھی اس میدان مین
نہ دکھائی دیا ادھر شاہزادہ مع لوح طلسم کے آیا فوج بہت خوش ہوئی بادشاہ طلسم شہر مین آیا دیکھا کہ رنگ سب
اڑا ہوا ہے نہ وہ کیفیت ہے نہ وہ زینت ہے ملکہ کے پاس گھبرایا ہوا آیا اور کہا کہ لوح طلسم پر کچھ آفت آئی کہ اتنے مین
شاہزادہ مع ماہی و مراتب و نقارہ شاہی ہمراہ آ پہونچا ملکہ دروازے تک استقبال کو آئین تیکین شاہزادے نے
بادشاہ طلسم اور ملکہ کو سلام کیا اور کہا افسوس کا مقام ہے طلسم سے سب جانتے تھے یہ لوح سے نہ معلوم ہوا کہ
فلان شخص سے شکست ہوگا یا آپ لوگون کو نہین معلوم ہو سکتا تھا خیر جو کچھ ہوا بہتر ہوا اسلام لائیے بادشاہ نے
کہا کہ تمھارے امیر کے سامنے مسلمان ہونگا رستم نے انکو مع ملکہ عشرت آرا کے ساتھ لیا اور شاہزادی کو بھی ایک
محافہ مین سوار کیا اور مع لشکر دیوان و جنان شاہزادی قمر الاقمار کے پاس آئے شاہزادی قمر الاقمار
نے کہا کہ دو تین روز آپکی فتحیابی کے جشن کرونگی پھر کا ہیکو یہ دن ہوگا شاہزادی قمر الاقمار نے جشن شروع
کیا بادشاہ طلسم مع ملکہ عشرت آرا و گلستان پوش کے شریک بزم جشن ہوئے دو تین روز یون گذرے
شاہزادے نے جلدی کی ملکہ نے سامان سفر کیا جنون دیوون کا لشکر ہمراہ تھا ایک تخت پر ملکہ مع شاہزادے
کے سوار اور شاہ طلسم مع اپنی ملکہ اور لڑکی کے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین
چھوڑیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان نادر بیان داخل ہونا شاہزادہ نور الدہر کا طلسم ارژنگ یاقوت نگار
مین اور بہار انگیز جادو کا شاہزادے کو گرفتار کر کے کوہ برف کے نیچے مع لشکر دفن کر دینا
اور سبک رو عیار کا عیاری کر کے برفبار جادو کو قتل کرنا اور کوہ برف کا اڑ جانا
شاہزادے کا رہائی پانا اور مصروف طلسم کشائی ہونا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا
خمسہ عوض ساقی نامہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| تھی پریشان انتظار سے آنکھ | نہیں ملتی تھی ایک یار سے آنکھ | شکر ہے ہو گئی قرار سے آنکھ | لڑ گئی یار گلعذار سے آنکھ |
| | اب نہیں ہٹتی ہے مزار سے آنکھ | | |
| تو یہ کیا اور اتفاق کیسا | تاکنا جھانکنا ہمیشہ رہا تو | یہ نظر بازیاں ہیں سخت بلا | دیدہ کا بھی ہو گیا پیرا بیکا |
| | نہیں رہتی ذرا قرار سے آنکھ | | |
| نکل پڑتی ہے اک محبت سی | خود بخود چھا رہی ہے الفت کی | صاف ہے آئینے کی صورت کی | بھر وہ حیرت سے کچھ وہ حسرت سی |
| | خوب بنتی ہے انتظار سے آنکھ | | |
| جب مری قبر پر گذر سمجھے | پھر تامل نہ اس قدر سمجھے | کام جو کیجے دیکھکر سمجھے | تو وہ ناوک نظر سے کیجے |
| | کیوں چرا لی مرے مزار سے آنکھ | | |
| یار ہے زود خشم و تیز مزاج | جسکے غصے سے ہو جہان تاراج | نظر آتا نہیں کچھ اسکا علاج | اسکو دیکھا ہے جو مکدر آج |
| | بھر گئی میرے غبار سے آنکھ | | |
| چار آنسو بھی جب بہائے ہیں | دل کے ٹکڑے قطرہ پڑے ہیں | عشق نے رنگ کیا دکھائے ہیں | اشک خونیں سے گل کھلائے ہیں |
| | آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ | | |
| نگہ یار ہے غضب قاتل | اس بلا سے نجات ہے مشکل | جسکو دیکھا وہ ہو گیا بسمل | کیا بچے ناوک نظر سے دل |
| | جو لگی ہی نہیں شکار سے آنکھ | | |
| بزم میں کوئی انجمن آرا | مہربان ہو اگر تو کیا کہنا | دے وہ بھر بھر کے ساغر صہبا | دم بدم یوں ہو میکشی کا مزا |
| | جام سے لب لگے تو یار سے آنکھ | | |
| اللہ اللہ رے تازگی دماغ | گل ہی گل سوجھتے ہیں باغ ہی باغ | ہو گیا عیش جاوداں سے فراغ | نشہ تیرا اتر گیا اے داغ |
| | کھل گئی غفلت خمار سے آنکھ | | |

پھر وہ محرران جادو رقم و دبیران تیز قلم واقفان رموز قصہ طرازی و ماہران اسرار سحر پردازی حال شاہزادہ دلاور یوں
بیان کرتے ہیں کہ شاہزادہ نور الدہر مع لشکر فیروزی اثر برائے فتح طلسم اژدر رنگ **یاقوت نگار**
صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر چلے برابر منزلیں طے کرتے چلے جانے کے بعد چند روز کے ایک مقام پر پہونچے
کہ آفتاب سیاح فلک واسطے آرام کے اپنے مکان شب باشی کیطرف رخ کرچکا تھا ماہ کا خواہندگان شہر
خموشان کے لیے مشعل افروزی کا ارادہ تھا درختوں پر سرخ شعاع کا پڑنا ایک کیفیت دکھاتا تھا کہ سامنے سے
ایک باغ دکھائی دیا شاہزادے نے قیام کا حکم دیا خیمے استادہ ہو گئے گھوڑے سے جانے لگے بستر لشکریوں کے
برابر بچھنے لگے دن بھر کے تھکے ہوئے اپنے آرام میں مشغول ہوئے شاہزادہ بھی دن بھر کی مسافت کے
تکان سے سست تھا مسہری جواہر نگار بچھائی گئی آرام فرمانے لگا لیٹے لیٹے سب خوض و فکر کرنے لگا قلعہ رنگ
تال کاری میں بخوبی طرح ہیں تھا افسران نامی و گرامی برائے تفریح طبیعت شاہزادہ خیمے میں سب جمع ہو کر ہر ایک
طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں فتح ہی طلسم کی تجویزیں درپیش ہوئیں کہ خاصہ طلب ہوا شاہزادہ عالم مع اپنے
افسران فوج کے ایک ساتھ بیٹھکر کھانے میں مشغول ہوئے بعد فراغت کے ہر ایک افسر باجازت شاہزادہ
اپنے خیموں میں گئے باقی ماندہ شب سونے میں کاٹی کہ شاہزادہ خاور بردہ زنگاری اٹھا کر جلد خوابگاہ سے نکلا
خیمے اتارے گئے بار برداری پر بار ہوئے کہ لشکر سب چل نکلا جس سمت باغ دکھائی دیتا

تھا اُسطرف چلا لیکن کالے کوسون کا فرق ملک مالوہ کے مثل رہوار رو چلے جاتے تھے وقت زوال آفتاب کے اُس
باغ کے صدر دروازہ کے قریب پہونچے اُس باغ کا دروازہ اسقدر بلند تھا کہ ایک منزل سے قریب معلوم ہوتا تھا
جس مقام پر شب گذشتہ بسر ہوئی تھی وہان ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم اس باغ کے دروازے پر ہین لیکن ایک
منزل کے فاصلے سے تھا وہ باغ سرحد طلسم تھا اور ایک شہر اس مقام پر آباد تھا کہ اسکا گذروران نام تھا شہر سے
کنارے یہ ایک باغ تیار کیا تھا جو شہر کے اسکا بھی نام باغ رمان تھا اور یہان کی سرحد دار ملکہ رمان جادو تھی
بہ نسبت اور سرحد دارون کے یہ عقیل تیز دست زبردست محسن سالخوردہ تھی شہزادہ مع فوج باغ مین آکر شب باشی
کی ٹھہرائی وہ باغ بہت ہی خوبصورت اور دلکش بنا تھا اس باغ مین ایک طلسم بھی تھا کہ اسکی دیوار پر ایک برج بنا تھا
اُس برج پر ایک ملک بلند تھا جو کیفیت بیان ہوئی تھی سرحد دار طلسم کو خبر ہوئی تھی وہ مناسب انتظام کرتا تھا جب بدات شکر افواج
بیت کی صبح ہوئی یہ تالیے سے دھوان نکلا اور مکان سرحد دار طلسم مین گیا سرحد دار طلسم ملکہ رمان جادو نے
دیکھا معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آیا ہے اسے فوراً ایک خط لکھا اور قاصد سحر کے ہاتھ روانہ کیا وہ خط ملکہ بہار انگیز جادو کے
پاس پہونچا لکھا کہ وہ فاتح طلسم مین فوراً اسکو قید کرکے یہان روانہ کرو ملکہ رمان جادو مع لشکر آپہونچی اور اُس
مکان کو گھیر لیا اور بزور سحر سبکو گرفتار کیا اور ہمراہ کئی سو ساحرون کے روانہ خدمت ملکہ بہار انگیز جادو کیا بہار انگیز جادو نے حکم
حکم دیا کہ اسے یون ہی لیجاؤ اور برف بار جادو کے سپرد کرو کہ کوہ برف مین سبکو دفن کردے تاکہ یہ جھگڑا ہی مٹ
جاوے اُن ساحرون نے ویسے ہی جاکے برف بار جادو کے سپرد کردیا اور حاکم سے اطلاع کی سبک رو عیار بھی
ان سب کے ساتھ گرفتار تھا اسنے چند چیخین ماریں اور تاسف کرنے لگا کہ آنکھیں بیٹھ گئیں تیلا آبنوس کا آیا خون
جسم سے جاتا رہا سارا بدن زرد ہوگیا اُن آدمیون نے اسکے دفن کی نسبت فضول کام سمجھا اور یہ کہا یہ مردہ
ہوا اسکو کیا کرین دفن کرکے جنگل مین ڈالدو زاغ و زغن اسکو کھا جائینگے غرضکہ وہ سب مع شاہزادہ دفن ہوگئے اور
سبک رو وہان سے ایک جنگل مین پھینک دیا گیا اسکا ذکر وقت پر آویگا

## اب کیفیت ملکہ بہار انگیز کی ملاحظہ ہو

کہ جس وقت یہ خبر اُسکو ہوئی کہ فاتح طلسم مع لشکر کوہ برف مین دفن ہوگئے وہ فرط مسرت سے ایک یک زبان
سبکو جسقدر کہ حکمرانان ارژنگ یاقوت نگار سے تھا اور کل رعایا برایا شریک جلسہ دعوت کی گئی ہر درجات
مین اس خوشی کی خبر بھی دی گئی مدعو کیے گئے حکمرانان ارژنگ طلب کیے سب جمع ہوئے شہر کے باہر خیمہ زن
ہوئے کثرت آدمی سے چیونٹی کو نکلنا دشوار تھا چالیس کوس تک برابر خیمے نصب تھے زمین نظر نہین آتی تھی
ارژنگ یاقوت نگار کا ایک آدمی بھی باقی نہ تھا جو شریک دعوت نہوا ہو کیونکہ برابر اشتہار چھپا ن ستے
اُنھون نے چند سال پیشتر سے وصیت کی تھی کہ ایک فاتح یاقوت نگار مین آئیگا خرابی پیدا کریگا جس وقت وہ اسعلے
اگر گرفتار ہوگیا تو کمال اعتماد کیجائے ورنہ سارے طلسم مین آگ لگائیگا کسی ساحر کا زور نہ چلیگا اور ایک تصویر
اُسکی کھینچدی کہ ایسا ہوگا وہ تصویر مین نے اپنی نظر سے بہتین دیکھی نہ اُس فاتح طلسم کو دیکھا ہو نقدور ان جاکے
نے اُسکو گرفتار کیا سرحد پر سے پکڑ لیگئی اسکو بذریعہ جام کے معلوم ہوا جو باغ سرحد پر نصب ہے ملکہ رمان جادو
نے مجھکو اطلاع دی کہ فاتح طلسم سرحد پر آگیا ہے مین نے اُسکو گرفتاری کا حکم کیا وہ سب گرفتار ہوکر آئے اور
مین نے کوہ برف مین دفن کرادیا برف بار جادو نے اپنے ہاتھون سے سبکو دفن کیا ہو لہذا اسکی خوشی

میں جشن کرنا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور اہالیان مع اہالیان طلسم کے ساتھ یکجا ہو کے عیش و خوشی کیجاوے کیونکہ بلطف عیش
دلداری و خط شہانہ لینا چاہیے تجویز تھی کہ سب اہل اردو شریک جشن کیے جائیں لہذا اطلاع ہو کہ جلد مع علیا براہا مہمان ہیں
دعوت کا کھانا کھائیں نغمہ سرود ناچ دیکھیں خوشیاں منائیں کہ وہ موذی زندہ درگور رہوا یہ اشتہار پڑھ کے تمام خلقت
طلسم ارژنگ یاقوت نگار کی وہاں موجود ہوئی یہاں تو سب سرگرم اہتمام ہیں کہ انکا ذکر وقت پر آ جائیگا پہلے
حال سبک رو عیار کا بیان کیا جاتا ہے کہ جب جنگل میں سبک رو عیار کو سب پھینک کر چلے گئے یہ ایک ساحر کی
صورت بنکر چاروں طرف گھومنے لگا دیکھا کہ ایک ساحر تلاش آب بہت جلد چلا آتا ہے ایک چشمہ کے قریب جہاں یہ کھڑا
تھا پہونچا اور پانی پینے کا قصد کیا ساحر نقلی نے پکارا کہ اس چشمہ کا پانی ہرگز نہ پینا ادھر آ ساحر اسکے پاس گیا کہا
پیاس کی شدت سے بدحواس ہوں جلد پانی دے بہرحال پوچھا اسنے اپنی جھولی سے کٹورا نکالا اور پانی
اسمیں بھرا ہوا سفوف بیہوشی آمیز تھا کہ اسے اس ساحر نے جیسے ہی پیا بیہوش ہو گیا اسنے جو تلاشی لی ایک
نامہ از جانب ملکہ بہار انگیز جادو اسکے پاس نکلا پڑھا تو اسمیں مضمون گرفتاری فتح طلسم مرقوم تھا جسکی خوشی میں
سب اہالیان طلسم مدعو کیے گئے تھے یہ نامہ بنام برقبار جادو تھا یہ خوش ہوا اور جلد اسکی صورت بنکر اسکو گٹھڑی
میں ڈال دیا اور آپ وہاں سے برقبار جادو کے پاس آیا نامہ پیش کیا برقبار نے پڑھکر کہا میں
ابھی جاتا ہوں تب ساحر نقلی نے کہا ایک خط خفیہ بھی آپ کے نام ہے علیحدہ چلیے تو دوں برقبار علیحدہ چلا
اسنے ایک نامہ سربستہ دیا جیسے ہی کھولا غبار بیہوشی اڑا اور دماغ میں اسکے سرایت کر گیا یہ قدموں سے گرا اور وہ اسکو
کرسی پر بٹھا شب کو برقبار کو ایک گوشہ میں لیجا کر قتل کر ڈالا ہنگامہ برپا ہوا اسکے لوگ دوڑے مگر اسنے بہانہ کر دیا
کہ ایک شخص میرے قتل کو آیا تھا میں نے ہرچند سحر کیا مگر کم نہ ہوا وہ کوہ برف پر قابض ہو گیا میں نے ناچار ہو کر [illegible]
کو قتل کر ڈالا اب اسوقت ملکہ کے پاس چلو سب ملازمین اسکے چلنے پر آمادہ ہوئے برقبار جعلی نے کہا پہلے مکان پر
چلو کھانا کھا پی لیں تو چلیں سب اسکے ہمراہ ہوئے یہ مکان پر آیا کھانا منگوایا عیال و اطفال سے کہا جلد کھانا کھا لو تو
ملکہ کے پاس چلو اور کھانے میں یکجا لاکی تمام سفوف ملا دیا غرضکہ ملازمین اور سب گھر کے آدمی کھانا کھا کر بیہوش ہوئے
اسنے خنجر سے سب کا کام تمام کیا اور جو مال وہاں تھا وہ ایک گڑھے میں دفن کر کے کوہ برف کے قریب آیا
دیکھا کہ کوہ برف ہے نہ بہار شہزادہ مع لشکر وہاں نہیں مگر ملا سبکرو نے آکر سلام کیا شہزادہ خوش ہوا مع لشکر وہاں سے چلا
اور ایک مقام محدود پر فروکش ہوا سبکرو طلسم ارژنگ نگار میں گیا دیکھا تو تمام اکابرین طلسم کا مجمع ہے کوسوں تک
ڈیرے خیمے استادہ ہیں بڑا ہجوم ہے جابجا رقص و سرود ہو رہا ہے سامان جشن مہیا ہے کل امرار طلسم عیش و طرب میں مصروف
ہیں اور اسقدر اجتماع اکابرین طلسم ہے کہ یہ دیکھکر گھبرا گیا کہ اگر یہ ساحر سب ملکر جنگ کرینگے تو برسوں یہ طلسم فتح نہ ہوگا
ایسے کچھ خیالات کرتا ہوا ایک ساحر ملا سرخ بہار جادو کے خیمے کیطرف گیا بہت انبوہ کنیز ملکہ خیال نہ کیا یہ
ملکہ سرخ بہار کے خیمہ میں چھپا کھڑا رہا کہ ملکہ نے ایک کنیز کو بلا کر کہا کہ ملکہ گلفشان جادو کے پاس جا ہمارا سلام
کہنا اور یہ کہنا کہ آپکو بلایا ہے وہ کنیز چلی پیچھے پیچھے سبکرو بھی چلا باتوں میں لگا کر کنیز کو بیہوش کیا اور آپ اسکی صورت بنکر گلفشان
جادو کے پاس پہونچا پیام دیا وہ اسوقت آئینہ کھڑی ہوئی اسنے ایک گلدستہ پیش کیا وہ سونگھکر بیہوش ہو گئی
اسے پشتارہ باندھکر ایک گوشہ میں چھپایا اور آپ ملکہ کی صورت بنکر چلا سرخ بہار کے پاس پہونچا وہاں بھی گلدستہ
پیش کر کے اسکو بھی بیہوش کیا اور دونوں کا پشتارہ لاکر لشکر اسلام میں داخل ہوا دونوں پشتارے پیش کیے
گئی دونوں بیہوش تھیں سونگھا کر ہوش میں لائے گئے [illegible] پیش کیا گرد [illegible] اسلام کا کھٹی ہوئی دونوں نے کہا کہ

ہم مطیع اسلام ہین اور شہزادے کو دیکھ کر بزبان سے عاشق ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ ہم اب آپکے قدم مبارک سے جدا نہونگے شہزادے نے دو خیمے زربفت استادہ کرا دیے یہ آ کر وہاں رہین مگر شب بھر ہجر سے بیقرار کسی پہلو آرام نہ آتا تھا صبح کو سبکرو عیار شاہزادے سے رخصت ہوکر کسی طرف چلدیے اگر شہزادے وحشت عشق ہر جنگل مین پھرا کرتے ہین مگر ایزد ہان تلاش کیا کرتے ہین جو جا تا ہوا اسکو لعنت غیر مترقبہ خیال کرکے جان سے زیادہ عزیز جاننے لگے اور اسی ضمن مین ایسی کارروائیان بھی کرتے جاتے تھے جو باعث خوشنودی شاہزادہ ہوتی تھین غرضکہ بدستور قدیم ایک جنگل مین بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے تھے کہ آیندہ اسکا حال معلوم ہوگا

## اب دو کلمے ذکر ملکہ بہار انگیز جادو کے ملاحظہ ہون

کہ ملکہ نے سات روز جشن کیا آٹھوین روز سب کو رخصت کیا اور ہر ایک سے بخوشی دل گلے ملی اور عنایتون کا امیدوار کیا جب سب سے مل چکی خیال آیا کہ گلفشان جادو اور سرخ بہار جادو نہین ہین انکو بلانا چاہیے ساحر سب کہین دیکھ آیا دونون کا نشان نہ معلوم ہوا ملکہ کو تشویش ہوئی وزیرزادی سے کہا کہ کیا عجب کسی وجہ خاص سے بلا ملاقات رخصتی کیے ہوئے مکان کو چلی گئی ہون ملکہ نے آدمی بھیجا وہان بھی پتہ نہ معلوم ہوا فکر مین سراسر غرق ہو گئی چارون طرف آدمی تلاش دونون ملکہ کے روانہ کیے وہ ہر طرف طلسمات کے دیکھ آئے کہین بھی پتہ نہ معلوم ہوا وہ نہایت حیرت مین تھی کہ دونون کیا ہو گئین کہ ایک ساحر پرانا زمانہ آدم دیکھے ہوئے اسیر کی طرف آ نکلا اسنے دیکھا کہ دونون ملکہ زادیان شاہزادہ حبشی ہین وہ وہان سے روانہ ہوا اور جا کے ملکہ بہار انگیز جادو سے کہا کہ وہ دونون طوق اسلام مین شگفتہ ہوکے بخوشی دل مسلمان معطر ہو سارا لشکر صورت کشت زعفران ہنسا جاتا ہو شادیانے بجتے ہین دونون ملکہ زادیان شاہزادہ حبشی ہین ملکہ بہار انگیز جادو یہ سنکے غصہ مین لال ہو گئی تاب نہ رہی ایک پتلا سحر بھیجا کہ فوراً معلق اٹھا لائے زمین چاک ہوئی دونون ملکہ سہم گئین کہ وہ پتلا زمین سے نکلا اور حملہ کیا کہ ملکہ گلفشان نے ایک شیشہ آتشی کی تیزی کو دکھلایا پتلا یہ دیکھتے ہی خاک ہو گیا ملکہ سرخ بہار جادو نے شاہزادے سے دو دن کی رخصت طلب کی گلفشان مانع ہوئی کہ شاہزادہ کچھ خیال کریگا ملکہ سرخ بہار نے کہا آپ ٹھہرین آپ کہین نہ جائیے شاہزادے کو اطمینان رہے گا مین کل ضرور آ جاؤنگی اور شاہزادے کے قدمون پر گر پڑی اور کہا بخوشی دل ایک دن کی اجازت دیجیے شاہزادے نے اجازت دی ملکہ گلفشان نے کہا جتنی آپ اگر نہ گئین تو مرا اطمینان مثل نقش کف پا بیٹھ گئے کچھ ہی ہو ملکہ سرخ بہار روانہ ہوئی اور زمین کی تہ توڑتی ہوئی جا کے اپنی مملکت مین پہنچی ایک ساحر کو افسر فوج ملکہ گلفشان کے پاس روانہ کیا افسر فوج اسیوقت کوچ کرکے ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس آیا سرخ بہار جادو مع اپنی اور گلفشان کی فوج کے دوسرے روز حاضر خدمت ہوئی شہزادہ متعجب ہوا گلفشان نے کہا کہ واہ مین بھی نہین جانتی تھی کہ تم اسقدر عقلمند ہوگی مین تو بہت ہی تم اصرار جانے کا کرتی تھین لیکن نہین معلوم تھا کہ تم اسلئے جاتی ہو ملکہ سرخ بہار جادو نے کہا کہ بعد میرے جانے کے کوئی خبر ملکہ طلسم سے وہان سے آئی یا نہین ملکہ گلفشان نے کہا کہ ایک ساحر آیا خط دیا کہ سراسر عتاب سے بھرا ہوا ہے بالا صلاح تمھارے جواب نہین لکھا گیا ملکہ سرخ بہار نے وہ خط لیا دیکھی جواب خط لکھوا کر انشاء اللہ تم خط آ پکا آیا کیفیت مرقومہ معلوم ہوئی لکھو سنے آپ کی اطاعت سے تنگ کے شہزادہ نورالدہر کی اطاعت

قبول کرتی ہو مجھے آپ تو تیغ کسی قسم کا نہ رکھین جو آپ کے دل مین آوے کیجیے ہر ایک اپنی طبیعت کا مختار
ہی زیادہ کیا لکھا جاوے یہ خط سر بمہر کر کے ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر نے جا کے وہ خط دیا کہ پڑھتے ہی بے قرار
ہو گئی آنکھوں مین خون اوتر آیا اسیوقت افسر فوج کو طلب کر کے کوچ کا حکم دیا لشکر فوراً تیار ہوا میدان
کارزار مین آیا کہ جلاد فلک تیغ برہنہ بکف عرصہ نبرد مین جلوہ افروز ہوا میدان کی صفائی ہونے لگی فراز
نشیب سب ہموار کیا گیا ایک سان تختہ زمین بنا دیا گیا صف آرائیان ہونے لگین مردمیدان وغا تیور روپ
بل ڈالے ہوئے پھر رہے تھے شاہزادہ نور الدہر اشہب سبک عنان پر سوار تاج شہریاری کج بر سر و قبا سے
ملوکانہ در بر قلب فوج مین جلوہ گر ہوا ملکہ گلفشان ایک تخت رواں پر سوار میمنہ فوج مین رونق افروز
تھی ملکہ سرخ بہار جادو میں فوج جنات مین زینت بخش تھی دیکھا کہ ملکہ بہار انگیز تا جدار مع چالیس جلوداران
کے قلب لشکر ساحران مین کھڑی ہو کر طبل جنگ بجا صدا سے بوق و کوس سے سارا دشت جنگ ہلگیا گاو ماہی
کا کلیجہ دہل گیا ترک فلک اس جنگ سے الحفیظ پکارتا تھا کسیکو کسی کا قلق باقی نہ تھا نام ہمدردی کا کافور تھا
گویا کسی نے سنا نہ تھا بہادران دلاور قوی جنگ رجز خوانی کرتے ہوئے لشکر سے بڑھے نعرہ ہل من مبارز کا
بلند کیا کچھ دیر تک یون جنگ ہوا کی جب آفتاب خط استوا سے زوال پر آیا دائرہ شمس انتہا رسے آگے بڑھا
دونون لشکر آپسمین مل گئے خوب تلوارین چلین ترکش خالی ہوئے بہادران قوی بازو دمادم میدان
قتال مین گرتے تھے جانون کے لالے پڑے تھے بازار جان فروشی گرم تھا شیران بیشہ شجاعت ایسے تھے
حضرت ملک الموت جانون کے مشتری تھے کہ ترک فلک نے سر مغرب مین چھپایا سفینۂ ماہ دریاے شفق سے
برآمد ہوئی دونون لشکر اپنی اپنی جگہ پر آئے زخمیون کی مرہم پٹی ہوئی مقتولان لشکر اسلام دفن کیے گئے
لڑائی برابر کی رہی کسیکی فتح بین نہ ہوئی رات بھر بزم آرائی رہی ذکر اسکا وقت پر آویگا عمر سبکو و عیار جنگل مین بیٹھے
سوچ رہے تھے تازہ فکر مین غرق تھے کہ رنگ و روغن عیاری سے برق ہو قاصد کی صورت بنکر لشکر ملکہ کی سمت
چلا اور فیل تن جادو کے خیمے مین گئے دیکھا کہ فیل تن جادو بیٹھا ہو مے نوشی کر رہا ہو اسکے سامنے سے
جا کر سلام کیا اور کہا ملکہ گلفشان لشکر فتح طلسم سے جدا ہو کے جنگ مین مرضی ہین آپ کو یاد کرتی ہین کیے
مصالحت چاہتی ہین فیل تن سپہ سالار لشکر ملکہ بہار انگیز جادو خیمے سے نکلا اور میدان مین آیا قاصد نے
کہا آپ ٹھہرئیے مین انکو لیے آتا ہون ایک گوشہ مین بیٹھ جلدی سے ملکہ گلفشان کی صورت بن سامنے آیا
فیل تن نے سلام کیا باتین ہونے لگین مصالحت کی گفتگو درمیان مین آئی فیل تن نے کہا کہ مین ملکہ کو
خوب سمجھا دونگا آپ کچھ اندیشہ نہ کرین ملکہ طلسم کچھ نہ کہے گی جب باتون مین فیل تن کو خوب بے خبر کیا گیس تن
کر کچھ چیال نہ رہا کہ ایک نقل سفوف کا ملا دہ بیہوش ہوا عمر نے اسکو پشتارے مین باندہ ایک مقام محفوظ
مین چھپا آیا اور وہان نے لشکر اسلام مین آیا کہ سفینۂ آفتاب دریاے اخضر سے برروے ساحل آئی جنگ
کی خبر ٹھہری لشکر مین صبح کو غوغا ہوا کہ لشکر مین فیل تن جادو سپہ سالار نہیں ہر ملکہ یہ سنکر بحر استعجاب
مین غرق ہوئی نہایت پریشان ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہو کہ سردار غائب ہو جاتے ہین آئینہ کشف الاسرار
منگایا ملکہ نے پوچھا کہ اے کشف الاسرار بتلا کہ فیل تن کیا ہو گیا آئینہ درمیان سے دو ٹکڑے ہو گیا
ایک شعلہ آگ کا نکلا اسنے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہان آیا اور اسے لیگیا اور آئینہ پھر بدستور ملگیا ملکہ کو
نہایت حیرت ہوئی لشکر لیکر پھر جنگ آئی ملکہ نے بلند سحر بڑے بڑے پتھر برسائے لشکر اسلام پر گرے

ملکہ گلفشان نے آنکھ روکا پانی سے کہ راستہ پر نکالدیا ایک ہوا چلی دلار جنگ بارا یکدم مین اوڑ اسے تھی ملکہ نے ایک
جال پھینکا کہ جو اسمین آجاوے گرفتار ہوجاوے اور وہ جال بڑھنے لگا کہ ملکہ گلفشان آگ ہوسکے برستی تھی وہ
جال سارا جل گیا ملکہ کے بچانے نہ بچا تو سرخ بہار نے اپنے بال کھولے پریشان ہوکر ہندو دست بنا سے اور کہا
کہ اے سرخ بہار جلد آ وہ جنگل سارا سرخ ہوگیا چاروں طرف رنگ سرخ نظر آتا تھا لشکر ملکہ کے سب سحر
سرخ درخت کی شکل بن گئے ملکہ نے جو دیکھا کہ سب درخت ہو گئے ملکہ نے آگ برسانا شروع کی اور ایک بجلی سی
ملکہ پر چمکا کہ میدان سے بھاگی سرخ بہار نے بچایا کیا ملکہ تو زمین میں سمائی اور سرخ بہار نے پیچھے سے پھینکا
ایک حلقہ کیا جال مارا کہ سرخ بہار مقید ہوگئی شاہزادہ یہ کیفیت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا جب سرخ بہار
قید ہوگئی شاہزادے نے بہت افسوس کیا اور تعجب صاحبقرانی جوش مین آیا چاہا کہ تن تنہا لڑے ادھر
گلفشان نے ساحروں سے کہا کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ درخت کاٹنا شروع کرو ساحروں نے کلہاڑی سے
کاٹنا شروع کیا جو درخت کٹتا تھا ملکہ کے دلپر گویا تلوار پڑتی تھی اور اس درخت سے کٹتے ہی آگ کا شعلہ نکلتا
اور آواز دیتا کہ کشتی مرا نام من فلان جادو بود ملکہ نے یہ دیکھا وہ بیزار ہوئی اور چند ساحروں کے ہاتھ
سرخ بہار کو طلسم دیو سر مین روانہ کردیا اور آپ اپنے محلات شاہی مین گئی اور سحر تازہ کی فکر مین ہوئی
اسکا ذکر وقت پر ہوگا ؛ ؛

## اب کیفیت سرخ بہار جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جسوقت ساحران ملکہ بہار انگیز تاجدار کو لیکر چلے سبک رو بھی دور دور پیچھے لگے ہوئے جارہے تھے ان
ساحروں نے ایک زندان مین بند کیا جسمین ملکہ سوا کھڑے ہونے کے بیٹھ نہ سکتی تھی اسقدر تنگ و تاریک
تھا کہ دن رات کھڑی رہتی سلاخ آہنی برابر لگی تھیں ذرا بھی کسیطرف جھکتی سنان آہن چبھ جاتے اس زندگی
سے وہ موت کی خواستگار تھی جب وہ ساحر بند کرکے چلے گئے سبک رو نے ہرچند چاہا کہ کسی صورت
سے جاؤن لیکن ممکن نہ تھا کہ جو وہاں تک پہونچتی مجبور وہان سے واپس آئی گلفشان سے حال بیان کیا
گلفشان نے کہا کہ تحت الاغلال طلسم مین جا سرخ بہار کا بھائی ہے وہ اگر آوے تو رہائی ممکن ہے ورنہ سوا اسکے
ملکہ کے اور کسیکو طاقت نہین کہ وہ اسے رہا کرا لاوے کیونکہ وہان اسکا بھائی وہان کا سحر جانتا ہے وہ بزور سحر
رہا کریگا اور ملکہ کا قبضہ ہے جبتک خاص مہری زمان ملکہ کا شوہر اور خاص کنیز ملکہ کی نوبت تک وہ لگا دار ورنہ
رہا نہ کریگا سبک رو عیار نے کہا کہ آخری بات کوئی مشکل نہین یہ تو میرے ذمہ ہے اور اسکے بھائی کا حال
معلوم نہین کہ وہ آوے گلفشان نے کہا وہ اپنی بہن کا عاشق ہے فوراً آجائیگا اور عجب نہین کہ وہ لڑائی مین
بہن کا ساتھ دے سبک رو نے راہ دریافت کی ملکہ نے کہا کہ ایک ساحر مین بھیجتی ہون تم کہان جاؤ گے
گلفشان نے سرخ بہار کے بھائی کے پاس ایک ساحر روانہ کیا اور ساری کیفیت لکھدی وہ ساحر بہت
جلد یکدست جادو برادر ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس پہونچا اور نامہ ملکہ گلفشان کا دیا نامہ پڑھ کے بیقرار ہوگیا
اسیوقت طلسم دیو سر مین پہونچا اور صحرا مین سحر خوانی شروع کی کہ وہ زندان چارو طرف سے ٹوٹ گیا
اور پتھر برسنا شروع ہوئے جسقدر محافظ وہان تھے سب مارے گئے اور سرخ بہار زندان سے
نکلکر اپنے بھائی سے ملی لیکن بوجہ صدمہ اور تکلیف کے سرخ بہار مین جان باقی نہ تھی بیہوش ہوگئی

تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا بھائی کو ساتھ لیکر لشکر شاہزادے میں پہونچی بہت بڑی خوشی ہوئی یکدست
جادو ست شاہزادے سے ملاقات ہوئی یکدست شاہزادے کے حسن و اخلاق سے بہت خوش ہوا
درم ناخریدہ غلام ہوا اتفاقاً زندان سے ایک ساحر زندہ بچگیا تھا ملکہ کے پاس گیا سارا قصہ کہ سنایا ملکہ سخت
حیران ہوئی چارہ و کار میں فکر کرنے لگی ایک خط فیل خوار جادو کو لکھا فیل خوار نے خط دیکھتے ہی عزم سفر
کیا دوسرے روز ملکہ سے ملاقی ہوا ملکہ اسکی آمد سے بہت خوش ہوئی امید قوی ہوئی رات بھر عیش و عشرت میں
بسر ہوئی کہ شاہ خاور تخت فلک پر جلوہ افروز ہوا فیل خوار جادو چالیس ہزار ساحر سے بر سر میدان آیا ہرکاروں
لشکر میں خبر پہونچائی کہ فیل خوار جادو میدان میں فوج لیکر آیا ہر ساحروں کے زہرہ آب ہو گئے سب
اسکے سحر سے پناہ مانگتے تھے کہ طبل جنگ بجا فیل خوار جادو نے سحر خوانی شروع کی ابر تیرہ و تار گھر آیا
کہ سوجھائی نہ دیتا تھا ہر چند ساحروں نے دفعیہ ابر کیا لیکن کچھ نہ ہوا فوج فیل خوار جادو فوج شاہزادے
کی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر میں سب تلوار کے گھاٹ ہو گئے فیل خوار جادو زمین کے اندر سے لشکر شاہزادے
میں نکلا اور سب کو بزور سحر گرفتار کر کے ملکہ کی خدمت میں حاضر کیا لشکریان شاہزادے سے ایک بھی نہ بچا [illegible]
حلق میں پانی ڈالنا ملکہ نے بقید گران شاہزادے کو مع یکدست جادو و ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو کے
طلسم دل بند کے زندان میں بھیجا کہ انکا ذکر آگے وقت پر ہوگا

## سبک رو عیار کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جس وقت ابر تیرہ و تار گھر آیا تھا یہ لشکر سے جدا ہو کر جنگل کی طرف چلا گیا تھا جب دامن شب سے رخ روشن کو چھپایا
یہ اس مقام پر آیا دیکھا کوئی نہیں نہ خیام شاہی ہیں نہ فوج کی آبادی ہے جس مقام پر لشکر سے آبادی تھی وہاں خنگ
شہر خموشان آرام میں ہیں کسی میں ایک سانس بھی باقی نہیں جو کیفیت دریافت کرے سبک رو عیار نے
رحمت ملک کی طرف دیکھ کر رویا اور دفتر شکایت گمبری روزگار ناہنجار کھول کے سبق پڑھنے لگا تھوڑی دیر کے
بعد خیال کیا کہ جزع فزع سے کچھ کام نہیں نکلتا جبتک عمر باقی ہے جزع فزع ہو سکتا ہے سر دست کوئی فکر کرنا چاہیے
کہ جس سے رہائی سب کی ہو یہ اندیشہ پیچ و غم میں تھا کہ دل سے خیال کیا کہ کوئی ساحر غدار آیا ہے اسنے سب کو گرفتار کیا
کیا ہے یہ سوچکر جھولی سے رنگ و روغن عیاری نکال ساحر کی صورت بنا اور تلاش حال میں کوچہ و برزن میں گردش
کرنا شروع کی کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

## اب کیفیت ملکہ بہار انگیز جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جب فیل خوار نے شاہزادے کو مع سب کے گرفتار کیا ملکہ اسے خوشی کے جامہ میں پھولے نہ سماتی تھی سب
رئیسان طلسم کو لکھا کہ آپ قدم رنجہ کریں جشن خوشی ہے اور کچھ مشورہ کیا جائیگا یہ خط دیکھتے ہی سب رئیسان طلسم
جمع ہوئے سیکڑوں کوس سے گرد میں تھے استادے قدم قدم پر بازار میں گلی تھیں تمام عالم کے اشیاء وہاں
انبار تھے جسکا جی چاہے اٹھالے کوئی روک ٹوک نہ تھا تاجر اسکی قیمت کا مستحق خزانہ ملکہ بہار سے ہوتا فہرست
داخل کرنے پر سب مل جاتی تھی سرکاری باورچیخانہ گرم تھا مسافر و ساکنان طلسم کو بھی حکم عام تھا کہ جبتک
جشن ہو کوئی آگ نہ جلائے سب باورچیخانہ شاہی سے کھانا کھائیں درزات تاج رنگ رنگ دیکھیں فرشیان

کرین دور طرب سے مردمان شہر کو کیا در و دیوار کوچہ و بازار سب سرخ پوش تھے اگر کوئی اور پوشش
کا پایا جاتا تو معتوب ملکہ ہوتا کوئی سوا سے سرخ کے دوسرا کپڑا پہنے نہین تھا بہار عالم دہین دو دن پہرے
گھڑی تھی بہار اپنی بہار بھول گئی تھی بہشت کا نمونہ تھا کسیکو کسی سے کچھ سروکار نہ تھا قیدیان دام بلا سے
عیاشان زمانہ کی بن آئی تھی بوالہوسون کی خوب دال گل تھی جو جسکو چاہتا پسند کرتا بلا تامل ہاتھ پکڑ لیتا وہ بھی
بدل راضی ہو جاتی کیونکہ اس خوشی کی وجہ سے کہ نہ سکتی تھی کسیکی روک ٹوک نہ تھی دربانون کے لیے در بند تھے
پاسبانون کی پاسبانی کیجاتی تھی کسیکو نہ روکین جسکا جی چاہے سو کرے قاضی بیکار تھا دم بخود گھر مین بیٹھا تھا ہر رنگ
تھا خوشی کا جلسہ تھا کہ فاتح طلسم مع معاونان خود گرفتار ہوا ہو اب اسکا چھوٹنا محال ہر کسی مین یہ طاقت
نہین کہ اسکو گرفتاری سے نجات دے کہ اسکو دوبارہ حیات کی امید ہو جا بجا قند طلائی جشن کے چھپان
سے انتظام شہر راہ چلنے والون کے ہاتھ مین تھا دوکانین کھلی ہین دوکاندار معروف سیر بازار جسکا جو جی چاہے
اٹھا لے کوئی ہاتھ پکڑتا نہین اگر کوئی ذرا اسکی طرف دیکھے تو معتوب ہو کہ اسکو جشن پسند نہ آیا سخت وقت
لگائی جاتی تھی گویا سزا سے موت اسکے حق مین تجویز ہوتی تھی کوچون مین شراب کے دریا بہے جاتے تھے پیالے
پیالے لڑھتے تھے پیالیان ڈبکر سیر دیکھین گلی بھی تھین تماشے کی خواہش ہوتی بجز شراب کے آب خالص
میسر ہوتا کل رعایا بے غم سے آزاد تھی قربان بھی شاد تھین نہ خوف دام و دانہ نہ غم صیاد تھا چار و ناچار
اہتمام مبارکباد تھا محلات شاہی مین دھوم بھی تھی عام بازاری موافق پسند ہر ایک کنیز سے دست و گریبان
تھا خواہش دل پوری کرتا تھا کسیکو اس سے عار نہ تھا ایوان شاہی مین ملکہ مع جمیع سرداران و رفیقان
طلسم بھی مے نوشی مین معروف تھین ہنسنے بولنے والے برابر مذاق کرتے تھے کہ حکم عام تھا لحاظ کچھ نہ تھا ملکہ
کیا زن بازاری تھی خوب دلگیان ہوتی تھین ملکہ دور مسرت اور عالم سرور مین ہر ایک کے لب و دندان
کے بوسے لیتی تھین خواہشون کو پورا کرتی تھین کنیزین سرکاری نہایت شوخی و طراری سے ہر طرف چہلین کرتی پھرتی
تھین فیل خوار جادو طراز سکر ہر ایک سے اپنی دلیری بگھارتا تھا ساقیان مہوش دور جام مین معروف جسکو
جام مے دیا خودی سے گذر گیا با خوف گود مین بٹھا لب لعلین کے بوسے لیا حرص کو شاہد و بیان پری تمثال چہچہے
کر رہی تھین آوازین دلکش ایسی تھین جسوقت تان کی لیتی تھین تان سین کان پکڑتا تھا بجرا بادل دیوانہ ہوتا
تھا زہرہ و مشتری عرق عرق خجالت ہوتی تھین پریون کے ہوش اڑتے تھے حواس معقول گم تھے ایسا
رنگ دستان بندھا تھا کہ کسیکو ہوش نہ تھا اسی رنگ مین عقل فراموش تھی اسی مین اٹھکیلیان کرتی تھین
ایک دوسرے کو چٹکیان لیتی تھین سبک رو عیار سب رنگ دیکھ رہا تھا دل مین خیال کیا کہ اگر آج کچھ
رنگ نہ جما تو پھر کب بنے گا ایکدم گوشہ مین بیٹھا ایک بہت ہی حسین خوش وضع سرخ پوش ساقی بنکر جام و مینا
بدست ساقی گری مین مشغول ہوا شراب مین سفوف بیہوشی ملا منتظر تھا کہ اہل جلسہ نے بہت خوبصورت
دیکھکر کہا کہ ہم اس ساقی سے شراب پئین گے او ساقی ایسی پلا کہ ہوش نہ رہین ساقی نے کہا کہ حضور اگر
ہوش رہجائین تو گردن مار دیجیے گا سب متفق اللفظ ہوئے جام شراب مانگا یہ تو چاہتا تھا کہ فی الفور
جام شراب سر پر رکھ تین مرتبہ اچھال سر پر روک ختم ہو کر جام شراب دیا سب متوالے اسکی حرکت سے بہت
خوش ہوئے کہنے لگے کہ آجتک ایسا ساقی تیز دست بھی نہین دیکھی دوسرا جام پھر سر پر رکھ ناچنا شروع
کیا اور سرے کو دیا اور کہا جناب اکثرون سے تو ٹھیکی بھی پلاتے ہین جب کوئی ساقی سر سے پلا دے تو جانون، بلد بلد

ایک دورہ شراب تمام کیا جسقدر وہان موجود تھے سب کو پلایا کسی کو نہ چھوڑا سب کے سب بیہوش ہوئے
جلدی سے پشتارے سب کے باندھ ایک ایک کر کے اندر سے باہر لایا اور ایک گوشہ مین چھپا کر کیطرف سے
بنام داروغہ زندان لکھا کہ دیکھتے ہی قیدیون کو رہا کرو انکی خطا معاف ہوئی خداوند طلسم کا حکم ہو روح طلسم نے اجازت
دی ہے فوراً رہا کرو یہ لکھ مہر ملکہ کی بنا دیو بند کی طرف چلا پیک وہم سے تیز تر جاتا تھا کہ ایک طرفۃ العین مین زندان
پر جا پہونچا داروغہ کو فوراً جگایا وہ نامہ دیا کہا ابھی رہا کر دو داروغہ نے بند تحریر کھولدیے وہ سب قید غم سے
چھوٹے نکیدست جادو نے بزور سحر اسی مقام پر پہونچایا کہ جہان خیام استادہ تھے سبک رو عیار رہا نکر ساتھ
آیا شہر کے اندر گیا وہ پشتارے سب کے اٹھا کے بیرون شہر لا کے زانون مین سوزن لگا کے اور خوب مدہوش
کر ایک گڑھے مین کہ بہت عمیق تھا ڈالدیا ساحرون نے بھی اسکی ہوا بات کی خبر نہین پائی اسمین سب کو ہر ایک پر
ایک کو ڈالکر منہ اسکا بند کیا سفوف بیہوشی سے اسکا منہ بھی بھر دیا شاید کوئی کھوسے وہ بھی اسمین نہ جاوے
ان کامون سے فراغت کر کے شہر مین پہونچا چادر عیاری بکمال سے جواہرات بھرے اور دو تین سے مزدور
لیکے چند اقسام کے میوہ جات و طعام اور لوزیات و حلویات و شیرینی و جواہرات سب بھر کر لشکر مین
آئے یہ سب کئی دنون کے بھوکے تھے خوب سیر ہو کے کھا کے فراغت کی مزدورون کو سفوف بیہوشی سنگھا
ایک خندق مین دفن کر آئے اور شہر کا راستہ لیا باسیون سے کہا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ اب ہم سب جل کے آرام
کرینگے یہ جلسہ جشن اسی طرح سے قائم رہے یہی انتظام رہے یہ لوگ کوئی نہ جگائے جاوین تا وقتیکہ ہم خود نہ
جاگین یہ کہکے سبک رو خیام کیطرف آئے جہان خیام حکمرانون کے استادہ تھے حقہ ہاے روغن نفت انپر
پھینکے حقون کے پڑتے ہی خیمون مین آگ لگ گئی سب جلنے لگے آدمی دوڑے بجھانے لگے اس ہوا مین
سفوف بیہوشی اڑایا کہ ہزارون بیہوش ہو کے گر پڑے آگ نے ان سب کو دیکھ لیا آگ کا شعلہ آسمان
تک جاتا تھا دریغ گزند سے بجھانے پھرتے تھے جو ساحر جلتا تھا آواز آتی تھی کہ سوختم نام من فلان
جادو بود مردمان شہر و لشکر اسکو بجھاتے تھے سحر کرتے تھے پانی برساتے تھے لیکن وہ آگ قہر خدا کا نمونہ
ہو کبھی بجھائے نہ بجھی اس آگ مین ہزارون لشکری جل کے مر گئے کہ جنکی ہڈیان بھی خاک بیزی سے
زمین آوازین برابر آرہی تھین تاریکی چھائی تھی کوسون تک اس آگ کا اثر پہونچا تھا سبک رو
عیار نے جب دیکھا کہ سب اسطرف مصروف ہین جسقدر اسنے دھوتے دھویا گیا خوب نقد و جنس مال و متاع
ڈھویا کہ ڈھوتے ڈھوتے عاجز آگئے لاچار ہو کر چھوڑ دیا پھر خیال آیا کہ خواجہ عمرو ثانی حصہ مانگینگے تو کہان
سے دونگا کچھ انکے لیے حصہ کی فکر کرون شہر مین جا کئی سو مزدور کرا انپر لادوا لائے اور ان سب کو مار کر نکالدیا
کہ جادو مین سے لیو جہان سے ہم لاے ہین ہمارا نام لینا وہ نکو دیکھے پھر بھی نہ کہین گے انکو اسطرح سے نکال
باہر کیا اور آپ ترتیب مال مین معروف ہوئے کہ آفتاب افق مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ خواب راحت
سے اٹھے تیغ نماز مین مصروف ہوئے ملکہ گلفشان اور ملکہ سرخ بہار و یکدست جادو وغیرہ حاضر بارگاہ
شاہزادہ ہوئے صلاح و مشورے ہونے لگے کہ سبک رو نے پشتارہ لا کے روبرو رکھے پشتارے کھولے
اور ملکہ بہار انگیز جادو و دربیل جادو اور ملکہ گلزار جادو و غضنکبت سے حکمرانان طلسم
کو شاہزادے کے روبرو کھڑا کیا شہزادے نے سبکرو سے کیفیت دریافت کی سبکرو نے
سب حال بیان کیا شاہزادے کو سخت عبرت ہوئی سراسر حیرت ہوئی سبک رو

عیار نے ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا ہوا قلم دوات پیش کیا سبھون نے اسلام لانے کا اقرار کیا
سوز مین زبان سے نکالی گئین اُن سب کے دم راست ہوئے شاہزادے نے بہار انگیز کو مسند زرین پر بٹھایا
برابر کے قواعد سے مزاج پرسی ہوئی ملکہ نے جو نظر جمال باکمال شاہزادے پر ڈالی ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی
سلسلۂ زنجیر زلف مین پابند ہوئی اسیر حلقۂ کمند گیسو کشتۂ خنجر ابرو خستۂ تیر مژگان ہوئی حالت غشی طاری
ہو چلی لیکن روکا سنبھالا تکیہ کا سہارا لیا پہلو بدل کے بیٹھ گئی شاہزادے کا دم بھرنے لگی کہ بسبب فاتح طلسم
کے کو سوزن دل بجا لگتا تھا لیکن حضرت عشق ایسے نہین کہ جو اپنا رنگ نہ جمائین رنگ زرد لب پر آہ سرد
روغن چہرہ مثل پتے کا فور اُڑا ہوا شاہزادے سے ملکہ نے سرگوشی کی کانون مین ایک بات کہی کہ شاہزادے
نے منظور کیا شاہزادے نے باعزاز تمام رخصت کیا چلتے وقت پھر تجدید کلام کیا شاہزادے نے اقرار کیا
ملکہ مع دیگر رفقا کے روانہ طلسم ہوئین سرداران لشکر نے شاہزادے سے دریافت کیا کہ دشمن کو اس حالت مین
پاکے رہا کر دیا کیا سبب تھا شاہزادے نے کہا کہ ملکہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ مین ضرور مسلمان ہونگی اور
فوج طلسم بھی آپکو دونگی لیکن ایک شرط کی ہے کہ آہن انداز جادو نے مجھکو بہت ستایا ہے اسکو اپنے علم سحر
پر غرہ ہے بڑا خبیث ساحر ہے کئی مرتبہ اُسنے میرے شہر کو غارت کیا ہے لشکر لیکر چڑھ آتا ہے رعایا پریشان ہوگئی
ہے آپ اُسکو شکست دین اور قتل کرین مین اس خبر کے سنتے ہی مسلمان ہونگی مین اب بر سر پرخاش
نہونگی اس بات کا معاہدہ ہو گیا ہے دو سردار اپنی فوج کے اور کچھ فوج بھی دینے کو کہی ہے اس شرط پر مین نے
اُس کو رہا کر دیا ہے اگر قتل کر ڈالتا آئین مروت سے بعید تھا ملکہ گلستان اور سرخ بہار جادو اور
یکدست جادو اور سب افسرون نے عقل شاہزادے پر تحسین و آفرین کی اور کہا کہ مصلحت وقت یہی تھا
جیسا آپ نے کیا

## اب کیفیت ملکہ کی ملاحظہ ہو

کہ جب ملکہ مع اپنے افسرون کے شہر مین داخل ہوئی جلسہ ہوا ملکہ اپنی مسند پر رونق افروز ہوئی جملہ افسران گرامی
و حکمرانان نامی اُس ماہ کے گرد ہالہ باندھ کے بیٹھے تھے ذکر شاہزادہ ہوا ملکہ نے کہا آپ سب لوگ اپنی رائے
دین کہ شاہزادے کے ساتھ کیا کرنا چاہیے سب نے کہا کہ جو رائے آپکی وہ رائے ہماری لیکن جہانتک ہوسکے
مصالحت اُس سے خوب ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضروری طلسم فتح کریگا اور بزرگون نے اُسکی صورت
کی ایک تصویر کھینچی ہے اور لکھدیا ہے کہ فاتح طلسم یہ شخص ہو تو ضرور ہے کہ یہ فاتح طلسم ہوگا اگر مصالحت ہوگی
تو بہتر ہے کہ رعایا پریشان نہوگی کچھ رنج پیدا نہوگا اور اب تو ہمارا لڑنیکو دل اُس سے نہین چاہتا دیکھا تو بہت ہی
خلیق اور لئیق اور صاحب مروت ہے ایسے سے لڑنا اچھا نہین ملکہ کی تو دل کی یہ بات تھی ملکہ نے کہا بلاشک
صحیح امر یہ ہے کہ شاہزادہ واقعی فاتح طلسم ہے بہت ہی خلق سے پیش آیا کہ مجھکو امید نہ تھی مجھکو ضرور خیال یہ تھا
کہ ہم سب کو قتل کریگا لیکن اُسنے تہذیب اور خلق سے کلام کیا مین نے شاہزادے سے کلام کیا اور مین نے
شاہزادے سے وعدہ کیا ہے کہ آہن انداز جادو کو آپ قتل کرین بعد کو جو آپ کہین گے مجھکو منظور
ہے سر مو انحراف نہوگا سب افسرون نے کہا یہ تجویز بہت خوب ہے اسمین بہت کام نکلین گے اول یہ کہ
اگر آہن انداز جادو گرفتار ہوا تو اُسکی ایذا رسانیون کی تکلیف سے فرصت پائین گے اگرچہ معاملہ

دگرگون ہوا تو اسکی طرف سے مطمئن ہوئے لیکن خیال ہو کہ آہن اندام جادو سے شاہزادہ جانبر ہوگا کہ نہ
کہا کہ نہیں بلکہ آہن اندام جادو شاہزادے سے ہزیمت پائیگا قتل ہوگا اسکے آثار یہ کہہ رہے ہیں کہ
یہ مرحلہ طے ہوجائیگا فتحیاب ہوگا پھر ملکہ افسران فوج کی طرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ مین نے شاہزادے سے
ایک اور اقرار کیا ہو وہ یہ ہو کہ شاہزادے کو مین نے اس بات کا امیدوار کیا ہو کہ آہن اندام جادو سے
آپ ارادہ جنگ کیجیے مین فوج مدد کو بھیجدونگی کیونکہ شاہزادے کے پاس فوج بالکل کم افسران فوج بہت
خوش ہوئے اور منظور کیا اور ہر ایک افسر فوج منتظر تھا کہ مین روانہ کیا جاؤن حکمرانان طلسم کی معاونت کے لیے آمادہ
ہوئے ملکہ نے شاہزادے کو ایک خط لکھا اور قاصد کے ہاتھ روانہ کیا مضمون خط یہ تھا کہ جو مین نے آپ سے
چلتے وقت اقرار کیا ہو آپ مع فوج تشریف رکھیے اور دو روز یہان غریب خانہ پر رونق بخش ہوجیے تاکہ
بدل مجروح کو تسکین ہو ساحر نے آتے ہی وہ خط دیا شاہزادے نے خط پڑھا افسران فوج اور ملکہ مانع ہوئی
اور کہا کہ شاید کچھ اسمین دھوکا ہو شاہزادے نے کہا اس سے تم بے خوف رہو اگر اسے لڑائی کی ٹھہرائی تو یہان کے
ساتھ کوئی فریب بیان کرتا اور مجکو ملکہ بہار انگیز جادو کے قرائن سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ ہرگز فریب نکریگی
افسران فوج نے تسلیم کیا شاہزادے نے روانگی کا حکم دیا شاہزادہ مع فوج روانہ ہوا ہرکارون نے
ملکہ کو آمد شاہزادے سے اطلاع دی ملکہ بہار انگیز جادو شہرپناہ تک خود استقبال کو آئی شاہزادے
کو دیکھکر سواری ٹھہرائی اُترکے سلامی دی شاہزادے کو تخت پر سوار کرایا شہر مین آئے شاہزادے نے دیکھا
کہ شہر نمونہ گلزار بہشت سراسر رشک بہار ہو شہر آباد مینو سواد ترتیبا بازار بہت خوب دوکانین خوش قطع خوش اسلوب
جوہریون کی دوکانین لعل و یاقوت کی کانین کس زیب اور زینت کے ساتھ بازار کی آرائش تھی نہ دیکھی نہ سنی
راستہ دورویہ صاف کشادہ ہر ایک دوکان کا جواب موجود ہر ایک شے کا انبار شہرپناہ سے تا دیوان شاہی
فرش زربفت بچھے ہوئے روشنی کا اہتمام برابر کٹورین سینے ہوئے رسی ڈول رکھا ہوا درباری بازاری مین
شناخت لباس کی نہ تھی رعایا خوشحال اہالیان شہر مرفہ الحال غریب بھوکے پیاسے کا نام نہین تھا یہ ملکہ کی
خوش نظامی کی دلیل تھی اسکی بیدار مغزی اور ہنرورائی کی حجت کافی تھی بازاریون کی ٹٹیان لگی تھین شاہزادے
کے جمال باکمال کے تماشائی تھے سواری بڑھتی ہوئی ایوان شاہی تک آئی لشکر ایک مکان مین جو بہت وسیع
اور پُرفضا تھا اُتارا گیا لشکری مع شاہزادہ وہان فروکش ہوئے مکان سجا ہوا تھا فرش فروش سے درست
روشنی سے لیس یہ مکان سب طلاے خالص کا بنا تھا اور کسی چیز کا میل نہ تھا کمرے اسکے سراسر نقرئی
آگے اسکے ایک مختصر کمرہ شہ نشین یاقوت کا بنا ہوا بغلی کمرہ زبرجد کا قلمکار ہو بنانے والے کی استادی کا
نشان دیتے تھے اسکی یکتائی کا دم بھرتے تھے اسکے روبرو ایک چبوترہ جو باغ کے وسط مین تھا سنگ مرمر
کا تھا طلائی جدول سے آراستہ تھا نہرین چارو طرف بہ رہی تھین کیاریان مختصر سی چمن نما مزے پھولون کے
رکھے ہوئے شاخ شاخ پھول پھولے ہوئے سبزنجان چمن معشوقان سبزہ رنگ گلگون کو بنگاہ طعن دیکھتے
تھے پریرویان بہار حیران تھے سرو الف قامتان جنگل بہ انگشت نما تھا سوسن کشادہ دہان نغمہ سرائی مین
مصروف سنبل تازیانہ لیے مغرورون کی تہذیب مین مشغول شاہزادے نے شب جو آرام کے لیے
اہتمام کیا نہر پر مقام کیا لشکری بھی ہاتھ منہ دھو بستر و بنر لیٹے تھے کسیقدر کمرین راست کین تھین کہ ساحرہ
بطور قاصد حاضر ہوا آداب بجالایا پیغام ملکہ بایں الفاظ ادا کیا کہ اگر شاہزادہ والا تبار کا وقت ضائع نہو آرام

یہاں تکلیف تو محل عیش نہ تصور کیجاؤں تو تھوڑی دیر کے لیے آپکو تکلیف دون خدمت والا مین حاضر ہون دو جہان
کی سمع خراشی کرتا ہو شاہزادے نے ارشاد کیا کہ ملکہ بخوشی خاطر تشریف لاوین مین ممنون ہونگا اُنکا قدم رنجہ فرمانا
میرا فخر ہو مین ہمہ تن چشم انتظار ہون تشریف لاوین قاصد یہان سے گیا جواب شاہزادہ ملکہ کو پہونچایا ملکہ
اُسیوقت تنہا اُٹھ کھڑی ہوئی اور شاہزادے کے پاس آئی شاہزادہ بھی مسہری سے اُٹھ بیٹھا مسند و سریر
رونق افروز ہوئے شاہزادے نے کہا واہ صاحب آپکی وہی مثل ہو طاقت جہان نداشت خانہ بمہمان گذاشت
ملکہ نے کہا جانی چہ معنی دارد مکان آپ کا ملک آپکا تم آپ سے یہ کیا ارشاد ہوتا ہو شاہزادے نے کہا فرمایئے
باعث تصدیعہ پردازی کیا ہو ملکہ نے کہا بیٹھے بیٹھے طبیعت گھبرائی آرام نہین آتا تھا دل مین یہ خیال
آیا کہ بجز شاہزادے کے وہان اور کہین آرام نہ آویگا شاہزادے نے کلاہ شہریاری کو سر سے ہٹایا کج کیا
رگ عبد المطلبی جو پوشیدہ تھی کچھ ایک ذرا سا ملکہ کے چہرے پر ہو کے نکل گیا ملکہ بار بار اُس رگ کو دیکھنے
کا قصد کرتی لیکن جی بھر کر دیکھ نہ سکتی تھی کہ شاید چشم زخم ہو گیسوان غلیلی کی جو ادا دیکھی اور بھی وابستہ زنجیر محبت
ہوئی حالت ملکہ متغیر ہونے لگی عشق بڑھا آثار چہرے سے ظاہر ہونے لگے شاہزادہ بھی دل مین سمجھ گیا اُسکو بلبل
محبت ہو عشق نے اسکو گھیر لیا مائل بمحبت ہوئی وصل کی خواستگار ہوئی ملکہ نے یہ خیال کیا کہ شاہزادے
نے وار اپنا پورا وار کیا کسی کام کا نہ رکھا زخم کاری لگا پھر ایسا ہو کہ شاہزادے کو بھی اسیر دام محبت کیجے
اگر طلسم فتح کرے تو ساتھ لیکے ہمیشہ کا نباہ ہو گھر مین نہ تباہ ہو ملکہ اسی خیال مین تھی کہ آفتاب نے اپنا
عمل اُٹھایا محل مین جاکے سو رہا اور شاہ شب نے اپنے نورانی چہرے سے عالم کو تازگی بخشی ملکہ نے رخصت
چاہی اپنے مکان کو آئی جب زلف مشکین ملائے شب کمر سے نکل خادمہ آیا ملکہ بھی آ پہونچی اُسوقت ملکہ
بلباس فاخرہ کہ اس سے زیادہ ممکن نہ تھا کہ میزان قیاس وزن کرتا یا جوہری گمان بیش بہا تصور کرتا ہو ہفت
سے آراستہ مجمع زیبائش و آرائش سے پیراستہ تھی دسترخوان بچھایا گیا ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو
گلدست جادو وغیرہ مع نامی افسران گرامی و سرداران نامی کے بیٹھے شاہزادے نے ملکہ کو بھی تکلیف دی ملکہ
نے انکار کیا شاہزادے نے ہاتھ پکڑا ملکہ کچھ کسمائی سی ہو گئی اُسوقت ملکہ نے ایسی ادا سے منہ پھیرا کہ شاہزادے
کا دل بیچین ہوا دونون ملکہ ہنسنے لگین تیسری ملکہ اندر ہی چھپی شاہزادے نے شانہ پر ہاتھ رکھ دوسرے ہاتھ
سے سر پکڑ منہ پھیرا ملکہ نے ایسی ترچھی نگاہون سے دیکھا کہ اس مرتبہ شاہزادہ بالکل اُس تیغ ادا کا بسمل
ہو گیا چشم مست شرمگین نے اپنا پورا کام کیا دیر تک شاہزادہ اُسکے چہرے کو دیکھتا رہا دل کو ضبط کیا اپنی
اپنی دانست مین ظاہر ہونے دیا لیکن نظربازی سے تاڑنے والے تاڑ ہی گئے دل مین سمجھ گئے اور شاہزادہ
بھی ناوک خدنگ مژگان ملکہ کا نخچیر ہوا کہ ملکہ سرخ بہار جادو بولی کہ شاہزادہ عالم سب منتظر ہین کہ آپ
ہاتھ بڑھاوین کھانا نوش جان فرماوین ملکہ سرخ بہار جادو کے کہتے ہی شاہزادے نے کھانا کھایا جام مینا
دسترخوان ہی مصروف خورش ہوئے کھانے لذیذ اقسام کے سجے ہوئے فواکہات تر و تازہ جو بحکم ملکہ اُسیوقت
درخت سے توڑ توڑ منگوائے تھے سب نے بعد فراغت طعام حسب اجازت اپنے بستروں پر گئے اُس
کمرے مین شاہزادہ اور ملکہ بیٹھی رہین کوئی دوسرا مخل نہ تھا باتین ہونے لگین ملکہ بہار انگیز جادو نے کہا
اے شاہزادہ عالم مین یہ صورت زیبا دیکھتے ہی عاشق ہو گئی کہ مجھ مین ہوش و حواس باقی نہ رہے مین نے
اُسیوقت مسلمان ہونا خلاف مصلحت سمجھا اگرچہ بعضون کو یہ ظاہر ہو گیا ہو اُن کو اور بھی گمان ہوتا کہ ملکہ

فقط محبت پر مسلمان ہو گئی طلسم فتح کرا دیا اس جہت سے میں نے وہ رنگ جما دیا کہ اُس جہت طلسم کشائی بھی
ہو جاوے اور مطلب بر آری بھی ہو فوج مدد کے لیے موجود ہے افسران فوج منتظر حکم ہیں جیسا آپ فرماوینگے
ویسا عمل در آمد ہوگا حکمرانان طلسم بھی معاونت میں شریک ہیں غرضکہ کوئی ایسا نہیں جو آپکا شریک نہیں آپکے
صفات محمودہ اور سیرت پسندیدہ کی طلسم بھر معتقد ہے جب رات زیادہ گذر گئی شاہزادے نے آرام کا قصد کیا
اسوقت ملکہ نے قلب پر ہاتھ پھیر کے دلکی گھبراہٹ خواہان وصل ہوئی شہزادے نے طبیعت کو روکا خاموش
بیٹھ گیا ملکہ نے کہا اے شاہزادے آتش فراق بہت تیز ہوئی ہے آپ وصل سے منتفی کیجیے اسقدر ظلم و ستم بہتر نہیں
اگر دل میں شاید کچھ ملال ہو تو آپ ترحم سے دھو ڈالیے شاہزادے نے کہا نہیں اے ملکہ آپ کی طرف سے بالکل
ملال نہیں ذکر کوئی باعث ملال ہے ملکہ نے کہا ہاں گلفشان و سرخ بہار مد نظر ہیں لطف ادھر کیوں
ہو گئی وہ تو از دل سے مورد عنایات بیجا ہیں شاہزادے نے کہا اے ملکہ تم یہ بات نہیں جانتی ہو ہم ایسا
نہیں کر سکتے ہیں اور یہ قواعد ہیں شاہزادے نے سارے قواعد اپنی ملت کے سنائے تب ملکہ نے کہا اے شاہزادہ
عالیجاہ ایک بات کی ضرور ملتجی ہوں وہ یہ ہے کہ تمہیں اوروں کو شرف نہ دیجیے گا اور حرم سرا سے پر مجکو اختیار
دیجیے گا شاہزادے نے کہا اے ملکہ منظور ہے جو آپ کہیں گی بجا لاؤنگا ملکہ نے کہا یہاں سب آزاد ہیں ایسی
پابندی قواعد کی نہیں ہے ہر شخص اپنے کو آزاد سمجھتا ہے خاص اپنے معاملات میں نہ اور کاروبار میں ملکہ نے
سب قول و قرار شاہزادے سے لیے شاہزادے نے سب منظور کیے لیکن ملکہ ایسی بیچین تھی طبیعت گھبرائی
تھی رات کو نیند نہ آتی تھی وہ رات سب باتوں میں کٹ گئی کہ حریف عاشقان پردہ افق شفق سے برآمد
ہوا شاہزادے نے کہا اے ملکہ اب مجکو اُس طرف جانا ضرور ہے جس طرف کا اقرار ہے جیسے میری طبیعت کو آرام پسند ہو جاتا
ہے مجکو یہاں سے جلدی رخصت ہونا ہے اور لشکر صاحبقران سے ملنا ہے وہ انتظار میں ہونگے ملکہ نے ایک
روز اور زبردستی سے روکا دوسرے دن ملکہ نے فیل خوار جادو اور یکہ ست جادو کو شاہزادے
کے ساتھ کیا شاہزادہ مع افسران گرامی و لشکر شجاعت پیشہ طلسم آہن اندام جادو کی طرف روانہ ہوے
قریب شہر جا کے میدان پر فضا دیکھ قیام فرمایا لشکر نے آرام کیا بارگاہیں اور خیام نصب ہوئے اپنے کاموں
میں سب مصروف ہوئے ہرکاروں نے آہن اندام جادو کو خبر دی کہ ایک شاہزادہ مع لشکر گران
بیرون شہر پڑا ہے افسران طلسم و غیر طلسم کے ساتھ ہیں مرد میدان جنگ و دریائے شجاعت کے نہنگ نظر
آتے ہیں نہیں معلوم کہ کس ارادے سے ادھر آئے ہیں کدھر جائینگے آہن اندام جادو نے ایک
قاصد کو روانہ کیا اور پیغام دیا کہ آپ کس ارادے سے ادھر آئے ہیں معلوم ہونا چاہیے شاہزادے نے
کہا کہ ہم برائے جنگ آئے ہیں جنگ بے درنگ کرینگے اگر جنگ سے گھبراتا ہے تو مسلمان ہو اسلام قبول کر
آہن اندام جادو یہ سنکر آگ ہو گیا غصہ کے مارے آنکھیں لال ہو گئیں جسم بھر میں تھرتھراہٹ پڑ گئی تیاری
لشکر کا انتظام کیا سب سامان فراہم ہوا افسران فوج کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہو کے آوے حکم کی دیر تھی کہ لشکر
کمربستہ دروازے پر موجود ہوا آہن اندام جادو نے شمار لشکر کرایا اسی ہزار تھا آہن اندام جادو
نے اسی وقت لشکر بیرون شہر قریب لشکر شاہزادہ روانہ کیا اور آپ سرگرم اہتمام ہوا حکم ہوا کہ جنگل
صاف کیا جاوے جلداروں نے چاروں طرف سے زمین صاف کر کے آئینہ بنا دیا نشیب و فراز کا
نام نہ رہا آہن اندام جادو ترتیب صفوں میں مصروف ہوا اس اہتمام میں وہ دن آخر ہوا اور جلاد فلک تمام

تمام ہوا ملکہ لیل دربار حیرت میں بکلیں بجاتی گرد لشکر گھوٹ لگا سرداران اسلام کو خواب خور کہاں کچھ امید کامیابی لیکن بفضل خدا
امید پوری ہوتی نہیں تھی کہ با اقبال شہزادہ جوان بخت فتحیاب ہوگئے لشکریوں کے دل دست میں تھے کہ صبح سے شام تک سوکھی جاتی
کا پیالہ لبریز ہو کر چھلکتا ہی کشتی زورق حیات ساحل پر لگتی ہر شخص کو خیال تازہ پیدا ہوتے تھے نئی نئی فکریں دل میں جمتی
نہیں کہ آخر اسے ترک فلک نے اپنی چمکتی ہوئی تلواریں افق آسمان سے دکھلانا شروع کیں خبردار باش کی صدائیں
آنے لگیں فوج مسلح ہو میدان میں آئی شاہزادے نے فیل خوار جادو کو جناح پر اور کید بست جادو کو میسرہ
اور طویل العنق جادو کو میمنہ پر قائم کیا افسران لشکر اسلام کو ساقہ اور کمین گاہ اور وکیلے معین کیا اور آپ بنفس نفیس قلب لشکر میں
رونق افروز ہوئے تاج شاہی برسر چار قب طوکانہ در بر گیسوان خلیلی جو داس کاندھوں سے نیچے لٹکتی ہوئی بل کھا رہی تھیں رخ
ہاشمی مثل ماہ منیر درخشاں تھی جوش سے سرخ رفتارت کہ مبارزان صف شکن نکلنا شروع ہوئے ایک کا ایک سے سامنا ہوا آپس میں
اُسکو مار ڈالنے اسکو زیر کیا کہ حضرت عزرائیل مع لشکر گران قابض ارواح درمیان ہر دو لشکر خیمہ زن ہوئے ہر ایک
کے حال پر نظر عنایت فرماتے تھے غضب یا دو کا کلمہ سناتے تھے دوپہر تک لڑائی رہی جب زوال آفتاب لشکر سے لشکر ملگیا نیزہ و تلوار
چلنے لگی آنکی آن میں ہزاروں آدمیوں کا ڈھیر ہوگیا ہر ایک آدمی ہی سیر ہو کے لڑتا تھا جان دینے کو سر رکھے دیتا
تھا گرزوں کی ماکر آسمان تک آواز جاتی تھی کوہ و جبال تھراتے تھے حضرت جلاد فلک بھی پناہ مانگتے تھے منہ چھپاتے تھے جبکہ آفتاب
اپنی جھلکتی شعاعوں کو بند کرنے لگا سیاہی اسکی روشنی کو چھپاتی تھی مشعلیں روشن ہوئیں تلوار پر تلوار پڑتی تھی سنان
سنان لڑتی تھی آگ نکلتی تھی مرغان ملک الموت دوڑتا تھکتا تھا پکڑ کرنے سے وہ بھی عاجز آگئے تھے سات شبانہ روز تک برابر لڑائی
گرم رہی آٹھویں روز وہ کشت و خون موقوف ہوا لیکن آہن اندام جادو بہت پست ہوگیا لشکر شہزادہ
ہر دم تازہ ہوتا تھا جہاں دوپہر یعنی دوسری فوج بیرنگی وہ جنگ آور آرام میں مصروف ہوئے کشتوں سے صحرا پٹ
گیا سارا جنگل اٹ گیا کوسوں تک لاش پر لاش پڑی تھی جو لاشیں نیچے تھی وہ کچل ل سے گئی مرغ یان تک سیر ہو گئیں
زاغ و زغن کی بن آئی درندوں نے خوب شکم سیر ہو کے کھایا جب لشکر آہن اندام جادو
اپنے قیام گاہ کو گیا حساب لشکر کیا چالیس ہزار ساحر کھیت رہا بیس ہزار زخمی بچا ان کے جینے پل کی امید نہ بچا جا
بیس ہزار آدمی رہگیا وہ بھی بیجان کہ ذکر انکا آگے وقت پر ہوگا شہزادے نے اپنے مقتولوں کو قتلگاہ سے اٹھوا کے کفن
دفن کی لشکریان اسلام چیرہ دست رہے شمار لشکر برابر تھا کچھ ایسے ہی در قسمت ملے گئے تھے اب آہن اندام جادو
کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ وہ بہت سی پریشان مضمحل ہوگیا ہوش جاتا رہا دل گیا سب فتح جان ہوگئی کیسکو امید تھی آہن اندام
فکر تازہ میں مصروف ہوا کچھ لشکر اسنے اور طلب کیا دوسرے روز لشکر ساحران آپہونچا طبل جنگ بجوایا مقابلہ
کو آیا کچھ نیرنگ ساحران ہو میں دو دو ہاتھ سحر سازی کے چلے ایک نے وار کیا ایک نے روکا نشتر طرفین سے ملے کلا
نکلا شانہ بشانہ لڑائی ہونے لگی ادھر تو یوں لڑائی نے اشتعال تک پائی اور آہن اندام جادو سحر سازی میں مصروف
ہوا دفعتاً گرد اڑی کچھ سوار دکھائی دیئے معلوم ہوا کہ لڑنے کو آتے ہیں یا ہماری مدد کو آتے ہیں ادھر مصروف ہوتے
تھے کہ دفعتہ ایک بڑا دھواں سا پیدا ہوا اور جال مار سب کو گرفتار کر لیا اور آہن اندام جادو کے روبرو پہونچا
دیا فوج نے اپنے سرداروں کو جو نہ دیکھا فوراً معلوم کر لیا کہ گرفتار سحر ہوگئے نشان ہلایا لشکر سے لشکر ملحق ہوا لیکن
آج بھی ثمر دل ہی رہے اور ساحر آج بھی بہت مارے گئے آہن اندام جادو نے ان سب افسران طلسم کو مع
شاہزادہ قلعہ آہن میں قید کیا داروغہ زندان بہت سخت و درشت تھا برابر تک بڑا کھانا جلتا ہوا پانی دیتا
اور عذاب سحر میں ہر وقت مبتلا رکھتا زور کی مار ہر ایک کو دیتا تھا لیکن شاہزادے پر جب ہاتھ اٹھاتا تھا ہرا ہیون

سکے دل دہلتے تھے داروغہ سے سفارش کرتے تھے کہ انکو چھوڑ دو اسکا عوض ہم سے بدلو لیکن وہ موذی کب سنتا اور سخت تر
پیش آیا شہزادے سے کہا کہ اے داروغہ وہ سزا دو ورنہ کہ جیسا تو بھی تحمل ہو سکے ہرگز مجھکو بھی یہ روز بد دیکھنا ہو گا اسکا وقت پر ہوگا

## اب کیفیت سبک رو کی ملاحظہ ہو

کہ یہ حسب معمول جنگل کیطرف گئے ہوئے تھے رات کو لشکر میں آئے دیکھا کہ سب لشکر میں زار و نزار رو رہے ہیں شور محشر
برپا ہے منہ مار مار کر رو رہے ہیں سینہ چاک ہو رہا ہے روتے روتے آنکھیں سوج گئیں ہیں سبک رو نے پوچھا کیا واقعہ ہوا ایک نے
کہا کہ سب افسر مع شہزادہ قید ہو گئے نہیں معلوم کل لڑائی میں کیا ہوا سبک رو نے منع کیا کہ اب لڑائی نہو جبتک شہزادہ
نہ آئے اور تم سب رنج مت کرو اپنا اپنا کام کرو انشاءاللہ تعالی یہ کام میرا ہے شہزادے کو میں لاؤنگا تم صبح ہوتے ہی
ایک قاصد آہن اندام جادو کے پاس روانہ کر دینا اور جنگ سے مہلت چاہنا وہ مان جائیگا کیونکہ میں اسکو ایک
ترو حل میں دغا دیتا ہوں یہ کہکر سبک رو عیار بہانہائے عیاری سے آراستہ ہوکر شہر کیطرف چلدیے کر راہ میں لشکر
آہن اندام جادو کا دیکھا ساحر کی شکل بنکے لشکر میں گیا ادہر ادہر دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا کہ افسر لشکر کے
خیمے میں پہونچا باورچیخانہ کیطرف گیا دیکھا کہ کھانا تیار ہے جلدی سے سفرچی کی صورت بن افسر لشکر کے پاس گیا اور
کہا کہ حضور خاصہ تیار ہے افسر لشکر نے کہا کہ لاؤ ساحر نقلی باورچیخانہ میں پہونچا اور خاصہ طلب کیا باورچیوں نے خوانوں میں
کھانا نکالا یہ خوان لیکر چلا راستہ میں سفوف بیہوشی ملا سامنے لیگیا امیر لشکر نے جیسے ہی کھایا کہ ایک چھینک آئی بیہوش
ہوگیا چشتارہ باندھ ایک گوشہ میں ڈالدیا اور دسترخوان اٹھا اسمین کچھ کھانا تھا تو انکو دیدیا اور باقی باورچیوں کو
دیدیا مطبخیوں نے جو خوان دیکھا بہت خوش ہوئے اور دلمیں کہا یہ سپاہی بڑا اچھا ہے سفرچیوں نے اسیوقت
دسترخوان کا کھانا سمیٹ کھاگئے کھاتے ہی بیہوش ہوگئے انکو بھی چشتارے میں باندھ باہر لشکر کے کنوئیں میں
ڈالدیا اور آپ وہانسے افسر لشکر کے لباس میں درست ہوکے آہن اندام جادو کے پاس آیا اور کہا کہ حضور نے
اُن قیدیوں کو کہاں رکھا کیونکہ میں اب فوج کے انتظام سے فارغ ہوا تو معلوم ہونا چاہیے آہن اندام جادو
نے کہا کہ مجھکو نہیں معلوم کہا کہ میں مگر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ اسوقت بوجہ انتظام فوج میرے ہوش درست نہ تھے
آہن اندام جادو ہنسا اور سب حال جبتلایا افسر لشکر نے یہ رائے دی کہ کل سب کی گردن مارے جائیں
تو بہتر ہے آہن اندام جادو نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ افسران طلسم بھی ہیں معلوم نہیں کہ انکے ساتھ کیوں ہیں
اگر میں انکو مارڈالوں انکے تمام اعزہ طلسم میں جیسا ملکہ طلسم کو خلاف ہوا تو میں سب کی چڑھائی سے کیونکر
جانبر ہونگا اور تو جانتا ہے کہ میں تنہا ملکہ سے ڈرتا ہوں اور طلسم والے کبھی مجھے جیتے نہیں چھوڑینگے اس معاملہ میں مجھ
سارا طلسم ٹوٹ پڑیگا پھر کچھ نہو سکیگا بہتر یہ ہے کہ زندان میں خود مرجاوینگے مارنے کی کوئی ضرورت نہ پڑیگی افسر فوج
نے کہا کہ بہت صحیح ہے یہ کہکر وہ رخصت ہوا اور وہی کپڑے پہنے ہوئے اسطرف چلا جدہر قلعۂ آہن کے قریب
پہونچا دیکھا کہ ایک قلعہ ہے آہنی اور وہ بہت مضبوط اور تنگ شمشیر آبدار برہنہ لگی ہیں وہ قلعہ مثل چاک کلاں کے گردش
میں ہے سیکڑوں اسکے برج ہیں شعلے سے باہر ہیں گرد قلعہ تمام زمین دیا گئی آہن سے بنی ہے آگ دہکتی ہے مارے گرمی کے
وہ زمین آتشکدہ ہو رہی ہے وہاں جانا محال ہے یہ متحیر تھا کہ کیونکر جاؤں کیا کروں کہ ایک ساحر دکھائی دیا اسکو آواز دی اے
ہمقوم اور سردار ذرا ادہر آنا اسنے شناخت کیا کہ افسر قلعہ ہے پوچھا آپ کیسے آئے کہا داروغۂ زندان سے کچھ ضروری
باتیں کرنا ہیں جلدی یہاں بھیجو اس ساحر نے جاکے داروغۂ زندان سے کہا وہ جاتے ہی اسیوقت افسر قلعہ کے پاس

آیا اور آکے سلام کیا اور کہا کیا ارشاد ہوا افسر لشکر نے کہا کہ حکم آہن اندام جادو کا ہے کہ قیدیون کو جو کل آئے ہین انکو رہا کرو اور سب
ساتھ کر دو داروغہ نے کہا کہ چلیے آرام کیجیے کچھ کھانا کھائیے قیدیون کو لیجائیے افسر نے کہا کہ ملکہ طلسم آئی ہین انھون نے طلب کیا
ہے مین نے کہا کہ مین لیے آتا ہون آہن اندام نے کہا کہ تم وہان ٹھہر گئے مین قسم کھا گیا اسوجہ سے زندان مین جاؤ مجھ
اور نہ تمھارے مکان پر ہان انکو پہونچا کے کہ شام تک تمھاری ملاقات کو ضرور آؤنگا داروغہ نے بلا دریافت قیدیون
کو نکال حوالہ کیا تھوڑی دور تک داروغہ بھی ساتھ آیا افسر نقلی نے سفوف کا بھرا ہوا تھا ہاتھ داروغہ کی طرف پھینکا کوئی
ہاتھ سے گرد پھونکتا ہو پھونکا بیہوشی کا لقہ اسکے دماغ مین لوٹا داروغہ گرا اسنے پشتارہ باندھا اسوقت یہ سب
سمجھ گئے کہ سبک رو عیار ہین خیر یار کہا انکو رخصت کیا اور کہا کہ داروغہ کو لیکر تم جاؤ لشکر سے ملو اور مین ایک
ضرورت سے فارغ ہوکے آتا ہون ذکر اسکا وقت پر آئیگا یہ سب مع شاہزادہ کے آکے لشکر مین داخل ہوئے
لشکری بہت خوش ہوئے دعائین دینے لگے خاصہ طلب ہوا افسرون نے کھانا کھایا شاہزادہ غش کھا کے
فرش پر گرا سب دوڑ پڑے مفرحات سونگھانے لگے بید مشک چھڑکا گیا ہوائین دی گئین بڑی دیر کے بعد شاہزادہ
کو ہوش آیا شاہزادے نے سب کو پہچانا کہ پھر ضعف کی حالت پائی گئی مقویات و لوازمات حلویات
آئے شاہزادے کو کھلائے گئے جسم مین قوت آئی لیکن جسم نازنین سارا نیلگون ہوگیا تھا دم لگایا
گیا حامیون نے جسم مل مل کے خوب نہلایا تب طبیعت شاہزادہ کی درست ہوئی اس لائق ہوئی کہ ذرا دیر
بیٹھ کے باتین کین کہ فوج سے اس مردود کی کیفیت دریافت کی فوج نے تازہ کیفیت کوئی پیش نہین کی
کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

## کیفیت سبک رو عیار کی ملاحظہ ہو

کہ وہ راستہ سے جدا ہو کر لشکر آہن اندام مین گئے دیکھا کہ وہان غوغا مچا ہے سارے لشکر مین شور و غل ہے
کہ افسر فوج کا پتہ نہین یہ خبر آہن اندام جادو کو معلوم ہوئی وہ سخت متردد ہوا اور اسیوقت اپنے مکان
پر گیا اور وہان اپنی بیوی سے کہا کہ آجتک مجکو کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا جیسا اب ہوا اسکی عورت نے سب حال
پوچھا آہن اندام جادو نے ساری کیفیت کہہ سنائی اسکی عورت نے کہ بہت عقیل اور صاحب شعور تھی کہا
یہ شخص فاتح طلسم ہوگا طلسم پر چڑھ کے آیا ہوگا ملکہ نے بھلا ادھر ٹالدی اور یہ خیال کیا ہوگا کہ اگر شاہزادے
نے بھیجا ہو اس سے فتح پانا مشکل ہے آہن اندام جادو نے کہا کہ مین نے ان سب کو قید کیا ہے لیکن غضب
واقعہ یہ ہوا کہ خیمہ سے افسر فوج آج گم ہو گیا اسکا پتہ نہین معلوم کہ کیا ہوا اگر وہ نہ ملا تو میری کمر ہمت ٹوٹ گئی مثل
بیبے وہ تھا کسیطرح وہ مجھے کہ نہ تھا سبک رو عیار کہ علمسرا مین خفیہ موجود تھا ایک خواص کی صورت
بن بحسب المطلب زوجہ آہن اندام جادو کے سنگار دان روبرو رکھا زلفون مین جیسے ہی شانہ کیا ہے کہ
کہ دریان سے لقہ بیہوشی اڑا عورت بیہوش ہوئی کہ ایک گوشہ مین پہچا کے اسکی شکل بنکے ہر صفت
سے درست کاوج بنا کے خاصی زوجہ آہن اندام بنکے بیٹھ رہی جبکہ رات زیادہ گئی اور آہن اندام
باہر سے سیر کرکے آیا خاصہ طلب کیا خواصون کنیزون نے دسترخوان چنا کھانے مین مصروف ہوا جب فراغت
ملا بیوی کے برابر پلنگ بچھایا جسپر وہ لیٹ کے سب باتین مکرر کہنے لگا اور صلاح پوچھی کہ اب کیا کرنا
چاہیے اسکی عورت نقلی نے جواب دیا کہ بہتر ہوگا تم اس سے مصالحت کرلو کیونکہ ہین بہت بڑے فائدے

ہیں کیونکہ جنگ دو سردار داب دو افسر فوج کا پتہ بھی نہیں نہیں معلوم کہ کیا ہوگیا آہن اندام جادو نے کہا کہ مصالحت
کرنا اور مسلمان کے تابع ہونا خلاف مصلحت ہے ملکہ طلسم کی اطاعت تو کی نہیں جسطرح ہوگا سحر سے اسکو زیر کرونگا خیر باشد
جنگجو ہونا ہوگا وہ ہو جائیگا جب رات زیادہ گئی عورت نقلی نے پلنگ پر بیٹھ کے اس سے چھیڑ چھاڑ شروع کی کہ
آہن اندام جادو نے ہاتھ پکڑ کر چاہا کہ میں اسکو برابر لٹاؤں کہ یہ عورت اچک کے اپنے پلنگ پر اور ایک ہاتھ نقلی اسکے
ہاتھ میں اور ہاتھ زور سے چھوٹا تو اسکے سینہ پر لگا وہ لیٹا آہن اندام جادو بیہوش ہوگیا جلدی سے اسکا
پشتارہ باندھ مکان سے نکل ایک گڑھے میں اسکو ڈال آہن اندام کے مکان میں پھر گیا اور اسکی ایک لڑکی کہ بہت
حسین تھی اور والیان طلسم اسکی خواستگاری کرتے تھے ملک و سلطنت سب دیتے تھے لیکن ابھی اسنے کسیکا پیام
منظور نہیں کیا سب واپس دیئے وہ آفت جان قیامت نمونہ کمسن قریب شباب کے تھی سو رہی تھی سوتے میں
اسکو بیہوش کرکے پشتارہ باندھ نکل آیا کہ عیار فلک حال عیاری پر دوش نکلا سبک رو بھی خیمے میں آیا شہزادے
نے پوچھا کہ اے سبک رو کچھ خبر لائے کیا ہوتا ہے کہا حضور سب خیریت ہے کل بیان سے تشریف لیجلیے میری طبیعت
گھبرائی ہوئی تھی یہ کہکر باہر گیا ایک ایک کے پشتارے لاتا گیا اور سب کو ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا
ہوا قلمدوات وکاغذ پیش کیا وصدا نیست میں پوچھا گیا کہتے ہو سبھوں نے دیکھا کہ سوائے اسکے مفر نہیں مجبوراً
کہا کہ حضور ملکہ طلسم کے ساتھ مسلمان ہونگے اُسی روز نیچے انکا ڈے گئے یار ہوئے لشکر کوچ ہوا شہزادہ
مع افسران فوج پہلے سے ملکہ کی شہر پناہ پر پہونچا ملکہ نے افسران فوج وارکین سلطنت کو استقبال
کے لیے بھیجا شہر کی آئینہ بندی ہوئی ایکدم میں سب بازار آراستہ ہوئے شاہزادہ مظفر و منصور مع ساحران
ملکہ سے ملا ملکہ ہزار جان سے شیفتہ ہوئی بہت سی مدح و صفت کی شاہزادے نے کہا ای
ملکہ لوح رحمت ہوا ایفاے وعدہ ہو دوسرے روز ملکہ دربار میں بہجبین گلفشان و ملکہ سرخ بہار و کید ست
و فیل خوار و آہن اندام جادو مع زوجہ و لڑکی ایک جم غفیر و کثیر کے ساتھ سب مسلمان ہوئے
صدق دل سے اسلام لائے دو تین روز دعوت میں گذرے تیسرے روز شہزادہ بفرحت تمام مع ملکہ
بہار انگیز جادو اور دیگر مسلمانوں کے لوح لیکر روانہ طرف لشکر امیر کے ہوئے کہ اس کا ذکر وقت پر کیا
جائیگا

اب یہ ملک داستان نادر بیان روانہ ہونا شاہزادہ شہنشاہ کو ہر کلاہ کا جانب طلسم ذو فنون رخصت
ہوکر صاحبقران ثانی سے اور آگاہ ہونا حکیم ہفت ہنر سلطان طلسم کا آمد شہنشاہ سے اور گرفتار
کرلینا سرحد طلسم پر اور بھیجنا معلم طلسم کے پاس اور رہائی پادشاہزادے کی باقی حالات
متعلقہ داستان ہذا

انشاپردازان سحر و نیرنگ داستان شوکت توأم شہزادہ شہنشاہ کو ہر کلاہ کو اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ جب شہزادہ نامدار
صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر جانب طلسم ذو فنون روانہ ہوا اور قصد فتح طلسم کا کیا تو حکیم ہفت ہنر
جو اس طلسم کا بادشاہ تھا اسکو علم نجوم میں دخل وافی وکافی تھا روز اپنے طلسم کے حالات بذریعہ نجوم کے دریافت
کرتا رہتا تھا سن کیفیت آمد شہنشاہ کو ہر کلاہ معلوم ہوئی اور یہ بھی حال ظاہر ہوا کہ یہ طلسم کشاے اصلی
آتا ہے اب عمر طلسم تمام ہوئی یہ کیفیت جو اسنے دیکھی گھبرا گیا اپنے استاد کے پاس جانیکا ارادہ کیا استاد حکیم
ہفت ہنر کا معز شاہ ہوکے لقب سے مشہور تھا ہمیشہ عجائبات طلسم بتایا کرتا تھا جب حکیم ہفت ہنر

اسکے پاس آیا بڑھ کے سلام سر جھکایا معلم طلسم نے دعا دی اُسنے مہربان پاکر مزاج کی کیفیت پوچھی حکیم ہفت ہنر
نے عرض کی مین نے آج طلسم کی کیفیت دیکھی تو معلوم ہوا کہ ایک شخص بارادہ فتح طلسم آیا ہو لشکر گران ہمراہ اپنے
لایا ہو اور عمر طلسم بھی تمام ہو چکی ہو یہ طلسم کشاے اصلی ہو معلم طلسم نے کہا اے ہفت ہنر تو خاطر جمع رکھ مین
ایسا انتظام کرتا ہون کہ طلسم کشا بہت جلد اسیر ہو جائے اور لشکر بھی اسکا گرفتار ہو ہفت ہنر نے عرض کی
اسیواسطے تو آپکی خدمت مین عرض کیا ہو کہ آپ سے بہتر اس امر کا انتظام دوسرا نہین کر سکتا ہو معلم طلسم
نے کہا مین ایک آئینہ آتشین بناتا ہون اس آئینے کو سرحد طلسم پر نصب کردینا جس وقت طلسم کشا مع لشکر سرحد پر
پہونچیگا اور اس آئینے کو دیکھے گا فوراً دیوانہ ہو جائیگا حکیم ہفت ہنر خوش ہو کر وہان بیٹھا معلم طلسم
نے اسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا جو جو اشیا طلب کرتا تھا کارخانہ طلسم سے منگا لیے آٹھ دن مین ایک آئینہ
بنایا پھر حکیم ہفت ہنر کو بلایا آئینہ دیا کہا اسکو سرحد طلسم پر نصب کر دینا حکیم ہفت ہنر اس آئینے کو لیکر
اپنے مکان پر آیا ملازمین و نگہبانان طلسم کو بلایا آئینہ دیا کہا اس آئینے کو سرحد طلسم پر جا کے نصب کردینا
ملازمین اس آئینے کو لیکر آئے سرحد پر نصب کیا اب حال شہنشاہ گوہر کلاہ عرض کیا جاتا ہو کہ شاہزادہ
جو قطع منازل و طے مراحل کرکے سرحد طلسم پر پہونچا لشکر گران ہمراہ تھا وہان کے باشندون سے جو کیفیت
دریافت کی سب نے کہا سرحد طلسم دو کوس ہی ہو شہنشاہ نے لشکر کو روکا فرمایا ایکدو روز یہان
قیام کرنا اچھا ہو کہ زحمت راہ دفع ہو کل انشاء اللہ تعالیٰ کوئی صورت کیجائیگی لشکر وہین ٹھہرا بارگاہین
استادہ ہوئین خیام فوج نصب ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور جملہ سرداران
نامی وگرامی بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر استراحت کی جب زحمت راہ برطرف ہوئی سب
لوگ بارگاہ شہنشاہ مین حاضر ہوئے ذکر طلسم شروع ہوا شہنشاہ نے فرمایا کہ کل ایک نامہ وہان
روانہ کرین گے دیکھیے نامہ کا کیا جواب آتا ہو اگر حکیم ہفت ہنر نے اطاعت اسلام قبول کی اور لوح
دیدی تو یہین سے واپس جائینگے ورنہ طلسم کے اندر جاکر مقابلہ کرینگے اگر خدا نے چاہا تو طلسم کو فتح کرکے
لوح لین گے سب سرداروں نے اس رائے کو پسند کیا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات
زیادہ گئی تو شاہزادے نے خاصہ طلب کیا جب کھانے سے فراغت پائی صحبت برخاست ہوئی
شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی خوابگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی بارگاہون مین داخل
ہوئے شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے آرام فرمایا جب شہنشاہ زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق سے برآمد
ہو کر جلوہ فرماے عالم ہوا شاہزادہ بیدار ہوا سب سردار بھی آئے شہنشاہ نے فریضہ سحری ادا کرکے
لشکر مین حکم دیا کہ سب سردار حاضر ہون حسب الحکم جملہ سرداران نامی وگرامی دربار شہنشاہ مین حاضر ہوئے
شاہزادے نے ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے حکیم ہفت ہنر آگاہ ہو کہ مین لوح طلسم لینے کو آیا ہون
اور تُنے میری کیفیت کتب مین دیکھی ہوگی کہ مین نے اکثر طلسم فتح کیے اور بہت سے ساحرون کو قتل
کیا اگر تم لوح طلسم مجکو دو اور اطاعت اسلام قبول کرو تو مین لوح لیکر صاحبقران کے پاس جاؤن
امیر لوح لیکر فیروز کو قتل کرین بعد قتل فیروز یہ لوح طلسم تمھارے پاس بھیجدی جائیگی اور اگر میرے
کلام کو نہ مانوگے تو لوح تمھارے قبضے سے نکل جائیگی تم بھی ہاتھ نہ آؤگے یہ لکھکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا اس
نامے کو کون لیجائیگا چند سردار موجود ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ نے ایک سردار کو نامہ دیا فرمایا

نامہ لیکر جاتا جواب لیکر آتا کسی بات کے جواب دینے مین عاجز ہوتا سردار نے عرض کی شہریار آپ کیا
فرماتے ہین اس نامے کے ساتھ میری جان ہے اور کسکی مجال ہے جو آپکے سامنے خلاف مرتبہ یاد کرے
شہنشاہ نے رخصت کیا سردار روانہ ہوا سرحد تک پہونچ کے چاہا آگے بڑھون کہ آئینہ آتشین جو معلم طلسم
نے بنایا تھا اسپر نگاہ پڑی سردار کو ہنسی آئی چاہا ضبط کرون مگر ضبط نہو سکا بے تحاشا ہنسی آنے لگی جوارح
مین بھی فرق پیدا ہوگیا سردار ہنستے ہنستے مرگیا جب دو روز کا عرصہ ہوا اور جواب نہ آیا تو شہنشاہ نے ایک
نامہ اور روانہ فرمایا اُس سردار کی بھی یہی کیفیت ہوئی جب اس کو بھی عرصہ ہوا تو شہنشاہ نے
سب سردارون کو بلایا اور ارشاد فرمایا تعجب کی بات ہے مین نے دو نامے روانہ کیے مگر جواب نہ آیا اور نہ سردار
واپس آئے معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے سب کو اسیر کر لیا اب مناسب وقت یہ ہے کہ لشکر کشی کرکے جاتے
چلین جو کچھ مہم پیش آئیگی اسے بفضل خدا سر کرینگے سب نے قبول کیا دوسرے روز شہنشاہ گوہر کلاہ
نے لشکر کو ہمراہ لیا اور جانب طلسم روانہ ہوئے جب سرحد کے قریب پہونچے سردارون کے لاشے
پڑے ہوئے دیکھے شہنشاہ نے بہت افسوس فرمایا لاشون کو اٹھوایا تجہیز و تکفین کے بعد شاہزادہ
آگے بڑھا قریب سرحد طلسم پہونچا دیکھا ایک آئینہ نصب ہے جیسے ہی آئینے پر نگاہ پڑی شہنشاہ کو
ہنسی آئی اور تمام لشکر بھی ہنسنے لگا ملازمین حکیم ہفت ہنر اس تاک مین تھے سب کو بیخود پاکر
گرفتار کر لیا اور سب کو لیکر حکیم ہفت ہنر کے پاس گئے حکیم نے سب لوگون کو دیکھا کہا ان سب کو
معلم طلسم کے پاس لیجاؤ جو کچھ وہ مناسب جانینگے ان لوگون کے حق مین کرینگے ملازمان ہفت ہنر
سب کو لیکر معلم طلسم کے پاس روانہ ہوئے معلم ان لوگون کا منتظر تھا جیسے ہی لوگون نے شہنشاہ
گوہر کلاہ کو پیش کیا اور معلم طلسم کی نگاہ چہرۂ انور پر پڑی وہ ایک مرد بزرگ تھا قیافے سے سمجھ گیا کہ
مقرر یہ کوئی شاہزادۂ عالی تبار ہے لیکن معلوم کس وجہ سے اس طلسم کے فتح کرنیکو آیا ہے اور لشکریون کو بھی
صاحب شان و شوکت پایا ملازمین ہفت ہنر کو رخصت کیا ان سب سے کہدیا کہ ہم طلسم کشا کو زندان
مین روانہ کرتے ہین تم لوگ جاکر ہفت ہنر سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھیے اب طلسم پر کسی طرح کا گزند نہ
پہونچے گا ملازمان ہفت ہنر رخصت ہوئے معلم طلسم نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو ہوشیار کیا جب
شاہزادے کو ہوش آیا اپنے کو اس کیفیت مین پایا دیکھا سامنے ایک مرد ضعیف ریش سفید ایک عمامہ
سیاہ سر پر باندھے کرتہ شنگرفی پہنے بیٹھا ہے گرد اسکے بہت سے لوگ کتابین لیے بیٹھے ہین مرد ضعیف
سب کو درس دے رہا ہے شہنشاہ متعجب ہوئے کہ مین کب گرفتار ہوا اور کسنے گرفتار کیا یہ سوچ کے
چاہا کہ قید توڑ ڈالون اُس مرد ضعیف نے کہا اے جوان صبر کر اگر اپنی قید توڑ ڈالیگا تو پھر قید پہنا دی
جائیگی شہنشاہ گوہر کلاہ کو اور زیادہ خلاف ہوا جھنجھلا کے جھٹکا دیا کہ ہتکڑی ٹوٹ گئی مرد ضعیف یہ
قوت دیکھکر حیران ہوگیا کہا اے جوان مین خود تیری قید کٹوا دیتا کیون اسقدر تعجیل کی شہنشاہ نے فرمایا ہم
سوائے خدا اور دوسرے کی مدد نہین چاہتے کون ہماری قید کاٹ سکتا ہے مرد پیر نے کہا آپ تشریف
رکھین شہنشاہ نے کہا مین جبتک اپنے ہمراہیون کی قید جدا نہ کرونگا مجھے چین نہ آئیگا مرد پیر
نے کہا آپ خاطر جمع رکھین سب کی قید کاٹ دی جائیگی شہنشاہ نے کہا مین ہرگز اس امر کو قبول
نہ کرونگا پیر مرد نے اُسی وقت آہنگرون کو طلب کیا ہمراہیان شہنشاہ نے رہائی پائی

شاہزادہ ایک دنگل جواہر نگار پر جلوہ فرما ہوا پیر مرد نے کہا مین بہت مشتاق ہون کہ آپ کے حسب و نسب
سے آگاہ ہون اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنا حسب و نسب
ظاہر کیا طلسم مین آنیکا سبب بتایا پیر مرد کے چہرے سے رنگ اڑ گیا جو جو لوگ وہان جمع تھے انسے
کہا اسوقت بجا ان سب کو اسیر کرکے زندانخانہ مین روانہ کرتا ہے آپ لوگ اس وقت معاف فرماوین
تشریف لیجاوین جو جو لوگ وہان موجود تھے وہ سب اٹھ گئے جب اس جگہ کوئی باقی نہ رہا تو پیر مرد ہاتھ باندھکر
شہنشاہ کے قدمون پر گرا عرض کی اے شہریار پہلے میری خطا معاف فرمایئے تو مین کہون اور عرض کرون
مین بھی مسلمان ہون شہنشاہ نے جو سنا کہ یہ بھی خدا پرست ہے اور مرد بزرگ ہے اپنے قدمون پر سے
سر اسکا اٹھایا فرمایا معلم صاحب یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ مرد بزرگ ہین معلم نے عرض کی اے شہریار
اگر یہی ارادہ تھا تو آپ نے قبل ہی مجکو اطلاع دی ہوتی شہنشاہ نے فرمایا مجکو آپ کی خبر نہ تھی معلم نے عرض
کی اب مین جو آپ سے عرض کرون اسکو قبول فرمایئے شہنشاہ نے فرمایا آپ فرماوین معلم نے عرض کی اب آپ
اس طلسم کے فتح کرنے سے باز آوین اتنی عنایت میرے حال پر فرماوین شہنشاہ نے فرمایا معلم صاحب یہ کیونکر
ہوسکتا ہے کہ مین اس طلسم سے بے لوح لیے واپس جاؤن اور سردار جو لشکر صاحبقران سے گئے ہین وہ سب
لوحین لیکر آئینگے اور مین یہان سے خالی ہاتھ خدمت باسعادت صاحبقران مین جاؤنگا تو مجھے کیسی
ندامت ہوگی یہ مجھسے نہوگا معلم نے بہت سمجھایا شہنشاہ نے کہا مین ایک شرط سے اپنے ارادے سے
باز آؤنگا کہ آپ لوح طلسم مجھے منگا دیجیے اور ہفت سر کو مسلمان کیجیے معلم نے عرض کی ہفت سر
مسلمان نہوگا اور لوح بھی نہ دیگا شہنشاہ نے کہا اگر وہ اسلام سے انکار کریگا آپکے ہاتھ سے قتل ہوگا
معلم نے عرض کی مین ہفت سر کو بہت عزیز رکھتا ہون طفلی سے اسکو مین نے تعلیم کیا ہے اسکا قتل ہونا
مجھے گوارا نہین ہے شہنشاہ نے ارشاد کیا کہ مجھے کمال تعجب ہے کہ آپ سا بزرگ ایسی بات سے آپ کافر سے
انس رکھتے ہین یہ بات آپ کی شان سے خلاف ہے معلم نے عرض کی اے شہریار مین خوب آگاہ ہون
مگر مجبور ہون کہ میرا دل قبول نہین کرتا جو مین ترک محبت کرون مین نے بارہا ہفت سر کو ترغیب
دی کہ اپنا ترک مذہب کردے اور بہت سے دلائل پیش کیے مگر اسنے قبول نہ کیا مین مجبور ہون
شہنشاہ نے کہا اگر آپ اس کا ساتھ دینگے تو مجکو ناگوار ہوگا اور آپکو بھی اسی زمرے
مین شمار کرونگا معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ کسیطرح میرا کہنا قبول نہ کرینگے اور طلسم کو ضرور فتح کرینگے انسے
مقابلہ بھی کوئی نہ کرسکے گا اگر کوئی وقت مشکل انپر پڑیگا تو منجانب اللہ انکی مدد ہوگی سب بلا رد
ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ انکا ساتھ دینا قبول کرون خاطر نہ ملول کرون انکے خلاف کرنا باعث آزردگی
خدا ہے کیونکہ یہ لوگ محض ترقی دین کے واسطے اپنے اوپر یہ مصائب گوارا کیے ہوئے ہین اور جو کچھ انھون نے
اسوقت فرمایا وہ سب بجا و درست ہے یہ سوچکر عرض کی اے شہریار اب مین زیادہ عرض نہین کرسکتا ہون جو آپکی
خوشی ہو مین ہر حال مین آپکا فرمانبردار ہون اور جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ بہت صحیح ہے مگر مین اپنے
دل سے مجبور ہون شہنشاہ نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو مین ہفت سر کو مسلمان کرونگا معلم نے عرض
کی آپکو اختیار ہے اب آپ اسکو اگر قتل بھی کرینگے تو مین شکایت نہ کرونگا شہنشاہ نے فرمایا اب مین
یہان سے رخصت ہونگا فاتح طلسم کہاؤنگا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم پھر آپکے پاس آؤنگا معلم

نے عرض کی ای شہریار دو ایک روز یہان تشریف رکھیں بیچ کچھ امور ضروری خدمت والا مین عرض
کرنا ہین اور ایک کتاب حاضر کرنا ہی شہنشاہ نے فرمایا مین مجبور ہون اور آپکی خوشی کرنا بھی ضرور ہی
ورنہ مجکو ہر وقت یہ خیال ہی کہ ایسا نہو جو سردار میرے ہمراہ فاتح طلسم کو روانہ ہوے تھے وہ اپنی اپنی
مرادین حاصل کرکے واپس نہ آجائین تو مین سب کے بعد مین پہونچون معلم نے عرض کی اسکی حقیقت
مین آپکو ابھی دریافت کیے دیتا ہون یہ کہکے تھوڑی دیر سکوت کیا بعد مین عرض کی آپ خاطر جمع رکھیں
ابھی کسی نے فاتح سے فراغت نہین پائی ہی بعض لوگ اپنی اپنی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچے ہین
گو معلم کو یہ بات ثابت ہوگئی تھی کہ علاوہ بدیع الملک کے اور سب لوگ روانہ ہوچکے ہین مگر
بمصلحت شہنشاہ سے نہ کہا شہنشاہ جو اس کیفیت کو سنتے تو مغموم ہوتے اسوجہ سے معلم نے
یہ کہدیا کہ ابھی تک کوئی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچا ہی شہنشاہ گوہرکلاہ اس بات کو سنکر بہت
خوش ہوے شکر خدا کیا کہا اب مین آپ کے یہان رہونگا معلم نے عرض کی مین ضروری باتین آپ سے
عرض کرونگا یہ کہکے اپنے ملازمین کو بلایا کہا ایک مکان آراستہ کرو ملازمین نے اسیوقت مطابق حکم کے
مکان وسیع آراستہ کیا معلم نے شہنشاہ گوہرکلاہ کو مع لشکر اس مکان مین بھیجا دعوت کا سامان کیا
اس روز شب کو شہنشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی ای شہریار اس طلسم مین جسقدر کارخانہ
حکمت کے ہین وہ آپکو فتح کرنے ہونگے اور جو سحر کے ہین انہین ضرورت ہوگی کہ غلام انکا انتظام
کردیگا مگر آپکو بھی تکلیف فرمانا ضرور ہی اور سحر سے بچنا مشکل ہی شہنشاہ نے کہا خدا مالک ہی میرے
پاس ایک چوب سلیمانی ہی مجپر سحر تاثیر نہ کریگا اور کارخانہ حکمت کی بھی سبیل خدا کردیگا معلم نے
عرض کی کہ مین آپکو سب راہین طلسم کی بتائے دیتا ہون ان ان راستون سے تشریف لیجائیے گا
تو تم لوح تک پہونچ جائیے گا شہنشاہ گوہرکلاہ نے سب راہین معلم سے دریافت کین تین دن تک
معلم کے مہمان رہے سب حقیقت طلسم معلم نے بیان کردی چوتھے روز وقت روانگی ایک کتاب لاکر
نذر دی عرض کی ای شہریار یہ کتاب بھی لوح سے کم نہین ہی جبتک لوح دستیاب نہوگی یہ کتاب آپکو
لوح کے برابر کام دیگی شہنشاہ نے وہ کتاب معلم سے لی سردارون کو حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کرو
کہ سامان سفر درست کیا جائے اسیوقت سردارون نے لشکر مین اطلاع کی سامان سفر درست ہوا
شہنشاہ نے کوچ کیا اور طرف تم لوح کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

## اب کیفیت حکیم ہفت ہنر کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اسنے سب کو گرفتار کرکے معلم طلسم کے پاس بھیجدیا تو اسکو اطمینان ہوا اپنے وزرا کو بلا کے کہا کہ مین نے
طلسم کشا کو حکمت کے ذریعہ سے گرفتار کرکے معلم طلسم کے پاس بھیجدیا ہی مگر ابھی تک انھون نے کوئی تجویز
طلسم کشا کے نسبت نہین کی ہے کسی شخص کو وہان بھیجو کہ وہ جاکر اس کیفیت کو تحقیق کرے کہ معلم صاحب
نے کیا ارادہ ہے وزرا نے اسیوقت ملازمان کو معلم طلسم کے پاس بھیجا معلم نے جو ان لوگون کے آنے کی
خبر پائی سب کو اپنے پاس بلایا ملازمین ہفت ہنر نے کیفیت بیان کی معلم نے جواب مین کہا کہ تم یہان سے
جاکر ہفت ہنر کو میرے پاس بھیجدو کچھ امور ضروری اسسے کہنا ہین ملازمین ہفت ہنر رخصت ہوکر ہفت ہنر کے پاس

آسنے اور کہا معلم صاحب آپکو بلاتے ہین جبتک آپ تشریف نہ لیجائینگے وہ کچھ بیان نکرینگے ہفت ہنر اسیوقت سوار ہوکر معلم کے مکان پر آیا معلم نے اپنے پاس بٹھایا ہفت ہنر نے تھوڑی دیر کے بعد کہا معلم صاحب آپنے طلسم کشا کی بابت کیا واسطے تجویز فرمائی ہے معلم نے جواب دیا اے ہفت ہنر جو بات مین کہون اسکو قبول کرو اگر اسکے خلاف کریگا تو بلاے عظیم مین پھنسیگا ہفت ہنر نے عرض کی مین نے آجتک آپکے خلاف مرضی کوئی کام نہین کیا اسوقت آپ کیون ایسا فرماتے ہین معلم نے کہا مین طلسم کشا کی نسبت کوئی بات بدی کی تجویز نہین کرسکتا ہون کیونکہ مین انکو اپنا پیشوا جانتا ہون اور وہ بھی وہ میرے پیشوا ہین اگر تمکو اپنی جان بچانا منظور ہے تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کرو اور دین سامری پر لعنت کرکے شریک اسلام ہو اگر میرا کہنا نہ مانوگے تو بہت پچھتاؤگے ذلت اٹھاؤگے طلسم کشا فاتح طلسم ہے اسکے ہاتھ سے جان بچانا مشکل ہوگی ہفت ہنر نے جواب دیا کہ مین آپ سے کچھ عرض نہین کرسکتا اگر دوسرا شخص میرے روبرو ایسے کلمات نابائستہ کہتا تو مین سخت سزا دیتا مگر مجبور ہون آپ میرے استاد ہین اور طلسم کشا کی کیا مجال جو طلسم کو فتح کرسکے مین زندہ کب رہنے دونگا اسوقت وہ اسیر ہے اور میرے قبضے مین ہے اسکو قتل کرونگا مجھے شغل اور طلسمون کے تو خوف نہین ہے کہ طلسم کشا کے قتل کرنے سے طلسم مین آفت آئیگی میرا طلسم ایسا نہین ہے معلم نے جواب دیا تیری کیا مجال جو طلسم کشا کو قتل کرسکے یا انکی شان مین کلمات سخت زبان سے نکال سکے اور اب وہ شیر بیشۂ ہیجا تم لوح کیطرف تشریف لیگیا ہے اگر خدا نے چاہا تو لوح حاصل کرکے میرے پاس آئیگا پھر صاحبقران کے پاس لوح لیکر جائیگا اگر تو اسلام قبول نکریگا تو انکے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا ہفت ہنر نے کہا اگر آپ نے اسکو رہا کردیا تو غضب کیا جب آپ ہی کو بربادی طلسم منظور ہوئی تو اب کون اس طلسم کو بچا سکتا ہے معلم طلسم نے کہا مین کیا چیز ہون جو اس صاحب شوکت کی مدد کرسکون اور مین کب اسیر کرسکتا ہون انکی مدد خدا کرتا ہے ہفت ہنر نے کہا مین اپنی جان دونگا مگر اس سے ایکبار مقابلہ ضرور کرونگا معلم نے جواب دیا کہ اگر انسے مقابلہ کریگا تو ضرور تیری جان جائیگی ہفت ہنر نے کہا اب جو ہو مین نے یہ ارادہ مستحکم کرلیا ہے معلم نے کہا تجھے اختیار ہے مین تجھے محبت رکھتا تھا اسوجہ سے سمجھایا ورنہ کوئی ضرورت نہین تھی تو خوب آگاہ ہے کہ مین مسلمان ہون صرف تیری محبت سے اس طلسم مین رہتا ہون ورنہ جس جگہ چاہون جاکر رہون اور جس طلسم کو چاہے فتح کرلون ہفت ہنر معلم کی باتین سنکر خاموش ہورہا تھوڑی دیر کے بعد رخصت طلب کی معلم نے کہا اے ہفت ہنر مین پھر کہتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اور جو کچھ مین تجھے سمجھاتا ہون اسکے تئین اپنے حق مین بہتر جان ہفت ہنر نے کہا مین اسکا جواب آپکو پھر دونگا معلم مجبور ہوا ہفت ہنر وہان سے روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا وزیرون کو بلایا کہا غضب ہوا معلم طلسم طلسم کشا کا شریک ہوگیا اور اسکو لوح کی طرف روانہ کیا ہے یقین ہے کہ کچھ مدد بھی دی ہے اب طلسم کا بچنا بہت مشکل ہے وزرا نے کہا معلم طلسم نے اگر ایسا کیا تو عجب کی بات ہے ہفت ہنر نے جواب دیا کہ طلسم کشا اور معلم ہم مذہب ہین بپاس مذہب ایسی بات ہوئی مجھکو جو اسوقت بلایا تھا تو منشا یہ تھا کہ مین بھی انھین کا مذہب اختیار کرون اور لوح طلسم کشا کو دون طلسم کشا لوح لیکر جاے فیروز ستارہ پیشانی قتل ہو مجھے کیا ضرورت ہے جو اپنا مذہب ترک کرون اور لوح دون فیروز ستارہ پیشانی میرا دوست ہے مجھے اس سے مدد کی امید ہے بلکہ اسے غضب کیا جو مجھے پہلے سے نامہ نہ لکھا ورنہ مین اسکی مدد کرتا کسیکی کیا مجال تھی جو اس کے طلسم کو برباد کرسکتا

مگر اسنے خود غلطی کی ویسا ہی مبتلاے عذاب ہوا اب نہین معلوم کہان جا کے پوشیدہ ہوا ہی گر مین طلسم کشا
کو اسیر کرکے اسکو اپنے یہان لاؤنگا شکر اسکے ساتھ کردونگا خود بھی ہمراہ جاؤنگا جس شخص نے طلسم کو فتح کیا ہے
اسکو اسیر کرونگا مسلمانون کا نام صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا ان لوگون نے بڑے بڑے بزرگان دین کو
قتل کیا سب نے ملک کیسے کیسے عبادت خانہ مٹا دیے کن کن ساحرون کو مارا جنکا مثل و نظیر اب ممکن
نہین یہ لوگ لائق اسی کے ہین کہ انکو اسیر کرکے قتل کرون بڑا اجر پاؤنگا سامری و جمشید بہت
خوش ہونگے میری راے تو یہ ہو کہ کسی ترکیب سے معلم طلسم کو گرفتار کرنا چاہیے کہ یہ بھی مسلمان ہو جبتک
یہ گرفتار نہوگا طلسم کشا کی ہمت مین فرق نہ آئیگا اسکو پہلے اسیر کرنا چاہیے یہ اسیر ہو جاے تو لشکر طلسم کشا
کیطرف چلنا چاہیے اسکو اسیر کرکے پہلے ہدایت کیجائے کہ اپنا مذہب ترک کرکے دین سامری اختیار کرکے
تو جان بچے اگر وہ سامری پرستی سے انکار کرے تو اسکو تکلیف شدید دیکر قتل کرنا چاہیے وزرا نے کہا
بھلا معلم طلسم کیونکر گرفتار ہو سکتے ہین حکیم ہفت ہنر نے کہا بہت آسان ترکیب ہو ابھی تک وہ غفلت
مین ہین اور میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہین شب کو چند آدمی انکی خوابگاہ مین جائین اور انکو بیخودی
مین گرفتار کرکے لے آئین وزیرون نے ہفت ہنر کی راے سے اتفاق کیا اور ملازمین کو بلا کے کہا کہ
تم لوگ بعد نصف شب پوشیدہ ہوکر معلم طلسم کے مکان پر جانا جب اسکو غافل پانا تو گرفتار کرکے لے آنا
سب نے منظور کیا جب رات ہوئی ملازمین ہفت ہنر اسباب ضروری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوے
نصف شب کے بعد معلم طلسم کے مکان پر پہونچے دیکھا بہت سے لوگ نگہبانی کر رہے ہین عیاران
ہفت ہنر پوشیدہ ہوکر اندر آے خوابگاہ معلم طلسم تک پہونچے دیکھا معلم محو خواب ہو عیارون
نے بیہوشی اسکے دماغ مین پہونچائی معلم کو چھینک آئی بیہوش ہوگیا ملازمین ہفت ہنر اسکا پشتارہ
باندھکر سے نکلے راہ طے کرکے ہفت ہنر کے پاس پہونچے یہ تو ان لوگون کا منتظر تھا ہی بہت خوش ہوا سب
کو انعام دیا معلم طلسم کی زبان اپنے ہاتھ سے چھیدی دونون ہونٹ ٹانک دیے قید آہن نہادی
عیارون سے کہا اسکو ہوشیار کرو عیارون نے معلم کو ہوشیار کیا معلم طلسم کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس
کیفیت مین پایا دیکھا سامنے تخت پر ہفت ہنر بیٹھا ہو گرد اسکے وزیر جمع ہین معلم نے چاہا کچھ کہون مگر
کیونکر کلام کرسکتا تھا زبان چھیدی ہوئی تھی ہونٹ دونون ٹانکے ہوے تھے مجبور ہو گیا ہفت ہنر نے
کہا اے معلم اپنے کئے کی سزا پائی اب بھی اگر اپنا ترک مذہب کرے اور طلسم کشا کو اسیر کر دینے کا وعدہ
کرے تو مین رہائی دون معلم نے اشارے سے کہا مین ہرگز اپنا ترک مذہب نکرونگا اور
طلسم کشا کی رفاقت سے منہ نہ موڑونگا ہفت ہنر نے ملازمین سے کہا اسکو لیجا کر اسیر کرو سات روز
تک اسکو قید شدید مین رکھو اور ہر طرح کی تکلیف دو اگر ساتوین روز بھی اپنا ترک مذہب کرے تو میرے
پاس لانا نہین تو ستور رکھو ملازمین ہفت ہنر معلم طلسم کو زندان خانہ مین لے گئے ایک حجرہ تاریک تھا
مین اسیر کیا اور حال اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا غرض ہفت ہنر جب معلم کو قید کر چکا تو اپنے وزرا
سے کہا کہ اب سامان لشکر کشی درست کرو مین طلسم کشا کے مقابلے کو جاؤنگا اسکو بھی گرفتار کرکے لاؤنگا
وزرا نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاریان سفر کی کرنے لگے تین دن تک سامان سفر مین گذرے چوتھے
دن سب نے ہفت ہنر کو اطلاع دی کہ سب سامان سفر درست ہو جس روز مزاج مین آے

براے مقابلہ طلسم کشا تشریف لیچلے ہفت ہنر اُسی روز کوچ کیا اور شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلے کیو اسطے چلا کر ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب حال شوکت آل شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ تحریر کیا جاتا ہی

کہ جب شاہزادہ کتاب طلسم معلوم سے لیکر براے فتح روانہ ہوا تو تیسرے روز ایک میدان مین پہونچا شہنشاہ نے دیکھا کہ ایک حجرہ وسط میدان مین بنا ہی اُس حجرے سے دھوان نکل رہا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کتاب طلسم مین اس حجرے کی کیفیت دیکھی لکھا تھا کہ جو اس حجرے کے قریب جائیگا نابینا ہو جائیگا اس دھوئین کی تاثیر ایسی ہی ہی اگر اسکو شکست کرنا منظور ہو تو زمین مین نقب لگاہا حجرے تک نقب لیجائیے ایک شمع تہ خانہ مین روشن ہی اسکو گل کر دے دھوان موقوف ہو جائیگا مگر شمع کو گل کرنے کیو اسطے سرمہ کحل الجواہر آنکھ مین لگاکے جائے اسکے بعد سرمے کے اجزا تحریر تھے شہنشاہ گوہر کلاہ نے لشکر کو ٹھرایا اسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین شہنشاہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے شہنشاہ نے خادمون کو طلب فرمایا سرمے کی تیاری کا حکم دیا حسب الحکم سرمہ تیار ہوا شہنشاہ نے اپنی آنکھ مین سرمہ لگایا دوسرے روز ملازمین کو حکم دیا کہ نقب لگائین تہ خانہ تک پہونچائین ملازمین نے نقب لگائی دن بھر نقب زنی مین مصروف رہے قریب شام پہر کا نقب تہ خانہ تک پہونچا وہان سے واپس آئے شہنشاہ سے آکر عرض کیا حضور نقب تہ خانے تک پہونچ گئی شہنشاہ گوہر کلاہ نام خدا لیکر اُٹھے نقب مین داخل ہوئے راہ طی کرکے تہ خانہ مین پہونچے دیکھا ایک شمع روشن ہی شہنشاہ نے اس شمع کو گل کیا وہان سے باہر تشریف لائے دیکھا دھوان موقوف ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے شکر خدا کیا لشکریون سے فرمایا آج کی شب یہان اور قیام کرو انشا اللہ تعالے کل آگے چلینگے لشکر مین جو کوچ کی خبر پہونچی اہل لشکر نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر شہنشاہ گوہر کلاہ عیش و عشرت مین مصروف رہے صبح کو لشکر ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے

## اب حالت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہی

کہ وہ جو لشکر اپنے ہمراہ لیکر چلا تھا آخرین روز اس میدان مین پہونچا جہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے شمع کو گل کیا تھا اُنے جو آکر حجرے کی حالت تباہ دیکھی گھبرا گیا ملازمین سے کہا معلوم ہوتا ہی معلم نے طلسم کشا کو کتاب طلسم دیدیا ہی ورنہ طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو اس شمع کو گل کر سکتا مگر اب کہان جا سکتا ہی مین اسکو سولت سے اسیر کرونگا ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز پھر سب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا آٹھوین روز ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک لشکر اُترا ہوا ہی ہفت ہنر نے ملازمین کو خبر لیو اسطے بھیجا کہ جاکر خبر لاؤ ملازمین اسکے خبر لیو اسطے گئے اور کہا یہ لشکر طلسم کشا کا اُترا ہوا ہی ہفت ہنر نے کہا بہت اچھے مقام پر طلسم کشا سے ملاقات ہوئی اب آگے نہ جاسکیگا یہین اسکو اسیر کرونگا یہ کہکے دست ایک نامہ لکھی مضمون اسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین حکیم ہفت ہنر اس طلسم کا بادشاہ ہون سات ہنر جانتا ہون تیر زنی مین یکتاے روزگار ہون فنون سپہگری بھی بہت دنون تک یاد کیے ہین حکمت مین بھی دخل ہے فن رمل کو بھی خوب جانتا ہون علاوہ

اسکے اور بھی فن معلوم ہین تم مجھسے مقابلہ نکرسکوگے اور جسکی وجہ سے تم اسقدر نازان ہو اسکو مین نے
اسیر کرلیا ہی اور معلم طلسم کو اب کبھی رہا نہ کرونگا تمھین بھی اسیر کرکے بھیجونگا اسی کے ساتھ قید کرونگا اور اگر
ترک مذہب گوارا کرو تو تمھین اس طلسم مین وہ عہدۂ جلیل دون کہ سب لوگ باشندگان طلسم تمھاری حالت پر
رشک کرین یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے ہاتھ مین دینا اور جواب صاف لیکر آنا
ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو دوسرے لشکر کو دیکھا ہرکارون کو بھیجا کہ جاکر خبر لائین لشکر کسکا
اترا ہی ہرکارے دریافت کرگئے تھے شہنشاہ بھی خوش تھے کہ اب ہفت ہنر سے مقابلہ ہوگا جو کچھ ہونا ہو
اسی مین فیصلہ ہوجائیگا سردارون سے یہی ذکر کر رہے تھے کہ چوبدار نے آکے دعاے دولت دی اور عرض
کی کہ ہفت ہنر نے ایک نامہ خدمت والا مین بھیجا ہی ایک ساحر لیکر آیا ہی در دولت پر حاضر ہی امیدوار
باریابی ہی کیا حکم ہوتا ہی شہنشاہ نے فرمایا اندر بلا لو ہرکارے باہر آئے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے ساحر
نے جو رونق بارگاہ دیکھی دنگ ہوگیا شہنشاہ کی صورت پرنور دیکھنے لگا شاہزادے نے کہا بھائی جس کام
کو آیا ہی پہلے اسکو انجام دے پھر اور طرف مخاطب ہونا ساحر نے نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے نامے کو کھولا
مضمون پڑھ کے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا اس مکار سے کہدینا کہ جو تیرے مزاج مین آئے اٹھا نہ رکھ ہم
موجود ہین یہ کہکر ساحر کو رخصت کیا ساحر کانپتا ہوا بارگاہ سے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا یہان ہفت ہنر
اسکا منتظر تھا جیسے ہی ساحر کو آتے ہوئے دیکھا جلدی سے اپنے پاس بلا کے پوچھا کہ شاہزادہ کیا کہتا تھا ساحر
نے جواب دیا کہ نامہ دیکھکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور جھلا کے کہا جو اسکے مزاج مین آئے اٹھا نہ رکھے
اور معلم طلسم کو اسیر کرکے مغرور نہون ہفت ہنر نے جو ساحر سے یہ کلمات سنے جھلا کے اپنے لشکر مین طبل جنگی
بجنے کی اطلاع کرائی اسکی فوج مین طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکارے نے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے خبر
لیکر اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے بارگاہ شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہوکر دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے اور
عرض کی او شہریار ہفت ہنر نے طبل جنگی بجوایا ہی اسکا ارادہ ہی کہ میدان جنگ مین نکلکر مقابلہ کرے شہنشاہ
گوہر کلاہ نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی نقیب ایزدی طبل جنگ نوازے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون
لشکرون مین تیاریان ہونے لگین ایک شب تیاریون مین بسر کی جب سلطان اقلیم مشرق نیزۂ خطوط شعاعی
ہاتھ مین لیکر میدان فلک پر جلوہ افروز ہوا یعنے شب گذری روز ہوا تو شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ
خوابگاہ سے برآمد ہوئے فریضۂ سحری ادا کرکے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم در دولت پر مرکب لیکر حاضر ہوئے شاہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ
کیطرف روانہ ہوا اسطرف سے حکیم بھی اپنا لشکر لیکر آیا میدان مین پہونچا کہ دونون لشکرون کی صف بندی
ہوئی نقیبان خوش الحان میدان مین آئے نقابت کرکے ہٹے کہ کیشون نے کرلکا کہا حکیم ہفت ہنر صف سے
آگے بڑھا پکار کر کہا او طلسم کشا آگاہ ہو کہ اب تمھارا ارادۂ فتح طلسم بیکار ہی مین نے معلم طلسم کو گرفتار
کرلیا اب تمھین اس طلسم مین رہنا اچھا نہین جبتک معلم موجود تھا تم مجھسے ہر طرح لڑسکتے تھے اگر جب بھی تمھاری
کوشش دیر دی بیکار تھی اور اب تو محض بے سود ہی کیونکہ مین سات ہنر جانتا ہون تم کس بات مین مجھسے مقابلہ
کروگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا او ہفت ہنر جب مین صاحبقران نامدار سے رخصت ہوکر
اسطرف چلا تھا اسوقت بھی معلم طلسم کی ذات کا سہارا نہ تھا محض خداوند کریم کو اپنا معین و مددگار جانکر اس طلسم

سے فتح کرنیکا ارادہ کیا تھا یہان اگر معلم طلسم سے ملاقات ہوئی وہ بھی مرد مسلمان تھا پانچ اور تمام مشتق آیا مین دو روز
اسکے یہان رہا اب اگر تو نے اسکو بگاڑا یا سیر کر لیا تو مجھے کچھ اندیشہ نہین ہے خدا نے چاہا تو اسکو بھی رہا کرونگا اور جو
مدعاے دل ہے اسکو حاصل کرکے صاحبقران نامدار کی خدمت مین روانہ ہونگا ہفت منزہ نے جواب دیا
او طلسم کشا مجھے تیرے حسن و شباب پر رحم آتا ہے اگرچہ تو نے گنبد شمع کو توڑا مگر مین اب بھی تجھے کہتا ہون کہ
یہانسے واپس جا یہ طلسم اور طلسمون کی طرح نہین ہے جو تجھسے فتح ہو جائے شہنشاہ نے جواب دیا اب ایسی بات زبان
سے نکالنا ورنہ بہت پچھتائیگا ابھی سزا دونگا اگر تجھے میری ذات سے خوف ہے تو معلم طلسم کو رہا کردے اور لوح طلسم
مجھکو دے اور دین سامری پرستی پر لعنت کر مین بعد قتل فیروز نوت یہان جمعیت دونگا یہ جو ہفت منزہ نے سنا اسکو غصہ
آگیا جھلاکے کہا او طلسم کشا کیا کہتا ہے مین ہرگز مذہب سامری پرستی ترک نہین کرونگا اور فیروز کی مدد
کر جاؤنگا جسقدر مسلمان ہین سب کو گرفتار کرکے لاؤنگا جو مذہب سامری پرستی اختیار کریگا اسکو امان دونگا
ورنہ سب کو قتل کرونگا شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہوتا ہے یہ میدان جنگ ہے مقام وعظ و
پند نہین ہے اگر کچھ ہنر جنگ دکھانا ہے تو جو ہنر رکھتا ہو پیش کر ہفت منزہ نے اپنی فوج کیطرف دیکھا ایک پہلوان
صف لشکر سے اندیل دار جھومتا ہوا نکلا شہنشاہ سے آنکھ ملا کے کہا او طلسم کشا مین بہت مشتاق
ہون کہ تجھسے مقابلہ کرون شہنشاہ گوہرکلاہ نام خدا لیکر آگے بڑھے پہلوان نے کہا آگاہ ہو کہ نام میرا
آشام سنگ باز و ہے آجتک کوئی پہلوان میرے مقابلہ مین نہین آیا بہت سے پہلوانون کو مین نے ہنر
جنگ سکھائے اور بہت سے پہلوان میرا نام سنکر مقابلے کو آئے مگر میری صورت دیکھکر تاب مقابلہ لانے مجبور
ہوسکے میری اطاعت قبول کی تم جو اسوقت میرے مقابلے مین آئے ہو تو اپنے تئین کیا سمجھتے ہو بھلا خود ہی انصاف
کرو کہ تم مجھسے مقابلہ کرسکوگے شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا تیرے صاحب ہنر ہونے کی ایک دلیل یہی ہے کہ
اپنے منہ سے اپنی تعریف کر رہا ہے اور جو لوگ تیرے مقابلہ کو آئے ہونگے وہ مردان عالم سے نہونگے
تیری کیا مجال ہے جو کوئی تیرا مقابلہ نہ کرسکے اور کس بات پر تو ناز کرتا ہے یہ میدان جنگ ہے یہان زبان نیزہ و خنجر
سے کلام ہوتا ہے اگر تجھے کچھ دعوی ہے تو ہم تیرے سامنے موجود ہین جو حربہ کہ تیرے پاس جنگ سے رکھتا ہو پیش
کر آشام نے جو تقریر شہنشاہ گوہرکلاہ کی سنی دل مین کہا یہ جوان بڑا جری معلوم ہوتا ہے اسکی باتون سے
شجاعت ٹپکتی ہے یہ سوچ کے آگے بڑھا کہا او جوان مین تیرے روبرو کھڑا ہون جسقدر وار تیرا جی چاہے
مجھپر لگالے کہ تیرے دل مین حسرت نہ رہجائے مین آخر مین تجکو میدان سے اٹھا لیجاؤنگا
شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا تو بیہودہ گوئی کرتا ہے تیری کیا مجال جو تو ایک ہاتھ کو ہمارے جنبش دے سکے اور ہمارا
یہ دستور نہین ہے کہ جنگ مین سبقت کرین جب تیرے حربہ سے خدا بچائیگا تو دیکھینگے تو وار کر پہلوان نے کہا
اے جوان میرا وار پیام موت ہے شہنشاہ نے کہا بہادرون کو میدان جنگ مین لڑکر مرجانا حیات ابدی
سے بہتر ہے ایسی موت سے ہم طالب ہین تو وار کر جب آشام نے دیکھا کہ یہ جوان کسی طرح نہین مانے گا
مجبور ہوکے گرز کا وار کیا شہنشاہ نے اسکے ہاتھ سے گرز چھین کر پھینکدیا آشام کو کمال خفت ہوئی اور وقت
شہنشاہ دیکھکر متحیر ہوگیا دل مین خیال کیا یہ جوان آفت کا پرکالا ہے پہلوانون مین بجاے مغز قوت بھری
ہے یہ سوچ کے اپنے دوش سے تبر اتار شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے نے تبر بھی اس کے ہاتھ سے
چھین لیا زمین پر پھینکدیا کہا او آشام وار سمجھکر نہین کرتا ہے دو حربے چھنوا دیے اب تک تجھے

خیال نہین ہو سکتا کہ آشام کی خفت اور زیادہ بڑھی میان سے تیغ نکالا کہا اے جوان اب تیری جان بچانا محال
ہی تو نے مجھے اس مجمع عام مین ذلیل کیا اب جا تو قتل کیے بغیر نہ چھوڑونگا شہنشاہ نے فرمایا یہ تو تو نے پہلے بھی
کہا تھا مگر اپنے کیے پر نادم ہوا مین نے ابھی تک کوئی حربہ نہین اٹھایا ہی سپر تک میرے پاس نہین ہی اور تو مستعد
ہے وار کا ہی آشام نے تیغ شہنشاہ کے سر پر لگائی شاہزادے نے سپر بھی نہ اٹھائی اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا
قبضہ مٹھی و دستے تلوار چھین لی توڑ کے زمین پر پھینکدی ہنس کے فرمایا اے آشام اب بھی تجھے ہوش نہین
آیا ارے کیا غضب کرتا ہی سب دعوے تیرے باطل ہوتے ہین اسی قوت پر تجھکو یہ ناز تھا کہ کوئی پہلوان
آجتک میرے مقابلے مین نہین آیا ارے اب بھی کچھ نقصان تجھے نہین پہونچا ہی تجھسے کارزار کر اگر ترے
تو کی باقی نہین رہا ہی تو اپنے لشکر سے منگالے مین موجود ہون جبتک تو وار کرنے کی اجازت نہ دیگا مین وار
نہ کرونگا آشام نے دیکھا یہ جوان ضرور مجھے قتل کریگا زندہ نہ چھوڑیگا یہ سوچ کے اسنے اپنے لشکر کیطرف
دیکھا ایک خواہ طلب کی سوار تلوار اسکے پاس بھیجا اسنے تلوار کو نیام سے نکالکر شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے
نے پھر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اسنے اپنا ہاتھ کمر مین شہنشاہ کے ڈالا دونون گھوڑے سے اترے زمین
پر آتے ہی شہنشاہ آشام کو سے دور سے دس قدم پر اسکے پھینکدیا زمین سے اٹھالیا چرخ دیگر زمین
پر مار کر عرصہ کارزار پر رنگیا استخوان تن آشام چور چور ہوگئے دونون لشکرون سے صداے تحسین
و آفرین بلند ہوئی ہفت ہنر نے جو وقت شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا دنگ ہوگیا اپنے ملازمین سے مخاطب
ہوکر کہا یہ جوان وقت کا تیغ زن فنون جنگ سے بھی خوب ماہر ہی اسکا ہم نبرد میری فوج مین اسوقت کوئی
موجود نہین ہی اور مین مقابلہ کرنا ننگ و عار سمجھتا ہون ہان اگر صاحبقران سے مقابلہ ہوگا تو ہنر جنگ
دکھاؤنگا اُنکو میدان سے مانند طفل اٹھالاؤنگا اس جوان سے کیا مقابلہ کرون ایک ضرب بھی میری
اس سے نہ اٹھ سکیگی اور لوگ مجھپر خندہ زن ہونگے کہ ایک جوان سے لڑکر اپنی بات کھوئی اس کے
زیر کرنے سے میرے واسطے نیکنامی نہین ہوگی سب نے کہا آپ کے بالکل خلاف شان ہے کہ
اس جوان کمسن سے مقابلہ کرین ہفت ہنر نے کہا اگر حمام لنگر بند قبول کرے تو اسکو بلاکر اور
اس جوان کے مقابلے مین بھیجو سب نے کہا حمام لنگر بند اپنے مکان پر ہوگا ہفت ہنر نے کہا
مین آج نزدیک اسوقت رکھتا ہون کوئی ساحر بلانے جائے اور تخت سحر پر اسکو بٹھا کے شب
بھر مین یہان لے آئے سب نے کہا یہ بات ممکن ہی کہ یہان سے ایک ساحر جائیگا وہ اس کو
تھوڑی دیر مین لے آئیگا جب یہ راے قرار پا چکی تو ہفت ہنر نے طبل بازگشت بجوا دیا دن بھی
تھوڑا باقی تھا شہنشاہ گوہر کلاہ و شاداں و فرحاں میدان کارزار سے پلٹے اپنے لشکر مین تشریف
لائے سب کو ہمراہ لیکر بارگاہ ہمایون کیطرف روانہ ہوئے ہفت ہنر بھی میدان سے پلٹا اپنے
لشکرگاہ مین آکر ایک ساحر کو بلایا جب ساحر آیا تو ہفت ہنر نے کہا اے ریاض جادو
اسی وقت جا اور حمام لنگر بند کو اپنے تخت پر سوار کرکے لے آ اور اس سے کہدینا کہ
ایک جوان ایسا آیا ہی کہ جسنے آشام کو قتل کیا اور اسوقت دعواے جرأت کر رہا ہی
کسیکو اپنا ہم نبرد نہین جانتا ہی اور امر واقعی بھی یہی ہی کہ اسکا ہم نبرد میرے لشکر مین کوئی نہین
ہی اور مین اسکا مقابلہ نہ کرونگا کیونکہ میری خلاف شان ہی اگر تم اسوقت مین یہان آجاؤ تو اس سے

مقابلہ کرو ساحر نے کہا مین جاتا ہون ابھی انکو لیکر آتا ہون یہ کہکر ساحر وہان سے روانہ ہوا حمام لنگر بند
کے مکان پر آیا حمام اسوقت اپنی ورزش گاہ مین زور کر رہا تھا بہت سے شاگرد جمع تھے سب کو زور دلا رہا
تھا کہ فرستادہ ہفت ہنر جا کر پہنچا حمام نے جو ساحر کو آتے ہوئے دیکھا زور دلانا موقوف کیا ساحر کیطرف
مخاطب ہوا کہا اے ریاض جادو اسوقت تمھارے آنیکا کیا سبب ہے ریاض جادو نے کہا
مجکو حکیم ہفت ہنر نے تمھارے پاس بھیجا ہے اور بلایا ہے حمام لنگر بند نے کہا بلانے کا سبب بھی کچھ بیان
کیا ہے ریاض جادو نے سب کیفیت بیان کی حمام جادو اسیوقت اکھاڑے سے باہر آیا ریاض
جادو سے کہا تم جبتک استراحت کرو مین لباس تبدیل کرون اپنے اسلحہ لگاؤن تو تمھارے ہمراہ چلون
جادو اکھاڑے پر بیٹھا رہا حمام لنگر بند نے لباس تبدیل کیا اسلحہ ذات پر آراستہ کئے ریاض
کے تخت پر آکے بیٹھا ریاض نے تخت اڑایا تھوڑی دیر مین ہفت ہنر کے لشکر مین آئے پہونچے ہفت ہنر
انکے انتظار مین بیٹھا تھا حمام کو دیکھا بہت خوش ہوا شب بھر اسکے واسطے جلسہ عیش و عشرت منعقد
کیا صبح کو لشکر ہمراہ لیا اسکو حربہاے جنگ عمدہ عمدہ دیئے اپنے ساتھ میدان کارزار مین لایا اسطرف
تو ہفت ہنر کے لشکر کی صفین جمین اسطرف شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ اپنے لشکر
ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے یہان بھی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت
کرنا کا تمکر ہے ہفت ہنر نے حمام لنگر بند کیطرف اشارہ کیا حمام گینڈے کو چمکا کے میدان مین
آیا پکار کے آواز دی اے طلسم کشا اگر کچھ دعوی جرات ہے تو میرے مقابلے مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا یہ سنکر
شہنشاہ گوہر کلاہ نے گھوڑا بڑھایا میدان مین آئے حمام نے صورت شہنشاہ گوہر کلاہ کی دیکھی ہنس کے
کہا اے جوان مین تجھے نہین بلاتا ہون بلکہ طلسم کشا کو بلاتا ہون شہنشاہ نے کہا او کم بخت مجھکو دکھائی
بھی نہین دیتا ہے منم طلسم کشا ذو فنون حمام نے کہا مین تجھ سے ہرگز مقابلہ نکرونگا ابتک مین یہ جانتا
تھا کہ طلسم کشا بڑا قوی ہیکل جوان ہوگا تو مرد حسین نازک اندام ہے تجھسے کیا مقابلہ کرون شہنشاہ نے
فرمایا یاوہ گوئی سے کام نہ نکلیگا حمام نے پلٹ کے دیکھا ہفت ہنر نے اشارہ کیا حمام قریب آکے
نگاور زن ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ پر نیزے کا وار کیا شاہزادے نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روک
کر تھپیڑا مارا کہ حمام کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا اسکو کمال خفت ہوئی میان سے تلوار لی دیر تک
آپس مین تیغ زنی رہی ایک مقام پر حمام نے سر پر شاہزادے کے وار کیا شہنشاہ نے سپر کو چہرے
کی پناہ کیا گھوڑے کی باگ پر ہاتھ سخت ہوا گھوڑا پیچھے ہٹا عقب مین زمین ناہموار تھی گھوڑے
کے قدم نجمے پاؤن بہکے خود شاہزادے کے سر سے اور سپر چہرے سے ہٹ گئی تلوار سر پر پڑی
چار انگل کا نشان سر مین اتر گئی شہنشاہ نے دستانہ مارا تیغہ نکل گیا خون کی چادر منہ پر آ لی حمام نے
چاہا وار بھی کرے مگر شاہزادے نے اسی حال مین تلوار میان سے لی حمام کی کمر پر وار کیا کہ مثل
خیار حمام کے دو ٹکڑے ہوگئے گھوڑے سے زمین پر مر کے گرا دونون لشکرون سے شور تحسین
بلند ہوا ہفت ہنر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنی فوج سے اشارہ کیا کہ اسوقت طلسم کشا زخمی ہے
سب ٹوٹ پڑین اور اسکو گرفتار کرلین اسکا اشارہ پاتے ہی سب فوج ٹوٹ پڑی شہنشاہ
نے زخم سر کو جلدی سے باندھا ہوشیار ہوکر زین فرس پر بیٹھے سپاہ اسلام

بس یہ کیفیت دیکھکر آپڑی جنگ مغلوبہ ہونے لگی شاہزادہ چونکہ زخمی ہو چکا تھا اسوقت جوزیادہ کوشش
جنگ مین کی زخم سر پر اور دو تین زخم کاری چہرے اور زخم بھی سے لگے خون جاری ہوا شاہزادے کا حال
ابتر ہو گیا ہاتھ نے دستگیری نہ کی پاؤن رکابون پر کانپنے لگے بیتری بگڑنے لگی شاہزادے نے مجبور ہوکر
دونون ہاتھ فرس کی گردن مین ڈال دیے گھوڑا اصل تھا بچا اسوقت بیسے آقا پر وقت تنگ ہو لشکر
کی بھیڑ سے نکلا اور ایک جانب صحرا مین روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا مگر کیفیت بیان کی جنگ
کی یہ ہوئی کہ دیر تک ہفت ہنر کی فوج مصروف کارزار رہی جب اہل اسلام نے کشتون کے پشتے لگا دیے
اور سپاہ مخالف کے لوگ انتہا کے زخمدار ہوئے تو مجبور ہو کے سب نے فرار پر قرار کیا سپاہ اسلام
نے تعاقب کیا دور تک ان نامردون کو بھگا کے پلٹے یہان خیمہ و خرگاہ سب رہگیا تھا لشکر اسلام نے لوٹ
لیا اب جو خیال کیا تو شاہزادے کو نہ پایا سب لوگ گھبرائے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ شاہزادہ
والا تبار کا پتہ نہین بارگاہ شہنشاہ مین بھی آ کے دیکھا مگر کسیکو نہ پایا سخت حیران ہوئے سب نے کہا
اب اسی جگہ قیام کرنا اچھا ہو شاہزادے کو تلاش کرینگے جہان وہ جائینگے پتہ معلوم ہو جائے گا
سب لوگ وہین ٹھہرے اسی روز سے شاہزادے کی تلاش شروع ہوئی اب حال شہنشاہ کا
عرض کیا جاتا ہو کہ اسکو جو گھوڑا عین گرمی جنگ سے نڈھال پا کے لے نکلا صحرا کیطرف چلا شب بھر
گھوڑے نے رہروی کی جب صبح ہوئی تو ایک صحرا پر فضا مین پہونچا دیکھا درخت گنجان زمین سرد
معلوم ہوتی ہو گھوڑا ایک درخت گنجان دیکھکر ٹھہرا آسانی سے جنبش اپنے جسم کو حرکت دی کہ شاہزادہ
زمین پر آیا گھوڑے نے سونگھا سانس جسم مین باقی پائی ایک جانب چرنے لگا کہ قضا سے کار اتفاقات
روزگار ملکہ ناہید ثریا چشم دختر سلطان الاطبا مالک قمر لوح کی اُس طرف براے تفریح آنکلی
کنیزین تو بہت ہمراہ تھین صحرا مین پہونچ کے تخت اتارا کنیزین چارون طرف ٹہلنے لگین ایک کنیز کی نگاہ
جو گھوڑے پر پڑی قریب آئی دیکھا ایک جوان رعنا حسن و جمال مین یکتا زیر درخت پڑا ہو مگر قاعدے
سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ جسم مین جان باقی نہین ہو کنیز ملکہ کے پاس آئی ملکہ سے کیفیت بیان کی ملکہ بھی شائق
ہوکر اسطرف تشریف لائین نگاہ جو جمال جہتال شہنشاہ نامدار پر پڑی ملکہ فریفتہ ہوگئین اور گھبرائی
ہوئی تخت شہنشاہ کے قریب آئین سر اپنے زانو پر رکھا بہت چاہا ہوشیار کرین مگر شاہزادے کو
ہوش نہ آیا تخت پر ڈال کے اپنے باغ مین لائین جراحون کو طلب کیا سب نے زخمون مین
ٹانکے لگائے دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا آنکھ کھولی اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا متحیر ہوکر
چارونطرف دیکھنے لگے ملکہ قریب آئین عرض کی اے شہریار مزاج مبارک کیسا ہو شاہزادے
نے جو ملکہ کی صورت دیکھی ہوش گم ہوئے زنجیر زلف مین دل ناداں اسیر ہو گیا کلیجے کے پار عشق
کا تیر ہو گیا پہلے ملکہ نے شاہزادے کی کیفیت دریافت کی پھر اپنی کیفیت بیان کی ہنوز ملکہ کی تقریر ختم نہوئی تھی
کہ شہنشاہ نے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف سامنے سے تشریف لاتے ہین ملکہ سے پوچھا کہ یہ مرد ضعیف کون ہین
ملکہ کی جو نگاہ اس مرد ضعیف پر پڑی چہرے سے رنگ اڑگیا عجب کیفیت ہوگئی شہنشاہ نے ملکہ کو جو اس
عالم مین پایا فرمایا ملکہ خیر ہو اسوقت دشمنون کا حال کیون غیر ہو ملکہ نے عرض کی یہ جو تشریف لاتے ہین
میرے والد نامدار ہین اب یہان آکر مجھے اور آپکو قتل کرینگے شہنشاہ نے کہا کہ خدا کو یاد کرو سب مصلحت

ابھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اس مرد ضعیف نے بارہ دری کے اندر قدم رکھا پہلے شہزادہ
پر نگاہ پڑی حسن و جمال دیکھکر پیر مرد دنگ ہوئے مگر حالت زخمداری مین پاکر انکا دل بھی کڑھنے سے محزون ہوا
شہنشاہ نے چاہا کہ اُٹھیں پیر مرد نے کہا اے جوان مجھے یہ نہیں گوارا ہو کہ قبل از دریافت حال تجکو تکلیف دون
پہلے مین تیری کیفیت تحقیق کرون شہنشاہ نے ہرچند چاہا مگر اُن پیر مرد نے اُٹھنے نہ دیا قریب مسہری
کے آکے بیٹھے کہا اے جوان اپنی حقیقت بیان کر شہنشاہ گوہر کلاہ نے ابتدا سے اپنا حال کہنا شروع
کیا حسب و نسب بھی بتایا طلسم مین آنے کی وجہ بھی ظاہر کی پیر مرد نے جو کل کیفیت سنی تو معلم کے شریک
ہو جانے کے حال نے پیر مرد کے دل پر ایسا اثر ڈالا کہ پیر مرد نے کہا اے جوان جب اتنا بڑا شخص جو
استاد بادشاہ طلسم ہو وہ تیرا شریک ہوا اور تو نے بجرأت و ہمت اس طلسم مین داخل کیا تو اب جو تیری
اطاعت نہ کرے وہ بیوقوف ہو اور مین تیرے حسب و نسب سے بخوبی آگاہ ہون بلکہ معلم طلسم سے
اکثر صاحبقران نامدار کا ذکر رہا ہو اور وہ مداح صاحبقران تھے اُنھون نے اکثر تعریف کی اور
اشتیاق ملاقات ظاہر کیا مگر بوجہ کار و بار طلسم کے ایسی مہلت نہ ملی جو کبھی قدمبوسی صاحبقران سے
مشرف ہوتے ہمارے طالع یاور تھے جو آپ سا صاحب جاہ و حشم والا ہمم اسطرف تشریف لایا ہمارے
کلبۂ احزان کو رشک گلزار فرخار بنایا یہ آپ کا کفش خانہ ہو اور لوح طلسمی حاضر ہو آپ شوق سے لوح
لیجائیں طلسم کو فتح فرمائیں خدا آپکو فتح کرنا طلسم کا مسعود و مبارک کرے شہنشاہ سلطان الاطبا کی
گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے کہا آپ میرے بزرگ ہین حکیم نے کہا مین ایک بات اور عرض کرنا چاہتا
ہون شاہزادے نے کہا ارشاد ہو مین ضرور اسپر عمل کرونگا حکیم نے کہا ابھی اس کنیز کو محل مین بھیجدیجے
انشاء اللہ تعالے اسکو صاحبقران زمان کے سامنے آپکی کنیزی کے لیے حاضر کرونگا شہنشاہ
نے عرض کی مین خود بھی ایسا ہی چاہتا تھا کہ آپ اس امر کو صاحبقران کے سامنے بطور حاکم شریعت عمل
مین لائیے یہ باعث خوشنودی صاحبقران ہوگا اور آپکی عزت صاحبقران زیادہ کرینگے حکیم نے عرض
کی مین اپنے تئین ہرطرح انکا خادم تصور کرتا ہون ایک مدت سے اشتیاق قدمبوسی رکھتا تھا اب آپکے
ذریعہ سے ملاقات ہو جائیگی شہنشاہ نے کہا انشاء اللہ تعالی بہت جلد یہان سے صاحبقران کی
خدمت مین چلنا ہوگا حکیم نے اسیوقت اپنی دختر نیک اختر کو محل مین بھیجا اور شاہزادے کو اپنے ہمراہ
لیکر اپنے مکان مین آیا ایک بارہ دری رشک پری شاہزادے کے واسطے آراستہ کرائی شہنشاہ
گوہر کلاہ بارہ دری مین سوار ہوکے گئے حکیم نے جراحون سے تاکید شدید کی کہ علاج شہزادے
کا بتوجہ کرین اور جلد شفا دین جراحون نے بامید انعام بڑی توجہ سے علاج کیا سات دن مین شاہزادے
کو شفاے کلی ہوئی برائے غسل صحت حمام مین تشریف لیگئے حمام سے آکر پوشاک تبدیل کی حکیم سلطان الاطبا
نے بہت کچھ مال و زر تقسیم کیا ایک جلسۂ تہنیت صحت شاہزادے کا قرار دیکر جسقدر رؤس حوالی کے
کے باشندے تھے سب کو بلایا سب آکر شریک جلسہ ہوئے جب جلسہ مین سب اعیان حوالی
جمع ہو چکے تو حکیم نے باواز بلند کہا کہ اسوقت ہمارے شہر کے سب صغیر و کبیر برنا و پیر جمع ہین اور
ہمارا خاص منشا اس جلسہ کے منعقد کرنے سے یہی تھا کہ آپ حضرات جمع ہون تو ہم اسوقت ایک امر
ضروری کا اظہار کرنا تھا سب نے کہا ہم سب بدل آپکے ارشاد کو سن رہے ہین جو فرمائیے گا ہمارے

حق مین بہت مفید ہوگا حکیم نے کہا مین نے آج سے دین سامری پرستی کو ترک کیا اور مذہب اسلام
اختیار کیا جن صاحب کو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ اس دین باطل کو ترک کرین شریک اسلام ہون اور
جن صاحب کو قبول نہو میرے حوالی سے نکل جائین ورنہ قتل کیے جائینگے سب نے ایک زبان ہو کر
کہا ہمکو آپکی اطاعت منظور ہے جو کچھ آپ فرمائین ہم بسر و چشم قبول کرین حکیم نے کہا مین اپنی اطاعت
کا خواستگار نہین ہون بلکہ آپ سب لوگ اطاعت شہنشاہ گیتی پناہ کی اختیار کرین کہ ایسا آقاے قدردان
علما دوست اور ہم مین نے جی اُٹھین کی اطاعت قبول کی ہے اور انکو اپنا مالک و آقا تصور کرتا ہون سب نے کہا
جب آپ انکی غلامی کا دم بھرتے ہین تو ہمین کیا عذر ہے جب آپ انکو ایسا جانینگے تو ہماری کیا مجال ہے جو انکو
خداوندی نہ مانین حکیم سلطان الاطبا نے کہا اب مین انکے اوصاف حمیدہ بھی آپ لوگون کے سامنے بیان
کرون اور آپ لوگ بغور سماعت کرین سب نے عرض کی ہم ہمہ تن گوش ہین آپ بیان فرمائین حکیم نے
کہا انکی عالی خاندانی اظہر من الشمس ہے اور جرات مردانگی انمین ما لا کلام ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے
انکا سلسلہ ملا ہے اسوقت تک یہ لوگ محض ترقی اسلام کیواسطے اپنے اوپر ایسی جفا گوارا کیے ہوئے ہین کہ لشکر
کو ساتھ لیے ہوئے مانند ماہ شرق سے غرب تک جاتے ہین اور پھر رجعت قہقری کرتے ہوئے اس جانب سے
واپس آتے ہین انھون نے بڑے بڑے ساحران جلیل کو ذلیل کیا خاک مین ملا دیا انمین کا ایک طفل
دبستانی بھی جرات و شوکت مین یکتا ہوتا ہے آجتک یہ لوگ کسی سے زیر نہین ہوئے بڑے بڑے گردن کشونکو
زیر کرکے اپنا مطیع بنایا اسلام کا رواج انھین لوگون کی ذات سے ہوا اور ہوتا جاتا ہے یہ سب لوگ
فراش راہ دین اسلام مشہور ہین انکے مراتب سے سب آگاہ ہین ہر ایک صاحب عزت و جاہ ہے انھین
کی تلوار کا لوہا دیران عالم مانتے ہین سب انکو فاتح لشکر جانتے ہین اسلئے مقابلہ کرنا بالکل عقل کے خلاف
ہے بہت سی کتابین لوگون نے جو انکے حالات مین تحریر کی ہین انکے دیکھنے سے انکی کیفیت خلاصہ
معلوم ہوتی ہے اقبالمندی یہ لوگ ایسے ہین کہ جب کسی آفت مین مبتلا ہوجاتے ہین تو انکی امداد
غیب سے ہوتی ہے یہین سے انکی اقبالمندی ظاہر ہے کہ مین اس طلسم کا لوحدار ہون حکیم ہفت منظر
مجھے کیسا معتبر جانتا ہے سواے دو شخصون کے اور کسیکا اسے اعتبار نہین ایک تو معلم طلسم جو اسکا استاد ہے کہ
وہ اس طلسم کے عجائب و غرائب آشنا یا کرتا ہے اور دوسرا مین ہون کہ یہ لوح طلسم کی نگہبانی کیواسطے تجویز
کیا ہے جب یہ طلسم مین آئے پہلے معلم صاحب نے انکی اطاعت قبول کی کتاب طلسم انکو دیدی اسکے
بعد یہان تشریف لائے مین نے جو حال جہان آرا کو دیکھا کچھ نہ کر سکے لوح حاضر کرنیکا وعدہ کیا اقبالمندی
انکی ظاہر ہے سب نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اور جو کچھ انکی تعریف کیجاے وہ کم ہے
حکیم یہ کہکر خاموش ہوا جلسہ شروع ہوا شہنشاہ نے حکم فرمایا کہ ارباب نشاط محفل مین حاضر ہون خدام
اسیوقت سلام کرکے پچھلے قدمون سے جہان طائفے ٹھہرے تھے وہان آئے سب کو اطلاع دی کہ
سب لوگ تیار رہین ساز درست رکھین محفل مین عرصہ نہو جانے ہی جلسے مین مصروف ہوجائین
یہ خبر سنکر ارباب نشاط مین چلنے کی تیاریان ہونے لگین ساز درست سے ساز ملانے لگے طبلے پر تھاپ لگانے
لگے کسی نے سارنگی ملائی کسی نے طبلے کو ٹھونک کے درست کیا کسی نے گھنگرو باندھے پیشواز زرجیم
کی پیشخدمت سے کہاری جلدی سے پان دے شہنشاہ طلب فرماتے ہین اگر عرصہ ہوجائیگا

تو مجیر عنایت بیگا پیش خدمت نے گلوری دی پان کھا کے ہونٹھون پر مسی کی دھڑی جما کے محفل کی بات روانہ
ہوئی سازندے بھی ساتھ ساتھ محفل مین آئے شہنشاہ گوہر کلاہ کو لب فرش جھک کے سلام کیا سازندون نے
ہاتھ اٹھا اٹھا کے ترقی عمر و دولت کی دعائین دین طبلے پر تھاپ پڑی نازنین نے ٹکڑے لینا شروع کیے
دو تین گتین ناچ کے سلام کیا آگے بڑھ کے بیٹھ گئین اور نازنین نے اس طور سے گانا گایا کہ سب اہل محفل
ہمہ تن محو ہو گئے شہنشاہ نے بہت کچھ انعام عطا فرمایا بہت تعریف و توصیف کی نازنین محفل سے خوش
ہو کر رخصت ہوئی دوسرا طائفہ آیا اسنے بھی خوب رنگ جمایا اسیطرح شب بھر صحبت رہی جب وقت
نماز سحر قریب آیا تو شہنشاہ نے جلسہ برخاست کیا برائے نماز سجادے پر تشریف لائے اور سب لوگون
نے بھی فریضۂ سحری ادا کیا اسیطور سے آٹھ دن تک جلسہ رہا نوین روز شہنشاہ نے حکیم صاحب سے
کہا اگر آپکی اجازت ہو تو جلسہ ختم کیا جائے حکیم نے عرض کی مجھے دوہری خوشی ہو کم از کم یہ محفل ایک ماہ
تک تو رہے پھر آپکو اختیار ہے شہنشاہ نے کہا مین نے آپ سے قبل مین عرض کر دیا کہ صاحبقران
زمان طلسم فیروزیہ کے خرابے کی عمارات مین فروکش ہین جبتک ہم لوگ وہان نہ جائینگے اور وہین
حاضر خدمت بابرکت نہ کرینگے صاحبقران زمان وہین فروکش رہینگے اور فیروز بھی زندہ رہیگا
معلوم نہین کہان جائے اور کیا فساد اٹھائے اسکے ہمراہ زمرد ثانی بھی ہو اور نہنگان وزیر زمرد بھی
موجود ہو یہ لوگ بڑے بانی فساد ہین کیا عجب ہو کہین اور جاکر کسی طلسم سے رسم و راہ پیدا کرین
اور مدد لیکر آئین پھر صاحبقران زمان سے مقابلہ پڑے اسکے پاس کچھ لشکر موجود ہو جسقدر سرداران
نامی و نامدار تھے وہ سب برائے فتح طلسم گئے ہوئے ہین جبتک وہ لوگ صاحبقران کے پاس
واپس نہ جائینگے امیر کو تقویت نہو گی اور ہر ایک کے خیال سے دل پر ملال رہیگا اور جو سب سے
پہلے حاضر خدمت صاحبقران ہوگا وہ فخر کریگا اور سب سردارون کے نزدیک بھی اسکا رتبہ سب
سے افضل ٹھہرایا جائیگا اس وجہ سے مین چاہتا ہون کہ اب دیر نہو اور اس جلسہ کو ختم کر سکین
برائے مقابلہ ہفت جنسہ جاؤن اور اسکو اسیر کرکے لاؤن پھر خدمت صاحبقران
مین چلنے کا عزم کیا جائے سامان سفر درست کرنے مین تھوڑا عرصہ ہوگا سنیے یہ خیال ہے کہ اب انہو
مین سب کے بعد پہونچون حکیم نے کہا اگر یہی خیال ہے تو آپکو اختیار ہے صحبت برخاست فرمائیے
تشریف لیچلنے کا سامان بھی سب درست ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے صحبت کو برخاست کیا اور
حکیم سے کہا سب لوگ اتنے دنون کے جاگے ہوئے ہین جبتک یہ لوگ جی بھر کے استراحت نہ کرینگے
خستگی دفع نہو گی حکیم نے بھی اس بات کو بہت پسند کیا اور سب کو حکم دیا کہ آپ لوگ اپنے اپنے گھرون
مین جاکے آرام فرمائین اور اپنے لشکر مین اطلاع کرا دی کہ دو روز سب لوگ استراحت کرین تیسرے
روز یہان سے کوچ ہو گا سب نے جو یہ خبر سنی چونکہ آٹھ روز کے جاگے ہوئے تھے سب اپنے اپنے
گھرون مین جاکے سو رہے دو روز کے بعد اچھی طرح سے استراحت کرکے حکیم کے پاس آئے اور
شہنشاہ گوہر کلاہ سب کے منتظر تھے جب سب لوگ حکیم کے پاس آئے اور کیفیت روانگی دریافت
کی حکیم نے شاہزادے سے کہا اب کیا عزم ہے شہنشاہ نے کہا آج ہی یہان سے سفر کیجیے حکیم
نے عرض کی مجھے تھوڑی دیر کے واسطے اجازت دی جاوے کہ مین ایک امر ضروری کیواسطے جاتا ہون

شہنشاہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے حکیم وہاں سے اٹھا جہاں خم لوح تھا وہاں گیا لوح کو خم مین سے نکالا
پھر شہنشاہ کے پاس آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لوح گلے مین شاہزادے نے پہنا دی شہنشاہ
گوہر کلاہ کا رنگ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا حکیم نے عرض کی خادم کے جانے کی ضرورت نہین ہر لشکر گران
موجود ہر اپنے ہمراہ لیجائیے ہین اگر آپ کے ہمراہ جاؤنگا تو ایک قسم کا خوف ہر کہ ہفت ہنر میرے
مکان مین آکر سب کو قتل کریگا ایک بیجان زندہ نہ بچیگا یون مجھے عرض لگا شہنشاہ نے کہا آپ کا جانا مناسب
وقت نہین ہر بلکہ لشکر کو بھی یہین رہنے دیجیے میرا لشکر موجود ہر وہان سب لوگ پریشان ہونگے مین اب
حسب ہدایت آپ کام کرونگا لوح اگر لشکر مین جا چکی تو لشکر کیطرف چلونگا ورنہ جو حکم ہوگا اسپر
عمل کرونگا حکیم نے کہا آپکو تنہا مین ہرگز نہ جانے دونگا لشکر کو ضرور ہمراہ لیجائیے اور تنہا جانا آپکے خلاف
شان ہر کیونکہ راہ مین ہزارون طرح کے مکر جو ساحرون نے اور حکیمون نے بنائے ہین اُن سے بچنا
بے واقفکار طلسم کی مجال نہین ہر تو آپکے پاس لوح طلسم موجود ہوگی مگر پھر بھی بغیر واقفکار طلسم کے اُن
عجائب و غرائب سے بچنا بہت مشکل ہوگا شہنشاہ نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہر تو مجھے فوج کے ہمراہ
لیجانے مین کیا عذر ہر مین صرف آپ کی راحت کیواسطے عرض کرتا تھا اور میرے واسطے تو لشکر وہان
بھی موجود ہر بیجانے ہماری راہبری دو ایک آدمی جو واقفکار طلسم ہونگے اُنکو لیلونگا زیادہ کی ضرورت
نہین حکیم نے کہا اے شہریار مجھ ضعیف کی عرض کو قبول فرمائیے جسقدر کہتا ہون اسکو عمل مین لائیے شاہزادے
نے کہا مجھے کیا انکار نہین آپ جسقدر لوگ میرے ہمراہ کرین مین ہرگز انکار نہ کرونگا حکیم نے فوج کو حکم دیا
کہ شہریار کے ہمراہ جاؤ سب فوج تیار ہو کے شہنشاہ کے ہمراہ ہوئی شاہزادے نے اسی روز وہان
سے کوچ کیا اور حکیم نے کہا آپ راہ مین جاکر لوح ملاحظہ فرمائیے گا شہنشاہ نے قبول کیا وہان
سے روانہ ہوئے جب دہانے سے تین کوس نکل گئے تو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل و کرم
کرے اور لوح طلسم ہے تو طلسم کشا کو لازم ہر کہ اپنے ہمراہیون سے کہکر معلم طلسم کی رہائی
کی تدبیر کرے اور زندان خانۂ طلسمی مین داخل ہو کر قیدیون کو رہا کرے شہنشاہ گوہر کلاہ مع جملہ سپاہ
اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ہفت ہنر کی تحریر کیجاتی ہر

کہ یہ جو لشکر کو لیکر عین گرمی جنگ سے فرار ہوگیا دو روز کے بعد اپنے مکان مین آکر بیٹھا وزرا کو بلایا سب
سے کہا میری سپاہ نے مجکو کسقدر ذلیل کرایا ان لوگون سے مجکو یہ امید نہ تھی کہ معرکۂ کارزار سے اسطرح
بھاگین گے مگر ان سب نے غضب کیا مجکو بھی اسوقت سوائے بھاگ آنے کے اور کوئی بات بن نہ پڑی
مگر اسوقت میرے دل کی کیفیت یہ ہر کہ طلسم کشا کے سامنے جانیکو جی نہین چاہتا شرم دامنگیر ہر جب
وہ میری صورت دیکھیگا تو کیا کہیگا اپنے دل مین یہی خیال کریگا کیسا بادشاہ طلسم ہر کہ تاب مقابلہ
نہ لاسکا اور میرے سامنے سے فرار ہوگیا اور کیا عجب ہر کہ خلاصہ میرے منھ پر کہدے اگر اس نے
صاف صاف میرے منھ پر کہدیا تو اسوقت مجھے سوائے خودکشی کرلینے کے اور کچھ بن نہ پڑیگا وزرا نے
کہا اے شہنشاہ آپ ایسی باتوں کو عبث خیال مین لاتے ہین یہ جنگ مین ضرور ہوتا ہے کہ اپنی جان

دشمن کے ہاتھ سے بچائی جائے خواہ کسی صورت سے ہو ہفت ہنر نے کہا اسکو اپنے مقام پر سمجھو اگر طلسم کشا
کبھی شاہنگاہی کرے گا تب ہمیں لڑنے سے مجبور ہو کے بھاگ گئے وزرا نے کہا آپ ابکی بار پھر لشکر کشی کیجیے جو
لشکر علاقہ جات پر موجود ہو اسکو اطلاع دیجیے کہ سب جگہ سے فوجیں آکے جمع ہوں ہفت ہنر
اس بات کو سنکر خاموش ہوا دیر تک فکر میں رہا آخر کو اس رائے کے خلاف نہ اسپ سے کہا آپ لوگ
خطوط علاقہ جات میں روانہ کیجیے سب جگہ سے فوجیں آجائیں وزرا نے اسیوقت خطوط روانہ کیے سب جگہ
سے فوجیں چلیں آخر دن تک فوجیں آئیں تین روز ہفت ہنر نے پھر لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ کیا اور تلاش
میں شہنشاہ کے روانہ ہوا انکو تو راہ میں چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا ۔ ۔ ۔

## اب کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو لوح لیکر روانہ ہوا اپنی فوج کے قریب گئے پہونچا یہاں سب سرداروں نے یہ رائے کرلی تھی
کہ بارگاہیں وغیرہ یہیں رہیں اور سرداران نامی شاہزادے کی تلاش میں روز جایا کریں جبتک کچھ خلاصہ
نہ معلوم ہو یہاں سے کوچ کا قصد نہ کیا جائے اور ہر ایک سردار دن بھر تلاش کرے بعض شب کو بھی اسی
تجسس میں نکل جایا کریں سردار اسی فکر میں شب و روز سرگردان رہتے تھے ایک روز سب نے
مجبور ہوکے یہ رائے کی کہ چند آدمی تو یہاں محافظت کیواسطے رہیں اور جسقدر لشکری ہیں سب شہریار
کی تلاش میں روانہ ہوں مختصر اسباب سفر اپنے ہمراہ لیں کہ بار کی زحمت نہو لوگ اسی دن مختصر
اسباب سفر ہمراہ لیکر وہاں سے روانہ ہوئے کچھ لوگ براے محافظت وہاں چھوڑ دیئے کچھ دور لشکر سے
نکل کے گئے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی سب نے کہا ہفت ہنر پھر لشکر کشی کرکے آتا ہے یقین ہے اب کی بار
اسکے ساتھ پہلوان بہت سے ہوں اور کیا عجب ہے جو بڑی لڑائی پڑے سب نے کہا خدا مالک ہے مگر مناسب
یہ ہے کہ اسکی آمد کی کیفیت دیکھکر لشکر کیطرف پلٹ چلیں یہ کہہ رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے
دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ سپاہ گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہیں سب سردار شاہزادے
کو دیکھکر خوش ہوگئے آگے بڑھے استقبال کرکے شہنشاہ کو لائے سب حال دریافت کیا شاہزادے
نے کل کیفیت بیان کردی لوح دیکھکر سب سردار بہت خوش ہوئے شہنشاہ اپنے لشکر میں تشریف لائے
ایک روز وہاں قیام کیا دوسرے روز زندانخانۂ طلسمی کیطرف روانہ ہوئے لوگ واقفکار طلسم ہمراہ
تھے اور کتاب طلسم اور لوح طلسم بھی پاس تھی دوسرے روز زندانخانہ کے قریب پہونچے ایک نامہ داروغہ
زندانخانہ کو تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ اے داروغہ زندانخانہ آگاہ ہو کہ ہم اس طلسم میں براے فتح آئے ہیں
اور بفضل خدا لوح طلسم بھی حاصل کرلی ہے ہمنے سنا ہے کہ معلم طلسم یہاں اسیر ہے اور علاوہ اس کے بڑے
بڑے شاہان جلیل القدر مقید ہیں لہذا تمہیں لازم ہے کہ سب کو لیکر ہمارے پاس آؤ اگر اسکے خلاف کروگے
تو ہم سب کو خود آکے رہا کرینگے جب یہ نامہ تیار ہوا ایک سوار کے ہاتھ داروغہ کے پاس روانہ کیا
داروغہ نے جو یہ نامہ دیکھا کہا میں مقابلہ کرونگا بلکہ نامے کی پشت پر بھی لکھدیا کہ میں جب آپ سے مقابلہ
نہ کرسکونگا تو سب کو لیکر آپ کے پاس آؤنگا یہ لکھکر اسی سوار کو دیا سوار شہنشاہ کے پاس لایا شاہزادے
نے جواب کو دیکھکر فرمایا کل ہمارے زندانخانہ کیطرف چلیں گے یہ باتیں ہورہی تھیں کہ ہرکارے
بارگاہ شہنشاہ کے اندر آئے رسم دعا بجا لائے عرض کی داروغہ زندانخانہ نے طبل جنگی بجوایا ہے

اسکا ارادہ ہے کہ ہنگام نبرد میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا بہت اچھی
بات ہے ہو رہے لشکر مین بھی بفضل ایزدی تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
دونون طرف تیاریان ہونے لگین شب بھر بہادران نامی معروف سامان جنگ رہے جب شہنشاہ
زرین پوش مشرق تخت زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا اور سیاہی شب دفع ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فریضہ
سحری کو ادا کیا سلاح جنگ طلب فرمائے خادم سلاح کی کشتیان لیکر حاضر ہوئے شہنشاہ نے سلاح جسم پر
آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان خادم مرکب لیے در پر حاضر تھے فوج بھی استادہ تھی شہنشاہ نام
خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اسطرف سے داروغہ
زندانخانہ اپنی فوج کو ہمراہ لیکر آیا جانبین کے لشکرون کی جب صف بندی ہو چکی تو نقیبون نے بڑھ کے
نقابت کی یہ کیفیت کر کا کمکر سے داروغہ ساحر تھا اپنا تخت آگے بڑھا کے لایا آواز بلند کہا اے طلسم کشا
یہ نہ جاننا کہ مین خالی سحری جانتا ہون میرے پاس فوج بھی بیشمار ہے اگر تو مجھ سے مقابلہ کریگا تو ہرگز فتح نہ پاسکے گا
شہنشاہ نے فرمایا زیادہ بیہودہ گوئی سے کچھ حاصل نہوگا اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہو تو یا خود میدان مین آیا کسی اور
پہلوان کو بھیج داروغہ نے یہ سنا اپنی فوج کے پہلوانون کیطرف دیکھا ایک پہلوان بلداق نامے اسکی
صف سے نکلا اور جب کے اجازت میدان طلب کی داروغہ نے اسکو اجازت دی بلداق میدان مین آیا
لشکر اسلام سے بھی ایک پہلوان طہماس ثالث نامے نکلا اسکے مقابلے کیواسطے گیا بلداق نیزہ زن
ہو نیزے کا وار کیا طہماس ثالث نے اسکے وار کو خالی دیا تھوڑی دیر تک نیزہ بازی رہی جب دونون مین
ایک کو بھی نتیجہ نہ حاصل ہوا تو مجبور ہو گرز اٹھائے دیر تک گرز بازی رہی اسمین بھی کچھ فائدہ فریقین
کو حاصل نہوا گرز بھی پھینک دیے تلوارین کھینچکر عازم پیکار ہوئے طہماس کے سر پر بلداق نے وار
کیا اسنے سپر پر اسکے وار کو روکا تلوار جو سپر پر پڑی طہماس نے اوچھر لگائی تلوار کے دو ٹکڑے ہو گئے اسی حالت
مین بلداق نے دوسری تلوار جو اسکے پاس موجود تھی کھینچنا چاہتا تھا وار کرے مگر طہماس نے اسکی گردن
پر وار کیا سپر اسنے اٹھائی مگر سپر سے بھی وہ نہ رکا ٹھیک گردن پر آئی گردن لیکر زمین پر گری لشکرون سے
صدائے تحسین بلند ہوئی طہماس خوش ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بھی بہت تعریف کی طہماس نے جھک کے
سلام کیا گرداروغہ نے جو یہ کیفیت دیکھی دوسرے پہلوان کیطرف اشارہ کیا کہا اٹھو میدان جاس پہلوان کا
سر کاٹ لاؤ وہ بھی میدان مین آیا طہماس کے ہاتھ سے قتل ہوا اسیطرح دس پہلوان آئے اور
طہماس نے سب کو قتل کیا جب داروغہ مجبور ہوا تو اسنے اپنی تمام فوج کو اشارہ کیا کہ سب ملکر
ٹوٹ پڑو اور اس پہلوان کو جسطرح بن پڑے گرفتار کرلو سارا لشکر طہماس پر ٹوٹ پڑا لشکر اسلام نے
جو یہ کیفیت دیکھی سب تلوارین لیکر پہونچ گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک آپسمین جنگ رہی
جب اہل اسلام نے زیر تیغ رکھ لیا تو کفار تاب مقابلہ نہ لاسکے گریزان ہوئے اہل اسلام نے
تعاقب کیا زندانخانہ تک ان سب کو پسپا کر کے جب سب نے دیکھا کہ اب مسلمان ہمارا تعاقب نہ چھوڑینگے
اور جان نہ بچیگی تو مجبور ہو کے سب نے پناہ طلب کی شہنشاہ گوہر کلاہ نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی رکا
داروغہ ہاتھ باندھ کے خدمت شہنشاہ مین حاضر ہوا عرض کی اے شہریار میری خطا کو معاف فرمایئے
مین اسلام قبول کرتا ہون مین نے خدمت والا مین بذریعہ عرضی کے گذارش کی تھی کہ جب تاب مقابلہ

لاؤنگا تو اسیران زندان خانہ کو حاضر خدمت کرونگا اب حضور یہانتک تشریف لائے ہین غریب خانہ
بہت قریب ہو تشریف لے چلین اس غلام کی دعوت قبول کرین شہنشاہ داروغہ کے ہمراہ اسکے مکان پر گئے
داروغہ نے تمام لشکر کی دعوت کی ایک شب شہنشاہ اسکے مکان مین مع لشکر مقیم رہے دوسرے روز
زندانخانہ مین تشریف لیگئے داروغہ بھی ہمراہ تھا شہنشاہ نے مہتر معلم طلسم کو جاکر دیکھا زبان سے لنگر
دور کیا ہونٹھ کھولے معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لائے ہین ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
آپنے اسوقت مسیحائی فرمائی ہی مین اس آفت مین مبتلا تھا کہ مجکو اپنی زندگی ناگوار تھی شکر ہو کہ آپ
اسوقت تشریف لائے پھر شہنشاہ نے اور اسیرونکو رہا کیا سب کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے سب نے
اسلام قبول کیا شاہزادہ ایک روز وہان رہا دوسرے روز لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا پایا کہ اب طرف
خزانہ طلسم کے جاؤ اور گنج طلسم اپنے قبضے مین کرو راہ مین ہفت ہنر سے مقابلہ پڑیگا اگر فضل خدا
شامل حال ہوگا تو فتح پاؤگے شہنشاہ اسی روز وہان سے برائے مقابلہ ہفت ہنر روانہ ہوئے کہ
ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو دوبارہ لشکر جمع کرکے برائے مقابلہ شہنشاہ روانہ ہوا اسکو راہ مین خبر پہونچی کہ طلسم کشا نے
لوح پر قبضہ کر لیا اور حکمران نے اطاعت قبول کی ہفت ہنر کو تعجب ہوا سب سے کہا بڑے حیرت
کی بات ہی کہ میرے معتبر لوگ جنھین مین اپنا بزرگ اور مددگار جانتا ہون وہ سب طلسم کشا سے شریک
ہوئے جاتے ہین کیا طلسم کشا کے پاس سحر ہی جو سبکو اپنا مطیع بنالیتا ہی اسکے پاس لوح موجود ہی کسکی مجال
ہی جو حکمت کے ذریعہ سے اس سے مقابلہ کرسکے سوائے اسکے تیغ و نیزہ کی لڑائی ہو سبنے کہا
آپ خاطر جمع رکھئے جب میدان جنگ مین مقابلہ پڑیگا تو سب کیفیت آئینہ ہوجائیگی ہم طلسم کشا کو ہی
کرینگے ہفت ہنر نے کہا مجے یقین نہین کیونکہ اسکے برابر جری بھی مین کسکو نہین پاتا ہون وہ جرات
دہشت مین بھی یکتا ہی اگر مقابلہ پڑ جائیگا تو جان بچانا مشکل ہوگی یہ باتین کرتے ہوئے ایک صحرا مین
پہونچے ہفت ہنر نے کہا آج اسی صحرا مین قیام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے لشکر وہین ٹھہرا
بارگاہین استادہ ہوگئین ہفت ہنر اپنی بارگاہ کے آگے کھڑا ہوکر صحرا کیطرف دیکھنے لگا کچھ دیر ہوئی
تھی کہ اسی جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ہفت ہنر نے کہا معلوم ہوتا ہی کسی کا لشکر آتا ہی تب ہرکارونکو
ہرکارون کو بلایا کہا جاکر دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا آتا ہی اگر ہمارے یہانے کسیکا لشکر ہو تو آنے دینا
اور اگر کسی اور کا لشکر ہو تو ہمین فوراً اطلاع دینا ہرکارے روانہ ہوئے قریب لشکر پہونچے وہان
شہنشاہ کو دیکھا خوف کے مارے وہان بھی نہ ٹھہرے بھاگ کے ہفت ہنر کے پاس آئے کہا
طلسم کشا کا لشکر ہی ہفت ہنر نے جو نام طلسم کشا کا سنا اسکے چہرے سے رنگ اڑگیا گھبرا کے کہا ارے
سب لوگ مسلح ہون ابھی طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا سب نے جلدی جلدی ہتھیار جسم پر آراستہ کئے گھوڑون
پر سوار ہوئے ہفت ہنر سب کو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھا قریب لشکر شہنشاہ پہونچ کے ہفت ہنر نے
اپنا تحیت آگے بڑھایا کہ شہنشاہ پر وار کرے مگر شاہزادے نے اسکو بیجان سے کے تلوار اسکی گردن

پرنگالی کہ سرکٹ کے زمین پر گرا لشکر میں اسکے تہلکہ پڑ گیا بعض جرأت کرکے شہنشاہ کیطرف بڑھتے سبب لشکر اسلام نے سب کو زیر تیغ رکھ لیا تو ... رہ ہوکے سب نے امان طلب کی شہنشاہ نے سب کو پناہ دی لشکری جاننثار خدمت ہوکر مسلمان ہوئے شاہزادے نے وہیں خیمہ برپا کرایا ایک شب اس صحرا میں قیام فرمایا دوسرے روز شہر طلسمی میں آکر مال و اسباب اپنے قبضے میں کیا اور جو جو تحفہ جات وہاں سے معلم طلسم نے بتائے سب شاہزادے کے پاس آئے ایک روز وہاں ہی فروکش ہوئے دوسرے روز وہاں سے حکیم سلطان الاطبا کے مکان پر آئے حکیم بہت خوش ہوا شاہزادے کو مبارکباد دی ایک جلسہ اسکی تہنیت کا میں منعقد کیا شہنشاہ نے حکیم سے کہا آپ کی کیا رائے ہے میں اس طلسم کی حکومت کسکے سپرد کروں اگر آپ یہاں تشریف رکھنا گوارا فرمائیں تو یہ حکومت آپکو مبارک ہو میں ایک روز یہاں اور رہونگا حکیم نے کہا ای شہریار میں ایک مدت سے مشتاق زیارت صاحبقران نامدار ہوں میں اس سلطنت کو لیکر کیا کرونگا مجھے سو سلطنتوں سے بہتر ہوکہ زیارت سے صاحبقران نامی کے مشرف ہوں اور اسکے ہمراہ بیت المقدس جاؤں شہنشاہ نے معلم طلسم سے کہا معلم نے بھی انکار کیا جب شاہزادہ مجبور ہوا تو مرد بزرگ کو جو اس طلسم کی حکومت کا مستحق بھی تھا اپنی طرف سے حاکم قرار دیکر سب اہالیان طلسم کو اطلاع کرائی ایک جلسہ عیش منعقد کیا جب اس روز سب جمع ہوئے تو شہنشاہ گوہر کلاہ نے ایک تاج زریں اس مرد کے سر پر رکھا اور سب سے کہا کہ آپ لوگ ہمیشہ سے انکو اپنا افسر خیال کیجیے گا اور انکی خلاف مرضی کوئی کام نہ کیجیے گا مثل سابق انکی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہیے گا سب نے قبول کیا شاہزادے نے جلسہ برخاست کیا حکیم سلطان الاطبا سے کہا اب تشریف لے چلیے حکیم نے سامان سفر درست کیا اور ملکہ کو بھی ہمراہ لیا شاہزادہ بصد جاہ و حشم لشکر گران ہمراہ لیکر وہاں سے جانب لشکر صاحبقران طرف طلسم فیروزیہ کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب دوسرے گلے داستان جلالت عنوان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے کہ لشکر گران ہمراہ لیکر حسب ہدایت لوح آگے جاتے ہیں اور ملکہ قیصر صاف باطن اپنے تختگاہ کی طرف سے لشکر بیشمار ساتھ لیے ہوئے مع گرگین درشت چنگالی حاکم شہر گردستان و ساکنان شہر مذکور کے مقابلہ شاہزادہ بدیع الملک کے واسطے آتا ہے

باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

مفصل بیان حالات جنگ و مہران کیفیات طلسم و غیرہ رنگ حال شوکت مآل بدیع الملک نوجوان اسطرح بیان کرتے ہیں کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ بدیع الملک نوجوان لشکر گران ہمراہ لیکر طلسم لوح سے روانہ ہوئے تھے اور قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مرآة العدم بھی شہر گردستان سے سب پہلوانوں کو علاوہ اور لشکر گران کے اپنے ساتھ لیکر برائے مقابلہ بدیع الملک چلا تھا اسکے وزرا نے تھوڑی دور کے بعد اسکو رائے دی کہ آپ کا اسطور پر جانا مناسب نہیں ہر چند آپ اس کی خبر

منگاوین کہ طلسم کشا کہان ہے اور کس صورت آتا ہے جب اُسکی کیفیت معلوم ہو جائے تو آپ بھی اُسیطرف
سے تشریف لیجائیے قیصر صاف باطن نے اس رائے کو پسند کیا اور چند ساحر ہر ایک جانب روانہ کیے
سب تاکید کر دی کہ جہانتک ہو بہت جلد طلسم کشا کے حال سے ہمین آگاہ کرنا سب ساحر اس سے وعدہ
کر کے روانہ ہوئے بعض جنوب اور بعض سمتون کو روانہ ہوئے تھے اُنکے ذکر کی ضرورت نہین مگر جو ساحر
خاص اُس طرف روانہ ہوئے تھے جسطرف سے بدیع الملک تشریف لاتے تھے تین دن تک یہ
ساحر چلے چوتھے روز ایک میدان مین پہونچے تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے دیکھا ایک طرف سے
گرد اُٹھتی معلوم ہوتی ہے ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہے جو لوگ ہمارے ہمراہ روانہ ہوئے تھے وہ بھی
اسیطرف آ نکلے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم آتا ہے ساحر تو سحر کر کے
بلند ہو گئے اور لشکر قریب آنے لگا جب لشکر بہت نزدیک پہونچ گیا تو سب نے دیکھا کہ بدیع الملک
نوجوان بصد شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین ساحر جاہ و حشم شاہزادے کا دیکھکر دنگ ہو گئے
آپسمین کہا یہ جوان بھی بڑا اقبالمند ہے دیکھیے کیسے مصائب اس طلسم مین اُٹھاتا ہے مگر یہ جاہ و حشم
بلا یقین ہے کہ اس طلسم کو فتح کرے کیونکہ ابتدا سے اب بھی باقی ہے جبتک لوح حاصل نہین کی تھی اُسوقت
تک اُسکی کمالیت تھی جو اب باتین ظہور مین آتی ہین یہی جب بھی تھین سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہے جو اسی
بدولت ایسی بات ہے کہ کوئی اسکا مقابلہ نہین کر سکتا صورت ایسی ہے کہ طلسم کی شاہزادیان بدل و جان
اسیر و فریفتہ ہوتی ہین اُنکی وجہ سے بہت سے کام نکلتے ہین بعض ساحرون نے کہا یہ لوگ خدا پرست ہین
انکی تعریف نہین ہر شخص سے سننے مین آتی ہین بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ سامری و جمشید کو برا کہتے ہین
مگر سامری و جمشید انکے واسطے کوئی برائی نہین کر سکتے ہین ہمیشہ یہ لوگ مظفر و منصور رہتے ہین
دو ایک ساحرون نے جو یہ بات سنی سب نے خیال کیا کہا ہان ایسے ہی خیالات بعض وقت ہمین بھی
آتے ہین مگر جو مذہب ہے کچھ نہین کہسکتے کیا کرین ایک بات تو ہے کہ سامری و جمشید مین قدرت باقی
نہین ہے اگر انمین کچھ بھی قدرت ہوتی تو ان لوگون کو برباد کر دیتے اور جو لوگ سامری پرست ہین اور
خداے نادیدہ کو نہین پہچانتے ہین وہ ان لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوجاتے ہین انمین کا کوئی سردار
اعلی کسی سامری پرست کے ہاتھ سے قتل نہین ہوا یہ باتین جو آپسمین ہوئین سب کے اعتقاد سامری
و جمشید کیطرف سے ہٹ گئے آپسمین کہا مناسب یہی ہے کہ ان لوگون کی پرستش ترک کر کے اب خداے
نادیدہ کی خدائی پر ایمان لائین اور اسی جوان کی اطاعت قبول کرین کیونکہ اسکے یہان کے ملازمین
کیسے خوشحال معلوم ہوتے ہین یہ قدردان اہل جوہر ہے سب متفق الراے ہو کر چلے بدیع الملک
نوجوان دور نکل گئے تھے لشکر اسطرف سے جا رہا تھا کہ ساحرون نے ملازمین لشکر سے کہا ہم لوگ
چاہتے ہین کہ تمھارے آقاے نامدار کی اطاعت کرین ہمین اپنے آقا تک پہونچا دو ملازمین شاہزادہ
بدیع الملک نے جواب دیا کہ تم ہمارے ہمراہ چلو جب لشکر کسی جا پر قیام کریگا تمھین آقاے نامدار
کی خدمت مین لیچلین گے وہ تمھین بعزت اپنے لشکر مین رکھین گے ساحر لشکر بدیع الملک کے
ہمراہ ہوئے لشکر چلا ایک صحراے پر فضا راہ مین ملا بدیع الملک کو آب و ہواے صحرا پسند ہوئی
لشکر کو روکا بارگاہ مین ایستادہ ہونیکا حکم دیا اسیوقت خادمون نے بارگاہین استادہ کین شاہزادہ والا

بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر
دربار کا وقت آگیا سب لوگ طرف بارگاہ بدیع الملک کے روانہ ہوئے یہ ساحر جنکے پاس گئے تھے ان
لوگون نے کہا اب وقت وہان چلنے کا آگیا ہے چلو تمھین خدمت مین آقاے نامدار کی لیچلین مگر اسقدر
خیال رہے کوئی بات خلاف ادب زبان سے نہ نکالنا جوکچھ وہ فرمائین اسکو بدل وجان قبول کرنا ساحرون
نے جواب دیا ہم لوگ بھی بادشاہ کے لازم ہین آداب خسروانہ سے خوب واقف ہین آپ ہمکو اپنے ہمراہ
لیچلین یقین ہے کہ آقاے نامدار بہت مسرور ہون سرداران بدیع الملک ساحرون کو ہمراہ لیکر طرف
بارگاہ بدیع الملک کے چلے در دولت پر پہونچے دربانون نے جو غیر آدمیون کو آتے ہوئے دیکھا
کہا تم لوگ کون ہو کہان سے آئے ہو سرداران بدیع الملک نے کہا یہ لوگ مشتاق قدمبوسی آقاے نامدار
ہین انکو جانے دو دربانون نے کہا جبتک ہم انکی اطلاع نہ کرینگے اسوقت تک انھین اندر نہ جانے
دینگے آپ لوگ تشریف لیجائین اور ہم انکی اطلاع کرتے ہین سردار مجبور ہوکر بارگاہ کے اندر آئے دربانون
نے اسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا اندر جاکر اطلاع کرو کہ سات ساحر اشتیاق قدمبوسی مین حاضر
ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین انکے واسطے کیا حکم ہوتا ہے چوبدار اندر آئے ہاتھ اٹھاکے دعاے شہن
شاہی بجا لائے عرض کی سات ساحر براے قدمبوسی حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین کیا حکم
ہوتا ہے سرداران بدیع الملک پہلے ہی ان سب کی تقریر کر چکے تھے چوبدارون نے
جو عرض کی بدیع الملک نے فرمایا سب کو اندر بلاؤ چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر گئے ساحرون نے جو زینت بارگاہ کو دیکھا شاہان روم وچین کے تختگاہ سے زیادہ پایا متحیر ہوکر
چارونطرف دیکھنے لگے آگے بڑھ کے بدیع الملک کو سلام کیا پاے مبارک کو بوسہ دیا ہاتھ باندھ کے
سامنے کھڑے ہوئے عرض کی او شہریار ہم لوگ آپ کی خدمت مین اپنی عمر بسر کرینگے ہمین کلمہ طیبہ تعلیم
فرمایا جاوے بدیع الملک نے اسیوقت سب کو کلمہ پڑھاکر مسلمان کیا ساحر ایمان لائے بدیع الملک
نے اسیوقت سب کو حمام مین بھیجا شاہزادے کی سرکار سے خلعت پرزر عنایت ہوا ساحرون نے
بعد غسل وہی پوشاک پہنی پھر دربار مین حاضر ہوئے بدیع الملک نے انھین باعزاز تمام بیٹھنے کی
اجازت دی ساحر دربار مین بیٹھے بدیع الملک نے فرمایا اپنی کیفیت بیان کرو ساحرون نے
عرض کی او شہریار ہم لوگ قیصر صاف باطن کے لازم ہین خاص اسواسطے اس طرف آئے
تھے کہ آپ کے حالات سے قیصر کو مطلع کرین اور بہت سے ساحر بھی چارونطرف گئے ہوئے ہین
مگر وہ اس نعمت عظمی سے جو غلامون نے پائی محروم رہینگے جب ہم لوگ اس صحرا مین پہونچے ہر طرح
کمال خستہ تھے ایک درخت سایہ دار کے نیچے دم لینے کی غرض سے ٹھہرے کہ صحرا سے گرد اڑتی ہوئی
اسطرف مخاطب ہوئے گمان سب کا یہ تھا کہ شاید ہمارے ہمراہی آتے ہین مگر جب دامن گرد
شگافتہ ہوا تو لشکر ظفر پیکر نظر پڑا آپکے جاہ وتجمل نے غلامون کے دلون سے اعتقاد مذہب
سامری پرستی کھو دیا اور کیفیت سامری وجمشیدیات معلوم ہوگئی کہ انہین کسطرح کی قدرت وقوت
نہین ہے ہم سب نے صلاح کی کہ کسی طور سے خدمت والا تک پہونچین اور شرف قدمبوسی سے مشرف
ہوون جب کچھ نہ بن آیا تو مجبور ہوکے آپ کے لازمین سے عرض حال کی ان لوگون نے یہ صلاح

دی کہ جب آفتاب نامدار کسی جا پر قیام فرمائینگے اسوقت ہم لوگ تمکو خدمت مین لیجائینگے غلام وہان سے ہمراہ
لشکر ظفر اثر تھے اب یہان قیام فرمایا اس زمین کو رشک گلزار ارم بنایا غلامون نے طالع یاوری کی کہ شرف
خدمت گزاری حاصل تھا کہا بدیع الملک ان لوگون کی گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے اور قیصر
صاف باطن کا نام سنکر فرمایا کہ قیصر آجکل کہان ہو ساحرون نے عرض کی وہ شہر گردستان
کے باشندون کو مع لشکر گران لیے ہوے آپکے مقابلے کے واسطے آتا ہو یقین ہو کہ اب اور ساحرون کو
خبر کیواسطے اس طرف بھیجے کیونکہ وہ سب اطراف کے ساحر تو واپس آ گئے ہیں جب اس جانب سے
جب کوئی نہ جائیگا تو مجبور ہو کر وہ اور ساحر اس طرف روانہ کرنے کا جب آپکی کیفیت سے اسکو
آگاہی ہوگی تو لشکر کو لیکر اسطرف آئیگا بدیع الملک نے فرمایا ہم خود اسطرف نہ چلتے ہین وہین ملاقات
ہو جائیگی ساحرون نے عرض کی وہ بہت نازان ہوا ایکبار اسکے ساتھ فوج بہت ہو اور اسکو یہ امید
ہو کہ مین ایکبار لڑکے فتح پاؤنگا وجہ یہ ہو کہ شہر گردستان کے سب پہلوان اُسنے بلائے ہین اور
گرگین درشت جنگال مع اپنے چارون پہلو نشینون کے آیا ہو بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک
ہو اگر وہ اپنے ہمراہ تمام دنیا کو بھی لیکر آئیگا تو کیا بنائیگا ساحرون نے عرض کی جو پہلوان
گردستان کے یہان آکر زیر ہوئے قیصر صاف باطن کو بڑا تعجب ہوا آپکی مدح و ثنا بہت کی اور ان
سے بھی کہا کہ اب جنگ موقوف رکھیے اگر ہو سکے تو طلسم کشا سے صفائی کر لیجیے مگر قیصر نے کہا مجکو
شرم آتی ہو مین ہرگز طلسم کشا سے امان طلبی نہ کرونگا ایکبار آخری کارزار قیصر کی ہو وہ خود کہتا
تھا کہ اگر ایکبار میری فتح نہوگی تو طلسم کشا سے صفائی کر لونگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو مین
ایک روز اور یہان قیام کرونگا کل کچھ سامان درست کرنا ہو پھر اسکی طرف روانہ ہو جاؤنگا لشکر
مین بھی شاہزادے نے اطلاع کرا دی کہ سب لوگ اسباب سفر درست کر لین ایک ہی روز
یہان قیام ہوگا سب نے ضروری چیزین خرید کرنا شروع کین اور جو چیزین متعلق سفر تھین سب درست
کی گئین ایک روز بدیع الملک نے اُس صحرا مین قیام فرمایا دوسرے روز لشکر گران لیکر وہان سے
روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کیجاتی ہو

کہ اسنے جو ساحرون کو واسطے تلاش ... بدیع الملک روانہ کیا تھا سب ساحر واپس آ گئے قیصر سے
سب نے آکے کہا ہمنے بہت دور دور طلسم کشا کو تلاش کیا مگر پتہ نہ ملا قیصر کو یہ گمان ہوا کہ وہ لوح پھر اسکے
ہاتھ آ گیا ہوگا اپنی راہ لی یقین ہو جب لوح سے اسکا کام نکل جائے تو پھر اس طلسم مین آئے ساحرون
نے کہا اور لوگ جو ہمارے ساتھ گئے تھے اور جانب شرق روانہ ہوئے تھے وہ ابھی تک واپس نہین
آئے قیصر نے انکے نام دریافت کرکے اسیوقت سحر کے ذریعے سے کیفیت دریافت کی معلوم
ہوا کہ وہ لوگ زندہ ہین اور بڑے عیش مین ہین قیصر کو کمال تعجب ہوا سمجھا وہ لوگ اپنے اپنے
گھر چلے گئے سب نے سیر ... اور چلا گیا دو ایک روز کے بعد آئینگے کہ دیکھا کہ طلسم کشا ہوا ہین
یہین ملا ہو سحر کے قیصر نے اور ساحرون کو روانہ کیا کہ پہلے انکے مکان پر جاتا اگر مکان پر ملاقات

سنو تو انکو تلاش کرکے لانا اور طلسم کشا کا پتہ لگانا اگر ان ساحروں کو اپنے ہمراہ لیکر نہ آؤ گے تو بہت
پچھتاؤ گے ایک کو تم میں سے زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کروں گا ساحر لرزان و ترسان وہاں سے روانہ
ہوئے دو تین روز برابر تلاش کیا جب کہیں پتہ نہ ملا تو تھک کے ایک کوہ پر بیٹھے کہ سامنے سے گرد اڑی
لشکر نمودار ہوا سب نے دیکھا کہ طلسم کشا بصد شوکت لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے ساحروں نے
کہا ایک پتہ تو معلوم ہوا اب جان بچنے کی امید ہوئی ان ساحروں کے نسبت کوئی حیلہ کرینگے اور طلسم کشا
کی خبر مفصل بیان کرینگے سلطان خوش ہو جائیگا ہم خلعت و انعام پائینگے ساحر کوہ پر بیٹھے یہ باتیں
کر رہے تھے کہ لشکر بدیع الملک قریب آ گیا سب کے نے دیکھا کہ وہ ساحر جنکو قیصر نے خبر منگانے
کو روانہ کیا تھا لشکر کے ہمراہ ہیں یہ ساحر خوش ہوئے آپس میں کہا کہ ان لوگوں کا پتہ بھی معلوم
ہوا کہ ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کرلی ہے یہ لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ جو ساحر پہلے
خبر کے واسطے آئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے انکی نگاہ ان لوگوں پر پڑی سب نے کہا معلوم ہوتا ہے یہ سب
ہماری خبر کے واسطے آئے ہیں اب یہاں سے جائیں گے جو اسوقت دیکھ رہے ہیں سب کہہ سنائیں گے قیصر
کو حال آقائے نامدار معلوم ہو جائیگا سب انتظام ابھی سے کرینگا مناسب وقت یہ ہے کہ انکو
زندہ نہ چھوڑو یا قتل کرو یا مسلمان بناؤ یہ صلاح کرکے ساحر لشکر سے الگ ہوئے اس کوہ پر آئے
ان ساحروں نے جو دیکھا کہا تم لوگ یہاں کس کام کے واسطے آئے تھے اور یہاں آکے تم نے کیا کیا اپنا مذہب
بھی کھو دیا بزرگوں کا نام ڈبو دیا تمھیں ایسا لازم نہ تھا ساحران اسلام نے جواب دیا کہ اگر تمھیں اپنی
جان عزیز ہے تو ہمارے آقائے نامدار کی اطاعت قبول کرو ساحروں نے کہا ہم ہرگز اطاعت انکی
قبول نہ کرینگے اور اپنا مذہب نہ بدلینگے بلکہ تمھیں بھی اسیر کرکے سلطان کے پاس لیجائینگے سزا
دلوائینگے یا تو تمھیں پھر سامری پرست بننا پڑیگا یا تم قتل کیے جاؤ گے ان لوگوں نے جو یہ سنا کہا تمھاری
کیا مجال جو ہمیں گرفتار کرکے لیجا سکو قیصر کے ساحروں نے سحر کیا ان لوگوں نے اس سحر کو دفع کیا اپنا سحر
کیا دیر تک سحر ہوتے رہے دونوں طرف کے ساحر عاجز ہوئے اور سحر نے ایک کے دوسرے کچھ
گزند نہ پہونچایا تو مجبور ہو کر نیچے میدان سے بیٹے اور تیغ چلنے لگا ساحران اسلام نے تھوڑی دیر میں
سب کو قتل کرکے ڈالدیا اپنے اپنے بیٹے میانوں میں رکھے کوہ سے اترے سب کے سر کاٹ لیے سنگے
بدیع الملک کی خدمت میں آئے سر دکھائے شاہزادے نے فرمایا یہ سر کیسے ہیں ساحروں نے عرض کی
قیصر کو آپکی خبر منگانے کی بڑی ضرورت ہے سات ساحر اور آئے تھے ایک کوہ پر بیٹھے تھے ہم لوگوں نے دیکھا
جانا کہ اسی ارادے سے آئے ہیں انکے پاس گئے کہ یہ بھی ایمان لائیں مگر انھوں نے ہمارا کہنا قبول نہ کیا آمادہ جنگ
ہو گئے ہم لوگوں نے انکو قتل کیا یہ سر سب کے حاضر ہیں بدیع الملک نے ساحروں کو بہت کچھ انعام عطا فرمایا
اور حکم دیا کہ سر پھینکوا دیے جائیں سر پھینک دیے گئے بدیع الملک نے ایک روز وہاں بھی قیام کیا جب شب
کو دربار آراستہ ہوا تو جو جو ساحر کہ واقفکاران طلسم سے تھے انھوں نے عرض کی اے شہریار اس کوہ پر ایک باغ
نہایت عمدہ ہے وہاں ایک چشمہ قیصری ہے اس چشمے میں ایک پھول ہر وقت رہتے ہیں جو کوئی اس پھول کو اپنے پاس
رکھے گا قیصر اسکے ہاتھ سے قتل ہوگا بدیع الملک نے فرمایا ہیں صبح کو ہم دیکھینگے اگر وہاں جانے کی اجازت ہوگی تو جاؤنگا اس پھول کو
لاؤنگا اور اگر وہاں سے کچھ پتہ اسکا نہ پایا تو نہ جاؤنگا ساحروں نے عرض کی بہت اچھی بات ہے پھر بدیع الملک نے نماز صبح ادا کی تو لاحول کی

اور جانے پر آمادہ ہوئے نوشتہ پایا کہ اے فتاح طلسم ابھی قیصر کی قضا نہیں ہے جب اسکی قضا ہوگی پھول
خود تم تک پہونچ جائیگا وہاں جانے کا ابھی ارادہ مکرو دیکھو خدا کیا دکھاتا ہے کیا سامان سے پیش آتا ہے
بدیع الملک نوجوان نے ساحران جلیل سے فرمایا ابھی وہاں جانا اچھا نہیں ہے کچھ روز ٹھہرو تو بہتر ہے کہ
جب اسکی موت آئیگی پھول خود تم تک پہونچ جائیگا ساحر چپ ہو رہے بدیع الملک نوجوان نے دو دن قیام
فرمایا شب کو جلسۂ عیش و نشاط منعقد ہوا سب سردار بدیع الملک کی بارگاہ میں شب بھر حاضر رہے
جب رات کم باقی رہی اور آسمان پر سفیدی صبح نمودار ہوئی بدیع الملک برائے نماز سجادہ پر تشریف
لائے نماز سے جب شاہزادے نے فراغت پائی بارگاہ میں ہوا سے سرد جو آئی بدیع الملک کا دل
چمن ہو گیا جو سردار قریب موجود تھے اُنسے فرمایا اسوقت کی ہوا سے ایسا معلوم ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ صحرا
میں جاکر تھوڑی دیر تفریح کریں سرداروں نے عرض کی حضور شہزادے تحقیق غلام بھی یہی چاہتے تھے واقعی
اسوقت صحرا کی ہوا نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک سب سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر اسکے
صحرا کی طرف روانہ ہوئے اسوقت صحرا کی کیفیت عجب بہار دکھاتی تھی قدرت خدا کا نمونہ ہر طرف
نظر آتا تھا جو سردار بدیع الملک کے ہمراہ صحرا میں نہیں گئے تھے انھوں نے جو یہ خبر پائی کہ آقائے نامدار
برائے سیر صحرا میں تشریف لے گئے ہیں سب مسلح اور مکمل ہو کر روانہ ہوئے بدیع الملک کو آکر سب نے
سلام کیا شاہزادے نے کہ آپ لوگوں نے کیوں تکلیف فرمائی ہیں اسوقت برائے تفریح اس صحرا میں
چلا آیا تھا سرداروں نے عرض کی غلاموں کا خود دل چاہتا تھا کہ اسوقت صحرا کی سیر کریں آپ کے تشریف
لانے سے ضرور ہو گیا کہ حاضر خدمت فیضدرجت ہوں بدیع الملک سب کو ہمراہ لیکر مصروف سیر ہوئے
ہر ایک درخت صحرا کو ملاحظہ فرماتے صنعت صانع حقیقی کی تعریف کرتے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم
بلند ہوئی بدیع الملک اسطرف مخاطب ہوئے سرداروں نے بھی دیکھا کہ گرد عظیم ایک جانب سے اٹھی
ہے سب نے بدیع الملک سے عرض کی اے آقائے نامدار کوئی لشکر اس طرف آتا ہے ہمیں معلوم یہ لوگ
ساحر ہیں یا غیر ساحر ہیں بدیع الملک نے فرمایا جب یہاں آجائینگے کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ ذکر تھا
کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا بیرقین زنگاری ازرق نمودار ہوئیں کچھ سوار دور کا پے گھوڑوں پر سوار
رہواری کرتے ہوئے آتے ہیں انکے پیچھے پہلوانان دیو قامت ایک سے ایک قوی ہیکل عجب صورت
مانند پیل مست جھومتے چلے آتے ہیں اسکے بعد اور لشکر گران مانند دریا موج مارتا آتا ہے ایک تخت زمردین
پر دوش ہوا معلق ہے اس تخت پر ایک تاجدار بزرگ نورانی صورت بیٹھا ہے لوگ سر پر مگسرانی کر رہے ہیں
ساحران لشکر نے بدیع الملک سے عرض کی یہ قیصر صاف باطن ہے لشکر کو ہمراہ لے کر برائے مقابلہ آیا ہے
اب بڑا رن پڑیگا یہ خوب ہوگا بدیع الملک نے جو قیصر کی صورت دیکھی تعجب کرکے سرداروں سے
فرمایا کہ قیصر صاف باطن کی صورت سے شان اسلام پیدا ہے مگر ابتک سامری و جمشید کی پرستش
کرتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے سب نے عرض کی حضور اسکے سامنے کوئی اسلام کا نام نہیں لے سکتا
ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا چاہے تو میں اسکو مسلمان کروں سب نے عرض کی حضور تب اسکی تنبیہ
کا ارادہ فرماتے ہیں وہ ممکن ہوتا ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر قریب ہو چلا سرداران
قیصر بالکل قریب گذرتے تھے بدیع الملک نوجوان ایک بلندی پر تشریف لائے تماشائی کیفیت

دیکھنے لگے لوگون نے اسکی خبر قیصر کو پہونچائی کہ طلسم کشا مع چند سردارون کے ایک بلندی پر کھڑا ہوا
آپ کے لشکر کا تماشا دیکھ رہا ہے قیصر نے کہا مین بھی طلسم کشا کی صورت دیکھنا چاہتا تھا وہ لوگ اسکے
ہمراہ ہوئے جب سب لشکر نکل گیا تو قیصر صاف باطن اُس بلندی کے قریب آیا جو لوگ اسکو خبر دینے
گئے تھے اُنھون نے کہا ملاحظہ فرمائیے سامنے طلسم کشا کھڑا ہے قیصر نے جو بدیع الملک کی صورت
دیکھی شان و شوکت پر حیرت کی وزرا جو اسکے قریب بیٹھے تھے اُنسے کہا واقعی یہ جوان ہیبت و جرأت
مین ضرور یکتا ہوگا اسکے چہرے سے آثار جلالت پیدا ہین آج تک اس شان و شوکت کا جوان نگاہ سے
نہین گذرا بدیع الملک کیطرف جب اسنے نگاہ کی تو شاہزادہ بھی اس کی طرف دیکھنے لگا قیصر پر رعب
غالب ہوا آنکھ نیچی کر لی تخت کو بڑھا لیگیا آگے جا کے لشکر کو روکا وزرا سے کہا خیمے بارگاہ یہین اسی جگہ
استادہ ہوجائین طلسم کشا بھی مع لشکر یہان موجود ہے اچھی بات ہے مقابلہ ہوجائے وزرا نے
بارگاہین استادہ کرائین قیصر اپنے تخت سے اُتر کے بارگاہ مین گیا اور اسکے ہمراہی بھی اپنے اپنے خیمون مین
گئے قیصر نے وزرا کو بلا کر کہا اب کیا رائے ہے مین طلسم کشا کو ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کرون کہ میرے
ہمراہ ایسے ایسے پہلوان ہین جنمین سے ایک پہلوان تیرے لشکر بھر کو کافی ہے اگر تو مجھ سے لڑیگا تو کبھی فتح نہ پائیگا
ذلت اٹھائیگا مناسب تیرے حق مین یہ ہے کہ جنگ کو موقوف کر اور میرے پاس آ مین طلسم کا ناظم اسکا
تجھکو بناؤنگا علاوہ اسکے اور بھی عزت بڑھاؤنگا طلسم کشا میرے پہلوانون کو دیکھ بھی چکا ہے یقین ہے
اسکے دل مین خوف سا گیا ہو وزرا نے کہا اگر آپ کی رائے مین یون آتا ہے تو ہماری کیا مجال جو کچھ
اور عرض کرین آپ طلسم کشا کو ضرور اس مضمون کا نامہ روانہ فرمائیے قیصر نے جواب دیا کہ جو تمھاری
رائے ہو وہ ظاہر کرو مین جس بات کو مناسب جانونگا اسپر عمل کرونگا وزرا نے کہا آپنے خود فرمایا تھا
کہ یہ جوان صاحب جرأت ہے کسی کو خیال مین نہین لاتا ہے علاوہ اسکے آپنے اتنے جوان بھیجے وہ کسی سے
نہین دبا ہر ایک کو بجرأت زیر کرکے اپنا مطیع بنایا علاوہ کیونکر آپ کی تحریر کو منظور کریگا اگر کچھ کلمات خلاف
شان اُسکی زبان سے نکلے تو آپ کو ملال ہوگا اگر اسکے دل مین خوف سا گیا ہے تو خود کوئی صورت
نکالیگا آپ کیون سبقت کرین بہتر یہ ہے کہ طبل جنگی بجوا دین قیصر صاف باطن سے جو وزیرون نے
اسطرح کی گفتگو کی اسکی سمجھ مین آیا کہ واقعی مین نے اسقدر پہلوان اس جوان کے مقابلے کو اسکے بھیجے
مگر اُسکو کسی کے آنے سے ہراس نہوا ہر ایک سے بجرأت و ہمت مقابلہ کرکے زیر کیا اپنا مطیع بنایا اگر اسکے
دل مین خوف ہوتا تو ضرور میری اطاعت کرتا یہان سے بھاگ جاتا یہ سوچ کے اُسنے اسیوقت حکم دیا کہ
لشکر مین طبل جنگ بجے اسی وقت اُسکے لشکر مین طبل جنگ بجا ہرکارے جو لشکر بدیع الملک کے
یہان موجود تھے اسی وقت خبر پاکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے روبرو بدیع الملک کے آئے ہاتھ اٹھا کر
دعا و ثنائے شاہی بجا لائے پھر عرض کی کہ ای شہریار لشکر قیصر صاف باطن آیا ہے اسنے طبل جنگ بھی بجوایا
ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ مین مکلر ہوکر آراستہ نبرد ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے لشکر اسلام مین بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکری
سامان جنگ کی درستی مین معروف ہوئے کوئی ہتلا اور اپنی تیغ آبدار پر صیقل کرتا تھا کوئی سنان پر زہر لوہا چڑھاتا
تھا کوئی بندوق کی کرتیان انداز خود مندی دیکھ رہا تھا کوئی اپنے گھوڑے کے ساز کو درست کرا رہا تھا کوئی

لوگ جو ہمیشہ انتظام درست رکھتے تھے وہ بیٹھے دو ستون کے پاس بیٹھے ہوئے ذکر کر رہے تھے کہ کل روز جنگ
ہو دیکھیں خدا کیا دکھاتا ہے کون فتح پاتا ہے دشمن کو کون ہلاک کر قتل کرتا ہے اسکے خون سے اپنی تلوار رنگتا
ہے کوئی کہتا تھا اگر خدا نے مدد کی اور آقاے نامدار کا اقبال شریک حال ہوا تو قیصر کے تخت کے پاس
پہونچینگے اس بدبخت کو تخت سے اتار لینگے آقاے نامدار کی خدمت میں لاینگے اسکو صاحبقران بنائینگے
یہاں تو یہ گفتگو تھی مگر لشکر قیصر میں علاوہ پہلوانان گردستان کے سب کا حال عجیب تھا قلب پہ انبوہ غم والم
تھا کوئی کہتا تھا سلطان نے ناحق اس جوان سے مقابلہ کیا اب وہ لوح طلسم پا چکا ہے معلوم ہو گیا کہ فتاح
طلسم یہی ہے پہلا اسی سے لوح لیکر ملیگی جب تک اسکے پاس لوح نہیں تھی اسوقت تک یہ امید
تھی کہ اگر اس سے مقابلہ ہوگا تو فتح پاینگے مگر اب محال ہے اگرچہ جب بھی یہ بات ممکن نہ تھی کہ اس سے مقابلہ
کرکے فتح پاتے کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا تو لوح اسکو کیونکر ملجاتی جب سے بہادران طلسم کو زیر کیا تب لوح کے
باغ تک پہونچا سلطان نے کیسے کیسے پہلوانان نامی وگرامی اسکے مقابلے کیواسطے بھیجے مگر اسنے سبکو زیر کرکے
اپنا مطیع بنایا اب جو پہلوان سلطان کے ہمراہ آئے ہیں کیا یہ اسکو زیر کرلینگے ممکن نہیں وہ ان سب کو زیر
کرکے مسلمان ہونے کی ہدایت کریگا جو مسلمان ہوجائیگا امان پائیگا جو انکار کریگا جان سے مارا جائیگا
اگر سلطان ساحروں کے بھروسے پر اس سے جنگ کرینگے تو اسپر سحر چلتا ہی نہیں اثر نہیں کرتا تھا اور اب تو صاحب
لوح ہوا ہے کیا سحر تاثیر کریگا ہر طرح سلطان نے یہ بات خلاف عقل کی کسطرح اس جوان سے مقابلہ کرنا چاہیے
تھا اگر ایسا ہی تھا تو کسیطرح مکر و حیلہ کرکے اسکو گرفتار کرلیتے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑتا تو تحفہ جات اور
خزانہ طلسمی لیکر کسی جانب نکل جاتے جب وہ اس طلسم سے مجبور ہو کر چلا جاتا تو پھر آکر اس طلسم کو آباد کرتے
عجائب و غرائب اور عجائبات پہ لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے مگر پہلوانان گردستان نے جسوقت سے بدیع الملک
اور لشکر بدیع الملک کو دیکھا تھا اسوقت سے آپس میں کہ رہے تھے کہ سلطان نے غضب کیا
ہمیں ان لوگوں کے مقابلے کیواسطے لایا جن سے مقابلہ کرنا ہمارے خلاف ہے ہم ان لوگوں کو ایسا
نہ جانتے تھے خیال ہمارا یہ تھا کہ مثل ہم لوگوں کے ہونگے جب تو ہمارے یہاں کے پہلوان اُنسے زیر ہوگئے
مگر اسوقت معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ ساحر ہیں اور ہمارے یہاں کے پہلوانوں سے بجبر مقابلہ کرکے انکو گرفتار
کرلیا اور اپنا مطیع بنایا گرگین درشت چنگال جو ان سب کا افسر تھا وہ ہر ایک سے کہتا تھا کہ تم لوگ
ہرگز سپاہ طلسم کشا کے مقابلے میں نہ جانا اگر سلطان زیادہ کہینگے تو ہم سمجھ لینگے ہمارے شہر کا نام خراب
ہوگا سب پہلوان اسکے کہنے کو صحیح سمجھتے تھے یہ مغرور اپنی تعریفیں بھی حد سے زیادہ کر رہا تھا سب لوگ
سکتے تھے جو آپ فرما رہے ہیں بہت صحیح ہے ان پہلوانوں میں یہ ذکر تھا اور قیصر صاف باطن اپنی
بارگاہ میں بیٹھا وزیروں سے یہ کہ رہا تھا کہ میرے نزدیک سب سے بہتر یہ ہے کہ گرگین درشت چنگال
کو طلسم کشا کے مقابلے میں بھیجدوں اور بہت سے کے جانے کی احتیاج نہیں ہے وہی جاکر گرفتار کر لائیگا وزرا کہ رہے
تھے کہ پہلے دو چار پہلوانوں کو میدان میں بھیجیگا دیکھیے اُسنے کیا کام کیا نظر میں آتی ہے اگر انہیں
سے طلسم کشا زیر ہوگیا تو گرگین کے بھیجنے کی کیا ضرورت ہے اگر ان لوگوں سے زیر نہ ہو سکیگا تو گرگین
درشت چنگال کس واسطے ہے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ پہلوان مشرق اپنی رزمگاہ سے نکلکر میدان
چرخ پر آیا اور اپنے نور سے تمام عالم کو منور کیا لشکر اسلام سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی قیصر کے لشکر کے لوگ بیدار ہو گئے

تھوڑی دیر مین دونون لشکر حوائج ضروری سے فراغت حاصل کرکے میدان جنگ مین آئے صف بندی ہوئی
نقیب دونون لشکرون سے نکلے بجوش الحانی نقابت کی کوکبون سے گرد کا کیا قیصر نے بہ تخت آگے بڑھا
بدیع الملک نوجوان کے سامنے آیا پکار کر کہا اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ مجھسے لڑکر فتح نہ پائیگا ذلت اٹھائیگا
تیرے حق مین بہتر یہ ہے کہ تو مجھسے صلح کرلے مین تجھے اس طلسم کی سلطنت کا منتظم اعلےٰ قرار دونگا جب
حرمت بڑھاؤنگا اگر میرے کلام کو قبول نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا میرے شہر گردستان کے دو دو پہلوان
موجود ہین جنکو رستم و سہراب بھی زیر نہین کرسکے اگر تو نے دو چار پہلوانون کو زیر کرلیا ہو تو اس بات پر
نازان ہے کیونکہ مین آپ کی بار ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آیا ہون جو مجھسے مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتے ہین
صرف میرے حکم کی وجہ سے یہانپر موجود ہین جسوقت یہ لوگ میدان مین برائے مقابلہ آئینگے زمین
ہلادینگے عدو کو خاک مین ملادینگے بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر جواب دیا کہ اے قیصر یہ
میدان جنگ ہے مقام وعظ و پند نہین ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے تو مین موجود ہون میدان مین آ
یا جسکو تیرا جی چاہے بھیجدے اگر تیری قسمت مین فتح ہے تو میدان تیرے ہاتھ رہیگا اگر میری تقدیر مین
ظفر ہے تو مین میدان سے بفتح و فیروزی واپس جاؤنگا اور جو تجھے مقابلہ کرنا منظور نہین ہے تو اپنے دین
باطل کو ترک کردے اور مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قیصر نے یہ سنکر جواب دیا کہ اے طلسم کشا
زیادہ جرأت بھی انسان کو خراب کرتی ہے تو اپنی طاقت و شجاعت پر نازان ہے اور ایسے کلمات لاف و گزاف
زبان سے نکالتا ہے جو مین نے کسی سے آج تک نہین سنے اگر دوسرا میرے سامنے یہ بات کہتا کہ اپنا مذہب
ترک کرکے میرا دین اختیار کرو تو مین اسی وقت اس خطا کی سزا دیتا مگر تیرے حسن و شباب
و جوانی پر رحم آتا ہے ورنہ ابھی ممکن ہے کہ مین ایک پہلوان سے کہدون تو تیرے تئین مع اسپ زمین سے
اٹھالے بدیع الملک نے فرمایا پھر کس بات کا تجھے انتظار ہے تو اپنے پہلوان سے کیون نہین کہتا اگر
ایک کی ہمت تقاضا نہین کرتی تو سب مل کر آئین اگر میری قسمت مین فتح ہے اور خدا کو ظفریاب کرنا منظور
ہے تو ہر طرح سے فتح نصیب ہوگی قیصر گفتگوے بدیع الملک کی سنکر بیتاب ہوا ایک پہلوان سے اشارہ
کیا کہ میدان مین جا اور سرداران اسلام سے مقابلہ کر اسکا اشارہ پاکر پہلوان صف سے بڑھا میدان
مین آیا سلحشوری دکھاکر آواز دی اے فرزندان خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ میرے مقابلہ مین
آئے مجھے ہنر جنگ دکھائے یہ سنکر بدیع الملک کے لشکر سے ایک پہلوان آگے بڑھا قریب مرکب بدیع الملک
کے آکر پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی اے آقاے نامدار اجازت میدان عنایت فرمایئے بدیع الملک
نے اذن میدان مین جانے کا دیا پہلوان اسلام میدان مین آیا جو پہلوان قیصر کی طرف سے میدان مین
آیا تھا باواز بلند اسنے نعرہ کرکے کہا اے اجل رسیدہ کیا تو نہین آگاہ ہے کہ مین کون ہون میرا نام ہلال خنجر شکار
ہے آج تک کوئی پہلوان میرے مقابلہ مین نہین آیا تجھے اسوقت قضا میرے سامنے لائی ہے ضرور میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا سردار اسلام نے جواب دیا کہ یہ میدان جنگ ہے مقام یاوہ گوئی نہین ہے اگر تیرا یہی
خیال ہے تو مین یقین کرتا ہون کہ مین تیرے ہاتھ سے ہلاک ہون اور تیری قضا تجھے میدان مین لائی ہے لا جو
حربہ اپنے جنگ سے جو رکھتا ہے یہ سنکر ہلال خنجر شکار نے گرز کا وار کیا سردار اسلام نے سپر کو چہرہ کی
پناہ کیا گرز جو پڑا سپر ٹوٹی سر پر چوٹ آئی سردار نے بحکمت اس کے وار کو بچایا جب یہ وار کرچکا

تو سردار اسلام نے اسپر گرز لگایا اُسنے بھی سپر کو اُٹھایا مگر گرز جو سپر پر پڑا سپر کو توڑ کے سر کو دو پارہ کیا پہلوان
گھوڑے سے زمین پر گرا دونوں لشکروں سے شور تحسین اُٹھا مگر سردار اسلام بھی زخمی ہو چکا تھا سر پر زخم تھا
گھوڑے پر نہ ٹھہر سکا چکر کھا کر زمین پر آرہا بدیع الملک نے لوگوں کو میدان میں بھیجا سب آکر اسکو میدان
سے اُٹھا لے گئے قیصر نے اور ایک پہلوان کی طرف دیکھا وہ بھی میدان میں آیا پہلے خوب سبکشوری
دکھائی پھر آواز بلند کہا اے فرقہ خدا پرستان آگاہ ہو کہ میں شمشاد زندہ پیل ہوں آج تک میرے ہاتھ سے
دشمن جان سلامت نہیں لیگیا اگر تم لوگوں میں کسی کو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے میں ہنر جنگ دکھاؤ اگر
مقابلے کی طاقت نہ رکھتے ہو تو اطاعت سلطان قیصر صفات باطن کی اختیار کرو کہ باعث امان ہو بدیع الملک
نے چاہا کہ اپنا مرکب بڑھائیں کہ برزخ لنگر بند بدیع الملک کے قدموں پر گر پڑا عرض کی آقائے نامدار ابھی
غلامان جانباز زندہ ہیں بھلا کیونکر گوارا کریں کہ آپ میدان میں تشریف لیجائیں بدیع الملک نے مجبور ہو کر
برزخ لنگر بند کو میدان میں جانے کی اجازت دی برزخ میدان کی جانب روانہ ہوا شمشاد زندہ پیل
نے جو برزخ کو آتے ہوئے دیکھا للکار کر کہا اے برزخ تو میرے مقابلے میں آتا ہے میں ہرگز تجھ سے
مقابلہ نہ کرونگا تو نمک حرام زادہ اور ایسا جوان ہے کہ بہت سے زیر ہوا ہو جو تجھے بہت کم قوت نظر آتا ہے میں
ایسے سے مقابلہ کرنا عیب جانتا ہوں برزخ نے جواب دیا اے مکار میں تجھکو خوب جانتا ہوں ہمیشہ تیری کیفیت
گردستان میں دیکھا کیا ہوں کبھی تو نے کسی پہلوان کو زیر نہیں کیا ہمیشہ سب سے قوت میں کم رہا اور میرے
زیر ہو جانے کی نسبت جو تو کہتا ہے تو دنیا میں کوئی پہلوان ایسا نہیں ہے جو آقائے نامدار سے مقابلہ کر کے
زیر نہو میں کیا ہوں اگر گرگین درشت چنگال بھی اُنکے مقابلہ میں آئیگا تو زیر ہو جائیگا شمشاد نے
کہا اے برزخ ایسی بات میرے سامنے نہ کہ میں خود دعوی رکھتا ہوں کہ تیرے آقا سے مقابلہ کر کے اُسکو
گرفتار کر لیجاؤں برزخ نے جھلا کے جواب دیا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو میں موجود
ہوں اور اگر یاوہ گوئی کریگا تو اُسکی سزا پائیگا اپنے مجمع میں ذلت اُٹھائیگا شمشاد نے کہا جب تیری
قضا ہی آئی ہے تو میں مجبور ہوں یہ کہکر آگے بڑھا تیغہ کا وار برزخ کے سر پر کیا برزخ نے اُسکے وار کو
خالی دیا شمشاد تیغہ کے لگر میں منہ کے بل زمین پر آرہا برزخ نے چاہا اُسکے سر پر تلوار لگائے مگر
سوچا کہ ایسے وقت میں اسپر حملہ کرنا نامردگی ہے اور یہ بات آقائے نامدار کے خلاف ہوگی یہ سوچ کے
شمشاد سے کہا او پہلوان خود ہی وار کیا اور خود ہی اسقدر بدحواس ہو گیا اپنے تئیں سنبھال نہ سکا اب
سنبھلکر لڑنا شمشاد کو بڑی خفت ہوئی زمین سے اُٹھا برزخ سے کہا وہ وار تو میرا خالی گیا اور میں نے
وہ وار سمجھ کر نہیں کیا تھا اب ایک وار اور کرتا ہوں اگر اس وار سے تو بچ جائے تو آج سے تیغ و سپر باندھنا
ترک کردوں برزخ نے کہا میں موجود ہوں تجھے چار واروں کی اجازت دی جب تک تو چار وار نہ کر لیگا
میں ہرگز ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا شمشاد نے پھر تیغہ کا وار برزخ کے سر پر کیا برزخ نے اس وار کو بھی خالی دیا
شمشاد اور زیادہ خفیف ہوا برزخ نے کہا ابھی تیرے تین وار اور باقی ہیں جب اُن واروں میں
کامیاب نہ ہونا تب سکوت کرنا ابھی بیکار مغموم ہوتا ہے شمشاد نے پھر وار کیا برزخ نے خالی دیا شمشاد
نے دوسرا وار کیا برزخ نے اُسکو بھی خالی دیا شمشاد نے تیسرا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دے کر اُسکی
کلائی پکڑ کے جھٹکا دیا کہ ہاتھ اُسکا قبضہ سے اُکھڑ آیا برزخ نے ہاتھ تھام زمین پر پھینکدیا اُس کے

شانہ سے مشک کے دہانہ کی طرح خون جاری ہوا برزخ نے کہا ای شمشاد اگر جان عزیز ہو تو اطاعت
آقائے نامدار کی قبول کر اور مذہب سامری پرستی پر لعنت کر میں ابھی تجھے آقائے نامدار کے پاس لیچلوں انسے خطا
معاف کرادوں تیرا علاج کیا جائے شمشاد نے جواب دیا کہ میں اطاعت سامری سے منہ نہ موڑونگا اور اب
مجھے امید صحت بھی نہیں ہو تھوڑی دیر میں مرجاؤنگا اتنی سی زندگی کیواسطے ترک مذہب کیوں کردوں
یہ کہکر دوسرے ہاتھ سے گرز سر برزخ پر لگایا برزخ نے اس ہاتھ کو بھی شانہ سے اکھاڑ کے پھینکدیا شمشاد
نے جدودونوں ہاتھ شانہ سے اکھڑ گئے زمین پر گر کے مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا برزخ کی تعریف دونوں
لشکروں نے کی قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کی طرف دیکھکر کہا ایک جوان میدان میں جائے
اور اسکا سر کاٹ کے لے آئے یہ سنکر رحیل عقاب زور صف سے آگے بڑھا قیصر صاف باطن کو
سلام کیا جھومتا ہوا میدان میں آیا برزخ سے کہا ای برزخ لکرہند تجھے شرم نہیں آتی کہ سلطان کے
سامنے اپنے ہموطنوں کو قتل کر رہا ہے کیا تو نے نہ سنا تھا میں سلطان کی بھلائی میں برزخ نے کہا مجھے اپنے آقا کی اطاعت
فرض ہے اگر وہ حکم کریں تو میں قیصر کا سر کاٹنے میں دریغ نہ کروں رحیل نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے
کہ تو ایسا کلمہ کہتا ہے برزخ نے جھنجھلا کے جواب دیا کہ او رحیل بدزبانی نہ کر ورنہ سزا پائیگا اگر تجھے مقابلہ
کرنا منظور ہے تو میں میدان میں موجود ہوں پھیر وار کر رحیل نے کہا تو ایک مسلمان کا زیر کردہ ہے میں وار
نہ کرونگا تو وار کر میں تو تجھ سے مقابلہ بھی نہ کرتا مگر حکم سلطانی سے مجبور ہوں برزخ نے کہا جب تک تو وار نہ کریگا
میں بھی وار نہ کرونگا کیونکہ ہم سب غلاموں کو تقلید آقائے نامدار کی واجب ہے اور انکا یہ شیوہ نہیں ہے کہ وار
کرنے میں سبقت کریں میں ہرگز پہلے وار نہ کرونگا رحیل نے خیال کیا کہ برزخ وار نہ کریگا یہ سوچ کے گرز اٹھایا
سر برزخ پر لگایا برزخ نے وار کو خالی دیا اور ایسا جھٹکا مارا کہ شانے سے اسکا ہاتھ بھی اکھڑ آیا برزخ
نے زمین پر ہاتھ پھینکدیا رحیل چیختا ہوا اسکے سامنے سے بھاگا برزخ نے چاہا اسکو قتل کروں مگر خیال
کیا کہ ایسے کو قتل کرنے کی کیا حاجت ہے خود ہی دو ایک روز میں مرجائیگا یہ سوچ کے اسکو جانے دیا
رحیل تھوڑی دور جا کے زمین پر گرا اور تڑپ کے مرگیا قیصر صاف باطن نے پھر اپنی فوج کی طرف
دیکھا ایک پہلوان اسکے سامنے آیا قیصر نے کہا ای جوان تیرا کیا نام ہے اسنے کہا میرا نام مضموم قوی ہیکل
ہے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس پہلوان کو زیر کرکے لاؤنگا یا قتل کردونگا قیصر نے کہا کہ اگر تو اسکو
زیر کریگا تو میں اسقدر زر و جواہر تجھکو دونگا کہ جسکا بار تجھ سے نہ اٹھ سکیگا مضموم بھی جھومتا ہوا آگے بڑھا
مقابلے میں برزخ کے آکے نیزے کا وار کیا برزخ نے اسکو بھی مثل انہیں دونوں پہلوانوں کے جان سے
مارا اسکے بعد دس پہلوان قیصر کے یکے بعد دیگرے برزخ کے مقابلے میں آئے اور برزخ نے
سب کو قتل کیا جب دن تھوڑا رہا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو قیصر نے مصلحتاً طبل بازگشت بجوا دیا
لڑائی موقوف ہوئی قیصر اپنے لشکرگاہ کی طرف واپس ہوا اور برزخ اپنے لشکر کی طرف پھرا لشکر میں پہونچکے
بدیع الملک کے قدم کو بوسہ دیا بدیع الملک نے بہت تعریف کی اور سب پہلوان بھی اسکے مدح سرا ہوئے
لشکر اسلام خوشی خوشی میدان جنگ سے اپنی بارگاہوں کی جانب پلٹا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

### اب کیفیت قیصر کی عرض کی جاتی ہے

کہ جو میدان سے اپنی بارگاہ میں آیا وزرا کو بلا کے کہا آج تو برزخ لکرہند نے غضب کیا تھیں ہے

کل بھی وہ میدان مین اپنا رنگ جمائیگا علاوہ اسکے اور پہلوان بھی طلسم کشا کے لشکر مین ایسے موجود ہین جو کل
برزخ کے ہین اور طلسم کشا خود بھی مرد جری ہو تو مین چاہتا ہون کل گرگین درشت چنگال کو میدان مین
بھیجون کہ یہ سب سے قوی تر ہو جب یہ میدان مین جائیگا تو زور ت کوئی مقابلہ کو نہ آئیگا وزرا نے کہا اب
ہماری بھی یہی راے ہو سواے گرگین کے اور کوئی ایسا نہین ہو جو کل براے مقابلہ میدان مین جاسکے
اور فتح پاسکے قیصر نے کہا ایک بات یہ بھی مشکل ہو کہ گرگین منظور نہین کرتا ہو وزرا نے کہا اسوقت آپ
اسکے پاس تشریف لیجلیے اور اس سے کہیے کہ آخر تم ہمارے کس کام کے ہو اسوقت مشکل مین تمھین لازم
ہو کہ ہماری مدد کرو اور اگر ایسے وقت مین مدد نہین کرتے تو ہمارے لشکر مین رہنا بھی بیکار ہو اپنے شہر
مین جاؤ بعیش و آرام بسر کرو ہمارے ساتھ کیون تکلیف اٹھاؤ جب طلسم کشا اس مرحلے سے فراغت
پائیگا تو تمھاری طرف جائیگا جو اسکے حق مین مناسب جانیگا وہ کریگا تم تو بوجہ غرور کے اس سے مقابلہ نکروگے
اپنی سلطنت دیدوگے جب آپ ایسی باتین اس سے کرینگے یقین ہو کہ وہ ضرور خیال کریگا اور کل
مقابلے کے واسطے میدان مین نکلے قیصر نے کہا یہ بات مجھے پسند ہو مین اسی وقت گرگین کے پاس
چلتا ہون یہ کہکے مع اپنے وزرا کے اٹھا اور گرگین درشت چنگال کے پاس آیا گرگین زمین پر بیٹھا ہوا
مانند فیل مست کے جھوم رہا تھا قیصر کو دیکھکر براے تعظیم اٹھا آگے بڑھ کے سلام کیا قیصر نے کہا اے گرگین اسوقت تمھارے
پاس مین ایک سوال کرنے کو آیا ہون اگر جواب صاف دوگے تو مجھسے ملال عظیم ہوگا گرگین
نے کہا میری کیا مجال جو آپ کے خلاف حکم کرون قیصر نے کہا وہ بات تو بہت تام ہو مین اسکا اعتبار نہین کرتا
گرگین نے کہا آپ تو ایسا نفرمائین آج تک مین نے غلامی سے سر نتابی نہین کی قیصر نے کہا جو تم میرے
لشکر مین آئے ہو تو کس غرض سے آئے ہو گرگین نے کہا ہم غلامان جانباز ہین آپ کے دشمن کے جان
کے خواہان ہین مدد کے واسطے حاضر خدمت ہوئے ہین قیصر نے کہا مدد کی تم سے امید نہین کیونکہ تم مقابلہ
کرنا ننگ و عار جانتے ہو اس سے بہتر یہ ہو کہ تم اپنے شہر مین جاؤ جب میرے قتل کے بعد طلسم کشا تمھاری
طرف آئیگا تو اسکو سلطنت دیدینا جو مناسب جاننا وہ کرنا گرگین نے کہا اے سلطان بڑے تعجب کی
بات ہو کہ آپ مجھ ایسے غلام خیراندیش سے ایسے کلمات فرماتے ہین مین صرف اسوجہ سے ان لوگون سے
مقابلہ نہین کرتا ہون کہ وہ لوگ کسی حال مین مجھ سے نہین لڑ سکتے اگر جاؤن تو ایک لمحہ بھر مین تمام لشکر
طلسم کشا کو خاک مین ملادون مگر بہادران زمانہ مجھے کیا کہینگے یہ بات تو ضرور ہو کہ طلسم کشا مرد شجاع
ہو اور مجھ سے زور مین بہت کم ہو اگر مین نے اس سے مقابلہ کیا اور وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوا تو سب مجھے
یہی کہینگے کہ ایک مرد شجاع کو اپنے سے کمزور پاکر قتل کر ڈالا گرگین کو شرم نہ آئی کسی ہمپلہ سے مقابلہ کیا
ہوتا تو تعریف تھا اسوقت مین کیا جواب دونگا قیصر نے جواب دیا اے گرگین اب تو وہ ہمسری کا دعوے کرتا
ہو اور تمھارے جہان کے اعلے درجہ کے پہلوانون کو زیر کیا اب وہ ویسے کمزور کہان رہا صرف تمھیسے
مقابلہ کرنا باقی ہو اب کیا تم اس بات کے منتظر ہو کہ وہ تمسے خود آکر کہے کہ مین تمسے مقابلہ کرنیکو آیا ہون وہ
تم اس سے مقابلہ کروگے گرگین نے کہا آپ جانتے ہین کہ میرے اعلے درجہ کے پہلوان بھی ابھی تک میدان
جنگ مین براے مقابلہ نہین گئے ہین انکو بھی شش و پنج ہو اور وہ ان لوگون سے مقابلہ کرنا اپنا ننگ سمجھتے
ہین قیصر نے کہا تو آپ سب لوگ اپنے شہر مین جاؤ مین یہان جو کچھ ہوگا ہم لوگ سمجھ لینگے اگر ہماری قسمت مین

فتح ہو تو طلسم کشا کو زیر کرینگے اور اگر تقدیر میں شکست ہی ہو تو تم لوگ بھی طلسم کشا سے زیر ہو جاؤگے صرف
تدبیر کیجاتی تھی کہ آپ لوگ اگر مقابلہ کریں تو بہت مناسب ہو گرگین نے جو قیصر کی گفتگو سنی کہا آپ کیوں
آزردہ ہوتے ہیں بکل تعمیل حکم والا کیجاتی ہیں میں بھی مقابلہ کرونگا اور اپنے پہلوانوں کو بھی میدان میں بھیجونگا
بلکہ اسکا وعدہ کرتا ہوں کہ میں طلسم کشا کو بھی گرفتار کرونگا قیصر صاف باطن خوش ہو گیا کہا اے
گرگین اگر تمنے کل طلسم کشا کو زیر کر لیا تو میں تمھیں اس طلسم کا خنظر اسے قرار دونگا پھر تمھاری رائے سے
کوئی بات نہ کرونگا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں کل میرے ہاتھ سے طلسم کشا شکست اٹھائیگا قیصر
وہاں سے واپس آیا اپنی بارگاہ میں آکے وزرا سے کہا آج تو گرگین نے وعدہ مستحکم کیا ہو یقین ہو کہ کل طلسم کشا
ضرور اسیر ہو جاسے وزرا نے کہا حضور ان تو ایسا ہی ہو مگر طلسم کشا بھی آفت روزگار ہو وہ بھی اس سے ضرور
مقابلہ کریگا بڑی لڑائی پڑیگی کل کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہوگی قیصر خوشی کے مارے شب بھر جاگتا رہا جب
قیصر چرخ چہارم خوابگاہ مشرق سے اٹھکر تخت زرین زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا اور لشکر اسلام سے نعرہ اللہ اکبر
بلند ہوا تو قیصر اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکر اسکا درست ہوا قیصر تخت پر سوار ہوا لشکر کو عقب میں لیا
طرف میدان کے روانہ ہوا ادھر بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ رکاب ہوا
طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے میدان میں ہر دو لشکر کی صفیں درست ہوئیں نقیبان خوش الحان
دونوں لشکروں سے نکلے نقابت کرکے ہٹے گرز کیشوں نے گرز کا کہا بہادروں کے دل کو جوش ہوا اسپ
جا بامرکیوں کو بڑھا دیں لشکر حریف پر جا پڑیں اپنی جرأت دکھائیں مگر سرداران لشکر کے ادب سے رکے رہے
قیصر نے پھر اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا اے طلسم کشا اگر کل تو نے میرے
تھوڑے سے سرداروں کو زیر کیا اور وہ سب تیرے بھیروں کے ہاتھ سے قتل ہوئے تو اسپر نازاں کرنا آج وہ
شخص تیرے مقابلے میں آنے والا ہو جو ایک دم میں تمام لشکر کو برباد کردیگا بہتر یہ ہو کہ اب بھی اپنے ارادے
سے باز آ بدیع الملک نے کچھ جواب نہ دیا جب اسنے دو ایک بار اسی تقریر کو بیان کیا اور کچھ جواب نہ پایا
تو خفیف ہوکے واپس آیا اور گرگین درشت چنگال سے کہا اب تم مقابلے میں جاؤ اسوقت مجھے طلسم کشا
کی یہ حرکت بہت بری معلوم ہوئی کہ میں نے تو اسکی بہتری کے واسطے اسقدر تقریر کا طول دیا اور اسنے
میری بات کو لائق جواب نہ سمجھا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں طلسم کشا کو سزا سے معقول دیجاتی ہے
یہ کہکر گیرنگ فیل جثہ کی طرف دیکھا کہا اے گیرنگ میدان میں جا کے طلسم کشا کو روک سے کہ مقابلے ہو سکے
واپس نہ آ گیرنگ نے جواب دیا آپ ایسی بات فرماتے ہیں گرگین نے کہا سلطان کا حکم میری نسبت ہو کہ میں
تمکو بھیجتا ہوں گیرنگ مجبور ہو گیا گرز ہلاتا ہوا میدان کارزار میں آیا پکار کر آواز دی اے طلسم کشا میں ہرگز تجھسے
مقابلہ کرنا باعث ننگ و عار جانتا ہوں مگر حکم استاد اور فرمان شاہی سے مجبور ہو کے میدان میں آیا ہوں مجھے
تیری جوانی پر رحم آتا ہو اگر تجھے بھی اپنی جان عزیز ہو تو میرے ساتھ سلطان کی خدمت میں چل میں تیری خطا معاف
کرا دوں بدیع الملک نے جو یہ تقریر واہیات سنی قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا او بیہودہ کو کیا بیہودہ بکتا ہو گیرنگ
کہا میدان میں نکلکر گفتگو کرکہ حقیقت معلوم ہو بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا برنج وغیرہ آگے رکاب
سے لپٹے گئے سب نے عرض کی آقاے نامدار ابھی غلامان جانباز سرفدا کرنے کو حاضر ہیں جانیں نثار کرنے
کو تیار ہیں ابھی آپ کیوں میدان کا عزم کرتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا آپ اس معاملے میں دخل نہ دیں

ہو گو لکا یہ دستور ہو کہ جبتک کوئی کسی کا نام لیکر نہین پکارتا ہو اسوقت تک تو حریف کے مقابلے مین
جانے کا ہر ایک کو اختیار ہو اور جب کسی نے کسی کا نام لیکر پکارا اسوقت دوسرا اسکے مقابلہ مین نہین جا سکتا ہو
اور اگر جائیگا تو بالکل خلاف ہو سب پہلوان مجبور ہو گئے بدیع الملک نے نام خدا لیکر مرکب کو بڑھایا
مقابلے مین گیرنگ کے آئے گیرنگ نے جو شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھی خوش ہو گیا اس کے
دل مین محبت پیدا ہو گئی کہا اے طلسم کشا مین مقابلہ کرونگا بدیع الملک نے فرمایا اگر مقابلہ کرنا منظور
نہین ہو تو مذہب سامری پرستی کو ترک کر اور طریقۂ اسلام اختیار کر گیرنگ نے کہا یہ ممکن نہین بدیع الملک نے
کہا پھر تمہین اختیار ہو گیرنگ نے کہا اے طلسم کشا مین شرط کرتا ہون اگر اسکو منظور کرو تو میرے نزدیک
بہت بہتر ہو بدیع الملک نے فرمایا کہو گیرنگ نے کہا مین مقابلہ کرتا ہون مگر شرط یہ ہو کہ مغلوب
غالب کی اطاعت کرے اور اوسی کا مذہب بھی اختیار کرے بدیع الملک نے فرمایا مین نے اس شرط
کو قبول کیا تم وار کرو گیرنگ نے کہا بھلا مین وار کیا کرونگا میرا ایک وار بھی تجھسے نہ اٹھیگا بدیع الملک
نے کہا اگر تیرا وار نہ اٹھیگا تو مین قتل ہونگا تیرے سلطان کی مراد بر آئیگی گیرنگ نے کہا مین تجکو قتل کرنا
نہین چاہتا ہون بدیع الملک نے کہا مین وار نہ کرونگا کیونکہ میرے یہان جنگ مین پیشدستی روا نہین
ہو گیرنگ مجبور رہا گرز بدیع الملک پر لگایا شاہزادے نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گرز سپر پر پڑکے
اچٹ گیا بدیع الملک کو ذرا سی حرکت بھی نہوئی گیرنگ دنگ ہو گیا کہا اے جوان اگر مین گرز کا وار
کوہ پر کرتا تو زمین مین پیوست ہو جاتا مگر تو نے میری چوٹ سپر پر روکی مجھے بڑا تعجب ہوا بدیع الملک
نے فرمایا مین نے دو وار اور تجکو دیے گیرنگ نے کہا اے جوان ایک چوٹ سے بچگیا اب نازان نہ ہو کہ
مین نے چوٹ بچالی نہین معلوم کیا سبب تھا جو تو فرس پر قائم رہا بدیع الملک نے فرمایا دو وار اور کر
تجپر سب بھی روشن ہو جائیگا گیرنگ نے پھر گرز تانا بدیع الملک نے پھر سپر کو چہرے کی پناہ کیا گیرنگ
نے گرز لگایا بدیع الملک نے سپر پر لیا گیرنگ دنگ ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اب عرصہ نہ کر تیسرا
وار بھی کرے گیرنگ نے سہ بارہ گرز کا وار کیا بدیع الملک نے گرز کو خالی دیا جھونک مین گیرنگ
زمین پر گرا بدیع الملک نے مسکرا کے کہا اے جوان تو منزل جنگ سے بالکل باہر ہے نہین گیرنگ کو خفت ہوئی
اپنی فوج کی طرف پلٹ کے دیکھا سب کو اشارہ سے تسکین دی کمر سے تیغہ نکالا بدیع الملک سے
کہا اے جوان تو نے میرے ساتھ کمک کی اب تک تجکو غصہ نہین آیا تھا مگر اب تیرا بچنا محال ہو یہ کہکے تیغہ
کا وار بدیع الملک پر کیا بدیع الملک نے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گیرنگ نے دوسرا ہاتھ
بدیع الملک کے گریبان مین ڈالا چاہا اونکا ہاتھ چھڑا کر اس جوان کو زمین سے اٹھا لون مگر کیا طاقت
تھی جو بدیع الملک سے شیر کے پنجے سے ہاتھ چھڑا لیتا سب کچھ اسنے ترکیبین کین مگر ہاتھ نہ چھوٹا آخر
مجبور ہو کے گریبان بدیع الملک سے ہاتھ نکال لیا اور دل کو مین ہاتھ ڈالکر جیسی دیر تک زور کیا
جب زور کر کے مجبور ہوا تو تھک کے دم لینے لگا مگر اپنے دل مین یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اس جوان کی
ہڈیون مین بجائے مغز پارہ اور رگون مین بجائے خون قوت بھری ہو نہ اسکو جنبش ہوتی ہو نہ میرا ہاتھ اسکے پنجے
سے چھوٹ سکتا ہو یہ تو خیال کر رہا تھا اور لشکر قیصر مین تلک مچا تھا ہر ایک کہہ رہا تھا اب گیرنگ
میدان سے زندہ واپس نہ آئیگا کوئی کہتا تھا یہ جوان بلا کا ہو مین اسکو ایسا نہین جانتا تھا کہ

تو کیا مست کی میرے۔ اُس پہلوان کو عاجز کیا ہی جو میرا ہمسر اور بڑی قوت رکھتا ہی قیصر نے کہا نہیں اب سکی قوت
کا یقین ہوا گرگین نے کہا میں اب تک یہ جانتا ہوں کہ یہ جو ان سحر سے زور رکھتا ہی قیصر نے کہا ان کو تو نہیں
بالکل حرام ہی یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تہیں کہ بدیع الملک نے گیرنگ کو زمین سے اٹھایا سر سے بلند کیا
گیرنگ نے کہا میں آپکی میں اطاعت قبول کرتا ہوں بدیع الملک نے اسکو زمین پر رکھا گیرنگ
کلمہ پڑہ کے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے اُسکے تئیں لشکر کیطرف روانہ کیا دوسرے پہلوان
کے منتظر ہوئے مگر دن تمام ہو گیا تھا قیصر نے طبل بازگشت بجوا دیا اپنے لشکر کیطرف چلا بدیع الملک
خوشی خوشی اپنے لشکرگاہ کی طرف پہرے قیصر جو اپنی بارگاہ میں گیا وزرا سے بلا کے کہا بڑا غضب ہوا
آج گرگین بھی خائف ہو گیا اور رعب طلسم کشا بھی غالب ہو گیا دیکھیے کل کیا ہوتا ہی اور یہ پہلوان جو آج
زیر ہوا ہی کسیطرح گرگین درشت چنگال سے کم نتہا اسکو گرگین اپنا قوت بازو جانتا تھا اسکے زیر ہو جانے
سے گرگین کے ہوش بجا نہیں ہیں یقین ہی کل خود مقابلے کو جاویگا وزرا نے کہا اب گرگین پر بھی اعتبار
نکرنا چاہیے جب طلسم کشا نے گیرنگ سا پہلوان کو زیر کر لیا تو گرگین درشت چنگال کس قدر درست
سے زیر کریگا مگر یہ بات ممکن نہیں جو گرگین فتح پاوے اور طلسم کشا کو گرفتار کر کے لے آوے قیصر
صفات باطن نے کہا جواب کیا کیا جاوے اور طلسم کشا کے ہاتھ سے کیونکر جان بچے وزرا نے کہا
اب ہم لوگوں کی سمجھ میں کام نہیں کرتی سواے اسکے یہان سے کسی طرح چپکے سے بہاگ چلیے اور کسی طلسم
میں جا کر پناہ لیجیے قیصر صفات باطن نے کہا مجھے اور کسی دوسرے طلسم سے رسم نہیں ہی میں کیونکر
جا سکتا ہوں اور یہاں سے بہاگنا اچہا نہیں ہی کیونکہ اگر طلسم کشا کو میرے گل حیات کی خبر دیگی وہ جا کر اُس
پہول پر قبضہ کریگا اسکو توڑ ڈالیگا میں جہان ہونگا زندہ نرہونگا وزرا نے کہا اُس پہول کو اپنے ساتھ
لے چلیے قیصر نے کہا جس چشمہ میں وہ پہول ہی اگر اس چشمہ سے باہر آوے تو میرا جینا محال ہی اُس پہول
کو چشمہ سے نکال نہیں سکتا وزرا نے کہا بہتر ہی یہ تو کل کیجیے یا نگینہ سامری منگا لیجیے اُس سے مدد لیجیے
دیکھیے کیا ہوتا ہی قیصر صفات باطن نے کہا مجھے اب نگینہ سامری کا اعتبار نہیں ہی جسقدر احکام مجھے
سنے وہ سب خلاف پڑے ہیں اسکے ذریعہ سے کسی بات کو تحقیق نکرونگا اگر جان جاتی رہیگی تو میں بچا
پاؤنگا اسکے دیکھنے سے کچھ حاصل نہیں ہی قیصر شب بہر یہ ذکر کرتا رہا جب سپیدہ سحر آسمان پر نمودار ہوا
قیصر بارگاہ سے نکلا تخت پر سوار ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے چلا اسطرف سے
لشکر اسلام بھی بہ جاہ و حشم میدان میں آیا لشکر فریقین کی صف بندی ہوئی نقیبوں نے نقابت کی
گرد کیت زمین پر ہلکر ہے گرگین درشت چنگال نے ارشنگ بالا قامت کی طرف دیکھا یہ گرگین کے
سامنے آیا گرگین نے کہا اے ارشنگ اگر تو نے بھی گیرنگ کی طرح اطاعت طلسم کشا ذیہو کر اختیار کی
تو میں ہرگز پیچہا نچہوڑونگا تو خوب جانتا ہی کہ میں جسوقت چاہونگا طلسم کشا کے تمام لشکر کو خاک
میں ملا دونگا مگر ابہی ایک وجہ سے جنگ کا عزم نہیں کیا ہوں مجھے منظور یہ ہی کہ جسقدر پہلوان میرے یہان
ہیں میں ان سب کا امتحان لے لوں جو طلسم کشا کو زیر کریگا اُسکو اپنی جگہ پر مقرر کرونگا ارشنگ نے
کہا اگر آپ کا یہی ارشاد عالی ہی تو میں طلسم کشا کو زیر کر کے پہونچاتا گرگین درشت چنگال نے
ارشنگ کو رخصت کیا ارشنگ نے میدان میں آکے نعرہ کیا کہ او طلسم کشا میں بہت مشتاق

ہون کہ تیرے ہنر جنگ دیکھون کہ تو نے کس خدمت سے گیرنگ کو زیر کیا مین نے آج تک ایسی جنگ
نہین دیکھی واقعی تیری جرأت و ہمت مین شک نہین ہے بدیع الملک نے کہا اے ارشنگ مین
جانتا ہون کہ تو بھی بڑا صاحب جرأت ہے جو مجھے داد مردانگی دے رہا ہے کہکر شاہزادہ میدان مین تشریف
لایا ارشنگ سے کہا وار کر وار ارشنگ نے چاہا کچھ عذر کرون مگر بدیع الملک نے کہا کہ کچھ عذر کام نہ دیگا
مین سبقت نہ کرونگا ارشنگ نے مجبور ہو کے برچھے کا وار بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے از روے
ہنر اسکے وار کو خالی دیکر برچھے کا چھڑ مارا کہ اسکے ہاتھ سے برچھہ نکلگیا ارشنگ دنگ ہو گیا غصہ آگیا تلوار
میان سے لی بدیع الملک پر تلوار لگائی شاہزادے نے سپر کی اور جھٹ سے اسکی تلوار کو دو ٹکڑے کر دیا
ارشنگ بدیع الملک سے لپٹ گیا چاہا زمین سے اٹھا لون مگر کیا طاقت تھی جو ارشنگ اس قطب فلک
شجاعت کو حرکت دے سکتا بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک کے لنگر مین ذرا بھی جنبش نہ پائی مجبور ہو کے
ٹھہر گیا بدیع الملک سے کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون شاہزادے نے کمر مین ہاتھ
ڈالکر کہہ دیا اسنے چاہا مین بھی لنگر قائم کرون مگر کچھ نہ ہو سکا پانون اسکے زمین سے اٹھے بدیع الملک نے
سر سے بلند کیا ارشنگ نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے فرمایا اے ارشنگ اگر اسلام قبول کرو تو پناہ
ملے ارشنگ نے عرض کی اے شہریار میری مجال ہے کہ اب اسلام قبول نہ کرون بدیع الملک نے اسکو
باسانی زمین پر رکھدیا ارشنگ کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا دن بہت قلیل باقی تھا گرگین نے جو
یہ کیفیت دیکھی اسکی آنکھون مین دنیا سیاہ ہو گئی اخوان آہن خوار کی طرف دیکھکر کہا کہ اگر کچھ ہمت رکھتا ہو
اس جوان کو جاکر گرفتار کرلا اخوان مار سیاہ کی طرح سے بل کرکے نکلا بدیع الملک کے مقابلے مین آیا
کہا اے جوان کس نکلت سے ارشنگ کو زیر کیا ہے تیرا بھی مشتاق ہون کہ کچھ ہنر جنگ دیکھون بدیع الملک
نے فرمایا مین موجود ہون اخوان نے کہا اے جوان مین چاہتا ہون کہ جسقدر حربے تیرے پاس ہین تو کرلے
تاکہ حسرت نہ باقی رہجاوے بدیع الملک نے فرمایا اے اخوان آہن خوار تجھے دیکھا تمہارے لشکر
سے دو جوان آئے اور ہر ایک نے چاہا کہ پہلے مین حملہ کرون مگر مین نے قبول نہ کیا میرا قول یہ ہے کہ جب حریف کے
حملے سے خدا بچاوے تو خود وار کرے اور پیشدستی کرنا میرے یہان ممنوع ہے اخوان آہن خوار نے عرض کی
اگر آپ قبول نہین فرماتے تو مین بھی ناچار ہون یہ کہکے اخوان آہن خوار نے جوش غضب مین وار کیا
بدیع الملک نوجوان نے اسکے وار کو خالی دیا اخوان آہن خوار نے دوسرا وار کیا بدیع الملک
نوجوان نے اس وار کو سپر پر روکا اخوان آہن خوار نے تیسرا وار کیا بدیع الملک نے ہنسکر
فرمایا اے اخوان چوتھا وار روک کر مین اجازت دیتا ہون اخوان نے عرض کی اب مین وار نہ کرونگا
مین نے تین وار ایسے کیے کہ اگر کوہ پر میری تلوار پڑتی تو مانند کاہ کاٹ دیتی بدیع الملک نے
فرمایا اسمین شک نہین ہے جیسا کہتے ہو بہت درست ہے مگر دو وار اور کرنا ہونگے اخوان مجبور ہوا تیغ
اٹھائی بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے اسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی اخوان پر ایسا رعب
غالب ہوا کہ بدیع الملک کے قدمون پر گر پڑا عرض کی اے شہریار میری گستاخی کو معاف فرمائیے میری
مجال نہین جو آپ سے مقابلہ کر سکون مین حلقہ غلامی کان مین ڈالتا ہون آپ مجھے کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے
بدیع الملک نے اسی وقت اسکو کلمہ تعلیم کیا اخوان بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کو

بہت خوشی حاصل ہوئی مگر قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا حکم دیا کہ طبل بازگشت پر چوب پڑے آخرش
طبل بازگشت بجا قیصر اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی اخوان آہن خوار کو ہمراہ لیکر
اپنے لشکر مین آئے وہان سے بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے مگر قیصر جو میدان جنگ سے اپنی بارگاہ
کی طرف چلا تھوڑی دیر مین داخل بارگاہ ہوا وزرا کو بلایا کہا آج تو طلسم کشا نے غضب کیا تھوڑی سی
دیر مین دو پہلوان نامی وگرامی زیر کرلیے اب کل اسکے مقابلہ مین کون جائیگا اور اسکو زیر کرکے لائیگا وزرا
نے عرض کی یہ خیال بالکل خام ہے ممکن نہین جو کوئی اس جوان کو زیر کرسکے وہ سب سے زبردست ہے اگر
گرگین بھی اس سے مقابلہ کریگا تو زک اٹھائیگا بہت پچھتائیگا وہ جوان صاحب شوکت و شان اسکو بھی
زیر کرکے اپنا مطیع بنائیگا قیصر صاف باطن سے کہا پھر کیا کرنا چاہیے وزرا نے کہا کہ صلح کیجیے جنگ
سے باز آئیے یا یہان سے کسی طرف تشریف لے چلیے قیصر نے جواب دیا کہ یہ دونون امر نا ممکن ہین مین
اگر یہان سے کسیطرف جاؤنگا تو وہ میرے کل حیات پر قبضہ کریگا اور اگر صلح کرونگا تو وہ بے مسلمان کیے
راضی نہوگا وزرا نے کہا پھر ہر طرح مشکل ہے جو آپ کے مزاج مین آئے وہ بہتر ہے قیصر نے کہا مین لڑ کر
مرجانا سب سے اچھا جانتا ہون وزرا نے عرض کی اسکا آپکو اختیار ہے قیصر نے کہا مین کل فیصلہ کرلینا
اچھا جانتا ہون سب لشکر کو حکم دونگا کہ جاکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو جس طرح بن پڑے گرفتار کرو
یا قتل کرکے چھوڑو وزرا نے کہا بات بھی بہت اچھی ہے کل یہ بھی ضرور ہو قیصر شب بھر یہی باتین کرتا رہا
جب صبح ہوئی تو اپنی بارگاہ سے نکلکر جانب جنگاہ کل سپاہ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور بدیع الملک
نوجوان بھی مع لشکر میدان جنگ مین تشریف لائے دونون لشکرون کی صفین آراستہ ہوئین قیصر
گرگین درشت چنگال کے پاس آیا کہا اے گرگین آج میرا ارادہ یہ ہے کہ اپنے لشکر کو یہ حکم دون
کہ سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑین جس طرح بن پڑے اس جوان کو گرفتار کرلین بے اس انتظام کے
دوسری بات ممکن نہین ہے اور کسی طرح سے یہ زیر نہوگا گرگین نے کہا ابھی یہ قصد ملتوی فرمائیے مین آج اس
شخص کو میدان مین برائے مقابلہ روانہ کرتا ہون جو رستم وقت ہے یقین ہے کہ اسکے مقابلہ کی تاب طلسم کشا
نہ لاسکے قیصر نے کہا اب تو تجھی سے امید ہے اگر تم بھی میدان مین جاؤ تو مجھے اس بات کا یقین ہوگا
وہان سے تم طلسم کشا کو زیر کرکے پھروگے گرگین درشت چنگال نے جواب دیا کہ حقیقت مین طلسم کشا
ایسا ہی شخص ہے مگر آج اور تامل فرمائیے کل یہ انتظام کیجیے گا قیصر نے کہا اے گرگین آج تمہاری خوشی
سے مین اس بات کو ملتوی رکھتا ہون کل مین کوئی عذر نہ سنونگا گرگین نے کہا آج مین مہلیل سنگ بند
کو میدان مین بھیجتا ہون یہ عجب پہلوان ہے اسکے حربے کو بھی آپ ملاحظہ فرمائینگے کئی سو من کا پتھر اسکے
پاس رہتا ہے ایک پتھر سے اسنے بہت سے پہاڑ توڑ ڈالے آج وہ میدان مین جاکر مقابلہ کریگا
اسکی ضرب طلسم کشا کیونکر اٹھا سکیگا قیصر نے جواب دیا مجکو اس بات کا یقین نہین گرگین نے کہا آپ
آج ملاحظہ فرمائیےگا قیصر اپنی جگہ پر آیا گرگین نے مہلیل سنگ بند کی طرف اشارہ کیا کہ میدان
مین جاکر طلسم کشا کو گرفتار کرلا یا ہلاک کر مہلیل میدان مین آیا بآواز بلند کہا اے طلسم کشا مین
بہت مشتاق ہون کہ دیکھون آپکے دشمنان جرأت ہو جاتے ہے بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا
اسکے قریب آکے گھوڑے سے اترے مہلیل نے کہا اے جوان تو کیا خلاف عقل کرتا ہے کہ مرکب سے اترا

مقابلہ کرنے کے لیے آتا ہو بدیع الملک نے فرمایا آج تک جسقدر پہلوان شہر گردستان کے میرے مقابل
مین آئے اُسنے اسی طرح مقابلہ کیا آج خلاف دستور کیونکر کر سکتا ہون اور یہ بات بھی بیجا ہو کہ مین پیادے
سے سوار ہو کر لڑون جہلیل نے کہا جب آپ مرکب پر سوار رہتے اُسوقت بھی میرا قد آپ سے بہت بلند
تھا اگر آپ رکابون پر کھڑے بھی ہو جاتے تو بھی میرے سر تک ہاتھ نہ پہونچتا اور اب تو آپ کا ہاتھ میری کمر تک
نہ پہونچیگا بدیع الملک نے فرمایا ان باتون سے کیا مطلب ہو جس کام کو میدان مین آیا ہو پہلے اُسکو انجام
دے پھر اور باتین کرنا جہلیل نے جب اسدرجہ بدیع الملک کو آمادہ جنگ پایا کہا مین جانتا ہون
آپ پہلے وار کرینگے بدیع الملک نے کہا تجھے معلوم ہو جہلیل نے کہا پھر مجھے اجازت دیجیے کہ مین وار
کرون بدیع الملک نے اجازت دی جہلیل نے سنگ گران بدونون ہاتھون سے بلند کیا بدیع الملک
نے سپر اُٹھائی جہلیل نے پتھر بدیع الملک کے سر پر لگایا شاہزادے نے سپر پر روکا پتھر زمین پر گرا
بدیع الملک نے سپر چہرے سے ہٹائی جہلیل کی نظر جو بدیع الملک پر پڑی دنگ ہو گیا کہا اے جوان
سچ بتادے کہ تو بزور سحر تو مقابلہ نہین کرتا ہو بدیع الملک نے فرمایا او جہلیل ایسی بات زبان سے نہ نکال
مین سحر اور ساحر دونون کو بیجا جانتا ہون تو خوب آگاہ ہو کہ مین اس طلسم مین ساحرون کے قتل کرنے
کو آیا ہون اگر خود بھی سحر جانتا ہوتا تو ساحرون کو قتل کیون کرتا علاوہ اسکے سحر میرے مذہب مین حرام ہو
جہلیل نے کہا اے جوان مین نے بہت سے بہادر اسی پتھر سے اُڑا دے اور بہت سے دیوون کو اسکی ضرب
سے ہلاک کیا آج تک کسی نے ایک وار کے بعد سر نہین اُٹھایا مگر اسوقت مجھے تعجب ہو کہ تیری ابرو پر بل بھی
نہین آیا بدیع الملک نے فرمایا پھر کیا اور وار کرنے کا ارادہ ہو جہلیل نے کہا مین اب وار نہین کرونگا
تیرے وار کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا او جہلیل اگر جان اپنی عزیز ہو اور انجام بخیر کرانا چاہتا
ہو تو اس مذہب باطل کو ترک کردے اور اطاعت اسلام قبول کر جہلیل چونکہ سیہ قلب تھا مسلمان
نہوا اسی وقت اُسنے جواب دیا کہ مین ہرگز اسلام قبول نہ کرونگا جو تیرے مزاج مین آئے میرے حق مین کر
بدیع الملک نے دو تین بار اس سے کہا جب اُسنے ہر مرتبہ انکار کیا تو بدیع الملک نے مجبور ہو کے
تلوار آبدار میان سے لی خبردار خبردار کہکے اُسکی کمر پر وار کیا جہلیل سمجھا کہ اتنی سی تلوار میری کمر پر پڑ کے کیا
کاٹیگی اس جوان کا بھی حوصلہ کیا نا اچھا ہو اسکے بعد کشتی لڑکے اسکو زیر کرونگا یہ سوچ کے اُسی صورت سے
کھڑا رہا بدیع الملک کی تلوار جو پڑی مانند خیار تر اسکے دو ٹکڑے کیے جہلیل زمین پر گرا لشکرون سے
شور تحسین و آفرین بلند ہوا قیصر قوت بدیع الملک دیکھکر دنگ ہو گیا گرگین درشت چنگال کی
آنکھون مین دنیا سیاہ ہو گئی گو بیساختہ زبان سے کلمات تحسین نکلے بدیع الملک نے اسکو قتل کر کے پامال
کیا قیصر نے یہ کیفیت دیکھکر اپنے لشکر کو اشارہ کر دیا کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو خبردار زندہ نہ چھوڑو اشارہ
پاتے ہی تمام لشکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑا گرگین درشت چنگال نے جو یہ حالت دیکھی اپنے پہلوانون
کو لیکر بمجبوری آگے بڑھا لشکر اسلام سے جوان سب کو بدیع الملک کی طرف آتے دیکھا یہ لوگ بھی
تلوارین کھینچکر جا پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی مگر شیریان گران گوش اسفہلال شاخ بلند کو گرگین نے
اشارہ کیا کہ تم دونون جا کر طلسم کشا کو گھوڑے سے اُٹھا لو یہ دونون کافر بدیع الملک کی طرف
چلے شاہزادے نے جوان دونون کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑا بڑھا کے شیریان کو زمین سے اٹھا کے

چکر دیا زمہرال نے چاہا میں سا طور کا وار کرون مگر بدیع الملک نے اس زور سے شمشیر یان کو زمہرال پر
پھینکا کہ دونون کے استخوان بدن چورچور ہوگئے گرگین یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا آگے بڑھا للکار کر کہا او
طلسم کشا ابتک تو مین تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتا تھا مگر اب مجھے ضرور ہوا کہ تجھ سے مقابلہ
کرون بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین مین موجود ہون تجھکو کیا ضرورت ہے اسوقت تو حملہ کر باتین
تیرے یہان خلاف ہو رہی ہین گرگین نے کہا یہان مقابلہ کرنے کی جگہ نہین ہے کسی میدان مین
چل فوج کے بیچ سے نکل وہان مقابلہ اچھی طرح سے ہوگا بدیع الملک نے فرمایا جس طرح تیرے
مزاج مین آئے فوج سے بھی الگ چل سکتا ہون گرگین درشت چنگال نے کہا پھر دیر کرنے کی کیا
ضرورت ہے بدیع الملک نے تمام صفونکو درہم و برہم کیا گرگین بھی ہمراہ ہوا قلب فوج سے نکلکر تھوڑی
دور پر ایک میدان تھا وہان آئے بدیع الملک گھوڑے سے اترے گرگین نے کہا اے جوان
میرے مقابلے کے واسطے بھی تو گھوڑے سے اترتا ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین ہرگز مرکب
پر سوار ہو کر پیادے سے دغا نہین کرتا گرگین نے کہا یہ شرط عام کیواسطے ہے گر مین خاص ہون ابھی چاہون
تو تجھے مع مرکب زمین سے اٹھا کر اتنا بلند پھینکون کہ شکل ستارے کے معلوم ہو بدیع الملک نے
فرمایا یہ دعوے بھی ظاہر ہو جاے گا مگر مین گھوڑے پر سوار ہو کے تیرا مقابلہ نہ کرونگا گرگین مجبور ہوگیا بدیع الملک نے
فرمایا اے گرگین کسکا راستہ دیکھتا ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر کہ مین اپنی فوج
کو چھوڑ کے تیرے ساتھ آیا ہون جب لشکری تجھکو فوج مین نہ پاوینگے نہین معلوم کیا خیال کرینگے
گرگین نے کہا اے جوان مجھسے بھی تو شل اور پہلوانون کے باتین کرتا ہے بھلا میری ضرب گرز سے
اٹھ سکیگی تو پہلے وار کرلے کہ تیرے دل مین حسرت نرہجاے بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین میرے
یہان یہ بات بالکل ناجائز ہے کہ حریف سے وار کرنے مین سبقت کرین جب تیرے حملے سے خدا بچا لیگا تو مین
بھی وار کرونگا گرگین نے جواب دیا کہ اے طلسم کشا مین جانتا ہون کہ تو وار مین سبقت نہین کرتا ہے مگر
یہان کوئی اس بات کا دیکھنے والا نہین ہے اور مین اس راز کو افشا نہ کرونگا بلکہ سب سے یہ بات کہونگا
کہ مین نے پہلے بہت سے وار طلسم کشا پہ کیے پھر طلسم کشا نے مجھپر وار کیا بدیع الملک نے ہنسکر جواب دیا اے گرگین یہ بات
تو نے بالکل خلاف شجاعت کی کہی ایسا ہو نہین سکتا مین نے کسی کے دکھانے کو یہ بات اختیار نہین کی ہے اور اگر کوئی
بھی ہوتا تو سب سے بڑھ کے تو دیکھنے والا یہان موجود تھا گرگین نے کہا اچھا ان مین نے بھی یہی عہد کر لیا ہے
کہ مین حریف پر پہلے وار نہین کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا پھر امتحان جرأت و مقابلہ کیونکر ہو کیا کوئی شرط
مقرر کیجاے گرگین نے کہا اے جوان تیغ و تبر سے مقابلہ اچھا نہین ہے یا ہے گرز و زور ہونا اچھی بات ہے بدیع الملک
نے منظور فرمایا گرگین نے سامنے آکر ہاتھ بڑھایا بدیع الملک نے اس زور سے اسکا ہاتھ پکڑا کہ اسکو یقین
ہوگیا میرا ہاتھ ٹوٹ جائیگا گرگین یہ قوت دیکھکر دنگ ہوگیا کہا اے جوان تجھ مین جتنا زور ہو مجھپر کرے بدیع الملک
نے فرمایا اے پہلوان تو نے پھر وہی شرط لگائی مین کسی بات مین سبقت نہ کرونگا گرگین جب ہر طرح مجبور
ہوا اچھا ہاتھ بدیع الملک کو سے دوڑون مگر شاہزادے کا قدم زمین سے نہ سرکا گرگین دیر تک زور کرتا رہا
جب مجبور ہوگیا بدیع الملک سے کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون شاہزادے نے کہا
اے گرگین دم لیکر پھر اچھی طرح زور کر گرگین نے کہا مین اب تیرے بعد زور کرونگا بھلا تیری قوت دیکھون

بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین کیا مضائقہ ہے اگر زور کروگے تو تمہاری شجاعت مین فرق نہ آئیگا
گرگین نے پھر زور کرنا شروع کیا دیر تک زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کا قدم نہ سرکا اسکی سانس
چڑھنے لگی کہا اے جوان مین دوبارہ زور کر چکا اب بہت مشتاق ہون کہ تیرا زور دیکھون بدیع الملک
نوجوان گرگین درشت چنگال کو سے دو دست دس قدم بڑھا لائے کہ دیکر چاہا زمین سے اٹھاؤن مگر
گرگین بھی پہلوان نامی تھا اُس نے لنگر قائم کیا بدیع الملک ٹھہر گئے دیر تک کن سے جیتا رہا بدیع الملک
بھی خاموش رہے تھوڑی دیر کے بعد گرگین نے چاہا بدیع الملک کو دھوکا دیکر نکلون جیسے ہی ترکیب
نکلنا چاہا بدیع الملک نے ہلہ دیا گرگین سے زمین پر نہ ٹھہر گیا پاؤن اٹھ گئے بدیع الملک نے سر
بلند کیا چاہا چکر دیکر زمین پر مارین گرگین نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین
جبتک اپنے مذہب باطل کو ترک نہ کروگے امان نہ ملیگی گرگین نے عرض کی میری کیا مجال جو آپ کی عدول حکمی کرون
بدیع الملک نے آسانی گرگین کو زمین پر رکھدیا گرگین آسیمہ وقت کلمہ پڑھکے بصدق دل
مسلمان ہوا بدیع الملک کے قدمون پر گرا شاہزادہ نے گلے سے لگایا گرگین نے عرض کی اے شہریار اب فوج
کی طرف تشریف لیچلیے وہ تو اب تک جنگ مین معروف ہین بدیع الملک گرگین کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر
کی طرف چلے یہان ان لوگون مین عجیب آفت برپا تھی لشکر اسلام نے فوج قیصر کے تعاقب مین گھوڑے ڈالدیے
تھے قیصر کا لشکر شکست اٹھا کر میدان جنگ سے فرار ہوا تھا بدیع الملک نے گرگین سے کہا سب لوگ
اسی طرف آتے ہین گرگین نے عرض کی مین سب کو روکے لیتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین کیا
ضرورت ہے تم کیونکر روکوگے جب لشکر میرے قریب آئیگا آپ ٹھہر جائیگا یہ فرماتے ہوے آگے بڑھے لشکر بھی قریب آیا
سب سے آگے قیصر کا تخت تھا بدیع الملک نے بڑھکر تخت قیصر ہاتھون پر اٹھا لیا چاہا زمین پر پٹک دون مگر قیصر
تخت سے کود کر بدیع الملک کے قدمون پر گرا عرض کی اے شہریار مجکو پناہ دیجیے بدیع الملک نے فرمایا سامری
وجمشید پر لعنت کرو خدا کو وحدانیت یاد کرو کلمہ طیبہ پڑھو قیصر بصدق دل مسلمان ہوا لشکر کو ٹھہرایا بدیع الملک
کو ہمراہ لیکر لشکرگاہ کی طرف پلٹا بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین تشریف لائے گرگین دربارگاہ تک
ہمراہ آیا بدیع الملک نے ایک خیمہ اسکے واسطے بھی آراستہ کرایا گرگین خیمہ مین داخل ہوا قیصر نے اپنی بارگاہین
بھی بدیع الملک کے لشکر مین نصب کرائین شاہزادے نے جشن عام کا حکم دیا سب بارگاہون مین تیاریان
ہونے لگین قریب شام جب سب نے انتظام سے فرصت پائی اور روشنی بھی ہو چکی بدیع الملک نے اپنی بارگاہ
مین قیصر کو بلایا اور گرگین کی بارگاہ مین گردستان کے پہلوان گئے چونکہ وہ سب لوگ کسی بارگاہ مین بوجہ
طول قامتی جا نہ سکتے تھے اسوجہ سے گرگین کی بارگاہ مین سب کو بھیجا کہ یہ بارگاہ بہت بڑی تھی بدیع الملک
کو جنگ دیوان کے بعد حاصل ہوئی تھی براے آرائش یہ بارگاہ بھی بدیع الملک کے لشکر مین استادہ
کیجاتی تھی کوئی اس بارگاہ مین رہتا نہ تھا جب بدیع الملک نے شہر گردستان کے پہلوانون کو زیر کیا تو ان
لوگون کو اس بارگاہ مین رہنے کی اجازت دی وہ لوگ بہت خوش تھے کیونکہ کبھی قیصر نے انکے واسطے بارگاہ
استادہ نہین کرائی تھی ہمیشہ میدان مین یہ لوگ رہتے تھے جب اپنے شہر مین جاتے تھے تو مکان مین رہتے
تھے بلکہ قیصر نے بھی اس بارگاہ کو دیکھکر بہت تعجب کیا تھا بدیع الملک نے اس بارگاہ مین بھی بہت کچھ
آرائش کرائی تھی وہان بھی بڑا مجمع تھا تمام ساکنان شہر گردستان وہان جمع تھے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین

قیصر صاف باطن اور بہت سے معزز لوگ جمع تھے عام کیوں سے اور ایک جگہ قرار دی گئی تھی کہ وہ لوگ یہاں
جمع ہوتے تھے ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ میں اپنے رفیقوں کو لیے بیٹھا تھا جب سب طرح کی تزئین بارگاہوں
کی ہو چکی تو جملہ سردار باسے سلام بارگاہ بدیع الملک کی طرف نذریں لیکر چلے باری باری بارگاہ میں آئے
بدیع الملک کو نذر دی تھوڑی دیر بیٹھے پھر سلام کرکے اپنی بارگاہ کی طرف پلٹ گئے تھوڑی دیر تک یہ
کیفیت رہی جب سب نذریں گذر چکیں اور جملہ سردار باطمینان تمام اپنی اپنی بارگاہوں میں جا چکے بدیع الملک
نے حکم دیا کہ کھانے کے خوان سب کے یہاں پہونچائے جائیں خادموں نے سب کے یہاں خوان پہونچائے
تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے بھی خاصہ طلب کیا اسی وقت دسترخوان بچھایا گیا شاہزادے نے
مع اپنے خاص خاص سرداروں کے خاصہ نوش کیا شب بھر عیش و عشرت میں بسر کی جب صبح ہوئی بدیع الملک
نوجوان پلنگ سے نماز سجادے پر تشریف لائے اور جملہ سردار بھی مصروف طاعت پروردگار ہوئے جب نماز
سے فرصت پائی تو بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ میں قیصر صاف باطن آیا براسے سلام
سر جھکایا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی قیصر سلام کرکے اپنی جگہ پر بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد عرض کی اے
شہریار اب یہاں سے تشریف لے چلیے بدیع الملک نے فرمایا میرا بھی یہی ارادہ ہے کہ تمہارے یہاں چلوں
قیصر نے عرض کی اب یہاں ٹھہرنا بیکار ہے لشکر کو حکم روانگی دیجیے بدیع الملک نے سرداروں کو طلب
کیا حکم دیا کہ لشکر میں اطلاع کردو کہ سب لوگ سامان سفر درست کریں یہاں سے آج ہی کوچ کرنے کا ارادہ
ہے سرداروں نے لشکر میں جاکر اطلاع دی پیش خیمہ اسی وقت روانہ ہو گیا سردار سامان سفر درست
کرنے لگے تھوڑی دیر میں سب لوگ تیار ہو گئے سرداروں نے آکر بدیع الملک سے عرض کی اے
شہریار سب لوگ تیار ہیں آپ کے تشریف لے چلنے کی دیر ہے بدیع الملک اسی وقت اٹھے قیصر کو
ہمراہ لیا بارگاہ کے باہر آئے خادموں نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہو کے بڑے
جاہ و حشم سے لشکر گران ساتھ لیکر شاہزادے نے وہاں سے کوچ کیا قیصر صاف باطن نے اپنے وزرا
کو پہلے روانہ کر دیا تھا کہ شہر میں جاکر تیاری کریں اور سب کو شاہزادے کی تشریف آوری سے اطلاع
کردیں وزرا نے آکر سب انتظام شہر میں درست کیا تھا ہر دکان کو آئینہ بندی سے زینت دی تھی لوگوں کو
بھی انتظار تشریف آوری بدیع الملک حد سے سوا تھا بہت سے لوگ شہر پناہ پر آکے منتظر تھے آپس میں
ذکر کر رہے تھے کہ طلسم کشا بڑا مرد شجاع تھا کہ اسنے طلسم مراۃ العدم کو اسطرح فتح کیا کہ سلطان
ملک مطیع و فرمانبردار ہو گیا بعض کہتے تھے کہ طلسم کشا جوان قوی ہیکل ہوگا جب تو شہر کردستان کے پہلوانوں
کو یوں زیر کیا کہ سب کے سب بندۂ بیدام ہیں یہ ذکر آپس میں ہو رہا تھا کہ نوبت نقارے کی آواز آئی سامنے
سے گرد غبار بلند ہوئی سب نے کہا لشکر طلسم کشا آتا ہے سب کے ہوئے اشتیاق دید میں سب لوگ آگے بڑھے
لشکر بھی قریب پہونچا سب نے دیکھا کہ لشکر کے آگے آگے ایک جوان صاحب شوکت و شان مرکب کوہ پیکر
پر بصد جاہ و حشم سوار گلے میں لوح طلسم مراۃ العدم پڑی ہوئی گھوڑے کو قدم پر ڈالے ہوئے آتا ہے
عقب میں اس جوان کے لشکر گران ہے سب نے آپس میں کہا طلسم کشا یہی شخص ہے جو سب کے
آگے آتا ہے اسی کے گلے میں لوح طلسم بھی پڑی ہوئی ہے مگر تعجب کی بات ہے کہ طلسم کشا نے ایسے ایسے
جوانوں کو کیونکر زیر کیا یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے بدیع الملک کی سواری قریب آئی اسپ نے جھک کے

سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اسی جاہ وحشم سے شہر مین داخل ہوے اہل شہر نے جو بدیع الملک
کو دیکھا خوش ہو گئے سب نے سر نیاز خم کیا بدیع الملک سب کو جواب دیتے ہوے دونون ہاتھون سے
سلام لیتے ہوے طرف دار الامارۂ شاہی کے چلے مگر شہر کی حالت جو بدیع الملک نے ملاحظہ فرمائی نہایت
آباد پایا بہت خوش ہوے قیصر ساعت باطمن قریب دار الامارۂ شاہی بدیع الملک کو لیکر پہونچا نزدیک جاکر
عرض کی ای شہریار تشریف لیچلیے بدیع الملک نے گھوڑے کو روکا رکب سے اترے ایوان شاہی مین داخل
ہوے قیصر بدیع الملک کو قریب تخت لایا عرض کی ای شہریار آپ تخت پر تشریف رکھین مین برائے
خدمتگذاری حاضر ہون بدیع الملک نے فرمایا ای قیصر تمھارا تخت تمکو مبارک رہے ہمین تخت کی پروا نہین اگر ہمی
حاجت ہوتی تو سلطنت ہفت اقلیم پر قبضہ کر لیتے کوئی بادشاہ ہمسے بہتر نہوتا قیصر نے عرض کی ای شہریار اسمین شک
نہین مگر اسوقت سواے آپکے اور کوئی سزاوار تخت نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا مین اپنی طرف سے تم کو
اجازت دیتا ہون تخت پر بیٹھو قیصر نے عرض کی مجھسے ایسی گستاخی نہوگی بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر
مین خود اجازت دیتا ہون یہ کہکے قیصر کا ہاتھ پکڑکے تخت پر بٹھا دیا قیصر سلام کرکے تخت پر بیٹھ گیا بدیع الملک
نوجوان ایک دنگل مرصع کار پر رونق افروز ہوے اور سب سرداری ادب سے بیٹھے قیصر نے عرض کی ای شہریار
اب امید وار ہون کہ مجھکو اجازت مرحمت فرمائی جاوے کہ مین اور انتظام کرون آپنے مجھے تاج بخشی فرمائی میری عزت
بڑھائی مین اب چاہتا ہون کہ حضور کو اس طلسم کی سیر بھی کرا دون بدیع الملک نے کہا تمکو اختیار ہے قیصر تخت سے
اٹھا سامان جشن مین مصروف ہوا تھوڑی دیر مین سب سامان جشن تیار ہو گیا قیصر پھر حاضر خدمت بدیع الملک ہوا
اور روساء شہر بھی نذرین لے لیکر حاضر ہوے سب نے بدیع الملک کو نذرین دین شاہزادے نے بھی بہت
انعام تقسیم کیا تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا پھر محفل مین رقص و سرود کا شغل ہوا نصف شب تک یہ چرچا رہا پھر قیصر نے
دسترخوان طلب کیا خادمون نے اسیوقت محفل مین دسترخوان بچھایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش کیا پھر
رقص و سرود شروع ہوا جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک نے صحبت کو برخاست کیا قیصر شاہزادے کو
اپنے ہمراہ لیکر خوابگاہ مین آیا خادمون کو معذور کیا آپ وہان سے باہر آیا بدیع الملک نوجوان مسہری پر تشریف
لیگئے شاہزادے نے تھوڑی دیر کے بعد آرام کیا قیصر وہان سے پلٹ کے اپنی خوابگاہ مین آیا بستر خواب پر جاکے لیٹا
کئی دن کا جاگا ہوا تھا نیند آگئی رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین قیصر زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق سے نکلکر زینت بخش
تخت زرجدی ہوا بدیع الملک بیدار ہوے خادمون نے مصلا بچھایا شاہزادے نے فریضہ سحری ادا کیا باہر
تشریف لائے سب لوگ براے سلام حاضر ہونے لگے قیصر نے عرض کی ای شہریار مین نے کل نذر نہین دی تھی
مجھسے خطا ہوئی مگر آج امیدوار ہون کہ میری نذر بھی قبول فرمائی جاے یہ کہکے خزانے کی کنجیان حاضر کین بدیع الملک
نے کہا ای قیصر تمھاری نذر قبول ہوئی اب یہ مال و زر تمھین کو مبارک رہے مین چاہتا ہون کہ اب مجھے خوشی یہان سے
رخصت کرو کہ تم وہ صاحبقران زمان طلسم فیروزہ مین منتظر ہونگے جبتک مین جاکر لوح طلسم نذر ادا دونگا اسوقت تک
فیروز ستارہ پیشانی مارا نہین جائیگا بعد قتل فیروز انشاء اللہ تعالی لوح تمھین بھیجدونگا قیصر نے عرض کی ای شہریار
مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر کیونکر رہ سکتا ہون مجھے اب سلطنت کی ضرورت نہین ہے بہت دنون سلطنت
کی اب کچھ روز آپکی خدمت مین رہکے حیات چندروزہ بسر کرونگا تاکہ میرا انجام بخیر ہو بدیع الملک نے یہ کلام قیصر سے
سنکر فرمایا کہ ایسا ارادہ نکرو اپنی راحت مین خلل نڈالو ہم لوگ بعد قتل زمرد خانہ کعبہ جائینگے بلکہ تمکو بھی اپنے جانے کی

امید بھی نہین ہو کیونکہ بعض دشمنان خدا ایسے ہین جنکی وجہ سے اہل اسلام کو بہت گزند پہونچ رہا ہو اُنکے واسطے صاحبقران شاید مجھکو چھوڑ جائین پس تم میرے ہمراہ رہو بہت پریشان ہو گی مجھپر بڑے بڑے مصائب پہنچینگے تم اُنکے متحمل نہو سکوگے قیصر نے عرض کی ای شہریار آپ کی ہمراہی مین مجھپر جو مصائب گذرینگے مجھے اس راحت سے زیادہ مزہ دینگے آپ ضرور مجھے ہمراہ رکاب لیتے چلین اگر انکار فرمائیے گا مین اپنے تئین ہلاک کر دونگا بدیع الملک نے جب یہ تقریر قیصر کی سنی دل مین خیال کیا کہ یہ ہرگز میرا ساتھ نہ چھوڑیگا مجبور ہوے کہا ای قیصر یہان کی سلطنت کسکو دیجائے قیصر نے عرض کی جسکو حضور لائق سلطنت سمجھین بدیع الملک نے فرمایا مین یہان کے معزز لوگون سے مطلق واقف نہین ہون تمھین لازم ہو کہ اس معاملے کے واسطے ایک دن قرار دو کہ اُس روز جسقدر لوگ خاندان شاہی سے ہون اور تمھین حق سلطنت پہونچ سکتا ہو اُنکو جمع کرو مین جسکو لائق سلطنت تصور کرونگا اُسے تخت پر بٹھلا دونگا قیصر نے عرض کی یہ کیا مشکل ہو انشاء اللہ تعالے مین کل اس صحبت کو قرار دونگا یہ کہکے بدیع الملک کے پاس سے اُٹھا وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوے قیصر نے کہا جسقدر لوگ خاندان شاہی سے ہین وہ سب جمع ہون ہمارے آقاے نامدار جسکو قابل سلطنت دیکھینگے اُسے تخت پر بٹھائینگے وزرانے اور اہلکاران سلطنت کو بلایا سبکو حکم سلطانی سنایا اہلکار عزیزان شاہی کے مکانون پر گئے سب کو اطلاع کی کہ کل آپ لوگون کو ایوان سلطانی مین حاضر ہونا چاہیے جسنے سبب دریافت کیا اہلکاران شاہی نے کہا ہم اس بات سے بالکل باخبر نہین کہ آپ لوگون کی طلبی کیون ہو سب نے کہا ہم ضرور جائینگے اہلکاران سرکاری وہان سے واپس آئے وزیر سلطان سے عرض کی حسب الحکم سب حاضر ہو نگے وزیرون نے قیصر سے کہا کہ کل سب حاضر ہونگے قیصر نے حکم دیا کہ سامان انجمن مشاورت درست کیا جائے وزرانے سب انتظام کیا دوسرے روز عزیزان شاہی آکر جمع ہوے جب سب لوگ جمع ہو چکے تو قیصر نے بدیع الملک کے پاس آکے عرض کی ای شہریار جو جو لوگ خاندان شاہی سے متھے وہ سب جمع ہین آپ تشریف لے چلیے بدیع الملک اُٹھے قیصر کے ہمراہ اُس مقام پر تشریف لائے جہان یہ سب لوگ جمع تھے رؤسانے جو بدیع الملک کو دیکھا براے تعظیم اُٹھے سب نے بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک ایک ڈل زرین پر آکے بیٹھے قیصر سے فرمایا ہر ایک شخص کے نام ونسب سے مجھکو آگاہ کرو قیصر نے بکمال خوشی اسما بدیع الملک کو دی اور ہر ایک کا شجرۂ خاندانی بھی پیش کیا شاہزادے نے ہر ایک کا شجرہ دیکھا جب سب شجرے نگاہ سے گذر چکے تو آخر مین ایک شجرہ بدیع الملک نے دیکھا کہ وہ شجرہ ملک صمصام روشن بخت کا تھا سلسلہ اس شجرے کا خاندان اسلام سے ملتا تھا بدیع الملک نے اس شجرے کو پڑھنا شروع کیا قیصر نے جھک کے عرض کی ای شہریار یہ شخص بڑا شجاع ہو اسکی شجاعت کے سکے بیٹھے ہوے ہین بہت لوگ اس سے ڈرتے ہین قبل مین اسکے آبا واجداد اس طلسم کی سلطنت کرتے رہے ہین یہ واقعی مستحق سلطنت ہو بدیع الملک نے کہا مین بھی اچھا جانتا ہون قیصر نے عرض کی ای شہریار میری بھی یہی خوشی ہو کہ اس شخص کو اس طلسم کی سلطنت ملے بدیع الملک نے ملک صمصام روشن بخت کو بلایا اپنے ہاتھ سے تاج پہنایا تخت پر بٹھایا ملک صمصام بہت خوش ہوا بدیع الملک نے فرمایا ای صمصام یہ سلطنت خاص تمھارے سپرد ہو اسواسطے کیجاتی ہو کہ تم عدل وانصاف سے رعیت کے دل کو شاد رکھو اور ہمیشہ حق پرستی سے کام رکھو ملک صمصام نے عرض کی ای شہریار ہمیشہ ایسا ہی ہو گا بدیع الملک نے قیصر سے کہا اب یہان سے سفر کرنا مناسب ہو صاحبقران زمان کو میرا انتظار ہو گا قیصر نے صمصام سے کہا اب

ہم لوگ یہان ٹھہر نہین سکتے تم اپنی سلطنت سے خبردار رہنا کوئی کام خلاف قواعد نہ کرنا ملک صمصام نے عرض کی اے سلطان طلسم مین ابھی آقاے نامدار کو نہ جانے دونگا جب انھون نے مجھکو سلطنت عطا فرمائی ہے اور میری عزت بڑھائی ہو تو میرے یہان دعوت بھی قبول کرینگے قیصر نے کہا تم اُنسے عرض کر دیکھو شاید ایک روز تمہاری خاطر سے ٹھہر جائین صمصام نے کہا مین ابھی عرض کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک کے سامنے آیا ہاتھ باندھکے عرض کی اے شہریار امیدوار ہون کہ جب آپنے میری عزت بڑھائی سلطنت عطا فرمائی تو میری ایک عرض اور قبول ہو بدیع الملک نے فرمایا اے صمصام جو کچھ تمہین کہنا ہو بیان کرو صمصام نے کہا مین چاہتا ہون ایک روز آپ میری خاطر سے یہان قیام فرمائین دعوت قبول کرین بدیع الملک نے فرمایا اے صمصام مین بہت تعجیل مین ہون مگر دعوت کو رد بھی نہین کر سکتا جو کچھ تمہاری خوشی ہو مجھے منظور ہے مگر ایک روز سے زیادہ مین نہین قیام کر سکتا صمصام نے عرض کی میری خوشی ہو جائیگی بدیع الملک نے کہا مجھے منظور ہے صمصام نے اسیوقت سامان دعوت کا حکم دیا تیاری ہونے لگی بدیع الملک قیصر کے ہمراہ خزانہ طلسمی مین تشریف لائے جو جو تحفہ جات اعلی درجے کے تھے قیصر نے شاہزادے کو نذر دیے اور جو کچھ مال بیش بہا تھا وہ سب بدیع الملک کے قبضے مین آیا شاہزادہ دیر تک خزانے مین رہا جب سب مال و اسباب قیصر نے حاضر کیا اور بدیع الملک نے اپنے خزانے مین داخل کرنیکا حکم دیا سردار اسباب وہان سے اُٹھانے لگے تب بدیع الملک بھی خزانے سے نکلکر باہر آئے قیصر کو ہمراہ لیا راہ مین فرمایا ہمارے لشکر مین اطلاع کر دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین مین کل یہان سے کوچ کرونگا قیصر نے اسیوقت ہرکارون کو بلاکے کہا کہ جاکر لشکر مین اطلاع کر دو کہ کل یہان سے کوچ ہو ہر ایک اپنا اپنا سامان سفر درست کرے ہرکارون نے لشکر بدیع الملک مین آکے سب کو اطلاع کی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا قیصر نے بھی اپنے رفیقون سے کہا کہ سب لوگ تیار رہین کل جسوقت آقاے نامدار یہان سے رخصت ہونگے ہمراہ ہونگا اسوقت کوئی بات ایسی نہو جسکی وجہ سے تم لوگ چلنے سے معذور رہو سب نے کہا ہم لوگ اپنا اپنا انتظام قبل ہی سے کر چکے ہین اگر آقاے نامدار اسی وقت تشریف لے چلین تو ہم موجود ہین قیصر نے کہا لشکر مین ابھی اطلاع کر دو اور محلات کو بھی اس کیفیت سے آگاہ کر دو کہ کل یہان سے کوچ ہو ہر ایک کے یہان براے رخصت جانا ضرور ہو وزراے سب انتظام درست کیا قیصر نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار تھوڑی دیر کے واسطے اجازت چاہتا ہون کہ اپنے اعزا سے رخصت ہو لون بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر جاؤ مین مانع نہین ہون قیصر محلات کی طرف روانہ ہوا ہر ایک سے رخصت ہو کر تھوڑی دیر مین پھر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا دن بہت کم باقی تھا بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر اب ملک صمصام کے یہان چلنا ضرور ہے قیصر نے عرض کی حضور تشریف لے چلین کئی بار وہان سے چوبدار حاضر ہوا کیفیت معلوم ہوئی کہ ملک صمصام راہ مین منتظر ہے بدیع الملک اُٹھے اپنے خاص سردارون کو مع قیصر صاحبان باطل کے ہمراہ لیا سوار ہوکر ملک صمصام کے مکان کی طرف چلے ملک صمصام جسے راہ مین منتظر تھا اسکو ہرکارون نے خبر دی کہ بدیع الملک تشریف لاتے ہین ملک صمصام آگے بڑھا دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نامدار مع چند سردارون کے تشریف لاتے ہین ملک صمصام دوڑکے بدیع الملک کے سامنے آیا رکاب سعادت انتساب کو بوسہ دیا بہت خوش ہوا اپنے ہمراہ لیکر مکان مین آیا شاہزادے کو مسند زرنگار پر بٹھایا اور سردار بھی قاعدے سے بیٹھے ملک صمصام نذر لیکر بدیع الملک کے سامنے آیا شاہزادے کو نذر دی بدیع الملک نے خلعت بیش قیمت

عنایت فرمایا ملک صمصام دعائیں دیتا ہوا پچھلے قدم ہٹا پھر قریب آکر عرض کی اگر حکم ہو تو محفل میں ارباب نشاط حاضر ہوں بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہے صمصام نے اُسی وقت ارباب نشاط کو طلب کیا ایک نازنین زہرہ جبین نے مع سازندوں کے محفل میں بائیں فرش پر آکر سلام کیا سازندوں نے ساز ملائے طبلے پر تھاپ پڑی نازنین نے گت شروع کی تھوڑی دیر رنگ رقص کی کیفیت دکھائی پھر سلام کرکے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل بآواز بلند گانا شروع کی غزل

ہلال عید چو بیند کسے بروے کسے
کجون من وغم هجران جستجوے کسے
نگہ کردنش از شرم دیدنے دارد
لبان زجنبش لب ہاے بوسہ جوے کسے
بصبح عید مرا این قدر غمین بپسند
ہو آب تیغ کسے تر نشد گلوے کسے
چو شد گذشت زطفلی مرا بجام آب
نشد کہ تا لم کنم سر زبیم خوے کسے
علاج نیست بجز این درد اشک را اگر
نشد نصیب کہ خطے برم زروے کسے
لبان نداد کسے او دریغ تا دم مرگ
لبان ز شوخی طبع بہانہ جوے کسے

کشان کشان بردم دل زچون ابروے کسے
بنالم آہ جہان و سیدم بکوے کسے
برہ لطفش من خستہ را بکوے کسے
نا رسید جہان سر کنم کہ گشت مرا
صبا فداے تو کردم بیار بوے کسے
گلوے خشک مرا بوسہ گاہ خنجر کرد
بیار بہر خدا یک سخن بروے کسے
خوش آنکہ خود نشناسی مراد فرمائی
بمصلحت دو سہ روزی روم بکوے کسے
من ستمزدہ کو زندگی کجا ہمدم
کجا کجا کہ نرفتم بجستجوے کسے

گذشت آنکہ مرا بود جا بکوے کسے
اجل عنان مرا می کشد بسوے کسے
بیک سخن لب او دوا نشد کہ من مردم
نماز شستن رخسارہ وضوے کسے
بروز عید کہ ہر کس پیادہ کردہ افطار
نشان بوسہ اغیار بر گلوے کسے
خوش میر دم آہ این جہان تہ خاک
کہ آہ مرد جوانی در آرزوے کسے
چلیدن دل بصبر کار آخر کرد
این دو روزہ دم کنہ ام گلوے کسے
گئے بیرون اشادمان کسے گریان

جب نازنین اس غزل کو ختم کر چکی حاضرین محفل بہت خوش ہوے سب نے تعریف کی بعض نے کہا کوئی اردو کی غزل کہو نازنین نے یہ غزل شروع کی

بلا سے گر ہو تو الا وہان ہار میں دل
نکل نہ جائے دم اضطراب سینے سے
اگر نہیں کسی ہوش کے انتظار میں دل
اڑیگا شعلہ شرر ہوکے سنگ شاں
نہ دکھا اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل
برنگ بیضہ لو روز توڑے دل سے
جو پوچھو کون تو میں یہ کہوں ہزار میں دل
یہ جسم زار ہوا ہے مرا پیر تن میں ہے یا تار
رہیگا میرے عوض میرا کوئی یار میں دل

بغل میں بیٹھے مراد دل بغل کا دشمن ہو
برنگ شعلہ کمین آہ شعلہ بار میں دل
ترا ستمگار بھی ہو وہ بلا کر جاے گھر
رہا اگر یہ نہیں گرم تپش مزار میں دل
شفق کے رنگ سے ظاہر ہوا ہی آنکھا
ہزاروں ایک ہار راہو کس شمار میں دل
تو تین خلد میں حوریں تو رہتا خلد میں کون
گرہ ہے تار میں یا میرے جسم زار میں دل

بچے نہ حلقہ گیسوے تابدار میں دل
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار میں دل
ہمیشہ روزن سینہ سے کیوں ہو چشم براہ
پروئے زلف مسلسل کے تار تار میں دل
برنگ غنچہ پیکان و غنچہ تصویر
خوش بنا کیونکہ ہو اس کی حصار میں دل
ہزاروں دشمن جان ہے ایک دوست بڑا
لگے ہو صحبت خوبان گلعذار میں دل
اٹھا تو لائے مجھے میرے ہمنشین اے ذوق

اس غزل کو جو نازنین نے شروع کیا ایک تو غزل ہی عمدہ دوسرے اُس نازنین نے بتا بتا کے گانا ایک دل کو ہزار طرح سے بتایا کبھی آئینہ سے مثال دی کبھی پھول کی تشبیہ دی کبھی ساغر مے سے دل کو مناسبت دیکر بتایا اس درجہ باتیں پیدا کیں کہ دیکھنے والے دنگ ہوگئے خوش گلو بھی تھی ایسی ایسی ترکیبیں صرف کیں کہ سب کے دل بیتاب کردیے غرض نازنین نے اس ترکیب سے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل محو ہوگئے جب غزل ختم ہولی ملک صمصام نے اشارہ کیا دوسری نازنین آئی اُسنے بھی رقص کی کیفیت دکھاکے ایک غزل گائی اسیطرح دو تین طائفے محفل میں آئے پھر ملک صمصام نے دسترخوان بچھوایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش فرمایا

پھر شغل رقص و سرود شروع ہوا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے کہا اے ملک صمصام اگر جی چاہے تو اب
صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ آئی ہو ملک صمصام نے اسی وقت صحبت برخاست کی بدیع الملک کے واسطے
ایک کمرہ مین مسہری بچھائی گئی شاہزادہ وہان تشریف لے گیا سب سردار بھی گئے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک
نے آرام فرمایا سب سردار بھی محو خواب ہوے رات تو تھوڑی سی باقی تھی چند ساعت کے بعد سحر ہوئی بدیع الملک
برائے نماز اُٹھے سجادے پر تشریف لائے فریضۂ سحری ادا کر کے قیصر کو طلب فرمایا کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب
نہین ہو اسی وقت یہان سے چلنا اچھا ہو قیصر نے اسی وقت ملک صمصام کو بلایا کہا اے صمصام اب آقائے
نامدار یہان قیام کرنا پسند نہین کرتے ارادہ یہ ہو کہ اسی وقت یہان سے تشریف لیجائین ملک صمصام نے عرض
کی اے شہریار اگر تشریف ہی لیجانا ہو تو قریب شام جایئے گا بدیع الملک نے فرمایا اسوقت سے بہتر اسکے سفر
کوئی وقت نہین ہو صمصام مجبور ہوگیا بدیع الملک نے قیصر سے کہا اب لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ
سوار ہو جائین قیصر نے اُسیوقت لشکر مین اطلاع کی سب لوگ تو اس خبر کے منتظر بیٹھے تھے پیش خیمہ وغیرہ
روانہ ہو چکا تھا جیسے ہی ہرکارون نے جا کر سوار ہونے کو کہا سب لشکری سوار ہو گئے شہزادہ بدیع الملک
نے بھی اسپ صبادم طلب کیا خادم مرکب لیکر حاضر ہوے شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا قیصر عیار باطن اور
جملہ سرداران نامی و گرامی بدیع الملک کے ہمراہ ہوے ملک صمصام بھی تھوڑی دور کے واسطے ساتھ ہوے
بدیع الملک لشکر مین تشریف لائے سب کو اپنے ہمراہ لیا وہان سے ملک صمصام کو بدیع الملک نے
رخصت کیا اور طرف طلسم فیروزیہ کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کی جاتی ہو

کہ جب سب سرداروں کو عرصہ دراز گذرا اور امیر کو کسی کی خبر نہ معلوم ہوئی مریخ آفتاب علم کو صاحبقران ثانی نے
طلب فرمایا جب مریخ حاضر خدمت ہوا تو امیر نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم قریب دو سال کے زمانہ گذرا مگر
ابھی تک کیفیت ایرج و رستم ثانی وغیرہ کی نہ معلوم ہوئی خصوصاً بدیع الملک نوجوان کا حال نہ معلوم ہونے سے
طبیعت زیادہ پریشان ہو اگر تجھسے ہو سکے تو کسی طرح سے بدیع الملک نوجوان کی خبر لا دے مریخ نے جب صاحبقران
نہایت مضطرب الحال پایا عرض کی یا صاحبقران آپ خاطر جمع رکھین مین آج ہی جاتا ہون انشاء اللہ تعالی ایک
ہفتہ کے بعد شاہزادے کی خیر صحت سے آپکو شاد و مسرور کرونگا امیر نے اسی وقت مریخ کو رخصت کیا مریخ
آفتاب علم تخت پر سوار ہو کے جانب طلسم مرآۃ العدم روانہ ہوا تین روز کے بعد قریب طلسم پہونچا دھوپ
بہت شدت کی تھی مریخ کو پیاس نے بہت پریشان کیا تخت نیچے اُتارا سامنے ایک چشمۂ آب تھا مریخ
اُس چشمہ کے قریب آیا پانی پیا تھوڑی دیر دم لیا چاہتا تھا کہ پھر تخت کو بلند کرے کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی مریخ
آفتاب علم اس طرف متوجہ ہوا جیسے ہی دامن گرد شگافتہ ہوا مریخ نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نامدار اسپ صبا رفتار
پر سوار عقب مین لشکر گران بڑے جاہ و تجمل سے تشریف لاتے ہین مریخ شاہزادے کو دیکھ کر خوش ہو گیا
آگے بڑھا شاہزادے نے بھی دور ہی سے پہچانا مریخ آفتاب علم نے جھک کے سلام کیا بدیع الملک مریخ
کو بہت عزیز رکھتے تھے گھوڑے سے اُتر پڑے بدیع الملک جب گھوڑے سے اُتر پڑے پھر کسکی مجال تھی جو
پیادہ نہ ہوتا سب لوگ مرکبون سے اُتر پڑے مریخ یہ عنایت دیکھ کے خوش ہوا دوڑ کے بدیع الملک کے

پاس آیا چاہا جھک کے قدمون کو بوسہ دون مگر بدیع الملک نے گلے سے لگایا مریخ نے عرض کی اے شہریار
مزاج مبارک کی کیفیت بیان فرمایئے بدیع الملک نے ارشاد کیا شکر ہے اس بے نیاز کا جسنے اتنے بڑے طلسم پر
فتح دی مریخ نے عرض کی اے شہریار صاحبقران زمان خبر و روز آپکی یاد مین بہت مضطرب رہتے ہین اور جملہ سرداران
نامی آپہی کو یاد کرتے ہین جب اضطراب صاحبقران حد سے گذرا تو مجھکو خبر خیریت کیواسطے روانہ کیا بدیع الملک
نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم مجھے خود اس امر کا خیال تھا مگر کیا کرتا مجبور تھا جب طلسم کو خدا نے فتح کرایا تو مین وہان سے روانہ
ہوا فتح طلسم کے بعد دو یا تین روز وہان اور رہا کیونکہ قیصر صفات باطن نے وہان کا رہنا پسند نہین کیا میرے ساتھ آنے پر
لشکر مین مجبور ہوگیا انتظام سلطنت کے واسطے ایک شخص کو تجویز کرتا تھا جب ایک شخص معتمد کو وہان کا انتظام سپرد کر دیا تب
اس طرف آیا تقدیر نے تمسے ملایا اب یہ بیان کرو کہ کون کون سردار آگئے ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی ابھی تک
تو کوئی بھی نہین آیا اور نہ کسی کی خبر معلوم ہوئی ہے نہین معلوم سب کہان ہین اور کس کس نے طلسم فتح کیا کون کون ابھی ناکامیاب
ہے خلاصہ کیفیت ان لوگون کی نہین معلوم ہو بدیع الملک یہ سنکر خوش ہوے شکر خدا بجا لائے مریخ کو بھی خوشی ہوئی
بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین آج کی شب یہین بسر کرین صبح کو یہان سے چلینگے لشکر وہین ٹھہر گیا
بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک مریخ آفتاب علم کو لیکر اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی
اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوے مریخ کی طرف دیکھ کے
قیصر صفات باطن نے کہا آپکے والد ماجد یہان تشریف لائے تھے مجھ سے مدد چاہتے تھے مین نے بچند وجوہ
انکار کیا کیونکہ اُنکے ساتھ زمرد ثانی سا سبز قدم تھا مین نے اُسکو اپنے یہان رکھنا مناسب نہ جانا اب سُنا ہو کہ وہ
طلسم نہ طاق مین جاکر پوشیدہ ہوا ہے اور آپکے والد ماجد بھی اُسکے ہمراہ ہین اور دو شخص اور بھی ہین جنکے نام سے
مین واقف نہین ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک تو رج ہوگا اور ایک بختگان وزیر زمرد ہوگا انشاءاللہ
تعالی یہان سے چلکر طلسم فیروزیہ مین کچھ روز قیام کرینگے جب سب سردار ہمارے یہان کے آجائینگے تو طلسم
نہ طاق کی جانب چلینگے قیصر نے عرض کی اے شہریار کیا اس طلسم کو بھی آپ ہی فتح کرینگے بدیع الملک نے فرمایا
جسکے نام اُس طلسم کی فتح ہوگی وہ فتح کریگا قیصر خاموش ہو رہا مریخ طلسم کے حالات دریافت کرنے لگا بدیع الملک
دیر تک سب کیفیتین بیان کرتے رہے مریخ چونکہ بدیع الملک سے کسی قدر گستاخ بھی تھا عرض کی اے ایک امر اور
تحقیق طلب ہے مگر کسی وقت دریافت کرونگا ابھی موقع نہین ہے بدیع الملک نے اسکی طرف دیکھا چہرے پر تبسم پایا پھر
مسکرا کے کہا جو اصلی امر ہوگا مین حرف بحرف بیان کردونگا مریخ باتین کرتا رہا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے
بعد خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان لاکر بچھایا شاہزادے نے خاصہ نوش کیا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے
صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے مریخ آفتاب علم کے واسطے بدیع الملک
نے اپنے خوابگاہ مین دوسری مسہری بچھنے کا حکم دیا اسی وقت خادمون نے تعمیل حکم کی بدیع الملک مریخ کو ہمراہ لیکر
خوابگاہ مین تشریف لائے مریخ نے جو یہ دیکھا بدیع الملک سے کہا اے شہریار آپ میرے واسطے کیون تکلیف
فرماتے ہین مین سو رہونگا آپ زنانی بارگاہ مین تشریف لیجائین بدیع الملک نے مسکرا کے کہا مریخ تمہین اب اس
امر کی تحقیق کا موقع ملا مریخ ہنس پڑا عرض کی اے شہریار مین یہی پوچھنے والا تھا کہ اب آپکے ہمراہ کسقدر لوگ ہین
بدیع الملک نے کہا میرے ہمراہ تمام لشکر ہے مریخ نے عرض کی اے شہریار یہ مین نہین عرض کرتا ہون بلکہ میرے عرض
کرنے کا منشا ہو کہ محلات مین سے کون کون ہمراہ ہین بدیع الملک نے چاہا بات کو ٹال دون مگر مریخ نے عرض کیا

مین بھی طرح ان باتون سے واقف ہون چند واقعہ میرے سامنے گذرے ہین کہکشان کفن پوش کے باغمین
جب آپ برائے سیر تشریف لے گئے تھے تو وہان کا جو واقعہ گذرا میرے سامنے کی بات ہے آپ بیکار پوشیدہ کرتے
ہین مین خود پوشیدہ ہو گیا تھا کہ شاید کوئی مجھکو دیکھکر شرمندہ ہو علاوہ اسکے اور بہت سے مقامات پر مین نے بہت سی
باتین دیکھین بڑے تعجب کی بات ہے جو آپ مجھ سے پوشیدہ کرین بدیع الملک نے خلاصہ کیفیت مریخ آفتاب علم سے
بیان کر دی مریخ کو سنکر کسی قدر ملال بھی ہوا مگر ہنسی مین ٹال گیا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ گئی
بدیع الملک نوجوان نے آرام فرمایا مریخ آفتاب علم کو بھی نیند آگئی رات تھوڑی باقی تھی آثار سحر چند لمحے کے بعد
فلک پر نمایان ہوے بدیع الملک کی آنکھ کھل گئی مریخ آفتاب علم کو جگایا خادم برائے وضو پانی لائے بدیع الملک
نے وضو کر کے نماز صبح ادا کی مریخ نے بھی نماز پڑھی بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سرداران سلام
حاضر ہونے لگے بدیع الملک نے اسی وقت حکم دیا کہ لشکر مین چلنے کا سامان درست رہے تھوڑی دیر کے بعد
یہان سے چلینگے لشکر مین جو یہ حکم پہونچا سب نے اسی وقت سے تیاری کرنا شروع کی بدیع الملک نوجوان بعد زوال
آفتاب وہان سے روانہ ہوے مریخ نے عرض کی اے شہریار میرے نزدیک بہتر ہو کہ آپ صنم کدۂ آذری کی سیر بھی کر
چلین وہ یہان سے بہت نزدیک ہے اور لائق دید ہے کاہیکو کبھی اتفاق ہوگا جو اس طرف تشریف لائیےگا اور سیر دیکھنے کے
قابل ہے بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ صنم کدۂ آذری کیا چیز ہے مریخ نے عرض کی اے شہریار اسکو بھی ایک طلسم تصور
کرنا چاہیے ملکہ ناوک افگن تاجدار وہان کی بادشاہ ہے طلسم مین کوئی مرد ایسا نہین ہے جسکے داڑھی مونچھین بھی ہون
ہر ایک نوجوان ہے ابھی سبزہ خط آغاز نہین ہے ملکہ بھی بہت کمسن ہے انکی ایک وزیرزادی زہرہ جمال جادو آفت روزگار
ہے اس طلسم کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہے جو سحر ہے عجب انداز کا ہے بہت سے بادشاہان عالی جاہ ملکہ ناوک افگن پر
فریفتہ ہو کر آئے وہان تصویر بنکر رہ گئے اگر آپ تشریف لیچلین تو مجھ سے اور وہان کے باشندون سے بہت رسم
ہے ملکہ کی وزیرزادی بھی کچھ مجھکو جانتی ہے مین نے آج تک انکی صورت نہین دیکھی اکثر لوگون کی زبانی سنا ہے کہ نہایت
حسین ہے مجھکو ربرو دیدہ سے سوا ہے اگر آپ تشریف لے چلین تو کیا عجب ہے کہ آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر
ملکہ ناوک افگن خود آئے اور شرط مہمانداری بجا لائے کیونکہ آپکی شجاعت و جرأت کے شہرے ہر طلسم مین مشہور ہین اور
آپ لوگون کی تصویرین جتنے ساحران عالی جاہ ہین اسکے پاس رہتی ہین اور تذکرات جنگ جو آپکے لکھے جاتے
ہین تاجر انکو خوشی سے لیتے ہین اور بشوق دیکھتے ہین ملکہ ناوک افگن نے بھی ضروری آپکے تذکرے دیکھے
ہونگے جب آپ وہان تشریف لیجائینگے تو ملکہ ضرور بخاطر پیش آئیگی کیونکہ یہ جانتی ہوگی کہ آپ پر کوئی سحر نہین تاثیر کرتا ہے اور
علاوہ اسکے اسوقت آپ کے ہمراہ ساحران نامی و گرامی ایسے موجود ہین جنکے سحر سے سامری و جمشید کولان
نہین بہت شجاعت مین آپ سے بڑھ کے کون ہے علاوہ اسکے پہلوانان شہر گردستان جو آپکے ہمراہ ہین انکی صورتین
ایسی ہین کہ جو کوئی دیکھے گا اسکے دل مین خوف پیدا ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال تو مجھکو بالکل نہین ہے مگر دیر
ہو جانیکا لحاظ ہے ایسا نہو کہ جانے مین عرصہ ہو جائے اور سب سردار وہان آجائین مین سبکے بعد صاحبقران زمان کے
پاس پہونچون مریخ نے عرض کی اے شہریار وہ لوگ ابھی نہین آئینگے بدیع الملک نے فرمایا اگر تمہاری یہی خوشی ہو تو
مین موجود ہون قیصر نے بھی عرض کی اے شہریار مین نے بھی صنم کدۂ آذری کی بہت کچھ تعریف سنی ہے مگر آج تک اس طلسم کو
نہین دیکھا اگر آپ تشریف لیچلین تو مین بھی اس طلسم کی کیفیت دیکھ لون بدیع الملک نے فرمایا تمکو تم سب کی خوشی
کرنا ہے پھر پوچھا مریخ سے کہ وہ طلسم یہان سے کتنی دور ہے مریخ نے عرض کی اے شہریار بہت نزدیک ہے

بدیع الملک نے فرمایا پھر اُسی طرف چلو مریخ نے لشکر کو اسی طرف چلنے کی ہدایت کی سب لوگ اُسی طرف
متوجہ ہوئے دن بھر رہروی کی قریب شام ایک صحرا مین پہونچے صحرا کی عجب کیفیت دیکھی باغ سے بہتر بہار
اُس صحرا مین پائی بدیع الملک نے مریخ سے فرمایا کہ یہ صحرا عجب پر فضا ہی اگر چاہو تو بارگاہ یہین آراستہ
کراؤ کیونکہ اب دن بھی بہت کم باقی ہی تھوڑی دیر مین شام ہوجائیگی رات کو رہروی کرنا اچھا نہین ہی شب بھر
یہین رہینگے صبح کو یہان سے پھر چلینگے مریخ نے عرض کی ای شہریار آپکی یہی مرضی ہی تو کیا مضائقہ ہی مگر میرے
نزدیک بہتر یہ تھا کہ سرحد طلسم مین چلکر ٹھہرتے گو یہ بھی سرحد مین شامل ہی مگر سرحد خاص یہ نہین ہی اگر آگے تشریف
لے چلیے گا اس سے زیادہ فضا نظر آئیگی بدیع الملک نے فرمایا دن بہت کم باقی ہی جب بالکل تاریکی
عالمگیر ہوجائیگی تو بارگاہ مین آراستہ کرنے مین تکلیف ہوگی مریخ نے عرض کی پھر یہین قیام کرنا مناسب ہے
بدیع الملک نے اُس شب وہین قیام کیا صبح کو جب خواب راحت سے بیدار ہوئے فریضۂ سحری ادا کرکے
تھوڑی دیر تک صحرا کی سیر دیکھی لشکر مین حکم دیا کہ سب تیار رہین مین بہت جلد آگے چلونگا یہان سب لوگ مسلح و مکمل
ہوگئے جب بدیع الملک کیفیت صحرا دیکھکر چلے لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک پھاٹک
طلائی نظر پڑا بدیع الملک نے مریخ سے پوچھا کیا پھاٹک طلسم کا ہی مریخ نے عرض کی ای شہریار یہ طلسم کی سرحد ہی
ابھی طلسم کا دروازہ بہت دور ہی جب وہان پہونچیے گا تو دروازہ بند ملیگا مگر تکلف اُسکا اس دروازے سے
کمتر بڑھکے ہوگا اور وہان ایک نہر گرد چاردیواری طلسم کے نظر آئیگی وہ نہر قابل دید ہی بلکہ طلسم کے اندر جانیکا
وہی راستہ ہی بدیع الملک مریخ سے طلسم کی کیفیت پوچھ رہے تھے کہ ایک برق چمک کر گری کہ صحرا
مین چارون طرف نور پھیل گیا سب چیزین نظرون سے بسبب خیرگی چشم کے معدوم ہوگئین سوا ے روشنی
کے دوسری چیز نظر نہ آتی تھی بدیع الملک نے لوح محفوظ کا عکس ڈالا بازو وا کیا بازوبند سلیمانی کا بھی عکس پڑا
مریخ آفتاب علم نے سحر کیا اور ساحرون نے بھی سحر کرنا شروع کیا دیکھے بعدہ نور دفع ہوا بدیع الملک نے دیکھا
ایک جوان نقابدار سامنے کھڑا ہی مریخ نے بڑھکے عرض کی ای شہریار آپکو اس روشنی کا سبب معلوم ہوا
بدیع الملک نے فرمایا مین آگاہ نہین مریخ نے عرض کی اسی جوان نے نقاب اُلٹ دی تھی اسکی چہرے کی
روشنی چارون طرف پھیل گئی ان لوگون کا یہ بھی ایک سحر ہی یہ دربان طلسم ہی اسکی کچھ حقیقت نہین ہی سرحد طلسم پر
یہ ہمیشہ پاسبانی حاضر رہتا ہی اگر کوئی شخص اس طرف آتا اور وہ صاحب تحفظات ہوتا یا سحر اچھی طرح سے نہ جانتا
ہوتا تو یہ اسکو گرفتار کرلیتا مگر آپ کے پاس تحفظات ہین سحر نے تاثیر نہ کی بدیع الملک نے فرمایا اے
مریخ مین اسکی صورت دیکھنے کا مشتاق ہون کسی طرح اُسکے چہرے سے نقاب دور ہونا چاہیے مریخ
نے عرض کی جب یہ نقاب دور کریگا پھر وہی کیفیت ہوجائیگی بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ نور اصلی ہی مریخ
نے عرض کی نور اصلی تو نہین ہی مگر زور سحر بنایا گیا ہی جبتک سحر کرنے والا مارا نہ جائیگا اس وقت ان لوگون کی
اصلی صورت ظاہر ہوگی بدیع الملک نے فرمایا سحر کرنے والا کون ہی مریخ نے عرض کی سلیم جادو مہتمم طلسم ہی اگر
اسکو قتل کیجیے یا وہ مسلمان ہو تب یہ لوگ اپنی اصلی صورت پر آئین بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ لوگ اصل مین
بھی حسین ہین یا سحر سے حسین بنائے گئے ہین مریخ نے کہا اصل مین بھی انکے حسن عابد کش و زاہد فریب ہین
بدیع الملک نے کہا مین سلیم جادو کو ضرور دیکھونگا اگر بن پڑا تو اُسکو مسلمان کردونگا اگر مسلمان ہونے سے
انکار کریگا تو مین اسکو قتل کردونگا مریخ نے عرض کی ای شہریار کیا عجب ہی کہ سلیم جادو مسلمان ہوجائے

کیونکہ وہ نسل اسلام سے ہی مگر جن لوگون نے انکو ایسا بہکایا ہو کہ وہ اپنی اصلیت سے واقف نہین ہین ملکہ ناوک
افگن جادو سلیم جادو کی حقیقی بہن ہو مگر انکو یہ بھی نہین معلوم وہ ملکہ ناوک افگن کو اپنا مالک جانتا ہو اور ملکہ بھی انکو
مثل نوکرون کے تصور کرتی ہو زہرہ جمال جادو جو وزیرزادی ہو وہ البتہ اس طلسم کے بادشاہ جدید کی بیٹی ہو
ورنہ ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو شاہ قدیم کے صلب سے ہین وہ بادشاہ مسلمان تھا اصل مین یہ طلسم نہ تھا
بلکہ نوذر اور سنگ نشین جسکو سب طلسم کا بادشاہ قدیم کہتے ہین وہ مرد عامل تھا انھون نے اپنے رہنے کو ایک مکان بنایا
تھا اور بہ حفاظت کے واسطے کچھ عجائبات بزور حکمت کچھ بزور عمل بنا دیے تھے سلیم جادو اور ملکہ ناوک افگن اسی کے
صلب سے ہین یہ دونون بہت صغیر سن تھے کہ نوذر اور سنگ نشین نے انتقال کیا قمقام دریا پرست ایک
ساحر نوذر کے مکان سے قریب رہتا تھا خبر انتقال سنکر اسکے مکان مین آیا انکی بی بی پر فریفتہ ہوا اس عصمت
نے اپنی جان زہر کھا کر دیدی قمقام اولاد نہ رکھتا تھا ان دونون کو جو دیکھا شیدا اے جمال ہو گیا اس مکان پر قبضہ کیا
سحر کے عجائب و غرائب تیار کرکے اسکو طلسم کر دیا جب ملکہ ناوک افگن ہوشیار ہوئین تو قمقام نے انکو سحر تعلیم
کیا انھین کے واسطے طلسم بنایا تھا اس وجہ سے صغیر سن لڑکے بڑے بڑے انکو سحر تعلیم کرائے سلیم جادو کو مہتمم
طلسم قرار دیا ملکہ ناوک افگن کو اپنی بیٹی بنایا آخرکار جب ملکہ سحر مین طاق ہو گئی قمقام نے تخت پر بٹھا دیا
اور آپ ایک گوشہ مین بیٹھ رہا اس زمانے مین قمقام کی زوجہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اسکا نام ملکہ زہرہ
جمال رکھا اور ملکہ ناوک افگن بھی اس زمانے مین بہت صغیر سن تھین سلیم جادو انتظام سلطنت کرتا تھا یہ دونون
قمقام کے لونڈے تھے باوجود صغر سنی کے ملکہ ناوک افگن سحر بہت خوب جانتی تھین اور سلطان طلسم سب انکو
کہتے تھے سلیم جادو مہتمم طلسم مشہور تھا جب سن تمیز کو پہونچے ملکہ ناوک افگن نے زہرہ جمال جادو کو اپنی وزیرزادی
قرار دیا اور سلیم منتظم کاروبار طلسم ہوا قمقام نے انتقال کیا ملکہ تخت پر بیٹھین خود سب انتظام کرنے لگین سلیم
برائے نام منتظم رہ گیا جو سحر اسکے اول کے بنائے ہوے تھے انھین نوذر و سنگ نشین سے تعلق ہو ورنہ اب بہت سے
سحر ملکہ نے ایجاد کیے عجائب و غرائب بہت سے بڑھائے طلسم کی عجب کیفیت کر دی سب طلسمون سے
بڑھ کے یہان حسین ہین اور سحر بھی ہر ایک طلسم سے جدا ہو بدیع الملک نے جو داستان ملکہ ناوک افگن کی سنی
کمال شوق دید پیدا ہوا دل شیدا ہوا فرمایا اے مرجع مین ملکہ کو بھی ضرور دیکھونگا اور سلیم جادو سے بھی ملاقات
کرونگا مرجع نے عرض کی اے شہریار ابھی طلسم تک بخیر و عافیت تشریف لے چلیے پھر جو مزاج مین آئے آپکو
اختیار ہو بدیع الملک نے قیصر سے کہا تمنے اس طلسم کی داستان سنی قیصر نے عرض کی مین خوب آگاہ ہون
بلکہ مرجع آفتاب علم نے بہت کم بیان کیا اگر پوری کیفیت اسکی عرض کی جائے تو عجیب دلچسپ قصہ ہو
بدیع الملک اسی قدر کیفیت سنکر مشتاق دید ہوگئے تھے قیصر نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نے فرمایا کہ
قیصر جو حال تمکو معلوم ہو بیان کرو قیصر نے کہا اے شہریار یہ کیفیت خلاصہ تھی وہ مرجع آفتاب علم نے بیان
کر دی مین اسنے بہتر نہین جان سکتا کیونکہ مین طلسم ملحقات کا بادشاہ ہون اور یہ خاص طلسم کے ولیعہد ہین
مین انسے دعوی ہمسری نہین کر سکتا مرجع آفتاب علم نے کہا آپ چونکہ اس طلسم سے بہت ہی قریب تھے اسوجہ
آپکو یہان کی کیفیت مجھ سے بہتر معلوم ہوگی مین نے کسی قدر حال سنا ہو ایک بار ملکہ ناوک افگن نے ایک
نامہ میرے یہان بھیجا تھا کچھ ساحرون کی ضرورت تھی طلسم مین کوئی شخص بعزم طلسم کشائی آنے والا تھا اور
وہ بھی ساحران جلیل سے تھا ملکہ بہت پریشان ہوئی تھی اسی وقت مین کچھ لوگ طلب کیے تھے اس زمانے

سے کچھ رسم چلا آتا ہو میں نے کچھ ساحر اپنے یہاں سے روانہ کیے تھے اگلے جب اُن لوگوں کو رخصت کیا تھا
بہت کچھ انعام واکرام دیا تھا ایک بار میں بر اسے تھکا اُس طرف گیا ملکہ کو اطلاع ہوئی میری دعوت کا سامان
کیا مگر میں بعض وجوہ سے وہاں نہ جا سکا قیصر نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اس طلسم میں جو لوگ
آئے ہیں آپ کو نہیں معلوم کہ کس طلسم سے تمقام نے یہ ساحر بلائے تھے اور کن کن لوگوں نے اس طلسم کو
بنایا بدیع الملک نے فرمایا میں اسیقدر واقف ہوں جسقدر مجھ سے مریخ آفتاب عالم نے بیان کیا اور کیفیت
سے آگاہ نہیں قیصر نے کہا اے شہریار یہ طلسم متعلق ہو طلسم نور آگین سے ملکہ ناوک افگن جادو یہاں کی منتظم ہیں اور
کسی قسم کا اختیار سحر وغیرہ میں نہیں ہو لوح طلسم بھی اسی طلسم میں ہو جب تمقام جادو نے طلسم نور آگین سے مدد
طلب کی تو وہاں کے ساحروں نے آکر اس طلسم کو درست کیا مریخ نے کہا اے قیصر وہاں کے ساحر کس کی پرستش
کرتے ہیں حسین الزمان جادو وہاں دعوے خداوندی کرتا ہو وہ لوگ دریا پرست ہیں یونہی یقین ہو کہ یہ طلسم اسی کے
متعلق ہو قیصر نے کہا اے شہریار تمقام دریا پرست تھا اسی وجہ سے یہاں کے ساحر بھی دریا پرست ہوے مریخ
خاموش ہو رہا بدیع الملک نے کہا اے قیصر طلسم نور آگین کہاں ہو قیصر نے عرض کی وہ طلسم بہت دور ہو وہاں
عجائب وغرائب ایسے ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتے یہاں تو پھر بھی حسن کم ہو اور وہاں سب سے زیادہ حسن ہو جگہیں ہیں جو
کوئی دیکھ سکے بدیع الملک نے فرمایا یہ طلسم یونہی فتح نہیں ہو سکتا اے قیصر نے عرض کی جبتک طلسم نور آگین فتح
نہ ہوگا اُسوقت تک یہ طلسم بھی فتح نہ ہوگا اور ملکہ ناوک افگن پر حسین الزمان جادو عاشق ہو یہ اسکو قبول نہیں کرتی
ہو اسکی خوشامد میں حسین الزمان جادو نے اسکو یہاں کا بادشاہ کیا ہو لوح وغیرہ اسی طلسم میں ہو اور سلیم جادو جو ملکہ کا
حقیقی بھائی ہو وہ بھی ایک کار پرداز طلسم ہو اختیارات کلی کو حاصل نہیں ہیں جو وہ چاہتا ہو حسین الزمان کرتا ہو ایک بار
ملکہ ناوک افگن کو گرفتار کر لیا تھا بہت دنوں اسیر رکھا پھر خود ہی رحم کھا کر رہا کیا سلطنت دی ہے کبھی ملکہ کے پاس
آتا ہو خوشامد کرتا ہو ملکہ کسی طرح منظور نہیں کرتی ہو بدیع الملک کو یہ سنکر غصہ آگیا فرمایا میں اس کافر کو قتل کرونگا
اور ملکہ کو مسلمان کر دونگا کل طلسم کا بادشاہ بناؤنگا اول تو اب یہ بات لازم ہوئی کہ میں ملکہ پر یہ راز ظاہر کروں
کہ تم خاندان اسلام سے ہو کر ایسی گمراہ ہو لازم ہو کہ راہ راست پر آؤ مذہب باطل کو ترک کرو قیصر نے
مریخ کی طرف دیکھا مریخ نے اشارے سے کہا آفتاب نامدار جو کچھ کہتے ہیں ایسا ہی کیجیے اور ملکہ [illegible] کر
اطاعت قبول کریگی یہ باتیں آپس میں کرتے ہوے قریب ایک نہر کے پہونچے بدیع الملک نے دیکھا آب نہر
اس درجہ صاف ہو کہ تہ کی ہر ایک چیز نظر آتی ہو بدیع الملک نے مریخ سے فرمایا اے مریخ یہ نہر یہاں کس واسطے
بنائی گئی ہو مریخ نے عرض کی اسکی حقیقت مجھکو نہیں معلوم قیصر صاف باطن سے دریافت فرمایئے شہزادے
نے قیصر سے اس نہر کی کیفیت دریافت کی قیصر نے بھی انکار کیا بدیع الملک اس نہر کے قریب آئے مریخ
نے عرض کی اے شہریار پانی بہت صاف ہو اور آب اسکا بہ ہر کا بنا نہیں ہو اگر مزاج میں آئے تو ہاتھ دھو لیجیے بدیع الملک
نے فرمایا میرا بھی جی چاہتا ہو بلکہ مناسب ہو جو لشکر بھی آج یہیں قیام کرے اور قریب نہر بارگاہ آراستہ ہو مریخ اور
قیصر نے عرض کی اے شہریار اگرچہ یہ مقام عجیب معلوم ہوتا ہو مگر پھر بھی معاملہ طلسم ہو یہاں سمجھ کے قیام کرنا
چاہیے شاید کچھ عجائب وغرائب یہاں ہوں بدیع الملک نے فرمایا خداوند کریم ہر سبب سے بچا سکتا اپنے
بندے کی حفاظت کرتا ہو اور جو بات وہ کرتا ہو وہ اُسکے بندوں کے حق میں مفید ہوتی ہو کوئی ڈر نہیں ہو دشمن سے
لشکر یہاں ٹھہراؤ بارگاہ یہیں آراستہ ہوں مریخ نے زیادہ اصرار کرنا نہ چاہا مانا اور لشکر یہیں استادہ ہونے کا حکم دیا

لشکر کو ٹھہرا دیا اسیوقت بارگاہ میں استادہ ہو گئیں بدیع الملک نے کرسی طلب فرمائی خادموں نے لاکر قریب
نہر بچھائی اور لوگ بھی گرد بدیع الملک نامدار بیٹھ گئے شاہزادہ نہر کی کیفیت دیکھنے لگا مریخ بہت مقرب تھا
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپ نے اس پانی کی صفائی بھی ملاحظہ فرمائی کہ ہاتھ منہ دھو کر اس آب صاف کی
آبرو ریزی ہو جائی استے میں بدیع الملک کرسی سے اٹھے نہر پر آ کے جلوہ فرما ہوئے جیسے ہی پانی میں ہاتھ ڈالا ایک شعلہ
اس نہر سے آسمان کی طرف گیا بدیع الملک نے اس شعلہ کی طرف دیکھا دوسرا شعلہ اور پانی سے پیدا ہوا استاد ہر دو
نے لوح محفوظ چپکائی بازو بند سلیمانی کا عکس جو پانی میں ڈالا نہر خشک ہو گئی بدیع الملک نے دیکھا ایک جوان نقابدار
سر جھکائے چلا ہے اسکی ناف سے ایک چشمہ جاری ہے مگر جو پانی نہر میں آتا ہے خشک ہو جاتا ہے بدیع الملک نے چاہا
نہر میں کود کر اس جوان نقابدار کے چہرے سے نقاب الٹ دیں مگر مریخ آفتاب علم نے منع کیا عرض کی اے شہریار
نہر میں ہرگز تشریف نہ لیجائیے گا نہیں معلوم کیا ہو یہ معاملہ طلسم ہے بدیع الملک نے کہا مجھے ان لوگوں کی صورت
دیکھنے کا کمال شوق ہے مریخ نے کہا میں اس جوان کو باہر بلاتا ہوں آپ اسکے چہرے سے نقاب الٹ دیجئےگا
بدیع الملک نے فرمایا جلد بلاؤ مریخ نے ایک گولہ اس جوان کی طرف پھینکا گولے سے پھول نکلے خوشبو
اس جوان کی ناک میں گئی ہاتھ باندھ کر اپنی جگہ سے اٹھا مریخ کے پاس آیا عرض کی کیا حکم ہے مریخ نے کہا ہمارے
آقائے نامدار تمہاری صورت دیکھنے کے بہت مشتاق ہیں اپنے چہرے سے نقاب اٹھاؤ صورت زیبا دکھاؤ
جوان نقابدار نے کہا یہ میرے امکان کی بات نہیں ہے میں نقاب اٹھانے پر قادر نہیں ہوں مریخ نے کہا جس طرح
ہو اپنے نقاب اپنے چہرے سے اٹھا دو نقابدار نے عرض کی میں نقاب اگر اٹھا دوں گا تو ابھی میرا سر اڑ جائیگا آپ صورت
نہ دیکھ سکینگے میری جان مفت جائیگی مریخ نے کہا ہم نہیں جانتے تم اپنے چہرے سے نقاب اٹھا دو جب مریخ نے
دوبارہ کہا تو نقابدار نے مجبور ہو کر اپنے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہنوز نقاب نہیں اٹھی تھی کہ سر اڑ گیا تن بے سر زمین پر گر کے
ایڑیاں رگڑنے لگا بدیع الملک نے بہت افسوس کیا مریخ سے فرمایا اے مریخ یہ کیا ہوا جو اس جوان کا سر اڑ گیا مریخ
نے عرض کی اے شہریار میں نے پہلے ہی خدمت والا میں عرض کیا تھا کہ جبتک سلیم جادو قتل نہ ہوگا یہ لوگ اپنے
چہرے کی نقاب اٹھا نہیں سکتے بدیع الملک نے کہا میں سلیم جادو کو ہدایت کرونگا یقین ہے کہ وہ راستہ پر آ جائے
اور تالیف طلب ہو مریخ نے عرض کی جبتک آپ سلیم جادو سے فیصلہ نہ کر لیجیے اسوقت تک خاموش رہیے
انکی صورت نہ دیکھیے ورنہ سب کی جان یونہیں جائیگی جیسے اسوقت اس جوان کی مفت جان گئی بدیع الملک نے فرمایا اے
مریخ ایک بات کی مجھے بڑی حیرت ہے کہ یہ لوگ باجان ہیں مگر کچھ گزند نہیں پہنچاتے اور نہ کچھ ایسے سحر کرتے ہیں جو
ہم کو تکلیف ہو اس قسم کے سحر کرتے ہیں کہ ضروری گرفتار کریں مریخ نے عرض کی کہ یہ لوگ طلسم کشا کو پہچانتے ہیں جبتک
یہاں طلسم کشا نہ آئیگا اسوقت تک یہ لوگ سحر نہیں کرینگے جانتے ہیں کہ آپ لوگ برائے سیر یہاں آئے ہیں
سمندر کی سیر کر کے واپس جائینگے جسوقت آپ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرینگے اسوقت البتہ کچھ لوگ مارے جاوینگے اور
لڑائی بڑی سخت ہوگی یہ بات تو معلوم ہو گئی کہ آپ اس طلسم کے کشا نہیں ہیں اگر آپ فاتح ہوتے تو ضرور یہ لوگ ظہور دغا
کرتے اور آپ کی خبر ملکہ ناوک افگن کو پہنچاتے کہ لشکر ساحران ہمراہ لیکر آتی یا اور کوئی انتظام کرتی مگر آپ اس طلسم کے
فاتح نہیں ہیں بدیع الملک نے فرمایا یہ کیونکر معلوم ہوا کہ میں اس طلسم کا فاتح نہیں ہوں مریخ نے کہا اول
سبب تو یہ ہے کہ تصویر طلسم کشا کی یہاں آویزاں ہے اور اس تصویر کو وہ لوگ خوب پہچانتے ہیں جب اس صورت
کے آدمی کو دیکھینگے ضرور ملکہ ناوک افگن کو خبر کرینگے علاوہ اسکے آپ بعزم سیر یہاں آئے ہیں ارادہ

دکھانا ہی طلسم کا بھی نہین ہو جو مجھ طلسم غیر سے بدیع الملک نے فرمایا اب تو میرا ارادہ ایسا ہی کچھ ہو کہ مین اس
طلسم کو قبضۂ کافران سے چھین لون اور ملکہ ناوک افگن کو مسلمان کرکے سلطنت اُسکے سپرد کرون مریخ نے
عرض کی ای شہریار تصویر طلسم کشایان موجود ہو اگر آپ کی صورت اُس تصویر سے ملی تو ضرور یہ لوگ ملکہ ناوک افگن
کو اطلاع دیتے اور ملکہ انتظام کرتی بدیع الملک نے فرمایا اگر اِن لوگون کو اس بات کا خیال نہ آیا ہو مریخ نے
عرض کی کیا تعجب ہو ایسا ہی ہوا ہو گا یہ کہکے خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان وہان سے اُٹھکے اپنی بارگاہ
مین آئے اور سب سردار بھی شاہزادے کے ہمراہ آئے تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب جلسہ برخاست ہوا اور سب
سردار اپنے اپنے خوابگاہ مین سونے کے واسطے گئے بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لے گئے جب خوابگاہ
ہونچے تو مریخ سے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے ہو کہ ایک نامہ ملکہ کو اس مضمون کا روانہ کرون کہ مجھے کچھ امور ضروری تجھ سے
کہنا ہین اور طلسم کی سیر بھی کرنا مقصود ہو تو یا میرے یہان آؤ یا جہان تمھارے مزاج مین آئے مجھ سے ملو کہ مین کچھ
ضروری باتین تجھ سے کہون مریخ نے عرض کی ای شہریار بہت مناسب ہو آپ ملکہ کو نامہ تحریر فرمایئے مین خود اس نامے کو
لیکر جاؤنگا جواب لاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا میری بھی یہی صلاح ہو کہ تحقیق اس نامے کو لیجاؤ اور جواب بھی لے آؤ
گر مریخ یہ راز افشا نہونے پائے مریخ نے پاس خاطر شاہزادہ جلیل القدر کو منظور تو کر لیا مگر بہر وجوہ کسی قدر یہ بات
ناگوار خاطر بھی ہوئی کیونکہ مریخ کو خیال پہلے ہی ہوا تھا کہ بدیع الملک نوجوان ملکہ ناوک افگن پر فریفتہ ہو گئے ہین
یہ بات مریخ آفتاب علم کو کسی قدر غیض کی سبب سے ناگوار تھی مگر کچھ کہہ نہ سکتا تھا بدیع الملک کو بھی زیادہ عزیز
رکھتا تھا ہر وقت یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح جمعیت پر کسی قسم کا ملال نہ پہونچے بدیع الملک نامدار کو شب بھر ملکہ کی
یاد مین نیند نہ آئی جاگا کیے مریخ آفتاب علم سے یہی ذکر شب بھر رہا مریخ نے بہت کچھ باتین ملکہ کی بیان کین جب
وقت صبح ہوگئی بدیع الملک نوجوان بستر خواب سے اُٹھے خادم حاضر ہوے وضو کے واسطے پانی حاضر کیا شاہزادے
نے وضو کرکے نماز پڑھی بعد نماز ایک نامہ اس مضمون کا ملکہ ناوک افگن کو تحریر کیا کہ مین اس طلسم مین بغرض سیر آیا تھا
تمھاری کیفیت سنکر نہایت ملال ہوا اور کمال اشتیاق ملاقات بھی پیدا ہوا اور کچھ باتین بھی جو تمھارے مفید مطلب ہین
کہنا لازم ہوئین لہذا کوئی دن مقرر کرو کہ مین وہ باتین کسی طور سے تمھارے سامنے بیان کرون خواہ تکلیف اُٹھاکر
میرے پاس آؤ یا جہان بہتر سمجھو مین خود بھی آنے کو موجود ہون مگر اس رقعہ کو معمولی تحریر سمجھ کے پھینک نہ دینا جواب
اچھی طرح تحریر کرنا یہ لکھکر مریخ کو دیا کہا اس راز کو اپنے تک رکھنا کسی پر ظاہر نہ کرنا بلکہ ملکہ کو بھی ایسے وقت مین
یہ نامہ دینا کہ کسی قدر تخلیہ ہو مریخ نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین آپ کے حسب دلخواہ کام کرونگا یہ لکھکر نامہ اپنی
کمر مین رکھا سحر کرکے بلند ہوا تھوڑی دیر مین سینکڑون کا راستہ طے کرکے ملکہ کی تختگاہ کے دروازے پر پہونچا دیر
ہوا تو اچ چوبدارون نے جو اُسکی صورت دیکھی کہا اے شخص تو کون ہو مریخ نے جواب دیا مین نامہ دار ہون بدیع الملک
نوجوان فتح طلسم مراۃ العدم وغیرہ کا ملکہ عالم کے پاس ایک نامہ لیکر آیا ہون چوبدارون نے دیکھا کیفیت
معلوم ہوئی سب نے ہاتھ باندھکر عرض کی شاہزادۂ عالم آپ اس وقت کیونکر تشریف لائے مریخ نے سب
کیفیت بیان کی ساحرون نے عرض کی ہم آپ کی اطلاع ملکۂ عالم کو کرتے ہین مریخ نے کہا مین واقعی نامہ لیکر
آیا ہون چوبدارون نے عرض کی کیا اور خادم وہان موجود نہ تھے جو آپنے تکلیف اُٹھائی مریخ نے کہا مین جو کچھ
سب خادمون سے کمتر تھا سو مجھ سے نامہ لیکر آیا چوبدار اسی وقت پردے کے قریب آئے دعائے دولت دیکر
کہا شاہزادہ مریخ آفتاب علم تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ مین کسی کا نامہ لیکر آیا ہون ملکہ نے کہا اُسکے واسطے

انکے واسطے باغ مین بارہ دری آراستہ کیجائے ہمارے یہان سے جو لوگ معزز ہین وہ انکے استقبال کو جائین
بارہ دری مین لیجا کر بٹھائین سلیم جادو کو اطلاع کرو کہ برائے ملاقات آوے چوبدار اسی وقت یہان سے رخصت
ہوے جو جو لوگ معزز ہین سے گئے انکو جاکر اطلاع کی سب حاضر ہوے مریخ آفتاب علم کو بڑے اعزاز و اکرام سے
ہمراہ ایک بارہ دری مین لے گئے سلیم جادو کو اطلاع ہوئی وہ بھی برائے ملاقات آیا مریخ آفتاب علم نے
سلیم جادو کو اپنے پاس بٹھایا سلیم نے مزاج پرسی کرکے آنے کا سبب پوچھا مریخ آفتاب علم نے کیفیت بیان کی
کہ مین نامہ لیکر آیا ہون سلیم نے پوچھا کیا شہنشاہ فیروز نے کوئی نامہ بھیجا ہے مریخ نے کہا انکا نامہ مین کیون لاتا کیا وہان
اور کوئی نامہ وار موجود نہ تھا انکے بہت سے نامہ بر تھے میری کیا ضرورت تھی سلیم نے کہا پھر کون شخص ایسا ہے جسکا
نامہ آپ لیکر آئے ہین مریخ نے کہا مین اس شخص کا نامہ لیکر آیا ہون جو فیروز سے بھی رتبہ زیادہ رکھتا ہے سلیم
نے نام پوچھا مریخ نے نام بتایا سلیم نے کہا مین انسے واقف نہین آپ آگاہ کیجئے مریخ نے بدیع الملک نامدار
کی حسب و نسب کو بڑے تکلف سے بیان کیا سلیم نے جو باتین مریخ کی سنین کہا وہ شاہزادہ عالم جن لوگون کے
آپ نام لے رہے ہین یہ سب تو مسلمان ہین مریخ آفتاب علم نے فرمایا ہان تو صاحب ایمان ہین کیونکہ سوا
اس دین کے اور کونسا مذہب ہے جو اس وقت حق پر ہے سلیم نے کہا آپ تو بیان فرمائین مریخ نے کہا بفضل ایزدی
مین بھی مسلمان ہون سلیم نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ کیسے مسلمان کیا اور کیونکر مسلمان ہوے مریخ نے
طلسم کے برباد ہونے کی سب کیفیت بیان کی اور فیروز کا فرار ہو کر طلسم طاق مین جانا اور بدیع الملک کا اسم
مراۃ العدم کی تباہی کو آنا طلسم کو فتح کرکے واپس ہونا سب بیان کیا سلیم یہ ماجرا سنکر دنگ ہو گیا کہا یہان کس واسطے
نامہ بھیجا ہے بدیع الملک نے ہم اپنے طلسم بھر مین نہ قیام کرنے دینگے اور آپ بھی تشریف لیجائیے چونکہ آپکے ہم ممنون
ہین اس وجہ سے آپ کی اسقدر خاطر کی اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ہم اسکو ضرور ہلاک کرتے مریخ نے کہا اے
او سلیم جادو تم جانتے ہو کہ مین تمہارے یہان کے ساحرون کی کچھ حقیقت نہین جانتا ہون اگر آپ ایسے کلمات زبان
سے نکالوگے تو یہان سے طلسم نورافشان تک زمین تا بندگا سلیم نے کہا مین تو خود آپ سے کہتا ہون کہ آپ
یہان سے تشریف لیجائیے مریخ نے کہا مین جبتک ملکہ ناوک افگن کو نامہ دیکر اسکے جواب نہ لے لونگا تب تک
نہین جاونگا یہان کسی کی مجال نہین جو مجھ سے مقابلہ کرسکے سلیم نے کہا آپکا نامہ ملکہ تک نہین پہونچ سکیگا
اور آپکی کوشش بیکار جائیگی آپ نہین جانتے ہین کہ یہان کا کیا انتظام ہے اگر ساری جمشیدی آئین تو بے ہماری
اجازت کے کوئی بات نہین کرسکتے ہین مریخ نے یہ سنکر سلیم جادو سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر مین سلیم کی طبیعت کی
کیفیت بدل گئی اور جو لوگ وہان بیٹھے تھے انہین بھی اٹھا کر سب سلیم جادو کو لیجانے لگے سلیم بھی ہاتھ
بیٹھا مریخ سے ہاتھ باندھ کر کہا شاہزادہ عالم آپ میری خطا معاف فرمائیے مین نے واقعی بے ادبی کی جو ایسے
کلمات زبان سے نکالے آپ مجھے رخصت مرحمت فرمائیے کہ مین جاکر ملکہ سے عرض کرون کہ شاہزادہ عالم اپنے
آقائے نامدار کا نامہ لیکر آئے ہین سوائے آپکے دوسرے کو نہین دینگے وہ فوراً یہان تشریف لائینگی نامہ آپ سے
لیکر ملاحظہ فرمائینگی مریخ نے کہا تم ابھی جاو لیکن یہان زیادہ مجھے ٹھہرنے کا حکم نہین ہے ابھی جواب لیکر جانا ہے
سلیم جادو نے اپنی جگہ سے اٹھکر ملکہ ناوک افگن کے پاس تمام حال بیان کیا آخر مین یہ بھی کہا کہ عالم مریخ آفتاب علم
ایک نامہ لیکر آئے ہین چاہتے ہین کہ آپ نامہ کو ملاحظہ فرماکے اسکا جواب تحریر فرماوین ملکہ ناوک افگن نے
کہا وہ نامہ کسکا ہے سلیم نے کہا کوئی شخص بدیع الملک نامدار ہین عمرو صاحبقران سے بھی رشتہ ہے وہ نامہ آپ کو

بھیجا ہو ملکہ ناوک افگن نے کہا اے سلیم اور لوگ جو یہاں آکر اسیر ہوئے ہیں وہ بھی تو نسل صاحبقرانی سے ہیں
سلیم نے عرض کی یہ لوگ سب سے زیادہ جاہ و حشم رکھتا ہو ایک طلسم کو فتح کر کے آیا ہو ملکہ ناوک افگن نے کہا ان
لوگوں کنے بھی ایک ایک طلسم فتح کیا ہو سلیم نے کہا آپ تشریف لے چلیں مریخ آفتاب علم سے گفتگو کریں سب
کیفیت معلوم ہو جائے ملکہ نے کہا تم جاکر شاہزادہ سے کے پاس عذر میری آتی ہوں سلیم جادو وہاں سے
رخصت ہوا مریخ آفتاب علم کے پاس آیا مریخ نے کہا میرا پیام ملکہ کو دیا سلیم نے عرض کی تشریف لاتی ہیں یہ کہکر
کہ ایک چوبدار نے سلیم نے آکر کہا ملکہ اپنی بارہ دری میں تشریف لائی ہیں شاہزادہ عالم کو بلاتی ہیں سلیم نے
مریخ سے کہا تشریف لے چلیے بدیع الملک کا نامہ دیجیے مریخ سلیم جادو کے ساتھ ہوا بارہ دری میں
آیا اور بیچ میں کھڑا رہا مریخ نے کہا میں حسب الطلب یہاں آیا ہوں ملکہ ناوک افگن پارہ مے اس طرف
سنتیں مریخ کی آواز سنکر ملکہ نے کہا میں نے سنا ہو کہ آپ کسی شخص کا نامہ لیکر آئے ہیں مریخ نے جواب دیا کہ میں
اپنے آقائے نامدار کا نامہ لایا ہوں ملکہ نے کہا آپ کے آقائے نامدار کون ہیں مریخ نے بدیع الملک کا
نام بتایا ملکہ نے کہا بہت سے لوگ اس طرف لشکر ان اپنے ہمراہ لیکر آئے اور وہ لوگ مسلمان تھے طلسم میں
آنا چاہا میں نے انکی ممانعت کی انھوں نے قبول نہ کیا آخر میں نے مجبور ہو کے گرفتار کر لیا سب لوگ طلسم
فیروزیہ کے مقامات کو فتح کر کے چلے تھے مگر اس طرف سے کوئی نہیں آیا تھا اور ادھر ہوں جتنے سب آئے تھے
گرفتار ہوئے مگر آپکے سبب نے بدیع الملک اصلی راستے سے تشریف لائے اور آپ بھی انکے ہمراہ تھے
اس وجہ سے کوئی کچھ نہ کہہ سکا بلکہ مجھکو خبر ملی تھی کہ ایک نگہبان بھی مارا گیا لیکن آپکا نام بھی سنا تھا کہ آپ کے
سبب سے انکی جان گئی ہیں اسی سبب سے خاموش بیٹھی رہی کہ دیکھی کوئی خطا ہو گی آپکے انکو قتل کیا مریخ نے
کہا آقائے نامدار نے اسکی صورت دیکھنا چاہا اسنے انکار کیا میں نے اسپر سحر کر دیا اسنے نقاب اٹھانا چاہا ہی
مر گیا ملکہ نے کہا وہ لوگ نقاب اپنے ہاتھ سے نہیں اٹھا سکتے ہیں آپکو یہ کیفیت معلوم تھی مریخ نے کہا
آقائے نامدار نے دو بار فرمایا میں نے مجبور ہو کے ایسا کیا ملکہ نے کہا آپکے طلسم پر کیا آفت آئی مریخ نے
سب کیفیت بیان کی ملکہ ناوک افگن نے کہا میرے یہاں جو جو لوگ صاحبقران کے طلسموں کی وہیں قید کئے ہیں
سب اسیر ہیں اگر آپ کہیں تو میں سب سے نوعیں لیکر آپکو دیدوں آپ بدیع الملک سے لیجا سکتے
ہیں جب سب لوگ آپکے قبضے میں آجائیں تو آپ طلسم شاہ کے پاس تشریف لیجائیں تو میں انکو وہیں
کہ طلسم نزاق سے مدد لونگی علاوہ اسکے جسقدر لشکر میرے پاس موجود ہیں سب حاضر ہو میں خداوند
حسین الزمان سے جاکر مدد طلب کرونگی وہاں سے بھی جادو آئینگے اس طلسم میں بھی سے بڑے بڑے
اختیار رہیں خداوند میری بڑی خاطر کرتے ہیں جس وقت میں انکے سب کیفیت بیان کرونگی وہ کبھی دریغ
نہ کرینگے جسقدر مدد مانگونگی وہاں سے ملجائیگی آپ مسلمانوں سے ملیے مریخ آفتاب علم نے کہا اے
ملکہ میری کیا مجال ہو میں ایسا ارادہ دل میں کروں کس کی طاقت ہو جو ان لوگوں سے لڑکر فتح پاسکے ممکن نہیں یہ
انمیں ایک ایک جوان ایک ایک لشکر کے بگاڑ دینے کو کافی ہو سحر ان لوگوں پر تاثیر نہیں کرتا جرات
ہیں انسے کوئی بازی لیجا نہیں سکتا پھر کس بھروسے پر انسے مقابلہ کروں ملکہ نے کہا ایسا خیال کر بہت سے
لوگ لشکر ان لیکر اس طرف آئے اور گرفتار ہوئے ایک بھی مقابلہ پر کرسکا مریخ نے کہا ان سب سرداروں
کا ذکر نہیں میں اپنے آقائے نامدار اور صاحبقران نامدار کی نسبت کہتا ہوں یہ لوگ سب لیے آئے ہیں

ہیں کہ غیب سے اُنکی مدد ہوتی ہو قوت میں انکا ہمسر کوئی نظر نہیں آتا آپ ملاحظہ فرمائیں کہ شہر گردستان کے کیسے
کیسے پہلوانان نامی انھوں نے زیر کیے ہیں علاوہ اسکے اور بہت از ایشان تنہا فتح کیں جنکے ذکر کتابوں میں
موجود ہیں بھلا اُنسے کون مقابلہ کر سکتا ہو ملکہ نے جواب دیا کہ جب آپ پر انکا رعب ہی غالب ہو تو میں
کیونکر آپ کو یقین دلا سکتی ہوں کہ میں اس لڑائی کو فتح کرا دونگی مریخ نے کہا اب آپ اسکی نسبت
مجھسے کچھ نہ فرمائیں بلکہ یہ نامہ دیکھکر اُسکا جواب لکھدیں ملکہ نے کہا آپ نامہ مجھکو دیں مریخ نے نامہ بدیع الملک
نوجوان کا ملکہ ناوک افگن کو دیا ملکہ نے نامے کو کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکیں تو
مریخ سے کہا میں ایسی تحریر کا کیا جواب دوں یہ ممکن نہیں کہ میں اُنسے بات کر سکوں کیونکہ مجھے ممانعت
ہو اور سلطان خداوند حسین الزمان جو طلسم نور آگین کے خداوند ہیں انھوں نے چند آدمی اس واسطے مقرر کیے
ہیں کہ میں کسی غیر شخص سے بات نہ کر سکوں آپ کی نسبت میں نے اجازت طلب کی وہاں سے حکم ہوا
کہ وہ تمہارے محسن ہیں اُنسے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہو جب مجھکو وہاں سے اجازت مل چکی تب
میں نے آپ سے بات کی ہو اور یہاں آئی ہوں بھلا ایک مرد غیر مذہب سے بات کرنے کی اجازت مجھکو
کیونکر ملیگی اور میں خود کب گوارا کرونگی کہ ایک شخص غیر ملت سے باتیں کروں مریخ نے کہا اے ملکہ ناوک افگن
اگر تم منظور نہ کروگی تو بہت پچھتاؤگی طلسم نور آگین کی قوت پر نازاں نہ ہونا اگر آقاے نامدار بگڑینگے تو طلسم
نور آگین کی کوئی حقیقت نہیں ہو یہاں سے وہاں تک خون کا دریا بہا دینگے وہ دونوں طلسموں کو خاک
میں ملا دینگے ملکہ نے کہا یہ بات بالکل غلط ہو ایسا ہو نہیں سکتا ابھی عمر طلسم بہت ہو اور فاتح اس
طلسم کا اور ہی شخص ہو گو وہ بھی اہل اسلام سے ہوگا مگر نام طلسم کشا کا رفیع البخت ہوگا بلکہ بانیان طلسم نے
یہاں تک لکھدیا ہو کہ طلسم کشا یہاں جوش غضب میں آئینگے وہی خداوند حسین الزمان کو بھی بزور
قتل کرینگے مگر خداوند اہل دین قتل نہ ہوسکینگے بلکہ نظر مردم سے پوشیدہ ہو جائینگے اس جوان پر بھی سحر تاثیر
نہ کریگا مریخ یہ کیفیت سنکر بہت حیران ہوا خیال کیا کہ اس نام کا کوئی سردار صاحبقران کے یہاں نہیں ہو
اسمصلحت وقت جانکر مریخ نے کہا رفیع البخت بھی انھیں لوگوں سے ہونگے جو اس طلسم کو فتح کرینگے
مگر آپ اچھا نہیں کرتی ہیں جو انکار فرماتی ہیں اگر انکو غصہ آجائیگا تو قیامت بپا ہوگی ملکہ نے کہا میں نے جو کچھ
کہا وہی بہت ٹھیک ہو اب بار بار اس امر میں مجھسے کہنا بیفائدہ ہو جو کچھ آپ لوگ اور آپ کے آقاے
نامدار کو منظور ہو اُسمیں دریغ نہ کریں میرا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہو مریخ کو بہت غصہ آیا کہا اے ملکہ ناوک افگن
کیا کروں مجبور ہوں اس وقت میں خاموش ہوں اگر دوسرا اس طرح کے کلام میرے سامنے کرتا تو نہیں معلوم
میں کس طرح سے جواب دیتا مگر آقاے تمہارے سے جاکر عرض کرونگا پھر طلسم کی سیر اچھی طرح کرونگا ملکہ نے کہا
آپکو اختیار ہو مریخ ہونٹ چباتا ہوا اُٹھا سلیم جادو نے بہت [illegible] مریخ [illegible] بدیع الملک
کی طرف روانہ ہوا اگر اسکا حال [illegible] تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی عرض کیجاتی ہے

دیکھیں مریخ آفتاب علم کے جاتے ہی ملکہ نے سلیم جادو کو بلا کر کہا اے سلیم جادو میں نے جس طرح سے
اور جو [illegible] ظالم کو گرفتار کر لیا اور اسکو [illegible] اسیر کے لیے [illegible] سلیم نے کہا اے ملکہ مریخ [illegible] جلیل اور

آفت روزگار ہے کسی کی مجال ہے جو اُس سے مقابلہ کرے میں پہلے بہت کچھ سخت باتیں اُنکو کہہ رہا تھا نہیں معلوم اُسنے
کیا جادو کیا ہو کر دیا کہ میں اپنی باتیں بھول گیا و منفعل ہو کر ہاتھ باندھنے لگا ورنہ پہلے میرا ارادہ یہ نہ تھا کہ آپ کو
اطلاع کروں اور یہاں سے لیجاؤں جب اُسکے سحر کی یہ کیفیت ہو کہ ملتے ہی اُسنے مجھ ایسے ساحر کو تسخیر کر لیا
تو اور لوگ جو یہاں ہیں سب میرا نام جپنے والے ہیں انکی وہ کیا حقیقت سمجھے گا ایک سحر میں سب کو اپنا مطیع
بنا لیگا جب یہاں سے طلسم نور افگن تک یہ خبر پہونچیگی وہاں کے ساحر آئینگے وہ تاب مقابلہ نہ لائینگے ملکہ نے
کہا کیا حسین الزمان جادو و مریخ سے مقابلہ نہیں کر سکتے سلیم نے کہا مریخ سے زیادہ نہیں ہیں اُنکے اُسکے
برابر مقابلہ ہوگا کیا عجب ہے جو مریخ انکو زیر کرے کیونکہ اُسکے پاس جو جو تحفہ جات ہیں وہ انہیں ممکن نہیں اور
جس شخص کا بدیع الملک نام ہے اُس پر سحر تاثیر نہیں کرتا کیا عجب ہے وہ بھی اس معاملے میں کد کرے ملکہ نے کہا
مصاحب کیا کیا جائے سلیم نے کہا آپ اسی وقت حسین الزمان جادو کو اس کیفیت سے مطلع فرمایئے اور وہ
ابھی سے کچھ انتظام اسکا شروع کر دیں تو کیا عجب ہے جو کوئی بات آپ کے مفید مطلب پیدا ہو اور بدیع الملک
وغیرہ پلٹ جائیں اگر حسین الزمان کو اطلاع نہ دیجیے گا تو دو طرح کا نقصان ہوگا ایک تو یہ کہ آپ سے
خود کوئی کاروائی نہ ہو سکیگی اور آپ بدیع الملک وغیرہ سے مقابلہ نہ کر سکینگی وہ پھر بھی سب سے مقابلہ
کرینگے اور اُنسے یہ لوگ کسی قدر خائف ہو جائینگے اور دوسرا نقصان اطلاع نہ کرنے میں یہ ہے کہ جب اُنکو
اس بات کی کیفیت معلوم ہو جائیگی تو آپ سے ضرور شکایت کرینگے کہ ہمیں اطلاع کیوں نہ دی اگرچہ اس وقت آپ
اس طلسم کے سیہ و سفید کی مالک ہیں مگر پھر وہ حاکم بالا ہیں انکو ہر طرح کا اختیار باقی ہے ملکہ ناوک افگن نے کہا
اے سلیم جادو بہت صحیح کہتے ہو میں ایسے وقت میں ایک نامہ حسین الزمان کو بھیجتی ہوں وہ نامہ کو دیکھتے
ہی انتظام کرینگے سلیم جادو نے کہا آپ اسی وقت نامہ تحریر فرمایئے ملکہ نے اسی وقت نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا
کہ ایک شخص اہل اسلام سے اس طلسم میں ایسا آیا ہے جس کی ذات سے بہت بڑا خوف ہے اُسنے طلسم مراۃ العدم کو
فتح کر لیا ہے اور اب طلسم فیروز زریں کی طرف جاتا ہے اور بھی لوگ اُسی کے عزیز دار آئے مگر وہ سب بہت جلد
گرفتار ہو گئے یہ سب سے زیادہ صاحب جرأت ہے اُسکے پاس تحفہ جات اس قسم کے ہیں کہ اُس پر سحر
تاثیر نہیں کرتا ہے اور اُسکے ہمراہی میں مریخ آفتاب علم بھی ہے آپ جانتے ہیں کہ مریخ آفتاب علم
اپنا بہت بڑا سحر جانتا ہے اس زمانے کے ساحر اسکو اپنا استاد جانتے ہیں بہت مانتے ہیں جو ہو اُسکا
خوب امتحان ہے اگر آپ کو طلسم برقرار رکھنا منظور ہے تو اس نامے کے دیکھتے ہی انتظام شروع کیجیے اگر دیر ہوگی تو
طلسم کے عجائب و غرائب تباہ ہونے کی شکایت مجھ سے نہ کیجیے گا جب یہ نامہ تیار ہوا تو ایک ساحر کو نامہ دیا
اور تاکید کر کے حسین الزمان کے پاس روانہ کیا کہ ذکر اُسکا وقت پر بخدمت سامعین گزارش کیا جائیگا

## اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب مریخ ملکہ ناوک افگن سے آزردہ ہو کر اٹھا تو بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا شاہزادے نے
مریخ کے چہرے کی طرف دیکھ کے پہچان لیا کہ اس وقت مریخ کو از حد غصہ ہے یہ سبب ہے کہ ملکہ ناوک افگن سے
بحث ہوئی مگر مریخ کو اپنے پاس بلا کر بٹھایا کہا اے مریخ کیا کیفیت گزری وہاں کا حال بیان کرو ملکہ کو کچھ تحفہ
نامہ دیا یا کیا گفتگو ہوئی مریخ نے عرض کی میں نے ملکہ کو نامہ دیا ملکہ نے نامہ پڑھ کے مجھ سے کہا کہ میں تجھ ہوں

سے مجھے حسین الزمان جادو کی اجازت نہیں کہ میں کسی سے بات کروں تمھارے واسطے اجازت طلب
کی تھی وہاں سے یہ حکم آیا کہ مریخ آفتاب علم کے باپ نے تمھارے ساتھ کیسے کیسے احسان کیے ہیں
وہ تمھارے محسن ہیں اسلیے ضرور ملنا اور بلحاظ بخشش آقاے بیمن سے تم سے بات کی بھلا یہ کیونکر ممکن ہو کہ
میں بدیع الملک نامدار سے بات کرسکوں اے شہریار مجھے یہ بات بالکل ناگوار ہوئی میں نے جواب دیا
کہ کوئی ضرورت اجازت کی نہیں ہو اگر آپ سے کوئی بولیگا تو سزا پائیگا حسین الزمان کی مجال نہیں ہو جو
ہمارے آقاے نامدار سے باتیں کرنے کو منع کرے ملکہ نے جواب دیا کہ حسین الزمان دعوے
خداوندی یوہیں کرتا ہے بہت سے مسلمان طلسم فتح کرکے یہاں آئے مگر سب گرفتار ہوے بدیع الملک
نے جو یہ بات سنی کہا اے مریخ یہ کیا کہا کہ جسقدر سرداران اسلام اس طرف آئے وہ گرفتار ہوے مریخ
نے عرض کی اے شہریار جو جو سردار صاحبقران سے رخصت ہوکر براے فتح طلسم روانہ ہوے تھے وہ
سب طلسم فتح کرکے پہنچے یہاں آکر گرفتار ہوگئے بدیع الملک نے فرمایا ابھی صاحبقران تک کوئی نہیں
پہونچا مریخ نے عرض کی صاحبقران تک تو ابھی کوئی نہ پہونچا ہوگا مگر یہ کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہاں
کون کون سردار گرفتار ہیں بدیع الملک نے فرمایا مجھے اسی وقت سب کے اسماء دریافت نہ ہوے مریخ
نے عرض کی اے شہریار میں نے بہت بہت دریافت کیا مگر ملکہ ناوک افگن نے کسی کا نام نہ بتایا
میں مجبور ہوکر خاموش ہورہا ملکہ نے اور باتیں چھیڑدیں یہ بھی کہا کہ تمھارے آقاے نامدار اس طلسم کے فاتح
نہیں ہیں کیونکہ نام طلسم کشا رفیع الجنت ہوگا اور وہ اپنی ماں کے خون ناحق کا عوض لینے اس طلسم میں آئیگا
بدیع الملک نے کہا اے مریخ رفیع الجنت کون شخص ہو میں نے آجتک یہ نام نہیں سنا تھا مریخ نے
عرض کی اے شہریار ایک بات اور تعجب کے لائق ہو بدیع الملک نے فرمایا وہ بھی بیان کرو مریخ نے
کہا وہ شخص مسلمان ہوگا بڑا صاحب ایمان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم ضرور وہ شخص
ہم میں سے ہوگا مگر نہیں معلوم کون ہوگا اور کس طرح ہوگا مریخ نے کہا اے شہریار اس وقت تو صاحبقران زمان
کے یہاں کوئی اس نام کا نہیں ہو بدیع الملک نے کہا جو ہونے والا ہو وہ ہوگا اور ظہور میں آئیگا مگر میں اس
طلسم کے فتح کو ضرور جاؤنگا اگر ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو مسلمان ہوگئے تو میں لڑونگا ورنہ
طلسم نورافگن تک لڑتا ہوا جاؤنگا حسین الزمان جادو کو بھی قتل کرونگا اپنے یہاں کے سرداروں کو
بھی قید سے چھڑاؤنگا مریخ نے عرض کی آپ کو اختیار ہو بے اسکے چارہ بھی نہیں کیونکہ سردار جو زندان میں
بند ہیں جبتک وہ رہا ہونگے مطلب نہ نکلے گا بدیع الملک نے اسی وقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں تیاری کا
حکم دو اور سب سے تاکید کہدے کہ کل علی الصباح یہاں سے روانہ ہو جائینگے اور بعزم جنگ سفر کرنا
منظور ہو مریخ آفتاب علم وہاں سے اٹھا لشکر میں آیا سب کو بدیع الملک کے حکم سے مطلع کیا
لشکریوں نے اسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا بدیع الملک نے پھر مریخ آفتاب علم
کو اپنے پاس بلایا دربار برخاست کرکے تخلیہ میں آئے مریخ سے فرمایا اے مریخ ملکہ ناوک افگن
کی صورت بھی دیکھی مریخ نے عرض کی اے شہریار میں صورت کیونکر دیکھ سکتا جب بات کرنے کی اُن کو
ممانعت ہو تو شکل کیونکر کوئی دیکھ سکتا ہو بدیع الملک نے ٹھنڈی سانس بھرکے فرمایا جو خدا کو منظور ہو وہ ہوگا
اے مریخ میں نے جب سے ملکہ ناوک افگن کا نام سنا ہو اسی وقت سے مجھکو ملکہ کی محبت پیدا ہوگئی

مریخ نے ہنسکر جواب دیا اے شہریار آپ نے ایسی صورت بھی ملکہ کی نہین دیکھی ہو اور محبت پیدا ہو گئی
بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ مین نے جو جو باتین انکی سنی اُسکے لیے محبت پیدا ہو گئی ہو مین کبھی ایسی بات
زبان سے نہ کالتا مگر مین نے قیصر صاحب باطن کی زبانی یہ سنا ہو کہ وہ اصل مین نسل اسلام سے ہو مگر
لوگون نے اُسکو گمراہ کر دیا مین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے راہ راست پر آجائے مریخ نے عرض
کی اے شہریار مین ایک بات مین بہت حیران ہون کہ رفیع البخت کون شخص ہو جو اس طلسم کو فتح کریگا اور
اپنی ماں کے خون کا عوض لیگا بدیع الملک نے فرمایا استقبال کا حال سوائے خدا کے دوسرا نہین جان سکتا
ہو جو شخص ہو گا معلوم ہو جائیگا یقین ہو کہ زمین مین سے ہو اور اب طلسم کا بچنا بھی مشکل ہو اور اُسکے آنے کا
زمانہ بھی بہت قریب ہو کیونکہ مین جب اس طلسم مین وارد ہو کر کام کرونگا تو بے طلسم کو توڑے ہوئے یا ملکہ اور
سلیم کو مسلمان کیے ہوئے واپس نہ آؤنگا یقین ہو اسی اثنا مین وہ بھی وارد ہو اور ہر ایک دوسرے کی
مدد سے طلسم کو فتح کرے مریخ سے شب بھر بدیع الملک یہی باتین کرتے رہے جب رات گذر کر
سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا تو شاہزادہ بستر خواب سے اُٹھا خادم برائے وضو پانی لیکر حاضر ہوئے
بدیع الملک نے وضو کر کے نماز سحر پڑھی لشکر کو شب سے حکم تھا کہ سب لوگ مسلح و مکمل رہین علی الصباح
بعزم جنگ یہان سے کوچ ہو گا لشکر مین سب سردار رسالدار اپنے اپنے رسالون کو لیے ہوئے در دولت
بدیع الملک پر موجود تھے جب شاہزادے نے نماز سے فراغت پائی سلاح جنگ ذات پر آراستہ
کر کے مریخ کو ہمراہ لیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب نے سلام کیا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا
بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے مریخ آفتاب علم بھی گھوڑے پر بیٹھا شاہزادہ نام خدا لیکر طلسم
کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

## اب کیفیت نامہ دار ملکہ ناوک افگن کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو نامہ لیکر چلا اسی روز طلسم نورنگین مین پہونچا حسین الزمان کے مکان پر آیا چوبدارون سے اپنی اطلاع
کرائی چوبدار حسین الزمان کے پاس آئے سپلے تو اُن گمراہون نے اُس بے ایمان کو سجدہ کیا پھر کہا کہ ایک
نامہ دار ملکہ ناوک افگن کا آیا ہو ایک نامہ لایا ہو حسین الزمان نے خوش ہو کر کہا ارے جلدی بلا لاؤ
شاید ملکہ کو اب میری وفائین یاد آئین اور مجھکو اپنا دوست جانا سب سوال کو قبول کیا چوبدار باہر آیا نامہ دار
کو اپنے ہمراہ لے گیا حسین الزمان نے جیسے ہی نامہ دار کو دیکھا تخت سے کھڑا ہو گیا کہا اے نامہ دار جلدی
نامہ دے مین دیکھون کہ جانجہان و آرام جان عاشقان نے کیا تحریر کیا ہو نامہ دار نے حسین الزمان کو نامہ
دیا حسین الزمان نے نامہ لیکر کھولا پہلے نامہ کو بوسہ دیا پھر پڑھنا شروع کیا جب مضمون سے آگاہی ہوئی تو اپنے
اپنے وزرا کی طرف دیکھا اور کہا ملکہ کو مسلمانون نے بہت پریشان کیا ہو اسمین لکھتی ہین کہ کئی سرداران
اسلام لشکر گران لیکر آئے ملکہ نے سب کو گرفتار کر لیا اب کی بار ایک شخص ایسا آیا ہو جسکے ہمراہ مریخ آفتاب علم
شاہزادہ طلسم فیروز بھی ہو اور بہت سے پہلوان اُسکے ہمراہ ایسے ہین جو رستم و سہراب کی حقیقت
نہین جانتے ہین اور اسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہو ابھی طلسم مرآۃ العدم کو فتح کر کے آیا ہو قیصر صاحب باطن
بادشاہ طلسم بھی اُسکے ساتھ ہو لہٰذا تم سب لوگ بخاطر ملکہ ناوک افگن لشکر ہمراہ لیکر جادوستین سے مدد

کر کے سب کو فنا کیے دیتا ہون اور اگر ملکہ گرفتار کرنا چاہینگی تو سب گرفتار بھی ہو جاینگے وزراء نے کہا ہین کیا
عذر ہو جس وقت حکم ہو ہم لوگ لشکر ہمراہ لیکر جائین حسین الزمان نے کہا اسی وقت سے جانے کی تیاری
کرو شام تک یہان سے روانہ ہو جاؤ مین تو انتظام کر دیتا مگر مجبور ہون کہ مجھے ملکہ کی خاطر کا خیال ہو اگر لشکر
میرا یہان سے نہ پہونچیگا تو وہ آزردہ ہو جاینگی یہ بات مجھے گوارا نہین آجتک ملکہ نے مجھسے بات نہین
کی تھی یا اب فرمایش کی ہو خوا اون نے کہا یا خداوند آپ نے اُنکے دل مین اپنی محبت پیدا کردی اس
وجہ سے ایسا ہوا حسین الزمان نے کہا مین نے ہرگز ملکہ کے دل مین اپنی محبت پیدا نہین کی اگر مین ایسا ہی
چاہتا تو ہمیشہ بھی یہ بات ممکن تھی مین اُنکے دل مین اپنی محبت پیدا کرتا اُنکو اپنے جمال جہان آرا پر شیدا کرتا
مگر آجتک میری خوشی یہ رہی کہ وہ اپنی رضی سے مجھکو قبول کرین خیر اب اُنکو میرے حال پر رحم آیا جو ایک نامہ
تحریر فرمایا یہ کہکر قلمدان طلب کیا ملازمون نے لا کر دیا حسین الزمان نے جواب نامہ ملکہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا
کہ اسے پاک وفا سے مجبوران وا سے تو جہ فرما سے بحال بیقراران بس از اشتیاق دیدار و حسرت آثار واضح ہو
کہ ایک نامہ جسکو شرابِ محبت کہنا زیبا ہے تمھارے قاصد کے ہاتھ سے ملکر فرحت بخش قلب مضطر ہوا کیا کہون
جو خوشی حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی تم کسی طرح سے خوف نہ کرنا اگر ہزار ساحر بھی تمھارے یہان بہجوم جنگ
آئینگے تو سب زک اُٹھاینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا اُنکی خون سے اپنی تلوار بھرونگا تم تک
کسی قسم کے گزند نہ پہونچنے پاینگے دشمن ذلیل ہو کر میرے ہاتھ سے مارے جاینگے ایک لحظہ مین تمام
دشمنون کو گرفتار کرونگا میدان جنگ لاشون سے بھر دونگا مین نے اپنے یہان سے لشکر روانہ کیا ہو تمھاری
خدمت مین آتا ہو جس طرح مزاج مین آئے اُنسے مقابلہ کرنا اگر یہ لشکر ناکامیاب ہوگا تو مین اور مدد یہان سے
روانہ کرونگا اول تو یہ بات ممکن نہین کہ میرا لشکر شکست اُٹھائے حریف کے مقابلے سے بھاگ آئے
کیونکہ جس وقت تمھارا نامہ میرے پاس آیا مین نے اسی وقت مسلمانون کے واسطے تقدیر فنا کردی ہو
پہلے ہی دن کے مقابلے مین سب قتل کروائے جاینگے مگر بعد فتح جنگ میری عرض قبول فرمایئے کا مین تشریف
لایئے گا مین آپکو اس طلسم کی بھی حکومت دونگا ہر وقت حاضر خدمت رہونگا وہان کے رہنے مین ایسے
فسادات بہت پیدا ہونگے آپ کا وہان رہنا اچھا نہین ہو یہ کہکر اسی ساحر کو دیا جو نامہ لیکر آیا تھا کہا اے
نامہ دار اب تو جلد روانہ ہو اور ملکہ کو جا کر تسکین دے کہ لشکر بھی آتا ہو گھبرانے کی بات نہین ہو وہ ایک روز
کے بعد لشکر وہان پہونچ جائیگا یہان سے آج ہی سب روانہ ہونگے اس روز تین مہینے کی راہ کو خداوند کی
قدرت سے سب دو دن مین طے کر کے وہان پہنچ جاینگے پہلے نامہ دار کو خلعت روانگی دیکر رخصت کیا نامہ دار
جواب نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین گزارش کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہو

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر چلے دوسرے روز طلسم کے نامی صحرا ہے پر آکے پہونچے مریخ آفتاب علم نے
عرض کی اسے شہریار آپکا تشریف لیجانا تو بہت آسان ہو مگر اور سردار جو آپ کے ہمراہ ہین یہ نہین جاسکتے کیونکہ
نہ یہ خود سحر جانتے ہین نہ صاحب تخت ہاتھ ہین اس سے بہتر یہ ہو کہ غلام کو اجازت مرحمت ہو کہ دریا نون کو یہان سے
منتقل کرے اور اس مرحلے کو طے کر کے راستہ صاف کرے بدیع الملک نے فرمایا یہ سب لوگ یہین قیام

کرین مین اس مرحلے کو فتح کرتا ہون جب راستہ صاف ہو جائیگا سب کو اپنے ساتھ لیکر آتا مریخ نے عرض کی
اے شہریار اگر یہی ارادہ ہو تو جسقدر ساحر آپ کے ہمراہ ہین ان سب کو ساتھ لے چلیے صرف قیصر صاف باطن
کو یہان چھوڑ دیجے کہ اور ایک ساحر اور کوئی یہان رہے جو نگہبانی لشکر کی کرے جب راستہ کھل جائیگا سب چلے
آئینگے بدیع الملک نے منظور کیا مریخ نے قیصر صاف باطن سے کہا آپ یہین تشریف رکھیے اور ایک ساحر کو
بھی وہان چھوڑا باقی جتنے ساحر تھے سب کو اپنے ہمراہ لیا قیصر نے بہت کچھ کہا کہ مین ہرگز یہان نہین رہونگا مگر
بدیع الملک نے قیصر کا کہنا منظور نہ کیا سب کو وہین چھوڑ کر لشکر ساحران ہمراہ لیکر نہر کے قریب آئے
مریخ نے عرض کی اے شہریار آپ میرے کاندھون پر پانون رکھین تحفہ جات کسی اور شخص کو دین مین آپکو
دیوار کے پار پہونچا دون بدیع الملک نے لوح محفوظ وغیرہ ایک ساحر کو دی مریخ کے کاندھون پر پانون رکھے
مریخ سحر کرکے بلند ہوا دیوار کے پار پہونچا اور ساحر بھی اسکے ہمراہ دیوار کے پار آئے صرف وہی ساحر
اس طرف رہا جسکے پاس تحفہ جات موجود تھے کیونکہ وہ سحر نہ کرسکتا تھا جب مریخ نے بدیع الملک کو طلسم
کے اندر پہونچایا تو پھر پرواز کرکے دیوار کے باہر آیا تحفہ جات اس ساحر سے لیے بہت بہت سحر کرکے
اڑنا چاہا مگر سحر نے تاثیر نہ کی مریخ حیران ہوا کہ تحفہ جات شاہزادے تک کیونکر پہونچین اس فکر مین تھا کہ اندر سے
کچھ شعلے بلند ہوے کچھ آوازین سب آئین مریخ سمجھا جنگ شروع ہوگئی یہ خیال آتے ہی گھبرا گیا جلدی سے
وہ سب تحفہ جات اسی ساحر کو دیے کہا ان سب کو ہوشیاری سے لیجا اور قیصر صاف باطن کے سپرد
کرکے بہت جلد واپس آؤ ساحر اسی وقت وہ سب تحفہ جات لیکر وہان سے روانہ ہوا مریخ سحر کرکے اندر
آیا دیکھا کچھ لوگ سحر کر رہے ہین بدیع الملک نے دو چار کو قتل بھی کیا ہو ساحر لوگ شاہزادے کے آگے
کھڑے ہین جو کوئی بدیع الملک پر سحر کرتا ہو ساحر اسکو دفع کر دیتے ہین مریخ بدیع الملک کے قریب
آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار بہت چاہا کہ تحفہ جات لاؤن مگر مجبور ہوگیا سحر کام نہین کرتا آخر کار
قیصر صاف باطن کے پاس روانہ کر دیے یہ کہکے اپنے بازو سے ایک مہرہ کھولکر بدیع الملک
کو دیا عرض کی یہ مہرہ بھی دافع سحر ہو آپ اپنے بازو پر باندھ لین بدیع الملک نے ہرچند انکار کیا مگر مریخ
نے قبول نہ کیا مجبور ہوکے شاہزادے نے اپنے بازو پر مہرہ باندھا جو لوگ سامنے کھڑے تھے مریخ
نے سحر کیا سب کے سر اڑ گئے اور لوگ آئے انکے بھی سر اڑے جب ساحرون نے مریخ کے سحر کی
یہ کیفیت دیکھی مجبور ہوکے مالک ناوک افگن کے پاس گئے بدیع الملک کے آنے کی کیفیت بیان کی یہ بھی
کہا کہ چند شخص اسکے ہمراہ ہین مگر آفت کے ساحر ہین ایک اشارے مین سو سو دو دو سو کے سر اڑ جاتے
ہین بہت جلد اس بات کا انتظام کیجیے ورنہ وہ لوگ آفت برپا کر دینگے ملک نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی
فی الفور سلیم جادو کو بلایا کہا ارے بڑا غضب ہوگیا مریخ اپنے ساحرون کو لیکر طلسم کے اندر آگیا اور اسکے
ہمراہ وہ شخص بھی ہو جسکو وہ اپنا آقا اے نامدار بتاتا ہو سلیم نے کہا آپ گھبراتے کیون ہین مین نے پہلے ہی
سے اسکا انتظام کا حکم کر دیا ہو آپ مطمئن رہین یہ کہکر سلیم ملک کے پاس سے اٹھا اپنے مکان مین آیا ملازمون
کو بلایا کہا مین نے آمد مریخ کی خبر سنکے لشکر کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا تھا یقین کامل ہو کہ اس وقت بھی
سب لوگ اسباب سحر سے آراستہ و پیراستہ ہون اور انکو جاکر اطلاع کرو کہ اسی وقت میرے یہان آئین
مین بھی اپنا تخت نکالتا ہون مریخ آفتاب علم کے مقابلے کے واسطے جاؤنگا انکے لازم اسی وقت روانہ ہو

رسالے مین آئے رسالدارون کو اسکا پیام دیا سب نے کہا ہم اس وقت بھی تیار ہین ابھی چلتے ہین یہ کہکر رسالدار
اُٹھے اپنے اپنے گھوڑے طلب کیے رسالون مین اطلاع ہوئی سب لوگ اپنے اپنے اسباب بھر لیکر بھولیان
کاندھون پر ڈالکر تیار ہوگئے رسالدار سب کو ہمراہ لیکر سلیم جادو کے مکان پر آئے سلیم جادو اسی وقت
تخت پر سوار ہوا سبکو اپنے ہمراہ لیا جہان بدیع الملک نامدار تھے وہان آیا دیکھا مرجح آفتاب علم نے بہت سے
ساحرون کو قتل کیا ہے اور دیوار کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے سلیم نے وہین سے آواز دی او مرجح بہت نادان شہ ہو
مین آپہونچا ایک دم مین تیری ہستی مٹادونگا سب شان و شوکت خاک مین ملادونگا مرجح نے جو سلیم جادو کو آتے
ہوے دیکھا ایک گولا دیوار پر مارا کہ دیوار اڑ گئی مرجح نے ساحرون سے کہا جاکر لشکر کو اطلاع کرو کہ راستہ صاف ہے
سب لوگ آجائین ساحر دوڑے جہان قیصر حقائق باطن مع تمام لشکر کے منتظر تھا جیسے ہی ساحرون کو آتے
ہوے دیکھا گھوڑا بڑھا کے قیصر نے پوچھا کیا کیفیت ہے سب نے کہا راستہ صاف ہے آپ لوگون کی طلبی ہے قیصر نے
سب لشکر سے کہا آقائے نامدار یاد فرماتے ہین یہ سنتا تھا کہ لشکر مین سب نے گھوڑے سرپٹ ڈالدیے پہلوانان
گردستان بھی تیزروی سے چلے تھوڑی دیر مین بدیع الملک نامدار سے سب لوگ جاکر ملے قیصر نے سب کے
پہلے بدیع الملک کو تحفہ جات دیے شاہزادے نے سب لیکر اپنے پاس رکھے مرجح کو مژدہ دیا سلیم نے
جو کثرت لشکر بدیع الملک کو دیکھا گھبرا گیا لشکر کی طرف دیکھا تو ہوا کہ ہو کا خیال نہ رہا مرجح نے جو موقع پایا جیب سے
ایک گلدستہ نکال کر اسکی طرف پھینک دیا پھول گلدستہ کے منتشر ہوے خوشبو پھیلی سلیم بیہوش ہوکر تخت سے گرا اسکے
گرتے ہی اور تمام لشکر بھی بیہوش ہوکر گرا مرجح نے ساحرون سے کہا ان سب کو گرفتار کرلو ساحرون نے سب کو گرفتار
کرلیا مرجح نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب دن بہت کم باقی ہے آگے بڑھنے کی نسبت آپ کیا
فرماتے ہین طلسم کی نصف قوت گھٹ گئی سلیم جادو منتظم طلسم گرفتار ہوگیا اب ملکہ باقی ہے وہ بھی گرفتار ہوجائیگی
بدیع الملک نے فرمایا اے مرجح ابھی اس طلسم کے مرحلے باقی ہونگے مرجح نے عرض کی یہ طلسم نہین ہے بلکہ ملکہ ناوک افگن
کے رہنے کی جگہ ہے اسکو خود ایک جزو طلسم نورافگن سمجھنا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا اب آگے جانا میرے خیال مین بیکار
زحمت اٹھانا ہے کوئی مقابلے کو اس وقت نہین آئیگا اب ملکہ بھی اور بندوبست کریگی لشکر درست ہولیگا تو مقابلہ کو آئیگی مطلب
یہ ہے کہ شب بھر یہان قیام کرین صبح کو آگے بڑھینگے ہمنے سلیم جادو سے بھی باتین ہوجائینگی صبح کو خدا نے چاہا تو زندان خانہ
طلسمی کی طرف چلکر اپنے یہان کے سردارون کو رہا کرینگے مرجح نے اسی وقت بارگاہین آراستہ کرنے کا انتظام کیا
ملازمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے مرجح بھی سلیم جادو کو لیکر حاضر ہوا چوب
بارگاہ سے سلیم کو باندھ دیا زبان مین سوزن دیکر مرجح نے اپنا عرق اتارا سلیم جادو کی آنکھ جو کھلی اپنے تئین
اس آفت مین گرفتار پایا دیکھا ایک دربار عالی جاہ آراستہ ہے سامنے دنگل زرین پر ایک جوان بڑی شوکت و
شان سے بیٹھا ہے سلیم جادو گھبرا گیا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم کیون خائف ہوتے ہو صبر کرو
خاطر جمع رکھو مجھے تم سے کچھ باتین کرنا ہے سلیم نے اشارے سے کہا جو ارشاد ہو مین آپ کی طرف مخاطب ہون
بدیع الملک نے فرمایا تمھاری کیفیت سنکر مجھے بڑا افسوس ہوا مین نے سنا کہ تم اہل اسلام سے ہو مگر بعض کافرون نے
تمھین گمراہ کردیا ہے افسوس کی بات ہے کہ تمھارے دل مین ابتک اس بات کا ولولہ پیدا نہ ہوا کہ اس دین
بے بنیاد کو ترک کرکے دین حق اختیار کرتے دیکھو اس وقت کوئی بھی تمھاری مدد کو آتا ہے یا کسی تمھارے خداوند
نے تمھاری مدد کی ہمیشہ سے تم دریا پرستی کرتے ہو دریا تمھین کیا اعجاز دکھاتا ہے اسی دریا سے پانی لیکر تم اپنی تمام

ضرور تون مین صرف کرتے ہو اسی پانی کی پرستش کرتے ہو اس سے کیا حاصل ہوا ورایسی ہی بہت باتین
بدیع الملک نے فرمائین کہ سلیم جادو کے دل مین جوش اسلامی پیدا ہوا اُسنے اشارے سے کہا مین اپنے
مذہب کو ترک کر کے اسلام اختیار کرتا ہون بدیع الملک نے مریخ سے کہا سلیم کی مشکلین کھول دو مریخ نے سلیم
کو رہا کیا سلیم نے کلمہ پڑھا بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا عرض کی اے شہریار اس وقت آپ نے ایسی
بات فرمائی کہ مجھے بہت تعجب ہوا کیا میرا مذہب قدیم دریا پرستی نہ تھا بدیع الملک نے کہا بالکل غلط ہے تمھارا
طریقہ قدیم خدا پرستی ہے تمھارے باپ ایک مرد خدا پرست عامل زبردست تھے انھون نے اپنے رہنے کو
یہ مکان بزور عمل تیار کیا تھا جب انھون نے انتقال فرمایا تو ایک ساحر نے آکر تمھارے باپ کے مال پر قبضہ کیا
تم لوگ اُس زمانہ مین بہت صغیر سن تھے ماں تمھاری اپنی عصمت کے خوف سے زہر کھا کے مرگئی تمھین اُسی
ساحر نے پرورش کیا سلیم نے عرض کی اے شہریار یہ بات تو ضرور صحیح ہے کہ اس طلسم مین ایک مقبرہ نوذر اورنگ نشین
کا بنا ہوا ہے اُس مقبرے مین اکثر لوگ جاتے ہین سنا گیا ہے کہ نوذر تخت نشین سے اپنی حیات مین وہ قصیدہ ہوا
تھا بعد مرگ اُسی مین دفن ہوا تو وہ تو ایک مرد مسلمان صاحب ایمان عامل زبردست مشہور ہے اور اکثر قمقام جادو
نے چاہا کہ اُسکو منہدم کرادے مگر ممکن نہ ہوا جب کسی نے اس غرض سے اُس طرف جانے کا ارادہ
کیا ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے مجبور ہو کر رہ گیا ساحرون نے سحر کیا اُس عمارت پر سحر بھی کچھ اثر نہ کیا وہ لوگ بھی
مجبور ہوے آخر کار شہنشاہ قمقام مجبور ہو گئے تھے اُسکو بند کرادیا کوئی وہان نہین جاسکتا ہے ایک روز کسی ضرورت
کے واسطے قمقام جادو نے اُسکا دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ نہ کھلا شب کو قمقام نے خواب مین دیکھا کہ
ایک مرد بزرگ کہتے ہین کہ یہ دروازہ اس دن کھلے گا کہ جس دن کوئی فاتحہ پڑھنے والا یہان آئیگا برائے
فاتحہ یہ دروازہ کھلے گا اور فاتحہ خوان کو کچھ پند و نصائح ضروری کے جائینگے جب وہ باہر آئے گا دروازہ
بند ہو جائیگا پھر کسی کے کھولے نہین کھلیگا اُسکے بعد اُسوقت کہ جب طلسم کشا یہان آئیگا اُسکے واسطے بھی یہ دروازہ کھلے گا
اور طلسم کشا سے نور آگین کو کچھ تحفہ جات دیکر پھر اس دروازے کو بند کرینگے اور ہمیشہ یہ دروازہ بند رہیگا
اے شہریار یہ ایک بات ہے البتہ سننے مین آئی ورنہ آجتک اس راز سے ماہر نہین ہین ہم کہ وہ بزرگوار کون ہین
بہت قمقام جادو نے اس بات کو بالکل پوشیدہ کیا تھا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم جادو نوذر اورنگ نشین
تمھارے والد نامدار تھے تمھین لازم ہے کہ اُنکی قبر پر فاتحہ پڑھنے جاؤ ضرور تمھین کچھ پند و نصائح وہان سے ہونگے
سلیم نے عرض کی اے شہریار آپ بھی تشریف لے چلین اور فاتحہ پڑھکے اُنکی روح کو شاد کرین بدیع الملک
نے فرمایا مین بھی چلونگا اور ضرور فاتحہ پڑھونگا لیکن یقین کرتا ہون کہ میرے واسطے بھی دروازہ کھلیگا سلیم نے عرض
کی کہ مین بعد فراغت جنگ یہان سے جاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا اب تم کو یہ لازم ہے کہ جلد فاتحہ پڑھ لو پھر اور
کامون مین مصروف ہو مریخ نے کہا اے سلیم تم کل میرے ہمراہ وہان چلنا کسی کی مجال نہین جو تمھے آنکھ ملا سکے
سلیم نے کہا مجکو اس امر کا خوف مطلق نہین ہے مین بیخوف کل جاؤنگا اگر دروازہ کھلے گا تو فاتحہ پڑھکے چلا آؤنگا
تھوڑی دیر تک یہ ذکر رہا پھر مریخ نے سلیم کے ہمراہیون کو غش مین لاکر ہوشیار کیا سب نے اپنے کو گرفتار
مصیبت دیکھا سلیم نے سب کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی بعض نے اقرار کیا رہائی پائی اور بعض سیہ قلب
ایسے تھے کہ جنھون نے اسلام قبول نہ کیا بدیع الملک نے حکم قتل دیدیا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب
رات زیادہ گئی بدیع الملک نے صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے بستر خواب پر

جا کے محوِ آرام ہوئے ان سب کو اسی حال میں چھوڑئیے اب دو کلمہ کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمائیے
کہ ملکہ نے جب سلیم جادو کو مع چند ساحروں کے بدیع الملک سے مقابلہ کرنے کو روانہ کیا تو چوبدار مقرر
کر دیئے کہ ہر ایک بات کی خبر لحظہ لحظہ دیتے رہیں جب سلیم جادو گرفتار ہوا تو چوبداروں نے جا کر ملکہ
ناوک افگن کو اطلاع دی کہ سلیم جادو مع اپنے جملہ ہمراہیوں کے بیہوش ہو کر گر پڑے اور فوج اسلام کے
ساحروں نے سب کی مشکیں باندھ لیں ملکہ اس خبر کو سنکر بہت بیقرار ہوئیں اور اپنی وزیرزادی زہرہ جمال جادو
کو بلا کر سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ اب میں یہ ارادہ کرتی ہوں کہ کل اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر مقابلہ مسلمانان میں
جاؤں جبتک میں ان لوگوں سے مقابلہ کرونگی پھر تو حسین الزمان جادو لشکر برائے امداد روانہ ہی کرینگے
وہاں سے جس وقت لشکر آجائیگا اُسوقت ان لوگوں کی کیا طاقت ہو جو مقابلہ کر سکیں زہرہ جمال نے کہا
داری میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہو کیونکہ جب سلیم جیسا دو گرفتار ہو گیا تو اور کسپر اعتبار کیا جائے آپ
اسوقت لشکر میں اطلاع کر دیجئے کہ وہاں سب اپنے اپنے سامان سے درست ہو جائیں ملکہ نے کہا میں اسی وقت
سے سب کو مطلع کرتی ہوں بلکہ یہ کام تمہارا ہو کہ تم میری طرف سے لشکر میں حکم بھیجو اور وہاں سب تیاری کرنا شروع
کریں زہرہ جمال اُسیوقت ملکہ سے رخصت ہوئی کنیزوں کو اپنے ہمراہ لیا ہرکاروں کو ڈیوڑھی پر طلب کیا جب
ہرکارے آئے تو زہرہ جمال نے کہا لشکر شاہی میں جا کر اطلاع کر دو کہ سب شب بھر میں تیاری جنگ کی کریں
صبح کو ملکہ عالم خود برائے مقابلہ مسلمانان تشریف لیجائینگی ہرکارے لشکر میں آئے رسالداروں کو اطلاع دی
لوگ میں تہلکہ پڑ گیا سب جلدی جلدی سامان حرب درست کرنے لگے رسالداروں نے ہرکاروں سے کہا کہ ہماری
طرف سے عرض کر دو کہ ہم کل علی الصباح مسلح و مکمل حضور کی تشریف آوری کے منتظر رہینگے ہرکارے یہ پیغام لیکر
روانہ ہوئے ڈیوڑھی پر آئے محلدار سے کہا جا کر ہماری اطلاع کر دو کہ ہرکارے جو لشکر میں حکم سرکاری لیکر گئے تھے
وہاں سے کچھ پیغام لیکر آئے ہیں اگر حکم ہوگا تو ہم تجسے بیان کرینگے محلدار اندر آئی زہرہ جمال کے پاس گئی کہا جو
ہرکارے حکم شاہی لیکر لشکر میں گئے تھے وہاں سے بھی کچھ پیغام لیکر آئے ہیں انکی بابت کیا حکم ہوتا ہو زہرہ جمال
نے کہا اے محلدار تم جا کر اُنسے دریافت کر آؤ میں اُس پیغام کو سنوں رسالداروں نے کسی قسم کا عذر تو نہیں
کیا ہو محلدار باہر آئی ہرکاروں سے کہا وزیرزادی صاحبہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جو کچھ تم پیغام لائے ہو محلدار سے بیان کرو
ہرکاروں نے رسالداروں سے جو کچھ سنا تھا وہ محلدار سے بیان کیا اسی وقت محلدار نے پھر اندر آ کے زہرہ جمال
سے کہا زہرہ جمال خوش ہو گئی ہرکاروں کے واسطے خلعت بھیجے ملکہ کے پاس گئی کل کیفیت ملکہ سے بیان کی ملکہ
بھی بہت خوش ہوئی شب بھر زہرہ جمال سے باتیں رہیں جب رات ختم ہوئی اور سپیدۂ سحری آسمان پر نمایاں ہوا تو
ملکہ نے اپنا لباس جنگ طلب کیا کنیزوں نے وہ لباس حاضر کیا ملکہ نے سب لباس زیب جسم کر کے منھ پر نقاب ڈال تخت پر
بیٹھ کے وزیرزادی کو ہمراہ لیا اپنے مکان سے باہر آئیں لشکر تو یہاں منتظر تھا سب نے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے سب کو
ہمراہ لیا اور بدیع الملک کی طرف برائے مقابلہ روانہ ہوئیں کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک کی ملاحظہ فرمائیے

کہ شاہزادہ جو صبح کو بیدار ہوا نماز سحر ادا کر کے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر آ کے سب لشکر کو
در بارگاہ پر منتظر پایا نام خدا لیکر روانہ ہوئے اور ملکہ ناوک افگن کے مکان کی طرف سے چلے مریخ نے راہ میں

عرض کی اے شہریار مجھے یقین ہے کہ ملکہ نے بھی کوئی انتظام ضرور کیا ہوگا مگر ابھی تک معلوم نہیں کہ کیا انتظام کیا ہے
بدیع الملک نے فرمایا اب اسی طرف چلتے ہیں جو کچھ ہوگا معلوم ہو جائیگا سلیم جادو نے عرض کی میں جانتا ہوں کہ
ملکہ خود مقابلے کے واسطے تشریف لائنگی اپنے لشکر خاص کو ہمراہ لائینگی بدیع الملک نے فرمایا یہ تو میری خاص تمنا
ہو یہ گفتگو کرتے ہوئے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی بدیع الملک نامدار نے فرمایا معلوم ہوتا ہو ملکہ آتی
ہیں سلیم جادو نے عرض کی کیا عجب ہو اتنے عرصہ میں دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک نقابدار زرین پوش
ایک تخت مرصع کار پر سوار عقب میں لشکر مگر سب لباس زرین پہنے ہوئے جھولیاں زر لفتی کاندھوں پر ڈالے
ہوئے آپس میں سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہیں بدیع الملک نے سلیم جادو سے پوچھا کہ نقابدار جو تخت پر سوار
ہو کیا ملکہ ناوک افگن یہی ہیں سلیم نے عرض کی اے شہریار یہی ملکہ ناوک افگن ہیں آجتک میں نے بھی انکی
صورت نہیں دیکھی پھر کیا منحصر ہو انکی بعض بعض کنیزوں نے بھی صورت نہیں دیکھی ہو ملکہ ہر وقت چہرے پر نقاب
ڈالے رہتی ہیں بدیع الملک نے مریخ سے کہا اے مریخ ان لوگوں میں سے کوئی ضائع ہونے پاے بلکہ تم
کسی پر سحر نہ کرنا جہانتک ممکن ہو ان لوگوں کو زندہ گرفتار کر لینا مریخ نے ہنسکر جواب دیا اے شہریار مجھے خود
اس امر کا خیال ہو آپ کیوں سعی فرماتے ہیں میں ملکہ پر سحر نہ کرونگا مگر لشکر والوں پر ضرور سحر کرونگا بے اسکے یہ لوگ
گرفتار نہ ہوسکینگے بدیع الملک نے فرمایا تم خاموش رہنا میں سب کو گرفتار کرلونگا مریخ نے عرض کی مجھے تعمیل حکم والا
میں کیا دریغ ہو جو آپ فرمائینگے میں بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ ذکر تھا کہ لشکر ملکہ کا قریب آگیا بدیع الملک نوجوان نے
اپنے لشکر کو روکا زہرہ جمال نے بآواز بلند کہا اے فرقہ خدا پرستان اگر اپنے حق میں بہتر جانو تو مقابلہ نہ کرو
ورنہ بہت پچھتاؤگے اور جو تمھارا سردار ہو میں چاہتی ہوں کہ اسکو میدان میں بھیجو کہ میں اس سے کچھ امور ضروری
کے واسطے ہدایت کروں یہ سنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے کو چھیڑکر میدان میں آئے ملکہ ناوک افگن کی نگاہ
جو جمال بدیع الملک پر پڑی تاب دیدہ لاسکیں غش آگیا تخت پر گریں زہرہ جمال نے اپنے ہاتھوں پر روکا
ادھر بدیع الملک کی یہ کیفیت ہوئی کہ انداز نشست ملکہ دیکھکر قلب بیقرار ہوگیا اشتیاق دیدار بڑھنے لگا مگر
شاہزادی نے ضبط کیا اس طرف ملکہ کی جو یہ حالت ہوئی زہرہ جمال جادو نے اپنے آنچل سے ہوا دی ہوا
دینے میں نقاب کا ایک گوشہ رخ پر نور ملکہ سے ہٹ گیا لشکر میں اور کسی کی تو نگاہ اس طرف نہ گئی مگر بدیع الملک
نامدار کی آنکھیں اسی طرف تھیں ملکہ کے رخسار زیبا پر نظر پڑگئی قریب تھا کہ شاہزادہ بھی غش کھاکر گھوڑے سے
گر پڑے مگر اپنے تئیں بہت روکا اس رکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدیع الملک بیحواس ہوگئے بعض کلمات بالکل
خلاف زبان سے نکلے دو چار شعر بھی عاشقانہ پڑھ دیے مریخ نے بدیع الملک کی جو یہ حالت دیکھی دلمیں
خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ شاہزادہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے تو غضب ہو جائے یہ سوچ کے بدیع الملک کے
قریب آکر کھڑا ہوگیا عرض کی اے شہریار یہ کیا حالت ہو صبر کیجیے دلپر جبر کیجیے آپکو ایسا لازم نہیں ہو یہ میدان
جنگ ہو آپکو لازم ہو کہ اپنے تئیں سنبھالیے ایسے کلمات زبان سے نہ نکالیے بدیع الملک نے کہا او مریخ
آفتاب علم میں نے تو کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہیں نکالا جو واقعہ اصلی تھا وہ ادا کیا مریخ نے عرض کی
اسکے اظہار کا یہی محل ہو آپ کو تو خوشی کرنا لازم ہو کیونکہ جسکے واسطے آپ اسقدر بیتاب ہیں اسکی حالت آپکے
واسطے آپ سے بڑھکے ہو بدیع الملک سے مریخ نے دو چار باتیں اس قسم کی کہیں شاہزادہ ہوش میں آیا
کسی قدر شرمندہ ہوکر مریخ سے کہا اے مریخ میں اسوقت مجبور ہوگیا تھا میں نے دلپر بہت جبر کیا مگر ضبط

ممکن نہ ہوا قریب تھا کہ میں بھی غش کھا کر گھوڑے سے زمین پر گر پڑوں مریخ نے عرض کی اے شہریار ایسے مقامات پر
لازم ہو کہ اپنے دل کو پتھر بنائے بدیع الملک خاموش ہو رہے اُدھر ملکہ کو غش سے افاقہ ہوا زہرہ جمال نے
پوچھا داری مزاج کیسا ہو ملکہ نے بات کو ٹال دیا کہا اسقدر راہ جو چلی ہوں اُسی کے سبب سے کچھ طبیعت نادرست
ہوگئی زہرہ جمال نے ملکہ کے دل پر جو ہاتھ رکھ کر دیکھا نہایت بیقرار و مضطر پایا کچھ بھی مگر زبان کو نہ نکال سکی
ملکہ سے کہا میں نے افسر سپاہ اسلام کو میدان میں بلایا ہو ارادہ میرا یہ ہو کہ اس سے چند باتیں اس قسم کی کروں
کہ اُسپر رعب غالب ہوگیا عجب ہو جو لڑنے سے باز رہے اور جس طرف سے آیا ہو اسی طرف واپس جائے
ملکہ غمناک عشق بدیع الملک سے گھائل ہو چکی تھی اسوقت اور تو کچھ بن نہ آیا زہرہ جمال سے کہا
ابھی ایسی گفتگو کرنا مناسب نہیں ہو مجکو اس شخص نے ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کیا تھا کہ مجھے کچھ ضرور ضروری
کہنا ہیں اور طلسم کی سیر بھی کرنا ہو پیشتر اُسکی باتیں سننا چاہیے کہ یہ کیا کہتا ہو اگر خالی طلسم کی سیر کے واسطے آیا ہو
تو ہمارا کیا نقصان ہو سیر کرکے واپس جائیگا اور سلیم جادو جو اس سے مل گیا ہو اُسکے واسطے کوئی اور
تدبیر نکالی جائیگی اگر کسی اور قسم کی بات کہے گا تو ویسا جواب دیا جائیگا زہرہ جمال پیشتر ہی اس بات کو سمجھ چکی
تھی یہ بھی مریخ آفتاب علم کی طرف دیکھ کے ٹھنڈی سانسیں بھر رہی تھی راضی ہو گئی کہا بہتر جو کچھ آپ فرمائیں
وہ کیا جائے ملکہ نے کہا تم اس شخص سے پوچھو کہ تمنے جو نامہ ہمکو تحریر کیا تھا ہم موجود ہیں جو کچھ تمہیں کہنا منظور ہو بے
بیان کرو زہرہ جمال نے کہا اے سردار گروہ اسلام ہمکو جو تمہارا ایک نامہ گیا تھا اسوقت ہم یہاں موجود ہیں جو
تمہارے مزاج میں آئے اسوقت کہے کہ وہ اگر بات تمہاری قابل منظوری ہوگی تو ہم قبول کرینگے اور اگر قابل
منظوری نہوگی تو جواب دیا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا میں نے تمہارے پاس نامہ نہیں روانہ کیا تھا اور نہ تم سے کوئی بات کہنا چاہتا ہوں
میں نے جسکو نامہ بھیجا تھا اگر وہ اس بات کو کہے تو میں جواب دوں یہ سنکر ملکہ تاوک الفگن نے کہا اے زہرہ جمال تم کہو کہ میں
جو کچھ کہہ رہی ہوں یہ سب ملکہ کی طرف سے کہتی ہوں وہ اسلئے میں گفتگو نہیں کر سکتیں زہرہ جمال نے بدیع الملک کو
دیکھکر کہا آپ نہیں جانتے ہیں کہ ملکہ عالم اسلئے میں کیونکر گفتگو کر سکتی ہیں مگر مجھے یہ ارشاد فرمایا کہ ان امور کو تحقیق کر دیں نے آپ سے کہا
بدیع الملک نے فرمایا وہ امور ایسے ہیں کہ میں تم سے بیان نہیں کر سکتا اور اس مجمع میں انکا اظہار بھی مناسب نہیں ہو اگر ملکہ کوئی
دن اسکے واسطے مقرر کریں تو میں اُن باتوں کو بیان کروں اگر اپنے مکان تک واپس جانا مشکل ہو تو میری بارگاہ
موجود ہو وہاں آئیں مجھے جو کچھ بیان کرنا ہو میں کہہ دونگا اتنا ملکہ کا کام ہو یہ سنا ملکہ تاوک الفگن نے زہرہ جمال
سے کہا کہ ہم اپنے باغ میں جاتے ہیں آپ بھی وہاں تشریف لائیں گفتگو ہو جائیگی بدیع الملک نے مریخ
آفتاب علم کی طرف دیکھکر کہا کیا صلاح ہو مریخ نے عرض کی میرے نزدیک تو مناسب ہو کہ آپ اس امر کو
قبول فرمائیں بدیع الملک راضی ہوئے زہرہ جمال نے پھر کہا ہم لوگ جاتے ہیں آپ تشریف لائیے گا ملکہ نے
کہا اب یہ بھی بہتر ہے کہ مع لشکر تشریف لائیے گا زہرہ جمال نے کہدیا بدیع الملک نے منظور کیا ملکہ نے
تخت پھیرا لشکر بھی چلا بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہیں استادہ ہوں مریخ نے عرض کی کہ بارگاہیں استادہ
کرانے کی کیا ضرورت ہو ملکہ کے باغ میں تو چلنا ہے بدیع الملک نے فرمایا ابھی بارگاہیں یہیں رہنا چاہیں شاید
گفتگو بگڑ جائے اور وہاں ٹھہرنے کا موقع نہو تو اُسی وقت واپس آجائینگے مریخ خاموش ہو رہا بارگاہیں نصب
استادہ ہوئیں بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لے گئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے مریخ
بدیع الملک کی بارگاہ میں گیا بدیع الملک نے جو مریخ کی صورت دیکھی پھر سے بیمار عشق نالان ہوا

دل مین خیال کیا مریخ کسپر شیدا ہو گیا یہ سوچکر فرمایا مریخ تمھارے مزاج کی کیا کیفیت ہو مریخ نے عرض کی اے
شہریار بفضل خدا اسوقت اچھا ہون بدیع الملک نے کہا اے مریخ پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہین ہو جو امر واقعی ہو
صاف صاف کہدو مریخ نے دل مین خیال کیا اب پوشیدہ کرنا اچھا نہین ہو اگر نہ بتاؤنگا تو شاہزادے کے
خلاف ہوگا یہ سوچکے مریخ نے عرض کی اے شہریار مین مدت سے سنتا تھا کہ زہرہ جمال جادو مین مہرکین
ہو علاوہ اسکے ناز و ادا اسکے حصے مین آئے ہین آج جو مین نے اسکو دیکھا جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اس سے
زیادہ کیون تو زیبا ہو میرا دل اسی وقت سے بیقرار ہو مگر خلاف ادب دم بخود ہو رہا ہون بدیع الملک ہنسے فرمایا
مریخ اگر خدا نے چاہا تو پہلے تمھارے واسطے کوشش کرونگا جبتک تمھارا مطلب پورا نہ ہوگا مین اپنے واسطے
بھی کوشش نہ کرونگا مریخ نے عرض کی اے شہریار مین نہین چاہتا کہ میری وجہ سے دشمنون کے دل پر صدمہ ہو
بدیع الملک نے کہا مجھے یہ کب گوارا ہو کہ تم بیتاب و بیقرار رہو مگر ملکہ نے جو اس وقت جنگ موقوف
رکھی اسکا سبب علاوہ اُس حیلہ کے کچھ اور بھی ہو جو ملکہ نے کہا تھا مریخ نے عرض کی ملکہ کو آپ سے مقابلہ
کرنا منظور نہین ہو انکی حالت بھی اسوقت ابتر تھی اگر آپ زیادہ گفتگو کرتے اور چاہتے کہ ملکہ خود کلام کرین تو
ملکہ خاموش نہ رہتین ضرور کہتین کہ مین نے خود زہرہ جمال سے کہا کہ آپ سے کلام کرے بدیع الملک نے
فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور نہ تھی کہ ملکہ اس مجمع عام مین کلام کرین مریخ نے عرض کی اب آپ تشریف کیون
نہین لے چلتے ہین بدیع الملک نے فرمایا شاید ابھی ملکہ باغ مین نہ پہونچی ہون مریخ نے عرض کی ملکہ پہونچی
ہونگی آپ کا انتظار ہوگا بدیع الملک نے فرمایا لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سوار ہون مریخ بارگاہ
بدیع الملک سے باہر آیا لشکریون سے کہا سب لوگ سوار ہون آفتاب نامدار تشریف لاتے ہین ملکہ کے
باغ مین تشریف لیجائینگے یہ سنتے ہی سب لوگ گھوڑون پر سوار ہوئے مریخ آفتاب علم بارگاہ کے اندر
آیا بدیع الملک سے عرض کی سب لوگ تیار ہین آپ کے منتظر دولت پر حاضر ہین بدیع الملک نام خدا
لیکر اُٹھے مریخ ہمراہ ہوا شاہزادہ بارگاہ کے باہر آیا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہوئے لوگون سے کہا کہ یہان کی نگہبانی کے واسطے تھوڑے سپاہی رہنا چاہئین یا تو ہم سب کو
وہین جانا ہوگا ورنہ جیسا مناسب سمجھینگے کرینگے مریخ نے عرض کی دو پہلوان گردستانی یہان چھوڑ دیجیے دونکے
ملازم بھی رہین بدیع الملک کو یہ رائے پسند آئی دو پہلوانون سے فرمایا کہ تم لوگ یہین رہو بارگاہ کی
حفاظت کرو دو پہلوان وہین رہے بدیع الملک لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے طرف ملکہ کے باغ
کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو لشکر کو لیکر واپس آئین اپنے باغ مین آکے زہرہ جمال سے کہا اے زہرہ جمال اگرچہ سردار اہل اسلام ہمارا
دشمن ہو مگر اسوقت وہ ہمارے یہان مہمان ہوگا ہمپر واجب ہو کہ انکی خاطر کرین لہذا انتظام دعوت کرنا ضرور
ہو اور یہ بات بھی ہو کہ وہ صاحب عزت ہو اسکے واسطے چند آدمی مقرر کیے جائین کہ جسوقت وہ سطوت آگے
استقبال کرکے وہ لوگ یہان لائین کہ کوئی بات خلاف آئین سلاطین نہ ہو زہرہ جمال اسی وقت اُٹھکر الگ آئی
کنیزون سے کہا جاکر محلدار کو اطلاع کرو کہ اندر طلبی ہو کنیزین دوڑ کر باغ مین آئین محلدار کو بلایا محلدار آئی کنیزون نے کہا

تحسین وزیرزادی صاحبہ باد فراق میں مخمدار دعائیں دیتی ہوئی اندر گئی زہرہ جمال کے پاس آ کے بلائیں لیں
کہا آپ نے کیوں یاد فرمایا ہو زہرہ جمال نے کہا جو ایک شاہزادہ بہ عزم سیر طلسم یہاں آیا ہوا اور جس سے ملکہ آج
مقابلے کو تشریف لے گئی تھیں اسنے ایک نامہ قبل میں یہاں بھیجا تھا مضمون اس نامے کا یہ تھا کہ ہم آپ سے
کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں ملکہ نے اس امر کا کچھ خیال نہ کیا اور طرز بیزاری دیا اسنے سلیم چپ ادو کو گرفتار کر کے اپنا
مطیع کر لیا آج ملکہ خود اسکے مقابلے کے واسطے گئیں مگر جنگ موقوف رہی یہ بات قرار پائی کہ اسکی باتیں جو
وہ کہنے والا ہو سن لینا ضرور ہیں لہذا ملکہ نے انکو باغ میں طلب کیا ہو یقین ہو وہ آتا ہو لہذا ارشاد ملکہ عالم کی یہ
ہو کہ کچھ لوگ انکے استقبال کے واسطے جائیں اور داروغہ باورچی خانہ کو اطلاع دیجائے کہ وہ سامان دعوت
درست رکھے اگرچہ وہ دشمن ہو مگر آج مہمان ہو انکی دعوت ضرور کیجائیگی محض اسواسطے تمکو بلایا تھا تم جا کر
چوبداروں کو سرداروں کے پاس روانہ کرو اور سردار برائے استقبال جائیں باعزاز تمام انکو یہاں لائیں
اور داروغہ باورچی خانہ سامان دعوت درست کرے مگر یہ خیال رہے کہ وہ مع لشکر یہاں آئیگا مخمدار رخصت
ہوئی باہر آ کے چوبداروں کو ہر جگہ روانہ کیا پہلے تو چوبدار سرداران لشکر شاہی کے پاس گئے جو کچھ مخمدار نے
کہا تھا سب سرداروں سے کہا وہ لوگ اسی وقت گھوڑوں پہ سوار ہو کر روانہ ہوئے تھوڑی دور پہونچے
تھے کہ نوبت نقارے کی آواز آئی گرد بھی اڑی سرداروں نے کہا معلوم ہوتا ہو لشکر بدیع الملک آتا ہو یہی
باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا بدیع الملک نامدار مرکب صبا رفتار پہ
سوار عقب میں لشکر جرار بڑی شان و شوکت سے آتے ہیں سردار گھوڑوں سے اترے بدیع الملک کے قریب
آ کے سب نے شاہزادے کو سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اپنے ہمراہ لیا سرداروں نے عرض کی
ملکہ عالم نے آپ کے استقبال کے واسطے ہمکو بھیجا ہو بدیع الملک خوش ہوئے انھیں سرداروں کے ہمراہ
باغ تک آئے یہاں بھی سب لوگ منتظر تھے جیسے ہی شاہزادے کو آتے ہوئے دیکھا سب نے ملکہ کو جا کر اطلاع
کی ملکہ نے ایک بارہ دری پیشتر ہی سے خالی کرائی تھی حکم دیا کہ اسی بارہ دری میں شاہزادے کو اتار دو ملازمین
دولت پہ آئے بدیع الملک گھوڑے سے اترے مع آفتاب علم اور اپنے سرداران خاص کو اپنے ہمراہ
لیکر اندر باغ کے داخل ہوئے لشکر کے واسطے ملکہ نے اور جگہ مقرر کی تھی ملازمین ملکہ لشکر کو وہاں لے گئے
بدیع الملک بارہ دری میں تشریف لائے خادم برائے خدمت ملکہ کی طرف سے حاضر ہوئے بدیع الملک
نے ایک کنیز کو کنیزان ملکہ سے طلب کیا کنیز حاضر ہوئی شاہزادے نے کہا اپنی ملکہ کا مزاج ہماری طرف سے پوچھ آؤ
کنیز وہاں سے روانہ ہوئی ملکہ کی خدمت میں آ کر عرض کی شاہزادہ آپ کا مزاج پوچھتا ہو ملکہ نے مسکرا کے جواب دیا
ہماری طرف سے بہت بہت شکریہ ادا کرنا اور کہنا کہ آپنے بڑی زحمت گوارا فرمائی میں بہت محجوب ہوئی مگر کیا
کرتی مجبوری تھی کہ آپ سے وہیں تحقیق کرتی کنیز نے بدیع الملک سے آ کر ملکہ کا پیام کہا بدیع الملک خوش ہوئے
چونکہ زیادہ تر اشتیاق تھا کنیز سے کہا اپنی ملکہ سے کہو جس امر کیواسطے میں یہاں آیا ہوں اسکا اظہار ہو جانا بہت مناسب
ہو پھر آپ کو اختیار ہو جو کچھ مجھے فرمائیے گا میں بسر و چشم قبول کرونگا کنیز نے ملکہ سے جا کر کہا ملکہ نے کہا ابھی وہ تشریف
لائے ہیں مسافت راہ بھی رفع نہیں ہوئی ہو ابھی کیا ضرورت ہو جا کر کہدو کہ تھوڑی دیر استراحت فرمائیے جب
کسل راہ رفع ہو جائیگا تو میں حاضر ہوں جو کچھ آپ کو کہنا ہوگا میں حاضر ہو کر سنونگی کنیز نے بدیع الملک سے
پھر آ کر کہا بدیع الملک نے فرمایا بہت خوب ہو لیا تمہیں مد آئیگا تم جا کر ملکہ سے کہدو کہ ابھی میں باستقلال

یہاں مقیم نہیں ہوں جب میرے آپ کے گفتگو ہو جائیگی اُس وقت استراحت بھی کرونگا کنیز نے پھر ملکہ سے شہزادہ
بدیع الملک کا پیام کہا ملکہ مجبور ہو گئی وزیر زادی کو طلب کیا کہا اے زہرہ جمال شاہزادے کی تقریر سنی
اُنھوں نے فرمایا ہے کہ مجھے اُس وقت تک چین نہیں آئیگا جبتک میں تصفیہ نہ کر لونگا اب میں مجبور ہوں اسی وقت
گفتگو کرتی ہوں تمھاری کیا رائے ہے میں خود وہاں جاؤں یا شاہزادے کو یہاں بلاؤں یہ بات تو ضرور ہے کہ شاہزادے
کو کمال تکلیف ہوئی اتنی دور سے مسافت طے کر کے یہاں آیا اب اور زحمت دینا مناسب نہیں ہے باقی جو
رائے تمھاری ہو زہرہ جمال عاقلہ بھی ملکہ کے طرز کلام سے سمجھی کہ ملکہ کا خود وہاں جانے کو جی چاہتا ہے ابھی بات
ہو وہاں جانے سے مرجان آفتاب علم کو کیسی رنجیدگی شاید یہاں جو بدیع الملک آئیں تو مرجان کو اپنے ہمراہ
نہ لائیں ایسی ایسی باتیں سوچ کے کہنے لگی کہا میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہے کہ آپ ہی تشریف لیچلیں
واقعی شاہزادے کو بڑی تکلیف ہوئی اب زحمت دینا اچھا بھی نہیں ہے ملکہ نے فرمایا پھر چلنے کا سامان کرو زہرہ جمال
نے عرض کی سب لوگ تیار ہیں آپ شاہزادے کے پاس پیام بھیجیں ملکہ نے ایک کنیز کو بلایا کہا جا کر شاہزادے
سے کہو کہ ہم آتے ہیں کنیز وہاں سے بدیع الملک کے پاس آئی ملکہ کا پیام دیا بدیع الملک بہت خوش ہوئے
تھوڑی دیر میں اور کنیزیں آئیں اُنھوں نے آکے پردے بارہ دری کے کھول دیے ایک جانب شہزادہ
بدیع الملک تاجدار مع اپنے جملہ سرداروں کے بیٹھے رہے دوسری طرف ملکہ آئیں کنیز نے آکر شہزادہ بدیع الملک
سے کہا ملکہ عالم فرماتی ہیں کہ اس قدر مجمع میں کیونکر بات کر سکونگی آپ اپنے مصاحبین کو دوسرے کمرے میں جانے کی
اجازت دیجیے بدیع الملک نے سرداروں سے کہا آپ لوگ دوسرے کمرے میں تشریف لیجائیں مجھے ملکہ
سے کچھ راز کی باتیں کرنا ہیں ملکہ جواب نہ دے سکینگی اُنھوں نے خود یہ پیام میرے پاس بھیجا ہے کہ اس مجمع
میں مجھ سے بات نہ ہو سکیگی سردار وہاں سے اُٹھ کے دوسرے کمرے میں آئے ملکہ نے کہا ارشاد فرمائیے آپکو مجھ سے کیا
کہنا ہے بدیع الملک نے کہا مجھکو یہ امر ضروری آپ سے کہنا تھا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپکو آجتک یہ تحقیق ہوا کہ آپ کون
ہیں ملکہ نے کہا میں اس طلسم کی حاکم ہوں میرے والد نامدار تقام جادو جنکا نام نامی تھا اُنھوں نے بہت
ہی کمسنی میں مجھے سپرد تعلیم کرائے اُس طلسم کی سلطنت مجھکو دیکر سلیم جادو کو یہاں کا منتظم مقرر کیا طلسم نور آگین جو مشہور طلسم
ہے وہاں کا بادشاہ جسکو لوگ شداد حسین الزمان کہتے ہیں اسکے بعد میرے والد نامدار نے اس طلسم کو اپنے طلسم
میں شامل کر لیا اسکے سوا میں اور کیفیت نہیں جانتی بدیع الملک تاجدار نے فرمایا تقام جادو ایک مرد مکار تھا
اُسنے آپ کو ایسا گمراہ کیا کہ آجتک آپ کو اپنی اصل کیفیت نہ معلوم ہوئی ملکہ نے کہا بھلا ایسا شخص کون ہوگا جس کو
اپنی کیفیت آپ نہ معلوم ہو اور یہ بات خلاف نہیں ہر شخص جانتا ہے کہ تقام جادو میرے والد بزرگوار کا نام تھا بدیع الملک
نے فرمایا بار بار اس کلمہ کو زبان سے نہ نکالیے سلیم جادو طلسم کے منتظم رہے ہیں انکو بلا کر کیفیت دریافت
فرمائیے تو آپ کو اپنی کیفیت معلوم ہو ملکہ نے کہا سلیم جادو کو بلائیے زہرہ جمال چونکہ مرجان آفتاب علم کے
جمال پر فریفتہ تھی اُسنے کہا سلیم کے علاوہ اور جو لوگ اس راز سے ماہر ہوں اُنکو بھی طلب فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا ملکہ قیصر صوات باطن اس کیفیت سے بخوبی تمام ماہر ہیں مرجان آفتاب علم کو بھی کچھ حال معلوم ہے
زہرہ جمال نے کہا دونوں صاحبوں کو تکلیف دیجیے بدیع الملک نے ایک کنیز سے کہا کہ مرجان آفتاب علم
اور قیصر صوات باطن کو بلا لاؤ سلیم جادو کو بھی اپنے ہمراہ لیتی آنا کنیز وہاں سے روانہ ہوئی جس کمرے میں سب سردار
جمع تھے وہاں آکر کہا شاہزادہ عالم ملکہ قیصر صوات باطن اور مرجان آفتاب علم اور سلیم جادو کو طلب فرماتے ہیں

یہ سنتے ہی قیصر و مرجح و سلیم اپنی اپنی جگہ سے اٹھے کنیز کے ہمراہ بارہ دری مین آئے بدیع الملک نے
مرجح آفتاب عالم کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا قیصر کو بھی جگہ دی وہ بھی قاعدے سے با تمکین فرش بیٹھا بدیع الملک
نے سلیم کو بھی قریب بلا لیا اب ملکہ اب سلیم سے اپنی کیفیت دریافت کرو کہ اسنے کل حال بیان کیا گیا ہو
ملکہ نے کہا کہ اے سلیم جادو جو کیفیت تنے سنی ہو وہ بیان کرو سلیم نے پورا وقعہ ملک نوذر اور تخت نشین کا بیان کیا
ملکہ کو کمال تعجب ہوا کہا مین اسکو کیونکر تحقیق کر سکتی جب صغر سن سے میری اور سلیم کی پرورش مقام
کی تو کیا معلوم ہو سکتا ہو نہین معلوم کہ یہ واقعہ اصل ہو یا نہین کیونکہ آپ نے بھی اس کیفیت کو سنا ہی ہو
اور مین نے بھی مثل آپ کے سنا اسکے سچ ہونے کی دلیل نہ آپ نے ساعت فرمائی نہ میرے سننے مین آئی
بدیع الملک نے فرمایا اُسکے سچ ہونے کی دلیل یہ ہو کہ تمھارے دل مین جوش اسلام پیدا ہوا ہوگا اور اس
مذہب باطل سے تمھارا دل بچتا ہوگا ملکہ نے کہا اے شہریار یہ بات تو ضرور ہو مگر مین چاہتی ہون کوئی ایسی
دلیل اُسکے سچ ہونے کی پیش کیجائے کہ مجھے یقین آئے بدیع الملک نے کہا جو لوگ یہان کے
باشندگان قدیم ہین اور جنکے سامنے یہ طلسم بنا ہو اُنکو بلاؤ اور تحقیق کرو اگر وہ آگاہ ہونگے تو ضرور بتا دینگے
ملکہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُسی وقت زہرہ جمال سے کہا کہ مہتمان سلطنت کو حکم دو کہ جو لوگ یہان کے
باشندگان قدیم ہین اور جنکے سامنے ملک نوذر تخت نشین یہان رہتے تھے اُنکو بلا لائین زہرہ جمال
نے عرض کی آپ شاہزادہ سے ایک وعدہ فرمالین کہ آج کے دوسرے روز مین اسکا جواب دونگی اگر
یہان کے باشندگان قدیم نے اس امر کی تصدیق کر دی تو مین ضرور اسلام قبول کرونگی اور جو کچھ آپ فرمائینگے
بسر و چشم بجا لاؤنگی ملکہ نے بدیع الملک سے کہا مین اس امر کو تحقیق کرتی ہون اگر یہ بات سچ ہو تو مین ضرور مسلمان
ہونگی اور جو کچھ آپ فرمائینگے بسر و چشم بجا لاؤنگی دو روز کی مہلت عنایت فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا تمھین
اختیار ہو مین دو روز کی مہلت دیتا ہون بیسکے بدیع الملک نے کہا اب میرے یہان ٹھہرنے کی ضرورت نہین
کیونکہ لشکر میرے ہمراہ ہو بارگاہ مین یہان سے تھوڑی دور پر موجود ہین مین وہان جاؤنگا دوسرے روز جو کچھ
کیفیت ہوگی مجھے اطلاع دینا ملکہ نے کہا آپ کے مذہب مین دعوت روکنا ممنوع ہو اور اب آپ ہمارے
مہمان ہو چکے اور خاطر مہمان ہر مذہب و ملت مین واجب ہو اگر آپ دعوت قبول نہ فرمائینگے تو مجھے ملال ہوگا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ ٹھیک بات دریافت کی ہو کہ ہمارے مذہب مین غیر مذہب کے ہاتھ کی اشیاء کا
اکل و شرب حرام ہو اس وجہ سے ہم مجبور ہین ملکہ نے کہا اے شہریار اگر آپ کے ہمراہ باورچی ہون تو وہ کھانا
تیار کرین بدیع الملک نے بہت انکار کیا مگر ملکہ نے قبول نہ کیا آخر کار بدیع الملک مجبور ہوئے کچھ مین نہ
منظور کیا ملکہ نے کنیزون سے کہا ہمارے باورچی خانہ کے داروغہ سے جاکر کہدو کہ کوئی ہمارا ملازم کسی چیز کو
ہاتھ نہ لگائے اور اہلکاران اسلام کے کھانے کا بندوبست کیا کنیزون نے ڈیوڑھی پر جاکے اطلاع کی تحصیلدار
نے اُسی وقت چوبدارون کو روانہ کر دیا سب انتظام درست ہو گیا ملکہ بدیع الملک سے رخصت ہوکر اپنی
بارہ دری مین تشریف لائین زہرہ جمال سے کہا مین نے حسین الزمان کو خط لکھا تھا اور وہان سے مدد
طلب کی تھی اب تمھاری کیا راے ہو مین کیا کرون جو وہان سے لشکر نہ آیا تو پھر کیا ہوگا زہرہ جمال نے کہا ایک نامہ
اور روانہ کر دیجیے مضمون اسکا یہ ہو کہ مین نے اہل اسلام کو گرفتار کر لیا اب آپ تکلیف نہ فرمایئے اور لشکر نہ روانہ
کیجیے نامہ دار سے یہ تاکید فرما دیجیے کہ اگر راہ مین لشکر ملے تو سب کو اپنے ہمراہ واپس لیجائے اور نامہ دیگر

جلد واپس آئے ملکہ کو یہ بات بہت پسند آئی ایک نامہ اسی وقت تحریر کیا نامہ دار کو جا کے نامہ دیا کہا جس قدر ممکن ہو جلد
اپنے تئین حسین الزمان جادوگر تک پہونچاؤ اور یہ نامہ بار حسین الزمان کو دو اگر راہ مین لشکر ملجائے تو اپنے
ہمراہ واپس لیجانا خبردار یہان لشکر نہ آنے پائے نامہ دار نے عرض کی مین ایک ہی دن مین نامہ وہان
پہونچاؤنگا جواب بھی لے آؤنگا ملکہ بہت خوش ہوئین نامہ دار نامہ لیکے روانہ ہوا کئی ماہ کا راستہ ایک دن مین طے کر
کے کیا حسین الزمان جادوگر کی سرحد مین اسوقت پہونچا کہ لشکر قریب سرحد پہونچ چکا تھا نامہ دار نے وزرا کو نامہ
ملکہ کا دکھایا کہا آپ لوگون کو واپس جانا چاہیے ملکہ عالم کا یہی حکم ہو مجھے بوقت روانگی فرمایا تھا کہ اگر لشکر
راہ مین ملے تو سب کو اپنے ساتھ واپس لیجانا لہذا آپ لوگ میرے ساتھ واپس چلین وزرا نے جو نامہ
ملکہ کا دیکھا آپس مین صلاح کی کہ اب کیا بات مناسب ہو اگر واپس چلینگے تو خداوند کے خلاف ہوگا اور اگر
ملکہ کی طرف جائینگے تو ملکہ کو ناگوار ہوگا اور ملکہ کا ناگوار ہونا بہت بڑا ہو خداوند کس رہا ملکہ کو عزیز رکھتے ہین
سب نے کہا سب سے بہتر یہ ہو کہ اسی وقت ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین روانہ کرین وہین جواب اسکا
لیا آتا ہو اگر یہ حکم ملا کہ واپس آؤ تو یہان سے واپس چلینگے اور اگر جانے کا حکم فرمایا تو یہ ارادہ مستحکم ہو سب نے
اسی وقت ایک عرضی بخدمت حسین الزمان اس مضمون کی لکھی کہ ملکہ تاؤس [illegible] کا ایک نامہ دار جو خداوند
کی خدمت مین حاضر ہوتا ہو ہمین راہ مین ملا اور یہ بات ظاہر کی کہ ملکہ نے مسلمانون کو گرفتار کر لیا اب لشکر کے
جانے کی وہان ضرورت نہین ہو لہذا آپ کیا حکم فرماتے ہین یہ لکھکر ساحر کو دیا اور ملکہ کے نامہ دار کے ہمراہ کیا
کہا اسی وقت اسکا جواب لیکر آنا دونون نامہ دار وہان سے روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین حسین الزمان
کے مکان پر پہونچے دربانون نے روکا نامہ دارون نے نامے دکھائے دربانون نے انکی اطلاع حسین الزمان جادو
کو کی حسین الزمان اس وقت یہی گفتگو کر رہا تھا کہ نہین معلوم ملکہ کے یہان اب کیا کیفیت ہو جنگ شروع ہوئی
یا ابھی نہین مروقت پر پہونچ جائے کہ ملکہ بھی خوش ہون گو مین سب کے واسطے تقدیر فنا کر چکا ہون کہ حسب الطلب
ملکہ کے وقت پر لشکر پہونچنا چاہیے انکے ہوا خواہ بھی یہ درست کہہ رہے تھے کہ چوبدارون نے آ کے کہا
یا خداوند دو نامہ دار آئے ہین امیدوار اندر آنے کے ہین حسین الزمان نے کہا کہان کہان سے نامہ
آیا ہو چوبدارون نے کہا ایک نامہ تو ملکہ عالم نے بھیجا ہو اور ایک نامہ آپکے لشکر سے آیا ہو حسین الزمان
نے ملکہ کا نام سنکر کہا جلد ان نامہ دارون کو لاؤ دیکھون ملکہ نے کیا تحریر کیا ہو چوبدار باہر آکے نامہ دارون کو
اپنے ہمراہ لے گئے حسین الزمان نے ملکہ کے نامہ دار سے پہلے نامہ طلب کیا لفافہ کھول کے پڑھا بہت
خوش ہوا اپنے ہوا خواہون سے مخاطب ہو کر کہا مین تو پیشتر ہی ان لوگون کے واسطے یہ بات تجویز کر چکا تھا
وہ سب کیونکر مقابلہ کر سکتے تھے یہ کہکے اپنے لشکر کے نامہ دار سے نامہ لیکر پڑھا اسمین لکھا تھا کہ جب ہم لوگ سرحد
پر پہونچے تو ملکہ کا نامہ دار ملا ہم لوگون سے یہ کیفیت بیان کی کہ وہان لشکر دریا گرفتار ہو گیا ملکہ کا یہ حکم ہو کہ
اب تم لوگ اس طرف آنے کا قصد نہ کرو آپکے خوف کی وجہ سے ہم مجبور ہو کر یہان ٹھہر گئے جو حکم ہو اسکو
بجا لائین حسین الزمان نے کہا اب ان لوگون کو جا کر اطلاع دو کہ سب یہین واپس آئین اب وہان جانے کی
ضرورت نہین اور مین ملکہ کو اسی وقت ایک نامہ تحریر کرتا ہون کہ وہ یہان چلی آئین وہان بیکار تکلیف نہ اٹھائین
اگر وہان رہینگی تو شب و روز یہی آفتین آتی رہینگی اور یہان مین تمام طلسم کی حکومت انکے سپرد کر دونگا مجھسے
قدر [illegible] بھی دونگا انکو بھی تقدیر کرنے کی ترکیب بتاؤنگا سب سے زیادہ صاحب عزت بناؤنگا حسین الزمان

کو جو باتیں کرنے میں دیر ہوئی ملکہ کے نامہ دار سے کیا پایندا ملکہ نے فرمایا تھا کہ جواب جلد لکھا کہ دیر نہ لگانا مناسب ہو کہ اب جواب
ابھی تحریر فرما دیجیے اگر دیر ہوگی تو ملکہ عالم بہت آزردہ ہو جائینگی میرے واسطے بہت خرابی ہوگی حسین الزمان
نے اُسی وقت نامہ کا جواب لکھ دیا نامہ دار لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر میں ملکہ کے پاس پہونچا جواب نامہ دیا ملکہ نے
بے پڑھے چاک کیا زہرہ جمال سے فرمایا اس بات سے تو تسکین ہوئی کہ اب حسین الزمان کے یہان سے
کوئی نہین آئیگا تجھ سے نامہ دار نے وہان کی سب کیفیت بیان کی مین نے نامہ بھی نہین پڑھا یونہین چاک کر ڈالا
زہرہ جمال نے کہا ایسا نہو جو وہ سحر کے ذریعہ سے سب حال یہان کا تحقیق کرلے ملکہ نے جواب دیا کہ اگر اُنکو
کیفیت معلوم بھی ہو جائیگی تو کیا بنا سکتا ہو اگر شاہزادے سے مقابلہ کریگا تو بہت زک اُٹھائیگا فتح نہ پائے گا
شاہزادہ صاحب اقبال ہو اُس سے لڑنا آسان نہین ہو بہت سے طلسم اُسنے فتح کیے ہین بڑے بڑے
ساحر اُسکے ہاتھ سے مارے گئے ہین حسین الزمان کی کیا حقیقت ہو جو وہ مقابلہ کرسکے زہرہ جمال نے کہا
علاوہ شاہزادے کے مریخ آفتاب علم جو ولیعہد طلسم فیروزہ ہو سحر مین یکتائے روزگار ہو بہت جگہ شاہزادے
کی مدد کرتا رہتا ہو بدیع الملک اُسکو اپنا قوت بازو جانتے ہین بہت مانتے ہین جو بات کرتے ہین پہلے
اُسکی صلاح مریخ آفتاب علم سے لیتے ہین ملکہ نے کہا بدیع الملک ہمارا کر کچھ مریخ کی مدد کی پروا نہین
یہ بات ظاہر ہو کہ جب سے طلسم فیروزہ فتح ہوا ہو اُسی وقت سے مریخ نے شاہزادے کی اطاعت قبول کی ہو
اور جب زہرہ نے بدیع الملک کی اطاعت قبول نہ کی ہوگی شاہزادے کو اپنے زیر کردہ کی مدد کسی حال مین
مددگار نہ ہوگی زہرہ جمال نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتی ہین وہ بہت سچ ہو مگر مریخ شاہزادے ہی سے زیر
ہوے دوسرے کی مجال نہین جو ایسا ارادہ کرے کہ مریخ کے مقابلے مین آئے ملکہ از بسکہ عاقلہ تھی زہرہ جمال
نے اسقدر مریخ کی طرفداری جو کی ملکہ کو خیال پیدا ہوا کہا اے زہرہ جمال تمھاری طرز گفتگو سے عجب بات
ظاہر ہوئی زہرہ جمال نے تجاہل عارفانہ کی راہ سے عرض کی مین آپ کے ارشاد کا مطلب نہین سمجھی امیدوار
ہون کہ خلاصہ بیان فرمایئے ملکہ نے کہا مریخ آفتاب علم کی طرفداری بے سبب نہین کوئی ضروری بات
ہو زہرہ جمال نے شرما کے جواب دیا کہ آپ کیا فرماتی ہین اگر ایسا ہی قیاس ہو تو خطا معاف ہے حضور بدیع الملک
ہمارا کی کسقدر طرفداری کرتی ہین اور کتنی رعایت کی کہ میدان جنگ سے لڑائی موقوف کی کہ گفتگو کرنیکا
وعدہ کیا جبتک آپ نے شاہزادے کی صورت زیبا نہین ملاحظہ فرمائی تھی اُس وقت تک مزاج مبارک
کی کیا کیفیت تھی اور اب کیا حالت ہو یا حسین الزمان کو نامہ تحریر کیا گیا تھا اور وہان سے مدد طلب فرمائی
تھی یا اب دوسرا نامہ اس واسطے تحریر کیا کہ وہان سے کوئی آنے نہ پائے شاہزادے کو مقابلے کی تکلیف علاوہ
اُٹھے اور بہت سی باتین ایسی ظہور پذیر ہوتی ہین جو ناگفتہ بہ ہین آپ خود تصور فرمائین ملکہ نے جو سچی باتین
سُنین شرما گئین کہا اے زہرہ جمال ہم شامتین آئی ہین اپنی حالت کا مجھ قیاس کرتی ہو زہرہ جمال نے کہا میری کیا
مجال ہو جو کسی قسم کا آپ پر گمان کرون مگر اتنا ضرور عرض کرتی ہون کہ میری نسبت جو آپ نے تصور کیا وہ بہت
سچ ہو اور جو مین نے از راہ گستاخی شاہزادہ عرض کیا وہ بالکل غلط ہو اور مین خطا کی معافی چاہتی ہون ملکہ نے زہرہ جمال
کی یہ جو تقریر سنی بیساختہ ہنس پڑی اپنے دل مین خیال کیا کہ میرے حال سے زہرہ جمال بخوبی آگاہ ہو چکی
ہو اس سے صاف صاف کہدینا برائی نہین ہو کیونکہ یہ بھی مریخ آفتاب علم پر فریفتہ ہو رہی ہو سوچ کے ملکہ نے
کہا اے زہرہ جمال بڑے افسوس کی بات ہو کہ تم اپنا راز مجھ سے پوشیدہ کرتی ہو جیسے جو کیفیت تمھارے

دل کی تھی وہ بیہودہ سے بیہودہ میں نے بیان کر دی اور جو حالت مجھ پر گذری وہ تمہارے سامنے گذری مجھے اپنی کیفیت
مجھے کیونکر پوشیدہ ہوگی زہرہ جمال نے عرض کی اے ملکہ عالم میں بسبب ادب آپ سے کچھ عرض نہ کر سکی مجبور
ہوگئی اور یقین تھی کہ آپ پر میری حالت ظاہر ہوگئی ہوگی اس وقت آپ نے مجھ سے اس طور سے فرمایا میں نے
انکار کرنا مناسب نہیں جانا مگر اے ملکہ عالم میں انجام جو سوچتی ہوں تو بہتر نظر نہیں آتا کیونکہ جب اس کی خبر
حسین الزمان تک پہونچیگی تو وہ ضرور کہیگا آپ پر ایک مدت سے فریفتہ تھا اپنی جان لڑا دیگا گو شاہزادے
سے لڑکر فتح تو نہیں پائیگا مگر پریشانی بہت ہوگی اور آپ کا قول ہو کہ اس طلسم کا فاتح فتح البخت ہو اور
عوض خون ناحق مادر کے واسطے یہاں آئیگا حسین الزمان جادو اسی کے ہاتھ سے قتل ہوگا علاوہ اسکے اور
جو کوئی اس طلسم میں براے فتاحی آئیگا وہ مصیبت اٹھائے گا حسین الزمان اسکو گرفتار کر لیگا ضرور ہو کہ
بدیع الملک نامدار سے بھی مقابلہ پڑے اور حسین الزمان انسے بھی لڑے انکو فتاحی طلسم کا خیال آئے
پھر کیسا ہو ملکہ نے جواب دیا اسی سبب سے میں نے حسین الزمان کو نامہ لکھ دیا کہ اس طرف فوج روانہ کر کے
ایران نہ کرو یہاں میں نے اہل اسلام کو گرفتار کر لیا ہو اور میں اسکا کل بھی نہیں آنے دونگی یہاں کے باشندگان
قدیم کو میں نے طلب کیا ہو جب وہ لوگ آ کے مجھ سے کیفیت میرے والد نامدار کی بیان کرینگے تو ضرور میں
شاہزادے کے ہمراہ مال و اسباب لیکر چلی جاؤنگی زہرہ جمال نے کہا اور اگر یہ امر خلاف ہوا اور یہاں کے باشندگان
قدیم نے حالات خیال کے موافق بیان نہ دی تو کیا کرنا ہوگا ملکہ نے کہا تو بھی شاہزادے سے مقابلہ
نہ کرونگی اور جو کچھ انکی مرضی ہوگی وہ کرونگی زہرہ جمال نے کہا آپکے جانے کی خبر کیا حسین الزمان
جادو کو نہ معلوم ہوگی اور اس خبر کے سنتے ہی وہ لشکر گران لیکر یہاں نہ آئیگا ملکہ نے جواب دیا کہ جب وہ
یہاں آئیگا تو دیکھا جائیگا خدا ہمارا نگہبان ہو شاہزادہ صاحب اقبال ہو ضرور فتح پائیگا حسین الزمان
شکست اٹھائیگا زہرہ جمال خاموش ہوئی ملکہ نے کہا اب یہاں کے باشندگان قدیم کو بلوا کے
کیفیت دریافت کیجائے زہرہ جمال نے عرض کی میں نے اس کام کا انتظام کیا ہو وہ لوگ بہت جلد
حاضر خدمت ہوا چاہتے ہیں ملکہ نے کہا پھر چوبداروں سے اطلاع کرو زہرہ جمال نے اسی وقت
محلدار کو طلب کیا کہا ابھی تک اس طلسم کے باشندگان قدیم نہیں آئے محلدار نے عرض کی عرصہ سے دروازے
پر حاضر ہیں ملکہ نے کہا ان لوگوں کو یہاں لاؤ میں انسے کچھ امور ضروری دریافت کرونگی محلدار باہر آئی ان
لوگوں کے سامنے کو آئی یہاں کنیزوں نے اوٹ کٹہرے سے کی اتنے عرصہ میں محلدار بھی آئی وہاں کے باشندگان
قدیم کو اپنے ہمراہ لائی ملکہ نے سب کو دیکھا محلدار نے عرض کی حضور یہ لوگ یہاں کے باشندگان قدیم ہیں
حسب الطلب حاضر ہیں انسے کیا حکم ہوتا ہو ملکہ نے زہرہ جمال سے کہا کہ ان لوگوں سے دریافت کرو کہ
نوذرا اور رنگ نشین جب یہاں تھے اس زمانے میں یہ لوگ اس شہر میں رہتے تھے یا نہیں زہرہ جمال
نے پوچھا سب نے عرض کی حضور ہم نوذرا اور رنگ نشین سے بھی پہلے یہاں رہتے تھے ملکہ نے زہرہ جمال
سے کہا اب جو جو باتیں مناسب ہوں انسے دریافت کرو کیونکہ تم اس قصہ سے بخوبی آگاہ ہو زہرہ جمال نے
کہا جو کچھ ہم تحقیق کریں اسکو اصل اصل بیان کرنا اگر ایک حرف بھی خلاف ہوگا تو تم میں سے کوئی زندہ بچکر نہ جائیگا
سب نے عرض کی جو جو امور ہمیں معلوم ہیں وہ صاف صاف خدمت والا میں عرض کر دینگے زہرہ جمال نے
کہا ملکہ عالم نوذرا اور رنگ نشین سے کیا نسبت رکھتی ہیں خلاصہ بیان کرو سب نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ

کہ

جان کی امان پاؤں تو زبان پر لاؤں زہرہ جمال نے کہا ہم خود تحقیق کرتے ہیں تم سب جتلا ہو جو امر واقعی ہو
اسکو بیان کرو ان لوگوں نے عرض کی ملک نوذر اور رنگ نشین ملکہ عالم کے والد نامدار نے جب آخوں نے
انتقال کیا تو مقام جادو واس طلسم میں آئے ملکہ کے بھائی سلیم جب جادو نے دیکھا اپنا بیٹا بنایا نوذر
نوذر اور رنگ نشین یہ پاداش عقیدہ تھا ملکہ حنیفہ تھی زہر کھاکے اپنی جان دی ملکہ کو اور سلیم جب جادو کو پرورش کرنا
ضرور تھا بڑی کوشش اور جانفشانی سے پرورش کیا طلسم کا بادشاہ ملکہ کو بنایا اور انتظام کا حصہ سلیم جادو کے
حصے میں آیا یہ بات اس طرح پوشیدہ ہوئی کہ کوئی زبان سے نکال سکا مگر جو امر حق ہوتا ہو وہ ضرور ایک روز ظاہر
ہوتا ہو ہم لوگ بھی مسلمان ہیں صاحب ایمان ہیں مگر بوجہ اپنے بادشاہ کے آجتک اپنا مذہب پوشیدہ کیے ہیں آج
جو ملکہ عالم نے اس بات کی تحقیق فرمائی ہمنے بھی اپنی کیفیت عرض کر دی یہ سنکر ملکہ بہت خوش ہوئی زہرہ جمال سے
کہا ان لوگوں کو خلعت وانعام دیکر رخصت کرو اور شاہزادے کو اسی وقت اطلاع دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ سب
سچ ہو میں آج تک واقعی گمراہ رہی مگر آج سے توبہ کرتی ہوں اور اس دین باطل کو ترک کرکے اپنے
مذہب قدیم کو اختیار کرتی ہوں اگر آپ اتنی تکلیف اس وقت فرمائیں کہ یہاں تشریف لائیں تو میں مشرف باسلام
ہوں زہرہ جمال نے اسی وقت بدیع الملک نامدار کو کنیزوں کی معرفت اطلاع دی شاہزادہ سنکر
انتہاسے زیادہ خوش ہوا اسی وقت مریخ آفتاب علم کو بلاکر مرکب طلب کیا سوار ہو کر ملکہ کی بارہ دری میں
میں آئے یہاں پردہ تھا بدیع الملک نامدار مع مریخ آفتاب علم کے اندر تشریف لے گئے زہرہ جمال
سے ملکہ نے کہا شاہزادے سے کہو کہ قواعد مذہبی تعلیم فرمائیں پردے کے اندر تشریف لائیں زہرہ جمال نے
پردے کے قریب آکے عرض کی اے شہریار آپ یہاں تشریف لائیے قواعد مذہب تعلیم فرمائیے بدیع الملک
خوشی خوشی اٹھے پردہ اٹھاکے اندر تشریف لے گئے مریخ آفتاب علم پردے کے باہر رہا بدیع الملک
نے جیسے ہی پردہ اٹھایا اور نگاہ جمال ملکہ پر پڑی تاب نظارہ نہ باقی رہا قریب تھا کہ غش کھاکے گریں بدیع الملک
نے اپنے تئیں بہت سنبھالا ملکہ نے بھی مسکراکے کہا اے شہریار سنبھلیے سنبھلیے دشمنوں کو اسقدر اضطراب کیوں ہو
بدیع الملک کسی قدر محجوب ہوئے ملکہ مسند سے اٹھیں بدیع الملک کا ہاتھ پکڑکے مسند پر بٹھایا چاہتی تھیں
کہ آپ بالائے مسند بیٹھیں مگر بدیع الملک نے ہاتھ پکڑکے اپنے پاس بٹھالیا زہرہ جمال نے جو یہ کیفیت دیکھی
وہاں سے ہٹ گئی تخلیہ کر دیا بدیع الملک نے جو وہاں کسی کو نہ پایا ملکہ سے اظہار تعشق کیا آغوش میں بٹھایا دست
شوق بڑھایا ملکہ نے پہلے تو انکار کیا اپنی پاکدامنی بہت کچھ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمھارے
صاحب عصمت ہونے میں کیا کلام ہو مگر لازم و واجب ہو کہ اس بات میں انکار نہ کرو جائے شکر ہو کہ تمھیں خدا نے
پہلوئے عشق کنار سے بچایا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اب یہاں عنقریب رہو تشریف لے چلیے صاحبقران کی
زیارت سے مشرف ہو جیسے جیساکہ آپ کے مذہب میں قواعد مناکحت ہیں وہ ادا کرکے مجھے آپ اپنے سپرد
کریگے بدیع الملک نے فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور ہو مگر برائے فاتحہ مزار نوذر پر جانا ضرور ہو ملکہ نے
عرض کی اے شہریار میں بھی آپ کے ہمراہ چلونگی والد ماجد کے مزار پر فاتحہ پڑھونگی بدیع الملک نے فرمایا
سلیم کے بھی بلانے کا ارادہ ہو یہ کہکر بدیع الملک نکلے اپنی بارہ دری میں آئے سلیم سے فرمایا ہو
سلیم اب چلنے کا سامان کرو برائے فاتحہ مزار نوذر اور رنگ نشین پر جاتا ہوں تم بھی میرے ہمراہ چلو
سلیم روانہ ہوا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا تم یہیں رہو لشکر میں اطلاع کر دو کہ سب

اسباب سفر درست کرین مین دو ایک روز مین یہان سے کوچ کرونگا مگر ملکہ کو یہان کے انتظام سے فراغت کرنا
ہو مین جب فاتحہ پڑھ کے یہان آؤنگا تو براے رہائی سرداران اسلام طرف زندان خانے کے جاؤنگا مریخ نے
عرض کی آپ تشریف لیجائیں مین یہان سب انتظام درست کرونگا بدیع الملک نے سواری طلب کی ملکہ
بھی سوار ہوئین بدیع الملک سلیم جبا دو کو ہمراہ لیکر مزار نوذر اورنگ نشین پر آئے دیکھا ایک گنبد
سنگ سیاہ کا بنا ہو گرد اسکے ایک چہار دیواری بنی ہو ایک پھاٹک آہنی بنا ہو مگر مقفل ہو سلیم نے عرض کی اے
شہریار قفل تو کھل سکتا ہو مگر دروازہ اندر سے بھی بند ہو اُسکے کھلنے کی کیا تدبیر کیجائیگی بدیع الملک نے فرمایا خدا
مالک ہو دروازہ بھی کھل جائیگا پیشتر اس قفل کو کھولو سلیم نے اُس قفل کو کھولا دروازہ از خود وا ہو گیا بدیع الملک نے
فرمایا اے سلیم تمنے دیکھا سلیم نے عرض کی اے شہریار آپ کا اقبال ترقی پر ہو جو کام ہو گا وہ بخیر و خوبی انجام پائیگا
بدیع الملک نوجوان اندر تشریف لائے ملکہ کی سواری بھی آئی مقبرے کے دروازے بند تھے جیسے ہی
بدیع الملک قریب پہونچے وہ دروازے بھی خود بخود کھل گئے شاہزادہ اندر آیا قبر پر فاتحہ پڑھا سلیم نے بھی
فاتحہ پڑھکر ثواب روح نوذر کو بخشا ملکہ نے بھی اس رسم سے فراغت کی بدیع الملک نے دیکھا سامنے
ایک طاق ہو اُسپر ایک صندوقچہ رکھا ہو صندوقچہ پر لکھا ہو کہ یہ مال اُسکے واسطے ہو جو یہان فاتحہ پڑھنے آئے
بدیع الملک نے اُس صندوقچہ کو لیا سلیم نے عرض کی اے شہریار مین نے اس صندوقچے کا بھی کچھ ذکر سنا تھا
اور یہ بھی سنا تھا کہ اسمین ایک وصیت نامہ بھی ہے بدیع الملک نے اُس صندوقچہ کو کھولا اسمین سے دو کاغذ
اور ایک تختی الماس کی نکلی بدیع الملک نے پہلے ایک کو کھولا دیکھا کچھ عبارت بطرز اسم اعظم تحریر ہو شاہزادے
نے اسکو پڑھکر دوسرا کاغذ کھولا دیکھا وصیت نامہ ہو بدیع الملک نے پڑھنا شروع کیا پہلے حمد و نعت پڑھی
بعد اسکے لکھا تھا کہ اے فاتحہ خوان آگاہ ہو کہ ناوک افگن تیری نذر ہو تجھے لازم ہو کہ اسکی حفاظت جہانتک
ہوسکے اسمین دریغ نکر اور سلیم کو اپنے ساتھ رکھ خداوند کریم تجھے ایک فرزند عطا فرمائیگا کہ وہ طلسم نور آگین
کو فتح کریگا اور یہ تختی الماس جو اس صندوقچے مین رکھی ہو اُسکو اٹھا اپنے پاس رکھنا جب رفیع البخت طلسم کشائی
کے واسطے روانہ ہو تو یہ تختی اُسکو دینا کہ مصیبت راہ کم ہو اور طلسم بآسانی فتح ہو جائے گو وہ بھی بڑے بڑے
آلام اٹھائیگا طلسم مین آکر قید ہو جائیگا مگر اس تختی کی برکت سے رہائی پاکر طلسم کو فتح کریگا اور حسین الزمان جادو
کو قتل کر کے واپس جائیگا اور دوسرا پرچہ جو اس صندوقچے سے برامد ہوا ہو اسمین اسم اعظم بھی لکھا ہو یہ خاص
تمھارے واسطے ہو اسکو یاد کرو جب کسی ساحر سے مقابلہ پڑے اس کو ورد زبان کرنا کسیر تاثیر نہین کریگا
اور ہر مشکل مین کام دیگا اسکی برکت سے پانی گزند نہ پہونچا سکتا ہو نہ آگ مضرت دیسکتی ہو ہر ایک مشکل کے
واسطے یہ اسم اعظم اکسیر مشکل کشا ہو بدیع الملک بہت خوش ہوے تھوڑی دیر وہان ٹھہرے پھر ملکہ کو
لیکر وہان سے طرف باغ کے روانہ ہوئے انکو تو مین چھوڑتا ہے

## اب کیفیت مریخ آفتاب علم اور زہرہ جال کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب شاہزادہ اور ملکہ اور سلیم براے فاتحہ مزار نوذر کی طرف روانہ ہوے تو زہرہ جال جادو نے
کنیزون کو مریخ کے پاس بھیجا اور ہر ایک سے کہدیا کہ مریخ آفتاب علم کو اس طرح سے یہان لیکر آؤ کہ
اُنکو یہ معلوم ہو کہ زہرہ جال نے بلایا ہو کنیزون نے عرض کی ہم بھی لاتے ہین یہ کہکر وہان سے روانہ ہوئین

مریخ آفتاب علم کے پاس آئیں پہلے سلام کیا پھر کہا آپ شہریار کے ہمراہ تشریف نہیں لے گئے
مریخ نے عرض کی مجکو یہاں کچھ انتظام ضروری کرنا ہو اِس وجہ سے میرا جانا نہیں ہوا معلوم نہیں کہ زہرہ جمال
بھی گئیں یا نہیں کنیزوں نے عرض کی انکا بھی جانا نہیں ہوا بلکہ اِس وقت تنہائی کے سبب سے بہت گھبرائی
ہیں ہم لوگوں کو اِس واسطے بھیجا تھا کہ جا کر سلیم جادو کو اطلاع کریں کہ وہ دم بھر کے واسطے وہیں جا کر بیٹھیں مگر
وہ بھی نہیں ہیں مریخ نے جو یہ کیفیت سنی دل بیتاب ہوگیا کہا اگر ایسی ہی بات ہو تو میں چلتا ہوں تم لوگ جا کر پردہ
کراؤ مجھے کچھ امور ضروری بیان کرنا ہیں کنیزوں نے عرض کی ہم جبتک اجازت نہ لے لیں عرض نہیں کر سکتے
مریخ نے کہا جا کر کہو کہ مریخ آفتاب علم کو کچھ ضروری باتیں کہنا ہیں اور اس وقت تنہائی کی وجہ سے آپ کا
دل بھی گھبراتا ہو بہتر ہو کہ ان باتوں کو سن لیجیے کنیزوں نے کہا ابھی جا کر عرض کرتے ہیں یہ کہکر وہاں سے روانہ ہوئیں
زہرہ جمال کے پاس آکر عرض کی ہم لوگوں نے اس ترکیب سے عرض کیا کہ مریخ آفتاب علم نے خود اپنے آنیکی
نسبت اجازت چاہی ہو زہرہ جمال نے کل قصہ دریافت کرکے کہا ہماری طرف سے جا کر کہو کہ ہم بے اجازت
ملکہ نہیں بلا سکتے اور سلیم جادو کی اور بات تھی ہم انکو اپنے امور سلطنت کی باتیں کیا کرتے تھے اور آج وہ ہمارے
مالک ہیں جبتک نہیں معلوم تھا اپنا افسر ہی تصور کرتے تھے جیسے یہ امر ظاہر ہوا اپنا مالک جانتے ہیں آپ کو
بے اجازت ملکہ نہیں بلا سکتے ایسا نہو کہ شہریار کے بھی خلاف ہو اور ملکہ کو بھی یہ امر ناگوار ہو تو میرے واسطے برائی ہو
اگر آپ اسکا وعدہ کریں کہ شہریار سے اس امر کی نسبت تحقیق کوئی خوف نہیں ہو اور ہم انسے کہدینگے وہ رنجیدہ
ہونگے تو کیا مضائقہ ہو تشریف لائیے اور اگر یہ بات آپ کے امکان سے باہر ہو تو اس وقت معاف فرمائیے
اور کسی وقت تشریف لائیے گا کنیزوں نے یہ پیام جسوقت مریخ سے آکر کہا مریخ نے کہا ہم ملکہ اور آقائے نامدار
سے کہدینگے اور ہمیں کسی قسم کا خوف نہیں ہو تم لوگ جا کر پردہ کراؤ مجھے ضروری امر بیان کرنا ہو کنیزیں واپس آئیں
زہرہ جمال سے کہا مریخ آفتاب علم نے وعدہ کیا ہو کہ ہم ملکہ سے کہدینگے کہ ہم خود باتیں کرنے کو گئے تھے
کسی نے طلب نہیں کیا تھا زہرہ جمال نے کہا بلا لو کنیزیں پھر مریخ کے پاس آئیں عرض کی تشریف لے چلیے
مریخ آفتاب علم اپنی جگہ سے اٹھکر کنیزوں کے ہمراہ اس بارہ دری میں آیا جہاں زہرہ جمال تھی پردے کا
سامان تو وہاں موجود تھا زہرہ جمال نے سامنا دیکھا مریخ آفتاب علم پردے کے اس طرف بیٹھا زہرہ جمال
نے کلام میں سبقت کی کہ آپ کو کیا امور ضروری بیان کرنا ہیں مریخ نے کہا مجھے ایک امر ضروری تو یہ تھا کہ آپ کی
طبیعت تنہائی میں گھبرا رہی تھی ہمسخن باتیں کرنے کو چلا آیا اگر خلاف مرضی مبارک ہو تو چلا جاؤں اور دوسرا سبب یہ تھا
کہ آپسے دریافت کرتا تھا کہ ملکہ عالم کے ہمراہ آپ تشریف لے چلینگی یا نہیں زہرہ جمال نے کہا اگر میں بھی
انکے ہمراہ جاؤنگی تو یہاں کا انتظام کون کریگا میرا جانا تو ممکن نہیں مگر آپ نے عجب بات فرمائی میری طبیعت اگر
گھبراتی تھی تو آپکو اسکا خیال پیدا ہونے کا سبب کیا تھا اور پھر اِس طرح تشریف لانا ماشاء اللہ طبیعت کی
بے تکلفی کو کیسا ظاہر کرتا ہو اگر ملکہ عالم آزردہ ہوں تو آپ کیا کریں مریخ نے کہا ملکہ عالم مجھسے کبھی آزردہ نہ ہونگی اور اگر
خدا نخواستہ کچھ میری جانب سے کبیدہ خاطر بھی ہو جائینگی تو ہمارے آقائے نامدار ضرور تقصیر کرا دینگے زہرہ جمال
نے کہا جب ملکہ آزردہ ہوتی ہیں تو کسی کی سعی و سفارش کو خیال میں نہیں لاتی ہیں مریخ نے کہا اپنے ملازمین کی سعی
و سفارش پر خیال نہ کرتی ہونگی جسوقت آقائے نامدار فرمائینگے تو ملکہ ضرور درگذر کرینگی آپ یہی خیال فرمائیے کہ ہمارے
آقائے نامدار کی کون کون باتیں آپ کی ملکہ عالم نے منظور کیں زہرہ جمال نے سننے کی جو بات تھی فرمائے

جواب دیا کیا کہا میری سمجھ مین نہین آیا مریخ نے بات کو پلٹ دیا زہرہ جمال کو جواب دیا کہ اتنے
دنون سے آپ کی ملکہ عالم واقف نہین کہ مقام جلوہ کون صاحب ہین اور ملک نوذر اورنگ نشین
کن بزرگوار کا نام ہوا اور ہمارا مذہب قدیم کیا ہو جب آقاے نامدار نے اس راز کو اُنسے بیان کیا تو
انھون نے تسلیم کیا سواے آقاے نامدار کے دوسرے کی بھی یہ مجال تھی کہ وہ ایسے امر کی نسبت ملکہ
کو منظور کرا دیتا اسی بات کو مین نے بھی اس وقت عرض کیا کہ کون کون باتین آپ کی ملکہ عالم نے منظور
فرمائی ہین آپ نہین معلوم کیا سمجھین جو اسقدر شک پیدا ہو گیا کہ خلاصہ کلام کی نسبت ارشاد فرمایا اس بات سے
تو میرے دل مین عجب عجب خیالات پیدا ہوے اب مین چاہتا ہون کہ اسکی صفائی آپ سے کرون کیا کوئی
ایسا سبب بھی ہے جسکی وجہ سے آپ کو اسقدر شک پیدا ہوا زہرہ جمال اس فقرے پر اور زیادہ متعجب
ہوئی اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے ناحق اس وقت ایسی بات کہی کہ جسکی وجہ سے احمق باتین سننا پڑین
یہ سوچ کے مریخ سے کہا ماشاء اللہ آپ اپنے مزاج کے موافق دوسرے کے مزاج کو بھی تصور فرماتے
ہین میرے نزدیک تو آپ کے مزاج مین شک زیادہ ہو جو میرے پوچھنے سے اسقدر گھبرا گئے مریخ
نے کہا اگر آپ افشا کرنا نہین چاہتی ہین تو مجھے اسکی تحقیق کی بھی کوئی ضرورت نہین ہے معلوم ہو گیا کوئی امر ایسا
بھی ہو جسکا اظہار اچھا نہین بس اسی قدر معلوم ہو جانا کافی ہو زہرہ جمال نے کہا اب زیادہ باتین نہ بنایئے
طلاقت لسانی نہ دکھایئے معلوم ہوا آپ کو رمز کنایہ مین بڑی مہارت ہو مین ایسی باتون سے آگاہ نہین ہون جس
قسم کی باتین جانتا ہو اس سے ایسے سوال کیجیے کہ آپ کو جواب بھی ملے مریخ نے کہا مین نے آپکی
بھی بہت تعریف سنی تھی زہرہ جمال نے جواب دیا کہ اب اور باتین کیجیے اس ذکر کو ختم کرنا اچھا ہو مریخ
نے کہا اگر آپ کو ناگوار ہو تو مین اب ایسی بات زبان سے نہ نکالونگا مگر مجھے سواے ان باتون کے اور
کوئی بات کرنا نہین آتی آپ کو جو کچھ فرمانا ہو ارشاد کیجیے زہرہ جمال نے کہا مجکو تعجب ہو کہ آپ کا طلسم
اہل اسلام نے کیونکر فتح کر لیا وہان کیسے کیسے ساحر موجود تھے خود آپ کے والد ماجد کیسے ساحر ہین
جنکا نام لیکر ساحر سحر کرتے ہین مگر اہل اسلام نے سب کو زیر کر لیا مریخ نے کہا جب اہل اسلام ہم
پر دغا قاف مین جا کر بیخ و فیروزی واپس آ کے دیوان تاب تک اُنسے مقابلہ نہ کر سکے تو ہم لوگون کی
کیا حقیقت تھی جو لڑکر عہدہ برآ ہوتے بلکہ والد ماجد نے محض نادانی کی جو اطاعت قبول نہ کی اور مجھے گانی کو
گرفتار کرکے حوالے نہ کر دیا اب ان لوگون کی کیا جان بچ جائیگی جسقدر سردار آپکے یہان موجود ہین یہ
سب ملحقات کے طلسم فتح کرکے لوحین لیکے آئے ہین جسوقت یہ سب لوحین صاحبقران کے
پاس پہونچ جائینگی اس وقت امیر طلسم ذبطاق کی طرف روانہ ہو جائینگے وہ طلسم بھی برباد ہو گا کیا عجب
ہو کہ عمرو وغیرہ مگر وہان قتل ہو جائے اور قورج بھی نہ بچ جان سے جائے زہرہ جمال نے کہا
ملکہ جو شہزادہ بدیع الملک نامدار کے ہمراہ جائینگی تو صاحبقران آزردہ تو ہونگے مریخ نے کہا
امیر بہت خوش ہونگے بلکہ ملکہ کی خاطر سے زیادہ لیجائینگے کیونکہ ہمارے آقاے نامدار کو صاحبقران اپنا
قوت بازو جانتے ہین بہت مانتے ہین انکو تو مرتبہ حاصل ہو اگر انکے غلام بھی کسیکو اپنے ہمراہ لیجائین تو وہ بھی نامرس
صاحبقران مین سے دور کیا جائے زہرہ جمال نے کہا اسکی کیا ضرورت تھی جو آپ نے کہا کہ اسکے غلام
بھی اگر کسی کو لیجائین تو صاحبقران اُنکی بھی عزت بڑھائین مریخ نے کہا مین نے جس غرض سے کہا

یقین ہو کہ آپ نے مجھ ہی سمجھ لیا ہو زہرہ جمال نے کہا میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا مریخ نے کہا اگر آپ تشریف
لے چلینگی تو میرے کام کی صداقت ہو جائیگی زہرہ جمال نے کہا مجھکو جانے کی ضرورت نہیں اگر میں جاؤنگی
تو یہاں کا انتظام کون کریگا مریخ نے کہا یہ سلطنت قایم ابھی نہیں رہیگی ملکہ عالم یہاں سے مع مال و اسباب
تشریف لے چلینگی آپکو کیا ضرورت ہوگی جو آپ یہاں تشریف رکھینگی زہرہ جمال نے کہا یہ آپ کا خیال خام
و تصور نا تمام ہے مریخ نے کہا خود ملکہ نے مجھ سے اس بات کو فرمایا ہے کہ آج آقاے نامدار بھی یہ کہکر گئے ہیں
کہ لشکر میں اطلاع کر دو کہ سب سامان سفر سے درست رہیں میں وہاں سے آکر زندان خانہ کی طرف جاؤنگا
سرداران اسلام کو رہا کرونگا بعد اسکے ملکہ نے کہا ہے کہ یہاں سے جسقدر خزائن ہیں ان سب کو لے چلنا ہے اور علاوہ
خزائن کے تحفہ جات بھی بہت ہیں ان سب کا بھی انتظام کرنا ہے جب آقاے نامدار یہ فرما کر تشریف لیگئے
اور میں ملکہ عالم کی سواری کے قریب براے سلام آیا تو انھوں نے بھی فرمایا کہ اے مریخ آفتاب علم سب
انتظام تمھارے سپرد ہے اس کام کو ابھی درست کرنا مگر یہ ملکہ عالم نے نہیں فرمایا تھا کہ زہرہ جمال کو یہیں چھوڑ جائینگے
زہرہ جمال کو اس بات پر ہنسی آگئی مریخ بھی ہنس پڑا کنیزوں کی زبان سے نکلا کہ کسواسطے آپ یہاں تشریف
رکھینگی مریخ نے کہا محض میرے چھیڑنے کو ایسا فرماتی ہیں ورنہ انھیں یہاں رہنے کی کیا ضرورت ہے زہرہ جمال
نے کہا آپ کے چھیڑنے سے مجھے کیا حاصل ہوگا مریخ نے کہا اسکو آپ ہی خوب سمجھ سکتی ہیں اگر آپ کو چھیڑنا
منظور ہوتا تو ابتک اس طرح کی باتیں کیوں ہوتیں یقین ہو اب ملکہ عالم بھی تشریف لاتی ہوں زہرہ جمال نے
کہا میں تو دعا کر رہی ہوں کہ وہ جلد تشریف لائیں مریخ نے کہا اگر آپکو میرا بیٹھنا ناگوار ہو تو میں جاتا ہوں یہ کہکے
مریخ اپنی جگہ سے اٹھا زہرہ جمال نے کہا معلوم ہوا کہ آپکا خود دم گھبراتا ہے یہاں کا بیٹھنا ناگوار ہے مریخ نے کہا
آپ ایسا نہ فرمایئے کا زہرہ جمال نے کہا اگر خلاف خاطر نہ ہو تو دم بھر اور تشریف رکھیے جب ملکہ عالم تشریف
لائینگی پھر آپکو اختیار باقی ہے مریخ نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو مجھے کیا عذر ہے یہ کہکر پھر بیٹھ گیا زہرہ جمال
نے کنیزوں سے اشارہ کیا کہ صراحی شراب کی لاؤ کنیزوں نے اسی وقت صراحی حاضر کی زہرہ جمال نے
اپنے ہاتھ سے جام لبریز کرکے پردے کے باہر ہاتھ نکالا مریخ سے کہا آپ اس وقت ہمارے مہمان
ہیں ہم پر آپ کی خاطر واجب ہے جام نوش فرمایئے مریخ نے کہا میں جام کے پینے سے انکار نہیں کرتا مگر جبتک
آپ میرے ہاتھ سے ایک جام نوش نہ کرینگی میں جام نہ پیونگا زہرہ جمال نے کہا جب ہم آپ کے مہمان
ہونگے اسوقت آپکو اختیار ہے سو جام اگر پلایئے گا تو انکار نہ ہوگا مریخ نے کہا ایسی قسمت کہاں کہ جو آپ میری
مہمان ہوں زہرہ جمال نے کہا گیا ہوا آپ بھی شاہزادے ہیں اگر میں آپکی مہمان ہوں تو میری عزت بڑھے
مریخ نے کہا طول کلام سے اصل مطلب فوت ہوتا ہے صراحی مجھکو عنایت فرمایئے میرے ہاتھ سے ایک
جام پیجئے اگر آپ کو میری خاطر منظور ہو تو انکار کی ضرورت نہیں زہرہ جمال نے صراحی اور جام مریخ کو
دیا مریخ نے جام لبریز کرکے پردے کے اندر ہاتھ بڑھایا زہرہ جمال نے چاہا جام مریخ کے ہاتھ سے
لیکر پی جائے مریخ نے کہا ہمارے آپ کے یہ شرط نہیں ہے ہمارے ہاتھ سے نوش فرمایئے
زہرہ جمال مریخ کی شوخی دیکھکر محجوب ہوگئی چاہا بے ساختہ اسکے ہاتھ سے جام پیوں مگر کچھ سوچکے منہ کو
ہٹا دیا کہ اسقدر آپ کی خاطر کی اب آپ اتنی خاطر کیجئے کہ جام میرے ہاتھ میں دیجئے مریخ نے
کہا آپکو شاید شراب پینا منظور نہیں ہے وعدہ کرکے جام نہیں نوش فرماتیں زہرہ جمال نے دل میں خیال کیا

اب زیادہ عذر بیجا ہو خوشی کو تمہاری خاطر منظور ہے یہ کہکے مریخ کے ہاتھ سے جام پیا مریخ نے فوراً دوسرا
جام لبریز کرکے اور دیا تحسین و کیف بلایا کنیزون نے جو یہ کیفیت دیکھی وہان سے ہٹ گئین زہرہ جمال نے مریخ
سے صراحی لیکر جام بھرا کہا اتنا آپ کو انکار نہوگا مریخ نے کہا اگر مین اب بھی انکار کرون تو آپ کیا کرین زہرہ جمال
نے کہا اسوقت تو ہر طرح آپ کی خاطر کیجائیگی مریخ نے کہا اگر یہی ہو تو مین شغل سے خوشی بے تکلفی سے اچھا
جانتا ہون یہ کہکے پردہ الٹ دیا زہرہ جمال نے جام رکھکر دونون ہاتھون سے منھ چھپایا مریخ نے تحسین
دین بلائین لین زہرہ جمال نے منھ پر سے ہاتھ ہٹا لیے مریخ چاہتا تھا کہ صورت زہرہ جمال کی اچھی
طرح دیکھے کہ در باغ پر شور بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوا مریخ کا دل انتہا سے زیادہ دردمند ہوا بدیع الملک
اور ملکہ ناوک افگن کی سواری آگئی زہرہ جمال کے چہرے پر اداسی از حد چھاگئی مریخ زہرہ جمال سے
خدا حافظ کہکر نہایت بے تکلفی سے رخصت ہوا مبتلاے رنج فرقت ہوا اپنی بارہ دری مین آیا سردارون سے
کہا شاہزادے کی سواری آگئی براے استقبال چلو اپنے ساتھ لاؤ سب سردار اٹھے بدیع الملک کو
اپنے ساتھ لائے اس طرف زنانی ڈیوڑھی پر زہرہ جمال آئی ملکہ کو اپنے ہمراہ لے گئی بدیع الملک نے
جو مریخ کے چہرے پر نگاہ کی رنگ اڑا ہوا پایا مسکرا کے کہا اے مریخ آفتاب علم مزاج کیسا ہوا مرتفع
تھا یہ چہرے کی حالت دگرگون ہے خیر تو ہے خلاصہ کیفیت بیان کرو مریخ نے عرض کی اے شہریار در سے آپکو
نہین دیکھا تھا دل بیتاب تھا بدیع الملک نے کہا باتین نہ بناؤ جو خلاصہ کیفیت ہو وہ بتاؤ مریخ نے عرض کی
اے شہریار اور کوئی کیفیت نہین ہے جو امر واقعی تھا حضور سے عرض کر دیا بدیع الملک نے کہا اگر صاف حال
نہ بیان کروگے تو مجھے ملال ہوگا مریخ نے عرض کی جب آپ بارہ دری مین تشریف لے چلینگے یہ خلاصہ
کیفیت عرض کرونگا بدیع الملک بمعیت مریخ کے ہمراہ بارہ دری مین آئے اپنی مسند پر جلوہ فرما ہوئے
سب سردارون سے جو کیفیت گذری تھی وہ حال بیان کیا مریخ بہت خوش ہوا پھر مریخ کو ساتھ
لیکر باغ مین آئے فرمایا او مریخ یہان کوئی نہین ہے جو کیفیت گذری ہو اسکو بیان کرو مریخ نے سب کیفیت
بیان کر دی بدیع الملک نے ہنسکر کہا تمہین تو خوشی کرنا چاہیے کہ زہرہ جمال سے بے تکلفی ہوگئی کل پھر
ہم لوگ جائینگے تمہین یہین تنہا چھوڑینگے مریخ نے عرض کی مجھے اس امر کا زیادہ خیال نہین ابھی وقت تک
کسی قدر طبیعت مکدر تھی اب آپ کی خدمت مین حاضر ہون مجھے سب سے بہتر یہی ہو کہ ہر وقت حاضر خدمت
رہون بدیع الملک نے کہا مجھے اسی وقت ملکہ کے پاس جانا ہو اور دربار کار ہائی سرداران اسلام
لگے کہنا ہو مریخ سے کہا آپ تشریف لیجائین بدیع الملک ملکہ کی طرف روانہ ہوئے بارہ دری مین
کے اسوقت پہونچے کہ ملکہ زہرہ جمال کو تسکین دے رہی تھین بدیع الملک سمجھ گئے کہ ملکہ سے یہ حال کہا
ہے تو بولے زہرہ جمال چھپاتی ہین ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین جس وقت یہان آئی انکی کیفیت بہت ابتر
پائی میرے پہنچنے کو یہ دروازے تک گئین مگر بیحواس عالم یاس آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے چہرہ زرد
لب پر آہ سرد مین نے کیفیت پوچھی انھون نے کہا دیر سے یہان بیٹھی تھی میرا دل گھبرا رہا تھا آپ کا خیال
آ رہا تھا مین نے انسے کہا کہ مین اکثر تمہین تنہا چھوڑ کر گئی مگر ایسی حالت کبھی نہین دیکھی جو بات ہو صاف صاف
بیان کرو یہ کچھ خلاصہ کیفیت بیان نہین کرتی ہین بدیع الملک نے کہا کوئی کیفیت نہین ہو جو کچھ انھون نے
کہا وہی سچ ہو زیادہ تحقیق کرنے کی کیا ضرورت ہو یہ کہکے ملکہ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا مطلب یہ تھا

کہ نہ پوچھو مین بیان کرونگا ملکہ نے کہا اب آپنے بھی انکی طرفداری کی مجبور ہوگئی اب نہ پوچھونگی یہ کہکے
خاموش ہوئین زہرہ جمال انکو مل گئی بدیع الملک نے پورا قصہ مریخ کے آنے کا بیان کیا ملکہ بھی
ہنسین کہ پریون نے بھی اقرار کیا بدیع الملک نے کہا ان باتون کو ختم کرو ضروری امر ایک بیان کرتا ہون ملکہ نے
کہا آپ فرمایئے بدیع الملک نے کہا آج تو دن اسقدر باقی نہین ہو جو سرداران اسلام کو یہان لائین کل نماز
سے اسی وقت انکو رہائی دلانے کو کسی ساحر کو بھیج دو ملکہ نے اسی وقت چند ساحرون کو زندان خانہ کی طرف
روانہ کیا اسپر تاکید شدید کردی کہ سب سردارون کو اسی وقت قید سے رہا کرنا اور جو باغ ہمارا زندان خانے
کے قریب ہو اسمین لیجا کر رکھنا صبح کو سب کے واسطے سواریان بھیجی جائینگی ساحر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین زندان کے
کے قریب پہونچے داروغہ سے راہ مین ملاقات ہوئی ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آپکے پاس
ملکہ عالم نے بھیجا ہو اپنا رقعہ بھی دیا ہو اور زبانی بھی پیام کہا ہو داروغہ نے کہا زبانی بھی پیام کہو اور رقعہ بھی دو ساحرون
نے پہلے رقعہ دیا پھر زبانی پیام کہا کہ جو سرداران اسلام اسیر ہین انکو اسی وقت رہا کر دو اور یہان سے جو باغ
قریب ہو اس باغ مین سب کو بھیجدو صبح کو سواریان آئینگی سب کو ملکہ اپنے یہان بلائینگی داروغہ نے کہا انکا
سبب بتاؤ کہ ان لوگون کو ملکہ نے رہائی کیون دلائی ہو ساحرون نے جواب دیا اسکا سبب آپپر ظاہر ہو جائیگا
ہمین حکم نہین ہو جو اس بات کو بیان کرین داروغہ خاموش ہو رہا اسی وقت زندان خانہ مین آیا اسیران طلسم کو
رہا کیا سب نے رہائی جو پائی داروغہ سے پوچھا اسکا سبب ہمین بتاؤ کہ بلاوجہ ہمکو کیون رہا کیا داروغہ نے کہا
ملکہ عالم کا حکم ابھی ہمارے پاس آیا کہ سب کو رہا کر دو ہمین تعمیل حکم سے مطلب ہو سرداران اسلام متعجب ہوئے
داروغہ نے سب کو باغ مین بھیجا جو ساحر نامہ لیکر آئے تھے انسے کہا جاکر ملکہ سے عرض کردینا کہ حسب الحکم سب کو
رہا کر دیا ساحر اسی وقت وہان سے روانہ ہوئے ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوکر سب کیفیت بیان کی بدیع الملک
نے فرمایا جو جو سردار یہان اسیر ہین انکے نام بھی معلوم ہین ملکہ نے عرض کی اے شہریار بعض کے نام مجھے معلوم ہین
اور بعض کے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے فرمایا جنکے نام معلوم ہین انکو بتاؤ باقی سب کو صبح کو
دیکھ لونگا ملکہ نے کہا جو سب سے پہلے اس طلسم مین تشریف لائے وہ ایرج ہین بدیع الملک خوش
ہوئے ملکہ نے کہا ملک ایرج کے بعد سکندر فرخ لقا ملکے کوئی صاحب تشریف لائے انکے بعد کوئی
صاحب امیر الزمان تشریف لائے انکے بعد جو آئے انکے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے کہا
سب سردار تو اس طرف سے نہ آئے ہونگے بعض بعض ایسے ہین جنکے دل مین شوق سپاہی سے سوا ہو وہ
لوگ اس طرف آئے ہونگے ملکہ نے عرض کی اس طرف پانچ سردار آئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اور لوگ
یقین ہو خدمت صاحبقران مین ہونگے ہون ملکہ نے کہا پھر آپکو کس بات کا خیال ہو بدیع الملک نے
فرمایا مجھے خیال اس بات کا ہو کہ سب سے پہلے مین رخصت ہوکر آیا تھا مجھی کو سب سے قبل جانا چاہیئے اگر
نجاؤنگا تو ابکو خیال پیدا ہوگا اسی واسطے انھون نے مریخ آفتاب علم کو میری خیریت دریافت کرنے کے
واسطے بھیجا تھا جبسے مریخ میرے پاس آئے اسی روز سے انکا بھی جانا نہین ہوا یہان رہنے کا اتفاق
ہوگیا اب جہانتک ممکن ہو چلنے مین عجل کیا ہے ملکہ نے کہا اے شہریار یہ کب ممکن ہو کہ مین سرداران اسلام کی دعوت
نہ کرون بدیع الملک نے فرمایا وہ لوگ دعوت قبول نہ کرینگے تمہین ملال ہوگا کل انکے تئین رخصت کرنا
اچھا ہو ملکہ نے کہا ضرور رخصت کرونگی بدیع الملک نے فرمایا تمہین اختیار ہو مگر اب چلنے کا انتظام بہت جلد کرو

کہیں یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہو ملکہ نے کہا میں نے مریخ آفتاب علم سے بھی انتظام کو کہا ہو یقین ہو وہ بہت اچھی طرح سے انتظام کریں اور تحفہ جات و خزاین وغیرہ جو اس طلسم میں ہیں انکو سب یکجا کر کے سپرد لشکر کر دینگے بدیع الملک دیر تک ملکہ سے یہی باتیں کرتے رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے خاصہ نوش فرما کے آرام کیا وقت نماز صبح بیدار ہوئے فریضۂ سحری ادا کر کے باہر تشریف لائے سرداروں کو ملکہ کے باغ کی طرف روانہ کیا آپ بھی روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں وہاں پہونچ گئے جو جو سرداران اسلام وہان موجود تھے سب نے بدیع الملک کی ہمت و جرأت کی بہت تعریف کی مگر ایرج نامدار کے کسی قدر خلاف ہوا سکندر فرخ لقا بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادے نے سب سے کہا آپ لوگ تشریف لے چلیں دو ایک روز میں میں بھی یہاں سے چلونگا مگر کسی نے ٹھہرنا قبول نہ کیا ایرج تو اسی وقت وہان سے روانہ ہوئے بعد ایرج کے چلنے کے اور سب سردار بھی بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہونے لگے شاہزادہ وہان سے واپس آیا ملکہ نے عرض کی اے شہریار سرداران اسلام کہاں ہیں بدیع الملک نے فرمایا وہ اب روانہ ہوگئے میں نے بہت بہت کہا مگر کسی نے یہاں کا ٹھہرنا گوارا نہ کیا میں مجبور ہوگیا ملکہ خاموش ہو رہیں بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اب انتظام شروع کرو ملکہ نے زہرہ جمال کو بلا کنیزوں سے کہا ہماری سواری کا انتظام کرو ہم تحفہ جات یہاں کے لینے کو جاتے ہیں اور سلیم کو بلا کر فرمایا کہ خزاین طلسم سے مال و اسباب لاکر یکجا کرو سلیم نے بدیع الملک نامدار کے لشکر سے سرداروں کو لیکر روانہ ہوا خزاین سے مال و اسباب نکالکر بدیع الملک کے پیشکش کیا شاہزادے نے اپنے خزانہ لشکر میں بھیج دیا دو روز تک اسی انتظام میں سب مصروف رہے تیسرے دن بدیع الملک نے مع تمام اہالیان طلسم و ملکہ ناوک افگن و زہرہ جمال کے وہاں سے کوچ کیا اور طرف طلسم فیروزی کے روانہ ہوئے انکو راہ میں چھوڑئیے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جس روز سے امیر کو مریخ آفتاب علم نے طلسم مرآۃ العدم کی طرف روانہ کیا تھا شب و روز انتظار میں رہا کرتے تھے سرداروں سے بھی یہی ذکر رہتا تھا کہ ابھی تک کوئی سردار کہیں سے واپس نہیں آیا اور مریخ آفتاب علم جو بدیع الملک نامدار کی خیریت دریافت کرنے گیا تھا ہنوز واپس نہیں آیا میرے دل کی عجب حالت ہو بعض بعض ساحر جو صاحبقران کے پاس اس وقت موجود تھے عرض کرتے تھے اگر حکم ہو تو ہم بھی جائیں ہر ایک سردار کی خبر خیریت لائیں امیر سب کو مانع ہوتے تھے سردار مجبور ہو کر خاموش ہو جاتے تھے مگر صاحبقران ہرکاروں کو روز دگر دوڑایا کرتے تھے کہ اگر کوئی سردار آتا ہو اسکے آمد کی خبر کریں ایک روز صاحبقران اپنی بارگاہ میں جلوہ فرما تھے ساحران نامی بھی حاضر تھے ذکر سرداروں کے ہو رہے تھے صاحبقران اس روز بہت بیتاب تھے ساحر بیقرار ہو رہے تھے امیر فرماتے تھے کہ میں خود طلسم مرآۃ العدم کی طرف جاتا ہوں دیکھوں وہاں کیا واقعہ گذرا اب تک بدیع الملک واپس نہیں آئے جب وہاں کی کیفیت معلوم ہو جائیگی تو اور سرداروں کی بھی خیریت کے واسطے روانہ ہونگا ساحروں نے عرض کی یا صاحبقران آپ تکلیف نہ فرمائیں ہم لوگ جاتے ہیں اگر خدا نے چاہا تو سب کی خیر خیریت لاتے ہیں امیر نے فرمایا یہ مجھے منظور نہیں جب مریخ آفتاب علم سا ساحر اب تک طلسم مرآۃ العدم سے واپس نہیں آیا تو آپ لوگ وہان جاکر کیا کرینگے اس سے بہتر یہی ہے میں بھی مع لشکر چلوں تا کہ میں ہی وہاں پہونچ کر کیفیت دیکھوں ساحر مجبور ہو رہے

صاحبقران نے لشکر مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین مین کل یہان سے کوچ کرونگا اور تلاش
مین سردارون کے جاؤنگا لشکر مین جو یہ خبر پہونچی سب لوگ سامان سفر درست کرنے مین مشغول ہوے امیر نے چند
ساحران نامی کو بلاکر کہا آپ لوگ یہان کی محافظت کرین مین برلے تلاش سرداران جاتا ہون معلوم نہین کہ اُن سب پر
کیا گذری ساحرون نے عرض کی غلام ہمراہ ہوگا ہے یہ تو اچھا ہو صاحبقران نے فرمایا آپ لوگون کا یہین رہنا اچھا ہو ایسا نہو کہ فیروز
وقت پاکر یہان آجائے اور طلسم پر اپنا قبضہ کرلے ساحر چپ ہو رہے صاحبقران نے اسی وقت در دولت پر مرکب
طلب کیا بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر
بھی تیار ہوا امیر نے چاہا گھوڑا بڑھا دین کہ سامنے سے گرد اُڑی صاحبقران اس طرف متوجہ ہوے جب دامن
گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا چند ہرکارے دوادوی کرتے ہوے چلے آتے ہین صاحبقران نے ہرکارون
کو روانہ کیا کہ انکو جلد جاکر اپنے ہمراہ لے آؤ ہرکارے دوڑے ان سبکو ساتھ لائے ہرکارون نے صاحبقران زمان
کو سلام کیا ہاتھ اُٹھاکے دعائین دین پھر عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک نامدار لشکر بیشمار ساتھ لیے
ہوے آتے ہین ایسے ایسے پہلوان اُنکے ہمراہ ہین جو آج تک کسی ملک مین نہین دیکھے یقین ہو کہ شکل اُن کا
دوسرے شہر مین ہو گا علاوہ اُنکے اور لوگ بھی ایسے ایسے ہمراہ ہین جو بڑے قوی الجثہ ہین دو بادشاہان عالیجاہ
بھی ہمراہ ہین سواریان زنانی بھی ساتھ ہین مگر سب سے بڑھکے پہلوان لائق وہ ہین ہمنے آجتک کسی شاہزادے
کو اس شان وشوکت سے آتے نہین دیکھا دکسی اقلیم مین کسی بادشاہ کے پاس ایسا لشکر دیکھا حضور جس وقت ملاحظہ
فرماینگے تو بہت خوش ہونگے امیر نے فرمایا مجکو یہ خبر سنکر اسقدر مسرت حاصل ہوئی ہو کہ حد بیان سے باہر ہے یہ فرماکر
حکم دیا کہ بارگاہین جلدی جلدی استادہ ہون اور سب لوگ میرے ہمراہ بدیع الملک کی پیشوائی کے واسطے
چلین یہ حکم دیکر صاحبقران نامدار مع لشکر اس طرف روانہ ہوے یہان ملازمین بارگاہین استادہ کرنے مین
مصروف ہوے صاحبقران زمان تھوڑی دور گئے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی امیر نے فرمایا شاید بدیع الملک
نامدار قریب آگئے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ بدیع الملک مرکب کو کلیل پرچلا
عقب مین لشکر بیشمار بڑے جاہ و تجمل سے آتے ہین مگر لشکر کے آخر مین چند ستون نظر آتے ہین امیر نے ہرکارون سے
فرمایا یہ ستون کیسے ہین ہرکارون نے عرض کی یا امیر یہ ستون نہین ہین پہلوان ہین صاحبقران متحیر ہوے
ہرکارون سے کہا شکر ہے جو سب نے عرض کی یہ ستون جو نظر آتے ہین وسط لشکر مین ہین اتنا ہی لشکر اسکے بعد مین بھی
ہو امیر نے فرمایا بدیع الملک لائق صاحبقرانی ہو اور اس سے بڑھکے شجاع ہمارے یہان کوئی نہین جو جو باتین
برے صاحبقرانی درکار ہین وہ سب بدیع الملک مین موجود ہین بلکہ اُس سے بڑھکے صاحب جرأت ہے یہ
ذکر تھا کہ بدیع الملک کی نظر صاحبقران پر پڑی فوراً گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک کا پیادہ ہونا تھا کہ
تمام لشکر پیادہ ہوا صاحبقران نے جو کیفیت دیکھی امیر بھی گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک اس نوازش کو
دیکھکر خوش ہوگئے مریخ سے فرمایا وہ مریخ صاحبقران کی نوازش میرے حال پر کس قدر ہو مریخ نے عرض کی اے
شہریار آپ کو صاحبقران اپنا قوت بازو جانتے ہین اور واقعی بہت سچ ہو جو کچھ آپ کی نسبت خیال کرین وہ سچ ہے
بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے آگے بڑھتے ہوے چلے آتے تھے جب قریب پہونچے چاہا دوڑکے صاحبقران سے
ملین مگر امیر خود جھپٹ کے قریب آگئے بدیع الملک کو گلے سے لگایا پیشانی کا بوسہ لیا اپنے ساتھ لیے ہوے بارگاہ
کی طرف روانہ ہوے جو ملازمات طلسم فیروزیہ مین باقی تھے بدیع الملک کے سرداران نامی اُن مکانون مین گئے اور

لشکر کے واسطے تو بارگاہیں صاحبقران نے پیشتر سے آراستہ کرا دی تھیں سب لشکر بھی بدیع الملک کا اترا صاحبقران
کہیں دشت چنگال کو دیکھ کر بہت متعجب ہوئے فرمایا یہ کون شخص ہے بدیع الملک نے عرض کی یہ ملک کردستان کا
حاکم ہوا کئے ہوئے ایک شہر تھا کہ اسمین سب پہلوان رہتے تھے وہ سب بھی ہمراہ ہیں صاحبقران نے فرمایا مین نے
سب کو دیکھا یہ انسان نہین معلوم ہوتے مگر اے بدیع الملک ہزار ہزار آفرین تمھاری جرأت پر کہ ان سے مقابلہ کیا اور زیر
کر کے اپنا مطیع بنایا بدیع الملک نے عرض کی آپ کا اقبال اور عنایت الٰہی کا سبب تھا ورنہ میری کیا طاقت تھی
جو ان لوگون سے مقابلہ کر سکتا صاحبقران زمان سب لشکر کو مقیم کر کے اپنی بارہ دری مین تشریف لائے ہنوز
بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ ہرکارون نے آ کر پھر سلام کیا دعائے دولت دیکر عرض کی یا صاحبقران ملک ایرج
تاتار تشریف لاتے ہین صاحبقران خوش ہوئے سب سردارون کو ہمراہ لیکر چلے راہ مین مریخ آفتاب عجم نے
سب کیفیت سردارون کے اسیر ہوجانے کی بیان کی صاحبقران نے فرمایا ایرج بھی وہین اسیر تھے مریخ نے
عرض کی ایرج اور رستم ثانی اور امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا یہ سب لوگ وہان اسیر ہو گئے تھے جب
بدیع الملک تاتار وہان تشریف لے گئے تو سب کو رہائی دلائی امیر نے فرمایا اس بات کو اب تم سے دکھانا
مریخ نے عرض کی مین نے آپ کو آگاہی دی وعدہ اور کسی سے ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہو یہ باتین کرتے ہوئے جاتے
تھے کہ ایرج تاتار کا لشکر بھی بعد جاہ و تجمل نمودار ہوا ایرج صاحبقران سے ملے صاحبقران نے فرمایا لشکر مین ملک
ایرج نے عرض کی ابھی رستم ثانی بھی آتے ہین صاحبقران اور آگے بڑھے رستم ثانی بھی آ پہنچے آگے بڑھ کے
صاحبقران نے رستم کو گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے دونون سردارون کے لشکر تو بارگاہون مین مثل
جو خاص خاص سردار تھے انکو صاحبقران بارہ دری مین لائے سب کو اپنے آرام کی فکر ہوئی ایرج اور رستم محل
کے محل مین بیٹھے سردارون نے انتظام راحت درست کیا صاحبقران کو تھوڑی دیر بھی نہ گذری تھی کہ پھر ہرکارون نے
عرض کی یا صاحبقران عالم شاہزادہ سکندر فرخ لقا تشریف لاتے ہین امیر خوش ہوئے سب سردارون کو ہمراہ
لیکر سکندر کے لینے کو گئے سکندر نے جو صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑے سے اتر پڑے امیر نے
سکندر کو بھی گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لائے لشکر وہین اترا صاحبقران بارہ دری مین آئے بیٹھے پھر ہرکارون نے
خبر دی شاہزادہ امیر الزمان سنائی صاحبقران شاہزادہ امیر الزمان کو اپنے ہمراہ لائے انکے بعد پھر ہرکارون
نے عرض کی کہ شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لاتے ہین امیر انکے بھی لینے کو گئے شام تک سردار آیا کئے
جب سب آ چکے تو امیر نے فرمایا ابھی خواجہ نہین آئے بدیع الملک نے عرض کی وہ بھی آجاوینگے صاحبقران نے
صحبت جشن آراستہ کی بدیع الملک نے لوح طلسم مرأۃ العدم نذر دی ایرج نے بھی لوح پیش کی پھر تو سب
سردارون نے لوحین حاضر خدمت کین امیر نے خلعتین و آفرین سے سب کو سرفراز کیا بدیع الملک نے صاحبقران
سے عرض کی کہ میرے ہمراہ جو جو لوگ ہین مین چاہتا ہون ہر ایک کے مرتبے کے موافق انکو رہنے کی جگہ دون صاحبقران
نے فرمایا تمھین اختیار ہے بدیع الملک نے عرض کی آپ قیصر جان بانو سے میرے ہمراہیون کی کیفیت
دریافت فرمایئے گا صاحبقران نے فرمایا مین ابھی قیصر سے پوچھتا ہون بدیع الملک نے کہا بعد اس جلسہ کے
تحقیق کیجئے گا امیر سمجھ گئے کہ بدیع الملک کے ہمراہ جو زنانی سواریان ہین انکی نسبت یہ اشارہ ہو
یقین ہے قیصر کے متعلقین سے کوئی انکے ہمراہ ہو صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا مین نے
مستورات کو حرم سرا مین بھیج دیا ہو بدیع الملک نے عرض کی ان سب کی بابت آپکو اختیار تھا وہ سب آپ کی کنیزین ہین

صاحبقران خاموش رہے شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی صاحبقران نے نماز سحر ادا کی بدیع الملک سے فرمایا ابھی تک خواجہ نہیں آئے بدیع الملک نے عرض کی کیا عجب ہو جو آج آجائیں امیر نے فرمایا تم سے راہ میں ملاقات نہیں ہوئی بدیع الملک نے عرض کی میں نے اُنکی خبر تک نہیں پائی گو اور لوگون کی کیفیت سے وقتاً فوقتاً مطلع ہوتا رہا مگر خواجہ کی کیفیت مجھکو نہیں معلوم ہوئی امیر نے اُس روز بھی خواجہ کا انتظار کیا جب خواجہ نہ آئے تو صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو طلب کر فرمایا اے مریخ بڑے تعجب کی بات ہو خواجہ ابھی تک نہیں آئے مجھکو بڑا اضطراب ہو اگر ممکن ہو تو اُنکی خبر لاؤ مریخ نے عرض کی خواجہ طلسم بیت المال کی جانب تشریف لے گئے تھے میں بھی اُسی طرف جاتا ہوں امیر نے فرمایا اگر راہ میں ملاقات ہو تو اُنکے ہمراہ آنا خیال نہ کرنا مجھے اطلاع دینا مریخ نے عرض کی میں آپکو بہت جلد اُنکے حال سے مطلع کرونگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم بوقت شب وہاں سے روانہ ہوا اور منزلیں طے کرکے قریب طلسم بیت المال کے پہونچا دیکھا خواجہ سامنے سے آتے ہیں مریخ نے بڑھ کے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر کہا اے مریخ اس وقت تمہارا آنا بہت ہی اچھا ہوا ورنہ مجھے پھر یہاں آنا پڑتا مریخ نے کہا اے خواجہ خیر تو ہو خواجہ نے کہا میں نے جب طلسم کو فتح کیا تو وہاں سے مال و اسباب بیشمار لیکر چلا کچھ لوگ بھی میرے ہمراہ تھے ایک صحرا میں پہونچا وہاں [illegible] قزاقون نے آکے گھیر لیا میں نے ہزار طرح سے جان بچانا چاہی مگر کوئی صورت نہ نکلی قزاقون نے سب مال و اسباب بھی چھین لیا اور جو لوگ میرے ہمراہ تھے اُنکو بھی اسیر کر لیا لوح طلسم بھی مجھ سے چھین لی مجھکو بھی قتل کیے ڈالتے تھے مگر بڑی مشکل سے اپنی جان بچائی ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر اُنکو دیا تب اُنھون نے مجھکو چھوڑا جب میں نے رہائی پائی تو لوح کی یاد آئی میں نے اُنسے کہا کہ تم لوگ سب چیزیں لے لو مگر لوح مجھکو دیدو کہ میں خاص اُسی کے واسطے آیا تھا اگر لوح نہ لیکر جاؤنگا تو صاحبقران بہت آزردہ ہونگے اُنھون نے کہا اگر تمکو لوح لینا منظور ہو تو اُسکے عوض میں ہمیں روپیہ دو میں نے اُنسے پوچھا کتنا روپیہ درکار ہو اُنھون نے کہا جسقدر ہم لوگ اُٹھاکر لیجا سکیں تو دو مریخ تم جاکر صاحبقران سے یہ سب کیفیت بیان کرو اگر امیر روپیہ روانہ فرمائیں تو میں سب کو رہائی بھی دلاؤں اور لوح بھی لاؤں مریخ نے کہا خواجہ تم مجھے اپنے ہمراہ لے چلو میں اُن لوگون پر سحر کرکے لوح چھین لوں خواجہ نے جواب دیا کہ جب اُنکے پاس لوح موجود ہو تو تم کیونکر سحر کر سکوگے مریخ نے عرض کی خواجہ یہ کسی طرح سے اُنسے لوح لے لو خواجہ نے جواب دیا کہ تمکو ان باتون میں دخل نہیں ہو تم صاحبقران زمان کے پاس جاؤ میں جو کچھ تم سے کہتا ہوں تم امیر سے جاکر کہو جب صاحبقران اس بات کی خبر پائینگے تو زر روپیہ روانہ کرینگے اگر اُنکے خلاف کروگے تو میں آزردہ ہونگا مریخ نے عرض کی میری کیا مجال جو آپکے خلاف مرضی کوئی کام کروں ابھی جاتا ہوں اور صاحبقران سے کل کیفیت عرض کرتا ہوں یہ کہکر مریخ وہاں سے روانہ ہوا اور بعجلتمام صاحبقران کی خدمت میں آکر پہونچا امیر نے مریخ کو دیکھ کر فرمایا اے مریخ خیر تو ہو تم تنہا آئے ہو خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ لائے ہو مریخ نے عرض کی میں خواجہ کو کیونکر اپنے ہمراہ لاتا خواجہ سے راہ میں ملاقات ہوئی مگر اُنھون نے یہ احوال بیان کیا کہ میں لوح لیکر وہاں سے چلا مگر راہ میں قزاقون سے سامنا پڑا سب نے میرا مال و اسباب لوٹکر مجھکو قید کر لیا ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر میں نے اپنی جان بچائی لوح جو اُن سے طلب کی تو اُنھون نے اُسکے معاوضہ میں روپیہ طلب کیا جب میں نے اُنسے تعداد روپیہ کی دریافت کی تو اُنھون نے [illegible] قزاق کہتے ہیں جسقدر روپیہ ہم لیجا سکیں اسقدر ہمیں لاکر دو تو ہم تمہارے لوگون کو رہا بھی [illegible] خواجہ مجھے اپنے ہمراہ سے چلو

اگر خواجہ نے منظور نہ کیا یہی فرمایا کہ تم جاکر صاحبقران سے یہ کیفیت بیان کرو وہ روپیہ جبتک روانہ نکرینگے لوح
نہیں ملیگی امیر نے کہا اے مرزخ لوح تو خواجہ کے پاس ہوگی مگر سب باتیں انکی قید میں ہیں تم روپیہ لیجاؤ خواجہ کو
اپنے ہمراہ لے آؤ مرزخ نے بہت سا روپیہ خزانے سے لیا اسی وقت روانہ ہوا پھر خواجہ کی تلاش میں چلا
اُسی صحرا میں خواجہ سے ملاقات ہوئی مرزخ نے تخت اُتارا روپیہ خواجہ کو دکھاکر کہا چلیے میں بھی آپ کے ہمراہ
چلتا ہوں شاید وہ روپیہ لیکر لوح کے دینے میں کچھ عذر کریں تو میں مدد دونگا خواجہ نے کہا اے مرزخ اگر تم میرے
ہمراہ جاؤگے تو وہ لوگ تمھاری صورت دیکھکر پوشیدہ ہو جاوینگے میرا مطلب حاصل نہوگا اس سے بہتر یہ ہو کہ
تم جانے کا ارادہ نہ کرو اسی صحرا میں ٹھہرو میں جاکر انکو روپیہ دیتا ہوں لوح ابھی لاتا ہوں مرزخ نے عرض کی جو آپکی
خوشی یہ کہکر روپیہ خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اُٹھاکے نذر زنبیل کیا مرزخ کو اسی صحرا میں چھوڑکے ایک
جانب روانہ ہوئے مرزخ اُسی صحرا میں زیر شجر بیٹھکے خواجہ کا انتظار کرنے لگا جب بہت عرصہ ہوا تو مرزخ
کو خیال آیا ایسا نہو کہ خواجہ کو دراصل قزاق گرفتار کرلیں اور لوح نہ دیں بہتر یہ ہو کہ انکی مدد کیواسطے چلنا چاہیے
یہ سوچکے مرزخ اٹھا اور خواجہ کی تلاش میں آگے بڑھا

## اب کیفیت خواجہ کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو روپیہ لیکر آئے ایک گوشے میں آکے اپنی صورت گماشتے کی بنائی تھوڑی دیر وہیں بیٹھے رہے جب بہت
عرصہ ہوا تو اٹھکر چلے راہ میں مرزخ سے ملاقات ہوئی مرزخ نے دیکھا ایک شخص آتا ہے کاندھے پر اسکے ایک
تھیلی پڑی ہے چاروں طرف دیکھتا ہوا آتا ہے مرزخ نے خیال کیا یقین ہے یہ شخص اسی طرف سے آتا ہو اس سے کیفیت
خواجہ کی دریافت کرنا چاہیے یہ سوچکے مرزخ نے کہا میاں مسافر تجھے ایک بات کہتا ہوں گماشتہ نقلی
ٹھہر گیا مرزخ نے کہا تم کس طرف سے آتے ہو کہاں جاتے ہو گماشتہ نے جواب دیا کہ میں مہران بازرگان کا
گماشتہ ہوں زر انداز میرا نام ہے ایک شخص خواجہ عمرو نامے اس طرف آیا تھا شاید طلسم بیت المال کو
فتح کرکے اپنے گھر کو جاتا تھا اسکو راہ میں قزاقوں نے گرفتار کرکے مال و اسباب اسکا چھین لیا اور اسکے ہمراہیوں کو
اسیر کیا اسپر بھی سخت اذیتیں پڑیں ہمارے سوداگر صاحب نے ترس کھاکے دو لاکھ روپیہ قزاقوں کو دیا جب
انھوں نے اس شخص کو رہا کیا جب اسنے رہائی پائی تو لوح طلب کی قزاقوں نے لوح کے عوض میں روپیہ طلب کیا
اسکے پاس وہاں روپیہ موجود نہ تھا مگر کسی طرح سے اُسنے اپنے ملک کو خبر کرائی وہاں سے روپیہ آیا تو قزاقوں
سے روپیہ دیکر لوح لی اور روانہ ہوا جب ہمارے سوداگر صاحب نے دیکھا کہ یہ چلا جاتا ہے اور اب یہ ہتھے کا تو
اس سے روپیہ طلب کیا اُسنے انکار کیا سوداگر صاحب نے اسکو اسیر کرلیا جب اسپر مصیبت سخت پڑی تو اُسنے
کہا یہاں سے قریب جو صحرا ہے وہاں ایک شخص مرزخ آفتاب علم نامے ایک شجر کے سایہ میں بیٹھا ہو
اگر اُس تک میری اسیری کی خبر پہونچ جائے تو یقین ہو کہ وہ اسی وقت روپیہ کا سامان کردے لہٰذا میں
مرزخ آفتاب علم کے پاس جاتا ہوں اگر وہ اُس صحرا میں مل گیا تو اُس عیار کی کیفیت مرزخ سے بیان کرونگا
وہ فوراً روپیہ کا بندوبست کرکے اسکو رہا کرلیجائیگا مرزخ نے کہا وہ سوداگر صاحب کہاں ہیں جنھوں نے خواجہ
کو گرفتار کیا ہے گماشتے نے جواب دیا اسکے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر روپیہ تمھارے پاس موجود ہو
اور تم انکو رہا کرنا چاہو تو تحقیق کرو ورنہ میں مرزخ کے پاس جاتا ہوں وہ فوراً روپیہ لاکر اس عیار کو رہا کرلے جائیگا

مریخ نے کہا اے شخص تو مریخ کو پہچانتا ہو گماشتے نے کہا میں نے نام بھی آجتک نہ سنا تھا اسوقت اس عیار کی
زبانی معلوم ہوا مریخ نے کہا تو جسکی تلاش میں جاتا ہو وہ میں ہی ہوں اپنے سوداگر صاحب کے پاس مجکو لے چل میں انسے
گفتگو کرونگا گماشتے نے کہا مجھے سوداگر صاحب اور عیار نے منع کر دیا ہو کہ جبتک وہ روپیہ لیکر نہ آئے یہانتک
اسکو نہ لانا لہذا تم جاکر روپیہ لاؤ تو میں تمھیں اپنے ہمراہ لے چلوں مریخ کو غصہ آیا چاہا اس گماشتے کو
ایک ہاتھ تلوار کا ماروں کہ سر اڑ جائے لیکن سوچا کہ ایسا نہ ہو کسی طرح کی خرابی واقع ہو اسکی اطلاع پہلے
صاحبقران کو کرنا چاہیے جو کچھ وہ فرمائیں وہ کرنا اچھا ہو خیال کر کے گماشتے سے کہا تم یہیں ٹھہرو میں
صاحبقران کی خدمت میں جاتا ہوں وہاں سے ابھی روپیہ لیکر آؤنگا تمھارے ہمراہ چلکر خواجہ کو چھڑاؤنگا
گماشتے نے کہا اگر جلدی آؤگے تو مجکو یہاں پاؤگے ورنہ میں چلا جاؤنگا پھر اس طرف نہ آؤنگا مریخ نے کہا
میں بہت ہی جلد اپنے تئیں یہاں پہونچاؤنگا مطلق دیر نہ لگاؤنگا مگر بھائی یہ خیال کرو کہ یہاں سے دو سو کوس جاتا ہوں
پھر وہاں سے واپس آتا ہوں گماشتے نے کہا تم مسخرا کرتے ہو بھلا کون شخص ایسا ہو جو ایک دم میں دو سو کوس چلے
اور پھر واپس آئے مریخ نے کہا بھائی یہ کیا بڑی بات ہو میں ضرور جاؤنگا اور واپس آؤنگا تمھیں اس بات
کا تعجب بیکار ہو گماشتے نے کہا خیر جس طرح تمھارے مزاج میں آئے جاؤ مگر جلد واپس آؤ مریخ وہاں سے
روانہ ہوا اگرچہ اپنے زور دیا تخت ہوا سے بھی زیادہ رواں ہوا تھوڑے عرصے کے بعد خدمت صاحبقران
میں پہونچا امیر بزم عیش میں مع جملہ سرداران نامی کے زدوکش سے مریخ نے آکے سلام کیا
صاحبقران نے کہا مریخ خواجہ کہاں ہیں مریخ نے عرض کی خواجہ نے جس سوداگر سے روپیہ قرض لیکر اپنی جان
بچائی تھی اسکا روپیہ دینا ضرور تھا جب خواجہ وہاں پہونچ گئے اور لوح لیکر چلے اس سوداگر نے اپنا
روپیہ خواجہ سے طلب کیا انکے پاس کہاں تھا سوداگر نے اسیر کر لیا اب بڑی عزت سے انکو رکھا ہو اسکا
گماشتہ میرے پاس آیا ہو دو لاکھ روپیہ طلب کرتا ہو اگر آپ روپیہ مرحمت فرمائیں تو میں اسیوقت جاؤں اور خواجہ کو چھڑا لاؤں
گماشتے سے وعدہ کر کے آیا تھا کہ میں ابھی آتا ہوں جلد اسنے یہ بھی کہا کہ اگر دیر ہوگی تو میں چلا جاؤنگا پھر تمھیں
خواجہ کا پتہ نہ ملے گا امیر نے فرمایا اے مریخ خزانے سے روپیہ لو اور اسی وقت جاؤ مگر
خواجہ کو اپنے ہمراہ لانا مریخ نے عرض کی اب خواجہ کے لانے میں کیا عذر ہو یہ کہکر مریخ نے خزانے سے
دو لاکھ روپیہ لیا اور اس صحرا کی طرف روانہ ہوا صحرا میں پہونچکر مریخ کو شام ہو گئی مگر گماشتے کو زیر نخل پایا مریخ
نے اسکا بہت کچھ شکریہ ادا کر کے کہا بھائی روپیہ میں لایا ہوں اب میرے ہمراہ چلکر خواجہ کو رہا کرا دے
گماشتے نے کہا یہ وقت تاجر صاحب کے عیش و آرام کا ہو کسی قسم کا معاملہ اس وقت نہیں ہوتا ہو لازم آپکو
یہ ہو کہ شب بھر اسی صحرا میں قیام فرمائیے صبح کو سوداگر صاحب کے پاس چلے چلیےگا میں اسوقت جاکر آپکا
ذکر کیے دیتا ہوں مریخ نے کہا تمھیں اختیار ہو میں اسی صحرا میں شب بھر بسر کرونگا گماشتے نقل نے کہا کچھ
خوف نہیں ہو اس صحرا میں کوئی شخص ایسا نہیں رہتا ہو کہ جو آپکو آزار پہونچائے مریخ نے جواب دیا مجھے
اس بات کا خوف نہیں ہو مگر اپنی زحمت پر افسوس آتا ہو اگر میں جاتا تو اسوقت اس صحرا میں کیوں آتا شب بھر
شریک بزم عشرت رہتا گماشتہ نقل نے کہا اگر تم اس وقت نہ آتے تو مجھ سے ملاقات کیونکر ہوتی
اور آپ کا تذکرہ وہاں کون کرتا مریخ خاموش ہو رہا گماشتہ مریخ سے رخصت ہو کر روانہ ہوا مریخ نے
درخت کو متعلق قائم کیا جب رات زیادہ گئی مریخ سو رہا خواجہ نقل بصورت گماشتہ ایک جگہ پوشیدہ ہو رہے

تھے جب انھون نے دیکھا کہ مریخ سو گیا زنبیل سے تخت نکالا تخت پر بیٹھ کے اسکے تخت کے قریب پہونچے
روپیہ تخت پر رکھا تھا خواجہ نے مریخ کو غافل پاکر روپیہ نذر زنبیل کیا اسی وقت وہان سے روانہ ہو گئے
ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

## اب کیفیت مریخ کی عرض کی جاتی ہے

جب صبح کو مریخ کی آنکھ کھلی اپنے پاس روپیہ نہ پایا بہت گھبرایا دل مین خیال کیا کہ اب سوداگر کے پاس کیونکر
جاؤن اور خواجہ کو کیونکر پاؤن آخر کو یہ خیال کیا کہ اب پھر صاحبقران کے پاس چلکر سب کیفیت بیان
کرون اور روپیہ وہان سے لاکر سوداگر کے پاس جاؤن یہ سوچ کر مریخ وہان سے روانہ ہوا اور طرف صاحبقران
کے چلا اسکو راہ مین چھوڑیے خواجہ کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے کہ خواجہ روپیہ لیکر روانہ ہوے قریب صبح طلسم
فیروزہ مین پہونچے گھبرائے ہوے صاحبقران کے پاس آئے امیر اسوقت نماز پڑھ رہے تھے خواجہ خاموش
کھڑے رہے جب صاحبقران نے نماز سے فراغت پائی اور سلام طلب کیے تو خواجہ نے سلام کیا امیر نے
خوش ہو کے کہا اے خواجہ تمنے بڑا کام کیا کہو مریخ آفتاب علم کہان ہے خواجہ نے کہا مین مریخ کے حال سے
واقف نہین ہون آپکی وجہ سے بڑے بڑے مصائب اٹھائے ہین نہین معلوم کس طرح سے اپنی جان بچائی
قزاقون نے لوٹ چھین لی جب آپ نے روپیہ بھیجا تو ان قزاقون سے لی ایک تاجر سے پھر روپیہ قرض لیکر
اپنی جان قزاقون کے ہاتھ سے بچائی تھی جب لوح لیکر وہان سے چلا اس تاجر نے امیر کیا اسکے گماشتے کو بھیجا
مریخ کا بھی پتہ نہ ملا یہ معلوم ہوا اسنے لوح لیکر کھو دیا کہا صاحب میرا روپیہ بھیجدو کے تو لوح نہین جا سکی
صاحبقران نے فرمایا خواجہ مین نے مریخ کو روپیہ دیکر روانہ کر دیا تھا خواجہ نے کہا اگر اسکو روپیہ ہوتا تو وہ
لوح کیون نہین لیتا اسکے بہت سے آدمی آئے ہین لوح بھی اونہین مین روپیہ لیکر فنا یت ہو تو مین جا کر انکو دون
لوح اسنے لون امیر نے فرمایا خواجہ ان لوگون کو میرے سامنے لاؤ مین روپیہ انکو دیکر لوح لے لونگا خواجہ نے
عرض کی وہ لوگ یہان نہین آتے مین نے بہت بہت کہا اگر انھون نے یہ بات ظاہر کی کہ یہان تمہارا لشکر موجود
ہو اگر تمکو پکڑ کر مار ڈالیں اور لوح چھین لیں تو ہم اتنا کیا نہ کرینگے ہین اس خوف سے وہ لوگ بہت دور ٹھہرے
ہوے ہین امیر نے فرمایا خواجہ تمہارا تو تشویش مین روپیہ منگائے دیتا ہون اب تو کوئی عذر نہ ہے اور
کوئی خواجہ نے کہا یہ عذر نہ کوئی بات نہین جانتا اگر اسوقت تو روپیہ منگا دیجیے ایسا نہو وہ لوح طلسم لیکر
چلے جائین تو اور مشکل ہو امیر نے اسی وقت دو لاکھ روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ روپیہ لیکر وہان سے
روانہ ہوے تھوڑی دیر کے بعد آئے دیکھا مریخ آفتاب علم صاحبقران کے پاس بیٹھا ہوا کچھ احوال شب بیان
کرتا ہے خواجہ نے دور سے کہا ہان مریخ صاحب آپ صاحبقران سے میری رہائی کے واسطے روپیہ
لے گئے تھے کیا کیا مریخ نے کہا خواجہ وہ روپیہ غائب ہو گیا خواجہ نے کہا ممکن نہین کیونکر تمہارے پاس سے
روپیہ غائب ہوا مریخ نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے کہا جب تمنے تخت کو معلق قائم کیا تھا تو قزاقون کی
یہ مجال نہ تھی کہ وہ روپیہ تمہارے تخت پر سے لیجاتے بہتر تمہارے واسطے یہ بات ہو کہ وہ روپیہ مجھکو دو
صاحبقران نے کہا خواجہ اب روپیہ لیکر کیا کروگے خواجہ نے کہا مین اپنے قرض دارون کو دیکر کہا ان اسکے
دون کے بعد یہان آیا ہون قرضدارون سے دیکھا جواب بھیجے واسطے اور مہلت ہو اگر انکو روپیہ نہ پہونچیگا

توبڑی خرابی ہوگی جب میں لوح لیکر چلا تو راہ میں میرے قرضداروں نے روکا میں نے لوح دیدی اب مرچ سے روپیہ
لیجاکر انکو دونگا تو اس مہینے کا سود ادا ہوگا تب وہ لوح دینگے امیر نے کہا خواجہ اب روپیہ تحقیق نہیں ملیگا خواجہ نے کہا
لوح بھی نہیں آئیگی مرچ نے عرض کی خواجہ آپ کیوں خفا ہوتے ہیں میں روپیہ حاضر کرتا ہوں یہ کہکے مرچ اٹھا
صاحبقران نے فرمایا ہمارے خزانے سے روپیہ لاکر خواجہ کو دیدو خواجہ نے کہا میں جاکر خزانے سے روپیہ لے لونگا
پہلے مرچ تو مجھے روپیہ دیویں امیر نے فرمایا اب مرچ کی طرف سے ہم دیتے ہیں خواجہ نے کہا اسکی ضرورت
نہیں مرچ کیا محتاج ہے مرچ نے ہنسکر کہا خواجہ میں روپیہ حاضر کرتا ہوں یہ کہکر ہزار روپیہ اپنے ملازمین کے
ہاتھ خواجہ کو بھیج دیا خواجہ خزانہ صاحبقران میں گئے وہاں سے بھی روپیہ لیا تھوڑی دیر کے بعد لوح لیکر آئے یہ وقت
وہ ہو کہ سب سردار صاحبقران کی بارگاہ میں موجود ہیں کہ خواجہ نے آکر امیر کو سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھے امیر نے فرمایا
خواجہ لوح لائے خواجہ نے عرض کی لوح حاضر ہے امیر نے فرمایا میں شائق ہوں لوح دکھاؤ خواجہ نے کہا میرے
واسطے انعام جو کچھ آپ نے تجویز کیا ہو وہ پیشتر عنایت فرمائیے تو میں لوح دکھلاؤں امیر نے فرمایا خواجہ اس قدر
روپیہ تمنے لیا ابھی تک تمہاری طمع دفع نہیں ہوئی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اگر وہ روپیہ مجھکو ملتا تو میں ہرگز
آپسے اور روپیہ کا سوال نکرتا وہ تو آپنے اپنی طرف کے واسطے روپیہ دیا اگر آپ نہ دیتے تو لوح کیونکر پاتے اب
میری جانفشانی و عرقریزی پر توجہ فرمائیے کچھ انعام عطا فرمائیے تھوڑا ہو امیر نے بہت کچھ زر و جواہر اسوقت
بھی خواجہ کو دیا خواجہ نے اٹھاکر تہ زنبیل کیا پھر اپنی کرسی پر جاکے بیٹھے امیر نے فرمایا خواجہ لوح کہاں ہے عمرو
نے کہا میرے پاس ہے امیر نے فرمایا تمکو انعام بھی مل چکا اب لوح دینے میں کیا انکار ہے عمرو نے عرض کی
ابھی لوح کی قیمت باقی ہے میں کیا ایسی بیش قیمت چیز مفت دیدونگا اگر کسی جوہری کے ہاتھ فروخت کرونگا تو بھی مجھے
بہت کچھ روپیہ ملیگا صاحبقران مجبور ہوئے یاران سب ہنسنے لگے غرض صاحبقران نے خواجہ کو بہت سا روپیہ دیا
جب خواجہ نے لوح زنبیل سے نکالی عرض کی یا صاحبقران اب ایک شرط سے لوح دیتا ہوں کہ جب آپ قتل
فیروز سے فراغت پائیے گا تو لوح مجھکو واپس دیجئے گا صاحبقران نے کہا خواجہ جو تم قیمت لوح لے چکے
اب کیوں لوح کا دعوی کرتے ہو خواجہ نے کہا یا صاحبقران میں دو وجہ سے لوح طلب کرتا ہوں ایک تو یہ سبب ہے کہ
بعد قتل فیروز لوح بیکار ہو بیکار شے کو آپ کیا کرینگے دوسری وجہ یہ ہے کہ میں نے بڑی جانفشانی سے اسکو پایا ہے میرے
پاس ایک سند فتح طلسم کی رہیگی اسمیں بھی آپ ہی کا نام ہوگا صاحبقران نے ہنسی سے کہا اچھا خواجہ بعد قتل فیروز
ہم لوح بھی تمکو دیدینگے خواجہ نے صاحبقران کو لوح دی امیر نے لوح کو دیکھکر چاہا کسی کے سپرد کریں خواجہ نے
کہا مجھسے بڑھکے اسکی حفاظت کوئی نکر سکیگا آپ مجھی کو مرحمت فرمائیے جب ضرورت ہوگی حاضر کرونگا امیر نے
کہا خواجہ اب لوح تمہیں دیدینگے خواجہ نے عرض کی یا امیر میں اس لوح کو بڑی جانفشانی سے لایا ہوں جیسی حفاظت
اسکی میں کرونگا دوسرے سے نہیں ہوگی صاحبقران نے ہنسکر کہا اگر تمہاری یہی خوشی ہو تو لوح اپنے پاس رکھو خواجہ
نے لوح صاحبقران سے لیکر تہ زنبیل کی امیر نے قیصر عادل باطن کو یاد کیا بدیع الملک نے کہا تھا
کہ قیصر عادل باطن سے کچھ تحقیق کیجئے گا لہذا اس امر کے واسطے طلب کیا ہے قیصر نے عرض کی یا صاحبقران
شاہزادے نے طلسم نوہ آئین کے ایک درجہ کو فتح کیا کہ نام اسکا صنم کدہ آذری مشہور ہے وہاں کی حکمران
ملکہ بلوکب آئین تھیں وہ اصل میں خاندان سلطنت سے تھیں مگر مقام جادو نے ایسا گمراہ کیا تھا کہ ملکہ کو اپنے مذہب کی
کیفیت مطلق نہ معلوم تھی جب بدیع الملک وہاں تشریف لے گئے اور ملکہ کو مسلمان کیا تو پیراستے فتح مراد

نوذر اور رنگ نشین پر جو والد ملکہ ناوک افگن جادو کے تھے گئے وہاں شاہزادے نے ایک اسم اعظم اور
ایک وصیت نامہ پایا اُس وصیت نامے میں یہ لکھا تھا کہ ملکہ ناوک افگن تیری زوجہ ہوگی خدا اسکے بطن سے ایک فرزند
عطا فرمائے گا نام اُس فرزند کا رفیع البخت ہوگا وہ شیر شبستان شجاعت طلسم نور آگین کو فتح کریگا لوح اُسی کے
واسطے ہے صاحبقران یہ کیفیت سنکر بہت خوش ہوئے اُسی روز شب کو بدیع الملک کا نکاح حسب دستور
ملکہ ناوک افگن سے کیا ناظرین والا تمکین کو اس بات کا خیال رہے کہ بطن ملکہ ناوک افگن سے ایک
شیر بیشہ ہیجا پیدا ہوگا طلسم نور آگین کو عوض میں خون ناحق مادر ملکہ ناوک افگن کے فتح کریگا مگر ذکر اُسکا دفتر
آفتاب شجاعت جو بعد لعل نامے کے ہوا ہے میں آئیگا جس وقت ناظرین اُس دفتر کو ملاحظہ فرمائینگے لطف
اُٹھائینگے اس میں بدیع الملک کے صاحبقرانی کا حال ہے واقعی جو جو طلسم اور جیسی جیسی لڑائیاں اُس
دفتر میں ہیں اُنکی تعریف امکان سے باہر ہے یہاں سے لعل نامہ ختم ہوا ہے یہیں سے اُس دفتر کا سلسلہ
ملتا ہے بدیع الملک صاحبقران ہوتے ہیں اور امیر خانہ کعبہ جاتے ہیں واقعی یہ وہ دفتر ہے جسکا نام
تک بڑے بڑے داستان گویوں نے نہیں سنا یوں تو کوئی اپنے دل کو منتا نہیں کہتا مگر یہ دفتر جیسا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائینگے زیادہ
عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے مدعا تقریر یہ ہے کہ رفیع البخت طلسم نور آگین کو فتح کرینگے مگر ذکر اسکا اُس
دفتر میں نہیں ہے اب کیفیت صاحبقران کی ملاحظہ فرمائیے کہ جب امیر نے بدیع الملک کا عقد کیا تو اُنکی تہنیت
میں کئی روز جلسہ رہا بعد فراغ امیر نے مریخ آفتاب علم کو بلا کر کہا اے مریخ یہ سلطنت تمہیں مبارک رہے کہ
سوائے تمہارے اسکا مستحق کوئی نہیں ہے تم یہاں کی ملوکت کرو کیونکہ ہم اب برائے تلاش زمرد ثانی اور
فیروز جاتے ہیں مریخ نے عرض کی یا صاحبقران بجلا میں رکاب سعادت انتساب سے جدا ہو کر
زندہ رہونگا بدیع الملک نامدار کو فراق مجھے ہلاک کر ڈالیگا میں چاہتا ہوں اس سلطنت کو آپ پر سے
تصدق کر کے کسی اور کو دیدوں اور میں شب و روز غلامی میں حاضر رہوں صاحبقران نے بدیع الملک کو بلایا
فرمایا کہ تم مریخ آفتاب علم کو سمجھاؤ کہ اپنی سلطنت لے اور عیش و عشرت یہاں بسر کرے بدیع الملک نے
بھی مریخ سے کہا مگر مریخ نے کسی کا کہنا قبول نہ کیا جب صاحبقران مجبور ہوئے تو اور ایک شخص کو وہاں کا
حاکم بنایا اسی روز فوج میں بھی اطلاع دی کہ سب لوگ سامان سفر درست کریں میں زمرد ثانی کی تلاش میں جاؤنگا
لشکر میں جو خبر ہوئی سفر کی تیاری ہونے لگی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو بلا کر کہا اب کس طرف چلنا چاہئے
مریخ نے عرض کی زمرد طلسم نہ طاق میں پوشیدہ ہے اگر وہاں تشریف لے چلئے تو کیا عجب ہے کہ سب لوگ
یہیں ملیں تورج بھی وہیں ہے اور فیروز ستارہ پیشانی بھی ہے اگر یہ لوگ متفرق ہو گئے ہونگے تو بھی وہاں چلکر
پتہ معلوم ہو جائیگا مگر زمرد تو طلسم نہ طاق میں ہے صاحبقران نے فرمایا اب طلسم نہ طاق کی طرف چلنا چاہئے
ہو اگر اور لوگ وہاں نہ ہونگے تو انکا پتہ معلوم ہو جائیگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی طلسم نہ طاق عجب طلسم ہے وہاں کا
بادشاہ اشراق جادو آئینہ پرست کے لقب سے مشہور ہے اُسکے طلسم میں ایک ساحر ہے جسکو آئینہ اندام جادو کہتے ہیں
وہ ملعون دعوے خدائی کرتا ہے اُسکے فرمانبردار بہت سے ہیں یہاں شہر بہت سے ہیں بہت سے طائر بہت سے
درندگان صحرائی بہت سے درخت عجیب الخلقت اُسکا نام لیا کرتے ہیں ایک صحرا ہے اُس کا نام آئینہ اندام
نے معبدگاہ رکھا ہے جو کوئی اُس مرتد کو خداوند کہتا ہے اور عبادت کرنا چاہتا ہے تو آئینہ اندام اُسکو اُسی صحرا میں
بھیج دیتا ہے صحرا میں بہت سے بڑے بڑے چہرے کے بنے ہوئے ہیں وہ لوگ انہیں مجسموں میں جا کر ٹہلتے ہیں

آئینہ اندام اُنپر سحر کرتا ہے کہ بہوت ہو جاتے ہین اُسی غفلت مین شب و روز اس کافر کا نام رٹا کرتے ہین دو وقت
اُنکے واسطے کھانا بھیجا جاتا ہے بہت سے لوگ ایسے ہین جنھون نے اپنے تئین زمین مین دفن کرا کے حبس دم
کر لیا ہے وہ بزرگان دین مشہور ہین اُنکے مزارون پر میلا ہوتا ہے وہان کے انسان اور حیوان اور درخت اور خاک
اور پہاڑ اور دریا سب آئینہ اندام جادو کے سحر سے معمور ہین اگر وہ اشارہ کرے تو دریا تمام طلسم کو غرق کر دے
اگر درختون سے اشارہ کرے تو درخت جڑ سے اکھڑ کر مثل انسان کے کام کرین آئینہ اندام جادو بڑا ساحر
زبردست ہے امیر نے فرمایا دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است بفضل خدا شامل حال ہے تو اس کو
بھی زیر کرینگے مریخ نے عرض کی اے شہریار اس طلسم کے عجائبات کہانتک عرض کرون ایک گلزار نہ طاق
اس طلسم مین بنا ہے کہ دروازہ اُسکا ہمیشہ بند رہتا ہے وہان کے دو حاکم ہین ایک کا نام ایوان جادو ہے دوسرے
کا نام کیوان جادو ہے جب سے طلسم بنا ہے وہ دروازہ بند کر دیا گیا ہے نہین معلوم اُسمین کیا ہے یہ سننے مین آیا ہے کہ جب
طلسم کشا اس طلسم مین جائیگا اور اہالیان طلسم اُس سے بہت مجبور ہونگے تو وہ دروازہ کھولا جائیگا امیر نے فرمایا
واقعی طلسم بہت بڑا ہے مگر خدا مالک ہے دیر تک صاحبقران سے مریخ آفتاب علم طلسم نہ طاق کا ذکر کرتا رہا جب صاحبقران
کے اور سردار حاضر ہوئے امیر اُنسے مخاطب ہوئے مریخ نامور جو بہ بدیع الملک نامدار نے آکے
عرض کی لشکر مین سب تیار ہین جس وقت آپ تشریف لے چلین گے سب ہمراہ ہونگے صاحبقران نے فرمایا
پیش خیمہ روانہ کرنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی یہ انتظام بھی ہو چکا کوئی دقیقہ باقی نہین ہے محض آپ کے
چلنے کی دیر ہے صاحبقران نے فرمایا شب بھر یہان جشن رہے صبح کو بعد نماز سحر یہان سے کوچ کرین بدیع الملک
نے بھی اس رائے کو پسند کیا شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی اور وقت نماز صبح آیا صاحبقران نے مع جملہ
سردارون کے نماز پڑھی بعد نماز سلاح ذات پر آراستہ کر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان سب سوار
منتظر تھے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر بیحساب ہمراہ لیکر جانب طلسم
نہ طاق روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کچھ کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جس دن سے اُسنے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد تاجی اور بخشگان اور تورج کو گمراہ کر کے معبد گاہ مین بھیجا تھا
اُس روز سے اشراق جادو اکثر کہا کرتا تھا کہ یا خداوند یہ جو چار بندے آپکی عبادت کرتے ہین بڑے
پاک نفس ہین مین جانتا ہون کہ خداوند کو بھی انکا خیال ہوگا اور بعد انقضاے میعاد عبادت انکے مطالب
دلی ضرور پورے کئین گے آئینہ اندام جواب دیتا تھا کہ یہ لوگ ہمیشہ یونہین میری عبادت کرتے رہینگے اگر اُنکے مطالب
بر بھی آئینگے اسوقت بھی ان مین کا کوئی سواے معبد گاہ سے نکلنا منظور نکریگا اور اپنی جملہ راحتون سے میری
عبادت کو اچھا جانیگا کیونکہ اب انکے دلون مین کسی طرح کی کدورت باقی نہین ہے بلکہ سب کے قلب صاف
ہوگئے انکو ذائقہ عبادت سے بڑھکے دوسری چیز مرغوب نہین ہے اور یہ لوگ چند روز مین بزرگان دین
تصور کئے جائینگے بڑے رجوع قلب سے میری عبادت کر رہے ہین اشراق آئینہ پرست بہت
[illegible] کرتا تھا اسی طرح جب مدت دراز گذر گئی تو ایک روز اشراق نے آئینہ اندام جادو سے کہا یا خداوند اب
تو مدت عبادت بھی ختم ہوگئی اب آپ کو لازم ہے کہ فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد تاجی وغیرہ کی مرادون کو بر لائیے آئینہ اندام نے کہا

آپ نے جا کر کہو اگر وہ جانا قبول کریں تو میں بھی سامان کر دوں وہ جا کر مسلمانوں کو قتل کریں اور اگر ان لوگوں کا جی یہاں
سے جانے کو نہ چاہے تو میں مسلمانوں کو یہیں بلا لوں اور سب کو تباہ و برباد کر دوں طلسم فیروزیہ کا سب انتظام
بھی درست ہو جائے حمزہ بھی قتل ہو اُسکے سردار بھی مارے جائیں اشراق آئینہ پرست یہ بات سنکر
عبادت گاہ میں آیا پہلے فیروز ستارہ پیشانی کے حجرے میں گیا دیکھا فیروز آنکھیں بند کیے بیٹھا ہے اشراق نے
آواز دی فیروز نے آنکھ کھولی اشراق کو سلام بھی نہیں کیا ہاتھ سے اشارہ کر کے پھر آنکھ بند کر لی مطلب اشارے
کا یہ تھا کہ یہاں نہ ٹھہرو چلے جاؤ اشراق نے کہا مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہے فیروز نے پھر آنکھیں کھول دیں
یہ سنکر کہا اے اشراق تمھیں خداوند نے میرے پاس کیوں بھیجا ہے کیا کام ہے میں اسوقت ایک باغ پُر فضا کی سیر کر رہا
تھا وہاں عجب عجب باتیں حسینوں سے ہو رہی تھیں اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہے کہ اب اپنے طلسم کی طرف
جانا چاہتے ہو اور مسلمانوں سے اپنا عوض لینا چاہتے ہو یا نہیں اگر یہاں سے اُٹھنے کو جی نہ چاہے تو مسلمان یہاں
بھی آ سکتے ہیں خداوند بلا سکتے ہیں یہیں بلا کر سب کو تباہ و برباد کر دیں فیروز نے جواب دیا کہ میں اب طلسم میں نہیں
جاؤنگا خداوند مسلمانوں کو یہیں بلا کر اُنکے دل میں نور ایمان اتار دیں کہ وہ سب بھی مصروف عبادت ہوں اگر
نا منظور کریں تو خداوند سبکو جلا کر خاک کریں اشراق نے کہا اے فیروز ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا خداوند نے خود
فرمایا ہے کہ اگر فیروز چاہے تو ہم سابق سے اُسکے طلسم کو بڑھا دیں اور سحر میں بھی اُس کو ایسی قدرت عطا فرمائیں کہ
دنیا میں کوئی ساحر اسکا مقابلہ نہ کر سکے اور مسلمانوں سے عوض بھی ایسا لیں کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑیں یا سب کے
دلوں میں نور ایمان پھونک دیں فیروز پر آئینہ اندام نے ایسا سحر کیا تھا کہ ہر وقت اس کو شیاطین کی صورتیں نظر
آتی تھیں انھیں کو دیکھا کرتا تھا ہر وقت مبہوت رہتا تھا اس نے اشراق سے کہا خداوند کو اختیار ہے جیسا کچھ وہ
میرے حق میں مناسب سمجھیں ویسا کریں مجھکو سب سے بڑھ کے یہاں کے رہنے میں راحت ہے اشراق
آئینہ پرست حجرے سے یہ کہتا ہوا باہر آیا کہ واقعی خداوند آئینہ اندام کی بڑی قدرت ہے اسنے اپنی عبادت کی ہے کہ
ہر وقت باغ اور زنان ماہرو کے نظارے میسر رہتے ہیں اب اسکو اپنے طلسم کی بھی پروا نہیں یہ کہتا ہوا زمرد
ستانی کے حجرے میں آیا دیکھا زمرد برہنہ زمین پر اوندھا پڑا ہے آنکھیں بند ہیں اشراق کو کچھ ہنسی آئی مگر ضبط کر کے
زمرد ستانی کو آواز دی زمرد نے کچھ جواب نہ دیا اشراق نے پھر آواز دی زمرد سیدھا ہوا آنکھیں کھولکر اشراق
آئینہ پرست کی طرف دیکھا اشراق نے کہا اے زمرد مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہے زمرد نے کہا
اے اشراق اگر تھوڑی دیر تم اور ٹھہر جاتے تو میرا مطلب دل بر آتا میں عجب کیفیت میں تھا ایک جوان
پری زاد مجھ سے مصروف اختلاط تھا میرے تمام اعضا کو اسکے وجہ سے راحت پہونچ رہی تھی تمنے جو آواز دی
میں اُٹھ نہ سکا اور از دیاد حظ سے کچھ جواب بھی نہ دے سکا جب تمنے دوسری آواز دی تو وہ جوان الگ
ہوا میں اُٹھ بیٹھا اشراق نے اپنے دل میں کہا یہاں تو عجب عجب باتیں سننے میں آئیں زمرد نے کہا اب جو کچھ
تمھیں بیان کرنا ہو جلد بیان کرو کہ میں پھر خداوند کا نام ورد زبان کروں اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہے
کہ اب زمانہ عبادت گذر گیا اور تم لوگوں نے خوب عبادت کی ہم بہت خوش ہوئے اب مسلمانوں کے حق میں
جو چاہو ممکن ہے اگر کہو تو تمھارے ہمراہ لشکر کریں تم جا کر حمزہ کو گرفتار کر لاؤ خداوند اسکے دل میں بھی نور ایمان
اتار دیں اگر تمھیں وہاں جانا ناگوار ہو تو خداوند مسلمانوں کو یہیں بلا لیں زمرد بھی سحر کی وجہ سے مبہوت تھا
کہا میں نہیں جانتا جو خداوند کے مزاج میں آئے وہ کریں میں اب اپنی بقیہ عمر عبادت میں بسر کروں گا

بھلا یہ لطف کہان ممکن ہوگا اشراق نے کہا اے زمرد یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم ایسا کہتے ہو زمرد نے کہا مین
یہان بہت راحت سے ہون مجھے اب کسی بات کی ضرورت نہین ہے مین نہین چاہتا کہ مسلمانون سے بگڑون
اور اپنی عبادت مین خلل ڈالون جیسا خداوند مناسب جانین کرین جو کچھ مجھے عالم خواب مین فرما دینگے اُسکو مین
منظور کرونگا اشراق آئینہ پرست وہان سے بھی باہر آیا زمرد پھر اُسی صورت سے لیٹ گیا اشراق توبرج کے
حجرے مین آیا دروازہ کھولا دیکھا توبرج آنکھین بند کیے ہوے ناچ رہا ہے اشراق نے تین چار آوازین دین
توبرج نے آنکھ کھولکر اشراق کی طرف بہ نگاہ غضب دیکھکر پھر آنکھ بند کرلی اشراق نے پھر بآواز بلند کہا اے توبرج
مجھے خداوند نے تیرے پاس بھیجا ہے توبرج ٹھہر گیا آنکھین کھولکر اشراق جادو سے کہا کیا حکم ہے اشراق نے کہا
خداوند نے اس غرض سے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہے کہ اب مدت عبادت تم لوگون کی ختم ہوئی اور خداوند
تم سب سے بہت راضی ہین لہذا مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو توبرج نے کہا اب ہمین کسی کے حق مین
کچھ درکار نہین ہے ہم اپنی عمر عبادت مین صرف کرینگے اس مین ہمکو بڑے بڑے لطف حاصل ہوتے ہین اسوقت
بھی ایک محفل مین بہت سی نازنینان مہ سیما جمع ہین شغل شراب ہو رہا تھا مین نشہ شراب کی وجہ سے بہک رہا
تھا نازنینان محفل میرے گلے مین باہین ڈالکر سنبھالتی تھین مین اور زیادہ بہکتا تھا تمنے بہت سی آوازین دین
جب مینے خداوند کا نام سنا تو آنکھ کھولی اگر تم نام خداوند کا نہ لیتے تو مین ہرگز آنکھین نہ کھولتا اشراق آئینہ
پرست نے کہا تمنے جس مراد کے واسطے عبادت اختیار کی تھی وہ مراد تمھاری بر آئی اب تم کیون اتنی تکلیف
گوارا کرتے ہو توبرج نے جواب دیا یہ تکلیف ہم کو سو راحتون سے زیادہ ہے ہم عبادت کبھی ترک نکرینگے
اشراق نے کہا کیا حکم خداوند بھی نہ مانوگے توبرج نے جواب دیا کہ اگر خداوند ہمسے فرماوینگے تو ہم انکا حکم
بسر و چشم بجا لاوینگے اشراق اس حجرے سے بھی باہر آیا دروازہ بند کیا بجنگان کے حجرے مین گیا دیکھا
بجنگان رو رہا ہے اشراق نے آواز دی بجنگان نے آنکھ نہ کھولی پھر اشراق نے کہا اے بجنگان مجھکو خداوند
نے تیرے پاس بھیجا ہے بجنگان نے جلدی سے آنسو پونچھ ڈالے آنکھین کھول دین اشراق کو سلام کیا
کہا کیا ارشاد ہوتا ہے اشراق نے کہا خداوند نے فرمایا ہے کہ اب مدت عبادت ختم ہوگئی مسلمانون کے
حق مین کیا چاہتے ہو بجنگان نے کہا مین نے اسواسطے خداوند کی عبادت نہین کی تھی کہ مین مسلمانون کو
سزا دلاؤن اشراق نے کہا پھر تمھاری کیا مراد ہے بجنگان نے جواب دیا کہ میری کچھ مراد نہین ہے مین بھی چاہتا
ہون کہ ہمیشہ مصروف عبادت خداوند رہون مجھے بڑے بڑے حظ ملتے ہین ابھی مین ایک نازنین کے
پاس بیٹھا تھا اُسکا دوسرا یار آیا اُسنے مجھکو خوب مارا اس نازنین کو لیکر چلا گیا مین رو رہا تھا تھوڑی دیر کے
بعد وہ نازنین پھر میرے پاس آجاتی مین ہنسنے لگتا مجھے کوئی تمنا نہین ہے مین بقیہ عمر اپنی عبادت ہی مین
خداوند کے صرف کرونگا اشراق سب کی تقریر سنکر دنگ ہوگیا بجنگان کے حجرے سے بھی باہر آیا
آئینہ اندام کے پاس گیا کہا یا خداوندا آج تک مین نے آپ کی قدرت اچھی طرح سے نہین دیکھی تھی مگر آج امتحان
کامل ہوگیا جو لوگ مصروف عبادت ہین انکی تو عجب عجب حالتین ہین ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ کوئی آکر مخل نہو
سب اپنے اپنے رنگ مین ہین آئینہ اندام نے کہا اے اشراق ابھی تونے کیا دیکھا ہے میری قدرت کی
سیر کون کرسکتا ہے اشراق نے کہا اے خداوند جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت درست ہے مین نے پہلے فیروز
سے جاکر ملاقات کی اُس کو عجب حالت مین پایا اُس سے کہا کہ تمھین اب کیا درکار ہے مسلمانون سے

اپنا عوض لو تمہاری مراد برآئی مدت عبادت تمام ہوگئی یہ سنکر فیروز نے کہا میں کچھ نہیں چاہتا خداوند کو اختیار ہے
جو چاہیں کریں میں اس حجرے سے باہر نجاؤنگا بقیہ عمر اپنی اسی حجرے میں بسر کرونگا سب مجھے یہاں عجب عجب کیفیتیں
نظر آئی ہیں یا خداوند میں مجبور ہو گیا اسی طرح ہر ایک کے حجرے میں گیا سب کو عجب حالت میں دیکھا جس سے
کہا اب تمہاری عبادت تمام ہوگئی کیا چاہتے ہو سبنے یہی جواب دیا کہ ہم کو کچھ مال دنیا نہیں درکار ہے
یہی چاہتے ہیں کہ اپنی بقیہ عمر خداوند کی عبادت میں صرف کریں آئینہ اندام جادو نے کہا اے
اشراق اب چند دنوں میں یہ لوگ بزرگان دین ماننے جائینگے اور اگر میں اسیوقت انکے ہمراہ
لشکر بھی کر دیتا اور یہ لوگ جب مقابلہ مسلمانان میں جاتے تو غرور ان سب کے حد سے زیادہ بڑھ جاتے
پھر سب مجھے ان لوگوں کا گرفتار کر لینا واجب ہوتا اور اہل اسلام کیسے شجاع ہیں اور اپنے خدائے نادیدہ کو
کیسا مانتے ہیں کبھی کوئی کلمہ کبر کا انکی زبان سے نہیں نکلتا اسی وجہ سے ہم بھی انکو ہر جگہ سرفراز رکھتے ہیں
جب وہ ہمارے یہاں آئینگے تو ہم انکے دلوں میں نور ایمان اتار دینگے کہ وہ لوگ بھی شریک
ایمان ہو جائینگے ان سب کے مراتب اپنے زیادہ کرینگے منتظم خدائی ان لوگوں کو قرار دینگے اگر یہ
لوگ انسے لڑنے کو جاتے تو ہم انھیں کی مدد کرتے انکو شکست ہوتی یہ لوگ پھر یہاں آتے وہ لوگ
تعاقب کرتے یہاں بھی آکر طلسم کو تباہ و برباد کرتے یہ ان لوگوں سے لڑکر نجات پاتے تھے اس وجہ
سے انکو اپنی عبادت میں ایسا محو کر دیا کہ انکو اب کسی بات کی قدرت نہیں رہی اور یقین ہے مسلمان
بھی یہاں نہ آئیں مگر میرا ارادہ ہے کہ ان لوگوں کو بزور قدرت یہاں بلاؤں اور سب کے دلوں میں نور
ایمان اتار دوں اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ انکے مرتبے بڑھا دیجئے گا تو پھر میری سب عزت
خاک میں مل جائے گی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تجھیں اپنا قائم مقام کرکے میں بیکلی نظروں سے
معدوم ہو جاؤنگا تم انسے سب کام لینا اشراق بہت خوش ہوا تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے باتیں
کرتا رہا جب دیر ہوئی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق اب فرشتوں کے آنے کا وقت ہے
تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ انکی صورتیں دیکھکر دہل جاؤ گے اشراق نے کہا یا خداوند میں ابھی جاتا ہوں
آپ فرشتوں کو میرے سامنے نہ بلائیے گا یہ کہکر اشراق وہاں سے روانہ ہوا اپنی بارہ دری میں آیا وزرا
کو بلایا کہا اس وقت میں نے خداوند کی قدرت دیکھی کمال عجب ہوا واقعی جو جو قدرتیں ہمارے خداوند میں ہیں
آجتک کسی میں نہیں دیکھیں اس وقت مجھسے خداوند نے کہا کہ اب میں عنقریب بیکلی نگاہوں سے معدوم ہونگا
اور تمھیں اپنا قائم مقام کرونگا اہل اسلام کو بزور قدرت یہاں بلاؤنگا انکے دلوں میں نور ایمان اتارونگا سب کو
منتظم قدرت قرار دونگا ایک بات ان لوگوں میں ایسی ہے جو قدرت کو پسند ہے وزرا نے کہا مسلمانوں
میں کیسی بات ہے اشراق نے کہا ان لوگوں میں غرور نہیں ہے اور جرأت میں سب یکتا ہیں مگر ابھی تک
خداوند سے واقف نہیں جس دن خداوند انکے دلوں میں نور ایمان اتار دینگے اسی دن سب صاحب ایمان
ہو جائیں گے وزرا نے کہا واقعی یہ بات تو بہت صحیح ہے کہ اہل اسلام میں غرور نہیں ہے اور شجاعت ان کی
بہت کتابوں میں دیکھی آجتک وہ لوگ کسی سے زیر نہیں ہوئے بلکہ بڑے بڑے ساحروں کو کیسی کیسی
جرأت سے قتل کیا اشراق نے کہا جبتک خداوند نہ چاہیں ان کے دلوں میں نہ پیدا کرینگے
اس وقت تک انکا سجدہ بھی کرنا محال ہے وزرا نے کہا اگر کہا وہ لوگ بہ ارادہ جنگ یہاں آئیں گے

اشراق نے کہا اگر جنگ کے ارادے سے آئیں گے تو کیا خوف ہے خداوند فوراً ان سب کے دلوں میں نور
ایمان اتار دیں گے جنگ سے باز آکے خداوند کو سجدہ کرینگے وزرا نے کہا دیکھا چاہیے کہ وہ لوگ کبتک
یہاں آتے ہیں اشراق نے کہا ابھی خداوند نے ارادہ کیا ہے اگر میں زور دونگا تو یقین ہے جلد بلالیں وزرا نے
کہا اچھی بات ہے جب وہ لوگ آئینگے تو خداوند آپ کو اپنی جگہ پر مقرر فرمائینگے اشراق نے کہا میں اسکو
زیادہ تر خداوند سے نہیں کہہ سکتا ایسا نہو انھیں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے جدا اسکو اپنا قائم مقام مقرر کرنے
کے واسطے تجویز کیا ہے اس سبب سے یہ بار بار مجھسے ایسی باتیں کرتا ہے میں اب خداوند سے کچھ نہ کہونگا
اشراق وزرا سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ ہرکاروں نے آکے کہا ایک لشکر عظیم آتا ہے مگر سب لوگ اس
لشکر کے مسلمان ہیں اشراق نے وزرا سے کہا خداوند کو بھی اس امر کا خیال آگیا میرے سامنے کہا تھا کہ
اب میرے پاس فرشتے آئیں گے تم چلے جاؤ میں خائف ہو کر چلا آیا تو شاید خداوند نے فرشتوں کو حکم کیا ہوگا
کہ جا کر مسلمانوں کو لادو نہیں معلوم کس ارادے سے آتے ہیں ہرکاروں نے کہا انکے ہمراہ پہلوان ایسے ایسے
ہیں جو آج تک نگاہ سے نہیں گذرے یوں تو ہزاروں پہلوان آپکے یہاں بھی موجود ہیں مگر اس قدر قوی الجثہ نہیں ہیں اشراق
نے کہا میں تھوڑی دیر کے بعد پھر خداوند کے پاس جاؤنگا اور انسے یہ کیفیت بیان کرونگا سب حال
معلوم ہو جائے گا اگر جنگ کے ارادے سے آتے ہونگے تو خداوند ہم سے بیان کر دینگے اور اگر سجدہ
کرنے آتے ہونگے تو معلوم ہو جائیگا وزرا نے کہا ہرکاروں کے بیان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعزم جنگ
آتے ہیں کیونکہ انکے ہمراہ بہت سے پہلوان ہیں اور سامان حرب و ضرب بھی درست ہے اشراق نے کہا
اس طور سے وہ لوگ ہمیشہ رہتے ہیں یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھا آئینہ اندام کے پاس گیا اپنی اطلاع کرائی
آئینہ اندام نے کہا ابھی تو اشراق میرے پاس سے گیا تھا ایسی کیا ضرورت لاحق ہوئی جو ابھی پھر چلا آیا
ہرکارے جو اسکے پاس اطلاع کرنے کو گئے تھے انھوں نے کہا اس وقت شہنشاہ سے کچھ ہرنے
سے آثار خوف پیدا ہیں آئینہ اندام نے کہا اسکو ہرکارے باہر آئے اپنے ہمراہ اشراق کو اندر
لے گئے اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے کہا کہ اے اشراق ابھی تو تو میرے پاس سے گیا تھا ایسی
کیا ضرورت لاحق ہوئی جو چلا آیا اشراق نے کہا یا خداوند اہل اسلام تو بہت قریب آگئے یہ سنکر آئینہ اندام
رنگ ہو گیا دل میں تو ہراس پیدا ہوگیا مگر اشراق کے ظاہر ... سے کہا کہ میں نے ابھی فرشتوں سے
کہا تھا کہ ان لوگوں کو جس طرح بنے اس طرف پہونچا دو فرشتوں نے زمین کی طنابیں کھینچ دیں
وہ لوگ اس طرف آگئے اب مجھے کیا خوف ہے خوشی کرنے کا محل ہے جس وقت وہ لوگ یہاں آئینگے
دو ایک مرحلوں پر رہینگے پھر میں انکے دل میں نور ایمان اتار دونگا سب آکر مجھے سجدہ کرینگے
میں انکو مستحق قرار دیکر سب مجھے اپنا قائم مقام کر دونگا اشراق نے کہا یا خداوند اسی وقت انکے دلوں میں
نور پیدا کر دیجئے کیوں دو ایک مرحلوں پر لڑائی پڑے آئینہ اندام نے کہا اسواسطے دو ایک
مرحلوں پر ان لوگوں سے جنگ ہونا اچھا ہے کہ طلسم بھر میں سب انکی جرأت سے بھی آگاہ ہو جائیں کبھی
کوئی شخص انکے آگے سر نہ اٹھاسکے اشراق نے کہا یا خداوند آپ کو اختیار ہے جو مزاج
مبارک میں آئے آپ کریں ہم امور قدرت میں دخل نہیں دے سکتے آئینہ اندام نے کہا آخر اپنا نقصان
بیان کرو اشراق نے کہا یا خداوند خوف یہ ہے کہ جب مرحلہ جات پر لڑائی پڑیگی تو ساحران قدیم

قتل ہو گئے اور مرحلے برباد ہو گئے اُنکے آباد کرنے میں دیر ہوگی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق
تو یہ نہیں سمجھ سکتا کہ میں ایک اشارے میں سب مرحلے اُسی وقت اچھے بنا دوں گا اشراق نے جواب دیا
کہ اسی وجہ سے میں نے کچھ نہیں کہا مگر یا خداوند مجھے کسی قسم کا گزند نہ ہو سکیگا آئینہ اندام نے کہا
بھلا تم تک اُن لوگوں کی رسائی کیونکر ہوگی بڑے تعجب کی بات ہے کہ تو ساحر ہو کر غیر ساحر سے اس قدر خائف ہے
اشراق نے کہا میں اُنسے نہیں ڈرتا ہوں بلکہ آپ کی ذات کا خوف ہے اگر آپ نہ چاہیں گے تو مجھے کسی قسم کا گزند نہ
پہونچیگا آئینہ اندام نے کہا تم کسی قسم کا خوف نکرو جو بات ہوگی وہ مرحلہ جات پر ہوگی تمسے کوئی مطلب نہیں ہے
اشراق وہاں سے واپس آیا پھر اپنے وزرا سے صلاح کرنے لگا وزیروں نے کہا آپ کو انتظام ضرور
کرنا چاہیے جتنے مرحلے ہیں اُنپر سحر کو زور دیجیے راستہ بند کیجیے اشراق نے کہا میں نے اسکی نسبت خداوند
سے دریافت نہیں کیا ہرکاروں نے کہا کل تحقیق کیجیے گا ابھی تو وہ لوگ بہت دور ہیں یقین ہے وہ تین
روز کے بعد سرحد پر پہونچیں اشراق نے کہا میں علی الصباح جب خداوند کے سجدے کے واسطے
جاؤنگا تو اس امر کو بھی ضرور تحقیق کرونگا وزرا بھی اسکے بہت خائف ہوے اشراق اسی
فکر میں شب بھر جاگتا رہا جب صبح ہوئی تو اسنے وزرا سے کہا میں اسی وقت خداوند کے پاس جاتا ہوں
تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو جس بات کو میں خداوند سے عرض کروں تم سب اُسکی تائید کرنا وزرا بھی
اسکے ہمراہ ہوے اشراق آئینہ پرست آئینہ اندام جادو کے پاس آیا پہلے تو اس گمراہ نے
سجدہ کیا پھر ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑا ہوا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق کیا کہتا ہے اشراق نے
کہا یا خداوند اب مجھے کیا حکم ہے میں سرحد جات پر جا کر اہتمام کروں طلسم معدوم کردوں آئینہ اندام نے
کہا بہت اچھی بات ہے جتنے راستے اس طلسم کے ہیں اُن سب کو نظر مردم سے معدوم کردے اور جسقدر
مرحلہ جات ہیں اُنپر اپنے سحر کو زور دیدے بلکہ میں بھی دو ایک مرحلوں کو سحر سے معدوم کردونگا بعض مرحلوں
کو سحر بند کردونگا کہ وہاں جو کوئی جائیگا وہ ضرور دھوکا کھائیگا اول تو یہ بات ہے کہ خداپرستوں کے پاس
جو تحفہ جات ہیں انکو اپنے قبضے میں کرنا چاہیے جبتک اُنکے تحفہ جات اُنکے پاس رہیں گے اُسوقت
تک وہ کسی سے روکے نہ رکیں گے اور جب تحفہ جات اُنکے قبضے سے نکل جاینگے تب وہ گرفتار
ہونگے اشراق نے کہا یا خداوند آپ مجھکو یہ حکم دیں کہ میں پورا پورا بند و بست کر لوں اور
اُنسے بہت اچھی طرح مقابلہ کروں تب میرے دل سے خوف جاتا رہے وہ لوگ کیا چیز ہیں جو گرفتار
نہ ہونگے لاکھ انکے پاس تحفہ جات موجود ہیں مگر میرے آگے کسی کی حقیقت نہیں ہے جب چاہونگا
اُنکے تحفہ جات اپنے قبضے میں کرونگا آئینہ اندام نے کہا اگر تم انکو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ
تو میں تمھیں اسی وقت اپنا قائم مقام قرار دیکر نظر مردم سے پوشیدہ ہو جاؤں اشراق نے کہا آپ تو
انکی مدد نہ فرمائیں گے آئینہ اندام نے کہا میں ہرگز اُنکی مدد نکرونگا اشراق نے کہا اب ایک بات
کا اور امیدوار ہوں آئینہ اندام نے کہا میں ضرور تمھاری خوشی کرونگا جو بات چاہتے ہو ظاہر کرو
اشراق نے کہا میں چاہتا ہوں کہ زمرد ثانی اور فیروز ستارہ پیشانی اور تورج اور بختکان کو بھی حکم
ہو جاے کہ وہ لوگ میرے پاس موجود رہیں کیونکہ ان لوگوں کے سبب سے خداپرستوں کے مزاج
کی کیفیت معلوم ہوتی رہیگی ان لوگوں نے بہت دنوں اُنسے جنگ کی ہے انکی ترکیبوں سے بہت اچھی طرح

دیکھے

واقف ہین آئینہ اندام نے اُسی وقت جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پھول سُرخ رنگ کا نکالا اشراق جادو
کو دیکر کہا جس جس کو اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے ہو یہ پھول اُسکو سنگھا دینا یقین ہی وہ پھر حجرے مین نہ ٹھہریگا
اور اگر یہ پھول کچھ اثر نکرے تو مجھے اسی وقت اطلاع دینا مین اور ترکیب کرونگا سب عبادت میری
ترک کرکے تمھارے ساتھ آئیگا پیر راضی ہو جائیگی اشراق وہان سے اُٹھا معبد گاہ مین آیا پہلے
فیروز ستارہ پیشانی کے حجرے مین گیا دیکھا فیروز آنکھین بند کیے ہوے سر جھکائے بیٹھا ہی اشراق
نے قریب آکے وہ پھول سنگھایا فیروز کو ہوش آیا اشراق کو جھک کر سلام کیا کہا اب تو میری عبادت
کے دن پورے ہوے مگر ابھی تک خداوند نے کسی قسم کا انتظام نہین کیا اشراق یہ کیفیت دیکھکر
دنگ ہو گیا کہا اے فیروز کیا تمھین یہ خیال ہی کہ خداوند نے کوئی بات نہین کی فیروز نے کہا اگر کوئی
بات کی ہوتی تو میرے سامنے آتی اشراق نے کہا مسلمان یہان آگئے خداوند نے ایک بار اور
مجھکو تمھارے پاس بھیجا تھا مگر تیر ایک ایسی حالت طاری تھی جسکی سبب سے تجھے کوئی بات عقلمندی کی نہین
کی مین نے خود تجھسے یہ بات پوچھی کہ اب تم مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو تو تجھے جواب دیا کہ مین
کچھ نہین جانتا مطلب میرا یہ ہی کہ تمام عمر اپنی عبادت مین خداوند کی صرف کرون یہان مجھکو بڑے بڑے
لطف حاصل ہوتے ہین فیروز نے کہا مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ مین نے یہ ایک سبب سے کہا کہ اس
دن تک ایک شخص میرے پاس آکے کہہ جاتا تھا کہ ابھی تمھاری عبادت کی مدت ختم نہین ہوئی اسوقت
ایک شخص نے مجھسے آکے کہا اے فیروز آج مدت ختم ہو گئی اور اب وہ سامان جو تجھکو نظر آتے تھے
اب نہ دکھائی دینگے مین مجبور ہو گیا بہت بہت چاہا کہ پھر وہی سامان نظر آئین مگر کچھ بھی نہ دکھائی دیا
اسی خیال مین آنکھین بند کیے بیٹھا تھا کہ تُمنے پھول سنگھایا پھول کے سونگھتے ہی اُن چیزون کے دیکھنے
کی خواہش بھی دل سے جاتی رہی اب دل مین یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے طلسم کو قبضہ خداپرستان
سے نکالون اور ہر ایک خداپرست کو زندہ نہ چھوڑون اشراق نے کہا یہ سب اعجاز خداوند کا ہی
کہ پھول پھر مین تمھارے مزاج کی کیا کیفیت کر دی فیروز نے کہا مین خداوند کو بعینہ ہی دل مانتا ہون یقین
ہی کہ میری مدد بھی خداوند ضرور کرین اشراق نے کہا خاص تمھین لوگون کے واسطے خداوند نے یہ
انتظام کیا ہی ورنہ انکو کیا ضرورت تھی جو اسقدر کوشش کرتے اور مسلمانون کو اس طرح یہان
بلاتے فیروز نے کہا یہ بھی مجھکو معلوم ہی مگر اب حکم کیا ہی کہ مین اس حجرے سے باہر آؤن اشراق نے
کہا اب تم میرے ہمراہ چلو کیونکہ جنگ مین تمسے صلاح لینا ہی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا جو سب
بڑھ کے مرا حمدان خداپرستان ہی اور جسکی وجہ سے یہ جنگ شروع ہوئی اسکو بھی ساتھ لینا ضرور ہی اشراق
نے کہا مین سب کو اسی وقت اپنے ہمراہ لے چلونگا فیروز حجرے کے باہر آیا اشراق زمرد تاج کے حجرے
مین گیا زمرد کو دیکھا خاموش ایک کونے مین بیٹھا ہی اشراق نے وہ پھول زمرد کو بھی سنگھایا اسکو بھی
ہوش آیا اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیا زمرد نے کہا اب تو مدت عبادت
ختم ہو گئی ابھی ایک شخص نے آکے مجھکو اطلاع دی تھی اشراق نے کہا مین اسی واسطے تمھارے
پاس آیا ہون خداوند نے سب خداپرستون کو بلا لیا ہی اب پھر انتظام جنگ کرنے کی ضرورت ہی لہذا
تمھارا چلنا ضرور ہی کیونکہ تم خداپرستون کے طریقہ جنگ سے ماہر ہو اور انکی عادتین تمھین معلوم ہین

زمرد نے کہا بختگان کا ہونا ضرور ہے جبتک بختگان نہوگا انتظام جنگ نہو سکیگا اشراق نے کہا مین سب کو
اسی وقت اپنے ہمراہ لیتا ہون تم چلو زمرد حجرے سے باہر آیا اشراق نے بختگان کے حجرے مین جا کے
دیکھا اسکو بھی ایک گوشے مین خاموش بیٹھا پایا پھول سنگھایا بختگان بھی ہوشیار ہوا اشراق کو سلام کیا
اشراق نے جواب سلام دیکر اسکو بھی اپنے ہمراہ لیا تورج کے حجرے مین جا کر اسکو بھی پھول سنگھایا تورج
بھی ہوشیار ہوا اسکو بھی اشراق نے اپنے ہمراہ لیا وہان سے اپنے مکان کی طرف چلا بارہ دری مین
آکے سبکو بڑی عزت و حرمت سے بٹھا کے وزرا کو بلایا جب سب جمع ہوے تو اشراق زمرد کی طرف
مخاطب ہو کہا اے زمرد ثانی تم سے بہتر کیفیت خداپرستون کی کوئی نہین جانتا ہے اب تمہاری کیا راے
ہے خداپرست ہنوز سرحد طلسم تک نہین پہونچے ہین یہ تو مجھکو یقین کامل ہے کہ جب وہ سرحد تک آئینگے تو ضرور
ترک اٹھائینگے کیونکہ انکے پاس تحفہ جات موجود ہین نہلیے انکے سبب سے گزند کم ہو پہنچیگا اب تمہاری کیا راے
ہے مین اس طلسم کے راستون کو معدوم کر دون یا سب دروازے کھلے رہنے دون جب خداپرست
طلسم کے اندر آئین اس وقت راہ فرار انکی مسدود کر دی جاے اور انکو زبر کر کے میرے لشکر کے
لوگ مقید کر لین زمرد نے کہا جب خداپرست سرحد طلسم پر پہونچینگے تو تمہارے نام نامہ روانہ کرینگے جیسا کچھ
اسکا مضمون ہوگا اسکے موافق کارروائی کرنا اشراق نے کہا مین چاہتا ہون کہ راہین طلسم کی بند کر دیجائین
کہ وہ لوگ آنے نہ پائین اگر یہان آجائینگے تو تحفہ جات کے سبب سے ضرور فساد برپا کرینگے اور ابھی
مین بھی دخل نہین دونگا اور خداوند تو بالکل نہین بولین گے جب مسلمانون کی بدعت حد سے بڑھ جائیگی
اس وقت مین دخل دونگا اگر میری مدد سے بھی وہ لوگ زیر نہ ہوسکین گے تو خداوند شاید دخل دین اور ان کو
گرفتار کر لین زمرد نے کہا آخر تم ابھی سے اسکی کوشش کیون نہین کرتے ہو اشراق نے کہا ابھی سے
مین کوشش کر کے کیا کرون بہت سے ساحر مسلمان ہو گئے ہین جو ایک اشارے مین خداپرستونکو گرفتار
کرینگے فیروز نے کہا یہ خیال نہ کرنا اہل اسلام کے ہمراہ بہت سے لوگ ساحر بھی ہین اور ساحر بھی ایسے ہین
جنکو ہمارا کوئی ساحر زیر نہین کر سکتا ہے اپنے زمانے کے ساحری جمشید ہین اشراق نے کہا سحر کا
نام نہ لو کس ساحر کی مجال ہے جو اس طلسم کے ادنے ساحر سے بھی مقابلہ کر سکے اور کون کون ساحر ہین انکے
نام بھی سننا چاہتا ہون فیروز نے کہا مریخ کتاب علم جسکے پاس ایسے ایسے تحفہ جات سحر موجود ہین جو بڑے
بڑے ساحران نامی کو میسر نہین اشراق نے کہا مریخ کیا کر سکتا ہے ایک اشارے مین سحر فراموش ہو جائیگا
فیروز نے کہا علاوہ اسکے جسقدر ساحران نامی صاحبقران کے ہمراہ ہین وہ سب نامی و گرامی ہین
بہت سے بادشاہان طلسم ہین اور خود حمزہ ثانی صاحب اسم اعظم ہے حرز ہیکل اسکے پاس ہے سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہے
اور جو سرداران امیر ہین بعض بعض ان مین ایسے ہین کہ ان پر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہے اشراق نے کہا ان لوگون کے پاس
تحفہ جات ہونگے وہ تھوڑی دیر مین چھین لیے جائینگے فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق مین جسقدر کہتا ہون اسکے
خلاف نہ کرو یہ نہ سمجھو کہ مین سحر مین طاق ہون اور مجھسے کوئی سحر مین مقابلہ نہین کر سکتا ہے دیکھو غرور خداوند کو بھی ناپسند
ہے کہین ایسا نہو کہ اسی کی وجہ سے کچھ خرابی پیدا ہو اشراق نے کہا مین یہ کلمات غرور سے نہین کہتا
ہون بلکہ جو امر واقعی ہے وہ بیان کرتا ہون ایمن تم شک نہ لاؤ اور ان امور مین دخل نہ دو مین نے صرف
طریقہ جنگ خداپرستان تحقیق کرنے کے واسطے تم کو بلایا ہے میری یہ غرض نہین ہے کہ تم مجھکو راے بھی

ووا اور سب باتین مین بہت اچھی طرح سے انجام دونگا فقط تم اُنکی ترکیبین مجکو بتادو فیروز نے کہا جو امر تعاون مین نے
تم سے کہدیا اب تمھین اختیار ہی اگر میری رائے کے خلاف کروگے تو بڑی دقت پڑیگی اگر میرا کہنا قبول کروگے
تو مسلمانون سے بہت اچھی طرح لڑوگے اور اُنپر غالب آؤگے بختگان نے کہا اے شہنشاہ فیروز آپ نے
جو بات بیان کرنے کی تھی وہی چھوڑ دی اشراق نے کہا ای بختگان وہ کیا بات ہی تم بہ نسبت فیروز کے زیادہ
واقف ہو اگر کوئی بات فیروز نے نہ بیان کی ہو تو تم کہدو بختگان نے کہا لشکر اسلام مین عیار آفت روزگار
ہین اُنکے ہاتھ سے بچنا بہت مشکل ہی اور وہ ضرور عیاری کرتے ہین اشراق نے کہا اے بختگان ایسی باتین
نہ کہو یہ اور لوگ خیال کرین مجھے اور میرے ملازمین کو عیارون کا خوف نہین اور یہان جو عیار موجود ہین اُنکا
مثل روے زمین پر خداوند آئینہ اندام نے خلق نہین کیا ایک لشکر عیارون کا یہان موجود ہی اگر کسی وقت
مہلت ہوگی تو اُن کے کمالات تمھین دکھائینگے اگر تم نے عیاران اسلام مین بھی وہ باتین دیکھی ہون تو
مجھ سے بیان کرنا بختگان نے کہا اے شہنشاہ اشراق اس زمانے کو آپ سے مین ہرگز تسلیم نہین
کرونگا کیونکہ عیاران اسلام سے بڑھکے دنیا مین کوئی عیاری نہین کرسکتا ہی وہ عیاری نہین کرتے اعجاز
دکھاتے ہین آپ کے یہان کے عیار کیا اُن لوگون کا مقابلہ کرسکینگے اشراق نے کہا اس بات کو مین
یقین نہین کرسکتا فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق بختگان نے جو کچھ کہا یہ بہت سچ ہی اور جسقدر اُنکی
تعریف بیان کی بہت کم بیان کی آپ کے یہان کے عیارون کی مجال نہین جو اُنکا مقابلہ کرسکین خصوصاً اُنمین
ایک عیار جسکا نام مین نہین لے سکتا ہون اگر اُسکو خداے عیاران کہین تو زیبا ہی اُسکی عیاری نہین واقعی
کرامات ہی بعض وقت تو اُسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہی اُسمین یہ بھی قدرت ہی کہ نظر دم سے غائب ہو جائے
جسکی صورت چاہے بنجائے مثل ساحرون کے تخت پر سوار ہو کر تخت کو بروے ہوا بلند کرے علم
موسیقی مین ایسا آجتک نہین سُنا علاوہ علم موسیقی کے جملہ علوم و فنون مین طاق ہی اُس سے بہتر دنیا مین
کوئی عیار نہ ہوا ہی اور نہ ہوگا ان اُسی کے نسل مین جو لوگ ہین وہ عیاری مین اُس کے قدم بقدم مین
مگر وہ باتین حاصل نہین اشراق نے کہا اُسکا نام کیا ہی بختگان نے فیروز سے کہا کہین نام نہ لے دیجے گا
جو آفت آجائے اشراق اس بات کو سنکر متعجب ہوا فیروز سے کہا اُسکا نام لیتے مین کیا قباحت ہی بختگان
بول اُٹھا اب ذکر کو طول نہ دیجے کیونکہ جب کوئی اُنکا خیال کرتا ہی تو وہ اُس طرف متوجہ ہوتے ہین جب اُنکا
ذکر کیا جاتا ہی تو وہ اُس طرف روانہ ہوتے ہین جب کوئی اُنکا نام لیتا ہی تو وہ آکر موجود ہوجاتے ہین پھر اُنکا
آنا اور قیامت کا برپا ہونا محفل مین سب کی رخصت ہوتی ہی اشراق جادو اس ذکر کو سنکر بہت ہنسا کہا ای
بختگان تم لوگ اس قدر خداپرستون سے خائف ہو اور اتنا رعب اُن لوگون کا تمپر غالب ہی کہ ایسی خلاف
قیاس باتین کرتے ہو بختگان نے جھلاکے جواب دیا آپ ابھی صرف ارادہ کرتے ہین جب آپ سے سابقہ ہوگا
تو اُنکی کیفیت معلوم ہوجائے گی اشراق نے کہا ایک ادنی عیار میرے یہان کا اُسکو گرفتار کرے گا
بختگان نے کہا مین ایسی باتون کا اعتبار نہین کرتا آپ کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپ نے
وہ کتابین ابھی ملاحظہ نہین فرمائی ہین جنمین اُن لوگون کے تذکرے لکھے ہین انھین عیارون کی
کیفیت اگر ملاحظہ فرمائیے تو سکتہ ہوجائے اشراق نے کہا اے بختگان میرے یہان کے عیارون کی
کیفیت اگر تم دیکھو تو اور بھی زیادہ متعجب ہو بختگان نے کہا مین اُنکی کیفیت بیان کرتا ہون آپ

انکی کیفیت بیان فرمائیے اشراق نے کہا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی آج میرے ہمراہ چلیے جہان سب
عیاران طلسم رہتے ہین مین تمھین انکی عیاریون کی کیفیتین دکھادون بختگان نے فیروز کی طرف دیکھا
فیروز نے کہا اچھی بات ہی مین بھی عیارون کی کیفیت دیکھنے چلونگا زمرد نے کہا مین بھی بہت شائق ہون
تورنج بھی چلنے پر آمادہ ہوا اشراق نے کہا اگر آپ لوگون کو ایسا ہی شوق ہی تو مین ابھی چلتا ہون
انکے کمال آپ کو دکھاتا ہون فیروز بھی راضی ہوا بختگان نے بھی تائید کی اشراق انھ سب کو ساتھ
لیکر لشکر عیاران مین پہونچا سب نے دیکھا کئی سو عیاران طرار لباس عیاری سے آراستہ ہو کر ایک میدان
وسیع مین دوڑ رہے ہین بختگان نے جو عیارون کو دیکھا کہا اے شہنشاہ انکے دوڑنے کی کیا وجہ
ہی اشراق نے جواب دیا کہ انھون نے یہ مشق بہم پہونچائی ہی تیز روی مین کوئی انکا مقابلہ نہین کر سکتا ہی
اگر ایک ماہ تک برابر دوڑین تو بھی انکے پانون نہ تھکین بختگان نے کہا یہ تو تعجب کی بات نہین ہی مگر عیاران
اسلام کے برابر یہ لوگ نہین دوڑ سکتے اشراق نے کہا اے بختگان تم اپنی بات بالا کرنا چاہتے ہو سو مت
تو جو کچھ تم کہو گے مین قبول کرونگا مگر جب مقابلہ پڑے گا تو کیفیت معلوم ہو جائے گی بختگان نے کہا اب
مین ان لوگون کی تعریف آپ کے سامنے نہ کرونگا اشراق نے عیارون کو بلا کر کہا کچھ اپنے ہنر دکھاؤ سب نے
اپنے ہنر دکھائے بختگان و فیروز و تورنج و زمرد سب کی زبان سے یہی نکلا کہ سرداران اسلام کے جو
عیار ہین وہ اس سے کہین بڑھ کے کمال رکھتے ہین اشراق خاموش تھا فیروز نے کہا اب انکے کمالات دیکھنے
سے کچھ حاصل نہین ہی چلکر مرحلہ جات کو درست کیجیے اور جو جو انتظام جنگ ہو انکو اچھی طرح انجام دیجیے
اشراق نے کہا اے فیروز مین ابھی جاتا ہون یہ کہکر سب کو اپنے ہمراہ لیا اور برائے درستی مرحلہ جات روانہ
ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائے گا

## اب کیفیت صاحبقران کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب امیر طلسم فیروزیہ سے چلے راہ مین بہت ہی کم قیام کیا آٹھوین روز سرحد طلسم نہ طاق پر پہونچے مرتج
آفتاب علم صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران یہی طلسم کی سرحد ہی امیر نے کہا پھر
کیا ارادہ ہی مرتج نے عرض کی جو حضور فرمائین غلامان جانباز بسر و چشم بجا لائین صاحبقران نے فرمایا
آج لشکر کو یہین قیام کرنا اچھا ہی شب کو طلسم مین جانے کی صلاح ہوگی یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس طلسم
کی فتاحی کس کے نام ہی مرتج نے لشکر کو ٹھہرایا بارگاہین آراستہ ہوئین صاحبقران نامدار گھوڑے
سے اترے اور سب جرار بھی پیادہ ہوئے صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار
بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے صاحبقران نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی پھر خاص خاص سرداران
کو طلب فرمایا جب سب لوگ جمع ہو چکے صاحبقران نے خواجہ زادون کو یاد کیا خواجہ دریادل وغیرہ بارگاہ
مین آئے صندل کی چوکی انکے واسطے بچھائی گئی امیر نے فرمایا مین نے آپ حضرات کو اس واسطے تکلیف
دی ہی کہ آپ ملاحظہ فرمائین کہ طلسم نہ طاق کا کون فتاح ہی اسکے منازل عجائب و غرائب کا کیا حال ہی خواجہ زادون
نے قرعہ پھینکا دیر تک اشکال پر نظر کی پھر کچھ نقطا کاغذ پر لکھکر بجائے طلسم کے بنانے کا سال خیال کیا پھر سات تقسیم
دیکھکر اس کے حساب سے نام تحقیق کرنے کے واسطے عقل کو زور دیا تو معلوم ہوا کہ فتح طلسم بدیع الملک

نامدار ہین خواجہ زادون نے عرض کی یا صاحبقران یہ طلسم بھی بہت سخت ہے اور اسمین کا ایک ایک ساحر سامری و جمشید
زمان ہے خراج اس طلسم کے بدیع الملک نامدار ہین صاحبقران خوش ہوے بدیع الملک کے چہرے پر
سرخی چھا گئی امیر نے فرمایا اے بدیع الملک اس طلسم کی بھی فتاحی مبارک ہو بدیع الملک نے عرض کی یہ سب
حضور کا اقبال ہے فضل الٰہی شامل حال ہے خواجہ زادے تو رخصت ہوئے امیر نے صلاح کے واسطے جو سرداران نامی
کو بلایا تھا سب سے مخاطب ہوکر فرمایا پیشتر کیا فکر کرنا چاہیے جو یہان کے بادشاہ کو خبر ہو جیسے یک بان ہو کر یہ لے
دی کر ایک نامہ اس مضمون کا تحریر فرمائیے کہ فیروز و توبیخ و زمرد و بختگان طلسم فیروزیہ کی لڑائی مین فرار ہوے
ہمنے خبر پائی ہے کہ وہ لوگ یہان آکر پوشیدہ ہوے ہین لہذا انمین سے جو بھاگ کے یہان پوشیدہ ہو
اسکو ہمارے پاس روانہ کرو کہ ہم اسے قتل کرین یا دائرۂ اسلام مین لائین اگر خود گرفتار کرکے بھیجو معیوب
جانتے ہو تو اپنی سرحد سے نکال دو ہم گرفتار کرلین صاحبقران نے بھی اس رائے کو پسند کیا پھر فرمایا
کہ یہ نامہ بھی بدیع الملک کے نام سے جائے تو بہت بہتر ہو سردارون نے عرض کی بہت اچھی بات ہے امیر نے ویسا ہی
نامہ تحریر فرمایا مرتخ آفتاب طلعت نے عرض کی اگر حکم ہو تو یہ غلام اس نامے کو لے جائے امیر نے تامل فرمایا بدیع الملک
نے عرض کی یا صاحبقران مین بھی جانے سے مرتخ کا جانا اچھا سمجھتا ہون کہ یہ سبکو دیکھ بھی سکتے ہین اگر فیروز
وغیرہ وہان موجود ہونگے تو انکی کیفیت انسے بخوبی معلوم ہو جائیگی اور طلسم کے نشیب و فراز کا حال بھی معلوم ہوگا صاحبقران
نے فرمایا ایک خیال ہے کہ مرتخ کے سب دشمن ہین اگر فیروز بھی وہان موجود ہوا اور اسنے چاہا کہ مرتخ یہان سے
نکلنے پائے اور گرفتار ہو جائے تو پھر مرتخ کا آنا مشکل ہوگا وہان لالمون ساحر موجود ہین یہ تنہا کس سے مقابلہ
کریگا بدیع الملک نے عرض کی خدا سب کا معین و مددگار ہے آپ اس بات کا خیال نہ فرمائیے مرتخ آفتاب علم کو
نامہ دیکر روانہ کیجیے صاحبقران نے مرتخ کو نامہ دیا مرتخ امیر کو سلام کرکے اسی وقت روانہ ہوا طلسم کی دیوار
کے نزدیک جو پہونچا شعلہ ہاے آتش بلند پائے مرتخ نے سحر کیا آگ ٹھنڈی ہو گئی مرتخ طلسم کے اندر داخل ہوا
پاسبانون نے جو مرتخ کو آتے ہوے دیکھا بڑھ کے روکا مگر مرتخ پاسبانون کے روکے سے کب رکتا ایک سحر
مین سبکو بیہوش کیا آگے بڑھا ایک حجرہ نظر آیا مرتخ نے چاہا حجرے کے پار جاؤن مگر اس حجرے سے ایک پیرمرد
نے سر نکالا مرتخ کی طرف انگشت بدندان ہو کر دیکھا پھر کچھ آواز دی کہ مرتخ زمین پر گرا سحر بھی بھولا پیرمرد نے
اپنے ملازمین کو بھیجا کہ جا کر مرتخ کو یہان اٹھا لاؤ ملازمین مرتخ کو آکر اٹھا لے گئے جہان پیرمرد بیٹھے تھے مرتخ کو
زیر تخت ڈال دیا پیرمرد نے مرتخ کی زبان مین سوزن دیا پھر ہوشیار کیا مرتخ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس
کیفیت مین پایا تخت گھبرایا پیرمرد نے کہا اے جوان تو کون ہے کہان جاتا تھا مرتخ نے اشارہ کیا زبان بات کیونکر
کرون مجبور ہون پیرمرد نے ایک تختی صندوقچے سے نکالی مرتخ کے گلے مین پہنائی سوزن زبان سے نکالا مرتخ نے
چاہا سحر کرون مگر کچھ یاد نہ آیا پیرمرد نے پھر سوال کیا اے جوان تو کون ہے کہان جاتا ہے مرتخ نے کہا مین بدیع الملک
کا نامہ لایا ہون اشراق کے پاس جاؤنگا پیرمرد نے کہا بدیع الملک کسکا نام ہے نامہ یہان کیون بھیجا ہے مرتخ
نے سب کیفیت بیان کی پیرمرد نے کہا اے شخص بدیع الملک کو شاید عقل نہین جو اس طلسم مین آیا ہے کسکی مجال
ہے جو اسطرف آنکھ اٹھا سکے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ تجھسا ساحر نامی وگرامی جان بوجھکر ایسی جگہ آنیکا قصد کرے
جب یہان تیری یہ کیفیت ہوئی تو آگے بڑھکے کیا حالت ہوگی مین پاسبانون کا افسر ہون میری کوئی حقیقت
نہین ہے تو جو یہان کے ساحر ذی رتبہ ہین انکے پاس کیونکر جاتا اور یہ نامہ کیونکر دیتا جو اشراق تک پہونچتا

مرتخ نے کہا میں صرف نظام اشراق کو دونگا اسکا جواب لونگا پیر مرد نے کہا یہان کا یہ دستور نہین ہی جو نامہ آتا ہی وہ والئین سلطنت
کی معرفت بادشاہ تک پہونچتا ہی نامہ دار کو ہمارے سلطان اپنے دربار مین نہین بلاتے مین مرتخ نے کہا مین تو نامہ
انھین کے پاس لے جاؤنگا پیر مرد نے کہا اے جوان تو بھی عقل سے خالی ہی جب یہان سے تیری جان بچیگی تو وہان
جانا مرتخ نے جواب دیا کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی تیری کیا مجال ہی جو مجھے ہلاک کر سکے اول تو یہ بات
خلاف آئین ہی مین نامہ دار ہون ہر طرح کی سزا و جزا سے بری ہون اگر مجھکو تمنے گرفتار کیا تو عبث ہی ہان جسوقت مین بعزم
جنگ یہان آؤنگا اور اپنے آقاے نامدار کو ساتھ لاؤنگا اُس وقت تمھین اختیار رہی پیر مرد نے کہا اے جوان
مین نے اس واسطے تجھے گرفتار نہین کیا ہی کہ مین قید کر کے تجھے زندان خانے مین بھیجدون بلکہ خاص اس غرض سے
تجھکو روکا کہ تیرے حسن و شباب پر مجھکو رحم آیا اگر تو آگے جاتا تو زندہ واپس نہ آتا مرتخ نے جواب دیا یہ گمان
بالکل غلط ہی کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی اور خلاف آئین طلسم کوئی بات کر نہین سکتا پیر مرد نے کہا اگر یہی
تیرا ارادہ ہی کہ مین نامہ سلطان تک پہونچاؤن تو نامہ مجھے دے مین وہان بھیجدون مرتخ نے کہا مین نامہ سلطان
کے پاس خود ہی لیجاؤنگا پیر مرد نے کہا یہ بات ممکن نہین مرتخ نے کہا اگر نہ جانے دوگے تو اپنی جان دونگا واپس
نہ جاؤنگا پیر مرد جب بہت مجبور ہوا تو اپنے ملازمین کو آواز دی کہا اس جوان کو قید آہن پہنا کر وزیر اعظم کے
پاس لے جاؤ اور میری طرف سے عرض کرنا کہ یہ خدا پرستون کا نامہ دار ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا مین نے
اسکو اسیر کیا اب یہ نامہ نہین دیتا آپ اسکے بارے مین کیا فرماتے ہین ملازمین نے مرتخ کو قید پہنائی کشان کشان
وزیر اعظم کے پاس لائے مرتخ نے دیکھا ایک ساحر قوی اندام گریہ سیہ فام صندل کی چوکی پر لباس پر تکلف درباری
پہنے بیٹھا ہی گرد اُسکے بہت سے خادم خدمتگار حلقہ کیے کھڑے ہین مرتخ کو جو اُنے دیکھا اُس ساحر نے گردن اُٹھائی
کہا ارے یہ کون ہی اسنے کیا گناہ کیا ہی جو لوگ مرتخ کو لیے ہوے جاتے تھے اُنھون نے کہا یہ خدا پرستون
کا نامہ دار ہی ہمارے افسر صاحب نے اسکو گرفتار کیا ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا سرحد کے پاسبانون کو
سحر کر کے بیہوش کر دیا ہمارے افسر صاحب نامہ مانگتے رہے اس نے انکو بھی نامہ نہ دیا وزیر نے کہا اے شخص
نامہ کیون نہین دیتا ہی اور بے اذن طلسم کے اندر کیون چلا آیا سرحد کے پاسبانون کو نامہ دیا ہوتا مرتخ نے
کہا مین اس بات کو بالکل خلاف جانتا ہون میرے آقاے نامدار کا یہ حکم ہی کہ نامہ اشراق کے پاس پہنچاؤن
مین دوسرے شخص کو ہرگز نہ دونگا وزیر نے کہا نامہ کس مضمون کا ہی مرتخ نے جواب دیا اس کی کیفیت مجھے نہین معلوم
وزیر نے کہا مجھکو نامہ دے مین لے جاؤنگا ابھی جواب لا کر دونگا یہ کہکر ملازمین سے کہا اس جوان کی قید کاٹ دو
سب نے پہونچتے ہی قید مرتخ کے جسم سے دور کی مرتخ نے جواب دیا مین خلاف حکم مالک نہ کرونگا اپنے ہاتھ سے بادشاہ
طلسم کو نامہ دونگا وزیر نے کہا اے شخص یہ یہان کا دستور نہین مرتخ نے کہا اور یہ ہمارا طریقہ نہین جو کسی کے ہاتھ مین نامہ
دے دین جبتک سلطان نہ ملے نہ جاؤنگا نامہ کسیکو نہ دکھاؤنگا وزیر نے کہا اے جوان تو بڑا جاہل ہی تجھے خوف نہین آتا ہی
زبردستی تجھسے نامہ لیکر بھیجدون تو تو کیا کر سکتا ہی مرتخ کو یہ سنکر غصہ آگیا کہا اے وزیر زیادہ گوئی نکر ہم لوگ مرجانے
کو حیات ابدی جانتے ہین اگر ہمارا دسترس وہان تک نہ ہوگا تو جان دیکر مر جائینگے اپنا نام کر جائینگے جسوقت
آقاے نامدار یہان آپہنچینگے اور یہ خبر پائینگے ہمارے خون ناحق کا عوض لینگے سب کو شکست دینگے وزیر مرتخ
کی باتون سے مجبور ہوا کہا اے جوان مین مجبور ہون کہ تیرے سے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین ورنہ تجھے اس بیادبی
سے قتل کرتا کمر زمین وآسمان تیرے حال پر گریان ہوتے مرتخ نے کہا تیری کیا مجال تھی جو نگاہ گرم سے میری طرف

دیکھ سکتا وزیر خاموش رہا تھوڑی دیر کے بعد اشراق آئینہ پرست کے پاس آیا اشراق اسی وقت مرحلہ جات
کی سیر کرکے آیا تھا فیروز وغیرہ سے باتیں ہو رہی تھیں کہ وزیر نے آکر سلام کیا اشراق نے کہا ای منعم جادو اس وقت
تم کیوں آئے منعم جادو یعنی وزیر نے کہا خداپرستوں کے یہاں سے ایک جوان حسین نامہ لیکر آیا ہے پہلے افسر
نگہبان طلسم نے اُسکو روکا بہت بہت چاہا کہ نامہ لیکر میرے پاس بھیجے مگر اُس جوان نے نامہ نہ دیا آخر کار مجبور ہوا اسکو
ہمراہ کرکے میرے پاس بھیجدیا میں نے بھی بہت بہت چاہا کہ اُس سے نامہ لے لوں مگر اُسنے نامہ نہیں دیا یہی کہا کہ میں
نامہ سلطان کے پاس لے جاؤنگا میرے آقا کا یہی حکم ہے جو کچھ سخت کلامی کی وہ بھی اپنی جان کو نہ ڈرا ایسے ایسے
جواب سخت مجھکو دیئے کہ میری طبیعت برخاستہ ہوگئی مجبور تھا کہ نامہ دار کو یہاں قتل نہیں کرتے ہیں ورنہ اسکو
قتل کرتا بخشگان نے کہا وہ لوگ ایسے ہی ہیں کبھی کسی سے نہیں ڈرتے بلکہ ہمیشہ نامہ داری کے واسطے فرزندان
صاحبقران جاتے ہیں وزیر نے کہا اُسکی صورت سے بھی یہ بات ظاہر ہے صاحب عزت ہے اشراق نے کہا اب
کیا کرنا چاہیے بخشگان نے کہا اُن لوگوں کے پاس اگر آپ نامہ بھیجے تو یقین ہے وہ نامہ دار کو بڑے اعزاز سے
بلاتے آپ کو بھی لازم ہے کہ اُس کو بعزت و حرمت اپنے دربار میں طلب فرمایئے اشراق نے کہا آج یہ بات
خلاف دستور ہوتی ہے میرا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ نامہ دار سے خود نامہ لوں یا ہر کسی کا سامنا کروں بخشگان نے کہا یہ
نامہ آپ خود ہی لیں تو بہتر ہے اشراق نے وزیر سے کہا اے منعم جادو جا کر اُس جوان کو ہمارے پاس لاؤ
منعم جادو وہاں سے روانہ ہوا باہر آکے مریخ سے کہا اے جوان تیرے واسطے ہمارے سلطان نے
خلاف دستور ایک بات گوارا کی کیونکہ وہ کسیکا سامنا نہیں کرتے اور نامہ خود نہیں لیتے معرفت ارکان دولت کے
اُنکے پاس عرائض پہونچتے ہیں مریخ نے کہا تمھارے سلطان کو شرم آتی ہے جو عورتوں کی طرح مردان عالم
کے سامنے محجوب ہوتے ہیں منعم نے کہا اے جوان تو زراغش گو ہے میرے سامنے میرے آقا کی مذمت
کرتا ہے مریخ نے جواب دیا تو خود چاہتا ہے کہ کوئی اُنکی مدحت بیان کرے میری کیا خطا ہے تو ہی انصاف کر کہ یہ وضع
مردان عالم کی خلاف ہے یا نہیں منعم جادو نے کہا وہ سلطان ہیں اُنکو سب باتیں شایاں ہیں مریخ چاہتا تھا جواب
دے کہ وزیر نے پردہ اُٹھایا مریخ نے دیکھا سامنے دربار آراستہ ہے وزیر آگے بڑھا اشراق سے کہا حضور وہ نامدار
حاضر ہے اشراق نے کہا میرے سامنے بلاؤ وزیر پردے کے پاس آیا مریخ کو اپنے ہمراہ لیکر جیسے ہی اندر گیا اور
فیروز کی نگاہ مریخ پر پڑی بیساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اشراق نے جو مریخ کو دیکھا
صورت زیبا دیکھ کر خوش ہو گیا ایک دنگل بچھا تھا معرفت ہاتھ سے اشارہ کیا مریخ دنگل پر بیٹھا نامہ نکالا اشراق کے
سامنے پیش کیا اشراق نے کہا ای جوان میں نامہ بعد میں پڑھونگا پہلے ایک بات ضروری تجھ سے تحقیق کرنا ہے مریخ نے
کہا بیان کرو اشراق نے پوچھا کہ حمزہ ثانی سے تجھے کیا سلسلہ ہے مریخ نے کہا میں اُنکا ایک ادنی غلام ہوں
وہ آفتاب آسمان مرتبت ہیں میں ذرہ خاک ہوں اشراق نے کہا خلاصہ بیان کر مریخ نے جواب دیا ہم لوگ کلام
دروغ زبان پر نہیں لاتے جو اصل امر تھا وہ میں نے کہدیا اشراق نے کہا ای جوان میں کیونکر یقین کروں تیری
شان و شوکت سے یہ بات ظاہر ہے کہ تو خاندان حمزہ سے ہے مریخ نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نکالنا اچھی
اُن لوگوں کو تو نے نہیں دیکھا ہے جو خاندان صاحبقران سے ہیں بخشگان نے کہا ای شہنشاہ مریخ آفتاب علم ہے اسکا
تذکرہ آپ سے اکثر آیا ہے فیروز کی حالت آپ نے ابھی تک ملاحظہ نہیں فرمائی یہ سنکر اشراق نے پلٹ کے
دیکھا تو فیروز کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اشراق نے کہا اے فیروز یہ تمھارا نور نظر پارۂ جگر ہے

مین اسکو ابھی ہدایت کرتا ہون کیا مجال اسکی جواب لشکر حمزہ مین جاے فیروز نے کہا اے اشراق لاکھ کوئی
ہدایت کرے مگر یہ طاعت حمزہ ترک نہ کرے گا اشراق نے مریخ کی طرف متوجہ ہوکر کہا اے مریخ آفتاب علم تم تو
فیروز کے نور نظر اور پارۂ جگر ہو ہم بھی تمھین اپنا فرزند جانتے مین اب تک جو کچھ تمنے کیا وہ خوب کیا مگر اب یہ لازم
ہو کہ اپنے والد نامدار کے قدمبوس ہوکر اپنی خطا معاف کراؤ مریخ نے کہا اے اشراق اس بات مین نصیحت
بیکار ہو ایک شرط سے مین اپنی گستاخیان معاف کرادون اگر یہ بھی اسلام قبول کرین اور حلقۂ غلامی صاحبقران
زمان اپنے کان مین ڈالین تو مین اپنی خطائین اُنسے معاف کرادون اور اگر یہ اس بات کو منظور نہین کرتے
تو مین انکی جان کا دشمن ہون کبھی انکے قتل کرنے مین دریغ نہ کرونگا اشراق نے کہا اے مریخ تو حمزہ
کی صحبت مین رہکر اس درجہ بیباک ہو گیا کہ تجھے میرا بھی خوف نہین مریخ نے جواب دیا اے اشراق نامہ
پڑھ کر جواب دے مین تجھسے کیا ڈرون سواے خدا کے ہم لوگ کسی سے نہین ڈرتے مین بخنگان نے
اشارے سے اشراق کو منع کیا اشراق نے نامہ اٹھا دیا دیکھی لفافے پر بدیع الملک کی مہر ہو کہا اے
مریخ یہ نامہ کسنے بھیجا ہو اسمین تو حمزہ ثانی کا نام نہین ہو مریخ نے کہا یہ نامہ بدیع الملک نامدار نے بھیجا ہو
یہی نجل صاحبقران نامدار جری دیر ازمین [?] اشراق نے لفافے سے خط نکالا پڑھنا شروع کیا جب سب خط
پڑھ چکا تو اسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے اپنے طلسم مین سب کو رکھا ہو اور یہ ممکن نہین جو انکو نکال دون
جسکو دعوے ہو سو مجھسے مقابلہ کرے یہ کہکر مریخ کے حوالے کیا اور کہا یہ نامہ بدیع الملک کو دکھانا اور زبانی
یہ کہنا کہ اے جوان کیا ضرورت ہو جو مین تجھکو پریشان کرون ورنہ ممکن ہو کہ ایک سحر مین تیری تمام فوج مبتلاے
بلا کردون اب لازم یہ ہو کہ اس نامے کو دیکھکر واپس جا یہان تیری مراد بر نہ آئے گی حسرت دل کی دل ہی مین
رہجائے گی مریخ نے جواب دیا او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہو مردان عالم کی غیبت مین ایسے واہیات
انکی شان مین زبان سے نکالتا ہو بس اب زبان سے کوئی بات نہ نکالنا ورنہ بہت پچھتائیگا اشراق نے
چاہا سحر کرون مگر بخنگان نے غمزے سے اشراق کو روک دیا مریخ آفتاب علم ہونٹ چباتا ہوا باہر آیا
اپنے تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوا اس کے جانے کے بعد اشراق نے کہا مریخ مین اہل اسلام کی عادتین
پیدا ہو گئی ہین یہ بات سنے مین آئی ہو کہ وہ لوگ کسی سے خوف نہین کرتے اور جواب دینے مین عاجز
نہین ہوتے وہی کیفیت اس وقت مریخ کی تھی کیسے کیسے سخت جواب دیے اپنی جان کا خوف نہ کیا
بخنگان نے کہا اگر کوئی سردار عزیزان صاحبقران سے یہان آتا تو آپ کو ان لوگون کی کیفیت معلوم
ہوتی مریخ سے کچھ باتین ویسی اور نہ ہوئین اگر ان کے سامنے آپ اتنی بات کہتے تو وہ تلوار کھینچکر جواب
دیتے اشراق نے کہا اب کیا ہوگا جب بدیع الملک نامہ دیکھے گا تو یہان آنے کا ارادہ کرے گا
راستہ نہ پائے گا مجبور ہوکے واپس جائے گا فیروز نے کہا اے اشراق لازم ہو کہ تنہا بند و بست
رہے عیاران اسلام آفت روزگار ہین وہ ساحر کی حقیقت نہین جانتے مین ضرور آئین گے عیاری
کرینگے راستہ جبتک پیدا کرلین گے ان لوگون کو چین نہ ہوگا اشراق نے کہا راستہ کیونکر پائینگے اتنے
بڑے ساحر کو ایک ادنی افریب سامان نے گرفتار کرکے سحر فراموش کرادیا غیر ساحر یہان آکے
کیا بنا مینگے بخنگان نے کہا اسیر نازان نہ بھیجے کہ ساحر کو گرفتار کر لیا وہ غیر ساحر ایسے ہین جنکو ساحر
اسیر نہین کرسکتے اشراق خاموش ہو رہا فیروز و تورج وغیرہ بھی چپ ہو رہے مگر زمرد کے

دلمیں اسوقت سے خوف وہراس پیدا ہوا اشراق سے کہا جہانتک ممکن ہو مسلمانون کو یہان نہ آنے دو اگر ایک
مسلمان بھی یہان آگیا تو پھر سب یہین موجود ہون گے اور عیار بھی آئین گے اشراق نے کہا اگر تم لوگون
کو ایسا ہی خوف ہو تو مین ابھی چلکر راہ کو بالکل نظر مردم سے معدوم کیے دیتا ہون یہ کہکر اُٹھا سب
لوگ اس کے ہمراہ ہوے اشراق سحر کرنے مین مصروف ہوا اس کو اسی حال مین یہان چھوڑیے پہلے

## کیفیت مریخ آفتاب علم کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جواب نامہ لیکر چلا خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہوا نامے کا جواب امیر کو نذر دیا صاحبقران نے
بدیع الملک کو بلایا کہا یہ جواب نامے کا آیا ہے بدیع الملک نے عرض کی آپ نے ملاحظہ کیا صاحبقران نے
فرمایا بے تمھارے مین نے اسکا پڑھنا بھی مناسب نہ جانا بدیع الملک نے صاحبقران سے نامہ لیکر لفافہ
چاک کیا نامے کو پڑھا تو اسمین جواب جنگ لکھا تھا بدیع الملک نے امیر سے عرض کی وہ لوگ
مقابلہ کرنا چاہتے ہین امیر نے فرمایا بہت اچھی بات ہے آج شب بھر یہان اور قیام کرینگے کل صبح کو
یہان سے چلینگے اسوقت لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ تیار رہین بدیع الملک نے مریخ کو بلایا کہا
جاکر لشکر مین حکم دو کہ کل علی الصباح یہان سے سفر ہوگا مریخ آفتاب علم لشکر مین آیا سب کو اطلاع دی کہ
کل علی الصباح صاحبقران نامدار طلسم نہ طاق کی طرف تشریف لے جائین گے سب لوگ تیار رہین لشکر مین جو
یہ خبر پہونچی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا یہان صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما
ہوے سب سردار حاضر ہوے مریخ آفتاب علم نے طلسم کا ذکر شروع کیا امیر نے فرمایا اے مریخ اپنے
جانے کی کیفیت بیان کرو مریخ پر جو واقعہ گذرا تھا وہ بھی مریخ نے عرض کیا صاحبقران نے بہت تحسین
وآفرین کی بدیع الملک بہت خوش ہوے شب بھر یہی ذکر رہا جب رات بسر ہوگئی تو صاحبقران سجادے
پر تشریف لے گئے سب سردار بھی نماز پڑھنے روانہ ہوے جب فریضۂ سحری سے فراغت ہوئی لشکر تیار ہوا صاحبقران
زمان سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر
سوار ہوے بدیع الملک نامدار بھی اپنی بارگاہ سے نکلے مرکب پر سوار ہوکر صاحبقران کی خدمت
مین حاضر ہوے امیر نے نادعلی پڑھ کے بازوے بدیع الملک پر دم کی فرمایا اے بدیع الملک
اگر یہ مرحلہ بفضل ایزدی سر ہوا اور زمرد سیہ پوش قتل ہوا تو سواے تمھارے صاحبقرانی کے لائق
اور کون ہے بدیع الملک خاموش رہے مگر یہ کلمہ جو زبان صاحبقران سے نکلا بہت سے لوگون
کے خلاف ہوا مگر بپاس صاحبقران کسی نے کچھ نہ کہا بدیع الملک نوجوان امیر کو سلام کرکے آگے
بڑھے بعض بعض سردارون کے ابروؤن پر بل پڑگئے صاحبقران نامدار نے سب کی یہ
کیفیت دیکھی مگر کچھ اپنی زبان سے نہ فرمایا بدیع الملک نوجوان لشکر کو لیے ہوے دیوار طلسم تک
پہونچے مریخ آفتاب علم کو بلایا جب مریخ آفتاب علم حاضر خدمت ہوا تو بدیع الملک نے فرمایا
اے مریخ آفتاب علم اسکا راستہ کس طرف سے ہے مریخ نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مین جب اس طرف کو گیا تھا تو ایک پھاٹک عظیم الشان نظر آیا تھا اور کچھ لوگ بیٹھے ہوے تھے مگر اب مجھے
معلوم ہوتا ہے کہ بندہ سحر اسکو غائب کر دیا ہے بدیع الملک نے فرمایا اب کیا صورت کی جائے

جو طلسم کے اندر پہونچیں مرتح نے عرض کی آپ میری پشت پر سوار ہون مین آپ کو طلسم کے اندر پہونچادون
اسی طرح سب ایک کو طلسم کے اندر پہونچا دونگا بدیع الملک نے فرمایا یہ امر یہان مناسب نہین ہے
صاحبقران بھی بدیع الملک کے قریب آکے فرمایا کیا صلاح ہے بدیع الملک نے عرض کی راستہ
طلسم کا اشراق آئینہ پرست نے معدوم کر دیا ہے اندر جانے کی صلاح کی جاتی ہے امیر نے فرمایا لشکر کو ٹھہرا دو
آج یہین قیام کرو کل دیکھا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر آپکی یہی خوشی ہے تو مین مجبور ہون ورنہ ممکن ہے
کہ ان گردستانیون سے کہون اور وہ لوگ اس دیوار کو منہدم کر دین امیر نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو بہت مناسب
ہے بدیع الملک نے گرگین درشت چنگال کو بلایا گرگین ہاتھ باندھکر حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اپنے
پہلوانون کو لیجاؤ اس دیوار کو گرا دو گرگین نے پہلوانون کو آواز دی سب آکر موجود ہوئے گرگین نے کہا آقاے
نامدار حکم فرماتے ہین کہ دیوار قلعہ منہدم کر دیجائے سبنے کہا کیا بڑی بات ہے گرگین دیوار کی طرف بڑھا
سب پہلوان بھی ساتھ چلے دیوار پر آکے سب نے اس درجہ مشت زنی کی کہ دیوار منہدم ہو گئی
میدان وسیع نظر آیا صاحبقران خوش ہو گئے فرمایا بدیع الملک کی اقبال مندی مین شک نہین اتنی
بڑی دیوار اس قدر جلد گر گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا لشکر بھی بڑھا دیوار کے
اندر پہونچے وہان کے نگہبانون نے جو لشکر کو آتے ہوئے دیکھا شور و غوغا مچایا بہت سے ساحر
آکر جمع ہوئے سحر کرنا شروع کیا بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے نکالی صاحبقران بھی مانند
شیر غضبناک ساحرون پر جا پڑے ساحران لشکر اسلام بھی سحر کرنے لگے مگر ان لوگون کے سحر نے کچھ اثر
نہ کیا جب کسی پر ان لوگون نے سحر کر دیا یہ لوگ اس پر سے سحر بھی نہ اتار سکے ہان صاحبقران حرز ہیکل
کا سایہ ڈال کر ہوشیار کر دیتے تھے بدیع الملک نامدار لوح محفوظ کے سایہ سے سحر
دفع کر دیتے تھے دیر تک ساحرون نے مقابلہ کیا جب نصف سے زیادہ قتل ہوئے تو
مجبور ہوکے سب نے فرار پر قرار کیا جب میدان صاف ہوا تو بدیع الملک نے صاحبقران زمان
سے عرض کی اگر حضور پر نور کا ارشاد ہو تو کل لشکر آج کی شب یہین مقیم ہو کیونکہ اسقدر مسافت
طے کیا کم تھی اور اسپر طرہ یہ ہوا کہ مقابلہ کرنا پڑا اسپ کے سب بالکل پست ہین امیر نے بدیع الملک
نوجوان کی راے سے اتفاق کیا اسی جگہ پر بارگاہین استادہ ہو گئین سب سرداران لشکر بارگاہون مین
گئے شہزادہ بدیع الملک کو صاحبقران عالی جاہ اپنی بارگاہ مین لیکر آئے بہت کچھ مدح و ثنا کی
بدیع الملک نوجوان نے سلاح جنگ خادمون کو عنایت کیے پوشاک تبدیل کر کے اپنی جگہ پر
جلوہ فرما ہوئے پھر تو سرداران اسلامی بارگاہ صاحبقران مین آنے لگے تھوڑی دیر مین سب جمع
ہو گئے صاحبقران نے حکم صادر فرمایا کہ طلایہ کے واسطے بہت سے لوگ موجود رہین بدیع الملک
نوجوان نے عرض کی گردستانی طلایہ پر ہین اور ساحر بھی بہت سے ہین صاحبقران عالی جاہ نے
فرمایا آج اس طلسم مین پہلا دن ہے یہان کے نشیب و فراز سے آگاہ نہین ہین ہم لوگون کو بھی شب بھر
بیدار رہنا مناسب ہے بدیع الملک نوجوان نے منظور کیا امیر نے خواجہ سے فرمایا خواجہ آج
تو کچھ شغل نے نوازی ہونا چاہیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین مجبور ہون کہ آج
کے روز میری طبیعت کچھ شگفتہ نہین ہے اور نے نوازی ایسا کام ہے جس کے واسطے طبیعت

حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا وہ لوگ مرحلہ جات فتح کرکے یہان آجائینگے اُسوقت آپ اُنسے مقابلے کو جائیے گا
لشکر بھی کرباقی رہجائیگا قوت طلسم بھی کم ہوجائیگی اور اگر لوح اُنکو مل گئی تو وہ ستم ہوا زمین ہلادینگے پھر کسی مین یہ مجال باقی
نہ رہیگی جو اُنسے مقابلہ کرسکے اشراق نے جواب دیا ای فیروز تم اپنے طلسم کے خیالات جانے دو یہان اور کیفیت
ہو یہ طلسم نہین بلکہ خداوند کی جاے سکونت ہو لوح اُنکی وہ لوگ کیا پائینگے اُنکی لوح کا پتہ آجتک مجکو بھی نہین معلوم ہو
وتماشا ہو کہ خداوند نے ایک فرشتہ کو لوح دیکر تحت الثریٰ مین بھیجدیا ہو وہ فرشتہ وہین بیٹھا رہتا ہو لوح اُسی کے پاس
ہو یہ نہین معلوم کہ تحت الثریٰ مین جانیکا راستہ کس طرف سے ہو فیروز نے کہا اُن لوگون کو سب معلوم ہو جائیگا اشراق
نے کہا خداوند نے آجتک مجسے تو اس راز کو اچھی طرح بیان نہین کیا اُن لوگون کو کیونکر معلوم ہو جائیگا اور علاوہ اس بات
کے خداوند کی کوئی بات بیکار نہین ہوتی ہو اُنھون نے ضرور کچھ بات خدا پرستون کی نسبت مجسے فرمائی ہو مین اُنکو اُنکی بات
سے نہین نکال سکتا ہون جب یہ لوگ اپنے دین کو ترک کردینگے اُسوقت مین آپ لوگون سے اس بات کو ظاہر کردونگا ایک
سبب سے خداوند نے اُن لوگون کو ایسی قوت مرحمت فرمائی ہو مطلب یہ کہ اُن لوگون کے دلون مین نور ایمان پیدا کرکے اُنکو
منتظمان خدائی قرار دین اور آپ نظرون سے نہان ہو جائین پھر اپنی جگہ پر مقرر فرمائین اُسی بات کے متعلق ایک امر یہ بھی
ہو مگر حکم خداوند نہین ہو کہ مین اُسکو بیان کرون فیروز نے کہا اگر یہ بات مصلحت خداوند سے ہوئی ہو تو بہت مناسب ہو جو کچھ اُنھون
نے کیا ہوگا وہ بہتر ہی ہوگا کبھی کوئی بات اُنکی ایسی نہین ہوتی ہو جو خالی از حکمت ہو اشراق نے کہا جب یہ بات ہو تو اب
مین کیون کوشش کرون اور مرحلے جو اب اُن لوگون کے درپیش ہونگے وہی کیا کم ہین فیروز نے کہا یہ تو مجکو یقین ہو
کہ مرحلہ جات اس طلسم کے بہت سخت ہین مگر احتیاطاً یہ بات کہتا تھا کہ آپ ابھی سے لشکر کشی کا سامان کرین اشراق نے
کہا ای فیروز تم یہان چین سے بیٹھے رہو سرداران اسیر سب گرفتار ہوکر یہان آجائینگے فیروز نے کہا مجھے بھی امید ہو
اشراق نے پاسبانون سے کہا تم لوگ جاؤ اپنے کام مین مصروف ہو اب اُن لوگون سے جنگ نہ کرنا جب
مرحلے پر پہنچینگے سب گرفتار ہوجائینگے تحفہ جات تمہین انکی مل جائینگے اور وہ بھی گرفتار ہونگے پاسبان وہان سے
روانہ ہوئے فیروز اشراق جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام جادو کے پاس گیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ
اندام نے جو سُنا فیروز کو اپنے پاس بلایا فیروز نے جاتے ہی سجدہ کیا اشراق نے بھی سر جھکایا آئینہ اندام
نے کہا ای اشراق کچھ مسلمانون کی کیفیت بیان کرو اشراق نے سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا
آپ میری ایک عرض سُن لین اور اگر لائق قبول ہو تو اُسکو قبول فرمائین آئینہ اندام نے کہا ای فیروز مجھے
تمہاری کل باتین بہت پسند ہین بیان کرو فیروز نے کہا یا خداوند آپ خوب جانتے ہین کہ مین طریقہ جنگ مسلمانان
سے خوب واقف ہون بلکہ ان لوگون کی جملہ عادات سے ماہر ہون مین جس بات کو اسلیے کہتا ہون یہ منظور نہین
کرتے ہین آئینہ اندام نے کہا ای اشراق تم فیروز کی بات کو کیون قبول نہین کرتے ہو یہ جن جن باتون کو تمسے
کہے تم اُسکے موافق کام کرو کیونکہ یہ مرد تجربہ کار ہو بلکہ میرے نزدیک سب سے بڑھکے زمرد ثانی ہو کہ وہ
مسلمانون سے بہت سی لڑائیان لڑا ہو اور ان لوگون کی جملہ باتون سے خوب ماہر ہو جو باتین یہ لوگ کہین اُسپر
تم عمل کرو اور مین ابھی کسی طرح سے خبر نہ ہوگا جس وقت میرا جی چاہیگا ایک دم سے مسلمانون کو گرفتار کرلونگا
اشراق نے کہا یا خداوند اب ایسا ہی ہوگا آئینہ اندام فیروز کی طرف متوجہ ہوا کہا مین نے جو اپنے یہان
مسلمانون کو بلایا ہو تو دو وجہون سے بلایا ہو ایک تو یہ کہ تم اور زمرد ان لوگون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے
خصوصاً زمرد کہ کتنی لڑائیان مسلمانون سے لڑا مگر کبھی فتح اُسکو نصیب نہوئی اور تمنے بھی کن کن ترکیبون سے مقابلہ کیا

مگر ان لوگون سے عمدہ بر آ نہوے اور یہ لوگ بھی قابل ساحران مشہور ہوگئے قدرت کو یہ بات بُری معلوم ہوئی
اور تم لوگون نے ایسی عبادت کی کہ کیا عجب ہو جو چند دنون مین تم سب بزرگان دین سے مشہور ہو جاؤ اور اس
طلسم کے ساحرون مین بھی مقرب خداوند مشہور کیے جاؤ فیروز نے کہا خداوندا اگر آپ کی نظر عنایت رہیگی تو کیا عجب
ہو جو ہم لوگ اپنی مراد دلی کو پہونچین اور مسلمانون پر فتح پائین آئینہ اندام نے کہا مسلمانون پر مین تم لوگون کو
فتحیاب کرونگا اور ان لوگون کے دلون مین نور ایمان پہونچا جائیگا وہ بھی لائق اسکے ہین کہ منتظم مقرر کیے جائین
مگر اب تم لوگون کو یہ لازم ہو کہ جہانتک ممکن ہو اُن سے بہت بچ کے مقابلہ کرو کہ جو تم دونون سے فتحیاب ہوگا خداوند
اُسی کو اپنے طلسم کا منتظم مقرر کرینگے اور وہی زیادہ مقرب خداوند ہوگا اگر مسلمانون نے تم پر فتح پائی تو مین اُنکے
دلمین نور ایمان پیدا کرکے اُنھین اپنا مقرب بناؤنگا اور تم لوگ اُنکے ماتحت رہوگے اور اگر تمنے اُنکو زیر کر لیا تو وہ لوگ
تمھارے ماتحت ہونگے لشکر کی تمھین پروا نہین جسقدر ساحر نیر ساحر تمھین درکار ہون یہان موجود ہین صرف انتظام
جنگ تمھارے سپرد ہو فیروز اور زمرو نے کہا یا خداوند آپ سے مجبور ہین اگر آپ نے ایک کی تقدیر اچھی
اور ایک کی بُری کر دی تو مجبوری ہو آئینہ اندام نے کہا مین تمھارے دونون کے باب مین کچھ دخل نہ دونگا جب
دیکھونگا کہ کسی کے مزاج مین غرور زیادہ ہوا ہو اسکو زیر کرا دونگا یا فیصلہ مین دیر ہوگی تو ایسی عمدہ طور سے فیصلہ کرا دونگا
کہ ایک کو دوسرے سے شکایت نہ ہونے پائیگی فیروز نے کہا اب ہماری خاطر جمع ہو ضرور ہم مسلمانون پر فتح پائینگے
بجتگان نے کہا یا خداوند ایک بات مین اور عرض کرتا ہون آپ اُسکو بھی منظور کرین آئینہ اندام نے کہا
بیان کر بجتگان نے کہا عیاران اسلام بلاے روزگار ہین کوئی بات ایسی ہونا چاہیے کہ وہ لوگ عیاری
نہ کر سکین آئینہ اندام نے کہا یہ خلاف ہو خداوند جو بات کرتے ہین وہ خلاف انصاف نہین ہوتی ہو تمھارے
یہان بھی عیار موجود ہین یہ وہان عیاری کرنے کو ضرور جائینگے پھر اُنھون نے کیا خطا کی ہو جو اُنکے عیارون کو بیکار
کر دون بجتگان نے کہا ہم لوگ عیارون کو اُنکے یہان نہین بھیجینگے آپ اُنکے عیارون مین کوئی بات ایسی پیدا
کر دین کہ وہ سب عیاری کرنے سے بیکار ہو جائین آئینہ اندام نے کہا یہ مین ہرگز نہ کرونگا وہ بھی عیاری کرینگے
اور ہمارے یہان کے عیار بھی جائینگے ہمارے یہان سے بہتر وہان عیار نہین ہین بجتگان نے کہا خداوند اُن لوگون کو
بڑے بڑے اختیار حاصل ہین اُنمین ایک صاحب ایسے ہین جنپر بعض بعض وقت سحر بھی تاثیر نہین کرتا ہو
آئینہ اندام نے کہا اس سے کیا ہوتا ہو یہان کے بھی بعض بعض عیار ایسے ہین جو سحر مین طاق ہین اُنسے کیونکر وہ
لوگ بچینگے اشتراق نے کہا اے بجتگان اجتک تمھین میرے سکنے کا اعتبار ہوا نہین بجتگان نے کہا خداوند کی
بات کو بہت صحیح جانتا ہون اور اُن لوگون کی عیاری کے بھی جھالے میرے دلپر پڑے ہوئے ہین آئینہ اندام
نے کہا تمنے آجتک ایسے عیار نہین دیکھے ہین اس وجہ سے یہ بات ہو کہ اُنکا رعب تمپر غالب ہو جب اُنکی صفات
دیکھوگے تو وہ سب تمھاری نظرون سے گر جائینگے بجتگان نے کہا اب مجھے امید ہو گئی کہ عیاران اسلام اب کچھ
نہین کر سکتے آئینہ اندام نے کہا یہ بات نہین ہو کہ اب وہ عیاری نہ کر سکین مگر یہ بات ضرور ہو کہ جسطرح پہلے اُنھون
نے عیاریان کین وہ بات اُنکو حاصل نہ ہوگی اگر سو عیاریان کرینگے تو دو چل جائینگی باقی سب بیکار ہونگی اور
تمھارے یہان سے عیار اگر سو عیاریان کرینگے تو دو عیاریان خالی جائینگی باقی سب عیاریان کارگر ہونگی
بجتگان یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا یا خداوند امیدوار ہون کہ چند عیار مجھکو عطا فرمائے جائین کہ وہ شب و روز
میری محافظت کرین کیونکہ مین عیاران اسلام سے بہت خائف ہون اور شب و روز اُنکے خوف سے مجکو نیند

نہیں آتی ہو اگر آپ کے یہان کے عیار ہمارے محافظت میری بارگاہ مین رہینگے تو عیاران اسلام سے
کوئی نہ آسکیگا آئینہ اندام نے کہا مین نے تمھین سب عیارون کا افسر کیا تمھین ان لوگون سے وقتاً فوقتاً کام
لینا بختگان نے کہا یا خداوند مین کسی سے کام نہ لونگا ہان یہ البتہ ممکن ہو کہ سب کا سرپرست نگران رہونگا
ہر ایک کی راحت کا انتظام بہت اچھی طرح سے کرتا رہونگا آئینہ اندام نے کہا تمھین اختیار ہو عیار
سب تمھارے سپرد ہین جب بختگان کی بحث ختم ہوچکی تو فیروز نے کہا اب ایک بات
مین امیدوار ہون کہ مجھکو ایسے ایسے پہلوان مرحمت ہون جنکا قتل ناممکن ہو کہ مین انکو عزیزان
صاحبقران سے لڑاؤن اور وہ سب کو زیر کرین آئینہ اندام نے کہا تم لوگون کو جس چیز کی ضرورت ہو
وہ اشراق سے طلب کرو وہ تمھین دیدیگا اور اب یہان ظہور فرشتون کے آنے کا وقت ہو
انکی صورتین ایسی مہیب ہین کہ تم لوگ انکو دیکھکر ہوش مین نہین رہ سکتے اشراق نے کہا یا خداوند
ہم لوگ جاتے ہین ابھی فرشتون کو نہ بلاسیے گا آئینہ اندام نے کہا اچھا جاؤ اشراق بختگان فیروز زرد
زمرد وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر چلا آیا راہ مین فیروز نے کہا اب آپ کی کیا رائے ہو خداوند تو یہ فرماچکے
کہ ہم دونون کی تحت مین مطلق دخل نہ دونگا اب انکے مقابلے مین ہمارا کیا ہوا اشراق نے
کہا پہلے انکی کیفیت دیکھلو کہ مرحلہ اول پر وہ لوگ کیا کرتے ہین اور کس طرح جنگ ہوتی ہو کیونکہ وہان
بھی لشکر ساحران اور فوج غیر ساحران بہت ہو اور مالک مرحلہ گل اندام زرد چشم جادو سحر کا پتلا ہو
کہ جو مین بھی یکتا ہو دیکھو وہ کیا کیا تدبیرین کرسکتا ہو اور مسلمانون سے کیونکر لڑتا ہو اگر اسنے سب کو گرفتار کرلیا
تو مراد بر آئی ورنہ دوسرا مرحلہ جس کو مرحلہ سفیج کہتے ہین اور سفاحت جادو وہان کا حاکم ہو واقعی کیا
ساحر ہو اور مرحلے پر اسنے ایسے عجائب وغرائب بزور سحر بنائے ہین کہ عقل کام نہین کرتی گو سب مین
قدرت خداوندی کی شرکت بھی ضرور ہو مگر اصل بانی وہی ہو اور اسی نے ہر ایک چیز کو بنایا ہو اور بنا کر کمال
دکھایا ہو سحر کے انسان ایسے ایسے بنائے ہین جو لشکر حریف سے ہر طرح مقابلہ کرتے ہین اگر کوئی سحر
کرکے انسے مقابلہ کرے تو وہ بھی سحر کا جواب دیتے ہین اگر کوئی تیغ وخنجر لیکر انسے لڑے وہ بھی اسی
صورت سے جنگ کرتے ہین کبھی دشمن کے ہاتھ سے زخمی نہین ہوتے ہمیشہ آپ زخم لگاتے ہین تن دشمن
کو مجروح بناتے ہین علاوہ اسکے اور بہت سی چیزین ایسی بنائی ہو جنکو سنکر انسان دنگ ہوجاتا ہو وہان
اہل اسلام کیا کرسکینگے اور اگر اس مرحلے سے بھی سلامت واپس آئے تو اس مرحلے کے بعد مرحلہ فسیح
ہو اور فسیح جادو اس مرحلے کا حاکم ہو وہان گرفتار ہوجائینگے اسی طرح اس طلسم کے دس مرحلے ہین اگر
سب مرحلون کو طے کرکے آئینگے تب خالص طلسم مین پہونچینگے پھر خاص طلسم مین وہ وہ خطرے ہین جہان فتح درندگان
رہتی ہو جب اس سے بھی سلامت بچینگے تو بعض کوہ ایسے ہین کہ دشمن کو اپنے تحت مین پاکے وہ کوہ
گر پڑینگے اور سب دب کے مرجائینگے اگر ان پہاڑون کی راہ بچ کر کے آئینگے تو دریا ایسے ایسے ملینگے جو
انکی صورت دیکھکر ہوش جاتے رہین وہ بڑھینگے کہ سب کو غرق کرینگے اے فیروز اسی طرح سے
اس طلسم مین بہت سی چیزین ایسی ہین جو دشمن کو کبھی نہ چھوڑینگی بفرض محال اگر ان لوگون نے سب کو طے کیا اور
دیوان طلسم کو بھی زیر کیا تو بزرگان دین نکی بستی زیر زمین ہو وہ برآمد ہونگے جتنی چیزین اس طلسم مین ہین وہ سب
مشق ہوئی اور جو جو لوگ انمین دفن ہین وہ نکلکر انسے مقابلہ کرینگے بھلا کیا مجال ہو کہ یہ لوگ انسے زک لین

اگر اُنکو بھی مجنونوں نے زیر کیا تو پھر خداوند تقدیر کر دینگے سب راہ راست پر آجائینگے فیروز نے کہا اور
ہم لوگون کی توجہ خداُنکی اشراق نے جواب دیا کہ جب بزرگان دین رنجیدہ ہین تو ہم اُنسے مقابلہ
کرینگے اور سب ہمراہ آئینگے خداوند اسی وقت تقدیر کرینگے فیروز نے کہا اور سب مقامات طلسم جو برباد
ہونگے اُنکا کیا انتظام ہوگا اشراق نے کہا بعد فتح کے خداوند ایک دم مین سب درست کر دینگے زمرد
نے کہا واقعی یہ طلسم ایسا ہی ہے کہ کوئی اسکو فتح نہین کر سکتا اشراق نے کہا آپ لوگ صبر سے بیٹھین اگر کسی
بھی ضرورت ہوگی تو ہم وقتاً فوقتاً مرحلہ جات پر فوجین روانہ کرتے رہینگے انتظام مین فرق نہ آنے پائے
جس وقت الوان شطاق کا دروازہ کھلیگا اور وہان کے بادشاہ الوان جادو اور کیوان نگر جادو
اپنی اپنی فوجین لیکر نکلینگے آفت برپا کر دینگے یہ وہ جگہ ہے جسکی کیفیت آجتک سوائے خداوند کے اور کسی کو
معلوم نہین ہے جس دن سے یہ طلسم بنا ہے اُس دن سے اس قصر کا دروازہ بند ہے وہان ایسی
بھی کوئی چیز ہے جسکی وجہ سے طلسم کا نام شطاق رکھا گیا ہے فیروز یہ باتین سنا کیا جب اشراق
حالات طلسم بیان کر چکا تو فیروز اور زمرد اور تورج اور جنگان نے کہا اب ہم لوگ اس طلسم
کی کیفیت سے ماہر ہو گئے خاطر جمع ہو گئی جو جو خیالات ہمارے تھے وہ سب رفع ہوئے اب یہی کہینگے
کہ آپ لشکر کشی کا انتظام کیجیے زمرد نے کہا یہان مسلمانون کا پہنچنا بہت دشوار ہے کیونکر پہنچ سکتے ہین ہزارون مقام
ایسے ہین جہان لاکھون عجائبات موجود ہین مسلمانون کے پاس سوائے تعویذات کے اور دوسری چیز نہین
ہے جس وقت اُنکے تعویذات چھن جائینگے وہ بیکار ہو جائینگے اُسی وقت گرفتار ہو کر یہان آجائینگے اشراق نے
کہا اب ایک کام آپ لوگون کے متعلق ہے کہ آپ سب مرحلہ جات کو روز دو وقت جایئے اور وہان کی خبرین لایئے
زمرد نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے ہم روز جائینگے اور وہان سے خبرین لائینگے فیروز راضی ہوا جنگان نے
بھی اقرار کیا تورج بھی آمادہ ہوا اشراق نے کہا مین بھی روز دو وقت جاؤنگا ہر جگہ سحر کو زور دونگا سب کی خبر
رکھونگا جنگان نے کہا آپ کے جانے سے سب تسلین پاتے رہینگے روز بروز سب جگہ کی خبر ملتی رہیگی بلکہ
آپ خداوند سے بھی بہت اچھی طرح سب کیفیت بیان کرینگے ہم لوگون پر تو اُنکا رعب ایسا طاری ہوتا ہے کہ منھ
سے آواز بھی نہین نکلتی اشراق نے کہا تم سب خاطر جمع رکھو مین روز کی کیفیت خداوند سے کہونگا اگرچہ اُنہین خود
بھی فرشتون کے ذریعے سے سب حال معلوم ہوتا رہیگا مگر میرے کہنے مین اتنا نفع ہے کہ خداوند کو میرا اضطراب
معلوم ہوگا شاید درمیان مین رحم آجائے اور تقدیر کر کے سب کو اسیر کرین تو بہت ہی اچھی بات ہے جنگان
شب بھر اشراق سے باتین کرتا رہا جب صبح ہوئی تو اشراق نے جنگان اور فیروز اور تورج
اور زمرد کو اپنے ہمراہ لیا کہ اُنہین چلیے آپ لوگون کو سب مرحلون کی راستے تعلیم کر دون کہ روز آپ لوگون کو
وہان جانا ہوگا سب راضی ہوئے اشراق سب کو اپنے تخت پر بٹھلا کے مرحلہ جات کے راستے
بتانے کو روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار اور صاحبقران جرار کی عرض کیجاتی ہے

کہ بدیع الملک اور صاحبقران جو لشکر کو لیکر روانہ ہوئے تو دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران
نے دیکھا سامنے ایک دیوار معلوم ہوتی ہے گرد و دیوار کے شعلے بانسے آتش بھڑک رہے ہین اُسپر سے

مریخ سے فرمایا یہ کیا ہو مریخ نے عرض کی قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی مرحلہ اس طلسم کے تو بہت سے
مرحلے ہین اور کوئی مرحلہ چھوٹا نہین ہو سب جگہ ساحران ناری حاکم ہین یا صاحبقران میرا سحر یہان کسی پر تاثیر
نہین کرتا امیر نے فرمایا تمھین سحر کرنے کی کیا ضرورت ہو یہ کہتے ہوئے آگے جاتے تھے کہ ایک ساحر نے آکے
صاحبقران کو سلام کیا اور بدیع الملک کی طرف دیکھکر کہا اے جوان مین نے سنا ہو کہ تو اس طلسم مین بارادہ
جنگ آیا ہو بدیع الملک نے فرمایا تجھ سے کہا بہت صحیح کہا مین واقعی اسی غرض سے یہان آیا ہون اور
فضل خدا سے یہ امید ہو کہ اس طلسم کو فتح کرکے زمرد وفیروز و تورج بدبختگان کو سزاے معقول
دونگا ساحر نے کہا اے جوان اس بات کا تجھے اختیار ہو مین ایک بات تجھ سے دریافت کرنے آیا ہون بدیع الملک
نے کہا جو تجھے پوچھنا ہو تحقیق کرلے ساحر نے کہا آپ لوگ سحر سے مقابلہ کرینگے یا بزور بازو لڑینگے بدیع الملک نے
کہا ہم لوگون مین سحر حرام ہو تیغ و خنجر سے سب کو زیر کرینگے ساحر نے کہا مین چاہتا ہون کہ آپ سے مقابلہ کرون
بدیع الملک نے کہا پھر کس بات کا منتظر ہو ساحر نے عرض کی آپ لشکر کو یہان مقیم کرین کل صبح کو ایک فوج یہین آئیگی
ایسی کہ کسی انسان کے جسم پر سر نہوگا وہ لوگ آپ سے مقابلہ کرینگے بدیع الملک نے فرمایا مجھے منظور ہو ساحر غائب
ہوگیا بدیع الملک نے صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا اچھی بات ہو یہین قیام کرو کل لشکر حریف
یہان آئیگا اُس سے مقابلہ کرنا بدیع الملک نے لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک اور
صاحبقران اپنی اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر
کے بعد سب امیر کی بارگاہ مین حاضر ہوئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا کہ ساحر نے کہا ہو بے سرون کی
فوج آئیگی اور وہ جنگ کریگی مریخ نے عرض کی وہ لوگ ساحر ہونگے بدیع الملک نے کہا عجب بات ہو کہ سر
اُنکے نہونگے تو وہ حریف کو کیونکر دیکھینگے مریخ نے عرض کی وہ لوگ اصلی انسان نہونگے سحر کے ذریعہ سے
بنائے گئے ہونگے اُنکو دیکھنے کی ضرورت نہین ہو جو شخص اُنکا بانی ہوگا وہ جسطرف اشارہ کریگا وہ لوگ اودھر جائینگے
بدیع الملک اور صاحبقران اور مریخ اور جملہ سردار شب بھر یہی باتین کرتے رہے جب سپیدۂ سحر
چرخ پر ظاہر ہوا امیر براے نماز سجادے پر تشریف لائے سب سردار بھی مشغول نماز ہوئے صاحبقران
نے سلاح طلب کرکے زیب جسم فرمائے بارگاہ سے برآمد ہوئے بدیع الملک نامدار بھی سلاح ذات پر
آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیے صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان
گھوڑون پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی امیر نے بدیع الملک
سے فرمایا حریف کا لشکر بھی میدان مین آگیا بدیع الملک بھی اس طرف متوجہ ہوئے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم مانند دریا موج مارتا ہوا آتا ہو مگر کسی کے تن پر سر نہین ہو گھوڑے تک بے سر کے
ہین سب کو کمال تعجب ہوا لشکر میدان مین آیا صفین درست ہونے لگین صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا
ان لوگون کی کیفیت قابل دید ہو مثل اصلی انسانون کے کام کر رہے ہین جب دونون لشکرون کی صفین درست
ہوچکی تو لشکر حریف سے ایک شخص گھوڑے کو چمکا کے میدان مین آیا بہت دیر تک سلحشوری دکھاکر مبارزطلبی کی شاہزادہ
امیر الزمان خدمت امیر مین حاضر ہوئے عرض کی اجازت میدان عنایت ہو امیر نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا بدیع الملک نے عرض کی یہ شخص ساحر ہو آپ کسی کو اسکے مقابلے مین نہ بھیجے مین خود جاکر اس سے
مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک تمنے جو کچھ تجویز کیا بہت مناسب ہو مگر مین اسکے مقابلے کو

جاؤنگا بدیع الملک نے کہا بیکار آپ تکلیف نہ فرمائیں میں تو موجود ہوں صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک نے
شاہزادہ امیر الزمان سے فرمایا کہ ابھی تمہارے جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ لوگ ساحر نہیں جب شیر ساحر سے مقابلہ
ہوگا تو تم میدان میں جانا ہنر جنگ دکھانا امیر الزمان مایوس ہوکے میدان جنگ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی جگہ پر
آ بیٹھے بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر میدان کی طرف چلے حریف کے مقابلے میں آکے کھڑے ہوئے اُسنے جو
بدیع الملک کو دیکھا کہا اے جوان تیری موت دامنگیر ہوئی جو مجھ سے مقابلہ کرنے آیا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ
او مکار یاوہ گوئی سے باز آ جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اسنے بدیع الملک پر گرز کا وار کیا شاہزادہ نے بے تکلف گرز پر ہاتھ ڈالا
اُسنے بہت کچھ زور کیا گو بدیع الملک نے جھٹکا دیکر اُسکے ہاتھ سے گرز چھین لیا لشکر اسلام میں صدائے تحسین بلند ہوئی
اس جوان بے سر نے تلوار کمر سے لی بدیع الملک پر لگائی شاہزادے نے تلوار بھی چھین کر پھینک دی جب اُسنے
اپنے تئیں بالکل مجبور پایا بدیع الملک سے لپٹ گیا شاہزادے نے زین فرس سے اُٹھا کر بلند کیا زمین پر دے مارا
وہ جوان بے سر اُٹھکر پھر مرکب پر سوار ہوکر بدیع الملک کے مقابلے میں آیا شاہزادے نے اُسکو پھر زین فرس سے
اُٹھایا گھوڑے سے اُتر کے بقوت تمام چیر کر پھینک دیا اُسکے دو پارہ ہوتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے
لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من شرغام جادو بود بدیع الملک پھر اپنے مرکب پر سوار ہوئے لشکر لعین سے
باری باری دس جوان بے سر آئے سب بدیع الملک کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے جب دن گذر گیا تو لشکر کفار کی
طرف سے طبل بازگشت پر چوب پڑی بدیع الملک اپنے لشکر کی طرف پلٹے جوانان بے سر کسی جگہ غائب ہوگئے
صاحبقران نے بدیع الملک کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا بہت کچھ مدح و ثنا کی اپنی بارگاہ کی طرف مع لشکر روانہ
ہوئے بدیع الملک کو صاحبقران اپنی بارگاہ میں لیگئے شاہزادے نے وہیں پوشاک تبدیل کی تھوڑی دیر کے بعد
مریخ آفتاب علم حاضر ہوا اور سردار بھی آئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ لوگ کون ہیں یوں مقابلہ کرنے کو
آتے ہیں یہ حال کچھ ظاہر نہیں معلوم ہوتا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران میں اسکی اصل کیفیت سے تو ماہر نہیں مگر اسقدر
عقل کام کرتی ہے کہ یہ لوگ اس مرحلے کے پاسبان ہیں اسی وجہ سے سد راہ ہوئے یا یہ باعث ہوا کہ جو ساحر اس مرحلے کا
حاکم ہے اُسکو امتحان منظور ہوگا کہ آپ لوگوں کا حال ظاہر ہو جنگ کے طریقے معلوم ہوں صاحبقران نے فرمایا اے مریخ یہی بات
ہوگا کہ یہ لوگ پاسبان مرحلہ ہیں یا خود اُنکو حاکم مرحلہ نے یہاں بھیجا ہو مگر آج کی جنگ بفضل ایزدی بہت خوب ہوئی میدان ہمارے
ہاتھ رہا مریخ نے عرض کی سحر تو ان لوگوں پر اثر نہیں کریگا میں نے بہت بہت سحر کو زور دیا دو تین جوانوں کو تاک کے
سحر کیا مگر کسی پر سحر نے تاثیر نہ کی امیر نے فرمایا تمہیں کیا ضرورت تھی جو تم نے سحر کیا اب سحر کرنیکا ارادہ نہ کرنا مریخ نے
عرض کی میں فقط امتحان کرتا تھا اب یہ کیفیت مجھکو معلوم ہوگئی کہ ان لوگوں پر سحر اثر نہیں کرتا ہے کبھی سحر نہ کرونگا
بدیع الملک نے فرمایا دیکھیں یہ لوگ کل بھی یہاں آتے ہیں یا آج ہی اِنکو یہاں آنا تھا مریخ نے عرض کی اگر یہ
لوگ اس مرحلے کے نگہبان ہیں تو کل بھی ضرور آئینگے اور اگر برائے امتحان آئے تھے تو کل اور کچھ انتظام ہوگا
یہ لوگ یہاں نہ آئینگے مگر اے شہریار آج کی شب بہت ہوشیاری سے بسر کرنا چاہیے اب مرحلے کی سرحد شروع ہو
امیر نے کہا واقعی یہ لوگ مکار ہیں ایسا نہو کوئی مکر کریں اور سرداروں کو اسکے سبب سے گزند پہونچے یہ فرما کے
خواجہ عمرو سے کہا کہ خواجہ تم بھی کچھ انتظام کرو خواجہ اپنی جگہ سے اُٹھے باہر آئے طلایہ مقرر کرکے عمرو
نے چاہا کہ میں بارگاہ صاحبقران میں جاؤں کہ سامنے روشنی معلوم ہوئی عمرو اس روشنی کی طرف دیکھنے لگے
جب دیر تک خیال کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ایک جا پر جمع ہیں خواجہ نے گلیم اوڑھی اور اسی روشنی کی طرف چلے

جب قریب پہونچے تو دیکھا چند ساحر ایک ٹیلے پر بیٹھے ہوئے ہیں خواجہ اُس ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اور آپس میں باتیں
کرتے ہیں خواجہ ایک گوشہ میں خاموش ہو بیٹھا ایک ساحر نے کہا آج تو مسلمانوں نے غضب کیا۔ دس نگہبان
قتل کیے دوسرے نے جواب دیا کہ جب مسلمان صاحب تحفہ جات ہیں تو آپ ہر تا خیر نہیں کریگا ایک ساحر نے کہا اب
اور ار جادو و اگر مسلمان ہمسے زبردستی مرحلے تک پہونچ گئے تو غضب ہوگا ہر طرح ہم لوگوں کی جان جائیگی
اگر مسلمانوں سے مقابلہ کرینگے تو مارے جائینگے اور اگر خوف جان سے بھاگ جائیں اور مسلمانوں کو نہ روکیں
تو شہنشاہ دگل اندام زر و چشم ہمیں زندہ نہ چھوڑینگے جہاں جاکر پوشیدہ ہونگے وہ ایک عرصہ میں سب کو
گرفتار کرینگے اور ار جادو نے کہا ای اصفہان جادو کسی اور صورت میں مسلمانوں سے مقابلہ کریں
شاید انپر رعب غالب ہو اصفہان جادو نے کہا مسلمان جری ہیں کسی صورت میں انسے مقابلہ کریں مگر انہیں
کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور ار جادو نے کہا پھر کیا بندوبست کرنا چاہیے اصفہان نے کہا جمعدار صاحب
کے پاس چلو دیکھو وہ کیا رائے دیتے ہیں۔ غرض اصفہان جادو نے اٹھ کر اور ہمراہیوں سے کہا تم لوگ
ہوشیار رہنا ہم لوگ جمعدار صاحب کے پاس جاتے ہیں ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم یہاں ہوشیار
ہیں مگر تم جلد واپس آنا اصفہان جادو اور ار جادو نے کہا اب ہمارے آنے کے منتظر رہو جب کوئی
رائے عمدہ قرار دے لینگے تب وہاں سے واپس آئینگے یہ کہکر دونوں ساحر وہاں سے روانہ ہوئے خواجہ
بھی گلیم اوڑھے ہوئے دونوں کے ہمراہ ہوئے ساحر وہاں سے ایک درخت کے نیچے آئے کچھ مٹی ہٹائی
ایک دہانہ نقب ظاہر ہوا دونوں اُسمیں کود پڑے خواجہ بھی انکے ساتھ نقب میں کودے ساحروں نے پھر
مٹی ہاتھوں سے ہٹانا شروع کی جب دہانہ نقب بند ہوگیا تو دونوں نے مشعل سحر روشن کی اسکی روشنی میں
آگے بڑھے خواجہ بھی دونوں کے ہمراہ چلے جب نقب ختم ہوئی تو خواجہ کو ایک میدان وسیع ملا
تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک خیمہ نہایت نفیس بنا ہے دونوں ساحر اُس خیمہ کے
اندر گئے خواجہ بھی دونوں کے ساتھ اندر گئے ساحر ایک پردہ دری میں گئے خواجہ بھی ساتھ اندر
گئے پیچھے ہی ساحروں نے پردہ اٹھایا خواجہ نے دیکھا ایک ساحر قوی ہیکل تخت پر بیٹھا ہوا ہے بہت سے
ساحر اُسکے گرد حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہیں دونوں ساحروں نے جاکر اُنکو سلام کیا اُسنے کہا ای اصفہان
جادو اس وقت تم کیوں آئے یہ تو تمہاری نوکری کا وقت تھا اصفہان جادو نے کہا اے آقا ہم لوگ
نگہبانی کر رہے تھے آپس میں ذکر چلا۔ آپکو تو سب کیفیت معلوم ہوگی مسلمانوں پر ہم تابہ تمین زد نہ آئی جو آج جو
میدان میں لشکر جیا تھا اُسمیں سے دس نگہبان قتل ہوئے اُس ساحر نے کہا اس بات سے خاطر جمع رکھو اگر
عمر بھر مسلمان جانا چاہینگے مرحلے تک نہ پہونچ سکینگے تم لوگوں کے سامنے جو لوگ قتل ہوئے تھے وہ اصلی
انسان نہ تھے میں نے صرف چند پتلے بنا کر اُنکے نام لکھ دیئے تھے آج دس قتل ہوئے ہیں میں نے کل نو خمسین
میں بنا دیے اگر کل بھی مسلمان قتل کرینگے تو میں اور بنا دونگا جب اس جانب سے مسلمان غافل رہینگے کوئی اور
تدبیر کرکے ان لوگوں کے تحفہ جات اپنے قبضے میں کر لونگا جس وقت اُنکے قبضہ سے تحفے نکل جائینگے پھر وہ
بہت جلد گرفتار ہو جائینگے اصفہان جادو نے کہا کل بھی سب مہرے جوان مرنے کو جائینگے اُس ساحر نے
جواب دیا کل میں جوانان ... دوست کو میدان میں روانہ کرونگا اُنکے ہاتھ اسقدر مضبوط ہونگے کہ
اپنے لشکر میں کھڑے ہوکر حریف کے لشکر پر وار کرینگے میں نے پتلے تو بنا ہی لیے ہیں وہ تیار ہو رہیں

تو میں ہوم خانے میں جاؤں اصفہان نے کہا جمعدار صاحب ایسا نہو کہ سلیمان مرحلے تک چلے جائیں جمعدار
نے کہا یہاں اصفہان جبتک میں زندہ ہوں اسوقت تک کسی کی مجال نہیں جو مرحلے تک پہونچ جائے اور
وہاں مقابلہ کرے اگر کوئی مجھے قتل کرے تو البتہ یہ راستہ صاف ہو اصفہان جادو نے کہا میں اسیواسطے
یہاں آیا تھا جمعدار نے کہا اب تم جاؤ اور لوگ جو تمہارے ہمراہ ہیں وہ سب تمہارے راستہ دیکھ رہے ہونگے
اصفہان جادو اور اردجادو دونوں جمعدار کو سلام کرکے رخصت ہوئے جمعدار کو خادموں
نے آکے اطلاع دی کہ جمعدار صاحب پتلے تیار ہیں ہوم خانے میں تشریف لیچلئے جمعدار اٹھا ہوم خانے
میں گیا کل پتلے طلب کیے ساحروں نے پتلے لاکر سلی ہوئی کے نیچے رکھدیے جمعدار سحر کرنے لگا تھوڑی دیر کے بعد
سب پتلوں کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی جمعدار نے سحر کو زور دیا سب پتلے اٹھ کھڑے ہوئے اسنے اپنی ران
چاک کی ایک ایک قطرہ خون کا سبکے منہ میں لگا دیا سب اسکے سامنے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوئے جمعدار نے کہا
جہان ہو انان بے سروں وہان جاکر بیٹھو سب سلرف روانہ ہوے جمعدار نے اور پتلے اپنے آگے سرکائے ان میں
بھی حرکت پیدا ہوئی اسنے سحر کو زور زیادہ بھی اسنے دیا ان کو بھی خون چٹاکر رخصت کیا اسیطرح دس دس پتلے ہوکے تا تا
مہاجب رات کم باقی رہی تو ہوم کی سے اٹھا ہوم خانے سے باہر آیا اپنی خوابگاہ کی طرف روانہ ہوا راہ میں ایک آواز
آئی کہ جمعدار کہاں جاتا ہے سجدہ کر کہ خداوند آئینہ اندام تشریف لائے ہیں جمعدار نے چاروں طرف دیکھا کسی جانب
کسی کو نہ پایا پھر آگے بڑھا چند قدم کے بعد پھر آواز آئی او بے ادب ایک بار کے کہنے سے تونے سجدہ نہ کیا اب
کیا چاہتا ہے تیری جان جائے اسمیں خوش ہے جمعدار اس آواز کو سنکر اسدرجہ خائف ہوا کہ دو میں سجدے کو جھکا جیسے ہی
سجدے میں گیا اس زور سے ایک گھونسا اسکے سر پر پڑا کہ اسکی گردن ٹیڑھی ہو گئی جمعدار نے کہا یا خداوند میں اپنی
سزا کو پہونچ گیا اب معاف فرمایئے ایسی خطا نہو گی جواب ملا کہ اب تیری تقصیر عفو نہیں ہوگی ابھی ملک الموت دو چار
لوگوں کی قبض روح کے واسطے گیا ہے وہاں سے آئے تو میں تیری قبض روح کا حکم دوں جمعدار نے کہا یا خداوند
مجھے دھوکا ہوا تھا معاف فرمایئے ملک الموت کو حکم نہ دیجئے آواز آئی کہ تیرے مزاج میں غرور حد سے سوا ہوگیا ہے جبتک
غرور تیرا دفع نہوگا اسوقت تک خداوند تیری خطا معاف نہ کرینگے جمعدار نے کہا یا خداوند اب کبھی غرور نہ کرونگا ہمیشہ
آپ سے جھک کے ملونگا آواز آئی جبتک تیرے دل سے غرور نکالا نہ جائیگا اسوقت تک تیری طبیعت کی کیفیت
نہیں بدلے گی جمعدار کہا یا خداوند اگر آپ چاہیں تو میرے دل سے غرور نکل جائے آواز آئی اگر مجھے یہی منظور ہے تو
اپنے مکان پر چل جمعدار نے کہا میں ابھی چلتا ہوں یہ کہکے آگے بڑھا جلدی جلدی راستہ طے کرکے اپنے مکان میں آیا آواز آئی
کہ جہاں تیرے رہنے کا ٹھکانا ہے وہاں چل جمعدار اپنے پلنگ پر آیا آواز آئی اپنے عزیزوں کو جمع کر جمعدار نے سبھوں کو
بلایا جب سب جمع ہوئے تو آواز آئی کہ ان سب کو ان کے ہر ایک کے دل سے غرور نکالا جائیگا جمعدار نے سب سے
کہا کہ جلد لیٹو سب لیٹ گئے آواز آئی اب ہم ظہور فرماتے ہیں سب اپنی اپنی آنکھیں بند کریں جسکے پاس ہم آکر کہیں کہ آنکھیں
کھولدے وہ آنکھ کھولے سب نے اپنی اپنی آنکھیں بند کرلیں سب کے پہلے جمعدار کے پلنگ پر آواز آئی کہ اے جمعدار آنکھ
کھولدے جمعدار نے آنکھ کھولدی دیکھا ایک سرو طویل القامت روشن اندام چہرہ نظر نہیں آتا نگاہ خیرہ کرتی ہے
جمعدار نے ڈر کے اپنی آنکھ بند کرلی کہا یا خداوند آئینہ اندام میں جمال باکمال نہیں دیکھ سکتا آئینہ اندام نے کہا
میں تجھے ایک پھول سنگھاتا ہوں اسکو سونگھ یہ کہکر اسکی ناک کے پاس ہاتھ بڑھایا جمعدار نے دم کھینچا خوشبو جو دماغ میں
گئی جمعدار کو چھینک آئی وہ دوسرے پلنگ پر آواز دی کہ اے وجیہ جمعدار آنکھ کھول دے وجیہ جمعدار نے

آنکھ کھولی اُسکو یہی خوف معلوم ہوا کہا یا خداوند آئینہ اندام بھی تاب نظارہ باقی نہیں ہے آئینہ اندام نے
کہا ایک پھول دیجیے سونگھے یہ کہکر اُسکے ناک کے پاس ہاتھ لیگئے اُسکو بھی پھول سونگھتے ہی چھینک آئی اسی
طرح ہر ایک کو پھول سونگھایا جب سب لوگ پھول سونگھ کر بیہوش ہوئے تو آئینہ اندام نقلی نے نعرہ کیا
منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران زمان نعرہ کرکے بجلی زمانون مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا جو کچھ مال و اسباب
وہان جمع تھا وہ اپنے قبضے مین کرکے اُسی نقب کے راہ سے خواجہ باہر آئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے
رات تھوڑی باقی تھی قریب صبح خواجہ لشکر مین داخل ہوئے پہلے صاحبقران کی بارگاہ مین گئے امیر نماز
سے فراغت پاچکے تھے سلاح ذات پر آراستہ کر رہے تھے خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ
تمہارا پتہ نہ معلوم ہوا پہلے کہا تھا کہ تم سب لیکر خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے بڑا کام کیا اگر سبب دریافت
کر لیا کہ آپ سے ساحرون نے کل کیون مقابلہ کیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ کیا سبب دریافت کیا خواجہ نے عرض
کی سب سردارون کو تم نے دیکھے ہین بہت سے ساحر لایا ہون اُنکو حاضر کرونگا اب کوئی برائے مقابلہ نہ آئیگا امیر
نے کہا اگر یہ بات ہے تو لشکر مین جاکر کہدو کہ سب کمرین کھول ڈالین خواجہ نے کہا ابھی اسکی ضرورت نہین سردارون
کو یہان بلایئے امیر نے خادمون سے فرمایا کہ جملہ سردارون کو یہان بھیجو خادم باہر آئے یہان سب سردار
مسلح و مکمل دربارگاہ صاحبقران موجود تھے خادمان امیر نے کہا آپ حضرات کو صاحبقران یاد فرماتے
ہین یہ سنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے سے کود پڑے بارگاہ کے اندر تشریف لیگئے اور سب سردار بھی بارگاہ مین
داخل ہوئے بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے اپنے پاس بٹھایا بدیع الملک نے
عرض کی آپ نے اسوقت کیون یاد فرمایا امیر نے ارشاد کیا آج کوئی برائے مقابلہ نہین آئیگا خواجہ نے بہت
انتظام درست کر لیا ہے بدیع الملک نے عرض کی انکی جنگ مین کسیطرح کا لطف بھی نہین تھا یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ اور سردار بھی آئے صاحبقران نے سب سے کہا آج کوئی برائے مقابلہ میدان مین نہین آئیگا خواجہ نے
بستہ چھا انتظام کیا ہے جب سب سردار جمع ہوچکے تو امیر نے خواجہ سے کہا ہان خواجہ ساحرون کو لاؤ خواجہ نے کہا
وہ ساحر یون نہین آسکتے ہین جب تک میری عرق ریزی اور جانفشانی کی داد حسب مراد نہ ملے امیر نے فرمایا خواجہ
تم کسقدر طامع ہو آخر اور بھی غازی لشکر مین موجود ہین کیسے کیسے کارہائے نمایان کرتے ہین کبھی کوئی بھی ایسی
باتین کرتا ہے خواجہ نے کہا صاحب وہ لوگ پہلوان ہین اور دس ملکر ایک کام کرتے ہین مین ہمیشہ تنہا جاتا ہون اپنی
جان کا خوف نہین کرتا آپ کا کام انجام دیتا ہون اگر آپ کے اور غازی ایسے ہوتے تو کل ہی اسکا انتظام کر لیتے
کہ آج میدان مین کوئی نہ آتا کسی غازی نے جانبازی نہ دکھائی پھر مین کہ آپنے اپنی جان عزیز کی ساحرونکو گرفتار
کرکے لایا امیر نے ہنسکر فرمایا خواجہ ہم تمہین خوش کر دینگے تم ساحرونکو بھی تو دکھلا دو کہ دیکھتے ہین خواجہ نے کہا صاحب
مین کیسکا اعتبار نہین کرتا میری خاطر و تواضع کی جائے تب اُن لوگون کو محفل مین لاؤن اور اگر میری تواضع مین دیر ہوگی
مین اُن لوگون کو اسیطرح چھوڑ دونگا آپ کو کوشش لیجئے کرنا ہوگی صاحبقران نے خادمون سے اشارہ کیا
خادمون نے بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو دیا امیر نے فرمایا اب تو خوش ہو عمرو نے کہا مین آپ سے رنجیدہ کب
تھا امیر نے فرمایا اب اُن ساحرونکو محفل مین لاؤ خواجہ نے فرمایا آپ کو اُن ساحرون سے کیا مطلب جب طلسم فتح شاہ
سے مجھے لینگے تو مین اُنسے جو مناسب جانونگا وہ کرونگا امیر نے فرمایا خواجہ پھر مجھے روپیہ کیون لیا عمرو نے جواب دیا
کہ ایک بات ذائق انعام کے کی تھی اگر آپنے اُسکے صلہ مین تھوڑا سا زر و جواہر دے دیا تو مجھے دیا تو

بازاری بات کی سب مالکوں کا یہی قاعدہ ہوتا ہے کہ جب خوش ہوئے مالامال کر دیا بدیع الملک خواجہ کی یہ تقریر
سنکر ہنسنے مریخ کی طرف اشارہ کیا مریخ اٹھا دو توڑے لا کر خواجہ کے سامنے رکھے خواجہ نے کہا صاحب
طلسم کشا نے اپنے ایک ملازم کی معرفت مجھکو روپیہ دیا میری حقیقت کچھ نہ جانی بدیع الملک ہنستے ہوئے
اٹھے توڑے اپنے ہاتھ سے خواجہ کو دیئے بلے خواجہ نے کہا اب اپنے نامی و نامدار آقا سا روپیہ اپنے ہاتھ سے
دیتے ہیں آپکو شرم نہیں آتی دربار میں سب ہنسنے لگے بدیع الملک نے اور بھی بہت سا زر و جواہر اسوقت خواجہ کو
دیا خواجہ نے سب اپنے قبضے میں کیا زنبیل سے جمعدار کو نکالا پھر اسکے اور عزیزوں کو نکالا کہ ستون بارگاہ سے باندھ
دیا امیر نے فرمایا خواجہ یہ کون ہے عمرو نے عرض کی یا صاحبقران نگہبان طلسم کا جمعدار ہے وہ جو جوانان
بیمرگ مقابلہ کو آئے تھے اسی کے نوکر تھے اور آج اسکے مقابلے کو اسطلے بہت مردمان دراز دست بلائے
تھے امیر نے فرمایا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے جمعدار کو ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی جمعدار نے جب اپنے کو عجیب
کیفیت میں پایا گھبرا کے چاروں طرف دیکھنے لگے خواجہ نے دوات قلم جمعدار کے سامنے رکھا تازیانہ
لیکر سامنے کھڑے ہوئے امیر کیطرف دیکھا صاحبقران نے فرمایا اے جمعدار اب اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب
حق اختیار کرو خواجہ نے کہا اے جمعدار سنتے ہو کہ صاحبقران نامدار کیا ارشاد کرتے ہیں جمعدار دنگ ہے کہ میں کس کیفیت
میں ہوں اور مجھکو یہاں کون لایا یہ کیا سانحہ گذرا خواجہ نے کہا یہاں جمعدار اب کیا سوچتے ہو جو کچھ منظور ہو فوراً اس
کاغذ پر تحریر کرو اگر جان عزیز ہے تو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو جمعدار نے دل میں خیال کیا کہ اگر اسوقت انکار کرتا
ہوں تو جان جاتی ہے بہتر یہی ہے کہ دین کو تبدیل کروں اگر دین اسلام کو اچھا دیکھونگا تو ہمیشہ کے واسطے مسلمان ہونگا
ورنہ ان لوگوں کو مکر سے گرفتار کرونگا یہ سوچ کے جمعدار نے کاغذ پر لکھا کہ میں دین اسلام قبول کرتا ہوں خواجہ نے
وہ پرچہ امیر کو دکھایا صاحبقران نے فرمایا مشکیں کھول دو خواجہ نے جمعدار کی مشکیں کھول دیں جمعدار امیر
کے قریب آیا قدموں کو بوسہ دیا صاحبقران نے پشت پر ہاتھ رکھدیا جمعدار کو بیٹھنے کی اجازت دی خواجہ
سے کہا اور لوگوں کو بھی ہوشیار کرو خواجہ نے سب کو ہوشیار کیا سب نے اپنے کو جو اس حالت میں پایا سخت
حیران ہوئے خواجہ نے ان سے بھی پوچھا کہ تم اپنے دین کو ترک کرنا چاہتے ہو یا نہیں جمعدار نے عرض کی خواجہ آپ
ٹھہر جائیں میں ان لوگوں سے کہتا ہوں خواجہ ٹھہر گئے جمعدار نے انکے سب سے کہا میں نے بھی اسلام قبول کیا
ہے اگر یہ مذہب واقعی پختہ ہے تو صاحبقران میرے سوالات کا جواب دینگے اور اگر یہ مذہب بے بنیاد ہے تو امیر
میرے سوالات کا جواب دینے میں ضرور بند ہو جائینگے میں یہاں سے نکل جاؤنگا سب نے اسلام یہ سنکر قبول
کر لیا جمعدار نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران معاملہ ناموس بہت نازک ہوتا ہے اگر حکم ہو تو میں اپنے ناموس کو کسی
محفوظ جگہ پر بٹھاؤں امیر نے فرمایا بہت سے خیام خالی ہیں جہاں تمہارے مزاج میں آئے جاؤ اور نہیں تو اور
خیام استادہ کرا دیئے جائیں جمعدار نے عرض کی خادموں کو حکم ہو کہ میرے ہمراہ چلکر خیام بتا دیں امیر نے جمعدار
کے ہمراہ چند خادم روانہ کئے انہوں نے خیام جا کر بتائے جمعدار نے اپنے ناموس کو ایک خیمہ میں بٹھایا
صاحبقران نے حکم دیا کہ اسباب ضروری وہاں جانا چاہیے اور دو خدمتگار بھی ضرور جائیں اسی وقت لوگ
اسباب ضروری لیکر جمعدار کے خیمے میں پہنچے دو خادم بھی مقرر کئے گئے جمعدار یہ الطاف صاحبقران
کے دیکھکر خوش ہو گیا جلدی حاضر خدمت امیر ہوا عرض کی یا صاحبقران معافی کا امیدوار ہوں کچھ عرض کرنا
منظور ہے امیر نے فرمایا کہو جمعدار نے کہا یا امیر مذہب آئینہ پرستی کس وجہ سے بے بنیاد ہے اور مذہب اسلام

کس سبب سے افضل ادیان تصور کیا جاتا ہے امیر نے فرمایا مذہب آئینہ پرستی اس وجہ سے بے بنیاد ہے کہ جو مردود
یہاں دعوے خدائی کرتا ہے وہ کاذب ہے کیونکہ مثل اور انسان کے وہ بھی صلب پدر و بطن مادر سے پیدا ہوا ہے
انسانوں کی طرح پرورش پائی طفلی میں مثل سب کے تعلیم پاکر علم و ادب حاصل کیا اگر معاذ اللہ خدائے اصلی
ہوتا تو محتاج تعلیم عبد ہرگز نہوتا اور مثل عوام بطن مادر سے پیدا نہوتا صورت اعضا پیری کے سبب سے
تبدیل نہوتی ہمیشہ ایک حالت میں رہتا اب اس سبب سے یہ بھی امید پیدا ہوئی کہ جب صورت اعضا تبدیل ہوگئی
تو اکثر امراض بھی لاحق ہونگے اور اسکو تکلیف دیتے ہونگے مثل انسانوں کے وہ بھی کراہتا ہوگا علاج کی ضرورت ہوتی
ہوگی جمعدار نے کہا آئینہ اندام برسوں بیمار رہا حکما کا علاج رہا بڑی تکلیف اٹھا کے صحت پائی صاحبقران
نے فرمایا جب یہ خداوند تھا تو مرض کو کیوں نہ دور کرسکا جمعدار نے عرض کی اے شہریار جو کچھ آپ نے فرمایا
بہت بجا ہے اگر خداوند ہوتے تو مثل عوام کے پرورش کیوں پاتے اور تعلیم پاکر علم و ادب حاصل نہ کرتے وہ تو خود
ہر ایک شے کا خلاق ہے اسے کسی سے معرفت حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے صاحبقران نے فرمایا اب اسلام کا جملہ
ادیان سے افضل ہونا اس طرح ثابت ہے کہ ہمارا خدا واحد و یکتا ہے جملہ عیوب سے بری ہے ہر ایک شے اسی کے قبضے
میں ہے حیات و ممات پر قادر ہے اسکے نور کو کوئی دیکھ نہیں سکتا جن جن نے دعوائے خدائی کئے وہ ایسے ذلیل ہوئے
کہ حد بیان سے باہر ہے آخر مارے گئے جہنم واصل ہوئے اگر سچے خداوند ہوتے تو کیوں ایسا ہوتا علاوہ اسکے
اور باتیں صاحبقران نے بہت سی بیان فرمائیں کہ جمعدار کے دل میں سکہ بیٹھ گیا عرض کی اے شہریار بیشک میرے دل میں
یہ خیال تھا کہ اگر مذہب اسلام بھی معاذ اللہ بیہودہ اور مذہب کے موافق ہوا تو میں آئینہ پرستی ترک نہ کرونگا مگر آپ کے ارشاد
سے دل میں نفرت پیدا ہوگئی اب میں آئینہ اندام پر لعنت کرتا ہوں صاحبقران اسکی صاف گوئی سے بہت خوش
ہوئے اسکو خلعت و انعام بیحساب دیا جمعدار نے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں اپنے مکان کو جاؤں وہاں سے اپنا مال
و اسباب بھی لاؤں اور جسقدر میرے ماتحت ہیں ان سبکو بھی ہدایت کروں صاحبقران نے فرمایا جو کچھ تمہارا مال و اسباب
وہاں ہو وہ یہاں منگوا لیا جائیگا محض برائے ہدایت وہاں جاؤ جمعدار نے عرض کی یا صاحبقران وہاں بھی تو مال
و اسباب میرا ہوگا وہ اسکے لانے میں کیا قباحت ہے امیر نے فرمایا اب مال و اسباب وہاں نہ ملیگا جمعدار کو تعجب
ہوا عرض کی اے شہریار مال و اسباب میرا وہاں سے کون لیگیا ہوگا امیر نے فرمایا جو تمہیں یہاں تک لایا اُسنے تمہارے
یہاں کی خاک تک نہ چھوڑی ہوگی جمعدار نے عرض کی یا صاحبقران مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ مجھے یہاں کون لایا امیر
نے خواجہ کی طرف اشارہ کیا جمعدار نے عرض کی خواجہ آپنے کمال کیا دوسرے شخص کی یہ مجال نہیں تھی جو میرے
پاس اسطرح سے جاتا اور عیاری کرکے اسطرح بیہوش کرکے لاتا خواجہ نے کہا جمعدار صاحب میں تمہیں [illegible]
کو یوں میں لایا ہوں آپکو تو بہت جلد سے آیا کوئی بات نہ تھی جمعدار امیر سے رخصت ہوکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان
میں پہونچ کے سب نجباؤں کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے جمعدار نے عرض کی تم لوگوں کو لازم ہے کہ اپنے مذہب باطل
کو ترک کرو میں اتنے دنوں گمراہ رہا مگر شکر ہے کہ صاحبقران یہاں تشریف لائے اور یہ سعادت یاد رہے جو قدمبوسی انکی
حاصل ہوئی نجباؤں نے جو یہ کیفیت سنی بہت حیران ہوئے کہا جمعدار صاحب آپ کیا فرماتے ہیں ہم لوگوں کو سخت تعجب ہے
کیا آپ لشکر اسلام کو روکتے تھے یا انہیں لوگوں سے جاکر ملے جمعدار نے کہا اسکا سبب بعد میں دریافت کرنا پیشتر یہ
بتاؤ کہ اپنے دین بے بنیاد کو ترک کروگے یا نہیں بعض نے کہا ہم موجود ہیں جب آپ نے دین اسلام اختیار کرلیا
ہمیں کیا عذر ہے بعض نے انکار کیا انکو اُسی وقت جمعدار نے قتل کیا بعض بخوف جان ڈر سے مسلمان ہوئے اور اپنے

اپنے مکانوں پر جا کر مع اہل و عیال طرف مرحلہ گل اندام کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا بھی کیا جائیگا جب جمعدار سب کو مسلمان کر چکا تو اپنے مکان میں چاروں طرف پھرا لیکن مال و اسباب کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کر سبکو اپنے ہمراہ لیا خدمت صاحبقران میں واپس آیا امیر کے سامنے سب نگہبانوں کو لا کر قدمبوس کرایا صاحبقران نے سب کو انعام و خلعت دیکر سرفراز کیا پھر بدیع الملک نامدار سے ارشاد فرمایا کہ اب کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے عرض کی میں یہاں ٹھہرنا بیکار جانتا ہوں اب تو بفضل ایزدی کوئی سد راہ بھی نہیں ہے مرحلے کی طرف چلنا بہت اچھا ہے ایک انکار بھی ہمراہ ہے کل کیفیت وہاں کی معلوم ہو جائیگی صاحبقران نے جمعدار کو اپنے پاس بلایا فرمایا یہ جو مرحلہ اب درپیش ہے اسکا کیا نام ہے اور حاکم اس مرحلہ کا کون ہے جمعدار نے عرض کی اس مرحلے کا حاکم گل اندام زرد چشم جادو ہے اور اسی کے نام سے یہ مرحلہ مشہور ہے امیر نے فرمایا اب بدیع الملک نوجوان کا یہ ارادہ ہے کہ اس مرحلے کی طرف چلیں جمعدار نے عرض کی تشریف لیچلئے خدا اپنا فضل کریگا وہ مرحلہ آپ کے ہاتھ سے فتح ہوگا صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا کہ جمعدار صاحب کی بھی یہی رائے ہے بدیع الملک نے عرض کی آج شب بھر یہیں تشریف رکھیے صبح کو تشریف لے چلیے گا امیر نے منظور فرمایا تھوڑی دیر تک جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی امیر نے جلسہ برخاست کیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے محو خواب ہوئے جب سلطان زریں پوش مشرق تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا لشکر اسلام میں نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا امیر برائے نماز سجادے پر تشریف لائے سب سردار بھی بیدار ہوئے فریضہ سحری سب نے ادا کیا سلاح ذات پر آراستہ کرکے اپنی اپنی بارگاہوں سے باہر آئے صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان بھی برآمد ہوئے خاصوں نے مرکب حاضر کیے امیر اور بدیع الملک گھوڑوں پر سوار ہوئے لشکر تیار موجود تھا جانب مرحلہ گل اندام سفر کیا کہ ذکر انکا آگے عرض کیا جائیگا

## اب کیفیت اُن فراریوں کی عرض کیجاتی ہے جو کہ جمعدار کی خوف سے بھاگ کر جانب مرحلہ روانہ ہوئے تھے

جب یہ مرحلے میں پہنچے تو گل اندام زرد چشم جادو کے مکان پر گئے اپنی اطلاع کرائی گل اندام نے سبکو اپنے پاس بلایا کیفیت پوچھی ابتر پائی گل اندام نے گھبرا کے کہا اے نگہبانان مرحلہ تمہاری کیا حالت ہے کچھ بیان کرو نگہبانوں نے کہا غضب ہوا جمعدار صاحب مسلمان ہو گئے اور طلسم کشا سے جا کر ملگئے گل اندام نے کہا تمہیں کس بات کا خوف ہے نگہبان نے کہا اب مسلمان اسطرف بھی آئینگے ان لوگوں پر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے گل اندام نے کہا انکے پاس تحفہ جات دافع سحر موجود ہونگے میں انکے چھینے سے لے لونگا اور ان سب کو گرفتار کرکے شہنشاہ افراق کی خدمت میں بھیجدونگا نگہبانوں نے کہا وہ لوگ کم میں بھی مشکل سے تھے نہیں معلوم کیا بات کی جو جمعدار صاحب کو گرفتار کر لیا گل اندام نے کہا اس بات کی مجھکو بھی فکر ہے کہ کیا باعث ہوا جو ایسا پختہ مذہب شخص یکایک اپنا مذہب تبدیل کرکے مسلمان ہو گیا ارے یہ تو معلوم ہو کہ کیا کیا کیفیت گذری نگہبانوں نے کہا پہلے تو انہوں نے طلسم کشا کی مدارات کی ایک روز جوانان سپہ کو انکے مقابلے میں بھیجا دوسرے روز جوانان دراز دست تیار کیے ارادہ تھا کہ انکو برائے مقابلہ مسلمانان روانہ کریں مگر نہیں پڑا ایک روز اپنے مکان سے غائب ہو گئے جو کچھ مال و اسباب انکا تھا وہ بھی اپنے ہمراہ لیگئے صبح کو آئے ہم سب لوگوں کو بلایا کہا میں نے مذہب اسلام اختیار کیا ہے اگر تم لوگ اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو بہت لوگوں نے مذہب آئینہ پرستی ترک کر دیا ہم لوگ اپنے مذہب کو اچھا سمجھے اسطرف چلے آئے اب جو آپ فرمائیں وہ کریں گل اندام نے کہا تم نے بہت اچھا کیا اگر تم لوگ بھی مسلمان ہو جاتے تو زندہ نہ بچتے اب

میں ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا صرف طلسم کشا کو اسیر کرکے اشراق کے پاس بھیجدونگا وہ اُسکی بابت جو بات
مناسب سمجھینگے کرینگے مگر تمکو تو تمکو لازم ہی کہ اسکی خبر رکھو کہ طلسم کشا کسطرف کب آتا ہی سب نے کہا ہم شب و روز اسی
فکر میں رہینگے جب طلسم کشا کو کسطرف آتے دیکھینگے آپکو اطلاع دینگے۔ کہکر نگہبان تو وہانسے روانہ ہوے مگر فیروز
ستارہ پیشانی جو حملے کے دیکھنے کو آیا تو گل اندام زردچشم کے پاس گیا گل اندام نے اسکی بڑی خاطر کی آپ تخت
سے ہٹ کے الگ بیٹھا فیروز کو تخت پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ فیروز آج آپکی تشریف آوری کا کیا سبب فیروز نے کہا
جس روز سے مسلمان یہاں آئے ہیں اس روز سے شہنشاہ اشراق نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ ایک ایک شخص کے سپرد ایک
ایک سرحد کر دیا ہی کہ وہ روز اُس سرحد کی کیفیت دریافت کرایا کرے وہ خود بھی تشریف لیجاتے ہیں اسی واسطے میں آیا ہوں
اب روز آیا کرونگا اور یہاں کی حالت دیکھ جایا کرونگا کچھ کیفیت بیان کرو مسلمان تو بہت قریب آگئے ہیں گل اندام نے
کہا جمعدار نگہبانان شہر کیسہ خدا پرستان ہو گیا مگر سبب نہیں کھلتا کہ کیوں ایسا ہوا نہ کوئی لڑائی ایسی پڑی کہ جسکے سبب
سے وہ زیر ہوتا نہ کوئی اُسکے پاس گیا ایک روز اُسنے اس خوبصورتی سے مسلمانوں کو روکا کہ میں بہت خوش ہوا اگر
ہزاروں سال وہ مسلمانوں سے یونہیں جنگ کرتا رہتا تو ایک بھی یہانتک نہ آتا اول روز اُسنے جوانان بے سر کو برسے
مقابلہ مسلمانان میدان میں بھیجا دوسرے روز جوانان دراز دست تیار کیے اُنکے بھیجنے کا ارادہ تھا کہ وہ خود جا کر
شریک ہو گیا اتنا تو سننے میں آیا کہ شب بھر غائب رہا صبح کو جو سب نے اُسکے مکان میں آکے دیکھا تو ایک چیز بھی
خانہ داری کی نہ پائی فیروز نے کہا کوئی سبب ہوا ہوگا کسی عیار نے عیاری کی ہوگی یا کسی نے اسکے دل پر مسلمانوں
کا رعب غالب کر دیا ہوگا سوا اسکے اور کوئی بات نہیں پڑھا میں اسوقت جاتا ہوں کل اپنے ہمراہ تھوڑے سے
عیار لیتا آؤنگا وہ تمکو بہت کام دینگے اب مسلمان اسطرف آتے ہیں اُنکے ہمراہ میں عیار بھی موجود ہیں وہ خود عیاری
کو یہاں بھی آئینگے اس مرحلے پر عیار رکھنا بہت اچھا ہی گل اندام نے کہا آپ بھی عیار اپنے ہمراہ لائیے ورنہ میرے یہاں بھی
بہت سے عیار موجود ہیں ان سب کو میں برابر نگہبانی مقرر کر دوں اور جسطرح بنپڑے تجھ جاتے خدا پرستوں کے لیکن
کہ ان کا اسیر کر لینا بہت آسان ہو جائے فیروز وہاں سے رخصت ہوا اشراق کے پاس آیا اور لوگ بھی مرحلجات
پر سے واپس آئے تھے ہر مرحلے کی کیفیت بیان کر رہے تھے کہ فیروز نے مرحلہ گل اندام کا حال بیان کیا اشراق
نے کہا کیا ہوا جو ایک جمعدار مسلمان ہو گیا بختگان نے جو یہ کیفیت سنی کہا اے شہنشاہ اشراق عیاروں کی آمد شروع
ہو گئی یہ کام سوا اسے عیار کے دوسرے کا نہیں ہی جو اس خوبصورتی سے اپنا مطلب نکالے اور جن صاحب
نے یہ عیاری کی ہی انکو بھی میں خوب جانتا ہوں اشراق نے کہا کل میں اپنے یہاں سے عیار روانہ کر دوں گا
فیروز نے کہا میں گل اندام سے وعدہ بھی کر آیا ہوں کہ کل تمہارے واسطے عیار لاؤنگا اشراق اس روز تو خاموش
رہا دوسرے روز اُسنے پانچ عیار اور پانچ عیار پہلوان بلا کر فیروز کے سپرد کیں کہا ان سب کو لے جاو گل اندام کے
سپرد کرنا تسکین بھی بہت کچھ دینا کہ میں لشکر بھی دونگا اگر کوئی وقت ایسا ہی سخت پڑیگا تو ہم لوگ سب تیری مدد کرینگے اور
خداوند سے بھی سفارش کر دینگے فیروز نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے میں اچھی طرح سے سمجھا دونگا کوئی بات ایسی نہ ہوگی
کہ گل اندام ہراسان ہووے یا میں اول تو اور تو خود بھی دعوی ہے کہ مسلمان میرا کیا کر سکتے ہیں لیکن میں بھی ہر بات تسلی بہت
دیتا آیا ہوں اور کہدونگا اشراق نے کہا اسکو دعوی کیونکر نہو گا ساحر جلیل ہی اسکا مثل نہیں ہی بہت اچھا ہو جاتا
کہ فیروز سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اشراق نے چلتے وقت یہ بھی کہدیا کہ آج آپ یہ بھی دیکھتے آئیگا کہ مسلمان کہانتک
آئے ہیں فیروز گل اندام کے مرحلے پر آیا عیاروں کو گل اندام کے سپرد کیا کہا بھائی صاحب آپکو کسی طرح کا خوف

دیجیے گا میں ہر وقت خدمتگذاری کو موجود ہوں۔ اور شہنشاہ اشراق نے بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی وقت ایسا ہی ہوگا تو
ہم سب آپ کی شرکت کرینگے خداوند سے بھی سفارش کر کے آپ کے واسطے تقدیر کرا دینگے گل اندام نے
کہا آپ لوگوں کی عنایت کافی ہے مجھکو مطلق ہراس نہیں ہے اگر خداپرست یہاں آئینگے تو میرا کیا بنا لینگے ایک سحر میں سبکو گرفتار
کرونگا اُنکے پاس تحفہ جات ہیں انپر مجھکو ناز ہے میں تحفہ جات ایک دم میں سب سے چھین لونگا اسیر کر کے خدمت شہنشاہ میں
بھیجدونگا فیروز نے کہا ان عیاروں کے نام اپنے ہلکے دفتر میں تحریر فرمالیجے گل اندام نے اُسی وقت دفتر
طلب کیا سب کے نام لکھے فیروز گل اندام سے رخصت ہوا چلتے وقت اسکو یہ بھی خیال آیا کہ اشراق نے کہا تھا کہ مسلمانوں
کی خبر ضرور لانا وہاں بھی چلنا چاہیے دیکھوں وہ لوگ کہانتک آ گئے ہیں یہ سوچ کر حد مرحلے کی طرف چلا تھوڑی دور گیا تھا
کہ اُسنے دیکھا سامنے سے لشکر اسلام بڑے جاہ و تجمل سے آتا ہے فیروز ایک کوہ پر چڑھ گیا لشکر اسلام کی کیفیت دیکھنے لگا
جب سب لشکر اُسکے سامنے سے گذر گیا تو فیروز پھر گل اندام زرد چشم جادو کے پاس آیا کہا مجھے شہنشاہ اشراق نے
کہا تھا کہ لشکر اسلام کی بھی خبر لانا لہذا میں بتعمیل ارشاد کے واسطے ادہر گیا واقعی لشکر اسلام میں بہت لوگ ہیں اگر کوئی
ایسے سحر سے ان لوگوں سے مقابلہ کیجے تو واقعی فتح پانا مشکل ہے کیونکہ اسکے ہمراہ ایسے ایسے جوان ہیں جو آجتک نگاہ سے
نہیں گذرے یہ سب طلسم کشا کے لشکر کے ہیں طلسم کشا نے ابھی طلسم مراۃ العدم کو فتح کیا یہ لوگ وہیں کے ہیں جب
میں قیصر صفات باطن کے پاس گیا تھا تو اُسنے چند کس پہلوانوں میں سے میرے ہمراہ کیے تھے طلسم مراۃ العدم
میں ایک شہر تھا کہ اسکو گردستان کہتے تھے یہ لوگ وہیں رہتے تھے واقعی انسان نہیں ہیں دیووں سے بھی زیادہ تنومند
ہیں ان سب کو بدیع الملک نے زیر کر کے اپنا مطیع بنایا ہے انھیں کے بھروسے پر یہاں آیا ہے گل اندام نے کہا کیا بنا
سکتا ہے ایک سحر میں سب کو فنا کر دونگا مسلمانوں میں جو جو صاحب تحفہ جات ہیں اگر وہ سے اپنے تحفہ نہ دے دیں تو ساحری
میں اپنا نام نہ رکھوں فیروز نے کہا بجا ہے صاحب مجھکو یقین ہے اور شہنشاہ اشراق بھی آپ کو اچھا جانتے ہیں غائبانہ آپ کی
تعریفیں بیان کرتے ہیں میں تو ہر درجہ آپکے کمالات سے واقف نہیں تھا یہ جانتا تھا کہ اگر آپ ایسے نہوتے تو مرحلے کے حاکم
کیوں قرار دیے جاتے یہ باتیں کہکے فیروز نے رخصت طلب کی گل اندام نے کہا مسلمان کہانتک آ گئے ہیں
فیروز نے کہا آپ کے مرحلے سے بہت قریب ہیں گل اندام نے کہا آپ تشریف لیجائیے میں اُنکا بند و بست
کرنے کو جاتا ہوں دیکھے اسیوقت کیا بات کرتا ہوں کہ سب مسلمان آگے نہ بڑھ سکیں فیروز نے کہا میں کل آکے
پھر خبر لونگا آپ کی کوشش و محنت کی داد دونگا یہ کہکر فیروز روانہ ہوا گل اندام بھی اپنی جگہ سے اُٹھا اسباب
سحر ہمراہ لیا مرحلے کی دیوار سے نکل کر باہر آیا عجب کیفیت دیکھی لشکر اسلام کی شان و شوکت جوانان شیردل
کی صولت گل اندام دیر تک سب کی صورتیں دیکھا کیا لشکر اسلام بھی بے تکلف آگے بڑھ گیا گل اندام یہ حال
دیکھکر وہاں سے واپس آیا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

یہ لوگ جو قریب دیوار مرحلے کے پہونچے بدیع الملک نے جوانان گردستان کی طرف دیکھا اشارہ کیا کہ اس
دیوار کو گرا دو سب پہلوان دیوار کی طرف بڑھے دیوار پر بہت کچھ زور کیا مگر کچھ اثر نہ معلوم ہوا مجبور ہو کے خدمت
بدیع الملک میں واپس آئے عرض کی شہریار اگر ہم لوگ اسطرح پہاڑ پر زور کرتے تو سرمہ بنا دیتے مگر کیا کریں
دیوار کو جنبش نہیں ہوتی آپ گرگین درشت چنگال سے فرمایئے وہ جاکر اس دیوار پر زور کریں کیونکہ انکی طاقت

ہم سب لوگون کی طاقت سے زیادہ ہے بدیع الملک نے گرگین کی طرف اشارہ کیا گرگین نے جاکر دیر تک زور
کیا مگر دیوار کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی گرگین بھی مجبور ہوکے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی آقاے نامدار
دیوار پر مین نے بہت زور کیا مگر ذرا جنبش بھی نہ معلوم ہوئی مریخ آفتاب علم نے عرض کی شاید یہ دیوار اصلی نہین
ہے سحری ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو مین دیوار کو گراتا ہون مریخ نے عرض کی جب تک آپ یا
صاحبقران اس دیوار پر زور نہ کرینگے اسوقت تک اسکا گرنا بہت دشوار ہے بدیع الملک نام خدا لیکر آگے بڑھے
قریب دیوار پہونچے شاہزادے نے ایک گرز دیوار پر مارا گرز پڑتے ہی ایک آواز مہیب آئی دیوار شق ہوئی
دھوان بلند ہوا بدیع الملک نے دوسرا گرز مارا کہ دیوار مین در پیدا ہو گیا شعلہ ہاے آتش بھڑکنے لگے طبقہ جہنم
کی صورت سب کی نگاہون مین پھر گئی دیر تک شعلے اٹھا کئے پھر تاریکی چھائی جب تاریکی بھی دفع ہوئی تو بدیع الملک
نے دیکھا دیوار گر گئی ہے سامنے میدان معلوم ہوتا ہے صاحبقران نے بدیع الملک کی جرأت وہمت کی بہت تعریف
کی لشکر کو لیکے آگے بڑھے وہان سے چند ساحر پیدا ہوئے بدیع الملک کے قریب آئے کہا اے جوان طلسم کشا
تو نے دیوار گرائی اپنی جرأت دکھائی ہمارے شہنشاہ گل اندام آپ سے بہت خوش ہین فرماتے ہین اگر یہ جوان
اپنے ارادے سے باز آئے تو مین اپنے مرتے کا منتظم اسکو قرار دون بدیع الملک نے فرمایا مردان عالم
کہین اپنے ارادے سے باز آتے ہین اگر گل اندام کو کچھ خوف ہے تو ہمارا سد راہ نہو جانے دے ساحرون نے کہا یہ
کب ممکن ہے وہ شہنشاہ کی طرف سے اسی واسطے مقرر ہین کہ جو کوئی طلسم کی طرف آئے اسکو روکین بدیع الملک
نے فرمایا تو وہ ہیے کام کو انجام دین اگر ہماری قسمت مین اس طلسم کی فتح ہے تو مرحلے کو سر کرکے نکل جائینگے ورنہ جو منظور
الٰہی ہوگا پیش آئیگا ساحرون نے جب بدیع الملک سے جواب صاف پایا واپس ہوے گل اندام کے پاس
آئے کہا ہم مسلمانون کے لشکر مین گئے تھے انکا ارادہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ کسی طرح نہ رکین گے اور آپ
کو اس امر کی خبر بھی نہین کہ انھون نے دیوار مرحلہ گرا دی ہے اور بڑھے آتے ہین گل اندام نے کہا تم نے بہت برا کیا جو انکے
پاس سے گئے ہم نہین معلوم کیا سوچتے تھے اور کیا ارادہ تھا ساحرون نے کہا ہمکو آپ کے ارادے کی خبر نہ تھی اسوجہ سے
گئے اگر یہ جانتے کہ آپنے اور کوئی فکر کی ہے تو ہرگز نہ جاتے گل اندام نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اب ان لوگون سے
خبر نہو نا مین ایک انتظام بہت معقول کر چکا ہون یہ کہکے گل اندام نے ساحر کو بلایا ایک نامہ اس مضمون کا
تحریر کیا کہ اے طلسم کشا مین نے سنا ہے کہ تو صاحب جرأت ہے اور خلاف مراد کوئی بات نہین کرتا ہے بہتر ہے مین چاہتا ہون
کہ دو روز اپنا لشکر لیکر مقیم رہو تیسرے روز مین تجھسے مقابلہ کرونگا ابھی میرے یہان کوئی بندوبست جنگ کا نہین ہے جب
مین علاقہ جات سے اپنی فوجین بلا لونگا تو تجھسے مقابلہ کرونگا یہ نامہ لکھکے ساحرون کو دیا ساحر لیکر روانہ ہوا بدیع الملک
نوجوان لشکر کو لئے ہوئے بڑھے آتے تھے کہ ساحر نے جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا
ساحر نے عرض کی مین طلسم کشا سے ملنا چاہتا ہون بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو بیان کر ساحر نے گل اندام کا خط دیا
بدیع الملک نامے کو صاحبقران کے پاس لیکر آئے اور عرض کی یہ نامہ حاکم طلسم نے بھیجا ہے آپ ملاحظہ فرمائین امیر
نے فرمایا تم نامے کو دیکھو تمھارے پاس آیا ہے بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا صاحبقران سے عرض کی گل اندام اجازت چاہتا
ہے کہ اپنا لشکر علاقہ جات پر سے بلانے تین یا چار روز کی مہلت کا طلبگار ہے مین مہلت دیتا ہون صاحبقران نے فرمایا ضرور
مہلت دینا چاہیئے بدیع الملک نے نامے کے پشت پر لکھدیا کہ ہمنے مہلت بخوشی دی یہ لکھکر نامہ ساحر کو دیا اور لشکر کو حکم
دیا کہ بارگاہین فورا استادہ ہون بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوے اور سب سردار بھی اپنی بارگاہون مین گئے

صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک بارگاہ صاحبقران مین گئے
اور سب سردار بھی جمع ہوئے ذکر جنگ شروع ہوا اگرنامہ وار گل اندام جو نامہ لیکر بدیع الملک کے پاس آیا
تھا جواب لیکر واپس ہوا تو گل اندام کے پاس پہونچا نامہ کا جواب دیکھا پا گل اندام نے کہا واقعی ان لوگون کی ہمت
وجرأت مین شک نہین ہے مین نے مہلت طلب کی فوراً مہلت دیدی اب ہین سب انتظام درست کر رکھا یہ کہکر اُس نے
عیارون کو طلب کیا سب عیار آئے گل اندام نے کہا کوئی تم مین ایسا بھی ہے جو تحفہ جات اہل اسلام سے لا کے
مگر وہان بھی عیار موجود ہین سرخاب عیار اور قتالہ عیار نے کہا اے شہنشاہ اور عیارون کو تو اپنی عیاری پر ناز
ہے یہ تو ایسے مقامات پر نہین جاتے ہین ہم دو سب ہین کمتر ہین اگر اجازت ہو تو جا کر آج ہی سب کے تحفہ جات لا دین
گل اندام نے کہا جو خدا پرستون کے تحفہ جات لائیگا انعام مین ایک ملک پائے گا سرخاب نے کہا مین جاتا ہون
اور قتالہ کو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون دونون مین سے جس کی عیاری بڑی ہے تحفہ جات لا کر آپ کو دیگے گل اندام
نے دونون کو رخصت کیا دونون بانا ہائے عیاری سے درست ہو کے چلے قریب شام لشکر اسلام مین پہونچے
ان دونون نے اپنی صورتین تبدیل کر لین تھین لشکر اسلام مین پہونچکر لوگون سے پوچھا یہ لشکر کس کا ہے کہان جاتا ہے
لوگون نے کہا یہ لشکر صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا ہے اس طلسم مین برائے فتاحی آئے مین حاکم طلسم
نے چند روز کی مہلت طلب کی ہے اس وجہ سے یہان لشکر اُترا ہے ورنہ بدیع الملک نامدار کا یہ ارادہ تھا کہ
یہان قیام نکرین سب مراحل کو طے کر کے خاص طلسم مین جائین وہان مقابلہ پڑے اب ولیک درمیان ٹھہرے
ہین جب گل اندام کا لشکر آئیگا مقابلہ پڑے گا ایک دن مین فیصلہ ہو جائیگا اور آگے بڑھینگے ان لوگون نے کہا
اہل اسلام بھی سحر مین طاق ہین جو ایسے طلسم مین اسطرح آتے ہین اور یہ ارادہ رکھتے ہین کہ خاص طلسم تک
پہونچین لشکر اسلام کے لوگون نے کہا ہم لوگ سحر کو حرام جانتے ہین بجرأت وہمت مقابلہ کرتے ہین اسیطرح بہت
سے طلسم فتح کیے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا آج تک کسی نے فتح نہ پائی کوئی ہم پر غالب نہ آیا اب تم اپنی کیفیت بیان
کرو دونون عیارون نے کہا ہم مسافر ہین اپنے گھر سے برائے روزگار نکلے تھے اسطرف چلے آئے یہان لشکر کو
ٹھہرے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ لشکر مین جائین شاید سرداران لشکر ہمین ملازم کر لین اگر یہان کوئی صورت نکل
آئیگی ٹھہر جائینگے ورنہ اور آگے جائینگے اہل اسلام نے کہا اگر تمہارا یہی ارادہ ہے تو سرداران اسلام کی بارگاہون مین جا کر
اُنسے اپنی کیفیت بیان کرو یقین ہے تمہارے واسطے کوئی صورت ہو جائے گی دونو عیار بصورت مسافر وہان سے
چلے قضائے کار خواجہ عمرو نامدار اسطرف سے آتے تھے دو غیر شخصون کو جو دیکھا خواجہ نے دونون کو روک کر کہا تم
کون لوگ ہو کہان جاتے ہو دونون نے جواب دیا ہم لوگ مسافر ہین یہان برائے ملازمت آئے تھے لشکر کو اس
جگہ پر ٹھہرے ہوئے دیکھا دو ایک شخصون سے دریافت کیا کہ یہان کوئی صورت روزگار ہو جائیگی انھون نے کہا
سردارون کی بارگاہ مین جاؤ یقین ہے کوئی صورت نکل آئے اسی غرض سے ہم لوگ اسطرف جاتے ہین اگر آپ کو
معلوم ہو تو کسی سردار کا نام بتا دیجیے خواجہ نے جو بطریق انداز کلام سے شناخت کر لیا کہ یہ مسافر نہین عیار
ہین گل اندام نے انکو بھیجا ہے سوچ کر خواجہ نے کہا تم لوگ کیا کمال رکھتے ہو کیا نام ہے کہان کے رہنے والے
ہو دونون نے کہا کہ ہم لوگ خدمتگاری کے کام سے بخوبی ماہر ہین ہمارا آبائی پیشہ ہے خواجہ نے نام پوچھے ایک نے کہا
ہمارا نام مسرور نیک قدم ہے دوسرے نے رفیق مبارک فال اپنا نام بتایا خواجہ نے کہا تم لوگ اگر نوکری کے
متلاشی ہو تو مین اپنے پاس تمھین نوکر رکھتا ہون مگر جو جو امور تمسے بیان کرون اُنکی تعمیل کرنا ہوگی دونون نے کہا

ہم لوگ بسر وچشم آپ کے ارشاد کی تعمیل کرینگے خواجہ نے کہا اول تو شب بھر تمھین بیدار رہنا ہوگا کہ ہمارے لشکر مین سب سوتے
ہین اور ہر ایک سردار کی بارگاہ مین دورہ کرنا ہوگا اُنکی خیریت سے ہمین وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہنا یہ سنکر دونون بہت
خوش ہوے دلمین خیال کیا یہ تو اپنے مفید مطلب بات نکلی خواجہ سے کہا حضور ہم ہر طرح موجود ہین جو آپ حکم فرمائینگے
ہم بسر وچشم بجا لائینگے خواجہ دونون کو ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ مین آئے ایک جگہ دونون کو بیٹھنے کی اجازت دی باتین کرنا شروع
کین ایسی اِدھر اُدھر کی باتین کین کہ دونون دام تقریر خواجہ مین اسیر ہوئے جب خواجہ دونون کو اپنے حلقہ تقریر سے تسخیر کر چکے تب
کہا بھائی ایک بات ہم کہتے ہین کو تم جدید ملازم ہو مگر ہم تمھین قدیم سے بہتر جانتے ہین اصل مین ہم یہان ایک غرض سے
آئے ہین اس بات کو اپنے ہی تک رکھنا کسی پر افشا نہ کر دینا دونون نے کہا کیا مجال جو آپ کی بات کسی پر افشا ہو خواجہ نے کہا
سابق مین ہم شہنشاہ فیروز ستارہ پیشانی کے ملازم تھے جب خدا پرست وہان گئے اور طلسم کو ان لوگون نے تباہ کیا اور
شہنشاہ وہان سے نکل گئے تو ہمسے اُنھون نے یہ فرمایا تھا کہ خدا پرست تحفجات ہمارے طلسم سے لیے جاتے ہین جنکی
وجہ سے یہ لوگ بڑے بڑے طلسم فتح کرینگے اور جب تک حمزہ ثانی اور بدیع الملک نہ مر جائینگے اُسوقت تک ہمین
طلسم مین آنا نصیب نہ ہوگا پس تم اپنے تئین ظاہری رفیق مسلمانون کا بتاؤ اور اُنکے ہمراہ رہو اگر موقع پاؤ تو اُنکو قتل کر ڈالو اور تحفجات
لیکر ہمارے پاس آؤ ہم اپنے طلسم پر جا کر قبضہ کر لینگے پھر جو کوئی ہمارے مقابلے مین آئیگا ہم اُس سے سمجھ لینگے خوف دونون
کی ذات سے ہے جب یہ نہ ہونگے تو کہین خوف نہ رہیگا اسواسطے ہم اُنکے ہمراہ ہین مگر آجتک کوئی موقع ہاتھ نہین لگا شہنشاہ
کے حکم کی تعمیل کرتے یہانتک اپنا اعتبار بڑھایا ہے کہ شب کو طلایہ داری کے واسطے بھی ہمین جاتے ہین ہر ایک سردار کی بارگاہ
مین شب کو بے تکلف چلے جاتے ہین لیکن ملازمین کو بھیج دیتے ہین سب سردار تو سوتے ہین مگر حمزہ ثانی اور بدیع الملک
شب بھر بیدار رہتے ہین جب اُنکی بارگاہ مین کسی ارادے سے گیا اُنکو بیدار پایا مجبور ہو کے واپس آیا اگر اس امر کو تم گوارا کرو
تو مین تمھاری تنخواہ مین بھی بڑھا دون اور بڑے آرام سے رکھون دونون عیار خوش ہوئے کہا جناب ہم لوگ فقط اسی کام کے واسطے
آئے ہین اور یہ کوشش خاص شہنشاہ فیروز کے لیے کرتے ہین ہمین نوکری کی کیا ضرورت ہے سلطان مشرق کے ملازم ہین
سو روپیہ ماہوار پاتے ہین علاوہ اسکے ہر مہینے مین انعام اسقدر ملتا ہے کہ تنخواہ کی ضرورت نہین رہتی گل اندام زرد چشم
جادو نے وعدہ کیا ہے کہ اگر حمزہ ثانی اور بدیع الملک سے تحفجات لاؤ تو ایک ملک کی سلطنت تمھین انعام مین دین
خواجہ نے جو یہ سنا جلدی سے اُٹھکر بغلگیر ہوئے مگر جب خواجہ فتانہ عیار بچی کے گلے ملے تو فتانہ اپنے تئین بچاتی ہوئی
خواجہ کے گلے ملی خواجہ نے اُس سے آنکھ ملائی معلوم ہوا کہ یہ عیار بچی ہے خواجہ نے کہا اب بہتر ہوگا اپنی صورت اصلی اختیار
کرین کیون اسطرح کی صورت بنائے رہین سرخاب نے کہا کہ ایسا نہو عیاران اسلام سے کوئی ہم کو دیکھکر پہچان لے
خواجہ نے کہا اپنے ہانداسے عیاری بیان رکھدو معمولی پوشاک پہن لو مین تمھین اپنے ہمراہ صاحبقران کی بارگاہ مین جہان
جہان تحفجات رکھے ہین وہ جگہین بھی دکھا دونگا فتانہ نے عرض کی مین کیونکر جا سکونگی مجھکو اسی حالت رہنے دیجیے
خواجہ نے کہا اس صورت کو بدل ڈالو سرخاب نے فوراً رنگ روغن عیاری کا چھڑایا منہ ہاتھ دھو کے معمولی کپڑے پہنے
فتانہ نے بھی رنگ روغن چھڑایا خواجہ کی نگاہ جو فتانہ پر پڑی صورت اچھی معلوم ہوئی خواجہ نے فتانہ کی طرف
دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھری فتانہ نے شرما کے گردن جھکا لی مگر تبسم ہو کر رہ گیا خواجہ نے کہا اب اپنی صورت تبدیل کرو تو مین تمھین
دربار مین حمزہ کے لے چلون فتانہ نے اُسی وقت اپنی صورت تبدیل کی سرخاب اصلی صورت پر رہا خواجہ دونون
کو ساتھ لیکر دربار مین صاحبقران کے آئے امیر نے دیکھا خواجہ دو اجنبی شخصون کو ساتھ لاتے ہین سمجھے اسمین بھی
کوئی بات ہوگی یہ سوچ کر خاموش ہو رہے خواجہ اپنی کرسی پر آکے بیٹھے ان دونون عیارون کو بھی اپنے پاس بٹھایا

سرداروں نے کہا خواجہ یہ دو شخص تمہارے ساتھ کون ہیں خواجہ نے کہا یہ میرے عزیز ہیں ایک نسبتی بھائی ہی دوسرے
سے ایسا رشتہ ہی جسکو افشا کرنا اچھا نہیں ہی آج میرے گھر سے یہ دونوں صاحب تشریف لائے ہیں انکو بھی روزگار
کی ضرورت تھی میں نے کہا تم یہاں رہو جب کسی سردار کو ضرورت ہوگی تمھیں نوکر رکھا دونگا سردار سمجھ گئے کہ عیار ہیں
خواجہ نے انکو اپنے دام مکر میں گرفتار کیا ہی یہ سوچکر سب خاموش ہو رہے تھوڑی دیر تک خواجہ وہاں بیٹھے جب
جب رات زیادہ گئی دونوں کو اپنے ساتھ لیکر بارگاہ میں آئے شراب و کباب دونوں کے سامنے رکھدی عیار
دن بھر کے بھوکے تھے شراب جو عمدہ پائی خوب پیا کباب بھی اچھی طرح سے کھائے کھاتے ہی بیہوش ہوئے خواجہ
نے دونوں کو نذر زنبیل کیا ایک کی صورت بنکر روانہ ہوئے خواجہ نے ان لوگوں سے پتا دریافت کرلیا تھا اور
جو ضروری باتیں تھیں وہ بھی پوچھ لی تھیں راہ طے کرکے گل اندام جادو کے مکان پر صبح کو پہنچے اسوقت فیروز بھی
آیا ہوا تھا خواجہ نے اپنی صورت فتانہ عیار کی بنائی تھی بے تکلف گل اندام کے پاس پہنچے دیکھا فیروز ستارہ پیشانی
سامنے بیٹھا ہی فتانہ نقلی نے جھک کے فیروز کو سلام کیا گردن اٹھا کر مسکرا دیا فیروز اس ادا پر مرگیا گل اندام نے کہا
اے فتانہ سرخاب کہاں ہی فتانہ نے جواب دیا وہ ابھی عیاری کی فکر میں ہی گل اندام نے کہا اور تم کیوں واپس آگئیں
فتانہ نے کہا حمزہ کی حرز ہیکل لائی ہوں اور سرخاب طلسم کشا کے تحفہ جات کی فکر میں بصورت خدمتگار پہلے طلسم کشا
میں ہیں میرا ارادہ بھی ابھی آنے کا نہ تھا مگر یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو یہاں کوئی بات پیدا ہوجائے اور ہم لوگ گرفتار ہوں
تو یہ تحفہ بھی چھین جائے اس سبب سے چلی آئی گل اندام نے کہا اے فتانہ حرز ہیکل ہمیں دکھاؤ فتانہ نے کہا میں ابھی
حاضر کرتی ہوں یہ کہکر بقچہ عیاری کھولا ایک ہیکل نکالی گل اندام کو دی کہا اب حمزہ کے پاس کوئی تحفہ نہیں ہی صرف برق
کا خوف باقی ہی یقین ہی کہ سرخاب انکے تحفے جات لائے گل اندام نے ہیکل لیکر اپنے پاس رکھی بہت کچھ زر و جواہر صلے کا فتانہ
نقلی کو دیا فتانہ نے کہا میں ایک امر کی اور امیدوار ہوں گل اندام نے کہا کہو فتانہ نقلی نے کہا اگر آپکا حکم ہو تو میں یہ ہیکل
سلطان اخراق کو دکھاؤں مجھے بھی خلعت و انعام پاؤں پھر آپکی خدمت میں حاضر کروں گی فیروز اسکے جانے پر فریفتہ ہو ہی
چکا تھا کہا میرے نزدیک بہتر ہی کہ یہ ہیکل یہاں نہ رہے ایسا نہو عیاران اسلام آئیں اور مکر کرکے اسکو پھر لیجائیں
گل اندام نے کہا عیاروں کی کیا مجال جو یہاں آسکیں میں آج ہی اسکا انتظام کیے دیتا ہوں فیروز نے کہا حرز ہیکل کا
وہیں رہنا اچھا ہی گل اندام نے کہا آپ کو اختیار ہی لیتے جائیے فتانہ نے کہا میں بھی آپ کے ہمراہ چلونگی فیروز نہایت
خوش ہوا کہا بہت اچھی بات ہی آج اگر تم وہاں چلو تو خلعت و انعام بھی پاؤ فتانہ نے کہا اب دیر نہ لگائیے تشریف
لے چلئے فیروز گل اندام سے رخصت ہو اپنے تخت پر فتانہ نقلی کو بٹھا کر چلا راہ میں فتانہ نے کہا اے شہنشاہ
مجھے شدت تشنگی بہت پریشان کیے ہوئے ہی اگر آپ تخت اتاریں تو میں کہیں پانی تلاش کرکے پیوں فیروز بھی چاہتا تھا
کہ عرصہ ہو جلدی اخراق کے پاس نہ پہونچیں یہ بات جو سنی جلدی سے تخت اتارا فتانہ اتر کر ایک جانب
چلی فیروز نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں فتانہ نے مسکرا کے جواب دیا آپ میرے ہمراہ نہ آئیے فیروز نے کہا اے
جان جہان میں نے جس وقت سے تمہاری صورت دیکھی ہی دل بیتاب ہی خدا کے واسطے رحم کرو دل کو تسلی دو فتانہ نے مسکرا کے
کہا آپ کی اچھی طبیعت ہی کہ جلدی سے مائل ہوگئی اور دل بھی بیتاب ہوگیا ایسی باتیں مجھے نہ کیجئے فیروز نے بہت کچھ منت
سماجت کی فتانہ نے کہا میں پیشتر پانی پی لوں تو میرے ہوش درست ہوں فیروز خود پانی تلاش کرنے کو ایک سمت
چلا فتانہ نقلی دوسری جانب روانہ ہوئی تھوڑی دور کے بعد ایک چشمہ آب نظر آیا فتانہ نقلی نے آواز دی اے شہنشاہ
یہاں پانی موجود ہی تشریف لائیے آپ بھی نوش فرمائیے فیروز جھپٹ کر آیا فتانہ نے کہا اے شہنشاہ پانی نہایت سرد ہی

نوش فرمایئے فیروز نے پانی پیا پیتے ہی زمین پر گرا بیہوش ہوا فتانہ نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ
کر کے فیروز کے زبان مین سوزن دیا داخل زنبیل کیا اب خواجہ نے چاہا کہ سرخاب و فتانہ کو نکالیں اور اُنسے کیفیت
اشراق کے بیان کی دریافت کریں پھر خواجہ کو خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کوئی ساحر یہان آجائے اور مجھکو بھی اسیر
کر کے لے جائے کسی گوشے مین چلکر ان دونون کو نکالنا چاہیئے یہ سوچ کے خواجہ ایک گوشے مین آئے پہلے
سرخاب کو نکالا سرخاب جو ہوشیار ہوا اپنے کو اس کیفیت مین پایا دیکھا ایک دبلا پتلا آدمی سامنے تازیانہ لیے
کھڑا ہی سرخاب نے کہا اے شخص تو کون ہی اور مجھکو یہان کیون لایا ہی خواجہ نے کہا اے سرخاب اب شناخت مین خداوند
واحد و یکتا کے کیا کہتا ہی سرخاب نے دیکھا اسوقت مسلمان ہو جانے سے جان بچتی ہی کہا اے شخص مجھے کچھ عذر
نہین ہی خواجہ نے اُسکی پیشانی کو دیکھا تو تیرگی کفر دور نہین ہوئی تھی خواجہ نے کہا اے سرخاب مین نے اپنی عمر
قیافہ شناسی مین صرف کی ہی تو کبھی بصدق دل مسلمان نہین ہوا ہی سرخاب نے کہا مین بدل مسلمان ہوتا ہون اور اپنے
مذہب باطل پر لعنت کرتا ہون خواجہ نے کہا مین تیری دروغگوئی کا اعتبار نہین کرتا جسوقت تو بصدق دل مسلمان ہو جائیگا
مجھکو معلوم ہو جائیگا سرخاب نے کہا اے شخص اگر تجھے میرا قتل کرنا منظور ہی تو قتل کر مین موجود ہون ورنہ یہ الزام میرے سر پر
نہ رکھ کہ مین مسلمان نہین ہوا خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا سرخاب چپ گیا کہا اے شخص مین مسلمان ہون مجھے کیون تازیانے
لگاتا ہی خواجہ نے تین چار تازیانے لگائے مگر اُسنے صدق دل سے اسلام قبول نہین کیا خواجہ نے حباب مار کے اُسکو
بیہوش کیا داخل زنبیل کر کے فتانہ کو نکالا اسی طرح باندھ دیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوے مگر دلمین یہ خیال کرتے جاتے
ہین کہ خواجہ اگر فتانہ نے بھی انکار کیا تو کیا اسکو بھی تازیانے لگاؤگے بھلا کیونکر ہو سکیگا کہ اُسکے جسم نازک پر تازیانے
لگاؤن دیر کے بعد خیال آیا کہ سرخاب جادو کی صورت بنکر اس سے یہ بات ظاہر کی جائے کہ مین مسلمان ہوا
اب تجھے بھی لازم ہی کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کر کیا عجب ہی جو اس بات کو سنکر اپنا مذہب ترک کرے پھر سوچے
کہ وہ بھی عیار ہی ضرور پہچان لے گی یہ سوچ کے خواجہ نے دلمین خیال کیا جو کچھ ہو اگر مسلمان ہونے سے انکار کریگی
تو بیہوش کر کے پھر لونگا دیکھا جائے گا اور کوئی صورت نکالونگا فتانہ کو ہوشیار کیا فتانہ کچھ سحر بھی جانتی تھی جیسے
ہی خواجہ نے ہوشیار کیا اور اُسنے اپنے تئین اس کیفیت مین پایا اشارہ کیا کہ ریسمان کھلکر بدن سے جدا ہوگئے
فتانہ دور تک سحر کر کے اُڑی خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ ساحرہ ہی جلدی سے گلیم اوڑھلی فتانہ حیران ہوئی دلمین اپنے خیال
کیا کہ مین یہان کیونکر آئی اور یہ دبلا سا آدمی کون تھا سرخاب کہان گیا یہ سوچ کے اشراق جادو کی طرف روانہ
ہوئی کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائے گا

## اب خواجہ عمرو کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے

کہ انھون نے دیکھا کہ فتانہ اشراق آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوئی سوچے کہ اب اسطرف جانا اچھا نہین ہی
یہ جا کر وہان سب کو اس حال سے مطلع کرے گی بہتر یہی ہی کہ اب گل اندام کی طرف واپس چلو اور گل اندام
کو اسیر کر کے کچھ مزدوری وہان سے کر کے اپنے لشکر مین چلو یہ سوچ کے خواجہ گل اندام کی طرف روانہ ہوے
مگر گلیم اوڑھے ہوئے چلے تھوڑی دیر کے بعد گل اندام کے مرحلے پر پہنچے دیکھا ہر ایک جانب شعلہ ہاے
آتش بلند ہین خواجہ نے ذہن مین یہ خیال کیا کہ اُسنے کہا تھا کہ مین عیارون کے واسطے بندوبست کر دونگا یقین ہی
یہی بندوبست اُسنے کیا یہ خیال کر کے خواجہ نے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی گلیم اتاری ایک طرف دو تین ساحر
جاتے تھے اُنکے پاس پہنچے کہا کیون بھائی یہ آگ کیسی ہی ساحرون نے کہا ہمارے شہنشاہ گل اندام نے دو چشم جادو

جو اس مرحلے کے حاکم ہین اُنھون نے عیارون کے واسطے یہ بندوبست کیا ہی اب عیار یہان نہین آسکین گے
اور اگر آنے کا ارادہ کرینگے دیوار پر پاؤن رکھتے ہی سر کٹ کے گر جائیگا خواجہ بہت حیران ہوئے اور آگے
بڑھے دیکھا وہ تین ساحر سامنے سے آتے ہین خواجہ نے اُنکو آواز دی ساحر قریب آئے خواجہ نے
کہا کیون صاحب یہ آگ آج یہان کیسی روشن کی گئی اُن ساحرون نے بھی وہی بات بیان کی جو پہلے ساحرون نے
کہی تھی خواجہ نے کہا یہ سحر خاص سلطان کا ہی ساحرون نے کہا سلطان ایسے سحر نہین کرتے یہ سحر آتش بار جادو کا
ہی آتش بار جادو قلعہ آتش مین بیٹھا ہی وہان سے سحر کر رہا ہی خواجہ نے کہا کیون بھائی اُسکا قلعہ کہان ہی ساحرون
نے پتہ دیا خواجہ اُنکے سامنے تو آگے بڑھ گئے مگر ان لوگون کے جانے کے بعد خواجہ نے اپنی صورت تبدیل
کی اور طرف قلعہ آتشین کے چلے قریب دو کوس کے پہونچ کے خواجہ نے دیکھا ایک قلعہ آگ کا معلوم ہوتا
ہی اُسکے نگہبان بھی سب آتشی ہین چارون طرف اژدہان آتش فشان بیٹھے ہوئے قلعہ ہائے آتشین چھوڑ رہے
ہین خواجہ بہت حیران ہوئے کہ اس آتشکدہ مین کیونکر گذر ہوگا خدا کو یاد کیا آگے بڑھے دیکھا ایک ساحر آتش
بدان آتا ہی خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا کیون بھائی یہ قلعہ کسکا ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اُس ساحر نے کہا
یہ قلعہ آتشین ہی اور یہان کا حاکم آتش بار جادو گل اندام زرد چشم جادو کا ملازم ہی خواجہ نے کہا بھلا ہم
لوگ اُنکی ملاقات کو جاتے ہون گے تو کیونکر جاتے ہونگے ساحر نے ایک چنگاری آگ کی منہ سے نکال دکھائی
کہا جسکو جانے کی ضرورت ہوتی ہی ایسے چنگاری اپنے منہ مین رکھکر آتا ہی اُس پر یہ آگ تاثیر نہین کرتی خواجہ نے
کہا پھر یہ آگ کہان ممکن ہوتی ہی ساحر نے کہا یہ آگ اشراق جادو کے پاس ہی جسکو آتش بار جادو کی ملاقات
کرنا ہوتا ہی وہ پہلے سلطان اشراق کو عرضی دیتا ہی وہ اپنے آتش کدے سے ایک چنگاری منگا کے دیدیتے
ہین وہ شخص یہان آتا ہی اول تو جدید کوئی ملاقات کو بھی نہین آتا جو آنے والے ہین اُن کے پاس موجود ہی خواجہ نے
کہا تم کس کام پر یہان مامور ہو ساحر نے کہا مین آتش بار جادو کی خدمتگاری مین موجود رہتا ہون جو ضروری
ہوتے ہین اُنکے واسطے مجھکو بھیجتے ہین خواجہ نے ساحر کو ایسا باتون مین لگایا کہ ساحر نے خواجہ سے کہا اگر تمھارا جی
چاہتا ہی کہ اس طلسم کی سیر کرون تو میرے ہمراہ چلو مین تمھین طلسم کی سیر کرادون خواجہ نے کہا نہایت ممنون
احسان ہونگا اگر تم مجھے اس طلسم کی سیر کرالاؤگے ساحر نے اُس آگ کے دو ٹکڑے کیے ایک خواجہ کو دیا ایک اپنے پاس
رکھا خواجہ کو اپنے ہمراہ اندر لایا عمرو نے دیکھا ہر طرف سوائے آتش کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی ساحر ایک ایک
چیز کی سیر کراتا ہوا خواجہ کو اپنے ٹھکانے پر لایا عمرو نے دیکھا وہ بھی ایک آگ کی زمین ہی ساحر نے کہا اے شخص اپنا
نام بتا خواجہ نے کہا میرا نام مشیر چنگ نواز ہی مین اکثر ساحرونکے پاس جاتا ہون چنگ سناتا ہون مجکو بہت کچھ
زر انعام ملتا ہی مگر تم اپنا نام تو بتاؤ ساحر نے کہا میرا نام سمن خیز جادو ہی مگر اے مشیر چنگ نواز مین چاہتا ہون
کہ تمھارا کمال دیکھون ذرا میرے سامنے تو چنگ بجاؤ خواجہ نے کہا یہان میرے پاس چنگ موجود نہین ہی اگر ابھی تمھاری
خوشی ہی تو مین بجھوا کے تمھین سناتا ہون سمن خیز نے کہا مین تمھارے واسطے چنگ لاتا ہون یہ کہکے وہان سے
روانہ ہوا آتش بار کے کارخانے سے چنگ اُٹھا لایا مشیر نقلی کو چنگ دیکر کہا بھائی اب چنگ بجاؤ مجھکو سناؤ مشیر نقلی
نے چنگ اُٹھا کے بجانا شروع کیا سمن خیز جادو محو ہو گیا تھوڑی دیر تک خواجہ چنگ نوازی کرتے رہے جب اچھے
دیکھا کہ اب سمن خیز جادو بالکل بیہوش ہو گیا ہی تو چنگ موقوف کیا سمن خیز کو دیر کے بعد ہوش آیا کہا بھلا مشیر تو واقعی
بہت چنگ نوازی کرتے ہو مشیر نقلی نے جواب دیا بھائی کیا اپنی کیفیت تمسے بیان کرون اسی چنگ کی بدولت ہزارون

روپیے پیدا کیے مگر اب ایک بھی باقی نہین ہو کیا کرین اب ساحر بھی نہین سنتے مجبور ہو کے ہمطرف آئے تھے یہ خیال کیا
تھا کہ کوئی رئیس ملجائیگا تو کچھ سلسلہ روزگار کا ہو جائیگا سمن خیز نے کہا مین تمھین اپنے آقا کے پاس لیچلتا ہون وہ جسوقت
تمھارا کمال دیکھینگے ضرور ملازم کرلین تے ہم تم ایک جگہ رہینگے اور ہمارے آقاے نامدار تمھاری بہت قدر کرینگے
مشیر نقلی نے کہا مین تمھارا بہت ممنون احسان ہونگا سمن خیز نے کہا تم اسیوقت میرے ہمراہ چلو مشیر نقلی نے کہا اس سے
بہتر کیا بات ہے یہ کہکر اُٹھے سمن خیز بھی ہمراہ ہوا مشیر نقلی کو ایک بارہ دری تک لاکے دروازے پہ ٹھہرا دیا کہا مین تمھاری
اطلاع کرون تم یہان ٹھہرو مشیر نقلی وہین ٹھہرا رہا سمن خیز آتش بار جادو کے پاس آیا کہا حضور ایک شخص بہت دور
سے آیا ہے چنگ نوازی مین کمال حاصل ہے ابھی مین اُسکو اپنے یہان لایا تھا اُسنے چنگ بجایا میری عجب کیفیت ہوئی تھوڑی
دیر کے بعد اُسنے رخصت چاہی مجھکو خیال آیا کہ اگر حضور کی قدمبوسی کے واسطے حاضر ہو تو کیا عجب ہے کہ مغلی رفع ہو جائے
آتش بار نے کہا اے سمن خیز اگر وہ شخص ایسا ہے تو میرے پاس لاؤ مین اُسکے کمال کو دیکھونگا سمن خیز جادو باہر آیا مشیر نقلی
کو اپنے ہمراہ لے گیا مشیر نقلی نے آتش بار کو جھک کے سلام کیا دعا دی کہ عرض کی آج میری قسمت یاور ہوئی جو آپ سے
شہنشاہ کی قدمبوسی حاصل ہوئی آتش بار نے کہا اے مشیر مین نے تمھاری بہت تعریف سنی ہے دیکھون تمھین فن چنگ نوازی مین
کیسا دخل ہے مشیر نقلی نے عرض کی مین بالکل اس کو نہین جانتا ہون آپ حضرات کے صدقے مین میرا پیشہ چلتا ہے آتش بار
نے کہا عجز و انکسار کو رہنے دیجیے کچھ کمال دکھایئے مشیر نقلی نے چنگ نوازی شروع کی دیر تک چنگ بجایا آتش باز کی
یہ کیفیت ہوئی کہ جھومنے لگا اور جسقدر ساحر وہان موجود تھے اُنکی بھی عجب حالت ہوئی کسی کو ہوش باقی نہ رہا جب مشیر
مشیر نقلی نے چنگ موقوف کیا آتش بار کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا حواس درست ہوئے آتش باز بہت خوش ہوا
بہت کچھ مال و اسباب دیا کہا اے مشیر چنگ نوازی تیرا شغل نہین ہے مگر افسوس ہے کہ آجتک تو اس کیفیت سے رہا اور کوئی قدردان
تجھے نہ ملا جو تیری افلاس کو دور کرتا مشیر نقلی نے کہا اب حضور کی جناب مین اپنی خوش قسمتی سے پایا ہے دامن دولت تا بہ حیات نہ
چھوڑونگا آتش بار نے کہا اے مشیر مین خود تمھین ایک دم جدا نہ کرونگا مشیر نے عرض کی ابھی آپنے میرا کام نہین دیکھا ہے
اگر میری ساقی گری ملاحظہ فرمایئے تو بہت خوش ہو جیے گا آتش بار نے کہا اے مشیر مین تمھاری ساقی گری بھی دیکھنا چاہتا ہون
مشیر نقلی نے کہا پھر کلید میخانہ میرے سپرد ہو اور جسقدر وابستگان دامن دولت ہین اُنکو جمع کیجیے تو آپ کو کیفیت ساقی گری
بھی دکھا دون آتش باز نے اُسی وقت کلید میخانہ مشیر نقلی کے سپرد کی اور اُسی وقت چوبدارون کو طلب کیا کہا جسقدر
ہمارے قلعہ مین لوگ ہین سب کو اطلاع دو کہ آج حاضر ہون ایک مرد کامل آیا ہے اُسکے کمال دیکھین چوبدارون نے سبکو
اس حکم سے مطلع کیا جسقدر باشندگان قلعہ تھے سب جمع ہوئے مشیر نقلی کلید میخانہ پاتے ہی میکدے مین داخل ہو شراب
کو درست کیا تکلف سے صراحیون مین بھر اماں کشتیون مین لگائین جام بھی قاعدے سے رکھے محفل مین شراب لیکر آیا
آتش بار نے اپنے مصاحبین سے کہا دیکھو مشیر چنگ نواز کس سلیقے سے شراب لایا ہے مشیر نے شراب محفل مین رکھی جام
لبریز کیا خوش الحانی سے چند شعر پڑھے رقصان رقصان جام سر پہ رکھے ہوئے آتش بار کے پاس آیا کہا ایسے قدردان
کو مرے شراب پلانا چاہیے آتش باز یہ حرکت دیکھکر چونک گیا جام لیکر پیا پھر تو مشیر نقلی نے سبکو شراب دی جب ایک
دور ہو چکا تو سبکی آنکھون مین سرسون پھولی آتش بار نے کہا کہ کل اندام اپنے تئین بڑا ساحر تصور کرتا ہے مجھسے حکومت کرتا
ہے ایک سوچ مین نے تیار کر دیا ہے کہ کوئی عیار نہین آسکتا ہے اُس سے یہ ہو سکا اب مین حمزہ و اسراق جادو سے یہ بات کہونگا کہ میں سلطنت
کی حکومت مجھے ملے یہ بھی یہان کی حکومت کے لائق نہین ہے ایک ذرا سا سحر اس سے تیار نہ ہو سکا اُسکے قریب جو اور مصاحبین
بیٹھے تھے اُنھون نے کہا یہ سب باتین بہین تک ہین اگر ابھی کل اندام جادو یہان آجائے تو ہوئے تعظیم و تکریم کے اور کچھ نہ ہو سکیگا

آتش بار نے کہا کیا واہیات بکتے ہو اگر چاہوں تو ابھی اشراق کی سلطنت چھین لوں مصاحبین نے کہا تیری کیا
مجال جو کوئی حرف ناشایستہ سلطان اشراق کی شان میں زبان سے نکال سکے آتش بار جھلا کے انگارہ طلسم کے لگا
اور لوگ اسکے اٹھانے کو اٹھے وہ بھی گر کے پھر محفل میں سب بیہوش ہوئے مشیر نکلی نے نورہ کا منہ خواجہ عمرو
عیار صاحبقران نورہ کر کے پہلے آتش بار جادو کے زبان میں سوزن دیا پھر سب کی زبانوں میں سوزن دیکر
آتش بار کو ہتیا اگاز زنبیل میں رکھکر خنجر نکالا جا پڑے جتنے ساحر بیہوش پڑے تھے سب کو قتل کیا تاریکی چھا گئی
آواز میں مہیب آیا کین مگر خواجہ اپنے کام میں مصروف رہے جب سب کو قتل کر چکے تو آتش بار کو زنبیل سے نکالا خنجر مارا
کہ آتش بار کا شکم چاک قصہ پاک ہوا اس کے مرتے ہی عمارتیں گرنے لگیں تاریکی چھائی دیر کے بعد آواز آئی کشتی
مرا نام من آتش بار جادو بود اس افغانے آنے کے بعد خواجہ نے دیکھا وہ قلعہ بھی منہدم ہے صرف ایک بارہ دری
باقی ہے خواجہ اسی بارہ دری میں موجود تھے مال و اسباب وہاں بہت کچھ تھا خواجہ نے سب مال و اسباب نذر
زنبیل کیا پھر تھے بھی ساحروں کے مار لیے وہاں سے آگے بڑھے دیکھی ہے جگہ لوگوں کا نشان نظر نہ آیا خواجہ نے
شکر خدا کیا گلیم اوڑھ کے پھر مرحلۂ گل اندام کی جانب چلے کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت فتانہ جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو قید سے رہا ہو کر بھاگی تو اشراق کے پاس پہنچی اشراق اسوقت مسند پر بیٹھا تھا زمرد ثانی اور لوح
اور بختگان بھی اسکے پاس موجود تھے کہ فتانہ عیارہ نے سلام کیا اشراق نے خوش ہو کر کہا ہے فتانہ اسوقت
کس واسطے اسطرف کا عزم کیا فتانہ نے کہا میں حیرت میں ہوں میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا ایک شخص کی قید سے
رہا ہو کر آئی ہوں اشراق نے کہا تجھے کسنے قید کیا تھا فتانہ نے کہا کہ میں تحفہ جات طلسم کشا لینے کے واسطے
سرخاب عیار کے ہمراہ گئی تھی وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ جو شہنشاہ فیروز کا بہت بڑا رفیق ہے اور
اس واسطے لشکر اسلام میں رہتا ہے کہ جب موقع پائے تو حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو قتل کرے اور
تحفہ جات لیکر فیروز کے پاس آئے بختگان یہ سنکر ہنسا کہا ہاں بی فتانہ پھر کیا ہوا فتانہ نے کہا اس شخص نے
پہلے ہم دونوں کو ملازم کیا ہم یہ سمجھے تھے کہ اسکے ملازم ہیں گے شب کو عیاری کر کے چلے جائینگے جب وہ ہمیں اپنی
بارگاہ میں لیگیا تو اسنے یہ کیفیت بیان کی کہ میں شہنشاہ فیروز کا ملازم ہوں اور برائے قتل صاحبقران یہاں رہتا
ہوں میں نے اپنا حقیقی بھیجا ہے اور ایسی ایسی باتیں اس شخص نے کیں کہ ہمیں یقین کامل ہو گیا کہ یہ جو کچھ کہتا ہے بہت
سچ ہے ہمنے اپنی کیفیت جو خلاصہ تھی اس سے بیان کر دی وہ ہمیں دربار میں صاحبقران کے لیگیا وہاں لیکر مرزا عون
نے کہا یہ کون ہیں اس شخص نے کہا یہ میرے عزیز ہیں مکان سے آئے ہیں انکو روزگار کی ضرورت ہے تو نوکری دیجیے وہاں
رخصت ہوئی پھر وہی شخص ہمیں اپنی بارگاہ میں لایا شراب و کباب ہمارے آگے رکھ دئے ہمنے شراب پی اسکے بعد ہمیں
خبر نہیں کہ کیا ہوا ابھی تھوڑی دیر ہوئی آنکھ کھلی اپنے پاس اسی شخص کو پایا تازیانہ ہاتھ میں لئے کھڑا تھا میں سمجھ گئی کہ یہ بیان جو میرے
بازوؤں میں بندھی تھیں جل گئیں میں پھر ہو کر بلند ہوئی چاہا اس شخص کو کر میں بچہ دیکر اٹھالاؤں مگر اسکا پتہ بھی نہ معلوم تھا
میں مجبور ہو گئی بحد تعجیل اسطرف آئی بختگان نے اشراق کو سلام کیا کہا آپ نے عیاران اسلام کی کیفیت دیکھی کیسی
صاف عیاری کی ہے اشراق نے کہا ان لوگوں کی ناتجربہ کاری سے یہ بات ہوئی اگر کوئی عیار تجربہ کار جاتا تو ممکن تھا
وہ لوگ اسطرح اسکو گرفتار کر لیتے بختگان نے کہا اب یہی خبر دو ایک روز میں آجائیگی اشراق نے کہا اسکا مجھے
اندیشہ نہیں ہے مگر دو روز سے فیروز نہیں آسکے میں اسکا خیال ہے نہیں معلوم کیا بات ہے کہ جنگ شروع ہوگئی یا سلطان شبخون آئے

کیا ہوا کچھ سمجھ میں نہیں آتا بخشگان نے کہا جلد کسی کو مرحلے پر روانہ کیجے لیکن پہونچی تو کسی نے عیاری نہیں کی ہو اشراق
نے کہا ایسا غضب نہیں ہو سکتا ہی بخشگان نے کہا اچھا کسی کو روانہ کیجیے اشراق نے ایک ساحر کو طلب کیا کہا اے زرد نگار
مرحلہ گل اندام پر جا اور فیروز ستارہ پیشانی کے نہ آنے کا سبب دریافت کرکے ابھی واپس آ زرد نگار جادو اُسی وقت
روانہ ہوا اور ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت گل اندام زرد چشم جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب یہ فیروز زاد اور فتانہ نقلی کو روانہ کر چکا سرخاب کے آنے کا منتظر ہوا جب دیر ہوئی اور سرخاب واپس نہ آیا تو
گل اندام جادو نے اپنے ساحروں کو بلایا کہا معلوم ہوتا ہے سرخاب جادو گرفتار ہو گیا یقین ہی عیاران اسلام اُسکی صورت
بنکر یہاں آئینگے لہذا تم ایک رقعہ میرا آتش بار جادو کو جا کر پہونچاؤ ساحروں نے عرض کی ابھی لیجائینگے گل اندام نے
اُسی وقت ایک رقعہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے آتش بار جادو آگاہ ہو کہ مجھسے اور مسلمانوں سے جنگ آغاز ہی اور
عیاران اسلام کی بہت تعریف سنی ہی کہ آتے ہیں اور عیاری کر جاتے ہیں لہذا تم وہیں سے سحر کے میرے مرحلے کے گرد
آگ جلا دو مگر اتنا خیال رکھنا کہ میں مرحلے خاص کی نسبت کہتا ہوں کیونکہ مسلمان حد قلعہ توڑ کے اندر آگئے ہیں مگر ابھی
تک میرے قلعہ سے بہت دور ہیں میں چاہتا ہوں میرے قلعہ کے گرد آتش ہر وقت مشتعل رہے کہ کوئی عیار آنہ سکے
جب یہ رقعہ تمام ہوا تو گل اندام نے ساحروں کو دیکر رخصت کیا ساحر وہ رقعہ لئے ہوئے آتش بار جادو کے پاس
پہونچے وہ رقعہ دیا آتش بار نے رقعہ پڑھ کر اُسی وقت سحر کرنا شروع کیا ساحروں سے کہا تم جاؤ جس وقت اپنے قلعہ
کے قریب پہونچوگے آگ روشن پاؤگے ساحر روانہ ہوئے گل اندام کے قلعہ کے قریب جو پہونچے آگ روشن پائی سب نے
آتش بار کے سحر کی بہت تعریف کی گل اندام سے آکر کہا آتش تو روشن ہو گئی گل اندام بھی بہت خوش ہوا اس شب بھر تو
آتش روشن رہی دوسرے روز شب کو ایک بیک وہ آتش سرد ہو گئی جو لوگ وہاں موجود تھے انھوں نے گل اندام
کو خبر دی کہ بڑی تعجب کی بات ہی جو آگ روشن تھی بجھ گئی گل اندام کو بھی حیرت ہوئی اُسی وقت ساحروں کو بلایا ایک نامہ
اس مضمون کا لکھ دیا کہ اے آتش بار جادو یہ کیسا کم قوت سحر کیا تھا کہ ایکدن بھی قائم نہ رہا نامہ ساحروں کو دیکر آتش بار
جادو کی طرف روانہ کیا بعد نامہ روانہ کرنے کے گل اندام زرد چشم جادو نے اپنے مصاحبین کو طلب کیا جب وہ لوگ
آئے گل اندام نے کہا بڑی تعجب کی بات ہی کہ ابھی تک فتانہ عیارہ واپس نہیں آئی اور شہنشاہ فیروز بھی دو دن سے
نہیں آئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ایک نامہ سلطان اشراق کے نام روانہ کروں کہ یہ کیفیت معلوم ہو جائے مصاحبین نے کہا
کیا فیروز ستارہ پیشانی نے آج آنے کا وعدہ فرمایا تھا گل اندام نے کہا فیروز ستارہ پیشانی کو سلطان اشراق
کا یہ حکم ہی کہ جب تک مسلمانوں سے جنگ رہے اُس وقت تک دو روز مرحلے پر ایک بار ہو جایا کریں نہیں معلوم کیا سبب ہوا
جو وہ نہیں آئے گل اندام یہ ذکر کر رہا تھا کہ چوبدار آئے کہا شہنشاہ اشراق کا نامہ دار آیا ہی گل اندام نے کہا جلد
بلا لو چوبدار اُسی وقت باہر گئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے اشراق کے نامہ دار نے گل اندام کو نامہ دیا گل اندام
نے نامہ پڑھا اسمیں لکھا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی اپنی کیفیت تحریر کریں کہ دو روز سے وہاں کیوں مقیم ہیں اور فتانہ
عیارہ اس طرح سے یہاں ہو گئی اگر ایسی غفلت کروگے تو عیاران اسلام بڑے بڑے نقصان کرینگے اور بڑی بڑی
تکلیفیں دینگے گل اندام یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا مصاحبوں نے کہا فتانہ تو وہاں پہونچ گئی مگر فیروز کے نہ پہونچنے
کا کیا سبب ہی اس حیرت میں تھا کہ جو نامہ دار آتش بار جادو کے یہاں نامہ لیکر گیا تھا روتا پیٹتا گل اندام کے سامنے
آیا گل اندام نے کہا ارے خیر تو ہی نامہ دار نے کہا غضب ہوا قلعہ آتشین تباہ ہو گیا کسی نے آتش بار جادو کو مع

جملہ باشندگان قلعہ آتشین سے قتل کیا سب کی لاشین پڑی ہین نہ زندگان صحرائی لاشون کو کھا رہے ہین
جلد کسی کو وہان بھیجیے کہ وہ انکی تجہیز و تکفین کرے گل اندام نے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا ایک فکر تو تھی ہی
دوسری فکر یہ کیسی پیدا ہوئی نامہ دار نے کہا اگر آپ بعد مین کیجیے گا پہلے کچھ آدمی تجہیز و تکفین کے واسطے
روانہ کیجیے گل اندام نے اسی وقت چند ساحرون کو قلعہ آتشین کی طرف روانہ کیا سب سے کہدیا کہ بہت
اچھی طرح سے سب کی تجہیز و تکفین کرنا جو کچھ صرف ہو ہمارے خزانے سے لینا ساحر لوگ اسطرف روانہ ہوئے یہان
گل اندام جادو نے ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے شہنشاہ اشراق آپ کا نامہ مجھکو ملا مین اُسکے
مضمون سے آگاہ ہوا فیروز ستارہ پیشانی اور فتانہ عیارہ حمزہ ہیکل صاحبقران لیکر روانہ ہوئے تھے
تعجب ہے کہ فتانہ اس کیفیت سے وہان پہونچی اور فیروز کا پتہ نہ معلوم ہوا مین بھی سخت تردد مین تھا کہ دو
روز سے فیروز یہان نہین آئے ہین اس کے علاوہ ایک اور غضب ہوا ہے جس کو لکھتے ہوئے مجھے حجاب
آتا ہے اور فرط الم سے یارائے تحریر نہین ہے مگر اطلاعاً تحریر کرنا ضرور ہے وہ یہ کہ قلعہ آتشین ٹوٹ گیا آتشبار
جادو مارا گیا نہین معلوم کس نے اسکو قتل کیا عجب ساحر تھا اور جو آپ نے دس عیار یہان بھیجے تھے تین سے
فتانہ تو آپ کے یہان پہونچی مگر مرخاب عیارہ کا پتہ نہین ہے اب کچھ اور انتظام کیجیے یہان عیاران طرار کو
روانہ فرمائیے کہ مین بھی لشکر اسلام کے سردارون کو مزہ چکھا دون یہ نامہ تحریر کرکے نامہ دار اشراق
کو دیا کہا اسکو لیجاؤ اور زبانی کیفیت بھی بیان کرنا کہ وہان یہ حالت گذری تمھارے سامنے میرا نامہ دار
واپس آیا ہے اور اُسنے آتش بار کا حال بیان کیا ہے نامہ دار اشراق نے کہا مین سب کیفیت بیان کرونگا یہ
کہکر نامہ دار روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو گلیم عیاری اوڑھ کے مرحلہ گل اندام کی طرف چلے تھے راستہ طے کرکے مرحلے پر پہونچے دیکھا آگ جو بھڑکی ہی
تھی وہ موقوف ہے ساحر جو چارون طرف پھر رہے تھے وہ بھی نہین معلوم ہوتے ہین ہر طرف سناٹا ظاہر ہے خواجہ
خوشی خوشی قلعہ گل اندام کی طرف چلے دیکھا قلعہ مین بھی سب مشغول ہین خواجہ نے ایک گوشے مین بیٹھ کے ایک
ساحر کی صورت بنائی قلعہ کے پھاٹک پر آئے ایک نامہ ہاتھ مین لے لیا دربانون نے کہا اے شخص تو کون ہے
خواجہ نے کہا جعلی مین سلطان اشراق کا نامہ لایا ہون گل اندام کے پاس جاؤنگا دربان ہٹ گئے خواجہ
بصورت نامہ دار قلعہ کے اندر آئے گل اندام کے ٹھکانے پر پہونچے یہان بھی دربانون نے روکا خواجہ
نے کہا جاکر گل اندام کو اطلاع دو کہ سرہنگ نامہ دار سلطان اشراق کا نامہ لیکر آیا ہے امیدوار باریابی ہے کچھ
زبانی بھی کہنا چاہتا ہے دربان اُٹھے اندر آئے گل اندام سے کہا سلطان اشراق نے ایک نامہ دار اور بھیجا ہے
نامہ دار دروازے پر حاضر ہے کچھ زبانی بھی عرض کریگا گل اندام نے کہا بلا لو چوبدار باہر آکر نامہ دار کو لیے
ساتھ لے گئے نامہ دار نقلی نے جیسے ہی گل اندام کو دیکھا سلام کرکے کہا اے شہر یار مجھے کچھ امور زبانی عرض کرنا
ہین اگر آپ تکلیف فرمائیے تنہائی مین تشریف لائیے تو مین عرض کرون گل اندام نے کہا مین چلتا ہون یہ
کہکر اُٹھا نامہ دار کے ہمراہ تخلیہ مین آیا کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو نامہ دار نے کہا اے شہر یار سلطان اشراق
نے فرمایا ہے کہ مین خداوند کی خدمت مین گیا تھا تمھاری نسبت بھی مین نے دریافت کیا تو خداوند سامری نے کہا ہے گل اندام

پر آتش گل ہمارا معتاب ہی ہم اسکے مرحلے کو تباہ کر دینگے اور گل اندام کو دست خداپرستان سے ہلاک کرا دینگے یہی
سزا اسکے واسطے تجویز کی گئی ہی جب سلطان نے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہی خداوند نے فرمایا اسکے دل مین بعض
بعض باتین ایسی پیدا ہو گئی ہین جو ہمکو ناپسند ہین اول تو اپنے سحر کے آگے مسلمانون کی جرات کی کوئی حقیقت
نہین جانتا ہی دوسرے اپنے ہمعصر ساحرون سے تکبر و نخوت پیش آتا ہی اور اب قدرت کو اسکا فنا کر دینا منظور
ہی جسطرح بن پڑیگا قدرت اسکو فنا کر دیگی زندہ نہ رکھینگے اسکی جگہ پر اور لوگ مقرر کرینگے کہ وہ انتظام مرحلہ کرین جنکی
کی اور صورت ہو جائیگی سحر یہان پڑھایا جائیگا اور ساحر نوکر رکھے جائینگے جب سلطان اشراق نے یہ گفتگو سنی بہت
گھبرائے چونکہ آپ کو ہمارے سلطان صاحب بہت عزیز رکھتے ہین اسوجہ سے انھون نے خداوند سے آپکی بہت
سفارش کی مگر خداوند کو آپ کے حال پر رحم نہ آیا گو سلطان صاحب نے بہت منت کیا جب سلطان صاحب مجبور ہوئے
تو خداوند سے عرض کی آخر کوئی صورت اسکی عفو تقصیر کی بھی ہی خداوند نے ایک صورت بتائی ہی وہ یہ کہ آپ کسی صحرا مین جا
اور زر و جواہر بھی بہت کچھ آپ کے ہمراہ ہو مگر جو آپ کے ہمراہ جائین وہ بہ رضا کے لیت آئین آپ صحرا مین تنہا
رہجائین اور بصدق دل خداوند کو یاد کرین خداوند تشریف لائینگے آپ انکو وہ زر و جواہر نذر دیجیے گا اور جسوقت
انھنے خطا معاف کر لیجیے گا سلطان اشراق نے ترکیبین خداوند کے بلانے کی اس خط مین لکھی ہی
ہین آپ صحرا مین تشریف لیجلین گل اندام نے خط کھولا پڑھا جو نامہ دار نے بیان کیا تھا وہ سب اسمین لکھا تھا
اور کچھ الفاظ مہملات پر آئے طلبی خداوند اسمین تحریر تھے گل اندام نے کہا مین ضرور جاؤنگا اور سرہنگ جادو تم اس
نامے کا جواب دیتے جاؤ سرہنگ نقلی نے کہا اب مین اور کہین جاؤنگا آپ جواب کسی اور کے ہاتھ روانہ کیجیے مین
نہین جاؤنگا گو جواب لکھکر آپ صحرا کو روانہ ہون گل اندام نے اسیوقت تخلیہ سے باہر آئے ایکنامہ لکھا جسمین بہت کچھ شکریہ
اشراق کا ادا کیا ایک ساحر کو بلا کے وہ نامہ دیا اور آپ صحرا کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئےگا

## اب کیفیت اس نامہ دار کی عرض کیجاتی ہی جو اشراق آئینہ پرست کے نامے کا جواب گل اندام جادو سے لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر مین اشراق کے پاس پہونچا نامہ دیا پھر زبانی کہا کہ ابھی بڑا غضب ہوا تمام آتش بین لوگ گیا نہین
معلوم کیتنے آتش بار جادو کو قتل کیا جتنے ویران ہو گیا غرض اشراق نے زانو پر ہاتھ مارا کہا اسنے لیئے آتش بار
جادو کو قتل کیا نامہ دار نے کہا آپ نامہ ملاحظہ فرمائین اسکی اسمین اور [illegible] کیفیت لکھی ہو اشراق نے جلدی سے
نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا بختکان و زمرد جادو موجود تھے جب اشراق سب نامہ پڑھ چکا تو بختکان سے کہا ای
بختکان عجب کی بات ہی گل اندام لکھتا ہی کہ فیروز اور فتانہ دونون ہمراہ یہان سے روانہ ہوئے تھے مجھے خود
تشویش ہی کہ فیروز دو روز سے نہین آئے ہین اور فتانہ کے حال سے بھی آگاہی نہین ہوئی ہی وہ تو آخر بیکل صاحبقران
تک چلے تھے اور اسکے بعد آتش بار جادو کا حال لکھا ہی بختکان نے کہا اے سلطان اشراق یہ چھوٹی سی عیاری ہی صاف
کیا ذکر ہی آپسے جو ہمین سے عرض کیا تھا وہ ظہور مین آیا اشراق نے کہا کیا کر سکتے ہین گل اندام نے عیار طلب
کیے ہین ابھی یہان سے عیار روانہ کرتا ہون جو جاتے ہی پہلے سب عیارون کو گرفتار کرین پھر اور کوئی کام کرین
بختکان نے کہا مین یہ جانتا ہون کہ ایسا ممکن نہین وہان کے عیار ایسے نہین ہین جو دم فریب مین گرفتار ہو جاتے
اشراق نے کہا مگر فیروز کے جانے کا مجھے افسوس ہی مین خود اس مرحلے پر جاتا ہون ایک سحر کرکے زمین ہلا دونگا

عیاروں سرود سب کو گرفتار کرونگا فیروز کو ضرور قید سے رہا کرکے لاؤنگا یہ ایک بات خلاف ہوئی کیونکہ
خداوند نے یہ نہین فرمایا تھا کہ فیروز گرفتار ہو جائے گا بختگان نے کہا اگر آپکو اس امر کی کوشش کرنا ہو
تو جلد فکر کیجیے ایسا نہ ہو اہل اسلام فیروز کو قتل کرڈالین اشراق نے کہا مجھے کیا لشکر لینے کی ضرورت
نہین تنہا جاتا ہون یہ کہکے خادمون کو آواز دی خادم آئے اشراق نے کہا ہمارا مرکب پرند لاؤ ملازمین
اسی وقت ایک اسپ پرند لائے اشراق نے وہین عیار بلائے ایک تخت سحر بنا کر اس پر عیارون کو
بٹھایا آپ مرکب پر سوار ہوا تازیانہ لگایا گھوڑے نے بازو تولے اشراق کو لے اڑا جانب مرحلہ گل اندام
روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت گل اندام کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کی معرفت اشراق کے پاس روانہ کر چکا تو آپ مال و اسباب ہمراہ لیکر صحرا کی طرف
چلا جنگل وہان سے بہت قریب تھا گل اندام جادو نے تھوڑی دیر کے بعد ایک صحرا مین ایک صندل کی چوکی بچھوا کے
اسی وقت سب سے کہا کہ تم لوگ یہان نہ ٹھہرو مین کچھ سحر تیار کرونگا ملازمین اسی وقت وہان سے روانہ ہوئے
گل اندام جادو نے خط اشراق کا کھولا جو جو کلمات طلب آمیز اندام کے لکھے تھے وہ اُسنے دروزباق
سکے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک سمت سے پھولون کی خوشبو آئی گل اندام اسطرف مخاطب ہوا دیکھا ایک
مرد طویل القامت عجیب الخلقت دس آنکھین دس کان پانچ منھ اسی طرح ہاتھ بھی دو سے زیادہ صحرا کی ایک
جانب سے تخت پر سوار آتا ہے گل اندام اس صورت عجیب کو دیکھکر بیہوش ہو گیا وہ مرد عجیب الخلقت قریب
آیا ایک رومال گل اندام کی ناک کے پاس رکھا گل اندام نے سانس جو لی چھینک آئی بیہوش ہوا مرد
عجیب الخلقت نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران: ہان نعرہ کرکے چاہتا تھا کہ خنجر مارے کہ آسمان
سے نعرہ ہوا منم اشراق جادو بادشاہ نہ طاق او جفص آیا کرتا ہے خواجہ نے جلدی گلیم اوڑھ لی نگاہ جو کی تو ایک
ساحر جوان تلخ سپہ در سے مرکب پرند پر سوار آسمان کی طرف سے اترا قریب گل اندام کے آیا ہوشیار کیا
گل اندام کی جو آنکھ کھلی اپنے پاس اشراق جادو کو پایا کہا اے سلطان آپ نے کیون تکلیف فرمائی ابھی خداوند
تشریف لائے تھے مگر عجیب صورت پر آئے تھے مین نے آجتک اس صورت مین خداوند کو نہین دیکھا اشراق
نے کہا ارے گل اندام تیرا قلب الٹ گیا ہے خداوند یہان کیا کرنے تشریف لاتے گل اندام نے کہا آپنے
لکھا تھا کہ یہ لفظین استعمال کرنا تو خداوند آئینگے تیری تقصیر معاف فرمائینگے مین تعمیل ارشاد کے واسطے
صحرا مین آیا تھا الیقین ہوا تو میرے گناہ معاف ہو گئے ہون اشراق نے کہا اے گل اندام تجھے کچھ جنون ہو گیا ہے
مین نے اس مضمون کا کوئی نامہ تیرے پاس نہین روانہ کیا مین خداوند کے پاس گیا اور واہان گیا بھی تو اس قسم کا ذکر نہین آیا
گل اندام نے کہا پھر ابھی جو شخص سامنے آیا وہ کون تھا اشراق نے کہا اگر مین دم بھر اور نہ آتا تو تمہارا کام تمام
ہو چکا تھا ایک مرد عجیب الخلقت صحرائی تمہارے قریب آچکا تھا اسنے تمہارا سر کاٹنے کا قصد کیا تھا کہ مین آگیا
گل اندام نے کہا ماسوائے عیار کے اور دوسرے کا یہ کام نہین اشراق نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی فیروز کو بھی اسی
عیار نے گرفتار کر لیا ہے مین محض فیروز کے رہا کرنے کو آیا ہون کل مسلمانون سے مقابلہ کرونگا آج اپنے عیارون کو وہان بھیجتا
ہون کہ وہ جا کر صاحبقران اور لشکر کش کے تخت جامہ لے آوین پھر مین سمجھ لونگا یا تو ان سب کو گرفتار کرکے لے جاؤنگا

یا فیروز کو رہا کرونگا اہرگل اندام فیروز بڑا شخص تھا جو جو انتظام اُسنے کیے میرے عقل مین بھی نہ آئے تھے اور
تونج و زمرد و بجتگان لڑنے کے کام کے نہین یہ لوگ طریقہ جنگ سلمان سے خوب واقف ہین گو تونج نے
سب سے اول کہا کہ آپ مجھے لشکر غیر ساحران دیجیے مین خدا پرستون سے جاکر مقابلہ کرون سبکے تحفہ جات چھین لاؤن
مگر یہ مجھے یقین ہی کہ جرأت و قوت مین مسلمان یکتا ہین تونج اُنسے مقابلہ نہین کر سکتا ہی اسی سے مین نے اُسکو لشکر بھی
نہین دیا ارادہ میرا یہ تھا کہ جب مین لشکر کشی کرتا تو تونج کو اپنے ہمراہ لیتا مگر ایسے وقت پر آنا ہوا کہ کوئی انتظام ہونہ سکا
گو کوئی ضرورت بھی نہین تھی مین اکیلا کیا کم تھا جو اور کسی کی مدد ڈھونڈھتا گل اندام نے کہا مین بالکل تیری خیرخواہ
ہون اور مجھے یہ بھی یقین ہو گیا کہ مسلمان اب بچ نہین سکتے اور فیروز مقید نہین رہ سکتے اشراق نے کہا مین بھی
چلنا چاہتا ہون عیارون کو روانہ کرتا ہون یہ کہکر گل اندام کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جب گل اندام کے مکان پر پہنچے
پہونچا تو اُسنے دو عیارون کو طلب کیا اور ایک عیار بجی کو بلایا جب سب اس کے پاس آئے تو اُسنے کہا کہ شطرنج
آہو پا مین نے تجھے اس واسطے بلایا ہی کہ یا صاحبقران کو یا طلسم کشا کے تحفہ جات لا اگر تحفہ جات اُسکے پاس ہون
تو اُسی کو اُٹھا لا اور دوسرے عیار سے کہا کہ سیہ پوش سبز رنگ تو آہو پا کے ہمراہ جا اور فیروز کا پتہ لگا اگر لیجا نے
تو خود بھی اُسکو کسی تدبیر سے لے آ پھر عیار بجی کو اپنے روبرو بلایا کہا کہ تیز زبان تو اس عیار کو کسیطرح سے
گرفتار کر لا جنے فیروز اور سرخاب کو اسیر کر لیا ہی بلکہ سرخاب کی رہائی کی تدبیر کرنا اور جسطرح بن پڑے سرخاب کو
رہا کر کے لانا اگر عیار نہ ملے تو کوئی فکر نہ کر اُسکی تدبیر کل کیا جائیگا مگر آج جسطرح ممکن ہو سرخاب کو اپنے ہمراہ لانا
تینون عیار روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب خواجہ اشراق جادو کو دیکھکر پوشیدہ ہو گئے تو گلیم اور ٹھے ہوے بڑی دیر تک اشراق و گل اندام کی باتین
سنا کیے جب یہ دونون وہانسے روانہ ہوے خواجہ بھی اُنکے ساتھ ساتھ آئے جب اشراق کے عیارون کو لشکر
اسلام کی طرف روانہ کیا خواجہ اپنے دلمین سوچے کہ مین تو یہان ہون ایسا نہو یہ لوگ جاکر فساد برپا کرین یہان ٹھہرنا
مناسب نہین ہی اگر ایسا ہی ہی تو پہلے ان عیارون کو لیکر یہان آجاؤنگا یہ سوچ کر خواجہ اسی وقت ان عیارون کے
ہمراہ گلیم اوڑھے ہوے روانہ ہوے عیار لشکر اسلام مین پہونچے تو تھوڑا سا دن باقی تھا سب نے صلاح کی جسقدر دن
اب باقی ہی اسکو کہین بسر کرو کہین چھپ رہو رات ہو جائیگی تو دیکھا جائیگا اسوقت عیاری بھی بن پڑیگی سب یہ صلاح
کر کے ایک جھاڑی مین جاکر چھپے خواجہ خالط دیکر جھاڑی کی طرف آئے جھاڑی پر بیٹھے روغن چھڑکا چقماق سے آگ لگا دی
جھاڑی جلنے لگی عیار نکلکر بھاگے خواجہ نے سمجھا کیا بھلا کہا بھاگ سکتے تھے تھوڑی دور جا کے سب عیار تھک گئے
مجبور ہوکے سب نے تلوارین کھینچ لین خواجہ بھی آمادہ جنگ ہو گئے وہ ملعون خواجہ پر حملہ آور ہوے مگر خواجہ نے
سب کا وار روکا اور خود سب کو زخمی کیا اتفاق سے سیہ پوش کے ہاتھ سے خنجر زمین پر گر پڑا اسکو اٹھانے کی مہلت نملی
مجبور ہو کے کمند نکال کے خواجہ کی طرف کمند پھینکی خواجہ نے کمند کو ہاتھ مین لیکر اسی طرف الٹ جا کر حلقے اُسکے گلے مین پڑے
زمین پر گرا خواجہ نے اپنے دوش سے کمند اتار کے آہو قدم کی طرف پھینکی آہو قدم نے بھی کرکے کمند نکالی خواجہ کی طرف
پھینکی آپسمین کمند بازی ہونے لگی ایک جگہ پر خواجہ نے ملامت کی تیزی چالاکی کی بات کی کہا کہ آہو قدم دیکھ سند نہین ہی
کہ اشراق تمھارے پشت پر کھڑا ہوا ہے سحر کرنے آہو قدم نے پلٹ کے دیکھا خواجہ نے اسکے گلے مین حلقے کمند

کے ڈال دیئے ارے کیلے پلٹا خواجہ نے حباب مارا چھینک آئی بیہوش ہو کے گرا تیز زبان عیارہ آگے بڑھی خواجہ
نے اسکو بھی اسیر کیا جب سب اسیر ہو چکے تو خواجہ نے خیال کیا دو روز سے صاحبقران کی بھی زیارت نصیب نہیں ہوئی ہے
بہتر ہو جو اسوقت چلکر قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤں یہ سوچ کر خواجہ بارگاہ صاحبقران میں آئے امیر نے جو خواجہ کو
دیکھا خوش ہوئے کہا اے خواجہ تم دو روز سے کہاں تھے تمہیں سب بہت یاد کرتے تھے میں نے مرتخ آفتاب علم سے تمہاری
بابت کہا تھا اگر آج تم نہ آتے تو مرتخ تمہاری تلاش کو جاتے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران کیا عرض کروں کہ کس
آفت میں مبتلا تھا مگر اس مرحلے کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو گیا کل حال بتفصیل ظاہر ہو گیا فیروز لایا قلعہ آتشین کو توڑا
آتش بار جادو کو مارا چند عیار گرفتار کئے صاحبقران بہت خوش ہوئے فرمایا خواجہ فیروز کو لاؤ و عیاروں کو بھی لاؤ
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بڑی کوشش و جانکاہی سے ان لوگوں کو اسیر کیا ہے اسمیں میرا روپیہ بھی
بہت صرف ہوا ہے امیر نے مسکرا کے فرمایا خواجہ روپیہ بھی تمکو مل جائیگا گھبراؤ نہیں فیروز کو یہاں لاؤ خواجہ نے
فیروز کو زنبیل سے نکالا چوب بارگاہ سے باندھ دیا پھر سرخاب عیار کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی چوب بارگاہ
سے باندھا پھر ان تینوں عیاروں کو بھی باندھا امیر نے فرمایا انھیں ہوشیار کرو خواجہ نے سب کو ہوشیار کیا
آنکھ جو کھلی سب نے اپنے کو اس حالت میں مبتلا پایا ہر ایک بہت گھبرایا خصوصاً فیروز حیران تھا کہ میں کس عذاب
میں گرفتار ہوا امیر نے فرمایا خواجہ فیروز سے دریافت کرو یہ ترک مذہب کرتے ہیں کیا کہتا ہے خواجہ نے فیروز
کے سامنے قلم دوات کاغذ رکھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے کہا اے فیروز شناخت میں خداوند واحد و یکتا
سے کیا کہتا ہے فیروز نے لکھدیا کہ میں ہرگز اپنا مذہب تبدیل نہیں کرونگا خواجہ نے بہت سمجھایا مگر فیروز نے قبول
نہیں کیا صاحبقران زبان سے نے فرمایا خواجہ زیادہ اصرار کرنا بیکار ہے فیروز مسلمان نہیں ہوگا اسکا قلب
سیاہ ہے خواجہ نے عرض کی پھر اسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے امیر نے فرمایا جو بات ہو منکران حق کے واسطے تجویز ہے
فیروز کے واسطے بھی تجویز ہے کہا کیا لوح طلسم بیت المال دو ہو وقت اسکی ضرورت ہے خواجہ نے معمولی حد لات پیش کر کے
کچھ زر و جواہر صاحبقران سے لیا پھر لوح طلسم حاضر کی امیر نے اور سب [illegible] نے بھی لوحیں نکالیں فرمایا خواجہ
عیاروں سے بھی دریافت کرو دیکھو یہ سب کیا کہتے ہیں خواجہ نے سب سے دریافت کیا کسی نے مسلمان ہونے
کا اقرار نہ کیا امیر نے فرمایا انکی نسبت بدیع الملک سے دریافت کرو جو کچھ حکم دیں وہ کرو خواجہ نے بدیع الملک سے
پوچھا بدیع الملک نے فرمایا جو فیروز کی سزا ہو وہی ان لوگوں کے واسطے بھی ہے خواجہ سبکو بارگاہ کے باہر لائے جلادوں کو
بلایا صاحبقران نے انھیں جلادوں کو دیکر کہا اسکی گردن زدنی کرو جلادوں نے ہاتھ مارا کہ فیروز کا سر تن سے اڑ گیا اسکے
مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی دیر کے بعد ایک آواز آئی کشتی مرا نام من فیروز ستارہ پیشانی
بادشاہ طلسم فیروز یہ بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران نے لوحیں لیں بارگاہ کے اندر تشریف
لائے جلادوں نے چاروں عیاروں کو بھی قتل کیا مگر فیروز کے قتل ہونے کی جو صدا بلند ہوئی تو قلعہ مرحد تک [illegible] پہنچی
وہاں گل بدنام جادو اور اشراق آئینہ پرست اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ عیار اب واپس آتے ہونگے تحفہ جات
طلسم کشا لاتے ہونگے یکایک یہ آواز کان میں پہونچی کشتی مرا نام من فیروز ستارہ پیشانی بود اسکے سنتے ہی اشراق
کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے کہا اے گل اندام غضب ہوا فیروز کو کسی نے قتل کیا گل بدنام نے کہا آواز تو میں نے
بھی سنی مگر نہیں معلوم کسنے قتل کیا اشراق نے کہا خدا پرستوں کے لشکر کی طرف سے آواز آئی تھی میں جانتی ہوں کہ کون
کیا غضب ہوا فیروز کو کسنے قتل کیا یہ کہکے اشراق آئینہ پرست لشکر اسلام کی جانب چلا اسوقت ہو بچا کہ عیار بھی

ہو چکے تھے اشراق نے جو فیروز کا لاشہ خاک پر پڑا دیکھا اُسکو بہت افسوس ہوا اپنے ساحرون کو بلایا کہا فیروز کا لاشہ
لے چلو میں اسکی تجہیز و تکفین کرونگا اُس کے ملازم فیروز کا لاشہ اُٹھا لے گئے اشراق نے چاہا کہ مین کچھ سحر
کرون مگر بیچ مناسب وقت نہ جانا واپس گیا گل اندام سے جا کر کہا بڑے افسوس کی بات ہو کہ فیروز شاہ عالیجاہ
خدا پرستون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور تم کو گرت سے کچھ نہو سکا گل اندام نے کہا اے شہنشاہ مجھسے جسقدر انتظام
ہو سکا مین نے کیا اب ناکامیابی ہو تو مین کیا کرون اشراق نے جواب دیا کہ تم لوگ محض اپنی کم توجہی سے ناکامیاب
رہتے ہو اب مین اس کام کو انجام دونگا گل اندام نے کہا آپکی اور بات ہو آپ سا کون ہو سکتا ہی مین خداوند کے حضور
خاص مین اپکا اگر بڑی بات بھی کرین گے تو وہ اچھی ہوگی اشراق نے کہا چند ساحرون کو بلاؤ مین ابھی ایک نامہ لکھکر
توبیج و زمرد و بختگان کو بلاتا ہون یہ لوگ جب یہان آجائینگے تو مین مسلمانون کو کیفیت دکھاؤنگا گل اندام نے
اُسی وقت ساحرون کو بلایا کہا دیکھو ہمارے مالکے آقا سلطان افراق کچھ فرماتے ہین اشراق نے دوات
قلم مانگا گل اندام نے قلم دوات حاضر کر دیا اشراق نے نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے بختگان و توبیج
و زمرد مین جسوقت یہان آیا ایسا صدمہ عظیم اُٹھایا کہ ابتک میرا دل قابو مین نہین ہو وہ یہ کہ شہنشاہ فیروز
کو مسلمانون نے قتل کیا اور چند عیار بھی ہماری طرف کے قتل ہوئے گل اندام جادو سے کوئی صورت نہین
بن پڑتی جو خدا پرستون کو اسیر کرے اب میرا ارادہ ہی کہ خود اسکا انتظام کرون اور مسلمانون کو اسیر کر کے خدمت
مین خداوند کے پہونچاؤن تم لوگون کو یہ لازم ہو کہ اس نامے کے دیکھتے اپنے کو یہان پہونچاؤ اور نگر تنگ و تنگ
و سبک خیز و شرارہ و کلچین و فتانہ کو اپنے ہمراہ لیتے آؤ کہ یہ سب عیاری مین ہست ابھی مین ابھی اسکی ضرورت
نہین ہو جو مین اعلے درجے کے عیارون کو تکلیف دون یہی لوگ کافی ہین انھین سے مطلب نکل جائیگا خبردار
دیر نہ کرنا مجھے خدا پرستون نے بڑا صدمہ دیا ہو مین ان لوگون سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہون یہ لکھکر
ایک ساحر کو دیا کہا اسکو آج ہی زمرد ثانی کے پاس پہونچانا اور اُن لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آنا اگر اس کے
خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے ساحر نے کہا میری کیا مجال جو اسکے خلاف کرون یہ کہکر نامہ لیا روانہ ہوا
بڑی کوشش سے اپنے تئین ساحر نے زمرد ثانی کے پاس اسی روز پہونچایا نامہ افراق آئینہ پرست
کا دیا زمرد نے نامے کو دیکھا بختگان سے کہا فیروز کو مسلمانون نے قتل کیا بختگان نے کہا غضب
ہوا اب عیارون نے عیاری کرنا شروع کی زمرد ثانی نے کہا اشراق نے لکھا ہو کہ گل اندام سے انتظام اچھا
ہو نہین سکتا ہو اور میرے دل کو صدمہ پہونچا ہو مین مسلمانون سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہون اور میری
طلبی بھی ہو تمکو بھی بلایا ہو توبیج کے واسطے بھی تحریر کیا ہو اور تین عیار اور تین عیارنیان بھی درکار ہین انکو بھی
بلایا ہو بختگان نے کہا پھر آپ کا کیا ارادہ ہو زمرد ثانی نے کہا اشراق نے اسطرح لکھا ہو ضرور جانا چاہیے
اگر نہ جائینگے اور عذر کرین گے تو اشراق کو ملال ہوگا اور اُنکا ملال اچھا نہین بختگان نے کہا مجھے تو وہان
عیاران اسلام موجود ہین اور آمد و رفت اُنکی شروع ہوگئی ہی جب ہم آپ یہان سے جائینگے تو وہ لوگ ضروری
آئینگے پھر اُنکا آنا اور آفت بپا ہونا زمرد نے کہا جب وہان اشراق سا ساحر موجود ہی تو وہ ہزارون بند و بست کر دیگا
عیار کی کیا مجال ہی جو آسکے بختگان نے جواب دیا کہ یہ بالکل خیال خام ہی اشراق کیا چیز ہی اگر خداوند
آئینہ اندام بھی وہان جائین اور سو انتظام کرین تو بھی عیار در کین گے ضروری آئینگے اور عیاری کرینگے زمرد نے
کہا اے بختگان چاہے کچھ ہو مین ضرور جاؤنگا مجھے شہنشاہ اشراق کا آزردہ کرنا اچھا نہین معلوم ہوتا مین جسوقت

ہمکو یہ لکھو نگا کہ مین نہ آؤنگا تو وہ کیا خیال کرین گے اور اسوقت اُنکی تحریر سے یہ بات ظاہر ہو کہ جسطرح بن پڑے
یہان آؤ اگر نہ آؤگے تو مجھے رنج ہوگا جب وہ خود ایسا کچھ تحریر کرتے ہین تو مین کیونکر لکھ سکتا ہون کہ نہین آسکتا بختگان نے
کہا آپکو اختیار ہو زمرد نے کہا توریج کو بلاؤ مین توریج سے اسکی صلاح کرونگا بختگان نے اُسی وقت توریج کو
بلایا توریج سے زمرد نے کل کیفیت بیان کی فیروز کے قتل کا حال سنکے توریج بہت ملول و غمگین ہوا زمرد نے
کہا ریج تو ہمیشہ کے واسطے ہو اب چلنے کی نسبت کیا کہتے ہو اشراق نے اس طور سے لکھا ہو اگر نہین جاتے
ہین تو اُنکو ملال ہوتا ہو اگر جاتے ہین تو خوف جان ہو توریج نے جواب دیا کہ خوف جان کس سبب سے ہو زمرد
نے کہا بختگان کی یہ راے ہو کہ وہان جانا صلاح نہین عیارون کی آمد و رفت شروع ہوگئی ہو جب ہم لوگ جا بیٹھے
تو عیار فرض کرکے آئینگے توریج نے کہا یہ راے تو بہت ہو مناسب ہو مگر آپ تحریر کے طرز کو ملاحظہ فرماتے ہین
میرے نزدیک چلنا بہتر ہو زمرد نے کہا میری بھی یہی راے ہو بختگان نے دیکھا کہ اب دو آدمی ایک امر کی نسبت
راے دیتے ہین مجبور ہو کہا آپ لوگون کی اگر یہی خوشی ہو تو بہتر ہو کہ عیارون کو طلب کرکے تاکید کر دیجیے
کہ تم لوگ بہت اچھی طرح سے ہم لوگون کی نگہبانی کرنا اور سرداران اسلام کو لاکر اشراق کے حوالے کرنا
توریج نے کہا یہ ابھی ممکن ہو اُسی وقت ایک ساحر کو عیارون کے پاس بھیجا ساحر نے جاکے گیرنگ
سر ہنگ و سبک خیز و شرارہ و گلچین و فتانہ کو اطلاع دی کہ تمہین شہنشاہ اشراق نے طلب کیا ہو
یہ لوگ اُسی وقت اسباب عیاری درست کرکے چلنے پر آمادہ ہوئے ساحر عیارون کو اپنے ہمراہ لیکر زمرد کے
پاس آیا زمرد نے بھی اُسی وقت چلنے کی تیاری کی قریب شام وہان سے مع عیارون کے توریج و بختگان کے
ہمراہ جانب مرحلہ گل اندام روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کچھ کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہو

کہ جب فیروز قتل ہوا تو خواجہ نے آکر صاحبقران سے عرض کی یا امیر اشراق جادو خود اس مرحلے پر آیا ہو
مین نے گل اندام کو گرفتار کیا چاہا تھا کہ قتل کرون اوسی وقت نمودار ہوا کہ منم اشراق جادو بادشاہ
طلسم نہ طاق میں نے تو اپنے تئین بچایا مگر وہ گل اندام لے گیا راہ مین جو جو باتین اشراق نے گل اندام
سے کی تھین خواجہ نے سب صاحبقران سے بیان کین امیر نے فرمایا خواجہ بدیع الملک سے ان باتون کو
بیان کرو خواجہ نے بدیع الملک تا مدارسے سب باتین کہین اور یہ بھی کہا کہ اُسکا منشا یہ ہو کہ پہلے کسی فکر
سے آپ لوگون سے تحفہ جات منگالے پھر مقابلہ کرے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو خواجہ نے کہا
لازم یہ ہو کہ تحفہ جات کو اپنے پاس ہوشیاری سے رکھیے اگر کوئی شخص کسی وقت طلب کرے تو ہرگز نہ دیجیے بدیع الملک
نے کہا خواجہ تحفہ جات کسی کو دیے جاتے ہین خواجہ نے کہا میرے نزدیک تو مناسب یہ بات ہو کہ ایک نامہ
گل اندام کے نام اور بھیجیے مضمون اُس نامے کا یہ ہو کہ تمنے اپنے وعدے کو فراموش کیا ابھی ہمین اور
مرحلون پر بھی جانا ہو یا تو ایفاے وعدہ کر دیا جواب صاف دو ہم دوسرے مرحلے کی طرف جائین بدیع الملک
کو یہ بات بہت پسند آئی صاحبقران سے عرض کی کہ خواجہ ایسا کہتے ہین امیر نے بھی پسند کیا بدیع الملک نے
اسی وقت نامہ لکھا مریخ موجود تھا عرض کی اے شہریار یہ خدمت میرے سپرد کیجیے ایک بار پہلے بھی اس طلسم مین تحفہ نامہ لیکر
آیا تھا اور اب بھی اس شرف کو حاصل کرنا چاہتا ہون بدیع الملک نے نامہ مریخ کو دیا مریخ نامہ لیکر روانہ ہوا

جب قلعے گل اندام کے پھاٹک پر پہونچا دربانون نے روکا مریخ نے کہا مین بدیع الملک نامدار کا نامہ دار
ہون حاکم مرحلہ کے پاس جاؤنگا دربانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے ہمراہ لیجائینگے
اور اگر حکم نہ ہوگا تو مجبور ہین مریخ خاموش ہو رہا دربانون نے ایک ساحر کو بلایا کہا او پیک جادو شہنشاہ کے
پاس جاؤ اور اس نامہ دار کی اطلاع کرو پیک جادو روانہ ہوا گل اندام کے پاس آیا کہا ایک نامہ دار طلسم کشا کی
طرف سے آیا ہے دربانون نے قلعہ کے دروازے پر اسکو روکا ہے آپ کیا ارشاد فرماتے ہین گل اندام اشراق
کے پاس آیا کہا ایک نامہ طلسم کشا نے بھیجا ہے نامہ دار در قلعہ پر ٹھہرا ہے آپ کیا حکم فرماتے ہین اشراق نے کہا
بلالو دیکھین کون نامہ دار ہے گل اندام نے پیک جادو سے کہا ہمارے سلطان اسکو طلب فرماتے ہین جاکر اپنے
ہمراہ لاؤ پیک جادو در قلعہ پر آیا مریخ آفتاب علم کو اپنے ہمراہ لے گیا جب مریخ اشراق کے سامنے پہونچا اشراق
نے مریخ کی صورت دیکھکر کہا اے جوان تو نے اپنے باپ کو قتل کرادیا اور پھر مجھے منہ دکھانے آیا ہے مریخ نے جواب دیا
اے اشراق تجکو کیا خصوصیت ہے اگر تمام ساحران سامری پرست بلکہ تمام منکران اسلام میرے قتل کرنے سے قتل ہون تو
مین ہرگز ہرگز دریغ نہ کرون اور سبکو اپنے ہاتھ سے بعد شادمانی قتل کرون اشراق نے یہ بات جو مریخ سے سنی
اسکو بہت غصہ آیا گل اندام سے کہا اس بے ادب کو اسیر کرو مین مجبور ہون کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے
ہین ورنہ مین اسکو ابھی قتل کرتا مریخ نے کہا تیری کیا مجال ہے جو کسی کو قتل کرسکے گل اندام نے اشارہ کیا مریخ بیہوش
ہوکے زمین پر گرا اشراق نے ساحرون سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو اور زندان خانے مین لے جاکر قید کرو جب
مین سب مسلمانون کو گرفتار کرونگا تو اسکے حق مین جو مناسب جانونگا کرونگا ساحر مریخ کو زندان کی طرف لیگئے اشراق
نے اسکے جانے کے بعد نامہ کھولا دیکھا پہلے نامے مین حمد خدائے عزوجل تحریر ہے بعد مین نعت جناب خاتم الانبیا تسطیر ہے اسکے
بعد لکھا ہے کہ اے گل اندام کیا تم نے وعدہ فراموش کیا اگر تمھین ایفائے وعدہ کرنا منظور نہین ہے تو جواب صاف دو ہم اور
مرحلے کی طرف جائین اشراق نے گل اندام سے کہا اسکا جواب دینا کیا ضرور ہے تھوڑی دیر مین عیار آتے ہونگے
انکو روانہ کردونگا آج تحفہ جات نے آنے کے کل مین طبل جنگی بجوادونگا گل اندام نے کہا ایسا نہو کہ ان لوگون کو جناب جانے
کو آگے بڑھنے کا ارادہ کرین اشراق نے کہا اب تو انکے نامہ دار کو بھی اسیر کرلیا ہے آخر اسکا جواب لیکر کون جائیگا
گل اندام نے کہا اپنے کسی ساحر کی معرفت روانہ فرمایئے اور نامے مین صاف صاف تحریر فرما دیجیے کہ تمھارے
نامہ دار نے ہم سے سخت کلامی کی اس سبب سے ہم نے اسکو اسیر کیا ہے اشراق نے کہا اے گل اندام اشتیاق کا صاحب نامہ
مریخ آفتاب علم لیکر آیا اور مریخ آفتاب علم صاحب عزت ہے اس طرف سے بھی کوئی ذی عزت شخص جواب نامہ لیکر جائے
میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تم نامہ لیکر جاؤ گل اندام نے کہا مجھکو جواب نامہ لے جانے مین عذر نہین ہے مگر اتنا خیال ہے کہ
آپنے اونکے نامہ دار کو اسیر کرلیا ہے اور وہ لوگ صاحب تحفہ جات ہین ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین ایسا نہو کہ مین
نامہ لیکر جاؤن اور فیروز کی سی کیفیت ہو جائے مردان اسلام مجھے بھی قتل کرین اشراق نے کہا یہ بات بالکل خلاف ہے
ہمنے اونکے نامہ دار کو صرف اسیر کرلیا ہے ابھی قتل تو نہین کیا اگر وہ لوگ ایسا ہی عوض لینا چاہینگے تمھین اسیر کرلینگے
مین جان ہارکر لاؤنگا اگر جانا تمھارا اچھا ہے گل اندام نے کہا اگر یہی آپ کی خوشی ہے تو مین جاتا ہون اشراق نے بمجرد
نامے کا جواب لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشائے نقلی ایک نامہ تیرا اینجانب کی نگاہ سے گذرا کیفیت معلوم ہوئی
تونے فیروز کو مکر سے گرفتار کرکے قتل جو کیا ہے اس سبب سے شاید تجھے غرور بڑھ گیا ہے مجھسے ایفائے وعدے کی درخواست
کرتا ہے اب تک تیری سمجھ مین نہ آیا کہ مین نے کس وجہ سے تجھسے مقابلہ نہین کیا اس کا سبب یہ تھا کہ مجھکو تیرے حال پر

رحم آیا

رحم آیا اور یہ تصور کیا کہ شاید یہ خیال خام تیرے دل سے دور ہو اور تو اِس طرف سے واپس جائے تو کاہے کو میرے
ہاتھ سے قتل ہو ورنہ جسوقت چاہتا تجھے مع تیرے لشکر کے قتل کرتا مگر افسوس ہی کہ اب تک تو میری منشا و دل
کو نہ سمجھا اب مین پھر تجھکو ہدایت کرتا ہون کہ واپس جا اور یہ خیال اپنے دل مین نہ لا یہ طلسم تجھسے کیا کسی سے نہ فتح ہوگا
اصل مین یہ طلسم نہین ہی خداوند کی جائے سکونت ہی اسکو کوئی تباہ و برباد نہین کرسکتا ہی اگر میری بات کو قبول کریگا تو
اچھا رہیگا اگر نہ مانیگا تو بہت پچھتائیگا اسوقت تیرے نامہ دار نے ایسے کلمات ناشائستہ زبان سے نکالے کہ
مجھے تاب ضبط باقی نہ رہی مگر مجبور تھا کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین مین نے اسکو اسیر کرلیا ہی اگر تجھے
میری اطاعت کرنا قبول ہو تو یہان آ مین نامہ دار کو بھی چھوڑ دونگا اور تیرے واسطے خداوند سے سعی کرونگا خداوند
بہت راضی ہونگے تیری عزت بڑھائینگے یہ نامہ جب ختم ہوا اشراق نے اپنی مہر سرنامہ پر کی گل اندام جادو
کو دیکر روانہ کیا گل اندام لشکر اسلام مین آیا لوگون سے دریافت کیا کہ طلسم کشائی بارگاہ کہان ہی سرداران اسلام
نے بدیع الملک کی بارگاہ تک اسکو پہونچایا گل اندام جادو دربارگاہ پر آیا دربانون نے روکا چوبدارون
کو بلا کر کہا آقائے نامدار کی خدمت مین عرض کرو کہ ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہی چوبدار بدیع الملک
کی خدمت مین حاضر ہوئے دعا دیکر عرض کی ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہی دربارگاہ پر حاضر ہے اس کی
نسبت کیا حکم صادر ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو چوبدار سلام کرکے پیچھے ہٹے دربارگاہ پر آئے
گل اندام چوبدار کے ساتھ اندر آیا زینت بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہوگیا چارو طرف حیران حیران دیکھنے لگا بدیع الملک
نے فرمایا اے وحشی جس کام کے واسطے آیا ہی پہلے اسکو انجام دے پھر جو مزاج مین آئے کر نامہ دار یہ کلام سنکر کانپ گیا
جلدی سے آگے بڑھا نامہ بدیع الملک کو نذر دیا اپنے دل مین گل اندام نے اسوقت خیال کیا کہ اشراق جادو نے آج
جان لی یہ شیر مجھکو نہ چھوڑیگا ضرور قتل کریگا مگر مجبوری سے کھڑا رہا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی
گل اندام سلام کرکے بیٹھا بدیع الملک نے نامہ کھولا جب سب مضمون پڑھ چکے تلے کو پاک کیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ
ڈالکر فرمایا اے نامہ دار اس بیہودہ گو اشراق جادو سے کہہ دینا کہ اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہی تو اسی وقت مریخ
آفتاب علم کو رہا کردے ورنہ مرنے پر ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سبکو قتل کرونگا یہان سے آئینہ اندام جادو
تک دشمنون کے انبار لگا دونگا وہان جاکر اس مکار کو قتل کرونگا مین اس طلسم کی حقیقت نہین جانتا اور جس طرح اسکے
مزاج مین آئے مجھسے پیش آئے اگر فضل خدا شامل حال ہی تو وہ مردود کیا بنا سکتا ہی گل اندام پر ہیبت رعب بدیع الملک
کا غالب ہوا کہ زمین پر گر پڑا بدیع الملک نے جو اسکی یہ حالت دیکھی خادمون سے کہا نامہ دار کو اٹھاؤ خادم آگے بڑھے
گل اندام کو اٹھایا بدیع الملک نے فرمایا اے نامہ دار تو کیون خائف ہوتا ہی ہمارا یہ دستور نہین کہ غریب آزاری
کرین نامہ دار کو قتل کرین یا گرفتار کرین ہمکو تجھسے کچھ مطلب نہین ہی تو اپنے عیال و اطفال کی پرورش کے واسطے
ایسی ایسی مصیبتین گوارا کرتا ہی مین تجھسے کچھ عناد نہین ہی تو خاطر جمع رکھ یہ اشراق کی نامردی تھی جو ہمارے سردار مریخ آفتاب علم
کو نہین معلوم کسطرح سے گرفتار کرلیا بدیع الملک نے جو یہ فرمایا جمعدار مرجان کو خواجہ سیر کرکے لائے تھے اسوقت
دربار بدیع الملک نامدار مین موجود تھا گل اندام زرد چشم جادو کو پہچان کر اسنے بدیع الملک سے عرض کی اے
شہریار یہ ذلیل ساحر دلند مین نہین ہی اس رتبے کا عالم ہی گل اندام زرد چشم جادو اسیکا نام ہی اسوقت لباس شاہی اتار
کے آیا ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ اسوقت ہم اسکو کسی طرح کی تکلیف نہین دینگے اول تو نامہ دار ہی دوم یہ کہ اسوقت یہ حالت
ہو کہ جانا ہی اچھا ہی جمعدار نے کہا کہ شہریار اسکا جانا اچھا نہین ہی اگر یہ اسوقت چلا جائیگا تو ضرور کوئی مکر کریگا بدیع الملک

نے کہا خداوند حافظ حقیقی ہے اگر یہ مکر کریگا تو ہمارا کیا نقصان ہے یہ فرما کے گل اندام سے کہا اے گل اندام یہی بہتر ہے کہ بارگاہ
سے چلا جا ورنہ یہاں سے لوگ تجھکو زندہ نہ چھوڑینگے جو کچھ باتیں میں نے کہیں ہیں یہ جا کر اشراق سے کہدے گل اندام
سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا مگر ایسے وہاں سے بھاگا جب قلعہ پر آیا تب اسکو یقین ہوا کہ جان بچی وہاں سے
اشراق کے پاس آیا اشراق نے جو اسکی صورت دیکھی کہا اے گل اندام خیر تو ہے اسوقت تیرے چہرے سے آثار خوف پیدا ہیں
گل اندام نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ آپ سے اسوقت میری جان بچی تھی مت جو نامہ لیکر طلسم کشا کی بارگاہ کے اندر گیا رونق
بارگاہ کیونکر بیان کروں مگر اے شہنشاہ طلسم کشا کو جو دیکھا میرے ہوش اوڑ گئے عجب شان و شوکت کا جوان ہے میں محو جمال
ہوگیا جب میری محویت بڑھی تو خود طلسم کشا نے کہا اے نامہ دار جس کام کو آیا ہے اسکو پہلے انجام دے پھر جس کام میں چاہنا مصروف
ہونا میں کانپ گیا جلدی سے نامہ دیا طلسم کشا نے نامے کو پڑھا پڑھتے ہی مزاج برہم ہوگیا اے شہنشاہ ایسی ایسی باتیں
اُسنے کہیں اور اس ترکیب سے. وہ کہیں کہ میں اُسکے رعب کی وجہ سے بقدر خائف ہوا کہ زمین پر گر پڑا اُسنے اپنے خادموں سے کہا
اس نامہ دار کو اٹھاؤ خادموں نے مجھکو اٹھایا طلسم کشا نے کہا بھائی ڈر کیوں اسقدر خائف ہوا ہے تجھسے کوئی شکایت نہیں ہے
اشراق کی حرکت پر غصہ آتا ہے گو طلسم کشا نے بہت تسلی کی مگر میرا خوف دفع نہ ہوا جو کچھ وہاں موجود تھا اُسنے طلسم کشا
سے میری سب کیفیت بیان کردی میں سمجھا کہ اب وہ حکم دیگا کہ اسکو اسیر کرلو لاکر جادو سحر کرکے بارگاہ سے نکل آؤں مگر یہ یاد نہ آیا اگر
یہ نہ ہوا طلسم کشا نے خود ہی کہا کہ اسوقت اسیر کرنا غالب ہے اور یہ نامہ دار ہے اسکو زیبا نہیں ہے کہ جانے کسیطرح کی تکلیف دیں مجھسے کہا
اے شخص تو جا اور اشراق سے جو جو باتیں میں نے اسوقت کی ہیں سب بیان کردینا میں اپنی جان بچا کر وہاں سے آیا اشراق نے کہا اے
گل اندام تو بڑا بودا ہے دیکھ ایک جوان لشکر اسلام کا یہاں نامہ لیکر آیا اُسنے کس طرح گفتگو کی اپنے آقا کی شان میں کوئی کلمہ نکلنے
دیا کیسی جرأت و ہمت اپنی ظاہر کی کہ تو میں نے اسیر کرلیا مگر پھر بھی اسکی ہمت میں فرق نہ آیا مجھے تجھسے ایسی امید نہ تھی کہ تو میری
جو لشکر اسطرح چلا آنے کا تجھے لازم تھا اپنی جان وہیں دیدی ہوتی گل اندام نے کہا اے شہنشاہ آپ مالک ہیں جو چاہیں فرمائیں
اگر میں اسوقت وہاں بدکلامی کرتا تو وہ لوگ سب مجھے زندہ نہ چھوڑتے کی بابت میں نے یہ کیا پھر کہوں مگر مناسب نہ جانا خاموش
ہو رہا اب ان سب باتوں کا عوض لونگا اشراق نے کہا تجھے کچھ بھی شرم گل اندام نے کہا پھر میں حاضر ہوں جو آپکی مزاج میں
آئے مجھکو سزا دیجئے آپ قتل کا حکم دیں میں سب مجھے منظور ہے مگر وہاں سے لوگوں کے ہاتھ سے مارا جانا اچھا نہیں ہے اشراق
نے کہا اب تیرے دل پر طلسم کشا کا رعب غالب ہے طلسم کشا کو کوئی اسیر کرکے بھی تیرے سامنے لائیگا تب بھی مارے خوف
کے بات نہ کی جائیگی اشراق سے جو یہ باتیں گل اندام نے سنیں اسکو غیرت پیدا ہوئی کہا اے شہنشاہ میں شرط
کرتا ہوں کہ اہل اسلام سے تحفہ جات چھین لونگا اور سب کو اسیر کرکے آپکے حوالے کرونگا اب تک تو میں بہادروں کے
بھروسے پر خاموش تھا مگر اب میں صبح سے ہی نہیں لڑونگا بجرأت لشکر ہمراہ لیکر مقابلہ کرونگا اشراق نے کہا اگر تو ایسا ہے
خداپرستوں کے مقابلے میں جائے اور ان لوگوں کو اسیر کرکے میرے پاس لائے تو میں اسقدر تیری عزت بڑھاؤں
کہ بڑے بڑے شاہان جلیل تیری عزت کو دیکھکر رشک کریں گل اندام نے کہا آپ حکم دیتے ہیں میں اپنے یہاں طبل
جنگی بجواؤں اشراق نے کہا تجھے اختیار ہے اگر تیرا جی چاہے اور تجھے یقین ہو کہ میں مسلمانوں سے لڑکر فتحیاب بھی ضرور ہونگا
تو طبل جنگی کا انتظام کر گل اندام نے کہا اگر فتحیاب نہونگا تو وہیں کرا اپنی جان دیدونگا مگر سب سے بے عوض نہ بھاگ
میں نہ آؤنگا اشراق نے اور باتیں اس قسم کی بیان کیں کہ گل اندام کو اور زیادہ جوش پیدا ہوا کہا میں اسطرح اہل اسلام
سے مقابلہ کرونگا کہ اس عالم بھر میں کوئی نہیں کرسکیگا مگر ایک مدد آپ کو دینا ہوگی اشراق نے کہا میں ہر طرح کی مدد دونگا
لشکر کو لیکر میدان میں نہیں جاؤنگا ہاں جب کوئی معرکہ اس قسم کا ہوگا تو میں بھی تماشا دیکھنے آیا کرونگا بہادروں سے بھی

بجاؤنگا گل اندام سے کہا جب مجھے فوج کی ضرورت ہوگی آپ کے یہاں سے بلواؤنگا اشراق نے کہا میں ایسے ایسے
پہلوان نامور یہاں جمع کیے دیتا ہوں جنکا مثل و نظیر نہیں ہے اور فوج جسقدر تو طلب کریگا مستعد رہے گی گل اندام
نے اسیوقت اپنے ملازموں کو بلایا کہا رسالوں میں جاکر خبر دو کہ ہم کل براے مقابلہ عدو برستان میدان میں جاتے ہیں سب
بگل الصباح سب لوگ مسلح و مکمل رہیں اور طبل جنگی کو بھی حکم دیدیا جائے چوبدار اسی وقت روانہ ہوے لشکر میں جاکر رسالداروں
کو بلایا سب کیفیت بیان کی رسالداروں نے لشکر میں سب کو مطلع کیا ہر ایک اپنا اپنا سامان درست کرنے لگا قریب
شام نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہاں موجود تھے خبریں لیکر راہی ہوے بارگاہ بدیع الملک
میں آکے ہاتھ اٹھا کر دعا دی و دولت بجا لائے پھر عرض کی کہ شہریار گل اندام کے لشکر میں طبل جنگی بجا ہے اسکا ارادہ ہے کل
کہ میدان جنگ میں کل کو معرکہ آرا ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہاں
بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جنگ کی تیاری ہونے لگی بدیع الملک صاحبقران نامدار کی بارگاہ میں آکے عرض
کی لشکر کفار میں طبل جنگ بجا تھا مجھکو ہرکاروں نے خبر دی میں نے بھی جواب میں نقارہ رزمی بجنے کی اجازت دی امیر
نے فرمایا بہت خوب کیا بہت عجیب کی بات ہے اب گل اندام کو جوش پیدا ہوا بدیع الملک نے نامے کی کیفیت
عرض کی مریخ آفتاب علم کا اسیر ہو جانا بیان کیا صاحبقران کو کیفیت اسیری مریخ سنکر بہت تردد ہوا فرمایا اے
بدیع الملک ایسا نہو کہ کفار مریخ کے دشمن ہیں اسکو قتل کر ڈالیں بدیع الملک نے عرض کی جو منظور الہی
کیا چارہ ہے کوشش تو ضرور کرونگا اگر اسکی حیات باقی ہے تو میں رہا کرا لاؤنگا اور اگر جام حیات اسکا لبریز ہو چکا ہے تو میں
مجبور ہوں امیر نے فرمایا ہمیں معلوم کیا بات ہوئی جو مریخ کو کفار نے اسیر کر لیا بدیع الملک نے عرض کی نامہ جو
میرے پاس آیا تھا اس میں یہ تحریر تھا کہ تمھارے نامہ وار نے ایسی سخت کلامی کی کہ ہمیں بہت ناگوار ہوا اگر قتل نامہ دار
ہمارے آئین میں خلاف نہوتا تو ہم ہرگز اسکو زندہ نہ چھوڑتے قتل کر ڈالتے مگر ابھی اسکو اسیر رکھا ہے اگر تم راہ راست
پر آؤگے تو اسکو بھی رہا کرینگے اور تمھاری بھی جان بخشی کرینگے اور اگر تم اپنے ارادے سے باز نہ آؤگے تو تمہیں
بھی اسیر کر لینگے اور تمھارے لشکر کو بھی گرفتار کر کے سبکو ساتھ قتل کرینگے امیر کو بھی غصہ آیا کہا وہ کیا ہماری جان بخشی کرینگے
اور کیا ہمیں اسیر کریگا ملعون ہے خود اسکی اجل دامنگیر ہے جو ایسی باتیں بناتا ہے بدیع الملک نے عرض کی میں نے چاہا
تھا کہ نامے کے الفاظ پڑھتے ہی اسطرف جاؤں اور مریخ کو رہا کر کے لے آؤں مگر نامہ دار ایسا خائف ہوا کہ میں
مجبور ہو گیا اور جواب دینا ضرور تھا یہ بات خلاف تھی کہ میں بے اطلاع آپکے یہاں چلا جاتا امیر نے فرمایا تم نے
بہت اچھا کیا اب انشاء اللہ تعالی کل میدان جنگ میں سمجھ لینا کہاں جاتا ہے یقین ہے اشراق خود لشکر لیکر آئے بدیع الملک
نے کہا سوائے اسکے اور کون ایسا ہے جو لڑیگا تھوڑی دیر تک بدیع الملک صاحبقران سے یہ باتیں کرتے
رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لائے خواب راحت کے واسطے مسہری پر تشریف
لیگئے انکو اس کیفیت میں چھوڑ کر ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت زمرد و تجگان و تورج کی عرض کیجاتی ہے

کہتے ہیں کہ جو چار دلکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے تھے طے مراحل کے بعد اشراق کے پاس اسوقت پہونچے کہ
جب گل اندام طبل جنگ بجوا چکا تھا اشراق نے جو زمرد و تجگان و تورج کو دیکھا بہت خوش ہوا اگر فوق کے
قتل ہو جانے کا افسوس ظاہر کیا تجگان نے کہا اے شہنشاہ آپ نے کچھ انتظام کر لیا ہے اشراق نے کہا کس بات سے تجگان

سکتے ہو نجگان نے کہا حضرت شہنشاہ فیروز کی جان گئی ایسا نہو اسی طرح سے کوئی اور بھی بلائے بلا ہو اشراق نے جواب
دیا ای نجگان عیار کی مجال ہی جو یہان آسکے جب تک مین موجود ہون جو عیار آئیگا اُسکے چہرے سے
رنگ روغن اوڑ جائیگا سحر گرفتار کرلینگے مین نے اسکا انتظام پیشتر سے کرلیا ہی مگر یہ بات مین نے کسی پر مصلحتاً
ظاہر نہین کی گو کچھ خوف تو نہین ہی مگر عیار غضب کے ہوتے ہین نجگان نے کہا آپنے بہت خوب کیا جو اس بات کو پوشیدہ
رکھا اب کسی کے سامنے اسکا ذکر نہ آئے اشراق نے کہا علاوہ اسکے مین نے ایک سردار کو بھی گرفتار کرلیا ہے
نجگان نے کہا کسکو اسیر کیا اشراق نے مرنج آفتاب علم کا نام بتایا تو سن جے نے کہا اسکو اپنے باپ کے قتل ہوجانے کا
افسوس نہین ہوا اشراق نے کہا مین نے اُس سے کہا تھا اُسنے جواب دیا کہ اگر ہزار بار بھی اُسکو کوئی قتل کرے تو مجھے
سوائے خوشی کے رنج نہو زمرد نے کہا اب اُسکے دل مین اہل اسلام کی محبت سب سے زیادہ پیدا ہو گئی مگر
آپنے بہت خوب کیا جو اُسکو اسیر کرلیا اب عیارون کو بھی مین اپنے ہمراہ لایا ہون یہ لوگ کوشش کرینگے یقین ہی
اور بھی سردار گرفتار ہوجائین اشراق نے جواب دیا کہ گل اندام نے طبل جنگ بجوایا ہی صبح کو سلاطین مقابلہ ہو دیکھو کیا تماشا
ہوتا ہی اگر گل اندام اُن لوگون سے اسی طرح سے ہوتا رہا تو تو مین یہان سے باہر نہ جاؤنگا اور اگر اُسنے میری مرضی
کے موافق مقابلہ نہ کیا تو مین ضرور جاؤنگا اور اہل اسلام کو اپنے سحر کی کیفیت دکھاؤنگا اگرچہ وہ صاحب تحفہ جات ہین
لیکن ذرہ ہی مجھکو اسکی بھی پروا نہین ہی کہ عیار جاتے ہین اور اُسکے تحفہ جات سے آدمی تم لوگو نکو محض سیر جنگ دیکھنے کو بلایا
ہی ایک اسباب سے مین لشکر اسلام کو بیکار کردونگا خالی طلسم کشا اور حمزہ ثانی کیا بنائینگے زمرد نے کہا جو کچھ آپ فرماتے ہین
بہت صحیح ہی مین اشتیاق دید مین حاضر ہوا ہون اشراق نے عیارون کی طرف دیکھکے کہا اگر تم لوگون کا جی چاہے تو براے
سیر لشکر اسلام مین جاؤ اگر بن پڑے تو دو ایک سردار لے آؤ اگر کچھ خوف معلوم ہو تو چلے آنا عیاری نہ کرنا عیارون
نے جواب دیا ای شہنشاہ عیاری ہمارا پیشہ ہی ہی اگر خوف کو دل مین راہ دین تو عیاری کیونکر کرین اشراق نے کہا
اچھا اگر وعدہ کرکے جاتے ہو تو مین بھی تم سے وعدہ کرتا ہون کہ جو عیار ایک سردار کو گرفتار کرکے لائیگا وہ ایک ملک
انعام مین پائیگا عیارون نے اشراق کو سلام کیا اسی وقت وہان سے رخصت ہوئے فتانہ چونکہ کسی قدر خواجہ کی
ترکیبون سے ماہر ہوچکی تھی اور نجگان نے راہ مین بھی اسکو بہت سی باتین عیاران اسلام کی بتادی تھین اس سبب
سے بہ نسبت اور عیارون کے حالات عیاران اسلام سے ماہر تھی اپنے اپنے ہمراہیون سے کہا ایسی عیاری نہ کرنا جو ہم
ایک جگہ کی جاتی ہی عیاران اسلام بلاے روزگار ہین اول تو ہر فن مین طاق ہین باتین ایسی دلجوئی کی کہتے ہین کہ خواہ
کیسا ہی عیار ہو اُنکے دام تقریر مین گرفتار ہوجاتا ہی ایسی ایسی باتون سے بچے رہنا اور بچید عیاری کرنا اگر عیاری کا موقع
نہ ملے تو نقب لگا کے سردارون کی بارگاہ مین جانا اور انکو بیہوش کرکے لے آنا مگر ایک بات سنکے مجھے عمرو نے کہی تھی کہ ملک [illegible]
اور صاحبقران شب بیدار رہتے ہین نہین معلوم یہ بات سچ ہی یا جھوٹ عیارون نے کہا اسکو دریافت کرلینگے فتانہ
نے کہا جس سے دریافت کروگے وہ فوراً تاڑ جائیگا کہ یہ عیار ہین عیارون نے کہا ہم محل مین پہونچکے دیکھ لینگے جب حمزہ سو جائیگا ہم بھی اسکے
ہمراہ جائینگے جب تک اسکو نیند نہ آئیگی اسوقت تک ہم لوگ عیاری نہ کرینگے فتانہ نے کہا اچھا لیکن بڑے بہت بچکر عیاری
کرنا مین نے سنا ہی کہ عمرو شب کو بھی چارون طرف پھرتا ہی عیارون نے کہا بن پڑیگا تو ہم عمرو کو بھی گرفتار کرینگے فتانہ نے کہا
ایسا قصد بھی نہ کرنا عمرو تو شہنشاہ عیاران ہی کسی ادنے عیار کے گرفتار کرنیکا قصد نہ کرنا ابھی تم لوگ انکی ترکیبون سے واقف نہین
ہو اس سبب سے تمکو منع کرتی ہون اور مین بھی کسی عیار پر عیاری نہ کرونگی جسوقت انکی ترکیبون سے واقف ہوجاؤنگے اُسوقت
وہ بھلے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے ضرور ہی ہم گرفتار کرلینگے گیرنگ و سرہنگ وغیرہ نے کہا ای فتانہ اگرچہ تمام

عیاروں میں تیز ہے مگر ابھی ناتجربہ کار ہے سب نے عیاری کرتے ہوئے بھی خوف آتا ہے فتانہ نے کہا تم سب لوگوں کو اختیار ہے
مگر میں حسب ترتیب سے عیاری کروں گی میں نے جیسے بیان کر دیا سب نے کہا ہمکو اپنی عیاری کا اختیار ہے ہملوگوں کی
باتوں میں دخل نہ دے ہماری عمریں گذری ہیں آجتک سوائے عیاری دوسرا کام نہیں کیا ہے جسے بڑھ کے عیاری
کے نشیب و فراز کوئی کیا دیکھ سکتا ہے فتانہ سب سے الگ ہوئی اور عیار بھی جدا جدا ہو گئے ہر ایک نے اپنے موافق
مرضی کے اپنی صورت بنائی مگر فتانہ عیارہ نے ایک جوگن کی صورت بنائی بین ہاتھ میں لیے اس ارادے میں چلی کہ
اگر خواجہ ملیں تو اُسے اپنا بدلا لوں اور اسی سبب سے یہ سب عیاروں کو منع کر رہی تھی کہ خبردار کوئی خواجہ پر عیاری
کرنے کا قصد نہ کرے کیونکہ یہ خیال کر رہی تھی کہ اور جو کوئی عیار عیاری کر کے خواجہ کو گرفتار کریگا تو اسکا نام ہوگا میں اپنا
عوض نہ لے سکوں گی اور خواجہ کی طراری کا بھی اسکے دل میں خیال تھا کہ اس شخص نے غضب کیا کیا تقریر کی ہم لوگوں
کو تسخیر کر لیا آجتک عیاری کی یہ بات حاصل نہوئی اگر ابکی بار خواجہ کا سامنا ہو جائے تو میں بھی ایسی تقریر کروں
کہ خواجہ کو گرفتار کر کے اسیر کروں اس فکر میں جوگن کی صورت بنکر بصورت جوگن ملکہاں کہو لا لشکر اسلام کی طرف
گاتی ہوئی چلی اتفاق سے لشکر اسلام کی طرف سے خواجہ اس فکر میں چلے تھے کہ اگر بن پڑے تو میں مریخ آفتاب
علم کو کسی صورت سے رہا کر لاؤں ناگہاں گانے کی آواز جو خواجہ کے طرف گئی دل بیچین ہوگیا دیوانہ وار چاروں طرف
دیکھنے لگے فتانہ نے جو یہ کیفیت دور سے دیکھی یا تو لشکر اسلام کی طرف آ رہی تھی یا اپنا منھ اور جانب پھیرا اسی سمت
روانہ ہوئی خواجہ آواز کے سننے پر اسی طرف چلے مگر خواجہ اسوقت اپنی صورت اصلی پر نہ تھے کیونکہ یہ بھی عیاری کو جاتے
تھے اور فتانہ نے جو دوسری سمت کی راہ لی تھی اسکو یہ خیال ہوا تھا کہ شاید کوئی ساحر آتا ہے یا کوئی عیار ہمارے
سامنے کا ہے اسنے اپنے تئیں پوشیدہ کرنا چاہا تھا خواجہ بھی اسوقت ایک کمسن لڑکے کی صورت بنائے ہوئے
طنبورہ کاندھے پر رکھے ہوئے اسطرف جاتے تھے اسکی آواز سنکر اسیدرجہ بیتاب ہوئے کہ اسکو تلاش کرکے
قریب پہونچے خواجہ کی نگاہ جو اسکے چہرے پر پڑی دل بیچین ہوگیا خیال کیا خواجہ یہ آفت جان غارتگر دین و ایمان
کون ہے اور اس صورت پر اسنے فقیری اختیار کی ہے اسکو کیا ہو گیا ہے کیا کسی پر شیدا ہے یا کسی ملک کی شاہزادی ہے
سلطنت اسکی چھن گئی یہ فقیر ہو کر صحرا میں چلی یہ سوچتے ہوئے بالکل قریب پہونچے کہا اے شخص ذرا ٹھہر جا میں
دور سے تیرے دیکھنے کے اشتیاق میں آیا ہوں جوگن نے منھ اپنا پھیر لیا خواجہ دوسری طرف گئے کہا اے
جوگن صاحب کیا آپکو انسان سے نفرت ہے جوگن نے جواب دیا کہ اے شخص تو جسطرف جاتا ہے جا میری راہ کیوں روکتا ہے
خواجہ نے کہا آپکے گانے سے اسوقت دل بیچین ہوگیا نہیں معلوم کس کام کو جاتا تھا دیوانہ اسطرف چلا آیا جوگن نے
دیکھا ایک کمسن جوان میری منت کرتا ہے اس پر دو دو ہاتھ میں کر لینے میں کیا نقصان ہے یہ سوچ کے کہا اپنا مطلب
بتاؤ کہاں جاتے تھے اسطرف کہاں آ نکلے کیوں روکا خواجہ نے کہا میں اسوقت اپنی مزدوری کو جاتا تھا یہ لشکر جو سامنے
اترا ہے میں نے سنا ہے کہ بادشاہ ملکہ سے یہ لوگ مقابلہ کرنے آئے ہیں اسی لشکر میں گیا تھا خیال یہ تھا کہ سردار لشکر کے پاس
جاؤنگا کچھ گانا سناؤنگا اسکا دل خوش کر دونگا یقین ہے کچھ مل جائیگا مگر ان لوگوں نے کہا ہمکو گانا سننے کی ضرورت نہیں مجبور ہوکے
میں وہاں سے واپس آیا اب گل اندام جادو کے پاس جاتا ہوں یقین ہے وہاں سے کچھ مل جائے جوگن نے کہا پھر
میری راہ کیوں روکتے ہو خواجہ نے کہا تمہاری آواز سننے کا مشتاق ہوں مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اس صحرا میں
کیوں آئی ہو تم پر کیا مصیبت پڑی ہے کیا نام ہے جوگن نے کہا اے شخص تجھکو میرے نام سے کیا کام اور میری کیفیت دریافت
کرنے سے کیا علاقہ خواجہ نے کہا آپ نے میری کیفیت تحقیق کی جوگن نے کہا اے شخص تیری کیفیت تو تونے بیان کی

میری حالت بیان کے قابل نہیں ہے ہاں جیسے گانا سننے کا اشتیاق ہے تو ایک شرط سے گانا سناتی ہوں کہ پہلے تو اپنا کمال
ظاہر کر خواجہ نے کہا میرا کمال کیا ہے میں ایک مزدور ہوں یہی میری اوقات بسری کا ذریعہ ہے آپ صاحب کمال ہیں مگر
آپ نے مجھکو ہوش رہیگا تو آپکے سامنے گاؤنگی جوگن نے جو زیادہ بیقرار دیا اور چھیڑی تان لگائی گانا شروع کیا
دیر تک جوگن گاتی رہی خواجہ بغور سنا کیے جب جوگن نے گانا موقوف کیا خواجہ نے کہا آہ میری سیری نہیں ہوئی مجھکو اور گانیکا
مشتاق ہوں جوگن نے کہا اے شخص جب تک تو نہ گائیگا میں بھی نہ گاؤنگی یہ سنکر خواجہ نے طنبورہ سیدھا کیا ملا کر گانا
شروع کیا تان جو لگائی جوگن بیقرار ہو گئی کہا یہ شخص تو انسان ہے یا پری جان ہے آجتک یہ کیفیت کسی کے گانے میں نہیں
دیکھی اب تو خواجہ نے گانا شروع کیا ایسی ایسی تانیں لگائیں اور وہ کیفیتیں دکھائیں کہ جوگن کو سکتہ ہو گیا حالت ہوئی
کہ لب پر مہر خموشی آنکھوں سے آنسو جاری دل میں بیقراری تھوڑی دیر یہ حالت رہی آخر کو زمین پر گر کر بیہوش
ہوئی خواجہ نے جو موقع پایا تھوڑی بیہوشی بھی سنکے دماغ میں چڑھائی جوگن کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ
نے اُسکو گٹھر زنبیل کیا وہاں سے اپنے لشکر کی طرف چلے گر اور عیار جو قافلہ کے ہمراہ آئے تھے انمیں سے
سرہنگ و گیرنگ نے آپس میں صلاح کی کہ طلسم کشا کی بارگاہ کی طرف چلنا چاہئے پھر گیرنگ نے کہا اے
سرہنگ میں طلسم کشا کی بارگاہ طرف جاتا ہوں تم حمزہ ثانی کی بارگاہ کی طرف جاؤ رات زیادہ آگئی ہے جا کر دیکھنا چاہئے
کہ صاحبقران کو نیند آئی یا نہیں اور طلسم کشا کو جا کر دیکھو کہ نیند آگئی اگر طلسم کشا سو گیا ہوگا تو اپنا کام کرینگے اور اگر بیدار پائینگے
واپس آئینگے یہ کہکر سرہنگ و گیرنگ روانہ ہوئے گیرنگ امیر کی بارگاہ کی جانب چلا اور سرہنگ بدیع الملک
کی بارگاہ کو روانہ ہوا قضا کار برق ثانی بھی لشکر سے برسے عیاری نکلا تھا اور قلعہ گل اندام کی طرف جاتا تھا
اُسنے جو دیکھا کہ دو سیہ پوش چھپے ہوئے آتے ہیں برق ثانی نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا اُنکی نگاہوں سے بچکر اُنکی پشت
پر پہونچ گیا اب برق نے تعاقب کیا وہ لوگ جب اس طرح سے بارگاہوں کے قریب پہونچے تو دونوں جدا
ہوئے ایک بدیع الملک کی بارگاہ کی پشت پر آیا ایک صاحبقران کی بارگاہ کے عقب پر گیا برق صاحبقران
کی بارگاہ کی طرف آیا جب وہ سیاہ پوش پہونچ گیا تو نقب لگانا شروع کی برق ثانی یہ تماشا دیکھتا تھا نصف نقب تیار ہوئی اور
وہ سیہ پوش نقب میں داخل ہوا برق ثانی نے پتھر ہی بھرنا شروع کی تھوڑی دیر میں نقب کو پاٹ دیا وہاں سے بدیع الملک
کی بارگاہ کی طرف آیا دیکھا نقب تیار ہے کوئی شخص اندر معلوم ہوتا ہے برق ثانی نے یہاں بھی یہی حرکت کی نقب کو
پاٹ کے وہاں سے لشکر گل اندام کی طرف چلا کر سامنے سے خواجہ کو آتے ہوئے دیکھا برق نے بڑھ کے خواجہ
کو سلام کیا خواجہ نے کہا اے برق کہاں جاتے ہو برق نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے کہا افسوس تم نے
اُنکا نام نہ دریافت کیے جو اسوقت وہاں جانیکا ایک ذریعہ پیدا ہوتا یہ کہکر خواجہ نقبوں کے پاس آئے
مٹی نکالکر جو دیکھا تو دو عیاروں کی لاشیں دونوں نقبوں سے نکلیں خواجہ نے پاس اُنکے اتار لیے برق
نے بہت کہا اُستاد اُنکو تو میں نے مارا ہے اسمیں میرا بھی حصہ ہے خواجہ نے کہا اسمیں کسیکا حصہ نہیں ہے برق
خاموش ہو رہا خواجہ نے کہا یقین ہے اور عیار بھی آتے ہونگے اے برق تم ہوشیار رہو میں ذرا اپنی
بارگاہ میں جاتا ہوں برق نے عرض کی استاد آپ تشریف لے جائیے میں یہاں نگہبانی کرتا ہوں
خواجہ تو اپنی بارگاہ تک آئے پھر برق کی نگاہ بچا کے قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر
انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت برق ثانی کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب خواجہ اسکے سامنے سے چلے گئے تو برق نے خیال کیا کہ استاد اسوقت بھلا بارگاہ مین جلکے کیا کرینگے فورًا مرحلہ کی طرف تشریف لے گئے ہین اسوقت چلنا بہت اچھا ہی اگر وہان عیاری بن پڑجائے تو کیا بات ہے یہ سوچ کے برق ثانی بھی قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور راستہ طے کیا تھا کہ برق نے دیکھا صحرا مین ایکطرف روشنی ہو رہی ہی برق نے جو روشنی دیکھی دلمین خیال کیا کہ اس روشنی قریب سے چلکر دیکھنا چاہیے یہ سوچ کے برق اس روشنی کی طرف روانہ ہوا جب قریب روشنی کے پہونچا دیکھا ایک فقیر بیٹھا ہی برق وہان سے پلٹا تھا کہ اُسنے دیکھا ایک عیارہ پشتارہ بدوش سامنے سے آتی ہی اور بہت قریب پہونچ چلی ہی برق نے کہا کون آتا ہی عیارہ نے آواز نہ دی پھر برق نے کہا عیارہ نے جواب نہ دیا تیسری بار جب برق نے پھر کہا اور عیارہ نے جواب نہ دیا تو برق بالکل قریب پہونچ گیا نظر برق کی اُسکے چہرے پر پڑی عیارہ نے بھی آنکھ لڑائی برق شیدائے جمال ہو گیا مگر ضبط کرکے کہا اے عیارہ تو کہان جاتی ہی یہ پشتارہ کس کا ہی عیارہ نے کمند سے حلقے برق کی طرف پھینکے برق نے خالی دی اپنی کمند کے حلقے کھولے اسکی طرف پھینکے اسنے بھی خالی دی تھوڑی دیر تک رد و بدل رہی جب عیارہ مجبور ہوئی تو پشتارہ چھوڑ کے بھاگی برق نے خیال کیا کہ اگر عیارہ کا تعاقب کرتا ہون تو ایسا نہو پشتارہ کوئی لے جائے اور اگر پشتارہ کوئی لیجائیگا تو اچھا نہوگا یہ سوچ کے برق ثانی نے عیارہ کا تعاقب نہ کیا پشتارہ کھولکر دیکھا تو ایرج نوجوان کو اسمین بیہوش پایا برق نے فورًا دوائے دافع بیہوشی کھلائی ایرج نامدار نے آنکھ کھول اپنے کو اس عالم مین پایا تعجب حیران ہوئے دیکھا برق ثانی سامنے کھڑا ہی ایرج نے فرمایا اے برق یہ کیا کیفیت گذری برق نے سب کیفیت بیان کی ایرج کو غصہ آیا مگر ضبط کرکے اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے برق بھی اُنکے ہمراہ واپس ہوا کہ رات بہت ہی کم باقی تھی برق و ایرج تو اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو ثانی جو روانہ ہوئے تو قریب قلعہ گل اندام جب جادو کے پہونچے جاتے ہین قلعہ کے اندر داخل ہون کہ کان مین زنگ کی آواز آئی خواجہ ٹھہرے دیکھا ایک سیاہ پوش سامنے سے آتا ہی خواجہ نے گلیم اوڑھ کے کمند راہ مین ڈالی حلقے کھول دیئے پھر ایک درخت کی آڑ مین آکے گلیم اتاری کمند لیکر بیٹھے بیٹھے ہی وہ سیہ پوش کمند کے قریب پہونچا خواجہ کے روبرو آیا خواجہ نے جھٹکا دیا وہ لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے جھپٹ کے جا بہ مار دیا وہ تو بیہوش ہوا مگر خواجہ نے دیکھا ایک پشتارہ بھی اُسکے پاس پڑا ہی خواجہ نے پشتارہ جو کھولا دیکھا شاہزادہ امیر الزمان بیہوش پڑے ہین خواجہ نے شاہزادے کو داخل زنبیل کیا اور اوس سیہ پوش کو بھی زنبیل مین رکھ لیا وہان سے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے صبح ہوتے ہوتے اپنی لشکر مین آکے پہونچے دیکھا لشکر مین آواز اذان بلند ہی خواجہ صاحبقران کی بارگاہ مین آئے دیکھا امیر مصروف نماز ہین جب صاحبقران نے نماز سے فراغت پائی خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ آج خلاف معمول تم اسوقت یہان کہان خواجہ نے سب کیفیت بیان کی اور امیر الزمان کو زنبیل سے نکالا امیر کو بہت تعجب ہوا فرمایا خواجہ معلوم ہوتا ہی عیار بہت سے اس مرحلے پر آئے ہوئے ہین جب تو اس کثرت سے عیار یہان بھی آئے خواجہ نے عرض کی کہ مجھکو بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ عیار یہان بہت سے ہین امیر نے سلاح جسم پر آراستہ کیے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا خواجہ نے امیر الزمان کو بھی ہوشیار کیا شاہزادے کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس کیفیت سے صاحبقران کے

سلطنے دیکھکر متعجب ہوا امیر نے فرمایا اے امیر الزمان خدا نے بڑی خیر کی ورنہ وہ مکار تو در قلعہ تک لے ہی
گیا تھا امیر الزمان صاحبقران سے رخصت ہوئے اپنی بارگاہ میں گئے سلاح طلب کیے خادموں نے
سلاح حاضر کیے شاہزادے نے ہتیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادم مرکب لیکر حاضر ہوئے امیر الزمان
گھوڑے پر سوار ہوئے اسطرف صاحبقران زمان بھی مرکب پر سوار ہوکے آگے بڑھے بدیع الملک نامدار بھی صاحبقران
کے برابر میدان رزم کیطرف چلے قلعہ کیطرف سے گل اندام جادو لشکر بیحساب ہمراہ لیکر میدان میں آیا جب دونوں
لشکر میدان میں پہونچ گئے اور صفیں درست ہوگئیں تو نقیب دونوں لشکروں سے بڑھے نقابت کرکے پیچھے ہٹے پھر
جو کیت آئے کڑکا کیکر چلے گئے گل اندام جادو نے اسوقت جو بدیع الملک کی طرف دیکھا چونکہ اسکے دل پر رعب بدیع الملک
نوجوان غالب تھا اسوقت بھی اُس کو شاہزادے کی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوا اور اپنے بودے پن کو خیال
کرکے متعجب ہوا دل میں خیال کیا کہ میں جسوقت شاہزادے کے سامنے جاؤنگا کیا منہ دکھاؤنگا شاہزادہ مجھے کیا کہے گا اگر
طلسم کشا نے صاف صاف کہدیا کہ اے گل اندام کیا تجھکو اپنی وہ حالت بھول گئی تو مجھے بڑی ندامت ہوگی اس سے بہتر ہے کہ
میں تیری اطاعت قبول کروں جی دل میں اسی کا مذہب اچھا ہے اور مذہب آئینہ پرستی بالکل لغو ہے اگر آئینہ اندام میں کچھ بھی
قدرت ہوتی تو کل میری مدد کرتے اہرمن ایسا رعب وجلال کیوں دیتے یہ سوچ کے گل اندام نے اپنا تخت بڑھایا بدیع الملک
کے قریب آیا کہا اے شہریار میں اپنی عفو تقصیر کے واسطے حاضر خدمت ہوا ہوں اور اس مذہب باطل پر لعنت کرتا
ہوں بدیع الملک نے کہا اے گل اندام زہے قسمت تیرے کہ تو مشرف باسلام ہوا یہ کہکر شاہزادے نے کہا ہمارے آقا و مالک
صاحبقران کی خدمت میں جا و سر قدمبوسی پر جھکا وہ کلمہ تعلیم فرمائینگے تیرے قلب تیرہ کو منور بنائینگے گل اندام جادو صاحبقران
کی خدمت میں حاضر ہوا قدمونکو بوسہ دیا امیر نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا یہ کیفیت جو اسکے لشکر والوں نے دیکھی حیران ہوکے کہا
یہ کیا غضب ہوا گل اندام جادو باساحران طرح طرح کا گرویدہ طلسم کشا ہو گیا اب لکھنا اسکی اطلاع سلطان
اشراق کو کرنا چاہیے یہ صلاح کرکے سب نے پلٹنے کا قصد کیا گل اندام نے پکار کے کہا تم میں سے جسکو میرا ساتھ
دینا منظور ہو وہ یہاں آئے ایمان لائے اور جسکو اشراق کی رفاقت کرنا منظور ہو وہ چلا جائے لشکر میں سب سیہ
قلب تھے کوئی گل اندام کے پاس نہ آیا سب واپس گئے صاحبقران زمان نے بدیع الملک سے فرمایا اب
یہاں ٹھہرنا بیکار ہے بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا سب لشکر کو ہمراہ لیکر بارگاہ کیجانب واپس ہوئے سرداران نے لشکرگاہ میں
پہونچ کے کمریں کھولیں بدیع الملک اپنی بارگاہ میں گئے صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لے گئے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں جاکر استراحت پذیر ہوئے مگر خواجہ عمرو نامدار جو اپنی بارگاہ میں آئے جوگن کا
خیال آیا انہوں نے زنبیل سے نکالا اور دوا دافع بیہوشی سنگھائی جوگن کو ہوش آیا اپنے کو بارگاہ میں پایا رنگ روغن
بھی اتر گیا تھا خواجہ نے جو نظر کی دیکھا فتانہ جادو ہے مگر ہوشیار کر چکے تھے سوزن زبان میں نہیں دیا تھا جیسے ہی فتانہ
کی آنکھ کھلی اور اپنے کو اس حالت میں پایا سحر کرکے بلند ہوئی خواجہ نے پھر بہ تعجیل اس خوف سے کہیں اوڑ نہ
کہ ایسا نہو یہ پھر سحر کرے پا کمند میں زنجیر کرے اور سر مگر دل بیتاب ہوگیا خیال کیا کہ خواجہ بڑی غلطی ہوئی کہ اسکی
زبان میں سوزن نہ دیا یہ آہوے دشت جمال دوبارہ دام میں آکر نکل گیا خواجہ تو اس صدمہ میں رہے مگر فتانہ
بیچارہ جو سحر کرکے اوڑی ہوئی اپنے کچھ خیال نہ کیا اپنے قلعہ میں آئی اشراق کے پاس پہونچی دیکھا اشراق غیظ
میں بیٹھا ہے زمرد بھی فکر میں ہے سب لوگ متردد و متفکر ہیں فتانہ نے اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیکر
کہا اے فتانہ تم نے بڑی دیر کی اور ابھی تک اور عیار بھی نہیں آئے ہیں کیا سبب ہے فتانہ نے اپنی کیفیت بیان کی جوگن

نے اشراق سے کہا آپ نے ملاحظہ فرمایا ایک بار ہی فتانہ زک اٹھا چکی تھین مگر پھر انہین حضرت کے دام مکر
مین گرفتار ہوئین اشراق نے کہا بشر سے خطا ہو ہی جاتی ہو کیا عجب ہوا اگر تُنے دو بار ایک خطا ہو گئی اُسکی خوشی کرنا
چاہیے کہ اپنی جان تو سلامت لے آئین مین تو اُنکو گل اندام سے بہتر جانتا ہون اگر اسپر یہ مصیبتین پڑتین تو یقین ہو
وہ اُسی وقت مسلمان ہو جاتا یا مر جاتا تعجب نہ تھا جو کچھ اُس سے ہوتا تجھگان نے کہا جو کچھ آپ فتانہ کی
تعریف فرماتے ہین بہت کم ہو فتانہ نے جو گل اندام کی کیفیت سنی کہا اے شہنشاہ گل اندام پر کیا مصیبت
گذری یہ کیا آپ فرماتے ہین اشراق نے سب کیفیت بیان کی فتانہ کو بھی بڑا تعجب ہوا اشراق سے کہا
اے شہنشاہ تعجب اس بات کا ہو کہ ایسا ساحر جلیل اس طرح طلسم کشا سے بچائے اشراق نے کہا کیا ہوا اُسکے
دل مین جرأت خداوند نے خلق ہی نہین کی تھی فتانہ نے کہا پھر اب آپ مقابلہ مسلمانان کے واسطے کیا
فرماتے ہین اشراق نے کہا میرا یہ ارادہ ہو کہ کل مین ایک ساحر کو سردار لشکر بنا کر روانہ کرونگا وہ جا کر آغاز جنگ کریگا
یہ تو مجھے امید ہو کہ خداپرست ضرور اُنکو پسپا کرینگے جس وقت دیکھونگا کہ وہ قریب فرار ہو جا کر ایک سحر ایسا کرونگا
کہ لشکر اسلام بیکار ہو جائیگا کوئی ایسا باقی نہ رہیگا جو مقابلہ کرسکے فتانہ نے کہا یہ بہت ہی اچھی بات ہو تھوڑی دیر
تک اشراق جادو یہ باتین کرتا رہا مگر فتانہ کو خواجہ کا خیال رہا کہ کیسی چالاکی کی کسطرح مجھکو گرفتار کیا کبھی یہ بھی
خیال کرتی تھی کہ جلد شام ہو تو مین پھر چلون خواجہ کو گرفتار کرون عوض ہو جائے مگر پھر دل مین کہتی تھی کہ خواجہ
نے مجھکو دو بار گرفتار کیا مین اگر ایک ہی بار اُنکو گرفتار کرونگی تو کیا حاصل ہو میرا عوض پورا نہوگا تکلف تو جب ہو
کہ مین بھی خواجہ کو دو بار گرفتار کرون اسی شش و پنج مین اُسکو دن بسر ہوا جب شب ہوئی تو فتانہ پھر لباس
عیاری سے آراستہ ہو کے جانب لشکر اسلام روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت خواجہ اور لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب سب لوگ میدان سے واپس آئے اور خواجہ اپنی بارگاہ مین جا کر فتانہ کو نکال چلے اور فتانہ جانب
اشراق جادو روانہ ہو چکی تو خواجہ خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے سب عیارون کی کیفیت بیان کی
امیر نے فرمایا آج بھی ضروری ہوگا اور عیار آئینگے اس سے بہتر یہ ہو کہ سب عیار ہمارے یہان سے بھی ہوشیار
رہین گل اندام جادو بھی اسوقت بارگاہ صاحبقران مین حاضر تھا اسنے عرض کی اے شہریار کوئی ضرورت کسی کی
تکلیف کرنے کی نہین ہو غلام آج نگہبانی کریگا امیر نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہو یہ لوگ جسطرح نگہبانی کرینگے
ویسے نہ ہوسکیگی تم اپنی بارگاہ مین جاؤ گل اندام نے عرض کی یا صاحبقران اشراق آئینہ پرست یہان موجود
ہو یقین ہو وہ آج اپنے شہر سے ساحر عیار بلائے اُن لوگون سے یہ کیونکر مقابلہ کرسکینگے صاحبقران نے کہا
سب سے مقابلہ ہوسکتا ہو یہ لوگ سب سے مقابلہ کرنے کو موجود ہین کسی سے خوف نہین کرتے گل اندام نے
پھر عرض کی یا صاحبقران مجھے امید ہو کہ کل اشراق جادو خود برائے مقابلہ آئیگا اور لشکر کو بھی ہمراہ لائیگا امیر
نے کہا کیا تعجب ہو بدیع الملک نے گل اندام سے کہا مریخ آفتاب علم کہان قید ہو اُسکے رہا کرنے کی
فکر کرنا ہو گل اندام نے عرض کی اے شہریار مریخ آفتاب علم اسی مرحلے کے زندانخانے مین اسیر ہو اب مین
فکر نہین کرسکتا کیونکہ اشراق نے کل ہی سے اُسپر ایسا سحر کیا ہو اور اسکا سحر مین آتا نہین سکتا بدیع الملک نے
فرمایا مگر یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خدانخواستہ وہ اُسکے قتل کی تو مشورت نہین ہوئی تھی گل اندام نے کہا ابھی نہین ہو

کہ عجب نہین ہو جواب پیدا ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو اگر اسکی حیات باقی ہو تو کسی کی مجال نہین جو
اسکو قتل کر سکے اور اگر اب پیمانۂ عمر اسکا لبریز ہو گیا ہو تو کسی کی مجال نہین جو اسکو بچا سکے غرض شام تک سب سردارون
مین یہی باتین رہین جب آفتاب غروب ہوا اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون کی طرف گئے امیر نے فریضۂ
مغرب ادا کیا سب سردار بھی فراغت کر کے صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے کہ ہرکارون نے عرض کی
کہ لشکر کفار سے صداے طبل جنگ آتی ہو مگر آج وہان تک کوئی جا نہین سکتا راستہ بالکل بند ہو جیسے بنے اچھی
طرح اس بات کو تحقیق کر لیا ہو کہ یہ صداے طبل جنگ ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کرو
کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین تیاریان ہونے لگین مگر
خواجہ عمرو نامدار کہ فراق فتانہ مین بہت بیتاب تھے دل مین خیال کیا کہ آج فتانہ ضرور آئیگی اور عیاری بھی
یہان پر کچھ نہ کچھ کریگی آج اسکی عیاری سے پکڑ اسکو گرفتار کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ جامہ ہاے عیاری سے
آراستہ ہو کر اپنی بارگاہ سے نکلے قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے کہ کدھر اسکا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت فتانہ کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو اپنے یہان سے بتلاش خواجہ روانہ ہوئی تو اُسنے یہ تدبیر کی کہ خواجہ کی بارگاہ مین چلکر خواجہ کو اُٹھا لاؤن
پہلے بارگاہ مین آئی خواجہ کو نہ پایا پھر اپنے سب سردارون کی بارگاہ مین خواجہ کو دیکھا کہین پتہ نہ لگا جب مجبور ہوئی
تو اسنے خیال کیا کہ خواجہ ضرور میری تلاش مین گئے ہونگے یہ سوچ کے فتانہ ہر طرف نظر کرتی ہوئی چلی اور
خواجہ عمرو نامدار یہ سمجھے ہوئے تھے کہ فتانہ آج ضرور آئیگی اور عیاری بھی کریگی پر اسکی عیاری جسمین سحر
بھی شامل ہو اسی خیال سے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے اسکو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک درخت کے نیچے پہونچ کے
خواجہ نے دیکھا کہ ایک مسافر سامنے سے آتا ہو مگر مال اسباب بہت کچھ اُسکے پاس معلوم ہوتا ہو اور مرد کافر بھی ہو
کیونکہ گلے مین زنار پڑا ہوا ہو خواجہ نے کہا اسکا مال کسی طرح لینا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے اپنی صورت مزدور کی بنائی
گلیم اُتاری اُس مسافر کے پاس آئے پہلے سلام کیا پھر کہا میان مسافر صاحب آپ کو بہت دور جانا ہوگا اور یہان کی
منزل سخت ہو اگر آپ اپنا مال مجھکو دین مین اسکو دو چار منزل پہونچا دون آگے اور مزدور کر لیجیے گا مسافر نے مزدور
کی طرف بغور دیکھا کہا اے شخص مین دیر سے مزدور کی تلاش مین تھا اب تو ملگیا میرا اسباب پہونچا دے جو کچھ طلب کریگا
تجھے اسکی اُجرت دیجائیگی اب تو مزدور نے مسافر کی طرف دیکھا اور کہا جو کچھ آپ دیجیے گا مین لے لونگا
مسافر نے کہا تمھاری اجرت بہت اچھی طرح سے دیجائیگی یہ کہکے وہ گٹھری مزدور کو دی مزدور نے گٹھری سر پر
رکھی مسافر کے ساتھ ہو لیا مسافر نے کہا اے مزدور سب کا قاعدہ ہوتا ہو کہ وہ صاحب مال کے آگے چلتے ہین تو کیسا
مزدور ہو کہ برابر چلتا ہو مزدور نقلی نے جواب دیا جب مزدور بد تہذیب اور صاحب مال بیہودہ ہوتے ہین تو یہی بات
ہوتی ہو مین اب بھی بہت خلاف طریقے سے چل رہا ہون یہ کہکے بالکل پیچھے ہو گیا مسافر نے کہا اے مزدور تو بڑا حاضر جواب
ہو مزدور نقلی نے کہا آپ لوگون کی صحبت اُٹھائی ہو برسون آپ ہی لوگون مین رہنے کا اتفاق ہوا اب گردش زمانہ سے
مزدوری پر اوقات ہو ورنہ میرے باپ اور دادا بڑے نامی و گرامی شخص تھے آپ اُن لوگون سے ابھی ناواقف ہین اگر مین آپکو
پتہ دونگا تو آپ ضرور مجھکو پہچان لینگے مسافر نے کہا میان مزدور بیان کرو مزدور نقلی نے کہا پہلے تو مین آپکو اپنے خاندانی
کام دکھاتا ہون آپ اسکو ملاحظہ فرمائیے یہ کہکے مزدور نے ایک جگہ گٹھری سر سے اُتار کے رکھی اور ایک گٹھری بغل سے نکالکر

نکولی اسمین سے ایک کاغذ نکالکر مسافر کو دیا مسافر نے کہا بھائی مین اسکو پھر دیکھونگا ابھی اسکی ضرورت نہین
مزدور نقلی نے کہا ارے صاحب مین نے آپ ہی کے ملاحظہ کے واسطے بقدر کوشش کرکے اس کاغذ کو نکالا ہو اگر آپ
نہ پڑھینگے تو مجھے بڑا رنج ہوگا آپ اس کاغذ کو ضرور پڑھین جب مزدور نقلی نے بہت عاجز کیا تو مسافر نے اس کاغذ کو
کھولا کھولتے ہی ایک دھوان نکلاکر مسافر کو چھینک آئی چھینک آتے ہی مسافر زمین پر گرا مزدور نقلی نے نعرہ کیا منم
خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار نعرہ کرکے مسافر کی زبان مین سوزن دیکر منھ دھلایا فتانہ کا چہرہ نظر آیا خواجہ نے
اوسکو ہوشیار کیا فتانہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اسیر پایا گھبرائی دیکھا خواجہ سامنے کھڑے ہین بارہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر
زبان مین سوزن تھا کیونکر سحر کرسکتی تھی خواجہ نے کہا او جانِ جہان او غارتگر دین و ایمان تکو اب بھی میرے حال پر رحم
نہین آیا ارے دوبار مین نے تمہین اسیر کیا گر بوجہ محبت کے زبان مین تمہاری سوزن نہ دیا تھا تنے میری محنت و جانفشانی کی
کبھی داد نہ دی ہمیشہ یہی کہتی ہین کہ مین بیوقوف ہون جو زبان مین سوزن نہین دیتا ہون سحر کرکے ہر مرتبہ نکل گئین اب مین مجبور
ہوگیا تو مین نے یہ حرکت کی تم میری زبان انکی عوض کاٹ ڈالو اور اس تقصیر کو معاف کردو کہ او راحت رسان
قلب عاشقان اب لازم یہ ہو کہ مجھ پر رحم کرو اور اپنے جور و جفا سے باز آؤ مذہب آئینہ پرستی کو ترک کرکے مذہب اسلام قبول کرو اپنے
عاشق کی خاطر قبول کرو فتانہ ابھی جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ آواز مہیب آئی خبردار او عیار کیا کرتا ہو منم چالہ جادو وزیر
طلسم خواجہ نے جو یہ آواز سنی جلدی سے گلیم اوڑھ لی کر چالہ جادو زمین پر آیا فتانہ کی زبان سے سوزن نکال لیا فتانہ
سحر کرکے بلند ہوئی چالہ جادو بھی اسی کے ہمراہ چلا گیا خواجہ کو بہت افسوس ہوا اپنے دل مین خیال کیا کہ خواجہ بڑی
غلطی ہوئی اگر انکو اپنی بارگاہ مین لے چلتے اور وہان اس سے یہ باتین دریافت کرتے تو کیسا تھا کوئی بھی وہان نہ آسکتا
بڑی غلطی ہوئی خواجہ تو یہ افسوس کرتے ہوئے اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے اور چالہ جادو فتانہ کو
لیکر اشراق کے پاس پہونچا اشراق نے کہا او فتانہ اگر اس وقت ہم چالہ جادو کو تمہاری رہائی کے
واسطے روانہ نہ کرتے تو ایک عیار تمکو قتل کرڈالتا مگر اسوقت مجھکو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ تمپر کوئی مصیبت پڑی مین نے
کتاب سامری کے ذریعے سے تمہاری کیفیت دریافت کی تو حال معلوم ہوا کہ اس وقت تم ایک عیار کے
دام مکر مین اسیر ہو فتانہ نے کہا اے سلطان آپ ملاحظہ فرمائیے گا مین کل اُس عیار کو گرفتار کرکے
لاؤنگی اگر کل بھی وہ میرے ہاتھ سے گرفتار نہوا تو عیاری کرنا چھوڑدونگی اشراق نے کہا اے فتانہ ہمارے
نزدیک اب یہ بہتر ہو کہ تم اسکے اسیر کرنے سے باز آؤ وہ نہین اسیر ہوگا تمہین سوائے زحمت کے اور کچھ ہاتھ نہین آئیگا
فتانہ نے کہا اے سلطان اب ایک روز مین اور اسکے اسیر کرنے کو جاؤنگی اگر وہ مل گیا تو انکو آپ کی
خدمت مین حاضر کرونگی اور اگر وہ گرفتار نہوا تو مین عیاری کرنا چھوڑدونگی اشراق نے کہا تم کو اختیار ہو مین منع نہین
کرتا اور میرا منع کرنا خاص تمہارے نفع کے واسطے ہو فتانہ نے کہا او شہریار آج مین تیسری بار اسکے گرفتار
ہوئی کیا کرون میرا کوئی بس نہین ہو جو اسکو گرفتار کرون وہ ایسی صاف صاف عیاری کرتا ہو جو میرے سمجھ مین
ہی نہین آتی اور میری سب عیاریان اسپر ظاہر ہوجاتی ہین نہین معلوم یہ کیا بات ہو اشراق نے کہا اے فتانہ
اسکی دو سبب ہین ایک تو تمنے ابھی عیاریان سیکھی نہین اور وہ لاکھون کروڑون عیاریان کرچکے اور ہر راہ کی
نشیب و فراز سے وہ لوگ بخوبی ماہر ہین خصوصا وہ شخص جو تمہین تین بار گرفتار کرچکا ہے مین نے بخوبی سے سنا
ہو کہ وہ شہنشاہ عیاران مشہور ہو اُس سے بہتر دوسرا عیاری نہین کرسکتا ہو اُسکے پاس بہت تحفہ جات ایسے
ہین جو اُسکو اُسکے بزرگان دین نے دیے ہین اُنکے سبب سے وہ زیادہ دلیر ہو فتانہ نے کہا کل سب

کیفیت معلوم ہو جائیگی تحفہ جات اُسکے پاس رکھے رہینگے اور مین گرفتار کرلاؤنگی اشراق نے کہا اے فتانہ اگر
تم اُس عیار کو گرفتار کرلاؤ تو مین تمھین شہنشاہ عیاران خطاب دیکر سب عیارون کا مالک مقرر کرون اور بہت
سے ملک تمھین انعام مین دون مجھسے بختگان نے اس عیار کا تذکرہ کیا تھا کہ حمزہ نے بہت سے طلسم اسی
عیار کے سبب سے فتح کیے ورنہ تنہا حمزہ کیا بنا سکتا تھا پس جو ایسا شخص ہو اُسکا گرفتار ہونا بہت اچھی بات ہے جو
کوئی اُسکو گرفتار کرکے لائیگا مجھ سے بہت کچھ ملک و مال انعام مین پائیگا فتانہ نے کہا مین کل اسیر کرلاؤن گی
اشراق نے کہا کل اہل اسلام سے کوئی باقی نہ رہیگا فتانہ نے کہا اے شہنشاہ اب تو رات بہت کم باقی
ہے ورنہ مین ابھی جاکر اسکا بندوبست کرتی مگر کیا کرون مجبور ہون اشراق نے کہا تمنے بہت تو کی یہی بہت ہے
مجھکو تمھاری ذات سے امید ہے کہ تم ضرور کل اُسکو گرفتار کرلوگی اشراق یہ باتین کررہا تھا کہ لشکر اسلام سے آواز
اللہ اکبر آئی اشراق نے کہا اے فتانہ صبح ہوگئی مسلمانون کے یہان اذان ہوتی ہے اب تم جاؤ مین لشکر کو
میدان مین روانہ کرتا ہون فتانہ تو اشراق سے رخصت ہوئی اور اشراق نے ساحرون کو طلب کیا ایک ساحر
اشجار جادو سحر مین بہت طاق تھا اُسکو اشراق نے اپنا وزیر بھی کیا تھا کہا اے اشجار جادو تم لشکر لیکر
میدان مین جاؤ کسی طرح کا خوف مسلمانون کی طرف سے نہ کرنا مین آخر وقت میدان مین آؤنگا ایک سحر مین
سب کو بیکار کردونگا اشجار جادو نے کہا اے سلطان مین گل اندام نہین ہون جو مسلمانون سے ہار جاؤن آپ
دیکھینگے کہ کیسی جرأت و ہمت سے دغا کرتا ہون اشراق نے اُسکو سپہ سالار لشکر کرکے روانہ کیا اشجار جادو
لشکر ساحران وغیرہ ساحران ہمراہ لیکر میدان کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ جملہ غازیون نے شب بھر آرام فرمایا جب سپیدہ سحری آسمان پر ظاہر ہوا تو بدیع الملک نامدار اور صاحبقران
ذوالفقار خواب راحت سے بیدار ہوئے وظیفہ سحری ادا کرکے ہتھیار سج کے بارگاہ سے برآمد ہوئے لشکر مین
سب دلیر مسلح کمل منتظر تھے جیسے ہی بدیع الملک اور صاحبقران بارگاہون سے برآمد ہوئے خادمون نے
مرکب حاضر کیے دونون جرار مرکبون پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ ہوا بڑے جاہ و تجمل سے میدان کارزار مین تشریف
لائے فوج کی صفین درست ہوئین اطراف سے اشجار جادو لشکر لیکر آیا اسنے بھی لشکر کو آراستہ کیا نقیبون نے
نقابت کی کرالیت کرکا لگر ہٹے اشجار جادو نے کہا اے طلسم کشا جسطرح تجھے دغا کرنا منظور ہو ہم لوگ
موجود ہین دغا کر اگر زور سحر لڑنا چاہتا ہے تو ہم لوگ سحر مین بھی بند نہین ہین اگر بجرأت جنگ کرنا منظور ہو تو ہین اُسمین
بھی عذر نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا ہم سحر کو برا جانتے ہین جرأت و ہمت ہمارا شعار ہے آگے تجھکو اختیار ہے
ہم سوائے تیغ و خنجر کے دوسری بات نہین جانتے اشجار جادو نے کہا اپنی فوج سے کسی کو بھیج بدیع الملک
نے چاہا خود گھوڑا بڑھائین مگر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے صاحبقران سے عرض کی اگر اجازت ہو تو مین میدان
مین جاؤن صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک کو اختیار ہے سکندر فرخ لقا نے بدیع الملک سے کہا بدیع الملک نے
بمجبوری سکندر کو اجازت دی سکندر میدان مین آئے اشجار جادو ایک جوان کو بھیج چکا تھا جیسے ہی سکندر
میدان مین گئے اس جوان نے نیزے کا وار سکندر پر کیا اشجار جادو نے سحر کا شروع کیا سکندر کی طاقت گھٹنے
لگی تھوڑی دیر تک شاہزادہ بیجر گھوڑے پر بیٹھا رہا جب بالکل طاقت نہ رہی اور مرکب پر نہ سنبھلا گیا تو سکندر

گھوڑے سے گر کے اُس جوان نے چاہا کہ سکندر کو قتل کرے گر گل اندام نے سحر کیا کہ وہ جوان خود بیکار
ہو گیا زمین پر گر کے ایڑیاں رگڑنے لگا اتنے عرصے میں اور لوگ لشکر اسلام سے پہونچ گئے شاہزادے کو اٹھا لائے
اشجار جادو نے اور ایک جوان کی طرف دیکھا وہ خود نکل کر میدان میں آیا آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم میں سے
کسی کو شوق مرگ ہو میرے مقابلہ میں آئے بدیع الملک نے اپنا مرکب بڑھایا گو سب نے شاہزادے کو روکا مگر
بدیع الملک نے سب کو یہی جواب دیا کہ یہ لوگ ساحر ہیں سحر کر کے لڑتے ہیں اسنے یوں مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہو آپ لوگ تکلیف
نہ فرمائیں میں اُن مکاروں سے مقابلہ کرتا ہوں یہ فرما کے بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا اس جوان کے مقابلہ
میں آئے اُسنے جو بدیع الملک کو دیکھا پہلے شہزادے پر گرز گران کا وار کیا بدیع الملک نے وار اُسکا خالی دیا اُسنے
پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر خالی دیا اسی طرح متواتر اُسنے جو تین وار کیے تو بدیع الملک نے سب وار اُسکے خالی
دیے جب یہ مجبور رہا تو گرز کو پھینک کے اُسنے تلوار کمر سے نکالی بدیع الملک نے کہا اے جوان اگر ایسے گرز سے بچ گیا
تو اب تلوار سے نہ بچیگا شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ بھی حوصلہ نکال لے اُسنے سر پر بدیع الملک کے وار کیا شاہزادے
نے وار کو خالی دیکر اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا کلائی جو بدیع الملک کے ہاتھ میں آئی اس زور سے جھٹکا دیا کہ
شانے سے اُسکا ہاتھ اکھڑ گیا بدیع الملک نے گھوڑے سے گھوڑا ملا کر اُسکے گلے پر طمانچہ مارا کہ سر بھی اُسکا اُڑ گیا
مرکز زمین پر گرا اُسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا
نام من مشکین جادو یہ آواز کے آنے سے وہ تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے اشجار جادو کی طرف دیکھا
اشجار نے کہا اے جوان ایک ساحر کے مارنے سے نازاں ہوتا ہیں اور جوان تیرے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہوں
بدیع الملک نے فرمایا اے اشجار جادو تو بڑا بیہودہ گو ہے میں نے کچھ بھی کہا تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوگیا کہ میں ایک ساحر کو
قتل کر کے نازاں ہوگیا اشجار نے کہا تیری نگاہ سے یہ بات ظاہر ہوئی تو اس وقت اپنی جرأت پر ناز کرتا ہے بدیع الملک نے
فرمایا تو بیجا خیال کرتا ہے اشجار جادو ابھی بدیع الملک سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ ایک ساحر نے ایک نامہ لا کر اشجار کو دیا
اشجار نے اُس نامے کو کھولا اشراق جادو کی طرف سے لکھا تھا کہ اے اشجار اپنی تمام فوج سے کہدو کہ طلسم کشا
پر لوٹ پڑے ہم بھی آتے ہیں تحسین اپنے سحر کا تماشا دکھا دیکھے اشجار نے جو یہ خط پڑھا اپنی تمام فوج سے اشارہ کیا
سب نے طلسم کشا پر لوٹ پڑو فوج نے جو اشارہ پایا سب بدیع الملک کی طرف چلے صاحبقران نے جو کیفیت
دیکھی امیر بھی آگے بڑھے اور سردار بھی چلے تمام لشکر اسلام کو جنبش ہوئی دونوں لشکر مل گئے جنگ مغلوبہ ہونے
لگی جس کسی پر ساحروں نے سحر کردیا اسنے آواز دی آقا سے امداد بھیجیگا یا صاحبقران اُسکے قریب پہونچے
یا بدیع الملک پہونچ گئے اسم اعظم پڑھ کے دم کیا سحر اتر گیا ہوشیار ہو کر پھر جنگ کرنے لگا تھوڑی دیر میں
بدیع الملک نے لاشوں کے انبار لگا دیے صاحبقران صفوں کو درہم برہم کر کے اشجار جادو کے پاس
آئے قریب تھا کہ امیر اشجار جادو کو تخت سے نیچے کھینچ لیں کہ یکایک ایک برق چمکی صدائے مہیب آئی اے ابلہ و
طلسم کشا منم اشراق آئینہ پرست بادشاہ طلسم نہ طاق کیا تو نے سر اٹھایا ہے بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر
مرکب پر نہ پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے زمین پر اترا ایک گولا زمین پر مارا کہ تاریکی چھا گئی دھواں نکلنے لگا
بدیع الملک اسکی طرف بڑھے ایرج و صاحبقران بھی چلے قریب نہ پہونچے تھے کہ اسنے اور ایک گولا
آسمان کی طرف پھینکا ایک آواز مہیب آئی اشراق سحر کرکے مع مسند غرق زمین ہوا بدیع الملک اور صاحبقران
اور ایرج باقی رہے ان لوگوں نے جو خیال کیا تو کسی کو نہ پایا نہ اپنے لشکر کا پتہ ملا نہ فوج کفار کا نشان پایا

صاحبقران و بدیع الملک و ایرج بہت متردد ہوئے امیر نے فرمایا اس ظالم نے انکے سحر کیا سب کو
اسیر کر کے لے گیا پلٹ کے جو دیکھا بارگاہ بھی نظر نہ آئی امیر کو صدمہ عظیم ہوا بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران
اب ٹھیرنا بیکار ہے سامنے قلعہ ہے تلوار پکڑ کے اس قلعہ پر ٹوٹ پڑیں جو جو لوگ یہان ہون انکو قتل کرین اگر ہمارے
یہان کے سردار بھی سب یہین ہونگے تو انکو بھی رہا کرینگے اور اگر وہ یہان نہ ہونگے تو مرحلے کو توڑ کے نکل چلینگے
صاحبقران کو بھی یہ بات پسند آئی فرمایا او بدیع الملک مین بھی تمھاری رائے سے اتفاق کرتا ہون ایرج
نے کہا مین بھی پسند کرتا ہون یہ کہکے گھوڑون کی باگین لین اور قلعہ پر جا پہونچے مگر اشراق جادو نے دروازہ قلعہ کا
پہلے ہی سے بند کرا دیا تھا بدیع الملک نے اُس در آہنی مین ہاتھ ڈالکر زور کیا پہلے زور مین وہ دروازہ ہر جگہ
سے شکست ہوا مگر دوسرا زور جو شاہزادے نے کیا ایک ایک جوڑ پھاٹک کا الگ ہوگیا سب تختے الگ
الگ کر کے صاحبقران اور ایرج بدیع الملک کی قوت دیکھکر دنگ ہو گئے بدیع الملک نے امیر سے عرض
کی تشریف لائیے صاحبقران اور ایرج اور بدیع الملک ساتھ اُس دروازے کے اندر داخل ہوئے
دیکھا تو قلعہ مین کچھ بھی نظر نہین آتا ہے قلعہ خالی پڑا ہے امیر نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اشراق جادو اس مرحلے کے سب
ملازمون کو بھی اپنے ہمراہ لے گیا اور اس قلعہ کو خالی چھوڑ دیا بدیع الملک نے عرض کی ہر ایک کا اسباب یہان
موجود ہے یقین ہے ضرور وہ لوگ آئین ان سب کا انتظار کرنا چاہیے صاحبقران نے کہا کیا عجب ہے جو یہان کے ملازمین
سردارون کو اسیر کر کے لے گئے ہون اس سے بہتر یہ ہو کہ یہان ٹھہر کے سب کا انتظار کرین اگر وہ لوگ آ جائین
تو انکو قتل کر کے آگے بڑھیں یہ باتین کرتے ہوئے ایرج و بدیع الملک و صاحبقران آگے بڑھے
تھوڑی دور کے بعد ایک حجرہ صاحبقران زمان کو نظر آیا امیر نے بدیع الملک سے فرمایا اس حجرے مین کوئی معلوم
ہوتا ہے اسکے پاس چلنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی تشریف لے چلیے صاحبقران اور ایرج اور
بدیع الملک اس حجرے کے قریب آئے دیکھا ایک ضعیف اُس حجرے مین بیٹھا ہے طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیر
ہے صاحبقران اور بدیع الملک کو جو اُس فقیر نے دیکھا سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر کہا تم کون ہو یہان
کیون رہتے ہو فقیر نے عرض کی اے شہریار مین فقیر ہون اس حجرے مین مدت سے رہتا ہون بارہا ساحرون نے
چاہا کہ مجھکو یہان سے نکال دین مگر ہمیشہ یہان سے ذلیل ہو کے واپس گئے صاحبقران نے فرمایا تمھاری کیا خطا
ہے جو ساحر تمھین یہان سے نکال دینا چاہتے ہین فقیر نے کہا اے شہنشاہ مین مسلمان ہون شب و روز یہان عبادت
کرتا ہون یہ بات ان لوگون کو ناگوار ہے اسی سبب سے یہ چاہتے ہین کہ مجھکو یہان سے نکال دین صاحبقران انکی
کیفیت سنکر خوش ہوئے کہا اے مرد بزرگ خدا کا شکر ہے کہ تجھ سے ملاقات ہوئی یہ کہکے صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج حجرے کے اندر گئے امیر نے فرمایا بھائی ویسے ہم لوگ اس قلعہ مین چارون طرف پھرے ہین تشنگی
انتہا سے زیادہ ہے اگر ممکن ہو تو پانی تھوڑا سا لا دے فقیر نے عرض کی مین پہلے پانی حاضر کرون پھر آپ کی تشریف آوری
کا سبب دریافت کرون یہ کہکے فقیر اُٹھا حجرے کے باہر گیا ظرف آب بھی اپنے ہمراہ لیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا
سب کو پانی پلایا چونکہ ہرروی سے سب لوگ خستہ تھے پانی جو پیا گھوڑون سے اُتر کے لیٹے تھے کچھ غنودگی معلوم
ہوئی سب کی آنکھ بند ہو گئی فقیر نے سب کو گرفتار کیا تحفہ جات لیے پہلے بدیع الملک کے گلے سے لوح محفوظ اور
بازو سے بازو بند سلیمانی اور مہرہ سلیمانی لیکر اپنے قبضہ مین کیا پھر صاحبقران کے تحفہ جات لیے امیر کو بھی اسیر کیا
امیر کے بعد ایرج نامدار کے اُنکے پاس طیلسان ادریسی تھی وہ بھی اُس فقیر مکار نے اپنے قبضے مین کی سب کو اسیر کر کے

ایک تخت پر ڈالا دوسرے تخت پر آپ بیٹھا سحر کرکے دونون تخت بلند کیے اشراق کی طرف روانہ ہوا گ
ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت اشراق کی بیان کیجاتی ہی

کہ جو سب کو اسیر کرکے لیا چلے قلعہ سکم سے پر آیا یہان آکے سب سردارون کو سلسل بزنجیر کیا جب قید
ہو چکے تو ساحرون کے سپرد کرکے سرداران اسلام کو زندان خانہ طلسم کی طرف روانہ کیا اور آپ اشجار جادو
سے کہا کہ تم یہان رہو اور مین اپنی طرف جاتا ہون یقین ہو کہ جو دو تین سردار طلسم کشا کے ساتھ بچ گئے ہین وہ ضرور
اس طرف آئینگے انکو کسی طرح مع طلسم کشا کے گرفتار کر لینا اور اپنے ہمراہ سے آتا اشجار جادو کو وہین چھوڑ کے اشراق
زمرود بخشگان و تورج کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے یہان آیا اسے صحبت جشن آراستہ کی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ
اشجار جادو بھی صاحبقران و بدیع الملک اور ایرج کی قید لیے ہوئے پہونچا اشراق آئینہ پرست نے
جو دیکھا کہ اشجار جادو طلسم کشا کی قید لیے ہوئے آیا ہے خوش ہو گیا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا کہا اے اشجار جادو کیا
کام کیا ہے لاؤ ان لوگون کو میرے سامنے لاؤ مین خداوند کے سامنے سب کو لیجاؤنگا وہ ابھی انکے دلون مین نور ایمان
اتار دینگے اشجار جادو سب کو اشراق کے سامنے لیگیا اشراق نے کہا پہلے طلسم کشا کو ہوشیار کر اشجار نے
پہلے بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے جو آنکھ کھولی اپنے کو اس کیفیت مین پایا اشراق نے کہا کیون اے
طلسم کشا اب کیا حالت ہوئی اسی ہمت پر طلسم فتح کرنے آیا تھا ایک مرحلہ بھی سر نہ ہو سکا اب میرے ہمراہ خداوند
آئینہ اندام کی خدمت مین چل مین خداوند سے تیری تقصیر معاف کروا دون بدیع الملک نے فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہے ہم
تجھپر اور آئینہ اندام پر لعنت کرتے ہین اشراق نے یہ کلمہ سنا آگ ہو گیا اسی وقت ساحرون کو آواز دی کہا اس
جوان کو میرے سامنے سے لیجاؤ اور اسقدر تازیانے لگاؤ کہ زندہ نہ رہنے پائے اگر طلسم مین کسی قسم کا نتیجہ ہوگا
خداوند دیکھ لینگے ملازمون نے آکر چاہا بدیع الملک کو لیجائین شاہزادے کا اسم اعظم تو کسی نے بند کیا نہ تھا
بدیع الملک کو اسم اعظم کا خیال آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اسم اعظم شروع کیا جھٹکا دیا کہ ہتکڑیان ٹوٹین شاہزادے
نے سب قید توڑی اشراق کے تخت کی طرف مخاطب ہوا اشراق نے اشجار جادو سے کہا ارے یہ اور
لوگ جو اسیر ہین انکو جلد اٹھا لیجا ایسا نہو یہ جوان انکو بھی چھڑا دے اچھا کیا جو تو نے انکو ہوشیار نہ کیا بدیع الملک
نے کہا او مکار تو کہان جاتا ہے یہ کہکر اشجار جادو کی طرف بڑھے اشجار جادو نے چاہا سحر کرکے [illegible] بدیع الملک
نے فرصت نہ دی قریب پہونچ کے ایک طمانچہ اسکے مارا کہ سر اشجار جادو کا اڑ گیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھائی
اشراق کو موقع ملا زمرود بخشگان و تورج کو اپنے ہمراہ لیکر بھاگ گیا یہان تھوڑی دیر تک سنگ باری برف
باری رہی پھر ایک آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اشجار جادو بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک
نے دیکھا کہ سب تحفہ جات اور سلاح جنگ اشراق کے تخت پر رکھے ہین شاہزادے نے خوش ہو کے سب سلاح
اٹھا کر جسم پر آراستہ کیے تحفہ جات اپنے پاس رکھے صاحبقران کے قریب آکے امیر کو ہوشیار کیا صاحبقران کی
جو آنکھ کھلی اپنے کو اس کیفیت مین پایا بدیع الملک سے فرمایا اے بدیع الملک یہ کیا بات تھی بدیع الملک نے سب
کیفیت عرض کی پھر ایرج کو ہوشیار کیا سب نے اپنے اپنے تحفہ جات پائے صاحبقران نے فرمایا اب یہان سے
چلنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی تشریف لے چلیے صاحبقران آگے بڑھے دروازے تک آئے

سب ڈیوڑھیاں طے کیں جب صدر دروازے پر پہونچے دروازے کا نشان بھی نہ ملا صاحبقران و بدیع الملک
و ایرج اُس مکان میں پھرے کسی طرف جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہو کے بالاخانے پر جانیکا ارادہ کیا وہاں بھی جانیکا
راستہ نہ ملا جب بالکل مجبور ہوئے تو بدیع الملک نے صاحبقران سے عرض کی اِس مکان کی دیواریں گرا کے نکل چلنا
چاہیے امیر نے کہا تمہیں اختیار ہے بدیع الملک ایک دیوار کی طرف بڑھے تھے کہ آواز مہیب آئی امیر نے بدیع الملک
سے کہا یہ مکان رواں معلوم ہوتا ہے دیکھو اسکی دیواروں کو حرکت ہے بدیع الملک نے جو دیکھا تو واقعی مکان کو رواں پایا
ایرج نامدار نے صاحبقران سے عرض کی کہ یہ مکان معلق ہے اشجار جو مکان سے بلند معلوم ہوتے تھے اب وہی
درخت نصف دکھائی دیتے ہیں امیر نے خیال فرمایا تو واقعی جو درخت دور سے معلوم ہوتے تھے وہ مکان سے
بہت پست ہیں صاحبقران نے فرمایا اِس کیفیت کو بھی دیکھنا چاہیے کہ یہ مکان کیا ہوگا امیر اور بدیع الملک اور
ایرج یہ باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک آواز مہیب آئی اور تاریکی چھاگئی صاحبقران اور بدیع الملک اور
ایرج سب حیران ہوئے کہ یہ تاریکی کیسی چھاگئی مگر کچھ سبب نہ کھلا اِس کیفیت میں ان لوگوں کو جب عرصہ ہوا اور
تاریکی دفع نہوئی تو صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہے اُنے اب ہمکو اسیر کر لیا بدیع الملک نے عرض
کی یا صاحبقران سوائے سحر کے اور دوسری بات نہیں مگر تعجب ہے کہ سحر کیسا ہو جو تاریکی کسی طرح برطرف نہیں ہوتی
ہو لوح محفوظ بھی چھپاتا ہوں مہرہ سلیمانی کا بھی عکس ڈالتا ہوں مگر تاریکی دفع نہیں ہوتی امیر نے فرمایا سحر کی تاریکی نہیں
اصلی تاریکی ہو نہیں معلوم کیا باعث ہے یہ بھید کچھ سمجھ میں نہیں آتا بدیع الملک اور صاحبقران اور ایرج کو تو اسی کیفیت
میں چھوڑیے کہ ذکر ان لوگوں کا وقت پر کیا جائے گا

## اب حال اشراق جادو کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو مع زمرد وغیرہ فرار ہوا تو آئینہ اندام کے پاس پہونچا سب کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا تو جا کر اور انتظام میں
مصروف ہو میں نے طلسم کشا کو مع مکان وہاں سے ایک جگہ روانہ کر دیا ہو اب اُسکے دل میں نور ایمان پیدا ہوگا
اور وہ میرے سجدہ کرنے کے واسطے آئیگا اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے کہاں روانہ کیا آئینہ اندام نے کہا اسکو
تو دریافت کریں نہیں بتاؤنگا مگر اب طلسم کشا اور حمزہ ثانی اور ایک سردار اور صاحب ایمان ہو کر میرے پاس
آئینگے اشراق نے کہا یا خداوندا اور لوگ جو لشکر طلسم کشا کے اسیر ہیں اُنکے واسطے کیا حکم ہوتا ہو آئینہ اندام نے کہا
اب اُنکے واسطے جو تیرے مزاج میں آئے وہ کر اگر سب ایمان لائیں تو اُنکو رہا کر دے اور اگر اپنا مذہب ترک نہ کریں
تو انہیں قید میں رہنے دے خداوند کو اُنسے کچھ غرض نہیں ہو اشراق نے کہا میں سب کو اپنے سامنے بلاتا ہوں
اور سجدہ کرنے کی ہدایت کرتا ہوں آئینہ اندام نے کہا جاؤ اس کام میں جلد کر اشراق وہاں سے باہر آیا اپنی تختگاہ
کی طرف چلا لوگوں نے کہا حضور تخت گاہ کا پتہ نہیں کیا ہو گئی دیر تک معلق رہی پھر کچھ دور جا کے آنکھوں سے غائب
ہو گئی اشراق نے زمرد ثانی سے کہا اسنے خداوند کی قدرت دیکھی کون ایسا ہو جو مجھ سے مقابلہ کرکے فتحیاب ہو یہ کہتا ہوا
دوسرے مکان میں آیا اپنے ملازمین کو بلایا کہا داروغہ زندان خانے کو میرے سامنے لاؤ میں کچھ حکم کرونگا ملازم گئے زندانخانے
کے داروغہ کو لائے اشراق نے کہا اے داروغہ سب قیدی میرے سامنے لا میں اُنسے کچھ باتیں کرونگا داروغہ گیا
سب جو سردار اعلیٰ درجے کے تھے اُنکو لایا اشراق نے کہا اے سرداران اسلام کیا اب بھی تمہیں خداوند آئینہ اندام
جادو کا اعتقاد نہیں ہوا ہو سب نے کہا او مردود کس کا ذکر کا نام لیتا ہو ہم سوائے ذات باری کے دوسرے کو نہ جانتے ہیں

خبردار اب ہمارے سامنے ایسی باتیں نہ کرنا اشراق نے کہا دیکھو اب یہ امید نہ رکھو کہ طلسم کشا تمھارے چھڑانے کو آئیگا اُسکو خداوند نے نہیں معلوم کہاں بھیجا ہو اب وہ آئیگا تو خداوند کو سجدہ کریگا اور حمزہ ثانی اور ایرج بھی سجدہ کرنے کی غرض سے آئینگے سرداروں نے جھلا کے جواب دیا کہ وہی لوگ آکر اس بے ایمان کو قتل کرینگے اشراق نے داروغہ سے کہا ان بے ادبوں کو یہاں سے لیجاؤ یہ اس لائق نہیں ہیں کہ انکی سفارش خداوند سے کیجائے یہ سنکر سرداران اسلام نے چاہا کہ زور کرکے قید توڑ ڈالیں مگر اشراق نے سحر کر دیا سب مجبور ہوگئے داروغہ کشاں کشاں سب کو قید خانے کی طرف لے گیا وہاں سے اور لوگوں کو لایا اشراق نے انسے بھی کہا اُنھوں نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا سب سردار پہلے کہہ گئے تھے اشراق نے انکو بھی رخصت کیا یہ سب بھی قید خانے کی طرف گئے سہ بارہ داروغہ پھر سو قیدی لایا اشراق نے کہا اے خدا پرستو اب کیا کہتے ہو دیکھو خداوند آئینہ اندام نے تم سب کو کیسی سزا دی اب تمھیں لازم ہو کہ خداوند کو سجدہ کرو سب لوگ تو جواب سخت دینے لگے مگر ایک شخص نے کہا اے سلطان اشراق میرے دل میں قبل سے یہ بات تھی کہ میں خداوند کو سجدہ کروں مگر چند باتوں سے مجبور تھا اب آپ کا سامنا ہوا ہو میں صاف صاف اپنے دل کا حال بیان کرتا ہوں یقین ہو کہ آپ ضرور مجھکو خداوند کے پاس لے چلینگے اور میری خطا معاف کرا دینگے اشراق نے کہا اے شخص تو بڑا صاف ایمان ہو جو اسوقت تو نے خداوند کو خدا کی مانا میں ابھی تجھکو خداوند کے پاس لیے چلتا ہوں تو چلکر خداوند کو سجدہ کر میں تجھے کئی ملکوں کی حکومت دلا دونگا اُس شخص نے جواب دیا کہ میں آپ سے چند شرطیں کرتا ہوں اگر آپ میری شرائط کو قبول فرمائینگے تو میں خداوند کو چلکر سجدہ کرونگا ورنہ خداوند کے نام پر اپنی جان دیدونگا اشراق نے کہا میں تیری سب شرطیں قبول کرونگا اُس شخص نے کہا آپکے یہاں یہ تین شخص موجود ہیں جنکا نام زمرد شاہ ثانی اور تورج اور بختگان ہو یہ سب میرے دشمن ہیں اگر میں ایمان بھی لاؤنگا تو یہ لوگ آپ سے یہی کہینگے کہ میں نے مکر کیا ہو اور اے سلطان واقعی میں نے آجتک ہزاروں ساحروں کو قتل کیا اور بہت سے ملکوں میں گیا وہ ساحر جو دعوے خدائی کرتے تھے میرے ہاتھ سے مارے گئے اور ہر طرح کی غارت سے میں نے سب کو مارا مگر آجتک یہ بات دلمیں پیدا نہیں ہوئی جو اسوقت میرے دل میں پیدا ہو خداوند آئینہ اندام کی محبت میرے دلمیں اس درجہ بڑھی ہو اگر کوئی انکے نام پر میرا سر بھی طلب کرے تو میں ہرگز عذر نہ کروں اور ایک بات میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے آجتک سب سے زیادہ باتیں بہت کچھ کہیں مگر کسی کو سجدہ نہیں کیا اور خداوند کو بھی چلکر سجدہ کرتا ہوں اگر یہ لوگ میری طرف سے آپکو بدگمان کریں تو کسی کی بات کا اعتبار نہ کیجیے گا کیونکہ یہ میرے دشمن ہیں یقین ہو کہ میری بہت سی شکایتیں آپ سے کر چکے ہوں اشراق نے کہا اے شخص اپنا نام بتا مجھ سے ان لوگوں نے بہت سے سرداروں کی شکایتیں کی ہیں تب اس شخص نے کہا میرا نام خواجہ عمرو عیار ہوں اشراق نے کہا اے شخص واقعی تورج کہتا ہو بختگان تجھ سے بہت ڈرتا ہو اکثر تیری شکایت مجھسے کرتا رہتا ہو مگر اب میں انکے کہنے کو یقین نہ لاؤنگا خواجہ نے کہا اور اس بات کا میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں سب خدا پرستوں کو آئینہ پرست بنا دونگا اشراق نے داروغہ سے کہا اسکو رہا کر دو کہ یہ صاحب ایمان ہو داروغہ نے خواجہ کو رہا کر دیا اشراق نے خواجہ کو ایک کرسی بیٹھنے کو دی خلعت بھی بہت بھاری دیا کہا خواجہ تمکو اپنا مصاحب خاص بناؤنگا میں نے تمھاری بہت کچھ تعریف سنی ہی عمرو نے کہا میں آپکو بہت خوش کرونگا اب تو آپ سا قدردان مالک خداوند آئینہ اندام اشراق نے مجھکو دیا ہو اشراق نے داروغہ سے کہا اور قیدیوں کو لاؤ میں اُنسے بھی تحقیق کروں خواجہ نے کہا آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں میں سبکو آئینہ پرست بنا دونگا

آپ مجھے خداوند کے پاس لے چلیں اشراق کو یقین آگیا کہا خواجہ تم سچ کہتے ہو جس طرح تم سب سے کہو گے اور خداوند کے
اعجاز بیان کرو گے اُس طرح مجھے اوروں سے کیونکہ تم اُن لوگوں کے مزاج سے واقف ہو خواجہ نے کہا آپ اب مجھکو
خداوند کے پاس لے چلیں میں پہلے خداوند کو سجدہ کرلوں تو پھر دوسرے کام میں مصروف ہوں اشراق خواجہ کو ہمراہ لیکر
اُٹھا آئینہ اندام کے مکان پر آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے کہا بلاؤ بلائے گئے آئینہ اندام اشراق اور خواجہ کو اپنے
ہمراہ اندر لے گئے دیکھتے ہی خواجہ نے آئینہ اندام کو دیکھا جلدی سے جھک کے دلمیں خیال کیا کہ خداوند واحد یکتا ہے سوا
تیرے کوئی سزاوار پرستش نہیں ہے میں تجھی کو سجدہ کرتا ہوں یہ کہہ کے خواجہ نے سجدہ کیا اشراق نے کہا خواجہ اب
کہلائے صاحب ایمان ہونے میں کوئی شک نہیں ہے آئینہ اندام نے بھی کہا واقعی یہ ہمارا بندہ خاص ہے ہم اسکا مرتبہ
سب سے زیادہ کرینگے خواجہ قریب آئینہ اندام کے آکے بیٹھے آئینہ اندام نے نام پوچھا خواجہ نے نام بتایا آئینہ اندام
نے کہا خواجہ اور کوئی تمہارے لشکر میں صاحب ایمان ہے خواجہ نے عرض کی اب میں سجدہ کرچکا اجازت چاہتا ہوں یہاں سے
جاکر سب کو آمادہ کرتا ہوں مجھکو اجازت ہوجائے کہ میں جا کر سب کو ہدایت کروں آئینہ اندام نے کہا میں تمکو اجازت دیتا ہوں کہ تم
جاکر سب کو ہدایت کرو کہ سب خداوند کو سجدہ کریں خواجہ نے کہا خداوند میرے کلام میں تاثیر بھی عطا فرمائیے کہ جس سے میں کہوں وہ
انکار نکرے آئینہ اندام نے کہا میں نے تمہارے کلام میں تاثیر بھی دی تم جس سے کہو گے وہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کریگا خواجہ
سلام کرکے اُٹھے اشراق نے کہا یا خداوند توریح و بختگان و زمرد یہ تینوں دشمن ہیں اب میں انکو انکے پاس لیے جاتا ہوں وہ
اُنسے صفائی کرالے دیتا ہوں آئینہ اندام نے کہا سب سے کہہ دینا کہ فرمان خداوند یہ ہے کہ جو خواجہ کی طرف سے دلمیں عداو
ت رکھیگا وہ کافر ہے اشراق خواجہ کو لیکر وہاں سے روانہ ہوا جہاں زمرد و بختگان و توریح تھے وہاں آیا بختگان نے دیکھا
اشراق کے ساتھ خواجہ آتے ہیں گھبرا گیا زمرد سے کہا غضب ہوا دیکھیے اشراق کے ہمراہ کون آتا ہے زمرد نے جو دیکھا اسکو
بھی خوف پیدا ہوا اتنے عرصہ میں اشراق نزدیک آیا سب لوگ تعظیم کو اُٹھے اشراق نے زمرد سے کہا خواجہ کے گلے لو
اور اپنے دلمیں اب انکی طرف سے عناد نہ رکھنا کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے جو خواجہ کی طرف سے عناد رکھیگا وہ کافر
سمجھا جائیگا زمرد مجبور ہوکے اُٹھا خواجہ کے گلے ملا اشراق نے بختگان سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے لو بختگان
بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے توریح سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے لو توریح بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے
کہا جو اب تم لوگوں میں سے خواجہ کی طرف سے عناد رکھیگا وہ کافر سمجھا جائیگا خداوند نے خواجہ کو اپنا بندۂ خاص بنایا ہے
اور خواجہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں سب سرداران اسلام کو خداوند کے تابع کرادونگا جہانتک ممکن ہو خواجہ سے کوئی دشمنی نہ رکھے
ورنہ بہت پچھتائے گا نقصان اُٹھائے گا خداوند فوراً اسکو فنا کردیگا بختگان و توریح و زمرد نے اس گفتگو کو سنا کیے پھر اشراق خواجہ
کو لیکر اپنے ٹھکانے پر آیا خواجہ کے واسطے خادم و خدمتگار مقرر کیے تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق آئینہ پرست جادو سے باتیں
کرتے رہے جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے کہا اب مجھکو اپنے کام کے واسطے زندان خانے کی طرف جانا ہے سبکو ہدایت کرنا ہے اشراق نے
کہا خواجہ اگر کچھ ساحروں کی ضرورت ہو تو اپنے ہمراہ لے جاؤ خواجہ نے جواب دیا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے خداوند نے میرے
کلام میں تاثیر عطا فرمائی ہے کل تسخیر مجھکو بخش دیا ہے اب میں جس سے باتیں کرونگا وہ میرا معتقد ہوجائیگا اشراق نے کہا خواجہ تم
نے بہت اچھی باتیں اور ابھی تمہارے واسطے بہت کچھ باتیں ہونگی تمہاری عزت سب سے زیادہ کیجائیگی کیونکہ تم سب سے
پہلے ایمان لائے ہو خواجہ نے جواب دیا میں خوب جانتا تھا کہ سب کو آخر میں مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا ہوگا بہتر یہ ہے کہ میں
پہلے مشرف ہو جاؤں کہ سب سے بڑھکے مرتبہ پاؤں یہ کہکے خواجہ زندان خانے کی طرف روانہ ہوئے اشراق
جادو نے چوبداروں کو بلاکر حکم دیا کہ تم ابھی زندان تک لیکر جاؤ چوبدار داروغۂ زندان خانہ سے کہدو کہ خواجہ وفادار بندۂ خاص خداوند تشریف لاتے

ہین یہ سب مسلمانون کو ہدایت کرینگے اور مذہب آئینہ پرستی سے سب کو منحرف کرینگے غیر از اُنکا مور مین خلل ڈالینا جو اُنکے مزاج
مین آئے وہ کرین کوئی ملازم زندان خانہ اُنکے خلاف حکم نہ کرے اور جو کوئی سرمو حکمی خواجہ کی کریگا خداوند اُسکو فنا کرکے جہنم مین
بھیج دینگے جو بدار خواجہ سے پہلے پہونچے داروغہ کے پاس جاکر جو جو باتین شہنشاہ اشراق نے کہی تھین سب داروغہ سے بیان کین
داروغہ نے کہا خواجہ کا بڑا مرتبہ ہوا ہر کارہ ان نے جواب دیا خواجہ کا لباس دیکھنا اور مزاج کی کیفیت کو خیال کرنا یقین ہی
آتے ہونگے اب تو خواجہ کی سب باتین نئی ہوگئی ہین جو جو باتین اُنہین پہلے پائی جاتی تھین اُنہین سے ایک بات بھی نہین ہم
اب تو اُنکی باتین ایسی ہین جو یہان کے بزرگان دین کی باتین ہین بلکہ بعض بعض باتین اُنسے بھی سوا ہین قوت بیانی اور
شیرین زبانی اس درجہ پائی جاتی ہے کہ جس سے وہ باتین کین وہ اُنکا مطیع بنگیا یہ بات خداوند نے اُنکو عنایت فرمائی ہے کیونکہ
خواجہ نے کہا تھا کہ مین جاکر سب کو مشرف دین کرونگا آپ میرے کلام مین تاثیر عنایت فرمایئے خداوند نے اُن کے
کلام کو قبول کیا علاوہ اسکے اور بہت سی باتین عطا فرمائین شہنشاہ اشراق سے حکم دیا کہ اپنے لباس کے
برابر بلکہ اُس سے بھی بہتر خواجہ کو لباس دو شہنشاہ نے خداوند کے حکم کی تعمیل کی تاج کے سوا اور لباس
اپنی پوشاک سے اچھا خواجہ کے واسطے تیار کرایا ہے ہر کارہ سے یہ کہہ رہے تھے کہ پردہ اُٹھا داروغہ نے دیکھا
کہ خواجہ عمرو نامدار پوشاک زرین پہنے ہوئے تازیانہ ہاتھ مین لئے ہوئے آتے ہین داروغہ خواجہ کی
صورت دیکھکر ڈر گیا تعظیم کے واسطے اُٹھا آگے بڑھا استقبال کرکے خواجہ کو لے گیا آپ لب مسند بیٹھا خواجہ
کو مسند پر بٹھایا عرض کی آپ کی تشریف آوری کی خبر میرے پاس ابھی پہونچی شہنشاہ اشراق نے اپنے جو ہرکارہ
خاص روانہ کیے تھے خواجہ نے کہا اب زیادہ باتین نہ کرو میرے ہمراہ چلو مجھے ابھی بہت سے کام انجام دینا ہین
داروغہ نے عرض کی ابھی آپ تشریف لائے ہین مجھیر واجب ہے کہ آپ کی خاطر کرون خواجہ نے کہا مین حیران ہون
کہ تم لوگون مین ذرا تمیز نہین ہمارے یہان یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو جب لوگ اُس کو نذر
دیتے تھے دعوت کرتے تھے مگر تمھارے یہان یہ دستور نہین ہے داروغہ نے خیال کیا کہ خواجہ کو ضرور نذر دینا چاہیئے
ایسا نہو یہ خیال کرین کہ آئینہ پرست بدتمیز ہین یہ سوچ کر اُٹھا اپنے گھر مین گیا بہت سا زر و جواہر لاکر خواجہ سے
پیش کش کیا خواجہ نے سب اُٹھا کر زنبیل کیا کہا داروغہ صاحب آپ نے اپنی ہمت سے بہت کم نذر دی داروغہ نے
یہ سنکر پھر بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو نذر دیا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا کہا اب بہت عرصہ ہو گیا ہے وہان سے
پلٹ کے پھر تمھارے یہان آئینگے اور دعوت مین شریک ہونگے اب ہمارے ہمراہ چلو اور کنجیان زندانخانے کی
ہمکو دو داروغہ نے کنجیان زندان خانے کی خواجہ کے حوالے کین آپ ہمراہ ہو خواجہ زندان خانے مین تشریف
لائے دروازہ کھولا داروغہ سے کہا اب تم میرے ہمراہ نہ آؤ مین تنہا اندر جاکر دیکھتا ہون نہین معلوم کس ترکیب سے
کھولنگا داروغہ وہین ٹھہرا خواجہ اندر آئے دیکھا ایک حجرے مین شاہزادہ سکندر فرخ لقاقید آہن مین مسلسل بیہوش
پڑے ہین خواجہ کے دل مین خیال کیا کہ مین ان لوگونکا سحر کیونکر اُتار سکونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ داروغہ کو بلاؤن
اور اُس سے سحر اُتارنے کی نسبت کہون جب وہ سحر اُتار کے چلا جائے تو مین اپنا کام کرون یہ سوچ کے خواجہ نے
داروغہ کو آواز دی داروغہ اندر آیا خواجہ نے کہا ان سب پر سے سحر اُتار دو تا مین اُنسے کلام کرسکون داروغہ نے
سب پر سے سحر اُتارا سب سرداران اسلام ہوشیار ہوگئے خواجہ نے کہا اے داروغہ اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین
تم باہر جاؤ مین ان لوگون سے بہ ترکیب باتین کرونگا داروغہ نے کہا مین ابھی باہر جاتا ہون آپ جو چاہین کرین
یہ کہکے داروغہ زندان خانے سے باہر آیا خواجہ نے سکندر فرخ لقا سے کہا مین نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے

آئینہ اندام مکار کو اپنے فریب مین پھنسایا ہو اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد تم سب کو رہائی دلاتا ہون مگر یہ تو بتاؤ کہ
میری اس محنت و جانفشانی کے صلے مین کیا دوگے سکندر نے کہا خواجہ جو تم طلب کروگے مجھے انکار نہوگا خواجہ
نے کہا یہ ہو سکتا ہو کہ جس وقت مین تمکو دربار مین اشراق کے بلواؤن تم یہ کہدو کہ مین آئینہ پرستی اختیار کرتا ہون سکندر
نے جواب دیا کہ خواجہ یہ تو مجھسے نہوگا اگر وہ اس قسم کا سوال مجھسے کریگا تو مین دندان شکن جواب دونگا خواجہ خاموش
ہو رہے کہا آج سے تکلیف قید تم لوگون پر نہین ہوگی مین اور کوئی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر سب سردارون کے پاس گئے
سب سے اقرار لیا کہ بعد رہائی مجھے اسقدر روپیہ دینا ہوگا جب سب سردارون سے خواجہ نے اقرار لے لیا تو
برق ثانی و چالاک ثانی کے پاس آئے ان لوگون نے جو خواجہ کو دیکھا خوش ہو گئے خواجہ نے کہا میان
برق خوشی سے کچھ حاصل نہین ہو یہ نہ جاننا کہ مین زندان خانے مین تمہارے رہا کرنے کو آیا ہون اب مین نے
آئینہ اندام کی اطاعت قبول کی ہو مین تم سب کو قتل کرونگا برق ثانی نے عرض کی استاد جو کچھ آپ فرماتے ہین
بہت بجا ہو مین بھی اطاعت قبول کرتا ہون آپ مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے خواجہ نے کہا مین یون تجھے ہرگز اپنے ہمراہ
نہین لے جاؤنگا مگر ایک شرط سے کہ میری اس جانفشانی کا صلہ دو برق و چالاک نے عرض کی استاد ہمارے
پاس کیا موجود ہو جو حاضر کرین جسقدر مال و اسباب تھا وہ سب لشکر کفار نے لوٹ لیا ہوگا آپ ہمین یہان سے
لے چلیے اگر ہمارا مال و اسباب خدا دلا دیگا تو جو کچھ آپ فرماینگے ہم نذر کرنے مین دریغ نہ کرینگے خواجہ نے پھر دارو غہ کو
آواز دی اور دارو غہ حاضر ہوا خواجہ نے کہا یہ دو شخص آئینہ پرستی کا اقرار کرتے ہین جلد انکی قید کاٹ دو دارو غہ
نے اُسی وقت آہنگرون کو بلایا برق ثانی و چالاک ثانی کی قید کاٹ دی اسی طرح خواجہ نے سب عیارون کو
رہا کر کے اپنے ہمراہ لیا زندانخانے سے باہر آئے دارو غہ سے کہا سب کی قیدین کاٹ دو اور حراست مین سب کو رکھو
کہ ان لوگون کو مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا ضرور ہو مگر سب صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کے انکو تبدیل
مذہب کرنے مین انکار ہو مین آج خداوند کے پاس جاتا ہون سب کے حال سے انکو آگاہ کرون تو پھر یہان صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان اسیر ہین وہان جاؤن انکو آئینہ پرست بناؤن یہ کہکر خواجہ روانہ ہوئے دارو غہ نے بہت
ٹھہرایا عمرو نے ٹھہرنا مناسب نہ جانا کیونکہ خواجہ کو بدیع الملک و امیر کا پتہ نہ ملا تھا سب عیارون کو اپنے ہمراہ
لئے ہوئے اشراق کے پاس آئے اشراق خواجہ کا منتظر تھا دیکھا خواجہ چند آدمیون کو ہمراہ لیے ہوئے آتے
ہین اشراق اُٹھ کھڑا ہوا اپنے تخت کے برابر خواجہ کو کرسی دی خواجہ سلام کر کے بیٹھے سب عیار بھی وہین بیٹھ گئے
اشراق نے کہا خواجہ کو کس کس کو آئینہ پرست بنایا خواجہ نے جواب دیا کہ تبدیل مذہب کرنے پر سب آمادہ ہین مگر بے صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان ہر ایک عذر کرتا ہو جسوقت مین نے جا کر انسے کہا سب نے مجھے یہی جواب دیا کہ ہم صاحبقران
اور بدیع الملک کے تابع فرمان ہین جب تک وہ نہ تشریف دینگے اور اپنا مذہب نہ تبدیل فرمائینگے ہم لوگ اُسوقت تک
اس بات مین کچھ نہین کہسکتے اگر صاحبقران نے اپنا مذہب تبدیل کر دیا تو ہم بھی دین آئینہ پرستی اختیار کرینگے اشراق
نے عیارون کی طرف دیکھکر کہا یہ کون لوگ ہین خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب میرے تابعین ہین جب مین نے اپنا مذہب
تبدیل کیا تو انکو کیا عذر تھا اگر ان مین سے ایک بھی انکار کرتا تو مین آپ کے بے اذن قتل کر ڈالتا اشراق نے کہا خواجہ
آپ کو میرے اذن کی ضرورت نہین جو آپ کے مزاج مین آئے کیجیے مین آپکی سب باتین اچھی جانتا ہون لیکن یہ خیال کیجیے
کوئی کام کو ناتمام نہ چھوڑنا کہ مین آپ کو اجازت دیدون بلکہ مین کوئی کام بغیر آپکی اجازت کے نہ کرونگا خواجہ نے کہا اب مجھے
خداوند آئینہ اندام کے پاس جانا ہو اور انسے تنہائی مین کچھ بیان کرنا ہو اشراق نے کہا جسوقت آپکے مزاج مین آئے تشریف لیجایئے گا

خواجہ تھوڑی دیر تک اشراق کے پاس ٹھہرے بعدہ سب عیاروں کو ایک جگہ چھوڑا اور آپ آئینہ اندام جادو کے
مکان پر آئے اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اپنے پاس بلایا خواجہ نے جاکر سلام کیا آئینہ اندام نے کہا او بندۂ خاص آج
تمھارے آنے کا کیا باعث ہو خواجہ نے ہاتھ باندھ کر کہا یا خداوند حسب الوعدہ مین زندانخانے مین گیا تھا سرداران اسلام کو
ہوشیار کر آیا انسے کہا اگر تم لوگون کو لازم ہو کہ اطاعت خداوند آئینہ اندام کی قبول کرو اور مذہب اسلام کو ترک کرو دیکھو مین نے
جو اطاعت خداوند قبول کی ہو اب مجھ مین اوری بات پیدا ہو خداوند نے حکم دیا ہو کہ جو پاس یہان کا شہنشاہ زیب جسم کرے
وہی مجکو بھی پہننے کو ملے گھڑی گھڑی پہر کے بعد مین لباس تبدیل کرتا ہون علاوہ اسکے مجکو ہر طرح کا اختیار ہو جو چاہے کرون
طلسم کشا کے دربار مین دخل دون دل میرا نورانی ہو گیا ہو طبیعت بحال ہو اگر تم لوگ خداوند کی اطاعت قبول کروگے یہی باتین
تمھارے واسطے ہونگی خداوند تمھین اشرف بندگان مقرر کرینگے یہ سنکر سب کو رشک پیدا ہوا مگر او خداوند وہ لوگ مجبور ہین کہ محبت
حمزہ انکے دلون مین اسقدر ہو جو کسی طرح دور نہین ہو سکتی اور سب حمزہ ثانی کے تابع ہین انھون نے مجکو یہ جواب دیا کہ خواجہ جو کچھ
تم کہتے ہو یہ سب سچ ہو مگر تمھین خوب معلوم ہو ہم سب صاحبقران اور بدیع الملک کے تابع ہین اگر وہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرینگے تو ہمین
بھی کچھ عذر نہ ہوگا اور اگر وہ لوگ اس مذہب سے انکار کرینگے تو ہم مجبور ہین تم خداوند سے جاکر ہماری طرف سے کہدو کہ ہمارے آقا کے دلمین نور ایمان
جلد پیدا کرین تاہم لوگ آکر سجدہ کرین اور خدمت دین سے مشرف ہون آئینہ اندام نے کہا او خواجہ تمنے بہت ہی معقول تقریر کی اتنی
سوائے تمھارے اسطرح اس گفتگو کو کوئی ادا نہ کر سکتا اور ان لوگون نے بھی بہت معقول جواب دیا اگر اسوقت وہ ترک مذہب کردین
اور حمزہ کی رفاقت چھوڑ دین تو ہمین انسے کیا امید ہوگی اور کیونکر ہم انھین اپنا بندۂ خاص قرار دینگے خواجہ نے کہا یا خداوند
مجے حکم ہو تو مین جاکر حمزہ ثانی کو آئینہ پرست ہونے کی ترغیب دون اور بدیع الملک کو بھی سمجھاؤن میرے کہنے سے
وہ دونون ترک مذہب کر دینگے مگر شرط یہ ہو کہ آپ انکے دلون مین نور ایمان بھی پیدا کر دیجے گا آئینہ اندام جادو نے کہا
خواجہ کیا ہے نور ایمان پیدا کیے ہوئے یہ بات حاصل ہوئی کہ سب سردارون کو شوق مذہب آئینہ پرستی پیدا ہوا یہ میری
قدرت تھی مین نے انکے دلون مین نور ایمان پیدا کر دیا اور تمھارے کلام مین تاثیر عطا کی اب اگر یہی تمھاری خوشی ہو کہ حمزہ ثانی
اور بدیع الملک سے بھی تمھین کہو اور وہ لوگ بھی تمھارے کہنے سے ایمان لائین تو یہ امر بھی ممکن ہو مین دونون کو کل یہان بلاؤنگا
انکے ہمراہ اور لوگ بھی ہین وہ سب یہان آئینگے خواجہ نے کہا یا خداوند اگر میرے کہنے سے وہ لوگ ایمان لائینگے تو میرا مرتبہ
سب سے سوا رہیگا اور وہ لوگ مجے مانینگے آئینہ اندام نے جواب دیا خواجہ تکو مین سب سے زیادہ عزت دونگا تمھارے
واسطے مین نے محل اس درجہ خلق کی ہو جو آجتک کسی کو نہین دی تم اس طلسم کے مختار اعلے ہوگے اور حمزہ ثانی اور
بدیع الملک وغیرہ کو بھی اعلے درجے کا مستحق قرار دیکر اشراق کو اپنا نائب خاص بنا کے مین پردہ پوشی اختیار کرونگا خواجہ
نے جو یہ سنا رونے لگے آئینہ اندام نے کہا خواجہ گریہ کیون کرتے ہو خواجہ نے جواب دیا خداوند مین اپنی بدبختی پر روتا ہون
کہ آپ سا خداوند میری آنکھون سے غائب ہو جائیگا مین فرحت زیارت سے کیونکر مشرف ہوا کرونگا آئینہ اندام نے جواب دیا
کہ خواجہ تم اسقدر کیون مضطرب ہو مین اسکی بھی تدبیر کرونگا آٹھوین روز تمھین اپنے پاس بلایا کرونگا خواجہ ہنسنے لگے
آئینہ اندام عمرو کی یہ حرکت دیکھکر بہت ہنسا کہا خواجہ مجے تمھاری باتین بہت پسند ہین خواجہ نے جواب دیا آپنے
خود ہی یہ باتین مجکو دی ہین تھوڑی دیر تک عمرو نے آئینہ اندام سے ایسی ہی باتین کین جب رخصت ہوا تو کہا خداوند اب
مین امیدوار ہون کہ آپ حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو بلا دین آئینہ اندام نے کہا خواجہ مین نے ان لوگون کو
عجب طرح سے اسیر کیا ہو جب وہ مکان اشراق تک پہونچے اور انکے تحفہ بات چھین لیگئے تو دربار مین اشراق نے ایسی
باتین کہین کہ ان لوگون کو غصہ آگیا قید توڑ ڈالی اشراق وغیرہ کو کیفیت دیکر خوب معلوم ہوا اب انکو سب کے تحفہ بات اشراق کے

تخت پر بیٹھے رہے اُن لوگون کی نگاہ پڑی اپنے اپنے تحفہ جات اپنے اپنے قبضے مین کئے وہان سے رُخصت ہوئے
چاہتے تھے کہ باہر نکلین مین نے اسی وقت مکان کو حکم کیا کہ اپنی جگہ سے اُکھڑ کر ہوے میں روانہ ہو وہ مکان اپنی
جگہ سے اُکھڑ کر ہوا پر چلا جب حمزہ سواد شب مین پہونچا مین نے حکم کیا کہ اسی مقام پر ٹھہر جا وہ مکان وہین ٹھہر گیا ای خواجہ
جزیرۂ سواد شب ایسا مقام ہے جہان ہمیشہ تاریکی رہتی ہے کبھی آفتاب اُس طرف نہین جاتا جو لوگ بھاری خطائے
عظیم کرتے ہین اُنکے واسطے یہی وہین جا کے قید تجویز کی ہے پس اسی سبب سے حمزہ ثانی اور بدیع الملک
کو بھی ہمنے وہین بھیج دیا ہے اب اگر ہم اُنکین یہان بلاتے ہین تو وہ لوگ ضرور آمادہ جنگ ہونگے اور ہمین
اُنکی خاطر بھی منظور ہے اس سبب سے کسی قسم کی تقصیر نہ کرسکین گے وہ لڑ بھڑ کر نکل جائینگے پھر اور
مشکل ہوگی ہمنے یہ تجویز کیا تھا کہ اُن کو ایک لمبی مدت تک وہان اسیر رکھتے بعد ایک سال کے اُن سے
پوچھتے کہ اب تمھین کیا منظور ہے ای خواجہ جب وہ لوگ اسقدر تکلیف اُٹھاتے تو ضرور تھا کہ میری طرف اُنکو رغبت
ہوتی اور آکر مجھے سجدہ کرتے مگر تم اُنکے مزاج دان ہو بہتر ہے کہ وہان جا کر اُنسے کہو یقین ہے جس ترکیب سے
تم اُنسے کہوگے دوسرا نہین کہہ سکیگا اور مین تمھارے کلام مین تاثیر بھی اس قسم کی دونگا کہ وہ تم سے فوراً
راضی ہو جائینگے خواجہ نے کہا بہتر ہے حضور آپ مجھکو وہان روانہ کر دین مین اس ترکیب سے جا کر بیان کرونگا کہ سب
لوگ فوراً میری تقریر کو سنتے ہی راضی ہو جائینگے مگر میرے ہمراہ دو تین ساحر بھی ضرور روانہ کیجیے کہ وہ وہان
نگہبانی کرین راہ مین کوئی خرابی پیدا نہو آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمھارے ساتھ تو بہت ساحر جائینگے مگر یہ خیال
تمھارا بالکل بیجا ہے کہ کسی مقام پر تمھارے واسطے کوئی خرابی ہو کیونکہ قدرت کو تمھاری محبت ہے ہر مقام پر
زمین و آسمان کوہ و دریا تمھاری حفاظت کرینگے خواجہ نے کہا ساحرون کو اسواسطے مین ہمراہ لیتا ہون کہ راہ نہ
فراموش کرون آئینہ اندام نے اسی وقت اپنے ہرکارون کو بلایا کہا خواجہ کو اپنے ہمراہ لے جاؤ جو ساحر اس
طلسم مین نامی ہین اُنکو خواجہ کے ہمراہ کر کے جزیرۂ سواد شب کی طرف روانہ کرو ہرکارون نے خواجہ سے عرض کی
تشریف لے چلیے خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا کہ بعض لوگ میرے تابعین سے اسیر تھے اُنھون نے آئینہ پرستی اختیار کی ہے
مین اُنکو زندان سے رہا کر لایا ہون اگر حکم ہو تو اُن سب کو بھی ہمراہ لیجاؤن کیونکہ جب بہت سے آدمی ایک زبان
ہو جائینگے تو حمزہ کو بھی خیال پیدا ہوگا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم اپنے تابعین کو رہا کر کے لائے اور مجھے نہ دکھایا خواجہ
نے کہا یا خداوندا مین اس سبب سے نہین لایا کہ شاید آپ کے خلاف ہو اب آپ نے فرمایا ہے تو مین اُن لوگون کو
حاضر کرونگا آئینہ اندام نے کہا اب سب کو ساتھ لیکر ایک ہی مرتبہ آنا خواجہ نے کہا جو آپ فرمائین مجھے کچھ عذر نہین ہے
یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوئے ہرکارے ہمراہ لیکر پہلے سُرخ پوش جادو کے مکان پر گئے سرخ پوش کو بلایا سرخ پوش
نکلے جو آئینہ اندام کے ہرکارون کو دیکھا جلدی سے باہر آیا ہرکارون کو جھک کے سلام کیا کہا کیا ارشاد ہوتا ہے ہرکارون نے
کہا خداوند کا حکم ہے کہ تم خواجہ کے ہمراہ جاؤ اور اپنے ہمراہ دو تین ساحر نامی و گرامی اور لو سرخ پوش نے یہ کہکر
کہ مین ابھی جاتا ہون آپ لوگ ساحرون نامی کے مکان پر جا کر سب کو حکم خداوندی سے مطلع کیجیے سب میرے
مکان پر تشریف رکھین یہان خواجہ کی خاطر کرتا ہون ہرکارون نے کہا ای سرخ پوش جادو تجھے افسوس کی بات ہے کہ آج
تک تجھے عقل نہ آئی ارے وہ ساحران جلیل تیرے مکان پر آئینگے تجھے صرف اسواسطے خواجہ کے ہمراہ کرتے ہین کہ تو جزیرۂ
سواد شب کی راہ سے اچھی طرح واقف ہے اگرچہ اور ساحر بھی جانتے ہین مگر تو ایک مدت سے وہان نگہبانی کرتا رہا ہے اور وہان کی کیفیت
سے بخوبی ماہر ہے تیرا جانا اسوجہ سے اچھا ہے سرخ پوش جادو نے کہا اگر آپ لوگون کی یہ رائے تمھین ہے تو مین خود چلتا ہون

یہ کہکر اپنے مکان میں گیا اسباب سفر درست کیا اُسی وقت باہر آکے ہرکاروں کے ہمراہ ہوا ہرکارے وہاں سے شعلہ مزاج
جادو کے مکان پر گئے وہاں نگہبان دروازے پر بیٹھے تھے ہرکاروں کو روکا کہا ہم جانتے ہیں کہ آپ فرستادہ خداوند ہیں مگر ہمیں
اپنے آقا کا حکم نہیں ہے کہ کسی کو بے اذن اندر جانے دیں ہرکاروں نے کہا ہم خود بے اجازت اندر جانا گوارا نہیں کرتے
ہیں تم جا کر اطلاع کرو کہ خداوند نے اپنے بندۂ خاص کو تمہارے مکان پر بھیجا ہے شرف دین حاصل کرنا ہے تو بڑے استقبال
باہر آؤ اور خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤ کہ اُنکی عزت خداوند بھی کرتے ہیں اور شہنشاہ اشتراق انکو بھائی صاحب کہکر یاد کرتے
ہیں خداوند کا قول ہے کہ یہ ہمارے بندۂ خاص ہیں دربانوں نے اُسی وقت شعلہ مزاج کو اطلاع کی شعلہ مزاج
اس کلام کے سنتے ہی باہر نکل آیا اُسنے خواجہ کو جو دیکھا جھک کے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیا شعلہ مزاج نے کہا خواجہ
تشریف لیچلیے آپکے آنے سے میری عزت بڑھی اگر ایک لمحہ بھر کے واسطے میرے غریب خانہ میں تشریف فرما ہو جیئے گا تو
خداوند مجھسے بہت خوش ہونگے خواجہ نے کہا اے شعلہ مزاج میں بہت تعجیل میں ہوں میرا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے اور
میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میرے سبب سے تمہارا نقصان ہوگا کیونکہ میں جہاں جاتا ہوں نذر دیجاتی ہے پس تم اپنا کیوں نقصان
کرانا چاہتے ہو میں تمہارے یہاں نہیں آؤنگا شعلہ مزاج نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہیں چاہتے کہ میری عزت زیادہ ہو
خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو میں موجود ہوں یہ کہکر شعلہ مزاج کے ہمراہ اُسکے مکان میں گئے سب عیار
بھی خواجہ کے سبب سے اندر آئے خواجہ نے سب کو اپنے پاس بٹھایا ہرکاروں نے شعلہ مزاج سے کہا کہ ہم لوگ رخصت چاہتے ہیں
آپ خواجہ کو اپنے ہمراہ اور ساحران جلیل کے یہاں لیجائیے گا یا اُن لوگوں کو اپنے یہاں بلاکر جزیرہ سواد سنگ عبرت جائیے گا
شعلہ مزاج نے کہا آپ لوگوں کی اب ضرورت نہیں ہے خدمت خداوند میں جا کر عرض کر دیجیے گا کہ جو کچھ فرمان خداوندی ہے وہ بسر و چشم
بجا لاؤنگا خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا ہرکارے روانہ ہوئے شعلہ مزاج نے خواجہ سے عرض کی آپ ایک روز یہاں تشریف
رکھیے میں اور ساحروں کو یہیں بلا لونگا خواجہ نے جواب دیا کہ میں ہرگز اس بات کو قبول نہ کرونگا کیونکہ ہر ایک مجھسے شکایت
کریگا اور یہی کہیگا کہ کیا شعلہ مزاج کا مرتبہ ہمسے کم تھا جو آپ ہمارے یہاں نہ آئے اُسوقت میں کیا جواب دونگا اور یہ بات خداوند کو
بھی ناگوار ہے اب ہرگز یہ نہیں چاہتا ہوں سب کے مکانوں پر جاؤنگا ایک دن سب کے یہاں مہمان رہونگا شعلہ مزاج خاموش
ہو رہا دعوت کا سامان ہونے لگا شعلہ مزاج خواجہ کے آنے سے بہت خوش ہوا ایک روز خواجہ اُسکے مہمان رہے دوسرے
روز شعلہ مزاج سے کہا اب یہاں ٹھہرنا مصلحت وقت نہیں ہے کیونکہ مجھے خداوند نے فرمایا تھا کہ جہانتک ممکن ہو اس کام کو جلد انجام
دینا شعلہ مزاج مجبور رہا پھر خواجہ کو بہت کچھ نذر جواہر دیا اپنے ہمراہ لیکر ملا سیہ تاب جادو کے مکان پر آیا سیہ تاب نے بھی خواجہ
کو بڑی تعظیم و تکریم سے اپنے یہاں ایک روز مہمان رکھا بہت سامان و اسباب دیا دوسرے روز گوسال جادو کے مکان پر سب لوگ آئے
گوسال نے بھی خواجہ کو ایک روز مہمان رکھا اُسنے بھی خواجہ کو بہت کچھ دیا دوسرے روز اور ساحروں نے خواجہ سے عرض
کی اب آپ کی کیا رائے ہے اگر فرمائیے تو اور لوگوں کو ہمراہ لیں ورنہ ہمیں لوگ کافی ہیں اسوقت اس طلسم میں ہم لوگ ساحران جلیل
کے لقب سے مشہور ہیں خواجہ نے کہا اگر اور لوگ ممکن ہوں تو اُنکو بھی ہمراہ لے لینا اچھا ہے شعلہ مزاج نے دس ساحر اور ہمراہ لیے
خواجہ ایک ایک روز اُن سب کے یہاں مہمان رہے اور اُن سب نے بھی خواجہ کو بہت کچھ نذر و جواہر نذر دیا جب سب کی
مہمانداری سے فراغت پائی تو خواجہ بہت سے ساحروں کو مع جہاز عیاروں کے لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت اشتراق آئینہ پرست کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اُسنے خواجہ کی روانگی کی خبر پائی تو وزیر مرتاش اور بختگان و توبیج سے بیان کیا توبیج نے کہا اے شہنشاہ آپ نے
غضب کیا ہے آستین میں سانپ پالا ہے اشتراق نے کہا توبیج میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھا مفصل کہو توبیج نے کہا

عمرو نے جو اپنا مذہب ترک کیا ہو اور آپ نے اُنکے کہنے کو یقین بھی کر لیا ہو یہ بالکل آپکی عقل کے خلاف ہے اول تو اس بات کو ملاحظہ
فرمایے کہ آجتک کوئی مسلمان اپنا مذہب ترک کر کے دوسرے مذہب مین شامل ہوا ہو اسپر مسلمان بھی کون جسنے بے انتہا
ساحرون کو قتل کیا اور جو حمزہ کا رفیق خاص اور منجملہ بزرگان مشہور ہو بھلا وہ آئینہ پرستی اختیار کرتا اُسنے فریب کیا ہو اور
ایسی عیاری کریگا کہ آپ تلعیات یاد رکھینگے اشراق نے جواب دیا ہو تورج خواجہ کی نسبت مجھے کچھ نہ کہو کیونکہ خداوند نے مجھے
فرمادیا ہو کہ جو خواجہ کی بدی کریگا وہ بدی اُٹھیگا اُسکو مین جہنم مین بھیج دونگا اور خواجہ نے خود بھی مجھسے کہا تھا کہ تورج
وغیرہ کو مجھسے کمال دشمنی ہے یہ لوگ میری برائیان کرینگے مین نے کہا تھا کہ خواجہ تم خاطر جمع رکھو جب خداوند تمسے خوش ہین
تو کسی کی مجال نہین جو تمسے دشمنی رکھے کیونکہ جو تمہارا دشمن ہوگا خداوند اُسکو سزا دینگے جسوقت خواجہ میرے ہمراہ خداوند کے
پاس گئے اور سجدہ کیا تو خداوند نے مجھسے فرمادیا تھا کہ جو کوئی خلاف مرضی خواجہ کسی طرح کا کام کریگا میرے غضب مین مبتلا ہوگا
اور جو کوئی خواجہ سے دشمنی رکھیگا خداوند اسکو تباہ و برباد کردینگے اے زمرد شانی تم ہرگز خواجہ سے دشمنی نہ رکھنا ورنہ خداوند
تمہین تباہ و برباد کردینگے اور تورج بہتر ہو کہ جلدی توبہ کرو ایسا نہو خداوند کا غضب نازل ہو تورج نے کہا اے شہنشاہ آپکو
ابھی عمرو کے مکر نہین معلوم ہین وہ ایسے ایسے مکر بست کیا کرتا ہی اشراق نے جواب دیا کہ اگر مین خواجہ کے مکر مین مبتلا ہوتا تو
خداوند خواجہ کے دل کی کیفیت تحقیق نہ کر لیتے کیا خداوند سے کوئی بات پوشیدہ ہو تورج نے پھر جواب دیا کہ خداوند
بھی اُسکے مکر سے واقف نہین ہین اشراق یہ سنکر جھلا گیا کہا تو کافر ہی جو خداوند کو مثل اپنے تصور کرتا ہی ارے نادان اُنپر سب
دل کا حال مانند آئینہ کے روشن ہی اگر خواجہ کے دل مین کچھ بھی خیال اسلام ہوتا تو ضرور تھا کہ وہ برق غضب گرا کے خواجہ کو
خاک سیاہ کر دیتے تورج نے کہا مگر خواجہ کا اسبات سے ظاہر ہو کہ اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو جو عیاری مین چالاک و چست
زندانخانے سے رہا کر لیا اور سب سردارون کی قید کھلوادی وارو غہ سے کہدیا کہ انکو راحت سے رکھو ایسا نہو کہ تکلیف اٹھا کے
کوئی خلیج ہو جائے اشراق نے کہا کیا تمکو نہین معلوم کہ خواجہ نے ان لوگون کو اسیر رکھا ہی اور عیارون کو کیون رہا کر لائے ہین
تورج نے جواب دیا کہ مجھے اسکی کیفیت مطلق نہین معلوم ہو کچھ بیان فرمایے اشراق نے کہا جو لوگ اسیر ہین وہ حمزہ
کے تابعین ہین اور بدیع الملک کی اطاعت کرتے ہین جبتک وہ لوگ دیان نہ لائینگے سردارون کو بھی قبول نہو گا مگر توجہ
سبکی مذہب آئینہ پرستی کی طرف ہے صرف اس بات کے منتظر ہین کہ حمزہ و بدیع الملک اپنا مذہب آئینہ پرستی قبول کرین
تو ہم بھی اُنکے شریک ہون اسیواسطے خواجہ کو خداوند نے جزیرہ سوادشب کیطرف روانہ کیا ہی کئی ساحر نامی بھی اُنکے ہمراہ ہین
جہان حمزہ ثانی اور بدیع الملک و ایرج اسیر ہین سب ساحر خواجہ کو وہان لیجائینگے ساحر باہر ٹھہرینگے خواجہ جیلخانہ
کے پاس جا کر انکو بہ فریب دیگر آئینہ پرست بنائینگے سب کو خداوند کی خدمت مین لائینگے جب وہ لوگ خداوند کو سجدہ کرینگے
تو انکے تابعین بھی خداوند کو سجدہ کرینگے اور عیارون کو جو خواجہ رہا کر لائے ہین اسکا یہ باعث ہی کہ وہ سب لوگ خواجہ
کے تابعین تھے جب خواجہ نے بصدق دل خداوند کو سجدہ کیا تو انکو کیا عذر تھا اگر وہ لوگ انکار کرتے تو خواجہ بے میری
اطلاع کے سب کو قتل کرتے کیونکہ انکو کسی کام مین میری اجازت کی ضرورت نہین ہو کہ خداوند نے انکو اجازت دیدی ہو اور
واقعی جو باعث خواجہ کرینگے ہم لوگون سے بہتر ہو کیونکہ خداوند نے انکو عقل اس درجہ عنایت فرمائی ہو کہ خواجہ اپنی
عقل کے ذریعہ سے ہر شخص کے دل کا حال بیان کرسکتے ہین تورج جب اس کیفیت کو سُن چکا چاہا کچھ کہون مگر زمرد
و جنگان نے اشارہ کیا کہ خاموش رہو ایسا نہو کہ اشراق کو غصہ آجائے اور ہم لوگون کو گرفتار کرلے تورج اشارہ پاکر
اپنے ارادے سے باز رہا اور اشراق کو جواب دیا کہ مجھے کیفیت کا حقہ نہ معلوم تھی سو جہ سے مین نے اسقدر گستاخانہ گفتگو
کی اب مین خواجہ سے معافی مانگ لونگا اشراق نے کہا تمہین لازم ہو کہ جب خواجہ یہان تشریف لائین تم اُنکی خدمت مین جاؤ

ہاتھون کو رومال سے باندھکر اپنی تقصیر معاف کرانا تورج خاموش ہو رہا اشراق وہان سے اٹھکر اپنے مکان کی طرف
روانہ ہوا زمرد ثانی نے تورج سے کہا اے تورج تم وقت نہین دیکھتے ہو اور بات کرتے ہو یہ امر تو
ظاہر ہی کہ خواجہ نے سب کو بیوقوف بنایا ہی اور اب خواجہ صاحبقران کو ہلاک کر کے لاینگے اور یہان آکے
سب سردارون کو قید سے چھڑا لینگے پھر مرحلون کی طرف روانہ ہونگے اور لڑائی بڑے گی تم ناحق اسقدر
کہ رہے تھے اب اشراق کو یقین نہو گا اور آئینہ اندام بھی کسی کے کلام کو معتبر نہ سمجھے گا تحقیق کیا ضرورت
ہی جو اشراق کو اپنا دشمن بناؤ خاموش رہو جو ہونے والا ہی وہ ہو گا تورج نے جواب دیا کہ اگر ایکبار امیر نے
رہائی پائی تو مین لشکر اپنے ہمراہ لیجا کر اس سے مقابلہ کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا آج تک مجھکو لشکر ایسا
نہ ملا جو مثل سرداران امیر کے جرار ہوتا مگر اس طلسم مین مین نے بعض بعض جوان ایسے دیکھے ہین جو
مانند سرداران امیر جری و جرار ہین اُنکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا اور صاحبقران سے مقابلہ کر کے سب
کو قتل کرونگا جب اُن لوگون کو زیر کر کے فرصت ملیگی تو پھر کچھ اس طلسم کی نسبت اشراق سے گفتگو
کرونگا اگر راضی ہونگے اور میری مرضی کے موافق کام کرینگے تو اسکے بعد مطلب ہو گا ورنہ دیکھا جائیگا زمرد
نے جو تورج کا ارادہ سنا کہا اے تورج اگر یہ خیال تمھارے دلمین ہی تو اسکو ظاہر نہ کرو خاموش رہو وقت
پر دیکھا جائیگا ابھی اسکا ظاہر کرنا اچھا نہین ہی کیونکہ جس سامان کی ضرورت ہو گی وہ ابھی موجود نہین ہی اگر
یہ خبر اشراق کو پہونچ جائیگی تو قیامت آئے گی اس کے سحر سے بچنے کی طاقت ہم لوگون مین نہین
ہی وہ ایک سحر مین سب کو مار ڈالے گا دل کا مطلب دل مین رہجائے گا کچھ ہاتھ نہ آئے گا تورج
نے کہا مین اسوقت آپ سے کہتا ہون اور کسی کے سامنے اس راز کو بیان نہ کرونگا زمرد نے کہا
تمکو معلوم ہی کہ یہان کے ہر در و دیوار مین سحر پیوست ہی اور آئینہ اندام کو روز کی کیفیت معلوم ہوتی ہی
ایک ایک ساحر غائبانہ ہر ایک شخص کے ہمراہ رہتا ہی جو کچھ اسکی زبان سے نکلتا ہی وہ آئینہ اندام کو
اسکی خبر دیتا ہی اسی وجہ سے وہ سب کے حال سے زیادہ تر ماہر رہتا ہی تورج خاموش ہو رہا بختگان
نے کہا میرے نزدیک اب یہ بہتر ہی کہ یہان سے کسی طرح نکل چلنا چاہیے مگر نا صلاح وقت نہین
کیونکہ جسوقت صاحبقران رہائی پائینگے زمین ہلا دینگے پھر اسیر ہونا ممکن نہین اگر ایک شخص اسیر ہو گا تو
دوسرا باقی رہیگا ان لوگون مین سے جو صاحب تحفہ جات باقی رہجائیگا وہ دوسرے کو رہا کریگا تورج
نے جواب دیا کہ اب سحر کی لڑائی موقوف رہیگی مین لشکر کو ہمراہ لیکر لڑونگا بختگان نے کہا اگر ہزار
پہلوان ہزار لشکر اپنے ہمراہ لیکر لڑینگے تو بھی لشکر اسلام پر فتح نہ پاسکینگے یہ بات تورج کی بہت ناگوار
ہوئی جھلا کے جواب دیا کہ اے بختگان انصاف کے خلاف باتین کرتے ہو کیا مین نے آجتک کسی سردار اسلام
کو قتل نہین کیا اور تمھین اسکی کیفیت نہین معلوم ہوئی کہان کہان مین نے جا کر سرداران اسلام کو زیر کیا اور کن
کن کو قتل کیا بختگان نے جواب دیا کہ تمنے واقعی بڑی ہمت و جرات سے مقابلے کیے اور نامی سردار تمھارے
ہاتھ سے قتل ہوے مگر اب لشکر اسلام کی کیفیت دوسری ہی بدیع الملک کی شوکت دیکھیے کیسے پہلوان
زیر کر کے لائے ہین جس وقت وہ لوگ میدان مین آئینگے تو کیا قیامت برپا کرینگے اُنسے کون مقابلہ کریگا تم ایک
کو جواب دے سکتے ہو جب ہزار ایک سے ایک بڑھ کے جمع ہونگے تو کیا کر سکوگے تورج نے کہا تمنے کوہستان
کے پہلوان کو جو دیکھ لیا تمھارے دلپر خوف چھا گیا یہی لوگ ہین جنکو بدیع الملک نے زیر کیا ہے جب

بدیع الملک انکو زیر کرچکے تھے ہمین کچھ نظر نہ پڑ سکیگا بختگان نے کہا اس کشش سے اسوقت کچھ حاصل نہین ہے جب
وقت آئیگا اور ہم یہان موجود ہونگے تو دیکھ لینگے تورج نے جواب دیا کہ مین تمھین بھی کہین نہ جانے دونگا کیونکہ
اس جگہ سے بہتر برائے حفاظت کوئی ٹھکانا نہین ہے زمرد نے کہا یہ تو بہت صحیح ہے مگر اب اس جگہ کا بھروسہ کرنا خلاف
عقل ہے کیونکہ اب سرداران اسلام اسیر ہو کر رہا ہوتے ہین اور وہ لوگ اپنی رہائی پاسکے پھر اسیر ہونگے تورج
نے کہا جب تک وہ لوگ اسیر ہین اسوقت تک آپ یہان مقیم رہین جسوقت وہ رہا ہو جاینگے پھر جو آپ کے مزاج مین
آئے کیجئے گا تورج سے زمرد یہ بات سنکر خاموش ہو رہا اس گفتگو مین شام ہو گئی تھی بختگان نے کہا اب خداوند کے
پاس چلنے کا وقت آگیا ہے عرصہ کرنا مناسب نہین یہ کہکر بختگان اٹھا زمرد اور تورج بھی اٹھے سب
آئینہ اندام جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر ان لوگونکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت خواجہ کی عرض کی جاتی ہے

خواجہ ساحران طلسم کو اپنے ہمراہ لیکر جزیرہ سوداخت کی طرف روانہ ہوے ایک روز مین ساحرون نے
سرحد جزیرہ تک خواجہ کو پہونچایا خواجہ نے ساحرون سے کہا کیا یہی جزیرہ ہے سب نے عرض کی یہ جزیرہ کی حد
ہے اگر مناسب جانیئے آجکی شب یہان قیام فرمایئے کل جزیرہ مین تشریف لے جایئے گا خواجہ نے کہا اب مجھکو
ایک لمحہ یہان ٹھہرنا ناگوار ہے مجھکو راہ بتاؤ مین اسی وقت اپنے تابعین کو ہمراہ لیکر اندر جاؤنگا سرخ پوش جادو
نے عرض کی آپ میرے ساتھ تشریف لے چلین مین آپ کو جزیرہ تک پہونچا کر واپس آؤنگا خواجہ سرخ پوش جادو
کے ہمراہ ہوے سب عیارون کو بھی اپنے ہمراہ لیا سرخ پوش جادو ایک دہنہ نقب کے قریب آیا عرض کی جزیرہ
کی یہی راہ ہے یہ کہکر جھولی سے ایک مشعل سحر نکالی کچھ اسم پڑھ کر اسپر دم کیا مشعل جل اٹھی سرخ پوش نے عرض کی
اس مشعل کو اپنے ہمراہ لیجائیے جزیرے مین تاریکی بہت ہے خواجہ نے سرخ پوش جادو سے مشعل لی سب عیارونکو
اپنے ہمراہ لیا اس دہنہ نقب مین داخل ہوے دوچار قدم کے بعد خواجہ نے دیکھا کہ سوائے تاریکی کے اور کچھ نظر
نہین آتا برق ثانی نے عرض کی استاد اب تو مشعل بھی کچھ کام نہین دیتی ہے خواجہ نے کہا اسی قدر غنیمت ہے کہ راہ
چل سکتے ہین یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک دیوار کی ٹکر لگی خواجہ ٹھہر گئے خیال کرکے دیکھا معلوم
ہوا کہ دیوار ہے خواجہ نے برق سے کہا دیوار معلوم ہوتی ہے اسی دیوار کے سہارے سے چلنا چاہیے سب نے
اس دیوار پر ہاتھ رکھے تھوڑی دور اسی طرح گئے پھر دروازہ معلوم ہوا خواجہ دروازے کے اندر آنے چاہتے تھے
کہ صاحبقران کو آواز دین مگر امیر نے جو روشنی دیکھی بدیع الملک سے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی ساحر آتا ہے
بدیع الملک نے عرض کی آج خلاف وقت ساحر یہان آرہا ہے ورنہ معمول ہے کہ دو وقت آب و طعام لیکر ساحر
آتے ہین صاحبقران نے فرمایا کوئی سبب ہوگا بدیع الملک اور صاحبقران مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرج
نے آواز دی کون آتا ہے خواجہ نے ایرج کی آواز پہچان کر جواب دیا کہ مین ملازم شہنشاہ اشراق ہون مجھے
حکم ہوا ہے کہ تم لوگون کو قید بھی پہنچا دون اور تمہارے تحفہ جات چھین لون یہ سنکر صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج کو غصہ آیا سب نے تلوارون کے قبضون پر ہاتھ ڈالے ایرج نے ڈانٹ کر کہا
تیری کیا مجال ہے جو ہملوگونکو قید پہنچا سکے اور تحفہ جات ہمارے لے سکے خواجہ نے پھر آواز بدل کر کہا
کیا تملوگون کو اپنے تحفہ جات پر ناز ہے کہ اسکے سبب سے میرا سحر تم پر تاثیر نہ کریگا تو میرا سحر ایسا نہین ہے
جو اپنا اثر نہ دکھائے علاوہ اسکے مین تملوگون سے طاقت مین بھی کم نہین ہون اگر تمھین اپنی جان

عزیز ہے تو کچھ مجھکو دینے کا اقرار کرو تو میں تمھیں یہاں سے نکال لیچلوں امیر نے جب یہ گفتگو سنی ہنس پڑے بدیع الملک
نے عرض کی آپ کی ہنسی کا کیا سبب ہے امیر نے فرمایا اے بدیع الملک شکر کرو کہ زمانہ رہائی قریب آگیا اور خدا نے
اس بلا سے نجات عطا فرمائی یہ ساحر نہیں ہے خواجہ ہیں بدیع الملک یہ کلام فرحت انجام صاحبقران سے سنکر
خوش ہوئے ایرج کو بھی مسرت حاصل ہوئی خواجہ نے کہا اے حمزہ میرے سوال کا کچھ جواب نہ دیا گیا تجھے تحفہ جات
بخشنا ہونا منظور ہے امیر نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اب زیادہ باتیں بناؤ واقعی تمنے کیا کار نمایاں کیا مگر خواجہ
اسوقت میرے پاس کچھ موجود نہیں ہے لشکر میں چلو اسکا عوض تمھارے ساتھ کیا جائیگا خواجہ نے کہا اور بدیع الملک
نوجوان کیا کہتے ہیں بدیع الملک نے کہا خواجہ مجھے کیا انکار ہے ایرج نے بھی اقرار کیا خواجہ قریب آئے صاحبقران
کو سلام کیا امیر نے خوش ہوکے خواجہ کو گلے سے لگالیا بدیع الملک نے بھی خواجہ کی بہت تعریف کی خواجہ نے عرض
کی اب میرے ہمراہ تشریف لیچلئے امیر ثانی مع بدیع الملک و ایرج کے وہانسے اٹھے خواجہ کے ہمراہ ہوئے خواجہ
صاحبقران و بدیع الملک و ایرج کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے یہاں سب ساحر دہنہ نقب پر بیٹھے ہوئے خواجہ کا انتظار کر رہے
تھے جیسے ہی سب نے خواجہ کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہوکر سب نے سلام کیا خواجہ باہر آئے صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج نے جو ساحروں کو دیکھا خواجہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا خواجہ یہ کون لوگ ہیں خواجہ نے کہا یہ اس طلسم کے ساحران
جلیل ہیں یہ کہکر ساحروں سے کہا تم لوگ جاؤ اور سب کے ٹھہرنے کے واسطے بارگاہ استادہ کرو ساحروں نے عرض کی
غلاموں نے پہلے ہی سے سب انتظام درست کر رکھا ہے آپ تشریف لیچلئے خواجہ مع صاحبقران وغیرہ ایک بارگاہ
میں آئے ساحروں سے کہا تم لوگ اور بارگاہ میں جاؤ مجھے کچھ ضروری باتیں صاحبقران سے کرنا ہیں ساحر
دوسری بارگاہ میں گئے خواجہ نے امیر سے عرض کی میں سب سرداروں کو اذیت قید سے رہائی دے آیا ہوں آئینہ اندام
جادو مجھے بہت معتمد جانتا ہے اس نے آپکے پاس بھیجا ہے اگر خدا نے چاہا تو میں آپ کو لشکر سے ملائے دیتا ہوں
اگر میری جانفشانی کا خیال کیجئے امیر نے فرمایا خواجہ تم خاطر جمع رکھو مجھکو خود خیال ہے اور تمھارے اس کار نمایاں کرنے
سے ہم بہت خوش ہیں سوا تمھارے دوسرے کی مجال نہیں جو یہ کام کرسکے خواجہ نے عرض کی میں اس تعریف
کو پسند نہیں رکھتا امیر نے فرمایا خواجہ یہاں میرے پاس کچھ موجود نہیں ہے جب لشکر میں جاؤنگا اور اپنا مال و
اسباب پاؤنگا تو تمھیں خوش کرونگا خواجہ نے یہ عرض کی کہ آپ تحفہ جات مجھکو مرحمت فرمائیے میں سب
سے تحفے لیکر آئینہ اندام کے پاس جاؤں اور وہاں سے سب سرداران کو بلاؤں امیر نے جو ہیکل سے گلے
سے اتارے خواجہ کے حوالے کئے عمرو نے بدیع الملک سے کہا آپ بھی اپنے تحفہ جات عنایت
کیجئے بدیع الملک نے بھی اپنے سب تحفہ جات خواجہ کو دیئے ایرج نے بھی طیلسان اور ریشمی سپر دی
خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ساحروں کو بلایا کہا تم لوگ حمزہ کی حفاظت کرو میں خداوند کے پاس جاتا
ہوں ساحروں نے عرض کی حمزہ اور دو جوان جو آپکے ہمراہ ہیں وہ صاحب تحفہ جات ہیں اگر کسی وقت انکا
مزاج برہم ہو جائیگا تو ہم کیونکر روک سکیں گے خواجہ نے جواب دیا کہ میں سب کے تحفہ جات لے آیا ہوں
اب مجھے کچھ خوف نہیں کیونکہ سب تحفہ جات ساحروں کو دکھا دیئے ساحر خوش ہوئے خواجہ پھر بارگاہ
صاحبقران میں حاضر ہوئے امیر سے عرض کی صاحبقران حضور کو میں آپ ساحروں سے بچنے کا میں
ایک روز کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہوں انشاء اللہ تعالی کل حاضر خدمت ہونگا امیر نے
فرمایا خواجہ اگر ممکن ہو تو تم سرداروں کی دلجوئی میں جاؤ میں آپکی رہائی کی تدبیر کرونگا خواجہ نے کہا

آپ میرے معاملے مین دخل نہ دین آئینہ اندام یہ بھی کہتا تھا کہ اگر کوئی شخص اسوقت انکی رہائی کی سعی کرے
تو مین فوراً انکو قتل کر ڈالون بعد مین جو ہوگا ہوا میسنے فرمایا خواجہ تمھین اختیار ہے عمرو بھی بارگاہ سے باہر آیا ساحرون
کو بھی بلا کر کہا کہ حمزہ کے خلاف مرضی کوئی بات نہ کرنا ورنہ خداوند کو ناگوار ہوگا کیونکہ یہ لوگ خداوند کو بہت
پیارے ہین انکے دلون مین نور ایمان آتا جاتا ہے مگر تم کوئی بات خلاف مرضی کر دوگے تو یہ مجبور ہوکر پھر اسلام اختیار
کر لینگے اور اس بات پر خداوند تم سے بہت آزردہ ہونگے اور مین بھی خداوند سے کہکے تم سب کو جہنم مین بھجوا
دونگا ساحرون نے عرض کی ہماری کیا مجال جو کوئی بات آپکے خلاف کرین خواجہ نے سرخ پوش جادو
سے کہا تم مجھکو خداوند کے پاس لے چلو سرخ پوش جادو نے اسیوقت تخت سحر تیار کیا خواجہ تخت پر بیٹھے
سرخ پوش نے سحر کیا تخت چل نکلا تھوڑی دیر مین سرخ پوش نے تخت زمین پر اتارا خواجہ نے دیکھا
سامنے آئینہ اندام جادو کا مکان معلوم ہوتا ہے خواجہ تخت سے اترے دروازے پر آئے دربانون سے کہا
خداوند سے ہماری اطلاع کرو کہ ہم آئے ہین مسلمانون سے تحفہ جات لائے ہین خداوند سے کچھ اور ضروری طے
کرنا ہین دربان خواجہ کو دیکھکر کھڑے ہوگئے اسیوقت چوبدارونکو بلایا کہا جاکر خداوند سے عرض کرو کہ خواجہ عمرو
نامدار تشریف لائے ہین آپ سے کچھ ضروری باتین کرنا چاہتے ہین چوبدار اسیوقت آئینہ اندام جادو کے پاس گئے
کہا خواجہ صاحب تشریف لائے ہین اندر آنا چاہتے ہین آئینہ اندام نے کہا جلد بلالو خواجہ کو بھی دروازے پر روکا کرو
جسوقت آئین بے اطلاع بھی آسکتے ہین چوبدار باہر آئے دربانون سے کہا خداوند فرماتے ہین کہ خواجہ کیواسطے کسیوقت مین
اندر آنیکی ممانعت نہین ہے جسوقت خواجہ کو ہمارے پاس آنیکی ضرورت ہو بے اطلاع چلے آئین دربانون نے خواجہ سے
عرض کی آپ اندر تشریف لیجائیے خداوند نے حکم دیا ہے کہ آپکو اطلاع کرانیکی ضرورت نہین ہے جسوقت یہان آنا منظور ہو اپنے گھر
کیطرح تشریف لائیے خواجہ نے کہا خداوند قدردانی فرماتے ہین سچ مچ سر بڑھاتے ہین یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوئے سرخ پوش باہر ٹھہرا جب
خواجہ سب دروازے طے کرکے خاص ڈیوڑھی پر پہنچے پردہ اٹھا خود داخل ہوا خواجہ نے دیکھا آئینہ اندام جادو سامنے بیٹھا ہے عمرو نے
جھک کے سلام کیا آئینہ اندام ہنسنے لگا کہا او بندہ خاص حمزہ سے کیسی ٹھہری خواجہ نے کہا جب خداوند نے میری زبان
مین تاثیر عطا فرمائی تھی اور اسکے دلمین نور ایمان پیدا کر دیا تھا تو اسکی مجال تھی جو اسلام کو ترک نکرتا بلکہ ایک ایک نے
اپنے تحفہ جات بھی ہدیے مین کر جاکر خداوند کو ہماری طرف سے نذر دینا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم ان لوگون کو اپنے
ہمراہ میرے پاس کیون نہ لائے اگر وہ لوگ اس وقت میرے پاس آتے تو مین انھین اسیوقت خلعت وزارت عنایت
کرتا خواجہ نے کہا یا خداوند حمزہ اور بدیع الملک اور ایرج کو خیال ہے کہ میری فوج مجھ پر طعنہ زنی کریگی پہلے
وہ لوگ اسلام ترک کرین پھر مین مذہب آئینہ پرستی کو ظاہر کرونگا اور اسکے واسطے ایک بزم خاص قرار
دی جائے اور بانی اسکے حمزہ ثانی ہون وہان ایک شخص بزرگان دین سے جاکر آپکے صفات بیان
کرے حمزہ اس سے کچھ سوال کریگا وہ شخص حمزہ کو قائل کر دیگا حمزہ قائل ہوکر اسلام ترک کر دیگا آئینہ اندام نے کہا
خواجہ تمھاری رائے بہت اچھی ہے جسطرح تم کو جیسے مجھے منظور ہے خواجہ نے کہا میدان تجویز کیا جائے اور حمزہ کے
سردار مع مال و اسباب جو کچھ یہان لوٹ مین آیا ہے وہان بھیج دیے جائین تاکہ حمزہ الطاف خداوندی بھی دیکھے اسی
میدان مین حمزہ بزم وعظ منعقد کرے تحفہ جات اسکے میرے پاس موجود ہین کسی کی مجال نہین جو مکر کرکے لڑائی
شروع کرے اور ترک بھی نکل جائے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ خواجہ اسکا ذکر بھی نہ کرو اب خداوند نے سب کے
دل سے جوش اسلام نکال لیا ہے کوئی بر سر فساد نہوگا خواجہ نے کہا پھر اسکا انتظام جلد ہونا چاہیے آئینہ اندام نے

اپنے ملازمین کو پکارا ساحر آئے آئینہ اندام نے کہا اشراق جادو کو بلاؤ ساحر اُسی وقت روانہ ہوئے اشراق
کے پاس پہونچے اشراق مع زمرد ثانی کے بیٹھا تھا تورج و نخجگان بھی موجود تھے صاحبقران
زمان کا ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکاروں نے آکے اشراق کو خبر دی کہ فرستادۂ خداوند آئے ہیں کچھ پیغام
ضروری لائے ہیں اشراق نے کہا خبردار کوئی اُنکو یہاں آنے سے مانع نہو میری اطلاع کرنے کے واسطے
دربان نہ روکیں ہرکارے باہر آئے دربانوں سے کہا خداوند کے فرستادے آتے ہیں اشراق کا حکم ہے کہ انکو
کوئی مانع نہو مجھے اطلاع کرنے کی ضرورت نہیں ہے دربانوں نے کہا ہم اطلاع نہ کرینگے یہ ذکر تھا کہ ساحر
فرستادہ آئینہ اندام دروازے پر آگئے دربان تعظیم کے واسطے کھڑے ہوگئے ساحران مغرور دروازے
کے اندر داخل ہوئے پردہ اٹھا کر دوسری ڈیوڑھی پر پہونچے وہاں بھی دربانوں نے تعظیم کی ساحر تیسری ڈیوڑھی
پر پہونچے وہاں بھی کوئی مانع نہوا اُسی طرح سے سات ڈیوڑھیاں طے کرکے اشراق کے پاس پہونچے اشراق
نے ان لوگوں کو اپنے پاس بٹھایا ساحروں نے کہا خداوند نے آپکو یاد فرمایا ہے حکم ہے کہ بہت جلد حاضر ہوں
اشراق نے کہا کچھ سبب طلبی بھی فرمایا ہے ساحروں نے کہا خواجہ صاحب جزیرہ سواد شب سے تشریف
لائے ہیں تحفجات بھی سلمانوں کے پاس ہیں حمزہ و بدیع الملک و ایرج نے مذہب اسلام ترک کیا ہے
انھین کیواسطے کچھ انتظام کرنا ہے آپ کو طلب فرمایا ہے اشراق کا چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا زمرد ثانی
کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ قدرت خداوندی دیکھی تم لوگ کہتے تھے کہ خواجہ نے مکر کیا ہے اب بھی تمہارے دلوں
میں خواجہ کی طرف سے شک باقی ہے دیکھو حمزہ کے تحفجات بھی لے آیا اور حمزہ سے اسلام بھی ترک کرادیا
زمرد نے چاہا کچھ جواب دوں مگر نخجگان نے اشارے سے منع کیا اشراق نے کہا اب میں جاتا ہوں دیکھوں
خداوند مجھسے کیا فرماتے ہیں تورج نے کہا آپ جلد تشریف لے جائیں اشراق اُٹھا اپنا تخت طلب کیا
ساحروں نے اسکا تخت لاکر رکھا اشراق تخت پر بیٹھا سحر کرکے تخت کو بلند کیا تھوڑی دیر میں آئینہ اندام جادو
کے مکان پر پہونچا دربان نے اشراق کو سلام کیا کہا ابھی یہیں توقف فرمائیے ہم آپ کی اطلاع کریں جب
خداوند ارشاد فرمائینگے ہم آپ سے عرض کردینگے اشراق وہیں ٹھہر گیا دربانوں نے چوبداروں کو بلایا کہا جاکر
عرض کرو کہ سلطان اشراق حاضر ہیں اجازت باریابی چاہتے ہیں ہرکارے آئینہ اندام کے پاس آئے کہا اشراق
بادشاہ طلسم نہ طاق در دولت پر حاضر ہے اُسکے حق میں کیا حکم صادر ہوتا ہے آئینہ اندام نے کہا اُسکو بلاؤ جلد میرے
سامنے لاؤ ہرکارے باہر آئے اشراق کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے اشراق نے دیکھا آئینہ اندام کے پاس خواجہ
عمرو نامدار بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اشراق نے خواجہ کو سلام کیا آئینہ اندام کو سجدہ کیا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق
تُنے بڑی دیر لگائی خواجہ کو کمال تکلیف ہوئی اشراق نے خواجہ سے عرض کی کہ مجھسے خطا ہوئی معاف فرمائیے گا
خواجہ نے کہا کیا مضائقہ ہے مگر اب جلد انتظام کرو اشراق نے کہا جو کچھ فرمائیے میں بسر و چشم ابھی بجا لاؤں خواجہ
نے کہا خداوند سے دریافت کرو جو کچھ وہ حکم کریں انکی تعمیل مجھپر اور تمپر واجب ہے اشراق آئینہ اندام جادو کی
طرف متوجہ ہوا کہا آپ کیا حکم فرماتے ہیں آئینہ اندام نے کہا میرا حکم یہی ہے کہ جو کچھ خواجہ کہیں اُسکو بسر و چشم
قبول اور میرے حکم کے برابر تصور کرو کیونکہ خواجہ میری زبان ہیں جو کچھ میرا حکم ہوگا اُسکا اظہار خواجہ کی معرفت
ہوا کریگا اب میں کسی سے کلام نہ کرونگا ہر ایک شخص کو خواجہ کے احکام کے موافق کام انجام دینا ہوگا اشراق
پھر خواجہ کی طرف مخاطب ہوا عرض کی اب جو کچھ آپ فرمائیں خواجہ نے کہا ایک میدان وسیع تجویز کرو اور وہاں

بارگاہین لشکر حمزہ کی بھیج دون ان سب بارگاہون کو آراستہ کراؤن جسقدر مال و اسباب تمھین اُسکے قبضے سے دستیاب
ہوا ہے وہ سب بھی وہین روانہ کردون ہر ایک چیز کو درست کردون پھر سرداران حمزہ کو زندان خانے سے
نکالکے وہان بھیجون حمزہ کو طلب کرون وہ ایک محفل وعظ منعقد کریگا جو شخص اس طلسم مین صفات خداوند
سب سے زیادہ جانتا ہو وہ اس محفل مین وعظ مقرر کرے سرداران اسلام پر اوصاف خداوند آئینہ اندام
ظاہر کریگا تا ہر ایک کا دل اسلام سے پھر جائے اشراق نے کہا خواجہ بہت سے میدان اس طلسم مین
ایسے ہین جہان لشکر حمزہ بفراغت رہ سکتا ہے خواجہ نے کہا مین دو ایک ٹھکانے دیکھون اگر وہ میدان اس
لائق ہون گے تو مین تمھین اطلاع دونگا تم بارگاہین بھیج دینا اشراق نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف
لے چلین مین سب میدان آپ کو دکھادون خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا اب مین اجازت
چاہتا ہون کیونکہ بڑا انتظام کرنا ہے آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم جاؤ طلسم کے بہت سے ساحر تمھارے ہمراہ
جائینگے یہ سب انتظام کرلینگے خواجہ اشراق کو ہمراہ لیکر باہر آئے اشراق نے اپنے تخت پر بٹھایا ایک سمت
تخت کو لے چلا تھوڑی دور کے بعد ایک میدان وسیع مین تخت اُتارا خواجہ سے عرض کی آپ ملاحظہ فرمائین
اگر یہ میدان پسند ہو تو مین بارگاہین منگاؤن خواجہ نے خیال کیا کہ اس میدان سے طلسم بہت نزدیک ہے
یہان ٹھہرانا اچھا نہین ہے دوسرے اشراق سے کہا اگرچہ یہ میدان بہت وسیع ہے مگر یہان کی آب و ہوا اچھی
نہین معلوم ہوتی اگر کوئی دور جگہ ہو تو اچھا تھا اشراق نے تخت آگے بڑھایا قریب دو سو کوس کے آگے لیجا کر تخت
کو دوکا زمین پر اُتارا خواجہ نے دیکھا میدان بہت وسیع ہے دریا بھی قریب ہے سبزہ بھی بہت فرح ناک معلوم
ہوتا ہے دلمین آیا کہ یہین بارگاہین طلب کرون مگر پھر خیال آیا کہ اس سے بھی دور کوئی صحرا ملے تو بہت اچھا
ہے یہ سوچ کر اشراق سے کہا یہ صحرا تو بہت اچھا ہے مگر مین چاہتا ہون کہ اور میدان بھی دیکھون اگر اور صحرا میرے
پسند نہ آئینگے تو یہین بارگاہین استادہ ہو جائینگی اشراق نے عرض کی آپ تخت پر تشریف لے چلین مین اور
میدان بھی آپ کو دکھادون خواجہ پھر تخت پر آئے اشراق نے تخت اوڑایا وہان سے تین چار سو کوس آیا
تخت اُتارا خواجہ سے عرض کی اب اس صحرا سے بہتر کوئی جگہ نہین ہے یہ صحرا اسلیے بنایا گیا ہے سامنے زیر پہاڑ خونین چشم
ہے خونین چشم جادو وہان کا حاکم ہے ایک دختر رکھتا ہے اُسنے اپنے شکار کھیلنے کو یہ صحرا بنایا ہے کبھی کبھی اس صحرا
مین آتی ہے شکار کھیلتی ہے خداوند نے اسکو اسقدر حسن عطا فرمایا ہے کہ کوئی تاب دید نہین لا سکتا بجز یہ بھی
عقل والی دیکھتی رکھتی ہے دختر خداوند کی ہم مکتب ہے خواجہ نے کہا خداوند صاحب دختر بھی ہین اشراق
نے کہا خواجہ تمھین کیفیت نہین معلوم خداوند صاحب دختر ہین ملکہ آئینہ ساق جادو مشہور ہین کسی نے
آجتک اُنکی صورت زیبا نہین دیکھی ایوان الماس ایک مقام ہے اُسکے بعد خداوند کا تخت خداوندی ہے جہان آپ دین
رہتے ہین تو جہان ملکہ مشرف جمال ہوتے ہین وہان سب کاروبار دیکھتے ہین عجیب فرشتون مین کسی قسم کے جھگڑے
پیدا ہوتے ہین خداوند چلے جاتے ہین خواجہ نے کہا مجھکو آجتک یہ بات نہ معلوم تھی اسوقت تمھاری زبانی
معلوم ہوئی اشراق نے کہا خواجہ خداوند سے نہ کہدینا جو وہ مجھے جہنم مین پھینک دین بارہا مین نے شوق
دید ملکہ ظاہر کیا خداوند کو غصہ آگیا انھین گوارا نہین کہ کوئی ذکر ملکہ اُنکے سامنے کرے آجتک شادی ملکہ
کی نہین کی بہت زمانہ ہوا کہ ایک بادشاہ نے پیغام دیا تھا نہین معلوم اُسکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی تھی خداوند نے اُسکے
طلسم کو تباہ کر دیا اُسکی نسل مین بھی اب کوئی باقی نہین اُس زمین کے طبقے کو دیکھا اُلٹ کر جہنم مین پھینکوا دیا اب وہان دریا ہو گیا ہے

اس دریا کا پانی بھی ایسا ہی کہ کسی کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا خواجہ نے کہا ابھی سے تمنے خوب کیا جو اسوقت سب مجھسے
کہدیا ورنہ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں خداوند سے کہتا کہ میں ایوان الماس کے دیکھنے کا مشتاق ہوں اشراق
نے کہا ہرگز یہ نہ فرمایئے گا ورنہ انھیں بہت ناگوار ہوگا تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق سے یہ باتیں کرتے رہے
جب فرصت ہوا تو خواجہ نے کہا یہ صحرا بہت اچھا ہے یہیں بارگاہیں آراستہ کی جائیں اشراق نے عرض کی
میں ساحروں کو بلاکر آپ کی حفاظت کے واسطے یہاں چھوڑ دوں جو آپ سے رخصت ہوکر جاؤں اور بارگاہیں
ساحروں پر لدوا کر منگواؤں خواجہ نے فرمایا اے اشراق ایسی ضرورت نہیں کہ تم میری حفاظت کے واسطے ساحروں
کو یہاں بلاؤ تم جاکر بارگاہیں لگا جلد انتظام کرو اشراق جادو رخصت ہوا جو دو ایک ساحر اسکے ہمراہ تھے وہ
خواجہ کے پاس رہے اشراق تھوڑی دیر میں اپنے مکان پر آیا زمرد و تختگان و تورج کو بلایا کہا تم لوگ کہتے تھے کہ
صاحبقران ترک اسلام نہ کرینگے اسوقت خداوند نے مجھکو بلاکر فرمایا کہ جو کچھ خواجہ کہیں اس کام کو انجام دو میں نے
خواجہ سے دریافت کیا خواجہ نے کہا ایک میدان میں بارگاہیں استادہ کرائے تمام سرداران اسلام کو وہاں بھیج دو
حمزہ ثانی ایک محفل وعظ منعقد کریگا ایک شخص جو عالم ہوگا اس محفل میں جاکر خداوند آئینہ اندام کے صفات
بیان اور تردید مذہب اسلام اسطور سے کریگا کہ سرداروں کے دل مذہب اسلام کی طرف سے پھر جائینگے زمرد
نے ظاہر میں بہت خوشی ظاہر کردی مگر باطن میں خوف پیدا ہوا خیال آیا کہ اب حمزہ رہا ہو جائیگا قیامت
برپا ہوگی اشراق تھوڑی دیر تک زمرد و تختگان وغیرہ سے یہ باتیں کرکے اٹھا اپنی نشست گاہ میں آیا وزرا
کو بلاکر کہا بارگاہیں لشکر اسلام کی مع جملہ مال و اسباب کے صحرائے خونین میں جلد روانہ کی جائیں وزرا نے اسیوقت
سے انتظام شروع کیا اشراق زندان غلام کے طرف آیا داروغہ کو بلایا کہا جسوقت میں رقعہ روانہ کروں اسیوقت
سب سرداران اسلام کو صحرائے خونین کی طرف بھیج دینا داروغہ نے عرض کی میں ابھی سے انتظام کرتا ہوں اشراق نے
جب ان کاموں سے فراغت پائے اپنے تخت پر سوار ہوکر صحرا کی طرف روانہ ہوا یہاں لوگ پہونچ گئے تھے خواجہ
بارگاہیں آراستہ کرینگے اسلام کے سب تھے کہ اشراق پہونچا خواجہ نے کہا اے سلطان ابھی تک سرداران اسلام نہیں آئے
ہیں جب تک وہ لوگ نہ آجائینگے یہ کام انجام نہ پاسکے گا اول تو میں یہ نہیں جانتا کہ کونسی بارگاہ کس کی ہے مال و
اسباب کس کس کا ہے دوسرے یہ کہ ان بارگاہوں کا آراستہ کرنا انھیں لوگوں کا کام ہے اشراق نے اسیوقت ایک ساحر کو بلایا
ایک نامہ لکھکر اسکو دیا کہا داروغہ زندانخانہ کو یہ نامہ میرا جاکر دینا اور سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر آنا یہاں
سب انتظام درست ہے میں داروغہ سے تاکید کر آیا ہوں ساحر اشراق کا نامہ لیکر روانہ ہوا داروغہ کے
پاس آیا نامہ دیا داروغہ نے اسیوقت سب کو روانہ کرنا شروع کیا دو دن تک اہل اسلام کو آتے روانہ
کیا جب سب لوگ خواجہ کے پاس پہونچ گئے اور بارگاہیں بھی آراستہ ہوگئیں تو خواجہ نے اشراق سے
کہا کہ اب میں حمزہ ثانی سے کہنے کو جاتا ہوں تم یہاں موجود رہنا اشراق وہیں رہا خواجہ چند ساحروں
کو ہمراہ لیکر امیر کی خدمت میں حاضر ہوئے صاحبقران تو خواجہ کے منتظر تھے ہی جیسے ہی عمرو کو آتے دیکھا
خوش ہوکر فرمایا خواجہ تمنے بڑی دیر کی عمرو نے عرض کی یا امیر میں بڑے بڑے کاموں میں مصروف تھا اب
اسوقت آپ تشریف لے چلیں لشکر میں ہر ایک کو آپکا انتظار ہے صاحبقران و بدیع الملک نامدار اور ایرج اس
بات کو سنکر بہت خوش ہوئے امیر نے بدیع الملک سے فرمایا اب کیا راے ہے بدیع الملک نے عرض کی جو آپکے
مزاج میں آئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا اسیوقت چلنا مناسب ہے عمرو نے عرض کی اگر عصر ہوگا تو اچھا

نہین ہے صاحبقران نام خدا لیکر اُٹھے سب ساحر بھی چلنے پر موجود ہوئے خواجہ نے اُسیوقت تخت منگائے صاحبقران
کو دیکھکر بدیع الملک و ایرج تخت پر بیٹھے ساحرون نے تخت اوڑائے وہان سے روانہ ہوے
ایک روز کے بعد امیر لشکر مین داخل ہوئے یہان سب لوگ صاحبقران کے مشتاق تھے امیر کو دیکھا
سب نے آکر سلام کیا عرج آفتاب علم صاحبقران کو سلام کرکے بدیع الملک کے پاس آیا بدیع الملک نے
عرج کو گلے سے لگایا پہلوانان گردستان بدیع الملک کے قدمبوس ہوئے جب امیر سب سے ملچکے اپنی بارگاہ
مین تشریف لائے لشکری حاضر ہونے لگے امیر نے اس خوشی مین جشن کا سامان کیا خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے امیر نے
خواجہ کی تواضع کی خواجہ نے تحفہ جات امیر کے سامنے رکھدیے صاحبقران نے حور ہیکل زیب گلو کی
اور تحفہ جات بدیع الملک کو دے طیلسان اور بیسی ایرج نامدار کو عطا فرمائی خواجہ کی سب نے بہت
کچھ مدح وثنا کی عمرو بارگاہ سے باہر آکر اشراق کے پاس پہونچے اشراق نے کہا خواجہ جب سے صاحبقران
آئے ہین تمہارا مزاج بدل گیا ہے مین دیر سے تمہارا منتظر تھا ایک ضروری بات تم سے کہنا تھی خواجہ نے کہا اے
اشراق صاحبقران میرے مالک ہین آج مدت کے بعد میرے لشکر مین جشن کا سامان ہوا ہے مین خوشی نہ کرون تو کون کرے
تمہین جو کچھ کہنا ہے مجھسے کہو مین موجود ہون اس قسم کی اب کوئی بات مجھسے نہ کہنا جو مجھے خلاف ہو ورنہ خداوند سے
شکایت کرونگا اشراق نے کہا خواجہ مین چاہتا ہون کہ صاحبقران کو میرے پاس لاؤ مین اُنسے ملون بہت
خالصت پیش آؤنگا اپنے برابر بٹھاؤنگا خواجہ نے جواب دیا کہ صاحبقران یہان تشریف نہین لانیکے اگر تمہین
اُنسے ملنا ہے تو اُنکی بارگاہ مین چلو سب سردار بھی وہان جمع ہین امیر تمہاری خاطر کرینگے سب سردار بھی تم سے
ملینگے اشراق نے کہا خواجہ مین بادشاہ طلسم ہون یہ بالکل خلاف شان ہے جو مین صاحبقران کی بارگاہ مین
جاؤن خواجہ نے کہا تم ایک طلسم کے بادشاہ ہو اور حمزہ ثانی صاحبقران ہین ہرگز یہان تشریف نہ لائینگے
بلکہ بدیع الملک و ایرج وغیرہ بھی یہان آنا خلاف جانتے ہین اشراق نے کہا خواجہ مین تو وہان نہ
جاؤنگا عمرو نے کہا تمہین اختیار ہے اشراق نے کہا مجھے ان باتون سے خوف پیدا ہو گیا کہا خواجہ صاحبقران
محفل وعظ کس دن منعقد کرینگے خواجہ نے جواب دیا مین خلاصہ اس امر مین کچھ نہین کہہ سکتا امیر کی مرضی
پر ہے اگر تمہین تحقیق کی ضرورت ہے تو بارگاہ سلیمانی مین چلو دریافت کر لو اشراق نے کہا خواجہ تم نے تو
یہ وعدہ کیا تھا کہ جس وقت صاحبقران آئینگے اُسی وقت صحبت وعظ کا انتظام ہوگا
عالمان مذہب آئینہ پرستی تعریف و توصیف خداوند آئینہ اندام کی کرینگے حمزہ اپنے
سردارون سے کہیگا کہ اب اسلام ترک کرو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہوگا مگر یہ نہین معلوم
کہ صاحبقران کس روز اسکا انتظام کرینگے تم کو بیکار بیٹھنا ہے چلو لشکر مین رہو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی
اگر صاحبقران زمان سے ملنا چاہتے ہو میرے ہمراہ چلو مین تمہین ملا دون اشراق نے کہا
خواجہ مجھے ملنے کی ضرورت نہین صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ جلسہ وعظ کس روز ہوگا تم حمزہ ثانی
سے جاکر دریافت کرو خواجہ اُٹھے پھر صاحبقران کی بارگاہ مین آئے تھوڑی دیر کے بعد
اشراق سے جاکر کہا صاحبقران فرماتے ہین کہ کوئی شخص خداوند کے پاس جاکر تحقیق کرے جس روز
وہ وعظ فرمائین اسی روز جلسہ کا انتظام کیا جائے اشراق نے کہا خواجہ تمہارا جانا مناسب ہے خواجہ
نے کہا مین نہین جا سکتا اگر مین جاؤنگا تو صاحبقران سردارون کو لیکر کسی طرف چلے جائینگے اگر تم اپنی تکلیف

گوارا کرو تو بہت مناسب ہو اشراق اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہو

کہ خواجہ سے صاحبقران نے سب کیفیت اشراق کی بیان کی امیر نے فرمایا خواجہ تمنے ناحق اُسکو جانے
دیا میرے پاس لاتے مین اُسے ہدایت کرتا اگر وہ اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتا تو فساد کاہے کو
بڑھتا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران وہ سیہ قلب ہو اسلام قبول نہین کریگا اسکا جانا ہی اچھا تھا اِس
طلسم مین کوئی ساحر اِس مرتبے کا نہین ہو اسکو آئینہ اندام جادو نے بادشاہ کر دیا ہو مالک اصلی اس طلسم
کا آئینہ اندام ہو جبتک آئینہ اندام قتل نہ ہوگا اس وقت تک طلسم فتح نہین ہوگا صاحبقران نے فرمایا
خواجہ کیا اشراق بادشاہ اصلی نہین ہو خواجہ نے عرض کی اصلی ملک سواے آئینہ اندام جادو
کے دوسرا نہین ہو اشراق چونکہ سب سے بڑھکے سحر جانتا ہو اس وجہ سے آئینہ اندام جادو نے اسکو
سلطان ساحران کا خطاب دیا ہو ورنہ کوئی دخل طلسم کے خاص معاملات مین اِسکو نہین ہو بدیع الملک نے
امیر سے عرض کی آئینہ اندام کا قتل کرنا واجب ہو جبتک وہ قتل نہوگا طلسم نہین ٹوٹے گا تھوڑی دیر تک
یہ باتین رہین پھر جلسہ عیش و عشرت مین شب بسر کی صبح کو صاحبقران زمان نے بدیع الملک نوجوان سے
فرمایا اب کس طرف چلنے کا ارادہ ہو بدیع الملک نے عرض کی آپ جس طرف فرمائین مین موجود ہون
میرے نزدیک تو بہتر یہ ہو کہ مرحلہ جات کی طرف تشریف لے چلیے اور مراحل کو فتح کرکے لوح سے بیچ
خاص طلسم مین داخل ہو جیے آئینہ اندام جادو کو قتل کرین طلسم فتح ہو زمرد و مجنگان دلفروز ہاتھ آئین امیر
نے فرمایا یہی میری بھی رائے ہو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان سے نزدیک ایک مرحلہ ہو کہ اسکو
مرحلہ خونین چشم کہتے ہین وہان کا حاکم خونین چشم جادو ہو اشراق نے اسکی مدح و ثنا بہت کچھ بیان کی
تھی یہ بھی کہا تھا کہ صحرا اُسی کی دختر نے اپنے شکار کھیلنے کو بنوایا ہو بدیع الملک نے کہا خواجہ اُسی
مرحلے کی طرف چلنا اچھا ہو جب تک اسکو فتح نہ کرینگے تو آگے کیونکر بڑھینگے امیر نے فرمایا آج کی شب
یہان قیام کرو کل صبح لشکر اُس طرف کوچ کریگا لشکر مین بھی سب لوگ سامان سفر درست کرلینگے بدیع الملک
نے صاحبقران کے کہنے پر عمل کیا اُس روز وہین قیام کیا لشکر مین اطلاع ہوئی کہ کل یہان سے کوچ ہوگا
سب نے اسباب سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر درستی سامان سفر مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان
کے در دولت پر سب حاضر ہوئے امیر نماز صبح سے فراغت کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے بدیع الملک
نامدار بھی برآمد ہوئے امیر نے مرکب طلب کیا بدیع الملک نے بھی سواری مانگی خادمون نے مرکب
حاضر کیے صاحبقران و بدیع الملک سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف مرحلہ خونین چشم کے روانہ ہوئے
کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو لشکر اسلام سے آئینہ اندام کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اسکو اپنے پاس طلب کیا
اشراق نے جاکر سجدہ کیا آئینہ اندام کی نگاہ جو اسکے چہرے پر پڑی رنگ رو اُڑا ہوا پایا کہا اے اشراق آج

کیا بات ہے جو اسقدر متوحش ہو اشراق نے کہا یا خداوند مین کارخانۂ خداوندی مین دخل نہین دے سکتا ہون
مگر اتنا ضرور کہونگا کہ جب سے صاحبقران اور بدیع الملک آئے ہین اور سب سرداران اسلام
مع تمام لشکر راہ ہو کر صحرائے خونین مین پہونچے ہین اُس روز سے خواجہ کی طبیعت ادھر ہو یا تو ہر وقت
میرے پاس موجود رہتے تھے جس دن سے صاحبقران آئے ہین اُس روز سے خواجہ نے میرے
پاس کا آنا بھی ترک کر دیا ایک روز تھوڑی دیر کے لیئے آئے مین نے ان سے تحقیق کیا کہ صاحبقران
جلسہ وعظ کبتک منعقد کرینگے خواجہ نے جواب سخت دیے آخر مین نے اس واسطے بھیجا کہ تم جا کر
صاحبقران سے تحقیق کر آؤ کہ کب تک جلسہ کرنے کا ارادہ ہے یہ سنکر خواجہ میرے پاس سے اُٹھے تھوڑی دیر
کے بعد آئے مجھ سے کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ جب خداوند کا حکم ہوگا مین جلسہ کرونگا مین نے کہا
خواجہ تم جا کر خداوند سے تحقیق کر آؤ دیکھو خداوند کیا فرماتے ہین خواجہ نے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا اگر تمھین
ضرورت ہو تو جا کر تحقیق کر آؤ مین نے پھر خواجہ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ صاحبقران سے ملون انکو میری
بارگاہ مین لاؤ مین بہت کچھ خاطر کرونگا اپنے پاس بٹھاؤنگا خواجہ نے مجھے جواب دیا کہ صاحبقران یہان نہین
آئینگے اگر تمھین اُنسے ملنے کی ضرورت ہو تو میرے ہمراہ بارگاہ سلیمانی مین چلو مین امیر سے ملاقات کرا دون یہ بات
میرے بہت خلاف ہوئی آئینہ اندام نے جو یہ کیفیت سنی کہا اے اشراق گھبرانے کی بات نہین ہے خواجہ سے
کسی طرح کا خیال نہ کرو وہ ہمارا بندہ خاص ہے اُس سے ایسی خطا نہوگی کہ وہ ہم سے پھر جائے اور پھر دین اسلام اختیار
کر لے قدرت نے اُسکے دلمین نور ایمان آئینہ پرستی اتار دیا ہے اب وہ اسلام اختیار نہین کر سکتا اور حمزہ بھی اب
آئینہ پرست ہو جائیگا خواجہ کی طرح سے ابھی تم واقف نہین ہو جبتک خواجہ حمزہ کو آئینہ پرست نہ بنالینگے اُس
وقت تک تم لوگون سے یون ہی ملینگے تم جا کر میری طرف سے کہدو کہ خواجہ صاحبقران کو اطلاع دین کہ کل صحبت
منعقد کیجائے اور علماے دین آئینہ پرستی وہان جا کر میری تعریف و توصیف بیان کرین اشراق نے کہا
یا خداوند اب میرے جانے کی کیا ضرورت ہے کسی اور ساحر کو وہان بھیجے دیتا ہون وہ جا کر خواجہ کو اطلاع دیگا
اگر مین جاؤنگا تو خواجہ سے بحث ہو جائیگی آئینہ اندام نے کہا اگر یہی خیال ہے تو مین اپنے یہان سے کسی کو
بھیج دون وہ جا کر خواجہ کو میرا حکم سنا دے اشراق نے کہا یہ بہت اچھی بات ہے آئینہ اندام نے
اُسی وقت ساحرون کو بلایا جب ساحر آئے تو آئینہ اندام نے کہا کہ تم صحرائے خونین مین جاؤ وہان لشکر
حمزہ مقیم ہے خواجہ کی بارگاہ مین جانا اور میرا حکم پہونچانا کہ کل علماے دین وہان آئینگے حمزہ سے
کہدو کہ صحبت کا سامان کرے ساحر اسی وقت روانہ ہوئے جب راہ طے کر کے صحرائے خونین مین پہونچے
وہان کسی کو نہ پایا مگر قرینے سے یہ معلوم ہوا کہ لشکر یہان تھا مگر چلا گیا ساحر چارون طرف تلاش کو گئے قریب
شام مجبور ہو کے پھر اُسی صحرا مین واپس آئے کیا ہو کر آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوئے جب آئینہ اندام
کے پاس پہونچے تو کہا کہ ہمنے لشکر حمزہ کو صحرائے خونین مین بہت تلاش کیا مگر کہین پتا نہ ملا اسقدر
ثابت ہوتا تھا کہ لشکر یہان سے کوچ کر گیا ہے آئینہ اندام نے جو یہ کیفیت سنی دل مین خیال کیا کہ خواجہ نے
بڑی عیاری کی اب مسلمانون کا گرفتار ہونا مشکل ہے یہ سوچ کے ہرکارون سے کہا کہ اس امر مین تم نے
کوشش نہ کی اور لشکر کا پتہ نہ لگایا ہرکارون نے کہا ہم لوگ تمام صحرا مین تباہ و برباد چارون طرف ڈھونڈتے
پھرے لشکر کہین نہ ملا مجبور ہو کر واپس آئے آئینہ اندام نے کہا اب قدرت انکو تمھین بتلانے سے لیتے ہین

تم جاکر اشراق کو بلا لاؤ ہرکارے اسی وقت اشراق کے مکان پر آئے اشراق کو اپنے ہمراہ آئینہ اندام
کے پاس لے گئے آئینہ اندام نے اشراق سے کہا کہ خواجہ نے شاید حمزہ کا مزاج بدر ہائی خلاف
پالا اس سبب سے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھ گئے یقین ہو دو تین روز کے بعد براہ راست حمزہ
کو میرے پاس لے آئیں اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے ابھی تقدیر نہیں کی نہ حمزہ کے دل میں
اچھی طرح نور ایمان اُتارا ہیں یہ جانتا ہوں کہ خواجہ نے عیاری کی آئینہ اندام نے جواب دیا اول
تو کس کی مجال ہو جو قدرت سے انکار کر سکے اور پھر وہ شخص کہ جس کے دل میں خود قدرت نور ایمان
اُتاروں اور اپنا بندۂ خاص بناؤں اشراق نے کہا یا خداوندا اب میرے دل میں شک پیدا ہوا ہو
اگر اجازت ہو تو میں خود جاؤں اور لشکر اسلام کا پتہ لگاؤں آئینہ اندام نے کہا تمھاری خوشی اگر یہی ہو تو جاؤ
مگر جس طرح بن پڑے خواجہ کو مجھ تک لے آنا اگر وہ آنے میں انکار کریں تو اٹھا لانا اشراق نے
اسی وقت تخت طلب کیا دو ساحروں کو اپنے ہمراہ لیا طرف صحرائے خوفین کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا
وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہو

کہ یہ لوگ جو خواجہ کی صلاح سے مرحلۂ خوفین چشم کی طرف روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک میدان
میں پہونچے صاحبقران زمان سے ہرکاروں نے عرض کی یا امیر آگے جانے کی راہ نہیں زمین
برف کی ہو کوئی اُس طرف جا نہیں سکتا ہو صاحبقران نے فرمایا اگر اصلی ہو تو اُسکی تدبیر کیجائیگی اور اگر
بزور سحر کسی ساحر نے بنائی ہو تو نقصان نہ پہونچائیگی یہ فرما کے آگے بڑھے چند قدم کے بعد صاحبقران
نے دیکھا کہ زمین برف کی معلوم ہوتی ہو دھواں اُٹھ رہا ہو صاحبقران بدیع الملک کی طرف
مخاطب ہوئے فرمایا تم لشکر کو لیکر یہیں ٹھہرو میں جاکر اسکی کیفیت دریافت کرتا ہوں اگر یہ زمین اصلی ہو
تو کوئی فکر اور کیجائیگی اور اگر بزور سحر بنائی گئی ہو تو کچھ خوف نہیں ہو بدیع الملک نے عرض کی آپ
یہیں تشریف رکھئے میں جاتا ہوں اس کیفیت کو تحقیق کرونگا امیر نے بہت روکا مگر بدیع الملک
نہ ٹھہرے گھوڑے کو بڑھا کے اُس طرف چلے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر بدیع الملک
کا جانا بہت اچھا ہو کیونکہ یہی اس طلسم کے فتاح ہیں جو بات انکو حاصل ہو آپ کو اس طلسم میں وہ بات نہیں
ممکن ہوا امیر خاموش ہو رہے بدیع الملک گھوڑا بڑھائے ہوئے اُس زمین کے قریب آئے
دیکھا تو زمین اصلی ہو بدیع الملک نے گھوڑے کو وہیں چھوڑا آپ پشت زین سے اُترے اُس زمین پر
قدم رکھا ہنوز دوسرا پاؤں اصلی زمین سے اُٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اُس زمین برف میں
غرق ہو گئے صاحبقران نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا خواجہ غضب ہو گیا بدیع الملک زمین برف میں
غرق ہو گئے میں جاتا ہوں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ تشریف نہ لیجائیے میں جاکر
دیکھتا ہوں اگر واقعی بدیع الملک نوجوان غرق ہوئے ہیں تو اُنکے نکالنے کی کوشش کرونگا اور اگر
سحر کا معاملہ ہو تو آپ کو بھی وہاں جانے کی رائے نہ دونگا امیر نے فرمایا خواجہ اس وقت میں تمھارا کہنا
قبول نہ کرونگا ضرور جاؤنگا یہ کہکر صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا سب سردار امیر کے ہمراہ چلے صاحبقران نے

منع کیا کہ میرے ہمراہ کوئی نہ آئے جب کئی بار صاحبقران نے فرمایا تو لوگ مجبور ہوکے پھرے
صاحبقران زمین برف کے قریب آئے قدم بڑھاکے برف پر رکھا کچھ نہ معلوم ہوا جہان پر
بدیع الملک نوجوان غرق ہوئے تھے وہان کی زمین بھی برابر پائی صاحبقران اور آگے
بڑھے دور تک اسی برف پر راہ چلے مگر کچھ پتہ بدیع الملک کا نہ معلوم ہوا مجبور ہوکے صاحبقران
نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ تم لشکر لیکر اسی جگہ ٹھہرو مین بدیع الملک کا پتہ لگاؤنگا براے تلاش
جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران لشکر مین اس بات کو کون گوارا کریگا کہ آپ کو
تنہا جانے دے صاحبقران نے فرمایا مین اگر لشکر کو اپنے ہمراہ لیجاؤن تو سب کو زحمت
مین پھنساؤن اس سے بہتر یہ ہو کہ جو کچھ مصیبت ہوگی وہ مجھی پر پڑیگی خواجہ نے عرض کی یا امیر بھلا یہ
ممکن ہو کہ سب آپ کو اپنی مصیبت کے واسطے تنہا جانے دین اُنکو اپنی جان آپ پر سے فدا کردینا
باعث سعادت ابدی ہو صاحبقران سے خواجہ نے ایسی باتین کین کہ امیر مجبور ہوگئے
لشکر بھی اس گفتگو کو سنکر قریب آگیا سب نے منت و عجز سے امیر کو مجبور کردیا صاحبقران نے فرمایا
تو اب آپ لوگون کی کیا راے ہو خواجہ نے عرض کی خواجہ زادون کو طلب فرمایئے دیکھیے وہ کیا
کہتے ہین بدیع الملک کی کیفیت معلوم ہو جائیگی امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہو تو یہان
قیام کرو خواجہ زادے جیسا کچھ کہینگے اُسکے موافق کام کیا جائیگا خواجہ نے اُسی وقت بارگاہ مین
استادہ ہونے کا انتظام کیا خادمون نے جلدی جلدی بارگاہین استادہ کین صاحبقران اپنی بارگاہ
مین داخل ہوئے سب سردار بھی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد امیر نے خواجہ زادون کو بلایا
بدیع الملک کی کیفیت بیان کی خواجہ زادون نے طالع پر نگاہ کی تھوڑی دیر کے بعد کہا آپ
اسقدر مغموم نہ ہون بدیع الملک نوجوان راحت سے ہین مگر ملاقات عرصے مین ہوگی اور
آپ کو لازم ہو کہ تلاش بدیع الملک نوجوان مین کوشش فرمایئے صاحبقران خیریت بدیع الملک
سنکر خوش ہوئے مگر اس بات نے دل کو مغموم کردیا کہ خواجہ زادون نے کہا کہ ملاقات بدیع الملک
سے عرصے مین ہوگی امیر نے خواجہ زادون کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ کل یہان سے کوچ
ہوگا جب آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی صاحبقران نے شب بھر وہان قیام فرمایا دوسرے
روز وہان سے کوچ کیا اور تلاش مین بدیع الملک نوجوان کے روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر
کیا جائے گا

## اب کیفیت اشراق کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو آئینہ اندام جادو سے اجازت لیکر براے تلاش صاحبقران روانہ ہوا پہلے صحراے
خونین مین آیا وہان کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھا لشکر کا نشان دیکھتا ہوا جس وقت زمین برف کے
قریب پہونچا کہ جس وقت صاحبقران مع لشکر روانہ ہو چکے تھے اشراق نے جو لشکر کو جاتے ہوئے
دیکھا دل مین خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کرنا بہتر نہین بصورت خواجہ کو مخلے چلنا اچھا ہے یہ سوچ کے
اشراق لشکر مین آیا خواجہ صاحبقران کے ہمراہ جاتے تھے اشراق نے خواجہ کی کمر مین پنجہ دیا

اور وہاں سے لے اڑا خواجہ تو بیہوش ہو گئے مگر امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی تیر لگایا اشراق بلند ہو چکا تھا
تیر صاحبقران کا خالی گیا امیر کو اور زیادہ افسوس ہوا مرزا سے فرمایا کہ غضب ہوا خواجہ کو بھی کوئی
اٹھا لے گیا مرزا نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بہت کچھ چاہا کہ سحر کروں مگر اٹھا لے جانیوالے
نے سب کی زبان بندی بھی کر دی تھی میں سحر نہ کر سکا معلوم ہوتا ہے اشراق نے کسی ساحر کو بھیج کے
خواجہ کو منگوا لیا امیر نے فرمایا اے مرزا اب خواجہ کے ملنے کا کیا بندوبست کیا جائے مرزا نے
عرض کی اگر خدا اپنا فضل کریگا تو خواجہ خود ہی ہم سے آکر مل جائینگے ابھی تو بدیع الملک نامدار کو تلاش
کرنا ہے صاحبقران نے فرمایا یہی امر مشکل ہے اگر بدیع الملک کی تلاش کو نہیں جاتے ہیں تو خرابی ہے اور اگر
خواجہ کے واسطے کوشش نہیں کرتے ہیں تو بھی خرابی ہے مرزا نے عرض کی یا صاحبقران آپ پیشتر
بدیع الملک نامدار کی تلاش میں تشریف لے چلئے جب انکا پتہ معلوم ہو جائیگا تو پھر خواجہ کی تلاش
میں چلئے گا امیر نے کہا خواجہ زادوں نے مجھ سے کہا ہے کہ بدیع الملک نوجوان ہے ابھی ملاقات
نہ ہوئی بہت دن آپ کو تلاش کرنے میں صرف ہو گئے اور خواجہ کے واسطے ابھی تحقیق نہیں کیا ہے مرزا
نے عرض کی اگر فراق خواجہ ناگوار ہے تو آپ کو اختیار ہے پہلے تلاش خواجہ میں تشریف لے چلئے انہیں
پتہ لگائیے امیر نے کہا اے مرزا بدیع الملک تو اس طلسم کے فتح میں ہر طرح اس طلسم کو فتح کرینگے مجھے
اسقدر جو انکا خیال ہے تو سبب یہ ہے کہ بدیع الملک تنہا ہیں ایسا نہ ہو کہ ساحر انکو کرتے گرفتار کریں اور تکلیف پہونچائیں
گو اس سے بھی خاطر جمع ہے کہ وہ شیر بیشۂ ہیجا ہزبر میدان وغا ہیں سے طلسم تنہا فتح کر چکا ہے ساحروں کی
بلاؤں سے واقف ہے اور صاحب اسم اعظم ہے تحفہ جات بھی اُسکے پاس موجود ہیں انکو کوئی زحمت نہیں
دیسکتا ہے مگر خواجہ کے تمام ساحر دشمن ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مصیبت عظیم خواجہ پر پڑ جائے اور خواجہ کی
باعث ہلاکت ہو تو بری بات ہے اس سبب سے میں خواجہ کی تلاش کو جانا ہی اچھا جانتا ہوں اور یہ بھی منظور
ہے کہ بدیع الملک کی تلاش کو نہ جاؤں مرزا نے عرض کی آپ خواجہ کی کیفیت اگر دریافت کرنا چاہتے
ہیں تو آج یہیں قیام فرمائیے میں کل کیفیت خواجہ آپ سے عرض کرونگا صاحبقران مجبور ہوئے
حکم دیا اس روز لشکر وہیں مقیم ہوا مرزا آفتاب علم نے پہلے نجوم سے کیفیت خواجہ کی دریافت کی سمت
وغیرہ معلوم ہونے کے بعد مرزا آفتاب علم صاحبقران سے رخصت ہو کر روانہ ہوا جب مکان آئینہ اندام
کے قریب پہونچا تو دیکھا دربان بیٹھے ہیں مرزا نے چاہا اندر جائے مگر موقع نہ پایا مجبور ہو کے واپس ہوا
مگر یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی کہ خواجہ اندر ہیں مرزا وہاں سے چلا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا آخر
صبح صاحبقران کے پاس پہونچا عرض کی میں نے خواجہ کا پتہ لگایا پہلے میں نے بقاعدہ نجوم دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ خاص طلسم میں ہیں میں اُس طرف گیا وہاں لوگوں سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ
آئینہ اندام کے پاس گئے ہیں میں نے چاہا کہ میں بھی اپنے تئیں بصورت میل وہاں پہونچاؤں مگر دربان جو
وہاں بیٹھے تھے وہ ایک ایک سحر میں طاق تھا میں نے موقع نہ پایا مجبور ہو واپس آیا مگر یہ بات مجھکو معلوم ہوتی ہے کہ
خواجہ کسی تکلیف میں نہیں ہیں اور وہاں محفل کی بھی تیاری کیجاتی تھی معلوم ہوتا ہے خواجہ نے کچھ اچھا رنگ
جمایا ہے عنقریب آپکے پاس حاضر ہو نگے صاحبقران نے فرمایا پتہ تو خواجہ کا معلوم ہو گیا مگر یہ بات نہ معلوم
ہوئی کہ خواجہ کس کیفیت میں ہیں اگر خدانخواستہ کوئی وہاں خواجہ کو گرفتار کرے تو بڑا غضب ہوگا کہ وہاں

کوئی سواے خدا ایسا نہین جو خواجہ کو پارکرے اسوقت تو خواجہ نے اپنا رنگ جمایا ہو اگر عیاری کھل گئی تو بالکل
اعتبار خواجہ کا جاتا رہیگا پھر رہائی مشکل ہوگی مرجع نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اُس طرف تشریف بھی
لیجائیے گا تاہم بھی تو خواجہ تک نہ پہونچ سکئیگا درمیان مین مرحلے ہین جب تک مرحلے فتح نہو نگے خاص طلسم
مین کیونکر پہونچے گا اور مرحلے بے بدیع الملک نوجوان کے فتح نہین ہونگے کیونکہ وہی اس طلسم کے
فتاح ہین سپہلے بدیع الملک کو تلاش فرمایئے پھر خواجہ کے واسطے تشریف لیجایئے اگر اس اثنا مین
خواجہ یہان آگئے تو کوئی ضرورت نہین ہو جو بدیع الملک نامدار کے ہمراہ سب مراحل فتح کرنے مین وہ بھی
مدد دینگے امیر نے فرمایا اے مرجع یہ بات البتہ مشکل ہو کہ درمیان مین مرحلے واقع ہین جبتک مرحلے فتح
نہونگے وہان تک رسائی مشکل ہوگی اس سے بہتر یہ ہو کہ سپہلے بدیع الملک کی تلاش کیجائے سب سردار
بھی اس بات کو سنکر خوش ہوئے امیر نے اسی روز وہان سے کوچ کیا اور تلاش مین بدیع الملک کے
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب حال خواجہ عمرو کا بیان کیا جاتا ہو

کہ انکو جو اشراق آئینہ پرست لشکر اسلام سے اُٹھا لیگیا خواجہ بیہوش ہوگئے تھے جب اشراق آئینہ اندام
کے سامنے لایا تو آئینہ اندام نے صورت خواجہ کی دیکھی کہا اے اشراق خواجہ کو ہوشیار کرو
اشراق نے ہوشیار کیا خواجہ کی جو آنکھ کھلی دیکھا سامنے آئینہ اندام جادو بیٹھا ہو خواجہ کو حیرت تو ہوئی مگر
اسی وقت ادب سے آئینہ اندام کو سجدہ کیا کہا اے خداوند مین اس خدائی کا قائل ہون کہ ابھی مین لشکر حمزہ
کے ہمراہ جاتا تھا ابھی آپ نے طلب فرمایا مین یہان موجود ہوگیا ایسی خدائی مین نے نہین دیکھی آئینہ اندام
نے کہا خواجہ تمنے مکر کیا تھا اور مجھے مثل اور ساحرون کے تصور کیا تھا کہ جیسے بعض ساحر جھوٹا دعوے کرتے
ہین مین خداوند ہون مجھ سے کون مکر کرسکتا ہو خواجہ نے جواب دیا جب آپ کو سب باتین میری معلوم
ہین تو یقین ہو میرے دل کی کیفیت بھی معلوم ہوگی کہ مین حمزہ کے ہمراہ کیونکر چلا گیا اور کیا سبب تھا آئینہ اندام
نے کہا خواجہ تمنے جو مکر کرنا شروع کیے خواجہ نے جواب دیا کہ یا خداوند اس وقت آپ کیا
فرماتے ہین پہلے میری گذارش سن لیجیے آئینہ اندام نے کہا خواجہ اب تمھارے کہنے کا اعتبار
نہین ہو ضرور تمھین ہین جہنم مین بھجوا دونگا خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہو مگر میری عرض تو سن لیجیے آئینہ اندام
نے کہا اچھا بیان کرو تمھارے قول کی شہادت ابھی ہو جائیگی اگر غلط کہوگے تو ابھی سب کو معلوم ہو جائیگا
خواجہ نے کہا یا خداوند جب مین حمزہ کو پار کرکے لایا اُسنے مجھ سے کہا مین ایک صحبت وعظ
مقرر کرونگا یا خداوند مجھے یقین آگیا مین نے اُسکے لشکر کو بھی صحرا مین بلاکر جمع کیا جب وہ سب لشکر سے
مل چکا تو مین نے کہا اب کیا ارادہ ہو اُسنے کہا خواجہ ابھی دو ایک روز اور خاموش رہو سب لوگ نہلے دہلے
پریشان ہین جب تک انکا کسل رفع نہوگا اُس وقت تک مین جلسہ منعقد نہ کرونگا یا خداوند مین خاموش
ہو رہا مجھ سے شہنشاہ اشراق نے کہا کہ مین حمزہ سے ملنا چاہتا ہون میرے پاس لاؤ مین نے خیال کیا کہ
اگر حمزہ سے کہتا ہون کہ وہان چلو تو ضرور اُسکے خلاف ہوگا اس سبب سے مین نے اِس سے یہی کہدیا کہ اگر تمھین
ملاقات کرنا منظور ہو تو میرے ہمراہ حمزہ کے پاس چلو مین اُنسے ملاقات کرا دون انھون نے قبول نہ کیا مین

مجبور ہو گیا یہ وہان سے براے تحقیق یوم طلبہ آپ کے پاس آئے حمزہ آگے بدست ناشت تھا
جب انھین بھی لشکر مین نہ پایا تو مجھ سے کہا ای خواجہ اگر اب تمھین اپنی زندگی منظور ہو تو اطاعت اسلام
قبول کرو اور خداوند آئینہ اندام کی محبت اپنے دل سے نکال ڈالو اگر اسکے خلاف کروگے بہت
پچھتاؤگے مین تمھین قتل کر ڈالونگا یا خداوند مین نے انکار کیا حمزہ نے اپنے سردارون سے کہا اسکو بھی قتل
کرو سردار میری طرف بڑھے مین نے دل مین آپ کا نام لیا حمزہ کو کچھ رحم آگیا کہا ابھی اسکو قتل نہ کرو
میدان مین لیجا کر تازیانے لگاؤ یا خداوند سردار مجھے میدان مین لائے تازیانے لگانے لگے مین نے
بہت بہت آپ کو پکارا معلوم ہوتا ہے آپ اس وقت آرام فرماتے تھے جو میری آواز آپ تک نہ پہونچی جب
مین پکار پکار کے مجبور ہوا اور سرداران حمزہ تازیانے لگانے لگے تو مین نے اپنی جان بچانے کو اقرار کیا
کہ مین مذہب آئینہ پرستی ترک کیے دیتا ہون سردارون نے مجھے چھوڑ دیا مین پھر حمزہ کے پاس گیا مگر اس فکر
مین تھا کہ کسی وقت حمزہ کو غافل پاؤن تو اسیر کرکے خداوند کی خدمت مین لیجاؤن آپ نے مجھے یہان
طلب فرمایا فرشتے اٹھا لائے اب امیدوار ہون کہ مجھے پھر لشکر مین بھجوا دیجیے کہ مین حمزہ کو غفلت دیکر اسیر کرلاؤن
آئینہ اندام جادو **خواجہ** کی تقریر سنکر ہنسا کہا **خواجہ** تمھارے کلام کا جھوٹ سچ سب ظاہر ہوا جاتا ہے یہ کہکر
اسنے کہا کہ جو فرشتے **خواجہ** کے ہمراہ رہتے ہین اس وقت میرے سامنے آئین اور سب کیفیت **خواجہ** کی مجھے
بیان کرین **خواجہ** نے دیکھا دو ساحر عجیب الخلقت سیہ فام حاضر حاضر کہتے ہوئے **آئینہ اندام** کے سامنے آئے
آئینہ اندام نے کہا **خواجہ** کی جو کیفیت ہوا ہو اس وقت سے بیان کرو کہ جس وقت سے **خواجہ** اس طلسم مین
آئے ہین ساحرون نے سب حال کہنا شروع کیا جسقدر **خواجہ** نے عیاریان کی تھین وہ سب بیان کین آخرین
سبب **خواجہ** کی اسیری کا ذکر آیا تو ساحرون نے کہا یا خداوند جب **خواجہ** اسیر ہوئے اور **سلطان اشراق**
نے انکو اپنے سامنے بلایا تو انھون نے کہا کہ ہم دین آئینہ پرستی اختیار کرتے ہین **سلطان** نے انکو رہائی دی
انھون نے وعدہ کیا کہ ہم سب سردارون سے بھی مذہب اسلام کو ترک کرا دینگے **سلطان اشراق** انکو آپکی خدمت مین
لائے آپ نے انکو زندان خانے مین روانہ کیا اور اجازت دی کہ جو تم مناسب جانو وہ کرنا جب یہ زندان خانے
مین گئے تو انھون نے سردارون سے روپیہ طلب کیا اور سب سے یہ بات کہی کہ اگر ہمین کچھ دو تو ہم تمھین رہا
کرادین سردارون نے اقرار کیا انھون نے کہا تکلیف قید تمھین نہ ہوگی اچھی طرح سے براحت تمھاری بسر ہوگی یہ کہکے
اپنے عیارون کو انھون نے رہا کیا اور داروغہ کو بلا کر سب کی قید کھلوا دی اور کہدیا کہ ان سب کو براحت رکھنا
ایسا نہو کہ کوئی تکلیف کی وجہ سے مرجائے تو عتاب خداوندی تم پر آئے داروغہ نے سب کو باغ شاہی مین
بھیج دیا پھر یہ **صاحبقران** کے پاس گئے انکو بھی رہا کیا لشکر مین تسکین دیتے رہے کہ تمھین خوف نہین ہے مین
جلد رہائی کی تدبیر کرتا ہون جب آپ سے اجازت لیکر **صحراے خونین** مین گئے اور وہان انھون نے سب کو
بلایا جب حمزہ ثانی بھی آئے تو خواجہ نے رائے دی کہ مرحلہ **خونین چشم** جبا دو بہ چلنا بہت اچھا ہے پہلے اسکو
فتح کرنا چاہیے پھر آگے چلنے کا سامان کیا جائے **حمزہ** اس بات پر راضی ہو گیا **خواجہ** نے **اشراق شاہ** کو
آپ کے پاس بھیجا اور خود **حمزہ** کو مع سب لشکر کے اپنے ہمراہ لیکر مرحلہ **خونین چشم** کی طرف روانہ ہوئے
اگر **شہنشاہ اشراق** نہ جاتے تو **خواجہ** وہان پہونچ جاتے اور ایک سبب انکے ملنے کا اور ہوا کہ **شیع الملک**
جس کو سب اس طلسم کا فتاح بتاتے ہین وہ دریاے برف کے قریب پہونچ کے غائب ہو گیا نہین معلوم

اسکو کون لیگیا حمزہ ثانی کو افسوس ہوا اسکے واسطے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز کچھ نہ معلوم ہوا سب لوگ اسکی تلاش مین چلے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ شہنشاہ نے جاکر خواجہ کو اٹھالیا آپ تک پہونچایا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمنے اپنی حقیقت کہی تھی اب یہ بھی مین انھین سے دریافت کرادون کہ جو باتین تم کہتے رہے ہو سچ ہین یا جھوٹ ہین خواجہ نے عرض کی یا خداوند یہ سب آپکے مطیع ہین جو آپ ارادہ کرینگے وہ انکے زبان سے نکلیگا مین پہلے بھی عرض کرچکا کہ میرے بارے مین آپکو اختیار ہو چاہے مجھے جہنم مین بھجوا دیجیے یا اپنی برق غضب سے جلا دیجیے مین آپکا بندہ ہون آئینہ اندام پھر انھین ساحرون کیطرف متوجہ ہوا کہا کیا خواجہ جو کچھ کہ رہے ہین یہ سچ ہو انھون نے کہا خواجہ کی کوئی بات سچ نہین ہو آئینہ اندام نے کہا اب خواجہ کو قیدخانۂ زنگ مین لیجاکر قید کرو کہ اسکا کوئی مکر وہان نہ چل سکے ان ساحرون نے خواجہ کو اٹھالیا خواجہ بہت کچھ کہتے رہے کہ مین مسلمان نہین ہون آئینہ پرست ہون کسی نے قبول نہ کیا ساحر کمر مین خنجر دیکر ملتہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ کو ایک مکان تنگ و تاریک مین لاکر بند کر دیا کہا خواجہ اب کیا کرسکوگے کوئی کرتار یہان نہ چلیگا جب تک تمھاری زندگی ہو اس قیدخانے سے رہا نہوگے یہ کہکر خواجہ کو وہین چھوڑ ساحر غائب ہوگئے عمرو نے جو اپنے کو تنہا پایا بست کچھ تدبیرین کرنا شروع کین پہلے تو بہت دیر تک پکارا کہا کیے آئینہ اندام کا نام لیا کیے واسطے دیا کیے اپنے دل مین یہ سمجھے تھے کہ شاید اسکے اور یہ سے یہان سے رہائی ہو جائیگی جب خواجہ پکارتے پکارتے تھک گئے اور جواب نہ پایا تو مجبور ہوئے سمجھے یہان کوئی ساحر نہین رہتا ہو یہ جگہ بڑے مجرمون کے واسطے بنائی گئی ہو یہ سوچ کے ایک جگہ بیٹھ گئے جب بیٹھے بیٹھے عرصہ ہوا تو پھر تنہائی و تاریکی کے سبب سے دل گھبرایا اور یہ بھی خیال آیا کہ بھلا کوئی زندان خانہ ایسا بھی ہو جہان کوئی نگہبان نہو ضرور یہان دو چار نگہبان ہونگے مگر تاکید انپر یہ ہو کہ اگر کوئی قیدی فریاد کرے تو اسکو جواب نہ دو یا خاص میرے ہی واسطے آئینہ اندام نے یہ بندوبست کردیا ہو یہان نگہبانون کو حکم دیا ہو کہ وہ میری کسی بات کی سماعت نہ کرین خواجہ کو جو یہ خیال آیا زنبیل سے نکالی کچھ صراحیان شراب کی کچھ اور سامان گزک بھی زنبیل سے نکال کے سامنے رکھا مسند پر تکلف بچھا کے خواجہ بیٹھے اُسکو منہ سے لگایا بعد سوز و گداز یہ غزل بہانا شروع کی

## غزل

لب تک اسکے جو پہونچا دُرّ سرخی جام شراب
عکس خال اپنا چھپا عکس جام شراب
دست بدست سے کی اسکے کو دست
بے شکستہ یک صد ہو جب جام شراب
رات میخانہ مین ساقی جو نشے مین بہکا
تازہ مضمون ہی بادِ حرف قیس جام شراب
ساقی اس دور مین کب آکر چرا لیتا ہو
ساقیا شربت زیادہ بس حباب شراب
الہی چشم مست کو تیرے دیکھا

جھلکیا خال لب اسکا عکس جام شراب
بازگشت اپنی ہی یون یا جب قیام ازل
ہو وہ کوئی بھی زیادہ بس جام شراب
محتسب شعلۂ آواز سے جل جاؤن گا
غش شیشہ کو لگا کے غش جام شراب
دل شکستہ ہون وہ مین ٹوٹ کر ہون بازگشت
رات بہر گشت کرے محتسب جام شراب
بیخبر قافلۂ عیش گذر جاتا ہو
ورنہ اب تک دستار گرو جام شراب

مجھکو مستی مین وہ صاحب ہوس جام شراب
بیٹھے ساقی کی طرف باز پس جام شراب
جوش مستی ہو عجب قافلہ حسین کہ نہین
گرچہ ٹوٹا دل آتش نفس جام شراب
رنج دل نرگس میگون کی ہو مژگان مین اسیر
نام لکھوے جو کوئی میرا بس جام شراب
نوش دارو سے بھی بہتر ہو وہ مے رنج خمار
بیزبان ہو جو وہان جرس جام شراب
مجھے میخانے کی طلعت کو نہ بھیجے ہرگز

| | | |
|---|---|---|
| سر جمشید ہے اُڑ کر گس جام شراب<br>بادۂ صاف مین آیا ہو کہان سے تنکا<br>دیے نقل نمکین چند بس جام شراب | تحل مینا سے خدا جانے گر جاے گی کو<br>عکس مژگان ترا یکش ہو خس جام شراب<br>ذوق جلدی ہو گل تنگ سے بھر ساغر دل | پہلے پیو ہم نے تمر شیرین جام شراب<br>مجھکو اُس بوسۂ دندان نے پس از بوسۂ لب<br>لب نازک کو ہو اُسکے ہوس بیم شراب |

اُس زندان خانے کے دو نگہبان تھے ایک کا نام قماق زنگی دوسرے کا نام بلداق زنگی تھا اُنکے کان مین جو ز
کی صدا گئی دونون بیخود ہوگئے بلداق نے قماق سے کہا آج زندان خانے مین وہ صداے دلکش آئی ہو جو
آجتک کانون سے نہین سُنی قماق زنگی نے جواب دیا کہ مین یہی بات تجسے کہنے والا تھا کہ آجتک علم موسیقی کی تحصیل
مین لاکھون روپیہ برباد کیا مگر ایسی نرکیبین آج تک سُننے مین نہین آئین بلداق نے کہا مین تو جاکر دیکھتا ہون کہ یہ
کیا سانحہ ہو قماق نے کہا بھائی صاحب آپ خوب آگاہ ہین کہ یہان وہ لوگ قید کیے جاتے ہین جو تا عمر رہائی نہین
پاتے ہین خداوند کا حکم ہو کہ یہان کے قیدیون تک روشنی نہ پہونچے بلداق نے اُسکا کہنا نہ مانا اُٹھکر اُس حجرے
کے دروازے پر آیا جہان سے نے کی آواز آرہی تھی دروازہ کھولا دیکھا ایک شخص بیٹھا تپلا مسند زرتار پر بیٹھا نے بجا رہا ہو جیسے ہی
اُسکی نگاہ بلداق پر پڑی غصے سے کہا او مردود اسقدر مین نے تجھکو آوازین دین مگر تو نے نہ سُنا آخر خداوند نے مجھے
یہین سب سامان عنایت فرمایا اور میری تقصیر بھی عفو کر دی بلداق یہ سامان دیکھکر حیران ہوگیا دلمین خیال کیا بھلا
قیدی کے پاس ایسے سامان کہان اور یہ لباس قیدی کو کیونکر ممکن ہوا جو یہ کہتا ہو سب سچ ہو خداوند نے اسکی خطا
معاف کر دی اور یہ سامان اسکے واسطے یہان بھیجا یہ سوچ کر بلداق اُسکے آگے بڑھا ہاتھ باندھکے خواجہ سے
عرض کی کہ مین امیدوار ہون کہ خطا میری معاف فرمایئے مین نے مطلق آپ کا فرمانا نہین سُنا خواجہ نے جواب دیا
کہ جب تک مین تمھاری شکایت خداوند سے نہ کرونگا تجھے چین نہ آئیگا بلداق نے عرض کی خواجہ مین نے آپکی
بزرگی اکثر سُنی ہو یہ جانتا تھا کہ آپ یہان تشریف لائے ہین تعجب کرتا ہون کہ آپ یہان کیونکر آئے خواجہ نے جواب
دیا ایک گفتگو خداوند سے آگئی تھی اسوجہ سے ایسا ہو گیا مین نے تھوڑی دیر خداوند کا نام لیا انھون نے میری خطا
معاف کی مین شراب کا بہت عادی تھا خداوند نے میرے واسطے یہین بھیج دی مسند بھی فرشتے دے گئے اب مین
یہان سے جاتا ہون خداوند سے جاکر تمھاری شکایت کرونگا وہ تمھین جہنم مین ڈالدینگے بلداق ہاتھ باندھنے لگا عرض
کی خواجہ صاحب ہمارے خداوند میری خطا معاف کر دیجیے خواجہ نے کہا ایک شرط سے تمھاری خطا معاف کی جائیگی
کہ تم اپنا دل خداوند کی طرف سے صاف کرو اور کینہ و حسد کو اپنے دل سے دور کرو بلداق نے عرض کی میرا دل خداوند
کی طرف سے بالکل صاف ہو اور غرور بھی میرے دلمین بالکل نہین ہو آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ میرا دل صاف نہین ہو
اور غرور ہو خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے خداوند نے یہ قدرت بھی مرحمت فرمائی ہو کہ مین دوسرے کے دل کی کیفیت
معلوم کرلیتا ہون بلداق نے پھر عرض کی خواجہ میرا دل تو بالکل صاف ہو خواجہ نے کہا جبتک تم میری جوٹھی
شراب نہ پیو گے دل تمھارا صاف نہ ہوگا بلداق نے عرض کی خواجہ صاحب مجھے آپ کی جوٹھی شراب پینے
مین کیا عذر ہو خواجہ نے جام اُٹھاکر بلداق کو دیا بلداق اُس جام کو پی لیا پیتے ہی بیہوش ہوا خواجہ نے
اُسکی زبان مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اُسکی صورت بنکر اُس حجرے سے باہر نکلے دیکھا ایک ساحر
سامنے سے آتا ہو اُسنے جو اپنے بھائی کو آتے دیکھا کہا کیون بھائی صاحب آپ نے ملاحظہ فرمایا اُس حجرے
مین کون تھا اور یہ آواز کہان سے آتی تھی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ ایک قیدی گا رہا ہو مین نے اُسکو
جاکر دیکھا واقعی بڑا ذی مرتبہ شخص ہو خداوند نے اُسکو ذرا سی بات پر یہان بھیج دیا ہو یقین ہو کہ جب اُسکی تو بہ

قبول ہوجائے گی بیان سے رہا کردیا جائیگا قیماق نے کہا کیون بھائی صاحب آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ شخص
بڑا ذی مرتبہ ہی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ اِسکو تہ دریافت کرو مین اگر خلاصہ بیان کرونگا تو تم میری بات کو خلاف
جانوگے قیماق نے کہا بھائی صاحب میری مجال ہی جو آپ کے کلام کو خلاف تصور کرون بلداق نے کہا جب مین
حجرے کے پاس گیا تو مین نے دروازہ کھولا میرے کان مین آواز آئی کہ اے بلداق ادب سے جھک کر سلام کر
کہ یہ شخص بزرگان دین سے ہی اِسکو مثل اور قیدیون کے نہ تصور کر نا مین نے جھک کے سلام کیا اُس شخص نے جواب
سلام نہ دیا اور مجھپر بقہر و غضب نگاہ کی مین نے آزردگی کا سبب پوچھا اُسنے بیان کیا کہ مین نے کئی بار تجھکو آواز
دی مگر تو نے جواب نہ دیا مین شراب کا بہت عادی ہون اسی واسطے تجھکو پکارتا تھا جب تو نہ آیا تو مجھے خداوند
نے شراب بھیج دی مین نے جو خیال کیا اُسکے آگے زمرد کی صراحیان ہیرے کے جام اور اسباب بیش قیمت
رکھا ہی ایک مسند زر تار بچھی ہی اُسپر وہ مرد نیک سیرت جلوہ فرما ہی یہ سامان دیکھکر مجھے بہت تعجب ہوا
مین نے اپنی خطا معاف کرانا چاہی پہلے تو اُسنے مجھے چشم نمائی کی بعد مین کہا کہ تیرا دل صاف نہین ہی جبتک خداوند
کی طرف سے دل صاف نہ کریگا تب تک تیری خطا معاف نہ کی جائیگی مین نے بہت کچھ منت و سماجت کی
آخر کار اُسکو رحم آیا اپنی جھوٹی شراب مجھکو پلائی شراب کے پیتے ہی میرے سامنے سے پردے
اُٹھ گئے خداوند آئینہ اندام کی صورت نظر آنے لگی اور جو جو کیفیت مجھکو دکھائی دی اُسکو کیونکر بیان کرون
کہ وہ کیا کیفیت تھی آج تک مین نے نہین دیکھی ایک باغ نہایت پر بہار نظر آیا اُسمین جسقدر درخت تھے
سب ایسے تھے کہ جو مین نے آجتک نہین دیکھے تھے تھوڑی دیر مین وہ باغ میری نظر سے غائب ہوا ایک مکان
عالیشان نظر آیا اُسمین بھی باغ تھا مگر حسینان زہرہ جمال آپس مین باتین کر رہی تھین مین نے اُنسے ہمکلام ہونے کی
جو خواہش کی سب میری طرف مخاطب ہوئین کسی نے میرے گلے مین ہاتھ ڈال دیے کسی نے مجھے گلہائے
باغ توڑ کر دیے غرض ہر ایک نے میری ایسی خاطر کی کہ مین از خود فراموش ہوگیا اُسکے بعد وہ سمان میری
نگاہ سے غائب ہوا اور کیفیتین نظر آئین پھر خداوند تشریف لائے اُنھون نے مجھے فرمایا اے بلداق
جادو تجھے موسیقی کا زیادہ شوق ہی ہم تجھے اُسمین کمال عطا کرتے ہین یہ کہکر میرے گلے پر ہاتھ پھیرا مجھے اُسمین
کمال حاصل ہوگیا مگر ابھی تک امتحان نہین کیا ہی اب ارادہ ہی کہ ایک ٹھکانے پر بیٹھ کے آزماؤن قیماق نے کہا
بھائی صاحب اگر سردار صاحب کے پاس تشریف لے چلیے اور اُنکو اس کیفیت سے اطلاع دیجیے تو وہ آپ
کی توقیر سوا کرین بلداق نے جواب دیا کہ مجھے اُسکی ضرورت نہین ہی کہ میری توقیر کوئی سوا کرے اور مجھے اچھا
جانے کیونکہ جب خداوند میری خاطر کرتے ہین تو پھر سب بندون کی خوشامد کرنا کیا ضرور ہی ایسا نہو
یہ بات خداوند کے خلاف ہو قیماق نے کہا بھائی صاحب اسمین تو کوئی بات ایسی نہین ہی کہ خداوند
کے خلاف ہو اور وہ آپ سے آزردہ ہون بلداق نے کہا صاحب مین اس کیفیت کے بیان کرنے
کو ہرگز نہ جاؤنگا ہان یہ ہو سکتا ہی کہ تم جاکر کہو اور وہ تمھارے کہنے سے مجھکو طلب کرین یا خود سے لینے
کو آئین تو مین اُنکی محفل مین جاؤن اپنا کمال بھی اُنکو دکھاؤن اور خداوند کی تعریف و توصیف بھی بیان کرون
مجھسے جو جو باتین فرشتون نے راز کی بیان کی ہین مین سب صاف صاف کہونگا قیماق یہ سُنکر وہان سے سردار
کے پاس چلا سردار وہان کا شجرف جادو تھا کئی ہزار ساحر اُسکے پاس ملازم تھے زندان خانے کا انتظام کرتا تھا
قیماق اُسکے پاس آیا سب کیفیت بیان کی شجرف نے کہا اے قیماق مین خود تمھارے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر قیماق کے

ہمراہ آیا بلداق کے سامنے آکر سلام کیا اپنے ہمراہ بارہ دری مین لے گیا بلداق نقلی نے دیکھا کہ بارہ دری بہت آراستہ ہی اسباب زینت بہت بیش قیمت وہان موجود ہی بلداق نقلی چارون طرف دیکھنے لگا شنجرف جادو نے کہا ای بلداق جادو تم کیا دیکھتے ہو بلداق نقلی نے جواب دیا جو کچھ مجھکو نظر آتا ہی تم لوگ نہین دیکھ سکتے شنجرف نے کہا اگر اُسکے اظہار مین کوئی نقصان تمھارا نہو تو بیان کرو بلداق نقلی نے کہا اسوقت خداوند نظر آتے ہین مجھسے فرماتے ہین کہ ای بلداق علم موسیقی مین تیرا کوئی ہمسر نہین ہی اور فن ساقی گری بھی تجھسے بہتر کوئی نہین جانتا ہی بلکہ فرمایش کرتے ہین کہ اگر جی چاہے تو کوئی غزل شروع کر اور شراب بھی محفل مین طلب کر کہ قدرت شریک صحبت ہونگے شنجرف جادو نے کہا ای بلداق جادو کیا خداوند یہ فرماتے ہین کہ مین شریک صحبت ہونگا بلداق نقلی نے کہا ہان تو کہتے ہین شنجرف نے کہا تم گانا شروع کرو مین ابھی ساقی بچون کو بلاتا ہون شراب محفل مین حاضر ہوتی ہی تمھین آج سب کو تفسیر کرنا دیکھین تمھین کیسا کمال حرمت ہوا ہی بلداق نقلی نے جو یہ بات سنی خوش ہوے گنگنا کر بجوش الملالی یہ غزل شروع کی غزل

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہونچا ہمکو
اور جون خیمہ لیلی ہی سویدا ہمکو
رکھ کمند بس ابای چرخ نہ اتنا ہمکو
چاہیے چلے عصا گردن مینا ہمکو
دل جو کشتہ گر اُس یار نے سمجھا ہمکو
تجھ پہ جن دیکھے ہی غش جسنے کہ دیکھا ہمکو
ہی وہی جنبش لیلے جو جہت بس قتل
دلکا رہنا نظر آتا نہین اصلا ہمکو
خال سرمہ کا تمھین چاہیے زیبایش کو
ایک شستہ سے اسی تیکے کا درخا ہمکو
کون خلطیدہ تھا خاک سر کوچہ تیری
وہ محبت سے دیا سلسلہ پا ہمکو
دیکھا آخر کو نہ پھوڑے کی طرح پھوٹ بہے
یہ ہدف سے کیا تیر جفا کا ہمکو
ہم وہ ہین رند کہ اس عالم پیری مین بھی ہی
ہی سوا مین ترے آنے کا جو دھڑکا ہمکو
بستگی دل کو ہی کیون اُس گرہ زلف کے ساتھ
بھاگے ہی دورہی سے دیکھ کے صحرا ہمکو
جا بجا نام تو جون لعل قدم چھوڑ گیا
دہر دواب تمکو ہمارا ہی بھلا ہمکو
اختر کفر ہی طاعت سے بھی اپنی پیدا

دانہ خرمن ہی مین قطرہ ہو دریا ہمکو
کر فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہمکو
اُسنے خط جو قلم سے لکھا ہمکو
ہمنے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہمکو
ذبح کیون کرتے ہی قتل سے باندھا ہمکو
خط بھی جو خط شکستہ مین ہی لکھا ہمکو
کر دیا گریہ نے آخر سبک ایسا ہمکو
کس لب تیغ کے بوسے کا ہی لپکا ہمکو
ہم وہ ہین اُم زادہ وفا جون خورشید
اختر سوختہ ہی اپنا ہی زیبا ہمکو
خط تو ام سے لکھو گر یہ تاریخ وفات
خواب شب باشتر محمل یہ آیا ہمکو
اک حلاوت ہی عداوت مین بھی اُس ظالم کی
ہم بھرے بیٹھے تھے کیون آپنے چھیڑا ہمکو
ہم سفر ہو نہ سکا لوئی بھی اپنا لیکن
انس سیخانہ سے جون شیشہ مینا ہمکو
تو نہی ہے یہ کہ مرتے ہین ہم بھی تیر
کیا سبب کچھ نہین کھلتا یہ معما ہمکو
کس ست تدبیر دستی ہو ہماری جون لیف
خاک گم ہو گئے گیا ڈھونڈتے عنقا ہمکو
پھینک کر شیشہ دل ہاتھ سے کہتا ہی وہ مست
نقش سجدے کا ہی پیشانی پہ ٹیکا ہمکو

آنے ہی جو مین نظر گل کا تماشا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ تل اپنا ہی صحرا ہمکو
للعا ایماے تموتی ہی تو سویدا ہمکو
شوق مستی مین ہی گلگشت چمن کا ہمکو
چھوڑ ہونے دے ترحب کر ابھی ششہ جاہمکو
باعث رشک ہو عشق ہمارا ہمکو
لیگئے اشک بہا جون کف دریا ہمکو
یہ تو یون مضطرب درسینے مین ہلکو ہی دن
سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو
تیکا فرگان سے لہو ہوسکے مگر آخو کار
کر رہے وصل کی نامرگ تمنا ہمکو
جھنکی آواز سے ہون منگتے سمان کے
گر اگر زہر بھی دیتا ہی تو میٹھا ہمکو
ہیکی ہی جاے عرق ہر بن موسے پیکان
جا دو پہونچا نے گیا تالب دریا ہمکو
سنگدل چمن ان اب کو دین بھی دعا ہی ہین
نا ہی ڈالیگا بس رشک ہمارا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ گردم آہو کی طرح
کر شگفتون سے بنایا ہی سراپا ہمکو
اور چہرہ دکھان ہو نشوا ای حضرت دل
کیا نا یا تھا ہتھیلی کا پھپھولا ہمکو
نقش خرما کی طرح باغ محبت مین ملا

کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو
تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلنے پائے
ہر نفس باد مخالف کا ہر جھونکا ہمکو
ہم گئے جسکی طرف جون گل بازی آنے
خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھیجا ہمکو
پھر سے تری آنکھوں کے پھر تنگے گلے پر خنجر
آ گیا مارے خجالت کے پسینا ہمکو

ایکدم تنگ وہ آئے تھے بغل میں اسپر
ہو نشتر طے ترے آنیکا بھروسا ہمکو
ہو گئے لاغری ضعف کمان ... فرق
پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہمکو
ہر قدم پانوں پہ سر رکھتے ہیں جار سرشت
ہو چکا آپ کا معلوم ہے ایسا ہمکو

غم دوری نے کیا تنگ ہی کیا کیا ہمکو
آن پہونچی سر گرداب فنا کشتی عمر
تیری جانب پر پرواز ہیں اجزا ہمکو
[illegible] تپک تھا نے [illegible] خدنے
ہو جون تو نے تو کانٹوں میں گھسیٹا ہمکو
گرمی تپ سے ہوا سوز دروں جو افشا

بلداق نقلی نے اس شیریں المقال سے یہ غزل گا دیا کہ شخرف جادو اور جقدر لوگ اسوقت محفل میں جمع تھے سب کا سکتا ہوگیا دیر تک یہی حالت طاری رہی جب عرصہ ہوا تو شخرف جادو نے ہوشیار ہو کر کہا ای بلداق جادو واقعی تمہیں خداوند آفتاب اندام نے گانے میں کمال عطا فرمایا ہی اب سوا تمہارے دوسرا اس فن میں کامل نہیں ہی یہ تمہارا ہی حصہ ہو چکا مگر ایک شوق ہی کہ تمہاری ساقی گری بھی دیکھیں بلداق نقلی نے کہا اب مجھکو پھر ایسی لہذیر اشعار کو کون ایک کمال تمنے دیکھ لیا میری بھی خاطر جمع ہوگئی اور اب یہ بھی یقین ہوگیا کہ فن ساقی گری میں بھی مجھکو ضرور کمال حاصل ہوگیا ہوگا شخرف نے کہا اگر مجھپر شفقت ہے تو لیجئے کہ کمال ساقی گری بھی دکھا دیجئے تو میری حسرت نکل جائے بلداق نے جواب دیا کہ اگر تمہاری یہی خوشی ہی تو مجھے کیا انکار ہی یہ کہکر شراب کی صراحی اٹھالی جام میں شراب انڈیلی سر پر شراب کے جام کو رکھا گت ناچنا شروع کی شخرف نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا بلداق نقلی وہ جام سر پر لیئے ہوئے شخرف کے قریب آیا جھک کر سر سے جام دیا کہا ای شخرف اسطرح مجھے فرشتوں نے شراب پلائی تھی اگر کبھی اور کسی نے تجھے اسطرح شراب پلائی ہو تو مجھے بیان کرے شخرف جادو نے جواب دیا کہ ای بلداق آجتک اسطرح کی ساقی گری کسی نے بھی نہ کی تھی میں تعجب میں تھا کہ فن ساقی گری میں تمہیں کیا کمال حاصل ہوا ہی بلداق نقلی نے کہا ابھی اس شراب کی کیفیت تمہیں نہیں معلوم ہوئی جب جام پی جاؤ گے تو حالت معلوم ہوگی تمام خدائی تمہارے زیر نگاہ ہوگی جنت کو دیکھ کر للچاؤ گے آتش دوزخ کا مزہ دیکھو گے شخرف جادو نے جلدی سے جام بے اندیشہ انجام پی لیا پھر تو بلداق نقلی نے تمام اہل محفل کو شراب پلائی سب کی آنکھوں میں سرسوں پھولی ایک نے دوسرے کی طرف مخاطب ہو کر کہا دیکھو خداوند آتے ہیں ہمیں فرشتے لیئے ہیں کہ ہم سب کو اپنے ہمراہ جنت میں لے چلتے ہیں دوسرے نے کہا تو کچھ دیوانہ ہوا ہی خداوند تجھے کو دیتے ہیں کہ ہمارے ہمراہ فرشتوں کے پاس چل تیسرے نے کہا کچھ خبط ہو گیا ہی خداوند تجھسے کہ رہے ہیں کہ میں سب کو جہنم میں پھینکوں وہ یہ کہکر اٹھنے کا ارادہ کیا بیہوشی نے غلبہ کیا گر کر بیہوش ہوا بلداق نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا دربار کو تم سب نے کیا سمجھا ہی جو ایسی گفتگو بایقین کر رہے ہو سب نے جواب دیا تیرے دربار کی حقیقت کیا ہی شخرف کو یہ گفتگو ناگوار ہوا اپنی جگہ سے اٹھا قدم اٹھا کر گرا بیہوش ہو گیا پھر تو جو اٹھا زمین پر گر کر بیہوش رہا جب سب بیہوش ہو چکے تو بلداق نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری عیار صاحبقران ثانی نعرہ کر کے خنجر نکالا پہلے شخرف کا شکم چاک کیا پھر سب کا قصہ پاک کیا مال اسباب تمام لیا ان کے کپڑے تک اتار لئے سب کو برہنہ چھوڑ کے خواجہ وہاں سے روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا

## اب حال بدیع الملک نامدار کا عرض کیا جاتا ہی

کہ یہ جو زمین برف میں رو برو صاحبقران غرق ہوئے تو از طاکلیف سے شاہزادے کو ہوش نہ تھا جب آنکھ کھلی اپنے کو ایک میدان وسیع میں پایا لخت جگر نے حیران ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگے لشکر کہیں نظر نہ آیا شاہزادے نے خیال کیا کہ یہ زمین طلسم معلوم ہوتا ہی لشکر چھوٹ گیا عجائب غرائب طلسم میں مبتلا ہو کر اس جگہ پہونچے یہ سوچ کے بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا ایک طرف

روانہ ہوئے قریب دو کوس کے راہ طے کی ہوگی کہ شاہزادے کو ایک برج پتھر کا دکھائی دیا بدیع الملک اُس برج کی طرف چلے قریب پہونچے تو دیکھا اُس برج کے اندر ایک ساحر ضعیف بیٹھا ہے آگے اُس کے اسباب سحر رکھا ہے ایک مجمر آہنی میں کچھ لوبان و گوگل وغیرہ سُلگ رہا ہے بدیع الملک اُس برج کے قریب آئے ساحر نے گردن اُٹھاکے بدیع الملک کی طرف دیکھا دیر تک دیکھا کیا بدیع الملک بھی برج کے قریب کھڑے رہے جب ساحر نے خیال کیا کہ اب یہ جوان کلام نکریگا تو مجبور ہو کے کہا اے جوان تو کون ہے اور اس صحرا میں کیا کرنے آیا ہے یہاں کوئی نہیں آسکتا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ میں بندۂ خدا ہوں زمین برف سے گذرنا چاہتا تھا غرق ہوگیا جب مجھے ہوش آیا اپنے کو ایک میدان میں پایا اسطرف چلا آیا دیکھوں اب تقدیر کہاں لیجاتی ہے ساحر نے پوچھا اے جوان تو زمین برف پر کیوں آیا تھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ میں مرحلہ خوش چشم کی طرف جاتا تھا ساحر نے کہا وہاں جاکر کیا کرتا بدیع الملک نے فرمایا تجھے اس تحقیق کی کیا ضرورت ہے ساحر نے کہا میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس طلسم میں تیرا آنا کیونکر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اس طلسم میں ہم خاص اس سبب سے آئے ہیں کہ ہمارے مجرم زمرد ثانی او بخشگان اور تورج اور فیروز ستارہ پیشانی یہاں پوشیدہ تھے پہلے ہمنے اشراق سے اُن لوگوں کو طلب کیا جب اشراق نے دینے سے انکار کیا تو ہم مجبور ہو کے اس طلسم میں آئے ایک مجرم کو پایا اُس کو قتل کیا اب تورج و زمرد و بخشگان باقی ہیں اگر خدا اپنا فضل کریگا تو ان کو بھی واصل جہنم کر کے خانہ کعبہ جائینگے ساحر نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی کہ تو بارادۂ فتاحی طلسم یہاں آیا ہے اے جوان مجھکو تیری جوانی پر رحم آتا ہے اسوجہ سے چند نصیحتیں تجھکو کرتا ہوں اگر میرا کہنا قبول کریگا راحت پائیگا اور اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو مارا جائیگا اول تو یہ وہ طلسم نہیں جسکو تو فتح کرسکے یہ جائے سکونت خداوند آئینہ اندام ہے جب وہ آسمان سے زمین پر آتے ہیں تو یہیں قیام فرماتے ہیں اس میں سب کارخانے قدرت کے ہیں کوئی چیز سحر سے نہیں بنی ہوئی ہے علاوہ اس کے یہاں کے اشجار و اثمار و کوہ و دریا و زمین و صحرا سب خداوند کے تابع فرمان ہیں اگر اس وقت وہ زمین کو حکم دیدیں تو طبقہ اُلٹ جائے تیرا پتہ بھی نہ معلوم ہو اگر دریا کو حکم دیں تب تجھے مع تیرے لشکر کے غرق کرے اگر پہاڑوں کو حکم دیں تو تجھپر پھٹ پڑیں اسی طرح ہر چیز تجھکو ہلاک کرسکتی ہے اور اپنی جرأت و ہمت و سحر پہ نازاں نہ ہو کہ یہاں کوئی چیز تجھے کام نہیں دے سکتی ہے بدیع الملک نے یہ سنکر فرمایا اے ساحر میں ساحر اور سحر دونوں کو بُرا جانتا ہوں میرے مذہب میں سحر حرام ہے میں فضل خدا سے امید رکھتا ہوں اور آئینہ اندام ایک مرد مکار ہے یہ سب کارخانہ سحر کا ہے اگر خدا نے چاہا تو اس سب کو برباد کردونگا زمرد و بخشگان و تورج کو یا قتل کرونگا یا مسلمان کرونگا جس کے بعد خانہ کعبہ جاونگا صاحبقران دوران کے حضور میں باریاب ہوکر شرف قدمبوسی سے مشرف ہونگا ساحر نے جو بدیع الملک کی یہ تقریر سُنی جواب دیا کہ اے جوان یہ تیرا خیال خام ہے ہرگز ایسا ارادہ نہ کرنا ابھی تک تجھپر خداوند آئینہ اندام کا عتاب نہیں نازل ہوا ہے صرف تجھکو یہ تکلیف اس واسطے دی گئی ہے کہ تو اپنے ارادے سے باز رہے ورنہ اس صحرا میں تیرا کیا کام تھا اب اگر تو اپنے لشکر سے ملنا چاہتا ہے تو میرے ہمراہ چل میں تجھے قنداب جادو کے پاس لیچلوں وہ یہاں کے خداوند کا وزیر معتمد مشہور ہے اور ایک وقت خداوند کے پاس جاتا ہے جو کیفیت یہاں گذرتی ہے سب خداوند سے بیان کرتا ہے اگر تو میرے ہمراہ قنداب جادو کے پاس چلیگا تو میں تیری تقصیر معاف کرادونگا جسوقت

قذاب جادو خداوند کے پاس جائے گا تجھے اپنے ہمراہ لیتا جائیگا خداوند کو جا کر سجدہ کرنا وہ تیرا قصور
معاف کردینگے لشکر بھی ملجائیگا اپنے مکان کی طرف واپس جانا پھر کبھی ایسا خیال دل میں نہ لانا اور سوائے
میرے قذاب جادو کسی کی سفارش قبول نہیں کریگا اول تو کون ایسا ہے جو اُس تک تجھے لیجا سکے وہ
خود یہاں خداوند خر دمشہور ہے جو حال گذرتا ہے سب اُس کو معلوم ہوجاتا ہے ہر ایک کے دل کی کیفیت
صورت دیکھکر بیان کردیتا ہے اگر تجھے یقین نہ ہو تو میرے ہمراہ چل میں تیرے باب میں کچھ نہ کہونگا وہ خود
تیرے دل کی کیفیت بیان کریگا بدیع الملک نے جواب دیا اب جو کچھ تجھکو کہنا تھا وہ کہ چکا مگر میری بات
کو قبول کر کہ تیری جان بچے ساحر نے کہا اے جوان تیری کیا بات ہے جسکے نہ قبول کرنے سے میری جان جائے گی
بدیع الملک نے فرمایا اگر اسلام قبول کر اور آئینہ اندام جادو پر لعنت کر تو ممکن ہے کہ تیری جان بچے ورنہ ابھی
تجھے قتل کرڈالونگا ساحر یہ بات سنکر ہنسا کہا اے جوان مجھے کوئی ہلاک نہیں کرسکتا اول تو میرا چھوٹا بھائی جس کا
نام قذاب جادو ہے یہاں کا خداوند خر دمشہور ہے اُس کے سبب سے خداوند نے میری زندگی ہمیشہ کی
کردی اسی سبب سے میں اس صحرا میں آکر بیٹھا ہوں اور لوگ مجھکو عالم مذہب آئینہ پرستی کہتے ہیں
بزرگان دین سے ہیں لوگ ہیں بعض ہمارے ساتھی زمین کے نیچے موجود ہیں مگر خداوند کی عبادت
شب و روز کیا کرتے ہیں جس وقت ہم کسی کو دیکھنا چاہتے ہیں خداوند سے درخواست کرتے ہیں خداوند
اُنکی صورتیں ہمیں دکھا دیتے ہیں اگر ہوس کلام ہوتی ہے تو اُنسے کلام بھی کرلیتے ہیں ایک سبب تو میرے
نہ مرنے کا یہ بھی ہے دوسرا باعث یہ ہے کہ تو خیر ساحر ہے ایک اشارہ کردون تو ابھی جلکر خاک ہوجاوے تیری
یہ مجال نہیں ہے جو مجھکو قتل کرسکے بدیع الملک نے فرمایا او گمراہ کیا بیہودہ بکتا ہے سوائے ذات خدا کے کسی کو بقا
نہیں اگر تو ساحر ہے تو کیا کرسکتا ہے میں نے بہت سے ساحروں کو مسلمان اور ہزاروں کو واصل جہنم کیا ہے تیری یہ طاقت
نہیں ہے جو بے اسلام قبول کیے ہوئے ہمارے ہاتھ سے امان پائے یا زندہ بچ جائے اب زیادہ تقریر کو طول
نہ دے آئینہ اندام پر لعنت کر مذہب اسلام اختیار کر ساحر نے جب دوبارہ ایسے کلمات سخت سنے اُسکو صبر
نہ رہا بدیع الملک کی طرف اشارہ کیا آگ برسنے لگی مگر بدیع الملک نوجوان کو گزند نہ پہونچا ساحر دیکھکر حیران ہوا
کہا اے جوان تو بیشک ساحر ہے مجھسے پوشیدہ کرتا ہے دیکھ اب میں سحر کرتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا شوق سے سحر
کر ہم پر تیرا سحر اثر نہ کریگا ساحر نے اپنی جھولی سے ایک کاغذ نکالا بدیع الملک کی طرف پھینکا وہ کاغذ ایک
ابر بنکر بدیع الملک کے سر تک آیا جلکر زمین پر گر پڑا ساحر نے جو یہ حال دیکھا کہا اے جوان تو اپنے سحر پر نازاں
ہے اسی سبب سے اس طلسم کو فتح کرنے آیا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ میں سحر کو حرام جانتا ہوں ساحر
نے کہا میں تیری بات کا یقین نہیں کرتا مگر ایک سحر اور کرنا چاہتا ہوں اگر تو میرے اس سحر سے بچ جائے گا
تو اور سامان کرونگا بدیع الملک نے فرمایا جب تک تیرے مزاج میں آئے سحر کر میں موجود ہوں مگر آخر
میں تجھے اسلام قبول کرنا ہوگا اگر انکار کریگا میرے ہاتھ سے مارا جائے گا ساحر نے کہا میں ایک سحر اور
کرون پھر جواب دون یہ کہکر اپنی پیشانی پر نشتر مارا تھوڑا خون ہاتھ میں لیکر آسمان کی طرف پھینک دیا بدیع الملک
نے دیکھا جسقدر قطرے خون کے اس نے پھینکے تھے اُسیقدر ساحر اسکے ہمصورت زمین پر گرے سب
ملکر بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے نے تلوار میان سے لی ایک ساحر جو سب سے آگے تھا اُس کو
قتل کیا جیسے ہی وہ زمین پر گرا بہت سے ساحر پیدا ہوگئے وہ سب بھی بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے

نے دیکھا جو ساحر مر کے گرا ہو اُس کے گلوے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہوا اُسی خون سے ساحر نکل نکل کر
آنے لگے یہ دیکھ شاہزادہ حیران ہوا دل میں خیال کیا کہ اگر تمام عمر اس سے لڑونگا تو بھی یہ مرحلہ سر نہ ہوگا یہ سوچ کے
بدیع الملک نے صبر کیا تلوار روکی ساحر قریب آ گئے شاہزادے نے پھر تلوار چمکائی ساحروں نے گردن
جھکائی جس پر تلوار پڑی مر کے زمین پر گرا گلوے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہوا ساحر نکلنے لگے بدیع الملک
تا شام اسی طرح جنگ کرتے رہے جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک میں طاقت بیکار باقی نہ رہی بیہوش
ہو کے زمین پر گر پڑے اُس ساحر نے نعرہ کیا نام سیراب جادو نعرہ کر کے بدیع الملک کے قریب آیا اپنی
جھولی سے قید آہن نکال کے شاہزادے کو مسلسل کیا اس کو یہ خیال تھا کہ یہ جوان سحر بھی خوب جانتا ہو اسی
خوف سے زبان میں سوزن بھی دیدیا اور اسی برج میں لا کر ڈال دیا جو اس نے پیر سحر سے بلانے کے واسطے تجویز
کیا بدیع الملک کو ہوشیار کر کے کہا ہو جوان اب اپنے کو کس حال میں پاتا ہو یہ کہکے اس نے ایک دستک
دی شاہزادے نے دیکھا دو ساحران زنگی قوی تن اس کے سامنے آئے سیراب جادو نے کہا اس
جوان کو قنداب جادو کے پاس لیجاؤ اور میری طرف سے کہدینا کہ یہ شخص سحر میں طاق ہو اس طلسم میں براے
فتاحی آیا ہو اس کو خداوند کے پاس بھیجدو اگر دوسرا ساحر اس سے مقابلہ کرتا تو ہرگز فتح نہ پاتا میں نے بڑی کوشش و
جانفشانی سے اس کو اسیر کیا ہو خبردار اس کی زبان سے سوزن نہ نکالنا ورنہ یہ پھر ہاتھ نہ آئیگا زنگیوں نے
کہا غلام یونہیں عرض کر دینگے یہ کہکے زنگیوں نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا شاہزادے نے وہان سے
روانہ ہونا اچھا جانا اور نہ ممکن تھا کہ فی الفور ڈالتے زنگیوں کے ہمراہ جب دو کوس چلے گئے تو بدیع الملک نوجوان
نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت عالیشان آہنی بنا ہو زنگی بدیع الملک کو اس پھاٹک کے اندر لیکر آئے شاہزادے
نے دیکھا ایک شہر ہو مگر رات تھی خلاصہ کیفیت نہ دیکھ سکے اور اہل شہر نے بھی بدیع الملک کو اچھی طرح نہ دیکھا زنگی
قریب دارالامارۂ شاہی پہنچے اُسی وقت چوبداروں کو بلایا کہا جا کر خداوند ثانی سے عرض کرو کہ آپ کے
بھائی صاحب نے طلسم کشا کو اسیر کر کے بھیجا ہو در دولت پر حاضر ہو اُسکے بارے میں کیا حکم ہوتا ہو چوبدار یہ
خبر لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے زنگیوں سے کہا خداوند ثانی فرماتے ہیں کہ شب بھر
طلسم کشا کو زندان میں اسیر رکھو صبح کو ہم اپنے سامنے بلائینگے زنگی بدیع الملک کو زندان خانے میں
لائے شب بھر شاہزادہ زندان خانے میں رہا جب اسیر مغرب یعنی آفتاب عالمتاب زندان خانہ
مشرق سے رسن ضیا و شعاع میں مسلسل فلک چہارم پر آیا تو زنگیوں نے بدیع الملک کو زندان سے
نکالا اپنے ہمراہ لیکر چلے اب شاہزادے نے کیفیت شہر اچھی طرح دیکھی اور لوگوں نے بھی بدیع الملک
کو دیکھا بعض نے جو جاہ و جلالت پر نگاہ کی برائے سلام ہاتھ اٹھا کیا بدیع الملک نے اشارے سے
جواب سلام دیا بعض نے کہا یہ شخص بڑا جری معلوم ہوتا ہو کہ اس طلسم کی فتاحی کا ارادہ کیا بعض کہتے
تھے یہ جوان بھی کسی اقلیم کا بادشاہ ہو نہیں معلوم اس طلسم میں کیوں آیا اسی صورت سے بدیع الملک
نوجوان قنداب جادو کے مکان پر پہنچے زنگیوں نے پھر چوبداران کو بلایا اطلاع کرائی قنداب جادو
اُس وقت دربار میں بیٹھا تھا کثرت سے لوگ وہان موجود تھے چوبداروں نے جا کر کہا جسکو آپ کے
بھائی صاحب نے اسیر کر کے یہاں بھیجا ہو وہ موجود ہو کیا حکم ہوتا ہو قنداب جادو نے کہا جلد سامنے
لاؤ چوبدار باہر آئے زنگیوں سے کہا خداوند ثانی اندر طلب فرماتے ہیں زنگی بدیع الملک کو قنداب

کے سامنے لائے شاہزادے نے دیکھا ایک ساحر ضعیف ریش سفید تاج سر پر رکھے تخت پر بیٹھا ہے تخت کے
نیچے دو شیر ببر بیٹھے ہوئے اُس کی صورت دیکھ رہے ہیں گویا منتظر ہیں کہ جو کچھ وہ کہے وہ کریں بدیع الملک
نے اور سب دربار کو دیکھا مثل اہل اسلام سلام کیا قنداب شاہزادے کی صورت و جرأت دیکھکر
دنگ ہو گیا زنگیوں سے کہا زنجیر ہاتھ سے چھوڑ دو زنگیوں نے زنجیر ہاتھ سے چھوڑ دی قنداب نے کہا
اس جوان کی زبان سے سوزن بھی نکال دو اگر ساحر ہے تو بیان کیا کر سکیگا زنگیوں نے کہا آپ کے
بھائی صاحب نے منع کیا ہے قنداب نے کہا وہ اس سے خائف ہو گئے اس سبب سے منع کیا مگر تم سوزن
اس کی زبان سے نکال لو زنگی بڑھے کہ سوزن شاہزادے کی زبان سے نکالیں بدیع الملک نے جھٹکا دیا
کہ ہتھکڑی ٹوٹ گئی اپنے ہاتھ سے سوزن نکال کے پھینک دیا قنداب نے جو قوت بدیع الملک کی دیکھی اسکو
اور زیادہ حیرت ہوئی کہا اے جوان تو نے اتنی بڑی گستاخی میرے سامنے کی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک مرد مکار ہے اور آئینہ اندام ملعون کی طرف سے
یہاں حکومت کرتا ہے مجھکو خود یہاں تک آنا منظور تھا ورنہ ممکن تھا کہ میں تیری قید توڑ ڈالتا قنداب نے کہا
اے جوان تو اس طلسم میں کس ارادے سے آیا ہے بدیع الملک نے کل حقیقت بیان کی قنداب نے جواب دیا
اے جوان تو نے بہت سے طلسم فتح کیے میں نے اکثر لوگوں سے تیری شجاعت کی تعریف سنی مگر یہ طلسم نہیں ہے یہ جائے
سکونت خداوند ہے یہاں کوئی آ نہیں سکتا ہے نہیں معلوم خداوند کو تیری کیا خاطر منظور تھی جو اب تک انھوں
نے تجھکو زندہ رکھا ورنہ کب کا مر چکا ہوتا بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب سوا خدا کے کوئی کسی کے مار ڈالنے
پر قادر نہیں ہے اور آئینہ اندام تو ایک مکار ہے اُس کی کیا طاقت جو کسی کو مار ڈالے قنداب نے جو یہ بات
بدیع الملک سے سنی کہ آئینہ اندام مکار ہے اس کو تاب نہ رہی ایک ساحر اس کے پہلو میں بیٹھا تھا اُسکی
طرف مخاطب ہو کر کہا اس جوان کو ابھی جلا دے اس ساحر نے کچھ پڑھکے دستک دی ایکبار بجلی گری کہ سبکی
آنکھیں بند ہو گئیں بعض لوگ بیہوش ہو گئے مگر بدیع الملک نوجوان جیسے کھڑے تھے کھڑے رہے ذرا بھی
خوف نہ کیا نہ بجلی نے کچھ نقصان پہونچایا قنداب جادو متحیر ہوا کہا اے زرتاب جادو تو نے کیسی بجلی گرائی جسنے
کچھ تاثیر نہ دکھائی زرتاب نے کہا اس جوان کو سوائے آپ کے اور کوئی نہیں جلا سکتا میں نے تو چاہا تھا کہ اسکی
خاک تک یہاں باقی نہ رہے مگر اُس پر ذرا بھی اثر نہ پڑا قنداب نے اس کی طرف بغیظ دیکھا کہ اسکا رنگ سیاہ ہو گیا
پھر بدیع الملک کی طرف دیر تک دیکھا کیا شاہزادہ بھی آنکھ لڑائے رہا جب عرصہ گذرا تو قنداب جادو نے
آنکھ جھپکائی بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو نے اس دربار میں آنکھ نیچی
کر لی کیا سمجھ کے میری طرف دیکھا تھا قنداب کو یہ بات اور بری معلوم ہوئی سامنے تلوار رکھی تھی کچھ اسم
اُس تلوار پر پڑھکے بدیع الملک کی طرف پھینک دی تلوار زمین پر گری اس نے دیوار کی طرف مخاطب
ہو کر کہا اے دیوار اس جوان پر گر پڑ کہ دب کے مر جائے بدیع الملک اُس دیوار کے قریب کھڑے تھے دیوار
کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی سب نے کہا یہ کیا غضب ہے آج سب چیزیں آپ کے احکام کی تعمیل کیوں
نہیں کرتی ہیں قنداب نے کہا خداوند کو اس کا ہلاک ہونا منظور نہیں ہے ابھی ایک فرشتہ میرے پاس آیا تھا
اس نے کہا کہ خبردار اس کو تکلیف نہ دینا یہ شخص آخر میں خداوند کا بندہ خاص ہونے والا ہے اس سبب سے
میں نے دیوار کو روک دیا ورنہ ابھی اس پر دیوار گر گئی اور یہ ابھی دب کے مر جاتا بدیع الملک نے فرمایا

ای قنداب اب تجھے انصاف لازم ہے اپنے دل میں خیال کر اس وقت آئینہ اندام جادو کا نام لیکر تو نے
دیوار سے خطاب کیا اگر دیوار نہ گرتی پہلے اسی مکار کا نام لیکر تلوار میری طرف پھینکی اس سے بھی تجھے خدا
نے بچایا اور دیوار بھی اسی کے نام کی شرکت سے گری اب اگر انصاف کر تو اس دین باطل کو ترک کر کے
مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قنداب جادو بدیع الملک سے یہ بات سنکر سر
بگریبان ہوا اور تخت سے اُٹھکر بدیع الملک کے قدموں پر گرا عرض کی ای شہریار جو کچھ آپ نے فرمایا
ہیں بہت صحیح ہے درحقیقت مذہب آئینہ پرستی بالکل خلاف ہے اور اسلام اشرف ادیان ہے امیدوار
ہوں کہ اب مجھے کلمہ طیبہ تعلیم فرما کر میری خطا معاف کیجئے بدیع الملک نے قنداب جادو کا سر
قدموں سے اُٹھا کر چھاتی سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا قنداب جادو مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا بدیع الملک
سے عرض کی ای شہریار آپ تخت پر تشریف رکھیں میں خدمتگاری میں مصروف ہوں بدیع الملک
نے فرمایا اے قنداب جادو ہمیں پروا تاج و تخت بالکل نہیں ہے خدا تمہیں تخت مبارک کرے ہم لوگ
راہ دین اسلام میں ہیں ہمیں طمع دنیا سے مطلق علاقہ نہیں قنداب جادو نے بہت کچھ کہا بدیع الملک
نے منظور نہ کیا اُسی کو تخت پر بٹھایا آپ دنگل زرنگار پر جلوہ فرما ہوئے قنداب نے اپنے اہل دربار کی
طرف مخاطب ہو کر کہا تم لوگ اگر میرا ساتھ دینا چاہتے ہو تو اس دین باطل کو ترک کرو اور اطاعت آقاے
نامدار کی اختیار کرو سب نے کہا ای شہنشاہ ہم آئینہ پرستی ترک کرتے ہیں کیونکہ اس وقت آئینہ اندام جادو
کی حقیقت معلوم ہوگئی اگر اس مکار میں ذرہ بھی قدرت ہوتی تو دیوار ہی گر پڑتی یا تلوار ہی آقاے نامدار کے چشم زخم کو
گزند پہنچاتی سب مسلمان ہوئے بدیع الملک نامدار کو خوشی حاصل ہوئی قنداب جادو نے عرض کی ای
شہریار آپ خاطر جمع رکھیں میں حضور کو صاحبقران زمان تک پہنچا دونگا اور اس طلسم کی تمام نشیب و فراز
غلام کو بخوبی معلوم ہیں انشاء اللہ تعالیٰ سب خدمت والا میں عرض کرونگا بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب
جادو میں یہاں زیادہ نہیں رہ سکتا کیونکہ صاحبقران میرے واسطے بہت مضطرب ہونگے مناسب ہے
کہ آج ہی یہاں سے سفر کروں قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار اگر آپ ایسا عزم ظاہر کریں گے تو غلام
کے دل میں جسقدر حوصلے ہیں وہ نہ نکلیں گے ابھی تو یہاں کے اہل شہر کو بھی یہ بات نہیں معلوم ہوئی ہے مصلحت یہ
ہے کہ تمام اہل شہر آئینہ پرستی ترک کر کے مذہب حق اختیار کریں اور ایک شہر اس طلسم میں مسلمان ہو جائے
اس وقت میں آپ کے ہمراہ رکاب چلونگا اور صاحبقران ثانی کی قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نے
فرمایا تمہیں اختیار ہے مجھے تمہارا رنج گوارا نہیں قنداب جادو نے عرض کی غلام سب انتظام بہت جلد کریگا
ایک ہفتے سے زیادہ حضور کو یہاں تمام زمانے کی تکلیف نہ ہوگی بدیع الملک نے منظور کیا قنداب جادو
نے اسیوقت ارکین دولت کو طلب کیا سب سے کہا شہر میں منادی کیجائے کہ کل سے سب اہل شہر ہمارے
مہمان ہیں سب کو شریک دعوت ہونا چاہیے ایک ہفتہ تک سب کی دعوت رہیگی کھانا اور ضروری بھی سب سے
کے جائینگے ارکین دولت نے سب انتظام کیا شہر میں منادی ہوگئی کہ حکم سلطانی ہے کہ تمام اہل شہر کل سے ہمارے
مہمان ہیں سات روز تک سب کی دعوت رہیگی لازم ہے ایک ایک گروہ کر کے ایوان شاہی میں حاضر ہو کر کھانا
اور ضروری بھی ظاہر کیے جائینگے یہ منادی جو شہر میں ہوئی سب آگاہ ہوئے جو عزیزان سلطانی تھے انکو
قنداب جادو نے پیام بھیجے جب سہراب جادو کے پاس چوبدار پیام دعوت لیکر آئے سہراب جادو نے

ہرکارون سے پوچھا کہ قنداب نے اتنی بڑی دعوت کس سبب سے کی ہی ہرکارون نے کہا ہمارے سلطان نے اپنا مذہب تبدیل کر کے اب مذہب حق اختیار کیا ہی اور اسیواسطے ہر ایک کو طلب فرمایا ہی جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا گردن زدنی کا حکم اُس کے واسطے صادر فرمایا جائیگا سیراب جادو نے جو یہ حال سنا اس کو غیظ آگیا کہا ارے قنداب جادو نے ترک مذہب کیا ہرکارون نے کہا تمام اپنے اہل دربار کے مسلمان ہوئے سیراب جادو نے اس کا سبب دریافت کیا ہرکارون نے خلاصہ احوال بیان کر دیا سیراب کو بڑا رنج ہوا ہرکارون سے کہا تم جا کر قنداب سے کہدینا کہ سیراب جادو خداوند کے پاس گئے ہین وہان سے اجازت قتل لیکر آئینگے اور تجھے قتل کرینگے ہرکارون نے کہا کیا مجال کسی کی جو ہمارے آقائے نامدار کو قتل کر سکے اور آئینہ اندام کیا چیز ہی جو تمھین اجازت دیگا اگر خدا نے چاہا تو ہمارے آقائے نامدار اور طلسم کشا جو ہمارے مالک سے آگاہ ہین آئینہ اندام جادو کو قتل کرینگے سیراب جادو نے سحر کیا ہرکارے اسکے سحر کو کیا روک سکتے تھے مبتلائے سحر ہوئے سیراب جادو نے اسیوقت ایک تخت سحر تیار کیا دونون ہرکارون کو تخت پر ڈالا آپ بھی بیٹھا تخت کو اڑا کر آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا اگر ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

## اگر اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کی جاتی ہی

کہ وہ جو قید سے رہا ہو کر روانہ ہوئے راہ طی کرتے ہوئے چار روز کے بعد ایک شہر مین پہونچے دیکھا شہر بہت آباد ہی آراستگی بھی خوب ہی سڑکون پر دو رویہ روشنی کے واسطے کھمبے بندی کی ہی بہت سے لوگ شہر کی زینت کا انتظام کر رہے ہین خواجہ نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس شہر مین اس قدر زینت کیون کیجاتی ہی کیا سبب ہی اُس نے جواب دیا کہ یہان کا بادشاہ مسلمان ہوا ہی اُس نے طلسم کشا کی دعوت کی ہی بلکہ تمام شہر والے سب کو دعوت بھی کی جائیگی جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا وہ قتل کیا جائے گا خواجہ نے کہا طلسم کشا کون شخص ہی سب نے جواب دیا کہ ایک جوان صاحب شوکت و شان بدیع الملک نامدار نامی ہی یہان اسیر ہو کر آیا بزور بازو سب کو مسلمان کیا اب ارادہ ہی کہ یہان سے فراغت پاکے مہم جات کی تباہی مین مصروف ہو خواجہ نے بدیع الملک کا جو نام سنا خوش ہوئے دلمین کہا شکر ہی کہ خدا نے اچھی جگہ پہونچا دیا اب بدیع الملک نوجوان سے ہمراہ حفاظت اپنے شہر مین پہونچ جاؤنگا یہ سوچ کے خواجہ دارالامارۂ شاہی کے قریب پہونچے یہان سب سے بڑھکے تیاری پائی خواجہ بطلے روشنی کرنے والون سے قریب پہونچے ارادہ کر رہے تھے کہ کسی کو بیہوش کر کے اُس کی صورت بنین کہ دیکھا سامنے سے دو چوبدار جاتے ہین خواجہ انکے قریب گئے کہا کیون بھائی اس شہر مین اسقدر تیاری کیون ہو رہی ہی چوبدارون نے جو کیفیت اصلی تھی وہ بیان کر دی خواجہ نے کہا تم لوگ کہان جاتے ہو چوبدارون نے کہا ہم طلسم نایاب برادر سلطان کے پاس جاتے ہین انکو اطلاع کرین گے کہ آج شب کو دعوت مین شریک ہون اور سات روز تک مہمان رہین خواجہ نے کہا وہ تمھارے سلطان کے کیسے بھائی ہین چوبدارون نے کہا حقیقی بھائی سلطان کے سیراب جادو ہین یہ برادر خورد سلطان قنداب جادو کے ہین خواجہ چوبدارون سے باتین کرتے ہوئے چلے تھوڑی دور پر جا کر ایک میدان بالکل ویران ملا خواجہ نے دونون چوبدارونکو باتون مین لگا کر بیہوش کیا انکو وہین چھوڑ دیا آپ ایک کی صورت بنکر تیار ہوئے لباس بھی اُس کا پہن لیا یہ تو

دریافت کرچکے تھے مسیطرت روانہ ہوئے جب نایاب جادو کے مکان پر پہونچے دربانون سے کہا
جاکر اطلاع کرو کہ سلطان کا فرمان لیکر ایک چوبدار آیا ہے آپ کے پاس آنیکا امیدوار ہے کچھ زبانی بھی گذارش
کرتا ہے دربانون نے اطلاع کرائی نایاب جادو اسوقت اپنے دربار مین بیٹھا تھا کہ چوبدار نے جاکر
کہا سلطان عالم کا نامہ دار آیا ہے کچھ پیغام زبانی بھی لایا ہے یہان حاضر ہوکر عرض کرنا چاہتا ہے نایاب جادو
نے کہا ابھی بلا لاؤ چوبدار باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ نایاب کے سامنے لیگئے نامہ دار نے جھک
کے سلام کیا پھر نامہ نذر دیا نایاب جادو نے نامے کو پڑھا کہا مین ضرور دعوت مین جاؤنگا نامہ دار نے
کہا کچھ پیغام زبانی بھی ہے خلوت مین عرض کرونگا نایاب نے اسیوقت تخلیہ کیا سب لوگ اٹھ گئے
نامہ دار نے کہا مجھسے سلطان عالم نے فرمایا تھا کہ زبانی یہ پیغام دینا کہ اگر آپ تشریف لائیے گا تو ہرگز خالی ہاتھ
نہ آیئے گا جو جواہر آپ کے پاس بیش قیمت ہو اپنے ہمراہ لیتے آیئے گا یہان ایک ضرورت ہے بعد ختم جلسہ آپکو
اسکے علاوہ دو چند جواہر دیا جائے گا مگر ایک ضرورت ایسی ہے جو آپ سے بروقت آنے کے بیان کردی
جائیگی اور اس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمایئے گا بلکہ مین دو ایک جگہ اور بھی پیام لیکر گیا تھا اُن لوگون نے بھی
جواہرات دیدیا ہے سے لیکر سے دو دو یہان کا لعل نایاب جادو کو دکھایا مین نایاب نے جو دیکھا ایک
تین دانہ یاقوت سرخ دوسرے مین گوہر نایاب بیضہ گنجشک سے بڑے نایاب موتیون کو دیکھکر خوش
ہوگیا کہا اگر تم بھی جانا چاہتے ہو تو یہان تھوڑی دیر توقف کرو مین ابھی جواہرات منگا کر تمھین دیتا ہون
نامہ دار نے کہا آپ اپنے یہان سے کوٹھے سے کل جواہرات منگائیے جو میرے پسند ہوگا وہ لے
جاؤنگا جہان جہان سے مین نے جواہرات لیا ہے اسی طرح لیا ہے نایاب نے کہا مین ابھی اپنے یہان سے
جواہرات منگاتا ہون یہ کہکر نامہ دار کو خلوت مین چھوڑ آپ باہر آیا ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے
نایاب سے سب نے کہا حضور کے ہمراہ جو نامہ دار خلوتگاہ مین گیا تھا وہ کیا ہوا نایاب نے کہا اسکو
مین نے وہین سے رخصت کردیا ایک امر ایسا ہی تھا کہ اسے پوشیدہ طور سے رخصت کرنا اچھا تھا یہ
کہکر اس نے ملازمین سے کہا داروغہ جواہر خانہ کو جاکر اطلاع کرو کہ جسقدر ہمارے جواہر خانہ مین جواہرات
ہین اسیوقت یہان آئے ہمین ایک ضرورت ہے ملازمین اسی وقت داروغہ کے پاس گئے داروغہ کو حکم
نایاب سے اطلاع دی داروغہ نے بعجلہ تعمیل کل جواہرات کشتیون مین لگا کر روانہ کرنا شروع کیا جب
سب کشتیان نایاب کے پاس پہونچ گئین تو اس نے دربار برخاست کیا اور خلوت سے نامہ دار کو
بلایا کہا یہان نامہ دار یہ جواہرات موجود ہین جو پسند کرو بھائی صاحب کے واسطے لیتے جاؤ نامہ دار
نے کہا ایک چیز مین اور لایا تھا وہ آپ کو دکھانا بھول گیا دیکھیے ایسے جواہر بھی آپنے نہ دیکھے ہونگے
نایاب نے کہا دکھاؤ نامہ دار نے ایک ڈبیا عقیق سرخ کی کرتے سے نکالکر نایاب کے ہاتھ مین دی نایاب نے
اس ڈبیا کو کھولنا چاہا سرپوش اسکا سخت تھا قریب سینہ ہاتھ لاکر زور کیا ڈبیا کا سرپوش جو کھلا تھوڑی سی
خاک اوڑی نایاب کو چھینک آئی بیہوش ہوا نامہ دار نقلی نے سب کشتیان نذر زنبیل کین نایاب
جادو کی زبان مین سوزن دیکر اسکو بھی زنبیل مین رکھا اس کا لباس پہنکر اسی کی صورت بنائی اس کام
مین دن بھی تھوڑا باقی رہگیا تھا نایاب نقلی نے ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے نایاب
نقلی نے کہا سواری کا انتظام کرو مین بھائی صاحب کے یہان جاؤنگا ملازمین نے اسی وقت سواری

تیار کی جو جو لوگ اس کے ہمراہ رکاب رہتے تھے وہ سب حاضر ہوئے نایاب نقلی قنداب جادو کے
مکان کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

## اب کیفیت قنداب جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ اس نے جو تمام اہل شہر کو مدعو کیا تھا وقت معینہ پر سب حاضر ہوئے ایوان سلطانی میں فرش ہوا عزیزان شاہی
کے واسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کی گئی جو لوگ عزیزون مین سے آئے وہان بیٹھے عوام کے واسطے
الگ فرش تھا جب سب لوگ جمع ہو چکے تو ملازمین نے قنداب جادو سے آکر عرض کی حضور نے
جن جن کو طلب فرمایا تھا وہ سب حاضر ہین قنداب جادو آگے بڑھا جہان بدیع الملک نوجوان
تشریف رکھتے تھے وہان آیا عرض کی ای شہریار اگر اجازت ہو تو مین سب کو مسلمان ہونیکی ہدایت کرون
بدیع الملک نے فرمایا بہت اچھی بات ہی قنداب جادو نے باواز بلند کہا کہ مین نے آپ حضرات کو اس
واسطے تکلیف دی ہی کہ جو جو صاحب میرا ساتھ دینا قبول کرین اور اطاعت آقاے نامدار بدیع الملک
ذی وقار کی منظور کرین وہ اپنے دین باطل یعنی آئینہ پرستی کو ترک کرکے مشرف باسلام ہون اور جس کو اسلام اختیار
کرنے سے انکار ہو وہ اس محفل سے اٹھ جائے قنداب جادو نے جو یہ بات باواز بلند کہی بعض لوگ جو
بالکل سیاہ قلب تھے وہ محفل سے اٹھے قنداب جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ انکو گرفتار
کر لو جانے نہ دو ملازمین قنداب نے انکو گرفتار کر لیا جو لوگ محفل میں بیٹھے رہے ان سب نے اقرار کیا
کہ ہم شرف اسلام حاصل کرنا چاہتے ہین قنداب جادو ایک ایک شخص کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ آپ نے اپنے
دین باطل کو ترک کیا سب نے بخوشی اقرار کیا جب قنداب جادو نایاب جادو کے پاس آیا کہا
کیون بھائی تمنے بھی اپنا دین باطل ترک کیا یا نہین نایاب جادو نے کہا مین اسکا جواب دونگا میری
طرف سے خاطر جمع رکھو اسلام ضرور قبول کر دونگا مگر چند شرطین مجھکو تمھارے آقاے نامدار سے کرنا ہین اور
کچھ امور ضروری دریافت کرنا ہین جب وہ مدارج طے ہو جاوینگے مین دین آئینہ پرستی ترک کر دونگا ابھی آپ
سے بھی چند امور بیان کرنا ہین قنداب جادو نے کہا پھر وہ کسوقت بیان کئے جاوینگے اس وقت آقاے
نامدار بھی تشریف رکھتے ہین اور مین بھی موجود ہون اس سے بہتر وقت نہین ملیگا چلو مین آقاے نامدار کا
سامنا کرا دون انسے جو جو باتین پوچھنا ہون دریافت کر لو مگر کوئی امر خلاف تہذیب نہ ہو نہ کوئی کلمہ خلاف
شان زبان سے لانا نایاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین جس وقت آقاے نامدار سے بات کرونگا
وہ بہت خوش ہونگے قنداب جادو نایاب کو اپنے ہمراہ لیکر بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا عرض
کی اے شہریار یہ میرا بھائی ہی کچھ امور ضروری دریافت کرنا چاہتا ہی اگر لائق سماعت ہون تو اس کو جواب
عنایت فرمایئے گا ورنہ جو مزاج مبارک مین آئے اس کے تعین آپ کو اختیار ہی بدیع الملک نے نایاب کو اپنے
پاس بلا کے بٹھایا بشفقت فرمایا ای نایاب جادو تم کیا بات تحقیق کرنا چاہتے ہو نایاب نے عرض کی اول تو
یہ بات پوچھنا ہی کہ اگر مین آئینہ پرستی ترک کرکے مذہب اسلام قبول کر دونگا تو علاوہ نفع عقبٰی کے دنیاوی
نفع کیا ہوگا اگر کوئی نفع دنیوی بھی ہو تو ایسا کیا جاے بدیع الملک نے فرمایا دوسری بات بھی بیان کرو
نایاب نے کہا جب تک اس کا جواب نہ ملیگا دوسری بات نہ بیان کرونگا قنداب نے کہا نفع دنیوی سے

کیا مراد ہے نایاب نے کہا کچھ زر و جواہر مال و اسباب اگر بطے نفع دیتا ہے قنداب نے جواب دیا کہ جسقدر
مال و اسباب کہو اسی وقت ممکن ہے نایاب جادو نے کہا اس طرح مین بھی کر سکتا ہون کہ جو کچھ آپ
کو ضرورت ہو مین موجود کرون پہلے جواہرات طلب فرمایئے مجھکو دکھایئے جو میرے پسند ہونگا لیلون گا
قنداب نے کہا اے نایاب مین نے اکثر یہ بات تجھسے کہی کہ میرے پاس جو کچھ مال و متاع ہے اُس کا
مالک سواے تیرے دوسرا نہین آج تو بھی مجھسے جواہرات اس طرح طلب کرتا ہے نایاب نے کہا جناب وہ وقت
اور تھا اب اور زمانہ ہے قنداب نے کہا مین وعدہ کرتا ہون کہ جو چیز تجھکو مرغوب ہوگی مین دینے مین
عذر نکرونگا نایاب نے کہا اس وقت مرحمت فرمایئے وعدے پر نہ ٹالیے قنداب نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا بدیع الملک نے فرمایا اگر تمھین دینا منظور ہے تو اسیوقت دیدو جب تک نایاب جادو
مال و اسباب اپنے قبضے مین نہ کریگا اُس وقت تک مسلمان نہ ہوگا قنداب جادو نے عرض کی کہ مجھے
اجازت مرحمت ہو کہ اس کو اپنے ہمراہ لیجاؤن بدیع الملک نے اجازت دی قنداب جادو نایاب
جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا جواہر خانے مین لیجا کر سب جواہرات اسکو دکھایا اس نے بہت کچھ پسند کیا قنداب
جادو سے کہا مین نے پسند تو کیا مگر اس وقت یہان سے لیجانا مشکل اور چھوڑنا بھی دشوار ہے قنداب
نے ہنسکر کہا اے نایاب آج تجھکو کیا ہوگیا ہے اگر تجھے کسی کا اعتبار نہین ہے تو کنجیان مجھسے اپنے پاس رہنے
دے جب دولت سے فراغت پانا جس وقت جی چاہے جو چیز پسند کر لے لے لینا نایاب نے خوشی خوشی کنجیان
لیکر اپنے قبضے مین کین کہا مین چاہتا ہون کہ ایک دم بھر کے واسطے اپنے مکان پر جاؤن ابھی حاضر ہونگا
دیر نہ ہوگی قنداب نے اجازت دی نایاب نقلی جن جن لوگون کو اپنے ہمراہ لایا تھا سب کو لیکر وہین گیا جہان
خلوت مین نایاب اصلی ست پا مین ہوئی تھین وہان آیا بنار رنگ روغن چھڑا کر پھر نامہ دار کی صورت
بنائی نایاب اصلی کو زنبیل سے نکال کر ایک پلنگڑی سامنے بچھی تھی اس پر لٹا کے ہوشیار کیا نایاب کی جو
آنکھ کھلی اپنے کو پلنگڑی پر پایا دیکھا سامنے وہی نامہ دار موجود ہے جسکو جواہرات دیا تھا نایاب نے کہا اے شخص
مین کس حال مین تھا نامہ دار نے کہا آپ آرام فرماتے تھے مین رسید جواہرات کی لیکر آیا ہون آپ کے
بھائی صاحب نے تاکید فرمائی ہے جلد تشریف لے چلئے بلکہ اُنسے یہ کہیے گا کہ مین عرصے سے یہان موجود تھا
ابھی ایک ضرورت سے اپنے مکان گیا تھا اور اگر وہ دریافت کرین تو خاموش رہیے گا کیونکہ جو لوگ
دیر کرکے آتے ہین آپکے بھائی صاحب نے اُنسے بڑی شکایت کی ہے میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ
وہان پہونچ کے کچھ نہ فرمائین خاموش رہین قنداب جادو کے خلاف ہوگا نایاب نے کہا اے نامہ دار مین ایسا ہی
کرونگا مگر مجھے اس وقت تعجب ہے کہ مین کیونکر سو گیا اور ایسی تنہائی مین سوتا رہا کوئی میرے پاس نہ آیا یہان
تک مجھکو یاد ہے کہ مین نے جواہر خانے سے جواہرات منگا کر تمھارے سپرد کیا تھے ایک ڈبیا مجھے دکھائی ڈبیا
مین نے کھولی پھر مجھے نہین معلوم کیا ہوا نامہ دار نے کہا آپ نے ڈبیا سے دانہ یاقوت نکالکر دیکھا مجھکو
رخصت کیا بلکہ یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی کے سامنے نجانا مین پوشیدہ ہو کر سلطان کی خدمت مین گیا لوگون
کو یہ شک ہوا کہ آپ یہان خلوت مین ہین اسی وجہ سے کوئی نہین آیا اب زیادہ عرصہ نہ کیجیے تشریف
لیجایئے نایاب جادو حیران اٹھا دروازے پر آیا دیکھا سواری تیار ہے سب لوگ منتظر کھڑے ہین نایاب
نے کسی سے کچھ نہ کہا نامہ دار کو رخصت کر کے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر قنداب جادو کیطرف روانہ ہوا

نامہ دار جواہر خانہ قنداب مانک تو اپنی صورت میں آیا جب در جواہر خانہ پر پہونچا اپنی صورت پھر نایاب
جادو کی بنائی کنجیاں لیئے ہوئے جواہر خانے کے اندر گیا جسقدر بیش قیمت جواہرات تھا سب زنبیل
میں داخل کیا وہاں سے دوسرے کوٹھے کی طرف گیا کوٹھے کو کھولا مگر مال کا پتہ نہ پایا بہت دیر تک تلاش کرتا
رہا آخر مجبور ہو کے اور کوٹھوں میں گیا لیکن مال نہ ملا مجبور ہو کے پھر صحبت قنداب میں آیا دیکھا قنداب
جلوہ انتظام کر رہا ہے نایاب جادو ایک طرف بیٹھا ہے جب قنداب نے نایاب کو دیکھا کہا اے نایاب
تم اپنے کار ضروری سے فراغت کر آئے نایاب کو نامہ دار کی بات یاد آئی عرض کی حضور میں عرصے سے یہاں
حاضر ہوں ایک کام کیواسطے اپنے مکان پر گیا تھا فراغت کرکے پھر حاضر ہوا قنداب نے کہا اب آقائے نامدار
کی خدمت میں چلو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو جو تمھاری شرط تھی اب وہ بھی پوری کی گئی نایاب نے کہا بھائی صاحب
آپ نے میری شرط کیا پوری کی قنداب نے کہا تمنے جواہرات بیش بہا مجھسے طلب کیا میں نے تمھیں کنجیاں
دیں اب اور کیا چاہتے ہو قنداب سے جو یہ بات نایاب نے سنی کہا بھائی صاحب آپ نے خود اپنے نامدار
کی معرفت مجھے جواہرات بیش قیمت اس وعدہ پر بھیجا تھا کہ بعد ختم صحبت واپس دیا جائیگا میں نے
آپسے کب جواہرات طلب کیا قنداب نے کہا اے نایاب کیا تمھیں مسلمان ہونا منظور نہیں ہے
نایاب نے کہا میں نہیں سمجھا کہ آپ مجھے مسلمان ہونے کی کیوں ترغیب دیتے ہیں قنداب نے کہا
تمھیں یہ بات معلوم نہیں آخر کہ میں نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی اور اسی واسطے یہ صحبت مقرر کی ہے
کہ جسکو آقائے نامدار کی اطاعت منظور ہو وہ مسلمان ہو اور جو اسلام قبول کرنے سے انکار کرے وہ میری
محفل سے اٹھ جائے ابھی تمھارے سامنے میں نے باواز بلند یہ بات کہی تھی جو لوگ سیاہ قلب تھے محفل
سے اٹھے میں نے انھیں قید کر لیا ہے قتل کرونگا جب میں نے تجھے دریافت کیا تو تمنے کہا کہ میں کچھ ضروری
باتیں آقائے نامدار سے کرنا چاہتا ہوں میں تمھیں انکے پاس لیگیا وہاں تمنے جواہرات طلب کیا اور یہ
قرار کیا کہ جب تمھیں جواہرات پاؤنگا تو یہاں لاؤنگا میں تمھیں اپنے ہمراہ کوٹھے میں لیگیا تمنے کہا ابھی جواہرات
کا لیجانا مشکل ہے اور یہاں چھوڑنا بھی دشوار ہے میں نے احتیاط کیواسطے تمھیں کنجیاں دے دیں تمنے مجھسے اپنے
مکان جانیکی اجازت چاہی میں نے تمھیں رخصت دی اب اسوقت یہ عذر پیش کرتے ہو کہ میں کسی
بات سے واقف نہیں اگر اسلام قبول نہیں کرتے تو تمھارے واسطے بھی وہی بند وبست کیا جائیگا
نایاب جادو نے کہا بھائی صاحب میری مجال ہے جو آپ کے خلاف کوئی کام کروں مگر میں حیران ہوں
کہ آپ اس وقت کیا فرماتے ہیں میں دین آتش پرستی ترک کرنے سے انکار نہیں کرتا ہوں مگر آپ یہ تو
فرمائیں کہ میں نے آپ سے جواہرات طلب کیا کوئی اس امر کا گواہ بھی ہے قنداب جادو نے کہا جو لوگ
میرے ہمراہ گئے تھے وہ سب گواہ ہیں نایاب نے عرض کی میرے پاس آپکے ہاتھ کی لکھی رسید موجود ہے
جب میں نے آپ کو جواہرات روانہ کیا آپنے اس کی رسید اپنے نامہ دار کی معرفت مجھکو روانہ فرمائی تھی
بلکہ جس وقت آپ کا نامہ دار رسید لیکر میرے پاس گیا میں سو رہا تھا اسی نے جاکر مجھے کہا کہ آپ اب تک
خواب غفلت میں مشغول ہیں وہاں جلسہ شروع ہو گیا جلد چلیے خبردار یہ بات ان پر ظاہر نہ کیجیے گا کہ میں جلسہ
میں موجود نہ تھا ورنہ بہت آزردہ ہونگے آپ کہہ سکیے گا کہ میں قبل سے جلسے میں موجود تھا ایک ضرورت
سے ذرا اپنے مکان پر گیا تھا قنداب جادو نے کہا اچھا میں بھی رسید دیکھوں نایاب جادو نے

رسید اسی وقت دی قنداب نے اپنی مہر دیکھی گھبرا گیا کہا اے نایاب میں نے ہرگز یہ رسید نہیں لکھی
نایاب نے عرض کی بعض امور تو میرے نسبت بھی ایسے وقوع میں آئے کہ جنکے سبب سے مجھے بھی
حیرت ہے قنداب نے کہا پہلے تم آقائے نامدار کی خدمت میں چلو اسلام سے مشرف ہو پھر اسکی نسبت گفتگو
ہو جائیگی اور یہ امر خلاصہ ہو گا نایاب جادو اپنی جگہ سے اٹھا قنداب کے ہمراہ بدیع الملک کے
پاس آیا قنداب نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار آپ کے سامنے نایاب جادو نے کیا اقرار کیا تھا بدیع الملک
نے کل کیفیت بیان کی قنداب نے کہا اے نایاب آقائے نامدار جو فرما رہے ہیں اس کو تو یقین
کرتے ہو نایاب نے عرض کی اس کلام کے راست ہونے میں شک نہیں مگر نگہبان جواہر خانہ کی میرے پاس
نہیں ہیں اور نہ میں نے پایا میں نے اس ترکیب کی گفتگو آئی بھلا مجھے آپ سے اس ترکیب کی گفتگو
کرتے کبھی کسی نے دیکھا ہے میں اس وقت جسقدر مال و اسباب رکھتا ہوں اگر آقائے نامدار
قبول فرمائیں تو تصدق کرکے فقیر غربا کو تقسیم کردوں مجھے کیا ضرورت تھی جو میں طمع ظاہر کرتا اور مال دنیا کے لالچ
سے اپنا مذہب تبدیل کرتا بدیع الملک اس کلام کو سنکر ہنسے فرمایا اے قنداب اس معاملے میں دخل ندو
مجھے ایک گمان ہے یقین ہے کہ ضرور یہی بات ہے قنداب نے عرض کی غلام ہوں ارشاد فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا تھوڑے عرصے میں وہ بات ظاہر ہو جائیگی مجھکو اسیوقت خیال تھا مگر یقین کامل نہ ہوا تھا اب کشف تحقیق
ہو گئی تم تردد نہ کرو عجب کی بات نہیں ہے تھوڑی دیر میں سب حال خلاصہ ہوا جاتا ہے یہ فرما کر نایاب
جادو کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا نایاب جادو مسلمان ہوا اپنی جگہ پر جاکے بیٹھا جلسہ آراستہ ہوا اور باب نشاط کی آمد
ہوئی بدیع الملک نے دیکھا ایک زہرہ جبین مہ جبین زیور بیش قیمت زیب جسم کئے ہوئے ناز و ادا سے
خراماں خراماں محفل میں آئی ہے بدیع الملک نازنین کی صورت دیکھکر ہنسے قنداب نے بدیع الملک کو
تبسم کناں پایا پوچھا آقائے نامدار کی نظر اس مہ جبین پر پڑی ہی سبب تبسم ہے یقین ہے کچھ پسند خاطر ہوئی ہے یہ سوچ
کے محفل سے اٹھا اس نازنین کے قریب آیا کہا اے مہ جبین میرے ہمراہ چل اس نازنین نے جواب دیا کہ صاحب
میں اس وقت اپنے کمال کے ظاہر کرنیکو اس محفل میں آئی ہوں آجتک کسی محفل میں نے زبانی جو اپنا کمال
ظاہر کرتی آج یہاں خاص و عام جمع ہیں اپنا کمال دکھاؤنگی دیکھوں اور ہمیشہ کیا کرتی ہیں قنداب نے کہا
اے مہ جبین تیرے کامل ہونے میں شک نہیں مگر اب یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ تو محفل میں رقص و سرود کا
شغل کرے نازنین نے جواب دیا کہ صاحب اگر آپ کی نگاہ بد ہے تو خاطر جمع رکھیے میں نے آجتک بہت سے
بادشاہ ہو نگے نہیں سنی قنداب نے کہا اے مہ جبین میں تجھے زنا مالک جانتا ہوں کیا مجال میری جو تیری طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھ سکوں مگر ایک سبب عظیم ہے اس کا ابھی ظاہر کرنا اچھا نہیں ہے صرف اتنا کہونگا کہ تو بڑی صاحب اقبال
ہے تجھ پر سعادت جلد پیشانی پر چمکیگا نازنین نے کہا تم نے ایسے فقرے بہت سنے ہیں میں ہرگز
تمھارے کہنے کا اعتبار نہ کرونگی اور تمھارے ہمراہ محفل سے نہ چلونگی تم یہاں کے بادشاہ ہو اگر کوئی ظلم بھی مجھے
ہو جائیگا تو لوگ اسی کو عدل سمجھینگے قنداب نے کہا اے نازنین بڑے تعجب کی بات ہے میں تجھ کو خاتون دوراں سمجھ
جانتا ہوں مگر تو میرے کہنے کو قبول نہیں کرتی نازنین نے جواب دیا آپ مجھے دار پر کھنچوا دیں مگر میں آپ کے
ہمراہ یہاں سے نہ چلونگی میرا نقصان ہو گا اگر محفل میں اپنا کمال دکھاؤنگی آپ کے آقائے نامدار کیوجہ سے اپنی کچھ
انعام پاؤنگی خلعت فاخرہ ملیگا زر و جواہر بیحساب حاصل ہو گا قنداب نے کہا اے نازنین اگر تو میرے ہمراہ چلے گی

تو تیرے جو جلے سے بڑھکے تجھکو دونگا نازنین نے جو یہ بات سنی کہا آپ پہلے اس امر کا اقرار کریں کہ مجھکو اپنا
محل تو نہ بنائینگے قنداب نے کہا میری کیا مجال جو میں اس نگاہ سے تیری طرف دیکھ سکوں نازنین قنداب
کے ہمراہ ہوئی قنداب نے دوسرا طائفہ محفل میں بلایا نازنین کو ہمراہ لیکر اپنے محل میں آیا نازنین نے کہا
پہلے وعدہ وفا کیجئے اور میرے بیٹھنے کو جگہ تجویز فرمائیے قنداب جادو نے اسی وقت بہت کچھ مال
و اسباب نازنین کو دیا اپنی زوجہ کے پاس بٹھا کے پھر محفل میں آیا بدیع الملک نے قنداب جادو
کو بلا کر فرمایا کہ اس نازنین کو تم محفل سے کہاں لیگئے اب قنداب کو یقین کامل ہوا کہ آقائے نامدار کے منظور نظر ہے
ہاتھ باندھ کے عرض کی وہ نازنین اپنے فن میں کامل ہے عالم شباب میں اس کا گانا اچھا ہے میں نے اس جلسے
کے بعد جس وقت حضور طلب فرمائینگے وہ حاضر خدمت ہوگی بدیع الملک نے فرمایا اگر کوئی خیمہ تخلیہ کا ہو
تو میں اس سے کچھ ضروری باتیں اسی وقت کرنا چاہتا ہوں قنداب نے عرض کی میں اسیوقت انتظام
کرتا ہوں یہ کہکے باہر آیا اس نازنین کو محل سے طلب کیا ایک خالی خیمہ میں سب اسباب راحت مہیا کر کے
نازنین کو اس خیمے میں بٹھایا خود بدیع الملک کی خدمت میں آیا عرض کی وہ نازنین حاضر ہے بدیع الملک
اٹھکے قنداب کے ہمراہ اس خیمے میں آئے قنداب دروازے پر ٹھہر گیا بدیع الملک نے خیمے
کے اندر تشریف لاتے دیکھا وہ نازنین بیٹھی ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ صاحبقران کے مزاج کی
کیفیت بیان کرو نازنین نے جواب دیا میں صاحبقران سے نہیں ملی بدیع الملک نے کہا خواجہ اب
تمہاری چوری کھل گئی زیادہ اپنے تئیں پوشیدہ نہ کرو غرض بڑی حجت و تکرار کے بعد خواجہ نے اپنی صورت
اصلی ظاہر کی بدیع الملک نے لشکر کی کیفیت دریافت کی خواجہ نے کہا صاحبقران کو آپ کی تلاش ہے
شاہزادوں نے کہا ہم کو بہت عرصے میں ملاقات ہوئی اس کے بعد اپنی کیفیت بیان کی بدیع الملک
خواجہ کے ملنے سے بہت خوش ہوئے خیمے سے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے باہر آئے دروازہ پر قنداب
جادو کھڑا تھا اس نے جو خواجہ کی صورت دیکھی حیران ہو گیا عرض کی آقائے نامدار یہ کون صاحب ہیں
بدیع الملک نے کہا تم بھی سلام کرو یہ بڑے شخص ہیں قنداب نے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا میں
خالی سلام نہیں لیتا جب تک مجھکو نذر کوئی نہیں دیتا قنداب نے اسیوقت خواجہ کو نذر دی بدیع الملک
سے عرض کی ای شہریار وہ نازنین کہاں ہے بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت نہ پوچھو یہ عجب بات
تھی سوا میرے یا صاحبقران کے دوسرے کا کام نہ تھا جو خواجہ کو اس وقت میں پہچان لیتا قنداب جادو
یہ سنکے خاموش ہو رہا بدیع الملک خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے محفل میں آئے خواجہ نے بدیع الملک
کی کیفیت دریافت کی شاہزادے نے تمام حال بیان کیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نوجوان
جب فریضہ سحری سے فراغت پاچکے شہر کی سیر کو قنداب جادو کے ہمراہ نکلے دن بھر سیر کی قریب شام
واپس آئے سات روز تک بدیع الملک قنداب کے شہر میں رہے آٹھویں روز علے الصباح شاہزادے
نے قنداب جادو سے کہا اب تمہاری خوشی ہوگئی مناسب ہے کہ اب یہاں سے ہمیں جانیکی اجازت
دو کہ صاحبقران بہت متردد ہیں قنداب جادو بہت مضطر ہوا مگر بدیع الملک نے منظور نکیا کہا
آج شام تک مجھکو رخصت کرو قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار یہ امر غیر ممکن ہے میں نے لشکر میں بھی ابھی
اطلاع نہیں دی ہے وہ لوگ بھی بے سر و سامان ہیں آج انکو اطلاع کیجائیگی علاوہ اسکے امور سلطنت کا بندوبست

کرنا ہو کسی ایسے شخص کو یہان کا حاکم قرار دینا ہو جسکے قبضے سے ساحر سلطنت نہ جا سکین بدیع الملک نے
یہ سنکر فرمایا اے قنداب تم اپنے ملک مین براحت و آرام بسر کرو مجھکو جانے دو اگر حیات مستعار باقی ہی
تو بعد فتح طلسم اس طرف آئینگے صاحبقران زمان بھی ہمارے ہمراہ ہونگے پھر تمہارے مہمان ہونگے
قنداب نے عرض کی غلام رکاب سعادت انتساب سے جدا ہو کر زندہ نہ رہیگا بدیع الملک نے فرمایا
اب میری زبان سے یہ بات نکل گئی مین آج ہی یہان سے کوچ کرونگا قنداب جادو نے عرض کی آپ
یہان سے کسی قریب کے صحرا مین تشریف لیجائین انشاء اللہ تعالی دو ایک روز کے عرصے مین غلام بھی
حاضر ہوگا بدیع الملک نے اس بات کو پسند کیا قنداب جادو نے چند ارکان مع کچھ لشکر بدیع الملک کے ساتھ
کر دیا شاہزادہ وہان سے روانہ ہوا قریب شہر ایک صحرا اتفاقاً اس روز وہین آکر سب مقیم ہوئے قنداب جادو
نے دو روز مین انتظام سلطنت سے فراغت پائی اکلیل حق پرست کو تخت پر بٹھایا لشکر گران اور خزانہ بیشمار
ہمراہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا شاہزادے نے اُس شب وہین قیام کیا دوسرے
روز بعد نماز صبح وہان سے حسب صلاح قنداب جادو ایک جانب کو لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ فرمایا کہ ذکر انکا
وقت پر آئیگا

## اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو کیفیت قنداب جادو کی سنکر اپنے ٹھکانے سے آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا دو روز کے بعد
آئینہ اندام کے مکان پر پہونچا دربانون نے اسکو روکا کہا ہم جاکر تمہاری اطلاع کرتے ہین ابھی جانے کا ارادہ
نہ کرو سیراب جادو ٹھہر گیا دربانون نے چوبدارون کو بلایا چوبدار آئے دربانون نے کہا یہ ایک شخص کہین سے
آیا ہی زیارت خداوند کا مشتاق ہی جاکر اطلاع کرو اگر خداوند اجازت دین تو اسکو اپنے ہمراہ لیجانا چوبدار اندر آئے
آئینہ اندام جادو سے عرض کی کہ خداوند کو خود سب کیفیت معلوم ہی مگر حسب قاعدہ ہم لوگ عرض کرتے
کہ ایک بندہ در دولت پر حاضر ہی تمنائے زیارت رکھتا ہی اسکے بارے مین کیا حکم ہی آئینہ اندام جادو نے کہا
مجھے معلوم ہی سیراب جادو آیا ہی اپنے بھائی کی شکایت لایا ہی اسوقت اسکے پاس زمرد و بختگان و تورج
اور اشراق بیٹھے باتین کر رہے تھے تورج نے کہا یا خداوند یہ کیا شکایت لایا ہی آئینہ اندام نے کہا اسکا بھائی
ہمارا بندہ خاص ہی اور ہمنے اُسے نصف طلسم کی حکومت دی ہی خداوند ثانی اسکا لقب ہی اس پر بھی سب راز
پوشیدہ ظاہر ہوتے ہین ہمنے علاوہ حکومت کے اسکو قدرت خداوندی بھی کچھ دی ہی اسنے بالفعل مسلمانون سے
ڈر کر بعقیدت اپنا طریقہ ترک کر دیا ہی اور مسلمان ہوگیا ہی سیراب اسکی شکایت کرنے کو آیا ہی مین اُسکو ابھی
قائل کر دونگا یہ کہکے آئینہ اندام نے چوبدارون سے کہا کہ اسکو ہمارے سامنے لاؤ ہم اُسکو سمجھا دین وہ جاکر اپنے
بھائی سے ملے چوبدار باہر آئے کہا اے سیراب چلو تمہین خداوند یاد فرماتے ہین سیراب جادو چوبدارون کے
ہمراہ اندر آیا پہلے اس گمراہ نے آئینہ اندام کو سجدہ کیا پھر سامنے بیٹھ گیا آئینہ اندام نے کہا اے سیراب
قنداب جادو مسلمانون سے ڈر گیا اور اپنا مذہب تبدیل کر دیا سیراب نے ہاتھ باندھکر کہا آپکو خود یہ کیفیت معلوم
ہوگئی ہی اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہی جو کچھ آپ حکم فرمائے وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا بھلا تمہین یہ
معلوم ہوا کہ قنداب جادو کو ہمنے کچھ قواعد خداوندی تعلیم فرمائے ہین وہ اس طرح سے مسلمان ہو جاتا بعض اُسنے

ایک حکمت کی ہو مسلمانوں کو اپنے دین مین پھنسایا ہو اب رفتہ رفتہ سب کو آئینہ پرست بنائیگا سیراب نے کہا
خداوند نے جو کچھ فرمایا یہ سب بہت صحیح ہو مگر تعجب یہ ہو کہ تُنے آئینہ پرستون کو جو بڑے بڑے لوگ تھے اور
جنھین ہم لوگ بزرگان دین کہتے تھے انکو ذلت وخواری سے گرفتار کر لیا ہو اور یقین ہو کہ اب انکو قتل کر ڈالے
آئینہ اندام نے کہا یہ سب تمھارا خیال ہو قدرت نے ابھی تک ان لوگون کی ایسی تقدیر نہین کی ہو جو کوئی انکو
قتل کرسکے مگر تم اپنی کوشش کرو کہ قندلاب نے بدیع الملک کو اسیر کیا ہو اور انکا دوست بنا ہو تم لشکر حمزہ
کو جاکر تباہ کرو انمین سے ایک کو آزاد نہ چھوڑو جہانتک ممکن ہو سب کو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ مین انکے
دلون مین نور آئینہ پرستی آشکار دون مگر اس بات سے ہوشیار رہنا حمزہ کا صاحب تحفہ جات ہو اسم اعظم بھی انکے
پاس ہو اگر اس سے بے بچے رہا کروگے رنگ اُڑادوگے قدرت کچھ دخل نہ دیگی اور اگر قدرت کی مرضی
کے موافق کام کروگے مین یقین وہ نام دونگا کہ بڑے بڑے ساحر اور بڑے بڑے بہادر رشک کرینگے
سیراب جادو نے کہا جو کچھ حکم خداوندی ہو مین بسر وچشم بجا لاؤن آئینہ اندام جادو نے کہا قدرت کی یہ
مرضی ہو کہ تم جاکر حمزہ وغیرہ سے مل جاؤ اور انکا اسم اعظم بند کرادو اور حرز ہیکل وغیرہ اپنے قبضے مین کرو اور ایرج
کے پاس ایک چادر نیلگون ہو کہ اسکو طیلسان اویسی کہتے ہین اس پر قبضہ کرو جب یہ سب چیزین تمھارے
قبضے مین آجاویں اُسوقت سب کو مبتلاے سحر کرکے گرفتار کرلو اس انتظام سے قدرت کی یہ مراد ہو کہ حمزہ اور
ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف نہو کیونکہ وہ لوگ قدرت کو بہت پیارے ہین سیراب جادو نے کہا آپنے
جو کچھ فرمایا یہ بہت مناسب ہو مین ایسا ہی کرونگا مگر ایک بات کا امیدوار ہون کہ کچھ ساحر میرے ہمراہ کیے جائین
آئینہ اندام نے کہا یہ اسی وقت ممکن ہین پھر اشتراق سے کہا سیراب جادو کے ہمراہ کچھ ساحران جلیل کیے جائین
تاکہ یہ جاکر حمزہ کو گرفتار کرلائے اشتراق اُسی وقت آئینہ اندام سے رخصت ہوا زمرد وغیرہ بھی اُسکے
ہمراہ ہوئے سیراب جادو بھی ساتھ آیا اشتراق سیراب جادو کو اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر کی اسی وقت
اپنے ملازمین کو طلب کیا کہا جاکر اورنگ جادو اور مرغوب جادو اور سماق جبا دو اور دل نگار جادو کو
اطلاع دو کہ مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بارادہ سفر میرے پاس آئین ہرکارے اُسی وقت روانہ ہوئے ان
ساحرون کو جاکر اطلاع دی سب نے اپنے اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیا سامان سفر بھی درست کیا اُسی وقت سب
اشتراق کے مکان پر آئے اشتراق نے سب سے کہا کہ تم لوگ سیراب جادو کے ہمراہ جاؤ اور جو کچھ
یہ کہین اُس پر عمل کرو انکے حکم کو میرے کہنے سے زیادہ ماننا خداوند نے انکو ایک کام کے لیے بھیجے ہین سب
ساحرون نے کہا جو کچھ یہ کہینگے ہمین بسر وچشم منظور ہوگا کیا مجال جو اُنکے خلاف کرین اشتراق نے اُسیوقت سب کو
رخصت کیا سیراب جادو سے بروقت روانگی یہ کہدیا کہ جو کچھ خداوند نے کہا ہو اُسکے خلاف نہ کرنا ورنہ انکو ناگوار
ہوگا ایسا نہو جھنجلا کے کوئی بری تقدیر کردین کہ مفت مین تمھاری جان جائے سیراب جادو نے کہا مین ایک
حرف کم وبیش نہ کرونگا جو کچھ اُنھون نے فرمایا ہو وہ بسر وچشم بجالاؤنگا یہ کہکر سیراب جادو رخصت ہوا آئینہ اندام
نے اُسکو یہ بتادیا تھا کہ صاحبقران سے قریب مرحلہ خونین ملاقات ہوگی یہان سے براہ راست وہین جانا راستے
مین کہین قیام نہ کرنا سیراب جادو سب کو اپنے ہمراہ لیکر مرحلہ خونین کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر ہوگا

## اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب امیر صاحبقران آفتاب علم کے کہنے سے بدیع الملک کی تلاش کو روانہ ہوئے کئی روز کے بعد ایک صحرا مین پہنچے

صاحبقران نے دیکھا تھوڑی دور پر ایک دیوار آتشین معلوم ہوتی ہے صاحبقران نے واقفکاران طلسم کو
طلب کیا سب لوگ حاضر ہوئے امیر نے دیوار کی اصلیت دریافت کی سب نے گزارش کی یہ مرحلہ
خونخوار کی دیوار ہے صاحبقران نے فرمایا اب راستہ کس طرف ہے سوائے اسکے کہ جس طرف سے ہم آئے
ہین اُسی طرف واپس چلین تو راہ ملے لوگون نے عرض کی آج یہان قیام فرمایئے کچھ تدبیر کیجائیگی امیر
نے اُسی وقت حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کیجائین ہم یہان قیام کرینگے لازمون نے بعد تعمیل بارگاہین
آراستہ کین صاحبقران مرکب سے اُترے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہون مین داخل ہوئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوئے
امیر نے فرمایا یہ دیوار کس طرح بنائی گئی اور کہانتک دیوار بنی ہے ساحرون نے عرض کی یہ دیوار بہت
دور تک ہے فقط اسی قدر راہ ہے کہ جسقدر ہم لوگون نے طے کی اب آگے نہین جاسکتے دیوار ہر طرف لگی راستہ
نہین ہے ایک سمت ایک دریا ہے اُسے دریائے آتش رواں کہتے ہین وہان بھی بہت کچھ لشکر ساحر موجود
ہین اور سب ساحر مدد کے مکار ہین اُس طرف بھی جانا اچھا نہین ہے اور رستہ بھی نہین ہے دریا کے بعد پھر
مرحلے کی دیوار ہے صاحبقران نے فرمایا اس مرحلے مین داخلہ کرنا چاہیے جب مرحلہ فتح ہوجائیگا راستہ صاف
ہوگا واقفکاران طلسم نے عرض کی یا صاحبقران مرحلے کا بے طلسم کشا فتح ہونا دشوار ہے گو یہ بات ضرور
ہے کہ آپکے سامنے اُس مرحلے کی اور اس طلسم کی کوئی حقیقت نہین ہے مگر جبتک قرابت طلسم کشا نہوگی جلد
کسی طرح فتح نہوگا صاحبقران نے فرمایا اگرچہ مرحلہ فتح نہوگا راستہ تو ملجائیگا سب نے عرض کی شاید یہ بات
ممکن ہو امیر نے فرمایا کل انشاءاللہ تعالی مرحلے مین چلینگے لشکر مین اطلاع کردیجائے کہ سب لوگ تیار رہین
خواجہ کی بھی کیفیت نہین معلوم ہوئی اور بدیع الملک کے واسطے بھی جانا ضرور ہے جہانتک جلد ہوسکے ہر کام
مین تعجیل کیجائے مریخ آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی بہادران فوج تیاری کرنے لگے شب بھر
صاحبقران وہین مقیم رہے صبح کو مع تمام لشکر در مرحلہ کی طرف روانہ ہوئے دن بھر راستہ طے کیا شب کو
مرحلے کا دروازہ ملا امیر نے فرمایا اسوقت اندر چلنا صلاح نہین ہے شب بھر یہان بھی قیام کرو صبح کو نامہ یہان
کے حاکم کو بھیجینگے مریخ آفتاب علم نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف
لائے اور سب سپاہ و غیر ساحر اپنے اپنے خیام مین داخل ہوئے امیر نے نامہ بھی اسی وقت تحریر کیا مضمون اسکا
یہ تھا کہ اے خونین چشم جادو ہم ایک ضرورت سے جاتے ہین بہتر ہو کہ ہمین مرحلے کے اُس پار جانے دو
راہ نہ روکو آئندہ جو تمھارے مزاج مین آئے ہمسے شکایت نہ کرنا اگر ہم زبردستی اس مرحلے سے نکل جائین
یہ نامہ لکھکر مریخ آفتاب علم کے سپرد کیا فرمایا صبح کو کوئی سردار اس نامے کو لیجائیگا وہان سے جواب لائیگا
مریخ نے نامہ اپنے پاس رکھا صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت برخاست کی خوابگاہ مین تشریف
لائے تھوڑی دیر آرام فرمایا تھا کہ صدائے اذان صاحبقران کے گوش مبارک مین پہونچی امیر بستر خواب
سے اُٹھے اطاعت باری مین مشغول ہوئے بعد فراغ نماز بارگاہ مین تشریف لائے دیکھا مریخ آفتاب علم
متحیر بیٹھا ہے امیر نے مریخ سے فرمایا اے مریخ تمھین اس وقت مین کچھ متردد پاتا ہون اسکا کیا سبب ہے مریخ
نے عرض کی غلام کو تنہا حیرت نہین ہے بلکہ جو لوگ یہان کے بڑے بڑے واقفکار ہین وہ سب تحیر مین ہین
دروازہ طلسم کے مرحلے کا کل نظر آیا تھا آج غائب ہوگیا ہے بہت دور تک سوار گئے کہین پتہ نملا آخر مجبور

ہو کے واپس آئے صاحبقران کو بھی حیرت ہوئی امیر نے فرمایا یہ کیا سبب ہوا کہ دروازہ نگاہ سے غائب
ہوگیا مرجح نے عرض کی یا صاحبقران یہان کے واقفکار جو لوگ ہین وہ یہ کہتے ہین کہ ہین وہ جو کا ہوا وہ دروازہ
نہ تھا بلکہ مرحلے کے نگہبانون نے سحر کیا تھا اور مرحلے ایک دروازہ بنا کے دکھایا تھا جنے اسی وقت اس دروازہ
کا امتحان نہ کیا اسقدر غلطی ہوئی دروازہ یہان سے بہت دور ہو کیونکہ راہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہو ہم
نے اسی وقت وہان سے کوچ کیا تا شام راہ طے کی جب آفتاب غروب ہوا صاحبقران کو ایک پھاٹک دکھائی
نظر آیا امیر نے واقفکاران طلسم کو طلب کیا فرمایا اس دروازے کو دیکھو اگر یہ دراصل ہو تو یہان قیام کرین
ورنہ آگے بڑھین واقفکاران طلسم نے بہت بہت سحر کیے مگر دروازہ اپنی جگہ پر قائم رہا سب نے امیر
سے عرض کی یا صاحبقران یہ دروازہ اصلی ہو آپ یہین تشریف رکھین اب کچھ خوف نہین ہو امیر نے مرجح
سے کہا بارگاہین استادہ ہونے لگو مرجح نے بارگاہین استادہ کرائین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف
لے گئے اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران نے سب کو طلب فرمایا تھوڑی دیر تک
صحبت رہی جب رات زیادہ گئی امیر نے محفل کو برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی خوابگاہ مین گئے
استراحت پذیر ہوئے جب شب گذری روز ہوا صاحبقران نے فریضہ صبح کو ادا کیا بارگاہ مین سب
سردار حاضر ہوئے صاحبقران چاہتے تھے کہ سامنے کی بابت ذکر کرین کہ مرجح آفتاب علم نے آکر عرض کی
یا صاحبقران جو مشکل کل درپیش ہوئی تھی وہی آج بھی ہو دروازے کا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا صاحبقران
کو کمال تعجب ہوا واقفکاران طلسم سے فرمایا عجب کی بات ہو کہ آپ لوگون نے کل بہت اچھی طرح سے
دروازے کو شناخت کر لیا تھا مگر آج پھر وہی مشکل درپیش آئی اسکا کیا سبب ہو معلوم ہوتا ہو خونین چشم جادو کو
ہمارے آنے کی اطلاع ہوگئی اسنے یہ سب بندوبست کیے ہین ساحرون نے عرض کی یا صاحبقران
آج تشریف لے چلیے جسوقت دروازہ نظر آئے فوراً اندر چلے جانا اچھا نہین ہو صاحبقران کو یہ بات
پسند آئی اسی وقت وہان سے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ چند ساحر اپنے ہمراہ لیکر تلاش مین صاحبقران کی چلا تھا مین روز کے بعد مرحلہ خونین چشم جادو پر
پہونچا دیکھا ایک لشکر گران در طلسم کی تلاش مین جاتا ہو سیراب جادو نے پہچان لیا کہ صاحبقران کا ہی لشکر
ہو مگر رفع شک کے لیے ساحرون سے کہا جا کر دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہو ساحر آئے لوگون سے دریافت
کیا واپس گئے سیراب جادو سے جا کر کہا آپ کا خیال بہت صحیح ہو یہ لشکر صاحبقران کا ہو سیراب جادو
نے کہا مین پہلے مالک مرحلہ سے جا کر ملون پھر اُنکے واسطے تدبیر کرون یہ کہکر ایک نامہ خونین چشم جادو
کو اپنے آنے کی اطلاع کا لکھا ایک ساحر کو وہ نامہ دیکر روانہ کیا ساحر نے نامہ لیجا کر خونین چشم جادو کو دیا
خونین چشم نامے کو پڑھکر بہت خوش ہوا کہا ہمارے یہان سے کچھ لوگ جائین بعزت و احترام
سیراب جادو کو اپنے ہمراہ ہمارے پاس لے آئین جو جو لوگ اسکے یہان معزز تھے وہ نامہ دار سیراب
کے ہمراہ مرحلے سے باہر آئے سیراب جادو کو اپنے ہمراہ لے گئے خونین چشم جادو نے اسکی بہت خاطر کی
سیراب جادو نے کہا مجھکو خداوند نے یہان اسواسطے بھیجا ہو کہ حمزہ اور ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف

نہ ہونے پائے مین اُنکو گرفتار کرون خونین چشم نے کہا اے سیراب جادو مین نے ان لوگون کے گرفتار
کرنے کی تدبیر کرلی ہے وہ تین روز سے وہ سب پریشان ہین یقین ہے آج پھر در مرحلہ کی تلاش مین جاتے
ہون جب دن بھر چل چلینگے قریب شام انھین دروازہ معلوم ہوگا وہ وہان قیام کرینگے صبح کو دروازہ
نظرون سے غائب ہوجائیگا وہ لوگ مجبور ہوکے پھر کوچ کرینگے اسی طرح ہمیشہ مین انکو مبتلاے بلا
رکھونگا جس دن مزاج مین آئیگا گرفتار کرلونگا سیراب جادو نے کہا اے خونین چشم جادو یہ بات بالکل خداوند
کے خلاف ہے مجھ سے فرمایا ہے کہ مین ان لوگون کی بھی خاطر منظور رہے اس طرح گرفتار کرنا کہ کسی کو تکلیف نہ ہونے
خونین چشم نے جواب دیا بھلا ممکن ہے کہ انکو بے تکلیف دیے کوئی گرفتار کرلے جب اُنسے کوئی مقابلہ کریگا
وہ لوگ بھی ضرور آمادہ کارزار ہونگے بے کشت وخون کے ممکن نہین کہ وہ لوگ گرفتار ہون سیراب جادو
نے کہا اے خونین چشم تم اس بات مین دخل نہ دو مین ان لوگون کو بے تکلیف دیے گرفتار کیے لیتا
ہون خونین چشم نے کہا تمھین اختیار ہے سیراب جادو اس روز تو وہین مہمان رہا دوسرے روز علی الصبح
تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر مرحلے سے باہر آیا یہان صاحبقران زمان پر یہ کیفیت گذری کہ جب امیر لشکر
کو لیکر تلاش در مرحلہ روانہ ہوئے شام تک پریشان رہے قریب غروب آفتاب امیر کو پھر دروازہ نظر آیا
صاحبقران نے امراہیون سے فرمایا کہ اب ٹھیرنا مناسب نہین ہے دروازے کے اندر داخلہ کرو یہ فرماکر مرکب بڑھایا
در مرحلہ کے اندر تشریف لائے دیکھا میدان وسیع ہے کوئی عمارت کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے صاحبقران ایک طرف
روانہ ہوئے صبح تک رہروی کی سواے میدان کے عمارت نظر نہ آئی جب صبح ہوئی امیر نے واقفکاران
طلسم سے فرمایا تعجب کی بات ہے کہ ابتک کوئی قلعہ کوئی مکان نظر نہین آیا اکثر نشانات ایسے ملے جو کل کی
منزل مین طے کیے تھے سب نے عرض کی یا امیر جس دروازے مین داخلہ کیا تھا وہ در اصلی نہ تھا بلکہ ساحرون
نے فقط ہم لوگون کے گمراہ کرنے کو بنایا تھا امیر نے فرمایا خدا مالک ہے کوئی صورت پیدا ہو جائیگی اندر پہونچ ہی
جائینگے یہ ذکر تھا کہ سامنے سے گرد اُڑی صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے اتنے عرصے مین
دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک ساحر تخت آتشین پر سوار گرداگرد ان آتش نشان ملازم کیے ہوئے
بہت سے ساحر سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہین امیر نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا یہ ساحر ہمارے مقابلے
کے واسطے آتا ہے مریخ نے عرض کی خدا مالک ہے جو لوگ واقفکاران طلسم سے امیر کے ہمراہ تھے انھون نے
قریب آکر عرض کی یا صاحبقران یہ سیراب جادو ہے شہر قنداب مین رہتا تھا کہین معلوم یہان تک
کیونکر پہونچا اسکا بھائی قنداب جادو بڑا ساحر ہے آئینہ اندام نے اپنی طرف سے اسکو نصف طلسم کا منتظم
قرار دیا ہے اشراق سے اُسکا مرتبہ زیادہ ہے جو لوگ گمراہ ہین وہ اسکو خداوند ثانی کہتے ہین یہ اُسی کا بھائی
ہے نہین معلوم یہان کیونکر آیا امیر نے فرمایا خونین چشم نے ہم لوگون کے مقابلے کے واسطے اسکو بلایا ہوگا
یہ باتین تھین کہ سیراب جادو نے صاحبقران کے سامنے آکے کہا یا امیر مین بہت مشتاق ہون کہ
آپ سے مقابلہ کرون مین نے سنا ہے کہ آپ نے بہت سے ساحران نامی کو زیر کیا اور بہت سے سرکشون
کو مطیع بنایا اگر آپ مجھے زیر کرینگے تو مین آپکی اطاعت قبول کرونگا بصدق دل مسلمان ہونگا صاحبقران
نے فرمایا اگر یہی ارادہ ہے تو کس بات کا انتظار ہے مین موجود ہون جسطرح تیرے مزاج مین آئے مقابلہ کر
سیراب جادو نے سحر کرنا شروع کیا صاحبقران پر سحر نے تاثیر نہ کی اسکے ہمراہیون نے بھی امیر پر سحر کیا صاحبقران

اپنی جگہ پر کھڑے رہے جب سب لوگ سحر کرکے عاجز ہوئے تو سیراب جادو نے کہا یا صاحبقران اب
ہم لوگ آپکی جنگ دیکھنا چاہتے ہیں امیر نے تلوار میان سے لی اور لشکر کفار پر جا پڑے بہت سے
ساحروں کو قتل کیا قریب تخت سیراب پہونچے سیراب نے ہاتھ باندھ کر امان طلب کی صاحبقران
نے ہاتھ روکا سیراب جادو کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر آپکو یہاں ٹھہرنے
میں تکلیف ہوگی امیدوار ہوں کہ میرے مکان پر تشریف لے چلئے دو چار روز وہاں تشریف رکھئے میں خونین چشم جادو
کو بھی مسلمان ہونے کی ہدایت کرونگا اگر اسنے قبول کیا تو مشرف باسلام ہوا ورنہ میں اسکو قتل کرونگا امیر نے
فرمایا اے سیراب جادو مجھے تلاش بدیع الملک میں جانا ضرور ہے جبتک اُنسے ملاقات نہیں ہوتی ہے میرا
ٹھہرنا مناسب نہیں سیراب نے عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک کن صاحب کا نام ہے صاحبقران نے
فرمایا ہو اس طلسم کے طلسم کشا ہیں دریاے برف میں غرق ہوگئے تھے خواجہ زادوں نے کہا انسے ملاقات
ہوگی مگر تلاش شرط ہے اسی وجہسے میں انکو تلاش کرنے نکلا ہوں اس مرحلے کے سبب سے اتنی دیر ہوئی
ورنہ نہیں معلوم کہاں پہونچتا سیراب نے عرض کی یا صاحبقران ایک جوان کو دریاے برف کے پاس
کچھ لوگ خونین چشم جادو کے اُٹھا لائے تھے خونین چشم نے اُس جوان کو بیہوش کرکے آئینہ اندام کے پاس
بھیجدیا آئینہ اندام نے طلسم معدوم میں بھیجکے اُسکو قتل کرڈالا یہ لگے اُسنے بدیع الملک کی صورت کا پتہ دیا
صاحبقران اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی بگڑ اُسکے کہا اے سیراب جادو یہ کیا کہا ارے غضب ہوگیا
سیراب نے عرض کی اگر حکم ہو تو سر ابھی حاضر کروں ابتک سر اُس جوان کا در قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہے
صاحبقران نے کہا جلد جاکر اُس سر کو لاؤ میں دیکھوں سیراب جادو اُسی وقت وہاں سے روانہ ہوا
آئینہ اندام جادو کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اُسی وقت اپنے پاس بلایا سیراب جادو
نے کہا میں نے حسب الحکم حمزہ کو اپنے دام کر میں پھنسایا ہے اور ایک بات ایسی مفید مطلب اُس سے کہی
ہے کہ جسکے سبب سے وہ بہت پریشان ہوا اور جب خداوند کے سامنے وہ آئیگا تو ضرور ایمان لائیگا آئینہ اندام
نے کہا جلد بیان کر کیا بات کہی ہے سیراب نے کہا میں نے حمزہ سے کہا ہے کہ خداوند نے بدیع الملک کو طلسم معدوم
میں بھیجکر قتل کرا ڈالا اس خبر کے سننے سے حمزہ دیوانہ ہوگیا ہے میں نے اس ترکیب سے کہا کہ اسکو یقین کامل
ہوگیا ہے اب میں یہ وعدہ کرکے آیا ہوں کہ سر اُسکا جو در قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہے لائے دیتا ہوں جسوقت
حمزہ آپکے سامنے آئے اس سے فرمائیے گا اگر آئینہ پرستی قبول کرو تو خداوند اسکو زندہ کردیں یقین ہے اُس
واسطے حمزہ ضرور اسلام ترک کردے آئینہ اندام بہت خوش ہوا سیراب جادو سے کہا تو نے بہت اچھا
کیا اب سر اُسکے پاس لیجا یقین ہے وہ دیکھکر رنجیدہ ہوگا اسکو بیہوش کرکے گرفتار کرلینا میرے پاس لانا میں
اسکو آئینہ پرست بناؤنگا سیراب جادو آئینہ اندام سے رخصت ہوا ایک سر اُسنے سحر سے بنایا اُسی وقت
صاحبقران کے پاس آیا بدیع الملک کو دیکھ چکا تھا ذرا بھی صورت میں فرق نہ رکھا صاحبقران کے
سامنے سر رکھ دیا امیر نے جو بدیع الملک نوجوان کا سر دیکھا بے اختیار رونے لگے سب سردار بھی رو رو کے
روتے بیہوش ہوگئے مرتج آفتاب علم نے اسقدر سر ٹکرایا کہ کاسۂ سر چور چور ہوگیا دیر تک صاحبقران روتے
رہے آخرکار امیر کو بھی غش آگیا سیراب جادو نے صاحبقران کو بیہوش پاکے زرہ کیل اُتار لی ایرج کی
بلبلسان ادریسی لی سب کو قید سحر پہنا دی صاحبقران پر سحر کیا کہ زبان میں لکنت پیدا ہوئی اسم اعظم کی

کیفیت بروقت مقابلہ معلوم ہوگی جب سب لوگ قید ہو چکے سیراب جادو نے خونین چشم جادو سے
بلا زمین کو بلایا کہا ان اسیروں کو زندان کی طرف لیجاؤ اور مال و اسباب کو احتیاط سے رکھو میں خداوند
کے پاس جاتا ہوں وہاں سے جس وقت طلبی ہو سب کو روانہ کرنا لازمین خونین چشم صاحبقران کو مع
جملہ سرداروں کے زندان کی طرف لیچلے مگر امیر کو صدمہ بدیع الملک اسقدر تھا کہ کچھ معلوم نہ ہوتا تھا کہ
کیا ہو رہا ہے امیر کے آنسو جاری تھے اور سب سرداروں کی بھی یہی حالت تھی اسی کیفیت سے لازمین
خونین چشم سب کو زندان میں لائے سب اسباب و مال بھی اُٹھالے گئے سیراب جادو
آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا میں نے سب کو اسیر کر کے مع لشکر خونین کے زندان خانے میں اسیر کرایا ہے
اب جو کچھ آپ کا حکم ہو وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا میں اب حمزہ کو اپنے پاس بلاتا ہوں
اور تم بدیع الملک کے اسیر کرنے کو جاؤ اسکو بھی اسی طرح اسیر کرا میں حمزہ کو آئینہ پرستی کی ہدایت کرتا
ہوں جب وہ اسلام ترک کر دیگا تو اُسکے تابعین بھی آئینہ پرست ہو جائینگے تم بدیع الملک کو بہت جلد گرفتار
کر کے لاؤ سیراب جادو روانہ ہوا آئینہ اندام نے اسی وقت ایک چوبدار کو خونین چشم جادو کے پاس بھیجا
کہا حمزہ کو اسی وقت میرے پاس بھیجدو چوبدار نے خونین چشم جادو کو جا کر پیام کیا اُسنے زندانبان
کے داروغہ کو بلایا کہا حمزہ کو اسی وقت حاضر کرو خداوند نے طلب فرمایا ہے داروغہ نے اسیوقت صاحبقران
کو لاکر چوبدار کے حوالے کیا چوبدار نے جو امیر کی حالت دیکھی نہایت تعجب کیا اُسنے ایک تخت پر صاحبقران
کو لٹا دیا امیر کو اپنے سر و تن کا مطلق ہوش نہ تھا آوازہ لب پر تھی اسی صورت سے چوبدار امیر کو
آئینہ اندام کے پاس لیکر آیا آئینہ اندام نے تخت بھی امیر کو سے اتارا مگر صاحبقران کو ہوش نہ آیا آئینہ اندام
نے کہا بدیع الملک کی خبر مرگ سنکر حمزہ کی یہ حالت ہوئی ہے اس سے کہو کہ ای حمزہ خداوند کو تیری حالت
دیکھکر رحم آیا ہے بدیع الملک کو زندہ کرتے ہیں مگر تو ہوشیار ہو کر دو تین باتیں خداوند سے کر لے لازمین
آئینہ اندام نے صاحبقران کے گوش مبارک میں کئی بار کہا مگر امیر کو مطلق ہوش نہ آیا آئینہ اندام مجبور
ہو کے تخت سے اُٹھا صاحبقران کے قریب آیا کہا ای حمزہ اب اسقدر مغموم نہ ہو مجھکو تیری حالت پر
رحم آگیا ہے میں بدیع الملک کو زندہ کیے دیتا ہوں اب گریہ کو موقوف کر جب کئی بار آئینہ اندام نے کہا
تو صاحبقران کو ہوش آیا آنکھ کھول کے دیکھا تو اپنے قریب ایک ساحر کو پایا امیر سمجھے کوئی اپنے ہی
لشکر کا ہے تسلی دیتا ہے یہ سوچکر صاحبقران نے فرمایا بھائی اب زندگانی ہیچ ہے لطف زیست بدیع الملک زندوں
تک تھا آئینہ اندام نے کہا ای حمزہ تو نے مجھکو نہیں پہچانا میں خداوند آئینہ اندام ہوں تیرے رونے پر
مجھکو رحم آیا ہے میں بدیع الملک کو اب زندہ کر دونگا مگر تو اسلام ترک کر دے صاحبقران نے جو اسوقت
آئینہ اندام کو اپنے قریب پایا ہاتھ اُٹھایا چاہا کہ طمانچہ ماریں کہ سر آئینہ اندام کا اُڑ جائے مگر اُسنے اشارہ
کیا کہ صاحبقران کے دست و پا بیکار ہو گئے امیر نے فرمایا او مردود تو نے چراغ شبستان شجاعت گل کر دیا
بہتر ہو کہ اب مجھے بھی قتل کر آئینہ اندام نے کہا ای حمزہ کیوں اسقدر رنجیدہ ہوتا ہے میں بدیع الملک کو زندہ
کر دونگا مگر تو اسلام ترک کر دے صاحبقران بے بس تھے ہونٹ چبا کر رہ گئے آئینہ اندام نے کہا
ای حمزہ کچھ جواب نہ دیا امیر نے فرمایا او مکار کیا جواب مانگتا ہے افسوس ہے کہ میں اسوقت مجبور ہوں
وفور غم سے حواس بجا نہیں ہیں ورنہ تیرے سوال کا جواب دیتا آئینہ اندام نے کہا ای حمزہ میں اب تک

مجھے بدظن نہین ہوا اگر تو اسلام ترک کردے تو مین بدیع الملک کو ابھی زندہ کردون صاحبقران سنے
کچھ جواب نہ دیا آئینہ اندام سنے کہا اے حمزہ مین تجھے ایسی تکلیف شدید پہونچاؤنگا کہ تیری بھی جان جائیگی امیر
نے فرمایا مین بہت خوش ہون اگر میری جان جائے تو حیات ابدی سے بہتر ہے آئینہ اندام اپنے ملازمین
کی طرف متوجہ ہوا کہا اسکو لیجاکر مرحلۂ خونین چشم کے زندان خانۂ آتشین مین قید کرو ملازمین آئینہ اندام
صاحبقران کو وہان سے لیچلے جب مرحلۂ خونین چشم پر پہونچے مالک مرحلہ کے پاس گئے کہا خداوند نے مجرم
کو بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اسکو زندان خانۂ آتشین مین اسیر کرو خونین چشم نے اسیوقت ساحرون کو بلایا کہا اور
زندان خانۂ آتشین کو حاضر کرو ناظرین پر واضح ہو کہ اس مرحلہ مین ایک زندان خانہ اس ترکیب کا بنا ہے کہ
جسکی چھت لوہے کی ہے اور زمین پتھر کی ہے چھت کے اوپر ہر وقت آگ روشن رہتی ہے اور تہ خانہ مین بھی
یہی انتظام رہتا ہے منتظم بیان کا افروز آتش نفس جادو ہے اسکا یہ سحر ہے کہ جب سانس لیتا ہے جو چیز سامنے
ہوتی ہے جل جاتی ہے سقف زندانخانے پر ہر وقت مہیا رہتا ہے اسکو خونین چشم جادو بہت عزیز رکھتا ہے جسوقت
یہ دربار خونین چشم مین جاتا ہے خلعت و انعام پاتا ہے اور یہ بھی خونین چشم کا تابع فرمان ہے اسکو جو ملازمین
خونین چشم نے آکر اطلاع دی کہ تمہاری طلبی ہے فوراً اٹھکر خونین چشم کے پاس آیا خونین چشم نے صاحبقران
کو اسکے حوالے کیا بہت کچھ زر و جواہر بھی اسکو دیا کہا اس اسیر کو اپنے زندان خانے مین لیجاکر رکھو یہ خداوند
آئینہ اندام سے منحرف ہے افروز آتش نفس جادو صاحبقران کو لیکر زندانخانے مین آیا ایک درجہ مین امیر
کو بند کردیا امیر شدت حرارت سے بیتاب ہوے انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت اور سردارون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب صاحبقران زمان کو آئینہ اندام مکار نے زندان خانۂ آتشین مین روانہ کیا تو سب سرداران
اسلام کو طلب کیا جب سب اسکے سامنے آگئے اسنے کہا اے سرداران اسلام حمزہ نے اسلام ترک
کرنے سے انکار کیا مین نے مثل بدیع الملک اسکو بھی قتل کیا اب اگر تم لوگ آئینہ پرستی اختیار کرو
تو مین تمہین رہا کردون ورنہ وہی سزا تمہارے واسطے بھی تجویز کیجائے جو حمزہ و بدیع الملک نے
پائی سردارون کو قتل بدیع الملک کا صدمہ تھا مگر صاحبقران کی جو کیفیت سنی اور سب کا حال ابتر ہوگیا
ہر ایک نے اسکو کلمات سخت کہے آئینہ اندام نے اپنے ملازمین سے کہا کہ ان لوگون کو مرحلۂ
زنگبار جادو پر لیجاؤ وہان دریاے برف کے نیچے سب کو اسیر کرو ملازمین اسکے سرداران امیر کو تختون پر
ڈالکر روانہ ہوے کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا انکے جانے کے بعد آئینہ اندام نے مال و
اسباب لشکر اسلام خونین چشم سے طلب کیا خونین چشم جادو نے جسقدر مال تھا سب بھیجدیا آئینہ اندام
نے اشراق و زمرد و تخت اگان و تورج کو بلایا یہ لوگ جو آئے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق
ان لوگون کو یہ خیال تھا کہ اب مسلمان گرفتار نہ ہونگے خداوند نے ایک سبب سے سب کو رہائی
دلادی تھی جب انکے دلون مین نور پیدا کرنے کی مرضی نہ ہوئی سب کو فنا کردیا یہ ان لوگون کا مال و اسباب
ہے قدرت اسکو مانتا ہے تم لوگون کے سپرد کرتے ہین کیونکہ قدرت ان لوگون کو پھر دنیا پر خلق کریگی اور
انھین بزرگان دین بنائیگی ابھی بہت عرصہ ہے کیونکہ ایک شخص انمین کا ابھی حیات ہے قدرت نے

اسکی قبض روح کا ابھی حکم نہیں ہوا ہے مگر قریب زمانہ وہ بھی قضا کرنے والے ہیں زمرد نے پوچھا یا خداوند کون
شخص انکی زندہ ہے آئینہ اندام نے کہا بدیع الملک زندہ ہیں اور ہمارے ہمراہ ایک شخص اور ہے زمرد نے
پوچھا یا خداوند انکے ہمراہ کون ہے آئینہ اندام نے کہا عمرو بھی ابھی زندہ ہے تورج نے کہا یا خداوند ان
لوگوں کو آپ نے کیوں زندہ رکھا ہے ان سب کو فنا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا ابھی ایک مصلحت ہے اس
وجہ سے میں ان لوگوں کو فنا نہیں کرتا ہوں دو تین روز کے بعد دیکھا جائیگا تورج نے کہا آپ کو اختیار
ہے جب مزاج میں آئے زمرد و جنگان و اشراق اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے مال و اسباب
لیکر اشراق وہاں سے روانہ ہوا راہ میں تورج و زمرد و جنگان نے اشراق سے کہا خداوند نے
سب کو فنا کر دیا مگر ابھی وہ لوگ زندہ ہیں اشراق نے کہا ان لوگوں نے اتنے دن تک باقی نہیں ہیں بالکل
فنا ہو گئے اگر زندہ ہوتے تو خداوند مجھ سے ضرور فرماتے کہ فلاں جگہ ان لوگوں کو اسیر کیا ہے زمرد نے
کہا ابھی بدیع الملک زندہ ہیں اور انکے ساتھ خواجہ عمرو بھی ہیں یہ تو بڑے غضب کی بات ہے اشراق نے
کہا کیا تم یہ جانتے ہو کہ ابھی فتنہ و فساد باقی ہے زمرد نے کہا انکے زندہ رہنے سے تو خوف ہے اشراق
نے جواب دیا کہ ممکن تھا خداوند حمزہ وغیرہ کے ساتھ بدیع الملک و خواجہ کو بھی فنا کر دیتے مگر کچھ اور
سوچ کر ان لوگوں کو زندہ رکھا اب ملک الموت کو حکم دینگے وہ قبض روح کرینگے یہ باتیں کرتے ہوئے
سب اشراق کے مکان پر آئے اشراق نے کہا کہ میں اسباب اہل اسلام کہاں رکھوں زمرد نے جواب دیا
کہ اپنے صرف میں لائیے خداوند جب ان لوگوں کو قتل ہی نہیں کرینگے تو پھر کیا ڈر ہے اشراق نے کہا اگرچہ
خداوند انکو قتل کریں لیکن میں خلاف حکم کبھی نہ کرونگا یہ کہکے اسنے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر اسکے پاس آیا اسنے
ایک نامہ افکار جادو کو لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے افکار جادو تمہارے پاس بہت کچھ مال و اسباب
امانت رکھا ہو لہذا مسلمانوں کا اسباب بھی تمہارے پاس روانہ کیا جاتا ہے اسکو بھی بحفاظت اپنے پاس رکھو یہ
نامہ لکھکر اس ساحر کو دیا اور اسباب بار کرا کے روانہ کیا کہ ذرا اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو بدیع الملک کی تلاش میں روانہ ہوا تھا سب سے پہلے شہر قندراب میں آیا یہاں جو دیکھا تو باشندگان شہر کو نہ پایا کچھ
لوگ ایوان شاہی میں پائے کچھ دوکانداروں کو دیکھا سیراب جادو کو تعجب ہوا اب لوگ اسکو بخوبی پہچانتے
تھے ملک قندراب کے سبب سے یہ سب پر حکومت کرتا تھا اسنے ایوان شاہی میں جانیکا ارادہ کیا جو لوگ
ایوان کے محافظ تھے انھوں نے منع کیا کہ ہمارے سلطان کا حکم ہے کہ آئینہ پرست مکان کے اندر نہ جانے
پائے سیراب جادو نے سحر کیا یہ لوگ بھی آمادہ جنگ ہوئے دیر تک اسکے سحر روکتے رہے آخرکار مجبور
ہوئے اسنے سب کو قتل کیا شہر پر قبضہ کر لیا جو لوگ ایمان لائے تھے اور قندراب جادو نے انکو اسیر کیا
تھا سیراب نے انکو رہا کیا بہت کچھ زر و مال انکو دیا آپ تخت پر بیٹھا ایک نامہ آئینہ اندام جادو کو لکھا
مضمون اسکا یہ تھا کہ میں حسب الحکم شہر قندراب میں آیا یہاں شہر کو عجب حال میں پایا آبادی بالکل نہ تھی
کچھ لوگ یہاں کے محافظ یہاں مقیم تھے جب میں نے ایوان شاہی میں جانے کا ارادہ کیا مجھے ان لوگوں نے
منع کیا میں نے سب کو قتل کیا لیکن کچھ لوگ جو اپنے مذہب میں بہت پختہ تھے اور جنہوں نے آئینہ پرستی ترک نہیں کی

تھی انکو قنداب جادو نے اسیر کیا تھا مین نے سب کو رہا کیا اب یہان تخت سلطنت پر کوئی نہین ہو اور
ساکنان شہر کے مکان بھی خالی پڑے ہین آپ کچھ لوگ یہان روانہ کرین اور کسی کو حاکم تجویز کرین کہ یہان
کا انتظام ہو اُسکے بعد مین بدیع الملک کی تلاش مین جاؤن یہ نامہ لکھکر سیراب جادو نے ایک ساحر کو دیا کہا
جلد خداوند کے ہاتھ مین دینا اُسکا جواب لیکر جلد واپس آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو کے
مکان پر پہونچا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے انکو اپنے پاس بلایا ساحر نے نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ
پڑھا اُسی وقت اشراق و زمرد و نخچگان و تورج کو طلب کیا سب کے سامنے اُس نامے کو پھر پڑھا
اشراق نے کہا یا خداوند وہان کے واسطے آپ کس کو حاکم تجویز فرماتے ہین آئینہ اندام نے کہا یہ سب سے
نزدیک بہتر ہو کہ مین زمرد ثانی کو وہان کی حکومت دون زمرد خوش ہو گیا مگر تورج کے دل مین خیال ہوا کہ
مین نے کیا خطا کی ہو جو مجھے کوئی حکومت نہ ملی یہ سوچکر اُسنے آئینہ اندام سے کہا یا خداوند مین نے کیا خطا کی
ہو جو مین محروم رہون آئینہ اندام نے جواب دیا کہ زمرد ثانی تم سے زیادہ مستحق ہو کیونکہ یہ آداب خداوندی سے
واقف ہو اور وہ جگہ ایسے ہی شخص کی ہو جو خداوند ثانی کے لقب سے مشہور تھا تم وہان کی حکومت نہین کر سکتے
تمھارے واسطے اور کوئی جگہ تجویز کیجائیگی یا تمھین ایک طلسم بنا دینگے وہان کی حکمرانی کرنا تورج نے کہا یا خداوند
جبتک آپ مجھے طلسم نہ بنا دینگے اور وہان کی حکومت میرے قبضے مین نہ آئیگی تب تک مین زمرد ثانی کو
نہ جانے دونگا آئینہ اندام نے کہا وہ جگہ بے حاکم کے بالکل خراب پڑی ہو جبتک وہان کوئی حاکم نہ جائیگا اُس
وقت تک کسی قسم کا انتظام نہوگا زمرد کا جانا ضرور ہو مین وعدہ کرتا ہون کہ تمھین طلسم بنا کر اُسکی حکومت دونگا
تورج نے پھر کہا کہ میرے واسطے آج ہی سے طلسم بنانا شروع ہو جائے آئینہ اندام نے اُسکا کہنا قبول کیا اشراق
کی طرف مخاطب ہوا کہا اس طلسم کے ایک صحرا مین تورج کے واسطے طلسم بنانا ضرور ہو لہذا تورج کو اپنے ہمراہ لیجاؤ
جس صحرا کو یہ پسند کرے وہان طلسم بنایا جائے اشراق آئینہ پرست تورج کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام
نے زمرد سے کہا اب تم شہر قنداب مین جاؤ وہان کی حکومت کرو زمرد بہت خوش ہوا مگر نخچگان کو بعض
خیالات نے رنجیدہ کر دیا آئینہ اندام نے جو نخچگان کی صورت دیکھی کہا اے نخچگان تمھین کس بات کا ملال ہو
کیا تم بھی کسی جگہ کی حکومت چاہتے ہو نخچگان نے کہا یا خداوند مجھے حکومت نہین درکار ہو مگر ایک سبب سے
بہت رنجیدہ ہون آئینہ اندام نے کہا ظاہر کرو نخچگان نے کہا ابھی بدیع الملک جو اس طلسم کے طلسم کشا
مشہور ہین زندہ ہین اور اُنکے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہین جنکی وجہ سے مجھے بڑا خوف ہو مین نہین چاہتا
کہ آپ وہان کی حکومت عطا فرمائے زمرد نے نخچگان کی طرف گھور کے دیکھا کہا اے نخچگان جب خداوند
مجھے وہان کا حاکم بنائینگے تو میری حفاظت بھی کرینگے کسی کی اتنی مجال نہین ہو جو مجھکو کسی قسم کی تکلیف پہونچا سکے
آئینہ اندام نے کہا اے زمرد تمھارا اعتقاد درست صحیح ہو اور مین تم سے بہت خوش ہون کوئی تمکو اذیت نہین
پہونچا سکیگا مگر نخچگان کے کہنے سے خائف ہوتا مین تمھین وہان تنہا نہین بھیجتا ہون بہت سا لشکر بھی تمھارے
ساتھ کرتا ہون کچھ لوگ وہان رہنے کے واسطے بھی تمھارے ہمراہ کئے جائینگے اور محافظین بھی تمھارے وہان
ہونگی ساحر ایسے ایسے نامی تمھارے ہمراہ جاتے ہین کہ جنکے سامنے عیار آ نہین سکتا زمرد نے کہا یا خداوند مجھے
منظور ہو آپ مجھکو وہان بھیجدین آئینہ اندام نے اُسیوقت اپنے ملازمون کو طلب کیا جاوی کے منظرون کو نامے
لکھے کہ اپنے یہان سے کچھ ساحر کچھ غیر ساحر روانہ کرو کہ وہ لوگ شہر قنداب مین رہنے کے واسطے روانہ

کے جائین بہت سے حاکمون کے نام اُسنے نامے تحریر کیے سب جگہ نامے روانہ کرکے ہمراہ ایک رسالے کے
کو آذری چاشت کرائش طرف روانہ کیے پھر کچھ ساحرون کو طلب کیا زمرد کے واسطے تخت منگایا اُسکو اپنے ہاتھ
سے تاج پہنایا کہا ای زمرد ہمیشہ عدل و انصاف سے کام رکھنا کبھی کسی پر ظلم نہ کرنا غرور کو طبیعت میں راہ نہ دینا
رعیت کو خوش رکھنا زمرد نے کہا جو کچھ آپ فرماتے ہین اس سے بڑھ کے عمل مین لاؤنگا آئینہ اندام نے زمرد
کو تخت پر بٹھایا بختگان بھی اُسکے ساتھ بیٹھا اور سب ساحر بھی اپنے اپنے تختون پر سوار ہوئے سحر کرکے
سب نے تخت بلند کیے آئینہ اندام نے زمرد کے تخت کی طرف اشارہ کیا اُنکا تخت بھی سب کے آگے چلا
تھوڑی دیر مین زمرد شہر قشداب مین پہونچا یہان سیراب جادو منتظر تھا جیسے ہی زمرد کا تخت اُترا
اسکو لوگون نے اطلاع دی سیراب تخت کے قریب آیا بڑی عزت سے زمرد کو اپنے ہمراہ لے گیا
تخت پر بٹھایا اور سب ساحر جو اُسکے ہمراہ گئے تھے وہ لوگ بھی قاعدے سے بیٹھے دربار آراستہ ہوا
زمرد نے جشن کی تیاری کی دو روز تک جشن رہا تیسرے روز فوجین پہونچین اور لوگ وہان کے رہنے
کے ارادے سے گئے زمرد کو سب نے آکر سلام کیا نذرین دین زمرد بہت خوش ہوا بختگان
سے کہا واقعی خداوند آئینہ اندام کی خدائی مین شک نہین ہو ہمارے چندے سے مجھے یہان کی حکومت
دی ہو اب بدیع الملک کو گرفتار کرکے جب قتل کر ڈالینگے تو میرے واسطے میری مرضی کے موافق
انتظام کرینگے بختگان نے کہا مجھے خوف ہوا ایسا نہو کہ جو کچھ مین سوچ رہا ہون وہ پیش آئے زمرد نے کہا
خداوند نے میرے ہمراہ کیے کیسے ساحر کیے ہین بھلا یہان کون آسکتا ہو اور خداوند کو خود ہر وقت میرا
خیال رہیگا بختگان خاموش ہو رہا اسی روز سیراب جادو نے زمرد ثانی سے کہا اب آپ یہان کی
حکومت کرین اور مین بدیع الملک کی تلاش مین جاتا ہون زمرد نے کہا ای سیراب جادو اگر کسی وقت مجھے
تمھین مدد کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دینا مین ضرور آؤنگا سیراب نے کہا مجھکو اگر ضرورت ہوگی تو خط
کو ہرگز لکھونگا آپ یہان کا انتظام کرین زمرد سے سیراب رخصت ہوا اُسکے ساتھ کے واسطے بھی
آئینہ اندام نے لشکر بھیجا تھا اُسنے سبکو ہمراہ لیا ذکر اُسکا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت تورج کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب تورج اشراق کے ہمراہ صحرا پسند کرنے کو روانہ ہوا اشراق نے اُسکو بہت سے صحرا دکھائے مگر
تورج کو پسند نہ آئے دن بھر اشراق اُسکے ساتھ رہا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا تورج سے
کہا ای تورج اس صحرا سے بہتر کوئی صحرا نہین ہو حفاظت بھی یہان بہت ہو اور تمام جنگلون سے وسیع ہو
تورج نے کہا حفاظت کا کیا سبب ہو اشراق نے جواب دیا کہ گلزار نشاط یہ طلسم خاص ہو اور جسکی کیفیت
سوائے خداوند اور کوئی نہین جانتا ہو اس صحرا کے متعلق ہو اگر یہان تم اپنا طلسم قرار دو تو بہت ہی بات ہو
اسطرف گلزار نشاط کے سبب سے کوئی آ نہین سکتا تورج نے کہا یہ صحرا مجھے بھی پسند ہو اشراق نے کہا
اب خداوند کے پاس چلو اُنسے گزارش حال کرو وہ طلسم کی بنا ڈالینگے زمرد کی حکومت سے بڑھ کے تمھاری
علمداری ہوگی تورج ہمراہ اشراق کے ہمراہ آیا آئینہ اندام کے پاس آکے کہا یا خداوند مین نے ایک صحرا اور یہ
گلزار نشاط پسند کیا ہو امیدوار ہون کہ مجھے وہان کی حکومت مرحمت ہو اور طلسم بھی میرے واسطے بنا دیا جائے

آئینہ اندام نے اشراق سے کہا ساحرون کو طلب کرو تورج کے واسطے طلسم تیار ہو اشراق نے کہا یا خداوند
اب اسقدر ساحر کہان سے آئینگے جو ایک طلسم مین آباد کیے جائین آئینہ اندام نے کہا جسقدر دیو ہماری
عبادت کرتے ہین اُن سب کو میدان مین رہنے کی اجازت دی یہ کہکے اُسنے اپنے جوڑے سے
ایک مہرہ نکالکر کہا اس مہرے کو تورج اُس صحرا مین لیجائے اور چند ساحرون کے نام بتائے کہ یہ لوگ
اسکے ہمراہ جائین سحر کرکے چار دیواری طلسم کی بنائین اس مہرہ کو جس جگہ دفن کرینگے وہان ایک مکان بشکل قلعہ
کے پیدا ہوگا چند ساحر بھی ظاہر ہونگے یہ مہرہ بجائے لوح کے زمین مین دفن رہیگا جس امر کی تورج کو ضرورت ہوگی
اُس مکان مین جاکر وہان کے باشندون سے کہیگا وہ سب انتظام کر دینگے اشراق نے اُسیوقت دیوون کو
اطلاع دی کہ اُس صحرا مین جاکر ٹھہرین اور جن جن ساحرون کو آئینہ اندام نے کہا تھا اُنھین طلب کیا تورج کو
مہرہ دیکر اُس صحرا کی طرف روانہ کیا جب تورج اُس صحرا مین پہونچا ساحر جو اُسکے ہمراہ گئے تھے اُنھون نے
سحر شروع کیا ایک ہفتہ مین چار دیواری طلسم کی بنائی تورج نے ایک مقام سایہ دار مین اُس مہرے کو دفن
کیا وہان سے واپس آیا دوسرے روز صبح کو ایک قلعہ عالیشان وہان دیکھا تورج قلعہ کے اندر گیا دیکھا بہت سے
ساحر قلعہ مین پائے جاتے ہین اُن لوگون نے جو تورج کو دیکھا جھک جھک کے سلام کیا کہا آپکو ہمارے آقا طلب
فرماتے ہین وہان چلئے تورج اُن ساحرون کے ہمراہ ہوا ساحر اسکو اپنے ساتھ لیے ہوئے ایک مقام پر آئے تورج
نے دیکھا ایک مکان نہایت معقول بنا ہوا ہے اُسکے اندر ایک ساحر قوی ہیکل ضعیف ریش سفید بیٹھا ہے تورج کو دیکھکر
اپنے پاس بلایا کہا اے تورج مجھکو تو نہین جانتا ہے مین اس طلسم کا بانی خداوند آئینہ اندام کی طرف سے قرار پایا
ہون جو جو باتین تجھے مرغوب ہون مجھ سے بیان کرین اسکا بندوبست کرون تورج نے کہا اس طلسم مین عمارات نفیس
اور مرحلہ جات سخت کی بنا ہونا چاہیے اُسکے بعد لشکر بیشمار جمع کرنے کی ضرورت ہے اور خزانہ فراہم کرنا ہے پھر اور
جو امر مرغوب ہوگا آپ سے عرض کرونگا اُس ساحر نے کہا عمارات اور مرحلہ جات اور خزانے کا بندوبست مین
کر سکتا ہون لشکر تم فراہم کرو اپنی حکومت کو سب سے زیادہ کرنا تمھارا کام ہے اگر شاہان زمانہ سے جنگ کروگے اُنکے
مال و اسباب پر قابض ہوگے تورج نے کہا مین لشکر جنگ اپنی موافق مرضی فراہم نہ کرونگا اُسوقت تک عزم جنگ
نہ کرونگا جسوقت لشکر مکمل ہو جائیگا پھر کوئی بادشاہ میرے مقابلے کی تاب نہ لائیگا ساحر نے کہا تم دو روز میرے
مہمان رہو تیسرے روز مین تمھین رخصت کرونگا تورج نے قبول کیا دو روز قلعہ مین مقیم رہا تیسرے روز ساحر نے
تورج سے کہا اب میرے ہمراہ چلو اور اپنے طلسم کی سیر کرو تورج بصد مسرت اس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر اسکو
لیے تخت پر بٹھاکے قلعہ سے روانہ ہوا تورج نے جو دیکھا اپنے دلمین کہا یہ وہی میدان ہے جہان ایک درخت
تک نہ تھا اب اسقدر آباد ہو گیا کہ اچھے اچھے شہر اسکے سامنے خجل ہین بازار کی کیفیت دیکھی مکانات کی زینت پر
نگاہ کی ساحر نے مرحلہ جات کی سیر کرائی دن بھر تورج کو طلسم کے عجائبات و غرائبات دکھائے قریب شام
دار الامارہ شاہی مین لایا تورج نے دیکھا ایک تخت مرصع کار بچھا ہے کچھ لوگ درباری لباس پہنے بیٹھے ہین وضع
سے اُنکی ہر ایک کا عہدہ بھی معلوم ہوتا ہے تورج کو سب نے دیکھا تعظیم کی ساحر نے تورج کو تخت پر بٹھا دیا نذرین
گذرنے لگین اسی وقت اُسکے نام کا سکہ جاری ہوا شہر مین دھوم ہو گئی ساحر نے تورج سے کہا اب تم بعدل و انصاف
اپنی بسر کرو جب کوئی مشکل درپیش ہو میرے پاس آنا مین اُسکو دفع کرونگا تورج نے کہا مین چاہتا ہون آپ چند روز
یہان قیام فرمائین دعوت قبول کرین ساحر نے کہا مین شرکت نہین کر سکتا ہون مجھے اس طلسم کے نسبت بہت سے

کام کرتا ہون لوح طلسم کی کنجی کرونگا طلسم کا نام رکھونگا پھر یہ دیکھونگا کہ یہ طلسم کس کے ہاتھ سے فتح ہوگا عمر اس طلسم کی
کتنی ہوگی گو یہ سب باتین موافق دستور قدیم کیجاوینگی لیکن اگر خیال کیا جائے تو انکی بالکل ضرورت نہین ہو کیونکہ خداوند آئینہ اعمال
جب اسکے محافظ ہین تو پھر اسکی عمر دیکھنے کی کیا حاجت ہو اور طلسم کشا کا نام دریافت کرنے سے کیا حاصل ہو انکو
خود ہر وقت اسکا خیال رہیگا کیا مجال کسی کی جو اس طلسم کی طرف آنکھ اٹھاکے دیکھ سکے مگر یہ دستور قدیم ہو کہ
جب طلسم بنتا ہو تو بانی اس طلسم کا یہ باتین کتاب طلسم مین ضرور درج کرتا ہو اسی سبب سے مین بھی ان امور کو
دیکھا چاہتا ہون تورج نے کہا مین ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ آپکا نام نامی مجھکو معلوم ہو جائے ساحر نے
کہا میرا نام کاؤس جادو ہو ایک مدت سے زمین کے اندر بیٹھا ہوا خداوند کی عبادت کر رہا تھا میرے نام
حکم ہوا کہ تمھارے واسطے ایک طلسم بناؤن زمین سے نکلکر آیا طلسم بنایا تمھارے طلسم مین دیو اسقدر ہین کہ دوسرے
طلسم مین نہین پائے جاتے اب خداوند داد لوگ بھی یہان رہنے کیواسطے روانہ کردینگے لشکر بھی تمھارے واسطے
مہیا کیا جائیگا مگر اپنے موافق مرضی تم بھی فوج جمع کرو تورج نے کہا مین شب و روز مصروف انتظام رہونگا
جبتک اپنی سلطنت کو اچھی طرح سے رونق نہ دے لونگا مجھے چین نہین آئیگا کاؤس جادو اسی وقت روانہ
ہوا تورج نے جشن کی تیاری کی تمام طلسم مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ یہان آکر جمع ہون ایک روز ہمارے
یہان رہین پھر سات روز تک اپنے اپنے ٹھکانون پر عیش و راحت مین بسر کرین سب اسباب عیش ہمارے
یہان سے بھیجا جائیگا یہ خبر جو باشندگان طلسم کو پہونچی سب لوگ تورج کے مکان پر آکر جمع ہوئے تورج تخت پر
بیٹھا سب کی نذرین لینا شروع کین پہلے ساحران طلسم نے آکر نذرین دین پھر دیوان طلسم آئے تورج نے
دیوان طلسم کی یہ صورتین دیکھین بہت خوش ہوا کہا جب میرے طلسم مین خداوند نے ایسے ایسے دیو بھیجے کہ مقرر
کر دیے ہین تو اب مجھے فوج جمع کرنے کی کیا ضرورت ہو مین انھین لوگون کے واسطے سلاح جنگ فراہم کرونگا
اور انھین کو آراستہ کرکے اپنا خاص لشکر بناؤنگا دیوون نے کہا ہم بسر و چشم موجود ہین آپکے تابع فرمان ہین جس کام
کے واسطے حکم ہوگا بسر و چشم بجا لاوینگے تورج نے اسوقت تو انکی نذرین لیکر رخصت کیا سب کو شراب و کباب
بھیجے ایک روز یہ سب لوگ تورج کے یہان مہمان رہے دوسرے روز سے اپنے مکانون پر رہے سات دن
تک تورج نے تمام باشندگان طلسم کو اپنے یہان سے شراب و طعام روانہ کیا آٹھوین روز جلسہ ختم ہوا کاؤس جادو
نے ایک نامہ تورج کو بھیجا نامہ دار تورج کے پاس لیکر آیا تورج نے نامے کو پڑھا اسمین لکھا تھا کہ ای تورج مین نے
سب دستور قدیم اس طلسم کی بنسبت جو جو باتین خیال کین تو معلوم ہوا کہ نام اس طلسم کا طلسم حباب ہو اور عمر اس
طلسم کی ایک سال سے زیادہ نہین ہو اور فتاح اس طلسم کا ایک جوان فرقہ اسلام سے ہو کہ نام اسکا بدیع الملک
ہو اسکے بعد صورت بدیع الملک نوجوان بنی تھی اور لکھا تھا کہ جب اس صورت کا کوئی جوان اس طلسم مین آئیگا تو یہ
طلسم ضرور برباد ہوگا اسکے بعد لکھا تھا کہ ای تورج ان مضامین کو دیکھکر خائف نہ ہونا یہ سب امور واقعی نہین ہین
قاعدہ ہوتا ہو کہ جب کسی بات کیواسطے خیال کرو تو ضرور جواب نکلتا قاعدے سے نکلتا ہو اکثر غلطی بھی ہو جاتی ہو تمھارے
طلسم کو تمھاری زندگی تک بقا ہو اور تمھاری زیست اختیار مین خداوند کے ہو اور خداوند تم پر مہربان ہین ضرور تمھین
طول عمر عطا کرینگے تورج نے جو یہ عبارت دیکھی اسکو کمال افسوس ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ کاؤس جادو یہ تحریر
فرماتے ہین کہ نام اس طلسم کا حباب ہو اور عمر اس طلسم کی ایک سال سے زیادہ نہین ہو اور فتاح اسکا بدیع الملک
ہو اگر ایسا ہی ہو تو مین خداوند سے اس باب مین شکایت کرون کیونکہ مین برائے چندے حکومت نہین چاہتا ہون

وزرا نے جواب دیا آپ کس خیال مین ہین اگر خداوند کو یہی منظور ہوتا تو آپکو اس طلسم کی حکومت کیون عطا
فرماتے اور اسقدر جلد طلسم کیون تیار کراتے کاؤس جادو نے حسب قاعدہ ایک بات کہدی ہے پایۂ اعتبار مین
نہین ہو آپ خاطر جمع رکھین طلسم کی عمر بھی زیادہ ہو اور آپکو بھی طول عمر خداوند ضرور مرحمت فرمائینگے تورج نے
کہا مین ابھی سے لشکر فراہم کرتا ہون جس وقت بدیع الملک اس طلسم مین آئینگے مین انکو قتل کرونگا کیا مجال
کسی کی جو میرے طلسم کو برباد کرسکے مگر خداوند کے پاس ایک عرضی ضرور روانہ کرونگا جبتک انکی مدد نہو گی
مجھ سے کچھ نہو سکیگا وزرا نے کہا عرضی آپ خداوند کے پاس بھیجدین وہ ضرور اسکے بابت آپکو تشفی دینگے تورج
نے اسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون یہ تھا کہ یا خداوند آئینہ اندام آپ نے طاقت و جرات مجھکو اسقدر
عطا فرمائی کہ مین اپنے سے زیادہ شجاع کسی کو نہین پاتا اسکے بعد مجھکو اپنی عبادت پر بھی ناز ہے کہ بہت عرصہ تک
ایک صحرا مین بیٹھ کے آپکی عبادت کی ہو اسکے بعد آپ نے عبادت کے صلے مین مجھے اس طلسم کی حکومت
عطا فرمائی اور میرے واسطے جدید طلسم تیار کرایا مگر افسوس اس بات کا ہو کہ اس طلسم کی عمر ایک ہی سال کی مقرر
فرمائی اور فنا اس طلسم کی مسلمانون کے سپرد کی علاوہ لوگ سب آپکی مرضی کے مجھپر فتح پاسکینگے آپکو رحم لازم ہو
اگر میرے واسطے یہ طلسم آپ نے تیار کرایا تو اس طلسم کو طول عمر بھی عنایت فرمایئے اور میری بھی عمر بڑھا دیجئے جو اس
طلسم مین بارادہ فنا آئے مجھ سے ہزار شکست پائے اور اگر یہ منظور نہین ہو تو مین اس سلطنت و دروزہ سے باز آیا آپ
یہان کسی اور کو حاکم بنا دیجئے مجھ سے یہ سلطنت نہو سکیگی جب عرضی تمام ہوئی تورج نے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر آیا
تورج نے وہ عرضی اس ساحر کو دی کہا یہ عریضہ خداوند کے پاس لیجا جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر اسیوقت
عرضی لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین آئینہ اندام کے مکان پر پہنچا دربانون نے کہا ای ساحر تو کون ہو اسنے جواب دیا
کہ مین سلطان طلسم حباب کا عریضہ خدمت خداوند مین لایا ہون سلطان نے مجھپر تاکید کردی ہو کہ جواب لیکر بہت جلد
آنا دربانون نے کہا ای ساحر سلطان طلسم حباب کیا چیز ہو اشراق شعلہ جو اس طلسم کا بادشاہ ہو وہ اس قسم کی
حکومت نہین کرسکتا ہو جب خداوند کی مرضی ہوگی جواب ملیگا ہم لوگ تیری اطلاع کرتے ہین دیکھین کیا جواب
آتا ہو نامہ وار نے کہا آپ ہی لوگ اتنی عنایت فرمائین کہ خداوند کی خدمت مین عرض کردین نگہبانون نے ایک ساحر
کو بلایا کہا جاکر خداوند کی خدمت مین عرض کرو کہ تورج نے ایک عریضہ خدمت والا مین بھیجا ہو ایک ساحر لیکر آیا
ہو در دولت پر حاضر ہو اسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہو چوبدار اندر آیا آئینہ اندام سے کہا آئینہ اندام نے کہا اس سے
عریضہ لے لاؤ دیکھون تورج نے کیا لکھا ہو چوبدار باہر آئے کہا ای نامہ وار عرضی دے خداوند طلب فرماتے ہین
ساحر نے عرضی دی چوبدار اس عرضی کو لیکر پھر آئینہ اندام کے پاس آئے آئینہ اندام نے عرضی دیکھی جب سب
مضمون پڑھ چکا ایک چوبدار سے کہا کہ اس ساحر سے جاکر کہدے کہ تورج اسقدر مایوس نہو ہمنے اس طلسم کو
قیامت و دنیا تک عمر دی ہو اور تورج کو بھی اسقدر عمر عطا کی گئی ہو اس طلسم کی طرف کوئی نہین جا سکتا ہو چوبدار باہر گیا
ساحر سے کہا کہ تورج سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھے تا بہ دنیا تک اس طلسم کی عمر ہو اور تورج بھی اتنے ہی دنون
تک زندہ رہیگا کوئی اس طلسم کی طرف جانیکا قصد بھی نہ کریگا ساحر یہ سنکر وہان سے روانہ ہوا تورج کے پاس
آکے سب کیفیت بیان کردی تورج بہت خوش ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ اب مین اپنے طلسم کی سیر اچھی طرح سے
کرنا چاہتا ہون ایک روز کاؤس جادو اپنے ہمراہ لیگئے تھے تعجیل مین کسی چیز کو اچھی طرح نہ دیکھ سکا اکثر مکان مرے
تمام تک نہ معلوم ہوئے انھون نے مجھکو بھی نہین بتایا اطلاع کردو کہ لشکر تیار رہے مین کل علی الصباح براہ

سپر طلسم جادو انکا وزرا نے جملہ ارکین سلطنت کو اطلاع دی لشکر مین بھی خبر ہوئی اُسی روز سب نے سامان سفر
درست کیا دوسرے روز روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو شہر قنداب سے لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا اگلی روز تک تلاش بدیع الملک مین پھرا جب کہین شاہزادہ
کا پتہ نہ ملا مجبور ہو کے ایک صحرا مین مقیم ہوا ساحرون نے کہا آپ ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین روانہ
کرین وہ بتا دینگے بدیع الملک کی سب کیفیت معلوم ہو جائیگی سیراب جادو کو یہ بات پسند آئی اسی وقت ایک
نامہ آئینہ اندام جادو کو لکھا ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اسکا جواب جلد لیکر آنا ساحر اُدھر روانہ ہوا سیراب جادو
کو اُس صحرا کی فضا بہت پسند تھی اپنی بارگاہ سے باہر آکے ٹہلنے لگا اور ساحر بھی اُسکے ہمراہ تھے سیراب
صحرا مین ٹہل رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحرون سے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے سیراب
نے کہا کیا عجب ہے جو بدیع الملک اور قنداب جادو کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سیراب نے
دیکھا بدیع الملک نوجوان بصد شوکت و شان اسپ صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر بیشمار قنداب جادو
انتظام کرتا ہوا اسی طرف آتا ہے سیراب نے کہا مین نے ناحق خداوند کو عریضہ روانہ کیا اگر یہ جانتا تو ہرگز
عرضی روانہ نکرتا اگر لشکر بدیع الملک کے ہمراہ بہت ہے ایسا نہو کہ معرکہ پڑجائے قنداب جادو بھی بدیع الملک کے
ہمراہ ہے یہان میرا کچھ نہین چلیگا اگر مین بغل حمزہ بدیع الملک کو اسیر کرنا چاہونگا تو قنداب کے سبب سے
ناکامیاب رہونگا اس طلسم مین سوا بزرگان دین کے اور کوئی ایسا نہین ہے جو قنداب جادو کے سحر کا
جواب دے سکے ساحرون نے کہا خداوند کے پاس ایک عرضی اس طور کی بھی روانہ کر دیجیے وہ انکا
سحر فراموش کرا دینگے سیراب جادو نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے اُسی وقت اُسنے دوسری عرضی لکھنے کے
واسطے منشی کو اطلاع دی مضمون سب بتا دیا اتنے عرصے مین لشکر بدیع الملک نوجوان قریب آیا قنداب
جادو نے جو سامنے ایک لشکر دیکھا ہرکارون سے کہا جاکر دریافت کرو یہ لشکر کس کا ہے ہرکارے
سیراب کے لشکر مین آئے سب کیفیت دریافت کرکے واپس گئے قنداب جادو سے جاکر عرض کی آپکے
بھائی صاحب آپکی تلاش مین لشکر لیکر آئینہ اندام جادو کے کہنے سے نکلے ہین یہان مقیم ہین یقین ہے آپکے پاس
پیام جنگ بھی بھیجین اور آگے جانے دین قنداب نے کہا وہ کیا روک سکینگے یہ کہکر کل کیفیت بدیع الملک
سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب میرے نزدیک مناسب ہے کہ لشکر یہین قیام کرے جو کچھ انکو
کہنا ہوگا نامے کے ذریعہ سے کہینگے قنداب نے لشکر کو ٹھہرایا بدیع الملک نے خواجہ سے رائے لی خواجہ نے
کہا میری بھی یہی مرضی ہے کہ لشکر یہان ٹھہرے غرض قنداب جادو نے اسیوقت بارگاہین استادہ کرنیکا حکم دیا
خادمون نے جلد جلد بارگاہین استادہ کین بدیع الملک نوجوان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے
اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مگر خواجہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے قنداب جادو بھی حاضر
ہوا نایاب جادو بھی تھوڑے عرصے کے بعد آیا پھر تو سب لوگ بارگاہ مین حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوگیا
بدیع الملک نے خواجہ سے کہا خدا وہ دن جلد لائے کہ مجھے زیارت صاحبقران زمان نصیب ہو نہین معلوم انکی
کیا کیفیت ہوگی شب و روز مجھے یاد فرماتے ہونگے ہمارے تلاش دربدر پھرتے ہونگے خواجہ نے کہا ہو تعب

آپ زمین برف پر سے غائب ہو سے تھے صاحبقران کی سوقت جو حالت تھی اُسکو ظاہر نہیں کرسکتا نہیں معلوم
کتنے دنون مین اور کیا کیفیت ہوئی ہو بدیع الملک خواجہ سے یہ باتین کررہے تھے کہ ایک چوبدار نے آکے
عرض کی شعر الٰہی تا ابد باشی باقبال ٭ جوان بخت و جوان دولت جوان سال ٭ بعد دعا کے ؛ خوشامد کرکے کہا
ایک ساحر سیراب جادو کے یہان سے آیا ہو ایک نامہ لایا ہو در دولت پر حاضر ہو اُسکے نسبت کیا ارشاد ہو بدیع الملک
نے فرمایا ساحر کو ہمارے سامنے لاؤ ہرکارے باہر آئے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے مجرا گاہ پر ساحر نے پہونچکر سلام
کیا رعب و شوکت بدیع الملک دیکھکر دنگ ہوگیا اور نامہ نذر دیا بدیع الملک نے اُسکو کھولا پڑھنا شروع کیا
لکھا تھا کہ ای طلسم کشا واضح ہو کہ یہ طلسم ایسا نہیں ہو جو تیری کد و کاوش سے فتح ہوجائے یہ جاے سکونت خداوند
ہو اگر اپنی بہتری درکار ہو تو یہان سے واپس جانا اچھا ہو اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو جو حال خداوند نے
صاحبقران کا کیا وہی تیری بھی کیفیت کیجائیگی اسی ذلت و خواری سے قتل ہوگا سب ہمراہی بھی تیرے فنا
کردیے جاوینگے بدیع الملک نے جو اس مضمون کو پڑھا اور صاحبقران کے قتل ہوجانے کی کیفیت دیکھی تاب نرہی
بے اختیار رونے لگے قنداب جادو نے قریب آکر عرض کی ای شہریار خیر تو ہو خواجہ عمرو بھی اس حالت کو دیکھکر
گھبرا گئے کہا ای بدیع الملک نوجوان کیا حال ہو کیون اسقدر ملال ہو بدیع الملک نے کہا خواجہ اس نامے مین
مین نے عجب خبر وحشت اثر دیکھی ہو جسکو اپنی زبان سے نہین نکال سکتا خواجہ نے کہا خدا کیواسطے جلد بیان کرو
میری عجب کیفیت ہو بدیع الملک نے کہا اسمین لکھا ہو کہ آئینہ اندام جادو نے صاحبقران کو قتل کیا اور سب ہمراہی
بھی اُنکے قتل ہوئے ای خواجہ اگر یہ بات صحیح ہو تو آفتاب شجاعت غروب ہوگیا نام جرأت جہان سے اُٹھ گیا
میری بھی زیست بیکار ہو مگر آئینہ اندام جادو کو اُسکے مکان مین جاکر قتل کرونگا اس طلسم کو اسطرح برباد کرونگا کہ نام کو ایک
چیز بھی باقی نہ رکھونگا آخر مین اپنا گلا کاٹ کے مرجاؤنگا اب بے صاحبقران اس جہان فانی مین رہنا بیکار ہو
خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی دل کی تو عجب حالت ہوئی مگر اس بات کو دیر تک غور کیا پھر بدیع الملک سے کہا
ابھی صبر کرو مین اسکی سب کیفیت دریافت کرون اگر واقعی یہ بات صحیح ہو تو میری بھی یہی راے ہو کہ یہان سے
آئینہ اندام کے مکان پر چلکر اُسکو قتل کرو جسطرح بن پڑے اس طلسم کو خاک مین ملادو پھر بعد مین جو کچھ ہوگا
دیکھا جائیگا یہ تو ضرور ہو کہ بعد صاحبقران زندگی بے حلاوت ہو بدیع الملک کی عجب حالت ہوگئی قنداب
نے عرض کی ای شہریار آپ صبر فرمائین مین ابھی اس بات کو تحقیق کرتا ہون یہ کہکے اُسنے اپنی اُنگلی سے ایک
انگشتری اتارکے اُسمین دیکھا دیر تک دیکھتا رہا کچھ نظر نہ آیا قنداب مجبور ہو بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب
تمھین کیا بات معلوم ہوئی قنداب نے عرض کی ای شہریار یہ انگشتری مجھکو آئینہ اندام جادو نے دی تھی اور کہا تھا
جس بات کو تو تحقیق کرنا چاہیگا اسکے ذریعہ سے معلوم ہوجائیگی معلوم ہوتا ہو میرے مسلمان ہوجانے کی خبر
سنکر اُسنے اس انگشتری کو بیکار کردیا ہو دیر سے اس انگشتری کو دیکھ رہا ہون کسی قسم کی کیفیت اس مین نظر
نہین آئی آپ مین اور قاعدے سے دیکھتا ہون یہ کہکے ایک کتاب اپنی جھولی سے نکالی چند ورق اُسکے
اُلٹے ایک صفحے کو دیر تک دیکھتا رہا پھر عرض کی ای شہریار مجھکو معلوم ہوتا ہو کہ ابھی تک صاحبقران حیات
ہین مگر جان بلب ہین یہ نہین ثابت ہوتا کہ کس جگہ ہین اُسکے نسبت مین نے بہت خیال کیا صرف یہ بات
معلوم ہوئی ہو کہ صاحبقران آگ مین دفن ہین یہ نہین کہہ سکتا کہ کہان ہین بدیع الملک نے کہا ای قنداب جادو
لشکر مین جاکر خبر کردو کہ سب اسی وقت تیار ہوجائین مین ابھی یہان سے کوچ کرونگا آئینہ اندام کے پاس

جاکر اس کو قتل کرونگا جب کیفیت معلوم ہوئی خواجہ نے بھی یہی صلاح دی اور قند اب سے کہا کہ تم اسقدر بتا سکتے ہو کہ صاحبقران کس جانب ہین قند اب نے عرض کی یہ کسی اور کا سحر نہین ہے آئینہ اندام کا سحر ہے اسکی کیفیت کسی کو نہین معلوم ہو سکتی سوائے آئینہ اندام کے اس بات کو دوسرا نہین جان سکتا ہے شاید سیراب جادو اس حال سے واقف ہو خواجہ نے کہا اگر اس پر شک ہے تو مین ابھی تحقیق کیے دیتا ہون یہ کہکر خواجہ چلے بدیع الملک نے کہا خواجہ مین تمھارے جانے سے اور زیادہ بیتاب ہو جاؤنگا تمھارا یہان رہنا میرے واسطے بہت غنیمت ہے اگر خدانخواستہ تمھاری بات نہ بن پڑی اور سیراب جادو نے تمھین اسیر کر لیا تو اور غضب ہوگا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک خاطر جمع رکھو کیا مجال کسی ساحر کی جو مجھے اسوقت گرفتار کر سکے اور اس بات کو جب تک مین تحقیق نہ کر دونگا واپس نہ آؤنگا سیراب جادو کو بھی گرفتار کرکے لاؤنگا بدیع الملک خاموش ہوئے خواجہ وہان سے روانہ ہوئے بدیع الملک نے کہا اے قند اب جادو نامہ دار سے کہدو کہ یہ سیراب جادو سے جاکر کہے کہ اگر تجھے اسلام قبول ہے تو یہان آ اور آئینہ اندام ملعون پر لعنت کر ورنہ تیری جان نہ بچیگی اور اب اس طلسم کو بہت جلد مین تباہ کر دونگا قند اب نے نامہ دار سے حرف بحرف بدیع الملک نوجوان کا قول بیان کر دیا نامہ دار خوف کے مارے کچھ نہ بول سکا خاموش بارگاہ سے اٹھکر باہر آیا اپنا لشکر لیکر چلا تھوڑی دور جاکے دیکھا ایک نامہ دار اور آملا ہے اسنے کہا اے شخص تو کون ہے اس نامہ دار نے کہا میرا نام ایوان جادو ہے ابھی ایک نامہ خداوند کا لیکر آیا ہون سیراب جادو نے مجھکو تیری تلاش کے واسطے بھیجا ہے وہان سب کو گمان یہ ہوا تھا کہ مسلمانون نے تجھکو قتل کر ڈالا نامہ دار نے کہا اے ایوان جادو مجھکو اپنے زندہ واپس آنے کی امید منقطع ہو چکی تھی نہین معلوم ہمارے سردار نے کیا بات نامے مین تحریر کی تھی کہ قلعکشا پڑھتے ہی رونے لگا مگر اسنے اپنی زبان مین باتین کین میری سمجھ مین نہین آئین ایوان نقلی نے کہا اب میرے ہمراہ واپس چل سب لوگ وہان تیرا انتظام کر رہے ہین نامہ دار ایوان نقلی کے ہمراہ ہوا تھوڑی دور ایوان جادو اس کے ساتھ آیا جب سیراب جادو کا لشکر قریب رہا تو ایوان نقلی نے کہا اے نامہ دار مجھے خداوند نے چلتے وقت ایک چیز مرحمت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ جب سیراب جادو کے لشکر مین پہونچنا تو ہر ایک شخص کو تبرکا کھلا دینا اسکے سبب سے مسلمانون پر جلد فتحیاب ہونگے اور دست اہل اسلام سے اسکا کھانیوالا قتل نہ ہوگا ایک تو اسکے قریب میرے پاس باقی ہے وہ تیرا حصہ ہے نامہ دار خوش ہوا کہا بھائی تیرا بڑا ممنون احسان ہونگا مجھے کھلا دے ایوان نقلی نے کہا اپنا نام مجھے بتا دے کہ مین خداوند کے پاس جب جاؤنگا جس جس کو مین نے کھلائی ہے اس اسکا نام بتاؤنگا نامہ دار نے کہا میرا نام تشہیر جادو ہے ایوان نقلی نے کمر سے ایک پڑیا نکالی تشہیر جادو کو ایک ڈلی مٹھائی کی دی کہا بھائی اسکو خداوند کا نام لیکر کھا جادو دیکھو یہ کیا تاثیر پیدا کرتی ہے تشہیر جادو نے آئینہ اندام کا نام لیکر ڈلی کو کھالیا تھوڑی دیر کے بعد سر چکرایا زمین پر گرکے بیہوش ہوا ایوان نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ کرکے اس کو زنبیل مین داخل کیا لباس اتار کر آپ اس کا لباس پہنا اسی کی صورت بنکر خواجہ سیراب جادو کے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت ان نامہ دارونکی عرض کیجاتی ہے

کہ جنکو سیراب جادو نے آئینہ اندام کے پاس بھیجا تھا پہلے وہ نامہ دار پہونچا جسکے نامے مین لکھا تھا کہ مین نے

بہت تلاش کیا مگر بدیع الملک اور قنداب جادو کا پتہ نہیں ملتا ہے آپ جہاں فرمائیں وہاں جاؤں اُس کو
تلاش کر کے گرفتار کروں یہ نامہ دار جو دروازے پر پہونچا دربانوں نے اُس کو وہیں ٹھہرایا آئینہ اندام جادو
کو اطلاع کی آئینہ اندام نے نامہ طلب کیا چوبدار پھر باہر آئے نامہ لیگئے آئینہ اندام نے نامہ پڑھکر کہا جس صحرا
میں سیراب جادو مقیم ہے وہیں طلب کرتا ابھی موجود ہے یہ کہہ رہا تھا کہ پھر چوبدار نے آکر کہا یا خداوند ایک اور
نامہ دار سیراب جادو کے یہاں سے آیا ہے آئینہ اندام نے کہا اس سے بھی نامہ لے آؤ چوبدار اس سے بھی نامہ لیگیا
آئینہ اندام نے اُس نامے کو کھولا اُس میں لکھا تھا کہ یا خداوند جس وقت میں نے عریضہ اول آپ کی خدمت میں
روانہ کیا تھا اُس وقت تک بدیع الملک کا پتہ نہیں معلوم تھا مگر بعد عریضہ روانہ کرنیکے بدیع الملک مع لشکر
اس صحرا میں وارد ہوا یا خداوند میں نے جسطرح صاحبقران کو گرفتار کیا تھا بدیع الملک کو نہیں قید کر سکتا
کیونکہ اُسکے ہمراہ قنداب جادو ہے اور قنداب جادو سوائے آپ کے اور دوسرے کو اپنا بزرگ نہیں جانتا
اگرچہ آپ سے بھی بڑی بہت مگر یہ میں دیتا ہے اس طلسم میں دوسرے کی مجال نہیں جو اُس سے مقابلہ کر سکے جس وقت
[illegible] ن کو میرے دل کی کیفیت معلوم ہو جائیگی میں اُسکے سبب سے بہت پریشان ہوں سوائے
آپ کے اُس کی [illegible] کسی کے پاس نہیں ہے اگر آپ چاہینگے تو میں لشکر حریف پر فتحیاب ہونگا آئینہ اندام
نے یہ مضمون پڑھکر کہا جو کچھ سیراب جادو نے لکھا ہے بہت صحیح ہے سوائے بزرگان دین دوسرے کی مجال
نہیں جو قنداب جادو سے مقابلہ کر سکے اور چوبداروں کو ایک نامہ لکھکر دیا چار طرف روانہ کیا کہا جو اس
طلسم میں پہاڑوں میں بزرگان دین زیر زمین میری عبادت میں مصروف ہیں وہاں جا کر دیکھنا جو لوگ پہاڑوں
پر مصروف عبادت ہوں اُنکو یہ نامے دیکر چلے آنا چوبدار آگو پھر روانہ ہوئے یہاں آئینہ اندام جادو نے ایک نامہ سیراب
کو لکھا کہ جب تک میں اور لشکر تمہاری مدد کے واسطے روانہ نکروں اُسوقت تک بدیع الملک سے مقابلہ نکرنا
یہ کہکر وہ نامہ دار کو دیا کہا اس نامے کو اسیوقت جا کر دینا ایسا نہو جنگ شروع ہو جائے نامہ دار وہاں سے روانہ
ہوا تھوڑی دیر میں قریب لشکر سیراب جادو پہونچا زمین پر اُترا دیکھا تشہیر جادو ایک نامہ ہاتھ میں لیے ہوئے
بدیع الملک کے لشکر کیطرف سے آتا ہے اُسنے آواز دی اے تشہیر جادو ٹھہر جاؤ ہم ساتھ چلیں گے تشہیر نقلی
نے پلٹ کے دیکھا ایک نامہ دار ہانپتا ہوا چلا آتا ہے تشہیر نقلی ٹھہر گیا وہ نامہ دار قریب آیا تشہیر نقلی سے کہا تم اسوقت
کہاں سے آتے ہو تشہیر نے جواب دیا کہ میں بدیع الملک کے لشکر میں گیا تھا وہاں سے نامے کا جواب لیکر
آتا ہوں اب خدمت میں سیراب جادو کے جاتا ہوں کیونکہ کل سے جنگ شروع ہوگی اس نامہ دار نے کہا خداوند
نے منع کیا ہے کہ جب تک میں لشکر روانہ نکروں اُسوقت تک جنگ شروع نا ہو تشہیر نے کہا کیا تم خداوند کے
پاس گئے تھے نامہ دار نے جواب دیا کہ ہاں سیراب جادو نے اس مضمون کا نامہ دیا تھا کہ جسطرح میں نے حمزہ کو گرفتار
کیا تھا اُسطرح بدیع الملک کو اسیر نہیں کر سکتا اُسکے ہمراہ قنداب جادو ہے اُسکے سامنے میرا مکر نہ چل سکیگا تشہیر
نقلی نے کہا حمزہ کا پتہ نہ معلوم ہوا کہ کہاں گیا اور کیا ہوا نامہ دار نے کہا اے تشہیر کیا تم اسوقت موجود نہ تھے جب
سیراب جادو نے حمزہ کو پکڑ اسیر کیا تشہیر نے کہا میں اُسوقت خداوند کے پاس ایک ضرورت سے چلا گیا تھا
وہاں سے مدت کے بعد آیا حمزہ کی خلاصی کیفیت مجھکو نہ معلوم ہوئی نامہ دار نے کہا پہلے سیراب جادو
نے مرحلہ خونخوار میں حمزہ سے مقابلہ کیا عمدا زیر ہو کر بمکر اطاعت پیام قبول کی حمزہ سے کہا کہ بدیع الملک
کو خداوند نے قتل کیا ہے طلسم صدوم کے دروازے پر اس کا سر لٹکایا گیا ہے حمزہ اس کیفیت کو سنکر بہت غمگین ہوئے

سب سردار بھی اس کے رونے لگے حمزہ پر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ اس کو سر و پا کا ہوش نہ رہا سب کی یہی
یہی حالت ہوئی اسوقت سیراب جادو نے اُس کے گلے سے حرز اسمٰعیل لی حمزہ ہوش میں نہ تھا جو اسم اعظم کا
خیال کرتا سیراب جادو نے اُس پر سحر کردیا زبان بند ہوگئی ایک جوان اور تھا اس کے پاس ایک چادر دافع
سحر تھی سیراب جادو نے وہ چادر بھی اپنے قبضے میں کی وہاں سے سب کو مسلسل و مطوق کر کے خداوند کی خدمت
میں لیگیا خداوند نے شاید حمزہ سے کہا کہ اگر اسلام ترک کر کے مذہب آئینہ پرستی اختیار کر تو میں بدیع الملک
کو زندہ کر دوں حمزہ نے دیر تک جواب نہ دیا جب خداوند نے کئی بار کہا تو حمزہ کو غصہ آگیا کہا میں ہرگز آئینہ پرستی
اختیار نہ کرونگا علاوہ اس کے بہت کچھ سخت کلامی کی خداوند کو غصہ آگیا اسیوقت جہنم کے فرشتوں کو بلا کر حمزہ
کو جہنم میں بھجوا دیا اُسکے ہمراہیوں کو طلب کیا اُن لوگوں نے بھی انکار کیا خداوند نے انھیں بھی شاید حمزہ کے پاس
بھیجدیا یا اور نہیں بھجوا دیا غرض سب کو فنا کردیا اب کوئی زندہ نہیں ہے مال و اسباب سب کا خداوند نے اپنا
منگوا لیا ہے اشراق جادو سے فرماتے تھے کہ میں اُن لوگوں کو پھر خلق کرونگا یکبار سب آئینہ پرست پیدا ہونگے
یہ اسباب اُن کا اُنکے حوالے کیا جائیگا قتشیر نقلی نے کہا اسوقت سے خلاصہ کیفیت معلوم ہوئی ورنہ مجھے نہ معلوم تھی
یقین ہے بدیع الملک کو بھی خداوند ایسی ہی کچھ سزا دینگے نامہ دار نے کہا اگر اسلام ترک کردیگا تو سزا نہیں ملیگی
اور اگر مثل حمزہ یہ بھی بدزبانی کریگا تو جہنم میں پھینک دیا جائیگا قتشیر جادو نے کہا حرز اسمٰعیل صاحبقران کی کیا
ہوئی نامہ دار نے کہا سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشہ اسم اعظم بھی ہے قتشیر نے کہا اب شیشے کی حفاظت کرنا
بیکار ہے حمزہ تو موجود نہیں ہے نامہ دار نے کہا خداوند نے کہا ہے کہ ان دونوں چیزوں کی حفاظت کرنا اگر کوئی چیز
اُن میں سے ضایع ہو جائیگی تو حمزہ جہنم سے نکل آئیگا اس سبب سے اسکی حفاظت زیادہ ترکیجاتی ہے قتشیر جادو نے
کہا بھائی اسوقت تیری باتوں سے میں بہت خوش ہوا میری عجب کیفیت تھی لشکر اسلام میں جو گیا وہاں سے زندہ واپس
آنیکی امید نہ تھی نامہ دار نے کہا کیا وہاں کے سردار تمہارے کو دیکھکر بگڑ گئے تھے قتشیر نقلی نے کہا قریب تھا کہ مجھکو قتل کریں
میں بسرعت تمام بارگاہ سے نکلکر بھاگا بہت سے لوگ میری تلاش کیواسطے چلے ہیں در جنگل کی آڑ لیکر تا ہوا یہانتک
آیا کیا عجب ہے اب بھی وہ لوگ مجھکو تلاش کرتے ہوں یہ کہتے کہتے ایک جانب ہاتھ اُٹھاکر کہا دیکھو کچھ لوگ وہ
سامنے مجھی کو ڈھونڈتے ہوئے آتے ہیں نامہ دار کو اُسطرف مخاطب ہوا قتشیر جادو نے کمند کے حلقے اس کی گردن میں
ڈال دیے نامہ دار اسے کھینچ لیا جاب مار کے بیہوش ہوکر زمین پر گرا قتشیر نقلی نے اسکو داخل زنبیل کیا لباس
اُتار کے آپ پہنا اُسکی صورت بنکر سیراب جادو کے لشکر کیطرف روانہ ہوا جب سیراب جادو کی بارگاہ
کے قریب پہونچا دربانوں نے اس کو روکا نامہ دار نے کہا جلد میری اطلاع کرو خداوند سے جواب لیکر آیا ہوں ضروری
باتیں کہنا ہیں اگر دیر ہوگی تو تم لوگوں پر عتاب خداوندی نازل ہوگا دربانوں نے اُسیوقت چوبدار کو بلایا کہا جاکر
سیراب جادو سے اطلاع کرو کہ نامہ دار جو خداوند کے پاس عریضہ لیکر گیا تھا وہاں سے جواب لیکر آیا ہے کچھ ضروری
کہنا چاہتا ہے اگر حکم ہو تو اندر آئے چوبدار نے سیراب جادو سے جاکر کہا سیراب جادو نے کہا جلد بلاؤ چوبدار باہر آیا
نامہ دار نقلی کو اپنے ہمراہ لیگیا سیراب جادو نے کہا اے نامہ دار جلد بیان کر خداوند نے کیا کہا اسنے نامہ دار نے
کہا خداوند نے فرمایا ہے کہ خاطر جمع رکھو میں فوج روانہ کرونگا جبتک میں فوج روانہ نکروں اسوقت تک مقابلہ نکرنا
اور حمزہ کی حرز اسمٰعیل اور شیشہ اسم اعظم طلب فرمایا ہے ارشاد کرتے تھے اگر یہ اشیا تمہارے پاس موجود رہنگی تو سحر
میں قوت نہ ہوگی بہتر یہ ہے کہ میرے پاس روانہ کردو سیراب جادو نے کہا حرز اسمٰعیل تو میرے پاس موجود ہے مگر شیشہ

اسم اعظم تو مین خداوند کے سپرد کر آیا تھا کیا سبب ہے جو اُنھون نے دونون چیزین طلب کین نامہ دار نے کہا شاید
خیال نہ رہا ہوگا اسی سبب سے طلب کیا ہے آپ حرز ہیکل مجھے دیں مین جا کر خداوند سے کہدونگا کہ شیشہ
اسم اعظم نہین ہے سیراب نے کہا ایسی بات نہین ہے جو خداوند مثل ہمارے تمھارے کسی بات کو فراموش
کرین نامہ دار نے کہا اسکو آپ بعد مین سمجھئے گا پہلے حرز ہیکل وہان روانہ فرمائیے ایسا نہ ہو خداوند کے خلاف ہو
سیراب جادو نے کہا اے شخص تو نامہ دار اصلی نہین ہے اسکی صورت بنکر حرز ہیکل لینے آیا ہے اگر تو میرا ملازم ہوتا تو
ضرور تجھے یہ کیفیت معلوم ہوتی اور خداوند کے نسبت سہو کا گمان کرنا بالکل خلاف ہے نامہ دار نے جو یہ سُنا کہا آپ نے
اسوقت عجب بات زبانی بھلا مین نامہ دار نہین ہون اور خداوند نے مجھے آپ کے پاس نہین بھیجا ہے تو مین
وہان کے حالات سے کیونکر آگاہ ہون سیراب نے کہا اب تیری لفاظی کچھ کام نہ آئیگی یہ کہکے اس نے اپنی جھولی
سے ایک آئینہ نکالا کہا اس مین نگاہ کر جیسے ہی نگاہ پڑی عمرو کی اصلی صورت دکھائی دی خواجہ نے چاہا بڑھکے
خنجر مارون مگر سیراب نے اشارہ کیا خواجہ زمین پر گر کے تڑپنے لگے سیراب نے اپنے ملازمین کی طرف مخاطب
ہو کر کہا یہ کوئی عیار لشکر اسلام کا ہے اسکو یہان سے لیجاؤ نامہ دار کی کیفیت دریافت کرو اگر نہ بتائے تو اس کو
قتل کرو ملازمین سیراب خواجہ کو باہر لائے ایک بارگاہ کے اندر لیگئے اور ساحرونکو بھی بلا لیا سب آکر اُسی
بارگاہ مین جمع ہوئے خواجہ سے ساحرون نے پوچھا کہ نامہ دار کہان ہے اور تم یہان کسواسطے آئے تھے خواجہ
نے جواب دیا کہ مین نامہ دار کے حال سے واقف نہین مگر مین یہان خاص اسواسطے آیا تھا کہ چلکر سیراب جادو کا امتحان
کرون دیکھون اگر یہ سحر مین یکتا ہین تو انکی اطاعت قبول کرون بارے جیسا میرا خیال تھا انکو ویسا ہی پایا اب مین
انکی اطاعت قبول کرونگا جو حکم کرینگے بسر و چشم بجا لاؤنگا ساحرون نے کہا اے عیار تو ہمسے عیاری کرتا ہے جو لوگ
اور ساحرون مین نہین ہین انسان کے دل کی باتین ہمپر روشن ہوتی ہین تو ہمسے مکر کرتا ہے ہم کبھی تیرے مکر مین نہ پھنسینگے
خواجہ نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ مین خداوند آئینہ اندام کو سجدہ کرتا ہون اور تم لوگ مجھکو قتل کرتے ہو
ساحرون نے کہا تو صدق دل سے سجدہ نہین کرتا ہے اگر تو صاف دلی سے سجدہ کرتا ہوتا تو نامہ دار کی کیفیت ضرور بتا دیتا خواجہ
نے کہا نامہ دار کی حالت مین خلاصہ بیان کردونگا مگر تم لوگ بعد کیفیت معلوم ہو جانیکے مجھکو رہا نہ کروگے ساحرون نے کہا ہم ضرور تجھکو
رہا کر دینگے خواجہ نے کہا اصل مین خداوند کا عتاب اُس نامہ دار پر نازل ہوا تھا وہ جہنم مین گیا اور مین بظاہر چلا تو لشکر کا شریک
ہون مگر باطن مین خداوند آئینہ اندام کا بندہ خاص ہون جس کسی ساحر پر خداوند عتاب فرماتے ہین مجھکو حکم ہوتا ہے مین اسکو جہنم
مین ڈال دیتا ہون ساحرون نے کہا اے شخص اگر تجھے مکر کرنا تھا ایسی بات کہی ہوتی کہ جو ہم لوگ تسلیم کر لیتے جب سے تجھے
عیاری کرنا نہین آتی ہے تو ایسی ہمت کیون کرتا ہے خواجہ نے کہا تم لوگ اس راز سے ماہر نہین ہو میرے پاس دوزخ اور بہشت
ہر وقت موجود رہتا ہے اگر تم دیکھنا چاہو مین ابھی دکھا سکتا ہون ساحرون نے کہا اے شخص اگر تو نے بہشت و دوزخ نہ دکھایا تو ہم
ابھی تجھکو قتل کرینگے خواجہ نے کہا مین نے جو کہا تم سب کو معاف کیا ساحر موجود ہوئے خواجہ نے کہا پہلے میرے ہاتھ پاؤن
کھول دو تا کہ مین کوئی کام کر سکون ساحرون نے آپس مین کہا ہاتھ پاؤن کھول دینے سے یہ بھاگ نہین سکتا ہے اگر چاہیگا ارادہ
کریگا تو ہم ابھی گرفتار کر لینگے یہ کہکے خواجہ کے ہاتھ پاؤن سب نے کھول دیئے خواجہ نے زنبیل کی گھنڈیان کھولین پہلے
ایک ساحر کو بلا کر کہا دیکھو اس مین بہشت معلوم ہوتی ہے یا نہین ساحر قریب آیا جھک کے دیکھنے لگا ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ خواجہ نے
کہا بس اب خداوند کا حکم نہین ہے دیکھ چکے الگ ہٹ جاؤ دوسرے شخص کو آنے دو جو ساحر دیکھ رہا تھا اُس نے عرض کی جناب
برائے خداوند مجھے دیکھنے دیجئے ابھی تو مین نے اچھی طرح سے حورونکی صورتین بھی نہین دیکھی ہین لطافت باغ کو بھی نہین

دیکھنے پایا ہون خواجہ نے کہا اندر جا کے دیکھنا چاہتے ہو ساحر نے کہا میری یہی خوشی ہے تو خواجہ نے ہاتھ کا سہارا دیکر اس کو
زنبیل مین داخل کیا اور ساحر جو کھڑے تھے اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوئے سب ہاتھ باندھنے لگے ہر ایک نے
عرض کی واقعی آپ خداوند کے بندہ خاص ہین مگر ہم زیارت جنت سے محروم رہین خواجہ نے کہا تم سب جاؤ
مگر نصف دن سے وہان زیادہ رہنا ساحرون نے کہا جسوقت آپ ارشاد فرمائینگے ہم حاضر خدمت ہونگے خواجہ
نے باری باری ہر ایک کو داخل زنبیل کیا جب ایک ساحر بھی اُن لوگون مین سے باقی نہ رہا خواجہ نے مال و اسباب بارگاہ
اپنے قبضے مین کیا بارگاہ سے باہر تک گئے اور عمرو کے اپنے لشکر کیطرف چلے تو خواجہ کو یہ خیال آیا کہ سیراب جادو باقی رہا
جاتا ہے اور اس کے پاس حرز ہیکل ہے مگر پھر یہ سوچے کہ بدیع الملک بہت بیتاب ہونگے تو جاکر صاحبقران
کے حال سے اطلاع دون کہ اضطراب انکا کم ہو اس سبب سے خواجہ اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب سیراب جادو کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جب عرصہ ہوا اور کوئی خواجہ کی خبر لیکر اس کے پاس نہ گیا تو اس نے ہرکارون سے کہا جاکر دیکھو یہ سب لوگ کیا
کرتے ہین ابھی ایک عیار یہان گرفتار کیا گیا تھا اُسکو لیکر گئے تھے اُسوقت سے کوئی واپس نہین آیا ہرکارے
گئے لوگون سے باہر بارگاہ کے جاکر دریافت کیا کہ مصاحبین سیراب جادو جو ایک عیار کو لیکر آئے تھے وہ
کہان ہین لوگون نے کہا ہمنے دیکھا تھا سب اس بارگاہ مین جاتے تھے مگر وہان سے واپس آتے کسیکو نہین
دیکھا اور ساحرون کو بھی اُن لوگون نے بلایا تھا ہرکارے اس بارگاہ کے قریب آئے دیکھا بارگاہ خالی پڑی ہے جو اسباب
وہان رکھا تھا وہ بھی نہین ہے ہرکارون کو تعجب ہوا سب کی بارگاہ مین جاکر دیکھا کسی کو نہ پایا اہالیان لشکر وہان
سے دریافت کیا سب نے متفق اللفظ یہی کہا کہ ہمنے اس بارگاہ سے باہر آتے نہین دیکھا نہین معلوم کیا ہوا ہرکارے
وہان سے واپس آئے سیراب جادو سے آکر کل کیفیت بیان کی سیراب کو تعجب ہوا اسی وقت اس نے بازو
پر سے ایک پتلا لوہے کا کھولا اس پتلے سے کہا اے شبیہ خداوند یہ لوگ کہان ہین پتلے نے کہا سب خواجہ عمرو کی زنبیل
مین ہین سیراب نے زانو پر ہاتھ مار کر کہا بڑا غضب ہوا ایسا عیار اسطرح گرفتار ہو کر نکل جائے خداوند تک کو اس نے
دھوکا دیا خداوند نے اس کو قید کیا وہان سے نکل آیا اب یہان پہونچا اس نے نامدارون کو بھی قتل کیا اور ان لوگون
کو بھی گرفتار کرکے لیگیا یقین ہے اب قتل کرڈالے زندہ نہ رکھے مگر مین اس کے لشکر مین جاتا ہون اگر مین پھرا تو
ابھی لاتا ہون یہ کہکے بارگاہ سے باہر آیا بدیع الملک کے لشکر کیطرف چلا اس کی کیفیت عرض کی جائیگی مگر خواجہ جو
سب ساحران جلیل کو زنبیل مین رکھکر وہان سے روانہ ہوئے اپنے لشکر مین آئے پہلے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ
مین گئے دیکھا شاہزادہ فرط رنج سے بیہوش ہوگیا ہے قنداب جادو گلاب و بیدمشک کے چھینٹے دیکر ہوشیار
کر رہا ہے خواجہ نے قنداب جادو کو ہٹایا بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے آہ سرد بھر کر آنکھ کھولی خواجہ نے
کہا اے بدیع الملک کیون اسقدر مضطرب ہوتے ہو بفضل خدا صاحبقران زمان صحیح و سلامت موجود ہین مین
نے کل کیفیت دریافت کرلی اور جو جو حالات دریافت کرنے سے رہ گئے ہین وہ اب معلوم ہوئے جاتے ہین یہ
کلمہ جو بدیع الملک نے خواجہ سے سنا کچھ افاقہ ہوا کہا اے خواجہ کیا تحقیق کیا خواجہ نے سب کیفیت بیان
کی قنداب جادو نے کہا اے شہریار مین نے بھی آپ سے عرض کیا تھا کہ صاحبقران سلامت موجود ہین مگر
تکلیف شدید مین ہین خواجہ نے کہا اگر خدا نے چاہا تو اب تکلیف بھی رفع ہو جائے گی حرز ہیکل ادھر کی

سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشۂ اسم اعظم آئینہ اندام کے پاس ہے جب یہ دونوں چیزیں قبضے میں آجائینگی
تکلیف رفع ہو جائیگی میں نے پہلے یہاں اطلاع کرنا اچھا جانا اسوجہ سے دوبارہ سیراب کی بارگاہ میں
نہیں گیا ورنہ حرز ہیکل وہاں سے اڑاتا پھر شیشۂ اسم اعظم کی تلاش میں جاتا جہاں ممکن ہوتا اُس کو توڑتا جسوقت
شیشۂ اسم اعظم ٹوٹے گا صاحبقران کو اسم اعظم یاد آجائیگا جیسے ہی سحر میں اسیر مبتلا ہونگے فوراً یہ برکت اسم اعظم
نجات ہوگی قنداب نے کہا خدا مالک ہے میں ایک دن میں شیشۂ اسم اعظم کو تلاش کر لونگا اور حرز ہیکل تو ابھی
جاکر چھین لاؤنگا خواجہ نے کہا اس کے نسبت پھر گفتگو کرنا ابھی ایک امر ضروری سے فراغت کرنا ہے یہ کہکے خواجہ
نے زنبیل سے ایک ساحر کو نکالا قنداب جادو سے مخاطب ہو کر کہا اس کی زبان میں سوزن نہیں ہے ایسا
نہ ہو سحر کرکے نکل جائے قنداب نے کہا خواجہ شوق سے تم اسے چھوڑ دو اس کی مجال نہیں جو سحر کرکے جا سکے
خواجہ نے اس کو زمین پر رکھدیا اس نے چاہا سحر کرکے نکل جاؤں قنداب جادو نے اسطرف بہ نگاہ غیظ
دیکھا ساحر کے ہاتھ پاؤں بیکار ہوگئے زمین پر گرا خواجہ نے دوسرے ساحر کو نکالا قنداب نے اس پر بھی سحر کیا
خواجہ نے اسیطرح سب ساحر زنبیل سے نکالے قنداب نے سب کو سحر کرکے بیکار کر دیا جب خواجہ کے پاس
کوئی ساحر باقی نہ رہا تو بدیع الملک سے مخاطب ہو کر کہا اب اپنے اسیر کی کیفیت دریافت کرنا چاہیئے بدیع الملک
انکی طرف مخاطب ہوئے شاہزادے نے فرمایا اے ساحران لشکر سیراب شناخت میں خداوند واحد یکتا کی کیا کہتے
ہو بعض ساحروں نے عرض کی اے شہریار ہم آپ کی اطاعت قبول کرتے ہیں بعض نے انکار کیا مگر سب کو کمال حیرت
تھی کہ ہم اس بارگاہ میں کیونکر آئے اور خواجہ نے ہمیں بہشت کی سیر کیسی کرائی مگر اپنے کو اس حال میں پاکر سب
مجبور تھے جب چند ساحروں نے اسلام قبول کیا تو بدیع الملک نوجوان نے ان سب کو بیٹھنے کی اجازت دی اور جو
ساحر بوجہ سیاہ قلبی کے ایمان نہ لائے شاہزادے نے اُنکے نسبت حکم قتل صادر فرمایا انکو جلاد بارگاہ سے برائے قتل
باہر لائے یہاں بدیع الملک نے جو ساحر مسلمان ہو گئے تھے اُن سے فرمایا کہ اگر تمہیں حالات صاحبقران زمان معلوم
ہوں تو بیان کرو ساحروں نے عرض کی اے شہریار جسوقت سیراب جادو شہر قنداب سے بھاگا آئینہ اندام کے پاس
پہونچا کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا میں سب انتظام کرونگا مگر تم صاحبقران کے گرفتار کرنیکو جاؤ سیراب
نے کہا میں حمزہ کو کیونکر گرفتار کر سکونگا سنا ہے کہ انکے پاس تحفہ جات دفع سحر موجود ہیں ساحر کی مجال نہیں جو اُنسے
مقابلہ کر سکے آئینہ اندام نے کہا یہ تو ممکن ہے کہ میں تاثیر تحفہ جات کو دفع کر دوں مگر خیال یہ ہے کہ صاحبقران کو
تکلیف ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ تم جا کر مکر سے گرفتار کرو پہلے انسے مقابلہ نہ کرنا پھر زیر ہو کر مسلمان ہو جانا انکی دعوت
کرکے گرفتار کر لینا سیراب جادو وہاں سے روانہ ہوا صاحبقران زمان آپکی تلاش میں مرحلہ خونین تک پہونچ چکے تھے اور
خونین چشم جادو صاحبقران کی راہ روکے ہوئے تھا جب سیراب جادو وہاں پہونچا اُسنے کل کیفیت بیان کی دوسرے
روز امیر سے اُسنے مقابلہ کیا مکر سے اسلام قبول کیا صاحبقران ہنوز اپنی بارگاہ کیطرف بھی واپس نہ ہوئے تھے کہ سیراب نے
کہا یا امیر آئینہ اندام نے غضب کیا جو اس طلسم کا طلسم کشائے اصلی تھا اس کو طلسم معدوم میں بھیجکر قتل کر ڈالا سر اُس کا
در طلسم پر آویزاں ہے جب صاحبقران نے نام دریافت فرمایا اُس ملعون نے آپ کا نام بتا دیا صاحبقران کی
عجب کیفیت ہوئی انا للہ پڑھ کر رقت نے بیتاب کیا کہ صاحبقران زمین پر گر پڑے بیہوش ہوئے لشکر میں سب
سرداروں کی یہی حالت ہوئی سیراب نے حرز ہیکل لیکر صاحبقران پر سحر کیا زبان بھی بند ہوئی اسم اعظم نہ پڑھ
سکے پھر ایک سردار کو اس نے مبتلائے سحر کرکے مرحلہ خونین چشم پر بھیجدیا آپ پھر آئینہ اندام کے پاس گیا اب

کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا پہلے صاحبقران زمان کو بلایا ساحر امیر کو بھی سامنے لیگئے جس وقت
صاحبقران آئینہ اندام کے مکان پر تشریف لیگئے تھے اُسوقت بھی صاحبقران کی وہی حالت تھی مطلق خیال
نہ تھا کہ میں کس عالم میں ہوں آئینہ اندام نے امیر سے کہا کہ میں طلسم کشا کو زندہ کر دونگا مگر تم اپنا مذہب ترک کر دو
امیر کو خبر بھی نہ ہوئی جب صاحبقران سے کئی بار آئینہ اندام نے کہا اور امیر نے اپنے کو اس حالت میں پایا
صاحبقران کو غصہ آگیا چاہا جواب زبان شمشیر سے دیں مگر آئینہ اندام نے سحر کر دیا صاحبقران مجبور ہوگئے آئینہ اندام
نے پھر ساحروں کو بلا کر کہا کہ صاحبقران کو یہاں سے لیجاؤ میں نہیں معلوم وہ ساحر امیر کو لیگئے یا نہیں لیگئے اُسوقت
ہلاک مع سیراب جادو کے وہاں سے چلے آئے تھے آئینہ اندام نے خود ہنسکے کہا کہ اب تم لوگونکا یہاں ٹھہرنا
اچھا نہیں جہنم کے فرشتے آئینگے ہم وہاں سے بخوف چلے آئے تھوڑی دیر کے بعد پھر ہمیں بلایا سیراب سے کہا
شیشۂ اسم اعظم قدرت کے حوالے کرو اور حرز ہیکل اپنے پاس رہنے دو سیراب نے شیشہ تو آئینہ اندام کو دیا
حرز ہیکل ابتک اُس کے پاس موجود ہے آپ خاطر جمع رکھیں صاحبقران صحیح و سلامت موجود ہیں مگر یہ نہیں معلوم
کہ کہاں تشریف رکھتے ہیں اور سب سردار بھی اُسکے ہمراہ ہیں یا نہیں کیونکہ بعد صاحبقران آئینہ اندام نے
سرداروں کو بھی بلایا تھا نہیں معلوم اُنہیں کیا کیا طلسم سے زندان خانہ عام میں تو نہیں ہیں بدیع الملک نے
جب یہ کیفیت سنی تو تسلی ہوئی خواجہ نے کہا اب اضطراب کو دخل نہ دو سمجھ کے کام کرو پہلے سیراب جادو سے
حرز ہیکل لینا چاہیئے اُسکے بعد اور مرحلہ جات کو فتح کرکے صاحبقران کی تلاش میں چلنا چاہیئے اسی طلسم میں
کسی مقام پر صاحبقران اسیر ہیں قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار جب تک لوح طلسم دستیاب نہ ہوگی
صاحبقران زمان کا پتہ نہیں معلوم ہوگا آج میں سیراب جادو کو گرفتار کرتا ہوں کل اب یہاں سے برائے تلاش
لوح روانہ ہونگا بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو ابھی میں سیراب جادو کے بابت کچھ نہیں
کہہ سکتا اُس نے ایک نامہ یہاں بھیجا تھا اُسکے جواب میں جو کچھ میں نے کہا تھا تمھیں معلوم ہے یقین ہے اب
وہ طبل جنگ بجائیگا میدان میں آئیگا جب وہ آمادہ حرب ہوگا اُس وقت میں جو مناسب ہوگا تمھیں اجازت دی
جائیگی ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا قنداب جادو نے بہت کہا مگر بدیع الملک نے اُسکا کہنا قبول نہ کیا خواجہ
نے بھی کہا اے قنداب جادو اگر تم جاؤ گے تو اُس سے ہرگز فتح نہ پاؤ گے تمھارا سحر اُس پر کارگر نہ ہوگا اُسکے
پاس حرز ہیکل صاحبقران کی موجود ہے وہ تم پر غالب آئیگا قنداب نے عرض کی یہ بات واقعی ہے کہ میں اسطرح
تو اُس سے ہرگز مقابلہ نہ کر سکونگا بدیع الملک نے کہا جب وہ طبل جنگ بجائیگا تو دیکھنا خواجہ نے پھر کہا
کہ ابھی اُس کی امداد کیواسطے کچھ لشکر اور بڑے بڑے ساحر آئینگے آئینہ اندام نے اُنکو ایک نامہ لکھا ہے کہ
جب تک میں لشکر نہ روانہ کروں اُسوقت تک طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا تم قنداب جادو سے ہرگز مقابلہ نہ کر سکو گے
میں اُن لوگوں کو تمھاری مدد کے واسطے یہاں سے روانہ کروں گا جو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہیں قنداب
جادو نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے آئینہ اندام جادو اب پہاڑ وسنے ساحروں کو طلب کریگا اس طلسم میں بہت
سے ساحر ایسے بھی ہیں کہ جو زمین کے اندر اور پہاڑوں کے اندر اور دریاؤں کے اندر رہتے ہوئے
آئینہ اندام کا نام لیا کرتے ہیں سب لوگ انھیں بزرگان دین کہتے ہیں ان سب نے سخت ہیں کیسی
کی مجال نہیں جو اُن سے سو میں مقابلہ کر سکے مگر آپ کے اقبال سے جب وہ لوگ یہاں آئینگے میں اُن سے مقابلہ
کرونگا بدیع الملک نے فرمایا ہر حال میں فضل خدا شریک حال رہنا چاہیئے اگر ہزار ساحر آئینگے تو کیا بنا لینگے مگر ابھی لڑائی

لیکن تامل ہے خواجہ نے کہا مین جانتا ہون اسکی خبر لاتا ہون کہ سیراب جادو کا کیا ارادہ ہے کیونکہ یہ نامہ ابھی اُس تک نہین پہونچا تھا مین نے راہ مین قاصد کو گرفتار کیا یہ کہکر خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ہنوز آگے نہ بڑھے تھے کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا خواجہ کو اُٹھا لیگیا ایکان جو پہونچی خواجہ بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی دیکھا سیراب جادو سامنے تخت پر بیٹھا ہے بہت سے ساحر جمع ہین خواجہ نے کہا اے ساحر یکتا مجھے تیری ذات سے یہی امید تھی کہ تو میری قدردانی کریگا اور ضرور اپنے پاس رکھے گا مین خود یہین آنے کیواسطے بارگاہ سے باہر نکلا مگر تو خود مجھے لایا کمال قدردانی کی اب مین قدمونسے جدا نہونگا سیراب جادو نے کہا او ساربان زادے پہلے مین تجھسے واقف نہ تھا تو میرے ہاتھ سے نکل گیا اگر جانتا ہوتا تو مین ہرگز تجھے زندہ نہ جانے دیتا مگر اب تجھے زندہ نہ چھوڑونگا خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی قدردانی سے تو یہ امید نہین ہے سیراب نے کہا مین نے تیری باتین بہت سنی ہین اب زیادہ جلدہ گوئی نہ کر جو کچھ مین دریافت کرون اسکو صحیح صحیح بیان کردے اگر خلاف کہیگا تو مین ابھی تجھے قتل کردونگا اگر اصل امر بتا دیگا تو قید کرکے زندان خانہ طلسم مین بھیجدونگا جان تیری بچیگی خواجہ نے کہا آپ کو ہر طرح اختیار ہے جو مزاج مبارک مین آئے دریافت فرمائیے اگر مجھے معلوم ہوگا عرض کردونگا اگر ناواقف ہونگا تو کیا بتا سکونگا سیراب نے کہا جو ساحر تیرے ہمراہ قاصدی کیواسطے گئے تھے وہ سب کیا ہوئے اور قاصد کو تو نے کیا کیا جو اُس کی صورت بنکر مجھے دھوکا دینے آیا تھا خواجہ نے کہا مین واقف نہین کہ وہ ساحر کیا ہوئے اور قاصد کہان گیا سیراب جادو نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک قاصد زندہ ہے اگر وہ مرجاتا تو ضرور اُس کی علامت ظاہر ہوتی مجھے معلوم ہوجاتا مگر ابھی کوئی ساحر نہین قتل ہوا ہے سب زندہ موجود ہین سیراب جادو خواجہ سے یہ کہہ رہا تھا کہ سامنے اس کے دو چار پھول جلکر گرے سیراب نے کہا اب کسی نے اُن لوگون کو قتل کیا خواجہ نے کہا آپ تو مجھکو ملزم ٹھہراتے تھے اگر مین اُنھین لیجاتا اور قتل کرتا تو اُسیوقت یہ کیفیت ظاہر ہوتی اسوقت مین یہان موجود ہون نہین معلوم اُن سب کو کس نے قتل کر ڈالا سیراب نے کہا جب تک تو خلاصہ کیفیت نہ بیان کریگا تیری جان نہ بچے گی خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہے مین موجود ہون آپ کو اپنا مالک اور خداوند آئینہ اندام کو اپنا خداوند جانتا ہون سیراب نے کہا مین ان باتونکو سننا نہین چاہتا جو مین تجھسے تحقیق کرتا ہون اُسکا جواب صاف مجھکو دے تو ان ساحرونکے حال سے خوب واقف ہے مگر مجھسے پوشیدہ کرتا ہے خواجہ نے کہا اگر مین خلاصہ کہونگا تو آپ کو یقین نہ آئیگا آپ مجھے بیکار رنج اور تکلیف ہوگی سنیئے سیراب نے کہا اگر سچ کہے گا تو مین یقین کرونگا مجھے سب کیفیت معلوم ہوجائیگی خواجہ نے کہا جن جن ساحرون کو آپ نے میرے ہمراہ کیا تھا وہ سب مسلمان تھے جب مجھے بارگاہ مین لیگئے تو مجھسے ہر ایک نے کہا کہ اے خواجہ تم خوف نہ کرو ہم تمھین اپنے ہمراہ لیے چلتے ہین ہم خاص آپ کی خدمتگذاری کیواسطے آیا تھا مگر اسوقت اُنکے ہمراہ جانا بھی مصلحت جانا اگر نہ جاتا تو وہ لوگ مجھے ہلاک کرتے بلکہ جن ساحرون نے انکار کیا وہ لوگ انھین گرفتار کرکے اپنے ہمراہ لیتے گئے مجھے بارگاہ بدیع الملک مین لیجا کر چھوڑا سب مسلمان ہوئے جن ساحرون کو اپنے ہمراہ لیگئے تھے وہ شاید اسوقت قتل ہوئے سیراب نے کہا یہ بات یقین کے لائق نہین ہے مین ہرگز نہ مانونگا خواجہ نے کہا مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ آپ یقین نہ فرمائینگے سیراب نے اسیوقت جلادون کو طلب کیا جلاد آئے سیراب نے کہا اس [illegible] کو لیجا کر قتل کرو خبردار اس کے ٹکڑے مین [illegible] مکار ہے اگر لالچ دے تو بالکل خلاف جاننا جلادون نے کہا جو کچھ آپ منع فرماتے ہین ہم ہرگز نہ ہوگا یہ کہکر

خواجہ کو جلاد سے چھڑا لیجانے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جسوقت سیراب جادو خواجہ کو اُٹھا کر لیچلا اُسوقت بعض بعض لوگ وہان موجود تھے اُنھون نے جو یہ کیفیت
دیکھی سب نے سحر کرنا شروع کیا مگر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب مجبور ہوئے تو بارگاہ بدیع الملک مین آئے
شاہزادہ اُس وقت سیراب جادو کا تذکرہ کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کی بعض بعض ساحر اُس وقت
متوحش ہوکر دردولت پر باہر حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین اُن کی نسبت کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک نے
فرمایا اندر بلا لو چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے بدیع الملک نے جو صورت ساحرون کی
دیکھی سب سے کیفیت دریافت فرمائی کہ کیا سبب ہے جو اسوقت اسقدر متوحش ہو ساحرون نے سب کیفیت
خواجہ کی عرض کی بدیع الملک کو ملال ہوا اسیوقت تلوار لیکر اُٹھے قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار
آپ تکلیف نہ فرمایئے اگر خواجہ کو سیراب جادو لیگیا ہے تو مین ابھی جاکر لاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب
جادو تمھارے جانے سے مجھے یہ خوف ہے کہ اُسکے پاس حرز ہیکل صاحبقران موجود ہے تمھارا سحر اُسپر اثر
نہین کریگا ایسا نہو کہ تم بھی گرفتار ہو جاؤ قنداب نے عرض کی اے شہریار خاطر عالی مطمئن رہے سیراب جادو کی کیا مجال
ہے جو مجھے گرفتار کرسکے مین خواجہ کو وہان سے چھڑا لاؤنگا بدیع الملک نے چاہا کہ مین قنداب جادو کو روک لون
مگر قنداب نے بمنت اجازت حاصل کی بارگاہ سے باہر نکلا لشکر سیراب کی طرف روانہ ہوا یہان وہ
وقت تھا کہ جلاد خواجہ عمرو نامدار کو زیر تیغ بٹھائے تھے گردن پر کوئلے کا خط لگانے کی دیر تھی خواجہ درگاہ
بے نیاز مین بعد الحاح و زاری عرض کر رہے تھے کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز مین نے تو ابھی اُس
بڑی چیز کو یاد بھی نہین کیا ہے اسوقت ایک کافر کے ہاتھ سے جان جاتی ہے وقت مدد ہے خواجہ تو درگاہ بے نیاز
مین عرض کر رہے تھے کہ جلاد نے تیغ کھینچکر شانا نہین لگانا شروع کین قریب تھا کہ ہاتھ خواجہ کی گردن پر مارے کہ
برق نے سر جلاد کا اوڑ گیا سب نے دیکھا ایک پنجہ گرا خواجہ کو اُٹھا لیگیا جسقدر ساحر وہان موجود تھے سب کے سر
چکر کھا کر زمین پر گرے بعض خوف کے مارے سیراب کی بارگاہ کی طرف بھاگے سیراب نے جو یہ ہنگامہ سنا
چوبدارون سے کہا جاکر خبر لاؤ یہ غل کیسا ہے چوبدار اُسکی بارگاہ سے باہر آئے دریافت کیا تو کیفیت معلوم ہوئی چوبدارون
نے سیراب جادو سے آکر کہا جس عیار کو آپ ابھی گرفتار کرکے لائے تھے اور حکم قتل دیا تھا جلاد نے ریگ کے
چبوترے پر اُسکو بٹھایا ارادہ تھا کہ ہاتھ مارکے سر اُسکا تن سے جدا کرے کہ بجلی گری جلاد کا سر اوڑ گیا اور لوگ جو
وہان موجود تھے سب کے سر چکر کھا کر زمین پر گرے عیار غائب ہو گیا سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سُنی تعجب کیا کہا ہو نہو سوائے
قنداب جادو کے دوسرے کا یہ کام نہین ہے اگر اُس وقت لیگیا ہے تو کیا غم ہے مین دوسرے وقت اُسکو پھر
لے آؤنگا بلکہ ابکی بار بیچ جگہ اُسکو دیکھونگا اشارے سے قتل کر ڈالونگا مگر اب ان لوگون کے واسطے آزاد رہنا
اچھا نہین ہے مین نے اسیواسطے ایک نامہ بھی طلسم کشا کے پاس روانہ کیا تھا ابھی تک اسکا جواب بھی نہین آیا
معلوم ہوتا ہے کہ اُس نامہ بر کو بھی اُسی عیار نے قتل کیا اور طلسم کشا راہ راست پر نہین آیا میرے کلام کی تاثیر نہین ہوئی
اب مین طبل جنگ بجواتا ہون کل طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا اگر خداوند کو فتح دینا منظور ہے تو مین ضرور قنداب جادو
سے جنگ مین فتحیاب ہونگا اور اگر مرضی خداوندی کی ہوگی تو لڑ بھڑ کر مر جاؤنگا یہ کہکے اُسنے اپنے ملازمین کو بلایا

کہا لشکر میں جاکر اطلاع کرو کہ طبل جنگی بجے ملازمین نے اُسی وقت اُسکے لشکر میں اطلاع کی اُسی وقت طبل جنگی
بجا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ بدیع الملک میں آئے پہلے دعا و ثنای شاہی بجالائے
پھر عرض کی کہ سیراب جادو نے طبل جنگ بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ کل صبح کو میدان جنگ میں خلگر معرکہ آرائی کرے
بدیع الملک نے فرمایا کیا خوف ہے ہمارے لشکر میں بھی اطلاع کرو کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے
ہرکارون نے لشکر اسلام میں حکم بدیع الملک تامدار پہونچایا نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر میں جنگ کی
تیاری ہونے لگی رات بھر سامان جنگ میں بسر کی جب نامہ شب سے صبح برآمد ہوئی بدیع الملک نوجوان
نے وظیفہ سحر ادا کیا سلاح طلب فرمائے خادمون نے اُسی وقت کشتیان ہتھیار روان کی حاضر کین بدیع الملک
نوجوان نے ہتھیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب ساختہ کیا شاہزادہ نام خدا لیکر
گھوڑے پر سوار ہو لشکر کو پشت پر لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اُس طرف سے سیراب جادو
اپنے ہمراہ دس ہزار ساحر لیکر میدان میں آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی ابھی نقیب بر لے
کتابت صفون سے نہ نکلے تھے کہ ایک جانب سے گرد غلیظ بلند ہوئی دونون لشکر اُس طرف متوجہ ہوئے
جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر ساحران غدار کا آیا ہے قنداب جادو نے بدیع الملک سے
عرض کی اے شہریار یہ ساحر جو سب سے آگے تختون پر سوار ہیں یہ پہاڑون کے اندر رہتے ہیں آئینہ اندام کا نام
لیا کرتے ہیں بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہیں ہر چند ان لوگون کی بہت ہین قریب دو دو سو برس کے
سن ہیں سحر انکا آفت ہے اس طلسم میں اُنکے برابر کوئی سحر نہین جانتا ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے یہ مکار
کیا ہیں جو ہم پر فتح پائینگے قنداب نے عرض کی میں نے انکی کیفیت عرض کی ورنہ آپ سب ملاحظہ فرمائینگے غلام
اُنسے مقابلہ کریگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر سیراب نے جو ان لوگون کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبین
سے کہا کہ خداوند کو میرے جنگ کرنے کی خبر ہو گئی انھون نے بزرگان دین کو میری مدد کیواسطے بھیجا ہے انکے
استقبال کے واسطے جانا ضرور ہے یہ کہکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر بڑھا جب ساحرون کے قریب پہونچا تخت سے
اُترا بڑی عزت کی سب کو اپنے ہمراہ لایا اُن لوگون نے کہا اے سیراب جادو آج کے روز جنگ موقوف
رکھو ہم لوگون نے راہ میں بڑی تکلیف اُٹھائی ہے جبتک ایک روز استراحت نکرینگے ہمارے مزاج درست نہونگے
سیراب نے یہ سنکر اُسی وقت آگے بڑھا بدیع الملک کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے طلسم کشا میں تو آج ہی فیصلہ کرکے
میدان سے واپس جاتا مگر کیا کرون مجبور ہون آج بزرگان دین نے آج مجھے سرفراز فرمایا ہے اور سب کی رائے یہ ہے کہ آج
جنگ موقوف رہے لہذا میں مہلت چاہتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے سیراب جادو تجھے اختیار ہے جسوقت تیرے مزاج
میں آئے مقابلہ کرنا میں نے مہلت دی تو واپس جا سیراب جادو پلٹا اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک نوجوان
بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ میں تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون میں گئے قنداب جادو اور خواجہ
بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ میں آئے قنداب نے عرض کی اے شہریار یہ جو چار ساحر تاج سرون پر رکھے ہوئے
آئے ہیں یہی پہاڑون کے اندر رہتے ہیں جو ساحر سب کے آگے تھا اُسکا نام سومنات جادو ہے جو جانب شمال
ایک کوہ ہے اُس پہاڑ کے اندر حبس دم کیے ہوئے بیٹھا رہتا ہے یہ سب ساحرون سے سن میں زیادہ ہے سحر بھی
خوب جانتا ہے ایک بار میں نے اُنکی صورت دیکھی تھی اس سبب سے پہچانتا ہون اُسکے بعد جو دوسرا ساحر تھا اُسکا
نام طاغوت جادو ہے جنوب میں ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہے اُسکے بعد جو بر روے ہوا معلق آتا تھا اُسکا نام

فرجام جادو وہ مشرق مین ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہو اسکے بعد جو ساحر اژدر پر سوار تھا یہ مغرب مین ایک کوہ
آتشین کے اندر رہتا ہو اشرار جادو اسکا نام ہو یہ چارون ساحر ایک بار اور بھی اپنے مسکنون سے
نکلے ہین اُنکے سحر بھی مین نے دیکھے ہین بلا کے سحر کرتے ہین اور اس طلسم کے حالات سے جیسی ان لوگون کو
آگاہی ہو دوسرا نہین جانتا ہو اشراق جادو بھی اسقدر واقف نہین ہو بدیع الملک قنداب جادو کی باتین سنتے
رہے تھوڑی دیر تک قنداب جادو حاضر رہا جب رات زیادہ گئی تو قنداب جادو نے عرض کی غلام چاہتا ہو کہ
آج آپکی بارگاہ کے گرد پھرے بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو کیا وہ لوگ نہین ہین جو بارگاہ کی
محافظت کرین تمھین کیا ضرورت ہو قنداب نے عرض کی اے شہریار آج سیراب جادو کا مہلت طلب کرنا
خالی از علت نہین مجھے یقین ہو ساحر ضرور آئینگے کچھ نہ کرینگے اور لوگون مین یہ طاقت نہین ہو جو اُنسے آپکو
بچائین اور یہان تک نہ آنے دین آپکے پاس فضل خدا سے تحفجات موجود ہین اسکے سبب سے
ساحر عاجز ہین مقابلہ کرتے بن نہین پڑتا ہو اسی کی تدبیر کر رہے ہین کہ آپ سے تحفجات لے لین پھر مقابلہ
کرین بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو تم اسقدر تکلیف نہ اُٹھاؤ مین اور لوگون کو مقرر کرونگا قنداب
نے عرض کی اے شہریار بندہ میرے کسی سے بن نہین پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہو جو مرضی مین
آئے مین زیادہ اصرار نہین کرتا ہون قنداب جادو بارگاہ سے باہر آیا اپنے بھائی نایاب جادو کو بلایا
جو مصاحب اُسکے خاص خاص تھے اُن سب کو ہمراہ لیا بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھرنے لگا مگر خواجہ عمرو
ثانی نے قنداب سے یہ کیفیت سنی کہ ساحرون نے اسواسطے اجازت لی ہو کر کرے تحفجات
لے لین خواجہ سب کے سامنے تو نہ بارگاہ مین سے گئے گر بارگاہ مین جا کر گلیم اوڑھی پھر باہر آئے لشکر
سیراب کی طرف روانہ ہوئے جب لشکر سیراب مین پہنچے تو گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ سیراب مین
گئے دیکھا جو ساحر آئے تھے وہ سب تخت پر بیٹھے سیراب جادو خادمون کی طرح اُنکی خدمتگذاری کر رہا ہو
خواجہ اسی حالت سے کھڑے رہے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک ساحر نے کہا اے طاغوت جادو جسواسطے
یہان آئے ہین کچھ انتظام اس کے متعلق کرنا ضرور ہو طاغوت جادو نے کہا آپ جسکو حکم فرمائین وہ جا کر انتظام
کرے یہ بات جو سیراب جادو نے سنی ہاتھ باندھ کر کہا طاغوت جادو سے کہا آپ نے کیا فرمایا یہ جملہ میری سمجھ مین نہین
آیا طاغوت نے جواب دیا کہ سومنات جادو فرماتے ہین کہ اب کچھ انتظام کرنا چاہیے جس وقت ہم لوگ
خداوند کی خدمت مین گئے تو خداوند نے ہمسے فرمایا تھا کہ بدیع الملک طلسم کشا کا نام ہو انکو اس طرح گرفتار کرنا
کہ تکلیف نہ ہونے پائے کیونکہ وہ بھی آئینہ پرست ہونے والا ہو جب ہم تمھارے لشکر مین آئے تو جنگ کا سامان دیکھا
غرض اس نظر سے اُسوقت جنگ کو موقوف رکھا کہ طلسم کشا کو تکلیف جنگ نہو ورنہ ممکن تھا کہ ایک اشارے
مین طلسم کشا کا پتہ بھی نہ معلوم ہوتا اب سومنات جادو جسکو کہین وہ جائے اور تحفجات بدیع الملک سے لے
آئے سیراب جادو یہ سنکر خاموش ہو رہا سومنات جادو نے کہا اے فرجام جادو میرے نزدیک تمھارا جانا
مناسب ہو ہم لوگون کی ضرورت نہین ہو یہ کام بہت آسان ہو فرجام جادو نے کہا آپ جو کچھ فرماتے ہین
مین بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ کہکر فرجام جادو اُٹھا بارگاہ کے باہر نکلا خواجہ کہ گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین
سن رہے تھے فرجام جادو کے ساتھ آئے جب فرجام بارگاہ کے باہر آچکا تو اُسنے سحر سے اپنی صورت
تبدیل کرکے صاحبقران کی شکل بنائی آہ آہ کرتا ہوا لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی

اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے اسی وقت قندراب جادو کے پاس پہونچے قندراب کو شبہہ ہوا خواجہ نے
کہا اے قندراب شبہہ نکرو مین ابھی ایک کیفیت دیکھ آیا ہون فرجام جادو صاحبقران کی صورت بنا ہوا
آتا ہے خبردار تعرض نکرنا کہ تم اُسکے برابر سحر نہین جانتے ہو وہ تمکو بھی گرفتار کرکے لیجائیگا اچھا نہ ہوگا قندراب
نے عرض کی خواجہ خداالملک ہو اگر آقائے نامدار کا اقبال ترقی پر ہے تو مین ضرور اُسکو زیر کرونگا اور گرفتار
کرکے آقائے نامدار کے پاس لیجاؤنگا خواجہ نے کہا خبردار تم اس باب مین دخل نہ دینا جیسا مین مناسب جانونگا
کرونگا قندراب مجبور ہوا خواجہ نے کہا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون بدیع الملک کی صورت بنکر بیٹھتا ہون جسوقت
فرجام جادو بصورت صاحبقران یہان آئے اُسکو فوراً میرے پاس لے آنا قندراب نے عرض کی خواجہ
وہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ پوچھتا ہے ضرور مجھ سے کہیگا کہ مین دوسری بارگاہ مین نہ جاؤنگا خواجہ نے کہا
تم یہ کہنا کہ آقائے نامدار آج کل اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین وہان اور لوگ رہتے ہین آقائے نامدار
دوسری بارگاہ مین بمصلحت شب بھر تشریف رکھتے ہین قندراب نے عرض کی مین تابع فرمان ہون جو حکم ہو
بجالاؤن خواجہ اپنی بارگاہ مین آئے بصورت بدیع الملک کی بنا ہے ایک سہری پر لیٹ رہے یہان
فرجام جادو بصورت صاحبقران ثانی آہ آہ کرتا ہوا آیا قندراب جادو نے آواز دی کون آتا ہے فرجام نے کراہ کر
کہا مین ہون حمزہ ثانی اے قندراب مجھے اسوقت قید سخت سے رہائی ہوئی ہے مگر سحر مین ابتک مبتلا ہون میری حالت
قریب مرگ ہے جلد بتا کہ بدیع الملک نوجوان کس بارگاہ مین ہین قندراب نے کہا اے صاحبقران میرے ہمراہ
تشریف لائیے مین آپکو بارگاہ بدیع الملک مین پہنچاؤن یہ کہکے قندراب جادو خواجہ کی بارگاہ کی طرف چلا
فرجام نے کہا اے شخص بدیع الملک کی بارگاہ سامنے دکھائی دیتی ہے تو مجھے اُس طرف کیون لیے جاتا ہے
قندراب نے عرض کی یا امیر جب سے یہان سیراب جادو سے جنگ شروع ہوا اُس دن سے بمصلحت آقائے
نامدار شب کو اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین دوسری بارگاہ مین رہتے ہین فرجام سمجھا قندراب سچ کہتا ہے
اُسنے مجھے مطلق نہین پہچانا یہ سوچتا ہوا قندراب کے ہمراہ خواجہ کی بارگاہ کے اندر آیا دیکھا روشنی ہو رہی ہے
ایک جوان سہری پر سبز دوشالہ اوڑھے سو رہا ہے فرجام بصورت صاحبقران سہری کے قریب آیا دوشالہ اٹھایا
چاہا جھک کے شانہ ہلاوے کہ حلقے کمند کے گلے مین پڑے اُسنے چاہا سحر کرون کہ منھ پر حباب پڑا اُسکو چھینک
آئی بیہوش ہوکے زمین پر گرا خواجہ نے بعد تعجیل اُسکی زبان مین سوزن دیا مشکین باندھ کر ڈالدیا قندراب جادو
نے خواجہ کی بہت تعریف کی پھر کہا خواجہ اسکو یون نہ رکھیے ابھی آقائے نامدار کی خدمت مین
لے چلیے اگر اسلام قبول کرے تو رہائی پائے ورنہ اسی وقت قتل کیا جائے اسکا یون رہنا اچھا نہین ہے ایسا
نہو کہ سومنات جادو اس کیفیت سے ماہر ہو جائے تو ابھی آکر اسے رہا کر لیجائے خواجہ نے کہا اب
اسوقت بدیع الملک کو بیدار کرنا محض خلاف ہے صبح کو جیسا مناسب ہوگا دیکھا جائیگا یہ کہکے فرجام جادو
کو نذر زنبیل کیا قندراب سے فرمایا تم اپنی طرف جاؤ اب مین بھی دم بھر استراحت کرون رات بہت کم
باقی ہے قندراب جادو سمجھا خواجہ سچ کہتے ہین اب محو خواب ہونگے یہ سوچ کے قندراب جادو بارگاہ
سے باہر آیا خواجہ نے اُسکے جانے کے بعد فرجام جادو کو زنبیل سے نکالا ستون بارگاہ سے باندھ کر
ہوشیار کیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے دوات و قلم اُسکے سامنے رکھکر فرمایا اے فرجام جادو اب مذہب
کے بارے مین کیا کہتا ہے اگر اسلام قبول نہ کریگا تو تیری گردن زدنی ہوگی تجھے اپنے آئینہ انجام کا بڑا اعتقاد

تھا اسوقت اس گمراہ سے تیری مردن کی بہتری ہو کہ اب آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور خدائے وحدہٗ لاشریک
کو اپنا معبود جان مسلمان ہو کر تیرا انجام بخیر ہو فرجام جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکو حیرت ہوئی اپنے دل میں
اُسنے خیال کیا کہ ابھی میں اپنے لشکر سے حمزہ کی صورت نظر بیان آیا یہ راز کسی کو معلوم نہ تھا یہاں
کسنے اطلاع دی ہو میں گرفتار ہو گیا پھر اس طرح گرفتار کیا کہ کوئی امر خلاف طور سے مجھے نہ تھا جب نہ ہوا فرجام تو اس
سکوت میں تھا کہ خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا کہا او فرجام جو کچھ میں نے کہا ہو اُسکا جواب جلد دے کیے
اور باتیں سوچا کرنا تازیانہ جو فرجام کی پیٹھ پر پڑا تلملا گیا جلدی سے قلم اٹھایا اپنے دل میں خیال
کیا کہ اگر انکار کرتا ہوں تو اس وقت جان جاتی ہے بہتر یہ ہو کہ اس وقت اقرار کر لوں جب یہ شخص میری
زبان سے سوزن نکالیگا تو اسی کو اٹھا کر لشکر میں لیجاؤنگا وہاں جا کر قتل کر ڈالونگا تحفہ جات کا انتظام اور
صورت سے کرونگا یہ سوچ کے فرجام نے لکھا کہ میں مذہب اسلام اختیار کرتا ہوں اور دین آئینہ پرستی کو
ترک کرتا ہوں یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے پڑھکر اسکی پیشانی کی طرف دیکھا سیاہی کفر اسکی جبین سے نمایان
ہوئی خواجہ نے کہا اے فرجام جادو تو مجھ سے مکر کرتا ہے میں نے ہزاروں ساحروں کو اسی صورت سے
قتل کیا تیرا مکر نہ چلیگا یہ کہکے اور ایک تازیانہ لگایا فرجام جادو تڑپ گیا اُسنے پھر قلم اٹھا کر لکھا کہ میں نے
آج تک مذہب اسلام کی تحقیق کی مگر اسکی ہر ایک بات بے بنیاد پائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ مذہب بھی
بے بنیاد ہو اگر آپ میرے سوالوں کا جواب دیں اور اپنے دین کو اشراف ادیان ثابت کریں تو میں مسلمان
ہو جاؤں خواجہ نے پڑھا اُسکو جواب دیا کہ اے فرجام تو جو سوال تیرے ہوں بیان کریں اُنکا جواب
دونگا فرجام نے لکھا کہ آپ میری زبان سے سوزن نکالیں کہ میں بات کرنے کے قابل ہوں ابھی تو مجھے
بات نہیں کہی جاتی ہے اور سوالات میرے بہت طویل ہیں اُن سب کو لکھکر پیش نہیں کر سکتا خواجہ نے کہا اے
فرجام اُس مقدمے کو اس وقت ملتوی رکھ صبح کو دیکھا جائیگا فرجام خاموش ہو رہا خواجہ نے اُسکو پھر
داخل زنبیل کیا کلیم اوڑھ کے پھر بارگاہ سے نکلے لشکر سیراب میں آنے ظلمات اوڑھے ہوئے بارگاہ میں
سیراب جادو کے پہونچے دیکھا سب لوگ فرجام جادو کے منتظر بیٹھے ہیں آپس میں باتیں ہو رہی ہیں کہ ابھی تک
فرجام جادو نہیں آیا سومنات جادو کہتا ہو کہ فرجام جادو جو کام کرتا ہو بہت سمجھ کے کرتا ہو کوئی تدبیر کال رہا ہوگا
یقین ہو وہاں تک پہنچ گیا ہو اور بدیع الملک سے باتیں ہوتی ہوں سومنات تو یہ کہ رہا تھا کہ طاغوت جادو نے
کہا اے سومنات جادو مجھکو پھر شک پایا جاتا ہے سومنات نے کہا شک کیسا طاغوت نے کہا میں یہ جانتا ہوں
کہ فرجام جادو اسیر ہو گیا سومنات جادو نے گردن جھکائی زمین سے اوپر ہاتھ رکھکر کہا اے فرشتگان زمین
فرجام جادو کی کیا کیفیت ہے خواجہ نے سُنا کہ ایک آواز آئی اے سومنات جادو فرجام کو ایک عیار نے
اسیر کیا وہ بڑی تکلیف میں ہے سومنات نے کہا اے طاغوت جادو تم بہت سچ کہتے ہو کہ فرجام جادو اسیر ہو گیا
تمہیں یہ کیفیت کیونکر معلوم ہوئی طاغوت نے کہا میرے پاس ایک انگشتری ہے جو کیفیت گذرتی ہے اُسکے
ذریعہ سے مجھے معلوم ہو جاتی ہے سومنات نے کہا اب مجھے اس عیار کا نام تحقیق کرنے کی ضرورت ہے اور
مقام قید فرجام جادو دیکھنا ہے یہ معلوم ہو جائے تو میں ابھی جا کر فرجام کو رہا کر لاؤں اُس عیار نے غضب
کیا اتنے بڑے ساحر کو گرفتار کر لیا اور فرجام جادو ایسے دام تزویر میں پھنس گیا یہ کہکے سومنات جادو
نے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھکر کہا اے فرشتگان زمین مجھے اطلاع دو کہ فرجام جادو کہاں اسیر ہو

اور کس عیار نے اسیر کیا ہو خواجہ نے سُنا آواز آئی کہ مقام قید سے آگاہی نہیں مگر گرفتار کرنے والے کا نام
عمرو ثانی ہو سومنات نے کہا اُسوقت عمرو کہاں ہو آواز آئی یہ بھی نہیں معلوم کہاں ہو سومنات
متحیر ہوا طاغوت جادو سے کہا بڑے تعجب کی بات ہو آجتک یہ باتیں ظہور میں نہیں آئیں میں جو سوال کرتا ہوں
اسکی خلاصہ کیفیت سبب مجھے نہیں معلوم ہوتی اسوقت عجب طور سے میرے تابعین مجکو خبر دے رہے ہیں
اب تم دیکھو کیا بات ثابت ہوتی ہو طاغوت جادو نے انگوٹھی کی طرف دیکھا کہا اے سومنات جادو یہ تو
معلوم ہوتا ہو کہ گرفتار کرنے والے کا نام عمرو ہے مگر مقام قید فرجام جادو معلوم ہوتا ہو نہ گرفتار کرنے والیکا
ٹھکانا دکھائی دیتا ہو سومنات اشرار جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تم دریافت کرو شاید تمکو کچھ کیفیت معلوم ہو
اشرار جادو نے دیر تک فکر کی آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا عرض کی جو جو باتیں آپ لوگوں کو معلوم ہوئیں وہی مجھے
بھی دکھائی دیتی ہیں اُسکے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا سومنات سیراب جادو کی طرف متوجہ ہوا کہا بڑے
تعجب کی بات ہو عیار کے ٹھکانے سے آگاہی نہیں ہوتی سیراب نے کہا آپ اس عیار کو شکل اور
عیاروں کے تصور نہ فرمائیے وہ خیال ایسا ہو کہ اسنے ایک بار خداوند کو دھوکا دیا تھا آئینہ پرست بنکر
حمزہ کو ہار لے گیا تھا اور سب سرداروں کو بھی رہائی دلائی تھی میں نے ایک بار اسکو گرفتار کیا مگر آگاہ
نہ تھا وہ نکل گیا میرے یہاں کے نامی نامی ساحر لے گیا وہ سب مسلمان ہوگئے اسی عرصہ میں میں اُسکے
لشکر سے اسکو اُٹھا لایا حکم قتل دیدیا قنداب جادو اسکو اٹھالے گیا اُسکی عیاریاں ایسی ہیں کہ سمجھ میں
نہیں آتی ہیں سومنات نے کہا تمہاری سمجھ میں کیونکر آئیگی اس وقت ہم لوگوں کو تعجب ہو کہ فرجام جادو
کو اُسنے کیونکر گرفتار کیا اور اب کہاں چھپ کے بیٹھا ہو جو اُسکے حال سے فرشتے تک نہیں آگاہ
ہیں سیراب نے کہا سوا اپنے لشکر کے اور کہاں ہوگا سومنات نے کہا اگر اپنے لشکر میں ہوتا
تو ضرور ہمیں معلوم ہوجاتا یقین ہو وہ اس وقت عالم سحر میں ہو کوئی ترکیب سحر کی کرکے کہیں بیٹھ رہا ہو سحر
خوب جانتا ہو جس کی کیفیت سے کوئی آگاہ نہیں ہوسکتا ہو سیراب جادو نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہیں
سحر اسکو مطلق نہیں معلوم ہو اسکے مذہب میں سحر بالکل حرام ہو سومنات نے کہا پھر کیا بات ہو سیراب
نے کہا میں نہیں جانتا کہ اُسکو کیا بات حاصل ہو جسکے سبب سے ایسے ایسے کام کرتا ہو طاغوت جادو
نے کہا مجکو اُسکے طریقے سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ عیار عامل زبردست ہو بزور عمل سب کام کرتا ہو سومنات
نے کہا اے طاغوت جادو تم بہت صحیح کہتے ہو اسے عملیات میں دخل ہو اسی سبب سے اُس نے اتنے
بڑے ساحر کو گرفتار کر لیا سیراب نے کہا اگر عملیات میں کچھ دخل رکھتا ہوتا تو مبتلائے سحر ہوکر میرے
یہاں کیوں آتا سومنات نے کہا اگر یہ بھی نہیں ہو تو اس سے بہتر کوئی بات تجویز نہیں ہوسکتی اشرار
نے کہا ان باتوں میں صبح ہو جائیگی وقت جنگ آجائیگا پھر کوشش کا موقع باقی نہ رہیگا اگر کچھ انتظام
کرنا ہو تو اسی وقت کیجیے فرجام جادو کا اسیر رہنا اچھا نہیں ہو جس طرح بن پڑے فرجام جادو کو بھی
رہائی دلائیے سومنات نے کہا تمہیں جانے سے کون مانع ہو جا کر دیکھو سومنات جادو نے جو یہ کہا اشرار
نے جواب دیا کہ جسکی نسبت آپ حکم کریں میں اسی کام کو پہلے انجام دوں تحفہ جات کی فکر پہلے کیجیے
یا رہائی فرجام کی کوشش ہو سومنات نے جواب دیا کہ پہلے تحفہ جات اپنے قبضے میں کرنا پھر فرجام جادو
کا پتہ معلوم ہوجائیگا اشرار بارگاہ کے باہر نکلا خواجہ بھی ہمیشہ اور حسب دستور اُسکے ساتھ باہر آئے اُسنے

بارگاہ سے باہر نکلا اچھی صورت ایک نازنین کی بنائی اور نقاب ڈال کے لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ
ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ بھی پھر وہان سے روانہ ہوئے اپنے لشکر مین آکے چپ ہو رہے قنداب جادو
بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھر رہا تھا خواجہ نے قنداب کے قریب آکر کہا اب اشرار جادو آتا ہو
اپنی صورت ایک نازنین کی بنائی ہو مین معلوم کیا بات سوچا ہو جو اس صورت پر یہان آتا ہو ہوشیار رہنا
خبردار بارگاہ کے اندر نہ جانے دینا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون وہین اسکو بھی لانا قنداب نے عرض
کی مین ابھی اسکو آپکی خدمت مین لاتا ہون خواجہ نے اپنی بارگاہ مین ایک جام شراب اٹھا کر اسکو بیہوشی
سے پر کرکے رکھ دیا [illegible] قنداب جادو نے دیکھا کہ ایک نازنین [illegible]
پہنے ہوئے بیابان لشکر کفار کی سمت سے چلی آتی ہو قنداب نے للکار دی کہ کون آتا ہو نازنین نے
کہا اے شخص تو کون ہو قنداب نے کہا مین نگہبان ہون اس وقت یہان آنے کا ارادہ نہ کرو صبح کو آنا نازنین
نے کہا اے شخص تو طلسم کشا تک میری اطلاع کرا دے مین کچھ باتین طلسم کشا سے کرنا چاہتی ہون قنداب
نے کہا میرے ہمراہ آ مین تجھکو طلسم کشا کی بارگاہ کے دروازے پر لیچلون وہان دربانون سے کہکر تیری اطلاع کرا دونگا
نازنین قنداب جادو کے ہمراہ ہولی قنداب جادو اسکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے بارگاہ خواجہ کے قریب
آیا نازنین نے کہا اے شخص جو بارگاہ سب کے بیچ مین ہو اسی مین طلسم کشا کو ہونا چاہیے یہان کس کے پاس لیے
جاتا ہو قنداب نے کہا طلسم کشا شب کو اسی بارگاہ مین آرام فرماتے ہین نازنین خاموش ہو گئی چند ہمراہیان
قنداب در بارگاہ خواجہ پر بمصلحت بیٹھے تھے قنداب نے اُنسے کہا آقاے نامدار کو اطلاع کر دو انمین
سے ایک نے جواب دیا کہ اسوقت اطلاع نہین ہوگی آقاے نامدار مصروف عبادت ہین قنداب نے کہا یہ
ایک نازنین نالشی آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر ہوئی ہو اگر اسوقت اطلاع نہ کروگے تو صبح کو آقاے
نامدار اس راز سے واقف ہو کر آزردہ ہونگے تم لوگ جانتے ہو کہ آقاے نامدار فریادی کی حاجت
براری اپنے تمام کامون سے بہتر جانتے ہین یہ سنکر ایک شخص انمین سے اٹھا بارگاہ کے اندر آیا خواجہ سے
عرض کی نازنین حاضر ہو ہم لوگون نے کہدیا کہ اس وقت آقاے نامدار مصروف عبادت ہین خواجہ نے
کہا اسکو میرے سامنے لاؤ ساحر پھر باہر آیا کہا اے نازنین آقاے نامدار طلب فرماتے ہین نازنین اُٹھی اُسکے
ہمراہ اندر گئی قنداب جادو در بارگاہ پر بیٹھ گیا اور ساحرون سے کہا تم بارگاہ آقاے نامدار کی حفاظت کرو
مین یہان موجود ہون ساحر اُس طرف روانہ ہوئے یہان جو ساحر نازنین کو اپنے ہمراہ لیا آیا تھا اُسنے
جھککر عرض کی یہ نازنین حاضر ہو خواجہ وہان بصورت بدیع الملک بیٹھے تھے ساحر سے کہا تم اپنی جگہ
جاؤ نازنین کو اپنے قریب بلایا ساحر باہر آیا یہان نازنین نے کہا اے طلسم کشا مین سیراب جادو کے
لشکر مین تھی آپکی شجاعت و جوانمردی سنکر کمال اشتیاق تھا کہ ایک روز صورت بھی دیکھون جب آپ معرکہ
کارزار مین تشریف لے گئے اور مین نے آپکی صورت زیبا دیکھی اُسی وقت سے دل بیتاب ہو گیا
بڑی مصیبت سے اتنا وقت بسر کیا اسوقت مجھکو موقع یہان آنے کا ملا اب حاضر خدمت ہوئی ہون
مجھے کلمہ تعلیم فرمایئے اپنی ادنیٰ خادمہ کی کنیز تصور فرما کر مجھے لشکر مین رہنے دیجیے خواجہ کہ بصورت بدیع الملک
تھے یہ تقریر سنکر متبسم ہوئے کہا اے نازنین اپنے نام سے آگاہ کر یہ تیرا کہنا بہت اچھا کیا جو یہان
چلی آئی مین ابھی کلمہ طیبہ تجھے بتاتا ہون نازنین نے کہا اے شہنشاہ مین سیراب جادو کو قتل کرا دونگی

اور جو ساحر آج اُسکی مدد کو آئے ہین اُن سب کو اسیر کرکے آپکے سامنے حاضر کرونگی سحر مین
مین طاق ہون جسقدر ساحر اس طلسم مین ہین اُنمین سے کوئی سحر مین میری برابری نہین کر سکتا ہو خواجہ نے
کہا مین اس امر کا محتاج نہین کہ تمہاری مدد چاہون مگر تم بآرام یہان رہو مجھے یہ بات کب منظور ہوگی کہ تم
مقابلے کے واسطے لشکر کے سامنے جاؤ نازنین نے کہا اے شہریار مین نے سنا ہو کہ آپکے پاس تحفہ جات
دافع سحر بہت سے ہین مین دیکھا چاہتی ہون خواجہ نے کہا مین تحفہ جات تمہین دکھاؤنگا نازنین نے
کہا مین اسی وقت دیکھنا چاہتی ہون خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی کہا اسمین ایک مہرہ ہو جسکے پاس یہ مہرہ
رہیگا اُسپر سحر تاثیر نہ کریگا نازنین نے ڈبیا ہاتھ سے لیکر کھولنا چاہی کسی قدر زور جو کیا ڈبیا پھٹ گئی کچھ
خاک سی اُڑی نازنین کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ نے جلدی سے اُسکی زبان مین سوزن دیا شکین
باندھکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا قنداب جادو ایک گوشہ مین چھپا ہوا یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا
جیسے ہی خواجہ نے اُسکو بیہوش کرکے زبان مین سوزن دیا اور چوب بارگاہ سے باندھا قنداب جادو
بارگاہ کے اندر آیا عرض کی خواجہ ایسے ساحر کو آپ نے گرفتار کیا ہو کہ جسکا نظیر کمیاب ہو اسکو اسوقت
زنبیل مین رکھیے صبح کو جو مناسب جانیے گا وہ کیجیے گا خواجہ نے کہا اے قنداب جادو اُسکی صحبت
کی کیفیت معلوم ہو جائے پھر دیکھا جائیگا قنداب نے کہا خواجہ ایسا نہو کہ طلسم غوث جادو یا
سومنات جادو آ جائے اور وہ اسے رہا کر لیجائے خواجہ نے کہا ایسا ممکن نہین جبتک یہ واپس
نہ جائے یا اُس کی خبر وہان تک نہ پہونچے اُس وقت تک کوئی نہ آئیگا قنداب جادو خاموش
ہو رہا خواجہ نے اشرار جادو کو ہوشیار کیا اُسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو اس مصیبت مین گرفتار
پایا سخت گھبرایا خواجہ نے اُسکے سامنے بھی قلم دوات رکھکر فرمایا اے اشرار جادو اب مذہب
کے بارے مین کیا کہتے ہو اشرار نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہا حیرت مین تھا کہ یہ کیا ہو گیا ہم سا
ساحر ایک غیر ساحر کے دام تزویر مین پھنس گیا جب خواجہ نے دو بار پوچھا اور اُسنے کچھ جواب نہ دیا
تو خواجہ نے ایک تازیانہ اُسکے لگایا اشرار جادو تڑپ گیا اشارے سے کہا مین کچھ نہین بتا سکتا
خواجہ نے کہا اسلام قبول کرتا ہو یا نہین اشرار نے انکار کیا خواجہ نے اسکو زنبیل مین رکھ لیا چاہتے
تھے کہ پھر لشکر سیراب کی طرف جائین کہ لشکر اسلام سے آواز اذان بلند ہوئی خواجہ ٹھہر گئے
قنداب جادو لشکر کی درستی کے واسطے روانہ ہوا خواجہ بھی تھوڑی دیر کے بعد بارگاہ سے باہر
آئے انتظام مین مصروف ہوئے کہ ذکران سب کا وقت پر ہوگا

## اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جس وقت اشرار جادو بارگاہ سے لشکر روانہ ہوا تھا اُسکو اسی وقت سے یہ خوف تھا کہ ایسا نہ ہو
مثل فرجام جادو کے یہ بھی گرفتار ہو جائے گھڑی گھڑی سومنات جادو سے کہتا تھا آپ فرشتون سے
تحقیق فرمائیے کہ اشرار جادو اب کس کام مین مشغول ہین سومنات جواب دیتا تھا کہ دریافت کی
کیا ضرورت ہو فرشتون سے وہ بات دریافت کیجاتی ہو جسکا یون معلوم ہونا مشکل ہو اشرار جادو
لشکر مین جائیگا وہان سے تحفہ جات طلسم کو چھین کے لیکر واپس آئیگا سیراب کہتا تھا کہ مجھے خوف ہو ایسا نہو

کہ مثل فرجام جادو کے یہ بھی گرفتار ہو جائیں سومنات جواب دیتا تھا کہ اشرار جادو ایسا نہیں ہی جو اپنے
تئین ایک غیر ساحر سے گرفتار کرا دے بڑے بڑے ساحر اُسکو گرفتار نہیں کر سکتے ہیں یہی باتیں ان لوگون
مین ہو رہی تھین کہ صبح ہو گئی سومنات جادو نے کہا ہی طاغوت جادو صبح ہو گئی ابھی تک اشرار
جادو واپس نہین آیا طاغوت جادو نے انگشتری کی طرف دیکھکر کہا اشرار جادو بھی گرفتار
ہو گیا مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ کہان گرفتار ہوا ہو مگر کسی عیار نے اُسکو بھی گرفتار کیا ہی جسنے فرجام جادو
کو اسیر کیا تھا سومنات نے جو یہ سنا بہت گھبرایا خود بھی بزور سحر دریافت کیا اسکو بھی یہی کیفیت معلوم ہوئی
کہ اشرار جادو گرفتار ہو گیا سومنات نے سیراب سے کہا مین آج میدان جنگ سے اُس
عیار کو اٹھا لاؤنگا مگر تم صورت اُسکی سب مجھے بتا دینا سیراب جادو نے کہا مین آپ کو بتا دونگا یہ کہکے
سیراب باہر آیا لشکر درست کیا سومنات جادو نے طاغوت جادو سے کہا اگر آج میدان مین
جائینگے تو طلسم کشا سے مقابلہ ضرور پڑیگا اور یہ بات خداوند کو ناگوار ہی وہ یہ چاہتے ہین کہ کسی قسم کی
تکلیف طلسم کشا کو نہ پہونچے اور گرفتار ہو جاے طاغوت جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین ایسی
ہی بات نکالونگا کہ آج مقابلہ نہ ہو اور جنگ موقوف رہے اور آج ہی شب کو مین جا کر تحفہ جات طلسم کشا
کے لے آؤنگا عیار پھر عیاری نکر سکیگا سومنات نے کہا اگر میدان جنگ مین وہ عیار نظر پڑے تو مین
اُسکو گرفتار نہ کرون مگر اُسے اٹھا لاؤنگا تو طلسم کشا اُسی وقت آمادہ جنگ ہوگا اور مہلت نہ دیگا طاغوت
جادو نے کہا پہلے مہلت لے لیجے گا جب لشکر طلسم کشا کا اسطرف چلے اُسوقت اس عیار کو اٹھا لیجے گا
سومنات جادو نے انکی باتین منظور کین دونون بارگاہ سے باہر آئے تخت سحر کے تخت پر سوار ہوئے لشکر
کو ہمراہ لیکر میدان کی طرف چلے قریب میدان پہونچکر دیکھا تو لشکر بدیع الملک کو صف آرا پایا سومنات
جادو نے سیراب جادو کو بلا کر کہا اُس عیار کی صورت پہلے دکھا دو کہ مین پہچان لون سیراب جادو خواجہ کو
چارون طرف دیکھنے لگا مگر خواجہ نظر نہ آئے سبب اسکا یہ تھا کہ خواجہ کو یقین تھا کہ اگر مین لشکر مین علانیہ موجود
رہونگا تو سومنات وغیرہ ضرور مجھے آزار دینگے کیونکہ شب کو دونون ساحرون کی باتین سن چکے تھے
اس سبب سے خواجہ نے قلم اوڑھ لی تھی سیراب جادو بہت دیکھتا رہا جب خواجہ نظر نہ آئے تو
کہنے سومنات جادو سے کہا اُس عیار کا پتہ نہین ہی اپنے لشکر مین بھی نہین دکھائی دیتا ہی سومنات نے کہا
وہ وہان ہوگا جہان فرجام جادو اور اشرار جادو اسیر ہین سیراب نے کہا انکی جاے قید معلوم نہین کہ
وہ لوگ کہان اسیر ہین سومنات نے کہا انکی فکر بعد مین کیجائیگی اسوقت یہ فکر کرنا چاہیے کہ جنگ موقوف
رہے کیونکہ جب طلسم کشا سے جنگ کرینگے تو اُسکو ضرور تکلیف پہونچیگی اور یہ بات خلاف خداوند ہی اس سے
بہتر یہ ہی کہ آج کے روز جنگ موقوف رکھو شب کو طاغوت جادو وہان جائینگے اور سب تحفے بھی
طلسم کشا سے لے آئینگے سیراب نے کہا کل تو آپ حضرات کی تشریف آوری کے سبب سے
مین نے مہلت طلب کی تھی آج کیا کہکے مہلت مانگون سومنات جادو نے کہا اصلی کیفیت بیان کردو کہ
اے طلسم کشا تیرا عیار ہمارے یہان سے دو ساحر چرا لیگیا ہی مین انکا بڑا افسوس ہی جب تک انکی
اطلاع ہم خداوند کو نکرینگے اسوقت تک جنگ موقوف رکھنا اچھا ہی نہین معلوم خداوند کیا فرمائین سیراب جادو
نے کہا مین کہتا ہون اگر طلسم کشا نے مہلت نہ دی تو پھر کیا ہوگا سومنات جادو نے کہا مین مہلت

وار دو نگا طلسم کشا مرد شجاع معلوم ہوتا ہو میرا کہنا رد نکریگا ضرور اجازت دیدیگا سیراب جادو نے کہا پھر آپ ہی فرمائیں تو بہت مناسب ہو سومنات جادو نے کہا جب طلسم کشا تمہارا کہنا قبول نہ کریگا تو مین اُس سے مہلت لونگا سیراب جادو نے کہا مین کل مہلت طلب کرکے بہت شرمندہ ہوا تھا آج میرا جی نہین چاہتا اور آپ کے حکم کو بھی نہین ٹال سکتا سومنات جادو نے دیکھا کہ سیراب جادو کو شرم دامنگیر ہو بیچ و باؤ سے یہ جبر بھی اختیار کریگا اس سے بہتر یہ ہو کہ مین خود کہون سیراب جادو آگے بڑھا تھا کہ سومنات نے کہا اے سیراب جادو اگر تمہین شرم دامنگیر ہو تو تم خاموش رہو مین خود طلسم کشا سے کہتا ہون سیراب جادو نے کہا آپ مجھسے بہتر فرمائینگے اور آپ کا کہنا طلسم کشا قبول کریگا سومنات نے تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا اے طلسم کشا آپکی ہمت و جرأت کا حال جاتک مین نے سنا اُس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ بیشک آپ مرد صاحب ہمت ہین گو مجھکو آپ سے مقابلہ کرنا شاق ہو مگر چند وجوہ مجبور ہون اگر مین اُن امور کا اظہار کرتا ہون یقین ہو کہ آپ کے بالکل خلاف ہو اُس سے پہلے اُسکا بیان کرنا اچھا نہین جانتا بدیع الملک نے کہا اگر ضرورت اظہار ہو تو مین اجازت دیتا ہون سومنات نے کہا اسکو پھر عرض کرونگا اس وقت اور ایک ضرورت ہو اگر اجازت ہو تو مین اُسکو بیان کرون بدیع الملک نے فرمایا آپ شوق سے کہین سوال و جواب کے واسطے یہ بات نہین ہو جو میرے خلاف ہو مگر تہذیب شرط ہے کوئی کلمہ خلاف تہذیب زبان سے نہ نکالیے گا سومنات نے کہا شب کو میرے یہان کے دو ساحر آپ کے عیارون نے گم کر دیے جن معلوم ہوتا ہو انہین کسی جگہ پر لیجاکر قید کیا ہو اس سبب سے ہمکو خداوند کے پاس عرضی بھیجنے کی ضرورت ہو اگر وہ اجازت جنگ دینگے تو ہم آپ سے مقابلہ کرینگے ورنہ یہان سے چلے جائینگے پھر آپکو اختیار ہو آج ہم مہلت کے طلبگار ہین ایک دن کی اجازت مرحمت فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو ایک دن کی اجازت کے واسطے اسقدر طول کلام اسکی کیا ضرورت تھی اگر تم مجھسے یون ہی مہلت چاہتے تو مین انکار نکرتا کیا تم آگاہ نہین ہو کہ میرے یہان یہ دستور نہین ہو کہ کسی کو اجازت نہ دین سومنات جادو نے کہا مجھکو یہ کیفیت تو معلوم تھی اور آپکی ذات سے امید تھی کہ آپ ضرور مجھکو مہلت دینگے بدیع الملک خاموش رہے سومنات جادو نے چلتے وقت بدیع الملک سے کہا مین جو کچھ عرض کرنیوالا تھا وہ تحریر کرکے ایک ساحر کی معرفت آپکے پاس آج ہی بھیجونگا اگر وہ امور آپکو منظور ہونگے تو مین اور انتظام کرونگا ورنہ دیکھا جائیگا بدیع الملک نے کہا تمہین اختیار ہو سومنات جادو میدان سے چلا شاہزادہ بھی اپنی خیمہ گاہ کو روانہ ہوا قنداب جادو نے راہ مین عرض کی اے شہریار آپ نے سیراب جادو کی بھی تقریر سماعت فرمائی تھی اور آج سومنات جادو کی بھی باتین سنین بدیع الملک نے فرمایا سومنات جادو اگرچہ کافر ہو لیکن نہایت باتہذیب ہو اسکی باتون سے دل خوش ہوتا ہو معلوم ہوتا ہو کہ شاہ دشہریار کی صحبت اٹھائی ہو قنداب نے عرض کی اے شہریار جو ساحر اس طلسم مین اعلی درجے کے ہین ان سب کے انداز گفتار ایسے ہی ہین مگر افراق جادو جو اس طلسم کا بادشاہ ہو نہایت مغرور ہو اور بد زبان بھی حد سے زیادہ ہو قنداب جادو تو یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا مگر سومنات جادو جو اپنے لشکر مین گیا اُسنے سیراب جادو کو بلا کر کہا مین نے اس وقت طلسم کشا کی تقریر سنی اُسکی باتون سے یہ بات ظاہر ہو کہ یہ مرد شجاع و صاحب اقبال ہو اگر یہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرے تو کیا عجب ہو جو خداوند اسکو

اس طلسم کا مالک و ستمگر ہون سیراب جادو نے کہا یہ لوگ اسلام کیا ترک کرینگے بڑے بڑے مصائب اٹھائے ہوئے مین اصل مین اپنے مذہب کے پکے پابند ہین آجتک کسی مسلمان کو تبدیل مذہب کرتے نہ دیکھا بہت سے کافر مسلمان ہو گئے گو یہ لوگ مصیبت مین بھی اپنے مذہب پر رہے سومنات جادو نے کہا مین ایک نامہ اسوقت طلسم کشا کو تحریر کرتا ہون یقین ہے کہ میرا نامہ کچھ تاثیر دکھائے اور طلسم کشا آئینہ پرست ہو جائے مین تردید مذہب اسلام کے دلائل اس نامے مین درج کرکے اُسکے جواب کا خواستگار ہونگا طلسم کشا میرے سوالات کا جواب کیا لکھ سکیگا قائل ہو کر اپنا مذہب ترک کریگا سیراب نے کہا اگر ایسا ہو تو بہت ہی اچھا ہے سومنات جادو بطاغوث جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تمہاری کیا راے ہے مین کچھ سوالات متعلق مذہب لکھکر طلسم کشا کے پاس بھیجون اور تعریف دین آئینہ پرستی کی بھی لکھدون طلسم کشا اُسکے جواب کیا دے سکیگا مالنخوات جادو نے کہا مین آپکی راے سے موافقت کرتا ہون سومنات جادو نے اسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا آپ کی ہمت و جرأت کی شہرت جسقدر سنی تھی اُس سے زیادہ پایا کسکی مجال ہے جو کسی بات مین آپ سے بازی لیجائے طاقت مین ہمت مین جرأت مین شان و شوکت مین غرض ہر ایک بات آپ مین موجود ہے عالی نسب ہونا بھی ظاہر ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ آپ دین آئینہ پرستی کو برا تصور فرماتے ہین یہ تو بتلائیے کہ مذہب اسلام مین خدا جسکو کہتے ہین اُنکی صورت آجتک کسی نے دیکھی ہے اور یہ بات عام ہے کہ جو چیز ہوتی ہے وہ نظر آتی ہے اگر آپکے خداوند ہوتے تو ضرور نظر آتے علاوہ اسکے اگر مین اسوقت اسیر ہو جاؤن تو خداوند ضرور میری مدد کرینگے اور مین قید سے رہائی پاؤنگا دیکھئے اُن بحق مذہبی پر صاحبقران زمان کو خداوند نے پردۂ دنیا سے غائب کر دیا کسی کو انکا حال مطلق نہین معلوم کیا وہ اپنے خداوند کو وہان یاد نہ کرتے ہونگے اگر اُنکے خداوند کو انکا پاس ہوتا تو ضرور وہ اس گرفتاری سے نجات پاتے اور آپ لوگون سے ملتے اگر یہ کہا جائے کہ آجکل عتاب الٰہی اُن پر نازل ہے اور کسی غرور کی اُنکو سزا دیگئی ہے تو ہمراہ اتنے لوگ عتاب مین گرفتار ہین یہ ممکن نہین کہ خداوند کا عتاب ایک بار اتنے لوگون پر ہو ہمارے خداوند آئینہ اندام اسوقت پردۂ دنیا پر موجود ہین جسطرح کا چاہیے امتحان لیجیے وہ بیشک خداوند ہین جو ہم بات کرتے ہین خداوند ہمین جواب دیتے ہین جو بات ہمارے اُنکی طبیعت مین ہوتی ہے وہ اُن پر مثل آئینہ صاف نمایان ہو جاتی ہے آپ کے خداوند مین بھی یہ اوصاف ہین اگر آپ اپنے مذہب کو افضل ادیان بتاتے ہین تو ثابت بھی کر دیجیے اگر ثابت کر دیجیے گا تو مین آئینہ پرستی ترک کرکے آپ کے مذہب کو اختیار کرونگا مگر شرط یہ ہے کہ میرے آپ کے گفتگو ہو بذریعہ تحریر زبانی باتین طے نہ ہونگی جب لکھ چکا تو ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیا کہا طلسم کشا کے پاس اس نامے کو لیجاؤ اگر کوئی کلمہ طلسم کشا میری بابت خلاف بھی زبان سے نکالے تو سنکر خاموش ہو رہنا اُسکو جواب نہ دینا مین اُسکا جواب دے لونگا نامہ دار نامہ لیکر چلا اب ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ میدان جنگ سے واپس آیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے تھے اب جادو نے خواجہ سے عرض کی کہ اسوقت اُن

لوگون کو آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر کیجے خواجہ نے کہا اے بدیع الملک مین نے دو ساحرون کو تجکو
گرفتار کیا ہو یہ لوگ تمھارے تحفہ جات کی تاک مین آئے تھے مین نے انھین گرفتار کر لیا بدیع الملک نے
کہا اسی سبب سے سومنات جادو نے کہا تھا کہ ہمارے دو ساحر گم ہو گئے کسی عیار نے عیاری کی ہو خواجہ
نے پہلے فرجام جادو کو زنبیل سے نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اسکے بعد اشرار جادو کو نکالا
اسکو بھی باندھ کر ہوشیار کیا قلم دوات ان لوگون کے سامنے رکھا ابھی بدیع الملک کچھ کہنے نہ پائے
تھے کہ ہرکارے نے آکر عرض کی اے شہریار ایک ساحر در دولت پر حاضر ہو ایک نامہ لایا ہو اُسکے نسبت کیا
حکم ہوتا ہو بدیع الملک نے فرمایا اندر لے آؤ ہرکارے باہر آئے سومنات جادو کے فرستادے کو
اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لے گئے ہرکارے نے رونق دربار دیکھکر تعجب کیا پھر بدیع الملک کے جاہ و
جلال کو دیکھکر دیر تک محو رہا شاہزادے نے بشفقت فرمایا بھائی جس کام کو آیا ہو پہلے اس سے فراغت کر
پھر جو مزاج مین آئے کر نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو نذر دیا شاہزادے نے پڑھا جب نامہ
پڑھ چکا مسکرا کے نامہ دار سے فرمایا کہ سومنات جادو سے کہنا کہ مناسب ہوگا جو ایک بار گفتگو اس امر کی نسبت
ہو جائے جس وقت آپ کے مزاج مین آئے یہان آیئے جسکو جی چاہے ساتھ لایئے مین انشاء اللہ تعالی
آپ کی سب باتون کا جواب دونگا نامہ دار سلام کر کے رخصت ہوا سومنات جادو اُسکا منتظر تھا
نامہ دار نے جاکر بدیع الملک کا پیام کہا سومنات جادو طاغوت جادو کی طرف متوجہ ہوا کہا
میرے نزدیک بہتر ہو جو اسی وقت یہان سے چلکر طلسم کشا سے گفتگو کرین طاغوت نے کہا مین موجود
ہون نامہ دار نے کہا فرجام جادو اور اشرار جادو چوب بارگاہ سے بندھے ہوئے تھے ایک شخص
قریب اُنکے تازیانہ لیے ہوئے کھڑا تھا جب مین گیا تو سب لوگ میری طرف مخاطب ہوئے نہین معلوم
ان لوگون سے کیا اقرار لیا جاتا تھا جو قلم دوات اُنکے سامنے رکھی تھی سیراب نے کہا اس وقت آپکا
چلنا بہت مناسب ہو کہ دونون ساحرون کی رہائی بھی ہو جائیگی سومنات نے کہا اے سیراب جادو
رہائی آسان نہ تصور کر دست مشکل ہو طلسم کشا صاحب تحفہ جات ہو اسکی بارگاہ سے اسیرون کو رہا کرانا بہت
مشکل ہو سیراب نے کہا اس وقت آپ کا چلنا بہت مناسب ہو سومنات جادو نے اپنا تخت طلب
کیا طاغوت جادو سے کہا تم بھی میرے ساتھ بیٹھو سیراب اپنے تخت پر بیٹھا چند ساحرون کو اور ہمراہ
لیا سب سے آگے آگے سومنات جادو اور طاغوت جادو روانہ ہوئے اسکے بعد سیراب جادو
ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر چلا جب لشکر بدیع الملک کے قریب پہونچے شاہزادے کو ہرکارون نے
خبر پہونچائی کہ سومنات جادو و طاغوت جادو اور سیراب جادو چند ساحر اپنے ہمراہ لیے ہوئے
آتے ہین بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا تم چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤ سومنات جادو
کو اپنے ہمراہ بعزت تمام لاؤ یقین ہو سومنات جادو اسلام ضرور قبول کرے اور طاغوت جادو بھی
مسلمان ہو ان لوگون کے سبب سے امیر کا پتہ معلوم ہو جائیگا قنداب جادو اُٹھا اپنے مصاحبین کو
ہمراہ لیکر سومنات کے پاس آیا سومنات نے جو قنداب جادو کو آتے دیکھا کہا اے قنداب جادو
تم کہان جاتے ہو قنداب نے کہا ہمارے آقاے نامدار نے آپکے آنے کی خبر پائی ہم لوگون کو بھیجا ہو
کہ آپ کو اپنے ہمراہ لیکر چلین سومنات نے کہا طلسم کشا واقعی صاحب مروت ہو بڑا جری و بہادر ہو

بدیع الملک کی تعریفین کرتا ہوا قنداب جادو کے ہمراہ بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا
بدیع الملک کو اطلاع ہوئی شاہزادے نے اور دو ایک سرداروں کو بھیجا بڑی عزت سے سومنات
جادو کو سب اپنے ہمراہ لے گئے بدیع الملک نے سومنات جادو کے واسطے ایک کرسی منگا لی
سومنات جادو کرسی پر بیٹھا اور سب ہمراہی بھی اسکے قاعدے سے جابجا بیٹھے طاغوت جادو
کے واسطے بھی کرسی آئی سیراب سکو بھی بدیع الملک نے بڑی عزت سے بٹھایا سومنات جادو
نے بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوکر عرض کی اے شہریار آپکی خلق و مروت نے مجھے بندہ بے دام
بنا دیا جی چاہتا ہو کہ شب و روز آپکے پاس حاضر رہون بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا کو منظور ہو تو ایسا ہی
ہوگا تمھارا نامہ مین نے دیکھا اُس سے کیفیت معلوم ہوئی کہ تم کچھ سوال کرنا چاہتے ہو لہذا مین نے جو کچھ
جواب اسکا تمھارے پاس بھیجا تمنے ضرور سنا ہوگا سومنات جادو نے کہا مجھے سب کیفیت معلوم ہوئی
اسی سبب سے حاضر ہوا پہلے معافی چاہتا ہون کہ مین جو سوالات کرونگا متعلق مذہب ہونگے شاید کوئی بات
ناگوار خاطر ہو اور آپ آزردہ ہو جائین تو یہ بہتر نہ ہوگا مجھے کمال شرمندگی ہوگی بدیع الملک نے فرمایا اے
سومنات جادو جو کچھ سوال کرنا ہین کرو مجھے کچھ ناگوار نہ ہوگا انشاء اللہ تعالے سب کے جواب دونگا
سومنات جادو نے عرض کی پہلا سوال میرا یہ ہو کہ آپکے خداوند نظرون سے غائب کیون ہین بدیع الملک
نے فرمایا ہم لوگون مین اتنی قدرت نہین جو اُسکے جمال کو دیکھ سکین اور اُس سے ہمکلام ہوسکین کیونکہ خداے
وحدہ لاشریک بصورت انسان نہین ایک نور پاک ہو اور اُسکے نظارۂ جمال سے ہم لوگ اسی سبب سے
محروم ہین کہ ہماری آنکھین تاب نہین رکھتین جو اُسکے نور کو دیکھ سکین سومنات نے عرض کی اے شہریار
آپکے خداوند آپسے ہمکلام کیون نہین ہوتے بدیع الملک نے فرمایا ہم اُسکے کلام کو سمجھ نہین سکتے جو
لوگ صاحبان خدا تھے انھون نے اُسکی باتین سُنین حضرت موسیٰ علے نبینا کی باتین کیا نہین سُنی ہین
پروردگار عالم نے اُنسے کلام کیا اپنا جلوۂ قدرت دکھایا حضرت موسیٰ کو غش آیا جب ایسا بندہ خاص تاب
نظارۂ جمال نہ لا سکا تو ہم کیا چیز ہین جو اُسکے جمال کو دیکھ سکین اور اُس سے معاذ اللہ ہمکلام ہوسکین سومنات
نے کہا ہمارے خداوند ہر ایک بندے کی کفایت سے سب دیکھے ماہر ہو جاتے ہین اور اُسکی عمر کی کیفیت
اور اُسکے امراض کے حالات بلکہ اُسکے تمام عمر کے سوانحات جو جو اُسنے دیکھا ہو اور جو جو وہ دیکھنے والا ہو
خداوند سب بیان کر دیتے ہین ہم لوگ جب وہان جاتے ہین خداوند ہمین اپنا جمال دکھاتے ہین اسپر کیا
منحصر ہو بہتو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین ہمارے واسطے تو یہ بات حاصل ہو کہ خداوند کے ہمراہ اکثر
کھانا کھایا ہو جو لوگ عام ہین ان تک کو خداوند اپنے پاس بلا لیتے ہین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا
اے سومنات جادو تم از بسکہ عاقل ہو اس سبب سے تجھے یہ بات کہی جاتی ہو کہ تم آئینہ اندام جادو کو
ہمارے سامنے بار بار خداوند نہ کہو اگر وہ خداوند ہین تو اپنے خلق کی ہوئی چیزون کے کیون محتاج ہین
سومنات جادو نے کہا وہ کسی چیز کے محتاج نہین بدیع الملک نے کہا اگر آئینہ اندام دس روز کھانا
نہ کھائے تو اُسکی کیا کیفیت ہو جائے سومنات جادو نے کہا اُنکے واسطے فرشتے جنت سے طبق لیکر
آتے ہین یہ سب کھلاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا اگر دس روز اُنھین کھانا نہ ملے تو کیا کرین سومنات نے کہا
تکلیف ہو بدیع الملک نے فرمایا جب خداوند ہین تو اُنکو تکلیف کون پہونچا سکتا ہو یہ بات غیر ممکن ہو کہ کوئی

اُنپر چارکر حملہ کرے اور اُنکے جسم پر زخم نہ پیدا ہو اُسکے دیر تک درد سے اُنہین تکلیف نہ ہو سومنات جادو نے کہا ای فرمانروا
جہانبانی سے نہ فرماسکے گو اُسکو مرض و تکلیف ہوگی بدیع الملک نے کہا جب خداوند ہین تو اُنکو جملہ تکالیف سے
بری ہونا چاہیئے علاوہ اُسکے کیا کہتا ہے آئینہ اندام بھی بیمار نہین پڑتے ہین سومنات جادو نے
کہا بار ہا علیل ہوئے گو بزور قدرت مرض سے افاقہ ہو گیا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا بیماری کو
اُنپر غالب ہونا بھی نہ چاہیئے جب وہ خود ہر ایک چیز کے خلاق ہین اور ہر آفت کو دفع کرسکتے ہین تو
خود اُنکا مبتلائے مرض ہونا خلاف عقل ہے سومنات جادو نے بہت چاہا کہ مین دین آئینہ پرستی کو
اسلام سے بہتر ثابت کردون مگر شاہزادہ بدیع الملک نے اُسکو قائل کیا جب سب طرح مجبور ہوا تو
طاغوت جادو کی طرف مخاطب ہو کر کہا ای طاغوت جادو اس وقت شہریار نے جو کچھ فرمایا
وہ بہت صحیح ہے اور دین آئینہ پرستی کے باطل ہونے مین ذرا بھی شک نہین ہی میرا یہ ارادہ ہے کہ اس وقت
سے آئینہ اندام جادو کو اپنا خدا نہ جانون اور مذہب اسلام قبول کرون طاغوت جادو سیاہ قلب
تھا اسکو سومنات جادو کی بات بہت ناگوار ہوئی کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین اگر ہماری زبان سے
ایسا کلمہ نکلتا تو آپکو نصیحت کرنا چاہیئے تھی آپ بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین ذرا سی گفتگو
ہونے پر آپ ترک مذہب کرتے ہین سومنات جادو نے کہا ای طاغوت جادو دین آئینہ پرستی
واقعی بے بنیاد ہے اسکا ترک کرنا اچھا ہے طاغوت جادو نے انکار کیا سومنات جادو سیراب
جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا ای سیراب جادو تم کیا کہتے ہو سیراب جادو نے کہا مین
طاغوت جادو کی رائے سے اتفاق کرتا ہون ترک مذہب نہ کرونگا اور ساحر جو ہمراہ آئے تھے
سومنات جادو اُنکی طرف مخاطب ہوا بعض نے انکار کیا بعض نے دین آئینہ پرستی ترک کرکے اسلام
قبول کیا سومنات جادو نے بدیع الملک سے عرض کی کیا حکم ہے سیراب جادو اور طاغوت جادو
اور چند ساحر اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہین جو فرمایئے انکو سزا دی جائے شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا تمہین اختیار ہے جو چاہتے ہو ان لوگون کے حق مین کرو سومنات جادو نے چاہا کہ سحر کرکے سب کو
گرفتار کرے مگر سیراب جادو نے کہا ای طلسم کشا کیا یہی آئین شجاعت ہے کہ دغا سے گرفتار
کرو معلوم ہوتا ہے کہ میرے لشکر کو دیکھکر تمہین رنج سے ہراس ہو گئی ہے شاہزادہ بدیع الملک فرمایا ای
سومنات جادو ان لوگون کو اس وقت جانے دو جب یہ ہمارے مقابلے مین آئینگے
اس وقت دیکھا جائیگا سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار یہ لوگ مکار ہین ہاتھ نہ آئینگے یہان سے بھاگ
جائینگے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اس وقت انہین گرفتار کرنا اچھا نہین سومنات جادو خاموش ہو رہا
سیراب جادو اور طاغوت جادو اور جو ساحر ایمان نہ لائے تھے بارگاہ شاہزادہ بدیع الملک
سے اُٹھکر باہر آئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے اُنکے جانے کے بعد سومنات جادو کلمہ پڑھکر
مسلمان ہوا فرجام جادو اور اعتبار جادو وغیرہ جو بارگاہ سے نہین گئے تھے ہوئے یہ کیفیت دیکھ رہے
تھے جب سومنات جادو مسلمان ہو چکا تو شاہزادہ بدیع الملک نے خواجہ سے کہا کہ ان دونو ساحرون
سے [illegible] ہین خواجہ نے فرجام جادو سے کہا ای فرجام جادو تم کو جو کچھ باتین
تحقیق کرنا ہین شاہزادہ بدیع الملک سے دریافت کرو پوچھ لو فرجام جادو نے اشارہ کیا کہ ہین کچھ تحقیق کرنا

نہین چاہتا اسلام قبول کرتا ہون خواجہ نے اسکی زبان سے سورہ [illegible] جادو شاہزادہ بدیع الملک
کے قدمون پر گرا مسلمان ہوا اُسکے بعد خواجہ نے اشتر ارجب جادو سے پوچھا اُسنے انکار کیا شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا اب تمھین اختیار ہے جو چاہے سو اسکے ساتھ کرو خواجہ نے جلاد کے حوالے
کیا سومنات جادو اسکے ساتھ آیا بہت سمجھایا اشتر ارجب جادو نے قبول نہ کیا جلاد نے اُسکو ایک
چبوترے پر بٹھلا کے قتل کیا اُسکے مرتے ہی اندھیرا ہوگیا [illegible] بہت تاریکی ہونے لگی
تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا [illegible] اشتر ارجب [illegible] جادو کے لشکر مین
پہونچی اور طاغوت جادو نے سُنی سیراب جادو سے کہا غضب ہوا [illegible] اشتر ارجب جادو کو
قتل کیا سیراب جادو نے کہا اُسنے مسلمان ہونے سے انکار کیا ہوگا طلسم کشا نے حکم دیا ہوگا پھر
طاغوت جادو نے کہا اے سیراب جادو اب مسلمانون سے مقابلہ کیونکہ کیا جائے خداوند
کا یہ حکم ہو کہ کسی قسم کی تکلیف طلسم کشا کو نہ پہونچے اور گرفتار ہوجائے یہ امر ممکن نہین عیار اُسکے
یہان ایسا ہے جس کی وجہ سے کوئی ساحر وہان جا نہین سکتا ہے اور اب [illegible] سے بھی مقابلہ نہین
کرسکتے سومنات جادو وہان موجود ہے اُسکے برابر ہم لوگ [illegible] سیراب جادو نے کہا ایک
عرضی خداوند کی خدمت مین اور روانہ کرنا چاہیے کہ یہان یہ واقعہ گذرا اب ہم لوگ عاجز ہین آپنے
سومنات جادو کی تقدیر بھی لی تھی جو وہ مسلمان ہوگیا دیکھیے وہان سے کیا جواب آتا ہے طاغوت
جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب وقت یہ بات ہے کہ مین خود خدمت خداوند مین چلون اور
تم بھی میرے ہمراہ ہو لشکر کو بھی لے چلو سیراب جادو نے کہا طلسم کشا کو وقت ملیگا وہ آگے بڑھ جائیگا
ایسا ہو وہ ایک مرحلے اور فتح کرلے طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین خداوند کو سب حال معلوم ہوگا وہ
مرحلے فتح نہین ہونے دینگے کوئی انتظام اور ہو جائیگا سیراب جادو نے کہا یہان سے چلنا بہت مشکل
ہے طاغوت جادو نے جواب دیا یہ بات بہت آسان ہے آج شب کو اس کا انتظام ہو جائیگا سیراب
جادو خاموش ہوا طاغوت جادو نے اُسی وقت افسران لشکر کو طلب کیا جب سب
آئے طاغوت جادو نے کہا تم لوگ اپنے ہمراہ سو سو دو دو سو آدمی لیکر آگے بڑھو یہان سے
تھوڑی دور تک اسی طرح جانا آگے بڑھ کے تخت تیار کرلینا یہان سے دو چار منزل کے بعد ٹھہرنا
کل ہم تمسے ملینگے افسران لشکر واپس آئے اُسی وقت لوگ روانہ ہونے لگے قریب شام وہان کوئی
باقی نہ رہا جب تاریکی ہوگئی سیراب جادو اور طاغوت جادو بھی ایک تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئے
کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر کیا جائے گا

## اب بدیع الملک نوجوان کا حال عرض کیا جاتا ہے

کہ شاہزادے کو سومنات جادو کے آنے کی ایسی خوشی تھی کہ اُس روز ایک جلسہ تہنیت مقرر کیا تھا
شب بھر وہ جلسہ رہا صبح کو شاہزادہ بدیع الملک نے بعد فراغ نماز سومنات جادو سے کہا اب خبر
لینا چاہیے کہ لشکر سیراب جادو میدان کی طرف آیا یا آج جنگ موقوف رہیگی سومنات جادو
نے قنداب جادو سے کہا کہ آقائے نامدار فرماتے ہین کسی کو میدان کی طرف روانہ کرو قنداب نے

چند ساحر اس طرف بھیجے ساحر میدان مین آئے دیکھا تو سیراب جادو کا مطلق نشان بھی نہ پایا خیام
بھی نہ دیکھے ساحر وہان سے واپس آئے شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی
ای شہریار ہم لوگ میدان کی طرف گئے جب آمد لشکر کا سامان نہ دیکھا تو کیفیت دیکھنے کے واسطے
آگے بڑھے سیراب جادو جہان مع لشکر مقیم تھا وہان کوئی نہین نظر آیا عجب کی بات ہی یہ لوگ رات
بھر مین کہان گئے سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار سب فرار ہو گئے اب یہ لوگ آئینہ اندام جادو
کے پاس جائینگے اس سے سب کیفیت بیان کرینگے وہ اور ساحر روانہ کرے گا شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی کیونکہ صاحبقران زمان کی زیارت بہت عرصے سے نصیب نہین
ہوئی اور یہ بھی سنا ہی کہ آئینہ اندام جادو نے مکر سے مع لشکر امیر کو گرفتار کر لیا ہی مجھے بڑی فکر اس
بات کی ہی کہ مقام قید امیر کا جو معلوم ہو جائے سومنات جادو نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیں مین سب
پتہ لگا دونگا جہان صاحبقران زمان ہونگے آپکو لے چلونگا مگر آج توقف فرمایئے مین شب کو کچھ باتین
ضروری حل کرونگا کل آپ میرے عرض کرنے کے موافق تشریف لے چلئے گا قنداب جادو نے
عرض کی ای شہریار بہت مناسب ہی مین بھی یہی چاہتا تھا کہ انکی راے کے موافق سفر فرمایئے شاہزادہ
بدیع الملک نے ارشاد کیا ای سومنات جادو جسقدر عرصہ ہوتا ہی مجھکو صدمہ ہوتا ہی ایک شب مین
تمھارے کہنے سے یہان قیام کرتا ہون سومنات جادو نے عرض کی مین کل عرض کرونگا آج یہ
بات تحقیق کرون کہ صاحبقران زمان کہان ہین شاہزادہ بدیع الملک خاموش ہو رہے اور
باتین ہونے لگین جب دن بہت قلیل باقی رہا سومنات جادو اپنے تخت پر بیٹھ کے راہی ہوا
شاہزادہ بدیع الملک نے قنداب جادو سے فرمایا اب سومنات جادو کہان جائیگا کس وقت آئیگا
قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار سومنات جادو تحفہ جات لینے کو گیا ہی اور مقام قید صاحبقران
دریافت کریگا تھوڑی دیر مین واپس آئیگا شاہزادہ بدیع الملک حکم دے چکے تھے کہ
سب لوگ سامان سفر درست رکھین یہان سے صبح کوچ ہوگا ہر ایک آمادہ سفر تھا شاہزادہ
بدیع الملک سومنات جادو کے منتظر ہوئے جب رات بہت کم باقی رہی تو ہرکارون نے آکر
عرض کی ای شہریار سومنات جادو اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جا کر
اطلاع کرو کہ یہان تمھارا انتظار ہو رہا ہی ہرکارے سومنات جادو کی بارگاہ مین آئے کہا آپ کا انتظار
آقائے نامدار کر رہے ہین تشریف لے چلیے سومنات جادو اسی وقت شاہزادہ بدیع الملک
کی خدمت مین حاضر ہوا آداب شاہانہ بجالایا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ای سومنات جادو تمنے
بڑی تکلیف اٹھائی مگر پہلے یہ کہو کہ صاحبقران زمان کہان ہین سومنات جادو نے عرض کی ای
شہریار صاحبقران زمان ایسی جگہ اسیر ہین کہ جبتک آئینہ اندام جادو قتل نہ ہوگا اس وقت تک
رہا نہ ہونگے یا لوح طلسم دستیاب ہو تب صاحبقران کی رہائی ہو اور لشکر بھی رہائی پائے بدیع الملک
نے فرمایا لوح طلسم کی تلاش مین چلنا چاہیے سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار لوح اس طلسم کی ایسی
جگہ ہی کہ کسی کو معلوم نہین آئینہ اندام جادو ہی واقف ہی اسنے آج تک کسی کو نہین بتایا بدیع الملک نے
فرمایا پھر کیا صورت کیجائے سومنات جادو نے عرض کی ایک شخص پر گمان ہی کہ وہ لوح کے حال

سے واقف ہو مگر وہاں تک جانا اور اس سے دریافت کرنا ممکن نہیں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اُسکا
نام بتاؤ جس شہر میں رہتا ہو اسکو بیان کرو خدا مالک ہو کسی صورت سے وہاں تک پہونچ جائینگے سومنات
جادو نے عرض کی ایک ساحر غدار ایوان باران میں رہتا ہو فانوس جادو نام ہو وہ کسی قدر
حالات لوح سے ماہر ہو ایوان باران تک وہی شخص جا سکتا ہو جو صاحب لوح ہو شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا ای سومنات جادو تم اُس طرف چلو خدا مالک ہو کسی صورت سے وہاں تک پہونچ
جائینگے سومنات جادو نے عرض کی راہ میں بہت سے مرحلے ایسے ہیں کہ وہ بے لوح فتح نہیں ہو سکتے
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اسکا اندیشہ نہیں ہو سومنات جادو نے عرض کی میں ہمراہ رکاب
ہوں مگر اس امر میں عاجز ہوں کہ وہاں تک میں نہیں جا سکتا یقین ہو آپ پہونچ جائیں اور کیفیت لوح
معلوم ہو جائے شاہزادہ بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا لشکر میں جاکر اطلاع کرو کہ سب
لوگ تیار رہیں ہم بعد ادائے فریضۂ سحر کوچ کرینگے قنداب جادو نے لشکر میں آکر اطلاع کی سب
لوگ چلنے پر آمادہ ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے فریضۂ سحری ادا کیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے
جادوؤں نے مرکب حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا سب لشکر کو ہمراہ لیا جانب ایوان باران
برائے تلاش لوح روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت سیراب جادو اور طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ لوگ جو بخوف شاہزادہ بدیع الملک نامدار فرار ہوئے تھے دوسرے روز آئینہ اندام جادو کے
پاس پہونچے اپنی اطلاع کرائی ملازمین آئینہ اندام جادو نے آکر کہا خداوند کو خوب معلوم ہو کہ سیراب جادو اور
طاغوت جادو در دولت پر حاضر ہیں حسب قاعدہ ہم عرض کرتے ہیں جو حکم اُنکے باب میں ہو کیا جائے
آئینہ اندام نے کہا اندر بلاؤ ہرکارے باہر آئے طاغوت جادو اور سیراب جادو کو اپنے ہمراہ
لے گئے طاغوت جادو نے آئینہ اندام جادو کی صورت دیکھکر رونا شروع کیا اسکو دیکھکر سیراب جادو
بھی رونے لگا آئینہ اندام نے کہا ای طاغوت جادو گریہ کرنے کا کیا سبب ہو طاغوت جادو نے کہا
خداوند اگر واقف نہ ہوں تو میں عرض کروں آئینہ اندام جادو نے کہا مجھے تو سب کچھ معلوم ہو مگر تم بھی بیان
کرو طاغوت جادو نے کہا آپ نے اشرار جادو کو گرفتار کر دیا اور سومنات جادو کو مسلمان ہو جانے دیا
فرجام جادو کی خبر نہ لی یہ دونوں ہاتھ سے گئے اشرار جادو کے مر جانے سے جو صدمہ دل پر
گذرا وہ ظاہر ہو اب طلسم کشا کو اور زور ہو گیا اگر ہم لوگ بھاگ نہ آتے تو یقین تھا کہ ہمیں لشکر طلسم کشا ہلاک
کرتا سحر میں ہم لوگ سومنات جادو کے ساتھ شامل تھے کیونکر مقابلہ کرتے اگر آپ کو یہی امر منظور تھا
تو آپ نے ہم لوگوں کو ہماری عبادت گاہوں سے بلا کر کیوں تباہ و برباد کیا آئینہ اندام جادو نے کہا
ای طاغوت جادو اب اپنے دل سے ملال نکال ڈالو نہیں تمہاری بھی وہی کیفیت ہوگی جو سومنات
جادو اور اشرار جادو کی ہوئی ہو خداوند نے جو بات کی ہو وہ ابھی ضرور ہوگی نہیں معلوم ہماری
کیا مصلحت ہو جو ایسا کرتے ہیں اگر ہم یقین نہ جانتے تو ہرگز گرفتار اور مسلمان نہ ہونے دیتے مگر
اُن لوگوں کے مذہب میں ایسے قسم کی تاثیر نہ تھی اس وجہ سے اُنکو ضرور دعوت سے گمراہ کر دیا تھا

اسکے واسطے یہی بات مناسب تھی جو کی گئی طاغوت جادو نے کہا اب طلسم کشا کے واسطے آپ کیا تجویز
فرماتے ہین یقین ہو وہ اور آگے بڑھ گیا ہو وہ ایک مرحلے فتح کر لیے ہون آئینہ اندام نے کہا یہ طلسم کشا کی
مجال نہین ہو جو اب مرحلے فتح کر سکے مین پھر تمہین لوگون کو اسکے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہون اور دو
ایک ساحر اپنے تمہارے ہمراہ کرتا ہون کہ جو تمہین طلسم کشا پر فتح دلا دینگے طاغوت جادو نے کہا
یا خداوند طلسم کشا کے یہان ایک عیار ایسا ہو کہ جسکا حال نہین کھلتا کہ وہ ساحر ہو یا عامل ہو یا مکار ہو کیا
بات ہو اسکے سبب سے ہم لوگ بہت خائف ہین ایسا نہو کسی روز ہم لوگون مین سے کسی کو لیجائے
اور قتل کر ڈالے آئینہ اندام جادو نے کہا اسکی کیا مجال ہو جو تمہین اور تمہارے ہمراہیون کو کسی قسم کا آزار
پہونچا سکے اب قدرت اسکو نہ کیے دیتے ہین تم لوگ لشکر ساتھ لیکر جاؤ ابھی بارہین اجازت دیتا ہون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرو اور جسطرح بن پڑے اسکو گرفتار کر لو خواہ آسمے تکلیف ہو پہنچے یا بآسانی گرفتار
ہو مین اجازت دیتا ہون طاغوت جادو نے کہا آپ جن لوگون کو ساتھ روانہ کرنے کی تجویز فرماتے
ہین انھین بلا دیجیے آئینہ اندام جادو نے کہا مین آج انھین طلب کرتا ہون ایک روز تم لوگ صبر کرو
طاغوت جادو تو آئینہ اندام سے رخصت ہو کر سیراب جادو کے باہر آیا مگر آئینہ اندام کو خیال
ہوا کہ طلسم کشا نے غضب کیا اشرار جادو سے ساحر کو قتل کر ڈالا دو ساحرون کو اپنا مطیع بنایا اسکے
بڑی قوت ہو گئی یہ سوچ کے اُس نے اپنے ملازمین کو بلایا ایک نامہ لکھا کہا اُس نامے کو لے جاؤ
ایوان باران مین جو وہان کا مالک ہو فانوس جادو اسکا نام ہو اس طلسم کے پہلے سے وہان رہتا ہو
اسکو جا کے دینا میرا اسلام کہنا ملازمین نے کہا یا خداوند ہم اس طلسم مین رہتے ہین مگر آج تک ایوان باران کا
نام بھی نہین سنا فانوس جادو کو بھی نہین دیکھا آئینہ اندام نے کہا فانوس جادو اس طلسم کی بنیاد سے
پہلے ایوان باران مین رہتا تھا جب طلسم بنایا گیا تو اُسنے مجھکو سجدہ کیا مین اسے اپنا دوست دلی
جانتا ہون اس سبب سے کہ مین اُسے ایسا کمال ملا ہو کہ زمانے مین کوئی ساحر اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہو
جب وہ آئیگا تو طلسم کشا کو اسیر کریگا اور سوسنات جادو کو بھی شکست دیگا یہ کہکے ایوان باران کا
پتہ بتایا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو نے چلتے وقت بہت سی چیزین ایسی دیدین کہ جنکے سبب یہ
بے خوف جا سکتا تھا دس دن کے بعد یہ ایوان باران کی سرحد پر پہونچا دیکھا ایک پھاٹک
عالیشان شاہی بہت سے ساحر اور دیو اُسکی نگہبانی کر رہے ہین خندق مین خون بھرا ہو ساحرون نے
جو اس ساحر کو دیکھا اُسکے قریب آ کے کہا اے شخص تو کون ہو کہان جاتا ہو یہانتک تیرا آنا کیونکر ہوا اس
نے نامہ دکھایا کہ مین خداوند آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہون فانوس جادو تک جانا چاہتا ہون
ساحرون نے کہا ہم آج تیری اطلاع کرتے ہین ایک ماہ کے بعد جواب آئیگا جب تک تو یہان رہ
اگر شہنشاہ تجھے طلب کرینگے تو ہم یہان سے بھیجدینگے ورنہ جیسا کچھ حکم اُنکا ہوگا اُسکے مطابق کیا جائیگا نامہ دار
آئینہ اندام جادو حیران ہوا کہ آج تک مین جس ساحر کے پاس نامہ لیکر گیا اُسنے سوائے آپ کے
کبھی تم کر کے میری طرف خطاب نہین کیا یہان کیا بات ہو جو دربان مجھسے تو کر کے بات کرتے
ہین نامہ دار کو اس حیرت مین تھا کہ دربانون نے ایک ساحر کو آواز دی جب وہ آیا تو دربانون نے
کہا یہ آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہو چاہتا ہو خداوند تک نامہ پہونچ جائے اور اسکی اطلاع بھی ہو اسکو

مہمان سرا مین لیجاوٗ ساحر شہر پناہ سے باہر آیا ایک مہمان سرا مین اُس ساحر کو جا کر بٹھایا کہا ایک ماہ تک
یہان رہو جب خداوند اسکا جواب مرحمت فرماوینگے اُس وقت تجھے اطلاع دیجائیگی ساحر کو صبر نہ ہوا کہا
خداوند تو سواے آئینہ اندام جادو کے دوسرا شخص نہین ہو یہ کیسے خداوند ہین اُس ساحر نے جواب دیا
کہ آئینہ اندام جادو اپنی سرحد بھر مین خداوندی کرتے ہین اور ہمارے خداوند اپنی سرحد مین خداوندی
کرتے ہین ساحر خاموش ہو رہا جو شخص اُسکو مہمان سرا مین لیکر آیا تھا وہ وہان سے راہی ہوا نامہ دار مسافرسرا
مین آیا جب شام ہوئی اُسکے واسطے طعام لذیذ آیا اور سب اسباب راحت وہان کے لازمین سے مہیا
کر دیا نامہ دار خوش ہوا ایک ماہ تک وہان قیام کیا جب وہ مہینہ تمام ہوا تو ایک ساحر نے آکر مسافرسرا مین آواز
دی کہ جو شخص آئینہ اندام جادو کا نامہ لیکر آیا ہو وہ کہان ہو اُس ساحر نے اُسکو جواب دیا اور اسکے
قریب جا کر کہا مین ہی خداوند کا نامہ لایا ہون ساحر نے کہا ہمارے خداوند تجھے طلب فرماتے ہین
نامہ دار اُس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر نے اسکو لیکر ایک ماہ تک راستہ طے کیا تب داخل شہر فانوسیہ ہوا
نامہ دار آئینہ اندام جادو نے اپنے شہر سے بڑھ کے شہر فانوس کو آباد دیکھا یا کیفیت دیکھتا ہوا اُس ساحر
کے ہمراہ ایک باغ کے قریب پہونچا ساحر نے کہا اے نامہ دار تو یہان توقف کر مین جا کر تیری اطلاع کر دون
دیکھون اب خداوند کیا فرماتے ہین نامہ دار وہین ٹھہر گیا ساحر اندر گیا تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا کہا اے
نامہ دار میرے ہمراہ سامنے خداوند کے چل نامہ دار اسکے ساتھ ہوا ساحر باغ مین لایا نامہ دار نے جو
عجائبات باغ مین دیکھے اسکو حیرت ہوئی غرض راہ طے کر کے سامنے فانوس جادو کے پہونچا اور
فانوس جادو کی صورت مہیب دیکھکر ڈر گیا قریب تھا کہ زمین پر گر پڑے اور بیہوش ہو جائے مگر اسکے
پاس بعض تحفہ جات آئینہ اندام جادو کے دیے ہوئے تھے اُنکی وجہ سے سنبھلا رہا فانوس جادو نے کہا
اے نامہ دار کیون ڈرتا ہے ہم اور آئینہ اندام باہم دوست دلی ہین جب اُنھون نے یہان طلسم بنایا تو مین بانی
ہوا اُنسے صورت شناسی پیدا ہوئی آخر کار آئینہ اندام جادو نے بہت وہ زمین مجھ سے طلب کی مجھے
محبت پیدا ہوئی آج تک باہم الفت و محبت ہے اگر تم انکا نامہ لیکر آئے ہو مجھکو دو مین ابھی اسکا جواب
لکھونگا نامہ دار نے نامہ دیا فانوس جادو نے نامے کو پڑھنا شروع کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے فانوس
جادو آجتک ہمارے اور تمھارے باہمی محبت اس طرح رہی کہ ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرتا رہا اکثر
بھیجتے تھے اور تحفے ہمسے مطلب کی کبھی کسی نے انکار نہین کیا فی زمانہ ایک شخص بارادہ طلسم کشائی ہمارے
طلسم مین آیا اُسکے ہمراہ لشکر ایسا تھا کہ اسوقت میرے اور تمھارے طلسم مین نہین ہو اور جو لوگ اُسکے
عزیز تھے اُن مین سے ہر ایک صاحب جرأت و ہمت تھا مین نے بڑی کوشش سے اُسکے جملہ
امرا کو مع اُسکے لشکر کے گرفتار کر لیا وہ تنہا شہر قنداب مین پہونچا وہان سیراب جادو نے
اُسکو اسیر کرکے قنداب جادو کے پاس روانہ کیا قنداب جادو کو اُس نے مسلمان کر لیا شہر پر اپنا
قبضہ کیا لشکر فراہم کر کے پھر وہان سے طلسم کے فتح کرنے کو چلا مین نے سیراب جادو کو اُسکی
گرفتاری کے واسطے بھیجا وہ لوگ جو بزرگان دین مشہور ہین اُنھین سے بعض جو اوسکا ساتھ دیتے
تھے اُسکے ہمراہ کیے وہ لوگ وہان جا کر مسلمان ہو گئے اب اُنکو اور زیادہ قوت ہو گئی مین طلسم
کے تحفہ جات صرف کرنا مناسب نہین جانتا ایوان منطاق کا کھولنا اچھا نہین سمجھتا اور اُسکی ذات سے

راحت کی امید نہین اس سبب سے آپکو تکلیف دیتا ہون کہ آپ یہان تشریف لائیے لشکر کو اپنے ہمراہ لائیے سبب آپکے آئے یہان کچھ انتظام نہ ہوگا اُسکو اسیر کر دیجیے ایسا نہ ہو کہ وہ مرحلہ جات کو تباہ کرے تو میری برسون کی محنت رایگان ہو جائے اور اب مجھسے اس قسم کے مرحلہ جات بنانا بہت دشوار ہین جب فانوس جادو یہ مضمون پڑھ چکا نامہ دار کو اُسی وقت طلب کیا ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ہم آئینہ اندام جادو خاطر جمع رکھو مین نے آج ہی سے آنے کا ارادہ کیا ہو یقین ہو دو ایک ماہ مین تمہارا یہان آؤن تم کسی طرح خوف نہ کرنا مین اُسکو گرفتار کر دونگا یہ نامہ تو نامہ دار کو دیا اور اپنے چلنے کی تیاری کی سات روز کے بعد فانوس جادو نے وہان سے کوچ کیا اور لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب شاہزادہ بدیع الملک سومنات جادو کے کہنے سے ایوان بُران کی طرف روانہ ہوا دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچا صحرا کی فضا شاہزادہ بدیع الملک کو پسند آئی سومنات جادو سے فرمایا کہ یہان آج کی شب قیام کرو صحرا بہت پر فضا ہی صبح کو یہان سے کوچ کرینگے سومنات جادو نے عرض کی اے شہر یار یہ صحرا مرغزار ہو یہان سے قریب ایک مرحلہ ہو کہ اُسکو مرحلہ طومار کہتے ہین طومار جادو وہان کا حاکم ہو اس صحرا مین بہت سی چیزین سحر کے زور سے بنائی ہین اگر آپ یہان تشریف رکھینگے تو ضرور لشکر کو زحمت پہونچیگی اور بہت لوگ ضائع ہو جائینگے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین اس کیفیت سے آگاہ نہ تھا یہان ٹھیرنا بیکار ہی قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار اگر راہ کو قطع کرینگے تو تھوڑی دیر مین قریب مرحلہ پہونچینگے وہان یہان سے زیادہ خوف ہو اُس مرحلہ کو آج ہی طے نہین کر سکتے ہین اور جو ہمراہ ان لوگون کو گزند پہونچانا ہوگے وہ کیا راہ چلنے مین نہین پہونچا سکتے ہین سومنات جادو نے کہا یہان سے چار کوس پر ایک ساحر رہتا ہو قرطاس جادو اُسکا نام ہو اس مرحلہ کے تمام کام اُسکے سپرد ہین مین نے اُسکو سحر تعلیم کیا ہو میرا لحاظ کرتا ہو جب مین اُسکے پاس جاؤنگا تو اُسے مسلمان ہونے کی ہدایت کرونگا یقین ہو وہ میرا کہنا رد نہ کرے اور مسلمان ہو جائے قنداب جادو نے کہا یہ بہت اچھی بات ہو شاہزادہ بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا تھوڑی دیر مین لشکر قرطاس جادو کے مکان کے نزدیک پہونچا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار اگر اجازت ہو تو مین پہلے اُسکے پاس جاؤن آپکی تشریف آوری کی خبر پہونچاؤن وہان سامان درست ہو شاہزادہ بدیع الملک نے سومنات جادو کو اجازت دی سومنات جادو روانہ ہوا قرطاس جادو کے مکان پر آیا قرطاس جادو اُسوقت اپنے باغ مین سیر کر رہا تھا اُسنے جو سومنات جادو کو آتے دیکھا بے اختیار دوڑ کے سومنات جادو کے قدمون پر گر پڑا سومنات جادو نے اُسکا سر چھاتی سے لگایا دعا دی قرطاس جادو نے عرض کی اے استاد آج آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہو آپ نے تو ایک مدت سے کوہ مین رہنا اختیار کیا تھا کوہ سے کب تشریف لائے کیا واقعہ گذرا سومنات نے کہا مین اس کیفیت کو ابھی نہین کہہ سکتا میرے مالک و آقا تشریف لاتے ہین پہلے اُنکے واسطے سامان درست

کرونگی مین اور بات کرونگا قرطاس جادو نے کہا کیا خداوند تشریف لاتے ہین سومنات جادو نے
کہا خداوند نہین خدا سوائے وحدہ لاشریک کے دوسرا نہین ہے مین نے اب ایک شخص کی
اطاعت اختیار کی ہے قرطاس جادو نے عرض کیا اُسکے ہمراہ کتنا لشکر ہے سومنات جادو نے جواب
دیا کہ لشکر بہت ہے قرطاس جادو نے اپنے ملازمین سے کہا جسقدر ہمارے مکانات خالی ہین اُن سب کو
آراستہ کرو اسباب راحت سب جگہ مہیا کیا جائے اور لشکر مین اطلاع کرو کہ ابھی سب
لوگ ہمارے پاس آئین ہم برائے استقبال جائین گے ملازمین قرطاس جادو نے اُسیوقت لشکر مین
اطلاع کی سب لوگ تیار ہوکر اس کے در باغ پر آئے قرطاس جادو سومنات جادو کے
تخت پر بیٹھ کر برائے استقبال شاہزادہ بدیع الملک روانہ ہوا یہان سب ملازمین سامان
مہانداری درست کرنے لگے جب قرطاس جادو قریب پہونچا اور لشکر نے شاہزادہ بدیع الملک
کو دیکھا سومنات جادو سے عرض کی اُستاد یہ لشکر کس کا ہے اور آپ کے آقائے نامدار کون
ہین سومنات جادو نے شاہزادہ بدیع الملک کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ ہمارے آقائے نامدار
ہین یہ لشکر بھی انھین کا ہے مگر یہ لشکر انکی خاص فوج کے چوتھے حصے سے بھی بہت کم ہے قرطاس جادو
نے عرض کی یہ کون صاحب ہین سومنات جادو نے جواب دیا اب تخت سے اُترو چلکر قدمبوس ہو
جب تمھارے یہان جائینگے تو سب کیفیت بیان کردینگے قرطاس جادو تخت سے اُترا سومنات
جادو بھی پیادہ پا ہوا جسقدر فوج اُن کے ہمراہ تھی سب پیادہ ہوگئی سومنات جادو نے شاہزادہ
بدیع الملک کے قریب پہونچ کے رکاب کو بوسہ دیا قرطاس جادو نے بھی قدمون سے آنکھین
ملین شاہزادہ بدیع الملک کو باعزاز تمام لیکر اپنے مکان پر آیا لشکر کے واسطے قلعہ مین جگہ تجویز
کی شاہزادہ بدیع الملک کو اپنی خاص بارہ دری مین لیگیا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف
رکھیے شاہزادہ بدیع الملک نے انکار کیا ایک دنگل زرین قریب تخت بچھا تھا بدیع الملک
اس دنگل پر بیٹھ گئے سومنات جادو آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے بیٹھنے کی
اجازت دی سومنات جادو سلام کرکے بیٹھا اور قرطاس جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا اے
قرطاس جادو مین نے اب دین آئینہ پرستی کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا چونکہ تجھکو ہدایت کرنا
میرے اوپر فرض حتمی ہے اس واسطے یہان آیا کہ تجھے بھی ہدایت کرون کہ تو بھی راہ راست پر آئے قرطاس
جادو نے یہ بات سنی گھبرا کے کہا استاد آپ نے دین آئینہ پرستی ترک کرکے کون سا
مذہب اختیار کیا ہے سومنات جادو نے کہا اب مین نے مذہب اسلام اختیار کیا اور آقائے
نامدار کی اطاعت قبول کی ہے یہ اس طلسم کے فتاح ہین انھون نے بہت سے طلسم فتح کیے بہت سے
ساحرون کو اس طلسم مین قتل کیا اب بفضل ایزدی اس کو بھی فتح کرین گے سیکڑون طلسم انھون
نے فتح کیے ہین یہ کیا چیز ہے بڑے بڑے طلسم انکے ہاتھ سے فتح ہوئے ہین اب تمھارے حق مین بہتر
یہ بات ہے کہ تم اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو قرطاس جادو نے
عرض کی استاد مین اسی بات کو بہتر سمجھتا ہون جو آپ کو پسند ہو اگر آپ یہ فرماتے ہین تو مین بھی
اپنے اس دین باطل کو ترک کرتا ہون یہ سنکے اس نے شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی اے

شہریار مین اسلام اختیار کرتا ہون شاہزادۂ بدیع الملک نے اُس کو آفرین کی قرطاس جادو
مسلمان ہوا شاہزادۂ بدیع الملک کی دعوت کی شب بھر جلسہ رہا صبح کو شاہزادۂ بدیع الملک
نے فرمایا اے سومنات جادو اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے ابھی سفر دور دراز طے کرنا ہے سومنات
جادو نے قرطاس جادو سے کہا آقاے نامدار فرماتے ہین کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے تشریف
لے جانیکا ارادہ ہے قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار یہ مرحلہ جو طومار جادو کے زیر حکومت
ہے جب تک یہ فتح نہو گا راہ نہ ملیگی شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا تو پھر اُسطرف چلنا چاہیے۔
قرطاس جادو نے پھر عرض کی اے شہریار وہ مرحلہ یہان سے دور نہین ہے آپ طومار جادو کو نامہ تحریر
فرمائیے کہ ہم تلاش صاحبقران مین جاتے ہین ہمین راہ دو اگر روکوگے تو اچھا نہو گا شاہزادۂ
بدیع الملک نے ایک نامہ اُسی وقت طومار جادو کو تحریر کیا سومنات جادو نے عرض کی
اے شہریار نامہ مجھے عنایت ہو مین اس کو لیکر جاؤنگا جواب وہان سے لیکر آؤنگا شاہزادۂ بدیع الملک
نے فرمایا اے سومنات جادو اور لوگ یہان موجود ہین وہ نامہ لیجائینگے سومنات جادو نے
عرض کی مین ایک سبب سے اس نامہ کا خود لے جانا اچھا جانتا ہون کیونکہ اور جو کوئی ساحر جائیگا
طومار جادو ضرور اُس کو سخت و سُست کہیگا اور اگر ساحر کی زبان سے کوئی بات نکلے گی
تو وہ اُس کو اسیر کریگا اس سبب سے مین خود نامہ کا لے جانا اچھا جانتا ہون شاہزادۂ بدیع الملک
نے مجبور ہو کر سومنات جادو کو نامہ دیا سومنات جادو نامہ لیکر مرحلہ کی طرف روانہ ہوا
تھوڑی دیر مین مرحلہ کے اندر پہونچا طومار جادو کے مکان پر گیا جو لوگ دروازے پر بیٹھے تھے
اُن سے کہا طومار جادو کو میری اطلاع کردو لوگون نے اُسی وقت چوبدار کو بلایا کہا جاکر اطلاع کرد
کہ سومنات جادو تشریف لائے ہین ہرکارون نے سومنات جادو کی اطلاع طومار جادو
سے کی طومار جادو اس کو بزرگان دین کے گروہ سے جانتا تھا فوراً نکل آیا سومنات
جادو کو دیکھکر سلام کیا اپنے ہمراہ اندر لے گیا کہا آپ نے آج سرفراز فرمایا میرا رتبہ بڑھایا مگر ایک
بات کی مجھے فکر ہے اگر بتلا دیجیے تو میرا اضطراب دفع ہو سومنات جادو نے کہا بیان کرو اگر مجھے
معلوم ہوگی بیان کرونگا طومار جادو نے کہا آپ نے ایک مدت سے گوشہ نشینی اختیار کی تھی
اور ایک پہاڑ مین عبادت کیا کرتے تھے کیا سبب ہوا جو آپ نے وہان کی سکونت ترک
کرکے اس درجہ آزادی اختیار کر لی سومنات جادو نے کہا مین سب امور بیان کرونگا۔
پہلے اس نامہ کا جواب مجھکو دو یہ کہکر شاہزادۂ بدیع الملک نامدار کا نامہ دیا طومار جادو نے
کہا یہ نامہ کس کا ہے سومنات جادو نے کہا یہ نامہ ہمارے آقاے نامدار کا ہے اس طلسم مین بہر
فتحی طلسم تشریف لائے ہین صاحبقران زمان سے جدائی ہوگئی ہے اُنھین کی تلاش مین جاتے
ہین درمیان مین تمھارا مرحلہ واقع ہے مناسب ہے کہ تم اُنکو جانے دو ایسے وقت مین روکنا اچھا
نہین ہے تمھارا سراسر نقصان ہے طومار جادو نے جو یہ تقریر سومنات جادو کی سنی حیران ہوا کہا
آپ کیا فرماتے ہین سومنات جادو نے کہا تم نامہ پڑھو پھر مجھسے بات کرنا طومار جادو نے
نامہ پڑھا اس مین یہی لکھا تھا کہ ہم براے تلاش صاحبقران زمان جانا چاہتے ہین یا راہ

دو یا جواب دو کہ انتظام کیا جائے طومار جادو نے نامہ پڑھنے کے بعد سومنات جادو سے
کہا اگر دوسرا اس نامے کو لیکر میرے پاس آتا تو یہان سے زندہ اپنے لشکر کو واپس نہ جاتا
کیا مجال ہے طلسم کشا کی جو اس طرف سے گذر جائے سومنات جادو نے کہا اے طومار جادو
جو تو دوسرے ساحر کے حق مین کرتا مین موجود ہون میرے واسطے اٹھا نہ رکھ جو ہونا ہے ابھی وقت
ہو جائے طومار جادو نے کہا آپ سے کمال تعجب ہے کہ آپ نے اپنے مذہب آبائی کو ترک کیا
اور اطاعت غیر مذہب کی قبول کی آپ کو یہ خیال نہ آیا کہ خداوند کیا کرین گے سومنات جادو
نے کہا اے طومار جادو اب اور کوئی گفتگو مجھ سے نہ کرین اس وقت تجھے آقائے نامدار کی خدمت
مین اسیر کرکے لے جاؤنگا یا خود یہان اسیر ہو جاؤنگا تو نے میرے سامنے اتنا بڑا کلمہ آقائے نامدار
کے بارے مین نکالا کہ مجھے یارائے ضبط نہین ہے جب تک اس کا عوض تجھ سے نہ لونگا مجھے چین نہ آئیگا
نہین جانتا کہ آقائے نامدار نے کیسے کیسے ملعونون کو تباہ کیا ہے اور کون کونسے ساحر ان کے ہاتھ
سے قتل ہوئے ہین تجھے ابھی سحر مین ذرا بھی دخل نہین اور اس قدر غرور کرتا ہے تو کیا طاقت رکھتا ہے
جو انکی راہ روک سکے جب ہم ایسے جان نثار انکے ہمراہ رکاب ہین اور انھون نے ہمین زیر کیا
ہے ان کی اطاعت قبول کی تیری کیا حقیقت ہے جو انکے مقابلہ کرکے کامیاب ہو ان پر سحر
تاثیر نہین کرتا ہے بہت سے تعویذات انکے پاس ایسے موجود ہین کہ ساحر انکے مقابلے مین
بالکل عاجز و شکستہ ہین طومار جادو نے کہا آپ جو فرماتے ہین وہ سب سچ ہے مگر میرا تو یہ
قول ہے کہ میری جان بھی اگر جاتی رہے تو بھی ترک مذہب نہ کرون آپ کیسے بزرگان دین کے
گروہ سے تھے جو آپ نے ترک مذہب کر دیا سومنات جادو نے جواب دیا کہ تجھے ان دلائل
سے کیا حاصل جس واسطے مین یہان آیا ہون اس کا جواب مجھکو سمجھکے دے اگر راہ روکے گا
بہت پچھتائیگا ناحق اٹھائیگا مفت مین جان جائیگی مرحلہ تباہ ہوگا اگر اپنی خیریت درکار ہے
تو آقائے نامدار کو جانے دے مانع نہ ہو طومار جادو نے کہا مین ہرگز نہ جانے دونگا اگر وہ لوگ
مقابلہ کرین گے تو مین لڑونگا یہ مرحلہ طومار ہے کسی کی اتنی مجال نہین جو اس مرحلے کو فتح کر سکے
سومنات جادو نے کہا اگر تجھے یہ منظور نہین ہے کہ تم لوگون کو راہ دے تو نامے کا جواب
صاف صاف تحریر کر طومار جادو نے پشت نامہ پر لکھا کہ اے طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ مقابلہ
کرون مگر آپ کے یہان کسی ساحر سے مقابلہ کرنا نہین چاہتا اگر آپ طلسم کشا ہین تو خود مجھ سے
مقابلہ کیجیے اگر آپ نے مجھے زیر کیا تو مین اسلام قبول کرونگا ورنہ آپ کو گرفتار کرکے خداوند کے
پاس بھیجدونگا اگر آپ میری اس شرط کو قبول فرمائیے گا تو مجھے اطلاع دیجیے مین مقابلے
کے واسطے جگہ تجویز کرون یہ لکھکر طومار جادو نے سومنات جادو کو دیا کہا مین چاہتا ہون کہ
طلسم کشا سے مقابلہ کرون انکی ہمت و جرأت دیکھون سومنات جادو نے کہا اے طومار
جادو مین ایک ادنیٰ درجا کا غلام ہون اگر تجھے کچھ سحر آزمائی یا جرأت دیکھنا منظور ہو
تو مین موجود ہون جو تیرے مزاج مین آئے اس سے باز نہ رہ طومار جادو نے کہا مین نے
اس مین شرط کر دی ہے کہ مین ساحرون سے مقابلہ نہ کرونگا خود آپ کی جرأت دیکھونگا سومنات

جادو نے چاہا پھر جواب دے مگر طومار جادو نے کہا کیا آپ کو اپنے آقا کی جرأت سے یہ امید
نہیں ہوتی ہے کہ وہ مجھ سے مقابلہ کر سکیں سومنات جادو نے کہا تو کیا چیز ہے جو وہ تجھ سے
مقابلہ کریں بڑے بڑے ساحروں کو زیر کیا اپنا مطیع بنایا طومار جادو نے کہا جب آپ یہ کیفیت
بیان کرتے ہیں تو پھر آپ دیر کیوں کرتے ہیں اس نامے کو لے جائیے اپنے آقائے نامدار کو دکھائیے
دیکھیے وہ کیا فرماتے ہیں یہاں آپ اپنی طرف سے باتیں کر رہے ہیں ایسا نہ ہو آپ
کے آقا کے خلاف ہو سومنات جادو اس کلمہ کو سنکر اپنے دل میں سوچا کہ واقعی طومار
جادو سچ کہتا ہے ایسا نہ ہو آقائے نامدار آزردہ ہو جائیں یہ سوچ کے اس نے کہا اے
طومار جادو اسی خیال نے اس وقت تیری جان بچائی مجھے آقائے نامدار کا بڑا خوف ہے ورنہ اس
وقت تجھے زندہ نہ چھوڑتا طومار جادو نے کہا اس کہنے کی کیا ضرورت ہے اگر مجھے آپ کے آقا
کی جرأت نہ دیکھنا ہوتی تو ضرور آپ سے جنگ کرتا سومنات جادو وہاں سے واپس
ہوا شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا نامہ نذر دیا زبانی سب حال کہا شاہزادہ
بدیع الملک نے نامے کو پڑھ کر کہا اے سومنات جادو اگر تم اس وقت طومار جادو کو
قتل کر کے آتے تو میں تم سے آزردہ ہوتا اور یقین ہے کہ سزا دیتا ہمارے یہاں کا دستور رہے
کہ جس سے خواہش جنگ کرے سوائے اس کے دوسرا اس سے مقابلہ نہیں کرتا ہے تم نے
بہت برا کیا جو اس سے اس قدر تکرار کی سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار غلام کے
دل کو برداشت نہ ہوئی اس سبب سے یہ خطا ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ اب
جا کر اس سے کہدو کہ ہمیں منظور رہے ہم مقابلہ کریں گے جہاں اس کے مزاج میں آئے مقابلے
کے واسطے جگہ مقرر کرے سومنات جادو شاہزادہ بدیع الملک کی بارگاہ سے باہر آیا
پھر محلے کی طرف روانہ ہوا طومار جادو کے پاس جا کر کہا آقائے نامدار فرماتے ہیں کہ جو کچھ
تم نے کہا ہمیں منظور رہے جو مقام پسند کرو ہم برائے مقابلہ وہاں آئیں طومار جادو نے کہا
اس طلسم میں صحرائے غزالان بہت اچھا مقام ہے فضا وہاں کی لائق دید ہے یعنی صحرائے پربہار
دشت لالہ زار ہے جہاں سبزہ نودمیدہ اپنی بہار دکھاتا ہے ہر گل خودرو دیر نرالا جوبن ہے صحرا
کیا ہے نمونہ گلشن ہے آبشاروں کی کیفیت عجب لطف خیز ہے ہوا فرحت انگیز ہے گلہائے خوشبو سے
دماغ جان معطر ہوا جاتا ہے عجیب نواح دلکش صحرائے طرب افزا ہے جسکی طراوت سے
روح کو بالیدگی ہوتی ہے جان تازہ ہوا جاتی ہے اس مقام سے بہتر دوسرا مقام فرحت خیز نہیں کہ
تعریف اس صحرائے پربہار کی جس قدر کیجائے کم ہے طلسم کشا بھی جب اس مقام کو ملاحظہ فرمائینگے
تو بہت پسند کریں گے اگر طلسم کشا قبول کریں تو جس صحرا کا میں نے ذکر کیا ہے کہ نہایت مقام تفریح
ہے وہاں تشریف لائیں مگر شرط یہ ہے کہ کسیکو اپنے ہمراہ نہ لائیں اور میں بھی تنہا جاؤنگا وہاں مجھ سے
اُنسے مقابلہ ہو جائیگا اگر وہ قبول کریں تو کل تشریف لائیں میں بھی جاؤنگا اسی مقام پر لطف مقابلہ
ہے کیونکہ وہ بھی تنہا ہونگے اور میرے ہمراہ بھی کوئی نہ ہوگا جو کچھ ہونا ہے وہیں وارا نیارا ہو جائیگا سومنات جادو نے
کہا اے طومار جادو تنہا آنیکی قید کیسی ہے طومار جادو نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ساحر نہ انکے ہمراہ آئے اور یہاں میں

اسباب سحر اپنے ساتھ لیکر جاؤنگا اگر کوئی ساحر آئیگا تو ضرور سحر کریگا سومنات جادو نے کہا جب آقائے
نامدار منع کر دینگے تو کسی کی مجال نہیں ہے جو سحر کر سکے طومار جادو نے جواب دیا کہ یہ سب باتیں جانتا ہوں
آپ لوگوں کو کب گوارا ہوگا کہ ایسے وقت میں خاموش کھڑے رہیں اور اپنے آقا کی مدد نہ کریں سومنات
جادو نے کہا اے طومار میں مجبور ہوں آقائے نامدار سے ڈرتا ہوں ورنہ تیری باتیں میرے دل کو تیر سے
زیادہ تکلیف پہنچاتی ہیں طومار جادو نے کہا اے سومنات جادو اسمیں برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ
میں کہہ رہا ہوں یہ خلاف جرات نہیں ہے جب طلسم کشا سے میری باتوں کی کیفیت بیان کروگے تو وہ ضرور قبول
کرینگے کیونکہ وہ بھی جری ہیں انھیں ضرور میری باتوں کا مزہ ملیگا سومنات جادو خاموش ہو رہا کچھ جواب
نہ دیا وہاں سے اٹھکے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہو اعرض کی اے
شہریار ابکی بار اسنے اور ایک شرط جدید مقرر کی ہے بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو سومنات جادو
نے عرض کی اسنے کہا ہے کہ طلسم کشا کسی کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف نہ لائیں اور میں بھی تنہا آؤنگا بدیع الملک نے
کہا بہت اچھی بات ہے میری بھی یہی خوشی ہے لیکن اسنے کون مقام مقابلے کے واسطے مقرر کیا ہے سومنات
نے عرض کی کہ دشت صحرائے غزالان میدان مقابلہ قرار دیا ہے بدیع الملک نے فرمایا میں کل ضرور وہاں
جاؤنگا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار وہ ساحر مکار ہے ضرور کوئی مکر اسنے پیدا کیا ہے ورنہ
کبھی اسطرح آپ کو طلب نہ کرتا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے اگر وہ مکر کریگا تو کیا کر سکتا ہے۔
سومنات تھوڑی دیر بدیع الملک سے باتیں کرتا رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے دربار برخاست
کیا قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار میں چاہتا ہوں کہ کل علحدہ میں حاضر ہو کر لڑائی کی کیفیت دیکھوں۔
بدیع الملک نے فرمایا تمہاری ضرورت نہیں اگر تم وہاں آؤگے تو طومار جادو کو یہی خیال پیدا ہوگا
کہ طلسم کشا اپنے مدد اپنے ہمراہ لایا ہے اس سے تمہارا جانا مناسب نہیں ہے سومنات نے قرطاس
جادو کو اشارہ کیا کہ خاموش رہو قرطاس رخصت ہوا راہ میں سومنات جادو نے کہا اے قرطاس
آقائے نامدار جانیکی نسبت نہ کہو کل جب شہنشاہ طرف میدان مقابلے کے تشریف لیجا چکیں انکے بعد ہمارے
تم اور قند اب جادو اور ہم پوشیدہ ہو کر چلینگے وہاں بھی آقا کی نظر سے پوشیدہ رہینگے جنگ کی
کیفیت بھی دیکھینگے بعد وہ واپس آئیں گے قرطاس جادو نے اس بات کو پسند کیا سومنات جادو اپنے ٹھکانے
پر گیا قرطاس جادو بھی خاموش ہو رہا اور جس قدر لوگ لشکر میں تھے سب محو خواب ہوئے رات بہت
کم باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہوئی بدیع الملک برائے ادائے نماز سجادے پر تشریف لائے فریضہ صبح
ادا کرکے اٹھے خادموں نے سلاح کی کشتیاں حاضر کیں بدیع الملک نے ہتھیار ذات پر آراستہ کئے
مرکب طلب فرمایا در دولت پر مرکب بادرفتار خدام لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک باہر تشریف لائے نام خدا لیکر
گھوڑے پر سوار ہوئے سب پتہ تو شب ہی کو سومنات جادو نے عرض کر دیا تھا بدیع الملک اسیطرف
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

## اب کیفیت طومار جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب اسنے سومنات جادو کو رخصت کیا اور یہ تاکید کر دی کہ طلسم کشا تنہا میدان مقابلہ میں تشریف

لائین تو سومنات کے جانے کے بعد اُس نے اپنے ملازمین کو طلب کیا جب سب آکر موجود ہوئے تو اُس نے
کہا آج سومنات جادو طلسم کشا کا نامہ لے کر آئے تھے مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایسا شخص اس طرح مسلمان
ہو جائے مین نے اُنکو بھی اپنے دام مکر مین پھنسایا ہے کل طلسم کشا کو صحرائے غزالان مین بلایا ہے - وہ
مرد جری ہے ضرور آئیگا وہان پہونچکر گرفتار ہو جائے گا تم لوگ وہان جاکر پوشیدہ موجود رہنا مین پہلے طلسم کشا
سے مقابلہ کرونگا پھر فریب دے کر اپنے ہمراہ چاہ شور آب پر لاؤنگا اُس چاہ کو اسی وقت جاکر خس پوش
کرو جب طلسم کشا وہان پہونچے گا مع مرکب چاہ کے اندر گرے گا اُسوقت اُسکا گرفتار کر لینا
کیا بڑی بات ہوگی ملازمین نے اُس کی رائے کو پسند کیا اُسیوقت روانہ ہوئے صحرائے غزالان مین ایک
چاہ تھا کہ نام اُسکا چاہ شور آب تھا تاثیر اُسکے پانی مین یہ تھی کہ جو چیز اُس چاہ مین گرتی تھی فوراً گل جاتی
تھی یا جس چیز پر اُس کنوئین کا پانی پڑتا تھا اُسکو خاک کر دیتا تھا ملازمین طومار اُسی وقت اُس چاہ کے قریب
آئے کنوئین کو خس پوش کیا بالکل زمین سے ملا دیا وہان سے واپس آکے طومار جادو سے کہا کہ ہم نے چاہ
کو خس پوش کر دیا ہے آپ صبح کو جب وہان تشریف لیجائیے گا تو خیال رکھیے گا کنوان بالکل زمین کے ہم رنگ ہی
جس قدر گھاس اُس زمین پر لگی ہے اُسی قدر اُس کنوئین پر بھی ہے بالکل ثابت نہین ہوتا ہے شناخت
کے واسطے ایک نارنج اس جگہ پر رکھدیا ہے طومار جادو نے کہا مین بھی جانتا ہون مقام کنوئین کا پہچانتا ہون
تھوڑی دیر تک یہ ملازمین سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی اُسنے سب کو رخصت کیا آپ بھی اپنی خوابگاہ
مین جاکر سو رہا جب صبح ہوئی اُسکی آنکھ کھلی اسپ سحر پر سوار ہوکے آلات حرب و ضرب لگا کر طرف صحرائے
غزالان کے راہی ہوا جب صحرا کے قریب پہونچا سامنے سے گرد اُڑی طومار جادو ٹھہر گیا جب دامنہ گرد شگافتہ
ہوا طومار جادو نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان اسپ کوہ کفل پر سوار گھوڑے کو سرپٹ ڈالے
میدان کی طرف آتا ہے جب قریب پہونچا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا مجھے اب تک یقین نہ تھا کہ آپ
میدان مین تشریف لائین گے سوار نے جواب دیا کہ تو نے کیونکر معلوم کیا کہ مین طلسم کشا ہون طومار
نے کہا آپ کی تصویر میرے پاس موجود ہے بانی طلسم نے ایک شبیہ بھی طلسم کشا کی اُتار لی تھی اور لکھ دیا تھا
کہ یہ شخص فرقہ اسلام سے ہوگا اور بدیع الملک نام ہوگا جب وہ اِس طلسم مین آئیگا فساد عظیم برپا
ہوگا تو آپ طلسم کشا سے الگ نہین ہین کہ آپ کی خبر بانیان طلسم نے دی ہے بدیع الملک نے جواب دیا اگر
خدا کو اس طلسم کا فتح مشہور کرنا ہے تو وہ ضرور مجھکو سب پر فتح دیگا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا
مجھے آپ کی حسن صورت پر رحم آتا ہے آپ مجھ سے مقابلہ نہ کرین اور اپنے ارادے سے باز آئین یہان سے
واپس جائین مجھ سے مقابلہ کر کے کسی نے فتح نہین پائی ہے بدیع الملک نے فرمایا اے طومار جادو
بہت سے جادوگرون نے یہی کلمہ کہا مگر مین نے کبھی کلمہ قبول نہ کیا ہم لوگون کا یہ دستور ہے کہ جب برائے مقابلہ
جاتے ہین تو حریف کے سامنے سے خالی نہین پھرتے ہین مین میدان مین آیا ہون اگر خدا کا فضل شامل حال ہے
تو شادان و فرحان واپس جاؤنگا اور اگر تیری قسمت مین فتح ہے تو مین ایسی موت کو بھی حیات ابدی سے بہتر
جانتا ہون اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ میدان جنگ ہے جائے وعظ و پند نہین اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور
ہے تو زیادہ باتین کرنا فضول ہے بفراغت ہم تم ایک ہی بار باتین کرلینگے اب جس کام کو واسطے
آئے ہین پہلے اُسکو انجام دے لین طومار جادو نے کہا اگر آپکو ایسی ہی تعجیل ہے تو مقام مقابلہ پر تشریف لے چلیے پھر

بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ جگہ مقابلہ کے واسطے مناسب نہین ہے طومار جادو نے کہا وہان مقابلے
کیواسطے انتظام کیا گیا ہے وہ سب بیگان جائیگا بدیع الملک نے فرمایا وہین چلو یہ کہکے مرکب صبارفتار کو
آگے بڑھایا طومار جادو بھی آگے بڑھا بدیع الملک کو اُس چاہ سے قریب لایا کہا یہان مین نے سب انتظام
کیا ہے بدیع الملک نے دیکھا زمین بھی ہموار ہے پانی بھی چھڑکا ہوا ہے صحرا بھی بہت پرفضا ہی گھوڑے
کود کا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ پہلے نیزے مین میرے آپکے امتحان
ہو جاے بدیع الملک نے کہا تمکین اختیار ہے اُسنے نیزہ سنبھالا گھوڑے کو کاوے پر لگایا بدیع الملک
بھی زین فرس پر سنبھل کے بیٹھے چاہ وہان سے قریب تھا اگر بدیع الملک گھوڑے کو کاوے پر لگاتے
چاہ مین گرتے شاہزادہ اسکی ترکیب دیکھنے لگا اسنے گھوڑے کو خوب گرما کے چاہا نیزے کا بند باندھون
کہ گھوڑا بھڑکا چاہ کی طرف چلا اُسنے بہت روکا مگر رُک نہ سکا چاہ کے قریب پہونچکے اپنی پیٹھ سے اسکو
گرایا طومار جادو جو چاہ خس پوش پر گرا سنبھل نہ سکا کنوئین کے اندر پہونچا بدیع الملک نے جو کیفیت
دیکھی متحیر ہوے اپنے دل مین خیال کیا یہ کیا ہوا طومار جادو زمین پر گر کر کہان غائب ہو گیا اس تعجب
مین تھے کہ نگاہ بدیع الملک کی جو پڑی ایک دہنہ نقب دکھائی دیا شاہزادہ کو خیال ہوا کہ طومار جادو اس
نقب مین گیا ہے یہ سوچ کے آگے بڑھنا چاہتے تھے کہ اُس دہنے کے قریب جائین کہ گھوڑا اڑا بدیع الملک
بدگمان ہوے وہین سے ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ یہ چاہ ہے اُسکو خس پوش کر دیا ہے یہان شاہزادہ تو اُس
چاہ کے دیکھنے مین معروف ہوا مگر طومار جو کنوئین مین گرا اُسنے چاہا کہ سحر کرکے نکلون مگر تاثیر آب چاہ سے
ہاتھ پاؤن اُسکے گل گئے باہر نہ نکلا گیا کنوئین ہی مین رہا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتہ ہوا نامم من طومار جادو
مالک مرحلہ طومار بود اس آواز کے آتے ہی بدیع الملک نے دیکھا کہ اُس صحرا مین آگ لگ گئی چارونطرف ایک
شور برپا ہوا چند ساحر سامنے سے پیدا ہوتے بدیع الملک پر سب نے آکر حملہ کیا شاہزادہ متحیر ہوا کہ کیا بات
تھی طومار جادو پر کیا واقعہ گذرا مگر ساحرون سے جنگ شروع ہوئی انھون نے سحر کیا بدیع الملک
پر سحر کیا تاثیر کرتا شاہزادے نے سب کو زیر تیغ کیا وہان سے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا راہ مین بہت
سی عمارتین منہدم پائین تمام مرحلے مین شور عظیم برپا دیکھا کچھ اور آگے بڑھے تھے کہ سومنات جادو نے سلام
کیا بدیع الملک نے جواب سلام دے کے کہا اے سومنات جادو عجب حیرت کی بات ہے کہ طومار جادو
جب مقابلہ کے واسطے میدان مین گیا ہنوز مقابلہ نہونے پایا تھا کہ وہ ایک کنوئین مین گر، تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی
کشتہ شد نامم من طومار جادو بود اُسکے مرتے ہی صحرا مین آگ لگ گئی چند ساحر حربہ ہاے سحر لیے ہوے سامنے
سے پیدا ہوئے مین نے اُنکو قتل کیا وہان سے اسطرف چلا راہ مین بہت سی عمارتین منہدم دیکھین یہ بات میری
سمجھ مین نہین آئی ہے سومنات نے عرض کی اے شہریار مبارک ہو کہ یہ مرحلہ فتح ہو گیا طومار جادو واصل
جہنم ہوا معلوم ہوتا ہے اُسنے آپ کے واسطے یہ مکر کیا ہو گا مگر خود جال مین پھنسا ہو خدا نے آپ کو بچایا اُسکو دغا کی سزا
ملی یہ کہتے ہوے آگے بڑھے کہ قنداب جادو اور قرطاس جادو اور نایاب جادو یہ سب ملے سومنات
نے سب سے کیفیت بیان کی قرطاس جادو نے کہا اے شہریار صولت خوالان مین ایک کنوان تھا کہ اُسکو
چاہ شور آب کہتے ہے معلوم ہوتا ہے طومار نے اُس چاہ کو آپ کے واسطے خس پوش کرایا تھا اور وہ خود خس
کنوئین مین ڈوب کے مر گیا تاثیر اُس چاہ کے پانی کی یہ تھی کہ جس شئے پر وہ پانی پڑتا ہے اسکو گلا دیتا ہی اُسی مین

طومار جادو گرا اور گل گیا اب آپ اصل مرحلے پر تشریف لیجیے وہان فوج وخزانہ موجود ہے سب پر قبضہ کیجیے
بدیع الملک نے یہ مشورہ پسند کیا قنداب جادو کو روانہ کیا کہ فوج مین جاکر اطلاع کردے کہ سب مسلح ہو کر
آئین قنداب اُسی وقت روانہ ہوا لشکر مین آکر سبکو اطلاع دی کہ شاہزادے کو خدا نے فتح عطا فرمائی
سب مسلح ہو کر طرف مرحلے کے چلو کہ فوج وخزانہ قبضے مین آئے اس خبر کے سنتے ہی سب لشکری طیار ہوئے
تھوڑی دیر مین بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے شاہزادہ قرطاس جادو کے ہمراہ مرحلہ
کیجانب مع فوج روانہ ہوا سرداران فوج مرحلہ کو اطلاع ہوئی کہ طومار جادو قتل ہوا اور طلسم کشا لشکر
گران ہمراہ لیے ہوئے اسطرف آتا ہے یہ سب لوگ بھی مسلح ومکمل ہو کر قلعہ مرحلہ سے باہر آئے بدیع الملک
بھیج چلے تھے افسران فوج نے بدیع الملک کے ہمراہ قرطاس جادو کو موجود دیکھا آپس مین کہا بڑے غضب کی
بات ہے قرطاس جادو مع اپنی فوج کے طلسم کشا کے ہمراہ ہے اس سے مقابلہ کرنا بہت دشوار ہے اس مرحلے
مین اس نے اپنا سحر اسقدر پھیلایا ہے کہ طومار جادو کا نہین ہے بعض کی راے ہوئی کہ انسے صلح کرو بعض
نے کہا اس وقت جو کچھ ہو جائے گا ہم لوگون کے واسطے اچھا ہو گا اگر طلسم کشا کو گرفتار کر لیا تو [illegible] اس
مرحلے کی حکومت ہمین کو دینگے اور اگر اسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر نکل جاینگے تو بھی بڑی عزت پاینگے بعض نے
کہا اس وقت مرحلے کی حالت دگرگون ہو رہی ہے عمارات سحر کا منہدم ہونا ساحرون کا تڑپ تڑپ کے جان
دینا یہ وقت ایسا نہین ہے کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرین بہتر یہ ہے کہ صلح کر لین گو بہت سے سردارون نے
اس راے کو پسند کیا مگر ایک ساحر کہ وہ طومار جادو کی طرف سے اس مرحلے کا انتظام کرتا تھا اس نے کہا مین
ہرگز تم لوگون کی راے سے اتفاق نہ کرونگا اگرچہ قرطاس جادو کے سحر سے بیحد ڈرا ہوا ہے مگر مین بھی اس
مرحلے کا منتظم اعلے ہون ان ساحرون سے جو اسوقت طلسم کشا کے ہمراہ ہین کسی کی مجال نہین جو مجھ سے
سحر مین بازی لیجائے پہلے مین سحر کر کے ان سب کو بیکار کرتا ہون اسکے بعد پھر حملہ کر کے طلسم کشا کو گرفتار
کرونگا سب خاموش ہو رہے یہ لشکر کو لے کر آگے بڑھا بدیع الملک کے سامنے آیا وہان سے نعرہ کیا
کہ ہان او طلسم کشا منم اسرار جادو بدیع الملک نے تلوار میان سے لی اسرار جادو نے کہا اے طلسم کشا
مین چاہتا ہون کہ تیرے ساحرون سے مقابلہ کرون جنکے بھروسے پر تو یہان آیا ہے بدیع الملک نے
فرمایا تجھے اختیار ہے میرے یہان جو ساحر ہین وہ بھی کسی سے مقابلہ کرنے مین عاجز نہین ہین یہ سنکر موسنا
جادو آگے بڑھا قنداب جادو نے کہا آپ کیون تکلیف فرمائین اس سے مقابلہ کرنا آپ کی خلاف
شان ہے مین اس یاوہ گو کا غرور خاک مین ملا دونگا قنداب چاہتا تھا کہ بدیع الملک سے اجازت لے
کہ قرطاس جادو نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مین چاہتا ہون کہ اس بیہودہ گو سے
مقابلہ کرون بدیع الملک نے اجازت دی قرطاس جادو آگے بڑھا اسرار جادو نے ایک گولا آگ کا
طرف پھینکا قرطاس نے اس گولے کی طرف بھی اشارہ کیا تو وہ گولا پلٹا اور قریب تھا کہ اسرار جادو کے سینے پر
پڑے مگر اُسنے رد کیا اپنی جھولی سے ایک خنجر نکالا اسپر کچھ اسم پڑھ کے پھونکا خنجر اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر
چلا قرطاس جادو نے ایک دانہ ماش کا خنجر کی طرف پھینکا خنجر کے دو ٹکڑے ہوئے اسرار جادو نے
تیغہ سحر نکالا قرطاس جادو کے قریب آیا اُسنے سپر سحر اٹھائی اسرار نے وار کیا قرطاس جادو نے
اُس کا وار سپر پر روکا اپنی کمر سے تیغہ سحر نکالا اُسپر وار کیا آپس مین رد وبدل ہونے لگی دیر تک رد وبدل ہی

جب اسرار جادو عاجز ہوا اور اپنے بچنے کی امید نرہی تو اُسنے کہا اے قرطاس جادو ایک لمحہ کی مہلت دے
زمین بندقبا باندہ لون قرطاس جادو نے ہاتھ روکا اُس نے بندقبا باندھے اُسی پردے مین فوج کی طرف اشارہ
کیا کہ یہی وقت ہے بلوہ کرکے آجاؤ فوج نے جو دیکھا چارون طرف سے ٹوٹ پڑی بعض نے سحر کرنا
شروع کیا بعض نے تلوارین میان سے نکالین بدیع الملک نے یہ کیفیت دیکھی گھوڑا بڑھایا شاہزادے
کے بڑھتے ہی سب لشکر بڑھا جنگ مغلوبہ ہونے لگی دو دم تک خوب تلوار چلی سحر بھی خوب ہوئے بدیع الملک
اسرار جادو تک پہونچے اسنے نیچہ کا وار شاہزادے پر بھی کیا بدیع الملک نے اُسکے وار کو خالی دیکر تلوار لگائی
اُسکے سر پر پڑی دو پرکالے کرکے تلوار نے زمین کو بوسہ دیا اسرار جادو دم کے گر اُسکے مرتے ہی اور آفت برپا ہوئی
تاریکی چھائی سنگ باری برف باری ہونے لگی آگ برسی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی میرا نام تھا اسرار جادو
مالک قلعہ طو ماریہ ہو اس آواز کے آتے ہی لشکر مین اسرار کے تہلکہ پڑگیا سب نے تلوارین ہاتھ سے پھینکدین
جو لوگ حربہ ہائے سحر سے ہوئے تھے اُنھون وہ سب حربے ہاتھ سے پھینکدیے چادرین ہلانا شروع کین
بدیع الملک نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی ٹھہرا ساحران دو حلقہ ہاتھ باندھ باندھ کے بدیع الملک کی
خدمت مین حاضر ہوئے سب نے عرض کی اے شہریار ہم آپکی اطاعت قبول کرتے ہین بدیع الملک کو
خوشی حاصل ہوئی ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ مین تشریف لائے قرطاس جادو نے سب انتظام کیا شاہزادہ
قلعہ مین فروکش ہوا سب ساحرون کو مسلمان کیا بعض جو سیاہ قلب تھے اُنھون نے اسلام نہ قبول کیا اپنی جان
بچا کے نکل گئے کہ ذکر اُنکا پر تحریر ہوگا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

یہان بدیع الملک نوجوان نے جب فتح پائی اور قلعہ پر قبضہ ہوا شاہزادہ دیر تک وہان ٹھہرا جب سب استراحت
کرنے جاتی ہو تو تاہو ئے قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار اب خزانہ کی طرف تشریف لیچلیے بدیع الملک
خزانہ مین تشریف لائے جس قدر مال واسباب خزانہ مین تھا وہ سب قبضہ مین آیا ایک روز وہان قیام فرمایا دوسرے
روز بدیع الملک نوجوان پھر قرطاس جادو کے قلعہ مین سب ساحرون کو بہت کچھ مال واسباب انعام مین عنایت
فرمایا قرطاس سے کہا اب مین یہان کا ٹھہرنا بیکار جانتا ہون ابھی تلاش نوح مین جاتا ہے جب تک نوح دستیاب
نہوگی جما جہقران زمان کی زیارت نصیب نہوگی اس مدت کی حکومت تمکو مبارک ہو مجھے اب جانے کی
اجازت دو قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار مجھے ہمراہ رکاب رہنا اس حکومت سے اچھا ہے کسی اور کو
یہانکی حکومت مرحمت فرمائیے مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر زندہ نرہونگا بدیع الملک نے
بہت کچھ کہا مگر قرطاس جادو نے ہر مرتبہ یہی عرض کیا کہ مین ہمراہ رکاب رہونگا آخرکار بدیع الملک مجبور
ہوئے اور ایک ساحر کو وہان کا حاکم کیا ایک روز اور وہان قیام رہا دوسرے روز مع جملہ ساحران و لشکر بسیار
طرف ایوان باران کے برائے تلاش نوح سفر کیا انکو تو راہ مین چلنے دیجئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا۔

## اب کیفیت اُن فراریونکی عرض کیجاتی ہے کہ جو مرحلہ طو ماریہ سے بعد فتح مرحلہ فرار ہوگئے تھے

یہ لوگ مصوبات راہ اٹھا کے تیسرے روز الیشہ اندام جادو کے مسکن پر پہونچے دیبانون نے جو انکو ایسی

حالت سے دیکھا اندر جانے کو منع کیا ساحرون نے کہا جلد ہماری اطلاع کرو کہ ہم لوگ مرحلہ طومار سے آئے
ہین کچھ فریاد لائے ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا جاکر خداوند سے عرض کرو کہ مرحلہ طومار سے
کچھ لوگ آئے ہین فریاد لائے ہین اُنکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے چوبدارون نے آئینہ اندام سے آکر اطلاع
کی اُسوقت آئینہ اندام کے پاس سیراب جادو اور طاغوت جادو بیٹھے تھے کچھ باتین فانوس جادو کی
ہو رہی تھین چوبدارون نے جو آکر یہ خبر دی آئینہ اندام نے کہا اُن ساحرون کو اندر لاؤ مین اُنسے سب حال
دریافت کرونگا چوبدار باہر آئے اپنے ہمراہ اُن ساحرون کو اندر لیگئے ساحرون نے جو آئینہ اندام کی صورت
دیکھی فریاد کرنا شروع کی آئینہ اندام نے سب کو خاموش کیا کہا پہلے خلاصہ کیفیت بیان کرو قدرت سمجھ لین پھر
تمھاری فریاد سنین ساحرون نے کہا یا خداوند غضب ہوا مرحلہ طومار طلسم کشا نے فتح کر لیا طومار جادو قتل ہوا
اب طلسم کشا کا قبضہ تمام مرحلے پر ہے قرطاس جادو جو طومار جادو کی طرف سے منتظم مرحلہ تھا اُسکو
طلسم کشا نے اپنا شریک کر لیا اور وہ مسلمان ہوگیا اب طلسم کشا کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُس طرف
سے مراحل فتح کرتا ہوا اسطرف آئے اور خاص طلسم مین آکر فساد برپا کرے آئینہ اندام نے جواب دیا
کہ ایسی مجال نہین جو سب مراحل فتح کرے طومار جادو کو خود قدرت نے فنا کر دیا ہے ورنہ طلسم کشا کی کیا حقیقت
تھی جو اُس مرحلے کو فتح کر لیتا ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ تباہ ہوگئے بڑی بڑی جاگیرین جو اُس مرحلے
مین تھین وہ سب برباد ہوگئین مسکنے تھے وہ ہم لوگون کے عیال و اطفال طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوئے آئینہ اندام
نے کہا قدرت تمھین اُسکے صلہ مین بہت کچھ مال و اسباب دینگے اور تمھارے واسطے یہان مکان بنائے
جائینگے اور اُسکا عوض طلسم کشا اور ہمراہیان طلسم کشا سے لیا جائے گا تم لوگ خاطر جمع رکھو آئینہ اندام نے یہ کہکے
اُن ساحرون کو خوش کیا مگر طاغوت جادو اور سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سنی اُن لوگون پر بہت ہیبت
طاری ہوئی کہا یا خداوند یہ تو بڑے غضب کی بات ہے طلسم کشا نے تو آفت برپا کر دی ہے آئینہ اندام نے کہا مین نے فانوس
جادو کو بلایا ہے جس وقت وہ آئیگا طلسم کشا کو اسیر کریگا فانوس جادو تمام طلسم سے زیادہ سحر مین دخل رکھتا
ہے اور قدرت کا بندۂ خاص ہے جب قدرت نے یہ طلسم بنایا ہے اُس سے پہلے فانوس جادو یہان رہتا تھا
قدرت نے اُس سے یہ زمین لی اُسنے انکار نہین کیا آج تک محبت مین فرق نہین آیا وہ بھی اپنی دنیا مین
خداوندی کرتا ہے قدرت کا دست دلی ہے جب وہ آئیگا اُسکا مقابلہ کوئی نکر سکیگا طاغوت جادو نے کہا
یا خداوند سومنات جادو کیسا ساحر تھا اور آپ کا بندۂ خاص بھی تھا مگر طلسم کشا کا شریک ہوگیا دین بھی
ترک کر دیا اُس سے بڑھ کے مین نے آج تک کسی کو آپ کا مداح و مطیع نہین پایا جب اُس سے یہ بات ظہور
پذیر ہوئی تو اور کسی سے کیا امید کیجائے آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو ابھی تجھے بزرگان دین کو
دیکھا نہین ہے سومنات جادو سب مین ادنیٰ درجہ رکھتا تھا اگر وہ مسلمان ہوگیا تو کیا عجب کی بات ہے قدرت نے
خود اُسکے دل مین یہ بات پیدا کی کیونکہ اب اُسکو اپنی عبادت پر ناز ہوگیا تھا اور اپنے تئین سب سے افضل
و اشرف جانتا تھا اس سبب سے قدرت نے اُسکو یہ ذلت دی کہ وہ مسلمان ہوا اب جسوقت طلسم کشا
کے ساتھ گرفتار ہوگا تو قدرت اُسکو جہنم مین ڈال دینگے اور بزرگان دین جو خاص خاص ہین اُنکو اس
کام کے واسطے مین نے تکلیف دینا اچھا نہین جانا ورنہ وہ لوگ جسوقت اپنے اپنے مسکنو نے نکلتے
تحفہ جات طلسم کشا کی کیا حقیقت نہ سمجھتے ایک اشارے مین گرفتار کر لیتے مگر اُنکو تکلیف ہوتی عبادت مین فرق آتا

اس سبب سے قدرت نے فانوس جادو کو بلایا ہے جب وہ آئیگا سب کام بگڑا ہوا بنجائے گا طاغوت جادو
خاموش ہو رہا کہ ہرکارے نے آکر کہا یا خداوند ایک نامہ وار آیا ہے فانوس جادو کا نامہ لایا ہے آئینہ اندام
نے کہا اسکو میرے سامنے لاؤ مین نامہ دیکھون کہ فانوس جادو نے کیا لکھا ہے ہرکارے باہر آئے ایک ساحر
کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے ساحر نے آئینہ اندام کو سلام کیا نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ پڑھا اس مین لکھا تھا
کہ مین دو ایک مہینے مین وہان پہونچونگا تم خاطر جمع رکھو جس وقت آؤنگا سب کو گرفتار کر دونگا آئینہ اندام نے
طاغوت جادو کو وہ نامہ سنایا طاغوت نے کہا یا خداوند دو مہینے کے بعد فانوس جادو یہان تشریف
لائینگے اسوقت تک طلسم کشا نہین معلوم کہان پہونچے کیا کیا باتین پیدا ہون آئینہ اندام نے کہا قدرت
طلسم کشا کی راہ بند کیے دیتے ہین کیا مجال طلسم کشا کی جو آگے جا سکے طاغوت نے کہا قدرت نے اکثر
طلسم کشا کی نسبت ایسا ہی کچھ فرمایا مگر کبھی کسی بات کا ظہور نہوا قدرت کو طلسم کشا کی محبت
زیادہ ہے اس سبب سے انکو تکلیف دینا نہین چاہتے ہین اگر قدرت ایک بار دلیر ہو کر ایک چشم نمائی فرماوین
تو یقین ہے طلسم کشا تمام عمر احکام قدرت سے سرتابی نہ کرے اور راہ راست پر آ جائے آئینہ اندام نے
جواب دیا کہ ابھی اس بات کا موقع نہین ہے جس وقت قدرت مناسب جانینگے اسکو سزا دیکر راہ راست
پر لے آئینگے ابھی اسکے دل مین جو حوصلے ہین جب تک وہ پورے نہونگے قدرت اسکی بات مین ذرا بھی
دخل نہ دینگے طاغوت نے کہا یا خداوند مرحلے جو طے ہو جائینگے آپ کے بندے اس قدر قتل ہونگے یہ سب
بیگناہ ہین مرحلہ جات کی تیاری مین کس قدر کوشش کرنا ہوگی آئینہ اندام نے کہا یہ سب ایک چشم زدن
مین قدرت خلق کر دینگے جو جو لوگ قتل ہوے ہین ان سب کو زندہ کر دینگے ہان جو جو لوگ مسلمان ہو گئے
ہین انکو سواے جہنم کے اور کہین دیکھین گے طاغوت جادو نے کہا اگر آپ فرمائین تو مین کچھ لشکر لے کر
طلسم کشا کے سامنے جاؤن اسکو روکون کہ وہ آگے نہ بڑھے جب تک فانوس جادو تشریف نہ لائینگے تو اتنے
مقابلہ ہوگا آئینہ اندام نے کہا جہان تک ممکن ہو طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا یا ایک روز جنگ آغاز کرکے پھر ایک
ماہ کی مہلت لے لینا بعد ایک ماہ کے اگر فانوس جادو آ جائیگا تو وہ تمھاری مدد کے واسطے جائیگا اور اگر
نہ آئیگا تو قدرت تمھین اطلاع دینگے تم ایک روز پھر طلسم کشا سے مقابلہ کرکے فرصت لے لینا طاغوت
جادو نے کہا مین بھی یہی چاہتا ہون مگر جب تک مین طلسم کشا کے مقابلے مین رہون قدرت ہر وقت میرا
خیال رکھین ایسا نہونے پائے کہ کسی وقت قدرت کو زیادہ خیال طلسم کشا کا آجائے اور مجھے فنا کر دین یا
کوئی عیار اسطرف کا آئے اور مجھے گرفتار کر لیجائے طلسم کشا علم قتل دے ایسی باتین ان لوگون کے
دلون مین نہ پیدا کیجیے گا ورنہ میری جان جائیگی آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو تم خاطر جمع رکھو مین
تمھارا خیال ہر وقت رکھونگا کسی کی مجال نہین جو تمھارے تئین گزند پہونچا سکے طاغوت جادو نے کہا آپ لشکر
مجکو فراہم کر دین مین جا کر طلسم کشا کو روک لونگا آئینہ اندام نے اسی وقت ایک نامہ اشراق جادو کو لکھا
مضمون اسکا یہ تھا کہ لشکر ساحران و سپہ ساحران تھوڑا روانہ کرو اور کچھ لشکر دیوان بھی ہمراہ کر دو مین طاغوت جادو
کو سب کا سپہ سالار کرکے طلسم کشا کے روکنے کے واسطے روانہ کرونگا مگر لشکر اسقدر روانہ کرنا کہ طلسم کشا
دیکھکر ششدر ہو جائے اور سپہ ساحران کا جو لشکر ہو اسمین ہر ایک جوان صاحب جرأت و ہمت ہو کہ طلسم کشا
سے مقابلہ کر سکے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامہ کو اشراق جادو کے پاس لیجا

نامہ دیگر زبانی بھی کہتا کہ جو کچھ اس نامہ مین لکھا ہے جلد اسکی تعمیل کرو اگر عرصہ ہوگا تو خداوند بہت آزردہ ہونگے
ساحر نامہ لے کر روانہ ہوا اشراق جادو کے مکان پر آیا دربانون نے کہا اشراق جادو اسوقت شہر
قنداب کو تشریف لے گئے ہین زمرد ثانی نے کسی ضرورت سے بلوایا ہے ہرکارے نے کہا مین وہین جاتا ہون
اسوقت خداوند کا حکم بہت شدید ہے جب تک اس کا جواب نہ ہوگا واپس نہ جاؤنگا یہ کہکر نامہ دار قنداب کیطرف
روانہ ہوا یہان اشراق جادو کو زمرد ثانی نے انتظام کی غرض سے بلایا تھا کہ یہان کا انتظام سب مین نے
درست کیا ہے مگر بعض بعض امور آپکی توجہ کے لائق ہین جب تک آپ اُن کامون کو انصرام نہ دینگے تب تک
یہان کے کل حالات خراب رہینگے اشراق جادو زمرد کے پاس گیا تھا انتظام شہر کی گفتگو ہو رہی تھی کہ
ایک ہرکارے نے اشراق کو خبر دی کہ خداوند کا نامہ دار آیا ہے آپ کو پوچھتا ہے اشراق نے کہا اسکو
جلد میرے پاس پاس لاؤ بہت بڑا کیا جو اُسکو روک دیا ہرکارہ باہر آیا فرستادہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لگیا
ساحر نے اشراق جادو کو نامہ دیا زبانی بھی کہا کہ خداوند نے تاکید کیا ہے کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے اسکی تعمیل بہت
جلد کرو عرصہ نہونے پائے اگر دیر ہوگی تو بڑی خرابی واقع ہوگی اشراق نے جلدی سے نامہ پڑھا
مضمون سے آگاہی ہوئی زمرد ثانی نے کہا اے شہنشاہ اس نامے مین کیا لکھا ہے اشراق نے کہا یہ
لکھا ہے کہ لشکر ساحران و غیر ساحران اور پہلوان لشکر دیوان جلد یہان روانہ کرو کہ ہم طاغوت جادو کو سپہ سالار
کرکے روانہ کرینگے طلسم کشا نے بہت آفت برپا کر رکھی ہے اگر دیر ہوگی تو طلسم کشا اور ایک مرحلے
فتح کریگا زمرد ثانی نے کہا ابھی تک طلسم کشا جنگ کر رہا ہے خداوند نے فرمایا تھا کہ ہم بہت جلد اُسکو
فنا کر دینگے اشراق نے کہا طلسم کشا نے مرحلہ طوما فتح کر لیا ہے اب اور مرحلہ کی طرف روانہ ہوا بہت
سے بزرگان دین اُسکے شریک ہو گئے ہین طاغوت جادو اور سیراب جادو نے طلسم کشا سے شکست
پائی ہے خداوند کے پاس بھاگ کے آئے ہین خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ
طلسم کشا کا قید کرنا بہت مشکل ہے جب تو خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہے ورنہ فانوس جادو کو آج تک کی
بڑی لڑائیون مین خداوند نے طلب نہین کیا زمرد نے کہا اے شہنشاہ مین بہت خائف ہون ایسا نہو
کہ طلسم کشا یہان تک آجائے اور مجھے ہلاک کرے تو مین اُس سے مقابلہ نہین کر سکونگا جب اُسکے ہمراہ
بزرگان دین ہین تو یہان کون ایسا ہے جو اُسکے سحر کا جواب دے سکے اشراق نے کہا اے زمرد تم
خاطر جمع رکھو تمہین کوئی آزار نہین پہونچا سکتا ہے خداوند تجھسے راضی ہین تمہارا خیال رکھتے ہین کسی کی
مجال نہین جو اسطرف آسکے زمرد نے کہا خداوند کی بعض باتین ایسی ہین جو سوائے اُنکے دوسرا نہین کہہ سکتا
دم بھر مہربان رہتے ہین دم بھر ناخوش رہتے ہین اُنکی باتون کو کون سمجھ سکتا ہے اشراق نے کہا تم خاطر
جمع رکھو اس طرف طلسم کشا نہین آئے گا اور اگر ایسا ہو کہ طلسم کشا اسطرف آجائے تو تم مجھے اطلاع
دینا مین آکر انتظام کر دونگا زمرد نے کہا مین اس حکومت سے باز آیا یہان نہین رہونگا آپ مجھے اپنے
ہمراہ لے چلیے اشراق نے کہا مین جو کہتا ہون اُسکو قبول کرو مین تمہارے واسطے خداوند سے بھی
کہہ دونگا وہ اسطرف طلسم کشا کو نہین آنے دینگے زمرد مجبور ہوا اشراق جادو نے وہان سے نامہ دار
آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیا مکان پر آکر اُسی وقت اُسنے نامے روانہ کئے علاقہ جات پر جو سردار لشکر تھے
سب کو اطلاع دی کہ تھوڑا تھوڑا لشکر اپنے یہان سے روانہ کرو ایک شہر اس طلسم مین تھا وہان سپہ دیو

رہتے تھے وہ بھی لشکر دیوان کہلاتا تھا وہان اشراق نے ایک نامہ روانہ کیا پانچسو دیو طلب کئے ایک روز
مین نامہ وار سب کہین پہونچے اور سردارون کو اطلاع ہوئی اُسی روز سب نے اپنے اپنے یہان سے لشکر روانہ
کیا ایک پہلوان کے پاس نامہ پہونچا اُسنے جو کیفیت دیکھی کہ ایک شخص طلسم کشائی کے واسطے طلسم مین
آیا ہے جو نہین جانتا ہے جرأت و قوت مین اپنا مثل نہین رکھتا ہو اُسکو شوق لڑنے کا پیدا ہوا اپنے شاگردون
سے کہا مین جاؤنگا طلسم کشا کو زیر کرلاؤنگا بڑے غضب کی بات ہے کہ اس طلسم مین کوئی آکر دعوے
جرأت کرے اور مین سن لون شاگردون نے بہت کہا کہ آپ تشریف نہ لیجائین آپ کی خلاف شان ہے
اُس پہلوان نے قبول نہ کیا کہا مین خود اُس سے جاکر مقابلہ کرونگا دیکھون اُسنے کیسا دعوے جرأت کیا ہے
اُسی وقت سے اُسنے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز روانہ ہوا اور سب بھی اسکے یہان سے
روانہ ہو چکے تھے دوسرے روز یہ پہلوان اشراق جادو کے مکان پر پہونچا دربانون سے کہا حضور شاہ
مین عرض کرو مقناطیس گرد حاضر ہے امیدوار ہے کہ حاضر ہوکر شرف قدمبوسی حاصل کرے دربانون
نے اُسیوقت اسکی اطلاع کرائی اشراق نے اُسی وقت اُسکو اپنے پاس بلایا مقناطیس گرد نے اشراق
کو آکر سلام کیا کہا آپ کا فرمان میرے پاس پہونچا افسوس کی بات ہے کہ اس طلسم مین میرے سامنے
کوئی دعوے جرأت کرے اور مین سن لون اشراق جادو نے کہا اے مقناطیس جو کچھ تم کہتے ہو
بہت سچ ہے مگر تمہین اطلاع نہ تھی اس سبب سے تم مجبور رہے مقناطیس نے کہا آپ اور کسی کو وہان نہ
بھیجئے مین تنہا جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا اشراق نے کہا کیا کرون خداوند کے حکم سے مجبور رہون
ورنہ مین تمہین تنہا روانہ کرتا مقناطیس نے کہا آپ کو اختیار ہے مین ہر طرح جاؤنگا اُس سے مقابلہ کرونگا
اشراق نے اُسکے رہنے کے واسطے جگہ تجویز کی اُسی روز اور سب جگہ سے لشکر آگیا اشراق نے آئینہ اندام
کے مکان سب کو روانہ کیا خود بھی گیا آئینہ اندام سے جاکر کہا سب لوگ موجود ہین قریب پانچ سو کے دیوان
قوی ہیکل بھی مسلح و مکمل حاضر ہین اور لشکر ساحران بھی بہت ہے غیر ساحر بھی اس قدر آگئے ہین کہ انکے رہنے
کی جگہ بہت مشکل سے دی گئی ہے منجملہ ایک پہلوان مقناطیس گرد ایسا آیا ہے جسکے سبب سے مجھے بڑی تقویت
ہو گئی ہے یقین ہے سب سے بڑھکر کام کرے طلسم کشا کو زیر کرلائے آئینہ اندام نے کہا سب کو کل یہان
سے روانہ کردو مین آج طاغوت جادو کو بلاتا ہون اُسکو سب کا سپہ سالار بناتا ہون وہ ساحر بھی زبردست
ہے اور ایکبار طلسم کشا سے مقابلہ بھی کرچکا ہے سب کیفیتین اُسکو معلوم ہین اشراق نے کہا یا
خداوند آپ نے طلسم کشا کو مانند حمزہ فنا کیون نہ کر دیا آئینہ اندام نے کہا قدرت کی مصلحت نہ تھی جسوقت
خراج مین آئیگا اسکو راہ راست پر لے آئینگے اشراق اُٹھا رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا آئینہ اندام
نے اُسیوقت طاغوت جادو اور سیراب جادو کو بلایا لشکر اُسکے سپرد کیا کہا تم جاؤ بہت سمجھکے
طلسم کشا سے مقابلہ کرنا اگر اپنے حق مین اچھا سمجھنا تو جنگ قائم رکھنا اگر کوئی بات خلاف ہو تو مہلت
لے لینا طاغوت جادو نے کہا مین سب انتظام درست کرونگا آپ خاطر جمع رکھیے مگر یہ نہو کہ کسی وقت آپ
مجھسے آزردہ ہون اور فنا کردین آئینہ اندام نے کہا مین اس وقت تیری عمر بڑھائے دیتا ہون اور جب
تو فتح کرکے واپس آئیگا تو تیری عمر ایک ہزار برس کی اور بڑھاؤنگا طلسم کشا کو تیرے ہاتھ سے زیر کراؤنگا
فانوس جادو کو جو مین نے بلایا ہے صرف میری مصلحت ہے کہ ایک مدت سے مین نے اُسکو نہین

دیکھا جاتا ہے اسی بدولت سے ملاقات ہو جائیگی اور وہ بآسانی طلسم کشا کو اسیر کردیگا طاغوت جادو رخصت ہوا آئینہ اندام نے اُسی وقت اپنا ایک ملازم ہمراہ دیا اُسنے آنکے سب لوگون سے لشکر مین کہا خداوند نے طاغوت جادو کو اور ہم سب جادوگرون کو بھیجا ہے فرمایا ہے انکا حکم ہمارے حکم کے برابر جاننا اگر کوئی شخص انکی خلاف مرضی کوئی بات کریگا تو عتاب مین گرفتار ہوگا سب نے کہا اول تو یہ بزرگان دین سے ہین اسکے علاوہ اب خداوند کا ایسا حکم ارشاد ہے کسکی مجال ہے جو انکی خلاف مرضی کوئی کام کرسکے طاغوت جادو اور سب لشکرگران ہمراہ لیکر بدیع الملک کی تلاش مین روانہ ہوئے کہ ذرا جاوقت پڑ جائیگا

## اب کیفیت فانوس جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا ایک مہینے تک قطع منازل کرنیکے بعد ایک ہرے ایک صحرا مین پہونچا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا مین ایک شب بسر کرو اب تو سرحد حکومت آئینہ اندام مین آگئے ہین کل اُسکے پاس پہونچ جائینگے سب نے بارگاہین استادہ کردین فانوس جادو اپنی بارگاہ مین آیا لوگون نے اُس سے آکر کہا اسوقت صحرا کی بہار قابل دید ہے اگر باہر سیر تشریف لیجیے تو بہت مناسب ہے فانوس جادو چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آیا صحرا کی سیر کرنے لگا اسکے ہمراہی جو درخت عجائب وغرائب اُس صحرا مین تھے اُسکو دکھاتے تھے فانوس کہتا تھا یہ سب آئینہ اندام کے مذاہب کے تحفہ جات ہین واقعی آئینہ اندام بھی خداوند کامل ہے جو جو چیزین اُسنے پیدا کی ہین وہ بے نظیر ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحرون نے فانوس جادو سے کہا نہین معلوم یہ گرد کیسی اڑی ہے فانوس جادو نے کہا آئینہ اندام کا لشکر کسی طرف جاتا ہوگا آج کل تو طلسم کشا یہان آیا ہوا ہے فوجین جابجا ہر طرف اسکی تلاش مین پھرتی ہونگی ساحرون نے کہا طلسم کشا بڑا جری ہے جو اہل طلسم مین برے تاجی آیا ہے دیکھا کہ آئینہ اندام بتعداد فوج رکھتا ہے اور تعداد ہے اُس سے لڑنے کے سرپر ہونگے فانوس جادو نے جواب دیا کہ وہ بھی فوج بیشمار اپنے ہمراہ لیکر آیا تھا اسکے سب عزیزون کو آئینہ اندام نے اسیر کرلیا ہے وہ تنہا رہگیا تھا کسی صورت سے ملک قندآب مین پہونچا اور کوئی شخص قندآب جادو ہے اُسکو مسلمان کیا اُسکے بعد اور ساحر جو اس طلسم مین اعلےٰ درجہ کے تھے اُن سبکو مسلمان کیا اب پھر اُسکے پاس لشکر ساحران وغیر ساحران بہت جمع ہوگیا ہے واقفکاران طلسم اُسکے مطیع ہوئے ہین خود بھان کے نشیب وفراز سے کسی قدر آگاہ ہوگیا ہے اب اُسکا اسیر ہونا امر اہم ہے اسی سبب سے آئینہ اندام بھی گھبرایا ہوا ہے یہ اُسکو منظور نہین ہے کہ مین تحفہ جات طلسمی صرف کردون یا اعلےٰ درجہ کے ساحرون کو اپنے طلسم کی زمین سے اُٹھاؤن ورنہ ممکن ہے کہ وہ اُن لوگونکو بیدار کرے جو ایک مدت سے اس زمین کے نیچے جلس دم کیے ہوئے ہین یا ایوان نہ طاق کا دروازہ کھول دے نہین معلوم وہان کیا ہے جسوقت اُسکا دروازہ کھلیگا نہین معلوم کیا کیا آفتین اس ایوان سے برآمد ہونگی فانوس تو یہ باتین کر رہا تھا کہ دفعتہً گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک جوان جرار مرکب کوہ تمثل پر سوار عقب مین اُسکے لشکر بیشمار ساحران جلیل مانند چاکران انتظام لشکر کرتے ہوئے آتے ہین ساحران فانوس جادو نے کہا یہ لوگ آئینہ پرست نہین معلوم ہوتے نشان لشکر بالکل خلاف ہین فانوس جادو نے اُس طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا یہی جوان ہے پشان

اہل اسلام سے مشارکت ہین یہ کلمہ اُس نے کہا بہت اچھا ہوا یہ طلسم کشا سے ملاقات ہوگئی یہین اسکو گرفتار کرکے
لیتا چلو تھا آئینہ اندام بہت خوش ہوا گویا کہتا ہی تھا کہ لشکر قریب آیا اُسنے اپنے یارون سے ایک ہرکارے کو بھیجا
کہا جا کر اس جوان سے کہو سب سے آگے ہے دریافت کرو کہ تم کون ہو کہان جاتے ہو اگر طلسم کشا ہے تو میری
طرف سے کہنا کہ لشکر کو یہین ٹھہراؤ ہمین کچھ ضروری باتین تم سے کرنا ہین ہرکارہ اسکا پیام لیکر بڑھے لشکر کے
قریب پہونچے لوگون سے دریافت کیا یہ لشکر کس کا ہے سب نے کہا یہ لشکر بدیع الملک نامدار کا ہے اس
طلسم مین یہ فاتح طلسم تشریف لائے ہین ہرکارون نے بدیع الملک کو پوچھا سب نے بتادیا ہرکارے
بدیع الملک نامدار کے پاس آئے عرض کی اے طلسم کشا ہمارے خداوند فانوس جادو فرماتے ہین کہ ہمین
کچھ امور ضروری کہنا ہین لہذا آپ آج کے روز یہین ٹھہر جائین بدیع الملک نے جو لشکر عظیم سامنے دیکھا
سمجھے یہ کوئی ساحر خاص میرے مقابلے کے واسطے آیا ہے یہ خیال کرکے بدیع الملک نے ہرکارے
سے کہا اپنے سردار سے کہنا ہم یہین ٹھہرتے ہین تمہین جو کہنا ہو جسے یہان آکر کہو ہرکارے جواب لیکر روانہ
ہوے اپنے لشکر مین آئے فانوس جادو سے کہا واقعی طلسم کشا کا لشکر ہے ہمنے طلسم کشا سے کہا کہ
ہمارے خداوند چاہتے ہین کہ تم سے کچھ ارشاد کرین لہذا تمہین یہان ٹھہرنا چاہیے اُس نے قبول کیا لشکر کو ٹھہرا
لیا ہے فانوس جادو نے کہا جب اُسکا لشکر یہان مقیم ہوچکے تو ہمین اطلاع کرنا ہرکارے اس کام کیواسطے
لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوے فانوس جادو اپنی بارگاہ مین گیا بدیع الملک کے لشکر
مین اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین داخل ہوے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ہرکارے فانوس جادو سے یہ کیفیت دیکھکر واپس گئے فانوس جادو
سے کہا اب لشکر بدیع الملک کا مقیم ہوچکا جو کچھ آپکو فرمانا ہو ارشاد کیجیے ہم جاکر وہان اطلاع کرینگے
فانوس جادو نے کہا ہماری طرف سے طلسم کشا کو اطلاع دو کہ تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے پاس
آکر چند باتین نصیحت کی سن جائے وہ سب اُسکے مفید مطلب ہونگی ہرکارون نے کہا ہم ابھی جاتے ہین
اُسکو اپنے ہمراہ لاتے ہین یہ کہکے ہرکارے بارگاہ فانوس جادو سے باہر آئے بدیع الملک نوجوان
کے لشکر کی طرف روانہ ہوے جب لشکر مین پہونچے دربارگاہ بدیع الملک پر آئے اندر جانے کا قصد کیا
دربانون نے روکا ہرکارون نے کہا ہم خداوند فانوس کے بھیجے ہوے آئے ہین ہمارے واسطے
اندر جانے کی ممانعت نہین ہے دربانون نے کہا ہم تمہین ہرگز اندر نجانے دینگے جب تک آقاے نامدار کا
حکم نہ آئےگا ہرکارون نے چاہا سحر کرین مگر دربان بھی سحر مین طاق تھے تلوارین کھینچکر کھڑے ہوگئے یہ
ہنگامہ جو ہوا سومنات جادو باہر آیا دیکھا چند ہرکارے دربانون سے بحث رہے ہین قریب ہے کہ فساد
ہوجائے سومنات جادو نے ہرکارون سے کہا تم لوگ کہان سے آئے ہو کیا ارادہ ہے ہرکارون نے
کہا ہم خداوند فانوس جادو کے بھیجے ہوے آئے ہین ہمین تمہارے یہان کے دربان روکتے ہین سومنات
جادو نے کہا جب تک کہ آقاے نامدار حکم نہ فرماوین تم کیونکر اندر جا سکتے ہو ہرکارون نے کہا خداوند
کے فرستادہ ہین ہمین کون روک سکتا ہے سومنات نے کہا اگر تمہارے خداوند بھی آئینگے تو بھی بے اجازت
آقاے نامدار اندر نجانے پائینگے ہرکارون نے کہا وہ یہان کیون تشریف لاتے یہ انکی خلاف شان ہے
سومنات جادو کو یہ بات بُری معلوم ہوئی اشارہ کیا کہ ایک برق گری ہرکارے جلگئے انکے مرنے کی صدائین

بلند ہوئین سومنات جادو بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو کیا بات
تھی سومنات جادو نے عرض کی فانوس جادو جسکی تلاش مین ہم جاتے ہین وہ خود اس طرف آیا ہے اُسی
نے لشکر کو ٹھہرایا ہے آپ کی خدمت مین دو ہرکارے بھیجے تھے نہین معلوم کیا پیام لائے تھے دربانون
نے انکو روکا وہ اُنسے بگڑے نوبت بفساد پہونچی مین نے بارہا اُنہین سمجھایا اُنکی زبان سے کلمات بیجا
نکلے مین نے دونونکو سزا دی بدیع الملک نے کہا اب وہ کہان ہین سومنات جادو نے عرض کی
واصل بجہنم ہوئے لاشے بھی دونون کے پھکوا دیے بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات تم نے ناحق
اُن دونون کو قتل کیا اگر انھون نے کوئی خلاف بات کہی تھی سنکر خاموش ہو رہتے سومنات جادو
نے عرض کی اے شہریار یہ بہت اچھا ہوا اگر اسوقت سنکر خاموش ہو رہتے زندہ اونکی بہت بڑھتی بدیع الملک
خاموش ہو رہے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے یہ آئینہ لا یرہ کے طلب کرنے سے
آیا ہے اُسی نے اسکو بلایا ہے بہت اچھا ہوا اُسکے مکان تک کوئی بے دوے نہین جا سکتا ہے اُسکو روح
کی بھی کیفیت بخوبی معلوم ہے کیا تعجب ہے جو مسلمان ہو جائے ... روح کی کیفیت بتائے بدیع الملک
نے کہا سب لوگ تو اُسکو بھی خداوند کہتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی بڑا اکابر مسلمان نہ ہوگا
سومنات نے عرض کی اگر یہ اسلام قبول نہ کریگا تو بھی کیفیت روح کسی ترکیب سے معلوم ہو جائے گی خواجہ اس
حال کو سُن رہے تھے تھوڑی دیر تک تو بارگاہ بدیع الملک مین ٹھہرے جب اچھی طرح سے سب کیفیت
سُن چکے بارگاہ سے باہر آئے فانوس جادو کے لشکر کی طرف چلے ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب فانوس جادو کا حال ملاحظہ فرمائیے

کہ جب ہرکارون کو عرصہ ہوا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا مین نے ہرکارون کو طلسم کشا کے پاس بھیجا تھا
ابھی تک وہان سے واپس نہین آئے کسی کو اُنکی خبر کے واسطے بھیجو کہ جاکر اُن کا حال دریافت کرے
کہ کیا سبب ہے جو ابھی تک واپس نہین آئے ہرکارے اور سامنے موجود تھے مصاحبین فانوس نے
انکو اشارہ کیا کہ تم طلسم کشا کے لشکر کی طرف جاؤ ہرکارون کی کیفیت دریافت کرو عرصہ سے اُس طرف گئے
ہین ابھی تک واپس نہین آئے کیا سبب ہے یہ ہرکارے بھی لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوئے راہ
مین ایک ساحر کو دیکھا کہ زمین سے باتین کر رہا ہے ہرکارون نے کہا اے ساحر تو سودائی ہے جو زمین سے باتین
کرتا ہے ہرکارون سے یہ سنکر اُس ساحر نے جواب دیا کہ تم لوگون کو اسکی تحقیق کی کیا ضرورت ہے جس کام کو
جاتے ہو جاؤ میرے معاملہ مین دخل نہ دو ہرکارون نے کہا اے شخص ہمنے نئی بات اسوقت دیکھی اسوجہ سے
دریافت کیا اگر تمھین بتانے مین عذر ہے تو ہم جاتے ہین ساحر نے کہا بھائی اب تمنے دریافت کیا اگر مین نہ بتاؤنگا
تو تمکو ملال ہوگا میرے پاس بیٹھ جاؤ دونون ہرکارے اُس ساحر کے پاس بیٹھ گئے ساحر نے کہا تم لوگ
کون ہو کہان جاتے ہو ہرکارون نے کہا ہم خداوند فانوس کے فرستادے ہین طلسم کشا کے
پاس جاتے ہین خداوند نے طلسم کشا کو بلایا ہے کچھ نصیحت کرینگے پہلے دو ہرکارے اور بھی روانہ کیے تھے
مگر اُنکا پتہ نہ معلوم ہوا نہین معلوم اُنپر کیا گذری اور کہان گئے ساحر نے کہا تمھارے خداوند کہان
رہتے ہین ہرکارون نے جواب دیا کہ ہمارے خداوند ایوان باران مین رہتے ہین ساحر نے کہا

یہاں کسواسطے تشریف لائے ہیں ہرکاروں نے جواب دیا تمہارے خداوند نے طلب کیا تھا کہ ہماری مدد
کرو اسواسطے یہاں تشریف لائے جب طلسم کشا کو اسیر کرچکیں گے واپس جائینگے ساحر نے دونوں ہرکاروں کے
نام پوچھے سبنے اپنے نام بتائے جب عرصہ ہوا تو ہرکاروں نے کہا ہم کو اب عرصہ ہوتا ہے اگر آپکو
تماشہ کیفیت بیان کرنا ہے تو بتا دیجیے ساحر نے کہا بھائی میں خداوند کی طرف سے یہاں کا مہتمم
ہوں زمین کے کاروبار میرے تعلق ہیں اکثر فرشتگان زمین سے باتیں کرتا ہوں وہ مجھے جواب
دیتے ہیں اگر تمہیں فرشتوں کی آواز سننا مطلوب ہے تو جس طرح میں جھکا ہوا باتیں کر رہا تھا تم بھی جھکو آواز
فرشتوں کی تمہارے کان میں آئیگی ہرکارے زمین کی طرف جھکے ساحر نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے
خاک اڑی ہرکاروں کے دماغ میں پہونچی دونوں کو چھینک آئی بیہوش ہوکے گرے ساحر نے نعرہ کیا منم خواجہ
عمرو تاتاری نعرہ کرکے دونوں ہرکاروں کی زبان میں سوزن دے کر زنبیل میں داخل کیا کل کیفیت تو انسے
دریافت کرچکے تھے ایک گوشہ میں آکے اپنی صورت اشراق جادو کی بنائی تخت زنبیل سے نکالا تخت پر
بیٹھ کے فانوس جادو کی بارگاہ کی طرف چلے راہ طے کرکے وہاں پہونچے دربارگاہ فانوس پر بہت سے
ساحر تھے انھوں نے جو دیکھا کہ ایک تاجدار تخت پر سوار لباس مکلف پہنے آتا ہے دربانوں نے اسیوقت
فانوس جادو کو اطلاع کی فانوس جادو نے اپنے وزرا کو بھیجا کہ جاکر دیکھو کون آتا ہے وزرا باہر
آئے دیکھا اشراق جادو آتا ہے سب پھر واپس گئے فانوس جادو سے کہا اس طلسم کا جو بادشاہ ہے
وہ آتا ہے فانوس نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آئینہ اندام کو میرے آنے کی خبر معلوم ہوئی اسنے استقبال
کے واسطے بادشاہ طلسم کو بھیجا ہے یہاں سے بھی یہ لوگ جائیں انکو بعزت وحرمت لے آئیں وزرا چلنے کے
باہر آئے اتنے عرصہ میں تخت بھی قریب پہونچ چکا تھا وزرا نے اشراق کو سلام کیا کہا آپکے استقبال
کو خداوند نے ہمیں بھیجا ہے اشراق نقلی نے کہا مجکو سب کیفیت معلوم ہے خداوند کی عنایت اسقدر میرے
حال پر رہتی ہے کہ مجھے اکثر امور خدائی میں دخل دیا ہوتا ہے اور جو بات ہونے والی ہوتی ہے وہ بھی معلوم ہوجاتی
ہے وزرا نے کہا ایک مدت سے آپ کے دیکھنے کا اشتیاق تھا اکثر ہمارے خداوند نے ارادہ کیا کہ آپ کو
بلا بھیجیں مگر فرصت نہ ہوئی جس روز سے آپکو اس طلسم کی حکومت ملی ہے اسی روز سے خداوند کا ارادہ تھا کہ
ایک روز آپ کو بلائیں مگر وقت نہ ملتا تھا تصویریں آپ لوگوں کی وہاں موجود ہیں اس وجہ سے اسوقت
پہچان بھی لیا اگر تصویر نہ دیکھی ہوتی تو غیر ممکن تھا جو اسوقت آپ کو پہچان لیتے اشراق نقلی نے کہا مجکو بھی
تعجب تھا کہ آپ حضرات نے مجھے کیونکر پہچانا یہ باتیں کرتے ہوئے سب بارگاہ کے اندر آئے اشراق
نقلی نے دیکھا ایک ساحر ضعیف تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہے گرد اسکے ساحران مہیب صورت بیٹھے ہیں
سامنے بہت سے ساحر کھڑے ہیں اشراق نقلی نے جھکے سلام کیا فانوس جادو نے جواب دیا اشراق
کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا مزاج پرسی کے بعد آئینہ اندام کے مزاج کی کیفیت پوچھی اشراق نقلی نے
کہا انھوں نے مجھکو بھیجا ہے کہ آپ کی خدمت میں ہر وقت موجود رہوں طلسم کشا کی لڑائی کے حالات آپسے
بیان کردوں خود نہ آسکے قصد کیا تھا مگر فرصت نہ ملی دنیا کے کاروبار آسمان کے مقدمات ہر وقت انکے
درپیش رہتے ہیں کہ دم بھر مہلت نہیں ملتی فانوس جادو نے کہا میں نے تمہاری بہت کچھ تعریف لوگوں
کی زبانی سنی تھی مگر اس وقت تمسے ملکر سب کیفیت تمہاری طبیعت کی معلوم ہوئی واقعی جو کچھ میں نے سنا تھا

وہ بہت صحیح ہے اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہیں جنکو میں زبان سے نہیں نکال سکتا اگر عرض
کرون تو آپ آزردہ ہو جائیں فانوس جادو نے کہا اے اشراق بیان کرو تمھاری باتیں مجھے ناگوار نہونگی
اشراق نقلی نے کہا خداوند نے مجھے اس طلسم کی حکومت مرحمت فرما کے قبلہ ہائے عذاب کے بالای تمام بندوبست
میرے سر ڈال دیے ہیں چنانچہ میں نے خدمت خداوند میں گذارش کی تھی کہ آپ اس طلسم کی حکومت کسی بے مجھے
شاید میں اس لائق نہیں ہون اسوقت خداوند نے خیال نہ فرمایا اور مجھے اس طلسم کا بادشاہ بنا دیا چونکہ
میں یہان کے عجائب و غرائب سے واقف نہ تھا ایک مدت تک بد انتظامی کرتا رہا خداوند نے مجھے
بہت کچھ تعلیم فرمایا اب انھیں فرصت نہیں اور مجھے بعض امور کے تحقیق کی ضرورت ہی اور خداوند کو اتنی
مہلت نہیں جو مجھسے بیان فرمائیں لیکن بہت مجبور ہون اسی واسطے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہی کہ جو
جو امور دریافت کرنا ہیں آپ بتا دین فانوس جادو نے کہا اے اشراق واقعی یہ بات بہت صحیح ہی کہ مجھسے
بڑھ کے اس طلسم کے حالات کوئی نہیں جانتا ہے جو کچھ تمھین دریافت کرنا ہے مجھسے پوچھو میں سب کچھ تمھین
بتا دونگا اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہیں جو تخلیہ میں دریافت ہو سکتے ہیں جب تک
تخلیہ نہوگا ان امور کو بیان نہ کر دونگا فانوس جادو نے کہا یہ بات بھی ممکن ہی جسوقت تحقیق کرنا چاہو گے میں
تجھسے بیان کر دونگا اشراق نقلی نے عرض کی جب آپ کے مزاج مبارک میں آوے تخلیہ فرما کے مجھے تعلیم
کیجیے فانوس نے کہا جو امر سب کے سامنے تحقیق کرنے کے ہیں انھیں تو دریافت کرو اشراق نقلی نے کہا
پہلے میں انکا تحقیق کرنا اچھا جانتا ہون کہ جو لائق تخلیہ طلب ہیں پھر اور امور عرض کرونگا فانوس نے کہا
اگر تعجیل ہو تو ابھی ممکن ہے اشراق نے کہا اگر اسوقت کل امور معلوم ہو جائیں تو میں اسی وقت اپنے ملازمین
کو بلا کے انکا انتظام شروع کر دون اور کچھ باتیں آپ سے عرض کر کے انکی نسبت صلاح بھی لینا ہی فانوس
جادو اسی وقت اشراق نقلی کے ساتھ اٹھ کے ایک بارگاہ میں آیا وہان کوئی نہ تھا اشراق نے کہا میں یہ
چاہتا ہون کہ صاحبقران جو اعلے درجہ کے شخص اس طلسم میں ہیں انکو کسی ترکیب سے قتل کر ڈالون کہ انکا
زندہ رہنا اچھا نہیں ہی مگر خداوند نے انھیں ایسی جگہ اسیر کیا ہی کہ آج تک انکی کیفیت نہ معلوم ہوئی اگر کبھی خداوند
سے دریافت بھی کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب ہمارے مزاج میں آئیگا اسوقت انکو فنا کر دینگے اگر تم انھیں کو
انتقام کرنا ہی تو میرا نام بدنام کرنا بیکار ہے تھوڑا عرصہ ہوا جب میں بہت مصر ہوا کہ آپ انکی کیفیت مجھ سے
بیان فرمائیے تو خداوند نے فرمایا کہ تمھین حال معلوم ہو جائے گا اکثر لوح کی کیفیت دریافت کی خداوند نے
کبھی حقیقت لوح بیان نہ فرمائی اسکی راہون سے واقف نہ کیا اب ضرورت لاحق ہوئی اور مجھ سے
فرمایا کہ اے اشراق لوح کا بندوبست کرنا تمھارا کام ہے میں نے عرض کی یا خداوند مجھے نہیں معلوم
کہ لوح کہان ہے کسکے پاس ہے خداوند نے فرمایا اب تو مجھے فرصت نہیں جو بیان کر سکون مگر خداوند فانوس
جو دوسری دنیا کے خداوند ہیں وہ تشریف لائے ہیں انھیں سب کیفیت اس طلسم کی بخوبی معلوم ہی تم انکے
پاس جاؤ وہ سب کیفیت اس طلسم کی تجھسے بیان کر دینگے جسقدر حالات یہان کے ہیں سب انسے تحقیق کر لینا
اگر کوئی بات دریافت کرنے سے رہ جائے گی تو پھر بہت مشکل ہوگی لہذا میں آپ کے پاس حاضر ہوا
اب جو کچھ آپ فرمائیں فانوس جادو نے کہا اے اشراق لوح طلسم کی حقیقت اصل میں کسی کو نہیں
معلوم ہے کیا عجب ہی جو بہت سی باتیں متعلق لوح آئینہ اندام کو بھی فراموش ہو گئی ہون مناسب وقت

یہ ہے کہ میں تمھیں کتاب خلاصۂ طلسم دیدوں تم اُسکے ذریعے سے سب کیفیت اس طلسم کی دریافت کرلینا اشراق
جادو نے کہا اس سے بہتر کیا بات ہے فانوس جادو نے مطابق حکم امر تحقیق کرلینا کہ کتاب خلاصہ واقعی
دنیا میں ایسی کتاب ہے؟ کہ جسمیں میرے طلسم کے بھی حالات درج ہیں اور اس طلسم کی بھی سب کیفیتیں اسمیں
لکھی گئی ہیں اشراق نقلی نے کہا مجکو بڑی قوت ملیگی میں اُسکے ذریعے سے سب کام کرسکونگا فانوس جادو
نے جھولی سے کتاب خلاصہ نکالکر اشراق نقلی کے حوالے کی اشراق نقلی نے سلام کرکے کتاب لی
فانوس جادو کے سامنے جھولی میں رکھلی فانوس جادو نے کہا اس کتاب میں طلسم کے سحر باطل کردینے
کی ترکیبیں بھی درج ہیں اور جدید مراحل کے واسطے جو ترکیبیں تجویز کی گئی تھیں وہ بھی اسمیں لکھدی گئی ہیں
اگر تمھارا جی چاہیگا تو اور مراحل جدید بھی تیار کرلینا کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس عرصے میں دو تین مراحل
ٹوٹ گئے ہیں اُنکے عوض میں اور مراحل جدید تعمیر کرلینا اشراق نقلی نے کہا جب ضرورت پیش آئیگی دیکھا جائیگا
آپ نے بڑی عنایت فرمائی جو کتاب مجکو مرحمت کی اب میں بطور خود سب کار و بار طلسم درست کرلونگا
فانوس جادو نے کہا اس کتاب کو بہت اچھی طرح سے رکھنا کسی کی نگاہ اس پر نہ پڑے اسمیں دونوں طلسم کے
خلاصے ہیں اشراق نقلی نے کہا آپ کو یقین نہیں ہے اسکی حفاظت اپنی جان سے زیادہ کرونگا فانوس نے
کہا اگر مجھے یقین نہوتا تو میں تمھارے سپرد کیوں کرتا اشراق نقلی نے کہا اب میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کچھ
سحر بھی تعلیم فرمایئے فانوس جادو نے کہا اے اشراق جب میں اپنے یہاں جاؤنگا تم آنا میں تمھیں سحر بھی تعلیم
کرونگا اشراق نقلی نے کہا مجھے خداوند نے ایک کتاب عنایت فرمائی تھی اُسمیں بھی اس طلسم کا خلاصہ
تحریر تھا مگر وہ کتاب اُس زبان میں تھی کہ میری سمجھ میں نہ آئی اگر آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں تو یقین ہے
کہ آپ سمجھ سکیں خداوند فرماتے تھے کہ یہ کتاب میری آبائی ہے فانوس جادو نے کہا اگر اسوقت تمھارے پاس
موجود ہو تو دکھاؤ اشراق نقلی نے جھولی سے ایک کتاب نکال فانوس کو دی فانوس نے اُس کتاب کو
کھولا ورق چپکے ہوئے تھے فانوس نے اشراق سے کہا یہ کتاب انتہائے درجہ کی کہنہ ہے اشراق نے کہا خداوند
نے فرمایا تھا کہ یہ کتاب آبائی ہے اسمیں اس طلسم کا بھی خلاصہ ہے آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئے فانوس نے
ورق اس کتاب کے جدا کیے ورقوں میں سے خاک اُڑنے لگی فانوس جادو نے کچھ خیال نہ کیا دو چار ورق
الٹنے کے بعد فانوس جادو کا سر چکرایا چھینک آئی چکر کھا کے زمین پر گرا بیہوش ہوگیا اشراق نقلی نے
نعرہ بھی نہیں کیا فانوس جادو کے کپڑے اتارے اُسکی زبان میں سوزن دے کر داخل زنبیل کیا آپ اس کی
صورت بنے بارگاہ سے باہر آئے ملازمین نے پوچھا خداوند آپکے ہمراہ اشراق جادو تھے وہ کہاں گئے
فانوس نے جواب دیا کہ اُس کو چند امور مجھ سے دریافت کرنا تھے وہ میں نے اُسکو تعلیم کیے اُسی کے
انتظام کے واسطے گیا ہے یقین ہے وہ ایک روز کے بعد پھر مجھ سے آکر ملے یہ کہکے فانوس نقلی نے کہا
ابھی تک ہرکارے واپس نہیں آئے ملازمین نے کہا یا خداوند ابھی تک وہ لوگ واپس نہیں آئے فانوس
نقلی نے کہا اگر میں نے دو بار ہرکارے وہاں بھیجے مگر وہاں سے ابھی تک جواب نہیں آیا اور ہرکارے
وہاں بھیجو وہ جاکر سب حال تحقیق کریں ملازمین نے اُسیوقت اور ہرکاروں کو بلایا فانوس نقلی نے کہا پہلے
دربارگاہ طلسم کشا پر جانا اپنی اطلاع کرانا جب طلسم کشا تمھیں طلب کرے تو بارگاہ کے اندر جانا طلسم کشا کو
سلام کرنا میرا پیام دینا کہ اگر آپ کو یہاں آنا ناگوار ہے تو مجھے اجازت ہو کہ میں وہاں

اگر کچھ امور ضروری بیان کردون ہرکارے سب سنکر باہر آئے بدیع الملک کے لشکر کیطرف روانہ ہوئے
جب بارگاہ بدیع الملک کے قریب پہونچے دربانون سے کہا کہ ہماری اطلاع کردو ہم خداوند فانوس
کا پیام لیکر آئے ہین کچھ ضروری باتین طلسم کشا سے عرض کرنا ہین دربانون نے اُسی وقت ہرکارون کو
بلایا کہا آقائے نامدار کو جاکر اطلاع دو کہ پیامبر فانوس جادو کے یہان سے آئے ہین چاہتے ہین کہ وہین
حاضر ہوکر کچھ عرض کرین ہرکارے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی دو ہرکارے فانوس
جادو کے یہان سے آئے ہین در دولت پر حاضر ہین امیدوار باریابی ہین اُنکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے۔
بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو لوگ گئے دونون ہرکارون کو اپنے ہمراہ اندر لائے ہرکارون نے
شان و عظمت بدیع الملک کو دیکھا جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا ہرکارون
نے دست بستہ عرض کی کہ خداوند فانوس جادو نے فرمایا ہے کہ مین نے دو ہرکارے آپ کے پاس روانہ کیے
مگر آپ نے کسی کو جواب مرحمت نہ فرمایا وہ دونون ہرکارے بھی پلٹ کے نہین گئے اسکا کیا باعث اگر
آپکو یہان تشریف لانا شاق تھا تو مجھی کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی ہوتی کہ مین آپ کے پاس
آکے کچھ امور ضروری عرض کرتا بدیع الملک نے فرمایا ایکبار دو ہرکارے یہان آئے اُنھون نے اسدرجہ
خلاف قاعدہ باتین کین کہ سومنات جادو کو ناگوار ہوئین اُنھون نے اُن دونون کو قتل کیا مجھے اس
امر کی خبر بھی نہین ہوئی کہ ہرکارے کس وقت آئے اور اُنھون نے کیا گفتگو کی جب سومنات جادو
اُنکو قتل کرکے آئے تو اُنھون نے یہ کیفیت مجھ سے بیان کی مین نے اُنسے یہ بھی کہا کہ تمنے بیجا قتل کیا اُنکا مطلب
نہ معلوم ہوا ہرکارون نے عرض کی دوبارہ پھر ہرکارے آپکے یہان بھیجے گئے وہ بھی واپس نہین گئے ۔
بدیع الملک نے فرمایا وہ یہان نہین آئے مگر مجھے یہ کیفیت معلوم ہوئی تم فانوس جادو سے کہنا جسوقت
تمھارے مزاج مین آئے یہان آؤ مین تمسے باتین کرونگا اور میرا آنا ممکن نہین ہرکارے یہ سنکر اجازت طلب
ہوئے بدیع الملک نے دونون ہرکارون کو رخصت کیا ہرکارے وہان سے اپنے لشکر مین آئے فانوس جادو
کی بارگاہ مین گئے فانوس نقلی نے ہرکارون سے کہا کیا جواب لائے ہرکارون نے جواب دیا کہ پہلے جو لوگ
یہان سے پیام لیکر گئے تھے وہ قتل ہوئے اُنھون نے کوئی بات ایسی کی جو ملازمین طلسم کشا کے خلاف ہوئی
سومنات جادو نے اُنکو قتل کیا دوبارہ جو ہرکارے یہان سے گئے وہ طلسم کشا تک نہین پہونچے ہم لوگون
کے جانے سے طلسم کشا کو خبر ہوئی اُنھون نے کہا ہے کہ جس وقت آپکے مزاج مبارک مین آئے
تشریف لائیے میرا آنا غیر ممکن ہے فانوس نقلی نے کہا مین جانتا تھا کہ طلسم کشا یہان آنے مین عذر کریگا خیر
مین ہی تھوڑی دیر مین وہان جاؤنگا سب لوگ تیار ہو جائین لشکر مین جاکر اطلاع کرو ہرکارون نے لشکر
مین جاکر اطلاع کی سب لوگ تیار ہوئے تھوڑی دیر کے بعد فانوس نقلی اپنی بارگاہ سے نکلا سب لوگونکو
ہمراہ لیکر بدیع الملک کے لشکر کی طرف چلا لشکر اسلام کے ہرکارون نے بدیع الملک کو خبر پہونچائی
کہ فانوس جادو اپنے لشکر کو ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کرو
کہ سب لوگ مسلح ہو جائین اور سومنات جادو سے فرمایا کہ قرطاس جادو اور قنداب جادو
اور جو جو ساحر باعزت ہمارے یہان کے ہین اُسکے استقبال کو جائین بعزت و حرمت اس کو یہان
لائین قنداب و سومنات و فرجام سب لشکر مین تھے سب نے سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ

بدیع الملک نوجوان کا محاصرہ کر لیا تھوڑی دیر کے بعد قنداب جادو اپنی بارگاہ سے باہر آیا فرحسام
جادو بھی نکلا سومنات جادو بھی اسباب سحر درست کر کے بارگاہ سے باہر آیا سب ساحران جنگل جمع
ہوئے تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لے کر آگے بڑھے فانوس نقلی نے اپنے وزراء سے کہا طلسم کشا بڑا
خلیق معلوم ہوتا ہے میرے استقبال کے واسطے آدمی بھیجے وزیروں نے کہا حضور بڑا مغرور معلوم ہوتا ہے
خود کیوں نہ آیا فانوس نے کہا وہ مسلمان ہے دوسرے مذہب والوں کی حقیقت نہیں جانتا ہے مگر میرے
واسطے اُسنے اتنا تکلف بھی کیا تو بھی بہت ہے دوسرے کے واسطے یہ بھی ممکن نہیں ہے وزیر خاموش ہو رہے
قنداب جادو فانوس نقلی کے پاس پہونچا کہا آپ کے ساتھ لے جانے کے لئے ہمیں حکم آقائے نامدار ہوا ہے
فانوس جادو نے کہا میں تعجب کرتا ہوں کہ آپ کے آقائے نامدار خود کیوں نہ تشریف لائے اگر وہ میرے
یہاں آتے تو میں ضرور اُنکے لینے کے واسطے آتا مگر بہت اچھا ہوا یہ کیفیت بھی معلوم ہو گئی قنداب جادو
نے جواب دیا کہ ہمارے آقائے نامدار ہر شخص کے مرتبہ شناس ہیں جیسا جس کا مرتبہ دیکھتے ہیں اُسی طرح
سے اُسکی خاطر فرماتے ہیں فانوس جادو نے کہا اسکی شکایت اپسے بیجا ہے آپ کے آقا نے کہونگا یقین ہے
وہ اس کلمہ پر بہت نادم ہونگے قنداب جادو نے کہا جب آپ اُن کے سامنے جائیے گا
جو مزاج میں آئے کہیے گا ہمارے سامنے اس قسم کی باتیں نہ کیجیے ورنہ ہمیں ضرور جواب دینا فرض ہو گا
اور جواب پاکر آپ آزردہ ہونگے آقائے نامدار سے شکایت کیجیے گا فانوس نقلی خاموش ہو رہا
قنداب وغیرہ اُسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے دربار گاہ بدیع الملک پر آئے ہرکاروں کو بلایا اطلاع
کرائی بدیع الملک نامدار منتظر تھے فرمایا بلاؤ ہرکاروں نے قنداب جادو سے آکر کہا آقائے نامدار
طلب فرماتے ہیں قنداب فانوس نقلی کو بارگاہ کے اندر لیکر آیا فانوس نقلی نے بکراہت سلام
کیا بدیع الملک نے اُسی طرح جواب بھی دیا اس کے بیٹھنے کے واسطے ایک کرسی طلب کی خادموں
نے اُسی وقت کرسی لاکر بچھائی فانوس نقلی کرسی پر بیٹھا اور جو لوگ اُس کے ہمراہ تھے وہ بھی بیٹھے فانوس
نے کہا اے طلسم کشا تم نے میرے استقبال کو اور لوگوں کو بھیجا اگر خود آتے تو کیا عیب تھا میرا قصد یہ تھا
کہ اگر تم میرے یہاں آتے تو میں خود تمہارے لینے کو آتا مگر افسوس ہے کہ تمہارا غرور اس درجہ بڑھ گیا ہے
بدیع الملک نے کہا اے فانوس میں نے خیال کیا تھا کہ تو اپنے گروہ میں بہت مہذب اور لائق صحبت
ہے مگر افسوس کہ ذرا بھی تہذیب سے بہرہ نہیں رکھتا کہ استقبال کے کیا قاعدے ہوتے ہیں جو جس درجہ کا ہوتا
ہے اُسکا استقبال بھی ویسا ہی کیا جاتا ہے قنداب جادو نے عرض کی کہ آقائے نامدار اسنے مجھسے بھی یہی
شکایت کی تھی میں نے جواب میں یہی کلمہ عرض کیا تھا جو آپ فرماتے ہیں فانوس جادو نے کہا مجھے
کچھ خلوت میں ضروری باتیں کرنا ہیں اگر تمہارے یہاں کوئی خیمہ تخلیہ کا ہو تو میرے ہمراہ وہاں چلو میں کچھ ضروری
باتیں وہاں کہونگا بدیع الملک نے سبکو وہیں چھوڑا فانوس جادو کو اپنے ہمراہ لے کر
خلوت خانہ میں تشریف لائے دو کرسیاں بچھی تھیں بدیع الملک نے اُس کو ایک کرسی پر بیٹھنے کی
اجازت دی دوسری کرسی پر آپ جلوہ فرما ہوئے فرمایا کیا باتیں کہتا ہے فانوس جادو نے کہا
اے طلسم کشا تو اس جگہ کو طلسم سمجھ کے فتح کرنے آیا ہے یہ خیال تیرا بالکل غلط ہے طلسم میں پہنچ جانے
سطوت خداوند ہو اس کا فتح ہونا غیر ممکن ہے جو کچھ تیرا خیال ہے اب اُس سے درگذر اور جہاں سے آیا ہے

واپس جا ورنہ پچھتائیگا میں تیرا دوست ہوں اس سبب سے یہ باتیں کہتا ہوں ورنہ مجھے کیا ضرورت
تھی اور اگر خداوند آئینہ اندام کی اطاعت قبول کرتا ہے تو میرے ہمراہ چل میں خداوند سے تیری سفارش
کروں خداوند تجھے اپنا بندۂ خاص مقرر کریں یہاں کا انتظام تیرے سپرد کردیں سب میں تیری عزت سوا
ہوگی اگر خداوند آئینہ اندام کی خدائی ناپسند ہے میری اطاعت قبول کر تو میں اپنے ملک خاص میں
خداوندی کرتا ہوں مجھے بھی بہت سے لوگ مانتے ہیں اگر میری اطاعت قبول کرے تو میں خداوند آئینہ اندام
سے کہدوں کہ یہ ہمارا بندۂ خاص ہے اسکو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچائی جائے اور تجھے اپنے ہمراہ لیچلوں پھر
ایوان باران کی حکومت تیرے سپرد کردوں تو وہاں باسائش تمام بسر کرے میں اور بہت سے طلسم تجھے
بتادونگا تیری شادی ملکہ معدوم صورت کے ساتھ کردوں یہ بھی طلسم کی شاہزادی ہے بہت سے بادشاہ
اسکے ملنے کی تمنا رکھتے ہیں مگر آج تک کسی نے اُسکو نہیں پایا میں تیرے واسطے ممکن کردوں بدیع الملک
نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے ہم تیری شرالکتا قبول نکرینگے اگر آئینہ اندام کو
اور تجکو اپنی خیریت منظور ہے تو زمرد ثانی کو ہمارے ہمراہ کردے اور صاحبقران زمان کی اطاعت کل
طلسم قبول کرے تب جان بچے ورنہ ایک ساحر کو اس طلسم میں زندہ نچھوڑونگا اور نشان طلسم تک
مٹادونگا فانوس نقلی نے کہا اے طلسم کشا بڑے افسوس کی بات ہے کہ میں بات کی تجھ سے دوستی کو
نصیحت کرتا ہوں تو اُسکے خلاف کرتا ہے بدیع الملک نے کہا یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی فانوس نقلی
نے کہا ابھی میں نے ایک بات کہی کہ تو خود میرے استقبال کیوں نہیں آیا اس بات پر تو نے مجھے بدتہذیب
بتایا اور خود ایسی ایسی باتیں کہیں یہ تہذیب کے خلاف نہ تھیں میں نے جو جو باتیں تجھ سے کہیں انمیں کون بات
تیری خلاف شان تھی جسکا جواب تم نے اسدرجہ سخت دیا بدیع الملک نے کہا اس سے بڑھکے اور
خلاف بات کیا ہوگی کہ تو مجھے کہتا ہے کہ آئینہ اندام مکار کی پرستش کرو یا میرے تئین بخداوندی مانو تو کیا
چیز ہے اور آئینہ اندام کی کیا حقیقت ہے خداوندی سوائے قدرت وحدہ لاشریک کے دوسرے کو زیبا نہیں میں جو
تمہیں مہمان تصور کرکے اسوقت اپنا ہاتھ روکا اگر تو میرا مہمان نہوتا تو زبان کھینچ لیتا فانوس نقلی نے کہا اے
طلسم کشا اگر میری خوشی کرنا منظور ہے تو آئینہ پرستی اختیار کر یا میری اطاعت قبول کر بدیع الملک نے
کہا تیری خاطر کی ہمیں کیا ضرورت ہے ہم تجھ پر بھی لعنت کرتے ہیں اور آئینہ اندام کو بھی برا جانتے ہیں ہمیں
کیا ضرورت جو ہم تیری اطاعت کریں یا آئینہ اندام مکار کو اپنا مالک جانیں ہم بزور تیغ تم سب کو مطیع
اسلام کرینگے اگر تمہاری قسمت میں یہ نعمت عظمیٰ نہوگی زک اٹھاؤگے جہنم میں جاؤگے فانوس نقلی نے
کہا ایک ذرا سے میں زیادہ مجبور نکروں اور تمہیں آئینہ پرست ہونے کی رائے ندوں اگر تم اس وقت اپنے
خزانہ سے کچھ روپیہ منگاکر میری نذر کرو میں واپس جاؤں آئینہ اندام سے جاکر کہدوں کہ طلسم کشا کو منظور
نہیں ہے وہ میرا کہنا قبول نہیں کرتا اب اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ فرمایئے جب اور کوئی ساحر آئیگا اسوقت
حقیقت معلوم ہوگی بدیع الملک نے جو یہ کلمہ سنا شاہزادے کو خیال ہوا فانوس نقلی سے آنکھ ملائی
آخر کار حال کھل گیا بدیع الملک نے دونوں باہیں فانوس نقلی کے گلے میں ڈال دیں کہا خواجہ غضب کیا
میں نے اسوقت تمہیں نہیں پہچانا تعجب ہے تمنے روپیہ طلب کیا تو مجھے خیال گذرا اگر کوئی فرستادہ
آئینہ اندام کا ہوتا تو وہ روپیہ کیوں طلب کرتا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا ایسی خوشامد مجھے

نہین بھائی مین نے ایسا کام کیا ہے جو تمھارے یہان کے بڑے بڑے ساحرون کو ممکن نہ تھا اور کون ساحر
ہو فانوس جادو سے کیفیت لوح دریافت کر دیتا بدیع الملک نے کہا خواجہ سوا اُسکے تمھارے یہ
کام دوسرے کا نہ تھا مین ہر طرح حاضر ہون خواجہ نے کہا مین یہ نہین چاہتا مجھسے وعدہ کرو جس وقت
تم ایفائے وعدہ کروگے مین تمھین مقام لوح بتادونگا جب راہ مین کوئی مشکل پیش ہوگی اُس کے آسان
ہوجانے کی تدبیر ایسی بتاؤنگا کہ وہ مشکل باقی نرہیگی بدیع الملک نے کہا اب یہان سے چلو خواجہ نے
کہا مین ابھی اسی صورت سے چلتا ہون جو لوگ میرے ہمراہ آئے ہین ابھی ہین انکو ہمراہ لیکر معہ لشکر فانوس
مین جاتا ہون وہان جسقدر لوگ ہین کل اُن سبکو میدان مین لیکر آؤنگا اُسوقت فانوس جادو کو ذلیل
سے نکالونگا اور سب سے کہونگا اب تم مذہب کے بارے مین کیا کہتے ہو یقین ہے کوئی انکار نہ کرے
اور سب ایمان لائین بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہے خواجہ بصورت فانوس بدیع الملک کے
ہمراہ آئے قنداب جادو نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار جو کچھ امور تھے سب طے ہوچکے
بدیع الملک نے تو جواب ندیا مگر خواجہ نے کہا کل ہم میدان جنگ مین سب امور طے کر لین گے
قنداب جادو خاموش ہو رہا خواجہ بصورت فانوس جادو بارگاہ بدیع الملک سے باہر آئے یہان
سب لوگ منتظر کھڑے تھے فانوس نقلی اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا جب بارگاہ مین پہونچا سب لوگون کو
طلب کیا اور کہا اسوقت طلسم کشا سے بہت سخت گفتگو ہوئی مین کل اُس سے مقابلہ کرونگا یقین ہے کل
میرے یہان طلسم کشا اسیر ہو جائے سب نے کہا آپکے نزدیک کیا بڑی بات ہے اسوقت آپ چاہتے
اُسکو گرفتار کر لیتے فانوس نقلی نے کہا مین اُسکے مکان پر گیا اُسنے میری خاطر کی اُسوقت گرفتار کر لینا
مناسب نہ تھا بہت ہی اُسنے میری خاطر کی مجھپر رحم بھی آگیا مگر اب لشکر مین طبل جنگی بجوا دو صبح کو
مین میدان مین چلونگا لازمین یہ سنکر اُٹھے لشکر مین آئے طبل جنگی بجا کر کارے جو لشکر اسلام کے یہان
موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ مین بدیع الملک کی آئے دعا و ثنائے شاہی بجا لائے پھر عرض
کی کہ فانوس جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار مین آئے بدیع الملک
نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی یا
دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب بدیع الملک نوجوان طبل جنگی بجنے کا حکم دے چکے تو
قنداب جادو نے عرض کی مین چاہتا ہون کہ آج بارگاہ فلک اشتباہ کے گرد پھرون بلکہ اور ساحران
نامی جو یہان موجود ہین اُن سب کو بھی اپنے ہمراہ لون آج فانوس جادو ہزارون مکر کریگا اسلئے کہ ایسے
نہین مین جو ہملوگون کی سمجھ مین آئین اور سحر بھی اُسکا ہملوگون سے رکنا محال ہے شاید سومنات جادو
اُسکے سحر کا جواب دے سکین سومنات نے کہا اُسکے سحر کا جواب سوائے آئینہ اندام کے دوسرا نہین
دے سکتا ہے یہ اور آئینہ اندام دونون سحر مین برابر ہین اسی وجہ سے آج تک دونونکے طلسم قائم ہین
ورنہ ایک طلسم باقی رہتا ایک دوسرے پر غالب آتا مگر دونون کے سحر برابر ہین بدیع الملک نے کہا
اے قنداب جادو خاطر جمع رکھو فانوس جادو اب تمھارے قبضۂ قدرت مین ہے قنداب نے
عرض کی شہریار آپ کیا فرماتے ہین بدیع الملک نے فرمایا فانوس جادو کہان ہے قنداب نے عرض کی
اے شہریار اپنے لشکر مین ہے بدیع الملک نے کہا وہ خواجہ کے پاس ہے اُسوقت خواجہ بصورت

فانوس یہان آئے تھے قذاب جادو سنکر بہت خوش ہوا سومنات جادو نے عرض کی خواجہ نے بڑا
کار نمایان کیا بدیع الملک نے کہا صبح کو کیفیت دیکھنے کے قابل ہوگی خواجہ فانوس جادو کو زنبیل
سے نکالینگے اور اُسکے لشکر والون سے مخاطب ہو کر کلام کرینگے سومنات جادو وغیرہ خواجہ کی
تعریف کرنے لگے تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نامدار نے دربار
برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی خوابگاہ مین جاکر محو خواب ہوئے رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح
ہوگئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے برائے ادائے فریضہ سجادے پر تشریف لائے جب نماز
سے فراغت پائی سلاح طلب فرمائے خادمون نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار
زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سبکو آمد شاہزادے کا انتظار تھا خادم رہوار
لئے دردولت پر موجود تھے بدیع الملک اسب بادرفتار پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ لیکر میدان جنگ کی
طرف روانہ ہوئے اُسطرف سے فانوس نقلی اپنی سپاہ کو لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی
صف بندی ہوگئی ابھی نقیب رلے نقابت نہ نکلے تھے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دونون لشکر
اُسطرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ لشکر عظیم آتا ہے آگے آگے سب کے
طاغوت جادو دیو پیر اسپ جادو مجنون پر سوار اُسکے عقب مین ساحران غدار بعد اُنکے لشکر غیر ساحران
اُنکے آگے آگے ایک پہلوان دیو قامت اُسکے ساتھ دیوان غریو کا لشکر مست اُچھلتے کودتے آتے تھے
بدیع الملک سومنات جادو کی طرف مخاطب ہوئے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار
معلوم ہوتا ہے یہ لوگ فانوس جادو کے استقبال کے واسطے آئینہ اندام جادو کی طرف سے آئے
ہین مگر اب ان سے مقابلہ پڑیگا طاغوت جادو مفرور فساد برپا کریگا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا
ہر حال مین شامل حال ہونا چاہیے طاغوت جادو کیا جان رکھتا ہے جو مقابلہ کرے یہ لشکر دیون بھی دیکھے
کا ہے یہ ذکر تھا کہ وہ لشکر قریب آیا جو لوگ طاغوت جادو کے ہمراہ تھے اُنمین سے بعض نے جو بدیع الملک
کو معرکہ آرا پایا اور مقابلے مین ایک لشکر اور بھی دیکھا طاغوت جادو سے کہا یہ لشکر کسکا ہے اور یہ شخص جو تخت
جواہر نگار پر سوار ہے یہ کون ہے طاغوت جادو نے جواب دیا مین نے آج تک اس طلسم مین اس شخص کو
نہین دیکھا ہے کوئی بڑا ساحر نامی ہے کس جاہ و حشم سے میدان مین آیا ہے یہ کہکر اُسنے ہرکارون کو روانہ کیا
کہ جاکر دیکھو کون ہے ہرکارے طاغوت جادو کے فانوس نقلی کے لشکر مین آئے لوگون سے کیفیت
دریافت کی کہ یہ لشکر کسکا ہے سب نے کہا خداوند فانوس کا لشکر ہے سامنے تخت پر جلوہ فرما ہین طلسم کشا کو
اسوقت گرفتار کرنے کا ارادہ ہے ہرکارے دریافت کرکے طاغوت جادو کے پاس گئے کہا فانوس
جادو کا لشکر ہے مگر اُسکے ملازمین اُسکو خداوند کہتے ہین طاغوت جادو یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا
یہ خداوند آئینہ اندام نے بہت اچھی بات کی کہ ہم اور فانوس جادو یہان ساتھ اکٹھے ہوئے اب
طلسم کشا کو مقابلے کی کیفیت معلوم ہوگی ہرکارون نے پھر طاغوت جادو سے کہا کہ اُسکے ملازمین اُسکو
خداوند کہتے ہین طاغوت نے کہا اُسکی خداوندی الگ ہے مگر ہمارے خداوند سے بہت رسم و راہ ہے اس سبب
حسب الطلب یہان چلے آئے ورنہ اُنکو کیا ضرورت تھی جو یہ آتے یہ کہتا ہوا آگے بڑھا فانوس نقلی
اُسے سلام کیا فانوس نے جواب سلام دیا اُسکے اپنے لشکر کا پرا جمایا جب اُسکا لشکر بھی صف آرا ہو چکا

تو فانوس لعلی نے تخت آگے بڑھایا اور اشارے سے سومنات جادو کو بلایا سومنات جادو صف سے
نکلکے کھڑا ہوا فانوس لعلی نے ایک چادر نکال کے اپنے منہ پر ڈالی تھوڑی دیر کے بعد چپ در دور کی
اور فانوس اصلی کو زنبیل سے نکالا اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے لشکر فانوس اس وقت
اپنے سردار کو کس حال میں دیکھتے ہو بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو شخص ایسا نادان و غافل ہو
اُسکو تم اپنا خداوند کہو اگر اُسمین کچھ بھی قدرت ہوتی تو یہ اس طرح اسیر ہو جاتا یہ کہکے خواجہ نے فانوس
جادو کو ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھلی اپنے کو میدان میں پایا گھبرا اُٹھا کے جو دیکھا سامنے اپنے لشکر کو صف بستہ
دیکھا اور گھبرایا دل میں خیال کیا کہ میں اس میدان میں کیونکر آیا کون لایا لشکر میرا کیوں مسلح ہو کر آیا دوسرا
لشکر میرے لشکر کے برابر کیسا ہے اُسکو تعجب ہوا چاہا سحر کرون مگر زبان میں سوزن پایا مجبور ہوا اسطرف تو
اُسکی یہ حالت تھی کہ ہمہ تن دریاے حیرت میں غرق اُدھر اُسکے لشکر میں سب کی یہ کیفیت تھی کہ تکتے تھے ایک
دوسرے کا منہ دیکھ رہا تھا طاغوت جادو کی عجب حالت تھی آخر خواجہ عمرو نے جو اُسکو ہوشیار کیا کہا
اے فانوس جادو اب اپنے مذہب کے بارے میں کیا کہتا ہے اگر اسلام قبول کرتا ہے تو اقرار کر ورنہ تیرا جان
بچانا دشوار ہے فانوس جادو نے انکار کیا خواجہ نے پھر پوچھا اُسنے پھر انکار کیا تین مرتبہ خواجہ نے
اُس سے کہا اُسنے ہر مرتبہ انکار کیا آخر کو خواجہ نے تیغ نکالا چاہا قتل کرین مگر بدیع الملک نے
آواز دی خواجہ فانوس کو ابھی قتل نہ کرنا شاید یہ راہ راست پر آجائے اور مسلمان ہو تو اپنی جان سے
کیوں جائے خواجہ نے لاکھ کہا مگر اُسنے قبول نہ کیا خواجہ مجبور ہوئے اُسکو سومنات جادو کے حوالے
کیا آپ اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہوئے کہا اے ہمراہیان فانوس تمنے اپنے خداوند کی کیفیت
دیکھی اب اگر انصاف کو اپنے دل میں راہ دو تو دین تمھارا باطل ہے اور اسلام افضل ہے لشکر فانوس
میں جو سردار نامی و گرامی تھے اُن سب نے متفق الراے ہو کر کہا کہ واقعی ہمکو اپنے مذہب کی اصلیت آج
کھلی ابھی کچھ نقصان نہیں ہوا ہے بہتر یہ ہے کہ اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام قبول کرین اور
طلسم کشا کی اطاعت اختیار کرین یہ سوچ کے افسران فوج اور راہبان فوج سے کہا کہ اگر ہمارا ساتھ
دینا منظور ہے تو اس دین باطل کو ترک کرو تمنے دیکھا کہ فانوس جادو کی کیا کیفیت ہوئی اگر یہ خداوند
اصلی ہوتا تو اسطرح کیوں گرفتار ہو جاتا سب نے کہا ہم آپ کا ساتھ دینگے افسران فوج گھوڑے
بڑھا کے بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے سب نے شاہزادے کے ہاتھ باندھ کر عرض کی
اے شہریار ہم اپنا مذہب باطل ترک کرتے ہیں اور دین اسلام قبول کرتے ہیں آج سے آپ کی غلامی کا شرف
حاصل ہوا اب انجام بخیر ہونے کی امید پیدا ہوئی بدیع الملک نے سب کی مدح و ثنا کی یہ لوگ بھی
قاعدے سے صف باندھ کے شامل لشکر بدیع الملک ہوئے طاغوت جادو اور سیراب جادو نے
جو یہ کیفیت دیکھی دونوں کی عجب حالت ہوئی طاغوت جادو نے سیراب جادو سے کہا کہ جب
طلسم کشا نے فانوس جادو سے ساحر کو گرفتار کر لیا اور اُسکا سب لشکر بھی طلسم کشا کا شریک ہو گیا
تو ہم اُس سے مقابلہ کرکے عہدہ برا ہونگے سیراب جادو نے کہا اب کیا راے ہے طاغوت جادو نے کہا
اُسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرو غیر ساحر کو میدان میں بھیجو وہ جا کر کسی سردار کو طلسم کشا کے بلاے آج
تک مقابلہ رہیگا تھوڑے عرصہ کے بعد طبل بازگشت بجا اور میدان جنگ سے واپس ہونگے خداوند کو

ایک عرضی تحریر کرینگے اسمین فانوس جادو کی کیفیت تحریر کر دینگے کیا عجب ہے کہ طلسم کشا کے واسطے
اب خداوند کوئی فکر معقول کرین اور فانوس جادو کو رہائی دلائین سیر اب جادو نے کہا میرے
نزدیک مناسب ہے کہ اس وقت میدان سے واپس چلو آج ہی کسی ساحر کو خداوند کے پاس بھیجدو ایسا
نہو فانوس جادو کو مسلمان قتل کرڈالین تو بڑی خرابی واقع ہو خداوند ہم لوگون سے آزردہ ہون
طاغوت جادو نے کہا مقابلہ کرلینا اچھا ہے غیر ساحرون مین مقناطیس گرد ایسا موجود ہے جو طلسم کشا
سے مقابلہ کرسکتا ہے مناسب وقت یہ ہے کہ اسی کو میدان مین بھیجو یہ جاکر طلسم کشا کو میدان مین
یکا ہے ہر طرح طلسم کشا سے زیادہ ہے اگر طلسم کشا اس سے مقابلہ کریگا تو ضرور اسکے ہاتھ سے زیر ہوگا
سیر اب جادو نے کہا اسکے ہمراہ جو ساحر ہین وہ سحر کرکے طلسم کشا پر قوت بڑھا دینگے اسکا زور گھٹا دینگے
طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین ہین اسکا زور بڑھاتا رہونگا سیر اب نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو
اسکو میدان مین بھیجو طاغوت جادو مقناطیس گرد کی طرف متخاطب ہوا کہا اے مقناطیس طلسم کشا
سامنے کھڑا ہے تجنے دیکھا کہ یہ کیا غضب ہوا ایک لشکر پورا تمھاری طرف سے جاکر طلسم کشا کا شریک ہو گیا
اور وہ شخص اسیر ہوا جو تمھارے خداوند کا بہت بڑا دوست ہے اور اپنے شہر مین خود ہی خدائی کرتا ہے
محض تقرب کے واسطے آیا تھا یہان آکر اس عذاب مین مبتلا ہوا اس وقت جرات دکھانے کا ہنگام ہے
اگر اپنے زور بازو پر ناز ہے تو طلسم کشا کے مقابلے مین جا اسے زیر کیے واپس نہ آنا اگر تجھے یہ خیال ہوا کہ
ہمراہیان طلسم کشا سحر کرکے تیری قوت گھٹا دینگے اور طلسم کشا کا زور بڑھا دینگے تو اس امر سے مطمئن رہنا مین
سحر سے تیرا زور بڑھاتا رہونگا مقناطیس نے کہا آپ مجھے معاف رکھین مین سحر بھی جانتا ہون کسی کی مجال
نہین جو میرا زور گھٹا سکے مین خود سب کا زور گھٹا دونگا مقناطیس بہت خوش ہوا اپنی صف سے جھومتا
ہوا نکلا میدان مین آیا سلشوری دکھا کے نعرہ کیا کہ اے طلسم کشا آج تک تو نے فقط جادو کے زور سے
ساحرون کو زیر کیا مگر کسی پہلوان سے مقابلہ نہین پڑا گو اس وقت اس لشکر مین دیوان قوی ہیکل موجود ہین
مگر مین ان مین سے کسی کو اپنا ہمسر نہین جانتا تیری ہمت و جرات کی بڑی تعریف سنی تھی اسوجہ سے مشتاق
ہو کر میدان مین آیا ہون اگر مقابلہ کرنا ہے تو میدان مین آکر جرات دکھا بدیع الملک نے علم خدا بلند کر کے
آگے بڑھایا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کسی اور کو مقابلے کے واسطے روانہ کیجے یہ بڑا
غدار مشہور ہے اسنے تنہا بہت سے لشکرون کو لوٹ لیا ہے بدیع الملک نے کہا اے سومنات جادو خلاف
ہے ہمارے یہان یہ دستور نہین جسکو پکارتا ہے وہی اسکے مقابلہ مین جاتا ہے اس وقت وہ مجھے کس شدومد
سے اپنے مقابلہ مین بلا رہا ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین کسی اور کو روانہ کرون سومنات جادو خاموش
ہو رہا بدیع الملک میدان مین آئے مقناطیس نے کہا اے جوان اب بھی خیریت ہے تو اپنے ارادے
سے باز آ واپس جا مجھے لڑکر فتح نہ پائیگا زک اٹھائیگا بدیع الملک نے کہا اس کی ضرورت نہین
کہ تو نصیحت کرے اگر میدان مین آیا ہے اور مجھے مقابلہ کے واسطے بلایا ہے تو جو حربہ رکھتا ہے پیش کر
مقناطیس نے نیزہ کا وار کیا بدیع الملک نے پہلی ہی طعن مین اسکے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا مقناطیس
دنگ ہو گیا طاغوت جادو کے چہرے سے رنگ اڑ گیا مقناطیس گرد نے غصہ مین آکر تلوار میان سے
نکالی بدیع الملک نامدار نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اسنے تلوار کا وار کیا شاہزادے نے

سپر کی اوجھڑ سے اُسکی تلوار توڑ ڈالی مقناطیس گرد کے چہرے پر زردی چھا گئی کہا اے طلسم کشا تو نے
غضب کیا میرے دو حربے دو لشکرون کے سامنے بیکار کیے اب تو میرے ہاتھ سے نہ بچیگا یہ کہکے اُس نے
ڈال کمر مین بدیع الملک کی ہاتھ ڈالا شاہزادے نے بھی اُسکی کمر مین ہاتھ ڈال دیا دونون لشکر آگے
بڑھ آئے سعیض نقیق کی زبان سے نکلا کہ اے جوانان شیر قوت واے صاحبان ہمت وجرات تمہارا بار سوا
بار گیتی کے دوسرا نہین اُٹھا سکتا بہتر ہے کہ ان بیزبانون پر رحم کرو ورنہ مرکبون کی جان جائیگی یہ کہکے دونون
تنگے ہوئے مرکبون کی پشت سے جدا ہوئے زمین پر اُنکے زور ہونے لگا پہلے مقناطیس جب دو جان
لڑائے رہا بدیع الملک نامدار خاموش رہے زور بھی نہ کیا جب یہ تھک چکا تو بدیع الملک نے
زیادتیان کرنا شروع کین مقناطیس کے دل مین اضطراب پیدا ہوا اسی طرح دو پہر کامل زور رہا جب
بدیع الملک نے دیکھا اب دن قلیل باقی ہے مقناطیس گرد کو لے دوڑے دس قدم بعد اُسکے پکڑ مارا
مقناطیس نے چاہا لنگر قائم کرکے اپنے تئین بچاؤن مگر بدیع الملک نامدار کب لنگر قائم ہونے دیتے پہلے
زور مین تا بسینہ لائے دوسرے زور مین سر سے بلند کیا چکر دینے لگے اُس نے زبان سے کچھ نہ کہا تو
بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے مقناطیس اب شناخت مین خداوند صدوکنا کی کیا کہتا ہے اُسنے
کچھ جواب نہ دیا بدیع الملک نے چرخ دے کر اس زور سے زمین پر پٹکا کہ اُس کے استخوان ریزہ ریزہ
ہوگئے دونون لشکرون سے صدائے تحسین وآفرین بلند ہوئی بدیع الملک نے شکر پروردگار کیا
طاغوت جادو نے سیراب جادو سے کہا اب میدان مین ٹھہرنا اچھا نہین ہے طبل بازگشت بجوا کے
واپس چلو جب تک خداوند اور کوئی تدبیر فرمائینگے ہم طلسم کشا سے مقابلہ نہین کرینگے سیراب جادو نے
اُسیوقت طبل بازگشت بجوا دیا بدیع الملک نوجوان شادان وفرحان اپنے لشکر کی طرف پلٹے سیراب
جادو رنجیدہ اپنی طرف واپس گیا جب بارگاہ مین پہونچا طاغوت جادو نے کہا جو امید تھی وہ بھی ٹوٹی کہ
طلسم کشا نے آج ایسے پہلوان کو زیر کیا جس کا طاقت وقوت مین مثل نہ تھا آج طلسم کشا کی قوت کا
حال ظاہر ہوا اب ان لوگون سے ظفریاب ہونا بہت مشکل ہے جب تک خداوند خود اُنسے مقابلہ
نکرینگے اُسوقت تک یہ لوگ زیر نہونگے سیراب جادو نے کہا اسی وقت ایک عریضہ خدمت خداوندی مین
روانہ کرو دیکھو کیا ہوتا ہے طاغوت جادو نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون اُسکا یہ تھا کہ خداوند نے
قاقوس جادو کو جوالہ باران سے بلایا تھا وہ آئے اور طلسم کشا کے یہان اسیر ہوگئے اُنکے ہمراہ جسقدر
لشکر تھا وہ سب مسلمان ہو کر اطاعت طلسم کشا مین گیا اب ہم لوگ یہان تھوڑا سا لشکر لیے ہوئے
مقابلے مین طلسم کشا کے ہین مقناطیس گرد جا بڑا دیو لے کے آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے
قتل ہوا اب کوئی صورت فتح کی نہین ہے اگر آپ توجہ نہ فرمائینگے تو ہم لوگ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل
ہو جاوینگے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اسوقت اس نامہ کو خدمت خداوندی مین پہونچا اور جواب
بھی بہت جلد لیکر واپس آ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا اُسکا ذکر اُسکے وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کیجاتی ہے

جب یہ طاغوت جادو اور سیراب جادو کو لشکر ساتھ کرکے روانہ کر چکا تو آسمنے ایک نامہ

فانوس جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے فانوس جادو بڑے افسوس کی بات ہے کہ میرے کام
کے واسطے تم اس قدر زحمت کر رہے ہو جس طرح بن پڑے بزور سحر قطع راہ جلد کرو ورنہ طلسم کشا سب کو
قتل کر ڈالیگا اور میرے فتح ہو جانیکے بعد مجھے بڑی دقت مراحل کے تیار کرنے مین ہوگی یہ نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر
کو دیا کہا جہان تک ممکن ہو جلد پہونچانا اور جواب بھی لیکر واپس آنا ساحر روانہ ہوا بزور سحر اُسنے راہ قطع کی
دوسرے روز ایوان یاران کی شہرپناہ پر پہونچا نامہ دار کی صورت جو دربانون نے دیکھی اُس سے پوچھا
تو کون ہے کسکا نامہ لایا ہے نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی دربانون نے کہا خداوند فانوس جادو
یہان سے سفر کر چلے یقین ہے طلسم مین پہونچ گئے ہون اگر یہان سے واپس جانا تو خداوند کو تلاش کر لینا یہان
زیارت نصیب ہو نامہ دار وہان سے روانہ ہوا تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا
دو لشکر اُترے ہوئے ہین ساحر ایک لشکر کی طرف چلا جب قریب پہونچا دیکھا طاغوت اور سیراب جادو کا
لشکر ہے ساحر طاغوت کے پاس گیا طاغوت سے سب کیفیت بیان کی طاغوت نے کہا بھائی فانوس
جادو اس طرف آئے طلسم کشا کے یہان اسیر ہوئے اُنکا سب لشکر بھی مسلمان ہو گیا تھا طیس گرد
جو ہمارے ہمراہ ایک پہلوان نامی آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا نامہ دار نے کہا مین طلسم کشا
کے لشکر مین جاتا ہون فانوس جادو کی خبر لاتا ہون دیکھون وہان اُن پر کیا کیا مصائب گذر رہے ہین
یہ کہکر اُسنے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی اور بدیع الملک کے لشکر مین آیا چارون طرف پھرا
کہین فانوس جادو کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کر لشکر مین دریافت کرنا شروع کیا کہ طلسم کشا نے جو
فانوس جادو کو اسیر کیا تھا اُسکا کیا انجام ہوا لوگون نے کہا یہ ایک خیمے مین اسیر ہے اُسکے واسطے
کوئی سزا ابھی مقرر نہین ہوئی ہے سنا ہے کہ اگر اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جاویگا اُسنے دریافت کیا
کہ کون سے خیمے مین اسیر ہے لوگون نے اسکو خیمہ بھی بتا دیا یہ سب باتین دریافت کر کے پھر طاغوت
جادو کے پاس واپس آیا کہا اے طاغوت جادو تم یہان غافل بیٹھے ہو فانوس جادو کی رہائی کی کوئی
صورت نہین کرتے طاغوت جادو نے کہا امکان سے باہر ہے مین کیونکر اُسکو رہا کر سکتا ہون نامہ دار
نے کہا وہ ابھی تک ایک خیمے مین اسیر ہے سنا گیا ہے کہ اگر دین اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جاویگا اسوقت
یہ بات حاصل ہے کہ تم جاؤ اور اُس خیمے سے اُسکو نکال لاؤ مگر غرق زمین ہو کر جانا اُسی طرح وہان سے
واپس آنا طاغوت جادو نے اسکی رائے کو پسند کیا کہا مین ابھی جاتا ہون اگر بن پڑتا ہے تو اپنے ہمراہ
لاتا ہون یہ کہکے طاغوت جادو نے سحر کیا غرق زمین ہوا نامہ دار نے خیمہ بتا دیا تھا اُسی خیمے کے
اندر پہونچا دیکھا فانوس جادو زندان پہنے بیٹھا ہے طاغوت جادو نے سحر کیا قید الگ ہوئی فانوس
جادو نے دیکھا کہ ایک ساحر نے زمین سے سر نکالا ہے اُسنے زبان کی طرف اشارہ کیا طاغوت جادو
اُسکے قریب پہونچا زبان سے سوزن نکالا فانوس جادو نے سحر کیا خیمہ جلا طاغوت جادو کی کمر مین ہاتھ
ڈالے اُڑا لشکر طاغوت مین آکے پہونچا اُسکی بارگاہ مین گیا طاغوت جادو بیہوش ہو گیا تھا سیراب
جادو نے اُسکو ہوشیار کیا جب طاغوت کو ہوش آیا اُسنے فانوس جادو سے کہا آپکو میرے لشکر
کی کیفیت کیونکر معلوم ہوئی فانوس نے کہا مین واقف تھا جسوقت تمہارے نے مجھے ہوشیار کیا تھا مین نے
کل کیفیت اُسی وقت دیکھی تھی مگر کیا کرتا زبان مین سوزن تھا اس سبب سے مجبور ہو گیا اب مین اسکا

عرض ہونگا طاغوت جادو نے کہا آپ کیونکر اُسکے دام فریب مین پھنس گئے فانوس نے کہا مین خود
اسی حیرت مین ہون کہ اس عیار نے مجھے کیونکر پایا اسقدر مجھے یاد ہے کہ اشراق جادو اس طلسم کا بادشاہ
میرے پاس آیا مین نے اُسکو اپنے پاس بٹھایا کچھ امور ضروری اُسکو تحقیق کرنا تھے اُسنے مجھ سے پوچھے
مین نے اُسکو چند باتین تعلیم کین اُس نے ایک کتاب مجھے دکھائی مین اُس کتاب کو دیکھ رہا تھا کہ میرا سر
چکرایا اسکے بعد مجھکو نہین معلوم کہ کیونکر یہ گذری اور لشکر میرا کون میدان مین لیکر آیا فانوس جادو نے جو
یہ بیان کیا طاغوت نے کہا اشراق ہرگز یہان نہین آیا عیار بصورت اشراق آپ کے پاس آیا اُسنے
آپ کو بیہوش کیا جس وقت ہم آگے یہان پہونچے آپ کو میدان جنگ مین لشکر کے ہمراہ پایا اسی وقت اُس
عیار نے آپکو اپنے لشکر سے کسی طرح منگایا اور درمیان مین دونون لشکرون کے آپکو ہوشیار کیا پہلے وہ خود
آپ کی صورت بنا ہوا تھا مگر افسوس اسکا ہے کہ آپ کا کل لشکر اہل اسلام کا مطیع ہوگیا اب کوئی صورت
ایسی نہین ہے جو وہ لوگ یہان آئین اور پھر آپ پر ایمان لائین یہ سننا تھا کہ فانوس جادو کی عجب کیفیت
ہوگئی کہا اے طاغوت جادو اب یہ طلسم ضرور فتح ہو جائیگا طاغوت جادو نے کہا اسکا سبب فرمایئے
فانوس نے کہا مین نے کتاب خلاصہ طلسم اشراق جادو کو دی تھی تم کہتے ہو وہ عیار تھا اگر یہ کتاب
مسلمانون کے پاس پہونچی تو غضب ہوا وہ لوگ لوح پر قبضہ کرینگے جتنے مراحل ہین سب بآسانی طے
ہو جائینگے طاغوت جادو نے کہا اب خداوند کے پاس چلنا چاہیے اور اُنسے اسکی نسبت راے
لینا چاہیے فانوس جادو نے کہا تم لوگ یہین ٹھہرو مین آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون اُس سے
سب کیفیت بیان کرتا ہون اب لوح کے واسطے کوئی اور صورت کیجائے مراحل پر پھر پڑھایا جائے
وضو کے واسطے جدید مراحل بصورت قدیم تیار ہون اُسکو طلسم کشا فتح کرے جب مرحلہ اصلی پر پہونچے
گرفتار ہو جاے طاغوت جادو نے کہا میرا یہان رہنا اچھا نہین ہے مجکو طلسم کشا کی ذات سے بڑے
خوف ہین وہ مجھے بھی گرفتار کرلیگا پس اب جادو نے کہا مین بھی یہان نہ ہونگا فانوس جادو نے کہا
اگر تم لوگ یہان نہ ہوگے تو طلسم کشا کو دقت ملیگا وہ آگے بڑھیگا کتاب خلاصہ اسکو پہونچ گئی ہوگی اُس کے
زور سے بہت سے مراحل فتح کریگا تم لوگ اگر یہان رہوگے تو طلسم کشا بھی یہین رہیگا مقابلہ نہ کرنا مہلت
طلب کرلینا طاغوت جادو نے کہا ایکبار مہلت ملجائیگی بار بار طلسم کشا مہلت نہ دیگا فانوس جادو نے کہا
مجھے بہت عرصہ وہان نہ ہوگا بہت جلد آؤنگا طاغوت جادو مجبور ہوا کہا مین اسی وقت ایک نامہ طلسم کشا
کو لکھتا ہون دو ہفتہ کی مہلت طلب کرتا ہون آپ دو ہفتے مین ضرور واپس آیئے گا کچھ انتظام کیجے گا اگر
عرصہ ہو جائیگا تو مین طلسم کشا کے مقابلہ سے چلا آؤنگا فانوس جادو نے کہا تمہین اختیار ہے مین دو ہفتے
کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون یہ کہکر فانوس جادو اُسیوقت روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ لشکر مین واپس آیا اور اپنی بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ حاضر ہوئے خواجہ عمر نے
فانوس جادو کو سومنات جادو کے سپرد کیا تھا سومنات جادو نے ایک خیمہ مین اُسکو اسیر کردیا تھا
بہت سے ساحر نگہبانی کے واسطے در خیمہ پر مقرر کردیے تھے جب بدیع الملک نامدار بارگاہ مین گئے اور

خاصہ تناول فرما کے فراغت حاصل کی خواجہ سے کہا اے خواجہ فانوس جادو کو یہان لاؤ مین اُس سے
حال دریافت کرنا چاہتا ہون اگر وہ اسلام قبول کرے تو مین اُسے امان دون ورنہ قتل ہونا اُسکا بہت
اچھا ہے کیونکہ یہ مدت تک کافر رہا اور اُسنے بہت سے نادانون کو گمراہ کیا خواجہ نے سومنات جادو
سے کہا مین نے فانوس جادو کو تمھارے حوالے کیا تھا بدیع الملک اُس سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین
اُسکو لاؤ سومنات جادو اُٹھا جہان فانوس جادو کو اسیر کیا تھا وہان آیا اُسکا پتہ نہ پایا بہت پریشان
ہوا اور دو ایک خیمون مین گیا دربانون سے پوچھا کہ اس خیمے مین کون آیا تھا اُنھون نے کہا یہان کوئی نہین
آنے پایا سومنات جادو مجبور ہوکے وہان سے واپس آیا بدیع الملک کی خدمت مین عرض کی
اے شہریار بڑا غضب ہوا مجھ سے ایک خطاے عظیم سرزد ہوئی فانوس جادو کو ایک خیمہ مین اسیر کر آیا تھا
اب وہان اُسکا پتہ نہین ہے کوئی ساحر اُسکو لے گیا بدیع الملک کو بھی افسوس ہوا خواجہ نے کہا اے
سومنات جادو تمنے بڑی غفلت کی اب اُسکا ہاتھ آنا محال ہے مین نے جان پر کھیل کے اُسکو اسیر کیا تھا
نہین معلوم اب کہان گیا سومنات جادو بہت محجوب ہوا خواجہ نے کہا اب کسی طرح اُسپر عیاری
نہین چلیگی بدیع الملک نے فرمایا جو ہونے والا تھا وہ ہوا اب افسوس کرنے سے کیا ہوتا ہے خواجہ
نے کہا اُسکا قتل ہونا نصف طلسم کے فتح ہو جانے کے برابر تھا سومنات جادو نے کہا خواجہ
مین خطاوار ہون جو چاہے مجھے سزا دو خواجہ خاموش ہوئے بدیع الملک نے کہا خواجہ تم نے
اُس سے کل کیفیت دریافت بھی تو کر لی ہے خواجہ نے کہا مین نے تو اُس سے وہ خبر لی ہے کہ اس
طلسم کا دار و مدار اُسی پر ہے خلاصہ طلسم ہے سومنات جادو نے کہا خواجہ اب اسکا گرفتار ہونا اور
مرا ہوا ہونا یکسان ہے آپکے تمام اسی واسطے اُسکی تلاش مین جاتے تھے کہ کسی صورت سے کیفیت لوح معلوم کرین
ورنہ اُسکے قتل سے کیا فائدہ نکلتا بدیع الملک نے کہا خواجہ اُس کتاب کو مین دیکھنا چاہتا ہون خواجہ
نے کہا کتاب میرے پاس کہان وہان سے لایا تھا راہ مین قرضدارون نے چھین لی مین خاموش ہو رہا کیا
کرتا اگر اُنکا روپیہ پہونچ جائے کتاب ملے ورنہ کتاب کا ملنا اب محال ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ
روپیہ جسقدر تمھین درکار ہو لو مگر کتاب جلد لا کر دو مین دیکھون کیفیت صاحبقران معلوم ہو خواجہ نے
بہت کچھ روپیہ بدیع الملک سے لیکر کتاب دکھائی کہا دیکھیے یہ کتاب مجھکو واپس دیجیے اگر کسی
اور کے پاس رہیگی تو مثل فانوس جادو کے کتاب بھی رایگان جائیگی بدیع الملک نے کہا خواجہ
کتاب ہر وقت تمھارے پاس رہیگی جس بات کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی تمسے لیکر دیکھ لینگے خواجہ
نے کتاب بدیع الملک کو دی شاہزادے نے کتاب دیکھنا شروع کی چند ورقون کے بعد لوح کا
ذکر آیا بدیع الملک نے دیکھا اُسمین لکھا ہے کہ لوح منطاق کی ایوان ہوا مین ہے اور یہ ایوان ہوا وہ
مقام ہے جہان سوائے طائران ہوا کے اور دوسری چیز نہین ہے اگر کوئی وہان جانیکا ارادہ کرے تو پہلے
ایوان باران کو فتح کرے پھر ایوان ہوا تک پہونچے سموم جادو وہان کا بادشاہ ہے جب اُسکو
قتل کرے اور ملکہ نسیم سبزپوش دختر سموم جادو تک پہونچے تب لوح طلسم کا پتہ معلوم ہو بدیع الملک
تھوڑی دیر تک اور حالات دیکھا کیے جب رات زیادہ گئی شاہزادے نے کتاب خواجہ کے حوالے کی
اور خوابگاہ مین تشریف لائے دربار برخاست ہوا ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ کو روانہ ہوا

رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے نماز سے فراغت حاصل کی
ہتھیار ذات پر آراستہ کرکے بعزم جنگ اپنی بارگاہ سے باہر آئے در دولت پر بھی سب لوگ منتظر تھے
شاہزادے نے سب کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا میدان مین آکر لشکر کی
صف بندی ہوئی بدیع الملک نامدار لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے وہان طاغوت جادو کو
یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ طلسم کشا میدان مین آیا ہے اپنے لشکر کی درستی کرچکا اب دوسرے لشکر کے
انتظار مین ٹھہرا ہے طاغوت نے اسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ ہم برائے جنگ یہان نہ آئے
تھے ہمین خداوند نے برائے استقبال فانوس جادو روانہ کیا تھا یہان اگر یہ امر درپیش ہوا لہذا ہم
دو ہفتے کی مہلت چاہتے ہین اپنا سامان جنگ درست کرینگے تب مقابلہ کے واسطے میدان مین آئینگے
یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ طلسم کشا کو جاکر یہ نامہ دینا اور کہنا ابھی سامان جنگ ہمارے یہان
نہین ہوا ہے اس وجہ سے دو ہفتہ کی مہلت درکار ہے جب تک ہم سامان جنگ درست نکر لینگے مقابلہ نہ کرینگے
نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک نامدار تو میدان جنگ ہی مین موجود تھے نامہ دار نے شاہزادے
کو نامہ دیا بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا مسکرا کر فرمایا طاغوت جادو سے کہدینا کہ تم شوق سے سامان
جنگ درست کرو سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار اس نامہ مین کیا لکھا ہے بدیع الملک نے فرمایا
طاغوت جادو نے دو ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے سومنات جادو نے کہا آپ کی کیا راے ہے بدیع الملک
نے کہا ہم مہلت دینے مین کبھی انکار نہین کرتے اگر اسکو مہلت کی ضرورت ہے تو ہم مہلت دیتے ہین
وہ سامان جنگ درست کرے پھر ہم سے مقابلہ کرے یہ فرماکر شاہزادہ اپنے لشکر کی طرف پلٹا کہ ذرا اسکا ذکر پر لیجایا

## اب حال فانوس جادو کا عرض کیا جاتا ہے

یہ جو طاغوت جادو کے لشکر سے چلا چشم زدن مین آئینہ اندام جادو کے پاس آکر پہونچا آئینہ اندام نے جو اسکی
صورت دیکھی نامہ طاغوت جادو کا پہلے پہونچ چکا تھا کہ فانوس جادو اسیر ہوگیا اور لشکر اسکا
مسلمان ہوگیا آئینہ اندام کو بڑا صدمہ ہوا تھا جیسے ہی فانوس جادو کو دیکھا تخت سے اٹھ کھڑا ہوا
کہا بھائی صاحب آپ نے میری وجہ سے بڑی زحمت اٹھائی فانوس جادو نے کہا مجھے اپنی زحمت کا
مطلق خیال نہین ہے مگر اب طلسم کے برباد ہو جانے کا خوف ہے آئینہ اندام نے کہا یہ خیال دل سے دور
رکھیے کسکی مجال نہین ہے جو اس طلسم کو شکست دے سکے فانوس نے کہا اے آئینہ اندام طلسم کشا کو
کم نہ تصور کر یہ طلسم کشا اصلی ہے اسکی اقبالمندی پر نظر کر دیکھ اس نے اس طلسم مین آکے کیا کیا باتین پیدا
کین تو نے اسکے ہمراہیون کو اسیر کرلیا اسنے تنہا شہر قنداب مین ہوکر قنداب جادو ایسے ساحر کو
اپنا مطیع کرلیا وہان سے لشکر لیکر چلا راہ مین سومنات جادو وغیرہ کو مسلمان کیا مرحلہ طومار فتح کرلیے
ہر جگہ سے لشکر اور خزانہ بھی ملا واقفکاران طلسم بھی اسکے شریک ہوئے حد کی بات ہے کہ مجھے اسنے حیلہ
سے اسیر کیا کتاب خلاصۂ طلسم بھی لیگیا اب وہ کتاب طلسم کشا کو پہونچی ہوگی طلسم کشا اس کتاب
کی مدد سے لوح تک پہونچ جائیگا سب مراحل بھی بآسانی فتح ہوسکینگے اب طلسم کے بچنے کی
کوئی صورت نہین ہے آئینہ اندام جادو نے کہا اے فانوس جادو کتاب خلاصۂ طلسم

تمھارے قبضہ سے کیونکر نکل گئی فانوس جادو نے کہا ایک عیار اشراق جادو کی صورت بنکر مجھ سے کتاب لیگیا
مجھے بھی اسیر کیا لشکر میرا اُسکے پاس چلا گیا سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کر لی اب مین کیا
کر سکتا ہون بالکل بے بس ہون طاغوت جادو طلسم کشا کے مقابلے مین ہے وہ کہتا تھا کہ مین ہرگز
یہان نہ ٹھہرونگا تمھارے ہمراہ چلونگا اُسکو زبردستی وہان چھوڑکے آیا ہون اُس سے دو ہفتے کا
وعدہ کرکے آیا ہون اُسنے مجھ سے کہدیا ہے کہ اگر دو ہفتے سے زیادہ زمانہ گذریگا تو مین ہرگز
یہان نہ ٹھہرونگا چلا آؤنگا اُسکا آنا اور آفت ہے طلسم کشا کو اور وقت ملیگا اور آگے بڑھ جائے گا
دو ایک مرحلے فتح کر لیگا آئینہ اندام نے کہا اگر کتاب الواح طلسم اُسکے پاس گئی ہے تو البتہ محل خوف ہے
پھر کیا کر سکتا ہے جس وقت مین اُس طلسم کے ساحران جلیل القدر کو اطلاع کردونگا اور
وہ لوگ زمین سے برآمد ہونگے اسوقت کچھ بھی نہ بن پڑیگا آخری درجہ ایوان نہ طاق ہے جسوقت
ایوان نہ طاق کا دروازہ کھلیگا اور ایوان جادو اور کیوان جادو وہان سے برآمد ہونگے سو کرکے
زمین ہلا دینگے ایک دم مین طلسم کشا کو گرفتار کر لینگے تحفہ جات واقع ہر جو طلسم کشا کے پاس ہین
اسوقت کام نہ دینگے لشکر سے ابھی کچھ کام نہ نکلیگا فانوس جادو نے کہا پھر اِن باتون کو کسدن کے
واسطے اُٹھا رکھا ہے جو کچھ کام کرنا ہے اسی وقت کرو کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے
آئینہ اندام نے کہا مین نوشاد جادو کو ایک نامہ لکھتا ہون وہ سب بزرگان دین سے بخوبی ماہر ہے
جسوقت وہ میرے پاس آئیگا اسوقت سب ساحران جلیل کے نام معلوم ہو جائینگے اُن لوگون کو
مین طلب کرونگا فانوس جادو نے کہا مین کچھ اور نہین چاہتا ہون صرف مقدور ضرورت ہے کہ تم
میرے ہمراہ ہو مین طلسم کشا کو جلد گرفتار کر دون تمھارا نام ہونا ضرور ہے آئینہ اندام جادو نے
کہا کیا کرون اسوقت میرے حلق کیے ہوئے بہت سے ساحر ہین جو ایک دم مین طلسم کشا کو
گرفتار کر دینگے فانوس جادو نے کہا اے آئینہ اندام جادو اب ایسے خیالات دل سے دور کرو بہت
جلد اس امر مین کوشش کرو کہ طلسم کشا گرفتار ہو جائے آئینہ اندام جادو نے کہا مین اسیوقت
نوشاد جادو کو بلاتا ہون اُس سے تمام ساحرون کی تحقیق کرتا ہون سب کو بلا کر تمھارے
ہمراہ کرتا ہون تم جا کر طلسم کشا سے مقابلہ کرو جس طرح بن پڑے اُسکو اسیر کرکے لاؤ فانوس
جادو نے کہا تمھین اختیار ہے آئینہ اندام جادو نے اُسی وقت اپنے سب ملازمین کو بلا بھیجا
ساحر آئے اُسنے ایک نامہ لکھکر ساحرون کو دیا کہا اس نامے کو نوشاد جادو کے پاس لیجاؤ اُسکو
ابھی میرے پاس لاؤ ملازمین آئینہ اندام اُسی وقت نامہ لیکر روانہ ہوئے نوشاد جادو
کے مکان پر آئے نوشاد جادو اُسوقت اپنے باغ مین ٹہل رہا تھا کہ ساحرون نے اگر اُسکو
نامہ دیا نوشاد جادو نے نامہ پڑھا اُسی وقت ساحرون کے ہمراہ ہوا آئینہ اندام کے پاس آیا
آئینہ اندام کو سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے نوشاد جادو مین نے اسواسطے تمھین
بلایا ہے کہ تم بزرگان دین کے نام و نشان سے بخوبی آگاہ ہو اور سب کو جانتے ہو اُن کے
نام مجھے بتاؤ کہ مین سب کو طلب کرون ایک معرکۂ عظیم درپیش ہے جب تک وہ لوگ یہان
نہ آئینگے یہ مرحلہ ہرگز ہرگز طے نہوگا نوشاد جادو نے سب بزرگان دین کے نام بتائے

آخر مین کہا یا خداوند یہ نام تو اُن لوگون کے ہین کہ جو آپ کی پرستش ابتدائی عمر سے کر رہے ہین مگر چار
شخص زمین کے اندر ایسے ہین جو آب پرست ہین اُنکے نام لوگون نے کتب تواریخ مین درج
کر دیے ہین قریب ایک ہزار سال کے ہوا کہ وہ لوگ زمین مین حبس دم کیے ہوئے بیٹھے ہین سنا گیا
ہے کہ اُنکے سحر کا جواب دینے والا نہین ہے تواریخ مین بھی اسی طرح سے لکھا ہے کہ جب ان کا
سحر بہتر سب ساحرون سے مانا گیا اور کوئی جواب دینے والا نہ رہا تو اُنھون نے مجبور ہو کے زمین کو
اپنا مسکن قرار دیا ایک ہزار برس سے زمین مین ہین آئینہ اندام نے کہا وہ میرے کہنے سے کا ہے کو یہی
عبادت ترک کرینگے نوشاد جادو نے کہا کیا تعجب ہے کہ آپ کی پرستش اختیار کرین آئینہ اندام نے
اُنکے نام پوچھے نوشاد جادو نے کہا مین نے کتب تواریخ مین دیکھا ہے ایک کا نام آلام جادو
ہے دوسرے کا نام شب تاب جادو ہے تیسرے کا نام اندام جادو ہے چوتھے کا نام ادسان جادو
ہے یہ چار ساحر آب پرست ہین زمین کے اندر بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہین اگر آپ اُنکے پاس
کسی کو روانہ کیجیے تو یقین ہے کہ وہ ضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرین اور آپ کی مدد کرنے کے واسطے بسر وچشم
آئین آئینہ اندام جادو نے کہا مین چاہتا ہون کہ تمھین ہر ایک کو جا کر اطلاع دو کہ تمھین خداوند آئینہ اندام
نے بلایا ہے اور ان چار ساحرون سے بھی جا کر کہو کہ تمھین ہمارے خداوند نے بلایا ہے دیکھین
وہ کیا کہتے ہین اور کیا جواب دیتے ہین نوشاد جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین سبکو بلائے لاتا ہون
یہ سلکے نوشاد جادو وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے فانوس جادو سے کہا جب
یہ لوگ زمین سے اُٹھ اُٹھ کے آئین گے قیامت برپا کر دینگے طلسم کشا کیا چیز ہے اگر لاکھ طلسم کشا
آئین اور اس سے بڑھ کے شان وشوکت دکھائین تو بھی ان لوگون کے آگے کچھ حقیقت نہین ہے
وہ ضرور زیر کرینگے فانوس جادو نے کہا ابھی مجکو یقین نہین جب طلسم کشا اسیر ہو جائے گا
تو مجھے یقین آئے گا آئینہ اندام جادو نے کہا اے فانوس جادو تم طلسم کشا کو مان گئے بڑے
تعجب کی بات ہے ایسی دل پر دعوی خدائی کرتے ہو تمھین لازم ہے کہ جرات وہمت پیدا کرو فانوس
جادو نے کہا ایسے مقام پر ہمت وجرات کام نہین دیتی آپ کا قول مجھے پسند نہین ہے آئینہ اندام
اور فانوس جادو مین تھوڑی دیر یہ گفتگو رہی آخر کار رات زیادہ گئی فانوس جادو کو آئینہ اندام
نے رخصت کیا اُسکے واسطے ایک مکان نفیس مقرر کیا گیا تھا فانوس جادو وہان جا کر سو رہا آئینہ اندام
بھی اپنی خوابگاہ مین گیا دوسرے روز جب دونون جاگے ملازمون نے آئینہ اندام سے آ کر کہا
نوشاد جادو آنا چاہتے ہین اگر آپ کی اجازت ہو تو اُنکو اندر بلا لین آئینہ اندام نے کہا
ضرور میرے سامنے لاؤ مین نے کچھ ضروری باتین اُنسے کہی ہین یقین ہے کہ اُنھون نے اُنکا انتظام
کیا ہو ہرکارے باہر آئے نوشاد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے نوشاد جادو آئینہ اندام کے
پاس گیا کہا یا خداوند مین بعض لوگون کے ٹھکانون پر چلا گیا اُنکو ہوشیار کیا آپ کا حکم سنایا اُنھون نے
اقرار کیا کہ جسوقت خداوند ہمین طلب فرمائین ہم بسر وچشم چلنے کو موجود ہین اور بعض کے پاس آج
جاؤنگا آئینہ اندام نے کہا اُن چار ساحرون کے پاس جانے کا اتفاق نہین ہوا نوشاد جادو نے
کہا وہ لوگ بہت دور ہین پہلے اُن سب کو آمادہ کر لون پھر اُنکے پاس جاؤن آئینہ اندام نے

کہا جن کو کل ہوشیار کیا تھا آج اُنھیں یہان لے آؤ نوشاد نے کہا مین یہ مناسب جانتا ہون
کہ پہلے سب کو ہوشیار کر دون پھر ایک بار سب کو لے آؤن آئینہ اندام نے کہا تمھین اختیار ہے
نوشاد جادو نے کہا مین آج سب کو اطلاع دے دونگا اور کل سے سب لوگ یہان پر آ کے
سجدہ حاضر ہونگے آئینہ اندام جادو نے کہا اے نوشاد جادو مین اسکے عوض مین تیری عمر بڑھاؤنگا
بہت کچھ مال و اسباب تجکو دونگا نوشاد جادو بہت خوش ہوا پھر آئینہ اندام جادو سے رخصت ہوکر
چلا جہان جہان ساحران بد انجام حبس دم کیے بیٹھے تھے اُسنے سب کو جاکر اطلاع کی سب کے
بعد اُن چارون ساحرون کے پاس پہونچا جو آب پرست مشہور تھے اُنکو جاکر جگایا سب سے
پہلے آلام جادو کی آنکھ کھلی اُسنے کہا اے شخص تو کون ہے نوشاد جادو نے جواب دیا
کہ مین فرستادہ آئینہ اندام ہون تمھارے پاس ایک ضرورت خاص سے آیا ہون
آلام جادو نے کہا جلد اپنی ضرورت بیان کرو نوشاد نے کہا تمھین خداوند آئینہ اندام نے
طلب کیا ہے ایک شخص اس طلسم مین آیا ہے بہت سے مرحلے اُسنے تباہ کر دیے ہین اور بہت
سے ساحران نامی اُسکے مطیع بھی ہوگئے ہین خداوند کو یہ منظور ہے کہ بزرگان دین ملکر اُسکو
اسیر کرلین آلام جادو نے کہا اے شخص آئینہ اندام کا زمانۂ خدائی قریب آگیا نوشاد جادو نے
کہا وہ ایک مدت سے خدائی کر رہے ہین آلام جادو نے کہا اب طلسم کی عمر بھی تمام ہوئی
ہمارے خداوند آب رسان جادو جنھون نے پہلے اس طلسم کی بناد ڈالی تھی اُنھون نے لکھدیا تھا
کہ جب آئینہ اندام جادو اس طلسم مین خداوندی کریگا طلسم کی عمر کو ختم سمجھنا لہذا اب زمانہ منقلب
ہونے والا ہے یقین ہے اس طلسم پر مسلمان چڑھائی کرکے آئین اور طلسم کو فتح کرین آئینہ اندام
جادو اُنکے ہاتھ سے تکلیف اُٹھاکے آسمان پر چلے جائین نوشاد جادو نے کہا آپ ہان تشریف
لے چلین اور یہ سب باتین اُنسے بیان کرین کیا اُنمین اتنی قدرت نہین ہے کہ وہ اس طلسم کشا کو
گرفتار کر دین آلام جادو نے کہا اسکی بابت مین کچھ کہ نہین سکتا شب تاب جادو کو اُٹھاؤ
دیکھو وہ کیا کہتے ہین اگر اُنکی راے ہوگی تو پھر اندام جادو سے پوچھا جائیگا اندام جادو کے
بعد اوسان جادو کی راے پر منحصر ہے نوشاد جادو نے شب تاب جادو کو ہوشیار کیا شب تاب
جادو نے آنکھ کھول کر نوشاد جادو کی صورت دیکھی کہا اے شخص تو کون ہے آلام جادو نے
کہا یہ شخص فرستادہ خداوند ہے اُسکو بُرا نہ کہنا شب تاب جادو نے کہا کس خداوند نے تجھے یہان بھیجا
ہے نوشاد جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے مجھکو یہان بھیجا ہے شب تاب جادو نے کہا
کیا خداوند آئینہ اندام کی خدائی کا زمانہ آگیا نوشاد جادو نے کہا ایک طلسم بھی اُنھون نے یہان
بنایا اُسی کے فتح کرنے کو ایک شخص آیا ہے آپ لوگون کو مدد کے واسطے بلایا ہے شب تاب جادو
نے کہا ہمارا چلنا اندام جادو کی راے پر منحصر ہے نوشاد جادو نے اندام جادو کو بھی جگا دیا
اُسنے بھی ویسی ہی باتین بتائین جیسی اُن دونون ساحرون نے باتین کی تھین آخر مین یہ بھی کہدیا
کہ جب تک اوسان جادو ہوشیار نہوگا اسوقت تک ہم لوگون کی راے ناقص ہے نوشاد جادو
نے اوسان جادو کو بھی جگا دیا اوسان جادو نے بھی ویسی ہی باتین کین جب چارون ساحر

بیدار ہوئے تو آلام جادو نے کہا اب عمر اس طلسم کی تمام ہوئی اور ہم لوگون کی بھی عمر ختم ہوئی بہتر
یہ ہے کہ خداوند آئینہ اندام جادو کی خدمت مین چلین اور انھین کتبہ بزرگان دین دکھاوین دیکھین
خداوند کی کیا رائے ہوتی ہے اگر اُنھون نے اسوقت سے آسمان پر جانے کا انتظام شروع کر دیا ہو تو بہت
مناسب ہے ورنہ ہملوگون کے واسطے خرابی ہے طلسم کشا ہمین قتل کریگا اور طلسم پر قبضہ کر لیگا یہ سُنکر
ہر ایک ساحر راضی ہوا آلام جادو اُٹھا سب ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا نوشاد جادو کے ہمراہ آئینہ اندام
کے پاس چلے تھوڑی دیر مین نوشاد جادو آئینہ اندام کے مکان پر آکے پہونچا آئینہ اندام نے دربانون
سے کہدیا تھا کہ اگر نوشاد جادو بزرگان کو اپنے ہمراہ لیکر آئے تو اُسکو مانع ہونا ایسا نہو کوئی بات
اُن لوگون کے خلاف ہو دربان اُسکو آتے ہوئے دیکھکر خاموش ہو رہے روکا بھی نہین نوشاد
جادو مع چارون ساحرون کے اندر آیا آئینہ اندام جادو ان سب کا منتظر تھا جیسے ہی اُن لوگونکو
آتے ہوئے دیکھا اپنے پاس بلا لیا سب ساحر اُسکے پاس گئے آئینہ اندام جادو نے سب کو اپنے
پاس بٹھایا اُنسے حقیقت خاص دریافت کرنا شروع کی پہلے آلام جادو نے کہا یا خداوند ہمارے
بزرگان دین ایک کتبہ ہمارے سپرد کر گئے تھے اور کہا تھا کہ جب خداوند آئینہ اندام جادو کا زمانہ
خدائی ہوگا اُسوقت ایک مسلمان برائے فتح طلسم آئیگا اور طلسم کے بہت سے مراحل اُس کے
ہاتھ سے فتح ہونگے اُسوقت تم لوگون کو اُٹھنا پڑیگا جب تم آئینہ اندام جادو کی خدمت مین جانا تو
یہ کتبہ اُنکو دکھانا یہ کہکے اپنے بازو دن سے ایک تعویذ کھولا اُسمین سے ایک کاغذ نکالکر آئینہ اندام
جادو کو دیا آئینہ اندام نے اُس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ اے خداوند آئینہ اندام جادو
آگاہ ہو کہ اب عمر طلسم کی تمام ہوئی اور بدیع الملک اس طلسم کا طلسم کشائے اصلی ہے اُس سے اگر
کوئی مقابل نہو گا جو مقابلہ کریگا وہ مارا جائیگا بہتر یہ ہے کہ اب چولا تبدیل کرکے اُس طلسم کو خود
تباہ کردو آئینہ اندام جادو نے جو یہ کتبہ دیکھا بہت گھبرایا کہا ایسی ایسی تحریرین بہت سی میرے
پاس موجود ہین مگر مین نے اس طلسم کی عمر بڑھادی ہے کسی کی مجال نہین جو اس طلسم کو فتح کر سکے یہ
طلسم ہمیشہ رہیگا ہان طلسم قدیم جو ہے وہ البتہ ٹوٹ جائیگا ورنہ میرا بنایا ہوا طلسم ہمیشہ برقرار رہیگا آلام جادو
نے کہا یہ مین نہین جانتا ہون کہ آپ نے اس طلسم کی عمر بڑھادی ہے آئینہ اندام نے کہا مین نے اس
طلسم کو اپنا جائے قرار بنایا ہے اسوجہ سے اسکو بھی زوال نہین ہو سکتا ہے آئینہ اندام اور اُن ساحرون
مین یہ گفتگو ہوتی رہی نوشاد جادو نے کہا اب مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین اور لوگون کو
جاکر اپنے ساتھ لے آؤن آئینہ اندام نے کہا ضرور جاؤ سب کو لے آؤ نوشاد جادو وہان سے
روانہ ہوا جن جن لوگون کو ہوشیار کر آیا تھا اُنھین اپنے ہمراہ لیا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد آئینہ اندام
جادو کے پاس سب ساحرون کو اپنے ہمراہ لایا آئینہ اندام کو سب گمراہون نے سجدہ کیا کہا
یا خداوند ایک مدت دراز کے بعد آپ کے جمال باکمال کی زیارت ہم لوگون کو نصیب ہوئی پھر
آئینہ اندام نے کہا قدرت نے تمھارے درجے بہت بڑھائے ہین اور اب تمھارے واسطے وہ
وہ باتین مجھکو کہنی ہین کہ تم خاص جنت مین جاکے رہو گے اور شب و روز فرشتے تمھاری
خدمت کے واسطے معین کیے گا یہ سنکر ساحرون نے کہا یا خداوند ہم دو سو برس سے آپ کی

عبادت کرتے تھے آج اُسکا ثمرہ ہمارے ہاتھ آیا آئینہ اندام نے کہا مگر ایک کام کا صلہ تم سے
بیان کیا گیا ہے یہ نہ جانتا کہ یہ درجے بلا مشقت تمھین حاصل ہونگے ساحرون نے کہا یا خداوند
ہم بسر و چشم حاضر ہین جو آپ ہم سے فرمایئے گا ہم بجا لاوینگے آئینہ اندام نے کہا ایک شخص مسلمان
اس طلسم مین براے فتاحی طلسم آیا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس طلسم کو فتح کرلے قدرت کو اسکی خاطر بھی
منظور ہے اس سبب سے زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتے ہین اُسنے بلکہ بعض ساحرون کو زیر بھی کیا
ہے تمھین اسواسطے بلایا ہے کہ سب ملکر جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ سب نے
کہا یا خداوند آپ نے یہ کیا بڑی بات فرمائی جسوقت حکم ہوگا اُسکو گرفتار کر دینگے آئینہ اندام جادو
نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ بالکل قدرت کو ناپسند ہے اس سبب سے بہت سے ساحرو
اُسکے ہاتھ سے زیر کرا دیا اب تم لوگ یہ بات نہ کہنا اسوقت قدرت نے خطا معاف کر دی سب ہاتھ
باندھنے لگے آئینہ اندام جادو نے ایک رقعہ اشراق جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے
اشراق جادو تجھے لازم ہے کہ بہت جلد میرے پاس آ کہ قریب ایک ہزار کے بزرگان دین یہان جمع ہین
ان سب کی زیارت تجھپر واجب ہے اور جب میرے پاس آئیگا تو مین اور کچھ امور ضروری بھی تجھ سے
بیان کرونگا یہ رقعہ لکھکر ایک ساحر کو دیا وہ اشراق جادو کے پاس لیگیا اشراق جادو اُس رقعہ کے
پڑھتے ہی اُٹھا اپنے تخت سحر پر بیٹھ کے آئینہ اندام جادو کے مکان پر آیا اُسکی اطلاع ہرکارون نے
کی آئینہ اندام نے اُسکو اپنے پاس بلالیا جیسے ہی اشراق جادو اندر گیا پہلے تو اُس نے آئینہ اندام
کو سجدہ کیا پھر ہر ایک ساحر کے پانون چومے آئینہ اندام جادو نے اُسکو بھی اپنے پاس
بٹھایا اشراق جادو نے کہا اب قدرت کو غصہ آیا اور طلسم کشا کے گرفتار کر لینے کی تدبیر
فرمائی آئینہ اندام نے کہا ہمارے یہان نصف لشکر کو حکم دو کہ وہ لوگ تیار رہین کل یہان سے
سب روانہ ہو جائینگے اب طلسم کشا کو حقیقت مقابلہ معلوم ہوگی اشراق جادو نے کہا اور جو کچھ
آپ کو فرمانا منظور ہو مجھ سے کہدیجیے مین ایک ہی بار سب انتظام کر لون آئینہ اندام نے کہا
سواے اسکے اور کوئی دوسرا کام نہین ہے میرے لشکر مین جا کہدو کہ نصف لشکر سامان سفر کل تک
درست کرلے کہ یہ لوگ زیادہ لہو و لعب مین رہنا پسند نہین کرتے اشراق جادو نے کہا یا خداوند
نصف لشکر اگر آپ کا سامان سفر درست کرکے طلسم کشا کے مقابلے کے واسطے جائیگا تو کس میدان
مین لشکر مقیم ہوگا ایسا وسیع میدان کہان ہے آئینہ اندام جادو نے کہا جسطرح ممکن ہو اس
کام کو حسن انتظام انجام دو یہان سے لشکر روانہ ہو جاے اگر وہان قیام کرنے کی جگہ نہ ملے گی
لوگ واپس آئینگے طلسم کشا کو لشکر دیکھکر ہیبت تو ہوگی اشراق جادو وہان سے اُٹھا لشکر
آئینہ اندام کی طرف چلا ناظرین والا تمکین پر واضح ہو کہ طلسم کی زمین کے نیچے بھی آبادی تھی
اور وہان لشکر آئینہ اندام کا رہتا تھا طلسم کو آئینہ اندام نے بزور سحر معلق بنایا تھا اُس کا مفصل
ذکر انشاء اللہ تعالے کسی مقام پر کیا جائیگا کہ ناظرین بہت خوش ہونگے جب اشراق جادو
راہ تہ خانہ طلسم تلاش کرکے تہ خانۂ طلسم مین داخل ہوا تو مالک لشکر جنود جادو تھا اُسکے
مکان پر اشراق جادو گیا جنود جادو کو لوگون نے خبر پہونچائی کہ بادشاہ طلسم آیا ہے جنود جادو

اپنے مکان سے نکلا برائے استقبال آیا بڑے اعزاز سے اشراق جادو کو لے گیا اپنے مکان مین
لیجاکر تخت مرصع کار پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ آج قدم رنجہ فرمانے کا کیا سبب ہوا اشراق جادو نے
کہا خداوند نے حکم دیا ہے کہ آج ہمارا نصف لشکر تیار ہوکر باہر آئے اور کل یہان سے روانہ ہوجائے
جنود جادو نے کہا طلسم کے اوپر کوئی جگہ ایسی نہین جہان نصف لشکر رہے اشراق جادو نے
کہا ہمین خداوند کے حکم کی تعمیل کرنا واجب ہے خداوند کوئی بات پیدا کردینگے جنود جادو نے
کہا مین ابھی افسران لشکر کو اطلاع دیتا ہون اور ان لوگون کو تیاری مین بھی کچھ دیر نہوگی یہ کہکے
اسنے چند ساحرون کو بلایا کہا جاکر رسالدارون کو اطلاع دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین کل کے
روز یہان سے سفر کرنا ہوگا مگر کل رسالدارون کے پاس نہ جانا جن کے نام تجھے بتائے جائین
انھے جاکر اطلاع کردو ساحرون نے کہا ہم ابھی جائینگے اطلاع کرکے واپس آئینگے جنود جادو
نے چند رسالدارون کے نام بتائے ساحر نامے لیکر روانہ ہوئے اور انکے مکان پہونچے سب کو
اطلاع دی رسالون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر اسنے اشراق جادو کو اپنے یہان مہمان
رکھا صبح کو اشراق جادو نے اس سے کہا کہ اب مین یہان رہنا مناسب نہین جانتا ہون اگر
لشکر تیار ہو تو ہمارے ساتھ کردو تاکہ ہم اب رخصت ہون جنود جادو نے کہا لشکر طیار ہے آپ تشریف
لیجائیے اشراق جادو اٹھا جنود جادو بھی انکے ہمراہ ہوا اور ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا ہمدم اور
لشکرون مین روانہ کیا سب کو اطلاع دی کہ سب لوگ باہر چلین شہنشاہ اشراق سب کے بعد
تشریف لیجائینگے یہ خبر جو رسالون مین ہوئی لشکر نکلنے لگا دو پہر تک لشکر جاتا رہا جب سب لشکر گذر گیا
تو اشراق جادو وہان سے نکلا اپنے مکان کی طرف چلا یہان آئینہ اندام جادو کے
ہرکارے اس خبر کے واسطے موجود تھے انھون نے اسی وقت جاکر آئینہ اندام جادو کو خبر دی
کہ لشکرگاہ سے لشکر آرہا ہے تمام طلسم مین فوجین پھیل گئی ہین صحراؤن مین لوگ نکل گئے ہین لشکر سلطان
وغیرہ ساحران کی وجہ سے کہین جگہ نہین ہے آئینہ اندام نے ان ساحرون کو طلب کیا جو زمین
سے اٹھکے آئے تھے جب وہ ساحر آئینہ اندام کے سامنے آئے آئینہ اندام نے کہا اب آپ
لوگ اس لشکر کے سپہ سالار مقرر کیے جاتے ہین اور آپ لوگون کے افسر آلام جادو اور شب تاب
جادو اور اندام جادو اور اوسان جادو ہین لشکر آپ کے حکم کی تعمیل کریگا اور آپ کو ان
چار دن صاحبون کے احکام قبول کرنا پڑینگے سبھون نے کہا ہم بسر وچشم انکے احکام کی تعمیل
کرینگے آئینہ اندام جادو نے ان سب کو رخصت کیا انکے بعد فوج کے افسرون کو طلب کیا
فوج کے افسر جو آئے کچھ نہ پوچھو تین مرتبہ کئی کئی ہزار افسر اسکے سامنے آئے آئینہ اندام نے
سب سے کہا کہ تم سب لوگون کو بزرگان دین کے احکام کی تعمیل کرنا ہوگی جو انکی خلاف مرضی
کریگا قدرت اسکو جلاکر خاک سیاہ کردیگی سب افسرون نے کہا ہم بسر وچشم انکا حکم مانینگے
ان سب کے بعد فانوس جادو کو بلایا اور آلام جادو اور شب تاب جادو اور اندام جادو
اور اوسان جادو کو بھی طلب کیا جب یہ پانچون ساحر آئے آئینہ اندام جادو نے
آلام جادو وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ فانوس جادو کی رائے کے خلاف مرضی کوئی بات

نہ کیجیے گا ان لوگوں نے بھی منظور کیا آئینہ اندام جادو نے ان سب کو رخصت کیا یہ سب بدیع الملک
نوجوان سے مقابلے کے واسطے روانہ ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ بدیع الملک نوجوان سے مہلت لے چکا تو اسنے سیر اب جادو سے کہا میں نے
طلسم کشا سے دو ہفتے کی مہلت لی ہے اب طلسم کشا دو ہفتے تک غافل رہیگا اگر اس عرصہ میں کسی وقت
ایسا موقع ملجائے کہ میں طلسم کشا کی بارگاہ میں جاؤں اور اسکو غافل پاؤں تو تحفہ جات اسکے
اپنے قبضہ میں کروں پھر فانوس جادو کو بلا کر اسکو گرفتار کرا دوں سیر اب جادو نے کہا میرے
نزدیک یہ مناسب نہیں ہے آپ کے ہمراہ جو جو ساحر آئے تھے انکا انجام آپ نے دیکھا اسی
کے واسطے وہ لوگ بھی گئے تھے مگر کوئی کامیاب ہو کر وہاں سے نہ پلٹا سب اسیر ہوئے اسی
سبب سے آپ کا بھی جانا میں مناسب نہیں جانتا سیر اب جادو کو طاغوت جادو نے جواب
دیا کہ اگر میں اس قسم کے خوف اپنے دل میں رکھوں تو خداوند کے احکام کی تعمیل مجھ سے نہ ہو سکے
میں ضرور ایک روز وقت پا کر جاؤنگا اگر بن پڑا تو تحفہ جات طلسم کشا ضرور لاؤنگا سیر اب
جادو نے کہا آپ کو ہر طرح کا اختیار ہے میں مانع نہیں ہو سکتا طاغوت جادو اسوقت تو خاموش
ہو رہا نصف شب گذرنے کے بعد طاغوت جادو بصورت مبدل وہاں سے چلا بدیع الملک
کے لشکر میں داخل ہوا بدیع الملک نوجوان کے قریب آیا سحر کرکے غرق زمین ہوا نقب لگاتا
ہوا بارگاہ کے اندر پہونچا شاہزادہ اسوقت آرام فرما رہا تھا طاغوت جادو قریب آیا رعب
بدیع الملک نوجوان کا اسپر غالب ہوا پاؤں تھرائے مسہری پر گرا بدیع الملک نوجوان کی
آنکھ کھلی غور کرنے اٹھے طاغوت جادو نے چاہا کہ پھر سحر کرکے غرق زمین ہو جاؤں لیکن
بدیع الملک نامدار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارا کہ سر اسکا اڑ گیا مر کر زمین
پر تاریکی چھا گئی اسکی لاش جلنے لگی جب لاش جلکر خاک ہو گئی تو آواز آئی کشتی مرا نام میں طاغوت
جادو تھا اس ہنگامے کو لشکر سومنات جادو اور کذاب جادو اور فرجام جادو وغیرہ
بارگاہ بدیع الملک کے اندر آئے دیکھا راکھ کا ڈھیر ہے بدیع الملک نامدار مسہری پر بیٹھے
ہیں سومنات جادو نے عرض کی اے آفتاب نامدار یہ کیا واقعہ گذرا بدیع الملک نے
سب کیفیت بیان کی سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار یہ تحفہ جات لینے کو آیا ہوگا
ہزار ہزار شکر ہے کہ آپ بیدار ہوئے ورنہ کل تحفہ جات لیجاتا تو بڑا غضب ہو جاتا بدیع الملک
نامدار نے فرمایا خدا ہر حال میں حافظ و نگہبان رہتا ہے جسقدر رات باقی تھی جاگ کے بسر کی
جب وقت سحر قریب آیا بدیع الملک نامدار سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کیا
بعد فراغ نماز شاہزادے نے سومنات جادو سے کہا کہ اب سیر اب جادو باقی ہے نہیں
معلوم اسکا کیا ارادہ ہو اگر ارادہ جنگ کریگا تو سامان جنگ درست کرکے لڑیگا ابھی دو ہفتے
باقی ہیں یہاں دو ہفتے کا بسر ہونا مشکل ہے مناسب یہ ہے کہ برائے شکار جائیں طبیعت بہلائیں

جب زمانہ جنگ قریب ہوگا واپس آئینگے سومنات جادو نے عرض کی بہت مناسب ہے
آپ برائے شکار تشریف لیجلین بدیع الملک نے اُسی وقت سامان سفر کا حکم دیا چند آدمی مع
خواجہ کے لیکر برائے شکار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئے گا

## اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کی جاتی ہے

یہان طاغوت جادو کے قتل ہو جانے کی خبر سیراب جادو کو جو معلوم ہوئی اسکو اسقدر رجب
خوف طاری ہوا کہ اسنے اپنے لشکر والون سے کہا کہ مین یہان طاغوت جادو کے سبب سے مقیم تھا
اور وہی انتظام جنگ کرتے تھے انکو طلسم کشا نے قتل کیا اب میرا ٹھہرنا بالکل بیکار ہے مین آج
طلسم کشا کو ایک خدا اعلا نامہ بھیجتا ہون کہ مین برائے جنگ یہان مقیم نہ تھا بلکہ طاغوت جادو
کے سبب سے یہان رہتا تھا اب وہ قتل ہوا مین لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس جاتا ہون اگر
خداوند مجھے مقابلہ کرنے کو فرماینگے تو مین پھر سامان جنگ درست کرکے مقابلے کیواسطے آؤنگا اگر
وہ نہ فرماینگے تو انہین اختیار ہے سب نے کہا بہت اچھی بات ہے سیراب جادو نے اسی مضمون کا
نامہ لکھا ساحر کو دیا ساحر لشکر بدیع الملک نامدار مین نامہ لے کر آیا یہان شاہزادے کو نہ پایا واپس گیا
نامہ سیراب جادو کو دیا کہا بدیع الملک برائے شکار گئے ہین سیراب جادو نے کہا بہت اچھی بات
ہے تم سب لوگ سامان سفر درست کرو مین خداوند کی خدمت مین چلونگا اہالیان فوج نے اسی روز
سامان سفر درست کیا دوسرے روز سیراب جادو وہان سے روانہ ہوا سومنات جادو نے اسکو روکنا
مناسب نہ جانا قنداب جادو نے کہا کہ اگر اسکو روکتے قتل بھی کرینگے تو آقاے نامدار کے خلاف ہوگا
کیونکہ آقاے نامدار فراری کا روکنا بعض اوقات برا جانتے ہین سومنات جادو نے کہا میری بھی یہی
راے ہے سیراب جادو سے کسی نے جانے کی نسبت کچھ نہ کہا جب یہ وہان سے مع لشکر جا چکا تو قنداب
جادو نے کہا اب اگر مناسب وقت ہو تو ہم بھی آقاے نامدار سے چلکر ملین اور آگے بڑھین یہ سنکر
سومنات جادو نے کہا اس بات کو سب ساحران جلیل سے بیان کرو اگر سب کی راے ہو تو یہان
قیام کرنے کی کیا ضرورت ہے آقاے نامدار کسی صحرا مین مصروف شکار ہونگے ہرکارے روانہ کردیے
جائین خبر معلوم ہو جائیگی قنداب جادو نے سب ساحرون کو بدیع الملک نامدار کی بارگاہ مین جمع
کیا اور سبھون سے کہا کہ اب سیراب جادو بھی بھاگ گیا آقاے نامدار خصوصاً اسی کی وجہ سے یہان
مقیم تھے اب کوئی ضرورت ٹھہرنے کی نہین ہے اپنے آقاے نامدار کے پاس چلین اور عرض
کرین کہ اب تلاش لوح مین تشریف لے چلیے یہان ٹھہرنا بیکار ہے وہ ضرور بالضرور تشریف لیجلینگے
اور اگر انہین اس امر کی اطلاع نہوگی تو کیا عجب ہے جو خلاف مزاج مبارک ہو سب ساحرونکی راے
ہوئی کہ آقاے نامدار کی خدمت مین چلنا بہت اچھی بات ہے قنداب جادو نے کہا پہلے ہرکارونکو
خبرکے واسطے بھیجنا چاہیے تاکہ جہان آقاے نامدار فروکش ہون حال معلوم ہو جاے اُسی طرف
چلین سب نے اس راے کو بہت پسند کیا دوسرے روز قنداب جادو نے ہرکارون کو روانہ
کیا ساحر چار جانب تلاش بدیع الملک نامدار مین روانہ ہوے کہ کیفیت انکی وقت پر

معرض تحریر مین آئے گی

## اب کچھ حال لشکر آئینہ اندام جادو کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ لوگ جو آئینہ اندام جادو کے مکان سے چلے تیسرے روز ایک میدان مین پہونچے فانوس
جادو نے آلام جادو سے کہا کہ آج یہان قیام کرنا بہت اچھا ہے یقین ہے ابھی تک لشکر خاص شہر
مین موجود ہے آلام جادو نے ان ساحرون سے کہا جو آئینہ پرست تھے اُن لوگون نے لشکر کو ٹھہرنے
کے واسطے اطلاع دی اُسی وقت بارگاہین استادہ ہونے لگین فانوس جادو کی بارگاہ سب سے
پہلے استادہ کی گئی یہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا آلام جادو اسکی بارگاہ مین مع اپنے ہمراہیون کے
آیا فانوس جادو نے کہا یقین ہے دو روز کے بعد طلسم کشا کے لشکر تک پہونچین وہان طاغوت
جادو کی عجیب کیفیت ہوگی ہر وقت اُسکو میرا خیال ہوگا مین نے دو ہفتے کا وعدہ کیا ہے
یقین ہے وہ زیادہ گھبرائے اور وہان قرار نہ کرے آلام جادو نے جواب دیا کہ طاغوت جادو
کون شخص ہے فانوس جادو نے سب کیفیت طاغوت جادو کی بیان کی آلام جادو نے کہا
اسوقت آپ صحرا کو تشریف لے چلین تو بہت مناسب ہے فانوس جادو نے جانا کہ اس وقت اسکا
دل گھبراتا ہے کیا مضائقہ ہے تھوڑی دیر تفریح ہو جائیگی یہ سوچ کے فانوس جادو اُٹھا آلام جادو
اور شب تاب جادو اور اندام جادو اسکے ہمراہ ہوئے فانوس جادو صحرا کی کیفیت دیکھتا ہوا چلا
قریب نصف کوس کے راہ طے کی تھی کہ فانوس جادو کو ایک آہو تیر خوردہ نظر آیا فانوس جادو نے آلام
جادو سے کہا کسی صید افگن نے اسکو نشانہ کیا مگر یہ بھاگ کے نکل آیا اب گرجائیگا آلام جادو نے
جادو کے زور سے اُس آہوے تیر خوردہ کو روک دیا فانوس جادو آگے بڑھا چاہتا ہے کہ ہرن کو
اُٹھالے کہ گھوڑے کے سمون کی صدا کان مین آئی فانوس جادو نے سر اُٹھا کے دیکھا کہ سامنے سے
ایک جوان صاحب شوکت وشان آتا ہے فانوس جادو نے چہرہ زیبا جو اُس جوان کا دیکھا
دل مین خیال کیا کہ یہ صورت زیبا کہین اور بھی دیکھی ہے فانوس جادو تو اس خیال مین تھا اُس
جوان نے وہین سے نعرہ کیا خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا ہم اسکے تعاقب مین بہت دور سے آتے
ہین فانوس جادو نے کہا اے جوان بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو مجھ سے ایسی باتین کرتا ہے
کیا کہون کہ مین کون ہون اُس جوان نے کہا ہم آپ کو خوب جانتے ہین مگر اب اس آہو کو ہاتھ
نہ لگانا فانوس جادو تو سحر کے غرور مین بھرا ہوا تھا اُسنے اُس آہو پر ہاتھ ڈال دیا اُس جوان کے
ہاتھ مین کمان تھی ترکش سے تیر نکال کر فانوس جادو کی طرف پھینکا تیر فانوس جادو
کی پیشانی پر آکے پڑا فانوس جادو کی شمع حیات گل ہوئی زمین پر گر کر تڑپنے لگا بہت کچھ
سحر کیا مگر اُس جوان پر سحر نے بالکل اثر نہ کیا مگر آلام جادو نے جو فانوس جادو کے
کراہنے کی آواز سنی یہ جھپٹ کے قریب پہونچا دیکھا فانوس جادو زمین پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہے
آلام جادو نے نگاہ اُٹھا کے دیکھا ایک جوان سامنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا نہایت غیظ اسکی طرف
دیکھ رہا ہے آلام جادو نے شب تاب جادو کو آواز دی شب تاب

اُسکے قریب آیا اُسنے کہا فانوس جادو کو تم اُٹھا لیجاؤ مین اس جوان سے پوچھون کہ تو نے
فانوس جادو کو تیر کیون مارا دیکھون یہ کیا بتاتا ہے شب تاب جادو فانوس کے قریب آیا چاہتا تھا کہ
اُسکو اُٹھائے کہ فانوس نے تڑپ کے جان دی اُسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی آوازین مہیب آئین
سنگباری برف باری ہوئی ایک آواز عرصہ دراز کے بعد آئی کشتی مرا نامم فانوس جادو بود اس
آواز کے آنے سے وہ تاریکی دفع ہوئی آلام جادو نے دیکھا وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہے یہ کیفیت دیکھکر
آلام جادو نے کہا اے جوان اسکو کس نے تیر مارا اُس جوان نے کہا مین نے اِسکو قتل کیا آلام
جادو نے کہا تو کون ہے جوان نے کہا میرا نام بدیع الملک ہے آلام جادو نے یہ نام سنکر
سحر کیا چند تیر آتشین بدیع الملک کی طرف پڑھکر مارے مگر تیر زمین پر گر پڑے بدیع الملک
نوجوان نے ایک تیر چلہ کمان مین پیوست کرکے اسکی طرف پھینکا اُسنے سحر کیا تیر چلایا بدیع الملک
کو غصہ آیا مرکب سے اُترکے اُسکے قریب آئے اُسنے بہت کچھ سحر کرکے روکا مگر بدیع الملک کے بدن
پر سحر کیا تاثیر کرتا شاہزادہ بدیع الملک نے آلام جادو کے قریب پہونچکے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ
سر اُسکا اُڑگیا مرکے زمین پر گرا اُسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے کے بعد
آواز آئی کشتی مرا نامم آلام جادو بود اس آواز کے آتے ہی شب تاب جادو آگے بڑھا اور ساحر
جو اُسکے ساتھ کے دور کھڑے تھے اس آواز کو سنکر قریب آئے سب نے بدیع الملک کو گھیر لیا
سحر کرنا شروع کیا شاہزادے نے تلوار میان سے لی ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا پہلے شب تاب
جادو کو واصل جہنم کیا اسکے بعد اندام جادو قتل ہوا پھر اوسان جادو مارا گیا اور دو تین ساحر جو
اُنکے ہمراہ آئے تھے سب قتل ہوئے اُنکے مرنے سے جو شور برپا ہوا اور سب کی لاشین سے جلنے
لگین یہ خبر کسی طرح سے لشکر آئینہ اندام مین پہونچی کہ ایک جوان نے کئی ساحرون کو قتل کیا جو لوگ
سالار لشکر کے اُنکون نے یہ خبر اُن لوگون کو پہونچائی جو بزرگان دین آئینہ پرست مشہور تھے وہ اس
خبر کو سنکر بہت حیران و پریشان ہوئے آپسمین کہنے لگے کون ساحر تھے جو قتل ہوئے بعض نے کہا
چلکر آلام جادو کو اطلاع دینا چاہیے یہ سوچ کر سب آلام جادو کی طرف روانہ ہوئے اُسکی بارگاہ
مین جو آئے کسی کو نہ پایا خیال کیا کہ شب تاب جادو کی بارگاہ مین گیا ہوگا وہان آئے وہان بھی
کسی کو نہ پایا اندام جادو کی بارگاہ مین آئے یہان بھی کسیکو نہ پایا اوسان جادو کی بارگاہ مین جاکر
دیکھا وہان بھی کوئی نہ ملا جب چارون ساحرون کی بارگاہ مین دیکھ چکے تو سب فانوس جادو کی
بارگاہ کیطرف چلے بارگاہ مین آکے دیکھا یہان فانوس جادو کو بھی نہ پایا لوگون نے دریافت کیا تو حال
معلوم ہوا کہ سب لوگ صحرا مین برائے سیر گئے ہین اُن لوگون نے جو یہ خبر سُنی کہ سب واسطے سیر کے صحرا مین
گئے ہین سب کو یہی خیال گذرا کہ وہان آپسمین کسی بات پر بحث ہوئی ہوگی ایک نے دوسرے کو
قتل کیا یہ سوچ کے سب اُسطرف روانہ ہوئے جب وہان پہونچے جہان لاشین ساحرون کی پڑی
تھین سب کو مردہ دیکھا ان لوگون کے حواس باختہ ہوئے دیکھا ایک جوان باشوکت و شان
سامنے بیٹھا ہوا ایک ہرن کو صاف کررہا ہے مرکب اُسکے عقب مین کھڑا ہے اُن ساحرون نے
کہا اے جوان ان لوگون کو کس نے قتل کیا اُس جوان نے جواب دیا ان لوگون کو ہم نے

قتل کیا ہے ساحرون نے کہا اے شخص تو بڑا نڈر ہے اگر تو نے قتل ہی کیا تھا تو اسوقت ظاہر کرنے کی کیا
ضرورت تھی معلوم ہوتا ہے تیری بھی قضا آئی ہے یہ کہکے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا یہان
بدیع الملک نامدار سحر کو کب مانتے ہین تلوار کھینچ کے جا پڑے قتل کرنا شروع کیا ان لوگون کے
مرنے کے بعد جو آوازین بلند ہوئین لشکر مین اور لوگون نے سُنین سب مسلح و مکمل ہو کر آ پڑے سب نے
بدیع الملک کو گھیر لیا شاہزادہ بھی دلیرانہ دفا کرنے لگا دن بہت کم باقی تھا تھوڑی دیر مین
شام ہو گئی ساحرون نے کہا جلد روشنی کا سامان کرو ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ طلسم کشا ہے اسکو گرفتار
کروا سے غضب کیا اسوقت ان ساحرون کو قتل کیا ہے جو رکن ساحری تھے خبردار اسکو ہرگز
نجانے دینا گرفتار کر لینا اُسی وقت روشنی کا انتظام ہوا بدیع الملک نے تنہا ہزارون ساحرون کو
قتل کر کے میدان مین انبار لگا دیا صبح تک جنگ کرتے رہے جب سپیدۂ سحری آسمان پر
ظاہر ہوا شاہزادے کو طاقت جنگ باقی نہ رہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا زخم بھی کثرت سے
تھے کہ شاہزادہ اسقدر لوگون سے جنگ بھی اتنے عرصہ تک کر چکا تھا ہاتھ بہکنے لگا اسی ہنگام مین
ایک ساحر نے پس پشت آ کر گرز کا وار کیا شاہزادے کا سر زخمی ہوا بدیع الملک نے دونون ہاتھ
گھوڑے کی گردن مین ڈال دیئے آہستہ سے کہا اے مرکب تیز خیال تیرے سوار پر وقت تنگ ہے
اگر ہو سکے تو لے نکل گھوڑے نے دیکھا کہ میرے آقا پر وقت تنگ ہے صفون کو درہم برہم کر کے
لے نکلا ساحر چارون طرف دیکھتے رہے بدیع الملک کا پتہ نہ پایا سب نے کہا
معلوم ہوتا ہے طلسم کشا کا کوئی مددگار اسکو نکال لے گیا ورنہ ہم اُسکا کام تمام کر چکے تھے تلاش کرو
اسی صحرا مین کہین ہوگا ساحرون نے اُس صحرا مین بہت ڈھونڈھا مگر کہین بدیع الملک نامدار
کا پتہ نہ پایا ناچار مجبور ہو کے سب ساحر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

## اب کیفیت اُن ہرکارون کی عرض کی جاتی ہے کہ جو قندلب جادو نے بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین روانہ کیے تھے

وہ ہرکارے ایک روز تک چارون طرف تلاش کرتے رہے جب کہین پتہ نہ پایا مجبور ہو کے واپس
ہوئے قندلب جادو کے پاس آ کے کہا ہمنے چارون طرف آقائے نامدار کو تلاش کیا مگر کہین نام
و نشان تک نہ پایا ناچار ہو کے واپس آئے قندلب جادو نے کہا کل مین خود تلاش مین جاؤنگا ضرور
پتہ لگاؤنگا سومنات جادو نے کہا مین بھی ایک سمت تلاش کرونگا فرجام جادو نے کہا مین
بھی ایک سمت برائے تلاش جاؤنگا قرطاس جادو نے بھی ایک طرف جانے کا ارادہ کیا
اسی طرح ہر ایک ساحر جانے پر آمادہ ہوا قندلب جادو نے کہا سب لوگون کا جانا اچھا
نہین ہے بعض یہان رہین لشکر کی محافظت کرین بعض لوگ تلاش کو جائین سومنات جادو نے
کہا کہ یہ بات بہت اچھی ہے غرض برائے تلاش چار آدمی مقرر ہوئے سومنات جادو اور قندلب
جادو اور فرجام جادو اور قرطاس جادو باقی سب ساحرون کو برائے حفاظت لشکر

چھوڑا دوسرے روز یہ چاروں ساحر روانہ ہوئے سومنات جادو بہت دور گیا لیکن بدیع الملک
نامدار کا پتہ نہ پایا قمر جام جادو بھی بہت دور تک گیا اسکو بھی کہین بدیع الملک کا پتہ مطلق نہ ملا
قرطاس جادو بھی دور دور گیا اسکو بھی کہین پتہ نہ ملا مگر قنداب جادو جو برائے تلاش روانہ
ہوا ایک سمت نکلگیا جب دن قلیل باقی رہا تھک کے ایک درخت کے نیچے سر جھکائے بیٹھا تھا دلمین
خیال کر رہا تھا کہ نہین معلوم آقاے نامدار کس طرف تشریف لیگئے ہین جو اُنکا پتہ نہین معلوم ہوتا اسی
فکر مین تھا کہ سامنے سے گرد اُڑی قنداب جادو اُسطرف بڑھا جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا قنداب
جادو نے دیکھا خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آتے ہین قنداب جادو خوش ہوگیا خواجہ عمرو
کے قریب آیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ عمرو نے جواب سلام دے کر کہا اے قنداب جادو تم اس
صحراے ہولناک مین کس کام کے واسطے آئے قنداب جادو نے عرض کی اے خواجہ مین اسواسطے
یہان آیا تھا کہ آقاے نامدار کی قدمبوسی حاصل کرتا اور یہ بھی عرض کرتا کہ سیراب جادو اپنا لشکر لیکر
چلا گیا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے بہتر ہے اب تلاش لوح مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا اے قنداب جادو
بدیع الملک کا پتہ نہین ہے ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا ہم لوگون سے جہان تک ساتھ دیا
گیا ہمراہ رہے جب سخت مجبور ہوئے تھک کے رہ گئے کیا کرتے پھر جو برائے تلاش گئے شاہزادہ
بدیع الملک کا پتہ نہ پایا اُس روز سے اسوقت تک تلاش کر رہے ہین مگر ابھی تک نشان نہین
معلوم ہوتا ہے قنداب جادو نے کہا خواجہ یہ تو آپ نے عجیب خبر سنائی آپ تو لشکر مین تشریف
لے چلیے اور لشکر کو ہمراہ لے کر آقاے نامدار کی تلاش مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا میرے
نزدیک مناسب یہ ہے کہ لشکر کو وہین مقیم رہنے دو شاید بدیع الملک واپس ہو کر لشکر کیطرف
آئین اور وہان لشکر کو نہ پائین تو پھر وہ بہت ہی پریشان ہونگے اور ہم لوگون کی تلاش مین
تھا نہین معلوم کہان کہان جائینگے اس سے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لشکر وہین رہے جو لوگ
بدیع الملک کو تلاش کرین لشکر سے ساحر روزمرہ خبر بھی پہونچاتے رہین قنداب جادو نے
کہا آپ لشکر مین تشریف لے چلین آج شب کو سب ساحر وہان آجائینگے اُنسے یہ فرمادیجیےگا
آپ کا فرمانا سب بسر و چشم قبول کرینگے خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہے مین خود بھی لشکر کیطرف
آنے والا تھا قنداب جادو نے کہا آپ یہان قیام نفرمایئے تشریف لے چلیے خواجہ عمرو اُٹھکے
قنداب جادو کے ہمراہ لشکر مین تشریف لاے یہان سب ساحر بھی آچکے تھے لوگون نے
خواجہ عمرو کو جو قنداب جادو کے ہمراہ آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ نہین معلوم کیا بات ہے
جو آقاے نامدار اب تک نہین آئے ہین یہ سوچ کے سب خواجہ کے پاس آئے قنداب
جادو سے بعض لوگون نے دریافت کیا کہ آقاے نامدار کہان ہین قنداب جادو نے
کہا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سنکر قنداب جادو خواجہ عمرو کو بدیع الملک کی
بارگاہ مین لایا سب ساحرون کو جمع کیا خواجہ عمرو سے کہا اے خواجہ جو کچھ آپ کو فرمانا ہو
فرمایئے سب لوگ بموجب آپ کے ارشاد کے عمل مین لائینگے خواجہ عمرو نے کہا
بدیع الملک نے ایک آہوے صحرائی کے تعاقب مین گھوڑا ڈالا وہ ہرن نہین معلوم

کسطرف چلا گیا ہملوگون نے بہت تلاش کیا مگر بدیع الملک کا پتہ نہ ملا اور جو جو لوگ ہمراہ تھے اُنکا
بھی ساتھ چھوٹا جب کوئی ہمراہ نہ رہا مین مجبور ہو کے تنہا ایک صحرا کی طرف چلا وہان قنداب جادو
سے ملاقات ہوئی مین نے لشکر مین واپس آنا مناسب جانا اب مین چاہتا ہون کہ نایاب جادو
لشکر کی نگرانی کے واسطے رہین باقی جسقدر ساحران نامی ہین شاہزادہ بدیع الملک کی
تلاش مین جائین اور لشکر سے ہر ایک کے پاس ہرکارے پہونچتے رہین اور سب اپنے اپنے
ارادہ سے نایاب جادو کو اطلاع دیتے رہین اور نایاب جادو لشکر کے حال اور یہان کے حالات
جدید سے مطلع کرتے رہین اگر شاہزادہ یہان آجاے تو ہملوگ واپس آئین یا کوئی اور بات کسی
قسم کی یہان پیدا ہو تو ہم اُسکا بندوبست کرنے کو واپس آئین سب نے منظور کیا خواجہ عمرو نے
کہا صرف آج اور اس لشکر مین آپ لوگ رہین کل علے الصباح سے سب روانہ ہو جائین سب نے
اس بات کو بھی قبول کیا تھوڑی دیر تک جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی خواجہ نے حسب معمول
دربار برخاست کیا آپ بدیع الملک کی بارگاہ مین رہے اور سب ساحر اپنی اپنی بارگاہون مین گئے
جسقدر رات باقی تھی سب نے عجیب کیفیت مین بسر کی فراق بدیع الملک سب کے دلون پر شاق تھا
ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ جلد سحر ہو شاہزادے کی تلاش مین جائین پتہ لگائین اسی خیال مین ہر ایک بستر خواب
پر کروٹین لے رہا تھا کسی پہلو نیند نہ آتی تھی جب رات گذری اور سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا
ہر ایک اپنے اپنے بستر خواب سے اُٹھا خدا کی یاد مین مصروف ہوا جب یاد الٰہی سے فراغت حاصل
ہوئی سب لوگ خواجہ عمرو کے پاس آئے خواجہ عمرو نے کہا اے قنداب جادو تم کس طرف
جانا چاہتے ہو قنداب جادو نے عرض کی جس طرف آپ حکم فرمائین خواجہ عمرو نے قنداب
جادو کو جانب مشرق روانہ کیا اور کہدیا کہ اس طرف جسقدر صحرا کوہ دریا باغ مکان پہاڑ جو
ملے بدیع الملک نامدار کو ضرور بالضرور وہان تلاش کرنا قنداب نے عرض کی خواجہ آپکے
فرمانے کی ضرورت نہین ہے مین شاہزادے کو بہت اچھی طرح تلاش کرونگا یہ کہکے قنداب
جادو نے خواجہ عمرو کو سلام کیا اور جانب مشرق روانہ ہوا اسکے چلے جانے کے بعد خواجہ عمرو
نے سومنات جادو سے کہا تم کس طرف جانا چاہتے ہو سومنات جادو نے عرض کی خواجہ
جس طرف آپ فرمائین مین چلا جاؤن خواجہ عمرو نے کہا تم جانب مغرب جاؤ مگر جس طرح کہ مین نے
قنداب جادو سے تلاش کرنے کو کہا ہے اُسی صورت سے تم بھی تلاش کرنا سومنات جادو
نے عرض کی خواجہ مین اُس سے زیادہ تلاش کرونگا یہ کہکے سومنات جادو بھی جانب مغرب
روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد خواجہ نے قرطاس جادو کو بلایا کہا اے قرطاس جادو تم جانب
شمال جاؤ بدیع الملک کا پتہ لگاؤ قرطاس جادو جانب شمال روانہ ہوا اُسکے
جانے کے بعد خواجہ عمرو نے فرجام جادو کو بلایا کہا اے فرجام جادو تم جانب جنوب
روانہ ہو مگر جس طرح مین نے ان سے کہا ہے اُسی طرح تم بھی تلاش کرنا فرجام جادو
نے عرض کی خواجہ عمرو جیسا آپ نے فرمایا ہے انشاء اللہ تعالےٰ اُسی طرح تلاش کرونگا
یہ کہکے فرجام جادو جانب جنوب روانہ ہوا جب یہ سب لوگ روانہ ہو چکے تو سب کے

بو خدا مصر... سب لوگون کو اس کیفیت مین چھوڑ کر حال ان سب کا
وقت پر معرض تحریر و تقریر مین آئیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی تحریر کرنا منظور ہے

کہ جب مرکب شاہزادے کو لشکر ساحران سے لے نکلا قریب شام تمام ایک صحرا مین پہونچا ایک درخت
سایہ دار کے نیچے گیاہ سبز مانند فرش مخمل اُگی تھی گھوڑا اس درخت کے قریب آیا آہستہ اپنی پیٹھ
سے بدیع الملک نامدار کو زمین پر ڈال دیا شاہزادہ بیہوش تھا گھوڑے نے اپنی پیٹھ سے جب
زمین پر ڈالا پہلے بدیع الملک کو دیر تک سونگھا کیا چاہتا تھا کہ اپنے مالک کو ہوشیار کرے مگر
اسوقت شاہزادہ فرط زخمداری سے بالکل بیہوش تھا اور زخمون سے خون اسقدر بہ گیا تھا کہ
بدیع الملک مین طاقت حس و حرکت باقی نہ تھی گھوڑا چرنے لگا بدیع الملک زیر درخت
عالم بیہوشی مین پڑے رہے گھوڑا لمحہ بھر چرتا تھا پھر اپنے مالک کے پاس آتا تھا دیکھ جاتا تھا شب ماہ سے جنگل نمونہ
فردوس تھا عجب اس صحرا پر بہار تھی چاندنی عجب لطف دکھاتی تھی ایک جانب پانی جو پہاڑ و سے گر کر
جمع ہوا تھا لہرین لے رہا تھا قضائے کار ملکہ نسیم سبز پوش دختر سموم جادو بادشاہ ایوان ہوا اسوقت
برائے تفریح اپنی خواصون کو ہمراہ لیکر نکلین اس ہوا کی طرف آئین صحرا کو جو اسقدر پر فضا پایا تحت اُتارا
چاندنی کی سیر کرنے لگین ایک خواص کی نگاہ جو مرکب بدیع الملک پر پڑی اُسنے ملکہ سے عرض کی
کہ ملکہ ایک اسپ صبا رفتار اس جنگل مین پھر رہا ہے مگر خون سے بھرا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے اُسکے سوار کو
کسی نے مار ڈالا ہے گھوڑا بھاگ کر اسطرف چلا آیا مگر قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑا کسی بادشاہ کی
سواری کا ہے ہیکل جواہر نگار گردن مین پڑی ہے کلغی بھی نہایت عمدہ سر پر ہے اور سب زیور بھی مرصع کار
پہنے ہوئے ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا ارے وہ مرکب کہان ہے ہم بھی دیکھین گے خواص نے ملکہ کو اپنے
ہمراہ لیا جس جگہ اسپ بدیع الملک کا کھڑا تھا وہان لا کر عرض کی حضور ملاحظہ فرمائین ملکہ نسیم سبز پوش نے
جو گھوڑے کی شان و شوکت دیکھی کہا کیا عجب ہے جو اسکا سوار بھی اسی صحرا مین ہو خواصون نے عرض کی
ملکہ عالم آپ کیا فرماتی ہین اسکے سوار کو کسی نے مار ڈالا ہے گھوڑا بھاگ کے اس میدان مین چلا آیا ہے
ملکہ نے کہا اگر کوئی اسکے سوار کو قتل کرتا اس گھوڑے کا اسباب چھوڑ نہ دیتا کیونکہ جواہرات بیش بہا سے
گھوڑا آراستہ ہے خواصون نے عرض کی ہم تلاش کرتے ہین دیکھین اسکا سوار کہان ہے یہ کہکے
سب خواصین چاروںطرف تلاش کرنے لگین ایک کی نظر اس درخت تک پہونچی جہان بدیع الملک
بیہوش پڑے تھے جیسے ہی اسکی نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی بے اختیار کہا ملکہ عالم آپ
بہت صحیح ارشاد فرماتی ہین اسکا سوار بھی یہان موجود ہے ملکہ نے کہا اری کہان ہے خواص نے عرض
کی کہ حضور کے سامنے جو درخت ہے اسی شجر کے نیچے مرا ہوا پڑا ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے جو بنگاہ غور
دیکھا درخت کے نیچے ایک نوجوان شاہ طلع پایا خواصون سے کہا چلو قریب سے دیکھین معلوم ہوتا ہے
کسی شہر کا بادشاہ عالیجاہ ہے نہین معلوم اس طرف کیونکر آیا کس نے اسکی جان لی خواصون نے
عرض کی ملکہ عالم آپ وہان نہ تشریف لیجائین نہین معلوم کیا اسرار ہے ملکہ نے کہا اگر اسکا

بھی ہے تو ہمین کیا خوف تم لوگون کو خوف معلوم ہوتا ہے میرے ہمراہ [illegible]
نے عرض کی ملکہ عالم کنیزین سچ کہتی ہین آپ وہان تشریف نہ لیجائین بلکہ میرے نزدیک مناسب
ہے کہ اس صحرا سے تشریف لے چلین تفریح ہو چکی ایسے مقامات پر ٹھہرنا بیکار ہے ابھی شہنشاہ
کو خبر ہو جائے تو ہماری جان پر آفت آئے نام بدنام ہو آپ کی والدہ ماجدہ یہی فرمائین کہ تمھین سب
لوگ انکو لیجاتے ہو جنگلون کی سیر دکھاتے ہو اُسوقت ہم انھین کیا جواب دین گے گنہگار سلطان
ہو جائینگے آپ کو کوئی کچھ نہ کہیگا آفت ہمین لوگون کے سر پر آئیگی ایک دو کی جان جائیگی اس سے
بہتر یہ ہے کہ اس صحرا سے آپ تشریف لے چلیے ملکہ نے کہا اے زرنگار اگر تو پہلے مجھ سے کہتی تو مین تیرے
کہنے کو قبول کرتی اب مجھے ضد ہے جب تک اس زخمی کو پاس سے جاکر نہ دیکھونگی نچلے مین نہ آئیگا زرنگار
نے عرض کی ملکہ عالم بعض وقت آپ کی ضدین ایسی ہوتی ہین جو ہم لوگون کو زندگی سے مایوس کردیتی
ہین ہم لوگون کی عرض قبول فرمایئے وہان تشریف نہ لیجایئے ملکہ نے کہا مین کسی کا کہنا نہ سنونگی
قریب جاکر اس زخمی کی حالت دیکھونگی زرنگار مجبور ہوئی عرض کی ملکۂ عالم آپ کو اختیار ہے
جہانتک ہمارا حق تھا عرض کر چکے قبول کرنا نہ کرنا آپ کا کام ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے زرنگار کے
کہنے پر عمل نہ کیا اُس درخت کے قریب آئین چہرۂ زیبائے بدیع الملک پر نظر کی اُسوقت چاندنی کا
عکس جو چہرۂ بدیع الملک پر پڑتا تھا شاہزادے کا حسن دونا معلوم ہوتا تھا ملکہ دیکھتے ہی بیخود ہوگئی
تیر عشق جگر کے پار ہو گیا دل بیقرار ہو گیا بے اختیار ملکہ کی زبان سے آہ نکلی زبان سے واہ نکلی کلیجہ
پکڑ کے زمین پر بیٹھ گئی بدیع الملک کی صورت زیبا کو بچشم غور دیکھنے لگی زرنگار صاحب عقل و
فراست تھی سمجھ گئی کہ ملکہ کا دل آگیا برا ہوا اور اس جوان کا کام تمام ہو چکا ہے اب یہ کہان ممکن ہوگا
ملکہ کو اسکا فراق ستائیگا دیوانہ بنائیگا کہا ملکہ عالم جو کچھ آپ نے فرمایا وہ پورا ہوا اب تشریف لے چلیے
اسکی کیفیت دریافت ہو گئی نہین معلوم اس بیچارے پر کیا مصیبت گذری جو یہ نوبت پہونچی کہ
جان گئی اگر خیال کیا جائے تو اسکی صورت زیبا اور طلعت جہان آرا ایسی ہے کہ دشمن کو بھی رحم
آجائے مگر نہین معلوم کون ظالم سنگدل ایسا تھا جس نے اس جوان کو قتل کیا اگر کوئی مال کیواسطے
قتل کرتا تو اس ہیئت [illegible] سے لاش اُسکی نہ رہتی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ عالم مسافرت مین کوئی اسکے
ہمراہ ہوگا کوئی بات ایسی اُسکے خلاف ہوئی یا اسکی کوئی بات اسکو ناگوار ہوئی اسی امر پر آپسمین تکرار
ہوئی اُسنے اسکو قتل کیا اپنا راستہ لیا یہ یہین پڑا رہا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے زرنگار معلوم
ہوتا ہے یہ بھی خوب لڑا ہے قبضہ ہاتھ مین کس گیا ہے مگر کیا صاحب جرأت ہے کہ مرنے پر بھی تلوار
ہاتھ سے نہین چھوٹی ہے زرنگار نے عرض کی اے ملکہ عالم کسی ملک کا بادشاہ ہی یا شاہزادہ عالیجاہ
ہے بجز سوائے شاہان جلیل القدر کے اور بہادر کون ہوتا ہے ملکہ نے جب دیر تک شاہزادے
کی صورت دیکھی تو آمد و شد نفس کے بھی آثار پائے گئے ملکہ کو بدرجہ کمال خوشی ہوئی سینے پر
ہاتھ رکھا قلب کو طپان پایا یہ خیال نہ کیا کہ بدیع الملک نوجوان ہے بعد تعجیل اپنے زانو پر لیا
زرنگار نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسکو حیرت ہوئی سمجھی اب ملکہ کے دل پر اثر عشق پورا ہو گیا
قلب الٹ گیا مردے کا سر زانو پر لیا ہے غضب ہو گیا اب والدین ملکہ کو خبر ہوگی وہ پہلو کو نگے

حق مین کیا کرینگے یہ سوچ کے زرنگار نے عرض کی اے ملکۂ عالم آپ کیا کرتی ہین مردے کا سر اپنی زانو پر کیون دھرتی ہین ملکہ کو یہ کلمہ بہت ناگوار ہوا کہا اے زرنگار ہوش مین آ دیوانی نہ بن یہ شخص بیجان نہین ہے کثرت زخمداری سے بیہوش ہے اسکی خدمتگذاری کرنا اچھا ہے نہین معلوم کون ہے کہان جاتا ہے اگر ہمارے سبب سے صحت پائیگا احسان مند ہوگا بہتر ہے کہ اسکو اپنے باغ مین لیچلین اسکا علاج کرین زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم اسوقت آپ کیسی باتین فرماتی ہین اگر اسکو باغ مین لیجایئے گا کیونکر چھپایئے گا یہ راز فاش ہو جائیگا شہنشاہ کو ضرور خبر ہوگی وہ آپ کو کیا کہینگے ملکہ نے جواب دیا اے زرنگار اب اس شخص کے بارے مین کچھ نہ کہنا اگر میری خوشی درکار ہے تو میرا کہنا مان لے زرنگار خاموش ہوئی ملکہ عالم نے اپنا تخت طلب کیا بدیع الملک کو اس تخت پر ڈالا آپ بھی سر زانو پر لیکر بیٹھی سحر کرکے تخت کو اڑایا اپنے باغ مین پہونچی بدیع الملک نوجوان کو ایک مسہری پر لٹایا گلاب کیوڑا بید مشک منگایا شاہزادے کو خلخلہ سونگھایا بدیع الملک نے غش سے آنکھین کھولین اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا شاہزادہ متعجب ہوا چارون طرف دیکھا بالین پر ایک نازنین زہرہ جبین کو پایا آنکھ ملتے ہی بدیع الملک کے دل کی بھی عجب حالت ہوئی ملکہ نے جو شاہزادے کو ہوشیار پایا سر جھکایا منہ پھیر لیا کنیزون کو حکم ہوا کہ اسی وقت جراحون کو طلب کرو زخمدوزی اسکی ہو جائے کنیزون نے اسی وقت انتظام کیا جراح آیا بدیع الملک کی زخمدوزی سے جب فراغت پائی ملکہ شاہزادے کے پاس آئی کہا اے شخص اپنا کچھ حال بیان کر جو کچھ تجھپر گذری ہو عیان کر بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھر کر کہا میرا حال پر ملال لائق بیان نہین اسکا سننا بیکار ہے زندگی سے جی بیزار ہے جو گذری ہے اسکو کیونکر بتاؤن کون سننے والا ہے کسکو سناؤن افسوس صد

اگر دون ہر سر آشفتہ سری اپنی بیان — سوز ہو جو سب بعد سر جان جہان
حال کا مختصر دل الاون اگر تا بزبان — [illegible]

تو بہر قسم دل ناکس سے سوزد
آتش از گرمی ہنگامہ من مے سوزد

ہین لہو رون ستارہ قسمت اگر سیاہ [illegible] — مشتعل ہو [illegible]
باغ دل کی آتش سوزان [illegible] — کاش [illegible] باد ہو خاکستر تن

چند سوزم ز غم و چند گدازم یارب
بخت ناساز بدل سوز چہ سازم یارب

سوزش غم نے کیا [illegible] — جل کے خون [illegible]
جو ہو پروانہ [illegible] — اگر چہ [illegible]

جانم آتش تنم آتش دل جانم آتش
آب من آتش و باد آتش و خاکم آتش

[illegible] — شدہ دو دل [illegible]
[illegible] — الغرض [illegible]

مپرس [illegible]
[illegible]

حال سوز غم پنہان [illegible] — [illegible]
اے خموشی [illegible] — [illegible]

پاس ناموس جنون [illegible]

گوش کن گوش کہ خاموشی من فریاد است

رنج ناکامی طالع ہی مرا کام رہا ۔ دردمندی جسے کہتے ہیں وہی میری دوا ۔ کیا کہوں جیسی مخالف ہی زمانہ کی ہوا ۔ چشم بینا غم آگین ہے نہ گوش شنوا

درد ما افسانہ شد و تا بشنیدن نرسید
حیرتم آئنہ گردید و بدیدن نرسید

آبلے سے بھی طبیعت ہی مری نازک تر ۔ کم دماغی ہی نہ مقابل مرے گل بیخ ۔ آتش شوخت مجھے برباد کرے باد سحر ۔ سنگ ہی میرے جبین پا زمین دل تر

خون گشتہ گرمی صحبت دل ناکام مرا
محو سازد رنگین موج صفا نام مرا

دل نہ حسرت کش ساقی ہے نہ لب تشنۂ جام ۔ راحتیں سیج کو دل لاکھ بی کو آرام ۔ داغ حسرت ہوں مرا سینہ ہوس جنجم ۔ محفل عیش و طرب میں مرا عیشی کیا کام

از غم خون جگر بادہ بجام است مرا
صبح باغم دل شبی تمام است مرا

ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا یہ حال تو ظاہر ہوا کہ آپ کسی ملک کے بادشاہ عالیجاہ ہیں مگر اسطرف کیونکر تشریف لائے راہ میں کس سے مقابلہ پڑا کیا کوئی اور شخص آپ کے ہمراہ تھا اُس سے کچھ تکرار ہوئی نوبت بفساد پہونچی اُسنے آپ کو اسقدر زخمی کیا اپنا راستہ لیا یا اسکے علاوہ کوئی اور بات ہے بدیع الملک نے فرمایا یہ سب گمان بیجا ہیں نہ میں کسی ملک کا بادشاہ ہوں نہ راہ میں کسی ہمراہی سے فساد ہوا جو آپ کے خیال مبارک میں آیا یہ سب خلاف ہے ملکہ نے کہا یہ تو ضرور ہے کہ آپ نے اپنی سلطنت کو چھوڑا ہے عزیزوں سے منہ موڑا ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ اسقدر زخم کیونکر کھائے کیا سانحہ گذرا اگر صاف صاف بتا دیجیے کا صبر آئیگا ورنہ دل بیچین رہیگا بدیع الملک نے فرمایا میں ایک آوارہ وطن خانہ بدوش ہوں اس طلسم میں برائے فتح طلسم آیا خدا نے بعض مرحلے میرے ہاتھ سے فتح کرائے بہت سے ساحروں کو زیر کیا اُنھوں نے میری اطاعت قبول کی آئینہ اندام جادو نے فانوس جادو کو طلب کیا وہ بھی بفضل ایزدی اسیر ہو گیا اُسکے لشکر نے میری اطاعت قبول کی کوئی ساحر آیا فانوس جادو کو قید سے رہا کر لیگیا وہ آئینہ اندام جادو کے پاس گیا میرے مقابلے میں دو ساحر تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیے ہوئے ٹھہرے رہے بوسے دو چشمے کے لئے مہلت طلب کی میں نے اُنکو مہلت دی اُسی شب کو ایک ساحر میری بارگاہ میں آیا مگر خدا کو منظور نہ تھا کہ ایک کافر کے ہاتھ سے مجھے ذلت دیتا میری آنکھ کھل گئی میں نے اُس ساحر کو قتل کیا طاغوت جادو اُسکا نام تھا اُسکو قتل کرکے میں نے چاہا کہ اُسکے ہمراہی سے مقابلہ کروں مگر اُسنے کچھ بھی نہ کہا نہ میدان میں آیا میرا دل گھبرایا شکار کا شوق حد سے زیادہ ہے برائے شکار ایک صحرا میں آیا ایک ہرن کو نشانہ کیا وہ تیر کھا کر میرے سامنے سے بھاگا اُسکے عقب میں میں نے بھی گھوڑا ڈالا جو لوگ میرے ہمراہ تھے وہ سب چھوٹے میں ایک صحرا میں پہونچا ہو ایک درخت کی آڑ میں گیا وہاں فانوس جادو مع لشکر مقیم تھا اُسنے سحر کرکے ہرن کو روک لیا چاہتا تھا کہ اُسکو گرفتار کرے اتنے عرصہ میں میں وہاں پہونچا اُسکو منع کیا اُسنے میرا کہنا قبول نہ کیا میں نے ایک تیر مارا اُسکی پیشانی پر پڑا اُسنے جو شور و غل مچایا اور ساحر جو اُسکے ہمراہ تھے وہ آئے اُنھوں نے مقابلہ کیا میرے نے

ہاتھ سے قتل ہوئے پھر اور ساحر آئے لشکر آیا بہت سے ساحر میرے ہاتھ سے قتل ہوئے آخرکار
مین بھی اسقدر زخمی ہوا ایک شب کامل اُن لشکر والون سے مقابلہ رہا جب طاقت جنگ باقی نرہی
تو سر پر ایک گرز ایسا پڑا کہ چکر آگیا مین گھوڑے سے چھٹ گیا گھوڑا مجھے لشکر سے نکلا تقدیر نے
یہانتک پہونچایا اسکے بعد کی کیفیت مجھے نہین معلوم کہ گھوڑے نے مجھے لاکے کہان ڈالا اور مین کب
کیا ہوا مین کیونکر آیا ملکہ نسیم سبزپوش نے جو یہ کیفیت سنی شاہزادہ بدیع الملک کی خوش بیانی پر توفریفتہ
ہوگئی مگر اُسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسے شخص پر دل آیا جو اِس
طلسم مین بارادہ فتحاجی آیا ہے بھلا یہ کاہیکو میرا کہنا قبول و منظور کریگا اور اپنے ارادے سے
باز آئیگا مگر دل سے مجبور تھی کبھی یہ بھی خیال آتا تھا کہ ایسا نہو خداوند کو یہ کیفیت معلوم ہوجاے
اور وہ مجھے جلا کر جہنم مین پھینکدین کبھی دل مین یہ خیال کرتی تھی کہ جب ایسا شجاع و دلیر میرے
یہان موجود ہے تو کسکی مجال ہے جو مجھے بنگاہ گرم دیکھ سکے کبھی یہ خیال کرتی تھی کہ خداوند کو سب
طرح کے اختیار حاصل ہین مگر اس جوان کا کچھ نہ بنا سکے دیکھیے کیسے ساحرون کو قتل کیا
مرحلے بھی فتح کئے مگر اب تک اسکو کسی نے اسیر نہ کیا یہ سوچ سوچ کر ملکہ کبھی دل ہی دل مین خوش
ہوتی تھی کبھی رنجیدہ ہوتی تھی کبھی دل مین کہتی تھی اب یہ جوان میرا کہنا ضرور قبول کریگا اور اطاعت
خداوند آئینہ اندام کی کریگا کبھی یہ خیال آتا تھا کہ بھلا خداوند تو کجا آئینہ اندام کی اطاعت اس سے
کیونکر ہوگی اسنے اُنکے مقابلہ کیا ہے اُنکی حقیقت ہی اسکے سامنے کیا ہے ملکہ جو اسی کشمکش و پیچ
کی وجہ سے خاموش ہوئی بدیع الملک نوجوان کو یہ گمان ہوا کہ شاید میری باتین اس نازنین
زہرہ جبین کے خلاف مزاج ہوئین یہ سوچ کے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے ملکہ عالم
تم خاموش کیون ہوئین کیا میری باتین آپکی ناگوار خاطر ہوئین ملکہ نے کہا آپ کی باتین مجھے کیون
ناگوار ہوتین مگر کچھ ایسے خوف پیدا ہوئے جنکی وجہ سے مین خاموش ہوگئی بدیع الملک نے
فرمایا ملکہ اُن باتون کو ظاہر کرو کیا خوف پیدا ہوئے ہین ملکہ نے کہا اُنکا پوشیدہ رہنا ہی اچھا ہے
اُنکو دریافت نہ فرمایئے ورنہ آپ کے مزاج کے خلاف ہونگی بدیع الملک نے کہا ملکہ ہرگز
تمھاری باتین میرے خلاف نہونگی تمنے میرے اوپر ایسا احسان کیا ہے جسکا عوض مین تمھارے ساتھ
نہین کرسکتا تمھاری باتین ہرگز میرے مزاج کے خلاف نہونگی تم ضرور بیان کرو ملکہ نے کہا اسوقت
اُن باتون کا محل نہین ہے بدیع الملک نوجوان نے کہا اگر تمھین تخلیہ درکار ہے تو ممکن
ہوسکتا ہے مگر اب تمھین ضرور اپنی باتین بیان کرنا ہونگی ایسا ہو نہین سکتا کہ مین اُن باتونکو بے سنے
ملکہ نے کہا مین کسی وقت عرض کرونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسوقت سے بہتر اور
کوئی دوسرا وقت ہاتھ نہ آئیگا جو کچھ کہنا ہے بیان کرو ملکہ نے کنیزون کو بہانہ سے ہٹا دیا صرف
دلنگار منیرزادی کو اپنے پاس رہنے دیا جب کنیزون مین سے وہان کوئی باقی نرہا تو ملکہ نسیم سبزپوش
نے کہا مین اِس طلسم کی رکن اعظم ہون اور بہت سی باتین اس طلسم مین میرے
سپرد ہین اور وہ اس قسم کی ہین جنکو سواے میرے دوسرا شخص نہین جانتا ہے علاوہ اسکے
خیر سے دادا نانا بھی اس طلسم کے ایک مرحلے کے حاکم ہین اور اسکے سیاہ و سفید کا

انھین اختیار ہے گو اور بھی ملک والد ماجد کی زیر حکومت ہین مگر سب سے بڑھ کے اسی مرحلے کا انتظام
اُنکی ذات سے ہوتا ہے اور میرے اعزا اس طلسم کے مرحلہ جات پر حاکم ہین مگر والد ماجد اُس مرحلے
کے حاکم ہین جو اشرف مراحل طلسم ہے اسکا جواب سوائے ایوان نہ طاق کے دوسرا نہین ہے
اس طلسم مین دو ہی ٹھکانے ہین جو محافظ طلسم مشہور ہین ایک مرحلہ ایوان ہوا دوسرا مرحلہ ایوان
نہ طاق کہ اُسکے نام سے مشہور ہے بدیع الملک نے کہا آپ ہوا اگر میرا یہان لانا ناگوار ہو یا دشمنونکی
توہین کا سبب ہو تو مجھکو آپ مع ہمراہیون کے یہان نہ رکھین اور مین خود بھی یہان رہنا پسند نہین کرتا ملکہ نے
کہا اگر ہمین ایسا ہی منظور ہوتا تو ہم وہان سے آپکو کیون لاتے پہلے ہی خیال کرتے اب تو جو ہونے
والا تھا وہ ہوا مگر ایک عرض اب آپ کی خدمت مین یہ ہے کہ آپ اپنے اس ارادے
سے باز آئین اور میرے یہان براحت و آرام تشریف رکھین جو لوگ آپ کے ہمراہی چھوٹ
گئے ہین مین اُن سب کو یہان بلا دونگی جب تک آپکے مزاج مین آئے انھین یہان مہمان
رکھیے گا جب جی چاہے رخصت کر دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمنے وہ بات کہی جو
مجھ سے ہونا ممکن نہین اگر تمھین طلسم زیادہ عزیز ہے تو مین تمکو اجازت دیتا ہون کہ تم اپنے
ہاتھ سے میرا سر جدا کرو جب مجھ مین جان باقی نہ رہیگی تو مین اس طلسم کی فتح کا ارادہ نکرونگا اور
جب تک میرے تن مین جان باقی رہیگی میرا یہ ارادہ نہ بدلیگا اور میرے قتل کرنے مین تمھارا
فائدہ یہ ہے اگر میرا سر آئینہ اندام نگار کے پاس بھیجوگی وہ بہت خوش ہوگا اسکے عوض
مین تمھارے عہدے بڑھانے کا عزت دیگا سب ساحران طلسم سے بڑھکے تمھاری قدر و منزلت
کریگا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین اُس عہدے کو لیکر کیا کرون اور اُس قدر و منزلت کی تمنا کیون
کرونگی کہ آپکے دشمنون کو اپنے ہاتھ سے قتل کرون سر خداوند کے پاس بھیجون آپ ایسے کلمات
زبان پر نہ لائیے بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکۂ عالم اسکو حسن کلام نہ جانئے مین تجھسے بہت سچ
کہتا ہون جو احسان تمنے میرے ساتھ کیا ہے یہ اسکا ایک ذرہ بھی نہین ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا
مین نے آپ کے ساتھ ذرا بھی احسان نہین کیا ہے آپ جو کچھ فرماتے ہین یہ سب میرے رنجیدہ ہونے کے
سبب ہین ایسے کلمات نہ فرمائیے اور باتین کیجیے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ پہلے اِن خاص باتون
کو طے کر لو پھر اور باتین کیجائینگی ملکۂ عالم نے کہا مجکو ہر طرح آپ کی خوشی منظور ہے جو آپ فرمائین گے
مین بسر و چشم بجا لاؤنگی میرے واسطے جو ہوگا مین اُس تکلیف کو ہزار درجہ راحت سے بہتر جانونگی
بدیع الملک نے کہا ملکہ اس امر سے خاطر جمع رکھنا کسی کی مجال نہین جو تمھین تکلیف پہونچا سکے
ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شہریار اب میری ایک عرض اور ہے اگر اسکو قبول فرمایئے تو مین
عرض کرون اگر نہ قبول فرمایئے تو مین نہ عرض کرون بدیع الملک نے کہا ملکہ عالم بیان کر دین
تمھاری بات سنون اگر اسمین تمھارا فائدہ ہے تو مین بسر و چشم منظور کرونگا ملکہ نے کہا اے شہریار
آپ یہان تشریف رکھین ہر قسم کی راحت و آرام آپ کے واسطے یہان ممکن ہے جس کام کے
واسطے آپ طلسم مین تشریف لائے ہین مجھ سے فرمائین مین اُس کام کو انجام دون آپ کا کام بھی
ہو جائے اور طلسم بھی بچے بدیع الملک نوجوان نے کہا مین طلسم کو خالی اس امر کے واسطے

فخر کرتا ہون کہ آئینہ اندام مکار کو قتل کر دون اور صاحبقران زمان کو رہا کر کے لاؤن زمرد شانی اور
تورج بد رنگ حرامی کو بھی زیر تیغ کر کے خانہ کعبہ صاحبقران زمان کے ہمراہ جاؤن ملکہ نے کہا
اے شہریار زمرد شانی کسکا نام ہے اور تورج کون ہے بدیع الملک نے ان دونون کی
کیفیت بیان کی پھر کل حال اپنا از ابتدا تا انتہا کہہ سنایا ملکہ نسیم سبز پوش کو بہت جگہ رونا آیا بہت جگہ
بدیع الملک کی جرأت سنکر دل خوش ہوا بہت مقام پر ملکہ کو تعجب ہوا کہ ایسے ایسے کام بشر سے
کیونکر ہوئے بدیع الملک نے اس ترکیب سے گفتگو کی کہ ملکہ کے دل مین خیال اسلام پیدا ہوا اور زرنگار
وزیر زادی کو بھی آئینہ اندام جادو کے نام سے نفرت ہوئی بدیع الملک نوجوان صبح تک ملکہ
سے باتین کرتے رہے جب سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر اجازت
ہو تو مین والدہ نامدار کے سلام کو جاؤن بدیع الملک نامدار نے کہا اے ملکہ مین کسی طرح مانع نہین
مگر اے خدا اجل آنا اگر مناسب جانو زرنگار کو یہین چھوڑتی جاؤ تنہائی مین دل گھبرائیگا ملکہ نے کہا
اے زرنگار تم یہین رہو مجکو جانے دو زرنگار نے عرض کی آپ تشریف لیجایئے مین یہان حاضر ہون
ملکہ نسیم سبز پوش بہ مجبوری بدیع الملک نامدار سے رخصت ہوئین زرنگار وزیر زادی شاہزادہ
کے مزاج سے آگاہ ہو چلی تھی اور اسکے دل مین بھی اسلام کی خواہش پیدا ہوئی تھی اس نے
شاہزادہ بدیع الملک سے ملکہ کے جانے کے بعد عرض کی اے شہریار آپکے اقبال مند ہونے مین
شک نہین ملکہ نسیم سبز پوش صاحب لوح ہے گو لوح انکے پاس نہین ہے مگر انکے اختیار مین ہے
بدیع الملک نے فرمایا اے زرنگار مجھے خوب اسکا حال معلوم ہے کہ ملکہ کے قبضۂ قدرت مین لوح طلسم
ہے زرنگار نے عرض کی اے شہریار کیا عجب ہے کہ ملکہ لوح دار تک آپ کو پہنچنے دین اور لوح اسی جگہ
منگا دین بدیع الملک نے فرمایا اسکا کیا سبب ہے زرنگار نے عرض کی لوح دار کا مکان ایسی جگہ
واقع ہے کہ جہان کوئی جا نہین سکتا ہے اور لوح دار جادو واصل مین آئینہ اندام کی دختر ہے یہانکے
تمام ساحر یہ کہتے ہین کہ وہ آسمان پر رہتی ہے اور وہان کوئی جا نہین سکتا ہے یہ بات تو غلط ہے مگر اسکے
مکان کی راہ بہت دشوار ہے ملکہ عالم سے رسم باہمی ایسا ہے کہ یہ وہان تک جا سکتی ہین اور لوح
انکے قبضہ مین آسکتی ہے بدیع الملک نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے اگر اس طلسم کی فتاحی ہماری
قسمت مین ہے تو سب سامان درست ہو جائینگے ورنہ جو منظور الہی ہے وہ ضرور ہوگا زرنگار وزیر زادی
نے عرض کی اے شہریار والا تبار ایک بات مین البتہ تامل ہے کہ ملکہ عالم آپ کی جدائی کیونکر گوارا
کرینگی جو آپ طلسم کی فتاحی کو تشریف لے جایئے گا بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکہ نسیم کو جہانتک
ہو سکے گا اپنے سے جدا نہ کرونگا ہان بعض مراحل کی نسبت جو شرط تنہائی ہوگی تو مین مجبور ہون ورنہ
ملکہ میری ہمراہی سے ایک دم جدا نہونگی زرنگار نے عرض کی اے شہریار یہ کسطرح ممکن ہوگا والدین
ملکہ کے کیونکر اس امر کو منظور کرینگے کہ آپ ملکہ کو اپنے ہمراہ لیجائین بدیع الملک نامدار نے فرمایا
جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا ابھی اس ذکر کرنے سے کیا مطلب زرنگار نے عرض کی اے شہریار
ملکہ نسیم سبز پوش اپنے والدین سے ایک پل جدا نہوتی تھین مگر مین نے اپنا اعتبار اس درجہ بڑھایا
ہے کہ وہ سب لوگ میرے سبب سے ملکہ کو اس باغ مین لانے دیتے مین بدیع الملک زرنگار کی

باتین کرتے رہے تھوڑے عرصہ مین ملکہ نسیم سبزپوش بھی آئین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
ملکہ تمنے بہت دیر لگائی اگر زرنگار یہان موجود نہ ہوتین تو مین بہت گھبراتا ملکہ نے عرض کی اے شہریار
اسوقت والد نامدار سے کچھ ضروری باتین کرنا تھین انھین کے نسبت کچھ بیان کر رہی تھی پھر
بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ میرے ہمراہی جو شکار کے واسطے میرے ساتھ آئے تھے میرے
گم ہو جانے سے نہین معلوم انکی کیا کیفیت ہوگی وہ بھی سب آوارہ دشت ادبار ہو گئے ہونگے
انکا پتہ ملنا بہت مشکل ہے ملکہ نے کہا اے شہریار آپ خاطر شریف جمع رکھین مین سب کا پتہ لگا دونگی
مگر ابھی چندے صبر فرمایئے بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ ایسی بات ہے جسکی نسبت صبر کرنا اچھا
نہین ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے عرض کی مین آج ہی ساحرون کو روانہ کرتی ہون وہ سب
جنگلون مین تلاش کرینگے بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے ملکہ نے ساحر جنگلون مین
روانہ کیے سب سے تاکید کر دی کہ جسکو جنگل مین آوارہ دیکھو اسکو لے آؤ ساحر روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت اُن لوگون کی عرض کیجاتی ہے کہ جو برائے تلاش بدیع الملک نکلے تھے

پہلے سومنات جادو ایک ہفتہ کامل پریشان رہکر اپنے لشکر مین واپس آیا اسکے دو روز کے
بعد فرجام جادو بھی واپس آیا سومنات جادو سے کہا کہ مین نے شاہزادے کو بہت تلاش
کیا مگر کہین پتہ نہ پایا سومنات جادو نے جواب دیا کہ مین نے بھی جستجو کی لیکن کہین نام ونشان
تک نہ ملا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ قنداب جادو بھی آیا سومنات جادو نے کہا اے قنداب جادو
تمنے کہان کہان تلاش کیا ہے قنداب جادو نے کہا مین نے بہت تلاش کیا مگر نہ پایا واپس آیا
قرطاس جادو نے بھی کہا کہ مین نے بھی شہریار کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ ملا سومنات
جادو نے کہا ابھی تک خواجہ عمرو تشریف نہین لائے ہین یقین کامل ہے کہ وہ پتہ لگا کے آئینگے
قنداب جادو نے کہا سوائے خواجہ عمرو کے دوسرے کا کام نہین ہے جو آقائے نامدار کا پتہ
لگائے سومنات جادو نے کہا ابھی تک یہ نہین معلوم کہ خواجہ عمرو کس سمت تشریف
لے گئے ہین قنداب جادو نے ہر ایک سے دریافت کیا کہ تم کس طرف گئے تھے ہر ایک نے بتایا
کہ ہم اسطرف گئے تھے چارون سمت کے نام سب نے بتائے سومنات جادو نے کہا خواجہ عمرو
ہر ایک طرف جائینگے اور پتہ لگائینگے مناسب وقت یہ ہے کہ انکی خبر کو چلنا چاہیے قنداب
جادو نے کہا ہم لوگ موجود ہین پھر سب ساحران نامی خواجہ عمرو اور بدیع الملک نامدار کی
تلاش مین روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

## اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو برائے تلاش بدیع الملک نامدار روانہ ہوئے تو روز تک بدیع الملک نوجوان کو
تلاش کرتے رہے تیسرے روز خواجہ عمرو ایک صحرا مین پہونچے دیکھا تو سم اسپ کے نشان

زمین پر بنے ہیں خواجہ عمرو نے اُن نشانات کو خیال کرنا شروع کیا اُسی کے پتہ سے چلے تھوڑی
دیر مین ایک صحرا اور ملا اُسکا رنگ دوسرا پایا دیکھا ایک مقام پر چند لاشین پڑی ہین خواجہ عمرو
وہان طرف ہو گئے دیکھا ایک آہو صاف کیا ہوا پڑا ہے خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ بدیع الملک
نامدار اسطرف آئے اور اس آہو کی وجہ سے فساد ہوا شاہزادے نے اتنے ساحرون کو قتل کیا
نہین معلوم قتل کرکے کسطرف گئے خواجہ عمرو یہ سوچ رہے تھے کہ نشان نعل اسپ اور دور
تک دکھائی دیئے خواجہ عمرو کو یقین کامل ہوا کہ بدیع الملک نامدار اسطرف ضرور گئے ہین
خواجہ عمرو اُسطرف روانہ ہوئے قریب شام اور ایک صحرا مین پہونچے وہان کی فضا خواجہ عمرو کو بہت
پسند آئی بہار و نظرت نعل اسپ کے نشان بھی پائے خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ گھوڑا یہان تک آیا ہے کیا
عجب ہے جو اسی صحرا مین بدیع الملک نامدار سے ملاقات ہو جائے یہ سوچ کے خواجہ عمرو چار طرف
اُس صحرا مین پھرنے لگے ایک درخت کے نیچے خواجہ عمرو نے خون پڑا دیکھا اُسکے قریب آکے دیکھا خنجر
بدیع الملک نامدار درخت کے نیچے پڑا ہے خواجہ عمرو نے اُس خنجر کو اُٹھا لیا خیال کیا کہ شاید کہین
بدیع الملک نامدار وہان پر زخمی ہوئے ہین اور گھوڑا اُنکا بھاگ گیا ہے مگر وہان سے آگے نشان نعل
اسپ بھی نہ دیکھے خواجہ عمرو کو بہت افسوس ہوا خیال کیا نہین معلوم کون اس یکہ تاز میدان بہادری کو
اُٹھا لیگیا کیا ہوا جو پتہ نہین معلوم ہوتا ہے خواجہ عمرو افسوس مین بیٹھے تھے کہ ایک ساحر سامنے
سے آیا ایک چشمہ کے قریب بیٹھ گیا منہ ہاتھ دھونے لگا خواجہ عمرو اُس ساحر کے قریب آئے کہا
کیون بھائی تم اس صحرا مین کیون آئے اور اس چشمہ پر بغیر ہماری اجازت کے تمنے ہاتھ کیون دھوئے
ساحر نے کہا اے شخص ہمین تیری اجازت کی کیا ضرورت ہے یہ سب زمین ہمارے سلطان کی ہے
دوسرے کی عملداری نہین یہان کا ہمین سب طرح اختیار ہے جو ہمارا جی چاہتا ہے کرتے ہین
خواجہ عمرو نے کہا بھائی مین بھی جانتا ہون کہ یہ تمھارے بادشاہ کی عملداری مین ہے مگر مین تمھارے
اچھے کیواسطے کہتا ہون میرا کوئی نفع نہین اگر تم مجھ سے اجازت لے لیتے تو یہ پانی تمھین نقصان نہ پہونچاتا
اور اب تمھارے حق مین تاثیر سم پیدا کریگا ساحر نے کہا اے شخص کچھ دیوانہ ہے مین ہزارون مرتبہ اس
صحرا مین آیا اس چشمہ سے سیراب ہوا آج تک مجھکو اس آب صاف سے نقصان نہ پہونچا اب مین
یہ خوف کیونکر کرون کہ یہ پانی مجھے نقصان کریگا خواجہ عمرو نے جواب دیا بھائی اور زمانے کا ذکر
جانے دو کل خداوند آئینہ اندام جادو اسطرف تشریف لائے تھے اُنھین یہ چشمہ بہت اچھا معلوم
ہوا خداوند نے اس چشمہ سے پانی پیا ہاتھ منہ دھو کر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ہم تجھے اس چشمے کی
حفاظت کیواسطے چھوڑتے ہین خبردار کسی کو پانی اس چشمہ سے نہ پینے دینا اگر کوئی ایسا ہی ساحر
اس طرف آئے اور پیاس کی شدت سے قریب ہلاکت ہو تو اپنے ہاتھ سے کسی ظرف مین پانی
بھر کے دیدینا اگر تجھے یقین نہین تو مین ایک سند خداوند آئینہ اندام جادو کی تجھے دکھاتا ہون ساحر نے
جو یہ کیفیت سُنی ڈر گیا کہا بھائی سچ ہے یہ کیفیت بالکل معلوم نہ تھی معاف فرمایئے گا اب آپ مجھے اجازت
مرحمت فرمایئن خواجہ عمرو نے کہا اجازت دینا کتنی بڑی بات ہے مگر مجھے یہ خوف ہے کہ خداوند مجھ
اور تجھ پر اپنا عتاب نہ نازل کرین جو ہم تم دونون اسی صحرا مین مبتلائے بلا ہو جائین ساحر سنتے

کہا مین خداوند سے توبہ کرتا ہون آپ بھی توبہ کرین آیندہ ایسی حرکت نہ ہوگی خواجہ عمرو نے دیکھا اب
اسیر تاثیر کلام ہوگئی کہا بھائی تو بھی توبہ کر اور مین بھی توبہ کرتا ہون اُس ساحر نے بھی توبہ کی اور خواجہ
نے بھی توبہ کی جب توبہ سے فراغت پائی خواجہ عمرو نے کہا کیون بھائی تو اس صحرا مین کیون آیا ہے
ساحر نے کہا مین ایک ضرورت سے آیا ہون کہ ہماری ملکۂ عالم نسیم سبزپوش دختر ہموم جادو اِس
صحرا سے ایک شخص کو گرفتار کرے گئی ہین اُسکے ہمراہیون کی مجھے تلاش ہے جب کی صورت کا پتہ ملکۂ عالم
نے مجھے بتا دیا ہے اُس شخص اسیر کی نسبت گو مجھ سے منع کر دیا ہے کہ کسی سے ابھی اس امر کا ذکر نہ کرنا مگر
مین نے تجھ سے ذکر کر دیا شاید اُس شخص پر طلسم کشا کا اطلاق ہے خواجہ عمرو نے جو یہ بات سُنی
کان کھڑے کیے سب باتین وہان کی اُس ساحر سے دریافت کین راستہ بھی پوچھا جملہ امور دریافت
کرکے خواجہ عمرو نے کہا بھائی اپنا نام بھی بتا دے شاید کبھی تیرے شہر مین آنا ہو تو کس نام سے
تجھے دریافت کرون ساحر نے کہا محمول جادو میرا نام ہے ملکہ نسیم سبزپوش کے باغ مین رہتا ہون
یہ باتین کرتے کرتے خواجہ عمرو نے کہا بھائی تو جن لوگون کی تلاش مین نکلا ہے دیکھ شاید سامنے
سے آتے ہین ساحر اُسطرف مخاطب ہوا خواجہ عمرو نے جلدی کمند اُسکے گلے مین ڈال دی ساحر
ارے کہکر پلٹا خواجہ عمرو نے حباب بیہوشی مارکر بیہوش کیا اُس ساحر کی صورت بنکر تیار ہوئے
اسکو زنبیل مین رکھ لیا پتے تو سب دریافت کر ہی چکے تھے کل کیفیت وہان کے جانے کی بھی
ساحر نے بیان کر دی تھی خواجہ عمرو بصورت محمول روانہ ہوئے راہ طے کرکے قریب شام باغ
ملکہ نسیم سبزپوش کے قریب پہونچے در باغ پر آئے جسطرح محمول جادو نے کہا تھا کہ مین جاکر محلدار کو
بلاتا ہون اُس سے جو کچھ باتین کہنا ہوتی ہین بیان کر دیتا ہون مہری ملکہ سے جاکر کہتی ہے وہان سے
پھر حکم ہوتا ہے اسی طرح خواجہ عمرو بھی بصورت محمول جادو وہان گئے محلدار کو بلایا جب محلدار آئی
محمول نقلی نے کہا محلدار ملکۂ عالم نے مجھے جن لوگون کی تلاش کیواسطے بھیجا تھا مین نے سب جگہ تلاش کیا دو چار کا
پتہ لگا باقی لوگ نہین ملے مگر جن لوگون سے ملاقات ہوئی اُنھون نے یہ بات ظاہر کی کہ ہم خود شاہزادہ
کو تلاش کر رہے ہین مین اُنکے سحر مین زیادہ نہ تھا جو اُنھین گرفتار کر لاتا اُس جوان کا پتہ بتانا
مناسب نہ جانا اس سبب سے یہان واپس آیا اب ملکۂ عالم جو کچھ حکم فرمائین مین بسر و چشم بجا لاؤن
محلدار یہ خبر لیکر اندر آئی ملکہ اُسوقت بدیع الملک کے پاس بیٹھی تھی کہ محلدار نے آنکے سلام
کیا پھر عرض کی اے ملکۂ عالم محمول جادو آیا ہے عرض کرتا ہے کہ مین نے دو چار ساحرون کو دیکھا
کہ شاہزادے کو تلاش کر رہے ہین مگر اُنپر اس راز کا افشا کرنا اچھا نہ جانا اور اُنکے سحر مین اپنے تئین
زیادہ نہ جانا جو اُنھین اُٹھا لاتا مجبور ہو گیا اب جو کچھ آپ حکم فرمائین وہ کیا جائے ملکہ نے کہا
اُس سے کہہ دو کہ اُن ساحرون سے جاکر اس راز کو افشا کر دے اور کسی سے بیان نہ کرے
محلدار نے عرض کی اُنکے یہان لانے کی بابت کیا ارشاد ہے ملکہ نے کہا جب اُنھین اپنے ہمراہ لائے
اور باغ سے قریب پہونچے اُن لوگون کو وہین ٹھہرا کے مجھکو اطلاع دے مین جو مناسب جانونگی
انتظام کرونگی محلدار باہر آئی محمول جادو کو بلایا محمول جادو آیا کہا ملکۂ عالم فرماتی ہین کہ اُن
ساحرون سے اس راز کو بیان کرنا کہ تمھارے آقا اس باغ مین ہین وہان چلو اُنھین اپنے

ہمراہ سے آتا جب قریب باغ پہونچا اُن لوگون کو وہین ٹھہرایا یہان آکر اطلاع دینا جیسا مناسب
ہوگا انتظام کرلیا جائیگا مگر اور کسی سے اس بات کا ذکر نہ کرنا محمول نقلی نے باتون مین لگا کے محلدار کو
بھی بیہوش کیا آپ محلدار کی صورت بنا اُسکو زنبیل مین داخل کیا باغ کے اندر آیا جہان ملکہ نسیم تھین
وہان پہونچکر مجرا ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے کہا اے محلدار گئے محمول جادو سے کہدیا محلدار نقلی نے عرض
کی واری مین نے اُس سے کہا وہ گیا ہے ان سب لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آئیگا ملکہ نے کہا محلدار اس
راز کو جانتا تک نہ ہو پوشیدہ رکھنا سواے تمھارے اور محمول جادو کے دوسرا نہ جانے محلدار نقلی
نے کہا واری آپ کے فرمانے پر کچھ موقوف نہین ہے مجکو خود اس امر کا خیال ہے چاہے جان
جاتی رہے مگر آپ کی بات زبان سے نہ نکلے گی ملکہ نسیم سبزپوش بہت خوش ہوئی محلدار نقلی وہان سے
اُٹھکر کنیزون مین آئی ایک کنیز کہ شاداب اُسکا نام تھا اور ملکہ کی تمام کنیزون مین زیادہ تیز تھی محلدار
نقلی نے اُس سے کہا اے شاداب اس باغ مین ایک درخت مین نے آج نیا دیکھا پھول
اُسکے عجیب طرح کی خوشبو دیتے ہین مگر تمیز نہوئی کہ وہ درخت کاہے کا ہے اگر تو چلکر مجھے اُس درخت
نام بتادے تو مین بھی پہچان جاؤن شاید کہین اس قسم کی بات ہو اور کوئی مجھسے اُس درخت کا نام
پوچھے تو مین بتانے مین نہ رکون شاداب نے کہا بی محلدار تم روز ایک نئی بات پوچھا کرتی ہو
مین تمھین کیا کیا بتایا کرون محلدار نقلی نے اُسکی منت کی شاداب کنیز اُٹھکر محلدار نقلی کے ہمراہ چلی محلدار
نقلی اُسکو کنج باغ مین لائی چارون طرف دیکھکر کہا وہ درخت یہین تھا مگر اسوقت پتہ نہین ملتا ہے
مین نے اُسکا پھول توڑکر اپنے پاس رکھا ہے وہ تجھے دکھاتی ہون یہ کہکے ایک پھول نکالا شاداب
کنیز کو دیا شاداب نے اُس پھول کو سونگھا سونگھتے ہی بیہوش ہوئی محلدار نقلی نے اُسکو داخل زنبیل
کیا اور اُسکے کپڑے اُتار کے خود پہنے اُسی کی صورت بنکر ہنستے ہوئے ملکہ نسیم سبزپوش کے سامنے
آئی عرض کی واری آپکی محلدار بھی بالکل ناسمجھ ہین باغ مین بیلے کے پھول کھلے تھے محلدار صاحب
اُن پھولون کو نہ پہچان سکین مجھے لیگئین ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے شاداب تو ہر وقت ایسی
ہی باتین بنایا کرتی ہے بھلا محلدار انکا سن اسّی برس کا ہے اور وہ بیلے کا پھول نہ پہچان سکین یہ بات
بالکل خلاف ہے شاداب نے عرض کی واری آپ میرے عرض کرنے کو خلاف تصور فرماتی ہین
محلدار کو بلاکے تحقیق فرمایئے گا ملکہ نے کہا مین محلدار سے ایسی باتین نہین دریافت کرتی تھین دل لگی شاداب
شاداب نقلی نے عرض کی بہت بہتر اگر یہ جھوٹ بھی تھا تو آپ کے دل خوش کرنے کو عرض
کیا گیا اسمین کیا برائی ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا مین ایسی باتون سے خوش نہین ہوتی اور تیری
باتین ہمیشہ ایسی ہی رہتی ہین شاداب نقلی نے عرض کی آپ تو سواے زرنگار جادو کی باتون کے
دوسرے کی باتون سے بالکل آزردہ ہوتی ہین ہان اگر یہ کوئی بات بڑی بھی کہین تو آپ کو اچھی
معلوم ہوتی ہین زرنگار نے جو یہ بات سنی کہا اے شاداب اب تیری زبان بہت تیز ہوگئی ہے
آدمی کو دیکھکر بات نہین کرتی ہے شاداب نقلی نے کہا ہان آپ کو تو میری بات ملکہ عالم سے بڑھکے
ناگوار ہوگی آپ وزیرزادی ہین آپ کا رتبہ سب سے زیادہ ہے میرے واسطے یہ حکم ہوتا ہے
کہ آدمی کو دیکھکر بات کیا کر خلاصہ یہ میری عبارت مین اسوقت فرق تھا وزیرزادی

پہ آدمی کا احتمال کرکے ایک بات کی اب کبھی خدمت مین کوئی بات نہ عرض کرونگی زرنگار کو یہ بات
اور زیادہ خلاف ہوئی ملکہ کی طرف مخاطب ہوکے کہا ملکہ عالم آپ شاداب کو منع کرین آپنے
اسکو بہت گستاخ کردیا ہے اسنے اسوقت مجکو ایسا جواب دیا کہ میرے دلپر چوٹ لگی اگر یہ آپکی کنیز
نہوتی تو مین ضرور اسوقت اسکو سزاے معقول دیتی ملکہ نے فرمایا اے زرنگار مین ان معاملہ مین مطلق
دخل نہ دونگی تملوگون کو اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے جو اسقدر شاداب کو تیز پایا کہا اے
شاداب آئندہ ایسی باتین زرنگار سے نہ کرنا وہ خود ہی کہہ چکی ہین کہ آدمی کو دیکھکر بات کیجاتی ہے
یہ وزیرزادی ہین انکو انسان نہ تصور کرنا شاداب نے کہا اے شہریار کنیز بھی تو یہی عرض کررہی
ہے انکی بات پر تو میری فریاد ملکہ عالم سے کی گئی انھون نے بھی کچھ جواب ندیا اگر ملکہ عالم کچھ فرماتین
یہی اُنسے بھی کہا جاتا کہ آدمی کو دیکھکے بات کیا کیجیے ملکہ نے کہا اے شاداب زرنگار کو تو کہہ چکی
اب میرے طرف بھی رمز و کنایہ مین باتین کرنے لگی ہین نے اسوقت جوتیان کھانے سے جو بچایا تو یہ سمجھین
کہ تمہاری بات کو اچھا جانا خبردار جو تونے کبھی زرنگار سے کوئی بیہودہ بات کی اور اگر کبھی دنگی مین میرا نام
لگی تو سزا پائیگی شاداب بدیع الملک کی طرف متوجہ ہوئی عرض کی اے شہریار میری شکایت
کی زرنگار نے ملکہ عالم سے کی تھی اب مین دونون کی شکایت آپ سے کرتی ہون کہ مجھے زبردستی
جھڑکی پڑرہی ہے بدیع الملک اسکی تیزی پر متحیر ہوئے کہا اے شاداب تو بہت تیز ہے بلا کی باتین بتانا
تجھے آتی ہین شاداب نے کہا حضور اب مین اپنا منہ سی لونگی یہ باتین جتنی آپ قدر فرماتے ہین مجھے
جھڑکی کھلواتی ہین بدیع الملک نامدار اسکی باتین سنکر بہت خوش ہوئے ملکہ عالم اُس وقت
گویا اُس سے رنجیدہ ہوگئی تھین بدیع الملک نوجوان نے کہا اے ملکہ شاداب کی خطا معاف
کرو تمہاری سب کنیزون مین یہی لائق ہے صحبت کی زینت اسی کے سبب سے ہے تمہارے یہان
کسی کو بات کرنے کا سلیقہ نہین ہے مگر شاداب بہت تیز طبیعت حاضر جواب ہے تمھین اسکی قدر
کرنا چاہیے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے شہریار اسنے آپکی تعریف جو کی آپ اُس سے خوش
ہوگئے ابھی آپ نے اسکی حرکتین نہین دیکھی ہین زرنگار نے کہا اے شہریار اسکی بعض باتین بہت
ناقص ہین اکثر ملکہ عالم نے منع کیا مگر یہ نہین سمجھتی ہے شاداب نے کہا اے شہریار جو کچھ وزیرزادی
صاحبہ ارشاد کرتی ہین بہت درست ہے میری جملہ باتین ایسی ہی ہین جو سب کے خلاف ہون اور
انکے سب کام پسند خلایق ہین زرنگار نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب آپ اسکو
منع کیجیے یا اسکے قائل ہوجیے اسکی بھی اتنی مجال ہے کہ یہ مجھ سے ایسی باتین کرے بدیع الملک نے
شاداب تقلی کی طرف دیکھکر فرمایا اے شاداب تمھین نہین لازم ہے کہ تم وزیرزادی سے اس
طرح کی گفتگو کرو شاداب تقلی نے عرض کی اے شہریار اب آپ ہی ارشاد فرمائین کہ وزیرزادی
صاحبہ اور ہم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین اگر ملکہ عالم ابھی وزیرزادی سے آزردہ ہوجائین
تو مجھسے بدتر انکی حالت بنائین اسوقت انکو یہ رتبہ کہان ملے زرنگار نے جو یہ سنا آگ ہوگئی کہا
اے شہریار آپکو خود منظور ہے کہ یہ مجھسے بڑھ جائے اگر آپ منع کردین تو اسکی مجال نہین ہے جو
کوئی بات منہ سے نکال سکے شاداب تقلی نے کہا بی زرنگار صاحب زبان سنبھال کے بات کیجیے جو

آپ سے بات کرے اُسکو جواب دیجیے مین شاہزادۂ عالم سے باتین کر رہی ہون آپ کو میری باتون
دخل دینے سے کیا ضرورت ہے جو میرے مزاج مین آتا ہے کہتی ہون تو آپ کا جی چاہے جب
مین اپنی تقریر ختم کر چکون اسوقت کہہ لیجیے گا شاداب نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نوجوان دیر سے
سمجھے ہوئے تھے کہ ضرور کوئی بھید ہے یہ شاداب کی تیز زبانی خالی از علت نہین ہے مگر اس بات کو
سنکر یقین کامل ہو گیا لیکن خاموش رہے زرنگار کو پھر تاب نہ رہی بدیع الملک نامدار سے عرض کی
اے شہریار معلوم ہوتا ہے آپکو شاداب کی خاطر منظور ہے اور مجھے ذلیل کرنا منظور ہے شاداب نقلی نے کہا
بی زرنگار صاحب آپ اسی تہذیب پر دعوے وزارت کرتی ہین مین آپ سے ایک بار عرض کر چکی
کہ جب تک مین شہزادۂ عالم سے اپنی کیفیت عرض نہ کرلون اور جو جو باتین مجھے کہنا ہین وہ ختم نہولین آپ
کچھ نفرمائین مگر آپ کو ذرا خیال نہین ہوتا مین پھر آپ سے عرض کرتی ہون اگر آپ نے اب میری بات
مین دخل دیا تو مین بھی جو جی چاہیگا کہونگی زرنگار آبدیدہ ہوکر ملکہ نسیم سبزپوش کا منہ دیکھنے لگی
ملکہ نسیم سبزپوش نے جو زرنگار کو آبدیدہ پایا شاداب کی طرف غصہ سے دیکھکر کہا اے شاداب
مین نے جو خاموشی اختیار کی تجکو بدزبانی کرنے کا موقع ملا اگر اپنی خیریت چاہتی ہے تو خاموش رہ ورنہ
ابھی تجھے تعزیر معقول دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکہ عالم آپ بھی اپنی وزیرزادی کی طرفداری
کرنے لگین آپ کو ایسا نہین چاہیے مین بھی تو آپ ہی کی نمکخوار ہون آپ کو لازم ہے کہ میری طرف
سے بھی کچھ کہیے وزیرزادی صاحبہ کو خاموش کر دیجیے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے شاداب
تو اسوقت اپنی زندگی سے بیزار ہے دیکھ مین ابھی اسکا انتقام کرتی ہون یہ کہکے ملکہ نے اور کنیزونکو
بلایا جب سب کنیزین حاضر ہوئین ملکہ نے کہا جاکر جلاد سے کہو کہ ذرا یہان آئین میری دو باتین سن
جائین مین ابھی اسکو سزاے معقول دیتی ہون جب اسپر تازیانے پڑینگے تو راضی ہوگی شاداب نقلی
نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مین آپ سے پناہ مانگتی ہون اگر
آپ چاہین گے تو میری جان بچیگی بدیع الملک نے مسکرا کے فرمایا اے شاداب تو اپنی بدزبانی
سے باز نہین آتی ہے شاداب نے عرض کی اے شہریار اب مین ایسی بات زبان سے نہ نکالونگی جو ملکہ عالم
کو ناگوار خاطر ہوگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے ملکہ شاداب عذر کرتی ہے تمھین لازم ہے کہ
اسکی خطا معاف کر دو مین اسکی سعی تم سے کرتا ہون ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ نے اسوقت
مجکو مجبور کر دیا ورنہ مین اسوقت اسکو سزاے معقول دلاتی مگر اب اس شرط سے اسکی عفو تقصیر کرونگی
کہ یہ زرنگار سے بھی اپنی خطا معاف کرائے ورنہ مجھے زرنگار کے صدمہ سے صدمہ ہوگا بدیع الملک
نامدار نے شاداب کی طرف دیکھا شاداب نے کہا اے شہریار زرنگار بھی ملکہ عالم کی نمکخوار ہین اور
مین بھی انھین کی نمکخوار ہون اگر آپسمین کوئی بحث ہوگئی تو اُسکے واسطے عفو تقصیر کرانے کی کیا
ضرورت ہے جب زرنگار کو مجھسے کوئی کام ہوگا خود طلب کر لینگی ملکہ عالم کو زرنگار کے رنج کا
خیال ہے اور میری ذلت کا پاس مطلق نہین ہے ہرگز ہرگز مین زرنگار کے آگے ہاتھ نہ جوڑونگی اپنی
کچھ ہی کیون نہو بدیع الملک نامدار نے کہا اے شاداب تم اور زرنگار مرتبہ مین برابر نہین ہو سکتین
وہ وزیرزادی ہین تم کنیز ہو وہ ملکہ کے برابر بیٹھتی ہین تمھین پائین فرش جگہ ملتی ہے وہ ملکہ کی

راز دار ہیں تم بے اجازت ملکہ بات تک نہیں کرسکتیں شاداب نے عرض کی اے شہریار اب اس باب میں کچھ نہ فرمائیے ورنہ پھر ملکۂ عالم کو غصہ آئیگا اور پھر محل ارصاحب طلب ہونگی آپ کو بھی تکلیف ہوگی آخر میں پھر ویسے ہی باتیں نکلیں گی یہ دور تسلسل کبھی ختم نہ ہوگا اس سے بہتر یہی کہ آپ ملکۂ عالم کو سمجھا دیجئے کہ وہ میری خطا معاف کریں اور زرنگار کے سامنے مجھے منت نہ کرائیں بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ اسوقت میں شاداب کی باتوں سے خوش ہوا تھا اور اُسنے مجھ سے پناہ طلب کی تم اُسکی خطا معاف کردو میں اور وقت اُسکو سمجھا کے زرنگار سے بھی صفائی کرا دونگا ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپ کا ارشاد بجا لانے میں مجھے کوئی عذر نہیں ہے میں اسوقت اسکی خطا معاف کئے دیتی ہوں مگر آپ دوسرے وقت زرنگار سے ضرور صفائی کرا دیجئے گا ورنہ زرنگار کو صدمہ رہیگا بدیع الملک نامدار نے وعدہ فرمایا ملکہ نے شاداب نقلی کی خطا معاف کی زرنگار نے جو یہ کیفیت دیکھی خفیف ہو کر آبدیدہ ہوئی ملکہ نے لاکھ سمجھایا مگر زرنگار کا رنج دفع نہوا اسی بحث میں شام ہوگئی ملکہ نے سامان جشن کا حکم دن ہی سے دیدیا تھا شام ہوتے ہی تیاریاں ہونے لگیں تھوڑی دیر میں روشنی ہوگئی گائنیں بھی حاضر ہوگئیں ساقی بحیان بھی کشتیاں کباب کی گلابیاں شراب کی لیکر حاضر محفل ہوئیں شاداب نے ملکہ سے عرض کی اے ملکۂ عالم اگر حکم ہو تو آج کنیز کچھ گائے حضور کی طبیعت بہلائے ملکہ نے کہا اے شاداب تو نے پھر دل لگی شروع کی میں نے ایکبار شہریار کی خاطر سے تجھے چھوڑ دیا مگر تو پھر اپنی باتوں سے باز نہیں آتی ہے ابکی مرتبہ میں کسی کا کہنا نہ مانونگی شاداب نے عرض کی ملکۂ عالم میں نے خلاف تو کچھ نہیں عرض کیا یہ کیا بڑی بات ہے کہ میں آپ کا دل بہلاؤں تھوڑی دیر گا نا سناؤں ملکہ نے کہا آج تک تجھے میں نے گاتے نہیں سنا شاداب نقلی نے عرض کی آج امتحان فرمائیے دیکھئے میرا دعوے غلط تو نہیں ہے ملکہ تسیم سبزپوش نے کہا اے شاداب اگر تو نے دریدہ گوئی کی ہوگی تو میں تجھے سزائے سخت دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکۂ عالم اگر میرا دعوے غلط ہے تو میں نے اپنا خون سرکار کو معاف کیا ورنہ بی زرنگار کو بھی حکم فرمائیے گا کہ یہ مجھ سے رنجیدہ نہیں انکا رنج مجھ بجا معلوم ہوتا ہے ملکہ نے کہا میں زرنگار سے صفائی کرا دونگی شاداب نقلی نے سازندوں کو اشارہ کیا کہ ساز درست کرو سازندوں نے اُسی وقت ساز درست کرنا شروع کیے جب ساز مل چکے شاداب نے یہ غزل شروع کی

جو دل لگے زخم میں ناسور کوئی پڑ جائے
پھر آئیں یاں جو نہ اُسکے نکالی راہ ملے
یہ کہتے ہیں خضر تری گلی کے فقیر
دوائے درد محبت خدا کی راہ ملے
جنون میں قیس سے ہم یوں بجز دو جاہ ملے
تو صبر تو سے نکلنے کی خوب راہ ملے
اگر نگاہیں وہ اپنی کمر سے کھینچ کے تیغ
بنائیں بھیک کا کاسہ جو تاج شاہ ملے
یہ ذوق میں دل گم شدہ ملا مجھے یوں
کہ بادشاہ سے جسطرح بادشاہ ملے
وہ گھر پہ غیر کے جاتے ہیں جب صدا آئی
نہ بھٹکوں پھر مجھے سیدھی عدم کی راہ ملے
وہ جیسے آئیں تو دیں پھر لیں پھر صدا
کہ جیسے حضرت یوسف میان چاہ ملے

بتو نکے در پہ مری لاش رکھکے بہا دو زمین تھوڑی سی اسکو خدا کی راہ ملے۔ شاداب نقلی نے اس خوش الحانی سے اس غزل کو تمام کیا کہ ملکہ تسیم سبزپوش اور زرنگار ہمہ تن محو ہوگئیں جب شاداب خاموش ہوئی تو ملکہ تسیم سبزپوش نے کہا اُسنے شاداب خدا کے واسطے ابھی خاموش نہو اور کوئی چیز شروع کر شاداب نقلی نے کہا ملکۂ عالم جب تک آپ ایفائے وعدہ نفرمائیے گا میں

دوسری چیز شروع نہ کرونگی ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب مین نے کیا وعدہ کیا تھا مجھے اسوقت
کچھ یاد نہین ہے شاداب نقلی نے عرض کی آپ نے فرمایا تھا کہ مین زرنگار سے بے منت صفائی کرادونگی
ملکہ ہنوز زرنگار کی طرف مخاطب نہوئی تھی کہ زرنگار نے کہا اے شاداب مین تجھ سے آزردہ نہین
مگر برائے خدا خاموش نہ رہو دوسری چیز شروع کر شاداب نقلی نے کہا ابھی مجھے آپکے فرمانیکا
یقین نہین آیا ہے جب تک آپ مجھے گلے سے نہ لگائینگی مین یہی سمجھونگی کہ آپ آزردہ ہین زرنگار جلدی
سے اپنی جگہ سے اُٹھی شاداب نقلی کے قریب آئی شاداب کو گلے سے لگایا کہا اے شاداب
تعجب کی بات ہے کہ تمکو خدا نے یہ کمال عطا فرمایا اور آج تک تم نے ہملوگون سے پوشیدہ رکھا پھر
شاداب نقلی نے کہا وزیر زادی صاحب مین اس کا قصہ آپ سے کسی وقت عرض کرونگی
شاداب کی جو کیفیت بدیع الملک نے دیکھی اُس سے آنکھ ملاتے ہی شاہزادے کو ہنسی
آئی زرنگار کی نگاہ جو بدیع الملک نامدار پر پڑی شاہزادے کو متبسم پایا ملکہ کو اشارے سے دکھایا
ملکہ نسیم نے بھی بدیع الملک نامدار کو شاداب سے بچکنے دیکھا بہت ناگوار ہوا مگر فرط ادب سے
خاموش رہی ضبط جو کیا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے ملکہ کو جو آبدیدہ پایا خیال کیا کہ گانے
کے اثر سے ملکہ آبدیدہ ہوئی ہین ورنہ یہ کوئی محل رنج نہین یہ سوچ کے خاموش ہو رہے شاداب
نے پھر غزل شروع کی مگر ملکہ نے فرط الم سے شاداب کی طرف توجہ نہ کی تھوڑی دیر یک جلسہ رہا
جب رات زیادہ گئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا کنیزین محفل سے اُٹھین اپنے اپنے ٹھکانون پر گئین
بدیع الملک اور ملکہ نسیم سبز پوش اور زرنگار وزیر زادی وہان رہے جب بدیع الملک
نامدار نے دیکھا کہ اب کنیزین بھی یہان نہین ہین ملکہ نسیم سبز پوش کی طرف مخاطب ہوتے فرمایا ملکۂ عالم
رات زیادہ گئی ہے مناسب ہے کہ سونے کا سامان کرو کہ مجھے یہان دو ایک روز ٹھہرنا ہے نہین معلوم لشکر
کی کیا حالت ہے سب سرداران کس حال مین ہین اب مجھے یہان ٹھہرنا بہت ہی بار ہے تمھارے سبب سے
اسقدر عرصہ بھی ہوگیا ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین نے آپ سے پیشتر ہی عرض کر دی تھی کہ مین انشاءاللہ کل کا
سب انتظام درست کر دونگی جب تک آپ کے پاس لوح نہوگی اُسوقت تک آپ مکر سے ساحران طلسم
کے محفوظ نرہینگے بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے اس امر کا اصلا خوف نہین ہر وقت مین خدا ہمارا
شریک حال ہے اُسی کی مدد کا بھروسا ہے آج تک اسی نے ہر حال مین ہماری مدد کی جو بلا سامنے
آئی وہ ٹلدی ملکہ نسیم سبز پوش نے عرض کی پھر آپ کیون دیر لگائین برائے آرام مسہری پر تشریف
لیجائین زرنگار سے کہا اے زرنگار تو بھی جا زرنگار نے کہا ملکۂ عالم آپ تشریف لیجائین کنیز کو ابھی
کیا تعجیل ہے بدیع الملک نے جو خیال کیا تو ملکہ کے چہرے پر رنج کے آثار پائے شاہزادے نے
کہا ملکہ خیر تو ہے مین دیر سے تمھاری کیفیت ایسی دیکھ رہا ہون جو بالکل خلاف معمول ہے یا تم ہر وقت
خندہ پیشانی بات کرتی تھین یا اب تمھاری آنکھون مین آنسو بھی بھرے ہوئے ہین بات بھی نہین
کیجاتی اگر کوئی بات جبریہ کہی بھی تو اس سے صاف رنج ظاہر ہوا اسکا کیا سبب ہے ملکہ نے عرض
کی اے شہریار آپ کو اس بات کے دریافت فرمانے سے کیا ضرورت ہے اسی قدر کافی ہے کہ آپنے
مجھ سے تحقیق کیا اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے بدیع الملک نامدار نے مسکرا کے فرمایا

اب معلوم ہوا کہ آپ کو مجھی سے کچھ ملال ہے اب مجھے تحقیق کرنا لازم ہوا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اس
باب مین مجھے مجبور نہ کیجیے اگر میرا جی چاہیگا تو عرض کر دونگی ورنہ آپ کو تحقیق سے کوئی فائدہ نہین
بدیع الملک نے کہا ملکہ اگر تم نہ بتاؤ گی مجھے صدمہ عظیم ہوگا اور تمھاری محبت سے یہ بات بہت دور
ہے جو مجھے صدمہ دو ملکہ نے کہا اے شہریار اس امر کے اظہار مین مجھے صدمہ ہوگا اگر آپ مجکو صدمہ دینا چاہین
تو اس امر کو دریافت کرین زرنگار نے جو بدیع الملک اور ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک
کیطرف اشارہ کیا کہ اے شہریار آپ صبر کرین ملکہ سے نہ دریافت فرمائین مین عرض کر دونگی بدیع الملک
نوجوان مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہے ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار اب آپ آرام فرمائیے اس بات
کی فکر نہ کیجیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے ملکہ تمھین میرا رنج دینا گوارا ہے اسواسطے یہ باتین
کر رہی ہو بھلا ہو سکتا ہے کہ مین تمھین اس حال مین چھوڑ کر سونے جاؤن اگر تمھین کسی قسم کا رنج مجھسے پہونچا ہی
تو اُسے ظاہر کرو اگر کوئی بات واقعی تمھارے خلاف ہوئی ہے تو مین آئندہ ترک کر دونگا اسکی صفائی
ہو جائیگی رنج باقی نہ رہیگا ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپ کی بات میرے خلاف کیا ہوگی اور آپسے
مین آزردہ ہون یہ میری مجال نہین ہے یہ بھی میری ہی خطا تھی جو اسوقت اسقدر اپنا ملال آپ پر ظاہر کیا
اور آپ کو بھی مکدر کر دیا اب مین اپنی خطا کی معافی چاہتی ہون مجھے کسی قسم کی شکایت کسی قسم کا رنج
نہین ہے آپ میری خطا معاف فرمائین برائے آرام مسہری پر تشریف لے جائین بدیع الملک
نے فرمایا مین کیونکر گوارا کرون کہ تم رات بھر جاگ کر رونے مین بسر کرو اور مین بعد آرام محو خواب
ہون جب بدیع الملک نامدار نے ملکہ نسیم سبزپوش کو بہت ہی مجبور کیا اور زرنگار نے بھی
ملکہ کو سمجھایا ملکہ نسیم بدیع الملک نامدار کے ہمراہ خوابگاہ مین گئین شاہزادے کو اس بات کی فکر
پیدا ہوئی پہلے تو ملکہ سے بہت کچھ کہا اور صدمہ کا سبب پوچھا ملکہ نے بیان نہ کیا بدیع الملک نامدار
نے بھی مجبور ہو کر خموشی اختیار کی جب ملکہ کو نیند آگئی بدیع الملک مسہری سے اٹھکر زرنگار کی
خوابگاہ کیطرف آئے دیکھا زرنگار وزیرزادی کی مسہری کے پاس شاداب بیٹھی ہوئی قصہ بیان
کر رہی ہے زرنگار بصد شوق سُن رہی ہے بدیع الملک کو جو آتے دیکھا شاداب نقلی بھی خاموش
ہوئی اور زرنگار بھی مسہری سے اُٹھی شاہزادے سے عرض کی اے شہریار آپ اسوقت کیون تشریف
لائے مین خود حاضر ہوتی سب کیفیت آپ سے عرض کر دیتی یہ کہکے شاداب نقلی سے کہا اے شاداب
اب تم بھی زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ اپنے ٹھکانے پر جاؤ اسوقت مجھے شہریار سے کچھ امور ضروری
عرض کرنا ہین شاداب نے کہا مین ابھی جاتی ہون جو آپ کے مزاج مبارک مین آئے شاہزادے
سے کہیے یہ کہکر شاداب نقلی وہان سے اُٹھی زرنگار نے عرض کی اے شہریار ملکہ اسوجہ سے رنجیدہ
ہین کہ آپ کو شاداب کی طرف مائل پایا ہے بدیع الملک اس بات کو سنکر بہت ہنسے کہا اے زرنگار
یہ سب ملکہ کا خیال خام ہے یہ کیفیت ملکہ عالم کو معلوم ہوئی جب اسکا راز افشا ہوگا ملکہ بہت محجوب
ہونگی اپنے خیال سے باز آئینگی زرنگار وزیرزادی نے عرض کی اے شہریار خطا معاف فرمائیے تو مین
عرض کرون بدیع الملک نامور نے فرمایا اے زرنگار جو تمھارے مزاج مین آئے کہو میرے
خلاف نہو گا زرنگار نے کہا اے شہریار جسوقت شاداب نے یہ غزل تمام کی مین نے خود

دیکھا کہ آپ نے اسکی طرف دیکھ کے تبسم کیا شاداب بھی مسکرا کے خاموش ہو رہی بدیع الملک
نے کہا اے زرنگار تمھیں میرے ہنسنے کا سبب نہین معلوم ہے جب تمھین معلوم ہو جائیگا تم بھی قائل
ہو جاؤ گی زرنگار نے عرض کی اے شہریار مجھے اور کسی بات سے آگاہی نہین ہے جو کچھ مین نے دیکھا تھا
عرض کر دیا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسکا سبب تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا یہ فرما کے
بدیع الملک زرنگار کے پاس سے اُٹھ کے اپنی خوابگاہ مین آئے دیکھا ملکہ نسیم سبزپوش بیدار ہین تب
بدیع الملک نے خیال کیا کہ اسوقت ملکہ کو اور زیادہ رنج ہوگا اور یقین کامل ہوگا کہ مین شاداب پر
فریفتہ ہون یہ سوچ کے بدیع الملک نامدار مسہری کے قریب آئے ملکۂ عالم کو گریان پاکر کہا اے
نسیم سبزپوش اسوقت مجھے معلوم ہوا کہ تم شاداب کے سبب سے رنجیدہ ہو یہ تمھارا خیال خام ہے
جسکو تم شاداب جانتی ہو وہ شاداب نہین ہے اور یہ وہی شخص ہے جسکے آجانے سے مجھے بڑی قوت دل اور اپنے
لشکر کے مل جانے کی امید قوی ہوئی ملکہ نے جو یہ بات سنی حیران ہوکر عرض کرنے لگی اے شہریار
آپ نے یہ کیا فرمایا شاداب کی صورت سیرت کسی بات مین فرق نہین اب مین کیونکر یقین کرون کہ یہ
شاداب نقلی ہے اگر یہ شاداب نہین ہے تو میری کنیز کہان ہے اور یہ کیا معاملہ ہے بدیع الملک
نوجوان نے فرمایا اسکی کیفیت تمپر ظاہر ہو جائیگی مگر اس راز کو زرنگار سے بیان نکرنا ورنہ لطف جاتا رہیگا
ملکہ نے عرض کی شہریار مین زرنگار سے ہرگز نہ بیان کرونگی مگر مجکو اس بات کی بڑی فکر ہے چاہتی ہون
کہ آپ اس بات کا خلاصہ بیان کرین بدیع الملک نے جب ملکہ کو نہایت پریشان پایا کل کیفیت
بیان کردی ملکہ نسیم سبزپوش کو حیرت بدرجہ کمال ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار
آپ کو یہ بات ناگوار بھی نہین ہوئی کہ ایک مرد غیر نے مجھے دیکھا بدیع الملک نامدار نے کہا اے
ملکۂ عالم وہ غیر نہین ہین صاحبقران زمان کے بھی حرم سرا مین انھین جانے کا اختیار حاصل ہے
اور بے انکے کسی کا نکاح نہین ہوتا ہے یہی سب کا نکاح پڑھتے ہین ملکہ نسیم سبزپوش یہ سنکے خاموش
ہو رہین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اب تمھارے دل کی کدورت رفع ہوئی نسیم سبزپوش
بہت محجوب ہوئین ہاتھ باندھکر بدیع الملک نامدار سے عفو تقصیر کی خواہان ہوئین شاہزادے
نے کہا ملکۂ عالم ایسے خیالات اپنے دل سے دور رکھنا انھین باتون مین صبح ہوئی ملکہ نسیم نے
عرض کی اے شہریار مین اجازت چاہتی ہون کہ والد نامدار کے سلام کو جاؤنگی آج کچھ نکاح کی نسبت
بھی گفتگو کرونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا ملکہ مین تمھاری بدنامی کا بہت خیال ہے ورنہ تمھاری
مفارقت کسی طرح گوارا نہ تھی مجبور ہین کیا کرین ملکہ نسیم سبزپوش نے عرض کی مین ابھی آئی ہون یہ
کہکر کنیزون سے کہا تخت حاضر کرو کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا ملکہ نسیم سبزپوش تخت پر بیٹھین کنیزین
بھی کچھ اپنے ہمراہ لین سب کے پیچھے شاداب نقلی تخت پر گئی ملکہ نے کہا اے شاداب مین تجھے
اپنے ہمراہ نہ لیجاؤنگی تم زرنگار کی خدمت مین رہو شاداب نقلی نے عرض کی کہ شاہزادہ بدیع الملک کی
طبیعت انکے زیادہ بہلتی ہے اکثر راتون کو زرنگار کے پاس اُٹھ اُٹھ کے جاتے ہین بڑی دیر تک باتین رہتی ہین کل رات
کو وزیرزادی صاحبہ کے پاس بیٹھی تھی کہ شاہزادۂ عالم وہان تشریف لائے وزیرزادی صاحبہ بہت خوش ہوئین مجھے
تو اسی وقت رخصت کیا انسے نہین معلوم کیا کیا باتین رہین ملکہ نسیم سبزپوش تو شاداب سے

حال سے واقف ہو چکی تھی اس وجہ سے اعتبار نہ کیا مگر زر نگار کے ستانے کو تھوڑی سی بات بدلکر
فرمایا کیون اے شاداب تجھے کسی کا پردہ فاش کرنے کی کیا ضرورت تھی خبردار آیندہ ویسی باتین
ہمسے نہ کہنا ورنہ تجھے سزا دینگے شاداب لگی نے عرض کی ملکۂ عالم مین نے اس سبب سے
آپ سے عرض کی کہ آپ میری جان بچالینگی نہین تو وزیر زادی صاحبہ کا راز مجھ پر افشا ہو گیا ہی
اب یہ کاہیکو مجھے زندہ چھوڑینگی ملکہ نے کہا تیری جان کوئی نہین لے سکتا مگر اب ایسی باتین ہمسے
نہ کہنا یہ کہکے ملکہ نسیم نے زر نگار کی طرف دیکھا زر نگار اس درجہ منفعل ہو رہی تھی کہ اُسے مطلق
ہوش نہ باقی تھا ہمہ تن پسینہ مین غرق آنکھون سے آنسو جاری ملکہ نے جو یہ حالت زر نگار وزیر زادی
کی دیکھی خیال کیا کہ ایسا نہو یہ اپنی جان دیدے یہ سوچ کے فرمایا اے زر نگار تحقیق کیا جو اسکی باتون
اسقدر بیتاب ہوتی ہو شاداب تو ہمیشہ ایسی ہی باتین بنایا کرتی ہے اب اُستے شہریار کی مدد پائی ہی
اور کسی کی بھی سماعت نہین کرتی ہے تم ناحق اسقدر محجوب ہوئی ہو مین جانتی ہون کہ یہ سب
باتین غلط ہین زر نگار نے ہاتھ باندھ کر عرض کی ملکہ عالم مین اُمیدوار ہون کہ آپ مجھے آزاد کرین ورنہ
مین اپنی جان دیدونگی شاداب ہمیشہ ایسی تہمتین مجھپر کیا کریگی اسوقت جو بات صحیح و درست تھی اسکو
فروغ ہوا اگر کسی وقت اُسنے کوئی ایسی بات بیان کی اور آپ کو یقین آگیا تو میرے واسطے
باعث ذلت ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ مجھے آزاد فرمایئے ملکہ نے کہا اے زر نگار تمہین بیکار
کا وہم ہے اگر شاداب ہم سے کوئی بات سچ بھی کہے گی تو مجھے یقین نہ آیگا شاداب لگی نے
جو ملکہ کی تقریر سنی عرض کی اے ملکہ عالم آپ میری بات کو تو غلط کہینگی مگر وزیر زادی صاحبہ سے
بقسم اس امر کو دریافت فرمایئے کہ شہریار شب کو تشریف لائے تھے یا نہین اگر یہ بقسم انکار کرین
تو مجھے آپ گردن مارنے کا حکم دین اور اگر یہ قسم نہ کھائین تو آیندہ جو کچھ مین آپ سے عرض کرون
اسکو صحیح تصور فرمایئے ملکہ نسیم نے کہا اے شاداب اس گفتگو کی کیا ضرورت ہے ہم ہرگز قسم نہ لینگے
اور تمہین کو دروغگو تصور کرینگے شہریار کسی کام سے اُسطرف تشریف لے گئے ہونگے زر نگار وزیر زادی
اسوقت تک بیدار ہونگی وہان بھی ٹھہر گئے چونکہ یہ کوئی بات نہ تھی اسوجہ سے زر نگار وزیر زادی نے
بھی بیان نہین کی اور شہریار نے بھی ارشاد نہین فرمایا شاداب لگی نے کہا ملکۂ عالم اگر اسطور سے
شہریار تشریف لیجاتے تو وزیر زادی صاحبہ مجھے ہرگز وہان سے نہ اُٹھاتین آپ اُنسے قسم دے کر
دریافت فرمائین کہ اُنھون نے مجھے وہان سے اُٹھا دیا تھا زر نگار وزیر زادی نے دیکھا کہ اسوقت
شاداب نے ملکہ نسیم سبز پوش کو یقین دلا دیا اور ملکہ میری محبت کے سبب سے کچھ بیان نہین
کرتی ہین جب اُنھین اس بات کا یقین آگیا ہے تو اب میرے واسطے اچھا نہین ہے گو اسوقت
میری محبت سے یا شاہزادے کے سبب سے کچھ نہین کہتی ہین اور ٹال رہی ہین مگر دوسرے
وقت بہت ہی ذلت دینگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی جان ویران سب جھگڑون سے
فراغت حاصل کرون یہ سوچ کے زر نگار وزیر زادی نے ملکہ سے عرض کی آپکو اب عرصہ
ہوتا ہے تشریف لیجائے جب وہان سے تشریف لایئے گا اُسوقت جو جو باتین کہ شاداب
کہہ رہی ہے ان سب باتون کا فیصلہ ہو جائیگا ملکہ نے کہا اے زر نگار تم خاطر جمع رکھو مجھے شاداب کی باتون کا

یقین نہیں ہے بلکہ مناسب وقت یہ ہے کہ تم میرے ہمراہ چلو اور شاداب کو یہیں چھوڑدو زرنگار نے
عرض کی میں بھی بہت خوش ہوں اگر آپ اپنے ہمراہ لیتی چلیں شاداب نے کہا ملکہ عالم اگر آپ زرنگار کو
اپنے ہمراہ لیے جاتی ہیں تو مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیے میں ہرگز یہاں نہ رہونگی ایسا نہو وزیرزادی صاحبہ
مجکو بھی عیب لگائیں ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا شاداب تم یہیں رہو تمھارے سبب سے شہریار کا
دل بہلا رہیگا اور زرنگار وزیرزادی کا یہاں رہنا اچھا نہیں ہے شاداب نے جواب دیا کہ آپ مجھے
ہمراہ لیجیے گا تو میں وزیرزادی صاحبہ کو آپکے ہمراہ نہ جانے دونگی یہاں تک شاداب لڑتی نے ملکہ نسیم کو
مجبور کیا کہ ملکہ نے زرنگار کو وہیں چھوڑا اور چند کنیزون کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے والد کی طرف روانہ
ہوئیں کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت سموم جادو والد ملکہ نسیم سبزپوش کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے جیسے ہی آمد طلسم کشا کی خبر پائی تھی اُس روز سے اُسنے لوح دار جادو کو اطلاع دی تھی کہ اب لوح
سے بہت ہوشیار رہنا میں نے سنا ہے کہ طلسم کشا اصلی اس طلسم میں آیا ہے اور اُسنے بہت مرحلجات
سے لوح فتح کرلیے ہیں اب اسطرف آتا ہے اگر یہاں آئیگا تو ضرور گرفتار کیا جائیگا مگر تمھین یہ بات لازم
ہے کہ تم لوح کا بندوبست بہت اچھی طرح سے رکھو شاید دوسری راہ سے تمھارے مرحلے تک پہونچ
جائے اور لوح لینے کا ارادہ کرے اُسوقت تمکو جلدی انتظام کرتے بن نہ پڑیگا اس سے بہتر یہ ہے
کہ ابھی سے سب انتظام کرلو اور جس وقت طلسم کشا تمھارے مرحلے پر پہونچے تم فوراً مجھے اطلاع دینا
ایسی ایسی باتیں لوح دار جادو کو کہلا بھیجی تھیں اور اپنے مرحلہ پر بھی اُسنے بہت زور دیا تھا سرحد کے
مرحلہ پر منارہ آہنی بنا تھا اُس منارے پر ایک پتلی فولادی نصب تھی کہ جو کیفیت سموم جادو کو دریافت کرنا ہوتی تھی
اُس پتلی سے جاکر تحقیق کرتا تھا وہ سب کیفیت سنکر بیان کردیتی تھی جب یہ سب انتظام کرچکا تو اُس نے
ایک روز اپنے ملازمین سے کہا کہ مجھے جاکر پتلی سے تحقیق کرنا ہے کہ طلسم کشا کہان ہے اور کس طرف
جاتا ہے کون اُس سے مقابلہ کررہا ہے کیا ہونے والا ہے ملازمین نے کہا بہت اچھی بات ہے آپ چلیں
تحقیق کریں دیکھیں طلسم کشا اسطرف تو نہیں آتا ہے اگر ادھر کا قصد کیا ہے تو اُسکو صحراؤن میں راستہ
بھلائیں کسی طرح اپنے دام مکر میں پھنسائیں گرفتار کریں سموم جادو ملازمین کو لیکر اُس منارے کیطرف
روانہ ہوا جب زیر منارہ پہونچا اسم سحر پڑھا پتلی نے آنکھیں کھولیں سموم جادو کو سلام کیا سموم جادو
نے کہا اے روشن قلب طلسم کشا کی کیفیت بیان کرو وہ کس حال میں ہے اور کہاں ہے کس سے جنگ
ہورہی ہے یہ سنکر پتلی نے سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد کہا اے شہنشاہ طلسم کشا ایوان ہوا کی سرحد
کے اندر ہے سموم جادو نے جو یہ سنا گھبرا کے کہا اے روشن قلب جادو کیا کہا کہ طلسم کشا سرحد
مرحلے کے اندر ہے اسکو مفصل بیان کرو کہ طلسم کشا کہاں ہے اور کسکے یہاں ہے جسکے یہاں پوشیدہ
ہو میں اُسکو بھی گرفتار کروں طلسم کشا کو قید کرکے خداوند کی خدمت میں روانہ کروں یہ سنکر پتلی
نے پھر سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا کہ اے شہنشاہ والا جاہ میں اس بات کو خلاصہ نہیں
کہہ سکتی ہوں کہ طلسم کشا کہاں پوشیدہ ہے آپ اپنے طور سے اُسے تحقیق کریں سموم جادو

سے کہا مین تحقیق کرونگا مگر اسکا نشان آنا کسی کو نہ معلوم ہو بڑے تعجب کی بات ہے کس راہ سے آیا
چنچل نے کہا طلسم کشا مع لشکر یہان نہین آیا ہے تنہا آیا تھا اب اسکا ایک ساتھی اور اس سے ملگیا ہوگا مین
اسوقت جانتی ہون کہ جس جگہ طلسم کشا پوشیدہ ہے مگر بتا نہین سکتی بتانے مین بڑی قباحت ہے سموم جادو
نے کہا اے روشن قلب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو اس شخص کا پاس کرتی ہے جسنے طلسم کشا کو اپنے
یہان پوشیدہ کیا ہے اور مجھسے احوال طلسم کشا بیان نہین کرتی چنچل نے جواب دیا کہ شہنشاہ مجھے اسکا پاس
نہین ہے بلکہ اسکا خوف ہے کہ اگر مین بتادونگی تو ابھی بڑی قیامت برپا ہوگی اس مرحلے مین کوئی ساحر
زندہ نہ بچیگا اور مین بھی نہ رہونگی کیا عجب ہے کہ آپ کو بھی راہ فرار نہ ملے اور بخوف جان آپ طلسم کشا کی
اطاعت قبول کرین سموم جادو نے کہا اے روشن قلب تجھے کیا ہوگیا ہے جو ایسی باتین کرتی ہے بھلا مین
طلسم کشا سے خائف ہوکر اسکی اطاعت قبول کرون بڑے تعجب کی بات ہے ایسا ممکن نہین جو مین بخوف جان
طلسم کشا کی اطاعت قبول کرون ہان تو مین اسکو گرفتار کرونگا کیا مجال اسکی جو مجھ سے مقابلہ کرسکے اور اگر اسنے
مجھسے مقابلہ بھی کیا اور مین اسکے سامنے نہ ٹھہر سکا اور مقابلہ نہ کرسکا تو اپنی جان دیدونگا مگر اسکو قبول
نہ کرونگا چنچل نے کہا مجھے اسوقت یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپکے ذریعہ سے طلسم کشا کو لوح ملیگی سموم جادو
نے کہا اب طلسم کشا کے آنے سے تیرے حواس مین بخوف جان فرق آگیا ہے مین اب تجھ سے کسی امر مین
راے نہ لونگا نہ کوئی بات تحقیق کرونگا یہ کہکے سموم جادو نے دستک دی چنچل کی آنکھین بند ہوگئین
سموم جادو وہان سے روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا ہمراہیون کو وہین چھوڑا آپ محل مین داخل ہوا
ملکہ نسیم سبزپوش منتظر بیٹھی تھی سموم جادو نے ملکہ کو گلے سے لگایا ملکہ نے کہا اسوقت آپکے چہرہ سے
آثار غم والم پائے جاتے ہین اسکا کیا سبب ہے سموم جادو نے کہا مین ابھی روشن قلب کے مکان
پر گیا تھا اس سے طلسم کشا کی کیفیت تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا مرحلہ ایوان ہوا کے اندر آگیا ہے اور
معہ اپنے ایک ساتھی کے کہین مقیم ہے مین نے بہت بہت اس سے تحقیق کیا مگر اسنے بخوف جان نہ بتایا
اور بعض بعض باتین ایسی کہین جو بالکل عقل کے خلاف تھین ملکہ نے جو یہ جملہ سنا سمجھین راز افشا ہوگیا
روشن قلب نے سب کیفیت میری بیان کردی یہ سمجھکے ملکہ کے چہرے سے رنگ اڑگیا سموم جادو
نے کہا اے نسیم سبزپوش تم کیون چپ ہوگئین نسیم نے عرض کی مجھے تعجب ہوا کہ طلسم کشا یہان کیونکر آگیا
اور دربانون نے کیونکر آنے دیا یہان کی سرحدون پر جو ساحر نگہبان ہین وہ سحر وساحری مین یکتا
ہین ممکن نہین جو انکے سحر سے بچکر کوئی آسکے طلسم کشا کیونکر چھپ کے چلا آیا جو اسکو کسی نے نہ دیکھا
اور اس سے مقابلہ نہ کرسکے تو آپ تک اسکی اطلاع پہونچاتے سموم جادو نے کہا مجھے بھی اسی بات کی
حیرت ہے اب میرا ارادہ ہے کہ مین ہر جگہ طلسم کشا کو تلاش کرون کہین ضرور اسکا پتہ ملیگا ملکہ نے کہا آپ
روشن قلب سے تحقیق کرین تو وہ آپ کو ضرور بتادیگی اور یون تلاش کرنے مین شاید طلسم کشا نہ ملے
سموم جادو نے کہا مجھے یہ خیال ہے کہ ایسا نہو جو طلسم کشا میری سرحد سے لوح جادو کے مکان تک
نکلجائے اور وہان جاکر لوح پر قبضہ کرے تو غضب ہو ملکہ نے کہا ایسی مجال نہین جو طلسم کشا آپکے مرحلے سے
صحیح وسلامت نکلجائے اگر یہان سے چلا بھی جائیگا تو لوح دار جادو کے گھر سے نہ بچیگا وہ ضرور اسکو
گرفتار کرکے خداوند کی خدمت مین بھیجدیگا آپ خاطر جمع رکھین سموم جادو نے کہا اسوقت طلسم کشا

کا پوشیدہ کرنے والا اسکو میری سرحد سے نکال کے لوحدار کے مکان پر پہونچادے تو غضب ہوجائے
لوحدار نے چاہا ہی کہ لوح کو اب دوسری جگہ رکھے اسواسطے لوح اُسنے نکالی ہے ابھی تک اسکے پاس رکھی ہے
کسی طرح کی مشکل مین نہین ہے لوحدار کو قتل کرے لوح قبضے مین لائے ابھی اُسنے اُسکے واسطے کوئی سحر تیار نہین کیا
ہے جس کسی کی رسائی لوحدار جادو تک ہوجائے بشرطیکہ وہ سحر مین بھی لوحدار سے زیادہ ہو لوح طلسم
اُسکے قبضے مین آجائیگی ملکہ نسیم سبز پوش اس گفتگو کو سنا کین جب سموم جادو کہہ چکا تو ملکہ نسیم نے کہا اگر آپکو
یہی خیال ہے تو آپ لوح اپنے پاس کیون نہین رکھتے ہین سموم جادو نے کہا اے نسیم بڑی مشکل ہے کہ مین
حفاظت لوح کرسکون نسیم نے جواب دیا کہ آپ لوح دار کو اپنے مرحلے پر طلب فرمایئے لیکن اُس لوح کی حفاظت
کرونگی سموم جادو نے جواب دیا کہ اب لوح دار کو حکم خداوند نہین ہے کہ وہ اپنے مقام سے کہین جائے یا
لوح کو دوسری جگہ منتقل کرے نسیم نے کہا پھر آپ مجھے اجازت دیجیے کہ مین لوح دار کے پاس جاؤن اور
اُس سے لوح کی حفاظت کی تاکید کرون بلکہ خود بھی نگران رہون سموم جادو نے کہا مین اسوقت
ایک نامہ لوحدار جادو کے نام روانہ کرتا ہون کہ وہ لوح کو خداوند کے پاس روانہ کردے بعد وہان
نامہ روانہ کرنیکے پھر طلسم کشا کو اپنے مرحلے مین تلاش کرون ملکہ نسیم نے آپ طلسم کشا کیطرف سے خاطر جمع
رکھیے مین اُسکو تلاش کرکے آپکے حوالے کرونگی جسقدر جلد مین طلسم کشا کا پتہ لگاؤنگی دوسرے کو اسقدر
جلد طلسم کشا کا حال نہ معلوم ہوگا سموم جادو نے کہا اے نسیم اگر تم طلسم کشا کو تلاش کروگی اور
گرفتار کرا ہوگی تو مین تمھاری معرفت طلسم کشا کو خداوند کے پاس بھیجونگا اور خداوند تمھین اپنا بندہ
خاص بنا لینگے نوبت سوا ملیگی کیا عجب ہے جو لوح تمھارے ہی حوالے کیجائے اور لوحدار جادو کسی دوسرے
کام پر مقرر کیا جائے ملکہ نسیم نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون مگر آپ لوح کا انتظام
فرمایئے جہان تک ممکن ہو خداوند سے اطلاع کرکے مع لوح لوحدار جادو کو اپنے پاس بلا لیجیے یہان
حفاظت لوح بہت اچھی طرح سے ہوگی کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا طلسم کشا لوحدار جادو کے مکان پر جائیگا
وہان کسی کو نہ پائیگا مجبور ہوکر کیا کریگا سوائے واپس آنے کے اور کوئی صورت نہ بن پڑیگی اس سبب
سے میری رائے ہوتی ہے کہ آپ لوحدار جادو کو یہین بلا لیجیے اگر خوف خداوند ہے تو انکو ایک نامہ
تحریر فرمایئے یقین ہے کہ وہ ضرور اجازت دینگے لوحدار جادو مع لوح طلسم یہان چلا آئیگا سموم جادو نے کہا اے ملکہ نسیم
تُمنے جو کچھ کہا یہ بہت ٹھیک ہے مگر لوح ایسی جگہ نہین ہے جو اسے کوئی لاسکے نہ لوحدار اپنی جگہ سے حرکت کرسکتا ہے
نہ لوح کو لیکر کہین جاسکتا ہے ملکہ نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو مجبوری ہے مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون آپ کی
خدمت مین بہت جلد حاضر کرونگی سموم جادو بہت خوش ہوا ملکہ نسیم نے کہا اب مین رخصت چاہتی ہون
بہت جلد طلسم کشا کو لاتی ہون سموم جادو نے ملکہ نسیم کو رخصت کیا نسیم سبز پوش نے چلتے وقت
سموم جادو سے کہا مین جو کچھ آپ سے کہون آپ ویسا ہی انتظام کیجیے اول یہ بات کہ ابھی آپ اس
امر کی اطلاع خداوند کو نہ دیجیے اور لوح دار جادو کے پاس مجھکو بھیجیے مین جاکر لوحدار جادو کو سمجھاؤنگی
اس سے حفاظت لوح کی بابت کہونگی آپ نے میری رائے کے ان معاملات مین دخل نہ دیجیے سموم
جادو نے کہا اے نسیم سبز پوش جو کچھ تم کہوگی مین بسر و چشم منظور کرونگا مگر جس طرح ہو سکے طلسم کشا
کو بہت جلد گرفتار کرو نسیم وعدہ تشفی کرکے رخصت ہوئین اپنے باغ مین آئین یہان زر نگار کی

عجیب حالت دیکھی کہ شاداب اور بدیع الملک زرنگار کو سمجھا رہے ہیں زرنگار کی عجیب کیفیت
ہے فرط گریہ سے ہوش نہیں باقی ہے قریب ہے روح قالب سے پرواز کر جائے ملکہ زرنگار کے قریب
آئیں کہا اے زرنگار تجھے کیا ہوا ہے شاداب کی عادت ہی کہ وہ ایسی باتیں بہت سی بنایا کرتی ہے مگر مجھے
اسکی باتوں کا یقین نہیں آتا اگر اُسنے ایک بات ایسی کہی بھی تو تجھے اسقدر ملال ہوا میں اُسوقت بھی یہی کہہ گئی تھی
کہ زیادہ رنج نہ کرنا میں آکر اس معاملہ کو طے کر دونگی جب تک میں وہاں تھی رہی اُسوقت تک یہی خیال رہا
اور اتفاق سے آج ہی دیر بھی ہو گئی والدہ نامدار نے کچھ مقدمات ضروری میں رائے چاہی روشن قلب جادو
کے پاس گئے تھے اُسنے شہریار کی کل کیفیت بیان کی مگر نہیں کہا کہ کہاں ہیں صرف اسقدر بیان کیا کہ طلسم کشا
اپنی سرحد میں آگیا ہے انہوں نے بہت بہت پوچھا کہ کسکے مکان میں ہے اور کسنے پوشیدہ کیا ہے روشن قلب
نے مطلق نہیں بیان کیا یہی کہہ کے ٹال دیا کہ میں خلاصہ نہیں بیان کر سکتی اگر میں خلاصہ کہدوں تو کیا عجب
ہے جو میری جان مفت جائے اور سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے اور جو کچھ کہ انہوں نے دریافت
کیا اُسنے خلاصہ کہدیا کہ یہ طلسم کشائے اصلی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ طلسم کشا کو لوح اپنے
ہاتھ سے دیدینگے اور اسکی اطاعت بھی قبول کرینگے گو والدہ نامدار نے بہت بہت باتیں کہیں مگر اُسنے ہر مرتبہ
یہی کہا کہ آپ ضرور اس طلسم کشا کی اطاعت قبول کرینگے اور لوح اُسکو اپنے ہاتھ سے دینگے اسی سبب سے
والدہ نامدار بہت پریشان ہیں ابھی مجھسے فرماتی تھیں کہ اگر آج طلسم کشا لوح دار جادو کے مکان تک پہونچ
جائیگا تو لوح اُسکو مل جائیگی کیونکہ آج کل لوح دار نے لوح کا پرانا بندوبست دور کر کے چاہا ہے کہ
جدید سحر تیار کرے اور حفاظت معقول لوح کی کرے لوح اپنے مکان میں لا کر رکھی ہے بدیع الملک
نے کہا اگر ایسی بات ہے تو تم مجھے جانے دو میں جا کر لوح اپنے قبضے میں کروں اور صاحبقران کی
رہائی کی تدبیر میں مصروف ہوں ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ کو اختیار ہے میری مجال نہیں جو آپکی
رائے میں دخل دے سکوں مگر اسقدر عرض کرتی ہوں کہ آپ کے خلاف مرضی نہ ہو تو اس کام کو میرے سپرد
کیجیے میں سب انتظام درست کر دونگی لوح آپ کو ملجائیگی اور والدہ نامدار بھی آپ کی اطاعت قبول
کرینگی آیندہ آپ کو اختیار ہے یہ تو مجھے امید قوی ہے کہ آپ اس طلسم کے طلسم کشا ہیں مگر مجھے یہ خیال
ہے کہ جب آپ تنہا لوح لینے کو تشریف لیجائیے گا اور والدہ نامدار کو خبر ہوگی تو وہ ضرور لشکر لے کے وہاں
پہونچینگی اُسوقت میرا راز بھی افشا ہوگا اور آپ کو بھی جنگ کرنا ہوگی نہیں معلوم کیا مشکل پیش آئے
اور والدہ نامدار کی بھی جان جانے کا خوف ہے اس سبب سے مانع ہوتی ہوں بدیع الملک نے
فرمایا اے ملکہ نسیم اگر تمہیں یہ منظور ہے کہ سموم جادو کی جان نہ جائے اور میرا مطلب بھی ہو جائے تو اس
کام میں غفلت نہ کرو بہت جلد فکر شروع کرو ملکہ نسیم نے عرض کی آپ تامل فرمایئے آج کی گفتگو میں
والدہ نامدار کو بہت ہی پشیمان کیا ہے اب وہ کوئی کام بے میری رائے کے نہ کرینگی انکا ارادہ تھا کہ وہ
آئینہ اندام جادو کو خود روانہ کریں اور لوح کی حفاظت کیلئے اُس سے مدد چاہیں مگر میں نے انکو
منع کر دیا لوح دار جادو کو بھی میں نے اس امر کی اطلاع نہیں دی یہ کہکے وہاں سے آئی ہوں کہ
اب میں جا کر طلسم کشا کو تلاش کرتی ہوں جب تک میں طلسم کشا کو نہ لاؤں آپ کوئی کام نہ کریں وہ بھی اس
بات پر راضی ہو گئے ہیں یقین ہے کہ اب بغیر میرے بتائے کے وہ کوئی کام نہ کرینگی جب کل کلام ہو اسکے جادو کی

اور جو کچھ مناسب جانونگی اُنسے بیان کرونگی دو تین روز کے عرصہ مین سب انتظام ہو جائیگا بدیع الملک
نے فرمایا دو تین روز بہت ہین مجھے یہان ایک لمحہ ٹھہرنا ناگوار ہے جہان تک ممکن ہو جلد کوشش کرو نسیم
نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین مین نے انتہائے ضرورت دو تین روز عرض کیے ہین اگر خدا نے
چاہا تو مین اس معاملے کو کل ہی سرانجام کو پہونچا دونگی بوچ کے واسطے جاؤنگی بدیع الملک نے
کہا تمھین اختیار ہے مین خلاصہ کیفیت تجھسے بیان کرچکا ہون زرنگار نے کہا ای شہریار اسکی گفتگو جسقدر ہونا تھی وہ
ہو چکی اب مجھے زرنگار سے باتین کرنے کی اجازت دیجیے اور آپ بھی اس جھگڑے کو فیصل کیجیے اگر
اجازت ہو تو کچھ عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ نسیم مین تجھسے منع کرچکا ہون ایک حرف
زبان سے نہ نکالنا ورنہ لطف جاتا رہیگا یہ کلمہ سُنکر شاداب نقلی نے بدیع الملک نامدار کیطرف دیکھا
مطلب یہ تھا کہ تجھے افشائے راز کردیا بڑے افسوس کی بات ہے بدیع الملک نے اشارے سے کہا خاطر جمع
رکھو راز افشا نہین ہوا ہے شاداب نے پھر اپنا سر جھکا لیا ملکہ نے زرنگار سے کہا ای زرنگار اب اس
ملال کو دور کرو شاداب نقلی خود کہہ رہی ہے کہ مین نے دل سے کہا تھا زرنگار نے عرض کی ای ملکہ عالم
اگر شاداب نے دل سے ہی کہا تھا تو آپ خود فرماچکی تھین کہ اگر شاداب پھر بھی زرنگار سے کوئی بات
ایسی کہیگی جسکی وجہ سے زرنگار کو صدمہ پہونچے گا تو مین شاداب کو سزائے سخت دونگی اب مین چاہتی
ہون کہ آپ شاداب کو سزا دیجیے اور آیندہ کے واسطے اسکو اپنی محفل مین شریک ہونے کی ممانعت
فرمایئے کہ ہمیشہ اسکی ذات سے ایسے ہی فسادات پیدا ہوتے رہین گے ایک روز یہ میرے واسطے ذلت کا
باعث ہوگی ملکہ نے کہا اے زرنگار کیونکر ممکن ہے کہ مین ایسے شخص کو سزا دے سکون کہ شہریار اُسکی سفارش
فرماتے ہین مین مجبور ہون زرنگار بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوئی عرض کی ای شہریار آپ انصاف
نہین فرماتے مین اپنی جان دیدونگی اگر آپ کو شاداب زیادہ عزیز ہے تو مجھے حکم آزادی دیجیے یا مین جو کہتی ہون
آپ شاداب کو اُسکے موافق سزا دیجیے بدیع الملک چاہتے تھے کہ جواب دین شاداب نقلی نے
کہا وزیرزادی صاحبہ اب دو دو باتین مین آپ سے کرنا چاہتی ہون اسوقت تک تو خواہ مین نے
جھوٹ کہا یا سچ کہا مگر اب مین اپنے دل کی کیفیت آپ سے بیان کرتی ہون میرا جو ارادہ ہے وہ
آپ پر ظاہر کیے دیتی ہون اگر آپ میرا کہنا قبول کرینگی ہمیشہ بے رنج و غم رہیےگا اگر مجھ سے انکار فرمایئے گا
کبھی آپ کو خوشی سے نہ بیٹھنے دونگی زرنگار نے کہا مین ہرگز تیرا کہنا منظور نکرونگی اپنی جان دونگی
شاداب نقلی نے ملکہ نسیم کی طرف مخاطب ہوکے کہا آپ نے ان عقلمندی کو ملاحظہ فرمایا ابھی وزیرزادی
صاحبہ نے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ مین کیا کہنے والی ہون اور کس طرح کی بات کہونگی پہلے ہی سے تلخی
ظاہر کردی ملکہ نے مسکرا کے کہا ای زرنگار اسوقت شاداب نے قرینہ کی بات کہی تمھین لازم ہے کہ تم
شاداب کی بات سُنو جب اُسکی بات ختم ہو اسوقت جواب دو ابھی سے رنج و غصہ ظاہر کرنا اچھا نہین
ہے تمھاری عقل کے سراسر خلاف ہے زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم مین جانتی ہون کہ شاداب کوئی
بات ایسی کہیگی جسکے سبب سے مجھے پھر رنج پہونچے گا اس سے مین اُسکی بات سننا اچھی نہین جانتی ہون
ملکہ نے کہا ای شاداب زرنگار اس سبب سے تمھاری بات کا سننا خلاف جانتی ہین کہ تمھاری
عادت ہے کہ کبھی تم اُنسے ایسی بات نہین کہتین کہ جسکے سبب سے اُنھین خوشی ہو شاداب نقلی نے عرض کی

اے ملکہ عالم مین قسم کھاتی ہون کہ اب اسنے ایسی بات نہ کہونگی جسکے سبب سے انھین رنج پہونچے زرنگار
نے کہا ایسا مین نے منظور کیا جب تک شاداب اپنی بات ختم نکریگی مین انکار سننے سے نہ کرونگی ملکہ نے
کہا اے شاداب جو کچھ تجھین کہنا ہو بیان کرو شاداب نے کہا مین یہ چاہتی ہون کہ یہ میری طرف سے
اپنے دلمین رنج نرکھین اور صاف ہوجائین اگر انکے دل مین میری طرف سے رنج رہیگا مین ہمیشہ ایسی
باتین کرتی رہونگی جسکے سبب سے یہ بہت رنج اُٹھائینگی زرنگار نے کہا ای شاداب اب ممکن نہین کہ
میرے دلمین تیری طرف سے صفائی آجائے شاداب نقلی نے ملکہ سے کہا بی زرنگار صاحب کے
دل کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے اب دونون مین کون خطاوار ہے ملکہ نے کہا ای شاداب تینے جو کچھ کہا
بہت صحیح ہے اور زرنگار تجھسے ضرور ملجائیگی مگر اسوقت انھین غصہ ہے جب غصہ انکا فرو ہوگا ہم سمجھا دینگے
شہریار بھی کہینگے اسوقت ضرور منظور کرینگی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تمھین لازم ہے کہ تم
شاداب سے میرے کہنے سے ملجاؤ ورنہ مجھے ملال ہوگا زرنگار نے عرض کی ای شہریار اگر شاداب
اس بات کی قسم کھائے کہ آیندہ اس قسم کی باتین نہ کریگی تو مین ابھی صفائی کرون شاداب نقلی نے
قسم کھائی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تمھین لازم ہے کہ شاداب کو گلے سے لگاؤ زرنگار
نے بدیع الملک کے کہنے سے شاداب کو گلے سے لگایا شاداب نقلی نے گلے ملتے وقت زرنگار
کے سینے پر اسطرح ہاتھ پھیرا کہ زرنگار کے ہوش مین فرق آگیا بیتاب ہوگئی شاداب نقلی گلے ملکے
الگ ہوئی بدیع الملک نامدار اس دلگی کو دیکھکے ہنستے رہے جب شاداب نقلی علحدہ ہوئی ملکہ نسیم
سبز پوش نے کہا اے شہریار آپ شاداب سے فرمایئے کہ کچھ شغل موسیقی کا انتظام کرے اور شغل رقص
و سرود بھی ہو بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مین نہین کہونگا تم زرنگار سے کہو جب زرنگار فرمایش کریگی
تو کیا عجب ہے کہ تمھاری خوشی ہو ورنہ ممکن نہین نسیم سبز پوش نے زرنگار سے چپکے سے کہا کہ شاداب
سے کہو اب تجھسے صفائی ہوچکی اگر تمھارا جی چاہے تو کچھ گاؤ یہان سب لوگ تمھارے مشتاق ہین
زرنگار نے عرض کی اے ملکہ عالم شاداب سے اگرچہ صفائی ہوگئی ہے مگر مین اسکی طبیعت سے
خائف ہون آپ دیکھتی ہین کہ دم بھر مین دوست دم بھر مین دشمن عجب بات اسنے پیدا کی ہے جب سے
شہریار تشریف لائے ہین اسکی ترکیب دوسری ہوگئی ہے نہین معلوم ایسی باتین اسکو کسنے تعلیم کردین
آپکا فرمانا بجا لاتی ہون ورنہ میرا جی ڈرتا ہے اُس سے کہتے ہوئے خوف آتا ہے ایسا نہو کہ وہ پھر کوئی
بات پیدا کرے اور مجھے صدمہ پہونچے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا ای زرنگار خاطر جمع رکھو اب
شاداب تجھسے کوئی ایسی بات نہین کریگی جب اُسنے خود صفائی کی ہے تو اُسکو خیال ہوگا زرنگار نے
عرض کی دیکھیے مین کہتی ہون یہ کہکے شاداب نقلی کی طرف مخاطب ہوئی کہا ای بی شاداب اگر تجھسے
کسی بات کو کہین قبول کروگی شاداب نقلی نے کہا پہلے بیان کرو اپنی مرضی وخلاف مرضی ابھی ظاہر
نہین کرسکتی زرنگار نے کہا ہمارا جی چاہتا ہے کہ تم اسوقت کوئی غزل شروع کرو ہم سازندون کو
ابھی طلب کرتے ہین ملکہ عالم بھی بہت مشتاق ہین شاداب نقلی نے کہا یہ مجھسے ہرگز نہوگا مجھے
گانا آتا ہی نہین آج تک تجھے کبھی بھی گاتے سنا زرنگار نے کہا ای شاداب کل شب کو تونے
محفل مین سبکو محو بنا دیا بلکہ ہمین خود تعجب تھا کہ یہ کمال تجھے کیونکر حاصل ہوا اگر اور کبھی نہین سنا

مگر کل تیری کیفیت معلوم ہوئی شاداب لقی نے جواب دیا کہ کل اور بات تھی وہ گانا میرا ذاتی کمال
نہ تھا ایک اور سبب تھا اب نہیں ممکن زرنگار نے کہا اے شاداب اُس سبب کو بیان کرو میرے
نزدیک تو یہ بات ہے کہ تم اِس فن کو خوب جانتی ہو مگر پوشیدہ کرتی ہو شاداب نے کہا اے زرنگار
وہ راز ایسا ہے جو بیان کے لائق نہیں ہے اگر میں اسکو بیان کرونگی تو سراسر میرا نقصان اور تمھارا فائدہ
ہے زرنگار نے کہا برائے خدا جلد بیان کر شاداب نے کہا وہ امر اس لائق نہیں ہے کہ میں
تجھسے ہر ایک کے سامنے بیان کردوں کبھی کہدونگی اسوقت تمھاری خاطر سے دو ایک چیزیں سنائے
دیتی ہوں مگر آیندہ ایسی فرمائش مجھسے نہ کرنا ورنہ میرا بہت بڑا نقصان ہوگا شاداب لقی سے جو ایسی
باتیں کیں زرنگار کو اشتیاق پیدا ہوا کہا اے شاداب میں بہت مشتاق ہوں کہ تیری
بات سنوں شاداب لقی نے کہا ابھی اسکا محل نہیں ہے مگر میں وعدہ کرتی ہوں کہ جو کچھ راز ہے
میں سب تجھسے بیان کردونگی اسوقت گانا سنو سازندوں کو طلب کرو زرنگار نے کہا اے شاداب
مجھے کمال اشتیاق اُس بات کے سننے کا پیدا ہوا ہے مگر گانا سننے کا بھی از حد اشتیاق ہے تجھے نہیں کہہ سکتی
کہ تم گانا موقوف کرکے مجھ سے اُس راز کو بیان کرو شاداب لقی نے کہا کیا جلدی ہے جب یہ صحبت
برخاست ہو جائیگی اور شہریار و ملکہ عالم آرام کرنے کو تشریف لیجائینگے میں تمھارے ہمراہ چلونگی کل کیفیت
بیان کردونگی زرنگار نے قبول کیا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے زرنگار اب تو تجھسے شاداب نے
وعدہ کرلیا اب سازندوں کو طلب کر دیکھو شغل گانے کا ہو شاداب نے کہا ملکہ عالم آپ خود
کیوں نہیں فرماتیں کہ آپ کا جی چاہتا ہے زرنگار کے ذریعہ سے آپ نے مجھے کیوں حکم فرمایا اب میں ہرگز
کیوں نہ گاؤنگی ابھی میرا اُس دن کا انعام باقی ہے جب تک وہ انعام نہ لے لونگی ایک حرف شروع
نکرونگی ملکہ نے بدیع الملک کی طرف دیکھا بدیع الملک نے اشارہ کیا کہ ملکہ عالم اب بغیر کچھ دیے
ہوئے گانا شروع نہو گا ملکہ نے اُسی وقت اپنے گلے سے ایک ہار بیش قیمت اُتار کے شاداب لقی
کو دیا شاداب لقی نے وہ ہار لیکر ملکہ کے سامنے اپنے گلے میں پہنا بہت خوشی ظاہر کی ملکہ نے کہا اے
شاداب اب گانے میں کیا عذر ہے شاداب لقی نے کہا اب مجھے کچھ عذر نہیں ہے بسر و چشم آپ کا ارشاد
بجالاتی ہوں مگر اتنا کلام ہے کہ آج کا انعام بھی کچھ پیشتر ہی سے عنایت ہو جاتا تو بہت مناسب تھا
میرا دل بڑھتا ایسی ایسی چیزیں سناتی کہ آپ بہت محظوظ ہوتیں ملکہ نے ایک انگشتری اور دی شاداب
نے زرنگار کی طرف اشارہ کیا کہا وزیرزادی صاحبہ اگر آپ کے پسند ہو تو یہ انگشتری اور یہ ہار
آپ کی نذر ہے زرنگار نے کہا اے شاداب ملکہ عالم نے تمھیں عنایت فرمایا ہے مبارک ہو اگر میں
چاہوں تو ملکہ عالم مجھے بھی عنایت کریں تمھارے حصے میں میری شرکت بیکار ہے ملکہ نے زرنگار کی
یہ گفتگو سنکر ایک انگشتری ہیرے کی زرنگار کو بھی عنایت فرمائی شاداب لقی نے کہا وزیرزادی صاحب
میں بھی ذرا آپ کی انگشتری دیکھوں کہ ملکہ عالم نے آپ کو کیسی انگشتری مرحمت فرمائی ہے زرنگار نے وہ
انگوٹھی شاداب کو دی شاداب لقی نے انگوٹھی لینے کے بعد زرنگار کو سلام کیا کہا آپ کو خدا نے مرتبہ
اعلیٰ مرحمت فرمایا ہے آپ شاہزادی کی وزیرزادی ہیں ایک ادنے درجہ کی کنیز ہوں میرا حق آپ پر
بھی ہے اور ملکہ عالم تو میری مالک ہی ہیں مگر آپ کو بھی میں اپنا مالک جانتی ہوں مرشد ح

آپ مجھ سے رہتے مین سوا ہین اُس روز میرے گانے سے آپ بھی خوش ہوئی تھین آپ پر بھی انعام
دینا فرض تھا مین نے یہ انگوٹھی اپنے اُس روز کے انعام مین سے لی آپ کو ملکۂ عالم اور عنایت فرمائی
زرنگار نے جواب دیا اے شاداب ابھی تمھارا قول یہ تھا کہ ہم تم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین ایک
ہی سرکار کے نمکخوار ہین یا ابھی تم اپنے قول سے خلاف ہوگئین شاداب نقلی نے کہا اب للہ میری
خطا کو معاف فرمایئے گا انگشتری مجھے دیدیجیے اب مین آپ سے کچھ نہ کہونگی ملکہ نسیم سبزپوش
نے زرنگار وزیرزادی کی طرف اشارہ کیا اور مخاطب ہوکے کہا کہ انگشتری دیدو ہم اس کے عوض
مین دوسری انگشتری دینگے زرنگار نے کہا اے شاداب اب تو کبھی تم یہ نہ کہوگی کہ مین اور زرنگار
ہمرتبہ ہون شاداب نقلی نے کہا اگر آپ میری زبان سے یہ کلمہ سنیے گا تو جو مزاج مین آئے مجھے
سزا دیجیے گا کبھی آپ سے ہمسری نہ کرونگی زرنگار نے انعام مین بخوشی انعام مین تمھین انگشتری دی شاداب
نقلی نے بہت سی دعائین دے کر سازندون کی طرف اشارہ کیا کہ سازندے محفل مین آچکے تھے
جو لوگ اپنے ٹھکانون پر ساز درست کر رہے تھے وہ بھی حاضر ہوئے سب نے ساز چھیڑے شاداب
نقلی نے گنگنا کے ایک غزل شروع کی پانچ سات شعر کے بعد محفل کی کیفیت دگرگون ہوئی ملکہ
کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے زرنگار بھی محو ہوگئی دیر تک شاداب نقلی نے محفل کو عجیب
حالت مین رکھا جب دیکھا کہ اب کسی مین ہوش باقی نہین ہے خاموش ہوئی گو ملکہ نسیم نے
بہت بہت کہا مگر شاداب نقلی نے پھر کوئی شعر شروع نہ کی رات بھی زیادہ گئی تھی بدیع الملک
تاجدار نے فرمایا ملکۂ عالم اب صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ گئی ہے صبح کو تمھین بہت سے کام
انجام دینا ہین ملکہ خاموش ہوئین شاداب نقلی نے اٹھ کے زرنگار وزیرزادی کا ہاتھ پکڑا اور کہا
اب آپ بھی خوابگاہ کی طرف تشریف لے چلین مین آپ سے کچھ باتین کہونگا زرنگار نے کہا
اے شاداب نقلی ابھی ملکۂ عالم مسہری پر تشریف نہین لیگئی ہین مین کیونکر تیرے ہمراہ چلون شاداب
نے کہا اگر یہی خیال ہے تو ملکۂ عالم سے اجازت لے لیجیے یقین ہی آپکے خلاف مزاج نہ ہو زرنگار
نے کہا مجھے ایسی تعجیل نہین ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ بدیع الملک تاجدار ملکہ نسیم سبزپوش
کو ہمراہ لے کر اپنے خوابگاہ کی طرف تشریف لے گئے زرنگار شاداب نقلی کے ہمراہ اپنی خوابگاہ
کی طرف آئی جب شاداب نقلی خوابگاہ زرنگار کے قریب پہونچی کہا وزیرزادی صاحبہ جس
قصے کے بیان کرنے کا مین نے وعدہ کیا ہے بہت طولانی ہے رات بھر مین ختم نہ ہوگا آپ سے
اسواسطے کہے دیتی ہون کہ آپ گھبرا نہ جایئے گا مین مفصل کیفیت اپنی عرض کرونگی زرنگار نے جواب
دیا کہ اے شاداب اگر تو دس برس میرے ساتھ باتین کرتی رہیگی تو بھی مجھے ناگوار نہوگا تیری
باتین سننے کو میرا دل بہت ہی چاہتا ہے عجب باتین ہین مین تجھ سے جسقدر رنجیدہ تھی اُسی قدر
اب خوش ہوئی شاداب نقلی نے کہا ابھی کیا ہے آپ مجھ سے بہت خوش ہوجیے گا یہ باتین
کرتی ہوئی مسہری پر پہونچی زرنگار نے کہا اے شاداب مین تیرے سونے کے واسطے بھی
پلنگڑی منگاتی ہون شاداب نقلی نے کہا آج میرا سونا غیر ممکن ہے آپ مسہری پر تشریف لیجایئے
مین آپ کے پاؤن دباؤنگی زرنگار نے کہا اے شاداب مجھ سے یہ کبھی نہ ہوگا کہ تم سے اپنے

پاؤن دبواؤن شاداب نقلی نے کہا میری خوشی یہی ہے آج آپ کے پاؤن دباؤن آپ یہ کمال بھی میرا ملاحظہ فرمائین زرنگار نے ہرچند انکار کیا مگر شاداب نقلی نے قبول نہ کیا آخرکار زرنگار وزیرزادی نے مجبور ہوکے منظور کیا اپنی مسہری پر گئی شاداب نقلی بھی اُسکے پائنتی آکر بیٹھی پاؤن دبانا شروع کیے زرنگار کو ایسی راحت ملی کہ اُسکی آنکھیں بند ہوگئین شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحبہ کیا میری کیفیت آج نہ سنیےگا زرنگار نے کہا اے شاداب اسی واسطے مین نے تمھین اسقدر تکلیف دی ہے بیان کرو شاداب نے کہا اگر آپ نے آرام فرمایا تو میرا قصہ ناتمام رہا مجھے یہ منظور نہین ہے زرنگار نے جواب دیا اے شاداب اگر تمھین یہ منظور ہے کہ مین تمھارا قصہ تمام و کمال سنون تو پاؤن دبانا موقوف کردو ورنہ مجھے نیند آجائیگی واقعی تمھین اس فن مین بھی کمال حاصل ہے اے شاداب مجھے آج تک تمھارے کمالات معلوم نہ تھے علاوہ خوش بیانی اور کمالات باطنی کے یہ کمال بھی تم مین بہت بڑا ہے شاداب نے کہا ابھی آپکو میری کیفیت سے بخوبی آگاہی نہین ہے جب آپ میرے حال کو سنیےگی تو آپکو میری کیفیت معلوم ہوگی زرنگار نے کہا اب زیادہ تقریر کو طول نہ دو اپنی کیفیت بیان کرو کہ یہ کمالات تمنے کیون حاصل کیے مین بھی چاہتی ہون کہ انہین سے چند باتین مین بھی حاصل کرون شاداب نے کہا وزیرزادی صاحبہ یہ بہت مشکل ہے جبتک آپ میرے کہنے پر عمل نہ کرینگی اسوقت تک آپکو یہ کمالات حاصل نہ ہونگے زرنگار نے کہا اے شاداب مین تمھارا کہنا بسروچشم منظور کرونگی شاداب نے عرض کی آپ بقسم اقرار کرین تو مین آپکو بتاؤن زرنگار نے بقسم کہا کہ مین تمھارا کہنا قبول کرونگی شاداب نے کہا آپ ایک عرضی خواجہ عمرو کو تحریر کیجیے مضمون اسکا یہ ہو کہ مین نے آپکی تعریف و توصیف جو سُنی مجھے بھی آرزو ہے قدمبوسی پیدا ہوئی اگر آپ یہان تشریف لائین اور مجھے اپنی کنیزی مین قبول فرمائین تو میری مراد دلی برآئے مین اُس عرضی کو خواجہ صاحب کے پاس پہونچا دونگی وہ عرضی کے دیکھتے ہی یہان آئینگے آپ کو سب کمالات بتا دینگے زرنگار نے کہا کہ اے شاداب خواجہ عمرو کون صاحب کا نام ہے کہان رہتے ہین تم اُنھین کیونکر جانتی ہو شاداب نے کہا آپ بخوبی اس کیفیت سے آگاہ نہین ہین خواجہ عمرو جوان حسین صاحب شوکت و خوبصورت ہفت اقلیم کے فرمانروا ہین مگر عجز و انکسار اسقدر طبیعت مین ہے کہ کبھی تخت سلطنت پر نہین بیٹھے کسی سے بکروحکومت پیش نہین آئے جو اُن کو طلب کرتا ہے فوراً اُسکے پاس جاتے ہین اپنی صورت زیبا دکھاتے ہین منجملہ اور سب کمالات کے یہ بھی وصف اُنھین ہے کہ جو کوئی اُنکے واسطے عرضی تحریر کرتا ہے اُنھین اسیوقت آگاہی ہوجاتی ہے عریضہ نگار کا جو مطلب ہوتا ہے خواجہ صاحب اُسی وقت اُسکا بندوبست کرتے ہین مین نے بھی ایک عریضہ خواجہ عمرو کی تعریف سُنکر ایک عرضی بھیجی تھی خواجہ صاحب میرے پاس آئے مجھسے فرمایا کیا درکار ہے مین نے عرض کی مین چاہتی ہون آپ مجھے کنیزی مین قبول فرمائیے کچھ کمالات بتلائیے خواجہ صاحب نے بنظر عنایت تو نہین کی مگر چند خیالات فوراً زبانی تعلیم فرمائے مین نے بہت عرض کی کہ مجھے ہمراہ لیتے چلیے خدمتگذاری کرونگی خواجہ صاحب نے قبول نہ کیا اے وزیرزادی صاحبہ مین چونکہ زمرۂ کنیزان سے تھی اسوجہ سے خواجہ صاحب نے اجتناب کیا اور مجھے اپنے ہمراہ نہ لیگئے کنیزی مین قبول نہ کیا اگر مین بھی کسی عمدہ عملی پر شل آپکے معزز و ممتاز ہوتی تو کیا عجب تھا جو خواجہ صاحب مجھے اپنے ہمراہ لیتے جاتے اگر آپ اُنکے واسطے عریضہ تحریر کرینگی تو کیا عجب ہے کہ وہ یہان تشریف لائین اور آپ کو کمالات بتلائین جب آپ اُنکی صورت زیبا

ملاحظہ فرمایئے گا یقین تو یہ ہے کہ کسی طرح مفارقت اُنکی گوارا نہ کیجیے گا شاداب نے اس طرح
یہ باتین کہین اور خواجہ عمرو کی تعریف و توصیف بیان کی کہ زرنگار کے دل پر اُسکی باتون نے
اثر ڈالا اور زرنگار کو شوق دیدار پیدا ہوا مگر خوف ملکہ اتنا تو کہا کہ اے شاداب یہ امر بہت مشکل ہے
اگر مین نے خواجہ عمرو کو عرضی تحریر کی اور وہ تشریف لائے تو مین اُنھین کہان بٹھاؤنگی ملکہ عالم کو
کیا منہ دکھاؤنگی میرے واسطے کیسی مشکل ہوگی ملکہ عالم کیا خیال کرینگی شاداب لقلق نے کہا اے
وزیرزادی صاحبہ اگر آپ خواجہ صاحب کو عرضی تحریر کیجیے تو مین ایسا بند و بست کرون کہ ملکہ عالم
کو ذرا بھی خبر نہو آپ خواجہ صاحب سے مل لیجیے اور اُسکے علاوہ ملکہ کی بھی خوشی ہوگی سبب یہ ہے
کہ جب وہ تشریف لاوینگے تو شہریار بہت خوش ہونگے کیونکہ شہریار بھی خواجہ عمرو کو اپنا بزرگ جانتے
ہین بہت مانتے ہین جسوقت خواجہ کی صورت دیکھینگے اپنے سے بہتر جگہ دینگے خاطر کرینگے
ملکہ اس امر سے بہت خوش و خرم ہونگی اسوقت مین آپ کے واسطے کوئی برائی نہ ہوگی پھر
زرنگار نے کہا اے شاداب ان باتون کو سوچ لینا چاہیے مین اپنی بدنامی سے بہت ڈرتی ہون
ایسا نہو مین ملکہ سے محجوب ہون اور کچھ دسترس میرا نہ چل سکے ملکہ عالم اور شہریار مجھے ہلکی مین
اُڑائین شاداب نے عرض کی آپ میری بات کو یقین مانیے اور صبح کو سب کامون سے پہلے ہی قلم
لیجیے کر ایک عرضی خواجہ صاحب کو لکھیے مین آپکی عرضی کسی طرح سے حضور خواجہ مین
پہونچا دونگی زرنگار راضی ہوئی شاداب اُسی طرح اور باتین کرتی رہی جب رات
زیادہ گئی زرنگار نے کہا اے شاداب آج تجھین سخت تکلیف ہوئی اب بہتر یہ ہے کہ تم بھی میرے
پاس سو رہو شاداب نے کہا مین آپ کے پانون دباتی ہون آپ آرام فرمائین زرنگار نے
کہا اے شاداب جب تک تم نہ سوؤگی مین بھی جاگتی رہونگی شاداب برابر زرنگار وزیرزادی کے
لیٹی زرنگار تو سوگئی مگر شاداب کو رات بھر نیند مطلق نہ آئی جب رات بسر ہوئی اور فلک پر آثار سحر
ظاہر ہوئے تو شاداب نے زرنگار کے پانون دبائے زرنگار کی آنکھ کھلی شاداب
نے عرض کی آپ عرضی بنام خواجہ عمرو تحریر فرمایئے دیر نہ لگایئے ایسا ہو کہ خواجہ صاحب
کے پاس اور کوئی آجائے تو پھر اُنھین یہان کے آنے سے انکار ہو یہ اُنکے خلاف ہے کہ جو
اُنسے پہلے گذارش کرتا ہے اُسکا کام ہی پہلے وہ کرتے ہین زرنگار وزیرزادی یہ سُنکر آنکھین
ملتی ہوئی اُٹھی منہ ہاتھ دھوکے اُسنے ایک رقعہ بطور عرضی کے خواجہ عمرو نامدار کو تحریر کیا جو
شاداب اُسے بتاتی گئی زرنگار وزیرزادی لکھتی گئی جب عرضی تمام ہوئی زرنگار نے کہا ای
شاداب اب تیری کیا رائے ہے شاداب نے دست بستہ عرض کی آپ یہ عرضی مجھے دیجیے مین
ابھی خواجہ عمرو تک پہونچائے دیتی ہون زرنگار وزیرزادی نے وہ عرضی خواجہ عمرو کی
شاداب کے ہاتھ مین دے دی شاداب نے کہا مین ابھی اسکو روانہ کرتی ہون یہ کہکے
زرنگار کے پاس سے اٹھی یہان تو یہ کیفیت گذری کہ ذکر اسکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

## اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب ملکہ نسیم سبز پوش خواب راحت سے بیدار ہوئین بدیع الملک نامدار سے عرض کی

اے شہریار مین جاتی ہون آج لوح کا فیصلہ کرکے آتی ہون بدیع الملک نے کہا ای ملکہ آج
مین تمہارے کہنے کے سبب اور خاموش ہون اگر آج تمنے لوح کا بندوبست کیا تو مین لوح لے کر
آگے بڑھونگا ورنہ آج ہی لوحصار جادو کی طرف روانہ ہو جاؤنگا جو کچھ خدا دکھائیگا دیکھا جائیگا
بے لوح لیے واپس نہ آؤنگا ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ خاطرجمع رکھین مین آج لوح
حاضر خدمت کرونگی بدیع الملک نامدار خاموش ہوے ملکہ نسیم سبزپوش رخصت ہوکر اپنے
باپ کی طرف روانہ ہوئین کہ حال انکا وقت پر بیان کیا جائیگا

## اب کیفیت سموم جادو بادشاہ مرحلۂ ایوان ہوا کی عرض کی جاتی ہے •

کہ اسنے جب سے پتلی کی زبانی یہ بات سُنی تھی کہ طلسم کشا یہین موجود ہے اور لوح اسکے ہاتھ آجائیگی
کوئی اُس سے لڑکر فتح نہ پائیگا اسکے دل کی عجیب حالت تھی اپنے مصاحبین سے کہتا تھا کہ اب ملکہ نے
مجھے تشفی دی ہے کہ مین طلسم کشا کو تلاش کرونگی اگر مین اُسکے کہنے کے خلاف کرتا ہون اور ساحرونکو
چارون طرف روانہ کرکے تلاش کراتا ہون تو ملکہ نسیم کے خلاف ہوگا گو مجھے ملکہ سے بھی امید قوی ہے
کہ وہ ضرور تلاش کرکے طلسم کشا کو گرفتار کریگی مگر اپنے دل کی کیفیت کو کیونکر بیان کرون جو اسکی تشفی کی
اس درجہ بیتاب ہے مصاحبین نے کہا آپ اور کسی ساحر کو روانہ فرمائیے ملکہ خود تلاش طلسم کشا مین
جائیے اگر ملکہ سے راہ مین ملاقات بھی ہو تو کہدیجے گا کہ مین خود طلسم کشا کو تلاش کرتا ہون وہ آپکی
کسی بات کا برا نہ مانینگی ان ہملوگ جو یہ بات اُنکے خلاف کرینگے تو ضرور انھین برا معلوم ہوگا سموم جادو
نے کہا مین علی الصباح پہلے ملکہ کے باغ مین جاؤنگا انکو اپنے ہمراہ لونگا اور یہی کہونگا کہ مین اور تم
دونون ملکر طلسم کشا کو تلاش کرین یقین ہے جلد پتہ پاجائین سب اس بات پر راضی ہوئے رات
تو سموم جادو نے حالت کرب مین بسر کی جب صبح ہوئی اُسنے اپنا تخت منگایا اسپر بیٹھ کے
ملکہ نسیم سبزپوش کے باغ کی طرف روانہ ہوا تھوڑے عرصہ مین در باغ پر پہونچا لوگون نے ملکہ نسیم کو
خبر کی کہ سلطان سموم جادو در باغ پر تشریف لائے ہین اندر آنے کا قصد ہے آپ کیا فرماتی ہین
ملکہ سموم جادو کے پاس جانے کے ارادے سے تخت پر بیٹھ چکی تھین یہ خبر وحشت اثر جو سنی
گھبرا گئین کہا اری زرنگار غضب ہوا والد نامدار خود تشریف لائے ہین اب کسکی مجال ہے
جو انکو اندر آنے سے روک سکے اندر تشریف لائینگے بدیع الملک نامدار کا سامنا ہو جائیگا
تو غضب ہوگا زرنگار بھی سنکر گھبرا گئی بیساختہ اُسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ اگر خواجہ صاحب ایسے
وقت پر تشریف لاتے تو ضرور کوئی بات پیدا کرتے اور سلطان کو روک دیتے ملکہ نے کہا ای زرنگار
خواجہ کون زرنگار نے کہا ملکۂ عالم یہ قصہ طول طویل ہے کسی وقت آپ سے پوری داستان بیان
کرونگی اسوقت مختصر کہے دیتی ہون کہ خواجہ مرد کامل ہین ہر فن مین انھین کمال حاصل ہے بڑے
بڑے ساحرون کو انھون نے زیر کیا انکے نام سے ساحر لرزتے ہین مین نے انکی خدمت مین ایک
عرضی لکھی ہے یقین ہے وہ آج ہی تشریف لائین مگر جب ہم لوگ مبتلائے بلا ہو جائینگے تو وہ آکر کیا بنائینگے
ملکہ نے کہا ای زرنگار یہ خبر سنکر تو مجھ سے زیادہ گھبرا گئی خلاف عقل باتین کرنے لگی کیسے خواجہ اور کیسی عرضی

کچھ ہوش ہے زرنگار نے کہا اب اس کیفیت کو مین آپ سے سہولیت مین عرض کرونگی سردست
کوئی بات تجویز کرنا چاہیے کہ سلطان اندر تشریف نہ لائین دہین سے واپس جائین ملکہ نے کہا ایسی کوئی
بات نہین ہے ملکہ اور زرنگار مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ شاداب نقلی آکر کھڑی ہوئی زرنگار اور ملکہ کو
متوحش پاکر کہا آپ لوگون کو اسوقت کس بات کی فکر ہے ملکہ نے کہا ای شاداب اس وقت بات کہنی
ہمین زندگی دشوار ہے کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی ہے شاداب نقلی نے کہا واری مین بھی تو
سنون کہ آپ کے دشمنون پر کیا گذری جو اسقدر فکر ہے ملکہ نے سب کیفیت بیان کی شاداب نقلی نے
کہا مین جا کر شہریار سے کہے دیتی ہون وہ ابھی جا کر سلطان کو روک دینگے ملکہ نے کہا ای شاداب خدا کے واسطے
ایسا نہ کرنا اگر بدیع الملک نامدار کو خبر ہو جائیگی وہ جوش جرأت مین کسی بات کا خیال نکرینگے تلوار پکڑ کے
باہر نکل جائینگے نہین معلوم وہان کیا ہو کیا نہو یہ تنہا ہین اور والد نامدار کے یہان سب فرمانبردار ہین جب
وہ اِنسے مقابلہ کرتے ہین عاجز ہونگے اور لوگون کو بلائینگے ایک شخص کس کس سے مقابلہ کریگا
شاداب نے کہا اگر حکم ہو تو مین شہریار کو پوشیدہ کر دون آپ سلطان کو بلاتکلف اندر بلا لیجیے ملکہ نے
کہا اے شاداب یہان کون سی جگہ ایسی ہے جہان تم شہریار کو پوشیدہ کروگی شاداب نے کہا
آپ خاطر جمع رکھیے زرنگار شاداب کو جانتے ہوئے تھی اسنے ملکہ سے کہا آپ شاداب کی
بات مین دخل نہین جو کچھ یہ کریگی بہت مناسب ہوگا ملکہ بھی شاداب کے حال سے واقف تھین
کہا اے شاداب جو تم مناسب جانو وہ کرو شاداب نقلی ملکہ کے پاس سے روانہ ہوئی ڈیوڑھی پر
آکے دیکھا کہ ایک ساحر لطیف تاج مرصع کا سر پر رکھے لباس شاہی پہنے تخت زرجدی پر بیٹھا ہے آگے
تخت کے چار اژدران آتش فشان کھڑے ہوئے منہ سے قلابہ ہائے آتشین چھوڑ رہے ہین شاداب
نقلی اس کیفیت کو دیکھکر بعد تعجیل واپس ہوئے ڈیوڑھی کے اندر آکے جلدی جلدی اپنی صورت
ملکہ نسیم کی بنائی پھر ڈیوڑھی کے باہر جا کے سموم جادو کو سلام کیا اور عرض کی آپ نے یہان کیون
توقف فرمایا مین بہت دیر سے پردہ کے پاس حاضر تھی سموم جادو نے جو نسیم کو سامنے آتے ہوئے دیکھا
جلدی سے تخت پر سے اتر آگے بڑھا نسیم نقلی نے باعث تشریف آوری دریافت کیا کہ اپنے عزم
سے آگاہ فرمایئے تاکہ حتی المقدور اسکی کوشش کرون سموم جادو نے کہا مین نے چاہا کہ اسوقت تجھ سے
پوچھکر مین بھی طلسم کشا کی تلاش مین نکلون نسیم نقلی نے کہا مین طلسم کشا کو کل ہی گرفتار کر چکی تھی سموم جادو نے
جو یہ بات سنی خوش ہو گیا پیٹ پر ہاتھ پھیر اکہا ای نسیم کیا کام کیا کہ کسی ساحر سے یہ نہو سکتا نسیم نقلی نے
کہا آپ تشریف لے چلین مین پہلے آپ کو دکھا دون اگر مین نے کس حالت سے طلسم کشا کو اسیر
کیا ہے سموم جادو نے کہا کہان ہے نسیم نقلی نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائین سموم جادو نسیم
نقلی کے ہمراہ ہوا نسیم نقلی سموم جادو کو باغ مین ایک حجرہ بنایا تھا اس طرف لے چلی حجرے کے
قریب ہو کر کہا آپ اندر تشریف لیجائین طلسم کشا کو دیکھ آئین سموم جادو حجرے کے اندر گیا وہان
کسی کو نہ پایا کہا اے نسیم یہان تو کوئی نہین ہے نسیم نقلی نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ طلسم کشا
وہان موجود ہے اور آپ کو نظر نہین آتا مین نے ایک سحر ایسا کیا ہے کہ اسکو نظر مردم سے پوشیدہ کیا ہے
لیکن آپ کو نظر نہ آئے تعجب کی بات ہے سموم جادو نے کہا ای نسیم سبز پوش اپنا سحر دور کر دے مین طلسم کشا کو

دیکھون نسیم نے کہا اگر مین سحر دور کر دونگی تو پھر ایسا سحر بنانا بہت مشکل ہوگا اس سبب سے آپ کے
واسطے یہ انتظام کیے دیتی ہون کہ آپ ہی طلسم کشا کو دیکھ لین اور دوسرا نہ دیکھ سکے یہ کہکے ایک سلائی
سموم جادو کو دی کہا آپ اسکو آنکھون پر پھیر لین پردہ ہائے سحر آپ کی آنکھون کے آگے سے دور ہو جائینگے
طلسم کشا کی صورت دکھائی دیگی سموم جادو نے سلائی آنکھون مین پھیری پہلے تو آنکھون کے سامنے
کچھ دھوان سا نظر آیا پھر بینائی بالکل باقی نرہی سموم جادو حجرے مین چارون طرف آنکھین پھاڑ پھاڑ
کے دیکھنے لگا جب اسے کچھ بھی نظر نہ آیا تو اسنے کہا اے نسیم یہ کیا غضب کیا میری بینائی مین بالکل
فرق آگیا اب تو مجھے بالکل نہین سجھائی دیتا نسیم سبز پوش نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ ایسا
فرماتی ہین دیکھیے مین آتی ہون ابھی آپ کی سب تکلیفین دفع ہوئی جاتی ہین یہ کہکے نسیم نقلی حجرے کے
اندر آئی بیہوشی رومال مین رکھکر سموم جادو کے دماغ کے پاس لائی اسکے دماغ مین بیہوشی کی بو
پہونچی چھینک لیکر بیہوش ہوا نسیم نقلی نے نعرہ کیا عمرو ہی نام میرا مین ہون ظریف امرا شاگرد ہی میر ایک عیار
نعرہ کرکے سموم جادو کی زبان مین سوزن دیا داخل زنبیل کیا پھر شاداب کی صورت بنائی وہان سے
ملکہ نسیم کے پاس آکے کہا ملکہ عالم مین نے شہریار کو پوشیدہ نہین کیا مگر سلطان کو ایک ایسی بات سنائی
کہ وہ اپنا تخت چھوڑ کے واپس گئے تخت آپکی ڈیوڑھی پر رکھا ہے اگر مزاج مین آئے اندر منگا لیجے ملکہ
نے کہا اے شاداب کیا بات کہی جو والد ماجد واپس گئے شاداب نقلی نے کہا مین آپ سے
تخلیہ مین کہونگی ابھی ظاہر کرنے کی ضرورت نہین ہے یہ کہکے بدیع الملک نامدار کی طرف مخاطب
ہوئی کہا اے شہریار آپ کو معلوم ہی کہ سموم جادو کو مین نے کس حیلے سے یہانسے روانہ کر دیا
بدیع الملک نے فرمایا مین کیونکر جان سکتا ہون شاداب نقلی نے کہا اگر آپ کو تحقیق کرنیکی ضرورت ہی
تو مع ملکہ میرے ہمراہ تکیہ مین تشریف لایئے مین کل حقیقت آپ سے عرض کر دون بدیع الملک نامدار
اُٹھے ملکہ کو بھی ہمراہ لیا شاداب نقلی بارہ دری کے اندر آئی بدیع الملک سے مخاطب ہوکے کہا مین نے
سموم جادو کو گرفتار کر لیا یہ کہکے زنبیل سے سموم جادو کو نکالا بدیع الملک نامدار نے کہا
خواجہ واقعی کیا کار نمایان کیا ہے ملکہ اس بات کو دیکھکر دنگ ہوگئین بدیع الملک سے کہا اے شہریار
آج تک مجھے اسی بات کا تعجب تھا کہ خواجہ دوسرے کی صورت کیونکر بنتے ہوئے ہین مگر آج اس
بات کی سب سے سوا حیرت ہوئی کہ خواجہ نے والد ماجد کو پوشیدہ کیونکر کیا اور اسقدر جلدی اُنکے پیچھے مین
کیونکر آگئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ ابھی تم خواجہ کے کمالات سے آگاہ نہین ہو یہ کوئی بڑی بات
نہین ہے جسکا تمہین اسقدر تعجب ہی ملکہ نے کہا اے شہریار مین مشتاق ہون کہ خواجہ عمرو کی صورت اصلی
کی زیارت کرون بدیع الملک نامدار نے فرمایا اس باب مین تم خواجہ سے کہو ملکہ نے خواجہ سے کہا
خواجہ نے بڑی حجت و تکرار سے منظور کیا صورت اصلی دکھائی ملکہ نے جو خواجہ کی صورت اصلی دیکھی
دنگ ہو گئین کبھی ایسی صورت دیکھنے کا اتفاق کاہے کو ہوا تھا ملکہ دیر تک تعجب کی نگاہون سے
دیکھتی رہین جب وصہ ہوا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک نوجوان اب سموم جادو سے جو کچھ کہنا ہو فرمایئے
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے خواجہ اسکو ہوشیار کر دین اپنے مذہب اسلام قبول کرنے کی ہدایت
کرتا ہون دیکھون یہ کہتے کیا ہین خواجہ نے ملکہ سے کہا اب تمھارے یہان موجود رہنے کی ضرورت

ہمین اپنے کام مین جاکر مصروف ہو مگر جب تک ہم لوگ باہر نہ آئین خبردار ان باتون کا ذکر نہ کرنا ملکہ نے
چاہا کہ وہان ٹھہری رہین مگر بدیع الملک نے بھی فرمایا جو کچھ خواجہ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اب
تمھارے ٹھہرنے کی ضرورت نہین ہے ملکہ مجبور ہوکر وہان سے باہر آئین زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم
شاداب اور شہریار کہان ہین ملکہ نے کہا کچھ ضروری باتین ہو رہی ہین مین والدہ ماجدہ کے تخت کو
دیکھنے جاتی ہون ملکہ تو یہ کہکر ڈیوڑھی کی طرف گئی زرنگار و زیرزادی بھی اسکے ہمراہ ہوئی یہان
خواجہ عمرو نے سموم جادو کی مشکین باندھکر اسکو ہوشیار کیا سموم جادو کو ہوش آیا اپنے کو عجیب
عالم مین پایا چاہا سحر کرے مگر زبان مین سوزن تھا مجبور ہوگیا اسے کمال حیرت ہوئی دل مین خیال کیا
مین کس آفت مین پھنسا یہ بیداری ہے یا خواب ہے ہر ایک جانب دیکھتا ہے مگر کوئی نظر نہین آتا بولنے
کا ارادہ کرتا ہے سوزن کی وجہ سے کلام بھی نہین کرسکتا تھوڑی دیر یہ تماشا رہا تب خواجہ
عمرو نے کہا اے سموم جادو اپنے کو کس حال مین پاتا ہے سموم جادو نے جو یہ آواز سنی اشارہ کیا
کہ اے شخص میری زبان سے سوزن جدا کر تو مین تیری بات کا جواب دون خواجہ عمرو نے کہا ممکن نہین
کہ بے اسلام قبول کیے ہوئے تیری کوئی تکلیف دور کیجائے اگر تجھے اسلام قبول ہو تو اشارہ کر مین
تیری آنکھین روشن کردون سموم جادو نے پھر اشارہ کیا کہ جب تک میری زبان قابو مین نہو یا آنکھین
روشن نہ ہون مین کچھ نہین کہہ سکتا بدیع الملک نامدار نے جو یہ کیفیت دیکھی فرمایا ایسا ظلم روا نہین ہم
بہتر یہ ہے کہ اسکی آنکھین روشن کردو اور بذریعہ تحریر کے اس سے گفتگو کرو خواجہ عمرو نے کہا اے
بدیع الملک نامدار تمھارے کہنے سے مین اسکی آنکھین روشن کرتا ہون ورنہ اسی طرح اس
کافر سے کلام کرتا اگر اسلام قبول نہ کرتا تو مین اسکو قتل کرتا بدیع الملک نامدار نے کہا مرے
خلاف ہے خواجہ نے کہا مین ابھی اسکی آنکھون مین روشنی پیدا کرتا ہون یہ کہکے ایک سلائی زنبیل سے
نکالی سموم جادو کی آنکھون مین پھیری سموم جادو کی آنکھین روشن ہوئین اسنے خیال کیا تو سامنے
ایک جوان صاحب علم و شان نظر آیا ایک مرد عجیب الخلقت کو دیکھا کہ تازیانہ بدست کھڑا ہے سموم
جادو متحیر ہوا خواجہ عمرو نے قلم دوات اور کاغذ اسکے آگے رکھکر کہا اے سموم جادو اب مذہب
اسلام کے باب مین کیا کہتا ہے اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اس مذہب باطل کو ترک کرکے مذہب اسلام
قبول کر ورنہ ابھی قتل کرونگا سموم جادو نے چاہا بمکر اسلام قبول کرے اور اپنے تئین رہا کرائے مگر
پھر دل مین سوچا کہ جسنے ایکبار اسیر کیا اسکو دوبارہ اتنی قدرت نہین کہ وہ مجھکو پھر اسیر کرے اگر
اب کی اسیر کریگا تو ضرور قتل کر ڈالیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اسلام قبول کرون معلوم ہوتا ہے یہ
جوان رعنا طلسم کشا ہے روشن قلب نے جو صاف بتانے سے انکار کیا تھا اسکی یہی وجہ تھی کہ ملکہ نسیم
نے سحر کو ہر ایک اٹھائے ہوئے ہے اس سبب سے اسنے نہ بیان کیا کہ اگر کیفیت معلوم ہوئی تو ملکہ مرتی
مجھے اس حال پر زندہ نہ چھوڑتی تباہ کردیتی مگر افسوس صد افسوس کہ ملکہ کو ذرا بھی میرا خیال نہوا ورنہ مجھکو
جان کر تباہ کرا دیا مگر شکر ہے کہ ایسے شخص کو ملکہ نے قبول کیا جو ہمت و جرأت مین یکتائے روزگار ہے
یہان کا طلسم کشا ہی عالی حسب ہے والا نسب ہے اب اس سے انحراف کرنا ہی چاہیے اگر مین اس سے برسر
جنگ ہونگا فتح نہ پاؤنگا شکست اٹھاؤنگا نسیم سبز پوش بھی علی الرسم اسکی مدد کریگی لوگ اس

راز سے ماہر ہونگے مین بدنام ہونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب اسی کی اطاعت قبول کرون یہ سوچ کے
سموم جادو نے لکھدیا کہ مین بدل وجان اطاعت قبول کرتاہون مجھے آزادی دو خواجہ عمرو نے اُسکی
پیشانی کیطرف دیکھا نور اسلام ساطع پایا بدیع الملک نامدار کو یہ دکھایا بدیع الملک نوجوان
نے کہا خواجہ اب جلدی اسکو رہا کر دو خواجہ عمرو نے سموم جادو کی زبان سے سوزن نکال لیا
مشکین کھولین سموم جادو بدیع الملک نامدار کے قریب آیا سر جھکایا قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک
نے بہت کچھ تعریف کی سموم جادو نے کہا اے شہریار اپنے اسم مبارک سے آگاہ فرمایئے یہان
تشریف آوری کا سبب بتایئے خواجہ نے کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی سموم جادو نے کہا مین
پہلے ہی جانتا تھا کہ سوائے طلسم کشا کے یہ مجال دوسرے کی نہین ہے جو ایسے کام کرے بدیع الملک نے
فرمایا اے سموم جادو باہر چلو اپنا ملازمین کو جو تمھارے ہمراہ آئے ہین اُنکو بھی اطلاع کرو کہ وہ لوگ بھی
مشرف باسلام ہون سموم جادو نے عرض کی مین ابھی اس راز کا افشا نہین چاہتا جب تک لوح طلسم
خدمت والا مین حاضر کرون اور اگر مین اس راز کو افشا کر دونگا تو پھر لوح دار مجھے لوح کا پتہ نہ بتائیگا
میرے جانے سے ہوشیار ہو کر لوح کو پوشیدہ کریگا کیا عجب ہے میری بھی اسیری کی فکر کرے اس سے
بہتر یہ ہے کہ مین لوح آپ کی خدمت مین حاضر کرون پھر ہر ایک سے اپنا حال بیان کرون جو میرے
ملازمین سے اسلام قبول نہ کریگا اسکو مین قتل کر دونگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تم اسکا کچھ
خیال نہ کرنا لوح کا خدا مالک ہے مین خود جاؤنگا لوح دار جادو سے لوح لونگا مدت سے ملکہ بھی وعدہ
کرتی ہین کہ لوح حاضر کرونگی مگر آج تک اُنھون نے بھی لوح کا پتہ نہ پایا اب مین خود جا کر لوح لاؤنگا سموم
جادو نے عرض کی اے شہریار نسیم سبز پوش نے مجھ سے سب کیفیت لوح کی دریافت کر لی تھی اگر
مین آج حاضر نہوتا تو ملکہ ضرور بالضرور لوح حاضر خدمت کرتین تو بہت مشکل تھا مگر جس طرح بن پڑتا
وہ لوح لے آتین اب غلام حاضر کرتا ہے آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا
اے سموم جادو اب مجھے یہان ٹھہرنا ناگوار ہے جلد لوح کی تدبیر کرو کہ مین یہان سے روانہ ہون
اپنے لشکر سے ملون کہ وہان سب لوگون کی عجیب کیفیت ہوگی مین نے خواجہ عمرو کی زبانی سنا ہے
کہ سب لوگ میری تلاش کو روز نکلتے ہین صحراؤن مین تباہ برباد پھرتے ہین جب مجھے نہین پاتے ہین تو مجبور
ہوکے واپس جاتے ہین سموم جادو نے عرض کی حضور خاطر جمع رکھین مین آج ہی لوح خدمت والا مین
حاضر کرتا ہون یہ باتین کرتے ہوئے بدیع الملک نامدار اور سموم جادو اور خواجہ عمرو باہر آئے
زرنگار کی نگاہ جو خواجہ عمرو پر پڑی اور خواجہ عمرو کی عجیب الخلقت صورت جو دیکھی اسکو بے اختیار ہنسی
آئی مگر بدیع الملک کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی شاہزادے نے خواجہ عمرو کو اپنے اچھی جگہ پہ
بٹھایا سموم جادو آگے ہاتھ باندھے کھڑا ہوا بدیع الملک نامدار نے بیٹھنے کی اجازت دی سموم
جادو سلام کر کے باادب سامنے بیٹھا زرنگار نے جو یہ واقعہ دیکھا اسکو کمال حیرت ہوئی دل مین کہا
نسیم سبز پوش کے پاس جا کے عرض کی ملکہ عالم اسوقت مین نے ایک ایسی بات دیکھی کہ بہت دنگ
ہوگئی ملکہ نے کہا اے زرنگار کیا بات دیکھی زرنگار نے عرض کی سلطان سموم جادو شہریار کے سامنے
ہاتھ جوڑے کھڑے تھے جب شہریار نے بیٹھنے کی اجازت دی تو سلطان سموم جادو سلام کر کے بیٹھے ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ سلطان نے شہریار کی اطاعت قبول کی اور شہریار کے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہین جن کی
صورت عجیب الخلقت ہے مجکو انکی صورت دیکھکر ہنسی تو آئی مگر شہریار کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی کیونکہ
اپنے سے اعلےٰ درجے پر انکو شہریار نے بٹھایا بعد اعزاز و اکرام اسنے کلام کیا نہین معلوم وہ کون صاحب
ہین ملکہ زر نگار کی باتین سمجھ تو گئی مگر مصلحت کسی بات کا اظہار نہ کیا بلکہ تجاہل عارفانہ کیا کہ مجھے بھی تیری
باتون کا تعجب ہے اگر یہ بات صحیح ہے تو مین اسوقت شہریار کے سامنے نہ جاؤنگی وہان والد ماجد تشریف
رکھتے ہین مین اُنسے محجوب ہونگی زر نگار وزیر زادی نے عرض کی آپ دوسری بارہ دری
مین تشریف لے جایئے مین شہریار کے حضور مین جاتی ہون جو جو باتین ہونگی آپ سے عرض کرونگی
ملکہ نسیم نے تو زر نگار کو بدیع الملک کے پاس بھیجا اور آپ ایک گوشہ مین جاکر بیٹھی زر نگار
وزیر زادی محفل مین آئی خواجہ عمرو اُسکی طرف دیکھکر مسکرائے زر نگار وزیر زادی نے
شرماکے آنکھین نیچی کرلین بدیع الملک نوجوان نے سموم جادو سے کہا بہتر ہے کہ اب آپ
اپنے کام کو بہت جلد انجام دین سموم جادو نے کہا اے شہریار ایک گذارش میری اور ہے اگر قبول
فرمایئے تو میری عزت بڑھ جائے بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے سموم جادو مین اسکو
بسر و چشم قبول کرونگا جو تمھین کہنا ہو کہو سموم جادو نے عرض کی جو آپکی کنیز اسوقت میرے
لحاظ سے حضور کے سامنے نہین آتی ہے امیدوار ہون کہ جب تک حضور موافق دستور اسلام اسکی
کنیزی سے مشرف نہ فرمائین اپنے سامنے نہ بلائین بدیع الملک نامدار نے فرمایا بسر و چشم
منظور ہے سموم جادو نے عرض کی اب اجازت کا امیدوار ہون مجھے رخصت مرحمت فرمایئے مین
لوح کی تلاش مین جاؤن بدیع الملک نامدار نے سموم جادو کو رخصت دی سموم جادو نے
پھر عرض کی اگر حضور اجازت دین تو مین نسیم سبز پوش سے ابھی مل لون بدیع الملک نے فرمایا
شوق سے جاؤ سموم جادو نسیم کے پاس آیا ملکہ نسیم سبز پوش کو شرم آئی چاہا سامنا نہ کرون مگر
سموم جادو نے کہا بیٹی مین تجھسے بہت خوش ہون تجھے بہت اچھا کیا خدا نے تمھین ایسا مالک عطا کیا
جو بہتر ہے تمام بادشاہان ہفت اقلیم سے نسیم سر جھکائے بیٹھی رہی سموم جادو تھوڑی دیر کے
بعد وہان سے بھی اُٹھا لوحدار جادو کی طرف روانہ ہوا ملکہ کے باغ سے لوحدار جادو کا ٹھکانا
تین دن کی راہ پر تھا مگر سموم جادو ایکدم مین پہونچا لوحدار جادو کے مکان پر گیا اپنی اطلاع
کرائی لوحدار جادو کے ملازمین نے اسکو جاکر اطلاع دی لوحدار جادو اسوقت سحر کی طیاری کر رہا
تھا خادم اُسکے ہوم خانہ کے پاس گئے باہر ہی سے آواز دی اے شہنشاہ لوحدار کچھ ضروری
باتین عرض کرنا ہین اگر اجازت ہو تو عرض کرین لوحدار جادو باہر نکل آیا کہا کیا کہتے ہو سب نے کہا
سموم جادو بادشاہ مرحلۂ ایوان ہوا آیا ہے آپکی ملاقات چاہتا ہے کچھ ضروری باتین اُسکو آپسے
کہنا ہین کیا حکم ہوتا ہے لوحدار جادو نے کہا ہماری بارہ دری مین لیجاکر بٹھاؤ ہم یہان سے فرصت
کرکے آتے ہین ملازمین یہ جواب پاکے پلٹے باہر آئے سموم جادو سے کہا آپ تشریف لے چلیے شہنشاہ
ہوم خانہ مین تشریف رکھتے ہین آپ کے واسطے یہ فرمایا ہے کہ آپ بارہ دری مین تشریف رکھین
تھوڑے عرصہ کے بعد وہ بھی تشریف لائینگے سموم جادو ملازمین لوحدار کے ہمراہ بارہ دری مین آیا

تھوڑی دیر کے بعد لوحدار جادو ہانپتا ہوا اسپندور کے ٹیکے ماتھے پر لگائے ہوئے آیا سموم جادو
نے بہ تعظیم اُٹھا لوحدار جادو نے سلام کیا کہا بھائی صاحب آپ مجھے کیوں محجوب کرتے ہیں خداوند
آئینہ اندام نے آپکا مرتبہ مجھسے سوا بنایا ہے آپ کو ایوان ہوا کا حاکم قرار دیا ہے میں محض لوح
کی حفاظت کرتا ہوں سموم جادو نے کہا آپ کا مرتبہ تمام ساحران طلسم سے افضل ہے کسی کو آج تک
لوح کا پتہ نہیں معلوم ہے آپ حاکم لوح ہیں میں اسی واسطے حاضر خدمت ہوا ہوں کہ کچھ ضروری باتیں
کروں لوحدار نے کہا آپ کے اکثر پیام میرے پاس حفاظت لوح کے بارے میں آئے ہیں لوح
کو اپنے پاس لاکر رکھا ہے اب اسکے واسطے سحر تیار کر رہا ہوں ایسا ٹھکانا ابکی بار لوح کیواسطے
بناتا ہوں کہ اگر خداوند بھی تشریف لائیں تو فوراً لوح نہ پائیں تھوڑی دیر انکو بھی تکلیف تلاش کی ہو
سموم جادو نے عرض کی آپ اور کوئی فکر نہ کریں بہتر ہے ہمراہ میرے مرحلے پر تشریف لے چلیے وہاں
چل کر لوح کیواسطے جگہ تجویز کیجیے یہاں طلسم کشا آگیا ہے آپ کو اسکی کیفیت معلوم نہیں ہے
طلسم کشا زمین کے اندر راہ چلتا ہے جہاں اُسکا جانا منظور ہوتا ہے اسم اعظم کے زور سے زمین
ہی زمین میں جاتا ہے اپنا کام انجام دیکر واپس آتا ہے میں نے اپنے مرحلے پر اسکا بندوبست کیا مگر
طلسم کشا وہاں نہ رکا آپ کے مرحلے تک آگیا بہتر یہ ہے کہ آپ مع فوج میرے مرحلے پر تشریف
لے چلیے جب طلسم کشا یہاں آئیگا آپ کو نہ پائیگا مجبور ہوکے پھر واپس جائیگا لوح کا حال اُسے
نہ معلوم ہوگا لوحدار جادو نے کہا اے سموم جادو بات تو بہت اچھی ہے مگر میں مجبور ہوں کہ لوح کو
یہاں سے اور کہیں نہیں لیجا سکتا سموم جادو نے کہا تم لوح کو یہیں رہنے دو اپنی جان بچانے کو میرے ہمراہ
چلو جب تک طلسم کشا تمھیں نہ قتل کریگا لوح نہ ملیگی پھر تمھارا قتل ہونا ممکن نہیں جب تک میرے مرحلے پر
رہوگے اسوقت تک کوئی تمھیں گزند نہیں پہونچا سکتا لوحدار نے جواب دیا اے سموم جادو یہ بھی کسی
کی مجال ہے کہ مجھے کسی مقام پر گزند پہونچا سکے طلسم کشا تو سحر بالکل نہیں جانتا ہے مگر اسم اعظم اُسکو یاد ہے
میں اسم اعظم کو بند کر سکتا ہوں اور جو جو بڑے ساحران عالیجاہ اس طلسم میں موجود ہیں کسی کی طاقت
نہیں جو مجھے کسی طرح گزند پہونچائیں تم خاطر جمع رکھو اور اپنے مرحلے پر جاکر رہو جب طلسم کشا یہاں آئیگا
اُسوقت دیکھا جائیگا میں اُسکو اسیر کرونگا سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو میں تمھاری سحر
سے بھی آگاہ ہوں مگر طلسم کشا ان باتوں کا خیال نہ کریگا وہ عجب شخص ہے علاوہ اسم اعظم کے اسپر سحر یوں
بھی تاثیر نہیں کرتا ہے اور بہت سے تحفہ جات اُسکے پاس ایسے ہیں جنکے سبب سے وہ ساحروں سے
بالکل خوف نہیں کرتا ہے اگر تم میرے کہنے کو قبول نکروگے تو ضرور طلسم کشا کے ہاتھ سے زک اُٹھاؤ گے
لوحدار نے کہا اے سموم جادو تم اسقدر خائف ہوگئے ذرا بھی خوف نہیں سموم جادو نے کہا یہ سب
تمھاری نادانی کا نتیجہ ہے اب بھی میرا کہنا قبول کرو لوح کو یہیں چھوڑو میرے ہمراہ چلو ورنہ میں خداوند
آئینہ اندام سے اس بات کی شکایت کرونگا وہ تم سے ناخوش ہونگے کیا عجب ہے کہ اُسکے عوض میں تمھیں نظربند
کردیں لوحدار نے کہا اے سموم جادو میں جانتا ہوں کہ تم میری دوستی کے سبب سے یہ کہہ رہے ہو
مگر میری خاطر اس خیال سے پریشان نہیں کہ طلسم کشا آئیگا اور مجھے ہلاک کریگا سموم جادو نے کہا مجھے تو
خوف ہے کہ تم ضرور میرے ہمراہ چلو جب لوحدار جادو ہر طرح مجبور ہوا تو اُسنے کہا اے سموم جادو ایک بات

پوشیدہ ہے اور جس سبب سے مین نہین جان سکتا مگر تجسے بیان کرنے مین مجھے کیا عذر ہی مین کہے دیتا ہون
یہ کہکے لوحدار جادو نے کہا اے سموم جادو جب تک مین ایوان لوح کے اندر ہون اُسوقت تک
مجھے کوئی ساحر اور عامل کسی قسم کا گزند نہین پہونچا سکتا اور نہ یہ کسی کی مجال ہے کہ بدون اجازت
میری ایوان لوح کے اندر آسکے البتہ جب ایوان لوح سے باہر ہونگا اُسوقت ایک بچہ میرے
واسطے مانند رستم کے ہی اور مجھ مین مطلق قوت باقی نرہیگی اس سبب سے مین تمھارے ساتھ
جانے مین انکار کرتا ہون سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو تم جانتے ہو کہ مین آج تک اس
راز سے واقف نہین ہون مجھے خداوند نے یہ بات بتائی تھی کہ جب تک لوحدار جادو احاطہ لوح
مین ہے اُسوقت تک اسکو کوئی گزند نہین پہونچا سکتا ہے اور جب وہ احاطہ لوح سے باہر ہوا اُسوقت
حیوان اور انسان اور خاک اور آب سب اُسکے دشمن ہین اور وہ اپنی جان کسی سے نہین بچا سکتا ہے
سب اُسپر قوی ہین مگر ایسا خیال میرے ہمراہ چلنے مین نہ کرو کیونکہ مجھے خداوند نے ایک زور ایسی چیز
عطا فرمائی تھی جو مثل لوح ہے اور تمھارے واسطے وہان بھی یہی بات حاصل ہی جو یہان ہی سموم جادو
نے کہا تمھاری خوشی کرنے مین مجھے کیا انکار ہے مگر یقین کرتا ہون کہ تمھین میری تکلیف گوارا نہوگی
اور مجھے یہین رہنے دو سموم جادو نے کہا تم میرے مرحلے پر چلو اگر وہان تمھین کسی قسم کا خوف پیدا
ہو تو ابھی واپس آنا ورنہ دو ایک روز وہان رہنا جب تک مین طلسم کشا کی گرفتاری کی تدبیر
کرونگا جب لوحدار جادو سے بہت کچھ کہا اور یہ بدرجہ کمال مجبور ہوا تو اُسنے سموم جادو کی ہمراہی
اختیار کی کہا اے سموم جادو مین اس شرط سے تمھارے ہمراہ چلتا ہون کہ تم میری حسب خواہش مجھے
رخصت کر دینا سموم جادو نے اُس سے وعدہ کیا لوحدار جادو اسکے ہمراہ روانہ ہوا جب اپنے
مرحلے سے دو کوس نکل آیا تو سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو اگر میری بات قبول کرو تو مین
تمھین ایسی راے دون کہ ہمیشہ کے واسطے تم زحمت سے دور رہو اور انجام بھی تمھارا بخیر ہو لوحدار
جادو نے کہا اے سموم جادو اس بات سے بہتر کیا ہی جب ہر طرح سے راحت پاؤن اور انجام بھی میرا
بخیر ہو تو مجھے منظور کرنے مین کیا عذر ہے سموم جادو نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہتر ہو کہ اب ہم اور تم
طلسم کشا کی اطاعت قبول کرین اور اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام اختیار کرین تاکہ انجام ہمارا
بخیر ہو اور طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے ورنہ وہ یکہ تاز میدان جرأت ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا اور ہماری
جان اُسکے ہاتھ سے نہ بچے گی اس سے بہتر یہ ہے کہ اسکی اطاعت قبول کرین اور یون اسکو چلکر دین
اسکا مذہب اختیار کرنے مین ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ہمارا تمھارا انجام بھی بخیر ہوگا کیونکہ مذہب آئینہ پرستی
بالکل بے بنیاد ہی اور آئینہ اندام مثل ہمارے تمھارے انسان ہی بلکہ ہم سب سے زیادہ ہی اُسی کے
سبب سے یہ سب کرشمہ پھیلا ہوا اپنے تئین مثل خداوند سجدہ کراتا ہے ہر ایک پر حکومت کرتا ہے ایسے
مردود کی پرستش کرنا بھی بالکل خلاف ہی خدا وہی ہے جسنے ہمین اور تمھین اور آئینہ اندام کو پیدا کیا ہے
اگر تمھین یہ بات منظور ہو تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کرو سعادت کونین حصول کرو ورنہ ہمیشہ کافر
رہوگے بعد مرنے کے دوزخ مین جگہ پاؤگے لوحدار جادو نے جو یہ سنا گھبرا گیا متحیر ہو کر سموم جادو
کا منہ دیکھنے لگا کہا اے سموم جادو کیا تیرا قلب الٹ گیا ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اب ایسے کلمات

زبان سے نہ نکالنا ورنہ مین تجھے قتل کرونگا خداوند آئینہ اندام ہمارے خداوند ہین انکی پرستش ہمپر
واجب ہے سموم جادو نے تو اسی واسطے یہ بات کہی تھی کہ اسکو ناگوار ہو اور یہ مجھسے آمادہ فساد ہو جائے
اسکے دل کا حال بھی معلوم ہو جائے اگر اسلام قبول کرے تو میرے ہاتھ سے قتل ہو جب اسکو کل کیفیت
لوحدار جادو کی معلوم ہوئی تو اسنے جھولی سے تیغہ سحر نکالا کہا اے لوحدار جادو اگر تو اسلام قبول نکریگا
تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا لوحدار جادو نے جو اسکو برسر جنگ دیکھا اسنے بھی جھولی سے تیغہ سحر نکالا ابھی
وار چلنے لگے لوحدار جادو کا سحر تو اسیوقت سے کم قوت ہو چکا تھا کہ جسوقت سے یہ اپنے ٹھکانے
سے الگ ہوا تھا تھوڑی دیر تک سموم جادو سے ردو بدل رہی آخر کار سموم جادو نے اسکا سر
کاٹ کر زمین پر گرا شور عظیم بلند ہوا آوازین مہیب آنے لگین سنگباری برف باری ہونے لگی سب کے
بعد آواز آئی کشتی ہیر اتامن لوحدار جادو بود اس آواز کے آتے ہی سموم جادو اسکے مکان کیطرف
روانہ ہوا بعد تعجیل تھوڑی دیر مین اسکے مکان پر پہونچا لوح کی کیفیت اُس کے سبب دریافت کر چکا تھا
یہان جو آکے دیکھا عمارتون کو منہدم پایا ساحرون کو تباہ و خراب دیکھا سموم جادو ایوان لوح کیطرف
آیا دیکھا کچھ ساحران سیہ فام دروازے پر بیٹھے ہوئے ہین انہون نے سموم جادو کو منع کیا کہ
لوحدار جادو قتل ہوا ہے اسی مکان مین لوح رکھی ہے ہم تمہین ہرگز نہ جانے دینگے سموم جادو
نے کہا لوحدار جادو حیات ہے قتل نہین ہوا ہے مگر اسنے میرے مسلک پر رہنا قبول کیا ہے اپنے تمام سحرونکو
بگاڑ دیا ہے مجھ سے کہا ہے کہ تم جا کر لوح لے آؤ اسی کے حکم کی تعمیل کرنے آیا ہون مجھے زور کو ساحر بھی
کچھ سمجھے کہ یہ بادشاہ ایوان ہوا ہے اسکو منع کرنا اچھا نہین ضرور یہ بات سچ ہے جو کچھ یہ کہتا ہے ایسا ہی
ہوگا یہ سوچ کے ساحر خاموش ہو رہے سموم جادو اندر آیا لوح کے مقام پر گیا لوح کو قبضے مین کیا وہانسے
شادان و فرحان نکلا لوح لے کر روانہ ہوا ایک روز کے بعد بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین
پہونچا شاہزادہ اسکا منتظر تھا سموم جادو نے آکر بدیع الملک نوجوان کو سلام کیا لوح نذر دی
شاہزادے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لے لی مین بھی خواجہ نے مبارکباد دی بدیع الملک نوجوان نے
نے کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے اپنے لشکر سے ملونگا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک جو ہمیشہ کا قاعدہ ہے
وہ کرنا چاہیے آج شب بھر عبادت الٰہی مین بسر کرو صبح کو لوح دیکھو جو فرمان لوح ہو اسکے مطابق کام کرو
بدیع الملک نے اس رائے کو پسند کیا سموم جادو نے عرض کی اگر حضور اس غلام کی عرض قبول
فرمائین اور ایک روز اور توقف فرمائین تو غلام اس خوشی کا اظہار کرے اپنے ملک کے باشندے دکھو بلاکر
حضور کا قدمبوس کرائے وہ لوگ بھی مشرف باسلام ہون ایک جلسہ عظیم کیا جائے اسکے بعد آپ کو اختیار
ہے جو مزاج مبارک مین آئے بدیع الملک نے سموم جادو کی خاطر سے اس بات کو بھی منظور کیا مگر یہ
فرمایا کہ اے سموم جادو اسقدر خیال رہے کہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا اگر زیادہ یہان ٹھہرونگا تو میرا حرج عظیم ہوگا
صاحبقران زمان کی اسیری کی کیفیت جب سے مین نے سنی ہے میرا دل قابو مین نہین ہے سموم جادو
نے عرض کی اے شہریار غلام اسیوقت رخصت ہوتا ہے آپ کی سواری کا سامان کرتا ہے تھوڑی دیر کے بعد
حضور بھی محلے پر تشریف لائین غلام کی دعوت قبول فرمائین آج ہی بزم عشرت کا سامان ہو ہر ایک شخص
مسلمان ہو بدیع الملک نے سموم جادو کو رخصت کیا سموم جادو وہانسے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت خواجہ عمرو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب سموم جادو اسطرف روانہ ہوا تو خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کہ تمنے تو لوح بھی پالی مراد دلی بھی
ملی تمہیں اب تلک فراق زرنگار مین تڑپ رہا ہون جب تک زرنگار سے میرا نکاح نہو گا مجھے چین نہ آئیگا
بدیع الملک نے کہا خواجہ مجھے کیا فراق ملکہ نسیم کی خوشی ہے مگر کیا کرون اُسکے باپ سے وعدہ
کرچکا ہون جب تک صیغہ نہ پڑھا جائیگا مین ملکہ نسیم کو اپنے سامنے نہین بلا سکتا خواجہ عمرو نے کہا کیا
بڑی بات ہے تم ملکہ کے پاس پیام بھیجو جا کر ملکہ سے اُس امر کا اظہار کرو نہین یقین ہے اُنھین بھی انکار نہو گا مین
اُسیوقت صیغہ پڑھ دونگا مگر میرا جھگڑا باقی رہیگا زرنگار سے اسوقت صفیہ تو ہو جائیگا بدیع الملک
نے کہا خواجہ اب تھوڑی دیر مین یہان سے چلنا ہو گا سموم جادو اپنے مرحلے پر پہونچے میرے واسطے
سواری بھیجے گا خواجہ نے کہا صاحب سواری وہان سے آجائے گی پھر اتنا وقت بھی نہ ملیگا اور کل
تم لوح دیکھکر روانہ ہو جاؤ گے نہین معلوم پھر کب ملکہ سے ملاقات ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ تم اسیوقت
اس امر کو انجام دو بدیع الملک مجبور ہوئے خواجہ عمرو نے ملکہ سے جا کر کہا کہ ملکہ تمھارے باپ نے
بدیع الملک سے یہ بات کہی ہے کہ جب تک صیغہ نہ پڑھا جائے آپ ملکہ کو اپنے سامنے نہ بلائین اور
بدیع الملک نے اس بات کو قبول کر لیا ہے اور کل یہان سے شاہزادہ روانہ ہو جائیگا پھر نہین معلوم
کب ملاقات ہو اس سے مناسب وقت یہ بات ہے کہ اسوقت امر شرعی کا ہو جانا بہت اچھا ہے کیونکہ
تم بدیع الملک کو اور بدیع الملک تمکو اچھی طرح دیکھ لین اور مین زرنگار سے کچھ ضروری باتین کرون
ملکہ نے کہا خواجہ آپکو اختیار ہے جو مناسب جانیے وہ کیجیے خواجہ عمرو نے بدیع الملک کو بلایا بدستور قدیم
اُنکا عقد پڑھا بعد عقد پڑھنے کے خواجہ نے بدیع الملک اور ملکہ کو وہان چھوڑا جہان زرنگار بیٹھی تھی
وہان آئے کہا بی زرنگار صاحبہ آپ کو شاہزادے صاحب بلاتے ہین کچھ ضروری کام ہے جلد تشریف
لے چلیے زرنگار نے کہا خواجہ تمھاری سب باتین ایسی ہی رہتی ہین کیا ضروری کام ہے تم مجھ سے یہین
بیان کر دو خواجہ عمرو نے کہا اگر تم قبول کرو تو مین تم سے یہین بیان کر دون زرنگار نے کہا اگر بات
قبول کرنے کے لائق ہو گی تو مین منظور کرونگی ورنہ انکار کرونگی خواجہ نے جواب دیا کہ بات تو ایسی ہے
جسکو تم منظور کر چکی ہو بلکہ تمھاری خواہش سے ایسا ہوا ہے لیکن اسوقت ملکہ عالم کے سامنے تمھاری بات
بالا کرنے کیواسطے تمھین تکلیف دی جاتی ہے کہ تم ملکہ کے سامنے چلکر اسکو منظور کرو اور تمھاری خواہش ظاہر
ہو میری خواستگاری سمجھی جائے زرنگار نے جواب دیا مین ابھی تک تمھارے مطلب کو نہین سمجھی خلاصہ
بیان کرو خواجہ عمرو نے کہا صاحب تمنے ایک رقعہ بطور عرضی مجھے تحریر کیا تھا اور شاداب کنیز کی
معرفت مجھے بھیجا تھا اُسمین جو کچھ تمنے لکھا تھا تمھین یاد ہو گا اُسی سبب سے مین یہان آیا ہون مگر ملکہ کے
سامنے اس بات کا اظہار کرنا تمھاری عزت کا باعث ہے اس سبب سے مین خود ملکہ سے کہونگا کہ آپ
زرنگار کا عقد میرے ساتھ کر دیجیے تم دو ایک بار انکار کرکے منظور کر لینا تمھاری بات بھی رہجائیگی اور
مدعاے دل بھی حاصل ہو گا زرنگار نے جو یہ بات سنی کہا خواجہ صاحب حواس مین آیئے منہ بنوایئے اب
ایسا کلمہ زبان پر نہ لایئے گا بھلا مین اور آپ کو اس مضمون کی عرضی تحریر کرتی کہ آپ اگر میرے ساتھ
عقد کیجیے آج تک ایسا ہوا ہے خواجہ نے کہا آپ کی عرضی میرے پاس موجود ہے یہ لکھے دہی عرضی جو

قبل شاداب خواجہ نے زرنگار سے اپنے نام لکھوائی تھی زنبیل سے نکال کے زرنگار کو دکھائی زرنگار محجوب تو ضرور ہوئی مگر متحیر تھی کہ یہ عرضی ان تک کیونکر پہونچی مجھ سے تو شاداب نے کہا تھا کہ خواجہ عمرو حسین وجمیل ہین جوان رعنا ہین اور انکی صورت جو کچھ ہے وہ ظاہر ہے یہ سوچ سوچ کے زرنگار شرمندہ ہو رہی تھی کہ خواجہ عمرو نے کہا صاحب اس انفعال سے کیا حاصل ہے آپ ملکہ کے پاس چلین وہ جو کچھ فیصلہ کر دین مجھے منظور ہے اب تو مین اس عرضی کو ضرور ملکہ کو دکھاؤنگا آپکے انکار سے مجھے حنا ہوئی اگر آپ اقرار کرتین اور کہتین کہ مین نے تحریر کی تھی اور میرا دلی مدعا یہی تھا تو مین ہرگز آپکو ملکہ کے سامنے خجل نہ کرتا مگر اب اس بات کو ضرور ظاہر کرونگا کہ آپ نے پہلے تو مجھے بلایا جب مین ہزاران دشواری یہان آیا تو آپ انکار کرتی ہین دیکھیے ملکہ عالم آپ کو کس طرح قائل کرینگی زرنگار نے جواب دیا خواجہ عمرو تحریر تو بیشک میری ہی مگر مین نے آپ کو تحریر نہین کیا مجھ سے شاداب نے کہا کہ خواجہ ایک بادشاہ عالیجاہ ہین صاحب کرامات ہین جو انکی اطاعت قبول کرتا ہے وہ اسکو ایسے ایسے ہنر وفن تعلیم فرماتے ہین کہ جو دنیا مین کسی کو نہین آتے ہین اس سبب سے مین نے یہ لکھا آپ مین ان باتون مین سے ایک بات بھی نہین پیدا ہے نہ آپ کسی ملک کے بادشاہ ہین نہ آپ صاحب کرامات ہین نہ جوان حسین ہین یہ تحریر تو آپ کے واسطے زیبا نہین خواجہ عمرو نے مسکرا کے جواب دیا بی شاداب نے جو کچھ آپ سے میری تعریف کی کیا مین اس سے کم ہون میری بادشاہت کا حال آپ بدیع الملک سے دریافت کیجیے اور جوانی کی کیفیت ابھی آپ کو کیونکر معلوم ہو سکتی ہے خوبصورتی کے باب مین میری شکل کا دوسرا نہین یہ کہنا چاہیے کہ شاداب نے آپ سے میری بہت کم تعریف کی زرنگار نے جواب دیا مین ایسی باتون کو نہین مانتی آپ یہان سے تشریف لیجائیے شہریار آپ کا لحاظ کرتے ہین اسی سبب سے مین بھی خاموش ہون ورنہ ایسے جواب دیتی کہ آپ کو کیفیت معلوم ہوتی خواجہ عمرو نے کہا آپ بگڑی باتین نہ بنائیے میرے ساتھ ملکہ کے سامنے چلیے آپ کی بات نہ جانے پائیگی مین یہ سب بدنامی اپنے سر اوڑھ لونگا آپ کو بدنامی سے بچاؤنگا زرنگار نے قبول نہ کیا خواجہ عمرو نے کہا بی زرنگار صاحبہ اب مین مجبور ہون ملکہ کے سامنے جا کر آپ کی سب کیفیت بیان کرتا ہون دیکھیے آپ کس درجہ محجوب ہوتی ہین زرنگار نے کہا آپ یہان سے تشریف لیجائیے جو کچھ میری قسمت مین ہوگا وہ دیکھ لونگی خواجہ عمرو وہان سے اٹھے ملکہ کے پاس آئے زرنگار کی عرضی ملکہ کو دکھائی کہا آپکی وزیرزادی بھی بڑی تلون مزاج ہین پہلے تو مجھے یہ عرضی لکھی جب مین انکے بلانے سے یہان آیا تو اب میرے ملنے سے انھین انکار ہے ذرا آپ بلا کے انکو سمجھائیے میری محنت رائگان نہو خاص انھین کے بلانے سے اسقدر تکلیف اٹھائی سب کو چھوڑ کر یہان آیا اب وہی انکار کرتی ہین جب تک آپ اس باب مین کوشش نفرمائینگی وزیرزادی صاحبہ منظور نکرینگی ملکہ نے عرضی دیکھی بہت ہنسی بدیع الملک نے بھی کہا ملکہ تمھین لازم ہے کہ خواجہ کی سفارش کرو اور بی زرنگار کو راضی کر دو ملکہ نسیم تن نے ایک کنیز کو زرنگار کے پاس بھیجا کنیز نے زرنگار کے پاس جا کر کہا وزیرزادی صاحبہ آپ کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہے زرنگار وزیرزادی سمجھی کہ خواجہ عمرو نے وہان پہونچ کے کچھ باتین بنائی ہونگی ملکہ نسیم کو آمادہ کیا ہوگا اس وقت جانا مناسب وقت نہین ہے یہ سوچ کے کنیز سے کہا مین اسوقت معاف کی جاؤن

تو بہتر ہے کنیز وہان سے واپس آئی ملکہ سے کہا وزیر زادی صاحبہ معافی کی امیدوار ہین اسوقت حاضر
نہین ہو سکتین خواجہ نے کہا ملکہ تم خود زرنگار کے پاس چلو وہ اس وقت یہان نہ آئینگی ایسی ہی باتین بنائینگی
ملکہ نے کہا خواجہ مجھے آپکی خوشی درکار ہے وہان چلنے مین کیا انکار ہے یہ کہکے ملکہ اٹھین بدیع الملک
بھی کھڑے ہوئے خواجہ سب کے آگے آگے چلے پہلے زرنگار کے پاس پہونچے جاتے ہی کہا کہ بی زرنگار
صاحبہ آپ نے اپنی عمر اتنی وزارت مین صرف کی مگر اب تک قواعد شاہی سے آپ کو بہرہ نہوا اسوقت
ملکہ نے آپ کو طلب فرمایا آپ نے آنے مین انکار کیا آخرکار ملکہ کو خود تکلیف ہوئی اب وہ تشریف
لاتی ہین اور شہریار کو بھی ہمراہ لاتی ہین سب کنیزین بھی اُنکے ہمراہ ہین اسوقت سب کے سامنے
آپکی کیا نیکنام مشہور ہونگی اگر آپ میرے کہنے پر عمل کرتین تو یہ نوبت کاہے کو آتی زرنگار نے کچھ
جواب نہین دیا مگر آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے خواجہ عمرو نے جو زرنگار کو گریان پایا کہا آپ نے
ملکہ کے بہلانے کو اچھی بات نکالی مگر وہ بھی شاہزادی ہین ایسی بہت سی باتین اُنکو معلوم ہین آپکے
ایسے فقرے اُنپر نہ چلینگے اگر اب بھی آپ منظور کیجیے تو مین ملکہ کو آنے سے روک دون زرنگار
خاموش ہو رہی اتنے مین ملکہ نسیم بھی آئین بدیع الملک تو جوان بھی تشریف لائے ملکہ نسیم نے جو
زرنگار کو گریان پایا کہا اے زرنگار تم بڑی بیوقوف ہو ہنسی کی بات مین بُرا مانتی ہو آخر کیا بُرائی
ہے زہے نصیب تمھارے کہ تمھین خواجہ طلب کرین زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم مین بالکل کم حقیقت
ہون خواجہ عمرو کا مرتبہ بڑا ہے مین اُنکے لائق نہین خواجہ نے کہا ملکہ اب جتنی جان کو کام نہ دو اصل
مطلب ظاہر کرو مین انکا خواستگار نہین ہون انھون نے پہلے عرضی مجھے کیون تحریر کی اور کسواسطے یہان
بلایا انھین کے بلانے کے سبب سے مین یہان آیا اب انھین کیون انکار ہے ملکہ نے کہا اے زرنگار
تمھاری عرضی خواجہ کے پاس موجود ہے اُس سے صاف یہ بات ظاہر ہو کہ تمنے خواجہ عمرو کو طلب کیا
جب وہ تشریف لائے تو اب تم اُنسے ملنے مین انکار کرتی ہو زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم آپ اس راز سے
آگاہ نہین ہین اس مقدمہ مین دخل نہ دین مین نے یہ عرضی خواجہ کو نہین لکھی تھی شاداب نے مجھ سے
اور کسی صاحب کمال کا ذکر کیا تھا اُسکے کہنے سے مین نے بنظر امتحان یہ عرضی لکھدی تھی میرا منشا یہ تھا کہ دیکھون جیسا
شاداب کہتی ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ ہے اور جس شخص کی یہ تعریف کرتی ہے وہ واقعی ایسا صاحب کمال ہے یا نہین اور میری
عرضی اُسکو کیونکر پہونچتی ہے وہ یہانتک کیونکر آتا ہے مین نے انھین عرضی نہین لکھی ہے کیا دنیا مین ایک نام کے دس نہین
ہوتے مین کی عرضی اِنکے ہاتھ لگی انھین یہ دلگی سوجھی مجھے اسقدر بدنام کیا اگر آپ کو میرے عرض کرنے کا یقین نہو
تو شاداب کو طلب فرمائیے اس سے تحقیق کیجیے اگر وہ کہے کہ ہان عرضی انھین کے نام لکھی گئی ہے تو مین آپکی
گنہگار ہون اور خواجہ جو کچھ فرمائین وہ صحیح ہے ورنہ خواجہ کے باب مین میری اتنی مجال نہین جو کچھ کہہ سکون
ملکہ نے کہا ان باتون کو بالاے طاق رکھو میری بات مانو زرنگار دیر تک انکار کرتی رہی جب ملکہ نے دیکھا کہ زرنگار
قبول نہین کرتی تو بدیع الملک اور خواجہ سے عرض کی کہ آپ بارہ دری مین تشریف لیجائین مین زرنگار سے تخلیہ مین
کچھ باتین کرونگی بدیع الملک نے خواجہ کو اشارہ کیا خواجہ اور بدیع الملک بارہ دری مین تشریف لائے ملکہ نے زرنگار
کو بہت کچھ سمجھا کے راضی کیا وہان سے اُٹھکے خواجہ پاس آئین کہا خواجہ زرنگار کو مین نے راضی کیا ہے اب ایسی باتین اس سے
نہ کہنا جو اُسکے رنج پہونچے اور پھر بگڑ جائے تو اب راضی ہونا مشکل ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اب میری خاطر جمع ہوئی اگر مین

باتیں ہونے لگیں خواجہ زرنگار کے ملنے سے بہت خوش ہوئے بدیع الملک کو ملکہ کی دید سے مسرت
ہوئی خواجہ زرنگار سے باتیں کرتے تھے اور ملکہ نسیم بدیع الملک سے مخاطب تھیں کہ ایک کنیز نے آکر
عرض کی آپکے واسطے سواری سلطان کے یہاں سے آئی ہے عنقریب در دولت پر آیا چاہتی ہے سامان جاہ وحشم
بہت کچھ ہمراہ ہے ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی آپ کی کیا راے ہے بدیع الملک نے فرمایا میں جاؤنگا
میں نے وعدہ کیا ہے ملکہ نے عرض کی میں اپنے باب میں پوچھتی ہوں اگر آپ فرمائیں تو میں چلوں ورنہ یہیں رہوں
بدیع الملک نے کہا شب تک وہاں رہنا جب دن تمام ہوا اپنے باغ میں واپس جانا اگر فرصت ملی میں بھی ضرور آؤنگا
تمسے ملونگا ملکہ نے عرض کی ایسا ہی ہوگا یہ ذکر تھا کہ محلدار نے بھی آکر عرض کی شہریار کی عمر و دولت میں ترقی ہو سلطان
سموم نے سواری بھیجی ہے خود بھی لینے کو آیا ہے در دولت پر حاضر ہے اسکے واسطے کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک خود اٹھے
کہا میں اپنے ساتھ سموم جادو کو یہاں لاتا تھا ابھی اسکے مکان پر جاؤنگا یہ کہتے ہوئے تا بہ در آئے سموم جادو
نے بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا دوڑ کے قدموں پر گر پڑا عرض کی اے شہریار آپنے اسقدر زحمت گوارا فرمائی غلام کی
عزت بڑھائی تا بہ در میرے لینے کو تشریف لائے اب امیدوار ہوں کہ حضور تاخیر نہ فرمائیں سواری حاضر ہے تشریف
لے چلیں بدیع الملک نے فرمایا مجھے ہر طرح تمہاری خوشی منظور ہے جو تم کہو وہ کرنے کو حاضر رہے مگر تم جاکر ملکہ نسیم
سے مل لو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مجھے ملنے کی ضرورت نہیں ملکہ خود تشریف لے چلینگی آپ
چل کر سوار ہوں بدیع الملک نے خواجہ سے کہا خواجہ کیا رائے ہے خواجہ نے بھی چلنا منظور کیا بدیع الملک
اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے سموم جادو براے استقبال آگے بڑھا بڑے جاہ وحشم سے بدیع الملک کو
اپنے محل پر لایا یہاں سب سامان راحت پہلے ہی سے درست کیا گیا تھا بدیع الملک نے شہر کو جو دیکھا بہت
آباد پایا شاہزادہ بہت خوش ہوا دوکانداران شہر نے جو بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھی سب براے
سلام خم ہوئے بدیع الملک دونوں ہاتھوں سے سلام لیتے ہوئے مکان سموم جادو تک پہونچے سموم
جادو نے بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا شاہزادے کو بارہ دری کے اندر مسند زرین پر بٹھایا ان لوگوں کو جسنے
مطلع کرایا تھا وہ سب نذریں لیکر حاضر ہوئے اور کچھ لوگ اس وقت شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھکر
مطیع ہوئے شاہزادہ بصد عظمت و شان بارہ دری میں جلوہ گر ہوا سموم جادو نے پہلے ہی سے سبکو اطلاع
دی تھی کہ آج ہمارے شہر کے جسقدر رہنے والے ہیں سب ہمارے یہاں آئیں دعوت ہے کچھ امور
ضروری بھی اظہار کرنا ہیں حکم حاکم سے تمام ساکنان شہر وہاں موجود ہوئے نصف شب تک لوگ آتے
رہے جب ساکنان شہر جمع ہو چکے اور محاسب نے عرض کی اے سلطان اب تمام ساکنان شہر حاضر ہیں
سموم جادو نے کہا میں سب سے ایک بات کہنے والا ہوں سبکو میری طرف مخاطب کرو ملازمین سموم نے
بہ آواز کہا اے ساکنان شہر ایوان تم سے سلطان کچھ ارشاد کرنا چاہتے ہیں لہذا تمہیں یہ لازم ہے کہ ہمہ تن سلطان
کی طرف مخاطب ہو یہ سنکر ساکنان شہر سموم جادو کیطرف مخاطب ہوئے سموم جادو نے کہا اے
ساکنان شہر آگاہ ہو کہ آجتک میں تم لوگوں پر حاکم تھا مگر آج سے میں بھی تم لوگوں کے مانند سمجھا جاؤنگا
سبب اسکا یہ ہے کہ میں نے اپنے دین باطل کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا طلسم کشا کی اطاعت قبول کی دولت
دو جہان حصول کی اب یہ سب کے مالک ہیں لہذا تم لوگوں کو بھی یہ لازم ہے کہ اب تم بھی آقاے نامدار کی اطاعت
قبول کرو اور مذہب آتش پرستی کو ترک کردو کہ یہ مذہب باطل بے بنیاد ہے اور شہنشاہ کو اپنا مالک و بادشاہ

جاتو اُنکے قدمون کو بوسہ دو اسلام قبول کرو دیکھو اگر خداوند آئینہ اندام مین ذرا بھی قدرت ہوتی تو یقین تھا وہ ہمارے شہنشاہ کو کاہیکو اپنے طلسم مین آنے دیتے اور اگر یہ آبھی جاتے تو اس طرح ہر مرحلے پر ظفریاب نہوتے بس معلوم ہوا کہ آئینہ اندام مرد گمراہ ہے اُسکو خداوند ماننا بالکل خطا ہے اُسپر لعنت کرنا اچھا ہے سموم جادو نے اس طرح یہ باتین کین کہ اسکا دل مذہب آئینہ پرستی کیطرف سے پھرا بعض جو ایسے ہی سیہ قلب تھے انکو تو یہ سب باتین ناگوار ہوئین ورنہ بہتیرے دست بستہ سموم جادو سے یہی عرض کی کہ ہم بحکم آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام کے مذہب پر لعنت بھیجتے ہین دین اسلام قبول کرتے ہین سموم جادو نے کہا جسکو یہ دولت کونین حاصل کرنا منظور ہو آقاے نامدار کی قدمبوسی کرے جو کچھ وہ فرمائین اُسے بجا لائے سب لوگ اُٹھے بدیع الملک کی قدمبوسی حاصل کی جو لوگ کہ سیاہ قلب تھے اور زنگ کفر جنکے دلون سے دور نہوا تھا وہ اس ارادے سے اُٹھے کہ یہان سے نکل جائین سموم جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ خبردار یہ لوگ نجانے پائین انکے واسطے گردن زدنی سے بہتر دوسری بات نہین ہے سب کو گرفتار کر لو ملازمین سموم نے سبکو گرفتار کیا جو لوگ بدیع الملک کے قدمبوس ہوے شاہزادے نے سبکو خلعت و انعام حسب لیاقت مرحمت فرما کر کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا سب لوگ شرف باسلام ہو کر اپنی اپنی جگہون پر بیٹھے سموم جادو نے محفل مین ارباب نشاط کو طلب کیا ماہرویان سیمین عذار و پری پیکران گلرخسار صد ناز و ادا خرامان خرامان محفل مین آئین بجاے مجرا سرخم کیا بدیع الملک نے سبکا سلام لیا سموم جادو نے داروغہ ارباب نشاط کو طلب فرما کر کہا جو نازنین یکتاے زمانہ ہو علم موسیقی سے اچھی طرح ماہر ہو اُسکو محفل مین بلاؤ ایسا نہو کہ شاہزادے کے خلاف خاطر ہو اور مجھے صدمہ ہو داروغہ نے کہا اے سلطان جسقدر نازنینان مہرخسار اسوقت حاضر دربار ہین انکو جواب دینے والا نہین ہر ایک اپنے کام مین فرد ہے علم موسیقی مین سبکو کمال ہے سموم نے کہا تمہین اختیار ہے داروغہ وہان سے سلام کر کے ہٹا ایک طائفے کو محفل مین بھیجا نازنین لب فرش آئی براے ادب گردن جھکائی سازندون نے ساز ملائے نازنین نے رقص شروع کیا دو چار گتین ایسی دکھائین کہ اہل محفل کے منہ سے بیساختہ واہ نکل گئی جب تھوڑا وقت ہوا اور حرکت کے سبب سے پاؤن رُکنے لگے نازنین سلام کر کے بیٹھ گئی سازندون نے پھر سازون کو ملانا شروع کیا جب ساز ملچکے نازنین نے گنگنا کے بعد سوز و گداز یہ غزل شروع کی

جو ہے ستم دیکھنا وہ بیداد غضب ہے
شاگرد بھی ہو قہر جو استاد غضب ہے
کیون غنچہ پریشان نہو ہوتے ہی شگفتہ
کیا سوز و گداز دل فریاد غضب ہے
ہم چاہتے تھے تمکو گرے کیگی نظر سے
تعمیر تو خدا کا دل ناشاد غضب ہے
توڑا کر شاخ کو کثرت نے ثمر کے
ہم جانتے ہین گھٹانے اُڑا داد غضب ہے
کیا ظلم ہو ترا برسر بیداد غضب ہے
سرتا بہ قدم وہ ستم ایجاد غضب ہے
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہے
اس باغ مین ہوتا نہین دلشاد غضب ہے
خاکستر پروانہ پہ روتی ہی بجا شمع
پہلے ہی سے اس جا کی اُفتاد غضب ہے
ہوتا ہے سدا ایک ہی آواز مین اخر
دنیا مین گرانباری اولاد غضب ہے
اللہ کرے خیر مرے شیشہ دل کی
جلاد فلک سے کہین یہ جلاد غضب ہے
نازآفت و چشم ستم ایجاد غضب ہے
فریاد نکر دیکھ کہ صیاد غضب ہے
نکلی ہر صدا کوہ سے ہم آتش دم کب
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہے
اس بت کا ہے حسن خداداد نہ اسکو
کیا سوختہ جانون کی ہی فریاد غضب ہے
اے شوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے
پھر آج وہ مست پی بیداد غضب ہے

بھولا نہ مجھے قتل کیے عالم میں قاتل
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہے
انجم سے رخ چرخ پہ ہو عین زمین عرق کی
کہتے ہیں گرفتار کو آزاد غضب ہے
ہم چشم ہے ہنوز آئینہ یا دیدہ پر آب
ہونا سپہ بھی دلکش چشم آباد غضب ہے
ہیں ہوش بجا مردم ہشیار کے پل میں
یہ لطف نہیں اے دل ناشاد غضب ہے

اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہے
مرتے نہیں جور و پہ تری طرح سے دلشاد
عاشق کی تری گرمی فریاد غضب ہے
غضب ہے ترا قہر ترا قہر قیامت
اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہے
قامت ہے ترا کیا ہے سر سرو قیامت
آنکھوں کو تمھاری وہ فسون یاد غضب ہے
یہ خانۂ ہستی ہے عجب خانۂ رنگین

اخوان شیاطین میں ہے یہ مست نئے پندار
ہم جنس ہیں عاشق وہ پریزاد غضب ہے
ہے سرو تو پابند قمر ہے قمری میں
بخشش تری بیداد ہے بیداد غضب ہے
وہ کونسا غم ہے کہ جو دنیا میں نہیں ہے
طرہ بھی سر طرۂ شمشاد غضب ہے
سو گئے ہیں پنہاں نظر لطف میں اسکے
اے ذوق تہ سستی بنیاد غضب ہے

نازنین نے جو اس غزل کو تمام کیا سب اہل محفل بہت خوش ہوئے سموم جادو نے اسی وقت داروغہ ارباب نشاط کو حکم دیا کہ طائفہ تبدیل کرو دوسری نازنین کو محفل میں لاؤ مگر یہ خیال رہے کہ اس وقت شہریار رونق افروز محفل ہیں بہت سے بادشاہوں کی محفل میں شرکت کی ہے جیسے اپنے حوصلے سے بڑھ کے خاطر کی ہوگی بڑے بڑے صاحب کمال لوگ ان محفلوں میں آئے ہونگے ایسا نہو کہ کوئی اس محفل کے لائق نہو اور شہریار کی طبیعت پراگندہ ہو محفل سے دل گھبرائے رقص و سرود پسند نہ آئے تو بہت ہی بری بات ہے میں محجوب ہونگا مجھے شہریار نے فرمایا تھا کہ اب محفل کرنا بیکار ہے میں نے عرض کی تھی کہ یہاں غلام نے جن جن لوگوں کو رکھا ہے وہ ہر ایک صاحب کمال ہے جہاں حضور نے یہاں کی شجاعت و جرأت کو ملاحظہ فرمایا تو سب جانب دار آپ ہو گئے اور لطافتیں اس مرحلے کی نگاہ سے گذریں امیدوار ہوں کہ دم بھر ارباب نشاط کے بھی کمالات ملاحظہ فرمایئے گو حضور نے بہت جلسوں میں شرکت کی ہوگی اور بہت سے شاہ سلیمان ہوئے ہونگے مگر ارباب نشاط میں یہ کمال بہت کم ملاحظہ فرمایا ہوگا یہ تو نہیں عرض کر سکتا کہ آج تک ایسے کامل دوسری جگہ پیدا نہیں ہوئے اور حضور نے اُسکے کمالات ملاحظہ نہیں فرمائے کیونکہ آپنے جو جو جلسہ ملاحظہ کیے ہونگے ہم لوگوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھے مگر فدوی گستاخانہ یہ عرض کرتا ہے کہ ازراہ غلام نوازی میری عرض قبول فرمایئے اور یہاں کے ارباب نشاط کے کمالات ملاحظہ فرمایئے شاید پسند خاطر ہوں اسکا لحاظ رہے داروغہ نے عرض کی اے شہنشاہ آپ نے ایکبار مجھے فرمایا مجھے خیال ہے اب جو محفل میں آئیگا وہ اپنے فن میں یکتا ہوگا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہیں ہے یہ کہکے داروغہ رخصت ہوا جہاں ارباب نشاط موجود تھے وہاں آکر ایک نازنین سے کہا آج روز امتحان ہے جو کچھ کمال تمام عمر صرف کرکے حاصل کیا ہے آج اُسکو ظاہر کرو حکم شہنشاہ ہے کہ جو اپنے کمال میں یکتا ہو وہ اس محفل میں آکے کمال دکھائے نازنین نے کہا داروغہ صاحب آپ خاطر جمع رکھیں میں آج ایسا ہی کام کرونگی کہ اہل محفل دنگ ہو جائیں کبھی کسی نے ایسا نہ سنا ہوگا یہ کہکے نازنین اٹھی اپنے سازندوں کو ہمراہ لیا محفل میں آئی سب فرش راہ ہوا سر جھکایا سازندے ساز ملائے ہوئے آئے تھے نازنین نے آتے ہی رقص شروع کیا تھوڑی دیر کے بعد سلام کرکے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

پابند جون وفا ہیں پریشانیوں میں ہم
?? زلف مغلوں کی نہ پشیمانیوں میں ہم

یارب ہیں کسکی زلف کی زندانیوں میں ہم
زنجیر میں بھی نالۂ زنجیر کی طرح

ہوتی نہ یاد زلف تو خط شکست میں
جوش جنون سے رہتے ہیں جولانیوں میں ہم

پائی نہ تیغ عشق سے ہمنے کہین پناہ
لائین جو آہ کو سپر افشانیون مین ہم
تم بھی نہین جگر پر ہو اسقدر رہے
ہون خود سر نوشت ہین پشیمانیون مین ہم
ہو وہ عزیز سورۂ یوسف سے بھی سوا
تجھ ہو بلاے اپنے کہین بانیون مین ہم
پوشیدہ داغ نگاہون مین سر خوش ہین [illegible]
معروف زخم دل کے نمکدانیون مین ہم
دکھلائین روز حشر کو مین السلو [illegible]

فرب حرم مین بھی تو ہین قربانیون مین ہم
پابوسیون کو مژدہ ہو زندان کو ہو نوید
سرگرم سوز عشق کی لمانیون مین ہم
ہین آئینہ مین صورت تصویر آئینہ
رکھ دین تری شبیہ کو کنعانیون مین ہم
کیون چھپکے ہجر مین ہوے شرمندہ پالے
شرب الیہود کرتے ہین نصرانیون مین ہم
ہے ہم کدورت دل سیاہ اگر نہو
اپنے سیاہ نامہ کی طولانیون مین ہم

دوزخ بھی جب نہ فزوۂ اہل ایمان [illegible]
پھر رہ گئے جنون کے سلسلہ جنبانیون مین ہم
مطلب سے اپنے کون ہے آگاہ جز خدا
آئینہ رو کے سامنے حیرانیون مین ہم
کیا جانین ہم زمانے کو حادثہ ہے یا قدم
اسیر رہتے ہین ایسی پشیمانیون مین ہم
سینے کا چاک سینے کی فرصت کہان کہین
کیا کیا اڑائین خاک پریشانیون مین ہم
جا سکتے ضعف سے نہین تجھ مین [illegible]

ہو جائین کاش گریہ کی طغیانیون مین ہم

نازنین نے اس خوش الحانی سے یہ غزل گائی کہ تمام اہل محفل محو ہو گئے سبکی عجیب حالت ہو گئی اسی طرح تھوڑی دیر جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے سموم جادو کو بلایا فرمایا اب صحبت برخاست کرو تم بھی جاکر استراحت کرو کیونکہ تمنے بڑی تکلیف اٹھائی روح پینے کو گئے وہان سے واپس آئے یہ سب انتظام کیا واقعی بڑی زحمت ہوئی اب تمکین تھوڑی دیر استراحت بھی کرنا ضرور ہے کیونکہ کل کے روز یہان اور میرا قیام ہے بعد اسکے تم لوگون کو بھی زحمت ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اب جاکر سبکو رخصت کرکے جلسہ برخاست کرو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نے تمام شب کیواسطے یہ جلسہ قرار دیا ہے آپکی خوشی نہین ہے مین ابھی برخاست کیے دیتا ہون بدیع الملک نے جو سموم جادو کے چہرے کی طرف دیکھا اسکو اداس پایا شاہزادے کو خیال ہوا کہ اسوقت سموم جادو کے یہ بات خلاف ہوئی اسکی خوشی یہی ہے کہ یہ جلسہ شب بھر رہے اسکے تئین رنج ہو جانا اچھا نہین ہے یہ سوچ کے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اگر تمہاری خوشی نہین ہے تو جلسہ برخاست نکرو صحبت شب بھر باقی رہے صبح کو جلسہ برخاست ہو سموم نے عرض کی اے شہریار آپ کے خلاف ہے مین نہین چاہتا کہ جلسہ رہے بدیع الملک نے فرمایا میری یہی خوشی ہے اب بے صبح کے جلسہ برخاست نہوگا سموم جادو خوش ہوا محفل مین اور نازنین آئی اسنے غزل شروع کی ایک غزل گاکے اٹھی دوسرے کو سموم نے طلب کیا اسی طرح شب بھر جلسہ رہا جب رات ختم ہوئی بدیع الملک نوجوان اٹھے خادمون نے براے وضو پانی حاضر کیا شاہزادے نے وضو کرکے فریضہ ادا کیا سموم جادو حاضر خدمت ہوا اور لوگ بھی آئے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کا کیا ارادہ ہے غلام سے بھی فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا میرا یہ قصد ہے کہ آج شب کو رات بھر عبادت الٰہی مین مصروف رہون صبح کو کوچ کرونگا جو کچھ ہدایت ہو وہ کردون سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین چاہتا ہون کہ آپ اس مرحلہ کا انتظام اچھی طرح سے کرکے تشریف لے چلیے کیونکہ غلام تو ہمراہ رکاب ہوگا اور یہان کوئی ایسا منتظم باقی نرہیگا جو اسکو کفار سے بچاتا رہے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہان تم سلطنت کردیہ لہذا وہ نگرو مین نہین معلوم کہان جاؤن کیا انتظام مجھے کرنا پڑے تم کیا اسکا انتظام کرسکتے ہو میرے نزدیک یہی اچھا ہے کہ اپنے انتظام سلطنت مین مصروف رہو سموم جادو

سے عرض کی اے شہریار یہ بات غیر ممکن ہے کہ میں دم کا ب عادت افتاب سے جدا ہوں بدیع الملک مجبور ہے فرمایا اے سموم جادو تمہیں اختیار ہے مگر لوح کی ہدایت پر منحصر ہے اگر لوح سے تمہا جانے کی ہدایت کی تو میں مجبور ہوں تمہیں ساتھ نہیں لیجا سکتا سموم جادو نے عرض کی جب آپ لوح کو ملاحظہ فرمائیں گے اسوقت دیکھا جائیگا اگر لوح سے تنہا جانے کی آپ کو ہدایت کی تو غلام بھی آپ کے تشریف لے جانے کے لشکر لیکر یہاں سے روانہ ہو جائے گا بدیع الملک خاموش ہو رہے سموم جادو بدیع الملک کے پاس سے اٹھا اپنے وزرا کو طلب کیا لشکر میں اطلاع کرائی کہ سب لوگ تیار رہیں عنقریب یہاں سے سفر ہو گا لشکر میں اطلاع کرا کے یہ اور انتظامات سلطنت میں معروف ہوا مگر بدیع الملک کو ملکہ نسیم کے پاس شب کو نہ جانے سے اسقدر ملال تھا کہ شاہزادہ فرط ملال سے اپنے حواس میں نہ تھا ملکہ نسیم کی یاد تھی ہر بات میں آہ کرتا تھا ٹھنڈی سانسیں بھرتا تھا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آئے کہا اسوقت کیا حالت ہے کیسی طبیعت ہے بدیع الملک نے کہا کہ خواجہ اس امر کو نہ پوچھو اس وقت ملکہ کی یاد ہے دل بیتاب ہے چشم پر آب ہے میں نے شب کو وعدہ بھی کیا تھا کہ میں ضرور آؤنگا گئے ملکہ جاؤنگا شب کو بعض امور ایسے پیش ہوئے کہ میں نجا سکا سموم جادو کے بھی رنج کا خیال تھا کہ اگر اسکا جلسہ اس وقت برخاست کر دیا تو اسکو ملال ہو گا خاص میرے واسطے یہ صحبت آراستہ کی تھی اگر میں اسکے خلاف کرتا ہوں تو یہ میرے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکیگا مگر خیال ضرور ہو گا اسی خیالات سے میں نے صحبت کا برخاست کرنا اچھا نہ جانا کہ اب وقت نہیں جو ملکہ سے ملوں شب کو مجھے معروف عبادت ہونا ہے اگر وہاں جاؤنگا تو یہ امر مشکل کیونکر سے پائیگا جا جا بھی ہو جائیگا سموم جادو کو خیال ہو گا کہ یا تو طلسم کشا کا ایسا مصمم ارادہ تھا یا اب اس درجہ خیال سفر غائب تا زہا کر آج کو وعدہ پختہ کر کے پھر نہ گیا اس سبب سے لاچار ہوں اب کچھ نہیں بنتا فراق ملکہ میں دل کی حالت عجیب ہے از صدمۂ ملال ہے غزل

| | | |
|---|---|---|
| چمن کی سیر کو آیا جو ایک رشک پری | پڑھا کے سر پہ کبھی صاحب وقار کیا | کبھی نظر سے گرا کر ذلیل و خوار کیا |
| کہ انکی بھی نگاہوں نے دل فگار کیا | بہار نے زر گل کا طبق نثار کیا | نظر اٹھا کے جو دو دیکھتا تو کیا ہوتا |
| وہ آکے بیٹھے تھے رونے ہنسا دیا مجھکو | وہاں سے جان بھی نکلی جو ساتھ تھی | کسی نے یاد نہیں وقت احتضار کیا |
| تباہ باد خزاں نے مرا غبار کیا | غضب چراغ نے جھنکر سے مزار کیا | برس کے ابر بہاری نے بھی ہر دو کیا |
| تمام رات کھلے سر پہ سو یا کسی کی | سوال وصل پہ غش میں لا لیا ان کو | حضور یار میں مجھکو ذلیل و خوار کیا |
| تری طرح رسے نانے کا انتظار کیا | یہ کھا غم کو تربت پہ سوگوار کیا | نصیب قسمت ملاقات بھی ہے شوخی |
| | جنون سے بیکے وہ واپس گیا نہ دل کو بھی | تو پھر کسی نے نہ فاخر کا اعتبار کیا |

بدیع الملک نوجوان کی جو خواجہ نے یہ کیفیت دیکھی کہ شاہزادے کو از حد ملال ہے ملکہ نسیم کا خیال ہے ایسا مضور رنج و غم اور زیادہ بڑھے اس سے یہ بہتر ہے کہ شب کو شاہزادے کو کسی ترکیب سے ملکہ نسیم کے پاس پہونچانا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا اے بدیع الملک اسقدر ملال و رنج نکرو میں ابھی تمہیں ملکہ نسیم کے پاس پہونچاتا ہوں میری بھی فراق زر نگار میں عجب حالت ہے بے اختیار انکے دیکھنے کو جی چاہتا ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ اس وقت کسی طرح یہ امر ممکن نہیں کہ ملکہ تک جا سکوں خواجہ نے کہا میں ابھی اسکی تدبیر کرتا ہوں یہ کہکے بدیع الملک کے پاس سے اٹھے سموم جادو کے قریب پہونچے سموم جادو نے خواجہ کو دیکھ کر عرض کی آپ نے کیوں تکلیف فرمائی کیا کام ہے یہاں کیوں تشریف لائے

خواجہ نے کہا میرے آنے کی یہ وجہ ہو کہ آج شب کو بدیع الملک تا سحر مشغول عبادت پروردگار رہینگے
ہمارے یہان یہ دستور ہے کہ جب ایسے معاملات کے واسطے مشغول عبادت ہوتے ہین تو پہلے عبادت
ایسا مقام تجویز کرتے ہین جو صحرا مین واقع ہو اور جہان سواے ہم لوگون کے دوسرا نہو بلکہ زیادہ تر تنہائی
کے واسطے کہا جاتا ہی لہذا مین اس واسطے تمھارے پاس آیا ہون کوئی ٹھکانا ایسا بتاؤ جہان بدیع الملک
نوجوان شب کو مشغول عبادت ہون سموم جادو نے عرض کی خواجہ جہان آپ فرمائین خواجہ نے کہا میرے
نزدیک تو باغ ملکہ نسیم اولی ہے ہم لوگون کو وہین بھیج دو اس وقت سے جا کر سب انتظام کرینگے شب کو شاہزادہ
تو مشغول عبادت ہونگے مین اور کامون مین مصروف رہونگا سموم جادو نے کہا آپکی اگر یہی خوشی ہو تو مین ابھی
آپ لوگون کو وہین بھیجے دیتا ہون یہ کہکے اسنے اپنے ملازمین کو طلب کیا اُسی وقت سواری منگوائی
بدیع الملک کے واسطے اسپ صبا رفتار اور ہمراہی کے واسطے چند سواران جرار آئے سموم جادو
خواجہ کی طرف مخاطب ہوا عرض کی آپ جا کر شہریار کو اطلاع دیجیے وہ تشریف لائین سوار ہون باغ کی
طرف جائین خواجہ خوشی خوشی بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادہ تو منتظر ہی تھا کہا خواجہ کیا انتظام کیا
خواجہ نے کہا سواری موجود ہے جلد چلو اب ایک لمحہ یہان نہ ٹھہرو بدیع الملک بھی خوشی خوشی اٹھے
خواجہ کے ہمراہ ہوے جیسے ہی ڈیوڑھی پر پہونچے سموم جادو کا سامنا ہوا سموم جادو نے سلام کیا بدیع الملک
نے فرمایا اے سموم جادو علی الصباح ہمارے پاس آنا وہی وقت ہماری روانگی کا ہی دیکھین لوح کیا بتاتی
ہے قسمت کس طرف لے جاتی ہے سموم جادو نے عرض کی مین ضرور حاضر خدمت ہونگا بلکہ ہمراہ رکاب
چلونگا اس وقت سے مین نے لشکر مین درستی کا حکم دیا ہے یقین ہے کہ صبح تک سب لوگ سامان سفر درست
کرلین بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہ کوشش ابھی سے ناحق کی جب لوح کی ہدایت معلوم ہو جاتی
اسوقت تمھین اختیار تھا اگر اب لوح مین یہ بات نکلی کہ مین تنہا سفر کرون کسی کو اپنے ہمراہ نہ لون اُس وقت مین
یہ سب انتظام تمھارا بیکار ہوگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اگر لوح نے آپ کو تنہا جانے کی ہدایت
کی تو مین آپ کے تشریف لیجانے کے بعد لشکر ہمراہ لیکر یہان سے سفر کرونگا کہین تو آپ سے ملاقات ہو جائیگی
بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو کیون اپنی حکومت چھوڑتے ہو یہ معاملات طلسم کشائی ہین اسمین
بہت سی آفتین میرے سر ہین اور جسکی وجہ سے اکثر میرے ہمراہی بھی مبتلاے مصیبت ہو جاتے ہین تمھین کیا
ضرورت ہی کہ اپنے عیش و عشرت مین خلل ڈالو سموم جادو نے کہا اے شہریار اب اس بات مین مجھ سے کچھ
نہ فرمایئے گا اگر مین قدم مبارک سے جدا ہونگا تو مرد نہ کہونگا مجھے آپ کی ہمراہی اس سلطنت سے بہتر ہے
بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہے مین اپنے ہمراہ لے چلونگا اور اگر لوح نے مجھے تنہا جانے کی
ہدایت کی تو مین خواجہ کو تمھارے ہمراہ کرکے اپنے لشکر کی طرف روانہ کرونگا تم جا کر لشکر میں سب سے
ملنا وہان میرا انتظار کرنا اگر خدا کو منظور ہے تم سب سے ملنا منظور ہوگا تو آؤنگا سب سے ملونگا ورنہ جو منظور
الٰہی ہو یہ باتین کرکے بدیع الملک نوجوان گھوڑے پر سوار ہو کے مع خواجہ طرف باغ ملکہ نسیم پری
کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

## اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کی جاتی ہے

جب بدیع الملک نوجوان سے کہکے سموم جادو باغ ملکہ نسیم میں گیا اور شاہزادے کو بعد ازاں

دلآرام سوار کرکے اپنے مرحلے کی طرف روانہ کیا تو ملکہ نسیم کو بھی سکھپال مین سوار کرکے اپنے محل کی طرف روانہ کیا ملکہ نسیم سبز پوش کی مان ملکہ زرین لباس جادو نے جو اپنی بیٹی کی خبر سنی بہت خوش ہوئی لوگون کو مقرر کیا کہ جس وقت ملکہ نسیم کی سواری قریب آئے اسوقت مجھے اطلاع کرنا لوگ مقرر رہے تھوڑی دیر مین کنیزون نے آکر ملکہ زرین لباس کو خبر دی کہ ملکہ نسیم سبز پوش کی سواری قریب آگئی ہے یہ سنکر زرین لباس نے کنیزون کو حکم دیا کہ ڈیوڑھی پر جائین ملکہ کے لانے کا سامان کرین کنیزین ڈیوڑھی پر آئین سب سامان درست کیا اتنے عرصے مین ملکہ نسیم کی سواری قریب آئی شاہزادی فوراً سکھپال سے اُترکے اپنی مان سے آکر ملی ملکہ زرین لباس نے شاہزادی کو گلے سے لگایا دیر تک تشفی و دلاسا دیا بعد تھوڑی دیر کے شاہزادی کو بدیع الملک نوجوان کا خیال ہوا اُنکے دل پر بھی ہجوم رنج و ملال ہوا زرنگار نے جو چہرے کی حالت دیکھی متغیر پایا زرنگار سخت گھبرائی ملکہ سے آہستہ سے پوچھا کیون ملکۂ عالم مزاج مبارک کیسا ہے اس وقت وحشت کا چہرہ کچھ اُترا ہے ملکہ نے کہا اے زرنگار تم میرے حال سے واقف ہو کر ایسی بات کہتی ہو مین تمسے بیان کرون تو تم میری کیفیت جانو زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم شہریار نے تو شب کو تشریف لانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے ملکہ نے کہا مین کیا کرون مفارقت اسقدر شاق ہے کہ مجھے اپنی زندگی وبال ہے اگر مین تھوڑی دیر شاہزادے سے جدا رہونگی یقین ہے تڑپ کے مر جاؤنگی تاب مفارقت نہ لاؤنگی زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم اب کوئی تدبیر ممکن نہین شاہزادے تک آپ کو کیونکر پہونچاؤن بھلا ملکۂ عالم آپ کی والدہ ماجدہ اس امر کو منظور کرینگی کہ آپ اسوقت اُنکے پاس سے تشریف لے جائین اور اگر آپ کی والدہ ماجدہ نے اس امر کو منظور بھی کر لیا تو اس وقت شاہزادہ کا ملنا محال ہے اور آپ کے دل مین ایسے خیالات ہین بھلا مین کیا اس کا انتظام کرسکون ملکہ نے کہا کہ اے زرنگار اگر ایسا ہی ہوگا تو مین تاب مفارقت شہریار نہ لاسکونگی زرنگار نے عرض کی اگر یہی ہے تو ابھی شاہزادے کو سفر دور و دراز درپیش ہے اس وقت آپ کی کیا حالت ہوگی ملکہ نے کہا مین شاہزادے کو ہرگز تنہا نہ جانے دونگی خود بھی ہمراہ چلونگی اور تو والد ماجد کب گوارا کرینگے کہ شہریار تنہا سفر کرین وہ ضرور اُنکے ہمراہ جائینگے جب وہ اُنکے ہمراہ ہونگے تو لشکر بھی جائیگا اور سب مال و اسباب جنس و نقد و جنس یہان موجود ہے سب ساتھ ہوگا مین اُسوقت مین شہریار سے یہی بات ظاہر کرونگی کہ مین بے آپ کے زندہ نہ ہونگی سر پٹک کے مر جاؤنگی یقین ہے شاہزادہ میرے حال پر رحم کرے اور مجھے اپنے ہمراہ لے جائے زرنگار نے کہا اے ملکۂ عالم شاہزادہ اپنی خوشی کے موافق سفر نہین کرسکتا ہے جو کچھ ہدایت لوح کی ہوگی وہ بدیع الملک تا دارالعمل مین لائینگے اگر لوح سے یہ ہدایت ہوئی کہ آپ تنہا تشریف لیجائیے تو شاہزادہ مجبور ہے کسیکو اپنے ہمراہ نہین لے جاسکتا ہے اس وقت مین آپ کیا کہینگی ملکہ نے کہا کوئی صورت ضرور نکالی جائیگی مین بے شہریار کے یہان زندہ نہ رہونگی یہ سنکے ملکہ نے کہا اے زرنگار یہ باتین جس وقت ہونگی دیکھا جائیگا اس وقت علاج تعب مفقود کیونکر ہو شہریار سے کسی طرح ملاقات ہو زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم یہ بات تو میرے امکان سے باہر ہے ہان اگر آپ کو کسی حیلے سے باغ تک لے بھی چلون تو شہریار کو وہان کیونکر بلاؤن سوائے شب کے اس وقت ملاقات ممکن نہین ملکہ نے کہا اے زرنگار اتنی دیر مین کیونکر صبر کرونگی اس وقت میرے دل کی حالت بری ہے اگر اور عرصہ ہوگا تو اور کیفیت دگرگون ہو جائیگی زرنگار کا بھی عجب حال ہوا ملکہ کے ملال سے اسکو بھی صدمہ تھا مگر کیا کرسکتی تھی مجبور تھی کہ بدیع الملک باہر نہ آسکتے تھے اسی طرح

خراب وزاری سے ملکہ نے اُتنا دن بسر کیا جب شام ہوئی تو زرنگار سے کہا یقین ہے اب شہریار ضرور جانب باغ
تشریف لے گئے ہونگے یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے ایسا ہو کہ وہ حسب وعدہ باغ مین جائین اور مجھے نہ پائین
تو گھبرا کے واپس آئین اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی سے چلو وہان شہریار کا انتظار کرین زرنگار نے کہا دیکھیے
مین آپ کی والدہ ماجدہ سے کہتی ہون کیا تعجب ہے کہ وہ بخوشی و رضا آپ کو جانے کی اجازت عطا فرمائین ملکہ
نسیم نے فرمایا اے زرنگار تم ابھی جاؤ کوشش کرو جہانتک ممکن ہو جلد اجازت حاصل کرو زرنگار ملکہ نسیم
کے پاس سے اُٹھکر ملکہ زرین لباس کے پاس گئی ملکہ نے کہا اے زرنگار اسوقت تم ملکہ کو تنہا چھوڑ کر
کیون آئین زرنگار نے کہا ابھی مین ملکہ عالم کے پاس موجود تھی کہ ملکہ کو ایک امر ضروری کی یاد آئی ہے
باغ مین ملکہ نے ایک صندوقچہ رکھا تھا یہان آنے کے وقت اُسکو وہین فراموش کر کے چلی آئین اسمین
ملکہ کی سرزہ ہیکل تھی جب تک ملکہ اُس ہیکل کو زیب گلو کرینگی اُس وقت تک ملکہ کو نیند نہ آئے گی اور وہ
صندوقچہ بے ملکہ کے جائے نہ ملیگا ملکہ اس فکر مین اس وقت تک اُداس بیٹھی تھین مین نے جو افسردہ و محزون
پایا سبب پوچھا ملکہ عالم نے فرمایا مین اپنی ہیکل بھول آئی ہون اب یہان سے جانا بھی خلاف ہے اور یہ بھی ڈر ہے
کہ کہین ایسا نہو وہ غائب ہو جائے تو پھر ایسی چیز ہاتھ نہ آئیگی ملکہ زرین لباس نے کہا اے زرنگار میرا تخت سحر
موجود ہے تم ملکہ کو اپنے ہمراہ باغ مین لے جاؤ ابھی واپس آنا یہان جشن کا سامان ہو رہا ہے ملکہ کی شرکت اس
جشن مین ضرور ہے کیونکہ سلطان کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلسم کشا کے ہمراہ مع مال و خزانہ کے جائینگے ہم
لوگون کو بھی ساتھ لے جائین تو عجب نہین کیونکہ جب تمام لشکر اور خزانہ انکے ہمراہ جائیگا تو ہم لوگون کی محافظت
یہان کون کریگا ضرور سبکو اپنے ہمراہ لیتے جائینگے اس سبب سے چاہتی ہون کہ ملکہ بھی اس جشن مین شریک
ہو لیکن نہین معلوم اب کب ایسی صحبت نصیب ہو کس طرح بسر ہو زندہ رہین یا مارے جائین اتنے بڑے
طلسم سے لڑائی ہے آئینہ اندام سے ساحر جکار سے مقابلہ ہے خدا ہی مدد کرے اور طلسم کشا کو فتح دے
زرنگار نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لے آؤنگی یہ کہکے کنیزون سے ملکہ
زرین لباس نے مخاطب ہو کر کہا تخت سحر جلد حاضر کرو ملکہ نسیم سبز پوش اپنے باغ مین ایک کار ضروری
کے واسطے تشریف لیجائینگی کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا زرنگار ملکہ نسیم کے پاس آئی عرض کی
ملکہ عالم مین نے اجازت لے لی آپ تشریف لے چلیے تخت حاضر ہے ملکہ خوشی خوشی تخت کے قریب آئین
ماں کو سلام کر کے تخت پر سوار ہوئین سحر کیا تخت بلند ہوا ملکہ نسیم اپنے باغ کی طرف روانہ ہوئین مصاحبین
اور زرنگار سے یہی کہا کہ کیا تعجب ہے جو شہریار باغ مین پہونچ گئے ہون اور میرے منتظر ہون زرنگار نے
عرض کی مجھے بھی یہی گمان ہے اور مین یہی باتین کرتی ہوئی چلین ملکہ نسیم تھوڑی دیر مین اپنے باغ مین آکر
پہونچین تخت اُتارا جس بارہ دری مین بدیع الملک نوجوان پہلے تشریف رکھتے تھے وہان گئین کسیکو
نہ پایا ملکہ کو اور زیادہ قلق ہوا باغ مین آکر تلاش کیا کنیزین جو وہان موجود تھین اُنسے دریافت کیا
کہ بدیع الملک نامدار یہان تشریف نہین لائے سب نے عرض کی ابھی تک یہان کوئی نہین آیا
اگر شہریار تشریف لاتے ہم لوگون کو ضرور طلب فرماتے زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم جب بیدلان
مسموم جادو انکو اجازت عطا فرمائینگے اُس وقت وہ تشریف لائینگے ملکہ نے کہا اے زرنگار
شہریار والد ماجد کے پابند نہین ہین بلکہ والد ماجد اُنکے حکم کی تعمیل فرض سمجھتے ہین جسوقت اُنکا مزاج

میں آپ تشریف لائینگے معلوم ہوتا ہے کچھ اور فنک دیتی ہیں اسی وجہ سے شہریار کو صبر ہوا ہے ملکہ نے زرنگار سے
یہ کہا تو مگر دل کی بیتابی اور زیادہ بڑھ گئی خیال آیا ایسا نہو کہ شب بھر ایسے معاملات درپیش رہیں اور آنے کا
موقع نملے تو رات بھر کیونکر بسر ہوگی یہ سوچ کے ملکہ نسیم کی حالت اور ابتر ہوئی زرنگار نے بہت سمجھایا مگر
ملکہ کی بیتابی کم نہوئی آخر کو یہ رائے قرار پائی کہ ایک ساحر یہاں سے جائے اور شہریار کی کیفیت دریافت
کرکے واپس آئے ملکہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت ایک کنیز کو بلا کر کہا ڈیوڑھی پر جا کر ایک ساحر
کو دربار میں سلطان سموم جادو کے روانہ کرو وہ وہاں پوشیدہ طور سے جائے اور شہریار کی کیفیت تحقیق
کرکے واپس آئے کسی پر یہ بات ظاہر نہونے پائے کنیز اُسی وقت باہر آئی ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر
پوشیدہ طور سے دربار میں آیا بدیع الملک کو دنگل زرین پر پایا دربار کو آراستہ دیکھا اور ساحروں سے
اُسنے دریافت کیا کہ ابھی صحبت برخاست نہیں ہوئی سب نے کہا آج صحبت شب بھر رہیگی شہریار نے
چاہا تھا کہ جلسہ کو برخاست کریں مگر سلطان کی خاطر سے یہ حکم دیا کہ شب بھر صحبت یونہیں گرم رہے صبح کو
جلسہ برخاست ہوگا شاہزادہ کسی کار ضروری سے کہیں تشریف بھی لے جائے گا ساحر یہ سب کیفیت سنکر وہاں
سے واپس آیا ڈیوڑھی پر اُسنے سب حالت بیان کی محلدار نے ملکہ نسیم سے عرض کی ملکہ نے جو یہ بات سُنی
اور زیادہ مغموم ہوئی زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم اب شاہزادے کی تشریف آوری سے تو ناامیدی
ہوئی بہتر یہ ہے کہ آپ یہاں سے واپس چلیے آپ کی والدہ ماجدہ منتظر ہونگی کہ چلنے میں قباحت ہے ملکہ نے
کہا اے زرنگار بات تو بہت صحیح ہے مگر میں جو وہاں جاؤنگی تو اور زیادہ گھبراؤنگی یہاں مجھے ہر قسم کی آزادی
ہے اگر شہریار نہیں ہیں اُنکے ذکر سے اپنی طبیعت بہلاتی ہوں وہاں یہ بات کہاں ممکن ہوگی اور زیادہ
دم گھبرائیگا کلیجہ منہ کو آئیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ مجھے یہیں رہنے دو وہاں نہ لے چلو زرنگار نے
پھر عرض کی ملکہ عالم میں جو کچھ عرض کرتی ہوں آپ قبول فرمائیں تشریف لے چلیں ملکہ مجبور ہوئیں رات
بہت کم باقی تھی زرنگار کو اپنے ہمراہ لیکر تخت پر سوار ہوئیں پھر کیا تخت بلند ہوا تھوڑی دیر میں ملکہ
اپنی ماں کے مکان میں داخل ہوئیں یہاں ملکہ زرین لباس آپکی منتظر تھیں بیٹی کی صورت دیکھی کہا بی بی
تمنے بہت عرصہ لگایا رات بھر باغ میں بسر کی ملکہ نے عرض کی میں نے تو آپ سے یہیں عرض کیا تھا کہ وہ ہیکل
ایک پیر مرد کا عطیہ تھی دینے کے وقت ان بزرگوار نے یہ بھی فرمادیا تھا کہ جس دن اس سے تم غافل ہوگی اُسی دن
یہ تحفہ تمھارے پاس سے غائب ہو جائیگا آج میں یہاں چلی آئی اُسکا خیال بالکل نرہا یہاں اگر یاد آئی تو
اُسیوقت واپس گئی مگر ہیکل کا پتہ نہ پایا بہت تلاش کیا کہیں نشان بھی نہ ملا اسی کے صدمے میں اب تلک تھی
تلاش بھی ہو رہی تھی ملکہ زرین لباس نے کہا بی بی جو چیز گئی اُسکا صدمہ بیکار ہے اب رنج کیے سے
وہ دستیاب نہوگی یہاں تو یہ باتیں تھیں اور بدیع الملک نوجوان جو خواجہ کے ہمراہ طرف باغ ملکہ کے روانہ
ہوئے تھوڑی دیر میں راستے طے کرکے داخل باغ ہوئے کنیزوں کو بلایا اُنسے دریافت فرمایا کہ ملکہ کہاں ہیں
سب نے عرض کی اے شہریار ملکہ شب کو تشریف لائی تھیں آپ کی خبر کے واسطے ایک ساحر کو بھی پوشیدہ
طور سے روانہ کیا اُسنے آکر یہ خبر دی کہ جلسہ برخاست ہوکر پھر شروع ہوا اور شہریار کا ارادہ ہے کہ شب بھر
وہاں تشریف رکھیں صبح کو اور کسی کار ضروری سے تشریف لے جائیں ملکہ نے یہ سُنا اور آپ کی تشریف
آوری سے ناامیدی ہوئی تو مجبور ہوکر اپنی والدہ ماجدہ کے پاس چلی گئیں مگر بہت بیتاب تھیں بدیع الملک نے

خواجہ سے کہا اب کیا کرنا چاہیے اور ملکہ کو کیونکر بلانا چاہیے کیونکہ اب آج ہی کا دن اور باقی ہے شب کو میں عبادت
میں مشغول ہونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو کچھ ہدایت ہوگی اُسکے موافق کرونگا ملکہ سے ملنے کا پھر کوئی ذریعہ
نہ ملیگا خواجہ نے کہا کیا بڑی بات ہے انھین کنیزون میں سے ایک کو اُس طرف روانہ کیجیے یہ جاکر ملکہ کو اِس
بات سے آگاہی دین یقین ہے کہ ملکہ پھر کسی طرح سے اپنے کو یہان تک پہونچا دیگی بدیع الملک نے کنیزون
سے فرمایا ادھر سے کون ملکہ کو جاکر میرے آنے کی خبر دیگا سب کنیزون نے عرض کی اے شہریار ہم مجبور ہین کہ
سحر نہین جانتے باہر اور ساحر موجود ہین ہمارا گذر وہانتک نہین ہوسکتا ہے بدیع الملک مایوس ہوے
خواجہ نے کہا مین جاتا ہون اور اگر بن پڑا تو ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لاتا ہون مگر ایک ساحر میرے ہمراہ چلے مجھے
راستہ بتائے کنیزون نے عرض کی یہ بات ممکن ہے ہم آپ کے ہمراہ ابھی بہت سے ساحر کرتے ہین وہ جاکر
آپ کو راستہ بتائین گے مکان زرین لباس تک پہونچا دینگے خواجہ نے ارادہ کیا کہ چلین اتنے
عرصہ مین آسمان پر سناٹا ہوا ایک ابر سیاہ پیدا ہوا وہ باغ کے قریب آکر زمین پر اُترا سب نے دیکھا
کہ سموم جادو تخت پر سوار آتا ہے بدیع الملک کی نگاہ پڑی سموم جادو تخت سے اُترا شاہزادے کے
قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اِس وقت تمھارے آنے کی کیا ضرورت
تھی سموم جادو نے عرض کی اِس وقت مجھے شوق قدمبوسی نے بیتاب کر دیا اِس وجہ سے حاضر ہوا انشاء اللہ
بدیع الملک اور ذکر کرنے لگے خواجہ بھی ٹھہر گئے سموم جادو نے ملکی امور چھیڑ دیے طلسم کے
حالات بیان کرنا شروع کیے اسی ذکر مین دن تمام ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے خواجہ کیطرف دیکھکر
اشارہ کیا کہ آج محروم دیدار فرحت آثار رہے خواجہ نے کہا مین خود اسی مصیبت مین مبتلا ہون سموم
جادو نے بدیع الملک نوجوان سے عرض کی اے شہریار آپ مشغول عبادت ہون غلام اب رخصت
ہوتا ہے یہ کہکے سموم جادو اپنی طرف روانہ ہوا بدیع الملک ایک حجرے مین تشریف لیگئے گو ملکہ کی یاد
نے بہت پریشان کیا مگر شاہزادہ مشغول عبادت ہوا سب خیال جاتا رہا خواجہ اپنے ٹھکانے پر جاکے زرنگار
کی یاد مین بیتاب ہوے مگر بدیع الملک نوجوان شب بھر عبادت الٰہی مین مشغول رہے جب صبح ہوئی
شاہزادے نے دست دعا درگاہ مجیب الدعوات مین بلند کیے بہت کچھ الحاح وزاری کے بعد سجادے سے اُٹھے
لوح کو ملاحظہ فرمایا تو لکھا پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور لوح طلسم ہاتھ آئے تو لازم
ہے کہ جانب ایوان نہ طاق سفر کرے اگر لشکر موجود ہو ساتھ لے ورنہ تلاش لشکر کی بھی ضرورت نہین
جب ایوان نہ طاق تک پہونچے لوح کو دیکھے کوئی کام نکرے بدیع الملک یہ ہدایت دیکھکر
بہت خوش ہوے خواجہ قریب آئے کہا اے بدیع الملک لوح کو دیکھا بدیع الملک نے سب کیفیت
بیان کی خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہے مآل کار طلسم ایوان نہ طاق کو تصور کرنا چاہیے اگر بعافیت
وسلامتی وہان تک پہونچے تو ضرور اُسکے فتح کرنے سے طلسم فتح ہوجائیگا بدیع الملک خواجہ سے یہ
باتین کر رہے تھے کہ سموم جادو نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے بخندہ پیشانی اسکو جواب سلام دیا
سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپنے لوح کو ملاحظہ فرمایا کیا حکم پایا بدیع الملک نے فرمایا مین
ایوان نہ طاق کیطرف جاؤنگا پھر جو حکم لوح ہوگا وہ عمل مین لاؤنگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار
ایوان نہ طاق تک آپ کیونکر تشریف لے جائین گے اُسکا راستہ کسیکو نہین معلوم آپ کے ہمراہ

کوئی ایسا واقف کار ہے جو راستہ بتائے خواجہ نے کہا اے سموم جادو لوح سے پڑھکے کوئی واقف کار
نہیں جب لوح موجود ہے تو کسیکی کیا ضرورت ہے سب کام اسی سے انجام پائینگے اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد
وہاں پہونچ جائینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار کچھ قید تو نہیں ہے کہ یہاں سے بہت جلد جانا چاہیے شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا نہیں ابھی یہاں سے کوچ کرونگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار میں ہر طرح
حاضر ہوں مگر یہاں کے انتظامات بالکل رہجائینگے مجھے اسکا کچھ خیال نہیں ہے ہاں اگر آپ ایک ہفتہ یہاں
قیام فرماتے تو میں سب کام درست کر لیتا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو مجھے جانے دو
تم اپنی راحت کو کیون تلف کرو اگر حیات مستعار باقی ہے تو بعد فتح طلسم تمھارے یہاں مع صاحبقران
کے آئینگے جب تک تمھاری خوشی ہوگی مہمان رہینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار بھلا مجھے
یہ گوارا ہوگا کہ میں بے آپ کے یہاں سلطنت کرون مجھے اس سلطنت سے ، فقیری بہتر ہے کہ ہر وقت
آپکی قدمبوسی سے مشرف ہوتا رہونگا بدیع الملک نے کہا اگر تم کسیطرح میرا کہنا قبول نہیں کرتے ہو تو
میں پہلے یہاں سے جاتا ہون تم جب سب انتظام سے یہاں کے راحت پانا تو جس طرح فراغ میں آئے
میرے پاس آنا سموم جادو نے کہا اے شہریار یہ بھی غیر ممکن ہے کہ آپکو یہاں سے تنہا سفر کرنے دون
بہتر یہ ہے کہ آپ سب لشکر اپنے ہمراہ لے جائیں جب میں یہاں کے انتظام سے فراغت پاؤنگا حاضر خدمت ہونگا
شہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب تم آتا اپنے ہمراہ لشکر لیتے آتا یہاں بے لشکر تمکو رہنا اچھا نہیں ہے
اس وقت تمھارے ترک مذہب کرنے سے تمام طلسم میں سب تمھارے دشمن ہیں جو تمھیں تنہا پائے گا
وہ ضرور لشکر لیکر تمھارے ملک پر چڑھ آئیگا جب تمھارے پاس لشکر موجود نہوگا تو تم اسکو کیونکر روک
سکوگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار میں نصف لشکر یہاں رکھتا ہون نصف لشکر آپکے ہمراہ کیے
دیتا ہون جب یہاں جملہ مال و خزانہ بار کرا دونگا اس سلطنت کے انتظام کرنے والے کو تجویز کرونگا اسوقت
حاضر خدمت ہونگا بدیع الملک نے فرمایا تمھیں اختیار ہے سموم جادو اسی وقت بدیع الملک کے پاس
سے اٹھا اپنے مکان کیطرف آیا وزرا کو طلب کیا اسی وقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں سے نصف لشکر
اس وقت تیار ہوجائے جس وقت آقائے نامدار تشریف لے جائیں انکے ہمراہ رکاب ہو وزرا نے اسیوقت
لشکر میں خبر کرائی لشکر میں تیاری سفر ہونے لگی یہاں سموم جادو نے وزرا سے کہا کہ جسقدر خزانے اسوقت
بر آمد ہو چکے ہیں شہریار کے ہمراہ کرو باقی جب میں جاؤنگا اسوقت اپنے ہمراہ لیتا جاؤنگا وزرا نے اسی وقت
خزانے کو بر آمد کرانا شروع کیا جسقدر اسوقت وزرا کی کوشش سے دستیاب ہوا اسی قدر خزانہ بار کرایا
جب خزانہ بار ہوچکا تو وزرا نے آکر سموم جادو سے عرض کی کہ حضور چلکر ملاحظہ فرمالیں حسب الحکم خزانہ بار
کرا دیا سموم جادو باہر دیکھنے کو آیا دور تک خزانہ اونٹوں پر لدا ہوا ہے سموم جادو نے کہا اسقدر کافی
ہے میں دو ایک روز کے بعد یہاں سے جاؤنگا اپنے ہمراہ کل خزانہ لیتا جاؤنگا صرف اس وقت یہ ضرورت ہے
کہ شہریار کی زاد راہ کے واسطے خزانہ کافی ہو اسقدر بہت ہے یہ کہکر سموم جادو بدیع الملک کے پاس آیا
عرض کی اے شہریار اس وقت خانہ و مان سرکار سے جسقدر خزانہ فراہم ہوسکا اسقدر بار کرا دیا ہے لشکر ہمراہ
رکاب چلنے کیواسطے مسلح و مکمل ہے جسوقت مزاج مبارک میں آئے تشریف لے جائیے غلام دو ایک روز
کے بعد حاضر خدمت ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اسقدر انتظام کی کیا ضرورت تھی خزانہ وغیرہ

فراہم کرنا بالکل بیکار تھا اگر ایسا ہی تمکو منظور تھا تو میرے ہمراہ چند سوار کئے ہوتے میں یہان سے چلا جاتا
جب تم آتے اپنے ہمراہ ان لوگون کو لاتے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین کیا ہون لشکر کا
آپ کے ہمراہ رہنا واجب ہے کیونکہ آپ اس طلسم کے فتاح ہین جناب آپ کے ہمراہ لشکر نہوگا لوگون کو
آمد حضور کی اطلاع کیونکر ہوگی مین مجبور ہون کہ آپ کے لشکر کو نہ پاسکونگا نہین مین جاکر آپکے لشکر ظفر پیکر کو
ہمراہ لیکر پھر قدمبوس ہوتا بدیع الملک نے کہا اے سموم جادو اگر تم ایسا کرو تو مین نہایت خوش ہون
اور بہتر ہے سبب ہے اپنے لشکر کے سردارون سے ملو نہین وہ لوگ بہت جلد مل جائینگے کیونکہ تم اس طلسم کی
راہون سے بخوبی واقف ہو اس سبب سے ان لوگون کو تم بہت جلد تلاش کر لوگے سموم جادو نے عرض کی اے
شہریار مجھے قدم مبارک سے دور رہنا شاق ہے یہ ایسی مصیبت ہے جو مجھ سے نہین اٹھ سکتی بدیع الملک نے
فرمایا اب جو کچھ مصیبت پیش ہو اسکو اٹھاؤ مگر ان لوگون کو تلاش کرو جبتک ان لوگون کو تلاش نکر لینا میرے
پاس واپس نہ آنا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اب مین بعض لوگون کو اپنے ہمراہ نہین لے جاسکتا
ہون کیونکہ نہین معلوم مین کہان کہان جاؤن اور کس کس سے راہ مین مقابلہ پڑے اس سبب سے
ان لوگون کا اپنے ہمراہ رکھنا مناسب نہین جانتا بدیع الملک سمجھ تو ضرور گئے مگر از راہ تجاہل عارفانہ سموم
جادو سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہین جنکو اپنے ہمراہ لے جانا مناسب نہین جانتے سموم جادو نے عرض کی
اے شہریار میرا ارادہ تھا کہ یہان سے معہ اہل وعیال کوچ کرتا پھر اسطرف واپس نہ آتا آپ ہی کے ہمراہ
خانہ کعبہ چلا جاتا لہذا نسوان کا اپنے ہمراہ لے جانا اچھا نہین ہے ان لوگون کو حضور کے سپرد کرتا ہون جب
خدا لائیگا سبکو دیکھ لونگا بدیع الملک نے فرمایا میری عین خوشی ہے مین سبکو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا بحفاظت
سب میرے ہمراہ رہین گے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کو ان سب کے حق مین اختیار ہے مین
انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لشکر کو لیکر حاضر خدمت ہونگا یہ کہکر بدیع الملک سے رخصت ہوا شاہزادے
نے خواجہ سے کہا خواجہ اب چلنے کی تیاری کرنا چاہیے خواجہ نے کہا سب تیاری ہو چکی ہے صرف وقت
روانگی تجویز کرنا ہے بدیع الملک نے لوح اٹھا کے ملاحظہ فرمائی اسمین لکھا تھا کہ روانگی کے واسطے
یہی وقت اچھا ہے اگر جاتے ہو اسی وقت اس شہر کی سرحد سے باہر نکل جاؤ بدیع الملک نے خواجہ سے
کہا لوح ہدایت کرتی ہے یہی وقت روانگی کے واسطے اچھا ہے پس اب ٹھہرنا بیکار ہے یہان سے روانہ ہونا چاہیے
خواجہ نے اسیوقت ملازمین کو طلب کیا سموم جادو کو اطلاع کرائی کہ لوح خبر دیتی ہے کہ اسی وقت یہان
سے روانہ ہونا اچھا ہے سموم جادو یہ خبر سنکر پھر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ
لایا خدمت مین بدیع الملک کے پہنچ کے عرض کی کہ مین نے سب انتظام کر لیا ہے آپ تشریف لے چلین
شہزادہ بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر اٹھے در باغ پر آئے دیکھا لشکر گران سموم جادو نے ہمراہ لیا ہے
بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تم اتنے بڑے کار اہم کو انجام دینے جاؤگے اپنے واسطے لشکر
رہنے دو کیون میرے ہمراہ یہ لوگ جائین سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نے اپنے واسطے
بھی علیحدہ لشکر رکھا ہے بلکہ یہ خیال ہے کہ خزانہ آپکے ساتھ بالکل نہین ہے اور ہمراہی بہت ہین شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نکرو خدا مالک ہے کسی بات کی تکلیف نہوگی یہ کہتے ہوے بدیع الملک
اپنی جگہ سے آگے بڑھے خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر گھوڑے پر

سوار ہوا اور سب اہالیان لشکر قاعدے سے یمین و یسار رکوب ہوئے سموم جادو اپنی زوجہ کے پاس آیا اس سے پہلے ہی اطلاع دے چکا تھا ملکہ زرین لباس نے ملکہ نسیم سے بھی کہدیا تھا کہ سلطان کا ارادہ یہ ہے کہ ہم سبکو طلسم کشا کے ہمراہ روانہ کریں اور آپ تلاش میں لشکر طلسم کشا کے جائیں پس بہتر ہے کہ سب تیاری ہو جائے ملکہ نسیم بھی اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئیں غرض جب وقت روانگی بدیع الملک سموم جادو اندر آیا اپنی بی بی سے کہا آقائے نامدار سوار ہو چکے تم لوگوں نے بڑا عرصہ لگایا ابھی تک سواری بھی یہاں نہیں آئی ملکہ زرین لباس نے کہا اے شہنشاہ اب ہم لوگ آپ سے جدا ہوتے ہیں ایک بار آپ کو اچھی طرح دیکھ لیں اس خیال سے ابھی تک کوئی سوار نہیں ہوا سموم جادو نے کہا اے ملکہ اب تم اس شخص کے ہمراہ جاتی ہو جو تمہاری محافظت مجھسے بڑھ کے کریگا اور تمہاری عزت و حرمت سوا ہوگی اس شخص کے ناموس سے مشہور ہوگی جو اس وقت اعلیٰ ہے حسب و نسب میں تمام عالم سے اور بزرگتر ہے جاہ و حشم میں شاہان عالم سے ملکہ زرین لباس نے کہا یہ تو مجھے سب معلوم ہے مگر آپکی مفارقت بھی سب پہ شاق ہے سموم جادو نے کہا اس بات میں مجبور ہوں کیا کروں اگر نہیں جاتا ہوں اور لشکر کو تلاش نہیں کرتا ہوں تو بڑی خرابی ہے شہریار کے دل میں جو میری طرف سے خیال ہے وہ جاتا رہیگا اسکے علاوہ صدمہ بھی اتحاد فتح نہوگا جبتک لشکر آنے نہ دے ملکہ زرین لباس خاموش ہو رہی سموم جادو نے سبکو سوار کرایا ملکہ نسیم اور زر نگار رتھ کی سوار ہوئیں یہاں بدیع الملک نوجوان نے مرکب باد رفتار کو بڑھا دیا لشکر بھی چلا سموم جادو تھوڑی دور تک شاہزادے کو پہونچانے آیا جب تمام ہو بدیع الملک قریب مرحلہ پہونچے تو سموم جادو سے فرمایا اب تم زیادہ زحمت نکرو واپس جاؤ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں زیادہ تکلیف ہو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپکی مفارقت بہت شاق ہے مگر مجبور ہوں کیا کروں بدیع الملک نے اسکو رخصت کیا یہ تو اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اور بدیع الملک نوجوان حسب ہدایت لوح طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

## اب کچھ کیفیت ایوان نہ طاق کی عرض کی جاتی ہے

کہ ایوان نہ طاق کیا چیز ہے اور کس نے اسکو تعمیر کیا ہے ناظرین پر واضح ہو کہ یہ وہ ایوان ہے جو اس سے کئی سال پہلے ایوان جادو اور کیوان جادو نے یہاں بنایا تھا مگر آئینہ اندام سب کے سامنے یوں کہتا تھا کہ اس ایوان کو جبکہ میں نے بنایا ہے اسمیں وہ وہ باتیں پیدا کی ہیں جو آجتک کسی کو دیکھنا و سننا نصیب نہیں ہوئیں خداوند کی اصلی خدائی وہی ہے جب مزاج خداوند میں آتا ہے وہاں تشریف لے جاتے ہیں اس خدائی کے بندوں کو اپنا جلوہ دکھاتے ہیں جب جی چاہتا ہے یہاں رہتے ہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونوں جگہ سلطنت کرتے ہیں اور دونوں جگہ کے باشندے زیارت خداوند سے فیض پاتے ہیں مگر اصلیت اسکی یہ ہے کہ ایوان جادو ایک ساحر زبردست تھا اسنے اپنے سحر خاص سے اپنے رہنے کے واسطے ایک مکان بنایا تھا اور اس زمانے میں اس صحرا میں جنوں کی سکونت تھی انکے خوف سے اسنے اپنی حفاظت کی تھی اور گرد اپنے مکان کے ایک طلسم بنایا تھا اور اس طلسم کے نو مرحلے تھے ہر مرحلے پر ایک طاق بنا ہوا تھا پہلے مرحلے پر جو طاق تھا وہاں کی بادشاہی کیوان جادو اسکا چھوٹا بھائی کرتا تھا اور آٹھ مرحلوں پر اور ساحران جلیل تھے مگر ایک کی کیفیت دوسرے کو نہیں معلوم تھی اسقدر عجائبات صحرا سنے جاتے تھے کہ جسکی تفصیل انشاء اللہ مقام مناسب پر لکھی جائے گی

کہ ناظرین کو لطف کامل ہوگا خاص جو اسکے رہنے کا مکان تھا اصلی کیفیت سوائے کیوان جادو کے اور
کوئی نہ جانتا تھا کیوان جادو ہر ایک مرحلے کے حال سے واقف تھا کیونکہ روز اپنے بھائی کی ملاقات کو جایا
کرتا تھا جو شاہان طلسم ایوان جادو کو خط لکھنا چاہتے تھے وہ سب کیوان جادو کے پاس اپنے نامہ دار کو بھیجتے
تھے جب کیوان جادو اپنے بھائی سے ملنے جاتا تھا بادشاہون کے خط دکھاتا تھا ایوان جادو جو مناسب سمجھتا تھا
جواب تحریر کر دیتا تھا چنانچہ جب بدیع الملک تاجدار اور صاحبقران عالی وقار اس طلسم مین تشریف لائے
اور بدیع الملک نے بہت سے مرحلے فتح کیے کسی سے نہ دبے آئینہ اندام کو بھی کسیقدر خوف پیدا ہوا اُسنے
ایک نامہ کیوان جادو کو تحریر کیا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ ایک شخص میرے طلسم مین آیا ہے نام اسکا شہزادہ
بدیع الملک ہے اُسنے بہت سے مرحلے اس طلسم کے فتح کیے ہین بہت سے بادشاہان عالی جاہ کو اس طلسم مین
اپنا مطیع کیا ہے بہت سے پہلوان بہت سے اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے یقین ہے وہ میرے طلسم کو تباہ کرے اگر آپ یہ عرضی
میری اپنے بھائی یعنی ایوان جادو کے پاس پہونچا دیجے اور وہ کسی طرح میری مدد فرمائین تو کیا تعجب ہے کہ
مین اس آفت ناگہانی سے نجات پا کر بدستور قدیم اپنی سلطنت کے کار و بار مین مصروف رہون اور مین بسبب
آپ حضرات کی وجہ سے بے کھٹکے اس طلسم مین رہا اور ابتک آپ ہی لوگون کی وجہ سے مجھے تقویت ہے اگر
آپ لوگ ایسے وقت مین میری مدد نہ فرمائین گے تو پھر اس سے زیادہ اور وقت مصیبت سخت پڑنیوالا نہ
ہوگا کیونکہ مجھ سا ساحر اپنی بے بسی اور بیکسی ظاہر کرتا ہے آپ کو لازم ہے کہ آپ ضرور میری مدد فرمائین اور مجھے
اس آفت ناگہانی سے بچائین مگر اس راز کو اپنے ہی تک رکھیے گا میری آبرو آپ کے ہاتھ ہے اِس
مضمون کا نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ تو طلسم نہ طاق کی طرف جا جب قریب طلسم پہونچنا
وہان ایک نائب خداوند ہے اُسکو یہ نامہ دینا اور کہنا کہ اسی طرح اس نامے کو ایوان جادو تک پہونچا دو
وہ سب انتظام کریگا مگر اسکا ذکر کسی سے نکرنا ورنہ خداوند آزردہ ہو جائین گے اور تجھے فنا کر دینگے وہ ساحر نامہ
لیکر روانہ ہوا جب قریب طلسم نہ طاق پہونچا وہان جا کر دریافت کیا کہ یہان خداوند آئینہ اندام کا نائب کہان
ہے لوگون نے کہا بیدار جادو ایک ساحر ہے یہان سب اُسکو خداوندی مانتے ہین وہ ساحرون کی بستی مین رہتا ہے
یہ اُن لوگون سے پتہ دریافت کر کے ساحرون کی بستی مین آیا وہان تحقیق کیا تو مکان بیدار جادو کا لوگون نے بتایا
ساحر وہان آیا دروازے پر دربانون نے روکا ساحر نے کہا مین خداوند آئینہ اندام کا فرستادہ ہون
ایک کار ضروری سے یہان آیا ہون نائب صاحب سے جا کر میری اطلاع کر دو لوگون نے اُسیوقت
جا کر بیدار جادو کو اطلاع کی کہ ایک ساحر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ مین خداوند آئینہ اندام کے پاس سے آیا ہون
بیدار جادو نے کہا اُسے جلدی میرے پاس بلاؤ مین بہت محجوب ہوا مگر تم لوگون کو کیا معلوم تھا اُسے
روکنا لازم نہ تھا سبنے کہا اگر ہم اس کیفیت سے آگاہ ہوتے ہرگز اُسکو نہ روکتے مگر اب تو بھولے ایک
خطا ہوئی آپ معاف فرمایے گا بیدار جادو نے کہا اب وقت نکرو جلد جاؤ اُس ساحر کو میرے سامنے لاؤ مین
دیکھون کہ مجھے خداوند آئینہ اندام نے کیون یاد کیا کیا سبب ہے ملازمین بیدار جادو باہر آئے ساحر کو اپنے
ہمراہ اندر لے گئے بیدار جادو اسکو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اے ساحر اپنا نام بتا اور آنے کا سبب ظاہر کر
ساحر نے کہا طیران جادو میرا نام ہے خداوند آئینہ اندام کا نامہ دار ہون آپ سے کچھ باتین تخلیے مین بیان
کرنا ہین بیدار جادو نے اُسیوقت سبکو اُٹھا دیا جب وہان تنہائی ہوگئی تو طیران جادو سے مخاطب ہو کر

کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو طیران جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے ایک نامہ ایوان جادو کے نام تحریر
فرمایا ہے اور اُنھنے یہ پیام زبانی کہا ہے کہ آپ اس نامے کو کسی طرح ایوان نہ طاق مین بھیجدین بیدار جادو نے
اُس نامے کو لیا کہا اے طیران جادو مین اس نامے کو ایوان نہ طاق مین سلطان نہ طاق کے پاس روانہ
کرتا ہون جبتک اس کا جواب نہین آئے تو یہان مقیم رہو جواب لیکر جانا طیران جادو نے کہا آپ اسیوقت
اس نامے کو روانہ فرمایئے تھوڑی دیر مین اسکا جواب آجائیگا مین اسکو لیکر روانہ ہونگا بیدار جادو نے
کہا اے طیران جادو طلسم نہ طاق مین نامہ پہونچانا اسقدر آسان تصور کیا ہو ممکن نہین ہے کہ بے بہے
جائے یہ نامہ ایوان جادو کے پاس پہونچے جب مین کوشش کرونگا تو یہ نامہ وہان تک پہونچیگا طیران
جادو نے کہا آپ ہی تکلیف فرمایئے اس وقت تشریف لے جایئے خداوند نے مجھے تاکید کردی تھی
کہ جہانتک ممکن ہو اس نامے کا جواب لیکر جلد آنا بیدار جادو نے کہا مین کل جاؤنگا نامہ وہان تک
پہونچاؤنگا جواب لکھنا ایوان جادو کا کام ہے جب اُسکے مزاج مین آئے گا جواب لکھے گا طیران خاموش
ہو رہا اُس روز شب کو بھی طیران نے اس سے تاکید کی صبح کو بیدار جادو بستر خواب سے اُٹھکے نامہ
لیکر طرف طلسم نہ طاق کے روانہ ہوا جب دیوار طلسم کے قریب پہونچا قصد کیا کہ سحر سے اُڑکر طلسم کے اندر
جاؤن دیوار تک نہ پہونچا گر پڑا ہاتھ پاؤن مین چوٹ آئی سحر فراموش ہو گیا اُسنے چاہا اُٹھکے وہان سے
بھاگے کہ ایک ساحر سامنے سے پیدا ہوا اُسنے کہا اے بیدار جادو اس جگہ کو مثل اپنے طلسم کے نہ خیال
کرنا اگر آئینہ اندام یہان آنے کا ارادہ کرے تو اُسکی بھی یہی حالت ہو جو تیری ہوئی کہا مطلب کہ جو تو
طلسم کے اندر جانا چاہتا ہے بیدار جادو نے کہا مین ایک نامہ خداوند آئینہ اندام کا لیکر آیا ہون چاہتا ہون
کہ اس نامے کو تمھارے سلطان تک پہونچاؤن اُس ساحر نے کہا نامہ میرے حوالے کر ایک ماہ کے بعد
اسکا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا خداوند نے تاکید فرمائی ہے کہ جواب اسکا بہت جلد مجھ تک آنا چاہیے
اگر دیر ہوگا تو اُنکے خلاف خاطر ہوگا اُس ساحر نے جواب دیا کہ تمھارے خداوند کیا چیز ہین جو اُنکا حکم ہمارے
شہنشاہ مانین اور اُنکی خاطر کرین معلوم ہوتا ہے آئینہ اندام جادو پر کوئی وقت سخت ہی پڑا ہے
ہمارے شہنشاہ کو عریضہ لکھا ہے بیدار جادو کو یہ بات بڑی تو معلوم ہوئی مگر بخوف جان خاموش رہا کچھ
جواب نہ دیا ساحر اسکے سامنے سے غائب ہو گیا اور ایک آواز آئی کہ اے بیدار جادو ایک ماہ تک یہین
رہو تیرے واسطے سب سامان ہمارے شہنشاہ کے یہان سے آئیگا بیدار جادو خاموش رہا تھوڑی
دیر کے بعد اُسنے دیکھا کہ چند ساحر ایک بارگاہ لیکر آئے اُس بارگاہ کو آراستہ کیا سب اسباب راحت
بارگاہ مین رکھا دو ساحر وہین رہے باقی سب غائب ہوگئے بیدار جادو اس کیفیت کو دیکھکر متعجب ہوا
اُن ساحرون نے کہا اے بیدار جادو بارگاہ مین آؤ ہم لوگ تمھاری خدمت کرینگے بیدار اُس بارگاہ مین
آیا ساحرون نے پوچھا کہ تمھارے آئینہ اندام پر کیا مصیبت پڑی ہے کہ ہمارے شہنشاہ کو نامہ لکھا ہے بیدار
جادو نے کہا مین اُنکے دل کے حال سے آگاہ نہین کوئی امر ہوگا مگر یہ تو بتاؤ کہ اب نامہ کیونکر وہان تک
پہونچیگا اور جواب ایک مہینے کے بعد مجھے کیونکر ملیگا ساحرون نے جواب دیا کہ ابھی یہ نامہ سلطان
کیوان جادو کے خدمت مین جائے گا وہ اس نامے کو لیکر اپنے بھائی ایوان جادو کے پاس
جائینگے وہ جواب لین گے پھر سلطان کیوان وہان سے جواب لاکر دین گے تب جو تمھارے

پاس لیکر آئیگا ایک ہفتہ اُس کو قطع راہ مین صرف ہوگا دو روز تک اس دیوار پر پڑا رہیگا جب سب راہین طے ہو چکین گی اُسوقت تمھین نامے کا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا تم لوگ اس وقت بارگاہ لیکر کس طرح آئے ساحرون نے کہا ہم لوگ اس دیوار مین جو طاق بنے ہین اُسمین رہتے ہین یہی خدمت ہمارے متعلق ہے کہ جس بادشاہ کا نامہ دار آئے اُسکو یہان رہنے کی جگہ دین اور نامہ اُسکا سلطان کیوان کی خدمت مین روانہ کر دین تم یہان کے دستور سے آگاہ نہ تھے اس وجہ سے اندر جانے کا ارادہ کرتے تھے یہان کا دستور یہ ہے کہ جب کوئی نامہ دار نامہ لیکر آتا ہے وہ بآواز بلند کہتا ہے کہ ہم فلان بادشاہ کا نامہ لیکر آئے ہین ہم لوگ اس صدا کے منتظر رہتے ہین فوراً آکر اُس سے نامہ لیتے ہین اُسکے رہنے کو جگہ دیتے ہین بیدار جادو نے کہا اگر تم لوگون کی خوشی ہو تو مین ایک روز کے واسطے یہان سے جاؤن جو ساحر میرے پاس نامہ لیکر آیا ہے اُس سے تمام کیفیت بیان کر آؤن ایسا نہو کہ وہ مجبور ہو کر چلا جائے کیونکہ مین نے اُس سے کہا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر مین نامے کا جواب لاؤنگا جب ایک ماہ گذر جائیگا تو وہ ضرور گھبرائیگا اور اپنے مکان کو واپس ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ مین جا کر اطلاع کر دون ساحرون نے کہا کیا مضائقہ ہے مگر ایک روز سے زیادہ اپنے یہان نہ ٹھہرنا سلطان کی طرف سے یہ اجازت نہین ہے ہم لوگ محض بنظر رعایت تمھین ایک روز کی اجازت دیتے ہین بیدار جادو اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا ایک شب راہ طے کی صبح کو اپنے مکان پر پہونچا طیران جادو کو علیحدہ بلا کر سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ تم ایک ماہ تک یہین مقیم رہو مین جاتا ہون ایک ماہ کے بعد وہان سے جواب نامہ آئیگا ساحر لائیگا مجھے یہان ٹھہرنے کی اجازت نہین ہے وہین جاتا ہون طیران جادو خاموش ہو رہا بیدار جادو پھر طلسم نہ فاق کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر بخدمت شائقین والا تمکین عرض کیا جائیگا

## اب کیفیت اُس ساحر کی بیان کی جاتی ہے

کہ جو آئینہ اندام کا نامہ بیدار جادو سے لیکر کیوان جادو کی طرف روانہ ہوا تھا جب اسنے دس دن تک راہ پیمائی کی تو گیارھوین روز کیوان جادو کے مکان پر پہونچا ڈیوڑھی پر جا کے اُسنے دربانون سے کہا کہ ایک نامہ آئینہ اندام جادو کا سلطان کے پاس آیا ہے اسکو سلطان کیوان کے پاس پہونچا دو دربانون نے چوبدار کو طلب کیا ساحر نے چوبدار کو نامہ دیا چوبدار نامہ لیکر اندر گیا دستور کیوان جادو کے یہان کا یہ تھا کہ کیوان جادو سوا اپنے وزیر کے جسکا نام سفال جادو تھا اور دوسرے کا سامنا اپنے روبرو نہ کرتا تھا اور سفال جادو سوا اپنے نائب منظور جادو کے دوسرے کا سامنا نکرتا تھا منظور جادو سوا سیماب جادو کے یہ چوبدار خاص تھا دوسرے کا سامنا نکرتا تھا جب کوئی نامہ دار جاتا تھا تو دربان اسکو سیماب جادو کی معرفت منظور جادو کے پاس بھیجتا تھا اور منظور جادو سفال جادو کے پاس لیکر جاتا تھا سفال جادو کیوان جادو کو وہی نامہ دکھاتا تھا کیوان جادو جو مناسب جانتا تھا وہ کرتا تھا جب آئینہ اندام کا نامہ گیا تو دربانون نے سیماب جادو کو بلایا اسکو نامہ دیا سیماب جادو منظور جادو کے پاس لیکر آیا منظور جادو نے وہ نامہ سفال جادو کو جا کر دیا سفال جادو اس خط کو لیکر کیوان کے پاس آیا کیوان جادو کو ایوان جادو کا

حکم تھا کہ میرے نام جو عرضی یا جو نامہ آئے اُسکو پہلے تم دیکھو اگر میرے پاس آنے کے لائق ہو تو پیش کرو
ورنہ جو مناسب جانو تو جواب تحریر کردو ایوان جادو نے اُس نامے کو بھی کھولا پڑھا تو اُسمین آئینہ اندام
کی طرف سے لکھا تھا کہ مین آپ کے چھوٹے پر اس طلسم کی سلطنت کرتا ہون اور ایک عالم کو اپنا مطیع بنایا
ہوئی زمانہ ایک شخص ایسا اس طلسم مین آیا ہو کہ جو سحر سے بالکل آگاہ نہین مگر ساحرون کا قتل کرنا اُسکے
نزدیک بالکل آسان ہو بہت سے رہنے میرے طلسم کے اُسنے توڑ ڈالے بڑے بڑے ساحر اُسکے
ہاتھ سے قتل ہوئے نامی پہلوان زیر ہو کر اُسکے مطیع ہوئے اگر یہ اسی طرح میرے طلسم مین رہا تو یقین ہی
طلسم کو فتح کرے گا مین اُسکو نہ روک سکونگا اگر آپ اتنی مدد فرمائین کہ اسکو کسی طرح اسیر کرین یا قتل
کرین تو میری جان بچے اور طلسم بھی سلامت رہے جب کیوان جادو سب خطوط پڑھ چکا تو سفال جادو
اپنے وزیر کیطرف مخاطب ہوا اور کہا آئینہ اندام جادو جو اس طلسم کے باہر سلطنت کرتا ہی اور خدائی کا دعوی
کررہا ہی اُسکو ایک مسلمان غیر ساحر نے اس درجہ ستایا ہی کہ اُسنے فریاد کی ہی اور مدد چاہی ہی یہ معاملہ نازک ہی بہتر ہی
مین بھائی صاحب سے اسکی اطلاع نکردونگا اُسوقت تم کوئی جواب اسکی بات کا نہین دے سکتا سفال جادو
نے کہا آپ کل تشریف لے جائیے گا نامہ بھی دکھائیے گا جو کچھ وہ ارشاد کرینگے اُسکے موافق کیا جائیگا
اُس روز تو کیوان جادو ایوان جادو سے مل آیا تھا دوسرے روز جب اپنے بھائی کے سلام کو جانے کا
ارادہ کیا وزیر نے نامہ دیا اسنے نامہ کمر مین رکھا تخت سحر پر بیٹھ کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین شہر ایوانی
مین آکر پہونچا ایوان جادو کے محل معلق تک گیا ایوان جادو ساحرون مین سے سوائے اسکے اور دوسرے
شخص کا سامنا نہ کرتا تھا اسکے واسطے یہ حکم تھا کہ کیوان جادو جس وقت یہان آنے کا ارادہ کرے تو اُسکو کوئی
نہ روکے کیوان جادو جب اُسکے محل معلق کے برابر پہونچا بیلے اجازت اندر آیا ایوان جادو اُسکو دیکھکر
خوش ہوا اسنے سلام کیا ایوان جادو نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا پہلے مزاج کی کیفیت پوچھی پھر ادھر ادھر کی باتین
شروع کین کیوان جادو نے کمر سے آئینہ اندام جادو کا نامہ نکالکر ایوان جادو کے سامنے رکھدیا
ایوان جادو نے نامے کو پڑھکر کہا اے کیوان جادو مین آجتک جانتا تھا کہ آئینہ اندام جادو بھی ساحر کامل
ہی اور اسنے بے سبب دعوی خداوندی نہین کیا ہی مگر اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ اسکو سحر مین ذرا بھی
دخل نہین ایک مرد غیر ساحر کے سبب سے اسقدر نالان ہی اگر کوئی ساحر اسکے طلسم مین آتا اور وہ چاہتا تو
ایک ہی دن مین طلسم کو فتح کرلیتا کیوان جادو نے جواب دیا کہ ساحر سوائے طلسم نطاق کے اور دوسری جگہ نہین
جسقدر اس احاطے کے باہر ہین اُنکو سحر کرنے کا مطلق تمیز نہین ہی گو بڑے بڑے دعوے کرتے ہین مگر اُنکے کمال
کے قائل ہمی وہین کے لوگ ہین سحر اب سوائے نطاق کے اور کہین باقی نہین ایوان جادو نے کہا مین یہ
نہین کہتا کہ آئینہ اندام مثل یہان کے ساحرون کے سحر جانتا ہی مگر میرے کہنے کا یہ مطلب ہی کہ جسقدر وہان
کے ساحر ہین اُنہین نامی ساحرون کے دفتر مین اسکا بھی نام ہی بلکہ مین نے جو اس احاطے کے باہر کے
ساحرون کے نام دیکھے تو آئینہ اندام جادو کا نام بھی اعلی درجے کے ساحرون مین پایا بلکہ دو چار ساحر ایسے
اور ہین جو اس سے سحر مین اچھے ہین ورنہ اسکا جواب دینے والا کوئی نہین ہی جب یہ ایسا ساحر ہی تو ایک
غیر ساحر کے وجہ سے اسقدر کیون گریان ہی معلوم ہوتا ہی کہ جو اس احاطے کے باہر ہی وہ سحر بالکل نہین
جانتا اول تو بہت لوگ اس احاطے کے باہر ایسے ہین جو سامری و جمشید کی خدائی کے قائل نہین اور

انھین لوگون کا نام لیکر سحر کرتے ہین بھلا سامری وجمشید کیا چیز تھے اگر اس وقت مین ہوتے تو انھین خفیف
سحر معلوم ہوتے وہ بھی مثل انھین لوگون کے سحر جانتے تھے مگر کسی قدر انھین قوت زیادہ تھی تمام عالم
از راہ جہالت انکا معتقد ہو گیا کیوان جادو نے کہا اب آپ ہی کہئے میں اسکا جواب کیا تحریر کرون ایوان
جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم آئینہ اندام کو یہ بات تحریر کرو کہ تم مع اپنے تمام معتقدین
ہمارے یہان چلے آؤ کسی کی مجال نہین جو یہان تمھے بول سکے کیوان جادو نے بھی اس بات کو پسند کیا
اُسیوقت آئینہ اندام کے نامے کی پشت پر لکھا کہ اے آئینہ اندام اگر تمھین اُس مرد خیرہ ساحر کا اس درجہ
خوف ہے تو تم مع اپنے تمام معتقدین کے یہان چلے آؤ حضور سلطان سے تمھین اس طلسم سے بڑھکر سلطنت
مل جائیگی طلسم نہ طاق کے اندر زندگی بسر کرنا کسی کی اتنی مجال نہین جو تمھین یہان گزند پہونچا سکے اگر ہمارے
کہنے کے خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے کیوان جادو نے یہ جواب لکھکر ایوان جادو کو دکھایا ایوان
جادو نے کہا اسمین یہ بات بھی ضرور لکھدو کہ لوح طلسم اپنے یہان کی لیتے آنا کیونکہ وہ لوح یہان بھی کسیقدر
کام دے سکتی ہے اگر وہ لوح طلسم کشا کے ہاتھ آجائیگی تو کیا عجب ہے وہ اس طرف بھی آنے کا ارادہ کرے
گو یہان نہین آسکتا مگر پھر بھی احتیاط لازم ہے کیونکہ اس طلسم مین جو چیز ہے وہ ایسی بنی ہے کہ جواب نہین اگر طلسم کشا
نے تمھارے طلسم کی لوح پائی اور اس طرف آنے کا ارادہ کیا تو اس طلسم کی لوح یہان اسقدر کام دیگی کہ
دیوار طلسم کے توڑنے کی ترکیب طلسم کشا کو معلوم ہو جائیگی گو طلسم کشا ایسا نہین کرسکتا ہے مگر احتیاطاً لکھدیا
اچھا ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ طلسم کشا مرد شجاع ہے اور صاحب عقل ہے اقبال مند بھی ضرور ہے کیا عجب
ہے وہ اس طلسم کی لوح پر قبضہ کرے اور لوح اُسے اسطرف آنے کی ہدایت کرے تو چلا آئے کیوان جادو
نے یہ بھی لکھدیا کہ اے آئینہ اندام جب اس طرف آنے کا قصد کرنا تو لوح طلسم لیتے آنا کیونکہ تمھارے
طلسم کی لوح یہان بھی کسیقدر کام دیگی ہے ایسا نہو طلسم کشا لوح پر قبضہ کرے گو یہان نہین آسکتا مگر
احتیاطاً تمکو لکھا جاتا ہے جب یہ بھی لکھ چکا تو ایوان جادو نے نامے پر اپنی مہر کی اور کیوان جادو سے کہا
اس نامے کو جلد آئینہ اندام کے پاس بھیجدو کہ اسنے ہم سے مدد چاہی ہے ایسا نہو کہ طلسم کشا اُسے
ہلاک کرے اور اُسکے طلسم کو خاک مین ملادے کیوان جادو اُسی وقت وہان سے نامہ لیکر روانہ ہوا
اپنے مکان پر آیا سفال جادو اپنے وزیر کو نامہ دیا اُسنے منظور کو دیا منظور جادو نے سیماب جادو
کو دیا سیماب جادو نامہ لیکر پہرے پر آیا دربانون کو دیکر چلا گیا دربانون نے اُسی ساحر کو بلایا جسنے
نامہ لاکر دیا تھا اُسکو نامہ دیکر کہا بہت جلد اسکو روانہ کرنا عرصہ نہونے پائے ساحر اُسی وقت روانہ ہوا
راہ طے کرکے قریب دیوار پہونچا دو روز تک دیوار پر چڑھا بیٹھا رہا تیسرے روز اُس بارگاہ مین جاکر پہونچا
جہان بیدار جادو مقیم تھا اسکو نامہ دیا کہا اس نامے کا جواب جلد عنایت ہوا اور یہ تاکید ہے کہ یہ جواب آئینہ اندام
جادو کو بہت جلد پہونچ جائے بیدار جادو خوش ہوا جواب نامہ لیکر راہی ہوا اپنے مکان پر آیا طیران جادو کو
نامہ دیا کہا اسکو اسی وقت لیکر روانہ ہو جسقدر جلد اسکو خدمت خداوندی مین پہونچائے گا اُسی قدر تیرے واسطے اچھا
ہے طیران جادو نامہ لیکر سحر کرکے اُڑا آئینہ اندام جادو کیطرف روانہ ہوا اگر ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب طیران جادو کو یہ نامہ دیکر روانہ کرچکا اور جواب کا منتظر ہوا تو اسکو بدیع الملک کی ذات سے عقیدہ

خوف تھا کر اسنے اپنے ملازمین کو بلاکر یہ حکم دیا کہ تم لوگ لوح دار جادو کے پاس جاؤ اور لوح دار سے
کہو کہ لوح لیکر خداوند کے پاس حاضر ہو خداوند لوح کو اپنے پاس رکھینگے ملازمین لوح دار جادو کی طرف
روانہ ہوے جب مکان لوح دار پر پہونچے کہین مکان کا پتہ نہ پایا جہان جہان عمارتین بنی تھین وہان وہان
خاک کے ڈھیر دیکھے ملازمین آئینہ اندام متعجب ہوے کہا ہم لوگ جب کبھی لوح دار کے پاس آئے اسی
جگہ آئے راستے کے نشانات بھی سب پائے مگر آج عجیب بات ہے کہ وہ عمارتین اور عجائبات جو یہان لوح دار
جادو نے بنائے تھے اور خداوند نے بزور سحر پیدا کیے تھے آج نہین دکھائی دیتے بڑی فکر اس بات کی ہے کہ
سوائے ہم لوگون کے اور کوئی اس راز سے واقف نہ تھا اگر کسی کا اس طرف گزر بھی ہوتا تو ضرور وہ گرفتار ہو جاتا
اور لوح دار جادو اسکو قتل کرتا یہ عمارتین کسنے خاک مین ملادین اور عجائبات کو کسنے برباد کیا دیر تک ملازمین آپس مین
باتین کرتے رہے جب عقل نے ذرا بھی کام نہ دیا اور سب مجبور ہوے تو آپس مین یہ صلاح کی کہ سب کا یہان
ٹھہرنا بیکار ہے واپس چلنا اچھا ہے خداوند کو چلکر اس حال کی اطلاع کرین اُنسے سب کیفیت معلوم ہوگی پھر
اُنمین سے ایک نے کہا اگر خداوند کو یہ معلوم تھا تو ہم لوگون کو یہان کیون بھیجا سب نے اسکا جواب دیا کہ
اس بات مین زیادہ گفتگو کرنے کی کیا ضرورت ہے ابھی واپس چلو جب خدمت خداوند مین پہونچینگے سب
حال معلوم ہو جائے گا یہ کہکے وہان سے واپس ہوے دن بھر مین پھر اپنے ٹھکانے پر آکے پہونچے
تھوڑی دیر دم لیا پھر آئینہ اندام جادو کے پاس پہونچے آئینہ اندام نے کہا اے مقربان خداوند
کیا انتظام کیا اُن لوگون نے جواب دیا کہ اے خداوند ہم لوگ حسب الحکم وہان گئے مگر وہ عمارتین جو
سابق مین پائی جاتی تھین اب نہین ہین اور وہ عجائبات جو قبل مین نظر آتے تھے اب نہین دکھائی دیتے
گلزار لوح دار جادو کا کہین پتہ نہین ہے بڑے تعجب کی بات ہے جب ہم لوگون نے یہ کیفیت دیکھی مجبور
ہوکے واپس آئے آپ اب اسکی جو اصل کیفیت ہو بیان فرمائیے آئینہ اندام جادو نے جو یہ سُنا
اسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا مگر خیال کیا کہ اگر اس وقت کچھ اضطراب ظاہر کرتا ہون تو ان لوگون
کی نگاہون مین حقیر ہو جاؤنگا یہ سوچ کے اسنے کہا کہ مین تم لوگون کا امتحان کرتا تھا کہ تمہین کیونکر
مقام لوح مل جاتا ہے مین اب اس جگہ سے لوح کو تبدیل کردیا اور جگہ رکھا ہے یقین ہے اب طلسم کشا کو
وہان روانہ کرون اور وہان جاکر طلسم کشا اسیر ہو جاے ملازمین خاموش ہو رہے اسنے سبکو رخصت کیا
آپ تنہائی مین بیٹھ کے خیال کرنے لگا کہ اب لوح کا سراغ کیونکر لگاؤن لوح دار جادو کو کہان پاؤن
یہ سوچتے سوچتے اسکو خیال گزرا کہ جبتک سموم جادو کو کسی نے قتل نہ کیا ہوگا اُس وقت تک لوح دار
تک نہ پہونچا ہوگا اگر سموم جادو کے مرحلے کی طرف کسی کو روانہ کرون تو اسکی خلاصہ کیفیت معلوم ہو یہ سوچ
کے اسنے اور ساحرون کو بلایا کہا سموم جادو کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھ آؤ کہ لوح دار کی کیفیت
کیا ہے ساحر اس سے رخصت ہوکر روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین مرحلہ ایوان کے پاس پہونچے وہان کی
آبادی مین فرق پایا ساحران مکار شہر کو ویران پاکے بہت گھبرائے قریب تخت گاہ سموم جادو آکر انھون نے
یہ خیال کیا کارخانہ سلطنت درہم برہم پایا دروازے پر آکے چوبدارون سے کہا ہماری اطلاع سموم جادو
سے کرو کہ فرستادہ خداوند آئینہ اندام جادو ڈیوڑھی پر موجود ہین فرمان خداوندی لائے ہین جلد انھین
اپنے محل مین بلاؤ دربانون نے اسی وقت چوبدارون سے کہا چوبدار اندر گئے سموم جادو اسوقت

وہان موجود نہ تھا چلتے وقت ایک ساحر کو اپنی جگہ پر مقرر کر گیا تھا نام اسکا اوتاد جادو تھا جب چوبدار
اوتاد جادو کے پاس پہونچے اسکو اطلاع کی کہ آئینہ اندام نے چند ساحر یہان بھیجے ہین وہ دروازے پر
موجود ہین انکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی اوتاد جادو مسلمان تھا اور سب اہلکار بھی اسکے کفر سے بری
تھے تو اوتاد جادو دیر تک فکر مین رہا پھر حکم دیا کہ سبکو بلالو جو خدا کو منظور ہی وہ ہوگا چوبدار سلام کرکے ہٹے
باہر آئے اپنے ہمراہ ساحران آئینہ اندام کو اندر لے گئے ساحرون نے جاکر تخت پر بجائے سموم جادو
اوتاد جادو کو دیکھا ان سبکو تعجب ہوا کہا اے اوتاد جادو سموم جادو کہان ہی اور یہ مرحلے کی کیا حالت ہی
نصف آبادی بھی نہین ہی جو لوگ یہان کے باشندے تھے وہ سب کیا ہوئے لشکر اس مرحلے پر بھیج دیا
تھا اسکا پتہ نہین ان سب باتون کے علاوہ خود سلطان طلسم کا پتہ نہین تعجب کی بات ہی یہ کیا معاملہ ہی
صاف صاف بیان کرو اوتاد جادو نے کہا یہ سب کارخانے قدرت کے ہین جو اسکے مزاج مین آتا ہی وہی
کرتا ہی ہمین تمھین کیا معلوم ابھی یہ شہر کسقدر آباد تھا تھوڑے ہی دنون کے عرصہ مین کیسا تباہ ہوگیا ساحرون
نے کہا اسکا سبب خداوند نے تحقیق فرمایا ہی اوتاد جادو نے کہا اے ساحران آئینہ اندام تم میری طرف سے
یہ جواب دینا کہ جب تم دعوی خداوندی کرتے ہو تو پھر تمھین اس تحقیق کی کیا ضرورت ہی خود جان سکتے ہو کہ یہان
جو کچھ واقعہ گزرا اگر تم اپنی خدائی سے انکار کرو تو مین سب کیفیت بیان کردون ساحران آئینہ اندام نے
جو یہ گفتگو اوتاد جادو کی سنی گھبرا گئے کہا اے اوتاد جادو تو کیسی باتین کر رہا ہی ان لفظون سے ہمین
بوئے اسلام آتی ہی کیا تو مسلمان ہوگیا اوتاد جادو نے کہا بیشک مین نے دین آئینہ پرستی ترک کیا
اور مذہب اچھا اختیار و قبول کیا ساحرون نے کہا دیکھ تجھے خداوند آئینہ اندام کیسی سزائے سخت دیتے
ہین یقین ہی جہنم مین پھینک دین اور پھر تیری تقصیر معاف نہ کرین اوتاد جادو نے کہا اے ساحرو کیا
مجال ہی آئینہ اندام کی جو مجھسے بول سکے مین نے ایسے شخص کی اطاعت قبول کی ہی جو قاتل ساحران ہی اور
یہان کا طلسم کشائے اصلی ہی انشاء اللہ تعالے تھوڑے روز مین اس طلسم کو فتح کریگا اپنے مجرمون کو لیکر
سزا دیگا آئینہ اندام بھی جہنم وصل کیا جائے گا اہل اسلام بیت اللہ کی طرف روانہ ہونگے ساحرون
نے کہا اے اوتاد جادو کیا ہوگا ہمین خداوند کے حکم سے مجبوری ہی کہ انھون نے فرما دیا ہی کہ خبردار
کسی کو بلے ہماری اجازت کے گزند نہ پہونچانا ورنہ ہمارے خلاف ہوگا اگر یہ حکم خداوند کا نہ ہوتا تو ہم ضرور
اس وقت تجھے ان کلمات کی سزا دیتے اوتاد نے اپنے ساحرون کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ ان لوگون
کو جانے نہ دو اسیر کرلو ساحر انکی طرف بڑھے یہ لوگ بلا کے سحر جاننے والے تھے اشارہ کیا کہ سب بیکار ہوکے
گرے ساحران آئینہ اندام سحر کرکے نکل گئے انکے جانے کے بعد اوتاد جادو کے ملازمین
ہوشیار ہوئے مگر یہ ساحر جو وہان سے روانہ ہوئے سیدھے آئینہ اندام کے پاس پہونچے
آئینہ اندام نے جو انکی صورت دیکھی منتشر الحواس پایا کہا اے مقربان خداوند اس وقت کیا بات ہی جو تم
منتشر الحواس نظر آتے ہو ساحرون نے جواب دیا کہ ہم اس وقت مرحلہ ایوان ہوا پر گئے تھے وہان
ایسی کچھ کیفیت دیکھی جو حد بیان سے باہر ہی علاوہ اس کیفیت کے بادشاہ ایوان کو نہ پایا اسکے جاپر اوتاد
جادو کو تخت نشین دیکھا اوتاد جادو مسلمان ہوگیا ہی اس سے کچھ ایسی سخت کلامی ہوئی کہ نوبت بہ جنگ
پہونچی تھی مگر آپ کے فرمانے کا خیال آیا ان لوگون کو گزند نہ پہونچایا جب انھین اپنی ہلاکت پر آمادہ

دیکھا اس محفل سے اٹھ آئے اب جو آپ مناسب جانین وہ کرین ہم لوگون نے سموم جادو کی جو
کیفیت استاد جادو سے دریافت کی اُسنے کہا اگر خداوند اصلی ہین تو انھین خوب کیفیت معلوم ہو جائیگی
میرے کہنے کی ضرورت نہین اسکے علاوہ اور بہت سی باتین ایسی کہین جو آپ کے بالکل خلاف شان ہین مگر
ہم لوگ مجبور تھے کہ انھین آزار نہ پہونچا سکتے تھے مجبور ہو کے واپس آئے اب آپ جو چاہین اُسکے حق
مین سزا تجویز فرمائین آئینہ اندام جادو نے کہا مین نے یہی کیفیت دیکھنے کے واسطے تجھکو وہان بھیجا تھا اب کوئی
ضرورت تحقیق زیادہ فکر کی نہین ہے مین نے سموم جادو کو جو چاہا وہ کیا ساحر وہان سے چلے آئے
آئینہ اندام کو اب یقین کامل ہو گیا کہ بدیع الملک کی رسائی ایوان جادو تک ہوئی اور اسنے اسکو مسلمان
کیا اور سموم جادو نے بھی اطاعت اختیار کی لوح دار بھی کسی طرح قبضہ مین آیا لوح حاصل کی نہین معلوم
اب کس طرف کا قصد کیا ہے اور کیا ارادہ ہے اب اُسکے ہاتھ سے جان بچنا محال ہے جبتک اُسکے قتل
کرنے کی تدبیرین کی گئین اُسیقدر اور قوت پیدا کرتا گیا اب صاحب لوح بھی ہو گیا جب عالم نادانستگی مین اُسکی
یہ کیفیت تھی تو اب تو صاحب لوح ہے جس بات کو تحقیق کرنا چاہیگا اُسی وقت معلوم ہو جائیگی اب کوئی مکر
نکر سکیگا ساحرون سے سحر بھی نہو سکیگا یہ سوچ کے اسکی عجیب کیفیت ہوئی اسنے دوسرا نامہ طرف شہنشاہ طاق کے تحریر
کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین نے ایک عرضی خدمت مین روانہ کی مگر ابھی تک جواب سے محروم ہون اب تو
طلسم کشا نے لوح بھی حاصل کر لی ہے امیدوار ہون کہ جلد میری مدد فرمایئے یہ عرضی اُسنے ایک ساحر کو
بلا کر دی تھی کہ اور چند ساحر اسکے پاس دوڑے ہوئے آئے کہا یا خداوند آپ نے جو ایک نامہ
طلسم نہ طاق مین روانہ کیا تھا طہران جادو اُس نامے کا جواب لیکر آیا ہے در دولت پر حاضر ہے اُسکے باب
مین کیا حکم ہے آئینہ اندام جادو یہ سنکر خوش ہو گیا کہا ارے جلدی اسکو بلاؤ میرے سامنے لیکر آؤ مین
نے تو اس وقت دوسرا نامہ لکھوایا تھا قریب تھا کہ اسکو بھی روانہ کرتا مگر اچھے وقت پر جواب آیا لوگ باہر
آئے اپنے ہمراہ اس ساحر کو اندر لے گئے طہران جادو نے آئینہ اندام کو جاکر سلام کیا بعد تسلیم کہا
یا خداوند ایک ماہ کے بعد اس نامے کا جواب ملا اگر بیدار اسقدر کوشش نہ کرتے تو ہرگز جواب نہ ملتا
محض اُنکی کوشش سے یہ بات حاصل ہوئی آئینہ اندام نے کہا بیدار جادو نائب خداوند [illegible]
دوسرے کی اتنی مجال نہ تھی جو اس طلسم سے جواب نامہ لاتا یہ کہکے اُس نامہ کو کھولا مضمون پڑھا کیفیت معلوم
ہوئی اُسیوقت اسنے ساحرون کو بلا کر کہا اشراق جادو کو بلا لاؤ ساحر اُسی وقت اشراق جادو کے
مکان کی طرف روانہ ہوئے جب اشراق کے مکان پر پہونچے بلا اطلاع اندر بارہ دری کے آئے
اشراق جادو سامنے تخت پر بیٹھا تھا اسنے جو آئینہ اندام کے مصاحبون کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا کے
تخت سے اٹھ کھڑا ہوا ہرکارون نے کہا اے سلطان آپ کو خداوند یاد فرماتے ہین اشراق نے اُسی وقت
اپنے ملازمین کو آواز دی سب آکر موجود ہوئے اسنے تخت طلب کیا ملازمین اُسی وقت تخت لیکر آئے
اشراق تخت پر بیٹھا آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد اسکے مکان پر آ پہونچا لوگون
نے اسکو دروازے پر روکا آئینہ اندام کو جاکر اسکی اطلاع کی آئینہ اندام نے اپنے پاس بلایا
اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا اشراق نے گردن اٹھائی کہا
یا خداوند آپ نے مجھے کیون طلب فرمایا کیا سبب ہے آئینہ اندام نے کہا مین نے ایک نامہ

نامہ ایوان جادو کو جو کہ طلسم نہ طاق کا بادشاہ ہی روانہ کیا تھا اُسنے جواب مین اُس نامے کے مجھے
یہ تحریر کیا کہ اب اُس دنیا مین خداوند کا رہنا اچھا نہین ہی اس دنیا مین تشریف لائین ہم لوگون کو
اپنے دیدار سے مشرف فرمائین وہان خداوند کے موافق مزاج کوئی بات نہین ہوتی نہ کوئی ایسا منتظم ہی جو
اس امر کو انجام دے لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر خداوند یہان تشریف لائین اور اپنے قدوم میمنت لزوم
سے اس زمین کو نور بخشین تو مین ایسا اچھا انتظام کرون کہ کوئی بات خداوند کے خلاف مرضی نہو بس اے
اشراق مین اس بات کو اچھا جانتا ہون کہ مین تمام طلسم کے باشندون کو لیکر ایوان نہ طاق مین جاؤن
اور وہان کی سکونت اختیار کرون اشراق نے کہا آپکو اختیار ہی مگر یہان ایک بات ہی کہ طلسم کشا سے
جنگ چھڑی ہوئی ہی ابھی جانے کا موقع نہین ہی اسکو گرفتار کر لیجیے اُس وقت آپ کو اختیار ہی تشریف
لے چلیے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین جس وقت یہان سے جاؤنگا طلسم کشا خود زمرد ثانی کی تلاش مین
وہان آئے گا وہان ایسی بات پیدا کر دونگا کہ طلسم کشا وہان پہونچ نہ سکے اور حمزہ ثانی وغیرہ جو قید مین
وہان چلکر ان لوگون کو بھی آئینہ پرست کرونگا اب اُنکی تقصیر معاف کرونگا دل اُن لوگون کی نورانی
بنا دونگا طلسم کشا کے دل مین بھی یہ بات پیدا کرونگا کہ وہ بھی آئینہ پرست ہو جائے اور اسلام ترک کرے
اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہی آئینہ اندام نے جواب دیا مین اور سب امور تو درست کرونگا مگر تم اسقدر
انتظام کرو کہ سب لوگون کو اس امر کی اطلاع ہو جائے کہ خداوند یہان سے تشریف لے جائینگے
ایک دن اسکے واسطے مقرر کرو کہ سب لوگ اُس روز اپنے اپنے یہان سے اسباب سفر درست کر کے
طلسم سے ایوان نہ طاق کی طرف روانہ ہون مین بھی سب کے بعد یہان سے کوچ کرونگا اشراق نے
کہا جو روز آپ مقرر فرما دین مین اُسی روز کی سب کو اطلاع دون آئینہ اندام نے سات روز کی مہلت
دی اشراق جادو آئینہ اندام سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا وزرا کو بلا کہا خداوند کا ارادہ ہی کہ اب
اس دنیا کی سکونت ترک کرین اور ایوان نہ طاق مین جا کر رہین لہذا اس کی اطلاع اپنے ملک مین کرو
کہ سات روز کے بعد جس جس کو چلنا منظور ہو وہ اپنا اسباب سفر درست کرے اور آٹھوین روز یہان
سے طرف ایوان نہ طاق کی روانہ ہو جائے باقی اور ملکون کے انتظام کے لیے مین وہان کے نائبون
کو نامہ تحریر کرتا ہون وہ لوگ سب انتظام کر لینگے تمہاری کوئی ضرورت نہین وزرا نے فورا یہ جواب
دیا خداوند کو قوت خدائی حاصل ہی وہ جاہین اسی وقت یہان سے سفر کرین مگر اور لوگون مین اسقدر قدرت
نہین ہی کہ وہ سات روز کے عرصے مین اس طلسم کی سکونت ترک کر دین اور ایوان نہ طاق مین جا کر رہین
اشراق جادو نے کہا جب باشندگان طلسم حکم خداوند سے مطلع ہونگے سب اپنے چلنے کا انتظام کر لینگے وزرا
نے کہا آپ کے حکم کی تعمیل کرنا ہمپر واجب ہی ہم اس ملک مین منادی کرائے دیتے ہین یقین ہی سب لوگ تیار
ہو جائین اشراق نے کہا جس طرح بن پڑے اسکا انتظام کرو آج ہی سب کو اطلاع دو کوئی اس شہر مین
باقی نرہ جائے اور نامہ دارون کو دور دور کے شہرون مین روانہ کر دو کہ وہ نامے لیکر جائین نائبون کو
اطلاع کرائین سب اپنے اپنے ملک کا اسی طرح انتظام کرین خداوند نے فرمایا ہی کہ جو آٹھوین روز آج سے
اس طلسم مین رہ جائیگا وہ ہمارا بندہ نہین ہم اُسے جہنم مین بھیج دینگے وزرا نے اُسی وقت منشیون کو اطلاع
دی بہت سے منشی آئے اشراق نے اُسی وقت سے اتنے نامے لکھائے ہر ایک ملک مین ساحرون کو نامے

دیگر روانہ کیا جب سب ملکون مین نامے پہونچ چکے تو زمرد ثانی اور بخت گان اور تورج بدرگ نامی کو بھی خبر دی اور اپنے ملک مین بھی اُسی وقت منادی کو مقرر کیا اُسنے تمام شہر کو خبر دی اس خبر کے سنتے ہی سب لوگون نے چلنے کا سامان درست کرنا شروع کیا تورج اور زمرد ثانی اور بخت گان کو جسوقت اشراق کے نامے پہونچے یہ لوگ اپنی حکومتین چھوڑ چھوڑ کے اُسی وقت اپنے اپنے یہان سے روانہ ہوے ایک روز کے بعد اشراق کے پاس آکر پہونچے بخت گان نے اشراق سے پوچھا آپنے خداوند سے یہ بھی دریافت کیا کہ کیا سبب ہی جو خداوند نے یہان سے چلنے کی تیاری کی اور اس طلسم سے آزردہ ہوے اشراق نے جواب دیا کہ خداوند کو منظور ہی کہ اب اُس دنیا مین چند روز قیام فرمائین وہان کی بری باتین جقدر ہین اُن سبکو نیست و نابود کر دین مثل اس طلسم کے اُسے بھی آباد کرین وہان بھی خداوند کو سب سجدہ کرین تھوڑے عرصہ سے خداوند کی توجہ اُسکی طرف نہ تھی لوگون نے عبادت ترک کر دی تھی اس سبب سے خداوند نے اب ارادہ کیا ہی بخت گان زمرد کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہا تورج نے کہا اگر ہم لوگون کو اجازت ہو تو ہم لوگ ابھی سے روانہ ہو جائین اور طلسم نہ طاق زن چلکر سکونت اختیار کرین ہم سب کے جانے کے بعد خداوند وہان تشریف لائین تاکہ ساکنان طاق کو ہمارے خداوند کی عظمت معلوم ہو اشراق جادو نے کہا آپ لوگ یہان سے چلین دیوار نہ طاق کے برابر ٹھہرئیے آج کے آٹھوین روز خداوند بھی وہین تشریف لائینگے آپ لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر اندر ایوان کے جائینگے زمرد و بخت گان و تورج اُسی روز وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر لکھے گا

## اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بعد حاصل کرنے لوح کے بدیع الملک نامدار لشکر اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے خواجہ بھی ہمراہ تھے دس روز کے بعد قریب اُس شہر کے پہونچے جہان آئینہ اندام جادو نے صاحبقران زمان کو مع سردارون کے اسیر کیا تھا مگر بدیع الملک نامدار کو اسکی کیفیت نہ معلوم تھی کہ صاحبقران زمان یہان اسیر ہین بدیع الملک جب قریب شہر پناہ کے پہونچے خواجہ نے کہا اگر مناسب جانو تو شب کو اسی جا قیام کرو کل شہر مین داخل کرنا بدیع الملک نوجوان نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اپنے اپنے گھوڑون سے اُترے بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے مگر خواجہ عمرو نے بدیع الملک سے کہا کہ مین جاتا ہون شہر کی سیر کرونگا دیکھون یہان کے باشندے کون ہین کسکی عملداری ہے کون بادشاہ ہی بدیع الملک نے فرمایا خواجہ جہانتک ممکن ہو جلد واپس آنا دیر نہ لگانا یہان کا سب انتظام تمہارے سر ہی دوسرا شخص ایسا نہین ہی جو ان امور کو انجام دے سکے خواجہ نے کہا مین صرف شہر کی کیفیت دیکھنے جاتا ہون مجھے وہان ٹھہرنے کی ضرورت نہین یہ کہکے خواجہ روانہ ہوے جب شہر کے پھاٹک پر پہونچے اپنی صورت تبدیل کرکے ایک ساحر ساز کی صورت بنائے جھولی گلے مین لٹکائی شہر کے اندر آئے دیکھا شہر بہت آباد ہی رعیت دل شاد ہی دو رویہ دکانین پختہ بنی ہین باشندگان شہر خوش لباس بے فکر معلوم ہوتے ہین خواجہ بہت خوش ہوے ایک صراف کی دوکان پر جا کر پوچھا کیون بھائی اس شہر کا کیا نام ہی

یہان کا حاکم کون ہی اُس صراف نے کہا یہان مسافر اس شہر کو آتشبان کہتے ہین اخگر چشم جادو یہان کا حاکم
ہی تھوڑی دور تک یہ شہر آباد ہی بعد اسکے ایک صحرا ہی وہان ایک زندان خانہ بنا ہی اُس زندان خانہ مین
ایک شخص حمزہ ثانی نامے قید ہی اُسکے ہمراہ اور بھی سردار ہین خداوند جس دنیا مین خدائی کرتے ہین وہان یہ
شخص براے فتح طلسم آیا تھا خداوند نے اسکو قید کر کے یہان بھیجدیا ہی خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی خوش
ہو گیا اور صراف سے پوچھا کیون بھائی جہان خداوند آئینہ اندام خدائی کرتے ہین یہان سے کسقدر دور ہی
صراف نے کہا قریب ایک دو برس کے راہ ہی وہان کوئی جا نہین سکتا اکثر خداوند اپنے ہم شبیہ کو ہمارے یہان
بھیجتے ہین تو ہم لوگ شرف زیارت ہو لیتے ہین ایک شخص البتہ خداوند کے پاس کبھی کبھی جاتا ہی نہین معلوم اسکے پاس
کیا چیز ہی جو اسقدر جلد پہونچتا ہی اور جلد واپس آتا ہی خواجہ نے کہا وہ کون شخص ہی صراف نے جواب دیا وہ
داروغہ زندان خانہ ہی جب حمزہ ثانی کو خداوند نے اسیر کیا تو یہی شخص قید حمزہ ثانی لینے گیا تھا ایک دن
مین لیکر واپس آیا خواجہ نے سب باتین ضروری اُس صراف سے دریافت کین جب کل حقیقت زندان کی
معلوم ہو گئی تو خواجہ وہان سے آگے بڑھے قصد کیا کہ جہان صاحبقران قید ہین اپنے کو وہان پہونچائین دو چار
قدم اس قصد سے آگے بڑھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک منادی شہر مین ندا کر رہا ہی کہ جو شخص اس طلسم مین
آٹھ روز سے زیادہ رہیگا وہ خداوند آئینہ اندام کا خطاوار ہی ہر ایک شخص کو یہ لازم ہی کہ یہان سے
طرف ایوان نطاق کے روانہ ہو اب خداوند نے یہ قصد کیا ہی کہ اس دنیا کو ترک کرین اور ایوان نطاق
مین جا کر سکونت اختیار کرین لہذا ہر ایک شخص کو لازم ہی کہ ہمراہ رکاب خداوند یہان سے روانہ ہو اور جو شخص
بعد دس روز کے جانے کا ارادہ کریگا وہ ایوان مین نہ جا سکیگا اُسکے عوض مین جہنم مین پھینک دیا جائیگا
سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا لازم سب کو یہ ہی کہ آج ہی سے روانہ ہون اور ایوان نطاق کے
دروازے پر جا کر ٹھہرین جب خداوند وہان تشریف لیجائین گے دروازہ ایوان کا کھل جائیگا آپ لوگ
ایوان مین خداوند کے ہمراہ داخل ہونگے خواجہ نے جو یہ بات سنی اس منادی کے پاس پہونچے کہا کیون بھائی
کیا خداوند اب اس طلسم مین نہ رہینگے منادی نے کہا اب خداوند کا قصد یہ ہی کہ ایوان نطاق مین جا کر سکونت
اختیار کرین اور وہین اپنے بندون کو بھی اپنے ہمراہ لے جائین وہان اب لوگ مطیع خداوند بہت کم ہین
کسیکا کوئی مذہب نہین رہا ہی جب خداوند وہان تشریف لے جائین گے تو سبکو اپنی کرامت دکھائین گے
ہر ایک سجدہ کریگا وہان بھی سب آئینہ پرست ہو جائین گے خواجہ نے کہا سبب خاص خداوند کے جانے کا
نہین معلوم ہوتا ہی منادی نے کہا مجھسے جسقدر نائب خداوند نے کہا مین نے تم سے بتا دیا اس سے بڑھکر اور کیفیت
کیا مجھے نہین معلوم ہی خواجہ نے کہا یہان ایک زندان خانہ تھا اُسکے قیدی کیا ہونگے منادی نے جواب دیا
وہ سب شخص خداوند کی جلو مین اُس طرف روانہ کرچکے منجملہ اُسکے قیدی بھی اسی طرف روانہ کیے گئے
ہین یقین ہی قریب دیوار طاق پہونچ بھی گئے ہون خواجہ نے کہا خداوند کس روز اس طرف تشریف لیجائین گے
منادی نے کہا یقین ہی آج کے ساتوین روز یہان سے روانہ ہو جائین کیونکہ ابھی تو انتظام عظیم کرتا ہی تمام
لشکر کا روانہ کرنا خزانون کا ہمراہ لینا اور اسی کے متعلق بہت سے کام ہین خواجہ نے کہا خداوند کے واسطے
کیا مشکل ہی وہ فرشتون سے کہدین گے دم بھر مین سب کام تمام ہو جائینگے خزانے بھی پہونچ جائین گے
لشکر بھی روانہ ہو جائیگا اگر خداوند چاہین تو طبقات زمین بھی دہین چلے جائین اور کسیکو خبر نہو منادی نے

کہا اے شخص تو سب صحیح ہی مگر یہ پروردگار کا حکم ہی کہ کوئی فرشتہ زمین پر نہ آئے کہ انسان اُسکو دیکھکر خائف ہونگے ورنہ یہ بات ممکن تھی کہ خداوند فرشتون سے حکم کرتے وہ لوگ ایک دم مین سب کام انجام دیتے خواجہ نے کہا تمھارے مالک یہان سے کب روانہ ہونگے منادی نے کہا یقین ہی دو ایک روز مین یہان سے روانہ ہونگے غرض خواجہ آگے بڑھے گھبرائے ہوے اپنے لشکر مین آئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو اس درجہ متوحش پایا کہا اے خواجہ خیر تو ہی سوت آپ کے چہرے سے آثار حیرت نمایان ہین خواجہ نے کہا مین ابھی اس شہر کی سیر کو گیا تھا وہان جاکر سب کیفیت دریافت کی معلوم ہوا کہ یہان سے آئینہ اندام کا ملک اور مرحلہ ایوان ہوا قریب سو برس کی راہ کے ہی کبھی کوئی اس طرف جانے کا ارادہ نہین کرتا ہی کہ وہان سے یہان کوئی آتا ہی پہلے حیرت تو یہی ہوئی کہ ہم لوگ مرحلہ ایران ہوا سے کسقدر جلد یہان پہونچے بدیع الملک نے کہا خواجہ یہ لوح کی برکت تھی ورنہ ممکن نہ تھا کہ اسقدر جلد یہان پہونچتے خواجہ نے کہا دوسری حیرت یہ ہی کہ آئینہ اندام جادو نے ہر شہر مین منادی کرادی ہی کہ جسکو اپنی جان عزیز ہو اور میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ یہان کی سکونت ترک کرے اور ایوان نہ طاق کے زیر دیوار چلکر ٹھہرے ہم دو ایک روز مین وہان آئینگے سبکو اپنے ہمراہ اندر لیجا ئینگے نہین معلوم اسکو کیا بات نہ طاق مین جانے سے حاصل ہوگی جو اسطرح جاتا ہی کہ تمام باشندگان طلسم کو بھی سب اپنے ہمراہ لیے جاتا ہی بدیع الملک نے کہا اب اسکی قضا دامنگیر ہی لوح نے مجھے بھی اسی طرف جانے کی ہدایت کی ہی خواجہ نے کہا میرے نزدیک وہان آئینہ اندام سے قبل پہونچنا اچھا ہی کیونکہ قید صاحبقران بھی لوگ لیکر گئے ہین یقین ہی دو چار روز کے بعد وہان پہونچین اور زیر دیوار ٹھہرین جب آئینہ اندام وہان جائیگا تو اُسکے جانے کی صورت نکلیگی اگر ہم لوگ قبل آئینہ اندام وہان پہونچ گئے تو ضرور قید چھین لینگے اور در وا ذے پر معرکہ پڑیگا ہماری فوج بھی رہا ہو جائیگی آئینہ اندام بھی تمام اہل طلسم کو لیکر وہان تعاقب کریگا فیصلہ ایک ہی روز مین فتح ہو جانے کی جنگ انفصال ہوگا بدیع الملک نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا خواجہ تمنے اس بات کو بخوبی دریافت کیا ہوگا کہ قید صاحبقران لوگ لیکر گئے ہین خواجہ نے کہا مین نے ایسے شخص سے سُنا ہی جس سے بہتر یہان کے حالات کوئی جان نہین سکتا بدیع الملک نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو بلا کر حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کردو سب لوگ اسی وقت درست ہو جائین ہم ابھی یہان سے کوچ کرینگے اب ٹھہرنا مناسب نہین ہی کیا عجب ہی کہ آئینہ اندام پہونچ جائے اور سب سے پہلے قید صاحبقران اندر بھیج دے تو ہماری محنت رائگان ہو خواجہ نے کہا اے بدیع الملک میری بھی یہی رائے تھی اگر تم اس وقت جانے کا قصد نکرتے تو مین تنہا جاتا جس طرح بن پڑتا امیر کو رہائی دلاتا مگر تمھارا چلنا بھی اچھا ہی اگر خدا نے چاہا تو زمانہ رہائی صاحبقران آگیا اور اس طلسم کی بربادی کا وقت بھی قریب ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اب کسی جا پر قیام نکرنا جبتک دیوار نہ طاق تک نہ پہونچ جانا خواجہ نے کہا ان سب باتون کا تمھین اختیار ہی جو کچھ تمھاری رائے ہوگی وہ کیا جائیگا خواجہ اور بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے در بارگاہ پر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے لشکر بھی اُسی وقت تیار ہوگیا تھا سب نے بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادہ آگے بڑھے خادم بارگاہین وغیرہ بار کراتے رہے اس صورت سے بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوے

## اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب اُسنے اشراق کو بلا کر اس انتظام کے واسطے کہا کہ اب تمام طلسم کے باشندون کو اطلاع کرنا تیرا کام ہی

جو ساحر رونے کے اندر یہان سے روانہ ہوجائینگے تب تو ہمارے ساتھ ایوان نہ طاق مین جائیگا اور جو بعد ساحر
رونے کے جانے کا ارادہ کریگا وہ نہین جانے پائے گا اور ہم علاوہ اس سزا کے اسے اور بھی سزا معقول دینگے
اشراق جادو برائے انتظام رخصت ہوا اور آئینہ اندام جادو کو لوح کی تلاش ہوئی اسنے اپنے سحر کے
زور سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لوح طلسم طلسم کشا کے پاس ہو اور طلسم کشا ایوان نہ طاق کی طرف
جاتا ہو لشکر بھی ہمراہ ہو آئینہ اندام کو جو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ لوح طلسم کشا کو مل گئی اسکے حواس جاتے رہے
مگر مجبوری تھی کچھ نہ کرسکا اور جو جو تحفہ جات اسکے پاس تھے اسکو اسنے اسی روز فراہم کیا دوسرے روز پھر
اشراق جادو کو اسنے بلایا اشراق جادو آیا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تمنے کیا انتظام کیا ہو
اشراق نے کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا کہا اب اپنے چلنے کی بھی تیاری کرو لشکر جسقدر ہو
سبکو روانہ کردو اور مال و خزانہ جسقدر ہو سبکو بھی بار کراد و جبتک یہ سب وہانتک پہونچیگا اس وقت تک ہم بھی
یہان سے روانہ ہوجائینگے مگر ای اشراق اسقدر خیال رہے کہ طلسم کشا اسی طرف گیا ہو اور لوح طلسم بھی
اُسکے پاس ہو اگر اُسنے راہ مین خزانے کو بمعہ لشکر کو روکا تو اُسکا کوئی مقابلہ نہین کرسکیگا اشراق نے جو یہ
کیفیت سنی کہا یا خداوندا آپ نے یہ کیا فرمایا اگر لشکر کو طلسم کشا روک لیگا اور اسکا کوئی مقابلہ نہ کرسکیگا کہ لوح طلسم اسکے
پاس ہو اور وہ بھی اسی طرف جاتا ہو آئینہ اندام نے کہا اے اشراق جو کچھ مین نے کہا بہت صحیح ہو لوح طلسم کشا
کو مل گئی اور وہ بہدایت لوح کے سبب سے ایوان نہ طاق کی طرف جاتا ہو یقین ہو وہانتک بشکل تمام پہونچ جائے
اشراق نے کہا یا خداوند یہ کیا غضب ہوا اب اس طلسم کی عمر ختم ہوئی جب طلسم کشا کے قبضے مین لوح طلسم آگئی
تو اب اس سے کون مقابلہ کرسکیگا آئینہ اندام نے کہا خداوند کو اپنی قدرت دکھانا منظور ہی اسکو لوح طلسم دلادی
اب ایوان نہ طاق تک ابھی پہونچا چاہتا ہو جب ایوان کے اندر پہونچ لیگا اُس وقت اسکو اسیر کرلین گے اگر اُسکے
پاس لوح نہوتی تو وہ ایوان تک کیونکر پہونچ سکتا تو اُسکے دل مین امید باقی رہجاتی کہ اگر مین وہان جاتا
تو ضرور زمرد وغیرہ کو پا جاتا اس وجہ سے خداوند نے اسکو لوح دلادی کہ وہ ایوان نہ طاق تک کسی طرح
پہونچ جائے نہ طاق کے بادشاہون کو اپنے سحر پر ناز ہو ہر ایک یہ جانتا ہو کہ مجھسے بڑھ کے دنیا مین کوئی نہین
اور کوئی ہمارے سحر کو بگاڑ نہین سکتا ہو اور یہ بات خداوند کو ناپسند ہو وہ لوگ انتہا کے مغرور ہین لہذا
انکی نخوت شکنی کے واسطے یہی ترکیب اچھی ہو کہ ایک غیر ساحر سے دیوار ایوان نہ طاق کو منہدم کرادین
اور اسکو اندر ایوان کے پہونچادین جب طلسم کشا ایوان کے اندر داخلہ کریگا اور دیوار ایوان منہدم ہوگی
اسوقت ایوان جادو اور کیوان جادو کی غرور شکنی ہوگی اور بعد اپنا خداوند جانین گے مین طلسم کشا کو اسیر
کرونگا اسکے دل مین فورا ایمان پیدا کردونگا وہ بھی آئینہ پرست ہو جائیگا اسوقت مین اسکو خلعت علی قرار دیکر اس
دنیا کو بالکل ترک کردونگا اور آسمان کی سکونت اختیار کرونگا اشراق نے کہا یا خداوند آپ کی باتون مین دخل
تو نہین دیسکتا مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ آپ نے طلسم کشا کو لوح دلادی یہ بات اچھی نہوئی ایسا نہو طلسم کشا
اگر ہم لوگون کی راہ روکے میرے نزدیک مناسب یہ تھا کہ مثل حمزہ ثانی کے آپ طلسم کشا کو بھی قید
کردیتے تو اچھا تھا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تجھے ابھی اس بات کے سمجھنے کے واسطے عقل درکار ہو
قدرت کا ارادہ ہو کہ حمزہ کو بھی زندہ کرین اور اُسکے ہمراہیون کو بھی دوزخ سے بلا کے سبکو ایوان نہ طاق
مین روانہ کرین اور وہان جا کر سب کو راہ راست پر لائین اور آئینہ پرست بنائین اب حمزہ مع اپنے

جملہ ہمراہیوں کے سزائے معقول پا چکا اب جو وہ در دنج سے نکل کے آئیگا یقین ہو کہ بے میرے کہے ایمان
قبول کریگا اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہے میں اس بات میں دخل نہیں دیسکتا جو کچھ آپ نے فرمایا اسکا انتظام
کرتا ہوں مگر آپ نے یہ شرط بڑی کی کہ اسکا خیال رہے کہ طلسم کشا لوح پا چکا ہے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ میں کا
انتظام تو کر لونگا مگر تمہاری کارگزاری کا امتحان کرنا مجھے منظور ہے اگر تم طلسم کشا سے بچکر ایوان نہ طاق میں پہونچ
گئے تو میں تمہیں اسکے عوض میں چند باتیں ایسی تعلیم کرونگا کہ ہمراہ میرے آسمان پر جاسکو گے اور اسکے سبب سے تم
بڑی عزت پیدا کر لوگے اور لوگ تمہیں مثل میرے تصور کرینگے اشراق نے کہا میں حتی الوسع کوشش کرونگا مگر آپ کی
مدد بھی ضرور ہے جبتک آپ طلسم کشا کو نہ روکیں گے مجھسے کچھ بھی نہو گا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ میں طلسم کشا کو
اس طرح نہ روکونگا کہ وہ بالکل تمسے مقابلہ نکرے ہان جو وقت تمہیں عاجز پاؤنگا اُس وقت طلسم کشا کو مجبور کردونگا
اشراق جادو یہ باتیں کرکے آئینہ اندام کے پاس سے اٹھکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان پر پہونچ کے
اپنے وزرا کو طلب کیا جب سب لوگ موجود ہوے تو اسنے کہا کہ جسقدر مال وخزانہ طلسم میں موجود ہے سب ایوان نہ طاق
کی طرف روانہ کر دو اور فوج بھی جسقدر طلسم میں ہو وہ بھی ہمراہ ہو میں بھی ساتھ چلونگا میرے جانے کے بعد یہان سے
خداوند بھی تشریف لائینگے شاید ایک دن انتظار کرنا پڑیگا مگر اس بات کا خیال رہے کہ طلسم کشا کے پاس
اب اس طلسم کی لوح موجود ہے ایسا نہو کہ وہ خزانہ پر قبضہ کرے اور فوج کو عاجز کردے تو بڑا غضب ہوگا
ہم سب پر عتاب نازل ہوگا وزرا بھی اس کیفیت کو سنکر متحیر ہوگئے کہا اے شہنشاہ طلسم کشا لوح طلسم پا چکا غضب
ہوا اشراق نے کہا گھبرانے کی بات نہیں ہے مصلحت خداوندی یہی تھی طلسم کشا ایوان نہ طاق میں جس وقت
جائیگا اُسوقت گرفتار ہو جائیگا کوئی بات خداوند کی خالی مصلحت سے نہیں ہوتی ہے سب گمراہوں نے بجا و درست
کہکے اس سے اجازت مانگی اشراق نے سب کو رخصت کیا وزرا اس سے رخصت ہوکر جا کے اُسی وقت سے
اپنے کام میں مصروف ہوے مال وخزانہ روانہ کرنا شروع کیا لشکر میں بھی اسی وقت اطلاع ہوگئی اس طلسم میں
اسقدر لشکر تھا جسکی کیفیت مولف عرض کر چکا ہے سب لشکر ایک شب میں تیار ہوا دوسرے روز سب روانہ ہوے
اشراق بروقت روانگی آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا یا خداوند حسب الحکم سب لشکر روانہ کرچکا اب میں بھی
رخصت ہوتا ہوں آپ اپنی تشریف آوری کے واسطے ایک دن مقرر فرما دیجیے کہ ہم لوگ اس روز آپکا انتظار
کریں آئینہ اندام نے کہا مجھے یہان چند انتظام اور کرنا ہیں شاید دو روز کے بعد سب کام انجام دیکر میں
بھی یہان سے روانہ ہونگا راہ میں آکر تم سب سے ملونگا میرا تخت بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ میں نظر مردم سے
پوشیدہ ہوکر آؤنگا جب تم سب سے ملونگا اُسوقت اپنے تئیں ظاہر کرونگا اشراق آئینہ اندام سے رخصت ہوا
باہر آکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر گزارش کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نوجوان اور خواجہ عمرو ثانی روانہ ہوے لوح کے ہدایت کے موافق بدیع الملک
راہ طے کرتے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی بدیع الملک خواجہ کی طرف مخاطب ہوکے کہا معلوم ہوتا
ہے کوئی لشکر آتا ہے خواجہ نے کہا اب تو تمام طلسم میں تہلکہ پڑا ہوا ہے ابھی بہت سے لشکر راہ میں ملینگے
جبتک ایوان نہ طاق تک پہونچینگے اس وقت تک یقین ہے کسی سے مقابلہ ضرور ہوگا بدیع الملک نے کہا

مجھے حالانکہ قید صاحبقران مل جائین تو میری مراد بر آئے کہ قید امیر اسنے چھین لون خواجہ نے کہا کیا
تعجب ہی جیا ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ سب کے آگے قنداب جادو
انتظام لشکر کرتا ہوا عقب مین اُسکے اور ساحران نامی اور سموم جادو اپنے تخت پر سوار لشکر بڑے جاہ وحشم سے آتا
ہی شہزادہ بدیع الملک لشکر کو دیکھکر بہت خوش ہوا خواجہ نے کہا ہمارا لشکر ہی سموم جادو نے بہت اچھی طرح
سب کو تلاش کیا یہ ذکر تھا کہ قنداب جادو کی نگاہ بدیع الملک پر پڑی قنداب پیادہ ہوا سب لوگ پیادہ
ہوئے بدیع الملک کے قریب آکے سب نے شاہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے سب کو گلے
سے لگایا سب نے شاہزادہ کی ملنے کی بہت خوشی کی بدیع الملک نے اپنی سب کیفیت بیان کی اور اُن
لوگون سے اُنکی حالت دریافت کی سب نے اپنا حال عرض کیا قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار اگر مناسب
وقت ہو تو آپ آج کی شب اسی جگہ قیام فرمائیے بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو مین خود آجکی شب یہان
قیام کرتا مگر مجبور ہون کیونکہ مین نے سنا ہی کہ آئینہ اندام جادو نے اب ایوان نہ طاق مین جانے کا ارادہ کیا ہی اور
سب باشندگان طلسم کو لیکر ایوان نہ طاق کیطرف جاتا ہی صاحبقران مع لشکر اسیر ہین اُنکی قید بھی دیوار نہ طاق
تک جائیگی کیا عجب ہی کہ وہ لوگ وہانتک پہونچ گئے ہونگے اس سبب سے مین جانے کی تعجیل کرتا ہون ایسا نہو کہ
آئینہ اندام وہان پر پہونچ جائے اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کے اندر داخل کرے پھر صاحبقران اسیر رہینگے
اور رہائی مین دیر ہوگی قنداب نے عرض کی مین اس امر سے آگاہ نہ تھا اب میری صلاح بھی نہین کہ آپ یہان قیام
فرمائین بلکہ جسطرح بن پڑے چلئے مین اور زیادہ تعجیل کیجیے کہ آئینہ اندام نہ جانے پائے بدیع الملک قنداب جادو
سے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے دن بہت قلیل باقی تھا کہ پھر سامنے سے گرد اُڑی بدیع الملک قنداب جادو
کی طرف مخاطب ہوئے قنداب نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہی لشکر کافرون کا آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا
ابھی راہ مین بہت سے لشکر ملینگے یہ سب لوگ ایوان نہ طاق کی جانب جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ
ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہی مگر کچھ دیوان شریر بھی ہمراہ ہین ایک شعلہ آتش سب کے آگے معلوم ہوتا
ہی بدیع الملک نے فرمایا نہین معلوم یہ کسکا لشکر ہی اسکو دریافت کرنا چاہیے قنداب جادو ٹھہر گیا لشکر کو بھی
روکا جب وہ لشکر قریب پہونچا بدیع الملک نے قنداب کی طرف اشارہ کیا کہ دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہی اور سردار
اسکا کون ہی قنداب جادو نے آگے بڑھ کے دریافت کیا اس لشکر کے لوگون نے کہا یہ لشکر زیوق جادو کا
ہی شہر مجرور سے ہم لوگ آتے ہین زادق جادو وہان خداوند آئینہ اندام کی طرف سے خدائی کرتا تھا عہدہ نہایت
جلیل پایا تھا حکم خداوند پہونچا کہ ہم لوگ ایوان نہ طاق کی طرف جائین اور وہان خداوند کا انتظار کرین کیونکہ
خداوند کا ارادہ ہی کہ اب یہان کی سکونت ترک کرکے وہان کا رہنا اختیار کرین قنداب جادو وہان سے
واپس آیا بدیع الملک سے سب کیفیت بیان کی ابھی قنداب جادو گفتگو ختم بھی کرنے نہ پایا تھا کہ ایک ساحر
اُس لشکر کی طرف سے آیا بدیع الملک کے سامنے آکے سلام کیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مین ایلچی ہون جو کچھ شہنشاہ نے عرض کیا ہی گذارش کرتا ہون اُمیدوار ہون کہ میری خطا معاف فرمائی
جائے بدیع الملک نے فرمایا ای شخص تو بے خطا ہی جو کچھ پیام لایا ہو بیان کر ساحر نے کہا ہمارے
شہنشاہ زیوق جادو فرماتے ہین کہ طلسم کشا سے کہدو کہ آگے جانے کا ارادہ نہ کرے ورنہ بہت پچھتائیگا اگر
اپنی جان عزیز ہی تو ہماری اطاعت قبول کرے اور جہان سے آیا ہی واپس جائے ورنہ دم بھر مین سب لشکر کو

فاک مین ملا دونگا ایک کو اسکے جوانون مین زندہ نہ چھوڑونگا بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا
اُس مکار سے کہدو کہ جو تیرے مزاج مین آئے ہمارے واسطے اُٹھا نہ رکھنا ہم اسی وقت آگے جاتے ہین تجکو
اگر دعوی جوانمردی ہی تو ہمکو روک کے دیکھ سفیر واپس گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے آکے
کہا اے طلسم کشا ہمارے شہنشاہ فرماتے ہین کہ آج کی شب یہان قیام کرو اگر اس وقت کچھ جوانمردی دکھائی بھی
تو لطف نہ اُٹھیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کل ہمارے تمھارے مقابلہ ہو جسکو فتح نصیب ہو وہ آگے جائے بدیع الملک
نے فرمایا یہ بات بھی ہمکو منظور ہی شب بھر ہم اسکے کہے سے یہان قیام کرتے ہین ساحر بدیع الملک کو سلام کرکے
رخصت ہوا شاہزادے نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کی جائین اُسی وقت سب سامان ہوا بدیع الملک
نوجوان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر
استراحت پذیر ہوے مگر زیوق جادو نے جس وقت بدیع الملک کو جنگ پر آمادہ پایا اسنے بھی اپنے یہان
کی بارگاہین استادہ کرائین سب ساحر اپنے اپنے خیمون مین گئے زیوق جادو اپنی بارگاہ مین گیا جاتے ہی
اسنے اپنے وزیر اقتباس جادو کو طلب کیا اقتباس جادو اسکے پاس آیا زیوق جادو نے کہا اے اقتباس
مین نے طلسم کشا کو روک تو لیا ہی مگر سنا ہی کہ اسکے پاس تحفہ جات ایسے ایسے ہین جنکی سبب سے اسپر سحر تاثیر نہین
کرتا ہو کیا ایسا ہو سکتا ہی کہ تو جاکر اس وقت تحفہ جات طلسم کشا منگالے اقتباس جادو نے کہا اے شہنشاہ یہ کیا
بڑی بات ہی مین ابھی اسکی فکر کرتا ہون آپ خاطر جمع رکھین صبح کو سب تحفہ جات طلسم کشا کے آپ کے سامنے حاضر
کرونگا زیوق جادو بہت خوش ہوا اقتباس جادو اسی وقت رخصت ہوکر اسکی بارگاہ سے باہر آیا اپنے عیارون
کو بلایا اقتباس جادو کے پاس سو عیار طرار ملازم تھے اسکو ان عیارون پر بڑا دعوی تھا ہمیشہ زیوق جادو
سے کہتا تھا کہ آپ جس نایب خداوند کو چاہین اسیر کرا کے اُسکے ملک پر قبضہ کرلین سحر کے مقابلہ کی ضرورت نہو
مین عیارون سے کہدون یہ سب اسکو اسیر کرکے لادین مگر زیوق جادو نے ہمیشہ انکار کیا کبھی اسکا کہنا قبول نہ
کیا اُس روز اسنے سب عیارون کو بلایا کہا آجتک مین نے تم لوگون کو تنخواہین دین خلعت و انعام بھی دیتا رہا
مگر کسی وقت تم سے کسی کام کو نہین کہا اور تمھاری تعریف شہنشاہ کے سامنے بھی ایسی کی ہی کہ جسکی بابت شہنشاہ
نے آج فرمائش کی لہذا تم سے ایک کام لیا جاتا ہی جو تم مین سے اُس کام کو انجام دیگا وہ آج سے سردار عیاران
عالم کا خطاب پائیگا اور عزت بھی بڑھائی جائیگی مال و زر بھی اُسکے صلے سے باہر دیا جائیگا سب نے کہا وزیر اعظم
ہم سب ہر ایک کام کو انجام دے سکتے ہین جسکے نام آپ حکم فرمائین وہ تعمیل ارشاد مین مشغول ہو اقتباس نے
کہا تم سب کو معلوم ہی کہ شہنشاہ نے کس شدومد سے طلسم کشا کو روک لیا ہی اور کل یوم مقابلہ قرار پایا ہی مگر طلسم کشا
کے پاس بعضے تحفہ جات ایسے ہین جنکے سبب سے طلسم کشا پر سحر تاثیر نہین کرتا اگر تم لوگ یہان سے
جاؤ اور یہ تحقیق کرو کہ وہ تحفہ جات کون سے ہین جنکے سبب طلسم کشا پر سحر کا کچھ اثر نہین ہوتا اور بعد تحقیق کرنے کے
اُن تحفہ جات کو لے آؤ تو ہم جب صبح کو طلسم کشا مقابلے کے واسطے میدان مین آئے اُسکو بزور سحر گرفتار کرین سب
عیارون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ جاتے ہین اگر بن پڑا تو تھوڑی دیر مین طلسم کشا کے تحفہ جات
لاتے ہین یہ کہکے عیار اقتباس جادو سے رخصت ہوے اور اپنے خیمون مین آکے سب نے یہ صلاح کی کہ اس طرح
طلسم کشا کے لشکر مین چلنا اچھا نہین ہی کیا عجب ہی اسکے ہمراہ بھی کوئی عیار ہو تو مفت مین راز افشا ہو جائے
اور مدعا ہاتھ نہ آسکے اس سے بہتر یہ ہی کہ سحر کرکے زمین مین نقب لگائین پوشیدہ طور سے طلسم کشا کی بارگاہ

مین جائین اُنکو بیہوش کرکے اسیر کر لائین ایک آدمی پہلے یہ تحقیق کرے کہ طلسم کشا کے پاس کون کون تحفہ جات
ہین جب یہ معلوم ہو جائیگا اُسے عالم غفلت مین اُسکے قبضے سے نکال لین گے سب نے اس بات کو پسند کیا
ایک عیار تو بشکل فقیر بنا اور باقی سب نے نقب سحر لگانا شروع کی جو بشکل فقیر بنا تھا وہ تو بدیع الملک کے
لشکر کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور پر شاہزادے کا لشکر تھا پہونچ گیا لشکر مین آکے سردارون کی بارگاہون
کے دروازے پہ جا کے اسنے سوال کرنا شروع کیا اتفاق سے خواجہ بھی اس وقت اپنی بارگاہ مین موجود تھے
اس عیار نے خواجہ کی بارگاہ کے دروازے پر آکے سوال کیا خواجہ نے جو سائل کی آواز سنی بارگاہ سے
باہر آئے اس سے آنکھ ملاتے پہچانا کہ یہ کوئی عیار ہے عیاری کرنے آیا ہے کہا اے فقیر تو کون ہے کہان سے آیا
ہے اس عیار نے جواب دیا کہ مین فقیر ہون اسی صحرا مین رہتا ہون یہان سے تھوڑی دور پر شہر ہے روز وہان بھیک
مانگنے جاتا تھا آج آپ لوگون کا لشکر آیا ہے یقین ہے فقیر کو آج یہین اسقدر مل جائے کہ روز کی آمدنی سے زیادہ
ہو خواجہ نے کہا بھائی اور لوگ اس لشکر مین بڑے بڑے امیر ہین اُنکے یہان جانے سے جو تیری تقدیر مین
ہے وہ مل جائیگا مگر مین ایک غریب اس لشکر مین ہون میرا دستور ہے کہ روزمرہ چالیس سائلون کو کچھ دیتا
ہون آج سوا تیرے اور کوئی فقیر نہ آیا چالیس محتاجون کا حصہ رکھا ہے معلوم ہوا وہ تیرے ہی تقدیر کا
ہے میرے ساتھ بارگاہ مین آ تجھے کھانا بھی کھلاؤن اور جو کچھ نقد رکھا ہے وہ بھی تیری نذر کرون عیار بہت خوش
ہوا اپنے جی مین کہا اب اس شخص کے ذریعہ سے سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سوچ کر خواجہ کے ہمراہ
بارگاہ کے اندر آیا خواجہ نے اسکو فرش پر بٹھایا کچھ غذائے لطیف اسکے سامنے لا کے رکھ دی عیار نے
اسوقت چاہا اُٹھا کے باندھے خواجہ نے کہا اے فقیر یہ کھانا تجھے یہین کھانا پڑے گا اس کو اپنے گھر
لے جانے کے ارادے سے نہ باندھ عیار نے جواب دیا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہین جبتک مین انکو
نہ کھلاؤنگا خود بھی نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا انکے واسطے اور کھانا گھر مین جا کر پکوانا مین تجھکو اسقدر نقد
دونگا کہ تجھے ایک مہینہ بھر بھیک مانگنے کی ضرورت نہوگی اس عیار نے کہا مجھے آپ کی ذات سے اس سے
بڑھ کے امید ہے مگر میری یہ عادت ہے کہ جبتک مین اپنے بچون کو نہین کھلا لیتا اُسوقت تک خود بھی نہین کھاتا
خواجہ نے کہا اے شخص یہ بات ہرگز نہوگی اگر تجھے یہی خیال ہے تو مین اور کھانا تجھے دونگا تو جا کر انکے ساتھ
کھا لینا مگر اس طعام کو مین نہ لے جانے دونگا عیار نے کہا بابا تم یہ کھانا اور کسی کو کھلا دینا اسکے علاوہ مجھے
کوئی ایسی چیز دو جو مین اپنے گھر لے جاؤن اور سب کو کھلاؤن خواجہ نے کہا اے شخص اب تو مین تجھی کو یہ
کھانا کھلاؤنگا عیار نے جب دیکھا کہ یہ شخص نہین مانتا مجبور ہو کر کھانا کھانا شروع کیا دو تین لقمے کے بعد
اسکا سر چکرایا زمین پر گرکے بیہوش ہوا خواجہ نے اسکی مشکین باندھ کر دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کے
چوب بارگاہ سے باندھا پھر خیال کیا کہ اگر اسکا نام معلوم ہوتا تو اسی کی صورت بنکر لشکر حریف مین جاتے
وہان اگر بن پڑتا تو کچھ دو چار کوڑی کا روزگار کرتے یہ سوچ کے خواجہ نے خیال کیا کہ کیا عجب ہے جو یہ
مسلمان ہو جائے اپنی جان بچائے اسکو ہوشیار کرون پھر اس سے سب کیفیت دریافت کرون یہ بات خواجہ
نے خیال کر کے اسکو ہوشیار کیا اسکا ساحر ہونا خواجہ کو معلوم نہ تھا جیسے ہی عیار کی آنکھ کھلی اسنے اپنے تئین
مبتلائے بلا جو پایا اسی وقت سحر کیا یسان جل عیار بارگاہ سے نکل گیا خواجہ کو خوف بھی معلوم ہوا اور
افسوس بھی کیا مگر فہیم اور زمرہ کے اپنی بارگاہ سے باہر نکلے اُسکو چارون طرف دیکھتے ہوئے لشکر زیوق کی طرف چلے

راہ بھر اسے تلاش کیا کہین پتہ نپایا خیال کیا کہ اب یہ عیار اپنے لشکر مین گیا ہو اسی وقت وہان چلکر عیاری
کرنا بہت اچھا ہو اس لشکر کے سب عیار وہان جائینگے یہ سوچ کے خواجہ نے پلٹنا اچھا نہ جانا زیوق جادو
کے لشکر مین پہونچے دیکھا سب لوگ جاگ رہے ہین روشنی بے انتہا ہو رہی ہو خواجہ نے ایک گوشے مین آکے
اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی ہاتھ مین ایک نامہ لیا زیوق جادو کے در بارگاہ پہ آئے دربانون سے
کہا ہماری اطلاع کرو ہم اشراق جادو اور خداوند آئینہ اندام کا نامہ لائے ہین زیوق جادو کے پاس
جانا چاہتے ہین دربانون نے اسی وقت چوبدار کو بلا کر کہا کہ ابھی وقت جا کر اطلاع کرو کہ خداوند نے نامہ بھیجا ہو ایلچی
آنا چاہتا ہو چوبدار نے زیوق جادو سے آکر کہا زیوق جادو نے کہا جلد میرے سامنے لاؤ مین نامہ دیکھون
خداوند نے کسواسطے مجھے نامہ تحریر فرمایا ہو چوبدار باہر آیا ساحر نقلی کو اپنے ہمراہ بارگاہ کے اندر لیگیا زیوق
جادو نے جو اس ساحر کی صورت دیکھی کہا اے شخص تو مجھے بڑا ساحر معلوم ہوتا ہو مگر خداوند نے تجھے اور کوئی کام
مرحمت نہ فرمایا تیرا کیا نام ہو ساحر نقلی نے جواب دیا میرا نام نواز جادو ہو مدت سے خداوند کے پاس رہتا ہون
میرے سپرد یہ کام نہین ہو بلکہ مین خداوند کے سامنے کچھ رقص و سرود کا چرچا کرنے کیواسطے ملازم ہون زیوق
نے کہا اس وقت خداوند نے یہان کیون بھیجا ہو نواز نقلی نے کہا ایک نامہ آپ کو دیا ہو اور اسکا جواب بھی مانگا
ہو مگر جواب کی جلدی نہین ہو مجھسے فرمایا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر اسکا جواب لے آنا زیوق جادو نے کہا مین نامہ
دیکھون نواز نقلی نے نامہ اسکو دیا زیوق جادو نے نامے کو کھولا دیکھا تو اُسمین آئینہ اندام کی مہر ہو اور لکھا
ہو کہ اے زیوق جادو طلسم کشا سے ہرگز یون مقابلہ نکرنا پہلے اُسکے تحفہ جات اپنے قبضے مین کر لینا کہ اُسپر سحر تاثیر
کرنے لگے جب اُس سے مقابلہ کرنا اور جو کیفیت گزرے وہ مجھکو تحریر کرنا زیوق جادو نے کہا مین پہلے ہی اس کا
انتظام کر چکا ہون عیار گئے ہوئے ہین یقین کامل ہو تحفہ جات طلسم کشا لیکر آتے ہونگے نواز نقلی نے عیارون
کا جو نام سنا خیال کیا کہ مین نے ایک ہی عیار کو گرفتار کیا تھا اور وہان بہت سے عیار گئے ہوئے ہین ایسا
نہو کہ بدیع الملک کو کوئی ہرگز نہ پہونچائے یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہو جس طرح بن پڑے جلد اپنے کام کو
انجام دیکر یہان سے روانہ ہون یہ سوچ کے نواز نقلی نے زیوق جادو سے کہا بڑے افسوس کی بات ہو
کہ آپکی محفل مین شغل مے نوشی نہین زیوق جادو نے کہا اے نواز جادو مین حکم خداوند سے مجبور ہون کیا کرون
اُنھون نے منع فرمایا ہو کہ جبتک طلسم کشا سے جنگ رہے اُسوقت تک کسی صحبت مین شراب خواری کا چرچا نہو
اس وجہ سے مین نے موقوف رکھا ورنہ میری محفل مین سوائے اس شغل کے اور دوسری بات نہ تھی نواز نقلی نے
کہا مین جبتک شراب نہین پیتا میرے حواس درست نہین ہوتے اگر آپ کے یہان شراب موجود ہو تو منگائیے
زیوق جادو نے کہا مجھے یہی خوف ہو کہ خداوند کے خلاف نہو نواز جادو نے کہا آپ کے یہان روز تو
چرچا رہتا ہی نہین ہو اگر آج مدتون کے بعد یہ شغل میرے سبب سے ہو بھی جائیگا تو کچھ مضائقہ نہین ہو مین
خود خداوند سے کہدونگا کہ مین نہ پیتا تھا اس سبب سے مین نے محفل مین شراب طلب کی یقین ہو وہ کچھ
نہ کہینگے زیوق جادو نے کہا خداوند نے یہانتک تاکید فرمادی ہو کہ جب کوئی شخص محفل مین مہمان
آئے اور وہ تمہین اپنے ہاتھ سے جام بھر کے پلائے تو ہرگز نہ پینا یہ خیال کرنا کہ یہ کوئی عیار ہو نواز نقلی
نے کہا آپ میرے ہاتھ سے شراب نہ پیجیے گا جب زیوق جادو بہت مجبور ہوا تو اسنے ساقی کو
محفل مین بلایا کہا مین نے تو ایک مدت سے شراب ترک کر دی ہو مگر آج میان نواز جادو

تشریف لائے ہین یہ فرمائش بھی کرتے ہین اور مین اُنکے گُنے کا بھی مشتاق ہون لہذا شراب آپکے واسطے لاؤ ساقی نکے اُسی وقت کشتیان کباب کی صراحیان شراب کی لیکر محفل مین آئے نواز نقلی نے کہا اے شہنشاہ زیوق اس شراب کا لطف بے شغل رقص و سرود کے نہین ہو زیوق نے کہا میرے ہمراہ ایسے لوگ بھی بہت ہین مگر مجبور ہون کہ وہ یہان سے بہت دور ہین اور سامان اُنکے درست نہین ہین تمھارے کہنے سے دو ایک کو بلاتا ہون نواز نقلی نے کہا آپ اسقدر کیون زحمت فرمائین مین آج آپ کو وہ کیفیت دکھاؤن جو آپ نے تمام عمر کبھی نہ دیکھی ہو خداوند کے سامنے جو جو شغل ہوتے ہین وہ آج آپ کو دکھاتا ہون زیوق جادو نے کہا اے نواز جادو ایسی قسمت ہماری کہان تھی جو ہم اُن اشغال کو دیکھ سکتے آج تمھاری وجہ سے اس کیفیت کو بھی دیکھ لینگے نواز جادو نے کرے ز نکالی ساقی کی طرف اشارہ کیا کہ جام شراب زیوق جادو کو دے ساقی نے شراب کا جام زیوق جادو کی طرف بڑھایا زیوق جادو نے کہا پہلے نواز جادو کو پلاؤ یہ ہمارا مہمان ہو اسکی خاطر ہمپر واجب ہو نواز جادو نے کہا مین تھوڑی دیر کے بعد پیونگا ابھی مجھے کچھ اپنا کمال دکھانا ہو اگر نشہ ہو جائیگا تو مین کچھ کام نکرسکونگا آپ نوش فرمائین آپ کو جبتک کہ نہ سرور ہوگا اُس وقت تک میرے کمال کی قدر نہوگی زیوق جادو نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہو تو مجھے کیا انکار ہو یہ کہکے اے ساقی سے لیکر جام شراب پی لیا نواز جادو نے زمین یہ غزل گانا شروع کی غزل

دیوانے رنگ لُٹے ہین جیسے مال مین
دیکھے ہین ایک ہی سے تغیر اک مین
آنکھوں اپنے رنگ مان ہو تو دل اپنے حال مین
مستی مین بلبلون نے نہین سکے واسطے
دیکھے ہین شیشے ٹوٹے ستاد جال مین
ہر اک قدم پہ آتی ہو آواز اب گرا
ڈھونڈا کیا اُنھین مرے وہم و خیال مین
رفتار یار نے اُسے مردہ سا کر دیا
رنگ شراب ہو عرق انفعال مین
اُس بت کی بندگی مین مگیرین سے بچے
دل کو الگ کیا ہو بڑی دیکھ بھال مین
کیون بے دہن خدا نے بنایا جواب دو
ذرے سے کچھ چھکتے ہین گرد ملال مین
اُس سرو قد کو دیکھ کے گلشن مین بٹ گئے
پھبتی پھڑکی یار کے گیسو و خال مین
ایسی کوئی ادا تھی کہ خود دل پکڑ لیا
آنکھین تری پھنساتی ہین ڈورونکے جال مین
ٹھکرا گیا تھا کوئی اسے راہ مین کبھی

ساقی تو آنکھ کے خوش کبھی کبھی میرے ملال مین
معشوق کے مزاج مین عاشق کے حال مین
ہم خواب مین گئے تھے فقط دیکھنے تمھین
مکھین مین جو مستی ہوئی سافین نہال مین
جس پردے مین ہو یار دل آگاہ ہو گیا
بجلی کا اضطراب ہو عاشق کی چال مین
قاصد یہ علم ہو خط جو وہ پڑھتا تھا بار بار
سرعت کمان سے آئی قیامت کی چال مین
کچھ ذر نہین ہو شوق سے کو سو مین آج
تکرار جیسے ہو گئی سب پہلے سوال مین
تقدیر مل رہی ہو تری رہگذر مین ہاتھ
بت کر دیا ہو تمنے تمھین اک سوال مین
دیوانہ ہون کسیکے بہار شباب کا
بڑھ جانے کی اُمنگ تھی جس جس نہال مین
شرمندگی جو راہ مین قتل کر گئی
وہ بھی شریک ہو گئے عاشق کے حال مین
ای شیخ پی کے ساغر کھا کباب مرغ
ابتک ہو وہ غرور سراپا کمال مین

عالم بہار کا ہو یہ آغاز سال مین
یہ ایک دل شریک ہو دونون کے حال مین
حیران سے ہین دونون کسیکے خیال مین
کیا کچھ گذر گیا نہ تمھارے خیال مین
گردش سے چشم مست کی دل کو خدا بچائے
اندھون کی آنکھین کھل گئین شوق حال مین
کیا بدگمان ہو دل جو وہ پہلو سے اُٹھ گئے
شوق عدو بھی لکھ گئے تھے اپنے حال مین
کیفیتین دکھاتی ہو شرم گناہ بھی
کوئی گھڑی بُری نہین روز وصال مین
سینے سے تیرے تیرون کے پیکان نکال کر
ٹھوکر لگا دے تو بھی سر پائمال مین
سینے ہی مین تھا دل پہ داغ کا لگا
اب مجھکو ہوش آئے تو دو چار سال مین
آتا ہو روز وصل شب غم کی تیرگی
نیچی نگہ نے کام کیا انفعال مین
دل مبتلاے زلف ہو مرغ نگاہ کو
پھر بحث کا مزہ ہو حرام و حلال مین
ہر وقت اسی خیال مین رکھیو خوش جمال

کچھ تو انھون نے دیکھ لیا ہی جلال بین خواس خوش الحانی سے نواز جادو نے اس غزل کو نے مین بجایا کہ جسقدر لوگ محفل مین موجود تھے سب ہمہ تن محو ہوگئے مگر نے مین سے ایک دھوان نکل رہا تھا وہ سب کے دماغ مین گیا بہت سے چھینک لیکر بیہوش ہوئے مگر کسی کو محویت نے ہوشیار نکیا تھوڑی دیر کے بعد زیوق جادو کو بھی چھینک آئی یہ بھی بیہوش ہوا اسکا بیہوش ہونا کہ نواز نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی نعرہ کرکے پہلے زیوق جادو کی زبان مین سوزن دیکر زنبیل کیا پھر سبکو قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین جسقدر ساحر بارگاہ مین تھے سب کو قتل کیا تاریکی بھی چھائی سنگ باری و برفباری بھی ہوئی آوازین بھی عجیب آئین مگر خواجہ نے کچھ خیال نکیا سب مال و اسباب لوٹ لیا وہان سے گلیم اوڑھ کے نکلے اسکی بارگاہ مین آگ لگادی آگ جو بارگاہ مین لگی شعلے بلند ہوئے اسکے لشکر والون نے یہ کیفیت دیکھی لشکر مین بہت لوگ تھے سب بارگاہ کی طرف دوڑے خواجہ نے انکو جو اس طرف متوجہ پایا انکی بارگاہون مین بھی آگ لگادی تمام لشکر کے خیمے جلے دیوان خریدار اپنے اپنے مقامون سے نکلکر بھاگے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا آگ کو بہت بجھانا چاہا مگر ممکن نہوا سب خیمے جل گئے خواجہ نے بہت سے ساحرون کو قتل کیا مال و اسباب بہت کچھ ہاتھ آیا وہان سے روانہ ہوئے دو چار قدم راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا بہت سے سیاہ پوش ایک جگہ پر کھڑے ہوئے کہ رہے ہین کہ لشکر کی تو یہ کیفیت ہو نہین معلوم شہنشاہ اس وقت کہان ہین یہ آگ نہ بجھے اور سب لوگ سہولت سے اپنے اپنے ٹھکانے پر جائین تو طلسم کشا کو جلد شہنشاہ کے حضور مین پیش کرین خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی سمجھے کہ یہ لوگ عیار ہین اور بدیع الملک کو بارگاہ سے اٹھا کر لائے ہین اس امر کے منتظر ہین کہ یہ آگ بجھے اور زیوق جادو دکھائی دے تو اسکو جا کر دین انسے اسکا عوض لینا ضرور ہی یہ سوچ کے خواجہ نے ایک گوشے مین آکے اپنی صورت زیوق کی بنائی اسباب سحر ہاتھ مین لیا گھبرائے ہوئے اس طرف آئے جہان وہ لوگ کھڑے ہوئے باتین کر رہے تھے ان عیارون نے جو زیوق جادو کو دیکھا کہا اے شہنشاہ ہم لوگ حسب الحکم طلسم کشا کو اسیر کرکے لائے ہین آپ کو تلاش کر رہے تھے اس آفت کو دفع کیجیے تو ہم حاضر کرین زیوق نقلی نے کہا اے عیاران طرار ہین تمھاری ذات سے یہی امید تھی لاؤ جلد طلسم کشا کو مجھے دیدو مین ابھی اسکو خدمت خداوند مین روانہ کرون ساحرون نے پشتارہ بدیع الملک کا زیوق نقلی کو دیا زیوق نقلی نے تالی بجا کے غائب کیا سب عیار دیکھکر حیران ہوگئے کہ یہ کیا ماجرا تھا جو تالی بجاتے ہی پشتارہ غائب ہوگیا زیوق جادو نے کہا تم لوگ اسکا تعجب نہ کرو دن کی طرح دن بھر خداوند آئینہ اندام کو تحفہ جات و خطوط روانہ کرتا رہتا ہون اگر تم خدمت خداوند مین جانا چاہو تو ممکن ہی ان لوگون نے کہا جب ہماری طلبی ہوگی ہم بھی جائینگے ایسا نہو بے طلب جانے پر خداوند آزردہ ہون زیوق جادو نے کہا اب تم اس آگ کا جا کر انتظام کرو مین بھی اسکی کوشش کرتا ہون ایک دم بھر مین بجھ جائیگی مگر جس وقت تک حکم خداوند نہین ہوگا اس وقت تک روشن رہیگی مین کوشش کر رہا ہون اور یہ آگ نہین بجھتی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی اسکے واسطے خداوند نے حکم نہین فرمایا اور یہ تو ضرور ہی کہ اس لشکر مین کسی سے ایسی خطا سے شدید سرزد ہوئی ہی کہ جسکی سزا دیگئی ہی عیار اس طرف متوجہ ہوئے زیوق نقلی لشکر اسلام کی طرف آیا لشکر مین پہونچ کے بہت اچھی طرح سے اپنی صورت اصلی ظاہر کی پہلے قنداب جادو کی بارگاہ مین جا کر قنداب جادو کو بیدار کیا

قنداب کی جو آنکھ کھلی دیکھا خواجہ عمرو نامدار سرہانے کھڑے ہین قنداب جلدی سے اٹھ بیٹھا
عرض کی خواجہ عمرو کیا ارشاد ہو خواجہ نے کہا بڑا غضب ہو گیا تھا عیاران زیوق جادو بدیع الملک
کو لے بھاگے تھے اگر مین اس وقت اُسکے لشکر مین موجود نہوتا تو ہرگز کسی کو اس امر کی اطلاع نہین ہوتی
قنداب نے عرض کی یا خواجہ مین بڑی رات تک گرد بارگاہ پھرتا رہا اول تو جب شہریار برائے خواب
تشریف لے گئے جب ہی رات زیادہ گئی تھی بعد شہریار کے تشریف لے جانے کے مین دیر تک گرد بارگاہ
ٹہلا کیا جب شہبازون نے مجھسے کہا کہ آپ کی ضرورت نہین ہم لوگ کافی ہین مین مجبور ہو کے واپس آیا
تعجب ہو کہ عیار کس وقت آئے اور کیونکر شہریار کو بارگاہ سے لے گئے خواجہ نے کہا اب
بدیع الملک کی بارگاہ مین چلو کہ حالات بھی تحقیق معلوم ہون قنداب جادو اپنی بارگاہ سے اٹھ کے
خواجہ کے ہمراہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آیا اور ساحران نامی کو بھی خبر ہوئی وہ سب بھی شہزادہ
بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے خواجہ نے جیسے ہی بارگاہ کے اندر قدم رکھا اندھیرا پایا مگر قنداب
جادو کے ہمراہ روشنی تھی خواجہ نے بارگاہ مین آ کے چارون طرف دیکھنا شروع کیا ایک کونے پر فرش
کو دریدہ پایا دیکھا ایک نقب نہایت چھوٹی کھدی ہوئی ہے خواجہ فوراً اُس نقب مین کودے آگے
جانے کی راہ نہ پائی قنداب سے سب کیفیت بیان کی کہا اے قنداب جو شخص یہان عیاری کرنے
آئے تھے وہ خالی عیار ہی نہ تھے بلکہ سحر بھی جانتے تھے کیونکہ یہ کام عیار کا نہین ہو کہ نقب اس طرح
لگائے اور بے لاگ بارگاہ کے اندر آئے قنداب نے عرض کی جو کچھ ہوا بہت اچھا ہوا آپ کا
ایسے وقت پر پہونچ جانا بہت ہی خوب ہوا ورنہ نہین معلوم شہریار کو کہان لے جاتے خواجہ نے کہا
کچھ بھی اُنسے نہوسکیگا آخر مجبور ہو کے گرفتار ہو گئے کیونکہ وہان سوائے اُنھین لوگون کے اور کوئی باقی
نہین ہی یقین ہو اب وہ بھی فرار کر گئے ہون قنداب نے عرض کی ہان کچھ روشنی تو اس طرف معلوم
ہوتی تھی بعض لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ لشکر زیوق مین آگ لگی سب بارگاہین اور تمام خیمے جل گئے
خواجہ نے کہا سچ ہو اب ایک خیمہ بھی اُسکے تمام لشکر مین باقی نہین ہو اور بہت سے ساحر تو جلکر خاک
ہوے باقی جو بچے وہ بخوف جان بھاگ گئے زیوق جادو کو مین لایا ہون میرے پاس موجود ہو دیکھو
اس سے دریافت کرتا ہون اگر مذہب آتش پرستی ترک کرے گا تو پھر اطاعت بدیع الملک اختیار
کر کے آپ لوگون کے ہمراہ براحت تمام اپنی زندگی بسر کریگا اور اگر اسلام قبول کرنے مین انکار کیا تو
قتل اور ساحرون کے قتل کیا جائیگا قنداب جادو نے عرض کی آپ پہلے شہریار کو نکالیے خواجہ عمرو
نے بدیع الملک نوجوان کو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کیا شاہزادے کی آنکھ جو کھلی گھبرا کے اٹھ بیٹھا
اپنے قریب قنداب جادو اور خواجہ عمرو اور چند ساحرون کو پا کر خواجہ سے پوچھا خواجہ خیر تو ہی
کیا سبب ہو کہ اس وقت کیون جگایا خواجہ نے سب قصہ بیان کیا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو
کمال تعجب ہوا پھر خواجہ نے زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا بدیع الملک نے کہا خواجہ یہ کون ہو خواجہ
نے کہا زیوق جادو اسی کا نام ہو اگر مین اسکے لشکر مین نہ جاتا تو عیار تمھین لے جاتے اور لشکر اپنا
نہ بتاتا یہ کہکر خواجہ نے زیوق جادو کو جو بارگاہ سے باندھ کے ہوشیار کیا اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو
اس مصیبت مین گرفتار پایا سخت گھبرایا خواجہ عمرو تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوے کہا اے

زیوق جادو اگر اپنی جان عزیز ہو تو مذہب آئینہ پرستی ترک کر اور دین اسلام قبول کر زیوق
نے اشارہ کیا کہ مین ہرگز اسلام قبول نکرونگا خواجہ عمرو نے تازیانے اسکے لگائے مگر اسنے ہر بار
انکار کیا اور بوجہ سیہ قلبی دین اسلام قبول نہ کیا خواجہ عمرو نے کہا اے زیوق جادو بہت
پچھتائے گا اپنی جان سے جائیگا زیوق نے پھر اشارہ کیا کہ مجھے منظور ہی کہ مین اپنی جان دون مگر دین
اسلام قبول نکرون خواجہ نے پھر اُسکو تازیانے لگانا شروع کیے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
خواجہ اس محنت کی کیا ضرورت ہی جلاد کو بلاؤ اس کے سپرد کر دو مِنّا سے قتل اسکے واسطے کافی ہے
خواجہ عمرو نے کہا اس وقت جلاد کا آنا بے محل ہی صبح کو اسکی گردن زدنی ہوگی یہ کہکے خواجہ نے
اُسے جاب مارکے بیہوش کیا اور مندرِ زنبیل کر لیا رات تو تھوڑی باقی تھی صبح بھی جلد ہو گئی بدیع الملک
سجادے پر تشریف لائے دوگانہ سحری ادا کرکے ہتھیار طلب کیے خادمون نے سلاح کی کشتیان لاکر حاضر
کین بدیع الملک ہتھیار لگا کر خیمے کے باہر تشریف لائے یہان سب لشکر تیار تھا اور دولت پر مرکب باد رفتار
بھی حاضر تھا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے خواجہ نے آکر کہا کہان کا ارادہ ہی شہزادہ بدیع الملک
نے کہا میدان جنگ کی طرف جاتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ اب میدان جنگ مین کون ہی جو مقابلہ
کرے لشکر زیوق مین کوئی باقی نرہا جو لوگ بچ گئے فرار ہو گئے بدیع الملک نے کہا مجھے میدان
تک جانا ضرور ہی تم یہان زیوق سے پوچھو اگر وہ اسلام قبول کرنے مین انکار کرے تو اسکو قتل کرو
خواجہ نے کہا جب لشکر میدان جنگ سے واپس آئے گا اُسوقت دیکھا جائے گا یہ کہکے خواجہ عمرو
بھی ہمراہ ہوے بدیع الملک نوجوان میدان جنگ کی طرف آئے دیر تک لشکر حریف سے
منتظر ہے جب اُس طرف سے کوئی نہ آیا مجبور ہوکے اپنی بارگاہ کی طرف پلٹے خواجہ نے آتے ہی
جلاد کو بلایا زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا اس سے پھر پوچھا کہ اے زیوق جادو اب کیا کہتا
ہی اگر دین سامری پرستی ترک کرنے کا ارادہ ہو تو کہدے ورنہ جلاد حاضر ہی ابھی تیری گردن زدنی
ہوگی زیوق جادو نے کچھ جواب نہ دیا خواجہ نے دو چار مرتبہ اس سے تحقیق کیا تو اشارے
سے جتلا کر کہا کہ مین ہرگز مذہب آئینہ پرستی ترک نہین کرونگا مجھے اپنی جان جانے کا مطلق خوف
نہین ہی خواجہ نے جلاد سے کہا اسکو قتل کر جلاد زیوق جادو کو کشان کشان لایا ایک کے
چبوترے پر بٹھایا خواجہ عمرو خود بھی کھڑے ہوے اشارہ کیا جلاد نے ہاتھ لگایا کہ سر اسکا اڑ گیا
اس کے مرتے ہی تاریکی چھا گئی آوازین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری دیر تک رہی ایک
آواز آئی کہ مارا نام مین زیوق جادو ہو اس آواز کے آنے سے وہ تاریکی برطرف ہوئی سنگ باری
برف باری بھی موقوف ہو گئی خواجہ وہان سے بدیع الملک کے پاس آئے دیکھا تو بدیع الملک
مسلح اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہین اور لوگ بھی برائے استراحت نہین گئے ہین کسی نے کمر تک نہین کھولی
خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا آج کمرین کھولنے کا سردارون کو حکم نہین ہی بدیع الملک نے
کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی مین نے اور لوگون کو بھی اطلاع دی کہ سامان سفر درست کرین اسی وقت
مین یہان سے روانہ ہو جاؤنگا وہ سب اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین بارگاہین بار ہو رہی ہین
کچھ لوگ آگے روانہ بھی ہو گئے ہین خواجہ نے کہا یہ بھی بہت ہی اچھی بات ہی یقین ہی وہی ایک

روز کے بعد ایوان نہ طاق تک بھی پہونچ جائین اور کیا عجب ہی جو آئینہ اندام جادو سے پہلے پہونچین
بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی خواجہ یہ باتین کرکے باہر آئے انتظام روانگی مین مصروف ہوئے تھوڑی دیر مین
سب سامان درست ہو گیا خواجہ بدیع الملک کے پاس گئے کہا اے بدیع الملک جو جو اسباب آگے
روانہ کرنے کی تھین وہ سب روانہ ہوئین اور یہان کا بھی سب انتظام درست ہی اب تمھین بھی چلنے مین عذر
نہ کرنا چاہیے بدیع الملک نوجوان تو مسلح بیٹھے تھے ہی خواجہ سے یہ بات سنکر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب
ساحرون کو ہمراہ لیکر باہر آئے گھوڑے پر سوار ہوئے تمام لشکر ہمراہ ہوا بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق
کے اس طرح روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین والا تمکین عرض کیا جائیگا اب حال
ان لوگون کا بیان کیا جاتا ہی کہ جو قید صاحبقران کی مع جملہ سردارون کے لیکر جانب ایوان روانہ
ہوئے تھے چونکہ لشکر بہت تھا بدیع الملک کے ہمراہی بھی اسقدر تھے جنکو ایک زندان خانہ مین قید کرنے کی
جگہ نہ تھی اور بعض کے واسطے سحر سے زندان خانہ بنایا گیا ورنہ ایسے قوی ہیکل تھے کہ انکے رہنے کے
واسطے زندان خانہ بہت ہی چھوٹا تھا انکے علاوہ صاحبقران کے ہمراہ بھی اسقدر لشکر تھا کہ
بدیع الملک کے برابر تھا ان لوگون کے واسطے بھی ویسے ہی ایسے انتظام ہوئے خاص خاص جو
سرداران اسیر تھے وہ صاحبقران کے ہمراہ اوس آتشین زندان خانہ مین اسیر کیے گئے تھے جسکے تحت
و فوق مین آتش خانے روشن تھے جب مالک زندان خانہ ان سب کو طلسم نہ طاق سے طرف ایوان کے
لے چلا تھا تو اسکو بھی آئینہ اندام نے یہ خبر دی تھی کہ ہوشیار رہنا طلسم کشا لوح طلسم پا گیا ہی اور طرف
ایوان نہ طاق کے وہ بھی گیا ہو جہانتک ممکن ہو اسکی نظر سے حمزہ ثانی کو بچا کر لے جانا اگر اسنے
کہین قید حمزہ ثانی دیکھی تو وہ آفت برپا کردے گا بہت ہوشیاری سے لے جانا اس سبب سے ختلم
زندان خانہ نے ان سب سردارون کو صندوق مین بند کر دیا تھا جو لوگ لشکری تھے انھین ہمراہ لیا تھا اور
جسقدر سردار تھے ان سبکو مع صاحبقران کے زندانخانہ آتشی مین بند کر دیا تھا اس صورت سے آکر دیوار
ایوان نہ طاق کے نیچے اس نے لشکر کو اتارا آپ بارگاہ مین گیا اور بڑے بڑے نیچے استاد
ہوئے ساحر جو اسکے ہمراہ تھے وہ سب اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے ایک قنات دور تک
استادہ کی گئی صندوق سرداران نامی کے اس قنات مین مستور کیے گئے ختلم نے اپنے ملازمین
کو بلا کر کہا اس طرح سرداران اسلام رہین کہ کوئی انکی صورت نہ دیکھ سکے کسب نے کہا اس
وقت یہ کیفیت ہی کہ آپکے لشکر کو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی نہ کہ سردارون کو دیکھ سکے یہ بات بہت
دشوار ہی اول تو جو سردار نامی و گرامی ہین جنکی وجہ سے لشکر کی شناخت ہو سکتی ہی وہ صندوق مین
بند ہین اور صندوق انکی قنات کے اندر ہین کوئی وہان تک جا نہین سکتا ہی انکے علاوہ جو اور
سردار ہین اور معمولی آدمی ہین انکے واسطے بھی انتظام کر دیا گیا ہی گرد انکے سحر کے دھوان پیدا
کر دیا ہی اس دھوین کے سبب سے کوئی انکو نہین دیکھ سکتا اب اگر آپکو اور زیادہ احتیاط لازم
ہے تو اب آپ خود آکر اس سب سے علاوہ کوئی اور انتظام کرین ختلم زندان خانہ نے جواب دیا
یہی میری بھی غرض ہی تم لوگون نے بہت اچھا انتظام کیا ہی یہ کہکے اس نے کسب کو رخصت کیا جسکے
بعد آپ بھی معائنہ کے واسطے ان قناتون کی طرف آیا صندوقون کو دیکھا بہت خوش ہوا جہان اور

سب سردار اسیر تھے اور کارپردازان زندان خانہ نے وہان اپنے تخت پر دیوان پیدا کیا تھا وہان بھی
آکے سب کیفیت دیکھی جب یہان سے بھی اسنے فرصت کی تو صحرا کی سیر کرنے مین مشغول ہوا سیر دیکھ رہا تھا
کہ ایک جانب سے گرد اڑی منتظم زندان خانہ اس طرف مخاطب ہوا اپنے اور لوگون کو قریب بلایا کہا یہ گرد
آمد آمد لشکر کا نشان ہے یقین ہے خداوند تشریف لاتے ہین کیونکہ گرد جس قدر بلند ہوئی ہے اُسکی بھی سوا معلوم ہوتا
ہے اسقدر لشکر یہان کسی نائب کے پاس بھی نہین ہے ضرور خداوند تشریف لاتے ہین یہ کہہ رہا تھا کہ دامن گرد
شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک لشکر ظفر پیکر مانند سیل موج زن چلا آتا ہے علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے
ہین سیاہ برقین اڑتی ہوئی آتی ہے آگے آگے ایک جوان صاحب شان علم زرنگار کے سایے مین گھوڑے کو سرپٹ
ڈالے ہوے چلا آتا ہے منتظم نے اپنے رفیقون کی طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہے یہ لشکر طلسم کشا کا ہے اور یہ جوان
جو سب کے آگے ہے یہی طلسم کشا ہے کیونکہ جو جو سرداران اسلام خاندان حمزہ سے ہین اُن سب کی صورتین ملتی
جلتی ہین اس جوان کی صورت بھی انھین لوگون سے مشابہ ہے رفیقون سے جواب مین کہا اُن لوگون نے غور کرکے
کہا اے شہنشاہ آپ بہت صحیح فرماتے ہین یہ شخص ضرور طلسم کشا ہے یقین ہے یہ اسی طرف سے آتا ہے اب اسکے
روکنے کی کیا تدبیر کی جاے منتظم نے کہا ابھی اسکا ارادہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا کرتا ہے اور کس طرف جاتا ہے
یک ناگاہ اسکو روک دینا اچھا نہین ہے ایسا نہو کہ روکنے سے خرابی واقع ہو وہ صاحب لوح ہے یون
اس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے بہت سی ترکیبین صرف کی جائینگی تب اس سے مقابلہ ہوگا منتظم تو یہ باتین کرتا
تھا کہ ایک ساحر نے آکر اسکو نامہ دیا اس نامے پر آئینہ اندام جادو کی مہر تھی اسنے اس نامے کو کھولا تو یہ
لکھا تھا کہ اے منتظم زندان خانہ معلوم کر کہ طلسم کشا اب تیرے قریب گیا ہے یقین ہے کہ آج اپنی بارگاہ مین آرام کرتے
ہین اس وقت بیٹھا ہوا تمام طلسم کی سیر کر رہا ہون تیری طرف جو نگاہ پڑی دیکھا اب انتظام بہت ٹھیک ہے کہ خبردار
طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا اگر وہ فساد پر آمادہ ہو جاے تو ہمارے آنے تک اس سے مہلت مانگ لینا جب
ہم اسطرف آئینگے اسکا انتظام اور طرح سے کرینگے اگر تم مقابلہ کروگے تو فتح نپاؤگے ذلت اٹھاؤگے مین
جب وہان آؤنگا اس لوح کی تاثیر تبدیل کر دونگا اُس وقت تجھے اختیار ہے چاہے طلسم کشا سے مقابلہ کرنا یا اُسے
بھی اسیر کرکے اپنے ہمراہ لینا مگر ابھی وقت نہین ہے تجھے لازم ہے کہ تو ایک عرضی بخدمت ایوان جادو اس مضمون
کی روانہ کردے کہ ہم لوگ آپکے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین یہان طلسم کشا ہمین ستاتا ہے آپ کچھ مدد فرمائین تو
ہم ظلم طلسم کشا سے امان پائین منتظم زندان خانہ اس نامے کو دیکھکر خوش ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا خداوند کی
عجب قدرت ہے ابھی یہ نامہ تحریر کیا اور اسی وقت مل گیا انھون نے تاکید فرمائی ہے کہ طلسم کشا سے مقابلہ
نہ کرنا وہ صاحب لوح ہے دو ایک روز صبر کرو جب مین وہان آؤنگا تو لوح کی تاثیر بدل دونگا لوح بیکار ہو جائیگی
اسوقت تمہین اختیار ہے چاہے مقابلہ کرنا چاہے یون اسیر کرکے اپنے ہمراہ لینا اور ایک عرضی ایوان جادو کے بھیجنے
کے واسطے بھی تحریر فرمائی ہے مین عرضی اسی وقت جاکر خود روانہ کرتا ہون یہ کہکر اسنے نامہ دار آئینہ اندام
کو رخصت کیا اور ایک عرضی ایوان جادو کو اس مضمون کی لکھی کہ ہم لوگ آپکے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین
اور ابھی خداوند آئینہ اندام تشریف نہین لائے ہین طلسم کشا نے ہمین یہان بھی پریشان کیا ہے اگر آپ اس
وقت مین مدد فرمائین تو کیا عجب ہے کہ ہم طلسم کشا کے ہاتھ سے امان پائین یہ عرضی لکھکر منتظم زندان نے خود طرف
دیوار کے جانے کا ارادہ کیا لوگون نے کہا آپ وہان جاکر عرضی کیونکر بھیجیےگا آپ نے جواب دیا کہ مین کسی نہ کسی طرح سے

غرض وہانتک پہونچا دینگا یہ کہکے اپنے اسباب سحر ساتھ لیا طرف دیوار کے چلا کر ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ جو لشکر گران لیکر روانہ ہوا تھوڑے عرصے کے بعد ایوان نہ طاق کی دیوار کے قریب پہونچا
لوح ملاحظہ فرمائی معلوم ہوا کہ یہ ایوان نہ طاق کی پہلی دیوار ہی ابھی چندے یہان ٹھہرنا چاہیے جب لوح جانے کی
ہدایت دے اس وقت یہان سے سفر کرنا اچھا ہی بدیع الملک نے خواجہ سے سب کیفیت بیان کی قنداب
نے بھی سنی خواجہ نے اسی وقت قیام کرنے کا انتظام کرنا شروع کیا قنداب جادو نے لشکر کو روکا تھوڑی دیر
مین سب بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک گھوڑے سے اترے اور سب سرداران نامی بھی پیادہ ہوے
شاہزادہ مع خواجہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین جا کر استراحت پذیر ہوے
مگر خواجہ اور بدیع الملک جو بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے کہا خواجہ دیوار نہ طاق تک تو آگئے
مگر ابھی تک لشکر صاحبقران کا نہ معلوم ہوا اگر لشکر راہ مین ہوتا تو یقین تھا کہ ضرور ملاقات ہوتی اور اگر
یہان آجاتا تو انکے لشکر کا نشان تو یہان باقی ہوتا خواجہ نے کہا ابھی ایسے خیالات کرنے کی ضرورت
نہین ہو جبتک اچھی طرح اس امر کو دیکھ نہ لین ابھی تو ہم لوگ یہان آئے ہین ذرا دم لے لین پھر ٹھیکر اس
کیفیت کو بھی دریافت کرین کے اگر وہ لوگ آگئے ہین تو یہین کہین ہونگے اور اگر ابھی نہین آئے ہین
تو یقین ہو دو ایک روز مین آجائین شاید پہلے وہ لوگ سب آئینہ اندام جادو کے پاس گئے
ہون اور اسکے ہمراہ یہان آئین بدیع الملک نے کہا یہ بات تو خیال مین آتی ہو کہ وہ سب قیدیون کو اپنے
ہمراہ لیکر آئینہ اندام کے پاس گئے ہون اور وہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر پھر اس طرف آئین
تھوڑی دیر تک خواجہ بدیع الملک سے باتین کرتے رہے جب بارگاہ مین اور سردار آگئے تو خواجہ اٹھے
بدیع الملک قنداب کی طرف مخاطب ہوے خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اپنی صورت تبدیل کی ایک
طرف روانہ ہوے اس طرف صحرا تھا چند گاہ فروش گھاس کے گٹھے لیے جاتے تھے خواجہ نے انکو ٹھہرا
کہا یہان کوئی شہر قریب نہین ہو تم اس گھاس کو لیجا کر کیا کروگے گاہ فروشون نے جواب دیا کہ ہم اس
غرض سے یہ گھاس نہین لیے جاتے ہین کہ اسکو لے جا کر فروخت کرین بلکہ ہم ملازم ہین اور یہان لشکر یہان
مقیم ہو اس وجہ سے ہم گھاس لیے جاتے ہین خواجہ نے کہا تمھارے لشکر کے سردار کا کیا نام ہو کہان سے
آیا ہو کس طرف جانے کا ارادہ ہو گاہ فروشون نے بیان کیا کہ ہمارے لشکر کے سردار کو سب مہتمم صاحب کہتے
ہین ایک زندان خانہ آتشین کا انتظام خداوند کی طرف سے انکے سپرد ہو اسی وجہ سے انھین لوگ مہتمم کہتے ہین
نام ہم لوگون کو نہین معلوم ہو خواجہ نے کہا مہتمم صاحب کہان جاتے ہین گاہ فروشون نے جواب دیا کہ ایوان
نہ طاق کے اندر جائینگے خداوند کا فرمان پہونچا ہو کہ ایوان کے اندر جا کر سکونت اختیار کرین اسی سبب سے
یہان آئے ہین اب خداوند کے منتظر ہین جس وقت خداوند تشریف لائینگے یہان سے روانہ ہو جائینگے
خواجہ نے کہا تمھارے سردار کے ہمراہ کچھ اسیر بھی ہین گاہ فروشون نے کہا اے شخص ہم اس بات کو
اپنی زبان سے نہین نکال سکتے ہین اور تو اسکی بابت مجھ سے مت تحقیق کر خواجہ نے کہا تم لوگ مجھے نہین
جانتے اس وجہ سے بیان کرنے مین عذر کرتے ہو اگر مین تمھارے سردار سے کیفیت دریافت

کرنا چاہتا ہون تو وہ بتانے مین عذر نہ کرے مین خاص ایوان نہ طاق کا رہنے والا ہون اس
طرف ایک ضرورت خاص سے آیا تھا اگر مجھے بیان کروگے مین جاکر اپنے مالکون سے تمھاری کیفیت بیان
کرونگا یقین ہو وہ تمھارے واسطے اور کچھ انتظام بھی کرین جبتک خداوند آئینہ اندام یہان نہ آئین
اسوقت تک تمھاری محافظت کے واسطے اور ساحر اپنے یہان سے بھیجدین وہان کے ساحر اگر یہان آکر
تمھاری محافظت کرینگے انکے سبب سے کوئی گزند نہ پہونچا سکیگا کاہ فروشون نے کہا ہم آپ سے یہ سب
کیفیت تو بیان کیے دیتے ہین مگر آپ اس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمایئے گا ورنہ ہمارے واسطے خرابی ہوگی
خواجہ نے کہا بھائی تم لوگ عقل سے بالکل خالی ہو بھلا مین کسی سے اس کا ذکر کرونگا تو مجھے کیا حاصل ہوگا
کاہ فروشون نے سب کیفیت بیان کردی یہ بھی کہدیا کہ جو جو سردار لشکر اسلام کے نامی نامی ہین انکو صندوقون مین
بند کردیا ہی اور جو عوام ہین انکو چاہ پر قید کیا ہی وہان پر ایک ساحر نے اپنے سحر سے دھوان بنایا ہی سواے
دھوئین کے اور کوئی چیز نظر نہین آتی اسی حجاب دودی مین لشکر بھی نظر مردم سے نہان ہی اور کوئی سردار
بھی نہین دکھائی دیتا خواجہ نے یہ کیفیت بہت اچھی طرح سے سُنی کہا مین چاہتا ہون تمھارے سردار سے ملاقات
کرون کاہ فروشون نے کہا وہ آج کل یہان نہین ہین ایوان جادو کو ایک عرضی دینے زیر دیوار گئے
ہین یقین ہی دو ایک روز کے بعد واپس آئین خواجہ نے کہا کیا وہ وہان تنہا گئے ہین کاہ فروشون نے کہا
دوسرا شخص انکے ہمراہ نہین ہی خواجہ نے کہا جب وہ یہان آئینگے اس وقت مین انسے ملاقات کرونگا یہ کہکے ایک
جانب روانہ ہوے کاہ فروش اپنے لشکر کی طرف چلے خواجہ نے سب کیفیت راہ کی کاہ فروشون سے تحقیق کرلی
تھی دیوار ایوان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین والاتمکین گذارش کیا جائیگا

## اب کیفیت منتظم زندان خانے کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو اپنے لشکر سے عرضی دینے کے واسطے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین دیوار کے قریب جاکر پہونچا
چاہا سحر کرکے دیوار کے اس پار جاؤن عرضی دیکر واپس آؤن اس واسطے اس نے جھولی مین ہاتھ ڈالا
عرضی نپائی سخت گھبرایا پھر وہان سے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا عرضی تلاش کرکے لے گیا جب قریب دیوار
پہونچا اور قصد کیا کہ سحر کرکے بلند ہون کہ ایک آواز مہیب اسکے کان مین آئی کہ خبردار اس دیوار کے
پار جانے کا ارادہ نکرنا جو کچھ کہنا ہی ہم سے بیان کر آواز ایسی مہیب تھی کہ منتظم ڈر گیا اور گھبراکے چارون طرف
دیکھنے لگا جب اسکو کسی کی صورت نظر نہ آئی تو اسنے کہا مین کن صاحب کی خدمت مین عرضی حاضر کرون سبکے
منع فرماکر آپ پوشیدہ ہوگئے جب اسنے استفسار کیا پھر ایک آواز آئی جبتک کہ ہم حکم نکرین اس وقت تک
آنکھین نکھولنا ورنہ ہمارے جمال باکمال کو دیکھکر ڈر جائیگا تاب دید نہ لائیگا اور خبردار سانس اوپر
نکھینچنا اگر سانس باہر نکلی تو ہماری قوت جاذبہ تیری سب سانس کھینچ لیگی ابھی مرکے گر پڑیگا منتظم نے
اوپر سانس کھینچنا شروع کی دو چار دم کھینچے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہوکے گرا نعرہ ہوا کہ منم عمرو ثانی
عیار صاحبقران یہ نعرہ کہکے خواجہ نے اسکی زبان مین بڑھکے سوزن دیا اسکا لباس اتار کے
آپ پہنا اسکی صورت بنکر اس کو داخل زنبیل کیا آپ لشکر کی طرف روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین اسکے
لشکر مین آکے پہونچے ملازمین نے جو منتظم کو آتے ہوے دیکھا سب نے جھک کے قاعدے سے

سلام کیا منتظم جادو نے سب کو جواب سلام دیا جو لوگ زیادہ گستاخ تھے اُنھون نے قریب اگر پوچھا
کہ آپ اسقدر جلد کیون واپس آئے کیا عرضی دینے کا موقع نہین پایا منتظم نقلی نے کہا مین نے جاکر دیوار
کے پاس ایک آواز دی کہ مین خداوند آئینہ اندام کا ایک نامہ لایا ہون وہان سے ایک ساحر آیا
مجھسے نامہ لیگیا وہان سے جواب بھی لایا کہ مین فوج روانہ کرونگا تم اسیران اسلام کو میرے پاس لے آؤ لہذا
جسقدر اسیر ہین اُن سب کو میرے سامنے لاؤ ملازمین منتظم گئے سب سرداران اسلام کو صندوقون مین سے
نکال کے لائے منتظم نقلی نے کہا ان سبکی قید کا تو سحر اُتار دو لوگون نے اسی وقت سبکی قید کا تو سحر اُتارا منتظم
نقلی نے سبکو اپنے ہمراہ لیا سرداران اسلام نے جو رہائی پائی چاہا فوج مخالف پر حملہ کرین منتظم نقلی نے کہا مین نے
آپ لوگون کو رہائی دلائی ہے آئین شجاعت کے خلاف ہے ابھی آپکو ایوان جادو کے حضور مین چلنا چاہیے
وہان جو کچھ آپکی بابت وہ فرمائین گے وہ کیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا ایوان جادو کو جو کچھ کہنا ہو
ہمسے یہین آکے کہے ہم وہان ہرگز نہ جائین گے یہ کہکے صاحبقران آگے بڑھے فوج جو کچھ منتظم کے ہمراہ تھی
صاحبقران کیطرف بڑھی امیر نے شیرانہ حملہ کیا اس وقت تلوار بھی پاس نہ تھی صاحبقران نے جو حملہ کیا اور سب
سوار بھی آمادہ ہوگئے فوج منتظم کے لوگ تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے منتظم نقلی اسی ہنگامے مین غائب ہوگیا
ایک گوشے مین آکے اپنی صورت اصلی ظاہر کی وہان سے بدیع الملک کے لشکر کی طرف روانہ
ہوا یہان بدیع الملک اپنی بارگاہ مین بیٹھے تھے ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ کل سے نہین معلوم ہوئے کہ کہان
چلے گئے بدیع الملک سب سے فرما رہے تھے کہ خواجہ کو صاحبقران زمان کے رہا کرنے کی بڑی
فکر ہے اسی واسطے کہین گئے ہین مگر ایک روز گذر گیا اور ابھی تک اپنے لشکر مین واپس نہ آئے اس سبب سے
البتہ کسی قدر خیال ہوتا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ خواجہ آئے بدیع الملک سے کہا مین امیر کو رہا کر آیا
ہون گو صاحبقران مع لشکر اس وقت نرغے مین گھرے ہوئے ہین جلد لشکر لیکر چلو کفار امیر پر حملہ آور
ہین بدیع الملک اُٹھے اسی وقت سب لشکر تیار ہوا خواجہ سب کو اپنے ہمراہ لیکر اُس طرف
روانہ ہوئے یہان امیر نے بہت سے کفار کو واصل جہنم کیا خود بھی زخمی ہوئے تھے دعا کے واسطے مسلمانون
نے ہاتھ اُٹھا دیے تھے ہر ایک کہہ رہا تھا کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز وقت مدد ہے اگر
تجھے اس وقت ہمارے تئین دست کفار سے قتل کرانا ہو تو کیا چارہ ہے اور اگر ہمین مظفر و منصور
کرانے کا ارادہ ہے تو ہماری مدد کر اس بلا کو رد کر ابھی سبکی دعا ختم نہوئی تھی کہ صحرا سے گرد اُڑی شہریار
کے نعرے کی آواز آئی ● درین دنیا دلیری و شجاعت بہت کام من ● اگر نا شناسی منم ای بدیع الملک نام من
صاحبقران نے جو نعرہ بدیع الملک کی صدا سنی شکر خدا بجالائے بدیع الملک نوجوان مانند شیر فوج
شر پر آپڑے صاحبقران بھی سینہ سپر ہوکر فوج مخالف سے مقابلہ کیا تھوڑی ہی دیر مین لشکر کفار نے فرار بر
قرار کیا بدیع الملک کی فتح ہوئی اُن دیون کا تعاقب بھی نہ کیا بصد فتح و فیروزی نوبت نقارے بجاتے
اپنے لشکر کی طرف چلے بدیع الملک نے صاحبقران کی قدمبوسی کا شرف حاصل کیا امیر کو نہایت خوشی
ہوئی جب بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے سامان جشن کیا بہت کچھ مال و زر نقد تقسیم کیا امیر نے سب کیفیت
اپنے یہان کی بیان کی بدیع الملک نے اپنا حال کہا قنداب جادو وغیرہ بھی صاحبقران کی قدمبوسی
سے مشرف ہوئے امیر نے سب کو بعد عزت و حرمت محفل مین بٹھایا لشکر مین بڑی خوشی ہوئی امیر نے

بدیع الملک سے فرمایا اے راحت بخش قلب وجگر واے نور بصر شجاعت کا تیر خاصہ ہے واقعی صاحبقرانی
کے لائق سوا تمھارے دوسرا نہین یہ بات گو بعض بعض لوگون کے خلاف ہوئی مگر صاحبقران کے سبب سے
کوئی کچھ نہ کر سکا شب بھر محفل عیش وعشرت رہی امیر نے صبح کو بدیع الملک سے دریافت فرمایا کہ اس
جگہ کا کیا نام ہے بدیع الملک نے عرض کی یہ سرحد ایوان نہ طاق ہے آگے اسکے ایوان نہ طاق ہے
وہ جگہ ہے جو طلسم سے بھی سخت صعب ہے آئینہ اندام جادو اب مجبور ہوا تو یہان پناہ لینے کے ارادے سے
آنیوالا ہے سب طلسم کو اپنے ساتھ لائے گا کچھ لوگون کو روانہ بھی کیا تھا مین نے جب سے اس طلسم کی لوح حاصل
کی کوئی رخنہ اس طلسم مین فتح کرنا نہین پڑا لوح سے پہلے یہی ہدایت پائی کہ اس طرف آ کر آئینہ اندام
جادو سے مقابلہ کرون شکر ہے کہ یہان آنے سے آپ کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا اب یقین ہے آئینہ اندام
جادو بھی اور سب طلسم کے لشکر بھی اس طرف آئین امیر نے فرمایا اے بدیع الملک زمرد ثانی اور توریج کہان
ہین شہزادہ بدیع الملک نے عرض کی مین بہت دنون سے اُن لوگون کے حالات سے واقف نہین ہون
بہت زمانہ ہوا کہ ایک بار یہ سننے مین آیا تھا کہ توریج و زمرد ثانی کے واسطے آئینہ اندام جادو نے ایک
طلسم بنا دیا ہے اس طلسم مین دونون حکومت کرتے ہین پھر سنا کہ زمرد ثانی شہر قنداب مین ہے اور توریج
کے واسطے طلسم بنایا گیا ہے وہ وہان پر بادشاہی کرتا ہے نہین معلوم کیا حالت ہے اور وہ لوگ کہان ہین
صاحبقران بدیع الملک سے شب بھر یہی باتین کرتے رہے صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز صاحبقران سے
عرض کی اب مین لوح دیکھتا ہون جو کچھ ہدایت ہوگی وہ کرونگا اس وقت تک یہان اسی سبب سے ٹھہرا تھا کہ آپ کی
قدمبوسی کر لون امیر نے فرمایا بہتر ہے لوح دیکھو اگر یہان ٹھہرنا مناسب ہو قیام کرو ورنہ آگے بڑھو بدیع الملک
نے لوح دیکھی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا ابھی یہان سے کوچ کرنا اچھا نہین ہے اگر آئینہ اندام جادو سے
مقابلہ کرنا منظور ہے تو یہان قیام کرو ورنہ ایوان کے اندر جاؤ جب تحقیق وہان کی لوح دستیاب ہوگی وہ کام
دیگی اور اگر آئینہ اندام سے مقابلہ ہوگا اور ایوان کے اندر داخل کر دے تو آئینہ اندام بخوف جان
یہان سے بھاگ جائیگا پھر ہاتھ نہ آئے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ یہین ٹھہرے رہو ابھی اندر جانے کا ارادہ
نہ کرو شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران سے یہ کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا ابھی اندر جانے کی کوئی
ضرورت نہین ہے بیشک آئینہ اندام سے مقابلہ کرینگے ایوان کے اندر نہ جائینگے بدیع الملک خاموش
ہو رہے صاحبقران نے فرمایا یہان مقیم رہنا بیکار ہے نہین معلوم آئینہ اندام کب آئے بہتر یہ ہے کہ اس صحرا مین
تک کھینچ لین مگر دور نہ جائین جس وقت آمد لشکر آئینہ اندام جادو ہوگی اس وقت ہمین اطلاع کیجائیگی شہزادہ
بدیع الملک نے بھی اس راے کو پسند کیا اُسی وقت خادمون کو بلا کر حکم دیا کہ ہم بدلستہ لشکر جائینگے
سامان لشکر درست کرو خادمون نے حسب الارشاد سامان سفر درست کیا بدیع الملک اور صاحبقران
نے مع چند سرداران قدیم لشکر کے بارادے شکار کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر خدمت شایقین مین عرض کیا جائیگا

## اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کیجاتی ہے

بدیع سب لشکر کو لیکر چلا دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا زمرد ثانی اور توریج نے اپنے لشکر کے
ڈیرے وہان کھینچے ہین اشراق نے بھی لشکر کو روکا زمرد کو جو اشراق کے آنے کی اطلاع ہوئی یہ اپنی بارگاہ سے

باہر آیا اشراق کے پاس گیا تورج کو بھی اپنے ساتھ لیتا گیا اشراق نے جوان دونون کو دیکھا کہا اے زمرد
تم ابھی تک ایوان کے قریب نہین پہونچے زمرد نے کہا اے شہنشاہ بسبب خوف مین اس صحرا مین مقیم رہا
خیال یہ تھا کہ ایسا نہو راہ مین طلسم کشا مل جاے تو اس سے مقابلہ کرنا پڑے میرے ساتھ لشکر بھی بہت کم
ہے مین ان لوگون سے کیونکر مقابلہ کر سکونگا گو تورج نے مجھسے بہت کہا مگر مین نہ جا سکا آپ کے آنے کی
خبر پاچکا تھا اس سبب سے دل قوی تھا اسی صحرا مین رہا اب آپ کے ہمراہ چلونگا بہت جلد پہونچونگا اشراق
خاموش ہو رہا اس شب سب وہین مقیم رہے دوسرے روز علی الصباح اس صحرا سے کوچ کیا قریب دو
کوس کے راستہ طے کیا ہوگا کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی اشراق نے لشکر کو روکا زمرد سے کہا معلوم
ہوتا ہے کہ طلسم کشا آیا ہے یہ اسی کے لشکر کے آمد کا نشان ہے بہتر یہ ہے کہ یہان ٹھہر جائین خبر منگائین طلسم کشا
کا ارادہ دریافت کرین اگر وہ ہمارے ہی مقابلے کو آتا ہے تو ویسا انتظام کرین ورنہ آگے بڑھین زمرد
سنکر یہ بات سنی اسکے چہرے سے رنگ اڑ گیا تورج نے کہا اے شہنشاہ اگر طلسم کشا برائے مقابلہ
آتا ہے تو بہت اچھی بات ہے مین اس سے مقابلہ کرونگا اتنا لشکر بھی بجمعیت مہیا ممکن ہے اگر ہمارے یہان کے
لشکری ایک ایک مشت خاک کی طلسم کشا کے لشکر پر ڈال دینگے تو لشکر اسکا معلوم نہوگا اشراق نے کہا
میری بھی یہی راے ہے کہ طلسم کشا سے اب کی بار جو مقابلہ ہو تو سحر کے ذریعے سے نہو بلکہ اس سے بجرأت وشجاعت
لڑین خداوند کا لیکہ اندام ضرور فتح دیگا اسکو اسیر کرینگے کیا جان ہے جو لڑکر فتح پائے بازی لے جائے
ہمارے یہان اسقدر لشکر موجود ہے کہ جسکی گنتی کرنا ممکن نہین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا
اشراق نے دیکھا کہ دیوان شہر آگے آگے باختہ حواس بھاگتے ہوے آتے اسکے عقب مین بہت سے ساحر
چاک گریبان روتے پیٹتے چلے آتے ہین یہ کیفیت دیکھ کے اشراق نے تورج اور زمرد سے کہا کہ
میرا خیال بیجا تھا ہرگز یہ لشکر طلسم کشا کا نہین ہے بلکہ کسی سردار طلسم کو طلسم کشا نے قتل کیا ہے اسکے ساتھ
کے یہ سب لوگ بھاگے ہوے آتے ہین یہ کہکے اپنے ساحرون سے کہا کہ جلد جاؤ انکی خبر لاؤ ساحر اس
طرف روانہ ہوے جب قریب پہونچے دیوان شہر نے تو کچھ جواب انکو نہ دیا جب ساحرون کے پاس
پہونچے اور اسنے کیفیت دریافت کی تو سب نے کہا کہ ہم لوگون سے تم اور تمھارے شہنشاہ بالکل واقف
نہین ہین خداوند ہمین جانتے ہین اور ہم انھین پہچانتے ہین ہمارے مالک کا نام متعلم زندان حفاظت تھا خداوند
نے حمزہ ثانی کو قید کرکے ہمارے مالک کے سپرد کیا تھا جب فرمان خداوند پہونچا کہ اب اس طلسم مین رہنا
اچھا نہین ایوان نہ طاق کی طرف روانہ ہو اور زیر دیوار پہونچ کے ہمارا انتظار کرو ہم لوگ حسب الارشاد
خداوند اس طرف روانہ ہوے اور قید حمزہ ثانی بھی مع جملہ سرداران حمزہ کے اپنے ہمراہ لی خداوند نے
یہ بھی فرمایا تھا کہ جب وہان پہونچنا تو بہت ہوشیاری سے رہنا کیونکہ طلسم کشا لوح طلسم حاصل کر چکا ہے اور
ایوان کی طرف جاتا ہے اگر اسکی نگاہ حمزہ کے قید پر پڑیگی تو جس طرح اس سے بن پڑیگا قید
چھین لے جائیگا اس سے کسی کا بس نہ چلے گا اور مین ابھی اسکے کسی کام مین دخل نہ دونگا اس سے
لازم ہے تم لوگون کو کہ قید پوشیدہ کرکے لے جاؤ ہم لوگ قید کو پوشیدہ کرکے لے گئے جب ایوان کے
زیر دیوار پہونچے اور خداوند کے منتظر ہوے اس وقت ایک واقعہ ایسا گذرا کہ جسکو ہم بیان نہین
کر سکتے کہ کس سبب سے سردارون نے مع حمزہ کے رہائی پائی یہ بات تو ضرور ہوئی کہ ہمارے مالک

ایک عرضی ایوان جادو بادشاہ ایوان نطاق کے دینے کو گئے وہان سے آکے انھون نے کہا کہ
سب اسیرون کو مین اپنے ہمراہ لے جاؤنگا ان لوگون پر سے سحر اُتار دو جیسے سب پر سے سحر اُتارا قید سب کی
الگ کی آزادی جو اُنکو نصیب ہوئی سب سردار بر سر جنگ ہوئے ہمارے مالک اُسی وقت سے غائب ہوئے
پھر اُنکا پتہ نہ معلوم ہوا ہم لوگون نے چاہا حمزہ کو پھر اسیر کرین مگر اُسکی مدد کے واسطے طلسم کشا مع لشکر آگیا وہ
ہم لوگون سے اُنکو چھڑا لے گیا اگر ہم لوگ اُس وقت مقابلہ کرتے تو ضرور جان جاتی اب سب کیا بھاگے ہین جب
ہمنے اُن لوگون کے سامنے سے فرار کیا تو کئی کوس پر آکے دم لیا چونکہ مسافت بعید طے کی تھی اس سبب سے
آگے بڑھنے کی ہمت نہوئی وہین قیام کیا ہرکارون کو خبر کے واسطے بھیجا اب نے آکر ہمسے یہ بیان کیا کہ
وہان جشن کی تیاری ہو رہی ہی لشکر مین ہر ایک خندان و فرحان اپنے اپنے احباب سے مل رہا ہی یہی چرچا
ہی کہ اب اس طلسم کو بفضل خدا فتح کر لیا بہت سے لوگ طلسم کشا کی ہمت و جرأت کی تعریف کرتے ہین بہت سے
لوگ خداوند آئینہ اندام کی شان مین کلمات ناروا زبان سے نکالتے ہین اس کیفیت کو سنکر ہمنے
وہان کا ٹھہرنا اچھا نہ جانا خداوند کے پاس فریاد کی جاتے ہین اشراق اس کیفیت کو سنکر دنگ ہو گیا
زمرد اور تورج کا رنگ زرد ہو گیا ساحرون نے کہا طلسم کشا بڑا صاحب جرأت ہی کسیکو خیال مین نہین
لاتا ہر ایک ساحر کو ادنی تصور کرتا ہی اُس سے لڑکر فتح پانا محال ہی اب لوح طلسم کی مل جانے سے اسکی
جرأت اور زیادہ ہو گئی ہی اشراق نے جواب دیا مین ان باتون کا قائل نہین ہون طلسم کشا کیا چیز ہی
اگر خداوند چاہین تو ویسی ایک طفل مکتب طلسم کشا کے زیر کر لینے کو بہت ہی سب اسکے ادب سے خاموش ہو گئے
بلکہ تائید راستی بھی کی اور دل مین سب نے یہی خیال کیا کہ اب اسکی بھی موت آئی ہی جو ایسی دل مین سمائی
ہی اب یہ طلسم کشا کے مقابلے مین جائیگا ذلت و رسوائی سے مارا جائیگا اور اشراق کے بھی دل کی یہی
کیفیت ہوئی اُسنے سب کا خوف مٹانے کے واسطے یہ تو کہدیا کہ اب مین جاکر طلسم کشا کو زیر کر لونگا مگر
ساتھ ہی یہ بھی خیال گذرا کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہی حقیقت مین وہ ہمت و جرأت کا پتلا ہی اور اب
لوح پا جانے سے اُسکے دل کی اور ہی کیفیت ہی علاوہ اسکے اپنے لشکر کو رہا کیا اور جرأت سوا ہوئی اگر
خداوند بھی اس سے مقابلہ کرینگے تو بہت پریشان ہونگے یہ خیال جو اسکے دل مین گذرا اسنے بھی ہمت ہاتھ
سے دی سب سے کہا اگر تم لوگون کو ایسا ہی طلسم کشا کا خوف ہی تو یہان قیام کرو جب خداوند تشریف لاوینگے
اُس وقت خداوند کے ہمراہ چلنا اُس وقت کسی قسم کا گزند نہ پہونچے گا اس بات کو زمرد اور تورج نے بھی پسند کیا
اور سب لوگ بھی متفق ہوئے سب نے کہا ہمین خداوند کے ساتھ جانا بہتر ہی مگر ابھی سے نجائین گے اگر لوح طلسم
کی طلسم کشا کے پاس نہوتی تو ہمین جانے مین انکار نہ تھا اب چونکہ اسکے پاس لوح طلسم موجود ہی اس وقت
مین اس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہی اور جب خداوند ہمراہ ہونگے تو وہ لوح کی تاثیر کو غائب کر دینگے طلسم کشا
کو اسیر کرتے ہوئے اپنے ہمراہ لیتے جائینگے اشراق نے کہا اس بات کی امید نہ رکھو خداوند کو ہم سب
سے بڑھ کے طلسم کشا کی خاطر منظور ہی جبتک طلسم کشا کے دل مین نور ایمان آئینہ پرستی پیدا نہو گا اس وقت تک
خداوند جلد کام اسکی خوشی کے موافق کرینگے ہم لوگون کا قتل ہو جانا انھین منظور ہی اور طلسم کشا کا رنجیدہ
ہونا گوارا نہین ہی بلکہ انکا مصمم ارادہ یہ ہی کہ ابھی طلسم کشا کو اسیر نکرین اور لوح کی تاثیر سلب نفرمائین خود ایوان
کے اندر تشریف لیجا کر ایسی قدرت طلسم کشا کو دین کہ وہ دیوار ایوان منہدم کر کے اندر ایوان کے

آئے دو چار روز میں ایوان کے بھی فتح کر لے تو خوف ایوان جادو دل میں پیدا ہوا اس وقت خداوند اپنا
اعجاز دکھا کے کہ طلسم کشا کو اسیر کر لیتے اس کیفیت کے دیکھنے سے ایوان کے باشندوں کے دل خداوند کی طرف
رجوع ہو گئے اور سب بدل و جان مذہب آئینہ پیتی قبول کریں گے لوگوں نے جواب دیا کہ ان معاملوں میں
خداوند کے سوا اور کون دخل دے سکتا ہے جو انکے مزاج میں آئے وہ کریں مگر ہمیں آپ کا یہ جرأت جانا ایک وقت میں
منظور نہیں اشراق نے کہا میں خود تم لوگوں کی وجہ سے ٹھہر گیا ورنہ مجھے کوئی خوف نہ تھا میں جاتا اگر طلسم کشا
میرے مقابلے میں آتا میں اس سے مقابلہ کرتا خداوند میری مدد ضرور کرتے اور طلسم کشا کو میرے ہاتھ سے
شکست دلاتے مگر تم لوگوں نے مجبور کر دیا ہے اب میں مجبور ہوں زمرد ثانی نے کہا قدرت خداوند
کی بات دوسری ہے مگر ظاہر آپ طلسم کشا سے مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کے ہمراہ بھی تو بہت سا لشکر ہے
اشراق نے کہا اے زمرد میری ہمت مثل تیرے نہیں ہے جو میں زیادتی لشکر طلسم کشا سے گھبرا جاؤں
میں اس طلسم کا بادشاہ ہوں ابھی چاہوں تو طلسم کشا کو مع لشکر خاک میں ملا دوں کیا میں جنگ کرنے میں
عاجز ہوں زمرد ثانی خاموش ہو رہا اشراق نے چند ساحروں کو بلا کر کہا تم لوگ جاؤ خداوند کی خبر لگاؤ اگر
زیارت حاصل ہو تو یہ سب واقعہ بیان کرنا اور یہ بھی کہنا کہ اب مجھے بھی اس امر کا خوف ہے کہ خزانہ میرے ہمراہ ہے
اگر طلسم کشا آیا اور اُسنے مقابلہ کرنا چاہا تو میں اس سے مقابلہ کرنے میں تو بند نہیں ہوں مگر آپ کے
خیال سے خوف آتا ہے ایسا نہ ہو آپ اسکو فتحیاب کرائیں اور میرا خیال نہ فرمائیں ساحروں کو یہ پیام دیکر
روانہ کیا ساحر آئینہ اندام کی تلاش میں روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین گذارش کیا جائیگا

## اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کی جاتی ہے

لربیہ جو سب کو رخصت کر چکا تو امور ضروری جو سکو انجام دینا تھے انمیں مشغول ہوا پہلے اُسنے جہاں تحفہ جات
طلسمی تھے وہاں سے منگانے اسکے بعد جو جو ساحر زمین کے اندر حبس دم کیے سیکڑوں سال سے بیٹھے تھے
اُن سبکو بیدار کیا اس انتظام میں اُسکو چار روز صرف ہوئے پانچویں روز اسنے سب کاموں سے فرصت
پائی جن جن ساحروں کو اسنے بیدار کیا تھا انھوں نے جو آنکھ کھول کے طلسم کو دیکھا بالکل ویران پایا
آئینہ اندام سے دریافت کیا یا خداوند اسکا کیا سبب ہے کہ اب اس طلسم کو ہم اسقدر ویران پاتے ہیں کہ
جیسا یہ سابق میں بھی نہ تھا اس زمانے میں یہاں جانوران صحرائی اس کثرت سے تھے کہ جیسے کسی آباد شہر
میں آدمی ہوتے ہیں جب آپ نے یہاں سکونت اختیار کی وہ سب آپ کے مطیع ہوئے جہاں جہاں آپنے
انھیں رہنے کی اجازت دی وہ سب وہاں وہاں سکونت پذیر ہوئے یہاں آدمیوں کی بستی ہوئی اب
کیا سبب ہے جو یہ اسقدر ویران ہو گیا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ اے بزرگان دین تمھیں اس بات کی
کیفیت نہیں معلوم ہے اصل میں اس سرزمین پر اب میرا عتاب نازل ہوا ہے اور میں اب یہاں رہنا پسند نہیں کرتا
اور ایوان نطاق کا بادشاہ جسکا نام ایوان جادو ہے مجھے بخداوندی مانتا تو ہے مگر میرا بالکل اعتبار اسے
نہیں ہے اور وہاں کے باشندے اپنے سحر پر اس درجہ نازاں ہیں کہ کسی کو خیال میں نہیں لاتے اب میرا
ارادہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو راہ راست پر لاؤں وہاں جا کے اپنا اعجاز دکھاؤں ایک شخص کو اس طلسم کا طلسم کشا
مقرر کیا ہے اسکو لوح بھی دلا دی ہے اور وہ اصل میں غیر ساحر ہے اُسکے ہاتھ سے دیوار ایوان نطاق کو منہدم

گرادونگا اسوقت ایوان جادو اور کیوان جادو کو یہ کیفیت معلوم ہوگی اسکو گرفتار نکرسکین گے سبب مجبور ہونگے
تو مین طلسم کشا کو اسیر کرونگا سب کو بہری قید سے ... یہ کیفیت معلوم ہوگی پھر میرے خداوند ہونے مین ہرگز انکار
نکرسکے مین سبکو اپنا مطیع کر کے اور تمام دنیا مین مذہب آئینہ پرستی رائج کر کے پھر اس دھرتی کی سکونت
ترک کرونگا اور آسمان پر رہونگا جو شخص جو طلسم کشا کے لقب سے مشہور ہی میری طرف سے اس دنیا کا
انتظام کرتا رہیگا اور تم سب لوگون کو اسکی اطاعت قبول کرنا پڑیگی ان ساحرون نے کہا آپ جسکو
فرمائین گے ہم اسکی اطاعت قبول کرینگے آئینہ اندام نے کہا جب تم لوگ اسکی اطاعت قبول کروگے تو
وہ بھی تمھین مثل میرے فائدہ پہونچائیگا سب بہت خوش ہوے آئینہ اندام نے اسی روز وہان سے کوچ کیا
ادہر طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کی جاتی ہی کہ جنھین آئینہ اندام جادو کے پاس برائے اطلاع اشراق آئینہ پرست نے بھیجا تھا

یہ لوگ جو روانہ ہوے کئی روز کے بعد ایک دریا کے قریب پہونچے دیکھا دریا کے چارون طرف سبزہ نہایت
تکلف سے روئیدہ ہی لب ساحل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہی ساحرون نے کہا یہان دم بھر ٹھہرنا بہت اچھا
ہی دم لیکر پھر آگے چلین یہ سوچ کے سب ساحر وہین ٹھہرے دریا سے ہاتھ منھ دھونے لگے تھوڑی
دیر نہ گذری تھی کہ سامنے سے ابر سیاہ اٹھا ساحر سمجھے کہ کسی کی آمد ہی یہ سوچ کے سب سنبھل بیٹھے تھوڑی
دیر مین وہ ابر قریب آیا ان لوگون نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام جادو جاتا ہی یہ سب بھی تعظیم
کر کے بلند ہوے قریب تخت آئینہ اندام تو نہ پہونچ سکے مگر اور ساحرون سے بے اپنے آنے کا سبب
بیان کیا ساحرون نے آئینہ اندام کو اطلاع دی آئینہ اندام نے اپنا تخت ٹھہرا کر انکو بلایا یہ لوگ جو قریب
گئے آئینہ اندام نے انکے آنے کا سبب پوچھا ساحرون نے سب کیفیت بیان کی کہ ہم لوگ اس سبب سے
آئے ہین کہ طلسم کشا نے بڑا سر اٹھایا ہی قریب دیوار ایوان نہ طاق پہونچ گیا ہی وہان منتظر زندانی نہ
طلسم کو اسنے قتل کیا اور امیر ثانی کو رہا کر لیا اب اس سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا یقین ہی وہ اُدھر بھی کر ادھر طرف
بھی آئے اور شہنشاہ اشراق سے مقابلہ ہو امید فتح نہین ہی آپ چاہین تو یہ سب مشکلین آسان ہون
آئینہ اندام نے کہا مین نے اشراق سے کہدیا تھا کہ خبردار تو خوف نہ کر تا مین سب انتظام کرونگا کسی قدر
حفاظت رکھنا اسکو اسقدر خوف طلسم کشا طاری ہو گیا کہ اسنے تم لوگون کو میرے پاس بھاگنے دوڑ روانہ
کیا اگر مین یہان سے نہ چلتا تو یقین ہی تم لوگ مجھے تلاش کر کے واپس جاتے اور وہ جب خبر پاتا تو وہان
فرار کرتا نہین معلوم کہان بھاگ کے جاتا جب مین ایوان کے قریب پہونچتا تو اسکو نہ پاتا یہ تو بڑی بڑی
بات کی تھی مین چلکر اشراق سے اسکی شکایت کرونگا لیکے اسنے اور حالات بدیع الملک کے دریافت
کیے جسقدر ساحرون کو معلوم تھے ان لوگون نے بیان کیے جو نہ جانتے تھے اسکے بتانے سے انکار
کیا آئینہ اندام جادو ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر چلا تین روز تک برابر قطع مراحل مین مصروف رہا چوتھے
روز ایک صحرا مین پہونچا اور ہمراہی اسکے بہت تھک گئے تھے سب نے اسکے قریب جا کر کہا یا خداوند
ہم لوگون سے اب نہین چلا جاتا بھوک کی سبب سے غش آتا ہی مثل ہوا گر آپکی مرضی ہو تو ایک ساعت اس صحرا مین

قیام فرمائیے ہم لوگ دم سے لین آئینہ اندام جادو نے کہا مین تم لوگون کے سبب سے یہان قیام کرتا ہون
ورنہ دو روز کے بعد اشراق جادو سے جا کر جنتا اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان نہ طاق کی طرف جاتا سب نے
کہا یا خداوند آپ چاہین سو برس تک رہبری کرین مگر ہم لوگون مین یہ قوت و قدرت کہان ہی آئینہ اندام
مجبور ہوا ابر کو زمین پر اتارا ساحرون نے بارگاہ استاد کی آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اور سب ساحر
بھی اسکے ہمراہ اندر آئے تھوڑی دیر کے بعد اسنے ساحرون سے کہا اس صحرا مین مین نے اپنی قدرت سے
ایک درخت پیدا کیا ہی اسکی ہر شاخ پر ایک ایک طائر سبز ہر وقت بیٹھا ہوا میرا نام لیا کرتا ہی اور اسکے علاوہ اور
بہت کچھ عجائبات بیان کے لائق دیکھنے کے ہین سب ساحرون نے کہا یا خداوند ہم بہت مشتاق ہین مگر
آپ بھی تشریف لے چلین آئینہ اندام اٹھا سب کے ہمراہ ہوا چلے اس درخت کے قریب آیا دیکھا درخت
جڑ سے اکھڑا ہوا پڑا ہی بہت سے طائر بھی اسکے قریب مرے پڑے ہین آئینہ اندام کو کمال حیرت ہوئی
سب ساحرون نے کہا یا خداوند آپ نے اسی درخت کی بابت ارشاد کیا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ
ہان اسی درخت کا ذکر کرتا تھا مگر یہ خیال نہ تھا کہ مین اس درخت کو برباد کر چکا ہون دیکھون اور عجائبات ہین اگر
انہین سے کچھ مین نے باقی رکھے ہونگے تو تم لوگ بھی دیکھو گے ساحرون سے اسنے یہ تو کہدیا مگر دل مین اسنے
خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہو کہ یہان طلسم کشا آگیا اور اسنے اس درخت کو اکھاڑ ڈالا یہ سوچتا ہوا آگے بڑھا کہ
ایک آہوے تیر خوردہ اسکو نظر آیا اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا اس ہرن کو جانے نہ دینا ساحرون نے
سحر کیا ہرن زمین پر گرا آئینہ اندام نے اپنے ملازمین کی طرف اشارہ کیا انھون نے بڑھکر اسکو ذبح
کرنا چاہا کہ دور سے گرد اڑی آئینہ اندام اس طرف مخاطب ہوا اور ساحر بھی دیکھنے لگے کہ دامنہ گرد شگافتہ
ہوا سب نے دیکھا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوئے گھوڑے کو سرپٹ ڈالے پسینہ
مین مع مرکب غرق چلا آتا ہی آئینہ اندام دیکھتے ہی پہچان گیا مگر اور ساحر واقف نہ تھے انھون نے پوچھا
یا خداوند یہ جوان کون ہی آئینہ اندام نے جواب دیا یہ جوان طلسم کشا ہی خبردار اس سے بحث نکرنا
جو شخص ہرن کے ذبح کرنے کو بڑھا تھا اسکو بھی منع کیا کہ خبردار ہرن کو ذبح نکرنا یہ طلسم کشا کا شکار کیا ہوا ہی
اسکے دل کو صدمہ پہونچے گا یہ بات قدرت کے خلاف ہوگی آئینہ اندام تو یہان یہ کہہ رہا تھا وہان اس
جوان نے نعرہ کیا کہ خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا اسے مجھنے شکار کیا ہی یہ نعرہ کرکے قریب آیا آئینہ اندام
کی طرف بنگاہ قہر و غضب دیکھکر خطاب کیا او مکار تو نے کیا سمجھ کے ہمارے شکار کو اپنے قبضے مین کرنا
چاہا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا اے شخص مین نے تیرے شکار کو روک لیا کہ تجھے زیادہ مسافت اٹھانے
کی تکلیف نہو اور اپنے شکار کو بہ آسانی پائے جوان نے کہا اے آئینہ اندام اگر تجھے اپنی زندگی درکار
ہی تو اس مکر و زور کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی اختیار کرکے مشرف باسلام ہو اور زمرد
شاہ اور بچگان اور قورج کو میرے حوالے کر ورنہ مین اس طلسم کو تو خاک مین ملا چکا اب ایوان نہ طاق
کو بھی برباد کر دونگا آئینہ اندام کو بخوبی آگاہ تھا مگر اسنے تجاہل عارفانہ کہا کہا اے جوان مجھے اپنا نام
سے آگاہ کر کہ تو کون ہی اس طلسم کو تو نے کیونکر برباد کیا کس واسطے یہان آیا اس جوان نے جواب دیا
کہ تو مجھے واقف نہین ہم بدیع الملک فتاح طلسم و قتال ساحران آئینہ اندام نے کہا اے شہزادہ
بدیع الملک مین نے تمھاری شجاعت اور بہادری کے ذکر بہت سی کتابون مین دیکھے اور جیسے تم

میرے طلسم میں آئے میں نے تمھاری بڑی تعریف سُنی اور تمنے بڑے بڑے کارنمایاں کیے اور جناب
صاحبقران کے واسطے کیا کیا اذیتیں اٹھائیں مگر افسوس صاحبقران کو تمھاری قدر نہوئی میں یہ نہیں
کہتا کہ تم رفاقت امیر ثانی کی ترک کردو مگر از راہ دوستی تمسے اسقدر ضرور کہونگا کہ تم اب اس طلسم سے
واپس جاؤ تمھیں جو ہمت و جرات میں صاحبقران نے یکتا پایا اور اپنے سے اچھا دیکھا اُنھیں رشک ہوا
اور اسی سبب سے وہ چاہتے ہیں کہ تمھاری جان جاسے کہ اُنکی صاحبقرانی کو فروغ ہو جبتک تم زندہ رہوگے
حمزہ ثانی کی صاحبقرانی کو فروغ نہوگا بدیع الملک نے کہا او مکار تو نے پھر مکر کی باتیں کرنا شروع کین جو
تمنے سوال کیا اُسکا جواب نہ دیا دیکھ اگر جان عزیز ہی تو اسلام قبول کر اور صاحبقران زمان کی غلامی
اختیار کر ورنہ تجھے اسی وقت جہنم واصل کردونگا ابھی تک تجھے یہ خیال نہیں کہ تیرا انجام کیا ہونے والا ہی طلسم
بھی تیرا برباد ہوچکا تو بھی مجبور ہو اب ایوان کی طرف اپنی جان بچانے جاتا ہی اس وقت ایسی کرآمیز باتین
کررہا ہی میں کب تیرے اس کہنے کو قبول کرونگا آئینہ اندام جادو نے کہا اے طلسم کشا غصہ کو کام نہ دو جو کچھ
میں کہتا ہون اسے اچھی طرح سنو تم ہمت و جرأت میں یکتا ہو اور جوش جرأت میں تمھیں انجام کا خیال نہیں اگر
تم امیر کو عزیز ہوتے تو صاحبقران یہ مصائب تمھارے واسطے گوارا کرتے کہ اس طلسم میں آؤ اور ہر طرح کی
تکلیفین اُٹھاؤ دیکھو اشراق جادو میرا نائب ہی مگر مجھے اُس سے محبت قلبی ہی میں اُسکی سو طرح سے حفاظت
کرتا ہون اگر امیر کو تمھارا خیال ہوتا تو ایسا ہی وہ تمھارے واسطے بھی کرتے اس طرح طلسم میں ہرگز نہ
آنے دیتے بس مجھے تمھاری جرات و ہمت پر رحم آتا ہی اسی سبب سے آجتک میں نے تمسے کسی بات کا
عوض نہیں لیا ورنہ جس وقت چاہتا تمھیں فنا کردیتا تم آگاہ نہیں ہو میں خداوند ہون بیشک دمرود کے خیال
مگر نہ کر اُسنے جھوٹا دعوی خداوندی کا کیا اور تمھارے خوف سے اب پناہ ڈھونڈھتا پھرتا ہی اس وقت تک جو
تم نے مرحلہ جات فتح کرلیے میری خوشی تھی ورنہ تم میں اس قدر قدرت نہ تھی جو تم مرحلہ جات فتح کرتے اور
ایسے ایسے ساحران نامی کو قتل کرتے یا اپنا مطیع بناتے لوح اس طلسم کی ایسی جگہ پر تھی جسکا حال سوائے
میرے دوسرے کو نہ معلوم تھا میں نے ہی تمھیں وہان تک پہونچایا اور لوح دار کو قتل کراکے تمھیں لوح
دلائی میں اب تک یہ چاہتا ہون کہ تم راہ راست پر آجاؤ اور یہ فساد جو تم نے پیدا کیا ہی اسکو موقوف
کرو میں اس طلسم کی حکومت تمھارے نام کردون سب تمھارے تابع ہون تم یہان چین سے رہو صاحبقران
اگر تمھاری اطاعت قبول کریں تو انھیں بھی اپنے ہمراہ رکھو ورنہ اُنکی بابت میں تمھیں اختیار ہی میں کچھ نہیں
کہہ سکتا اور جو لوگ تمھارے ہمراہ ہیں یہ سب تمھارے تابع فرمان ہیں اُنکی بابت بھی میں کچھ نہیں کہتا
کیونکہ جیسا کچھ تم اُنسے ہدایت کروگے وہ بسر و چشم تمھارا کہنا قبول کرینگے آئینہ اندام جادو
نے دیر تک شہزادہ بدیع الملک نامدار سے جو یہ باتیں کہیں اور جو ساحر اُسکے ہمراہ تھے اُنھوں نے
بھی بدیع الملک نوجوان کو بخوبی سمجھایا شاہزادے کا مزاج برہم ہوگیا نہایت غصہ آگیا تلوار میان
سے نکال لی آئینہ اندام کی طرف نہایت تیزی سے جھپٹ کر نعرہ کیا قریب تھا کہ تلوار اسکے سر پر لگائیں کہ
آئینہ اندام سحر کرکے غرق زمین ہوا اور بھی دو چار ساحر جو سحر میں طاق تھے اپنی جان عزیز کو بچاکر اُسکے ساتھ
نکل گئے کہ ذکر اُنکا وقت پر آئے گا یہان بدیع الملک نامدار نے اور ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا
جب قریب سو ساحرون کے بدیع الملک نامدار کے ہاتھ سے بیجان ہوئے تو سب نے مجبور ہوکر

امان طلب کی شاہزادے نے کہا جبتک تم لوگ اسلام قبول نہ کروگے امان نہ ملیگی سب نے دست بستہ
عرض کی ہمین بسر وچشم منظور ہی ہم اسلام قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام جادو کو برا جانتے ہین اگر ہمین
ذرا بھی قدرت ہوتی تو اس وقت آپکے سامنے سے فرار نکرتا ضرور کچھ قدرت دکھاتا شہزادہ **بدیع الملک**
نوجوان نے ایک ہزار ساحر کو اُس وقت مسلمان کیا اُسی آہوے تیر خوردہ کو لیکر چلے دو چار قدم کے بعد
صاحبقران ماہ مع ملاقات ہوئی امیر نے دیکھا بدیع الملک نوجوان مع ساحران اپنے ہمراہ لاتے ہین یہ دیکھ کر
صاحبقران زمان قریب بدیع الملک نوجوان کے آئے فرمایا اسے بدیع الملک نامدار یہ ساحر کہانسے
ہمراہ لیے ہین بدیع الملک نوجوان نے کل کیفیت بیان کی امیر کو خوشی تو ہوئی مگر آئینہ اندام کے زندہ
نکل جانے کا ملال بھی ہوا بدیع الملک سے فرمایا اُس مکار کو زندہ نہ جانے دیا ہوتا یہی موقع تھا
اب بڑی مشکل سے ہاتھ آئیگا ایوان مین جاکر روپوش ہوجائیگا بدیع الملک نے عرض کی مین نے چاہا تھا
کہ اسکو قتل کرون مگر وہ غرق زمین ہوگیا کب میرے ہاتھ سے کہان جائیگا ایوان کے قریب ہونیکے
اسکو قتل کرونگا ورنہ ایوان نطاق کو بھی مثل اس طلسم کے تباہ کرکے اُسے سزا دونگا امیر نے فرمایا اب
یہان ٹھہرنا بھی صلاح وقت نہین ہی یہان سے روانہ ہو ایسا نہو کہ آئینہ اندام مکان پر جاے اور لشکر
مین کسی کو گزند پہونچاے بدیع الملک نامدار نے اُسی وقت لشکر مین جاکے سفر کا حکم دیا اُسی روز
وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

## اب حال آئینہ اندام کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو مقابلہ **بدیع الملک** سے بھاگا تھوڑی دور کے بعد زمین کے اوپر آیا قاعدہ سحر سے اس نے دریافت
کیا کہ اشراق جادو اور لشکر کہان ہے اسکو سب کیفیت معلوم ہوئی اُس وقت آئینہ اندام کے ہمراہ
چار ساحر اور بھی تھے اس نے اُن چارون سے کہا کہ تم میرے ساتھ نہ چل سکوگے اور مجھے اب یہ منظور
ہے کہ اسی وقت اشراق کے پاس پہونچون اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کی طرف روانہ ہون لہذا
تم میری پشت پر بیٹھو مین ابھی وہان پہونچ جاؤنگا لیکن یہ خیال رہے کہ جو کچھ اسوقت واقعہ گذرا ہی اسکا
ذکر اشراق کے سامنے ہرگز نہ آئے ورنہ تم سب کی جان جائیگی اسی مین مصلحت تھی جو اس وقت مین نے
ایسا کیا ورنہ ابھی طلسم کشا کو خاک مین ملا دیتا اشراق اگر یہ کیفیت سُنے گا تو اُسے یہ خیال ہوگا کہ خداوند
بسبب خوف کے یہان بھاگ آئے اور لوگون سے وہ ذکر کریگا سب کو یہی خیال ہوگا مجھے پھر کوئی خداوند
نہ مانیگا تم لوگ جانتے ہو کہ مین سحر کس درجہ حاصل کرچکا ہون ابھی تو سب کو فنا کرسکتا ہون مگر دوستی
کرتا ہون کہ تمھین زندہ رکھتا ہون اب لازم یہ ہی کہ ہرگز تم اسکا ذکر نہ کرنا مین نے بمصلحت اس وقت ایسا کیا ورنہ
مین مجبور نہ تھا سب ساحرون نے کہا یا خداوند آپکی جو بات ہو وہ کرامات ہی ہم مین اتنی مجال کہان جو سمجھ
سکین ہماری کیا مجال جو آپکے راز کو افشا کرین آپ خاطر جمع رکھیے ہم لوگ اسکو کسی سے کبھی بیان
نکرینگے آئینہ اندام نے ان سب سے عہد کرکے اپنی پشت پر بٹھایا اور سحر کیا مانند ہوا روانہ ہوا
آن واحد مین اُس جگہ آکر پہونچا جہان اشراق جادو مع لشکر مقیم تھا پہلے اشراق کی بارگاہ مین گیا
اشراق اُسوقت اپنے مصاحبین سے یہی ذکر کر رہا تھا کہ ابھی تک خداوند نے میرے ہرکارون کو بھی کوئی

جواب مرحمت نہین آیا نہ خود تشریف لائے اسمین دو سبب معلوم ہوتے ہین یا تو ابھی تک ہرکارون نے خداوند
کو نہین پایا یا خداوند نے جواب دینا مناسب نہین جانا زمرد ثانی اور تحتگان اور تورج وغیرہ سے یہ باتین
ہو رہی تھین کہ آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اشراق نے جو اسکی صورت دیکھی تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا
زمرد نے بھی جلدی سے سجدہ کیا اشراق تخت سے اُٹھا آئینہ اندام جادو تخت پر آکے بیٹھا اشراق نے
کہا خداوند آپ نے بہت عرصہ کیا مین نے آپ کی خدمت مین ہرکارے روانہ کیے تھے وہ کہان ہین آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق تو نے سراسر قدرت کے خلاف کیا جسوقت ہرکارے میرے پاس پہونچے مجھے غصہ آگیا
مین نے اُسی وقت انکو فنا کر دیا خبردار آیندہ ایسی حرکت نہ کرنا کیا تو میرے مزاج سے واقف نہ تھا اشراق
نے جو اُسکو برہم پایا کہا یا خداوند آپ میری خطا معاف کرین مین ہرگز ہرکارون کو آپ کی خدمت مین نہ بھیجتا مگر
سبب یہ تھا کہ یہان زمرد ثانی اور تحتگان نے میرا ناک مین دم کیا تھا شب و روز یہی کہتے تھے کہ اب
یہان رہنا اچھا نہین ہے طلسم کشا قریب پہونچ چکا ہے اور اُسنے حمزہ کو بھی مع تمام سردارون کے رہا کر لیا ہے اگر
وہ اس طرف آجائے گا تو قیامت برپا کر دے گا اُس سے لڑ کر فتح پانا بہت مشکل ہوگا انھین لوگون کے کہنے
سے مین نے آپ کی خدمت فیض درجت مین ہرکارے روانہ کیے تھے اب مین منفعل ہون جو آپ کے
مزاج اقدس مین آئے سزا دیجیے آئینہ اندام نے زمرد کی طرف دیکھکر کہا اے زمرد تو تو دعویٰ خداوندی
کرتا تھا اب طلسم کشا سے کیون اسقدر خائف ہے کیا ایک بار سزا کی تجھے کچھ تاثیر نہین ہوئی اب چاہتا ہے کہ
مین پھر کوئی سزا تجھین دون آدمی سے جانور بنا دون زمرد نے کہا یا خداوند مجھے یہ خیال تھا کہ خزانہ سرکاری
ہمراہ ہے لشکر بھی خداوند کا ساتھ ہے تحفہ جات طلسمی شہنشاہ اشراق کے پاس ہین اگر طلسم کشا آئے گا تو وہ صاحب
لوح ہے اس لشکر کو خیال مین بھی نہ لائے گا سب سے لڑ بھڑ کر چھین لیجائے گا اور لشکر بھی اُسکے ہاتھ سے قتل
ہوگا باقی ماندہ لوگ بخوف جان مسلمان ہو جائینگے آپ اُسکے عوض مین سزا دیتے ہین آپ ہی کے خوف
سے یہ بات ہوئی آئینہ اندام نے کہا مین جبتک نہ چاہتا طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو تم لوگون کو آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکتا
تمھین میرا اعتقاد نہین زمرد نے ہاتھ باندھے سر قدمون پر رکھدیا تحتگان و تورج نے بھی بہت کچھ منت کی
آئینہ اندام جادو خاموش ہو۔ اشراق نے ان ساحرون سے پوچھا جو آئینہ اندام کے ہمراہ تھے کہ آجتک
طلسم مین آپ لوگون کو نہین دیکھا آئینہ اندام نے کہا یہ بزرگان دین ہین اور مین انھین ہمیشہ آسمان پر
رکھتا تھا جب یہ دنیا مین آتے تو تم انھین دیکھ نہین سکتے تھے نہین معلوم کیا سبب تھا جو مین نے انکو یہان بلایا
ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی یہ لوگ یہان آئے ہین انکے سبب سے تم لوگ تعلیم پاؤگے جب مین آسمان پر
جاؤنگا انکو یہان چھوڑ جاؤنگا یہ تمھین ہر بات کی تعلیم کرینگے انھین مثل میرے تصور کرنا کوئی بات انکے
خلاف مرضی نہ کرنا ورنہ دم بھر مین فنا کر دیگے اشراق نے کہا یا خداوند ہماری کیا مجال ہے جو کوئی بات انکی مرضی
کے خلاف کرین آئینہ اندام نے کہا اب زیادہ باتین کرنے کا محل نہین ہے لشکر مین اطلاع کرو کہ اسی وقت
سے سب لوگ چلنے کا سامان کردین کہ مین ایوان نہ طاق مین بہت جلد پہونچنا چاہتا ہون دیر ہونا اچھا نہین
ایسا نہ ہو کہ وعدے کے دن گذر جائین تو ایوان جادو مجھ سے شکایت کرے اشراق نے اسی وقت لشکر مین
اطلاع کی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین خداوند کل یہان سے سفر کرینگے لشکر مین جابجا اُسوقت سے
کوچ کی جلدی ہونے لگی مگر آئینہ اندام نے پھر جادو سے دریافت کیا کہ طلسم کشا کا لشکر کہان مقیم ہے

اور طلسم کشا اپنے لشکر مین ہے یا نہین اُسکو معلوم ہوا کہ لشکر طلسم کشا قریب ایوان نطاق مقیم ہے اور
طلسم کشا ابھی تک اپنے لشکر مین نہین پہونچا ہے آٹھ دن کے بعد لشکر مین آویگا اس نے خیال کیا کہ یہ وقت
بہت غنیمت ہے ایسا وقت پھر نہین ملیگا طلسم کشا کی غیر موجودگی مین کسی لشکری سے کوئی کارروائی
نہو سکیگی اور بہت سے کام بن جائین گے جو مطلب دلی ہے وہ سب اچھی طرح حاصل ہو جائیگا یعنی ایسے وقت
مین طلسم کشا کے لشکر مین پہونچ جانا اور ان لوگون کو قتل کرنا بہت اچھا ہے کیونکہ وہ لوگ بے طلسم کشا کے مقابلہ
نکر سکین گے نہ وہ کچھ قتل ہونگے کچھ اطاعت قبول کرین گے یہ باتین تحقیق کرکے خاموش ہو رہا لشکر مین
طیاری کی اطلاع کر چکا تھا اُس شب وہین مقیم رہا دوسرے روز وہان سے سب لشکر کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف لشکر بدیع الملک کے روانہ ہوا چار روز کے بعد لشکر تک آکر پہونچا اُسی وقت اشراق سے
کہا کہ یہان لشکر کو روکو دیکھو لشکر طلسم کشا مقیم ہے اور طلسم کشا یہان نہین ہے اگر ایسے وقت مین ان لوگون کو
اپنا مطیع کرو تو طلسم کشا بھی مجبور ہوکر اطاعت قبول کریگا اشراق نے کہا یا خداوندا یہ بات میرے سبب
پسند ہے نمرد بھی خوش ہوا مگر تجگان نے کہا یا خداوندا ایسا نہو کہ طلسم کشا یہان آجائے اور قدرت کو
اُسکے حال پر پھر رحم آئے تو ہم لوگون کی جان مفت مین جائے آئینہ اندام نے کہا اے تجگان تجھے
امور قدرت مین کیا دخل ہے جو ہم مناسب جانتے ہین وہ کرتے ہین خبردار ہماری باتون مین کبھی دخل نہ دینا
ورنہ تجھے سزا دیجائیگی تجگان خاموش ہو رہا اشراق نے لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہونے لگین
سب لوگ اُتر مے لشکر اسلام کے سرداران نامی نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسی وقت نامہ دار روانہ کیے کیونکہ
صاحبقران چلتے وقت اپنی زبان مبارک سے یہ ارشاد فرماگئے تھے کہ جس وقت آئینہ اندام یہان آجائے
ہمین فوراً اطلاع دینا اور اسی واسطے ہرکارے صاحبقران کی خدمت مین جاتے تھے جہان امیر قیام فرماتے
تھے۔ ہرکارے تھوڑا تھوڑا دیکھ آتے تھے راہ مین دو دو چار چار جگہ ہرکارے قیام کرتے تھے جب کوئی شخص لشکر کا نامہ لیکر
جاتا تھا ہاتھون ہاتھ بڑی عزت کے ساتھ امیر تک پہونچ جاتا تھا جب سرداران اسلام نے آئینہ اندام کے
آنے کی خبر دی امیر کو اسی وقت کیفیت معلوم ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک نوجوان سے کہا
بدیع الملک نامدار سے چلتے ہین اور تعجیل کی چار روز کی راہ وہان سے باقی تھی مگر بدیع الملک
نے ایک ایک روز مین دو دو منزلین طے کین دوسرے روز اپنے لشکر مین آکے پہونچے یہان آئینہ اندام
جو اپنے لشکر کو لیکر اس امید پر مقیم ہوا کہ مین طلسم کشا کے لشکر کو برباد کرونگا اس نے اشراق سے کہا ابھی
ہم سفر سے آئے ہین لشکری ہمارے بہت خستہ ہین یہ لوگ راحت پالین تو مین جنگ شروع کرون اس
عرصہ مین بدیع الملک نامدار تشریف لائے اور یہ کیفیت آئینہ اندام کو نہ معلوم ہوئی جس روز شہزادہ
بدیع الملک داخل لشکر ہوئے اُسی روز اس نے ایک نامہ لشکر اسلام مین روانہ کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ
اے سرداران لشکر اسلام طلسم کشا تو ہماری ہیبت سے بھاگ گیا مگر تم لوگون کو جان دینے کے واسطے
یہان چھوڑ گیا تمھین لازم ہے کہ ایسے نامرد ملک کی اطاعت ترک کرکے میری اطاعت اختیار کرو
کہ تمھین لطف زندگانی نصیب ہو اگر تم لوگ میری تحریر کے برخلاف کروگے تو ایک دم مین تم سب کو
خاک سیاہ کردونگا اور طلسم کشا کو بھی قتل کردونگا وہ اس طلسم مین پوشیدہ نہین ہو سکتا نامہ بر نے جو یہ نامہ
لیکر آیا شہزادہ بدیع الملک نامدار کی بارگاہ کے دروازہ پر ہرکارون سے کہا کہ ہم سردار لشکر کے

پاس ایک نامہ خداوند آئینہ اندام جادو کا لائے ہیں ہماری اطلاع کردو ہرکارے خدمت بدیع الملک
میں حاضر ہوئے پہلے ہاتھ اٹھا کے دعا دی پھر عرض کی کہ آئینہ اندام جادو کا نامہ دار در دولت پر حاضر ہے اسکے
بارے میں کیا حکم ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر
لے گئے نامہ دار نے جو رونق بارگاہ اور شان و شوکت بدیع الملک اور صولت صاحبقران پر نگاہ کی
دنگ ہو گیا حیران ہو ہو کر چار سو دیکھنے لگا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے یہ ارشاد فرمایا کہ ای نامہ دار جس کام کو
یہاں آیا ہے پہلے اسکو انجام دے پھر تماشا دیکھ لینا نامہ دار نے نامہ نذر دیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
نے صاحبقران عالی وقار سے اجازت حاصل کرکے لفافہ چاک کیا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے
کل کیفیت صاحبقران ذیجاہ سے عرض کی امیر با توقیر نے فرمایا اسکو یہ معلوم نہیں کہ ہم لوگ یہاں موجود ہیں
یہی سمجھ کے یہاں آیا ہوگا کہ اسوقت میں چلکر لشکر کو تباہ کریں جب لشکر تباہ و برباد ہو جائے گا پھر طلسم کشا کیا کریگا
بدیع الملک نامدار نے عرض کی آپ اسکے جواب کی بابت کیا فرماتے ہیں امیر نے فرمایا اسکا جواب بھی ایسا تحریر
کرنا چاہیے جس سے یہ بات ثابت نہو کہ ہم لوگ یہاں موجود ہیں بدیع الملک نے نامے کی پشت پر لکھدیا
کہ اے آئینہ اندام ہم لوگ تیری حقیقت نہیں جانتے جو تیری اطاعت قبول کریں تو وہی ہے جو بخوف یہاں
سے بھاگا جاتا ہے اور جو کچھ تجھ سے ہو سکے دریغ نہ کر یہ لکھ کر بدیع الملک نامدار نے نامہ دار کے حوالہ کیا نامہ دار
فی الفور وہاں سے روانہ ہوا آئینہ اندام کو لا کر جواب نامہ دکھایا آئینہ اندام نے جو یہ جواب دیکھا بہت کچھ بیہودہ
گوئی کی اشراق سے کہا اپنے لشکر میں طبل جنگی بجوا دیجئے میں کل میدان جنگ میں جاؤنگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا
اشراق نے اسی وقت لشکر میں اطلاع کی کہ خداوند کا حکم ہے کہ طبل جنگ بجے لشکر آئینہ اندام میں طبل جنگ بجا
ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہاں موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ بدیع الملک میں آئے ہاتھ اٹھا کر
اول دعا و ثنائے شاہی بجا لائے عرض کی کہ آئینہ اندام نے طبل بجوایا ہے امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے ہمارے
لشکر میں بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے یہاں بھی نقارہ جنگی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں
ہونے لگیں جوانان شیر دل تلواروں کو صیقل کرنے لگے خنجروں کو تیز کرانے لگے تیروں کے پر درست
کرنے لگے زرہ کی کڑیاں ہر ایک نے درست کیں کسی نے خود صاف کیا کسی نے چلتہ کو درست کیا کوئی
کمان کا کیاو کھینچ کر دیکھنے لگا کوئی ترکش سے ٹوٹے ہوئے تیر جدا کرنے لگا کوئی اپنے مع احباب میں
گیا دوستوں سے ملا آپس میں یہ ذکر شروع ہوا کہ کل میدان کارزار میں جانا ہے کون عدو بہادر ہے دیکھیں
میدان کس کے ہاتھ رہتا ہے کون دشمن کو سر معرکہ نوک کے مارتا ہے کسکی تلوار عدو کو دو کرتی ہے کسکا نیزہ
دشمن کے پار ہوتا ہے کون نیزہ بازی کے فن دکھاتا ہے دشمن کو نشانہ تیر قضا بناتا ہے کوئی کہتا تھا کل پہلے آقائے
نامدار سے ہم اذن قتال لیں گے میدان میں جا کر عدو کو تولیں گے کوئی کہتا تھا کہ جب لشکر آئینہ اندام
یہاں آیا تھا ایک جوان سمند سے پر سوار سب سے الگ جا کر کھڑا ہوا تھا اس سے آنکھ لڑتی تھی اگر کل وہی میدان
جنگ میں آیا تو ہم ضرور اسکی طرف اشارہ کریں گے اگر فضل خدا و اقبال آقائے نامدار شریک حال ہے تو اسکو
زیر کرکے آقائے نامدار کی خدمت میں لائیں گے وہ اسے کلمہ پڑھائیں گے بعض کہتے تھے اب آئینہ اندام
کی اجل قریب آئی اگر اسیطرح یہ ایوان شطاق میں چلا جاتا تو کچھ دنوں اور بچ جاتا مگر اسکے غرور نے اسے
مٹایا اب کل مقابلہ کرکے فتح پائے گا آقائے نامدار کے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ لشکر اسکا اسکے کام

نہ آئے گا ان لوگون مین تو یہ گفتگو تھی کہ طلسم کشائے مشرق لوح ضیا حاصل کرکے مرحلۂ ظلمت دنیا کو شاتا
ہوا میدان چرخ زبرجدی مین آکر اور تاریکی عالم کو مٹا کر تخت پر جلوہ افروز ہوا یعنی شب گذری روز ہوا لشکر اسلام
سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے سجادے پر تشریف لائے
فریضۂ سحری ادا کرکے ہتھیار طلب فرمائے خادمون نے کشتیان حاضر کین صاحبقران اور بدیع الملک
نے سلاح زیب جسم کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے جہان خادمون نے مرکبون کو آراستہ کرکے
در دولت پر حاضر کیا تھا دونون صاحب نام خدا لیکر گھوڑون پر سوار ہوئے لشکر تو پہلے ہی سے تیار تھا سب نے
برائے آداب سر جھکایا صاحبقران نے سلام لیکر مرکب آگے بڑھایا بدیع الملک مع لشکر ہمراہ ہوئے
اسی شان و حشم سے معاً تو میدان کارزار مین آئے لشکر کے پرے جمائے آمد لشکر حریف کے منتظر ہوئے
ادھر یہ طرف کہ آئینہ اندام جادو تخت آتشین پر سوار اسکے عقب مین اشراق جادو اور زمرد ثانی
تہ بگان اُسکے بعد لشکر ساحران بے حد و حساب ایک طرف تورج گھوڑے پر سوار اسکے عقب
مین لشکر ساحران ایک طرف دیوان شہ پر آ چلے کو وسطے ساحر آپس مین سحر آزمائی کرتے اس طرح
آکر میدان مین اس نے بھی پرا جمایا جب دونون لشکرون مین صف بندی ہو چکی تو نقیب برائے
اتفاق نکلے ... کی طرف اب آئینہ اندام جادو کی نگاہ بدیع الملک اور صاحبقران پر پڑی
اسکا رنگ زرد ہو گیا اشراق سے پلٹ کر کہا مین نے تجھ سے کہا تھا اس امر کو تحقیق کرے کہ طلسم کشا یہان ہین یا نہین
تو نے مطلق اس امر کو نہین تحقیق کیا اب سمجھو اس وقت طلسم کشا کی موت آ جائے گی اور لڑائی خراب
ہوگی اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے مجھ سے یہ ارشاد تو ضرور کیا تھا مگر خود ہی آپ نے فرمایا تھا کہ
مجھے خوب معلوم ہے کہ طلسم کشا یہان نہین ہے اسکے تحقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے اور آپ ہی نے نامہ
بھی لکھ کر ساحر کو روانہ کیا تھا اب اسوقت آپ مجھ پر غصہ کرتے ہین آئینہ اندام نے کہا آج بڑا غضب ہوگا
مجھے طلسم کشا کی موجودگی ہی اسلئے خاطر منظور نہوئی اگر وہ یہان نہوتا تو مین اسکے لشکر کو تباہ کر دیتا مگر اب مین
اسکے مقابلے مین دخل نہ دونگا جو تم لوگون سے ہو سکے وہ کرو واسطے میری بات خیال مین رکھو کہ طلسم کشا
سے بزور تو مقابلہ کرنا بہت کٹھن ممکن ہو تیغ و خنجر سے لڑو اگر کوئی سحر کرے گا تو اسپر اور اس کے لشکر پر
اثر نہ کرے گا اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ کو ہم لوگون کی جان لینا ہے تو آپ اسی وقت ملک الموت
کو حکم دین کہ وہ ہماری قبض روح کرے طلسم کشا کے ہاتھ سے ہمارا مارا جانا اچھا نہین ہے عمر بھر آپکی اطاعت
کی ہے آج آپ اُسکا صلہ یہ عنایت فرماتے ہین کہ ایسے وقت مصیبت مین مدد نہین کرتے آئینہ اندام
نے کہا مین مدد کرنے مین انکار نہین کرتا اسی سبب سے یہ راے دیتا ہون کہ بزور تو مقابلہ نکرو جرأت
بہت و بکاو بڑے بڑے پہلوان لشکر مین موجود ہین انکو اجازت جنگ دو جا کر طلسم کشا کے یہان کے
پہلوانون کو میدان مین بلائین جب سحر سے لڑنے کا وقت آئے گا اُس وقت مین بتا دونگا اشراق جادو نے
کہا اگر آپ کی مرضی ہو تو مین کچھ طلسم کشا سے کہون اور صاحبقران کو بھی سمجھاؤن آئینہ اندام نے کہا تجھے
اختیار ہے میرے نزدیک یہ بات بالکل بیکار ہے تیرا سمجھانا اُسکے دل پر اثر نکرے گا اشراق نے کہا یا خداوند
پھر آپ ہی کچھ فرمایئے دیکھے آپ کا فرمانا کچھ اثر دکھاتا ہے اگر یہ جنگ موقوف رہے طلسم کشا راہ راست پر
آئے آپ کی اطاعت قبول کرے تو بہت اچھی بات ہے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز ایسی بات نہین کہونگا

جو میرے ناپسند ہو تیری فرمائش کے پورا کرنے میں میرا نقصان ہے اشراق نے کہا یا خداوند میں نے اسیواسطے
آپ سے اسکو دریافت کر لیا کہ آپ کے خلاف نہو ورنہ میں ضرور چند باتیں اسوقت کہتا یہ کہکے اشراق
نے تورج کی طرف دیکھا تورج قریب آیا اشراق نے کہا اے تورج خداوند فرماتے ہیں کہ طلسم کشا
سے بزور سحر مقابلہ نہ کیا جائے بلکہ جرأت وہمت طلسم کشا کو دکھانا چاہیے تورج نے کہا اے شہنشاہ مجھے
اس وقت بہت خوش ہوا اگر طلسم کشا سے سحر میں مقابلہ کیا جاتا تو حسرت قلب طلسم کشا نکلتی نہ میری
آرزو پوری ہوتی میں مدت سے چاہتا تھا کہ طلسم کشا سے ایک بار آخری مقابلہ کروں آج میری تمنا
پوری ہوئی اب میرے ہاتھ سے طلسم کشا کہاں جاتا ہے اگر خداوند نے مدد کی تو ابھی اسکے لشکر کو پسپا
کرتا ہوں یہ کہکے آئینہ اندام کے قریب پہونچا ہاتھ باندھ کے کہا یا خداوند میں نے سنا ہے کہ آپ نے اجازت
دی ہے کہ طلسم کشا کو جوہر جرأت دکھائیں مقابلہ کریں سحر کا ذکر درمیان میں نہ لائیں آئینہ اندام نے کہا
میری بھی خوشی ہے تورج نے کہا یا خداوند ایک مدت سے میری بھی خوشی تھی کہ آپ ایک روز ویسا مقابلہ
کرنے کا حکم دیں آج میری آرزو پوری ہوگی اور طلسم کشا بھی خوش ہوگا لطف تماشا دیکھنے والوں کو حاصل ہوگا
یہ کہکے پھر اپنے لشکر سے ایک پہلوان کہ نام اسکا بہمن سینہ زور تھا تورج نے اس سے کہا اے بہمن اگر
تجھے اپنی عزت بڑھانا اور میدان میں جا کر کچھ جوہر جرأت دکھانا ہے تو جا کر کسی نامی بہادر کو لشکر اسلام سے
اپنے مقابلے میں بلا دیکھوں تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہیں بہمن نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہیں میری عزت
گھٹاتے ہیں میں سوائے طلسم کشا کے اور کسی سے مقابلہ نکرونگا میرے واسطے باعث سبکی کا ہے اگر
طلسم کشا میدان میں آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے تو البتہ میری خوشی ہے ورنہ میں میدان میں نہ جاؤنگا
اور کسی سے مقابلہ نکرونگا تورج نے کہا اے بہمن طلسم کشا پر کیا منحصر ہے اور پہلوان تیرے سامنے کیسے
کیسے قوی ہیکل کھڑے ہیں انمیں سے جسے چاہو اپنے مقابلہ میں بلاؤ بہمن نے کہا یہ سب لوگ طلسم کشا
کے زیر کردہ ہیں اگر انسے میں نے مقابلہ بھی کیا تو کیا عزت کی بات ہے اگر صاحبقران یا طلسم کشا میدان
میں آئیں تو میں انسے مقابلہ کروں تورج نے کہا ہمارے کہنے کو قبول کرو ضد کی ضرورت نہیں اگر خداوند
تک یہ بات پہونچے گی انہیں ضرور ناگوار ہوگا انہیں غرور سخت ناپسند ہے ایسا نہو تمہارے واسطے کوئی
برائی ہو اور کسی ادنے درجے کے پہلوان سے تمکو زیر کرا دیں بہمن نے کہا میں آپ کا فرمانا بجا
لاتا ہوں میدان میں جاتا ہوں یہ کہکے اسنے گھوڑا میدان میں بڑھایا وسط میں آکر بہ آواز بلند کہا اے فرقہ
خدا پرستان تم میں سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ میں آئے اسنے جو نعرہ کیا لشکر اسلام سے ایک
پہلوان گردستانی نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا عرض کی آقائے نامدار اگر اجازت ہو تو میں اس زبان دراز
کے مقابلے میں جاؤں اسکا غرور خاک میں ملاؤں بدیع الملک نے اجازت دی گردستانی میدان میں آیا بہمن
نے کہا اے دیو قامت تو کون ہے کیا نام رکھتا ہے مجھے بتا دے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے گردستانی
نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ میرا نام جبروت قوی بازو ہے شہر گردستان میں رہتا تھا آقائے نامدار کی
اطاعت جبسے قبول کی اس روز سے ہمراہ رکاب ہوں بہمن نے کہا اے جبروت تو بڑا بے غیرت معلوم ہوتا ہے
کہ اس قد و قامت پر تو طلسم کشا سے بخت و زبار سے زیر ہو کر زندہ رہا اگر ابھی طلسم کشا میدان میں آتے
اور اپنے ہمراہ اپنے تمام عزیزوں کو لاتے تو ایک ایک وار میں سب کو زیر کروں مگر افسوس کی بات ہے

کہ تو نے ذرا بھی غیرت کو کام نہ دیا اور طلسم کشا سے زیر ہوکر زندہ رہا جبروت نے جو یہ کلام سخت سنے
اُسکو غصہ آیا ہونٹ چبا کر کہا او بیہودہ کیا واہیات بکتا ہے آقاے تاجدار کو ضعیف و زار بتاتا ہے تو کہیں بیتاب ہو اگر
وہ ابھی چاہیں تو تمھارے لشکر زیر کرلیں کیا تیرا سردار تورج بد رگ حرامی انکی شجاعت سے آگاہ نہیں ہے بڑے
بڑے مقابلے پڑے ہیں جن میں گرمی جنگ سے تورج بھاگا اگر نہ بھاگتا تو مارا جاتا مگر تمھارا کیا غیرت ہے کہ پھر آقاے تاجدار
سے مقابلہ کرنے کو آیا ہے یہ سنکے جبروت نے کہا اے بہمن اب کوئی بات زبان سے نہ نکال جس واسطے
میدان میں آیا ہے اُس کام کو انجام دے بہمن نے کہا اے جبروت مجھے شرم آتی ہے کہ تجھے کیا مقابلہ کرون
تو وہی ہے جو ایک طفل ضعیف سے زیر ہو چکا ہے ارے تجھے شرم بھی نہیں آتی ہے اگر تو میرے ہاتھ سے زیر
بھی ہوا تو میرے واسطے کیا نام آوری کا باعث ہو جائے گا بہتر ہے کہ تو میدان جنگ سے واپس جا اور کسی
پہلوان کو جو سب میں زیادہ ہو میرے مقابلے کے واسطے بھیج دے جبروت نے جواب دیا اے بہمن
تو بالکل عقل سے خالی ہے ہمارے لشکر میں علاوہ عزیزان آقاے نامدار کے اور کون ایسا ہے جس کو
انھوں نے یا انکے عزیزوں نے زیر نہیں کیا ہے جو پہلوان تیرے مقابلے میں آئے گا وہ انکا زیر کردہ
ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب تقریر کو طول نہ دے اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو
پیش کر بہمن نے کہا اے جبروت اگر تجھی کو مجھ سے مقابلہ کرنا منظور ہے تو مین اجازت دیتا ہون تو تلوار مجھپر دس
حملے کرلے جب تو دس حملے کر لیگا تو مین ایک حملہ کرونگا جبروت نے کہا ہمارے آقاے نامدار کا دستور
ہے کہ پیشدستی نہیں کرتے ہیں جب حریف حملہ کر چکتا ہے تو وہ وار کرتے ہیں ہم لوگ انکے تابع ہیں کیونکر خلاف
آئین کر سکتے ہیں بہمن نے کہا اس سے مطلب یہ ہے کہ مین پہلے وار کرون جبروت نے کہا ضرور تجھے پہلے وار
کرنا ہوگا بہمن نے کہا مین ہرگز پہلے وار نکرونگا اگر تو مجھے زبردست ہوتا تو یہ بات ہو سکتی تھی کہ مین پہلے
وار کرتا چونکہ مین تجھے اپنے سے بہت ہی کمزور جانتا ہون اس وجہ سے وار مین سبقت نکرونگا جبروت نے
کہا اے شخص مجھ سے اس امر کی اُمید نرکھ کہ مین وار کرونگا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو وار کر اور اگر اسی
حیلہ سے اپنی جان بچاکر میدان سے چلا جاتا ہے تو مین نے تجھے اجازت دی تو میرے سامنے سے
چلا جا اور کسی پہلوان کو بھیج کہ وہ تیرے عوض مجھ سے مقابلہ کرے بہمن نے جو یہ بات سُنی اسکو اور
زیادہ غصہ آیا کہا اے جبروت اس وقت تو نے مجبور کر دیا ورنہ مین ہرگز پہلے وار نہ کرتا یہ کہکے نیزے
کا وار جبروت پر کیا جبروت نے نیزہ اُس سے چھین لیا بہمن کو کمال خفت ہوئی کہا ای جبروت تو کس
طرح کا مقابلہ کرتا ہے جب تیرے پاس سلاح جنگ بھی نہین ہیں تو پھر کیون آیا ہے کیا طلسم کشا کو اتنی
قدرت نہین ہے کہ اپنے لشکر والون کو سلاح جنگ سے دے جبروت نے کہا ہم لوگون کو سلاح کی
ضرورت نہین بے سلاح ہم جنگ کرتے ہین اسی طرح ہزارون کو زیر کیا اور اگر خدا نے چاہا تو ہم تجھ مین
تجھکو بھی زیر کرتے ہین اگر اسلام اختیار کرے اطاعت ہمارے آقاے تاجدار کی قبول کریگا جان بچ جائیگی
اگر خلاف کریگا جان جائے گی بہمن نے اُسکو باتون مین لگا کر جھوکا دیکر تیر کا وار اسکے سر پر کیا تو جبروت
نے خالی دیا مگر تیر سر پر پڑا چار انگل اتر گیا خون کی چادر اسکے منھ پر آگئی جبروت نے بہمن کی کمر مین
ہاتھ ڈال کر اسکو گیند سے اُٹھا لیا چکر دیکر اس زور سے زمین پر مارا کہ اسکے استخوان چور چور
ہوگئے دونون لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا تو تورج کا دل دہل گیا ایک پہلوان اور

اسکے سامنے کھڑا تھا اُسکی طرف دیکھ کے اُسنے اشارہ کیا کہ میدان مین جا لشکر اسلام کو جوہر جرأت
دکھا وہ پہلوان طرف میدان کے چلا یہان جبروت کے زخم سر سے جو خون بہا اسپر ضعف طاری ہوا
قریب تھا کہ زمین پر گرے اُسکے ساتھوالے اُٹھا لے گئے جس پہلوان کو تورج نے میدان کی
طرف روانہ کیا تھا وہ میدان مین آیا سخت شوری دکھا کے نعرہ کیا اے فرقۂ خدا پرستان ایک پہلوان کے
قتل کرنے سے مغرور نہ ہونا آگاہ ہو کہ مین معمور کلفت بازو پہلوان مشہور اس طلسم کا ہون آجتک بہت
سے پہلوان بڑے بڑے شہرون سے میرے مقابلے کو آئے مگر سب نے میرے ہاتھ سے ذلت
اُٹھائی سب نے میری اطاعت قبول کی اور بہت سے میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا نام دنیا مین
مشہور ہے تم مین سے جسکو دعوے جرأت ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے اور ایک
کردستانی بدیع الملک کے سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار اجازت میدان عطا فرمایئے
بدیع الملک نے اذن میدان مین جانے کا دیا پہلوان ایک تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے میدان مین آیا معمور
کلفت بازو نے جو اسکو اسقدر طویل القامت قوی الجثہ دیکھا خیال کیا کہ اس سے لڑ کر سر بر ہونا محال ہی
کسی طرح اپنی جان بچا کر یہان سے نکل جانا چاہیے یہ سوچ کے معمور نے کہا اے پہلوان تو انسان ہی یا
از قسم جن جان ہے مین نے آج تک ایسا قوی الجثہ آدمی نہین دیکھا پہلوان اسلام نے جواب دیا کہ مین
انسان ہون کردستان کا رہنے والا ہون محراب کرد میرا نام ہے معمور نے کہا اے شخص تو نے طلسم کشا
کی اطاعت کیونکر قبول کی محراب نے کہا آقاے نامدار نے مجھکو زیر کیا مین نے انکی اطاعت قبول کی
معمور نے کہا طلسم کشا دیکھنے مین بہت ہی کم معلوم ہوتا ہے تیرا قد و قامت مثل دیو کے ہی کیونکر طلسم کشا نے
تجھے زیر کیا محراب نے جواب دیا کہ جسطرح مردان عالم مقابل کو زیر کرتے ہین اس طرح مجھے بھی زیر کیا
تجھے تعجب کس بات کا ہے میری کیا حقیقت ہے مجھ سے بڑے بڑے پہلوان جو سامنے کھڑے ہوے ہین
ان سب کو آقاے نامدار نے زیر کیا ہے اور یہ سب آقاے نامدار کے بندۂ بے دام ہین سب نے
اطاعت قبول کی ہے معمور نے گرگین درشت چنگال جو سب پہلوانان کردستان کا افسر تھا اسکی طرف
دیکھکر کہا اسکو بھی تمھارے آقاے نامدار نے زیر کیا ہے محراب نے کہا انکو بھی زیر کیا ہے یہ ہم لوگون کے
افسر ہین قوت مین آج انکا نظیر نہین ہے مگر آقاے نامدار سے کچھ زور نہ چلا یہ بھی زیر ہوے معمور نے تعجب
سے کہا معلوم ہوتا ہے تمھارے آقا کچھ سحر بھی جانتے ہین اسی سبب سے تم لوگون کو انھون نے زیر کیا
ورنہ ممکن نہین کہ تمھین زیر کر سکتے محراب نے کہا اے معمور ہمارے آقاے نامدار ساحر اور سحر دونون
پر لعنت کرتے ہین اور بلکہ جسقدر عزیزان صاحبقران نامدار ہین وہ سب سحر نہین جانتے جو کوئی ساحر
اطاعت اختیار کرتا ہے وہ بھی سحر ترک کر دیتا ہے معمور نے کہا اے محراب اب مین تجسے مقابلہ نہ کرونگا
محراب نے کہا سبب بیان کرو کہ مجھ سے مقابلہ نہ کرنے کا کیا سبب ہے معمور نے کہا تم چونکہ طلسم کشا کے
زیر کردہ ہو اور میری شرط یہ ہے کہ جسکو کسی نے زیر نہ کیا ہو مین اس سے مقابلہ کرتا ہون تم کو چونکہ
طلسم کشا زیر کر چکے ہین اس سبب سے مین مجبور ہون تم اپنے لشکر کو واپس جاؤ اور جس کو کسی نے
کبھی زیر نہ کیا ہو اُس کو میدان مین بھیج دو محراب کو یہ سنکر غصہ آیا کہا اے معمور یہ کیا شرط ہے
کہ جسکو کسی نے زیر نہ کیا ہو تم اسی سے مقابلہ کرو گے ہمارے یہان سواے عزیزان صاحبقران اور

صاحبقران سے دوسرا ایسا نہین ہے جو کسی سے زیر نہوا ہو سب لوگ انھین لوگون کے ہاتھ سے زیر ہوئے
ہین اور انکی اطاعت قبول کی ہے یہ شرط یہان کام ندے گی اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو مین موجود ہون معمور
نے کہا تجھ سے مقابلہ کرونگا تو یہان ٹھہر ادھر تیرے مقابلے کے واسطے اور جوان کو بھیجتا ہون مین
خلاف شرط نہین کر سکتا محراب خاموش ہوا معمور میدان سے گینڈے کو پھیر کر پلٹا تورج کے پاس آیا
تورج نے کہا اے معمور کیا ہوا جو تو میدان جنگ سے واپس آیا کیا کردستانی کو دیکھکر ڈر گیا معمور نے
کہا اے شہنشاہ کردستانی کی کوئی حقیقت نہین مگر ایک سبب سے مین واپس آیا اگر یہ جانتا تو ہرگز لشکر اسلام
کے مقابلے مین نہ جاتا اور اگر جاتا تو حمزہ کو یا عزیزان حمزہ کو اپنے مقابلے مین بلاتا تورج نے کہا
سبب بیان کر معمور نے کہا جو پہلوان عمر بھر مین ایک مرتبہ بھی کسی سے زیر ہو جاتا ہے مین اس سے
مقابلہ نہین کرتا یہ میرا ابتدائی قاعدہ ہے جب طلبہ میرے استاد نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جو پہلوان کسی سے
زیر ہو جاوے ہرگز اس سے مقابلہ نکرنا ورنہ ہمیشہ حقیر و ذلیل رہوگے مین انکی نصیحت کے موافق کرتا ہون
یہ پہلوان جو اس وقت میدان مین آیا ہے مین نے حسب دستور اس سے بھی پوچھا کہ تجھے کسی نے
زیر تو نہین کیا ہے اس نے کہا کہ مجھے طلسم کشا نے ایک بار زیر کیا ہے اب مین اس سے کیا مقابلہ
کرتا کرتین ورشت چنگال کو مین نے پوچھا اس نے کہا انھین بھی آقاے نامدار نے زیر کیا تھا
غرض مین نے جس جس کو دریافت کیا معلوم ہوا کوئی ایسا نہین ہے جو حمزہ اور عزیزان حمزہ کے
ہاتھ سے زیر نہوا ہو مین مجبور ہو کے واپس ہوا محراب کردستانی میدان مین کھڑا ہے مین اس سے وعدہ
کر کے آیا ہون کہ مین تیرے مقابلے کے واسطے اور پہلوان بھیجتا ہون تورج نے کہا اے معمور تو نے
اچھا نہ کیا اب اہل اسلام کو یہ یقین ہوگا کہ آتش پرست ہم سے دب گئے اور بہانے کر کر کے بھاگ جاتے
ہین معمور نے کہا مین مجبور تھا اپنی شرط کو کیا کرتا تورج نے کہا اسی وقت پر ایسی شرطین آدمی کو ذلیل
کرا دیتی ہین جیسے تیرے واسطے اس وقت ذلت ہوئی محراب اپنے دل مین یہی سمجھا ہوگا کہ معمور بھی مجھ سے
ڈر گیا اس لئے مقابلہ نہ کر سکا معمور نے کہا اب آپ کسی اور کو میدان مین محراب کے مقابلے کے
واسطے روانہ کیجیے تورج نے کہا تیرے واپس آنے نے سب کی ہمت مین فرق ڈال دیا ہے مین فکر کرتا ہون
یہ کہکے تورج قریب اشراق جادو کے آیا کہا اے شہنشاہ اب پہلوان ہمت ہارے دیتے ہین سبب
یہ ہے کہ لشکر طلسم کشا مین کردستانی کثرت سے ہین اور ہر ایک قوت مین یکتا ہے دیکھنے مین بھی قوی جثہ
ہین جو جاتا ہے بجنگ مقابلہ نہین کرتا حیلہ کر کے واپس آتا ہے ابھی مین نے معمور کو میدان مین بھیجا تھا
اسکے مقابلہ مین لشکر اسلام سے محراب کردستانی نکلا معمور پر اسکا رعب غالب ہوگیا گو بظاہر بہت
معقول حیلہ کیا کہ مین اس سے مقابلہ نہین کرتا جو اپنی عمر مین ایک بار بھی کسی سے زیر ہوا ہو اب آپ بھی
کیا راے دیتے ہین اشراق نے کہا اگر پہلوانون کی ہمت نہین پڑتی ہے تو لشکر دیوان کس واسطے یہان موجود
ہے ان لوگون کو میدان کیطرف روانہ کرو جب کردستانی لشکر اسلام مین باقی نہ رہین اُس وقت
پھر پہلوانون کو روانہ کرنا واقعی خوف سب کا درست ہے کہ جسقدر پہلوان کردستان کے رہنے والے
ہین وہ آدمی نہین دیو ہین بلکہ دیوون سے بھی قوی ہیکل ہین اُنکے مقابلے کے واسطے ان پہلوانون
کا جانا اچھا نہین ہے یہ کہتا ہوا تورج کے ہمراہ اپنے لشکر مین آیا تورج نے کہا اب اگر دیوون مین

ہے کسی کو براے مقابلہ روانہ کیجے گا تو اہل اسلام یہ ضرور سمجھین گے کہ اب اسکے لشکر کے پہلوانون نے ہمت
ہاردی جسوقت یہ بات انھین ثابت ہوجائے گی وہ اور زیادہ خدمت کرین گے اس سے بہتر یہ ہے کہ کوئی
امر معقول تجویز کرکے دیوون کو میدان مین بھیجنا چاہیے اشراق نے کہا اے تورج خداوند کا منشا خاص یہی
کہ جسقدر دن باقی ہے کسی طرح سے بسر ہو جائے شب کو وہ کوئی اور سامان کرین گے تورج نے کہا اگر یہی
ہے تو مین اور کسی پہلوان کو بھیجے دیتا ہون اگر وہ عاجز کر مر جائے گا تو مین اور پہلوان کو بھیج دونگا جو میرے
دل مین ارادہ ہے وہ نہ کرونگا ورنہ مین یہ ارادہ رکھتا تھا کہ آج اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیتا لشکر بہت بڑا میرے
ہمراہ تھا جنگ مغلوبہ مین لشکر طلسم کشا کو پسپا کر دیتا اور اسکی بارگاہ مین اپنے قبضۂ قدرت مین کرتا خزانہ بھی
اپنے تحت مین لاتا اشراق نے کہا یہ بات تو اچھی ہے مگر خداوند یہ چاہتے ہین کہ مقابلہ اچھی طرح سے ہو ورنہ
اس وقت لشکر دیوان ہمارے پاس اس قدر موجود ہے کہ لشکر طلسم کشا سے ہم بخوبی تمام مقابلہ کر سکتے ہین
اور طلسم کشا ہم سے مقابلہ کرنے مین ہاتھ پیر نہ کرے کیونکہ اسکے پاس لشکر ساحران وغیر ساحران کثرت سے
ہے اور یہان لشکر دیوان بھی موجود ہے گو اسکے جواب مین اسکے یہان کوہستانی پہلوان ہین مگر دیوون سے
وہ لوگ مقابلہ کسی طرح نہیں کر سکتے بجواب اسکے تورج نے یہ بات کہی کہ پھر اب اس وقت مین کیا کر سکتا ہون
مین مجبور ہون جب خداوند خود ہی نہیں چاہتے کہ طلسم کشا سے اچھی طرح جنگ مین مقابلہ ہو تو آپ اور مین
بھی لاچار ہون کیونکہ جو کچھ انکی راے ہے وہی بجا و درست ہے اشراق جادو نے کہا میرے نزدیک یہی مناسب
اور مصلحت وقت ہے کہ اب دن بھی بہت کم باقی ہے اتنی دیر کے واسطے دیوون سے جنگ آغاز کرانا محض
بیکار ہے دو چار پہلوانون کو میدان مین بھیجو اگر کوہستانیون کے ہاتھ سے قتل ہونگے تو کیا مضائقہ ہے خداوند
کی خوشی ہوجائے گی وقت بھی گذر جائے گا نہین معلوم کیا ارادہ ہے اور خداوند نے کیا بات تجویز فرمائی ہے
جو اس امر کی تاکید مزید کی ہے کہ خبردار خبردار طلسم کشا سے ایسا مقابلہ نکرنا کہ جس مین فریقین کے لشکر کے
پہلوان جان سے مارے جائین صرف جسقدر دن باقی ہے اسکو تمام کردو مین شب کو اور سامان کرونگا نہین معلوم
کیا سامان کرین گے اور کیا انتظام ہوگا طلسم کشا کی اس قدر محبت کیون ہے تورج نے کہا اے اشراق
جادو ہم نے بہت سے طلسمون مین دیکھا کہ سلطان صاحب اقبال بھی یہان بلا وجہ لوگ انکی خاطر کرتے ہین
اگر مجھے خداوند کی آزردگی کا خیال نہ ہوتا تو مین ضرور اچھی طرح طلسم کشا سے مقابلہ کرتا اور آج ضرور لشکر طلسم کشا
کو پسپا کر دیتا ان لوگون کی یہ مجال نہ تھی کہ آج مجھ سے بازی لے جاتے اشراق جادو نے کہا اب دیر نکر دیکھا
مین کسی کو بہت جلد روانہ کرو تورج بہرنگ نے ایک پہلوان کی طرف مخاطب ہو کہ تم محراب کے مقابلہ مین جاؤ
اسنے گھوڑے کو بڑھایا میدان کارزار مین آیا محراب جادو منتظر کھڑا تھا یہ پہلوان جو آیا محراب سے آتے ہی
اسنے کہا اے جوان طویل القامت تیرا کیا نام ہے محراب نے اپنا نام بتایا پہلوان نے کہا اگر تجھے اپنی جان عزیز
ہو تو میری اطاعت بہت جلد قبول کر اور میرے ہمراہ چل میرے سردار کی قدمبوسی حاصل کر کہ مرتبہ تیرا سوا
ہوجائیگا کہ طلسم کشا کے یہان رہیگا تو یقین ہے ایک روز ضرور تیری جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا ایسے ناقدر
مالک کو ترک کر دینا اچھا ہے محراب نے کہا او بیہودہ گو تو کیا یاوہ گوئی کرتا ہے اگر براے مقابلہ میدان مین
آیا ہے تو مین موجود ہون وار کر اور اگر مثل معمور کے تو بھی مقابلہ کرنے سے خائف ہے تو کوئی حیلہ کرکے
تو بھی بھاگ جا اور کسی کو بھیج اس پہلوان نے جواب دیا اے محراب معمور جو میدان سے چلا گیا

اس نے شرط یہی کی ہے کہ جو کسی سے زیر نہوا ہوگا مین اُسی سے مقابلہ کرونگا اور مجھے اس شرط کی پابندی
نہین ہے مین سب سے مقابلہ کرتا ہون تو نے میرا نام سُنا ہوگا مین نے ہزارون پہلوانون کو سر میدان ایک
روز مین شکست دی ہے دیوون سے مقابلہ کیا ہے لشکرون سے تنہا لڑا ہون تو جو اپنی طویل القامتی پر اس
درجہ نازان ہے یہ سب غرور تیرا بالکل بیجا ہے مین نے دیوون کو زیر کیا ہے میرا نام سرخاب فیل اندام مشہور
ہے بہت سے پہلوان فیل زور میرا نام لیتے ہین تو مجھے نہین پہچانتا ہے مین تیرے حال پر رحم کرکے یہ بات کہتا ہون
کہ تو میری اطاعت قبول کر اور میرے آقاے نامدار کی قدمبوسی سے مشرف ہو مین تجھے عہدۂ جلیلہ دلاکر صاحب عزت
بناؤن طلسم کشا نے ذرا بھی تیری قدر نہ کی سلاح جنگ تک تیرے پاس نہین ہین محراب نے کہا اے سرخاب ابھی
معمور بھی ایسی ہی باتین کرتے کرتے حیلہ کرکے چلا گیا اب تو بھی ویسی ہی باتین مجھ سے بنا رہا ہے اگر تجھے مقابلہ
کرنا منظور ہے تو مین موجود ہون تو اپنا وار کر ورنہ اپنے لشکر کو تو بھی واپس چلا جا اور کسی کو اس میدان مین
ہمارے مقابلہ کے واسطے بھیج دے مین ہرگز نہین چاہتا کہ بیہودہ اور فضول باتون مین مصروف ہوکر اپنی اوقات
ضائع کرون تو بہت جلد یہان سے چلا جا ورنہ مین تجھے زبان تیغ سے جواب سخت دونگا سرخاب نے کہا ای
محراب جادو اب مین مجبور و لاچار ہون تو میرا کہنا سماعت نہین کرتا ہے لیکے غصہ مین آکر اس نے گرز ہاتھ مین لیا کہ
اے محراب جادو تو بھی اپنے لشکر سے کسی کا گرز مانگ لے محراب جادو نے کہا مجھے گرز کی ضرورت نہین
ہم لوگون کا قاعدہ ہے کہ ہمیشہ بے سلاح میدان کارزار مین آتے ہین دو ایک حربے کسی وقت موجود بھی ہوتے
ہین شاید حریف زبردست سے سامنا پڑا تو اُن حربون سے کام لیا سرخاب نے کہا مین گرز کا وار
کرونگا تو کیونکر اپنے تئین بچانے گا محراب جادو نے جواب دیا کہ اسکے پوچھنے کی ضرورت نہین جب تو وار
کرے گا دیکھا جائے گا سرخاب نے کہا مین اب وار کرتا ہون ہوشیار ہو جا محراب جادو نے سر آگے
بڑھایا سرخاب نے گرز کا وار کیا محراب جادو نے سر کو بچاکر گرز پر ہاتھ ڈال دیا سرخاب نے گرز کو مضبوط
پکڑا تھا محراب نے ہاتھ مروڑ کے گرز اُسکا چھین لیا سرخاب چاہتا تھا کہ کمر سے تیغ نکالے مگر محراب نے وہی گرز
اُسکے سر پر لگایا کہ کاسۂ سر چور چور ہوگیا مع گردن پست ہوکر رہگیا تورج نے یہ کیفیت دیکھکر اور ایک
پہلوان صفوان گرد کو میدان مین بھیجا اُس نے بھی آکر محراب سے مقابلہ کیا اور محراب جادو نے اسکو بھی
قتل کیا اسی طرح دس پہلوان تورج نے میدان کی طرف روانہ کیے مگر محراب کے ہاتھ سے سب قتل ہوے
اس عرصہ مین آفتاب بھی غروب ہوا آئینہ اندام نے اشراق سے کہا اب طبل بازگشت بجوادو اپنے
خیمہ گاہ کی طرف چلو مین خود بھی چاہتا تھا کہ آج کا دن اسی طرح تمام ہو جائے اب کل مقابلہ ہوگا کہ طلسم کشا
کو حقیقت جنگ معلوم ہوگی تورج نے اشراق سے کہا دیکھیے جو مرضی خداوند ہے بہتر وہی ہے اسکے تعمیل
نہو جائے تو غضب ہو اشراق نے کہا مین بارگاہ مین چلکر بہت کچھ کہونگا اشراق یہ کہکر آگے بڑھا طبل بازگشت
بجوایا بدیع الملک کے لشکر مین سب کے سب طبل خوشی بجاتے ہوے اپنے لشکر کی طرف چلے آئینہ اندام اور
اشراق اور تورج نابکار اپنے خیمہ گاہ کی طرف واپس آئے جب آئینہ اندام اپنی بارگاہ مین گیا اور اشراق
بھی اُسکے ساتھ ہی بارگاہ مین داخل ہوا تو اُس نے تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام سے کہا یا خداوند اگر آپکی
مصلحت ہو تو مین اس وقت تورج کو بلاؤن اور کچھ باتین صلاح کی اُس سے کرون آپ نے تو ہم لوگون کو بالکل
بیکار تصور کرلیا ہے اگر یہی ہے تو ہمین فنا کر دیجیے اسکی ضرورت نہین کہ ہم ذلت اٹھائے دست دشمنان سے

قتل ہوں آئینہ اندام نے کہا اے اشراق میں تجھے اور تورج کو انتہاے درجہ بیوقوف تصور کرتا ہوں جو میرے
امور قدرت میں انہیں تم لوگ کیا دخل دے سکتے ہو میں جس بات کو اچھا اور مناسب وقت جانتا ہوں وہ
کرتا ہوں تم ابھی یہ بات نہیں سمجھ سکتے اگر آج میں تمہارے کہنے کے مطابق مقابلے کے واسطے حکم دیتا تو بہت
بڑا غضب ہوتا کوئی پہلوان طلسم کشا کے لشکر سے مقابلہ نہ کر سکتا وہاں کا ایک ایک جوان یہاں کے پورے
لشکر کے واسطے کافی ہے اشراق نے کہا میں تو آپ کے فرمانے کو رد نہیں کر سکتا امیدوار ہوں کہ آپ
تورج کو بھی یہاں آنے کی اجازت مرحمت فرمائیے پھر میں آپ سے عرض کروں کہ اس طرح لشکر طلسم کشا کو
ہم لوگ پسپا کر دیتے آئینہ اندام نے ہرکاروں سے کہا کہ جاکر تورج کو بھی بلا لاؤ میں اسکے ارادے بھی دیکھوں
ہرکارے تورج کی بارگاہ میں آئے تورج اسوقت بیٹھا ہوا تھا اور لوگ اس سے کہہ رہے تھے کہ اب طلسم بھی
ویران ہوگیا آج کے مقابلے کے دیکھنے سے امید فتح قطع ہو گئی ایک پہلوان نے اسقدر جوانوں کو قتل کیا کہ اپنے
جسم پر زخم نہ کھایا یقین ہے کل پھر وہی جوان میدان کارزار میں آکے ہنر جنگ دکھائے اگر کل بھی وہی جوان
میدان کارزار میں آیا اور اسی طرح سے ہنر جنگ دکھا کر اپنے لشکر کو زندہ و سلامت واپس گیا تو یقین واثق ہے
کہ سب کے دلوں پر اسکا رعب اس درجہ غالب ہو جائے گا کہ کوئی شخص اسکے مقابلے کے واسطے نہ نکلے گا
یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ناگاہ ہرکاروں نے آکے تورج سے کہا کہ آپ کو خداوند یاد فرماتے ہیں
بہت جلد تشریف لے چلیے تورج وہاں سے فی الفور اٹھا ہرکاروں کے ہمراہ آئینہ اندام کی بارگاہ میں آیا
یہاں اشراق جادو کو دیکھا کہ آئینہ اندام سے کہہ رہا ہے کہ آپ ہم لوگوں کو اجازت اگر عطا فرمائیں تو ہم
طلسم کشا کو نیچا دکھا دیں ساری شان و شوکت خاک میں ملا دیں پھر طلسم کشائی کا نام بھی نہ لے بہت مغرور ہو گیا ہے آپکو
سب کا غرور ناپسند ہے مگر طلسم کشا سے ایسی محبت ہے کہ اسکو سزا نہیں دیتے بڑے تعجب کی بات ہے آپ کو لازم
ہے کہ آپ طلسم کشا کو بھی سزا دیں اشراق جادو سے آئینہ اندام کہتا تھا کہ تم بھی امور خداوندی میں دخل
دیتے ہو یہ بات تمہاری اچھی نہیں ہے اگر ہم چاہیں ابھی طلسم کشا راہ راست پر آجائے اسی واسطے ہم اسکو
کسی قسم کی سزا نہیں دیتے ہیں کہ اس کو بزرگ مذہب آئینہ پرستی مقرر کرنے والے ہیں اور اسکو
انتظام خدائی سپرد کرنے والے ہیں جو جو باتیں اس سے وقوع پذیر ہو رہی ہیں وہ خود ان باتوں کو نہیں
کرتا ہے بلکہ ہم خود اسکو اس قسم کی ترغیب دے رہے ہیں یہ باتیں اشراق جادو و آئینہ اندام میں
ہو رہی تھیں کہ تورج نے جاکر آئینہ اندام کو سلام کیا اشراق نے کہا اے تورج میں دیر سے تمہارا
منتظر تھا تم نے بڑی دیر لگائی کس کام میں مشغول تھے تورج نے کہا اے شہنشاہ اس وقت
افسران فوج میرے پاس آئے تھے اور اس امر کی شکایت کرتے تھے کہ بڑے افسوس کی بات ہے
کہ آپ نے بڑی بڑی لڑائیاں دیکھیں اور بڑے بڑے معرکوں میں خود بھی لڑے مگر آجتک آپ کو
فوج کا لڑانا نہیں آیا آج فوج کی ہمت آپ نے توڑ دی ایک پہلوان لشکر اسلام کا آیا اسنے دس
پہلوان قتل کیے اور بے زخم کھائے اپنے لشکر کو واپس گیا اگر وہ کل پھر میدان میں آئیگا اسی طرح
مقابلہ ہوگا وہ پھر دس بیس جوانوں کو قتل کر کے اپنے لشکر میں واپس جائیگا یہاں سب کی ہمت اور
پست ہو جائیگی کوئی آئندہ اس سے مقابلے کا نام بھی نہ لیگا میں نے ان سب کو سمجھا دیا کہ جو کچھ خداوند خدا
کی مرضی ہے میں اسکے مطابق کرتا ہوں خود کسی قسم کی بات نہیں کر سکتا اشراق نے کہا ہاں میں بھی خداوند کا

سے کہہ رہا ہون کہ آپ ہم کو اون جنگ دین جس طرح ہمارے مزاج مین آئے ہم جنگ کرین مگر خداوند
کی مصلحت نہین ہے تورج نے کہا آپ مجھ سے بڑھ کے خداوند سے کہہ سکتے ہین میری اتنی مجال نہین
جو عرض کرون آپ ہی خداوند سے کہہ کے اس امر کو صاف کرین اور اجازت جنگ لین اشراق جادو
نے کہا مین نے خاطر اسی واسطے تم کو بلایا ہے کہ تم بھی اسکی بابت کوشش کرو کہ مجھے خداوند اجازت جنگ
مرحمت فرماوین تورج نے کہا یا خداوند آپ ہم لوگون کی خوشی پر اب جنگ کو چھوڑ دین اگر ہم سے کسی
قسم کی خطا ظہور مین آئے تو آپ کو اختیار ہے جو مزاج مین آئے ایک سزا دین آئینہ اندام نے کہا اے
تورج اس وقت تمھارے پاس لشکر جو اس قدر موجود ہے اسکے سبب سے تم نازان ہو اور یہ سمجھے
ہو کہ اب طلسم کشا ہم سے مقابلہ نکر سکیگا یہ تمھارا خیال خام نہ ہو رنا تمکم ہے طلسم کشا کے پاس بھی لشکر
اسی قدر موجود ہے اس کے یہان ایک ایک پہلوان ایسا موجود ہے جو تنہا ایک لشکر سے مقابلہ کر سکتا ہے
تورج نے کہا یا خداوند ہمارے یہان دیوان قوی ہیکل اسقدر موجود ہین کہ اگر وہ چاہین تو طلسم کشا کے لشکر
کو مانند مور چیونٹیون سے مل کر نیست و نابود کر دین آپ ایک بار تو طلسم کشا کو زیر کر لینے دین اسکی محبت اپنے
دل سے نکال ڈالین جب اشراق و تورج نے آئینہ اندام کو بہت ستایا اور اس کو کوئی حیلہ بن نہ آیا
تو مجبور ہوئے اس نے کہا اگر تم لوگون کی یہی رائے ہے اور طلسم کشا سے جنگ کرنا منظور ہے تو میری
موجودگی مین اس سے جنگ نہ کرو مین اسی وقت ایوان کی طرف جاتا ہون جب وہان سے پہونچکر
نامہ روانہ کرون اس وقت تم جنگ شروع کرنا اگر طلسم کشا تم پر غالب بھی آئیگا تو مین تمھاری مدد کو
وہان سے اور لشکر روانہ کرونگا خاطر جمع رکھنا ہراسان نہونا تورج نے کہا یہ بات ہم کو منظور ہے
آپ اسی وقت تشریف لے جائین ہم طلسم کشا سے ایک ہفتہ کی مہلت لے لیتے ہین آئینہ اندام نے
کہا اس امر کا تمہین اختیار ہے اب مین کسی بات مین تم لوگون کی دخل نہ دونگا جو تم مناسب جانو وہ کرو
تورج نے اشراق سے کہا اے شہنشاہ آپ کی کیا رائے ہے اشراق نے کہا بہت اچھی بات ہے
اگر طلسم کشا ایک ہفتہ کی مہلت دے تو کیا مضائقہ ہے مہلت لے لینا اچھا ہے تورج نے کہا طلسم کشا سے
جو مہلت طلب کریگا وہ ضرور دیدیگا اشراق جادو نے اسی وقت نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ
اے طلسم کشا تمہین ہم جری و بہادر جانتے ہین مرد میدان تصور کرتے ہین اس سبب سے یہ بات بھی
تم سے کہی جاتی ہے کہ ہمین ایک ہفتہ تک جنگ کرنا منظور نہین کیونکہ ہمارے یہان سامان جنگ درست
نہین ہے اگر تم ایک ہفتہ کی مہلت دو تو ہم سامان درست کرین بعد ایک ہفتہ کے پھر تم سے مقابلہ کرینگے
یہ نامہ لکھ کر ایک ساحر کو دیا کہ اسی وقت اس کو طلسم کشا کے پاس پہونچاؤ جواب لیکر بہت جلد واپس
آؤ ساحر نامہ لیکر فوراً ہی روانہ ہوا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آیا یہان شہزادہ بدیع الملک
نوجوان جو میدان جنگ سے بصد خوشی واپس آئے اپنی بارگاہ مین اسی وقت تشریف لے گئے تھوڑی
دیر کے بعد صاحبقران عالی جاہ نے سب کو طلب فرمایا سب بادشاہ امیر حاضر ہوئے شہزادہ
بدیع الملک نامدار بھی تشریف لائے امیر نے فرمایا کہ خدا نے بڑا اپنا فضل کیا کہ میدان اپنے
ہاتھ رہا جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہوئی مجھے یہ گمان تھا کہ جنگ پڑیگا آئینہ اندام خوب
لڑے گا مگر اس نے بالکل ہمت ہار دی جنگ نہ کر سکا یقین ہے کل کی میدان داری مین کوئی صورت

اور نکلے شہزادہ بدیع الملک نوجوان نے عرض کی یا صاحبقران والا جاہ مین ان لوگون کے حالات سے بخوبی ماہر ہون آئینہ اندام سوائے سحر کرنے کے اور کوئی بات نہین جانتا اگر سحر مین مقابلہ ہوتا تو یقین تھا آج اُسے جنگ خوب حاصل ہوتا آئینہ اندام آج بڑے بڑے سحر کرتا مگر اب وہ سحر کرنے سے مجبور رہے کیا کرے جانتا ہے کہ لشکر اسلام مین جو سردار باقی ہین انپر سحر تاثیر نہین کرتا اور خصوص مین کہ مجھی سے جنگ ہے میرے پاس لوح طلسم موجود ہے مجھ سے کیونکر جنگ کرے گا اس سبب سے اُس نے سحر موقوف رکھا اور نیزہ و شمشیر کی لڑائی شروع کی اِس مین اُسے ذرا بھی سلیقہ نہین ہے امیر نے فرمایا تورج بہت سی لڑائیان دیکھے ہوئے ہے زمرد ثانی نشیب و فراز سے ماہر ہے اگر چاہتا تو ارج نامدار سے مقابلہ بہت اچھی طرح ہوتا مگر یہ سب لوگ بھی اُسکی طرح ناتجربہ کار بن گئے بدیع الملک نوجوان نے کہا سبب اس مین یہ ہے کہ یہ لوگ سب اُسکی رائے سے کوئی کام نہین کرتے ہین جو جو اُس نے کہا ان لوگون نے کیا اگر خود کچھ اپنی طرف سے کرتے تو یقین تھا کہ وہ آزردہ ہوجاتا یہ لوگ اُسے اپنا خداوند جانتے ہین اسی سبب سے لڑائی بگڑی یہ باتین ہوئی تھین کہ ہرکارے نے آکے عرض کی اے شہریار ایک نامہ وار در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے اسکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران کی طرف دیکھا امیر نے فرمایا بلالو ہرکارے بارگاہ کے باہر آئے نامہ دار اشراق جادو کو اپنے ساتھ اندر لے گئے نامہ وار نے جاکر نامہ شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو نذر دیا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے صاحبقران عالی جاہ کے روبرو پیش کیا امیر بانوقیر نے فرمایا کہ نامہ کو کھولو پڑھو جو مناسب ہو وہ جواب دو شہزادہ بدیع الملک نامدار نے لفافہ چاک کیا نامہ پڑھا اسمین ایک ہفتہ کی بابت لکھا تھا بدیع الملک نوجوان نے صاحبقران سے کہا امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے ایک ہفتہ کی مہلت اگر انھین درکار ہے دیدو دن گذرتے دیر نہین ہوتی ہے یہ سات روز گذر جانے کے بعد پھر مقابلہ کرنا شہزادہ بدیع الملک نے پشت پر نامے کے تحریر کیا کہ ہم نے مہلت ایک ہفتہ کی دی اپنا سامان درست کر پھر ہم سے مقابلہ کرنا یہ جواب لکھ کر نامہ دار کو دیا نامہ وار روانہ ہوا اشراق جادو اسکا منتظر تھا اُس نے نامہ لاکر دیا تورج بھی وہین موجود تھا اشراق جادو نے نامہ کھولا جواب نامہ دیکھا تورج سے کہا مہلت تو ملی تورج نے جواب دیا کہ مین ان لوگون کی خصلت سے ماہر ہون یہ ضرور مہلت دیتے ہین کبھی انکار نہین کرتے اشراق جادو نے آئینہ اندام سے کہا اب آپ تشریف لے جانے کی نسبت کیا ارشاد فرماتے ہین اگر مزاج اقدس مین آئے آج شب بھی یہین رونق افروز رہیے اس خاکسار کی عزت بڑھ جائے کل صبح کو تشریف لے جائیگا آئینہ اندام نے اشراق جادو کے کہنے کو منظور کیا اُس شب کو وہین مقیم رہا صبح کو وہان سے روانہ ہونے کا سامان درست کیا سب اہالیان لشکر کے جو یہ خبر گوش گذار ہوئی اس کے پاس آئے زمرد ثانی اور بختکان کو بھی لوگون نے یہ خبر پہونچائی کہ خداوند ایوان نہ طاق کو تشریف لیے جاتے ہین اگرچہ تم لوگون کو رخصت ہونا ہو تو جاکر رخصت حاصل کرلو بختکان نے زمرد ثانی سے کہا اب آئینہ اندام کو کچھ بنائے نہین بنتا ہے حالانکہ وہ مرد عاقل ہے اس سبب سے یہ سب انتظام کر رہا ہے اگر اور ساحرون کی طرح سے بیہودہ ہوتا تو اسقدر لشکر موجود تھا مقابلہ کرتا مگر وہ انجام بین ہے اپنی جان بچا کر نکل جانا بہت اچھا جانتا ہے جو لوگ یہان رہین گے وہ ضرور زک اٹھائین گے ذلت و ناکامی سے

مارے جائیں گے اگر آپ میرے کہنے پر عمل فرمایئے اور اشراق جادو اور تورج کا ساتھ دیجئے تو مناسب
وقت یہ ہے کہ آپ بھی آئینہ اندام کے ہمراہ ایوان میں چلیے وہ جگہ امن کی ہے اور وہاں ہر ایک کا گذر نہیں
ہو سکتا زمرد نے کہا اے تختگان کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں اشراق جادو اور تورج کا بے سبب
ساتھ چھوڑ دوں اور آئینہ اندام اسکو منظور کیوں کرے گا تختگان نے کہا آپ اس وقت آئینہ اندام
کے پاس چلیے اور کیفیت دریافت کیجیے جب وہ اپنے حال سے آپ کو ماہر کریں اس وقت آپ یہ فرمایئے کہ
میں ساتھ آپ کا نہ چھوڑونگا زندگی دشوار ہو جائے گی مجھے اپنے ہمراہ لیتے چلیے اور اسی قسم کی باتیں
کیجیے گا ضرور اسکو آپ کا خیال پیدا ہوگا اور اپنے ہمراہ لے جائے گا زمرد نے کہا اے تختگان یہ بات
تو بہت اچھی ہے اگر آئینہ اندام کو منظور کرے تختگان نے کہا آپ تشریف تو لے چلیے اگر وہ منظور نہ کیجئے
تو میں اور بات پیدا کرونگا آپ کا یہاں رہنا اب اچھا نہیں ہے اشراق جادو اور تورج لشکر کی
زیادتی دیکھکر یہاں رہنے کا ارادہ کرتے ہیں اپنے دل میں سمجھے ہوے ہیں کہ طلسم کشا سے مقابلہ
کر کے فتح پائیں گے یہ سب خیال خام ہے کبھی فتح نصیب نہو گی شکست اٹھائیں گے مارے جائینگے
زمرد اسی وقت اٹھا تختگان کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام کی بارگاہ میں آیا آئینہ اندام سے اور سب لوگ
بھی رخصت ہو رہے تھے زمرد نے بھی سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد اب تم یہاں بہت ہوشیاری
سے کام کرنا کیونکہ تم مزاج سے طلسم کشا کے بخوبی آگاہ ہو زمرد نے کہا یا خداوند میں بے آپ کے یہاں
ہرگز نہ رہونگا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد میں اگر تمہیں اپنے ہمراہ لے جاؤنگا تو اور لوگ بہ نسبت
تمہارے طلسم کشا کی عادتوں سے کم آگاہ ہیں تم خاطر جمع رکھو تھوڑے ہی دنوں کے بعد میں سب کو اپنے
پاس بلا لونگا وہاں جا کر تم لوگوں کے واسطے اور فوج بھی روانہ کرونگا ایوان نہ طاق سے جو لوگ
آئیں گے وہ اس لڑائی کو فتح کر کے واپس جائینگے کسی قسم کا خوف اپنے دل میں نہ کرنا میں اب وہاں
جا کر اور انتظام کرونگا طلسم کشا کے نصیب میں شکست لکھ دونگا ان سب کو اسیر کر کے تم میرے
پاس آنا ایوان جادو کو اپنے لشکر کا جاہ و حشم دکھانا اسکو بھی معلوم ہو کہ یہ لوگ ایسے ہیں اتنی بڑی بڑی
جنگ کو سر کر کے چلے ہیں زمرد نے بہت بہت کہا مگر آئینہ اندام نے قبول نہ کیا تختگان نے بہت سی باتیں
بنائیں لیکن جب آئینہ اندام کو یہ ثابت ہوا کہ زمرد کو یہاں رہنے سے سراسر انکار ہے اسکو ناگوار ہوا
کہا اے زمرد یہاں کا رہنا اگر قبول نہ کرو گے تو خفا ہو گے اور اپنی خفگی کی سزا سے مقتول پاؤ گے
زمرد نے تختگان کی طرف دیکھا تختگان نے اشارے سے کہا اب خاموشی بہتر ہے جیسا ہوگا دیکھا جائیگا
زمرد خاموش ہو رہا آئینہ اندام سب سے ملکر اور دو ساحروں کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جانب دیوار
ایوان نہ طاق چلا دوسرے روز دیوار کے قریب جا کے پہنچا چاہا کہ کر کے دیوار کے اس پار جائے
ایک آواز آئی او آئینہ اندام تو کہاں جاتا ہے دیکھ ٹھہر آئینہ اندام آواز کے سنتے ہی فوراً اسی مقام پر
ٹھہر گیا ایک ساحر دیوار کے اس طرف سے آیا اسنے کہا پہلے ایک عرضی خدمت عالی مرتبت میں کیوان
جادو کے روانہ کر اگر وہ اجازت دیں گے تو ہم تجھکو اندر لے جائیں گے آئینہ اندام نے اسی وقت
ایک عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ میں حسب الطلب حاضر ہوں مگر دام مصیبت میں گرفتار ہوں مجھے جلد
طلب فرمایئے ایسا نہو کوئی فتنہ اٹھے اور مجھے پھر اپنے [illegible] کی طرف واپس جانا پڑے یہ لکھکر آئینہ اندام

نے اس ساحر کو دیا ساحر یہ عرضی لیکر روانہ ہوا مسافت راہ طے کرکے کیوان جادو کے مکان پر پہونچا
ڈیوڑھی پر جاکے اس نے عرضی دی دربانون نے سیماب جادو کو بلایا سابق مین عرض کیا ہی کہ کیوان جادو
سواے سفال کے کہ وزیر اسکا ہے اور کسی کا سامنا نہین کرتا ہے اور سفال جادو سواے اپنے
نائب منظور جادو کے اور کسی کا بالکل سامنا نہین کرتا ہے اور منظور جادو سواے سیماب جادو کے
کہ چوبدار خاص ہے کسی کو اپنی صورت نہین دکھاتا جو عرائض و نامہ جات آتے ہین ہرکارے اسے باہر
ڈیوڑھی پر سے جاتے ہین یہ وہان سے لاکر منظور جادو کو دیتا ہے اور منظور جادو سفال کے پاس
لے جاتا ہے سفال جادو کیوان کو پہونچاتا ہے کیوان جادو جو اپنے نزدیک مناسب جانتا ہے وہ حکم دیتا ہے
اور اگر کوئی امر دقیق معلوم ہوتا ہے تو اسکو ایوان جادو کے پاس لے جاتا ہے وہان سے جو بات طے ہوتی ہے
وہ کی جاتی ہے الغرض جب عرضی آئینہ اندام کی ڈیوڑھی پر کیوان جادو کے پہونچی اور دربانون نے سیماب
جادو چوبدار خاص کو ہرکارون سے بلایا سیماب جادو آیا دربانون نے کہا آئینہ اندام کوئی ساحر ہے اس نے
ایک عرضی حضور شہنشاہ مین بھیجی ہے سیماب جادو نے عرضی وہان سے لاکر منظور جادو کے سپرد کی منظور جادو
اس عرضی کو لیے ہوے سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے اس عرضی کو کیوان تک پہونچایا
کیوان نے جو عرضی آئینہ اندام کی دیکھی لفافہ چاک کیا پڑھنے مین مشغول ہوا جب سب عرضی پڑھ چکا
تو اسے اسی وقت سفال جادو سے کہا کہ بھائی صاحب نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آئینہ اندام کو یہان بلاو
اپنے طلسم مین رہنے کی جگہ دو جسقدر زمین چاہے لے لے یہان طلسم بناکے حکومت کرے کوئی اس کو
ایذا و مصیبت نہ پہونچا سکے تاکہ اب اسکی اطلاع بھائی صاحب کو اس وقت کی جانے کی جب آئینہ اندام جادو
یہان آجانے گا ابھی ضرورت نہین عرصہ ہوگا اور آئینہ اندام کہتا ہے کہ ایسا نہو کہ کوئی فتنہ ایسا اٹھے کہ
جسکی وجہ سے مجھے اپنے لشکر مین واپس جانا پڑے اب مجھے اپنی خدمت مین بلا لیجیے یہان طلسم کشا نے
مجھے سخت پریشان کیا ہے سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ آئینہ اندام واجب الرحم ہے اسکو بلا لیجیے یہان رہنے
کی جگہ دیجیے جب کل آپ برائے سلام تشریف لے جائیے گا اس وقت اس کا ذکر فرمائیے گا جو کچھ شہنشاہ ایوان
جادو فرمائین گے ویسا کیا جائے گا کیوان جادو نے پشت پر عرضی کے لکھ دیا کہ آئینہ اندام جادو
کو اسی وقت وہان سے بلاؤ اور ایک مکان نفیس اسکے رہنے کے واسطے خالی کردو چند آدمی خدمت
کے واسطے مقرر کیے جائین سفال جادو بعد دستخط اس عرضی کو لیکر اپنے ٹھکانے پر آیا اسی وقت منظور
جادو کو بلا کر وہ عرضی دی منظور جادو نے سیماب جادو کو بلایا کہا یہ عرضی کو ڈیوڑھی پر جاکر دو اور
کہو جو شخص عرضی لیکر آیا ہے اسی وقت آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لاے اور اسکے واسطے مکان نفیس
تجویز کیا جائے سیماب جادو اس عرضی کو لیکر ڈیوڑھی پر آیا جو ساحر لیکر آیا تھا اسے اپنے قریب بلایا کہا
شہنشاہ کیوان کا حکم ہے کہ اسی وقت آئینہ اندام جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آ ساحر عرضی کو لیکر روانہ ہوا
بہت جلد دیوار کے قریب پہونچا اگر دیوار کو طے کرتا تو ایک روز صرف ہوتا سحر کرکے غرق زمین ہوا دیوار
کے اس طرف آکے سر نکالا زمین پر آیا آئینہ اندام سے کہا کہ تمھاری بابت حکم شہنشاہ ہے کہ اسی وقت ایوان
کے اندر آؤ آئینہ اندام بہت خوش ہوا ساحر سے کہا بھائی اب مین کیونکر چلون ساحر نے جواب دیا اگر
سحر جانتے ہو تو غرق زمین ہو میرے ہمراہ دیوار کے اندر چلو اگر سحر نہین معلوم ہے تو آنکھیں بند کرو مین

تمھین اندر پہونچاؤن آئینہ اندام نے کہا مین چل سکتا ہون یہ کہکے اس نے اپنے ساحرون سے کہا تم لوگ
سحر کرکے غرق زمین ہو جہان پر مین راہ زمین ختم کرون تم بھی میرے ساتھ زمین کے اوپر آنا یہ کہکے آئینہ اندام
غرق زمین ہوا ساحر بھی اُسکے ساتھ ہوے تھوڑی دیر کے بعد جو ساحر آگے آگے تھا وہ زمین توڑ کے
دیوار کے اُس پار نکلا آئینہ اندام بھی زمین کے اوپر آیا اسکے ہمراہ اور جو ساحر تھے وہ بھی زمین پر آئے
آئینہ اندام نے جو زمین پر آکے نگاہ کی عجب تماشا اسکو نظر آیا نہ زمین دکھائی دی نہ آسمان معلوم ہوا
اپنے تئین معلق پایا اُس ساحر سے کہا بھائی یہان زمین و آسمان نہین ہے ساحر نے جواب دیا یہ ایوان
نہ طاق ہے یہان جو بات ہے وہ ایسی ہی ہے ابھی یہان کے انسان تم نے نہین دیکھے ہین جانور بھی تمھارے
سامنے نہین آئے درخت نظر نہین پڑے پہاڑ معلوم نہین ہوے آئینہ اندام نے کہا یہان جب زمین نہین ہے
تو درخت کیونکر اگے ہونگے اور پہاڑ کس طرح پیدا ہوے ہونگے جانور کہان رہتے ہونگے یہان
کے مکانات کیونکر بنے ہونگے ساحر نے کہا مین یہ سب باتین اسی وقت نہین بتا سکتا ہون بس تم
میرے ہمراہ آؤ مجھے حسب... حکم شہنشاہ ہے اسکی تعمیل کرکے یہان سے واپس جاؤنگا اگر عرصہ ہوتا تو
مجھے گنہگار سرکار ہونا پڑے گا جب تمھاری خدمت کو آدمی مقرر ہونگے اُنسے سب کیفیتین دریافت
کرنا وہ تمھین سب حال یہان کا بتا دینگے آئینہ اندام نے کہا مین بے زمین کے راستے کیونکر چلون یہان
تو سحر بھی نہین یاد ہے بجز سحر پرواز کرون نہین معلوم مجھے کون روکے ہے اور میرے قدم کے
نیچے کیا شے ہے جو مین اس طرح سے تھما ہوا ہون ساحر نے کہا اے آئینہ اندام اسی سحر پر دعوے
خداوندی کرتے تھے بڑے افسوس کی بات ہے یہان آتے ہی سحر فراموش ہو گیا بالکل سحر خام تھا
آئینہ اندام نے کہا بھائی مین یہان کے آئین سے آگاہ نہین کہ کس مقام پر کن کن باتون کا پرہیز کرنا چاہیے
اور اپنے سحر کو کیونکر بچانا چاہیے ساحر نے کہا اب تم آنکھین بند کرو آئینہ اندام نے آنکھین بند کین اور اپنے
ہمراہیون سے کہا تم لوگ بھی آنکھین بند کر لو ان لوگون نے بھی آنکھین بند کر لین تھوڑی دیر کے
بعد اُس ساحر نے کہا اے آئینہ اندام آنکھین کھول دو آئینہ اندام نے آنکھین کھول دین دیکھا
سامنے ایک بارہ دری نہایت نفیس و نازک معلوم ہوتی ہے چند ساحر اس بارہ دری کے قریب
کھڑے ہین اُنھون نے اشارے سے اُس ساحر کو اپنی طرف بلایا جب وہ قریب گیا ساحرون نے کہا حکم
شہنشاہ ہے کہ آئینہ اندام اسی بارہ دری مین مہمان کیے جائین ہم لوگ برائے خدمت یہان موجود ہین
اُس ساحر نے آئینہ اندام کو مع اُسکے ہمراہیون کے وہین چھوڑا آپ روانہ ہوا وہان جو ساحر موجود
تھے وہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر اُس بارہ دری کے اندر آئے آئینہ اندام نے بارہ دری کو
نہایت آراستہ پایا مگر سب چیزین معلق آویزان دیکھین آئینہ اندام کو سخت حیرت ہوئی ساحرون نے
ایک تخت پر آئینہ اندام کو بٹھایا کہا آپ کی خدمت کے واسطے ہم لوگ حضور شہنشاہ سے مقرر ہوے
ہین آئینہ اندام نے سب کی منت و سماجت کے بعد پوچھا آپ لوگ اپنے نام نامی
بھی مجھکو بتلا دیجیے کہ مین آپ کو پکار سکون ایک نے کہا اے آئینہ اندام آپ نے اتنے دنون
اپنے طلسم مین دعوے خداوندی کیا اس قدر بھی آپ کو سحر مین دخل نہوا کہ آپ کسی کا نام دریافت کر سکین
آئینہ اندام نے کہا جب مین اپنے طلسم مین تھا ایک ماہ آئندہ کی باتین مجھے معلوم ہو جاتی

تھین ایسے ایسے انتظام مین نے سحر کے ذریعے سے کیے ہین لیکن جب وقت سے مین یہان آیا ہون مجھکو یاد بھی نہین
ان لوگون نے کہا آپ کے سحر مین بالکل خامی تھی اور آپ سحر کو مطلق نہین جانتے تھے یہان کے طفل مکتب بھی
آپ سے سحر اچھا جانتے ہین ہم آج اسکی بابت بھی شہنشاہ کی خدمت مین عرض کرین کیونکہ ہمین یہ حکم ہوا ہے کہ آپکے
حالات تحریر کرین کہ ہمارے شہنشاہ کیوان جب اپنے بھائی صاحب کے سلام کو جائین گے تو آپ کے حالات
اُنسے بیان کرین گے وہ اُسی کے موافق آپ کو یہان طلسم بنانے کی اجازت دین گے اگر آپ کو سحر مین اتنی
مہارت ہوتی تو سرکار ایوان تاجدار سے آپ صاحب مرتبہ ہوتے خطاب پاتے مگر اب کہین آپ کو ایک
طلسم مختصر سا بنا دیا جائیگا آپ اُس طلسم مین حکومت کیجیے گا سلطان کو آپ کے طلسم سے کوئی غرض نہوگی بلکہ اور
آپ کے طلسم مین حفاظت کے واسطے انکی کوشش کرنا پڑے گی آپ سے کوئی کام ہمارے سلطان کا
نہ نکلے گا بلکہ بہت سی تکلیفین آپ کے واسطے کرنا ہونگی آئینہ اندام نے کہا مین اسی امید پر یہان آیا ہون
اگر اور کہین جاتا تو ایسا گوشہ امن نصیب نہوتا نہ ایسا مالک ملتا اب یہان بے کھٹکے اپنی زندگی بسر کرونگا ساحر
تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے باتین کرتے رہے جب دیر ہوئی اور ان ساحرون کو آئینہ اندام کی کیفیت
بخوبی تمام معلوم ہوئی اُنھون نے اُسی وقت اشارہ کیا آئینہ اندام نے دیکھا کہ ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ جسمین
قلم تھا پھر دوسرے نے اشارہ کیا ایک ہاتھ اور پیدا ہوا اسمین دوات نظر آئی پھر تیسرے نے اشارہ کیا ایک
ہاتھ اور پیدا ہوا کہ اُس مین کاغذ تھا جب تینون ہاتھ ایک جگہ ہوئے تو چوتھے نے اشارہ کیا آئینہ اندام نے
دیکھا کہ ایک تصویر اُس کاغذ پر بنی پھر جو جو باتین آئینہ اندام نے اُن لوگون سے کی تھین وہ سب اُس کاغذ
پر اُس ہاتھ سے جسمین قلم تھا تحریر ہوئین بعد اُسکے حالات سب لکھے گئے جب سب حالات بھی تحریر ہو چکے تو وہ
ہاتھ غائب ہوئے ساحرون نے آئینہ اندام سے کہا اب تو آپ کو ہمارے نام معلوم ہوئے آئینہ اندام نے
کہا آپ لوگون نے ارشاد نہین فرمایا مین کیونکر جانتا ہان آپ کے کمالات البتہ معلوم ہوئے آجتک ایسے
سحر نگاہون سے نہین گذرے وہ ساحر بہت ہنسے کہا اے آئینہ اندام ہم لوگ بالکل سحر نہین جانتے ہین جب
تو بعہدۂ خدمتگاری یہان ملازم ہین اگر سحر جانتے ہوتے تو کسی اعلے درجے کی جگہ پر ہوتے تنخواہ بھی ڈیوڑھی پاتے
لیتے مگر سحر نہین جانتے اس سبب سے مجبور ہین کیا کرین اور نام ہمنے اپنے عرض داشت کے نیچے تحریر
کرائے آپ نے نہین پڑھے آئینہ اندام نے کہا مین نے اسقدر اسکو پڑھا کہ میرے حالات اُن ہاتھون
نے تحریر کیے اور میری تصویر بنائی باقی مجھسے نہین پڑھا گیا ساحر بہت ہنسے کہا ہم چار ساحر ایک ہی دن
پیدا ہوئے اور سلطان نے ہمارے نام شاطر جادو و خاطر جادو اور ناظر جادو و حافظ جادو رکھے
خاص طلسم ایوان نطاق مین پیدا ہوئے اور یہان جو پیدا ہوتا ہے اسکا نام سلطان کیطرف سے رکھا جاتا
ہے آئینہ اندام نے کہا اب یہ جو آپ نے میرے حالات یہان سے روانہ کیے ہین یہ کہان جائینگے
اور انھین کون دیکھے گا شاطر جادو نے کہا یہ حالات آپ کے سیماب جادو کے پاس جائینگے اور
سیماب جادو منظور جادو کو دین گے منظور جادو سفال جادو کے پاس لے جائین گے سفال
جادو شہنشاہ کیوان کی خدمت مین حاضر کر دین گے وہ سلطان ایوان تاجدار جادو کے پاس لیجائین گے
وہان سے جو حکم آپ کی بابت صادر ہوگا وہ کیا جائیگا آئینہ اندام نے کہا مین چاہتا ہون کہ شہنشاہ کیوان
تاجدار کی قدمبوسی حاصل کرون اور اُنکی زیارت سے مشرف ہون شاطر جادو نے کہا یہ بات غیر ممکن

شہنشاہ اپنا جمال باکمال کسی کو نہیں دکھاتے ہیں سواے سفال جادو کے اور سفال جادو بھی سواے منظور جادو کے اور کسی سے نہیں ملتے ہیں اور منظور جادو سواے سیماب جادو کے دوسرے کا سامنا نہیں کرتے آپ کیونکر اُنکا جمال بیمثال دیکھ سکتے ہیں آئینہ اندام نے کہا اسکی وجہ بیان کرو کہ شہنشاہ کیوں اپنا جمال بیمثال کیوں نہیں دکھاتے ہیں اور سفال جادو کیوں کسی کا سامنا نہیں کرتے اور منظور جادو کو کیوں پرہیز ہے شاطر جادو نے کہا یہ راز کی باتیں ہیں ہم نہیں جانتے آپ کو شاید معلوم ہو جائیں آئینہ اندام خاموش ہو رہا ناظر جادو نے شاطر جادو سے کہا اب میں جاتا ہوں دیکھو کیا حکم ہوتا ہے شاطر جادو نے کہا تنہا نہ جاؤ خاطر جادو کو اپنے ہمراہ لے لو ناظر جادو نے خاطر جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور وہاں سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے کہا اے شاطر جادو اب یہ لوگ کہاں گئے ہیں شاطر جادو نے جواب دیا کہ یہ لوگ اب دردولت پر جائیں گے جو حالات آپ کے یہاں سے تحریر ہو کر گئے ہیں اُن کی تحقیق کریں گے کہ حضور شہنشاہ میں پہونچے یا ابھی نوبت حضوری نہیں آئی جیسا کچھ ہوگا وہاں سے جواب ملے گا اور لوگ آپ کی خدمت کے واسطے یہاں بھیجے جائیں گے اور جدید انتظام ہوگا آئینہ اندام نے کہا کیا آپ لوگ یہاں نہ رہینگے شاطر جادو نے کہا ہم لوگ صرف اس واسطے ہیں کہ آپ کو اس طلسم کی سیر کرائیں آپ کے حالات تحریر کرتے رہیں اور جو خدمت ہمارے لائق ہو اسکو کریں اور لوگ جو یہاں آئیں گے وہ آپ کے تماشے کا بندوبست کریں گے پوشاک کی درستی میں مشغول رہیں گے اور اور انتظام جو جو شاد و شہریار کے واسطے ہونا چاہئے وہ کریں گے آئینہ اندام تو یہاں ان باتوں میں مشغول رہا مگر خاطر جادو اور ناظر جادو جو روانہ ہوئے تھے یہ کیوان تاجدار جادو کے مکان پر پہونچے ڈیوڑھی پر جا کے اُنھوں نے ہرکاروں سے کہا کہ ہم نے آئینہ اندام جادو کے حالات لکھوا کر ارسال خدمت شہنشاہ کیے تھے اور کچھ مطالب بھی اس عرضی میں درج کئے تھے عرضی پیش ہوئی یا نہیں ہرکاروں نے کہا ہم تک عرضی آئی تھی ہم نے سیماب جادو کو بلا کر دیدی اُسے کیفیت دریافت کرو تو مفصل حال معلوم ہو جائے حاضر جادو نے سیماب جادو کو بلوایا سیماب جادو آیا حاضر جادو نے کہا ہم نے جو عرضی حضور شہنشاہ میں بھیجی تھی وہ پہونچی یا نہیں سیماب جادو نے کہا میں نے عرضی منظور جادو کی خدمت میں پیش کی تھی اس سے جا کر کل کیفیت تحقیق کرتا ہوں یہ کہکے سیماب جادو اندر آیا منظور جادو کے پاس گیا کہا میں نے ابھی ایک عرضی آپ کی خدمت میں حاضر کی تھی اُسکی کیفیت دریافت کرنے کو حاضر جادو اور ناظر جادو حاضر خدمت اقدس ہیں منظور جادو نے کہا میں خدمت سفال جادو میں جاتا ہوں ابھی اسکی کیفیت تحقیق کرتا ہوں یہ کہکے منظور جادو سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے کہا اے منظور جادو اسوقت تم کیوں آئے منظور جادو نے کہا میں ابھی ایک عرضی آپ کی خدمت میں حاضر کر گیا تھا اُسکے جواب کے واسطے عریضہ نگار آئے ہیں کیا حکم ہوتا ہے سفال جادو نے کہا میں شہنشاہ کی خدمت میں جاتا ہوں دیکھوں کیا فرماتے ہیں یہ کہکر سفال جادو اندر گیا کیوان نامدار سے ہاتھ باندھ کر کہا میں ابھی ایک عرضی خدمت والا میں حاضر کر گیا تھا اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے کیوان تاجدار جادو نے کہا میں ابھی اس عرضی کی بابت کچھ حکم نہ دونگا کل بھائی صاحب کی خدمت میں لے جاؤنگا جو کچھ وہ فرمائیں گے وہ صحیح سمجھا جائیگا اسوقت دو تین آدمی اور وہاں بھیج دیے جائیں کہ آپ طلسم کا انتظام کریں آئینہ اندام کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو کہ وہ ہمارا مہمان ہے اور مہمان کی خاطر

لازم ہے گو ہم آئینہ اندام کو ایسا نہ جانتے تھے کہ یہ بالکل جاہل ہے اور اس طلسم مین آنے کے قابل نہین ہے
مگر اسکو اپنے طلسم مین بلا چکے اب اسکی خاطر واجب ہو گئی اور مقدمات کی نسبت آپسے بھائی صاحب کی بابت
سکے مین کچھ نہین کہہ سکتا انکا فرمانا بجا ہوگا تم جاؤ کچھ آدمی برائے خدمت اسوقت روانہ کرو جو کچھ انتظام
ہوتا ہے وہ کل ہوگا آج اسکا وقت نہین ہے سفال جادو وہان سے اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو سے
کل کیفیت بیان کی منظور جادو اپنے مقام پر آیا سیماب جادو سے سب کیفیت کہی سیماب جادو نے ڈیوڑھی دار
اور ناظر جادو کو اپنے پاس بلا کر سب کیفیت بیان کی کہا کہ اس وقت تم لوگ اپنے ہمراہ کچھ آدمی لے جاؤ
کہ وہ آب و طعام کا انتظام کر لین کل شہنشاہ اسکی بابت حکم فرمائین گے ناظر جادو وہان سے روانہ ہوا
کیوان تاجدار کے باورچی خانہ مین آیا وہان سے کچھ لوگ اپنے ہمراہ دیئے پھر اسی مکان کی طرف روانہ ہوا
جہان آئینہ اندام جادو ٹھہرا تھا وہان آکر اس نے ان لوگون کو آئینہ اندام سے روبرو کیا سب نے آئینہ اندام
جادو کو سلام کیا ناظر جادو نے کہا یہ لوگ بھی آپ کے خدمتگذار ہین انہین کے لینے کے واسطے ہم لوگ گئے تھے
آئینہ اندام نے کہا مین نے سنا تھا کہ آپ لوگ اسواسطے گئے ہین کہ میرے حالات وہان جا کر بیان کرین اور پھر
شہنشاہ سے حکم لین جو کچھ وہ فرمائین وہ کیا جائے ناظر جادو نے کہا ہان اسواسطے نہین گیا بلکہ اس امر کی تحقیق
کرنے کی ضرورت تھی کہ جو مین نے عرضداشت خدمت والا مین شہنشاہ کے روانہ کی ہے وہ پہونچی یا نہین وہان
جانے سے اسکی کیفیت معلوم ہوئی کہ شہنشاہ تک پہونچ گئی مگر ہنوز جواب نہین تجویز ہوا ابھی کل اسکا جواب
ملے گا آئینہ اندام نے کہا اسے ناظر جادو جواب وہان سے کیا ملیگا ایسا تو نہوگا کہ مین اس طلسم مین رہنے
نہ پاؤن تو غضب ہو پھر میرے واسطے جائے رفتن کہین ممکن نہین اور کوئی مددگار اس طرح کا نہین ہے
مجھے طلسم کشا ضرور مار ڈالے گا ناظر جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے جب شہنشاہ آپکو پناہ دے چکے
تو اب اپنے سے جدا نکرین گے کیونکہ ہمارے شہنشاہ نے جن جن لوگون کو پناہ دی انہین اپنے سے جدا
نہین کیا اور آپ کے واسطے تو وہ خود ہی افسوس کرتے ہین آپ خاطر جمع رکھیے مین یقین کرتا ہون
کہ آپ کے واسطے خداوند کوئی جگہ ایسی تجویز فرما دیئگے کہ آپ وہان جا کر حکومت کرین اور اپنی اوقات
بسر کرین یہان سے آپ کو کوئی سروکار نرہیگا اگر آپ کہین گے تو وہ ایک طلسم کا سامان آپ کیواسطے
بہت اچھی طرح سے کردین گے آئینہ اندام نے کہا آپ لوگون کے موافق ارشاد مین ہر ایک کام کرونگا
شاطر جادو نے جواب دیا کہ آپ کچھ خوف نکرین اور ہم لوگون سے اچھی طرح کام لین کل آپکے واسطے اور
بھی انتظام ہوگا آئینہ اندام نے کہا اے خاطر جادو مین ایک بات کہتا ہون اگر تم لوگ منظور کرو شاطر نے
کہا آنکھون سے منظور کرینگے ہمین شہنشاہ کا حکم ہے کہ جو کچھ آئینہ اندام کہین اسکو بسر و چشم قبول کرنا ہرگز انکار نکرنا
آئینہ اندام نے کہا مین نے اشراق جادو کو پرورش کیا ہے اور سحر بھی کچھ تھوڑا بہت اسکو تعلیم کیا ہے اگر وہ
میرے خلاف مرضی کام نکرتا تو مین ہرگز اسکو اس طرح چھوڑ کر نہ آتا مگر اب مجھے اسکا خیال آتا ہے کہ وہ
لشکر لیے ہوئے طلسم کشا کے مقابلے مین ٹھہرا ہوا ہے اور طلسم کشا جسوقت اس سے جنگ شروع کریگا وہ اسے
زندہ نچھوڑیگا یا تو شہنشاہ سے جا کر میری طرف سے عرض کرو کہ وہ اسکی مدد کیواسطے یہان سے کچھ لوگ
روانہ کرین یا اسکو کسی طرح یہان بلا لین اگر وہ قتل ہو جائے گا تو میری زندگی تلخ ہو گی شاطر جادو نے جواب
دیا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا مین خوب سمجھا اور یہ بھی مجھے معلوم ہوا کہ آپکو اشراق جادو کی بڑی محبت ہے لیکن مین

مجبور ہوں کہ ایسی باتیں شہنشاہ سے عرض نہیں کر سکتا اگر آپ کو ایسا ہی خیال ہے تو ایک عرضی حضور شہنشاہ
میں روانہ فرمایئے گو مجھے اس امر کی امید نہیں ہے کہ شہنشاہ اشراق جادو کو یہاں بلالیں مگر آپ اس تدبیر سے
کیوں غافل رہیں ایک عرضی کل روانہ کردیں آئینہ اندام نے پوچھا کہ ای شاطر جادو کیا سبب ہو جو شہنشاہ کیوان
تاجدار جادو اشراق کو طلب نہ فرمائیں گے شاطر جادو نے جواب دیا کہ آپ کے ہمراہ دو چار ساحر جو اور آئے
ہیں انھیں کا آنا شہنشاہ کو ناگوار ہے میں نے یہ سُنا ہے کہ سفال جادو سے فرماتے تھے کہ پہلے آئینہ اندام
کو طلسم میں تنہا آنا تھا جب ہم اُسکے رہنے کو کوئی ٹھکانہ تجویز کرتے اُسوقت ہم سے اجازت لے کر اپنے ہمراہیوں کو
بھی بلالیتا یہ بات بہت خلاف کی کہ بے ہماری اجازت کے چار آدمی اپنے ہمراہ لے آیا یہ سُن کر آئینہ اندام
نے کہا میں اپنی تقصیر معاف کرا لونگا اور اُن لوگوں کی طلبی کے واسطے عرض کردونگا اب تو میرے
رہنے کے واسطے بھی ٹھکانا مقرر ہو گیا ہے شاطر نے کہا ابھی آپ کے واسطے کوئی جگہ تجویز نہیں ہوئی ہے
عاریتاً آپ کو رہنے کی اجازت دیگئی ہے اور اگر اب آپ کسی قسم کی عرضی شہنشاہ کی خدمت میں روانہ
کریں گے اور اُس میں یہ ذکر ہوگا کہ میں جو بے اجازت چار ساحروں کو اپنے ہمراہ طلسم کے اندر لایا تو
اُنھیں جو حکم ہو میں خوش ہوں مگر میری تقصیر معاف کی جائے تو شہنشاہ کو یہی خیال ہوگا کہ راز شاطر جادو
نے بیان کیا اسکے سبب سے ہم پر خفگی ہوگی آپ کو مناسب نہیں ہے جو اس راز کو افشا کریں کیا عجب ہے
کہ آپ کے واسطے بھی کسی قسم کی برائی پیدا ہو اس سے بہتر یہی ہے کہ دو ایک روز صبر فرمایئے دیکھیے آپکی
بابت کیا حکم ہوتا ہے آپ کے رہنے کے واسطے کون سی جگہ تجویز ہوتی ہے آئینہ اندام جادو نے کہا جو کچھ
آپ نے بیان کیا میری سمجھ میں آیا اب میں ہرگز عرضی شہنشاہ میں نہ بھیجونگا مگر آپ لوگ حکم کی فکر رکھیں
جسوقت کوئی حکم میری بابت صادر ہو آپ مجھے اطلاع دیں شاطر نے کہا حکم کی فکر ہم کیا کرسکتے ہیں جو شہنشاہ
فرمائیں گے اُسی وقت معلوم ہو جائے گا یہاں تو آئینہ اندام اور شاطر وغیرہ میں یہ باتیں تھیں اُدھر
کیوان جادو نے سفال جادو کو طلب کیا جب سفال جادو آیا تو کیوان نے کہا اے سفال جادو
میں سمجھتا تھا کہ آئینہ اندام جادو اگرچہ ہم لوگوں کے برابر سحر نہیں جانتا ہے مگر پھر بھی ہوشیار ہے اور سحر میں
پختہ ہے جب تو ایک طلسم بنا کر خداوند بنا ہے مگر ہمارا خیال غلط تھا اسکی کیفیت شاطر جادو اور ماہر جادو
وغیرہ نے جو تحریر کی اس سے صاف ظاہر ہے کہ آئینہ اندام بالکل سحر سے واقف نہیں سفال جادو نے کہا ای
شہنشاہ یہ تو تعجب کی بات ہے جب اس نے ایک طلسم بنایا اور برسوں دعوئی خداوندی کا کیا تو کیا وہ اس قدر
بھی سحر نہیں جانتا ہے کہ شاطر جادو وغیرہ اسکی بابت یہ تحریر کریں کہ اُسکو بالکل سحر میں مہارت نہیں ہے کیونکہ
شاطر جادو وغیرہ سب جانتے ہیں جو ایسے شخص کے عیب کو تحریر کریں کیوان تاجدار نے کہا تم اسکو اچھی طرح
تحقیق کرو اور آج ہی اسکا جواب مجھکو دو سفال جادو نے کہا میں اسی وقت کسی ساحر کو برائے امتحان
آئینہ اندام کے پاس بھیجتا ہوں اس سے کیفیت معلوم ہو جائیگی کیوان نے جواب دیا تمکو تمھیں اختیار ہے
مجھے آج اسکی کیفیت معلوم ہونا چاہیے سفال جادو کیوان جادو سے رخصت ہو کر اپنے ٹھکانے پر آیا
اسی وقت منظور جادو کو بلا کر کہا کہ ابھی مجھے شہنشاہ نے طلب فرمایا تھا جب میں گیا تو مجھ سے ارشاد
کیا کہ آئینہ اندام کی بابت شاطر جادو نے لکھا ہے یہ بالکل سحر سے ناآشنا ہے مجھے بڑا تعجب ہے لہذا اسکی
کیفیت اسی وقت تحقیق کرو میں وہاں سے ابھی آیا ہوں تم کسی ساحر کو اُسکے پاس بھیجو وہ جا کر اسکا امتحان لے

اور اصلی کیفیت تحریر کرے منظور جادو نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون یہ کہکے منظور جادو بھی اپنے
ٹھکانے پر آیا اور دفتر ساحران کھول کر اس نے ایک ساحر کو کہ نام اسکا فرحان جادو تھا اس مضمون کا نامہ
لکھا کہ اے فرحان جادو حکم شہنشاہ ہے کہ تم آئینہ اندام جادو کے پاس جاؤ اور اُسکا امتحان لیکر اُسکے سحر کی
کیفیت تحریر کرو یہ نامہ لکھکر اس نے سیماب جادو کو دیا اور کہا اسے فرحان جادو کے پاس روانہ کرو
سیماب جادو ڈیوڑھی پر آیا چوبدار کی معرفت اُسی وقت فرحان جادو کو نامہ روانہ کیا چوبدار فرحان جادو
کے مکان پر پہونچا فرحان جادو اُس وقت اپنے مکان مین بیٹھا ہوا اپنے سحر کو زور دے رہا تھا اس کے
سپرد یہ کام تھا کہ جسقدر طلسم مین لڑکے پیدا ہوتے تھے اور جسقدر باشندگان طلسم مرتے تھے یہ روزمرہ
سب کی کیفیت کیوان جادو کو تحریر کرتا تھا چونکہ طلسم بہت وسیع تھا یہ ہمیشہ سحر سے کام لیا کرتا تھا اور روز
سحر کو زور دیتا رہتا تھا اُس وقت بھی اپنے سحر کو زور دے رہا تھا کہ اُسکے ملازم نے اُسکو جاکر خبر دی
کہ ایک نامہ شہنشاہ کے یہان سے آیا ہے چوبدار دروازے پر حاضر ہے فرحان نے کہا نامہ لے آؤ چوبدار
نامہ لینے کو باہر آیا اور چوبدار کیوان سے نامہ لیکر اندر گیا فرحان جادو کو نامہ دیا اس نے نامہ کھولا پڑھنا
شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکا اس نے سحر کو موقوف کیا ملازمین کو بلایا تخت اپنی سواری کا منگایا تخت پر
سوار ہوکے اُسی وقت آئینہ اندام جادو کے پاس آیا آئینہ اندام شاطر جادو وغیرہ سے باتین کر رہا تھا کہ اور
ساحر جو اُسکی خدمت کو وہان موجود تھے انھون نے اُسیوقت آکر خبر دی کہ فرحان جادو تشریف لاتے ہین
نہین معلوم کیا سبب ہے آئینہ اندام اس خبر کو سنکر ڈر گیا شاطر جادو سے کہا اب مجھے کیا کرنا چاہیے شاطر
نے جو اُسکا رنگ رو متغیر پایا کہا آپ اسقدر کیون گھبراتے ہین معلوم ہوتا ہے شہنشاہ نے آپ کی بابت کچھ حکم
فرمایا ہے اُسکے واسطے فرحان جادو تشریف لاتے ہین یہ ساحران معزز زمرے سے ہین آپ کو لازم ہے کہ اُن کے
استقبال کو جایئے اپنے ہمراہ لایئے سمجھ کے اُنسے بات کیجے گا جو کچھ وہ آپ سے پوچھین خوب سمجھ کر نہایت عقلمندی
کے ساتھ جواب معقول دیجیے گا آئینہ اندام جادو شاطر کے کہنے سے فی الفور اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُنکے
پاس جانے کو آمادہ ہوگیا اور جسقدر ساحر اُس جگہ پر موجود تھے وہ سب کے سب اُسکے ہمراہ ہوے
دروازے تک آیا تھا کہ دفعۃً اسکی نگاہ جو اُٹھی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک ساحر تخت زرجری پر سوار لباس مکلف
زیب جسم کیے ہوے بلاتکلف چلا آتا ہے آئینہ اندام نے مودب ہوکر نہایت انسانیت سے سلام کیا اس
ساحر نے جواب دیا تخت کو اُسی مقام پر روکا اور وہین اُتر پڑا آئینہ اندام کے قریب آیا کہا آپکی آمد کی خبر جس وقت سے
سنکر مین نہایت خوش ہوا شہنشاہ ذیجاہ سے اجازت حاصل کرکے براے ملاقات حضور پر نور حاضر خدمت شریف
ہوا ہون آئینہ اندام نے کہا مین اس طلسم مین تازہ وارد ہون ابھی یہان کے نشیب و فراز سے ذرا بھی
واقف نہین اگر کچھ دنون یہان قیام رہتا تو مین خود شہنشاہ والا جاہ سے اس بات کی اجازت مانگتا اور آپ
سب صاحبان والاشان کی قدمبوسی کو حاضر ہوتا یہ باتین کرتا ہوا آئینہ اندام بارہ دری مین آیا فرحان جادو
کو مسند پر بٹھایا فرحان جادو نے کہا مین اکثر اوقات آپکے سحر کی بہت تعریف سنتا تھا اور یہان جو فرد ساحران
رہتی ہے اُس مین آپ کا نام بھی سب ساحرون سے اول پایا گو اور بھی بعض نام تھے مگر آپ کا نام نامی بھی
سب نامون سے اول تصور کیا جاتا ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ اس طلسم مین ہین اب مین مشتاق ہون
کہ کچھ آپکا کمال دیکھون آئینہ اندام نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا یہ سب صحیح ہے مین اپنے طلسم مین

سب سے سحر اچھا جانتا تھا اور بہت سے ساحر جنکے نام لیکر ساحران زمانہ سحر کرتے ہین مجھے اپنے سے اچھا
جانتے تھے مگر جب سے آپ کے طلسم مین آیا ہون مجھے سحر ذرا بھی یاد نہین اگر کوئی ادنیٰ درجے کا ساحر اگر
مجھپر سحر کرے تو مین اسکو جواب نہ دے سکون اور اس سے مقابلہ نکر سکون نہین معلوم کیا بات ہے مین بہت
حیران ہون آپ چونکہ اس طلسم کے ساحران نامی سے ہین اسکی وجہ آپ سے معلوم ہو جائیگی فرحان جادو
نے کہا آپ اس باب مین غدر نکرین کوئی بات سحر کی دکھایئے مین بہت مشتاق ہون آئینہ اندام نے
کہا مین نے جو کچھ آپ سے عرض کیا شاید آپ نے اسکو خلاف تصور فرمایا فرحان جادو نے جب
دو تین بار آئینہ اندام سے کہا اور اس نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو فرحان جادو کو یقین ہوا تب اسنے
کہا اے آئینہ اندام جب اس درجہ تیرا سحر خام تھا تو تو نے طلسم مین کیا حکومت کی ہوگی اور اتنے ساحرون کو
اپنا مطیع کیونکر بنایا ہوگا مین نے سنا تھا کہ تیرا طلسم سب طلسمون سے بڑھ کے آباد ہے اور بہت سے ساحران
نامی و گرامی اس طلسم مین رہتے ہین بعض بعض زمین کے اندر بیٹھے ہوئے تیرا نام رٹا کرتے ہین تو نے ایک
صحرائے عبادت بنایا ہے وہان بہت سے ساحر تیری عبادت کرتے ہین دیو بھی انکے شریک ہین جانور بھی تیرا
نام لیتے ہین زمین تجھسے حالات طلسم بیان کرتی ہے جس شے سے چاہتا ہے تو کلام کرتا ہے کیا یہ سب غلط تھا اسوقت
آئینہ اندام نے ایک آہ سرد بھر کر کہا یہ سب سچ ہے اور جسقدر آپ نے سنا بہت کم سنا مجھے اس سے
بڑھ کے اختیار تھا جس صورت کا انسان چاہتا تھا بزور سحر پیدا کرتا تھا لوگ اس سے کلام کرتے تھے وہ سبکو
جواب دیتا تھا طائران سحر ایسے ایسے بنائے تھے کہ جو آج تک کسی کی نگاہ سے نہین گذرے مگر جبسے آپکے
طلسم مین آیا ہون ایک حرف بھی سحر کا نہین یاد ہے فرحان نے کہا تیرا سحر بالکل خام تھا اور تو بالکل کم حقیقت
ہے مین جس امید پر تیری ملاقات کو آیا تھا وہ جاتی رہی اور میرے جملہ خیالات غلط ٹھہرے اب کوئی ساحر بھی
طلسم کا تیری ملاقات کو نہ آئیگا اگر مین اس وقت خوش ہو کر تیرے پاس سے جاتا اور ساحران طلسم سے تیرا
ذکر کرتا تو ہر ایک مشتاق ملاقات ہو کر تیرے پاس آتا شہنشاہ کیوان تاجدار جادو کے بھی سامنے تیرا ذکر
آتا سلطان ایوان تاجدار سے کہتے ایوان تاجدار تجھے کسی مرحلے کا حاکم بنا کے عزت بڑھاتے مگر
تو تو ایک طفل مکتب سے بھی کم ہے یقین ہے جب ہمارے مالکون کو تیری اصلی کیفیت معلوم ہوگی تو وہ تیرے
واسطے کوئی ایسی جگہ تجویز فرمائینگے کہ پھر عمر بھر تیری خبر نہ سنین اور تو خیرات مین پرورش پایا کرے آئینہ اندام
نے کہا مین اسی کو اچھا جانتا ہون کہ انکے تصدق مین کوئی گوشہ مجھے رہنے کو مل جائے مین شب و روز انکی
خیرات سے پرورش پا کر انکی ترقی و اقبال کی دعا کرتا رہون فرحان نے اور دو چار باتین ضروری اس سے
دریافت کین تھوڑی دیر کے بعد اپنے ملازمین کو بلایا تخت سامنے منگوایا تخت پر سوار ہو کے اپنے باغ مین آیا
اسی وقت قلم دوات منگا کر سب حالات آئینہ اندام تحریر کر دیئے اور ایک ساحر کو بلا کر عرضی دی
کہا یہ عرضی در دولت شہنشاہ پر اسی وقت پہونچا دے ساحر اسی وقت عرضی لیکر روانہ ہوا کیوان جادو
کی ڈیوڑھی پر پہونچا چوبدار کو عرضی دی چوبدار نے سیماب جادو کو بلا کر دی سیماب جادو نے منظور
جادو کے پاس پہونچائی منظور جادو نے سفال جادو کو جا کر دی سفال جادو عرضی لیے ہوئے کیوان
جادو کے پاس آیا عرضی دیکر کہا حسب الحکم فرحان جادو محاسب طلسم کے نام حکم بھیجا تھا وہ آئینہ اندام جادو
کے پاس گیا اور اسکا امتحان لیکر کیفیت اس عرضی مین تحریر کی ہے آپ ملاحظہ فرمائین کیوان جادو نے عرضی کا

لفافہ چاک کیا عرضی نکال کر پڑھی اُسمین لکھا تھا کہ میرے نام حکم والا جو دربارۂ امتحان آئینہ اندام جادو صادر
ہوا تھا مین اُسکے پاس گیا اور اُسکا امتحان لیا جو کچھ شاطر نے تحریر کیا بہت کم تھا آئینہ اندام اس لائق بھی
نہین ہے جو کسی ساحر سے بات کرسکے اور جواب صحیح دے سکے اُسکا سحر بالکل خام تھا جبتک اِس طلسم کے
باہر رہا اُس وقت تک بہت سے تماشے اُسنے بنائے جیسے اس طلسم کے اندر آیا سحر بالکل فراموش ہوگیا ہے
اب وہ طفل مکتب سے بھی بدتر ہے جب ایوان جادو یہ مضمون پڑھ چکا تو اُسنے سفال جادو سے کہا
اب مجھے یقین ہوا کہ آئینہ اندام سحر بالکل نہین جانتا ہی مگر بڑے تعجب کی بات ہی کہ ایسا ساحر نامی اور سحر جانتا
معلوم ہوتا ہے اور جسقدر ساحر اس احاطے کے باہر ہین سب کے سب ایسے ہی ہونگے سفال جادو نے کہا آپکو
بخوبی معلوم ہے یہ وہ طلسم ہی کہ اگر سامری و جمشید بھی یہان آتے تو وہ بھی سحر بھول جاتے آئینہ اندام کو
تو ادنے درجے کا ساحر تصور کرنا چاہیے کیوان جادو نے کہا اے سفال جادو رات بہت آگئی ہی ورنہ
مین اسی وقت بھائی صاحب کے پاس جاتا اور آئینہ اندام کی کیفیت بیان کرتا مگر کیا کرون مجبور ہون
کل ضرور جاؤنگا دیکھون بھائی صاحب کی اسکی نسبت کیا رائے ہوتی ہی مین تو اسکے حق مین یہ بہتر جانتا ہون
کہ کوئی جگہ محفوظ اسکے واسطے تجویز کی جائے کہ یہ وہان جاکر رہے کچھ ایسا اسکے واسطے مقرر کر دیا جائے
کہ اسکی بسراوقات اچھی طرح ہوتی رہے سفال جادو نے کہا جب آپ نے اُسکو پناہ دی ہے تو یہی
لازم ہے کیوان جادو نے اُس وقت تو سفال جادو کو رخصت کیا اور آپ جاکر سو رہا صبح کو حسب
معمول ایوان تاجدار کی طرف روانہ ہوا راستہ زمین کے اندر بنایا تھا اُسی راہ سے روز ایوان جادو
کے مکان پر جاتا تھا اُس روز بھی بدستور قدیم آیا ایوان تاجدار کے مکان پر پہونچا ایوان تاجدار بڑی دیر
سے اُسکا منتظر بیٹھا تھا جیسے ہی اپنے بھائی کی صورت دیکھی نہایت خوش ہوگیا کہا اے بھائی کیوان جادو
آج تمنے بڑی دیر لگائی مین بڑی دیر سے تمہارا منتظر تھا کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آپ نے جو
آئینہ اندام جادو کے بارے مین فرمایا تھا کہ اُسکو ایوان کے اندر بلالو مین نے اُسکو بلا لیا کل وہ ایوان
کے اندر آیا مین نے اُسکے رہنے کو ایک مکان بھی خالی کرا دیا چند آدمی بھی اُسکی خدمت کے واسطے
بھیج دیے کل مین حاضر نہو سکا جو اسکے حالات کچھ عرض کرتا مجھے یہ امید تھی کہ وہ بہت اچھا سحر جانتا ہوگا
اس طلسم مین آکر تھوڑی تعلیم پانے کے بعد درست ہو جائیگا مگر امتحان لینے سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل
سحر نہین جانتا ہے یہان کے طفل مکتب اُس سے بدرجہا اچھے ہین وہ ساحر سے بات نہین کرسکتا ہی اپنے
ہی طلسم مین شب و روز کھیل بنایا کرتا تھا یہان آتے ہی سب سحر فراموش ہوگیا اب آپ اُسکے بارے مین کیا
فرماتے ہین اگر حکم ہو تو اُسکو کسی مقام محفوظ پر ایک مکان بنا دیا جائے اور چند آدمی برائے خدمت مقرر
کر دیے جائین وہان وہ شب و روز حضور کی دعاگوئی مین مصروف رہے ایوان جادو نے کہا اے کیوان جادو
رائے تمہاری بہت اچھی ہے اِس طلسم مین ایسے شخص کو رہنا چاہیے جسے کسی طرح کا کمال نہو علاوہ
سحر کے اگر اور کسی مین بھی اُسے کمال ہے تو بھی ہمارے طلسم مین رہ سکتا ہے ورنہ یہان رہنے کے لائق نہین
ہے کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب اُسکو آپ نے خود ہی طلب فرمایا ہے اب کیا اُسکو خود ہی اس
طلسم سے نکال بھی دیجیے گا ایوان جادو نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب نہین ہی کہ اُسکو طلسم سے نکال دو
بلکہ یہ مراد ہے کہ اُسکو سحر تعلیم کیا جائے اور وہ سحر کو حاصل کرے لوگ اُسکے واسطے مقرر کیے جائین

کہ شب و روز محنت کرکے اس کو سحر بتائین ایک سال تک سحر سیکھے بعد ایک سال کے اسکو ایک طلسم
بنا کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ طلسم اس ایوان کا مرحلہ قرار دیا جاے کیوان جادو نے کہا آپنے
یہ بات بہت مناسب فرمائی اسکا انتظام مین کرونگا مگر اسکے رہنے کے واسطے کون جگہ تجویز فرمائی جاتی ہے
ایوان جادو نے کہا اس طلسم مین جو ایک صحرا ہے جسے سب صحراے ہولناک کہتے ہین اور جہان ساحر
مہیب صورت رہتے ہین اسی صحرا مین اسکو بھیج دو کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آئینہ اندام وہان
سے زندہ واپس نہ آے گا اُن لوگون کی صورتین دیکھکر مر جائے گا ایوان جادو نے کہا اُسے صورتین اُن
لوگون کی یک ناگاہ کیون دکھائی جائین جو اُسکے دل مین خوف سماے اور دم جاے انتظام سے اسس
کام کو انجام دو اس بارے مین ہرگز ہرگز غفلت نہ کرنا اسکے بعد کیوان جادو نے اور کچھ ضروری باتین
تحقیق کین جب اسکو وقعہ ہوا اپنے بھائی سے رخصت حاصل کرکے جانب مکان روانہ ہوا تھوڑی دیر
مین مسافت راہ طے کرکے اپنے مکان مین داخل ہوا اُسی وقت سفال جادو کو بلایا سفال جادو آیا
کیوان جادو نے کہا مین ابھی بھائی صاحب کی خدمت اقدس مین گیا تھا اور وہان آئینہ اندام کا ذکر بھی
ہوا تھا اُنھون نے یہ ارشاد فرمایا کہ آئینہ اندام کو صحراے ہولناک مین بھیج دو اور چند آدمی ایسے مقرر کرو
جو اسکو ایک سال کے اندر سحر تعلیم کرین جب وہ سحر سے بخوبی ماہر ہو جائے تو اُسے ایک طلسم بنانے کی
اجازت دو وہ طلسم اس ایوان کا ایک مرحلہ تصور کیا جائے اور آئینہ اندام جادو وہان کی حکومت کرے
سفال جادو نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون کیوان جادو نے کہا دفتر اسماے ساحران میرے
سامنے لاؤ مین جن جن ساحرون کو کہون اُنھین تعلیم کے واسطے مقرر کرو سفال جادو اُسی وقت اُس سے
رخصت ہوا اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو کو بلاکر دفتر اسماے ساحران طلب کیا منظور جادو نے
اُسی وقت دفتر اسماے ساحران لاکر اسکے حوالے کیا سفال جادو دفتر لیکر کیوان کے پاس آیا
کیوان نے دفتر مین ساحرون کے نام دیکھنا شروع کیے بہت سے نامون کے بعد ایک نام اسکی
نگاہ سے گذرا کہ اُسکے بعد لکھا تھا کہ شبرنگ جادو بلا خدمت پرورش پاتا ہی ساحر حسین ہی حالات ایوان
و طلسم سے خوب ماہر ہے سحر مین بھی طاق ہے سب ساحر اسکا لحاظ کرتے ہین اسکو اپنا اُستاد تصور کرتے
ہین بہت لوگون کو اس نے تعلیم بھی کیا ہے عقل و متانت مین یکتا ہے کئی زبانون کا عالم بھی ہے کیوان
جادو نے اس نام کو ایک پرچہ کاغذ پر اپنی یادداشت کے لیے احتیاطاً لکھ لیا پھر اور نام دیکھنے لگا
دو چار اوراق کے بعد پھر اُسنے ایک ساحر کا نام دیکھا اُسکے بعد لکھا تھا کہ ذوبیان جادو بلا خدمت
سرکار دولتمدار سلطان والا شان سے پرورش عرصہ دراز سے پاتا ہے کسی زمانہ مین اس طلسم کا منتظم
اعلےٰ درجے کا تھا واقف کار ان طلسم مین یہ بھی فرد ہے کیوان جادو نے اسکا نام بھی الگ تحریر کیا
اور سفال جادو سے کہا یہ دو ساحر جو ایک مدت مدید سے بلا خدمت پرورش پارہے ہین اور طلسم
کے واقف کار ہین کئی زبانون کے عالم بھی ہین اس طلسم کے ساحر انکو اپنا بزرگ اور اُستاد بھی
جانتے ہین بہت سے لوگون کو تعلیم بھی کیا ہے اگر انکو تو برائے تعلیم آئینہ اندام مقرر کردے تو بہت
اچھی بات ہے یہ لوگ طریقۂ تعلیم سے بھی ماہر ہین اور اُسکے طلسم کے حالات سے بھی بخوبی آگاہ ہین
یہ ایک سال مین تعلیم کردین گے اور اسکے لحاظ سے بہت سے ساحر آئینہ اندام کا خیال بھی کرینگے

ہر وقت اسکی محافظت کرتے رہینگے صحراے ہولناک مین کسی قسم کی تکلیف بھی اسکو نہ پہونچیگی سفال
جادو نے کہا مین انکے نام حکنامے روانہ کرتا ہون یہ اپنے اپنے شہرون سے یہان آئینگے اسوقت مین
آئینہ اندام کو انکے ہمراہ کر دونگا ابھی صحراے ہولناک مین ایک مکان تعمیر کرنا ہے کچھ لوگ ایسے ملازم
رکھنا مین جو وہان جانا قبول کرین کیوان جادو نے کہا جسکو وہان جانے سے بسبب خوف انکار ہو اس سے
یہ کہدو کہ شبرنگ جادو اور ذویان جادو سے ساحران جلیل کے ہمراہ رہینگے کسی قسم کا خوف نکرین کسکی
مجال ہے کہ ان لوگون کی موجودگی مین انکے متعلقین کو کسی قسم کی ایذا پہونچا سکے سفال جادو نے کہا مین
سب کو درست کرونگا آپ خاطر جمع رکھین ایک ہفتہ کی مہلت کا امیدوار ہون بعد ایک ہفتہ کے
سب کام درست ہو جائیگا آئینہ اندام جادو صحرا کی طرف روانہ ہو جائیگا اور تعلیم کا سلسلہ بھی شروع
ہو جائیگا کیوان جادو نے کہا مین ایک ہفتے کی مہلت تجھے دیتا ہون مگر زیادہ دن نہ گذرنے پائین
ورنہ بھائی صاحب آزردہ ہونگے اور مجھے اُنسے محجوب ہونا پڑیگا سفال جادو نے کہا ایک ہفتہ سے اگر زیادہ
دن گذرین تو آپ کے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیےگا مگر ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ ایک ہفتے تک
اور کوئی کام میرے متعلق نہ کیا جائے کیونکہ یہ کام انتہا سے زیادہ مشکل ہے اسکو انجام دینا کچھ ایسا آسان نہین
کیوان جادو نے یہ بھی منظور کیا سفال جادو اس سے رخصت ہو اپنے قیام گاہ پر آیا پھر منظور جادو کو
بلایا کہا اے منظور جادو سرکار شہنشاہ سے ایک ایسا حکم صادر ہوا جسکی تعمیل ایک ہفتہ مین ضرور کرنا ہے
اگر ایک ہفتہ سے ایک ساعت بھی زیادہ ہوگی تو مین اور تم دونون شخص گنہگار شاہی ہو جائینگے اور
پھر موجب عتاب سرکار ذی اقتدار قرار پائینگے اور مستحق سزاے سخت کے قرار دیے جائینگے منظور جادو یہ بات
سنکر بہت گھبرا گیا کہا آپ نے عجیب وحشتناک یہ خبر مجھے اس وقت سنائی پہلے کام تو ارشاد ہو
کہ کونسا کام آپکی سپردگی مین آیا ہے جسکے لیے ایک ہفتہ کی مہلت بہت کم ہے سفال نے کہا اول تو یہ
کہ شبرنگ جادو اور ذویان جادو کو خط لکھکر اُنکے شہرون سے یہان بلانا چاہیے اور جب وہ یہان آ جائین
تو اس حکم سے اطلاع دینا کہ آپ صحراے ہولناک مین جا کر اپنی بود و باش اختیار کرین حکم شاہی صادر
ہوا ہے کہ آئینہ اندام کو اندر میعاد مذکور العدر کے بہت جلد تعلیم سے ہوشیار کرین یعنی ایک سال کے عرصے
مین اسکو یہان کے ساحرون کے ہم پلہ بنائین اسکے علاوہ صحراے ہولناک مین ایک مکان ایسا بنوانا
جسمین آئینہ اندام جادو اور شبرنگ جادو اور ذویان جادو جا کر رہینگے پھر اسکی خدمت کیواسطے آدمی
ایسے تجویز کرنا جو صحراے ہولناک مین جانا اور وہان کی بود و باش اختیار کرین کسی قسم کا خوف نہ لائین یہ سب کام
ایک ہفتہ کے اندر درست ہو جانا چاہیےمین منظور جادو نے کہا واقعی کام تو بہت سخت ہین کیونکہ شبرنگ جادو کا مکان
یہان سے ایک ماہ کے فاصلے پر ہے اور ذویان جادو اس سے بھی دور رہتا ہے ان دونون کو اگر قاصدون نے
آج ہی نامے جا کر دیے تو بھی یہ لوگ ایک ماہ سے کم نہین آ سکینگے کیونکہ یہ اپنے سلطان کا خوف مطلق نہین جانتے ہین
سمجھتے ہین سلطان کبھی ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے جانتا ہے بہت مانتا ہے جس بات کو ہم اپنے سلطان سے کہتے ہین اُس سے
انکار نہین ہوتا یہ لوگ جلدی کو کب خیال مین لائینگے کیون وہ لوگ اس قدر تکلیف گوارا کرکے جلد
اپنے تئین یہان لائینگے پھر صحراے ہولناک مین مکان کا تیار ہونا یہ بھی ایک امر محال ہے اگر
شبرنگ جادو اور ذویان جادو کے وہان رہنے کی قید نہوتی تو دوسرا ایک مکان تیار کر لیتے

اگر ہمارے سحر کا مکان اُنکے پسند ہوگا اور کیا عجب ہے وہ لوگ اسے رہنے کے لائق بھی سمجھین پھر یہین واپس
آئین تو یہ امر بھی شہنشاہ کے خلاف ہوگا اسکے علاوہ وہان کے جانے کے واسطے ساحرون کو آمادہ کرنا جسمین
صحرائے ہولناک سے جانے کے لیے کہین سکو صاف انکار کریگا سفال جادو نے کہا اے منظور جادو
تم بالکل انکار کرتے ہو اور تمھارے کلام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تم سے کچھ نہوگا منظور جادو نے
کہا مین کسی بات سے انکار نہین کرتا مگر جو جو اس مین مشکلین درپیش آئین گی وہ سب مین نے من وعن
بیان کین اور اس کام کا انتظام مین ابھی کرتا ہون مگر آپ کی مدد بھی درکار ہے اور آپ شہنشاہ سے
کہین وہ بھی ان کامون مین مدد دین تنہا ہم لوگون سے یہ کام ہرگز نہونگے سفال جادو نے کہا آج تم کچھ فکر نہ
کرو مین کل شہنشاہ کو اس بات پر راضی کرلونگا اور وہ بھی ان کامون مین کوشش بلیغ مبذول فرماینگے
جن امور مین وقت پیش آئیگی اُنھین کی نسبت شہنشاہ والا شان کی خدمت مین عرض کرکے مدد کافی حاصل
کرونگا منظور جادو نے کہا بے اُنکی مدد کے ہم لوگون سے کچھ بھی نہو سکیگا یہ کہکے اپنے ٹھکانے پر
آیا اُسی وقت ایک نامہ شرنگ جادو کے نام اس مضمون کا تحریر کیا کہ آج حکم شہنشاہ کیوان تاجدار
نافذ ہوا ہے کہ آپ کو اندر ایک ہفتہ کے یہان آجانا چاہیے بعض امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہین
اگر ایک ہفتہ گذر جائیگا تو ہرج عظیم واقع ہوگا آئندہ آپکو اختیار ہے اور اسی مضمون کا ایک نامہ
ذوبیان جادو کو لکھا اور ایک نامہ بنام خوش فہم جادو تحریر کیا خوش فہم جادو ایوان نہ طاق کا
منتظم تھا اور ذوبیان جادو کی جگہ پر کام کرتا تھا اسکے نامے مین یہ مضمون تھا کہ منتظم صاحب آپ کو
لازم ہے کہ جلد ساحر اس طرح کی تجویز فرمایئے جو صحرائے ہولناک مین جا کر رہین اور آئینہ اندام
جادو کی خدمتگذاری کرتے رہین خوف نکرین وہان جانے سے اور خیالات دل مین نہ لائین کیونکہ
آئینہ اندام جادو کے ہمراہ شرنگ جادو اور ذوبیان جادو بھی ہونگے یہ دونون صاحب جیسے
جانفشان ہین کس کی مجال ہے جو اُنکے متعلقین کو کسی قسم کا گزند پہونچا سکے اور ایک مکان صحرائے ہولناک
مین ایک ہفتہ کے اندر تیار کرائیے کہ اُس مکان مین آئینہ اندام جادو اور شرنگ جادو اور ذوبیان
جادو مع اپنے اپنے ملازمین خاص کے جاکر سکونت پذیر ہون اور ان لوگون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے
اس بارے مین جہانتک آپ کے امکان مین ہو کوشش بلیغ کیجیے گا غفلت ہرگز ہرگز نہ فرمایئے گا ورنہ شہنشاہ
جم جاہ نہایت زیادہ ناراض و ناخوش ہونگے اور مین اور آپ دونون مجرم خطاوار شاہی تصور کیے جائینگے
کوئی عذر کا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا سزائے سخت ملے گی جب منظور جادو تینون نامے اپنے قلم سے
اُن تینون شخصون کے نام لکھکر درست کر چکا تو اُس نے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا اور اُسے نامے
دیکر کہا اے سیماب جادو ایک نامہ بنام خوش فہم جادو منتظم ایوان نہ طاق ہے یہ نامہ تو اُسکے پاس ابھی
پہنچ دو اور ایک نامہ بنام شرنگ جادو ہے اس نامے کو شہر طلسمات نما مین روانہ کرو کہ خدمت شرنگ
جادو مین پہونچے اور ایک نامہ ذوبیان جادو کے نام ہے اسکو شہر طلعت تابان مین روانہ کرو کہ ذوبیان
جادو کے پاس پہونچے مگر ان نامون کے جواب بہت جلد بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اسی وقت منگا دو اور
یہ بھی خیال رکھنا کہ چوبدارون کی معرفت روانہ کرنا جو نامہ دار ہو کے بنے ہوئے ہین اُنکو دو اور تاکید بھی
کر دو کہ وہ نامہ دارے جائین گے ابھی جواب لیکر واپس آئین گے سیماب جادو نامے لیکر اپنے ٹھکانے

پر آیا جو نامہ دار سحر کے بنے ہوئے اسکے یہان موجود تھے سیماب جادو نے اُس مین سے تین نامہ دار علیحدہ
کیے پہلے خوش فہم جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا یہ لیکر اور پتہ پوچھکر خوش فہم جادو کیطرف روانہ ہوا
کہ ذکر اسکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

## اب کیفیت شبرنگ جادو اور سیماب جادو کی بیان کیجاتی ہی

پھر سیماب جادو نے شبرنگ جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا اُسنے پتہ پوچھا سیماب نے کہا اس نامے کو شہر
ظلمات نما مین لے جاؤ اور شبرنگ جادو کو نامہ دکھا کر ابھی جواب لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار طرف شہر
ظلمات نما کے روانہ ہوا اب حال اسکا بھی وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین گذارش کیا جائے گا
اسکے جانے کے بعد سیماب نے تیسرے نامہ دار کو نامۂ ثالث دیکر کہا تم شہر ظلمت تابان مین جاؤ اور یہ نامہ
ذوبان جادو کو دکھا کر ابھی اسکا جواب بہت جلد لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار بھی روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی
وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائے گا

## اب کیفیت اس نامہ دار کی بیان کی جاتی ہی کہ جو خوش فہم جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

بعد طے مراحل و قطع منازل جب خوش فہم جادو کے مکان پر پہونچا چونکہ یہ سحر کا بنا ہوا تھا اور اُسے خود ہی
کیوان جادو نے بنایا تھا اس سبب سے کوئی دیکھ نہ سکا یہ سب ڈیوڑھیاں طے کر کے اندر پہونچا
خوش فہم جادو تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا حالات طلسم کی تحقیق کر رہا تھا ہر ملک کے سفیر اس وقت دربار
مین حاضر تھے اخبار پڑھے جاتے تھے کہ سب نے دیکھا کہ ایک نامہ خوش فہم جادو کے پاس گرا خوش فہم
نے اس نامے کو زمین سے اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا پھر بوسہ دیکر نامہ کو کھولا اُس نامے پر کیوان جادو
کی مہر تھی اسنے نامے کو پڑھا لوگون نے پوچھا اے شہریار اس نامے مین کیا تحریر ہے خوش فہم نے کہا
میرے نام حکم شہنشاہ صادر ہوا ہے کہ چند آدمی ایسے تجویز کرون جو صحرائے ہولناک مین سکونت
اختیار کرین اور ایک مکان ایک ہفتہ کے اندر صحرائے ہولناک مین تعمیر کرا دون کوئی شخص آئینہ اندام
جادو کسی جگہ تھا وہ بھاگ کر آیا ہے اور اس جگہ آ کے وہ پناہ گزین ہوا ہے شہنشاہ والا حشم چاہتے ہین
کہ اسکو از سر نو سحر تعلیم کرائین اور عرصہ ایک سال کے بعد اسکو صاحب طلسم بنائین اسی واسطے شبرنگ
جادو اور ذوبان جادو کو بھی طلب کیا ہے مین اسی وقت وہان کے جانے والے آدمی تجویز کرتا ہون
اور مکان بنانے کی کوشش اسی وقت سے کی جاتی ہے منظور جادو نائب وزیر اعظم نے مجھے تحریر کیا ہے
کہ اگر ایک ہفتہ گذر جائے گا تو عتاب سلطانی سخت نازل ہوگا اور سزائے سخت ملے گی لوگون نے
کہا اے شہریار کسے اپنی جان عزیز نہین ہے جو صحرائے ہولناک مین جا کر رہیگا خوش فہم نے کہا وہا کے
رہنے سے کسی کی جان نہین جائے گی جب شبرنگ جادو اور ذوبان جادو سے ساحران جلیل
ہمراہ ہین تو کس کی مجال ہے جو اُنکے متعلقین کو ستائے علاوہ ازین سلطان کے حکم سے جو وہان جا کر
سکونت اختیار کرے گا اس کو کون ستائے گا بلکہ وہان کے ساحر بخاطر پیش آئینگے ہر وقت وہان کے
لوگ خود ہی محافظت کرتے رہین گے سلطان کی سرکار سے تنخواہ پیش قرار مقرر ہوگی ہر طرح کی راحت

سلے گی میرے نزدیک جو نہ جائے گا وہ بالکل عقل سے دور ہے اول تو حکم سلطان ہر ایک کو اسکا لحاظ کرنا چاہیے
علاوہ ازین تنخواہ بیش قرار عزت و حرمت بھی حاصل خوش فہم جادو نے اُسی وقت بعض بعض ساحرون
سے کہا کہ تم لوگ اسی وقت جاکر اسکا انتظام کرو اور ساحر وہان کے جانے کے واسطے تجویز کرو کار پرداز
لوگ باہر آئے اُسی وقت سے انتظام شروع کیا خوش فہم جادو نے خود چار کار پردازون کو صحراے
ہولناک کی طرف روانہ کیا کہ وہان جاکر مکان تیار کرین مکان کی سب کیفیت بیان کر دی یہ بھی
بتادیا کہ اس طرح بنانا کہ کسی ساحر کا سحر اُسپر تاثیر نکرے کیونکہ صحراے ہولناک کے جسقدر باشندے ہین
سب کی خصلت تم لوگون پر ظاہر ہے وہ ضرور بالضرور مکان کے گرانے اور برباد کرنے کی تدبیر و کوشش کرینگے
کار پردازون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ اسکا انتظام بھی کرلین گے اور مکان ایسا مضبوط بنائینگے
جو سحر کرنے سے اور آگ لگانے سے خراب نہوگا مگر کیا کرین اب وقت بہت کم ہی ایک ہفتہ کی میعاد مین
ہم لوگ کیا کر سکتے ہین اگر ایک ماہ کی بھی مہلت دیجاتی تو کچھ اپنی کوشش اور جانفشانی کا نتیجہ دکھاتے
مکان بہت نفیس و مستحکم بناتے یہ کسی کی مجال نہ تھی جو اُس مکان کو تباہ و برباد کر سکتا لیکن اب بھی آپکا فرمانا
بدل و جان بجالائینگے مکان ایسا بنائینگے کہ آپ کی طبیعت اُسکے دیکھنے سے بہت خوش
ہو جائے گی اگر سلطان عالیشان کسی وقت مین اُس مکان نو تعمیر کو ملاحظہ فرمائینگے تو ہمین یقین کامل ہی کہ
بلا کر خلعت و انعام عنایت فرمائین گے خوش فہم جادو نے ان لوگون کو رخصت کیا سب کے سب جانب
صحراے ہولناک براے تعمیر مکان روانہ ہوے کہ ذکر ان سب کا وقت پر گذارش کیا جائے گا

## اب کیفیت اُس نامہ دار کی عرض کی جاتی ہی جو شبرنگ جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر کے بعد جب شہر ظلمات تمامین پہونچا شبرنگ کے مکان مین آیا جب خاص دروازے پر
پہونچا تو شبرنگ جادو کے دربانون کو ایک سایہ سا معلوم ہوا یہ لوگ سمجھے کہ کچھ کار خانہ سحر ہے اُنھون
نے بھی سحر کیا نامہ دار پر کچھ تاثیر نہوئی بے تکلف اندر آیا شبرنگ جادو تخت پر بیٹھا تھا نامہ دار
نے نامہ سامنے ڈال دیا شبرنگ جادو نے اُٹھا کر نامے کو پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون
پڑھ چکا تو جو مصاحبین اسکے سامنے بیٹھے تھے اُن لوگون نے کہا یہ خط آپکے سامنے کیونکر آکے
گرا اور آپ نے اسمین کیا پڑھا اگر مناسب ہو تو ہم سے بھی فرمایئے شبرنگ جادو نے کہا کہ نہین معلوم
سلطان کے دل مین اب اسقدر رحم کیون پیدا ہوگیا ہے یہ بات بالکل سلاطین کے واسطے خلاف ہی
آئینہ اندام اس طلسم کے باہر ایک شخص رہتا تھا اُس نے تھوڑی دور تک اپنے واسطے ایک
طلسم بنایا تھا اور وہان دعوی خدائی کرتا تھا ایک شخص غیر ساحر اُس طلسم مین آیا اُس نے اُسکو اس
درجہ عاجز کیا کہ آئینہ اندام کو سواے فرار کے اور کوئی بات بن نہ پڑی کہ سارے طلسم کو اپنے ساتھ لیکر
زیر دیوار طلسم آیا یہان بھی اُس مرد غیر ساحر نے اُسکا تعاقب ترک نہ کیا لشکر لیکر یہان بھی آیا اب آئینہ اندام
کو کچھ بن نہ پڑا اُسپر عرضی بھیجی سلطان کو رحم آیا اُنھون نے اندر ایوان کے بلا لیا یقین اُنھین یہ تھا
کہ سحر جانتا ہوگا کچھ یہان کے نشیب و فراز اُسکے بتادیے جائینگے کسی کام پر مقرر کر دیا جائے گا یہان
جو اُسکا امتحان لیا تو بالکل ہی سحر سے بے بہرہ پایا اب سلطان کیا کرین میرے نام حکم فرمایا ہے کہ

اسکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اور صحراے ہولناک مین ایک سال تک رکھ کر اُسے سحر تعلیم کرون چاہ ذوبیان جادو کے نام بھی ایک حکم نامہ گیا ہے یقین کامل ہے کہ آج ہی اُنکو بھی پہونچا ہو دیکھون وہ اس بابمین کیا کہتے ہین مجھے اُنکی مرضی دریافت کرنی ہے وہ اس مقدمہ کے بارہ مین تجویز کرین گے وہی مجھے بھی منظور ہوگا یہ کہکر ایک ساحر کی طرف آنکھ سے اشارہ کرکے کہا اے سمان جادو تم اسی وقت ذوبیان جادو کے مکان پر چلے جاؤ اور میری طرف سے بعد سلام دعا کے یہ پوچھ آؤ کہ جو آپ کے نام فرمان دربارہ روانگی صحراے ہولناک پہونچا ہے آپ کی اس مین کیا راے ہے ایک نامہ میرے پاس بھی اسی مضمون کا آیا ہے جو آپ اسکی بابت تجویز کرین وہی مین بھی کرون سمان جادو اُسی وقت روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت ناظرین مہر تمکین گذارش کیا جائیگا

## اب کیفیت اس نامہ دار کی بیان کی جاتی ہے جو ذوبیان جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

جب قطع منازل و طے مراحل کے بعد ذوبیان جادو کے مکان پر پہونچا اندر اُس مکان کے گیا ذوبیان جادو اس وقت جلسۂ عیش و نشاط مین نہایت فرحان و شادان بیٹھا ہوا تھا اور اُسکے سامنے نازنینان زہرہ شمائل پری وشان حور خصائل نہایت خوش الحانی کے ساتھ اس غزل کو نہایت اونچے سُرون مین تال دے دیکر گا رہی تھین

### غزل

سراپا ایکدن سرو و صنوبر ہونیوالے ہین
جو دل شیشے سے نازک ہین وہ پتھر ہونیوالے ہین
چمک کر داغ سودا مثل اختر ہونیوالے ہین
یہ اوراق پریشان بیسے دفتر ہونیوالے ہین
بہت حیران کیا آئینہ رو نے محبت مین
ہمارے شیشۂ دل مین سکندر ہونیوالے ہین
عدو کو رشک آجائیگا ہر اک شب ندامت مین
دون مین ان حسینون کے کوچہ گھر ہونیوالے ہین
گواہی دینگی روز حشر قاتل خون کی چھینٹین
ابھی کیا ہے بہت اس سے بڑھکر ہونیوالے ہین
جو یون دیکھو تو ظاہر مین جدا ہون سبھی [illegible]
غضب کیا ہے حسین صد سے جو بہتر ہونیوالے ہین
نسیم صبح کا لطف ابتدا ہی مین یہ انتہا ہے
بجنین نور کی تمنا ہے وہ آذر ہونیوالے ہین
عدو خورشید کو دائم رہیگی جستجو تیری
ہمارے گھر کی در و دیوار مین در ہونیوالے ہین
ہم آمد عاشقون کے ہو سکے خورشید کا کوکب [illegible]
اُٹھے ہین کالے بادل دور اکثر ہونیوالے ہین
کہ پامال خرام ناز و نیر ہونیوالے ہین
ہم اک دن عاشق زلف معنبر ہونیوالے ہین
یہ کالے کالے دھبے بھی منور ہونیوالے ہین
فریب لکھ دنیا کی سلسلہ شاک مین ہین
ہم اپنے دل ہی سے اک دن قلندر ہونیوالے ہین
نہ لیجائینگے کوچے مین اُسکے حسرت دل ہی
یہ قطرے موج زن ہو ہو کے کوثر ہونیوالے ہین
ظالم ہوگا جو عشق مین پیرین نے سر کو ٹکا
ترے کوچہ مین ہمارے خون کے گوہر ہونیوالے ہین
ابھی کس سے کہو قاتل نگہ مین قہر کی بجلین
کہ دریا ہمارے دیدۂ تر ہونیوالے ہین
نگاہ ہوتے مرے دل کو تو پیمانا تھے اول
دم سرد اپنے آخر باد صرصر ہونیوالے ہین
تعجب کیا جو عشق زلف مین ثابت قدم ہیں
قیامت تک یہ نہین دیکھ کر ہونیوالے ہین
مراخط یار تک جب جان جو تم کے منہ ہونگے
ہم اس جمعیت پے سرکے افسر ہونیوالے ہین
ہم اب مست شراب جام پر دہ ہونیوالے ہین
بہت جو رقم کرتے ہین ستمگر ہونیوالے ہین
مگر دیوانہ لیلیٰ کے ہمسر ہونیوالے ہین
درخت اشعار و سبزان کا مجموعہ ہماری
جوان جو مینا اس جہ کے شوہر ہونیوالے ہین
حسینان پریرو مین شرارت ہم تو ہو لیکن
جو خود گم گشتہ مین وہ میرے رہبر ہونیوالے ہین
ٹھہرنے بھی نہین دیتے مجھے جو پیچھے پیچھے ہین
یہ ڈیلے ڈیلے میرے پاؤن تنگ ہونیوالے ہین
مجھی کو دیکھکر تم اسقدر گھبرائے جاتے ہو
یہ چہرے چھوٹے نشتر جیسے خنجر ہونیوالے ہین
چلے ہو اُٹھا کے پہلو سے جو پھر آؤ تو بہتر
مرے نالے ترے تیر و نشے بہتر ہونیوالے ہین
ترا نقشے کے ہزارون بت یقین ہو حرف ثنا [illegible]
بہت سے مہ کے طرح کے سر ہونیوالے ہین
رہے گر گھر کے صدمے تو گھبرائینگے کرا کن
وہی جا بیٹھنگے زانو تیغ پر ہم ہونیوالے ہین
ہمارا ہے شوق آئینہ کا اُنکو عکس کچھ بڑھ [illegible]

وہ اپنے وقت کے ابدال اگندہ ہونیوالے ہین
ابھی تو دلکو ڈستے ہین نکجا پینگے پھر گیسو
دماغ آشفتہ حالون کے سلجھ ہونیوالے ہین
جو وعدہ ہین لب شیرین ابکی ہم پھر کبھی بیٹھے
نشان برگ گل بلبل ترے پر ہونیوالے ہین
مرے نالون سے کیا تو آج گھبرا ابھی دیکھ
مرے داغ جنون گل پوش کی چادر ہونیوالے ہین
مرے اشعار شکر ابتدا مین لوگ کہتے تھے

فلک کہتا ہے باہم دیکھکر یاران صحبت کو
یہ افعی سیہ بزہ بر عدو کے اندر ہونیوالے ہین
بس اتنی دیر ہے پہلو مین آکر یار بیٹھے تو
یہ بوسے اب ہمین قند مکرر ہونیوالے ہین
تری پلکین چلبلی تیری آنکھونکے اشارے ہین
بیاکل تنگ تیرے کوچے مین محشر ہونیوالے ہین
جنون زلف اکدن کو کبھو انکو ہوا دے گا
مقرر یاس بھی اکدن محشور ہونیوالے ہین

یہ مجمع ایکدن دنیا مین ابتر ہونیوالے ہین
سر بزم آج دلبر کھوتا ہوا اپنے جو ٹوٹے کو
کوئی دم مین ہم اب جامے سے باہر ہونیوالے ہین
ترے ہی خون سے رنگیگا حیا دستم گر
یہ دو خونریزیان تیرکون سے افسر ہونیوالے ہین
یہ رفتہ رفتہ سارے جسم کو بڑھکر چھپا لینگے
ترے دیوانے برگشتہ مقدر ہونیوالے ہین

جب یہ غزل نازنین مہ جبین نے ختم کی تو جسقدر کہ ساحران ضعیف جو اسکے ہم صحبت بیٹھے ہوے ناچ گانے کا تماشا دیکھ رہے تھے سبھون نے نہایت تحسین و آفرین کی صدا بلند کی کہ دفعتہ ایک نامہ ذویان جادو کے سامنے گرا اسنے اٹھا کر دیکھا مصاحبین جو اسکے پاس بیٹھے ہوے تھے انھون نے کہا یہان اس کاغذ کے آنے کا کیا سبب ہے یقین ہے کوئی فرمان حضور سلطان سے آیا ہے ذویان جادو نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی جاتی ہے یہ کہکر اسنے نامے کے لفافہ کو چاک کیا خط نکالکر پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکا تو اسنے اپنے مصاحبین سے کہا سلطان نے آئینہ اندام کی حالت پر رحم فرمایا ہے اور اسکو اپنے ایوان مین بلاکر رکھا ہے اب اسکی تعلیم کی بھی ضرورت ہوئی اسکے واسطے مجھے اور شبرنگ جادو کو تجویز کیا ہے اور لکھا ہے کہ ہم دونون یہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر صحراے ہولناک کے جائین اور وہان ایک سال رہکر اسکو سحر تعلیم کر دین نہین معلوم شبرنگ جادو کی کیا راے ہے اور اسکو کیا منظور ہے ایک ساحر وہان جاے اور اسنے اس امر کو دریافت کرنے کہ آپ کے پاس جو سلطان کا نامہ دربارۂ تعلیم آئینہ اندام آیا ہے اسکی نسبت آپ کی کیا راے ہے جو کچھ آپکی راے ہوگی وہی کیا جائے گا مین اس امر کو تنہا تعمیل نکر سکتا مصاحبین نے اسی وقت ایک ساحر کو شبرنگ جادو کے پاس روانہ کیا ساحر تھوڑی دور گیا تھا کہ فرستادہ شبرنگ سے ملاقات ہوئی اسنے کہا ای سہمان جادو کہان جاتے ہو سہمان نے کہا مجھے ابھی شہنشاہ نے تمھارے یہان بھیجا ہے ایک خط سلطان کا اس وقت آیا ہے مضمون انکا یہ ہے کہ شاید کسی شخص کی تعلیم کے واسطے صحراے ہولناک مین جانا چاہیے لہذا شہنشاہ نے دریافت کیا ہے کہ ملک ذویان جادو کی کیا راے ہے اگر وہ جانا مناسب جانین تو مین بھی موجود ہون ورنہ جو انکی خوشی وہی میری بھی راے ہے فرستادہ ذویان نے کہا مین خود تمھارے یہان اسیواسطے جاتا ہون کہ جاکر ملک شبرنگ کی راے دریافت کرون اسی واسطے میرے آقا نے مجھے بھیجا ہے سہمان نے کہا بہت اچھی بات ہے اب تم میرے ہمراہ واپس آو چلکر ذویان جادو سے تحقیق کرونگا جو کچھ وہ فرمائینگے وہ مین جاکر جواب دونگا تمھین اب وہان جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے فرستادہ ذویان نے کہا مین تم سے کہنے والا تھا کہ تم واپس چلو مین ملک شبرنگ سے یہ سب باتین تحقیق کرونگا وہی اپنے آقا کو اطلاع دونگا سہمان نے کہا تمھارے چلنے کی اس سبب سے ضرورت نہین ہے کہ میرے مالک نے سب کے پہلے روانہ کیا ہے اور ملک ذویان نے تمھین بعد کو روانہ کیا ہے اس سبب سے مین بہتر سمجھتا ہون کہ تم میرے ہمراہ واپس چلو فرستادہ ذویان نے کہا مین تمھارے مالک کے پاس جاتا ہون تم میرے آقا کے

پاس جاؤ گر تم میری کیفیت بیان کر دینا اور مین تمھارا حال کہہ دونگا کہ پھر بھی مصیبت درپیش ہو سہمان جادو
بہت خوش ہوا وہان سے آگے بڑھا تھوڑی دیر مین ذویان جادو کے مکان پر پہونچا دربانون نے
روکا سہمان نے کہا ملک شبرنگ جادو کا پیام لیکر آیا ہون ملک ذویان کے پاس جاؤنگا اسنے
کہونگا دربانون نے چوبدارون سے کہا کہ جا کر اطلاع کر دو کہ ایک ساحر ملک شبرنگ جادو کا پیام
لیکر آیا ہے اندر آنا چاہتا ہے چوبدار ذویان جادو کے پاس آئے یہ کیفیت بیان کی کہ ملک شبرنگ
جادو نے ایک پیامبر کو بھیجا ہے در دولت حضور فیض گنجور پر حاضر ہے اگر ارشاد جناب والا ہو یہان آکر حضور سے
پیام عرض کرے ذویان نے کہا ابھی بلاؤ مین ضرور پیام سنونگا یقین ہے اسی حکم نامے کی بابت کچھ تجویز
ہوئی ہے مین نے بھی ایک ساحر کو وہان روانہ کیا ہے یا تو اسی کے جانے سے کوئی بات شبرنگ جادو
نے تجویز کی ہو یا ابھی وہ نہین پہونچا ہے یا کوئی بات شبرنگ نے اچھی جانی مجھے اطلاع دی چوبدار یہ سنکر
باہر آئے سہمان جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے ذویان جادو کو دیکھکر سہمان جادو نے سلام کیا ذویان
نے جواب سلام دیکر کہا اے سہمان آج آنے کا کیونکر تمھارا اتفاق ہوا کیا سبب ہے سہمان نے کہا مجھے
شہنشاہ جم جادو نے آپ کی خدمت مین اس واسطے بھیجا ہے کہ جو حکم نامہ سلطان عالی شان کا دربارۂ تعلیم
آئینہ اندام آپ کے اور اُنکے پاس آیا ہے لہذا اُسکی بابت آپ کی کیا راے ہے ذویان نے کہا اسی واسطے
مین نے بھی ایک ساحر کو روانہ کیا ہے سہمان نے کہا مجھے راہ مین ملاقات ہوئی تھی مین نے اُنسے
کئی بار کہا کہ تم میرے ہمراہ واپس چلو مگر انھون قبول نہ کیا وہ شہنشاہ کے پاس گئے ہین مگر آپ کو جو
امور اسکی بابت فرمانا ہون وہ فرمایئے ایسا نہو کہ دونون جانب سے پیامبر خالی واپس ہون ذویان
نے کہا مین اپنی راے ناقص یون نہین ظاہر کر سکتا اگر شبرنگ جادو بھی موجود ہون تو مین اپنی راے
ظاہر کرون اور اُنسے اُسکی نسبت گفتگو کرون تم جا کر بعد سلام کہہ دینا کہ آج کی شب کو وہ میرے پاس
آوین مین اور وہ ایک جا ہو کر اس امر مین راے کرین تو مناسب ہے ورنہ فرستادون کے ذریعہ سے اس
مقدمے کا فیصل ہونا بہت امر دشوار ہے سہمان جادو یہ جواب نامہ لیکر واپس ہوا وہان شہر ناتاسب جا
اپنے مکان کی طرف چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت شبرنگ جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب یہ سہمان جادو کو ذویان جادو کے یہان روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے مخاطب ہو کر کہنے
لگا کہ مجھے تنہا اس باب مین راے مقرر کرنے کا اختیار نہ تھا اب ذویان جادو جو راے مقرر کرینگے
وہ بات بہت مناسب ہوگی مین بھی اُسے تسلیم کرونگا اگر کوئی بات خلاف ہوگی اُنھین اطلاع دونگا
وہ اُسے قبول کرینگے بہر نوع اب جو بات ہوگی بہت اچھی مناسب ہوگی در سلطان بھی خوش ہونگے
مصاحبین بھی کہتے تھے کہ آپ نے بہت اچھا کیا جو ذویان جادو کو اطلاع دی اب وہ ضرور راے
سلیم تجویز کرینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا اے شہنشاہ ایک پیامبر ملک ذویان
جادو کا در دولت پر حاضر ہے اگر اجازت ہو تو اندر بلالین شبرنگ جادو نے کہا بہت اچھی بات ہے یقین
ہے کوئی بات تجویز کی اور مجھے اطلاع دینے کے واسطے اپنے پیامبر کی معرفت پیام دیا جلد بلاؤ مین سنون

کیا اے شہزادی یہ چوبدار اسی وقت باہر آئے پیامبر کو اپنے ہمراہ دربار میں لے گئے پیامبر نے شیرنگ کو سلام
کیا شیرنگ نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے زرنگار آج آنے کا کیونکر اتفاق ہوا زرنگار نے عرض کی اے
شہنشاہ آج ایک حکمنامہ سلطان ہمارے شہنشاہ کے پاس آیا ہے اسمین یہ لکھا تھا کہ ایک حکمنامہ آپکے پاس بھی
آیا ہے تو ہمارے شہنشاہ نے آپ سے تحقیق کیا ہے کہ ابھی ہمین لیجاتے ہیں جو آپکو فرمانا ہو ارشاد کیجیے شیرنگ
جادو نے کہا میں نے بھی اسی واسطے ابھی سہمان جادو کو تمھارے شہنشاہ کے پاس روانہ کیا ہے زرنگار
نے جواب دیا کہ راہ میں مجھ سے اُس سے ملاقات ہوئی تھی اور یہ کیفیت معلوم ہوئی تھی میں نے اُن سے کہا کہ تم
میرے ہمراہ چلو میں خود اسی واسطے جاتا ہوں مگر اُنھوں نے منظور نہ کیا اور میرے یہان گئے ہیں آپکو
جو لکھنا ہو مجھے فرما دیجیے شیرنگ نے کہا جبتک سہمان جادو واپس نہ آئے گا میں کچھ جواب نہ دونگا
تم یہین ٹھہرے رہو ابھی سب کیفیت معلوم ہو جائے گی زرنگار جادو مجبور ہوکے خاموش ہو رہا شیرنگ
نے اپنے مصاحبین سے کہا کہ ذوبیان جادو اور میں اُسوقت سے باہم دوستی اور محبت رکھتے ہیں جبسے
اس طلسم کی بنا ہوئی ہے اور اسیوقت سے یہ رسم بھی درمیان میں ہے کہ بے ایک دوسرے کی صلاح کے کوئی کام نہیں کرتا ہے اسیکے
سبب بہت سے فائدے اٹھائے بڑے بڑے عہدے پائے سلطان کی سرکار سے اعزاز حاصل ہوا مصاحبین
نے کہا ہمنے آجتک آپ سے ذوبیان جادو کو متفق الرائے دیکھا یہ ذکر تھا کہ سہمان جادو واپس آیا شیرنگ
نے کہا اے سہمان ذوبیان جادو نے کیا پیام کیا سہمان نے کہا اُنھوں نے آپکو بلایا ہے کہا ہے کہ آج
شب کو یہان آئیے کل اُمور طے ہو جائینگے شیرنگ نے کہا یہ بات اچھی ہے میں آج شبکو ضرور جاؤنگا
اور اس معاملہ کو آج ہی طے کرونگا یقین ہے کہ جب دو تین ایک جا ہون تو رائے ایسی قرار پائے جو اسوقت
میری میں بھی مفید ہو اور جوانون سے زیادہ تلم کرا دے یہ کہکے شیرنگ نے زرنگار سے کہا اے زرنگار جادو
اب تمھارا ٹھہرنا یہان بیکار ہے تم جاؤ اپنے شہنشاہ سے کہدینا بعد اسکے سب مصاحبین سے کہا کہ چلنے کا سامان
کرو میں آج شام کو وہان جاؤنگا اور جو کیفیت ہوگی وہ طے ہو جائیگی مصاحبین نے اُسیوقت سے چلنے کا سامان کردیا
ملازمین نے سواری کا انتظام کیا اور ساحر بھی ہمراہ چلنے پر آمادہ ہوئے شیرنگ نے کہا مجھے زیادہ
آدمیون کے لیجانے کی ضرورت نہیں ہے فقط دو چار ساحر میرے ہمراہ چلے چلین اول تو کوئی ایسی ضرورت نہیں
ہے کیونکہ ذوبیان جادو کا مکان مثل میرے مکان خاص کے ہے اور اُس کے تمام ملازمین مثل اُسکے
مجھے جانتے ہیں اور میری اطاعت سے منہ نہیں موڑتے ہیں مصاحبین نے عرض کی کہ کچھ لوگ تو ضرور ہی
آپ کے ہمراہ رکاب چلین گے شیرنگ جادو نے کہا تم لوگونکا مضائقہ نہیں ہے میں خود تم سبکا
چلنا اچھا جانتا ہون کیونکہ آج رائے قرار پانے کا دن ہے کیا عجب ہے کہ کوئی بات تمھین تو کون میں سے
ایسی نکلے جو ہم دونون کے مفید مطلب ہو مصاحبین نے سب سامان درست کیا جب تھوڑا دن باقی رہا
تو شیرنگ جادو اپنے مصاحبین خاص کو ہمراہ لیکر ذوبیان جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوا
یہان ذوبیان جادو اسکا منتظر تھا اس کو ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ملک شیرنگ جادو روانہ
ہو چکے ہیں بلکہ بہت ہی قریب آ گئے ہیں اگر آپ کو براے استقبال چلنا ہے تو تشریف شریف
لے چلیے ذوبیان جادو فوراً ہی اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر واسطے پیشوائی کے آگے بڑھا کچھ دور
پر آکے اسنے دیکھا کہ شیرنگ اور چند مصاحبین آتے ہین ذوبیان بہت خوش ہوا شیرنگ سے قریب پہونچ کے

کہا آج اگر حکمنامہ شاہی نہ آتا تو یقین ہے کہ تم سے ملاقات بھی نہوتی شہرنگ نے جواب دیا کہ تمھاری شکایت بیکار ہے جسوقت چاہتے میرے پاس آتے اگر مجھے فرصت نہوتی تمھین آنا لازم تھا ذوبیان باتین کرتا ہوا شہرنگ کو اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر سے پیش آیا مسند پر بٹھایا شہرنگ جادو نے کہا اے ذوبیان جادو میرا ارادہ تھا کہ خود آؤن یا تمھین کو اپنے پاس بلاؤن مگر پھر یہ خیال آیا کہ برسون اپنے مکان سے نکلنے کا اتفاق نہین ہوتا ہے آج ایک حیلہ ہاتھ آیا ہے خود ہی چلنا اچھا ہے یہ سوچ کے چلا آیا ذوبیان جادو نے کہا مین نے خود قصد کیا تھا کہ تمھارے مکان پر آؤن لیکن اسقدر فرصت نہ دیکھی جو آکر تم سے ملتا آج برسون کے بعد یہ دن نصیب ہوا ہے ابھی حکمنامہ کی بابت کیا جلدی ہے اگر کچھ شغل سے خوشی ہو تو بہت اچھا ہے شہرنگ جادو نے کہا میری بھی یہی خوشی ہے مگر پہلے اس حکم کی بابت رائے قرار پاجائے تو بہتر ہے کیونکہ سلطان کی طرف سے لکھا ہے کہ ایک ہفتہ سے زیادہ دیر ہونے مین ہماری مرضی کے خلاف ہے ذوبیان جادو نے کہا ابھی ایک ہفتہ کو بہت دن ہین اسوقت رائے کا ہونا ممکن نہین شہرنگ خاموش ہو رہا ذوبیان نے اپنے ملازمین سے کہا کہ داروغہ سے تھانہ کو اطلاع کرو کہ شراب محفل مین حاضر کرے اور مطربان خوش آواز بھی حاضر ہون ملازمین اُٹھے پہلے سے خانے مین آئے ساقی بچون کو اطلاع دی کہ تمھاری طلب ہے جلد جاؤ شراب محفل مین مانگی جاتی ہے وہان سے مطربان خوش آواز کو اطلاع ہوئی وہ لوگ اپنے اپنے ساز لیکر محفل کی طرف روانہ ہوئے ساقیون نے آکر شہرنگ جادو کو سلام کیا اور جام بھر کر محفل مین تقسیم کرنا شروع کیا سب سے پہلے شہرنگ کو جام دیا شہرنگ جادو نے ذوبیان سے کہا کہ پہلے تم شراب پیو مین نے مدت سے شراب ترک کر دی ہے اب مطلق عادت نہین تھوڑی بہت تمھاری خوشی سے پی لونگا ذوبیان جادو نے کہا اے شہرنگ آج تمھارا کوئی عذر مین نہ مانونگا تمھین شراب ضرور پینی ہوگی شہرنگ جب مجبور ہوا ساقی کے ہاتھ سے جام لیا پی گیا ذوبیان نے پھر تو اپنے ہاتھ سے پے درپے چار جام اسکو بھر کے دیے اور خود بھی پیے جب دونون کو گونہ سرور ہوا تو ذوبیان جادو نے مطربان خوش آواز کی طرف اشارہ کیا وہ لوگ سلام کرتے آگے بڑھے ساز درست کرنا شروع کیا جب ملا چکے تو گنگنا کے یہ غزل شروع کی

غزل

نہین ثبات بلندی ہے عز و شان کیلیے
ستم شریک ہوا کون آسمان کیلیے
صبا جو آئے خس و خار گلستان کیلیے
ہمیشہ غم ہے بہر غم جان ناتوان کیلیے
نہ چھوڑ تو کسی عالم مین راستی کی روش
تو ہم بھی بیٹھے کسی اپنے مہربان کیلیے
تپش سے عشق کی یہ حال ہے مرا گویا
کہ جان دی ترے روئے عرق فشان کیلیے
نہین ہے خانہ بدوشون کو حاجت سامان
رہا ہے سینے مین کیا چشم خون فشان کیلیے
اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانہ پاس

مرے یہ دل کیلیے تھی نہ تھی زبان کیلیے
کہ سا تھا اوج سے یہ بستی ہے آسمان کیلیے
فروغ عشق سے ہے روشنی یہان کیلیے
قفس مین کیونکہ نہ ہو مشکل آشیان کیلیے
حجر کی چوٹ ہی پہ ہے حج کعبہ اگر
عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کیلیے
خلش سے عشق کی ہے خار پیرہن تن زار
بکا سے منہ پہ ہے سیماب استخوان کیلیے
الٰہی کان مین کیا اُس صنم نے پہنچ لنگ
اُٹھائے جاتے ہین کیا خانۂ کمان کیلیے
نہ روح کو رہے حقون کی ہے نہ تو تقویت
بہشت ہی ہے مین آرام جاودان کیلیے

اسو جھے دل مین مرے سوزش نہان کیلیے
ہزار لطف مین ہو ہر ستم ہی جان کیلیے
یہی چراغ ہے اس تیرہ خاکدان کیلیے
سدا تپش پہ تپش ہے دل تپان کیلیے
تو بوسہ دیجیے بھی اُس سنگ آستان کیلیے
جو پاس مہر و محبت کہین یہان نکلے
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کیلیے
مرے مزار پہ کسطرح سے نہ بھیجی تو
کہ ہاتھ در رکھتے ہین کانون پہ سب اذان کیلیے
نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوے
جو ہو تو خشت خم ہی کوئی نشان کیلیے
وہ مول لیتے ہین جسدم کوئی نئی تلوار

لاتے پہلے بھی پر ہین امتحان سے لئے
شامل نہ ہے جب تک کہ دم میں دم
تو ایک اور ہو خورشید آسمان کے لئے
وبال دوش ہی اس ناتوان کو سر لیکن
زبان دل کیلئے ہے نہ دل زبان کے لئے
بنایا آدمی کو ذوق ایک جزو ضعیف

صریح چشم تخیل گو تری سکے نہ کہے
فغان ہی میرے لئے او مین فغان کیلئے
چلین ہین دیر کو بت مین خانقاہ سے ہم
لگا رکھا ہے ترے جور دستان کے لئے
رہے ہی ہول کہ بہم نہو مزاج کہین
اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کیلئے

جواب صاف ہی یہ لیاقت و توان سکے لئے
بلند ہو نہ اثر کوئی میرا شعلہ آہ
شکست تو بیلے از فغان فغان کے لئے
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
بجا ہے ہول دل اُنکے مزاج دان کیلئے

یہ غزل شیر تک جادو نے جو کی اس نے پسند کی کہ مطرب سے فرمائش کی کہ دوسری غزل شروع کرے مطرب نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

جو دل نگار خانہ مین بت سے لگا چکے
پہلے ہی انکو میری طرف سے پڑھا چکے
زہر آب بھی ہے بادہ تو کر لینگے نوش جان
بس اب تم نہ کر کہ کیا اپنا پا چکے
جب تک کہ سر چڑھا سا تو ہے یہ سر کے ہو جو
قصہ تمام عمر کا اسے پڑھ سنا چکے
باز آیا دیکھنے سے نہ آتش سخن کے دل
قاتل وہ تیرے ہاتھ سے خون میں نہا چکے
ہنگار و آج خوب جلوہ گری سے کو ذوق

وہ کعبین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے
آنا بلا سے اسکا قیامت سے کم نہین
ساقی پیالہ منہ سے ہم اتنو لگا چکے
یاد آیا یا ان کے آنیکا وعدہ نہین تو
ہم اب تو سر پہ بار محبت اٹھا چکے
اب خاک کے ہین ڈھیر لو کیا ہے خرابے قین
سو بار آبلہ ات آنکھین دکھا چکے
کیا مجھسے قیمت دل و جان پوچھتا ہے تو
چھوڑو کہین وظیفہ بہت پڑھا چکے

کیا تھا میں مدعا لکھوں اپنا کہ مدعی
مرتے ہین انتظار مین اکر روز آ چکے
اچھا کیا وفا کے عوض تو نے کی جفا
جب رات کو وہ پانوں مین مہندی لگا چکے
کیا دیکھتا ہے تیغ نگہ ایسی اک لگا
پہلے تو ہم بھی خاک بہت سی اڑا چکے
حاجت نہین ہے تیرے شہیدوں کو غسل کی
دونوں مین اک نگاہ پہ ای دربا چکے

مطرب نے اس غزل کو ایسی خوش الحانی سے گایا کہ تمام اہل محفل کو تصویر بنا یا سب کی زبان پر آہ و واہ کی صدا تھی ہر ایک کہتا تھا واقعی میان مطرب اپنے فن مین استاد ہین جو شعر انھوں نے ادا کیا ایسا ہی تھا کہ جسنے دل کو اپنے قابو مین کر لیا واقعی ان لوگوں کے کامل ہونے مین شک نہین ہے شب بھر یہ جلسہ رہا صبح کو شیر تک جادو نے جلسہ برخاست کیا ذوبان جادو کو مع چند ساحروں کے اپنے ہمراہ خلوت مین لایا کہا اب فرمان سلطان کی نسبت رائے ہو جانا اچھا ہے ذوبان نے کہا اے شیر تک تمھین اب اسقدر خوف سلطان کیون پیدا ہو گیا جب ایوان جادو کے والد نے یہان کی سلطنت کی تو ہم لوگوں کی وہ سدا خاطر کرتے رہے اور جو ہمارے مزاج مین آیا وہ کیا یہ لوگ تو ہمارے چھوٹے ہین انکے حکم مین اسقدر خوف نہین چاہیے مگر تمھاری مرضی یونہین ہی تو مجھے کیا عذر ہے اسوقت موجود ہون رائے ہو جانے تو بہت مناسب ہے یہ کہکے ذوبان جادو نے اپنے ملازم کو آواز دی ایک ساحر حاضر حاضر کہتا ہوا اُسکے سامنے آیا ذوبان نے کہا اے افروز جادو وہ کتاب جس مین حالات آئندہ طلسم تحریر ہین اسکو اٹھا لا افروز جادو گیا اور ایک کتاب لایا ذوبان جادو نے کہا ای شیر تک بہت مدت گذری کہ مین اس کتاب کی سیر کر رہا تھا ایک جگہ پر مین نے اسمین دیکھا کہ ایک شخص آئینہ اندام نامی اس طلسم مین آئے گا تو اس طلسم کی عمر تمام ہوگی اور اُسکی وجہ سے آفت عظیم اس طلسم پر آئے گی بہت زمانہ ہوا جب مین نے اس نکتہ کو دیکھا تھا اب اس وقت تمھارے آنے سے اور آئینہ اندام جادو کا نام لینے سے مجھے یہ بات یاد آئی تمھین بھی دکھاتا ہون یہ کہکے اُسنے کتاب کھولی دیر تک ڈھونڈتا رہا جب بہت ورق اُلٹے تو ایک جگہ یہ ذکر ملا اس ایوان کی عمر بہت ہے مگر تحریر ہے جب اسکی عمر تمام ہوگی تو اس طلسم مین ایک شخص آئینہ اندام نامی برائے امداد آئیگا

اور سلطان ایوان تاجدار اسیر رحم کریگا اُسے اپنے طلسم مین جگہ دیگا اور اسی کے سبب سے طلسم تباہ ہوگا
لازم ہے کہ جسکی نگاہ سے یہ نکتہ گذرے وہ قبل آنے آئینہ اندام کے سلطان کو اطلاع دے کہ جب آئینہ اندام
آنے کا ارادہ کرے تو اُسکو مانع ہو اور نہ آنے دے شبرنگ نے اس مضمون کو پڑھا کہا ای ذوبان جادو قبلی
غضب ہوگیا اب اس طلسم کا بچنا محال ہے گو آج کل کے ساحر ہمارے تمھارے کہنے کو خیال مین بھی نہ لاینگے مگر ہم
لکھنے کو بہت صحیح جانتے ہین کیونکہ یہ اُن لوگون کے ہاتھ کا لکھا ہے جو لوگ بانیان طلسم مشہور ہین اُنکے اقوال
خلاف کیونکر ہوسکتے ہین جو کچھ لکھا ہے بہت صحیح ہے مگر اب اس تحریر کو اس کتاب پر سے محو کرادو کہ تمنے بڑی غلطی کی ہین
لکھا ہے کہ جو اس تحریر کو دیکھے وہ سلطان وقت کو قبل از آنے آئینہ اندام کے دکھائے کہ سلطان اُسکو نہ آنے دے
اور یہ کتاب مدت سے تمھارے پاس ہے اگر اب تم اس تحریر کو سلطان کے سامنے پیش کروگے تو وہ ضرور تنبیہ
کرینگے کہ تم اسوقت اطلاع دیتے ہو یہ بات سابق مین کیون نہ دکھائی جو ہم آئینہ اندام کے بلانے سے اجتناب
کرتے اب ہم آئینہ اندام کو بلا چکے اگر نکال بھی دینگے تو کوئی فائدہ نہوگا اسکا قدم یہان آچکا اب جو تباہ ہونے والی ہے
وہ ہوگی ذوبان جادو نے کہا جو کچھ تمنے کہا بہت صحیح ہے مین ابھی اس تحریر کو دھو ڈالتا ہون مگر اسکی تعلیم کیواسطے
کیا فکر کرنا چاہیے جانا اچھا ہے یا نہ جانا بہتر ہے شبرنگ جادو نے کہا میرے نزدیک نہ جانا اولی تر ہے کیونکہ عنقریب
اب اس طلسم مین کوئی فساد اسکی ذات سے پیدا ہونے والا ہے اگر ہم لوگ اسکے ہمراہ ہونگے تو مفت مین بدنامی ہوگی
اس لیے اسکا ساتھ دینا اچھا نہین ہے آیندہ جو تمھاری راے ہو ذوبان جادو نے کہا جو کچھ تمنے کہا وہ بہت صحیح
ہے مگر ایک بات کا مجھے خیال ہے وہ یہ کہ جب ہم لوگ اُسکے ہمراہ ہونگے تو اُسے ایسی راہ پر نہ آنے دینگے جسکی
وجہ سے کوئی نقصان طلسم مین واقع ہو شبرنگ نے کہا تو خیر چلنے کی راے بھی بہت اچھی ہے سلطان کی خوشی بھی
ہوجائیگی اور اپنا مطلب بھی ہوتا رہیگا ذوبان نے کہا جو تمنے کہا وہ بہت صحیح ہے جسقدر جلد سامان سفر ہوسکے کرو
کہیں ایسا نہو کہ جب تک ہم لوگ اُسکے پاس جائین وہ کوئی فساد پیدا کرے شبرنگ جادو نے جواب دیا کہ مین
یہان سے آج اپنے یہان جاتا ہون اور شہر کی حکومت وارث حکومت کے حوالے کرکے خود اسباب سفر درست
کرتا ہون تم اپنے یہان انتظام کرو ذوبان نے کہا مجھے بھی یہی کام کرنا ہے کہ سلطنت وارث سلطنت کو دیکر یہان
سے کوچ کرون شبرنگ نے کہا اب اس مین توقف نہ کرو اور جلد چلیے مجھے اسوقت اجازت دو کہ مین جاکر سامان
درست کرون اور تم یہان سب کام درست کرو ذوبان جادو نے شبرنگ جادو کو رخصت کیا شبرنگ جادو اپنے
ملک مین آیا اسکے ایک دختر تھی اختر سحر مین طاق حسن مین یکتا عقل مین اُسکی اُسنے شہر کی حکومت اُسکے سپرد کی
انشاء اللہ اسکا ذکر آفتاب شجاعت مین آئیگا اور اس سلطنت کے عجائب و غرائب اور اسکا سحر اسی دفتر مین
بحسن بندش بیان کیا جائیگا جب شبرنگ جادو اپنی بیٹی کو اپنے شہر کی حکومت سپرد کرچکا تو اپنے ملازمین سے
کہا کہ اسباب سفر درست کرو مین اب یہان سے جاتا ہون شاید کبھی اس شہر مین آنیکا اتفاق ہو امید تو نہین
ہے سب اس سے متفکر رہنے لگے بعض نے سبب پوچھا اُسنے کہا حکم سلطان یونہین ہے کہ مین اس پیرانہ سالی
مین ترک وطن کرون اور شہر بشہر پھر کر ایک صحرا مین جاکر مقیم ہون مین ہر طرح مجبور ہون گو خود بھی جی نہ چاہتا
کہ اپنے وطن کی سکونت ترک کرون مگر اب بے جانے چارہ نہین سب نے بہت افسوس کیا شبرنگ نے
دو روز مین سب انتظام سفر درست کیا تیسرے روز اپنی بیٹی سے رخصت ہوا کچھ رفیقون کو ہمراہ لیا گو سب
ملازمین اسکے ہمراہ جانے پر آمادہ تھے مگر اسنے کسی کو ہمراہ نہ لیا وہان سے کوچ کرکے پھر ذوبان جادو

کے یہاں آیا اور ذوبان جادو سے کہا اب تمھارے سفر کرنے میں کیا دیر ہے میں سب سے رخصت ہو گیا ہوں
اب اپنے شہر کو واپس نہ جاؤنگا ذوبان جادو بھی ریتی میں کو شہر کی حکومت دے چکا تھا اسنے کہا کہ مجھے بھی
اب کچھ اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں ہے جسوقت آپ فرمائیں میں آپ کے ہمراہ ہوں شیر نگ نے کہا میں تو یہ بہتر
جانتا ہوں کہ آپ آج ہی یہاں سے کوچ کریں اور جانب سرحد ایوان نہ طاق روانہ ہوں کیونکہ پہلے شہنشاہ کیوان
جادو کے یہاں جانا چاہیے اور وہی لوگ ہیں روانہ بھی کرینگے سلطان سے تو اجازت لے آئے ہونگے ذوبان
جادو نے کہا میں تمسے ایک روز کی اور اجازت مانگتا ہوں بعد ایک روز کے ضرور چلونگا تم خاطر جمع رکھو شیر نگ
نے کہا تمھاری خوشی ورنہ میں ایک پل یہاں رہنا پسند نہیں کرتا ہوں ذوبان جادو نے اسی وقت اپنے ملازمین کو
طلب کیا جب سب ملازمین اسکے سامنے آئے تو اسنے کہا کہ جتنے سامان سفر سب طرح تو درست کر لیا ہے اب صرف ایک
بات باقی ہے کہ اس شہر میں ہم ایسے دو چار سحر کر دیں جسکی وجہ سے یہاں بہت بڑی حفاظت رہے اور کوئی اس
شہر کو کسی قسم کا گزند نہ پہونچا سکے کیونکہ اس طلسم میں وہ شخص رہیگا جو پردہ پوش ہے اور جسکو سوائے عیش و عشرت
اور کوئی کام نہیں ہے اسواسطے میں اس ملک کی حفاظت کرتا جاؤں اور ایسا وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا کیونکہ شیر نگ
جادو بھی موجود ہیں یہ سب طرح مدد دینگے اور خود بھی دو چار سحر یہاں ایسے تیار کر دینگے جو بہت عمدہ ہونگے
اور جنکی وجہ سے اس طلسم کی حفاظت ہو جائیگی شیر نگ نے کہا اے ذوبان اگر تمھیں یہ ضرورت ہے اور اس کام
کی وجہ سے تم یہاں ٹھہرتے ہو تو میں خود چاہتا ہوں کہ ایک روز اور زیادہ یہاں قیام کریں دو ایک سحر تیار کر دیں
جنکے سبب سے کوئی اسطرف آنیکا ارادہ نہ کرے اور جو آئے وہ گرفتار ہو جائے ذوبان جادو نے کہا
اگر ایسے سحر تیار کرنے کا ارادہ ہے تو اسی وقت سے شروع کر دو کہ دو ایک روز کے عرصے میں یہاں سحر
تیار ہو جائیں شیر نگ جادو نے اسباب سحر منگایا اور ذوبان جادو کو اپنے ہمراہ لیکر سرحد ملک طلسمستان
پر آیا پہلے اسنے ایسا سحر کیا کہ دھواں پیدا ہوا پھر اسنے سحر کرنا شروع کیا دیر تک سحر کرتا رہا اس دھوئیں
کی وجہ سے ان دروں میں کئی دمدمے پیدا ہوے اسنے اور سحر کو زور دیا سب نے جو دیکھا تو ایک قلعہ آہنی
پایا ہر ایک کو کمال تعجب ہوا ذوبان جادو نے کہا اے شیر نگ اب یہ سحر کسی کو نصیب نہیں ہے شیر نگ
جادو نے کہا اے ذوبان جادو یہ سحر کسی کی مجال نہیں جو بگاڑ سکے ذوبان جادو نے کہا میں اس سحر کی
کیفیت سے بخوبی ماہر ہوں کل آپ کو اور سحر دکھاؤنگا گو یہ سحر ایسا ہے کہ اسکے مقابلے میں اب سحر نہیں ہو سکتا
ہے مگر کچھ تھوڑی بہت کیفیت سحر آپ کو کل دکھاؤنگا شیر نگ جادو نے کہا مجھے امید ہے کہ جو سحر تم کروگے
وہ بہت ہی بدرجہا اچھا ہوگا لیکن اس ملک میں قلعہ نہ تھا اسکی ضرورت تھی اسی وجہ سے میں نے یہاں
قلعہ بنایا ورنہ کوئی ضرورت قلعہ نہ تھی میں اور کچھ سحر بناتا اور اب دوسری سرحد پر بناؤنگا تم اسکو دیکھنا
ایسے باریک سحر بہت کم دیکھے ہونگے یہ ذکر کرتے ہوے وہاں سے واپس آکے اپنے ٹھکانوں پر سو گئے
رات زیادہ گئی تھی سو رہے صبح کو پھر ذوبان جادو نے شیر نگ جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب سرحد دیگر
روانہ ہوا جب سرحد پر جاکے پہونچا اسنے سحر کرنا شروع کیا شیر نگ نے دیکھا پہلے اسکے سحر سے زمین سے
شعلہ ہائے آتش نکلنے لگے جب وہ شعلے دفع ہوے تو شیر نگ نے دیکھا کہ ایک دریائے عمیق معلوم ہوتا ہے مگر پانی
سے اس دریا کے شعلے نکلتے ہیں اور اسقدر جوش مارتا پانی ہے کہ شور سے کسی کی آواز سنائی نہیں دیتی ہے اس دریا
میں سے نہنگان آتشین گردنیں نکالتے ہیں انکے منہ سے بھی شعلے نکلتے ہیں ماہیان دریا جو پانی پر ابھرکے آتی ہیں

معلوم ہوتا ہے سوختہ ہائے جہنم ہیں اس کیفیت سے اُس دریا میں ماہیان دریا کی آمد و رفت اور دریا کے
نزدیک سے پانی کا شور جو شبرنگ نے دیکھا کہا اے ذوبان جادو آج تک ایسا سحر نہیں دیکھا تھا ذوبان
نے کہا اے شبرنگ جادو ابھی اس سحر میں کیا ہے ابھی اور زور دیتا ہوں اسمیں اور باتیں پیدا ہونگی یہ
کہتے کہتے اُسنے کچھ دانے ماش کے اُس دریا کی طرف پھینک دیے ماش کے دانے جو دریا میں جا کے گرے
تلاطم شروع ہوا اور ازین سبب آئین اسقدر جہ تاریکی ہوئی کہ زمانہ نظروں سے غائب ہو گیا فقط دریا
بسبب روشنی کے معلوم ہوتا تھا وگرنہ اور کچھ نظر نہ آتا تھا اسکے بعد ذوبان نے اور سحر کیا چند ماش کے دانے
پھینک دیے اُس تاریکی میں ایک برج طلائی پیدا ہوا اور اُسکی روشنی اسقدر پھیلی کہ وہ تاریکی
دفع ہوئی ذوبان نے سحر کے زور کو گھٹایا تاریکی پھر حالت اصلی پر آئی برج فقط ظاہر رہا اُس برج میں ایک
شیر سوار پیدا ہوا اور اُسنے دور باش کی آواز ایسی ہیبت ناک بلند کی کہ ہر نعرہ میں یہ معلوم ہوتا تھا
کہ اب طبقہ زمین پھٹ جائیگا جب یہ سب سحر کر چکا تو ذوبان جادو نے کہا اے شبرنگ جادو گو یہ سحر
میرے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے مگر میں چاہتا ہوں تو اسکی داد مجھے دے شبرنگ جادو نے کہا اے
ذوبان جادو ایسے سحر کسی کے دیکھنے میں نہیں آتے ہیں اگر سلطان قدیم زندہ ہوتے تو اس سحر
کی داد دیتے میں کیا اسکی داد دے سکتا ہوں مگر کل میں تمہارے ہمراہ چلونگا اور تیسری سرحد پر کچھ سحر
سے بناؤنگا ذوبان نے کہا اے شبرنگ جادو میرے نزدیک یہ بات بہتر ہے کہ کل سرحد سوم پر تم
جاؤ اور میں سرحد چہارم پر جا کے سحر تیار کروں جب وہ سحر تیار ہو جائیں اُسوقت میں تمہارے سحر کو دیکھوں
اور تم میرے سحر کو دیکھو شبرنگ نے کہا یہ بات بھی بہت اچھی ہے کہ ایک دن میں دونوں سرحدوں کے سحر
تیار ہو جائینگے جانے میں عرصہ نہ ہوگا یہ باتیں کرتے ہوئے شبرنگ جادو اور ذوبان جادو واپس آئے
رات زیادہ آ گئی تھی دونوں اپنی اپنی خوابگاہوں میں جا کر محو خواب ہوئے جب ساحر فلک خوابگاہ مشرق سے
بیدار ہو کر فلک چہارم پر آیا شبرنگ جادو کی آنکھ کھلی اُسنے حوائج ضروری سے فراغت کر کے اسباب سحر اپنے
ہمراہ لیا اور جانب سرحد سوم روانہ ہوا دوسری سرحد کی طرف ذوبان جادو چلا اسکی کیفیت وقت پر
تحریر ہوگی پہلے حال شبرنگ جادو کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جو سرحد سوم کی جانب روانہ ہوا جب سرحد پر
جا کے پہونچا اُسنے سحر کرنا شروع کیا پہلے اُسنے سحر کر کے ایک باغ تیار کیا پھر سب درختوں پر سحر
کر کے انکو شمشیر و نیزہ و خنجر بنا دیا انکو سحر سے حرکت دی دور تک اُسنے اسی طرح ایک باغ سلاح
بنا دیا جب رات ہوئی تو اپنے ٹھکانے پر واپس آیا یہاں ذوبان جادو سے ملاقات ہوئی ذوبان
جادو نے کہا آج اسقدر وقت نہ ملا جو میں تمہارے سحر کی کیفیت دیکھنے کو آتا اور شاید تمہیں بھی فرصت
نہوئی ہو مگر کل سب کاموں سے پہلے یہی کام کیا جائے گا کہ ہم تمہارا سحر دیکھنے جائینگے اور تم ہمارا سحر
دیکھنے کو جانا شبرنگ جادو نے اس بات کو منظور کیا رات زیادہ آگئی تھی دونوں ساحر جا کر سو رہے
صبح جب دونوں کی آنکھ کھلی شبرنگ جادو ذوبان کے پاس آیا کہا بھائی صاحب آپکی کیا رائے
ہے ذوبان نے کہا میں تمہارا سحر دیکھنے کو جاتا ہوں تم میرا سحر دیکھنے کو جاؤ شبرنگ جانب سرحد
چہارم روانہ ہوا اور ذوبان سرحد سوم کی طرف گیا جب سرحد پر جا کے پہونچا دیکھا ایک گلزار کی
سحر کہیں تک گیا ہے مگر درختوں کی جگہ پر نیزہ و خنجر و شمشیر ہیں جو ہوا سے ہل رہے ہیں ذوبان جادو نے

لاکھ لاکھ سحر کیا چاہا سحر کرکے سب کو روک دے اور باغ کے اندر جاکے سیر کرے مگر کوئی حرکت سے نہ
رکا آخر کار مجبور و ناچار ذوبان جادو واپس ہوا اور اپنے مکان کی طرف چلا کہ ذکر اسکا وقت پر
کیا جائے گا

## اب کیفیت شبرنگ جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو جانب سرحد چہارم روانہ ہوا جب سرحد پر جاکے پہونچا اسنے دیکھا ایک کوہ عظیم دور تک نظر آتا ہے
اس کوہ سے ماران آتش زبان اور اژدران شعلہ فشان نکلتے ہین آپسمین جنگ کرتے ہین اُنکے منہ سے
جو چنگاریان نکلتی ہین اُسی قدر اور ماران آتش زبان اور اژدران شعلہ فشان بنتے ہین کہین پر فیلان مست
آپسمین گرم پیکار ہین جس قدر خون اُنکے جسم سے زخم کھاکر بہتا ہے اُسی قدر فیلان مست
اور پیدا ہوتے ہین کہین پر کرگدن لڑ رہے ہین یہی کیفیت اُنکی بھی ہے شبرنگ جادو کو جو سب نے
دیکھا اپنی رسائی بھول گئے اُسکی طرف چلے اُسنے سحر سے روکنا چاہا مگر وہ نہ رُکے آخر کو مجبور ہوا اور اُس کوہ
کی پوری سیر نہ کرسکا ناچار واپس آیا جب اپنے ٹھکانے پر پہونچا اُسی وقت ذوبان جادو بھی آیا تھا
اُسنے پہلے سے آدمی مقرر کیے تھے کہ جسوقت شبرنگ جادو آئے اُسکے آنے کی اطلاع دینا لوگون نے
اُسکو اطلاع دی کہ شبرنگ جادو تشریف لائے ہین ذوبان جادو نے کہا میرے پاس بلا لاؤ ملازمین
ذوبان شبرنگ کے پاس آئے کہا آپکو آقاے نامدار بلاتے ہین شبرنگ جادو
ذوبان جادو کے پاس آیا ذوبان نے شبرنگ کو گلے سے لگالیا کہا بھائی صاحب اب ایسے
سحر پیدا نہین ہونگے یہ باتین تمھین پر ختم ہین واقعی عجب سحر پیدا کیا شبرنگ نے جواب دیا تمھارے
سحر سے کمین کم ہے جو جو باتین تمنے یہان بنائی ہین اُنکی تعریف مین زبان قاصر ہے اب کیا مجال کسی کی جو
اس ملک مین آسکے ذوبان جادو نے کہا اے شبرنگ جادو مین نے اپنے یہان تو جو جو سحر
بنائے ہین وہ بہت ہی کم قوت ہین مگر اب مین تمھارے یہان چلنے کا ارادہ رکھتا ہون کہ تمھارے
یہان بھی ایسے ایسے سحر بنادون وہان بھی ایسا ہی امر ہے کہ ایک پردہ نشین حکومت کرتی ہے اگر کسیوقت
مین کوئی شخص برفساد ہوا تو وہ کیا کرے گی اس سے بہتر یہ ہے کہ اُس شہر کو بھی اسیطرح مسحور کردین
جیسے اس شہر کو بنایا ہے شبرنگ جادو نے کہا اسکی کیا ضرورت ہے جو شخص حکمران ہے وہ خود تمسے اور
مجھسے سحر مین زیادہ دخل رکھتی ہے کسی کی مجال نہین جو اُس سے سحر مین بازی لے جائے جسوقت وہ
چاہیگی خود ایسے ایسے سحر پیدا کرے گی اب شہنشاہ کیوان کے یہان چلنے کا انتظام کرو کہ وہان کا
جانا ضرور ہے اور ایک ہفتہ گذر جانے مین اب بہت کم دن باقی ہین اگر زیادہ عرصہ ہوگا تو ممکن ہے
کہ شہنشاہ کے خلاف ہوا اور وہ شکایت کرین ذوبان نے کہا اے شبرنگ نہین معلوم اب کیا کیا باتین پیش آئین
اور کوئی کون سی مصیبت اُٹھانا پڑے اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک انجمن وداع مقرر کرین اور سب اہالیان
شہر اُس انجمن مین جمع ہون اور ایک روز کامل وہ جلسہ رہے شب بھی یونہین عیش و عشرت مین بسر کرین
اُسکی صبح کو یہان سے روانہ ہون اور شہنشاہ کی طرف چلین شبرنگ نے کہا اے ذوبان بہت
عرصہ ہوگا ذوبان نے کہا جو کچھ ہو مین ایک انجمن وداع ضرور مقرر کرونگا اور سب سے ضرور وداع ہونگا

شمر نگ خاموش ہو رہا ذو بان نے اُسیوقت سے جلسہ کا انتظام کرنا شروع کیا دوسرے روز سب لوگون کو اطلاع ہوئی سب اہالیان شہر آکر جمع ہوئے ذو بان جادو ایک بارہ دری مین گیا وہان جاکر اُسنے ایک جلسہ خاص مقرر کیا جو لوگ اعلےٰ درجے کے تھے وہان جمع ہوئے شمر نگ جادو بھی مسند پر بیٹھا دور شراب چلنے لگا مطرب خوش لحن محفل مین آیا ساز درست کرکے یہ غزل شروع کی غزل

تو آنکھ مین نہ سرمہ دنبالہ دار دے
کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے
کیا خاک تجھ پہ جان کوئی جان نثار دے
تو سرمہ چشم ناز مین میرا غبار دے
کرتا ہے یون تقاضائے دل اُمیدوار وصل
ہنسکر گذار یا اُسے روکر گذار دے
ہے فیض گریہ چشمۂ آب بقا تو کیا
کیون لوٹیون کے بدلے دُرِ شاہوار دے
اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے

مفتون چشم کو یہ ہین اک وار وار دے
دشنام ہوگئے وہ ترش ابرو ہزار دے
مٹی نہ جب تلک ترے دل کا غبار دے
ایسا خوف کہ آتے ہی آتے جواب خط
جیسے اذان بلند کوئی رو خود دار دے
ہے دم داغ دل سے سپہر فلک کی آگ
مانگو تو ایک قطرۂ آئینہ وار دے
چشمے سے سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

چھلا مئین تو بیٹھے کا کل ای نگار دے
یہ وہ نشہ ہین جسے نرگس اُتار دے
جولان سمند ناز کو ای شہسوار دے
قاصد جواب نامہ کی منتظار دے
اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
وعدے پہ روز حشر کے یون کون اُدھار دے
عاشق نہ بنے انجم گردون سے ای
جب تک عدو خون کو آئینے تیکار دے
مطرب نے اس غزل کو ایسی تان لگا

ے گایا کہ سب کا دل بھر آیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو شمر نگ نے جلسہ کو برخاست کیا سب لوگ ذو بان جادو سے رخصت ہوئے ذو بان جادو نے چند رفیق ہمراہ لیکر وہان سے کوچ کیا اور طرف مرحلۂ کیوان جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت کیوان جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ جب اُسنے سفال جادو سے کہا کہ تم تسلیم آئینہ اندام کا بندوبست کرو اور ایک ہفتہ کی مہلت دی سفال جادو نے منظور جادو سے کہا منظور جادو نے یہ سب انتظام کیا کہ نامے روانہ کیے جب ایک ہفتہ گذرا تو کیوان جادو نے سفال جادو کو بلایا کہا اے سفال جادو تجھے کیا بندوبست کیا آئینہ اندام جانب صحرائے ہولناک روانہ ہوا یا ابھی یہین ہے سفال جادو نے کہا ابھی یہین ہے اگر روانہ ہوتا تو حضور سے ضرور عرض کی جاتی کیوان جادو نے کہا اے سفال تجھنے بڑی غفلت کی اب مین تجھکو دو روز کی اور مہلت دیتا ہون اگر دو روز کے بعد تجھے آئینہ اندام کو روانہ کیا تو مین بہت آزردہ ہونگا اور بھائی صاحب کا عتاب تجپر نازل ہوگا سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ میری خطا کیا ہے آپنے جن جن لوگون کے نام مجھے فرمائے مین نے اُن لوگون کے نام خط نامے روانہ کیے وہان سے کوئی جواب نہین آیا اب اگر حکم ہو تو مین دوبارہ اُن لوگون کے نام خط روانہ کرون کیوان جادو نے کہا مین اِن عذرات کو نہین مانتا جسطرح بن پڑے دو روز مین اس کام کو انجام دو ورنہ مین تمہاری شکایت بھائی صاحب سے کرونگا اور تم اُنکے مزاج کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو وہ اگر اس بات کو سنینگے تو ضرور تمھین سزائے شدید دینگے سفال جادو نے عرض کی ای شہنشاہ آپ مالک ہین مین آپ سے عرض نہین کرسکتا جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجے کیوان خاموش ہو رہا سفال جادو وہان سے اُٹھکے اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو کو بلایا کہا کہ منظور جادو اِسوقت

بڑا غضب ہوا شہنشاہ کے عتاب مین ہم تم اسیر ہوئے آئینہ اندام کے بارے مین جو کچھ حکم ہوا تھا ابھی تک
اُسکا کچھ انتظام نہین ہوا اسوقت مجھے شہنشاہ نے بلایا تھا فرماتے تھے کہ اگر دو روز کے بعد یہ سب انتظام
نہ ہو جائیگا تو سب کو سزائے شدید دی جائیگی تا آئندہ ایسی خطا کرنے کی جرأت نہ رہے منظور جادو نے
کہا اے وزیر اعظم میری اور آپ کی اسمین کیا خطا ہے آپ نے جو کچھ مجھے حکم فرمایا مین نے تعمیل ارشاد مین کوئی عذر
نہین کیا اسمین میری اور آپ کی کیا خطا ہے کہ حکم ناموں کا جواب نہ آئے شہنشاہ مالک ہین جو چاہین فرمائین
مین اسوقت پھر سب کے پاس نامے روانہ کرتا ہون دیکھون اب بھی وہ لوگ جواب دیتے ہین یا نہین سفال
جادو نے کہا ای منظور جادو تم اسیوقت اس مضمون کے نامے روانہ کرو کہ شہنشاہ کیوان تاجدار جادو فرماتے ہین کہ اگر
دو روز کے اندر آئینہ اندام جادو جانب صحرائے ہولناک روانہ نہوا تو جن جن لوگون نے اسمین عذر کیا ہے وہ سب سزا پائینگے
اگر آپ لوگون کو تکلیف سزا اُٹھانا ہو تو تشریف نہ لائے اور تکلیف سزا آپ ہی لوگون کے واسطے نہین ہوگی بلکہ ہم سب بھی
خاص سزا اور مقصود ہونگے اور ہمارے واسطے بھی تکلیف سزا ضرور ہوگی جہانتک ہو سکے یہان آنے مین جلدی کیجیے کہ
شہنشاہ کے حکم کے خلاف نہو اور ہم آپ بھی خطاوار نہ تصور کیے جائین آئندہ آپکو اختیار ہے ہم زیادہ عرض نہین کر سکتے منظور
جادو اُسیوقت سفال جادو سے رخصت ہوکر آیا اپنے ٹھکانے پر آکے اُسنے نامے تحریر کرنا شروع کیے پہلے
ایک نامہ خوش فہم جادو کے نام نامہ تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے خوش فہم جادو آپکو نامہ شہنشاہ
کیوان تاجدار جادو کے حکم سے تحریر کیا تھا اور تاکید لکھی گئی تھی کہ جسطرح بنے آپ آئینہ اندام جادو
کے ساتھ جانے کیواسطے چند آدمی ایسے تجویز کیجیے جو صحرائے ہولناک مین جاکر ہمیشہ کے واسطے سکونت
اختیار کرین اور ایک مکان صحرائے ہولناک مین جگہ تجویز کرکے تعمیر کرائین کہ آئینہ اندام جادو اُس مکان مین
جاکر سکونت اختیار کرے آپ نے اُس نامے کا جواب نہ دیا انجام یہ ہوا کہ آج شہنشاہ کا عتاب مجھپر نازل ہوا
اور فرمایا کہ اگر دو روز کے اندر یہ کل انتظام نہوگا تو ہر ایک کو سزائے شدید دی جائیگی اگر آپکو یہی منظور ہے کہ ہم
سب لوگ سزائے شدید کی تکلیف اُٹھائین تو آپ تعمیل ارشاد شہنشاہ مین تاخیر کرین ورنہ دو روز کی مہلت شہنشاہ
کی سرکار سے اور عطا ہوئی ہے اس دو روز مین جسطرح ہو سکے کام کو انجام دین ورنہ غضب ہو جائیگا سب
لوگ سزا پائینگے جب اس نامے کو منظور جادو تحریر کر چکا تو اُسنے ایک نامہ شہرنگ جادو کے نام تحریر
کیا اُس کا مضمون بھی یہی تھا اسکو ختم کرکے ایک نامہ ذوبان جادو کے نام لکھا اُسکا مضمون بھی ویسا ہی
تھا جب سب نامون کی تحریر سے فراغت پائی تو اُسنے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا وہ سب نامے دیکے
یہ نامے نامہ بران سحر کی معرفت روانہ کرو کہ اسی وقت سب کو پہونچین آج شہنشاہ کا عتاب ہم لوگون پر
نازل ہوا ہے جس امر کے واسطے سابق مین نامے روانہ کیے تھے ہنوز وہ کام انجام نہین ہوا تھا اُسی کیواسطے
یہ اور نامے تحریر کیے ہین اب اگر دو روز کے اندر یہ کام انجام نہ پایا تو از کہ تا مہ سب خطاوار سرکار متصور ہونگے
اور سب کو سزائے شدید ملے گی کسی کی سعی و سفارش نہ چلے گی اب اگر سزا کی تکلیف اُٹھانا ہو تو اس کام مین
تاخیر کرو ورنہ اسیوقت ان نامونکو روانہ کرو اور جواب بھی اسکے اسیوقت سب کو دینا معلوم ہو جانے کہ ان
لوگون نے آخر کچھ انتظام کیا یا نہین سیماب جادو نے کہا ای نائب صاحب میری اور آپ کی اسمین کیا خطا
ہے آپ نے مجھے نامے دیئے مین نے اُسی وقت روانہ کر دیئے وہی لوگ اگر جواب نہ لکھین تو کیا کیا جائے
عتاب سلطانی تو ان لوگون پر نازل ہونا چاہیے جنھون نے تعمیل ارشاد مین کمی کی ہم لوگ تو بالکل بیخطا ہین

منظور جادو نے کہا اے سیماب شہنشاہ ہمارے اور تمہارے اور تمام طلسم کے مالک ہین جسکو چاہین سزا دین
اور جسے چاہین خلعت وانعام سے سرفراز کرین سیماب جادو نے کہا زبردستی کسی کو شہنشاہ اور سلطان
سزا نہین دے سکتے ہین ہم ضرور عرض کرینگے کہ پہلے ہم لوگون کی خطا ثابت کی جائے اگر واقعی
ہم خطاوار ہین تو آپ ہمکو سزا دین ورنہ جو لوگ خطاوار ہین وہ سزا پائین منظور نے کہا ایسے عذرات
شہنشاہ کے سامنے نہین چل سکتے ہین وہ ایک بات قبول نکرینگے اگر دو روز سے زیادہ عرصہ ہوگا وہ
سلطان ایوان کو اس امر کی اطلاع دینگے وہ ایک کی بات خیال مین نلائینگے اور ہم لوگون کو جلا کر سزا
دے دینگے اس سے بہتر یہی ہے کہ اس کام کے انجام دینے مین جہانتک ممکن ہو جلدی کی جائے سیماب
جادو اسی وقت رخصت ہوا اپنی جگہ پر آیا کاغذ اور جو سوسے بنے ہوئے اُسکے پاس موجود تھے انکو نامے
دیکر اُسی سب طرف روانہ کیا کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ لوگ جو اپنے ٹھکانے سے روانہ ہوئے طے مراحل کرکے ایک روز کے بعد محلہ کیوان تاجدار
پر پہونچے اُسی وقت اپنی عرضیان ہرکارون کی معرفت روانہ کین ہرکارے عرضیان لیکر کیوان تاجدار
کی ڈیوڑھی پر آئے دربانون سے کہا ہم لوگ شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو
کی عرضیان لائے ہین حضور شہنشاہ مین عرضیان ارسال کرنا ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدارون
کو بلایا چوبدار آئے عرضیان لیکر اندر گئے سیماب جادو کو جاکر دین سیماب جادو عرضیان
لیکر منظور جادو کے پاس آیا منظور جادو کو عرضیان دین منظور جادو نے جو عرضیون پر شبرنگ
جادو اور ذوبیان جادو کا نام دیکھا بہت خوش ہوا کہا اے سیماب بہت اچھی بات ہوئی اگر اسوقت
یہ لوگ نہ آتے تو مین مضطرب الحال رہتا تھے اسوقت جو بازوگر حلقتا سے روانہ کیے تھے
نہین معلوم اُسکے جواب کب آتے اُسوقت تک شہنشاہ نہین معلوم کیا حکم فرماتے اور ہم
لوگون کے بارے مین کیا سزا تجویز ہوتی مگر ان لوگون کا آجانا بہت اچھا ہوا یہ کہکے منظور جادو
انکا عرضیان لیکر سفال جادو کے پاس آیا کہا وزیر اعظم آپ کو مین مژدہ دیتا ہون کہ شبرنگ جادو
اور ذوبیان جادو آگئے اور انھون نے اپنی عرضیان روانہ کی ہین آپ اسی وقت ان عرضیون
کو حضور شہنشاہ مین لیجایئے اور اُنکے جواب لیکر ابھی تشریف لایئے اب صرف خوش فہم جادو
کے یہان سے جواب آنا باقی ہے یقین ہے وہ بھی سب انتظام سے فراغت حاصل
کرچکا ہو سفال جادو یہ کیفیت سنکر اور عرضیان دیکھکر بہت خوش ہوا اُسی وقت خوشی خوشی عرضیان
لیکر کیوان جادو کے پاس گیا کہا اے شہنشاہ آپ بھی اس امر مین غصہ فرماتے تھے خادمون کو سزائے
شدید دینے والے تھے لیجیے جواب آگیا شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو خود آئے ہین
عرضیان اُنکی ملاحظہ فرمایئے کیوان جادو خوش ہوگیا کہا اے سفال جادو تم جانتے ہو کہ مین بھائی
صاحب سے کسقدر ڈرتا ہون اگر اسوقت یہ کام انجام نہ پاتا تو مین اُنسے جھوٹا ہوتا اسوقت مین نے یہ خیال
کرلیا تھا کہ دوڑ دونگا بھائی صاحب کے پاس نہ جاؤنگا انھین صورت نہ دکھاؤنگا جب یہ کام

انجام پائیگا اور آئینہ اندام روانہ ہو جائیگا اُسوقت جاؤنگا اُنسے سب حال بیان کرونگا تم لوگون سے
بھی خوش ہونگے میرا بھی نام ہوگا سفال جادو نے کہا اب ان عرضیون پر دستخط فرمایئے کیوان
جادو نے عرضیان پڑھین مضمون اُنکا یہ تھا کہ ہم حسب الطلب شہنشاہ یہان آئے ہین جو حکم ہو وہ کرین
کیوان نے عرضیون پر دستخط کیے کہ آپ لوگون نے بڑی نوازش کی اب اسقدر تکلیف آپکو اور دیجاتی
ہے کہ آپ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر طرف صحراے ہولناک کے جایئے وہان آپ لوگون کے واسطے
مکان تیار ہے اُسکو ایک سال مین ایسا سحر تعلیم فرمایئے کہ یہ اس طلسم کے کام کا ہو جائے یہ دستخط کرکے عرضیان
سفال جادو کے حوالے کین کہا اے سفال جادو اسی وقت ان سب لوگون کو روانہ کرو وعدہ ہو مین کل بی بی
صاحب کے پاس جاؤنگا وہ ضرور اسکی کیفیت مجھسے دریافت کرینگی مین کہدونگا کہ وہ کل طرف صحراے ہولناک کے
روانہ ہو گیا سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ ابھی خوش فہم جادو نے خط کا جواب نہین بھیجا ہے اور نہ ابھی وہ لوگ
آسکے ہین جو ان سب کے ہمراہ براے خدمت صحراے ہولناک مین جائینگے اُسوقت اُنکے نام دوسرا حکمنامہ روانہ کیجیے
دیکھین کیا جواب آتا ہے کیوان جادو نے کہا وہان سے جو کچھ جواب آئے مگر ان لوگون کو اسیوقت روانہ کردو اگر آدمی
وہان سے آئین تو انکو پھر روانہ کردینا سفال جادو نے کہا ہان یہ ہو سکتا ہے کہ جب وہان سے آدمی آئین تو انہین پھر روانہ کردون
اسوقت دو چار آدمی جو آئینہ اندام کی خدمت کو موجود ہین وہ اسکے ہمراہ چلے جائین کیوان جادو نے کہا اب آئینہ اندام
کو یہان نہ روکنا سفال جادو اُسیوقت رخصت ہو کر اپنے مکان پر آ کے منظور جادو کو بلایا کہا اے منظور جادو
حکم شہنشاہ ہے کہ اسیوقت آئینہ اندام کو روانہ کردو لہذا تم ایک نامہ آئینہ اندام کے نام تحریر کرو کہ تمہین
اسیوقت اپنا سامان سفر درست کرنا چاہیے اور شبرنگ جادو اور ذوبان جادو کے ساتھ روانہ ہونا چاہیے
اور شبرنگ کے نام نامہ تحریر کرو کہ آپکے بارے مین شہنشاہ کا یہ ارشاد ہے کہ آپ اسی وقت جانب
صحراے ہولناک آئینہ اندام کو لیکر روانہ ہون منظور جادو نے اپنے ٹھکانے پر آکے اُسیوقت دو نامے تحریر
کیے ایک نامہ آئینہ اندام پاس روانہ کیا اور دوسرا نامہ شبرنگ اور ذوبان کے پاس بھیجا نامہ دار دونون جگہ
نامے لیکر اُسیوقت پہونچے آئینہ اندام نے شاطر جادو سے کہا ایک نامہ میرے پاس آیا ہے اب آپ کی کیا راے
ہے شاطر جادو نے کہا آپکو اسمین کیا عذر ہے بے عذر آپ تشریف لے جایئن اور یہان نہ ٹھہرین آئینہ اندام
کے واسطے جو لوگ خدمتگذار مقرر ہوئے تھے انھون نے جانے مین انکار کیا شاطر جادو نے کہا اس
حکمنامے مین لکھا ہے کہ تم لوگ تھوڑی دور کے واسطے ساتھ کیے جاتے ہو جب خوش فہم جادو اپنے یہان سے
لوگون کو روانہ کرینگے اسوقت تم لوگون کو واپس آنا ہوگا اسوقت جانے مین عذر نہ کرو ورنہ شہنشاہ کے خلاف
ہوگا یہ لوگ مجبور ہوئے آئینہ اندام نے اسیوقت سامان سفر درست کیا سب لوگ آمادہ ہوئے کہ چوبدار نے آکے
خبر دی کہ ای آئینہ اندام جادو شبرنگ جادو اور ذوبان جادو آپکے پاس آتے ہین آپکو لازم ہے کہ انکی
پیشوائی کو جایئے اور بڑے اعزاز و اکرام سے لایئے کہ یہ لوگ بزرگان طلسم سے ہین بادشاہان طلسم انکا لحاظ
رکھتے ہین آئینہ اندام اسی وقت اُٹھا اپنے مکان سے باہر آیا دیکھا دو ساحر ابن ضعیف تاج شہریاری سر پر رکھے
ہوئے آتے ہین عقب مین اُنکے اور دو تین ساحران ضعیف ہین آئینہ اندام نے جھک کے دونون کو سلام کیا ان
ساحرون نے جواب سلام دیا آئینہ اندام انکو اپنے ہمراہ بارہ دری کے اندر لایا مسند پر بٹھایا آپ لب مسند
دوزانو مودب بیٹھا ان ساحرون نے کہا اے آئینہ اندام اب تیرے چلنے مین کیا عذر ہے آئینہ اندام نے باہم

باندھ کر جواب دیا کہ آپ جسوقت فرمائیں ہم چلنے پر آمادہ ہوں اُنھوں نے کہا اب دیر نکرو ہم لوگ اسی ارادے
سے آئے ہیں آئینہ اندام جادو اُٹھا شاطر جادو وغیرہ سے رخصت ہوا اور شیرنگ جادو دلاور دو بان
جادو کے ہمراہ ہوا یہ لوگ اسکے لشکر جانب صحرائے ہولناک روانہ ہوئے کہ حال ان سب کا
آفتاب شجاعت میں بیان کیا جائے گا

## اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب آئینہ اندام جادو وہان سے روانہ ہوا اور اشراق نے بدیع الملک نامدار سے ایک ہفتہ
کی مہلت طلب کی بدیع الملک نے اُسکو مہلت دی اُس روز شب کو تو بدیع الملک نامدار اپنے لشکر مین
رہے شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نامدار نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ کفار نے ایک ہفتہ
کی مہلت طلب کی ہے اتنے دنون یہان بیکاری ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو اس صحرا کی سیر کو جاؤن قریب
قریب شکار کھیلون صاحبقران نے یہ خیال فرمایا کہ بدیع الملک جو اتنے دنون یہان بیٹھینگے انکی طبیعت
گھبرائیگی اس سے بہتر یہی ہے کہ انکو جانے دون نہ روکون یہ سوچ کے صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری
طبیعت گھبراتی ہے تو برائے شکار جاؤ مگر یہ خیال رہے کہ کفار نے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے ایک دن
بھی گذر چکا ہے دور نہ جانا قریب قریب شکار کھیلنا بلکہ خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ بدیع الملک نے
عرض کی مجھے خود خیال ہے مگر یہان طبیعت گھبرا گئی اس سبب سے جاتا ہون ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی
اگر مزاج مبارک مین آئے آپ بھی تشریف لے چلین صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک
ابھی تمھارے ہمراہ مین شکار کو گیا بھی تھا اور یہان تمھاری عدم موجودگی مین میرا جانا اچھا نہین ہے شاید
کوئی بات پیدا ہو بدیع الملک نے بھی صاحبقران سے زیادہ اصرار کرنا مناسب وقت نہ جانا
رخصت لیکر چند سردارون کو ہمراہ لیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤ
خواجہ بڑی مشکل سے بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے اور چند ساحر بھی مع مریخ آفتاب علم ساتھ
بدیع الملک کے برائے شکار چلے شاہزادہ اُس روز تو قریب قریب جنگلون مین شکار کھیلتا رہا مگر دوسرے
روز ایک آہو کے تعاقب مین گھوڑا چھوڑا مع تمام ہمراہیون کے اُس صحرا سے دور نکل گیا خواجہ نے
وہان کچھ سوچ کے کہا اے بدیع الملک لشکر سے بہت دور آگئے ہو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ
یہان نہ ٹھہرو واپس چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ یہان آج کی شب قیام کرتے ہین سب لوگ
دن بھر پریشان رہے ہین اگر اسوقت بھی راحت نہ ملے گی تو سب کو سخت تکلیف ہوگی اس سبب سے
مین فقط آج کی شب یہان قیام کرتا ہون کل روانہ ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا تمہین اختیار ہے کل نہ
عذر پیش کرنا کہ آج دن بھر یہان شکار کھیلین پھر شب کو چلین گے بدیع الملک نے کہا ایسا نہو گا خاطر جمع
رکھو خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک نوجوان نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین اُسی وقت
بارگاہین استادہ ہو گئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین
گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے شاہزادے نے خاصہ طلب کیا خادمون
نے دسترخوان بچھایا بدیع الملک نے خاصہ نوش فرمانے کے بعد صحبت برخاست کی اپنی خوابگاہ

میں تشریف لائے اور سب لوگ بھی رخصت ہوئے اپنی اپنی بارگاہوں میں جاکر سو رہے شب تو اس
حالت میں بسر کی جب صبح ہوئی خواجہ بدیع الملک کے خیمے میں آئے دیکھا بدیع الملک مشغول نماز ہیں خواجہ
چپکے کھڑے رہے جب بدیع الملک نے فریضۂ صبح سے فراغت پائی خواجہ نے کہا اب چلنے کا سامان
کرو اور لشکر کی طرف روانہ ہو بدیع الملک نے کہا خواجہ ابھی چلنا بیکار ہے ہنوز اس صحرا کی سیر ہی نہیں
کی خواجہ نے کہا میں اسی لیے پہلے ہی یہ بات تم سے کہی تھی کہ یہ عذر پیش کروگے کہ آج دن بھر اس صحرا کی سیر کریں
یہ بات اچھی نہیں ہے بدیع الملک نے خواجہ کی بہت کچھ منت و سماجت کی خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک
نے اسیوقت خادموں کو بلایا مرکب طلب فرمایا خادم بارگاہ سے باہر آئے مرکب سج کر در بارگاہ پر لائے
اور سب واردوں نے جو یہ کیفیت دیکھی سب چلنے پر تیار ہوئے بدیع الملک بارگاہ سے برآمد ہوئے
گھوڑے پر سوار ہو کر برائے شکار صحرا کی جانب چلے سب لوگ بھی شاہزادے کے ہمراہ روانہ ہوئے
تھوڑی دور کے بعد قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار یہاں سے قریب ایک باغ ہے جب یہ طلسم آباد تھا
تو لوگ اُس باغ کو بالاے آسمان بتاتے تھے اور وہ کسی کو نظر نہیں آتا تھا ایک دھواں ہر وقت گھیرے رہتا تھا
اکثر وہاں کے حالات لوگوں سے دریافت کیے مگر کسی نے کچھ نہ بیان کیا ہر ایک نے یہی کہکے ٹال دیا کہ وہ
باغ آسمان پر ہے بھلا وہاں کے حالات کوئی کیونکر بتا سکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو
اب وہاں یقین ہے کہ اُس باغ کا نشان بھی نہو مگر اُس ٹھکانے کو دیکھ آنا اچھا قنداب جادو نے عرض
کی اے شہریار اگر میں آپ کے ہمراہ چلونگا تو خواجہ کے خلاف ہوگا اور وہ صاحبقران زمان سے شکایت
کرینگے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ یہاں سے واپس چلنے میں کسقدر تعجیل کر رہے ہیں بدیع الملک نے
فرمایا اے قنداب جادو میں خود چلتا ہوں تمھاری کیا خطا ہے خواجہ اگر شکایت کرینگے میں صفائی کردونگا
اور خواجہ بھی ہمراہ چلینگے بدیع الملک نے جو اسطرح تشفی دی قنداب جادو آمادہ ہوا بدیع الملک
نے خواجہ کو اپنے پاس بلایا کہا اے خواجہ یہاں سے بہت قریب ایک باغ ہے جب یہ طلسم آباد تھا تو لوگ
اُس باغ کی نسبت یہ کہتے تھے کہ یہ باغ آسمان پر ہے کبھی وہ نظر نہ آتا تھا ہمیشہ دھواں معلوم ہوتا تھا اب یہ طلسم
اجڑ گیا ہے یقین ہے وہ باغ اچھی طرح سے ظاہر ہو گو اور عجائب و غرائب تو اسمیں باقی نہ ہونگے مگر اس باغ ہی
کو دیکھ لیتے اُسکے بعد واپس چلیں گے خواجہ نے کہا وہاں جانا بیکار ہے خالی باغ ہوگا وہ بھی اس لائق نہوگا کہ
کوئی اسکی سیر کرے جب سے طلسم برباد ہوا ہے اُس روز سے اُسکی خدمت بھی کسی نے نہ کی ہوگی پژمردہ ہوگا
وہاں جانے سے کیا فائدہ بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو میں عزم کر چکا جاکر ضرور دیکھونگا خواجہ نے کہا
تمکو اختیار ہے مجھے یہی خیال ہے کہ ایسا نہو وقت پر لشکر میں نہ پہونچ سکو اور یہی بڑی بات ہے ابکی
بار مقابلہ اخیری ہے یہ طلسم تم بفضل ایزدی فتح کر چکے ہو ایک یہی مقابلہ باقی ہے اگر اس مقابلے میں زمرد
و بختگان و تورج قتل ہوگئے تو آگے جانے کی کیا ضرورت ہوگی یہیں سے واپس چلیں گے بدیع الملک
نے فرمایا خواجہ ابھی بہت دن باقی ہیں میں اسی وقت باغ کی سیر کر آؤنگا تم بھی چلو ایک عجائب چیز ہے اسکو
دیکھ آؤ خواجہ نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو میں موجود ہوں یہ کہکے خواجہ آگے بڑھے بدیع الملک نے
قنداب جادو سے کہا اب تم رہبری کرو ہم لوگوں کو اس باغ کی راہ نہیں معلوم ہے قنداب جادو آگے آگے
چلا بدیع الملک نے دیکھا کہ طائران رنگین بال چاروں طرف سے اڑکے آگئے ہیں آپس میں بزبان فصیح گفتگو

کرتے ہیں اشعار عاشقانہ پڑھتے ہیں اور عجب عجب حرکات اُن سے ظہور پذیر ہوتے ہیں بدیع الملک نے قنداب
سے کہا اے قنداب جادو یہ طائر بھی عجب طرح کے ہیں آپس میں مثل انسان گفتگو کرتے ہیں اشعار عاشقانہ پڑھتے
ہیں سب سحر کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار طلسم کے برباد ہو جانے
سے ان طائروں کی صورت آج بنی ہے دیکھیں ورنہ اس باغ کا کوئی راز آج تک کسی پر منکشف نہیں ہوا اور آگے
دیکھتا ہے کہ کیا کیا عجائبات نظر آتا ہے بدیع الملک تو قنداب جادو سے یہ باتیں کر رہے تھے کہ خواجہ نے آکر کہا
اے بدیع الملک اگر تمہیں سیر اکنا منظور ہے تو اس باغ میں نہ جاؤ یہاں سب سحر کا کارخانہ ہے نہیں معلوم کیا ہو
اور کس سے مقابلہ پڑے تو عبث ہو اس سبب سے میرے نزدیک یہاں تک سیر کر لی اب واپس چلنا
اچھا ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر وہاں کسی سے مقابلہ بھی پڑ جائیگا تو خدا مالک ہے اور کارخانہ سحر سے
خوف نکرو لوح طلسم پاس ہو بو ہے اگر کوئی بات سحر کی پیش آئے گی تو کیا ہوگا لوح اسکا نشان بتائے گی خواجہ نے
کہا اے بدیع الملک میرے کہنے کو تم خیال میں نہیں لاتے ہو خدا اسکا انجام بخیر کرے میں امیر سے تعجب کرتا ہوں کہ
انھوں نے ایسے وقت میں تمھیں اجازت دیدی کہ مجھے اب ایسے تو میں ضرور کہتا کہ ہرگز نہ جانے دیجئے سمجھا رکھ
لیجئے اگر انکے جانے کے بعد یہاں اور کوئی آفت آئے اس سبب سے صاحب لوح کا رہنا تمام طلسم کی
کیفیت آپ دیکھ رہے ہیں کہ کیا حال ہے ہر ایک کو اپنی جان بچانے کی پڑی ہے اور سب اس طلسم سے بھاگے
جاتے ہیں بعض ایوان شہطاق کی طرف جاتے ہیں بعض اور اور اطراف کو چلے جاتے ہیں ایسے وقت میں اچھا نہیں
ہے کہ صاحب لوح لشکر سے دور رہے بدیع الملک نے کہا خواجہ میں لشکر سے کچھ دور رہا ہوں اگر اسوقت
میرے لشکر میں ضرورت ہو تو ابھی پہونچ سکتا ہوں خواجہ نے جب دیکھا کہ بدیع الملک کسی طرح منظور نہیں کرتے
مجبور ہو کے خاموش ہو رہے بدیع الملک تو جوان آگے بڑھے دیکھا بہت سے طائران سرخ رنگ ایک شجر پر
بیٹھے ہوئے آپس میں ذکر کر رہے ہیں کہ طلسم کشا آتا ہے اب اس آفت میں پھنسے گا تو عمر بھر یہاں سے رہا نہوگا کیونکہ صاحب
لوح ہونے سے نادان ہو گیا ہے تو لوح کی تاثیر یہاں الٹی ہو جاتی ہے بدیع الملک نے بھی یہ طائروں کی تقریر سنی
قنداب نے عرض کی اے شہریار یہ طائر جو کچھ کہہ رہے ہیں شاید صحیح ہو اور لوح طلسم کی یہاں الٹی تاثیر کرے
تو غضب ہو بدیع الملک نے کہا ایسی بات زبان سے نہ نکالنا اور نہ مجھے صدمہ ہوگا اب ہم ارادہ کر چکے اگر اس
راہ میں جان جاتی رہے تو بھی اب منہ نہ موڑیں گے جو چاہے وہ ہو بے سیر کیے ہوئے واپس نہ ہونگے قنداب
جادو نے جو بدیع الملک کو اسدرجہ آمادہ پایا خاموش ہو رہا اور دل میں کہا ایسا نہو کہ میں کچھ اور کہوں تو شاہزادہ کو غصہ
آجائے مجھے قتل کرے جب وہ خواجہ کے کہنے کی سماعت نہیں کرتا ہے تو میں کس شمار میں ہوں یہ سوچ کے خاموش
ہو رہا بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک پھاٹک عالیشان بنا ہے سامنے پھاٹک کے ایک چبوترہ سنگ سرخ
کا ہے اس چبوترے پر ایک درخت نہایت خوشنما گر عجائب وغرائب سے معمور دکھائی دیتا ہے درخت پر سے ایک صدا
دلکش آتی ہے پھاٹک دور تھا بدیع الملک بعد تعجیل اُس پھاٹک کے پاس آئے درخت کی لطافت و رعنائی جو دیکھی
تو ٹھہر گئے قنداب جادو بھی حاضر ہوا عرض کی اے شہنشاہ اس درخت کی کچھ یہی ہے کہ ہوا سے اسکے پتے جو ہلتے ہیں تو ایسی
ایسی دلکش صدا آتی ہے بدیع الملک نے فرمایا ابھی اس طلسم میں بعض بعض جا باقی ہے جب تک آئینہ اندام جادو نہ قتل ہوگی
اور مر نہ جائیگا قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار آئینہ اندام جادو کا سحر باطل ابھی بہت ہے جس قدر یہ طلسم
یہاں آباد تھا اسی قدر زمین بھی آبادی تھی بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ اسی قدر آسمان پر بھی آبادی ہے مگر معلوم ہوا

کہ وہ قول غلاف تھا زمین کی آبادی جیسے خود دیکھی اسوجہ سے یقین ہوا قندا ب جادو تو بدیع الملک سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ اس وقت پر ایک طائر رنگین بال آ کر بیٹھا بیٹھتے تو اُسنے رقص شروع کیا بدیع الملک اُسکا رقص دیکھکر خوش ہوئے بعد اُسکے طائر نے رقص موقوف کیا اور بجوش الحانی مثل انسان یہ غزل شروع کی غزل مرے ہین رشک بیار سے ہم اور زیادہ

تو لطف مین کرتا ہے ستم اور زیادہ
ساتھ اپنے ہی اب موج الم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ
گر شرح جنون کیجیے رقم اور زیادہ
شیشے کی طرح پیدا ہے ہم اور زیادہ
لکھی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق نمک درد و الم اور زیادہ
کیا ہووے گا دو چار تیغ سے بجے ساقی
ہو پشت فلک مین ابھی خم اور زیادہ
ہو جسکو سبب از مرگ بھی یاد ہین تنگ
پیدا ادم افعی مین ہو سم اور زیادہ
ہستی تنگ مایہ نے کچھ بھولنا ہے ایسا
بار و تنگ گیا اُنہ سے ہم اور زیادہ
دکھلائے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی
بھڑکی ہے جو یون آتش غم اور زیادہ
ہو بیت کے چلے ہین یہ بات کب اُنسے
کچھ توسن وحشت کا قدم اور زیادہ
گر سر نہ کرے خاک خرابات کو صوفی
ہان تمکو مرے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہوگا جو ہوگی تب غم اور زیادہ
کیون مین نے کہا تھا ساقی ادین تمہین
سے عشق کا بھر اُسکے تو دم اور زیادہ
بیٹھے سر بستر پہ پڑا پاؤن کہان تک
گردن تسلیم کو خم اور زیادہ
جو کنج قناعت مین ہین تقدیر پہ شاکر
دین لیو تمہ نہ وہ دولت اغم اور زیادہ
کر تو بھی بلند آہ علم اور زیادہ
سرکش کے سر افراز ہین ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبرا کے جو یاد آیا تو ہوگے ہم آغوش
اُٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرے کو سیہ نہ ورق جیسے خط
مین تو تجھ کو ترے سر کی قسم اور زیادہ
دشمن کی بجا سید حق نگاہ ہون یہ کیجیو تنگ
تنگ اُسکو کرے کنج عدم اور زیادہ
اُس شوخ ستمگر کو مری مرگ ہے منظور
اُبھرے ہے حباب لب یم اور زیادہ
ہے سوز محبت سے مری خاک مین گرمی
ہو آہوئے رم دیدہ کو رم اور زیادہ
ہے نکہت ریحان کا دماغ اب کے تجھے عشق
دو کین تو اُبھر جائے شکم اور زیادہ
صید دل عاشق مین ہے مصروف وہ کافر
سو جھین اُسے پھر یوں ستم اور زیادہ
کیا قہر ہے جتنا کہ وہ چاہت کے لئے ہی
کیا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ
کہتا ہے مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ
اُس عاشق بیچارہ کا ہے آج برا حال
بس یا دن نہ پھیلا تب غم اور زیادہ
بیٹھے ہین ثمر شاخ ثمر دور کو جھکا کر
ہے ذوق برابر اُنہین کم اور زیادہ
قیمت مین بڑھے وصل کے دم اور زیادہ
تیغ اُسنے جو کی تیغ سے سر اور زیادہ
جون شاخ بڑھے ہوئے قلم اور زیادہ
دیتا ہے وہ دم باز جو دم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینہ مین دم اور زیادہ
لذت سے محبت کی ہے ہر زخم جگر کو
نالہ سے نہین کوئی الم اور زیادہ
گر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت
سید بھی ہی تو ایک اُسمین ہی خم اور زیادہ
اُس زلف کے مارے کی اگر خاک کو جلائے
ہے زہر نہ کھاتا تجھے سم اور زیادہ
وہ دلکو چرا کر جو لگے آنکھ چرانے
کیونکر نہ اُٹھائے وہ قدم اور زیادہ
ہے دو قدم نقطاب مری گریہ مین ای چشم
آتا ہے مرے ناک مین دم اور زیادہ
مہمیز سر خار سے نکلا سر صحرا
بے خوف ہین اب صید حرم اور زیادہ
اے خنجر خونخوار نہ بڑھ شکل مین کمی کر
اتنا ہی اسے چاہتے ہین ہم اور زیادہ
سرعت ہے ابھی نبض مین جون موج رم برق
اُس تیغ دو دم مین نہین دم اور زیادہ
کہتا ہے گلے لگ کے مرے وہ دم خنجر
گریہ سے ہین آنکھون پہ ورم اور زیادہ
ہے باغ جہان مین تجھے گر ہمت عالی
جھکتے ہین سخی وقت کرم اور زیادہ
طائر نے اس خوش الحانی سے اس

غزل کو تمام کیا کہ بدیع الملک کی عجب حالت ہوگئی دل بیچین ہوا آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اور ہمراہی جو بدیع الملک کے مع خواجہ سب کے قلب اُلٹ گئے کلمات بیجا زبان سے نکلنے لگے سب طائر کی تحسین کرنے لگے کوئی کہتا تھا ای

طائر تجھے قسم ہے خداوند آئینہ اندام جادو کی ایک غزل اور سنائے کوئی کہتا تھا اے طائر اگر ہمپر عنایت کر تو اسی غزل کو
پھر شروع کر غرض اسی طرح سب لوگ اپنی اپنی کہتے تھے طائر درخت پر بیٹھا ہوا سب کی سنتا تھا
بدیع الملک کی یہ کیفیت تھی کہ خاموش کھڑے تھے آنکھوں سے آنسو جاری تھے دل پر ہجوم رنج
و ملال سب سے زیادہ طائر کی خوش الحانی کا خیال تھا کچھ زبان سے تو نہ فرماتے تھے مگر آنکھوں سے
آنسو جاری تھے دیر تک بدیع الملک کی یہی حالت رہی جب نوبت بہ غشی پہونچی اور شاہزادے کا قلب
زیادہ مضطر ہوا بدیع الملک کو خیال ہوا کہ لوح کو دیکھنا چاہیے یہ سوچ کے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ
فرمایا تو نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا خدا نے بڑا فضل کیا کہ تجھے اب بھی لوح کی یاد ہوئی اگر اسوقت بھی لوح یاد نہ آتی تو
بڑی مصیبت اٹھانا پڑتی لازم ہے کہ اسم حاشیہ لوح کو ایک بار پڑھ کے طائر کی طرف پھونک دے پھر قدرت
خدا کا تماشہ دیکھ اور اس گلزار کی سیر میں لوح کا زیادہ خیال رکھنا یہاں کا جو حاکم ہے وہ ابھی تک اسی جگہ باقی ہے
اسکا ارادہ یہاں سے جانے کا نہیں ہے بلکہ آئینہ اندام پر حکومت کرنے کا قصد ہے وہ لوح کی فکر ضرور کریگا تمھیں
لازم ہے کہ لوح کو بہت ہوشیاری سے رکھو اگر لوح ضائع ہو جائیگی تو اب ہاتھ نہ آئیگی بدیع الملک اس
ہدایت کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اسم حاشیہ لوح کو پڑھا طائر کی طرف پھونک دیا طائر نے ایک چیخ ماری درخت
میں آگ لگی ایک شور عظیم برپا ہوا دھواں چاروں طرف پھیل گیا تھوڑی دیر کے بعد سنگ باری ہوئی پھر آگ برسنے
لگی آگ برسنے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ہفت رنگ جادو بود اس آواز کے آنے سے وہ سب آفتیں دفع
ہو گئیں بدیع الملک کے ہمراہیوں کو بھی ہوش آیا خواجہ بدیع الملک کے قریب آئے کہا جو کچھ میں نے کہا تھا
وہ پیش آیا اب بھی واپس چلنا اچھا ہے ٹھہرنا برا ہے اگر اور آگے بڑھوگے تو اس سے زیادہ کوئی آفت آئیگی
مفت میں کسی کی جان جائیگی بدیع الملک نے جو یہ خیال کیا تو سامنے ایک ساحر کا لاشہ پڑا ہے شاہزادے
نے کہا خواجہ مقام شکر ہے کہ خدا نے اس مکار کے مکر سے بچایا اور اسکو قتل بھی کیا اب اور کیا چاہیے تھا سب مرادیں
پوری ہوگئیں امید قوی ہوئی کہ اس تمام گلزار کی سیر بہت اچھی طرح کرینگے اگر اسقدر آغاز نہ کر چکے ہوتے اور قصد
سیر نہ کیا ہوتا تو واپس چلتے مگر اب مجبور ہیں کہ لوح بھی ہدایت کرتی ہے کہ اس گلزار میں جانا اچھا ہے اور میں بھی یہاں
ایک ساحر کو قتل کر چکا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے یہ ساحر یہاں دربان تھا اس دربان کو قتل کر کے واپس جانا اچھا
نہیں ہے اب اس طلسم میں بھی جانا ضرور ہے کیونکہ مالک گلزار کو اسکی خبر پہونچی ہوگی کہ کسی نے دربان کو قتل کیا وہ اسکا
انتظام کریگا ہمارے آنیکا اسکو انتظار ہوگا اگر ہم یہاں سے واپس جائینگے تو وہ ضرور کہیگا کہ دروازے سے ہی کے
انتظام کو دیکھکر اس درجہ خائف ہوئے کہ یہاں نہ آسکے اس سبب سے چلنا ضرور چاہیے خواجہ نے کہا اے
بدیع الملک اگر یہی خیال ہے تو آج ہی پر منحصر نہیں ہے جب خدا وہاں سے فتح و فیروزی واپس لائیگا اسوقت یہاں بھی
آکر مقابلہ کر لینا خدا یہاں بھی مظفر و منصور کریگا ابھی اسکا وقت نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ یہاں زیادہ عرصہ ہو جائے اور وہاں آئینہ اندام
جادو کے ساتھ کے دن گذر جائیں اور وہ آکر مقابلہ کرے تو وہاں سوائے صاحبقران کے کوئی ایسا نہیں ہے جو لشکر کو
لڑا سکے گا اور سب سردار میں گو تم اس طلسم کے طلسم کشا ہو تمھارا ہونا ضرور ہے بادشاہ طلسم سے جنگ ہے اسمیں صاحب لوح کا ہونا
ضرور ہے وہ سو باتیں پیدا کریگا مکر و فریب سے بھی کام لیگا صاحبقران بے لوح اسکے مکر کو کیا سمجھ سکیں گے اس سبب سے
کہتا ہوں کہ تمھارا ابھی وہاں ہونا میرے نزدیک بہت مناسب تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو میں بے اس گلزار
کو دیکھے ہوئے نہ جاؤنگا مگر یوں نہیں واپس جاؤں تو اپنے ذمے بدنامی لوں صاحب گلزار کیا کہے گا اسے یہی خیال ہوگا کہ بہت

نہ پڑی جو گلزار کے اندر آتے ہی دروازے ہی سے اپنی جان بچا کر بھاگ گئے اور ابھی مہلت میں آئینہ اندام کی پانچ روز باقی ہیں دیکھا
جائیگا اسوقت تک واپس چلیں گے یہاں آج ہی فیصلہ ہو جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک آگے بڑھے دروازے
کے اندر آنے دیکھا ایک گلزار رشک بہارستان و نگارستان چمن سے بہتر باغ جنت کا نمونہ تکلف میں سب سے دو تا نہایت بدیع
و پر فضا بدیع الملک باغ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے جیسے ہی دروازے سے قدم آگے بڑھایا چاروں طرف سے آوازیں مہیب آ
آنے لگیں بدیع الملک نے دیکھا ہزارہا طائران مہیب صورت آوازیں دے رہے ہیں بدیع الملک نے کچھ سماعت نہ کی بلا تکلف
قدم آگے بڑھایا طائروں نے آ کے گرد بدیع الملک کے حلقہ کیا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تو لکھا پایا کہ اسم حاشیہ ہیچ
کو دو بار پڑھو یہ طائر ابھی جل جائینگے قفل نہ کیا جائیگا تمہیں راستہ مل جائیگا مگر بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرنا یہ وہ مقام ہے جو تمام طلسم سے
سحر میں زیادہ تر سخت ہے اسکا حاکم وہ ہے جسنے اب اس طلسم کی حکومت لینے کا ارادہ کیا ہے یہاں بہت سمجھ کے ہر ایک کام کرنا اگر دھوکا
کھا جاؤ گے تو تمام عمر یہاں سے رہائی ممکن نہ ہوگی بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا ای قنداب جادو میں نے جو لوح میں
دیکھا تو یہاں کی بابت ایسا کچھ لکھا ہے کہ اس گلزار کو تمام طلسم سے زیادہ سخت بتایا ہے یہاں کے حاکم کے بارہ میں یہ خبر دی کہ وہ اب
طلسم کی حکومت لینا چاہتا ہے علاوہ اسکے اور اور باتیں بھی ایسی ہی لکھی ہیں جنسے یہ بات ظاہر ہو کہ یہ کسی اچھے ساحر کا باغ ہے اور
طلسم میں سب مرحلہ جات سے مشکل ہے یہاں کا حاکم کسی طرح آئینہ اندام جادو سے کم نہیں ہے قنداب نے عرض کی اے شہریار
یہاں کے جسقدر نامی ساحر ہیں انکے اسمار میرے پاس لکھے ہوئے موجود ہیں مگر آجتک میں نے اس جگہ کے حاکم کا نام نہیں سنا
نہیں معلوم کون شخص یہاں حکومت کرتا ہے اور کس کے تصرف میں یہ باغ ہے بدیع الملک نے اسم حاشیہ ہیچ کو پڑھکر طائروں
کیطرف دم کیا ایک تلاطم برپا ہو گیا صدائیں اور زیادہ مہیب آنے لگیں تاریکی چھا گئی بدیع الملک نے لوح چمکائی روشنی
ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ زمین پر بہت سی لاشیں ساحروں کی پڑی ہوئی ہیں سب کی لاشیں برہنہ ہیں بدیع الملک
وہاں سے آگے بڑھے وہ شور و غل ختم ہوا شاہزادے نے پھر لوح کو دیکھا اسمیں لکھا تھا کہ اب اسی راہ پر چلے جاؤ جب
کوئی نئی بات سامنے آئے اس وقت لوح کو دیکھنا ابھی ضرورت لوح دیکھنے کی نہیں ہے بدیع الملک آگے
بڑھے خواجہ پھر قریب آئے کہا اے بدیع الملک اب مجھے تمہارا ارادہ ظاہر ہو گیا اور معلوم ہوا کہ آپ تم نے اس امر
کو کامل تصدیق کیے ہوئے نہ لیجئے گا میں مجبور رہوں ورنہ میری رائے یہ تھی کہ پہلے ان لڑائی کو سر کرتے پھر یہاں
دیکھا جاتا ابھی اسکی ضرورت نہ تھی مگر تمہیں منظور نہیں اور اسکی کیفیت دریافت کرنا اور اس مرحلے کو برباد کرنا چاہتے ہو
لہذا جو ترکیب لوح سے حاصل ہو اسکے موافق کام کرو اور جس طرح میں صلاح دوں اس ترکیب سے آگے بڑھو
بدیع الملک نے کہا لوح کے احکام کے موافق میں ضرور کام کرونگا اور جو کچھ رائے تمہاری ہوگی اسکے موافق بھی
ضرور کرونگا خواجہ نے کہا تعجیل نہ کرو اور ایک شخص کا تقرر کرو کہ جہاں سب لوگ دم بھر استراحت کریں جسے
کفایت رہبری تمہاری رہے میں بدیع الملک نے جواب دیا خواجہ میں تعجیل تو کسی کام میں نہیں کرتا تمہاری رائے
اگر یہاں کہیں ٹھہر جاؤں میں ابھی سب کو روکے لیتا ہوں جب تک تم نہ کہو گے میں آگے نہ بڑھونگا یہ کہکے بدیع الملک
نے قنداب جادو سے کہا اور لوگوں کو روک لو خواجہ کہتے ہیں کہ دم بھر یہاں دم لیں تو آگے چلیں قنداب نے
سب لوگوں کو ٹھہرایا تھا موں نے بارگاہ استادکی بدیع الملک بارگاہ میں گئے اور لوگ جو ہمراہ تھے وہ بھی حاضر
ہوئے شاہزادے نے خواجہ سے کہا یہاں ٹھہرنا تمہارے سبب سے ہوا اور نہ میرا ارادہ یہ تھا کہ جسقدر راستے
ہو جائے غنیمت ہے خواجہ نے کہا اگر یہاں نہ ٹھہرتے تو بہت پریشان ہوتے کل کی رہبری کے لائق نہ رہتے اور
نہیں معلوم کیا بات ہو اور کس سے مقابلہ پڑے آج تازہ دم لے لیا بہت اچھا ہے بدیع الملک خواجہ سے

یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک سوار نقابدار در بارگاہ پر آیا دربانون نے وہین روکا بدیع الملک کو اطلاع کی
شاہزادے نے کہا اُس سوار کو ہمارے پاس لاؤ چوبدار باہر آئے سوار سے کہا کہ تمھین ہمارے آقائے نامدار
طلب فرماتے ہین سوار نے کہا ہم بارگاہ کے اندر نہ جائین گے صرف ہمارا یہ پیغام کہدو کہ ہمین مالک
گلزار کا حکم ہے کہ جو کوئی اس باغ مین بے اجازت چلا آئے اُسکو اسیر کرکے ہمارے پاس بھیجدو لہذا تم لوگ
بھی بے اجازت آئے اور یہان کے دربان کو قتل کیا اور لوگ جو مزاحم ہوئے اُنھین بھی جان سے مارا ہمارے
مالک کو ان لوگون کے مارے جانے کا بڑا قلق ہے اور اسوقت ہمارے پاس یہ حکم آیا ہے کہ اُس شخص کو اسیر کرکے
جلد ہمارے پاس لاؤ کہ ہم اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرین لہذا تملوگون کو لازم ہے کہ میرے پاس آؤ مین تمھین اسیر
کرکے لے چلون جہانتک میری زبان گویائی دیگی تم سب کی سفارش کرونگا قتل کی سزا سے بچاؤنگا آئندہ
تملوگون کی تقدیر سے مجبور ہون کچھ میرا بس نہین چوبدار نے کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے ہم ایسا مہمل
پیغام اپنے آقائے نامدار کی خدمت مین عرض نہین کرسکتے جسے دعوے جرأت ہو یہان آکے مقابلہ کرے لشکر
کو ساتھ لیکر آئے ساحرون کو مقابلہ کے واسطے اپنے ساتھ لائے ہم لوگ یون کیا اسیر ہونگے جب آئینہ اندام
جادو سا ساحر ہمین قید نہ کرسکا اور ہمارے آقائے نامدار کے خوف سے اپنے طلسم کو چھوڑ کے بھاگا جاتا ہے تو اور
کسی کی کیا مجال ہے جو ہم سے مقابلہ کرسکے جب سردار اس طرح بھاگ جائے تو تم لوگ انکی رعیت مین ہو تو کیا
لڑو گے سوار نے جو چوبدار کی یہ گفتگو سنی کہا اے شخص تجھے پیغام کہنے مین کیا تکلیف پہونچتی ہے جو تو نہین
جاتا اور ایسی باتین بناتا ہے تملوگون کی کیا حقیقت ہے سب غیر ساحر ہو اور جو ساحر بھی تمھارے ہمراہ ہین اُنکی
کی کیا حقیقت ہے ابھی چاہین تو کسی کی زبان سے ایک حرف سحر نہ نکل سکے سب سحر فراموش کرین اور تمھارے
آقائے نامدار جو اس طلسم مین براے طلسم کشائی آئے ہین اُنکی بھی کچھ کیفیت ہم لوگون نے سُنی ہے
وہ بھی کیا چیز ہین تو ہملوگون سے مقابلہ کرسکین گے جسوقت چاہین گے اُنکو گرفتار کرکے لوح طلسم اُن سے
چھین لینگے اور قتل کرکے سر اُنکا خداوند آئینہ اندام کی خدمت مین بھیجدینگے تم لوگون نے دربانون کو جو قتل
کیا اور دو چار ملازم جو اس طلسم کے تمھارے آقا کے ہاتھ سے مارے گئے تو تم لوگون کو یقین کامل ہو گیا
کہ یہان کے باشندے مقابلہ نہ کرسکین گے یہ نہ سمجھے کہ تمھین اسی لحاظ سے اس باغ کے اندر بلایا ہے اب
تملوگونکا یہان سے واپس جانا محال ہے لوح طلسم اب کام نہ دیگی یہ سرحد طلسم سے باہر ہے یہان کی لوح اور
ہے حاکم اور کل قواعد یہانکے سب سے جدا ہین اور یہان کی لوح کسی کے ہاتھ نہین آسکتی اب تم جاکر اپنے
آقائے نامدار کو بھیجدو مین اُنکو اپنے ہمراہ لے جاؤن اُس سوار نے چوبدار کو اسقدر عاجز کیا کہ یہ
مجبور بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک نے فرمایا جو سوار میرے پاس آیا تھا اُسکو تم لوگ اپنے ہمراہ نہین
لائے چوبدارون نے عرض کی اے شہریار اگر جان کی امان پائین تو عرض کرین بدیع الملک نے اجازت
دی چوبدارون نے عرض کی اے شہریار یہ جو سوار آیا ہے عجب طرح کی باتین کرتا ہے ہملوگون کو آپ کا
حکم ہوا کہ اُسکو حاضر کرین حسب الحکم غلام اُسکے پاس گئے کہا کہ تیرے بارے مین حکم باریابی ہوا ہے اُس
گستاخ نے جواب دیا کہ مین ہرگز بارگاہ کے اندر نہ جاؤنگا تم اپنے آقا سے کہو کہ وہ خود میرے پاس
آئین مین اُنھین حاکم گلزار کی خدمت مین اسیر کرکے لے جاؤنگا علاوہ اسکے اور بہت سی باتین کہین جو
غلام عرض نہین کرسکتے بدیع الملک تلوار ٹیک کے اُٹھے کہا مین ہی اُنکے پاس چلتا ہون اسکے دلین

حسرت نہ رہے کہ تا بدر بدیع الملک نہ آئے بارگاہ مین چھپے ہوئے بیٹھے رہے بدیع الملک کا اُٹھنا
کہ سب لوگ اُٹھے شاہزادے نے چین بر جبین ہو کر کہا کہ خبردار میرے ہمراہ کوئی نہ آئے سب بدیع الملک
کو غصہ مین دیکھکر ٹھہر گئے مگر خواجہ بعد بدیع الملک کے جانے کے پوشیدہ طور سے چلے اور بارگاہ سے
باہر پہونچکے گلیم اوڑھ لی بدیع الملک جو باہر آئے سوار نے دیکھا کہا اے شخص تو کون ہے
بدیع الملک نے فرمایا جسکو تو نے بلایا تھا وہ مین ہی ہون جو کچھ تجھے مجھسے کہنا ہو بیان کر سوار نے
کہا ہمارے مالک کا حکم ہے کہ تمھین اسیر کر کے یہان سے لے جائین اور جسقدر تمھارے ہمراہ لوگ ہین اُن
سب کو بھی قید کر لین مالک ہمارے تمھین حکم قتل دینگے تمنے غضب کیا کہ بے اذن باغ مین آگئے اور وہان
اور چند ساحر اور جو ملازمین گلزار تھے اُنکو قتل بھی کیا تو بڑے مغرور ہو اور اگر اس طلسم مین تم براے طلسم کشائی
آئے تھے تو اُسکی وجہ سے تمھین کیا فخر حاصل ہوا اگر طلسم کو فتح کر لیتے تو البتہ یہ بھی تھا کہ تمھارا کام ہوتا
بدیع الملک نے کہا اے شخص مین غرور ذرا بھی نہین کرتا اور اسیر کرنے کا کسی مین کب حوصلہ ہے جب تو
آئینہ اندام سا ساحر مجبور رہا اور قید نہ کر سکا جب کچھ بس نہ چلا مجبور ہو کے ایوان نہ طاق کیطرف
بھاگا اپنے نزدیک سمجھا ہے کہ وہان چھپ کر جان بچ جائے گی اور مین وہان بھی نہ چھوڑونگا فورا
اُسکو قتل کرونگا اور تمھارے یہان کس کی مجال ہے جو اسیر کر سکے مین خود مع اپنے کل ہمراہیون کے چلنے
کو موجود ہون مگر شرط یہ ہے کہ تمھارے مالک یہان لینے کو آئین اپنے ہمراہ لے جائین سوار نے کہا ہمارے
مالک کو اسقدر تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہے ہم لوگ کیا تعمیل ارشاد کرنے مین بند ہین اور آقا ہمارے
ایسے چھوٹے کامون کے واسطے تشریف نہین لے جاتے ہان اگر کوئی بڑا کام ہوتا تو تشریف لاتے
بدیع الملک نے فرمایا تم لوگون کے لے جانے سے ہم نہ جائینگے سوار نے کہا ہم ابھی جا کر تمھین بلائے
لیتے ہین یہ کہکے وہ سوار واپس گیا بدیع الملک پھر بارگاہ کے اندر آئے مگر خواجہ اُس سوار کے
ہمراہ روانہ ہوئے وہ سوار راہ طے کر کے ایک بنگلے کے قریب پہونچا خواجہ نے دیکھا چمن کے
بیچ مین وہ بنگلہ نہایت خوبصورت بنا تھا سوار جسوقت بنگلے کے قریب پہونچا کنیزین بنگلے سے نکلکر باہر آئین
سوار نے سب کیفیت بیان کی کہا طلسم کشا کو اپنی ہمت و جرأت پر بڑا ناز ہے اُسنے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا
اگر میرا بلانا منظور ہے تمھارے مالک کو تو خود یہان لینے کو آئے مجھے اپنے ہمراہ لے جائے تم لوگون کے
ہمراہ مین ہرگز نہ جاؤنگا کنیزون نے کہا طلسم کشائی کچھ شامتین آئی ہین ابھی ملکہ عالم کو اگر خبر پہونچ گئی
تو اسی وقت فنا کر دینگی سوار نے کہا اسکی اطلاع کرو و ملکہ اسی وقت اسکو بلا لین کنیزون نے
کہا ہم ملکہ عالم تک کہان پہونچ سکتے ہین ہان وزیرزادی صاحبہ سے جا کر سکتے ہین وہی کوئی
انتظام کرینگی طلسم کشا کا اب بچنا محال ہے آج ہی اسیر ہو جائے گا یہ کہکے کنیزین اندر بنگلے کے آئین
خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے سب کے ہمراہ اندر آئے نگاہ جو پڑی خواجہ نے دیکھا ایک نازنین
تخت جواہر نگار پر بعد ناز و ادا جلوہ گر ہے نور رخسار سے تمام بنگلہ روشن ہے کنیزین دست بستہ
یمین و یسار کھڑی ہین ایک خواص عقب مین رومال ہلا رہی ہے خواجہ نے خیال کیا کہ مقرر یہی کوئی
شاہزادی ہے جب تو اسقدر عظم و شان اسکو نصیب ہے خواجہ تصور کر رہے تھے کہ کنیزون نے
عرض کی وزیرزادی صاحبہ کی عمر دراز ہو ابھی حسب الحکم طلسم کشا کی گرفتاری کو سوار گیا تھا اُسنے جا کر

طلسم کشا کو بلا یا مگر طلسم کشا اسقدر جو مغرور ہے کہ آپ کی شان مین کلمات لاطائل کہتا ہے اور اسیر نہین ہوا جواب دیا کہ رسالہ پورا جائے اگر اسیر ہو تو اسکا سر میرے پاس آئے ملکۂ عالم نے طلب فرمایا ہے خواجہ نے جو یہ سُنا کہ یہ وزیرزادی ہے دلمین خیال کیا جب وزیرزادی کا یہ عظم و شان ہو تو شاہزادی کی شان و شوکت کیسی ہوگی یہان اگر ین پڑے تو جو کچھ مال و اسباب سامنے دکھائی دیتا ہے اسپر اپنا قبضہ کرون اور یہان سے روانہ ہون آیندہ دیکھا جائیگا اور اگر یہ لوٹ بھی ہاتھ آجائین تو قصہ تمام ہو شاہزادۂ بدیع الملک کو یہان سے لے چلین ملکہ اور وزیرزادی کو اُنکے حوالے کرین یہ سوچ کے خواجہ نے چاہا کہ باہر جائین اور کسی کنیز کی صورت نظر آئین مگر پھر سوچے کہ ایسا نہو کہ عیاری کھل جائے تو یہان کوئی بچانے والا بھی سوائے ذات خدا اسکے نہین ہے یہ سوچ کے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے بنگلے کے ایک گوشے مین جا کر بیٹھے اور رونے مین اس غزل کو بجانا شروع کیا

## غزل

پھرون جیب کی یا مین رہون ہشیار دامن سے
اگر بند جائے میرے دامن کہسار دامن سے
دکھائے صد بند زنجیر نے یہ پاؤن جنون کے
گرہ دیکر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے
گرا رات کچھ جو موتون کو وہ کن کر جائے پھولون
اگر وہ دھو ڈالے تو داغ مئے پندار دامن سے
مرا آنسو ہے وہ زہر آب نیا ہو بدن سارا
اگر پلکو آستین سے تنگ ہو او عار دامن سے
کہان وہ موسم طفلی کہ ہم دامن سوار و نہین
اگر آنسو مرے پونچھے وہ گل رخسار دامن سے
ہوا پنکھے کی خواب آور ہے یہ کیا ایما جنون
چھپا لے تو چراغ شعلہ رخسار دامن سے
الگ تا ہو نہ کچھ کیجے کہ ہر تار دامن سے
جنون کیلئے ہی ناخن جیب سے اور خار دامن سے
جلینگے آتش رنگ حنائی پاسے گو رکتے
کہ ایک صد سا ہو ہے ہر دم رفتار دامن سے
مرینی بھی نہین دیتے خلش گرگئی ہر کاوش
نکالے لعل ہی تیغ کی جا کسار دامن سے
مرے پاؤن کے چھالے ہوتے ہین کیا تکلف
خدا ناخواستہ لگ جائے ای غمخوار دامن سے
یہ مجھ بن اشکباری ہر کہ آنسو پونچھتا ہون مین
لیا رستے کا رتو سن رہوار دامن سے
مین وہ آلودہ دامن ہون بتائین تا رہو کہ
ارے سوختہ خوابیدہ وہ بیدار دامن سے
نہ دور سے دل جلون کی ذوق ہمسایہ نکالا
نہ دامن خار سے چھوٹے نہ چھوٹے خار دامن سے
پھرون بیٹھے ہوئے کوسون مین اپنے زور وحشت
ہلا پنکھا جو وقت گرمی رفتار دامن سے
عزیزا اعلا نہین سرمایہ ہمت کہ دولت
کہ صحرا پوچھتا ہے کب ستان خار دامن سے
فرشتہ تیرے دامن کو بتائین جا نماز اپنی
جو کوئی ٹوٹ جاتا ہے اُلجھکر خار دامن سے
تری مجنون کو ہے وہ جامۂ عریان تنی زیبا
کبھی تو آستین سے اور کبھی ای یار دامن سے
مرا وہ گریۂ خندۂ عشرت سے بہتر ہو
فرشتہ پاکدامن لیکے میرے تار دامن سے
نگاہ بوالہوس ہی ہے تیری خاک اوڑا کیو
کہ اب فانوس پونچھے شمع کا رخسار دامن سے

یہ دلکش صدا جو بنگلے کے ایک گوشے کی طرف سے آئی وزیرزادی متحیر ہوئی کنیزون سے کہا ارے یہ صدا کیسی ہے کون گاتا ہے دل بیتاب ہو گیا خدا کے واسطے جلد اسکا پتہ لگاؤ بڑے تعجب کی بات ہے کنیزون نے کہا آپ خود سمجھتی ہین ہم لوگ تو آپ سے پوچھنے والے تھے یہ حیرت جو ہوئی تو وہ کنیزین بھی ٹھہر گئین جو رسالہ مین اطلاع کرنے جاتی تھین اب وزیرزادی کی عجیب حالت ہوگئی چار سو حیران دیکھنے لگی باہر بھی کنیزون کو روانہ کیا کہ جا کر تحقیق کرین کہ باہر تو کوئی نہین گاتا ہے کنیزون نے آکے عرض کی ہمنے حسب الحکم باہر بہت تلاش کیا مگر کوئی نہین ہے آپ کو محض خیال تھا یہان سے دور تک ملکہ اس چمن کی پوری سرحد تک مین جا کر دیکھ آئی کسیکا پتہ نہین لگا وزیرزادی نے سحر کرنا شروع کیا کہ جو کوئی ہوگا ابھی ظاہر ہو جائیگا بہت بہت سحر کیا مگر کچھ سحر نے بھی اثر نہ دکھایا آخر کار یہ مجبور رہوئی تو کنیزون سے کہا کہ مین ابھی ملکہ کے پاس جاتی ہون اُنکی خدمت مین عرض کرونگی وہ اسکا کچھ بند و بست فرمائینگی خواجہ اپنے دلمین خوش ہوئے کہ اب ملکہ تک بھی رسائی ہو جائیگی

وزیرزادی جو اُٹھی خواجہ بھی ہمراہ ہوئے سب کنیزین وزیرزادی کے گرد حلقہ کرکے چلین وزیرزادی بنگلے کے باہر آئی تخت منگایا تخت پر سوار ہوئی خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے برابر بیٹھ گئے اُسنے سحر کرکے تخت اُڑایا تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک بارہ دری رشک پری عالیشان طلائی دیوارین جڑاؤ دروازے عجب تکلف کی عمارت نظر آئی خواجہ خوش ہوگئے وزیرزادی نے قریب بارہ دری کے پہونچ کے تخت بیچار ناشروع کیا بارہ دری کے کوٹھے پر تخت اُتارا آپ تخت سے اُتری خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے ہمراہ ہوئے وزیرزادی زینے سے اُترکے صحن بارہ دری مین آئی بارہ دری کے اندر گئی خواجہ بھی اُسکے ہمراہ بارہ دری کے اندر آئے دیکھا بارہ دری کی سجاوٹ پر نگاہ نہین کام کرتی ہے جو چیز ہے بیش قیمت ہے سامنے ایک تخت جواہر نگار بچھا ہے گرد اُس تخت کے اسقدر روشنی کی ہے کہ وہانکا حال خلاصہ معلوم نہین ہوتا اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تخت پر بیٹھا ہے مگر صورت صاف نہین دکھائی دیتی خواجہ کو کمال تعجب ہوا وزیرزادی کے ساتھ ساتھ قریب تخت پہونچے وزیرزادی برائے تسلیم خم ہوئی خواجہ نے دیکھا ایک حور نژاد قمر پیکر گل رخسار ماہ رو تخت پر بیٹھی ہے اسقدر زیور جواہرات زیب جسم کیے ہوئے ہے کہ اُسکی ضیا سے اُسکی صورت صاف نظر نہین آتی ہے خواجہ بہت خوش ہوئے دل مین خیال کیا کہ یہ مال مفت ہاتھ آیا اچھی ساعت سے گھر سے چلے تھے خواجہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ اُس نازنین جواہر پوش نے وزیرزادی کے سلام کا جواب دیکر کہا اے انجم طلعت اسوقت تیرے آنے کا کیا سبب ہوا انجم طلعت یعنی وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکۂ عالم طلسم کشا نے بہت سر اُٹھایا ہے آپ کے باغ مین بے اجازت آیا ہے دربان کا قتل ہونا تو حضور کو معلوم ہی ہے مگر علاوہ اُسکے طلسم کشا نے اور بہت سے ملازمین گلزار کو بیگناہ قتل کیا مین نے حسب الحکم حضور ایک سوار اُسکی گرفتاری کو روانہ کیا تھا اُسنے جاکر چاہا کہ مین گرفتار کرون مگر طلسم کشا نے بجبر اسے پر خیمہ سے نکل آیا اُس سوار سے دو بدو گفتگو کی آپ کی شان مین کلمات لاطائل نکالے مجھے سُنکر بہت غصہ آیا مین نے کنیزون سے کہا کہ رسالے مین اطلاع کرو کہ بہت سے لوگ جائین اُسکو گرفتار کر لائین کنیزین دروازے تک بھی نہ پہونچی تھین کہ ایک واقعہ عجیب ظہور پذیر ہوا گوشہ سے ایسی آواز دلکش پیدا ہوئی کہ مین خود مین نہ رہی دل بیتاب ہوگیا جب تک وہ صدا آتی رہی اُسوقت تک تو کچھ بھی مین نے جنبش نہ کی کیونکہ مجھے ہوش ہی نہ تھا جب وہ صدا موقوف ہوئی تو مین اور زیادہ بیتاب ہوئی بہت کچھ تجسس کیا مگر اُسکا پتہ نہ چلا اسی سبب سے رسالہ بھی اُسطرف نہ روانہ کرسکی اور کوئی کام نہ ہوا اسی تعجب مین آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ اُسکا سبب خلاصہ ارشاد کرین کہ مجھے سکون ہو ملکہ نے جو یہ بات سُنی کہا اے انجم طلعت تیرا دل اُلٹ گیا ہے بھلا ایسی آواز دلکش آئے اور اُسکا پتہ نہ چلے ممکن نہین خواجہ تو گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین سُن ہی رہے تھے زنبیل سے اُنکال سے ایک گوشے میں آکے یہ غزل (مین بجانا شروع کی غزل

سبزہ تربت ہو وقت غزلان ہی رہا　　مین ہمیشہ عاشق بیچیدہ مو پریشان ہی رہا

بستۂ فتندی ... کام عزیزین وہ لعل لب　　پھر مرے حق مین تو تنگ زندان ہی رہا

ہاتھ اپنا ... مین زیر زنخدان ہی رہا　　جان ... منکر نہ آئے راہ پر ... بھی

بعد مردن بھی خیال چشم کا ن ہی رہا　　خاک پر روئیدہ مرے عشق پیچان ہی رہا

نہ دہ سکا جیسے ... اُس دہان تنگ　　... سے ... اپنے نامسلمان ہی رہا

تجھ میں اُسمین ربط ہی گویا رنگ و بوے گل | وہ رہا آغوش میں لیکن گریزان ہی رہا | اور دن ایمان ڈھونڈھتا ہے ذوق کیا سنتے ہیں
اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا | خواجہ نے جو یہ غزل ختم کی انجم طلعت نے ملکہ کی طرف دیکھکر کہا اب آپکو
اسپر سے عرض کرنے کا یقین ہوا ملکہ نے اُسی وقت اپنی کنیزون سے کہا کہ چارون طرف تلاش کرو کہ کون ہے انجم طلعت
نے کہا ملکۂ عالم مین اسکو وہان بھی تلاش کرا چکی ہون مگر کہین پتہ نہ ملا مین نے سحر کیا کہ سحر کے ذریعے سے تلاش کر لون مگر
سحر نے بھی کچھ اثر نہ کیا ملکہ نے کہا مین ابھی سحر کے ذریعے سے تلاش کیے لیتی ہون یہ کہکر ملکہ نے ایک چادر سحر بنائی
جب چادر تیار ہو چکی تو ملکہ نے کہا اے چادر اس گانے والے کو اپنے مین لپیٹ کے میرے سامنے لانا خبردار قصور نہ کرنا
ورنہ مین ابھی تجھے جلا دونگی سب نے دیکھا وہ چادر چارون طرف زمین پر ہو لی مگر کچھ اُسمین لپٹا نظر نہ آیا جب دیر تک
چادر زمین پر لوٹا کی اور کچھ بھی نتیجہ نہوا تو ملکہ نے اور سحر کیا اُس سے بھی پتہ نہ چلا ملکہ بھی مجبور ہوئی خواجہ نے اور ایک
غزل ذمین بجائی ملکہ کی حالت بھی مضطربانہ ہو گئی انجم طلعت سے کہا اے انجم طلعت جب تک اسکی ماہیت مجھے
نہ معلوم ہوگی مین کسی بات مین دخل نہ دونگی آب و طعام خواب و خور مجھپر حرام ہو گا جسطرح بن پڑے اسکی ماہیت مجھے
بتا انجم طلعت نے کہا واری مین خود اسی واسطے آپ کے پاس حاضر ہوئی تھی کہ اسکی کیفیت آپ سے معلوم ہوگی مگر
آپ نے مجھی کو بتلاے بلا کیا اور مجھی سے ارشاد ہے کہ مین اسکی کیفیت تحقیق کرون جب آپ نے ایسے ایسے سحر کیے اور
کسی سحر سے کچھ نہوا تو مین کیا چیز ہون جو اس حال کا خلاصہ دریافت کرکے آپ سے عرض کرونگی ملکہ نے کہا اے انجم طلعت
اب یہان کا سب انتظام کر مین جب تک اسکی ماہیت نہ دریافت کر لونگی اُسوقت تک مجھے قرار نہو گا انجم طلعت نے کہا
اب آپ کیا فکر فرمائینگی جو کچھ آپ کو سحر کرنا تھا اُسوقت کر چکین کوئی نتیجہ سحر حاصل نہوا اب میرے نزدیک اور زیادہ لگا
کرنا بیکار ہے کچھ حاصل نہوگا اس سے یہ بہتر ہے کہ طلسم کشائی اسیری کیواسطے رسالہ وافر مایئے اُسکو قتل کرکے خداوندی کی خدمتین
اسکا روانہ کیجیے ملکہ نے کہا مین اسوقت تک ہرگز کسی بات مین دخل نہ دونگی جب تک اس آواز کا خلاصہ حال مجھکو نہ معلوم ہو جائیگا
انجم طلعت نے کہا آپ کو اختیار ہے خواجہ تو سب باتین سن رہے تھے دل مین خیال کیا کہ اب اپنے تئین ظاہر کرنا چاہیے مگر
پردے مین ظاہر کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ کنیزون کی طرف آئے ایک کنیز سوسن کسی کام سے اٹھی خواجہ اسکے ہمراہ
اٹھے کنیز چمن مین ایک گوشے مین جا کر کچھ پھول توڑنے لگی خواجہ نے کلاہ سر سے اتاری صورت اپنی پہلے سے بھی عیب
بنائی تھی کنیز کی نگاہ جو پڑی اسکو اسقدر خوف معلوم ہوا کہ بیہوش ہو گئی خواجہ نے اُسکو تو تندرز غین کیا اُسکا لباس اُتار کر
آپ پہنا اُسی کی صورت بنکر مسکراتے ہوے بارہ دری کے اندر آئے انجم طلعت کے پاس آ کے بیٹھے انجم طلعت نے کہا اری سوسن تو
بڑی بدتمیز ہو گیا اپنی حقیقت بھول گئی دیکھ تو تو کہاں بیٹھی ہے سوسن نقلی نے ہاتھ باندھ کے کہا کہ مین اسوقت ایک ایسا مژدہ
لائی ہون کہ جو فرط مسرت سے مجھے کچھ سجھائی نہین دیتا انجم طلعت نے کہا بیان کر سوسن نقلی نے کہا کہ مین ملکۂ عالم سے انعام کی
امیدوار ہون کہ ملکۂ عالم کو اسقدر بہ خوش کرون سوسن نقلی نے جو یہ بات کہی ملکہ نے نگاہ اُٹھا کے سوسن کیطرف دیکھا چونکہ
ملکہ بڑی ساحرہ تھی اسکے دیکھتے ہی رنگ و روغن خواجہ کے چہرے سے اڑ گیا اور صورت اصلی ظاہر ہوئی انجم طلعت نے جو
خواجہ کی صورت دیکھی منھ پر ہاتھ رکھکے الگ بیٹھی ملکہ نے کہا اے تو کون ہے اور یہان کیون آیا ہے خواجہ کچھ جیلدی گھبرا گئی کہ ابھی
تک کوئی مجھے آگاہ نہین ہے ان لوگون کو اسیطرح راضی کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا ملکۂ عالم کی عمر دراز ہو حضور ہی کے
ارشاد سے مین نے اپنے تئین ظاہر کیا اور اب حضور ہی عتاب فرماتی ہین مین وہی ہون جسکی صدا سننے کیواسطے اور جسکی ماہیت
دریافت کرنے کیلیے ابھی دشمنونکی کیا کیفیت تھی ملکہ نے کہا اے شخص کہ تو جری ہے مگر خواجہ نے کہا مین حضور سے خلاف کیون
عرض کرونگا ملکہ نے کہا پہلے مین تیرا امتحان کرون اگر یہ امر صحیح ہوا تو مجھے اور باتین دریافت کرنی ہین خواجہ نے پھر کے ذکال کہا

بطور ساعت فزائے گانا یہ کہکے یہ غزل شروع کی

کیا خطا مجھسے ہوئی تھی کہ جلانے کو مرے
بیٹھے بٹھلائے یہ کیا جی میں سمایا افسوس
ہائے محفل میں تری آنے کے قابل نہ رہا
ہائے کیوں زخم جگر میں نے دکھایا افسوس
ہائے الجھن ہے شب و روز پریشانی ہے
ان حسینوں سے نہ کیوں دلکو بچایا افسوس
قبر میں جا کے بھی ارمان سدا ہی سطوت

دل لیا عشق میں دیوانہ بنایا افسوس
تو نے اغیار کو پاس اپنے بٹھایا افسوس
بھول کر یار مقدر سے مرے گھر آیا
ایسا نظروں سے مجھے تو نے گرایا افسوس
کبھی جلسہ عیش کے نہ کی آپ نے دو دو باتیں
رات میں اُسکی عبث دلکو پھنسایا افسوس
استخوان کو سگ یار کے قابل نہ رہا
بعد مردن بھی وہ تربت پہ نہ آیا افسوس

ہائے اس پر بھی تجھے رحم نہ آیا افسوس
دل دیا تجھکو کہ بے رحم بھی تاقدر نہیں ذرا
حال دل کچھ اسے اپنا نہ سنایا افسوس
کسی میں تو عشق آیا اسے پچھتاتا ہوں
عمر بھر اپنی محبت میں رلایا افسوس
اب تو بیٹھے ہوئے پچھتاتے ہو کیا ہوتا ہے
آتش عشق نے اسد رجہ جلایا افسوس

اس خوش الحانی سے خواجہ نے اس غزل کو [ ] میں بجایا کہ ملکۂ عالم اور انجم طلعت کو پہلے سے زیادہ لطف آیا جب خواجہ نے غزل ختم کی تو ملکہ نے کہا ای شخص اب اپنی حقیقت بیان کر کسی قسم کا خوف دل میں نہ رکھ کہ ہم تجھسے بہت خوش ہیں گو تو نے ہمارے خلاف یہ بات کی کہ بے اجازت یہاں آیا مگر تیرے کمال سے ہم بہت خوش ہوئے اور اب تجھے نہ جانے دینگے یہیں رکھیں گے تجھے ہر طرح کا آرام ہوگا خواجہ نے کہا اگر مجھے ایسی امید ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں کیوں حاضر ہوتا میری کیفیت کچھ طولانی نہیں صرف اسقدر ہے کہ میں علم موسیقی کا جاننے والا ہوں اور یہی میری بسر اوقات کا ذریعہ ہے اسی طلسم سے بے انتہا روپیہ پیدا کیا جب طلسم کشا یہاں آئے اور انکے خوف سے سب بھاگ گئے اُسوقت سے ابتک کچھ نہیں ملتا ہے آپ کی کیفیت سنی تھی کہ آپ اس باغ میں رونق افروز ہیں اور سب کے ہمراہ تشریف نہیں لیگئیں اس باغ میں حاضر ہوا ملکہ نے کہا اے شخص میں نے بہت چاہا کہ تجھے ظاہر کروں مگر تو نہ ملا اسکا کیا سبب تھا یہ بات نہیں کہ تو مجھسے سحر زیادہ جانتا ہے خواجہ نے کہا حضور اس راز کو دریافت نہ فرمائیں ورنہ میرے واسطے باعث تکلیف ہوگا ملکہ نے کہا اے شخص میں اس راز کو ضرور دریافت کرونگی خواجہ نے کہا خداوند آئینہ اندام نے مجھے ایک دن خوش ہوکر یہ ایک بات عطا فرمائی تھی کہ جب میں چاہوں نظر مردم سے پنہان ہو جاؤں اُسی کا یہ سبب تھا اور خداوند نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی سے اسکا تذکرہ نہ کرنا ورنہ تاثیر اُسی روز سے جاتی رہے گی اور پھر یہ بات تجھ میں نہ رہے گی اسوقت میں نے آپ کی خاطر سے عرض کردیا اب میں اپنے میں وہ تاثیر بھی نہیں پاتا خیر آپ کی خوشی تو ہوگئی اگر میں اب بے حقیقت ہوگیا تو کیا غم ہے ملکہ نے کہا ای شخص تو خاطر جمع رکھ ہم خداوند سے تیری سفارش کر دینگے اور یہ صفت تجھ میں باقی رہے گی خواجہ نے کہا مجھے آپکی حضوری ہر وقت حاصل رہے یہی غنیمت ہے ملکہ نے کہا ای شخص اپنا نام تو بتا خواجہ نے کہا مجھے مضمار فن نواز کہتے ہیں ملکہ نے کہا اے مضمار آج تم یہاں رہنا اور ہم ہر طرح تمہارے واسطے سامان راحت مہیا کر دینگے ابھی تو ہمیں افکار لاحق ہیں جب سے والد ماجد اس طلسم سے چلے گئے ہیں لوگوں نے یہ جانا ہے کہ بخوف طلسم کشا یہاں سے فرار ہوئے ہیں گو یہ بات بالکل غلط ہے انکی مصلحت یونہیں تھی یہاں سے تشریف لیگئے اب ایوان سہ طاق میں جا کر خدائی کرینگے مجھسے بہت فرمایا مگر میں نے وہاں کا جانا قبول نہ کیا ایک تصویر میری لیگئے ہیں گو مجھے یہ بات بھی ناگوار تھی کہ میری تصویر بھی نہ لے جائیں مگر الفت پدری نے انکو مجبور کردیا اور تصویر میری لیتے گئے میں بھی اسی خیال سے کچھ نہ کہہ سکی اب اس طلسم کی حکومت پر مجھے قبضہ کرنا ہے اور طلسم کشا کو گرفتار کرکے سہ طاق کیطرف روانہ کرنا ہے میں سنتی ہوں کہ ابھی لشکر خداوند اور لشکر طلسم کشا سے مقابلہ ہے ابھی اشتراق جادو اور ساحان نامی لشکر کو لیے ہوئے ٹھہرے ہیں طلسم کی سرحد سے نکل گئے اور ایوان سہ طاق میں داخل ہوئے اب مجھے یہاں کے سب انتظام کرنا ہیں اسوجہ سے آج کل میں تمہارے واسطے اپنے حسب دلخواہ

سامان نہیں کرسکتی ہوں جب طلسم کشا گرفتار ہو جائے گا اور اس طلسم کی حکومت اچھی طرح میرے قبضے میں آئیگی اسوقت مین
تمہارے واسطے جو سامان مہیا کرونگی وہ لائق دید ہو گا خواجہ نے جھک کے سلام کیا اور عرض کی حضور نے ابھی میرے
اور کام ملاحظہ نہیں فرمائے ہیں امیدوار ہوں کہ حضور انکو بھی معائنہ فرمائیں ملکہ نے کہا اے مخمس اور کیا کام ہیں
خواجہ نے کہا میں فن ساقی گری کو بھی خوب جانتا ہوں اگر حکم ہو تو اس علم کو بھی ظاہر کروں ملکہ نے کہا
اے مضمار ہمنے آج تک ساقی گری میں کمالات نہیں دیکھے اگر اسوقت ممکن ہو تو سب اسباب ساقی گری موجود
ہے خواجہ نے جواب دیا مجھے میخانہ کی کنجی عنایت فرمائی جائے میں اپنے ہاتھ سے شراب محفل میں حاضر کروں ملکہ نے
داروغہ میخانے کو طلب کیا اور کلید میخانے کی بابت کہا کہ مضمار جادو کو دیدو داروغہ نے کلید میخانہ خواجہ
کو دی خواجہ میخانہ میں آئے شراب کی صراحیاں قاعدے سے کشتیوں میں لگائیں نمکدان تکلف سے خوانوں میں
لگا کر کباب چن کر محفل میں شراب لے کر آئے ملکہ نے جو اس قاعدے سے شراب لاتے ہوئے دیکھا بہت خوش ہوئی
انجم طلعت سے کہا واقعی مضمار ذی نواز بہت صاحب سلیقہ ہے آج تک بہت لوگ ہمارے یہاں ملازم رہے مگر
اس قاعدے سے کبھی کوئی شراب نہیں لایا مضمار لعلی نے کہا حضور ابھی کیا ہے آپ ہر بات میں یہی ارشاد فرمائینگی
کہ یہ نگاہ سے نہیں گذری غلام لائق انعام ہے یہ کہکے خواجہ نے جام بھر کر سر پر رکھا اور رقصان رقصان شعر پڑھتے ہوئے
طرف ملکہ کے چلے قریب جا کر خوب رنگ دکھایا بخوش الحانی یہ اشعار پڑھے اشعار اس آتش کا یہ مزا دل ہی کو حاصل ہو

کاش میں عشق میں سر تا بقدم دل ہوتا
چھوڑتا ہاتھ سے اپنے نہ کبھی سلسلہ شوق
نالہ دیوانہ تھا جو پابہ سلاسل ہوتا
ذبح ہونے کا مزا جانتا گر صید حرم
زلف ہوتا ترے رخسار پہ مائل ہوتا
دل گرفتوں کی اگر خاک چمن میں ہوتی
ذوق حل کیونکہ وہ اعقدہ مشکل ہوتا

آسمان درد محبت سے جو قابل ہوتا
دامن برق اگر دامن قاتل ہوتا
کرتا بیمار محبت کا مسیحا جو علاج
رکھکے خنجر پہ گلو آپ وہ بسمل ہوتا
آتا کیوں مصر میں کنعان سے نکلکر یوسف
تو جہان دیکھتے ہو غنچہ دہان دل ہوتا

تو کسی سوختہ کا آبلۂ دل ہوتا
چین پیشانی اگر تیری نہ ہوتی زنجیر
اتنا دق ہوتا کہ جینا اسے مشکل ہوتا
گر یہ بخت ہی ہونا تھا نصیبوں میں مرے
جاذبہ شوق زلیخا جو نہ کامل ہوتا
ہوتی گر عقدہ کشائی نہ ید اللہ کے ہاتھ

اشعار ختم کرکے گردن جھکائی کہا ملکہ عالم آپ ایسے لوگوں کو سر سے شراب
پلانا زیبا ہے ملکہ بہت خوش ہوئی جام لیکر پی گئی پھر تو خواجہ نے محفل میں سب کو شراب دی جب سب کے دماغ بادہ انگور
سے گرم ہوئے تو خواجہ نے لیکر بیٹھے اور بیہوشی نے ذریعہ سے اثر تاثیر شروع کی سب نشے کے سبب سے تو تجو دیتے بیہوشی
نے بہت جلد تاثیر کی سب سے پہلے ملکہ گھبرا کے اٹھی بیہوش ہو کے زمین پر گری انجم طلعت نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی
یہ بھی گھبرا کے اٹھی خود بھی ہو کے گری اسکا گرنا تھا کہ سب کنیزیں جسقدر وہاں موجود تھیں یہ سب بیہوش ہو ہو کے گریں خواجہ
نے سب سے پہلے ملکہ کی زبان میں سوزن دیکر تند زنبیل کیا پھر انجم طلعت کی زبان میں سوزن دیکر اسے بھی زنبیل میں داخل کیا
ان دونوں کے بعد سب کنیزوں کو بھی زنبیل میں رکھا مال و اسباب وہاں کا سب لوٹ لیا اسی وقت طلسم او دوھے کے اپنے
لشکر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں جہاں بدیع الملک مع چند سرداران کے مقیم تھے وہاں آئے بدیع الملک
کے پاس گئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو دیکھا کہا خواجہ کل سے تمہاری تلاش ہو رہی ہے تم کہاں تھے خواجہ نے کہا اس
باغ کی سیر کو گیا تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمنے یہاں کیا سیر کی خواجہ نے کہا یہاں بیان نہ کرونگا میرے ہمراہ تخلیہ میں چلو
تو سب کیفیت بیان کروں بدیع الملک اٹھے خواجہ نے الگ لیجا کر کہا میں نے اس گلزار کا قصہ ختم کر دیا جو یہاں کا مالک
تھا اسکو گرفتار کر لایا اب تم یہاں سے جلد روانہ ہو اپنے لشکر کیطرف چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ میں دیکھوں یہاں کا

مالک کون ہی خواجہ نے کہا یہان کا مالک ایسا ہی کہ جسکو دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے بدیع الملک نے کہا مین مشتاق
ہون خواجہ نے کہا پہلے مجھسے یہ وعدہ کرو کہ جسقدر مال واسباب یہان سے برآمد ہوگا وہ مین کسی کو نہ دونگا خود لونگا تم
اُسکا دعوے نکرنا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمہین اختیار ہے مین ہرگز دعوے نہ کرونگا مگر تم یہان کے مالک کو دکھا دو
خواجہ نے کہا اب دوسری بارگاہ آراستہ ہو تو مین اُس شخص کو لاؤن بدیع الملک اُسیوقت اپنی بارگاہ مین آئے خادمون
سے کہا ایک بارگاہ بہت جلد استادہ کرو ایک امر ضروری ہی فتنداب جادو اُسیوقت باہر آیا اپنے سامنے بارگاہ استادہ
کرائی سب اسباب راحت اُسمین جمع کیا جب فراغت پائی بدیع الملک سے آکے عرض کی ای شہریار بارگاہ
تیار ہے بدیع الملک اُٹھے مریخ آفتاب علم چونکہ بہت زیادہ گستاخ تھا یہ بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک نے تھوڑی دیر
کے بعد فرمایا اے مریخ تم اسی بارگاہ مین ٹھہرو خواجہ سے کچھ ضروری باتین وہان کہونگا مریخ نے عرض کی ای
شہریار آپ مجھسے پوشیدہ فرماتے ہین جو امر ہو خلاصہ بیان فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا مجھے ابھی خلاصہ کیفیت
نہین معلوم ہے خواجہ نے مجھسے جسطرح بیان کیا ہے مین تمسے کہے دیتا ہون اُنھون نے مجھسے کہا ہی کہ مین اس باغ
کے مالک کو لے آیا ہون مگر ایک شرط سے دکھاؤنگا کہ جسقدر مال وزر یہان سے برآمد ہوا اُسکو تم مجھے دیدو اور کوئی اُسکا
دعوے نہ کرے مین نے اُنسے وعدہ کر لیا ہی کہ جسقدر مال واسباب یہان سے برآمد ہوگا مین اُسکا دعوے نہ کرونگا تم تحقیق
سے جانا اُنھون نے کہا ایک بارگاہ آراستہ کرنے کا حکم دو تو مین اس گلزار کے مالک کو دکھاؤن مین نے بارگاہ آراستہ
کرائی ہی اب خواجہ کے پاس جاتا ہون وہان سے آکے جو خلاصہ کیفیت ہوگی وہ کہدونگا مریخ آفتاب علم بارگاہ کیطرف
واپس آیا بدیع الملک نامدار خواجہ کے پاس آئے کہا خواجہ بارگاہ تیار ہے چلو خواجہ اُٹھکر بدیع الملک کے
ہمراہ بارگاہ مین آئے بدیع الملک کے سامنے پہلے ملکہ کو نکالا بدیع الملک نے ملکہ کی جو صورت دیکھی بہت حسین پایا
اسکے بعد انجم طلعت کو نکالا بدیع الملک کے سامنے دونون کی مشکین باندھکر ہوشیار کیا ملکہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو
عجب کیفیت مین پایا انجم طلعت کو دیکھا انجم طلعت بھی اُسی مصیبت مین گرفتار تھی ملکہ نے چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر زبان
مین سوزن تھا گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگی نگاہ جو اُٹھائی جمال باکمال بدیع الملک نظر آیا ملکہ نے آہ کی غم سے
حالت تباہ کی تیر عشق کلیجے کے پار ہوگیا دل بیتاب وبیقرار ہوگیا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے ملکہ
کی جو یہ حالت دیکھی قریب پہونچ کے کہا اے ملکہ اب اپنے مذہب قدیم کو ترک کرو اور خدا کو واحد ویکتا جانو ملکہ نے
دیکھا اب بے ترک مذہب اس بادشاہ دیار حسن وجمال کا ملنا غیر ممکن ہے اور بے اسکے ملے اپنی زندگی محال ہی اس سے
مناسب وقت یہ ہے کہ اب ترک مذہب کرو یہ سوچ کے ملکہ نے اُسی وقت اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ مین مذہب قدیم
اپنا ترک کرتی ہون اور آپ کا مذہب اختیار کرتی ہون بدیع الملک نے خواجہ سے کہا زبان سے ملکہ کی سوزن نکال
لو مشکین کھول دو خواجہ نے اُسی وقت ملکہ کی زبان سے سوزن نکال لیا اور انجم طلعت کی طرف مخاطب ہوئے انجم طلعت
کی کیا مجال تھی جو مسلمان ہونے سے انکار کرتی اُسنے بھی اشارے مین کہا مین اسلام قبول کرتی ہون خواجہ نے اسکی
زبان سے بھی سوزن نکال لیا جب دونون نے رہائی پائی بدیع الملک کے قدمون کو ہر ایک نے بوسہ دیا بدیع الملک
ملکہ کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا ای ملکہ اپنے نام نامی سے آگاہ کرو یہان رہنے کا سبب بتاؤ تمام اہالیان طلسم تو یہان سے
بھاگ گئے مگر تمہارے قیام کا کیا سبب ہی ملکہ نے دست بستہ عرض کی اے شہریار ابتکو معلوم ہوا کہ آپ طلسم کشا ہین پیشتر مین
نہ بھی تھی جو کچھ آپ نے تحقیق فرمایا اسکو اگر مین عرض کرونگی تو داستان طویل ہی آپکو تکلیف ہوگی اس سے امیدوار ہون کہ
غریب خانہ پر تشریف لے چلیے وہان استراحت فرمایئے جو کچھ کیفیت میری ہی سب عرض کرونگی بدیع الملک نے فرمایا چلنے مین

انکار نہیں مگر اس سبب سے مجبور ہوں کہ صاحبقران مقابلہ آئینہ اندام میں مصروف ہیں اور اُس نے ایک ہفتہ
کی مہلت طلب کی تھی اُسکے دن بھی اب ختم ہو گئے ہیں اگر میں چلونگا ضرور عرصہ ہوگا ایسا نہو کہ اُسکی مہلت کے دن
ختم ہو جائیں اور مقابلہ ہو تو میرا نہونا باعث خرابی ہو اس سبب سے میں نہیں جا سکتا ورنہ میں تمہارے یہاں ضرور چلتا
ملکہ نے کہا اے شہریار آپ کا خیال بجا ہے آپ کے پاس لوح موجود ہے ملاحظہ فرمایئے آئینہ اندام جادو ایوان نہ طاق
میں ہو چکے ہیں اب یہاں موجود نہیں ہیں بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے طلسم کشا آئینہ اندام جادو
ایوان نہ طاق میں پہونچا اب اشراق جادو اور تمام لشکر مع زمرد و تجنگان و تورج کے تمہارے مقابلے
کے واسطے موجود ہے اگر یہاں عرصہ لگاؤ گے اچھا نہوگا مناسب وقت یہ ہے کہ اب یہاں نہ ٹھہرو جلد صاحبقران کیطرف
روانہ ہو کہ اب اشراق کا زمانہ مہلت ختم ہو گیا ہے قریب ہے کہ وہ مقابلہ کے واسطے میدان میں آئے اگر تم اپنے لشکر میں
نہوگے تو خرابی ہے بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ میں نے اسوقت جو لوح دیکھی تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام ایوان نہ طاق
کے اندر گیا اور اشراق جادو وغیرہ مع لشکر مقابلے کے واسطے ٹھہرا ہوا ہے اگر میں جلد نہ پہونچونگا تو اچھا نہوگا لوح
خبر دیتی ہے کہ اپنے لشکر میں جلد پہونچو ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر لوح خبر دیتی ہے تو آپ تشریف لے چلیں بدیع الملک
نے فرمایا تم اپنے مکان کی طرف جاؤ میں انشاء اللہ تعالیٰ بعد فتح جنگ تمہارے یہاں آؤنگا اسوقت سب کیفیت تمہاری
معلوم ہو جائیگی ملکہ نے عرض کی کنیز اب قدموں سے جدا ہو کر زندہ نہ رہیگی مکان جا کر کیا فائدہ حاصل ہوگا میں آپکی
تکلیف کا خیال تھا اس وجہ سے عرض کرتی تھی کہ آپ بھی تشریف لے چلیں وہاں تھوڑی دیر استراحت فرمائیں بدیع الملک
نے فرمایا میں جانے سے مجبور ہوں مگر آنیکا وعدہ مستحکم کرتا ہوں ملکہ نے عرض کی ای شہریار میں نے جو کچھ عرض کیا تھا
یہی گذارش ہے میں ایک لحظہ قدم مبارک سے جدا ہو کر زندہ نہیں رہ سکتی بدیع الملک مجبور ہوئے فرمایا تمہیں اختیار ہے ملکہ
نے انجم طلعت کیطرف دیکھا انجم طلعت نے عرض کی ملکہ عالم کیا آپکو مجھ سے یہ امید نہیں کہ میں خدمت والا میں شریک ہونگی
ملکہ نے فرمایا ای انجم طلعت مجھے تو یہی امید ہے کہ تم ضرور ساتھ دو گی مگر ایک امر ضروری لاحق ہے اور وہ تمہارے سوا دوسرے
سے انجام نہ پائیگا پہلے تم اُسکی کوشش کرو انجم طلعت نے عرض کی جو حکم ہو ابھی بسر و چشم بجا لاؤں ملکہ نے کہا تم مکان پر جاؤ اور جتنے
ساکنان باغ ہیں انکو یہ خبر پہونچاؤ جو اسلام قبول کرے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر بمع مال و اسباب بارگاہ کے مجھے ملو انجم طلعت نے
منظور کیا ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار لشکر آپ کا کہاں مقیم ہے بدیع الملک نے پتہ دیا ملکہ نے انجم طلعت سے
کہا تم راہ سے بخوبی ماہر ہو جاؤ لشکر میں جلد آنا دیر نہ لگانا انجم طلعت نے عرض کی ملکہ عالم مجھے امید ہے تمہارے مشتاق ہیں میں بہت
جلد حاضر خدمت ہونگی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے یہ کہکر انجم طلعت اسیوقت روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اسکے
جانے کے بعد بدیع الملک نامدار نے بھی خواجہ سے کہا کہ اب چلنے کا سامان درست کرنا چاہیے خواجہ کو خود تشویش تھی اُسنے
سب اسباب روانگی کا انتظام کیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے ملکہ کو ہمراہ لیکر وہاں سے کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر آئیگا

## اب کیفیت اشراق جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ جب ایک ہفتہ گذرا تو اُسنے تورج و تجنگان و زمرد ثانی کو بلایا سب اسکی بارگاہ میں آئے اشراق نے کہا ای تورج میں نے
طلسم کشا سے ایک ہفتہ کی مہلت لی تھی وہ گذر گئی آج آخری روز تھا یقین ہے کل طلسم کشا میدان میں آئے تھوڑی دیر کے بعد طبل جنگ
بجوائے اگر جلد جنگ میدان میں نہ جائینگے تو اُسکو چین کامل ہو جائیگا یہ سب خائف ہو گئے سمجھے کہ وہ زیادتی کریگا کیا عجب ہے جو شہر کو ملے
ہو کے اسلام چلا آئے جلد غفلت میں رنگ تھا میں بس تمہاری کیا رائے ہے تورج نے کہا ابھی جلد وہ نے بھی بلاوجہ کون کیا اسکے کوئی آثار نہیں کیا

یہاں وعدہ فرما گئے تھے کہ نہ طاق میں پہونچکے مدد روانہ کرینگے ابھی تک مدد بھی روانہ نہ کی میرے نزدیک مناسب
ہے کہ اب طلسم کشا سے اچھی طرح جنگ کر لینا چاہیے حوصلہ دل میں نہ رہ جائے اگر جان دینا ہو تو ڈٹ کر جان دیں کہ
تاقیامت صفحۂ دنیا میں نام باقی رہے اشراق نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے اور جسوقت اس ارادے سے جنگ کرینگے تو
طلسم کشا کی مجال نہیں کہ پھر ظفریاب ہو کیونکہ اسوقت ہمارے پاس اس قلعہ پر لشکر اسقدر موجود ہے کہ ایک ایک
چٹکی خاک اگر سب ملکر لشکر طلسم کشا پر ڈال دیں تو یقین ہے کہ پتہ نہ لگے بختگان وزمرد نے جو یہ کیفیت سنی ان دونوں
کو تاب نہ رہی بختگان نے پہلے اشراق جادو سے کہا ای شہنشاہ آپ نے جو کچھ ارادہ کیا ہے وہ بہت اچھا ہے
مگر میں آپ لوگوں سے زیادہ ان لوگوں کے حالات سے واقف ہوں اگر آپ لوگ میرے کہنے کو خیال میں
لائیں تو میں کچھ عرض کروں تورج اسکے منشے کو سمجھ گیا تھا کہا ای بختگان تم اپنی جان بچانے کی تدبیر نکالو گے اگر
ہم لوگ منظور نہ کرینگے کیونکہ اب ہمیں طلسم کشا کو قتل کرنا یا اپنی جان دینا منظور ہے اب ہم جنگ کو موقوف نہ کرینگے
بختگان نے جواب دیا ای تورج بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ان لوگوں کے حالات سے بخوبی واقف ہو مگر میرے
کلام کی تردید کرتے ہو تورج نے کہا یہ وقت ایسا ہی ہے کہ میں تمھارے کلام کی تردید کروں تم چاہتے ہو کہ جنگ
موقوف رہے اور یہ بات میرے خلاف ہے میں چاہتا ہوں جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو جائے یا طلسم کشا اسیر ہو یا ہم لوگوں
کی جان جائے اس شب وروز کے جھگڑے سے نجات ہو بختگان نے کہا تمھیں اختیار ہے میں تم لوگوں کا نقصان نہیں
چاہتا ہوں جو کچھ کہتا وہ تمھارے مفید مطلب ہوتا اور اگر اب بھی کہنا قبول کرو تو میں رائے دوں تورج نے کہا ہم تمھارا
کہنا قبول نہ کرینگے تم ہرگز اپنی رائے ظاہر نہ کرو اگر تمھیں یہاں رہنا منظور ہے تو رہو اگر جان سب سے زیادہ عزیز ہے
ہمارے لشکر سے نکل جاؤ زمرد نے جو یہ بات تورج کی سنی کہا اے تورج زیادہ گوئی کی ضرورت نہیں اپنے لوگوں کے
ساتھ کیا برائی کی جو ایسی رائے دی اگر تم اسکی رائے قبول نہ کرو گے تو ہم ہرگز تمھارا ساتھ نہ دیں گے اشراق
جادو نے زمرد ثانی کو اسقدر برہم پایا کہا اے زمرد آزردہ نہو تمھیں اور بختگان کو جو بات کہنا ہے مجھسے بیان
کرو اگر ماننے کے قابل ہوگی میں قبول کرونگا اور لائق ماننے کے نہو گی تو جو رائے تورج نے ظاہر کی ہے میرے
نزدیک بھی مناسب ہے زمرد نے کہا ای شہنشاہ آپ بھی تورج کی طرفداری کرتے ہیں میں اس لشکر میں رہنا نہیں
چاہتا کسی اور سمت چلا جاؤنگا جب میری بات آپ نہیں سنتے تو میرا رہنا بھی بیکار ہے اشراق کو یہ سنکر غصہ آیا کہا اے
زمرد میں نے تورج کی ہرگز طرفداری نہیں کی مگر تمھارے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم سب سے زیادہ خائف ہو
حیلہ ڈھونڈتے ہو یہ ممکن نہیں کہ تم میرے لشکر سے جا سکو یہ سب فساد تمھاری ذات کا ہے اگر تم لشکر کے باہر قدم
نکالو گے تو اپنے تن پر سر نہ پاؤ گے بختگان نے جو اشراق کو اسقدر گرم پایا زمرد کی طرف اشارہ کیا کہ نرم گفتگو کرو
زمرد کی بھی سمجھ میں آیا اسنے کہا اے شہنشاہ میری گذارش کو آپ نے ابھی سماعت بھی نہیں فرمایا پیشتر ہی سے
ایسا کچھ فرمانے لگے بھلا میں آپ کو تنہا چھوڑ کر کہاں جاؤنگا میرا تو یہ ارادہ ہے کہ اپنی جان قدم مبارک پر نثار کروں
جب تک میرے جسم میں جان باقی ہے اسوقت تک آپ کو طلسم کشا کے مقابلے میں نہ جانے دونگا میرے بعد
آپ کو اختیار ہے اشراق نے جو زمرد کی باتیں سنیں کہا اے زمرد جو کچھ تمھیں کہنا ہو کہو مگر اس بارے میں مجھسے کچھ
نہ کہنا کہ میں طلسم کشا سے جنگ نہ کروں زمرد نے کہا میری کیا مجال ہے جو اس امر کی بابت کچھ عرض کروں میں
کچھ طریقۂ جنگ کے بارے میں عرض کرنے والا ہوں اشراق نے کہا اسکی بابت تمھیں اختیار ہے اگر لائق منظوری کے
تمھاری بات ہوگی میں قبول کرونگا زمرد نے کہا اب سب سامان درست رکھیں اور طلسم کشا کے لشکر کی

خبر لگائیں وہاں کی کیفیت معلوم ہو کہ کیا ہے اگر وہ لوگ کل قصد جنگ رکھتے ہیں تو آپ بھی پہلے طبل جنگ بجوا دیں ان لوگوں کا
دستور یہ نہیں ہے کہ وہ طبل جنگ میں سبقت کریں اشراق نے کہا اگر یہی ہے تو وہ لوگ کبھی طبل جنگ نہ بجوائینگے اور
ہمارے میدان میں نہ جانے سے ہمیں انگشت نما کرینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ وہاں کی خبر منگانے کی ضرورت نہیں
طبل جنگ بجوا دیا جائے پھر وہاں کی کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہاں طبل جنگ بجے پر وہاں کی کیا حالت ہوتی زمرد نے
کہا آپ کو اختیار ہے اشراق نے اسیوقت تورج سے کہا کہ تم جاکر لشکر میں اطلاع کرو کہ طبل جنگ بجے تورج اسیوقت
اٹھا لشکر میں طبل جنگ بجنے کی اطلاع دی افسران فوج نے اسیوقت طبل جنگ کا سامان کیا تھوڑی دیر کے بعد نقارہ زنگی
پر چوب پڑی ہرکاروں نے جو لشکر اسلام کے وہاں موجود تھے یہ خبر لیکر صاحبقران کیطرف روانہ ہوئے امیر ثانی اسوقت تک
بدیع الملک میں بیرون بارگاہ ٹہل رہے تھے اور بہت سے سردار بھی ہمراہ تھے صاحبقران ہر ایک سے فرماتے تھے
کہ آج بدیع الملک کو یہاں پہونچ جانا چاہیے تھا مگر تعجب کی بات ہے کہ اتنے دن گذر گئے مگر ابھی تک بدیع الملک
نہیں آئے خدا معلوم کسطرف گئے اور کیا بات پیش آئی مگر خواجہ کی ذات سے مجھے امید قوی ہے کہ وہ ضرور بدیع الملک
کو اپنے ہمراہ لے آئینگے سب سردار عرض کرتے تھے یا صاحبقران یقین ہے کہ شاہزادہ دور چلا گیا اس وجہ سے ابھی تک
نہیں آیا ورنہ بہت محال تھا جو ابتک وہ وہیں رہتے اور اسطرف نہ آتے کیونکہ سب کیفیت انہیں معلوم تھی اور انکے ہمراہ
خواجہ بھی تھے اگر بدیع الملک کسی طرف جانیکا ارادہ بھی کرتے تو خواجہ ہرگز نہ جانے دیتے مگر کوئی ایسا ہی سبب ہوگا
جس سبب سے ابھی تک نہیں آئے یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ہرکاروں نے آکر صاحبقران کو سلام کیا ہاتھ اٹھاکر
دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران اشراق جادو نے طبل جنگ بجوایا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان کریگا
صاحبقران نے فرمایا کیا اندیشہ ہے ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید الٰہی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ زنگی پر چوب
پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں جوانان شیردل کے دل بشاش ہوئے آپس میں جنگ کی باتیں ہونے لگیں
کوئی جوش شجاعت میں تلوار تول کر اسیوقت سے لشکرگاہ حریف کیطرف دیکھتا اور اپنے دوستوں سے کہتا کہیں کیا حقیقت
جانتا ہوں اگر ابھی صاحبقران زمان اجازت دیں تو لشکر حریف میں گھس جاکر اشراق و آئینہ اندام کو گرفتار کر لاؤں کوئی
کہتا تھا کہ آئینہ اندام کے لشکر میں کوئی جوان شیردل نہیں مقابلے کا لطف حاصل نہو گا یہ سب لشکری گاؤ گوسفند کیطرح
سے ذبح ہونگے جب زیادہ گھبراہٹ پڑیگی فرار پر قرار کرینگے مگر صاحبقران زمان ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے سبکو قتل کروا دینگے
یہ طلسم کل ہی فتح ہو جائیگا آگے ایوان نہ طاق کا مرحلہ باقی ہے مگر یقین ہے زمرد ثانی بھاگ کر کسی طرح اپنی جان بچائے
اور ایوان نہ طاق میں جا کر پناہ لے سب کی زبان پر ایسی ہی گفتگو تھی اور جو لشکر کفار میں سب کے دل
اسلام سے سہمے ہوئے تھے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ شہنشاہ اشراق نے بے مصلحت خداوند طبل جنگی بجوایا بہت برا
کیا ایسا نہو خداوند کو یہ بات بری معلوم ہو اور وہ سب کی تقدیر فنا کر دیگے تو ایک زندہ نہ بچیگا اور لشکر اسلام کے
ہاتھ سے سب کی جان جائیگی بعض اپنے بھاگ جانیکا سامان کر رہے تھے اسی سامان میں شب بسر ہوئی اور شہسوار
توسن فلک مسلح خانۂ مشرق سے نیزہ ہائے خطوط شعاع ہاتھ میں لیکر برآمد ہوا صاحبقران ثانی برائے نماز سجادہ پر تشریف
لائے وظیفہ سحری کو ادا کیا خادموں نے کشتیان حاضر کیں امیر نے سلاح زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم مرکب لیے ہوئے حاضر تھے لشکر منتظر تھا صاحبقران زمان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب
لشکر بہمراہ و بصد جاہ و حشم میدان کی طرف روانہ ہوئے اسطرف سے اشراق جادو اور تورج بدرگ جرائی اور
زمرد ثانی اور جنگجویان لشکر گران لیکر میدان میں آئے دونوں لشکروں کی صف بندی ہوئی اشراق جادو

لشکر اسلام کی طرف دیکھکر تورج سے کہا آج طلسم کشا نہیں ہے تورج نے کہا معلوم ہوتا ہے وہ کسی کام کو گیا ہے صاحبقران
برائے مقابلہ تشریف لائے ہیں انسے روکنا چاہیے کہ طلسم کشا کہاں ہے اشراق جادو نے کہا ای تورج میں پوچھتا
ہوں تم خاموش رہو تورج چپ ہو رہا اشراق جادو نے تخت اپنا آگے بڑھایا اور بآواز بلند کہا ای صاحبقران
کیا طلسم کشا کو اسقدر میرا خوف غالب ہوا کہ اسنے مجھے منہ چھپایا اسوقت میدان میں بھی نہ آیا اگر ایسا ہی خوف کریگا تو ممکن
ہے کہ یہاں سے فرار بھی کر جائیگا صاحبقران کو یہ بات ناگوار ہوئی اسکے لشکر کی طرف دیکھا آئینہ اندام جادو نظر آیا
صاحبقران نے اور سرداروں سے کہا کہ آج آئینہ اندام کا بھی پتہ نہیں ہے سب نے کہا اگر ہوتا تو ضرور لشکر کے
ہمراہ آتا صاحبقران کو اسکا کلام تو برا معلوم ہوا بیساختہ امیر کی زبان سے نکلا کہ ای اشراق ہملوگوں کا یہ دستور نہیں کہ
حریف سے ڈر جائیں مگر بدیع الملک آئینہ اندام مکار کی تلاش میں گئے ہیں یقین ہے کہ اسکو قتل کر کے واپس آئیں یا
اسیر کر کے لائیں اشراق نے جو جواب دندان شکن پایا کہا یا صاحبقران آپ کو میرا کہنا بہت ناگوار ہوا جو اسقدر
سخت جواب دیا آپ کو نہیں معلوم کہ خداوند کہاں تشریف لے گئے ہیں امیر نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ وہ مکار کہاں
بھاگ گیا ہے اشراق نے کہا ای امیر ہمارے خداوند کو ہمارے سامنے مکار کہتے ہو نہیں جانتے کہ خداوند کو ہر وقت ہر ایک شخص
کی خبر رہتی ہے اسوقت ضرور اس گستاخی کی بھی خبر ہوئی ہوگی وہ اسکی سزا ضرور دینگے صاحبقران نے یہ سنکر قبضہ شمشیر
پر ہاتھ ڈالکر فرمایا او مکار تیری اور تیرے خداوند کی کیا مجال ہے جو سزا دیگے ابھی سب کیفیت آئینہ ہوئی جاتی ہے
دیکھیں کون سزا دیتا ہے اور کون فرار ہوتا ہے اور کس کے خداوند برحق رہتے ہیں کون مردود ہوتا ہے
اشراق نے جو امیر کو غیظ میں دیکھا سمجھا ایسا نہو کہ صاحبقران کو اور زیادہ غصہ آئے اور مجھپر حملہ
کریں یہاں پر لشکر بھی نہیں جو میری مدد کو آئیگا اور صاحبقران پر سحر بھی تاثیر نہیں کرتا میں
ضرور اس کے ہاتھ سے زخمی ہونگا یا مارا جاؤنگا یہ سوچ کے اشراق نے کہا اے امیر
ابھی اس قدر غصہ کو دخل دو کیسی باتیں کرتے ہو میں نے صرف ایک بات دریافت کی تھی اسقدر
ناگوار ہوئی اب میں نہ دریافت کرونگا اپنے لشکر کو واپس جاتا ہوں جب وقت آئیگا
میں پوچھونگا صاحبقران نے فرمایا او اشراق تیری بھی کیا مجال ہے کہ تو مجھسے دو بدو کلام
کرے لیکن مجبور ہیں اگر یہ امر خلاف ہوتا تو اسی وقت تیری زبان کھینچکر پھینک دیتے اور اگر تو
برائے مقابلہ آیا ہے تو میں تجھسے خائف نہیں یہ کہکے صاحبقران نے مرکب آگے بڑھایا
اشراق سمجھا کہ اب صاحبقران میرے قریب آکر ضرور وار کرینگے اور امیر کا وار مجھسے
نہ رکیگا سحر تاثیر نہ کریگا یہ سوچ کے اشراق نے کہا اے امیر ابھی وہ وقت نہیں ہے کہ ہم تم
جنگ کریں ابھی تو لشکر میں جوانان شیردل ایسے موجود ہیں نکلیں پہلے ان کو جنگ کرنے دو
بعد میں دیکھا جائیگا یہ کہکے اشراق جادو پیچھے ہٹا صاحبقران زبان بھی نہ رکے اشراق
اپنی فوج میں آیا تورج نے کہا اے شہنشاہ میرا ارادہ ہے کہ میں امیر سے مقابلہ کروں مگر ابھی وقت
نہیں ہے پہلے دو تین پہلوانوں کو مقابلہ کرنے دو جب دو چار سردار امیر کے زخمی ہونگے دو ایک قتل
ہونگے اسوقت میں مقابلہ کرونگا ابھی اگر میں جاؤنگا تو لطف جنگ حاصل نہ ہوگا اشراق نے کہا ای
تورج جو تمہارے مزاج میں آئے کرو مجھے تمہاری رائے سے اتفاق ہے تورج نے ایک
پہلوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان جنگ کی طرف چلا وسط میدان میں آکر باواز بلند نعرہ کیا اے فرزند خدا پرستان

تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سُنکر ایک پہلوان لشکر اسلام سے بڑھا صاحبقران ثانی کے قریب آیا پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت فرمایئے غلام کی عزت بڑھایئے صاحبقران نے اجازت میدان دی پہلوان میدان کی طرف چلا جو پہلوان لشکر کفار سے آیا تھا اُسنے پوچھا اے طویل القامت اپنے نام سے آگاہ کر مین چاہتا ہون کہ تو بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے سردار اسلام نے جواب دیا کہ ای یاوہ گو آگاہ ہو کہ میرا نام برزخ دیلمی ہے تیری کیا مجال ہے جو مجھے قتل کر سکے مگر مین چاہتا ہون کہ تو بھی اپنا نام بتا دے کہ مین بھی واقف ہو جاؤن اُسنے کہا اے برزخ تو مجھے خوب واقف ہے کہ دنیا مین سب پہلوان مجھکو جانتے ہین میرا نام سیار قوی پنجہ ہے بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی جنھنے ذرا بھی میری عدول حکمی کی مین نے اُسکو قتل کیا اب چاہتا ہون کہ قبل از مقابلہ تو بھی میری اطاعت قبول کر کہ میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مجھے تیرے اوپر رحم آتا ہے برزخ نے جواب دیا اس بیہودہ گوئی سے کوئی نتیجہ نہین ہے جب مقابلہ ہوگا اسکا حال ظاہر ہو جائیگا اگر تو مجھے زیر کریگا دیکھا جائیگا مجھے جان دینا منظور ہوگی مگر اطاعت تیری قبول نہوگی سیارہ نے کہا اگر یہ دعوے ہے تو جو حربہ رکھتا ہے پیش کر برزخ نے کہا ہمارے آقاے نامدار کا دستور یہ ہے کہ وہ کبھی دشمن سے وار مین سبقت نہین کرتے ہین اور اُنھین کی متابعت ہملوگون پر واجب ہے لہذا مین ہرگز وار نہ کرونگا پہلے تو وار کر پھر مین بھی وار کرونگا سیار نے کہا اے برزخ مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہے اگر مین وار کرونگا تو میرے وار کو تو نہ روک سکیگا مفت تیری جان جائیگی محض اسواسطے تجھسے وار کا طلبگار ہون کہ جب مین تیرا وار رد کرونگا تجھے میری قوت وہنرمندی کا حال معلوم ہو جائیگا اپنے ارادے سے باز رہیگا میری اطاعت قبول کریگا تیری جان بچ جائیگی برزخ نے جواب دیا اگر تو مثل عورتون کے نرم دل ہے اور ہر ایک کے حال پر تجھے رحم آیا کرتا ہے تو تیغ و تبر کھول کر رکھ دے آج سے میدان مین آنے کا ارادہ نہ کرنا میرے سامنے سے ہٹ جا کہ مین تجھے نامرد سے مقابلہ کرنا معیوب جانتا ہون اور کسی مرد جری کو بھیج کہ مین اُس سے مقابلہ کرون سیار قوی پنجہ نے جو یہ گفتگو برزخ کی سُنی اُسے غصہ آیا کہا او یاوہ گو اپنی طویل القامتی پر اسقدر جو نازان ہے ابھی تیرا غرور توڑے دیتا ہون یہ کہکے اُسنے گرز کا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دیا سیار نے دوسرا وار کیا برزخ نے اُس وار کو ڈھال پر روکا چاہتا تھا کہ سرے تیغ نکالکر اُسکے تبر کو مع ہاتھ کے قلم کرے کہ مرکب برزخ کا بھڑکا اُسنے سنبھلنا چاہا مگر گھوڑے پر سنبھلا نگیا منہ کے بل زمین پر گرا سیارہ نے تبر کا وار اُسکے سر پر کیا اُسوقت کیا روک سکتا تھا پورا ہاتھ جو پڑا سر دو پارہ ہو گیا برزخ دیلمی راہی ملک بقا ہوا اُسنے چاہا کہ لاش برزخ کی پامال کرے مگر سپاہیان برزخ میدان سے آکر لاش اُسکی اُٹھا لے گئے تورج نے یہ کیفیت دیکھ باواز بلند کہا اے سیار قوی پنجہ کیا لکھا جرأت وقوت کا تجھپر خاتمہ ہے مجھے امید قوی ہے کہ آج میدان تیرے ہاتھ رہیگا سیار نے پلٹ کے سلام کیا اور پھر لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوکر بعد نخوت وغرور کہا کہ اے سرداران اسلام تم کیسے لوگون کو میرے مقابلے مین بھیجتے ہو جنکو جنگ کرنے کا مطلق سلیقہ نہین ہے ایسے لوگون سے جنگ کر کے تنگ آ جاتا ہون اگر عزیزان صاحبقران سے کوئی مقابلے مین آئے تو مین جنگ کرون یہ جو سیار نے بآواز بلند کہا اور ایرج نامدار و رستم ثانی ذیوقار کے کان مین یہ آواز پہونچی فرط غضب سے سب عزیزان صاحبقران

کے ہاتھ پاؤں میں رعشہ پڑ گیا سب نے مرکب بڑھا دیے مگر ایرج نامدار پہلے صاحبقران کے پاس آئے
وض کی میں میدان میں جاتا ہوں اس مغرور کا سر لاتا ہوں صاحبقران نے رد کرنا مناسب بھی نہ جانا
ایرج نامدار بصد جلیل و غضب میدان میں آئے سیار کے قریب پہونچ کے نعرہ کیا کہ باش او بدکار منم ملک
ایرج بن ملک قاسم کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے ایک جوان کو دغا سے قتل کر کے اسقدر مغرور ہو گیا ہے لا ہو حریف کو جو ہیبتا
جنگ سے رکھتا ہو سیار ایرج کی شان و شوکت دیکھکر گھبرایا کہا اے جوان تو بھی وہی بات کہتا ہے جو اس
پہلوان نے کہی تھی بھلا میری ضرب تجھسے اُٹھے گی ایرج نے جواب دیا کہ جو ہم کہتے ہیں اسکو قبول کر زیادہ گوئی نکر
ہم ہرگز پہلے وار نہ کرینگے ہمیں دیکھنا ہے کہ تیری ضرب کیسی ہے اور تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہیں سیار نے اُسی قہر کا وار
ایرج نامدار پر بھی کیا ایرج نے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالا تیر ہاتھ سے چھین لیا سیار کے ہوش اڑ گئے لشکر اسلام سے
شور تحسین و آفرین جو بلند ہوا اسکو اور خجالت ہوئی کمر سے تلوار نکال کے ایرج نامدار پر لگائی ایرج نے
بازو بچا کر تلوار پر بھی ہاتھ ڈال دیا اُسنے لاکھ دوسرے ہاتھ سے مدد لی مگر کیا طاقت تھی کہ شیر کے پنجہ سے
تلوار چھڑا لیتا ایرج نامدار نے تلوار چھین کر زمین پر پھینک دی دونوں لشکروں سے صدائے آفرین بلند ہوئی
سیار کو نہایت خجل ہوا ایرج نامدار کی طرف دیکھکر کہا اے جوان تو نے مجھے ذلت دی ہیں اب تجھے ضرور
قتل کرونگا مگر یہ بات آئین جرأت کے خلاف ہے کہ تو ایسے وقت میں مجھپر حملہ کرے میں اور تلوار منگاتا ہوں
ابکی بار تجھسے سمجھ کے مقابلہ کرونگا میں تجھے ایسا نہ سمجھے تھا ایرج نامدار نے مسکرا کے فرمایا او مکار ہم خود
ایسے وقت میں حملہ کرنا برا جانتے ہیں تو عبث خوف کرتا ہے جو تیرے مزاج میں آئے اپنے لڑنے کا انتظام
کرلے جب تک تو خود نہ کہیگا ہم ہرگز حملہ نہ کرینگے سیار نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر تلوار مانگی لوگ اُسکے
واسطے تلوار لے گئے سیار نے کہا ایک تلوار اور لے آؤ اس جوان کی عادت ہے کہ عدو کا دیکر تلوار چھین لیتا ہے
تو اب اسکی مجال نہیں جو میرے ہاتھ سے تلوار چھین لے مگر احتیاطاً دوسری تلوار مانگتا ہوں جو لوگ اُسکے پاس
تلوار لے گئے تھے وہ واپس آئے اور دوسری تلوار بھی اُسکو لیجا کر دی اُسنے ایک تلوار تو کمر میں لگائی دوسری
تلوار میان سے کھینچ کر ایرج نامدار سے کہا اے پہلوان تجھے معلوم ہے کہ میں نے دوسری تلوار کیوں منگائی
ہے سبب یہ ہے کہ ابکی بار میں تیری تلوار چھین لونگا تجھے بھی شغل میرے دوسری تلوار منگانے کی ضرورت ہوگی
اور تلوار آنے میں عرصہ ہوگا جنگ کا لطف جاتا رہیگا اس سبب سے میں نے ایک تلوار فاضل منگائی ہے
کہ جب تیری تلوار میرے قبضہ میں آئیگی اور تجھے دوسری تلوار کی ضرورت ہوگی تو میں اپنے پاس سے دونگا تا لوگ
دیکھ لیں کہ مجھے تجھے کسی طرح کا خوف نہیں ہے اور تیرا ابھی غرور دفع ہو ایرج نامدار نے ہنسکر فرمایا ای سیار تو بڑا
بیوقوف ہے اگر یہی خیال تھا تو دوسری تلوار منگانے کی کیا ضرورت تھی جب تو میری چھین لیتا وہی تلوار پھر تجھے واپس
دیتا اس سے بڑھ کر تیری تعریف ہوتی اور ہر شخص یہی کہتا کہ سردار اسلام نے جو اسکی تلوار چھین لی تو پھینک دی
اور اسنے بے خوف ہو کر واپس دی مگر تجھے عقل نہیں سیار نے جواب معقول جو پایا اُسکو خفت ہوئی آنکھ نیچے
کر کے جواب دیا کہ اگر تو طلب کریگا تو میں تیری ہی تلوار تجھکو واپس دونگا ورنہ اپنے پاس بطور یادگار رہنے
دونگا تجھے اپنی تلوار دیدونگا ایرج نامدار نے کہا اس زیادہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر وار کرنے کا ارادہ
ہے تو دیر کیوں کرتا ہے سیار نے پھر تلوار ایرج کے سر پر لگائی ایرج نامدار نے پھر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین
لی سیار نے دوسری تلوار نیام سے نکالکر ایرج پر وار کیا ایرج نے اس تلوار کو بھی چھین لی ان دونوں تلواروں

نے اسکے ہاتھ سے لیکر کہا اے سیار اب بھی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اس دین باطل کو ترک کر اور اسلام قبول کر ورنہ
اپنی جان میرے سامنے سے سلامت نہ لے جائے گا سیار نے کہا اے جوان مجھے مرنا قبول ہے مگر اسلام قبول نہیں
اسوقت میرے پاس آلات حرب سے کوئی چیز نہیں ہے اور تو دریاے آہن میں غرق گمراہی اس سبب سے یہ بات
کہتا ہے اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو کیوں ایسی بات کہتا ایرج نامدار نے کہا اے شخص تو نے ایک بار تلوار منگائی دوسری
تلوار بھی فرمایش کی تین تلواریں انھیں دو لشکروں کے سامنے چھنوا دیں اور اب بھی یہ حسرت دل میں باقی ہے کہ تلوار پاس ہوتی تو
پھر وار کرے جب سے میں تیرے مقابلے کے واسطے اپنے لشکر سے آیا میں نے بھی کوئی وار کیا اگر مجھے یہی خیال
ہوتا بار اول جب میں نے تیری تلوار چھین لی تھی اسی وقت وار کرتا کیونکہ بچا ہیچ تھا مگر تو نے پایا ، ہاتی میں نے
خلاف جرأت تصور کیا خاموش رہا پھر تیری تلوار چھین لی اگر چاہتا تجھے دوسری تلوار نکالنے کی مہلت نہ دیتا
قتل کرڈالتا مگر میں بالکل خلاف سمجھا اب تیسری بار تیسری تلوار چھین لی اور اسوقت تک حملہ نہیں کیا تو عبث کہہ رہا
ہے کہ مجھے بے تلوار دیکھکر میرے قتل کرنے کا قصد کرتے ہو اگر یہی خیال ہے تو پھر اپنے لشکر سے تلوار منگا لے
تیرے دل میں حسرت نہ باقی رہے مگر اب کی مرتبہ اس شرط پر تلوار منگانے دونگا کہ اگر اب کی دفعہ تیری تلوار میں نے
لے لی تو پھر تو عذر نہ کرنا اور پھر تجھے تلوار منگانے کی اجازت نہ دونگا سیار نے کہا اے جوان معلوم ہوتا ہے
تجھے کسی قسم کا سحر معلوم ہے کہ تو میری تلوار چھین لیتا ہے اگر ایک شرط مجھ سے کرے کہ اب تو میری تلوار
نہ چھینے اور ایک وار آخری مجھے کرنے دے میرے وار کے بعد پھر تو ایک وار کر تو میں تلوار منگاؤں ورنہ
تجھ کو میں کہہ رہا ہوں کہ تو مجھے آلات حرب سے خالی دیکھکر یہ کہتا ہے وہ سب صحیح ہے ایرج نامدار
نے کہا اے سیار یہ عذر بھی تیرا مجھے منظور ہے تو تلوار دوسری منگا میں اب ہرگز تیری تلوار نہ چھینونگا اور تیرا
کہا کرونگا اسکے بعد خود تلوار لگاؤنگا سیار نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر پھر تلوار طلب کی لوگ تلوار لیکر اسکے
قریب آئے سیار نے تلوار نیام سے نکالی ایرج نامدار کے سر پر وار کیا شاہزادے نے وار کو سپر پر
روکا سیار نے فوراً دوسرا وار کیا ایرج نے اس وار کو بھی روکا سیار نے چاہا کہ تیسرا وار کرے
مگر ایرج نامدار نے تلوار خونچکان نیام سے نکالی خبردار خبردار لکار کر اسکی کمر پر وار کیا سیار نے سپر پر
روکنا چاہا مگر تیغ آبدار اور پھر دست ایرج نامدار کیا طاقت تھی جو روک سکتی تلوار چرپڑی مانند خیار تر
تراش کر دو ٹکڑے کر کے نکل گئی سیار مر کے زمین پر گرا لشکروں سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا دن بہت
کم باقی تھا تورج نے اشراق سے کہا آج تجھے کیفیت جنگ اہل اسلام معلوم ہو گئی اب کل کی میدان داری
میں سب باتیں درست کرونگا یہ بھی معلوم ہو گیا کہ طلسم کشا یہاں نہیں ہے کسی آفت میں مبتلا ہو گیا ہے
صرف صاحبقران اور سب سردار یہاں موجود ہیں ان لوگوں سے کیا خوف ہے بڑا خوف طلسم کشا کی ذات
سے تھا کیونکہ اسکے پاس لوح طلسم موجود ہے اسوقت طبل بازگشت بجوا کر پلٹ چلیے کل دیکھا جائیگا اشراق
جادو نے اسکے کہنے کے موافق کام کیا طبل بازگشت بجوا دیا ایرج نامدار شادان و فرحان میدان سے واپس
آئے صاحبقران نے بہت کچھ مدح و ثنا کی لشکر کو لیکر خیمہ گاہ کی طرف چلے اشراق جادو بھی اپنے لشکر کو لیکر
واپس آیا پہنچے تو سب اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر کے بعد اشراق جادو نے تورج اور
تخشکان اور زمرد کو اپنے پاس بلایا یہ لوگ اشراق کی بارگاہ میں آئے اشراق نے تورج سے
کہا کہ میں نے آج کی جنگ دیکھی معلوم ہوا کہ مسلمان سحر سے بالکل بےخوف ہیں اور جرأت میں بھی یکتا ہیں

ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہین کسی کو خیال مین نہین لاتے اور لشکر بھی ان لوگون کے پاس بہت ہے اگر ہمارے یہان لشکر دیوان موجود ہے تو اُسکے جواب مین اُنکے یہان گردستان کے پہلوان کیسے قوی ہیکل ہین علاوہ اِسکے ساحرون کے جواب مین اُنکے یہان ساحر بھی کیسے کیسے موجود ہین اِس طلسم کے واقف کار سحر مین ہوشیار اگر یہان بھی بعض ساحر ایسے ہین جو سحر مین اب اپنا نظیر نہین رکھتے اور اُنکے سحر کو یہ لوگ کسی طرح روک نہین سکتے مگر پھر بھی مجھے یہ خیال ہے کہ طلسم کشا کا لشکر بہت ہے اور خالی تیغ و خنجر کے مقابلے سے اِن لوگون پر فتح نہوگی جب تک سحر سے کام نہ لیا جائیگا اُسوقت تک یہ لوگ یونہی جنگ کرتے رہین گے تورج نے کہا اے شہریار آپ خوب واقف ہین کہ امیر پر سحر تاثیر نہین کرتا اور ایرج نامدار بھی اس بات سے بری ہین ہان یہ ہوسکتا ہے کہ آج شب کو کسی طرح حرز ہیکل صاحبقران کی قبضے مین آجائے اور صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند ہوجائے ایرج نامدار کی طیلسان اور لیسی بھی وہان نہ رہے اُسی وقت ممکن ہے کہ اِن سب لوگون پر سحر تاثیر کرے اور ایک دن مین سب گرفتار ہوجائین اشراق نے کہا مین ابھی ساحرون کو بلاتا ہون اُنسے تاکید کرتا ہون یقین ہے وہ کوئی صورت نکالین اور حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان اور لیسی لیکر آئین اسم اعظم کو مین ایک دم مین بند کرلونگا تورج نے کہا میری بھی یہی راے ہے آپ ساحرون کو بلائین اُنسے کہین یقین ہے وہ لوگ اسیوقت کوئی فکر کرین اور سب تحفجات آپ کی خدمت مین لاکر حاضر کرین مگر ساحر بھی ایسے ہون کہ سحر مین یکتاے روزگار ہون اور وہان کے ساحرون سے اچھے ہون اُن لوگون کو روانہ کیجیے اشراق نے کہا اے تورج مین ایسے ساحرون کو نہین روانہ کرونگا جو سحر مین دخل نہ رکھتے ہون بلکہ ایسے لوگون کو روانہ کرتا ہون جو سحر مین اپنا مثل نہین رکھتے یہ کہکر اُسنے اپنے ملازمین سے کہا کہ افرات جادو کو بلالاؤ مجھے اُس سے کچھ ضروری باتین کہنا ہین ملازمین اُسی وقت افرات جادو کے پاس گئے افرات اُسوقت اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا اور ایک نازنین پریوش حور شکر یہ غزل گا رہی تھی

## غزل

کبھی مستانہ ہوجاتا کبھی دیوانہ ہوجاتا
نہ بنتین یار کی زلفین نہ مین دیوانہ ہوجاتا
تمھاری زلف کو جو دیکھتا دیوانہ ہوجاتا
سوے صحرا نکلجاتے اگر ہم جوش وحشت مین
جہان مین رند مشرب بیٹھتا میخانہ ہوجاتا
چھپا رکھتا نہ مین دل مین اگر راز محبت کو
دل صد چاک سے میرے ہویدا شانہ ہوجاتا
نہ رکھتا خالی اپنے دلکو اُس بت کے تصور سے
قلم بھی صفحۂ قرطاس پر مستانہ ہوجاتا
ہوس رہتی نہ دل کی جب دہن تنگ نظر آتے
ہر ایک جسم کا قطرہ مجھکو آب دوانہ ہوجاتا
لگاتا نام گر تیری بنا کو غیر محفل مین

اگر دل کو خیال نرگس مستانہ ہوجاتا
غضب ہی مشاطہ بہتر تھا جو تیرا شانہ ہوجاتا
محبت ہی بڑی شی دل بگڑنے پھر سنبھلتا کیا
یقین ہے قیس سے بھی بڑا پایا رہ ہوجاتا
جہان ہوتا اُڑاتا خاک مجنون عشق لیلی مین
مرا قصہ بھی اورون کی طرح افسانہ ہوجاتا
اگر تاثیر کرتی الفت انکی چشم میگون کی
مکان پر بکو تمھارے حسرت ہو صاحبخانہ ہوجاتا
زمین کو تخت کردی فلک کو تاج گر الفت
بہار آتے ہی گل صحن چمن میخانہ ہوجاتا
جو اپنا شعلۂ رخ آپ دکھلاتے کبھی محفل مین
ابھی تو جامے سے باہر پروانہ ہوجاتا

اگر دل کو تمہیں و گیسوے جانانہ ہوجاتا
ابھی لبریز میری عمر کا پیمانہ ہوجاتا
نہین احسان یہ کچھ موقوف پر ہوتا جو چاہت
سمجھتے ہم جسے اپنا وہی بیگانہ ہوجاتا
کبھی الفت ہی ہو دلین تمہارے ساتھ چلتے ہین
اگر یہ شہر مین رہتا وہان ویرانہ ہوجاتا
فلک کر پاؤن تک زلف رسا عنبر بار گیسو
تامل ابھی کیا مشرب سے اِرندانہ ہوجاتا
غزل لکھتے جو ہم اوصاف ساقی مرحبا کیا تھا
فقیرون کا ترے سامان ابھی شاہانہ ہوجاتا
نہ کچھ بنتا نہ کچھ لکھاتا سوا روے کے ساقی
تو پھر پروانہ شمع رخ کا بے پروانہ ہوجاتا
نشانہ دل نہ ہوتا یار تیرے تیر مژگان کا

جو ابرو میں شکن پڑتی کمان میں خانہ ہو جاتا
نہ مجلس بزم کے رندون کو اگر واعظ
یقین ہے یوں مزاج اپنا بھی معشوقانہ ہو جاتا
جو انکو دیکھتے ملتے سامنے غیروں کے گھر
تو دل کعبہ کبھی بنتا کبھی بتخانہ ہو جاتا
رقیب آیا ہوئی سب بزم عشرت درہم و برہم
حدیث غم کہیں ہوتا کہیں افسانہ ہو جاتا
دل و چشم اپنے کام آتے ہوائے بادہ نوشی
کچھ ایسی گردشیں دیتی کہ یہ دیوانہ ہو جاتا
اگر کچھ دن یونہیں ای یاس مشق شعر رہ جاتی

ہر اک پر ہوتی کیفیت عیان پوشیدہ لیلیٰ کی
ہمارے اور لگتے پھر تو اک یارانہ ہو جاتا
سمجھتا میں مجھے حاصل ہوئی معراج ہو یا یہ
دل محزون ہمارا انکا خلوتخانہ ہو جاتا
تجھے اوروں کی الفت کا جو ہوتا شکر گزار
جہان یہ بوم جاتا اس جگہ ویرانہ ہو جاتا
جب اپنا دل ہی پہلو سے چھوڑ بیٹھا اسکی الفت میں
مرا ہی کوئی بنجاتا کوئی بیگانہ ہو جاتا
پریشان حال اپنے دل کی میں کچھ بھی کہہ سکتا
یقین ہے یوسف سخن میرا بھی افسانہ ہو جاتا

جو مجھ پر والہ و شیدا امرا دیوانہ ہو جاتا
محبت ان بتوں کی گر نہ اپنا دکھا دیتی
جو دم بھر جلوہ تاکہ اک مرا کاشانہ ہو جاتا
جو کر سے جمع معشوق حقیقی و مجازی کو
در ساقی کوثر پر ترا میخانہ ہو جاتا
ہمارے اور تمھارے عاشقی کا ذکر آ جاتا
شکایت کچھ نہ تھی گر یار بھی بیگانہ ہو جاتا
بنائی چرخ کو چشم سیاہ و یار سودائی
مرے دیوان کو جو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا

بعد ختم ہونے اس غزل کے ملازمین اشراق نے جا کر سلام کیا افرات نے کہا تم لوگ اسوقت کیوں آئے ملازمین اشراق نے کہا ہمیں شہنشاہ اشراق نے آپ کے پاس بھیجا ہے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ اسوقت جسطرح ہو سکے تشریف لائیں کچھ امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہیں افرات نے کہا میں اسوقت نہیں آ سکتا جو کچھ کہنا ہو مجھے صبح کو کہیں میں سن لونگا ملازمین اشراق نے کہا کوئی ایسا ہی کام درپیش ہے جو آپ کو اسوقت یاد فرمایا ہے ورنہ اسوقت ہرگز تکلیف نہ دیتے اگر آپ تشریف نہ لے چلیں گے تو کمال حرج ہوگا افرات جادو نے کہا خاطر جمع رکھتا ہوں ورنہ مجھے اشراق سے کسی طرح خوف نہیں ہے میں وہ شخص ہوں کہ جسکو ہمیشہ خداوند لقا نے جادو بندۂ خاص اور بزرگان دین کے لقب سے پکارا ہے میں کہ میں اشراق کی حقیقت نہیں جانتا ہوں اگر چاہوں تو ایک دم میں سلطنت اشراق چھین لوں اور وہ کچھ ہمدادانہ کر سکے مگر خداوند کے خوف سے ایسا نہیں کرتا ملازمین نے کہا آپ کی تعریف خود شہنشاہ کیا کرتے ہیں اور آپ سے انھیں خوف ہے افرات ایسی باتیں کرتا ہوا اٹھا ملازمین کے ہمراہ اشراق کے پاس آیا اشراق اسکو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تخت پر اسکو بٹھایا افرات نے کہا اے اشراق مجھے کیوں بلایا اسوقت میں شغل مے نوشی میں مشغول تھا نہایت تکلیف ہوئی جو کچھ کہنا ہو جلد کہو میں ابھی صحبت چھوڑ کر آیا ہوں اشراق نے کہا آپ کو سب کیفیت معلوم ہے کہ آج کل طلسم کشا کے ہمراہی کیا کیا ظلم کر رہے ہیں دیکھئے آج کسقدر شد و مد سے مقابلہ کیا یہ لوگ یوں زیر ہوں گے جب تک صاحبقران کے تحفہ جات نہ قابو میں آئیں گے کیونکہ انھیں اسی سبب سحر تاثیر نہیں کرتا ہے جب وہ سب تحفہ جات ہمارے قبضے میں ہونگے اسوقت حمزہ مجبور ہو جائے گا اور کوئی بات اسکو بن نہ پڑے گی کل کی میدان داری میں ہم سحر کرکے اسکو مع لشکر مبتلا سے بلا کر کے اور سب کو گرفتار کرکے پھر خداوند کو ایک یادداشت روانہ کریں گے جو کچھ وہ مناسب جانیں گے ان لوگوں کے حق میں ارشاد فرمائیں گے صرف طلسم کشا ہی رہ جائے گا اسکو بھی گرفتار کر لیں گے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند جو لوگوں سے ناراض ہیں ابھی سب سے کسی کو ہمارے پاس نہ بھیجا اور کسی قسم کی امداد نہ فرمائی اب ہمیں لازم ہے کہ ایسے کارنمایان دکھائیں کہ خداوند کا غصہ جاتا رہے اور وہ راضی ہو جائیں افرات نے کہا پھر اس بات میں میری کیا ضرورت تھی جو مجھے بیکار تکلیف دی

اشراق جادو نے کہا یہ امر سوائے آپ کے اور کسی سے نہو گا اسوقت تشریف لے جائیں
اور حمزہ کی حرز ہیکل لے آئیں یہ بھی خیال رہے کہ حمزہ صاحب اسم اعظم ہے جسوقت آپ اُسکی
حرز ہیکل لیکر یہاں تشریف لائیں یہاں سے کسی ایسے شخص کو روانہ کریں کہ وہ جاکر صاحبقران کا
اسم اعظم بھی بند کردے اور ایرج کے پاس ایک طیلسان اوریسی ہے اُسکے سبب سے
ایرج پر کبھی سحر تاثیر نہیں کرتا ہے کسی شخص کو اپنے ہمراہ لیتے جائیے وہ جاکر طیلسان اوریسی کو
بھی لے آئیے افرات جادو نے کہا میں گجشک جادو کو اپنے ہمراہ لئے جاتا ہوں اُس نے
بھی ایک مدت تک میرے پاس زمین کے اندر بیٹھکر خداوند آئینہ اندام کی عبادت کی ہے اور
وہ بھی سحر میں یکتا ہے وہ طیلسان اوریسی لیگا اور میں حرز ہیکل صاحبقران لاؤنگا بارگاہ حمزہ سے
باہر آکر حرز ہیکل تو گجشک جادو کے سپرد کرونگا اور خود بارگاہ صاحبقران کے اندر جاکر اسم اعظم
کو بھی بند کردونگا کہ پھر وہ سب طرح پر بیکار ہو جائیگا اشراق نے کہا آپ کو ان سب باتوں کا
اختیار ہے جو کچھ آپ کرینگے وہ سب بہتر و انسب ہوگا مگر اب آپ دیر نہ لگائیے تشریف لے جائیے
افرات جادو یہ سنکر اُٹھا اشراق کی بارگاہ سے باہر آیا گجشک جادو کے خیمے میں آیا گجشک
جادو بھی اُسوقت شراب خواری میں مصروف تھا اُسنے جو افرات جادو کو آتے ہوئے دیکھا کہا
بھائی صاحب اسوقت آپ نے کمال زحمت فرمائی ہے بڑی خوشی حاصل ہوئی اس صحبت میں آپکی
شرکت بھی ضرور واجب و لازم تھی افرات جادو نے کہا اے گجشک جادو اسوقت میرے یہاں
بھی ایسی صحبت تیار تھی مگر کیا کہوں کہ کیسی بے لطف ہوئی ابھی مجھے اشراق جادو نے بلایا اور
اپنی بے بسی ظاہر کی اور کہا کہ اگر آپ جائینگے تو حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان اوریسی ایرج کا
آئیگی میں نے یہ تجویز کیا کہ تمھیں اپنے ہمراہ لوں اور تم جلد ایرج کے پاس سے طیلسان اور میں
حرز ہیکل حمزہ لیکر تمکو دوں تم لشکر میں آؤ اور میں اسم اعظم صاحبقران بند کردوں گجشک جادو نے
کہا جب آپ نے اپنی صحبت کو برخاست کیا تو مجھے کیا عذر ہے یہ کہکے گجشک جادو بھی افرات جادو
کے ہمراہ ہوا یہ دونوں ساحر نامی لشکر صاحبقران کی طرف چلے تھوڑی دور لشکر تھا جلد آکر پہونچے
افرات جادو نے گجشک جادو سے کہا کہ اپنی صورتیں تبدیل کرکے پہلے یہ دریافت کرنا چاہیے
کہ بارگاہ صاحبقران کہاں ہے اور ایرج کس خیمے میں ہیں گجشک جادو نے اپنی صورت تبدیل کی
اور افرات جادو نے بھی اپنی صورت بناکر لوگوں سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی افرات جادو
نے کہا اے گجشک تم ایرج کی بارگاہ میں جاؤ اور میں صاحبقران کی بارگاہ میں جاتا ہوں گجشک جادو
ایرج کی بارگاہ کی طرف چلا افرات جادو نے کہا جب طیلسان اوریسی لیکر آنا اسی جگہ ٹھہرجانا
میں حرز ہیکل بھی لاکر تمکو دونگا گجشک جادو نے قبول کیا افرات جادو صاحبقران کی بارگاہ کے
قریب آیا دیکھا تو چند پہلوان در بارگاہ پر پہرا دے رہے ہیں اندر جانے کا موقع نہیں ہے افرات جادو
عقب بارگاہ پر آیا نقب سحر لگائی بارگاہ کے اندر پہونچا دیکھا شمع ہائے مومی و کافوری روشن ہیں چند خادم
بیدار ہیں مسہری صاحبقران کے قریب بیٹھے ہیں امیر خواب میں ہیں افرات جادو نے سحر کیا جو لوگ
بیدار تھے اُنکو غفلت ہوئی افرات صاحبقران کے قریب آیا حرز ہیکل کہ گلے میں صاحبقران کے

سنگلاخ سے اُتار کی نقب کی راہ سے باہر آیا جہاں کا وعدہ تخشناک جادو سے کیا تھا وہاں آکر ٹھہرا تھوڑی دیر کے بعد تخشناک جادو بھی ایک چادر لیے ہوئے آیا افراسیاب جادو نے حرز ہیکل تخشناک جادو کو دی کہا اے تخشناک جادو ان اشیا کو اپنے پاس رکھنا جب تک میں نہ آؤں خبردار اشراق جادو کو نہ دینا میں اسم اعظم صاحبقران بند کرنے جاتا ہوں بہت جلد آؤنگا تخشناک جادو اشراق کے لشکر کی طرف روانہ ہوا افراسیاب جادو پھر نقب سحر لگا کے بارگاہ صاحبقران میں آیا جھولی سے ایک شیشہ نکال کے کچھ سحر کیا شیشے کے منھ کو بند کرکے کچھ اور سحر کیا صاحبقران کی آنکھ کھلی دل میں خلجان پیدا ہوئی افراسیاب جادو واشراق کی جانب روانہ ہوا صاحبقران کی عجب کیفیت ہوئی خادم بھی ہوشیار ہوئے صاحبقران کو جو حالت کرب میں پایا سب نے عرض کی یا صاحبقران خیر ہے مزاج مبارک کیسا ہے صاحبقران نے حرز ہیکل کو جو دیکھا غائب پایا کچھ جواب دینے میں زبان میں طاقت گویائی نہ پائی اشارے سے فرمایا کہ کوئی ساحر حرز ہیکل لے گیا اور مجھ پر بھی سحر کیا ہے خادم گھبرائے اسی وقت بعض لوگ بارگاہ سے باہر آئے جو جو ساحر لشکر میں نامی گرامی تھے انکو جاکر اطلاع کی وہ سب بارگاہ صاحبقران میں حاضر ہوئے سب نے سحر اُتارنا چاہا بہت کوششیں کیں مگر صاحبقران کو افاقہ نہوا سحر کسی کے اُتارے نہ اُترا سب مجبور ہوئے اسی تاؤ میں صبح ہوئی صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے بکمال نماز سحر پڑھ کر بلائیں طلب فرمائے سرداران نامی نے عرض کی یا صاحبقران آپ کو حس و حرکت میں تکلیف ہوتی ہے میدان کارزار میں تشریف نہ لیجائیے آج یہ غلامان جانباز میدان وغا میں جا کے جوہر پہلوانی کے دکھلائینگے اگر آپ کا اقبال شامل حال ہے تو اشراق مکار کو اسیر کرکے آپ کی خدمت میں لائینگے ورنہ قدم مبارک پہ ہم سب اپنا سر نثار کرینگے سب طرح پر کوششیں کرینگے مگر آپ میدان جنگ میں تشریف نہ لیجئیں صاحبقران زمان نے فرمایا میں یہاں بھی نہیں رہ سکتا یہ بات ہرگز مجھکو منظور نہوگی کہ تم لوگ میدان جنگ میں جاؤ اور میں یہیں رہوں سرداروں نے بہت بہت منت و خوشامد سے کہا مگر صاحبقران نے کسی کا کہنا قبول و منظور نہ فرمایا خادموں نے کشتیاں سلاح کی حاضر کیں صاحبقران دلمیں علم خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے راہ میں ایرج نامدار نے صاحبقران سے کہا کہ میری طلیسان اور کسی کی بھی کوئی ساحر لے گیا کو مجھپر سحر نہیں کیا مگر میرے حواس بھی نہیں ہیں صاحبقران نے اشارے سے فرمایا خداوند کریم مالک ہے صاحبقران زمان یہ باتیں کرتے ہوئے میدان جنگ میں تشریف لائے لشکروں کی صفیں دونوں طرف درست ہوئیں اُسطرف سے آواز ناقوس بلند ہوئی صاحبقران زمان نے دیکھا اشراق مکار سب کے آگے آگے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اُس کے عقب میں ہور ساحران غدار آپس میں سحر آزمائی کرتے ہوئے ناریل اُچھالتے ماش کے دانے پھینکتے ہوئے چلے آتے ہیں ایک طرف سے تورج شاگرد ان ہمراہ لیے ہوئے اُس کے آگے آگے بھی ناقوس بجتا ہوا آتا ہے ایک جانب سے زمرد ثانی اور تخشکان تخت پر سوار عقب میں لشکر ساحران لیے ہوئے آتے ہیں یہ سب کا فر مکار میدان میں پہونچ کے ٹھہرے اشراق جادو

نے صف بندی کا حکم دیا اُسی وقت اُسکے لشکر کی بھی صفین درست ہوئین جب دونون لشکر
میدان حرب مین آراستہ ہو چکے اور نقیبان خوش الحان نے نقابت سے فراغت پائی کڑکیت
بھی کڑکا لکر بیٹھے تو اشراق جادو نے اپنا تخت آگے بڑھایا صاحبقران زمان کے سامنے
آیا باواز بلند کہا اے صاحبقران طلسم کشا تمھین اپنی حرص مین یہان چھوڑ گیا اور اپنی جان بچا کر
خوب چلا گیا مگر تم ایسے عقلمند ہوکر اُسکے دام تذویر مین آ گئے یہ نہ سمجھے کہ یہ تمسے چال کرتا ہے اسکو اپنی
جان بچانا منظور ہے اب اپنے تئین کس حالت مین پاتے ہو دیکھو اگر اب بھی میری اطاعت قبول کرو
تو مین تمھین پناہ دون تمھارا مرتبہ بڑھاؤن ورنہ مین اب ایک دم مین تمھین اسیر کرونگا اور
تمھارے لشکر کو تباہ کرونگا صاحبقران نے تلوار میان سے نکال لی القہر و غضب اشراق
کی طرف دیکھا اشراق کو بڑا معلوم ہوا اپنے لشکر مین پلٹ گیا اور جا کر ایک ساحر سے
کہا کہ تو بشکل پہلوان میدان مین جا اور صاحبقران کو اپنے مقابلے کے واسطے بلا اُسوقت
صاحبقران پر سحر تاثیر کریگا پہلے ایک دو وار کرنا پھر سحر سے صاحبقران کے آلات حرب
چھین لینا اور صاحبقران کو سحر سے بیہوش کرکے اسیر کر لانا ساحر نے اپنی صورت ایک پہلوان
کی بنائی میدان مین آکر باواز بلند کہا اے صاحبقران مین نے تیری بہت تعریف سُنی ہے آج
مین چاہتا ہون کہ تیرا امتحان کرون اگر مرد میدان ہے تو میرے مقابلے مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا صاحبقران
کے گوش مبارک مین جو یہ صدا پہونچی صاحبقران نے مرکب کو مہمیز کیا سب سرداران نامی گرامی
گرد گھوڑے کے آ گئے سب نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت ایسا نہین ہے کہ آپ برائے مقابلے
تشریف لے جائین اول ان غلامان جانباز کو پہلے قدم مبارک پر سے نثار فرمایئے اسکے بعد پھر آپ کو
اختیار ہے جیسا کچھ ہو کیجے مگر ابھی موقع جانے کا آپ کے مصلحت نہین ہے آپکا مقابلہ اس اشراق مکار کے
ساتھ موزون ہوگا صاحبقران زمان کی زبان قابو مین نہ تھی رُک رُک کے زبان سے باتین نکلتی تھین
بعض بعض الفاظ غلط نکلتے تھے صاحبقران زمان نے زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ سب صحیح اور درست
ہے مگر آج تک مین نے ایسا کبھی نہین کیا ہے کہ حریف مجھے پکارے اور مین خود اسکے مقابلے مین نہ جاؤن
کسی دوسرے کو اپنی عوض میدان مین بھیجون جو کچھ ہو سب امور میرے بخدا ہین جو اسکی مشیت ہو وہ ہوتا ہے
سب بندہ مجبور ہے تم لوگ اس بات مین دخل نہ دو مین ضرور اسکے مقابلے مین جاؤنگا گو یہ ساحر
معلوم ہوتا ہے اسی سبب سے آج اسنے مجھکو پکارا ورنہ اور پہلوان آتے تھے اور اور سرداروں
کو بلاتے تھے اور مقابلہ کرتے تھے ہنر پہلوانی دکھاتے تھے مگر آج تک کسی نے میرا نام نہین لیا
جب اشراق مکار نے شب کو یہ انتظام بذریعہ ساحران کر لیا ہے کہ حرز ہیکل اور اسم اعظم میرے
قابو مین نہ رہا اُسوقت اُسنے اس ساحر کو میدان مین بھیجا ہے سرداروں نے بہت سا چاہا
اور سب طرح سے منع کیا اور چاہا کہ صاحبقران زمان میدان مین نہ جائین مگر صاحبقران نے کسی کا کہنا
قبول و منظور نہ فرمایا گھوڑے کو بڑھا کے میدان مین آئے جو سردار ساتھ تھے اُنھون نے ان پہلوانون
سے جا کر کہا جو طلسم کے واقف کار تھے کہ تم اسوقت ہوشیار رہنا یقین ہے کہ صاحبقران زمان سے پہلے
مکر و فطرت مقابلہ کرے اور سحر کرکے صاحبقران زمان کو بیہوش کر دے لہذا تم لوگ ہوشیار

رہنما ساحروں نے کہا ہم لوگ حتی الوسع کوشش کرینگے مگر جو ساحر اسوقت وہاں موجود ہیں اُنسے
ہم کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتے یہاں تو یہ گفتگو تھی لیکن صاحبقران اُس پہلوان نقلی کے مقابلے میں پہونچے
اُس نے چہرۂ صاحبقران پر نظر کی کہا اے عرب تو اس حالت میں کیا مقابلہ کریگا تیرے حواس
ٹھکانے نہیں امیر نے فرمایا تجھے میرے حواس سے کیا کام ہے اگر مقابلہ کرتا ہے تو جو حربہ رکھتا
ہو پیش کر اگر قصد مقابلہ نہیں ہے واپس جا اور کسی پہلوان کو جسے دعوی ہو میدان میں بھیج اُسنے جواب
دیا کہ اے حمزہ میں تجھ سے اسوقت مقابلہ کیا کروں تم سقدر بھی طاقت اپنے میں نہیں رکھتے جو میری
ایک ضرب اُٹھا سکو صاحبقران نے فرمایا اگر میں تیری ضرب نہ اٹھا سکونگا ہلاک ہونگا تیرا مطلب بر آئیگا
اُسنے کہا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو وار کر صاحبقران نے جواب دیا کہ آجتک بڑے بڑے پہلوانوں
سے مقابلہ ہوا مگر کبھی میں نے وار میں سبقت نہیں کی بھلا میں اسوقت کیونکر وار میں پیشدستی کرونگا اس
جوان نے بہت کہا مگر صاحبقران نے منظور نہ فرمایا جب وہ جوان مجبور ہوا تو صاحبقران سے کہا
اے حمزہ میں وار کرتا ہوں اگر کچھ جرات ہے تو میرے وار کو روک امیر پشت مرکب پر سنبھل کے
بیٹھے اور اُس پہلوان نقلی نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا گو امیر کو بڑی تکلیف ہوئی
مگر جرات کا تقاضا یہ تھا کہ حریف پر تکلیف نہ ظاہر ہوئی صاحبقران وار کو خالی دیکر پھر پشت مرکب
پر سنبھلے اُسنے دوسرا وار تلوار کا کیا امیر نے اُس وار کو سپر پر روکا چاہا بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ
ڈالا تھا کہ مرکب صاحبقران بھڑکا امیر سے پشت مرکب پر بسبب ضعف کے نہ سنبھلا گیا چونکہ ضعف اور
عدم جرات سے گھوڑے کی پیٹھ سے کود کے الگ کھڑے ہوئے گھوڑا زمین پر گرا صاحبقران
نے اُس پہلوان نقلی کی طرف دیکھکر فرمایا کیا یہی شرط جرات ہے کہ بذریعہ سحر کے مقابلہ کرو اُسنے جواب
دیا اے حمزہ جب تجھ سے مقابلہ نہ کر سکا تو اب یہ کہتا ہے آج میرے ہاتھ سے جان سلامت لیکر جائیگا
صاحبقران کو یہ کہنا ناگوار ہوا تلوار میان سے لیکر چاہتے تھے کہ اُسکے سر پر وار کریں اُس نے سپر
اُٹھائی شاید سحر ہو صاحبقران کے چہرۂ مبارک پر پڑا بینائی میں فرق آگیا دنیا سیاہ نظر آنے لگی وہ
کافر تلوار علم کرکے اس ارادے سے امیر کی طرف چلا کہ سر صاحبقران بدن سے جدا کرے یہ
حال دیکھکر تمام لشکر تلواریں لیکر صاحبقران کے بچانیکو بڑھا اشراق نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسنے
اپنے لشکر کو اشارہ کیا اسکا لشکر بھی تیغے بڑھا سرداران اسلام نے صاحبقران کو آگے
چاروں طرف سے گھیر لیا امیر بیہوش ہوکے زمین پر گرے سرداروں نے چاہا صاحبقران
کو نکال لیجائیں مگر اشراق کا لشکر بہت تھا یہ لوگ صاحبقران کو لیکر نکل نہ سکے اور اشراق
کے لشکر میں جو ساحران نامی تھے انھوں نے سحر کرنا شروع کیا سب سرداران اسلام بیہوش
ہو ہوکے گرنے لگے جب یہ نوبت پہونچی اور سب مجبور ہوئے تو ہر ایک نے دست دعا بلند کرکے
درگاہ کریم کارساز میں عرض کی اے رب حقیقی اے مالک تحقیقی اسوقت تیرے بندے دست کفار
سے ہلاک ہو رہے ہیں مدد کا وقت ہے دست کفار سے بچانا تیرا کام ہے سب نے ایسی رجوع قلب
سے دعا کی کہ مقبول درگاہ الٰہی ہوئی صحرا سے گرد اُٹھی سب لوگ اسطرف مخاطب ہوئے وہ گرد برطرف
ہوئی سب نے دیکھا بدیع الملک نامدار بصد شوکت و وقار گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے آتے

مین قریب آکر شاہزادے نے نعرہ کیا نعرہ بدیع الملک نوجوان میدان شجاعت فتح و نصرت ہست
کام مین... اگر ناش بنی دانی بدیع الملک نام من لشکر اسلام نے جو نعرہ بدیع الملک کی آواز سنی سب کے
تن بیجان مین جان آئی کفار کے چہرون پر اداسی چھائی بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے لی مانند شیر
غضبناک لشکر کفار پر گرے تیغ چمکائی جسقدر سردار اسلام مبتلاے سحر تھے سب کو ہوش آیا صاحبقران
کو بھی افاقہ ہوا ہوش آتے ہی امیران اسلام تلوارین پکڑ کے فوج کفار پر ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہونے
لگی اشراق نے آواز بلند کہا اب کوئی سحر نہ کرے تیغ و خنجر سے مقابلہ کرو اب سحر کام نہین کریگا طلسم کشا آگیا
تورج نے اپنے لشکر کے جوانون سے کہا یہ وقت امتحان ہے خبردار حریف کو خیال مین نہ لانا جہانتک
ممکن ہو جنگ دکھانا آج آخری معرکہ ہے اگر آج لشکر حریف پر فتح پائی تو تا قیامت نام رہیگا اشراق بھی
ایسی ہی باتین کر رہا تھا اپنے لشکر کے دل کو بڑھا رہا تھا کیفیت یہ تھی کہ دریاے خون جاری تھا سرون
کے مانند حباب تیرتے پھرتے تھے ڈھالین مانند گھٹا کے اٹھی تھین تلوارین بجلی کیطرح چمک رہی تھین
بہادران شیر دل مانند رعد کے گرج رہے تھے دلیران اسلام کی یہ حالت تھی کہ جو سردار جس صف پر
گیا تہ و بالا کر دیا خصوصاً عزیزان صاحبقران سردار جوانون کو تاک تاک کے قتل کرتے تھے بدیع الملک
نامدار علم فوج کیطرف بڑھتے جاتے تھے صاحبقران بھی لوح کی برکت سے صحیح و سالم ہوگئے
تیغ آبدار سے کفار کو واصل جہنم کر رہے تھے مگر ایرج نامدار جو بدیع الملک کی جرارت دیکھ رہے
تھے انہون نے بھی لڑائی لیکن جہان لڑائی تھی ایک جانب بدیع الملک صفون کی صفائی کرتے
ہوئے جاتے تھے دوسری طرف ایرج نامدار سر اعدا کا مینہ برساتے تھے شاہزادہ سکندر فرخ لقا
ایک غول مین گرم پیکار تھے ایک جانب شاہزادہ آصف انجم طلعت عذاب جان کفار تھے کسی
طرف بدیع الملک کافرون کو قتل کر رہے تھے کسی جانب رفیع الملک اعدا کا خون بہا رہے تھے
اگر رستم ثانی ایک صف کو تباہ کر گئے قتل کئے تو شاہزادہ خسرو زرین علم نے دو تین صفین تہ کر
نعرہ کیا مسکرا کے رستم ثانی کیطرف نگاہ کی رستم اور آگے بڑھے پہلوانون کو قتل کیا اس ہنگامے
مین بختگان نے زمرد شاہ ثانی سے کہا کہ آپ اس وقت کیفیت جنگ ملاحظہ فرما رہے ہین اب اشراق
اور لشکر اشراق دست مسلمانان سے نہ بچیگا آج سب کا خاتمہ ہوگا اگر ہو سکے تو نکل چلیے زمرد ثانی نے
جواب دیا کہ اے بختگان مین بھی اسی فکر مین ہون مگر کچھ بس نہین ہے اگر اس وقت لشکر سے نکلتا
ہون تو ضرور اشراق کی نگاہ مجھ پر پڑیگی اور وہ سحر کرنے سے نہ چوکیگا اسیوقت ہلاک کریگا اس
سبب سے مین جانا اچھا نہین جانتا ہون آئندہ جو تمھاری راے ہو بختگان نے کہا اس مجمع مین
اشراق جادو کیونکر دیکھ لیگا زمرد نے کہا اگر وہ کسی مجمع مین ہوتا تو مین یہ خیال کرتا مگر وہ تو سامنے موجود
ہے جسقدر مجمع ہے آگے ہے یہان کوئی نہین ہے دیکھو اشراق رہ رہ کے میری طرف دیکھتا ہے اسے
شاید میری طرف سے یہی خیال ہے بختگان نے کہا اگر اس وقت یہان ٹھہرے رہے تو زندہ بچنا مشکل ہے
زمرد نے کہا ہر طرح مرنا ہے اگر اشراق بھاگتے دیکھے گا تو سحر کرکے مار ڈالیگا اور اگر یہان ٹھہرے رہینگے
تو طلسم کشا آکے قتل کریگا پھر بھاگنے سے کیا فائدہ ہے بختگان نے کہا یہ بات ضرور ہے مگر رہنا فرض
نہین کیونکہ یہان ٹھہرے رہنے مین مرنے کی امید قوی ہے اور بھاگ جانے مین یہ بھی گمان ہے کہ اگر اشراق کی

ناگاہ نہ پڑی تو نکل گئے اور جان سلامت رہی زمرد نے کہا جو تیری خوشی ہو مجھے ہر طرح منظور ہے اسوقت اپنی جان
بچانا فرض ہے یہ سنکے زمرد ثانی چاہتا تھا کہ آگے بڑھنے کا ارادہ کرے اور تخت سے کود کر مع بختگان
فرار کر جائے کہ بدیع الملک نامدار صفوں کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب علمدار فوج کے پہونچ گئے علمدار
نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے نیزے کو ضرب تیغ سے قلم کیا اسکے ہاتھ کو بھی قتل کیا علم فوج کو قلم
کر کے علمدار کو قتل کرتے ہوئے آگے بڑھے اشراق جادو کے قریب پہونچے اشراق نے تلوار کا وار
کیا شاہزادے نے وار کو سپر پر روکا اسنے کہا او طلسم کشا ادب لازم ہے کہ میں بادشاہ اس طلسم کا ہوں
اور بندہ خاص خداوند آئینہ اندام کا ہوں اگر تو نے ذرا بھی بے ادبی کی تو ابھی خداوند تجھے جلا کر خاک
کر دینگے یہ نہ جاننا کہ خداوند یہاں موجود نہیں ہیں اگر میرا خون زمین پر گریگا ابھی اس طلسم کا طبقہ الٹ
جائیگا تیرا لشکر بھی غرق زمین ہوگا بدیع الملک نے فرمایا او مکار ہم تجھے کیا سمجھتے ہیں اور آئینہ اندام
کی کیا حقیقت جانتے ہیں اگر اس میں ذرا بھی قدرت ہوگی تو اپنی جان بچا کر جانب ایوان کیوں
بھاگ جاتا اگر تجھے اپنی جان پیاری ہے تو آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور دین اسلام اختیار کر
اور اطاعت صاحبقران نامدار کی قبول کر تو جان بچے ورنہ اسوقت تیرے لشکر میں کوئی زندہ نہ
بچیگا سب کا خون ناحق تیری گردن پر ہوگا اشراق نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے تلوار
اسکے ہاتھ سے چھین کر طمانچہ مارا کہ سر اسکا اڑ گیا زمین پر گر کے تڑپنے لگا اسکا زمین پر گرنا تھا کہ
تاریکی چھا گئی ہوا سے تند چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی برقیں زمین پر گرنے لگیں
آوازیں مہیب آنے لگیں ایک تلاطم برپا ہوا عمارتوں کے گرنے کی آوازیں آنے لگیں بدیع الملک
نے لوح حمائل کی تاریکی دفع ہوئی ایک آواز آئی کشتی مرا نام من اشراق آئینہ پرست جادو سلطان
طلسم نہ طاق بود افسوس مردیم و جاں دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز جو بلند ہوئی اور لشکر میں سب نے
سنی ساحروں کے ہوش اڑ گئے بختگان نے زمرد ثانی سے کہا اے شہنشاہ اب وقت اچھا نہیں ہے
اور یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے جلد یہاں سے نکل چلیے دیکھیے بدیع الملک قریب آ گیا ہے
لشکر کی ہمت میں فرق آ چکا اب کوئی مقابلہ نہ کریگا زمرد نے کہا اے بختگان اسوقت یہاں سے
نکل چلنا بہت دشوار ہے چاروں طرف سرداران حمزہ پھیلے ہوئے ہیں جسطرف جاؤنگا فوراً سرداران
حمزہ گھیر کر مار ڈالینگے اور یہاں ٹھہرنا پھر بھی باعث امان ہے یقین ہے کوئی کچھ جرات کرے
اور طلسم کشا کو روک سکے علاوہ اسکے اور ساحران نامی موجود ہیں ابھی وہ لشکر کو ٹھہرا لینگے طلسم کشا
کی مجال نہیں ہوئی یہاں آ پہونچے میں اسکا منتظر ہوں کہ طلسم کشا اور کسی طرف مخاطب ہو تو میں نکل
چلوں بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے اگر جان بچانا ہے تو یہاں سے نکل چلیے ورنہ آج جان بچنی نہیں معلوم
ہوتی ہے زمرد نے کہا جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہوگا واقعی آج جان بچنا بہت دشوار ہے تو جس نے زمرد ثانی کو
اس حالت میں پایا گھوڑے کو بڑھا کے اسکے قریب آیا کہا اے زمرد ثانی خبردار ہراساں نہو تا میں
ہر طرح تیری مدد کرونگا اسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا آج جو کچھ ہونیوالا ہے ہو جائیگا میرے دل کی
حسرت بھی نکل جائیگی اگر طلسم کشا نے اشراق جادو کو قتل کیا تو کیا ہوا تم بجائے اشراق مجھے تصور کرو
میں اسوقت [illegible] کہاں لڑنے دیتا ہوں اگر طلسم کشا کا لشکر زیادہ ہے تو ہمارے بھی [illegible]

بھی لشکر دیوان موجود ہیں اگر تمکو اپنے لشکر پر ناز ہے تو ہمیں بھی اپنی فوج پر دعویٰ ہے ساحران نامی ایسے ایسے
موجود ہیں کہ اگر سحر کا وقت آجائیگا تو انکے سحر سے کسی کو امان نہ ملیگی ابھی ابھی لشکر اسلام کی کیا کیفیت تھی
ایسے ایسے ساحر موجود ہیں میں پھر ویسا ہی انتظام کر دونگا کہ پھر لشکر اسلام کی وہی حالت بنا دونگا زمرد
نے اسکو جواب دیا کہ اے تورج تم جو کچھ کہتے ہو بیشک مجھے یقین ہے مگر میں نے آجتک مسلمانوں کو شکست
کھاتے نہیں دیکھا اور اب طلسم کشا کا اقبال ترقی پر ہے اور اہل اسلام اسوقت ضرور مجاب ہونگے اگر یہ نہوتا
تو اسوقت بدیع الملک کیوں آتے نہیں معلوم کہاں تھے اور کس کام میں مصروف تھے جو عین وقت جنگ میں
آکر پہونچے اور کس حال بیکسی میں حمزہ ثانی کی آکر مدد کی ورنہ اسوقت صاحبقران کا کام تمام ہو چکا تھا
ایک دم بھر طلسم کشا اور نہ آتا تو حمزہ مع جملہ سرداروں کے گرفتار ہو چکا تھا اگر بعد گرفتاری حمزہ طلسم کشا
آتا بھی تو کیا کر سکتا تھا تنہا کیا بنا تا اس کو بھی کسی طرح گرفتار کر لیتے تورج نے کہا اے زمرد جرار
ایسے خیالات اپنے دل میں نہ لا دل کو قوی رکھنا چاہیے لشکر حریف کیا مال ہے ایک دم میں
تو میں سب کو مٹادونگا زمرد نے جواب دیا کہ میں ہرگز تمہاری رائے کی تائید نہ کرونگا کیونکہ
اسوقت دیکھ رہا ہوں کہ طلسم کشا کس شد و مد سے سب کو قتل کرتا ہوا آتا ہے تورج نے کہا
ابتک میں اشراق کی خوشی کے موافق جنگ کرتا تھا اور اب میں اپنی طبیعت کے موافق لڑونگا اشراق
طریق جنگ سے واقف نہ تھا اس سبب سے ہارت ہوئی ورنہ طلسم کشا اسقدر زور نہ پکڑتا اور پسپا ہوتا
ہوا چلا جاتا اب تم میرے انتظام جنگ کا تماشہ دیکھو کہ میں کس طریق سے جنگ کرتا ہوں زمرد نے
بخشگان کیطرف دیکھا بخشگان نے کہا آپ تورج کے کہنے کا اعتبار نہ کریں اسکی اسوقت قضا آئی ہے مگر
اس سے ظاہری انکار کرنا مناسب وقت نہیں ہے زمرد اسکی بات کو سمجھ گیا کہا اے تورج اسوقت
تمہاری باتوں نے میرے دل کو قوی کیا ورنہ میں ہرگز میدان جنگ میں نہ ٹھہرتا مگر اب تم یہاں نہ ٹھہرو
لشکر کی حالت دیکھو سب کو جنگ پر آمادہ کرو تورج زمرد کے پاس سے آگے بڑھا لشکر میں آیا
لشکریوں نے باواز بلند کہا اے بہادران تہور شعار یہ وقت جانبازی ہے اگر اسوقت لڑ بھڑ کر مر بھی
جاؤ گے تو تاقیامت تمہارے نام زندہ رہیں گے اگر جنگ سے منہ پھیر و گے تو بودے کہلاؤ گے
مردان عالم تمہارے حال پر خندہ زنی کرینگے تورج تو یہ کہتا ہوا آگے نکل گیا اسطرف بدیع الملک
صفوں کو درہم برہم کرتے زمرد کے تخت کے قریب پہونچے بخشگان نے جو بدیع الملک کو آتے
ہوئے دیکھا زمرد سے کہا اے شہنشاہ غضب ہوا بدیع الملک قریب تخت آپہونچے اب بھی اگر
جان عزیز ہے تو یہاں نہ ٹھہریئے بدیع الملک کی نگاہ اسی طرف ہے زمرد نے بدیع الملک کو جو آتے
دیکھا چاہا تخت سے کود کے بھاگے مگر بدیع الملک قریب پہونچ چکے تھے جیسے ہی اُسنے تخت سے کود
کا ارادہ کیا بدیع الملک نے للکار کے کہا او زمرد بے ایمان خبردار قدم آگے نہ بڑھانا بخشگان تخت
سے کودا بدیع الملک نے ہاتھ مارا کہ سر اسکا اُڑ گیا اسکے مرتے ہی زمرد ثانی بھی تخت سے کودا
بدیع الملک نے اسکو بھی ٹوکا زمرد بھاگا شاہزادے نے اسکی کمر پر تلوار لگائی اس کے بھی دو ٹکڑے
ہوئے بدیع الملک نے شکر خدا کیا فوج کیطرف مخاطب ہوئے صاحبقران زمان نے
جو یہ کیفیت دیکھی باواز بلند بدیع الملک کو آفرین کی شاہزادے نے جھک کے سلام کیا پھر جنگ

میں مصروف ہوا صفوں کو درہم برہم کر دیا لشکری عاجز ہو گئے قدم میدان میں نہ تھمے سب نے فرار
پر قرار کیا لشکر اسلام نے تعاقب کیا تھوڑی دور تک لشکر کفار بھاگا جب اس میں بھی جان بچتی نظر
نہ آئی سب مجبور ہوئے امان طلب کی تورج نے جو یہ کیفیت دیکھی اقرات جادو سے کہا اب
یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے جسطرح بن پڑے نکل چلو اقرات جادو نے تنجیک جادو سے کہا کہ
تورج کی یہ راے ہے تنجیک نے کہا میں بھی اسی کی راے کی تائید کرتا ہوں اقرات جادو نے
کہا اے تورج تم میرے کاندھے پر بیٹھو میں ابھی یہاں سے پرواز کرتا ہوں لشکر اسلام میں کوئی بچکو نہ پائیگا
تورج کاندھے پر سوار ہوا اقرات جادو پھر پرواز پیدا کرکے وہاں سے اُڑا اس طرف ساحر
بدیع الملک کے قریب آئے سب نے عفو تقصیر چاہی اسلام قبول کیا بدیع الملک نے سب کو
صاحبقران کے پاس بھیجا صاحبقران سب کو کلمہ طیبہ تسلیم فرما رہے تھے کہ بدیع الملک نے
دیکھا ایک ساحر لشکر کفار سے تورج کو اپنے کاندھے پر لیئے ہوئے بلند ہوا بدیع الملک نے
کمان اُتاری اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا تیر سر کر دیا ایک ہی تیر میں اقرات جادو اور تورج بدرگ
حرامی زخمی ہوئے دونوں زمین پر گرے تورج کے گلے پر تیر پڑا تھا شانہ اقرات جادو کا بھی نشانہ
ہوا تھا تورج ہچکیاں لے رہا تھا کہ رستم بن ایرج قریب آئے میان سے تلوار بقصد تعجیل کھینچکر
سر تورج کا جدا کیا بدیع الملک نے جو یہ حال دیکھا ہنس کر کہا اے رستم ثانی سبحان اللہ تمہاری
عادت مردہ کشی بھی بعض مقام پر دل خوش کر دیتی ہے اگر اسوقت تم تورج کا سر جدا نہ کرتے تو ہرگز یہ دم تا
بدیع الملک نے جو اسطرح بقصد طنز یہ کلمہ کہا رستم کو بہت برا معلوم ہوا گو محجوب تو ہوئے مگر تلوار لیکر
بدیع الملک کی طرف چلے کہا میں تمہیں قتل کر دونگا اپنی تلوار تمہارے لہو سے بھی بھرونگا بدیع الملک
نے فرمایا میں مردہ نہیں ہوں جو تمہارے قتل کرنے سے سر میرا جدا ہو جائے اگر تمہیں ایسا ہی نام کرنا ہے
تو میں اور کسی ساحر کو نشانہ تیر قضا کرتا ہوں تم اسکا سر بھی اسیطرح تن سے جدا کرنا اور میری نسبت
اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ بہت بری ہوگی رستم نے کچھ سماعت نہ کی تلوار لیکر آگے بڑھے
بدیع الملک نے بھی تلوار کھینچی صاحبقران زمان مع ساحران اپنے ہمراہ لیے ہوئے کچھ دور بڑھ
آئے تھے اور اُسوقت شور و غل کے سبب سے امیر کو خبر بھی نہوئی کہ بدیع الملک کس طرف ہیں اور
رستم بن ایرج کہاں ہیں یہاں جو لوگ موجود تھے اُن میں یہ طاقت نہ تھی جو وہ بچا سکتے سب مجبور
تھے آپس میں کہتے تھے کہ آج غضب ہوا بدیع الملک کے ہاتھ سے رستم کی قضا آئی ہے کہاں
بدیع الملک نامدار کہاں رستم عالیمقدار گو دونوں ایک ہی صدف کے گوہر ہیں تیغ شجاعت
کے جوہر ہیں مگر بدیع الملک کی اور بات ہے یہ لائق صاحبقرانی ہیں گو رستم ثانی نے بھی بہت سے
کار ہاے نمایاں کیے ہیں مگر بدیع الملک نامدار نے وہ وہ کام انجام کیے ہیں کہ صاحبقران
نے فرمایا کہ صاحبقرانی تمہیں پر ختم ہے سوا تمہارے اس کام کا انجام دینے والا لشکر اسلام میں اسوقت کوئی
نہیں ہے اور بارہا امیر کی زبان سے یہ بھی سنا ہے کہ بدیع الملک ہمت و جرات میں لاثانی ہے لائق
صاحبقرانی ہے کسکی مجال ہے جو ہمت و شجاعت میں بدیع الملک سے آنکھ ملا سکے مقابلے کی تاب لا سکے یہ
لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے مگر بدیع الملک کے قریب رستم ثانی پہنچے بدیع الملک نے کہا اے رستم

اگر جان بچانا چاہتے ہو تو میرے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ تجھے صاحبقران زمان سے شرمندہ ہونا
پڑیگا امیر نہیں فرمائینگے کہ تمھیں ایک مخنث و بیزار کو قتل کرتے شرم نہ آئی اسوقت مین کیا جواب
دونگا رستم نے تلوار بقصد اُٹھائی کہ صحرا سے گرد اُٹھی رستم نے ہاتھ روکا بدیع الملک بھی اُسطرف
مخاطب ہوئے دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار زرنگار پوش گھوڑے کو
تیز کیے ہوئے آتا ہے اُس نقابدار نے قریب آکے بدیع الملک کو بچایا رستم کو بھی ہٹایا شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا اے نقابدار آج بہت دنوں کے بعد تجھے دیکھا نقابدار نے کہا قسمت نے
آج یہ دن دکھایا کہ آپ لوگوں کی زیارت حاصل ہوئی اب خدمت فیضدرجت صاحبقران مین
چلونگا شرف قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نقابدار کو ہمراہ لیے آگے بڑھے لوگوں نے
بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی جنگ کی بھی کیفیت سے امیر کو مطلع کیا تھا صاحبقران
اسطرف تشریف لاتے تھے راہ مین بدیع الملک سے ملاقات ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ
شہزادہ بدیع الملک نقابدار زرنگار پوش سے باتیں کرتے ہوئے آتے ہیں امیر نے سرداران
نامی سے فرمایا معلوم ہوتا ہے نقابدار سے کچھ جنگ کی نسبت گفتگو ہوئی بہت دنوں کے بعد آج اُس نقابدار
کو دیکھا بارہا اسپائل کی لڑائیوں مین آیا ہے اُسنے اکثر سرداران اسلام کی مدد بھی کی ہے اگر دو ایک بار
مقابلہ بھی ہو گیا ہے نہیں معلوم یہ کون ہے سرداران نے عرض کی یا صاحبقران جو ہو گا معلوم ہو جائیگا
اتنے بدیع الملک اُس سے باتیں کرتے ہوئے آتے ہیں یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک قریب پہونچے
نقابدار نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر مزاج پرسی کی نقابدار نے عرض
کی اگر اسوقت مین نہ آتا تو غضب ہو جاتا یہ کہکے بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی کیفیت بیان
کی صاحبقران قتل تورج کی خبر سنکر خوش ہوئے بدیع الملک کو بہت کچھ آفرین و مرحبا کہا رستم بن
ایرج کو یہ بات بھی خلاف ہوئی مگر بخاطر صاحبقران سے کچھ کہہ نہ سکے امیر سب کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے خیمہ
گاہ کیطرف پھرے طبل خوشی بجا سب سردار شادان و فرحان فتح و فیروزی اپنے خیمہ گاہ کیطرف واپس آئے
سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں مین آئے نقابدار نے اپنے ملازمین سے بارگاہ آراستہ کرنے کو
حکم دیا اُسیوقت نقابدار کیواسطے بارگاہ آراستہ ہوئی نقابدار زرنگار پوش اپنی بارگاہ مین گیا جب
سب لوگ تھوڑی دیر استراحت کر چکے صاحبقران نے ہر ایک کو طلب کیا نقابدار بھی بارگاہ صاحبقران
مین حاضر ہوا امیر نے فرمایا اے نقابدار کس ارادے سے آئے ہو نقابدار نے عرض کی یا امیر ارادہ ہے
کہ ہمراہ رکاب فیض انتساب خانہ کعبہ چلوں اور شرف خدمت حضرت پیغمبر آخر الزمان حاصل کروں امیر
نے فرمایا اے نقابدار اب نقاب چہرے سے ہٹاؤ صورت دکھاؤ نقابدار نے نقاب الٹی سب
نے دیکھا ایک جوان ہاشمی صورت صاحبقران سے مشابہ حسین جمیل صاحب شان و شوکت ہے سب
کو حیرت ہوئی امیر نے فرمایا اے نقابدار اپنا نام بتاؤ کیفیت جو صحیح ہو اُس کو نہ چھپاؤ نقابدار نے
عرض کی یا صاحبقران مین آپ کا فرزند ہوں ابو العلاے دیلمی میرا نام ہے دختر شاہ دیلم
میری والدہ ماجدہ ہیں امیر نے شاہزادہ ابو العلاے دیلمی کو گلے سے لگایا سب نے مبارکباد
دی صاحبقران نے بزم عشرت کا سامان مہیا کیا سب سرداران نامی و گرامی جمع ہوئے صاحبقران نے

فرمایا کہ اب میرا ارادہ یہ ہے کہ خدمت میں حضرت پیغمبر آخر الزمان کے جاؤں اور شرف قدمبوسی حاصل کروں
لہذا منظور یہ ہے کہ بعض لوگوں کو رخصت کروں اور جو جو باتیں مجھ پر فرض ہیں اُن سے بھی فراغت حاصل کروں
سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم سب کی خوشی یہ ہے کہ ہمراہ رکاب حضور خدمت خاتم الانبیا میں چلیں اور
شرف زیارت حاصل کریں امیر نے فرمایا بعد میں آپ لوگوں کو اختیار ہے پیشتر جو باتیں مجھ پر فرض ہیں اُنسے میں
فراغت حاصل کروں سب خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا کہ ملکہ اختر جمال کا عقد بدیع الملک کے ساتھ
پہلے ہو جانا چاہیے اسکے بعد رستم بن ایرج کا عقد ملکہ خوبان کے ساتھ ہو جانا چاہیے اور آصف انجم طلعت کا عقد
ملکہ پریچہر گیسو کشا کیساتھ ہو جانا چاہیے اور شہنشاہ گوہر کلاہ کا عقد ملکہ خورشید چشم کے ساتھ ہو جانا چاہیے خواجہ
نے جو یہ سنا بہت خوش ہوئے امیر نے اُسوقت سامان عقد درست ہونیکا حکم فرمایا خواجہ نے فوراً بندوبست
کیا حسب دستور قدیم اُسیوقت سبکا عقد ہوا جب صاحبقران نے سب کے عقد سے فراغت پائی صحبت برخاست
کی بدیع الملک ملکہ اختر جمال کی بارگاہ میں تشریف لیگئے رستم بن ایرج ملکہ خوبان کی بارگاہ میں گئے اسیطرح ہر ایک
اپنی اپنی بارگاہ میں گیا شب بھر سب نے بعیش و عشرت بسر کی صبح کو امیر بعد ادائے فریضہ سحر بارگاہ میں جلوہ فرما
ہوئے تو امیر نے سب کو طلب فرمایا ہر ایک حاضر خدمت صاحبقران ہوا صاحبقران نے فرمایا میں یہاں ایک
ماہ تک قیام کرونگا چند سرداران کو اکثر ملکوں کی حکومت پر روانہ کرتا ہوں سب نے قبول کیا صاحبقران نے اُس
روز منذر شاہ اور ارزنگ حبشی کو جانب مغرب اُنکے ملک کی طرف روانہ کیا گو اُن لوگوں نے عذر کیا مگر امیر
نے قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ جس سے جس کام کو کہوں انکار نہ کرے ورنہ مجھے صدمہ پہونچے گا اور میں جو ارادہ
کرچکا ہوں وہ ضرور پورا کرونگا سب مجبور ہوگئے بعد منذر شاہ کے صاحبقران زمان نے طوق جران
جرانی و کبا چینی و قلا چینی کو جانب دربند علانیہ روانہ کیا اُسکے بعد اسفانوش پیل و قدح نوش و یونوش
و آرزنوش کو مع اُنکی سپاہ کے جانب یونان رخصت کیا پھر عبدالجبار و عبدالقادر کو مع اُنکی سپاہ
کے جانب حلب روانہ کیا اسکے بعد نعمان بن عقیل کو بادشاہی مصر عطا فرما کر جانب مصر روانہ کیا پھر
فرہنگ بن لندھور کو مع قرشی و ترکی و عیسیٰ [illegible] فرہنگ و ابرہہ فرنگ کے جانب فرنگ روانہ
فرمایا پھر ملک فرخ و داراب و بہلول عسعس و ملک خورشید و عقاب عنقویل گردن و کاکات
[illegible] کو منزل [illegible] کے جانب روانہ کیا پھر دو سب دن اشقس کے بیٹوں کو ملک قہستان کیطرف
روانہ کیا پھر محراب شاہ کرسی نشین کو مع اُنکی سپاہ کے جانب سیستان روانہ کیا پھر نوح اور
سراب افغان [illegible] کو جانب نیشاپور روانہ کیا پھر مہلیل وغیرہ کو اصفہان کیطرف بھیجا اُنکے
بعد اسیطرح جب صاحبقران زمان اکثر سرداروں کے ملکوں میں انکو روانہ کرچکے تو خواجہ سے فرمایا کہ
خواجہ زادوں کو بلائیے سب سے مجھے اُنسے کچھ تحقیق کرنا ہے خواجہ نے اُسیوقت فرزندان بزرجمہر کو بلایا امیر نے فرمایا آپ لوگ
ملاحظہ فرمائیں کہ میں کتنی جمعیت سے خدمت باسعادت حضرت خاتم الانبیا میں جاؤں خواجہ زادوں نے ازراہ
رمل دریافت کرکے عرض کی یا صاحبقران آپ بہتر آدمیوں کو لیکر خدمت میں خاتم الانبیا کے جائیے گا اور
کوئی سوا اُنکے آپ کے ہمراہ نہ ہوگا صاحبقران زمان نے فرزندان بزرجمہر کو بصرہ کی بادشاہی عطا فرما کر
رخصت کیا اور دوسرے روز جشن کیا بدیع الملک کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ اے حاضرین انجمن ابھی بعض کفار
سے عوض خون عزیزان لینا ہے اور میں عہد کر چکا تھا کہ جس روز مرو ثانی میں خانہ کعبہ جاؤنگا اور یاد الٰہی میں مصروف

ہونگا پھر واپس نہ آؤنگا لہذا میں اب ان کفار سے بعوض خون عزیزان نہیں لے سکتا اور یہ کام سوا بدیع الملک
کے دوسرا انجام نہیں دے سکتا لہذا آج سے میں بدیع الملک کو صاحبقران بناتا ہوں تم ہر ایک
کو لازم ہے کہ مثل میرے بدیع الملک کو تصور کرے اور اطاعت بدیع الملک سے منھ نہ پھیرے
گو یہ کلمات صاحبقران بعض لوگوں کے خلاف ہوئے مگر شوق زیارت حضرت خاتم الانبیا میں کسی نے
کچھ جواب نہ دیا سب خاموش رہے امیر نے بازو بند صاحبقرانی بدیع الملک کو عطا فرمائے بعدہ و پھر
انتہای فرمایا بدیع الملک صاحبقران ثالث کے لقب سے مشہور ہوئے سب مال و خزانہ شاہزادہ
بدیع الملک کے قبضے میں آیا امیر نے فرمایا اے بدیع الملک پہلے ایوان نہر طاق کو فتح کر کے
ہفت اندام جادو کو قتل کرنا پھر اور جو جو کافر اس لائق ہیں کہ وہ سوائے قتل کے دوسری سزا نہیں
پا سکتے انھیں ہرگز زندہ نہ چھوڑنا انشاء اللہ المستعان بہت جلد تجھے ملاقات ہوگی مگر جہاں تک ممکن
ہو کفر کی ہستی کو مٹا کے مجھ سے ملنا بدیع الملک نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہیں ایسا ہی ہوگا ایک کافر
کو زندہ نہ چھوڑونگا صاحبقران نے بدیع الملک کو بہت کچھ تسلی و تشفی دی بہت تحسین کیں بدیع الملک
نے امیر کے سب نصائح کو تسلیم کیا صاحبقران نے لشکر بدیع الملک کیواسطے حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر
سے علحدہ ہو اور جو لوگ ہمارے ہمراہ جانیکا ارادہ رکھتے ہوں وہ علحدہ ہوں بدیع الملک کے
خادموں نے بارگاہیں اپنے لشکر کی الگ جا کر آراستہ کیں بدیع الملک بھی صاحبقران سے رخصت ہو کر آئے
امیر نے فرمایا اے بدیع الملک اب مجھے صرف شمار کرنا ہے کہ خواجہ زادوں نے حکم لگایا ہے کہ میرے ہمراہ
کل بہتر آدمی خدمت میں خاتم الانبیا کے پہونچیں گے اسواسطے میں نے تمھارے واسطے بارگاہ جدا الگ
آراستہ کرائی ہیں یہ کہکے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا کہ اب شمار کرو کہ میرے ہمراہ چلنے والے
کسقدر آدمی ہیں خواجہ باہر آئے شمار کیا کل ایک سو چالیس سردار نکلے خواجہ نے خدمت صاحبقران
میں حاضر ہو کر عرض کی یا امیر ایک سو چالیس سردار ہمراہ چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں امیر نے فرمایا
کہ مجھے فرزندان بزرجمہر نے کہا ہے کہ کل بہتر آدمی میرے ہمراہیوں سے ہونگے اور وہی لوگ
زیارت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف بھی ہونگے اس سے بہتر یہ ہے کہ بعض سرداروں کو
یہیں چھوڑ دیں جو سب نے سنا عرض کی یا صاحبقران ہم میں سے یہاں کوئی نہ رہیگا سب آپکے
ہمراہ رکاب چلیں گے صاحبقران مجبور ہوئے فرمایا زیادہ انکار بھی کرنا مناسب نہیں ہے دوسرے
روز وہاں سے پیش خیمہ لدوا دیا بدیع الملک نے بھی چند سرداروں کو حکم دیا کہ میں صاحبقران
زمان کے ہمراہ تھوڑی دور جاؤنگا پھر واپس آؤنگا لہذا مختصر سامان سفر درست کرلو یہاں بھی سب نے
سامان سفر درست کیا صاحبقران ثانی نے دوسرے روز وہاں سے کوچ کیا بدیع الملک تھوڑی دور
کیواسطے ہمراہ ہوئے امیر نے اس روز شام تک مسافت طے کی قریب شام ایک صحرا میں پہونچے
بدیع الملک نے عرض کی صاحبقران کوئی کار ضروری لاحق نہیں ہے آپ کیوں اسقدر زحمت
رہروی اٹھاتے آج یہیں قیام فرمائیے کل پھر تشریف لیجائیے گا کیونکہ نہیں معلوم اب کب زیارت آپکی
نصیب ہو صاحبقران نے بدیع الملک کو آبدیدہ جو پایا سرداران سے کہا آج بارگاہیں یہیں
آراستہ کرو میں شب بھر اسی جا قیام کرونگا کل یہاں سے چلونگا جو کچھ بدیع الملک نے کہا بہت صحیح

سے خادمون نے دو بارگاہین آراستہ کردین صاحبقران اپنی بارگاہ مین گئے بدیع الملک بھی امیر
کی بارگاہ مین آئے شب بھر صاحبقران مع جملہ سردارون کے بیدار رہے شب بھر باتین رہین جب رات
بسر ہوئی امیر نے فریضہ سحر ادا کیا سواری طلب فرمائی خادمون نے مرکب ور دولت پر حاضر کیا امیر نامدار
بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لائے شاہزادے کا گھوڑا بھی خادمون نے حاضر کیا صاحبقران اور
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اور جملہ سردار گھوڑون پر سوار ہوئے صاحبقران نے مرکب بڑھایا
مصروف قطع راہ ہوئے اس روز بھی قریب شام ایک صحرا مین جاکر ٹھہرے شب بھر صحبت رہی صبح کو
وہان سے بھی روانہ ہوئے قریب شام ایک اور صحرا مین جاکر بارگاہین استادہ ہوئین امیر نے شاہزادہ
بدیع الملک سے فرمایا کہ اب تین روز ہوگئے کل تم اپنے لشکر کیطرف واپس جانا اور مین اپنی منزل
کی راہ لونگا بدیع الملک نے عرض کی میرا ارادہ تھا کہ جب آپ خدمت حضرت مین پہونچ جاتے مین
واپس آتا اور تعمیل ارشاد مین مصروف ہوتا لیکن آپکی یہی مرضی ہے تو مین مجبور ہون صاحبقران نے
فرمایا اے بدیع الملک جب تمھین بامراد خدا لائیگا ہمسے ملائیگا تو اسطرف آنے کا ارادہ کرنا اور
اب میری یہی خوشی ہے کہ تم واپس جاؤ زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ تمھین بھی بہت سے کام انجام دینا ہین
بدیع الملک نے عرض کی آپکا اقبال اگر شامل ہے تو سب کام درست ہوجائینگے مگر دعائے خیر کا
امیدوار ہون کبھی دعا سے فراموش نہ فرمائیگا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک ہر دم ہم
سے ہروقت تمھارے واسطے دعا نکلیگی مگر یہ معاملات طلسم ہین جہانتک ممکن ہو ان مین ہوشیاری
سے کام لینا اول تو تمھارے واسطے ضرورت کہنے کی نہین ہے کیونکہ ماشاء اللہ تمنے بہتسے طلسم
فتح کیے ہین اور تمھارے نام سے ساحر خوف کرتے ہین مگر ہمپر واجب ہے کہ تمھین نصیحت کرین اور
تمھین قبول کرنا لازم ہے بدیع الملک نے عرض کی جو کچھ آپ ارشاد فرماتے ہین مین بسر و چشم بجا
لاؤنگا ہمیشہ ہوشیاری سے کام لونگا گو مین نے بہت سے طلسم فتح کیے مگر آپکی نصیحت کا ماننا میرے
واسطے باعث راحت ہے ابھی مجھے وہ تجربہ حاصل نہین جو آپ نے پایا غرض شب بھر اسی قسم کی باتین
رہین جب صبح ہوئی صاحبقران نے فریضہ سحر سے فراغت حاصل کی بدیع الملک کو گلے سے لگایا بہت
کچھ پند و نصیحت فرماکر ارشاد کیا کہ اب اپنے لشکر کیطرف واپس جاؤ بدیع الملک نے عرض کی یا
صاحبقران آج مین اور ہمراہ رکاب ہون کل واپس جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اب مین ایک
دم تمھارا ساتھ رہنا اچھا نہین جانتا تم واپس جاؤ بدیع الملک مجبور ہوئے صاحبقران سے
رخصت ہوتے ہوئے آبدیدہ ہوئے اور سرداران صاحبقران بھی مفارقت بدیع الملک
کے سبب سے مغموم ہوئے بدیع الملک اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر
آئیگا مگر صاحبقران ہو اپنی منزل کے جانب چلے اس روز بدیع الملک کا خیال تو امیر کو نہ تھا جو
ٹھہر جاتے صاحبقران نے شب کو قیام نہ فرمایا برابر رہروی کرتے ہوئے دوسرے روز صحرائے
ماچین مین پہونچے امیر نے دیکھا جنگل نمونہ گلشن ہے مگر عجائبات سے مملو ہر درخت بشکل جانوران
پرندے شکل و صورت انسان ہے پوست پوست انسان کے موافق پائی سب کے تھالون مین پڑا
ہوا صاحبقران کو تعجب ہوا فرمانے لگے کہ یہ عجائبات سحر نہین معلوم کسنے بنائے ہین اور کس سے

لیے تیار کیے گئے ہیں خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہان سے جلدی گذر چلیے اب ٹھہرنے کی ضرورت نہین ایسا نہو کوئی بات پیدا ہو جائے تو آپ اس لائق بھی نہین ہین جو کسی سے مقابلہ کر سکیں اب سوا سے تکلیف اٹھانے کے اور کچھ حاصل نہو گا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمھین اسقدر اس صحرا مین خوف معلوم ہوتا ہے کیا خدا کو بھول گئے کیا مجال کسی کی جو تمھین مبتلا ے بلا کرسکے دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست اب سے کسی کو کیا غرض اور کون ہین کیون تکلیف پہونچانے لگا اتنے بار اُسکے سر ہین جو صاحبقران ثالث کے لقب سے مشہور خلق ہونیوالا ہے خدا اُس کو جملہ آفات سے بری رکھے اور اُس کی صاحبقرانی کو ترقی دے اب ہم اُن جملہ مصائبات سے بری ہوگئے ہین اب کسی کو بغض و عناد نکالنے کا حق باقی نہین ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر آپ نے جو کچھ فرمایا میری سمجھ مین آیا مگر کفار اسکو نہ مانین گے ساحر جادوگرون کے نام سے کے دشمن ہین وہ ضرور کچھ فساد برپا کرینگے امیر نے فرمایا جو قسمت مین تحریر تھا وہ اب تک پیش آ چکا اور جو کچھ مقدر مین ہو گا وہ پیش آئیگا اگر آج بھی اُس صحرا مین نہ ٹھہرینگے تو جملہ ہمراہی بہت پریشان ہونگے اور یہ صحرا آج شب بھر کی رہروی مین بھی تمام نہو گا اس سے بہتر یہ ہے کہ آج یہین مقام کرین کل اس صحرا سے چلین گے اور تمام صحرا کی مسافت قطع کرینگے خواجہ نے عرض کی آپکو اختیار ہے میری رائے نہین کہ آپ آج اس صحرا مین قیام کرین صاحبقران نے فرمایا اب ہمراہیون مین طاقت نہین ہو وہ آگے بڑھ سکین خواجہ مجبور ہوگئے امیر نے حکم دیا کہ بارگاہین اسی جگہ آراستہ کیجائین ہم آج شب کو یہین قیام کرینگے صبح کو یہان سے روانہ ہونگے خادمون نے حسب الحکم صاحبقران وہین بارگاہین استادہ کین صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے خواجہ حاضر خدمت ہوکے عرض کی یا امیر آج شب کو سب لوگ بیدار رہین یہ سرزمین سحر سے مملو معلوم ہوتی ہے نہین معلوم کیا بات پیش آئے اس سبب سے بیداری بہت اچھی ہے امیر نے فرمایا کہ یہ ممکن ہے کہ سب بیدار رہین صاحبقران اُس شب کو مع جملہ سرداران نامی و گرامی بیدار رہے شب بھر کسی طرح کا فتنہ نہ اُٹھا جب صبح ہوئی امیر نے فریضہ سحری ادا کیا خواجہ نے پیش خیمہ روانہ کرنا شروع کیا امیر نماز سے فارغ ہوکے در دولت پر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے سب سرداروں کو ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

## اب کچھ کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو صاحبقران سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کیطرف واپس آیا ایک دن قطع منزل مین صرف ہوا قریب شام اپنے لشکر مین آکر پہونچا یہان سب سرداران بدیع الملک منتظر تھے کہ شہزادہ بدیع الملک تشریف لائے ان سب نے شاہزادے کے قدمون کو بوسے دیئے صاحبقرانی سنئے کی مبارکباد دی ہر ایک صاحبقران کہکے بدیع الملک سے بات کرنے لگا شاہزادے نے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے مین کل لوح دیکھونگا اگر دیوان شہ طاق مین جانے کی لوح سے ہدایت کی تو جاؤنگا ورنہ اور جو نوشتہ پاؤنگا اسکو بجا لاؤنگا سردار بھی متفق الرائے ہوئے بدیع الملک صاحبقران ثالث نے دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے فتاح طلسم جب تو نے طلسم کو فتح کیا تو اپنا حق کیون

چھوڑ جاتا ہے تیرے واسطے اس طلسم میں خزائن اسقدر موجود ہیں جو گنج قارون سے وافر ہیں اسکے بعد سب خزانوں
کا پتہ لکھا تھا بدیع الملک نے سرداروں سے کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہے یہاں خزانے موجود ہیں ان کو اپنے
قبضے میں کرنا ہے سب نے عرض کی جو حکم ہو بجا لائیں صاحبقران ثالث نے کہا آج لشکر میں اطلاع کردو
کہ سب لوگ اسباب سفر درست کریں اور پیش خیمہ روانہ ہو جائے ہم کل یہاں سے کوچ کرینگے علی زمین
نے اسیوقت لشکر میں اطلاع کی سب سامان سفر تیار ہوا پیش خیمہ پھر اسیوقت روانہ ہوا بدیع الملک نامدار
نے دوسرے روز وہاں سے کوچ کیا لوح نے خبر دی تھی کہ صحرائے شعلہ فام میں جاؤ وہاں ایک
درخت صندل ہے اُس درخت کو بزور طلسم کشائی زمین سے اکھاڑنا ایک دہنہ نقب نمودار ہوگا اپنے
ہمراہ چند سرداروں کو لیکر نقب کے اندر جانا جب راہ نقب طے ہو جائے پھر لوح دیکھنا جو لوح کے
احکام ہوں اُسکے مطابق کام کرنا بدیع الملک حسب ہدایت لوح اُس جانب چلے آٹھ روز کے بعد
صحرائے شعلہ فام میں پہونچے دیکھا درخت جلے ہوئے زمین سیاہ دھواں تمام میدان میں چکر
کر رہا ہے بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا عجب صحرا ہے اسکے درخت ہمیشہ یہی حالت پر رہتے
ہونگے دھواں تو اسقدر چاروں طرف پھیلا ہوا ہے مگر آگ کا کہیں نام نہیں مریخ نے کہا میں اس
طلسم کی جہانتک کیفیت دیکھتا ہوں سب مجھے سب باتیں نئی نظر آتی ہیں اگر یہ سحر سے ہے تو بادشاہ طلسم
آپکے ہاتھ سے قتل ہوا اب اُسکو غارت ہو جانا چاہیے اور اگر یہ بذریعہ حکمت تصور کیا جائے تو اس طلسم میں حکمت
کا نام نہیں یہ سنکر دو تفکار ان طلسم نے عرض کی یا صاحبقران یہ سنا ہوا ہے اصل میں یہ سحر اشراق آئینہ پرست
کا نہیں ہے بلکہ یہ سحر خاص آئینہ اندام جادو کا ہے اُسنے اسکو جہنم بنایا تھا جب یہاں سے آپکے خوف سے بھاگا تو
اپنے سحر کا بھی خیال نہ کیا ہر روز سحر تازہ کرنے سے یہاں یہ بات تھی کہ شعلے اٹھا کرتے تھے سو کوس
تک جانور خواہ انسان کوئی آ نہیں سکتا تھا اب سحر کی قوت ہو گیا ہے آگ بھی یہاں کی جاتی رہی اور
جو جو نباتات یہاں تھے وہ سب بھی کالعدم ہوئے یہاں ساحر رہتے تھے صورتیں اُن کی اسقدر
مہیب ہیں کہ انسان کو تاب دید نہ تھی آئینہ اندام جادو کہتا تھا کہ یہ فرشتگان عذاب ہیں جس پر میں
عتاب نازل کرتا ہوں اُس کو انہیں کے سپرد کر دیتا ہوں یہ لوگ اسکو اسی آگ میں جلا دیتے ہیں مگر
اب اسی دن ذرہ بھی حدت باقی نہیں ہے بدیع الملک یہ باتیں سنتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے
تھے کہ تھوڑی دور پر ایک درخت صندل نظر آیا نہایت شاداب پایا بدیع الملک اُس درخت
کو دیکھکر گھوڑے سے اُترے درخت کے قریب آئے درخت کو آغوش میں لیا زور کیا اسم اعظم
پڑھا درخت میں جنبش ہوئی زمین شق ہونے لگی ہمراہیان بدیع الملک اس قوت کو دیکھکر حیران
ہوئے مریخ آفتاب علم نے لوگوں سے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو صاحبقران زمان اپنا قائمقام کیوں
کرتے سب آپس میں کہ رہے تھے کہ یہ بات انہیں کو واسطے ہے دوسرے کی مجال نہیں جو ایسا
زور کر سکے یہاں تو یہ باتیں تھیں وہاں بدیع الملک نے جھٹکے سے زور کیا درخت زمین سے
اکھڑا صدائے مہیب آئی سب کی زبان سے تکبیریں جاری ہوا درخت کے اکھڑنے سے دہن
نقب پیدا ہوا بدیع الملک نے فرمایا سب لشکر یہاں قیام کرے میں اس نقب میں جاتا ہوں
مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران میں بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہوں بدیع الملک

نے فرمایا میں تمھیں اپنے ہمراہ لیجاؤنگا مگر یہان کا سب انتظام کرلو مریخ نے اُسیوقت بارگاہیں استادہ
کرانا شروع کیں تھوڑی دیر میں بارگاہیں استادہ ہوگئیں سب لشکر اترا بدیع الملک نے فرمایا چند
سردار میرے ہمراہ آئیں مریخ آفتاب علم سب کے ہمراہ ہوا کل چالیس سردار شاہزادہ بدیع الملک
کے ہمراہ اُس نقب میں داخل ہوئے دیر تک بدیع الملک رہروی کرتے رہے قریب شام راہ
نقب ختم ہوئی شاہزادہ نقب کے باہر ہوا دیکھا ایک میدان وسیع ہے عمارتیں نہایت نفیس بنی ہوئی
ہیں بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فاتح طلسم میں جسقدر عمارتیں نظر آتی ہیں یہ سب
خزائن ہیں مگر ہر ایک خزانہ مقفل ہے قفل اسکی لوح کے عکس سے کھل جائینگے بدیع الملک پہلے ایک
بارہ دری کے قریب پہونچے قفل پر عکس لوح ڈالا قفل زمین پر گرا دروازہ کھل گیا بدیع الملک مع جملہ
سرداروں کے اُس مکان کے اندر گئے شاہزادے نے دیکھا کہ عمارت پتھر کی نہایت معقول بنی ہوئی ہے
سامنے شہ نشین پر تخت و تاج رکھا ہے شمشیر برہنہ آگے دھری ہے سلاح جنگ کشتیوں میں رکھا ہے کچھ زر و جواہر
بھی موجود ہے ایک صندوقچہ طلائی تخت کے سامنے کشتی پر رکھا ہے کنجی اُسی میں بند ہے بدیع الملک نامدار
نے پہلے اُس صندوقچی کو کھولا دیکھا ایک لفافہ اُس صندوقچی میں رکھا ہے بدیع الملک نے اُس
لفافے کو چاک کیا ایک نامہ اُسکے اندر سے برآمد ہوا شاہزادے نے اُس نامے کو پڑھنا شروع کیا لکھا
تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرے وہ اس تخت پر بیٹھکر دفتر خزائن ملاحظہ فرمائے اور یہ سلاح اپنے جسم پر
آراستہ کرے دفتر سب خزانوں کا ہے اور اس تخت کے نیچے ایک حوض ہے اُس حوض
میں سب خزانوں کے دفتر رکھے ہیں اُنسے سب کیفیت معلوم ہوسکتی ہے شاہزادہ بدیع الملک
نے تخت کو ہٹا کر زمین کو کھدوایا حوض برآمد ہوا اس میں ایک صندوق آہنی رکھا تھا بدیع الملک
نے قفل اُس صندوق کا توڑا صندوق کھولکر دیکھا تو اس میں دفتر سب خزانوں کے رکھے ہوئے
تھے بدیع الملک نے سرداروں سے کہا ان دفتروں کو نکالو سب نے دفتر اُس صندوق سے
نکالے بدیع الملک قریب تخت ایک دنگل پڑا تھا اُسپر جلوہ فرما ہوئے جس دفتر پر لکھا تھا کہ یہ
پہلے خزانے کا دفتر ہے بدیع الملک نے اُس دفتر کو پہلے ملاحظہ فرمایا سب کیفیت اُس خزانہ کی ملاحظہ
فرمائی وہاں سے اُس خزانے میں تشریف لائے قفل پر لوح کا عکس ڈالا قفل کھل گیا بدیع الملک نامدار
سب سرداروں کو ہمراہ لیکر خزانے کے اندر آئے دیکھا مکان نہایت نفیس بنا ہے زر و جواہر کا چاروں
طرف انبار ہے شاہزادے نے مریخ آفتاب علم سے کہا لشکر میں جاؤ اور لوگوں کو لاؤ حمال بھی آئیں یہان
سے اسکو ہمارے خزانے میں پہونچائیں مریخ آفتاب علم اُسیوقت بدیع الملک سے رخصت
ہو لشکر میں آکر سب کو اطلاع دی اُسیوقت حمال مریخ آفتاب علم ہمراہ ہوئے مریخ پھر شاہزادہ
بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی صاحبقران حمال بھی حاضر ہوتے ہیں راہ میں ہیں یہ ذکر
تھا کہ حمال حاضر ہوئے بدیع الملک نامدار نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ اس زر و جواہر کو بار کرا دو
مریخ نے انتظام کرنا شروع کیا دو روز تک اُسی خزانہ کا مال بار ہوا کیا تیسرے دن خزانہ خالی ہوا
شہزادہ بدیع الملک نے دوسرے خزانے کے دفتر کو دیکھا وہاں تشریف لیگئے اُس خزانہ کا زر و جواہر
روانہ کرنے میں بدیع الملک کو آٹھ روز صرف ہوئے نویں روز وہاں سے فراغت پائی تیسرے خزانہ کا دفتر

ملاحظہ فرمایا اُس مکان مین بھی تشریف لیگئے پندرہ دن تک وہان سے مہلت نہوئی اسیطرح شاہزادہ
چھ ماہ تک اُن خزانون مین رہا ساتوین ماہ سب خزانے خالی ہوئے بدیع الملک نامدار اُس گنج گاہ
سے باہر آئے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ نہین گئے تھے انھون نے چھ مہینے کے بعد جو شاہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا سب نے آپکے چارون طرف سے گھیر لیا قدمون کو بوسہ دیا شاہزادے نے جشن
عظیم کیا سب کو زر و جواہر اسقدر تقسیم کیا کہ ہر ایک فقیر بادشاہ ہفت اقلیم سے بڑھ گیا ایک ہفتہ
کامل جلسہ رہا آٹھوین روز بدیع الملک نے جلسہ برخاست کیا اور روز سب نے استراحت کی تیسرے
دن بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اب ایوان نہ طاق کیطرف روانہ ہو خدا
تمھارے ہاتھ سے اُس طلسم کو بھی فتح کرایگا بدیع الملک نے مرجح آفتاب علم سے کہا کہ لوح یہ خبر
دیتی ہے کہ اب مین ایوان نہ طاق کیطرف جاؤن لہذا لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ سامان
سفر درست کرین کہ ہم بہت جلد یہان سے کوچ کرینگے اور جانب ایوان نہ طاق جائینگے مرجح نے
لشکر مین اطلاع کی سب لوگ سامان سفر درست کرنے مین مصروف ہوئے دو روز تک شاہزادہ
بدیع الملک وہان مقیم رہے تیسرے روز لشکر گران اور خزانہ بیشمار ہمراہ لیکر جانب ایوان نہ طاق
روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا انشاء اللہ تعالی دفتر آفتاب شجاعت مین آئیگا

## اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو اُس صحرائے عجائبات سے روانہ ہوئے خواجہ نے کہا یا امیر جہانتک ممکن ہو جبتک اس
صحرا کو ختم نہ کیجئے گا اُسوقت تک کہین قیام نہ فرمایئے گا امیر نے فرمایا میرا بھی ارادہ ہے کہ اس صحرا کو
ختم کر کے قیام کرون مگر یہ صحرا بہت دور تک معلوم ہوتا ہے خواجہ نے کہا جبتک یہ صحرا ختم نہو آپکو ارادہ
نہ کرنا زیادہ سے زیادہ قطع صحرا مین ایک ہفتہ صرف ہوگا آپ ایک ہفتہ تک کہین قیام نہ فرمایئے گا امیر نے کہا
مجھے تمھاری راے پسند ہے مین ایسا ہی کرونگا اسیطرح امیر نے سات روز تک رہروی کی جب آٹھوان
روز ہوا اور سب سردار نہایت خستہ ہوئے سب نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران اب قدم نہین اٹھتا
امیر نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اب سب سردار بہت پریشان ہین اور سات روز گذر بھی گئے ہین ابھی
تک صحرا ختم نہین ہوا ہے اور یقین ہے یہ صحرا بہت دور تک ہے جہانتک آگے بڑھینگے اور عجائبات نظر
آتے جائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ آج یہان قیام کرین اگر کل سب کی راے ہوگی تو یہان سے چلین گے
خواجہ نے کہا آپکو اختیار ہے یہ تو ضرور ہے کہ اب طاقت رفتار کسی مین باقی نہین ہے اور مرکبون کی بھی عجب
حالت ہے صاحبقران نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کیجائین اور سب لوگ قیام کرین سرداران اسلام
جو کہ بہت خستہ تھے سب نے بقصد تعجیل بارگاہین استادہ کین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور
کل سردار اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے مصیبت خستگی سے اس لائق نہ تھے کہ صحرا کی سیر کرسکتے
اس روز سب نے استراحت کی دوسرے دن صاحبقران بارگاہ سے باہر آئے امیر نے دیکھا کہ
درخت بصورت انسان ثمر مانند سر انسان آپس مین گفتگو کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ امیر خانہ کعبہ جاتے
ہین ساحرون کو آرام ہوگا ایک کہتا ہے کہ امیر سردارونکو تکلیف ہوا ہے ایک جواب دیتا ہے کہ وہ سردار

اپنے اپنے ملکون مین حکومت کرینگے انھین اسقدر ترقی اسلام کیواسطے کوشش کرنیکی مہلت کہان یہان خاطر
صاحبقران سب نے یہ تکلیف گوارا کی تھی اب سب کو بعد مدت ایسی راحت نصیب ہوئی تھی
کاہیکو اب وہ پھر اپنے سر یہ سودا لینگے کوئی کہتا ہے کہ یہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہیئے صاحبقران ثالث
ابھی انتقام خون عزیزان لینے کو باقی ہے اور وہ صاحبقران اول کا سا اقبال رکھتا ہے اُسکی ہمت
و جرأت بالکل صاحبقران اول کی سی ہے اُسنے امیر ثانی سے وعدہ کیا ہے کہ مین دنیا سے بنیاد کفر
اٹھا دونگا وہ ضرور اس بات مین کوشش کریگا اُسکے ہاتھ سے ساحرونکا بچنا بہت مشکل ہوگا یقین ہے
اب بڑا فساد عظیم برپا ہو وہ ایوان نہ طاق کیطرف جانیکا ارادہ رکھتا ہے امیر اور خواجہ سے
جو یہ تقریر سنی دنگ ہو گئے امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ ان درختون کو سب کیفیت معلوم ہے خواجہ
نے عرض کی یا امیر یہان نہ ٹھہریے اسوقت کوچ کیجیے نہین معلوم یہ کیسا طلسم ہے امیر نے فرمایا خواجہ ہمنے تمسے
کہدیا کہ جو مقدر مین ہے وہ ضرور ہوگا یہانسے چلا جانا اور ٹھہرنا برابر ہے اگر ابھی کچھ اور زحمت تقدیر مین تحریر ہے
تو ضرور ہوگی خواہ یہان رہین یا یہانسے کوچ کرین اس سے بہتر یہ ہے کہ کیون اسقدر یہ تکلیف اٹھائین خواجہ خاموش
رہے امیر نے خادمون سے ارشاد کیا اس صحرا مین کوئی اور بھی نظر آتا ہے اگر کچھ لوگ یہانکے واقفکار ملتے تو ان سے
کیفیت اس صحرا کی دریافت ہوتی خادمون نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم ہر طرف تلاش کر آئین یہانکے باشندونکو تلاش کرکے لا دین
امیر نے فرمایا ضرور جاؤ جہان پتہ ملے لاؤ ہر طرف روانہ ہوئے بڑی دیر کے بعد پھر حاضر خدمت صاحبقران
ہوکے عرض کی یا صاحبقران ہمنے بہت تلاش کیا مگر کسی کا پتہ نہین پایا معلوم ہوتا ہے اس صحرا مین
کوئی نہین رہتا ہے صاحبقران بھی خاموش ہو رہے دوسرے روز وہان سے بھی امیر نے سفر
کیا خواجہ نے پھر صاحبقران سے کہا یا امیر اب اس صحرا کو طے کرکے قیام فرمایئے گا امیر نے جواب
مین فرمایا خواجہ اگر ایسی زحمتین ہو چکین گی تو بلا کسی اور آفت کے سب ہمراہی ہلاک ہو جائینگے
جبھی بات کیواسطے احتیاط کیجاتی ہے وہی پیش آئیگی اس سے جہانتک چلا جائے رہروی کرین
جب زحمت سفر سے قدم نہ اٹھے مقام کرین خواجہ کی بھی سمجھ مین یہ بات آئی دوسرے روز صاحبقران
نے قیام فرمایا وہ صحرا ختم ہوا تھا اُسی صورت کے درخت بھی ملتے وہی کیفیت سب کی گفتگو کی
تھی صاحبقران نے بارگاہ آراستہ ہونیکا حکم دیا لوگ بارگاہ ایستادہ کر رہے تھے کہ صاحبقران
نے دیکھا چند لوگ ایک طرف جاتے ہین کچھ ان مین سے گھوڑون پر سوار ہین کچھ پیادہ پا ہین آپسمین
باتین کرتے ہوئے چلے جاتے ہین امیر نے خادمون سے فرمایا کہ ان لوگون کو یہان بلا لاؤ کہ انسے
کیفیت یہان کی دریافت کرین خادم اُس طرف روانہ ہوئے ان لوگون کے قریب پہونچکے کہا بھائیو
ذرا ٹھہر جاؤ تمسے چند ضروری باتین کہنا ہین وہ لوگ ٹھہرے خادمان صاحبقران نے کہا تمھین ہمارے
آقائے نامدار طلب فرماتے ہین ان لوگون نے کہا ہم تمھارے آقا سے مطلق واقف نہین کہ وہ
کون ہین اور ہمین کیون طلب کرتے ہین خادمان امیر نے کہا ہمارے آقائے نامدار صاحبقران
ثانی ہین خانہ کعبہ تشریف لیے جاتے ہین لوگون نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا ہمنے پہلے سنا تھا
کہ ایک عرب صاحبقرانی کرتا ہے اور وہ ساحرون کا دشمن ہے بڑا جری ہے بہت سے ساحرونکو اُسنے

قتل کیا ہے بہت سے طلسم فتح کیے ہین کیا یہ وہی صاحبقران ہے خادمان امیر نے کہا وہی صاحبقران
ہین اب بدیع الملک نامدار کو اپنا قائم مقام کیا ہے اور آپ خانہ کعبہ تشریف لیے جاتے ہین اس صحرا کی
کیفیت دریافت کرنیکو تم لوگون کو طلب کیا ہے سب نے کہا وہ ہمسے ضرور کہین گے کہ اسلام قبول کرو ہمین
اپنا دین ترک کرنے مین عذر ہوگا وہ ہمین قتل کرینگے خادمان صاحبقران نے کہا خاطر جمع رکھو ہمارے آقاے
نامدار ترک مذہب کے بارے مین تمسے نہ کہین گے یہ اب صاحبقران ثالث کا کام ہے اگر وہ اسطرف تشریف
لائینگے تو تمسے ضرور فرمائینگے اسوقت جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا اسوقت یہ خوف نہ کرو وہ لوگ ہمرکابون کے ہمراہ
ہوئے خدمت امیر مین آئے رعب و داب امیر کا دیکھکر آداب بجا لائے صاحبقران نے جواب سلام
دیا اپنے ہمراہ بارگاہ مین لائے بیٹھنے کی اجازت دی جب وہ لوگ بیٹھے اسوقت امیر نے فرمایا
کہ مین اس صحرا مین دو ہفتے سے رہروی کرتا ہون مگر اب تک یہ صحرا ختم نہین ہوا اور عجائبات و غرائبات
بھی اس جنگل مین بہت دیکھے اسکی کیفیت اگر تمھین معلوم ہو تو بیان کرو یہ کس شہر کے متعلق ہے اس شہر
کا بادشاہ کون ہے ان لوگون نے عرض کی کہ اس صحرا کو صحراے قضا و قدر کہتے ہین یہان کے درخت
مین یہ تاثیر ہے کہ انسان کے حالات آئندہ و گذشتہ بیان کردیتا ہے اگر کوئی شخص ایک درخت کو زمین سے
اکھاڑ کر پھینکدے اسکی قوم سے کوئی باقی نہ رہیگا سب کی جان جائیگی یہ صحرا شہر کاج باج کے متعلق ہے
وہان کا بادشاہ باج گیر الکلیل پوش ہے اسکے آگے ایک صحرا اور ہے اسکو صحراے کاج باج کہتے
ہین وہان ساحر کثرت سے رہتے ہین اسی صحرا مین ایک دیر بنا ہے سب کا یہ قول ہے کہ ہمارے خداوند اسکے
اندر ہین انھین کی عبادت مین شب و روز بسر کرتے ہین وہان کوئی جانے نہین پاتا ہے اگر کوئی کسی
وقت وہان نکل گیا تو اس کو وہ ساحر ہلاک کرتے ہین اسی کا خون اس مندر پر جاکر ملتے ہین امیر نے
سب باتین سنی جب وہ لوگ کل کیفیت عرض کرچکے بعد مین کہا آپ اگر تشریف لیجائیگا تو ضرور وہ صحرا
راہ مین ملیگا ساحران غدار آپکو بھی ایذا پہونچائین گے صاحبقران نے فرمایا جو مقدر مین ہے وہ
پیش آئیگا اگر اسکا خیال کرون تو واپس جاؤن یا یہین کا رہنا اختیار کرون یہ تو ممکن نہین کہ مین واپس
جاؤن اور اپنے ارادے سے باز رہون جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہوگا خدا مدد کریگا جو بلا آئیگی رد
کریگا وہان سے بھی کسی طرح گذر جائینگے ان لوگون نے عرض کی یا امیر اگر ہمارے کہنے پر عمل کیجیے
تو کچھ عرض کرین آپ کی جرأت و شجاعت نے ہم لوگون کو اس درجہ خوش کیا کہ ہم اپنے تئین
بندۂ بے دام جانتے ہین صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ بیان کرین اگر میرے امکان مین ہوگا
مین قبول کرونگا ان لوگون نے عرض کی یا صاحبقران آپ پہلے شہر کاج باج مین تشریف
لیجائیگا اور باج گیر شاہ سے ملکر اسکے آدمی ہمراہ لیجیے وہ آپ کو بہت اچھی طرح سرحد کے پار پہونچا دینگے
اور وہ صحرا راہ مین نہ ملیگا انھین راہین بہت اچھی طرح سے معلوم ہین اور اگر سیدھے راہ سے تشریف
لیجائیے گا ضرور زک اٹھائیگا باج گیر شاہ سے ملنے کی دو صورتین ہین ایک یہ ہے کہ آپ جاکر ایک
نامہ اسکو تحریر کرین اور مضمون اسکا یہ ہو کہ مین بسبب آج تک ساحرون کو بڑی بڑی تکلیفین پہونچائین اور
بڑے بڑے طلسم فتح کیے مگر اب مین نے سب باتون کو ترک کیا اور اپنے سرحد شہر مین پہنچنا مناسب
سمجھا چونکہ آپکی سرحد مین صحراے کاج باج سی جگہ ہے جہان ساحران جلیل مصروف عبادت ہین

اور جس طرف سے گذر انسان کا دشوار ہے لہذا میں آپ سے مدد چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ایسی
راہ سے میرے مکان تک پہونچوا دیں کہ میں صحرائے کاج باج تک نہ پہونچنے پاؤں ورنہ ساحران
جلیل مجھے لقمۂ خداوند بنا دینگے یا صاحبقران جب آپ اسطرح کی تحریر باج گیر شاہ کو روانہ فرمائیے گا
اُسکو نامہ دیکھکر رحم آجائیگا اور وہ آپ کے ہمراہ چند آدمی کریگا وہ آپ کو سرحد شہر تک پہونچا دینگے
آپ کو کسی طرح کی گزند نہ پہونچیگی صاحبقران نے ہنسکر فرمایا بھلا یہ کب ہوسکتا ہے کہ میں ایک کافر کو اس طرح
سے کلمات تحریر کروں اگر میری تقدیر میں آوارہ وطن ہو کر مرنا ہے تو مجبوری ہے مجھے موت بہتر ہے مگر ایک کافر
کی خوشامد کرنا ناگوار ہے اُن لوگوں نے عرض کی یا صاحبقران آپکا کیا نقصان واقع ہے پھر مرنا ہی ابھی نہیں
ہے جب وہانسے آگے تشریف لیجائیگا اُسکے ملازمین واپس آئینگے آپ اپنی طرف چلے جائیے گا امیر
نے کہا مجھے ذرا بھی قبول نہیں ہے کہ اسطرح ایک مردہ کافر کی خوشامد کروں وہ لوگ مجبور ہوئے کہا آپ کو
اختیار ہے ہمکو جو امر وہاں سے بحفاظت گذر جانیکا معلوم تھا ہمنے عرض کر دیا اب آپکو اختیار ہے ہمیں اجازت
مرحمت فرمائیے صاحبقران نے کچھ زر و جواہر انکو دیکر رخصت کیا سب لوگ امیر کی تعریفیں کرتے ہوئے
وہاں سے روانہ ہوئے یہاں خواجہ نے صاحبقران سے کہا یا امیر جو کچھ ان لوگوں نے بیان کیا
وہ بہت صحیح ہے اور اُس صحرا سے گذر کرنا دشوار ہے وہاں جو جو ساحر ہیں وہ ضرور ہملوگوں کو دیکھکر برہم
ہونگے اور ہمارے ستانیکی تدبیر نکالینگے آپ اُس راہ کو ترک کیجئے واپس چلیے بدیع الملک سے
پھر مل لیجئے اور اُسی طرف سے اور کوئی راہ پیدا ہو جائیگی امیر نے فرمایا خواجہ یہ بات غیر ممکن
ہے میں کیونکر اب واپس جاؤں اور بدیع الملک سے ملوں پھر اور راہ تلاش کروں بدیع الملک
کیا کہیں گے خواجہ نے کہا اگر یہ بات آپکو منظور نہیں ہے تو ہمیں چند سے قیام فرمائیے اور شاہزادۂ
بدیع الملک نامدار کو طلب کیجئے وہ صحرائے کاج باج تک آپکے ہمراہ چلیں جب آپ صحرا سے
باہر نکل جائیں وہ واپس آئیں امیر نے کہا یہ مجھسے نہو گا کہ میں انھیں اسقدر تکلیف دوں خواجہ نے
عرض کی یا امیر ا تو وہ اسباب بھی تجھ نہیں ہیں جنکے ذریعہ سے بڑے بڑے ساحروں کو زیر
کرلیا اور کسی ساحر کا بس نہ چلا یہ تو عجب وقت بے بسی ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ ابتک میں نے
تجھسے کہا جو مقدر میں ہوگا وہ پیش آئیگا مگر تمھیں ذرا بھی اُس امر کا خیال نہیں آتا محض تدبیر پر بھروسا کرتے
ہو یہ بیکار ہے خواجہ نے کہا یا صاحبقران آپ جانتے ہیں کہ میں ساحروں سے کسقدر خوف کرتا
ہوں اور یہاں کی کیفیت جسقدر سنی اُس سے دل لرز گیا اب میرا قدم ہرگز نہ اُٹھے گا یا تو آپ کوئی
صورت ایسی پیدا کیجئے کہ صحرائے کاج باج کیطرف سے جانا نہو یا بدیع الملک کو ایک نامہ
تحریر فرمائیے اور یہاں چند سے قیام کیجئے جب وہ آئیں اُسوقت یہاں سے چلیے اُنکے ہمراہ لشکر
ہے اور خود صاحب تحفہ جات بھی ہیں انھیں ساحروں سے مطلق خوف نہیں ہے وہ یہاں بہت جلد پہونچ
جائینگے صحرا سے گذر جانا آسان ہوگا اور اگر آپ کو سب کی جان ہی لینا ہے تو میں مجبور ہوں جو آپ کی
مرضی صاحبقران نے فرمایا خواجہ اسقدر خائف نہو خدا ہر مشکل سے نجات دیگا خواجہ خاموش ہو رہے
امیر نے اُس روز وہاں قیام کیا دوسرے دن خواجہ سے کہا کہ اسباب سفر درست کرو میں آج
یہاں سے کوچ کرونگا خواجہ نے اُسیوقت اسباب سفر درست کیا صاحبقران نے اُس

صحراسے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت ساحران کلج باج کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو ایک مدت سے صحراے کلج باج مین پوجا کرتے تھے انھون نے ایک روز حالات صحرا پر نظر کی اور
سب اہل شہر کی کیفیت دریافت کی تو تخمین معلوم ہوا کہ کوئی شخص مسلمان صحراے قضا و قدر مین مقیم ہے مگر بڑا
دیندار ہے ان لوگون کو تعجب ہوا آپس مین کہا کہ کوئی شخص مسلمان صحراے قضا و قدر مین آیا ہے نہین معلوم
اُسکا کیا ارادہ ہے اور کیون آیا ہے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑا صاحب اقبال ہے ہمنے زبانی بزرگون کے سنا ہے کہ ایک
شخص مسلمان اس صحرا مین آئیگا اور وہ شہر کلج باج کو خراب کریگا مگر وہ بھی بڑا صاحب اقبال ہوگا معلوم ہوتا ہے
یہ وہی شخص ہے اور اسی عزم سے ہمطرف آتا ہے اسکی کیفیت اور لوگون سے دریافت کرنا چاہیے جو ہم سے زیادہ سحر
جانتے ہون پھر سب کی یہ راے ہوئی کہ نائب خداوند کے پاس چلو اُسنے تحقیق کر وہ سب کیفیت صاف صاف
بیان کر دینگے یہ راز پوشیدہ نہ رہیگا یہ صلاح کرکے سب چلے قاعدہ ان لوگونکا یہ تھا کہ جب کوئی امر عظیم واقع ہوتا
تھا تو اسی صحرا مین ایک دیر بنا تھا وہان ایک ساحر نہایت ضعیف رہتا تھا اسکو فرتوت جادو کہتے تھے اُسکے
پاس تحقیق کے واسطے آتے تھے وہ اپنے تئین نائب خداوند بتاتا تھا اور اُسی دیر مین ایک حجرہ بنا تھا وہ ہر وقت
بند رہتا تھا فرتوت جادو ہر ایک سے کہتا تھا کہ خداوند اسکے اندر رہتے ہین اکثر ساحرون نے آواز
بھی اُس حجرے سے سنی تھی یہ ساحر جو فرتوت جادو کے پاس آئے فرتوت نے اُن کو اپنے پاس
بلا کے بٹھایا کہا اے بندگان خاص خداوند آج تمھارے آنیکا کیا سبب ہے سب ساحرون نے کہا ہم آپ کے
پاس ایک ضروری کام سے آئے ہین آج ہمنے اپنے ملک کی حالات تحقیق کرنا چاہے تو کیفیت معلوم ہوئی کہ
صحراے قضا و قدر مین ایک مرد مسلمان مع چند ہمراہیون کے آیا ہے مگر بڑا صاحب اقبال ہے ہمت و جرات
مین بھی یکتا ہے اور سابق مین بزرگون کی زبانی ہم سنتے چلے ہین کہ اس شہر مین ایک مرد مسلمان آئیگا وہ بھی بڑا صاحب
اقبال ہوگا اور وہ اس شہر کو تباہ کریگا یقین ہے یہ وہی شخص ہے اور اسی ارادے سے آیا ہے اب آپ اسکی خلاصہ
کیفیت دریافت فرمائیے دیکھیے خداوند کیا فرماتے ہین اگر واقعی یہ وہی شخص ہے اور اسی ارادے سے آیا ہے تو ہم
اُسکو ہلاک کرین زندہ نہ چھوڑین فرتوت جادو نے کہا مین ابھی دریافت کرتا ہون سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ
کہکے اپنے سر جھکایا تھوڑی دیر کے بعد گردن اُٹھائی کہا اے بندگان خاص خداوند مین نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا
یہ وہی شخص ہے کہ جسنے ہزارون ساحرونکو قتل کیا ہے اور بہت سے طلسم فتح کیے اسکا زندہ رہنا ہم لوگون کے واسطے
اچھا نہین ہے جسطرح بن پڑے اسکو ہلاک کرو کہ خداوند کی خوشنودی کا سبب ہے ساحرون نے کہا ہم جاتے
ہین اسکو اپنے سحر مین مبتلا کرتے ہین یقین ہے وہ ہم لوگون سے سحر مین مقابلہ کر سکے فرتوت جادو نے جواب
دیا کہ وہ سحر نہین جانتا مگر اُسکے پاس بعض تحفہ جات ایسے ہین کہ اُنکے سبب سے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا ہے اور
اُس سے ظاہر ہوکر مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے اگر تم لوگون کو اسکا ہلاک کرنا منظور ہے تو اسطور سے ہلاک کرو کہ کسیکو خبر
نہ ہو ورنہ اُسکے اور عزیز جو باقی ہین وہ ضرور عوض خون لینگے اور جو اُنہین سے بچ جائیگا وہ اُسکے عزیزون کو جا کر ضرور
خبر کریگا اس سے مناسب یہ ہے کہ اسکو پوشیدہ طور سے ہلاک کرو سب ساحرون نے کہا کہ ہماری سمجھ مین ابھی کوئی بات
نہین آتی ہے جو اس کو اسطرح قتل کرین کہ کسیکو ظاہر نہ ہو فرتوت جادو نے کہا کہ سب سے بہتر یہ راے

ہے جس صحرا میں وہ شخص مقیم ہے وہاں جاکر آگ لگاؤ سب جنگل کو جلاؤ کوئی زندہ نہ رہیگا سب جلکر خاک ہو جائینگے مگر اس طریق سے آتش صحرا کو جلانا کہ نکلنے کا راستہ کسی طرف نہ رہے۔ ساحرون نے اس بات کو منظور کیا فرقوت جادو سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو صحرائے قضا وقدر سے روانہ ہوئے تو اسوقت تک خواجہ کی یہ مرضی تھی کہ یہان سب لوگ مقیم رہین اور بدیع الملک کو ایک نامہ لکھا جائے جب بدیع الملک آئین اسوقت انکو ہمراہ لیکر صحرائے کاج بانج کیطرف چلین صاحبقران اس رائے کو پسند نہ فرماتے تھے خواجہ کو بھی خوف تھا کہ ساحر فرور ایذا پہونچاوینگے مگر امیر خدا پر شاکر تھے صحرائے قضا وقدر سے جو روانہ ہوئے دوسرے روز اور ایک صحرا مین پہونچے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان ایک روز قیام فرمایئے امیر نے بھی خیال فرمایا کہ بہت خستہ ہین آج یہان قیام کرنا اچھا ہے یہ سوچ کے خادمون سے کہا کہ بارگاہ مین استادہ کرو ایک روز یہان قیام کرینگے خادمون نے اسیوقت بارگاہ مین آراستہ کین صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اس صحرا کی مجھے فضا بہت پسند ہے باہر تھوڑی دیر ٹھہرو پھر بارگاہ مین چلین گے خواجہ اور سب سردار وہین ٹھہرے خادمون نے دنگل زرین لاکر بچھایا کرسیان حاضر کین صاحبقران مع سب سردارون کے وہین جلوہ فرما ہوئے صحرا کی سیر کر رہے تھے کہ سامنے سے چند آدمی نظر آئے امیر نے ہرکارون سے کہا کہ ان لوگون کو میرے پاس لاؤ کچھ حالات یہان کے دریافت کرونگا ہرکارے روانہ ہوئے ان آدمیون کے پاس پہونچکے کہا تمھین ہمارے آقائے نامدار طلب فرماتے ہین ان لوگون نے کہا ہم تمھارے آقائے نامدار سے واقف نہین کہ وہ کون ہین انکا نام ظاہر کرو یہان آنیکا سبب بتاؤ ہرکارون نے کہا ہمارے آقائے نامدار کا نام نامی واسم گرامی مانند آفتاب از مشرق تا مغرب روشن ہے صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان ہر ایک جانتا ہے ان لوگون نے کہا ہمنے سنا تھا مگر آج اشتیاق ہوا کہ انکی صورت بھی دیکھین گو ہمارے بزرگ یہ بات لکھ گئے ہین کہ حمزہ وہ شخص ہے جسکی صورت ساحرون کو نہین دیکھنا چاہیئے اور جس ساحر نے اس کی صورت دیکھی اس کے دل مین خیال اسلام پیدا ہوا گو اس سبب سے ہم نہین چاہتے کہ انکے پاس چلین مگر ہملوگون کو اشتیاق دیدۂ سوا ہے اور انکو فرور دیکھنا چاہتے ہین ہرکارون نے کہا واقعی ایسا وقت پھر تمھین ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ اب صاحبقران نے ارادہ فرمایا ہے کہ خانۂ کعبہ تشریف لیجائین اور اطاعت پروردگار مین مصروف ہون جب وہان تشریف لیجائینگے پھر کوئی امید کی زیارت سے مشرف نہ ہوگا وہ لوگ ہرکارون کے ہمراہ صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے جلالت وصولت صاحبقران کی دیکھکر سب نے برائے سلام سر خم کیے امیر نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی وہ لوگ اخلاق صاحبقران دیکھکر خوش ہوئے عرض کی یا صاحبقران آپ کا نام نامی واسم گرامی ہمنے اکثر کتب مین دیکھا ہے اور آپکی جرأت کے شہرے سنکر ہم مشتاق دیدار تھے آپکی تشریف آوری ہملوگون کی قسمت سے ہوئی آپکی جو جو صفتین ہمنے کتابون مین دیکھی تھین ان سے

علاوہ اور صفات بھی اسوقت آپ مین پاتے ہین امیر نے فرمایا ابھی آپ لوگون کو اتفاق صحبت نہین ہوا
ابھی طرح میرے حال سے ماہر نہین ہوئے اُن لوگون نے عرض کی اسوقت آپ نے ہملوگون کو کیون طلب
فرمایا تھا امیر نے فرمایا مجھے اس صحرا کی کیفیت دریافت کرنا تھی اس سبب سے آپ لوگون کو تکلیف دی
اُن لوگون نے عرض کی یہان کی حالت اچھی نہین ہے جسقدر ساحر ہین وہ آزار رسان ہین اس صحرا سے
قریب ایک صحرا اور ہے کہ اُسکو صحراے کلنج باج کہتے ہین وہان خداوند کا مکان جلوہ گاہ بنا ہے چند
راہدان مذہب وہان مصروف یاد خداوند ہین جو کوئی اس صحرا مین جاتا ہے وہ لوگ اسکو زندہ نہین چھوڑتے
ہین سبب اسکا یہ ہے کہ اُنکی یاد مین فرق آتا ہے اسی باعث سے وہ لوگ اس شخص کو ہلاک کر ڈالتے
ہین آپ ہرگز اُس طرف تشریف نہ لیجائین کوئی اور راستہ پیدا کیجئے امیر نے فرمایا اور کوئی راستہ
ایسا نہین ہے جسطرف مین جاؤن اور واپس جانا مجھے منظور نہین ہے اگر واپس جاؤن تو راہ اور
ل جانے مگر واپس جانے مین بدیع الملک سے ملاقات ہوئی اور بدیع الملک جو یہ
کیفیت سنینگے تو میرے پہونچانے کو یہان آئینگے سبب مجھے اُنکی یہ تکلیف گوارا نہین ہے اُن لوگون نے
عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اُسطرف تشریف لیجائینگے تو ساحر ضرور آپ سے دغا کرینگے امیر
نے فرمایا جو منظور الٰہی ہے وہ ہوگا مین اب واپس نہ جاؤنگا اُن لوگون نے کہا اگر آپ ہمارا کہنا قبول
فرمائین تو ہم کچھ اور عرض کرین صاحبقران نے اجازت دی کہو سب نے عرض کی یا امیر یہان
سے چند کوس پر ایک صحرا ہے اُس صحرا مین ایک پہاڑ ہے اُس پہاڑ پر ایک فقیر صاحب کمال
رہتا ہے یہ ساحر اُسکے نام سے خوف کرتے ہین اور اُسکو کسی قسم کی تکلیف نہین پہونچا سکتے وہ ایک
مدت سے اُس کوہ پر رہتا ہے آپ اُسکے پاس تشریف لیجائیے وہ اس طلسم کی راہون سے بخوبی
تمام واقف ہے کوئی راستہ آپکو بتا دیگا یا کوئی تحفہ ایسا دیگا جسکے سبب سے آپ مکر ساحران سے
محفوظ رہینگے صاحبقران نے فرمایا مجھے اسواسطے جاتے شرم معلوم ہوتی ہے مگر اُس فقیر خدا پرست
کی ملاقات کو جاؤنگا اُن لوگون نے سب پتہ صاحبقران کو بتایا امیر نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا اُس
فقیر صاحب کمال سے ملونگا وہ لوگ رخصت ہوئے امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ مین کل فقیر کی
ملاقات کو ضرور جاؤنگا اُس سے ملونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میری بھی راے ہے کہ
آپ ضرور وہان تشریف لیچلین فقیر صاحب کمال ہے کوئی راہ بتا دیگا ساحرون کے مکر سے بیخوف
ہو جائینگے امیر اُس شب تو اُسی صحرا مین رہے دوسرے روز وہان سے روانہ ہوئے اور
اُس صحرا کے جانب چلے جس کا پتہ اُن لوگون نے بتایا تھا تا بہ شام رہروی کی بعد غروب آفتاب
اُس کوہ کے قریب پہونچے صاحبقران نے بارگاہ مین اُسیوقت استادہ کرائین سب لوگ
بارگاہون مین داخل ہوئے امیر خواجہ کو ہمراہ لیکر کوہ پر تشریف لائے دیکھا کوہ کے اوپر میدان
وسیع نظر آتا ہے سامنے ایک مسجد پتھر کی بنی ہے صحن مسجد مین ایک فقیر ضعیف ریش سفید بوریا بچھا
بچھائے بیٹھا ہے ہاتھ مین صندل کی تسبیح ہزار دانہ ہے آنکھین بند ہین لبون کو جنبش ہے یاد الٰہی مین
مصروف ہے امیر اور خواجہ قریب اُس فقیر کے ہو گئے پیر مرد نے پانون کی آہٹ سے آنکھ کھولدی
صاحبقران کیطرف دیکھکر نعرہ سلام علیک بلند کیا امیر نے جواب سلام دیا فقیر اپنی جگہ سے ہٹا

صاحبقران کو پاس بلا کے بٹھایا مزاج پوچھا امیر نے جواب دیا فقیر نے کہا اے شخص جب سے مین اس صحرا
مین آیا اور اس کوہ کو اپنا مسکن بنایا صورت مسلمان کی نہین دیکھی مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ آج
تجھ سے ملاقات ہوئی کچھ اپنی سرگذشت بیان کر یہان آنے کا سبب بیان کر کسی محبوب کی الفت مین
گھر بار چھوڑا عزیزون سے منھ موڑا یا کسی قافلے سے چھوٹ کے راہ بھولا کیا بات ہوئی جو اس صحرا
مین تیرا گذر ہوا امیر نے فرمایا شاہ صاحب جو کچھ آپ نے فرمایا اسمین سے کوئی بات میرے واسطے
نہین ہوئی ہے لیکن صاحبقران نے اپنا تمام قصہ بیان کیا مگر یہ نہ فرمایا کہ اب راہ مین خوف کر ساحران
ہے اپکے سبب سے دلکو تشویش ہے فقیر جب صاحبقران کی کل کیفیت سن چکا مسکرا کے جواب
دیا اے شخص مین تیرے حال سے آگاہ ہو خدا ان کارہاے نیک کی تجھے جزاے خیر دے تو نے
ترقی اسلام کے لیے بڑی بڑی کوششین کین اور تیری ذات سے اسلام کا اسقدر رواج ہوا
ورنہ ساحرون کی کثرت تھی کفر کے سوا اسلام کا نشان نہ تھا مگر تیری ذات سے چارون طرف اسلام
کا رواج ہوا اب اس صحرا سے گذر جانا ایک امر اہم تھا مگر پروردگار عالم نے تیری نیکیون کا ثمرہ
دیا کہ تو یہانتک آیا اب اگر منظور الہی ہے تو تو اپنی جان سے سلامت اس صحرا سے نکل جائے گا کوئی
ساحر گزند نہین پہونچائیگا اور ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ یہ سلطنت مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ
ہوگی یہان بھی اسلام کا رواج ہوگا ایک شخص تیرے ہی خاندان سے یہان آئیگا وہ سب ساحرون
کو جہنم واصل کریگا مین اسی کا منتظر ہون چند اشیا اسکے واسطے امانتا میرے پاس رکھے ہین اسی
مین سے کچھ تجھے بھی دیتا ہون صاحبقران سمجھے کہ سواے بدیع الملک کے اور کون ایسا ہے جو اس
طرف آئیگا اور کفر کو خاک مین ملائیگا اسوقت فقیر سے تحفہ لینا بیکار ہے بدیع الملک اگر پاوینگے
تو ان سے بہت سے کام بن جاوینگے مجھے اب تحفہ جات کی ضرورت نہین ہے یہ سوچ کے صاحبقران
نے فرمایا شاہ صاحب آپنے یہ نوازش فرمائی مگر مین امیدوار ہون کہ آپ نے جس شخص کیواسطے
وہ اشیا اپنے پاس رکھی ہین اسی کو عنایت فرمایئے گا میرا خدا مالک ہے صرف آپکی دعا کافی ہے مین ہر طرح
اس صحرا سے گذر جاؤنگا مجھے گوارا نہین کہ مین اس شخص کے حق مین اپنا حصہ لگاؤن آپ اسکی امانت
اسی کو مرحمت فرمایئے گا مجھے صرف دعا سے یاد کرتے رہیے گا فقیر ہنسا کہا اے شخص میرے پاس چار تحفے
ہین اس شخص کے دینے کو رکھے ہین انمین سے ایک تحفہ تجکو دیتا ہون لیتا جا ساحر جسوقت تیری
صورت دیکھین گے بھاگ جاوینگے کچھ بنائے نہ بن پڑیگا اور اگر یون جائیگا تو وہ لوگ مکار ہین
ضرور آزار پہونچاوینگے صاحبقران نے کہا شاہ صاحب تحفہ آپ اسی شخص کو مرحمت فرمایئے گا مین صرف
دعا کا امیدوار ہون فقیر مجبور ہوا کہا اے شخص خدا تیری جان سلامت رکھے اور تو شر دشمنان سے محفوظ
رہے گا اب تحفہ جس کا حصہ ہے اسی کو ملیگا تو بھی اب رخصت ہو وقت ٹھہرنے کا نہین ہے امیر
اس فقیر سے رخصت ہوئے کوہ سے نیچے اترے خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہ فقیر بڑا صاحب
کمال ہے آپکو تحفہ دیتا تھا آپ نے کیون نہ لیا امیر نے فرمایا جسوقت فقیر نے بیان کیا کہ یہان ایک
شخص آئیگا وہ ساحرون کی بنیاد یہان سے مٹائیگا مجھے فوراً بدیع الملک کا خیال آیا کہ سواے
انکے اب اور کون باقی ہے جو اسقدر کوشش کرکے یہان آئے اور ساحرون کا نام ونشان مٹائے

مگر میں اسوقت ایک تحفہ سے لیتا چند روزوں کے بعد میرے پاس بیکار رہتا اور اگر اسی تحفے کو شاہزادہ
بدیع الملک پا جینگے تو وہ اپنے کام میں لا سکینگے اُنکے مفید مطلب ہے اُسکے ذریعہ سے انکو مدد
ملیگی اس سبب سے میں نے تحفہ نہیں لیا خواجہ نے کہا یقین ہے اس فقیر کی دعا میں کچھ تاثیر بھی ہو کہ
سب ساحروں کا مکر ہیچ کارگر نہوا امیر نے فرمایا جو خدا چاہیگا وہ ہو گا فقیر نے تو یہانتک کہدیا کہ
اس صحراے اپنی جان سلامت لیجائیگا اور ساحروں کا سحر کچھ اثر نہ کریگا خواجہ نے عرض کی اب کسی قدر
میری خاطر جمع ہوئی امیر یہ باتیں کرتے ہوئے اپنی بارگاہ کیطرف آئے سرداروں نے جو صاحبقران
کو دیکھا سب خوش ہوئے امیر کے قریب آئے عرض کی یا صاحبقران فقیر صاحب کمال سے
ملاقات ہوئی اُسنے کیا کہا صاحبقران نے سب کیفیت بیان فرمائی سرداروں نے کہا اب خاطر جمع
ہے یقین ہے مگر ساحران سے ہم لوگ محفوظ رہیں کیونکہ یہ فقیر ایسا ہے جس سے یہاں کے ساحر
خوف کرتے ہیں وہ ضرور کوئی انتظام ہمارے واسطے کریگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک
ہے جو پیش آئیگا دیکھا جائیگا میں آج اس صحرا میں قیام کرتا ہوں کل انشاء اللہ تعالے یہاں سے
صحراے کلج باج کیطرف روانہ ہونگا اور کہیں مقام نہ کرونگا سب سردار راضی ہوئے صاحبقران
اُس شب کو وہیں مقیم رہے دوسرے روز صبح کو وہاں سے کوچ فرمایا اور جانب صحراے کلج باج
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

## اب حال اُن ساحروں کا عرض کیا جاتا ہے

کہ جو فرتوت جادو سے راے لیکر صحراے کاج باج کیطرف چلے تھے اور صحرا میں آگ لگا دینے کا ارادہ
تھا یہ لوگ دوسرے ہی روز صحراے کلج باج میں پہونچے وہاں کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھے صحراے
قضا و قدر میں آئے یہاں بھی کسی کو نہ پایا آپس میں کہنے لگے کہ پہلے ہم کو یہ خیال تھا وہ مردمسلمان صحراے
قضا و قدر سے آگے بڑھا ہو گا اور ہماری عبادت گاہ یعنی صحراے کاج باج میں پہونچا ہو گا
مگر وہاں بھی بہت تلاش کیا اُسکو نہ پایا اور اس صحرا میں بھی اسکا پتہ نہیں ہے نہیں معلوم کہاں گیا
اُسکو تلاش کرنا چاہیئے یہ کہکے سب لوگوں نے سحر کرکے ایک صورت مٹی کی بنائی اُس پر خوب سحر
کیا اُس سے پوچھا اے سحر مجسم کیفیت اُس مردمسلمان کی بیان کر کہ وہ کہاں ہے اُس پتلے نے جواب دیا
کہ وہ مردمسلمان اب صحراے کاج باج کے قریب پہونچا ہے یقین ہے تھوڑی دیر میں سرحد پر پہونچ جاسکے
ساحروں نے جو پتلے کی زبانی یہ بات سنی اُسیوقت سب وہاں سے روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں صحراے
کاج باج میں آکر پہونچے مگر سحر سے اپنے تئیں ہر ایک پوشیدہ کئے ہوئے تھا جب سرحد صحرا پر پہونچے
دیکھا ایک مقام پر فضا پر چند بارگاہیں استادہ ہیں کچھ جوانان شیر خصلت بارگاہوں کے سایبان
کے نیچے دنگل زرین پر بیٹھے ہوئے ہیں ساحروں نے کہا معلوم ہوتا ہے یہی لوگ ہیں مگر
اُنکے نام کسی طرح تحقیق کر لینا چاہیئے کہ سلطان باج گیر کو اطلاع دینگے یہ سوچ کے ہر ایک نے
کہا کہ پیر فرتوت جادو کے پاس چلو اور اُنسے اس باب میں راے لو وہ جو کچھ کہیں وہ مناسب
ہے چنانچہ ساحر تو اُس طرف روانہ ہوئے یہاں صاحبقران زمان دوروز سے سرحد پر مقیم تھے

اسی روز شب کو امیر نے خواجہ سے کہا کہ یہان عرصہ تک مقیم رہے اب آگے بڑھنا چاہیئے آج شب کو بھی رہبری کرین خواجہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اسی وقت بارگاہین اونٹون پر بار کرادین صاحبقران سب اسباب درست پاکر روانہ ہوئے شب بھر رہبری کی صبح کو امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب تھوڑی دیر منزل کرو یہان ٹھہر جاؤ پھر آگے بڑھینگے خواجہ نے سب کو روک دیا امیر بھی ٹھہرے گھوڑے سے اُترے صاحبقران نے نماز سحر ادا کی اور سب سردارون نے بھی فریضۂ سحری سے فراغت کی بعد نماز صاحبقران آگے روانہ ہوئے قریب شام سردارون نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر کل شب بھر آپ بھی بیدار رہے رہبری کی تکلیف بھی ہوئی اگر مناسب جانیئے تو آج یہان شب بھر کے واسطے قیام فرمایئے امیر نے فرمایا بہت مناسب ہے میرا خود بھی یہی ارادہ تھا مگر خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اس صحرا مین نہ ٹھہریئے آج شب بھر اور تکلیف گوارا فرمایئے صبح کو اس صحرا کی سرحد سے نکل جائینگے دوسرے ملک کی سرحد ملیگی یہین کے نسبت ہر ایک نے کہا ہے کہ یہان کے ساحر بڑے مکار ہین جو اس صحرا مین آتا ہے اُسکو ضرور تکلیف پہونچاتے ہین آپ یہان قیام نہ فرمایئے امیر نے فرمایا کہ مین کثرت رائے پر کام کرتا ہون سب سردارون کی یہی رائے ہے کہ آج یہین قیام کرین اگر مین آج بھی شب بھر رہبری کرونگا کل سب لوگ مضمحل ہوجائینگے اور طاقت رفتار کسی مین باقی نہ رہیگی کیونکہ ایک شب بیدار رہے اور رہبری کی دوسرے دن بھی یہین قیام نہین کیا خواجہ خاموش ہوئے امیر نے اسی وقت بارگاہین استادہ ہونیکا حکم دیا حسب الحکم صاحبقران اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے کہ حال انکا وقت پر تحریر ہوگا

## اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کیجاتی ہے

کہ جو فرتوت جادو کے پاس دریافت کیفیت صاحبقران کے واسطے گئے تھے تھوڑے عرصہ مین فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت جادو نے جو اُنکو آتے دیکھا کہا تم لوگ اپنا کام انجام دیکر آگئے ہو سب نے کہا اے نائب خداوند ہمکو ایک خیال اور پیدا ہوا کہ ان لوگونکے نام و نشان آپ سے دریافت کرکے سلطان بلج گیر کو اطلاع دین اسوقت ہمنے اُن لوگونکو دیکھا سب جوانان شیردل حسین صاحب شوکت چہرے سے ہر ایک کے آثار جلالت پیدا ہین ہمکو یہ ضرورت ہوئی کہ اُن لوگونکے نام دریافت کرین فرتوت نے کہا مین سب کے نام کہانتک بتاؤن مگر جو شخص کہ سب کا افسر ہے اُسکا نام حمزۂ ثانی ہے اسی نے لاکھون ساحرونکو قتل کیا اور ہزارون طلسم برباد کیئے اپنے دین کی ترقی کیواسطے یہ کوشش کی اسکا قتل کرنا تمھارے مذہب مین ثواب عظیم ہے ساحرون نے جواب دیا کہ ہمین قتل کرنے مین ذرا عذر نہ تھا فقط نام اسکا آپ سے دریافت کرنا تھا ہم اُسکو قتل کرکے سلطان کے پاس یہ خبر پہونچائینگے وہ بہت خوش ہونگے اور اُسکے عوض مین ہمارے واسطے بہت کچھ عزت و حرمت بڑھائی جائیگی فرتوت نے جواب دیا کہ اب تم لوگونکو نام بھی معلوم ہوگیا اب جاؤ دیر نہ لگاؤ ایسا نہو وہ کسیطرف چلا جائے اور زندہ و سلامت اپنے مکان پر پہونچے ساحر فرتوت جادو سے رخصت ہوئے پھر صحراے کاج باج کیطرف روانہ ہوئے امیر سرحد سے گذر کر خاص صحرا مین منزل کرچکے تھے ساحر جو صحرا مین پہونچے بارگاہین دیکھین ہر ایک نے اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیا

سنکر صاحبقران کی کیفیت دریافت کرنے کو چند ساحر آگے بڑھے قریب بارگاہ کے پہونچ کے دیکھا سب
جوان ہوشیار ہین کوئی بارگاہ کے آگے ٹہل رہا ہے کوئی دوسرے سردار کی بارگاہ مین بیٹھا باتین کر رہا ہے
ساحر واپس آئے اپنے ہمراہیون سے آکر کہا اسوقت موقع نہین ہے سب لوگ ہوشیار ہین آج شب کو اب
صحرا مین آگ لگا دینگے یہ لوگ سوتے ہونگے اسوقت انکی بارگاہین بھی جلینگی اور صحرا مین بھی چارطرف آگ پھیلے گی
رات کا وقت ہوگا کہین بھاگ بھی نہ سکین گے اس صلاح پر سب متفق الرائے ہوئے اسی صحرا مین پوشیدہ ہو کر
بیٹھے یہان جب صاحبقران زمان اُس صحرا مین پہونچے ابھی کچھ دن باقی تھا امیر نے وہین قیام کرنے کی غرض سے
بارگاہین استادہ کرائی تمام سردار اپنی اپنی بارگاہون مین استراحت پذیر تھے آفتاب غروب ہوا سب لوگ بارگاہ
صاحبقران مین حاضر ہوئے تھوڑی دیر تک باتین رہین پھر امیر نے خاصہ طلب فرمایا خادمون نے دسترخوان لاکر بچھایا
صاحبقران نے مع سب سردارون کے خاصہ نوش فرمایا بعدہ تھوڑی دیر تک صحبت رہی پھر جلسہ برخاست ہوا سب
اپنی اپنی خوابگاہ کیطرف روانہ ہوئے امیر بھی محو خواب ہوئے ساحر تو اسی فکر مین تھے کہ ان لوگون کو غافل پائین
تو صحرا مین آگ لگائین سب کو ساحرون نے محو خواب جو پایا موقع ہاتھ آیا اپنے ہمراہیون کے پاس پہونچے کہا
اب سب مسلمان غافل ہو رہے ہین ان لوگون نے کہا آج اس بات کو ملتوی رکھو کل دیکھا جائیگا اگر اسوقت آگ
لگائینگے تو خود کہان بھاگ کے جائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے اپنے مکانونکا بندوبست کرنا چاہیے اگرچہ کچھ
مال واسباب ہمارا اس صحرا مین نہین ہے مگر پھر بھی اسباب عبادت یہان رکھا ہے خداوندی کی شبیہین رکھی ہین ان سب
چیزون کو کل یہان سے اُٹھا لے جائینگے پھر آگ لگائین گے سب لوگ راضی ہوئے اُسی شب کو جسقدر اسباب
ان لوگونکا یہان رکھا تھا اسکو وہان سے اُٹھانا شروع کیا کیونکہ یہ سب لوگ اسی صحرا مین عبادت کرتے تھے
ساحرون نے تو صبح تک اپنا اپنا اسباب وہان سے اٹھا لیا مگر دوران صاحبقران نے شب بھر بصد راحت آرام
کیا صبح کو ہر ایک سردار بیدار ہوا سب نے فریضہ سحری ادا کیا خدمت صاحبقران مین سب حاضر ہوئے امیر کو
ہر ایک نے متردد پایا عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کیسا ہے آج کچھ چہرۂ مبارک متغیر ہے امیر نے فرمایا شب
کو مین نے ایک خواب دیکھا ہے جس کے سبب سے مجھے بڑی فکر ہے یہ سنکر کرب نامدار نے عرض کی مین نے
بھی شب کو ایک خواب دیکھا ہے اسکے سبب سے مجھے بھی فکر ہے جب کرب نے کہا تو شاہزادہ سکندر و رخ لقا
نے بھی عرض کی کہ مین نے بھی شب کو ایسا ہی خواب دیکھا ہے آج آپ سے تعبیر کا جویا تھا مگر آپ نے خود فرمایا
اسیطرح سب سردارون نے عرض کی کہ ہمنے بھی شب کو خواب دیکھا ہے خواجہ بھی بارگاہ صاحبقران مین متصل آگئے
امیر نے مزاج پرسی کی خواجہ نے عرض کی یا امیر مین نے شب کو اس طرح کا خواب دیکھا ہے جس کے
سبب سے بہت متفکر ہون آپ تعبیر دیجئے کہ مجھے تسکین ہو امیر نے فرمایا خواجہ یہان سب سردارون
نے شب کو خواب دیکھا ہے کیا عجب ہے کہ ایک ہی کیفیت سب کو نظر آئی ہو اور ہمنے بھی
کیفیت عجیب دیکھی ہے لہذا مین پہلے بیان کرتا ہون اگر یہی کیفیت سب نے دیکھی ہو تو بیان کرنے کی ضرورت
نہین اسی کے موافق تعبیر تجویز کیجائے اور اگر اسکے خلاف کسی نے خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ خواب بیان فرمائیے امیر نے فرمایا کہ پہلے مجھے ایک صحرا
ہولناک نظر آیا وہان کسی سردار کو مین نے نہین دیکھا اس صحرا مین کھڑا تھا کہ ایک جانب سے کرب
کو آتے ہوئے دیکھا مگر کرب عجب حالت سے آتے ہین بارگاہ میری اُنکے قبضے مین ہے چہرے سے

نثار تردد پیدا ہین مین سے انھین رد کا کیفیت دریافت کی انھون نے کچھ ایسی حسرت آمیز باتین کین کہ
جو اسوقت مجکو اچھی طرح یاد نہین ہین پھر اسکے بعد اور سردارون کو دیکھا با حالت پریشان خاک
سر پر ملے ہوئے کپڑے پھٹے ہوئے نالان و گریان میرے پاس آکر پہونچے مین نے اُنسے
کیفیت دریافت کی انھون نے بھی کچھ ایسے ہی حالات بیان کیے کہ جو سب مجھے اسوقت یاد نہین
مگر اسقدر ضرور خیال ہے کہ سب سردار اسوقت گریان و نالان تھے اور ایسی عبرت آمیز
کیفیت مجھسے بیان کی تھی کہ جسکے سننے سے مجکو رونا آگیا تھا اُنسے اس حال کو سنکر مین افسوس کر رہا تھا
کہ ایک بزرگوار سامنے سے تشریف لائے انھون نے چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیا اور
ایک طرف روانہ ہوئے مین بھی اُنکے ساتھ ساتھ چلا وہ بزرگوار قریب ایک باغ کے پہونچے اور
مع جملہ سردارون کے اُس باغ مین تشریف لیگئے مین نے جانیکا ارادہ کیا انھون نے منع فرمایا
اور کہا اے حمزہ ابھی تمھارے آنیکی اجازت نہین ہے انھین لوگون کیواسطے حکم ہے مین انکو اس
باغ مین لیے جاتا ہون مین نے بہت کچھ اُنسے کہا کہ مین ان لوگون سے ملکر رخصت ہو لون مگر انھون
نے میرا کوئی عذر قبول نہ کیا مین مجبور ہوکر خاموش ہو رہا وہ بزرگوار سب سردارونکو لیکر اندر باغ کے
گئے اور دروازہ بند ہوگیا مین نے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لوگ اندر سے کب واپس
آئینگے انھون نے جواب دیا کہ جو اس باغ مین جاتا ہے وہ پھر واپس نہین آتا مین نے جو یہ خبر سُنی
سردارونکی مفارقت مین رونے لگا اثنائے گریہ مین آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر پر پایا اُسوقت سے پھر مجھے
نیند نہ آئی امیر نے جو یہ خواب بیان کیا خواجہ نے عرض کی یا امیر ایسا ہی کچھ مین نے بھی دیکھا ہے کرب نے
عرض کی یا صاحبقران جسقدر آپ نے بیان فرمایا مین نے بھی یہی دیکھا ہے اور اسکے علاوہ بھی کچھ کیفیت
نظر آئی امیر نے فرمایا کہ اے کرب اُس کیفیت کو بیان کرو کرب نے کہا کہ پہلے مین نے آپکو مع جملہ سردارون
کے ایک صحرائے ہولناک مین مقیم پایا اور اُس صحرا مین اس قسم کی ہوائے تیز چلی کہ سب سردار مانند برگہائے
درخت کے اُڑ گئے کا فرمال و اسباب پر قبضہ کرنے کو آئے مین وہان تنہا موجود تھا اسنے مقابلہ کیا وہ سب
فرار ہوئے جب مین بالکل اکیلا رہگیا تو بارگاہ لیکر ایک جانب روانہ ہوا اور مین آپ سے ملاقات ہوئی اُسکے
بعد یہ سب کیفیت دیکھی جو آپ نے بیان فرمائی امیر نامدار نے فرمایا اے کرب جو کیفیت بارگاہ لانے
کی تینے اسوقت بیان کی یہی باتین اُسوقت بھی کہی تھین تمھارے بیان کرنے سے مجھے بھی یاد
آیا واقعی تمنے مجھسے یہی کہا تھا اور سردار جو سامنے صاحبقران زمان کے موجود تھے اُن مین
سے بعض نے عرض کی یا امیر جسقدر آپ نے فرمایا یہ واقع ہمیر بھی گذرا مگر ہمین کیفیت باغ
کے اندر کی بھی معلوم ہے جن جن لوگون نے عرض کی کہ ہم باغ کے اندر کی کیفیت سے بھی آگاہ
ہین امیر کو خیال آیا فرمایا بیشک تمھین لوگ اُن بزرگوار کے ہمراہ باغ کے اندر گئے تھے
کیفیت وہاں کی بیان کرو اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران ہم جو باغ کے اندر گئے وہان جاکر عجیب کیفیت
دیکھی اپنے تمام عزیزان مردہ کو وہان حیات پایا سب کے مراتب دیکھے یا صاحبقران اس باغکی لطافت
کا کیونکر بیان کرین اور کس کس چیز کی تعریف کرین گو بہت سے بادشاہون کے باغ دیکھے اور بہت
سے طلسمون مین عجائب و غرائب دیکھے مگر وہ بزرگوار جس باغ مین لیگئے تھے اُسکی کیفیت سب سے

جدا تھی اول تو بہت سے عزیزان مردہ سے وہاں ملاقات ہوئی انکی خوشی کیا کم تھی علاوہ اس کے وہاں
کسی کافر کو نہ پایا سب باغ اہل اسلام سے بھرا ہوا تھا اور باغ کی وسعت کو جو دریافت کیا لوگوں نے
کہا تمام دنیا سے بڑا ہے اس باغ کی وسعت سے دنیا بہت چھوٹی ہے اسکے بعد ہم لوگوں کیواسطے
رہنے کو مکان تجویز ہوئے یا صاحبقران ان مکانوں کی تعریف کس زبان سے کروں برائے خدمت
چند کنیزیں آئیں اُنکے حسن وجمال کے توصیف میں بھی زبان قاصر ہے بڑی بڑی شاہزادیاں نگاہ سے
گذریں مگر ایسے حسن اور ایسے لباس اور اسطرح کے زیور نہیں دیکھے اسی لطافت کا نظارہ کر رہے
تھے کہ آواز اذان کی کان میں آئی آنکھ کھل گئی حسرت دید ہنوز باقی ہے صاحبقران نے سب کی
تقریر سنکر خواجہ کیطرف دیکھا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بھی خواب اُسی سامان سے
دیکھا ہے جو آپ نے بیان فرمایا باغ کی لطافت اور کنیزان حسین کی صورت ایسی میری نگاہ سے نہیں گذری ان
لوگوں کو در باغ تک میں نے دیکھا پھر انکی صورت مجھے نظر نہیں آئی امیر نے فرمایا جن جن لوگوں نے
اُس باغ کی سیر کی ہے وہ وہ الگ ہو جائیں اور جن لوگوں نے باغ کی سیر نہیں کی ہے وہ الگ ہو جائیں
میں شمار کر دونگا کہ کون کون اُس باغ کی سیر کو گیا ہے یہ سنکر بہت سے سردار ایکطرف ہٹے صرف تھوڑے
سردار ایک جانب باقی رہے امیر نے کہا میں تعجب کرتا ہوں کہ شب کو بہتیر کس کیوں سیر باغ سے محروم
رہے ایک شخص زیادہ ہے یا آپ لوگوں میں سے کسی نے خواب اپنا فراموش کر دیا ہے سب نے
عرض کی یا صاحبقران ہم سب لوگوں کو اپنا خواب بہت اچھی طرح یاد ہے ہم لوگ آپ کے ہمراہ
واپس آئے باغ کے اندر جانے نہیں پائے امیر تھوڑی دیر تک ساکت رہے خواجہ نے عرض کی
یا امیر آپ نے سکوت کیوں فرمایا صاحبقران نے کہا اس خواب کی تعبیر سوچ رہا ہوں مگر جسقدر فکر
کرتا ہوں اپنی طبیعت کو مغموم پاتا ہوں اے خواجہ کوئی امر عظیم واقع ہونیوالا ہے یہ ہر ایک کا خواب
دیکھنا بے سبب نہیں ہے خواجہ نے کہا یا صاحبقران مجھے بھی یہی خیال ہے لیکن ایسا نہو کہ فی الواقع
مفارقت کی صورت پیدا ہو امیر نے فرمایا خواجہ آثار ایسے ہی نظر آتے ہیں خواجہ نے عرض کی یا امیر
اب یہاں سے تشریف لیجلئے یہ صحرا اس لائق نہیں ہے کہ یہاں قیام کریں امیر نے فرمایا خواجہ کچھ صحرا کی
خطا نہیں ہے یہ امور تقدیری ہیں جو نوشتہ تقدیر ہے ہر طرح پیش آئیگا جہاں ہونگے محفوظ نہ
رہینگے آج شب کو اس صحرا میں اور قیام کرو کل دیکھا جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے سب
سرداروں نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر اس خواب نے اس درجہ متفکر کر دیا ہے
کہ حواس درست نہیں پروردگار عالم آپکی ذات کو سلامت رکھے جو آفت دشمنوں پر آنیوالی
ہو غلاموں پر آجائے صاحبقران نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ میں نے حظ زندگی بہت اچھی طرح حاصل
کیا اور دنیا کے سرد و گرم کو خواب دیکھا ہر ایک بات سے جی سیر ہے اس دنیا میں رہنا پسند نہیں ہے
میری یہی دعا ہے کہ خدا مجھے قدم مبارک حضرت پیغمبر آخر الزمان تک پہونچائے اور میں زیارت آنحضرت
سے مشرف ہوں اسکے بعد اس دنیا میں رہنے کی حسرت نہیں مگر تم لوگ ابھی حظ زندگی سے آگاہ نہیں
ہو تمہیں خدا برکت عمر عطا فرمائے اور تمہاری اولاد کو ترقی دے مجھے اپنی زندگی سے زیادہ تم سب کی
حیات عزیز ہے دیر تک یہ باتیں رہیں سب سرداران امیر دریائے عجب کیفیت رہی صاحبقران ایک

ایک کا منہ بحسرت و یاس دیکھتے رہے اور یہی کیفیت سرداروں کی بھی رہی کہ صاحقران کو دیکھ دیکھ کے
رو دیا کیے تمام دن بارگاہ صاحقران ماتم سرا رہی جب آفتاب غروب ہوا امیر نے برائے وضو
پانی طلب کیا وضو کرکے فریضۂ مغرب کے بعد صاحقران نے ہاتھ دعا کے واسطے اُٹھائے درگاہ
حق سبحانہ تعالےٰ میں عرض کی کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز آجتک تو نے اپنے اس عبد ذلیل
کو اس دار فانی میں باآبرو رکھا اور جملہ مقاصد دلی تیری طرف سے عطا ہوئے اے کریم جو تیری طرف
سے ہونیوالا ہے وہ ٹل نہیں سکتا اور تیرا عبد ذلیل ناچیز بھی راضی برضا ہے مگر اسقدر دعا قبول فرمانا کہ جو
تو نے آبرو عطا فرمائی ہے مرتے دم تک اسمیں فرق نہ آنے دینا اور باآبرو دنیا سے اُٹھانا انجام بخیر کرنا امیر
کو اسوقت دعا میں اسقدر محویت تھی کہ مطلق خبر نہ تھی مگر گریۂ صاحقران کی آواز سنکر اور سردار اپنی اپنی بارگاہوں
سے نکل آئے بارگاہ میں آکر امیر کو مصروف دعا دیکھا سب نے لفظ آمین زبان پر جاری کیا دیر تک
صاحقران مشغول دعا رہے بعد دعا امیر مصلے سے اُٹھے خادموں نے مصلیٰ اٹھایا صاحقران پھر
اپنے تکئے پر آکے جلوہ فرما ہوئے پھر سب سردار جمع ہوئے امیر نے فرمایا صبح سے کسی نے
کھانا بھی نہیں کھایا ہے گو اسوقت ازدیاد غم و رنج سے بھوک نہیں ہے مگر صبح کو یہاں سے سفر ہے اگر
اسوقت بھی سب گرسنہ سو رہے تو صبح کو قطع منزل کرنا ہے نہیں معلوم کب قیام کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ اسوقت
دسترخوان بچھے خادموں نے اسیوقت دسترخوان بچھایا صاحقران نے مع جملہ سرداروں کے خاصہ
نوش فرمایا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی صاحقران نے جلسہ برخاست کیا
سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے دن بھر کے تھکے ماندے تھے جاتے ہی سب محو خواب ہوئے
ساحر غدار تو اسی تاک میں تھے سب کو جو غافل پایا وقت ہاتھ آیا سب ملکر بارگاہوں کے قریب
آئے دربانوں پر سو کیا کہ وہ لوگ بھی غافل ہوئے ساحروں نے روغن نفط بارگاہوں پر چھڑکا
جنگل کے درخت تو پہلے روغن سے تر ہو چکے تھے بارگاہوں پر روغن ڈالکر چاروں طرف آگ
لگادی جنگل میں آگ پھیلنے لگی بارگاہیں جو جلیں سرداروں کی آنکھ کھلی اپنے کو اس مصیبت میں
مبتلا پایا سب گھبرائے صاحقران کی بھی آنکھ کھلی امیر بھی بارگاہ سے باہر آئے دیکھا چاروں طرف
جنگل میں آگ لگی ہے کسی طرف بچنے کی جگہ نہیں ہے خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحقران اُس
خواب کی یہ تعبیر تھی اب جان بچنا دشوار ہے اسی صحرا میں جلکر مرجائیں گے امیر نے فرمایا جو منظور الٰہی
ہے وہ ہوگا مگر اسوقت سب سرداروں کو ایک جا کرنا چاہیئے خواجہ نے عرض کی نہیں معلوم
کہاں کہاں منتشر ہو گئے ہیں امیر ایک جانب سرداروں کی آواز سنکر روانہ ہوئے خواجہ کو
دوسری جانب غول نظر آیا وہ اُس طرف چلے اور جو سردار تھے اسی طرح ایک دوسرے کی
تلاش میں چلا کر سب نے بارگاہ سلیمانی کو لیا ایک طرف روانہ ہوئے چند سردار کہ سب کے
ہمراہ اُس طرف چلے امیر نے جب آگ کو شعلہ ور دیکھا اور صاحقران کے قریب کے درخت
بھی جلنے لگے امیر نے سرداروں کو بآواز بلند پکارا بعض سردار صدائے امیر سنکر قریب آئے
بعض دور نکل گئے تھے وہ نہ آسکے بعض آواز صاحقران سنکر تڑپ گئے مگر کیونکر امیر کے پاس
پہونچتے آگ دمبدم ترقی کرتی جاتی تھی بعض سرداروں کی آواز امیر کے کان میں آئی تھی کہ یا

صاحبقران ہمنے جان آپ پر سے نثار کی غرضکہ یہی آواز آتی تھی کہ یا امیر ہماری خطائیں معاف فرمایئے گا
حق نمک حضور سے ادا ہو سکے زمین امیر کی عجب حالت تھی چاروں طرف جھپٹتے تھے ایک طرف متوجہ ہوتے
تو چار طرف سے آواز آتی کس طرف جاتے کیا کرتے آگ ہر ایک جانب جانے کو مانع تھی کچھ بن نہ
پڑتا تھا عجب مشکل میں تھے سواے خواجہ یا اور دو چار سرداروں کے امیر کے پاس اور کوئی
نہ تھا صاحبقران کی اسوقت عجب حالت تھی مانند ماہی بے آب بیتاب تھے جسطرف جانے کا ارادہ کرتے
تھے آگ کا لوکا بھڑک کے روکتا تھا صاحبقران پھر ٹھہر جاتے تھے جب قریب کے درخت جلتے تھے
امیر وہاں سے سرک کے اور طرف جاتے تھے وہاں بھی تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے آگ کے شعلے
جب زیادتی کرتے تھے امیر وہاں سے بھی آگے بڑھ جاتے تھے اسی حالت میں صبح ہوئی صاحبقران
نے باشارہ نماز سوادا کی دست دعا بلند کر کے درگاہ قاضی الحاجات میں عرض کی کہ اے کس بیکسان اے
فریادرس غریبان وقت مدد ہے تیری ذات کا بھروسہ ہے اسوقت مصیبت میں تیرے سوا کس کو
پکاروں اور کس سے مدد چاہوں اس آفت سے نجات عطا فرما امیر نے برجوع قلب دعا جو کی مقبول
درگاہ ایزدی ہوئی ایک جانب آگ ٹھنڈی ہوئی امیر اسطرف سے چلے دور جاکر دم لیا خواجہ سے
کہا کہ نہیں معلوم سرداروں سے کون کون بچا اور کس کس کی اجل آئی معلوم ہوتا ہے کہ بہت کم
لوگ زندہ بچے اگر زیادہ سردار بچتے تو ہمسے ضرور ملتے کیونکہ اور کوئی راہ ایسی نہ تھی جس
طرف سے وہ لوگ نکل جاتے سواے اس راہ کے جسطرف سے ہم لوگ آئے ہیں یہ بھی
اسوقت کی آگ بجھ جانے سے یہ بات ہوئی ورنہ ممکن نہ تھا کہ راہ ملتی اسی صحرا میں جلکر مر جاتے
مگر اے خواجہ اب میں اسی جگہ رہونگا خانہ کعبہ نہ جاؤنگا والد ماجد کو منہ نہ دکھاؤنگا جب وہ مجھے
دیکھیں گے کیا فرمائینگے خواجہ نے کہا یا امیر جو مشیت ایزدی تھی وہ ہوا اب یہاں رہنا بیکار ہے
اس آگ کو سرد ہو جانے دیجئے دیکھئے کون کون سردار آکر آپ سے ملتے ہیں باقی لوگوں کی رسوم فاتحہ خوانی
سے فراغت حاصل کر کے تشریف لیچلئے میں نے سنا ہے کہ یہاں سے خانہ کعبہ قریب ہے
چھ ماہ کی راہ ہے دو ایک ماہ یہاں قیام فرمایئے سب کی رسم فاتحہ خوانی سے فراغت حاصل
کیجیے اگر مزاج میں آئے تو بدیع الملک کو بھی اطلاع دیجئے کہ وہ بھی آپ کے شریک فاتحہ خوانی
ہوں امیر نے کہا مجھے بدیع الملک کو مبتلاے صدمہ و غم کرنا منظور نہیں ہے اور وہ یقین ہے
کہ اب ایوان بنہ طاق کے اندر پہونچے ہوں اور وہاں کا زوں سے لڑائی چھڑ گئی ہو ایسی حالت
میں وہ کیونکر آسکتے ہیں مگر مجھے امید قوی ہے کہ اگر اس بات کی خبر پائینگے وہ ضرور انتقام لینگے
میں اپنی خیریت سے انہیں مطلع کرونگا خواجہ نے عرض کی آپ کو لازم ہے کہ آپ سب سے پہلے اپنی
خیریت کی خبر بدیع الملک کے پاس بھیجیں جسوقت وہ اس کیفیت کو اور کسی سے سنیں گے
اور آپکی خیریت سے آگاہ نہ ہونگے تو انکو زیادہ اضطراب ہوگا صاحبقران نے فرمایا میں پہلے
انکو خبر دونگا صاحبقران اور خواجہ اور چند سردار صاحبقران سے باتیں کرتے رہے جنگل اسقدر
جلد چکا کہ شام تک سب خاک ہو گیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب خاک کو سمیٹ کر دفن کرنا چاہیے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مدت تک یہاں آگ باقی رہیگی اور زمین جلا کرے گی وہاں جانا غیر ممکن

امیر نے فرمایا بہت سے سردار جل گئے ہیں اُنکی خاک برباد ہوگی خواجہ نے عرض کی یا امیر جو مشیت
الٰہی کیا چارہ اسوقت میں وہان کون جاسکتا ہے صاحبقران اور خواجہ یہ باتیں کر رہے تھے
کہ ایک جانب سے ابر اٹھا اور ترشح ہونے لگا خواجہ نے عرض کی یا امیر یہ رحمت پروردگار ان
کشتگان حسرت پر نازل ہوئی کہ جنکے غسل و کفن کی تدبیر سوائے خدا کے دوسرا نہ کر سکتا تھا اور اب
اس بارش کے سبب سے زمین ٹھنڈی ہو جائیگی خاک سمیٹ لینے کا وقت ملے گا امیر خواجہ کی
باتیں سنا کیے مگر پانی اس شدت سے برسا کہ تمام صحرا میں یا تو گرمی کی شدت سے لیٹنا مشکل تھا یا سب
کو سردی معلوم ہونے لگی امیر نے فرمایا خواجہ واقعی یہ رحمت پروردگار انھیں لوگوں کیواسطے
نازل ہوئی ہے جب پانی برس کے نکل گیا صبح بھی ہوئی صاحبقران نے مع جملہ سرداروں کے نماز
پڑھی بعد فراغت نماز صاحبقران خواجہ اور جملہ سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر اس ارادے سے
اٹھے کہ اب چلکر خاک ایک جا دفن کردیں کہ سامنے سے رفیع الملک اور ربیع الملک گھوڑوں
پر سوار صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے دونوں شاہزادوں
کو گلے سے لگایا آبدیدہ ہوئے دونوں شاہزادے بھی روئے عرض کی نہیں معلوم کون کون زندہ
ہے اور کس کس نے گلزار جنان کی سکونت اختیار کی صاحبقران نے فرمایا بہتر آدمی زندہ ہونگے
کیونکہ جب میں نے خواجہ زادوں سے دریافت کیا تھا کہ ہم لوگ کسقدر خدمت باسعادت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہونچیں گے تو خواجہ زادوں نے حکم لگایا تھا کہ کل بہتر کس
مشرف زیارت سے ہونگے لہذا امید یہی ہے کہ بہتر آدمی زندہ بچے ہوں اور خواب میں داخل
گلزار بھی بہتر کس نہیں ہوئے تھے معلوم ہوتا ہے کسی نے اپنا خواب فراموش کیا تھا سب لوگ
امیر کی باتیں سنتے ہوئے مغموم و مضمحل چلے آتے تھے کہ بدیع الزمان نامدار ایک جانب سے آئے
صاحبقران سے ملاقات ہوئی امیر ثانی نے بدیع الزمان کو بھی گلے سے لگایا پھر امیر الزمان
آکر صاحبقران سے ملے اسیطور سے سب سردار صاحبقران کے پاس آئے امیر نے فرمایا
کہ اب شمار کرو کہ کل سردار کسقدر ہیں خواجہ نے سب کا شمار کیا کہ کل بہتر سردار تھے امیر نے فرمایا
میں نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ اگر جلنے سے بچے تو بہتر سردار بچ جاینگے باقی جل جاینگے یہ ذکر ہو رہا
تھا کہ صحرا سے گرد اڑی امیر نے فرمایا کوئی اور سردار آتا ہے اس عرصہ میں دامن گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا کرب نامدار بارگاہ لیے ہوئے آتے ہیں خواجہ سے امیر نامدار نے عرض کی یا
صاحبقران معلوم ہوتا ہے بہت سے سردار نکل گئے تھے اور بعض لوگ اس آگ میں جل گئے
صاحبقران نے فرمایا کیا عجب ہے مگر جیسے خواجہ زادوں نے ہی کہا تھا کہ کل بہتر کس خدمت آنحضرت
صلی اللہ میں پہونچینگے اور مشرف بزیارت ہونگے نہیں معلوم کسقدر سردار زندہ بچے ہیں
اتنے عرصے میں کرب غازی بھی امیر کے پاس آئے صاحبقران نے انکو بھی گلے سے لگایا
کرب نے جو سب کے حالات دیکھے بہت افسوس کیا صاحبقران نے مع جملہ سرداروں کے
خاک اس صحرا کی ایک جا جمع کی اور ایک چاہ عمیق سب نے کھودا اس خاک کو اسی چاہ میں
دفن کیا بعد دفن صاحبقران اسقدر روئے کہ روتے روتے بیہوش ہوگئے سرداروں پر

بھی یہی حالت طاری ہوئی امیر الزمان دیر تک حالت غشی مین رہے جب ہوش آیا سردارون نے
سمجھایا امیر نے فرمایا اب مین جو کچھ آپ لوگون سے کہون اُسکو قبول کیجئے سب نے عرض کی
آپ کا ارشاد بسر و چشم بجا لائینگے امیر نے کہا خواجہ زادون نے جو حکم لگایا تھا وہ بہت
صحیح تھا کہ اب سب ملاکر تہتر کس ہین لہذا مین تو ان دلاورون کی قبر پر جاروب کشی کرونگا
آپ بہتر آدمی خدمت بابرکت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جائیے مین اب ہرگز
نہ جاؤنگا صاحبقران زمان امیر عالیشان والد ماجد جسوقت مجھسے حال دریافت کرینگے تو
مین کیا جواب دونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران والا شان آپ جو کچھ فرماتے
ہین ہم اسکو کیونکر قبول کرین اگر آپ یہان تشریف رکھین گے تو ہم لوگ وہان جاکر کیا کرینگے
صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کو ضرور جانا ہوگا مین تنہا اس دشت پر خطر مین رہونگا اگر
ساحرون کو مجھسے دشمنی ہوگی میرے واسطے پھر کوئی ایسا ہی سامان کرینگے کہ مین اُن کے سبب
سے اپنے بچھڑے ہوئے سردارون سے مل جاؤنگا میری یہی خوشی ہے کہ ایسا ہی ہو صاحبقران
نے جو ایسی باتین کین سب سردار بہت روئے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تشریف نہ لیچلینگے
تو ہم لوگ اپنے تئین ہلاک کرینگے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اگر آپ لوگ
میرے کہنے کو قبول نہ کرینگے تو مین اپنے تئین ہلاک کردونگا اگر آپ کو میری ہلاکت گوارا ہے
تو آپ تشریف نہ لیجائین ورنہ مجھسے احتراز فرمائین خواجہ نے جو امیر کی گفتگو سنی اشارے سے
سب کو منع کیا سردار خاموش ہوئے خواجہ نے عرض کی یا امیر اگر یہی آپکی خوشی ہے تو ہم لوگ
آپ کی خوشی کرینگے بمجبوری واپس جائینگے مگر یا صاحبقران آپ کی جدائی ہم لوگون کو زندہ
نہ رکھے گی امیر نے فرمایا یہ سب مجھے معلوم ہے مگر مین اب اس قابل نہین ہون کہ خانۂ کعبہ جاؤن اور
والد ماجد کو منھ دکھاؤن خواجہ خاموش ہوئے کچھ جواب نہ دیا امیر نے پھر فرمایا کہ خواجہ تم
کل یہان سے چلے جاؤ زیادہ ٹھہرنا اچھا نہین ہے ہر ساحر دشمن ہے ضرور کوئی فساد برپا کرینگے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب اسقدر آپ ہماری خوشی تو کیجیے کہ ابھی ہمین یہان سے رخصت
نہ کیجیے جب ہم رسم فاتحہ خوانی سے فراغت پائینگے خود ہی چلے جائینگے ابھی کیسطرح نہین جا سکتے
کیونکہ اُن کشتگان حسرت کو جی بھر کے روئے بھی نہین ہین اسوقت تک تو اس فکر مین تھے کہ کتنے سردار
باقی رہے اور کون کون راہی ملک بقا ہوا اب کیفیت معلوم ہوئی اُنکے واسطے ایک روز فاتحہ خوانی
کا قرار دینگے اُس روز سب سردار جمع ہو کر آپس مین اُنکا پرسا دینگے پھر تلاوت صحیفۂ ابراہیم علیہ السلام
کی ہوگی اُسکا ثواب اُنکی روح کو بخشا جائیگا حمزۂ صاحبقران نے فرمایا یہ تم لوگ وہان بھی
باہم جمع ہو کے کر سکتے ہو یہین پر تخصیص نہین ہے خواجہ نے کہا یا امیر نامدار میری خوشی نہین
ہے کہ مین یہان سے جاؤن اور جاکر رسم فاتحہ خوانی ادا کرون اتنے مین دن بھی بہت ہو جائینگے
اور اس رسم کا وقت بھی ہاتھ سے نکل جائیگا مناسب وقت یہی ہے کہ اسی ہفتے
مین یہ رسم ہو جائے ہم لوگ زیادہ یہان قیام نہین کرینگے ایک ماہ تک رہین گے
صاحبقران زمان نے فرمایا خواجہ ساحر تم لوگون کے نام کے دشمن ہین وہ ضرور کوئی

بات پیدا کریگے ایسا ہو کہ تم لوگون کی بھی جان مفت جائے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کا قول ہے
کہ جو مقدر مین ہوتا ہے وہ پیش آتا ہے اگر ہمارے مقدر مین مرنا ہے تو ہر طرح مرینگے اور اگر ہماری تقدیر مین ابھی
ہلاکت نہین ہے تو ہمین کوئی قتل نہین کر سکتا ہے امیر خاموش ہو رہے خواجہ تھوڑی دیر تک صاحبقران کے پاس بیٹھے رہے
جب عرصہ ہوا دو تین سردار ونکو امیر کے پاس چھوڑا اور سب اپنے ہمراہ لیکر اُسکے الگ اگر کہا اسوقت امیر
گرفتار رنج و محن ہین امیر سے کوئی ایسی بات نہ کہو جو صاحبقران کے خلاف ہو ایک ماہ کے بعد طبیعت اصلاح پر آجائیگی
اُسوقت صاحبقران کو سمجھا سکین گے ابھی ہر ایک صاحبقران سے یہی کہے کہ ہم صرف فاتحہ خوانی کشتگان کیواسطے
ٹھہر گئے ہین بعد اس تقریب کے ہم چلے جاینگے سب سرداروں نے قبول کیا خواجہ نے کہا ایک تدبیر
اور ہے اگر وہ بن پڑے تو یقین ہے کہ صاحبقران یہان ٹھہر نہین سکتے سرداروں نے کہا اسکی کیفیت کو بیان کرو اگر
ایسا ہے تو ابھی سے اُس کی کوشش کرین خواجہ نے کہا وہ یہ تدبیر ہے کہ کسیطرح سے امیر عالی شان صاحبقران اول کو اطلاع
دو جسوقت صاحبقران اس کیفیت کو سنینگے وہ ضرور امیر کے لینے کو آئینگے اور سرداروں کا پرسا بھی دینا اُنکو واجب
و لازم ہوگا جب وہ آکر صاحبقران سے کہینگے تو ہرگز انکار صاحبقران کو بن نہ پڑیگا ضرور اُنکے ہمراہ چلے جاینگے
سرداروں نے کہا ایسے وقت مین کیونکر اُنکو اطلاع دے سکتے ہین نہ کوئی نامہ بر موجود ہے جسکی معرفت امیر کو
پیام دین نہ کوئی سردار اسوقت مین صاحبقران سے الگ ہو کر جا سکتا ہے خواجہ نے کہا مین اسکی تدبیر کرتا ہون
سنا ہے کہ یہان سے شہر کان باج قریب ہے وہان جاونگا اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کیطرف جاتا ہو تو اسکو اس حال
سے آگاہی دونگا وہ جا کر ضرور صاحبقران اول کو اطلاع کر دیگا امیر اس خبر کو سنتے ہی اسطرف تشریف لاینگے سرداروں
نے کہا خواجہ یہ کام سوا تمھارے اور کسی سے انجام نہ پائیگا اگر تم کوشش کر دیگے تو صاحبقران کا یہان سے
تشریف لیجانا ہوگا اور سوا تمھارے اس کام کا انجام دینے والا کوئی نہین ہے خواجہ اسی وقت
سب سرداروں سے رخصت ہوئے اور چلتے وقت یہ بات کہی کہ اگر صاحبقران مجھے دریافت فرمائین
تو ہرگز یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ مین جس ارادے سے جاتا ہون بلکہ یہ کہہ دینا کہ اسی صحرا مین کسی ضرورت سے
ایک طرف گئے ہین یہ کہکے خواجہ شہر کان باج کیطرف روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر
انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت اُن ساحرون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اس صحرا مین آگ لگاکے سب ساحر وہان سے فرار ہوئے اور فرقوت جادو کے پاس آکے
پہونچے فرقوت جادو نے پوچھا کہ تم اپنے کام سے فراغت حاصل کرکے آئے ہو سب نے کہا کہ
ہمنے آگ لگادی دو تین آدمی ہمارے سامنے جل گئے تھے جو سب کا افسر تھا وہ گھبرا گیا تھا یقین ہے
وہ بھی جل گیا ہو مگر ایک جوان نے کمال کیا اُسوقت مین ایک بارگاہ اور چند سرداروں کو اپنے ہمراہ
لیکر نکل گیا وہ تو بچ گیا ہوگا فرقوت جادو نے کہا بہر طور تمنے اپنا کام بہت اچھی طرح انجام دیا اب
جنگل سے اگر وہ جوان نکل گیا تو زندہ بچا ہوگا ورنہ وہ بھی جل گیا ہوگا اب تم سب لوگون کو یہ لازم ہے
کہ ایک نامہ سلطان باج گیر کے پاس روانہ کرو کہ اُسکو ہم لوگون کی جوانمردی سے آگاہی ہو اور
اس جوان کو تلاش کراکے قتل کرے ورنہ ضرور پھر لوگون کو جمع کرکے خون کا عوض لے گا اور

ہے جوانمردی سواے صاحبقران کے اور دوسرے کی نہین ہے ہم لوگ ابھی اچھی طرح سے حمزہ کو پہچانتے نہین
مین یقین کرتا ہون کہ حمزہ چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیکر نکل گیا ہو اب وہ ضرور لشکر فراہم کریگا اور پھر براے
مقابلہ یہان آئیگا اپنے عزیزونکے خون کا عوض لیگا اگر سلطان کو اسکی خبر پہونچ جائیگی تو وہ ضرور بندوبست
کرینگے اور اُسکو تلاش کرکے قتل کرینگے کہ اُسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہے ساحرون نے کہا ہم آج ہی سلطان کو نامہ
تحریر کرتے ہین مگر آپ بھی کچھ سعی ہماری فرمایئے کہ سلطان کو یقین ہمارے کہنے کا آئے فرقوت جادو نے کہا مین بہت
اچھی طرح تملوگونکی سعی کرونگا اور تمھارے کہنے کا یقین سلطان کو دلادونگا یہ نہین کہ سلطان کو تمھاری بات کا یقین نہو
کیونکہ تم ایک مدت سے اس صحرا مین رہتے ہو عبادت کرتے ہو تمھاری سچائی اور حق اندیشی سے سلطان خوب ماہر ہین
تمھین اپنے یہان کے ساحرون سے اچھا جانتے ہین اگر تم واقعی کوئی بات دروغ بھی بیان کروگے تو بھی سلطان کو
یقین آجائیگا تمھین کسی کی سعی کی کیا ضرورت ہے اور اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مین ایک رقعہ اپنی طرف سے سلطان
کو تحریر کرتا ہون مضمون اُسکا یہ ہوگا کہ ان لوگون نے ایسا کارنمایان کیا ہے جو تمھین کا کام تھا اور سوا انکے دوسرا نہین
کرسکتا تھا ان لوگون نے اس شخص کو قتل کیا جس نے بڑے بڑے ساحرون کو اپنا مطیع بنالیا اور ہزارون طلسمون کو
خاک مین ملادیا اور خداپرستی کو رواج دیا تھا آپ مدت سے اُسکے قتل کا ارادہ رکھتے تھے مگر آج تک آپ نے اپنا
ارادہ پورا نہ کیا انکو خداوند کیطرف سے حکم ملا کہ اس شخص مغرور کو جاکر قتل کرو خداوند تمھاری مدد کریگا انھون نے
جاکر اُس کو خاک مین ملادیا تم لوگ اسکا نام ونشان لکھدینا ساحر بہت خوش ہوئے اُسیوقت اپنے اپنے
مکانون مین گئے ایک عرضی اس مضمون کی لکھی کہ اے سلطان باج گیر ہمنے محض آپکی خوشی کے واسطے ایسے
شخص کو قتل کیا جسکو آپ مدت سے قتل کرنا چاہتے تھے مگر حکم خداوند کا نہوتا تھا اور آپ نے اکثر فرمایا تھا
کہ ایک شخص مسلمان اس طلسم مین آئیگا اور وہ اس سلطنت کو تباہ وخراب کریگا بلکہ آپ نے یہی فرمایا
تھا کہ وہ شخص صاحب اقبال بھی ہوگا ایک روز ہم لوگون نے اپنے ملک کی سرحدی حالات پر جو
غور کیا تو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ کوئی شخص مسلمان یہان آیا ہے کچھ لوگ بھی اُسکے ہمراہ ہین اور وہ شخص
عالیخاندان بھی ہے صاحب اقبال بھی ہے بہت ساحر اُسکے ہاتھ سے قتل بھی ہوئے ہین چونکہ آپ سے
اس نقل کو سن چکے تھے ہم لوگ نائب خداوند کے پاس گئے اُنسے اس حال کو بیان کیا اور اس شخص
کی کیفیت دریافت کی نائب خداوند نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے بے شمار ساحرون کو قتل کیا ہے
اور ہزارون طلسم برباد ہوگئے ہین اسکو قتل کرنا ہمارے مذہب مین بڑا ثواب ہے اور خداوند کو جو
اپنے سے زیادہ خوش کرنا چاہے وہ اس شخص کو قتل کرے یہ سنکر ہم لوگون نے اس ارادے پر کمر
ہمت چست باندھی کہ اُس شخص کو قتل کرین لہذا جس صحرا مین وہ مقیم تھا وہان جاکر آگ لگادی سب اُسکے
ہمراہی جل گئے مگر ایک جوان انمین سے نکل گیا نائب خداوند کو یہ شک ہے کہ وہی حمزہ تھا دو تین آدمی اور بھی
اُسکے ہمراہ تھے آپ کو یہ مبارکباد دی جاتی ہے کہ آپکا دشمن ہم لوگونکے ہاتھ سے قتل ہوا اگر جو شخص اُن مین سے
زندہ بچ گیا ہے اسکی ذات سے نائب خداوند کو یہ خوف ہے کہ وہ لشکر فراہم کرکے اپنے عزیزون کا عوض
خون لینے آئیگا اگر کوشش کیجائے اور وہ تلاش کرکے قتل کرڈالا جائے تو بہت مناسب ہے جب یہ نامہ ختم
ہوا تو ساحرون نے ایک ساحر کو بلایا کہ اس عریضہ کو لیجاکر سلطان کو دینا اور جو کچھ کیفیت گذری ہے اسکو
زبانی بیان کرنا سلطان سے تجھکو بھی خلعت وانعام بیشمار حاصل ہوگا ساحر اس عریضہ کو لیکر روانہ ہوا اور

ایک روز مین صحرائی راہ قطع کرکے سلطان باج گیر کی ڈیوڑھی پر پہونچا لوگون سے کہا کہ مین ایک عریضہ
سلطان کی خدمت مین لایا ہون چاہتا ہون کہ ملاحظہ سلطان سے اسیوقت گذر جائے لوگون نے کہا در دولت
سلطان پر لیجا وہان چوبدار اس کام کیواسطے مقرر ہین وہ اسیوقت عریضہ لیجا کے ابھی سلطان کو دکھا دینگے
وہان سے جواب بھی اسیوقت حاصل ہوگا ساحر اُس عرضی کو لیے ہوئے پھاٹک پر آیا یہان چوبدار موجود تھے ساحر نے
وہ عرضی اُن چوبدارون کو دیکر کہا کہ یہ ساحران صحرائی نے حضور سلطان مین بھیجی ہے اور جواب طلب
کیا ہے چوبدار اُس عرضی کو لیکر باج گیر شاہ کے پاس آئے پہلے سلام کیا پھر عرضی دی باج گیر شاہ
نے کہا اسے ہرکارہ یہ عرضی کون لایا ہے چوبدارون نے کہا یہ عرضی صحرا سے کان باج سے آئی
ہے اور ساحران صحرائی نے حضور کی خدمت مین بھیجی ہے کوئی امر ضروری ہے اسیوقت جواب بھی
مانگا ہے باج گیر شاہ نے اسیوقت عرضی کو کھولا پڑھنا شروع کیا ہنوز عرضی ختم نہوئی تھی کہ اُس کے
نالوے پر ایک پرچہ آکے گرا اسنے عرضی کو رکھدیا کہا نائب خداوند کا کوئی رقعہ آیا ہے پہلے اس رقعہ کو دیکھ
لون پھر عرضی کو پڑھون یہ کہکے اُسنے رقعہ پڑھنا شروع کیا اسمین لکھا تھا کہ ساحران صحرائی نے بہت بڑا
کارنمایان کیا حمزہؑ عرب کو قتل کیا مگر اُنکے بیان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حمزہ نکل گیا اور ہمراہی
اُسکے جلکر خاک ہوئے اگر یہی ہوا تو بہت اچھا ہوا کیونکہ حمزہ کے عزیزون نے بھی ہزارون ساحرون
کو قتل کیا تھا اور بہت سے طلسم خراب کیے تھے انکا قتل ہونا بھی بہت اچھا ہوا مگر اب تمھین لازم ہے
کہ اُسکی تلاش کرو اگر در اصل حمزہ نکل گیا ہے تو اسکو ڈھونڈھ کے قتل کراؤ ورنہ وہ پھر لشکر جمع کرکے عوض
خون عزیزان لیگا اور یہ بزرگان دین لکھ بھی گئے ہین کہ ایک مسلمان اس شہر کو تباہ کریگا کیا عجب
ہے جو یہی ہو کیونکہ اب کوئی عزیزان حمزہ سے باقی نہین ہے جو ہمسے بدلا لے صرف حمزہ کی ذات
باقی ہے وہ خود ہمسے بدلا لیگا یہ بات ہمسے اکثر خداوند نے بھی کہی ہے کہ جب اس طلسم مین مسلمان آئینگے اور
فساد مچائینگے اسوقت قدرت اُن لوگون کی کسی بات مین دخل نہ دینگے جو کچھ وہ کرینگے قدرت کی
خوشی کا سبب ہوگا مگر جب حد سے زیادہ سر اُٹھائینگے اور غرور و تکبر کے کلمات زبان پر لائینگے اسوقت
قدرت اُنکو تباہ کر دینگے مگر سلطان باج گیر کے امتحان کیواسطے یہ سب باتین کی جائینگی اگر سلطان
اُن سے لڑکے فتحیاب ہوا تو اسکا مرتبہ اور بڑھایا جائیگا اور اگر اسنے شکست اٹھائی تو قدرت ہرگز
اُس معاملے مین دخل نہ دینگے اور باج گیر شاہ کو قتل ہو جانے دینگے بعد قتل پھر جو قدرت
کے مزاج مین آئیگا وہ کرینگے اسی سبب سے مین نے تمکو اطلاع دیدی کہ حمزہ کو تلاش کرکے
قتل کرو ورنہ تمھارے واسطے بہت خرابی ہوگی کوئی بات نہ بن پڑیگی آیندہ تمھین اختیار ہے
ابھی تم طریقۂ جنگ اہل اسلام سے آگاہ نہین ہو اُنکے معرکہ آرائیون کی کتابین منگا کر دیکھو تو تمھین سب
کیفیت معلوم ہو ابھی تم یہ خیال کرتے ہوگے کہ جب مسلمان آئینگے مین اُن کو مثل اور لوگون کے
اسیر کر لونگا یہ بالکل خیال خام ہے ایسا ممکن نہین ہے جو تم مسلمانونکو اسطرح قید کر سکو کہ جیسے
اور اور بادشاہون کو اسیر کر لیا مسلمانون نے طلسم نہ طاق فتح کیا ابھی اسکی کیفیت ہمکو تحقیق نہین بلکہ
اُسیطرف سے آئے ہین مین نے یہانتک خبر پائی ہے کہ اب مسلمان اپنے اقبال کو ترک کرکے خانۂ کعبہ
جاتے ہین اب کسی ساحر کو تو وہ نہ پہونچائینگے اور کسی سے مقابلہ نہ کرینگے مگر تمھین لازم ہے کہ اپنا بند و بست

کرد کہ برباد اور لوگ کسی قسم کا فساد نہ برپا کریں اگر حمزہ کو ایک قسم کی اذیت پہونچی ہو تو وہ اس کا عوض ضرور لیگا
باج گیر نے جو یہ رقعہ نائب خداوند کا پڑھا ایک صاحبزادے سے کہا کہ نائب خداوند بھی عجب وقت ایسی باتیں تحریر فرماتے
ہیں کہ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کس دل سے انہوں نے لکھا بھلا یہ ممکن ہے کہ خداوند ایک مسلمان کو مجھ پر فتح دلائیں
اور یہ جو بزرگ لوگ تحریر کرتے گئے ہیں یہ سب غلط ہے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے شہر کو برباد کر سکے اور مجھے
ہلاک کر سکے یہ بے ہلاک کرنیکو ان ان چیزوں کی ضرورت ہے جو امکان بشری سے باہر ہیں انسان تو کیا چیز
ہے انسان کا خیال بھی اتنی دور نہیں پہونچ سکتا ہے جہاں جہاں وہ اشیا رکھے ہیں علاوہ دور ہونے کے
ایک بات یہ بھی ہے کہ ان اشیا کی محافظت وہ لوگ کرتے ہیں جو کہ ہیں سامری و جمشید ہیں انہوں نے
عجائبات و غرائبات ایسے ایسے بنا رکھے ہیں جنکو انسان دیکھکر اسطرف جانے کے ارادے سے
باز رہتا ہے بھلا بچارے حمزہ کی کیا ہستی ہے جو وہاں تک جائے اور ان اسباب کو لائے اور وہ لوگ
جو ان اسباب کی محافظت کرتے ہیں وہ کیوں گوارا کرینگے کہ کوئی شخص اگر لیجائے حمزہ ایک مرد غیر
ساحر ہے اگر نائب خداوند کو کچھ بھی دعوی ہو تو جا کر ان اسباب کو لائیں اگر وہ نائب خداوند ہیں تو میں بندۂ
خاص خداوند ہوں اور مجھے خداوند جسقدر عزیز رکھتے ہیں اسقدر نائب کا خیال بھی نہیں ہے وہ
ایک ملازم ہے اور میں جانشین خداوند ہوں جو اسوقت کہدوں وہ ہو جائے بھلا خداوند میرا قتل
گوارا کرینگے میں ہرگز حمزہ کی تلاش نہ کرونگا دیکھوں کسطرح حمزہ مجھکو قتل کرتا ہے اور ابکی بار جو خدمت
خداوند میں جاؤنگا تو نائب صاحب کی ضرور شکایت کرونگا اور خداوند سے کہکے اسکو موقوف
کرادونگا اور کوئی نائب جو میرا مرتبہ دان ہو اسکو مقرر کرونگا وزرا نے جو اسے غصہ میں پایا کہا آپ
کسکی بات کا خیال کرتے ہیں اس خط کو ملاحظہ فرمائیے دیکھیے ساحران صحرائی نے کیا تحریر کیا ہے
باج گیر نے کہا یہ سب یہی لکھتے ہیں کہ ہمنے آپکے دشمن کو جلا دیا اور آپ کی حفاظت کی امیدوار
ہیں کہ اسکے صلے میں ہمیں عزت و آبرو عنایت ہو میں ان امیدواروں کی امیدوں کو قطع کرنا نہیں
چاہتا انکے واسطے کچھ زر و جواہر روانہ کرتا ہوں اور ہر ایک کو وہیں جا کر اپنے ہاتھ سے دونگا تاکہ
سب کی عزت بھی بڑھے واقعی ان لوگوں نے کار نمایاں کیا اگر وہ انھیں نہ قتل کرتے تو میرا کچھ نقصان نہ
تھا مگر انھیں اس امر کا خیال تو ہوا کہ یہ شخص ہمارے بادشاہ کے دشمن ہیں انکا زندہ رہنا اچھا نہیں ہے میں
اس بات سے بہت خوش ہوا اگر وہ لوگ یہاں آنا منظور کرینگے تو انکو اپنے ہمراہ لاؤنگا یہاں ان کی عزت
و آبرو زیادہ بڑھاؤنگا آئندہ وہ انجمن اور خیالات پیدا ہونگے پھر کسی دشمن کو زندہ نہ چھوڑینگے کہ مجھے
یقین ہے کہ وہ لوگ یہاں آنا قبول نہ کرینگے مگر میں تو کہونگا وزیروں نے چوبداروں سے کہا
کہ جو شخص یہ عرضی لایا ہے اس سے جا کر یہی بیان کر دو کہ سلطان خود تشریف لائینگے اور وہیں آکر
خلعت و انعام مرحمت فرمائینگے تم لوگ خاطر جمع رکھو سلطان ہمارے حاتم سے بڑھکے فیاض ہیں
جسکو دینگے ایسا دینگے کہ اس کی خواہش سے بڑھ جائیگا چوبدار وزیروں سے یہ سنکر باہر آئے جو ساحر
عرضی لیکر آیا تھا اس سے سب کیفیت بیان کی کہا یہ سب باتیں جا کر ان لوگوں سے کہدینا اور کہنا کہ کوئی
مایوس نہو سلطان بہت جلد تشریف لائینگے خداوند سے بھی کچھ باتیں عرض کرنا ہیں ساحر روانہ ہوا
پھر ان ساحروں کے پاس پہونچا جنھوں نے عرضی بھیجی تھی سب نے اپنے نامہ دار کو جو آتے

دیکھا خوش ہوئے نامہ دار سب کے پاس آیا جو کیفیت سنکر آیا تھا سب بیان کر دی ساحرون نے کہا جو بات
ہمنے چاہی تھی وہ حاصل ہوئی اب ہم نائب خداوند کے پاس جاتے ہین یقین ہے انھون نے ہم لوگون
کی سعی نہین کی اگر وہ ہماری سعی کرتے تو ہرگز یہ بات ہوتی ابھی ہمارے واسطے خلعت وانعام آتا اور
خود سلطان ہم لوگون کے مشتاق دیدار ہوتے یہ کہکر سب نے اُس نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا اور
فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت کو پہلے سلام کیا پھر کہا کہ آپ نے ہماری سعی نہین کی اگر آپ ہماری
سعی فرما دیتے تو اسوقت ہمین وہ مراتب حاصل ہوتے کہ بڑے بڑے بادشاہ ہمارے حال پر رشک
کرتے فرتوت جادو نے کہا مین نے تمہاری جانب سے اسدرجہ بلج گیر شاہ کو لکھا ہے کہ اگر وہ
انھون نے دیکھا ہوگا تو تم لوگون کا مرتبہ اسی وقت سے اسدرجہ بڑھا یا گیا ہوگا کہ وہان کے
ساحرون کو تمہارے حال پر واقعی رشک ہوا ہوگا مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ میرا نامہ تم لوگون کی عرضی
کے بعد پہونچا ہوگا وہ پہلے حکم کر چکے ہونگے اور تم لوگون کا نامہ دار یہان آچکا ہوگا اسوقت
میری سعی پہونچی ہوگی اب کوئی نتیجہ تمہارے واسطے آنے والا ہے خاطر جمع رکھو جاکر اپنے ٹھکانون پر
مشغول عبادت ہو کئی روز ہوئے کہ تمنے خداوندی کی بوجا نہین کی ہے ایسا نہو عتاب خداوند کا تم پر نازل
ہو اور غضب ہو جائے ساحر یہ سنکر واپس آئے سب نے کہا اب صحرائے کاج بلج مین عبادت
کرنے کا ٹھکانا نہین ہے اگر کوئی اور مقام تجویز کرین تو مناسب ہے یہان اب کوئی جگہ ایسی نہین
ہے جو لائق عبادت ہو یہ جو سب کی رائے ہوئی ہر ایک نے اس بات کو پسند کیا اور تلاش جگہ
مین ایک صحرا کی جانب روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو سب سرداروں سے رخصت ہوکر اس تلاش مین روانہ ہوئے کہ اگر کوئی جانب کعبہ جانے والا
مل جائے تو اس کی اطلاع خدمت امیر مین ہو جائے تا صاحبقران کے تشریف لیجانے کی کوئی صورت
نکلے خواجہ نے دو تین کوس کے بعد دیکھا کہ چند ہیزم فروش ایک غار مین سے لکڑیان نکالکر گٹھے باندھ
رہے ہین خواجہ اُن ہیزم فروشون کے قریب گئے دریافت کیا کہ تم لوگون کو معلوم ہے کہ یہان کسی
جانب مسلمانون کی بھی بستی ہے انھون نے جواب دیا یہان سے دو کوس پر ایک قریہ ہے وہان ایک
شخص ہے کہ نام اُسکا روشن بخت ہے اُس قریہ کی حکومت اُسی کے قبضے مین ہے وہان جسقدر لوگ
رہتے ہین وہ سب مسلمان ہین گو قریہ بہت چھوٹا سا ہے مگر قریب دو چار سو آدمیون کے وہان رہتے ہین خواجہ
نے شکر خدا کیا اُس قریہ کے جانب روانہ ہوئے پتہ تو ہیزم فروشون سے اچھی طرح دریافت کر چکے
تھے تھوڑی دیر مین وہان جاکر پہونچے خواجہ نے قریہ کو بہت آباد پایا ہر ایک کو خوش لباس دیکھا
خواجہ نے ایک شخص سے بطرز اہل اسلام تھا سب سلامت کی وہ بہت خوش ہوا خواجہ سے کہا
آپ کون ہین کہان سے تشریف لائے ہین خواجہ نے کہا مین اپنی کیفیت ابھی بیان نہین کر سکتا مگر حاجت
میری یہ ہے کہ آپ کے حاکم سے ملون اور کچھ امور ضروری اُنسے بیان کرون اگر آپ لوگ مجھ امین کوشش
فرما دینگے تو مین نہایت ممنون و مشکور ہونگا اور خدا آپکو اسکی جزائے خیر دیگا اُن لوگون نے کہا آپ اپنا

نام نامی تو ارشاد فرمایئے خواجہ نے کہا ابھی آپ کسی بات کو مجھسے دریافت نہ فرمایئے مین ابھی کوئی بات نہ بتاؤنگا پہلے آپ کے مالک سے ملونگا آپ لوگون کو اُسیوقت میری کیفیت معلوم ہو جائیگی سب نے کہا اگر آپ اسلئے اپنا نام و نشان بتانے مین آپکو انکار ہے تو ہم ابھی آپکو اپنے آقاے نامدار کے پاس لیے چلتے ہین یہ کہکے اُن لوگون نے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا اور مکان روشن بخت پر آئے دروازے پر بہت سے لوگ بیٹھے تھے انھون نے کہا آپ لوگ اپنے ہمراہ کس کو اندر لیے جاتے ہین اُن لوگون نے کہا یہ بھی اہل اسلام ہین کسی ضرورت خاص کیو اسطے آقاے نامدار کے پاس آئے ہین لہذا آپ لوگ انکی اطلاع کر دین اُن لوگون نے خواجہ سے کہا کہ آپ اپنا نام جانیئے ہم جاکر آپکی اطلاع کرین خواجہ نے جواب دیا کہ آپ لوگ اندر جائین اور اپنے مالک سے یہ عرض کیجیے کہ ایک شخص ایسا آیا ہے جو نام نہین بتاتا جو کوئی اس سے پوچھتا ہے وہی جواب دیتا ہے کہ جب تک مین ملک روشن بخت سے نہ ملونگا اسوقت تک اپنا نام و نشان کسیکو نہ بتاؤنگا چوبدارون نے بہت بہت پوچھا مگر خواجہ نے ایک کو نام نہ بتایا آخر کار سب مجبور ہوئے اندر آئے روشن بخت اُسوقت اپنے وزراسے کچھ کیفیت خواب کی بیان کر رہا تھا کہ چوبدارون نے جاکر سلام کیا اور دعاے دولت دینے کے بعد عرض کی کہ ایک شخص مسلمان کہین سے آئے ہین آپ کی خدمت مین حاضر ہونا چاہتے ہین ہملوگون نے اُنسے نام دریافت کیا اُنھون نے یہی جواب دیا کہ ہم نام تمھارے مالک کو بتلا دینگے اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے روشن بخت نے کہا میرے پاس لاؤ مین اُنکی صورت دیکھون نہین معلوم کون بزرگوار ہین جو ایسا فرماتے ہین چوبدار باہر آئے خواجہ سے کہا آپکو آقاے نامدار طلب فرماتے ہین خواجہ نے قدم آگے بڑھایا دروازے کے اندر آئے اُس مکان کی سات ڈیوڑھیان تھین جب ساتون ڈیوڑھیان طے ہوئین اور خاص ڈیوڑھی پر پہونچے چوبدارون نے آگے بڑھکے پردہ اُٹھایا خواجہ نے دیکھا ایک جوان حسین کرسی مرصع پر بیٹھا ہے تاج شہریاری سر پر ہے لباس پرتکلیف پہنے ہوئے ہے خواجہ نے نعرۂ سلام علیک بلند کیا اُس جوان حسین نے جواب سلام دیا مسکرا کے مزاج پوچھا کرسی منگائی خواجہ سے کہا بسم اللہ تشریف رکھیے تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث ارشاد فرمایئے مین آپ کے سرفراز فرمانے سے نہایت ممنون ہوا خواجہ نے جو روشن بخت کے اخلاق کو دیکھا بہت خوش ہو کے کرسی پر بیٹھے کہا اے روشن بخت مین نے جو کچھ آپکے بابت سنا تھا اُس سے بڑھ کے آپکو پایا آپ ابھی ہملوگون سے واقف نہین ہین اگر سابق مین آپکو ہملوگون کے آنے کی کیفیت معلوم ہوتی تو ضرور تھا کہ اس مصیبت سے ہملوگ بچ جاتے روشن بخت نے کہا خدانکردہ آپ لوگون پر کیا مصیبت پڑی خواجہ نے کہا صوانے کلنج باج مین ہمارے شاہزادون نے شہادت پائی ساحرون نے صحرا کو جلا دیا سب کو خاک مین ملا دیا اب چند لوگ اور باقی رہ گئے ہین روشن بخت نے کہا آپ پہلے اپنے حسب و نسب سے آگاہ فرمایئے کس بادشاہ کے یہان آپ ملازم ہین اور کون کون شاہزادے آپ کے ہمراہ تھے خواجہ نے جواب دیا اے روشن بخت مین اُس بادشاہ کا ملازم ہون جسکو لوگ صاحبقران کہتے ہین جب دین اسلام رکھتے ہوگے تو ضرور

آگاہ ہو گئے ہیں امیر عالیشان حمزۂ بلند نشان صاحبقران دوران کا ملازم ہوں صاحبقران نے
عہد کیا تھا کہ میں بعد قتل زمرد شاہ کی خانۂ کعبہ جاؤں گا یہاں نہ رہونگا بفضل ایزدی زمرد شاہ کی طلسم
نطاق میں قتل ہوا صاحبقران زمان نے بدیع الملک کو صاحبقرانی دی اور آپ عازم
خانۂ کعبہ ہوئے اور ارادہ یہ ہے کہ خانۂ کعبہ جائیں حج سے فراغت حاصل کرکے پھر خدمت بابرکت
حضرت پیغمبر آخر الزمان میں تشریف لیجائیں مشرف زیارت آنحضرت ہوں اسی ارادے سے عزیزوں کو
ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھے صحرائے کالج بلج میں آکے ٹھہرے یہاں کے ساحر جیسے غدار ہیں
تمہیں ان سب کی کیفیت معلوم ہے انھوں نے صحرا میں آگ لگا دی بہت سے عزیزان امیر درجۂ
شہادت پر فائز ہوئے بہت سردار جل گئے ہیں وہ بھی مبتلائے تکلیف ہیں صاحبقران زمان
کو اسدرجہ ملال ہے کہ امیر شب و روز آہ سرد بھرا کرتے ہیں ہملوگوں سے ارشاد فرماتے ہیں کہ تم سب
خانۂ کعبہ جاؤ میں یہیں رہونگا سب کشتگان حسرت کی خاک ایک چاہ عمیق کھود کے اس میں دفن
کی ہے ارادہ کرتے ہیں کہ اسی جا بیٹھکر اُنکے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہیں اور سب کی قبر دن
کی جاروب کشی کریں ہملوگوں سے یہ خلاف سے ہے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران قبول نہیں فرماتے
ہیں اب سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہیں ہے کہ یہاں سے کوئی صاحبقران اول کی خدمت
میں جائے اور اس کیفیت سے انکو آگاہ کرے جب صاحبقران زمان یہ خبر پائینگے تو ضرور واسطے
تشریف لائینگے بعد رسم فاتحہ خوانی ہمارے صاحبقران ثانی کو اپنے ہمراہ لیجائینگے مگر سوا آپ کے
اور یہ کام دوسرے سے نہوگا اگر آپ اتنی مہربانی فرمائیں کہ کسی آدمی کو جانب خانۂ کعبہ روانہ کریں
اور وہ جاکر صاحبقران کو اس حال سے مطلع کر دے تو ہملوگ اس رنج و الم سے نجات پائیں گے
روشن بخت نے جو یہ حال سنا اپنے سر سے تاج اُتار آبدیدہ ہوا تخت سے اُٹھ کے خواجہ کے
قریب آیا عرض کی زہے قسمت میری کہ آپکی زیارت نصیب ہوئی بھلا صاحبقران زمان کا مرتبہ تو
اور ہے مجھے آپ کے قدم چومنا باعث فخر ہے میں نہایت بدقسمت تھا کہ پہلے سے تشریف آوری
صاحبقران سے واقف نہوا ورنہ کیا مجال تھی ساحران کالج بالج کی جو ذرا بھی تکلیف پہونچا سکتے میں
بحفاظت تمام صاحبقران نامدار کو تا بہ خانۂ کعبہ پہونچاتا اور خود بھی حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر
ہمراہ صاحبقران زمان خدمت آنحضرت میں جاتا ایسے ایسے شرف حاصل ہوتے مگر اب جو
کچھ آپ فرماتے ہیں میں ابھی اسکی تعمیل کرتا ہوں اُسکے بعد پھر صاحبقران زمان کی قدمبوسی کو چلونگا
خواجہ نے کہا اے روشن بخت اگر میرے ہمراہ چلوگے تو صاحبقران تجھسے آزردہ ہونگے اور
یہی فرمائینگے کہ ایسے وقت میں تم مہمان کو لائے کہ ہم کچھ خاطر بھی نہیں کر سکتے علاوہ خاطر کے بیٹھنے
تک کی جگہ نہیں ہے امیر سب مجھسے بہت ناخوش ہونگے اگر تمکو ایسا ہی شوق قدمبوسی صاحبقران ہے تو
میں آگے جاتا ہوں بعد میں تم بھی آنا صاحبقران زمان سے یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ میں خاص آپ کی
تشریف آوری کی خبر سنکر حاضر ہوا ہوں بلکہ کوئی حیلہ سیر و شکار کر دینا اور اس باب میں بھی کچھ نہ کہنا
کہ میں صاحبقران زمان کو خانۂ کعبہ سے بلاؤں وہ آکے آپکو اپنے ہمراہ لیجائیں جو یہ بات کہو گے صاحبقران
کے خلاف ہوگی روشن بخت نے عرض کی جو آپ فرماتے ہیں مجھے سب منظور ہے مگر ایک

عرض ہوئی ہے کہ صاحبقران زمان وہان بالکل بے سروسامان ہین اگر حکم ہو تو کچھ اسباب ضروری اپنے ہمراہ
لیتا آؤن کچھ ملازم براے خدمت ساتھ لیلون جبتک صاحبقران زمان وہان رونق افروز رہین گے
اُس وقت تک خادم خدمت صاحبقران کرتے رہینگے مین خود بھی حاضر خدمت رہونگا آپ اگر
حکم دین تو یہ سب انتظام درست ہو خواجہ نے کہا اس بات مین تمھین اختیار ہے اگر امیر ان
باتون کو گوارا کرین تو مین مانع نہین ہون مجھے تو امیر کی خوشی درکار ہے اور مین نے جن باتون کے اظہار
کو منع کیا وہ امر ایسے ہین جو مخل صاحبقران کے بچنے کی تدبیرون ہین اور تمھین اپنے ہمراہ اس سبب سے
نہین لیے جاتا ہون کہ صاحبقران نہایت با مروت ہین اور مہمان سے جسطرح ملتے ہین تمھین معلوم
ہو جائیگا اور یہ وقت ایسا ہے کہ وہان بیٹھنے تک کا ٹھکانا نہین ہے اگر مین تمھین اپنے ہمراہ لیجاؤنگا
تو صاحبقران محجوب ہونگے اور تمھارے آنے کے بعد مجھسے شکایت کرینگے اس سبب سے ایسا کہا
روشن بخت نے کہا خواجہ صاحب مین نے آدمیون کو طلب کیا ہے وہ حاضر خدمت ہوتے ہین
جسکو آپ پسند فرمائین اسکو خانۂ کعبہ روانہ کیجئے خواجہ نے کہا جلد بلاؤ کہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا
روشن بخت نے اُسیوقت آدمی بلاے خواجہ نے ان لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ خانۂ کعبہ کتنے
دنون مین پہونچ سکتے ہو ہر ایک نے اپنی اپنی زود رفتاری ظاہر کی جو شخص سب مین زود رفتار
تھا خواجہ نے اسکو اسیوقت ایک عریضہ اس مضمون کا لکھ دیا کہ اے صاحبقران زمان یہان آفت
عظیم برپا ہوئی بہت سے سردار عازم باغ جنت ہوئے ساحرون نے اپنا کینہ نکالا اور صحراے
کاج باج مین آگ لگا دی اب ہمارے صاحبقران کی عجب حالت ہے ہملوگون سے فرماتے ہین
کہ تم خانۂ کعبہ جاؤ مین ہرگز نہ جاؤنگا والد ماجد کو منھ نہ دکھاؤنگا جسوقت وہ سب سردارون کو مجھسے
دریافت فرمائینگے مین کیا جواب دونگا ہملوگ سخت مصیبت مین گرفتار ہین اگر آپ کچھ کوشش فرمائین
تو صاحبقران اپنے عہد سے باز آئین یہ عریضہ لکھکر خواجہ نے اس شخص کو دیا کہا جانتک ممکن ہو
اس نامے کو جلد پہونچانا جواب لیکر بہت جلد واپس آنا روشن بخت نے اس ایک آدمی کے
ہمراہ سو آدمی کیے کہا تم سب جلد جاؤ اور جواب لیکر بہت جلد واپس آؤ یہ لوگ تو اس طرف روانہ
ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران زمانکی عرض کیجاتی ہے

کہ لوگون نے خانۂ کعبہ مین امیر کو قتل زمرد ثانی کی خبر دی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اب صاحبقران ثانی
بہت جلد یہان آئینگے آپکی قدمبوسی سے مشرف ہونگے امیر اُس روز سے شاداں و فرحان تھے
شب و روز یہی ذکر کرتے تھے کہ شکر ہے حمزۂ ثانی نے زمرد کو قتل کیا اور اب یہان آئیگا ارادہ ہے
یقین ہے بہت جلد اپنے تئین پہونچائینگے کیونکہ میرے دیکھنے کا انھین بھی اشتیاق حد سے زیادہ ہے
بارہا جو پیغام بر اُنکے بھیجے ہوے یہان آے انکی زبانی معلوم ہوا کہ حمزۂ ثانی شب و روز اپنے یارون سے
یہی ذکر کرتے ہین کہ مین بعد قتل زمرد ضرور خانۂ کعبہ جاؤنگا اور مین نے بھی انھین یہی تاکید کر دی ہے کہ جب
زمرد تمھارے ہاتھ سے قتل ہو اور تورج وغیرہ بھی باقی نرہے اُسوقت یہان چلے آنا کہ زمانہ

تمہاری صاحبقرانی کا ختم ہوا خواجہ اول عرض کرتے تھے یا امیر وقتی حمزۂ ثانی نے مثل آپ کے ترقی اسلام
مین کوشش و پیروی کی مگر آپسے زیادہ مصائب اٹھائے انکے جوان جوان پسر انکے سامنے قتل ہوئے مگر
دامن استقلال ہنوز انکے ہاتھ سے نہ چھوٹا شکر ہے کہ خدا نے انکی مراد دلی عطا فرمائی اور زمرد ثانی واصل جہنم
ہوا نہین معلوم اب کس انتظام مین ہین اور کیون عرصہ کیا ہے امیر فرماتے تھے ابھی بہت سے انتظام انہین کرنا
ہین بعض لوگ ایسے ہمراہ ہین کہ جنھون نے خدمت مین اپنی عمرین بسر کردی ہین انکی محنتون کے صلے انکو دینگے
مین نے یہ بھی سنا ہے کہ بدیع الملک کو صاحبقرانی دینے کا ارادہ ہے کیونکہ ابھی کچھ کافر ایسے باقی ہین جنسے
عوض خون عزیزان لینا ہے انھون نے جو تمہ یہ عہد کیا تھا کہ زمرد کو قتل کرکے فرود رخانۂ کعبہ جاؤنگا لہذا زمرد قتل ہوا
اب لوگون سے کون انتقام لیگا بدیع الملک کی بہادری و شجاعت مین نے یہانتک سنی ہے کہ وہ میرے قدم بقدم
ہین اور انھون نے بہت سے طلسم فتح کیے ہین شان و عظمت بھی بہت کچھ پیدا کی ہے وہی شخص لائق
صاحبقرانی ہین بارہا حمزۂ ثانی نے لکھے کہا کہ بدیع الملک بالکل آپ کے قدم بقدم ہے اور اصل
مین زینت صاحبقرانی وہی ہے اگر اسوقت مین بدیع الملک میرے لشکر مین نہوتا تو بڑی مشکل پڑتی کوئی
ایسا نہ تھا جو ان کافرون سے مقابلہ کرتا بدیع الملک نے بےحساب طلسم فتح کیے ہین اور بڑے بڑے
ساحرونکو زیر کیا اپنا مطیع بنایا تھوڑے دن کا ذکر ہے کہ حمزۂ ثانی نے مجھکو تحریر کیا تھا کہ شہزادہ
بدیع الملک ایک ملک مین گئے تھے کہ وہین ایک شہر تھا اُسے گردستان کہتے ہین وہان کے
پہلوان دیو سے قوی ہیکل ہوتے ہین اُن سب کا افسر جسکو درشت جنگال کہتے ہین وہ اصل مین
انسان ہے مگر دیو سے چار گونہ قد و قامت مین سوا ہے اسکو مع وہان کے سب پہلوانون کے
بعد دیر کے زیر کرکے مسلمان کیا اُن سب پہلوانون نے اطاعت اسکی قبول کی اسکے ہمراہ رکاب رہتے
ہین اور یہ بھی مین نے سنا ہے کہ توسج زمرد بختگان کو بھی اسی نے قتل کیا خدا اسکی عمر مین برکت دے
اور اس کی صاحبقرانی کو ترقی دے مین جسقدر اسکی تعریف سنتا ہون مجھے خوشی حاصل ہوتی ہے
شکر ہے کہ پروردگار نے میری نسل مین پھر ایک ایسا پیدا کیا جس سے میرا نام باقی رہیگا امیر شب و روز
ایسی باتین فرمایا کرتے تھے ایک روز خواجہ نے صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ابھی تک
امیر ثانی نہین آئے نہ کوئی عریضہ آپکی خدمت مین آیا جسکے سبب سے کچھ کیفیت معلوم ہوتی ہے
صاحبقران نے فرمایا اب راہ مین ہونگے اس سبب سے نامہ لکھنے کی ضرورت نہ تھی یقین ہے دو
ایک روز مین یہان پہونچ جائین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران شاید ابھی ان کے آنیکا ارادہ نہین ہے
جو کفار باقی رہ گئے ہین انکو قتل کرکے آئین یا اور کوئی سبب ہو صاحبقران نے فرمایا اس سبب سے وہ ہرگز ٹھہرتے
کیونکہ وعدہ تھا کہ بعد قتل زمرد ثانی یہان چلے آئین بدیع الملک کافی تھے کوئی اور سبب ہوگا
انہین بہت سے کامون سے فراغت کرنا تھی علاوہ اسکے بدیع الملک نے روک لیا ہوگا کچھ
جشن نشاط کا سامان ہوا ہوگا جب اس سے رخصت پائی ہوگی تو وہان سے چلے ہونگے اب بہت جلد
یہان آنیکے ہونگے غرض تھوڑی دیر شب کو خواجہ سے یہ باتین رہین جب رات زیادہ آئی امیر
خوابگاہ مین تشریف لیگئے آرام فرمایا تھا کہ خواب مین صاحبقران نے دیکھا کہ حمزۂ ثانی
ایک دشت ہولناک مین ہین اور ایک اژدر آتش فشان امیر ثانی کے قریب آیا ہے اور سر وار بھی

صاحبقران کے پاس کھڑے ہین اُس اژدرہے نے چند سردارون کو نگل لیا ہے امیر ثانی فریاد کر رہے ہین
سب سردارون کی عجب حالت ہے یہ خواب پریشان جو صاحبقران زمان نے دیکھا گھبرا کے آنکھ
کھولدی امیر کو اُسیوقت صاحبقران ثانی کا خیال آیا دلمین کہا خدا خیر کرے یہ خواب ایسا نہین ہے
کہ جسکی کچھ اصلیت نہو کوئی واقعہ عظیم ہونیوالا ہے شب بھر صاحبقران اسی خیال مین رہے صبح کو بعد اداے
نماز سحر خواجہ سے فرمایا کہ مین نے کل شب کو ایک خواب دیکھا ہے اُسوقت سے میری طبیعت کی عجب کیفیت
ہے خدا حمزہ ثانی کو خیریت سے رکھے مین نے ایک دشت ہولناک مین انکو دیکھا ہے اور اُنکے ساتھ
چند سردار اور بھی نظر آئے ہین ایک اژدر آتش فشان سردارونکو نگل گیا ہے اور مین نے جو خواب دیکھا
میری آنکھ اُسوقت گھبرا کے کھل گئی معلوم ہوتا ہے کہ امیر ثانی کسی مصیبت مین گرفتار ہین عرصہ ہونے کا بھی
یہی سبب ہے خواجہ جسطرح ہو اس امر کو تحقیق کرو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کے فرمانے سے
مجھے بھی انتشار پیدا ہوا مگر مجبور ہون کیونکر دریافت کر سکتا ہون یہ بھی تو نہین معلوم کہ امیر ثانی کہان
ہین اور کس طلسم مین مقیم ہین ورنہ وہان آدمی روانہ کرتا اب مجبور رہون وہ زمانہ باقی نہین کہ ہزارون
آدمی موجود تھے جس کسی کی تلاش کی ضرورت ہوتی تھی ہر چہار جانب آدمیون کو روانہ کر دیتا تھا ایک
دم مین سب کیفیت معلوم ہو جاتی تھی اگر اُن لوگون کے دریافت سے میرا کام انجام نپاتا تھا خود فکر کرتا
تھا سب طرح کا سامان پاس موجود تھا ہر ایک منزل آسان و سخت زیر قدم تھی کسی بات کا خوف نہ تھا
جس امر کی فکر ہوتی تھی اُسکو پیدا کرتا تھا اب وہ سامان ممکن نہین مجبور رہون کیا کرون اور آپ نے اگر
کوئی تدبیر سوچی ہو ارشاد فرمایئے مین بھی اسکی فکر کرون جسطرح بن پڑے خبر منگاؤن امیر نے فرمایا
خواجہ مین بھی اس بات مین کچھ نہین کہ سکتا جو تمنے کہا بہت صحیح ہے نہ کوئی آدمی ایسا ہے جو اُن
لوگون کا پتہ لگا سکے اور نہ کوئی ایسا ہی ہے جو بتا سکے کہ وہ لوگ کہان ہین خواجہ نے عرض کی صبر فرمایئے
اور اُنکے حق مین دعا کیجے کہ خدا اُنھین آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے صاحبقران نے فرمایا
سوا اسکے اور کیا چارہ ہے یہ کہکے صاحبقران خاموش ہو رہے مگر دل مین اضطراب رہا کیفیت
صاحبقران کی یہ تھی کہ شب و روز دعائین کرتے تھے کہ یا رب العالمین تو حافظ حقیقی ہے حمزہ ثانی
کو پھر دوبارہ صحیح سلامت مجھسے ملانا اور اسکو صحیح و سالم رکھنا اُسنے تیری راہ مین بے انتہا جہاد کیے ہین اور
اب وہ عازم بیت اللہ ہوا ہے اسی حالت مین صاحبقران کو ایک ہفتہ گذرا آٹھوین روز امیر
کی طبیعت بہت گھبرائی خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ آج میری طبیعت بہت گھبراتی ہے ابھی تک کسی قسم کی
خبر حمزہ ثانی کی نہین معلوم ہوئی اور زمرد کوہ آتش ہو سے مدت گذری اگر بہت قیام کرتے تو ایک
ماہ قیام کرتے اسکے بعد ہرگز نہ ٹھہرتے اب تک کوئی نہ کوئی خبر آتی خواجہ نے کہا یا صاحبقران مین بھی بہت
پریشان ہون واقعی ابھی تک خبر نہ آنا اور کچھ کیفیت نہ معلوم ہونا تعجب ہے امیر نے فرمایا خواجہ میرے
تردد کے بڑھنے کا ایک سبب اور ہے کہ مین نے جس روز سے تم سے خواب بیان کیا ہے ہر شب خواب دہشتناک
کا روز دیکھتا ہون اس سبب سے اور بھی زیادہ بیقرار ہے امیر خواجہ سے وہ باتین کر رہے تھے کہ ایک خادم
نے آکر صاحبقران سے عرض کی یا امیر ایک نامہ بر آیا ہے اسکے پاس ایک خط ہے ارشاد ہو تو حاضر کیا جائے
ہے صاحبقران نے فرمایا فوراً حمزہ ثانی نے کوئی خط میرے پاس بھیجا ہے خدا خیر کرے یہ کہکر

امیر نے فرمایا کہ میرے پاس لاؤ میں اُس نامہ دار سے کچھ باتیں بھی کرونگا خادمان صاحبقران گئے اُس نامہ دار کو اندر اپنے ہمراہ لائے امیر نے نامہ دار کی صورت دیکھی پوچھا اے شخص کسکا نامہ لایا ہے نامہ دار نے عرض کی میں خواجہ عمرو ثانی کا نامہ لایا ہوں یہ سنکر امیر کی بیقراری اور زیادہ بڑھی جلدی سے نامہ لیا اُسکے لفافے کو چاک کیا پڑھا تو اسمیں لکھا تھا کہ یہاں سب پر یہ مصیبت گذری بہت سے سردار چل بسے بہت سے سردار اسطرح پڑے ہیں کہ انکو سخت تکلیف ہے امیر ثانی ہملوگوں سے یہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ یہانسے چلے جاؤ میں نہ جاونگا بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اس حالت میں صاحبقران کو تنہا چھوڑ کر آئیں اور اگر یہ حالت بھی نہوتی تو کب یہ ہوسکتا کہ ہم امیر کو اکیلا چھوڑتے لہذا ہم لوگوں سے کچھ تدبیر بن نہیں پڑتی ہے اگر آپ کچھ کوشش فرمائیں تو کیا عجب ہے کہ صاحبقران ثانی یہانسے جانب کعبہ تشریف لے جائیں ورنہ ہملوگوں کی عرض قبول نہیں فرماتے ہیں آپکو اسیواسطے تحریر کیا ہے صاحبقران اس خط کو پڑھکے رونے لگے خواجہ عمرو نے عرض کی یا امیر خیر ہے مجھے بھی اس خط کی عبارت سے آگاہ فرمائیے امیر نے سب مضمون خواجہ کو بھی پڑھ کے سنایا خواجہ کو نہایت افسوس ہوا صاحبقران نے فرمایا میں جواب اس خط کا ابھی لکھے دیتا ہوں نامہ دار کو رخصت کرکے پھر جو مناسب بات ہوگی وہ کیجائیگی خواجہ نے کہا بہتر بھی یہی ہے کہ آپ نامہ دار کو رخصت کردیں صاحبقران نے اسیوقت نامے کا جواب لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے عمرو ثانی جو کچھ افسوس ہوا اُسکو کیا تاب لکھوں مگر جیسا کہ تمنے لکھا ہے اُسکا بندوبست میں اسیوقت سے کرتا ہوں اجمالاً جواب لکھدیا ہے خاطر جمع رکھو حمزۂ ثانی کو میں اپنے پاس ضرور بلاؤنگا یا خود آؤنگا یہ لکھکر نامہ دار کے حوالے کیا کچھ زر وجواہر بھی نامہ دار کو عطا فرمایا اُسی وقت نامہ دار کو رخصت کیا نامہ دار کے جانے کے بعد صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تمھاری کیا رائے ہے اب میں امیر ثانی کے بلانے کی کیا تدبیر کروں خواجہ نے عرض کی جو آپ مناسب تصور فرمائیں امیر نے فرمایا خواجہ یہ ایسا صدمۂ عظیم گذرا ہے جسنے میری کمر توڑ دی ارادہ کرتا ہوں کہ حمزۂ ثانی کے پاس خود جاؤں اور جہاں سب بہادر چل گئے ہیں وہاں کی خاک ہی کو دیکھ لوں اور حمزۂ ثانی کو بھی اپنے ہمراہ لے آؤں اسوقت وہ آنے میں کچھ عذر نہ کرینگے خواجہ نے عرض کی بہت مناسب ہے اگر آپکا ارادہ ہے تو سامان درست ہوا جاتا ہے امیر نے فرمایا بہت جلد سامان درست کرو کہ مجھے اب ایک گھڑی یہاں رہنا شاق ہے خواجہ نے اسیوقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دو روز کے بعد صاحبقران نے دو نفر سے مع خواجہ عمرو اور چند خادموں کے سفر کیا جانب صحرائے گلخ باج روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت روشن بخت اور خواجہ کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب خواجہ نے نامہ دار کو جانب خانۂ کعبہ روانہ کیا تو روشن بخت سے کہا کہ اب میں خدمت امیر میں جاتا ہوں اگر تمہیں کچھ منظور ہو تو جسطرح میں نے کہا ہے آنا میری کیفیت کچھ بیان نہ کرنا امیر سے ملکر جو چاہے باتیں کرنا روشن بخت نے عرض کی خواجہ آپ تشریف لائے اور میری قسمت جاگی اب امیدوار ہوں کہ دعوت بھی قبول فرمائیے کیونکہ یہ دستور اہل اسلام ہے کہ جب کوئی مہمان آتے اُسکی دعوت فرض ہے خواجہ نے کہا اے روشن بخت مجھے دعوت قبول کرنے میں انکار نہیں ہے مگر تیسرا روز ہے کہ امیر نے خاصہ نوش نہیں فرمایا ہے میں کیونکر گوارا کروں کہ تنہا کھانا کھاؤں روشن بخت نے عرض کی اگر یہی ہے تو میں ابھی صاحبقران زمان کیواسطے خاصہ تیار کراتا ہوں آپ نوش فرمائیں

ہین چلکر امیر کو بھی کھانا کھلاؤنگا خواجہ نے کہا مین ہرگز بے صاحبقران کے کھانا نہ کھاؤنگا روشن بخت
مجبور ہوا عرض کی اب مین ناچار ہون آپ تشریف لیچلین مین بھی اسی وقت حاضر ہوتا ہون خواجہ
روشن بخت سے رخصت ہوکر صاحبقران ثانی کے پاس حاضر ہوے امیر کو اسی حالت
بیقراری مین پایا سردارون نے جو خواجہ کو دیکھا اشارت سے پوچھا کہ خواجہ جس کام کو گئے
تھے اسکو بھی انجام دیا خواجہ نے سب کو اشارے سے جواب دیا کہ مین سب کام درست
کر آیا ہون اب جو مشیت الہی امیر نے جو دیر کے بعد خواجہ کو دیکھا فرمایا خواجہ تم کہان گئے تھے مین نے
دیر سے تمھین یہان نہین پایا خواجہ نے عرض کی یا امیر اسی صحرا مین گیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ اب بھی میرا
کہنا قبول کرو سب سردارونکو اپنے ہمراہ لیکر چلے جاؤ یہان رہنا بیکار ہے اگر تم لوگ اس امید پر یہان
رہتے ہو کہ اسوقت مین از دریا و رنج و محن سے چھٹنے مین انکار کرتا ہون اور جب دو ایک ماہ کے بعد
میرے آلام مین کمی ہوگی اسوقت مین تم لوگونکے ہمراہ جاؤنگا یہ بات ہرگز نہوگی مین بھی اسی دشت مین اپنی عمر
گنواؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہ امر تو جبراً ہم لوگون نے منظور کر لیا آپ کیون بار بار فرماکر
ہمین صدمہ دیتے ہین ہم لوگ محض ایک ماہ تک بترتیب فاتحہ خوانی مقیم ہین جب ہمین کل رسوم فاتحہ خوانی
سے فرصت ہوگی چلے جاوینگے جبتک کہ زندگی ہے خدمت مین صاحبقران اول کی بسر
کرینگے امیر و خواجہ مین یہ باتین ہورہی تھین کہ ایک جانب سے گرد اڑی صاحبقران نے خواجہ
کیطرف مخاطب ہوکر کہا خواجہ یہ گرد کیسی اڑی ہے کیا کوئی لشکر آتا ہے یا کچھ سردار زندہ بچے وہ آتے
ہین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران جو کچھ ہوگا وہ سامنے آجائیگا امیر یہ کہہ رہے تھے کہ دامن گرد
شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا ایک جوان حسین گھوڑے پر سوار عقب مین اور خادم و خدمتگار
کچھ بارگاہ مین لدی ہوئی کچھ خوان کھانے کے ہمراہ اسطرف چلا آتا ہے امیر نے کہا خواجہ ان لوگون
کی صورت سے شان اسلام معلوم ہوتی ہے خواجہ اگرچہ جانتے تھے مگر کچھ ظاہر نہ کیا صاحبقران سے
کہا کیا عجب ہے مگر اس دشت مین مسلمانونکی کیا ضرورت ہے یہان سب ساحر رہتے ہین امیر نے فرمایا
جسطرح ہم لوگ اس صحرا مین آئے اسی صورت سے یہ لوگ بھی اس طرف آنکلے یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ
یہان ساحرونکی عملداری ہے مسلمانونکے آنے کی کیا ضرورت ہے مگر دعا کرنا چاہیئے کہ اگر یہ لوگ
مسلمان ہین تو انکو خدا اس آفت سے محفوظ رکھے جسمین ہم لوگ مبتلا ہین اور بخیر و عافیت انکو منزل
مقصود تک پہونچائے امیر تو یہ فرمارہے تھے مگر وہ تاجدار قریب پہونچ کے گھوڑے
سے اترا امیر کے سامنے پیادہ پا آیا جھک کے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام
دیا جوان قریب صاحبقران کے آکر ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا امیر نے فرمایا اے جوان تو کون ہے
مین تجھسے واقف نہین ہون اس جوان نے عرض کی اے شہریار غلام بھی آپ سے واقف نہین مگر
آپکے چہرے سے شان و شوکت نمودار ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کوئی بادشاہ جلیل ہین اور
خداپرست ہین غلام بھی دین اسلام رکھتا ہے آج بہت دنون کے بعد اس صحرا مین خداپرستون کو دیکھا
اور خوش نصیبی سے آپکی زیارت نصیب ہوئی اس سبب سے ٹھہر گیا اگر اجازت ہو تو ٹھہر
جاؤن صاحبقران نے فرمایا بھائی مین تجھسے بہت محجوب ہوا تو میرا مہمان ہے اور صاحبان اسلام

مین یہ بات فرض ہے کہ مہمان کی خاطر کیجا سے افسوس اس بات کا ہے کہ تو ایسے وقت مین میرے پاس
آیا کہ مین کچھ خاطر تیری نہین کرسکتا کمان بیٹھنے کی اجازت دون اُس جوان سنے عرض کی اے شہریار
یہ بستر خاک مجھے فرش قاقم وسنجاب سے اولی ہے آپکی زیارت ہو جانا ہی شرف کیا کم ہے صاحبقران
سنے فرمایا اے جوان میرے پاس بیٹھ جا زیادہ بیجے مجوب نہ کرو وہ جوان صاحبقران زمان سے قریب
مودب بیٹھا خادمون نے اشارہ کیا بارگاہین استادہ کرو خادم ایسطرف بارگاہین استادہ کرنے مین
معروف ہوئے ادھراس جوان سنے صاحبقران سے عرض کی اے شہنشاہ یہان سے غلام کی علمداری
بہت قریب ہے مین آپ کا مہمان نہین ہون حضور میرے مہمان ہین مجھپر آپکی خاطر واجب ہے
امیدوار ہون کہ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمایئے یہان تشریف لانے کا سبب بتایئے امیر سنے
فرمایا بھائی ان باتوننے کیا غرض ہے نہین معلوم مین کن آلام مین مبتلا ہون تو میری سرگذشت سنکر
کیا کریگا اس جوان سنے عرض کیا اے شہریار امیدوار ہون کہ اپنا نام ہی بتا دیجئے امیر سنے فرمایا
اس باب مین مجھے عاجز نہ کر مین اپنے نام سے آگاہی دینا نہین چاہتا اُس جوان سنے پھر عرض کی
اے شہریار مین بھی خادمان اسلام سے ہون اگر مجھپر آپ کی کیفیت افشا بھی ہو جائیگی تو کیا نقصان ہے
اور مسلمان کو لازم ہے کہ برادر ایمانی سے کسی امر کا اخفا نہ کرے صاحبقران سنے جب اسکو زیادہ
مضطر دیکھا مجبور ہوکے نام بتایا اس جوان سنے جیسے ہی نام صاحبقران کا سنا قدمون پر سر رکھدیا
عرض کی یا صاحبقران مین آپ کا خطاوار ہون میری خطا معاف فرمایئے مین سنے پہچانا نہ تھا ورنہ پہلے
ہی قدمون کو بوسہ دیتا امیر سنے اسکا سر اُٹھا کے چھاتی سے لگایا فرمایا اے جوان اپنا نام کس خاندان
سے ہے بتا دے اُس جوان سنے عرض کی یا امیر میرا نام روشن بخت ہے آپ ہی کے گھر کے خادمون
مین ہون مگر حضور یہ تو فرمایئن کہ اس صحرا مین آپ کیونکر تشریف لائے اور کیا سانحہ ہوا جو لشکر آپکے
ہمراہ نہ آیا صاحبقران سنے جب اسکو ہمدرد پایا سب کیفیت بیان کی روشن بخت دیر تک افسوس
کرتا رہا پھر صاحبقران سے عرض کی اب خادم امیدوار ہے کہ آپ بارگاہ مین تشریف لے چلین
اور سب سردار بھی مجھے سرفراز فرمایئن آپ فرماتے ہین کہ تین روز کا زمانہ گذرا کہ یہ آفت پیش آئی
تین دن سے خاصہ بھی نوش نہ فرمایا ہوگا آرام بھی نہ کیا ہوگا اب آپ بارگاہ مین تشریف لیچلین
کچھ خاصہ نوش فرما کر آرام فرمایئن اور سردار جو آبلون کی سوزش سے بیچین ہین انکا علاج ہو امیر
سنے فرمایا اے روشن بخت مجکو چلنے سے معاف رکھو اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیجا ان لوگون
کا علاج کر خدا تجھے اس سلوک کی جزاے خیر دیگا روشن بخت سنے عرض کی یا صاحبقران آپ
ایسی بات فرماتے ہین بھلا یہ لوگ قبول کرینگے کہ بے آپ کے میرے ہمراہ چلین امیر سنے فرمایا
اے روشن بخت مجھے اس جگہ سے نہ اٹھا وہین رہنے دو روشن بخت سنے عرض کی یا امیر جن کی
قسمت مین سیر گلزار ارم تھی وہ تو راہی جنت ہوئے مگر اب یہ لوگ جو اس تکلیف شدید مین
مبتلا ہین انکا تو آپ کچھ خیال فرمایئے جبتک آپ تشریف نہ لیچلین گے یہ سب بھی یہین بیٹھے
رہینگے اور جبتک یہ لوگ یہان بیٹھے رہینگے اُسوقت تک سخت تکلیف مین مبتلا رہینگے اگر آپکو انکی راحت
کا خیال ہے تو بسم اللہ تشریف لے چلیے ورنہ غلام بھی آج سے اسی جا پر مجاور رہیگا اور اپنی جان قدم مبارک

پر نثار کریگا روشن بخت نے صاحبقران کو مجبور کر دیا امیر کو سوائے چلنے کے دوسری بات بن نہ
پڑی ناچار اپنی جگہ سے اُٹھے جہان روشن بخت نے بارگاہ مین استادہ کرائی تھین وہان تشریف
لائے روشن بخت خود آفتابہ لیکر کھڑا ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر ہاتھ دھویئے صاحبقران
نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے دسترخوان بچھوایا کھانا چنا گیا صاحبقران کو ذرا بھی انکار
کا موقع ہاتھ نہ لگا گو فرط محن سے کھانا نہین کھایا گیا مگر سب سردارون نے صاحبقران اور
روشن بخت کی خوشی کر دی بعد فراغ طعام امیر نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے عرض کی آپ
آرامگاہ مین تشریف لیچلیے تھوڑی دیر استراحت فرمایئے مین نے جراحون کو طلب کیا ہے
سب حاضر ہوتے ہین جو جو لوگ سوزش کے سبب پریشان ہین انکا علاج بھی ہونا ضرور ہے
صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت خدا اسکا تجھے اجر عظیم عنایت کرے ایسے وقت مین
ہملوگون کے ساتھ سلوک کیا ہے کہ اس احسان سے تیرے تا عمر ادا نہونگے روشن بخت نے
عرض کی یا صاحبقران مین نے اپنا فرض ادا کیا مین آپکا خادم قدیم ہون اگر اسوقت خدمت مین
کوتاہی کرتا تو نمک حرام مشہور ہوتا روز قیامت خدا کو کیا جواب دیتا یہ کہکر روشن بخت
صاحبقران کو آرامگاہ مین لیگیا اور سب سردار بھی سگئے استراحت پذیر ہوئے روشن بخت
نے اسیوقت اپنے خادمون کو روانہ کیا کہا اسیوقت جراحون کو حاضر کرو سب شاہزادے اور
سردار انتہائے درجہ تکلیف مین ہین انکا علاج جلد ہونا چاہیئے خادم اسیوقت اسکے شہر مین آئے جو جو
سرکاری جراح تھے ان سب کو اپنے ہمراہ لیگئے روشن بخت نے جب جراحون کو موجود پایا سب کو
اپنے پاس بلا کر کہا جسقدر جلد میرے مالکون کو تم شفا دوگے اسیقدر خلعت و انعام سوا پاؤگے
جراحون نے عرض کی خدا مالک ہے ہم پہلے اُن حضرات کی زیارت سے تو مشرف ہون یہی ہمارے
واسطے انعام و خلعت ہے کہ ایسے بزرگواران دین کی زیارت سے مشرف ہوجائین روشن بخت
آرامگاہ مین آیا سب کو سوتا پایا جگانا مصلحت وقت نہ جانا واپس آیا جراحون سے کہا ابھی سب لوگ
آرام کرتے ہین جب بیدار ہونگے اسوقت انکی زیارت سے مشرف ہولینا جراح رخصت ہو کر ایک
خیمے مین آئے روشن بخت نے خادمون سے کہا سب کیواسطے کل اسباب ضروری کا انتظام کرو
ابھی دو تین روز تو اسی صحرا مین رہنا ہے بعد دو تین روز کے مین صاحبقران زمان کو اپنے مکان
پر لیجاؤنگا امیر کا ملال و رنج دفع کرونگا جب طبیعت اصلاح پر آئیگی صاحبقران خانۂ کعبہ تشریف
لیجائینگے خادم پھر اسکے شہر کیطرف روانہ ہوئے استنے عرصے مین صاحبقران زمان بیدار ہوئے
ہمراہ وضو امیر کے پانی طلب کیا روشن بخت خود آفتابہ لیکر گیا صاحبقران نے وضو کرکے
نماز ظہر ادا کی اور سب سردار بھی بیدار ہوئے روشن بخت نے جراحون کو طلب کیا جراح
حاضر ہوئے جو جو سردار آبلون کی سوزش سے پریشان تھے جراحون نے زخمون پر پھاہے
لگائے وہ سوزش تھی سب کو راحت ملی امیر نے فرمایا اے روشن بخت اب ہم نے
تمہاری خوشی کر دی بتا مجھے وہین جانے دو روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ وہان
سے کیا دور ہین جب مزاج مین آئے وہان جا کر فاتحہ پڑھ آئیے امیر نے فرمایا مین

یہ چاہتا ہوں کہ ہر وقت و ہین بیٹھا رہوں روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ سرداروں کو تکلیف دینا چاہتے ہیں یا راحت پہونچانا مطلوب ہے اگر آپ تشریف لیجائینگے یہ لوگ بھی آپکے ہمراہ ہونگے ابھی پیاہے چڑھا بیٹھے ہیں سوزش دین کمی ہوئی ہے انکو راحت پہونچنی چاہیئے کہ جلد صحت ہو آپکو لازم ہے کہ انکو تشفی دیجیے اور جب آپ خود ایسے کلمات زبان پر جاری رکھینگے تو ان حضرات کے دلون کی کیا کیفیت ہوگی آپ صبح و شام قبور پر فاتحہ پڑھ آیا کیجیے صاحبقران مجبور ہو گئے روشن بخت نے اور باتین شروع کین اسیطرح صاحبقران کو آٹھ روز گذر گئے نوین روز جب روشن بخت نے میری طبیعت کو رو باصلاح پایا عرض کی یا امیر ایک عرض ہے اگر قبول فرمایئے تو غلام کی عزت بڑھ جائے صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تمھین جو کہنا ہو بیان کرو روشن بخت نے عرض کی آجتک آپ نے غلام کی خاطر فرمائی اب مین امیدوار ہون کہ براے چندے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے شہر کی سیر کیجیے امیر نے فرمایا اے روشن بخت تجھے تمھاری ایسی ہی خاطر منظور تھی کہ تمھارے یہان اتنے دنون مہمان رہا اب مین یہ چاہتا ہون کہ تم بھی اپنے ملک کو جاؤ اور اب سردار بھی رو بصحت نظر آتے ہین میرے واسطے زیادہ تکلیف نہ اُٹھاؤ روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران غلام کی خوشی یہی تھی کہ ایکبار آپ غریب خانہ پر تشریف لیچلیے دو ایک روز وہان تشریف رکھیے طبیعت بھی بہل جائے اور غلام کی خوشی بھی ہو جائے امیر نے کہا اے روشن بخت تمھین شاید یہ گمان ہے کہ میرا خیال جو پہلے تھا اب نہین رہا تو یہ گمان تمھارا بیجا ہے جسقدر دن گذرینگے سب مجھے مفارقت ان دلیرون کی زیادہ ستائیگی اگر تمھین یہی منظور ہے تو اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیجاؤ مگر مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا جب مین نے خانۂ کعبہ جانے سے انکار کیا اور سردارون کے ہمراہ جانا گوارا نہ کیا تو اب مین کہین نہ جاؤنگا روشن بخت مجبور ہوکے خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا اے روشن بخت معلوم ہوتا ہے کہ اب تمھاری طبیعت گھبرا گئی تو میری وجہ سے کیون جبر اُٹھاؤ اپنے شہر مین جاؤ سردار بھی یہان ایک ماہ تک اور ہین بعد ایک ماہ کے انکو رسم فاتحہ خوانی سے فرصت ہوگی یہ سب لوگ خانۂ کعبہ امیر عالیشان کی خدمت مین جاینگے مین انھین شیرون کی قبور پر جاروب کشی کرونگا روشن بخت نے عرض کی ان امور کا آپکو اختیار ہے میری جسقدر خوشی تھی وہ مین نے عرض کی قبول فرمانا آپکا کام تھا اگر قبول فرمایئے تو میری عزت بڑھ جائے اگر نہین منظور ہے تو بھی غلام آپکی خدمت چھوڑکے کہان جائیگا جبتک آپ یہان تشریف رکھتے ہین مین بھی حاضر خدمت ہون امیر نے فرمایا اے روشن بخت یہ ممکن نہین کہ تم میرا ساتھ دے سکو جب مین سردارون کو یہان رہنے سے مانع ہون تو تمھین کب چاہونگا کہ صاحب ملک ہوکر میرے واسطے اسقدر زحمت گوارا کرو روشن بخت سنتا رہا کچھ جواب نہ دیا امیر نے دیر تک یہی باتین کین اسی گفتگو مین آفتاب غروب ہوا امیر نے فریضۂ مغرب ادا کیا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران خاصہ تیار ہے جسوقت حکم ہو دسترخوان بچھایا جائے امیر نے فرمایا اے روشن بخت تمنے ناحق ہمارے واسطے بڑی زحمت اُٹھائی اب آٹھ روز گذر گئے مہمانی ختم ہوئی ہم چاہتے ہین کہ تم اپنے ملک کو جاؤ روشن بخت نے عرض کی امیر ایں

قسم کی باتین مجھسے نہ فرمایا کیجیئے مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید مجھسے کوئی خطا سرزد ہوئی اور آپ خدانخواستہ
مجھسے آزردہ ہوگئے یہ خیال مجھے بہت ہی پریشان کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تم کیا
کہتے ہو کبھی اپنی جانب ایسا خیال نہ کرنا مین ہرگز تمسے آزردہ نہین ہون روشن بخت نے عرض کی پھر آپ
ایسے کلمات ارشاد نہ فرمایا کیجیے امیر نے فرمایا اگر یہی خوشی ہے تو مین اب تمسے نہ کہونگا جبتک میرے لوگ
یہان ہین اسوقت تک تم بھی یہان رہو جب یہ لوگ یہان سے چلے جاینگے اسوقت پھر تم بھی مجبور ہوکے
جاؤگے روشن بخت نے عرض کی جب آپکے آدمی چلے جاینگے غلام بھی رخصت ہوگا امیر خاموش
ہوئے خواجہ نے روشن بخت کو اشارہ کیا کہ تمسے کچھ ضروری باتین کہنا ہین الگ چلو روشن بخت
صاحبقران کے پاس سے اٹھا الگ آیا خواجہ بھی اسکے پاس آگئے روشن بخت نے پوچھا کہ خواجہ
آپ مجھسے کیا ارشاد کرتے تھے خواجہ نے کہا مین تمسے یہ کہتا تھا کہ ابھی تک نامے کا جواب نہین آیا ہے
روشن بخت نے جواب دیا کہ اے خواجہ یہان سے دور ہے نزدیک نہین ہے اور وہ لوگ بہت نزدیک کی راہ
سے گئے ہین یقین ہے پہونچ گئے ہون ابھی کل آٹھ روز گذرے ہین انھون نے شب و روز مسافت
طے کی ہوگی جواب لیکر ابھی واپس آینگے خواجہ خاموش ہوئے پھر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے
اسی صورت سے بیس روز تک امیر ثانی بارگاہون مین رہے جب صاحبقران کی طبیعت بہت
گھبراتی تھی اسی چاہ پر تشریف لاتے تھے جہان اون جوانون کی خاک دفن کی تھی تھوڑی دیر وہان بیٹھکر
گریہ وزاری کرتے تھے جب سردار سمجھا کر صاحبقران کو لے آتے تھے مجبور ہوکر چلے آتے تھے جب
اکیسوان روز شروع ہوا روشن بخت کو اسکے خادمون نے آکے اطلاع دی کہ جو نامہ آپ نے خدمت
مین صاحبقران کی روانہ کیا تھا اسکا جواب آیا ہے روشن بخت نے خواجہ کو الگ بلاکر کہا خواجہ
صاحبقران نے جواب نامہ تحریر فرمایا ہے آپ تشریف لے چلیئے خواجہ نے کہا میرے جانے کی کیا ضرورت
ہے اس جواب کو یہین منگالو روشن بخت نے خادمون سے کہا کہ اس جواب کو یہان لے آنا خادم
اسیوقت روانہ ہوئے جواب نامہ لاکر روشن بخت کو دیا روشن بخت نے خواجہ کے سپرد کیا خواجہ
نے لفافہ کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ صاحبقران عالیشان کو خبر پہونچی امیر بہت جلد کچھ تدبیر فرماینگے
اور کیا عجب ہے جو خود تشریف لائین خواجہ نے مضمون نامہ روشن بخت کو پڑھکر سنادیا روشن بخت
نے کہا میری قسمت کی خوبی ہے کہ صاحبقران اول بھی تشریف لائین مین انکی زیارت سے بھی مشرف
ہوجاؤن خواجہ نے کہا عجب نہین ہے جو خود صاحبقران تشریف لائین اس روز یہی ذکر رہا دوسرے
روز صاحبقران ثانی قبور کشتگان پر بیٹھے گریہ فرما رہے تھے اور سب سردار بھی گرد حلقہ کیے رو رہے
تھے کہ صحرا مین ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی روشن بخت کی نگاہ پڑی خواجہ سے کہا کہ خواجہ کیا
عجب ہے جو صاحبقران تشریف لاتے ہون خواجہ نے کہا ابھی صاحبقران کیونکر تشریف لاینگے جب
سامان سفر درست کرینگے اسوقت وہان سے روانہ ہونگے راہ مین کچھ عرصہ ضروری ہوگا روشن بخت
نے کہا اور کوئی اسطرف سے اس صحرا مین نہین آتا ہے یہ راستہ خانۂ کعبہ کا ہے ساحر اور بت پرست اس
جانب نہین جاتے ہین اور نہ اسطرف سے آتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا خواجہ نے جو
نگاہ کی تو دیکھا کہ صاحبقران زمان مع چند رفقا کے گھوڑے پر سوار آتے ہین خواجہ نے کہا اے

روشن بخت تمنے سچ کہا تھا یہ کہکے خواجہ نے امیر ثانی سے عرض کی یا صاحبقران آپ کے والد
ماجد تشریف لاتے ہین امیر اُسی سناٹے مین بیٹھے رہے صاحبقران قریب آپہنچے تھے حمزہ ثانی کی جو نگاہ
پڑی اُسی حالت سے آہ وزاری کرتے ہوئے استقبال کیواسطے آگے بڑھے اور سب سردار بھی امیر
کے ساتھ ہوئے صاحبقران نے جو امیر ثانی کی یہ حالت دیکھی ضبط نہو سکا رونے لگے امیر ثانی
نے جھک کے سلام کیا صاحبقران نے گلے سے لگایا اُسوقت سرداران صاحبقران مین اسقدر
شور گریہ وزاری بلند ہوا کہ سب کی ہچکیان بندھ گئین صاحبقران زمان بھی روتے روتے بیہوش
ہوگئے اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت ہوئی سب سردارون کو بھی ہوش نہ رہا خواجہ عمرو ثانی نے
امیر کے منہ پر پانی چھڑکا صاحبقران ہوشیار ہوئے امیر ثانی کو بھی ہوش آیا اور سب سردار
بھی اُٹھکر بیٹھے جب تھوڑی دیر کے بعد حواس درست ہوئے تب صاحبقران نے امیر ثانی سے
فرمایا کہ اب مجھ کیفیت اسکی بیان کرو کہ یہ آفت کیونکر آئی امیر ثانی نے سب کیفیت بیان کی بعد
مین یہ بھی عرض کی کہ روشن بخت نے اس حالت مین مجھپر بڑا احسان کیا میرے سردارون کا علاج کیا
اپنی بارگاہ مین یہان لاکر استادہ کرا دی آب و طعام کا انتظام انھین کی ذات سے ہوتا رہا اگر اسوقت
مین یہ خبر نہ لیتا تو سوا خدا کے دوسرا نہ تھا مین اس شخص کا بہت ممنون ہون اور اسکے ایسے احسانات
مجھپر ہین جسکا عوض اس شخص کے ساتھ مین نہین کرسکتا ہون مگر آپ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ کو اس
امر سے کیونکر آگاہی ہوئی اور کسنے آپکو اطلاع دی جو آپ تشریف لائے صاحبقران نے فرمایا
ایک نامہ میرے پاس پہونچا پہلے اُس نامہ کے پہونچنے کے مین نے ایک خواب دیکھا تھا اور تمھین
عجب حالت مین پایا تھا اسکے سبب سے مین بہت ہی متردد تھا کہ ایک نامہ پہونچا اسکا مضمون یہ تھا
کہ یہان یہ کیفیت گذری اور صاحبقران ثانی کی یہ رائے ہے کہ تمام سردارون کو رخصت کر کے
آپ ہمیشہ کے واسطے یہین قیام کرین اور سردارون مین کوئی ایسا نہین ہے جو اس امر کو منظور کرے
امیر کسی کی بات قبول نہین کرتے ہین اور روز بروز غم سے حال ابتر ہے اگر چندے امیر ثانی اسی
حالت سے یہان رہینگے تو امید زیست صاحبقران ثانی قطع ہے مین خواب کے دیکھنے سے تو اسقدر
پریشان تھا ہی نامہ پہونچتے ہی اور حال سے آگاہ ہوتے ہی دل نے قبول نہ کیا کہ مین وہان رہون
اُسوقت جواب نامہ تو نامہ نگار کو دیا تا اسکو تسکین ہوجائے اور دوسرے روز سامان سفر درست
کر کے اسطرف کوچ کیا گو بہت دور کی راہ تھی مگر بعض بعض لوگ ایسے ہمراہ تھے جنکے سبب
سے بہت آسان راہ ملی اور بہت جلد یہان پہونچا اب تمھین یہ لازم ہے کہ رسم فاتحہ خوانی ادا کرو
اور یہانسے خانۂ کعبہ چلکر حج سے فراغت کرو مین تمھاراہی منتظر تھا ورنہ جناب پیغمبر آخر الزمان مبعوث
برسالت ہوچکے ہین انکی خدمت مین جاتا اور شرف زیارت حاصل کرتا امیر ثانی نے یہ گفتگو جو سنی
عرض کی یا صاحبقران مین بہت متعجب ہون کہ آپکو نامہ کسنے لکھا اور کون لیکر گیا یہان تو کوئی ایسا
اُسوقت مین موجود نہ تھا جو میرے ساتھ ایسی دوستی کرتا گو یہ کام روشن بخت کا معلوم ہوتا ہے
مگر جب آپکو نامہ پہونچا اور جسدن کا یہ نامہ لکھا ہوا ہے اُسکے دو روز کے بعد مجھسے اور روشن بخت
سے صحرا مین ملاقات ہوئی ہے مجھے کمال تعجب ہے اور میرے نہ آنے کے دو سبب تھے ایک یہ کہ مجکو یہان

بسبب قبور ایک قسم کی دلچسپی تھی کہ میں اُن سرداروں سے محبت رکھتا تھا اور اب بعد مردن اُن کے قبور تنہا
رہیں یہ بات خلاف محبت ہے صاحبقران نے فرمایا یہ کوئی شرط محبت نہیں ہے کہ انکی محبت کیوجہ سے
ایک کار ثواب کو ترک کرو یہ بات خلاف عقل ہے تمھیں لازم ہے کہ خدمت باسعادت حضرت رسول خدا
میں چلکر شرف زیارت سے مشرف ہو اور بعد اُسکے اپنی عمر عبادت الٰہی میں بسر کرو امیر ثانی نے
بہت کچھ کہا مگر صاحبقران نے قبول نہ فرمایا آخر کار امیر ثانی کو مجبور ہونا پڑا جب صاحبقران
اور امیر ثانی سے یہ جھگڑا طے ہوا تو روشن بخت نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ مجھے اپنی
قسمت پر ناز ہے کہ امیر ثانی کی قدمبوسی حاصل ہونے کے بعد آپکی زیارت سے مشرف ہوا مگر اب
امیدوار ہوں کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لیچلیں اور وہاں رہیں یہاں رہنا باعث ازدیاد رنج و
الم ہے ہر وقت انھیں کشتگان حسرت کا خیال رہتا ہے دل پر ہجوم رنج و ملال رہتا ہے میں نے پہلے بھی
خدمت میں امیر ثانی کی عرض کیا تھا مگر امیر نے قبول نہیں فرمایا میں مجبور ہوگیا اب آپ تشریف لائے ہیں
ضرور غلام کی عرض قبول فرمائینگے صاحبقران نے جواب میں فرمایا اے روشن بخت ہمیں تمھارے یہاں
چلنے میں انکار نہیں ضرور چلیں گے مگر ابھی چند روز یہاں اور ہیں جب رسم فاتحہ خوانی ہوچکیگی اسوقت
تمھارے ساتھ چلیں گے اور تمھارے یہاں سے خانۂ کعبہ جائینگے روشن بخت خاموش ہوگیا امیر
عالیشان ایک ماہ دس یوم وہاں مقیم رہے جب سب کے چہلم سے فراغت ہوئی صاحبقران نے
امیر ثانی سے فرمایا کہ روشن بخت کی خوشی کرنا بھی ضرور چاہیے اُسنے کئی بار کہا ہے کہ آپ لوگ میرے
شہر میں چلیں کچھ روز وہاں مہمان رہیں لہذا دو ایک روز کیواسطے اسکے شہر میں چلکر مقیم رہیں اور اسی
طرف سے خانۂ کعبہ چلیں امیر ثانی نے عرض کی آپکو اختیار ہے صاحبقران نے روشن بخت کو طلب
فرمایا روشن بخت حاضر ہوا صاحبقران نے کہا اے روشن بخت تم نے ہمسے جب کہا تھا کہ ہمارے
شہر میں چلو اُسوقت ہمیں پابندی قاعدے کی تھی اور بے اس رسم کے یہاں سے جا نہ سکتے تھے
اب اُس رسم سے بھی فراغت حاصل ہوئی تمھارے شہر میں چلتے ہیں دو ایک روز وہاں رہینگے پھر
اُسیطرف سے خانۂ کعبہ چلے جائینگے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہوں کہ جبتک
میری خوشی ہو اُسیوقت آپ تشریف نہ لیجائیں امیر نے فرمایا سبب ایسا ہے کہ ہم لوگ مجبور ہیں
چونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہوچکے ہیں اور ہم لوگوں کو اُنکی قدمبوسی حاصل
کرنا ضرور ہے اور اب جسقدر اس کار خیر میں تعجیل ہو بہتر ہے تمھاری خوشی بھی ہم کیے دیتے ہیں دو ایک
روز تمھارے یہاں مہمان رہیں گے اور اگر اصل خیال کرو تو مدت سے تمھارے مہمان ہیں اور
اے روشن بخت تم نے اسوقت میں ہمپر ایسے ایسے احسانات کیے ہیں جنکے سبب سے ہم
تمھارے ممنون و مشکور ہوئے روشن بخت ہاتھ باندھ کے صاحبقران کے قدموں پر گر پڑا
عرض کی یا امیر امیدوار ہوں کہ ایسے کلمات سے آپ مجھکو نہ یاد فرمایا کیجیے میں آپکا خادم قدیم
ہوں اور ہمیشہ آپہی کے حضور سے پرورش پائی اگر میں ایسے وقت میں خدمتگذاری نہ کرتا تو نمک حرام
کہلاتا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تم نے جو کلمہ کہا ہماری سمجھ میں نہیں آیا خلاصہ بیان کرو
کہ تمھاری کیفیت ہمپر ظاہر ہوجائے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران والد ماجد ہمیشہ حضور

کی خدمت مین رہے ہین اُس زمانے مین نہایت صغیر سن تھا اس سبب سے محروم زیارت رہا آپ
حضرات کی صورت سے بھی واقف نہ تھا میری خوش قسمتی سے آپ لوگون نے مجھے سرفراز فرمایا امیر
نے فرمایا اپنے والد کا نام بتاؤ مین معلوم کرون تم کون شخص ہو روشن بخت نے عرض کی یا امیر
خورشید بخت میرے باپ کا نام تھا صاحبقران ثانی کی اطاعت اُن مرد دیندار نے قبول کی تھی امیر
بسبب پیری کے اپنے ہمراہ نہ لیگئے تھے ملک خورشید حصار کی بادشاہت اُنکے قبضے مین تھی اب گردش فلکی
سے بعد انتقال والد ماجد مین آوارہ وطن ہوا ملک پر اور لوگونکا قبضہ ہوگیا مین اسطرف آیا یہان آکے اس
ملک کی حکومت ایک فقیر اللہ نے عنایت فرمائی اُس زمانہ سے اس ملک مین رہتا ہون صاحبقران نے
پوچھا اے امیر ثانی تمنے روشن بخت کی کیفیت سُنی امیر نے عرض کی اب مجھکو تب کی کیفیت سے آگاہی
ہوئی یہ کہکے صاحبقران نے روشن بخت کو گلے سے لگایا فرمایا اے روشن بخت اس ملک مین
آنے کا کیا سبب ہوا اور کیون آئے اور تمھارا ملک کسنے چھین لیا روشن بخت نے عرض کی یا
صاحبقران جب آپ تشریف لیچلیے گا مین سب کیفیت عرض کرونگا امیر ثانی نے کہا ہم اُس کا
بندوبست کرینگے اگر منظور الٰہی ہے تو تمھاری سلطنت تمھین ملجائیگی اور جسنے اُس ملک پر قبضہ کیا ہے وہ بھی
سزاے معقول پائیگا صاحبقران پھر امیر ثانی کیطرف مخاطب ہوئے فرمایا اب عرصہ کرنا مناسب وقت
نہین ہے اُٹھو اور قبر شہیدان پر فاتحہ پڑھو اور یہانسے روانہ ہو روشن بخت نے سب سامان سفر درست
کر رکھا امیر ثانی کو کوئی عذر بن نہ پڑا مجبور ہو کے اُٹھے اور اُسی چاہ کے قریب آئے جہان خاک شہیدا کو
دفن کیا تھا پہلے صاحبقران نے فاتحہ پڑھا دیر تک خوب روئے پھر امیر ثانی نے فاتحہ پڑھ کے اپنی
حالت ابتر کی عرصہ تک رویا کیے جب امیر ثانی اُٹھے تو جملہ سردارون نے فاتحہ پڑھ کے خوب
گریہ وزاری کی قریب شام وہان سے روشن بخت کے مکان کیطرف روانہ ہوئے وہان سے
روشن بخت کا شہر بہت نزدیک تھا تھوڑی ہی دیر مین سب لوگ وہان جا کے پہونچے روشن بخت
نے سب کے آنے کی وجہ سے یہان بہت اچھی طرح سے انتظام کیا تھا مگر شہر کو کسی طرح کی زینت نہ دی
تھی اور مکانون کو آراستہ نہ کیا تھا کیونکہ صاحبقران پر رنج والم طاری تھا ایسی حالت مین زیب وزینت
بیکار تھی امیر ثانی اور صاحبقران نے جو شہر کی کیفیت دیکھی بہت آباد پایا صاحبقران نے فرمایا
اے روشن بخت یہان کچھ کافر بھی سکونت پذیر ہین روشن بخت نے عرض کی یا امیر سوائے
اہل اسلام کے کوئی کافر نہین ہے اگر کوئی کافر یہان آنکلے بے اندیشہ قتل کیا جاتا ہے اُس
سلطنت کے سبب سے کافرون کے دل مین داغ پڑا ہوا ہے مگر کسی کی مجال نہین جو اسطرف
آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے خود سلطان باج گیر جو اس ملک کا بادشاہ ہے وہ بھی کچھ نہین کر سکتا اگر اُسکا
کچھ بھی اختیار ہوتا تو وہ ضرور ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑتا مگر کیا کرے وہ بھی مجبور ہے اُسے بھی کچھ بن نہین
پڑتا ہے جب اس شہر کا خیال آتا ہے کف افسوس ملتا ہے صاحبقران نے فرمایا اسکا کیا سبب ہے
روشن بخت نے عرض کی مین اپنی سرگذشت عرض کرونگا آپ تشریف لے چلیں براحت وآرام تشریف
رکھین مین اپنی سب کیفیت بیان کرونگا صاحبقران شہر کو دیکھتے ہوئے اسکے مکان پر آئے مکانات
بھی نہایت نفیس بنائے روشن بخت صاحبقران اور امیر ثانی کو اپنے ہمراہ پہلے محل کے اندر

لیگیا اسکی ماں صاحبقران کے قدمبوس ہوئی دیر تک کشتگان حسرت کا پرسا دیا امیر نے اُس باعفت کو سمجھایا خاموش کیا تھوڑی دیر صاحبقران محل کے اندر ٹھہرے پھر باہر تشریف لائے روشن بخت نے ایک مکان خاص امیر اور حمزہ ثانی اور جملہ سرداروں کیواسطے مقرر کر دیا تھا صاحبقران وہاں تشریف لائے امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اب پہلے اپنی کیفیت بیان کرو پھر اور کاموں میں مشغول ہونا روشن بخت نے عرض کی یا امیر ثانی آپ میری خطائے گستاخی معاف فرمائیے تو میں عرض کروں صاحبقران نے کہا جو تمھاری کیفیت ہو بیان کرو اگر خدا نے چاہا تو ہم کوئی تدبیر بتا دینگے اور ملک و مال تمھارا تمھارے قبضے میں آئیگا غاصب سزائے معقول پائیگا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران جب والد ماجد نے اس سرائے فانی سے طرف ملک جاودانی کے رحلت کی تاج و تخت پر میرا قبضہ ہوا میں نے ایک سال تک عدل و انصاف سے کام رکھا رعیت دل دل شاد رہی سب میرے مداح رہے بعد ایک سال کے میں نے دختر سلطان اکلیل جادو کی بہت تعریف سنی شہرۂ حسن سنکر اسیر فریفتہ ہوا ایک نامہ سلطان اکلیل جادو کو لکھا اور اسکی خواستگاری کی جب وہ نامہ میرا ملک زرستان میں پہونچا تو نامہ دار شہر پناہ کے اندر نہ جا سکا بہت کچھ کوشش کی مگر وہاں جانا نہ ملا ایک ماہ کامل وہ وہاں ٹھہرا جب کوئی صورت نامہ پہونچنے کی اسکو نظر نہ آئی مجبور ہوکے واپس آیا نامہ میرا مجکو واپس دیا میں نامہ دار پر بہت خفا ہوا دوسرا نامہ تحریر کر کے اور ایک نامہ دار کو روانہ کیا وہ بھی نامہ دار اول کیطرح سے ایک ماہ کے بعد مجبور ہوکے واپس آیا بار سوم بھی میں نے ایسا ہی کیا اور ایک خط لکھکر دوسرے نامہ دار کو دیکر روانہ کیا اسکو بھی اندر جانا ممکن نہوا وہ بھی ایک ماہ کے بعد واپس آیا جب تین آدمی وہاں نے جا جاکر واپس آئے تو میں نے بار چہارم نامہ لکھا اور مجمع عام کیا اُس مجمع میں بآواز بلند کہا کہ جو شخص اس نامے کے جواب لا دینے کا وعدہ کرے اسکو ایک شہر انعام دیا جائیگا اور اگر شرط کر کے گیا اور جواب ممکن نہوا مشکل اور نامہ داروں کے واپس آیا تو مع زن و فرزند قتل کیا جائیگا میرے اس کہنے سے ایک مرد پیر ساحر قدیم کھڑا ہوا اور سلام کر کے اُس نامے کو اُٹھا لیا اور جانب ملک زرستان روانہ ہوا وہاں جاکر شہر پناہ پر روکا گیا اُسنے سب سے کہا کہ ہم نامہ لیکر آئے ہیں سلطان کے پاس جائینگے مگر کسی نے اسکو نہ جانے دیا اُسنے سبب دریافت کیا سب نے جواب دیا کہ ہمارے سلطان کسیکا نامہ نہیں لیتے ہیں کوئی انکا ہمسر نہیں ہے جسکا وہ نامہ لیں اُس ساحر نے جواب دیا کہ یہ تو کوئی بات نہیں کہ اپنے شہر ہی کا نامہ لیں اگر کسی نے کچھ عرض حال کیا ہو یا کوئی ضرورت آپکے سلطان سے لاحق ہو اُن لوگوں نے کہا اُسکا یہ دستور نہیں ہے بلکہ اُسکے عرض کرنے کی یہ صورت ہے کہ سلطان ایک سال کے بعد شہر کے باہر بغرض سیر تشریف لاتے ہیں جسکو کچھ عرض کرنا ہوتا ہے عرض کرتا ہے وہ اُسی وقت اسکا جواب بھی دیدیتے ہیں اُس ساحر نے پوچھا کہ وہ زمانہ کب آئیگا اُن لوگوں نے کہا کہ ابھی اُس زمانے کے آنے میں ایک ماہ کی مدت باقی ہے اگر تو صاحب غرض ہے تو یہاں ٹھہر جا ایک ماہ کے بعد سلطان شہر کے باہر سیر کرنے کی غرض سے تشریف لائینگے اسوقت تجھے جو کچھ عرض کرنا ہوگا وہ اُن سے عرض کرنا اگر تیری عرض منظور ہوگی تو سلطان اپنے ہمراہ تجھے اندر لیجائینگے ورنہ اندر جانے کا تجھے حکم نہ ملیگا یا صاحبقران وہ ایک ماہ تک وہاں ٹھہرا رہا جب وہ دن آیا کہ جس روز اکلیل جادو شہر کے باہر سیر کرنے آتا تھا اُس روز وہاں سامان ہوا سب دوکاندار آنے وہ ویرانہ مثل

شہر کے آباد ہو گیا قریب شام اکلیل جادو بڑے جاہ و حشم سے باہر آیا میرے نامہ دار نے چاہا کہ نامہ
دے لوگون نے منع کیا کہا آج کوئی صاحب غرض اپنا مطلب عرض نہین کرتا ہے جب تیسرا دن یہان
گذریگا اُس روز سب اپنی اپنی گذارش حال کرینگے تو بھی اُسی روز جو خواہش رکھتا ہو عرض کرنا اگر خوشی ہوگی
سلطان قبول فرمائینگے اور اگر مرضی نہوئی انکار فرمائینگے مگر خبردار کوئی بات خلاف عرض نہ کرنا اُس
ساحر نے کسی کے کہنے کو خیال نہ کیا میرے روز وہ نامہ اکلیل جادو کو دیدیا اکلیل جادو نے اُس
نامے کو پڑھا مضمون سے جو آگاہی ہوئی اُسنے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ اے روشن بخت تو سلیمان
ہے تجکو ایسا لکھنا نہ چاہیے تھا میری ذات سے تو نے خوف بھی نہ کیا کہ ابھی مین چاہون تو تجھے ایکدم
مین فنا کر دون سحر مین مجھے ایسا کمال حاصل ہے کہ ساحران زمانہ میرے خوف سے سر اُٹھا نہین سکتے
اور تو نے بے تکلف مجھے ایسا لکھا اسکی سزا یہ تھی کہ ابھی یہان اشارہ کرتا اور وہان تیرا سر اُڑ جاتا
لیکن تیری جوانی پر مجھے افسوس آیا اور اپنے ارادے سے باز رہا اب شرط تیرے واسطے یہ کیجاتی ہے
کہ اگر تو مجھسے مقابلہ کرے اور مجھپر فتح پاوے تو مین اُسکا عقد تیرے ساتھ کر دون اور خود بھی تیری اطاعت
قبول کر دون یہ جواب لکھکر اکلیل جادو نے اُس ساحر کو دیا ساحر میرے پاس لیکر آیا مین نے جو اُس
جواب کو دیکھا آپ کے نام نے تاثیر دکھائی مجھے تاب نہ آئی لشکر کشی کرکے اُسطرف روانہ ہوا
جب شہر پناہ کے قریب جا کر پہونچا ایک نامہ پھر اُسکو تحریر کیا کہ مین براے مقابلہ آیا ہون اگر تجھے
کچھ دعوی ہو تو مجھسے آکر مقابلہ کر جب نامہ دار میرا نامہ لیکر گیا وہان یہی بات معلوم ہوئی کہ ایک
سال یہان قیام کرو جب سلطان اکلیل جادو براے سیر شہر کے باہر تشریف لائینگے اُسوقت اُنکو نامہ
دینا نامہ دار واپس آیا مجھسے کل کیفیت بیان کی مین نے ایک سال کا قیام بھی قبول کرلیا یا صاحبقران
ایک سال تک وہان مقیم رہا جب وہ دن آیا وہان سب سامان ہوا دوکاندار شہر کے بیرون شہر آکے
بازار آراستہ ہوا اُسی روز شب کو اکلیل جادو شہر کے باہر آیا مین نے نامہ دار کو نامہ دیکر روانہ کیا
اور یہ بھی کہدیا کہ اگر نامہ پڑھکے اکلیل جادو کلمات سخت کہے تو اُسے ویسا ہی دندان شکن جواب
دینا سنکر خاموش نہو رہنا نامہ دار گیا مین روز اسکے یہان مہمان رہا چوتھے روز اُس کو نامہ دیا اکلیل جادو
نے نامہ پڑھا ہنس کر جواب دیا کہ اُس لڑکے کی موت آئی ہے جو مجھسے اس طرح کی باتین کرتا ہے
ابھی اشارہ کر دون تو سر اُڑ جاے بھلا یہ مجھسے کیا مقابلہ کریگا نامہ دار نے جواب دیا کہ ایسا
کوئی نہین جو ایک اشارے مین کسی کا سر جدا کر سکے اکلیل جادو کو غصہ آیا سحر کیا کہ نامہ دار کا سر
اُڑ گیا ہرکارے جو میری طرف سے وہان موجود تھے اُنھون نے اسیوقت مجکو خبر پہونچائی مجکو بھی
غصہ آیا مین نے اُسیوقت لشکر کو درستی کا حکم دیا لشکر مین فوراً سب نے ہتھیار لگائے گھوڑون
پر سوار ہوئے مین بھی جانے پر تیار ہوا ارادہ کیا کہ ابھی جاکر سر اُسکا بھی کاٹ لون مگر ایک پیر مرد
میرے پاس آیا اُس نے مجھے سمجھایا اور فرمایا کہ اے جوان اسقدر تعجیل نہ کر تو نہین جانتا کہ اکلیل جادو
کون ہے اور یہ کس طرح مقابلہ کرتا ہے اول تو تو سحر سے آگاہ نہین اور اسکو پوری تمام سحر مین دخل ہے وہ
ایکدم بھر مین سب تیرے لشکر کو مبتلاے سحر کریگا اور سب اسیر ہو جائینگے تجھسے کچھ نہو سکیگا اسیر کرنیکے
بعد جب شہر مین لیجائیگا اُسکی بیٹی قتل کا حکم دیگی مین نے دریافت کیا کہ اُسکی بیٹی کو کیا اختیار ہے جو کسی کو

حکم قتل دے انھون نے جواب دیا کہ یہ شرط اُسی نے مقرر کی ہے کہ جو میرے باپ سے لڑکر فتحیاب
ہومین اُسکے ساتھ شادی کرونگی یا صاحبقران یہ کلمہ جو مین نے سنا شوق جنگ اور زیادہ ہوا مین
نے یون پیر مرد سے عرض کی کہ مین ضرور اُس سے جنگ کرونگا اور شرط پوری کرکے اپنی مراد کو
پہونچونگا ان پیر مرد نے فرمایا اے جوان اسقدر ہمت کو کام نہ دے اکلیل جادو سے
لڑکر فتحیاب نہوگا اسکا سحر آفت ہے ایک اشارے مین تم سب کو اسیر کرلیگا کیون اپنی جان دیتے
ہو اگر یہی ہے تو جو مین ترکیب تعلیم کرون اُسپر عمل کرو اور ابھی یہانسے واپس جاؤ کچھ ساحرون کا لشکر جمع
کرو مگر جہانتک ممکن ہو ساحران ضعیف کو فراہم کرنا اور اُنسے اس جنگ کے بابت مشورہ کرنا وہ
اس حال سے بخوبی تمام آگاہ ہوجائینگے اور اس سے لڑنے کی ترکیبین بتا دینگے مین نے بہت چاہا مگر
ان پیر مرد نے مجکو اُسوقت مقابلہ اکلیل جادو مین نہ جانے دیا اور دیر تک سمجھا کر وہانسے واپس کیا یا
صاحبقران مین پھر اپنے ملک مین واپس آیا ساحرون کو فراہم کرنا شروع کیا ایک سال تک ساحرون
کو جمع کیا جہانتک ممکن ہوا ضعیف ساحر ڈھونڈ کے جمع کیے جب قریب چار ہزار ساحرون کے جمع ہوگئے
اُسوقت مین نے ایک انجمن مشاورت قرار دیکر سب ساحرونکو اُس بزم مین جمع کیا اور اُنسے اپنا ارادہ بیان کیا جس نے
اکلیل جادو کا نام سنا اُسنے یہی جواب دیا کہ ہم اُس سے جنگ نہین کرسکتے چار ہزار ساحرون نے اُس
سے جنگ کرنے کیواسطے انکار کیا مین نے سب سے سبب دریافت کیا ہر ایک نے جواب دیا کہ اُسکا سحر
ایسا ہے جسکا رد کسی ساحر کو معلوم نہین ہے خود وہانکے ساحر نہین جانتے ہملوگونکی کیا مجال ہے جو اسکے
سحر کو روک سکین اور اسی سبب سے اُسکی بیٹی نے یہ شرط کی ہے کہ جو میرے باپ کو زیر کریگا اور اُسپر
فتح پائیگا مین اپنی شادی اُسی کے ساتھ کرونگی اُس سے مقابلہ کرنے کا ہرگز ارادہ پھر نا ورنہ سوائے
شکست اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا یا صاحبقران جب ساحرونسے یہ بات سنی مجھے بہت افسوس ہوا اور یہ
خیال کیا کہ اے جناب اگر مین خود جاکر مقابلہ کرتا تو کچھ نتیجہ ضرور ظہور پذیر ہوتا اُسنے دلون سقدر محنت بھی
کی اور صرف بھی کثیر کیا مگر کچھ حاصل نہوا یہ جو خیال آیا مین نے سب ساحرونکو اُسی روز جواب دیا اور
لشکر پھر درست کرکے اکلیل جادو کیطرف روانہ ہوا سب قواعد سے واقف تھا ہی وہان جاکر قیام کیا
ایک سال ختم ہوا تو شہر کے باہر بازار آراستہ ہونے لگا سب دوکاندارون نے دوکانین لگائین مین نے
ایک نامہ پھر لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے اکلیل جادو مین ایکبار تیرے مقابلے کیواسطے آیا مگر
تو نے میرے نامے کا جواب نہین دیا مین مجبور ہوکے چلا گیا پھر مجھے ملاقات ہونے کا دوسرا
وقت نظر نہ آیا اُس سال مین ایک ضرورت ایسی لاحق ہوگئی کہ مین نہ آسکا ورنہ اُسی سال مین آتا اور مقابلہ
کرتا اب مین اس ارادے سے آیا ہون اگر مقابلہ کرنا ہے تو ایکدن مقرر کر ورنہ مین شہر کے اندر آؤنگا
قیامت برپا کردونگا یہ نامہ لکھکر مین نے ایک نامہ دار کی معرفت اکلیل جادو کو بھیجا اکلیل جادو
نے اُس نامے کو پڑھا پڑھکر نامہ چاک کیا نامہ دار کو جواب دیا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ اے
روشن بخت تیرے باپ سے مجھسے ملاقات تھی اُسکے سبب سے مین نے ابتک تیرا خیال کیا ورنہ
جسوقت چاہتا تیری مجال نہ تھی کہ تو میرے پاس ہاتھ باندھ کے نہ آتا فقط تیرے باپ کی خاطر سے
ایسا ہوا اب تجھے لازم ہے کہ اپنی باتون سے باز آ اور جان سے آیا ہے واپس جا ورنہ تیرے واسطے اچھا

نہو گا نامہ دار نے جواب دیا کہ آپکو جو کچھ کہنا ہے تحریر کر دیجیے مین زبانی نہ کہونگا ایسا نہو کہ مین خطاوار ہوکر
لائق گردن زدنی سمجھا جاؤن اُسنے کہا اول تو مین کسی کا نام نہین لیتا کیونکہ دنیا مین کوئی میرا ہمسر پیدا نہین
ہوا ہے اور روشن بخت کا نام جو لیا سبب اُسکا یہ تھا کہ وہ خصوصیت رکھتا ہے مگر جواب ہرگز نہ لکھون گا
جو کچھ زبانی کہدیا اسی کو غنیمت جانو اور یہی جاکر کہدینا نامہ دار مجبور ہوکے واپس آیا مجھے یہ سب کیفیت بیان کی
مجھے غصہ آیا لشکر تو تیار ہی تھا اُسیوقت سب لوگونکو اپنے ہمراہ لیکر اکلیل جادو کے قتل کے ارادے
سے روانہ ہوا اکلیل جادو اُسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھا تھا سامنے رقص ہو رہا تھا جب لشکر کو ہمراہ لیکر
قریب بارگاہ پہونچا اور ارادہ کیا کہ بارگاہ کو گرا دون لوگون نے اکلیل جادو کو خبر کی اکلیل جادو
بارگاہ سے باہر آیا میری طرف دیر تک دیکھا مجھپر غشی طاری ہوئی میرے ہمراہی بھی سب بیہوش ہوکے
گر پڑے اُسکے ہمراہیون نے ہملوگون کو اسیر کر لیا جب قید پہنا چکے تو سب کو ہوش آیا اپنے کو اس عالم
مین پایا دو روز تک اکلیل جادو وہان رہا تیسرے روز ہملوگون کیواسطے اُسنے کہا کہ اُن سب کو صحراے
کاج باج مین لیجاکر چھوڑ دو وہان کے ساحران کو ہلاک کر ڈالینگے اسکی فوج کے لوگ ہمکو اُس صحرا مین
لاے اور یہان بتلاے سحر کرکے چھوڑ گئے صاحبقران ہملوگونکی یہ حالت تھی کہ مانند ماہی بے آب
کے تڑپتے تھے اس صحرا مین سواے صداے نالہ و آہ کے دوسری آواز نہ آتی تھی یہان کے ساحرون
نے جو یہ کیفیت دیکھی ہملوگون کے ہلاک کرنے پر آمادہ ہوے قریب دو سو آدمی کے اُن لوگون نے
ہلاک کیے تھے کہ ایک پیر مرد تشریف لاے اُنکو دیکھکر ساحر گریزان ہوے پیر مرد میرے پاس آے
بعد دلجوئی و تشفی کے میری کیفیت دریافت کی مین نے سب حال اپنا بیان کیا پیر مرد کو بہت افسوس ہوا
مجھے اپنی چادر اڑھائی سحر کے سبب سے جو تکلیف تھی وہ برطرف ہوئی ہاتھ پاؤن قابو مین آے پھر
تو اُن پیر مرد نے سب کو اپنی چادر اُڑھائی ہر ایک نے قید غم سے رہائی پائی سب کو انھون نے
اپنے ہمراہ لیا ایک کوہ پر تشریف لیگئے دو روز سب مجھے اپنے یہان مہمان رکھا تیسرے روز مجھسے فرمایا کہ
اپنے شہر کو جاؤ اب ایسا ارادہ نہ کرنا یہ فرماکے بہت کچھ مال و خزانہ مجھے بطور زاد راہ مرحمت فرمایا
مین وہان سے روانہ ہوا جب اپنے شہر مین پہونچا شہر کو ساحرون کے قبضے مین دیکھا لوگون سے دریافت
کیا اُنھون نے بیان کیا کہ اکلیل جادو نے یہان آکے قبضہ کر لیا میری عجب حالت ہوئی اپنے ناموس
کا خیال آیا ساحرون سے دریافت کیا انھون نے کہا کہ تمھارے ناموس کیواسطے ایک
مکان الگ بنایا گیا ہے وہان وہ لوگ رہتے ہین قصد کیا کہ وہان جاؤن ساحرون نے کہا کہ
تمھارے واسطے شہر کے اندر آنے کا حکم نہین ہے اگر تم شہر کے اندر آؤ گے تو پھر اسیر ہو جاؤ گے
اور اب کی بار تمھاری گردن زدنی کا حکم صادر ہوگا مین مجبور ہوا اُن لوگون سے کہا کہ اگر یہی ہے تو میرے
ناموس کو بلا دو مین انھین اپنے ہمراہ لیکر چلا جاؤن اس شہر مین نہ آؤن اُن لوگون نے کہا ایک
سال یہان قیام کرو ہم سلطان کو اطلاع کرتے ہین اگر انکی رای ہوگی تو تمھارے ناموس کو بھی
شہر سے نکال دینگے مجبور ہوکے وہان ٹھہرنا پڑا ایک سال تک وہان ٹھہرا رہا اُن لوگون نے
اکلیل جادو کو ایک عرضی روانہ کی اکلیل جادو نے اُس عرضی پر لکھدیا کہ اُسکے ناموس بھی
اگر اُسکا ساتھ دینا قبول کرین تو شہر کے باہر نکال دیے جائین جب عرضی کا یہ جواب آیا ساحر

میرے مکان پر لیگئے وہان سب سے دریافت کیا ہر ایک نے میرا ساتھ دینا قبول کیا ساحرون
نے سب کو شہر کے باہر نکال دیا مین نے سب کو اپنے ہمراہ لیا اور پھر اسی صحرا کیطرف راہی ہوا ایک ماہ
کے بعد اس صحرا مین آکر پہونچا پھر اسی کوہ پر گیا اُن پیرمرد کی قدمبوسی حاصل کی پیرمرد نے جو مجھکو دیکھا
فرمایا اے روشن بخت اب کیون واپس آیا مین نے سب کیفیت بیان کی پیرمرد نے فرمایا
افسوس ہے کہ مین اس صحرا سے نکلنے کی قسم کھا چکا ہون ورنہ ایکدم مین تیرا ملک تجکو دلا دیتا مگر اُسکے عوض
یہان کوئی صورت تیرے واسطے کیجاتی ہے ابھی چندے یہان مہمان رہو مین کوئی جگہ یہان تجویز
کرلون تو تجکو وہان کی حکومت دلا دون یا صاحبقران ایک ماہ کامل مین اُن پیرمرد کا مہمان رہا آخرکار
اُنھون نے اس ملک کو تجویز فرمایا اور ایک نامہ لکھکر باج گیر شاہ کے پاس بھیجا کہ اس ملک
کی حکومت روشن بخت کے حوالہ کرو ورنہ اچھا نہو گا باج گیر نے بخوف اُنکا کہنا قبول کیا اور
مجھے یہانکی حکومت دی پیرمرد نے چلتے وقت ایک مہرہ مجکو مرحمت فرمایا اور کہدیا کہ ہر وقت
اپنے پاس رکھنا ساحر گزند نہ پہونچا سکینگے اور تیرے ملک کی حفاظت رہیگی جب سے مین
یہان مقیم ہون مگر غم وطن اور الفت دختر اکلیل جادو مین شب و روز گریان رہتا ہون گو ہر طرحکا سامان
عیش موجود ہے مگر سب ہیچ ہے جسوقت اُنکا خیال آتا ہے دل بیتاب ہو جاتا ہے جب وطن کی
یاد آتی ہے یہان سے طبیعت گھبراتی ہے ہر طرح مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا ہے صاحبقران نے
حال روشن بخت کا سنکر افسوس کیا امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اگر میرے سب سردار
موجود ہوتے تو مین اسکے نسبت کچھ کرتا کیسکو یہان چھوڑ جاتا وہ تیری کل تمنا مین پوری کر دیتا مگر
اُن لوگون مین سے بھی کوئی یہان کا رہنا قبول نہ کرتا کیونکہ سب ترک کر چکے تھے اور کسی کو اب
جنگ کرنا منظور نہ تھا اس سبب سے وہ لوگ بھی یہان نہ رہتے مگر اب مین یہ بات مناسب جانتا
ہون کہ بدیع الملک کو تمھارے حال سے مطلع کرون وہ جب اسطرف آوینگے ضرور تمھاری مرادین
بر لاوینگے ابھی وہ ایوان نہ طاق مین ہین جب ایوان کو فتح کرکے فراغت پاوینگے تو اس طرف
آوینگے مین انھین ایک خط اپنی خیریت کا کسی طرح خانہ کعبہ پہونچکر روانہ کرونگا اسی مین تمھاری کیفیت
بھی لکھدونگا صاحبقران زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ اسکی کیا ضرورت ہے ایک پرچہ لکھکر
روشن بخت کو دیے جاؤ جب بدیع الملک یہان آوین روشن بخت پرچہ دکھاوے وہ سب
کام درست کر دینگے کسی کی ضرورت باقی نہ رہیگی ملک موروثی بھی وہ دلا دینگے اور اب اکلیل جادو
کی دختر کے ساتھ عقد بھی ہو جائیگا امیر ثانی نے ارشاد صاحبقران منظور کیا روشن بخت
سے فرمایا کہ قلم دوات منگاؤ مین ابھی رقعہ لکھکر تمھارے حوالے کرون جب بدیع الملک اسطرف آوین
انھین وہ رقعہ دکھانا وہ جو جو تمھارے کام ہین سب کو انجام دینگے روشن بخت نے قلمدوات
طلب کیا اُسیوقت صاحبقران نے سب کیفیت اپنی تحریر کی اور یہ بھی لکھدیا کہ روشن بخت
نے میرے ساتھ احسان کیے ہین اگر اسکے کامونکو انجام دوگے تو میری عین خوشی ہے یہ لکھکر
صاحبقران نے اور امیر ثانی نے اپنی اپنی مہرین اُس رقعہ پر کین اور روشن بخت کے سپرد
کیا روشن بخت رقعہ پاکر بہت خوش ہوا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت جب

مین خانہ کعبہ پہونچونگا اور اپنی خیریت کا خط بدیع الملک کو لکھونگا اُس خط مین بھی یہ کیفیت لکھدونگا تم
خاطر جمع رکھو بدیع الملک بہت جلد اسطرف آئینگے اور اُن کافرون سے بھی عوض خون عزیزان
لینگے بعد اُسکے صاحبقران نے امیر ثانی سے بدیع الملک کے حالات دریافت فرمائے امیر نے
کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی صاحبقران دیر تک بدیع الملک کو دعائین دیا کیے روشن بخت
حالات بدیع الملک کے سن سنکر تعریفین کرتا رہا تھوڑی دیر یہ صحبت رہی پھر روشن بخت نے صاحبقران
کیواسطے خاصہ طلب کیا امیر نے مع جملہ سردارون کے خاصہ نوش فرمایا رات زیادہ آئی تھی
صحبت برخاست ہوئی صاحبقران اور امیر ثانی اور جملہ سردار خوابگاہ مین تشریف لائے
محو خواب ہوئے اسیطرح ایک ہفتہ امیر ثانی اور صاحبقران مع جملہ سردارون کے روشن بخت
کے یہان رہے بعد گذرنے ایک ہفتہ کے صاحبقران نے روشن بخت سے کہا کہ اب ہمنے تمھاری
خوشی کی اور بہت دنون تمھارے مہمان رہے چونکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہوچکے
ہین اسوجہ سے ہمکو یہانسے جانے کی جلدی ہے ورنہ جبتک تمھاری خوشی ہوتی یہانسے نہ جاتے اب
ہمکو نہ روکو کہ یہان ہمارا ٹھہرنا مناسب نہین ہے بدیع الملک جب آئینگے اُنکو اچھی طرح اپنے یہان
مہمان رکھنا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران جب صاحبقران ثالث یہان تشریف لائینگے
مین اُنکے ہمراہ رکاب رہونگا یہ شرف بھی حاصل کرونگا امیر نے فرمایا تمھین اختیار ہے روشن بخت
نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہون کہ چند روز یہان اور تشریف رکھیے صاحبقران نے فرمایا
کہ مین نے اصل کیفیت تجھسے بیان کردی اب ہملوگون کو نہ روکو جانے دو روشن بخت مجبور ہوا امیر
نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ سامان سفر درست کردین کل یہانسے روانہ ہونگا روشن بخت نے
عرض کی یا صاحبقران جسوقت ارادہ فرمائیے گا سب سامان درست ملیگا امیر ثانی نے فرمایا
کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ایکبار پھر فاتحہ پڑھ لین ورنہ کاہیکو کبھی اتفاق ہوگا کہ اسطرف آئین
صاحبقران نے فرمایا بہت اچھی بات ہے اُسی وقت امیر ثانی اور صاحبقران اور جملہ
سردار مع روشن بخت کے صحرائے کاج باج مین آئے فاتحہ پڑھا دیر تک اشکباری کی وہان سے
پھرکر اُس روز پھر دن شہر قیام کیا دوسرے روز سب سامان تیار پایا صاحبقران نے ایک مہرۂ
الماس بازو سے کھولکر روشن بخت کو دیا امیر نے ایک دانہ یاقوت سرخ عطا فرمایا
روشن بخت کو دولت لازوال حاصل ہوئی تھوڑی دور تک روشن بخت ہمراہ آیا شہر سے دس
کوس دور پہونچ کے شام ہوئی روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام
فرمائیے غلام بھی حاضر ہے آج دعوت آخری بھی قبول فرمائیے امیر نے اسکا کہنا قبول کیا بارگاہین
وہین استادہ ہوگئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے روشن بخت نے سامان دعوت پیشتر
سے درست کیا تھا اُس روز صاحبقران کی دعوت آخری کی دوسرے روز امیر نے روشن بخت
کو رخصت کیا اور آپ مع شہنشاہ گوہر کلاہ اور نور الزمان اور کرب بن حاوی اور غضنفر بن
اسد اور مظفر بن غضنفر و شیران بن اسد اور اسکندر اور سلطان سعد طوقی اور دارا
بن داراب اور قیس بن قاسم اور جیسم بن قاسم و قہور دلاور اور اختر بن سعد اور

ربیع الملک بن رستم اور رفیع الملک بن تورج اور سلیم بن فرخ اور نعیم بن شہسوار قلندر اور کیوان بن نور الدہر اور طہماسپ بن عنقوبل اور قہماسپ بن طہماسپ اور طغیان بن کرب و موت بن سارنج اور رور قاسے زنگی اور لقاح حکیم اور طور بربری اور قوہستانی اور سعید اور سعد جرگہ نشین اور شیر بن لقمان اور شاہزادہ ابو العلا سے کاشانی اور ترک جوشن پوش اور سہیل باختری اور شہنشاہ زرین کمر اور شہریار مرصع پوش اور سلیمان بن فارس اور بختاس کوہی اور آشوب حرامی اور رہار باختری اور علقمہ اور فرید اور ابو الفتح عراقی اور سعید لنگری اور خواجہ عمرو ثانی اور عمران خطائی اور سیہ بار صحرائی اور سماک طائی اور شیر نگ بن قران اور اسلم پیادہ رو اور سرہنگ کی اور سیارہ بن عمرو بدیع الزمان وغیرہ صاحبقران ثانی وہان سے روانہ ہوئے راہ مین امیر ثانی نے سب کا شمار جو کیا تو سب تہتر کس امیر کے ہمراہ تھے صاحبقران ثانی نے امیر کشور گیر سے عرض کی یا صاحبقران فرزند خواجہ بزرجمہر نے حکم لگایا تھا کہ کل بہتر کس میرے ہمراہیوں سے مع میرے مشرف زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے اور اسوقت کے شمار سے معلوم ہوا کہ میرے ہمراہ تہتر کس ہین مجھے یہ خیال ہے کہ نہین معلوم اب ان مین سے کون مجھسے جدا ہونیوالا ہے اور کس کے فراق مین ابھی سے مجھے رونا ہے صاحبقران نے فرمایا فرزندان بزرجمہر نے غلطی سے کہا ہو گا کہ اصل مین تہتر کس ہونگے انھین اسوقت خیال نہ رہا انھون نے بہتر کس بتائے کچھ مضائقہ نہین ہے صاحبقران ثانی نے عرض کی کہ مین نے مکرر خواجہ زادون سے اس بات کی تحقیق کی انھون نے بار دیگر بھی یہی کہا ہے مجھے بڑا اندیشہ ہے صاحبقران زمان نے فرمایا اس کی کچھ فکر نہ کرو اب سب صحیح و سالم خانۂ کعبہ پہونچین گے اور مشرف زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے امیر ثانی خاموش ہوئے جہان پر صاحبقران زمان یہ ذکر کرتے ہوئے جاتے تھے وہ صحرا بہت ہی پر فضا تھا ہر طرف سبزہ مانند فرش بچھا تھا دیکھنے سے روح تازہ ہوتی تھی دماغ مین قوت پیدا ہوتی تھی امیر ثانی کو وہ میدان وسیع بہت پسند آیا صاحبقران زمان سے عرض کی یا صاحبقران آپ نے اس میدان کی فضا کو ملاحظہ فرمایا اور کیفیت صحرا کا معائنہ کیا واقعی عجب قدرت پروردگار ہے جسطرف نگاہ جاتی ہے طبیعت خوش ہو جاتی ہے اگر اسقدر تعجیل نہوتی تو مین ایک روز اس صحرا مین مقام کرتا لائق سیر کے ہے یہان کی کیفیت دیکھنے سے میری طبیعت بہل جاتی صاحبقران زمان نے جو امیر ثانی کی گفتگو سنی خیال فرمایا کہ حمزہ ثانی کو یہ صحرا بہت پسند آیا ہے اور ارادہ الکا یہ ہے کہ اس صحرا مین قیام فرمائین اور سب سرداروں کو بھی کیفیت صحرا کیطرف متوجہ پایا فرمایا صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا کہ ایک روز ہم مین قیام کرین یہان کی کیفیت حمزہ ثانی کو پسند آئی ہے اور یہ چاہتے ہین کہ یہان مقام کیا جائے خواجہ نے اسیوقت بارگاہین استادہ کرائین امیر ثانی گھوڑے سے اترے صاحبقران زمان کے ہمراہ بارگاہ کے اندر گئے صاحبقران نے حمزہ ثانی سے فرمایا کہ تم اس صحرا کی سیر کو گھوڑے ہو کہین لازم ہے کہ یہاں کی فضا کو دیکھ آؤ امیر ثانی نے عرض کی یا صاحبقران آپ بھی تشریف لے چلین یہان کی سیر قابل دید ہے صاحبقران زمان مجبور ہو کے اٹھے

اور سب سردار بھی ہمراہ گھوڑوں پر سوار ہوئے صحرا کے جانب روانہ ہوئے جملہ سردار صاحبقران
زمان کے ہمراہ جاتے تھے بارگاہوں سے کچھ دور نکل گئے تھے کہ شہزادہ بدیع الزمان نے دیکھا ایک
آہو چوکڑی بھرتا ہوا صحرا کیطرف سے آتا ہے بدیع الزمان نامدار نے گھوڑے کی باگ لی تیر
و کمان لیکر اس آہو کے تعاقب میں چلے سب سردار مانع بھی ہوئے مگر کچھ خیال نہ کیا جب سب نے
دیکھا کہ بدیع الزمان تعاقب میں اس آہو کے چلے گئے ہیں سب نے ناچار ہمراہی بدیع الزمان
کی اختیار کی صاحبقران زمان نے اور امیر ثانی نے سرداروں سے فرمایا کہ ساتھ نہ چھوڑنا جب
آہو کو شکار کریں اپنے ہمراہ یہاں لے آنا یہ کہکے صاحبقران اور حمزہ ثانی ایک سبزہ زار میں ٹھہر
گئے مگر بدیع الزمان نامدار جو اسکے تعاقب میں چلے دور نکل گئے سرداروں نے بھی ساتھ
نہ چھوڑا ایک میدان وسیع میں وہ آہو پہونچا بدیع الزمان نے چاہا اسکو اسی حالت میں تیر
لگائیں یہ ارادہ کرکے شاہزادے نے تیر کمان میں جوڑا چاہتے تھے کہ سر کریں کہ گھوڑے نے
سکندری کھائی زمین پر سے بدیع الزمان کے گرا شاہزادے کی کمر میں اسقدر جو صدمہ پہونچا کہ مہرہ
کمر ٹوٹ گیا وہاں کچھ پتھر پڑے تھے سر بھی پارہ پارہ ہوا پہلو بھی زخمی ہوئے سرداروں نے جانا
کام تمام ہوگیا مگر قریب پہونچ کے جو دیکھا سنتے جان بدیع الزمان نامدار میں باقی تھی سب نے
بہت کچھ حسرت و افسوس کیا کچھ سردار بدیع الزمان نامدار کے پاس ٹھہرے رہے باقی صاحبقران
کے پاس خبر کرنے کو روانہ ہوئے امیر اس سبزہ زار میں منتظر کھڑے تھے کہ سرداروں نے آکے
گریہ شروع کیا امیر ثانی اور صاحبقران کے ہوش اڑ گئے فرمایا کچھ حالت بیان کرو سب نے
عرض کی یا صاحبقران غضب ہوا جلد تشریف لے چلئے ورنہ دیدار آخری سے بھی محروم رہجائیے گا
صاحبقران ثانی نے فرمایا خیر تو ہے کسکی بابت ایسا کہتے ہو سب نے عرض کی بدیع الزمان نامدار
گھوڑے سے گرے سر پارہ پارہ ہوگیا مہرہ کمر ٹوٹ گیا پہلو بھی زخمی ہوا ابھی قدرے جان باقی
ہے آپکے دیکھنے کا اشارہ کرتے ہیں یہ جو سنا صاحبقران کی آنکھوں میں دنیا سیاہ ہوگئی امیر ثانی
کلیجہ پکڑ کے زمین پر بیٹھ گئے سرداروں نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت یہاں ٹھہرنے کا نہیں
ہے جلد تشریف لے چلئے صاحبقران نے فرمایا مجھکو کچھ دکھائی نہیں دیتا کسطرف چلوں سرداروں نے
امیر کا ہاتھ پکڑا حمزہ ثانی نے فرمایا کہ مجھ میں بالکل طاقت رفتار باقی نہیں ہے کلیجہ میں اسقدر درد ہے
کہ میں اٹھ نہیں سکتا چند سرداروں نے امیر ثانی کو بھی ہاتھ پکڑ کے اٹھایا بہزار دشواری دونوں
بزرگوار وہاں پہونچے جہاں بدیع الزمان نامدار دم توڑ رہے تھے صاحبقران زمان نے جو
اپنے نور نظر پارہ جگر کا یہ حال دیکھا قریب آئے سرہانے بیٹھ گئے بدیع الزمان نے جو صاحبقران
کو اپنے قریب پایا عرض کی آج غلام نے جان اپنی قدم مبارک پر نثار کی شکر ہے کہ آجتک آپکے
اقبال سے پروردگار عالم نے بڑے معرکوں میں آبرو رکھی کسی کافر کے ہاتھ سے زخمی ہو کر جان نہ
دی مگر آپ سے امیدوار ہوں کہ دعاے مغفرت سے فراموش نہ فرمائیے گا صاحبقران
نے جو یہ تقریر اپنے فرزند ارجمند کی سنی امیر کو فرط غم سے تاب نہ رہی آہ کرکے بیہوش ہو گئے
کچھ جواب نہ دے سکے سب کو یہ گمان ہوا کہ صاحبقران بھی راہی ملک بقا ہوئے سردار

روسنے لگے مگر امیر ثانی اپنی قوت بازو کے پہلو میں بیٹھے تھے بعد حسرت بدیع الزمان نے حمزہ ثانی
سے کہا بھائی صاحب آپ سے بھی امید ہے کہ دعائے مغفرت سے اور سورۂ حمد سے
فراموش نہ فرمائیے گا امیر ثانی کی بھی وہی حالت ہوئی جو صاحبقران کی تھی یہ بھی کچھ جواب نہ دے
سکے سب سرداروں کو یہی گمان ہوا کہ امیر ثانی نے بھی انتقال کیا اتنی دیر میں بدیع الزمان
نامدار کی روح نے مفارقت کی سرداروں میں شور گریہ وزاری بلند ہوا خواجہ کی یہ حالت تھی کہ
کبھی صاحبقران کے قریب آتے تھے سینہ پر ہاتھ رکھتے سانس کو دیکھتے تھے کبھی بدیع الزمان کی
لاش کے پاس آتے تھے خاک اڑاتے تھے کبھی حمزہ ثانی کے قریب جاکر سانس دیکھتے تھے
سب کے آنسو مسلسل جاری تھے اور خواجہ عمرو ثانی کی بھی یہی کیفیت تھی بلکہ سب سردار اسی
مصیبت میں مبتلا تھے خشکی ماتم سرا بنگیا تھا جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے ضبط گریہ کرکے عمرو
ثانی سے فرمایا کہ لاش بدیع الزمان کی لیچلنا چاہیے اور صاحبقران اور امیر ثانی کو بھی یہاں سے
لیچلو ان دونوں صاحبوں کی حالت ابھی تک خلاصہ نہیں ہے میں نے سانس کو دیکھا بالکل محسوس
نہیں ہوتی معلوم ہوتا ہے افراط غم سے ان حضرات کی بھی جان گئی اور بدیع الزمان کے ہمراہ یہ بھی راہی
باغ جناں ہوئے سرداروں نے کہا خواجہ ان سب بزرگواروں کو کیونکر لیچلیں خواجہ نے کہا سب
سامان ہوجائیگا آپ لوگ بارگاہ میں جائیں اور وہاں سے سب اسباب اٹھالیجانے کا لے آئیں
اسیوقت سب سردار بارگاہ صاحبقران میں آئے اسباب جو جو خواجہ نے طلب کیا تھا سب لیگئے
خواجہ نے پہلے لاش بدیع الزمان اٹھائی سردار کاندھا دیے ہوئے لاش کو بارگاہ صاحبقران
میں لائے یہاں خواجہ نے صاحبقران کے سینہ پر ہاتھ رکھا اب کچھ سانس کی آمد و شد معلوم
ہوئی خواجہ نے عمرو ثانی سے کہا کہ صاحبقران بفضل ایزدی زندہ ہیں اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت
ہے زیادہ تردد کا محل نہیں ہے امیر فرط غم سے بیہوش ہوگئے ہیں سکتے کی کیفیت ہے ابھی ہوش
آجائیگا یہ کہکے خواجہ نے صاحبقران کے منھ پر پانی کے چھینٹے دیے عمرو ثانی نے امیر ثانی کو
ہوشیار کیا پہلے صاحبقران کی آنکھ کھلی امیر نے آہ کا نعرہ کیا پھر بیہوش ہوگئے خواجہ نے پھر
پانی کے چھینٹے دیے صاحبقران ہوشیار ہوئے امیر ثانی بھی آگئے صاحبقران نے اسطرف
نگاہ کی جدھر لاش بدیع الزمان کی تھی لاش وہاں نہ پائی خواجہ سے پوچھا کہ اے خواجہ میرے
نور نظر کو میرے سامنے سے کون لیگیا ارے ابھی اسمیں کچھ دم باقی ہے افسوس میں انکی بات کا جواب
بھی نہ دے سکا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ بارگاہ میں تشریف لیچلیے امیر نے فرمایا اے خواجہ
بخدا اب مجھے دنیا اسوقت سیاہ معلوم ہوتی ہے کچھ نظر نہیں آتا کاش اسوقت میں بھی مرجاؤں تو اچھا ہے
خواجہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر کیا صبر ہوتا اتنی دیر میں سردار بھی لاش رکھکے واپس آئے خواجہ نے
سب سے کہا کہ صاحبقران کو بارگاہ میں لیچلو سرداروں نے امیر کی بغلوں میں ہاتھ دیے
صاحبقران بمشکل تمام زمین سے اٹھے کچھ سردار امیر ثانی کی بغلوں میں ہاتھ دیکر لیچلے اسوقت
صاحبقران کی یہ حالت تھی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا بصد حسرت آہ وزاری کرتے ہوئے جاتے
تھے سرداروں سے امیر کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی سب سرداروں کی بھی عجب کیفیت تھی

غرض اس صورت سے سب سردار صاحبقران کو لیے ہوئے بارگاہ کے قریب پہونچے خواجہ نے سرداروں سے کہا جس بارگاہ میں لاشۂ بدیع الملک کا رکھا ہے اُس بارگاہ میں ابھی امیر کو نہ لیجانا ورنہ پھر صاحبقران زمان کی وہی کیفیت ہو جائیگی سردار اور بارگاہ میں امیر کو لے گئے صاحبقران مسند پر جاکے بیٹھے خواجہ سے پوچھا کہ اے خواجہ برائے خدا بتادو کہ لاش اُس شیر بیشۂ ہیجا کی کہاں ہے اسے اور تھوڑی دیر اسکی صورت دیکھ لوں پھر کاہیکو ایسا وقت ہاتھ آئیگا جو اسکی صورت دیکھوں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب صبر فرمائیے اور سامان تجہیز و تکفین کیجیے امیر نے فرمایا خواجہ پھر تو ہر حال میں کرونگا مگر میں بہت مشتاق ہوں کہ ایک دفعہ صورت اور دیکھ لوں خواجہ نے جب صاحبقران اور امیر ثانی کو بہت بیتاب پایا امیر کو مع حمزہ ثانی اُس بارگاہ میں لائے جہاں لاشۂ بدیع الزمان نامدار کا رکھا تھا امیر نے قریب لاش آکے اپنی حالت ابتر کی حمزہ ثانی کو بھی کچھ اپنا خیال نہ رہا جب عرصہ ہوا اور سب سرداروں نے دیکھا کہ اب کیفیت صاحبقران اور امیر ثانی شدت گریہ سے ایسی ہے کہ عجب نہیں روح ان حضرات کی بھی نکل جائے سب سردار قریب آئے اور صاحبقران سے کہا یا امیر اب گریہ کو موقوف فرمائیے دیکھئے سب کی کیا حالت ہے اور تجہیز و تکفین میں بھی عرصہ ہوتا ہے جب سب سرداروں نے بہت کہا تو امیر نے رونا موقوف کیا خواجہ سے فرمایا کہ اب سامان تجہیز و تکفین درست کرو خواجہ نے سب سامان درست کیا امیر نے بدیع الزمان نامدار کو بعد غسل و کفن دریائے حلوں کے کنارے پر دفن کیا قبر بنائی صاحبقران قبر پر بیٹھ گئے سب سرداروں نے فاتحہ پڑھا امیر نے بعد گریہ و زاری فاتحہ پڑھکر رونا شروع کیا پھر امیر اور حمزہ ثانی کی یہ حالت ہوئی کہ قریب ہلاکت پہونچے سرداروں نے پھر سمجھایا امیر کی کیفیت بہت ہی دگرگون ہو گئی تھی سب سردار بغلوں میں ہاتھ دیکر صاحبقران اور امیر ثانی کو قبر بدیع الزمان سے اُٹھا لائے صاحبقران نے تین روز اُس صحرا میں قیام کیا بعد فراغت رسم رسوم دواسنے روانہ ہوئے دس روز کے بعد خانہ کعبہ میں پہونچے صاحبقران زمان اور امیر ثانی کی یہ کیفیت تھی کہ بصارت اور سماعت میں فرق آگیا تھا جب حج بیت اللہ کو تشریف لیگئے اور وہاں سے فراغت کرکے آئے چند روز اپنی دولتسرا میں مقیم رہے بعدہ خدمت باسعادت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں روانہ ہوئے اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے بارہا ہمراہ جناب رسولخدا جنگ کو بھی تشریف لیگئے اکثر کفار کو قتل کیا عمر اپنی یاد الٰہی میں بسر کی

## داستان آخری کیفیت وفات خواجہ عمرو بن امیہ ضمری و خاتمہ کتاب

راویان ماجرائے الم و محرران فسانۂ غم اس داستان حسرت بیان کو بصد یاس و الم اسطرح اظہار فرماتے ہیں کہ جب صاحبقران زمان امیر حمزۂ عالیشان خدمت باسعادت جناب رسولخدا میں پہونچے اور مشرف زیارت آنحضرت ہوئے اُس زمانہ میں کفار کی چڑھائی خانہ کعبہ پر ہوئی صاحبقران زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ یوں تو راہ خدا میں بہت سے جہاد کیے مگر اب ان کافروں کو قتل کرنا ضرور ہے امیر ثانی نے عرض کی میں تابع فرمان ہوں گو اکار کر چکا ہوں کہ اب تیغ برائے جہاد نہ

اُٹھاؤنگا مگر ایسے وقت مین جہاد کرنا بھی باعث حصول ثواب ہے صاحبقران زمان مع امیر ثانی جنگ کفار
کو تشریف لیگئے کافرون کو قتل کیا وہان سے کافر فرار ہوئے اور احد مین پہونچکر کفار احد کو آگاہ کیا
صاحبقران زمان واپس آئے مگر یہ خبر کفار احد کو پہونچی کہ اب امیر حمزہؑ عالیشان خدمت
باسعادت جناب رسولخدا مین پہونچے اِن سب لوگون کو نہایت صدمہ ہوا بادشاہ احد کو جاکر اِس
حال سے آگاہی دی کہ اے سلطان جو شخص حمزہ صاحبقران ایکبار یہان آیا تھا مگر اور کسی طرف جاتا
تھا آپکی فوج کے سردارون نے جو اُسکو روکا اُسنے بہت سے جوانون کو یہان کے قتل کیا اور آپ جس
طرف جاتا تھا چلا گیا آپ نے آجتک اُس سے اُسکا عوض نہ لیا گو اُس روز آپ نے فرمایا تھا
کہ مین اس عرب سے ضرور اسکا عوض لونگا اور لشکر کشی کرکے جاؤنگا جہان پہونچونگا اُسکو قتل کرونگا
کیونکہ اُسنے اُن اُن لوگون کو قتل کیا جو بزرگان دین مشہور تھے اس کو قتل کرنا باعث ثواب ہے
لہذا آجتک آپنے اپنے فرمانے کے بموجب اُس باب مین کچھ نہ کیا اور اب وہ تارک دنیا
ہوکر خانہ کعبہ پہونچا وہان سے خدمت مین پیغمبر آخر الزمان کے گیا ہے ابھی بعض لوگ معبدگاہ
مسلمانان پر چڑھائی کرکے گئے تھے اُسنے بہت سے پہلوانونکو قتل کیا آخر کار سب لوگ وہان سے
بھاگ کے یہان آئے آپکے قلعہ مین آکر گوشہ گیر ہوئے اگر کچھ اُنھین کی مدد فرمائیے اور اُن کو پھر
لشکر وسپاہ ودیگر یہانسے روانہ کیجیے تو وہ لوگ ایسے نہین ہین جو حمزہ سے زیر ہوکر پلٹ آئین بلکہ
حمزہ کا سر لاکر آپکو دینگے شاہ احد نے کہا مین نے تم لوگون کا کہنا سنا واقعی مین نے ایک وقت
مین یہ بات کہی تھی کہ مین حمزہ سے ضرور اس خطا کا عوض لونگا بسبب اور کامون اور بکھیڑون کے اتنی
مہلت نہ ملی جو مین حمزہ سے اسکا عوض لیتا اب یہ موقع اچھا ہاتھ آیا ہے جو لوگ بھاگ کے آئے
ہین اُنکو میرے پاس لاؤ مین اُنسے کچھ باتین دریافت کرون کیونکہ بیکار کسی سے جنگ کرنا خلاف
ہے جبتک کوئی سبب نہو اُسوقت تک جنگ ہو نہین سکتی ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم ابھی
اُنکو حاضر خدمت کرتے ہین سلطان احد نے جواب دیا کہ ابھی کوئی ضرورت نہین ہے اور کسیوقت ان کو
میرے پاس لانا مین اُنسے صرف اسقدر دریافت کرونگا کہ تم لوگ کسواسطے لڑنے کو گئے تھے
اہل دربار نے وعدہ کیا کہ ہم اُن لوگون کو کل حاضر کرینگے آپ اُنسے کیفیت دریافت فرمایئے گا اُس روز
تھوڑی دیر تک اسکا دربار رہا بعدہ برخاست ہوا حاضرین دربار جو اُٹھکر آئے تو ان لوگون کو
بلایا جو مقابلہ صاحبقران سے بھاگ کے آئے تھے جب وہ لوگ جمع ہوئے تو سب نے
اُنسے کہا کہ کل ہم تمھین سلطان کی خدمت مین لیچلین گے اور سلطان تمھاری کیفیت دریافت فرمائینگے
کہ تم خانہ کعبہ پر کیون چڑھائی کرکے گئے تھے تم اسطرح اُنسے کیفیت بیان کرنا کہ سلطان کو بھی جوش جنگ پیدا
ہو اور وہ تم لوگون کی مدد کرین اگر سلطان نے تمھاری مدد کی تو بہت ہی اچھا ہوا اُن لوگون نے جواب
دیا کہ جیسا کچھ کہ ہم بیان کرینگے آپ لوگ سن لینگے اس روز تو سب مین اسی قسم کی صلاحین
رہین دوسرے روز ملازمین شاہ احد ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر دربار مین بادشاہ کے گئے
بادشاہ نے اُن لوگون کو دیکھا دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین اور کہان سے آئے ہین ملازمین
نے کہا جنکے بارے مین کل عرض کیا تھا یہ وہی لوگ ہین اور آپ سے مدد طلب کرنے کو

آئے ہین بادشاہ احد نے انکو اپنے قریب بلایا کہا اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کسواسطے خانۂ کعبہ پر چڑھائی
کرکے گئے تھے ان لوگون نے جواب دیا کہ ہمین اسلام قبول کرنا منظور نہین ہے اور جب سے
حضرت پیغمبر مبعوث برسالت ہوئے ہین اُس زمانے سے یہ قاعدہ مسلمانون نے مقرر کیا
ہے کہ جو شخص اسلام قبول نہین کرتا ہے اُسکو قتل کرتے ہین اور انواع انواع طرح کی اذیتین دیتے ہین
اور آپکو خوب معلوم ہے کہ ہمارے خداوندون کی شبیہین جو خانۂ کعبہ مین رکھی تھین اُنکے ساتھ کیا کیا بے ادبی
کی گئی بادشاہ احد نے کہا مین اس کیفیت سے آگاہ نہین ہان اسقدر مین نے سنا ہے کہ کسی شخص
نے بتون سے خانہ کعبہ کو خالی کردیا مین نے یہ گمان کیا تھا کہ بتون کو کہین اور رکھوا دیا ہوگا بے ادبی
کی کیفیت اسوقت تجھسے سنا چاہتا ہون اُن لوگون نے کہا کہ جسقدر شبیہین وہان رکھی تھین اُن سب کو
توڑ کر پھینکدیا اور اسطرح توڑا کہ اب اُسکا جوڑنا بھی مشکل ہے اگر اس لائق بھی ہوتین تو ہملوگ
انکو جوڑ کر اور جگہ لیجا کر رکھتے وہان سے اُٹھا لاتے مگر وہ بالکل ریزہ ریزہ ہوگئین اب اُنسے
کچھ کام نہین نکل سکتا ہے بادشاہ احد نے جو یہ کیفیت سنی اسکو غصہ آگیا مثل بید کے کانپنے
لگا کہا اگر یہ بات سچ ہے تو مین ضرور اُسکا عوض مسلمانون سے لونگا سب نے کہا حضور اسکو تحقیق
فرماین اسی سبب سے ہملوگ لشکرکشی کرکے گئے تھے وہان صاحبقران اور حمزہ ثانی اور بہت
سے عرب آئے آپ جانتے ہین کہ وہ لوگ کیسے قوی الجثہ ہوتے ہین ہملوگ بہت ہی کم تھے
اگر اُنکے برابر بھی ہوتے تو ایک عرب کی اتنی طاقت نہ تھی جو ہمسے لڑ کر واپس جاتا مگر کیا کرین مجبور
ہین اور اب بھی اگر ہمارے ہمراہ مجمع ہو تو اُن لوگو نکو کیفیت جنگ دکھادین بادشاہ احد نے کہا کہ ہم
تم لوگون کی مدد کرتے ہین تم یہان سے جاؤ اور اُن لوگون سے مقابلہ کرو سب نے کہا کہ اگر آپکا اقبال
شامل حال ہے تو ابکی بار فتح کرکے واپس آئینگے وہ لوگ شکست اُٹھائینگے بادشاہ احد نے حاضرین دربار
سے کہا کہ کل سے لشکرکشی کا سامان کرو یہ سب لوگ لشکر گران ہمراہ لیکر جائین اور عربون سے مقابلہ
کرین اگر ابکی بار ان لوگون نے وہان کی لڑائی فتح کرلی تو مین ہر ایک کو انعام مین ملک تقسیم کردونگا
اور اگر یہ لوگ شکست اُٹھا کے واپس آئینگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب نے ہاتھ باندھ
کے کہا کہ آپکو اختیار ہے ہم آپ سے وعدہ مستحکم کرتے ہین کہ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے اور پھر خانۂ کعبہ
کو مسلمانون سے چھین لینگے بادشاہ احد نے اُسی روز سے حکم دیا کہ لشکرکشی کا سامان درست کرو
ملازمین اسکے ہی چاہتے تھے حکم پاتے ہی ان لوگون نے انتظام لشکرکشی کرنا شروع کیا ایک ماہ کے
بعد سب سامان جنگ درست ہوا ملازمین نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ سب سامان حرب درست
ہے اب آپکی کیا رائے ہے بادشاہ نے انھین لوگون کو طلب کیا جب سب آئے تو بادشاہ نے سب سے
کہا کہ اب مین لشکر بیشمار تمھارے ہمراہ کرتا ہون تمھین لازم ہے کہ اس حسن انتظام سے جنگ کرنا کہ
ابکی بار مسلمان تمھاری جنگ سے عاری ہوجائین اور خانہ کعبہ پر تم لوگون کا قبضہ ہوجائے سب نے
اقرار مستحکم کیا کہ ہم بے لڑائی فتح کیے واپس نہ آئینگے اور مسلمانون کو ضرور ہلاک کرینگے بادشاہ احد
نے جب اُنسے اقرار لے لیا تو سب کو رخصت دی کہ کل یہان سے لشکر ہمراہ لیکر روانہ ہونا سب
لوگ اُس روز تو شب کو وہین رہے دوسرے روز لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے بادشاہ

بھی انکی روانگی کی کیفیت دیکھنے کو ایک مقام پر آیا لشکر باہر قلعہ کے نکلنے لگا دن بھر لشکر گذرا کیا بادشاہ
بھی پہر دیکھتا رہا جب قریب شام سب لوگ جا چکے تو بادشاہ واپس آیا لوگوں نے کہا کہ اب آگے اطلاع
سے کیا ہوتا ہے میں نے لشکر اسقدر ہمراہ کیا ہے کہ دنیا میں کوئی اتنے لشکر سے مقابلہ نہیں کر سکتا ہے
سب اہل دربار نے لشکر کی تعریف کی اور یہ بھی کہا کہ اسقدر لشکر سوا آپکے اور کسی کو ممکن نہیں یہ آپ ہی
کا کام تھا کہ اسقدر جلد لوگوں کو اسقدر لشکر دیکر روانہ کیا اور خزانہ بھی اتنا انکے ہمراہ کیا جو اور سلطنتوں
میں موجود نہیں ہے شاہ احد کے دربار میں تو یہ باتیں رہیں مگر لشکر جو روانہ ہوا تو جانب خانہ کعبہ
چلا اور وہ لوگ جو ایکبار صاحبقران سے عین گرمی جنگ میں فرار کر گئے تھے آپس میں کہتے تھے کہ
ابکی بار حمزہ کو قتل کرینگے اور خانہ کعبہ کو چھین لینگے ابکی بار واقعی مسلمان ہم سے نہ لڑ سکینگے اسقدر
لشکر بھی انکو ممکن نہیں ہے یہ باتیں کرتے ہوئے ایک ماہ کے بعد پھر قریب خانہ کعبہ پہونچے اور لوگوں نے
پھر حمزہ صاحبقران کو خبر پہونچائی کہ کفار جانب خانہ کعبہ آگئے ہیں آپکو پھر کچھ بند و بست کرنا چاہیے
صاحبقران نے پھر اپنے سرداروں کو جو کہ اُسوقت میں موجود تھے جمع کیا اور اہل عرب بھی شریک
ہوئے امیر کشور گیر بھی کچھ لوگ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار میں روانہ ہوئے جب خانہ کعبہ کے قریب پہونچے
صاحبقران نے دیکھا کہ کفار کے ہمراہ لشکر بیشمار ہے ہر ایک مغرور یہ دعوی رکھتا ہے کہ ابکی بار اہل اسلام
کو قتل کر کے پھرینگے امیر نے اپنے سرداروں سے کہا کہ یہ لڑائیاں بھی قابل دید ہیں افسوس وہ زمانہ
اب نہیں ہے کہ سب سردار موجود تھے ہر طرح کی خوشی سے ہم بھی خوش تھے جرأت کے سبب سے ولولہ
جنگ روز افزوں تھا اب بضرورت مقابلہ کرتے ہیں زمانہ اب نہیں ہے کہ شوق جنگ بیتاب کرے
اور جرأت سے بقصد شوق مقابلہ کریں اب محض اس غرض سے مقابلہ کیا جاتا ہے کہ کفار سر نہ اٹھائیں
اور خانہ کعبہ کیطرف آنے کا ارادہ نہ کریں یہ ہم لوگوں کی معبد گاہ ہے اسکی حفاظت اور اسکی وقعت کرنا
ہم لوگوں پر فرض ہے ورنہ اب وہ دن کہاں کہ شوق مقابلہ کریں اول تو وہ سن نہ رہا علاوہ اسکے کیسے
کیسے شیر جنسے لطف جنگ تھا آنکھوں کے سامنے پیوند خاک ہوگئے آنکھوں کی بصارت کم ہوگئی
ہاتھ میں رعشہ پیدا ہوگیا وہ ولولہ جاتا رہا اب کبھی ایسے خیال بھی نہیں آتے ہیں ہمراہیان صاحبقران
نے عرض کی یا امیر جو کچھ آپ فرماتے ہیں بہت صحیح ہے اب محض بغرض حفاظت خانہ کعبہ مقابلہ کیا جاتا ہے ورنہ
شوق جنگ کس میں باقی ہے اور دل کسکا خوش ہے صاحبقران یہ باتیں کرتے رہے خواجہ نے بارگاہیں
استادہ کرائیں امیر بارگاہ میں داخل ہوئے اسطرف لشکر کفار میں جو سردار تھا اُسکو ہرکاروں نے خبر
پہونچائی کہ اہل اسلام بھی آگئے ہیں سامنے بارگاہیں استادہ ہو رہی ہیں مگر بہت تھوڑے سے
جوان ہیں سردار لشکر کفار نے کہا کہ ایک نامہ حمزہ کو روانہ کرنا چاہیے کہ جسکا مضمون یہ ہو کہ اے حمزہ
اب ہم لوگوں سے مقابلہ نہ کرو ورنہ شکست اُٹھاؤگے کنج دباؤگے ہمارے ہمراہ ابکی بار لشکر اسقدر ہے
کہ جسکی حد و انتہا نہیں اور تم لوگ بہت ہی کم ہو اگر ہم اپنے لشکر کو اسوقت حکم دیں اور لشکر تم لوگوں پر
ایک ایک مٹھی خاک کی ڈالے تو تم لوگ دب جاؤ اور پتہ بھی تمہارا نہ ملے اسلیے اگر جان کو عزیز سمجھتے
ہو تو ہم سے مقابلہ نہ کرو اور واپس جاؤ ہم لوگ سلطان احد کا حکم بجا لائینگے خانہ کعبہ پر قبضہ کرینگے آخر اس میں
تم لوگوں کا کیا نقصان ہے تم اپنی اور معبد گاہ بنا لو کیا اسی پر منحصر ہے محض تم لوگوں کا خیال ہے اب ہم سے

اس مکان کو تم ہرگز نہ پاؤ گے سردار لشکر نے جو یہ راے ظاہر کی سب نے اس راے سے اتفاق کیا
اسوقت اسنے میر منشی کو بلایا اس مضمون کو لکھوا کر خدمت بابرکت صاحبقران مین روانہ کیا نامہ دار
لیکر آیا امیر اسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے سرداران عرب سے باتین کر رہے تھے کہ
ایک ہرکارے نے خدمت مین حاضر ہو کے عرض کی ایک نامہ دار لشکر کفار سے آیا ہے اور نامہ
لایا ہے امیر نے فرمایا نامہ دار کو میرے سامنے لاؤ مین اسکو دیکھون نامہ اُسکے ہاتھ سے لون چوبدار
پھر باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا صاحبقران نے اس سے نامہ لیکر پڑھا مضمون سے آگاہی
ہوئی امیر نے فرمایا اے نامہ دار اپنے سردار سے کہدینا کہ ہم اسکا جواب کل میدان جنگ مین
دینگے اسوقت اسکا جواب تم معقول نہ پاؤ گے کل کیفیت معلوم ہوئی یہ کہکر نامہ دار کو رخصت کیا
نامہ دار سردار لشکر کے پاس آیا کہا اے سردار مین نامہ لیکر گیا حمزہ نے نامہ پڑھا اور مجکو یہ جواب
دیا کہ جاکر اپنے سردار لشکر سے کہدینا کہ اس نامہ کا جواب کل میدان جنگ مین دینگے مین نے چاہا کہ
مین کچھ کہون اور تحریری جواب لون مگر حمزہ ثانی نے کہا کہ اب اصرار کی ضرورت نہین ہے ہمین جو اس کی
بابت جواب دینا تھا وہ ہم دے چکے اب زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہے مین نے اُسوقت اور کچھ کہنے کا
موقع نہ سمجھا خاموش چلا آیا سردار لشکر نے کہا حمزہ بہت سے طلسم فتح کرکے بہت مغرور ہوگیا ہے ایکدن
مین سب غرور مٹا دونگا سر میدان مجکو کیا جواب دیگا ہیبت لشکر سے آواز بھی نہ نکلے گی جواب دینا کیسا
میدان مین ٹھہرا نہ جائیگا مجکو اسکا منشا اسوقت معلوم ہوگیا اب مین اپنے یہان طبل جنگ بجواتا ہون
کل میدان جنگ مین جاؤنگا اس سے مقابلہ کرونگا دیکھون حمزہ مجھے کیا جواب دیتا یہ کہکے اُسنے اشارہ
کیا کہ لشکر مین جاکے کہو کہ طبل جنگ بجے اور سب لوگ تیار رہین کل میدان مین جاؤنگا اور حمزہ سے
مقابلہ کرونگا اسکے ملازمین نے جاکر لشکر مین خبر کی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہان موجود
تھے خبر لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران عالیشان لشکر حریف
مین طبل جنگ بجا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار مین آئے اور مقابلہ کرے صاحبقران
نے فرمایا ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی وتائید ربانی نقارہ رزمی پر چوب پڑی یہان طبل اسکندری پر چوب
پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین کفار کی یہ کیفیت تھی کہ جوانان اسلام کو دیکھکر ڈرے
جاتے تھے گو کثرت سے تھے مگر ہر ایک کا یہ قول تھا کہ عرب بڑے قوی الجثہ ہین اُنسے بچکر رہنا یہ لوگ
وقت جنگ کسی کی حقیقت نہین جانتے اور اب ایک شخص انکے ہمراہ مین ایسا موجود ہے جسکے سبب
سے یہ سب لڑائی مین جان لڑا دینگے ذرا سمجھ کے کل کارزار کرنا چاہیے ایسا نہو کہ عرب غالب آئین اور
ہم لوگ شکست اٹھائین لشکریون کے تو یہ خیال تھے مگر سردار فوج نے اپنے یہان کے افسرون
کو بلا کر کہا کہ صبح میدان کارزار مین جانا دشمن کو ہنر جنگ دکھانا تم لوگ بقدر ہو کہ عرب تمھارے
نصف بھی نہین ہین انکو خیال مین بھی نہ لانا لڑائی کا کل ہی فیصلہ کرا دینا اگر تم جیتے ہوگے تو ایک مسلمان
کل باقی نہ رہے گا خانہ کعبہ پر قبضہ ہو جائیگا یہان سے فتح و فیروزی خدمت سلطان مین چلینگے
وہان سے انعام ملین حکومت ملیگی بہادرون مین نام آور ہونگے ہر ایک ہماری عزت کریگا آئندہ
سلطان کو ہماری ذات سے تقویت ہوگی جب کوئی مہم عظیم پیش آئیگی پہلے ہملوگون سے مشورہ لیا جائیگا بڑی

بڑی نیکنامیاں حاصل ہونگی تملوگون کو یہی لازم ہے کہ کل خانہ کعبہ کو خالی کرالینا مسلمانونکو اسطرف نہ جانے
دینا اگر قتل کیے جاوین قتل کرنا اور اگر اسیر ہو سکین اسیر کر لینا جسطرح بن پڑے کل لڑائی کو فتح
کرکے واپس آنا لشکری یہ جواب دیتے تھے کہ ہملوگ حتے الوسع جان لڑا دینگے مگر اے سردار یہ لوگ
عرب مین انکی جرأت و شجاعت کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین انسے لڑکر ایک روز مین فتح پانا بہت مشکل
ہے اگر آپکا اقبال شامل حال ہوگا تو فتح بھی نصیب ہو جائیگی اور ظاہری کوئی صورت فتح کی معلوم نہین
ہوتی ہے سردار لشکر نے کہا تم سب کم ہمت ہو یہ تو خیال کرو کہ تم لوگ انسے کسقدر زیادہ ہو اور وہ لوگ
کسقدر کم ہین تمھارے یہان سامان جنگ کسقدر موجود ہے اور وہ لوگ کیسے بے سامان ہین اس حال
مین وہ تمھارے مقابلہ مین آتے خوف نہین کرتے اور تم ڈرے جاتے ہو سب نے جواب دیا
کہ آپ نے کبھی ان لوگون سے مقابلہ نہین کیا ہے اور ہم بخوبی تمام سب کے حال سے واقف ہین
بعض لوگ انمین ایسے ہین جو اسقدر فوج خیال مین بھی نہین لاتے ہین اگر انمین کوئی کہے تو تنہا مقابلہ
کرین پھر وہی ظفر یاب ہون خصوص وہ شخص جسکو سب صاحبقران کہتے ہین کیا آپ کو نہین معلوم
کہ اس شخص نے کہان کہان کی لڑائیان فتح کین اور کن کن لوگونکو زیر کرکے اپنا مطیع کیا حد کی بات
ہے کہ پردۂ قاف گیا اور وہان جاکر دیوؤنسے مقابلہ کیا دیو تاب مقابلہ نہ لائے کچھ فرار ہوئے کچھ دیوؤن
نے اسلام قبول کیا ان لوگونکے بیان جرأت مین بہت سی کتابین ہین اگر دیکھیے تو انکی کیفیت معلوم ہو آپ کو
ابھی ان لوگون سے سابقہ نہین پڑا ہے یہ سب تلوار کے دھنی ہین ہمت کے قوی ہین مرجانیکو حیات ابدی
جانتے ہین کیسی ہی مشکل پڑے مگر یہ کب ہارتے ہین انکی بات بات سے بہادری ظاہر ہوتی ہے اصل یون ہے کہ
انسے بڑھکر روۓ دنیا پر تیغ زن صف شکن پیدا نہین ہوئے جلال یہ ہے کہ ایسے بہادر ہین اور بت پرستونکے
دشمن ہین اسکے علاوہ خلق بھی ایسا وسیع ہے کہ آجتک ایسے خلیق کبھی نہین دیکھے انھی جوانکی اطاعت
مین مزا ہے وہ سلطنت مین لطف نہین ہے جس زمانہ مین حمزہ صاحبقران لشکر لیے ہوئے تلاش ساحران مین
پھرتے تھے ہمنے اسوقت مین انکے جاہ و حشم دیکھے ہین بادشاہت ہفت اقلیم کی حقیقت ان لوگون کے
سامنے نہ تھی اور انکے یہان کے جملہ سردارون کی الگ الگ سرکار تھی سب کے سردار بھی الگ
الگ تھے ہر ایک کے لشکر کا بادشاہ بھی الگ تھا ان لوگونکو مین جو گیا اور انہنے انکی اطاعت قبول
کی وہ بادشاہ ہفت کشور سے بڑھ گیا تحفہ جات ایسے ایسے ان لوگونکو دستیاب ہوئے تھے کہ کسی ساحر کا سحر
انپر تاثیر نہ کرتا تھا اور بڑے بڑے ساحر انکے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے آپ ان لوگون کے حالات سے
ابھی واقف نہین ہین اسوقت مین جو آپنے اس کیفیت سے ان لوگون کو دیکھا ہے تو یہ سمجھ لیا کہ مثل
ہمارے یہ بھی ہونگے آپ ہرگز یہ تصور نہ فرمائیے بلکہ لازم ہے کہ دعا کیجیے کہ انسے جان بچ جائے کس کی
طاقت ہے جو انسے لڑکر فتح پاسکے افسران لشکر نے جو سردار لشکر سے ایسی گفتگو کی سردار محو ہو گیا سب سے کہا
کہ تمنے قصیدہ بیان کیا یا یہ باتین صحیح ہین افسرون نے کہا ہملوگون نے اسی خیال سے ایسی کوئی بات آپسے بیان
نہین کی جو تعجب خیز ہوتی اگر اور باتین ان لوگونکی بیان کیجائین تو آپ ہرگز یقین نہ لائین سردار نے کہا ایک
بات تو ضرور ہے کہ یہ لوگ جری ہین مین نے جو نامہ بھیجا اسکا جواب حمزہ نے ایسا دیا کہ جس سے جرأت
ظاہر ہے مگر خالی جرأت سے کیا ہوتا ہے جب وہ اسقدر کم ہین کہ ہمارے نصف سے بھی ہو تمام حصہ مشکل ہین

تو ایسے وقت مین انکی ہمت انکو کیا فائدہ پہونچا سکتی ہے بلکہ اور سراسر نقصان ہے کیونکہ وہ جوش جرأت مین
ہمسے مقابلہ کرینگے اور ہملوگ انکو مارینگے انکی جرأت کچھ فائدہ انھین نہ پہونچائیگی افسرون نے جواب
دیا اے سردار ہمنے اسقدر آپکی خدمت مین عرض کیا مگر ابھی تک آپکو ذرا بھی خیال نہوا اُن لوگون مین
خالی جرأت ہی نہین ہے بلکہ جرأت کے برابر انمین قوت اور قدرت بھی ہے حمزہ نے اسوقت
آپکے پاس بجواب نامہ جو کچھ کہلا بھیجا ہے اُسکا ظہور دیکھیے کل میدان مین ہوگا اور حمزہ صاحبقران
جواب دینگے آپ انکی جرأت کو اور قدرت کو کل سر میدان دیکھ لینگے سردار لشکر نے کہا مین تم لوگون کو
زیادہ اُن لوگون کا مداح پاتا ہون اسکا کیا سبب ہے افسرون نے جواب دیا کہ اے سردار ہم جو کچھ کہتے
ہین یہ باتین بہت صحیح ہین انصاف کو کسیوقت ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور جو امر حق ہو اُسکے بیان سے
کنارہ کشی نہ کرنا چاہیے ہم اپنے مین انکی قوت نہین دیکھتے جو ان لوگون سے مقابلہ کرکے فتح پائین
سردار نے کہا اگر اسیطرح تملوگون کے دلون پر خوف ان لوگونکا غالب رہا تو فتح پاتا تو اور چیز ہے کل
سب لوگ انکی اطاعت قبول کرلوگے اور انکی طرف سے ہمین قتل کرنے آوگے افسرون نے جواب
دیا کہ یہ آپکا خیال خام ہے اگر ہمین اطاعت قبول ہوتی تو ہم آجتک کسکے منتظر رہتے اور کیون نہ انکی
اطاعت قبول کرتے بارہا اتفاق جنگ ہوا ہمارے اور ہمراہیون نے اطاعت قبول کی مگر ہمیشہ ہم لوگ
جان بچاکے نکل گئے اتنی عمر آئی ہمیشہ سے فن سپہگری کے ذریعہ سے روٹی کھائی عمر بھر مین دو چار بار
متفرق مقامات پر صاحبقران سے مقابلہ کیا مگر آجتک فتح کبھی نصیب نہوئی سب جگہ شکست اٹھائی
آپ اسقدر نازان ہین اور ہملوگون نے اُس لشکر کے ہمراہی مین تنہا صاحبقران سے شکست کھائی
ہے کہ جہان آپکے لشکر سے چارگونہ زیادہ مجمع تھا اور بڑے بڑے پہلوان شیر دل جمع تھے اور حمزہ
صاحبقران تنہا اُن لاکھون جوانان سے لڑے اور سب کو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہم لوگ بپاس
مذہب آجتک بچے رہے اور اطاعت صاحبقران قبول نہین کی ورنہ بارہا جی چاہا کہ صاحبقران
کی خدمت مین جائین رسم بڑھائین مگر پھر یہی خیال آیا کہ اگر وہان جائینگے تو صاحبقران ترک
مذہب کے واسطے ضرور فرماینگے دلائل ایسے پیش کرتے ہین کہ انسان اپنے مذہب کو حقیر سمجھنے
لگتا ہے اور اسی سبب سے جلدی سے مذہب اسلام اختیار کرلیتا ہے اور ہم لوگ تو ادنے درجہ کے
ہین وہ بادشاہ جو سحر مین یکتاے روزگار رہتے انھون نے اپنے عمر بھر کے ریاض پر خاک
ڈالی سحر سے توبہ کی اطاعت صاحبقران زمان اختیار کی ہم لوگون کو خیال مذہب بہ نسبت اور
لوگون کے زیادہ رہا اس سبب سے آجتک اطاعت قبول نہین کی سردار لشکر نے جواب دیا کہ
تملوگونکی کیفیت سے مجھے ٹھیک نہین معلوم ہوتی ایسا نہو کہ تم وقت جنگ حمزہ کے شریک ہو جاؤ
اور اُسکو مدد دو ہملوگون کو قتل کرو تو ہم بالکل بے بس ہو جائین اس سے مین جنگ نہ کرونگا اور تمھاری
کیفیت سلطان کو لکھونگا سلطان اسکی اور کوئی تدبیر فرماینگے یا تو مجھے لشکر اور روانہ کرینگے یا ہملوگون
کو وہان بلاکر اور کوئی انتظام کرینگے غرض اب ہم بے اطلاع سلطان لڑائی شروع نہین کرینگے
مجبور ہون کہ طبل جنگ بجوادیا ہے مجھپر واجب ہے کہ کل میدان مین جاکر ایک مقابلہ کرون پھر جیسا کچھ
ہوگا دیکھا جائیگا افسرون نے جواب دیا کہ صاحبقران کو ہماری مدد کی ضرورت کیا ہے اگر کوئی اور

دشمن آپ کا آسنے اور آپ پر حملہ کرے اُسوقت مین صاحبقران باوجود اس عداوت کے آپ ہی کی طرفداری کرین گے اور دشمن کو آکے قتل کرینگے وہ خود ہر ایک کی مدد کرنے کو اچھا جانتے ہین اور ہر ایک کی مدد لینے کو بُرا جانتے ہین اُنھین ہماری مدد کرنے کی خوشی جسقدر ہوگی اسقدر اگر ہم اُن کی مدد کرین تو اتنی خوشی نہوگی اور اے سردار آپ کا خیال خام ہے ہملوگ ہرگز کسی کی اطاعت قبول نہ کرینگے اگر ہمین اطاعت ہی قبول کرنا ہوتی تو آجتک بیٹھے نہ رہتے بلکہ سراسر شومی بخت تھی کہ ہمنے اطاعت قبول نہ کی ورنہ آج کسی ملک کے بادشاہ ہوتے سنا ہے کہ جب صاحبقران ثانی خانہ کعبہ کی طرف تشریف لانے کے ارادے سے جملہ امور سے تائب ہوگئے تو اُس وقت صاحبقران ثانی نے اپنے ہمراہیون کو بہت ملک کی حکومتین عنایت فرمادین اور جسقدر لشکر مین خزانہ رکھتے تھے سب ہماوران لشکر پر تقسیم فرمایا بدیع الملک کو بھی صاحبقرانی عطا فرمائی یہان تشریف لائے اب بدیع الملک مانند صاحبقران اول کے صاحبقرانی کررہے ہین اور اُن کی صاحبقرانی کو فروغ ہوگا مثل صاحبقران اول اُن کے نام کا بھی ڈنکا از قاف تا قاف بجیگا وہ امیر ثانی کے وقت مین بھی سب کاروبار صاحبقرانی کرتے تھے حمزہ ثانی برائے نام صاحبقران تھے سردار لشکر دیر تک یہ باتین سنتا رہا جب رات زیادہ گئی اُسنے افسرون کو رخصت کیا کہا اے افسران لشکر مجکو تمہاری ذات سے بڑا خوف ہے ایسا نہو کہ تم وقت جنگ صاحبقران کی رفاقت قبول کرو اور اُن کی طرف سے میرے ہلاک کرنے پر آمادہ ہو تو مین اُسوقت مین تمھارا کیا کرونگا خیر جو میرے مقدر مین لکھا ہے وہ ہوگا تم لوگ اب جاؤ مین اپنا دربار برخاست کرتا ہون افسرون نے کہا اے سردار ہملوگون سے یہ امید نہ رکھو ہم ہرگز شریک نہونگے اور صاحبقران کی اطاعت قبول نہ کرینگے اسقدر باتین فقط آپکے سنانے کو کہین کل آپ میدان جنگ مین ہم لوگون کی جان نثاریان دیکھیےگا کہ کسطرح حریف کو مارتے ہین اور کیونکر لڑائی مین جان لڑاتے ہین سردار خاموش ہورہا سب افسر اُٹھکر اپنے اپنے خیمون مین آئے سردار لشکر بھی اپنی خوابگاہ مین گیا مگر شب بھر خوف کے مارے نیند نہ آئی اور افسرون کی بھی یہی کیفیت سری بعض کی تو یہ حالت تھی کہ اپنے خیمے سے اُٹھکر دوسرے کے خیمے مین جاتے تھے اور کہتے تھے کیون بھائی کل جان مفت جائیگی مسلمانون سے جنگ کرکے کون فتحیاب ہوا ہے جو ہملوگ امید رکھین وہ جواب دیتا تھا کہ یہی خیال مجکو بھی ہے مگر کیا کرون مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا تو اتنی مسافت طے کرکے یہان آیا ہون واپس بھی نہین جاسکتا جو قسمت مین لکھا ہے وہ پیش آئیگا اگر یہ جانتے تو ہرگز وہان سے نہ آتے اسی گفتگو مین صبح ہولی اور لشکر اسلام سے آواز اذان آئی سردار لشکر کفار اپنی بارگاہ سے باہر آیا لشکر تیار ہونے لگا فوجین میدان کو جانے لگین اسطرف لشکر اسلام مین صاحبقران نامدار نے فریضہ سحری ادا کیا ہتھیار لگانے اپنی بارگاہ سے باہر آئے اور سب غازیان دیندار بھی حاضر ہوئے امیر ثانی بھی در بارگاہ صاحبقران پر آکے کھڑے ہوئے صاحبقران زیبان بعد شوکت وشان بارگاہ سے برآمد ہوئے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب سردارون کو ہمراہ

لیکر جانب کارزار روانہ ہوئے مقابلہ لشکر حریف مین پہونچکر صاحبقران نے لشکر کو آراستہ کیا اُس
طرف بھی صفین درست ہوئین نقیب نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا جوانان شیردل کو
جوش جرأت نے بیقرار کیا سب کے ہاتھ قبضۂ شمشیر پر پڑے مرکبون کو مہمیز کرنے لگے ہر ایک
کے دل مین یہ جوش تھا کہ تلوار کھینچکر لشکر حریف پر جا پڑین اور تیغ زنی کرکے ابھی اس لڑائی کو فتح
کر لین اس اثنا مین سردار لشکر کفار سے آگے بڑھا وسط میدان مین آکے کھڑا ہوا اور صاحبقران
کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے حمزہ مین نے تمہاری جرأت کی تعریف اور تمہارے اخلاق کی
صفت بہت سنی ہے میرے سب افسرون نے بیان کی ہے مگر افسوس ہے کہ تمنے اتنی عمر اپنی جنگ
وجدل مین صرف کی اور ابتک یہ نہین جانتے کہ مقابلہ کس سے ہوتا اور کیونکر کیا جاتا ہے آج جو
تم میدان جنگ مین آئے ہو تو شاید اپنے سردارونکی جانین تمہین عزیز نہین تم لوگ جیسے بدر جا کم ہو
اگر مقابلہ ہوگا تو تم کیونکر ہم لوگون کو روک سکوگے اگر ابھی چاہین تو ہم خانہ کعبہ پر قبضہ کر لین اور
تم منھ دیکھتے رہجاؤ مگر تمہاری خاطر سے ہمنے مقابلہ کرنا بھی گوارا کر لیا گو یہ امر بیکار ہے اور ہمارے
نامے کے جواب کے بارے مین نامہ دار سے تمنے کہا تھا کہ کل میدان جنگ مین جواب دینگے
مین اپنے نامہ کا اسوقت جواب چاہتا ہون صاحبقران نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا
او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے اگر اسوقت تیرے پاس اسقدر لشکر ہے تو تو ہمارا کیا کر سکتا ہے اور ہم
تجھسے کیا خوف کرینگے تو وہی ہے جو ایک بار ہمارے مقابلے سے فرار کر گیا تھا اب پھر لشکر جمع
کرکے آیا ہے تجھے ابھی تک بہادرون کی بات کہنے کا سلیقہ نہین ہے تجھسے اپنے نامہ کا جواب طلب
کرتا ہے اسکا یہی جواب ہے کہ مین تیرے مقابلے مین موجود ہون اگر کچھ جرأت ہے تو اب لشکر
کیطرف واپس نہ جانا اور خانہ کعبہ پر قبضہ کر لینا تو بہت دور ہے اور بالکل خلاف ہے کسی کی اتنی مجال
نہین جو خانہ کعبہ کیطرف آنکھ اُٹھاکے دیکھ سکے سردار فوج نے جو صاحبقران کی یہ گفتگو سنی کہا اے حمزہ
خالی جرأت سے کچھ کام نہ نکلے گا مفت تیری جان جائیگی اور سردار بھی قتل ہونگے صاحبقران
نے فرمایا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے اگر کچھ دعوے جرأت ہے تو یا خود مقابلے مین آ یا کسی اور کو میدان
مین بھیج اس گفتگو سے کچھ فائدہ نہین ہے سردار فوج واپس گیا لشکر مین آکے سپہ سردار جوانون
پر نگاہ ڈالی ایک پہلوان کو میدان کیطرف روانہ کیا وہ پہلوان میدان مین آیا اور با آواز بلند کہا اے گروہ
خدا پرستان مین تم لوگون کے مقابلے کیواسطے آیا ہون جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے
مین آئے یہ سنکر امیر ثانی نے صاحبقران زبان سے عرض کی یا صاحبقران یہ جوان
لوی ہیکل ہے اگر اجازت مرحمت ہو تو مین اس کے مقابلے مین جاؤن صاحبقران نے فرمایا
تمہین اختیار ہے ورنہ مین خود ارادہ کرتا ہون امیر ثانی نے عرض کی ابھی آپ توقف فرمائین
پہلے غلامان جانباز تو اپنی جانبازیان دکھالین پھر آپ کو اختیار ہے صاحبقران خاموش ہو گئے
امیر ثانی نے مرکب کو مہمیز کیا میدان مین آئے اُس جوان نے جو امیر ثانی کو آتے ہوئے
دیکھا کہا اے عرب مین تجھے خوب جانتا ہون کہ تو نے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا ہے اور
بہت سے طلسم فتح کیے ہین بہت عبادت خانے ہمارے مذہب کے برباد کیے آگاہ ہو کہ میرا نام

ہلال مغربی ہی آجتک تجھکو جیسے پہلوان سے لڑنے کا اتفاق نہوا ہوگا صاحبقران ثانی نے
فرمایا اس یاوہ گوئی سے کوئی فائدہ نہین ہے تو بڑا بہادر ہے اسوقت بھی توہی میدان سے سرخرو
ہوکر جائیگا مگر مقابلہ کرنا منظور ہے یا نہین ہلال مغربی نے جواب دیا کہ اسیواسطے میدان
مین آیا ہون امیر ثانی نے فرمایا اگر اسیواسطے آیا ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اُس پہلوان
نے پہلے صاحبقران سے دیر تک اسی بات پر اصرار کیا کہ اے امیر ثانی پہلے تم وار کرو
مین ہرگز وار نہ کرونگا بھلا امیر ثانی اس بات کو کب قبول کرتے آخر مجبور ہوکے اُسی نے
پہلے نیزے کا وار صاحبقران ثانی پر کیا امیر نے اُس وار کو خالی دیکر فرمایا اے ہلال مجھ
سے وار کر تا نیزہ تیرے ہاتھ سے نکل جائیگا ہلال نے کہا آجتک بڑے بڑے آزمودہ کارون نے
جنگ کرنے کا اتفاق ہوا مگر کسی نے میرے ہاتھ سے نیزہ نہین نکالا تم عبث یہ دعویٰ کرتے ہو
صاحبقران نے فرمایا دیکھا جائیگا اُسنے غصہ مین دوسرا وار کیا امیر نے ہاتھ کا تھپیڑا اس کے ہاتھ
پر مارا کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا ہلال کو کمال خفت ہوئی جھلاکے کمر سے تلوار نکالی
صاحبقران نے بھی تیغ آبدار نیام انتقام سے کھینچی ہلال نے تلوار کا وار کیا امیر نے
سپر پر اسکا وار روکا پھر اسنے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اُس وار کو خالی دیا اسیطرح اُسنے
متواتر سات وار صاحبقران پر کیے امیر نے سب وار اُسکے خالی دیے کر خبردار
خبردار کہکر تلوار لگائی ہلال نے سپر سر کے بچانے کو اُٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کو کاٹ کر
سر مین در آئی اور سر کو دو پارہ کرکے گردن مین در آئی گردن سے گزر کر سینے تک پہونچی
کمر کو کاٹ کے زین فرس پر بھی نہ ٹھہری زمین مین ایک بالشت اُتر گئی ہلال کے بیچ کب
چار ٹکڑے ہوئے اس وار پر لشکرون مین شور تحسین و آفرین بلند ہوا سردار لشکر نے دیکھا اگر
اسیطرح یہ لوگ مقابلہ کرینگے تو تمام لشکر ختم ہو جائیگا کوئی اپنی فتح نہ پائیگا یہ سوچ کے لشکر کو
اشارہ کیا کہ سب ملکر ٹوٹ پڑو اس جوان کو مار لو خبردار زندہ واپس نہ جانے پائے
اشارہ پاتے ہی سب لشکر بڑھا صاحبقران زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کیطرف لشکر
کفار ہلوہ کرکے آتا ہے صاحبقران زمان نے اپنا مرکب آگے بڑھا دیا امیر کا بڑھنا تھا کہ
اور جسقدر سرداران عرب موجود تھے سب آگے بڑھے وسط میدان مین پہونچ کے دونون
لشکر آپس مین مل گئے تلوار چلنے لگی جنگ مغلوبہ ہونے لگی خون کے دریا بہنے لگے سر کفار کے
اُڑنے لگے ہنگامہ گیر و دار بلند ہوا تا شام جنگ مغلوبہ رہی قریب غروب آفتاب لشکر کفار تاب
مقابلہ نہ لایا لشکر کے پاؤن میدان سے اُٹھ گئے لاکھ سردار لشکر نے سب کے دل بڑھائے
بہت کچھ لالچ دیا مگر کوئی میدان مین نہ ٹھہرا سرداران عرب نے تعاقب کیا دور تک کفار کے
سر اُڑاتے چلے گئے جب بالکل اندھیرا ہوگیا اور کفار بھی دور نکل گئے صاحبقران نے سردارون
سے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہے کفار بہت قتل ہوئے اب انکو واپس جانے دو انکی قضا نہین
سب لوگ ارشاد امیر سے ٹھہر گئے صاحبقران نے اس روز وہین قیام فرمایا دوسرے دن
اپنے لشکر گاہ کی طرف تشریف لائے مال کفار پر قبضہ کیا سب غازیون کو تقسیم فرمایا ایک

روز کے بعد وہان سے پھر یہی دولتسرا کو تشریف لائے مگر گنہگار جو مقابلہ صاحبقران سے فرار ہوئے
تھے ایک روز ایک شب برابر بھاگتے ہوئے چلے گئے جب دوسرا روز ہوا ان لوگون
کی حالت بہت ہی ابتر ہوئی سردار لشکر مین بھی طاقت رفتار باقی نہ رہی مجبور ہوکے وہان
قیام کیا لشکریون سے کہا ایسا نہو کہ حمزہ یہان بھی آجائے تو آفت برپا ہو پھر سب اسے
مرجانے کے اور کچھ مین نہ پڑیگا تو فرار کی بھی طاقت باقی نہین ہے افسرون نے کہا ہم لوگ واقف
ہین حمزہ کا یہ دستور نہین ہے کہ فراریون کا اسقدر تعاقب کرے اب حمزہ بھی اپنے لشکر کیطرف
واپس گیا ہوگا سردار فوج نے کہا مجکو اب ایک خیال ہے افسرون نے کہا اپنے خیال کو ظاہر کیجیے
شاید کوئی اچھی بات نکلے سردار نے کہا اب اگر مین واپس جاؤنگا تو بادشاہ احد فورًا مجکو قتل
کریگا اور میرے ہمراہی جو عربون کے ہاتھ سے نہین قتل ہوئے ہین انکو بھی زندہ نہ چھوڑیگا
کیونکہ اسنے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ فتح و فیروزی واپس آؤگے تو مین انعام مین ملک و مال
دونگا اور تمہاری بڑی عزت کرونگا اور اگر شکست اٹھا کے آؤگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا
وہ ضرور ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا افسرون نے کہا اسکا یہی علاج ہے کہ اب اسکے ملک
مین واپس نہ چلیے اور کسیطرف کا عزم فرمایئے بادشاہ کو اگر خیال بھی ہوگا تو وہ برائے
تحقیق کچھ آدمی روانہ کریگا یہان جو شخص آئیگا وہ اس کیفیت کو جاکر بیان کریگا بادشاہ ہم
لوگون کو کہان پائیگا اگر کچھ اپنا خیال کریگا تو اور لشکر یہان روانہ کریگا وہ لوگ بھی اگر اسیطرح
یہان سے واپس جائینگے جس طرح ہم لوگ جاتے ہین سردار لشکر کو یہ بات پسند آئی اس
شب تو اسی صحرا مین بے سروسامانی کی حالت مین بسر کی دوسرے روز مع تمام
ہمراہیون کے ایک جانب روانہ ہوا کہ حال اسکا وقت پر بیان کیا جائیگا

## اب کیفیت بادشاہ احد کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسنے لشکر جانب خانۂ کعبہ روانہ کیا تھا تو روز اپنے دربار مین ذکر کیا کرتا تھا کہ اب وہ لوگ
ضرور فتح کرکے واپس آئینگے لشکر بھی بہت ہمراہ ہے اور میری تاکید کا بھی خیال ہے مین نے
یہ کہدیا ہے کہ اگر فتح کرکے واپس آؤگے خلعت و انعام ملک و مال پاؤگے اور اگر شکست اٹھا کے
آئے تو ہر ایک کا سر کاٹ کے شہرپناہ پر آویزان کیا جائیگا یقین ہے اس دہمکی سے اور جان
لڑادین اور لڑائی کو فتح کرین ہوا خواہ اسکے خوشامد کی راہ سے کہدیا کرتے تھے کہ جو کچھ آپ
فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا اور وہ لوگ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے کیونکہ لشکر آپنے انکے ہمراہ اسقدر
کیا ہے کہ تمام شہر عرب مین اتنی آبادی نہین ہے جسوقت یہ لوگ جائینگے اہل عرب خوف سے
مقابلے مین نہ آئینگے اسی گفتگو مین کئی ماہ گذر رہے اور بادشاہ احد کو خیال ہوا کہ اسقدر زمانہ گذرا
ابھی تک کوئی خبر ان لوگون کی نہ آئی اور کچھ حال کسی اور کی زبانی بھی نہ معلوم ہوا کہ ان سب پر کیا
گذری لڑائی فتح ہوئی یا سب مارے گئے بادشاہ کو جو یہ خیال آیا اپنے اہل دربار سے مخاطب
ہوکر کہا کہ چند آدمی عرب کیطرف روانہ کرو وہ جاکر دیکھین کہ جو لوگ یہان سے لشکر لیکر گئے ہین

آخر کیا گذری ابھی جنگ ہو رہی ہے یا فراغت پائی اگر فراغت ہوئی تو کسکو فتح نصیب ہوئی اور کسنے
شکست اٹھائی اہل دربار نے کہا ہم آج ہی اس خبر کے واسطے آدمی روانہ کرتے ہیں بہت جلد
اسکی کیفیت آپکو معلوم ہو جائیگی یہ کہکے وزرا نے چند کس برائے خبر جانب عرب روانہ کیے اور
سب پر تاکید کر دی کہ خبردار جہانتک ممکن ہو جلد آنا دیر نہ لگانا وہ لوگ روانہ ہوئے ایک ماہ کے
بعد یہاں آکے پہونچے ساکنان دیار عرب سے کیفیت جنگ دریافت کی ان لوگوں نے سب حال
بیان کیا یہ جاسوس پھر احد کی جانب روانہ ہوئے اور ایک ماہ میں قطع راہ کرکے شہر احد میں داخل
ہوئے سپہلے وزرا کو اپنے آنے سے اطلاع دی وزیروں نے ان سب کو اپنے پاس بلایا
کیفیت دریافت کی ان لوگوں نے کہا ہم لوگوں نے ساکنان شہر سے کیفیت جو دریافت کی انھوں
نے کہا مدت ہوئی کہ ایک لشکر خانہ کعبہ کیطرف آیا دو روز کے بعد شکست کھاکے میدان سے بھاگ
گیا بہت سے لوگ آپکے ساتھ کے مسلمان ہوئے اور نصف سے زیادہ قتل ہوئے باقی سب
لوگ مال وخزانہ چھوڑ کے بھاگ گئے وزرا نے جو یہ سنا آپس میں کہا کہ ہم لوگوں نے جو خیال کیا تھا
وہ نہوا اور مسلمان پھر فتیاب ہوئے مگر اب ایسی فکر کرنا چاہیے کہ بادشاہ کو کد ہو جائے اور خود
کوشش کرکے یہاں سے روانہ ہو یہ سوچ کے وزرا نے اُن لوگوں سے کہا کہ جب ہم تمھیں حضور
بادشاہ میں طلب کریں اور سلطان کیفیت جنگ دریافت کریں تو اسطور سے کہنا کہ ہم لوگ
حسب الحکم عرب میں گئے اور وہان کے باشندوں سے کیفیت جنگ دریافت کی انھوں نے
جواب میں کہا کہ بادشاہ احد نے کیا فراری سواروں کو یہاں بھیجا تھا وہ لوگ ایک دن بھی مقابلے
میں نہ ٹھہرے اور بخوف جان مسلمان ہو گئے اگر خود بادشاہ احد یہاں آئیں اور ایکبار جنگ کریں
تو حال معلوم ہو یا تو انکو بھی ہم لوگ مسلمان کریں یا قتل کرکے چھوڑیں اور احد میں جاکر ہر ایک کو مسلمان
کریں اس طور سے تم بیان کرنا پھر لوگ اسکی گفتگو سلطان سے کرینگے اُن لوگوں نے قبول کیا
وزرا نے سب کو رخصت کیا آپ دربار میں بادشاہ احد کے آئے بادشاہ اُسوقت بھی یہی ذکر
کر رہا تھا کہ ابھی تک وہ لوگ بھی واپس نہیں آئے جنکو خبر لینے کے واسطے روانہ کیا تھا وزرا نے
جاتے ہی کہا یا سلطان وہ لوگ وہان سے خبر لیکر آئے ہیں اگر حکم ہو تو دربار میں طلب کیے
جائیں تا حاضر ہو کر جو کچھ انھوں نے سنا ہے خود عرض کریں بادشاہ نے کہا بلاؤ میں خود بھی انھیں
کی زبان سے سننا چاہتا ہوں وزرا نے ہرکاروں سے کہا کہ جاکر اُن لوگوں کو بلا لاؤ چوبدار باہر
آئے یہ لوگ تو پہلے سے یہاں منتظر تھے ہی جیسے ہی چوبداروں نے آکے اُنسے کہا یہ اُن کے
ہمراہ اندر آئے بادشاہ کے پاس پہونچے شاہ احد نے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے وہاں جاکے
دریافت کیا تو کیا معلوم ہوا اُن لوگوں نے جواب دیا کہ جب ہم یہاں سے گئے سپہلے خانہ کعبہ
کے قریب پہونچے وہاں کسی کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کے لشکر عرب میں آئے اور وہاں اس جنگ
کی کیفیت دریافت کی ساکنان شہر نے جو جو کلمات آپکی شان میں کہے ہیں ہم لوگوں کی مجال
نہیں جو انکو زبان سے نکال سکیں مگر صرف اسقدر عرض کیے دیتے ہیں کہ آپ کے لشکر نے
شکست کھائی اور سب فرار ہوئے مسلمانوں نے انکا تعاقب کیا خوب تلوار چلی سردار بخوف جان

مسلمان ہوگئے اور بہت سے قتل ہوئے نصفت سے کم زندہ بچے وہ نہیں معلوم بخوف حضور کس
طرف نکل گئے مگر ساکنان عرب کو اپنی جرأت و شجاعت پر بڑا ناز ہے آپ کی شان میں جو جو
کلمات کے ہیں ہم لوگ انکو کیونکر بیان کریں اگر خبر لینے کو نہ جاتے تو یہان واپس بھی نہ آتے جو کچھ
ہوتا جواب باصواب دیتے وہ لوگ ہمین بھی قتل کرتے مگر حق نمک سے ادا ہو جاتے بادشاہ
نے جو یہ گفتگو ان سب کی سنی کہا ارے ان لوگون نے بتلا کیا کہا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ
کو کہا اُسکو ہم کیونکر ظاہر کرین جو کلمات انھون نے اپنی زبان سے نکالے جسے ہرگز ادا نہ ہونگے
بادشاہ نے کہا مین نے تم لوگون کی گستاخی معاف کی بیان کرو مین بھی تو آگاہ ہون کہ انھون
نے کیا کہا ہے سب نے کہا کہ اہل عرب کا یہ قول ہے کہ شاہ احد اگر خود بھی آتے تو اسی طرح
ذلت اٹھا کر یہان سے جاتے کچھ بن نہ پڑتا یا تو ہم لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوتے یا اسلام
قبول کرتے اے سلطان یہ سب ان باتون کا خلاصہ ہے جو ان لوگون نے بیان کی تھین اور یہ بھی
کہا تھا کہ وہان جسقدر لوگ ہین سب فراری ہین کسی کو جنگ کرنے کا سلیقہ نہین ہے سب فراری
احد مین جمع ہین ہم لوگ کیا عرض کرتے اسکا مزہ جب ہے کہ آپ خود لشکر کشی کیجیے اور وہان چلکر
ان لوگون سے مقابلہ کرکے سب کو زیر کیجے تب انھین کیفیت جرأت ہماری ان معلوم ہو بادشاہ
نے جو یہ تقریر سنی وزرا سے کہا مین نے ناحق ان فراریون کو کعبہ کی جانب روانہ کیا اگر جانتا کہ
یہ لوگ ایسے ہونگے تو ہرگز روانہ نہ کرتا اور خود لشکر ہمراہ لیکر جاتا مگر اب لازم ہوا کہ بہت جلد لشکر کشی
کرکے جاؤن اور ان لوگون کو اپنی جرأت دکھاؤن جب تک مین نہ جاؤنگا وہ لوگ زیر نہونگے وزرا
نے کہا اے شہریار خادم آپ سے بہتر نہین سمجھ سکتے واقعی اسوقت جو کچھ حضور فرماتے ہین یہ بہت
صحیح ہے اپکا وہان ایکبار تشریف لیجانا ضرور ہے جبتک آپ وہان جاکر ایکبار ان لوگون کو زیر نہ
کرینگے اُسوقت تک سب مسلمان ایسی ہی باتین کرتے رہین گے اور کسی کو آپ کی جرأت پر
یقین نہوگی بادشاہ احد نے کہا کہ لشکر مین حکم دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین اور تم لوگ
بھی انتظام کرو مین بہت جلد یہانسے جاؤنگا اور مسلمانون سے کعبہ کو خالی کرا لونگا وزرا کا تو
خاص منشا یہی تھا اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا ایک ماہ تک درستی کی
بعد ایک مہینے کے وزرا نے بادشاہ سے آکر کہا کہ اے شہریار سب سامان درست ہے جب
مزاج مبارک مین آئے یہان سے سفر کیجیے بادشاہ احد نے کہا اگر سب سامان درست ہے
تو مین کل یہانسے روانہ ہو جاؤنگا وزرا بہت خوش ہوئے لشکر مین اسیوقت اطلاع دی کہ کل
صبح سے سب لوگ مسلح و مکمل رہین سلطان یہان سے سفر کرینگے جانب ملک عرب روانہ ہونگے لشکر
مین سب لوگون نے اُسی شب جینے کا سامان درست کر لیا جن جن کو عزیزون سے ملنا ضروری تھا
سب جاکر رخصت ہوئے دوسرے روز علے الصباح بادشاہ احد لشکر گران ہمراہ لیکر وہانسے
روانہ ہوا وزرا کو اپنے ملک مین برائے انتظام چھوڑ دیا صاحب وقعہ نے اس جگہ پر لکھا ہے کہ
جب سلطان احد روانہ ہوا اسکے ہمراہ سات لاکھ جوان زرہ پوش سے اور علاوہ انکے اور
لوگ معمولی جیسے کہ لشکرون مین ہوا کرتے ہین کثرت سے تھے اُس روز تو شہر سے باہر نکلکر قیام

کیا لشکر بھی اُترا دوسرے روز آگے روانہ ہوا ایک ماہ کے عرصہ میں قریب ملک عرب پہونچا
لوگوں نے صاحبقران زمان کو خبر دی اور امیر کو ضرورت اجازت ہوئی صاحبقران
نے اجازت جنگ حاصل کی اور سرداران عرب کو اپنے ہمراہ لیکر حضرت نے مکہ سے سفر کیا
اور خانہ کعبہ کیطرف روانہ ہوئے جسوقت صاحبقران قریب خانہ کعبہ پہونچے امیر نے
احرام باندھا پہلے حج بیت اللہ سے فراغت کی پھر مقابلہ کر لینے کے واسطے روانہ ہوئے
جب صاحبقران قریب لشکر بادشاہ اصد پہونچے سرداران عرب نے جو کثرت لشکر بادشاہ
اصد دیکھی صاحبقران سے عرض کی کہ آپ نے کثرت لشکر ملاحظہ فرمائی امیر نے فرمایا خدا مالک
ہے وہی ظفر دیگا اُس مرتبہ جو لوگ لشکر ہمراہ لیکر آئے تھے وہ بھی بہت تھے مگر خدا نے انپر بھی فتحیاب
کیا اب اُسی معرکہ کی خفت اُٹھائے ہوئے لوگوں نے جاکر بادشاہ سے شکایت کی اُنکو غیرت
آئی لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے خدا اسپر بھی فتح دیگا کچھ زیادتی لشکر سے فتح نصیب نہیں
ہوتی ہے بلکہ افضال الٰہی سے اور امداد غیبی سے ایک دوسرے پر فتح پاتا ہے یہ فرماکر صاحبقران
نے خیموں کے واسطے مقام تجویز فرمایا خواجہ نے بارگاہیں وہیں استادہ کرائیں امیر بارگاہ میں
داخل ہوئے اور سب شرفائے عرب اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے مصاحبین سلطان اصد نے
جاکر بادشاہ سے کہا کہ لشکر مسلمانان بھی آگیا ہے بادشاہ نے جو یہ خبر پائی کہا میں بہت مشتاق
ہوں دیکھوں عرب کے باشندے کیسے ہیں میں نے ان لوگوں کے قوی الجثہ اور حسین ہونے
کی بہت تعریف سنی ہے اسوقت چلکر دیکھونگا یہ کہکے اپنی بارگاہ سے اٹھا باہر آیا لوگوں سے کہا
بارگاہیں لشکر عرب کی کسطرف ہیں لوگوں نے کہا آپکے سامنے جو بارگاہیں معلوم ہوتی ہیں یہی
لشکر ہے بادشاہ نے کہا اور لوگ اسکے کہاں ہیں یہ تو چند بارگاہیں چند خیمے معلوم ہوتے
ہیں لشکر ہے اور لوگ کہاں ہیں سب نے کہا کہ ان لوگوں کا لشکر یہی ہے اور لشکر نہیں رکھتے
بادشاہ نے کہا میں ناحق انکے مقابلے کو آیا اگر چاہوں تو میں تنہا جاکر ان سب لوگوں کو زیر کر لوں
میں یہ سمجھے تھا کہ وہ لوگ بھی لشکر بیشمار رکھتے ہونگے سب جوان قوی ہیکل ہونگے اتنے سے
مجمع پر ان لوگوں کو یہ ناز ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ کا فرمانا بہت بجا ہے ہم لوگوں
کو بھی یہ حال معلوم نہ تھا ورنہ آپ کو ہرگز آنے نہ دیتے کہ آپ تشریف لائیں اور ان لوگوں سے
مقابلہ کریں مگر اب تو آپ تشریف لائے ہیں ان لوگوں سے مقابلہ کیجئے واپس چلنا بھی خلاف ہے
نام بدنام ہوگا بادشاہ اصد نے کہا مجھے ان لوگوں سے مقابلہ کرتے یہی خیال ہوتا ہے کہ
سب یہی کہینگے کہ سلطان نے کن لوگوں سے مقابلہ کیا اگر ایسا ہی شوق جنگ تھا تو کسی برابر
والے سے مقابلہ کرتے تو لطف جنگ حاصل ہوتا مصاحبین نے کہا اے شہریار یہ خیال بھی آپکا
بجا ہے مگر اور کوئی ایسا نہیں کرسکتا جسوقت سب یہ سنینگے کہ سلطان اصد نے صاحبقران زمان کو
شکست دی تو ہر ایک کے دل میں یہ خیال ہوگا کہ واقعی سلطان نے کارنمایاں کیا کیونکہ پہلے شان
وشوکت حمزہ کی ایسی تھی جسکے سبب سے ہر ایک اسکی تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہے اب اس
حال کی کسی کو کیا خبر کہ حمزہ کا جاہ و حشم باقی نہیں اگر یہ امر مشہور بھی ہوگا تو بھی آپ کی نیکنامی ہے اور

اس شخص کا آپ کے ہاتھ سے قتل ہونا بھی بہت اچھا ہے کیونکہ حمزہ نے کیسے کیسے بزرگان دین کو قتل
کیا اور کیسے کیسے عبادت خانے ہم لوگوں کے برباد کیے اس سبب سے بھی سب آپ کی
تعریف کرینگے اور بہت سے بادشاہوں پر آپکی ہیبت بھی ہوگی مصاحبین نے جو یہ باتیں کین
سلطان احد سے کہا اگر تم لوگ ایسی باتیں نہ کرتے تو میں ہرگز مقابلہ نہ کرتا بادشاہ احد یہ کہہ رہا
تھا کہ صاحبقران زمان امیر حمزۂ عالیشان اپنی بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادموں نے کرسیان
بچھا دین بادشاہ نے جو صاحبقران کو دیکھا اپنے ہمراہیوں سے پوچھا کہ یہ عرب ضعیف کون ہے
اس ضعیفی میں اسکی یہ کیفیت ہے کہ جوانوں سے بہتر ہے کیا رعب و داب ہے معلوم ہوتا ہے
کسی سردار ہے سب نے کہا کہ حمزۂ عرب یہی ہے اسی نے بزرگان دین کو قتل کیا ہے اور اسی
نے ہم لوگوں کے عبادت خانے برباد کر دیے ہیں بادشاہ نے کہا اس کو اپنی جرأت پر
ناز ہے اور لوگ جو اسکے ہمراہ ہیں وہ اس رعب و داب کے نہونگے سب نے کہا کہ اگر
کوئی اور باہر آئیگا آپ ملاحظہ فرما لینگے یہ ذکر تھا کہ امیر ثانی اپنی بارگاہ سے برآمد ہوئے
بادشاہ نے امیر ثانی کو دیکھکر کہا کہ یہ شخص کون ہے سب نے کہا کہ یہ صاحبقران ثانی فرزند
حمزۂ عرب ہے امیر ثانی کے بعد اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں سے باہر آئے بادشاہ
نے جو سب کو دیکھا بہت متعجب ہوا اپنے ہمراہیوں سے کہا اس لشکر میں جسقدر لوگ ہیں سب
ایک صورت کے ہیں واقعی یہ سب شجاع بھی ہونگے انکی قلت پر نظر نہ کرو یہ ضرور میرے
لشکر سے اچھی طرح مقابلہ کرینگے اور خوب لڑینگے یہ ذکر کرتا ہوا اپنی بارگاہ کے اندر آیا تخت
پر بیٹھا سب لوگ اسکے سامنے آکر بیٹھے بادشاہ نے کہا اگر حمزہ میری اطاعت قبول
کرے تو میں اسکو اپنی کل فوج کا سردار بناؤں اور تمام مملکت کو اس کے انتظام میں دوں
لوگوں نے کہا یہ امر غیر ممکن ہے بادشاہ نے کہا میں ایک نامہ اسکے پاس بھیجتا ہوں دیکھوں
کیا جواب دیتا ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار حمزہ بڑا حاضر جواب ہے آپ اسکو نامہ بھیجا نہ
کریں ورنہ وہ جواب ایسا دیگا کہ ناگوار خاطر مبارک ہوگا بادشاہ نے کہا اتنے تو اس کی سب ہی باتیں ناگوار
خاطر ہونگی اگر ایسا ہی ہوگا تو کیا مضائقہ ہے میں لکھوں خاطر میں کیا اچھا ہو اگر وہ راضی ہو جائے اور میری
اطاعت قبول کرے سب نے کہا ایسا بہت سے شہریاروں نے کیا ہے مگر حمزہ نے
آجتک کسی کی اطاعت قبول نہیں کی آپ بیکار انکو نامہ لکھتے ہیں بادشاہ نے جواب دیا
کہ حمزہ مرد عاقل معلوم ہوتا ہے اسوقت میں کوئی جواب ایسا نہ دیگا کہ جو میرے خلاف ہو کثرت
لشکر کو دیکھکر وہ بھی گھبرا گیا ہوگا جواب مجھے دیگا سب لوگ خاموش ہو رہے بادشاہ نے
میر منشی کو بلایا کہا نامہ اس طریقہ سے لکھو کہ حمزہ کو معلوم ہو کہ بادشاہ کو میرے حال پر رحم آیا
ہے اور از راہ قدر دانی مجھکو طلب فرماتے ہیں مطلب یہ کہ اے حمزہ میں ایک مدت سے
تیری شجاعت کی تعریف سنتا تھا اور مجھے بہت شوق تھا کہ ایکبار تجھے دیکھوں اتفاق سے
یہ وقت ہاتھ آیا آج جو تجھے دیکھا بہت ضعیف پایا گو تیری شجاعت کے ذکر سنکر مجھے شوق جنگ
پیدا ہوا تھا مگر اب تجھ میں وہ طاقت و قوت کہاں باقی ہے اسی سبب سے مجھے تیرے حال پر رحم آیا کہ

اس ضعیفی مین تو میرے لشکریون کے ہاتھ سے ذلیل نہو یہان سب جوانان شیردل موجود ہین اور تیرے
ہمراہی سب ضعیف ہین ایک دم مین یہ سب کو زیر کرینگے سب کے ساتھ تو بھی مبتلاے
مصیبت ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب ضعیفی مین بدنامی کا خیال کر اور میری اطاعت قبول کر کہ
مین تجھے اب بھی اپنے لشکر کا سردار بناؤن گا اور انتظام ملک تیرے حوالے کرونگا منشی نے
اس مضمون کو لکھا بادشاہ نے کہا ہمارا چوبدار خاص اس نامے کو لیجائے اور ابھی اس کا
جواب لائے چوبدار اسی وقت اس نامے کو لیکر صاحبقران زمان کی بارگاہ کے قریب آیا لوگون
نے اسکو روکا چوبدار نے نامہ دکھایا ملازمین صاحبقران نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ ہم تمھاری اطلاع
کرتے ہین جو حکم صادر ہوگا وہ کیا جائیگا یہ کہکے خادمان صاحبقران نے بارگاہ امیر مین
اطلاع کی کہ ایک نامہ دار بادشاہ احمد کا آیا ہے اور ایک نامہ بھی لایا ہے صاحبقران
نے فرمایا اندر بلا لو ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے ساتھ اندر لیگئے امیر نے نامہ دار
کو دیکھا لباس زرین پہنے ہوئے سونے کا عصا ہاتھ مین لیے ہوئے امیر نے اپنے
سردارون سے فرمایا کہ یہ چوبدار خاص معلوم ہوتا ہے کسی غرض خاص سے بادشاہ نے
نامہ بھیجا ہے مگر چوبدار نے جو امیر کی شان و شوکت پر نگاہ کی تو رعب صاحبقران اسپر
غالب ہوا چوبدار نے جھک کے سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر فرمایا اے چوبدار
کسکا نامہ لایا ہے چوبدار نے نامہ نذر کیا صاحبقران نے لفافے کو چاک کیا نامہ پڑھنا شروع
کیا جب تمام و کمال عبارت پڑھ چکے نامہ دار سے فرمایا کہ ہماری طرف سے یہ جواب دینا کہ
بہت سے کفار نے اس مضمون کے نامے مجھے روانہ کیے اور اپنی جان بچانے کی صورتین
نکالین مگر مین نے سب کے جواب مین جو شرط کر دی وہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے اور اگر
تمھارا بادشاہ آگاہ نہو تو اس سے کہدینا کہ اسلام قبول کرنے سے عبث انکار کرتے ہو کفر کو
ترک کرو شب و روز میرے پاس رہنا ہوگا تمھاری ہی غرض ہے کہ مین تمھارے لشکر کا
انتظام کرون اسکے واسطے بھی مین تمھین ایک منتظم دونگا اور تمھاری سلطنت کی ترقی کی بھی صورتین
بہت کچھ پیدا ہو جائینگی اور جبتک تم اسلام قبول نہ کروگے مین ہرگز تمھارا دوست نہین
ہون میدان مین تمھارا سر بھی جدا کرونگا اور تمھاری فوج کو بھی تباہ کردونگا جو جو تکلیفین مجھسے پہونچائی
جائینگی تمھین پہونچاؤنگا اگر تمھین اپنی جان عزیز ہے اور میری محبت تمھارے دل مین ہے تو
اسلام قبول کرنے سے انکار نہ کرو باقی جواب اس نامے کا میدان جنگ مین دیا جائے گا
چوبدار نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تحریر فرماوین تو مناسب ہے امیر نے فرمایا ایسے
مہمل نامے کا جواب لکھنا بیکار ہے اگر کوئی مطلب ضروری ہوتا تو مین اسکا جواب لکھ دیتا چوبدار
بخوف زیادہ نہ کہہ سکا سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا بادشاہ
احمد اسکا منتظر تھا نامہ دار اسکی بارگاہ مین آیا بادشاہ نے اس کی صورت دیکھتے ہی کہا اے
نامہ دار کیا جواب لایا نامہ دار نے کہا کہ مجھسے حمزہ نے کچھ نہین کہا بادشاہ نے کہا
کیا جواب نامے کا اپنے ملازم کے ہاتھ بھیجے گا نامہ دار نے کہا جواب بھی نہین آنے گا

بادشاہ نے کہا آخر جب تو نے نامہ دیا تو اُسنے نامہ پڑھ کے کیا کہا جوبدار نے جواب دیا کہ
جو کچھ اُنھون نے کہا ہے مین سوء ادب سمجھکر اُسکو عرض کرنا نہین چاہتا ہون بادشاہ نے کہا
جو کچھ کہا ہے تو شوق سے بیان کر تجھے کیا عذر ہے جوبدار نے کہا جب مین نے جاکر نامہ
دیا اور حمزہ نے اُس نامے کو پڑھا تجھے یہ جواب دیا کہ ایسے نامے بہت کفار نے میرے پاس
بھیجے مین نے اُنکے جوابات جو دیئے وہ سب کو معلوم ہین اگر تیرے بادشاہ کو اُسنے آگاہی نہو
تو کہدینا کہ اسلام قبول کرنے مین کیا انکار ہے اگر میری محبت تمھارے دل مین ہے تو اپنے مذہب
باطل کو ترک کرو اور دین حق اختیار کرو تمھاری سلطنت کی ترقی بھی کردیجائیگی اور انتقام لشکر
بھی ہو جائیگا یہ باتین بالکل خلاف ہین بہت سے کافر اپنی جان بچانے کی غرض سے ایسی ہی
باتین بنایا کرتے ہین مین اسکا جواب تحریری ہرگز نہ دونگا زبانی جاکر کہدینا اور جو باتین
علاوہ اسکے تحریر ہین اُن سب کا جواب کل میدان جنگ مین دونگا بادشاہ احد کو یہ بات
سنکر غصہ آیا اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا کہ تم لوگ جیسا حمزہ کو کہتے تھے ویسا ہی ہے
اُسکو ذرا بھی عقل نہین ہے یہ بھی نہ سمجھا کہ بادشاہ احد کے پاس اسوقت اسقدر لشکر ہے جو جس
اگر وہ چاہیگا تو ایک دم مین ہم لوگون کو اسیر کرلیگا ایسا واہیات جواب دیا اب مین بالکل اُسکا
لحاظ نہ کرونگا اور کل میدان جنگ مین اسکا سر اپنی تلوار سے جدا کرونگا خود اُس کے مقابلے
مین جاؤنگا ہنر جنگ دکھاؤنگا مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ اُس سے کیا مقابلہ
فرمائینگے آپ کے واسطے باعث ہتک ہے کہ آپ اُس سے مقابلہ کرین غلامان جانباز
کس واسطے موجود ہین یہ لوگ اُس سے مقابلہ کرینگے بادشاہ نے کہا ایسے شخص کا میرے
ہاتھ سے قتل ہونا اچھا ہے اور کوئی اگر اُسکو قتل کریگا تو نازیبا ہے حمزہ نامآور شخص ہے اُسنے
بہت سی لڑائیان سر کی ہین بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا ہے اگر وہ میرے ہاتھ سے قتل
ہوگا تو لوگون کو میری ہیبت ہوگی اور سب یہی کہین گے کہ شاہ احد نے حمزہ کو قتل کیا
مصاحبین نے پھر اُس سے کہا کہ آپ اُس سے اگر مقابلہ کرینگے تو اسوقت جو بات آپ کو
حاصل ہے یہ نہ رہیگی ابھی سب لوگ آپکو شجاعت و بہادری مین بیمثال جانتے ہین اور کسی کو آپ
کا ہم ہنر و تصور نہین کرتے غرض اس طرح کی باتین کرکے مصاحبین نے اس کے خیال کو
تبدیل کیا بادشاہ نے کہا اسوقت طبل جنگ کے واسطے اجازت دو کہ لشکر مین طبل جنگ بجے
ملازمین لشکر مین آئے کہا بادشاہ کا حکم ہے کہ لشکر مین طبل جنگ بجے ملازمین نے اُسی وقت
طبل پر چوب لگائی ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین آئے
پہلے ہاتھ اُٹھا کے دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران بادشاہ احد کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے
وہان یہی چرچا ہو رہا ہے کہ کل میدان جنگ مین جائینگے ہنر جنگ دکھائینگے اُن لوگون
کو اپنی کثرت پر زیادہ ناز ہے جانتے ہین کہ مسلمان بہت کم ہین کیونکر مقابلہ کرینگے صاحبقران
نے فرمایا خدا مالک ہے خالق حقیقی اُسکا نام ہے وہی فتح دیگا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
وہتا ہمہ زبانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین

تیاریاں جنگ کی ہونے لگیں اسی سامان میں رات بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردۂ مشرق سے
برآمد ہو کر فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا دنیا میں چار سو روشنی ہوئی صاحبقران زمان بیدار ہوئے
خادموں نے برائے وضو پانی حاضر کیا امیر نے وضو کر کے نماز پڑھی بالا پوش کشتیاں سلاح
کی لیکر حاضر ہوئے امیر نے ہتھیار ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے
یہاں سب سردار منتظر تھے صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے سب کو ہمراہ لیا جانب میدان
جنگ روانہ ہوئے اُس طرف سے بادشاہ احد اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان میں آیا دونوں
لشکروں کی صف بندی ہوئی نقیبوں نے نقابت کی گرد کیست گڑ کا کہکر ہٹے بادشاہ نے ایک
پہلوان سے کہا کہ تو میدان میں جا اور کسی سردار نامی کو تاک کر اپنے مقابلے میں بلا پہلوان
میدان میں آیا امیر کے لشکر کی طرف دیکھا لگا اسکی صاحبقران ثانی سے لڑی مانند دیو کے
پکارا کہ اے امیر ثانی میرے تمہارے اور ایک جنگ میں بھی مقابلہ ہوا تھا مگر اُس روز
میرے دل کی حسرت نہ نکلی تھی آج اتفاق سے پھر تمھیں یہاں پایا آج پھر میرے دل کی حسرت
نکلے گی اگر شوق جنگ ہے تو میدان میں آؤ امیر ثانی صاحبقران زمان کے پاس آئے عرض
کی یہ پہلوان مجھے اپنے مقابلے میں بلاتا ہے آپ سے اجازت کا امیدوار ہوں صاحبقران
نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان میں آئے اُس پہلوان نے کہا اے حمزہ
ثانی تم نے مجھے نہیں پہچانا میرا نام کاموس بن اشکبوس ہے ایک معرکہ میں مجھ سے تمہ مقابلہ
پڑا تھا مگر اُس روز میرے دل کی حسرت اچھی طرح نہ نکلی تھی آج میں دیکھونگا کہ تم میں کیسے
ہنر جمع ہیں امیر نے فرمایا اے کاموس مجھے مطلق نہیں یاد کہ کب تجھ سے مقابلہ ہوا مگر یہ جانتا
ہوں کہ تو بے فرار ہوئے میرے ہاتھ سے نہ بچا ہوگا یا کوئی اور مکر کر کے چلا گیا ہوگا
کاموس نے جواب دیا کہ میں آج تک کسی لڑائی سے نہیں بھاگا مگر اُسوقت اور ہی سبب تھا
جو مقابلہ موقوف رہا تھا خیر آج امتحان ہو جائیگا امیر نے کہا تجھے اختیار ہے اب زیادہ باتیں
نہ کر جنگ کے واسطے میدان میں آیا ہے پہلے اُسے انجام دے پھر اور باتیں کرنا کاموس
نے گرز گران سر اُٹھایا صاحبقران کے سر پر لگایا امیر ثانی نے سپر کو چہرے کی پناہ
کیا گرز سپر پر پڑا امیر گھوڑے پر قائم رہے ذرا بھی جنبش نہوئی کاموس متعجب ہوا کہا اے
حمزہ ثانی میں جانتا تھا کہ تم سپر اور نہ اُٹھا سکوگے مگر کمال کیا کہ میرے گرز کا وار روک لیا
اگر میں پہاڑ پر ایک گرز لگاتا تو ریزہ ریزہ ہو جاتا حمزہ ثانی نے مسکرا کے فرمایا اے کاموس
اسقدر تکبر کو دل میں راہ نہ دے کہ تکبر مرد کیواسطے بہت برا ہے اگر وار کرتا ہے تو دو دوار کر
اور اگر ہمت پست ہوگئی ہو اور مقابلے کو جی نہیں چاہتا تو اپنے لشکر میں واپس جا اور کسی کو
بھیج کاموس نے کہا اے امیر ثانی میں اپنے لشکر میں یوں واپس نہ جاؤنگا آج میرے تمہارے
فیصلہ ہے کیا اتنی سی ضرب روک کے تمہیں کچھ ناز ہو گیا ہے میرا پورا ہاتھ نہ پڑا تھا ایسی ضرب اگر
روک کر مرکب پر قائم رہو تو میں جانوں کہ تم مرد میدان ہو صاحبقران ثانی نے فرمایا اے
کاموس تو دو دوار بھی کر لے تیرے دل میں حسرت باقی نہ رہجائے کاموس نے گینڈے

کو روک کے رکابون مین پانؤن جما کے دونون ہاتھون سے گرز اُٹھایا صاحبقران نے پھر بھی
نہ اُٹھائی اسنے وار کیا امیر نے بیچ مین اُسکا ہاتھ روک لیا پنجہ مروڑ کے گرز چھین لیا لشکر مین
صدائے تحسین بلند ہوئی کاموس خفیف ہوا میان سے تلوار نکالی اور کہا اے امیر ثانی
یہ تیغ میری بے امان ہے کیا ہوا اگر تجھ وار گرز کے خالی گئے مگر اب اس تلوار سے پناہ
پانی مشکل ہوگی صاحبقران نے فرمایا اے کاموس جیسے گرز کی ضرب مین چھین ویسا ہی کچھ تیغ کی
بھی جانتا ہوگا امیر ثانی نے جو یہ فرمایا اس کو اور زیادہ ندامت ہوئی کہا اے عرب تو اپنے تئین
بڑا مرد میدان تصور کرتا ہے دیکھون اب میری تلوار سے کیونکر بچتا ہے یہ کہکے اس نے
وار کیا صاحبقران نے تلوار کو سپر پر روکا اسنے دوسرا وار بصد چالاکی کیا امیر نے ہاتھ
بچا کے قبضے پر ہاتھ ڈال دیا تلوار اس کے ہاتھ سے چھین لی توڑ کے پھینکدی پھر تو کاموس
اور زیادہ خفیف ہوا کہا اے عرب تو نے مجھے دو لشکرون کے درمیان مین ذلیل کیا ہے
مین تجھے زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا پہلے اپنے حربے درست کر پھر مجھسے کچھ کہنا
کاموس نے کہا اے عرب اب مین تجھسے کشتی لڑونگا امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہے تو مین
انکار نہین کرتا یہ کہکے صاحبقران مرکب سے اترے کاموس بن شکبوس بھی گینڈے سے
نیچے آیا دوڑ کے صاحبقران ثانی کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا امیر نے اس کو زمین سے اُٹھا لیا
صاحبقران اول امیر ثانی کی یہ قوت دیکھکر خوش ہوئے لشکر مین سب کی زبان سے
کلمۂ تحسین نکلا امیر ثانی نے چکر دینا شروع کیا کاموس نے جب اسلام قبول نہ کیا امیر ثانی
نے اسکو اس زور سے زمین پر پٹکا کہ اس کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے بادشاہ احد
نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ واقعی یہ لوگ بڑے صاحب
قوت ہین کاموس سے پہلوان کو زمین سے اُٹھا لیا اُس کے سب حربے چھین لیے
اسنے مقابلہ کرنے کو دیوچا تھین یہ کہکر اُسنے ایک پہلوان کی طرف پھر اشارہ کیا وہ بھی صف سے
کلمات لاف و گزاف منھ سے نکالتا ہوا میدان کی طرف چلا امیر ثانی کے سامنے پہونچ کے کہا اے
حمزہ ثانی آگاہ ہو کہ مین ارچند قوی گردن ہون مین نے یہ مشق بہم پہونچائی ہے کہ پورا نیزہ پہاڑ
مین غرق کر دیتا ہون مجھسے آجتک فن نیزہ بازی مین کسی نے مقابلہ نہین کیا ہر شہر مین میرا نام
مشہور ہے تمھاری جرات و ہمت کی بہت دنون سے تعریف سنتا تھا کہ تم بھی فنون جنگ مین
کامل ہو اس کی کیفیت جنگ مین بھی دیکھی اب چاہتا ہون آج تجھسے مقابلہ ہو جائے امیر نے
فرمایا جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ارچند قوی گردن نے جواب دیا کہ مین سوائے نیزے کے اور
کسی حربے سے جنگ نہین کرتا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے نیزہ ہی سے جنگ
کر ارچند قوی گردن نے نیزہ اُٹھایا بند باندھنا شروع کیا دو مین وار صاحبقران پر کیے
امیر ثانی نے سب وار اسکے خالی دیے ارچند قوی گردن متحیر ہوا گھوڑے کو روک
کے کھڑا ہوا کہا اے صاحبقران ثانی واقعی مین نے تمھین جیسا سنا تھا پایا مگر اب مین
پھر آخری وار کرتا ہون اگر اسے بچ جاؤ تو مین تمھین مرد میدان تصور کرون امیر نے فرمایا

اجازت کی کیا ضرورت ہے مین تیرے مقابلہ مین موجود ہون ہو وار تیرا جی چاہے کر ارجند قوی
گردن نے نیزے کے وار کرنا شروع کیے جب بہت سے وار صاحبقران نے خالی دیے
اور امیر ثانی کو یہ خیال آیا کہ یہ بھی اسکی ایک گت ہے مجکو تھکا کر قتل کرنا چاہتا ہو تو صاحبقران
ثانی نے تلوار میان سے لی اور کہا اے ارجند قوی گردن ہوشیار رہنا اور سمجھ کے وار
کرنا ارجند قوی گردن نے کہا مین ہوشیار ہون تم تلوار کا وار کرو مین نیزے پر روکونگا
صاحبقران نے فرمایا مین وار کرتا ہون ہوشیار رہنا ارجند ہوشیار ہو گیا صاحبقران
نے تلوار کا وار کیا ارجند قوی گردن نے چاہا نیزے کی ڈانڈ پر روکون مگر دست
زبردست صاحبقران تلوار نے نیزے کی ڈانڈ کو کاٹا ارجند قوی گردن کے خود پر
پڑی خود کو کاٹ کے سر مین در آئی اسکو دو پارہ کر کے گیند سے کے دو ٹکڑے کے
زمین پر جا کے ٹھہری صاحبقران نے آفرین و مرحبا ارشاد فرمایا امیر ثانی نے سلام کیا اسکے
بعد اور آٹھ پہلوان لشکر کفار سے آئے باری باری صاحبقران کے ہاتھ سے قتل ہوئے
جب دس پہلوان ایک وقت مین صاحبقران ثانی نے قتل کیے بادشاہ احد کے ہوش
اڑ گئے اپنے سردارون سے کہا کہ اب مجھے ان لوگون کی جرأت معلوم ہوئی کہ یہ لوگ
لشکر سے مقابلہ کرنا بڑی بات نہین جانتے ہین انکے واسطے مجھے اب اور انتظام کرنا پڑا
مگر آج تو وقت مراجعت آگیا ہے دن بالکل باقی نہین اب طبل بازگشت بجوائے دیتا ہون کل
دیکھا جائیگا یہ کہکے اپنے لشکر مین اطلاع دی کہ طبل بازگشت پر چوب پڑے امیر ثانی میدان سے بفتح و فیروزی
واپس آئے صاحبقران نے بہت کچھ تحسین و آفرین کی اپنے لشکر کیطرف واپس ہوئے
مگر بادشاہ احد جو اپنی بارگاہ مین آیا اپنے مصاحبین سے کہا کہ آج مین نے ترتیب جنگ
مسلمانان دیکھی واقعی یہ لوگ بلا کے ہین لشکر اگرچہ کم رکھتے ہین مگر ان مین سے ایک ایک ہزار ہزار
پر بھاری ہے ان لوگون سے یون مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے کل جس وقت کوئی سردار
میدان مین آئے اور اسکے مقابلے کے واسطے کوئی ہمارے لشکر سے بھی جائے تو سب
لوگ سپر جنگ کے واسطے آگے بڑھ جانا جب اسکو مصروف و غافل دیکھنا اسوقت دھوکا دیکر ٹوٹ
پڑنا زندہ نہ چھوڑنا سب نے اس رائے کو پسند کیا بادشاہ نے کہا اگر اس طرف کچھ لوگ
امداد کو بڑھین تو ادھر سے تمام لشکر ٹوٹ پڑے اور جنگ مغلوبہ کر کے عدون کو پسپا کر دین
مصاحبین بادشاہ اپنے لشکر مین آئے سب کو تعلیم کیا کہ کل اسطرح جنگ کرنا اور جو اسکے خلاف
کریگا وہ سزاے سخت پائیگا لوگون نے جواب دیا کہ حکم سلطان سے انحراف کرنے کا کیا سبب
ہے مگر مسلمانون سے لڑ کر عہدہ برآ ہونگے مصاحبین بادشاہ نے کہا تمھین ایسی باتین کہنا زیبا نہین
دین جو کچھ حکم سلطان ہو اسکے موافق کرو سب لوگ خاموش ہو رہے اس شب مین سبب کہ
اضطراب و سد رجہ باکسی کو نیند نہ آئی جب سحر ہوئی اور لشکر اسلام سے آواز اذان آئی
تو سب کا نشہ خواب غفلت سے بیدار ہوئے بادشاہ احد اپنی بارگاہ سے باہر آیا
گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان کے روانہ ہوا اس طرف سے

صاحبقران نامدار ادائے فرائض سحر سے فراغت حاصل کر کے سلاح ذات پر آراستہ کر کے
بارگاہ سے باہر آئے خادموں نے مرکب حاضر کیا امیر کشور گیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار
ہوئے سب سردار ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہوئے امیر میدان جنگ میں تشریف لائے لشکر کی
صفیں درست ہوئیں نقیبوں نے نکلکر نقابت کی کیفیت کر کا کمکر ہٹے بادشاہ احد نے ایک
جوان کی طرف اشارہ کیا یہ بھی کہدیا کہ امیر ثانی کو بلانا اور کسی سے مقابلہ نہ کرنا وہ پہلوان لشکر سے
نکلا میدان میں آکے سلحشوری دکھا کے لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوا کہا اے امیر ثانی کل تم نے دس
جوان میرے لشکر کے قتل کیے آج میں چاہتا ہوں کہ تم سے مقابلہ کروں امیر ثانی صاحبقران
زمان کے قریب حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران پہلوان مجکو اپنے مقابلے میں بلاتا ہے
اجازت مرحمت فرمایئے امیر نے فرمایا جاؤ خدا کے حوالے کیا حفظ رسول میں دیا امیر ثانی
میدان میں آئے اُس پہلوان نے کہا اے امیر ثانی آگاہ ہو کہ بہمن سرہنگ میرا نام ہے
بہت سے پہلوانوں کو میں نے زیر کیا ہے سب میری اطاعت کے حلقے اپنے کانوں میں
ڈالے ہیں تمہاری جرأت وشجاعت کے شہرے سنے ہیں آج میں دیکھوں کہ تو کیسا مرد میدان
ہے امیر نے فرمایا میں تیرے سامنے موجود ہوں جو مزاج میں ہو حربہ پیش کر اُس نے تلوار میان
سے لی صاحبقران پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے لشکر شاہ احد کے لوگ تماشا دیکھنے کو
آگے بڑھ آئے امیر ثانی و بہمن میں تلوار چلنے لگی بہمن نے متواتر صاحبقران پر دس وار کیے
مگر امیر ثانی نے سب وار خالی دیے صاحبقران تو اُس طرف جنگ میں مصروف تھے اور
سرداران اسلام بھی بغور کیفیت جنگ دیکھ رہے تھے کہ بادشاہ احد نے اپنے لشکریوں
کو اشارہ کیا وہ لوگ تو اس بات کے منتظر تھے چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے صاحبقران
زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کو چاروں طرف سے لوگوں نے گھیرا ہے امیر نے بھی
اسپ صبادم کو مہمیز کیا امیر کے بڑھنے سے اور سب سردار بھی آگے بڑھے بادشاہ
احد نے سب لشکر کو اشارہ کیا صاحبقران زمان بعد تعجیل امیر کے قریب آپہونچے اُس طرف
لشکر احد کے لوگ آئے تلوار چلنے لگی صاحب دفتر نے اس مقام پر لکھا ہے کہ تین شبانہ
روز تلوار چلی اور صاحبقران زمان اور امیر ثانی برابر لشکر کفار سے جنگ کرتے رہے
کیفیت لشکر کفار کی یہ تھی کہ جب سو تھک جاتے تھے تو وہاں سے ہٹتے تھے اُنکی جگہ پر اور سو
پہلوان آجاتے تھے ایک ایک سردار کو سو سو دو دو سو پہلوان اسطرح گھیر کر لڑتے تھے جب
تیسرا روز ختم ہوا تو بادشاہ احد تاب مقابلہ نہ لایا لشکر کی ہمت میں بھی فرق آگیا سب کے
پاؤں میدان کارزار سے اُکھڑ گئے امیر نے باآواز بلند کہا ہاں اے بہادرو یہ وقت ایسا
ہے کہ پھر ہاتھ نہ آئیگا ان کافروں کا تعاقب نہ چھوڑنا سب نے گھوڑوں کی باگیں اُٹھا دیں لشکر
کفار گریزان ہوا ایک روز کامل سب لشکر بھاگتا چلا گیا جب دوسرا دن شروع ہوا اور باشندگان
احد میں طاقت فرار بھی باقی نہ رہی بادشاہ تو چند سرداروں کے ہمراہ نکل گیا مگر اور سب لشکری
مجبور ہو کے وہیں ٹھہر گئے اور سب نے صاحبقران کی خدمت میں عرض کی یا امیر ہم

ہم اسلام قبول کرتے ہین ہمکو پناہ دیجئے صاحبقران زمان ٹھہر گئے سب لوگ حاضر خدمت
فیضدرجت صاحبقران زمان ہوئے امیر نے سب کو کلمہ پڑھایا سب نے اسلام قبول
کیا صاحبقران ثانی نے اس روز وہین قیام کیا ملازمین امیر نے سب سامان درست
کیا صاحبقران زمان نے مع ہمراہیون کے خاصہ نوش فرمایا اور وہان سے اپنے لشکرگاہ
کیطرف روانہ ہوئے کہ حال انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

## اب کیفیت بادشاہ احد کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ مع چند مصاحبین بھاگ کر نکل گیا دوسرے روز ایک شہر مین پہونچا وہان کا بادشاہ
تخشب تاجدار تھا اُسنے جو آمد سلطان احد کی خبر پائی برائے استقبال شہر سے باہر آیا
اپنے ہمراہ شہر کے اندر لیگیا وہان پہونچ کے تخشب تاجدار نے کیفیت دریافت
کی کہ اے سلطان یہ تو فرمایئے کہ یہ کیا مصیبت پیش آئی جو آپ اس بے سروسامانی سے یہان
تشریف لائے بادشاہ احد نے سب کیفیت بیان کی تخشب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں مین مسلمانون
سے اسکا عوض لونگا سب کو قتل کرونگا آپ یہان براحت و آرام تشریف رکھیں مین کل یہان
سے ہرکارون کو روانہ کرونگا کہ وہ جاکر دیکھیں مسلمان کہان پر مقیم ہین وہین لشکرکشی کرکے جاؤنگا
اور مسلمانون کو زندہ نہ چھوڑونگا سلطان احد بہت خوش ہوا تخشب تاجدار کے یہان مقیم
رہا دوسرے دن تخشب تاجدار نے اپنے ہرکارون کو بلایا اور کہا کہ جاکر تحقیق کرو کہ لشکر
مسلمان یہان سے کتنی دور پر مقیم ہے ہرکارے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر
کیا جائے گا

## اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر مع لشکر گران طرف اپنے لشکرگاہ کے روانہ ہوئے ایک دن کے بعد لشکرگاہ مین
آکے پہونچے مال و اسباب کفار کا جو قبضے مین آیا امیر نے غازیون کو تقسیم فرمایا خواجہ نے عرض
کی یا امیر تشریف رکھیے اور اس جنگ کی کیفیت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
بیان فرمایئے کہ باعث خوشنودی ہے امیر نے فرمایا خواجہ مین اب یون واپس نہ جاونگا جسوقت
مین خدمت والا مین گیا تھا تو وعدہ کرکے آیا تھا کہ سر سلطان احد کا حاضر کرونگا اس سبب
سے مین اب بے سر لیے ہوئے نہ جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا امیر نہین معلوم اب بادشاہ
احد کہان گیا امیر نے فرمایا سب حال دریافت ہو جائیگا یہ فرما کے لشکریون کو بلایا سب
سے کہا کہ بادشاہ احد کو بتاؤ کہ کہان گیا ہے مین جبتک اسکو قتل نہ کرونگا سب مجھے اضطراب
رہیگا سب نے عرض کی یا امیر ہم لوگ اس کے حال سے آگاہ نہین ہان ہرکارون کو
روانہ کرتے ہین یہ لوگ بہت جلد پتہ لگا لینگے امیر نے کہا اسیوقت ہرکارون کو روانہ کرو
افسران فوج نے اسیوقت ہرکارون کو چارون طرف روانہ کیا تاکید کردی کہ سلطان احد

جہاں سے اُنکو مطلع نہ کرتا طرف دیکھکر چلے آتا صاحبقران زمان کا ارادہ ہے کہ اُس کو زیر تیغ کرین ہرکارے چاروں طرف روانہ ہوئے کیفیت اُنکی وقت پر بیان کیجائیگی اب حال اُن ہرکاروں کا عرض کیا جاتا ہے جنکو تخشب تاجدار نے روانہ کیا تھا اور جو تلاش صاحبقران مین روانہ ہوئے تھے یہ ہرکارے بہت دنون تک پریشان رہے کہین صاحبقران زمان کو نہ پایا ایک روز ایک صحرا مین پہونچے شدت سے پیاسے تھے ایک چشمے کے قریب پہونچکے پانی پینے لگے کہ سامنے سے کچھ لوگ آتے ہوئے معلوم ہوئے ہرکارے اسطرف متوجہ ہوئے جب وہ لوگ قریب آکے پہونچے ہرکارون نے کہا کیون بھائی تمنے اسطرف کوئی لشکر تو نہین دیکھا ہے یہ لوگ لشکر اسلام کے ہرکارے تھے اور اُن لوگون کو پہچانتے تھے انھون نے انکار کیا سبب پوچھا کہ تم لوگ لشکر کو کیون دریافت کرتے ہو کیا کام ہے سب نے کہا کہ ہمین سلطان تخشب تاجدار نے بھیجا ہے کہ مسلمانون کے لشکر کو دریافت کرین جہان وہ لوگ ہون اُنکے حال سے سلطان کو مطلع کرین ہرکارون نے کہا کہ لشکر اسلام کے دریافت کرنے سے کیا غرض ہے اُن لوگون نے سب کیفیت بیان کی کہ بادشاہ احد وہان جاکر مقیم ہوئے ہین انھین کے واسطے دریافت کرنے کی ضرورت ہے ہمارے سلطان کا یہ ارادہ ہے کہ جہان حمزہ عرب ہو وہان جاکر اُسکو قتل کرین اور سلطان احد کی تکلیف کا بدلا لین لشکر اسلام کے ہرکارون نے کہا بادشاہ احد بھی تمھارے سلطان کے ہمراہ آئینگے اُن لوگون نے جواب دیا کہ وہ تو نہ آئینگے مگر ہمارے شہنشاہ اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آئینگے اور اُنکی طرف سے لڑینگے لشکر اسلام کے ہرکارے یہ سنکر بہت خوش ہوئے اُسی وقت اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے دو روز کے بعد لشکر مین پہونچے صاحبقران ان لوگون کے منتظر تھے جیسے ہی امیر کو خبر ہوئی کہ ہرکارے جو برائے تحقیق بادشاہ احد گئے تھے وہ سب واپس آئے ہین امیر نے فرمایا سب کو میرے سامنے لاؤ مین کیفیت دریافت کرون کہ بادشاہ احد کہان ہے اور کسنے اُسکو اپنے یہان چھپایا ہے لوگ ہرکارون کو امیر کے سامنے لیگئے صاحبقران کو ہرکارون نے سلام کیا دعا دیکر عرض کی یا امیر یہان سے قریب ایک شہر ہے وہان کا بادشاہ تخشب تاجدار ہے بادشاہ احد وہین جاکر چھپا ہے بلکہ تخشب تاجدار کا ارادہ یہ ہے کہ لشکر کشی کرکے یہان آئے اور آپ سے مقابلہ کرے مگر بادشاہ احد وہین رہیگا وہ نہ آئے گا امیر نے فرمایا مین خود کل یہان سے روانہ ہونگا اور اُس سے کہلا بھیجونگا کہ بادشاہ احد کو میرے حوالے کر ورنہ تیرے شہر کو بھی تباہ کرونگا یہ فرماکے خواجہ کو بلایا خواجہ سے ارشاد فرمایا کہ سامان چلنے کا درست کرو مین کل یہان سے جانب شہر تخشب روانہ ہونگا بادشاہ احد وہین جاکر پوشیدہ ہوا ہے گو تخشب تاجدار کا یہ ارادہ ہے کہ میرے مقابلے کے واسطے آئے مگر وہ خود آئیگا اور بادشاہ احد کو اپنے ہمراہ نہ لائیگا اس سبب سے مین خود وہان جانے کا ارادہ کرتا ہون خواجہ نے حکم پاتے ہی سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز صاحبقران زمان نے بعد شوکت و کشان مع افسران لشکر و خدم و حشم کے وہان سے جانب شہر تخشب کے سفر کیا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت تخشب تاجدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اُسنے ہرکارے چارون طرف روانہ کیے اور سب ہرکارون نے آکر اُس سے کہا کہ ہمین حمزہ عرب کا پتہ نہین ملتا ہے بادشاہ احد نے کہا مین نے تم لوگون کو پتہ بتا دیا تھا اگر وہان جاتے تو ضرور نہین حمزہ راہ مین ملتا تخشب تاجدار نے کہا اب زیادہ تحقیق کی ضرورت نہین مین لشکر لیکر جانب کعبہ جاتا ہون اگر راہ مین حمزہ سے ملاقات ہوگئی تو مین مقابلہ کرونگا ورنہ جب خانۂ کعبہ کے قریب پہونچونگا تو ضرور حمزہ میرے مقابلے کے واسطے آئیگا یہ کہکے اُسنے لشکر کو اطلاع دی کہ سب لوگ تیاری کرین مین دو ایک روز مین یہانسے جانب خانۂ کعبہ جاؤنگا لشکر مین اُسی وقت سے تیاری ہونے لگی دو روز کے بعد تخشب تاجدار نے بادشاہ احد کو اپنے تخت پر بٹھایا اور آپ تلاش صاحبقران مین جانب خانۂ کعبہ روانہ ہوا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچا اسکو صحرا کی فضا پسند آئی اپنے ملازمین سے کہا کہ مین آج یہین مقام کرونگا کل پھر یہان سے روانہ ہونگا بارگاہین استادہ ہوجائین ملازمین نے اُسی وقت بارگاہین استادہ کین تخشب تاجدار اپنی بارگاہ مین گیا اور سب اُسکے ہمراہی بھی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے شب بھر تخشب تاجدار نے بسر کی صبح کو سردارون نے آکے کہا کہ تشریف چلنے کیواسطے کون وقت قرار دیا ہے تخشب تاجدار نے کہا ابھی مین ایک روز اور رہونگا اس صحرا کی سیر اچھی طرح سے نہین کی ہے آج دن کو اس صحرا کی سیر کرونگا سب سردار خاموش ہورہے تخشب تاجدار نے کہا مرکب تیار کرکے لاؤ مین اس صحرا کی سیر کو جاؤنگا ملازمین اسکے اُسی وقت مرکب تیار کرکے لائے تخشب تاجدار اپنے چند رفقا کو ہمراہ لیکر جانب صحرا برائے سیر روانہ ہوا چارونطرف جنگل مین پھرنے لگا ایک سبزہ زار کے قریب پہونچا وہان چشمۂ آب مصفا نظر آیا تخشب تاجدار اُس چشمے کے قریب بیٹھ گیا اپنے رفیقون سے باتین کرنے مین مصروف ہوا تخشب تاجدار رفقا سے باتین کررہا تھا کہ ایک جانب صحرا سے گرد اُڑی سب لوگ اُسطرف مخاطب ہوئے تخشب نے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر کہین جاتا ہے یہ کہکے تخشب تاجدار اُٹھا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ نزدیک سے چلکر لشکر کی سیر کرین رفقا اسکے ہمراہ ہوئے تخشب تاجدار ایک بلندی پر آیا سب رفیقون کو ہمراہ لیکر کھڑا ہوا اتنی دیر مین لشکر بھی قریب آیا تخشب تاجدار نے لشکر کو جو دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا ہم جسکی تلاش مین جاتے تھے وہ خود یہان آگیا یہ لشکر حمزہ کا ہے اور جو لوگ اسکے ہمراہ ہین یہ سب بادشاہ احد کی فوج کے ہین ان سب نے اطاعت حمزہ کی قبول کی ہے اب مجھے مسافت بھی طے کرنا نہ پڑی مین یہین اس سے مقابلہ کرلونگا اور لوگ جو اسکے قریب کھڑے تھے انھون نے کہا اگر آپ کو یہین مقابلہ کرنا منظور ہے تو ایک نامہ حمزہ کو لکھ بھیجیے کہ وہ آگے نہ بڑھے یہین ٹھہر جائے ورنہ وہ آگے بڑھ جائیگا تخشب تاجدار نے اس بات کو پسند کیا اور اپنی بارگاہ مین آیا ایک نامہ اُسی وقت لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے حمزہ تمنے ہمارے آقا و ولی نعمت کو ایسی تکلیف پہونچائی کہ جسکے سبب سے اُنکو بڑا صدمہ پہونچا اور آقا ہمارے اُسوقت مجبور تھے ورنہ وہ ہرگز ہیبت ان جنگ سے فرار نہ کرتے اور

تم لوگون سے مقابلہ کرتے مگر اُنکی فوج نے اُنکو مجبور کر دیا ہے مین اُنکی تکلیفون کا عوض تمہارے ساتھ
لونگا لازم تمکو یہ ہے کہ اب آگے نہ بڑھاؤ یہین ٹھہرو مین بھی دیکھون کیسے بہادر ہو اور کیونکر جنگ کرتے
ہو یہ نامہ لکھکر اُسنے ایک ہرکارے کو دیا اور کہا کہ یہ جو لشکر جاتا ہے کسی سے دریافت کرنا کہ حمزہ
کون ہے مین اُسکے پاس نامہ لیکر آیا ہون لوگ بتا دینگے تو نامہ حمزہ کو دیدینا وہ جو کچھ جواب
دے جلدی میرے پاس لانا مین اب اُسکو آگے نہ جانے دونگا یہین اُس سے مقابلہ کرونگا نامہ دار
نامہ لیکر روانہ ہوا لشکر صاحبقران اُسی طرف سے گذر رہا تھا بلکہ امیر بھی لوگون سے دریافت فرما رہے
تھے کہ یہ لشکر کسکا ہے اسکی تحقیق کے واسطے صاحبقران کے ملازمین بھی آگے بڑھے تھے
کہ تخششب تاجدار کے نامہ دار نے جاکر لوگون سے کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون حمزہ عرب
کے پاس جاؤنگا لوگون نے کہا ارے بے ادب ہمارے آقاے نامدار کا اس طرح نام
لیتا ہے کس بدتمیز سرکار کا ملازم ہے خبردار اگر صاحبقران زمان یا امیر کشورگیر کے سوا کوئی دوسری
بات منھ سے نکالی تو تیری زبان کھینچ لیجائیگی ہرکارہ ڈر گیا لوگون نے اسکی اطلاع صاحبقران
کو دی کہ ایک نامہ دار کسی کا نامہ لایا ہے اُس کے باب مین کیا حکم ہوتا ہے امیر نے فرمایا
اُسکو میرے پاس لاؤ مین نامہ دیکھون لوگ نامہ دار کو جناب صاحبقران زمان کے پاس
لیگئے نامہ دار نے نامہ صاحبقران کو نذر دیا امیر نے لفافہ کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ تخششب
تاجدار نے خط لکھا ہے صاحبقران نے اپنے ملازمین اور ہمراہیون سے فرمایا کہ تخششب
تاجدار یہان ٹھہرا ہوا ہے وہ مجکو نامے مین لکھتا ہے کہ مین آپ ہی کی تلاش مین جاتا تھا اور
یہان ملاقات ہو جانا بہت اچھا ہوا اب بے مقابلہ کیے آگے نہ جانا لہذا بارگاہین یہین استادہ
کرو پہلے اِن سے مقابلہ کرلین پھر آگے چلین گے خواجہ نے اُسیوقت بارگاہین استادہ
کرائین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور جملہ سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران
زمان نے نامے کا جواب تحریر فرمایا کہ اے تخششب تاجدار مین نے تمہارا نامہ پایا اور
کل مضمون معلوم ہوا مین یہان ٹھہر گیا ہون مگر تمنے عبث اپنے تئین زحمت مین ڈالا بہتر یہ ہے
کہ شاہ واحد کو میرے حوالے کردو اور تم جاکر اپنی سلطنت کے کاروبار مین مصروف ہو مگر
شرط یہ ہے کہ اسلام قبول کرو یہ جواب لکھکر صاحبقران زمان نے نامہ دار کو دیا نامہ دار
روانہ ہوا بارگاہ تخششب تاجدار مین آیا نامے کا جواب دکھایا تخششب تاجدار نے جو
جواب نامے کا پڑھا بہت غصہ کیا نامہ دار سے کہا ارے تو یہ جواب لیکر کیون آیا اُسی
کے سامنے پھاڑ کے پھینک دیا ہوتا نامہ دار نے کہا اے شہریار اگر جواب نامہ چاک
کرکے پھینک دیتا زندہ بچکر نہ آتا ذرا سی بات پر تو اسقدر وہان کے سردار برہم ہوگئے
کہ مین نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب یہان سے جان سلامت نہ لیجاؤنگا مین نے جاکر وہان دریافت
کیا کہ حمزہ عرب کون شخص ہے مین نامہ لیکر آیا ہون اسکی فوج کے لوگون نے کہا تو بڑا بے ادب
ہے ہمارے آقاے نامدار کا نام اسطرح لیتا ہے کس بدتمیز کا ملازم ہے اگر ابکی بار سواے
صاحبقران زمان یا امیر کشورگیر کے کچھ اور زبان سے نکالا تو زبان تیری کھینچ لیجائیگی اے

شہریار مین سے اُسوقت سے سواے صاحبقران کے یا امیر کشور گیر کے اور نام نہین لیا جب
صاحبقران کے قریب پہونچا اور اُنکی صورت دیکھی ہے مجھے خوف معلوم ہوا اور نامہ دیکر مجھے یہ
خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو کچھ نامے مین ایسی بات تحریر ہو جسکو پڑھکر صاحبقران زمان کو غصہ
آجاے اور امیر کشور گیر مجھے ہلاک کرین تو مین کیا کر سکتا ہون یہان کوئی ایسا بھی نہین ہے
جو مجھے بچا لیگا بارے اُسنے مجھے کچھ نہین کہا اپنے ایک ملازم کو بلاکر حکم دیا کہ بارگاہین جلد
استادہ کراؤ تخشب تاجدار نے لکھا ہے کہ ہم تمھاری تلاش مین جاتے تھے خیر تم سے یہان
ملاقات ہوگئی اب ہم تم سے مقابلہ کرینگے تم یہین ٹھہر جاؤ لہذا مین ٹھہرتا ہون جب بارگاہین
وغیرہ استادہ ہو چکین اور وہ اپنی بارگاہ مین گیا سب رفیق اُسکے پاس آئے اُسوقت اُسنے
یہ جواب پشت نامے پر لکھا مین ایسے وقت مین کیا کہہ سکتا تھا اگر کچھ گستاخی کرتا تو زندہ
واپس نہ آتا ابھی سب مسلمان میرے خون کے پیاسے ہو جاتے اور جان بچانا مجھے ممکن نہوتا
اس سبب سے جواب لیکر واپس آیا اب اگر آپ کو اور کچھ پیغام دینا ہے تو کسی پہلوان کی معرفت
بھیجیے کہ وہ جاکر کلہ بکلہ لڑے ہلوگون کی زبان سے وہان پہونچکر بات بھی نہ نکلیگی تخشب
تاجدار نے کہا اب مجھے اور کوئی بات نہین کہلا بھیجنا ہے تم جاکر لشکر مین اطلاع کر دو کہ طبل جنگ
بجے مین صبح کو حمزہ سے مقابلہ کرونگا اور غرور اُسکا مٹا دونگا ہرکارے نے جاکر لشکر مین
اطلاع کی کہ شہنشاہ کا حکم ہے طبل جنگ بجے لشکر تخشب مین طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام
کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے اور صاحبقران زمان کی بارگاہ مین آئے پہلے
ہاتھ اُٹھاکر دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران تخشب تاجدار نے طبل جنگ بجوایا ہے اُسکا
ارادہ ہے کہ کل میدان کارزار مین آکر مقابلہ کرے صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر
چوب پڑی لشکر مین جنگ کی تیاری ہونے لگی شب بھر تو دونون لشکرون نے سامان
جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زمان نے براے وضو پانی طلب کیا خادمون
نے پانی حاضر کیا امیر با توقیر نے نماز سحر پڑھکر سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر
تشریف لاے گھوڑے پر سوار ہوے سردارون نے امیر کو سلام کیا صاحبقران زمان
نے سب کو ہمراہ لیا جانب میدان کارزار روانہ ہوے اُسطرف سے تخشب تاجدار اپنی
فوج کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت
کی کڑکیت گرز کا کمکہتے تخشب تاجدار نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا وسط میدان
مین آیا اور کہا اے حمزہ مین نے سنا ہے کہ تمنے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا اور بہت
سے عبادت خانے ہم لوگون کے برباد کیے اور بالفعل تمنے سلطان احمد کو ایسی تکلیف
پہونچائی کہ ہمارے آقا کو بڑا صدمہ پہونچا گو آقا ہمارے مجبور تھے اگر فوج کے قدم
میدان سے نہ اُٹھ جاتے تو وہ ہرگز نہ بھاگتے جب اُنکے غلام بھاگ گئے ہے آگاہ نہین
تو وہ تو اس امر سے بالکل بری ہین مگر فوج کی جان بچانے کے خیال سے وہ میدان سے

دور ہوئے لیکن انجمن اس بات کا بڑا ملال ہے جب میں نے بہت کچھ تسلی دی اسوقت انکو کچھ سکون ہوا لہذا
یہ سب باتیں جو تھے میں نے دریافت کیں یہ واقعی صحیح ہیں تمنے بہت سے بزرگان دین کو قتل
کیا اور ہم لوگوں کی عبادت گاہیں برباد کیں صاحبقران زمان نے فرمایا کہ میں نے لاکھوں
کافروں کو قتل کیا اور سب انتہابت خانہ برباد کیے اب تجھ ہی ارادہ رکھتا ہوں اگر کافر
تیرے بزرگان دین سے تو البتہ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوئے اور اب بھی جو کافر ہو گا
میرے ہاتھ سے قتل ہو گا اور جہاں بتکدہ دیکھونگا برباد کرونگا تخشب تاجدار نے کہا اے
حمزہ عرب تو نہایت بیخوف ہے ذرا بھی تجکو کسی کا ڈر نہیں صاحبقران زمان نے فرمایا
میں سوائے خدا اور رسول خدا کسی سے نہیں ڈرتا ہوں اور کون اس لائق ہے جس سے
میں خوف کروں تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ میں نے بہت سے مسلمانوں کو
قتل کیا اور بڑے بڑے پہلوان میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا قدیم قاعدہ یہ ہے
کہ میں پہلے سردار فوج سے جنگ کرتا ہوں جب مجھے سردار فوج پر فتح ہوتی ہے تو اسکی
فوج کو اپنا مطیع کر لینا کیا بڑی بات ہے لشکر جو میرے ہمراہ رہتا ہے محض بنظر آرائش ہے ورنہ
اور کوئی مطلب لشکر کے ذریعہ سے نہیں نکلتا ہے اسوقت میں چاہتا ہوں کہ تجھسے مقابلہ کروں
امیر نامدار نے فرمایا پھر تجھے کس بات کے سبب سے اسقدر عرصہ ہوا مجھے ہی میدان
میں آیا تھا تجھے اپنے مقابلے میں بلاتا میں تجھسے مقابلہ کرتا یہ کہکے صاحبقران عالیشان نے
گھوڑا بڑھایا میدان میں آئے تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ تیری ضعیفی پر مجھے رحم آتا
ہے کہ تو نامدار شخص ہے اور آجتک کسی نے تجھے زیر نہیں کیا ہے اب میرا کہنا قبول کر اور واپس
جا ورنہ میرے ہاتھ سے زیر ہو گا اور سوائے حسرت و افسوس کچھ تیرے ہاتھ نہ آئے گا
صاحبقران نے جواب دیا کہ میں ان باتوں کو پسند نہیں کرتا اگر مرد میدان ہے تو کچھ جوہر جرأت
دکھا بہادروں کے یہی شیوے ہیں ہم لوگوں کے واسطے حریف کے ہاتھ سے مر جانا حیات
ابدی ہے اور اسکا خوف نہیں کرتے اے تخشب تاجدار اگر ایسا ہی تجھے اپنی جرأت پر ناز ہے
تو میں مجبور ہوں یہ کہکے اسنے میان سے تلوار لی صاحبقران زمان نے بھی تیغ آبدار میان سے
کھینچی تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ آجتک کسی نے میری تیغ کا وار نہیں روکا دیکھوں تو
کیسا مرد میدان ہے یہ کہکے تخشب تاجدار نے تلوار صاحبقران عالیشان پر لگائی امیر نے
تلوار کو تلوار پر روکا تخشب تاجدار نے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اسکے وار کو خالی
دیکر تخشب تاجدار کی کمر پر تلوار لگائی یکجا امیر سر پر وار کرتے ہیں سپر کو اٹھا دیا تلوار کمر پر
پڑی مانند خیار تر اسکے دو ٹکڑے ہوئے زمین پر گر کے تڑپنے لگا فوج نے جو اسکی یہ حالت
دیکھی سب صاحبقران پر ٹوٹ پڑے لشکر اسلام بھی تلواریں لیکر آ گیا جنگ مغلوبہ ہونے لگی
دیر تک خوب تلوار چلی آخر کار لشکر کفار میں سب عاجز ہوئے پناہ طلب کی صاحبقران نے
تلوار روکی سب لوگ رومال سے ہاتھ باندھکر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر
نے سب کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا ہر ایک جوان ایمان لایا صاحبقران زمان بفتح و فیروزی اپنی بارگاہ

کی طرف واپس آئے شب بھر عیش وعشرت رہی صبح کو صاحبقران زمان نے خواجہ سے فرمایا کہ
اب شہر تخشب تاجدار میں چلنا ضرور ہے وہاں بادشاہ احد پوشیدہ ہے اُس کو چلکر قتل کریں
اور خدمت میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چلکر اسکا دکھائیں خواجہ نے اُسی روز سب
سامان درست کیا صاحبقران عالیشان دوسرے روز مع لشکر گران جانب شہر تخشب تاجدار روانہ
ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت بادشاہ احد کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب تخشب تاجدار براے مقابلہ صاحبقران زمان روانہ ہوا تھا تو بادشاہ احد نے چند
آدمی اسکے ہمراہ کر دیئے تھے اور اُسنے تاکید کر دی تھی کہ جب حمزہ صاحبقران سے
مقابلہ پڑے اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے وقتاً فوقتاً معلوم ہوتی رہے چنانچہ جب
تخشب تاجدار سے اور صاحبقران زمان سے جنگ شروع ہوئی اُن خبرداروں نے
آکر بادشاہ احد کو خبر دی کہ حمزہ عرب سے اور تخشب تاجدار سے راہ میں ملاقات
ہوئی حمزہ آپ کی تلاش میں اسطرف آتا تھا اور سلطان حمزہ عرب کی تلاش میں جاتے تھے
راہ میں ملاقات ہوئی کل مقابلہ ہوگا اسنے اُسی وقت اور لوگوں کو روانہ کیا اور اُنسے بھی تاکید
کر دی کہ جب مقابلہ شروع ہو اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے پہونچانا دوسرے
روز ہرکاروں نے جاکر اسکو خبر دی کہ آج شہنشاہ تخشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارے
گئے اور لشکر میں سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اور اسلام قبول کیا بادشاہ احد کو جو یہ خبر
پہونچی اسکے ہوش اُڑ گئے جسقدر لوگ اسکے ساتھ جنگ سے بھاگ کر آئے تھے اسنے
ان سب سے کہا کہ اب یہاں ٹھہرنا مناسب وقت نہیں ہے حمزہ نے تخشب تاجدار کو
قتل کیا ہے اب وہ ضرور اس طرف آئیگا اور یہاں سامان جنگ موجود نہیں ہے میں اُن سے
کیونکر مقابلہ کرونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ میں اپنے ملک کو واپس چلوں اور وہاں چلکر انتظام کروں
حمزہ کو اب میری تلاش ہے یہاں بھی ضرور آئیگا سب لوگ تیار ہوئے تخشب تاجدار کے وزیروں
نے شاہ احد سے کہا اے شہریار ابھی آپ تشریف نہ لیجائیے ورنہ سلطنت مسلمانوں کے قبضہ میں
آجائیگی اور وہ لوگ یہاں آکے ہم سب کو ہلاک کرینگے اور سلطنت پر قبضہ کرینگے اگر آپ یہاں
موجود ہونگے تو ہم آپ کو تخت پر بٹھائینگے اور سامان جنگ سب آپ کے واسطے حاضر کرینگے
آپ حمزہ سے مقابلہ کیجئے لشکر بھی یہاں کثرت سے موجود ہے کچھ اسکا خیال نہ فرمائیے آپ
تشریف نہ لیجائیے لاکھ لاکھ وزرا نے کہا مگر بادشاہ احد وہاں نہ ٹھہرا اُسی روز روانہ ہوا اور جانب
احد چلا اسکو تو راہ میں چھوڑیئے کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت صاحبقران کی ملاحظہ فرمائیے

کہ امیر کشور گیر تخشب تاجدار کے قتل کرنے کے بعد اُس صحرا سے روانہ ہوئے تین

روز کے بعد شہر مین پہونچے اہالیان شہر مجبور ہوئے کچھ بنائے بن نہ پڑا بہت سے لوگ بخوف جان
وہان سے فرار ہوئے اور بہت سے لوگ حاضر خدمت صاحبقران زمان ہوئے وزرا
نے آپس مین یہ صلاح کی کہ اب یہان سے بھاگ کے جانا بالکل بے سود ہے صاحبقران
عالیشان کی اطاعت قبول کرنا اچھا ہے کیا عجب ہے کہ سلطنت یہان کی ہاتھ آئے اور
دولت دین بھی ملجائے یہ صلاح کرکے وزرا حاضر خدمت فیضدرجت صاحبقران زمان ہوئے
امیر نے سب کو مسلمان کیا وزرا صاحبقران کو دار الامارہ سلطانی مین لے گئے عرض کی یا
صاحبقران زمان تخت آپ کے واسطے ہے امیر نے فرمایا اگر اسکی ہوس ہوتی تو اُسوقت
سلطنت ہفت کشور اپنے قبضے مین ہوتی مگر اسکی تمنا آجتک نہین کی اب کیا یہان تخت پر
بیٹھین گے مگر پہلے یہ بتاؤ کہ بادشاہ احد کہان ہے وزرا نے عرض کی یا صاحبقران
جسوقت آپ نے تخشب تاجدار کو قتل کیا اور یہ خبر اُسکو پہونچی اسقدر اُسکو خوف آپ کا
طاری ہوا کہ ہم لوگون کے کہنے کا بھی کچھ خیال نہ کیا یہان سے جانب احد روانہ ہوا گو
ہم لوگ کہتے رہے کہ اے بادشاہ یہان سے جانا اچھا نہین ہے آپ تخت پر بیٹھین اور ہم
سب سامان جنگ دیتے ہین لشکر بھی یہان بہت موجود ہے آپ صاحبقران زمان سے مقابلہ
کیجیے مگر اُسنے ہم لوگون کا کہنا قبول نہ کیا اور یہان سے جانب احد چلا گیا یقین ہے نصف راہ
بھی طے کرچکا ہوگا کیونکہ اُسے گئے ہوئے چار روز کا زمانہ ہوا یہان اُسنے اپنے ہمراہیون
سے کہا تھا کہ جسقدر ممکن ہو اُس راستے پر چلو کہ جلد پہونچین ابھی وہان بھی جاکر سامان درست
کرنا ہے کیونکہ صاحبقران زمان وہان بھی آئینگے اس خیال سے وہ بہت جلد جائیگا امیر
نے فرمایا مین اس کافر کو احد مین جاکر قتل کرونگا تب مجھے چین آئیگا وزرا نے عرض کی
یا صاحبقران عالیشان ابھی کچھ دنون یہان قیام فرمایئے اس شہر مین مال واسباب زیادہ
ہے اس سب پر قبضہ کیجیے پھر تشریف لیجایئے گا امیر کشورگیر نے فرمایا کہ وہ مال واسباب اور
یہ سلطنت تملوگون کو مبارک رہے مجھے پروائے مال وزر نہین ہے وزرا نے عرض کی
یا صاحبقران زمان آپ اسقدر مسافت اُٹھا کر تشریف لائے ہین دو ایک روز تو یہان قیام
فرمایئے کہ خستگی راہ کی دفع ہو اور غلامون کی بھی خوشی ہو جائے صاحبقران نے فرمایا اگر
تمھاری یہی خوشی ہے تو مجھے دو روز ٹھہر جانے مین انکار نہین ہے صاحبقران دو روز
وہان مقیم رہے تیسرے دن وہ سلطنت انھین دونون وزیرون کو مرحمت فرمائی اور
وہان سے جانب احد روانہ ہوئے لشکر راہ مین چھوڑ دیئے کہ اسکا ذکر وقت پر آئیگا اب
کیفیت اُن فراریون کی تحریر کیجاتی ہے جو بار اول بادشاہ احد سے مدد لیکر برائے مقابلہ
صاحبقران خانۂ کعبہ کی طرف آئے تھے اور صاحبقران کے مقابلے سے فرار
ہوئے تھے اور بخوف جان احد کو واپس نہ گئے تھے سامعین کو یاد ہوگا مؤلف نے
ابتدا مین انھین کا حال بیان کیا ہے جب وہ لوگ صحرا سے ایک جانب روانہ ہوئے اور بعد
تھوڑی دور جانے کے بغرض صلاح ایک سبزہ زار مین ٹھہرے تو اُن مین سے جو شخص سب کا

سردار تھا اُسنے کہا کہ اب احد کو تو واپس نہ جا سینگے مگر یہ فکر کرنا چاہیے کہ کسطرف چلین اور کیا کرین کئی
روز کا زمانہ گذرا ہے کہ بالکل بے آب وطعام ہین کچھ آتش گرسنگی سے بریان ہوا جاتا ہے تشنگی کے
سبب سے حلق خشک ہے کچھ بن نہین پڑتا اگر ایک روز بھی یہ حالت باقی رہی تو طاقت رفتار ذرا بھی نہ
رہیگی اور رہروی سے بالکل معذور ہو جاینگے سب نے جواب دیا کہ سوا اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہے
کہ یہانسے ایک بستی قریب ہے وہان چلین اور ایک شخص کے سلاح کو بیچ کرین جو کچھ دام وصول ہون اس سے کچھ
سامان اکل وشرب مہیا کرین اسکے بعد کسی بادشاہ کے یہان چلین گے وہان ملازمت کرینگے اس رائے
کو ہر ایک نے پسند کیا اور اُس بستی کیطرف روانہ ہوے اُس بستی مین جاکر ایک شخص کے سلاح جنگ بیچ کیے جو
کچھ دام ملے اوسکے ذریعہ سے اکل وشرب کا انتظام کیا جب غذا بہم پہونچی تو سب کے حواس درست
ہوے دو تین روز کے کھانیکو وہین سے لیلیا اور پھر جنگل مین پہونچے سب نے ارادہ کیا کہ یہانسے
جانب یمن چلین اور وہان کے بادشاہ کے یہان چلکر ملازمت کے خواستگار ہون یقین ہے کہ
وہان جاکر ضرور کوئی صورت نکلیگی یہ صلاح کر کے سب لوگ جانب یمن روانہ ہوے دو روز
کے بعد ایک صحرا مین پہونچے استراحت کیواسطے ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے اُسوقت
سب کو سلطان احد کا خیال آیا آپسمین کہا کہ نہین معلوم ہملوگون کے بعد بادشاہ احد نے کیا کیا
مقابلہ حمزہ کیواسطے کچھ لوگ روانہ کیے یا نہین لڑائی شروع بھی ہوئی یا ہمین لوگون کے سبب سے
سلطان نے لشکر ہمارے ہمراہ کر دیا تھا اب وہ خیالات جاتے رہے نہین معلوم کیا کیا اور کیا
انجام ہوا بعض نے کہا اب اگر کوئی مسلمانون کے مقابلے مین جائیگا فتح نہین پائیگا ضرور شکست اٹھائیگا
اُن لوگون کا طریقہ جنگ علیحدہ ہے دشمن سے کسطرح لڑتے ہین ایک ایک جوان دس دس کو قتل کرتا
ہے اور پھر ہنستا ہوا اپنے لشکر کو واپس جاتا ہے یہ کوئی بڑی بات ان لوگون مین نہین سمجھی جاتی کہ ایک
جوان نے دس جوانون کو قتل کیا یہ لوگ باتین کر رہے تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اڑی
سب نے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے بعض نے کہا ایسا نہو مسلمان ہملوگون کی تاک مین
اسطرف آئے ہون اور ہمین یہان دیکھین تو غضب ہو جائے بعض نے کہا مسلمانون کو ایسی کیا ضرورت
تھی جو ہماری تلاش مین اسقدر تکلیف اٹھاتے اور یہانتک آتے یہ سوچ کے سب اس غرض
سے آگے بڑھے کہ قریب چلکر دیکھو کسکا لشکر آتا ہے اور کون افسر لشکر ہے اسطرف سے یہ لوگ بڑھے تھے
کہ دامن گرد شکافتہ ہوا اور لشکر قریب آیا اب جو سب نے خیال کیا تو شاہ احد کو سب کے آگے پایا
اور لشکر کو تھوڑا سا اسکی پشت پر دیکھا سب نے آپسمین کہا کہ سلطان کا اس دشت مین کیا کام ہے اور
کسکی تلاش مین یہان آئے ہین یہ لوگ آپسمین یہ باتین کرنے لگے مگر بادشاہ احد اسیطرف آیا اب اُن
لوگونکو کہین چھپنے بھی بن نہ پڑا قریب جاکر بادشاہ احد کو سلام کیا شاہ احد نے جو ان لوگون کو دیکھا
کہا اے جوانو تم اس جنگل مین کیونکر آئے اور تمپر کیا مصیبت پڑی تمھاری کیفیت تو کچھ بھی نہ معلوم
ہوئی جب مجبور ہوے کے چند ہرکارون کو تمھارے دریافت حال کیواسطے روانہ کیا اُن سے
یہ کیفیت سننے مین آئی کہ تم لوگون نے مسلمانون سے شکست کھائی اور عین گرمی جنگ مین وہانسے
فرار ہوے بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم بھاگ کر اس صحرا مین آئے اور اپنے شہر مین نہ گئے سب نے

جواب دیا اے سلطان ہمین آپکا خوف غالب تھا اس سبب سے شہر مین نہ حاضر ہوئے اور اس صحرا مین اگر قیام کیا ارادہ یہ تھا کہ اسی صحرا مین اپنی جان دین اور آپ کو صورت نہ دکھائین مگر حسن اتفاق کہ آپ ہم سے پوشیدہ نہو سکے اور زیارت نصیب ہوئی ہم واقعی خطاوار ہین جو مزاج مبارک مین آئے ہمین سزا دیجیے بادشاہ احد نے کہا اے جوانو تمہین لوگون کی ذات سے مین نے بھی بڑی ذلت اُٹھائی مسلمانون سے لڑکر شکست کھائی ایک بادشاہ نے مجھے اپنے یہان رکھا میری طرف سے مسلمانون سے عوض لینے گیا تھا وہ بھی قتل ہوا اب مین اپنے شہر کو واپس جاتا ہون تم بھی ہمراہ چلو اب مجھے یقین ہے کہ حمزہ میری تلاش مین آئیگا اور میرے ملک مین آکر لڑیگا اس سبب سے مجھے جلدی ہے ٹھہر نہین سکتا تم لوگ بھی سوار ہو میرے ساتھ چلو انھون نے جو یہ بات سنی سب نے بہت کچھ افسوس کیا بادشاہ احد کے ہمراہ جانب احد روانہ ہوئے سلطان احد دو ہفتہ کے بعد اپنے ملک مین پہونچا یا تو اس شان وشوکت سے نکلا تھا کہ لشکر گران بھی ہمراہ تھا خزانہ بیشمار بھی ساتھ تھا یا اس صورت سے پہونچا کہ شہر پناہ کے ملازمین نے اسکو دیکھکر نہ پہچانا اور اندر شہر کے نہ آنے دیا جب اسنے کہا کہ تم لوگ اپنے مالک کو نہین پہچانتے شہر مین جاکر خبر کرو کہ سلطان احد تشریف لائے ہین اُسوقت وہ لوگ گھبرائے اور اپنی خطا کی معافی چاہی اُسیوقت شہر مین اطلاع ہوئی وزرا استقبال کو جو آئے بادشاہ کی یہ حالت دیکھی سب کے چہرون سے رنگ اُڑگیا اُسوقت تو کسی نے کچھ نہ پوچھا جب بادشاہ شہر کے اندر آیا اور تخت پر بیٹھا اُسوقت وزرا نے پوچھا کہ اے شہریار یہ کیا واقعہ گذرا کہ آپ اس صورت سے تشریف لائے غلام یہان روز یہی کہا کرتے تھے کہ اب ہمارے سلطان فتح وفیروزی واپس آئینگے مگر آپکی تشریف آوری نے جلو گونگی امیدین قطع کردین کچھ کیفیت تو بیان فرمایئے بادشاہ نے سب حال اپنا بیان کیا وہ سنکر نہایت مغموم ہوئے بادشاہ نے کہا اب جو کچھ مین کہون اُسکی تدبیر جلد کرو ورنہ یہ ملک بھی ہاتھ سے جائیگا اور مین بھی قتل ہونگا حمزہ میرے تعاقب مین آتا ہوگا وزرا نے کہا جو کچھ ارشاد ہو وہ کیا جائے بادشاہ نے کہا قلعہ کی محافظت کا سامان کرو اور شہر پناہ پر ایک لشکر مسلح ومکمل ہروقت موجود رہے یہان کیواسطے جدید فوج کے پہرے قائم کیے جائین جب حمزہ اسطرف آئے تو قلعے کے اندر نہ آنے پائے وہین ہلاک کرنا وزرا نے کہا یہ سب بند وبست بہت جلد ہو جائیگا مگر اے شہریار یہ تو فرمایئے کہ حمزہ کیا یہان ضرور آئیگا بادشاہ نے جواب دیا کہ مجھے تو قوی امید ہے کیونکہ جب مین شہر تخشب مین پہونچا اور تخشب تاجدار نے مجھے اپنے یہان مہمان کیا تو اسنے مجھسے وعدہ کیا کہ مسلمانون سے اس تکلیف رسانی کا ضرور عوض لونگا مگر یہ دریافت کرلون کہ حمزہ کہان ہے اسواسطے اُس نے پہلے تو ہرکارون کو روانہ کیا جب اُنکے ذریعہ سے پتہ معلوم ہوا تو تخشب تاجدار لشکر گران ہمراہ لیکر خود خانۂ کعبہ کی جانب روانہ ہوا حمزہ سے راہ مین ملاقات ہوئی وہ میری ہی تلاش مین آتا تھا وہان تخشب تاجدار سے مقابلہ ہوا تخشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا لشکر اُسکا مسلمان ہوگیا سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب حمزہ کو میرا قتل مد نظر ہے اور وہ میرے واسطے یہان بھی ضرور آئیگا اب اُس کے پاس بھی لشکر جمع ہوگیا ہے جب اس بے سروسامانی پر اُسکی یہ کیفیت تھی تو اب تو کیا کیفیت ہوگی

اسلیے مین چاہتا ہون کہ یہان سب سامان درست ہو جائے نہین معلوم حمزہ کس وقت آئے وزرا نے کہا ای
شہریار آپ کے حکم کی دیر تھی اسیوقت سے سامان درست کیا جاتا ہے دو ایک روز مین سب انتظام ہو جائیگا بادشاہ
احد نے کہا اب بار دیگر مجھے کہنے کی ضرورت نہو تم لوگ سب سامان درست کر لینا وزیر اسیوقت رخصت ہوئے
پہلے قلعے مین آئے یہان جو جو سامان نہ تھا وہ مہیا کیا گیا پھر چند رسالے قلعہ سے لیے اور شہر پناہ کے باہر روانہ
کیے سب پر تاکید کر دی کہ اگر لشکر حمزہ آئے تو ہرگز شہر کے اندر نہ آنے دینا باہر ہی اُس سے جنگ کرنا فوج کی
بھرتی شروع کر دی ہی اس طرف بادشاہ احد نے منشی کو بلایا چند ملکون مین بھیجنے کے واسطے نامے تحریر کیے
مضمون سب کے یہ تھے کہ بالفعل میرا لشکر مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ ہوا ہے اب میرے پاس لشکر باقی نہین
اور مسلمانون کو میرا قتل مدنظر ہے لہذا مین چاہتا ہون کہ آپ لوگ کچھ لشکر میری حفاظت کیواسطے روانہ کرین اور
ہوسکے تو خود ہی اسوقت مین میری امداد کو آئین جب کئی سو نامہ تیار ہو چکا تو اسنے پھر وزرا کو بلایا اور کہا کہ مین نے
یہ چند ملکونکے واسطے نامے لکھوائے ہین امداد کیواسطے لشکر طلب کیا ہے ان خطون کو روانہ کرو بہت جلد یہان
اسقدر فوج جمع ہو جائے گی کہ حساب ممکن نہو گا وزرا نے نامہ دارون کو طلب کیا اور نامے انکو دیکر تمام ملکون مین
روانہ کیا کہ ذکر ان سب کا وقت پر آئیگا

## اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے راہ مین منزل بمنزل قیام کرتے ہوئے ہفتہ کے بعد قریب شہر پناہ
احد پہونچے یہان لشکر اسیواسطے موجود تھا ہرکارون نے سردار لشکر کو اطلاع دی کہ حمزہ معہ لشکر گران آتا یقین
ہے آج ہی یہانتک پہونچ جائے سردار نے اسیوقت لشکر مین اطلاع دی کہ سب لوگ تیار رہین یقین ہے لشکر
مسلمانون کا بہت جلد یہان پہونچے انکو آگے نہ بڑھنے دینگے یہین روکین گے لشکر اطلاع ہوتے ہی تیار ہو گیا
سردار سبکو ہمراہ لیکر اپنے لشکرگاہ سے کچھ دور آ ٹھہرا صاحبقران زمان جو لشکر کو لیے ہوئے آتے تھے امیر
نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک لشکر سامنے سے آتا ہے خواجہ سے فرمایا کہ یہ لشکر کسکا ہے اور اس طرف کیون آتا
ہے خواجہ نے ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین ہرکارے آگے بڑھے اُس لشکر کے قریب آئے دریافت
کیا لوگون نے کہا کہ ہم لوگ سلطان احد کیطرف سے اس جگہ تعینات ہین ہمین حکم ہے کہ جسوقت حمزہ اسطرف
آئے اُسکو شہر کے اندر نہ جانے دین یہین قتل کرین ہرکارے یہ خبر لیکر واپس گئے خواجہ سے جاکر سب نے عرض
کی کہ یہ لشکر اسواسطے یہان مقیم ہے خواجہ نے صاحبقران کو اطلاع دی امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے
اب ٹھہرنا نہ چاہیے اگر خدا نے چاہا تو شہر کے اندر چلکر قیام کرین گے یہ کہتے ہوئے صاحبقران
بڑھے آتے تھے کہ لشکر کفار کے سردار نے ایک ہرکارے کو صاحبقران کے پاس بھیجا ہرکارہ امیر
کشورگیر کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران ہمارے سردار کا حکم ہے کہ آپ شہر کے اندر
تشریف نہ لیجائین ورنہ بڑا کشت و خون ہو گا امیر نے فرمایا جب ہم خاص اسی ارادے سے یہان آئے
ہین تو ہمین کشت و خون ہونے سے کیا خوف ہے ہان تم اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہمین اندر شہر کے جانے
دے ورنہ بہت برائی ہو گی ہرکارہ واپس آیا سردار لشکر سے آکر کہا کہ مین آپ کے حکم کے موافق حمزہ کے
پاس گیا اور آپ کا پیام دیا اسنے کہا جب ہم اسی غرض سے یہان آئے ہین تو ہمین کشت و خون سے کیا خوف ہے

تم اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہمین نہ روکے ورنہ بڑی برائی ہوگی سردار لشکر نے یہ سنکر فوج سے کہا کہ مین
حمزہ کو بڑھکر روکتا ہون تم لوگ تلوارین کھینچکر ٹوٹ پڑنا اور جہانتک ممکن ہو تا ہی سردارون کو قتل کرنا سب
نے اقرار کیا سردار لشکر آگے بڑھا ادھر صاحبقران زمان آگے بڑھتے چلے آتے تھے سردار نے جاتے ہی باگ پر
ہاتھ ڈال دیا کہا اے حمزہ مین ہرگز تمہین آگے نہ جانے دونگا امیر کو غصہ آگیا تلوار کھینچکر ہاتھ لگایا کہ سر سردار
کا تن سے جدا ہوا فوج نے جو کیفیت دیکھی سب تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے سرداران صاحبقران نے بھی تیغین علم
کین دم بھر مین کفار کی حالت دگرگون ہوئی بعض نے فرار پر قرار کیا بعض نے اطاعت صاحبقران زمان کی
قبول کی امان طلب کی امیر نے تلوار روکی سب کو امان دی لشکری ہاتھ باندھکر امیر کی خدمت مین حاضر ہوئے
صاحبقران نے سبکو کلمۂ طیبہ تلقین فرمایا بہت سے لشکری مسلمان ہوئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ آج
شب بھر یہین قیام کرونگا سفر کی کسالت ہی کیا کم تھی اسپر اسقدر مسافت جنگ ہوئی نہین معلوم آگے اور کیا
بند وبست ہو خواجہ نے بارگاہین استادہ کین صاحبقران زمان بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی
اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر تک سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوئے جو
لوگ اُس روز مسلمان ہوئے تھے صاحبقران نے انھین بھی طلب فرمایا وہ سب بھی آئے امیر نے سب سے
کیفیت دریافت فرمانا شروع کی کہ بادشاہ احد نے کیا انتظام کیا ہے کون کون لوگ برائے حفاظت مقرر ہین
اُن کن مقامات کی زیادہ احتیاط ہے اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران شہر پناہ کے پاس قلعہ ہے قلعہ پر
بہت سی فوجین جمع ہین ارادہ یہ ہے کہ وہین جنگ ہو اور بہت سے نامے ملکون مین روانہ کئے ہین فوجین سب
جگہ سے طلب کی ہین جب وہ لوگ آجائینگے تو اور زیادہ قوت بڑھیگی اس وقت بھی لشکر اسقدر موجود ہے
کہ بیشمار تصور کرنا چاہیئے مگر بادشاہ کے دل کی عجب حالت ہے کہ جہان کسی نے آپ کا نام لیا اور اُسکے چہرے
سے رنگ اُڑ گیا ہاتھ پاؤن ٹھنڈے ہوگئے ہر شخص جانتا ہے اسکو اب بھی یہی امید ہے کہ صاحبقران زمان یہان تشریف لائینگے
اور دنیا مین کوئی مقابلہ کر سکیگا ... امیر اس بات کو سنکر ہنسے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالے
قلعہ کیطرف چلونگا اور قلعہ پر حملہ کرونگا ان لوگون نے عرض کی یا صاحبقران قلعہ کے دروازے بند ہین اور خندق
مین چہار جانب آگ مشتعل ہے کہ وہان جانا ممکن ہے پل تختہ بالکل اٹھا دیا گیا ہے نقب کی راہ سے لوگ آتے جاتے ہین
امیر نے فرمایا خدا مالک ہے کسی صورت سے قلعہ کے اندر پہونچ جائینگے اور پل تختہ بھی ممکن ہو جائیگا سب سردارون نے
بھی عرض کی کہ افضال الٰہی شامل حال ہونا چاہیئے اگر خندق کے چہار جانب آگ روشن ہو تو کیا مضائقہ ہے ہم لوگ
آگ سے خوف نہین کرتے تھوڑی دیر تک دربار صاحبقران مین یہ باتین رہین جب رات زیادہ آئی امیر نے خاصہ
نوش فرمایا کے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران زمان خوابگاہ مین تشریف
لے گئے آرام فرمایا اور سب سردار بھی محو خواب ہوئے علی الصباح صاحبقران زمان بیدار ہوئے برائے وضو
پانی طلب کیا خادمون نے پانی حاضر کیا امیر نے وضو کرکے فریضۂ سحر ادا کیا ہتھیار سج کر بارگاہ سے باہر تشریف
لائے بہت سردار دردولت پر حاضر تھے صاحبقران نے سب کو ہمراہ لیا طرف قلعہ کے روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

## اب کیفیت سلطان احد کی بیان کی جاتی ہے

کہ جس روز اسنے نامے شہرون مین روانہ کئے تھے اسی روز سے اپنے وزرا کو بلاکر اکثر یہ ذکر کرتا تھا کہ اب

ویلم کسی لشکر میں آیا ہوگا وزیر کی فوج قریب ہوگی پر سستہ بادشاہ کو اطلاع ہوئی ہوگی اُسنے یہاں آنے کا انتظام کیا
ہوگا حسب دلی اپنے [illegible] روز اپنے دربار میں بیٹھا ہوا تھا ذکر [illegible] دو شخص ہوئے
اسکے پاس آئے کہا اے شہنشاہ غضب ہوا حمزہ یہاں آگیا [illegible] آپ کی جانب سے بیرون شہر پناہ
مقرر تھے اُن سبکو اُسنے تباہ و برباد کیا بہت سے [illegible] لشکر سب کے
سب قتل ہوا اب حمزہ شہر پناہ کی طرف آتا ہے یہ سنتا تھا کہ [illegible] وزیروں سے
مخاطب ہو کر کہا اب کیا انتظام کیا جائے جو حمزہ اس طرف نہ آسکے وزراء نے کہا اے شہریار آپ
اسکا عبث خوف کرتے ہیں حمزہ کی کیا مجال ہے جو قلعہ تک جاسکے [illegible] آگ روشن [illegible] تختہ اُٹھوا دیا ہے
نقب کے ذریعہ سے آمد و رفت ہے اگر حمزہ قلعہ تک پہونچے گا تو لوگ [illegible] پر [illegible] دینگے ایک بھی زندہ
واپس نہ جائے گا بادشاہ اُسنے کہا تم لوگوں نے ابھی حمزہ کی جنگ نہیں دیکھی ہے اُسکے نزدیک قلعہ کے
اندر آجانا اور شہر میں داخل ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے خندق میں آگ روشن کرنے نازان نہو حمزہ ضرور قلعہ
کے اندر پہونچ جائے گا وزراء نے کہا اے شہریار قلعہ میں لشکر اسقدر موجود ہے وہ نکلکر مقابلہ کرے گا جبتک وہ
لوگ حمزہ سے لڑیں گے آپکے بلائے ہوئے لوگ بھی آجا میں گے ایسا خیال نہ فرمایئے بادشاہ نے کہا
میں حمزہ کے حال سے بخوبی آگاہ ہوں مجھے خوب معلوم ہے کہ جسطرح وہ جنگ کرتا ہے وزراء نے کہا آپ
خاطر جمع رکھیں ہم لوگ یہ اقرار کرتے ہیں کہ آپ تک کوئی آفت نہ پہونچنے پائے گی آپ بصد عیش و آرام
یہاں بسر کریں ہم لوگ سمجھ لیں گے بادشاہ نے کہا مجھے اب راتوں کو نیند نہ آئے گی دن کو بیتابی میں بسر
ہوگی ہر وقت یہی خیال رہیگا کہ اب حمزہ مجھ تک آیا اور مجھے اُسنے قتل کیا وزراء نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں ہم
لوگ آپسے اقرار کرتے ہیں کہ آپ تک حمزہ نہیں پہونچ سکیگا اور آپنے لشکر کی طلبی کیواسطے بادشاہوں کو
نامے تحریر کیے ہیں وہ لوگ آتے ہونگے دو ہی تین دن میں یہاں مجمع کثیر ہو جائے گا اُسوقت خود حمزہ کے
حواس منتشر ہو جائینگے اور راہ تلاش کرنے سے نہ ملیگی بادشاہ نے کہا یہ سب تم لوگوں کے خیال خام ہیں
اگر ساری خدائی ایک طرف ہو جائیگی تو بھی حمزہ ایسا نہیں ہے کہ وہ راہ فرار تلاش کرے اسکو اسوقت بھی
جنگ کرنے میں عذر نہو گا اور جنگ کرکے فتح بھی وہی پائے گا کیونکہ علاوہ صاحب جرأت ہونے کے
حمزہ صاحب اقبال بھی ہے اور اسکی قسمت میں فتح لکھی ہے جب ہی تو آجتک کسی بادشاہ یا کسی ساحر سے شکست نہیں
کھائی مجھسے زیادہ صاحبان جاہ و حشم نے اس سے مقابلہ بھی کیا مگر سبکا انجام کیا ہوا ہر ایک نے شکست
کھا کر یا تو اسکی اطاعت قبول کی یا اپنی جان سے ہاتھ دھوئے اور اُسکے ہاتھ سے مارا گیا تم لوگ ابھی تک
اُس خیال میں ہو جس خیال میں پہلے میں تھا مگر اب مجھے تجربہ ہوگیا اور کیفیت معلوم ہوگئی میں تو حمزہ کو مان گیا اور
اب منفعل ہوں کہ کیوں میں نے اُسے ستا کر اپنے سر آفت لی مگر تم لوگ جاؤ اور اسکے روکنے کا انتظام کر دیکھیں اگر
دو ایک ماہ جنگ رہی جبتک کوئی اور صورت نکالی جائیگی اور بادشاہ کے یہاں جاکر سکونت اختیار
کرونگا وزیر اس سے رخصت ہوئے اور قلعہ کی جانب روانہ ہوئے قلعہ کا جو راستہ مقرر تھا اُس راہ سے
قلعہ کے اندر آئے یہاں فوج بیشمار جمع تھی افسران فوج نے جو وزراء کو دیکھا سب نے کہا معلوم ہوتا ہے حمزہ
آگیا اسی واسطے یہ لوگ یہاں آئے ہیں اب سلطان بھی تشریف لاتے ہونگے مگر وزراء نے افسروں
کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ حمزہ اسطرف آتا ہے اسکو یہیں روکنا اندر نہ جانے دینا مقابلہ کرنے میں

کسی کی اجازت کی ضرورت نہ رکھنا سلطان اس سبب سے تشریف نہیں لائے کہ یہ جنگ مختصر ہے اگر کوئی بڑی مہم
ہوتی تو سلطان بھی تشریف لاتے افسروں نے کہا ہم لوگ بہت اچھی طرح مقابلہ کریں گے واقعی سلطان کے
تشریف لانے کی ضرورت بھی نہیں ہے وزیروں نے کہا ہم لوگوں کے واسطے اور بھی فوج آئے گی بہت سے ملکوں
میں نامے لکھے گئے ہیں سب لوگ آتے ہی ہونگے افسران فوج نے جواب دیا کہ اور فوج کے آنے کی
کیا ضرورت ہے ہمیں لوگ کیا کم ہیں پہلے حمزہ ہٹے تو مقابلہ کرے پھر اور لوگوں سے ہمیں مدد کی ضرورت ہوگی وزرا
سمجھا کر واپس آئے مگر ایک وزیر جو دستور معظم کے لقب سے مشہور تھا وہیں رہا اُسنے کہا میں اپنے ہمراہ فوج کو
لیکر جاؤنگا اور حمزہ سے مقابلہ کرونگا دیکھوں کیا ہوتا ہے اور حمزہ کیسا مرد میدان ہے اُس روز اسنے قلعہ کے باہر
آکے دیکھا تو صاحبقران کو بہت قریب پایا لشکر میں آکر اطلاع دی کہ سب لوگ تیار رہیں میں کل حمزہ سے
مقابلے کیواسطے جاؤنگا یہاں سب فوج میں تیاری ہونے لگی وزیر نے ایک نامہ اُسی وقت تحریر کیا مضمون
اُسکا یہ تھا کہ اے حمزہ آگاہ ہو کہ تیرے قتل کیواسطے مجھے سلطان احد نے بھیجا ہے اور میں قلعہ میں آکر مقیم ہوا
ہوں سلطان نے اس جنگ کو جنگ مختصر تصور فرمایا اور اپنا تشریف لانا کسر شان جانکر مجھے روانہ کیا اگر تجھے اپنی
جان عزیز ہے تو واپس جا اسطرف آنے کا ارادہ نکر ورنہ بہت پچھتائیگا اور زک اُٹھائے گا یہاں لشکر اسقدر
جمع ہے کہ جسکا شمار ممکن نہیں تو جو اپنے ہمراہ چند کس لیکر آیا ہے یہ کیا مقابلہ کریں گے اور اگر ارادہ جنگ
کا ہو تو ٹھہر جا ہم سب تجھسے مقابلہ کریں گے یہ نامہ جب ختم ہوا وزیر نے ایک سوار کو بلایا نامہ دیکر کہا اس نامے
کو حمزہ کے پاس لے جانا اور جواب اسیوقت لکھوا کر لانا سوار نقب کی راہ سے روانہ ہوا جب صاحبقران
قریب قلعہ خندق کے پاس پہونچ چکے تھے کہ سوار نے جاکر صاحبقران کو نامہ نذر دیا امیر نے اُس نامے
کو پڑھا خواجہ نے فرمایا کہ لشکر کو روک دو یہیں مقابلہ ہوگا ایک نامہ میرے پاس آیا ہے اسکا جواب
بھی ابھی دونگا خواجہ نے لشکر کو روکا اُسیوقت بارگاہیں استادہ ہوئیں امیر سوار کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ میں
تشریف لائے اور سب سردار بھی جمع ہوئے صاحبقران نے جواب میں اُس نامے کے تحریر کیا کہ اے
وزیر مکار تیرا ایک نامہ میرے پاس پہونچا کیفیت معلوم ہوئی تم لوگ اپنے بادشاہ کے دشمن جانی ہو مگر رفاقت
کے پردے میں دشمنی کرتے ہو یہ تب مجھے معلوم ہوا کہ بادشاہ احد خوف سے میرے مقابلے میں نہیں آتا ہے مگر
کبتک چھپا رہیگا انشاءاللہ تعالے بہت جلد قلعہ پر قبضہ کرونگا اور اُس مکار کو شہر کے اندر آکے قتل کرونگا یہ
جواب لکھکر صاحبقران نے اُس سوار کو دیا سوار جواب نامہ لیکر روانہ ہوا قلعہ میں آیا وزیر کو نامہ دیا وزیر نے
عبارت پڑھکر بہت غصہ کیا کہا لشکر میں طبل جنگ بجے اُسیوقت طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام کے جو
قریب خندق موجود تھے صدائے طبل سنکر خدمت باسعادت صاحبقران میں حاضر ہوئے عرض کی یا امیر
کفار کے لشکر میں طبل جنگ بجا ہے لوگ اُس پار خندق کے باہر آتے جاتے ہیں یہی چرچا ہو رہا ہے کہ کل مقابلہ ہوگا
امیر نے فرمایا خواجہ کہدو کہ ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہاں بھی نقارہ
رزمی پر چوب پڑی جوانان شیر دل سامان جنگ میں مصروف ہوئے شب بھر جاگ کر سب نے بسر کی
صبح کو صاحبقران زمان جب اناث زرینہ تحر بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب سردار در دولت پر حاضر تھے
خادم مرکب لئے موجود تھے امیر نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر گران ہمراہ لیکر میدان کی
طرف تشریف لیکر لشکر مخالف کو صف بستہ پایا صاحبقران نے اپنے لشکر کو بھی آراستہ کیا نقیب براے

نقابت سنکے گرگیتون نے کرز کا کہا وزیر بادشاہ احد صف سے آگے بڑھا کہا اے حمزہ کل جو تمنے میرے
نامے کا جواب لکھا مین نے بہت ضبط کیا ورنہ اُسیوقت لشکر کو لیکر آتا اور تم سے اس صحرا کو خالی کرا لیتا جس قدر
لوگ تمھارے ہمراہ تھے ان مین ایک نہ ٹھہرتا سب بھاگ جاتے تمھین اسیر کرکے خدمت مین بادشاہ احد کے
روانہ کر دیتا صاحبقران نے جواب دیا اے وزیر اب ان لوگون کو فراری نہ تصور کرو جبتک یہ دین باطل رکھتے
تھے اُسوقت تک اُنکے مزاج کی کیفیت اور تھی اب بفضل ایزدی یہ صاحب ایمان ہوے اب انکے دل کی
اور حالت ہے کیا مجال جو ایک قدم بھی پیچھے ہٹے اگر سر بھی کٹ جائیگا تو چار قدم آگے بڑھکر گرینگے
مگر تیرا خیال بیجا نہ تھا کیونکہ تو اپنے یہان کے پہلوانون کے حال سے بخوبی آگاہ ہے اور یہ نہین جانتا کہ تبدیل
مذہب سے انکے دلونکی کیا کیفیت ہوئی خیر آج انکی جرأت تجھ پر ظاہر ہوگی اور یہ جو تو نے کہا کہ مین نے صبر کیا ورنہ لشکر
کو اپنے ہمراہ لیکر آتا اے وزیر لشکر کے بھروسے پر جرأت کا دعوے کرتا ہے ابھی جاہون تو بفضل ایزدی تنہا
تیرے لشکر مین در آؤن اور ایک کو زندہ نہ چھوڑون میری نگاہ مین تیرے لشکری مانند گلۂ گوسپند کے
ہین تو عبث ان تیاریون پر نازان ہے وزیر نے جواب دیا اے حمزہ زیادہ نازان نہو جس واسطے میدان
مین آیا ہے کچھ ہنر جنگ دکھا یا کسی اور سردار کو بھیج صاحبقران نے فرمایا نہ مجھے آنے مین انکار ہے نہ کسی
سردار کے بھیجنے مین عذر ہے تیرے لشکر سے بھی تو کوئی میدان مین آئے یا تو خود مقابلہ کریگا وزیر پیچھے
ہٹا اپنے لشکر مین آیا ایک پہلوان کیطرف اشارہ کیا کہ تو میدان مین جا کسی نامی سردار کو اپنے مقابلے مین
بلا وہ پہلوان بصد نخوت و غرور میدان مین آیا پہلے دیر تک سلحشوری دکھائی پھر مانند فیل مست چنگھاڑ
کے آواز دی اے فرقۂ خداپرستان تم مین جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے صاحبقران نے چاہا مرکب
بڑھائین مگر سردارون نے آکے صاحبقران کو گھیر لیا سب نے اجازت مانگنا شروع کی امیر نے فرمایا ابھی
وزیر کا ایما یہ تھا کہ مین میدان مین جاکر مقابلہ کرون اسیواسطے اُسنے ایک پہلوان کو میدان مین بھیجا ہے مین
اسکے مقابلے مین جاتا ہون تم لوگ توقف کرو پھر دیکھا جائیگا سردارون نے عرض کی یا صاحبقران آپ
ہمین اجازت مرحمت فرمائیے ابھی خود میدان مین تشریف نہ لیجائیے امیر نے فرمایا مین اسوقت حیران ہون
کہ کسکو اذن جنگ دون اس سے بہتر یہ ہے کہ خود ہی میدان مین جاؤن اگر ایک کو اجازت دونگا تو سبکو رنج ہوگا
اور یہ بات بھی رہ جائیگی وزیر اپنے دل مین خیال کریگا کہ حمزہ نے اپنی جان بچائی خود میدان مین نہ آیا
ایک سردار کو بھیجا اس سبب سے مین اپنا جانا اچھا جانتا ہون سب سردار مجبور ہوے صاحبقران
نامدار مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آئے اُس پہلوان نے جو صاحبقران زمان کو آتے ہوے دیکھا کہا
اے صاحبقران آج مدت کے بعد میرے دل کی حسرت نکلی عرصے سے میرا یہ ارادہ تھا کہ آپ سے جنگ
کرون مگر موقع نہ ملتا تھا آج میری مراد برآئی یا امیر مین ایک شرط سے مقابلہ کرتا ہون صاحبقران نے
فرمایا پہلے شرط کو ظاہر کرو اس پہلوان نے عرض کی اگر مین آپکے ہاتھ سے زیر ہونگا تو آپ کی اطاعت قبول
کرونگا اور اگر اسکے برعکس ہوا تو مین اطاعت قبول نکرونگا بلکہ اس کے خلاف ہوگا صاحبقران نے
فرمایا مجھکو منظور ہے مین مقابلہ کرتا ہون پہلوان نے عرض کی یا امیر اورنگ [illegible] میرا نام ہے
میرے اور بھائی آپ کی خدمت مین رہتے ہین ان لوگون نے اکثر مجھسے کہا کہ تو بھی اطاعت صاحبقران
کی قبول کر مگر مین نے ہر بار یہی جواب دیا کہ جبتک صاحبقران سے مقابلہ نہ ہوگا مین ہرگز

اطاعت قبول نہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ دمشقی اب دل سے جوش جنگ اور شوق مقابلہ جاتا رہا جوان جوان فرزندون نے سامنے جان دی کمر ٹوٹ گئی مگر تیرا کہنا مجھے منظور ہے لاو حربہ کہ حربہاے جنگ سے رکھتا ہو اورنگ نے بہت افسوس کیا اور عرض کی یا امیر مجھے اب مقابلہ کرنے کی ضرورت نہین ہے مین اطاعت قبول کرتا ہون امیر نے فرمایا اے اورنگ بات بالکل خلاف ہے جو کہا ہے اسکو پورا کر اورنگ مجبور ہوا عرض کی یا صاحبقران مین مجبور ہون اور منفعل ہون کہ مین نے ایسی بات کیون عرض کی صاحبقران نے فرمایا مین بہت خوش ہوا اور اگر اپنے کہنے کے موافق نکریگا تب مجھے رنج ہوگا اورنگ نے نیزہ سیدھا کیا صاحبقران نے بھی نیزہ اُٹھایا اورنگ نے بند نیزہ بازی کے باندھنے شروع کیے جو بند اورنگ نے باندھا صاحبقران نے اس بند کو کھول دیا ایک مقام پر اورنگ نے گلوگاہ امیر کو تاکا اور نیزے کا وار کیا صاحبقران نے نیزے کو نیزے کے سنان پر روک کے پیچ ایسا مارا کہ نیزہ اورنگ کے ہاتھ سے نکل گیا اب اسکو بھی غصہ آیا تلوار میان سے لی وار کیا صاحبقران نے بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اورنگ نے امیر کی کمر مین ہاتھ ڈالا صاحبقران اور اورنگ اسی صورت سے پشت مرکب سے زمین پر آئے زور ہونے لگا شام تک خوب خوب زور آزمائی ہوئی جب آفتاب قریب غروب ہو پہنچا صاحبقران نے زیادتیان کرنا شروع کین اورنگ کے چہرے سے رنگ اُڑا ایک مقام پر دم روک کے کھڑا ہوا عرض کی یا صاحبقران آفتاب قریب غروب ہو پہنچا ہے تھوڑی دیر مین شام ہو جائیگی اب آج جنگ موقوف رکھیے کل پھر آکے مقابلہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ ہم لوگون کا یہ دستور نہین ہے جس سے مقابلہ کیا فیصلہ کرکے میدان سے پلٹے ہین اورنگ مجبور ہوا عرض کی یا صاحبقران ایک زور آخری کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا جو تیرے مزاج مین آئے کر اورنگ نے زور کیا صاحبقران نے اسکے زور کو روکا جب اورنگ بالکل بیدم ہوا امیر نے اسکو بکڑ کر زمین سے اُٹھا کر سر سے بلند کیا چاہتے تھے کہ جلد دیکر زمین پر ٹپکین کہ اورنگ نے امان طلب کی اطاعت قبول کی صاحبقران نے اورنگ کو آہستہ سے زمین پر رکھ دیا اورنگ امیر کے قدمون پر گرا صاحبقران نے اسکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اورنگ مسلمان ہوا وزیر نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکے حواس بجا نہ رہے کہا آج حمزہ نے غضب کیا بڑے نامی پہلوان کو زیر کرکے مطیع بنایا اس وقت تو موقع جنگ کا نہین ہے آفتاب غروب ہو گیا ہے مگر کل اسکا عوض لیا جانے کا کل ایک ایسے پہلوان کو میدان مین بھیجونگا وہ جاکر اُسکے کسی نامی سردار کو یا تو زیر کرے گا یا اسیر کرکے یہان لائے گا اسوقت حمزہ کو لطف مقابلہ معلوم ہوگا یہ کہکے اسنے طبل بازگشت بجوا دیا صاحبقران شادان و فرحان میدان سے اپنے بارگاہ کی جانب واپس آئے اورنگ دمشقی بھی ساتھ آیا امیر داخل بارگاہ ہوئے اسطرف وزیر لشکر کو لیکر نقب کی راہ سے قلعے کے اندر پہونچا سب نے وزیر سے کہا آج حمزہ نے بڑے نامی پہلوان کو کس شد و مد سے زیر کیا اور اُسنے بھی اطاعت قبول کر لی وزیر نے کہا کل تم مین سے ایک جوان میدان مین جائے اور امیر کے کسی سردار کو قتل کرے یا اسیر کرکے لائے اسوقت لطف مقابلہ ہو اور اگر کل بھی صاحبقران کے ہاتھ میدان رہا تو اچھا نہوگا لوگون نے وعدہ کیا کہ ہم کل ضرور ایک سردار نامی حمزہ کے قتل کرینگے وزیر نے سب کو بہت کچھ لالچ دیا شب بھر لشکر مین کسیکو انتشار کے سبب سے نیند نہ آئی جب شہسوار روشن اندام گردون نیزہ خطوط شعاع ہاتھ مین لیکر قلعہ مشرق سے میدان چرخ زبرجدی پر پہونچا اور سلطان قمر نے شکست فاش پاکر مع لشکر سیہ ستارہ جانب مغرب فرار کیا

لشکر اسلام سے نعرۂ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی وزیر احمد نے لشکر کو قلعہ کے باہر نکالا شہ درج کیا اس طرف
صاحبقران زمان نے نماز سے فراغت حاصل کرکے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف
لائے سب سردار پہلے ہی سے صاحبقران کے در دولت پر حاضر تھے امیر کو سب نے سلام کیا صاحبقران پشت
مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان روانہ ہوئے میدان میں آکر حریف کو صف بستہ پایا لشکر
اسلام بھی آراستہ ہوا حسب دستور قدیم نقیب برائے نقابت نکلے کوکبت کہکر ہٹے وزیر احمد نے ایک
پہلوان کیطرف اشارہ کیا وہ میدان میں آیا سلحشوری دکھائی پھر آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم میں سے
جسکو تمنائے مرگ کی ہو میرے مقابلے میں آئے یہ صدا سنکر اورنگ دمشقی صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوا
عرض کی یا امیر اجازت میدان اس خاکسار کو عطا فرمایئے صاحبقران نے فرمایا اے اورنگ تم لشکر
میں رہو اور لوگ موجود ہیں اسکے مقابلے میں جائیں گے اورنگ نے عرض کی یا صاحبقران میری خوشی
یہی ہو کہ اس سے مقابلہ کروں امیر نے بہت کچھ سمجھایا مگر اورنگ نے ہر بار یہی عرض کی کہ یا امیر میری عزت بڑھ جائیگی
آپ انکار نہ فرمائیں مجھے اجازت دیں جب صاحبقران مجبور ہوئے تو اورنگ کو اجازت دی اور اورنگ
دمشقی گھوڑے کو مہمیز کرکے میدان میں آیا پہلوان نے اسکی صورت دیکھکر کہا اے اورنگ تو کل زیر ہو چکا
ہے میں ایسے سے مقابلہ نہیں کرتا تو اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی سردار حمزہ کو میرے مقابلے کیواسطے بھیج
اورنگ نے جواب دیا کہ لشکر امیر میں وہ کونسا سردار ہے جو صاحبقران سے زیر نہیں ہوا ہے اگر ارادہ
تیرا یہ ہے کہ صاحبقران خود تیرے مقابلہ میں آئیں تو یہ امر غیر ممکن ہے امیر تیرے مقابلے میں ہرگز نہیں آئینگے
اس جوان نے کہا اے اورنگ تو خوب جانتا ہے لڑیں مہمیز کوتاہ کروں پہلوانان احد میں نام آور ہوں کوئی
پہلوان میرے مقابلے کا اس شہر میں نہیں ہے برسوں تیرا ساتھ رہا تو بھی خوب آگاہ ہے اورنگ نے
جواب دیا کہ تو بالکل خلاف کہتا ہے احد میں بہت سے پہلوان ایسے ہیں جو تجھ سے کہیں قوی ہیکل ہیں جس لشکر سے تو
آیا ہے اسی لشکر میں بہت سے پہلوان ایسے موجود ہیں کہ اگر چاہیں تو تجھے مع تیرے گھوڑے کے زمین
سے اٹھا لیں میرے سامنے اپنے دعوے باطل نکر مہمیز نے کہا میں تجھ سے مقابلہ نکرونگا اورنگ نے
کہا اگر تجھے خوف ہے تو واپس جا اور کسی پہلوان کو اپنے لشکر سے بھیج دے مہمیز نے کہا اے اورنگ کل
کو لشکر حمزہ میں کیا گیا ہے کہ ترکیب گفتار تیری بالکل انھیں لوگوں کی سی ہو گئی ہے ایسے ہی دعوے
بھی ہو گئے انھیں لوگوں کے سے خیال بھی ہو گئے اے اورنگ اگر وہ لوگ ایسے دعوے کرتے ہیں تو انکو
زیب ہے کہ انھوں نے آجتک بہت سے پہلوانوں کو شکست دی اور خود کسی سے زیر نہیں ہوئے مگر
تجھے ایسی باتیں زیبا نہیں ہیں کہ تو نے کل سبکے سامنے سر میدان ایسی ذلت اٹھائی کہ تا عمر تیرے
دل سے اسکا داغ نہ جائیگا اور سب پہلوانوں کی نظروں میں تو حقیر رہیگا اورنگ نے کہا اے مہمیز تیری
کیا مجال جو مثل ان لوگوں کے دعوی جرأت کروں یا انکے سے [illegible] سر میدان جرأت
ہیں جو انکی خدمت میں ہے وہ جری ہو جاتے ہیں بھلا کس لئے کیا دعوی کر سکتا ہوں [illegible] اس بات کا ہے
کہ مجھے صاحبقران زمان نے غلامی میں قبول فرمایا اب مجھے جو [illegible] انھوں نے فرمائی ہیں میں انکے
مطابق کام کرونگا مہمیز نے کہا تیری قضا اس وقت دامنگیر ہے میں چاہتا تھا کہ تو کسی طرح اپنے لشکر کو [illegible]
جائے اور میرے ہاتھ سے قتل نہو کیونکہ مدت تک ایک ہی سرکار میں ملازمی کی ہے ایک جگہ رہے ہیں [illegible]

گذار دی اب تمھین کو مین اپنے ہاتھ سے قتل کرون ورنہ اسکا خیال تھا ورنہ اور کوئی بات نہین ہے مین تجھسے
ابھی مقابلہ کرتا ہون اورنگ نے جواب دیا کہ مہیز اگر تمھین یہی خیال ہے تو اب بھی ممکن ہے کہ ہم تم ایک ہی
جا رہین اور اپنی عمر بسر کردین مہیز نے کہا اے اورنگ اب کیونکر ممکن ہے اورنگ نے جواب دیا کہ اب یون
ممکن ہے کہ تو بھی اپنے دین باطل کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی حاصل کر پھر صورت یکجائی پیدا
ہو جائے یہ امر مشکل نہین ہے تو عبث فکرمند ہے مہیز یہ سنکر بہت ناراض ہوا کہا اے اورنگ اب ایسی بات
زبان سے نہ نکالنا ورنہ مین زبان تیغ سے جواب دونگا میرا مذہب باطل ہے اورنگ نے کہا بیشک تیرا
مذہب بالکل باطل ہے مہیز نے کہا مین بے قتل کیے جانے نہ دونگا یہ کہکے اسنے گرز اٹھایا اور اورنگ نے
سپر کو سر کی پناہ کیا مہیز نے گرز لگایا اور اورنگ نے سپر پر روکا مہیز نے دوسرا گرز لگایا اور اورنگ نے خالی
دیا مہیز کا ہاتھ جو جھٹکا گرز لیکر وار کیا مہیز نے بہت سنبھالا مگر تکان کے سبب سے گھوڑے پر نہ سنبھل سکا
زمین پر گرا اورنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ مہیز زمین پر گرا اسنے گھوڑے کو مہیز کر دیا کہ مہیز پامال ہوگیا اسکا
چور چور ہوا صاحبقران نے اورنگ کے وار خالی دینے کی بہت تعریف کی اورنگ نے جھکا کے
صاحبقران کو سلام کیا اور لشکر حریف کیطرف بنگاہ غضب دیکھا کیا وزیر نے پھر لشکر مین سے ایک
پہلوان کو روانہ کیا وہ اورنگ کے مقابلے مین آیا اور اورنگ نے اسکو بھی قتل کیا اسیطرح چار پہلوان اور
آئے مگر اورنگ کے ہاتھ سے قتل ہوے اس ردوبدل مین شام ہوئی وزیر نے پھر طبل بازگشت بجوا دیا
اپنے قلعہ کی جانب پلٹا اور اورنگ اپنے لشکر مین آیا امیر نے اورنگ کی بہت کچھ تعریف کی شادان وفرحان
اپنے لشکر کیطرف واپس آئے لیکن وزیر جو قلعہ مین آیا اسنے اپنے یہان کے نامی پہلوانون کو بلایا کہا تم لوگونکی
قوت وجرأت کہان چلی گئی اورنگ کیا تم سے علیحدہ ہے وہ بھی تمھارے لشکر کا ہے اسنے کئی پہلوانون کو
قتل کیا اور تم مین سے کسی کو ذرا جوش جرأت نہ پیدا ہوا جو اسکو جاکر قتل کرتے بڑے افسوس کی بات ہے
اگر کل بھی مسلمانون کے ہاتھ میدان رہا تو پھر فتح کی امید قطع ہو جائے گی اور کچھ تدبیر نہ بنے گی سلطان
نہین معلوم تم لوگونکے واسطے کیا کرین گے سب نے کہا اے وزیر اگر ہم مقابلہ کیواسطے جاتے تو بے سر لیے
واپس نہ آتے آپ خود ایسے ویسے پہلوانون کو میدان مین بھیجتے ہین جنھون نے کبھی کسی سے مقابلہ نہین کیا ہو
اور دشمن کو اپنے قوی جانتے ہین وزیر نے کہا کل جو شخص مجھسے یہ وعدہ کرکے جائے گا کہ ہم سردار اسلام
کو ضرور قتل کرین گے یا اسیر کرکے لائین گے اور اپنے وعدے کے موافق کام بھی کریگا ہم اُس کو ایک شہر کا
حاکم کرین گے بہت سے پہلوانون نے کہا کہ ہم جائین گے سردار کا سر لائین گے وزیر نے جواب دیا کہ
جو ایک سر لاکر دیگا وہ ایک شہر کی حکومت پائے گا اور اگر دو سر لاوے گا تو دو شہر اسکو دیے
جائین گے بہت سے پہلوانون نے وعدہ کیا شب بھر آپس مین یہی گفتگو رہی لالچ مین سب یہی کہتے تھے کہ
ہم پہلے میدان مین جائین گے سر لیکر واپس آئین گے اسی جھگڑے مین سحر ہوئی وزیر لشکر کو باہر لیکر نکلا میدان
جنگ مین آیا اپنی فوج کا پرا جمایا صاحبقران زمان بھی بصد شوکت وشان لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان
مین آئے صف بندی کے بعد نقابت ہوئی گرزکیتون نے گرز کا کہا وزیر نے اپنے لشکر کیطرف
دیکھکر کہا اب کون میدان مین جاتا ہے اور سردار کا سر لاکر شہر کی حکومت پاتا ہے یہ سننا تھا کہ بہت
سے پہلوان بڑھے سب نے کہا کہ ہم میدان مین جائین گے سردار کا سر لائین گے وزیر نے

اُن سب میں سے ایک پہلوان کو میدان کیطرف روانہ کیا مگر تاکید بھی کردی کہ اگر اپنا نام نیک نامی سے مشہور کرانا ہے تو سر لیکر واپس آنا ورنہ بعد مردن بھی تا قیامت بدنام رہوگے پہلوان نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکھیں میں بے سر لیے واپس نہ آؤنگا یہ کہکے میدان میں آیا لشکر اسلام کیطرف دیکھکر آواز دی کہ اے فرقہ خدا پرستان تم میں سے جو پہلوان نامی ہو وہ میرے مقابلہ میں آئے مجھے وزیر احد کا حکم ہے کہ نامی سردار کا سر لیکر جاؤں اور اُسکے عوض میں ایک ملک کی حکومت پاؤں یہ سنکر امیر ثانی نے صاحبقران کے قریب حاضر ہوکے عرض کی یا صاحبقران یہ پہلوان بھی قوی ہیکل ہے اگر اجازت ہو تو میں جاکر اس سے مقابلہ کروں صاحبقران نے فرمایا میں خود ارادہ رکھتا ہوں امیر ثانی نے عرض کی آپ کے تشریف لے جانے کی ضرورت نہیں اس سے میں مقابلہ کرونگا صاحبقران نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان میں آئے اس پہلوان نے کہا اے شخص کیا اب تیرے لشکر میں تجھسے بڑھکر کوئی پہلوان نامی نہیں ہے امیر ثانی نے فرمایا اے مغرور اگر میں تجھسے مقابلہ نہ کرسکونگا تو کسی نامی پہلوان کو بلا دونگا اُسنے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے مقابلے میں وہ سردار آئے کہ جو لشکر بھر سے قوت وجرأت میں زیادہ ہو امیر نے فرمایا سب کی جرأت وقوت یکساں ہے تو مجھکو اپنا ہنر دکھا اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہیں ہے تو واپس جا کسی دوسرے پہلوان کو روانہ کریں اب بے مقابلہ کیے میدان سے واپس نہ جاؤنگا اس پہلوان نے کہا اے عرب اگر تجھے اب واپس جانا منظور نہیں ہے تو میں تجھسے مقابلہ کرتا ہوں تیرا سر لیکر جاؤنگا اُسکے عوض میں ایک شہر کی حکومت پاؤنگا پھر کیا تیرے ہی قتل پر اکتفا کرونگا اور جو جو سردار میرے مقابلے میں آئینگے اُن سب کے سر لے جاؤنگا جتنے سر وزیر کو دونگا اُتنے ہی ملک انعام میں لینگے صاحبقران ثانی نے مسکرا کے فرمایا پہلے مجھکو قتل کرلے پھر اور سرداروں کو بھی بلانا پہلوان نے کہا اے عرب تو اب اپنی قتل میں کچھ عرصہ بجاری یہ کہکے تلوار میان سے کھینچی حمزہ ثانی پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے اس نے تلوار کا وار کیا امیر ثانی نے وار اسکا خالی دیا تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گینڈے کی گردن پر گری گینڈے کی گردن قلم ہوئی گینڈا زمین پر گرا یہ بھی ساتھ ہی گینڈے سے گر پڑا امیر وار کرنے والے تھے مگر اسکو جو گرتے دیکھا ہاتھ روک لیا جیسے ہی یہ پہلوان زمین پر گرا جلدی سے اُٹھا تلوار سنبھال کے اس غرض سے چلا کہ مرکب صاحبقران ثانی کو بھی ہلاک کرے امیر نے گھوڑے کو پشت پر لیا آپ زمین پر آئے یہ تو بدحواس گھبرایا ہوا تھا صاحبقران نے فرمایا او بدحواس ہوشیار ہو جا یہ کہکے تلوار میان سے کھینچی اس پر وار کیا تلوار کی چمک سے آنکھیں اس کی بند ہوگئیں چوٹ دکھائی نہ دی مگر گھبرا کے اُسنے چہرے کو سپر کی پناہ کیا تلوار صاحبقران نے کمر پر لگائی پہلوان کے دو ٹکڑے ہوئے لشکروں سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا وزیر احد دردمند ہوا اور ایک پہلوان آگے بڑھا وزیر سے کہا میں اس جوان کا سر لاتا ہوں مگر میری شرط قبول فرمائیے وزیر نے کہا اپنی شرط بیان کر اُس پہلوان نے کہا ایک ملک کی حکومت کوئی چیز نہیں ہے اگر اس پہلوان کے سر کے عوض میں دو ملک کی حکومت مجھے عنایت کیجیے تو میں ابھی سر حاضر کردوں وزیر نے منظور کیا کہا اے سواد ترکی مجھے منظور ہے بلکہ اسکے علاوہ کچھ نقد بھی تجھے انعام میں دیا جائے گا تو اس پہلوان کا سر لا وہ سواد ترکی گینڈے کو جنبش دے کے امیر ثانی کے مقابلے میں آیا کہا اے عرب میں تیرا سر لینے آیا ہوں مجھے وزیر احد نے وعدہ کیا ہے کہ دو شہر کی حکومت کے علاوہ کچھ نقد بھی دونگا میں سر تیرا

ضرور سے جاؤنگا امیر نے فرمایا اگر یہ کام تجھے انجام پائے تو میں تیرے سامنے موجود ہوں سواد ترکی نے
یہ سنکر امیر پر گرز کا وار کیا حمزہ ثانی نے خالی دیا اپنے دوسرا وار کیا امیر نے تیغ بازی تلوار اس کے ہاتھ
پر پڑی کہ تیغ گرز ہاتھ کٹ کر زمین پر گرا سواد نے دوسرے ہاتھ سے تیغ کمر سے کھینچی چاہتا تھا کہ امیر ثانی
کے سر پر لگائے مگر امیر نے دوسرے ہاتھ کو بھی قلم کیا سواد ترکی بیکار ہوا امیر ثانی نے فرمایا اب اسی صورت
سے اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی پہلوان کو مقابلے کیواسطے بھیج سواد ترکی نے کہا اے عرب میں مجبور ہوں
کہ ہاتھ میرے کٹ چکے ہیں ورنہ تجھے مزہ دکھا دیتا امیر ثانی نے فرمایا اے سواد ترکی اب زیادہ باتیں کرنے
سے کیا حاصل ہے اپنے لشکر کو واپس جا اور دو شہروں کی حکومت سے نقد بھی کچھ تجھکو مل جائیگا سواد ترکی
مجبور تھا کہ اب کیا جواب دوں اور کیونکر وار کروں جب دیر تک اسی کشمکش و پیچ میں رہا اور پھر اسکو
اس درد سے اپنے تئیں گینڈے سے زمین پر گرا دیا وزیر احد یہ کیفیت دیکھ رہا تھا اپنے دوسرے پہلوان کیطرف
اشارہ کیا وہ صف سے آگے بڑھا وزیر کے قریب آیا کہا اے وزیر اعظم دستور معظم میں ایک سبب سے
میدان میں نہیں جاتا ورنہ اس عرب کا سر لانا کوئی بڑی بات نہیں ہے صرف اسقدر خیال ہے کہ ایک ملک
کوئی چیز نہیں ہے اگر چار ملکوں کی حکومت دینا آپ گوارا کریں تو میں ابھی اس عرب کا سر لادوں وزیر نے
قبول کیا پہلوان میدان کیطرف آیا امیر ثانی کے قریب پہونچ کے کہا اے عرب میں تیرا سر لینے کو آیا ہوں
وزیر اعظم نے وعدہ فرمایا ہے کہ چار ملکوں کی حکومت مجھے دیں گے صاحبقران ثانی نے فرمایا اگر تو میرا سر قلم
کرسکے تو میں تیرے سامنے موجود ہوں مگر ایک پہلوان تیرے ہی لشکر سے آیا تھا اس سے وزیر نے دو ملکوں
کا وعدہ کیا تھا وہ سامنے تڑپ رہا ہے ہاتھ بھی باقی نہیں جو کف افسوس ملے کہ دو ملکوں کی حکومت نہ ملی
کہیں تیرا بھی یہی حال نہو اس پہلوان نے کہا اے عرب تو نے میرا نام سنا ہوگا کہ مجھے لوگ محراب برنہ سر کہتے ہیں
آجتک میں نے خود جیسی پہنا ہزاروں تلواریں سر پر کھائیں مگر تلواریں کٹ گئیں اور سر میرا زخمی نہوا آج تیری
تلوار کا بھی کاٹ دیکھونگا امیر نے فرمایا ابھی تو مجھے یہ دیکھنا ہے کہ تو چار ملکوں کی حکومت کیونکر پاتا ہے
پہلے تو اپنا کام کر پھر میں بھی اپنے وار کرونگا محراب نے تلوار میان سے لی امیر پر وار کیا اسے
صاحبقران نے خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اپنے چاہا دوسرے ہاتھ کی مدد سے ہاتھ چھڑا لے
امیر ثانی نے طمانچہ مارا کہ کاسہ سر اسکا اڑ گیا مر کر گینڈے سے گرا صاحبقران زمان امیر ثانی کی قوت دیکھکر
بہت خوش ہوئے مگر وزیر احد کے چہرے سے رنگ اڑ گیا اپنے پہلوانوں کی طرف دیکھکر کہا کہ تم
لوگوں نے کوئی کام سر میدان ایسا نہ کیا کہ مثل اس عرب کے تمہارا بھی نام ہوتا دیکھو کیسے قوی ہیکل
پہلوان کا سر ایک طمانچے میں اڑ گیا معلوم ہوا کہ تم لوگوں میں ذرا بھی قوت نہیں ہے جو ان عربوں
سے مقابلہ کرسکو اب مجھے امید فتح جاتی رہی آج میں خدمت میں سلطان کے جاؤنگا اور سب کیفیت بیان
کرونگا جب وہ کوئی اور انتظام کرلیں گے تو لڑائی شروع ہوگی ورنہ جنگ موقوف رہیگی پہلوانوں
نے جواب دیا کہ اس میں ہماری کیا خطا جو لوگ میدان میں گئے اپنے حال سے ہم آگاہ نہیں کہ وہ
کیسے تھے قابل مقابلہ تھے یا نہیں دیکھئے میں سب سے قوی تن قوی گردن ہوں مگر ہر جنگ میں مقابلہ
نکرسکا معلوم ہوتا ہے یہ عرب وہ ہے جو صاحبقران ثانی کے لقب سے مشہور ہے اس سے مقابلہ کرنے
کیواسطے اور پہلوان چاہئیں ان لوگوں سے یہ زیر نہوگا وزیر نے کہا وہ لوگ کہاں ہیں کہ جو اس کو زیر

کر سکتے ہیں سب نے جواب دیا کہ آپ کے لشکر میں موجود ہیں مگر آپ انکو میدان میں نہیں بھیجتے ہیں وزیر نے
کہا میں لشکر میں بہت کم رہا سب لشکریوں کے حال سے بخوبی ماہر نہیں ہوں تم لوگ یہاں سب کے افسر ہو سب
کے حال سے واقف بھی ہو تم ہی کسی پہلوان کو اچھا سمجھ کر میدان میں روانہ کرو پہلوانوں نے کہا ہم اسکا
سر ابھی لاتے ہیں مگر آپ یہ وعدہ فرمائیے کہ چہارم ملک کی حکومت ہمکو دیجئے تو ہم اس لڑائی کو فتح کریں
کیونکہ یہ لڑائی اُن لوگوں سے ہے جو آجتک کسی سے زیر نہیں ہوے اور ہمیشہ بڑے بڑے پہلوانوں
کو زیر کرکے اپنا مطیع بناتے رہے ان لوگوں سے جبتک ہم خود برائے مقابلہ نہ جائینگے اسوقت
تک اپنے لشکر کوئی عہدہ برآ نہ ہوگا وزیر نے کہا میں سلطان سے کہکر حکومت بھی چہارم ملک کی
دلادونگا مگر اس لڑائی کو کیسطرح فتح کرو جن پہلوان نے وزیر سے یہ کہا تھا یہ پانچ شخص افسر اعلے
فوج احد کے تھے جب یہ بات اسی وقت سطے پاگئی اور وزیر نے چہارم ملک کی حکومت بھی دینے
کا وعدہ مستحکم کیا تو انمیں سے ایک پہلوان شمشیر خنجر زن آگے بڑھا اور اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اگر میں
اس جوان کو قتل کرونگا تو تم کل کی میدانداری میں اور کسی پہلوان عرب کو قتل کرنا اسیطرح اس لڑائی
کو ملکر فتح کرلینگے اور حکومت بھی ہمیشہ بشرکت کرتے رہینگے پانچوں افسر اس بات میں
متفق الرائے ہوئے سب کے پہلے شمشیر خنجر زن میدان کی طرف روانہ ہوا امیر ثانی میدان جنگ میں
ٹہل رہے تھے کہ شمشیر خنجر زن نے امیر ثانی کے سامنے آکر کہا اے عرب میں نے اسوقت تیری جنگ
وجدل جو دیکھی دل میں شوق مقابلہ پیدا ہوا واقعی تو نے بہت اچھی طرح اُن پہلوانوں سے مقابلہ کیا مگر
وہ پہلوان جیسے تھے خود تجھے انکی حالت ظاہر ہوگئی میرے کہنے کی ضرورت نہیں اب میں تیرے
مقابلے میں آیا ہوں وزیر اعظم نے تیرا سر لینے کو مجھے بھیجا ہے اور چہارم ملک کی حکومت دینے کا وعدہ
مستحکم کیا ہے اگر تو زیر ہوکے میری اطاعت قبول کریگا تو میں حکومت نہ لونگا تجھے اپنے ہمراہ لے جاؤنگا پھر
دونوں مل فن سپہ گری تعلیم کرونگا تیرے سبب سے میرا نام ہوگا تو صاحب جرأت معلوم ہوتا ہے امیر ثانی نے
مسکراکے فرمایا جیسے وہ پہلوان میرے مقابلے میں آئے تھے میں تجھے اُن سے بھی کم جانتا ہوں شمشیر
خنجر زن نے کہا اے عرب تم ایسی بات نہ کہو کیونکہ تو خوب دیکھ سکتا ہے کہ کون فن جنگ سے کسقدر
واقف ہے میں اس لشکر میں فن جنگ کا ایسا جاننے والا ہوں کہ بہت سے لشکری میرے سکھائے ہوئے
ہیں اور بہت سے پہلوانوں کو میں نے زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہے وہ بھی اسی لشکر میں موجود ہیں تجھے میری
نسبت ایسا کہنا نہیں چاہیے امیر ثانی نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر میرا سر لینے کو آیا ہے
تو دیر کیوں کرتا ہے میں بھی دیکھوں کہ کیسا تیغ زن ہے شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے کہنے کو قبول کر
اور اپنی جرأت پر اسقدر نازاں نہو میری شرکت قبول کر میں تجھے اپنے ہمراہ شاہ احد کے پاس لے چلونگا
وہاں تیرا بڑا وقار ہوگا اور اگر میرے خلاف مرضی کریگا تو تیرا سر لے جاؤنگا امیر ثانی نے فرمایا اے شمشیر
خنجر زن بیہودہ گوئی سے کچھ حاصل نہیں ہے کچھ ہنر جنگ دکھلا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میں نے فن
ناوک افگنی میں مشق بہم پہونچائی ہے چاہتا ہوں کہ تو بھی تیر و کمان ہاتھوں میں لے پہلے مجھ سے اسی میں
مقابلہ ہو تو بہتر ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا میرے کمان اٹھانے سے تجھکو کیا غرض ہے تو اپنا کمال دکھا میں تیرے
تیر تلوار سے قلم کرونگا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے تیر کو قلم نہ کرسکیگا اُدھر سے فرمایا

سبب تجھے نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے کام میں مشغول ہو شمشیر خنجر زن نے کمان کاندھے سے اتاری تیر ترکش
سے نکالا چلہ کمان میں پیوست کرکے طرف حمزہ ثانی کے تیر سر کیا امیر نے تلوار سے قلم کیا اس نے
دوسرا تیر سر کیا وہ بھی حمزہ ثانی نے کاٹا اسی طرح اسنے چالیس تیر حمزہ ثانی کی طرف پھینکے مگر امیر
نے سب ناوک اسکے قلم کیے جب ترکش اسکا خالی ہوا تو شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب یہ تو ایک
شغل تھا ابھی تک میں آمادۂ پیکار نہیں ہوا تھا مگر تو نے بڑا کام کیا کہ میرے چالیس تیر قلم کیے اب میں
چاہتا ہوں کہ تیغ زنی میں میرے تیرے مقابلہ ہو جائے امیر نے فرمایا مجھے یہی منظور ہے شمشیر خنجر زن نے شمشیر میان
سے لی صاحبقران ثانی مرکب پر سنبھلے اس نے گینڈے کو مہمیز کرکے تلوار صاحبقران کے سر پر
لگائی امیر ثانی نے تلوار کو تلوار پر روکا اسنے دوسرا وار کیا امیر نے پھر سے ادھر لگائی تلوار شمشیر خنجر زن
کی ٹوٹ گئی اسکو سخت ندامت ہوئی امیر ثانی کیطرف بنگاہ غضب دیکھکر کہا اے عرب تو نے میری تلوار
توڑ ڈالی اب میں تجھے زندہ نہ چھوڑونگا امیر ثانی نے مسکراکے جواب دیا کہ اے شمشیر خنجر زن اس وقت
میں چاہوں تو تیرا سر قلم کروں مگر یہ بات آئین جرأت کے خلاف ہے اگر تو مقابلہ کرنا چاہے تو دوسری تلوار
منگالے شمشیر نے جواب دیا کہ اب مجھے تلوار منگانے کی ضرورت نہیں ہے میں تجھ سے کشتی لڑونگا امیر ثانی
نے تلوار میان میں رکھی گھوڑے سے اُترے شمشیر خنجر زن بھی گینڈے سے نیچے آیا دوڑکے صاحبقران
کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا امیر ثانی نے اسکو پورا زور بھی کرنے دیا پھر دیکر زمین سے اٹھا لیا فرمایا اے
شمشیر خنجر زن اب شناخت میں خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے اسنے کہا اے عرب میں اپنا مذہب آبائی
ترک نکرونگا صاحبقران نے چرخ دیکر اسکو زمین پر دے مارا شمشیر خنجر زن کی ہڈیاں چور چور ہو گئی لشکروں
سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی دن تھوڑا باقی رہگیا تھا وزیر اعظم طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا
صاحبقران زمان بصد سرور و شادمانی اپنی بارگاہ کیطرف واپس آئے امیر ثانی کی بہت کچھ تعریف کی مگر وزیر
لشکر کو لیکر قلعہ میں آیا اپنے سب پہلوانوں سے کہا کہ آج سے مجھے امید فتح جاتی رہی اب ایک بات
اور باقی ہے وہ کل کی میدان داری میں صرف کی جائیگی یا تو کل مسلمانوں کو پسپا کردونگا یا خود ہی شکست
کھاؤنگا اور اگر اس طرح جنگ کرینگے تو ہم مسلمانوں پر فتح نہ پائینگے افسران فوج نے کہا ہم لوگ
بھی سنا چاہتے ہیں وہ کون بات ہے وزیر نے کہا کل جنگ مغلوبہ کی فکر ہے یا تو مسلمانوں کو پسپا کر دونگا یا اب
مقابلہ نہ کیا جائیگا سب اسکی رائے سے متفق ہوئے اس شب کو بھی کفار سہمے ہوئے اور ڈر کے مارے
خوف کے کسی کو نیند نہ آئی صبح کو وزیر لشکر قلعہ سے لیکر نکلا اسطرف سے صاحبقران زمان اپنے سرداران
نامی و گرامی کو ہمراہ لیکر میدان میں آئے وزیر نے لشکر کے سامنے آتے ہی اپنی فوج کو اشارہ کیا کہ
مسلمانوں پر ٹوٹ پڑو خبردار میدان سے قدم نہ اٹھانا ورنہ ہر طرح جان جائیگی اس سے لڑکر مرجانا
مردوں کیواسطے اچھا ہے لشکر نے جو اشارہ پایا تلواریں کھینچ کر فوج اسلام پر آگرا یہاں بھی سب نے تیغیں
علم کیں لشکر کفار سے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک تلوار چلی قریب نصف کے لشکر کفار قتل ہوا جب
دن تھوڑا باقی رہا اور اہل اسلام نے کشتوں کے پشتے لگا دیے اسوقت کفار کے قدم میدان میں
نہ ٹھہرے سب قلعہ کیطرف بھاگے صاحبقران زمان نے بآواز بلند فرمایا ہاں غازیو یہی وقت ہے کہ
قلعہ پر قبضہ کرلو ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا سرداران عرب نے جو نعرہ صاحبقران کی صدا سنی

سب نے گھوڑ دوڑ کی باگین لین وزیر احمد نے لشکر کو بہت بچا لیا یا یہ لوگ میدان مین ٹھہرین مگر لشکر کب ٹھہرتا
ہے یہ لوگ جو بھاگے قلعہ کیطرف چلے اور مسلمانون نے ان کا تعاقب کیا وزیر نے دیکھا وقت اچھا نہین ہے
اگر مسلمان قلعہ کے اندر پہونچ گئے تو کون انکو وہان سے بھگا سکے گا یہ سوچ کے اپنے چاہا کہ نقب کی راہ کو بند
کرا دے مگر اسوقت کیا ہو سکتا ہے لشکری اسیطرف سے قلعہ مین آئے سرداران عرب نے بھی انکا پیچھا نہ
چھوڑا قلعہ پر آنکے قبضہ کر لیا اور ان فراریون کو بھی گھیر لیا اب یہ لوگ مجبور ہوئے کیا کرتے سب نے حمزہ
صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی امیر کی خدمت مین دست بستہ حاضر ہوئے صاحبقران نے سبکو کلمہ
تعلیم فرمایا سب مسلمان ہوئے مگر وزیر نکل گیا کہ حال اسکا وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین گزارش کیا جائیگا

## اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہے

یہان صاحبقران زمان نے قلعہ مین سب بارگاہین اور جو جو اسباب امیر کے ہمراہ تھا منگا لیا اسی وقت پل تختہ چڑھایا
گیا سب اسباب اونٹون پر بار ہوکے آگیا امیر نے فرمایا کہ آج شب بھر تو یہان قیام کرنا چاہیے صبح کو ہم شہر
مین چلکر تختگاہ سلطان کو برباد کرین گے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران ایسا نہو بادشاہ کسی طرف بھاگ
جائے اور پھر ہاتھ نہ آئے امیر نے فرمایا اسکے واسطے یہ بندوبست کیا جائے کہ چند آدمی شہر پناہ پر موجود
رہین اگر بادشاہ کہین بھاگنے کا ارادہ کرے اسکو گرفتار کرکے یہان لائین خواجہ نے سرداران عرب
سے چند لوگون کو اسطرف روانہ کیا کہ وہ جاکر دروازہ شہر پر بیٹھے امیر ثانی اور صاحبقران اور بہت سے
سردار عرب قلعہ مین رہے شب بھر قلعہ مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان لشکر کو ہمراہ لیکر تختگاہ بادشاہ کی
طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

## اب کیفیت اُن نامہ دارون کی بیان کی جاتی ہے کہ جو سلطان احمد کی جانب سے بعض ملکون مین گئے

چنانچہ پہلے جو نامہ پہونچا تو شاہ ویلم کو پہونچا اُس نے جو نامہ پڑھا اسی دن اپنے ملک سے لشکر لیکر روانہ ہوا
اور جانب احمد چلا بعد اسکے سلطان بدخشان کو نامہ پہونچا وہ بھی اُسی روز لشکر گران لیکر روانہ ہوا اسکے بعد اور
سلاطین کو نامے پہونچے اور سب اپنے اپنے ملکون سے لشکر بیشمار لیکر روانہ ہوئے مگر سلطان ویلم کہ سب
سے پہلے روانہ ہوا تھا دس دن کے بعد احمد کے قریب آکر پہونچا اپنی اطلاع کیواسطے اس نے ایک نامہ
سلطان احمد کو تحریر کیا نامہ دار کو بلا کر وہ نامہ دیا کہ اس نامے کو سلطان احمد کے پاس لے جانا اور جواب
لیکر بہت جلد آنا یقین ہے جسوقت سلطان کو نامہ دیگے گا خود میرے لینے کو آئے گا نامہ دار نامہ لیکر روانہ
ہوا جب قریب شہر پناہ پہونچا تو یہان وہ وقت تھا کہ سرداران عرب دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے جو
شخص شہر کے باہر جاتا تھا اُس کو روک دیتے تھے مگر آنے والے سے کوئی کچھ نہ کہتا تھا نامہ دار جو آیا اسکو
بھی کسی نے نہ روکا یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا شہر کے اندر پہونچا تختگاہ سلطان احمد کے قریب جاکر اپنی اطلاع
کرائی اسوقت وزیر حالت جنگ بادشاہ سے بیان کر رہا تھا اور بادشاہ نہایت متفکر تھا کہ چوبدار نے
جاکر کہا ایک نامہ دار آیا ہے بادشاہ احمد نے کہا معلوم ہوتا ہے حمزہ نے اس مضمون کا نامہ بھیجا ہو گا کہ اب
مسلمان ہونے مین کیا انکار ہے وزیرون نے کہا آپ نامہ منگا کر ملاحظہ فرمایئے شاید کہین اور سے آیا ہو

بادشاہ نے چوبداروں سے کہا اس نامہ دار کو اپنے ہمراہ یہاں لاؤ چوبدار باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ
اندر لے گئے سلطان احمد نے نامہ لیکر جو دیکھا بہت خوش ہوا وزیرون سے کہا کہ مین نے ایک نامہ
بادشاہ ولیم کے پاس روانہ کیا تھا وہان سے جواب آیا ہے دیکھون آپ نے کیا لکھا ہے یہ کہکے اس نے نامہ
کھولا اسمین لکھا تھا کہ حسب الطلب مین یہان آیا ہون قریب شہر پناہ آج قیام کیا ہی کل شہر مین داخل کرونگا
اطلاعاً آپ کو تحریر کیا بادشاہ احمد نے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے جو بادشاہ ولیم یہان آجائے یہ بات ضرور
ہے کہ حمزہ کل یہان آئے گا اور قیامت برپا کرے گا اگر سلطان ولیم معہ لشکر اندر آگیا تو وہان ان لوگون سے
مقابلہ کریگا وزرا نے کہا آپ اس کیفیت سے انکو اطلاع دیجیے اور یہ کہدیجیے کہ جب رات زیادہ آئے بادشاہ
ولیم اپنی فوج ہمراہ لیکر شہر کے اندر آئین صاحبقران اور جملہ سردار قلعہ مین ہونگے شہر پناہ پر جو لوگ بیٹھے
ہونگے وہ بہت ہی کم ہین اگر لشکر اُنسے برسر جنگ ہوگا تو یقین ہے کہ وہ لوگ کچھ نہ بنا سکین گے بادشاہ احمد نے
یہی نامہ مین لکھ دیا نامہ دار نے کہا اب مین جا نہین سکتا کیونکہ جو شخص شہر کے اندر آتا ہے اسکو وہ لوگ مانع نہین
ہوتے مگر جو شہر کے باہر جاتا ہے اسکو روکتے ہین اگر مین شہر کے باہر جانے کا ارادہ کرونگا وہ لوگ سب مجھے
بھی مانع ہونگے لہذا اپنے جانے کی کیا صورت کرون وزرا بھی اس بات مین حیران ہوے بادشاہ نے
کہا کہ نامہ اسوقت بادشاہ ولیم کو ضرور پہونچنا چاہیے اگر نامہ اسوقت وہان نہ جائے گا تو صبح کو آکے حمزہ
یہان قیامت برپا کردیگا جو کچھ تھوڑے سے پہلوان کچھ لشکر یہان موجود ہے یہ سلطانون کا کیا بنا لیگا وزرا نے
کہا اے شہریار ہمارے نزدیک یہ بات مناسب ہے کہ اسوقت نامہ وہان روانہ نہ فرمائیے جب صبح کو حمزہ
اسطرف آئے گا تو سب لوگون کو اپنے ہمراہ لائے گا اُسوقت آپ نامہ وہان روانہ کیجیے گا حمزہ اُن
لوگون سے جو یہان موجود ہین جنگ کرینگے اتنے عرصے مین سلطان ولیم آجائین گے حمزہ ضرور بدحواس
ہو جائے گا اسوقت دونون طرف سے خوب تلوار چلیگی بادشاہ احمد نے کہا کہ میری عقل درست نہین ہے جو کچھ تم لوگ
کہتے ہو یہی مناسب ہے وزرا شب بھر سلطان کے پاس بیٹھے رہے بادشاہ احمد کی رات بھر یہ کیفیت
رہی کہ کسی پہلو قرار نہ آیا جب بات کرتا تھا یہی کہتا تھا کہ اب زندگانی تمام ہوئی جام عمر لبریز ہوا آج کو حمزہ
قلعہ سے نکلکر اسطرف آئے گا ایک کو زندہ نہ چھوڑے گا ہان جو اطاعت اسلام قبول کریگا وہ امان پائیگا
جو مذہب آبائی کو ترک نہ کریگا مارا جائے گا اسی کرب و بیچینی مین صبح ہوئی وزرا نے نامہ دار سے کہا کہ تو
جلد یہان سے روانہ ہو شہر پناہ کے قریب جاکر ٹھہر جانا جبتک وہ لوگ وہان سے نہ ہٹین خبردار باہر
جانے کا ارادہ نکرنا ورنہ پچھتائے گا زک اُٹھائے گا مسلمان بڑے ظالم ہین کسی کا خیال نہین کرتے جو کوئی
اُنکے خلاف مرضی کرتا ہے اُسکو ہلاک کرتے ہین نامہ دار نامہ لیکر اسطرف روانہ ہوا شہر پناہ وہان سے کئی کوس پر
تھی جب نامہ دار قریب دو کوس کے پہونچا اس نے دیکھا کہ سامنے سے ایک لشکر عظیم آتا ہے نامہ دار ایک جانب
پوشیدہ ہو گیا لشکر قریب آیا نامہ دار نے دیکھا کہ جوان قوی ہیکل تیغ زن صف شکن گھوڑون پر سوار تلوارین برہنہ
ہاتھون مین لیے ہوے دھاوا کیے ہوے تخت گاہ کی جانب جاتے ہین جب یہ لوگ آگے بڑھ گئے نامہ دار
راہی ہوا بعجلت تمام شہر پناہ کے قریب پہونچا دیکھا چند آدمی وہان بھی موجود ہین حفاظت کر رہے ہین نامہ دار
اُن لوگون کے قریب آیا کہا صاحبو آپ کا خطاوار سلطان ہے رعیت نے کیا خطا کی ہے جو آپ نے سب کا
راستہ بند کیا ہے مجھے ضرورت ہے شہر کے باہر جاتا ہے اگر جانے دیجیے تو کیا مضائقہ ہے اُن لوگون نے آپس مین

کہا کہ اس غریب کے روکنے سے کیا حاصل ہے جانے دو نامہ دار کو جانے کی اجازت ملی شہر پناہ کے باہر ہوا وہاں
سے مانند ہوا کے دوڑتا ہوا اپنے بادشاہ کی بارگاہ تک پہونچا وہاں دور تک لشکر اترے ہوئے دیکھے نامہ دار
کو تعجب ہوا پہلے بادشاہ ویلم کی بارگاہ میں آیا جواب نامہ دکھایا بادشاہ ویلم نے بہت افسوس کیا کہا کہ ہم ایسے
وقت میں پہونچے کہ پوری مدد بھی نہ کر سکے نامہ دار نے کہا اب عرصہ نہ لگایئے مسلمان تخت گاہ کی بربادی کا ارادہ
کرکے اسطرف آگئے ہیں اگر اسیوقت چلیے گا تو شریک کارزار ہو جایئے گا نہیں تو مسلمان بادشاہ کو اسیر کرلینگے
اور شہر پر قبضہ ہو جائے گا بادشاہ ویلم نے کہا ہم ابھی تیار ہیں بلکہ اور بھی چند لشکر رات کو آگئے ہیں یہ سب
بھی ہمارے ہمراہ اسطرف چلینگے ان سب کو سلطان احد نے بلایا تھا انھیں کے بلائے ہوئے
سب آئے ہیں یہ کہکے اپنے لشکر میں اطلاع کرائی اور جو جو بادشاہ وہاں مقیم تھے سب کو اطلاع دی
اور سب سے خلاصہ کیفیت بیان کی سب اسیوقت چلنے پر تیار ہوئے اہل لشکر نے اسی وقت سامان
درست کیا بادشاہ ویلم اور بادشاہ بدخشان اور بادشاہ ترکان لشکر گران لیکر اسی وقت روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

## اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہے

کہ امیر شب بھر قلعہ احد میں مقیم رہے صبح کو نماز سحر سے فراغت حاصل کرکے جانب تختگاہ روانہ ہوئے اسوقت
صاحبقران کے ہمراہ جمعیت کثیر تھی راہ طے کرکے جب قریب تختگاہ بادشاہ پہونچے یہاں وزیروں نے
پہلے ہی لشکر درست کر رکھا تھا صاحبقران جو قریب پہونچے ان لوگوں نے امیر سے مقابلہ کیا بادشاہ احد
مجبوری میدان میں آیا لشکر کو لڑانے لگا جنگ مغلوبہ ہونے لگی صاحبقران سب کے آگے بڑھتے
جاتے تھے یہاں تک کہ قریب علمدار فوج پہونچے امیر نے علم فوج کو قلم کیا علمدار نے تلوار کا وار کیا
صاحبقران نے اسکا وار روک کے ضرب تلوار سے علمدار لشکر کو قتل کیا اسکا قتل ہونا تھا کہ امیر قریب
بادشاہ احد پہونچ گئے بادشاہ نے جو صاحبقران کو اپنے قریب پایا گھوڑے کو مہمیز کیا اسکا قدم اٹھنا تھا
کہ تمام لشکر کا جی چھوٹ گیا سب نے گھوڑوں کو تازیانے لگائے جس طرف جسکو منہ پڑا اسطرف بھاگا
بادشاہ احد اور چند پہلوان ایک جانب چلے یہی کیفیت لشکر صاحبقران کی بھی ہوئی کہ ایک ایک کے ہمراہ
ایک ایک جانب نکل گئے لشکر بالکل منتشر ہو گیا مگر صاحبقران زمان تنہا بادشاہ احد کے تعاقب میں
چلے اور بادشاہ احد شہر پناہ کیطرف فرار ہوا تھوڑی ہی دور پہونچا تھا کہ سامنے سے گرد اڑی بادشاہ سمجھا
کہ یہ لوگ بھی اہل اسلام سے ہیں مجھکو گھیر کر مارنا چاہتے ہیں یہ سوچ کے چاہتا تھا کہ جانب راست گھوڑے
کی باگ موڑ کے نکل جائے کہ گرد دامنہ گرد شگافتہ ہوا بادشاہ احد نے دیکھا کہ سلطان ویلم اور بادشاہ بدخشان
اور چند سلاطین فوجیں ہمراہ لیے ہوئے آتے ہیں بادشاہ احد نہایت خوش ہوا گھوڑے کو اور تیز کیا
بصد تعجیل ان لوگوں سے قریب ہو گیا بادشاہ ویلم نے جو سلطان احد کو اس حال میں مبتلا پایا دین سے
نعرہ کیا چونکہ صاحبقران کو اچھی طرح جانتا تھا بآواز بلند کہا اے حمزہ خبردار سلطان احد پر دست درازی
نکرنا ورنہ ایک عرب کو زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا اور دیکھی کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے یہ سنتا تھا
کہ بادشاہ ویلم نے اپنی فوج کو اشارہ کیا کہ حمزہ کو چاروں طرف سے گھیر لو خبردار یہ عرب زندہ بچکر نجانے

پاسکے ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا یہ سنا تھا کہ بادشاہ ویلم کی فوج نے صاحبقران زمان کو چارون طرف سے
گھیرا فوج ویلم کے ہمراہ اور سلاطین کفار کی بھی فوجین تھوک تیرین صاحبقران زمان اس وقت تنہا تھے
شہرانہ ٹھہنگا نہ دعا کرنے لگے دم بھر مین لاشون کے انبار لگا دیئے مگر کہان لشکر بے انتہا کہان یکہ و تنہا
چارون طرف سے وار پڑنے لگے کفار نے تیرون کا مینہ برسایا صاحبقران زمان انتہا سے زیادہ زخمدار
ہوئے مرکب پر ٹھہرا نہ گیا ہاتھون نے دستگیری کی امیر نامدار صاحبقران عالی وقار پشت زین سے بروے
زمین تشریف لائے گھٹنون کے بھل زمین پر بیٹھ کے تلوار بلانے لگے کفار جو تھے بھی ہیبت صاحبقران
سے نزدیک امیر نہ آتے تھے دور سے وار کرتے تھے کوئی تیر لگاتا تھا کوئی نیزہ مارتا آخر کار صاحبقران
زمان مین اتنی طاقت بھی باقی نرہی امیر نامدار زمین پر گرے کفار نے جو دیکھا کہ اب صاحبقران
مین بالکل دم باقی نہین ہے چاہا کہ اب ظلم سے ہاتھ اٹھائین مگر بادشاہ احد نے کہا کہ ابھی حمزہ کو مردہ
نہ تصور کرو جب تک اسکی لاش سالم رہیگی سب مجھے اس بات کا خوف رہیگا کہ ایسا نہو حمزہ کے تن مین روح
آجائے اور یہ اٹھ کے سب مجھے قتل کرے میری راے یہ ہے کہ لاش پر حمزہ کے گھوڑے دوڑا دو
کہ لاشہ بالکل پامال ہو جائے اور ہر جزو بدن علحدہ علحدہ ہو جائے لشکری اس کے تابع فرمان تھے
گھوڑے لاش صاحبقران پر دوڑا دیئے لاشہ امیر پائمال ہوا بادشاہ احد نے اسپر بھی اکتفا نہ کی
کئی بار گھوڑون کو چکر دیئے اور ہر بار یہ کہتا تھا کہ گھوڑون چکر لگاؤ کہ ریشہ ریشہ صاحبقران کے جسم کا اسکے
گھوڑون کو نہ ملے کہ وہ لوگ اسکی لاش کو دفن کرینگے اور یہ مجھے منظور نہین سوارون نے ویسا ہی کیا کہ گھوڑون
کے چکر لگانے سے لاش امیر پارہ پارہ ہوگئی یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ لاش کہان ہے جب فوج نے اس ظلم
عظیم سے رخصت پائی تو بادشاہ احد نے کہا اب اور لوگون کو بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ سب کس طرف ہین
انکے خوف سے میرا لشکر فرار کر گیا مگر وہ لوگ تعاقب مین لشکر کے چارون طرف منتشر ہوگئے ہین ان
سب کو تلاش کر کے قتل کرنا چاہیے بادشاہ ویلم نے کہا انکو بھی تلاش کیجے آج ان مسلمانون کو زندہ نہ
چھوڑو جہانتک ملین قتل کرو پھر یہان کا سب انتظام کر کے خانہ کعبہ کی طرف چلو وہان کے لوگون
سے جنگ کرین بادشاہ احد سب کافرون کو لیکر تلاش مین اور سرداران اسلام کے روانہ ہوا مگر امیر
ثانی اور سرداران عرب جو تعاقب مین کفار کے گئے ان لوگون کو قتل بھی کیا بعض بھاگ کے نکل بھی
گئے امیر ثانی کے ہمراہ خواجہ عمرو نامدار اور خواجہ عمرو ثانی بھی تھے جب کفار کا مجمع کم ہوا تو ان لوگون
نے کہا کہ اب اپنے ہمراہیون کو تلاش کرنا ضرور ہے صاحبقران نامدار نہین معلوم کسطرف تشریف
لے گئے ہین امیر ثانی نے کہا صاحبقران نامدار تعاقب بادشاہ مین گئے ہین خواجہ بہت گھبرائے
امیر ثانی سے کہا کہ پہلے صاحبقران زمان کو تلاش کر لو پھر اور طرف چلو امیر ثانی کی بھی یہی راے ہوئی
اس ارادہ سے کچھ دور بڑھے تھے کہ چند سردار اور ملے سب نے امیر ثانی سے کہا کہ فوج کفار بہت
قتل ہوئی بعض لوگ بھاگ کے نکل بھی گئے انکا پتہ نہ ملا امیر ثانی نے فرمایا کہ صاحبقران زمان نہین
معلوم کسطرف تشریف لے گئے ہین ابھی تک امیر سے ملاقات نہین ہوئی اور جو ہمراہ گئے تھے وہ
سب مل گئے لوگون نے کہا کہ صاحبقران بادشاہ کے تعاقب مین گئے اور بادشاہ شہر پناہ کی جانب
بھاگا تھا کیا عجب ہے جو شہر پناہ سے نکلکر باہر شہر کے ہو پہنچا ہو امیر نے بھی تعاقب نہ چھوڑا ہو حمزہ ثانی نے

کہ اُسی طرف چلنا چاہیے یہ فرما کے امیر ثانی اُسی طرف روانہ ہوئے قریب ایک کوس کے راہ طے کی تھی کہ سامنے سے گرد اُڑی امیر ثانی نے فرمایا شاید صاحبقران زمان تشریف لاتے ہیں خواجہ نے کہا صاحبقران کے ہمراہ اسقدر لشکر نہیں ہے جو اتنی گرد اُٹھے یہ ذکر تھا کہ وہ مُنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بادشاہ احمد گھوڑے پر سوار اور کئی بادشاہ اسکے ہمراہ عقب میں لشکر بیشمار سب رو زاری کرتے ہوئے آتے ہیں خواجہ نے جو بادشاہ احمد کو اُس کیفیت سے دیکھا امیر ثانی سے کہا کہ ابھی تو صاحبقران اسکے تعاقب میں گئے تھے کیا امیر نے اِس کا تعاقب چھوڑ دیا اور یہ اسقدر لشکر کہاں سے دستیاب ہوا معلوم ہوتا ہے یہ سب بادشاہ اسکے بلائے ہوئے ہیں امیر ثانی نے کہا اب اسکو یہاں پر روکنا فرض ہے خواجہ نے کہا آپ لوگ اس سے جنگ کریں مگر میں تلاش صاحبقران میں جاؤنگا امیر اُسی کے تعاقب میں گئے تھے نہیں معلوم صاحبقران کہاں رہے اور اس کو یہ لوگ کیونکر لے امیر ثانی نے کہا خواجہ ایسے وقت میں تنہا نہ جاؤ کفار سب ہم لوگوں کے دشمن ہیں صاحبقران کا پتہ معلوم ہو جائیگا اگر تم تنہا جاؤ گے ہم لوگوں کی طبیعت گھبرائی گی کہ جبتک تم نہ ملو گے اسوقت تک خیالات فاسد آئیں گے اس گھبراہٹ میں جنگ بھی اچھی طرح نہ ہو سکے گی خواجہ عمرو نے کہا میرا دم گھبراتا ہے دل بھرا آتا ہے جبتک صاحبقران کو نہ دیکھونگا اُس وقت تک یہ حالت رفع نہو گی امیر ثانی نے کہا خواجہ ہم تمہیں نہ جانے دینگے صاحبقران زمان بھی تشریف لاتے ہونگے کیا عجب ہے ان لوگوں کے تعاقب میں ہوں خواجہ امیر ثانی کے روکنے کے سبب سے ٹھہر گئے اتنی دیر میں لشکر قریب پہونچا امیر ثانی نے نعرہ کیا کہ اے کافران غدار خبردار آگے نہ بڑھنا اگر تم آگے جاؤ گے تو زندہ نہ جاؤ گے بادشاہ احمد نے کہا اسے مرد تو کون ہے جو اسطرح پکارتا ہے تجھے لازم ہے کہ اپنے سر پر خاک اُڑا گریبان چاک کر صاحبقران کو میں نے قتل کیا امیر ثانی نے جو یہ بات سنی ہوش بجا نہ رہے تلوار کھینچ کر بادشاہ احمد پر جا پڑے اور بادشاہ جو وہاں موجود تھے اُنھوں نے لشکر کو اشارہ کیا سب لشکر امیر ثانی پر ٹوٹ پڑا مگر صاحبقران ثانی نے اُس وقت کچھ خیال نہ کیا صفوں کو درہم برہم کرنا شروع کیا اور جو سرداران عرب امیر ثانی کے ہمراہ تھے سب بھی لشکر پر تلواریں پکڑ کے ٹوٹ پڑے صاحب دفتر نے اس مقام پر لکھا ہے کہ چار روز کامل ۔ اور کچھ پانچویں دن کفار میں چند کس باقی رہے اور امیر ثانی بادشاہ احمد کے قریب پہونچے اسنے چاہا گھوڑے کو جھکا کے نکل جائے مگر امیر نے تلوار اسکے سر پر لگائی کہ سر اسکا جدا ہوا بادشاہ ویلم نے جو دیکھا اس نے امیر ثانی پر وار کیا امیر کے سر پر تلوار پڑی ملتے تک اُتر آئی مگر اس حال میں امیر نے اُس زخم کا بھی خیال نہ کیا بادشاہ ویلم کا بھی سر جدا کیا اور جسقدر بادشاہ سلطان احمد کی مدد کو آئے تھے امیر ثانی نے سب کے سر کاٹ لیے اُن لوگوں کا قتل ہونا تھا کہ جو چند کس ان سب کے ہمراہیوں سے باقی رہ گئے تھے اُنھوں نے امان طلبی کی صاحبقران ثانی نے تلوار روکی یہ سب لوگ حاضر ہوئے اپنی عفو تقصیر چاہی امیر نے سب کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا جنگ سے فراغت پائی امیر ثانی اسدرجہ زخمدار تھے کہ گھوڑے سے نہ اُتر سکے سرداران عرب نے بغلوں میں ہاتھ دیکر امیر کو زمین پر اُتارا امیر ثانی نے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا روح قالب سے پرواز کر گئی سرداران دین میں شور گریہ و زاری بلند ہوا خواجہ عمرو نامدار نے سرداروں سے کہا کہ آپ لوگ یہاں ٹھہریں میں لاش صاحبقران کی تلاش میں جاتا ہوں سب لوگوں نے کہا خواجہ جہانتک ممکن ہو جلد آنا بعض سرداروں نے کہا کہ خواجہ ہم تمہیں تنہا نہ جانے دینگے تمہارے ہمراہ چلینگے

خواجہ نے کہا آپ لوگون کو اختیار ہے قریب دو سو جوان کے خواجہ کے ہمراہ ہوے خواجہ تلاش لاشۂ
صاحبقران مین روانہ ہوے چارون طرف لاش کو تلاش کیا کہین پتہ نہ پایا خواجہ کو سخت تردد ہوا ایک
ایک کوچے کو چار چار بار دیکھا مگر لاش کا پتہ نہ ملا جب خواجہ دن بھر کی رہروی سے مضمحل ہوے تو ایک
جگہ پر بیٹھ کے رونے لگے اور درگاہ کبریا مین عرض کی اے کریم کارساز جب تو نے صاحبقران کو مجھسے
بچھڑایا ہے تو مجھے کیون زندہ رکھا اب زندگی سے دل میرا سیر ہو چکا مگر اے کریم انجام بخیر کرنا خواجہ کو سردارون
نے سمجھایا خواجہ نے کہا کہ جبتک لاشۂ صاحبقران نامدار کا نہ ملیگا اسوقت تک مجھے چین نہ آئیگا اُس شب کو
بھی خواجہ نے شب بھر لاشہ کو تلاش کیا دوسرے روز سردارون نے کہا خواجہ امیر ثانی کا لاشہ اب تک
یونہین رکھا ہے اُسکے دفن وکفن کی کچھ فکر کرنا چاہیے خواجہ نے جواب دیا کہا کہ آپ لوگ جاکر اسکی فکر کرین مین
جبتک لاشۂ صاحبقران نہ پاؤنگا اسوقت تک مجھے قرار نہ آئیگا سب سردار بھی مجبور ہوے خواجہ
نے اُس روز بھی دن بھر لاش تلاش کی جب کہین لاشہ کا پتہ نہ ملا خواجہ سر شام پھر ایک جگہ پر تھک کے گر پڑے
اُسوقت خواجہ نے بصد الحاح وزاری عرض کی کہ اے کریم کارساز اے رب بے نیاز لاشۂ صاحبقران
کا پتہ لگجائے ابھی تک امیر بے گور وکفن ہوتے خواجہ یہ دعا کرتے کرتے سو گئے دیکھا ایک بزرگوار سامنے
کھڑے ہوے فرماتے ہین اے خواجہ اٹھو جسقدر ریزے تمھین اسوقت صحرا مین روشن نظر آئین اُن سب
کو چنکر ایک جا کرو لفار نے لاش صاحبقران کو اس درجہ پامال سم اسپان کیا ہو کہ لاش صاحبقران
ریزہ ریزہ ہو گئی ہو تمھین لازم ہے کہ لاش صاحبقران بصد احتیاط دفن کرو کہ تم پر حق نمک صاحبقران ہے خواجہ
کی جو آنکھ کھلی دیکھا صحرا مین ہزارہا چراغ روشن ہین خواجہ نے قریب جاکر دیکھا گوشت کے ریزے پائے
خواجہ نے جمع کیے ایک چادر مین جمع کرکے خواجہ وہان سے واپس آئے جہان لاشہ امیر ثانی کا پڑا ہوا تھا
خواجہ نے وہان پہونچ کے دونون لاشون کو تیم کراکے دفن کر دیا بعد اُسکے سب سردارون سے کہا کہ
اب آپ لوگ خانۂ کعبہ تشریف لیجائین مین ان قبرون کی جاروبکشی کرونگا کہ یہ میرا حق ہے اور ایک بزرگوار
نے شب کو خواب مین مجھسے یہ فرمایا تھا کہ خواجہ تمھین لازم ہے کہ حق نمک صاحبقران سے ادا ہو بس مین
اُن بزرگوار کے ارشاد کے موافق کرونگا سب نے کہا کہ خواجہ ہم بھی تمھارے ساتھ ہین جو تمھارے مزاج
مین آئے کرو سب تمھارا ساتھ دینگے خواجہ نے کہا ابھی مین یہان قیام کرونگا اور بعد مین سب مجھے اختیار ہے مگر
چند روز جاروب کشی قبر صاحبقران پر ضرور کرونگا سرداران نے کہا کہ خواجہ دو ماہ تک ہم تمھارے ہمراہ ہین
آئندہ تمھین اختیار ہے خواجہ بھی خاموش ہو رہے سب سرداران عرب دو ماہ تک وہان مقیم رہے جب
سب نے رسم فاتحہ خوانی اور چہلم سے فراغت پائی خواجہ نے بجبر سب کو رخصت کیا اور آپ ایک سال
تک قبر امیر پر جاروبکشی کی پھر خواجہ وہان سے جانب بغداد روانہ ہوے اور کچھ شغل تجارت کیا مدت تک اس
تجارت مین بسر کی ایک بار خواجہ کو چند قزاقون نے چھلکے اپنے ہمراہ لیجا کر ایک کنوئین مین ڈال دیا اُس
کنوئین مین تیغ وخنجر نیزہ و تبر بھرے تھے خواجہ کو اسقدر تکلیف پہونچی کہ ایک بار خواجہ کی زبان سے نکلا ای
پروردگار میرے نزدیک اس تکلیف سے موت بہتر ہے خواجہ اُس کنوئین مین اپنے دل سے یہ باتین
کر رہے تھے کبھی صاحبقران کو یاد کرکے روتے تھے کبھی خدا سے بصد الحاح وزاری عرض کرتے تھے
کہ اے کریم اس آفت ناگہانی سے تو ہی نجات عطا فرمائیگا اسی کیفیت مین خواجہ کو کئی روز اُس کنوئین مین

گذرے خواجہ نے عہد کیا کہ اے پروردگار اگر مین اس بلاے عظیم سے نجات پاؤن تو خانۂ کعبہ جاؤن اور
جو کچھ مال و متاع آجتک پیدا کیا ہے اس غرض سے ایک جا جمع کر دون کہ جو محتاج صاحب احتیاج آوے
اُسکے ذریعہ سے نفع اُٹھاوے بطور قرض کے لے جاوے مگر جب کا وعدہ کرے دے جاوے دعا خواجہ کی قبول
ہوئی اور ایک قافلہ سوداگرون کا اُسطرف آیا اُس کنوئین پر جو سب کی نگاہ پڑی قافلہ مین بہت لوگ
پیاسے تھے پانی بھرنے کو کوئین پر آئے جیسے ہی رسی کنوئین مین ڈالی خواجہ نے اُس ریسمان کو پکڑا
اور آواز دی کہ اے شخص اگر تو مجھکو اس کنوئین سے نکال لے تو مین عمر بھر تیرا احسان مند رہونگا ان لوگون
نے خواجہ کو کنوئین سے نکالا خواجہ انتہا سے زیادہ زخمی ہو گئے تھے وہ لوگ خواجہ کو لیکر اپنے مالک
کے پاس آئے خواجہ نے جو ایک مرد وضیع کو دیکھا نام و نشان دریافت کیا اُس نے شمشاد بازرگان
اپنا نام بتایا خواجہ نے ایسی شیرین کلامی سے اُسکے ساتھ باتین کین کہ اُسکو خواجہ کے حال پر رحم آیا کہا
اے شخص تو میرے ہمراہ رہ مین تیرا علاج بہت اچھی طرح سے کرونگا ایک ہی ہفتہ مین جسقدر کہ یہ زخم
کاری تیرے جسم پر نمودار ہین سب اندمال ہو جائینگے کوئی موقع گھبرانے کا نہین ہے تم دلجمعی رکھو خواجہ
نے اسی واسطے اُسکو دام تزویر مین اسیر کیا تھا چند دنون خواجہ اس کے ہمراہ رہے شمشاد بازرگان
نے خواجہ کا علاج تزاوداً کیا جب خواجہ کو شفاے کامل ہوئی اُس سے اجازت طلب کی شمشاد بازرگان
نے کہا اے شخص مین نے اسواسطے تیرا علاج کیا تھا کہ جب تو صحت پائیگا میرے ساتھ رہیگا تیری خوش بیانی
مجھے بہت پسند ہے جسوقت طبیعت گھبراتی ہے تیری باتین سنتا ہون دل بہل جاتا ہے تو مجھسے اجازت کا خواستگار
ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے خدا سے عہد کیا تھا کہ جب مین اس بلاسے نجات پاؤنگا اور مجھے صحت
کامل حاصل ہوگی تو حج کرونگا اگر تو منع کرے تو مین حج کو نہ جاؤن شمشاد بازرگان نے کہا بھلا مین کار خیر
کیواسطے مانع کیون ہونگا مگر مجھسے وعدہ کرکے بعد اداے حج پھر بھی میرے پاس آئیگا خواجہ نے کہا
مین اسکا وعدہ نہین کرتا کیونکہ جب حج کو جاؤنگا وہان اور میرے اعزا ہین ان سب سے ملونگا اگر لوگ
مجھے آنے کی اجازت دینگے اور میری غریب الوطنی قبول کرینگے تو ضرور آؤنگا ورنہ وعدہ پختہ نہین کرتا
شمشاد بازرگان مجبور ہوا خواجہ رخصت ہوکر جانب خانۂ کعبہ روانہ ہوے چونکہ مال و اسباب خواجہ کے
پاس بہت تھا اور عمرو ثانی سے زنبیل بھی لے چکے تھے اس سبب سے خواجہ نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر مین اس
بلاے عظیم سے نجات پاؤنگا تو اپنے مال کو اسطور سے وقف کر دونگا خواجہ خانۂ کعبہ پہونچے پہلے حج بیت اللہ
سے فراغت حاصل کی پھر خواجہ سرداران عرب سے سب لوگونکو خواجہ کے آنے کی خوشی بھی ہوئی مگر غم
صاحبقران تازہ ہو گیا کچھ دنون خواجہ وہان مقیم رہے بعد چندے خواجہ نے سب سے رخصت
چاہی لوگون نے بہت رد و کد کیا پوچھا خواجہ اب یہان سے کہان جاؤگے خواجہ نے جواب دیا کہ میرا
ارادہ ہے بدیع الملک نوجوان جواب صاحبقران ثالث ہین اُنسے جاکر ملون اور جو سب ہمراہ تھے
اُن لوگون سے پوچھا خواجہ بھلا اُنسے ملاقات کہان ہوگی خواجہ نے کہا امیر ثانی نے کہا تھا کہ وہ طلسم ایوان
نہ طاق کی جانب گئے ہین اس کو فتح کرکے اور قاتلان اسلام سے انتقام خون ناحق اعزا لینگے مین یہان
سے ایوان نہ طاق کی جانب جاتا ہون اگر وہان اُنسے ملاقات ہوئی تو ایک نظر دیکھ لونگا زندگی کا اعتبار
نہین پھر اور لوگون سے ملاقات کرکے ایک بار حج بیت اللہ پھر کرونگا اور ایک گوشے مین

ہمیشہ کے یاد الٰہی میں مصروف رہوں لوگوں نے مجبوری خواجہ کو اجازت دی خواجہ عمرو نے خیال کیا کہ حج
سے فراغت کر لینا اور اپنے تمام عہدوں کو پورا کرنا اچھا ہے یہ سوچ کے خواجہ پھر خانۂ کعبہ میں آئے حج
سے فراغت کی بیرون کعبہ آ کر ایک درخت خرما میں اپنی زنبیل کو آویزاں کیا اور سرداران عرب کو
جمع کر کے کہہ دیا کہ جب تم لوگوں کو کسی شے کی ضرورت ہو اس زنبیل سے آ کر لے لینا جب تمھاری حاجت
رفع ہو جائے اسیوقت مع کرایہ اس زنبیل میں لا کر رکھ دینا اگر روپیہ کی ضرورت ہو گی تو روپیہ ہی دستیاب
ہوگا اگر جواہرات کی خواہش ہو گی تو جواہرات اسی زنبیل سے نکل جائے گا غرض کہ جو چیز چاہو گے
اس زنبیل سے پاؤ گے ایمانداری سے جو چیز لے جانا رکھ جانا کرایہ دینے میں عذر نہ کرنا جب
تم لوگ شرائط کے خلاف کوئی بات کرو گے یہ زنبیل یہاں نہ رہیگی غائب ہو جائیگی سب
نے بسر و چشم نہایت خوشی کے ساتھ قبول و منظور کیا خواجہ وہاں سے جانب
طلسم ایوان نہ طاق روانہ ہوئے راہ میں خواجہ کو خیال آیا کہ امیر ثانی نے کہا تھا کہ میں نے خواجہ زادوں
کو مصر کی بادشاہی دی ہے اور مصر یہاں سے بہت ہی قریب ہے مناسب یہ ہے کہ خواجہ زادوں
سے بھی ملتے چلیں پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا جو ان سے ملاقات ہو یہ سوچ کے خواجہ اسطرف
روانہ ہوئے دو روز کے بعد قریب شہر پناہ مصر پہونچے یہاں خواجہ زادوں نے یہ انتظام
کیا تھا کہ شہر پناہ پر ایک حمام رنگین بنوایا تھا اور چند خیاط ملازم رکھے تھے سب کو تاکید یہ تھی
کہ جو مسافر یہاں آئے پہلے اس کو حمام میں لے جانا جب وہ غسل سے فراغت پائے اگر لباس اسکے
پاس موجود ہو تو ضرورت نہیں ورنہ لباس نو اسکے واسطے اسیوقت تیار ہو اور وہی لباس پہنا
کے شہر کے اندر بھیجا جائے خواجہ وہاں پہونچے لوگوں نے کہا یہاں مسافر صاحب ہمارے بادشاہ
کا حکم ہے کہ جو مسافر یہاں آئے وہ پہلے غسل کرے اگر لباس کہنہ ہو تبدیل کرے اور اگر لباس
اسکے پاس نہ ہو تو یہاں سے دیا جاوے لہذا آپ حمام میں تشریف لے جائیں اور ہم سے
یہ فرمائیں کہ لباس آپکے پاس موجود ہے یا نہیں اگر موجود ہے تو آپ اس لباس کو تبدیل فرمائیے گا
اور اگر لباس نہیں ہے تو یہاں ابھی تیار ہوتا ہے خواجہ نے کہا جناب آپکے بادشاہ کی کہاں تک تعریف
کی جاوے حاتم سے بڑھ کے ہمت رکھتے ہیں اور آپ لوگوں کی خیر خواہی کیونکر ہو جو یہاں ہو میں ایک
مرد غریب ہوں میرے پاس لباس کہاں جو تبدیل کروں جبتک لباس تھا پہنتا تھا اب کچھ باقی نہیں
رہا ایک شخص سے یہ کرتہ مانگ کر پہنا ہے اگر آپ لوگ اتنی عنایت فرمائیں کہ جیسا لباس میں ہمیشہ پہنا
کرتا ہوں ویسا ہی مجھے آج بھی میسر آ جائے تو بہت بہتر ہے ان لوگوں نے کہا ہمارے یہاں وضع
کی قید نہیں ہے جیسا لباس آپ چاہیں تیار ہو جائے خواجہ نے کہا جب سے میں نے ہوش سنبھالا
آج تک ایک تھان کا پاجامہ اور ایک تھان کا کرتہ اور ایک تھان کی لنگی ایک تھان کی ٹوپی ایک
تھان کی عبا دو تھان کا عمامہ ہمیشہ پہنتا رہا اب بسبب محتاجی اس قابل نہیں ہوں جو پرانی وضع کو
اب بھی قائم رکھونگا باپ نصیحت کرتے تھے یہ کہتے تھے ایسی وضع اختیار کر جو ہمیشہ کے واسطے باقی رہے
اور کسی وقت میں مشکل نہ پڑے مگر نادانی کے سبب سے سمجھ میں نہ آیا اس وقت یہی وضع پسند
آئی اختیار کی اب مفلس ہو اور وضع میں فرق آنے لگا اپنے شہر کو چھوڑ دیا راہ میں

وہ لباس بھی نرہا ایک شخص سے یہ لباس مین نے مانگ لیا تھا اُس نے محتاج سمجھ کے مجھے دیدیا آپ
لوگ اگر عنایت فرماوینگے تو مین پھر وہی لباس پاجاؤنگا اُن لوگون نے یہ جو باتین سُنین سب کو ہنسی آئی
ہر ایک نے کہا اے شخص بھلا یہ کون سی وضع ہے ایک عمان کی ٹوپی کیونکر پہنے گا اور پائجامہ ایک تھان
کا کس طرح پہنے گا خواجہ نے جواب دیا جب آپ لوگ اس قسم کا لباس مجھکو مرحمت فرماینگے مین
پہنکر آپ لوگون کو دکھاؤنگا اُن لوگون نے کہا ہمارا کیا نقصان ہے اسکے واسطے ایسا ہی لباس تیار کرنا
چاہیے اور اسکی اطلاع بادشاہ کی خدمت اقدس مین کرنا چاہیے کہ ایک شخص ایسا آیا ہوا ہے اور وہ
ایسے ایسے لباس پہنتا ہے سب شخص آپس مین اس بات پر متفق الراے ہوے۔ خواجہ حمام مین براے
غسل گئے یہان خیاط لباس سینے کے واسطے مستعد ہوے جب خواجہ غسل کر کے حمام سے باہر
آئے اتنے عرصے مین سب خیاط لباس بھی تیار کر چکے تھے خواجہ عمرو کو سب نے لباس دیکر کہا اس
لباس کو آپ ہمارے سامنے پہنیے کہ ہم لوگ بھی اپنی آنکھ سے دیکھین کہ آپ کیونکر پہنتے ہین خواجہ نے
کہا مین آپ لوگون کے سامنے اس لباس کو پہنتا ہون سب نے کہا اسکو آپ زیب جسم اقدس
فرمالین پھر آپ کو بادشاہ کے حضور مین لے چلین خواجہ عمرو نے کہا مین آپ کے بادشاہ کے
سامنے چلکر لباس پہنونگا سب نے کہا یہان پہننے مین کیا بیجا بات ہے بلکہ یہ سب سے اچھا ہو بادشاہ
کے حضور مین چلکر جب یہ لباس پہنیے کیونکہ سلطان عالم ذرا یہ تماشا دیکھین یہ کہکے ان لوگون نے بادشاہ
عالم کی خدمت مین بار دیگر اطلاع کی وہان سے طلب ہوے یہ لوگ خواجہ کو ہمراہ لیکر بادشاہ کی خدمت
مین سب کے سب آئے یہان کی بادشاہت خواجہ زادے کرتے تھے ان لوگون نے جو خواجہ کو
دیکھا تخت سے اُتر کر لپٹ گئے کہا اے خواجہ آج آپ کا اس طرف آنے کا اتفاق کیونکر ہوا صاحبقران
زمان اور امیر ثانی اور سب سرداروں کی خیر وعافیت بیان کرو کہ کہان ہین یہ سنا تھا کہ خواجہ عمرو گو
رونا آگیا سب کیفیت بیان کی خواجہ زادے بھی بہت روے کہ ایک ہفتہ تک خواجہ وہان مہمان
رہے بعد گذرنے سات روز کے خواجہ نے کہا اب مجھے رخصت عطا فرمایئے کہ شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان سے ملنا ہے خواجہ زادون نے کہا خواجہ اب تم سیدھے خانہ کعبہ چلے جاؤ
اور اب تم ہرگز ہرگز کسی طرف کا ارادہ نکرنا کہ اب زمانہ موت کا تمھاری بہت قریب آیا ہے اور
تم خود بھی تین بار اپنے منھ سے موت طلب کر چکے ہو خواجہ نے کہا مین نے دل سے کبھی مرتبہ موت
طلب نہین کی یون زبردستی مرجاؤن تو کیا کر سکتا ہون مگر آپ لوگون نے اچھا کیا جو مجھے اطلاع دیدی
خواجہ طرف خانہ کعبہ کے اسی روز روانہ ہوے جب شہر پناہ مصر سے باہر آئے دیکھا قریب شہر پناہ
ایک قبر کھدر[illegible]ہے خواجہ نے قریب پہونچ کے احوال دریافت کیا کہ یہ قبر کسکے واسطے تیار ہو رہی
ہے لوگون نے جواب دیا کہ خواجہ عمرو نامدار کے واسطے یہ قبر جدید تیار ہوتی ہے خواجہ عمرو نے جو
یہ بات سُنی وہان سے فوراً فرار کیا قریب شہر بغداد کے پہونچے جیسے ہی شہر مذکور مین داخل ہوے
ایک بندی پر کچھ لوگ نظر آئے خواجہ عمرو وہان گئے دیکھا ایک قبر کھدی ہوئی تیار ہے خواجہ نے
وہان بھی لوگون سے دریافت کیا کہ یہ قبر کسکی ہے سب نے جواب دیا کہ یہ قبر خواجہ عمرو نامدار کے
واسطے تیار کی گئی ہے خواجہ یہ بات سنتے ہی وہان سے بھی فرار ہوے سرحد روم مین پہونچے

قریب شہر پناہ پہونچے کہ ایک قبر کھدی ہوئی نظر آئی خواجہ قریب پہنچے دیکھا قبر کے اندر ایک لعل بے بہا پڑا ہے اور قریب قبر کے دو آدمی ضعیف بیٹھے ہیں خواجہ نے اُن لوگوں سے پوچھا کہ یہ قبر کسکے واسطے بنائی گئی ہے اُن لوگوں نے جواب دیا کہ یہ قبر خواجہ عمرو کے لیے ہے خواجہ نے چاہا دہلانے ہی قبر کرین مگر لعل بے بہا کا خیال آیا خواجہ نے ان دونون آدمیوں سے کہا خواجہ عمرو دراز طویل القامہ ہیں یہ قبر بالکل ہم قد ہیں مجھے دوستی ہی زیادہ ہے میں اس قبر میں لیٹ کے دیکھوں کہ قریب دوست کی تنگ تو نہیں ہے اُن لوگوں نے کہا آپ کو اختیار ہے خواجہ اس حیلہ سے قبر کے اندر آئے اُن لوگون کے دکھانے کو لیٹتے تھے کہ قبر بند ہو گئی بعض صاحبان دفتر نے یہی لکھا ہے کہ خواجہ نے بند قبر میں وفات پائی ہے واللہ اعلم بالصواب

## خاتمہ کتاب از مصنف

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب لعل نامہ جسکا نام مانند آفتاب روشن تھا گرچہ دعتقا صفت نظر مشتاقان سے معدوم تھا فی زمانہ حسب الحکم عالی جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ فدوی نے اس دفتر کو بکمال کوشش بہم پہونچا کر ترجمہ کیا امید ہے صاحبان والا دودمان سے یہ کہ بروقت ملاحظہ جہان کہین غلطی پائیں دامن عفو سے چھپائیں فقط عاصی اقل عباد رب الثقلین شیخ تصدق حسین مولف اکثر کتب داستان امیر حمزہ صاحبقران

## خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

شکر خدائے عزوجل کہ دفتر ہشتم داستان امیر حمزہ صاحبقران یعنے لعل نامہ جلد دوم کہ جو آخری دفتر داستان کا خیال کیا جاتا ہے اور بار اول چھپکر نذر ناظرین ہو چکا ہے اب باصرار مشتاقان اولی الابصار بار دوم بحسن انتظام حسب الحکم آقائے نامدار جناب منشی بشن نراین صاحب مالک مطبع ہذا مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین باہ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء زیور طبع سے آراستہ ہو کر فرحت افزاے قلوب شائقان قصص افسانہ ہوا اگرچہ شیخ تصدق حسین مرحوم کے اور بھی بہت سے دفاتر مطبع ہذا مین طبع ہوے ہین مگر اسکا رنگ ہی کچھ جدا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ مصنف مرحوم نے دریا کو کوزے مین بھر دیا ہے ہر ایک داستان دلگداز و جان فرسا ہے خصوصاً امیر حمزہ صاحبقران اول ثانی کا اس جہان ناپائدار سے کوچ فرمانا اور کفاران پُر دغا بانی جور و جفا کا آپ کی نعش کو گھوڑون سے پامال کر کے ریزہ ریزہ کرانا اور امیر ثانی کا تلاش لاش مین سرگردان رہنا اور ایک پیر مرد کا خواب مین خبر دینا اور امیر ثانی کا ماتم صاحبقران مین سیاہ پوش ہونا اور راہ مین ایک ایک جگہ پر سرداران نامدار کا بچھڑنا اور ایک کا دوسرے کے لیے کف افسوس ملنا عجب عبرت افزا داستان ہے جسکا ایک ایک فقرہ جگر و دل کے لیے ایک پیکان ہے آخر مین خواجہ عمرو عیار کا موت کے خوف سے شہر بشہر بھاگنا اور ہر جگہ ایک قبر اپنے لیے کھدی پانا آخر کو ایک لعل بے بہا کی طمع سے ایک قبر مین داخل ہونا اور قبر کا بند ہو جانا نہایت پُر مذاق نظارہ ہے